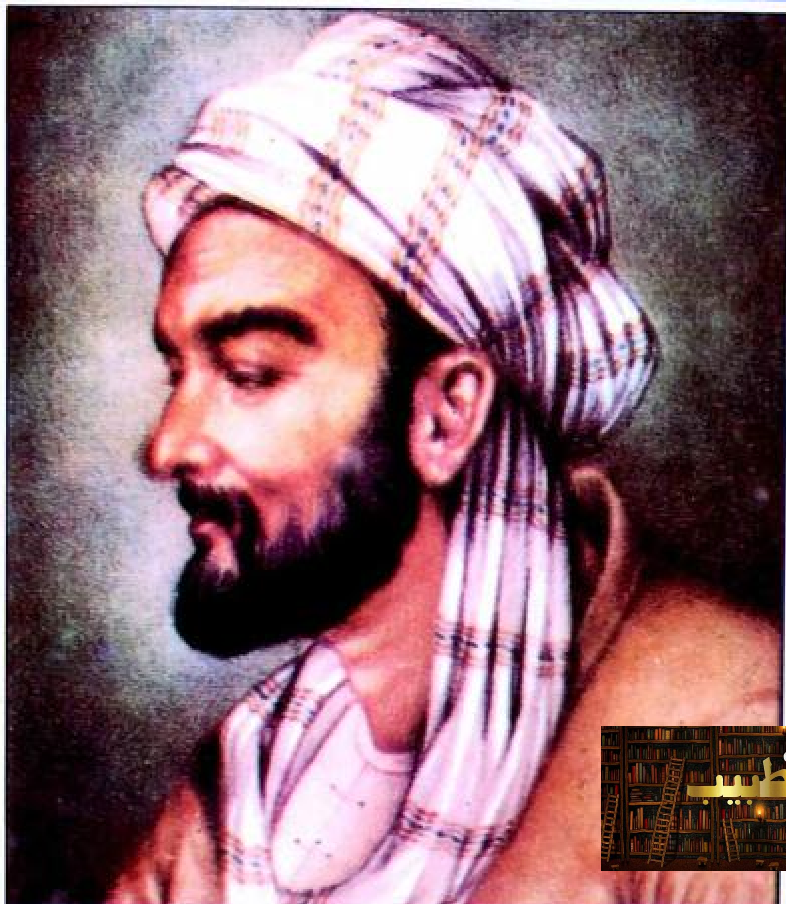
چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا



کتب خانہ طبیب

عظیم مسلمان سائنسدان بو علی سینا کی شہرۂ آفاق کتاب

قانون کا اردو ترجمہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

طب اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بو علی سینا کی شہرۂ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

جلد اوّل و دوم

مترجم

مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری

نگارشات ○ میاں چیمبرز ○ ۳ ٹمپل روڈ ○ لاہور

فون: ۳۶۲۳۱۲

HAKEEM SHOUKAT ALI

ناشر
آصف جاوید

مطبع
بک پرنٹرز لاہور

۱۹۹۲

تزئین
نعیم احسن

قیمت
مکمل سیٹ /۱۲۵۰

HAKEEM SHOUKAT ALI

ابتدائیہ

ابو علی الحسین ابن عبداللہ المعروف بو علی سینا ایک بلند پایہ طبیب، فلسفی اور ریاضی دان تھے۔ دنیائے اسلام کے اس شہرہ آفاق سائنس دان کو بجا طور پر شیخ الرئیس کہا جاتا ہے۔

ابن سینا کا باپ عبداللہ ماورالنہر کے سامانی امیر نوح ثانی کے عہد میں بلخ سے بخارا آیا اور اپنے اثر و رسوخ کے باعث ایک اعلیٰ عہدے پر مامور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد اسے محکمہ مالیات میں ایک عہدے پر فائز کر کے بخارا کے قریب خرمشین بھیجا گیا تو اس نے قریبی بستی افشنہ میں شادی کر لی۔ یہیں پر اگست 980ء بمطابق صفر 370ھ کو ابن سینا کی ولادت ہوئی۔

چھ سال کی عمر میں ابن سینا اپنے والد کے ہمراہ بخارا پہنچے اور ان کی تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا۔ دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد مختلف اساتذہ سے حساب، فقہ اور علم کلام کی تحصیل کی۔ منطق، فلسفہ، ہندسہ اور ہیئت کی تعلیم انہوں نے ابوعبداللہ الناتلی سے حاصل کی جو اتفاقاً بخارا آئے اور ان کے باپ کے ہاں ٹھہرے ان کی ذہنی استعداد کا یہ عالم تھا کہ بہت جلد استاد سے سبقت لے گئے۔ اس دوران وہ اپنے طور پر طبیعات، مابعد الطبیعات اور طب کا مطالعہ کرتے رہے چنانچہ طب میں انہوں نے بہت جلد مہارت حاصل کر لی، علاج معالجے اور براہ راست تجربوں اور مشاہدوں کی وجہ سے ان کی معلومات درجہ تکمیل تک پہنچ گئیں۔

16 برس کی عمر میں انہوں نے نوح بن منصور تاجدار بخارا کا علاج کیا جس نے صلے میں انہیں شاہی کتب خانے کا مہتمم مقرر کر دیا گیا۔ بیس برس کی عمر تک انہوں نے یکسوئی کے ساتھ

اپنے مشاغل علم جاری رکھے۔ باپ کی وفات اور اس کے تھوڑا عرصہ بعد بخارا کے سامانی امیر کی وفات سے ابن سینا اپنی زندگی کے اس دور میں داخل ہوئے جہاں انہیں قدم قدم پر پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے بخارا کو خیرباد کہا اور 1001ء میں خوارزم پہنچے۔ چند دن بعد انہوں نے عراق عجم کا رخ کیا لیکن عقیدہ کے اختلاف کے سبب وہ زیادہ عرصہ وہاں نہ ٹھہرے اور 1009ء میں جرجان پہنچے۔ 1015ء میں جرجان سے رے جاتے ہوئے انہوں نے، دیالمہ کے انتزاع سلطنت سے جابجا اٹھ کھڑی ہونے والی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں، بہت پریشانی کی زندگی گزاری۔

1022ء کا آغاز ہوا تو انہیں امیر علاء الدولہ ابو جعفر کاکویہ، جو خود ایک آزاد منش اور عالم فاضل آدمی تھا، کی صحبت میسر آگئی وہ انہیں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا یہاں تک کہ ابن فارس سے مقابلہ کے وقت بھی ابن سینا علاء الدولہ کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران وہ بیمار ہوئے اور اس مہم کی طوالت کے ساتھ ان کی بیماری بھی طویل ہوتی گئی۔ بیماری کی حالت ہی میں وہ اصفہان لوٹے جہاں ان کی حالت بظاہر سنبھل گئی جب وہ پھر علاؤ الدولہ کے ہمراہ حمدان روانہ ہوئے تو مرض قولنج نے ان پر شدت سے حملہ کر دیا اور اسی میں 21جون 1037ء بمطابق 4 رمضان 428ھ کو ان کا انتقال ہوا۔ حمدان میں ان کی قبر آج بھی موجود ہے۔

ابن سینا کی بہت سی تصانیف ہیں، نثر میں بھی اور نظم میں بھی، جن میں زیادہ تر عربی اور کم تر فارسی میں ہیں۔ طب میں ان کی شہرہ آفاق تصنیف "القانون" طبی معلومات کی ایک بلند پایہ مکمل و کامل کتاب ہے۔ کہتے ہیں کہ علم طب کو عدم سے بقراط نے پیدا کیا جب وہ مر گیا تو جالینوس نے اسے زندگی بخشی، متفرق و منتشر ہوا تو رازی نے سمیٹا اور وہ ناقص تھا تو ابن سینا نے اسے مکمل کر دیا۔

'قانون' طب قدیم، طب حدیث اور جملہ اسلامی معلومات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے منصہ شہود پر آنے کے بعد، جالینوس، رازی اور علی ابن عباس کی تصنیفات کا استعمال ترک کر دیا گیا۔ مشرق و مغرب میں چھ سو سال تک طب کی

تعلیم کی اساس یہی شہرہ آفاق تصنیف رہی- یورپ میں یہ کتاب CANON MEDICINA کے نام سے مشہور ہے-

پریس کی ایجاد کے تیس سال بعد روم میں 1476ء میں اس کا متن چار جلدوں میں شائع ہوا- اس کے بعد کی اشاعتیں مندرجہ ذیل ہیں- روم 1593ء تہران 1867ء (صرف جز اول) لکھنؤ 1879ء (صرف ایک جز جو حمیات کے متعلق ہے) لکھنؤ 1881ء (صرف جز اول) لکھنؤ 1905ء

زیر نظر ترجمہ سید غلام حسنین کنتوری نے کیا ہے- اس کی جلد اول 1930ء جلد دوم 1931ء جلد سوم 1934ء جلد چہارم 1929ء اور جلد پنجم 1927ء کی مطبوعہ ہے- (جلد پنجم سب سے پہلے شائع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حصہ ادویہ مرکبہ کے متعلق ہے جسے عرف عام میں قرابادین کہتے ہیں- افادیت کے لحاظ سے بھی یہ جلد سب سے اہم ہے)

غلام حسنین، کنتور، تحصیل فتح پور ضلع نواب گنج میں پیدا ہوئے اور دس برس کی عمر میں لکھنؤ کا رخ کیا- ایک طویل عرصہ لکھنؤ میں گزارا لہٰذا یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ زبان و بیان پر مترجم کو مکمل عبور حاصل تھا- اس ترجمے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مترجم نے اسے مقامی بنا دیا ہے- مثال کے طور پر طبیب کو جن آلات و ظروف کی ضرورت ہوتی ہے ابن سینا نے اپنے عہد اور وطن کے روایتی آلات و ظروف کے اسما اس کتاب میں درج کئے- مترجم نے ان کے عوض ہندوستان میں رائج ظروف و آلات کی تصریح بھی کر دی ہے- اسی طرح ادویات اور امراض کے اسما بھی جہاں تک ممکن تھا مترجم نے اردو قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی، مزید برآں جو امراض اطبائے ہند نے دریافت کئے ان کے مشاہدات تجربات اور طریقہ علاج کا مفصل ذکر بھی اس ترجمہ میں شامل ہے- اس اضافے کے سبب کتاب کی افادیت دوچند ہو گئی ہے-

مترجم نے اس کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے- حصہ اول طب کے امور کلیہ پر مشتمل ہے- اس میں علم طب کی تعریف توضیح کے علاوہ انسانی بدن اور اس کی کارکردگی کا تفصیلی

جائزہ لیا گیا ہے۔ اسے علم الابدان کی جامع ترین کتاب کہا جا سکتا ہے۔ حصہ دوم میں ادویہ مفردہ کا بیان حروف تہجی کی ترتیب سے کیا ہے' حصہ سوم جلد اول اور حصہ سوم جلد دوم میں امراض جزئیہ یعنی انسان کے پاؤں سے لے کر سر تک تمام ظاہری و باطنی عوارض کا بیان ہے۔ حصہ چہارم میں ان امراض کا بیان ہے جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہیں رکھتے' اسی جلد میں خوبصورت و تندرست رہنے کے مصدقہ طریقے بھی درج ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر آدمی اپنی شخصیت کو پروقار جاذب نظر اور خوبصورت بنا سکتا ہے۔ جلد پنجم میں ادویہ مرکبہ کا بیان ہے اور اسی کو قرابادین کہتے ہیں جو کسی طبیب کے لئے سب سے موثر ہتھیار ہوتا ہے۔

ہم نے چھ جلدوں اور پانچ حصوں پر مشتمل اس کتاب کو موضوعات کی بجائے حجم کے حوالے میں چار جلدوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ نئی تقسیم ہمارے خیال میں زیادہ بہتر رہے گی وہ یوں کہ حصہ اول و دوم یکجا کرنے سے علم الابدان اور ادویہ مفردہ کا بیان اکٹھا ہو گیا ہے' حصہ سوم اول اور دوم کو علیحدہ علیحدہ جلدوں میں رہنے دیا گیا ہے۔ حصہ چہارم جو کہ عمومی امراض کے متعلق ہے اور حصہ پنجم یعنی ادویہ مرکبہ کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی ہوا کہ چاروں جلدوں میں ایک توازن پیدا ہو گیا ہے۔

اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کے سلسلے میں ہم نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ یہ کتاب معنوی اور صوری اعتبار سے اپنی عالمگیر شہرت کے شایان شان طبع ہو اور کسی قسم کا سقم اس میں باقی نہ رہے اپنی اس کوشش میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔

مصطفیٰ وحید

کتب خانہ طبیب

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

مضمون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ جامع مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد اوّل

قانون شیخ

بزبان اُردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتاز مضمار
ہمہ دانی واقف اسرار ایمانی جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مرحوم بحسن انتظام

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہو کر مطبوع جہان ہوا

HAKEEM SHOUKAT ALI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد جو لائق اسکی شان کے شئون غیر متناہیہ سے ہو خبر سے محال ہے اور اسکی ثنا اور توصیف مین بقدر لائق بہ شان ممدوح کے زبان گویائی لال
بلکہ اگر فقط ایک خاص قسم کی نعمت کا حمد خواہ اسی خاص حکمت بالغہ و صنعت عجیبہ کی نظر سے محامد و اوصاف بیان ہون یعنے خلقت انسانی
مین جو جو ہر ہوا اور حکمت غیر متناہی صانع عز سبحانہ و تعالیٰ کہ بہ شانہ نے بفحواے ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کے مخلوق کیے اس سے زیادہ تر معتدل
طبعی کوئی حیوان مخلوق نفرمایا اور مناس سے زیادہ شریف مخلوق کوئی اور بجز کمالات غیر بدنی کے ایجاد فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم سے اسکا پتہ بخوبی
لگتا ہے اور علم تشریح اعضا و اسکے بعد علم علاج یعنے طب جسمانی اور بعد اسکے علم اخلاق جو طب روحانی ہے اکثر وجوہ فضیلت انسانی کو جو بمثل قطرہ از دریا ہے بیان
کرتے ہین بالجملہ اگر فقط اسی ایک نعمت کا حمد اور شکر کیا جاوے تو کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے کہ ایک ایک نعمت ان نعمہاے غیر متناہی سے ایسی ہے کہ دونون عالم
کا حمد اسکے مقابل مین بہت کم وزن معلوم ہوتا ہے بہر حال حمد اور شکر کے بعد نعت برگزیدہ کونین باعث ایجاد نشأتین مقدم الایجاد خاتم الوجود محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہون جو درحقیقت علۃ غائی ہماری ایجاد و علۃ آفرینش اور فی الواقع ذریعہ ہماری شرافت اور کرامت اور حسن تقویم کی ذات مقدس
اسی جناب کی ہے اور درود نامحدود انپر اور انکی آل مقدسہ پر جو خزانے ابواب مدینہ علم نبوی کے ہین من علیہم الی معدنہم صلوٰۃ نامیۃ زاکیۃ
ما دام میلاد وسم الدہ دام ویکون دکا یکون کون لاکوان تبارکت بعد اسکے یہ ہیچمدان کثیب العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الخبیر **سید غلام حسنین** کنتوری بخدمت
ارباب فطنت وذکا و صاحبان ذہن رسا کے گذارش کرتا ہے کہ اس خاکسار کو بعد فراغ علوم درسیہ حسیہ و عقلیہ اور بعد تحصیل علوم دینیہ کے جسقدر
اس زمانہ نے فرصت دی تھی جب متوجہ بطرف فن طب کے ہوا اور جو مبادی از قسم علوم اور فنون کے بطور مقدمات اس علم کے ہین از قسم ریاضیات و
طبعیات خواہ انکے مسائل کلیہ خواہ اعمال جزئیہ اور نیز جسقدر فن کیمیا جسکا جاننا طبیب کو بنظر ترکیب و تحلیل اجزا کے بہت ضروری ہے اور بدون مشاقی اعمال
کیمیائی از قسم حل و عقد و تعفین و تقطیر وغیرہ جائز نہین ہے جسقدر حاصل کر چکا تب خیال اسکا ہوا کہ ہمارے اہل اسلام مین باوجودیکہ علم طب کی کتابین ایسی عمدہ اور
نوادر ایسے صحیح اور خطیر موجود ہین وہ مدلل ہین اسکی کیا وجہ ہے کہ اس فن خاص کے ماہر و عامل بہت کم لوگ ہوتے ہین اور کیا وجہ ہے کہ باوجود کثرت درس و تعلیم

HAKEEM SHOUKAT ALI

کتب طب کے ادنے ادنے مسائل سے اعلیٰ اعلیٰ درجہ کے لوگ واماندہ رہجاتے ہیں بعد کمال غور و دقت نظر کے ایسا گمان ہوا کہ جسقدر خلط مبحث اور علوم اور فنون میں متاخرین اہل اسلام نے کر دیا ہو فن طب میں بھی جسکی بنا اکثر تجربات پر ہو کیا ہو گو زمانہ جالینوس وغیرہ سے قیاس کے ذریعہ سے تقویت ان احکام کی کی گئی ہو مگر مدار کار بالکل قیاس فاسد اساس پر نہیں ہو سکتا اور اگر کسیقدر ہو تو اتنا نہیں ہو کہ بس اسی کے پیچھے پڑ کے اصل غرض سے دور جا پڑیں اور درس و تدریس میں یہ کیفیت ہو کہ جو کتب بالفعل مروج ہیں اکثر کیا بلکہ جمیع کا ماخذ قانون شیخ بو علی ٹھہرا ہو اور اسکا حوالہ کتابی اور زبانی دونوں طرح سے دیا جاتا ہو اور جو جو نقصانات اس کتاب میں بوجہ غلطی کتاب اور ناقلین کے خواہ جو جو نقص ورا غلاط اصل مؤلف سے اسکی خاص تحقیق میں بوجہ اغلاط مترجمین کے جنھوں نے یونانی سے عربی میں ترجمہ کیا تھا اسکی اصلاح اور درستی میں انبار کتب کے تیار ہیں اور اسکی خبر نہیں ہو کہ شیخ گو محقق کامل ہو مگر خطا سے کیونکر معصوم ہو سکتا ہو قرشی کی شرح دیکھیے تو عجب گل کھلا ہوا ہو ایک مسئلہ نہیں چھوڑتے جو مخدوش نہو اور گیلانی اور آملی کو دیکھیے تو انکی توجیہات نسبت مباحثہ لاطائل کے دفعاً عن الشیخ وحمایۃ عنہ کیا ہو رہے ہیں میں ان کا معین کی توہین اور تحقیر نہیں کرتا ہوں بلکہ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ بھی ایک فن نہایت دقیق ہو اور شائستہ اسکا جو چاہے خوب ہو مگر میرا مطلب یہ ہو کہ اصل غرض طبیب کی ایسی نزاع عقلی و تحقیقات منطقی خواہ طبیعی اور آلی سے شاید پوری نہیں ہو سکتی اور شاید شیخ بھی جسوقت کسی مقام پر ترجیح قول بقراط اور جالینوس میں ایسی تقریر بالضرور اس کتاب میں کرتا ہو اسکی نظر مقصود نزاع لفظی پر نہیں ہوتی چنانچہ ناظرین کتب قانون پر بتجربہ واضح ہو گا۔ علاوہ برین اس اختلاف نسخ نے قانون ایسی عمدہ کتاب کو ایسا برباد کر دیا کہ باینہمہ وضوح اور سلاست بیانی جو خاص طریقہ بیانی ہو پہیلی اور چیستان سے بھی زیادہ دقیق ہو گئی ہو اور اب اس زمانہ کے اطبائے محققین اور ماہرین جو مختصر چند انفاس ہیں سمجھے جاتے ہیں اگرچہ لفظ طبیب و محقق کامل کی غیر محصور ہو انکا قول تو برملا یہی ہو کہ شاید قانون کسی کی سمجھ میں نہیں آ سکتا ہو کو شفا اور اشارات جو بہ نسبت قانون کے علوم کثیرہ میں تصنیف ہوئی ہیں سمجھ میں آ جائے۔ اور اگر کوئی بیچارہ طالب علم مرتے کھپتے اسحد تک پہونچے تو اسکو درس قانون میں جو جو سختیاں جھیلنی پڑتی ہیں اسکا بیان کیا ضرور ہو کہ عیاں را چہ بیان آپ خاندان کے عقیدے کی بات میں نے یہ بھی سنی ہو کہ شیخ نے عمداً مقامات قانون کو مغلق کر دیا ہے جسمیں ہر شخص کی سمجھ میں نہ آئیں اور وہ رموز سینہ بسینہ انھیں لوگوں کو پہونچتے آتے ہیں جو حامل اسرار شیخ کے ہیں جیسے ارباب تصوف اور علم باطن کے غوامض اسرار کا یہی حال ہو وہ لوگ یہی کہتے ہیں کہ جب شراح متقدمین باینہمہ علم و کمال جو اس زمانہ میں قریب بمحال ہو غرض اصلی شیخ کو نہ سمجھے تو اب کون سمجھ سکتا ہو بہرحال اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اب علم طب کا حاصل ہونا قطعاً محال ہو اسلیے کہ مدار کار جس کتاب پر ہے وہ تو بطور رموز اور چیستان کے ایسی ہو جیسے مصنفات جابر اور جلدکی کی علم اکسیر میں خواہ مصنفات ابن عربی وغیرہ تصوف میں خواہ مصنفات علمائے حروف جفر اور جمل و تاف میں پھر کسطرح سے یہ علم حاصل ہو سکے۔ راقم خاکسار کو یہ ظن فاسد بطرف شیخ کے جو معلم علوم طبعی اور آلی اہل اسلام میں تھا نہیں ہو سکتا اور کبھی ان اوہام باطلہ کو صحیح نہیں تصور کر سکتا ہو خصوصاً جب اسکی عادت بیانی دیگر مصنفات میں بخوبی دیکھی جاتی ہے کہ ہر جگہ تغلیط جہلا اور خطابت سے بیزار دل و جان ناراض ہوتا ہو اور خاص قانون کے اکثر مباحث میں جو مسئلہ منجر بحث طبعی خواہ منطقی کی طرف ہوا اس سے کسی دامن کشی اور اعراض کرتا ہو تو پھر ایسے شخص کو جو درپے توضیح و ایضاح اور تعلیم و ارشاد کے ہو میں چیستان کو کیونکر تجویز کر سکوں۔ بایں لحاظ میری رائے اسکی مقتضی ہوئی کہ اصل کتاب قانون کو جو درحقیقت ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہو اور میرا رتبہ اسکے نکات اور غوامض اسرار کے سمجھنے کا نہیں ہو اور نہ مجھے دعویٰ اور ناز اپنی ہمہ دانی کا اور نہ مجھے ہوس لن ترانی کی ہو فقط اس غرض سے کہ جو مطالب ظاہری اس کتاب کے ہیں انکو ایسی عبارت سلیس اردو میں بطور ترجمے کے لکھوں جسپر اکثر اذہان متوسطہ کی رسائی بآسانی ہو اور شاید طالب علم جو درجہ اوسط پر اس فن کے پہونچا ہوا ہے یہ ترجمہ کسی قدر مفہم عبارات قانون کا ہو جائے اور کسی قدر زحمت ان بیچاروں کی کم ہو اور شاید یہ میری سعی اور کوشش منافی اصل غرض مصنف قانون کی نہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

جس نے اسکو واسطے افادہ عام کے تصنیف کیا ہوگا اگرچہ یہ ہیچمدان گمان کرتا ہے کہ اس زمانہ کے ارباب علم کے اذہان میں جو مقدمات مشہور وغیرہ بابتہ
بہ نسبت افشا خواہ اسرار علوم کے ٹھہری ہیں انسے نتائج بہ نسبت میرے نکالینگے اور اسی طرح حال اس ترجمہ کی نسبت وہی ہوگا جو اوائل اسلام میں بہ نسبت
فلاسفی وغیرہ دیگر مترجمان کتب یونانی کا زبان عربی میں ہوا ہوگا جس طرح یونانی دان عربی کی طرف ان علوم کے مترجم ہونے سے مدعی اسکے تھے کہ اب
علم کی قدر کم ہوجاویگی اور اسکا مرتبہ گھٹ جاویگا وہی حال میرا بھی ہے بہ نسبت اس ترجمہ کے اور ظاہر ہے چونکہ زبان شریف سے کم رتبہ
زبان کیطرف میں اس کتاب کا ناقل ہوں اسوجہ سے مجھے ملامت زیادہ ہوگی لیکن میں اپنے خدائے یگانہ کی قدرت یاد دلانیکی غرض سے جسنے
اختلاف السنہ اور اختلاف الوان کو اپنی عجائب قدرت میں شمار کیا اور فرمایا کہ **ومنہا اختلاف السنتکم والوانکم** اسکا مرتکب ہوا ہوں اور میں
جانتا ہوں کہ شاید مجھسے پہلے حکیم ارزانی وغیرہ نے فارسی میں اکثر کتابیں اس علم کی ترجمہ کیا ہیں گو ان کے معاصرین چین بجبین رہے اور انکے
تراجم کو نظر حقارت سے دیکھا کئے مگر آج ہندوستان میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں طبیب بذریعہ انھیں تراجم کے ہوئے ہیں اور لاکھوں
مریض ان کی کتابوں کے پڑھنے والوں کے علاج سے شفا پاتے ہیں کہ شاید اتنی برکت اور اتنا فیض عربی زبان کی کتاب پڑھنے والے طبیبوں کو
میسر نہیں اسکے علاوہ یہاں ہمیشہ سے یہی عادت مستمر ہے کہ جب کوئی عمدہ شئے کسی ولایت میں ایجاد ہوئی اور وہاں کی زبان کی کتب میں درج
ہوئی دوسری ولایت کے اہل علم نے اس زبان کو بغرض تحصیل اسی شئے کے سیکھا اپنی ولایت کے متعلمین کیواسطے اپنی زبان خاص میں اسکا
ترجمہ کرتے چلے آئے میں کیا علم ہندی کی استادی اور فیثاغورس کی شاگردی میں کسی کو شک ہے اور کیا یہ میرا فعل بالکل خلاف اوضاع سلف
بہ نسبت انتقال علوم کے ایک زبان سے بطرف دوسری زبان کے پہلے ہی ہوا ہے اور کیا پچھلے مترجمین کو نتیجہ اپنی جانکاہی اور دماغ سوزی
کا نہیں ملا جو میں اس سے محروم رہونگا اور کیا میرے معاصرین جو بوجہ معاصر ہونے کے آج مجھپر تخطیہ کرینگے آیندہ آنیوالے زمانہ میں ایسے منصف
پیدا نہونگے جو میرے معاصر نہوں ہاں ایک بات کا لحاظ پر ضرور ہوگا اگر بمقتضائے لازمۂ بشری مجھسے نقل در ترجمہ کسیطرح کی خطا واقع ہوئی ہو خواہ
میں اصل مطلب مرموز کا بقول بعضے اسرار جیسا اسکو چاہئے ہو خوب نہ سمجھا ہوں اس مقام پر اگر کوئی میری خردہ گیری کرے وہ امر واقعی ہو مگر اس عیب
کی تخصیص کچھ مجھہی میں نہیں ہے اگرمیں خواہ کوئی اور معاصر خواہ کوئی اور متقدم جسنے مطلب غلط سمجھا ہو اگر زبان عربی میں اسے بیان کریگا تو کیا یہ زبان محض
بوجہ عربیت کے اس خطا کو دور کردیگی مجھے تو یہی گمان ہے کہ مطلب غلط کسی عبارت میں بیان کیا جائیگا ضرور غلط ہوگا اور زبان عربی میں اگر گنجایش
غلطی کے چھپاؤ کی ہو تو شاید منشی میر احمد صاحب فصیحی کو تاویل اقوال شاہ جمجاہ دین پناہ کج کلاہ خاقان ابن الخاقان اعنی جناب واجد علیشاہ بہادر
دام اقبالہ کی نسبت آسانی ہوتی ہوگی بہرحال ان اغلاط کے رفع کی امید میں معاصرین اور آیندہ کاملین سے کسطرح یکسان رکھتا ہوں شاید اگر میرے عذر
کم فہمی کو قبول فرمائینگے تو سعی اصلاح حضور کرینگے اور شاید جن مقامات میں حسب عبارات اور بے تکلف ترجمہ جو آمد طبیعت پر دلالت کرے گا
اگر پسند خاطر ارباب نظر ہوگا اسکے عوض یہ زحمت اختیار فرماکر اصلاح فرمائینگے اسلئے کہ گھوڑے سے گھوڑے کا سوار گرتا ہے اور آگ سے لوہار اور
آتشباز زیادہ جلتا ہے اور پانی میں اکثر ملاح ہی ڈوبتا ہے اور تلوار سے اکثر سپاہی مرتا ہے اور علاج میں اکثر طبیب ہی خطا کرتا ہے تصنیف میں مصنف
ہی غلط کرتا ہے جو جو نقصانات اس ترجمہ میں باوجود اجتماع نسخ عدیدہ اور شروح کثیرہ کے باقی رہگئے اسکی معافی جسقدر راقم خاکسار کو ہے
اتنی اگر ناظر کتاب کو ہوگی تو شاید میرے عذر کو زیادہ قبول کریگا اور جسقدر مساعدت زمانہ نسبت راقم الحروف کے بروقت تحریر اوراق ہذا کے
ہے اسکو اگر تماشہ ناظرین تمکین جانینگے شاید میرے ایک عذر کو ہزار عذر کے برابر تصور فرمائینگے تاہم چونکہ قدردان علم و ہنر فیض رسان
کرم گستر یکتائے عصر وحید دہر مجمع فضل و عطا کان جود و سخا فارس مضمار جود و کرم عالی گوہر والا ہمم عالی دماغ ہنر پرور **منشی نولکشور صاحب**

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو بنائی مبانی اسکے ہیں نہایت مستعجلاً تمام ہوے لہذا عجالتاً یہ اوراق حیز تحریر میں آئے اور اگرچہ بعض احباب نے اشارہ رجوع بطرف تراجم فارسی حکیم شریف خان دہلوی کے کیا تھا مگر راقم الحروف کو کسی جلد کا اُس ترجمہ کے اسوقت تک کہ تمام جلد کلیات کر چکا ہوں اور جزئیات کے بھی آخر مبحث بحران کے ترجمہ سے فارغ ہو گیا ہوں پتہ نہیں ملتا اور کچھ مجھے زیادہ پابندی بھی ایسی نہیں ہو ہاں اگر تا اختتام کتاب کوئی جلد مل گئی تو دیکھا جائیگا و ذکر الاول للآخر۔ اب میں مختصر بیان ان چیزوں کا کرتا ہوں جو واسطے تسہیل کتاب ہذا کے تمام کتاب کے ترجمہ میں ملحوظ رکھی گئی ہیں **اوّل** یہ کہ ہر ایک فقرہ بعد تمام ہونے کے آیندہ فقرہ سے بخط عرضی جدا کیا گیا تاکہ ناظرین کتاب ہذا کو واسطے سمجھنے اس ترجمہ و نیز سمجھنے اصل کتاب کے بوجہ افراز فقرات کے مدد کامل ملتی ہو **دوسرے** جس لفظ کے ترجمہ سے محاورہ اردو خراب ہوتا تھا وہ لفظ بعینہٖ لکھکر اسکے ساتھ اسکا ترجمہ بعد لفظ یعنے خواہ لفظا اور خواہ لفظ یا کے جو حروف عاطفہ سے ہیں اور اکثر مترجمین علوم جدیدہ از قسم فروع علم ہیئت و ہندسیہ و حساب و فروع طبعیات نے زبان انگریزی سے بطرف اردو یہ ایک اصطلاح خاص قبل از ین مقرر کر لی ہو انکی پیروی سے یہ اتفاق ہوا ہے **تیسرے** جو مصطلحات علم طبعی خواہ ہیئت کے زیادہ معروف تھے انھیں بنظر توضیح واضحات کے چھوڑ دیا اور جو زبان زد عام و خاص نہ تھے حاشیہ خواہ متن میں ان کی بھی توضیح کر دی ہو **چوتھے** واسطے زیادہ آسانی کے جو اوقات معالجہ خواہ تدبیرات میں مہینہ فارسی ترکی وغیرہ مذکور تھے انکی تحویل تخمینی بطرف ماہ ہاے مروجہ ہندوستان کے کر دیگئی **پانچوین** اکثر آلات فصد اور حجامت خواہ قدح اور جبر خواہ حمام کے آلات خواہ بچھونا اور فرش و ضلعے اور از ین قبیل وہ آلات اور ظروف وغیرہ جو مروج ولایت عرب خواہ وسط الشیا کی جہانکا شیخ الرئیس متوطن تھا انکے عوض جو چیزیں ہندوستان میں مروج ہیں انکی بھی تصریح کر دی ہو **چھٹے** وہ الفاظ جو زبان عربی و یونانی درج کتب طبی ہیں حتی الوسع انکی ہندی بھی لکھدی اگرچہ یہ امر اجزا و مفید نہیں مگر کلموا الناس علی قدر عقولہم کے یہی معنی ہیں **ساتوین** امراض کے اسامی بھی جہانتک ممکن ہو زبان اردو بلکہ ہندی میں لکھدی گئی ہیں و نیز جو امراض جدید ہندوستان کے اطبا نے دریافت کئے ہیں اور انکے معالجات بھی بحسب نئے تجارب کے جدید ہیں انکا اضافہ کر دیا ہو تاکہ اصلی غرض اس کتاب کی پوری ہوے **آٹھوین** مجربات خاص مؤلف کے جو بہ نسبت امراض کے ہیں اور وہ مجربات اساطین اطباے ہند و نیز کامل مید و ماہران اہل تجربہ سے مجھے پہونچے اور معمول بہ فقیر کے ہیں وہ بھی اضافہ کر دیے ہیں **نوین** اکثر مقامات پا تخمینہ قیاسی جو بہ نسبت اصول کیمیائی خواہ ضبط اوزان جنسی خواہ اندازہ کیفیات کی ضرورت ہوئی ہو مثلاً وزن پانی کا خواہ وزن حرارت اور جوش دینے کا اسے بنظر تحقیق حال کے جو آلات اسکے واسطے تیار ہوے ہیں اور جو قواعد بالفعل مروج ہیں جیسے مقیاس الحرارت یعنے تھرمامیٹر وغیرہ حتی الوسع انسے اسکے مقدار کو ضبط کر دیا ہو **دسوین** حساب اوزان اور تخصیص اور جمع تفریق ضرب اور قسمت وغیرہ کی اگر کہیں ضرورت پڑی ہو جو علامات بالفعل خفت اور تسہیل مروج ہیں اور جن قواعد سہل سے اب اعمال حسابی کیے جاتے ہیں اسی طور پر لکھا ہو چنانچہ علامت جمع کی + اور علامت تفریق کی − اور علامت ضرب کی × اور علامت قسمت کی ÷ اور علامت مساوی خواہ حاصل عمل کی = لکھدی ہے **گیارھوین** کسی مقام پر اگر ضرورت زیادہ توضیح کی ہوئی تو بذکر امثلہ خواہ عبارت جداگانہ جسمین پابندی ترجمہ کی وجہ سے زیادتی اور کمی کا اختیار ہو کچھ عبارت بڑھا بھی دی ہو اور اضافہ اور اصل کا تفرقہ یہ رکھا ہو **مترجم** لکھا ہو اور پھر جب عبارت زائد تمام ہوئی جلی قلم سے لفظ **متن** کی لکھدی ہو **بارھوین** اگر کسی مقام پر قیاس منطقی سے کسی مقدمہ پر شیخ نے کچھ نظر کی ہو خواہ عکس مستوی خواہ عکس نقیض خواہ تلازم شرطیت سے کوئی مقدمہ ثابت خواہ منع کیا ہے بالاجمال اشارہ اسی قاعدہ میزانی کیطرف بھی کر دیا ہو کہ طالب علم کو حیرت زیادہ ہو اور خود شیخ کے استدلال برہانی خواہ جدلی میں جو نقصان اور خلل تھا اسے ذکر نہیں کیا اسلیے کہ منصب ترجمہ اور توضیح کا درستی اصل اور متن کی حمایت ہو نہ اسکو خراب کرنا جیسے قرشی وغیرہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کا شمار ہو تیرھوین جس مسئلہ خواہ تدبیر علاجی خواہ اور کسی قسم کا حوالا اجمالی شیخ نے دیا ہو اسکی تصریح مع نشان فصل و جملہ اور تعلیم اور فن کے بخوبی کردی ہو تاکہ دقت نرہے چودھوین امور مفصلۂ بالا کے سوا اور امور جزوی جو بنظر توضیح کے کسی خاص مقام پر مناسب معلوم ہوئے کہ انکی تفصیل و شمار ہو مرعی رہے ہین ناظرین با تمکین کو خود ہی بر وقت ملاحظہ مقامات لائقہ کے واضح ہونگے اب پھر مین بطرف عذر تقصیر کے رجوع کرتا ہون اور کہتا ہون کہ ابتداے خلقت سے آج تک یہ نسبت ہر ایک مرغوب کے یہی معاملہ جاری ہو کہ جبتک اس شی مین فی الجملہ غرابت بوجہ تجدد کے باقی رہتی ہو جبلی نسان یہی ہو کہ اسکی نسبت تعصب کرتے ہین اور یہ طریقہ کچھ خاص ہندوستانی لوگون کا نہین ہو۔ بلکہ علی العموم یہی قاعدہ مستمرہ و اس نظر سے اگر کوئی قصد ترک ایجاد اور اخفاے فی الضمیر کا کرے سلسلۂ تحقیقات اور ایجاد کا قطعاً مسدود ہو جاوے اور اگر یہ خیال ہو کہ ہمارا فعل جدید مطبوع عام اور مقبول انام ہو یہ تو اس سے بھی زیادہ دشوار بلکہ بنظر عادت محال ہو باینخیال مین ناظرین کتاب ہذا سے درخواست اس امر کی نہین کر سکتا کہ بالضرور میرے اس فعل کو پسند کرین لیکن اتنا خیال ضرور فرماوین کہ آج تک کوئی شی ایسی موجود نہوئی ہوگی صنعت انسانی مین کہ اسکے نقصانات کے رفع کیواسطے زمانہ ہزارون خواہ سیکڑون برس کا درکار نہوا ہو اسی طرح اگر یہ ترجمہ بھی مقامات عدیدہ مین غلط خواہ کسی اور وجہ سے کہ منجملہ اسکے عدم تاویہ مراد لعینہ ہو بر آمد ہو امید کرتا ہون کہ آیندہ حسب کثرت انظار سے اس کی ناہمواری درست ہوتی رہے گی آخر کو پاک صاف ہوکر جیسا چاہیے ویسا ہی ہو جائیگا اور میری گزارش خاص بہ نسبت اطبا اور ماہران فن کے یہ ہو کہ اگر کوئی ایسی غلطی جسمین مین کسی اور مقدم شارح سے برابر ہون خواہ وہ تناقض جو اصل کتاب مین بموجب بیان مندرجہ بالا پڑا ہے اسکی برائی سے مجھے معذور فرماوین اور اگر بالضرور فقط الزام ہی لگانیکا منشا ہو تو اسکا بھی لحاظ فرماوین کہ ایسی کوئی غلط بات نہین ہو کہ تاویل صحیح نہو سکے یعنے علوم غیر تعلیمی کے پس شاید جو بات انکے قیاسات کے ذریعہ سے غلط ہوتی ہو کسی اور کے مقدمات بر بنای خواہ وجدانی کے ذریعہ سے صحیح بھی ہو جاوے۔ تاہم مجھے اپنے خاص احباب سے امید ہو کہ اگر اس کتاب کو بنظر اصلاح دیکھین و اسکی غلطی کی اصلاح حتی الامکان فرماوین بعید از الطاف دوستانہ اور مقتضائے نصفت سے نہوگا اور خاص اہل علم خصوصاً طبیبین سے یہ گزارش ہو کہ چونکہ اختلاف نسخ اصل کتاب کا اسدرجہ تھا کہ اگر مین متعرض حوالہ ان اختلافات کا ہوتا حجم کتاب زیادہ ضخیم ہوتا اسلیے سواے مقامات غیر ضروری خواہ ایسے مقامات کے جن کا اختلاف نسخ مثل اختلاف و فروع اشکال مہندسی کے ہو لیکے باوجود تغیر الفاظ کے اصل معنی مین چندان فرق نہین ہوتا ہو اور قسم کے اختلافات کا تا امکان تعرض کردیا ہو۔ اور ترجیح کی علامت یہ قرار دی ہو کہ جو نسخہ بتحقیق مترجم مین انسب تھا پہلے اسکا ترجمہ کرکے بلفظ تردید دوسرے نسخہ کا ذکر کیا ہو مگر اسمین رعایت اسکی ضرور یہی ہو کہ مطلب کتاب مین خبط پیدا نہو چونکہ خطبہ و دیباچہ قانون کا مختلف طور پر دیکھا گیا ایک یہ بھی طرز ہو کہ فہرست ہر حصہ کی داخل اسی حصہ مین مذکور ہوتی ہو راقم خاکسار نے فہرست حصہ اول کا ترجمہ دیباچہ سے اوپر بہت توضیح اور تصریح کے ساتھ مع نشان صفحہ وغیرہ کے لگا دیا ہو کہ ہر فصل و جملہ و تعلیم اور فن کے دیکھنے کی ضرورت کے وقت زیادہ دقت نہوا اور جہان کہین اصل کتاب مین لفظ فصل سرخی سے نہ تھی اور مقام کے نظر سے اسکا فصل جداگانہ ہونا مناسب تھا جیسے اکثر مقامات مین کتاب امراض جزویہ خواہ حمیات کی جلد مین ہو وہان لفظ فصل لکھدی ہو اسقدر اختلاف کو محمول غلط پر نفرماوین اسلیے کہ خاکسار نے جو تہذیب مناسب تعلیم سمجھی ہو اسکے لحاظ سے ترتیب مقرر کی ہو اور نزاع لفظی کے درپے ہونا شان تحقیق سے بعید ہو اور خلاف وصایاے متقدمین اور کاملین کے ہو فصل ہوئی تو کیا اور بیان اور ذکر ہوا تو کیا اصل مطلب و نفس مسئلہ سمجھنا چاہیے ہان اگر اس تبدیل سے کوئی خرابی معنوی جیسے اقلیدس کی اشکال و مقامات کی الٹ پلٹ خواہ اور فروع مہندسی کی اشکال کے عکس اور تبدیل سے لازم آتی ہو اور مین نے براہ غلط فہمی عکس ترتیب کردیا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکی اصلاح فرمائینگے اور معذور جانینگے مین نشانہ تیر ملامت تو اسوقت سے ہو چکا جبکہ بسم اللہ اور تمہید کے بعد شروع تسوید اوراق ہذا کا کیا ہے ورنہ بخدمت محاورہ دانان لکھنؤ اور فصحائے دہلی کے گزارش ہو کہ اگرچہ مولد و موطن خاکسار کا قصبہ کنتور متصل بہرام گھاٹ تحصیل فتحپور ضلع بارہ بنکی مضافات لکھنؤ سے ہو اور دس برس کی عمر سے خدمت اکابر شہر لکھنؤ مین حاضر رہا ہون اور کسیقدر شعرا اور نظائر محاورات کے سوائے کامین کے از برہی رکھتا ہون اور باانیہمہ بوقت **تصنیف** کتاب ہذا کے اہل زبان شہر سے مشکوک الفاظ کی تحقیق بھی کرتا رہا ہون تاہم مین کسیطرح قادر اس فصاحت اور صحت پر نہیں ہو سکتا جو لکھنؤ و دہلی کے چار پانچ برس کے لڑکے کو بوجہ خلقت کے حاصل ہو **بیت** بچہ بط اگرچہ بیضہ بود آب دریاش تا بسینہ بود ۔ مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس جنکی مہارت اور کمالات پر اسکی مصنفات آج تک دلیل واضح ہین اور تاج کنز کوئی ایسا کسی ولایت بلکہ خاص عرب مین نہوا ہوگا جو اسکی تصنیفات سے مستفید نہو پھر فتال السراج سے بولے فارسیت آہی گئی اور چھپ نسکا چہ جائیکہ یہ خاکسار اردو کا علم ادب اچھی طرح نہین جانتا ہو بہرحال اگر کسی مقام پر محاورہ مین خواہ تذکیر و تانیث کا فرق پاوین یہ عندہ واقعی جائز ہین خاطر رہے اور یہ بھی خیال ہو کہ فن لسانی نہین ہو خیال کیجیے کہ اکثر الفاظ خاص فارسی کو اطبا نے تعریب کرکے عبارات مین بخوبی تصرفات کلمات عربی کے انپر جاری کر دیے پس انہیم بالاسطلم تصور کرین علماء علم نحو عرب کی خدمت مین ضروری گزارش یہ ہو کہ شیخ الرئیس کی عبارت مین جسطرح جو لفظ وارد ہوئی خاکسار اسکا پابند ہو آپ کے قواعد کا زیادہ پابند نہین ہو سکتا ہون فقہائے اہل اسلام کی خدمت مین گزارش ہو کہ اگر کسی مقام پر بہ تتبع اصل کتاب کے بعض محاسن اور منافع ادویہ محرمہ خصوصًا شراب کے درج ہوے اولاً تو مفاد قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس و اثمہما اکبر من نفعہما کسی چیز کو نافع کہنا اسکا مقتضی نہین ہو کہ اسکا استعمال بھی عیاذاً باللہ جائز کیا جائے دوم بنظر تقلید ترجمہ کے کچھ ان منافع کا اقرار اور اعتقاد بھی لازم نہین اکثر علمائے اہل اسلام جو پابند ترجمہ کے ہوئے ہین وہ بھی اسیوجہ سے معذور رکھے گئے اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی وغیرہ مع دیگر کتب طبیہ اسکی گواہ ہین اس مختصر اعتذار کے بعد اب وقت اسکا آیا ہے کہ مین ترجمہ اصل کتاب کا خطبہ سے شروع کرون و اسأل اللہ الاعانۃ والتوفیق بالاتمام انہ خیر موفق و معین و علیہ نعتمد فی البدایۃ و منہ بدایتی والیہ النہایۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا سے اعانت چاہتا ہون اور خدا ہی پر توکل کرتا ہون حمد خدا کی اسقدر کرتا ہون جو لائق اسکی شان کے ہو اور مناسب خدا کے شیوہ احسان کے ہو اور درود نامحدود خدا کا اسکے نبی پر جنکا نام نامی محمد ہے اور ان کے آل و اصحاب پر نازل ہو **بعد** حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ مجھسے میرے ایسے بعض خاص احباب نے کہ جنکے سوال کو مین رد نہین کر سکتا اور اسکی حاجت روائی مجھپر بقدر میری وسعت اور امکان کے لازم تھی درخواست کی اسبات کی کہ اسکے لیے مین ایک کتاب فن طب مین ایسی تصنیف کرون جو شامل طب کے قواعد کلیہ اور جزئیہ پر اس لطف سے ہو کہ باوجود اختصار کے جتنے مسائل اور احکام اسمین مندرج ہون شرح بھی ہون اور باوجودیکہ بیان مسائل اور احکام کا جو حق ہو بخوبی ادا ہو جائے اور پھر ایجاز کی رعایت ہو احباب اسکی التماس کے نظر سے مین نے قصد تصنیف کا کیا اور تجویز مناسب اس کتاب کی ترتیب مین یہ ٹھہری کہ پہلے مین امور عامہ کلیہ دونون قسم نظری اور عملی طب کے بیان کرون اسکے بعد ادویہ مفردہ کی قوتون مین جو احکام کلی ہین اور ان کے بعد احکام جزئی ادویہ کے بیان کرون اسکے بعد امراض خاص ہر ایک عضو کے اسطرح بیان کرون کہ پہلے اس عضو خاص

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی تشریح اور جو منفعت اسکی خلقت مین ہو پھر بعد ازان اکثر مقامات مین اس عضو کی حفظ صحت کے اسباب بھی لکھون گا مگر یہ تشریح اعضائے مرکبہ کی ہو جو کتاب امراض جزئیہ مین درج ہوگی اور اعضائے مفردہ کی تشریح کتاب اول یعنے فن کلیات مین درج کی ہو اور اسی طرح منافع اعضائے مفردہ کے اسی کتاب اول مین بیان کرونگا پھر کتاب امراض جزئی مین بعد ذکر حفظ صحت عضو خاص کے بطور عام امراض عضو مخصوص اور اسباب امراض اور طرق استدلال اور انھین امراض کے اور معالجہ ان امراض کا بطور کلی اور عام طریقہ سے لکھونگا جب ان سب امور سے فراغت ہوجائے امراض جزئیہ اس عضو کے مذکور ہونگے اور اس مقام پر بھی اکثر حکم کلی تعریف مرض اور اسباب عام اور دلائل کلیہ کا پہلے ذکر کرکے اسکے بعد خاص احکام جزئی کا ذکر کرونگا پھر معالجہ کا قانون عام پہلے ذکر کرکے معالجہ جزئی کو دوائے بسیط خواہ مرکب سے بیان کرونگا اور معالجہ عام خواہ علاج خاص مین اگر انھین دواؤن کا استعمال مناسب ہے جنکا ذکر کتاب ادویہ مفردہ کی جدول اور نقشہ جات مین کرلیا ہو جسے طالب علم اس مقام پر پہونچ کر واقف ہوسکتا ہو بہرحال ایسے ادویہ کو مکرر ہر ایک مقام پر بیان نکرونگا لہذا اسی مقام پر حوالہ کردیا جائیگا مگر کوئی ضروری دوا کہ جسکا ذکر رہ گیا ہو البتہ مکرر لکھی جائیگی اور جو دوائے مرکب ایسی ہو کہ اسکے منافع اور اسکے بنانے کا طریقہ لائق اسی کے ہے کہ اسکا ذکر قرابادین مین کیا جائے اسکی نسبت بھی یہی طریقہ ملحوظ ہو پھر اس کتاب مین امراض جزئی کے اتمام کے بعد مجھے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ ایک اور کتاب اُن امراض کے بیان مین لکھون جو امراض خصوصیت کسی خاص عضو سے نہین رکھتے جیسے حمیات وغیرہ اور انھین امراض کے بعد قواعد زینت کے ذکر کرونگا اور اس کتاب مین بھی وہی طریقہ بیان کا مرعی ہو جو ترتیب امراض خاصہ کے باب مین مذکور ہوا ہو پھر اگر خدائے تعالی توفیق اتمام اس کتاب کی دے اسکے بعد قرابادین مین مرکبات ادویہ کو حسب خواہش جمع کرون اور یہ تمام کتاب اول سے آخر تک جو تکہ شامل بیان ضروری اور لابدی مسائل و احکام طب پر باختصار ہو بایں نظر ایسی نہین ہو کہ جو طبیب قصد معالجہ امراض کا بالفعل کرے اسکو اکثر مسائل مندرجہ کتاب ہذا معلوم خواہ یاد نہون یعنے کم سے کم جسقدر علم طبیب کو ضرور ہو اسپر یہ کتاب شامل ہو اور اس سے زیادہ جو اور چیزین بکار آمد طبیب کی ہین انکا حصر دشوار ہو لیکن اگر بحکم خدائے تعالی مرگ نے مجھے مہلت دی بعد اتمام اس کتاب کے دوبارہ ایک اور کتاب جو زائد پر شامل ہو تصنیف کرونگا اور ابواب اسی کتاب کے ابواب و فصول کو جمع کرتا ہون۔ اس کتاب کو پانچ کتابون پر قسمت کرتا ہون **کتاب اول** مین طب کے امور کلیہ کا بیان ہو **کتاب دوم مین** ادویہ مفردہ کا بیان ہو **کتاب سوم مین** امراض جزئیہ جو انسان کے اعضائے جسمانی مین سر سے پاؤن تک عارض ہوتے ہین وہ اعضائے ظاہری ہون خواہ باطنی انکا بیان ہو **کتاب چہارم مین** ان امراض کا بیان جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہین رکھتے اسی کتاب مین احکام زینت کے بھی مذکور ہونگے **کتاب پنجم مین** ادویہ مرکبہ کا بیان ہو اور یہی قرابادین ہو **کتاب اول** مین چار فن ہین **فن اول** مین چھ تعلیمین ہین **تعلیم پہلی** مین دو فصلین ہین

فصل اول علم طب کی تعریف۔ **طب** ایسا علم ہو کہ جس سے انسان کے بدن کے حالات از قبیل صحت اور زوال صحت دریافت ہوتے ہین فائدہ اس علم سے یہ ہو کہ صحیح آدمی کی صحت کا حفظ کیا جائے اور بیمار کی صحت جو زائل ہوچکی ہے وہ پھیر لائی جائے اس تعریف پر یہ اعتراض ہوسکتا ہو کہ علم طب کی دو قسمین ہیں ایک قسم نظری دوسری عملی اور جب ہمنے کہا کہ طب ایک علم ہو یعنے ایک ادراک ہو تو تمام علم طب نظری ٹھہرا **مترجم** کہتا ہو علم نظری اسکو کہتے ہین کہ آدمی کی قوت باطنی اس مین کارگر ہو اور قوت حواس خمسہ ظاہری کی کوئی تصرف اس مین نکرسکے جیسے منطق خواہ فلسفہ اولی خواہ اصول طبیعیات اور علم عملی وہ علم ہے کہ جس مین حواس خمسہ ظاہری سے کام لیا جائے جیسے فلاحت جر ثقیل کیمیا وغیرہ **جواب** اس اعتراض کا یہ ہے کہ ہر ایک صناعت

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں نظری اور عملی دونوں قسمیں ہوتی ہیں اور ہر علم میں لفظ نظری اور عملی سے جو مراد ہوتی ہو ان سب کے بیان کی ہمکو اس مقام پر کوئی ضرورت نہیں ہے البتہ علم طب میں جو دو قسمیں نظری اور عملی کی ٹھہرائی گئی ہیں ان سے جو غرض ہو وہ ہم بیان کرتے ہیں جب کوئی کہے کہ طب کی بعض قسمیں نظری ہیں اور بعض عملی تو یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ قسم نظری طب کی وہ ہے کہ جسکا سیکھ لینا درکار ہے اور قسم عملی وہ ہے کہ جس میں مباشرت عمل کی بھی درکار ہے جیسا کہ اکثر لوگ خیال کرتے ہیں بلکہ اس مقام پر یہ سمجھنا لائق ہو کہ یہاں پر نظری اور عملی سے کچھ اور مراد ہے اور وہ یہ ہے کہ درحقیقت دونوں قسمیں علم طب کی علمی باتیں ہیں اور عملی اور نظری میں فرق یہ ہو کہ جس قسم کو ہم نظری کہتے اس میں بیان اصول قواعد کا ہوتا ہے اور دوسری قسم جسے عملی کہتے ہیں اس میں بیان کیفیت مباشرت اور استعمال انہیں قواعد کا ہوتا ہو پھر ایک کو نظری اور دوسرے کو عملی جو قرار دیتے ہیں مراد یہ ہو کہ قسم نظری وہ ہو کہ اسکی تعلیم فقط مفید اعتقاد اور ادراک قواعد کی ہوتی ہو اور کیفیت عمل کے بیان سے تعرض نہیں کیا جاتا **مثلاً** کہتے ہیں کہ حمیات کی تین قسمیں ہیں یا مزاج انسان کی نو قسمیں ہیں اور عملی قسم میں علم طب کے یہ مقصود نہیں ہوتا ہے کہ بالفعل یہ عمل کرنا چاہیے یا مزاولت حرکات بدنیہ کی بالفعل اسمیں درکار ہو بلکہ اسمیں بیان ایک قسم کی رائے اور تجویز کا ہوتا ہو کہ یہ تجویز یا رائے متعلق بیان کیفیت اور عمل سے ہوتی ہو جیسے طب میں بیان کرتے ہیں کہ جتنے ورم گرم ہیں ابتدائے علاج میں ضرور ہو کہ ایسی چیزیں استعمال کیجائیں کہ جو رادع ہوں اور برودت پیدا کریں اور تکثیف مسامات کریں اسکے بعد رادعات کے ساتھ مرخیات ملائے جائیں اسکے بعد انتہا میں بوقت انحطاط مرض کے مرخیات محللہ پر اقتصار کیا جاوے سوائے ان ورموں کے جنکے مادے کو اعضائے رئیسہ نے اعضائے خسیسہ کیطرف دفع کیا ہو پس یہ تعلیم ایک رائے اور تجویز کا فائدہ دیتی ہے اور وہ بیان کیفیت عمل کی ہو نہ کہ نفس عمل ہو پس جب ان دونوں قسموں کو متعلم نے جانا تو ایک سے علم نظری اور دوسرے سے علم عملی حاصل ہوگا گو کبھی عمل نہ کرے

دوسرا اعتراض اس مقام پر یہ بھی وارد ہوتا ہو کہ حالات بدن انسان کے تین ہیں صحت اور مرض اور حالت متوسطہ کہ نہ وہ صحت ہو اور نہ مرض اور اوپر علم طب کی تعریف میں فقط دو ہی حالتوں کا ذکر کیا گیا یہ اعتراض اگر معترض بخوبی غور کرے ہماری عبارت پر وارد نہو گا اسلیے کہ جب وہ فکر کریگا تو تین حالتوں کا بدن انسان میں قائل ہونا اسے درست معلوم ہوگا اور نہ یہ بات اسے صحیح معلوم ہوگی کہ اگر واقع میں کوئی حالت ثالثہ بدن انسان میں ہوتی ہو اور ہمنے اسکو تعریف علم طب میں ترک کر دیا اور ذکر نہیں کیا اب ہم فرض کرتے ہیں کہ اگر مذہب تثلیث صحیح بھی ہو تو ہمارا قول زوال صحت شامل ہو مرض اور حالت ثالثہ دونوں کو اسلیے کہ حالت ثالثہ جو ان لوگوں نے نئی نکالی ہو اسپر تعریف صحت تو صادق نہیں آتی یعنے حالت ثالثہ کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایک حالت ہو یا ایک ملکہ ہو کہ اسکی موجودگی میں افعال سلیمہ موضوع خواہ صاحب حالت سے صادر ہوں اور نہ حالت ثالثہ کی تعریف بنقیض علیہ تعریف صحت کی کر سکتے ہیں جیسے کہ مرض کی تعریف کیجاتی ہو ہاں اگر صحت کی تعریف میں ایسی قیدیں یا شرطیں بڑھائیں جن کی کچھ حاجت نہیں ہے اسوقت ہماری تعریف علم طب کی البتہ حالت ثالثہ کے شمول میں کوتاہی کریگی مگر تو بھی اسوقت اطباء سے کسیطرح کا مناقشہ نہو گا اسلیے کہ تجویز تعریف اور حدود ایک امر اصطلاحی ہو اور نزاع لفظی سے کوئی فائدہ طبیبوں کو نہیں ہو نہ تو نزاع لفظی مناسب انکی شان کے ہو اور نہ علم طب میں نزاع لفظی کچھ فائدہ دیسکتی ہو حالت ثالثہ کا موجود ہونا بدن انسان میں یا نہ ہونا یہ امر علم طب میں محقق نہیں ہوسکتا ہو بلکہ طبعیات میں اسکی تحقیق بخوبی کیگئی ہو وہاں سمجھنا چاہیے

فصل دوسری علم طب کے موضوعات کے بیان میں چونکہ علم طب میں بدن انسان کے حالات سے بنظر حصول صحت و زوال صحت بحث ہوتی ہو اور ہر ایک چیز کا علم جبھی پورا حاصل ہوتا ہو جب اس چیز کے اسباب جانے جائیں بشرطیکہ اس چیز کیواسطے واقع میں کچھ اسباب بھی ہوں اسی جہت سے طب میں ضرورت اسبابات کی ہو کہ اسباب صحت و مرض کے پہلے دریافت کیے جائیں صحت و مرض کے اسباب ظاہر بھی ہوتے ہیں اور پوشیدہ بھی ہوتے ہیں کہ ان کو حس نہیں دریافت کر سکتی ہو بلکہ استدلال عقلی عوارض سے کرکے وہ اسباب

HAKEEM SHOUKAT ALI

دریافت کیے جاتے ہیں اسی سبب سے طب میں پہچاننا ان عوارض کا جو صحت و مرض کو مخصوص ہیں یہ بھی ضرور ہے۔ علوم حکمیہ میں یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ جس شئے کا ادراک اور علم اسکے اسباب و مبادی پر موقوف ہوتا ہے اس شئے پر علم اسباب و مبادی مقدم ہوتا ہے اور اگر اس شئے کے واسطے اسباب و مبادی نہوں تو اسکے عوارض و لوازم ذاتی کے دریافت کرنے سے اس شئے کا علم پورا ہوتا ہے۔ اسباب کی اقسام پر چار قسم کی ہیں۔ مادی صوری فاعلی غائی۔ مادی اسباب وہ چیزیں ہیں کہ جنمیں صحت یا مرض حاصل ہوتی ہے خواہ حصول اسکا بوضع قریب ہو جیسے عضو یا روح یا بوضع بعید ہو جیسے اخلاط یا اس سے زیادہ تر بعید قیاس کیا جائے جسطرح سے ارکان۔ ہر چہار ارکان اور اخلاط کو بحسب ترکیب موضوعات میں سے علم طب کے ٹھہرایا ہو اگرچہ بعد ترکیب کے جو استحالہ ہوتا ہے اور کیفیت ارکان اور اخلاط کی بدلکر ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس استحالہ کو بھی ان کے موضوع علم طب کے ہونے میں دخل ہے اور جو چیز کہ بنظر ترکیب و استحالہ موضوع کسی علم کے قرار دیجاتی ہو وہاں اس ترکیب و استحالہ کے بعد جو وحدت حاصل ہوتی ہے اسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہے اور یہاں پہ وہ وحدت کہ جو ان اخلاط و ارکان کثیر کو عارض ہوتی ہے یا تو وہ مزاج ہے یا ہیئت ہے مزاج تو بعد استحالہ کے ہوتا ہے اور ہیئت بحسب اجتماع و ترکیب پیدا ہوتی ہے اسباب فاعلی صحت و مرض کی دو قسمیں ہیں مغیرہ و حافظہ۔ مغیرہ وہ چیزیں ہیں کہ جو کیفیات و حالات بدن انسانی کو تغیر دیا کرتی ہیں۔ اور حافظہ وہ چیزیں ہیں کہ محافظت کرتی ہیں بدن انسان کی خواہ از قسم ہوا ان کے ہیں یا وہ چیزیں کہ جو قریب العنصر ہوں ہیں خواہ کھانے کی چیزیں اور پانی یا اور پینے کی چیزیں اور جو قریب المزاج ان چیزوں کے ہو خواہ استفراغ یا احتقان یا مخصوص بلاد و مساکن و ان سے متصل یا خواہ اور چیزیں خواہ حرکات و سکنات بدنیہ یا نفسانی حرکات و سکون کہ جنمیں خواب و بیداری بھی داخل ہے یا ایک سن سے دوسرے سن میں پہونچنا مثلاً لڑکے سے جوان ہونا خواہ ایک ہی سن میں اختلاف بنظر اوقات اربعہ کے پیدا ہونا یا اجناس و صناعات اور عادات میں استحالہ پیدا ہونا یہ سب اسباب مغیرہ و حافظہ شمار کیے جاتے ہیں اور اسیطرح وہ چیزیں جو بدن انسان پر وارد ہوں اور اسکے متصل ہوتی ہیں مثل ضماد و طلا خواہ آگ اور پانی اور برف اور روغن وغیرہ کے خواہ طبیعت کے مناسب نہوں یا مخالف ہوں۔ اسباب صوری صحت و مرض کی وہ قوتیں ہیں کہ جو بعد حاصل ہونے مزاج کے حادث ہوتی ہیں اور بعد ترکیب کے پیدا ہوتی ہیں اسباب تمامی و غائی صحت و مرض کے وہ افعال ہیں جو بدن انسان سے صادر ہوتے ہیں جنکے شناخت میں معرفت قوی اور شناخت ارواح کی جو حامل قوی کی ہیں ضرور داخل ہے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے یہ جتنے موضوعات علم طب کے اوپر بیان کیے گئے فقط اس نظر سے موضوع قرار دیے گئے ہیں کہ علم طب بیان کرتا ہے کہ بدن انسان کیونکر صحت صحیح رہتا ہے اور کیونکر مبتلائے مرض ہو جاتا ہے اب اگر تمام و کمال مباحث علم طب کے خیال کیے جائیں اور قواعد حفظ صحت و ازالہ مرض کے موضوعات کا بھی لحاظ کیا جائے تو ضرور موضوعات میں کچھ اور چیزیں بنظر اسباب و آلات حفظ صحت و ازالہ مرض کے بڑھیں گی حفظ صحت و ازالہ مرض کے اسباب جیسے تدبیر ماکول و مشروب یا اختیار کرنا ہوائے مناسب کا خواہ مقدار معین پر حرکت و سکون کرنا خواہ کسی دوا سے علاج کرنا یا علاج بعمل ید کرنا یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ اکثر اطبا تینوں قسم حالات انسان کے اسباب تجویز کیے ہیں یعنی صحت و مرض اور تیسری قسم وہ ہے کہ جو حالت ثالثہ سے موصوف ہے کہ اسکا ہم آگے ذکر کرینگے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ باوجودیکہ حقیقتاً درمیان صحت و مرض کے واسطہ نہیں ہے کیونکر یہ لوگ تیسری قسم کے قرار دیے جاتے ہیں اور کیا سبب ہے کہ ہم انکو متوسط درمیان صحت و مرض کے قرار دیتے ہیں یہ تھوڑی سی تفصیل جو اوپر بیان کی گئی اس سے ہمکو اجمالاً اسقدر دریافت ہوا کہ علم طب میں ان چیزوں سے نظر کیجاتی ہے ارکان مزاج اخلاط اعضائے بسیطہ اعضائے مرکبہ ارواح قوائے طبعی قوائے حیوانی قوائے نفسانی افعال حالات ثلاثہ بدنیہ یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ اور ان تینوں کے اسباب ماکولات اور مشروبات یا ہوائیں اور پانی یا مخصوص بلاد و مساکن یا استفراغ اور احتقان و صناعات اور عادات اور حرکات بدنی و نفسانی اور اسیطرح سکون بدنی و نفسانی۔ اور اجناس و سن اور جو چیزیں بدن پر وارد ہونے والی ہیں امور غریبہ سے اور تدبیر طعام و شربات اور اختیار کرنا ہوائے مناسب کا اور مقرر کرنا حرکات و سکنات کا اور استعمال دوا کا اور عمل بالید اور

اخراج

HAKEEM SHOUKAT ALI

اختلاف یا در صناعات اور عادات واسطے حفظ صحت کے اور علاج کرنا ایک ایک مرض کا جداگانہ ان میں سے بعض چیزوں کا جاننا طبیب پر بنظر منصب طبابت اسطرح پر واجب ہے کہ ان چیزوں کی ماہیات کا تصور اور تصدیق انکے وجود کی کرے اور انکو واقعی معلوم کرے اور یہ سمجھے کہ ان چیزوں کا ماننا ہمکو ضروری ہے اور یہ چیزیں ہمارے اصول موضوعہ میں داخل ہیں۔ علم طبعی میں یہ چیزیں بدلیل ثابت کیجاتی ہیں اور اسکو عقلاً ان چیزوں کے وجود کا اس بنا پر کرنا چاہیے کہ گویا ایسی مقصد حکیم طبعی نے انکے واسطے یہ موضوعات مقرر کیے ہیں۔ ان موضوعات میں کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں کہ جن پر دلیل و برہان لانا طبیب کو اسی فن میں درکار ہے ان موضوعات میں جو چیزیں از قسم مبادی ٹھہرائی جائیں انکے نسبت طبیب کو یہی لازم ہے کہ تقلیداً انکے وجود کو مانے اسلیے کہ مبادی جملہ علوم جزئیہ ان علوم میں مسلمات قرار دیے جاتے ہیں اور علوم کلیہ میں انپر برہان لائی جاتی ہے اور اسیطرح ہر علم جو بہ نسبت کسی دوسرے علم کے فرع یا جزئی قرار دیا جاتا ہے انکے مبادی کا ثبوت جو علم اس پر مقدم ہو یا جسکا یہ علم جزئی یا فرع قرار دیا گیا ہے اس میں بیان کیا جاتا ہے یہانتک کہ چڑھتے چڑھتے تمام علوم کے مبادی فلسفہ اولی میں ثابت کیے جاتے ہیں اور اس علم کو علم ما بعد الطبیعیۃ بھی کہتے ہیں بعض طبیبوں کا یہ طریقہ جو ٹھہر گیا ہے کہ شروع میں علم طب کے اثبات عناصر اور مزاج وغیرہ بدلائل طبعیہ کرتے ہیں اور اسیطرح وہ باتیں کہ جو طبیب کے واسطے طبعیات میں اصول موضوعہ قرار دیے گئے ہیں انکا ثبوت بھی علم طب میں بدلائل کرنے لگتے ہیں ان لوگوں کو اس طریقہ میں دو قسم کی غلطیاں درپیش ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ جو باتیں علم طب میں داخل نہیں ہیں انہیں بطور خلط مبحث طب میں ذکر کرتے ہیں اور دوسری غلطی یہ ہوتی ہے کہ اپنے گمان میں وہ یہ جانتے ہیں کہ ہم نے ان چیزوں کو بدلیل ثابت کر دیا ہے حالانکہ ایسے کوئی چیز ثابت نہیں ہو سکتی ہے اسی جہت سے طبیب پر واجب ہے کہ ان چیزوں کی ماہیت کا تصور کرے جو باتیں ان میں سے بدیہی خواہ مبین الثبوت نہیں ہیں انکے وجود کو تقلیداً مانے اور انکا اثبات حکیم طبعی کو سپرد کرے۔ موضوعات علم طب میں جو مبین الثبوت امور ہیں منجملہ انکے ایک تو ارکان اربعہ ہیں کہ آیا یہ موجود ہیں یا نہیں اور موجود ہیں تو کتنے ہیں اور انکی تعداد کیا ہے دوسرے مزاج ہے کہ اسکا وجود بھی ثابت ہے یا نہیں اور ہے تو کسطرح ہے اور کتنی قسمیں ہیں تیسرے اخلاط ہیں کہ انکا وجود اور تعداد اور کیفیت اور اسیطرح قوی کا وجود اور مقدار اور امکان وجود انکا خواہ ارواح کا وجود اور تعداد اور محل وجود یہ سب باتیں طبیب کو اصول موضوعہ میں داخل کرنی چاہییں اور یہ بھی کہ ہر ایک تغیر حال کو خواہ ثبات اور استمرار شئی کو بحال خود ایک سبب درکار ہوتا ہے پھر وہ سبب کتنے ہیں یہ بھی اصول موضوعہ میں داخل ہے لیکن اعضائے جسمانی اور انکے منافع اور فوائد کو بطور حس دیکھنا چاہیے اور بذریعہ تشریح کے دریافت کرنا چاہیے وہ چیزیں کہ جنکا تصور کرنا طبیب پر واجب ہے اور اسکے بعد انکا وجود بدلیل ثابت کرنا بھی لازم ہے وہ امراض اور اسباب جزئیہ اور علامات امراض کے ہیں اور کیفیت طریقہ ازالہ مرض اور حفظ صحت کے ہیں ان میں جو بدیہی نہو طبیب کو اسے بدلیل و برہان تفصیلی ثابت کرنا چاہیے اور اسکی مقدار اور وقت مقرر کرنا چاہیے جالینوس کا دستور ہے کہ جب وہ قصد کرتا ہے کہ قسم اول پر اقامت برہان کرے یعنی جن چیزوں پر دلیل لانا ہمنے علم طب میں ناجائز قرار دیا ہے جالینوس جب انکے دلائل کا ذکر کرتا ہے اسوقت اپنے تئیں طبیب نہیں سمجھتا ہے بلکہ وہ حکیم فیلسوف بنکر ان دلائل کو ذکر کرتا ہے اور اسے اسوقت ایسا خیال ہوتا ہے کہ علم طبعی میں بحث کرتا ہے اور طب سے بالکل الگ ہو گیا جیسے کوئی فقیہ کامل جس وقت قصد کرتا ہے کہ وجوب متابعت اجماع کی صحت ثابت کرے تو اسوقت وہ فقیہ اپنے کو فقیہ نہیں سمجھتا ہے بلکہ اپنے تئیں متکلم جانکر درپے اثبات اس مسئلہ کے ہوتا ہے اسلیے کہ طبیب بحیثیت طبیب ہونے کے اور فقیہ بنظر فقیہ ہونے کے اسکی قدرت نہیں رکھتا ہے کہ ان باتوں کو بدلیل ثابت کرے اور اگر باوجود لحاظ اپنے اپنے منصب کے یہ دونوں درپے اثبات ایسے امور کے ہوں مشکوک در محال لازم آئیگا

تعلیم دوسری ارکان کے بیان میں اور وہ ایک ہی فصل ہے۔ ارکان چند اقسام بسیط کو کہتے ہیں جو بدن انسان کے اجزائے اولیہ ہیں ان کی تقسیم مختلف حصوں کے اجسام کیطرف ممکن نہیں ہے اور انکے ملنے اور مرکب ہونے سے انواع مختلفہ کائنات کے پیدا ہوتے ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

طبیب اس بات کو مسلم مانے کہ وہ چار ہیں زیادہ نہیں دو ان میں سے دو خفیف اور دو ثقیل و بھاری ہیں خفیف تو آگ اور ہوا اور ثقیل پانی اور مٹی زمین کی زمین ایک جسم بسیط ہے کروی الشکل موضع طبعی اسکے ٹھہرنیکا بیچ میں تمامی کرات عالم کے ہے کہ وہ اُس مقام میں بالطبع ٹھہری ہوئی ہے اور اگر بیچ میں کل کے نہوتی تو بالطبع حرکت کرکے اسی مقام پر آجاتی بسبب ثقل مطلق اپنی کے طبیعت اسکی سرد خشک ہے مراد یہ ہے کہ اگر طبیعت اسکی بحال خود باقی رہے اور کوئی سبب خارجی تغیر اسکے اصل طبیعت میں پیدا نکرے تو اس سے برودت اور یبس محسوس ہوگا۔ زمین کا وجود کائنات کے واسطے چسپیدگی اور ثبات اور حفظ اشکال و ہیئات کا فائدہ دیتا ہے پانی جسم بسیط ہے موضع طبعی اسکا یہ ہے کہ زمین کو وہ شامل ہو اور ہوا اسکو شامل ہو یعنی وہ اس طرح پہ واقع ہو کہ سطح مقعر یا اندرونی اسکی متصل ہو سطح محدب یا بیرونی زمین سے اور سطح محدب پانی کی متصل سطح مقعر ہوا سے بشرطیکہ کرۂ زمین اور ہوا دونوں اپنی وضع طبعی پہ باقی ہوں اور یہ وضع مخصوص پانی کی ثقل اضافی کہلاتی ہے **مترجم کہتا ہے** زمین کے واسطے از روے قیاس اور مشاہدہ کے دو مرکز پائے گئے ہیں ایک مرکز حجم جو بنظر ثقل مطلق کے ہے اور ایک مرکز ثقل کہ وہ مرکز حجم سے ہٹا ہوا ہے یہ اسکا ثقل اضافی ہے بہ نسبت اتصال کرۂ آب و ہوا کے پیدا ہوا ہے تفصیل اس مسئلہ کی اور مقدار فاصلہ کی درمیان دونوں مرکزوں کے فروع طبعیات میں دیکھنی چاہیے اور ملاحظہ ہیئت کرات عالم سے بخوبی دریافت ہو سکتا ہے کہ مرکز ثقل مرکز حجم سے کتنا ہٹا ہوا ہے **متن** پانی کی طبیعت سرد و تر ہے یعنی جس وقت پانی کے ساتھ کوئی دوسری چیز نہو اور نہ کوئی سبب خارجی مخالف طبیعت کے پانی میں اثر کرے برودت اسکی محسوس ہوگی اور ہمراہ برودت کے ایک حالت جسے ہم رطوبت کہتے ہیں بھی محسوس ہوگی رطوبت اس حالت کا نام ہے کہ پانی اپنی اصل خلقت میں اس کیفیت پر ہے کہ ادنیٰ سبب سے صور مختلفہ کو بسہولت قبول کرتا ہو اور بسبب آسانی سے اسکے اجزاء کا اتصال زائل ہوجاتا ہے اور بآسانی پھر متصل واحد ہوجاتا ہے اور ہر ایک شکل کو بآسانی قبول پھر کر لیتا ہے اور اس شکل کی حفاظت نہیں کر سکتا ہے بلکہ بسہولت اسے ترک کر دیتا ہے۔ پانی جو ایک جزو مادی کائنات کا ٹھہرا ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ اجسام مرکبہ بآسانی ان ہیئات کو قبول کریں جو انکے اجزا میں بوجہ تشکیل و تخطیط و تعدیل کے درکار ہے اسلیے کہ جسم رطب اگرچہ بسہولت ہیئات شکلیہ کو ترک کر سکتا ہے لیکن قبول اشکال بھی بآسانی کرتا ہے جیسے کہ جسم یابس بدشواری قبول ہیئات شکلیہ کرتا ہے مگر بعد قبول کسی شکل کے پھر اس شکل کا چھوٹنا بھی اسے دشوار ہوتا ہے **مترجم کہتا ہے** لوہار خوب جانتا ہے کہ لوہے کی گولی سے کیل یا پتر بنانا کتنا دشوار ہے کہ اس دشواری کی نسبت سے موم کی گولی سے صورت کیل و پتر کی بنانی بہت کم وقت رکھتی ہے **متن** جب کسی جسم یابس کو جسم رطب کے ساتھ خمیر کریں تو جسم یابس جسم رطب سے ملکر استفادہ قابلیت تمدید و تشکیل کی پاتا ہے اور جسم رطب کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بہ نسبت اپنی ذاتی خاصیت کے اس میں حفظ شکل کی قوت بڑھ جاتی ہے اسلیے کہ جسم رطب کو ایک استواری و تعدیل قوی حاصل ہوتی ہے اور جسم یابس بسبب آمیزش جسم رطب کے اپنی پراگندگی اجزا سے محفوظ رہتا ہے اور جسم رطب بسبب آمیزش جسم یابس کے ایک چسپیدگی پیدا کرکے اپنے سیلان سے محفوظ رہتا ہے۔ ہوا ایک جسم بسیط ہے اسکا موضع طبعی پانی کے اوپر اور آگ کے نیچے ہے اور یہ خفت ہوا کی اضافی ہے طبیعت اسکی گرم تر ہے اسیطرح جیسے طبیعت زمین اور پانی کی بیان ہوئی یعنی بدون آمیزش کسی دوسرے جسم کے یا بدون حادث ہونے کسی سبب خارجی کے اسکی حرارت اور رطوبت محسوس ہوتی ہے۔ ہوا جو کائنات کا ایک جزو مادی قرار دیا گیا فائدہ یہ ہے کہ پانی اور مٹی کے جو اجزا نہایت متصل ہیں انکا اتصال دور کرکے تخلخل پیدا کرے اور مسامات باقی رہیں اور لطافت اور خفت اسوجہ سے حاصل ہو اسلیے کہ جسم جسقدر قلیل المسامات ہوتا ہے مثل سونے وغیرہ کے اتنا ہی ثقیل اور وزنی ہوتا ہے اور جسقدر مسامات زیادہ ہوتے ہیں اسیقدر سبک ہوتا ہے جیسے دھنی ہوئی روئی۔ آگ ایک جرم بسیط ہے اسکا موضع طبعی کل اجرام عنصریہ کے اوپر ہے اور مکان اسکا سطح مقعر اس فلک کی ہے جہاں تک کون و فساد منتہی ہوتا ہے اور یہ مکان اسکا بنظر خفت مطلقہ کے ہے طبیعت آگ کی گرم و خشک ہے اسکی موجودگی کائنات میں جزو مادی ہوکر

HAKEEM SHOUKAT ALI

فائدہ نضج اور تلطیف کا دیتی ہے اور عناصر کو آپس میں ملا دیتی ہے اگر حرارت آگ کی معین و مددگار نہ ہو تو نفوذ جوہر ہوا کا جوہر ارضی اور مائی میں نہ ہو سکے۔ آگ سے
ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ بہ شدت ارضی اور مائی ٹوٹ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے اور اس آگ سے برودت کا فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ دونوں جسم ثقیل محض عنصر بسبب
سے منکسر قابلیت آمیزش کی پیدا کرتے ہیں پانی اور مٹی یہ دونوں ارکان بوجہ ثقل کے خلقت اعضا میں بہت کام آتے ہیں اور سکون اعضا کو ان سے مدد
ملتی ہے اور ہوا اور آگ بوجہ خفت کے ارواح کی پیدائش کی معین ہیں اور ان کے متحرک ہونے میں فائدہ دیتی ہیں اور اعضا کا حرکت دینا انھیں دونوں سے
متعلق ہے اگرچہ محرک اول اعضا کا نفس ہے یہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں یہی ارکان اربعہ ہیں **تعلیم ثالث** اور اس میں دو فصلیں ہیں **فصل اول مزاج
کا بیان** مزاج ایک ایسی کیفیت ہے جو کیفیات متضادہ کے آپس میں فعل و انفعال سے پیدا ہوتی ہے یعنی جس وقت عناصر جنکے اجزا چھوٹے چھوٹے
ہیں آپس میں ملتے ہیں اور اکثر جرم ہر ایک عنصر کا اکثر جرم دوسرے عنصر سے مماس ہوتا ہے اور بعد اپنی اپنی قوتوں سے ہر ایک کوئی فعل پیدا کرتا ہے تو نتیجہ
اس فعل و انفعال کا یہ ہوتا ہے کہ ایک کیفیت متشابہ جو مناسب جمیع عناصر کے ہے پیدا ہوتی ہے اسی کیفیت کا نام مزاج قرار دیا گیا ہے از انجا کہ اولی قوتیں
ارکان اربعہ مذکورہ کی حرارت و برودت و یبوست و رطوبت ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ مزاج ان اجسام کا جو ان ارکان سے بنیں مجموعہ انھیں
کیفیات کا ہوگا۔ ہم اگر بحسب قسمت عقلی مزاج کو سوچیں اور کسی چیز کا سوائے ارکان مخصوصہ کے تصور نہ کریں تو مزاج کی دو قسمیں نظر آتی ہیں **پہلی قسم** یہ
کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر ہو اس صورت میں کیفیات متضادہ متساوی ہو کر مقاومت ایک دوسرے کی علی السویہ کریں گے جو کسر و انکسار ہوگا اس سے
وہ کیفیت متوسط واقعی جسے معتدل حقیقی کہتے ہیں پیدا ہوگی اور اس قسم کا مزاج معتدل حقیقی کہلاتا ہے **دوسری قسم** یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی
برابر نہ ہو اس صورت میں کیفیات متضادہ کے فعل و انفعال سے مزاج وسط مطلق خواہ معتدل حقیقی پیدا نہ ہوگا بلکہ جس کیفیت کی مقدار زیادہ ہو مزاج
میں وہی کیفیت غالب ہوگی خواہ رطوبت و یبوست میں سے کوئی کیفیت غالب ہو خواہ حرارت و برودت میں ایک کیفیت زائد ہوگی خواہ اضداد
اربعہ میں سے دو کیفیتیں مجاز زائد ہوں گی **مترجم کہتا ہے** تساوی کیفیات اربعہ سے جو معتدل حقیقی پیدا ہوتا ہے منحصر دو صورت میں ہے **پہلی صورت**
یہ ہے کہ مقادیر ارکان اربعہ کے برابر ہوں **دوسری صورت** یہ ہے کہ مقدار ارکان اربعہ کی برابر نہ ہو مگر وہ دو رکن جو اضداد حقیقی ہیں وہ آپس میں
برابر ہوں جیسے نار اور ماء آپس میں برابر ہوں اور ہوا اور ارض آپس میں برابر ہوں مگر بہ نسبت نار و ماء کے ہر ایک ارض اور تراب کی مقدار کم ہو خواہ
زیادہ **مثال اسکی** جیسے کسی مرکب عنصری کے اجزاء ناری دو اور مائی بھی دو ہوں اور اجزائے ترابی اور ہوائی ایک ایک اس صورت میں بھی
کیفیات چہارگانہ متساوی ہونگے کیونکہ حرارت ناری دو اور حرارت ہوائی ایک مجموع مقدار حرکت کی تین ہے اسیطرح برودت مائی دو اور
برودت ارضی ایک مگر تین ہے اور یبوست ناری اور ارضی بھی مگر تین ہیں اور رطوبت مائی اور ہوائی بھی مگر تین ہیں پس باوجود اختلاف مقادیر ارکان
عناصر اربعہ کے کیفیات اربعہ برابر پیدا ہیں اسلیے یہ مرکب معتدل ہوگا واسطے توضیح اس مثال فرضی کے ایک نظیر جسم مرکب کی بموجب تصریح نمبرہ
جلد کے مصنف رسالہ دقائق المیزان کے لکھتے ہیں **مثلاً** سونا اور چاندی جس وقت معدن سے برآمد ہوتے ہیں اور عیبہ کہلاتے ہیں یعنی غیر مصفی سو وقت
سونے میں اجزائے ناری تین اور ترابی دو اور مائی دو اور ہوائی تین ہوتے ہیں اور چاندی میں اجزائے ناری ایک اور ترابی چار اور مائی دو اور
ہوائی تین ہیں بعد ترکیب ان دونوں کے مجموع اجزائے ناری چار اور مائی چار اور ترابی چھ اور ہوائی چھ ہونگے پس چونکہ اجزائے ناری و
مائی آپس میں برابر ہیں اور ترابی اور ہوائی بھی برابر ہیں اور مجموع اجزائے حارہ ناری اور ہوائی دس ہیں اسی طرح مجموعہ اجزائے ترابی اور
مائی بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزائے رطبہ ہوائی اور مائی بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزائے یابسہ ناری اور ترابی بھی دس ہیں اس سبب سے
کیفیات اربعہ اس مرکب کے متساوی ہیں پس یہ **معتدل** ہے اگرچہ مقدار بسائط کے متساوی نہیں جیسا اس بیان سے واضح ہوا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جو تت کیفیات اربعہ مساوی نہون معتدل حقیقی نہوگا اسکی پانچ صورتین ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ زیادتی خواہ کسی عنصر واحد مین ہو اس صورت مین مزاج یقیناً غیر معتدل ہوگا اور اس صورت کی ایک مثال یہ ہے کہ ہم ایک جسم مرکب حدید اور قلعی سے فرض کرین چونکہ حدید مین اجزاء ناری ایک اور مائی دو اور ترابی تین اور ہوائی ایک ہو اور قلعی مین اجزاے ناری دو اور مائی دو اور ترابی ایک اور ہوائی تین ہین پس مجموع اجزاے ناری تین اور باقی چار چار ہین اور یہ مزاج بارد رطب درجہ اول کا ہے۔

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
ذہب	۳	۲	۲	۳
فضہ	۱	۴	۲	۳
میزان	۴	۶	۴	۶

پہلی صورت

دوسری صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کسی دو عنصر مین علی التسویہ ہو مگر وہ دونون عنصر اضداد حقیقی نہون بلکہ اضداد مشہوری ہون جیسے سونا کہ اجزاے ناری اور ہوائی اسکے دو دو ہین اور اجزاء مائی اور ترابی ایک ایک ہین جیسا کہ جدول ذیل سے واضح ہوگا۔

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
حدید	۱	۳	۲	۱
قلعی	۲	۱	۲	۳
میزان	۳	۴	۴	۴

دوسری صورت

تیسری صورت یہ ہے کہ زیادتی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی نہین ہین مگر زیادتی غیر مساوی ہو آسمین بھی اعتدال حقیقی نہوگا جیسے تانبا کہ اجزاے ناری اسکے تین اور مائی ایک اور ترابی تین اور ہوائی دو ہین۔

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
ذہب	۲	۱	۱	۲

تیسری صورت

چوتھی صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کسی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی ہین مگر زیادتی غیر مساوی ہو اور اس صورت مین بھی مزاج غیر معتدل ہوگا۔

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
نحاس	۳	۳	۱	۳

چوتھی صورت

پانچوین صورت یہ ہے کہ زیادتی تین عنصر مین بمقدار غیر مساوی ہو اس کی مثال اس جدول سے واضح ہوگی۔ اور تفصیلی بیان اس استخراج مزاج اور بسیط یا مرکب ہونے کے قاعدے کا انشاء اللہ تعالیٰ بحث مین کیا جائیگا یہ مقام استطرادی ہے زیادہ تفصیل کی گنجائش نہین ہے

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
اسرب	۱	۳	۲	۲

پانچوین صورت

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
نحاس	۳	۳	۱	۲
نحاس کبا	۳	۴	۱	۱
میزان	۶	۷	۲	۳

متن معتبر فن طب مین معتدل و غیر معتدل یہ دونون قسمین جو اوپر بیان ہوئین انمین سے کوئی نہین ہے بلکہ طبیب کو واجب ہے کہ وہ اپنے مسلمات اور اصول موضوعہ مین یہ بھی داخل کرے کہ معتدل حقیقی کا موجود ہونا محال ہے چہ جائیکہ کسی انسان کا مزاج یا انسان کے کسی عضو خاص کا مزاج معتدل حقیقی ہو۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ لفظ معتدل جسے اطباء اپنے فن مین استعمال کرتے ہین وہ مشتق تعادل سے نہین ہے جسکے معنے ہموزن اور برابر ہونے کے ہین بلکہ معتدل مشتق ہے عدل فی القسمت سے یا نمعنے کہ وہ مرکب جسے اطباء معتدل کہتے ہین خواہ تمام بدن فرض کیا جائے یا عضو مخصوص اسکو عناصر کی کیفیات اور کمیات سے ایسا پورا حصہ ملا ہو جو نہایت مناسب بدن انسانی کے ہے کبھی ایسی قسمت معتدل ور نسبت مناسب جو انسان کے حصہ مین آتی ہے نہایت قریب ہوجاتی ہے اس اعتدال حقیقی سے جسکا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بات شاذ و نادر بعض افراد انسان مین پائی جاتی ہے یہ اعتدال جسکا طب مین اعتبار ہے بہ نسبت بدن انسان کے یہ بھی اعتدال اضافی ہے یقیناً پس طرف غیر انسان کے گر جسے یہ اعتدال نہین ہوا اور نہ مزاج اسکا قریب بمزاج انسان ہے بہ نظر اعتدال حقیقی کے اس اعتدال اضافی انسان کی آٹھ صورتین معتبر ہوتی ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ نوع انسانی مین یہ معتدل قیاس کیا جائے اور مقیس بنایا جائے بہ نسبت اس چیز کے کہ جو مختلف اعتدال مین ہو اور خارج از انواع انسانی ہو **دوسری صورت** یہ ہے کہ مقیس گردانا جائے یہ نسبت اپنی نوع کے ان اشخاص سے جنکے مزاج کا اعتدال مختلف ہے **تیسری صورت** نوع انسانی کی ایک صنف کی نسبت اس کا اعتدال مقیس ہو بہ نسبت ان لوگون کے جو اس صنف سے خارج ہین اور نوع انسانی مین داخل ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

چوتھی صورت ایک صنف خاص نوع انسانی کا مزاج مقیس ہو بہ نسبت ان لوگون کے جو اسی صنف مین داخل ہین اور مختلف الاعتدال ہین **پانچوین صورت** ایک شخص خاص ایک صنف نوع انسانی مین سے ایسا معتدل ہو کہ مقیس گردانا جائے بہ نسبت مختلف الاعتدال کے جو خارج ہو اس شخص سے اور صنف اور نوع مین داخل ہو **چھٹی صورت** شخص واحد بنظر اختلاف احوال اور اوقات اپنے کے کبھی معتدل ہو اور کبھی غیر معتدل **ساتوین صورت** ایک ہی شخص بہ نسبت ایک عضو خاص کے معتدل ہو بہ نسبت ان اعضا کے جو اس عضو سے خارج ہین اور اسکے بدن مین داخل ہین غیر معتدل ہو **آٹھوین صورت** ایک ہی شخص بحسب عضو خاص کے معتدل ہو اور مقیس ہو بنے ذاتی احوال اسی عضو کی نسبت مین **پہلی صورت** یعنے انسان کا اعتدال مزاج نسبت سائر موجودات کائنات کے ایک ایسی بات ہو کہ اسکو بہت گنجائش ہو اور کسی حد خاص مین محدود نہین اور بھی کوئی امر اتفاقی نہین ہے بلکہ اس صورت کی دو حدین افراط اور تفریط کی ہین کہ ان مین سے جس کسی حد کو تجاوز کرنے مزاج انسانی باطل ہو جائیگا ایک جانب تفریط کی ہے کہ اسکے تجاوز سے بہائم مین شمار کیا جائے گا دوسری جانب افراط اعتدال کی ہے کہ بساطت اور تجرد عن المادۃ کے خواص اس حد کے تجاوز سے پیدا ہوتے ہین عالم کون و فساد سے نکلکر روحانیات اور ملکوتیات مین داخل ہو جائیگا۔ بیچ مین ان دو حدون افراط اور تفریط کے متوسطات بیشمار ہین کہ تفاوت مراتب انسانی ان مراتب کو ظاہر کرتا ہے **دوسری صورت** وہ درمیانی مزاج ہے اعتدال مین دو حدون افراط اور تفریط کے جسکا پہلی صورت مین بیان کیا گیا مگر یہ اعتدال ایسے شخص مین پایا جاتا ہے جسکا مزاج نہایت معتدل ہو اور وہ صنف بہ نسبت اور اصناف کے نہایت اعتدال پہ ہو اور سن بھی ایسا ہو کہ اس سے بڑھکر نشو و نما اور سن مین نہو سکے۔ اگرچہ یہ معتدل وہ اعتدال حقیقی نہین رکھتا جسکا وجود ابتدائے مفصل مین بہ مثال بیان کر چکے تاہم ایسا معتدل نہایت عزیز الوجود ہوگا بالفرض ایسا انسان کسی اقلیم کے کسی شہر معتدل مین پایا جائے تو اُسکا اعتدال قریب بہ اعتدال حقیقی بطور قضیہ اتفاقیہ کے ہوگا لیکن اس کے اعضائے حارہ مثل قلب و اعضائے باردہ مثل دماغ و رطبہ مثل جگر و یابسہ مثل استخوان کے آپس مین متکافی ہونگے اور جتنا ان اعضا کے موازنہ مین تعادل زیادہ ہوگا اسیقدر یہ شخص مزاج مین معتدل حقیقی کے قریب تر ہوگا ایک عضو خاص کے اعتبار سے کوئی آدمی ایسا معتدل نہین ہو سکتا ہان جلد ایک ایسا عضو ہے کہ وہ تنہا اس درجہ اعتدال کو پہنچ سکتا ہے چنانچہ ذکر اسکا ہم باب تشریح مین اور کچھ آخر فصل ہذا مین بھی کر چکے۔ ارواح اور اعضائے رئیسہ کے اعتبار سے کوئی فرد بشر قریب بہ اعتدال حقیقی نہین ہوسکتی بلکہ ان دونون کے اعتبار سے خارج اعتدال سے ہو کر مائل بجانب حرارت و رطوبت ہوگا اسلیے کہ مبدء حیات قلب اور روح ہے اور یہ دونون نہایت گرم اور بافراط مائل بجانب حرارت ہین بقائے حیات بسبب حرارت کے اور نشو و نما بوجہ رطوبت کے ہے بلکہ حرارت رطوبت سے قوام پاتی ہے اور غذا لیتی ہے۔ اعضائے رئیسہ مین تین جیسا آگے بیان کرینگے ان مین سے ایک دماغ ہے سرد مزاج مگر اسکی برودت اسقدر نہین ہے کہ حرارت قلب و جگر کی تعدیل کرے اور خشک مزاج اعضائے رئیسہ مین فقط قلب ہے لیکن اسکی خشکی اتنی نہین ہے کہ رطوبت دماغ و جگر کی تعدیل کرے اور دماغ بھی اسقدر بارد نہین ہے اور قلب بھی اسقدر یابس نہین لیکن قلب بہ نسبت دماغ و جگر کے یابس ہے اور دماغ بہ نسبت قلب و جگر کے بارد ہے **تیسری صورت** معتدل کی بہت گنجائش کم رکھتی ہے بہ نسبت قسم اول یعنے اعتدال نوعی کے مگر اس سے ایک غرض صالح اور سود مند نکلتی ہے کہ وہ مزاج صالح ہے ایک گروہ کا چند گروہون سے بقیاس طرف ایک اقلیم کے اور اقالیم سے یا بہ نسبت ایک ہوا کے باقی ہواؤن سے مثلاً اہل ہند کا ایک مزاج ہے کہ وہ تمام ہندوستانیون مین پایا جاتا ہے اور ان کی صحت اسی مزاج سے قائم رہتی ہے یا صقالیہ کے واسطے ایک مزاج

HAKEEM SHOUKAT ALI

مناسب ہو کہ انکی صحت اسی پر موقوف ہو ہر ایک مزاج ان دونون قلیمون کا بقیاس اپنی صنف کے معتدل ہو اور بقیاس دوسری صنف کے غیر معتدل ہندوستانی کسی آدمی کے بدن کی کیفیت مزاجی اگر مثل مزاج صقلابی کے ہو جاوے تو وہ شخص یا بیمار ہوگا یا مر جائیگا اسی طرح صقلابی کے مزاج کی کیفیت اگر مثل مزاج ہندی کے ہو تو وہ بھی یا مریض ہوگا یا ہلاک ہوگا۔ یہان سے یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک صنف سکان معمورہ کیواسطے ایک مزاج خاص ہو کہ وہان کی ہوا کے موافق وہی مزاج ہو اور اس مزاج کے واسطے عرض اور گنجایش بھی ہے اور اس عرض کے واسطے دونون جانب افراط اور تفریط کے بھی **چوتھی صورت** درمیانی مزاج ہو اور وہ واسطہ ہو بیچ مین عرض اقلیم کے جسکا تیسری قسم مین ذکر ہوا اس چوتھی قسم کے مزاج کے اعتدال سے یہ مراد ہو کہ اس صنف مین اس سے زیادہ کوئی معتدل نہین ہو **پانچوین صورت** نہایت تنگ تر ہے بہ نسبت قسم اول و ثالث کے اس سے وہ مزاج مراد ہو کہ ایک شخص معین کیواسطے تا وقتیکہ وہ زندہ اور صحیح موجود ہو اسکے واسطے ایسے مزاج کی ضرورت ہو اس مزاج کے لیے بھی عرض ہو جس سے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے مین بہت ضروری اس مقام پر یہ امر جاننا چاہیے کہ ہر شخص ایک مزاج خاص کا مستحق ہو کہ اس مین دوسرے کی شرکت ممکن نہین ہو یا نادر ہو **چھٹی صورت** یہ وہ مزاج واسطہ ہو درمیان دو حدون افراط و تفریط صورت پنجم کے وہ مزاج ایسا ہوتا ہو کہ جب کسی شخص کو حاصل ہو تو افضل حال پر ان حالات سے ہوگا جن حالات پر اسے ہونا چاہیے یعنی جتنے حالات اسکے لائق ہین ان مین سے افضل حالات سے متصف ہوگا **ساتوین صورت** یہ وہ مزاج ہو کہ ہر ایک نوع عضو و اعضا سے اسپر ہونا واجب ہو اور دوسری نوع کو اسکے مخالف مزاج درکار ہو مثلاً استخوان کو واجب ہو کہ اسکا مزاج یابس زیادہ ہو اور دماغ کو ضرور ہو کہ اس مین رطوبت زیادہ ہو اور قلب مین حرارت کی زیادہ ضرورت ہو اور جگر مین برودت کی ضرورت زیادہ ہو کہ اس مزاج کے واسطے بھی عرض ہو جسے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتی ہین مگر یہ عرض بہ نسبت عرض مزاجہاے متقدمہ کے کمتر ہو **آٹھوین صورت** یہ مزاج واسطہ ہو ساتوین صورت کی افراط و تفریط کے درمیان مین یہ مزاج ایک خاص عضو کا ہو ایسا کہ جس وقت اس عضو کو یہ مزاج حاصل ہو تو اسکا حال افضل حالات لائقہ پر ہوگا جب لحاظ انواع کائنات کے مزاجون کا کیا جائے تو ان مین سے نوع انسان مزاج اقرب باعتدال حقیقی ٹھہریگا پھر اگر اعتبار اصناف کا بھی کرین تو ہمارے نزدیک یہ بات صحیح ہو کہ جو آبادی محاذی معدل النہار کے واقع ہو اور اس آبادی مین اسباب ارضیہ کے سبب سے کوئی امر مخالف باعتدال نہین عارض ہوا مثلاً پہاڑ یا دریا وغیرہ اسمین نہین واقع ہین اس مقام کے رہنے والونکا مزاج واجب ہو کہ قریب باعتدال حقیقی ہو اور ہماری تحقیق مین یہ بھی ثابت ہوا ہو کہ جو لوگ گمان کرتے ہین خط استوا پر بسبب قرب شمس کے چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہو اعتدال حقیقی باقی نہین رہتا ہو انکا یہ گمان فاسد ہو ہمنے یہ بھی ثابت کیا ہو کہ مسامتت شمس کی اس مقام پر کمتر مضر ہو اور کمتر ہوا کو تغیر دیتی ہو بہ نسبت ان مقامات کے کہ جنکا عرض لمبا اس مقام سے زیادہ ہے اگرچہ وہان پر مسامتت شمس نہین ہوتی ہو لیکن جسوقت آفتاب انکے سمت الراس کے قریب آتا ہو انکو تکلیف زیادہ ہوتی ہو اور ہوا مین وہان کے تغیر زیادہ ہوتا ہو خط استوا کے رہنے والون کے سب حالات اچھے ہوتے ہین اور انکے حالات کی فضیلت یکسان رہتی ہو اور کسی فصل کی ہوا انکے مزاج کے ایسی مخالف نہین ہوتی ہو جسکا ضرر نمایان ہو بلکہ انکا مزاج ہمیشہ یکسان رہتا ہو ہمنے اس مسئلہ خاص مین ایک رسالہ تصنیف کیا ہو جسمین اپنی اس راے کو بدلیل ثابت کیا ہو بعد سکان خط استوا کے معتدل مزاج اصناف انسان مین چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہین اسلیے کہ وہ لوگ ایسی جگہ ہین کہ ہمیشہ مسامتت آفتاب چونکہ انکے سرونپر نہین رہتی ہو لہذا اس گرمی سے وہ نہین جلتے ہین جیسے رہنے والے آخر اقلیم ثانی اور اقلیم ثالث کے اور بھی یہ لوگ یعنی اقلیم رابع کے رہنے والون کے اخلاط مین خامی اور بدن مین زیادتی چربی کی نہین ہو بسبب ہمیشہ دور رہنے آفتاب کے انکے سمت الراس سے جیسے اقلیم پنجم کے رہنے والے یا

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو اقلیم اس سے زیادہ عرض رکھتی ہو۔ ایک شخص خاص معتدل وہی ہوتا ہو جو فی نفسہ معتدل ہو اور اسکی صنف بھی سب سے زیادہ معتدل ہو اس
نوع سے کہ جو سب انواع سے معتدل ہو۔ اعضائے انسانی کا حال تو اور بھی ظاہر ہو کہ اعضائے رئیسہ بھی قریب اعتدال حقیقی سے نہین رکھتے بلکہ یہ بات
جاننی ضرور ہو کہ جملہ اعضا کی بہ نسبت گوشت اعتدال حقیقی سے قریب ہو اس سے زیادہ جلد معتدل ہو جلد کا تو یہ حال ہو کہ اگر ایک پانی جسمین برابر
برف اور کھولتا ہوا پانی ملائین اور اسکا اثر جلد تک پہونچائین شاید اسکا کچھ اثر جلد تک نہ پہونچیگا شاید کہ جلد مین جسقدر گرمی خون اور دم گرمی کی پہونچتی
ہو اور جتنی تبرید عصب کی پہونچتی ہو برابر ہوجاتی ہو اور اسیطرح اگر ایک جسم نہایت خشک اور دوسرا نہایت تر دونون برابر کچھ لے ملاکر جلد سے
ملائین تو ظاہر جلد پر کچھ بھی اثر نہ ہوگا اسبات کی شناخت کہ جلد متاثر نہین ہوتی یون ہو کہ وہ اپنی حس سے ان چیزونکا ادراک نہین کرتی جو یہ دو معتدل
صورتین اجسام کی جو اوپر لکھی گئین کیونکہ جلد احساس نہین کرتی اور منشا عدم انفعال کا منشے اعتدال جلد کا ٹھہرایا اور دعوی کیا ہے کہ جلد مثل ان
چیزون کے معتدل ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ اگر جلد معتدل نہ ہوتی بلکہ ان معتدل چیزون کے مخالف ہوتی تو بیشک انکا کچھ اثر جلد کو پہونچتا اور محسوس ہوتا اسلیے
کہ جو چیزین متفق عناصر سے مرکب ہوتی ہین اور طبیعت مین مخالف ہوتین ضرور ایک عنصر دوسرے سے منفعل ہوتا ہو ایک چیز دوسری چیز سے
اسیوقت متاثر اور منفعل نہین ہوتی ہو جب کہ دونون کسی ایک کیفیت مین شریک ہون اور یہ مشارکت کیفیت کی ان مین تشابہ ہو **مترجم کہتا ہو**
اکثر امتحان ہوا ہے کہ طبیب اور مریض جسوقت دونون ایک ہی درجے کی تپ رکھتے ہین اسوقت مریض کا لمس طبیب کو گرم نہین معلوم
ہوتا ہو اگر کسی سبب خارجی سے اگر ہتھیلیان سرد ہوجاتی ہین تو صحیح آدمی بذریعہ لمس کے محموم تجویز کیا جاتا ہو غرض اس سے یہ ہو کہ دو چیزین
جس کیفیت مین برابر ہوتی ہین ان مین سے ایک دوسرے سے متاثر نہین ہوتا اختلاف کیفیات مین البتہ انفعال بھی ہوتا ہو اور احساس بھی۔
متن جلد کا بھی یہ حال ہو کہ مختلف مقامات کی جلد مختلف قسم کا اعتدال رکھتی ہو ہاتھ کی جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہو اور ہاتھ
مین کف کی جلد سب سے زیادہ معتدل ہو اور اس سے زیادہ راحت کی جلد معتدل ہو اس سے زیادہ انگلیون کے پیٹ کی جلد ہو وہ معتدل ہو اس سے
زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہو اور اس سے زیادہ سبابہ کے اوپر کا جو پور ہو اس کی جلد معتدل ہو اور انگلیون کی پور گویا کہ بالطبع حاکم ہین ملموسات
کی مقدار دریافت کرنے مین جسطرح حاکم کو واجب ہوتا ہو کہ وہ دونون جانبین افراط اور تفریط رعایا کو سنبھالے رہے تاکہ جو کوئی توسط اور
میانہ روی سے باہر ہو فوراً اُسے پہچان لے اسی طرح ان انگلیون کا حال ہو کہ جو شئی از قسم ملموسات اعتدال سے خارج ہو اُسے فوراً
پہچان لیتے ہین۔ جو چیزین اوپر بیان ہو چکین ان کے جاننے کے بعد یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ہم جسوقت کسی دوا کو معتدل کہین تو ہماری یہ
مراد نہین ہوتی ہو کہ وہ دوا معتدل حقیقی ہو اسلیے کہ یہ تو غیر ممکن ہے اور نہ یہ مطلب ہو کہ جیسے انسان اپنے مزاج مین معتدل ہو اتنی
یہ دوا بھی معتدل ہو نہین تو یہ دوا خاص جوہر انسانی سے علیت رکھتی بلکہ ہماری غرض اعتدال دوا سے یہ ہو کہ جسوقت حار غریزی یعنی
روح یا خون انسان کے بدن سے یہ دوا منفعل ہو تو ایک ایسی کیفیت اسے لاحق ہوگی کہ وہ کیفیت مخالف اعتدال اور خارج ایک دو
طرفون مساوات بدن انسانی سے نہوگی یعنے حار غریزی سے وہ دوا کچھ متاثر نہوگی بسبب تشابہ کیفیت کے بس گویا کہ یہ دوا بھی
معتدل ہو بہ نسبت اس اثر کے جو بدن انسان کی نسبت ذکر کیا گیا اسی طرح کسی دوا کو جب حار یا بارد کہین تو یہ غرض نہین ہو کہ وہ اپنے
جوہر ذاتی مین نہایت حرارت و برودت رکھتی ہو یا اسکا جوہر ذاتی بدن انسان سے زیادہ حار یا زیادہ بارد ہو ورنہ دوائے معتدل سے
بھی یہ مراد ہوگی کہ اسکا مزاج مثل مزاج انسان کے معتدل ہو بلکہ حرارت و برودت مزاج دوا سے یہ مراد لیتے ہین کہ وہ جسقدر حرارت خواہ
برودت انسان کے بدن مین پیدا کرتی ہو حرارت اور برودت اصلیہ بدن انسانی سے زیادہ ہوتی ہو اسی جہت سے بعضی دوا بقیاس مزاج انسان

HAKEEM SHOUKAT ALI

سرد ہوتی ہے اور عقرب کے مزاج مین وہی دوا گرمی پیدا کرتی ہے یا ایک دوا بہ نسبت مزاج انسان کے گرم ہوتی ہے اور سانپ کے مزاج کی نسبت وہی دوا سرد قرار دیجاتی ہے بلکہ انسان مین خاص ایک دوا بہ نسبت زید کے جسقدر گرم ہوتی ہے اتنی گرم بہ نسبت عمرو کے نہین ہوتی اسی فائدہ پر بنا کر کے معالجین کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب کسی شخص کی تبدیل مزاج کرنا چاہین ایک دوا پر اقتصار نکرین جبوقت کہ اثر اسکا ظاہر نہوتا ہو بلکہ دوسری دوا بدل دین مزاج معتدل مین ہم کو جو کچھ بیان کرنا تھا جب کر چکے تو اب غیر معتدل کا بھی بیان کرنا چاہیے اب ہم کہتے ہین کہ غیر معتدل مزاج خواہ بقیاس کسی نوع کے فرض کیا جائے یا کسی صنف یا شخص یا عضو سے نسبت دیا جائے اسکی بھی آٹھ صورتین ہوسکتی ہین مگر یہ آٹھون صورتین اسبات مین تو مساوی اور مشترک ہین کہ مزاج معتدل کے مخالف اور مقابل ہین اور خروج اعتدال مین مختلف ہین انکا اختلاف اسی طرح پر حادث ہوتا ہے کہ یا تو خروج اعتدال سے بوجہ بساطت ہو اور علی الاطلاق غیر معتدل ہو یہ بات اسی صورت مین ہوتی ہے کہ جس معتدل سے اس مزاج کو نسبت دیجائے اس سے اسکو ایک ہی طرح کی مخالفت خواہ مضادت واقع ہو مثلاً فقط حرارت مین تضاد ہو یا فقط برودت مین اور علیٰ ہذا القیاس **دوسری صورت** یہ ہے کہ اس مزاج کا خروج اعتدال سے بسیط نہو بلکہ مرکب ہو کہ دو کیفیتون متضادہ مین خروج اعتدال سے ہو۔ اور بسیط غیر معتدل جو ایک ہی قسم کی مضادت رکھتا ہے یا وہ مضادت کیفیت فاعلہ مین رکھتا ہوا اسکی دو قسمین ہین یا زیادہ گرم ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو یا زیادہ سرد ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نہ رکھتا ہو اور اگر مضادت کیفیت منفعلہ مین رکھتا ہو اسکی بھی دو قسمین ہین یا خشکی اور یبس مقدار مناسب سے زیادہ رکھتا ہو لیکن حرارت اور برودت اس کی مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہو خواہ رطوبت اسمین مقدار مناسب سے زیادہ ہو اور برودت اور حرارت مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہو یہ چارون قسمین مضادت بسیط کی ایسی نہین ہین کہ ایک زمانہ معین تک ان کی کیفیت کا اثر واحد باقی رہے اور جبا ثمان مین مانع اثر اصلی کا ہوتا ہے پیدا نہو مثلاً غیر معتدل بسیط جس کی حرارت مقدار مناسب سے زیادہ ہو اگرچہ بعد استعمال کے کسی بدن مین پہلے حرارت ہی پیدا کرتا ہے تھوڑے زمانہ کے بعد برودت بھی پیدا کرتا ہے اسی طرح غیر معتدل بسیط جو بارد زیادہ ہو مقدار مناسب سے بعد تھوڑے زمانے کے بدن مین رطوبت بھی مقدار مناسب سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور یہ رطوبت غریبہ کہلاتی ہے اور اسی طرح غیر معتدل بسیط جسمین یبس اندازہ لائق سے زیادہ ہو وہ بھی برودت غیر مناسب پیدا کرتا ہے اور غیر معتدل بسیط جسمین رطوبت غیر مناسب ہو اگر یہ رطوبت بافراط ہو تو بہ نسبت غیر معتدل یابس کے تبرید زیادہ کرتا ہے اور اگر بافراط رطوبت نہو البتہ حفاظت بدن کی دیر تک کر کے آخر کو پھر ایسی برودت پیدا کرتا ہے جو مقدار مناسب سے زیادہ ہو **فائدہ** ان بیانات سے اتنا تو ضرور سمجھ مین آتا ہے کہ اعتدال اور صحت کو جسقدر مناسبت حرارت سے ہے اتنی برودت سے نہین ہے۔ غیر معتدل بسیط کی تو یہ چارون قسمین بیان ہو چکین اب باقی رہا غیر معتدل جو دو کیفیتون مین مضادت کسی مزاج معتدل سے رکھے اسکی بھی چار صورتین ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ حرارت اور رطوبت ساتھ ہی حد اعتدال سے زیادہ ہون **دوسری صورت** یہ ہے کہ حرارت اور یبوست دونون مین اعتدال سے خارج ہو **تیسری صورت** کہ برودت اور رطوبت مین ساتھ ہی غیر معتدل ہو **چوتھی صورت** برودت اور یبوست مین معاً خارج از اعتدال ہو اب چونکہ حرارت اور برودت کی زیادتی معاً خواہ رطوبت اور یبوست کی زیادتی معاً ایک مزاج مین جمع نہین ہوسکتی اسلیے یہ دونون صورتین ترکیب و اجتماع دو کیفیتون متضادہ کی شمار اقسام سے ساقط کردی گئین اگرچہ قسمت عقلی انکو شامل تھی۔ ان آٹھون صورتون مین ہر ایک صورت کا یہ حال ضرور ہے کہ یا بلا مادہ ہوگی یا مع مادہ ہوگی بلا مادہ ہونیکے یہ معنے ہین کہ مزاج اس غیر معتدل کا بدن انسان مین محض ایک کیفیت پیدا کرے وہ کیفیت اس درجہ کی نہو کہ اس کی جہت سے کسی خلط

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے نفوذ کی قابلیت اس بدن کو حاصل ہو کر پھر وہ خلط اسی کیفیت غیر معتدلہ سے متکیف ہو کر بدن انسان کو متغیر کرے جیسے حرارت مدقوق کی خواہ برودت مرگ زدہ یا برف زدہ کی کہ یہ غیر معتدل بلا مادہ کی پوری مثال ہے۔ اور با مادہ ہونیکے یہ معنے ہیں کہ بدن انسان کی ایسی کیفیت یہ غیر معتدل کرے کہ اس سے ایک خلط مناسب اسی کیفیت کے اس بدن میں نافذ ہوا اور یہی کیفیت غیر معتدلہ اسپر غالب ہو جیسے بلغم زجاجی سے تبرید انسانی کو حاصل ہوتی ہے خواہ صفراء کراثی و زنجاری سے جو تسخین پیدا ہوتی ہے اسکے بعد نفوذ میں ان دونوں خلطوں سے جو کیفیت ہوتی ہے وہ ظاہر ہے اور کتاب ثالث و کتاب رابع میں انشاء اللہ تعالی ہر واحد مزاج شانزدہ گانہ کی مثالیں بتفصیل بیان کی جائینگی جاننا چاہیئے کہ مزاج مادہ کے ساتھ دو طرح سے خیال کیا جاتا ہے اسلیئے کہ عضو کبھی تو تر ہوتا ہے کہ مادہ میں بھیگ جاتا ہے اور کبھی مجاری و بطنوں میں یہ مادہ محتبس ہو جاتا ہے اور یہ احتباس بھی کبھی تو اس عضو میں ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی نہیں پیدا کرتا ہے اس مقام کے مناسب مزاج میں بحث اسیقدر تھی جو اس فصل میں کی گئی ان بیانات میں جو باتیں غیر واضح ہیں طبیب کو چاہیئے کہ ان کو مسلم جانے اور انکا بدلیل ثابت کرنا حکیم طبعی کے سپرد کرے۔

فصل دوسری تعلیم ثالث مزاج اعضاء کے بیان میں خالق تبارک وتعالی نے ہر حیوان اور ہر عضو حیوان کو ایک مزاج خاص عطا فرمایا جو جسکے لائق اور مناسب تھا اور جس میں اس مخلوق کے احوال اور افعال کی مصلحت تھی اور جتنا اس حیوان یا عضو کو تحمل ممکن تھا تحقیق اس مسئلہ کی یہ فیلسوف پر واجب ہے طبیب کو اس سے کچھ واسطہ نہیں ہے انسان کو خالق عالم نے ایسا مزاج معتدل عطا فرمایا جو معتدل اس عالم کون و فساد میں ممکن تھا اور باوجود اعتدال مزاج کے اس مزاج کو مناسبت اسکے قوی سے ایسی عطا فرمائی کہ انکا فعل و انفعال تمام ہوتا ہے اور ہر عضو خاص کو جو مزاج اسکے لائق تھا عطا فرمایا اسی بنا پر بعض اعضا کا مزاج نہایت گرم اور بعض کا نہایت سرد اور بعض کا نہایت خشک اور بعض کا نہایت تر پیدا کیا۔ نہایت گرم مزاج بدن انسان میں روح اور دل ہے کہ جو منشاء روح کا ہے اسکے بعد خون اگرچہ وہ جگر میں پیدا ہوتا ہے لیکن بوجہ اتصال قلب کے استفادہ اسقدر حرارت کا کرتا ہے جو کبد میں نہیں ہے خون کے بعد حرارت میں درجہ کبد کا ہے اسلیئے کہ جگر مثل خون بستہ کے ہے اسکے بعد ریہ بعد اسکے گوشت ہے کہ اسکی گرمی ریہ کی گرمی سے بھی کم ہے اس جہت سے کہ ریشہ ہائے عصب سرد مزاج ہیں گوشت میں ملے ہوئے ہیں اسکے بعد حار مزاج عضل یعنے پٹھے کہ وہ گوشت سے بھی کمتر گرم ہیں اسلیئے کہ انمیں عصب اور رباط کی بھی آمیزش ہوتی ہے اسکے بعد طحال یعنی تلی کی حرارت ہے کہ اسمیں ردی خون کا ہوتا ہے اسکے بعد گردوں کی گرمی ہے کہ ان میں خون کم ہوتا ہے اسکے بعد گوشت دونوں پستان اور انثیین کا اسکے بعد طبقات جو رگہائے جہندہ میں ہوتے ہیں نظر انکے جوہر عصبی کے جسے بذر بعد اس خون اور روح کے جو ان میں رہتے ہیں گرمی ہوتی ہے بعد اسکے طبقات ان رگوں کے جو ساکن ہیں اور انمیں نقطہ خون موجود ہے بعد اسکے جلد تمام بدن کی بعد اسکے جلد کف دست کی جسے ہم اوپر معتدل لکھ چکے ہیں سبسے زیادہ سرد چیز بدن انسان میں بلغم ہے اسکے بعد بالوں کی سردی ہے بعد اسکے ہڈی اسکے بعد غضروف یعنے کرکری اور اسکے بعد رباط اسکے بعد وتر یعنے رودہ اسکے بعد غشا یعنے جھلی بعد اسکے عصب یعنے پٹھہ بعد اسکے نخاع یعنے حرام مغز بعد اسکے دماغ یعنے بھیجا بعد اسکے شحم یعنے چربی بعد اسکے سمین یعنی دہنیت بدن انسان کی اسکے بعد جلد سب سے رطب چیز بدن انسان میں بلغم ہے اسکے بعد خون بعد اسکے دہنیت اسکے بعد چربی بعد اسکے دماغ اسکے بعد حرام مغز بعد اسکے گوشت پستان و انثیین اسکے بعد پھیپھڑا بعد اسکے جگر پھر طحال بعد اسکے گردے اسکے بعد عضل اسکے بعد کرکری بعد اس کے جلد یہ ترتیب وہ ہے جسے جالینوس نے مقرر کیا ہے لیکن اس بات کا جاننا بہت ضرور ہے کہ پھیپھڑا اپنے جوہر ذاتی خواہ طبیعت میں زیادہ تری نہیں رکھتا اسلیئے کہ ہر عضو اپنے مزاج اصلی میں مشابہ اپنی غذا کے ہوتا ہے اور مزاج عارضی میں مشابہ اس چیز کے ہوتا ہے جو اسکی غذا سے تر ہے پھر چونکہ پھیپھڑے کی غذا نہایت گرم خون سے ہے جسمیں صفرے کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے یہ بات سمجھو قول جالینوس

HAKEEM SHOUKAT ALI

ت ظاہر ہوئی اس غذا کا مقتضا تو یہی تھا کہ مزاج پھیپھڑے کا گرم مائل بخشکی ہو لیکن چونکہ بہت سے فضول رطوبت کے ان بخارات سے جو بدن میں
اُٹھتے ہیں اور پھیپھڑے کی طرف از قسم نزلات گرتے ہیں اس جہت سے اسکی یبوست جاتی رہی اور شدید الرطوبت بھی ہو رہا جگر بہ نسبت
ریہ کے زیادہ رطب ہو اور اس کی رطوبت غریزی بہ نسبت ریہ کے بہت زیادہ ہو اور یہ رطوبات سے بھیگنے اور تر رہنے میں جگر سے زیادہ
ہو اور اگرچہ ہمیشہ تر رہنا اسکا رطوبت ذاتی کو بھی بڑھاتا ہو اسی طرح ضرور ہو کہ حال بلغم کا سمجھا جاوے اور خون کا بھی لحاظ کیا جاوے ایک
خاص جہت سے وہ یہ ہو کہ بلغم جو کسی چیز کی ترطیب کرتا ہو اکثر اوپر ہی اوپر بھگو دیتا ہو اور تر کرتا ہو اور خون کی ترطیب جس چیز میں ہوتی ہو
اس کے جوہر ذاتی میں رطوبت بڑھتی ہو علاوہ ہر ان بلغم طبعی ائی کبھی فی نفسہ رطوبت میں زیادہ ہوتا ہو اسلیے کہ خون چونکہ نضج اسکا پورا
ہوتا ہو باجہت بہت سی رطوبت اسکی متحلل ہوجاتی ہو یعنے بلغم مائی سے جو وقت خون بنتا ہو بوجہ نضج کے اسکی رطوبت متحلل ہوجاتی ہو
آئندہ بہت قریب معلوم ہوگا کہ بلغم طبعی درحقیقت خون ہو کہ بعض قسم کے استحالہ کی وجہ سے بلغم ہو گیا ہو سب سے زیادہ خشک انسان
کے بدن میں بال ہو جو بخار دخانی سے پیدا ہوتا ہو اسطرح پر کہ خلط بخاری متحلل ہو کر محض دخانیت لبتہ ہوجاتی ہے بعد اس کے ہڈی
کی یبوست ہو کہ وہ سب اعضا میں سختی اور صلابت زیادہ رکھتی ہو لیکن ہڈی بال کے بہ نسبت رطوبت زیادہ رکھتی ہو اسلیے کہ اس کی پیدائش
خون سے ہوتی ہو اور اسکی ساخت ایسی ہو کہ رطوبت اصلی کو جذب کرلیتی ہو اور اسپر قدرت رکھتی ہو اسی جہت سے بعض ہڈیوں سے
اکثر حیوانات کو غذا بکثرت ملتی ہو اور بالوں سے کسی قدر بھی غذا نہیں ملتی ہے ہاں شاذ و نادر شاید کسی حیوان کو اس سے تغذیہ ہوتا
ہو جیسا بعضوں نے گمان کیا ہو کہ شپرہ بالوں کو ہضم بھی کرلیتا ہو اور بآسانی حلق سے اتار لیتا ہو مگر ہم جو جانتے ہیں دو مقدار میں برابر ہڈی
اور بال سے ہموزن لیکر قرع انبیق میں تقطیر کریں ہڈی سے پانی اور دہنیت زیادہ ٹپکے گی اتنی بالوں سے نہ ٹپکیگی اور ثقل ہڈی کی
تقطیر میں کم رہیگا اور بالوں کی تقطیر میں زیادہ اس تجربہ سے معلوم ہوتا ہو کہ ہڈی میں بالوں سے زیادہ رطوبت ہو بعد ہڈی کے یبوست
غضروف کی ہو اسکے بعد رباط کی بعد اسکے وتر کی بعد اسکے جھلی کی اسکے بعد شرائین اسکے بعد اوردہ اسکے بعد ان پٹھوں کی جو آلہ حرکت
ہیں بعد اسکے یبوست قلب کی ہو اسکے بعد یبوست ان پٹھوں کی ہو جو آلہ حس ہیں اسلیے کہ جو پٹھے آلہ حرکت ہیں ان کی برودت
ور بخشکی معتدل زیادہ ہو معتدل سے اور اعصاب حس کے برودت میں تو زیادہ ہیں مگر یبس میں بہ نسبت معتدل کے انکو زیادتی نہیں ہے
بلکہ شاید یبوست میں قریب معتدل ہیں اگرچہ برودت میں بھی معتدل سے انکو اسقدر بعد نہیں ہو بعد ان پٹھوں کے یبوست
جلد کی ہو **فصل تیسری تعلیم ثالث سے امزجہ انسان اور اجناس کے بیان میں** انسان کی عمر طبعی کے جو
چار حصہ مقرر کیے گئے ایمن سے ہر ایک حصہ کا ایک نام جداگانہ ہو اور لفظ سن کی ہر ایک حصہ پر ایک ہی معنے میں بولی جاتی
ہو پہلا حصہ سن نمو اور سن حداثت کہلاتا ہو تیس برس کے قریب تک اسکا زمانہ ہو اسکے بعد سن وقوف جسے سن شباب بھی
کہتے ہیں اسکی حد پینتیس یا چالیس برس تک ہو بعد اسکے سن انحطاط ہو مگر اس سن میں قوت اصلی باقی رہتی ہو یہ سن ارباب
کہولت کا ہو ساٹھ برس تک اسکی نہایت ہو اور پھر سن انحطاط کا کہ جس میں ظہور ضعف قوت کا بھی ہوتا ہو اور یہ سن مشائخ
کا ہو آخر عمر تک مگر سن حداثت کی پانچ قسمیں کی جاتی ہیں ان میں سے **پہلا حصہ** سن طفولیت ہو جبتک لڑکے کے اعضا مستعد
حرکات نشست و برخاست کے نہیں ہوتے ہیں سن طفولیت کہلاتا ہو **دوسرا** سن صبی ہو کہ لڑکا چلنے پھرنے لگتا ہو مگر ابھی اعضا میں
شدت توانائی کی نہیں ہوتی اس سن کے زمانہ کی حد جبتک ہو کہ سب دانت جنھیں عوام دودھ کے دانت کہتے ہیں گر نہ جائیں اور انکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

عرض نئے دانت سب نہ نکل آئیں **تیسرا** سن ترعرع ہے جو بعد شدت اور درشتی اعضا اور سب دانت نکلنے کے اور قبل بلوغ کے ہوتا ہے **چوتھا** سن علامت اور بلوغ ہے اسکا زمانہ جبتک ریش و بروت برآمد نہیں رہتا ہے **پانچواں** سن فتی ہے اسکا زمانہ جبتک کہ نمو ٹھہر جاتا ہے باقی رہتا ہے صبیان یعنے طفولیت سے لیکر سن حداثت تک انکا مزاج حرارت مین قریب باعتدال ہوتا ہے اور رطوبت مین گویا کہ اعتدال سے زاید ہوتا ہے **مترجم کہتا ہے** اگرچہ اس سن مین حرارت بہت زائد ہوتی ہے مگر زیادتی رطوبت کی جسے برودت لازم ہے اس حرارت کا کسر اور انکسار کرکے اسکو قریب باعتدال کر دیتی ہے **متن** قدمائے اطبا مین بھی اندر شباب کی حرارت مین اختلاف واقع ہے بعضون کی یہ راے ہے کہ صبی کے مزاج مین حرارت زیادہ ہے اسی جہت سے اس مین نمو بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسکے افعال طبعیہ مثل خواہش طعام اور ہضم وغیرہ بھی اکثر اور ہمیشہ پائدار رہتے ہین یہ دلیل زیادتی حرارت کی سن صبی مین آتی ہے اور لمبی دلیل یہ ہے کہ اس سن مین چونکہ حرارت غریزی اصلی ہے مادہ منی سے اگتی ہے تازہ اور مجتمع ہوتی ہے اس جہت سے ان کی حرارت بہ نسبت شبان کے زیادہ ہوتی ہے بعضون کی یہ راے ہے کہ حرارت غریزی جوانون مین بہت قوی ہوتی ہے اور خون ان مین زیادہ اور متین یعنے گاڑھا اور معتدل القوام ہوتا ہے اور اسی جہت سے ان کی نکسیر زیادہ پھوٹتی ہے ایک یہ بھی دلیل کثرت حرارت جوانون کی تجویز کرتے ہین کہ مزاج انکا مائل بصفراویت ہوتا ہے اور لڑکون کا مزاج مائل بہ بلغمیت ہوتا ہے اور چونکہ جوانون کے حرکات قوی تر ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہے اور استمرار اور ہضم طعام انکا قوی ہوتا ہے اسکا بھی منشاء حرارت ہے اور لڑکون مین زیادتی شہوت طعام کی جو منشاء حرارت ٹھہرائی ہے یہ بات صحیح نہین ہے بلکہ کثرت شہوت طعام کا منشاء برودت ہوتی ہے اسیوجہ سے اکثر شہوت کلبی بوجہ برودت کے پیدا ہوتی ہے جوانون مین جو شدت ہضم طعام کا دعوی کیا دلیل اسکی یہ ہے کہ انھین متلی اور قی اور تخمہ کمتر عارض ہوتا ہے جیسا لڑکون کو اکثر بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مزاج جوانون کا ہم نے جو مائل بصفراویت کہا اسکا ثبوت یہ ہے کہ اکثر امراض حارہ مین مبتلا ہوتے ہین مثل حماے غب کے اور قے انکی صفراوی ہوتی ہے بخلاف اسکے لڑکون کے مرض بارد رطب ہوتے ہین کہ ان کی چھینکین بلغمی ہوتی ہین اور اکثر انکی قے مین بلغم برآمد ہوتا ہے نمو کی زیادتی لڑکون مین بھی بوجہ قوت حرارت نہین ہوتی بلکہ اسکا منشاء کثرت رطوبت ہے اور بھوک کی زیادتی ان مین نقصان حرارت پر بخوبی دلالت کرتی ہے یہ خلاصہ دلائل مذہب فریقین کا ہے مگر جالینوس ان دونون گروہ کے مذہب کو رد کرتا ہے اور اسکی راے یہ ہے کہ دونون کی حرارت قوت مین برابر ہے اور اصل مین مختلف فرق یہ ہے کہ لڑکون مین مقدار حرارت زیادہ ہے اور کیفیت یعنے حدت اور لذع کمتر اور جوانون مین مقدار حرارت کم ہوتی ہے اور کیفیت یعنے حدت و لذع بیشتر توضیح قول جالینوس کی یہ ہے فرض کرو کہ ایک ہی حرارت مقدار واحد مین خواہ ایک ہی جسم لطیف حار مقدار واحد کا بکیفیت واحد کبھی تو ایسے جسم مین پھیلے اور منتشر ہو کہ جسکا جوہر رطوبت زیادہ رکھتا ہے مثل پانی کے اور کبھی جسم یابس مین مثل پتھر وغیرہ کے پھیلے اور منتشر ہو اس فرض خاص مین ہم یقیناً پانی کی مقدار مین گرمی زیادہ پائینگے اور کیفیت حدت مین نرمی اور کمی محسوس ہوگی بخلاف پتھر کے کہ اسکی مقدار حرارت گو کم ہوگی مگر حدت کی کیفیت بمدارج زیادہ ہوگی اسیطرح لڑکے اور جوانون کی حرارت تصور کرنی چاہیے چونکہ لڑکون کی پیدایش منی کثیر الحرارت سے ہوئی ہے اور ابھی اس حرارت کو وہ اسباب بہم نہین پہونچے جو اسے بجھاوین اسلیے کہ انکا مثل سب تیز رو کے تزید مین چلا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ نمو مین چلا آتا ہے ابھی ٹھہرا نہین ہے کسی حد پر مقدار مین انحطاط نمنہ کے پس کی حرارت کیطرف رجوع کرنے کا کیا مذکور ہے اور جوانون کو اگرچہ کوئی ایسا سبب بہم نہین پہونچا جو حرارت غریزیہ کو بجھاے اور نہ ایسا کوئی سبب واقع ہوا جو اسے بجھاے بلکہ وہ حرارت محفوظ ہے بجہت رطوبت کے جو کیفیت اور کمیت مین ساتھ ہی کم ہے اور اسی طرح محفوظ رہیگی جبتک کہ حرارت زمانہ انحطاط کو پہونچے رطوبت جوانون مین اگرچہ بہ نسبت لڑکون کے کم ہو جاتی ہے مگر اتنی کم نہین ہوتی ہے کہ حفاظت حرارت غریزیہ کی نہ کرسکے البتہ بقیاس نمو کے کم ہوتی ہے شاید یہ بات صحیح ہو کہ لڑکپن کی رطوبت اتنی زیادہ ہوتی کہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے مستحیل ہوکر اور صورت بدلکر اعضا میں نفوذ کرتی ہیں لیکن ابھی کسی جزو اعضاء مفردہ کے جزو نہیں ہونے پاتی ہیں اور فعل نفوذ کا تمام ہوجاتا ہے انکی چار قسمیں ہیں **ایک** وہ رطوبت ہے جو اندرونی اطراف چھوٹی رگوں کے جو گرد اعضائے اصلیہ کے واقع ہیں محصور ہوتی ہے اور یہ رگیں بوجہ اس رطوبت کے اعضائے اصلی کو رطوبت پہونچانے والی ہیں **دوسری** وہ رطوبت ہے کہ جو اعضائے اصلی میں مثل شبنم پھیلی ہوئی ہے اسکو یہ استعداد ہے کہ غذا اعضا کی ہوجائے جس وقت بدن کو کوئی اور غذا نہ پہونچے اور اسکی بھی استعداد رکھتی ہے کہ اعضائے اصلی کو تری پہونچائے جس وقت بسبب کسی درشت حرکت وغیرہ کے خشکی عارض ہو **تیسری** وہ رطوبت ہے جسکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہے اور یہ رطوبت غذا ہے کہ جو مستحیل بجوہر اعضا ہوتی ہے بجہت مشابہت مزاج کے لیکن ابھی بطور قوام استحالہ تام نہیں پاتی ہے اسلیئے کہ قوام تام کے بعد تو اعضا میں شمار کی جاتیگی پھر رطوبت بلا سکونہ کہ سکیں گے **چوتھی** وہ رطوبت ہے جو اعضائے اصلی میں داخل ہے ابتدائے نشو سے اسی رطوبت کی جہت سے اتصال اجزاء کا آپس میں ہوتا ہے مبدا اس رطوبت کا نطفہ سے ہے اور مبدا نطفہ کا اخلاط سے اب ہم کہتے ہیں کہ رطوبات خلطیہ محمودہ اور وہ رطوبات جن کو ہمنے فضول تجویز کیا ہے انکا بھی چار قسموں میں انحصار ہے **ایک جنس** خون ہے کہ جو چاروں میں افضل ہے اور بلغم اور صفرا اور سودا ہے خون بالطبع حار رطب ہے طبعی اور غیر طبعی طبعی سرخ رنگ اسمیں بدبو نہیں ہوتی ہے شیرین ہوتا ہے اور غیر طبعی کی دو قسمیں ہیں **ایک قسم** وہ ہے کہ اسکا مزاج صالح بجہت ملنے کسی چیز کے بدل گیا ہو مگر اسطرح پر کہ اسمیں سوء مزاج پیدا ہوا مثلاً بارد ہوگیا خواہ حار ہوگیا **دوسری قسم** وہ ہے کہ اسمیں کوئی خلط ردی پیدا ہوئی اسکی دو صورتیں ہیں یا تو خلط ردی خارج سے وارد ہوکر اسمیں نافذ ہوئی اور اسکے مزاج کو فاسد کردیا یا کہ خلط ردی اسی خون سے پیدا ہوئی مثلاً اس میں عفونت پیدا ہوکر اسکا جوہر لطیف مستحیل بہ مرۂ صفرا کی طرف ہوگیا اور کثیف مرۂ سودا کی طرف مستحیل ہوا اور یہ دونوں اس میں باقی رہے خواہ ایک ان میں کا باقی رہا اس جہت سے اس خون کا مزاج متغیر ہوا یہ دوسری قسم دو قسموں غیر طبعی کی کیفیت میں مختلف ہوتی ہے بسبب اختلاف اس چیز کے جو اسمیں ملتی ہے خواہ اصناف بلغم سے ملے یا سودا سے ملے خواہ صفرا ملے خواہ مائیت اسمیں داخل ہو کبھی یہ خون بمنزلہ درد کے ہوجاتا ہے کبھی رقیق اور کبھی سیاہ ایسا ہوتا ہے کہ جسکی سیاہی شدید ہوتی ہے کبھی سپید رنگ ہوتا ہے اور اسی طرح اسکی بو اور مزہ بھی متغیر ہوتا ہے اور کبھی تلخ ہوجاتا ہے اور کبھی نمکین اور کبھی ترش ہوتا ہے بلغم بھی طبعی اور غیر طبعی دونوں طرح پر ہوتا ہے بلغم طبعی وہ ہے جس میں صلاحیت اسبات کی ہو کہ وہ کسی وقت خون ہوجائے اس لیے کہ وہ درحقیقت خون ہے کہ ابھی اسکا نضج پورا نہیں ہوا وہ ایک قسم بلغم شیرین کی ہے جسمیں شدت سے برودت نہیں ہے بلکہ وہ بقیاس طرف بدن کے قلیل البرودت ہے اور بقیاس طرف خون اور صفرا کے بارد ہے کبھی قسم بلغم شیرین سے غیر طبعی بھی ہوتا ہے وہ بلغم ایسا ہوتا ہے کہ جو ذائقہ ہم آگے ذکر کرینگے وہ ذائقہ اسمیں نہیں ہوتا ہے اگرچہ اتفاقاً اسمیں خون طبعی بھی ملجائے اور اکثر یہ بلغم بروقت خروج نزلہ کے خواہ نفث میں محسوس ہوتا ہے بلغم طبعی جو شیرین ہے جالینوس اسکی نسبت ایسا گمان کرتا ہے کہ طبیعت نے اسکے واسطے جو کوئی عضو خاص مثل سانچے کے ڈھلا ہوا نہیں آمادہ کیا خصوصاً جیساکہ مرۂ صفرا اور سودا کیواسطے ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ بلغم نہایت قریب ہے خون سے کل اعضا اسکے محتاج ہیں اسلیئے قائم مقام خون کے گردانا گیا اور کوئی عضو خاص کہ جسکی فقط یہی غذا ہو نہیں مخلوق ہوا میں جالینوس کے قول کی شرح اسطرح پر کرتا ہوں کہ اس بلغم کیطرف حاجت دو وجہوں سے ہے ایک تو ضرورت ہے اور دوسرے منفعت ہے ضرورت دو سبب سے ہوتی ہے **ایک سبب** ان میں سے یہ ہے کہ یہ بلغم قریب اعضا کے موجود ہے جس وقت غذا بہم نہ پہونچے وہ غذا جو آمادہ خون صالح ہونے کے ہوتی ہے اور مفقود ہونا اس غذا کا یا بوجہ کسی قدر احتباس کے معدہ اور جگر میں خواہ بذریعہ اور اسباب عارضیہ کے ایسے وقت فقدان غذا میں قوتیں اعضا کی بذریعہ اپنی حرارت غریزی کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

متوجہ بطرف اس بلغم کے ہو کر اسے نضج دیکر مضم کر نیگی اور اس بلغم سے غذاے صالح بنا ئینگی اور جسطرح حرارت غریزی اس بلغم کو نضج دیکر منہضم کر کے خون صالح بنا تی ہو اسیطرح حرارت غریبہ کبھی اسکو متعفن کر کے فاسد بھی کر دیتی ہو اور اس قسم کی ضرورت مرۂ سودا اور صفرا کے واسطے نہین ہو سواسطے کہ یہ دونون بلغم کے اسباب مین شریک نہین ہین کہ حرارت غریزیہ ان کو خون صالح بنا دیگی اگرچہ اسباب مین انکو شرکت ضرور ہو کہ حرارت غریبہ دونون کو مثل بلغم مذکور کے فاسد اور متعفن کر دیتی ہو **دوسرا سبب** یہ ہو کہ یہ بلغم خون سے ملے تاکہ تغذیہ ان اعضا کا جو بلغمی مزاج ہین کرے وہ اعضا کہ جو خون ان کی غذا ہوتا ہو اس مین ایک معلوم حصہ بلغم کا ہونا واجب ہو مثل دماغ کے اور یہ بات مرۂ صفرا اور سودا کیواسطے بھی موجود ہو اور منفعت اس بلغم کی یہ ہو کہ اعضا اور مفاصل جو کثیر الحرکت ہین بذریعہ اس بلغم کے تر رہین اور انکو بسبب حرارت اور اصطکاک یعنے رگڑنے کے خشکی عارض نہو اور یہ منفعت دراصل منتہاے ضرورت پر واقع ہو بلغم جو غیر طبیعی ہوتا ہو کچھ اس مین سے فضلہ مختلف القوام ہوتا ہو یہان تک کہ حس بھی اسکے قوام کا اختلاف دریافت کر لیتی ہو یہی بلغم مخاطی کہلاتا ہو اور بعض بلغم غیر طبیعی مستوی القوام حس مین معلوم ہوتا ہو مگر حقیقت مین مختلف القوام ہو اسکو بلغم خام کہتے ہین اور بعض قسم بلغم کی نہایت رقیق ہوتی ہو وہ مائی کہلاتی ہو اور بعض قسم نہایت غلیظ ہوتی ہو وہ بلغم ابیض ہو جو جصی کہلاتا ہو یہ وہ بلغم ہو کہ جسکا جزو لطیف متحلل ہوگیا ہو اس جہت سے کہ اسکا منافذ اور مفاصل مین بہت دیر تک احتباس رہا ہو یہی بلغم سب سے زیادہ غلیظ تر ہو اور بلغم کی ایک قسم مالح یعنے شور ہوتی ہو اس سے زیادہ گرم مزاج اور خشک کوئی بلغم نہین ہوتا ہو اور جو ملوحت پیدا ہوتی ہو اسکا سبب یہی ہو کہ تھوڑی سی رطوبت مائی کم ذائقہ خواہ بالکل بے ذائقہ اسکے ساتھ اجزاے ارضیہ محترقہ خشک مزاج تلخ مزہ باعتدال ملتے ہین اسلیے کہ اگر وہ بکثرت ملین تو ملوحت نہ پیدا ہو بلکہ تلخی پیدا ہو جمیع الملح کے پیدا ہونے کی یہی صورت ہو اور پانی کی شوریت کی بھی یہی وجہ ہے راکھ یا سجی یا چونے وغیرہ سے جو نمک بنایا جاتا ہو اسکی بھی یہی ترکیب ہو کہ بہت سے پانی مین اس شئ کو پکاتے ہین جسکا نمک بنانا منظور ہوتا ہو پھر اس پانی کو صاف کر کے جوش دیتے ہین یہان تک کہ نمک جم جاتا ہو کبھی اس پانی کو بعد صاف کرنے کے بحال خود رہنے دیتے ہین گرد بستہ ہو جاتا ہو اسیطرح بلغم رقیق بے طعم خواہ کم مزہ اس مین بھی جسوقت مرۂ یابسہ جو بالطبع محترق ہو بوزن معتدل ملتا ہو اسکو نمکین اور گرم کر دیتا ہو یہ بلغم صفراوی ہو مگر جالینوس نے کہا ہو کہ یہ بلغم اپنی عفونت سے نمکین ہوتا ہو اگر کوئی مائیت اس مین ملکر اسکو نمکین کر دیتی ہے مین اس قول کی شرح کرتا ہون عفونت اسکو اس طرح نمکین کر دیتی ہو کہ اس مین احتراق پیدا کر کے رمادیت موجود کرتی ہے اور جب وہ رطوبت سے ملتا ہو پھر وہی صورت نمک بنانے کی جو اوپر بیان ہوئی پیدا ہو جاتی ہے اور مائیت کو جو جالینوس نے کہا ہو کہ اس مین ملکر شوریت پیدا کرتی ہو مجھے ایسا گمان ہو کہ تنہا مائیت احداث ملوحت مین کافی نہین ہو سکتی ہو ظاہرا عبارت جالینوس سے معلوم ہوتا ہو کہ بجاے لفظ (او) کے جو تقسیم کے معنے پیدا کرتا ہے اصل عبارت جالینوس مین لفظ (واو) ہے اب اسوقت معنے عبارت کے یہ ہون گے کہ یہ بلغم بجہت اپنی عفونت کے مع ایک مائیت کے جو اس مین ملتی ہو نمکین ہو جاتا ہو اسوقت کلام جالینوس کا صحیح المعنے اور تام ہو جاتا ہو ایک بلغم ترش بھی ہوتا ہے جیسے بلغم حلو کی دو قسمین بیان ہو چکی ہین ایک تو وہ کہ جسکی حلاوت لذاتہ ہوتی ہو دوسرا وہ کہ اسکی حلاوت کسی امر خارجی کی وجہ سے ہوتی ہے اسیطرح ترش بلغم کی بھی دو قسمین ہین **ایک قسم** تو بسبب ملنے ایک شئ غریب کے حاصل ہوتی ہو یعنے سوداے حامض جسکا ذکر ہم آگے کرینگے وہ ملتا ہے **دوسری قسم** مین ترشی کسی امر ذاتی کی وجہ سے ہوتی ہو وہ امر ذاتی یہ ہو کہ اس بلغم خیرین کو یا جو بلغم کہ خیرین ہونے والا ہو پہلے ایک قسم کا غلیان اور جوش عارض ہو جیسے اور عصارات خیرین مین جوش آتا ہو بعد اسکے ترشی پیدا ہو ایک قسم بلغم کی عفص یعنی کسیلی ہوتی ہو یہ عفوصت کبھی بسبب برودت ذاتی کے جو بلغم کو عارض ہوتی ہو پیدا ہوتی ہو اسکا مزہ مائل بعفوصت ہو جاتا ہو اسلیے کہ اسکی مائیت منجمد ہو کر بجہت

HAKEEM SHOUKAT ALI

بس کے اسکا استحالہ تھوڑا سا ارضیت کی طرف ہوجاتا ہے ..... سوقت حرارت اتنی ضعیف تو ہوتی نہین جو اسکو جوش مین لاکر ترش کردے اور نہ حرارت ایسی قوی ہوتی ہو جو اسکو نضج تام دے، اسی جہت سے وہ عفص رہ جاتا ہو۔ بلغم کی ایک قسم زجاجی بھی ہو جو ثخین اور غلیظ مثال زجاج گداختہ کے ہوتا ہو لزوجت اور ثقل مین اور کبھی ترش ہوتا ہو اور کبھی نہایت بے مزہ اور شاید اس بمزہ بلغم مین سے غلیظ وہی بلغم خام ہو یا اسکی طرف مستحیل ہوجاتا ہو یہ قسم بلغم کی وہ ہو کہ پہلے مائی و بارد تھی اور عفونت اس مین پیدا نہین ہوئی تھی اور نہ اس مین کوئی اور چیز ملی تھی بلکہ الگ الگ ایک جگہ منجمد پڑا رہا یہانتک کہ غلیظ اور گاڑھا ہوگیا اور برودت اس کی بڑھ گئی اوپر کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ بلغم فاسد کی بلحاظ طعم کے چار قسمین ہین مالح حامض عفص بتفسیخ یعنے نمکین ترش کھٹا بمزہ اور بجہت قوام کے بھی بلغم کی چار قسمین ہین مائی زجاجی مخاطی جصّی اور بلغم خام مخاطی مین داخل ہے صفرا بھی طبعی ہوتا ہے اور ایک بطور فضلہ کے غیر طبعی بھی ہوتا ہو صفرا طبعی خون کا رغوہ یعنے کف ہو سرخ رنگ ناصع یعنے خالص و سبک اور تیز ہوتا ہو جسقدر اس خلط مین گرمی زیادہ ہوتی ہے سرخی زیادہ بڑھتی ہو جسوقت جگر مین پیدا ہوتا ہو اسکی دو قسمین ہوتی ہین **ایک قسم** اسکے ہمراہ خون کی رگون مین چلی جاتی ہو **دوسری قسم** صاف ہوکر مرارہ کو پہونچتی ہو اور جو حصہ خون کے ساتھ جاتا ہو اسکے جانے کی ایک ضرورت ہے اور ایک منفعت ضرورت تو یہ ہے کہ خون کے ساتھ ملکر جو اعضا بنظر اپنے مزاج کے مستحق اس بات کے ہین کہ ان کی غذا مین ایک جزء صالح صفرا کا داخل ہو ان اعضا کا یہ جزء تغذیہ کرتا ہے جسقدر کہ تقسیم مین اس عضو کو اس سے حصہ پہونچتا ہے مثل ریہ کے اور منفعت اسکی یہ ہو کہ خون کو لطیف کرکے اسکو تنگ راہون مین نفوذ کی قابلیت بخشے جسقدر صفرا صاف ہوکر مرارہ کی طرف متوجہ ہوتا ہو اسکا جانا بھی بنظر ضرورت اور منفعت کے ہو ضرورت بہ نسبت تمام بدن کے تو یہ ہو کہ فضول صفراوی سے تمام بدن کی تخلیص ہوجاتی ہو اور محفوظ رہتا ہے اور بسبب عضو خاص کے یہ ضرورت ہو کہ مرارہ کا تغذیہ کرتا ہے منفعت اسکے مرارہ مین جانے کی دو ہین **ایک** یہ ہو کہ امعا کو ثفل اور بلغم لزج سے دھوکر صاف کردیتا ہے **دوسری** یہ ہو کہ امعا مین لذع یعنے خلش پیدا کرتا ہو اور اسیطرح عضل مقعد مین لذع پیدا کرتا ہو تاکہ اسکو حاجت براز کی محسوس ہو اور واسطے تقاضائے حاجت کے اسے حاجتمند کرکے اٹھائے اسیوجہ سے اکثر بسبب سدہ اس مجرے مین پڑتا ہے جو مرارہ سے امعا تک اترا ہے قولنج عارض ہوتا ہو صفرائے غیر طبعی اسکی ایک قسم یہ ہے کہ خروج اسکا طبیعت سے بسبب کسی غریب شئے کے ہو جو اس سے ملے اور ایک قسم یہ ہے کہ سبب اسکے خروج کا مزاج طبعی سے خود اسکی ذات ہو بایطور کہ وہ اپنے جوہر ذات مین غیر طبعی ہو **پہلی قسم** تو بہت مشہور و معروف ہے کہ شئے غریب جو اس سے ملتی ہو وہ بلغم ہے اس صفرے کی پیدایش اکثر جگر مین ہوتی ہے اسی قسم اول سے ایک طرح کا صفرا وہ ہو جو بہت کم مشہور ہو یعنی جو شئے غریب ملتی ہو وہ سودا ہوتا ہو مشہور و معروف یا تو مرۂ صفرا ہے یا مرۂ محیہ ہو اسلیئے کہ جو بلغم اس مین ملتا ہو اگر رقیق ہو تو اس سے مرۂ صفرا پیدا ہوتا ہے اور اگر بلغم غلیظ اس سے ملے تو مرۂ محیہ پیدا ہوتا ہو یعنے وہ صفرا کہ جو مشابہ ہو انڈے کی زردی سے اس صفرائے غیر طبعی کی جو غیر مشہور قسم ہو اسکا صفرائے محترقہ نام ہو اسکی پیدایش دو طرح سے ہوتی ہے ایک یہ ہو کہ صفرا فی نفسہ سوختہ ہوجائے اور اس مین رمادیت پیدا ہو کہ اسکا جزو لطیف اس رمادیت سے جدا نہو بلکہ رمادیت اسمین محتبس ہوجائے، اور یہ بدترین اخلاط ہے اسیکو صفرائے محترقہ کہتے ہین دوسری صورت اسکی پیدایش کی یہ ہے کہ سودا خارج سے وارد ہو کر اس مین ملجائے یہ بہ نسبت قسم سابق کے اسلم ہو اور رنگ اس قسم کا سرخ ہے مگر خالص نہین ہو اور نہ اس مین چمک ہوتی ہو بلکہ نہایت مشابہ خون سے ہو فرق اتنا ہو کہ رقیق ہوتا ہو اور کبھی اپنے رنگ سے متغیر بھی ہوجاتا ہو جیسے اسباب رنگ بدلنے والے پیدا ہون سو وہ صفرا جو اپنی طبیعت سے خود بخود

HAKEEM SHOUKAT ALI

خارج ہوتا ہے ایک قسم اس میں کی اکثر جب پیدا ہوتی ہے تو جگر میں پیدا ہوتی ہے اور دوسری قسم کی پیدائش جب ہوتی ہے تو معدے میں ہوتی ہے وہ قسم صفرا کہ جسکا تولد اکثر جگر میں ہوتا ہے صنف واحد ہے کہ لطیف خون جس وقت محترق ہو اس سے یہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور جو مقدار خون کی احتراق سے کثیف ہو جاتی ہے اس سے سودا بنتا ہے اور جو قسم کہ اکثر معدے میں پیدا ہوتی ہے اسکی دو قسمیں ہیں کراثی و زنجاری۔ شاید کہ صفراے کراثی محی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ محی جس وقت محترق ہوتا ہے تو احتراق اس میں ایک سودا پیدا کرتا ہے اور یہ سیاہی جس وقت زردی سے ملتی ہے درمیانی رنگ ان دونوں کا سبز پیدا ہوتا ہے زنجاری کی پیدائش غالباً اس طرح پر ہوتی ہے کہ جب صفراے کراثی کے احتراق میں شدت ہوتی ہے یہاں تک کہ اسکے رطوبات جلکر فنا ہو جاتے ہیں اور مائل بہ حمض کیطرف بوجہ خشکی کے ہوجاتا ہے اسلیے کہ حرارت پہلے جسم تر میں یہ اثر کرتی ہے کہ اسے سیاہ کر دیتی ہے پھر جتنی جتنی حرارت بڑھتی جاتی ہے سیاہی کو کم کرتی جاتی ہے اور اسکی رطوبت کو فنا کرتی ہے یہاں تک کہ سفید کر دیتی ہے اس مسئلہ کے ثبوت میں تر لکڑی کی مثال سمجھنی چاہیے کہ پہلے اسکا کوئلہ بنتا ہے اسکے بعد راکھ ہو جاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ حرارت جسم تر میں سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک میں سپیدی اور برودت جسم تر میں سفیدی پیدا کرتی ہے اور خشک میں سیاہی یہ دونوں حکم جو ہم نے کراثی اور زنجاری میں کیے ہیں محض تخمینی ہیں صفرے کی زنجاری قسم جمیع اقسام صفرا میں بہت گرم اور نہایت ردی اور بڑی قاتل ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ قسم جوہر سمیت سے ہے سودا چونکہ بھی خلط ہے طبعی بھی ہوتا ہے اور فضلہ غیر طبعی طبعی دم محمود کا دُرد ہے اور ثفل اور عکر الدم ہے مزہ اسکا شیرین اور عفص کے درمیان میں ہے جگر میں جب پیدا ہوتا ہے تو اسکی دو قسمیں ہو جاتی ہیں **ایک قسم** خون کے ساتھ اعضا میں نفوذ کرتی ہے **دوسری قسم** طحال کی طرف چلی جاتی ہے اور جو قسم کہ خون کے ساتھ نفوذ کرتی ہے اسکی ایک ضرورت ہے اور منفعت بھی ہے ضرورت تو یہ ہے کہ خون سے ملکر بمقدار واجب تغذیہ میں ہر ایک ایسے عضو کے اعضاے بدن سے بکار آمد ہو جسکی غذا میں جزو صالح سودا کا پڑنا ضروری ہو مثل ہڈیوں کے اور منفعت یہ ہے کہ خون کو مضبوط کرے اور تقویت دے اور کثیف کرے طحال کیطرف سودا کی جو قسم جاتی ہے وہ اسیقدر ہوتا ہے کہ جسے خون اپنے ہمراہ لینے سے چھوڑ دیتا ہے اور اس سے مستغنی ہوتا ہے اسکا نفوذ بھی طحال میں بنظر ضرورت اور منفعت دونوں کے ہوتا ہے۔ ضرورت بسبب تمام بدن کے تو یہ ہے کہ تنقیہ فضول کرے اور بسبب ایک عضو خاص کے یہ ہے کہ طحال کی غذا ہے اور منفعت اسکی جب ہوتی ہے کہ جب طحال سے کھچکر فم معدے پر پہونچے یہ منفعت دو طرح کی ہے **ایک** تو یہ ہے کہ فم معدہ کو مضبوط کرتا ہے اور تکثیف و تقویت اسکی کرتا ہے **دوسری** یہ کہ فم معدہ میں بوجہ اپنے مزۂ خاص کے خارش پیدا کرتا ہے اسوقت معدہ متنبہ گرسنگی پر ہوتا ہے اور بھوک معلوم ہوتی ہے **یہ بھی ضرور جاننا چاہیے** کہ جو صفرا مرارہ کی طرف کھنچتا ہے وہ یہی ہے کہ جس سے خون مستغنی ہوتا ہے اور اسکو اپنی اصلاح میں صفرے کیطرف کچھ حاجت نہیں ہوتی ہے اور جو صفرا مرارہ سے امعا کیطرف کھنچکر جاتا ہے اسکی مرارہ کو کچھ پروا نہیں ہوتی ہے اسیطرح سودا بھی جسقدر طحال کیطرف کھنچکر جاتا ہے وہی ہے کہ جسکی خون کو کچھ ضرورت نہیں ہے اور جو سودا طحال سے کھنچکر فم معدہ کی طرف جاتا ہے اس سے طحال بے پروا ہوتی ہے اور جسطرح وہ صفرا کہ مرارہ سے امعا کو جاتا ہے قوت دافعہ پر آگاہی دیتا ہے اسفل امعا سے اسیطرح یہ سودا جو فم معدہ کیطرف کھنچتا ہے قوت جاذبہ پر اوپر سے آگاہی دیتا ہے فسبحان اللہ احسن الخالقین سوداے غیر طبعی وہ ہے کہ جو بطریق رسوب اور ثفل کے نہیں ہوتا ہے بلکہ بطور خاکستر اور احتراق کے ہوتا ہے اسلیے کہ تر چیزیں جنمیں ارضیت ملتی ہے اسمیں اجزاے ارضیہ کی تمیز دو طرح پر ہوتی ہے ایک بطریق رسوب اور تہ نشینی کے مثال اسکی واسطے خون کے سوداے طبعی سے دیجاتی ہے دوسری تمیز بسبب احتراق کے ہوتی ہے کہ لطیف متحلل ہوجاے اور کثیف باقی رہے مثال اسکی واسطے خون اور اخلاط کے سوداے فضلی سے دیجاتی ہے جسکا نام مرہ سودا ہے۔ رسوب سواے خون کے جو اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

کسی خلط کیواسطے نہو اسکی وجہ یہ ہو کہ بلغم مین بوجہ لزوجت کے کوئی چیز تہ نشین نہین ہوتی مثل تیل کے اور صفرے مین رسوب بسبب لطافت اور قلت اجزاے ارضیہ کے نہین ہوتا اور بھی چونکہ صفرا ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور زیادہ اجزا اسکے خون سے ملے ہوئے تمام بدن مین ہوتے ہین لہذا تمیز اور انفصال خون سے دشوار ہو اور بھی اسکا رسوب بقدر معتد بہ نہین دریافت ہو سکتا ہو اور اگر متمیز بھی ہو تو رسوب اتنا نہین ٹھہرتا ہو کہ متعفن ہو اور کسیطرف دفع ہو بس جسوقت متعفن ہو لطیف اسکا متحلل ہو اور کثیف اسکا سوداے حراقیہ ہو کر باقی رہے کہ جس مین رسوب نہو سوداے فضلیہ کی کئی قسمین ہین **ایک قسم** خاکستر صفراے حراقیہ کی ہو اور وہ مزہ مین تلخ ہوتی ہے اس سودے مین اور اس صفرے مین جسکا ہمنے صفراے محترقہ نام رکھا ہے فرق یہ ہے کہ صفراے محترقہ مین خاکستر مخلوط نہین ہوتی ہے اور یہ سودا خود خاکستر ہے بذات خود متمیز ہے اور اسکے اجزاے لطیف متحلل ہوتے ہین **دوسری قسم** سوداے فضلیہ کی رماد بلغم ہو اور بلغم کے اجزاے احتراقی سے پیدا ہوتی ہو اگر بلغم نہایت لطیف ومائی ہو اسکی رمادیت نمکین ہوگی ورنہ ترش خواہ عفص ہوگی **تیسری قسم** سوداے فضلیہ کی شبیہ ہے کہ خاکستر خون اور اسی خون کی حراقت سے پیدا ہوتی ہو یہ قسم نمکین مائل باندک حلاوت ہوتی ہے **چوتھی قسم** سوداے فضلیہ کی خاکستر سوداے طبعیہ کی ہوتی ہے اگر سوداے طبعی رقیق ہو تو اسکی خاکستر خواہ اسکے اجزاے محترقہ بہت ترش ہونگے جیسے سرکہ جب زمین پہ گرتا ہے جوش مین آکر ایسی ترشی بو دیتا ہے کہ اسکی بو سے مکھیان وغیرہ بھاگتی ہین اور اگر سوداے طبعی غلیظ ہو تو اس کی رماد اور حراقت مین ترشی کم ہوتی ہے بلکہ کسیقدر عفوصت اور تلخی اسکے مزہ مین ہوتی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ قسم سوداے ردی کی تین ہین ایک قسم سودا کی وہ ہے جو رماد ہو صفرا کی جوقت صفرا مین احتراق ہو اور لطیف اسکا متحلل ہو جائے اور دو قسمین وہ ہین کہ جو اسکے اوپر مذکور ہوئین وہ سودا جو احتراق بلغم سے پیدا ہوتا ہو دیر مین ضرر کرتا ہے اور اسکی رداوت بھی کم ہوتی ہو اور بہت جلد فساد انگیز سوداے صفراوی ہوتا ہے مگر بوجہ لطافت کے علاج پذیر سب قسمون سے زیادہ ہو باقی دو قسمین جنکی رداوت اوپر زیادہ تجویز کی گئی اس مین جو زیادہ ترشی رکھتا ہے اسی کی رداوت بھی زیادہ ہو لیکن ابتدا مین اگر اسکا تدارک کیا جائے تو علاج پذیر ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے تیسری قسم ان مین کی جسکا جوش زمین پر گرنے سے کم ہوتا ہو اور رنگ اور قوام اسکا اعضا مین سقم کم ہوتا ہو اور مدت دراز مین منتہی طرف اہلاک کے ہوتا ہو مگر تحلل اسکا بہت دشوار ہے اور نضیج پانے مین اسکے نہایت وقت ہو علاج پذیر بھی مشکل سے ہوتا ہے یہی سب قسمین ہین اخلاط طبعیہ اور فضلیہ کی جو اوپر بیان ہوئین **جالینوس** کہتا ہے کہ راے صائب نہین ہو اس شخص کی جسنے گمان کیا کہ خلط طبعی فقط خون ہو اور سب اخلاط فضول ہین ان کی احتیاج بالیقین ثابت نہین ہو۔ دلیل اس راے کے غلط ہونے کی یہ ہو کہ اگر تنہا خون ہی خلط طبعی ہوتا کہ تغذیہ اعضا کا وہی کرتا تو سب اعضا ایک مزاج کے ہوتے اور قوام انکا متشابہ ہوتا پھر ہڈی مین بہ نسبت گوشت کے سختی زیادہ نہوتی اور چونکہ ہڈی مین سختی زیادہ ہو اسکی اور کوئی وجہ نہین ہو مگر یہ کہ اسکے خون مین آمیزش سودا کی ہوتی ہو کہ جو جوہر باصلابت اور سخت ہے اسی طرح اگر فقط خون سے تغذیہ فرض کیا جائے تو دماغ بہ نسبت گوشت کے زیادہ نرم نہوگا چونکہ نرم ہو اسکا سبب بجز اسکے کہ اسکی غذا مین خون کے ساتھ جوہر نرم بلغم کا بھی ملتا ہو اور کچھ نہین ہو خون کو یہ صفت تو ضرور حاصل ہو کہ جمیع اخلاط کے ساتھ ملا رہتا ہو جب اسکا اخراج کرین تو اخلاط سے منفصل ہو کر نکلتا ہو ایک مثال چارون خلطون کی محسوسات سے ہم بیان کرتے ہین برتن مین ایک چیز بھری ہوئی ہو اسمین بطور کف اوپر کے جو چیز اوپر نظر آئے وہ صفرا ہو اور ایک چیز مثل سپیدی بیضۂ مرغ کے ہو وہ بلغم ہو اور ایک چیز تہ نشین ہو وہ سودا ہو اور ایک چیز پانی ہو کہ جسمین رطوبت محسوس ہوتی ہو اور جسکا فضلہ بول مین دفع ہوتا ہو یہ مائیت داخل اخلاط مین نہین ہو کیونکہ پیدائش مشروبات سے ہوتی ہو جو غذاے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بدن نہیں ہوتی حاجت مشروب کی طرف اسوجہ سے ہے کہ غذا کو رقیق کرکے اسکو نفوذ کے قابل کردے اور خلط کی پیدائش تو ماکول اور مشروب دونوں سے ہوتی ہے مگر وہ مشروب جو غاذی ہے۔ غاذی کے یہ معنی ہیں کہ بالقوۃ شبیہ ہو اجزاے بدنی کے جو چیز بالقوۃ شبیہ بدن انسان کے ہو وہ جسم مرکب ہو نہ بسیط اور پانی بسیط ہے اس جہت سے یہ غاذی نہیں ہوسکتا ہے۔ بعض کم فہم آدمی ایسا گمان کرتے ہیں کہ قوت بدن کی کثرت خون کے تابع ہے اور ضعف بدن تابع قلت خون کے ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ معتبر یہ ہے کہ بدن کو خون سے کسی قدر نصیب اور حصہ پہونچتا ہے اور بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ اخلاط میں جسوقت زیادتی یا کمی ہو بعد ازاں یہ جو مقدار مناسب ان کے بدن کے واسطے ہے اس نسبت پر پوری پہنچیں جب بھی صحت محفوظ رہتی ہے یہ خیال بھی صحیح نہیں ہے بلکہ ضرور ہے ہر خلط کے واسطے کہ باوجودیکہ وہ مقدار مناسب پر ہو اس کے واسطے ایک مقدار محفوظ ہونی چاہیے جسکی نسبت کسی دوسری خلط سے نہ بیجاوے بلکہ اسکی مقدار فی نفسہ لیجاتی ہے اخلاط کے بیان میں بہت سے مباحث ایسے باقی رکھے ہیں کہ جو طبیبوں کے درجہ کے موافق نہیں ہیں انسے فلاسفہ طبعی بحث کرتے ہیں **فصل دوسری تعلیم چوتھی کیفیت تولد اخلاط کے بیان میں** جاننا چاہیے کہ ہضم غذا کا بسبب مضغ یعنے چبانے کے ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ منھ کی سطح معدے کی سطح سے متصل ہے بلکہ یہ دونوں سطحیں گویا ایک ہی ہیں اور اسی معدے کی سطح سے منھ کی سطح میں بسبب شدت اتصال کے قوت ہاضمہ موجود ہوتی ہے اگرچہ اسقدر نہیں ہے جو معدے میں آتا ہے تاہم جسوقت کہ چبائی ہوئی چیز کو سطح اندرونی فم کی ملتی ہے کسیقدر اسمیں تغیر پیدا کرتی ہے اس تغیر کا معین آب دہن بھی ہوتا ہے کہ جسے فائدہ نضج کا حرارت غریزیہ جو اسمیں واقع ہے دیتی ہے اسیواسطے گیہوں کو اگر منھ میں چباکر دنبل یا اور جراحت پر لگائیں جتنا یہ فائدہ کریگا اگر گیہوں کو کسی پانی میں جھگو کر خواہ پکاکر لگائیں اتنا مفید نہوگا طبیبوں نے کہا ہے کہ اسبات پر دلیل کہ چبائی ہوئی چیز میں کسی قدر نضج قبل از انحدار شروع ہوجاتا ہے یہ ہے کہ بعد چبانے کے اسکا اصلی مزہ اور بو باقی نہیں رہتی پھر جب انحدار اسکا معدے میں ہوتا ہے وہاں جاکر ہضم تام ہوتا ہے ہضم فقط حرارت معدے سے نہیں ہوتا ہے بلکہ اور بھی کسیقدر حرارت معدے کی داہنی طرف جگر سے یا بائیں طرف طحال سے پہونچتی ہے۔ طحال بھی کبھی فائدہ حرارت دیتی ہے نہ بنظر اپنے عضو اصلی کے بلکہ باعانت شرائین خواہ اوردہ کہ جو اسمیں ہیں معدے کو طبخ میں غذا کے اقدام یعنے پیش رو سے بھی حرارت پہونچتی ہے وہ حرارت ثرب کی ہے جو ایک عضو شحمی ہے قابل حرارت کا بسرعت ہے بسبب شحم کے اس حرارت کو معدے تک پہونچاتا ہے۔ معدے کو بجانب فوقانی قلب سے حرارت پہونچتی ہے اسلیے کہ قلب حجاب کو گرم کرکے اس ذریعہ سے معدے کو گرم کرتا ہے جب غذا ہضم ہوتی ہے تو پہلے بذاتہ اکثر حیوانات میں کیلوس بنتی ہے اور بذریعہ شرکت مشروب کے صورت کیلوسی اسپر طاری ہوتی ہے۔ کیلوس ایک جوہر سیال جو مشابہ ہے آش جو غلیظ کے پھر بعد کیلوس ہونے کے لطیف اسکا معدے سے اور امعا سے منجذب ہوکر طرف عروق کے دفع ہوتا ہے ان رگوں کا ماسارایقا نام ہے اور یہ پتلی رگیں ہیں سخت سخت انتڑیوں کے متصل جب غذا دفع ہوکر ان میں پہونچتی ہے ان میں سے ایک رگ جسکا باب کبد یا دروازۂ جگر نام ہے اسمیں ہوکر جگر میں نافذ ہوتی ہے کہ اسکے اجزا اور شاخیں باب کبد کی جو داخلی اور چھوٹی چھوٹی اور ضعیف مثال بال کے باریک ہیں اور انکے منھ ملے ہوئے ہیں اجزاے اصول اس رگ کے منھ سے جو پشت جگر سے نکلی ہے اور کوئی چیز ان چھوٹی چھوٹی راہوں کے اندر ہوکر نافذ نہیں ہوتی ہے مگر جسقدر پانی یا کوئی چیز مشروب زائد بقدر حاجت ہم استعمال کرتے ہیں اسلیے کہ بدن کو تھوڑے سے پانی کی ضرورت ہے اور باقی جسقدر پیا جاتا ہے غذا کی تنفیذ کیواسطے تاکہ غذا رقیق ہوکر باریک رگوں میں داخل ہو جب غذا ان چھوٹی چھوٹی رگوں کے اندر داخل ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سارا جگر اس تمام کیلوس کو ملاقی ہوتا ہے اور ملجاتا ہے اسی جہت سے فعل جگر کا اس کیلوس میں شدید اور سریع ہوتا ہے اسوقت اس کیلوس کا پھر طبخ ہوتا ہے اور ہر طبخ میں ایک چیز مثل کف کے اوپر ہوتی ہے اور ایک چیز تہ نشین

HAKEEM SHOUKAT ALI

مثل رسوب کے ہوتی ہو اور کبھی ان دونون کے ساتھ اگر طبخ مین افراط ہوجائے ایک چیز محترق اور اگر پورا طبخ نہو تو ایک چیز خام بھی پیدا ہوتی ہو -
کف تو صفرا ہو اور رسوب سودا اور یہ دونون طبعی خلط ہین اور سوختہ چیز مین لطیف صفراے ردی یعنے غیر طبعی اور کثیف سوداے ردی یہ دونون
غیر طبعی ہین اور خام وہی بلغم - اور جو شی صاف ہوکر خوب نضج پاتی ہو وہی خون ہو مگر جبتک جگر مین رہتا ہو نہایت تپلا ہوتا ہے یعنے جتنی غلاظت
خون کو لائق ہو اتنی نہین ہوتی ہو اسلیے کہ وہ مائیت جسکی طرف احتیاج نہین ہو اسمین ملی ہوتی ہو اور ملنے کا سبب یعنی تنفیذ غذا اوپر مذکور
ہوچکا ہو پھر یہ خون جگر سے جب الگ ہوتا ہو تو اس رطوبت زائدہ سے پاک اور صاف ہوجاتا ہو جسکی حاجت واسطے تنفیذ غذا کے تھی
اور اب وہ حاجت مرتفع ہوگئی یہ رطوبت جگر سے نکلکر اس رگ مین آتی ہو جو گردون کی طرف اترتی ہے اور اپنے ہمراہ خون اسقدر لاتی ہو
کہ جو براہ کمیت اور کیفیت گردون کی غذا کے لائق ہو - اس رطوبت کی چکنائی اور دسومت دونون گردون کی غذا ہوتی ہے اور جو کچھ اس رطوبت
مین باقی رہتا ہو وہ بطرف مثانہ اور احلیل کے آجاتا ہو - خون جسکا قوام اچھا ہوتا ہو ایک بڑی رگ کی طرف سے کہ جو پشت کبد سے نکلی ہے
اور وہ مین آتا ہو ان عروق مین ہین ساکن جو کبد سے نکلی ہین اور وہ سے خون جداول اور دو مین آتا ہے اور جداول اور وہ سے ہوکر سواقی جداول
مین آتا ہو سواقی جداول سے رواضع سواقی مین آتا ہو **مترجم کہتا ہے** جداول اور سواقی اور رواضع کا بیان باب تشریح جگر مین
دیکھنا چاہیے یہان اسکی تفصیل مین طول ہوگا **متن** پھر رواضع سے خون نکلکر پتلی پتلی رگین جو مثل بال کے ہین اس مین آتا ہو ان
رگون کے منھ سے اعضاے جسم مین مترشح ہوتا ہو یہ اندازہ مقرر کیا ہوا اس حکیم کا ہو جسکی حکمت سب پر غالب ہو - خون کی پیدایش کا سبب
فاعلی حرارت معتدلہ ہو اور سبب مادی غذا مین جو معتدل حصہ نکلے اور سبب صوری نضج کامل ہو اور اسکی علت غائی بدن کا غذا دینا صفراے
طبعی جو کف خون کا ہوتا ہو اسکا سبب فاعلی حرارت معتدلہ اور صفراے محترقہ کا سبب فاعلی حرارت ناری مفرط یعنے زائد خصوصًا وہ حرارت
جو جگر مین ہوتی ہو - اور سبب مادی غذا مین جو چیز لطیف اور حار اور حلو اور چرب اور تیز ہے اور سبب صوری نضج کا حد افراط پہونچ جانا - اور علت
غائی ضرورت اور منفعت دونون کا ذکر فصل اول مین ہوچکا ہو - بلغم کا سبب فاعلی نقصان حرارت کا ہے اور سبب مادی اسکا جو غذا کہ غلیظ بارد
رطب بالزوجت ہو اور سبب صوری بلغم کا ملی نضج کی ہو اور علت غائی ضرورت اور منفعت جو اوپر بیان ہوئی ہو سوداے طبعی کا سبب
فاعلی حرارت معتدل اور سوداے محترقہ کا جو حرارت حد اعتدال سے بڑھ جائے اور سبب مادی سودا کا جو غذا کہ غلیظ ہو اور رطوبت
اس مین نہو ایسی غذا اگر گرم مزاج ہو واسطے تولد سودا کے سبب قوی ہوتی ہو اور سبب صوری اسکا ثقل جو تہ نشین ہوتا ہو دو وجہ سے
یا اس مین سیلان نہین ہوتا ہو یا متحلل نہین ہوتی ہو اور علت غائی اسکی وہی ضرورت اور منفعت ہو جسکا ذکر اوپر ہوچکا - سودا اکثر بجہت
حرارت جگر کے پیدا ہوتا ہو یا طحال مین ضعف ہوجائے یا برودت ایسی پہونچے کہ اخلاط مین انجماد پیدا کرے یا زمانہ دراز احتقان مین گزرے
یعنی اخلاط بدن مین محتقن اور بستہ رہین کہ انکا خروج کسی استفراغ کے ذریعہ سے نہو یا امراض بہت پیدا ہون اور مدت مین ان کے طول ہو
کہ اخلاط کو خاکستر کردین جس وقت سودا مین کثرت ہو اور درمیان جگر اور معدہ کے ٹھہرے خون اور اخلاط جیدہ کا تولد کم ہوتا ہو اسی جہت سے
بدن مین خون کم نظر آتا ہو - اسباب کا جاننا ضرور ہو کہ حرارت اور برودت تولد اخلاط کے سبب فاعلی ہین مع دیگر اسباب کے مگر حرارت معتدلہ
خون کو پیدا کرتی ہو اور افراط حرارت سے صفرا پیدا ہوتا ہو اور نہایت افراط حرارت سے سودا پیدا ہوتا ہو بجہت فرط احتراق کے اور برودت بلغم کو
پیدا کرتی ہو زیادہ برودت سے سودا پیدا ہوتا ہو اسواسطے کہ زیادتی انجماد کی ہوتی ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ جو قوتین منفعلہ ہین بمقابلہ قوتون
فاعلہ کے انکی رعایت بھی کرنی چاہیے اور اسباب پر اعتقاد کردینا واجب نہین ہو کہ ہر مزاج اور مرطب سے اسکی شبیہ بالاصالت پیدا ہوتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ضد اس مزاج کی بالعرض اس سے نہین پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ مزاج کو ایسا اکثر اتفاق ہوتا ہو کہ اپنی ضد کو بالعرض پیدا کرتا ہے چنانچہ بارد یابس مزاج رطوبت غریبہ کو پیدا کرتا ہو جو اسکے ضد ہو اور یہ فعل اس مزاج کا بوجہ مشارکت اور مشابہت کے نہین ہو بلکہ برودت اور یبوست کی وجہ سے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہوتا ہو اور طبخ کامل جس سے جذب رطوبات نہین ہونے پاتا اس جہت سے رطوبت غریب پیدا ہوتی ہے بالاصالت یہ رطوبت لازم ہو عدم نضج کو جو لازم ہو برودت اور یبوست کو مثال اسکی ایک آدمی نحیف وضعیف ہوتا ہو جسکے جوڑ بند ڈھیلے اور بال بدن پر کم اور لمس سرد و نرم و نازک اور رگین تنگ ور اسی بالعرض کے مشابہ ہو جو سن شیخوخت مین بلغم پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ مزاج شیخوخت کا درحقیقت بارد یابس ہو اور بلغم کی رطوبت بلحاظ یبس مزاج کے رطوبت غریبہ معلوم ہوتی ہو یہ بھی جاننا بہت ضرور ہی کہ واسطے خون کے اور جو خلط ہمراہ خون کے رگون مین جاری ہوتا ہو ایک ہضم تیسرا بھی علاوہ ان دو ہضمون کے جو اوپر مذکور ہوئے اور جسوقت یہ خون مع دیگر اخلاط کے اعضا پر تقسیم ہوتا ہو پس جبکہ ہر عضو کو حصہ خاص ہو پہنچتا ہو اسوقت ایک ہضم چوتھا بھی ہوتا ہو پہلا ہضم جو معدے مین ہوتا ہو اسکے فضلہ براز ہو جو براہ امعا دفع ہوتا ہو دوسرا ہضم جو کبد مین ہوتا ہو اسکا فضلہ بیشتر تو براہ بول دفع ہوتا ہو اور باقی بطرف طحال و مرارہ کے جاتا ہو تیسرا اور چوتھا ہضم کا فضلہ بذریعہ تحلل کے دفع ہوتا ہو کہ وہ محسوس نہین ہو پسینہ اور میل انھین دونون ہضمون کا فضلہ ہے جو منافذ محسوسہ مثل ناک اور کان کے یا منافذ غیر محسوسہ مثل مسامات کے دفع ہوتا ہو خواہ منافذ غیر طبعی مثل زخم اور اورام منفجرہ کے خواہ وہ نامیہ چیزین جو بدن سے اگتی ہین مثل بال و ناخن کے انکی راہ سے دفع ہوتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جبکہ اخلاط رقیق ہوجائین اسے اخلاط کے نکلنے اور استفراغ پانے سے ضعف ہوتا ہو اور بجہت وسیع ہونے مسامات کے اذیت پاتا ہو ضعف قوت کا اس سبب سے کہ تحلل جسقدر زیادہ ہو ضعف قوت اسکا تابع ہوتا ہو اور یہ بھی سبب ہو کہ اخلاط رقیقہ کا تحلل اور استفراغ آسان ہو اور جس چیز کا تحلل اور استفراغ آسان ہوتا ہو اسکے ہمراہ تحلل روح کا بھی بیشتر ہوتا ہو پس روح کے تحلل سے یقیناً ضعف پیدا ہوتا ہو اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسطرح ان اخلاط کیواسطے اسباب پیدائش اور تولد مین درکار ہین اسیطرح ان کے بدن مین حرکت کرنیکے واسطے بھی اسباب درکار ہین حرکت جسمانی اور دیگر اشیاے حارہ خون اور صفرا کے حرکت دینے کے اسباب ہین اور کبھی سودا کو بھی حرکت دیتے ہین اور اسکی تقویت بھی کرتے ہین مگر سکون اور آرام بلغم کو تقویت دیتا ہے اور بعض سودا کے اقسام کو اوہام بذات خود محرک اخلاط ہین مثلاً سرخ چیزون کی طرف دیکھنا محرک خون ہو اسیواسطے جو شخص رعاف مین مبتلا ہو اسکو منع کیا جاتا ہو کہ جو شے سرخ اور چمکدار ہو اسکی طرف نہ دیکھے اسیقدر بیان اخلاط اور کیفیت ان کے تولد کی مناسب اس مقام کے تھی جو ہمنے ذکر کیا اب نزاع مخالفین کی ان باتون کے صواب اور خطا ہونے مین حکماے طبیعیین سے ہو اطبا سے نہین ہو **تعلیم پانچوین مین ایک فصل ہو یا پانچ جملہ ہین فصل مین بیان ماہیت عضو اور اقسام عضو کا ہو** اعضا ان اجسام کا نام ہو جو اول آمیزش اخلاط سے پیدا ہوتے ہین جیسے اخلاط وہ اجسام ہین جو اول آمیزش ارکان سے متولد ہوتے ہین اعضا کی اول دو قسمین ہین مفرد اور مرکب اعضاے مفردہ وہ ہین کہ جو جزو محسوس ان اعضا مین سے کسی عضو کا لیا جائے اسکا نام اور اسکی حد ذاتی اور کل کا نام ایک ہی ہو گا مثلاً گوشت اپنے اجزا مین بھی کیفیت رکھتا ہو پارہ گوشت بھی گوشت کہلاتا ہو اور عصب یعنی پٹھے اپنے کسی جزو سے بھی یہی کیفیت رکھتے ہین اور ہڈی بہ نسبت اپنے اجزا کے اسی صفت پر ہو اور جو عضو مثل ان تینون کے ہو وہ عضو مفرد ہے اور ان اعضاے مفردہ کو اعضاے متشابہۃ الاجزا بھی کہتے ہین - اور اعضاے مرکبہ وہ اعضا ہین جنکے جزو اور کل کا نام اور انکی حد ایک سی نہو جیسے ہاتھ پانون منھ کہ منھ کے جزو کو منھ نہین بولتے اور ہاتھ کے جزو کو ہاتھ نہین کہتے ان اعضاے مرکبہ کو اعضاے آلیہ بھی کہتے ہین اسواسطے کہ یہ اعضا آلہ ہین واسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نفس کے اسکی حرکات اور افعال کے تمام ہونے کے واسطے۔ اول اعضاے متشابہۃ الاجزا سے ہڈی ہو یہ سخت پیدا کی گئی اسواسطے کہ بناے
قیام بدن اور ستون اسکے حرکات کا ہو اور اسکے بعد غضروف یعنے کری وہ بہ نسبت ہڈی کے نرم ہے اور لچکنی ہے اور بہ نسبت تمام
اعضا کے سخت ہو فائدہ اسکی خلقت کا یہ ہے کہ ہڈیون کا اعضاے نرم سے متصل ہونا بوجہ احسن انجام پائے ایسا نہو کہ سخت اور نرم
دو چیزین بے کسی درمیانی شئ کے ترکیب پائین کہ نرم کو سخت سے اذیت پہونچے خصوصاً جسوقت کہ چوٹ لگے یا تنگ جگہ مین دباؤ پہونچے
بلکہ ترکیب مناسب یہ ہے کہ درجہ بدرجہ سختی گھٹتی جائے اور نرمی بڑھتی جائے جیسے ترکیب شانہ کی ہڈی مین اور شراسیف کے اضلاع خلف مین
اور جیسی نرم ہڈی حنجرہ کے نیچے قص یعنے استخوان سرسینہ کے۔ ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہو کہ اسکی جہت سے مفاصل جو آپس مین
قریب قریب ہین اور ایک دوسرے کو صدمہ رگڑ کا پہونچتا ہے اسمین انتظام پیدا ہو کہ وہ بجہت صلابت کے ریزہ ریزہ نہ ہوجاوین اور ایک یہ
بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہو کہ جسوقت کوئی عضل کسی ایسے عضو کیطرف کھینچتا ہو کہ جسمین ہڈی نہو تو غضروف پر اعتماد کرتا ہے اور کشش مین
غضروف سے قوت پاتا ہے جیسے عضل جفان یعنی پلکون کے کوئے اسجگہ پر غضروف انکے عضلات کیواسطے ستون اور دعامہ یعنے اٹھانا انکے اوتار کیواسطے
لگائے گئے ہین کبھی اکثر مقامات مین احتیاج ہوتی ہے کہ ایک شئ جو بہت قوی نہو جیسے حنجرہ مین اسکے واسطے ایک اعتماد حاصل ہو غضروف کے بعد سختی مین
عصب یعنے پٹھہ شمار کیا جاتا ہے وہ جسم ہے کہ جسکا محل نبات یا مقام روئیدگی دماغ ہے یا نخاع رنگ اسکا سفید تری لیے ہوئے کہ پیچیدگی مین تو نرم ہوتا ہے
اور جدا ہونے مین سخت اسکی خلقت اس غرض سے ہوئی ہے کہ اعضا کا احساس اور حرکت تمام ہو بعد پٹھہ کے اوتار ہین یہ اجسام عضل کے اطراف سے
پیدا ہوتے ہین اور مشابہ ہین پٹھون کے اور جتنے اعضا متحرک ہین انسے ملتے ہین کبھی اعضاے متحرکہ مذکورہ کو کھینچتے ہین اس جذب مین جو بجہت تشنج عضل
کے ہوتا ہے یا بوجہ اجتماع عضل کے اور رجوع کرنے عضل کیطرف پشت کے وہ جذب پیدا ہوتا ہے اور کبھی اعضاے متحرکہ کو ڈھیلا کر دیتے ہین وہ
استرخاے جو بواسطہ انبساط عضل کے جسوقت وہ اپنی ہیئت اصلی کیطرف پھرے درکار ہو خواہ مقدار طول مین جسوقت عضلہ کے بڑھنے کی ضرورت
ہو اور جو وضع طبعی عضلہ کی مقرر ہے وہ اسپر باقی رہے اسوقت بھی یہی اوتار فائدہ استرخا کا دیتے ہین جسطرح ہم یہ حس بصر معلوم کرتے ہین اسی کیفیت کو
بعض عضلات مین یہ اوتار اکثر مرکب اس طرح سے ہین کہ جو عضلہ مین نفوذ ہو کر اسکے دوسرے جانب نکلجائے اور کبھی ان جسمون سے انکی ترکیب
ہو کہ جنکا ذکر ہم اوتار کے بعد کرینگے اور وہ رباطات ہین رباطات بھی جسم عصبانی دیکھنے اور لمس کرنے سے معلوم ہوتے ہین ہڈیون سے اگر طرف
عضل کے پہونچتے ہین اور وہان پر بھی رباطات مع اعصاب اور اوتار کے مجتمع ہو کر ریشہ ریشہ کر کے بطور لیف کے ملحق ہوتے ہین ان مین سے
جو متصل عضلہ کے ہوتے ہین اسپر گوشت آجاتا ہے اور عضلہ سے جدا ہونے مین مفصل تک خواہ عضو متحرک تک وہ بذات خود جمع ہو کر وتر کو پہنچتے ہین
یہ رباطات جنکا ہم نے ذکر کیا یہ بھی اجسام مشابہ عصب ہوتے ہین بعض کو ان مین سے مطلق رباط کہتے ہین اور بعض ان مین کا باسم عصب نام رکھا
جاتا ہے جو رباط کہ خود عضلہ تک پہونچتا ہے اسکا فقط رباط نام رکھا گیا اور جو رباط عضلہ تک نہین پہونچتا ہو بلکہ اسنے دونون کنارے دو ہڈیون مفصل
کا وصل کر دیا خواہ اور اعضا کے درمیان مین وصل پیدا کیا اور مضبوط باستواری ایک چیز کے ملنے کو دوسری چیز سے کرے یہ رباط یا انکو رباط
بھی اسے کہتے ہین باسم عصب مخصوص ہوتا ہے رباطات مین کسی ایک کو بھی حس مطلق نہین ہے اس مصلحت سے تاکہ اسکو اذیت نہ پہونچے
اس حرکت سے اور رگڑنے سے جو بکثرت اسکو لازم ہے رباط کی منفعت اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکی اسکے بعد شریانات ہین یہ اجسام دل سے اگے ہین
اور پھیلے ہوے بطرف اعضا کے اور مجوف طولانی ہوتے ہین اور عصبانی ہین کہ جنکا جوہر رباطی ہے انکے واسطے حرکت انبساطی اور انقباضی دونون ہین
ان دونون حرکتون کا فصل اور جدائی سکونات سے ہوتا ہے انکی خلقت کا فائدہ یہ ہے کہ قلب مین ہوا پہونچا کر ترویح کرین اور بخار دخانی جو قلب مین پہونچتا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوا سے دفع کریں اور روح کو تمام اعضا پر تقسیم کریں ان کے بعد اوردہ ہیں یہ رگیں خلقت اور مشابہت میں مثل شریانوں کے ہیں لیکن یہ جگر سے اگتی ہیں اور ساکن ہیں انکی خلقت کا فائدہ یہی ہے کہ خون کو تمام اعضا پر تقسیم کریں انکے بعد اغشیہ ہیں جن کی بناوٹ غیر محسوس عصبانی ریشوں سے جنکا جسم باریک ہو ہوتی ہے یہ جھلیاں ہیں دو مخلوق ہوئی ہیں تاکہ اجسام کی سطحوں کو ڈھانپ لیں اور ان سب کے اوپر پہونچ جائیں اسمیں کئی منفعتیں ہیں از انجملہ یہ منفعت ہے کہ وہ اجسام اپنی شکل اور ہیئت پر باقی رہیں از انجملہ یہ بھی ہے کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے تعلق ہو جائے اور ربط پیدا کرے یہ جھلی بواسطہ عصب اور اس رباط کے جو فراہم ہوا ہے ان اعضا کے ریشوں تک پس اسکی بناوٹ اسی رباط سے پوری ہو گئی ہے جیسے گردہ اعضائے پشت سے از انجملہ یہ منفعت ہے کہ جو اعضا اپنے جوہر ذاتی میں فاقد الحس ہیں یعنے حس نہیں رکھتے ہیں ان کے واسطے یہ جھلی بالعرض ایک سطح حساس بنتی ہے کہ جو چیز اس عضو عدیم الحس کو مس کرے خواہ جو بات اس جسم میں حادث ہو ہیں یہ جھلی جو لپٹی ہے اسکو بالعرض دریافت کرے اور جن اعضا کو یعنے فاقد الحس کہا ہے اور ان پر یہ جھلی لپٹی ہوئی ہے وہ یہ ہیں ریہ جگر طحال دونوں گردے کہ یہ سب فاقد حس نہیں رکھتے ہیں جن چیزوں کی حس انمیں ہوتی ہے بذریعہ انھیں جھلیوں کے ہوتی ہے جو ان پر لپٹی ہیں جب ان اعضا میں کوئی ریح یا کسی قسم کا ورم پیدا ہو فوراً محسوس ہو جاتی ہے ریح کو تو جھلی بالذات ادراک کرلیتی ہے بذریعہ تمدد کے جو جھلی میں اسوقت پیدا ہوتا ہے اور ورم کا احساس جھلی تو بالذات نہیں کرتی ہے مگر مبدء جھلی کا یعنے معلق ہونا اسکا یعنے جہاں سے وہ لٹک رہی ہے اسکے ذریعہ سے بالعرض کرتی ہے اسواسطے کہ جس عضو میں ورم ہوتا ہے بوجہ ثقل کے اس میں ایک رجحان اور میلان سا پیدا ہوتا ہے کہ مبدء تعلق تک اسکا اثر پہونچتا ہے ۔ بعد جھلی کے گوشت ہے وہ ایک بھرتی ہے روزن دار یہ سب اعضا بدن میں رکھے گئے اور قوتیں انکی جن پر اعتماد بدن کا ہے بدن میں مقرر کی گئیں ۔ ہر عضو کو ایک قوت اصلی اور غریزی ہے کہ اسکے ذریعہ سے ہر عضو کی تغذی یعنے ہر عضو کا غذا پانا تمام ہوتا ہے اور تغذی جذب غذا کرنا اور اسکا ٹھہرالینا اور اسکی صورت بدلکر اپنے مشابہ کرلینا اور اس مشابہ صورت کو اپنے میں ملالینا اور فضلہ کو دفع کردینا انہی افعال سے تمام ہوتی ہے اور بعد تغذیہ کے اعضا کی قوتوں میں اختلاف ہے بعض اعضا کو علاوہ تغذی کے اور ایک قوت ہے کہ وہ قوت اسکے غیر سے بطرف عضو کے پہونچتی ہے اور بعض اعضا ایسے ہیں کہ ان میں یہ قوت نہیں ہے جب تک یہ اعضا آپس میں مرکب ہوتے ہیں کبھی ایک عضو قابل اور معطی پیدا ہوتا ہے اور کبھی معطی غیر قابل پیدا ہوتا ہے اور کبھی قابل غیر معطی پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایسا عضو پیدا ہوتا ہے کہ نہ قابل ہوتا ہے اور نہ معطی **مترجم لکھتا ہے** قابل کسی عضو کو اس لحاظ سے کہتے ہیں کہ کسی چیز کو یا کسی وصف کو اپنے غیر سے قبول کرے اور معطی اسکو کہتے ہیں جو کسی قوت یا وصف کو دوسرے کو عطا کرے اور بلحاظ ان دو وصفوں ثبوت اور سلب کے از روئے تقسیم عقلی یہی چار صورتیں نکلتی ہیں **متن** پیدا ہونا عضو قابل معطی کا ایسا بدیہی ہے کہ اس میں کسی کو شک نہیں ہوا ہے کہ دماغ اور جگر دو ایسے عضو ہیں کہ بالاجماع یہ دونوں قابل قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کے قلب سے ہیں یعنے قلب جو مبدء قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کا ہے اس سے ان قوتوں کو قبول کرتے ہیں اور اسی طرح دماغ اور جگر مبدء ایک قوت کے ہیں کہ اس قوت کو اپنے غیر کو عطا کرتے ہیں یعنی معطی ہیں ۔ دماغ مبدء حس کا ہے علی الاطلاق ایک قوم کے نزدیک اور ایک قوم کے نزدیک علی الاطلاق مبدء حس کا نہیں ہے اور جگر تغذیہ کا مبدء علی الاطلاق ہے ایک قوم کے نزدیک اور بعضے کہتے ہیں کہ جگر مبدء تغذیہ کا علی الاطلاق نہیں ہے وہ عضو کہ جو قابل ہے اور معطی نہیں ہے اسکے وجود میں شک کرنا اس سے بھی زیادہ بعید تر ہے کہ کوئی شخص عضو قابل معطی کے وجود میں شک کرے گوشت ایسا عضو ہے کہ قابلیت قوت حس وحیات کی رکھتا ہے اور کسی قوت کا مبدء نہیں ہے جو اور کسی عضو کو عطا کرے اور اسکا معطی کہلائے ۔ اب دو قسمیں جو باقی رہیں ان میں سے ایک کے وجود میں یعنی معطی غیر قابل کے درمیان اطبا اور کبرا و فلاسفہ کے اختلاف واقع ہے اکبر فلاسفہ یعنے ارسطاطالیس کہتا ہے کہ یہ عضو قلب ہے اصل الاصل ہر قوت کی ہے اور سب اعضا کو قوت

HAKEEM SHOUKAT ALI

تغذیہ اور حیات اور ادراک اور حرکت کی دیتا ہے اور خود قابل کسی قوت کا دوسرے عضو سے نہیں ہے یہ غیر قابل اور معطی ہے۔ اطباء اور بعض متقدمین فلاسفہ نے ان قوتون کو اعضا میں بہ اسمہ تجویز کیا ہے ان لوگون کا یہ قول ہے کہ قلب معطی ان قوتون کا ان اعضا کو نہیں ہے اور ایسا کوئی عضو نہیں ہے جو معطی غیر قابل ہو۔ ہمارے نزدیک قول اول بہ نظر تحقیق اور تدقیق نظر کے اصح معلوم ہوتا ہے اور قول اطبا کا بادی النظر مین اظہر ہے چوتھی قسم کہ جو نہ قابل ہو نہ معطی اسکے وجود مین بھی ابین اطبا اور فلاسفہ کے اختلاف ہے ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ ہڈیاں اور گوشت بے حس اور جو چیز مثل انکے بدن مین ہے انکی بقا ایسی قوتون سے ہے کہ انھین مین خاص پائی جاتی ہین وہ قوت اور اعضا معطیہ سے انکو نہیں پہونچتی مگر یہ اعضا بوجود ان قوتون کے اس حالت پر ہین کہ جب ان کی غذا ان تک پہونچتی ہے اسکے تصرف اور استحالہ کو خود بھی اعضا کافی ہوتے ہین پس یہ اعضا ایسے ہین کہ نہ کسی کو کچھ دیتے ہین اور نہ کسی عضو سے کوئی قوت حاصل کرتے ہین یعنی یہ اعضا نہ معطی ہین اور نہ قابل ہین ایک گروہ کی راے یہ ہے کہ یہ اعضا جو ابھی مذکور ہوئے انکی قوتین ذاتی نہیں ہین بلکہ جگر یا قلب سے یہ قوتین انکو پہونچتی ہین اول خلقت مین اور جب یہ قوتین پہونچ چکیں اور ان مین جاگزین ہوئین پھر ہمیشہ قائم رہتی ہین طبیب پر یہ بات واجب نہیں ہے کہ ان دونون مذہبون مین سے مذہب حق کی تلاش کرے اور برہان عقلی سے اس اختلاف کو مٹائے اسے بنظر طب کے اسقدر گنجایش نہیں ہے اور نہ اسکے مباحث مین ہے اس اختلاف کے مٹتے ہوئے کوئی ضرر پہونچیگا اور نہ اسکے اعمال مین بے رفع اس اختلاف کے کوئی مضرت ہے مگر اتنا جاننا اور اعتقاد کرنے مین نسبت اختلاف اول کے طبیب کو کچھ ضرر نہیں ہے کہ قلب مبدء حس و حرکت کا واسطے دماغ کے اور مبدء قوت مغذیہ کا واسطے کبد کے ہو یا نہو مگر دماغ خواہ بنفسہ خواہ بعد اعطاے قلب کے مبدء افعال طبعیہ مغذیہ کا ہے بہ نسبت تمام اعضا کے۔ اور دوسرے اختلاف مین بھی طبیب کو اسقدر اعتقاد مین کچھ ضرر نہیں ہے کہ حصول اول قوت غریزی کا ہڈی وغیرہ مین جگر سے ہو خواہ ہڈی وغیرہ بذاتہ اس قدرت کی مستحق ہو یا ان دونون صورتون سے کوئی صورت نہو مگر اسبات کا اعتقاد کرنا ضرور ہے کہ بعد تمام خلقت ان اعضا کے فیضان اس قوت کا جگر سے نہیں ہوا کرتا ہے اسطرح کہ اگر راہ آمد و شد قوت کی جگر اور ان اعضا کے درمیان کی بند ہو جائے اور ہڈی کیواسطے ایک غذا موجود ہو جو فعل تغذیہ کا ہڈی تک کر سکے جس طرح حس و حرکت حسب قوت کر وہ جو دماغ سے آتا ہے بند ہو جانے باطل ہو جاتی ہے بلکہ اب یہ قوت واسطے ہڈی کے بمنزلہ قوت اصلی کے ہو گئی ہے جب تک ہڈی اپنے مزاج پر باقی ہے اب اسوقت ہم طبیب کیواسطے شرح کیفیت اقسام اعضا کی بیان کرتے ہین اور بشرح و بسط حال اعضاے رئیسہ اور اعضاے خادمہ رئیسہ اور اعضاے مرؤسہ بلا خدمت کا اور حال ان اعضا کا جو نہ رئیسہ اور نہ مرؤسہ ہین بیان کرتے ہین **اعضاے رئیسہ** وہ ہین کہ جو مبدء ہین اولی قوتون کے بدن مین اسلیے کہ بدن بنظر اضطرار انکے طرف بقاے شخص اور نوع مین حاجتمند ہے بحسب حاجت بقاے شخص کے اعضاے رئیسہ تین ہین **قلب** ہے مبدء قوت حیات کا **دماغ** ہے مبدء قوت حس و حرکت کا **جگر** ہے مبدء تغذیہ کی قوت کا اور بحسب بقاے نوع بھی یہ تینون اعضاے رئیسہ ہین اور چوتھا عضو جو خاص بقاے نوع کا محتاج الیہ ہے وہ **انثیان** ہے کہ ان کی طرف ایک طرح کا اضطرار بھی ہے اور ایک قسم کا انسے نفع بھی حاصل ہوتا ہے اضطرار بوجہ تولید منی کے ہے کہ اس سے حفاظت نسل کی قائم ہے اور نفع یہ ہے کہ تمام ہونا ہیئت اور مزاج مرد اور عورت کا جو عوارض لازمہ انواع حیوان کا ہے اور اجزائے ہیئت حیوان مین داخل نہیں ہے انثیین سے ہوتا ہے **اعضاے خادمہ** رئیسہ بعض ان مین کے خدمت مہیہ کرتے ہین یعنے اس خدمت سے کسی دوسری بات پر آمادگی ہوتی ہے اور بعض اعضاے خادمہ خدمت مودیہ کرتے ہین خدمت مہیہ کا منفعت تام ہے اور خدمت مودیہ کو خدمت علی الاطلاق کہتے ہین خدمت مہیہ فعل عضو رئیس پر مقدم ہوتی ہے اور خدمت مودیہ فعل رئیس سے موخر ہوتی ہے اور قلب کے واسطے خدمت مہیہ کرنے والا ریہ ہے اور خادم مودی شرائین ہین دماغ کیواسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

خادم بھی جگر ہے اور تمام اعضاے غذا کے اور حفظ روح کا اور خادم مؤدی دماغ کا عصب ہے اور جگر کا خادم بھی معدہ ہے اور خادم مؤدی یا اوردہ ہین انثیین کے خادم بھی وہ اعضا ہین جو تولید منی کی ان انثیین سے پہلے کرتے ہین اور خادم مؤدی انثیین کا مردون مین احلیل ہے اور وہ رگین جو درمیان انثیین اور احلیل کے واقع ہین اسیطرح عورتون مین خادم مؤدی وہ رگین ہین جنکی طرف سے منی ہو کر محبل یعنی مکان حمل مین پہونچتی ہے عورتون کیواسطے رحم ایک عضو ہے جس مین منی کی منفعت تمام ہوتی ہے **جالینوس** کہتا ہے کہ اعضا مین کوئی ایسا عضو ہے کہ اسکے واسطے فقط فعل ہے اور کوئی عضو ایسا ہے کہ جسکے واسطے فقط منفعت ہے فعل نہین ہے اور کسی عضو کیواسطے فعل و منفعت دونون ہین پہلے کی مثال قلب ہے دوسرے کی ریہ تیسرے کی جگر مین اس قول کی شرح کرتا ہون کلام جالینوس مین فعل سے یہ مراد ہے کہ جو بات تنہا ایک ہی چیز سے تمام ہو جتنی باتین خواہ افعال حیات شخص خواہ بقاے نوع مین داخل ہین مثال سبات کی جسطرح قلب کیواسطے تولید روح کی کہ یہ بات فقط قلب سے تمام ہوتی ہے اور ان چیزون مین داخل ہے جو بقاے نوع یا حیات شخص مین درکار ہین اور منفعت سے جالینوس کے قول مین اسجگہ وہ چیز مراد لینی چاہیے کہ جو آمادہ کرے ایک فعل کے قبول کرنے پر کسی دوسرے عضو کو یہانتک کہ فعل تمام ہو جائے فائدہ دینے مین حیات شخص یا بقاے نوع کے جیسے ریہ ہوا کو آمادہ کرتا ہے کہ قلب کی ترویح کرکے بقاے شخص کا فعل تمام ہو جائے اور جگر ہے ہضم ثانی کرتا ہے اور ہضم ثالث اور رابع کیواسطے آمادہ کرتا ہے اس چیز کو جو ہضم اول کے فعل کو تمام کرتی ہو تاکہ صلاحیت رکھے یہ شی ہضم یعنی خون واسطے غذا دینے اسی جگہ کے اسوقت کہ یہ جگر اپنا فعل اس مین کر چکے اور وہ فعل تمام ہو چکے اور ایک معین ایسا کرے جس سے ایک فعل آیندہ ہونے والے کا انتظار ہے اور اس فعل معین کو منفعت مین داخل کرنا چاہیے اور اس سے منفعت مراد لینی چاہیے پھر ہم از سر نو بیان اعضا کا شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ منجملہ اعضا کے کچھ ایسے اعضا ہین کہ منی سے پیدا ہوتے ہین یہی اعضا متشابہۃ الاجزا ہین سواے لحم اور شحم کے اور کچھ اعضا ایسے ہین کہ خون سے پیدا ہوتے ہین جیسے لحم اور شحم کہ ان کے سوا ہر ایک چیز مرد اور عورت دونون کی منی سے پیدا ہوتی ہے مگر بنا بر قول حکماے محققین کے نر و مادہ دونون کی منی سے اعضا پیدا ہوتے ہین جسطرح کہ جبن یعنے پنیر کا نفحہ اور لبن سے پیدا ہوتا ہے اور جیسے مبدء بستگی پنیر کا انفحہ مین ہے اسیطرح بستگی صورت اعضا کا نر کی منی مین ہے اور جیسے مبدء قبول کرنے بستگی یا انعقاد کا دودھ مین ہے اسیطرح مبدء انعقاد صورت اعضا کا یعنے قوت منفعلہ مادہ کی منی مین ہے پھر جسطرح ہر واحد پنیر مایہ اور لبن سے جزو ذاتی جبن کے ہین جو اس سے بنتا ہے اسیطرح دونون منی نر و مادہ کی جنین کے جزو ذاتی ہین یہ قول تھوڑی سی مخالفت نہ کہ بہت سی قول جالینوس سے رکھتا ہے اسلیے کہ جالینوس کی یہ راے ہے کہ ہر ایک منی نر و مادہ کے واسطے قوت عاقدہ اور منعقدہ دونون ہین اور باینہمہ یہ بات ناجائز نہین ہے اگر ہم کہین کہ قوت عاقدہ نر کی منی مین قوی تر ہے اور منعقدہ مادہ کی منی مین اقوی ہے **مترجم کہتا ہے** چونکہ ظاہر قول جالینوس سے یہ بات برآمد نہین ہوتی ہے کہ نر کی منی مثل پنیر مایہ کے سبب استحالہ انعقاد کا ہوتی ہے اسلیے شیخ نے قول اول کو جالینوس کے قول کے مخالف تجویز کیا ہے **متن** تحقیق اس مسئلہ کی بہ تفصیل تمام ہماری کتابون جو علوم اصلیہ مین ہین اور جن مین اصول طبیعیات مبرہن ہوئے ہین ملاحظہ کرنی چاہیے جو خون عورتون سے ایام حیض مین جدا ہوتا ہے اور اسکو ہم غذا تجویز کرتے ہین اس مین سے کسیقدر مستحیل ہو کر مشابہ جوہر منی کا اور ان اعضاے اصلیہ کے ہوتا ہے جو منی سے پیدا ہوتے ہین اور انہین اعضا کے واسطے غذاے نمو دہندہ ہوتا ہے اور کسیقدر وہ خون اسبات کی تو صلاحیت نہین رکھتا مگر اسکے لائق ہوتا ہے کہ ان اعضا کے اندر بستہ ہو جاے اور جسقدر جگہ خالی درمیان اعضاے اولی کے ہے اسے بھر دیتا ہے کہ اس سے لحم اور شحم پیدا ہوتا ہے اور کسیقدر اس خون سے ایسا ہوتا

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ ان دونوں باتوں میں سے کسی کی صلاحیت نہیں رکھتا ہو پس وقت نفاس تک باقی رہتا ہو کہ طبیعت اسکو بطور فضلہ کے دفع کرتی ہو جسوقت جنین پیدا ہوتا ہو جو خون اسکے جگر کو پیدا کرتا ہے اسی خون نفاس کے قائم مقام ہوتا ہو اور اس کے جگر سے وہ چیز پیدا ہوتی ہے جو اس خون سے پیدا ہوتی ہے اور گوشت جنین کا پیدا ہوتا ہو خون صاف اور پختہ سے اور حرارت اور یبوست اسکو بستہ کرتی ہے شحم کی پیدائش اس خون کی مائیت اور دسومت یعنے چکنائی سے ہو اور برودت اسکو منعقد کرتی ہو اسیواسطے جب گرمی ہوتی ہے تو پگھل کر نکل جاتی ہے اور جو اعضا ایسے ہیں کہ نر مادہ دونوں کی منی سے پیدا ہوتے ہیں جسوقت وہ ٹوٹ جائیں پھر بستہ اور درست نہیں ہوتے اور اتصال حقیقی پھر انمیں نہیں پیدا ہوتا اگر بعض عضو کسی حالت میں درست ہو سکتا ہو اور سن صبی میں اسکے انجبار اور بستگی کی امید ہو سکتی ہو ان اعضا کی مثال جیسے ہڈیاں چھوٹے چھوٹے شعبہ اور وہ سوتے شعبے اور شریانوں کا یہ حال نہیں ہے ان اعضا میں سے اگر کوئی چیز کم ہو جائے پھر اسکے عوض کچھ نہیں اگتا ہے جیسے ہڈی اور پٹھہ۔ جو عضو خون سے پیدا ہوتا ہے وہ بعد ٹوٹ جانے کے بعد پھر درست ہو جاتا ہو اور متصل ہو جاتا ہے جیسے گوشت اور جو عضو خون سے پیدا ہوا اور کسی قدر اس میں منی کی بھی شرکت ہو جبتک زمانہ اسکی خلقت کے بعید زیادہ نہیں گذرتا ہو اگر اس میں کوئی نقصان ہو تو وہ پھر سے پیدا بھی ہو سکتا ہو اور درست بھی ہو سکتا ہے جیسے دانت لڑکے کے مگر جب زمانہ بعید ہو جاوے کہ خون کے مزاج پر دوسرا مزاج غالب ہو اسوقت دوبارہ نہیں اگ سکتا ہو۔ یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا ذی حس اور متحرک ہیں ان میں سے کبھی کسی عضو کا مبدء حس و حرکت کا ساتھ ہی عصب واحد ہوتا ہو جیسے آنکھ کا پٹھہ کہ مبدء حس و حرکت دونوں کا ہو اور کبھی ہر ایک قوت کا مبدا واسطے عصب جداگانہ ہوتا ہو یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے احشا جھلی میں لپٹے ہوئے ہیں انکی غشا کا منبت وہ جھلی ہوئی ہے جو ایک دو جھلیوں میں سے ضرور ہے یا جھلی سینہ کی یا جھلی شکم کی اور یہ دونوں جھلیاں اندرونی ہیں سینہ کے اندر جتنی چیزیں ہیں جیسے حجاب اور وہ شرائین رگیں انکی جھلیوں کا منبت وہ جھلی ہو کہ جسکو مستبطن یعنی اندرونی ہو واسطے اضلاع اور جھلیوں کے اور جو چیزیں جوف میں اعضاء عروق کے ہیں منبت انکی جھلیوں کا اندرونی پردہ عضلات بطن کا ہو جسے صفاق کہتے ہیں یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا لحمی ہیں وہ بطور لیف کے ہیں جیسے گوشت عضلہ میں خواہ اول میں لیف نہیں ہو مثل جگر کے جتنی حرکتیں اعضا کی بدن میں ہوتی ہیں کوئی حرکت بے مدد لیف کے نہیں ہوتی حرکت ارادی بسبب لیف کے ہوتی ہو اور طبعی حرکت جیسے رحم کی خواہ عروق کی اور اسطرح جو حرکت مرکب طبعی اور ارادی سے ہو جیسے حرکت ازدراد کی یعنے لقمہ اتار لینے کی یہ سب حرکتیں لیف مخصوص سے تمام ہوتی ہیں کہ جنکے واسطے ہیئت خاص ہو طول اور عرض اور توریب سے جذب اور کشش بسبب اس لیف کے پیدا ہوتی ہو جو دراز ہو اور دفع اس لیف سے پیدا ہوتی ہو جو عرض میں چلی گئی ہو جو عاصر یعنے نچوڑنے والی ہے اور امساک کے واسطے وہ لیف بنائی گئی ہو جو مورب ہیں جن اعضا میں ایک ہی طبقہ ہو مثل اوردہ کے اسکی تینوں قسم کے لیف یعنے لیف جاذب و دافع اور ممسک ایک دوسرے میں بنی ہوئی ہیں اور جو اعضا دو طبقہ رکھتے ہیں انکے طبقہ خارجی میں وہ لیف ہوتی ہو جو عرض میں چلتی ہے اور طولی اور مورب طبقہ داخلی میں ہوتی ہے مگر طولی سطح باطن کیطرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ اس وضع پر انکی خلقت کا یہ سبب ہو تاکہ لیف جذب اور لیف دفع یکجا نہوں بلکہ لیف جذب اور امساک کا یکجا ہونا البتہ مناسب اور اولی ہو مگر انتڑیوں میں چونکہ حاجت امساک شدید نہیں ہوتی ہے اس جہت سے لیف جذب اور دفع کی یکجا مخلوق ہوئی ہیں لا معالہ کو ضرورت شدید جذب اور دفع کی ہو ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ جتنے اعضائے عصبانی ان اجسام کو محیط ہیں جنکا مادہ عصبانی مادہ سے جدا ہو ان عصبانی اعضا میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو ایک ہی طبقہ رکھتے ہیں اور بعض دو طبقے رکھتے ہیں دو طبقے کئی منفعتوں کیواسطے پیدا کیے گئے **پہلی منفعت** یہ ہو کہ جو عضو انکے اندر گھرا ہوا ہو نہایت قوت سے حرکت کرتا ہو اسکی حفاظت شق ہو جانے سے وہی چیز کرے گی جو خود اپنے جسم میں نہایت مضبوط ہو مثلاً شریان جو ہر وقت بقوت متحرک ہو اسکا محیط وہی عضو عصبانی ہو سکتا ہو جو دو طبقے رکھتا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوسری منفعت یہ ہو کہ حتیاج شدید اسبات کی ہو کہ عضو اندرونی جسم عصبانی تحلل نہو اور نکل نجائے تحلل کا خوف اس نظر سے ہو کہ اگر ایک ہی طبقے کا جسم محیط ہوتا بسبب نحافت اور کمزوری کے تحلل سے بے خوف نہوتا اور نکلجانے کا خوف اس سبب سے ہو کہ ایک طبقے کا جسم اگر محیط ہو تو پھٹ جانے سے بےخطر نہوگا وہ جسم جسکے تحلل اور خروج کا خوف ہمنے ذکر کیا روح اور خون ہو جو شرائین مین رہتا ہو اور یہ دونون روح اور خون ایسی چیزین ہین کہ ان کی بقا مین کمال احتیاط درکار ہو اور انکے ضائع ہونے مین نہایت خوف ہو روح تو اگر جسم عصبانی محیط مضبوط نہوگا بسہولت تحلیل کے دفع ہوجائیگی اور خون اسکی نامضبوطی کی وجہ سے شق ہوکر نکل جائیگا ان دونون باتون مین خطر عظیم ہو **تیسری منفعت** یہ ہو کہ جس وقت کوئی عضو بہمت حرکت قوی کے اسمین جذب و دفع زیادہ ہو اور اسکو حاجت جسم محیط کی ہو تو اسکے واسطے ایک ایسے آمیزش درکار ہو جیسے معدہ اور امعا

چوتھی منفعت یہ ہو کہ جب کوئی عضو ایسا ہو کہ اسکے ہر طبقے سے ایک فعل خاص صادر ہوتا ہو اور وہ چند فعل ایسے ہین کہ مخالفت مزاج طبقوں سے صادر ہوسکتے ہین تو اس عضو کے طبقات مین جدائی اور اختلاف مناسب ہوگا مثلاً خالق عزوجل کا یہ ارادہ ہوا کہ معدے مین دو فعل ایک حس دوسرا ہضم موجود ہو اور حس بدون عضو عصبانی نہین ہوسکتی اور ہضم بے عضو لحمی ممکن نہین تھا انھین دونون فائدون کے واسطے معدے مین دو طبقے پیدا کیے گئے ایک طبقہ عصبی جس سے حس صادر ہوتی ہو اور دوسرا طبقہ لحمی جس سے ہضم صادر ہوتا ہو ان دونون طبقون مین طبقہ اندرونی عصبانی ہو۔ اور بیرونی لحمی اسواسطے کہ ہاضم کا اتصال شئے منہضم سے بالقوۃ جائز ہو اور ملاقات یعنے اتصال بالفعل جائز نہین اور حساس کا فعل حس بدون بدون ملاقات اور اتصال کے تمام نہین ہوسکتا یہ بھی ہم کہتے ہین کہ اعضا مین کچھ ایسے عضو ہین کہ جنکا مزاج قریب بخون ہو پس انکی غذا ہونے مین خون کو اسکی حاجت نہین ہو کہ بہت سے استحالات اور تبدلات اختیار کرے تب انکی غذا بنے جیسے گوشت اسیواسطے گوشت مین بہت سے تجاویف اور سوراخ نہین رکھے گئے کہ اس مین غذا دیر تک ٹھہرے بعد اسکے گوشت اس سے مغتذی ہو بلکہ غذا جسوقت گوشت تک پہونچتی ہو فوراً لحمیت کیطرف مستحیل ہوکر گوشت بنجاتی ہو۔ بعض اعضا ایسے ہین کہ انکا مزاج خون کے مزاج سے بہت بعید ہو جیسے ہڈی پس خون کو ایسے اعضا کیطرف مستحیل ہونے مین بہت سے استحالے اور تبدیلات کی حاجت ہوتی ہو تاکہ رفتہ رفتہ مشابہ صورت ہڈی کے ہوجائے اسیواسطے کسی ہڈی مین برا خلقت ایک تجویف رکھی گئی جس مین اسکی غذا دیر تک ٹھہرکر ہڈی کی ہم صورت ہوکر اسکا جزو بنے جیسے ہڈی ساق اور ساعد کی۔ اور بعض ہڈیون مین کئی تجویفین رکھی گئین جیسے ہڈی فک اسفل یعنے جبڑے کی اور جو اعضا ایسے ہون یعنے جنکی غذا دیر مین انکی جزو بنے انکو حاجت طرف امتیاز غذا کے زیادہ ہو اسلیے کہ غذا کو اپنی صورت کیطرف رفتہ رفتہ پھیرتے ہین پس جتنی دیر انکو حالۂ غذا مین درکار ہے اتنی دیر تک امتیاز اجزاے غذا مین بھی درکار ہو۔ جو اعضا قوی ہین وہ اپنی غذا کے فضول کو اپنے قرب و جوار کے اعضاے ضعیف کیطرف دفع کردیتے ہین جیسے قلب اپنی غذا کے فضول کو بغلین کی طرف دفع کردیتا ہے یا دماغ خلف اذنین کیطرف یا جگر اربیتین یعنی کنج ران کیطرف دفع کردیتا ہے

جملہ پہلا تعلیم پانچوین کا ہڈیون کے بیان مین

اور اس مین تیس فصلین ہین

فصل پہلی

عام طور کا بیان ہڈیون اور مفاصل کا ہم کہتے ہین کہ بعض ہڈیون کی نسبت بدن سے ایسی ہو جیسے اساس اور مبنی شئے کو ہو طرف اس شئے کے جیسے فقرے پشت کے کہ وہ اساس ہین بدن کے اور اسپر بنا بدن کی ہو جیسے بنا کشتی کی اس لکڑی پر ہوتی ہے کہ جو پہلے کھڑی کی جاتی ہے کہ اسکے بعد سب لکڑیان ملائی جاتی ہین بعض ہڈیان بدن سے نسبت پوشش و ردقایہ کی رکھتی ہین جیسے ہڈی یافوخ یعنے تالو کی۔ اور بعض ہڈیان ایسی ہین کہ جنکی نسبت بدن سے مثل ہتھیار کے ہو جس سے بڑے بڑے صدمے اور رگڑے اور ٹھوکرین اشیاے موذی کی دفع کی جاتی ہین جیسے وہ ہڈیان جنکا سناسن نام ہو اور یہ وہ ہڈیان ہین جو پشت کے فقرون پر مثل کانٹون کے نکلی ہوئی ہین۔ اور بعض ہڈیان

HAKEEM SHOUKAT ALI

دو میں جیسے بھرتی مفاصل کے سوا اخون کی ہوتی ہو جیسے عظام سمسمانیہ جو درمیان سلامیات کے ہوتی ہین۔ بعض وہ ہڈیان ہین کہ جو اجسام انکی طرف تعلقہ فقتاج ہین انکو متعلق کیے ہوئے ہین جیسے ہڈی لام کہ صورت کی عضل حنجرہ اور زبان وغیرہ کیواسطے اور کل ہڈیان دعامہ اور قوام بدن کی بنیا جو مثل ہڈی ان ہڈیون مین سے ایسی ہو کہ انکی طرف بدن منقطب ہو جاتا یا حفاظت کے محتاج ہو اور تحریک اعضا مین ان کی طرف حاجت نہین رکھتا ہو وہ ہڈیان مصمت یعنی ٹھوس پیدا کی گئین اگرچہ ان مین مسام اور چھوٹے چھوٹے سوراخ ضروری بھی ہین اور جو ہڈیان کہ ان کی طرف بدن کو بوجہ تحریک اعضا بھی حاجت ہو انکی مقدار تجویف مین زیادتی کی گئی اور انکی تجویف ٹھیک وسط مین ایک ہی بنائی گئی تاکہ جرم انکا غذا کے متفرق مقامات پر ٹھہرنے کا محتاج نہو نہین تو یہ ہڈی نرم ہوجاتی ہو بلکہ اسکا جرم سخت ہو اور اسکی غذا یکجا ہوئی اور مغ اسکی غذا تجویز ہوئی جسے حرام مغز کہتے ہین وہ اسکے حشو مین بھری گئی زیادہ تجویف ان ہڈیون کی اسواسطے رکھی گئی جس مین بھاری نہون اور سبک رہین اور ایک ہی تجویف بنانے کا یہ فائدہ ہو کہ جسم مین جرم انکا سخت رہے اور سختی جرم کی اس غرض سے ہو کہ جسم مین بروقت حرکات عنیفہ کے ٹوٹ نجائین اور حرام مغز اسواسطے رکھا گیا ہو کہ ان کی غذا ہے بموجب اس طریقہ کے جو ہم فصل اول مین بیان کر چکے ہین اور یہ بھی فائدہ حرام مغز کا ہو کہ ان کو ہمیشہ رطوبت دیا کرے تاکہ کثرت خفیف حرکت کے ان مین تفتت عارض نہو یعنے پارہ پارہ نہون۔ یہ بھی ایک فائدہ حرام مغز کا ہے کہ ان کی تجویف کے اندر داخل ہو کر ان کو مثل اجسام مصمتہ کے کردے اور تجویف کم ہوجائے جتنی حاجت مضبوطی کی زیادہ ہوتی ہو اتنی تجویف کم ہوتی ہو۔ اور جتنی حاجت استواری کم ہوتی ہے اتنی تجویف زیادہ ہوتی ہو۔ نرم ہڈیان اسواسطے پیدا کی گئین کہ امر غذائے مذکور تمام ہو اور ایک حاجت زیادہ ان کیطرف یہ ہو کہ ان مین ایک شئ اسطرح نفوذ کرے جیسے بو ہمراہ ہوا کے بروقت سونگھنے کے اس ہڈی مین نفوذ کرتی ہے جسکا مصفات نام ہو اور جیسے فضول خشکیہ دماغ دفع کرتا ہو انمین نفوذ کرتے ہین سب ہڈیان قریب قریب آپسمین ملی ہوئی ہین اور کسی دو ہڈی کے درمیان مین بہت سی مسافت نہین ہو بلکہ بعض ہڈیون مین اتنی مسافت کم ہو کہ لواحق غضروفیہ خواہ شبیہ بغضروف ان ہڈیون کی درمیانی جگہ کو بھر دیتے ہین ان لواحق کی خلقت اسی منفعت کی راہ سے ہو جس منفعت کے واسطے غضروف کی خلقت ہوئی ہے اور جہان رعایت اس منفعت کی نہوا ن دو ہڈیون کے درمیان مین ایک مفصل پیدا کیا گیا ہو بعض لاحقہ غضروفیہ کے جیسے فک اسفل یعنے نیچے کا جبڑا قریب قریب چیزین جو درمیان ہڈیون کے ہین انکی کئی قسمین ہین کسی مین اسقدر بعد ہو کہ جتنا مفصل نرم مین ہوتا ہے۔ اور کسی مین اسقدر بعد ہوتا ہے کہ جتنا بعد مفصل تنگ غیر مضبوط مین ہو اور کسی مین اسقدر فاصلہ ہے جتنا مفصل مضبوط مین ہو خواہ وہ مفصل گڑھا ہوا ہو خواہ دندانہ دار ہو خواہ چپ۔ نیدہ۔ مفصل سلس یعنے نرم وہ مفصل ہے کہ جسکی دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی باسانی حرکت کرے بے اسکے کہ اسکے ساتھ دوسری ہڈی کو حرکت ہو جسطرح مفصل رسغ کا یعنے جوڑ کلائی اور بازو کا اور مفصل عسر غیر موثق وہ جوڑ ہے جو درمیان میرہ سر دست اور استخوان کتف کے واقع ہو یا وہ جوڑ جو درمیان دو ہڈیون منجملہ استخوانہائے پشت پا کے واقع ہے اور عسر غیر موثق ہیچ سے ایسے جوڑ کو کہتے ہین کہ ایک دو ہڈیون کی حرکت اس مین دشوار اور کم ہے اور مفصل موثق وہ جوڑ ہے جسکی دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی کو تنہا بالکل حرکت نہو جیسے سینہ کی ہڈیون کے جوڑ اور مفصل مرکوزہ وہ جوڑ ہے کہ اسکی ایک دو ہڈیون مین زیادتی پائی جائے اور دوسرے کیواسطے نقرہ ہو جسمین یہ زیادتی گڑی ہو اور اسیطرح پر گڑھے کہ اسے حرکت نہو جیسے دانتون کی جڑین۔ اور مفصل مدروز وہ جوڑ ہے جسکی ہر ہڈی کیواسطے دونون ہڈیون مین سے تخاریز یعنے فاصلے ہین دندانہ دار جیسے ارہ ہوتا ہے اور دندانہ اس ہڈی کے تیز ہوتے ہین شگافون مین اس دوسری ہڈی کے جیسے رومین گر یعنے ٹھٹھیرے تانبے کے ترون کو جوڑتے ہین اور اس جوڑ کا نام شان

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور درز کہا گیا ہو جیسے جوڑ کھوپڑی کے اور مفصل مزرق ایک تو وہ جوڑ ہو جسے طول مین لغزش ہو جیسے جوڑ درمیان دو ہڈیون ساعد کے اور دوسرا مزرق
وہ جوڑ ہو جسے عرض مین لغزش کرے جیسے ہڈیان پشت کی نیچے کے فقرون کی اسواسطے کہ اوپر کے فقرون کی ہڈیان مفاصل غیر موثق ہین **فصل**

دوسری تشریح قحف اور اسکی منفعت کے بیان مین کھوپڑی کی سب ہڈیون کی منفعت یہ ہو کہ وہ دماغ کی سپر ہو اور
اسکو چھپا کر آفات سے محفوظ رکھتی ہو مختلف قسمون کی متعدد ہڈیان کھوپڑی کی اسواسطے بنائی گئین کہ تقسیم اسکی دو جملون پر ہو ایک جملہ کا اعتبار
بنظران فوائد کے ہو جو خاص ہڈیون سے متعلق ہو دوسرے جملہ کا اعتبار بنظران فوائد کے ہو جسکو ہڈیان گھیرے ہین اس سے تعلق ہو پہلے جملہ
کی منفعتین دو قسم کی ہین ایک منفعت تو یہ ہو کہ اگر بسبب اتفاق کھوپڑی کے کسی جزو مین کوئی آفت پہونچے مثلاً ٹوٹ جائے یا عفونت
آجائے یہ ضرور نہو کہ تمام کھوپڑی کو یہ آفت شامل ہوجائے جیسے اگر ایک ہی ہڈی ہوتی دوسری منفعت یہ ہو کہ ایک عضو مین اختلاف
اجزا کا سختی نرمی تخلخل تکاثف رقت غلظ نہین ممکن تھا اور کھوپڑی مین یہ اختلاف درکار ہے بنظر اس حاجت کے جسکو عنقریب ہم
ذکر کرینگے پس اختلاف اقسام ہڈیون سے یہ سب باتین حاصل ہوئین دوسرا جملہ اسکی منفعت مختلف طور پر تمام ہوتی ہے کوئی منفعت
بقیاس نفس دماغ کے ہو بانیطور کہ جسوقت بخارات غلیظ ہوجائین کہ نفوذ انکا ہڈیون سے دشوار ہو بسبب غلظت راہ اور مسلک سے
مختلف اقسام کی ہڈیون سے یہ فائدہ ہو کہ وہ بخارات دماغ سے جدا ہوجائین تاکہ تنقیہ دماغ کا بوجہ تحلل بخارات کے ہوجائے اور ایک
منفعت اسکی بقیاس اس لیف عصب کے ہو جو اعضائے سر مین پراگندہ ہو اختلاف سے ان ہڈیون کے اسکے واسطے راہین کشادہ ہین منفعتین
اسکی مشترک ہین دماغ اور سود اور چیزون مین پہلی منفعت بقیاس عروق اور شرائین داخلی سر کے ہے یا کہ ان کے واسطے طرق اور منفذ بنے
دوسری منفعت بقیاس طرف اس حجاب کے ہو جو غلیظ اور ثقیل ہو کہ اسکے اجزا طرح بطرح متفرق ہین اسوجہ سے اسکا بوجھ دماغ پر نہین
ہو شکل میمی اس ہڈی کی یعنے کھوپڑی کی گول ہو دو منفعتون کی وجہ سے ایک منفعت بنظر اشیائے داخلی کے ہو وہ منفعت یہ ہے کہ شکل مستدیر
مساحت اندرونی بہت بڑی ہوتی ہو بہ نسبت اشکال مستقیمۃ الخطوط کے جسوقت احاطہ لیئے دور دونون کا برابر ہو اور جب مساحت اسکی
بڑی ہو تو اسکے اندر بڑی چیز کے سمانے کی گنجایش بھی ہوگی دوسری منفعت بہ نسبت امر خارجی کے یہ ہے کہ شکل مستدیر پر صدمہ چوٹ
وغیرہ کا بوجہ قلت مصادمت کے بہت کم پہونچتا ہو اسواسطے کہ اس مین قلت مصادمت ہوتی ہے بہ نسبت شکل مستقیمۃ الخطوط کے کہ
جسمین زاویہ مستقیمہ پیدا ہو کھوپڑی گول طبعی ہے اور طولانی بھی اسکا فائدہ یہ ہے کہ منابت اعصاب دماغی طولانی وضع رکھتے ہین اور یہی
وضع انکے واسطے واجب ہو تاکہ ان مین تنگی اور انضغاط واقع نہو کھوپڑی کیواسطے دو ابھار ہے آگے پیچھے ہین تاکہ دونون جانب سے جسقدر
ابھرے ہین وہ بحال مناسب باقی رہین اور اسی شکل کیواسطے تین درزین حقیقی ہین اور دو کاذب حقیقی دو درزون مین سے ایک درز
مشترک ہو پیشانی کے ساتھ بشکل قوس جسکی صورت اسطرح پر ہو اور اسکا اکلیل نام ہے اور ایک درز طول سر کی منصف ہے وہ مستقیم ہے
اسکو سہمی کہیے اور جب اسکا اتصال اکلیل سے اعتبار کیا جائے اسکو سفودی کہتے ہین اسکی صورت ایسی ہو کہ جیسے کسی قوس کے بیچ مین اوپر
کی جانب ایک خط مستقیم مثل عمود کے واقع ہو با ینصورت اور تیسری درز مشترک ہو درمیان سر کے پیچھے سے اور اسکے قاعدہ مین اسکی شکل ایسی ہو
کہ جیسے کسی زاویہ سے کنارا سہم متصل ہو اسکو درز لامی کہتے ہین اسواسطے کہ یونانیون کے لام سے کتابت مین مشابہ ہے با ینصورت اور
دو درزین کاذب طول مین سر کے بطور موازی سہم کے دونون جانب سے واقع ہین اور ہڈی مین سر کے پیوست نہین ہوگئی ہین اسواسطے انکا
قشرین نام ہو اور جسوقت حقیقی تینون درزون سے ملتی ہین انکی شکل ایسی ہوتی ہو یہ شکل طبعی تمام الدروز ہے لیکن سر کی شکلیں غیر طبعی

HAKEEM SHOUKAT ALI

تین ہین پہلی یہ ہے کہ دو برآمدون مین سے پیش سر برآمدہ نہو اسمین درز اکلیلی نہین ہوتی ہے دوسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ بجانب پشت سر کے برآمدہ نہو اسمین درز لامی نہین ہوتی تیسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ دونون برآمدے نہون اور مثل کری کے گول ہو کہ جسکا طول و عرض برابر ہو افضل اطبا یعنے جالینوس نے کہا ہو کہ جسمین ابعاد برابر ہین عقل قسمت اسکا مقتضی ہو کہ اسمین قسمت درزونکی برابر ہو اور چونکہ شکل طبعی مین قسمت درزونکی اسطرح پر تھی کہ طول مین ایک درز تھی اور عرض مین دو اب یہان چاہیے کہ طول مین ایک درز ہو اور عرض مین بھی درز واحد ہو اور درز عرضی وسط عرض مین ہو ایک کان سے دوسرے کان تک جسطرح سے درز طول وسط طول مین فاضل جالینوس کہتا ہے کہ چوتھی شکل غیر طبعی سر کی نہین ہوسکتی ہے کہ مثلاً طول کم ہو عرض سے اسواسطے کہ طول عرض سے جب ہی کم ہوگا کہ کوئی بطن بطون دماغ سے کم ہو یا جرم دماغ سے کسیقدر کم ہو اور یہ فرض مخالف حیات اور منافی صحت ترکیب ہو مقدم الاطبا بقراط نے بھی اصابت رائے کی ہو اسلیے کہ سر کی چار ہی شکلین تجویز کی ہین ایک طبعی اور تین غیر طبعی اس مسئلہ کو خوب سمجھنا چاہیے **فصل تیسری پہلے جملہ سے تشریح مین ان چیزون کے جو قحف سے نیچے ہین** سر کے واسطے بعد ان چیزون کے جو اوپر کی فصل مین بیان ہوئین پانچ ہڈیان اور ہین چار مثل دیوارون کے کھڑی ہین اور پانچوین مثل قاعدے کے رکھی ہوئی ہو یہ دیوارین یافوخ کے بہ نسبت سخت بنائی گئین اسواسطے کہ صدمے چوٹ وغیرہ کے ان دیوارون پر زیادہ پہونچتے ہین دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حاجت تخلخل قحف اور یافوخ کی دو وجہون سے تھی ایک تو اسوجہ سے تاکہ اس مین بخار تحلل نفوذ کرے دوسری وجہ یہ ہو کہ دماغ پر گرانی پیدا نہو۔ ان چارون دیوارون مین سب سے زیادہ سخت وہ ہڈی ہو جو پشت سر کیطرف واقع ہو اسلیے کہ وہ نگہبانی حواس سے پوشیدہ ہے پہلی دیوار ہڈی پیشانی کی ہو اسکے اوپر کی حد درز اکلیلی ہو اور نیچے کی حد ایک دوسری درز ہے کہ جو درز اکلیلی کے کنارے سے آنکھون پر چلی آئی ہے ابرو کے قریب یعنے نیچے ہو کر اور اس درز کا آخر درز اکلیلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہے دو دیوارین جو سیدھی و بایان ہین انھین دونون مین دونون کان بنائے گئے ہین انکا نام حجری ہے کہ مثل پتھر کے سخت ہین اوپر سے ان دونون کو درز قشری محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب ایک درز ہو جو کنارے سے درز لامی کے آکر اسکا منتہا درز اکلیلی تک پہونچتا ہو اور آگے سے ان دونون کو ایک جزو درز اکلیلی کا اور پیچھے سے ایک جزو درز لامی کا محدود کرتا ہے چوتھی دیوار پشت سر کی اسکو اوپر کی جانب سے درز لامی محدود کرتی ہو اور نیچے کی جانب سے وہ درز جو درمیان قحف اور وتدی کے مشترک ہو اور درز لامی کے دونون کنارون مین در آوردہ ہو کر غائب ہو گئی ہو پانچوین ہڈی جسے ہمنے قاعدہ دماغ کہا ہے وہ ہڈی سب ہڈیون کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو اسکو وتدی کہتے ہین اسکی خلقت مین سختی دو منفعتون کے واسطے ہوئی ہو ایک منفعت تو یہ ہو کہ بوجہ سختی کے بوجھ اٹھانے پر مدد دیتی ہے اور دوسری منفعت یہ ہو کہ سخت چیز فضول کی عفونت کم قبول کرتی ہو یہ ہڈی ایسے مقام پر نصب کی گئی ہے کہ اسپر ہمیشہ فضول دماغی گرتے رہتے ہین اسواسطے سخت کرنے مین احتیاط کامل کی گئی۔ ہر ایک دو جانبون صدغین یعنے کنپٹیون مین دو ہڈیان سخت واقع ہین کہ جو ہڈی صدغ مین جا ملی ہو سے چھپاتی ہین اور ان کی وضع طول صدغ مین بطور تو ریب کے ہے اور انکا زوج نام ہو **فصل چوتھی پہلے جملہ سے فکین و رالفت کی ہڈی کے بیان مین** ہڈیان فک اعلی اور صدغ کی ان کے شمار کو ہم بیان کرتے ہین اسکے ساتھ درز جو فک علی مین ہین انکا بھی ذکر کرینگے پس ہم کہتے ہین کہ فک اعلی کے اوپر سے ایک درز مشترک تحدید کرتی ہے جسکی شرکت درمیان فک اعلی اور پیشانی کے ہو اور وہ درز ابرو کی جانب سے طرف کنپٹی کے جاتی ہو اور نیچے سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

فلک اعلیٰ کی حد پر واقع ہونگی جڑین ہین اور دونون جانب سے ایک درز فلک اعلیٰ کی حد پر جو از طرف گوش آتی ہو اور فلک اعلیٰ اور عظم وتدی مین مشترک ہو وہ عظم وتدی جو پیچھے اضراس کے واقع ہو پھر اسکے اخیر کا کنارہ وہ اسکے منتہا پر واقع ہے یعنے وہ کنارا دوبارہ جھکتا ہے طرف انسی فک اعلیٰ کے تھوڑا سا پس ایک درز سی ہو جاتی ہو جو فرق کرتی ہے درمیان اس فک کے اور درمیان اس درز کے جسکو ہم ذکر کرتے ہین وہ درز ایسی ہو کہ جو قطع کرتی ہو اعلاے حنک کو طولاً یہ حد و اربعہ فک اعلیٰ کے ہین لیکن وہ درزین جو اسکے حدود مین داخل ہین ان مین سے ایک وہ درز ہو جو قطع کرتی ہو اعلاے حنک کو طولاً اور ایک درز دوسری ہو جو شروع ہوتی ہو درمیان دونون ابرو سے لے کر تا محاذات ما بین ثنیتین کے یعنے اوپر کے اگلے دو دانت اور ایک درز اور ہو جو شروع ہوتی ہو دوسری درز کے مبدء سے اور مائل ہوتی ہو اس مقام سے اترتی ہوئی محاذات بین مابین رباعیہ اور ناب کے داہنی جانب سے چوتھی درز اسکے مثل ہے بائین طرف ان تینون درزون کے درمیان مین اور درمیان محاذات مناشئ اسنان مذکورہ کے دو ہڈیان جو بشکل مثلث ہین محدود ہوتی ہین لیکن قاعدے ان دونون مثلثون کے نزدیک مناشئ اسنان کے نہین ہین بلکہ دور آتی ہو قبل اسکے ایک قاطع جو قریب قاعدۂ منخرین کے ہو بایں صورت  اسلیے کہ تینون درزین اس درز قاطع سے مواضع مذکورہ تک تجاوز کرتی ہین اور نزدیک دونون مثلثون کے دو ہڈیان ایسی حاصل ہوتی ہین جنکو محیط ہوتے ہین دونون قاعدے مثلثون کے اور مناشئ اسنان اور دونون قسمین کنارے کی درزونسے ان دونون ہڈیون مین سے ایک کو دوسری سے جدا کرتی ہو وہ چیز جو اترتی ہے درز اوسط سے اس جہت سے ہر ایک ہڈی مین دو زاویۂ قائمہ پیدا ہوتے ہین نزدیک اس درز کے جو بطور عمود فاصل تری ہو اور ایک زاویہ حادہ نزدیک انیابین کے اور ایک زاویہ منفرجہ نزدیک منخرین کے پیدا ہوتا ہو درز فک اعلیٰ سے ایک وہ بھی درز ہو جو اترتی ہو درز مشترک علی سے یہ درز شروع ہوتی ہو کنارے چشم سے اور جسوقت پہونچتی ہو فقرہ تک یعنی مفاکیہ تک تو تین شعبون پر منقسم ہوتی ہو ایک شعبہ تو گذرتا ہو نیچے درز مشترک کے اوپر فقرہ چشم کے تا آنکہ متصل ہو کے ہو جاتا ہو اور ایک درز یعنے دوسرا شعبہ قریب یوین متصل ہوتا ہو بے اسکے کہ فقرہ مین داخل ہو اور تیسری درز یعنے تیسرا شعبہ وہ ہو اسیطرح متصل ہوتا ہو مگر فقرہ داخل ہو کر اور جو درز ان تینون مین اسفل ہو بقیاس اس درز کے جو زمیلا برہ ہو پس وہ مدور تر ہے اس مقام سے کہ مماس ہوتا ہو اسکو اعلاے حنک مگر وہ ہڈی جسے درز اول ان تینون و دو درزین سے جدا کرتی ہو وہ سب سے بڑی ہو اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہو جسکو درز ثانی جدا کرتی ہو اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہو جسکو درز ثالث جدا کرتی ہو **شرح الف** ناک کی منفعتین ظاہر ہین اور وہ تین ہین **پہلی منفعت** یہ ہو کہ وہ معین ہوتی ہو بسبب اس تجویف کے جسپر یہ شامل ہو استنشاق یعنی سونگھنے مین یہانتک کہ جمع ہوتی ہے اسمین ہواے کثیر اور قبل اسکے کہ دماغ مین پہونچتی ہو معتدل بھی ہو جاتی ہو اسواسطے کہ جو ہوا سونگھی جاتی ہے اکثر اسکے بوریہ مین پہونچتی ہو لیکن کسیقدر مقدار صالح اسمین سے دماغ مین بھی نفوذ کرتی ہے اور بھی اس استنشاق کے واسطے جس سے سونگھنا کسی قدر ہواے صالح کا مطلوب ہوتا ہے ایک مقام خاص مین جو آگے آلۂ شم کے واقع ہے جمع کی جاتی ہے تاکہ ادراک زیادہ ہو اور موافق لاحقہ مشموم کے ہو پس یہ تین منفعتین ایک منفعت مین ہین [illegible] ایک منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسری معتدل ہونا اسکا قبل اسکے کہ دماغ تک نافذ ہو تیسری جمع ہونا کسی قدر ہوا کا آگے آلۂ شم کے ضمن مین **دوسری منفعت** یہ ہو تقطیع حروف اور تسہیل اخراج حروف پر معین ہوتی ہے کہ ہوا کل اس مقام پر جمع نہو جاوے جسجگہ سے تقطیع حروف مطلوب ہو پس یہ دو منفعتین بایک ہی منفعت مین ہین بعد ازان جو فائدہ مقدار معین کرنے مین حروف کے دیتی ہے اسکی نظیر ایسی ہو کہ جیسے وہ ثقبہ منصوب جو پیچھے مزمار کے واقع ہے تقدیم اس ہوا کی کرتی ہے اور اس ہوا کے روکنے سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

متعرض نہین ہوتی ہو **تیسری منفعت** یہ ہے کہ جو فضول طرف سر کے رفع ہوتے ہین انکے واسطے ناک بمنزلہ پردے اور محافظ کے ہو کہ وہ فضول دیکھنے سے پوشیدہ رہتے ہین اور بھی اسکے نکال ڈالنے پر بذریعہ نفخ کے ناک مددگاری کرتی ہے یہ دو منفعتین اسی **تیسری منفعت** مین داخل ہین ناک کی ہڈیون کی ترکیب دو مثلث ہڈیون سے ہو جن دونون کے زاویہ اوپر سے ملجاتے ہین اور اول کے قاعدے قریب ایک زاویہ کے متماس ہوتے ہین اور ان دونون مثلثون مین بجہت دو زاویون کے جدائی ہوتی ہو اور دونون ہڈیان ہر ایک ان مین کی ایک ان دو غضروفون کنارے والی سے جو منفعتون مین مذکور ہوچکی ہین مرکب ہوتی ہے ان دونون ہڈیون کے نیچے کے کنارے پر دو غضروف نرم واقع ہین کہ انکے بیچ مین طول وسطانی پر ایک غضروف ایسا ہو کہ جسکا جزو اعلی جزو اسفل سے زیادہ سخت ہو اور حاصل یہ ہو کہ یہ غضروف ان دونون غضروفون سے صلابت مین زیادہ ہو منفعت اس غضروف وسطانی کی یہ ہو کہ ناک کے جدا جدا دو نتھنے بنادیتا ہے تاکہ جب دماغ سے کوئی فضلہ اترے تو اکثر ایک ہی نتھنے کی راہ سے نکلے اور سارا راستہ استنشاق کا جدھر سے ہوا ترویح دماغ کے واسطے جاتی ہو بند نکرے اسواسطے کہ اس ہوا سے روح دماغی کی تازگی ہو یہ دو غضروف کنارے والے جو ہین انکی تین منفعتین ہین **پہلی منفعت** ایسی ہو کہ جو مشترک ہو جملہ ان غضروفون مین جو کنارے ہڈیون کے واقع ہین اور اسکے بیان سے ہمکو فراغت ہوچکی ہو **دوسری منفعت** یہ ہو کہ کشادگی اور بخوبی گنجایش پیدا ہو اگر زیادہ استنشاق اور نفخ کی ضرورت ہو **تیسری منفعت** یہ ہو کہ معین ہو کر اونکی بجارہ خانی کی اسطرح پر کہ بوقت نفخ کے دونون غضروف کھلجائین اور جدا جدا ہوجائین اور کم ہوجائین اور لرزنے لگین دونون ہڈیان ناک کی باریک اور سبک پیدا کی گئین اسلیے کہ احتیاج طرف خفت کے زیادہ ہو بنسبت مضبوطی کے خصوصاً اس لحاظ کر ان مین ایسے اعضا نہین ملتے جو مورد آفات اور صدمات ہین اور بھی موضع مس سے یہ دونون ہڈیان دور تر واقع ہین **فک اسفل** یعنے نیچے کا جبڑا صورت اسکی ہڈیون کی اور جبڑے کی منفعت بخوبی معلوم ہو کہ وہ دو ہڈیون سے مرکب ہو ان دو ہڈیون کو نیچے ذقن کے ایک مفصل موثق جمع کرتا ہے اور دو کنارے ان ہڈیون کے جو باقی ہے ان مین سے ہر ایک کنارے پر ایک ہڈی خمدار بلند ہوتی ہو جو ترکیب پاتی ہے ایک زیادتی درست اور ہموار کی ہوئی کے ساتھ جو لگتی ہو اس ہڈی سے جو اس کنارے تک منتہی ہوتی ہو اور ایک دوسرے پر بوجہ بندش رباطات کے گر نہین سکتی

فصل پانچوین پہلے جملہ سے دانتون کی تشریح مین

دانت کل بتیس ہین اور جن دانتون کا نواجذ نام ہو بعض آدمیون مین نہین بھی ہوتے ہین اور یہ نواجذ وہ چار دانت ہین جو کنارون پر ہوتے ہین جنمین یہ چار دانت نہین ہوتے اس مین اٹھائیس دانت ہوتے ہین دانتون مین دو دانت دوہرے جنکو ثنیتان کہتے ہین اوپر کی طرف اور دو دانت جو ہرے جن کو رباعیتان کہتے ہین یہ بھی اوپر ہوتے ہین اور اسی طرح دو دو نیچے کی طرف ہین یہ دانت واسطے کاٹنے کے پیدا کیے گئے اور دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے ہین کہ انکو ناب کہتے ہین واسطے توڑنے کے پیدا ہوے چار یا پانچ دانت نیچے اوپر جنکو اضراس کہتے ہین یہ واسطے پیسنے کے مخلوق ہوے یہ سب بتیس یا اٹھائیس دانت مین نواجذ اکثر اوسط زمانہ مین اگتے ہین اور وہ زمانہ بعد سن بلوغ کے موقوف تک ہو اسلیے کہ سن وقوف تیس برس کے قریب تک رہتا ہے اور چونکہ یہ دانت اس سن مین اگتے ہین انکو اسنان حلم کہتے ہین دانتون کے واسطے جڑین ہین اور سر ہین تیز جو گڑتے ہین ان ہڈیون کے سوراخون مین جو دونون جبڑون مین انکو تھامے ہوئے ہین اور ہر ایک سوراخ کے گرد ایک زیادتی استخوانی گول پیدا ہوتی ہے جو شامل ایک دانت کو ہوتی ہو اور اسکو مضبوط کرتے ہین اس مقام پر قوے رباط اور سواے اضراس کے ہر دانت کے ایک ہی سر ہوتا ہے لیکن اضراس جو نیچے کے جبڑے پر ہوتے ہین کم سے کم ان کے دوسرے ہوتے ہین اور کبھی تین بھی ہوجاتے ہین خصوصاً دونون نواجذون کے واسطے اور وہ اضراس

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں اوپر کے جبڑے میں ہیں کم سے کم انکے واسطے تین سرے ہوتے ہیں اور کبھی چار بھی ہو جاتے ہیں خصوصاً دونون ناجذ کے واسطے اور کبھی
اضراس کے سرے اس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں بسبب انکے بڑے ہونے کے اور کام زیادہ متعلق ہونے کے اور زیادہ سرے اوپر کے اضراس
میں اسواسطے ہوتے ہیں کہ وہ معلق ہیں ثقل کا یہ حال ہے کہ اضراس کے میل کو خلاف جہت رؤس یعنی طرف بُن دندان کے کر دیتا ہے نیچے کے
اضراس کا ثقل مخالف انکے گرنے کے نہیں ہے **مترجم کہتا ہے** چونکہ اوپر کے اضراس کی جڑ فوقانی ہے یعنے فک اعلیٰ میں واقع ہے اور ثقل کا
بالطبع مائل بطرف فک اسفل ہے جبھی انکا سرے اسطرف کا جسم بوجہ ثقل طبعی کے زیادہ ہوا اور سرے بھی متعدد ہوئے تحتانی اضراس کا حال
بنظر ثقل طبعی کے مخالف اضراس فوقانی کے ہے کہ انکے ثقل کا میل طبعی ان کی جڑون کی طرف ہے اسی جہت سے یہ ثقل انکے گرنیکا مخالف نہیں
ہے بلکہ انکے سرونکا بوجھ مائل بجڑون کی طرف ہے اس سے انمین سرے زیادہ نہیں ہوئے **متن** کسی ہڈی میں حس یقیناً نہیں ہے کہ وہ بذات
خود چوٹ وغیرہ کے صدمہ کو دریافت کرے مگر دانتون میں جو از قسم ہڈیون کے ہیں البتہ حس ہے جالینوس نے بھی کہا ہے اور تجربہ بھی شاہد ہے
کہ دانتون میں حس ہے ایک قوت جو دماغ سے آتی ہے اسنے دانتونکی حس پیدا عانت کی ہے تاکہ انکو درمیان سرد اور گرم اور دیگر مضرات کے
تمیز حاصل رہے **فصل چھٹی جملہ اولیٰ سے پشت کی منفعت کے بیان میں** پشت کی خلقت چار منفعتون کے واسطے
ہے **پہلی منفعت** یہ ہے کہ وہ راہ ہے نخاع کی جسکی طرف حیوان اپنی بقا میں محتاج ہے اسکا تفصیلی بیان تو خاص اسکے مقام پر
کرینگے مگر یہان مجملاً کہتے ہیں کہ اگر سب پٹھے دماغ سے نکلتے جس قدر کہ تعداد سوقت سر کی ہے اس سے بہت بڑی ہوتی اور بدن
پر اسکے بوجھ کا اٹھانا بہت دشوار ہوتا اور پٹھے کو منتہاے اطراف تک پہونچنے میں مسافت بعید قطع کرنی پڑتی اور ہمیشہ معرض
آفات اور انقطاع رہتے پٹھون کا طول ان کی قوتون کو اعضاے ثقیلہ کے جذب کرنے میں طرف مبادی اور اصول انھین اعضا کے
سست کر دیتا بنظر ان قباحتون کے خالق جل جلالہ نے اتمام نعمت کر کے دماغ سے ایک جزو جسے ہم نخاع کہتے ہیں اتارا اسفل بدن
تک مثل نہر کے تاکہ اسکے ذریعہ سے قسمت عصب کی اسکے جنبات اور اطراف میں پوری ہو جائے اور مؤخر کی جانب یعنی بطرف
پشت اسے رکھا اسلیے کہ اسکی موازات اور سامنا اور قربت اعضا کی بحسب مناسب باقی رہے بعد اسکے پشت کو گذرگاہ محفوظ اس
نخاع کے واسطے مقرر فرمایا **دوسری منفعت** یہ ہے کہ پشت ذریعۂ محافظت اور سپر ہے واسطے اعضاے شریفہ کے جو اسکے سامنے
رکھے ہیں اسیواسطے پشت میں کانٹے اور گریان پیدا کی گئین **تیسری منفعت** یہ ہے کہ پشت پیدا کی گئی اسواسطے کہ بنیاد ہو کل
ہڈیون کے واسطے جیسے وہ لکڑی جو ناؤ کی جڑ میں پہلے لگائی جاتی ہے اسکے بعد اور لکڑیان گاڑی اور بندھی جاتی ہیں اسیواسطے
پشت خلقت میں سخت اور مضبوط بنائی گئی **چوتھی منفعت** یہ ہے کہ بدن انسان کا قوام اور استقلال پشت سے حاصل ہوتا ہے
اور مختلف جہات میں حرکت کرتا ہے جھکنا اور پھیلنا اسپر قدرت بذریعہ پشت کے ہوتی ہے اسیواسطے پشت میں فقرے گندھے ہوئے
پیدا کیے گئے ایک ہڈی بڑی مقدار کی نہین پیدا کی گئی اور جوڑ ان فقرون کے نہ بہت نرم بنائے گئے کہ قوام بدن میں سستی پیدا کرین
اور نہ بہت مضبوط بنائے گئے کہ پھرنے کو منع کرین **فصل ساتوین جملہ اولیٰ سے فقرات پشت کے بیان مین**
فقرہ اس ہڈی کو کہتے ہیں کہ جسکے بیچ میں ایک سوراخ ہو جس میں نخاع نفوذ کرے فقرہ میں چار زیادتیان ہوتی ہیں داہنے اور
بائین دونون جانبون اور دونون میں ہوتی ہیں اور دو زیادتیان نیچے اور دو اوپر کی ہیں اوپر کی زیادتی کا نام شاخص فوقانی اور نیچے
کی زیادتی کا نام شاخص تحتانی ہے اور اسکو منکسہ بھی کہتے ہیں اور کبھی چھ زیادتیان بھی ہوتی ہیں چار ایک طرف اور دو ایک طرف

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور کبھی آتد بھی ہوتی ہین منفعت ان زیادتیون کی یہ ہے کہ اتصال مفصلی مین انتظام پیدا ہو جائے کسی جگہ پر بذریعہ فقرہ یعنے مغا کچہ فقا کے اور
کسی جگہ پر بذریعہ ان سرون کے جو رؤس لقمیہ کہلاتے ہین ان فقرون کے واسطے زوائد ہین انکی یہ منفعت نہین ہے جو اوپر بیان ہوئے
بلکہ یہ زوائد واسطے حفاظت کے مخلوق ہوئے اور قائم مقام سپر کے ہین کہ اپنے اوپر لیتے ہین اس صدمے کو جو ان اعضاے شریفہ کیطرف
متوجہ ہوا اور لپٹے ہین انپر رباطات اور یہ زوائد چوڑے اور سخت ہڈیان ہین کہ جو طول فقرات پر رکھی گئی ہین ان مین جو فقرہ کے نیچے
رکھا گیا ہے اسکو شوک اور سناسن کہتے ہین اور جو فقرہ کے یمین و یسار مین ہے اسکو اجنحہ کہتے ہین اور ان زوائد سے حفاظت کی منفعت
جو چیز کہ طول بدن مین رکھی ہو اسکے زیادہ ہوتی ہے عصب اور عروق اور عضل سے بعض اجنحہ جو متصل ضلاع کے ہین ان مین ایک
منفعت خاص اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ ان اجنحہ مین نقرے پیدا کیے گئے ہین اسلیے کہ ان اجنحہ سے جب رؤس اضلاع کے محدب ہو کر
مرتبط ان فقرات یعنے مغا کچون مین منہدم یعنے درست ہو جائین کہ وہیان کا کچھ حصہ نمایان نہو ہر جناح کیواسطے ان اجنحہ مین دو دو فقرے
ہین اور ہر ضلع کیواسطے دو دو زبادتیان محدب ہین جو ان فقرات مین پیوست ہوتی ہین بعض جناحون کے دو سر ہین کہ وہ مشابہ جناح مضاعف
یعنے دو ہرے بازو کے ہوتا ہے اور یہ بات گردن کے مہرون مین ہے کہ اسکی منفعت آگے بیان ہوگی فقرات کیواسطے سواے بیچ کے ثقبہ کے
اور بھی سوراخ مین اسلیے کہ اسمین ہو کر عصب داخل ہوتا ہے اور نکلتا ہے اور رگون کی در آمد بر آمد انھین سوراخون سے ہوتی ہے کوئی ثقبہ پیدا
ایک ہی فقرے مین پایا جاتا ہے اور کوئی فقرہ دو ثقبون مین شرکت تمام ہوتا ہے اسکا مقام حد مشترک ہے درمیان دونون فقرون کے اور کبھی
فقرے کے نیچے اور اوپر دونون جانب ثقبہ ہوتا ہے۔ اور کبھی ایک ہی طرف اور کبھی ایک فقرے مین پورا نصف دائرہ اس ثقبہ کا ہوتا ہے
اور کبھی ثقبہ ایک فقرے مین نصف دائرہ سے زیادہ ہوتا ہے اور دوسرے مین چھوٹا ثقبہ کی پیدایش دونون جانب فقرے مین ہوئی
اور پیچھے فقرے کے نہوئی اسلیے کہ جو پیچھے ثقبہ ہوتا تو محافظت اس چیز کی جو داخل اور خارج اس مقام سے ہوتی ہے نہو سکتی اور بھی
چونکہ فقرہ جانب خلف سے مورد صدمات ہے وہان پر ثقبہ ہونا مناسب نہین تھا اور فقرے کے آگے ثقبہ اسواسطے نہوا کہ اگر پیش رو
ہوتا تو ان مقامات مین واقع ہوتا جن پر میل بدن کا از روے ثقل طبعی اور حرکت ارادی کے ہے اور یہ حرکات اسکو ضعیف کر دیتے
اور یہ بات نرمتی کہ ثقبہ کے اندر جو چیزین گذر کر ربط دیتی ہین اس بندش مین استواری باقی رہتی اور میل طبعی بھی ان اعصاب
کے مخرج پر تنگی پیدا کرتا ہے اور اسجگہ پر ستی واقع ہوتی۔ یہ زوائد جو واسطے حفاظت کے ہین کبھی انکے محیط رباطات اور عصب
ہوتے ہین اور رباطات ان کے گرد محیط ہو کر چلتا اور نرم کر دیتے ہین تاکہ جو گوشت انسے مماس ہوا سکو ان کی سختی کی اذیت نہ
پہونچے زوائد مفصلیہ بھی ایسے ہی ہین کہ وہ بھی مضبوط ہین اور بعض انکا بعض سے نہایت مضبوطی سے ملا کر رکھا گیا ہے تعقیب اور
ربط سے بطرز لیکن انکی تعقیب آگے سے زیادہ مضبوط ہے اور پیچھے سے نرم اور نامضبوط کیونکہ حاجت جھکنے اور دوہرے ہونیکی آگے
زیادہ ہے بہ نسبت پیچیدہ ہونے اور الٹا دوسرا ہونے پشت کیطرف سے اور جب رباطات پشت کی جانب نرم ہے جو فضا اسمقام پر واقع ہے
اسکو اگرچہ کچھ کم ہو رطوبات لزجہ بھر دینگے فقرات پشت کے چونکہ انکی تعقیب مین افراط مضبوطی کی گئی ہے مثل استخوان واحد کے ہو گئے ہین اس
خلقت کا فائدہ ثبات اور سکون مین ہوتا ہے اور نرمی ان کی جو چند ہڈیون کی پیدایش سے حاصل ہوئی ہے وہ حرکت مین فائدہ دیتی ہے فصل

آٹھوین از جملہ اولی گردن کی تشریح مین اور اسکی ہڈیون کے بیان مین

گردن کی پیدایش واسطے قصبۂ ریہ کے
ہے اور قصبۂ ریہ کی پیدایش مین جو منفعتین ہین ان کو اپنے مقام مین ذکر کرینگے چونکہ فقرے گردن کے اور خصوصاً اوپر کا فقر محمول ہے

اُس چیز پر جو اسکے ماتحت اور پشت میں ہو واجب ہو کہ یہ فقرہ چھوٹا ہو اسواسطے کہ محمول کا سبک ہونا حامل سے ضرور ہے جبکہ قت ارادہ حرکات کا اور ثقل طبعی کے کیا جائے اور جبوقت کہ پہلے نخاع کا غلیظ اور عظیم ہونا مثل دل نہر کے واجب ہوا کیونکہ جو چیز جزو اعلیٰ کی اقسام مخصب سے خاص ہو وہ بہ نسبت اس چیز کے جو اسفل کو خاص ہو بڑی ہونی ضرور ہے اسیواسطے واجب ہوا کہ ثقبہ فقرات عنق کے بہت وسیع ہوں اور جبکہ چھوٹا ہونا اور تجویف میں وسعت ہونی ان دونوں وجہوں سے جرم فقرہ کا رقیق ہو گیا اس جہت سے ضرور ہوا کہ یہاں وثاقت اور مضبوطی میں ایک ایسی چیز معین ہو جو اس ضعف کا تدارک کرے جسکا ذکر اوپر کی فصل میں ہو چکا ہے یعنے ثقل طبعی اور حرکات ارادی پس وہ معین اس فقرے میں صلابت کی زیادتی مقرر کی گئی یعنے فقرہ عالیہ سب فقروں سے زیادہ مضبوط پیدا کیا گیا اور چونکہ جرم ہر فقرہ کا گردن کے فقروں میں سے رقیق ہے اسیواسطے ان کے سناسن چھوٹے پیدا کئے گئے اسواسطے کہ اگر یہ بڑے پیدا کیے جاتے تو فقرات کو آمادگی ٹوٹ جانے اور آفت رسیدہ ہونے کی زیادہ ہوتی سنسنوں کی وجہ سے اور جب سنسنے چھوٹے ہوے تو اجنحہ بڑے پیدا کیے گئے جن میں دو دو سرے ہیں وہ جنہ بہ نسبت اور جناحون کے اور چونکہ حاجت فقروں کو طرف حرکت کے زیادہ ہو بہ نسبت ثبات اور سکون کے اسواسطے کہ اٹھانا فقروں کا عظام کثیرہ کو اسقدر نہیں ہے جتنا فقروں کے ماتحت چیزوں کو اٹھانا پڑتا ہے اسی سبب سے مفاصل گردن کے مہروں کے نرم پیدا کیے گئے بہ نسبت مفاصل ماتحت گردن کے اور چونکہ جو چیز بوجہ نرمی کے ان کی مضبوطی میں سے فوت ہو گئی تھی اسکے مثل خواہ اس سے زیادہ بجہت احاطہ عصب و عضل اور عروق کے وثاقت اور استواری پیدا ہو گئی اسوجہ سے مفاصل کی وثاقت میں زیادہ تاکید نہیں کی گئی اور نہ مفاصل کی شدت توثیق میں بوجہ ان کے نرم ہونے کے کمی ہونے پائی بلکہ بمقدار محتاج الیہ کے ان کی نرمی اور احاطہ عصب اور عضل وغیرہ کافی ہو گیا۔ **مترجم کہتا ہے** جسقدر ضرورت مضبوطی مفاصل کی تھی بجہت مہروں کے نرم ہونے کے اس سے زیادہ ضرورت کا احتمال تھا لیکن چونکہ مہروں کے گرد عصب اور عضل اور عروق اسقدر مجتمع ہوے کہ مہرے کی مضبوطی جسقدر بحالت صلابت ہونی چاہیے اب باوجود نرم ہونے کے اسیقدر بلکہ اس سے زیادہ پیدا ہو گئی اسیوجہ سے مفاصل کی مضبوطی میں زیادہ اہتمام نہیں کیا گیا بلکہ جتنی مضبوطی مفاصل کے مناسب تھی اسیقدر باقی رہی **متن** زوائد مفصلیہ شاخصہ گردن کے اوپر اور نیچے بڑے بڑے اور بہت چوڑے نہیں پیدا کیے گئے جیسے گردن کے نیچے کے زوائد کی خلقت ہوئی ہو بلکہ گردن کے زوائد مفصلیہ کے قاعدے طولانی اور رباط نرم بنائے گئے اور مخارج انکے عصب کے مشترک رکھے گئے جس طرح ہم نے اوپر ذکر کیا وجہ اسکی یہ ہو کہ چونکہ ہر فقرہ کا جرم پتلا اور حجم صغیر تھا اسکو تحمل وسعت مجاری نخاع نہیں تھا کہ خاص طور سے ثقبہ اس میں رکھے جاتے سوا اس فقرے کے ان میں سے جسکو ہم لکھ گئے مستثنیٰ کرینگے اور اسکی مفصل کیفیت ذکر کرینگے اب ہم یہ کہتے ہیں کہ مہرہ گردن کے شمار میں سات ہیں اور یہی مقدار عدد اور طول میں معتدل ہو اور ہر ایک فقرے کے واسطے ان میں سے سوائے فقرہ اولیٰ اور ثانیہ کے کل گیارہ زوائد مذکورہ ہیں کہ ایک سنسنہ اور دو جناح اور چار زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر اور چار نیچے یہ سب گیارہ ہوے اور ہر جناح کے اوپر شعبہ اور ایک دائرہ ہے جو مخرج عصب ہر دو فقروں کے درمیان میں بصنعت قسمت پاتا ہو لیکن پہلے اور دوسرے مہرے کے واسطے چند خواص ایسے ہیں کہ وہ انکے غیر میں نہیں پائے جاتے **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ حرکت سر کی یمین و یسار ترکیب پاتی ہو اس مفصل سے کہ جو درمیان سر اور فقرہ اولیٰ کے ہو اور حرکت سر کی آگے اور پیچھے ترکیب پاتی ہو اس مفصل سے جو درمیان سر اور فقرہ ثانی کے ہو اب واجب ہوا کہ پہلے ہم مفصل اول کو بیان کریں مفصل اول کی یہ صورت ہو کہ دونوں شاخصہ فقرہ اولیٰ کے اوپر کی طرف دونوں جانبوں یمین و یسار سے دو نقرہ پیدا کیے گئے کہ ان دونوں میں دو زائدتیاں استخوان سر کی داخل ہوتی ہیں جسوقت ایک زائدتی انمیں کی بلند ہوا اور دوسری اندر ہو جائے تو سر زمینہ والی

HAKEEM SHOUKAT ALI

طرف مائل ہوتا ہو اور اس فقرہ پر دوسرے مفصل کا ہونا ممکن نہین ہو اس جہت سے اسکے واسطے دوسرا فقرہ علیحدہ بنایا گیا کہ وہی فقرۂ ثانیہ ہو
اور اسکے جانب مقدم سے جو بطرف باطن ہو ایک زیادتی طویل درخت رویدہ ہوئی جسکا گندہ اور نفوذ ثقبہ فقرۂ اولی مین آگے نخاع کے
ہوتا ہو اور ثقبہ ان دونون مین مشترک ہو اور یہ ثقبہ پیش وپس زیادہ طول رکھتا ہے بہ نسبت داہنے اور بائین کے اسلیے کہ ابین پیش اور پس
کے دو چیزین نفوذ کرنے والی ہین کہ جنکے مکان مین گنجایش بہ نسبت نافذ واخذ کے زیادہ درکار ہو اندازہ عرض کا موافق ٹھہرے نافذ کے
ان دونون سے مقرر کیا گیا ہو اور اکبر نافذ نخاع ہو اور اس زیادتی کا نام سن ہے نخاع اس زیادتی سے بسبب رباطات قویہ کے پوشیدہ
گردیا گیا ان رباطات کی پیدایش اسواسطے ہوئی کہ ناحیہ سن کو ناحیہ نخاع سے جدا کردین تاکہ سن نخاع کو شکستہ نکرے اپنی حرکت
سے اور اسکے مکان مین تنگی پیدا کرے یہ زیادتی فقرہ اولی سے برآمد ہوتی ہے اور استخوان راس کے فقرہ مین ڈوب جاتی ہو اور اسکے
گرد وہ فقرہ ٹھہرتا ہو جو استخوان سر تنا ہو اور اسی سے حرکت سر کی آگے اور پیچھے ہوتی ہو یہ سن آگے کی جانب دو منفعتون کے واسطے
پیدا کیا گیا **ایک** تو یہ نہایت محافظت کرے **دوسری** منفعت یہ کہ نلی جانب مہرہ کے داخلی ہو خارجی نہو۔ فقرۂ اولی کی خاصیت یہ ہے
کہ اس مین سنسنہ نہین ہو اسواسطے کہ اگر ہوتا تو اس مین ثقل پیدا ہوتا اور اسکے سبب سے معرض آفات ہوتا اسلیے کہ جو زیادتی کسی ضرر
قوی کی دافع ہوتی ہے وہ اکثر کسر اور آفات کو ضعیف مین پیدا بھی کرتی ہو اور یہ بھی سنسنہ نہونے کی وجہ ہو کہ اگر ہوتا تو عضل اور عصب
کثیر جو اسکے گرد رکھے گئے ہین اسکے سر شکستہ ہونے کا خوف تھا یا اگر حاجت اس مقام ایسے شوک نگاہدار نمہ کی کم ہے اسلیے کہ یہ فقرہ
مثل بیت مدفون اور پوشیدہ چیز کے ہو فقرہ بعید کی محافظات کے اندر جو کہ پہونچنے کے آفات سے محفوظ ہے اور انھین وجوہ سے انمین
اجنحہ بھی منفرق نہین ہوئے خصوصاً جو وقت عصب اور عضل کی اکثر مقدار انکی اس فقرے کے دونون پہلوؤن مین یہ تنگی رکھی گئی اسلیے کہ
اسکے مبدا سے نہایت قریب ہو جو اجنحہ کے واسطے مکان مین گنجایش باقی نرہی فقرۂ اولی کو ایک یہ بھی خصوصیت ہو کہ عصبہ اسکے جانبین اور
ثقبہ مشترکہ سے نہین نکلتا بلکہ ان دو ثقبون کے نکلتا ہو جو اسکے اوپر کے دونون جانبون سے متصل ہین بطرف پشت کے اسلیے کہ اگر مخرج عصب
کا وہ مقام ہوتا کہ جس جگہ پر سے دونون زیادتیان سر کی برآمد ہوتی ہین اور فرو رفتہ ہوجاتی ہین اور جس جگہ ان دونون کے حرکات قوی ہوتے
ہین ہر آئینہ عصب کو اس سے مضرت شدید پہونچتی اسی طرح اگر مخرج عصب کا اس مقام پر ہوتا جس جگہ پہ دوسرے فقرہ مین دونون زیادتی
فقرۂ اولی کی درآتی ہین وہ زیادتیان فقرۂ اولی کی جو دونون فقرہ ثانیہ مین بذریعہ مفصل نرم کے جو متحرک آگے پیچھے ہو داخل ہوتی ہین تب
بھی ضرر ہوتا ہو مخرج عصب کا اس لائق بھی نہ تھا کہ آگے اور پیچھے سے نکلتا بنظر ان اسباب کے جو اور مہرون کے بیان مین ذکر کیے جائینگے
ورنہ اس لائق تھا کہ جانبین سے آگے کیطرف ہوتا اسواسطے کہ جانبین کی ہڈی پتلی ہے بسبب واقع ہونے اس زیادتی کے جسکا نام سن ہے
پس چارہ کار یہی ٹھہرا کہ نزدیک مفصل راس کے تھوڑا سا اور طرف پشت کے جانبین سے اسکی جگہ قرار پائے یعنی جہان سے یہ عصب نکلین
قرار پائے درمیان خلف اور جانب کے بہ نظر ضرورت کے یہ بھی واجب تھا کہ دونون ثقبہ چھوٹے ہون پھر یہ بھی ضرور ہوا کہ عصب دقیق ہون
اور دوسرے مہرے مین جب یہ بات ممکن نہ تھی کہ مخرج عصب کا اسمین اوپر سے ہو جیسا پہلے مہرے مین ہوا اسلیے کہ اسمین خوف تھا کہ
اگر اسکا مخرج عصب بھی مثل فقرۂ اولی کے ہو تو بہ سبب حرکت فقرۂ اولی کے عصب ٹوٹ جاے اور ضریہ ہوجائے اس حرکت فقرہ اولی
سے وہ حرکت مراد ہو کہ جو واسطے جھکانے سر کے آگے کیطرف یا پلٹنے سر کے پیچھے کیطرف ہوتی ہو اور یہ بھی ممکن نہ تھا کہ مہرہ ثانیہ مخرج عصب کا آگے یا
پیچھے ہو بنظر اسی وجہ کے جو ابھی مذکور ہوئی اور نہ یہ ممکن تھا کہ مخرج عصب بیچ وسیار مین ہو ورنہ یہ مخرج عصب فقرۂ اولی کے مخرج

HAKEEM SHOUKAT ALI

عصب سے شرکت رکھتا اور ہر آئینہ عصب ثابت بنظر ضرورت کے باریک ہوتا اور منابت اول کی کمی کی تلافی نہوتی اور حاصل ان اعصاب سے ازواج ضعیفہ کیجا ہونے اور فقرۂ اولیٰ کی شرکت بھی بدستور ہوتی اور فقرۂ اولیٰ مین اگر دونون جانب سوراخ ہوتے اسکا فساد حال تو اوپر بیان ہو چکا ان وجوہات سے واجب ہوا کہ ثقبے فقرۂ ثانیہ کے دونون جانب سفنسہ مین ہون اسمقام پر جہان محاذات دونون ثقبہ فقرۂ اولیٰ کے بھی باقی رہے اور جرم فقرۂ اولیٰ کا دونون کی شارکت کا متحمل ہو زیادتی سن کی جو دوسرے فقرہ مین نکلتی ہے بذریعہ ایک رباط قوی کے فقرۂ اولیٰ سے بندھی ہوئی ہے مفصل سر کا فقرۂ اولیٰ کے ساتھ اور مفصل سر مع فقرۂ اولیٰ کے فقرۂ ثانیہ کے ساتھ ہے اور یہ دونون مفصل کل فقرات مفاصل کے نسبت نرم ہین اسلیے کہ ان دونون کو طرف ان حرکات کے حاجت شدیدہ ہے جو ان دونون سے ہوتے ہین یعنے سر سے اور فقرۂ اولیٰ مع فقرۂ ثانیہ کے اور یہ بھی حاجت ہے کہ یہ نسبت اور حرکات کے یہ حرکات پورے اور ظاہر نہون اور جسوقت سر کو مع مفصل ایک دو فقرون کے حرکت ہوتی ہے دوسرا ان دونون کا اپنے مفصل کے ساتھ لازم ہو جاتا ہے اور مفصل مع اس فقرہ لازم کے بمنزلہ شئے واحد کے ہو جاتا ہے یہان تک کہ اگر سر کو آگے اور پیچھے حرکت ہو اسوقت سر مع فقرۂ اولیٰ کے بمنزلہ استخوان واحد معلوم ہوتا ہے اور اگر سر کو طرف جانبین کے بلا ارب حرکت ہو تو فقرۂ اولیٰ اور ثانیہ بمنزلہ استخوان واحد کے ہو جاتے ہین اسیقدر ہمارے ذہن مین کیفیت گردن کے فقرون کی اور انکے خواص تھے جو لکھے گئے

فصل ساتوین از جملۂ اولیٰ استیہ کے فقرات اور انکی منفعت کے بیان مین

فقرے سینہ کے جن سے اضلاع متصل ہوتے ہین اور بعد اتصال کے اعضاے نفس کو گھیرتے ہین یہ گیارہ فقرے ہین جنمین سناسن اور اجنحہ ہین اور ایک فقرہ اسکے واسطے دو جناح نہین ہین پس سب بارہ فقرے ہوے اور ان فقرون کے سناسن مساوی نہین ہین اسواسطے کہ جو سنسنہ متصل اعضاے شریفہ کے ہے وہ بڑا اور قوی تر ہے اجنحہ مہرون صدر کے سخت ہین اور مقام کے مہرون سے اسلیے کہ اتصال اضلاع کا انھین مہرون سے ہوتا ہے سات فقرے اوپر والے فقرات صدر کے سناسن بڑے ہین اور اجنحہ غلیظ ہین تاکہ قلب کی نگہبانی بطور کامل کیجاے اور جبکہ سناسن کے سرے اسمین در آئے تو ان کی زوائد مفصلیہ چھوٹی اور عریض بنائی گئی تو تک اسلیے کہ انکی زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر کیطرف وہی ہین کہ جنھین فقرے التقام کے ہین یعنے وہ مغاک جن کے اندر مہرے چھپ جاتے ہین اور مفصلیہ شاخصہ جو نیچے کی جانب ہین ان مین سے نکلتے ہین وہ حدبہ کہ جو فقرون مین منہدم ہوے ہین اور اسکے سناسن کا انحداب پہلو کیطرف ہوتا ہے اور دسوین زیادتی عضلی کے اوپر یعنے نوین زیادہ اسکی سناسن گھٹے ہوے اور مضبوط ہین اور اسکی زوائد مفصلیہ کے واسطے دونون طرف سے مغاک ہین بے لقمہ کے اسلیے کہ اسکا التقام اوپر اور نیچے دونون جانبون سے ہوتا ہے پھر جو دسوین مفصل کے نیچے ہے اسکا التقام اوپر سے ہے اور فقرہ اسکا نیچے سے اور سناسن اسکے منحدب اوپر کیطرف اور قریب ہے کہ ان سب کے منافع ہم ذکر کرین۔ بارھوین فقرہ کے واسطے جناح نہین اسلیے کہ شدت حاجت بسبب اضلاع کے کم ہے اور نگہبانی کی منفعت کیواسطے ایک دوسری تدبیر کی گئی ہے کہ جو ساتھ منفعت وقایہ کے ایک اور منفعت کو جامع ہے بیان اسکا یہ ہے کہ مہرۂ قطن یعنے میان دوران کے ان مین حاجت عظم زیادہ ہے اور مفاصل کی مضبوطی بھی زیادہ درکار ہے اسلیے کہ وہ اپنے اوپر کی چیز کا بوجھ اٹھائے ہین اسواسطے حاجت ہوئی کہ فقرہ اور تقسیم مفاصل مین بعدہ کثیر ہون پس انکے مفاصل کے زوائد دو چند کیے گئے اور اسکی بھی حاجت ہوئی کہ جسطرف سے کہ خرزہ یعنے مہرۂ قطن متصل بارھوین فقرہ صدر کا ہے اسکے مشابہ ہو لہذا اسکے زوائد مفصلیہ مضاعف کیے گئے اور جو چیز قابل جناح کے نہین تھی ان زوائد مین خروج ہو گئی بعد اسکے زیادہ تعریض لاحق ہوئی قریب ہے جو چیز کہ عریض ہوئی ہے بمشابہ جناح کے ہو جائے اسطرح کی خلقت مین دونون منفعتین جمع ہو گئین یعنی جناح کا بھی کام نکل آیا اور استواری بھی پیدا ہوئی یہ بارھوان فقرہ وہی ہے کہ جسکے متصل کنارہ حجاب صدر کا ہے اور اس بارھوین مہرے تک

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جتنے مہرے ہین انکا چھوٹا ہونا اس طور کی مضبوطی سے کہ انکے زوائد مفصلیہ زیادہ کیے جائین مستغنی ہو بلکہ نزدیکی اسقدر کہ جو سناسن اور اجنحہ سے پیدا ہوتی ہو کثیر زوائد سے انکے بے پروا کرتی ہو اور چونکہ مہرے سینہ کے گردن کے مہرون سے بڑے تھے اسلیے ثقبہ مشترکہ دو مہرون پر برابر منقسم نہوا بلکہ تھوڑی تھوڑی کمی و بیشی اسطرح پر ہوئی کہ اوپر کے مہرے کو اس ثقبہ سے بڑا حصہ ملا اور نیچے کے مہرے کو کم اور یہی کمی و بیشی درجہ بدرجہ ایسی نسبت پر واقع ہوئی کہ ایک ثقبہ پورا ایک ہی مہرے کے واسطے مقرر ہوا جو دسوان مہرہ ہے اور باقی مہرے سینہ اور قطن کے انکا جرم متحمل اسبات کا ہوا کہ پورے ثقبہ کو برداشت کرلے لہذا مہرہ قطن مین ایک داہنا اور ایک بایان رکھا گیا واسطے خروج عصب کے **فصل دسوین جملہ اولی سے فقرات قطن کے بیان مین** فقرات قطن یعنے میانہ دوران بجانب پشت فقرات قطن سناسن اور اجنحہ چوڑے ہوتے ہین اور زوائد مفصلیہ اسفل کی جانب کے ایسے عریض ہین کہ مشابہ اجنحہ ناقبہ کے ہین اور یہ پانچ فقرے ہین اور قطن مع عجز کے بمنزلہ قاعدہ کے ہو واسطے کل پشت کے اور تنہا قطن دعامہ اور حامل ہو واسطے استخوان عانہ کے اور منبت ہو پانون کے پٹھون کا **فصل گیارھوین تشریح مین عجز کے** مہرے عجز کے تین ہین اور وہ نہایت مضبوط فقرے ہین ازروے تہندم یعنے درستی اور استواری مفصل کے اور اجنحہ کے عریض ہونے مین بھی یہ فقرے سب فقرون سے زیادہ ہین عصب ان ثقبون سے ان فقرون کے نکلتا ہو کہ حقیقتاً ان کی جانبین پر نہین واقع ہین تاکہ مفصل ورک کی مزاحمت انکو نہ پہونچے بلکہ مفصل سے دورتر اور بہت داخل بطرف قدام اور خلف کے ہین اور مہرہ ہان عجز کی مشابہ مہرون قطن کے ہین **فصل بارھوین تشریح عصعص مین** تہیگاہ کی ہڈی جسکا عصعص نام ہے مرکب تین فقرون غضروفی سے ہو کہ ان کے واسطے زوائد نہین ہین عصب کی پیدائش انکے ثقبہ مشترکہ سے ہوتی ہو جسطرح گردن مین ہے بوجہ چھوٹے ہونے فقرات کے اور تیسرے فقرے کنارے سے ایک عصب مفرد نکلتا ہو کہ وہ زوج نہین ہو **فصل تیرھوین مثل خاتمہ کے منفعت پشت مین** پشت کی ہڈیون کی نسبت کلام مناسب جدا جدا کر چکے اب مجموع پشت کی منفعت مین ایک کلام جامع ختم کرتے ہین ساری پیٹھ بمنزلہ شی واحد کے ہو اور جو افضل اشکال تھی یعنے شکل مستدیر اسکو ملی ہو اسلیے کہ شکل مستدیر نسبت سب شکلون کے قبول آفات بروقت صدمات کے کم کرتی ہو اسیواسطے قبہ دار بنائی گئی اوپر کے فقرون کے سرے نیچے کیطرف اور نیچے کے سرے اوپر کیطرف اور جمع ہوگئے نزدیک واسطے کے جو دسوان فقرہ ہو اور یہ دسوان فقرہ قبہ دار نہوا اگر کسی طرف اسی مین قبہ ہوتا تو دونون کنارے سرے نیچے اوپر کے اسپر مزاحم نہوتے۔ اور باندازہ نہ جھکنے اور جگہ بناتے کہ درست بیٹھین۔ دسوان فقرہ واسطہ ہو واسطے سناسن کے عدد مین واسطہ نہین مجموع ہو بلکہ طول مین ہرگاہ کہ پشت محتاج حرکت دوہری ہونے اور جھکنے کی طرف جانبین کے ہو اور یہ بات اسطور پر تمام ہوتی ہو کہ واسطہ ضد اس حرکت مین نہ مائل ہوتا ہو اور واسطہ کی فوقانی اور تحتانی چیزین بطرف اس جہت حرکت کے مائل ہوتی ہین گویا کہ دونون کنارے پشت کے مائل ہوتے ہین ملجانے پر اسلیے پشت کے واسطے لقم نہین پیدا کیے گئے بلکہ فقرے مخلوق ہوے بعد اسکے لقمہ تحتانی اور فوقانی متوجہ کیے گئے اسیواسطے کی طرف فوقانی تو نازل اور تحتانی صاعد تاکہ زوال اسیواسطہ کا ضد جہت میل مین آسان ہو اور فوقانی کو یہ بات حاصل ہو کہ طرف اسفل کے کھنچ جائے اور تحتانی کو یہ بات حاصل ہو کہ بطرف فوق کے منجذب ہو جائے **فصل چودھوین اضلاع کی تشریح مین** اضلاع یعنی پسلیان حفاظت کرتی ہین آلات تنفس کو جنہین گھیرے ہوے ہین اور اسیطرح بچاتی ہین آلات غذا کے اعالی کو یعنے اوپر والے آلات جیسے فم معدہ اور پسلی سب ملکر ایک استخوان واحد نہین بنائی گئین ورنہ ثقل پیدا ہوتا اور کسی جگہ آفت پہنچتی تو تمام عضو ماؤف ہوجاتا یہ بھی ایک فائدہ تعدد پسلیون کا ہے کہ جسوقت حاجت زیادہ ہوتی ہو بالطبع

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ امتلاء غذا سے ممتلی ہون یا نفخ ہو اور مکان وسیع کے واسطے ہوا کے تجذب کی ضرورت ہو تو انبساط اضلاع کا سہل ہو جائے اور یہ بھی ایک فائدہ ہو کہ اگر پسلیان متعدد ہون تو ان کے درمیان مین عضل صدر کے وہ عضل کہ جو افعال تنفس کا اور جو چیزین کہ متصل با فعال تنفس ہین ان کا معین ہے۔ ہر گاہ سینہ محیط ریہ اور قلب کا ہو اور ان دونون کے ہمراہ جو چیزین ہین انکا بھی احاطہ کیے ہوئے ہو پس ضرور ہوا کہ ان دونون کی حفاظت اور نگہبانی مین نہایت احتیاط کیجائے اسواسطے کہ تاثیر ان آفتون کی جو ریہ اور قلب کو عارض ہوتی ہین بہت بڑی ہو اور با انتہا بھی ان کی جمیع جہات سے ایسی ہونی چاہیے کہ قلب و ریہ تک تنگی اور کچھ ضرر نہ پہنچنے پائے اسواسطے سات پسلیان اوپر کی تمام ان چیزون کے جو ہر وقت مشتمل ہین اسطرح بنائی گئی ہین کہ نزدیک سینہ کے ملتقی ہو مین اور محیط ہوئین عضو رئیس کے جمیع جوانب سے اور جو پسلیان متصل آلات غذا کے ہین ان کی پیدائش مثل مخروط یعنی آنکل کے پیچھے سے ہے کہ اسکو جاسہ لمس نہین دریافت کر سکتا اور آگے سے متصل نہین ہوا بلکہ درجہ بدرجہ ہین انقطاع پیدا ہوا سب سے اوپر جو پسلی ہے اسکی مسافت ماہین اطراف ظاہرہ کے کمتر ہے اور سب سے نیچے کی مسافت ماہین اطراف سے زیادہ ہے یہ بات اس غرض سے رکھی گئی کہ حفاظت اعضاے غذا کی مثل کبد و طحال وغیرہ پر مجتمع ہو جائے اس مین گنجائش اور وسعت مکان معدہ کو بھی ملتی ہے جو وقت غذاؤن سے پر ہو اسمین تنگی نہ آنے پائے اسطرح بحالت نفخ رکھی گئی ہے سات پسلیان کہ جو اوپر ہین انکا نام اضلاع صدر ہے اور یہ ہر جانب سے سات ہین دو بیچ والی ان مین کی بڑی اور طولانی ہین اور کنارے کی چھوٹی اور یہی شکل کمال احتیاط پر ہے اسبات مین کہ اندرونی شئو کو بخوبی شامل ہون اور یہ پسلیان اولاً اپنی خمیدگی پر مائل بطرف اسفل ہوتی ہین پھر لپیٹ کر دوسرا سرا انکا مائل بجانب فوق ہو کر متصل بسینہ ہو جاتا ہے جیسے ہم آگے ابھی بیان کرینگے تاکہ اشتمال ان پسلیونکا وسیع تر مکان مین ہو ہر واحد مین ان اضلاع کے دونو پایہ دو میان داخل ہوتی ہین دو مغاک اندرونی مین جو ہر پایہ پر واقع ہین اس جہت سے ایک مفصل دوسرا پیدا ہوتا ہے اور یہی حال ہے سات پسلیون فوقانی کا سینہ کی ہڈیون سے ہے پانچ چھوٹی پسلیان جو باقی رہین وہ بھی ہڈیان پیچھے کی اور اضلاع زور یعنی چھوٹی پسلیان کہلاتی ہین اسواسطے کہ یہ پوری پسلیان ہین اور انکے سرے متصل بغضاریف پیدا کیے گئے تاکہ بروقت صدمون کے ٹوٹنے سے محفوظ رہین اور اعضاے نرم سے نہ ملین اور حجاب سے بھی ان کی اتصال ہو کہ یہ سخت ہین بلکہ ملین ان اعضا کو ایسے جرم سے جو سختی اور نرمی مین متوسط ہو **فصل پندرھوین تشریح مین قص یعنی سرسینہ کے** قص یعنی سرسینہ مرکب ہے سات ہڈیون سے اور کل کی ایک ہڈی نہین پیدا کی گئی اسی منفعت سے جسکا اوپر بیان کر رہے ہو چکا ہے اور یہ بھی منفعت ہے کہ نرم ہو مساعدت یعنی قوت دینے مین اس چیز کے جو اسکے گرد ہے اعضاے تنفس سے بیچ انبساط کے اسیواسطے نرم پیدا کیے گئے غضاریف سے ملے ہوئے تاکہ جو حرکت پوشیدہ انکی ہو اسپر معین رہین اگرچہ مفاصل انکے موثق ہین اور سات ہڈیان بشمار اضلاع کے اسواسطے پیدا کی گئین کہ ان سے التصاق ایک ایک کا باقی رہے اسفل قص کے متصل ہوتی ہے ایک استخوان غضروفی چوڑی جسکا کنارا نیچے کا مائل باستدارت ہے اور اسکا نام خنجری رکھا گیا اسلیے کہ مشابہ خنجر کے ہے اور یہ ہڈی فم معدہ کی حفاظت کرتی ہے اور بعد میان سرسینہ اور اعضاے نرم کے واسطے ہے کہ اتصال سخت کا نرم سے اچھی طرح انجام پاتا ہے جیسا کہ ہم کر چکے ہین **فصل سولوین تشریح ترقوہ یعنی ہنسلی مین** ہنسلی کی ہڈی دونون جانب پر سرسینے کے رکھی ہوئی ہے بیچ مین نزدیک گلے کے خالی ہے جہان گڑھا سا معلوم ہوتا ہے اور محدود کیے ہوئے ہے ایک فرجہ یعنے گہری جگہ جس مین نفوذ کیے ہوئے ہین وہ رگین جو دماغ کو چڑھنے والی ہین اور وہ پٹھے جو دماغ سے اترتا ہو اسکے جانب وحشی کیطرف مائل ہوتا ہے اور سر شانہ سے متصل ہوتا ہے اسی پٹھے سے شانہ کا ارتباط ہوتا ہے اور شانے اور پٹھے دونون سے ملکر عضد بنتا ہے **فصل سترھوین کتف کی تشریح مین** شانہ کی خلقت دو منفعتون کیواسطے ہے ایک تو یہ کہ عضد اور ہاتھ اس سے متعلق ہون

HAKEEM SHOUKAT ALI

تاکہ عضد سینہ کے متصل نہو پس دشوار ہوتی حرکت ہر ایک ہاتھ کی طرف دوسرے کے اور تنگی ہوتی بلکہ پیدا کیا گیا پسلیوں سے جدا اور جہات حرکات مین اسکے واسطے وسعت رکھی گئی کہ ہر طرف پھرے **دوسری منفعت** یہ کہ نگاہبان رہیں ان اعضاء کے جو سینہ میں محصور اور گھیرے ہوئے ہیں اور قائم ہوں مقام سناسن فقرات اور اجنحہ فقرات کے جس مقام پر نہ فقرے ہیں کہ مقاومت صدمات کی کر سکیں اور نہ حواس ہیں کہ آن صدمات پر آگاہی دیں اور شانہ جانب وحشی سے باریک ہوتا ہے اور غلیظ ہوتا جاتا ہے تا انکہ کنارہ وحشی پر ایک فقرہ یعنے مغاک جو غائر نہیں ہوتا پیدا ہوتا ہے اسمین مدور کنارہ عضد کا داخل ہوتا ہے اور اس فقرے کے واسطے دو زائدتیاں ہیں ایک تو فوق اور خلف کی طرف اسکا نام اخرم ہے اور منقار الغراب بھی کہتے ہیں یعنے کوے کی چونچ اسی زائدتی سے ربط شانہ کا ترقوہ سے ہے اور یہی زائدتی انخلاع یعنے باہر نکلنے عضد کو اوپر کی جانب سے منع کرتی ہے دوسری زائدتی داخل و اسفل میں ہے عضد کو باہر نکلجانے سے منع کرتی ہے عیر شانہ چوڑا ہوجاتا ہے جہت انسی میں جسقدر قصد میلان کا کرے تاکہ شمول اسکا محافظت اضلاع پر زیادہ ہو یعنی جسقدر یہ زائدتی پسلیوں سے قریب ہوتی جاتی ہے منفعت حفاظت کی بخوبی ظاہر ہوتی جاتی ہے نسبت پر کتف کے ایک زائدتی بشکل مثلث ہے جسکا قاعدہ بجانب وحشی اور زاویہ بطرف انسی واقع ہے تاکہ مسطح اور ہموار ہونے نسبت میں خلل نہو اسواسطے کہ قاعدہ اگر جانب انسی میں ہوتا جلد کو اٹھا دیتا اور اذیت پہونچاتا بروقت مصادمات کے اور یہ زائدتی بمنزلہ سینہ کے واسطے فقرات کے ہے اسکی خلقت بغرض محافظت ہوئی ہے اور اسکا نام عیر الکتف ہے یعنے تیزی سر کتف اور نہ ایسا عریض ہونا کتف کا نزدیک اسی طرف کے ہے جہاں پر گول سر استقبال ہوجاتا ہے اور متصل ہونا ان کا غضروف سے بنظر اسی علت کے ہے جو سبب غضاریف کے بیان میں ذکر کیجاتی ہے

فصل اٹھارویں تشریح عضد میں

ہاتھوں کی ہڈی گول پیدا کی گئی تاکہ قبول آفات سے دور ہے اور اسکے اوپر کا کنارہ محدب ہے کہ فقرہ کتف میں داخل ہوتا ہے وہ کنارا ساتھ ایک جوڑ نرم کے جو نہایت نامضبوط ہے اور اسی مفصل کی نرمی کے جہت سے اکثر بازو کو خلع عارض ہوتا ہے یعنی یہی جوڑ اکثر اتر جاتا ہے اس نرمی سے دو کام نکلتے ہیں ایک حاجت ہے اور دوسرے امان حاجت آسانی حرکت کی جمیع جہات میں **امان** یہ ہے کہ اگرچہ بازو محتاج قدرت چند حرکات کا مختلف جہات میں ہے لیکن یہ حرکات چونکہ دائمی اور اکثری نہیں ہیں کہ خوف بازو کے رباطات ٹوٹنے کا یا اسکے اتر جانے کا ہو بلکہ بازو اکثر حالات میں ساکن رہتا ہے اور سارا ہاتھ متحرک رہتا ہے اسیواسطے اور سب مفاصل میں زیادہ مضبوطی کی گئی اور عضد کا خاص مفصل زیادہ مضبوط نہیں بنایا گیا مفصل عضد کو چار رابطہ شامل ہیں **ایک** ان میں کا عریض غشائی ہے کہ مفصل کو گھیرے ہوئے ہے جسطرح اور مفاصل میں بھی صورت رباط کی واقع ہے **دوسرا اور تیسرا** رابطہ یہ دونوں اخرم سے اترتے ہیں ایک ان میں کا جسکا کنارا عریض ہے کنارہ عضد کو شامل ہے اور دوسرا ان میں کا بڑا اور سخت ہے ہمراہ پہلے رباط کے اخیر رابطہ سے اترتا ہے اس زائدتی سے جو نزدیک ہے حز کے یعنے اس شئ کے جو بطور نیفہ ازار ان دونوں کے واسطے بنائی گئی ہے اور شکل ان دونوں کی چوڑی ہے خصوصاً بروقت مماس ہونے عضد کے انکی اس وضع خاص کی جہت سے یہ بات ہوئی ہے کہ مستبطن عضد ہوتے ہیں یعنے باطن عضد میں داخل ہیں پس متصل ہوتے ہیں اس مفصل کے جو باطن عضد پر رابطہ بنایا گیا ہے بازو میں تقعیر یعنے گڑھا بجانب انسی ہے اور تحدیب یعنی کوزہ پشت بطرف وحشی تاکہ پوشیدہ ہو جو عضلے پر بنا جاتا ہے اور جو عصب اور عروق اس بات کے تانے بانے میں داخل ہیں اور وہ کبھی چھپ جائیں تاکہ خوب درست ہو بغل میں لینا اس چیز کا جسے انسان بغل میں لیا چاہے اور تاکہ درست ہو اٹھا کر رکھنا ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر کنارہ بازو کا نیچے والا اسپر دو زائدتی مثل خلق مرکب ہوئے ہیں ان میں جو متصل باطن کے ہے طولانی اور دقیق ہے اور اسکے واسطے کسی چیز سے مفصل نہیں ہے بلکہ یہ زائدتی واسطے نہبانی عصب

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور عروق کے مقر کی گئی ہو اور دوسری زیادتی جو متصل ظاہر کے ہو اس سے مفصل مرفق تمام ہوتا ہو اسطرح پر کہ نقرۂ زند اعلی کا اور ایک لقمہ سی نقرہ کا جسطرح ہم آگے بیان کرینگے ان دونوں کے بیچ میں ضرور ایک شی بطور نفیۂ اشارہ کے ہو اور دونوں کناروں پر اس نفیہ کے آگے اور اوپر سے ایک نقرہ اور نیچے اور پیچھے سے دوسرا نقرہ ہوتا ہو اور نقرہ انسی اور پروالا ان دونوں میں سے برابر اور چکنا ہو کوئی مانع اسپر نہیں ہو اور نقرۂ وحشی ان دونوں سے بڑا ہو اور جو چیز نقرۂ انسیہ سے ملتی ہو چکنی نہیں ہو ورنہ اسکا گڑھا مستدیر ہے مثل سیدھی دیوار کے ہو جسوقت اس میں زند ساعد بطرف جانب وحشی حرکت کرتا ہو اور اس تک پہونچتا ہو ٹھہر جاتا ہو اور ہم عنقریب بیان اس حاجت کا جو ان دونوں کی طرف ہو کرینگے۔ اور بقراط نے ان دونوں کا عتبتین نام رکھا ہے یعنی ہر ایک کو عتبہ کہتا ہو **فصل اکیسوین تشریح ساعدین** جاننا چاہیے کہ ساعد دو ہڈیوں سے مرکب ہو جو طولاً آپس میں ملی ہوئی ہیں ہر ایک کا نام زند ہو اور پروالی جو متصل انگوٹھے کے ہو اور ہر ایک اسکو زند اعلی کہتے ہیں اور پیچھے والی کہ مفصل خنصر کے ہو وہ موٹی ہو اسواسطے کہ وہ اوپر والی کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ اور زند اسفل اسکا نام ہو۔ زند اعلی کی منفعت یہ ہو کہ اسکے ذریعہ سے حرکت بازو کی التوا یعنی لپٹنا اور انبطاح یعنی گر پڑنے کی ہے اور منفعت زند اسفل کی یہ ہو کہ اس سے حرکت بانہ کی انقباض یعنی کھنچنا اور انبساط یعنی پھیلنے کی تمام ہوتی ہے اور وسط دونوں زندوں کا باریک ہو اس لیے کہ جو عضل غلیظ ہر ایک کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اسی کی گندگی نے انکو اپنی گندگی سے مستغنی کیا ہے اور یہ ثقیل بھی نہونے پائے مگر یہ سب رہے کنارے ان دونوں کے اسواسطے گندہ ہوئے کہ حاجت اُنکے رباطات کی ان دونوں سے زیادہ ہو چونکہ بکثرت دھکا دینے والی اور صدمہ پہونچانے والی سخت چیزیں ان تک پہونچتی ہیں جسوقت کہ مفاصل متحرک ہوتے ہیں اسلیے انکا غلیظ ہونا ضروری تھا اور یہ بھی ایک ضرورت ہو کہ یہ گوشت اور عضل سے خالی ہیں زند اعلی ترچھا ہے گویا کہ جہت انسیہ سے ترچھا ہونا شروع کرکے تھوڑا سا منحرف جانب وحشی میں لپٹ کر ہو جاتا ہو اس اعوجاج یعنی کجی کی منفعت یہ ہو کہ استعداد حرکت التوا کی بخوبی ہو جاتی ہو اور زند اسفل سیدھا ہو تاکہ وہ زیادہ تر صلاحیت انقباض اور انبساط کی رکھتا ہو **فصل بیسوین مرفق کی تشریح میں** کہنی مرکب ہو مفصل زند اعلی اور مفصل زند اسفل سے مع عضد کے۔ زند اعلی کے کنارے پر ایک نقرہ ہو منہدم یعنی درست کیا ہوا جس میں ایک لقمہ طرف وحشی عضد سے آکر مرتبط ہو جاتا ہو اور گھوم جاتا ہو اور اسی نقرہ سے حرکت انبطاح اور التوا پیدا ہوتی ہو۔ اور زند اسفل کا سیمین دو زیادتیاں ہیں جن کے بیچ میں ایک چیز بطور نفیہ کے مشابہ حرف شین کتابت یونانی اسطرح پر ہو ∑ اور یہ نفیہ محدب السطح ہو جب سطح اسکی تقعیر میں ہو تاکہ درست بیٹھے وہ چیز جو نفیہ میں کنارے پر اس عضد کے جو مقعر ہو مگر شکل اسکی تقعیر کے مشابہ جد یعنی پشت دائرہ کے ہو پس انہدام سے اس نفیہ کے جو چیز درمیان دونوں زیادتی زند اسفل کے اس نفیہ میں چلتی ہے مفصل مرفق سے جسوقت دونوں سرے نفیہ کے ایک دوسرے پر حرکت کرتے پیچھے اور نیچے پھرتے ہیں ہاتھ کھلجاتا ہے جسوقت آڑ کرے نفیہ دونوں دیواروں فقرہ جاسہ سے واسطے لقمہ کے روک لیگا اور منع کریگا ہاتھ کو زیادتی انبساط سے پس ٹھہر جائیگا پہونچا اور بازو سیدھا ہو کر اور جسوقت ایک سرا نفیہ کا دوسرے پر آگے اور اوپر کی جانب حرکت کرتا ہو ہاتھ کھینچا ایسا ہوتا ہو کہ ساعد اور عضد جانب انسی اور قدام میں مماس ہو جاتی ہو دونوں کنارے زندین کے نیچے سے مجتمع ہوتے ہیں مثل شی واحد کے اور بیچ میں ایک خلا کچھ وسیع پیدا ہوتا ہو جسکا اکثر مشترک زند اسفل میں ہو اور جسقدر غار ہونے سے باقی رہتا ہو وہ محدب اور چکنا ہوتا ہو تاکہ دور ہو جائے پہونچنے آفات سے خلف فقرہ زند اسفل سے ایک زیادتی پیدا ہوتی ہو طول میں اور قریب ہو منفعت اسکی ہم بیان کریں **فصل اکیسوین رسغ کی تشریح میں** بارکی پہونچہ [illegible] بست کہتے ہیں اور یہ عضو مرکب ہو بہت سی ہڈیوں

HAKEEM SHOUKAT ALI

تاکہ آفت عام کل پونہ کو نہو اگر کسی طرح پہونچے اور ہڈیان رسغ کی سات ہین اور ایک ہڈی زائد ہے اصلی سات ہڈیون کی دو صفین ہین ایک صف متصل پہنچے کے ہے اسکی تین ہڈیان ہین اسواسطے کہ وہ متصل پہنچے کے ہے بس ضرور ہے کہ باریک ہون اور ہڈیان دوسری صف کی چار ہین اسلیے کہ وہ متصل پشت کف دست کے اور انگلیون کے ہین اسی جہت سے ضرور تھا کہ دو صف زیادہ چوڑی ہون اور تمیون ہڈیون مذکورہ مین داخل ہون ان ہڈیون کے دوسری جو متصل پہونچے کے ہین ایک سبب درست اور متصل ہین اور جو دوسرے کہ متصل دوسری صف کے ہین جوڑے ہین اور درستی اور اتصال مین کم ہین آٹھوین ہڈی جو زائد ہے وہ دونون صفون مین رسغ کے داخل نہین ہے بلکہ یہ ہڈی پیدا کی گئی ہے تاکہ حفاظت کرے اس چھوٹے عصب کی جو کفدست مین آیا ہے صف ثلاثی یعنی پہلی صف جسمین تین ہڈیان ہین حاصل ہوتی ہے رسغ کیواسطے بجہت اجتماع سر ہاے استخوان رسغ کے پس داخل ہوتی ہے اس نقر مین جسے ہمنے ذکر کیا بیان مین دونون کنارے زندین کے اس جہت سے حاصل ہوتا ہے مفصل انبساط اور انقباض کا۔ اور یہ آٹھوین ہڈی زائد نیچے اسفل مین داخل ہوتی ہے اس نقر مین جو ہڈیون مین رسغ کے ہے بس اسکے ذریعہ سے مفصل التواء و انبطاح پیدا ہوتا ہے

فصل بائیسوین مشط کف کی تشریح مین

مشط کف بھی بہت سی ہڈیون سے مرکب ہے تاکہ اگر کوئی آفت اس مقام مین پہونچے شامل تمام عضو کو نہو اور ممکن ہو تقعیر کف کیواسطے جسقدر درکار ہے بوقت قبض کے اور اوپر اٹھانے گول چیزون کے اور ضبط کرنے بہنے والی چیزون کے یہ ہڈیان مفاصل موثق رکھتی ہین اور ایک دوسری سے بندھی ہوئی ہے تاکہ متفرق نہو جائے پس ضعیف ہوجائے بوقت ضبط کے کفدست اس چیز کے جسپر شامل ہوا اور جسکو گھیرے اور بند کرے یہانتک کہ اگر جلد کفدست کی چھیل ڈالی جائے یہ ہڈیان ایسی نظر آئینگی گویا کہ متصل ہین اور ان کے فصول جس سے بعید دار باوجود اسکے بندش نے ایک دوسرے کو مضبوط کر رکھا ہے مگر ان ہڈیون مین تھوڑی سی لطافت اس انقباض کی ہے جو باطن کف کی تقعیر تک پہونچتا ہے ہڈیان مشط کی چار ہین اسواسطے کہ یہ چارون انگلیون سے متصل ہین اور قریب قریب ہین اس جانب سے جو رسغ سے ملتی ہے تاکہ خوب اتصال ہو انکا ہڈیون سے جیسے ایک ہی مین ملی ہوئی ہڈیان متصل ہوتی ہین اور کشادہ ہین یہ ہڈیان تھوڑی سی انگلیون کی طرف تاکہ اچھا ہو اتصال انکا ان ہڈیون سے جو کشادہ جدا جدا ہین اور باطن سے انہین گڑھا پڑا ہوا ہے جسکی منفعت تو نے پہچان لی ہے۔ مفصل رسغ کا مع مشط کے موثق ہے تا ہم ان نقرون مین جو کنارے ہڈیون رسغ کے ہین اور داخل ہوتا ہے ان نقرون مین لقمہ ہڈیون مشط سے جو بھنسی ہوئی ہین غضاریف سے

فصل تیئیسوین انگلیون کی تشریح اور انکی منفعت کے بیان مین

انگلیان آلات مقرر کی گئی ہین گرفت مین چیزون کے اور گوشت محض سے نہین پیدا کی گئین جسمین ہڈی نہو اگرچہ مختلف حرکات کا واقع ہونا اس صورت مین بھی ممکن تھا جیسے اکثر کیڑے اور مچھلیان جو بے استخوان کی مخلوق ہین وہ حرکت کرتی ہین اور ان حرکات مختلفہ کا انسے صدور بضعف و استرخاء ہوتا ہے اور انگلیون مین ہڈیان اسواسطے بنائی گئین کہ ان کے حرکات اور افعال سست اور ضعیف نہون جیسے صاحبان رعشہ کے اور ہر انگلی ایک ہڈی سے نہین بنائی گئی تاکہ افعال انکے بدشواری نہون جسطرح سے انگلیان ان لوگون کی کہ بوجہ خلقت اصلی خواہ بوجہ چڑھ جانے کسی مادہ کے اکڑ جائین اور قبض و بسط نکر سکین۔ اور تین ہڈیون پر اسواسطے اختصار کیا گیا کہ اگر تین سے زیادہ انگلیون مین جوڑ ہوتے تو زیادتی حرکات کی بھی انکے واسطے پیدا ہوتی ہے اور یہ بات ضرور ان مین سستی اور ضعف پیدا کرتی گرفت مین اس چیز کے جسکے پکڑنے مین زیادہ مضبوطی درکار ہے اسیطرح اگر تین سے کم مثلاً دو جوڑون سے انگلیون کی خلقت ہوتی تو مضبوطی تو بڑھجاتی اور جتنی حرکات مین کفایت مطالب کی ہے اتنی نہوتی اور احتیاج طرح طرح کے حرکات کرنے کی زیادہ ہے بہ نسبت مضبوطی زائد از حد اعتدال کے۔ ایسی ہڈیون سے جنکے قاعدے عریض

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور سرے پتلے اور نیچے کی ہڈیون سے چوڑائی بتدریج کم ہوتی ہو یہانتک کہ سرے انگلیون کے نہایت پتلے ہوگئے ان انگلیون کی پیدایش اسواسطے ہوئی تاکہ نسبت درمیان حامل اور محمول کے درست اور بہتر پیدا ہو اور استواری جو شکل مخروط مین منحصر ہے کسی قدر انگلیون کو حاصل ہو۔ ہڈیان انگلیون کی گول پیدا کی گئین تاکہ آفات سے محفوظ رہین اور سخت بلا تجویف اور بے مغ کی بنائی گئین تاکہ حرکات یا مدارا اور پکڑنے اور کھینچنے مین استوار رہین۔ باطن کیطرف ان مین تقعیر اور ظاہر کیطرف تحدیب پیدا کی گئی تاکہ بخوبی گرفت کرین جو شئی قابل گرفت ہو اور ملین اور دبائین اس چیز کو جو قابل ملنے اور دبانے کے ہو۔ ایک انگلی کی تقعیر یا تحدیب دوسری کے پاس نہین بنائی گئی تاکہ اتصال انگلیون کا درست رہے اور جسوقت ضرورت ہو سب ملکر استخوان واحد ہوجائین۔ مگر کنارے کی انگلیان جیسے انگوٹھا اور خنصر انکی تحدیب ایسی جہت مین بنائی گئی کہ اس جہت مین کوئی انگلی ملاقات نہین کرتی تاکہ بروقت یکجا کرنے کے کل انگلیون کی صورت شبیہ ہیئت استدارت ایسی کہ جو آفات سے محفوظ رکھتی ہو ہوجائے۔ باطن انگلیون کا لحمی بنایا گیا تاکہ آرام دے انگلیون کو اور بیچ ملنے والی چیزونکے ملجائے بروقت گرفت کے جہت خارج مین انگلیون کے گوشت نہین رکھا گیا تاکہ ثقل ایکا زیادہ نہو اور سب ملکر ایک سلاخ یا ہتھیار گزند پہونچانے والا نہ بنین۔ پورون مین انگلیون کے پوست زیادہ رکھا گیا تاکہ درست ہوجائین بخوبی بروقت ملنے کے مثل ملنے والی شئی کے۔ بیچ کی انگلی کے مفاصل سب سے زیادہ طولانی ہین اسکے بعد بنصر کے اسکے بعد سبابہ کے اسکے پیچھے خنصر کے بہ ترتیب چھوٹے بڑے بنائے گئے تاکہ سرے انگلیونکے بروقت گرفت کے برابر ہوجائین اور بیچ مین کوئی فصل اور انفراج باقی نرہے اور ایسا نہ ہو جبکہ چارون انگلیان اور ہتھیلی ملکر ایسی تقعیر پیدا کرین تاکہ گول چیز کی گرفت مین کام آئے۔ انگوٹھا عدل یعنی شبیہ ہے سب انگلیون کیواسطے اگر اسکا مقام جہان اب ہے وہان نہوتا تو اسکی خلقت سے جو منفعت ہے وہ باطل ہوتی اسلئے کہ اگر اندر ہتھیلی کے رکھا جاتا تو اکثر کام جو ہم ہتھیلی سے لیتے ہین نہو سکتے اور اگر بطرف خنصر کے بنایا جاتا تو دونون ہاتھ جیسے ایک دوسرے کے سامنے اب ہین نرہتے دونون ہاتھون کا برابر سامنے ہونا کبھی کسی چیز کے اٹھانے مین بوجہ یکجا کرنے دونون ہاتھون کے بہت بکار آمد ہوتا ہے اس سے زیادہ بعید صورت انگوٹھے کی یہ تھی کہ انگوٹھا پشت دست پر رکھا جاتا اسواسطے اسکا ربط مشط کے ساتھ نہین کیا گیا تاکہ بعد درمیان انگوٹھے اور سب انگلیون کے کم نہوجائے۔ جسوقت چارون انگلیان کسی طرف ایک شئی کے لینے پر متوجہ ہوتی ہین اور انگوٹھا انکی مقاومت دوسری جانب سے کرے تو لے لینا کف کا ابھری چیز کو ممکن ہوتا ہے اور انگوٹھا دوسرے سے مثل ڈھکنے کے ہے اس چیز پر جسکی گرفت کرے اور چھپائے بنصر اور خنصر مثل پردے کے پیچھے ہوجاتے ہین۔ سلامیات یعنی ہڈیان انگلیون کی سب مین مفصل اور پیوند کیا گیا ہے بذریعہ حروف یعنی تیز نوکون کے اور نقرے یعنی گڑھون کے جو ایک دوسرے مین متداخل ہوتے ہین بیچ مین ایک رطوبت چسپندہ ہے اسواسطے کہ ان جوڑون مین تری ہمیشہ رہے اور حرکت ہاتھ کی اس تری کو خشک نکردے۔ انگلیون کے مفاصل ربط تو یہ پر قائل ہین اور غضروفی جھلی سے ملتے ہین اور مفاصل کے گڑھے ان سے پر کیے جاتے ہین واسطے زیادتی مضبوطی کے چھوٹی ہڈیون سے جنکا سمسمانیات نام ہے۔

فصل چودھوین ناخن کی تشریح اور ان کی منفعت کا بیان

ناخن کی پیدائش چار منفعتون کے واسطے ہوئی ہے **پہلی منفعت** آنکہ سہارا ہو انگلی کے پور کا تاکہ سست نہوجائے جسوقت زیادہ زور کرے کسی چیز کے گرفت مین **دوسری منفعت** قادر ہوجائین انگلیان چھوٹی چیزون کے پکڑنے پر **تیسری منفعت** قادر ہوجائین انگلیان بذریعہ ناخن کے چھیلنے اور صاف کرنے مین کسی چیز کے **چوتھی منفعت** بعض وقت ناخن بمنزلہ ہتھیار کے ہوجاتے ہین۔ پہلی تین منفعتین نوع انسانی کے واسطے مناسب ہین اور چوتھی اور حیوانات کیواسطے ہے ناخن کنارے گول پیدا کیے گئے جیسا معلوم ہوچکا اور ہڈیان ناخن کی نرم بنائی گئین تاکہ اطمینان پائے نیچے ناخن کے سر انگشت صدمے سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو اسکو پھونکتا ہو یا بھٹ نجائے اسکے صدمے سے ناخن کی پیدائش ہمیشہ مقرر کی گئی اسلیے کہ وہ ایسے مقام مین ہو جہان شگافتہ ہونا اور ریزہ ریزہ ہونا ہمیشہ ہوتا ہو

فصل پچیسوین عانہ یعنی پیڑو کی ہڈیون کی تشریح مین

نزدیک سرین کے دو ہڈیان داہنے بائین ہین کہ بیچ مین ایک مفصل موثق سے ملتی ہین اور وہ دونون مثل بنا کے ہین کل اوپر کی ہڈیون کے واسطے اور حامل اور ناقل نیچے کی ہڈیون کے واسطے ہر ایک ہڈی ان دونون مین سے چار حصون پر تقسیم کی گئی ہین جو حصہ جانب وحشی یعنی بیرونی کے متصل ہے اسکو حرقفہ اور عظم خاصرہ کہتے ہین اور جو حصہ متصل آگے کے ہو وہ استخوان عانہ ہو اور جو حصہ متصل خلف کے ہو وہ عظم الورک ہو اور جو حصہ متصلا سفل انسی کے ہے اسکا نام حق الفخذ یعنے کٹس ران ہو اسلیے کہ وہ گرھا کہ جسمین ران کا گول سر داخل ہوتا ہو اسی چوتھے حصہ مین ہو اس ہڈی پر خلف شلف اعضا رکھے گئے ہین جیسے مثانہ اور رحم اور اوعیۂ منی مردون کی اور مقعد اور سرم یعنے دہان رودہ کہ جو مخرج ثفل ہو

فصل چھبیسوین کلام مجمل پاؤن کی منفعت مین

خلاصہ کلام پاؤن کی منفعت مین یہ ہو کہ پاؤن سے دو فائدے ہین ایک تو ٹھہرنا اور قائم ہونا یہ قدم سے متعلق ہو۔ دوسرے جگہ بدلنا برابر ہر جگہ ہو خواہ اونچی نیچی اور یہ ران اور ساق سے متعلق ہو قدم مین جب کوئی آفت پہونچتی ہے ثبات اور قوام دشوار ہوتا ہو چلنا دشوار نہین ہوتا مگر وہ چلنا کہ جسمین کسی ایک پاؤن کا ٹھہرانا دیر تک درکار ہو وہ مشکل ہوتا ہے اور اگر عضل ران یا ساق مین کوئی آفت پہونچے ٹھہرنا آسان ہوتا ہو اور چلنا دشوار

فصل ستائیسوین ران کی ہڈیون کی تشریح مین

پہلی ہڈی پاؤن کی ران کی ہڈی ہو جس سے بڑی تمام بدن مین کوئی ہڈی نہین ہو اسلیے کہ وہ بارکش ہو کل اوپر کی چیزون کی اور اٹھا لیجانے والی ہو نیچے کی چیزون کی اسکے اوپر کا کنارہ اقبلدار ہوتا ہو کہ بیٹھ جائے حق الورک مین اور یہ ہڈی محدب ہو وحشی کیطرف اور پیالہ دار یا تقعیر ہو جانب انسی اور خلف مین اسلیے کہ اگر وہ سیدھی اور متوازی حق الورک کی رکھی جاتی ایک قسم کا فحج عارض ہوتا یعنے ترچھے پاؤن چلنا اسطرح ہو کہ دونون ایڑیونکا بعد بنسبت انگلیون کے زیادہ رہتا ہو جسطرح افحج چلتا ہو کہ جسکی خلقت مین یہ بات ہو اور اچھی طرح نگہداشت بڑے عضل اور عصب اور عروق کی اس شکل مین نہو سکتی اور مجموع اجزاء پاؤن کی شکل مستقیم پر نہ بنتی اور بیٹھنے مین خوبصورتی نہوتی۔ پھر اگر دوبارہ جہت انسی مین یہ ہڈی نہ آتی تو ایک دوسری قسم کی کجی پیدا ہوتی اور قوام کے لیے اسکی طرف اور اس سے واسطہ میل نہ پیدا ہوتا پس قوام معتدل نہوتا نیچے کے کنارے مین اس ہڈی کی دو زائدہ ہین واسطے مفصل رکبہ کے اب ہم پہلے ساق کا بیان کرکے پھر مفصل کا بیان کرین گے

فصل اٹھائیسوین ساق کی ہڈی کی تشریح مین

پنڈلی مثل ساعد کے دو ہڈیون سے مرکب ہو ایک ہڈی بڑی اور طولانی اور یہ انسی ہو اسکو قصبہ کبرے یعنی بڑی نلی کہتے ہین نزدیک سرے چھوٹی اور تنگ ہو کہ ران سے نہین ملتی بلکہ وہان تک پہونچنے مین کمی کرتی ہے مگر نیچے سے یہ ہڈی اور بڑی ہڈی دونون ایک ہی جگہ پر تمام ہوئین اسکو قصبہ صغرےٰ یعنی چھوٹی نلی کہتے ہین۔ ساق بھی جانب وحشی متحدب ہو پھر نیچے کے کنارے مین دوسری تحدیب ہو بجانب انسی تاکہ قوام اچھی طرح ہو اور معتدل رہے قصبہ کبری درحقیقت وہی ساق ہے ران سے چھوٹی بنائی گئی اسلیے کہ جب جمع ہوے اسکے واسطے دونون سبب زیادتی کبر کے کہ وہ ثبات اور اٹھانا اوپر کی چیزون کا اور سبب زیادتی صغر کے اور وہ سبک ہونا حرکت مین اور دوسرا سبب یعنی خفت اولی ہو غرض مقصود مین بیچ ساق کے پس چھوٹی پیدا کی گئی اور پہلا سبب اولی تر غرض مقصود مین بیچ ران کے اور وہ بڑی پیدا کی گئی اور ساق کو ایک قدر معتدل ایسی عطا کی گئی کہ اگر زیادہ عظیم ہوتی تو حرکت مین دشواری پیدا ہوتی جیسے صاحب داء الفیل ورم والی کو دشواری ہوتی ہو حرکت مین اور اگر کم عظیم ہوتی تو ضعف عارض ہوتا اور عاجز ہوتا اٹھانے مین اوپر کی چیزون کے جیسے پنڈلی دبلے اورن سب مضبوطیون کے ساتھ اسکے واسطے تکیہ بنایا گیا اور تقویت دیگئی چھوٹے قصبہ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اس قصبۂ صغریٰ کے واسطے اور بھی منفعتین ہین کہ عصب کو اور جو رگین بیچ مین ان دونون کے ہین ڈھانپتا ہے اور قصبۂ کبریٰ کے مفصل قدم مین مشارکت کرتا ہے تاکہ مضبوط اور قوی ہو جائے وہ مفصل جس سے انبساط قدم اور اسکا دوہرا پیدا ہوتا ہے **مفصل انتیسوین زانو کے مفصل کی تشریح مین** زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے دخول سے ان دو زیادتیون کے جو کنارے سے ران کے ان دو نقرون مین پیدا ہوتی ہین جو کنارے پر انگوٹھون ساق کے واقع ہین اور ان دونون کی مضبوطی ایک رباط پیچیدہ اور ایک رباط جو اندر جا ملا ہے اور دو رباط قوی دونون جانب سے جنکا مقدم درست بیٹھ گیا ہے بذریعہ رضفہ کے جو عین رکبہ ہے اور رضفہ گول ہڈی مثل سنگریزہ کے اسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کا خوف بوقت زانو پر بیٹھنے کے یا بوقت لٹک کر بیٹھنے کے جھٹ جانے اور اتر جانے سے ہوتا ہے اسکے بچاؤ کی مقاومت کرتا ہے اور ستون دیا گیا مفصل ممنوعہ نقل بدن اپنی حرکت سے کرتا ہے اور اسکے مقام آگے کی جانب مقرر کیا گیا ہے کیونکہ دشواری پیچیدگی کی اسیطرف عارض ہوتی ہے اور پشت کیطرف پیچیدگی سخت نہین ہوتی اور دونون طرف تھوڑی سی پیچیدگی ہوتی لیکن ساری پیچیدگی آگے کیطرف ہے اور اسجگہ درشتی بوقت برخاست کے اور زانو پر بیٹھنے وغیرہ کے ہوتی ہے امر خدا کو بہتر معلوم **مفصل تیسوین قدم کی تشریح مین** قدم کی خلقت اسواسطے ہے کہ وہ آلہ ہے ثبات اور ٹھہرنے کا اور اسکی شکل آگے کی جانب لانبی بنائی گئی تاکہ کھڑے ہونے مین اعتماد پر اعانت دے اور اسکے واسطے اخمص یعنی تقعیر کف پا کی پیدا کی گئی کہ مفصل ہو جانب انسی کے تاکہ میل قدم کا بوقت کھڑے ہونے کے خصوصًا وقت مشی کے خلاف جہت مین پاؤن آگے بڑھے ہوے کے ہو کہ مقاومت اس اعتماد کی جو واجب ہے پاؤن کی استقلال مین ہر وقت آگے بڑھانیکے واسطے نقل مکان کے حاصل ہو اور قوام مین اعتدال بھی ہو جائے یہ بھی ایک منفعت ہے کہ دوسری چیزون کے پاس جانا ہو سکے اور کچھ گزند نہ پہونچے اور شامل ہونا قدم کا ان چیزون پر جو مشابہ درج یعنی زینہ کے ہین اور ان چیزون پر جو بلند کے مقامات پر بنائی گئی ہین اچھی طرح سے ہو۔ قدم بہت سی ہڈیون سے ملکر پیدا کیا گیا اور اسکے بہت سے فائدہ ہین انہین سے ایک ہے کہ قدم چپان خوب ہوتا ہے اور زمین جسقدر قدم کے نیچے آتی ہے خوب چھپ جاتی ہے اگر اسکے چھپانے کی ضرورت ہو اسلیے کہ قدم کبھی اپنے ماتحت کی چیز کو ایسا چھپتا ہے جسطرح سے ہاتھ کی مٹھی مین کوئی چیز بند کر لی جائے اور جب ایسی چیز پاؤن کے نیچے آئی جسکے اخراج مین حرکت کی آمادگی ہو اسکے تھامنے اور روکنے مین یہ صورت جو قدم کی ہے بہت بکار آمد ہوتی ہے اور خوب کام دیتی ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی ٹکڑے سے اسکی ساخت ہوتی ہے۔ اور ایک منفعت یہ ہے جو بارہا بیان کی گئی کہ بہت سی ہڈیون مین سے اگر ایک ٹوٹ جائے تو سب بیکار نہین ہوتین چھبیس ہڈیون سے قدم مرکب ہے کعب ہے کہ جس سے جوڑ کی تکمیل ساق کے ساتھ ہوتی ہے اور عقب ہے کہ ثبات مین اسپر اعتماد ہوتا ہے اور زورقی ہے کہ وہ اخمص سے متعلق ہے اور چار ہڈیان رسغ کی ان سے مشط مین اتصال ہوتا ہے اور ایک ہڈی نردی بشکل مسدس کہ بجانب وحشی موضوع ہے اسکے جہت سے اس جانب ثبات قدم کا زمین پر اچھی طرح ہوتا ہے اور پانچ ہڈیان مشط کی ہین کعب انسان کے قدم مین بہ نسبت دیگر حیوانات کے زیادہ تکعیب یعنی پیچیدگی رکھتا ہے گویا کہ یہ ہڈی قدم کی سب ہڈیون مین اشرف ہے کہ اسکی منفعت حرکت مین سب سے زیادہ ہے جسطرح سے عقب جل کے ہڈیون مین اشرف ہے ثبات کی منفعت مین کعب رکھا ہوا ہے بیچ مین دو کنارون کے جو نیچے آنیوالے ہین دونون قصبون سے اور وہ دونون شامل ہین کعب پر جمیع اطراف سے یعنے اوپر نیچے اور دونون جانبون وحشی اور انسی سے کعب کے دونون کنارے عقب کے دونون نقرون مین داخل ہوتے ہین اسطرح پر کہ جسطرح گڑ کے کوئی چیز داخل ہو کعب ساق اور عقب مین واسطہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے انکا دونون مین اتصال بخوبی ہو جاتا ہے اور جو مفصل ان دونون کے درمیان ہے اسکی مضبوطی

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہین حاصل ہوتی ہے اور اضطراب اور لغزش سے امن ہوجاتی ہے حقیقت مین کعب بیچ مین رکھا ہوا ہے اگرچہ بسبب اخمص کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بجانب وحشی منحرف ہے۔ کعب کے ساتھ استخوان زورقی آگے کے جانب سے ربط مفصلی پاتی ہے اور زورقی عقب سے آگے اور پیچھے کی طرف سے تینون ہڈیون رسغ کے ذریعہ سے متصل ہے اور وحشی کی جانب مین بذریعہ استخوان نردی کے عقب سے متصل ہے۔ نردی ایسی ہڈی ہے کہ جالینوس اسے ایک استخوان مفرد قرار دین اور چاہین اسے چوتھی ہڈی رسغ کی شمار کرین عقب کعب کے نیچے موضوع ہے اور سخت ہے اور خلف کیجانب اسمین استدارت ہے تاکہ صدمے اور آفات کی مقاومت کرے نیچے سے چکنی ہے تاکہ چلنے مین بہ ابرت قدم اچھی طرح رہے اور جہان پہ قدم ٹھہرایا جاے وقت ٹھہرے رہنے کے اچھی طرح منطبق ہو اور مقدار اسکی بڑی پیدا کیگئی تاکہ بدن کے اٹھانے مین مستقل رہے اور بشکل مثلث مائل بطول پیدا کی گئی پھر رفتہ رفتہ پتلی ہوتے ہوتے تمام ہوجاتی ہے اور نزدیک اخمص کے بجانب وحشی ہو کے مضمحل ہوجاتی ہے تاکہ تقعیر اخمص کی درجہ بدرجہ پیچھے سے اسکے درمیان تک کھنچتی بڑھتی جائے رسغ کی چارون ہڈیان ہاتھ کے رسغ کے بہ نسبت مخالف ہین اسطرح پر کہ ہاتھ کے رسغ بمنزلہ صف واحد کے ہین اور قدم کے رسغ مین دو صفین ہین اور یہ بھی اختلاف ہے کہ قدم کے رسغ کی ہڈیان چار ہین اور ہاتھ کے رسغ کی سات ہین اس کمی و بیشی مین منفعت ہے کہ ہاتھ مین حاجت حرکت کی اور شامل ہونیکی بہ نسبت قدم کے زیادہ ہے اسلیے کہ اکثر منفعت قدم یہی ہے کہ ثبات اچھی طرح ہو اور کثرت اجزا اور مفاصل استمساک مین بھی مضر ہوتی ہے اور جس چیز پہ قدم جمتا ہے بہ سبب حصول استرخا اور انفراج بشرائط حدہ کے اسمین بھی ضرر پیدا ہوتا جیسے اگر بالکل بے جوڑ ایک ہی ہڈی رسغ کی ہوتی تو انبساط معتدل اور سلامتی قوت ہونیکی وجہ سے دوسرا ضرر پیدا ہوتا۔ یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ لپیٹ کر شامل ہونا اس عضو سے اچھی طرح نبتا ہے جسکے اجزا بہت اور چھوٹے چھوٹے ہون اور استقلال اور ثبات اس عضو سے خوب ہوتا ہے جسکے اجزا کم اور مقدار مین بڑے ہون مشط قدم پانچ ہڈیون سے بنایا گیا ہے ہر ایک ہڈی سے ایک انگلی متصل ہوتی ہے جس قدم مین پانچ انگلیان ہون اور ایک ہی صف مین بنی ہوئی یعنی کوئی انگلی تلے اوپر خواہ صف سے الگ نہو اسلیے کہ حاجت مضبوطی کی پاؤن کی انگلیون مین زیادہ ہے جسطرح قبض اور اشتمال کی حاجت ہاتھ کی انگلیون مین زیادہ ہے۔ سوا انگوٹھے کے پاؤن کی ہر ایک انگلی تین سلامیات سے مرکب ہے اور انگوٹھا دو سلامیات سے اب ہمنے کل ہڈیون کا حال اور ان کی تشریح بقدر کفایت بیان کردی یہ سب ہڈیان اگر شمار کیجائین تو دو سو اڑتالیس ہونگی ان مین سمسمانیات اور عظم لامی جو شبیہ یونانی لام کے نام سے ہے داخل نہین ہے یہان تک ہڈیون کی تشریح تمام ہوئی

جملہ دوسرا تشریح عضل مین اسمین انتیس فصلین ہین

فصل پہلی جملہ دوسرا تعلیم پانچوین بیان عام عصب و عضل و وتر و رباط کا۔ چونکہ تمام ہونا حرکت ارادیہ کا اعضا سے بدون ایک قوت قابضہ کے جو دماغ سے بذریعہ عصب کے پیدا ہوتی ہے نہین ہوسکتا ہے اور عصب کا یہ حال ہے کہ اسکا متصل ہونا ہڈیون سے جو درحقیقت اصول اعضا متحرکہ حرکت مین بالقصد اول ہین بخوبی درست نہین ہوسکتا اسلیے کہ ہڈیان سخت ہین اور عصب نرم اور لطیف ہے بایں نظر لطف حق تعالےٰ شامل حال ہوکر ہڈیون سے ایک ایسی چیز پیدا کی جو مشابہ عصب کے ہے اور اسکا عصب اور رباط نام رکھا جاتا ہے عصب کے ساتھ اسکو جمع کیا اور اسطرح پرور آوردہ کیا اور ملادیا کہ عصبہ اور رباط بمنزلہ شیء واحد کے معلوم ہوتے ہین۔ اور پھر چونکہ وہ جرم جو عصب و رباط مین پیوند رکھتا ہے ہر حال مین باریک ہوتا ہے اسلیے کہ پٹھے کی زیادتی حجم بحالت وصول طرف اعضا کے مقام رسیدگی مین مقدار معتد کو نہین پہونچتی اور نہ اسکی غلاظت بمقدار کافی ہوتی ہے اور حجم پٹھہ کا نزدیک نسبت ایسا ہوتا ہے کہ جرم دماغ اور نخاع اور حجم راس اور مخارج عصب اس جرم کے متحمل ہون پس اگر تحریک اعضا کی عصب کے متعلق ہوتی اور پٹھے اپنے حجم اول پر بھی باقی رہتا خصوصاً اس حجم پر جو بوقت تقسیم و شاخ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتی عصب کے اعضا میں انکا حجم پیدا ہوتا ہے کہ یہ گچھہ بمنزلہ ایک حصہ کے واسطے استخوان باریک کے ہو جاتا ہے اور جتنا اپنی اصل اور مبدء سے دور تر جاتا ہے اس میں وقت اور باریکی پیدا ہوتی جاتی ہے بالجملہ اگر باوجود اس باریکی و نزاکت تحریک اعضا کی اس سے متعلق ہوتی تو اس میں فساد ظاہر پیدا ہوتا ہے اسی حکمت سے خالق تعالیٰ نے ایسی تدبیر کی کہ گچھے کے جرم کو غلاظت اور گندگی عطا فرمائی اسطرح پر کہ جرم اس سے پیوند کیجاتی ہے اسکو رباط کے ساتھ جب دیا بطور لیف کے اور دونوں کے لپٹنے میں جو جگہ خالی تھی اسپر گوشت اگا دیا اور جھلی سے اسکو ڈھانپ دیا اور اسکو بیچ میں مثل عمود کے اسطرح پر جگہ دی کہ وہ مثل محور کے جو ہر عصب سے قرار دیا جاتا ہے اور ان سب چیزوں سے ملکر ایک عضو پیدا ہوتا ہے جسکی ترکیب عصب اور عقب اور ان دونوں کی لیف اور وہ گوشت جو بھرنے والا خالی جگہوں کا اور جھلی جو اسکو ڈھانپے ہوئے ہے ان تینوں اجزا سے ہوتی ہے اسیکا نام ہم عضل رکھتے ہیں اور یہی وہ عضو ہے کہ جب سمٹتا ہے اسوقت جو وتر کہ مرکب رباط اور عصب سے ہے ناند عضلہ سے ہے بجانب عضو کے کھینچتا ہے پھر تشنج پیدا ہو کر عضو کھنچ جاتا ہے اور جب عضل میں انبساط پیدا ہوتا ہے وتر مسترخی ہو کر ڈھیلا ہو جاتا ہے اور عضو منبسط دور ہو جاتا ہے **فصل دوسری تشریح میں عضل وجہ کے** ظاہر ہے کہ عضل وجہ کے تعداد میں برابر اعضائے متحرک کے جو وجہ میں ہیں درکار ہیں اور اعضائے متحرک وجہ میں اتنے ہیں پیشانی اور دونوں گوشہ چشم اور اوپر کی دو پلکیں اور دونوں رخسارے بسبب بعض ان ہونٹھوں کے اور دونوں ہونٹھ اور ان دونوں کی حدیں اور دونوں کنارے نتھنوں کے اور نیچے کا جبڑا **فصل تیسری تشریح میں عضل پیشانی کے** پیشانی حرکت کرتی ہے بذریعہ ایک عضلہ باریک کے جو چوڑا اور جھلی دار ہے اور نیچے پیشانی کی جلد سے پھیلا ہوا ہے اور خوب جلد سے ملا ہوا ہے گویا قوام جلد میں داخل ہے اور اسکا جزو ہے اسی جہت سے جلد کا کھنچنا بسبب عضلہ کے نہیں ممکن اور عضو متحرک اس عضلہ سے بدون وتر کے ملتا ہے اسلیے کہ متحرک اسمقام پر فقط ایک چوڑی جلد ہے جو سبک ہے ایسی چیز کا ہلانا وتر سے اچھا نہیں ہے اسی عضلہ کی حرکت سے دونوں ابرو بلند ہوتے ہیں اور آنکھ کو بھی نیند ہو نہیں اسی عضلہ سے مدد پہونچتی ہے کہ یہ ڈھیلا ہو کر گر پڑتا ہے **فصل چوتھی تشریح میں عضل مقلہ کے** گوشہ چشم کے حرکت دینے والے چھ عضل ہیں چار انہیں سے نیچے اوپر اور دونوں ماقین یعنے کوئے ہیں ہر ایک انہیں کا جہت خاص میں حرکت کرتا ہے - اور دو عضل بوضع توریب یعنی ترچھے واقع ہیں جن سے حرکت دوری پیدا ہوتی ہے اور مقلہ کے پیچھے ایک عضلہ اور ہے جو عصبہ مجوفہ کیواسطے جسکا ذکر ہم آگے کرینگے دعامہ اور ستون بنتا ہے اسلیے کہ وہ عضلہ اسی عصبہ سے اور جو چیز اس عصبہ میں ہے متعلق ہوتا ہے اور اسے پھیلاتا ہے اور اسکے ایسے استرخا کو جسکی وجہ سے وہ عصبہ باہر کو آئے منع کرتا ہے اور بوقت تیز دیکھنے کے اس عصبہ کو ضبط کرتا ہے یہ عضلہ ایسا ہے کہ اسکی رباطی جھلیوں کیواسطے گوشہ دار ہونا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اسکی صورت میں شک پیدا ہوا بعض علمائے تشریح اسکو عضلۂ واحدہ جانتے ہیں اور بعض اسکو دو قرار دیتے ہیں اور بعض تین کے بھی قائل ہیں بہر حال سرا اسکا ایک ہی ہے **فصل پانچویں تشریح میں عضل جفن کے** نیچے کی پلک چونکہ محتاج حرکت کی نہیں ہے اسلیے کہ غرض پوری اور تمام ہو جاتی ہے اوپر کی پلک کی حرکت سے اسواسطے کہ آنکھ کا بند کرنا اور تیز دیکھنا دونوں اسکی حرکت سے تکمیل پاتی ہیں اور توجہ خداوند تبارک و تعالیٰ کی آلات کی کمی پر جسقدر ممکن ہو مصروف ہے جبتک کہ کمی آلات سے کوئی خلل نہ واقع ہو اسلیے کہ بہت آلات ہونے میں جو آفتیں ہیں وہ بخوبی معلوم ہیں - اگرچہ یہ بھی ممکن تھا کہ اوپر کی پلک ساکن رہتی اور نیچے کی متحرک ہوتی مگر عنایت صانع بیچون کی مصروف اسی بات پر ہوئی کہ جو افعال جن مبادی سے لیے جائیں ان افعال کو اپنے مبادی سے قربت حاصل ہو اور توجہ اسباب کی طرف غایات کے نہایت معتدل طریقہ پر اور نہایت استواری اور مضبوط راہ پر ہو اور چونکہ اوپر کی پلک منبت اعصاب سے قریب تر ہے اور عصب

HAKEEM SHOUKAT ALI

جب اوپر کی پلک کیطرف چلے تو محتاج پھیلنے کی اور پٹنے کا نہوگا۔ پھر چونکہ اوپر کی پلک محتاج دو حرکتون کی تھی یعنی کھلنے مین آنکھ کے محتاج ارتفاع اور بلند ہونے کی اور بند ہونے مین محتاج انحدار اور پست ہونے کی اور بند ہونا محتاج ایک ایسے عضلہ کا ہو جو نیچے کی طرف جذب کرے اس ضرورت سے چارۂ کار نہین تھا کہ عصب پلک مین اسفل کیطرف ترچھا ہوکر آئے اور پھر بلند ہوجائے۔ اور اسوقت بھی دو حال سے خالی نہین یا تو ایک ٹھیک کنارے پلک سے متصل ہوا یا بیچ مین پلک کے پہونچے اگر بیچ مین پلک کے پہونچتا تو جو حدتہ چڑھنے والا ہو طرف وسط کے اسے ڈھا نپ لیتا اور اگر کنارے پر پہونچتا تو فقط ایک ہی طرف سے متصل ہوتا اور اچھی طرح پلک بند نہوسکتی بلکہ ترریب پیدا ہوتی جسطرف ٹھیک ملاقی و تر نہ ہوتا ادھر تشنج زیادہ ہوتی اور دوسری جانب کم ہوتی پس اچھی طرح جھپکی پلک کی برابر نہوتی بلکہ جھپکی پلک کی مثل صاحب لقوہ کے ہوتی اسیواسطے دو عضلہ پیدا کیے گئے جو دونون کونون کی طرف سے آکر پلک کو نیچے کیطرف برابر جذب کرتے ہین حالانکہ پلک کا جذب ایک ہی عضلہ سے ہوسکتا تھا جو وسط پلک سے آکر اسکے وتر کا کنارہ پلک کی باڑھ پر پھیل جاے اور جب اسمین تشنج پیدا ہو تب پلک کھلجائے اسیواسطے ایک ہی عضلہ پیدا کیا گیا کہ بخط مستقیم درمیان ہر دو بون جبلیون کے اترتا ہے اور چوڑا ہوکر اس جرم سے متصل ہوتا ہے جو شبیہ غضروف کے نیچے مثبت مثرہ کے بچھا ہے

فصل چھٹی تشریح مین عضل رخسارہ کے

رخسارے کے واسطے دو حرکتین ہین ایک حرکت اسکی نیچے کے جبڑے کی تابع ہے دوسری بشرکت ہونٹھ کے ہوتی ہو جو حرکت رخسارہ کی جبڑے کے تابع ہے اسکا سبب عضل اسی جبڑے کے ہین اور جو حرکت بشرکت ہونٹھ کے ہے اسکا سبب یہ ہو کہ ایک عضلہ رخسارے اور مونھ مین مشترک ہو اور یہ عضلہ مشترک ہر ایک رخسارے مین چوڑا ہوکر پھیلا ہو اور اسکا نام وجنہ ہو۔ یہ دونون عضل چار چار حصون سے مرکب ہین اسیلیے کہ لیف ان مین چار مقامون سے آتی ہو ایک لیف کا جائے نشو ترقوہ یعنے ہنسلی ہو اور اسکی نہایات دونون ہونٹھون کے کنارے سے اسفل تک متصل ہوتی ہین اور منھ کو نیچے کی طرف سے بصورت ترریب جذب کرتی ہین۔ دوسری لیف کا مقام نشو و نما سینہ اور ہنسلی دونون جانبون سے ہو کہ ان کی لیف بشکل مورب چلتی ہے اور داہنے طرف جو پیدا ہوئی ہو اس لیف کو جو بائین طرف سے نکلی ہو تقاطع کرکے درآتی ہو پس لیف داہنے طرف والی ہونٹھ کے نیچے کے بائین کنارے سے ملتی ہو اور بائین طرف والی اسکے برعکس ہو یعنے ہونٹھ کے نیچے کے داہنے کنارے سے ملتی ہو جسوقت اس لیف مین تشنج پیدا ہوتا ہے مونھ تنگ ہوکر آگے کیطرف نکل آتا ہے جیسے ڈوری تھیلی کے سوراخ مین کھینچنے سے اسکا مونھ بند ہوکر کھنچ جاتا ہے۔ تیسری لیف کی پیدایش کا مقام وہ کنارہ شانہ کا ہے جسے اخرم کتف کہتے ہین اور یہ لیف متصل ہوتی ہو اوپر جائے اتصال انھین عضل کے اور ہونٹھ کو دونون جانبون مین اچھی طرح جھکاتی ہے۔ چوتھی لیف ستاسن رقبہ سے پیدا ہوتی ہو اور کانون کے سامنے گذرتی ہوئی رخسارے کے اخیر سے متصل ہوتی ہو اور رخسارے کو حرکت ظاہری دیتی ہو اور ہونٹھ بھی اسکی تبعیت سے متحرک ہوتے ہین کبھی بعض آدمیون کی خلقت مین کان کی جڑ کے قریب ہوجاتی ہو اور متصل ہوکر اسکے کان کو حرکت دیتی ہے

فصل ساتوین تشریح مین عضل شفت کے

ہونٹھ کے عضل ایک تو مشترک ہونٹھ اور رخسارے مین ہے جسکا ذکر ابھی ہوچکا اور عضل خاص اسکے چار ہین دو ان مین سے کانون کے اوپر کیجانب سے آتے ہین اور قریب کانون کے کنارے سے ملتے ہین اور دو نیچے کیطرف سے ان چار و نہین ہونٹھ کے ہلانے کی کفایت ہو اسیلیے کہ ان مین کا اگر ایک متحرک ہوتا تو ایک جانب ہونٹھ کی ہلتی اور جب ان مین کے دو ملکر دو طرف ہوتے ہین ہونٹھ کی چارون طرف کی حرکت تمام ہوتی ہے اور ان چار حرکتون کے سوا ہونٹھ کے واسطے اور کوئی حرکت نہین ہے۔ یہ چارون لیف اور کنارے عضل مشترک کے جرم مین ہونٹھ کے اسطرح مل گئے ہین کہ ہونٹھ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے اصلی اجزا سے۔ انکی تمیز نہین ہوسکتی اسلیے کہ ہونٹھ خود عضو لحمی نرم ہے کہ اسمین ہڈی نہین ہے **فصل آٹھوین تشریح مین عضل منخرین کے** کنارے نتھنون کے ان مین دو عضل چھوٹے قوت دار متصل ہوتے ہین چھوٹے ہونیکی منفعت یہ ہے تاکہ تنگی نہ واقع ہو جگہ مین اور عضلات کے جن کی طرف حاجت زیادہ ہے اسلیے کہ حرکات اعضاے رخسارہ اور لب کے عدد مین بھی زیادہ ہین اور دوا دوش بھی انکو زیادہ ہے اور ہمیشہ حرکت رہتی ہے اور حاجت ان کی حرکت کی بہ نسبت نتھنون کی حرکت کے زیادہ ہے۔ قوی ہونا ان عضلات کا اس جہت سے ہے کہ جو نرمی نتھنے مین ہڈی نہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسکا تدارک کرین اور کسی قدر سختی آجاے انکی آمد گالون کی طرف سے ہے اور گال کی لیف سے بیلے ملتے ہین گالون کیطرف سے انکی آمد کا فائدہ یہ ہے کہ حرکت نتھنون کی اسی طرف سے ہوتی ہے **فصل نوین تشریح مین عضل فک اسفل کے** یعنی نیچے کے جبڑے کو خاص کر جو حرکت ہوتی او سا اوپر والے جبڑے کو حرکت نہوئی اس مین چند منافع ہین **ایک** تو یہ ہے کہ نیچے کا جبڑا بہ نسبت اوپر کے سبک ہے یعنی اور اعضا کا بوجھ اسپر نہین ہے اور سبک کو حرکت دینا بہ نسبت گرانبار کے اچھا ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ چونکہ اوپر کا جبڑا اعضاے شریفہ پر شامل ہے مثل ناک اور آنکھ کے اس کی حرکت سے ان اعضا کو تکلیف ہوتی اور نیچے کا جبڑا چونکہ ان اعضا سے الگ ہے اسکی حرکت ان اعضا پر کسی طرح کا گزند نہین پہونچاتی **تیسری منفعت** یہ ہے کہ اگر اوپر کے جبڑے کی تحریک آسان بھی ہوتی تو اسکا جوڑ جو سر کے جوڑ سے ملا ہوا ہے اسمین مضبوطی کی احتیاط کامل باقی نرہتی۔ حرکتین نیچے کے جبڑے کی محتاج اسکی نہین ہین کہ تین سے زیادہ ہون منھ کھولنا اور پھیلانا اور منھ بند کرنا اور چبانا اور پیسنا۔ منھ کھولنے کی حرکت جبڑے کو نیچے اتارتی ہے اور بند کرنے کی حرکت جبڑے کو اونچا کرتی ہے اور پیسنے کی حرکت جبڑے کو پھیرتی ہے اور دونون طرف جھکاتی ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہوا کہ حرکت اطباق یعنی بند کرنے کی حرکت کے واسطے عضل ایسے چاہیے جو اوپر سے اترتے ہون بجانب فوقانی تشنج ہون اور کھلنے کی حرکت اسکے خلاف ہے اور پیسنے کی حرکت بالتوریب حاصل ہوتی ہے اسیوجہ سے حرکت اطباق کے واسطے دو عضل پیدا کیے گئے اور انکی غشا خیت اسطرح پر ہوتی ہے کہ دو عضل کنپٹی کے نام سے پہچانے جاتے ہین اور متقدمین انکا نام ہے۔ انسان مین ان دونون کی مقدار چھوٹی مقرر کی گئی اسلیے کہ جس عضو کی تحریک انسے متعلق ہے وہ بھی چھوٹا ہے اور ایسی نرم ہڈی کا ہے کہ چبانے کے قابل ہے اور دونون مین سبک ہے اسلیے کہ جو حرکات اس عضو سے بذریعہ ان دونون عضل کے صادر ہوتے ہین وہ بھی سبک ہین۔ اور حیوانات مین نیچے کا جبڑا بہ نسبت انسان کے جبڑے کے بڑا اور گران پیدا کیا گیا اور تحریک جو متعلق حیوانات کے جبڑے سے ہے اسکی اتنی قسمین ہین نہش یعنی کاٹ کھانا اگلے دانتون سے اور قطع یعنی کاٹنا جس سے ٹکڑے ہوجاتے ہین اور کدم یعنی ایسا کاٹنا کہ اسکا اثر نہ معلوم ہو اور قلع یعنی اکھیڑنا اس اکھیڑنے کی حرکت مین جبڑے کو ایک درشتی کرنی پڑتی ہے۔ یہ دونون عضلے نرم ہین اسلیے کہ انکا مبدا یعنی دماغ جو ایک جرم بغایت نرم ہے ان دونون عضلے سے نہایت قریب ہے اور ان دونون مین اور دماغ کے بیچ مین سواے ایک ہڈی کے اور کوئی ہڈی نہین ہے بایں لحاظ اور بھی اس خوف سے کہ چونکہ ان دونون کو دماغ سے آفات مین اور دماغ جو مین مشارکت ہے اب انکو کوئی آفت اثر پہونچے اور بوجہ مشارکت کے دماغ تک منتہی ہو کر منجر بسرسام ہوجاے خواہ اور کسیطرح کا گزند پہونچ جاے اس مصلحت سے خالق تعالے نے انکو نزدیک محل نشو کے مخفی کیا اور دماغ کی شرکت سے انکو باز رکھا زوج کی دو ہڈیون مین اور دوار پار کر دیا انکو ایک پوشش مین جو مشابہ ایک طاق کے ہے جو دو ہڈیون کے زوج اور بلندیون ان نتھنون سے ملتحم ہوتی ہے جو جدار پار ان دونون کے ساتھ گذرتا ہے اور اسکے گرد سے ان دونون پر لباس کیے ہوے ہین۔ اور اسکی گذرگاہ ایک مسافت صالحہ یہ قرب مین زوج کے واقع ہے تاکہ جو ان دونون کا مضغ سخت

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوجاوے اور ان دونون کے اول سے تھوڑا تھوڑا دور ہوجائے ہر ایک ان دونون عضلون کے واسطے ایک وتر عظیم پیدا ہوتا ہے جو نیچے جبڑے کے گردون پر شامل ہوتا ہو جب اس وتر مین تشنج ہوتا ہو نیچے کے جبڑے کو اٹھا دیتا ہے ان دونون عضل کی اعانت کی جاتی ہو۔ دو اور عضل سے جو منھ کے اندر آتے ہین اور نیچے کے جبڑے کی طرف اترتے ہین بیچ مین ایک پست مقام کے اسلیے کہ جبڑا بھاری گران چیز کا اس مین تدبیر اور مددگاری زیادہ قوت کی درکار ہو۔ جو وتر ان دونون عضلون سے اگتا ہے۔ وہ ان کے بیچ سے اگتا ہے کنارون سے نہین اگتا واسطے مضبوطی کے جس عضل سے مونھ کولنا اور جبڑے کا نیچے اترنا متعلق ہو ان دونون کی لیف پیدا ہوتی ہے ان زوائد خاردار سے جو پس گوش ہین اتر کر عضلہ واحدہ کی حد ہوجاتی ہو بعد اسکے خالص وتر بنجاتی ہو تاکہ مضبوطی اسکی زیادہ ہو پھر ایک صورت بشکل گرہ کے منقش ہو کر گوشت سے بھر جاتی ہو اور اسی کا عضلہ بنتا ہو جسکا نام عضلہ مُریہ ہو فائدہ اسکا یہ ہو کہ بروقت پہونچنے آفات کے امتداد سے عریض نہوجائے پھر یہ عضلہ ملتا ہے مقام پیچیدگی فک اسفل سے ذقن تک اور جبوقت اس مین تقلص یعنے اینٹھن پیدا ہوتی ہے لحی یعنی جابے ارتش کو پیچھے کی طرف جذب کرتی ہو پس بالضرور نیچے کی طرف جبڑا اترتا ہے اور جونکہ ثقل طبعی نیچے اترنے پر معین ہو وہی عضل اس حرکت مین کافی ہوے کسی تیسرے معین کی ضرورت نہوئی۔ چبانے کے دو عضل ہین ہر طرف ایک ایک بشکل مثلث واقع ہے اسلیے کہ سر انکا وہ زاویہ ہے جو رخسار کے زاویون سے پیدا ہوتا ہو اور دو ساقین ہر ایک عضل کیواسطے دراز ہوئین ایک انھین کی نیچے کے جبڑے تک اترتی ہو اور دوسری کنارے زوج تک چڑھتی ہو اور ایک قاعدہ خط مستقیم سے ان دونون مین متصل کیا گیا اور ٹھہر گیا ہر ایک زاویہ اپنے متصل کو لیکر ٹھہر گیا ہو تاکہ اس عضلہ کے واسطے جہات مختلفہ مین حال تشنج مین اور اسکی حرکت مستقیم ہو لیکن اس عضلہ کیواسطے طرح طرح کی میل پیدا ہون جن سے پیسنے چبانے کا فعل درست ہو

فصل سوین تشریح مین عضل راس کے

سر کیواسطے چند حرکتین خاص ہین اور چند حرکتین مشترکہ ہین پانچ گردن کے مہرون کے ساتھ ان حرکتون سے حرکت منتظم ہو اور گردن جھکنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک حرکت دونون حرکت خاص و مشترک سے یا بسبیل انتکاس ور سرنگون ہونے کے ہو یا بسبیل انعطاف یعنے پیچیدہ ہونے پیچھے کی طرف ہو یا داہنے اور بائین کیطرف جھکنے کی ہو اور ان دونون کے بیچ مین حرکت التفات یعنی پلٹ کر دیکھنے کی پیدا ہوتی ہو بشکل استدارت یعنی سر ایک قوس کسی دائرہ کی طی کرتا ہو اس مکان سے جو سر کا محیط ہو۔ جو عضل سر کو خاص واژگون کرتے ہین دو ہین کہ دونون جانب سے وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ دونون اپنی لیف کو لیے ہوے ہوتے ہین پس گوش انکے جانب فوقانی ہو اور استخوان سر سینہ انکی جہت تحتانی ہو اور سطح مفصل ہو نزدیک چڑھتے ہین کہ اکثر گمان کیا جاتا ہو کہ ایک ہی عضلہ ہو اور کبھی دو کا دھوکا ہوتا ہو اور کبھی تین کا اسلیے کنارہ ایک ان دونون کا شاخدار ہو کر اسمین دو سر پیدا ہوتے ہین جب ایک عضل متحرک ہوتا ہو تو سر سرنگون ہو کر کسی شق کیطرف جھک جاتا ہو اور جب دونون عضل متحرک ہوتے ہین تو سر آگے کیطرف مائل ہوتا ہو بے اسکے کہ کسیطرف کج ہو۔ جو عضل سر اور گردن دونون کو سرنگون کرتا ہو وہ ایک زوج ہو مری کے نیچے رکھا گیا پہلے اور دوسرے فقرے کیطرف خالص ہو کر آتا ہو اور ان دونون سے ملکر پر گوشت ہوتا ہو اگر اس زوج کا وہ جزو متحرک ہو جو متصل مری کے ہو فقط سر جھکیگا اور اگر وہ جزو جو ملکر مقام التحام کو بھی جو دونون فقرون پر مشتمل کرے تو سر اور گردن دونون آگے کیطرف جھکین گے فقط سر کے پیچھے لٹانیوالے عضل چار زوج ہین چھپے ہوے مدفون نیچے ان ازواج کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہو ان ازواج کا مقام روئیدگی مفصل کے اوپر ہو کوئی ان مین سے سنا سن تک آتا ہو اسکا مقام روئیدگی وسط خلف سے دورتر واقع ہے کوئی ان مین سے آنجہ تک آتا ہو اسکا مقام روئیدگی وسط خلف مین ہو ان چارون مین سے ایک وہ زوج ہو جو فقرہ اولی کے دونون بازوؤن تک آتا ہے اور پاس زوج کے ہو کر جو دوسرے سنسنہ تک پہونچتا ہو اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک زوج کی بعض فقرۂ اولیٰ کے دونون بازوؤن سے نکلکر سنسنۂ ثانیہ تک پہونچتی ہے اس زوج کی خاصیت یہ ہے کہ سر کا جھکنا بہ وقت لیٹنے کے بحال
طبعی قائم کرتا ہے بسبب اپنے مورب ہونے کے۔ چوتھا زوج اوپر سے شروع ہوکر تیسرے کے نیچے بشکل تورب جانب وحشی تک پہونچتا ہے
اور فقرۂ اولیٰ کے بازو سے لازم ہوجاتا ہے پہلے دو زوج سر کو پشت کیطرف پھیرتے مین بدون جھکنے کے خواہ تھوڑا جھک کر اور تیسرا زوج جھکنے کی
کجی کو قائم کرتا ہے اور چوتھا پیچھے سر کو لپٹنا ہو پورا لپٹنا جو ظاہر ہوتا ہے اور تیسرا اور چوتھا ان دونون مین سے جو جھکیگا سر کو کسی طرف جھکائیگا
اور اگر دونون مین تشنج پیدا ہو سر کی حرکت پیچھے کیطرف منقلب ہوتی ہے بدون کجی اور میل کے۔ سر اور گردن کے پلٹنے والے عضل تین زوج
ہین اندر بیٹھے ہوے اور ایک زوج باہر نمودار ہے ہر ایک فرد اس زوج کی بشکل مثلث ہے جسکا قاعدہ استخوان پشت سر ہے
اسکی دو ساقین گردن تک اترتی ہین۔ تین زوج پچھلے ہوے نیچے اسکے چند شگاف مین اترتے ہین دونون جانبون مین فقرون کے
اور ایک زوج نہایت مائل ہے طرف اجنحہ کے اور ایک زوج متوسط مابین دونون جانبون فقرون کے اور اطراف اجنحہ کے ہے
سر کے جھکانے والے دونون جانبون کیطرف دو زوج ہین کہ جو مفصل راس کے قریب ہین ایک زوج انمین کا اسکی جگہ آگے ہے وہی زوج
ملتا ہے درمیان سر اور دوسرے فقرے کے اسطرح پر کہ ایک فرد اسکی بطرف یمین اور دوسری بطرف یسار ہوتی ہے اور دوسرے زوج کا مقام
پیچھے ہے مجتمع ہوتا ہے درمیان پہلے فقرے اور سر کے اسکی فرد بھی ایک داہنے اور بائین ہوتی ہے ان چارون مین سے جس عضل مین تشنج ہو
سر اسی جانب پورا جھکیگا اور جو دو عضل ایک جانب کے متشنج ہون انھین کی طرف سر جھکیگا بے تورب کے اگر اگلے دونون عضل متحرک
ہون تو سر نگون کرنے مین اعانت کرینگے اور پچھلے دونون کی حرکت سر کو پیچھے پلٹ دیتی ہے اور چارون کی حرکت ملکر سر کو سیدھا برابر
کردیتی ہے یہ چارون عضل سب عضل مین چھوٹے ہین مگر بوجہ اپنی خوبی محل اور پوشیدہ اور محفوظ ہونے تحت عضل دوسرے کے
اس صدمہ کا یہ خود تدارک کرلیتے ہین جو بڑے بڑے عضل بوجہ اپنے بڑے ہونے کے برداشت کرتے ہین **مترجم کہتا ہے** یعنے بڑے عضل کو جو جو
برداشت صدمات کی بوجہ بڑے ہونے کے ہے یہ چھوٹے چارون عضل باوصف چھوٹے ہونے کے ایسے اچھے اور محفوظ مقام پر واقع ہین
کہ بوجہ عمدگی مقام کے متحمل ان صدمات کے ہوجاتے ہین اور تدارک انکا کرلیتے ہین **متن** سر کا جوڑ جو دو باتون کا محتاج تھا
اور وہ دو امر محتاج دو معین اور مددگار متضاد کے ہین **ایک** تو مضبوطی ہے اور یہ متعلق جوڑ کی مضبوطی سے ہے ایسا مضبوط
ہو کہ حرکات کی اطاعت کم کرے **دوسری** کثرت عدد حرکات کی ہے اور یہ متعلق اسکے ہے کہ مفاصل نرم ہون اور انمین سستی ہو لہذا
تجویز یہ ہوئی کہ مفاصل مین نرمی پیدا کیجاے تاکہ اس مضبوطی مین آرام اور آسانی ہو جو بہ جہت زیادہ لپٹنے عضلات کے حاصل ہوتی ہے دو زون
غرضین متخالف حاصل ہوگئین فتبارک اللہ احسن الخالقین **فصل گیارھوین تشریح مین عضل حنجرہ کے** گلا غضروفی
غضروفی ہے آواز نکلنے کا آلہ بنایا گیا اسکی ترکیب تین غضروف سے ہے **ایک** تو وہ غضروف ہے کہ اس تک حس پہونچتی ہے اور حس بعضے
حس لمس کا مقام آگے حلق اور نیچے ذقن کے ہے جسے درقی اور ترسی کہتے ہین اسواسطے کہ اندر اسکے گہرا اور اوپر محدب مثل سپر کے
اور بعض سپر کے ہے **دوسرا** غضروف اسکے پیچھے متصل گردن کے رکھا ہوا ہے اور اسکے ساتھ بندھا ہوا ہے اسکی پہچان یہی ہے کہ کوئی نام
خاص اسکا نہین ہے **تیسرا** غضروف ان دونون پر الٹا پڑا ہوا ہے بہت متصل اس غضروف کے ہے جسکا کچھ نام نہین ہے۔ اور درقی کی
ملاقات اس تیسرے غضروف سے بے اتصال کے ہوتی ہے تیسرے اور دوسرے بے نام غضروف کے درمیان مین ایک جوڑ ہے دہرا
جس مین دو فقرے ہین ان دونون مین دو زیادتیان باریک پیوستہ ہوتی ہین اس دوسرے غضروف کی جانب سے جسکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

کچھ نام نہیں ہے یہ دونوں زیادتیاں بندھی ہیں چند رباطات سے اور اس غضروف کا سیکبی اور طرجہالی نام ہے۔ وزقی اور وہ غضروف جسکا
کچھ نام نہیں ہے ان دونوں کے ملنے اور ایک دوسرے کے بعید ہونے سے جو شکل پیدا ہوتی ہے اس سے کشادگی اور تنگی حنجرہ کی حاصل
ہوتی ہے اور طرجہالی کے وزقی پر اونچے گرنے سے اور ہمیشہ اسکے ورمی کے پاس رہنے سے اور بھی طرجہالی کے وزقی کے اوپر بلند ہونے سے
حنجرہ کا کھلنا اور بند ہونا حاصل ہوتا ہے حنجرہ کے آگے اور اسکے نزدیک تین ہڈیاں بشکل مثلث واقع ہیں جنھیں عظم لامی کہتے ہیں جو بشکل لام یونانی
ہے اسطرح ہے ۳ ع۔ اس ہڈی کی خلقت کا فائدہ یہ ہے کہ قیام گاہ اور تکیہ گاہ ہو اسی مقام سے ایک لیف پیدا ہوتی ہے حنجرہ تک پس حنجرہ
محتاج ایک ایسے عضلہ کیطرف ہے جو جوڑ دے وزقی کو اس غضروف سے ملائے جسکا کچھ نام نہیں ہے اور ایک عضلہ کا محتاج ہے جو طرجہالی کو ملاکر
بند کردے اور ایک اور عضلہ اسکو دور کرے جو طرجہالی کو ترسی اور بےنام کے غضروف سے دور کردے تاکہ حنجرہ کھل جائے حنجرہ کے
کھولنے والے عضل ان میں سے ایک زوج وہ ہے جو عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے اور آگے وزقی کے آکر گوشت آور ہو کر اسی وزقی پر پھیل
جاتا ہے جب اس زوج میں تشنج پیدا ہوتا ہے وزقی کو آگے اور اوپر کی طرف ظاہر کردیتا ہے پس حنجرہ کھلکر وسیع ہوجاتا ہے ایک دوسرا
زوج اور ہے جسکے شمار عضل حلق میں کیا جاتا ہے کہ وہ نیچے کیطرف جذب کرتا ہے ہماری رائے یہ ہے کہ اس زوج کا شمار مشترکات حنجرہ اور
حلق میں کریں۔ مقدم قشوان دونوں زوج کا باطن نفس لینے سر سینہ سے وزقی تک ہے اور اکثر حیوانات میں اسکے ہمراہ ایک زوج اور
ہوتا ہے اور دو زوج اور ہیں ان میں سے ایک کے دو عضل طرجہالی کے پیچھے سے آتے ہیں اور اسکے ساتھ گوشت آور ہو جاتے ہیں
جسوقت ان دونوں میں تشنج ہوتا ہے طرجہالی کو اٹھاتے ہیں اور پیچھے کی طرف جذب کرتے ہیں اسوقت طرجہالی کیجانب وزقی سے جدا
ہوجاتی ہے اور حنجرہ کھلجاتا ہے اور دوسرا زوج انہیں کا اسکے دونوں عضل طرجہالی کے دونوں کناروں سے آتی ہیں جب ان دونوں میں
تشنج پیدا ہوتا ہے طرجہالی کو وزقی سے جدا کردیتے ہیں اور عرض میں اسکو دراز کرکے انبساط حنجرہ میں اعانت کرتا ہے۔ تنگ کرنے والے عضل
حنجرہ کے ان میں سے ایک تو وہ زوج ہے جو جانب عظم لامی سے آتا ہے اور وزقی سے متصل ہو کر چوڑا ہوجاتا ہے اور جس غضروف کا کچھ نام
نہیں ہے اسپر لپٹ جاتا ہے یہانتک کہ متحد ہوجاتے ہیں دونوں کنارے اسکے دونوں فردوں کے نیچے اس غضروف کے جسکا کچھ نام نہیں
ہے پس جب اس زوج میں تشنج پیدا ہوتا ہے حنجرہ تنگ ہوجاتا ہے۔ چار عضل اور ہیں جنھیں بعض دو ہی گمان کرتے ہیں اور دونوں نکلے
ہوئے اور مائل ہیں بیچ میں وزقی اور اس غضروف کے جسکا کچھ نام نہیں ہے متصل ہوتے ہیں جب ان میں تشنج پیدا ہوتا ہے اسفل حنجرہ
کا تنگ ہوجاتا ہے کبھی یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ ایک زوج انہیں کا پوشیدہ ہے اور دوسرا ظاہر ہے سکے کے بند کرنے والے عضل عمدہ
وضع انکی یہی تھی کہ اندر حنجرہ کے پیدا کیے جائیں تاکہ جسوقت انھیں طرجہالی کو قاطعیہ کے نیچے کھینچ لے جائیں اور خم دے دیں
اسیواسطے پیدا کیے گئے زوج کرکے اور نکلتے ہیں اصل وزقی سے اندر ہی اندر طرجہالی کے کناروں تک چڑھتے ہیں اور اس غضروف
کی جڑ تک جسکا کچھ نام نہیں ہے داہنے اور بائیں پہونچتے ہیں جب یہ زوج انقباض سے مفصل کو مضبوط کرکے حنجرہ کو اسقدر بند
کرتا ہے کہ وہ عضل صدر اور حجاب کی تنگی نفس میں مقاومت کرتا ہے یہ دونوں عضل چھوٹے پیدا کیے گئے تاکہ داخل حنجرہ میں تنگی نہ
واقع ہو اور قوی بنائے گئے تاکہ اپنی قوت سے تدارک کریں اس تکلف کا جو حنجرہ کے بند کرنے میں اور سانس کے روکنے میں انھیں
کرنا پڑتا ہے اسلیے کہ انکے چھوٹے ہونے سے اس فعل کے انجام میں کمی پیدا ہوئی تھی انکے قوی ہونے سے اسکا تدارک
ہوگیا۔ سیدھی راہ سے یہ گذرتے ہیں چڑھتے ہوئے استقامت انحراف البتہ ہوا ہے تاکہ وصل درمیان وزقی اور اس غضروف کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جسکا کچھ نام نہین ہو حاصل ہو اور کبھی دو عضل نیچے طرجہالی کے پائے جاتے ہین وہ اس زوج مذکور کے معین ہوتے ہین **فصل بارھوین**
تشریح مین عضل حلقوم کے کل حلقوم کے عضل دو زوج ہین جو اسے نیچے کھینچتے ہین ایک تو وہی زوج ہے جو فصل حنجرہ مین
مذکور ہو چکا ہے دوسرا زوج قص یعنے استخوان سر سینہ سے نکلکر چڑھتے چڑھتے متصل لامی کے ہوکر جو متصل حلقوم کے ہوتا ہو کر حلقوم
کو نیچے کیطرف جذب کرتا ہو۔ حلق کے دو عضل ہین جنکا نام انفتنان رکھا گیا ہے یہ دونون عضل نزدیک حلق کے موضوع ہین اور لقمہ
کے اندر نے پر اعانت کرتے ہین **فصل تیرھوین تشریح مین عضل عظم لامی کے** عظم لامی کے لیے دو قسم کے عضل ہین ایک
خاص ہو اور دوسرا مشترک بیچ مین عظم لامی اور ایک عضو کے خاص عظم لامی کے تین زوج ہین ایک زوج دونون جانبون
لحی سے آتا ہو اور اس خط مستقیم کے متصل ہوتا ہے جو اس ہڈی پر واقع ہو یہ وہی زوج ہے جو عظم لامی کو لحی تک کھینچتا ہے دوسرا
زوج ذقن کے نیچے سے پیدا ہوتا ہے زبان کے نیچے گذر کر اس ہڈی کے اوپر کے کنارے تک ہو پہنچتا ہے اور یہ بھی زوج اس
ہڈی کو بطرف لحی کے کھینچتا ہو تیسرا زوج زوائد سہمیہ جو نزدیک دونون کان کے ہین وہان سے نکلتا ہے نیچے کے
کنارے پر اس ہڈی کے جو خط مستقیم ہے اس سے ملتا ہے۔ جو عضل شرکت اس ہڈی اور دوسرے عضو کے ہو اسکا
ذکر اوپر بھی ہو چکا اور آگے بھی ہوگا **فصل چودھوین تشریح مین عضل زبان کے** زبان کے حرکت دینے والے عضل
نو ہین دو جوڑے ہین جو زوائد سہمیہ سے آکر زبان کے دونون کنارون سے متصل ہوتے ہین اور دو لانبے ہین ان کی جائے
نشو و نما کے مقامات عظم لامی سے ہو اور بیچ مین زبان کے وہ دونون لمجاتے ہین اور دو ایسے عضل ہین جو بشکل تو رب
متحرک ہوتے ہین انکا محل نشو ایک پشت پہلو ہے اضلاع عظم لامی سے اور زبان مین یہ دونون نافذ ہوتے ہین بیچ
مین دونون عضل طولانی اور دونون عضل عریض کے اور دو عضل زبان پر پڑے ہوے ہین اسکو پھیرتے ہین ان کا مقام ان چھ
عضل کے نیچے ہو جو ابھی مذکور ہوے ان دونون عضل کی لیف زبان مین عرضا دراز ہوئی ہے اور تمام استخوان فک اسفل
سے متصل ہوئی ہے۔ ایک عضلہ تنہا زبان کے واسطے ذکر کیا جاتا ہو وہ متصل ہوتا ہو درمیان زبان و عظم لامی کے اور ان مین سے
ایک کو طرف دوسرے کے کھینچتا ہو۔ یہ بات بعید از قیاس نہین ہو کہ جو عضل زبان کو طول مین موتھ کے باہر تک کھینچتا ہے وہی اسکو
اس قسم کی حرکت بھی دیتا ہو اسلیے کہ اسی عضلہ کے واسطے بجاے خود یہ بات جائز ہو کہ حرکت امتدادی کرے جیسے اس عضلہ
کے واسطے یہ بھی ممکن ہے کہ بجائے خود کم ہو جاے اور کھنچ جانیکی حرکت کرے **فصل پندرھوین تشریح مین عضل عنق اور**
رقبہ کے تنہا عنق کے حرکت دینے والے دو زوج ہین ایک داہنے اور ایک بائین انہین سے جس زوج مین تشنج پیدا ہو رقبہ اسی
کی جہت مین بشکل تو رب یعنی ترچھی ہو کر کھنچ جاتی ہے اور اگر ہر ایک زوج کسی دونون طرف کا ساتھ ہی کھینچے رقبہ اسی طرف
بے تو رب کے مائل ہوتی ہو بلکہ بالاستقامت جھکتی ہو اور جب چارون عضل ساتھ ہی تشنج ہون رقبہ سیدھی کھڑی ہو جاتی ہو بدون
میل اور کجی کے **فصل سولھوین تشریح مین عضل سینہ کے** سینہ کے حرکت دینے والے عضل کچھ تو ایسے ہین جو اسکو
کشادہ کرتے ہین اور ایک قسم وہ ہو جس سے تنگی سینہ کی پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم وہ ہو جس سے قبض و بسط دونون پیدا ہوتے ہین
کشادگی سینہ کی پیدا کرنیوالے نو عضل ہین ان مین سے ایک عضل حجاب ہو یعنے وہ حجاب جو درمیان اعضائے تنفس اور اعضاے
غذا کے حاجز اور مانع ہے اسکی تشریح آگے بیان کرین گے۔ اور ایک زوج انھین نو مین کا ترقوہ یعنی ہنسلی کے نیچے رکھا ہوا ہو اسکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

مقام نشو ایک ایسے جزو سے ہو کہ جو کتف کے سرے سے ترقوہ تک دراز ہو ہم آگے اسکی توضیح کرینگے اور وہ جزو متصل ہے پہلی پسلی کے داہنے اور بائین سے ایک اور زوج ہو کہ ہر فرد اسکی دوہری ہو اسمین دو جزو ہین کہ اوپر کا جزو رقبہ کے متصل ہو اور اسکو حرکت دیتا ہے اور نیچے کا جزو سینہ کو حرکت دیتا ہو اور اس سے ملا ہوا ایک اور عضلہ ہو جسے ہم قریب ذکر کرین گے یعنی جو عضلہ متصل ہے پانچوین اور چھٹی پسلی کے۔ اور ایک اور زوج ہو جو چھپا ہو کتف کی تقعیر مین کہ اس سے متصل ہوتا ہو وہ زوج جو اترتا ہے فقرہ اول سے کتف کیطرف پھر یہ دونون زوج متصل عضلۂ واحد کے ہو کر پیچھے کی پسلیون سے متصل ہو جاتے ہین۔ ایک زوج اور ہے جسکا مقام نشو گردن کے ساتوین فقرہ سے ہو اور سینہ کے پہلے اور دوسرے فقرے سے اور یہ زوج متصل سینہ کی پسلیون سے ہوتا ہے یہی تو عضل سینہ کو کشادہ کرتے ہین۔ سینہ کے تنگ کرنے والے عضل کچھ تو ایسے ہین کہ بالعرض اسمین تنگی پیدا کرتے ہین وہ حجاب ہو جسوقت حرکت سے ٹھہر جائے اور کچھ عضل ایسے ہین جو بالذات سینہ مین تنگی پیدا کرتے ہین ان مین سے ایک وہ زوج ہو جو نیچے اوپر والی پسلیون کی جڑون کے پھیلا ہوا ہے اسکا فعل یہ ہے کہ سینہ کو منضبط اور اسکے اجزا کو جمع کرے ایک اور زوج نزدیک کنارے کی پسلیون کے واقع ہے کہ سینہ سے درمیان حنجرے اور ترقوہ کے ملتا ہے اور سیدھا عضلہ عضلات بطن مین سے اس سے بھی ملتا ہے۔ دو زوج اور ہین کہ اس زوج کی اعانت کرتے ہین جس عضل سے قبض اور بسط دونون پیدا ہوتے ہین وہ درمیان پسلیون کے واقع ہین مگر بخوبی تامل کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عضل قابض سوائے عضل باسط کے ہین نیز دونون فعل ایک قسم کے عضل سے پیدا نہین ہو سکتے اسواسطے کہ حقیقت مین درمیان ہر ایک دو پسلی کے چار عضل ہین اگرچہ بادی النظر مین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ ایک ہی عضلہ ہو اور جس عضلہ کو ایک گمان کرتے ہین وہ بنا ہوا ہے چند لیفہا سے مورب سے جن مین سے کچھ پوشیدہ ہین اور کچھ ظاہر ہین لیف ظاہری ان مین سے ایک تو وہی ہو جو پسلی کے کنارے غضروفی سے ملی ہو اور ایک وہ ہو جو پسلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہو وہ کنارہ قوی ہو اور پوشیدہ لیف سب لیفہائے ظاہری کی وضع مین مخالف ہین اور جو لیف کنارے غضروفی پر ہین وہ سب اپنی وضع مین مخالف ہین اس لیف کے جو دوسرے کنارے پر ہین اور جسوقت لیف کے چار عدد ہوں تو مناسب یہی ہے کہ عضل بھی چار ہوں کچھ تو اوپر موضوع ہوں جن سے بسط متعلق ہو اور کچھ نیچے موضوع ہون جن سے قبض متعلق ہو۔ اس قیاس سے بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ شمار جملہ عضلات صدر کا اٹھائیس تک پہونچے سینہ کے عضل کی اعانت دو عضل اور کرتے ہین جو ترقوہ سے راس کتف تک آتے ہین اور پہلے پسلی سے ملکر اسے اوپر کو اٹھا دیتے ہین تب وہ پسلی سینہ کی کشادگی پر معین ہوتی ہو **مترجم کہتا ہے** کہ اصل کتاب مین ذکر سات زوج عضل کا جو کتف کی تحریک کے واسطے خاص ہین رہگیا انکی تفصیل یہ ہو۔ دو ان مین سے پشت سر سے اگتے ہین ان مین سے ایک اعلائے کتف سے ترقوہ تک متصل ہوتا ہے اور کتف کو کسیقدر کج کرکے بطرف سر کے اٹھاتا ہے اور دوسرا زوج ان مین کا بیچ کتف سے ملتا ہو اور وہ شانہ کو مقابلہ مین سر کے بلند کرتا ہے اور ایک زوج فقرہ اولی سے آتا ہے اور اعلائے کتف سے متصل ہو کر اسکو نزدیک گردن کے کرتا ہو۔ چوتھا زوج عظم لامی سے پیدا ہوتا ہو یہ بھی اعلائے کتف سے متصل ہوتا ہو اور کتف کو بلند کرتا ہو۔ دو زوج اگتی ہین ان سناسن سے جو سینہ اور گردن کے فقرون مین ہین یہ دونون زوج شانہ کو پیچھے اور اسفل کیطرف حرکت دیتے ہین ساتوان زوج قطن سے پیدا ہوتا ہے اور شانہ کو پیچھے اور آگے کیطرف اسطرح پر کھینچتا ہے کہ پیچھے اور اسفل مین بھی جا کر کھینچے۔ **متن**

HAKEEM SHOUKAT ALI

فصل تیرھوین تشریح مین عضل حرکت عضد کے

عضد کے عضل جو معضل کتف کی حرکت دینے والے ہین تین عدد ہین کہ سینہ سے آکر اسکو نیچے کی طرف جذب کرتے ہین ان مین سے ایک عضلہ وہ ہو جسکا مقام نشو پستان کے نیچے ہو اور مقدم عضد سے متصل ہوتا ہے نزدیک بارہ فقرے کے اور یہ وہی عضلہ ہو جو مقدم ہوتا ہو عضد کو سینہ سے نزدیک کرتا ہوا اسے اتارتا ہوا اور اسکے پیچھے کتف اور اسکے عضلہ کو لاتا ہو۔ مقام نشو اس عضلہ کا اعلائے سینہ ہوا اور گرد بھرتا ہے یہ عضلہ جانب انسی راس عضد کے پس ہی عضلہ نزدیک کر میلا ہو عضد کو سینہ سے کچھ تھوڑا اوپر اٹھاتا ہوا ایک عضلہ دوسرا ہو مقام نشو اسکا کل سینہ ہے ملتا ہے یہ عضلہ نیچے سے مقدم عضد کے جبوقت سیاہ اپنے کام مین مع اس لیف کے جو اسکے جزو فوقانی مین ہے مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سینہ تک اٹھاتا ہوا اور جب دوسرے جزو کے ساتھ ملکر کام دیتا ہو سامنے لاتا ہو عضد کو اتارتا ہوا اور جب دونون جزو سے ملکر اپنے کام مین مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سیدھا کرکے۔ دو اور عضل ہین جو آتے ہین خاصرہ یعنے تہیگاہ کی طرف سے اور ان کا اتصال زیادہ ہے بہ نسبت اس عضل عظیم دوہرے کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہے ایک ان مین کا بڑا ہے آتا ہے خاصرہ کے نزدیک سے اور پیچھے کی پسلیون سے عضد کو جذب کرتا ہے پیچھے کی پسلیون کی طرف اور اسکا جذب سیدھا ہوتا ہے اور دوسرا باریک ہوتا ہو جلد خاصرہ سے نہ کہ اسکی ہڈی سے مگر مائل بطرف وسط خاصرہ کے ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہو وتر صاعدہ کی جانب پستان سے دماغ لیکہ اندر بیٹھا ہوا ہوا اور یہ وہی کام کرتا ہو جو پہلا عضلہ کام کرتا ہو بطریق معاونت کے لیکن یہ عضلہ پیچھے کی طرف تھوڑا جھکا رہتا ہے۔ پانچ اور عضل ہین جنکا منشا استخوان کتف ہے ایک عضلہ ان مین سے اسکا منشا استخوان کتف کے اوپر کی جانب سے ہو وہ بھر دیتا ہو اس جگہ کو جو درمیان حاجز اور ضلع اعلی کے کتف سے ہو اور نفوذ کرجاتا ہو عضد کے سر کیطرف اور یہ کے جزو تک وہ سرا جو بجانب وحشی واقع ہو اندر کے بجانب انسی مائل ہو یہ عضلہ دور لیجاتا ہو عضد کو انسی کیطرف جھکاتا ہوا۔ ان پانچون مین سے دو عضل ایسے ہین جنکا محل نشو کتف کے اوپر کی پسلی ہو ایک انمین کا بڑا عضلہ ہو جسکی لیف نیچے کے اجزائے تحتانی حاجز تک جھکتی ہوئی ہو اور یہ عضلہ اس مقام کو بھرتا ہو جو درمیان حاجز اور نیچے کی پسلی کے ہو اور متصل ہوتا عضد کے سر سے جانب وحشی مین پورا پس دور لیجاتا ہے عضد جانب وحشی مین جھکاتا ہوا اور دوسرا متصل ہو اسی پہلے سے گویا کہ وہ اسکا جزو ہو اسی کے ساتھ نفوذ کرتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہو وہی کام یہ بھی کرتا ہے مگر یہ دونون عضل تعلق اعلائے کتف سے زیادہ نہین رکھتے اور اتصال انکا بشکل تورب ظاہر عضد سے ہوا اور اسکو بجانب وحشی جھکاتے ہین۔ چوتھا عضلہ ان پانچون مین بھر دیتا ہے استخوان کتف کے مقام تقعیر کو اور اسکے وتر کے اجزائے داخلی سے بجانب انسی متصل ہوتا ہو سرے پر استخوان عضد کے اسکا کام یہ ہو کہ عضد کو پیچھے کی طرف گھماوے اور ایک عضلہ اور ہو اسکا مقام نشو نیچے کا کنارہ ضلع اسفل سے کتف کے ہو اور اسکے وتر کا اتصال عضلہ عظیم جو خاصرہ سے چڑھنے والا ہے اسکے بہ نسبت زیادہ ہو اسکا کام یہ ہو کہ عضد کے اعلائے راس کو اوپر تک جذب کرے بعضد کے واسطے ایک اور عضلہ ہو جسکے دوسرے ہین اس سے دو کام نکلتے ہین اور ایک کام مشترک پیدا ہوتا ہے اور یہ نیچے سے ترقوہ کے اور فوق سر کتف سے آتا ہو اور عضد کے سرے مین بیٹھ جاتا ہو اور مقام انفصال مین وتر سے اس عضلہ عظیمہ کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہو قریب ہوتا ہے۔ یہ بھی لوگون نے کہا ہے کہ ایک سرا اسکا اندر ہو اور بجانب داخل تھوڑا سی تورب کے ساتھ جھکا ہوا ہو اور دوسرا سرا ظاہر مین ہو پشت کتف کی جانب اسفل مین اور بطرف خارج تھوڑا سی تورب کے ساتھ جھکتا ہو جب دونون جزو سے ملکر حرکت کرتا ہو بلند کرتا ہے عضد کو سیدھا کرکے۔ بعض آدمیون

اور عمیق

HAKEEM SHOUKAT ALI

نے دو عضل در زیادہ کیے ہین ایک چھوٹا عضلہ جو پستان سے آتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو چھپا ہوا ہے مفصل کتف مین اور اکثر عضل مرفق کی اسکے ساتھ شرکت تجویز کی گئی ہے **فصل اٹھارھوین تشریح مین عضل حرکت ساعد کے** ساعد کے حرکت دینے والے عضل کئی قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہے جو قبض کرتی ہے اور ساعد کو کھینچتی ہے۔ اور دوسری قسم وہ ہے جو ساعد کو بسط اور دراز کرتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر رکھے ہوے ہین اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو جھکاتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو منہ کے بھل ڈال دیتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر نہین واقع ہین عضل باسطہ ایک زوج ہے جسکی ایک فرد ساعد کو بسط کرتی ہے اندر جھکا کر اسواسطے کہ مقام نشو اسکا نیچے مقدم عضد اور ضلع اسفل شانہ سے ہے اور یہ عضل متصل مرفق کے اسجگہ پر ہوتا ہے جہان پر اسکے اجزائے داخلی ہین اور دوسری فرد اس زوج کی ساعد کو بسط کرتی ہے باہر جھکا کر اسلیے کہ وہ عضد کے پیچھے سے آتی ہے اور اجزائے خارجیہ مرفق سے متصل ہوتی ہے جب یہ دونون فردین اپنے کام پر یکجا مستعد ہوتی ہین بالضرور ساعد کو سیدھا پھیلاتی ہین۔ عضل قابضہ ساعد بھی ایک زوج ہے جسکی ایک فرد جو بڑی ہے کھینچتی ہے ساعد کو اندر جھکا کر اسلیے کہ مقام نشو اسکا کتف کے نیچے کی باڑھ اور منقار غراب سے ہے کہ ہر منشار راس کو خاص ہے اور باطن عضد کیطرف جھکاتا ہے اور اسکے وتر عصبانی سے متصل ہوتا ہے جو مقدم زند اعلےٰ کی ہے دوسری فرد اسکی قبض کرتی ہے ساعد کو نیچے کیطرف جھکاتی ہوئی اسلیے کہ مقام نشو اسکا ظاہر عضد مین پیچھے کی طرف سے ہے یہ عضلہ ایسا ہے کہ جسکے دو سرے بھی ہین ایک سر عضد کے پیچھے ہے اور دوسرا آگے ہے اور اپنی گذرگاہ مین تھوڑا سا چپٹا ہوا جاتا ہے تاکہ جب مقدم زند اسفل تک پہونچتا ہے بالکل پوشیدہ ہوجاتا ہے جو جز کہ جھکا کر بطرف خارج کے قبض کرتی ہے بجانب اسفل ملتی ہے اور جو جز کہ جھکا کر بطرف داخل قبض کرتی ہے بطرف اعلےٰ ملتی ہے تاکہ جذب مین استواری پیدا ہو جب یہ دونون عضل اپنے کام پر ساتھ ہی مستعد ہون بالضرور ساعد کو سیدھا قبض کرتے ہین۔ دونون عضل باسطہ کے اندر ایک عضلہ اور پوشیدہ ہوتا ہے جو استخوان عضد سے محیط ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پوشیدہ عضلہ ایک جزو ہے عضلہ قابضہ کا جو اخیر مین بیان کیا گیا عضل باطحہ ساعد کا یعنی جو ساعد کو نیچے گراتا ہے پھیلا کر وہ بھی ایک زوج ہے ایک فرد اسکی باہر سے دونون زند کی موضوع ہے اور زند اعلیٰ سے بلا وتر ملتی ہے اور دوسری فرد کہ باریک اور دراز ہے مقام نشو اسکا عضد کے سرے کے جزو اعلیٰ سے ہے اسجگہ سے کہ جو اسکے ظاہر سے متصل ہے اور اکثر اجزا اسکے ساعد مین جاتے ہین اور نفوذ کرتے ہین تا اینکہ قریب مفصل رسغ کے ہو نکلکر اوپر کے کنارے زند اعلیٰ کے اندر کے جزو تک آتا ہے اور اس جزو سے بذریعہ ایک وتر غشائی کے ملتا ہے عضل مکب یعنی ساعد کو منہ کے بھل گرانیوالا ایک زوج ہے جو خارج مین موضوع ہے ایک فرد اسکی جانب انسی کے اعلیٰ سے شروع ہوئی ہے جہان پر عضد کا سرا ہے اور زند اعلیٰ سے متصل ہوتی ہے مفصل رسغ سے نہین اور دوسری فرد اس سے چھوٹی ہے اسکی لیف عریض ہے اور کنارہ اسکا نہایت مضبوط اور عصبانی ہے یہ عضلہ خاص زند اسفل سے شروع ہوتا ہے اور نزدیک مفصل رسغ کے طرف اعلیٰ سے ملتا ہے **فصل انیسوین تشریح مین عضل حرکت رسغ کے** تحریک مفصل رسغ کے عضل بھی چار قسم کے ہین قابضہ۔ باسطہ مکبہ باطحہ بجانب قفا۔ باسطہ یعنے جو رسغ کو پھیلاتے ہین ان مین سے ایک تو وہ عضلہ ہے جو دوسرے سے متصل ہے کہ یہ دونون ملکر ایک ہی معلوم ہوتے ہین مگر ایک ان مین کا وسط زند اسفل سے نکلتا ہے اور اسکا وتر انگوٹھے سے متصل ہوتا ہے اسی وتر کے ذریعہ سے سبابہ سے دور ہوتا ہے اور دوسرے کا منشار زند اعلیٰ سے ہے اسکا وتر پہلی ہڈی رسغ کی ہڈیون مین سے یعنے جو ہڈی سامنے انگوٹھے کے ہے اس سے ملتا ہے جب یہ دونون ملکر حرکت کرتے ہین رسغ مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

بسط پیدا ہوتا ہو تھوڑا سا جھکاؤ لیے ہوے اور جب دوسرا تنہا حرکت کرتا ہو رسغ کو نیچے گراتا ہے اور اگر پہلا تنہا حرکت کرتا ہے انگوٹھے کو سبابہ سے دور کر دیتا ہو۔ ایک عضلہ زند اعلی کی جانب وحشی سے ملتا ہوا اسکا مقام نشو عضد کے نیچے کے سرون سے ہوا اور ایک وتر دو سرون کا اس سے چھوٹتا ہو جو وسط مشط مین آ کے انگشت میانہ اور سبابہ کے متصل ہوتا ہے اور اسکے وتر کا سرا زند اعلی کے نزدیک رسغ کے تکیہ کرتا ہوا اور رسغ کو نیچے گراتا ہوا دراز کرتا ہو۔ عضل قابض کا ایک زوج جانب وحشی پر ساعد کے اور دونون جانب انسی اور وحشی کے بیچ مین بطرف اسفل واقع ہوا اسکی ابتدا اندرونی سرا دوسرون عضد سے ہوتی ہوا اور انتہا مشط تک آ کے خنصر کے ہوتی ہو جوان دونون مین اوپر ہے وہ ان دونون مقامون مین سے جدا اوپر کا مقام ہو وہان سے شروع ہوتا ہے اور اسی جگہ پہ منتہی ہوتا ہو۔ اور ایک عضلہ شروع ہوتا ہو عضد کے نیچے کے جزو سے تو بوسط دونون مقامون مذکور کے اس عضلہ کے دو کنارے ہین کہ آپسمین تقاطع صلیبی متقاطع ہین بعد تقاطع کے اس مقام پر متصل ہوتے ہین جو بیچ مین سبابہ اور وسطے کے ہو جب یہ دونون ساتھ ہی متحرک ہوتے ہین ساعد کو تبض کرتے ہین یہ عضل جتنے مذکور ہوئے عضلات قابضہ ہین اور جو عضل رسغ کے بسط کرنیوالے ہین انھین سے فعل کب یعنے نیچے گرانیکا اور فعل بطح یعنے گرا کر پھیلانیکا صادر ہوتا ہو جس وقت دو متقابل ان مین بشکل ترتیب متحرک ہون بلکہ جو عضلہ متصل مشط کے ہو آگے خنصر کے جب تنہا وہی متحرک ہوتا ہو کف کو لپیٹ دیتا ہے اور اگر اعانت اسکی انگوٹھے کا عضلہ جو آگے مذکور ہوتا ہے کرے قلب کف کو تمام کر دیتا ہے اسطرح پر کہ بطح بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور جو عضلہ متصل رسغ کے آگے ابہام کے ہو اگر وہ تنہا متحرک ہو تھوڑا سا کب پیدا کرتا ہو کف مین اور اگر مع عضل خنصر کے متحرک ہو جسکا ذکر ہم آگے کرینگے فعل کب پورا ہو جاتا ہو

فصل بیسوین تشریح مین عضل حرکت انگشتان دست کے

انگلیون کے حرکت دینے والے عضل کتنے تو کف دست مین ہین اور کتنے ساعد مین ہین اگر یہ سب عضل کف دست مین یک جا ہوتے تو کثرت لحم سے بوجہ اسکا بڑھ جاتا اور چونکہ رسغ انگلیون سے دور دور واقع ہوے وتر انکے بضرورت طولانی بنائے گئے اور ان کی مضبوطی ان جھلیون سے کی گئی جو ہر طرف سے آتی ہین۔ یہ اوتار گول اور قوی پیدا کیے گئے اور دیگر چوڑے نہین ہوے جہانتک عضو کو پورے ملتے ہین پھر اس مقام سے اندک چوڑے ہو جاتے ہین تاکہ اشتمال انکا عضو متحرک پر بخوبی ہو۔ جمیع عضل انگلیونکے بسط دینے والے ساعد پر موضوع ہین اور اسیطرح جو عضل کہ انگلیون کو نیچے کیطرف حرکت دیتے ہین بسط دینے والے عضلات مین سے ایک وہ عضل ہو جو ظاہر ساعد پر وسط مین موضوع ہوا اور نیچے کا سرا عضد کا اسمین جو بلند جزو ہو وہان سے یہ عضلہ اگتا ہے اور چارون انگلیون تک جنید اوتار گراتا ہو جو ان انگلیون کو بسط دیتے ہین۔ انگلیون کے نیچے جھکانیوالے تین عضل ہین ایکا انمین سے ایسا ہے کہ بعض اسکا متصل بعض سے ہوا اسی کی جانب مین پس ایک عضلہ اگتا ہے جزو اوسط سر نیچے عضد وحشی کے جو بطرف وحشی واقع ہو درمیان اسکے دونون زند یا دونون کے اس سے دو وتر خنصر اور بنصر تک چھوٹتے ہین۔ ایک عضلہ منجملہ دو عضل دوہرون کے ہو وہ دوہرے دو عضل جو ان تین مین کے دو ہین نشا ان دونون کا وسط یا دونون عضد کی داخلی کا اسفل اور گرہ زند اسفل کا ہوا اور یہ دونون دو وتر طرف وسطے اور سبابہ کے چھوڑتے ہین اور دوسرا عضلہ جو ان تینون کا تیسرا ہوا اسکا مقام نشو زند اعلی کے اوپر ہے اس سے ایک وتر ابہام تک جاتا ہو اور اس عضلہ کے نزدیک ایک اور عضلہ ہو جو ان دونون مین کا ایک ہو جو تحریک رسغ مین بیان ہو چکے اسکا نشا زند اسفل کے وسط سے ہے اور اسکا وتر ابہام کو سبابہ سے دور کرتا ہے قبض کرنے والے انگلیون کے عضل

HAKEEM SHOUKAT ALI

کچھ ان مین سے ساعد پر واقع ہین اور کچھ بطن کف مین ساعد پر تین عضل واقع ہین بعض انکا بعض کے اوپر بنا ہوا ہے اور وسط مین رکھے ہوئے ہین ان سب مین اشرف وہی ہے جو اسفل مین مدفون ہے نیچے سے استخوان زند اسفل کے متصل ہو اسلیے کہ اسکا فعل اشرف ہے پس ضرور ہے کہ مقام اسکا نہایت محفوظ ہو ابتدا اسکی عضد کے راس وحشی وسط سے داخل تک ہوتی ہے پھر اسمین منقسم ہو جاتا ہے اور وتر اسکے عریض ہوتے ہین اسکے وتر کی پانچ قسمین ہین ہر وتر باطن مین انگلیون کے آتا ہے جو اوتار چار انگلیون مین آتے ہین ہر واحد انکا پہلے اور تیسرے کے مفصل کو قبض کرتا ہے اور کھینچتا ہے بیچ کو نو اسلیے کہ وہ اس مقام پر بندھا ہوا ہے ایک رباط سے جو ان دونون پر لپٹا ہوا ہے اور تیسرے کو اس سبب سے کہ اسکا سر اس تک پہونچتا ہے اور اسی سے متصل ہوتا ہے اور جو وتر ابہام تک در آتا ہے وہ مفصل ثانی اور ثالث کو قبض کرتا ہے اسلیے کہ انھین دونون سے اسکا اتصال ہے۔ دوسرا عضل جو اسکے یعنے عضلہ اشرف کے اوپر ہے یہ اس سے چھوٹا ہے اور اسکی ابتدا ایک سرے اندرونی دوسرون سے عضد کے ہوتی ہے اور زند اسفل سے تھوڑا سا کھنچتا ہوا اور جانب وحشی اور انسی کے حد مشترک پر گذرتا ہے اور وہ حد مشترک سطح فوقانی ہے زند اعلی سے جب قریب ابہام کے پہونچتا ہے اندر کیطرف جھک جاتا ہے چند وتر مفاصل انگشت وسطے کی طرف چھوڑتا ہے تاکہ اسے قبض کرے اور ابہام تک نہ آنے پائے مگر ایک شعبہ جو اسکے وتر کے نزدیک نہین ہے مگر اور جگہ سے پیدا ہوتا ہے یعنے موضع آخر ابہام سے مقام نشو عضلہ اولے کا بعد ابتداے مذکور کے سرے سے زند اسفل ور اعلی کے ہے اور مقام نشو دوسرے عضلہ کا سر لیے زند اسفل کے ہے۔ انگوٹھے کیواسطے حرکت انقباضی ایک ہی عضلہ پر اقتصار کی گئی اور سب انگلیون کیواسطے یہ حرکت دو عضل سے تمام ہوتی ہے اس کی یہ وجہ ہو کہ اشرف فعل چارون انگلیون مین انقباض ہے اور ابہام کا اشرف فعل انبساط ہے اور سبابہ سے دور ہو جانا پس جس مین جو فعل اشرف تھا اسکے متعلق دو عضل کیے گئے۔ تیسرا عضلہ واسطے قبض کے نہین ہے بلکہ وہ مع وتر اپنے کے باطن کف مین نفوذ کرتا ہے اور اسپر چوڑا ہو کر کھچ جاتا ہے تاکہ کف کو فائدہ حس کا دے اور بال کی روئیدگی ہتیلی پر نہونے دے اور باطن کف کو قابل سمٹنے کے کرے اور اسکو اپنے افعال مین قوت دے اور جس چیز کی اصلاح باطن کف سے متعلق ہو بقوت عضلہ کے کر سکے یہ وہ عضل ہین جو رسغ کے اوپر واقع ہین لیکن جو عضل خاص کف مین ہین وہ سب اٹھارہ ہین بعض انکا بعض سے نیچے اوپر بنا ہوا دو صفون مین ہے نیچے کی صف اندر کے جانب اور اوپر کی صف خارج کف مین جلد تک ہے نیچے کی صف مین سات عضل ہین ان مین سے پانچ عضل انگلیون کو بجانب فوق مائل کرتے ہین اور عضل ابہامی انمین سے الگ ہین اول عظام رسغ سے اور چھٹا عضلہ انمین کا چھوٹا ہے اور چوڑا اور لطیف اسکی موضع اور سرا اس عضلہ کا متعلق مشط کف سے ہے اسطرح پر کہ محاذی انگشت وسطے کے ہے اور وتر اس عضلہ کا انگوٹھے کے متصل ہے اور انگوٹھے کو بطرف اسفل جھکاتا ہے۔ ساتوان عضلہ خنصر کے نزدیک ہے اس کی ابتدا اس ہڈی سے ہے جو ملتی ہے خنصر کو جانب مشط سے پس خنصر کو بطرف اسفل مائل کرتا ہے ان ساتون مین کسی عضلہ سے قبض نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ پانچ عضل واسطے اٹھانے کے ہین اور دو واسطے جھکانے کے۔ جو عضل اوپر کی صف مین ہین نیچے اس عضلہ کے جو ہتیلی پر بچھا ہوا ہے بنا بر قول جالینوس کے فقط پس یہ گیارہ عضل ہین آٹھ ان مین سے ایسے ہین کہ دو دو ملکر مفصل اول سے مفاصل چارون انگلیون سے ملتے ہین ایک کے اوپر ایک تاکہ اس جوڑ مین قبض پیدا ہو ان آٹھون مین جتنے عضل نیچے ہین انکا قبض بذریعہ گرانے اور جھکانے کے ہے اور اوپر والون کا قبض تھوڑے اٹھانے اور بلند کرنے سے ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور دونون ملکر بالاستقامت قبض کرتے ہین۔ تین انھین سے ابہام کیواسطے خاص ہین ایک تو مفصل اول کو قبض کرتا ہے اور دو مفصل ثانی کے قبض کے واسطے ہین جیسا پہچانا تو نے پس پانچون انگلیون کے واسطے پانچ عضل بسط دینے والے ہین اور نیچے جھکانیوالے سوائے ابہام اور خنصر کے ہر ایک کیواسطے ایک ایک ہے اور ابہام اور خنصر کے واسطے دو دو اور قبض کرنے والے ہر انگلی کے واسطے چار چار ہین اور اوپر کیطرف مائل کرنیوالے ہر انگلی کے واسطے ایک ایک ہو

فصل اکیسوین تشریح مین عضل حرکت پشت کے

پشت کے عضل محرک کتنے تو ایسے ہین کہ اسے پیچھے کیطرف دوہرا کرتے ہین اور کتنے ایسے ہین جو اسے آگے کی طرف جھکاتے ہین انھین دونون قسمون کے عضل سے سب حرکتین پشت کی متفرع ہوتی ہین پیچھے کو دوہرا کرنے والے پشت کے دو عضل ہین جنکا خاص عضل صلب نام رکھا جاتا ہو بہت جلد یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ ہر ایک عضل ان دونون مین کا کئی عضل سے مرکب ہے اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہو کہ ہر فقرے سے ان کے ہر واحد کیواسطے ایک عضلہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر فقرے سے انکے واسطے ایک لیف موروب نکلتی ہو سوائے فقرۂ اولی کے یہ عضل جسوقت باعتدال کھنچتے ہین پشت کو سیدھا کردیتے ہین جب افراط ان مین تمدد ہوتا ہو تو پشت کو پیچھے کیطرف دوہرا کردیتے ہین جسوقت ایک طرف کے عضل متحرک ہوتے ہین پشت کو اسیطرف جھکا دیتے ہین عضل جانبیہ یعنے وہ عضل جو پشت کو آگے کیطرف جھکاکر کوز پشت پیدا کرتے ہین وہ دو زوج ہین ایک زوج اوپر کیطرف موضوع ہو اور یہ زوج سر اور گردن کے عضل محرک سے نکلتا ہو جو دونون پہلوؤن مین مری کے نفوذ کرتا ہے اسکا نیچے کا کنارہ پانچ اوپر کے فقرون سینہ سے متصل ہوتا ہو بعض آدمیون کی خلقت مین اور چار فقرون سے اکثر آدمیون کی خلقت مین متصل ہوتا ہے اسکا اوپر کا کنارہ سر اور گردن سے آ ملتا ہو اور ایک زوج اسکے نیچے موضوع ہے اور ان دونون کا نام منحنین رکھا جاتا ہو اور یہ دونون دسوین یا گیارھوین فقرے سے سینہ کے شروع ہوتے ہین اور نیچے کو اترتے ہین اور خم دیتے ہین پشت کو پست کرکے اور وسط پشت کو اپنی حرکات کے پیدا ہونے مین یہی عضل کافی ہین اس لیے کہ وسط تابع ہوتا ہے منحنی ہونے اور لیٹنے اور دوہرا ہونے مین حرکت طرفین کے

فصل بائیسوین تشریح مین عضل بطن کے

بطن کے آٹھ عضل ہین اور یہ چند منفعت مین آپس مین شریک ہین ان مین سے ایک یہ منفعت ہو کہ جو چیز احشا یعنے اوجھ مین بول و براز سے ہوتی ہے خواہ رحم مین جنین وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہو اسکے نچوڑنے اور الگ کرنے مین سبکے سب معین ہوتے ہین اور ایک یہ منفعت ہو کہ حجاب کے واسطے بمنزلہ دعامہ اور ستون کے ہوتے ہین اور اسکی اعانت کرتے ہین بعد نفخ کے جب سمٹنے لگے۔ اور ایک یہ منفعت ہو کہ معدے اور امعا کو گرم کرتے ہین خم دیکر یا دراز کرکے۔ ان آٹھون مین سے ایک سیدھا زوج ہو۔ وہ سیدھا اترتا ہو نزدیک غضروف خنجرے کے اور اسکی لیف دراز ہوتی ہو طول مین عانہ تک اور پھیلتا ہو کنارہ اسکا درمیان غضروف خنجرہ اور عانہ کے جوہر اس زوج کا اول سے آخر تک لحمی ہو اور دو عضل تقاطع کرتے ہین ان دونون فردون کو عرض مین انکا مقام اوپر اس جھلی کے ہے جو تمام شکم پر کھنچی ہوئی ہے اور نیچے دو عضل طولانی کے اور جو تقاطع درمیان ان دونون عضل اور اولین کے لیف مین واقع ہے وہ تقاطع زوایائے قائمہ پر ہو۔ دو زوج موروب ہین ہر ایک ان مین کا دونون جانب داہنے اور بائین واقع ہوا اور ہر زوج ان مین کا مرکب ہو دو عضل سے جو متقاطع ہین بتقاطع صلیبی شرسوف سے عانہ تک اور خاصرہ سے خنجرے تک پس ملتے ہین دونون کنارے دو فردون کے دو عضل جانب یمین اور یسار سے نزدیک عانہ کے اور وہ دو کنارے جو اور باقی ہین اور دو عضل سے نزدیک خنجرہ کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ملتے ہیں اور وہ دونوں موضوع ہیں ہر جانب میں اوپر اجزا سے لحمیہ کے ان دو عضل سے جو عرض میں واقع ہیں اور یہ دو زوج ہر مقام پر لگے رہتے ہیں تاکہ مماس ہوں عضل مستقیم کو چوڑے تار سے گویا کہ وہ تار چھلیاں ہیں اور یہی دونوں زوج رکھے ہوئے ہیں اوپر دو عضل طولانی کے وہ طولانی عضل جو رکھے ہیں اوپر دو عضل عرضی کے

فصل تیئسویں تشریح میں عضل انثیین کے

مردوں کے واسطے خصیہ کے عضل چار مقرر کیے گئے تاکہ حفاظت کریں دونوں خصیوں کی اور اٹھائیں انکو تاکہ مسترخی نہوں اور ہر ایک خصیہ کو ایک زوج عضل کا لازم ہے عورتوں کے خصیے چونکہ لٹکتے اور کھلے ہوئے مثل مردوں کے نہیں ہیں انکو ایک ہی زوج عضل کا بس ہے ہر خصیہ کے واسطے ایک فرد مقرر کی گئی

فصل چوبیسویں تشریح میں عضل مثانہ کے

مثانہ کے منھ پر ایک عضلہ ہے جو مثانہ کو محیط ہے اور اسکی لیف چوڑی کھچی ہوئی ہے مثانہ کے منھ پر منفعت اسکی بول کا روکنا اسوقت تک کہ ارادہ گرانے کا ہو اور جب گرانے کا ارادہ کیا جاتا ہے اپنے کھنچاؤ سے ڈھیلا ہو جاتا ہے اسوقت مثانہ عضل بطن میں تنگی پیدا کرتا ہے بس ٹپکتا ہے بول بمدد قوت دافعہ کے

فصل پچیسویں تشریح میں عضل ذکر کے

عضل محرک ذکر دو زوج ہیں ایک زوج ایسا ہے جس کے دونوں عضل دونوں جانبوں میں ذکر کے دراز ہوتے ہیں اور جسوقت دونوں میں تمدد پیدا ہوتا ہے مجاری منی میں وسعت پیدا کرتے ہیں اور اسکو مبسوط کرتے ہیں پس منفذ سیدھا ہو جاتا ہے اور اس میں منی بسہولت جاری ہوتی ہے۔ اور ایک زوج استخوان عانہ سے پیدا ہوتا ہے اور بیخ ذکر سے بشکل تور یب ملتا ہے جسوقت اس زوج کا تمدد معتدل ہو قضیب سیدھا کھڑا ہوتا ہے اور جب اسکے تمدد میں شدت ہو پیچھے کی طرف ذکر کو جھکا دیتا ہے اور جب ان دونوں میں سے ایک میں تمدد پیدا ہو اسکی جانب قضیب جھکتا ہے

فصل چھبیسویں تشریح میں عضل مقعد کے

مقعد کے عضل چار ہیں ایک عضلہ اسکے منھ پر ہے اور گوشت سے نہایت مخالطت رکھتا ہے شبیہ ہے عضل مخالطت میں عضلہ ہونٹھ کے اور یہ عضلہ قبض پیدا کرتا ہے اس کنارے پر جو سمٹتا ہے اور اسے مضبوط کرتا ہے اور دور پھیلتا ہے بخوڑ کر بقیہ براز کو جو کنارے پر معائے مستقیم یعنے شرج میں باقی رہجائے۔ ایک عضلہ اس سے اوپر بجانب داخل ہے یعنے نسبت انسان کے سر کے یہ عضلہ اوپر ہے اور پہلا عضلہ نیچے ہے ایسا گمان ہوتا ہے کہ اسکے دو کنارے ہیں اور اسکا کنارہ بیخ سے قضیب کے بالتحقیق متصل ہوتا ہے اور ایک زوج مورب ہے ان سب کے اوپر اسکی منفعت مقعد کا اٹھا دینا اوپر کی طرف اور خروج مقعد جب ہی عارض ہوتا ہے جب اس عضلہ میں استرخا پیدا ہو

فصل ستائیسویں تشریح میں عضل حرکت فخذ کے

سب سے بڑا عضلہ ران کا وہ ہے جو ران میں بسط پیدا کرتا ہے اور پھیلاتا ہے اسکے بعد وہ عضلہ ہے جو اسمیں قبض پیدا کرتا ہے اسلیے کہ اشرف افعال ران کی یہی دونوں حرکتیں ہیں اور ران میں بسط بہ نسبت قبض کے افضل ہے اسلیے کہ قیام بسط کی حرکت سے حاصل ہوتا ہے اسکے بعد شرافت اس عضل کو ہے جو ران کو دور کرنے والا ہے اسکے بعد شرافت ران کے نزدیک کرنیوالے عضلہ کی ہے اسکے بعد ران کے گھمانے والے عضلہ کی۔ بسط دینے والا عضلہ ران کے جوڑ کا ایک تو وہی ہے جو تمام بدن کے عضلات میں سب سے بڑا ہے یہ وہ عضلہ ہے جو استخوان عانہ اور ورک کو اوپر لیتا ہے اور کل ران پر اندر اور پیچھے سے لپٹا ہے تا کہ زانو تک پہونچتا ہے اسکی لیف کے واسطے مختلف مبادی ہیں اسی جہت سے طرح طرح کے افعال مختلف اس سے پیدا ہوتے ہیں چونکہ بعض لیف کا منشا اسفل استخوان عانہ سے ہے اسلیے ران کو جانب انسی جھکا کر بسط دیتی ہے اور چونکہ بعض لیف کا منشا تھوڑا سا اسکے اوپر ہے لہذا وہ لیف ران کو فقط اوپر بلند کرتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور چونکہ منشاء بعض لیف کا اس سے زیادہ بلند ہوا اسلیے وہ لیف ران کو بجانب انسی جھکا کر بلند کرتی ہے۔ اور چونکہ بعض لیف کا منشاء
استخوان ورگ سے ہوا اسلیے وہ لیف ران کو بشکل استقامت بسط دیتی ہو بہت اچھی طرح سے۔ ان میں سے ایک وہ عضلہ ہے جو
کھولتا ہو کل مفصل ورک کو پیچھے سے اس میں تین سرے ہیں اور دو کنارے ہیں اور ان سرونکا مقام نشو تہیگاہ اور ورک اور
عصعص سے ہے دوسرے ان میں کے لحمی ہیں اور ایک غشائی ہو اور دونوں کنارے متصل ہوتے ہیں پیچھے ران کے سرے
کے دونوں جزو سے ایک طرف کو جذب کرے تو ران میں بسط پیدا ہوگا اسیطرف کو جھکا ہوا اور اگر دونوں کناروں سے جذب
کرے ران کو بشکل استقامت مبسوط کرتا ہو۔ ایک عضلہ اور ہو جسکا مقام نشو ظاہر استخوان خاصرہ کے کل سے ہے اور زائدہ کبریٰ کے
اوپر سے متصل ہوتا ہو جسکا نام طروخ ہو یعنے بڑے عضل کو اٹھاتا ہو اور دور کھینچتا ہو اور تھوڑا سا آگے کی جانب دراز کرتا ہے اور
اسمیں بسط پیدا کرتا ہو تھوڑا سا بجانب انسی جھکا کر۔ ایک اور عضلہ مثل اسکے ہو پہلے تو متصل ہوتا ہے اسفل سے زائدہ صغریٰ کے
بعد اسکے نیچے اترتا ہو اور اپنا کام کرتا ہے لیکن بسط اس میں تھوڑا سا ہے اور جھکانا زیادہ ہو مقام نشو اسکا اسفل ظاہری استخوان
خاصرہ سے ہو۔ ایک اور عضلہ ہو جو اگتا ہو اسفل عظم ورک سے پیچھے کو جھکا ہوا ران کو اندر کے بجانب پشت مائل کرکے بسط دیتا ہو
اور بخوبی بطرف انسی مائل کرتا ہے۔ قبض کرنے والے عضل ران کے جوڑ کے ان میں سے ایک وہ عضلہ ہے جو اندر کے بجانب
انسی جھکا کر قبض کرتا ہو یہ عضلہ سیدھا ہے دو جگہ سے اترتا ہو ایک جگہ اسکے نشو کی متصل ہوتی ہو آخر پشت سے اور دوسرا
مقام نشو اسکا استخوان خاصرہ ہو یہ وہ عضلہ ہو جو متصل جانب انسی کے زائدہ صغریٰ سے ہو اور ایک عضلہ کا منشاء استخوان عانہ سے
ہو اور متصل ہوتا ہو اسفل زائدہ صغریٰ سے۔ ایک اور عضلہ ہو کہ جو ممتد ہو اس زائدہ کی جانب میں بشکل تو ریب گویا کہ وہ جزو ہو زائدہ
کبریٰ سے۔ چوتھا عضلہ اگتا ہو اس چیز سے جو استخوان خاصرہ میں قائم اور کھڑی ہو اور یہ عضلہ ساق کو بھی جذب کرتا ہو ران کو قبض
کرتا ہوا۔ جو عضل ران کے جھکانے والے بطرف داخل ہیں ان میں سے بعض کا ذکر بیان میں بسط اور قبض کرنے والے عضلات
کے ہو چکا مگر اس قسم کی تحریک کے واسطے ایک اور عضلہ ہے کہ استخوان عانہ سے اگتا ہے اور اسقدر طولانی ہوتا ہے کہ زانو تک
پہونچتا ہے۔ باہر کے جھکانے والے ران کے دو عضل ہیں ایک ان میں کا جوڑ کی ہڈی سے آتا ہے اور گھمانے والے
ران کے بھی دو عضل ہیں ایک کا مخرج جانب وحشی استخوان عانہ ہے اور دوسرے کا مخرج جانب انسی اسی استخوان
کے ہے اور دونوں مورب ہو کر لمجاتے ہیں اور قریب اس موضع کے جو مغاک دار ہے موخر زائدہ کبریٰ میں گوشت آور
ہوتے ہیں انمیں کا جو عضلہ تنہا فعل جذب کرے لپٹنے کا ران کو اپنی جہت میں تھوڑا سا بسط پیدا کرے

فصل اٹھائیسویں تشریح میں عضل ساق اور زانو کے

مفصل رکبہ کے حرکت دینے والے عضل پانچ قسم کے ہیں ان میں سے تین عضل وہ ہیں جو
آگے ران کے موضوع ہیں اور خاص ران میں جتنے عضل موضوع ہیں انمیں سے بڑے عضل یہی ہیں فعل ان کا بسط ہے ان میں سے
ایک مثل دوہرے کے ہو اسکے دوسرے میں ایک سر زائدہ کبریٰ سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا مقدم ران سے اور اسکے دو کنارے
ہیں ایک لحمی ہو جو متصل رضفہ کے ہے یعنے وہ ہڈی جو مثل سنگریزہ کے ہو قبل اسکے کہ وہ کنارہ وتر ہو جاے دوسرا کنارہ غشائی
ہو ران کی جانب انسی سے ملتا ہو۔ دو اور عضل ہیں ایک تو ان میں سے وہی جسکا ذکر ہوا بعض ران میں ہو چکا ہے یعنی وہ عضلہ جو
اگتا ہے اس حاجز سے جو استخوان خاصرہ میں ہے اور دوسرا عضلہ اسکا مبدء ہے ران کا زائدہ جو بجانب وحشی واقع ہو یہ ف

HAKEEM SHOUKAT ALI

عضل متصل ہوتے ہین اور اترتے ہین ان دونون مین سے ایک وتر چوڑا پیدا ہوتا ہو جو رضفہ کو احاطہ کرتا ہوا اور مضبوط کرتا ہے اس چیز سے جو رضفہ کے نیچے ہے اور اسکا مضبوط کرنا استواری کے ساتھ ہوتا ہے اور پھر متصل ہوتا ہے یہ عضلہ اول ساق سے بعد اسکے رکبہ کو بسط دیتا ہو ساق کو دراز کرکے. بسط کے واسطے ایک اور عضلہ ہو جسکا منشا ملتقائے استخوان عانہ ہے اور جانب انسی مین گذرتا ہوا ران سے بشکل وتر جب اترتا ہو پھر کمیات خالی گوشت سے ہوتا ہوا اس جزو سے جو رگ دار ہے اعلی عظم ساق سے اور ساق کو بسط دیتا ہے انسی کی طرف جھکا کر. بعض کتب تشریح مین ایک اور عضلہ مذکور ہے جو اس عضلہ کے مقابل ہے جانب وحشی مین مبدا اسکا استخوان ورک ہے اور وتر پاتا ہے جانب وحشی مین تاآنکہ پہونچتا ہے مقام معرق یعنے بے گوشت تک اور کوئی عضلہ اس سے زیادہ وتر نہین رکھتا اس عضلہ سے بسط پیدا ہوتا ہے تھوڑا جھکا کر بطرف وحشی کے جسوقت دونون عضل مین ساتھ ہی بسط پیدا ہو دراز کرنے کے ساق کو سیدھا کرکے. قبض کرنیوالے ساق کے کئی عضل ہین. ان مین سے ایک عضلہ تنگ ہے طولانی اگتا ہے استخوان خاصرہ اور عانہ سے اسکا محل نشو متصل مقام نشو باسطہ داخلی کے ہے اس حاجز سے جو بیچ وسط خاصرہ کے ہو بعد اسکے نفوذ کرتا ہو مورب ہوکر داخل مین دونون طرف زانو کے بعد اسکے ظاہر ہوتا ہوا اور پہونچتا ہے اس برآمدے تک جو موضع معرق مین زانو سے ہو اور اس سے متصل ہوجاتا ہے اسی عضل کے سبب سے ساق کا جذب قدم کو میل دیتا ہوا طرف بیچ ران کے حاصل ہوتا ہو. تین عضل انسی اور وحشی اور وسطی ہین جنسی اور وسطی قبض کرتے ہین بجانب وحشی جھکا کر اور انسی قبض کرتا ہو انسی کیطرف میل دیکر انسی کا مقام نشو قاعدہ استخوان ورک سے ہو پھر مورب ہوکر پیچھے ران کے گذرتا ہے تاآنکہ پہونچ جاتا ہو اس مقام کو جو ساق کی جانب انسی مین معرق ہو پس اس سے ملجاتا ہو اور اسکا رنگ مائل بسبزی ہے اور وحشی اور وسطی کا مقام نشو بھی قاعدہ استخوان ورک سے ہو مگر یہ دونون میل کرتے ہین یہان تک کہ متصل ہوجاتے ہین جزو معرق سے جانب وحشی مین زانو کے جوڑ مین ایک عضلہ ہو مثل مدفون کے مقام پیچیدگی مین زانو کے اسکا فعل وہی ہے جو عضلہ وسطی کا کبھی یہ گمان کیا جاتا ہو کہ جو چیز نکلتا ہو عضلہ باسطہ سے جو دوسرا ہو اور متصل حاجز کے ہو کبھی زانو کو وہ ہی قبض کرتا ہے بالغرض اسلیے کہ اسکے مقام اتصال سے ایک وتر برآمد ہوتا ہے جو ضبط کرتا ہے چین اور شکن ورک کو پہونچتا ہے اسی شکن کو اس عضو تک جو متصل ورک کے ہو

فصل اکتیسوین تشریح مین عضل مفصل قدم کے

جو عضل مفصل قدم کو حرکت دیتے ہین ان مین سے ایک قسم وہ ہے جو قدم کو اونچا کرتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو قدم کو جھکاتی ہے. بلند کرنے والے عضل ان مین سے ایک بڑا عضلہ وہ ہے جو آگے قصبہ انسی کے موضوع ہے مبدا اسکا جزو وحشی ہے قصبہ انسی کے سرے پر جسوقت یہ عضلہ ظاہر ہوتا ہے ساق پر جھک کر طرف ابہام کے گذرتا ہوا متصل اس چیز کے ہوتا ہے جو قریب ہو بیخ ابہام کے اور قدم کو اوپر کیطرف اٹھا دیتا ہے. دوسرا عضلہ اگتا ہے سرے سے قصبہ وحشی کے اور اس سے وتر نکلتا ہو جو متصل ہوتا ہے اس چیز کے جو قرب مین خنصر کی جڑ کے واقع ہو اور اسی انگلی کو وہ اوپر کی طرف بلند کرتا ہے خصوصاً جسوقت اسکی حرکت کے ساتھ پہلا عضلہ بھی مطابقت کرے اسوقت اسکا اٹھانا خنصر کو بطور استوا اور استقامت کے ہوتا ہو. جھکانے والے عضل کا ایک زوج ہے منشا اسکی دونون فردون کا سر ران کا ہے بعد اسکے وہ دونون اترتے ہین پس مائل کرتے ہین ابھار دیتے ہین موخر ساق کے باطن کو گوشت سے اور ان مین سے ایک ایسا وتر پیدا ہوتا ہے جو سب وترون مین بڑا ہو وہ وتر عقب

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہلاتا ہے متصل ہوتا ہے استخوان عقب سے اور اسکو پیچھے کیطرف جذب کرتا ہے بشکل تدریب جانب وحشی تک پس یہ جذب ثبات
قدم کا زمین پر سبب ہوتا ہے اسکی اعانت کرتا ہے ایک اور عضلہ جو پیدا ہوتا ہے قصبہ وحشیہ کے سرے سے اسکا نام بھی
ہے اور اترتا ہے تاکہ ملجاتا ہے بنفس خود ایک وتر سے جسے یہی عضل چھوڑتا ہے لیکہ اسکی لحمیت باقی رہتی ہے پس مؤخر عقب سے
ملجاتا ہے خوب لپٹ کر اس عضلہ سے جو قبل مؤخر عقب سے ہے جبوقت ان دونوں عضل خواہ ان کے وتروں کو کوئی آفت
پہونچتی ہے قدم کو اپنی جگہ پر ٹھہرا دیتی ہے۔ ایک عضلہ اور ہے جس سے دو وتر پیدا ہوتے ہیں ایک ان میں سے قدم کو قبض کرتا ہے
دوسرا ابہام کو پھیلاتا ہے یہ بات اس سبب سے ہے کہ اس عضلہ کا منشا قصبۂ انسیہ کا سرا ہے جہان قصبۂ وحشیہ سے ملتا ہے اور
ان دونوں سے نیچے اترتا ہے اسکے دو شعبے دو وتروں سے ہوجاتے ہیں ایک ان وتروں کا متصل اسفل رسغ سے آگے
ابہام کے ہوتا ہے اور اس وتر سے جھکنا اور پست ہونا قدم کا پیدا ہوتا ہے دوسرا وتر پیدا ہوتا ہے اس عضلہ کے جزو سے اور
متجاوز ہوتا ہے محل نشوونمائے اول سے اور کعب اوّل تک ابہام سے وتر چھوڑتا ہے پس اسکو بسط دیتا ہے بشکل تدریب جانب انسی
تک کہ کبھی ران کے سرے وحشی سے ایک اور عضلہ پیدا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے ایک دو عضل عقبی سے بعد اسکے جدا ہوتا ہے
اسی عضلہ سے جو وقت محاذی ہوتا ہے باطن ساق کے اور اس سے ایک وتر نکلتا ہے جو پوشیدہ ہوتا ہے اسفل قدم میں اور گسترده
ہوتا ہے نیچے کل قدم کے جیسا وہ عضلہ جو بچھا ہوا ہے باطن راحت پر اور اسکی منفعت وہی ہے جو عضل راحت کی منفعت ہے **فصل**
تیسوین تشریح مین عضل اصابع رجل کے پاؤن کی انگلیوں کی حرکت دینے والے عضل جلنے کہ قبض حاصل
ہوتا ہے وہ بہت ہیں ان مین سے ایک وہ عضلہ ہے جسکا مقام نشو قصبہ وحشیہ کا سرا ہے کہ اسپر دراز ہو کر اترتا ہے اور ایک وتر
اس سے چھوٹا ہے جس کے دو وتر ہوجاتے ہیں ایک سے انگشت وسطی کو قبض کرتا ہے اور دوسرے سے خنصر کو۔
ایک عضلہ اس پہلے عضلہ سے چھوٹا ہے اسکے پیدا ہونے کا مقام پشت ساق سے ہے جب اسمین سے وتر پیدا ہوتا ہے
اسکے دو وتر ہوجاتے ہیں ایک خنصر کو اور دوسرا سبابہ کو قبض کرتا ہے پھر ہر واحد دونوں قسموں سے ایک وتر اور پیدا ہو کر
دوسری قسم سے جو وتر پیدا ہوتا ہے اس سے ملکر وتر واحد ہوجاتا ہے اور یہ وتر واحد ابہام تک دراز ہو کر پہونچتا ہے اور
اس مین قبض پیدا کرتا ہے۔ تیسرا عضلہ اور ہے جسکا ذکر ہم کر چکے ہیں یہ نکلتا ہے جانب وحشی دونوں کنارے قصبۂ انسیہ سے
اترتا ہے درمیان دونوں قصبوں کے اور ایک جزو چھوڑتا ہے واسطے قبض کرنے قدم کے اور ایک جزو اس کا ابہام سے
کعب اول تک آتا ہے یہ سب عضل انگلیوں کے حرکت دینے والے ہیں جنکی وضع ساق کے اوپر اور اسکے پیچھے ہے اور
وہ عضل جنکی وضع تلوے مین ہے ان مین سے دس عضل ایسے ہیں کہ بہت سے علمائے تشریح نے انکو دریافت نہیں کیا ہے۔
سب سے پہلے جالینوس نے انکو دریافت کیا اور یہ دسوں پانچوں انگلیوں کے اضلاع سے ملتے ہیں ایک انگلی کے
واسطے دو دو ایک داہنے اور ایک بائیں اور حرکت قبض کی پیدا کرتے ہیں کبھی قبض سیدھے طور پر اگر دونوں ساتھ ہی متحرک
ہوں اور کبھی ایک طرف جھکا کر اگر ان مین کا ایک متحرک ہو جاوے اور عضل تلوے مین رسغ پر واقع ہیں ہر انگلی کیواسطے ایک عضلہ اور
دو عضل خاص ہیں ابہام اور خنصر کے قبض کیواسطے اور یہ سب عضل آپس مین ملے ہوئے ہیں یعنی ان مین سے اگر کسی کو آفت
پہونچتی ہے دوسرے کے فعل مین بھی ضعف پیدا ہوتا ہے خواہ وہ فعل خاص اسکا ہو اور خواہ نیابتہً کسی دوسرے عضل سے وہ فعل

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیدا ہونا ہوا اور اسی سبب سے بہت دشوار ہے کہ پاؤن کی ایک انگلی سمٹے اور سب نہ سمٹ جائین۔ پانچ عضل انگلیون کے واسطے اور ہین کہ قدم کے اوپر رکھے ہوے ہین انکا فعل یہ ہے کہ بجانب وحشی جھکاتے ہین اور پانچ عضل نیچے قدم کے ہین ہر انگلی کو ایک عضلہ متصل ہے جس سے جو قریب ہوا ہو جانب انسی مین اسکو بجانب انسی حرکت دیتا ہے اور جھکاتا ہے اور پانچ عضل مع ان دو عضل کے جو ابہام اور خنصر کو خاص ہین مثل ان سات عضل کے ہین جو واسطے ہتھیلی کے بیان کیے گئے اور اسی طرح سے وہ دس عضل جو پہلے ذکر ہوے۔ بنابر اس حساب کے جو اوپر کی فصلون مین مذکور ہوا کل بدن مین پانچسو انتیس (۵۲۹) عضل ہوتے ہین جملہ تیسرا

تعلیم پانچوین عصب کے بیان مین اسمین چھ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین خاص امور عصب کے

منفعت پٹھہ کی بالذات بھی ہے اور بالعرض بھی۔ بالذات تو یہ منفعت ہے کہ بتوسط پٹھون کے دماغ کل اعضا مین حس و حرکت پیدا کرتا ہے۔ اور بالعرض یہ منفعت ہے کہ مضبوطی گوشت مین اور قوت بدن مین پٹھہ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی منفعت بالعرض ہے کہ جن اعضا مین ذاتی حس نہین ہے جیسے کبد طحال ریہ ان مین بذریعہ پٹھہ کے آگاہی آفات اور صدمات کی ہوتی ہے اسلیے کہ یہ اعضا اگرچہ بےحس ہین مگر ان کے اوپر ایک لفافہ عصبی چڑھا ہوا ہے اور ایک عصبانی جھلی سے منڈھے ہوئے ہین جس وقت ان مین ورم پیدا ہو یا ریح خارجی سے تمدد عارض ہو ثقل ورم کا یا تفریق ریح کی لفافہ عصبی اور اسکی جڑ تک پہونچتی ہے اور ثقل کیوجہ سے ان اعضا مین انجذاب پیدا ہوتا ہے اور ریح کی وجہ سے تمزق یعنے پارہ پارہ ہونا پیدا ہوتا ہے اس جہت سے اس عضو کو حس ہوتی ہے۔ کل پٹھونکا مبدا بوجہ معلوم وہی دماغ ہے اور منتہی ظاہر سے متفرق ہونے پٹھون کا جلد ہے اسلیے کہ جلد سے لی ہوئی ایک لیف باریک ہوتی ہے جس مین پٹھے اعضاے قریبہ سے اس لیف کے اگتے ہین دماغ مبدء عصب کا دو طرح پر ہے اسلیے کہ دماغ بعض اعصاب کا بذاتہ مبدا ہے اور بعض اعصاب کا اسوجہ سے کہ نخاع جو دماغ سے روان ہو کر آتا ہے کچھ اعصاب اس مین سے پیدا ہوتے ہین جو اعصاب خاص دماغ سے پیدا ہوتے ہین انسے حس و حرکت کا استفادہ سواے اعضاے سر اور منھ اور احشاء اندرونی کے اور کسی عضو کو نہین ہوتا ہے اور باقی سب اعضا استفادہ حس و حرکت انھین اعصاب سے کرتے ہین جو نخاع سے پیدا ہوئے ہین **جالینوس** نے صانع بیچون کی ایک عنایت عظیم پر ہدایت کی ہے جو متعلق اس پٹھہ کی خلقت سے ہے جو دماغ سے طرف احشاء کے اترتا ہے اسلیے کہ صانع تعالی نے اس پٹھہ کی نگہبانی مین نہایت احتیاط کی ہے کہ ویسی احتیاط اور پٹھون کی نسبت عمل مین نہین آئی اسلیے کہ وہ پٹھہ چونکہ اپنے مبدء یعنے دماغ سے بہت دور تھا ضرورت مقتضی اسکی ہوئی کہ اس کی بناوٹ نہایت مضبوطی سے کیجاے پس چھپایا اسکو صانع نے ایک ایسے جرم سے جو متوسط درمیان قوام پٹھے اور غضروف کے ہے اور ہم صورت اس چیز کی ہے جو پیدا ہوتی ہے جرم مین پٹھے کے بروقت لپٹنے کے اور یہ پوشش پٹھہ کی تین مقام پر ہے ایک تو نزدیک حنجرہ کے دوسری نزدیک پسلیون کی جڑون کے تیسری جب یہ پٹھہ موضع صدر سے گذر جاتا ہے دماغی اعصاب سواے اس پٹھے کے جتنے ہین اگر ان سے منفعت افادہ حس کی مطلوب ہو تو اپنے مقام اصل سے سیدھے عضو مقصود تک آتے ہین اسلیے کہ خط مستقیم کی راہ اقرب سب راہون سے ہے درمیان دو چیزون کے اسی وجہ سے حس مقصود پٹھہ کے مستقیم ہونے مین مبدء تک جلد تر پہونچیگی اور تاثیر مبدء کی یعنے احساس قوی تر ہوگا۔ اور چونکہ حس کے پٹھون مین اس قدر سختی مطلوب نہین ہے جتنی حرکت کے پٹھون مین مطلوب ہے اسلیے کہ حس کے پٹھے دماغ سے دور نہین ہین بوجہ سیدھے ہونے کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور حرکت کے پٹھے بوجہ ترچھے ہونے کے دماغ سے دور ہیں اور اسواسطے دور ہیں تاکہ رفتہ رفتہ دماغ کی نرمی کی مشابہت سے بھی دور ہو جائیں لہذا حس کے پٹھے نرم پیدا کیے گئے بلکہ جسقدر اسمیں نرمی زیادہ ہو گی قوت حس کی زیادہ ادا ہو گی۔ اور پٹھے حرکت کے چونکہ طرف عضو مقصود کے ترچھی راہوں سے گئے ہیں تاکہ مبدء سے دور ہو جائیں رفتہ رفتہ سخت پیدا کیے گئے دونوں قسم کے پٹھوں کی سختی اور نرمی میں بقدر مناسب کے کسیقدر اعانت جوہر دماغ سے بھی ہوئی ہے جو دونوں کا منبت ہے اسواسطے جتنے پٹھے حس کو مفید ہیں انکا محل نشو مقدم دماغ ہے اور حرکت کے پٹھوں کا موخر دماغ ہے اور مقدم دماغ قوام میں نرم ہے بہ نسبت موخر دماغ کے وہ غلیظ ہے **فصل دوسری تشریح میں عصب دماغی کے اور اسکے مسالک اور راہوں کے بیان میں** سات زوج پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہیں۔

پہلے زوج کا مبدء اندر سے دو بطن مقدم دماغ کے ہے جہاں پر دو زائدیاں گندنی ہیں جو مشابہ دو سر پستان کے ہیں جن سے سونگھنا متعلق ہے اور یہ زوج چھوٹا اور جوف دار ہے۔ داہنی طرف جاتی ہے اسکے وہ فرد جو بائیں طرف سے نکلی ہے اور بائیں طرف جاتی ہے وہ فرد جو داہنی طرف سے نکلی ہے بعد اسکے دونوں ترچھے ہو کر ملجاتے ہیں مگر ان میں تقاطع صلیبی بنا بر قول ورا طبا کے ہوتا ہے اور بنا بر قول جالینوس کے نہیں ہوتا ہے پھر جو فرد داہنی طرف سے آئی ہے وہ داہنی آنکھ کے حدقہ میں نفوذ کرتی ہے اور بائیں طرف کی فرد بائیں حدقہ میں اور انکے منفذ کشادہ ہو جاتے ہیں تاکہ رطوبت جلیدیہ جسکا ذکر آگے ہو گا انہیں بھرے سوائے جالینوس کے اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نفوذ محل ملاقات سے بعد تقاطع صلیبی کے ہوتا ہے انعطاف اور پیچیدگی ان میں نہیں ہے اور اس تقاطع صلیبی کی تین منفعتیں بیان کیں **ایک منفعت** یہ ہے تاکہ وہ روح آنیوالا طرف ایک دو حدقوں کے پوشیدہ ہو سیلان سے طرف دوسرے حدقہ کے جسوقت کہ واسطے ایک حدقہ کے کوئی آفت عارض ہو اسوجہ سے ہر ایک حدقہ دیکھنے میں قوی تر ہو جاتا ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر لی جاوے اور اس سے زیادہ تر صفائی اسوقت ہوتی ہے کہ جب ایک ہی آنکھ بینا ہو اور دوسری سے نظر نہ آئے اسیوجہ سے ثقبہ عنبیہ کی وسعت زیادہ ہوتی ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر لیجائے یعنی قوت اندفاع روح کیطرف اس ثقبہ کے دونی ہو جاتی ہے پس ثقبہ بھی بڑھ جاتا ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ دونوں آنکھوں کے واسطے مودی ایک ہی ہو اسطرح پر کہ دونوں آنکھیں ایک ہی مقام پر شبح مبصر کے پہونچائیں اسجگہ پر دونوں شبح ملکر ایک ہی ہو جائیں اور دیکھنا دونوں آنکھوں سے بھی بمنزلہ دیکھنے ایک آنکھ کے ہے اسواسطے کہ شبح مبصر مشترک میں ایک ہی جگہ متمثل اور قائم ہوتی ہے احول کو جو ایک چیز کی دو نظر آتی ہیں یہ آفت اس سبب سے عارض ہوتی ہے کہ داہنا خواہ بایاں حدقہ اپنی جگہ سے ہٹ کر نیچے خواہ اوپر ہو جاتا ہے بایں وجہ استقامت نفوذ مجرے کی تقاطع صلیبی تک باطل ہو جاتی ہے اور قبل حد مشترک کے ایک حد نہیں اور عارض ہوتی ہے اسلیے عصب حدقہ مذکورہ میں ناگوار پیدا ہوتا ہے **تیسری منفعت** یہ ہے کہ ہر ایک عصبہ دوسرے کو بمنزلہ ستون کے بنائے اور اسپر تکیہ کرے اور ایسا حال ہو جائے گویا ہر ایک عصبہ بہت قریب سے پیدا ہوا یعنے محل تقاطع صلیبی جو مقام نشو کے بہ نسبت قریب ہے بمنزلہ محل نشو کے ہر فرد کیواسطے ہو جاوے **دوسرا زوج** اندراج عصب دماغی سے محل نشو اسکا پیچھے نشا زوج اول کے ہے اور پیچھے اس چیز کے جو ملاذ ہو کر جانب وحشی جاتی ہے اور نکلتا ہے سوراخ میں سے انخفین فقرہ کے جو شامل ہے اور مقلہ کے پس تقسیم پاتا ہے یہ زوج عضل مقلہ میں اور یہ زوج نہایت غلیظ ہے تاکہ مقاومت کرے اسکا غلیظ ہونا اسکی نرمی کو جو بہت قرب موضع کے ضرور ہے واسطے بعد مقاومت کے قادر ہے اور تحریک کے خصوصاً جسوقت اسکا کوئی معین نہ ہو اسلیے کہ زوج ثالث چونکہ مصروف ہے فک اسفل کی تحریک میں جو جزو عضو ہے اسمیں استعداد قوت نہیں پہنچتی جو دوسری زوج کی اعانت کرے بلکہ وہ خود محتاج اعانت کا غیر سے ہے جیسا ہم ذکر کرینگے **تیسرا زوج** اسکا مقام نشو حد مشترک مقدم دماغ اور موخر دماغ کی ہے نزدیک قاعدہ دماغ کے اور پیچھے زوج سے پہلے تھوڑا سا ملکر پھر الگ ہو جاتا ہے اور اسمیں جانب شعبے نکلتے ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک شعبہ نکلتا ہو دخل رگ سباتی سے جسکا ہم ذکر آگے کرینگے اور جھکتا ہوا قبہ سے نکلتا ہوتا اینکہ حجاب حاجز سے گذر کر تقسیم ہوجاتا ہے ان احشا میں جو حجاب کے ہیں **دوسرا شعبہ** اسکا مخرج صدغ کی ہڈی کے سوراخوں سے ہو جسوقت یہ جدا ہوتا ہو لوٹتا ہے اس حصہ سے جو زوج خامس سے جدا ہوا ہو جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے **تیسرا شعبہ** نکلتا ہو اس سوراخ سے جس سے دوسرا زوج نکلتا ہے اسلیے کہ مقصد اس شعبہ سے وہ اعضا ہیں جو وجہ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور یہ بات اچھی نہ تھی کہ اسکا نفوذ زوج اول سے ہوتا جو مجوف تھا پس ضرور عصب کی مزاحمت کرکے اسمیں تنگی پیدا کرتا اور تجویف بند ہوجاتی یہ جزو یعنے تیسرا شعبہ جسوقت اپنے مخرج سے جدا ہوتا ہو اسکی تین قسمیں ہوجاتی ہیں **ایک قسم** میل کرتی ہو گوشۂ چشم بیرونی کیطرف اور تنہا چلی آتی ہو عضل صدغین اور ماضغین یعنی دونوں کنپٹی کی جڑ میں اور حاجب اور ملک اور جبہہ کیطرف **دوسری قسم** نفوذ کرتی ہو اس سوراخ میں جو نزدیک دنبالۂ چشم کے مخلوق ہے تاکہ خالص ہو کر باطن بینی تک چلی جاے اور وہان جاکر طبقہ اندرونی بینی میں متفرق ہوجائے **تیسری قسم** اس شعبہ کی جھوٹی نہیں ہوا ترتی ہو تجویف برہی میں جو استخوان رخسارے میں ہو پس اس قسم کی دو شاخیں ہوتی ہیں **ایک شاخ** اسمیں سے تجویف اندرونی فم میں جاکر دانتوں پر تقسیم پاتی ہو اور اس کا حصہ تو اسمیں سے ظاہر اور محسوس ہو مگر اور دانتونکا حصہ گویا نظر سے پوشیدہ ہے اور اوپر کے مسوڑھوں میں بھی اس شاخ کا حصہ پہنچتا ہو **دوسری شاخ** پھیلتی ہو اعضاے ظاہری میں جو اس مقام پر ہیں جیسے رخسارے کی کھال اور کنارہ بینی اور اوپر کا ہونٹھ یہ اقسام تیسرے شعبہ کے زوج ثالث سے ہیں **چوتھا شعبہ** تیسرے زوج کا تنہا جاتا ہو گذرتا ہوا اس سوراخ میں جو اوپر کے جبڑے میں ہو اور وہان تک پہنچتا ہو اور زبان کے حصۂ ظاہری میں پراگندہ ہوجاتا ہے اور زبان کو ذوق کی حس دیتا ہو جو اس سے خاص ہو اور زبان پر پھیلنے سے جسقدر بچتا ہو اسکا پھیلاؤ نیچے کے دانتوں کے عمود اور مسوڑھے میں اور نیچے کے ہونٹھ میں ہوتا ہے جو حصہ شعبہ کا زبان میں آتا ہے وہ بہ نسبت اس حصہ کے جو آنکھ میں جاتا ہو باریک تر ہو اسواسطے کہ سختی آنکھ کی اور نرمی زبان کی ایک کی گندگی اور دوسرے کی باریکی کو معادلہ کرتی ہے اور مناسبت ہوجاتی ہو **چوتھا زوج** اسکا مقام نشو تیسرے زوج کے پیچھے ہو اور قاعدہ دماغ کیطرف ہٹا ہوا اور تیسرے زوج سے کسیقدر ملکر پھر الگ ہوجاتا ہو جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہیں اور یہ زوج تنہا حنک تک چلا جاتا ہو اور اسکو حس دیتا ہو اور یہ زوج چھوٹا ہے مگر تیسرے زوج سے سخت ہو اسلیے کہ یہ زوج حنک تک آتا ہو اور کنارہ پوست حنک کا سخت تر ہو کنارہ پوست زبان سے **پانچواں زوج** اسکی ہر فرد پھٹ کر آدھوں آدھ ہوجاتی ہو جیسے کوئی دوہری چیز ہو بلکہ اکثر علمائے تشریح ہر فرد کو ایک زوج خیال کرتے ہیں مقام اسکی روئیدگی کا دونوں جانبوں دماغ سے ہو **پہلی قسم** ہر ایک دو ٹکڑیوں اسی زوج سے جاتی ہو اندرونی جھلی سماع تک اور اسی جگہ ساری متفرق ہوجاتی ہو اور اس قسم کا منبت حقیقت میں جزو موخر دماغ کا ہو اسی سے حس سماعت متعلق ہو **دوسری قسم** پہلی قسم سے چھوٹی ہو اسلیے کہ اسکا مخرج وہ ثقبہ ہو جو استخوان حجری میں واقع ہے جسکا نام اعور اور اعمی رکھا گیا ہو اسلیے کہ اسمیں لپیٹ اور کجی راہ کی زیادہ ہو کہ مقصود تطویل مسافت اور دوری اسکی مبدء سے ہو تاکہ عصب قبل اپنے خروج کے مبدء سے استفادہ صلابت کا حاصل کرے اور صلابت بہ نسبت بعد کے حاصل ہو پھر جب باہر نکلے عصب زوج ثالث سے مختلط ہو کر اکثر حصے ان دونوں کا بجانب رخسارہ جوڑے سے عضلہ کے پہونچے اور باقی جانبین سے رہ جائے عضل صدغین تک پہونچے۔ چونکہ شعبہ میں زوج ثالث کے قوت ذوق اور پانچویں میں قوت سمع اسواسطے مخلوق ہوئی کہ آلہ سمع کا محتاج اسکا تھا کہ کھلا ہوا اور راہ ہوا جانے کی اس سے بند نہو اور آلہ ذوق کا واجب تھا کہ محفوظ اور پوشیدہ ہو اسی جہت عصب سمع کا سخت ہونا مقصود ہو کہ مقام روئیدگی اسکا موخر دماغ سے قریب تر ٹھہرا گیا عضل میں کیواسطے ایک ہی عصب پر اقتصار کیا گیا اور پیچھے عضل صدغین

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے کثیر ہوے اسکی وجہ یہ ہو کہ سوراخ آنکھ کا محتاج زیادہ گنجایش کا تھا اسلیئے کہ مجمع جو قوت بصر پہونچانے والا ہو غلظ زائد کیطرف بوجہ مجوف کے محتاج ہوا اسیواسطے وہ مجری جو سوراخ دار ہو واسطے ضبط کرنے مقلہ کے چند سوراخون کی متحمل نہوسکی اور صدغین کے پٹھے چونکہ زیادہ صلابت کے محتاج تھے اور گندگی کی انہین ضرورت نہ تھی بلکہ گران مین گندگی ہوتی حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اسلیئے اور بھی اسیوجہ سے ان پٹھون کا مخرج جو استخوان مجرے مین سخت تھا متحمل چند سوراخون کا ہوا **چھٹا زوج** نکلتا ہو خود دماغ متصل پانچوین زوج کے اور پانچوین زوج کے ساتھ چند رباطات اور جھلیون سے ایسا بندھا ہوا ہوتا ہو کہ یہ دونون بمنزلہ ایک عصب کے معلوم ہوتے ہین پھر پانچوین زوج سے الگ ہوکر اس ثقبہ سے نکلتا ہو جو درز لامی مین واقع ہوا اور اس نکلنے سے پیشتر اسکی قسمت تین حصہ پر ہوتی ہو یہ تینون حصہ اس ثقبہ سے ساتھ ہی نکلتے ہین **ایک حصہ** انمین کا بجانب عضلۂ حلق اور بیخ زبان کے لپٹا ہو تاکہ قوت دے ساتوین زوج کو اسکی تحریک پر **دوسرا حصہ** اسکا عضلۂ کتف تک اور جو چیز کہ قریب اس عضلہ کے ہو وہان تک اترتا ہوا اسکے اکثر کا پھیلاؤ اس حصے عضلہ مین ہوتا ہو جو شانہ پر واقع ہو اس قسم کی مقدار اچھی ہے اور معلق ہوکر نفوذ کرتا ہو تاکہ مقام مقصود تک پہونچتا ہو **تیسرا حصہ** تینون حصون مین بڑا ہو یہ اترتا ہوا احشا تک مقام صعود تک سب ان مین اور اسکے ساتھ رباطات سے بندھا ہوا ہوتا ہو جسوقت یہ حصہ مقابل حنجرہ کے ہوتا ہو اس سے چند شعبے پیدا ہوتے ہین اور عضلۂ حنجرہ تک آتے ہین جن کے سرے اوپر ہین اور حنجرہ اور عضلات لیف حنجرہ کو واکھا کرتے ہین اور جسوقت حنجرہ سے گذرتا ہے چند شعبے اس سے پھر عضلۂ عضلہ منکستہ تک پہونچتے ہین وہ عضلہ جنکے سرے نیچے ہین اور جنکا وجود تر چہائی کے بند کرنے اور کھولنے کیواسطے ضرور ہے اسلیئے کہ جذب کے واسطے اسفل کی ضرورت ہے اور اسی سبب سے اسکا نام عصب راجع ہے۔ دماغ سے جو زوج اسواسطے اترا کہ عصب منفعل اگر چڑھنے زنبیل تو ذیب اپنے مبدء سے مستقیم نہوتے پس جذب بطرف اسفل کے باستحکام انسے نہوتا۔ یہ شعبے چھٹے زوج سے اسواسطے برآمد ہوئے کہ اسمین اعصاب انسیا اور مائل بطرف یمین کے اتنے ہین راستے چلے جتنے اعصاب مذکورہ ہوے اس مین نہ تھے اسیواسطے تقسیم اسکی عضل وجہ اور راسن اور جو چیزان دونون کے اعضا مین تھی ہوئی۔ اور سوا ان زوج مستقیم ہوکر نہین اترتا ہے مثل چھٹے کے بلکہ اسکو ترتیب ضرور ہوتی ہوا اور ہر گاہ کہ جو چیز چڑھنے کا رتبہ اسکو ایک مسند اور تکیہ کا مضبوط ضرور ہی جو کہ شعبہ کو اسکے چڑھنے کے ہو تاکہ پھرے اسکی چڑھنے والی چیز اس سے قوت پکڑے اور مع ذالک وضع اسکی سیدھی سخت قوی تھی اور قریب رکھی گئی پس نتھی کوئی شی مثل شریان عظیم کے جو لائق اس استناد مذکور کے ہو چڑھنے والا حصہ ان شعبون سے بطرف یسار کے مقابل اس شریان کے ہوتا ہو کہ وہ سیدھا بھی ہے اور غلیظ بھی اسپر لپٹ جاتا ہو اور زیادہ مضبوطی کی ضرورت نہین ہو لیکن چڑھنے والا حصہ بطرف یمین کے پس یہ شریان اسکے قریب نہین ہوتی جیسے پہلی صورت مین قریب تھی بلکہ اسکے قریب ہوتی ہو ایسی حالت مین کہ اسکو بائین عارض ہوجاتی ہو بسبب برآمد ہونے شعبون کے جسقدر اس سے ہوے ہین اور اسکی استقامت فوت ہوجاتی ہو جسوقت کہ یہ مورب ہوکر بطرف ابل کے جھکتا ہو اسلیئے اسکا مضبوط کرنا رباطات سے ضرور ہوا کہ جسپر تکیہ کرے اور شعبون کی مضبوطی بھی اس سے ہوجائے تاکہ جسقدر نقطہ ورا استقامت اسکی فوت ہوئی ہو اسکا تدارک ہوجائے حکمت ان شعبون راجعہ کی دور ہونے مین مبدء سے یہ ہو کہ دوسرے قسم کے شعبے مبدء سے نزدیک ہوجاتے ہین اور یہ شعبہ راجعہ بوجہ دور ہونے راجعہ کے مبدء سے قوت اور صلابت کا استفادہ کرین عصب راجع مین سے زیادہ وہی قوی حصہ ہو جو متفرق ہوتا ہو دونون بند کرنے والے عضل حنجرہ مین تب ان شعبون کے جو حنجرہ کے بند کرنے مین معین مین ہوا اسکے باقی تمام یہ حصہ اترتا ہو پس اسکی شاخین جھلیون مین حجاب اور معدہ کے اور ان دونون کی پسلیون مین اور قلب وریہ اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

وہ شرائین ہین جو اس مقام پر ہین متفرق ہوتی ہین اور اس تفرق سے جسقدر باقی رہتا ہو حجاب مورب مین نافذ ہوتا ہے پس یہ جزو نافذ شریک ہوتا ہو اس مقدار منحدر کے جو جزو ثالث سے اترتا ہوا اور دونون بین جدائی احشا کی تھیلیون مین ہوتی ہے پھر اس ٹھیہ کی انتہا اس استخوان عریض تک ہو جاتی ہو جو عضلہ خاصرہ ہو **ساتوان زوج** اسکا مقام نشو محل مشترک درمیان دماغ اور نخاع کے ہے اور زیادہ مقدار اسکی جاتی ہو متفرق ہو کر اس عضلہ مین جو زبان کی حرکت دینے والا ہو اور اس عضل مین جو مشترک ہین درمیان ورقی اور عظم لامی کے اور باقی ماندہ تمام یہ زوج کبھی بحسب اتفاق اور عضل مین بھی متفرق ہوتا ہو جو قریب ان عضل محرک وغیرہ کے ہین مگر یہ بات حقیقۃ نہین ہوتی ہو- ہر گاہ کہ اور ٹھیے اور جا بجون مین واسطے کار ہاے ضروری کے گئے ہین اور یہ بات اچھی نہ تھی کہ سوراخ بہت سے مقدم مین خواہ تحت مین اسی مقام کے واقع ہون بہتر یہی ہوا کہ زبان کی حرکت کا ٹھیہ اسی مقام سے اترے اسلیئے کہ اسکی حس دوسرے مقام سے آتی ہو

فصل تیسری تشریح مین عصب نخاعین کے اور اسکی راہونکے بیان مین

نخاع سے جسقدر ٹھیے نکلکر گردن کے فقرون مین گئے ہین کل آٹھ زوج ہین **پہلا زوج** دوسرا خون فقرہ اولی سے نکلکر عضل راس مین تنہا متفرق ہوتا ہے اور اسکی مقدار چھوٹی اور باریک ہو اسلیئے کہ احتیاط اسکو مقتضی تھی کہ وہ باریک ہو **دوسرا زوج** اسکا مخرج درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے بیچ مین وہ ثقبہ مخرج ہو جسکا ذکر باب تشریح عظام مین ہو چکا ہو اکثر مقدار اس زوج کی حس لمس کو سر تک پہونچاتی ہے اسطرح پر کہ بشکل قریب چونچ جھککر اوپر والے فقرہ تک جاتا ہو اور وہان سے آگے کیطرف پھر کر سیدھا آتا ہو اور پھیلتا ہو طبقہ خارجی پر دونون کانون کے پس جسقدر کہ زوج اول مین بسبب چھوٹے ہونے کے ہوئی ہو اور جو قصور اسکو پراگندہ ہونے اور پھیلنے مین ان اطراف کے جو تمام اسکے متصل مین ہوا تھا اسکا تدارک کرتا ہو اور باقیماندہ اس زوج کا آتا ہو اس عضلہ مین جو گردن کے پیچھے ہے اور جو ٹھہرتا ہے پس اس مین حرکت پیدا کرتا ہو **تیسرا زوج** مقام نشو و جگہ نکلنے انکی وہ سوراخ ہو جو درمیان دوسرے اور تیسرے فقرے کے ہو اسکی ہر فرد کی دو فرعین ہوتی ہین **ایک فرع** اسکی متفرق ہوتی ہو عمق مین ان عضل کے جو اس مقام پر ہین اور جس مین چند شعبے ہین خصوصا وہ شعبہ جو سر کو گردن کے ساتھ لپیٹنے والا ہو بعد اسکے یہ فرع چڑھتی ہو فقرون کے کانٹون تک جب ان کے سامنے پہونچتی ہے ان کی جڑون مین ور آمد ہوتی ہو بعد اسکے ان کے سرون تک بلند ہوتی ہو اور ملتے ہین اس فرع کو رباطات غشائی جو لگتے ہین انھین سناسن سے بعد اسکے یہ فرع اور رباط دونون نفوذ کرکے پیچیدہ ہو کر کانون کے پاس تک پہونچتے ہین اور سواے انسان کے اور حیوانات مین خاص کانون تک پہونچتی ہین اور دونون کانون کے عضل کو حرکت دیتی ہین **دوسری فرع** آگے کی جانب سے شروع ہوتی ہو اور عضلہ عریضہ تک آتی ہو اور اسکے اول مین چند رگین اور عضل اس سے لپٹتے ہین اور اسے گھیر لیتے ہین تاکہ یہ فی نفسہ قوی ہوجاے اور کبھی بہائم مین عضل صدغین اور عضل ذقن بھی اس سے ملتے ہین اور زیادہ پھیلاؤ اسکا دونون رخسارون کے عضل مین ہو **چوتھا زوج** اسکا مخرج وہ سوراخ ہو جو تیسرے اور چوتھے کے بیچ مین ہو اور مثل زوج ثالث کے ایک جزو مقدم اور ایک جزو موخر پر تقسیم پاتا ہو جزو مقدم اسکا چھوٹا ہوتا ہو اسی جہت سے زوج پنجم سے ملتا ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اس جزو سے ایک شعبہ مثل نسیج عنکبوت کے نکلکر گردن سیاقی پر دراز ہو کر حجاب حاجز تک آ کر گذرتا ہو حجاب کے دونون جانبون پر جو سینہ کی تنصیف کرتے ہین اور پھر اجزا اس زوج کا پیچیدہ ہوتا ہو پیچھے کی جانب اور ٹھیہ جاتا ہو اندرون عضل کے تا اینکہ تنہا سناسن تک پہونچتا ہو پھر اس مقام سے اسمین شعبے نکلتے ہین اس عضل تک جو مشترک درمیان سر اور گردن کے ہین پھر اپنی راہ لیتا ہے کہ پیچیدہ ہو کر آگے کی جانب آتا ہے اور بہائم

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین رخسارے اور دونون کے عضل سے متصل ہوتا ہے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ کچھ اسمین سے صلب تک منحدر ہوتا ہے **پانچوان زوج**
اسکا مخرج اس سوراخ سے ہے جو درمیان چوتھے اور پانچوین فقرے کے ہے اسکی بھی دو فرعین ہین **ایک فرع** ان دو مین سے جو مقدم ہے
اور چھوٹی ہے دونون رخسارون کے عضل تک اور ان عضل تک جو سرنگون کرتے ہین اور تمام عضل جو مشترک سر اور گردن مین ہین ان
تک آتی ہے **دوسری فرع** دو شعبون پر منقسم ہوتی ہے **پہلا شعبہ** جو متوسط درمیان فرع اول اور شعبہ دوسرے کے ہے آتا ہے اعلاے
کتف پر اور کسیقدر حصہ چھٹے اور ساتوین زوج سے اسمین ملتا ہے **دوسرا شعبہ** پانچوین اور چھٹے اور ساتوین زوج کے شعبون سے
ملتا ہوا اور نفوذ کرتا ہے وسط حجاب تک **چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان زوج** یہ تینون نکلتے ہین باقی ماندہ سوراخون سے بہ ترتیب مگر
آٹھوین زوج کا مخرج وہ ثقبہ ہے جو مشترک ہے درمیان آخر فقرون رقبہ کے اور ان فقرون پشت کے اور اسکے شعبہ اختلاط شدید رکھتے ہین اکثر
حصہ زوج سادس کا کتف کے مقام سطح پر آتا ہے اور بعض حصہ چھٹے زوج کا جو چوتھے زوج کے حصے سے زیادہ ہے اور پانچوین زوج کے
حصہ سے کم ہے آتا ہے حجاب تک۔ اور ساتوین زوج مین سے اکثر عضد تک آتا ہے اگرچہ اسکے شعبون مین سے وہ بھی مقدار ہے جو ہمراہ ایک شعبہ
کے زوج خامس سے عضل راس اور عنق اور صلب تک پہونچتی ہے اور حجاب تک بھی آتی ہے اور آٹھوان زوج بعد ملنے اور مصاحبت کے کل
اسکا جلد ساعد اور زراع تک آتا ہے اور اسمین سے کسیقدر حجاب تک نہین پہونچا مگر چھٹے زوج سے جسقدر حصہ طرف ہاتھ کے آتا ہے شانہ
سے آگے نہین بڑھتا اور ساتوین زوج کا عضد سے آگے نہین بڑھتا اور جو چیز از قسم عصب شانہ سے ساعد تک آتی ہے وہ آٹھوین زوج سے ہوتی
ہے ملی ہوئی سینہ کے ان فقرون سے جو پہلے روئیدہ ہوئے ہین حجاب کے واسطے ان ٹھیون سے جو حصہ مقرر کیے گئے اور ان نخاعی ٹھیون سے
جو نیچے اسکے تھے اسمین سے نہ لیے گئے اسکا یہ سبب ہے تاکہ حجاب پر جو حصہ عصب کا وارد ہوا و پر سے نیچے اترتا ہوا وہ تقسیم اسکی حجاب مین بہت
ہو خصوصا اسوقت کہ اوپر کی مقصد ان حصون کا وہ جھلی تھی جو منصف صدر ہے اور ممکن نہ تھا کہ اس جھلی تک کوئی عصب نخاعی سیدھا پہونچ
سکے کہ ٹوٹ کر زاویہ بنے اور اگر تمام ٹھیہ اترنے والا حجاب کا دماغ سے نازل ہوتا ہے تو البتہ راہ اسکی دراز ہوتی۔ مقام اتصال ان اعصاب
کا وسط حجاب مین اسواسطے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب کا مقام اتصال تجویز کیا جاتا تو کھنچی کھینا اور پراگندہ ہونا ان ٹھیون کا معتدل
اور برابر حجاب مین نہوتا یا یہ کہ یہ سب پیچھے متصل ہوتے کل محیط سے اور یہ بات مجرب منقبض کی توڑنے والی تھی اسواسطے کہ عضل تحریک
بذریعہ اطراف کے پیدا ہوتی پھر چونکہ محیط وہی چیز ہے جو مقدار کہ حجاب سے متحرک ہوتی ہے ضرور ہوا یہ کہ انتہا ٹھیہ کی اسی محیط تک ہو اور ابتدا
ٹھیہ کی اس تک نہو اور جب یہ بات واجب ہوئی کہ ٹھیہ وسط حجاب تک آئے تو اسکا متعلق ہونا اور لٹکنا بھی ضرور ہوا بنظر اسی ضرورت
کے اسکی حمایت اور نگہبانی بھی ضرور ہوئی پس چھپا یا گیا ایسی جھلی سے اسطرح کہ اسکی حمایت اور نگہبانی کرے اور اسکے ہمراہ کسی قدر جھلی
منصف صدر کی بھی ہوتی ہے اور اسپر تکیہ کیے ہوے حجاب تک اترتی ہے سبب اسکے کہ کام اس عضو کا بزرگ تھا اسکے ٹھیہ کے واسطے بہت سے
مبادی مقرر کیے گئے تاکہ اگر ایک مبدا کو کوئی آفت پہونچے اسکا فعل باطل نہوجائے **فصل چوتھی تشریح میں اس عصب نخاعی**
کے جو سینہ کے فقرون مین جاتے ہین یہ بارہ زوج ہین **پہلا زوج** اسکا مخرج اس سے ہے جو درمیان سینہ کے فقرہ اولی
اور ثانیہ کے ہے اور اسکے دو حصہ ہوتے ہین بڑا حصہ عضل بین پسلیون اور پشت کے منفرق ہوتا ہے اور چھوٹا حصہ آتا ہے دراز ہو کر
اوپر اضلاع پر پس قریب ہوتا ہے آٹھوین ٹھیہ گردن پر اور پھر یہ دونون ساتھ ہی دراز ہو کر دونون ہاتھون تک آتے ہین تاکہ تمام ساعد
اور کتف تک پہونچ جاتے ہین **دوسرا زوج** اسکا مخرج اس سوراخ سے ہے جو متصل سوراخ مذکور سے ہے اسمین کا ایک جزو منتشر ہو کر ظاہر ساعد کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو کر اسکو فائدہ حس کا دیتا ہو اور باقی جزو اسکا مع تمام ازواج باقیہ کے ملکر بطرف عضل کتف کے متوجہ ہوتا ہو وہ عضل کتف جو اسپر رکھے ہوئے ہین اور اسکے مفصل کو حرکت دیتے ہین اور صلب کے عضل کیطرف بھی یہی جزو آتا ہو پس جو عصب ان مین سے نقرون صدر سے اگتا ہو اسکے جو شعبہ شانہ مین نہین آتے ہین عضل صلب تک جاتے ہین اور ان عضل تک پہونچتے ہین جو درمیان خاص پسلیون کے ہین اور ان عضلات تک جو موضوع ہین خارج صدر مین۔ اور جس قدر کہ منبت فقرے اضلاع سر سینہ کے ہین یہ پیچھے آتے ہین اس عضل تک جو درمیان اضلاع اور عضل بطن کے ہین اور انکے شعبون کے ہمراہ رگین ملنے والی اور پھیری ہوئی بھی چلتی ہین اور داخل ہوتا ہو یہ پیچھہ مخارج مین ان عروق کے نخاع تک **فصل پانچوین تشریح مین عصب نخاع قطن کے** قطن کے پیچھے سب اس بات مین شریک ہین کہ ایک جزو انکا عضل صلب تک آتا ہے اور ایک جزو عضل بطن تک اور اس عضل تک جو پوشیدہ ہے صلب مین مگر تین پیچھے اوپر والے ملتے ہین اس پیچھے سے جو دماغ سے اترتا ہو اور باقی پیچھے نہین ملتے ہین اور دو زوج نیچے والے بہت سے شعبے بڑے بڑے بطرف دونون شانون کے چھوڑتے ہین اور ان شعبون سے ملتا ہو ایک شعبہ تیسرے زوج کا اور ایک شعبہ اول اعصاب عجز کا مگر یہ دونون شعبے مفصل ورک سے آگے نہین بڑھتے ہین بلکہ یہ دونون شعبے متفرق ہوتے ہین ایک عضل مین اور یہ شعبے بڑھکر ساقین تک پہونچتے ہین۔ دونون ران اور دونون پانون کا عصب دونون ہاتھ کے عصب کے اسواسطے جدا ہو کہ یہ سب یکجا ہو کر بطرف باطن کے نازل ہو کر میل نہین کرتے ہین اسلیے کہ ہیئت متصل ہونے عضد کی ساتھ کتف کے مثل ہیئت متصل ہونے ران کے ساتھ ورک کے نہین ہو ورنہ متصل ہوتا اسی عضد کا منبت اعضاے کتف سے مثل اتصال ران کے منبت اعضاے ورک سے ہو پس یہ سب پیچھے بطرف ساق کے مختلف طور پر متوجہ ہوتے ہین کوئی اندر چھپ جاتا ہو اور کوئی ظاہر رہتا ہو اور کوئی ڈوب کر نیچے عضل کے چھپتا ہو۔ اور جبکہ واسطے اس عصب کے جواز جانب استخوان عانہ کے اگتا ہو کوئی راہ بطرف دونون پانون کے پیچھے سے بدن کے اور اندر سے دونون زانوون کے نہین تھی اسلیے کہ اس مقام مین عضل اور عروق کی کثرت ہو لہذا ایک جزو عصب خاص سے اس عضل کے جو دونون پانون مین ہو نکالا گیا اور نافذ کیا گیا اس مجرے مین جو اترتا ہو بطرف خصیتین کے تاکہ متوجہ ہو کر بطرف عضل عانہ کے پھر طرف عضل رکبہ کے اترے **فصل چھٹی تشریح مین عصب عجزی اور عصعصی کے** پہلا زوج عصب عجزی ملتا ہے عصب قطن سے جیسا لوگون نے کہا ہے اور باقی ازواج اور وہ فرد جو کنارے سے عصعص کے اگتی ہو متفرق ہوتے مین عضل مقعد اور عضل قضیب اور نفس قضیب اور عضلہ مثانہ اور رحم اور جھلی مین بطن کے اور اجزاے الیہ اندرونی مین استخوان عانہ اور اس عضل مین جو استخوان عجز مین پھیلا ہوا ہو جملہ **چوتھا تعلیم پانچوین شرائین کے بیان مین** اسمین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی صفت مین شریانات کے** یعنی حرکت کرنے والی رگین جنکو شرائین کہتے ہین سوائے ایک رگ کے انہین سے ہر ایک کی خلقت مین دو صفاق یعنے دو پوست تہ بتہ بنائے گئے ان دونون مین سخت پوست اندرونی ہو اسلیے کہ وہ ملاہوا ہو ضربان اور حرکت جو ہر روح کو جو قوی ہوتی ہے اور اسی کی حفاظت اور تقویت مقصود و غایت ہو اور اسی روح کا محفوظ رہنا مطلب ہو مقام لگنے شرائین کا اوپر کی جانب بائین تجویف دو تجویفون قلب سے ہو اسلیے کہ داہنی تجویف قلب کی متصل جگر کے ہے اسکے واسطے واجب ہو کہ مشغول رہے جذب غذا اور استعمال مین اسی غذا کے **فصل دوسری تشریح مین شریان وریدی کے** پہلے سب بائین تجویف قلب سے دو شریان پیدا ہوتی ہین ایک انمین سے ریہ کو آتی ہے اور اس مین تقسیم پاتی ہے واسطے استنشاق ہواے نسیم کے اور پہونچانے اس خون کے جو ریہ کو غذا دیتا ہو قلب سے اسواسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ گذرگاہ غذا ریہ کی وہی قلب ہے اور اسی قلب سے طرف ریہ کے غذا پہونچتی ہے مقام روئیدگی اس قسم شریان کا نہایت پتلا جزو ہے اجزاے قلب سے اور وہ جگہ ہے جہان پر اور وہ اسمین نفوذ کرتی ہین اور یہ شریان ایک ہی طبقہ رکھتی ہے اسیواسطے اسکا نام شریان وریدی رکھا گیا۔ ایک طبقہ ہے اسکی خلقت اسواسطے ہوئی تاکہ اسمین نرمی اور سلاست بخوبی ہو اور انبساط اور انقباض کی اطاعت بہت کرے اور جو خون لطیف مجاری مناسب جوہر ریہ کے ہے اسکے ترشح یعنے ٹپکانے مین اطاعت کرے اور وہ خون ایسا ہوتا ہے کہ کمال نضج کو قلب مین پہونچ جاتا ہے اسکو زیادہ نضج کی حاجت اسقدر نہین ہوتی جیسی اس خون کو ہوتی ہے جو وریدا جوف مین جاری ہے اور اس ورید کا ذکر آگے آتا ہے خصوصاً چونکہ مکان پاس خون کا قلب سے نزدیک ہے قلب کی قوت حارہ منضجہ اس ورید تک بآسانی پہونچیگی۔ ایک یہ بھی دلیل اس شریان کے طبقہ واحد ہونے پر ہے کہ جو عضو اس شریان مین ملتا ہے یعنے ریہ وہ عضو سخیف ہے یعنے بودا ہے اس عضو سخیف سے ہر وقت ملنے کے خوف صدمہ پہونچنے کا اس شریان کو نہین ہے اسطور پر کہ اس عضو کی صلابت اس مین اثر کرے اسیوجہ سے اس شریان کے جرم کے گندہ کرنے سے استغنا ہوئی کہ ایسی استغنا اور شرائین مین حاصل نہین ہے اسلیے کہ اور شرائین متصل اعضاے سخت کے ہین۔ اور ورید شریانی جسے ہم آگے ذکر کرینگے اگرچہ وہ بھی متصل ریہ کے ہے مگر اسکا اتصال موخر ریہ سے جو قریب سخت چیز کے ہے ہوتا ہے اور یہ شریان وریدی متفرق مقدم ریہ مین ہوتی ہے اور اسمین درآتی ہے کہ اسکے اجزا اور شعبہ ہو جاتے ہین۔ بلکہ جسوقت قیاس کیا جائے اس شریان وریدی کی مضبوطی اور نرمی پر کہ جسکی وجہ سے انبساط اور انقباض سہل ہوتا ہے اور چکنا اخلاط مترشح کا آسان ہوتا ہے پھر بعد اس قیاس کے یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حاجت اسکے نرم ہونیکی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے مضبوط اور گندہ ہونیکے **دوسری شریان** جو بہت بڑی ہے اور جسکا ارسطاطالیس اورطی نام رکھتا ہے پہلے قلب سے یہ نکلتی ہے دو شعبہ چھوڑتی ہے بڑا شعبہ پھرتا ہے گرد قلب کے اور اسکے اجزا مین متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا شعبہ پھرتا ہے باطن مین قلب کے اور متفرق ہوتا ہے داہنی تجویف مین اور جو کچھ شریان سے بعد نکلنے شعبون کے باقی رہتا ہے جسوقت جدا ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم بڑی ہے جو مرشح یعنے مقام رسنے کا واسطے انحدار کے اور دوسری قسم چھوٹی جو مرشح ہے واسطے اصعاد کے۔ مرشح انحدار کا نام مرشح اصعاد سے اسواسطے بڑا کیا گیا کہ مرشح انحدار ان اعضا کیطرف قصد کرتا ہے جو عدد مین زیادہ اور مقدار مین بڑے ہین اور یہ وہ اعضا ہین جو موضوع ہین نزدیک قلب کے اور مخرج اورطی پر تین جھلیان سخت ہین اندر سے باہر تک پس اگر ایک یا دو جھلیان ہوتین اس منفعت کو نہ پہونچتین جو انکی خلقت مین مقصود ہے مگر یہ کہ مقدار اسکی بڑھائی جاتی یا دونون کی مقدار بڑھائی جاتی تو حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اور اگر چار جھلیان ہوتین تو چھوٹی چھوٹی ہوتین و انکی منفعت باطل ہو جاتی اور اگر مقدار انکی بڑی ہوتی تو راہون کو تنگ کرتی۔ شریان وریدی کی دو جھلیان ہین جو متوجہ یا آنیوالی ہین اندر کیطرف دو پہا قصد اسواسطے ہے کہ اسجگہ پر حاجت مضبوطی کی زیادہ نہین ہے جیسے وہان تھی بلکہ حاجت اسکی سخیف یعنی کم زور کرنیکی زیادہ ہے تاکہ دفع ہوتا بخار دخانی کا اور جو خون طرف ریہ کے جاتا ہے سہل ہو

فصل تیسری تشریح مین شریان

صاعد کے چڑھنے والا حصہ اجزائے اورطی سے جسکی دو قسمین ہوتی ہین چھوٹی اور بڑی بڑی قسم راہ صعود کی لیتی ہے بطرف کیونکہ مقام ملنے [illegible] ہنسلیون کے جسکو منحر کہتے ہین پھر مورب ہو کر طرف اسین کے جاتی ہے تاکہ جسوقت پہونچے گوشت نرم تک جو بشکل توت کے ہے وہ گوشت جو وسط سر سینہ پر ہے اس رگ کی تین قسمین ہو جاتی ہین دو شریان انمین سے جنکا نام سباتی ہے چڑھتی ہین داہنے بائین ہمراہ دو وداجین غائرین کے جنکا ذکر ہم آگے کرینگے اور انھین دو وداجین کے ہمراہ انقسام بھی ہوتی ہین جیسا ذکر کرینگے اور تیسری قسم متفرق ہو جاتی ہے سر سینہ مین اور فضلوں اضلاع اور اوپر کے چھ فقرے گردن سے اور اطراف مین ترقوہ کے تاآنکہ پہونچتی ہے یہی قسم ثالث شانہ کے سرے تک وہان سے بڑھکر بازون

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے حصہ تک جاتی ہے اور چھوٹی قسم دو قسم اور طی سے جو سامنے سینے چڑھنے والی ہر طرف کنارہ بغل کے اور مثل انقسام تیسری قسم کے قسم اکبر سے تقسیم پاتی ہے

فصل چوتھی تشریح میں دونوں شریان سباتی کے

ہر ایک شریان سباتی قبل اسکے کہ رقبہ تک پہونچتی ہے اسکی دو قسمیں ہو جاتی ہیں ایک مقدم رقبہ کی اور ایک موخر بعد مقدم کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم مستبطن یعنی پوشیدہ ہو کر بطرف زبان اور عضل باطنی فک اسفل کے جاتی ہے اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہے اور چڑھتی ہے آگے دونوں کانوں کے عضل صدغین تک اور ان مقامات سے چڑھنے کے بیشتر بہت سے شعبے چھوڑتی ہے سر کی چوٹی تک اور اسکے داہنے شعبے کے کنارے بائیں شعبے کے کنارے سے ملجاتے ہیں اور جزو موخر اس رگ کا اسکے بھی دو جزو چھوٹے اور بڑے ہوتے ہیں چھوٹا جزو اس میں سے اکثر چڑھتا ہے پیچھے کی طرف اور متفرق ہوتا ہے اس عضل میں جو محیط ہے مفصل راس کو اور کسی قدر اس چھوٹے جزو سے متوجہ ہوتا ہے طرف قاعدے موخر دماغ کے داخل ہوتا ہوا بڑے سوراخ میں نزدیک درز لامی کے اور بڑا حصہ اسکا داخل ہوتا ہے اس سوراخ کے آگے سوراخ میں استخوان حجری کے شبکہ تک اور اسی سے شبکہ بنا جاتا ہے سطح پر کہ رگوں میں رگیں اور طبقوں میں طبقے اور پوست اوپر پوست کے ممکن نہیں ہے کہ ایک ان میں سے کوئی لے اور سب کا سب آخر تک مثل جال کے تنا نکلے اور یہ رگ آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں جاتی ہے اور شبکہ میں منتشر ہوتی ہے پھر اسمیں سے ایک نوع ایسا مجتمع ہوتا ہے جیسا پہلے تھا اور سوراخ ہو جاتا ہے واسطے اسکے جھلی میں اور چڑھ جاتا ہے دماغ تک اور باریک جھلی تک متفرق ہوتا ہے بعد اسکے جرم دماغ میں بطون دماغ تک اور صفاق بطون تک پھیلتا ہے اور اسکے شعبے ان کے منہ ملجاتے ہیں ان شعبوں کے منہ سے جو نہایت چھوٹے ہیں عروق وریدی کے اترنے والے شعبوں کے منہ سے۔ یہ اقسام اسواسطے چڑھائے گئے اور وہ قسمیں ورید کی اسواسطے اتاری گئیں کہ یہ قسمیں گرانے والی خون کی ہیں اور بہتر وضع طرف سباتی کے یہ ہے کہ سر نگون ہو اور اطراف اسکے جھکیں اور وہ رگیں مفید روح کی ہیں اور روح خود لطیف ہے کہ صعود کی حرکت میں محتاج ظرف کے واژگون ہونے کی نہیں ہے تاکہ اسکا انصباب آسان ہو بلکہ اگر ظرف اسکا واژگون کیا جائے اس سے افراط استفراغ اس خون کی ہوگی جو ہمراہ روح کے رہتا ہے اور روح کی حرکت میں دشواری پڑ گئی اسلیئے کہ حرکت روح اوپر کی جانب آسان ہے اور روح میں جسقدر حرکت اور لطافت ہے اسمیں کفایت ہے اسبات کی کہ پراگندہ ہو دماغ میں بقدر محتاج الیہ کے اور گرمی پہونچائے دماغ کو اسیواسطے شبکہ بچھا دیا گیا نیچے دماغ کے کہ شریانی خون اسمیں آمد و شد کرے اور روح کی بھی آمد و رفت ہو اور مشابہ مزاج دماغ کے بعد نضج کے ہوجائے بعد اسکے خالص ہو کر بتدریج دماغ تک پہونچے اور شبکہ رکھا ہوا ہے درمیان ہڈی اور سخت جھلی کے

فصل پانچویں تشریح میں شریان نازل کے

جو قسم نازل ہے پہلے سیدھی گذرتی ہے تاآنکہ تکیہ کرتی ہے اوپر پانچویں فقرے کے اسلیئے کہ وضع اسکی سامنے قلب کے سر کے ہے اور اس مقام پر ایک غضروف بشکل توت کے مثل تکیہ اور ستون کے واسطے اسی رگ کے ہے تاکہ حائل ہو درمیان اسکے اور پشت کے اور مری جسوقت اس مقام پر پہونچتی ہے اس سے داہنی طرف دور ہو جاتی ہے اور اس مقام کی مجاور یعنی قریب نہیں رہتی اور پھر مستقل ہو کر چند جھلیوں سے متعلق ہوتی ہے نزدیک پوری پہونچنے اس جھلی کے حجاب میں تاکہ اسمیں تنگی نہ واقع ہو یہ اترنے والی شریان جسوقت پانچویں فقرے پر پہونچتی ہے منحرف ہو کر بطرف اسفل کے اترتی ہے پشت پر راہ ہوتی ہوئی تاآنکہ استخوان عجز تک پہونچ جاتی ہے اور جیسے محاذی سینہ کے ہوتی ہے اور اسمیں گذرتی ہے ایک شعبہ چھوٹا باریک پیچھے چھوڑتی ہے جو ظرف میں ریہ کے متفرق ہوتا ہے سینہ سے اور اس شریان کے اطراف قصبہ ریہ تک آتے ہیں وہ ہیشہ جس فقرے کے نزدیک یہ شریان گذرتی ہے ان فقروں میں ایک شعبہ اسکا گذرتا ہے کہ پہونچ جاتا ہے درمیان اضلاع اور نخاع کے پھر جسوقت سینہ سے تجاوز کر جاتی ہے اس سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہیں جو حجاب تک آتی ہیں اور اسکے داہنے اور بائیں متفرق ہوتی ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعد ازان ایک شریان اور پیچھے چھوڑتی ہے جسکا شعبہ معدہ اور کبد اور طحال میں متفرق ہوتا ہے اور خاص جگر سے ایک شعبہ مثانہ تک جاتا ہے بعد اسکے ایک دو شریان پیدا ہوتی ہیں جو جداول تک آتی ہیں وہ جداول خوگر و باریک آنتون اور قولون کے ہیں پھر اسکے بعد اس سے تین شریانیں اور جدا ہوتی ہیں تینون میں چھوٹی وہ شریان ہے جو بائیں گردہ کو جاتی ہے اور اسکی پیچیدگیون میں اور ان اجسام میں جو محیط بہ گردہ ہیں متفرق ہوتی ہے اور انکو عطائے حیات کرتی ہے وہ باقی شریان پہونچتی ہیں دو گردون تک اسلیے کہ مائیت خون کی ان دونون سے گردے جذب کریں اسواسطے کہ دونون گردے اکثر معدے اور امعا سے وہ خون جذب کرتے ہیں جو آب اور خالص نہیں ہوتا بعد اسکے اسی شریان نازل سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہیں جو انثیین تک آتی ہیں بائیں حصہ میں شریان ان دونون میں سے آتی ہے اسکے ہمراہ ہمیشہ ایک ٹکڑا اس شریان سے ہوتا ہے جو بائیں گردے تک آتی ہے بلکہ بیشتر مقام نشو اس شریان کا جو بائیں خصیہ تک آتی ہے یہی رگ ہوتی ہے جو بائیں گردے تک آتی ہے فقط اور جو رگ داہنے خصیہ تک آتی ہے اسکا مقام نشو ہمیشہ بڑی شریان یعنی شریان اعظم سے ہوتا ہے اور کبھی بندرت اس شریان سے بھی اسکے ہمراہ ایک جزو آتا ہے جو متصل داہنے گردے کے ہے پھر اس بڑی شریان نازل سے دو شریان اور نکلتی ہیں جو ان جداول عروق میں ہوتی ہیں جو گرد نخاع مستقیم کے ہیں اور چند شعبہ نخاع میں متفرق ہوتے ہیں اور فقرون کے سوراخوں میں داخل ہوتے ہیں اور ان رگون میں جو خاصرتین تک پہونچتی ہیں کچھ اور شعبے شعبون تک آتے ہیں منجملہ ان شعبون کے ایک چھوٹا زوج ہے جو قبل تک پہونچتا ہے سوا اس زوج کے جسکا ذکر آگے آتا ہے اور یہ بات مردون میں اور عورتون میں یکسان ہے اور یہ زوج اوردہ سے ملجاتا ہے پھر یہی بڑی شریان جسوقت آخر فقرون تک پہونچتی ہے اسکی تقسیم ہمراہ اس ورید کے ہوجاتی ہے جو اسکے ہمراہ ہے جسکا ہم ذکر کرچکے ہیں اور اس تقسیم میں اس شریان کی دو قسمیں بشکل لام یونانی کے اسطرح ہوجاتی ہیں کہ ہر ایک قسم داہنی طرف جاتی ہے اور ایک بائیں جانب ہر ایک ان دونون قسمون میں سے چڑھتی ہے اور استخوان عجز کے رانون تک قبل پہونچنے ان دونون حصون کے ملنے تک ہر ایک قسم ایک رگ اور چھوڑتی ہے جو آتی ہے مثانہ اور ناف پر دونون آکر ملجاتی ہیں اور جنین میں ان دونون کا ظہور بخوبی ہوتا ہے مگر جب پورے نو مہینے کے بعد پیدا ہون چونکہ اطراف انکے خشک ہوجاتے ہیں بجز ان دونون رگون کی باقی رہجاتی ہیں کہ ان مجموعہ سے چند شاخیں برآمد ہوکر اس عضل میں متفرق ہوتی ہیں جو استخوان عجز پر موضوع ہیں۔ اور چند رگیں انہیں سے مثانہ میں آتی ہیں انکی تقسیم اسطرح ہوجاتی ہے کہ اطراف انکے قضیب میں جاتے ہیں اور باقیماندہ گردن رحم میں عورتون کے اور یہ چھوٹا فرج ہے دو شریان جو پانون تک اترتی ہیں انکے دو شعبہ دونون زانو میں بڑے بڑے ہوتے ہیں ایک بجانب وحشی دوسرا بجانب انسی اور وحشی کیجانب کا شعبہ وہ بھی اندر کے بجانب انسی مائل ہوتا ہے اور اس سے چند شعبے نکلتے ہیں اور جو عضل اس مقام میں ہے اسمیں پہونچتے ہیں پھر یہ شعبہ اترتا ہے اور جھکتا ہے آگے کیجانب سی شعبے سے ایک بڑا شعبہ نکلتا ہے درمیان ابہام اور سبابہ کے اور دوسرا شعبہ چھپ جاتا ہے کہ اکثر پانون کے اجزا میں نفوذ کرتا ہے اور اسکا امتداد شعبہ اسے وریدی کے نیچے ہوتا ہے جیسا ہم آگے ذکر کرینگے یہ عروق ضوارب ایسے ہیں کہ ان میں سے کچھ رگیں متصل وردہ کے نہیں ہوتی ہیں جیسے وہ دو شریان جو جگر سے ناف تک جنین کے بدن میں آتی ہیں خواہ شعبہ شریان وریدی کی خواہ دو شریان جو پانچویں فقرے تک نافذ ہے اور وہ شریان جو لبہ یعنی منخر تک چڑھتی ہیں اور وہ شریان جو بغل کیطرف میں اور دونون ساقی جب شبکہ مشیمہ میں متفرق ہوتی ہیں اور وہ شریان جو حجاب تک آتی ہے اور وہ شریان جو طحال تک نافذ ہوئی مع اپنے شعب کے اور وہ شریان جو معدے اور جگر اور طحال و دماغ میں آتی ہے اور وہ شریان جو مراق بطن سے اترتی ہے اور ان رگون سے منفرد ہوتی ہے جو استخوان عجز میں ہیں جسوقت شریان پشت پر آکر ورید کے متصل ہوتی ہے وہ شریان صعید پر سوار ہوجاتی ہے تاکہ کم رتبہ چیز بلند مرتبہ کا بوجھ اٹھائے لیکن اعضاے ظاہر میں شریان نیچے ورید کے ہوتی ہے تاکہ صدمات ظاہری پوشیدہ رہے اور ورید مثل سپر کے اسی کیواسطے بنی شریانیں ہمراہ ورید کے واسطے دو فائدہ ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک فائدہ یہ ہو کہ ربط اوردہ کا غشیہ مجللہ شرائین سے ہوجائے پس چھپ جاے شریان درمیان اعضا کے **دوسرا فائدہ** یہ ہو کہ
ہر ایک شرائین اور اوردہ سے ایک دوسرے سے رطوبت باقی رہے شرائین کا بیان تمام ہوا **جملہ پانچوان تعلیم پانچوین تشریح مین اوردہ کے**
اور اسمین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی تعریف مین اوردہ کے** ساکن رگون کو اوردہ کہتے ہین سب اوردہ جگر سے نکلتے ہین پہلی دو رگین جگر سے نکلتی
ہین ایک جانب مقعر سے جدھر جوف ہو اس رگ کی زیادہ منفعت غذا کا جذب کر لانا جگر کیطرف ہو اور اسکا باب کبد نام ہو اور دوسری رگ اگتی ہو محدب
کبد سے اور اسکی منفعت پہونچانا غذا کا جگر سے اعضا کیطرف ہو اسکا نام اجوف ہو **فصل دوسری تشریح مین اس ورید کے جسکا باب کبد نام ہو**
باب کی تشریح سے ہم کلام شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ باب کبد پہلے اسکا کنارہ جو تجویف کبد مین بیٹھا ہوا ہو پانچ قسمون پر منقسم ہوتا ہو اور یہ شعبے نکل کر
یہان تک چلے ہین کہ اطراف محدب کبد تک پہونچتے مین انہین سے ایک ورید مراق تک جاتی ہو اور ان قسمون کی مثال ایسی ہو کہ جیسے درخت کی جڑین نکلکر
پھر اندر بیٹھ جائین۔ جو کنارہ متصل تقعیر کبد کے ہو وہ ادھر جگہ سے جدا ہوا اور اسکی آٹھ قسمین ہو گئین دو قسمین چھوٹی چھوٹی اور چھ قسمین بڑی بڑی
ایک چھوٹی قسم خاص اس آنت سے ملی ہے جسکا اثنا عشری نام ہو تاکہ غذا کو اس سے جذب کرے اور اس رگ سے چند شعبے نکلکر اس
جرم مین متفرق ہوتے ہین جسکا انقراس نام ہو اور دوسری قسم چھوٹی دو قسمون سے متفرق ہوتی ہو اسافل معدے مین اور نزدیک بواب
کے جو فم معدہ ہو نیچے کیطرف تاکہ غذا دے چھ قسمین باقی انہین سے ایک قسم جاتی ہو طرف سطح معدے کے تاکہ ظاہر معدہ کو غذا دے اسواسطے
کہ باطن معدہ کا ملاقی ہوتا ہو اس غذاے اول سے جو اسمین جاتی ہو اور اسی سے بوقت ملاقات کے غذا پاتا ہو۔ دوسری قسم ان چھ مین سے
طرف طحال کے جاتی ہو تاکہ طحال کو غذا دے اور قبل ازانکہ طحال تک پہونچے اس سے چند شعبے برآمد ہوتے ہین جو غذا دیتے ہین جرم انقراس
کو اس غذا کو صاف کرکے جو طحال سے اس جرم تک پہونچتی ہو بعد اسکے یہ قسم طحال کی متصل ہوجاتی ہو اور باوجودیکہ طحال سے متصل ہو ایک
شعبہ اچھا اسی قسم سے پھر لپٹ جاتا ہو معدے کی بائین طرف اسکا تغذیہ کرے اور جسوقت اس قسم سے نفوذ کرنیوالی مقدار طحال مین نافذ
ہوجاتی ہو اور اسکے بیچ مین آجاتی ہو اسمین سے ایک جزو اوپر کو چڑھتا ہو اور ایک نیچے کو اترتا ہو چڑھنے والا جزو اس سے ایک شعبہ نصف
فوقانی طحال مین مرکر اسکو غذا دیتا ہو اور اترنے والا جزو ظاہر ہوجاتا ہو تاانکہ محدب معدے تک پہونچکر پھر اسکے دو جز ہوجاتے ہین ایک جزو
معدے کے ظاہری بائین حصہ مین متفرق ہوتا ہو کہ اسکو غذا دے دوسرا جزو فم معدے تک درآتا ہو تاکہ فضول سوداوی بھٹے بھٹے اسپر گرائے
اور اس دفع فضول سے دو فائدے ہوتے ہین فضول نکلجاتے ہین اور فم معدے کو دغدغہ جس سے خواہش طعام کا قبضہ ہویدا ہوتا ہو اور
اسبلع کو ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہین۔ دوسرا جزو اترنیوالا ان مین سے اسکے بھی دو جز ہوتے ہین ایک جزو سے ایک شعبہ طحال کے نصف
اسفل مین واسطے تغذیہ کے متفرق ہوتا ہو اور دوسرا جزو باہر نکلکر ترب تک پہونچتا ہو اور اسمین متفرق ہوجاتا ہو تاکہ اسکو غذا دے تیسری
قسم ان چھ مین سے شروع ہوتی ہو بائین جانب سے اور جداول مین ان عروق کے جو گرد معاے مستقیم کے ہین متفرق ہوجاتی ہے تاکہ ثفل
جو غذا سے حاصل ہوا ہو اسے چوس لے۔ چوتھی قسم ان چھ مین سے مثل بال کے متفرق ہوتی ہو پس بعض اسکا داہنی جانب ظاہری معدہ
مین تقسیم پاتا ہو مقابل اس جزو کے جو طحال سے معدے کی بائین طرف آیا ہو اور کسیقدر جزو اسکا ترب کے داہنے جانب متوجہ ہوتا ہے
اور اسمین متفرق ہوتا ہو مقابل اس جزو کے جو بائین جانب طحال رگون کے شعبے سے وارد ہوا ہو۔ پانچوین قسم ان چھ مین سے ان جداول
مین متفرق ہوتی ہو جو گرد معاے قولون کے ہو تاکہ غذا کو حاصل کرے چھٹی قسم ان چھ مین سے اسطرح پر کہ اکثر وہ گرد معاے صائم کے
ہو اور باقی گردان باریک بعید گیون کے جو اعور سے متصل مین جاتی ہو اور جذب غذا کرتی ہو **فصل تیسری تشریح مین ورید اجوف کے**

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جو چیز کہ اس سے چڑھتی ہے اجوف کی جڑ پہلے نفس جگر میں متفرق ہو کر اسکے اجزا مثل بال کے ہوجاتے ہیں کہ غذا کو جذب کریں باب کے
ان شعبوں سے کہ وہ بھی مثل بال کے متفرق ہیں۔ اجوف کے شعبہ محدب کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہیں اور باب کے شعبے مقعر کبد سے
جوف کبد تک وارد ہوتے ہیں بعد اسکے ساق اسکے نزدیک محدب کے برآمد ہوتی ہے پھر دو قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم چڑھنے والی اور ایک قسم اترنے
والی چڑھنے والی قسم حجاب کو پھاڑ کر اسمیں نفوذ کرتی ہے اور اسی حجاب میں دو رگیں چھوڑتی ہے جو اسی حجاب میں داہنے بائیں متفرق ہوجاتی ہیں اور
اسکو غذا دیتی ہیں پھر محاذی غلاف قلب کے ہوتی ہے اور اسکی طرف بہت شعبے چھوڑتی ہے جو مثل بال کے پیدا ہوتے ہیں اور غلاف قلب کو غذا
دیتی ہے پھر اسکی یعنی باقی عرق صاعد کی دو قسمیں ہوجاتی ہیں ایک قسم کا **عظیم** نام ہے کہ وہ قلب تک آتی ہے اور اسمیں نفوذ کرتی ہے داہنے اذن قلب کے
نزدیک اور یہ رگ دل کی رگوں میں سب سے بڑی ہے اور بڑی اسواسطے ہے کہ اور رگیں قلب کی نسیم کے پہونچانے کیواسطے قلب تک مخلوق ہوئیں اور
یہ رگ غذا پہونچانے کے واسطے پیدا کی گئی اور چونکہ غذا بہ نسبت نسیم کے غلیظ تر ہے اسکا منفذ بھی وسیع تر چاہیے اور اسکا ظرف بڑا ہونا ضرور ہے
رگ جبکہ قلب میں داخل ہوتی ہے اسکے واسطے تین جھلیاں پیدا ہوجاتی ہیں کشادگاہ انکی باہر سے اندر کی طرف ہوتی ہے تاکہ جذب کرے
قلب نزدیک تمدد اپنے کے انھیں غشاؤں سے غذا کو طرف اپنے اور بروقت انبساط کے یہ غذا پھر پلٹ نجائے اور یہ جھلیاں سب جھلیوں سے
زیادہ تر سخت ہیں۔ یہ ورید پیچھے چھوڑتی ہے بروقت محاذات قلب کے تین رگیں جنمیں سے ایک ریہ کی طرف پہونچتی ہے اسکا نکلنا نزدیک منبت
شریانوں کے قریب میں بائیں جانب کے ہے پیدا ہو کر داہنی تجویف میں ریہ تک ہوتا ہے اور اسکی بھی دو جھلیاں پیدا کیگئیں جسطرح شریانات کیواسطے دو جھلیاں
اسیواسطے اسکا نام ورید شریانی رکھا گیا **پہلی منفعت** اسمیں یہ ہے کہ جو خون اس سے مترشح ہو نہایت رقیق مشابہ جوہر ریہ کے ہو اسلیئے کہ یہ
خون ابھی تھوڑا زمانہ ہوا کہ قلب میں تھا اسکو ایسا نضج حاصل نہیں ہوا ہے کہ قابل انصباب کے شریان وریدی میں ہوجائے **دوسری منفعت**
اسمیں یہ ہے کہ نضج خون کا اسمیں اچھی طرح ہوجائے دوسری قسم ان تین قسموں کی گرد قلب کے پھر جاتی ہے بعد اسکے اندر قلب کے پراگندہ ہوتی ہے
تاکہ اسکو غذا دے اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے جسوقت ورید اجوف قریب اسکے ہوتی ہے کہ داہنے اذن قلب میں ڈوب کر قلب میں داخل ہوجائے
تیسری قسم ان تینوں سے وہ خاص آدمیوں کی خلقت میں بائیں جانب کو مائل ہوتی ہے بعد اسکے بطرف پانچویں فقرے کے سینہ کے فقروں سے
متوجہ ہوتی ہے اور اس فقرے پر تکیہ کرتی ہے اور آٹھوں نیچے کے اضلاع اور جو متصل اضلاع کے عضل ہیں اور کل اجرام سے ہیں ان میں متفرق
ہوتی ہے۔ ورید اجوف سے بعد ان تین اجزا کے جسوقت ناحیۂ قلب سے چڑھتی ہوئی تر پھر جاسے چند شعبے مثل بال کے متفرق ہوتے ہیں
اوپر کی جھلیوں میں جو سینہ کی منصف ہیں اور اوپر کے خلافوں میں اور اس گوشت نرم میں جسکا توثہ نام ہے پھر جب یہ رگ قریب ترقوہ کے پہونچتی
ہے اس سے دو شعبہ برآمد ہوتے ہیں اور بشکل توریب طرف ترقوہ کے متوجہ ہوتے ہیں اور جسقدر قریب ترقوہ کے ہوتے ہیں وہ دو ہوجاتے ہیں
اور ہر ایک شعبہ کے دو شعبہ ہوجاتے ہیں ایک انمیں سے ہر طرف سے طرف سینہ کے داہنے اور بائیں اترتا ہے تا انکہ خنجرے تک منتہی ہوتا ہے اور
اپنی گذرگاہ میں شعبہ چھوڑتا جاتا ہے جو اضلاع کے نیچے کے عضل میں متفرق ہوتے ہیں ان شعبوں کے منھ ان رگوں کے منھ سے ملجاتے ہیں جو
اضلاع میں پھیلے ہوئے ہیں تھوڑے سے شعبے ان میں سے باہر نکلتے ہیں اس عضل تک جو سینہ سے باہر ہے جسوقت یہ دونوں خنجرے پر
پورے پہونچ جاتے ہیں انمیں تھوڑے شعبے ظاہر ہوجاتے ہیں ان عضل تک جو دو آسودہ اور کتف کے غرک میں اور انھیں میں متفرق ہوجاتے ہیں
اور چند شعبے نیچے عضل مستقیم کے اترتے ہیں انمیں سے عضل مستقیم میں چند شعبے متفرق ہوجاتے ہیں اور باقی ماندہ ان اجزا سے متصل ہوتے
ہیں جو چڑھتے ہیں اور یہ عجزی سے جسکا آگے ہم ذکر کرینگے۔ دوسری قسم ان دونوں میں وہی ایک زوج ہے اسکی ہر فرد پانچ شعبے چھوڑتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک شعبہ سینہ مین جاتا ہو اور چار ون پسلیون اوپر والی کو غذا دیتا ہے **دوسرا شعبہ** مواضع کتفین کو غذا دیتا ہے **تیسرا شعبہ** بطرف اس
عضل کے جاتا ہو جو عنق مین ہو آیا ہوا ہو اور اسکو غذا دیتا ہو **چوتھا شعبہ** سوراخون مین اوپر کے چھ فقرے جو رقبہ مین ہین نفوذ کرتا ہو اور ان
سے مڑ کر سر تک جاتا ہو **پانچوان شعبہ** بڑا ہو سب شعبون سے بغل تک پہونچتا ہو ہر طرف سے اور اسکی چار شاخین ہوتی ہین **پہلی شاخ**
متفرق ہوتی ہو ان عضل مین جو سینہ پر ہین اور یہ عضل ان چیزون مین داخل ہین جو مفصل کتف کو حرکت دیتے ہین **دوسری شاخ** گوشت
نرم اور ابط کی جھلیون مین آتی ہو **تیسری شاخ** اترتی ہو جانب صدر پر گذرتی ہوئی مراق تک **چوتھی شاخ** یہ سب مین بڑی ہو اسکے
تین جزو ہوتے ہین **ایک جزو** اس عضلہ مین متفرق ہوتا ہو جو تقعیر کتف مین ہو **دوسرا جزو** اس بڑے عضلہ مین جو ابط مین واقع ہو متفرق
ہوتا ہو **تیسرا جزو** سب مین بڑا ہو عضد پر گذرتا ہوا ہاتھ تک آتا ہو اور اسی رگ کا نام ابطی ہو جو کچھ انشعاب اولی سے اس رگ کے جبکی
ایک فرد کی باتنے اقسام کثیرہ ہو چلے مین بچتا ہو وہ بطرف عنق کے صعود کرتا ہے اور قبل ازانکہ پورا صعود کرچکے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے
ایک وداج ظاہر دوسرا وداج غایر وداج ظاہر ترقوہ سے صعود کرتا ہوا دو قسمون پر منقسم ہوتا ہو **ایک قسم** متصل ہو کر جانب
قدام کو لیتی ہوا ایک ہی جانب چلتی ہے **دوسری قسم** پہلے جانب قدام کو لیکر اور نیچے اتر کر پھر چڑھتی ہو ظاہر ہو کر دوبارہ ترقوہ سے
ابھرتی ہو گرد ترقوہ کے اور پھر صعود کرتی ہو اور چڑھتی ہو رقبہ مین ظاہر ہو کر حتی کہ قسم اول سے ملحق ہوتی ہو اور اس سے ملجاتی ہے پھر
ان دونون سے ملکر وداج ظاہر پیدا ہوتا ہو جو مشہور ہے. قبل اسکے کہ قسم اول سے ملے اس سے دو جزو الگ ہوتے ہین **ایک جزو**
عرض مین جاتا ہو بعد اسکے دونون جزو نزدیک ملتقا و دونون ترقوہ کے مقام اندرونی مین ملجاتے ہین **دوسرا جزو** ان مین کا متورب
ہو کر ظاہر عنق تک رہتا ہو اور اسکی دونون فردین پھر کبھی مین نہین ملتی ہین۔ ان دونون زوجین سے شعبہ عنکبوتی پیدا ہوتے ہین جنسے
حس متعلق نہین ہوتی ہو اور انکو نہین دریافت کرتی مگر کبھی حس دوسرے زوج سے خاص کر اسکی تمام فروع تین قسم اور وہ ایسی نکلتی
ہین جو محسوس ہوتی ہین اور ان کے واسطے ایک مقدار معین ہے اور سب فروع اسکے غیر محسوس ہین **ایک** ان تین اور دو ون سے شانہ پر
ممتد ہوتا ہو جسکا نام کتفی ہے اسی مین سے رگ **قیفال** نکلتی ہو اور **دو** وہ بقیہ پہلو مین اس ورید کتفی کے قریب ہو کر راس کتف
تک ساتھ ہی آتے ہین مگر **ایک** انمین کا اسجگہ پر بند ہو جاتا ہو آگے نہین بڑھتا ہے اور اسجگہ متفرق ہو جاتا ہو اور **دوسرا** وہان سے
بڑھکر عضد کے سرے پر پہونچکر وہان پر متفرق ہو جاتا ہو۔ ورید کتفی ان دو مقامون سے بڑھکر آخر ہاتھ تک پہونچتا ہو اسکا تو یہ حال ہو
لیکن وداج ظاہر بعد ملنے کے اپنے دونون فردون سے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہو **ایک جزو** اسمین سے مستبطن ہو کر چھوٹے چھوٹے چند شعبے
اس سے نکلتے ہین اور فک اعلی مین متفرق ہوتے ہین اور بڑے چند شعبے بہت نکلکر فک اسفل مین متفرق ہوتے ہین اور بہت سے اجزا
دونون طرح کے شعبون مین سے نکلکر گرد زبان کے متفرق ہوتے مین اور ظاہر مین اجزا کے اس عضل سے جو اسمقام پر ہین پھیلتے ہین
دوسرا جزو ظاہر ہوتا ہو اور ان مقامات مین جو سر اور دو کانون کے متصل ہین متفرق ہوتا ہو **وداج غائر** ہمراہ مری کے رہتا ہو اور اسکے
ساتھ سیدھا چڑھتا ہو اور اسی مسلک مین چند شعبے چھوڑتا ہو جو ملجاتے ہین ان شعبون سے کہ وداج ظاہر سے آنیوالے ہین اور یہ سب شعبے
مری اور حنجرہ اور تمام اجزا عضل غائر مین تقسیم پاتے ہین اور آخر وداج غائر درز لامی تک منتہی ہو کر نفوذ کرتا ہو اور اسجگہ آٹھ شاخین اس
سے نکلکر متفرق ہوتی ہین ان اعضا مین جو درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہین اسی وداج غائر سے ایک رگ مثل بال کے نزدیک مفصل اس
اور رقبہ کے آتی ہے اس سے چند فروع اس جھلی تک جاتی ہین جو قحف کے اوپر منڈھی ہوئی ہو اور یہ رگ شعری محل التقاء

HAKEEM SHOUKAT ALI

دونون حجبہ قحف تک آتی ہو اور اسجگہ قحف مین ڈوب جاتی ہو جو مقدار اس رگ مین سے بعد چھوڑنے ان فروع کے باقی رہتی ہے جو قحف تک نفوذ کرتی ہو منتہی مین دالالامی کے امداس سے چند شعبے دونون جھلیون دماغ مین متفرق ہوتے ہین تاکہ ان دونون کو غذا دین اور تاکہ سخت جھلی اپنے گرد کی چیز اور اوپر کی چیز سے ربط پا جاے۔ بعد اسکے یہ رگ باریک جھلی سے دماغ تک اترتی ہے اور دماغ مین متفرق ہو جاتی ہے جسطرح عروق ضوارب متفرق ہوتے ہین اور ان ضوارب کو مضبوط کرتی ہو موٹی جھلی کے لپٹنے مین اور ان ضوارب کو پہونچاتی ہو ایک مقام وسیع تک کہ وہ راہ انصباب خون کی ہو اور اسمین جمع ہو جاتی ہو۔ بعد اسکے متفرق ہوتی ہو اسی دماغ سے درمیان دونون بطن کے کہ اسکا نام معصرہ ہو جس وقت یہ شعبے بطن اوسط دماغ کے نزدیک ہو جاتے ہین حاجت اسبات کی ہوتی ہو کہ یہ بڑی بڑی رگین پہنچائین تاکہ جس لین معصرہ سے اور اسکے مجاری سے وہ مجاری جو معصرہ سے پیدا ہوتے ہین پھر بطن اوسط سے دراز ہو کر دونون بطن مقدم تک پہونچتی ہو اور ان عروق ضوارب سے جو چڑھنے والی ہین اسمقام پر ملجاتی ہو اور پھر جاتی ہو اس سے وہ جھلی جو مشہور ہو بشبکہ مشیمیہ ہو **فصل چوتھی تشریح مین ہاتھون کی اوردہ کے** وریدکیفی یعنی قیفال ہو اول اس سے جو چیز نکلتی ہو جس وقت کہ محاذی عضد ہو چند شعبے ہین کہ جلد مین اور اعضاے ظاہری عضد مین متفرق ہوتے ہین بعد اسکے قریب مفصل مرفق کے تین قسمین ہو جاتی ہین **ایک قسم** جو حبل الذراع ہو ظاہر زند اعلی پر دراز ہوتی ہے بعد اسکے بجانب وحشی محدب زند اسفل کیطرف مائل ہوتی ہو اور نیچے کے اجزاء وحشیہ مین رسغ کے متفرق ہو جاتی ہو **دوسری قسم** مقام جھیدہ کو مرفق تک ظاہر ساعد مین متوجہ ہوتی ہو اسجگہ اس سے ایک شعبہ ابطی کا ملتا ہو اور دونون سے ملکر اکحل یعنی ہفت اندام پیدا ہوتی ہے **تیسری قسم** امتداد پاتی ہو اور اندر ہی کے جانب اس سے بھی ایک شعبہ ملتا ہو۔ ابطی سے پہلے پہل جو شعبہ نکلتے ہین عمق عضد مین جو عضلات اسجگہ پر ہے اسمین متفرق ہوتی ہو اور نا پیدا ہو جاتے ہین مگر اسمین وہ شعبہ جو ساعد تک پہونچتا ہو اور جس وقت کہ ابطی قریب مرفق کے پہونچتی ہے اسکی دو قسمین ہو جاتی ہین **پہلی قسم** امتداد پاتی ہو اور ملتی ہو اس شعبے سے جو قیفال سے بجانب عمق آتا ہو اور ساتھ اندر کے اسکے محاذی رکبہ پھر دونون جدا ہو جاتے ہین اور ایک ان مین کا اتر کر طرف انسی کے جاتا ہو تا انکہ خنصر و بنصر و نصف وسطی تک پہونچتا ہے اور دوسرا جزو مرتفع ہوتا ہے اور تقسیم پاتا ہو تمام اجزا مین ہاتھ کے وہ اجزا جو ہڈی سے ملے ہوئے ہین **دوسری قسم** ابطی کی ساعد کے نزدیک ہو ان کی چار شاخین ہو جاتی ہین **پہلی شاخ** اسفل مین ساعد کے رسغ تک منقسم ہوتی ہو **دوسری شاخ** کی تقسیم مثل تقسیم پہلی شاخ کے ہوتی ہے مگر اس سے زیادہ اقسام اسکے ہوتے ہین **تیسری شاخ** بھی اسی زیادتی کے ساتھ وسط مین ساعد کے منقسم ہوتی ہے **چوتھی شاخ** سب مین بڑی ہو وہ ظاہر اور بلند ہوتی ہو پس ایک فرع چھوڑتی ہو جو قیفال کے شعبے سے ملتی ہو اور ان دونون سے ملکر اکحل پیدا ہوتی ہو اور جو اس مین سے باقی رہتا ہو وہ باسلیق ہو وہ بھی عمق مین دوبارہ بھیجتی ہو اور اکحل شروع ہوتی ہو جانب انسی سے اور زند اعلی کے اوپر جا کر پھر متوجہ جانب وحشی کے ہوتی ہو اور اسکی دو شاخین ہوتی ہین بشکل حرف لام یونانی کے اوپر کا جزو اسکا کنارے اور زند اعلی کے ہو جاتا ہو اور جانب رسغ کے لپٹا ہو اور ابہام کے پیچھے اور درمیان ابہام اور سبابہ اور خاص سبابہ مین متفرق ہوتا ہے اور نیچے کا جزو کنارے زند سفل کے جاکر تین شاخون پر منقسم ہوتا ہو **ایک شاخ** اسکی متوجہ اس مقام کے ہوتی ہو جو درمیان وسطی اور سبابہ کے ہو اور اس رگ کے شعبے سے ملتی ہو جو سبابہ تک جزو اعلی سے آتی ہو اور ملکر رگ واحد ہو جاتی ہو **دوسری شاخ** وہی اسلیم ہو جو بیچ مین وسطی و بنصر کے ہو اور **تیسری شاخ** خنصر و بنصر تک دراز ہوتی ہو اور یہ تینون شاخین کل انگلیون مین منقسم ہوتی ہین **فصل پانچوین تشریح مین جوف نازل کے** اجوف کے چڑھنے والے جزو مین جو کچھ تھا ہو جو کچھ ہمکو بیان کرنا تھا بیان کر چکے باقی رہا جزو نازل پہلے سب سے جو چیز اس سے نکلتی ہو جس وقت یہ جگر سے آگے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو اور ابھی صلب پر تکیہ نہ کرے وہ چند شعبے مثل بال کے باریک ہوتے ہیں جو پہونچتے ہیں گردوں کے داہنے لفافوں تک اور انھیں لفافوں میں اور انکے قریب کے اجسام میں متفرق ہوتے ہیں تاکہ انکو غذا دیں۔ بعد اسکے اسی جزو نازل سے ایک بڑی رگ بائیں گردے تک آتی ہے اور اس سے بھی شاخیں مثل بال کے بائیں گردے کے لفافوں میں اور ان اجسام میں جو قریب انکے واقع ہیں متفرق ہوتی ہیں تاکہ ان کو غذا دیں۔ پھر اسی جزو نازل سے دو بڑی رگیں اور پیدا ہوتی ہیں کہ ہر ایک کا نام طالع ہے یہ دونوں رگیں دونوں گردوں کی طرف آتی ہیں کہ ماہیت خون کی صاف کریں اسلیے کہ گردہ انھیں دونوں سے اپنی غذا کو جذب کرتا ہے اور وہ ماہیت خون کی ہے۔ بائیں طالع سے ایک رگ بائیں بیضہ میں عورتوں اور مردوں کے جاتی ہے۔ اور جسطرح یہ ہمنے شرائین میں بیان کیا ہے اسطرح یہاں ناپختہ کاری نہ کرنا چاہیے اور دھوکھا نہ کھانا چاہیے کہ عورت کے نہیں ہوتا اور اسبات میں بھی دھوکھا نہ کھانا چاہیے کہ اسکے بعد دو رگیں متوجہ بطرف انثیین کے ہوتی ہیں جو رگ بائیں کی طرف آتی ہے ہمیشہ ایک شعبہ بائیں طالع سے لیتی ہے اور شاید بعض لوگوں میں کل طالع کو لیتی ہے منشا اسکا اسی طالع سے ہوتا ہے اور جو رگ داہنے خصیہ میں آتی ہے تو کبھی شاذ و نادر داہنے طالع سے نکلتی ہے مگر اکثر حال اسکا یہی ہے کہ طالع سے ملتی نہیں ہے جو چیز انثیین میں گردے سے آتی ہے جس میں وہ مجرے ہے کہ نضج منی کا اس میں ہوتا ہے اسطرح پر کہ بعد سرخی کے جو قبل از نضج ہوتی ہے سفید ہوجاتی ہے۔ ایسے کہ پیچیدگی رگوں کی اور ان کی استدارت زیادہ ہے۔ جو چیز انثیین میں صلب سے آتی ہے اور اکثر حصہ اس رگ کا قضیب میں اور عنق رحم میں پوشیدہ ہوجاتا ہے اور پھر وہ حال ہوتا ہے جو ہمنے نسبت عروق ضوارب کے بیان لیا ہے۔ بعد برآمد ہونے دونوں طالع اور ان کے شعبوں کے اجوف قریب پشت کے تکیہ کر کے اترنا شروع کرتی ہے اس سے ہر فقرہ کے نزدیک شعبے پیدا ہوتے ہیں اور انھیں فقروں میں داخل ہوجاتے ہیں اور جو عضل فقرات کے قریب رکھے ہوئے ہیں ان میں متفرق ہوجاتے ہیں۔ پھر اسی رگ نازل سے چند رگیں نکلتی ہیں جو خاصرتین تک آکر عضل البطن میں منتہی ہوجاتی ہیں پھر وہ رگیں ہیں جو داخل ہوتی ہیں سوراخ میں فقروں کے نخاع تک۔ جب یہ اجوف نازل آخر فقرتک پہونچتی ہے تو اسکی دو قسمیں ایسی پیدا ہوتی ہیں کہ ایک دوسرے کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہیں اور ہر واحد ان میں سے ایک ران کیطرف جاتی ہے اور ہر ایک سے ان دونوں میں قبل پوری پہونچنے کے ران تک دس طبقہ ہوجاتے ہیں **پہلا طبقہ** انھیں سے تصعد کرتا ہے دونوں عضل متنین پشت کو **دوسرا طبقہ** مثل بالوں کے باریک ہے بعض نیچے کے اجزا سے صفاق تک جاتا ہے **تیسرا طبقہ** متفرق ہوتا ہے اس عضل میں جو استخوان عجز پر ہے **چوتھا طبقہ** عضل مقعد اور ظاہر عجز میں متفرق ہوتا ہے **پانچواں طبقہ** رحم کی گردن میں عورتوں کے جاتا ہے اور اسکے قریب جو چیزیں ہیں ان میں متفرق ہوتا ہے اور مثانہ تک آتا ہے اور مثانہ کیطرف آنے والے کی دو قسمیں ہوتی ہیں **ایک قسم** مثانہ میں متفرق ہوجاتی ہے اور **دوسری قسم** مثانہ کی گردن میں اور یہ قسم مردوں میں اکثر ہوتی ہے اسلیے کہ انکے واسطے قضیب تعلق ہوا ہے اور عورتوں میں کم ہوتی ہے **چھٹا طبقہ** اس عضل کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو استخوان عانہ پر موضوع ہے **ساتواں طبقہ** چڑھتا ہے اس عضل کی طرف جو شبدہ میں بدن کے بطن پر جانے والا ہے اور یہ رگیں متصل ہوتی ہیں کناروں سے ان رگوں کے جنکو ہم نے کہا ہے کہ سینہ میں مراق بطن تک منحدر ہوتی ہے ان رگوں کی جہت سے عورتوں کے بدن میں چند رگیں ایسی نکلتی ہیں جو رحم تک جاتی ہیں اور جو رگیں ہر جانب سے رحم تک جاتی ہیں ان میں سے چند رگیں پستان تک چڑھتی ہیں انھیں رگوں سے درمیان رحم اور پستان کے شرکت ہوتی ہے **آٹھواں طبقہ** قبل میں مردوں اور عورتوں کے آتا ہے **نواں طبقہ** باطن فخذ کے عضل میں آکر متفرق ہوجاتا ہے **دسواں طبقہ**

HAKEEM SHOUKAT ALI

شروع ہوتا ہو کنارے سے حالب یعنے اس رگ کے جو قریب ناف کے ہو اور ظاہر ہو کر خاصرتین تک پہونچتا ہے اور کنارون سے ان رگون کے ملتا ہو جو اترنے والی ہین خصوصاً جو از طرف ثدیین منحدر ہوئی ہین اور کل اس طبقہ سے ایک بڑا جزو عضل الیتین تک پہونچتا ہے اور باقی ماندہ ران تک آتا ہے اور اس مقام پر اسکی چند شاخین اور شعبے ہوجاتی ہین ایک انمین سے اس عضل مین جاکر تقسیم پاتا ہے جو مقدم ران پر ہو دوسرا اسفل ران کے عضل مین آتا ہو اور ایک جانب ران سے عمق مین جاتا ہو اور بہت سے شعبے عمق ران مین متفرق ہونے مین ان شعبون سے جو باقی رہتا ہو اسکی تقسیم اسوقت ہوتی ہو کہ مفصل رانون کے درمیان تھوڑا سا آ جائے اس جگہ اسکے تین شعبے ہوتے ہین انمین وحشی قصبہ صغری پر کھنچ جاتا ہو مفصل کعب تک اور بیچ والا شعبہ مقام دوہرے ہونے رانون مین اترتا ہوا اور دراز ہوتا ہو اور شعبہ عضل باطن ساق مین چھوڑتا ہو اور اسکے دو شعبہ ہوجاتے ہین ایک ان دونون سے چھپ جاتا ہو داخل اجزاے ساق مین اور دوسرا اوپر آتا ہو درمیان دونون قصبون کے دراز ہوتا ہوا مقدم رجل تک اور ملجاتا ہو شعبہ وحشی سے جسکا ابھی ذکر ہوا اور تیسرا وہ انسی ہی مائل ہوتا ہو اس مقام کیطرف جو ساق مین معرق یعنے بے گوشت ہو بعد اسکے کعب تک دراز ہوجاتا ہو اور جانب محدب بڑے قصبہ تک انسی مقدم تک اترتا ہو اور یہی صافن ہو اور ان تین شعبون کے چار شعبے ہوگئے دو وحشی ہین کہ قدم تک آتے ہین قصبہ صغری سے اور دو انسی ہین۔ ایک شعبہ جانب وحشی کا اوپر قدم کے چڑھتا ہو اور اوپر کی جانب خنصر مین متفرق ہوتا ہو اور دوسرا وہ ہو جو ملتا ہو شعبہ وحشی کو قسم انسی مذکور سے اور یہ دونون اجزاے سفلی مین متفرق ہوتے ہین۔ اور وہ کہ کل تنے ہی عدد تھے جو ہم لکھ چکے۔ ہمنے اعضاے متشابہۃ الاجزا کی تشریح پوری بیان کردی باقی رہے اجزاے آلیہ یعنے اعضاے مرکبہ انمین سے ہر ایک عضو کی تشریح ہم اسی مقالہ مین بیان کرین گے جو اس عضو کی حالت اور معالجہ پر مشتمل ہو اب اسوقت ہم شروع کرتے ہین بیان مین قوی کے **تعلیم چہارم** قوی مین ایک جملہ اور ایک فصل ہو **جملہ پہلا** بیچ بیان قوی کے اور اسمین چھ فصلین ہین **فصل پہلی اجناس قوی کا بیان بطور کلی** ہر ایک چیز قوی اور افعال سے پہونچائی جاتی ہو اور بعض کا بعض سے تفرقہ بھی ہوتا ہو اسواسطے کہ ہر قوت کسی فعل کی مبدا ضرور ہو اور ہر فعل کسی قوت سے ضرور صادر ہوتا ہے اسیواسطے ہمنے ان دونون کو یعنے قوی اور افعال کو ایک ہی تعلیم مین جمع کردیا۔ اجناس قوی کے اور اجناس ان افعال کے جو ان قوتون سے صادر ہوتے ہین طبیبون کے نزدیک تین ہین **ایک** جنس قوی نفسانی کی **دوسری** جنس قوی طبیعی کی **تیسری** جنس قواے حیوانی کی۔ اکثر فلاسفہ و تمامی اطبا خصوصاً **جالینوس** کی یہ راے ہو کہ ہر ایک قوت کے واسطے ایک عضو رئیس ہو کہ وہی اس قوت کا معدن ہو اور اسی عضو سے اس قوت کے افعال صادر ہوتے ہین۔ ان لوگون کی یہ راے ہو کہ قوت نفسانی کا مسکن اور مصدر اس قوت کے افعال کا دماغ ہو اور قوت طبیعی کی دو قسمین ہین **ایک قسم** جسکی غایت حفاظت اور تدبیر شخص معین اور بدن خاص کی ہو اور وہی نوع غذا مین تصرف کرتی ہو تاکہ بدن کو غذا دے جبتک وہ بدن باقی ہو اور اسمین نمو پیدا کرے نہایت زمانہ نشو تک اس نوع کا مسکن اور مصدر اس نوع کے فعل کا جگر ہو۔ **دوسری قسم** قواے طبیعی کی اسکی غایت حفاظت نوع کی ہو اور وہی قسم امر تناسل مین تصرف کرتی ہو تاکہ جدا کرے آمیختہ مقامات بدن سے جوہر منی یا رطوبات کو بعد اسکے اسمین صورتگری کرے اپنے خالق کے حکم سے اور مسکن اس نوع کا اور مصدر اسکے فعل کا انثیین ہو۔ **قوت حیوانی** یعنے وہ قوت جو امر روح کی تدبیر کرتی ہو وہ روح جو مرکب ہو حس وحرکت کا اور اس روح کو آمادہ کرتی ہو واسطے قبول کرنے حس وحرکت کے۔ بروقت حاصل ہونے روح کے دماغ مین اور روح کو اس حال پر کرتی ہو کہ وہ عطا کرتی ہو اس چیز کو جسمین حیات کا نشو ہوتا ہو مسکن اس قوت کا اور مصدر فعل اس قوت کا قلب ہو۔ اعظم فلاسفہ **ارسطاطالیس** کی یہ راے ہو کہ ان سب قوتون کا مبدا قلب ہو لیکن ان

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوے کے افعال اولیہ کا مبدء ظہور یہی مبادی مذکورہ ہین جسطرح مبدء حس کا نزدیک اطبا کے دماغ ہو۔ پھر ہر ایک حاسہ کے واسطے ایک عضو مفرد ہو کہ اسی سے اس حاسہ کا افعال ظاہر ہوتا ہو۔ پھر اگر بقدر واجب تفتیش اور تحقیق کی جاوے واقع مین راے ارسطاطالیس کی صحیح ٹھہری اور ان لوگون کی غیر صحیح۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان لوگون کے اقوال مقدمات اقناعیہ غیر بدیہیہ سے ماخوذ ہین جنکا نتیجہ دینا کچھ ضروری نہین ہو یہ لوگ ظاہر امر کی متابعت کرتے ہین مگر طبیب کو بنظر منصب طبابت ضرور نہین کہ مذہب حق کو ان دونون مذہبون مین پہچانے بلکہ یہ تحقیق فیلسوف یا حکیم طبعی پر واجب ہو اور طبیب نے جسوقت یہ مان لیا کہ یہ اعضاے مذکورہ ان قوے کے مبادی ہین پھر اس پر یہ کچھ ضرور نہین ہے بغرض اتمام ان قواعد کے جو طب مین مذکور ہین کہ یہ قوتین ان اعضا مین بذاتہ ہین یا کسی اور مبدء سے ان اعضا کو ملی ہین مگر اس مسئلہ سے جاہل رہنے کی رخصت فیلسوف کو نہین دی جا سکتی کا اسکا منصب اسکی تحقیق کا ہو

فصل دوسری قواے طبعیہ مخدومہ کے بیان مین

قواے طبعیہ انہین سے ایک قسم خادمہ ہو اور ایک قسم مخدومہ۔ مخدومہ کی دو جنس ہین **ایک جنس** واسطے بقاے شخص کے غذا مین تصرف کرتی ہے اور اسکی دو قسمین ہین۔ غاذیہ۔ اور نامیہ۔ **دوسری جنس** واسطے بقاے نوع کے غذا مین تصرف کرتی ہو کہ اسکی دو نوع ہین۔ مولدہ۔ اور مصورہ **قوت غاذیہ** وہ ہو جو غذا کو طرف مشابہت عضو مغتذی کے یعنے اس عضو کے جسکی یہ غذا ہو پھیردیتی ہو تاکہ بدل مایتحلل چھوڑے یعنے جو چیز بدن سے بذریعہ حرکات وغیرہ کے متحلل ہوتی ہو اسکے بدلے ایک مقدار مشابہ اسی عضو کے حاصل ہو **قوت نامیہ** وہ ہو کہ جسم کو اقطار ثلثہ یعنے طول وعرض وعمق مین تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ پہونچ جاوے وہ جسم تمام نشو کو بذریعہ اس جزو کے جو غذا سے اس جسم مین داخل ہو کر جزو بدن ہوتا ہو غاذیہ قوت نامیہ کی خادمہ ہو اور غاذیہ کبھی غذا کو برابر شی متحلل کے پہونچاتی ہو اور کبھی کم اور کبھی زیادہ اور نمو جب ہی حاصل ہوتا ہو کہ جب غذا سے وارد مقدار متحلل سے زیادہ ہو مگر یہ کچھ ضرور نہین ہو کہ جب غذاے وارد زیادہ ہو متحلل سے نمو بھی ضرور ہو اسلیے کہ فربہی بعد لاغری کے سن وقوف مین اسی قبیل سے ہو کہ وہ نمو نہین ہو نمو وہ ہو کہ تناسب طبعی پر بدن جمیع اقطار مین بڑھے جبتک زمانہ نشو کا باقی ہو اور بعد زمانہ نشو کے مثلا سن وقوف مین بالیقین نمو نہین ہوتا اگرچہ فربہی ہوتی ہو جیسے قبل سن وقوف کے ذبول نہین ہوتا اگرچہ لاغری ہوتی ہو علاوہ یہ ہو کہ یہ بات یعنے نمو بعد سن وقوف کے زیادہ تر بعید از قیاس ہو اور مقتضاے واجب سے خارج ہو۔ غاذیہ اپنے افعال کو تین فعل جزی سے تمام کرتی ہے **ایک فعل** تحصیل جوہر بدن کا اور وہ خون اور خلط ہو جو بقوت قریبہ فعلیت سے شبیہ ہو ساتھ عضو کے کبھی اس فعل مین خلل بھی پڑجاتا ہو جس طرح مرض اطروفیا مین جسکے معنے یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہو جیسے دق شیخوخت مین یہ بات پیدا ہوتی ہو **دوسرا فعل** اسکا الزاق ہو یعنے چسپیدہ کرنا اور اس سے یہ مطلب ہو کہ اس مقدار حاصل کو غذا بالفعل اور پوری کردے یعنے اسکو جزو عضو بنا دے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوجاتا ہو جیسے استسقاے لحمی مین **تیسرا فعل** غاذیہ کا تشبیہ ہو تشبیہ کے یہ معنے ہین کہ جسقدر غذا کو جزو کسی عضو کا کیا ہو اسکے مشابہ ہر طرح سے کردے حتی کہ اسکے قوام اور رنگ مین بھی مشابہت پیدا کردے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوتا ہو جیسے برص اور بہق مین کہ بدال اور الزاق دونون موجود ہوتے ہین اور تشبیہ نہین ہوسکتی۔ فعل تشبیہ واسطے قوت مغیرہ کے قواے غاذیہ سے ہو اور یہ انسان مین واحد بالجنس ہین یا واحد مبدء اول مین ہین اور اعضاے متشابہ مین نوع اس فعل تشبیہ کی مختلف ہوتی ہو اسواسطے کہ ہر ایک عضو مین اعضاے متشابہ سے بحسب اسکے مزاج کے ایک قوت ہو کہ غذا کو طرف تشبیہ کے بدلدیتی ہو اور یہ قوت مخالف دوسرے عضو کی قوت کے ہو مگر قوت مغیرہ جگر کی فعل مشترک واسطے جمیع بدن کے کرتی ہو کیموس بنانے مین غذا کے۔ قوت مولدہ کی بھی دو قسمین ہین **ایک قسم** تولید منی کی مرد

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور عورت مین کرتی ہو اور اسکو مصورہ بھی کہتے ہین **دوسری قسم** تری کو جدا جدا کر دیتی ہو جو قوتین کہ منی مین ہین پھر ملاتی ہے ان قوتون کو ایسی
آمیزش سے جو مناسب ہر ایک عضو کے ہو اور خاص کرتی ہے واسطے عصب کے اسکے مزاج خاص کو اور ہڈی کے واسطے اس کے
مزاج خاص کو اور شرائین کے واسطے اسکے مزاج خاص کو اور یہ بات ایسی منی سے حاصل ہوتی ہو جسکے اجزا متشابہ ہین اور جنکا امتزاج
آپس مین یکسان ہو- ایسی قوت کا نام اطبا مغیرہ اولی رکھتے ہین- مصورہ طالبہ یعنے چاہنے والی یہ وہ قوت ہو کہ باذن خالق تبارک و تعالے
کے تخطیط اعضا اور تشکیل اعضا کی اور تجویفین اور سوراخ اور ملاست اور خشونت اعضا کے اوضاع اور مشارکات اسی قوت سے صادر ہوتی
ہین خلاصہ یہ ہو کہ جتنے افعال متعلق نہایات مقدار ون جسم کے ہین وہ سب افعال اسی سے متعلق ہین- اور خادمہ واسطے اس قوت کے
جو تصرف کرتی ہے غذا مین واسطے محافظت نوع کے دو قوتین ہین- غاذیہ- نامیہ

فصل تیسری بیان مین قواے طبعیہ خادمہ کے

محض خادمہ قواے طبعی مین وہی قوتین ہین جو قواے غاذیہ کی خدمت کرتی ہین اور یہ چار قوتین ہین- جاذبہ- ماسکہ-
ہاضمہ- دافعہ **جاذبہ** اسواسطے مخلوق ہوئی ہو کہ نافع چیز کو جذب کرے اسکا فعل جذب بذریعہ لیف اس عصب کے ہوتا ہے جو
اس مین مستطیل واقع ہو- **ماسکہ** اسکی خلقت اسواسطے ہو کہ نافع چیز کو ٹھہراتی ہو جبتک کہ اسمین قوت مغیرہ جو شی نافع کو تغیر دیتی ہے
اور امتیاز پیدا کرتی ہے تصرف کرے اسکا یہ فعل بذریعہ ایک لیف مورب کے تمام ہوتا ہو اور کبھی لیف مستعرض یعنے جو عرض مین بنی گئی
ہے بھی اسکی معین ہوتی ہو **ہاضمہ** اسکا یہ فعل ہے کہ جس چیز کو جاذبہ نے جذب کیا اور ماسکہ نے ٹھہرایا اسکو بطرف ایسے قوام کے
پھیرتی ہو جو آمادہ ہو جاوے فعل مغیرہ کے قبول کے لیے اور اسکا ایسا مزاج اچھا بدلدیتی ہو کہ قابل واسطے استحالہ غذا ہو جانے کے
بالفعل ہو جائے یہ فعل اس قوت کا شی نافع مین ہوتا ہے اور اس فعل کو ہضم کہتے ہین اور فضول مین اسکا یہ فعل ہوتا ہے کہ
امکان انکو بھی اسی ہیأت کی طرف پھیرتی ہو اور اسکو بھی ہضم کہتے ہین اور جو فضول ہضم نہین ہو سکتے انکے بسہولت دفع ہونے کو اس
عضو سے جسمین وہ فضول محتبس ہوتے ہین آمادگی پیدا کرتی ہو تاکہ قوت دافعہ کا اثر باسانی قبول کرے اور یہ آمادگی کئی طرح پہ پیدا کرتی ہو اگر
فضول کا قوام غلیظ مانع دفع ہو جانیکا ہو تو اسکو رقیق کر دیتی ہو اور اگر رقیق ہو تو غلیظ کر دیتی ہو اور اگر قوام مین لزوجت ہو اس لزوجت
کو قطع کر دیتی ہو اس فعل کا نام انضاج ہو بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ ہضم اور انضاج مترادف ہین یعنے دونون کے ایک ہی معنے ہین **دافعہ**
کا یہ فعل ہو کہ جو فضلہ غذا سے باقی رہجاتا ہو اور قابل بنسکنے نہین ہوتا ہے کہ کسی عضو کی غذا بنے خواہ قابلیت تو اسکی رکھتا ہو مگر جسقدر مقدار عضو
کی غذا بننے کے واسطے درکار ہو اس سے زیادہ ہو اسکو دفع کر دیتی ہو اور اسکے استعمال سے جہت مقصود مین فراغت حاصل کرتی ہو جیسے
بول- دافعہ ان فضول کو باجہات مخصوص اور ان راہون مین جو اسیواسطے بنائی گئی ہین انکی طرف دفع کرتی ہو- اگر کسی مقام پر ایسے منافذ نہین
ہوتے ہین تو اس فضلہ کو عضو شریف سے بطرف عضو خسیس کے خواہ عضو سخت سے بطرف عضو ڈھیلے اور نرم کے دفع کرتی ہو اگر جہت دفع کے اور
جہت میل مادہ فضول کے بالطبع ایک ہی ہو قوت دافعہ تاامکان اس فضلہ کو اور جہت مین نہین دفع کرتی ہو- اور یہ چارون قواے طبعی ایسے
ہین کہ انکی خدمت چارون کیفیتین کرتی ہین یعنے حرارت و برودت و رطوبت و یبوست- حرارت کی خدمت تو حقیقت مین باشتراک واسطے چارون
قوتون کے ہو- اور برودت کی خدمت کبھی بعض قوتون سے بالعرض متعلق ہوتی ہو نہ بالذات اسلیے کہ جو فعل برودت کا ذاتی ہو وہ سب قوتون کے ضد
رکھتا ہو اسواسطے کہ سب قوتون کے افعال بذریعہ حرکات پیدا ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہو تو ان افعال کو بھی حرارت لازم ہوتی اور
برودت ضد حرارت ہو اسلیے کہ ان افعال کی بھی ضد ہوئی- جذب اور دفع مین حرکت کا پیدا ہونا ظاہر ہے اور ہضم مین حرکت ہوتی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ منضم اجزاے غلیظ اور کثیف کی تفریق کرتا ہو اور رقیق اور لطیف کو جمع کرتا ہو اور یہ دونون سریع حرکات مین ایک حرکت تفریقی اور دوسری
جمعی ہو۔ اور ماسکہ فعل کرتی ہو اسطرح کہ لیف مورب کو طرف ایک ایسی ہیات اشتمال کے جو منضبوط ہو کر حرکت دیتی ہے کہ جنس ہی کو
ٹھہرایا ہو وہ جدا نہو سکے اور اس ہیات پر لاتا لیف مورب کا بجز گرفت تمام نہین ہوتا اگرچہ ٹھہرنا لیف مورب کا اس ہیات پر متعلق بسکون ہو
برودت ان سب حرکات کی فنا کرنے والی ہو اور انمین تخدیر پیدا کرتی ہو اور ان سب افعال کو منع کرتی ہو مگر امساک یعنے ٹھہرانے مین
بالعرض نفع دیتی ہو اسطرح پر کہ لیف مورب مین اپنا اثر پیدا کر کے اسکو ہیات اشتمال صالح پر حبس کرتی ہو اور روکتی ہے اس سے معلوم
ہوا کہ فعل مین قوت ماسکہ کے اسکو کچھ دخل نہین ہو بلکہ جو آلۂ فعل ماسکہ ہو یعنے لیف مورب اسکو قبول اثر مین اس فعل کے آمادہ کرتی ہو
قوت دافعہ کو برودت سے نفع ہوپہنچتا ہو کہ جو ریاح دفع کے معین ہین انکو تحلیل نہین ہونے دیتی اور ان کو غلیظ کرتی ہے اور جوڑے
لیف کو جو عاصر فضول یعنے نچوڑنے والی ہو جمع کرتی ہو اور اس لیف مین تکثیف پیدا کرتی ہو اور یہ نفع بھی برودت کا نفس فعل مین
اس قوت کے نہین ہو بلکہ آلہ دفع کو آمادہ کرتی ہو۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ برودت ان قوی کی خدمت مین بالعرض داخل ہے اور اگر
برودت کا ادنی فعل ان قوی کی خدمت مین داخل ہوتا بیشک ضرر کرتا اور حرکت کی حرارت کو بالکل بجھا دیتا ہو۔ یبوست کو خدمت کی حاجت
افعال مین تین قوی کے پڑتی ہو دونون ناقلتان یعنے جاذبہ اور دافعہ اور تیسری ماسکہ جاذبہ اور دافعہ کے فعل مین چونکہ بذریعہ [illegible] کے
زیادہ تمکین اور اعتماد درکار ہو اور بدون اسکے حرکت مین چارہ نہین ہو میری مراد یہ ہو کہ جسوقت حرکت اس روح مین جو حامل ان قوتون کی
ہے بطرف فعل ان قوتون کے باندازۂ قوی پیدا ہو ایسی حرکت کو استرخاے رطوبی جوہر روح خواہ جوہر آلہ حرکت مین ہوتا ہے ضرور مانع
ہوگا اسوقت یبوست اپنا فعل جوہر روح خواہ آلہ مین اسقدر پیدا کریگی کہ تمکین یعنے قدرت اور اعتماد ان دونون جوہرون کو اس اندفاع
قوی مین پیدا ہو مترجم کہتا ہی جو چیز نرم اور مسترخی ہوتی ہو محرک قوی اسمین اثر نہین کر سکتا بدون اسکے کہ یا تو محرک مین کسیقدر سختی آجائے
خواہ تحریک قوی ضعیف ہوجاے زیادہ تر ظہور اس قاعدہ کا حرکت مکانی مین ہوتا ہو اسیوجہ سے یبوست چونکہ صلابت روح مین خواہ
جوہر مین آلہ حرکت کے فائدہ کرتی ہو گویا تتمیم حرکت جذب اور دفع قوی کی بدون یبوست کے ناممکن ہو لیکن ماسکہ کو حاجت یبوست
کی قبض مین ہوتی ہو اور ہاضمہ کو حاجت رطوبت کی طرف زیادہ ہو پھر جسوقت قیاس کیا جائے درمیان کیفیات فاعلہ اور منفعلہ کے
اور حاجت ان قوتون کی طرف ان کیفیات کے دیکھی جاے اسوقت ماسکہ کی حاجت طرف یبس کے بہ نسبت حرارت کے زیادہ پائی جائیگی
اسلیے کہ زمانہ تسکین یعنے ٹھہرانے کا ماسکہ مین زیادہ ہو تحریک لیف مورب کے زمانے سے اور تحریک لیف مستعرض یا مورب کے طرف قبض
اسلیے کہ زمانہ اسکی تحریک کا جسکو حرارت درکار ہو بہت تھوڑا ہو اور تمام زمانہ اسکے فعل کا امساک پر تسکین مین صرف ہوتا ہو۔ چونکہ مزاج
لڑکون کا نہایت مائل برطوبت ہوتا ہو اور اسی جہت سے انمین قوت ماسکہ ضعیف ہوتی ہو۔ قوت جاذبہ کو حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے زیادہ ہے
وہ اس جہت سے زیادہ نہین ہو کہ حرارت جذب مین اعانت کرتی ہو بلکہ اسواسطے زیادہ ہو کہ اکثر فعل جاذبہ کا تحریک جاذبہ کو زیادہ درکار ہو بہ نسبت
تسکین اجزاے آلہ اسی قوت کو اور ان کے قبض کرنے کو جسقدر یبوست کی حاجت ہوتی ہو۔ یہ بھی ایک وجہ ہو زیادتی حاجت حرارت کی بہ نسبت
یبوست کے کہ یہ قوت فقط حرکت کثیر کی محتاج نہین ہو بلکہ کبھی اسکو حاجت قوی کی ہوتی ہو گو شی متحرک مسافت قریب پر واقع ہو۔ فعل
جذب کا کبھی محض بقوت جاذبہ تمام ہوتا ہو جیسے مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہو اور کبھی باضطرار خلاے محال جذب پیدا ہوتا ہے۔
جیسے پانی موریون مین کھنچتا ہو خواہ بوجہ حرارت کے جذب ہوتا ہو جیسے تیل کو چراغ کی بتی جذب کرتی ہو اگرچہ یہ تیسری قسم نزدیک محققین فلاسفہ

[illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

سکے بطرف جذب خلا کے بھرتی ہو بلکہ یہ وہی قسم بعینہ ہو بس اب اتنی بات کا خیال کرنا چاہیے کہ جبوقت قوت جاذبہ کے ساتھ حرارت کی اعانت ہوگی وہان پر جذب قوی تر ہوگا۔ دافعہ کو حاجت یبس کی بہ نسبت جاذبہ او ماسکہ کے کم ہے اسلیے کہ نہ اسکو حاجت ماسکہ کی قبض کی ہو اور نہ یہ قوت لازم جاذبہ کی محتاج ہے اور نہ جاذبہ کا قبض خواہ شامل ہونا جاذبہ کا (اور شئے مجذوب کے بذریعۂ ٹھہرانے کسی جزو سکے تاکہ اسکو متصل جذب دوسرے جزو کا پیدا ہو) قوت دافعہ کو درکار ہو خلاصہ یہ ہو کہ دافعہ کو حاجت تسکین کی ہرگز نہین بلکہ اسکو حاجت طرف تحریک کے ہو اور تھوڑی سی تکثیف بھی اسکو درکار ہو جو معین ہو بطرف نچوڑنے فضلہ کے اور دفع کرنے اسی فضلہ کے نہ اسقدر کہ بسبب سکے آلہ حفاظت کرے ہیأت شکل عضو و رقبض کے زمانہ طویل تک جسطرح ماسکہ مین ضرورت ہوتی ہو اور قوت جاذبہ مین سکون کی حاجت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہو تاکہ جذب اجزاء سے آپسمین اتصال پیدا ہو اسیوجہ سے اسکو حاجت طرف یبس کے کم ہو۔ ان قوتون مین حرارت کی محتاج سب سے زیادہ ہاضمہ ہو اور اسکو یبوست کی طرف کچھ حاجت نہین ہو ہان رطوبت کی البتہ احتیاج ہو تاکہ غذا مین سیلان پیدا کرکے اسے آمادہ مجاری مین نفوذ کرنے اور قبول اشکال پر کردے کوئی معترض اس مقام پر اعتراض نہین کرسکتا کہ اگر رطوبت ہضم کی معین ہوتی تو لڑکون کی قوت سخت چیز ہضم کرنے مین عاجز نہوتی اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ لڑکے بوجہ زیادتی رطوبت کے سخت چیز کے ہضم کرنے سے عاجز نہین ہین اور نہ جوان بوجہ کمی رطوبت کے ایسی چیزون کے ہضم پر قادر ہین بلکہ اس عجز اور اقتدار کا ایک اور سبب ہو اور وہ سبب مجانست اور بعد مجانست سے واقع ہے پس جو چیز سخت ہوتی ہو لڑکون کے مزاج سے مجانس نہین ہوتی اسیوجہ سے نہ قوت ہاضمہ انکی اسکے ہضم پر متوجہ ہوتی ہو اور نہ ماسکہ اسے روک سکتی ہو اور جلدی اسکو قوت دافعہ ان کی دفع کردیتی ہو۔ اور جوانون کے مزاج سے چونکہ سخت چیز مجانست رکھتی ہو اسلئے تغذیہ کے لائق ہو اس سے ہضم ہوجاتی ہو ان سب بیانات کا حاصل یہ ہو کہ ماسکہ محتاج قبض کی ہو اور ہیأت قبض کے ثبات کو زمانہ طویل تک چاہتی ہو اور تھوڑی سی معونت حرکت کی اسے درکار ہو اور جاذبہ بقبض اور ثبات کی مگر قبض کی بہت تھوڑے زمانہ تک محتاج ہے اور معونت حرکت کی اسے بکثرت چاہیے۔ اور دافعہ فقط قبض کی محتاج ہو ثبات معتدبہ اسکو کچھ ضرور نہین ہو اور معونت حرکت کی بھی حاجت ہو اور ہاضمہ کو حاجت اذابت یعنے گھلانا اور تمزیج یعنے ملانے کی ہوتی ہو اسیوجہ سے یہ قوتین استعمال کیفیات اربعہ مین اور ان کی طرف محتاج ہونے مین مختلف ہین

فصل چوتھی قوائے حیوانی کا بیان قوت حیوانی سے اطبا وہ قوت مراد لیتے ہین جسکے حاصل ہونے کے بعد اعضا مین قبول قوت حس و حرکت اور افعال حیات کی آمادگی پیدا ہوتی ہو اور اسی قوت کی طرف حرکات خوف اور غضب کو منسوب کرتے ہین اسلیے کہ ان حرکات مین انبساط و انقباض کو پاتے ہین جو واسطے اس روح کے عارض ہوتا ہو جسکی طرف یہ قوت حیوانی منسوب ہو مناسب ہو کہ اس مجمل بیان کی ہم تفصیل کرین اور کہین تحقیق یہی بات ہے کہ جس طرح کثافت سے اخلاط کے بحسب مزاج اس شی کے جسکا جوہر کثیف ہو پیدائش عضو کثیف یا جزو عضو کثیف کی ہوتی ہے اسی طرح بخاریت اخلاط اور ان کی لطافت سے پیدائش اس چیز کی ہوتی ہو جسکا جوہر لطیف ہو اور وہ روح ہو اور جیسا جگر نزدیک اطبا کے معدن تولد اجسام کثیفہ ہو اسی طرح قلب معدن تولد اخلاط لطیفہ کا ہو اور یہ روح جبوقت اپنے مزاج مناسب پر درست پیدا ہوتی ہو اسکو استعداد قبول اس قوت کی ہوتی ہو جس قوت سے کل اعضا کو اور قوتون کے قبول پر آمادہ کردیتی ہے وہ قوتین نفسانی ہون یا غیر نفسانی قوتین روح خواہ اعضا مین نہین پیدا ہوتی ہین مگر بعد حصول اس قوت کے اگر کسی عضو کی قوت نفسانی معطل ہوجائے اور ابھی اس کی قوت حیوانی معطل نہوئی ہو تو اسکو حی او زندہ کہین گے ہم دیکھتے ہین کہ خدر یا فالج مین کوئی عضو فی الحال قوت حس و حرکت سے فاسد ہوتا ہو اس جہت سے کہ ایک مزاج خاص اسمین ایسا پیدا ہوتا ہو جو قبول حس و حرکت سے مانع ہوتا ہو خواہ ایک سدہ درمیان دماغ اور اس عضو کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اعصاب میں پڑجاتا ہے جو اسی عضو میں پھیلے ہوئے ہیں حالانکہ یہ عضو زندہ ہوتا ہے اور جس عضو کو موت عارض ہوتی ہے حس وحرکت اسکی مفقود ہوکر باطل ہوجاتی ہے اور ایک قسم کا فساد اور تعفن اسکو عارض ہوتا ہے پس اسوقت معلوم ہوا کہ عضو مفلوج یا مخدر میں ایک قوت موجود ہوتی ہے جو اسکے حیات کی حفاظت کرتی ہے تا اینکہ جب مانع حس وحرکت زائل ہوجاتا ہے تو قوت حس وحرکت کی قابض ہوتی ہے اور ان دونوں کے قبول کا وہ مستعد ہوجاتا ہے اسکا سبب یہی ہے کہ اس کی قوت حیوانی کی صحت اس میں موجود ہوتی ہے اور جو مانع اسمیں پیدا ہوتا ہے وہ فقط مانع بالفعل ہوتا ہے عضومیت کا حال ایسا نہیں ہے بعد (یعنی اعضا کی آمادہ کرنیوالی قبول پر قوائے نفسانی وغیرہ کو) فقط تغذیہ وغیرہ کی قوت نہیں ہے تا کہ جب تک قوت تغذیہ کی باقی رہے عضو بھی زندہ رہے اور جسوقت قوت تغذیہ کی باطل ہوجائے عضو بھی میت ہوجائے اسلیے کہ یہ کلام بعینہ تغذیہ کی قوت میں نہیں جاری ہے کہ بیشتر قوت تغذیہ کا فعل بعض اعضا میں باطل ہوجاتا ہے حالانکہ وہ عضو زندہ رہتا ہے اور بیشتر قوت تغذیہ کا فعل باقی رہتا ہے اور عضومیت ہوجاتا ہے اگر قوت منفذ یکیفیت تغذیہ کے علت معدہ حس وحرکت کی ہوتی ہے تو اگمینہ نباتات بھی مستعد قبول حس وحرکت ارادی کی ہوتی اسلیے کہ قوت منفذیہ انمیں بھی موجود ہے اور حس وحرکت نہیں ہے۔ اب یہی بات باقی رہی کہ معد حس وحرکت سوائے منفذیہ کے کوئی دوسری چیز ہے کہ جو تابع ایک مزاج خاص کی ہے اور اسکا نام قوت حیوانی ہے اور یہ اول قوت ہے جو روح میں اسوقت پیدا ہوتی ہے جسوقت پیدائش روح کی لطافت اخلاط سے ہوتی ہے فیلسوف ارسطاطالیس کے نزدیک روح بوجہ قوت حیوانی کے مبدا اول اور نفس اول کو قبول کرتی ہے وہ نفس جس سے سب قوتیں برانگیختہ ہوتی ہیں مگر افعال ان قوتوں کے اول امر میں روح سے صادر نہیں ہوتے ہیں جسطرح نزدیک اطبا کے فعل حتیٰ اس روح نفسانی سے جو دماغ میں ہے اول امر میں صادر نہیں ہوتا ہے جبتک کہ اس روح کا نفوذ طبقۂ جلیدیہ یا زبان یا دوسرے مقام تک نہو جسوقت روح کی ایک قسم تجویف دماغ میں حاصل ہوتی ہے ایسا مزاج قبول کرتی ہے جو صالح اسبات کا ہو کہ جو قوت اسمیں ابتدا سے موجود ہے اسکے جملہ افعال اسی روح سے صادر ہوں۔ اسی طرح جگر اور انثیین کا اپنی خاص قوتوں میں یہی حال ہے اور طبیبوں کے نزدیک جبتک استحالہ روح کا نزدیک دماغ کے طرف مزاج دوسرے کے نہو جائے اسکو استعداد قبول اس نفس کی جو مبدء حس وحرکت ہے نہیں ہوتی اور اسیطرح جگر میں اگرچہ امتزاج اولی نے افادہ قبول قوت اولی حیوانی کا کر دیا ہے اور اسیطرح ہر عضو کے واسطے ہر قسم افعال کے نزدیک طبیبوں کے ایک نفس جدا گانہ ہے کوئی نفس ایسا نہیں ہے کہ جس سے یہ سب قوتیں صادر ہوتی ہوں اور نہ یہ بات ہے کہ نفس ان سب قوتوں کا مجموعہ ہو اطبا کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ امتزاج اولی افادہ قوت اولی حیوانی کا بوقت حدوث روح کے اور ہر وقت ایک اور قوت کے جو کمال روح کا ہو کرتا ہے مگر یہ قوت تنہا نزدیک طبیبوں کے واسطے قبول کرنے روح کے بذریعہ اس قوت کے اور سب قوتوں کے قبول کرنے کے واسطے کافی نہیں ہے جبتک ان قوی میں ایک مزاج خاص پیدا نہو۔ اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ قوت حیوانی جس طرح آمادہ واسطے حیات کے کرتی ہے اسیطرح یہ مبدا حرکت جوہر لطیف روح کی طرف اعضا کے ہے اور مبدء بسط روح کا اور قبض واسطے جذب نسیم کے ہر پھر جونکہ یہ جوہر روحانی نسیم کو جذب کرتا ہے اور اس سے پاک ہوجاتا ہے بذریعہ اخراج بخار دخانی کے پس یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حرکت جذب اور نفاذ کی بہ نسبت حیات کے فائدہ انفعال کا دیتی ہے اور بہ نسبت افعال نفس اور نبض کے فائدہ فعل کا دیتی ہے اور یہ قوت مشابہ قوت طبعی کے ہے کہ جو افعال اس سے صادر ہوتے ہیں بلا ارادہ صادر ہوتے ہیں اور مشابہ قوت نفسانی کے اسوجہ سے ہے کہ اسکے افعال مختلف یعنی گوناگون ہوتے ہیں اسلیے کہ قبض اور بسط ساتھ ہی کرتا ہے اور یہ دو حرکت متضادہ اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ مگر فلاسفہ جس وقت اطلاق نفس کا نفس ارضی پر کرینگے انکی مراد اس نفس سے کمال جسم طبعی آلی ہوتی ہے اور وہ ارادہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

نفس سے اسوقت اسبات کا کرتے ہیں کہ جو چیز ذہن میں مبدء ہر ایک قوت کا ہو جس سے بعینہ یا بذاتہ حرکات یا افعال مختلفہ صادر ہوں اس بنا پر یہ قوت فلاسفہ کے نزدیک قوت نفسانی ٹھہرے گی جیسے وہ قوت طبعی جسکا ہم ذکر کر چکے ہیں ان کی اصطلاح میں قوت نفسانی نام رکھی ہے لیکن اگر نفس سے یہ معنی مراد نہ لیے جائیں بلکہ یہ مراد لیں کہ نفس وہ قوت ہے جو مبداء ادراک اور تحریک ہو کہ اس سے یہ دو نوں چیزیں کسی قسم کے ادراک سے بذریعہ کسی قسم ارادے کے صادر ہوتی ہیں اور طبیعت سے مراد لیں جو قوت کہ صادر ہو اس سے ایک فعل اسکے جسم میں بخلاف اس صورت مذکور یعنے بدون ادراک اور ارادے کے اسوقت یہ قوت نفسانی نہ ٹھہریگی بلکہ قوت طبعی ہوگی اور اسکے درجہ پر اس قوت کے ہوگی جسکا نام اطبا قوت طبعی رکھتے ہیں اور اگر طبیعت سے یہ مراد لیں کہ جو شئے تصرف کرے امر غذا میں اور اس کی تبدیل صورت میں خواہ یہ تصرف واسطے بقائے شخص واحد کے ہو یا واسطے بقاے نوع کے ہو اس فرض پر طبیعت اور بھی خاص ہوجائیگی اور جو معنے طبیعت کے ابھی بیان ہوچکے اس سے یہ الگ ہوجائیگی اور ایک قسم تیسری ہوگی غضب اور خوف اور مثل ان کے حزن و فرح چونکہ انفعالی سی قوت طبعی کے ہیں اگرچہ مبدء ان انفعالات کا حس اور وہم اور قواے ادراکیہ ہیں لیکن منسوب اسی قوت کی طرف کیے جاتے ہیں اور تحقیق بیان اس قوت کی اور بھی اسبات کا بیان کہ یہ ایک قوت ہے یا ایک سے زیادہ ہے علم طبعی میں کیجاتی ہے جو فلسفہ کا ایک جزو ہے

فصل پانچویں قواے نفسانی مدرکہ کے بیان میں

قوت نفسانی بمنزلہ جنس کے ہے اسکے ماتحت دو قوتیں بمنزلہ دو نوع کے ہیں ایک قوت مدرکہ۔ دوسری قوت محرکہ۔ پھر قوت مدرکہ بمنزلہ جنس کے دو قوتوں کے واسطے ہے ایک مدرکہ ظاہری۔ اور ایک مدرکہ باطنی پھر مدرکہ ظاہری اور وہی قوت حس بھی ہے پانچ قوتوں کے واسطے بمنزلہ جنس کے ہوا ایک قوم کے نزدیک اور آٹھ قوتوں کی جنس ہے دوسری قوم کے نزدیک اگرچہ ہم اسکی پانچ ہی قسمیں شمار کریں تو ان کی تفصیل یہ ہے باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ لامسہ۔ اور اگر آٹھ قسمیں فرض کریں اسکا سبب یہ ہے کہ اکثر محققین کی راے یہ ہے کہ قوے مس کے بہت سے ہیں بلکہ چار قوتوں سے زیادہ ہیں اور ہر قسم کو ملموسات اربعہ سے ساتھ ایک قوت جدا گانہ کے خاص کرتے ہیں لیکن وہ چاروں قوتیں ایک ہی عضو حساس میں مشترک ہیں۔ جیسے ذوق اور لمس دونوں زبان میں ہیں یا ابصار اور لمس دونوں آنکھ میں ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی فیلسوف پر واجب ہے۔ مدرکہ باطنی یعنے مدرکہ نفسانی وہ بھی بمنزلہ جنس کے پانچ قوتوں کے واسطے ہے **پہلی** وہ قوت ہے جسے حس مشترک اور خیال کہتے ہیں اور یہ قوت واحد ہے نزدیک اطبا کے اور محققین فلاسفہ اسکو دو قوتیں جانتے ہیں کہ حس مشترک وہ قوت ہے کہ اس تک کل محسوسات پہونچتے ہیں اور سب کی صورتوں سے وہ منفعل ہوتی ہے اور اسمیں سب جمع ہوتی ہیں۔ اور خیال وہ قوت ہے جو انکی محافظت بعد اجتماع کرتی ہے اور انکو بعد غائب ہونے کے حس سے ٹھہراتی ہے اور جو قوت حس مشترک اور خیال کے فعل کو قبول کرتی ہے وہ حافظہ کے مغائر ہے تحقیق حق کی اس مسئلہ میں بھی حکیم فیلسوف کو مناسب ہے بہرحال ایک ہو خواہ دو ہوں مسکن انکا اور مبدء انکے فعل کا بطن مقدم دماغ ہے اور **دوسری** وہ قوت ہے جسے اطبا کر مفکرہ نام رکھتے ہیں اور محققین کبھی اسے متخیلہ کہتے ہیں اور کبھی مفکرہ اگر اس قوت کا قوت وہمیہ حیوانیہ جسے ہم آگے ذکر کرینگے استعمال کرے خواہ یہ قوت بذاتہا اپنے فعل پر قائم ہو اسوقت اسکا نام متخیلہ ہے اور اگر قوت نطقیہ اسی کی طرف متوجہ ہو اور اسکو اپنے پاس کام میں جس سے منتفع ہوتی ہے صرف کرے اسوقت اس قوت کو مفکرہ کہتے ہیں۔ اس قوت میں اور پہلی قوت میں یہ فرق ہے کہ پہلی قوت قابل اور حافظ ہے ان صور محسوسہ کی جو اس تک پہونچتی ہیں اور یہ قوت مفکرہ تصرف کرتی ہے اس قوت سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو خیال میں بطور ودیعت کے ہے اور تصرفات اسکی ترکیب اور تفصیل کے ہوتے ہیں پس حاضر کرتی ہے صورتوں کو جس طرح جس سے اسوقت تک پہونچتی ہیں اور کبھی ایسی صورتیں حاضر کرتی ہے جو حس کے مخالف ہیں جیسے انسان اڑتا ہوا تصور کرے یا ایک پہاڑ زمرد کا سوچے مگر خیال میں وہی چیزیں حاضر ہوتی ہیں جنھیں حس قبول کر چکی ہے اس قوت متفکرہ کا مسکن بطن اوسط دماغ سے ہے اور یہی قوت آلہ ہے واسطے اس قوت کے جو قوت مدرکہ باطنی حقیقت حیوان میں ہوتی ہے وہم ہے جس سے حیوان حکم کرتا ہے اسبات پر کہ بھیڑیا اس کا دشمن ہے اور بچہ دوست ہے یا جو خبرگیری اسکے دانہ گھاس کی کرتا ہے وہ اسکا صدیق ہے کہ اس سے نفرت نہیں کرتا ہے یہ حکم حیوان کا اس طور پر نہیں ہوتا ہے جیسا بذریعہ قوت نطقیہ کے انسان کرتا ہے اور جیسا عداوت اور محبت غیر محسوس کو انسان پہچانتا ہے اسطرح حیوان نہیں پہچانتا اسلیے کہ اس عداوت اور محبت کو حس نہیں دریافت کر سکتی ہے لیکن ان دونوں کو ایک اور قوت دریافت کرتی ہے اور انپر حکم کرتی ہے اور اگرچہ یہ حکم بادراک نطقی حیوان نہیں ہوتا لیکن بالضرور یہ ادراک جزئی ہے اس چیز کا جو غیر نطقی ہے انسان بھی کبھی اس قوت کا استعمال اکثر احکام میں کرتا ہے اور اسوقت قائم مقام حیوان غیر ناطق کے ہو جاتا ہے۔ یہ قوت خیل سے جدا ہے اسلیے کہ خیال کا تعلق محسوسات سے ہوتا ہے اور یہ قوت محسوسات میں معانی غیر محسوسہ پر حکم کرتی ہے۔ قوت مفکرہ اور متخیلہ سے بھی یہ قوت جدا ہے اسطرح پر کہ افعال قوت حیوانی کے تابع کوئی حکم نہیں ہوتا ہے اور افعال متفکرہ یا متخیلہ کے تابع کوئی حکم ہوتا ہے بلکہ انکے افعال بھی احکام ہیں اور اسکے افعال کی ترکیب ہے محسوسات میں اور انکا فعل محسوس میں وہی حکم ہے ایسے معنوں میں جو خارج ہے محسوس سے اور جس طرح حس حیوان میں صور محسوسات پر حاکم ہے اسی طرح وہم اسی حیوان میں انھیں صورت کے معانی پر حکم کرتا ہے جو وہم تک پہونچتے ہیں اور حس تک نہیں پہونچتے ہیں۔ بعض لوگ مجازاً اس قوت کو بھی تخیل نام رکھتے ہیں اور یہ ان کے اختیار کی بات ہے اسلیے کہ اسماء اور الفاظ میں کچھ نزاع نہیں ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ معانی سمجھ لیے جائیں اور ان کے فرق دریافت ہو جائیں۔ اس قوت کے سمجھنے کا اور اس کی معرفت حاصل کرنے کا طبیب کو منصب نہیں ہے اس لیے کہ مضار افعال اس قوت کے تابع اور قوتوں کے مضار کے ہیں جو اس سے پیشتر ہے جیسے خیال اور تخیل اور ذکر کہ جنکا بیان ہم آگے کرینگے اور طبیب اسی قوت میں نظر کرتا ہے کہ اگر اسکے افعال میں کوئی مضرت واقع ہو اسکا شمار مرض میں کیا جائے پس اگر مضرت کسی قوت میں بسبب لاحق ہونے مضرت کے کسی ما قبل کی قوت کے فعل میں پیدا ہو اور اس مضرت کے تابع کوئی سوء مزاج یا فساد ترکیب کسی عضو میں ہو جائے طبیب کو یہی بات کافی ہے کہ لحوق اس ضرر کو پہچانے کہ آیا بسبب سوء مزاج یا فساد عضو کے یہ ضرر پیدا ہوا ہے تاکہ اسکا تدارک بذریعہ علاج کے کرے اور اس سے محفوظ رہے اور طبیب پر یہ بات لازم نہیں ہے کہ حال اس قوت کا پہچانے کہ جسکے ذریعہ سے یہ ضرر پیدا ہوا ہے جسوقت وہ پہچان لے حال اس قوت کا کہ جسے بغیر واسطہ یہ ضرر لاحق ہوتا ہے **تیسری قوت** بحسب قول اطباء کے جو عند التحقیق پانچویں یا چوتھی ہے اور وہی قوت حافظہ اور متذکرہ ہے اور یہ قوت خزانہ ہے اس چیز کی جو وہم تک معانی محسوسات سے سوائے صورت محسوسہ کے پہونچتی ہے جسطرح خیال خزانہ اس چیز کا ہے جو حس تک صور محسوسہ سے پہونچتی ہے اور مقام اس قوت کا بطن موخر بطون دماغ سے ہے اس مقام پر ایک تحقیق فلسفی اسبات میں ہے کہ آیا یہ قوت حافظہ اور متذکرہ کہ جو دوبارہ پھر لاتی ہے اور اس چیز کو جو غائب ہو جائے حفظ سے مخزونات وہمیہ میں سے ایک قوت ہے یا دو قوتیں مگر طبیب کو اسکی تحقیق کچھ ضرور نہیں اسلیے کہ جو آفات ان میں سے کسی ایک کو عارض ہوتے ہیں وہ ایک سے ہوتے ہیں اور یہ وہی آفتیں ہیں جو بطن موخر دماغ کو عارض ہوتی ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ جنس مزاج سے ہوں خواہ جنس ترکیب سے نفس کی جو قوت بیان سے ابھی باقی ہے وہ قوت ناطقہ انسانی ہے اور جبوقت نظر اور بحث طبیب کی قوت وہمیہ سے ساقط ہو گئی بنظر اس علت کے جو منے اوپر بیان کی تو قوت ناطقہ انسانی کی بحث اس علم سے بہت بعید ہو بلکہ طبیبوں کی بحث تین ہی قوتوں کے افعال میں مقصور ہو فقط **فصل چھٹی قواے نفسانی محرکہ کے بیان مین** قواے محرکہ یہ ہیں کہ اوتار مین تشنج اور ارخا پیدا کرین پس حرکت دین انھیں اوتار سے اعضا اور مفاصل کو اس طرح سے کہ یہ قوت ان مفاصل مین منقبض و رابسط پیدا کریے و منبسط ان قوتون کا اس عصب مین ہو جو متصل عضلے کے ہو اور یہ قوت فاعل جنس ہو اسکی تقسیم بطرف انواع کے بسبب تقسیم مبادی حرکات کے ہوتی ہے پس ہر عضلہ مین ایک طبیعت جداگانہ ہو کہ وہ تابع حکم وہم کے ہو جو بسبب اجماع اور باتفاق قصد کرنے عضلات کا حرکات پر ہے **فصل اخیر افعال کے بیان مین** افعال مفرد کچھ ایسے ہین کہ قوت واحدہ سے تمام ہوتے ہین جیسے فعل ہضم کا اور بعض ان مین سے دو قوتون سے تمام ہوتے ہین جیسے خواہش طعام کہ وہ قوت جاذبہ طبیعیہ اور قوت حاسہ جو فم معدہ مین ہے ان دونون سے مگر تمام ہوتی ہے جاذبہ کی تحریک لیفِ ورازین ہوتی ہے جو متقاضی جذب اور چوسنے ان رطوبات کے ہو جو اسمین موجود ہے رطوبات سے اور قوت حاسہ سے اس انفعال کا حس پیدا ہوتا ہے اور لذع سودا بھی حس ہوتا ہو جو واسطے آگاہ کرنے اس شہوت کے طحال سے فم معدے پر گرتا ہو جسکا حال وہ بیان ہو چکا اس فعل کا دو قوتون سے تمام ہونا اسوجہ سے ہو کہ اگر قوت حاسہ مین کوئی آفت عارض ہو جائے وہ شے جسکا نام جوع اور شہوت کھانے کی ہو باطل ہو جائے پس اشتہاے طعام نہ ہو گی اگرچہ بدن اسکا محتاج ہو اسیطرح قوت ازدراد یعنے لقمہ اتارنے کی بھی دو قوتون سے تمام ہوتی ہو ایک جاذبہ طبعی اور دوسری دافعہ ارادی اول کا فعل اس لیف دراز سے تمام ہوتا ہے جو فم معدہ اور مری مین ہے اور دوسرے کا فعل لیف سے عضل ازدراد کے تمام ہوتا ہو اگر ایک ان دونون سے باطل ہو جاے ازدراد مین دشواری ہو گی بلکہ اسوقت کہ اگرچہ کوئی قوت باطل نہوئی ہو گی یہ قوت ابھی اپنے فعل پر برانگختہ بھی نہین ہوئی ہو جب بھی ازدراد دشوار ہوتا ہو کیا تو نہین دیکھتا ہو کہ شہوت جسوقت نہین ہوتی ہو تب اس لقمہ کا اتارنا دشوار ہوتا ہو جو غذا سے مرغوب ہو بلکہ اگر ہم کو کسی چیز کے کھانے سے نفرت ہو اور پھر اسکا لقمہ اتارا جا ہین چونکہ قوت جاذبہ شہوانی اس سے متنفر ہو گی دافعہ ارادیہ پر اسکا اتارلینا دشوار ہو گا۔ اسطرح اتارنا غذا کا بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہو ایک قوت دافعہ اس عضو کی جہان سے غذا جدا ہو دوسری قوت جاذبہ اس عضو کی جدھر غذا متوجہ ہوتی ہو۔ اسیطرح اخلاط ثقل کا نکلنا بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے۔ کبھی ایک فعل کا مبدء دو قوتین نفسانی اور طبعی ہوتی ہین اور کبھی سبب اسکا قوت اور کیفیت ہوتی ہو جیسے تبرید کہ مانع ہے مواد کی پس وہ اعانت دافعہ کی کرتی ہو مقاومت پر اس خلط کے جو عضو پہ گرتی ہو اور اسکے منع کرنے مین دفعتاً اسوجہ خاص مین اور کیفیت باردہ ان دونون کو منع کرتی ہے بالذات یعنے جوہر خلط منصب کی تغلیظ کرتی ہے اور مسام مین تنگی پیدا کرتی ہے اور تیسری ایک اور چیز اس کیفیت سے بالفرض پیدا ہوتی ہو کہ بجھنا حرارت جاذبہ مواد کا ہو۔ اور کیفیت حارہ ان وجوہ مین مقابل کیفیت باردہ کے ہے کیفیت حارہ اور اضطرار خلا پہلے شے لطیف کو جذب کرتی ہو بعد اسکے شے کثیف کو۔ اور قوت جاذبہ طبعیہ جو اس کی طبیعت کے مناسب ہوتی ہو اسی کو جذب کرتی ہو کبھی اسکے مناسب کثیف ہوتا ہو تو اسی پر اسکا جذب تمام ہوتا ہے۔ تمام ہوا پہلا فن کتاب اول کتب قانون سے جو علم طب مین ہے

فن دوسرا بیان مین اصناف امراض اور اسباب و اعراض کلیہ کے

اور اس مین تین تعلیم ہین **تعلیم پہلی** امراض مین **تعلیم دوسری** اسباب مین **تعلیم تیسری** اعراض مین **تعلیم پہلی** مین آٹھ فصلین ہین **فصل پہلی تعریف مین سبب اور مرض کے** لفظ سبب کا کتب طب مین جب مذکور ہوتا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جو چیز پہلے موجود ہو اور اسکے موجود ہونے سے کسی حالت کا حالات بدن سے موجود ہونا یا کسی حالت بدن انسان کا ثابت رہنا واجب ہو جائے۔ اور مرض کے یہ معنے ہین کہ مرض ایک ہیأت غیر طبعی ہے بدن مین انسان کے جس کی جہت سے بالذات کوئی آفت کسی فعل مین واجب ہو وجوب اولی کرکے اور یہ بات یا مزاج غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہے یا ترکیب غیر طبعی سے عارض ہوتی ہے۔ اور عرض وہ چیز ہے جو اس ہیأت غیر طبعی کا تابع ہو اور وہ تابع بھی ہو اس کا غیر طبعی ہونا خواہ بالکل طبیعت کی ضد کی وجہ سے ہو جسطرح سے قولنج مین درد کا پیدا ہونا جو الم غیر طبعی ہے یا طبیعت کا ضد نہ ہو جیسے رخسارہ کا زیادہ سرخ ہونا ذات الریہ مین **امثلہ** سبب کی مثال جیسے عفونت مرض کی مثال جیسے **حمی عرض کی مثال** جیسے تپ مین پیاس اور درد سر ہونا **ایضاً مثال** سبب کی بھرجانا مادہ کا ان اوعیہ اور ظروف مین جو آنکھ تک اترے ہین مثال مرض کی اسی مادہ سے طبقہ عنبیہ مین سدے کا پڑ جانا اور یہ مرض آلی ترکیبی ہو یعنے مرض مرکب عضو مرکب مین پیدا ہوتا ہے مثال عرض کی بصارت کا جاتا رہنا **ایضاً** سبب کی مثال نزلہ حادہ مرض کی مثال اسی نزلہ سے ریہ مین قرحہ پڑ جانا۔ عرض کی مثال اسی مرض مین دونوں رخسارونکا سرخ ہوجانا اور ناخونون کا گول اور مقوس ہوجانا۔ عرض کبھی بذات خود عرض نام رکھا جاتا ہے اور کبھی باعتبار معروض لہ کے یعنے جسے وہ عارض ہوتا ہے اور اسی عرض کو دلیل بھی کہتے ہین اس اعتبار سے کہ طبیب اسکی متابعت کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے شناخت مرض کی حاصل کرتا ہے کبھی ایک مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے جیسے قولنج سبب واسطے غشی اور فالج اور صرع کے ہوتا ہے بلکہ کبھی عرض سبب واسطے مرض کے ہوتا ہے جیسے درد شدید قولنج مین سبب غشی کا ہوتا ہے یا درد شدید سے ورم عارض ہوتا ہے اسلیے کہ مقام درد مین انصباب مواد ہوتے ہوتے ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی عرض بذات خود مرض ہوجاتا ہے جیسے درد سر جو تپ مین عارض ہوجاتا ہے بیشتر جب اسکو استقرار اور استحکام ہوجاتا ہے تو بعد زوال تپ کے بھی باقی رہ کر خود مرض ہوجاتا ہے کبھی ایک ہی چیز بقیاس اپنی ذات کے اور بہ نظر ایک چیز کے جو اس سے بیشتر تھی اور بقیاس ایک چیز کے جو اسکے بعد ہوئی سبب اور مرض اور عرض ہوتی ہے جیسے حمائے سل کہ عرض ہے بہ نسبت قرحۂ ریہ کے اور مرض ہے فی نفسہ اور سبب ہے واسطے ضعف معدہ کے مثلاً اور جیسے درد سر جو تپ بلغمی مین پیدا ہوا اور پھر اس درد کو استحکام ہوجاوے کہ وہ عرض ہے بہ نسبت حمی کے اور مرض ہے بذات خود اور کبھی سرسام اسکی جہت سے پیدا ہوجاتا ہے تو یہ سبب سرسام کا ہوتا ہے۔ اسیطرح سے درمیان سبب اور مرض اور عرض کا ملاکرتا ہے

فصل دوسری مین اقسام احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان

اقسام حالات بدن انسان کے جالینوس کے نزدیک تین ہین صحت وہ ایک ہیأت ہے کہ اسکی جہت سے بدن انسان اپنے مزاج اور ترکیب مین ایسا ہوتا ہے کہ سارے افعال اس سے صحیح اور سلیم صادر ہوتے ہین۔ مرض وہ ایک ہیأت بدن مین ایسی ہے جو حالت صحت کی ضد ہے یعنے اسکے تمام افعال صحیح اور سلیم صادر نہین ہوتے۔ حالت ثالثہ کہ نہ صحت ہے اور نہ مرض ہے یا اس جہت سے کہ اسحالت مین نہایت درجہ کی صحت اور نہایت درجہ کا مرض نہین ہو جیسے ابدان شیوخ یا وہ لوگ جو بعد مرض کے نقیہ ہوجائین خواہ بدن لڑکون کے۔ یا حالت ثالثہ اس جہت سے ہو کہ صحت اور مرض دونون ایک ہی وقت اس بدن مین پائی جائین خواہ ایک ہی جسم کے دو عضو مین یا ایک ہی عضو مین مگر دو جنس بعید مین مثلاً صحیح المزاج ہو اور مریض الترکیب ہو یا ایک ہی عضو مین دو جنس قریب مین اجتماع صحت و مرض ہو مثلاً شکل مین صحیح ہو اور مقدار اور وضع صحیح نہو۔ یا دو کیفیت منفعلہ مین تو صحت ہو اور دو کیفیت فاعلہ مین صحت نہو یا دو وقت

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں تعاقب صحت اور مرض کا ہو کرے مثلاً جاڑوں میں صحیح ہو اور گرمیوں میں مریض ہو جائے۔ امراض مفردہ بھی ہوتے ہیں اور مرکب بھی۔ مرض مفردہ تو نوع واحد انواع مرض مزاج سے ہو یا نوع واحد انواع ترکیب سے ہو جیسے ہم آگے ذکر کرینگے۔ اور مرض مرکب وہ ہے جس میں دو قسمیں خواہ زیادہ دو قسموں سے جمع ہو کر مرض واحد پیدا ہو جائے پہلے ہم امراض مفردہ کو بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ امراض مفردہ کی تین قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے جو بمنزلہ جنس کے ہو ان امراض کے واسطے جو اعضائے متشابہۃ الاجزاء کی طرف منسوب ہیں یہ وہ اعضا ہیں جنکے جزو اور کل کا نام ایک ہی ہے جیسے گوشت ہڈی رگ وغیرہ اور یہی امراض اصناف سوء مزاج کے ہیں انکی نسبت اعضائے متشابہۃ الاجزاء کی طرف اسواسطے ہوئی کہ پہلے یہ بالذات انہیں اعضا کو عارض ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے اعضائے مرکبہ کو عارض ہوتے ہیں تا اینکہ جب انکو ہم موجود اور حاصل تصور کریں تو جس عضو میں اعضائے متشابہ سے جا ہیں اُن کے حصول کا تصور ممکن ہو اور امراض مرکبہ میں یہ بات ممکن نہیں ہوتی **دوسری قسم** جنس ہے ان امراض کی جو اعضائے آلیہ یعنے اعضائے مرکبہ کیطرف منسوب ہیں اور یہ امراض ترکیب ہیں جو ان اعضا میں واقع ہوتے ہیں جو اعضا متشابہۃ الاجزاء سے مرکب ہیں اور یہ اعضا آلات ہیں واسطے افعال بدنی کے **تیسری قسم** امراض مشترکہ ہیں جو اعضائے متشابہۃ الاجزاء کو اور نیز اعضائے آلیہ کو بھی بحیثیت کہ وہ اعضائے آلیہ میں عارض ہوتے ہیں اس طرح سے نہیں کہ انکا عارض ہونا اعضائے آلیہ کو تابع عروض اعضائے متشابہۃ الاجزاء کے ہو اور اسی قسم کا نام تفرق اتصال اور انحلال فرد ہے اسلیے کہ تفرق اتصال کبھی مفصل کو عارض ہوتا ہے بدون اسباب کے کہ جن اعضائے متشابہۃ الاجزاء سے وہ مفصل مرکب ہے اس سے عارض ہو لے۔ اور کبھی پٹھا اور استخوان اور رگوں کو تنہا جداگانہ عارض ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ امراض کی تین قسمیں ہیں **ایک قسم** تابع سوء مزاج کو ہوتی ہے **دوسری قسم** تابع سوء ہیئت ترکیب کو ہوتی ہے۔ **تیسری قسم** تابع تفرق اتصال کو ہوتی ہے اور جو مرض تابع ان تین میں سے کسی ایک کا ہو اور اسی سے پیدا ہو اسکی نسبت اسی کی طرف ہوتی ہے امراض مزاج کی سولہ قسمیں مشہور ہیں جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے فصل پہلی تعلیم ثالث فن اول میں

فصل تیسری امراض ترکیب کے بیان میں

امراض ترکیب کی بھی چار قسمیں ہیں۔ امراض خلقت۔ امراض مقدار۔ امراض عدد۔ امراض وضع۔ امراض خلقت چار قسموں میں منحصر ہے **پہلی قسم** امراض شکل یعنے شکل اپنی مجرے طبعی سے متغیر ہو کر اسکے فعل میں کوئی آفت پیدا ہو جائے مثلاً سیدھی چیز ٹیڑھی ہو جائے یا ترچھی سیدھی ہو جائے یا مستدیر مربع ہو جائے خواہ مربع مستدیر ہو جائے اسی قسم سے تسقط راس ہے یعنے سر کے دونوں ابھار دونوں میں سے ایک کم ہو جائے یا دونوں نہ ہوں اور سر بالکل گول ہو جائے یا مربع ہو جائے۔ جب اس سے کسی قسم کا ضرر عارض ہو اور زیادہ گول ہونا معدہ کا اور چوڑا ہونا تلی کا **دوسری قسم** امراض مجاری کی اور یہ امراض تین طرح پر ہوتے ہیں یا تو مجاری میں اتساع یعنے پھیلاؤ پیدا ہو جائے جیسے انتشار العین جو روح کے کھیل جانے سے پیدا ہوتا ہے یا سبل جو آنکھوں میں سرخ ڈورے خون یا رطوبت سے بھرے ہوئے پیدا ہوتے ہیں یا دوالی جو پاؤں کی رگوں کے کھل جانے سے پیدا ہوتا ہے اور یا مجاری میں تنگی پیدا ہو جیسے تضیق العین یا تنگ ہونا منافذ نفس اور مری کا یا مجاری بند ہو جائیں جیسے بند ہونا قصبہ غنبیہ کا یا عروق جگر کا **تیسری قسم** مرض خلقت کے امراض اوعیہ اور تجاویف ہیں اور اسکی چار قسمیں ہیں۔ یا اوعیہ اور تجاویف بڑھ جائیں اور وسیع ہو جائیں جیسے کیسہ انثیین وسیع ہو جاتے ہیں۔ یا چھوٹے ہو کر تنگ ہو جائیں جیسے ضیق المعدہ یا تنگی بطون دماغ کی بوقت صرع کے۔ یا بند ہو کر ٹھیرے ہو جائیں جیسے بطون دماغ کے بوقت سکتہ کے بند ہو جاتے ہیں۔ یا نہیں استفراغ اور خلو

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیدا ہو جیسے خالی ہونا تجاویف قلب کا خون سے بروقت شادی مرگ کے یا بروقت زیادہ لذت پانے کے جس سے ہلاکت واقع ہوتی ہے **چوتھی قسم** امراض خلقت کے امراض صفائح یعنے جلد ظاہری اعضا میں اسطرح ہے کہ چکنی ہو جائے وہ چیز جسکا خشن یا درشت ہونا چاہیے جیسے معدہ و امعا ئیں یا خشن ہو جائے وہ چیز جسکا چکنا ہونا چاہیئے جیسے قصبہ ریہ جبوقت اسمیں خشونت آجائے امراض مقدار کی دو قسمیں ہیں **قسم پہلی** زیادتی مقدار کی جیسے داء الفیل یا عظم قضیب جسکا فریسموس نام ہو یا جیسے بانون کو لیقوبا جس عارض ہو یہ وہ مرض ہو کہ بانون کے کل اعضا اتنے ٹبے ہو جاتے ہیں کہ حرکت سے عاجز ہو جائے **قسم دوسری** نقصان مقدار کے جیسے زبان کا پتلا ہونا اور حدقہ چشم کا چھوٹا ہونا یا اعضا میں ذبول کا پیدا ہونا۔ امراض عدد یا زیادتی عدد کی ہو اور یہ زیادتی یا طبعی ہو جیسے ایک دانت کا ہمیشہ سے زیادہ ہونا یا انگلی کا زیادہ ہونا یا زیادتی غیر طبعی ہو جیسے سلع یعنے گنجہ سر یا حصاۃ یعنے پتھری یا قسم نقصان عدد ہو یہ نقصان ازروی طبیعت کے ہو جیسطرح کسی شخص کی خلقت میں ایک انگلی کم ہو جائے یا طبیعت میں نقصان نہو جیسے کسی کی انگلی کٹ جائے **قسم تیسری** امراض وضع کے چونکہ وضع جالینوس کے نزدیک مقتضی مکان کی ہے اور مشارکت کو بھی چاہتی ہے پس امراض وضع کے چار ہیں یعنی یا عضو کا اپنے مفصل سے یا زائل ہو جانا عضو کا اپنے مفصل سے بدون انخلاع یعنے الگ ہو جانے جیسے اس فتق میں جو آنت اترنے سے پیدا ہوتا ہو یا حرکت عضو کی مفصل میں خلاف مجرے طبعی اور ارادی کے مثل رعشہ کے۔ یا ٹھیرنا عضو کا اپنے مقام میں کہ جگہ سے حرکت نکر سکے جیسے بروقت متحجر اور سخت ہو جانے مفاصل کے نقرس میں یہ بات پیدا ہوتی ہو **قسم چوتھی** امراض مشارکت کے مرض مشارکت شامل ہو ہر ایک حالت کو جو کسی عضو کیواسطے بنسبت اس طرف عضو قریب کے قرب اور بعد سے خلاف مجرے طبعی کے پیدا ہو اسکی دو قسمیں ہیں **پہلی قسم** یہ ہو کہ اس عضو کی حرکت طرف عضو قریب کے یا عضو قریب سے کسی اور طرف ممتنع ہو **دوسری قسم** ان دونوں حرکتوں کا دشوار ہونا بعد امکان کے واسطے اسی عضو کے مثلاً پہلی قسم میں یہ بات پیدا ہو کہ ایک انگلی اپنے قریب کی انگلی کیطرف حرکت نکر سکے خواہ اگر قریب پہونچ گئی ہو تو اسکے قرب کو نچھوڑ سکے۔ اور دوسری قسم کی مثال یہ ہو کہ یہ دونوں باتیں دشوار ہوں مثلاً استرخاے جفن اور استرخاے مفاصل کے فالج میں یا دشوار ہونا بسط کف دست کا اور کھلنا پلک کا

فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کے بیان میں

امراض تفرق اتصال کے کبھی جلد میں عارض ہوتے ہیں انکا نام خدش اور سحج رکھا گیا ہے اور کبھی گوشت میں عارض ہوتے ہیں خواہ اس چیز میں جسکے گوشت بنجانے کا زمانہ قریب ہو اسکو جراحت کہتے ہیں اور جسمیں قیح یعنے ریم پیدا ہو اسکو قرحہ کہتے ہیں اور اسمیں قیح پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ فضول اسکی طرف مرفع ہوتے ہیں اس سبب سے کہ اسمیں ضعف پیدا ہوتا ہے اور اپنی غذا کے استعمال اور ہضم سے عاجز ہوتا ہو اسی جہت سے طرف فضلہ کے مستحیل ہو جاتا ہو۔ کبھی جراحت اور قرحہ اس تفرق اتصال کو کہتے ہیں جو غیر لحم میں عارض ہو اور کبھی استخوان میں واقع ہوتا ہو اگر اسکے دو ٹکڑے یا چند ٹکڑے بڑے بڑے کر دے اسکو کاسر و مفتت کہتے ہیں اور یا طول میں ہڈی کے تفرق اتصال واقع ہو اسکو صادع کہتے ہیں کبھی یہ تفرق اتصال تینوں قسم کا غضروف میں واقع ہوتا ہو اور کبھی پٹھہ میں واقع ہوتا ہو پھر اگر عرض میں واقع ہو اسکو بتر کہتے ہیں اور اگر طول میں ہو اور عدد میں شگاف کی کثرت نہو اسکو شق کہتے ہیں اور اگر عدد میں کثرت ہو اسکو شدخ کہتے ہیں کبھی اجزاے عضل میں بھی تفرق اتصال ہوتا ہو اگر کنارے پر عضل کے ہو برابر ہو کہ اسکے عصب میں ہو یا وتر میں اسکو ہتک کہتے ہیں اور اگر عرض میں عضل کے ہو اسکو جز کہتے ہیں اور اگر طول میں واقع ہو اور عدد میں کم ہو یا غور یعنے عمق میں زیادہ ہو اسکو فدع کہتے ہیں اور اگر اجزا کثیر ہو جائیں اور فاش ہو جائے اور خوب غائر ہو اسے رض اور فسخ کہتے ہیں اور کبھی فدع اور رض اور فسخ تینوں بلا فرق ہر ایک تفرق اتصال وسط عضل کو کہتے ہیں جسطرح

HAKEEM SHOUKAT ALI

کیون نہو۔ اگر تفرق اتصال شرائین اور وریدوں میں ہو اسکو انفجار کہتے ہین پھر اگر عرض مین ان رگون کے ہو اسکو قطع اور فصل کہتے ہین اور اگر طول مین نفوذ کرے اسے صدع کہتے ہین۔ اور اگر یہ تفرق اتصال اس طرح پر ہو کہ ان کے منہ کھل جائین اسے بثق کہتے ہین۔ اور اگر شرائین مین اس طرح کا تفرق اتصال ہو کہ پھر وہ منضم نہو سکے اور خون انسے ہمیشہ جاری رہیگا اس مقام تک جو اسکو گھیرے ہے تا انکہ وہ جگہ خون سے پر ہوجائیگی اور بعد بھر جانے کے یہ خون پلٹ کر پھر رگ مین آئے گا اسکا نام ام الدم ہے اور ایک قوم ام الدم ہر ایک نکاف شریانی کو کہتے ہین۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ ہر ایک عضو انحلال فرد اور تفرق اتصال کا متحمل نہیں ہے مثلاً قلب کا اگر اس مین تفرق اتصال ہو ساتھ ہی موت واقع ہوجائیگی۔ اگر تفرق جھلی خواہ پردون مین واقع ہو اسکو فتق کہتے ہین۔ اگر دو جزو مین عضو مرکب کے اسطرح پر تفرق اتصال واقع ہو کہ ایک دوسرے سے جدا ہوجائے بدون اسبابت کے کہ عضو متشابہۃ الاجزاء مین کوئی آفت پہونچے اس کو انفصال اور خلع کہتے ہین اور اگر تھوڑا مین ہو اور اپنی جگہ سے زائل ہوجائے اسکو زنک کہتے ہین۔ اور کبھی تفرق اتصال مجاری مین ہوتا ہے اور نہین وسعت پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی غیر مجاری مین ہوتا ہے کہ نئے مجاری پیدا ہوجاتے ہین۔ زوال اتصال اور حدوث تفرج وغیرہ اگر کسی جیدالمزاج عضو مین ہو جلد اصلاح پذیر ہوتا ہے اور اگر ردی المزاج مین ہو ایک زمانہ تک اصلاح مین عاصی رہتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جنمین استسقا یا سوء القنیہ خواہ جذام عارض ہو۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ فصل صیف مین جو قروح پڑتے ہین اور ان کے زمانہ مین طول ہوجاتا ہے مرض کلیہ مین پڑ جاتے ہین ناظر کتاب ہذا تفصیل جزئیات امراض تفرق اتصال کے بوری ابحاث آئندہ مین جہان امراض جزئیہ کا ذکر ہے پائیگا

فصل پانچوین امراض مرکبہ کے بیان مین

امراض مرکبہ مین بھی ہم ایک قول کلی کہتے ہین۔ امراض مرکبہ سے ہماری یہ مراد نہین ہے کہ چند امراض باتفاق مجتمع ہوجائین بلکہ یہ مراد ہے کہ چند امراض ایسے مجتمع ہون کہ انکے اجتماع سے مرض واحد پیدا ہوجائے اس کی مثال ہے ورم اور ثبور جو از قسم ورم ہین۔ ثبور چھوٹے چھوٹے ورم ہین جیسے ورم بڑے بڑے ثبور ہین۔ ورم ایسا مرض ہے کہ جسمین امراض کے کل جناس پائے جاتے ہین مرض سوء مزاج اسواسطے پایا جاتا ہے کہ ایسا کوئی ورم نہین کہ بدون سوء مزاج مع مادہ کے پیدا ہو۔ مرض ہیات وترکیب بھی ورم مین ہوتا ہے اسلیے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ جسکی جہت سے آفت شکل در مقدار عضو مین پیدا نہو۔ کبھی ورم کے ساتھ امراض وضع بھی پائے جاتے ہین۔ اور مرض مشارکت بھی ہوتا ہے بجہت تفرق اتصال کے اسلیے کہ بیشک ورم مین تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے بجہت گرنے مواد فضول کے عضو متورم پر اور ٹھہر جانے اس مواد کے اسکے اجزا مین اسطرح پر کہ بعض اجزا کو بعض سے جدائی ہوجاتی ہے تب اس مواد کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ ورم نرم اعضا کو عارض ہوتا ہے اور کبھی استخوان مین مشابہ ورم کے ایک چیز پیدا ہوتی ہے کہ اسکا حجم غلیظ ہو کر رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ کچھ عجب نہیں ہے کہ جو چیز زیادتی کو بوجہ غذا کے قبول کرے مثل ہڈی کے وہی چیز بجہت فضول کے بھی زیادتی قبول کرے جبوقت کہ اسمین زیادتی خارج سے نفوذ کرے یا اس مین پیدا ہو جس ورم کا کوئی سبب خارجی نہو اور اسکا سبب بدنی انتقال ایک مادہ کا کسی عضو سے اسکے ماتحت کی طرف کرے اسکو نزلہ کہتے ہین۔ کبھی وہ سبب مادی جس سے اورام اور غیرہ پیدا ہوتے ہین ایسے اخلاط کے اندر دبا ہوا ہوتا ہے جنکی کیفیت سے ایذا نہیں ہوتی ہے پھر جبوقت اُن اخلاط سے جیدا خلاط الگ ہوجاتے ہین وہ اخلاط ردی خالص ہو کر جدا ہوجاتے ہین اور ان کی جدائی کے چند طریقہ ہین جیسے استفراغ طبعی کہ عورتون کو دودھ پلاتے وقت مادہ صالح طرف لبن کے مستحیل ہوتا ہے اور مادہ فاسد الگ باقی رہجاتا ہے خواہ استفراغ غیر طبعی ہو جیسے کسی جراحت کو یہ بات عارض ہو کہ خون صالح اس سے بہا کرے اور اخلاط ردی جدا گانہ باقی رہینگے جب یہ اخلاط ردی الگ باقی

HAKEEM SHOUKAT ALI

رہتے ہین چونکہ طبیعت کو ان سے ایذا پہونچتی ہے انکو کسی طرف دفع کرتی ہو کبھی طریقہ دفع کا یہ ہوتا ہے کہ مواد فاسدہ بطرف جلد کے دفع کرتی ہو اسوقت اورام و بثور پیدا ہوتے ہین - اور کبھی مختلف قسم کے فضول دفع ہوتے ہین - ورم کے پیدا ہونے کے لائق تر وہی فضول ہین جو اپنے اسباب سے پیدا ہون اور ان مواد سے ورم حادث ہوا ان کے چھ قسم ہین - اخلاط اربعہ - اور مائیت اور ریح - ورم گرم بھی ہوتا ہو اور گرم نہین بھی ہوتا ہو یہ گمان کرنا لائق ہو کہ ورم گرم سوائے خون اور صفرا کے اور خلط سے پیدا نہین ہوتا ہو بلکہ جس خلط مین حرارت بوجہ عفونت کے عارض ہو خواہ جوہر اس خلط کا گرم ہو یا نہو ورم حار اس سے پیدا ہو سکتا ہو - اگرچہ ان اجناس کا ورم بھی بحسب تقسیم انواع ہر ایک وہ کے منقسم ہو سکتا ہو مگر یہ تقسیم اورام کی نوعی تقسیم کے لائق ہو صنفی تقسیم مین عادت طبیبون کی اسطرح پر جاری ہوئی ہو کہ محض دموی ورم کو فلغمونی اور صفراوی محض کو حمرہ اور ان دونون سے مرکب کا مرکب نام رکھتے ہین مگر مرکب مین خلط غالب کو مقدم کرکے غیر غالب کو اس کے پیچھے ذکر کرتے ہین کبھی فلغمونی حمرہ کہتے ہین اور کبھی حمرہ فلغمونی - جسوقت ورم پکا ہوجاتا ہو اسکو خراج کہتے ہین اور جسوقت خراج نرم گوشت خواہ مغابن یعنے بن ران یا مضابغ یعنے گوشہ بن کان خواہ پس گوشت یا زیر بغل عارض ہو اور اس جنس فاسد سے ہو جسکو ہم امراض جزئیہ مین ذکر کرینگے ایسے اورام کا نام طاعون رکھا گیا ہے - اور اسحارہ مین ابتداً خلط دفع ہوتی ہو اور حجم ظاہر ہوتا جاتا ہے پھر زمانہ تزید مین حجم مین بھی زیادتی پیدا ہوجاتی ہے اور تمدد بھی عارض ہوتا ہو پھر زمانہ وقوف مین ایک مقدار معین پہ حجم ٹھہر جاتا ہو اسکے بعد انحطاط شروع ہوتا ہو پھر نضج ہوکر یا متحلل ہوجاتا ہو یا ریم پڑتی ہو انجام کار اس ورم کا یا تحلل ہوتا ہو یا ریم پکا ہوجاتی ہو یا بطرف صلابت اور سختی کے مستحیل ہوجاتا ہو - جو اورام گرم نہین ہین وہ یا مادہ سوداوی سے پیدا ہوتے ہین یا بلغمی یا مائی یا ریحی سے حادث ہوتے ہین مادہ سوداوی سے تین قسم کے ورم پیدا ہوجاتے ہین - صلابت اور سرطان - یہ دونون اکثر فصل خریف مین ہوتے ہین اور جمیع اجناس غدد کے جیسے خنازیر اور سلع پیدا ہوتا ہو - اجناس غدد اور صلابت اور سرطان مین یہ فرق ہو کہ اقسام غدد جس عضو کو گھیرے ہوئے ہین اس سے الگ ہوتے ہین جیسے محض غدد یا ان مقامات کے ظاہر مین چھپے ہوئے ہوتے ہین جیسے خنازیر - اور وہ دو قسمین یعنے صلابت اور سرطان جس عضو مین ہوتے ہین اسکے جوہر مین داخل ہوتے ہین سرطان اور صلابت مین یہ فرق ہے کہ صلابت ورم ساکن ہے اسمین حدت اور تیزی نہین ہوتی حس کو باطل کرتی ہو یا حس مین فتور پیدا کرتی ہو اور اس ورم مین درد نہین ہوتا - اور سرطان ورم متحرک ہے روز بروز بڑھتا جاتا ہو اور ایذا بہت ہوتی ہو اسکی جڑ مین اعضا مین پیدا ہوتی مین حس کا باطل ہونا اس ورم مین کچھ ضرور نہین ہوتا مگر یہ کہ مدت دراز ہوجائے اسوقت یہ ورم جس عضو مین ہوتا ہو اسکی موت پیدا ہوتی ہو اور حس اسکی باطل کردیتا ہے - کچھ بعید نہین ہے کہ فصل ممیز درمیان صلابت اور سرطان کے عوارض لازمہ یعنے خاصہ کے ذریعہ سے ہو فصول جوہری ممیز نہون - اورام صلب سوداوی کی ابتدا سختی کے ساتھ ہوتی ہو اور کبھی بطرف صلابت کے منتقل ہوتے ہین خصوصاً اگر سوداوی دموی ہو اور سوداوی بلغمی کے ورم مین بھی کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہو - اور یہ اورام صلب غدد اور سلع وغیرہ سے اسبات مین جدا ہوتے ہین کہ انمین بستگی چمٹنے کی پیدا ہوتی ہو کہ وہ بستہ ہوکر اپنی جگہ کو پکڑ لیتا ہو اور لمس اسکا عصبی ہوتا ہو اور جسوقت دباکر الگ کیا جائے پھر اسیطرح پلٹ کر چمٹا ہوتا ہو اور اگر کسی دوائے قوی سے بے دبلنے کے الگ کیا جائے پھر نہین لپٹتا ہو اکثر یہ تعب سے پیدا ہوتا ہو اور بعض چیزون سے مثل سیسے وغیرہ کے تحلل ہوجاتا ہو جنس اورام بلغمیہ کی دو قسمون کیطرف تقسیم پاتی ہو - ورم رخو - اور سلع لینہ - اور ان دونون مین اسطرح پر تمیز ہوتی ہو کہ سلع غلافون کے اندر متمیز ہوتا ہو اور اس سے جدا ہوتا ہو - اور ورم رخو ملا ہوا ہوتا ہو غلاف سے جدا نہین ہوتا ہو - اکثر جانتے ہین جو ورم ہوتے ہین بلغمی

HAKEEM SHOUKAT ALI

رہتے ہین یہانتک کہ اورام حارہ بھی جاڑون مین سپید رنگ ہوتے ہین **اور یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ اورام بلغمیہ مین بسبب رقت اور غلظت اور نرمی کے اختلاف ہوا ہونا ہی چنانچہ بعض ورام بلغمی مشابہ ورم سوداوی کے ہوتے ہین اور کبھی مشابہ اورام ریحی کے اور کبھی شبیہ ورم مائی کے اکثر نزول بلغم رقیق کا نوازل مین اندرون لیف اعصاب کے ہوتا ہو یہانتک کہ نیچے کے عضلات حنجرہ مین بلکہ اسسے بھی نیچے تک پہونچ جاتا ہے اورام مائی جیسے استسقاء اور قیلہ مائی اور وہ ورم جو قحف مین مائیت سے عارض ہوتا ہو اور مثل ورام کے اورام ریحی کی بھی دو قسمین ہین۔ تہبج۔ اور نفخہ۔ ان دونون مین دو طرح کا فرق ہے۔ قوام۔ اور مخالطت۔ بیان تفصیلی اسکا یہ ہے کہ ریح تہبج مین جوہر عضو سے مختلط اور آمیختہ ہوتی ہو اور نفخہ مین ریح مجتمع اور متحد ہوتی ہو اور جوہر عضو سے مختلط نہین ہوتی۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ تہبج مین حس نرمی دریافت کرتی ہو اور دبانے سے دب جاتا ہو اور نفخہ مین دبانے کی مقاومت زیادہ اور کم ہوتی ہو۔ بثور کی قسمین بھی شمار مین اقسام اورام کے ہین بعض بثور فقط دموی ہوتے ہین مثل جدری کے۔ اور ایک قسم صفراوی محض ہوتی ہے جیسے شری صفراوی یعنے پتی۔ اور بثور جاورسیہ۔ اور مرکب مادہ سے بھی ہوتے ہین جیسے حصبہ اور نملہ اور مسامیر جو مثل کیل کے دراز ہوتے ہین اور جرب یعنے خارش اور ثالیل یعنے مسہ وغیر ذلک۔ اور کبھی بثور مائی بھی ہوتی ہین مثل نفاطات کے اور ریحی بھی ہوتے ہین مثل نفخات کے ناظر اس کتاب کا تفصیل کل اورام اور بثور کی کتاب چہارم مین بخوبی دریافت کرے گا اور اس جگہ جو مناسب ان کے ہے شرح وبسط سے لکھا جائیگا۔

فصل چھٹی ان امور کے بیان مین جو امراض کے ساتھ شمار کیے جاتے ہین بہت ایسے امور ہین جو امراض سے خارج ہین اور انکا شمار امراض مین ہوتا ہی یہ وہ چیزین ہین جو زینت مین داخل ہین **ایک** ان مین سے بالون کی زینت مین داخل ہے۔ **دوسرے** رنگ کی زینت مین داخل ہو **تیسرے** رائحہ مین داخل ہو **چوتھے** سحنہ مین یعنے بدن کے داخل ہو قسم امراض شعر کے یہ ہین تناثر یعنے پراگندہ ہونا بالون کا اور تمرط یعنے گر جانا بالون کا اور قصر یعنے چھوٹا ہونا اور قلت یعنے کم ہونا اور انشقاق یعنے پھٹ جانا اور رقت یعنے باریک ہونا اور غلظ یعنے موٹا ہونا اور افراط جعودت یعنے بہت پیچیدہ ہونا اور افراط سبوطت یعنے زیادہ سیدھا ہونا اور شیب یعنے سپید ہونا رنگ کا بدل جانا کسی طرح کا ہو اور کیسی آفت اسمین پیدا ہو چار قسمون مین داخل ہو **پہلی قسم** رنگ کا بدل جانا سوء مزاج مادی سے مثل یرقان کے۔ یا سوء مزاج بلا مادہ کے جیسے جمعیت یعنے چہرے کا رنگ ہو جانا جو بوجہ برودت زائد کے عارض ہوتا ہو یا زردی جو منتشر بوجہ سوء مزاج حار مفرط کے عارض ہوتی ہے **دوسری قسم** رنگ کے بدلنے کے اسباب خارجی سے ہوتی ہو جیسے حرارت آفتاب کی اور برودت اور ہوا رنگ کو جلا دیتی ہو **تیسری قسم** تغیر لون کی پیدا ہوتی ہے بسبب پھیل جانے ایسے اجسام کے جلد پر جو حائل رنگ کی ہو کیونکہ ان اجسام کا رنگ مخالف جلد کے ہوتا ہو جیسے بہق اسود یا نقطے پڑ جانے جلد پر جنکا رنگ مخالف جلد کے ہو جیسے خیلان اور نمش مین ہوتا ہو **چوتھی قسم** تغیر رنگ کا بوجہ عارضی کے ہوتا ہو جیسے التیام تفرق اتصال جدی کا ہو کہ بعد بھر جانے کے زخمون کے نشان کا رنگ مخالف جلد کے باقی رہتا ہو یا قروح خبیثہ جلد کو پھلا دین آفات بو کی جیسے صنان یعنے گندگی بغل کی یا اور قسم کی بدبو جو بدن مین پیدا ہوتی ہو آفات سحنہ یعنے بدن کے دو ہین یا ہزال مفرط یعنے زیادہ لاغری یا سمن مفرط یعنے زیادہ فربہی

فصل ساتوین اوقات امراض کے بیان مین اکثر امراض کے واسطے چار اوقات مقرر ہین۔ ابتدا۔ تزید۔ انتہا۔ انحطاط۔ ان چارون اوقات سے جو زمانہ خارج ہو وہ اوقات صحت مین داخل ہی ہماری مراد وقت ابتدا اور انتہا سے وہ دو طرفین اور کنارے زمانے کے نہین ہین کہ جنمین حال مرض کا کچھ ظاہر ہو بلکہ ہر ایک ابتدا اور انتہا کے واسطے ایک زمانہ محسوس ہو جسکا ایک حکم مخصوص ہو۔ وقت ابتدا کا وہ زمانہ ہو جسمین ظہور مرض کا ہوتا ہو اور اسکے حالات مین تشابہ اور یکرنگی ہوتی ہو کہ زیادتی مرض کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوتی۔ اور وقت تزید کا وہ زمانہ ہے جسمیں شدت مرض کی وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی جاتی ہے اور وقت انتہا کا وہ ہے جسمیں مرض کے جمیع اجزا حالت واحدہ پر ٹھہر جاتے ہیں اور اسکے اعراض یکساں رہتے ہیں۔ اور انحطاط کا وہ زمانہ ہے جس میں نقصان مرض کا ظاہر ہوتا ہے اور جسقدر امعان نظر کیجائے کمی مرض ظاہر تر ہوگی یہ چاروں اوقات کبھی بحسب مرض کے اول سے آخر تک اسکی نوبتوں میں پہلے ہوتے ہیں انکو اوقات کلیہ کہتے ہیں۔ اور کبھی ہر ایک نوبت کے اوقات اربعہ دیکھے جاتے ہیں انکو اوقات جزئیہ کہتے ہیں

فصل آٹھوین

تمامی قول احوال امراض مین

امراض کا نام کئی وجہوں سے رکھا جاتا ہے کبھی بنظر اس عضو کے جو حامل مرض ہے نام بیماری کا لیا جاتا ہے جیسے ذات الجنب و ذات الریہ۔ کبھی عرض غالب یا اعراض مرض سے نام رکھا جاتا ہے جیسے صرع کا اسکے معنے گر پڑنے کے ہیں چونکہ صرع میں بوقت دورے کے آدمی کو گر پڑنا لازم ہے لہذا اس مرض کا نام یہی رکھا گیا۔ کبھی سبب مرض سے اس مرض کا نام لیتے ہیں جیسے ہم کہتے ہیں کہ مرض سوداوی۔ کبھی بوجہ تشبیہ کے جیسے داء الاسد و داء الفیل۔ کبھی مرض کا نام اس شخص کی طرف منسوب ہوتا ہے جسے پہلے یہ مرض لاحق ہوا ہو جیسے قرحہ طیلافیہ ایک مرد کی طرف منسوب ہے جسکا طیلافس نام تھا۔ کبھی کسی شہر کی طرف مرض کا نام نسبت دیا جاتا ہے جس شہر میں وہ مرض ہوا تھا جیسے قروح بلخیہ۔ اور کبھی مرض کا نام اس شخص کے نام پر ہوتا ہے جو اسکا علاج خوب کرتا تھا اور کر دینے میں مشہور تھا جیسے قرحہ جیرونیہ۔ کبھی مرض کا نام جوہر ذاتی کے مطابق ہوتا ہے جیسے حمی و ورم جالینوس نے کہا ہے امراض یا ظاہری ہوتے ہیں کہ ان کی شناخت حس کرتی ہے یا باطنی ہوتے ہیں کہ انپر آگاہ ہونا آسان ہوتا ہے جیسے درد معدہ اور درد ریہ یا ایسے امراض باطنیہ ہیں کہ انپر آگاہی دشوار ہوتی ہے جیسے وہ آفات کہ جگر میں عارض ہوں یا مجاری ریہ میں۔ یا کسی طرح ادراک ان امراض کا نہو مگر تخمیناً جیسے وہ آفتیں جو مجاری بول کو عارض ہوتی ہیں۔ امراض کبھی خاص ہوتے ہیں اور کبھی بشرکت دوسرے عضو سے اپنے مرض میں۔ یا اس جہت سے ہوتی ہے کہ وہ دونوں براہ طبیعت متواصل اور ملے ہوئے ہوتے ہیں کہ چند آلات کے ذریعہ سے ان دونوں میں اتصال ہوتا ہے جیسے دماغ اور معدہ ان دونوں میں بذریعہ ایک پٹھہ کے اتصال ہوتا ہے یعنے پٹھہ جو حجاب بطن تک دماغ سے اترا ہے جسکا ذکر فصل دوسری تعلیم تیسری فن اول میں ہو چکا ہے یا رحم اور پستان ان دونوں میں بذریعہ اوردہ کے اتصال ہوتا ہے۔ یا اس جہت سے کہ ایک ان دونوں عضو کا عین راہ اور گذرگاہ مادہ کا ہے طرف دوسرے عضو کے جیسے اربیتین واسطے ورم ساق کے ہوتا ہے۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونوں قریب قریب ہیں جیسے رقبہ اور دماغ کہ ہر ایک دوسرے کے مرض میں شرکت رکھتا ہے خصوصاً جبوقت قریب کا عضو ضعیف ہو کہ وہ فضول مادی کو اپنے قریب سے قبول کرتا ہے جیسے ابط واسطے قلب کے۔ یا اس جہت سے ایک ان میں کا مبدء اور اصل واسطے فعل عضو ثانی کے ہے جیسے حجاب واسطے ریہ کے تنفس میں یا اس وجہ سے کہ ایک عضو خادم ہے واسطے دوسرے عضو کے جیسے عصب واسطے دماغ کے۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونوں بذریعہ کسی تیسرے عضو کے شرکت رکھتے ہیں جیسے دماغ گردے سے اس وجہ سے شرکت رکھتا ہے کہ یہ دونوں جگر سے شرکت رکھتے ہیں کبھی شرکت میں عود بھی ہوتا ہے یعنے جو ضرر کسی عضو کو بشرکت دوسرے عضو کے پہونچے اس دوسرے کے مثل اسی ضرر کے دوبارہ پہلے عضو کو پہونچتا ہے جیسے دماغ اگر متاذی ہو تو معدہ اس الم میں اسکا شریک ہوتا ہے اور ضعف ہضم معدہ میں پیدا ہوتا ہے تب معدہ سے بخارات ردی اور غذاے غیر منہضم دماغ تک جاتی ہے اس جہت سے الم دماغ کا اور زیادہ بڑھ جاتا ہے اور مشارکت بطور دوام خواہ بطور دورہ بنا بر احکام اصل کے جاری ہوتی ہے یعنے اصل عضو جسکی شرکت سے دوسرے عضو کو اذیت پہونچتی ہے اگر اسکو اذیت دائمی ہے تو فرع کو بھی اذیت دائمی ہوگی اور اگر اصل کو اذیت دوری ہے تو اسکو بھی دوری ہوگی۔ مراتب بدن کے درمیان صحت اور مرض

HAKEEM SHOUKAT ALI

چھ ہیں **ایک مرتبہ یہ ہے** کہ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو **دوسرا مرتبہ یہ ہے** کہ منتہائے درجہ صحت سے کم ہو **تیسرا مرتبہ یہ ہے** کہ بدن نہ صحیح ہو اور نہ مریض جیسا کہ حالت ثالثہ کے بیان میں گذرا **چوتھا مرتبہ یہ ہے** کہ بدن غیر صحیح قابل مرض کا جلد ہو **پانچواں مرتبہ یہ ہے** کہ بدن مریض اندک بیمار ہو **چھٹا مرتبہ یہ ہے** کہ نہایت درجہ مرض پر ہو۔ جو مرض ہے یا مسلم ہے یا غیر مسلم مسلم وہ مرض ہے کہ جسکے معالجہ کو کوئی مانع اور عائق جیسا چاہیئے نہو۔ اور غیر مسلم وہ ہے کہ اسکے ہمراہ معالجہ کا ایک عائق بھی موجود ہو کہ اسکے معالجہ میں تدبیر صاحب کی رخصت نہ دے جیسے درد سر کہ اسکے ساتھ نزلہ بھی ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو مرض مناسب مزاج اور سن اور فصل کے ہو اسمیں اندیشہ ہلاک کمتر ہے نسبت اس مرض کی جو غیر مناسب ہو اور ایسا مرض غیر مناسب بدون سبب عظیم کے پیدا نہیں ہوتا اور **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زوال امراض ہر فصل کی امید واری اس فصل کی ضد میں کی جاتی ہے جیسے امراض فصل کی صحت فصل صیف میں یا امراض ربیع کی صحت فصل خریف میں ہوتی ہے۔ **اور یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بعض امراض دوسرے امراض کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں اور بعد انتقال کے وہ خود دفع ہو جاتے ہیں اور اس دوسرے مرض سے ان کی خیریت حاصل ہوتی ہے گویا ایک مرض دوسرے مرض کے لیے ذریعہ شفا ہوتا ہے جیسے ربع صرع سے نجات دیتی ہے یا نقرس اور دوالی اور اوجاع مفاصل اور جرب اور حکہ اور بثور اور تشنج سے بذریعہ ربع کے شفا حاصل ہوتی ہے یا ذرب سے اور ذات الجنب زلق الامعاء سے۔ اور اسی طرح کھل جانا رگ مقعد کا ہر مرض سوداوی اور وجع الورک اور درد گردہ اور وجع رحم سے نجات دیتا ہے کبھی انتقال مرض کا دوسرے مرض کی طرف اسطرح پر ہوتا ہے کہ شدت اور آفت بڑھ جاتی ہے جیسے انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف یا قرانیطس کا لیثرغس کیطرف۔ بعض امراض متعدی اور ساری ہیں جیسے جرب اور جذام اور قروح عفنہ و حمائے وبائی اور جدری اور خصوصاً جبوقت مساکن تنگ ہوں اور اسیطرح اگر شخص قریب اسفل ریح میں ہو یا جیسے رمد کہ یہ بھی دوسرے کو لگ جاتا ہے خصوصاً جو شخص کسی کے آشوب چشم کو بغور دیکھے اور جیسے بیماری ضرس کی کہ محض تصور ترش چیز کا دانتوں کو ایذا دیتا ہے اور بعضے سل و دق کہ یہ بھی امراض متعدیہ سے ہیں۔ بعض امراض بوراثت نسل میں جاری ہوتے ہیں جیسے برص و قرع طبعی اور نقرس و سل اور جذام بعض امراض جنسی ہوتے ہیں کہ ایک قبیلہ و قوم یا ایک صنف کے باشندوں سے خاص ہوتے ہیں خواہ انہیں زیادہ پیدا ہوتے ہیں **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ ضعف اعضا کا تابع سوء مزاج کے ہوتا ہے یا تخلل بنیہ یعنے ڈھیلے ہونے بدن کے **تعلیم دوسری** میں دو جملے ہیں **جملہ پہلا ان چیزوں کے بیان میں جو اسباب عام سے پیدا ہوتے ہیں** اور اسمیں تین فصلیں ہیں **فصل پہلی میں اسباب کا بیان بطور کلی کیا جاتا ہے** اسباب تینوں حالات بدن انسان کے یعنے صحت و مرض و حالت ثالثہ کے تین قسم پر ہیں سابقہ یا بادیہ و اصلہ سابقہ اور واصلہ میں اسبات کی شرکت ہے کہ یہ دونوں امور بدنی ہوتے ہیں یعنے خلطی یا مزاجی یا ترکیبی ہوتے ہیں۔ اسباب بادیہ وہ چیزیں ہیں کہ جوہر بدن انسان سے خارج ہوں یا وہ چیزیں ہیں آثار اجسام خارجہ کی ہوں جیسے مارنے سے کوئی اثر بدن انسان کو پہونچے یا حرارت جو سے بدن انسان کو گرمی پہونچے خواہ طعام حار یا بار بدن انسان پر وارد ہو۔ یا وہ اثر نفس ناطقہ سے بدن کو پہونچے اسلیئے کہ نفس ناطقہ سوائے بدن کے ایک دوسری چیز ہے وہ اثر نفس ناطقہ کا جیسے بروقت غضب اور خوف کے بدن انسان کو پہونچتا ہے یا بروقت رنج اور خوشی کے۔ اسباب سابقہ اور بادیہ میں اسبات کی شرکت ہے کہ بیشتر درمیان ان دونوں کے اور درمیان حالات ثلاثہ بدن انسان کے ایک واسطہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اسباب بادیہ اور واصلہ میں اسبات کی شرکت ہے کہ ان دونوں میں اور درمیان حالات ثلثہ کے کبھی واسطہ نہیں ہوتا۔ مگر اسباب سابقہ کا فرق اسباب واصلہ سے اس طرح پر ہے کہ اسباب سابقہ کے قریب کوئی حالت نہیں ہوتی بلکہ ان دونوں کے درمیان میں چند اسباب ہوتے ہیں جو نزدیک تر

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس حالت کے ہونے میں جو بوقت اسباب سابقہ کے تھی۔ اور اسباب سابقہ اسباب بادیہ سے اسبات میں فرق رکھتے ہیں کہ جو اسباب سابقہ بدنی ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک فرق ہے کہ اسباب سابقہ اور حالت کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہے اور اسباب بادیہ میں یہ بات واجب نہیں اسباب واصلہ کا فرق اسباب بادیہ سے اس امر میں ہے کہ اسباب واصلہ بدنی اور داخل بدن کے امور ہوتے ہیں اور اسباب بادیہ خارج از بدن ہیں دوسرا فرق اسباب واصلہ اور اسباب بادیہ میں یہ ہے کہ اسباب واصلہ اور تغیر حال مریض کے درمیان میں کوئی واسطہ ہرگز نہیں ہوتا ہے اور اسباب بادیہ اور حالت مریض میں کبھی واسطہ بھی ہو جاتا ہے چنانچہ ابھی اسکی مثال چوٹ لگنے کی چند روز کے بعد ورم پیدا ہونے سے دیکھی، بلکہ واسطہ کا ہونا اور نہ ہونا دونوں بہ نسبت اسباب بادیہ کے ممکن ہیں۔ اسباب سابقہ چند امور بدنی ہیں خلط کی وجہ سے پیدا ہوں یا مزاج خاص یا ترکیب خاص انکا باعث ہو کہ کسی حالت اور تغیر کو پیدا کرتے ہیں اور اس حالت کے پیدا کرنے میں اسباب سابقہ کی تاثیر یا اس سے نجات ہوتی ہے یعنے ضرور ہوتی ہے اور اپنی تاثیر کو یہ اسباب روک نہیں سکتے جیسے آگ اپنی احراق کے روکنے پر قادر نہیں ہے دوسری یہ بات ہے کہ یہ اسباب اولا در بلا واسطہ موثر اس تغیر میں نہیں ہوتے بلکہ خلط یا مزاج وغیرہ کے واسطے سے انکی تاثیر ہوتی ہے۔ اسباب واصلہ وہ امور بدنی ہیں جو احوال اور تغیرات بدنی میں واسطہ تاثیر اولی اور ایجابی یعنے بے اختیاری کرتے ہیں۔ اسباب بادیہ چند امور بدنی ہیں کہ خارج از بدن ہوتے ہیں مگر تغیرات بدن میں کبھی بلا واسطہ اور کبھی بواسطہ پیدا کرتے ہیں مگر انکی تاثیر بھی غیر اختیاری ہوتی ہے کہ اپنی تاثیر کے رد کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہیں **مثال اسباب سابقہ کی** مرض مزاجی میں جیسے امتلاء مادہ سبب سابق ہے تپ کے لیے۔ یا مرض ترکیبی مثلاً نزول الماء کا امتلاء اور عیہ چشم سبب سابق ہے **مثال اسباب واصلہ کی** جیسے عفونت اخلاط سبب واصل ہے حمی کے واسطے یا رطوبت سائلہ جو اتر کر ثقبہ یعنے سوراخ عنبیہ تک آتی ہے سبب واصل ہے سدہ کی اور سدہ سبب عمی اور نابینائی کا ہو جاتا ہے (مترجم) سدہ سبب نابینائی کا ہونا فقط بیان واقع ہے مثال سبب واصل کی فقط رطوبت سائلہ پر تمام ہو گئی **مثال اسباب بادیہ کی** گرمی آفتاب کی خواہ حرکت شدیدہ یا غم کا پیدا ہونا یا بیداری بیش از حد کا عارض ہونا یا کسی گرم چیز کا پینا یا کھانا جیسے لہسن کا استعمال کہ یہ ہر ایک شے سبب خارجی تپ کے پیدا ہو جانے کی ہے۔ ہر ایک سبب اسباب مذکورہ سے یا فقط اسباب بادیہ سے اسکا سبب ہو کر اثر کرنا کبھی تو بالذات ہوتا ہے یعنے اپنی تاثیر میں وہ سبب محتاج کسی اور شے کا نہیں ہوتا جیسے مرچ سیاہ کہ خود ہی بالذات تسخین پیدا کرتی ہے یا افیون کہ بذات خود تبرید کا اثر پیدا کرتی ہے۔ اور کبھی اثر کرنا بالعرض ہوتا ہے جیسے آب سرد جب گرمی پیدا کرے چنانچہ اکثر حوض وغیرہ کے سرد پانی سے نہانے میں حرارت پیدا ہوتی ہے پس یہ اثر ٹھنڈے پانی میں بوجہ احتقان حرارت باطنی کے پیدا ہوتا ہے اور حقن حرارت کی وجہ یہ ہے کہ آب سرد سے تکثف مسامات بدنی ہوتی ہے اور باہر کو حرارت خارج نہیں ہوتی لہذا حرارت اور گرمی پیدا ہو جاتی ہے یا گرم پانی سے برودت پیدا ہونا کہ یہ بھی بالعرض ہے اسلیے کہ تبرید کا اثر آب گرم سے بوجہ تحلیل کے ظاہر ہوتا ہے۔ یا سقمونیا جو حار ہے اور بعد اسہال خلط صفرا کے برودت کرتی ہے اسکی وجہ بھی ہے کہ خلط حار کے اخراج سے بالعرض برودت پیدا ہوتی ہے ہر ایک سبب خارجی اسباب بادیہ کو ہمیشہ یہ قوت نہیں ہے کہ پہونچنے کے ساتھ بدن میں اپنا اثر ذاتی یا عرضی کرنے لگے بلکہ کبھی اثر کرتے ہیں انھیں اسباب کو بدن تک پہونچنے کے ساتھ اور بھی چند امور کی حاجت ہوتی ہے اور وہ شروط منحصر تین امور میں ہیں (۱) قوت فاعلہ کی تاثیر کا قوی ہونا (۲) جسپر یہ سبب موثر ہوگا اس میں بدن کا اس تاثیر سے منفعل ہونا کہ اسکے اثر کو قبول کر سکے (۳) ایسے سبب کا بدن سے متصل ہونا اور اسپر وارد ہونا اور اتنی دیر تک سبب کا اپنے وصف پر اور بدن کا اپنی صفت پر باقی رہنا کہ اثر ہو سکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اکثر چیزیں اسباب بادیہ سے جنکی تاثیر ابدان میں نہیں ہوتی اسکی وجہ بیشتر یہی ہے کہ ان شروط میں سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہے لہذا بالکل اثر نہیں ہوتا۔ اور کبھی باوجود اجتماع شرائط کے بھی ظہور اثر میں انھیں اسباب کی کمی اور بیشی کا اختلاف واقع ہوتا ہے اور بیشتر اسوجہ سے سبب واحد چند ابدان میں مختلف امراض کو پیدا کرتا ہو یا اوقات مختلفہ میں امراض چند پیدا کرتا ہے۔ کبھی اختلاف تاثیر کسی سبب کے بدن قوی اور بدن ضعیف کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور کبھی کمی بیشی اثر کی بدن شدید الحس اور ضعیف الحس میں مختلف طور پر ہوتی ہو۔ انھیں اسباب میں بعض اسباب مختلف ہوتے ہیں اور بعض اسباب غیر مختلف ہوتے ہیں مختلف اس سبب کو کہتے ہیں کہ اگرچہ وہ سبب بدن سے جدا ہوجاوے مگر پھر بھی اپنے اثر کو چھوڑ جاوے اور غیر مختلف وہ سبب ہو کہ ادھر وہ بدن سے جدا ہوا اسکا اثر بھی ساتھ ہی مفقود ہوگیا۔ ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جتنے اسباب ایسے ہیں کہ انسے احوال بدنی میں تغیر پیدا ہوتا ہے یا ایسے اسباب ہیں کہ احوال بدن کے بحال خود حفاظت کرتے ہیں وہ دونوں قسم کے اسباب یا تو ضروری ہیں۔ کہ آدمی کو کسی طرح ان سے گریز نہیں ہوسکتا جبتک انسان کی حیات باقی ہے اور بعض اسباب انھیں سے غیر ضروری بھی ہیں ضروری اسباب کے چھ اجناس ہیں (۱) جنس ہوا جو آدمی کے بدن سے محیط ہو (۲) جنس کھانے پینے کی چیزیں (۳) جنس آدمی کے بدن کا سکون یعنے ٹھہرنا اور حرکت کرنا (۴) جنس حرکات نفسانی اور غیر بدنی جیسے غم اور سرور وغیرہ (۵) جنس نوم و یقظہ یعنے خواب اور بیداری (۶) جنس استفراغ اور احتباس یعنے بدن سے کسی چیز کا نکلنا یا خارج ہونا اور کسی چیز کا پیدا ہونا اور نہ نکلنا۔ اب پہلے ہم جنس ہوا کا بیان کرتے ہیں جو ان ستہ ضروریہ ہے

فصل دوسری جملہ اولیٰ کے فصول سے اس ہوا کی تاثیر کے بیان میں

جو بدن سے ملی ہو اور بدن کو احاطہ کیے ہوئے ہو۔ یہ ہوا ہمارے عناصر اربعہ بدنی کی ایک عنصر بھی ہے اور ہماری ارواح کے لیے یہی عنصر ہے اور باوصف عنصر ہونے کے اس ہوا سے ہماری ارواح کو مدد بھی پہونچتی رہتی ہے اور اصلاح ارواح کی علت بھی ہو بلکہ ابدان کو بھی ہوا سے مدد پہونچتی ہو اور اصلاح بھی کرتی ہے۔ ہوا کا مصلح ارواح ہونا فقط اسی طرح کا نہیں ہے جیسے ایک عنصر دوسرے کی اصلاح کرتا ہو بلکہ ہوا کی اصلاح بہ نسبت ارواح کے ایسی ہو جیسے کہ فاعل اپنے منفعل میں اثر کرتا ہے وہ فاعل جو تعدیل کسی شے میں پیدا کرے۔ اوپر کے فصول میں ہم بیان کرچکے کہ روح سے مراد کیا ہو وہی جوہر جو بخارات اخلاط سے پیدا ہوتا ہو اور ہم یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ اس فن طب میں لفظ روح سے ہم ان معنوں کو قصد نہیں کرتے جو فلاسفہ کی اصطلاح ہو کہ وہ لوگ روح سے نفس ناطقہ مراد لیتے ہیں جو انکی راے میں جوہر مجرد ہو (مترجم) یہ دفع دخل ہے کہ ایسا نہو کوئی خیال کرے کہ روح یعنے نفس ناطقہ جو غیر جسمانی ہو اسکی تعدیل ہوا سے جسمانی کیا کرے گی ورنہ وہ بھی جسمانی ہوجائیگی (متن) جو تعدیل ہوا کے ذریعہ سے ہماری ارواح مذکورہ تک صادر ہوتی ہو اسکے تمام ہونے میں دو فعل پیدا ہوتے ہیں (۱) ترویح (۲) تنقیہ ترویح سے کیا فائدہ ہوتا ہو کہ جس وقت روح کا مزاج گرم ہوجاوے اور بافراط اس روح میں اکثر بوجہ احتقان کے حرارت پیدا ہو یا گاہ بیگاہ کبھی اور وجہ سے روح گرم ہوجائے اس گرمی کے اعتدال پر لانے کے واسطے ہواے مذکور سے مدد پہونچتی ہو اور تعدیل ارواح سے مراد ہماری تعدیل اضافی ہو نہ حقیقی چنانچہ اوپر اسکا بیان اچھی طرح ہوچکا ہو۔ یہ تعدیل روح کو بذریعہ ہوا کے استنشاق ریہ کی وجہ سے ہوتی ہو یعنے بھیپھڑہ اُن مسامات منافس نبض سے جو متصل شرائین کے ہیں ہوا کو اندر کھینچتا ہے اور چھوٹی چھوٹی رگوں کے منھ جیسے نبض ہوا کو لیکر وہاں تک پہونچاتی ہو۔ جو ہوا ہمارے بدن کے محیط ہو چونکہ اسکا مزاج بہ نسبت ہماری روح کے اصل اور غریزی مزاج کے بارد ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

حالانکہ ہماری روح کا مزاج عزیزی معتدل ہے مائل بحرارت پھر جب ہماری روح میں حرارت بوجہ احتقان کے پیدا ہوا اس کی حرارت اور
گرمی سے تو ہوائے محیط بدرجہ ہا سرد ہوگی پس جب اس روح گرم تک ہوا بارد پہونچتی ہے یا اس ہوا کا صدمہ خواہ پہنچ روح گرم کو
لگتا ہے اور بعد پہونچنے ہوا منتشق کے اور روح میں اختلاط اور آمیزش بہ گرمجوشی پیدا ہوتی ہے اسکے ذریعہ سے دو فائدہ حاصل ہوتے
ہیں (۱) یہ ہوائے سرد روح گرم کو اس ضرر سے منع کرتی ہے کہ وہ روح متحیل طرف ناریت کے ہوجا سکے کیونکہ اگر وہ روح گرم بوجہ
حرارت احتقانی کے متحیل ناریت کی طرف ہوتی آخر کار میں روح کو ایسا سوء مزاج بوجہ افراط حرارت کے عارض ہوتا کہ جو استعداد قبول
تاثیر نفسانی کی یعنے قبول حس و حرکت کی اس روح میں ہے وہ استعداد برطرف ہوجاتی اور اسی استعداد کے ذریعہ سے روح سبب حیات
ہے پس وہ بھی نہ رہتی یعنے حس و حرکت کا بھی بطلان ہوجاتا اور حیات بھی جاتی رہتی دوسرا ضرر یہ ہوتا کہ اگر ہوائے بارد روح گرم تک
نہ پہونچتی حرارت مفرط نفس جوہر روح بخاری جو رطب اور سیال ہے بذریعہ تحلل کے فنا کردیتی ہے اور جب ہوائے بارد بذریعہ
استنشاق کے پہونچ گئی دونوں ضرر سے بھی حفاظت ہوگئی اور تعدیل بھی حاصل ہوئی یہاں سے معلوم ہوا کہ ہر نفس کہ فرو میرود
ممد حیات ست (۲) فائدہ تنقیہ کا ہے تنقیہ اس طرح پر حاصل ہوتا ہے کہ جو ہوائے سرد اندر کھنچکر جاتی ہے جب الٹی سانس لیکر ہوائے اندرونی
باہر نکلتی ہے اسکے ہمراہ قوت ممیزہ اس بخار دخانی کو بھی باہر نکالکر پھینک دیتی ہے جو بخار بمنزلہ فضلہ روح کے ہوتا ہے یعنے جس بخار دخانی کو
فضلہ اور زائد ہونے میں طرف روح کے وہ نسبت ہے جیسے اور فضول بدنی مثل بول و براز وغیرہ طرف بدن کے ہے اور جسطرح ان فضول
کے تنقیہ سے بدن کو تفریح حاصل ہوتی ہے ویسے ہی ان بخار دخانی کے اخراج سے روح کو تفریح پیدا ہوتی ہے اور یہاں سے بخوبی
معلوم ہوا کہ چون برمی آید مفرح ذات تعدیل تو اسوقت حاصل ہوتی ہے جب ہوا اندر کھنچکر روح پر وارد ہوتی ہے یعنے جس وقت
ریہ استنشاق ہوا کرتا ہے اور تنقیہ اسوقت ہوتا ہے جب الٹی سانس ہم لیتے ہیں اور اندر کی ہوا کو باہر نکال کر دور کرتے ہیں اس ہوا
کو اندر سے باہر نکال ڈالنے کی ضرورت یہ ہے کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کھینچ لیجاتے ہیں اسکی احتیاج ہمکو تعدیل روح گرم کیواسطے
ہے پس لازم ہے کہ ہماری سانس سے کھینچ کر وہی ہوا اندر جائے جو سرد ہو اور اسکی سردی اسی وقت تک باقی رہنا درکار ہے جب تک
وہ روح سے جا ملتی ہے اور بعد آمیزش روح کے چونکہ روح گرم سرد ہوا کو کسیقدر گرم بھی کردیتی ہے جس طرح ہوائے سرد روح کی حرارت
مفرط کو حد اعتدال پر پہونچاتی ہے اور پھر جب ہوائے بیرونی دیر تک ٹھہری چونکہ اسکی مقدار بہ نسبت مقدار روح کے کم ہے
تو لا محالہ اس میں بھی حرارت مفرط پیدا ہوجاتی ہے اب اسوقت اسکا فائدہ یعنے تعدیل روح بالکل برطرف اور زائل ہوجاتا ہے
تو یہی بہتر ہے کہ یہ ہوا نکال ڈالی جائے اور بالعوض اسکے ٹھنڈی ہوا اور پہونچائی جائے اور مکرر اسی طرح تنفس لینے اور
الٹی سانس سے گرم ہوا کے نکال دینے میں تعدیل کا فائدہ پورا پورا حاصل ہوگا پس اس ہوا کا نکال دینا اور جدید ہوا کا بار بار داخل
کرنا دو وجہوں سے ضرور ہوا ایک تو یہ کہ جب ہوا اندر کی نکلے گی خلا پیدا ہوگا لہذا اسکے قائم مقام کوئی اور شئے چاہیے
پس ہوائے جدید باہر سے جاتی ہے اور اسکے قائم مقام ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گرم ہوکر نکلے گی اس کے
ہمراہ فضول دخانی بھی جو روح میں ہوتی ہیں وہ بھی نکل جائینگی یہی ہوا جو ہمارے بدن کے گرد ہے جب تک معتدل ہے اور
صاف بھی ہے کہ اسمیں اور کوئی چیز ایسی نہ ملے جسکا مزاج روح کے مزاج کے منافی ہو اس زمانہ اعتدال تک اسکا فعل یہ
ہے کہ ہمارے بدن میں صحت پیدا کرتی ہے اور ہماری صحت بدنی کی حفاظت کرتی ہے اور جب یہی ہوا اس اعتدال سے متغیر

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو کر غیر معتدل اور خراب ہو جاتی ہو اسی ہوا سے امراض بدنی پیدا ہوتے ہین اور جبتک رہیگی اُس خرابی سے جو مرض پیدا ہوا ہے اسکی بقا پر بھی معین رہتی ہو اسی ہوا کے لیے تین قسم کے تغیرات عارض ہوتے ہین (۱) تغیرات طبعی (۲) تغیرات غیر طبعی (۳) وہ تغیرات جو مجری طبعی سے خارج بھی ہین اور طبیعت کے خلاف بھی ہین۔ تغیرات طبعی ہوا یہی تغیرات فصول اربعہ کے ہین اس لیے کہ ہر ایک فصل مین ہوا کا ایک مزاج خاص پیدا ہوتا ہو

فصل تیسری

طبائع فصول کا بیان

یہ چار فصلیں جو منجمین کے حساب سے سال بھر مین شمار کی جاتی ہین اطبا کی اصطلاح مین دو فصلیں ان کی مبائن ہین کیونکہ منجمین کی اصطلاح مین ابتداے سال فصل ربیع سے ہوتی ہو اور فلک البروج کے دائرہ کے چار ٹکڑے فرض کرکے ہر حصہ کے شروع پر آفتاب کا پہونچنا بس اسیوقت سے نئی فصل شروع ہوجاتی ہو۔ اور اطبا کے نزدیک ربیع کا زمانہ جب ہو کہ اکثر بلاد معتدلہ مین نہ اتنی سردی ہو کہ بہت سے اوڑھنے کی حاجت ہو اور نہ اتنی گرمی ہو کہ پنکھے سے ہوا دینے کی حاجت ہو گرمی سردی مین تو یہ حال ہوا اور اسکے علاوہ درختوں کے پت جھاڑ ہو کر کونپل پھوٹنے کا وہی زمانہ ہو اور ربیع کا زمانہ اطبا کے نزدیک اتنے دنوں تک رہتا ہے کہ آفتاب اول نقطہ حمل سے نصف برج ثور تک پہونچ جاے یعنے ۲۶ روز سے کچھ زیادہ یا آنکہ تحویل حمل سے کسی قدر پہلے خواہ کسی قدر بعد ربیع طبعی شروع ہوتی ہو اور نصف ثور تک رہتی ہو۔ اور فصل خریف طبعی ہمارے ملکوں مین مثل پنجاب وغیرہ جب ہوتی ہو کہ آفتاب اس مقام کے مقابلہ مین آ ے جہان سے ربیع شروع ہوتی ہو اور اتنے زمانہ تک رہتی ہو کہ جس زمانہ مین آفتاب منطقۃ البروج کے اس قوس کو طے کر لیگا جو بمقابل قوس ربیع کے ہو اور یہ بھی ممکن ہو کہ فصل خریف ربیع کے جملہ اوصاف مین ضد مقابل ہو کہ اکثر بلاد مین رات کو ابھی سردی اور دن کو بخوبی گرمی پڑتی ہو جیسے کنوار کے مہینے مین ایسا ہی ہوتا ہو اور برگ درختوں کی ابتدا زرد ہونے اور کمھلانے کی خریف سے ہو صیف یعنے فصل گرما اطبا کے نزدیک جبتک گرمی پڑتی رہتی ہو اور شتا یعنے سرما جبتک سوی پڑے اسوقت تک رہتی ہو اور اس بیان سے اچھی طرح معلوم ہوا کہ زمانہ ربیع اور خریف کا اطبا کی راے مین بہت کم ہو بہ نسبت امتداد زمانہ صیف اور شتا کے جاڑہ کی فصل مقابل گرمیوں کے یا اس سے زیادہ خواہ گرمیوں سے کم بھی رہتی ہو جیسا جس کا خاصہ ہے۔ اب اس ساری تقریر سے ایسا معلوم ہوا کہ فصل ربیع تو گویا وہ ہو جس مین پھولوں کی کلیاں اور بے ثمر درختوں کے شگوفے نکلتے ہین اور کونپلیں پھوٹتی ہین اور درختہاے ثمردار مین بور آتا ہو اور خریف وہ زمانہ ہو جس مین درختوں کے پتوں کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے اور پختگی اوراق کی ہو چکتی ہے لہذا پت جھاڑ کی ابتدا ہوتی ہو۔ سوا ان دونوں زمانہ کے اور سال بھر مین جسقدر زمانہ باقی رہا وہ صیف اور شتا کا زمانہ ہوا اب ہم کہتے ہین کہ وہ فصل ربیع جسکو ابھی ہم بیان کر چکے اسکا مزاج معتدل ہو اور یہ بات نہین جیسے بعض لوگون کو گمان فاسد ہو کہ ربیع کا مزاج حار رطب ہو تحقیق اور اثبات اس دعوے کا کما حقہ فن طب مین مناسب نہین فلسفہ طبعی کے حصہ مین اس کی تحقیق کی جاتی ہو طبیب کو اپنے مسلمات مین اسکو مان لینا چاہیے کہ ربیع کا مزاج معتدل ہو فصل صیف کا مزاج گرم خشک ہے اسلیے کہ جرم آفتاب سمت الراس پہ ہوتا ہو اور جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا ہے اسکے پھٹ جانے مین تو ہم اسی امر کا ہوتا ہو کہ یا تو زاویہ انعکاس شعاع سے زاویہ حادہ پیدا ہوتا ہے اور حادہ بھی وہ جو بہت ہی چھوٹا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسا معلوم ہوتا ہو کہ جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا تھا بروقت انعکاس شعاع خط پر اسی شعاع کے پلٹ گیا کہ زاویہ پیدا ہی نہین ہوا تفصیلی بیان زیادتی حرارت کے سبب کا ہو کہ بعض مسقط شعاع شمس یعنے آفتاب کی شعاع کا جس جگہ زمین پر گرتا ہے اسکے مثل وہی ہو جیسے مثال مسقط سہم اسطوانہ کی یا مسقط سہم مخروطہ کی بنسبت ثقل کے ہو اور جسطرح سہم اسطوانہ اور سہم مخروطہ کا نفوذ خاص انکے مرکز ثقیل مین ہوتا ہے اسی طرح گویا سہم شعاع کا نفوذ سہم شعاع مین توہم کیا جاتا ہے۔ اور بعض اوضاع شمسی بنسبت بلاد کے ایسے ہین کہ وہان مسقط شعاع بمنزلہ سطح اور محیط کے یا قریب محیط کے ہوتا ہے اور سہم شعاع شمسی مین سخونت کا زیادہ ہونا اسی وجہ سے ہے کہ تاثیر جرم آفتاب کے جمیع اطراف سے اسی سہم کی طرف متوجہ ہوتی ہو اور مرکز سے ہٹ کر اطراف اور کنارون کے مقامات مین قوت تسخین ضعیف ہوتی ہو اسلیے کہ جس طرف یا کنارہ کو فرض کرو اس جگہ کی جتنی حرارت موجود ہے اور موجودہ مین سے اتنی کم جو بطرف سہم کے جاچکی ہے اسی کی قوت اس کنارہ کی شعاع مین ہوگی پس گرمیون کی فصل مین ہم لوگ سہم شعاع آفتاب مین واقع ہوتے ہین یا قریب سہم شعاع کے اور جس طرح حرارت آفتاب کی قوت سہم شعاع مین زیادہ ہے اسیطرح ضیاء شمسی بھی گرمیون مین بشرطیکہ مطلع یا جو سما گرد و غبار وغیرہ سے پاک وصاف ہو زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انھین لوگون کے جن کی کیفیت اوپر بیان ہوچکی۔ رہی نسبت قرب و بعد جرم آفتاب اور چھوٹا بڑا ہونا خط شعاعی اسکا بیان حصہ نجومی مین فن ریاضی کے اچھی طرح کیا جاتا ہو جسکو علم ہیئت کہتے ہین اور تحقیق زیادتی حرارت اور شدت ضو کی فن طبیعیات مین کی گئی (طبیب کو ان امور کی بحث کرنی اسکے فن مین سے دور کردے گی) فصل **صیف** جس طرح حار ہو اسکے ساتھ ہی یابس بھی ہو (یعنے ابخرہ مائیہ اس مین بالکل نہین ہوتے) اسکی وجہ یہ ہو کہ اس فصل مین حرارت کی شدت ہوتی ہو اور جوہر ہوا کا متخلخل ہوجاتا ہو اور ہوا سے گرم بالون کو مشابہت طبیعت ناری سے پیدا ہوجاتی ہے لہذا رطوبت فنا ہوکر خشکی یعنے یبوست پیدا ہوتی ہو ایضاً چونکہ شبنم وغیرہ گرمیون مین نہین پڑتی اور نہ پانی برستا ہے لہذا یبوست زیادہ اس فصل مین ہوتی ہے۔ فصل شتا یعنے موسم سرما جملہ امور مین چونکہ مخالف موسم گرما کے ہو اسی وجہ سے اسکا مزاج بارد و رطب ہو **خریف** کی فصل مین چونکہ حرارت صیف کی رفتہ رفتہ گھٹ گئی ہے اور آثار سرما کی وجہ سے ابھی سردی خوب نہین پڑتی اور بنظر قرب اور بعد جرم شمس کے مسقط سہم مرکز کی شعاع اور مسقط سہم شعاع محیط کے وسط اور بیچ مین گویا ہم واقع ہوتے ہین اسی وجہ سے فصل خریف مین حرارت اور برودت کا اعتدال ہوتا ہے لیکن فصل خریف مین رطوبت اور یبوست کا اعتدال نہ ہوگا کیونکہ رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہونے ابھی چند روز بھی نہین گذرے کہ فصل گرما نے ہوا کو بالکل خشک کردیا ہو چنانچہ اوپر مذکور ہوچکا کہ ہوا مین کہین رطوبت کا نشان بھی نہین رہا تھا اور شبنم یا بارش باران وغیرہ جو ترطیب کے اسباب ہین ابھی پیدا نہین ہوئے جو مقابلہ اسباب اور علل مجففہ کا کرکے ترطیب پیدا کرین اور حرارت سے نکل کر مزاج خریف جو مائل بہ اعتدال ہوا ہے یعنے برودت کسی قدر پیدا ہوئی پس کسی شخص کی تبرید یعنے اسکے مزاج مین برودت کا اثر پیدا کرنا اس کی اور صورت ہے اور اسی طرح ترطیب پیدا کرنے کی شکل کچھ اور ہو اسلیے کہ برودت کی طرف کسی مزاج کو پھیر لیجانا آسان ہے اور سہولت ممکن ہے بہ نسبت اس کے کہ اسکی یبوست زائل کرکے مائل برطوبت کرین۔ ایضاً اگر کسی مزاج گرم کی تبدیل بطرف ترطیب کے بذریعہ تبرید کے کرنا ایسا آسان نہین ہے جس طرح حرارت کے ذریعہ سے تجفیف کا پیدا کرنا آسان ہوتا ہے اسلیے کہ تھوڑی سی حرارت سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

یبوست فوراً پیدا ہوجاتی ہے اور تھوڑی سی تبرید سے ترطیب کبھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ امر بالعکس ہے کہ تھوڑی سی حرارت ترطیب کے پیدا کرنے میں قوی ہے جس وقت کسی جسم میں بوجہ برودت کے مادہ پیدا ہوا ہو کیونکہ اندر حرارت سے تبخیر پیدا ہوتی ہے پس ترطیب حاصل ہوتی ہے اور اسی اندک حرارت سے تحلیل پیدا نہیں ہوتی کہ یبس پیدا کرے۔ یہ تھوڑی سی برودت تکثیف مسامات کرکے حقن رطوبات کے ذریعہ سے جمع رطوبات نہیں کر سکتی اسی وجہ سے فصل ربیع کا مرطوب رہنا بوجہ مقابلے رطوبت شتا کے محسوس نہیں ہے جس طرح خریف میں خشکی فصل گرما کی محسوس ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت ربیع کی معتدل ہوکر کم ہوجاتی ہے اتنے زمانہ قلیل میں کہ اتنے زمانہ میں یبوست خریف کی برودت خریف سے اعتدال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ شاید کہ فعل ترطیب کا برودت سے صادر ہوتا اور فعل تجفیف کا حرارت سے پیدا ہوتا اس کیفیت خاصہ سے کہ ادنی حرارت سے ترطیب ہوجاتی ہے اور ادنی برودت سے تجفیف نہیں ہوتی یہ فعل مشابہ نسبت میں عدم وملکہ کے ہے کہ فاعل ترطیب کو ایجاد امر وجودی کرنا پڑتا ہے اور فاعل تجفیف کو ایجاد کسی امر کی کرنی نہیں پڑتی ہے بلکہ فقط کسی امر وجودی کو فنا کردینا اسی سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اور وجہ سے ان دو فاعلوں کے افعال میں تضاد کا تقابل نہوگا۔ کیونکہ تجفیف کا فعل اس مقام پر یعنے فصول کے امزجہ میں بس یہی ہے کہ جوہر رطب یا کسی رطوبت کو مفقود کردینا اور یہ امر ادنی حرارت سے بھی پیدا ہو سکتا ہے برخلاف ترطیب کے اسلیے کہ ترطیب پیدا کرنے میں کسی جوہر یابس کا مفقود کردینا درکار نہیں ہے بلکہ ایک جوہر رطب کا ایجاد کرنا چاہیے لہذا نسبت درمیان فعل ترطیب اور فعل تجفیف کے ملکہ اس بنا پر نسبت درمیان رطوبت اور یبوست کے بھی تقابل عدم اور ملکہ کے ہوئی کہ یبوست امر عدمی ہے اور رطوبت ملکہ اور امر وجودی ہے پس ظاہر ہوا کہ امر عدمی یعنے یبوست کے پیدا کرنے میں زیادہ وقت اور احتیاج امور متعددہ کی نہوگی لہذا آسانی پیدا ہوجائیگی بخلاف رطوبت کے۔

کسی شخص کو یہ اشتباہ عارض نہو کہ جب ہم ہوا کو کبھی یابس اور کبھی رطب بولتے ہیں تو اس سے مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ صورت ہوا کی یا کیفیت طبعی ہوا رطب خواہ یابس ہے لہذا جو فصل مرطب ہوگی وہ ایجاد اس ہوا کی کریگی جسکی صورت یا کیفیت اصلی مرطب ہے اور جو فصل مجفف ہے جیسے فصل گرما وہ ایجاد ایسی جوہر ہوا کا کریگی جو در اصل یابس ہو پس ترطیب اور تجفیف میں تقابل عدم اور ملکہ کا نہ ہوگا بلکہ ہم فن کلیات میں طب کی ہوکر رطب خواہ یابس بالطبع ہونیکا تعرض نہیں کرتے خواہ تھوڑا سا تعرض کسی اور غرض سے کبھی کر دیتے ہیں ہاں اس فن میں ہوائے رطب سے ہماری مراد فقط یہی ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بہت سے بخارات مائیہ ملگئے ہیں اور لہذا مرطوب ہوگئی ہے یا ہوائے رطب سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بوجہ کثافت جو تکثیف سے کسی امر خارجی کے پیدا ہوئی ہے اسکی کیفیت مثل رطوبت بخار مائی کے ہوگئی ہے اور ہوائے یابس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا سے وہ بخارات مائی جنھوں نے اسکو مرطوب کردیا تھا جدا ہوگئے اب یہ ہوا یبوست میں مشابہ جوہر ناری کے ہوگئی ہے بوجہ تخلخل کے یا مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بخارات ارضیہ زیادہ ملگئے ہیں اب اس ہوا کا جوہر بوجہ اختلاط بخارات ارضیہ کے مشابہ جوہر ارضی کے یبوست میں ہوگیا ہے۔ نتیجہ سارے بیانات کا یہ ہوا کہ ربیع سے فصول رطوبات شتا کی تھوڑی حرارت زائل کرکے انمیں اعتدال بنسبت رطوبت اور یبوست کے پیدا کردیتی ہے اور یہ تھوڑی سی حرارت اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہے اور خریف میں تھوڑی سی برودت جو بعد شمس سے سمت الراس سے پیدا ہوتی ہے وہ بہ نسبت جو سما کو مرطوب نہیں کر سکتی۔ علاوہ اس دلیل کے اگر تمہارا جی چاہے تجربہ سے بھی اس دعوی کو ثابت کرسکتے ہو سو ہوا میں مثلاً خشک کپڑے کو لٹکا دو اور گرم ہوا میں تر کپڑے کو اسکے بعد امتحان کرو اور دونوں کو مثلاً ایک گھنٹہ لٹکنے دو پھر دیکھو تو سہی کہ تر کپڑا جلد خشک ہوا یا خشک کپڑے میں نمی جلد آئی جب تجربہ کروگے یہی معلوم ہوگا کہ جتنی جلد تر کپڑا خشک ہوتا ہے اتنی جلدی سے خشک کپڑے میں تری نہیں آتی اس سے بھی ثابت ہوا کہ تھوڑی سی برودت رطوبت پیدا نہیں کر سکتی ہے اور تھوڑی سی حرارت

HAKEEM SHOUKAT ALI

تخفیف پیدا کر دیتی ہے۔ علاوہ ان دلائل اور تجربات کے رطوبت سرما کی معتدل ہوجانے پر فصل ربیع کی ادنے حرارت سے اور بھی ایک شی ہے وہ یہ ہے کہ رطوبات کا ٹھہرنا جو سرما میں (خواہ اسکو گرم فرض کرو یا جو کو سرد فرض کرو) ہو نہیں سکتا جبتک کہ ہمیشہ ان رطوبات کو جدید رطوبت سے برابر امداد نہ پہونچا کرے اور نباتات جو محتاج جو سما کی امداد متصل کی نہیں ہے جو اجسام کھلے ہوئے مثل فواکہ تر و تازہ کے ہوا میں رہتے ہیں یا خود ہوا جو زیر آسمان رہتی ہے ان سب اشیا میں رطوبت کا باقی رہنا محتاج مدد اسواسطے ہے کہ فقط ہوا سے شدید البرد سے انکی ترطیب باقی نہیں رہ سکتی اسلیے کہ ہوا کو جو ہم شدید البرد کہتے ہیں اسکی شدت برودت کو ہم بقیاس اپنے بدن کے خیال کرتے ہیں اور ہوا کی برودت ان آباد مقامات پر جو پیش نگاہ ہمارے ہیں اسقدر نہیں ہے کہ بوجہ تحلیل کے ترطیب پیدا کرے بلکہ یہ ہوا خلاء احوال و اوقات میں اسی سبب سے محلل ہے کہ اسمیں دھوپ اور ضو ستارگان کی قوت پہونچا کرتی ہے جس وقت یہ مدد ہوا کو ابر وغیرہ کی وجہ سے نہ پہونچی اور تحلیل مستمر باقی رہی بہت جلد جفاف اور خشکی ان اشیا میں بلکہ خود ہوائے مذکور میں پیدا ہوجائیگی اور فصل ربیع میں تحلیل اکثر ہوتا ہے اور تبخیر بہت کم ہوتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ تبخیر دو امروں سے پیدا ہوتی ہے (۱) حرارت لطیفہ اور مقدار میں کم ہو جو ظاہر میں ہوتی ہے (۲) وہ حرارت جو اندر زمین کے پوشیدہ اور چھپی ہوتی ہے اسکا اتنا قوی ہونا درکار ہے کہ زمین کے اوپر تک اثر ظاہر ہوجائے اور یہ دونوں سبب تبخیر کے فصل زمستان میں موجود ہوتے ہیں اسلیے باطن زمین جاڑوں میں بہت گرم ہوتا ہے اور باطن ارض کا جاڑوں میں زیادہ گرم ہونا اصول طبیعیات میں بیان ہوچکا ہے اور حرارت جو کی جاڑوں میں بہت ہی قلیل ہوتی ہے پس سرما میں دونوں سبب تبخیر کے موجود ہیں شدت حرارت باطنی سے زمین کی تصعید ابخرہ پیدا ہوتی ہے اور کمی حرارت جو کی وجہ سے تغلیظ ہوجاتی ہے خصوصاً برودت کی وجہ سے خود ہوا میں تکاثف پیدا ہو کر ہوا کو مستحیل طرف بخارات کے کردیتا ہے اور فصل ربیع میں نہ تو باطن زمین میں زیادہ حرارت ہوتی ہے اور نہ جو سما میں اسقدر کمی حرارت کی اسیوجہ سے تحلیل فصل ربیع میں قوی تر ہے بہ نسبت تبخیر کے اسلیے کہ حرارت باطن ارض کی فصل ربیع میں نہایت ہی کم ہوجاتی ہے اور جو کچھ ہوتی ہے وہ رفتہ رفتہ قدم صیف کی وجہ سے زمین کے اوپر آجاتی ہے۔ ایضاً فصل ربیع میں زمین کے اوپر ایک ایسی حرارت دفعتہً ظاہر ہوتی ہے جو حرارت مبخرہ سے زیادہ قوی تر ہوتی ہے یا شاید اسکی تبخیر بہ لطیف ہوتی ہے اسلیے کہ اس حرارت کو مادہ پر غلبہ و استیلا زیادہ ہوتا ہے اور ہمراہ اسکے تبخیر لطیف کے زیادتی حرارت جو کی ہوکر تحلیل کو تمام کردیتی ہے یہ آثار اور افعال اکثر پیدا ہوتے ہیں اور صدور ان آثار کا تنہا انھیں اسباب مذکورہ بالا سے ہوتا ہے اور اگر اور اسباب ارضی و سماوی انکے ہمراہ ہوں تو آثار مغائر آثار مذکورہ کے بھی پیدا ہوسکتے ہیں۔ پھر یہ بھی ہے کہ ربیع میں بوجہ سبق تحلل صیف کے مادہ بخارات میں کثرت اسقدر ہوتی ہے جو بخار صاعد تک پہونچکر لطیف پائے جسقدر فصل زمستان میں کثرت ہوتی ہے انھیں اسباب کو نظر کرکے واجب ہے کہ طبائع ربیع کے یبوست اور رطوبت میں بھی مائل باعتدال ہوں جس طرح حرارت اور برودت میں معتدل ہیں لیکن باینہمہ ہم اوائل ربیع کو مائل برطوبت ہونا تجویز کرتے ہیں اسکے ساتھ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ اوائل ربیع کا بعد اعتدال رطوبت اور یبوست سے اور میلان بطرف رطوبت کے اتنا نہیں ہے جسقدر کہ مزاج اوائل خریف دور ہے اور مائل بہ یبوست ہے۔ بعد ازاں فصل خریف میں شدت اعتدال حرارت اور برودت کے بھی اگر ہم قائل نہ ہوں تو بعید از صواب نہوگا۔ دیگر رائے صائب یہی ہے کہ خریف میں بہ نسبت حرارت اور برودت کے بھی زیادہ اعتدال نہیں ہے اسلیے کہ ٹھیک دوپہر کا زمانہ فصل خریف کا مشابہ گرمیوں کے ہوتا ہے اور کنوار کی دھوپیں تو جیسی سخت ہوتی ہیں انکو سب ہی خوب جانتے ہیں اور ان اوقات میں خریف کی مشابہت موسم سرما کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ ہوائے خریفی میں یبس بشدت ہوتا ہے اور اسی یبس

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی وجہ سے قبول تسخین کی استعداد بھی زیادہ ہوتی ہو اور استحالہ ہوا نادریت کی طرف اسوجہ سے ہوتا ہو کہ فصل گرما پہلے گذر چکی ہے جسکی ہوا لون ہوا کرتی تھی اسی فصل کی حرارت نے ہوائے خریفی کو آمادہ استحالہ مذکورہ کر رکھا ہو اور خریف کی راتین سرد ہوتی ہین اسلیے کہ ہمارے سمت الراس سے آفتاب دور ہوتا ہو اور ہوائے خریف جو لطیف اور متخلخل ہوتی ہو بنسبت قبول تاثیر ان موثرات کا کرتی ہو جو موثرات اسی ہوا پر وارد ہون اور فصل ربیع زیادہ تر قریب باعتدال ہو حرارت اور برودت مین اسلیے کہ اگرچہ آفتاب کو بعد سمت الراس سے ہماری ربیع مین بھی اسیقدر ہوتا ہو جسقدر کہ خریف مین ہوتا ہو لیکن پھر بھی جو سامان ربیع مین قبول تسخین اور تبرید کی قابلیت اسقدر نہین رکھتا جسقدر کہ خریف مین رکھتا ہو اسیوجہ سے ربیع کی رات اعتدال حرارت اور برودت مین دن سے زیادہ مختلف نہین ہوتی کچھ تھوڑی سی برودت یا خنکی جو گوارا ہو شب کو ہوجاتی ہے۔ اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ تم کہتے ہو کہ ہوائے خریف مین لطافت زیادہ ہوتی ہو پھر کیا وجہ ہو کہ رات کو اسی ہوا مین برودت آجاتی ہے اور سردی پڑتی ہو اور ربیع کی شب سے خریف کی شب مین زیادہ سردی ہوتی ہو حالانکہ لطافت ہوا کی بنا پر ہوائے خریفی شب مین بہ نسبت ربیع کے گرم ہونی چاہیے جواب یہ ہو کہ ہوائے خریف مین چونکہ تخلخل زیادہ ہوتا ہے اسیوجہ سے جس طرح قبول حرارت دن کو کرتی ہو اسی طرح شب کو اثر برودت کو بہت جلد قبول کرتی ہو اسیطرح پانی بھی زیادہ متخلخل ہوتا ہے اور لطافت بھی اس مین زیادہ ہوتی ہو اسواسطے اگر پانی کو گرم کرکے اسکی برف جمانی منظور ہو بہ نسبت سرد پانی کے گرم پانی بہت جلد جم جائے گا اس لیے کہ برودت ہوا کی گرم پانی مین بوجہ تخلخل کے زیادہ نفوذ کرتی ہے۔ ایک یہ بھی بات ہو کہ ربیع کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو اتنا نہین ہوتا ہو جسقدر خریف کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہے کہ ربیع مین ہمارے ابدان جاڑون کی سردی سے نکلکر گرمی کی طرف آیا چاہتے ہین تو بدن کو سردی کی خوگری ہوتی ہے اور جاڑون کی سردی اٹھاتے اٹھاتے برودت کے متحمل ہوجاتے ہین اب تھوڑی برودت ربیع کی ناگوار نہین ہوتی بلکہ خوش آیند معلوم ہوتی ہو بخلاف فصل خریف کے کہ اس سے پہلے گرمی ہوتی ہو اور گرمی کے خوگر ہمارے ابدان دفعۃً سردی کی طرف آتے ہین لہذا احساس برودت کا زیادہ کرتے ہین۔ یہ بھی ایک وجہ وجیہ خریف مین سردی زیادہ معلوم ہونے کی ہو کہ فصل خریف متوجہ سرما کے طرف ہوتی ہے یعنے جاڑون کی آمد آمد کی خبر دیتی ہو لہذا خریف کو مناسبت قوی زمستان سے ہو اور ربیع سرما کو چھوڑ کر گرما کی طرف متوجہ ہوتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اختلاف فصول چہارگانہ ہر اقلیم مین خاص خاص امراض پیدا کرتا ہو لہذا طبیب پر واجب اور لازم ہو کہ ہر ایک اقلیم کی نسبت اضرار فصول کو اچھی طرح پہچان لے تاکہ ابدان کو مضرات سے بچانے کی طرف اور تدبیر حفظ ماتقدم کی بخوبی کرے اور اسپر بوجہ جہالت حصول تدابیر کے یہ امر مخفی نرہے کہ کبھی کسی فصل کا ایک دن خواص اور آثار مین مشابہ کسی اور فصل کے دن سے ہوجاتا ہو مثلاً ایک دن کی کیفیت بوجہ اسباب سماوی وارضی کے جاڑون کی سی ہوجاتی ہے اور دوسرے دن جیٹھ بیساکھ کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہو اور ایک دن ایسا ہوتا ہو کہ اسکی دوپہر مین سردی اور سہ پہر مین گرمی ہوجاتی ہے

چوتھی فصل احکام فصول اور تغایر آثار کے بیان مین

(۱) عموماً یہ بات ہے کہ ہر ایک فصل اُسی مزاج کو موافق ہوتی ہے جو مزاج اصح اس فصل کے مناسب ہو (۲) اور جسکو کسی قسم کا سوء مزاج مناسب کیفیت کسی فصل کے عارض ہو ایسے مزاج کو وہ فصل مضرت پہونچاتی ہو (۳) ہان اگر کسی فصل مین انحراف اعتدال سے بیش از حد پیدا ہوجاے اسوقت جو مزاج کو مضر ہوتی ہے یعنے جس مزاج کے یہ فصل مناسب ہو اور کیفیت بھی اسے مضر ہوتی ہے اور جسکو بحالت اعتدال خود مضر تھی اسے تو بدرجہ اولیٰ مضر ہو گی اس لیے خروج فصل کا اعتدال

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے بیش از حد قوت ابدان کو ضعیف کرتا ہو (۴۳) اور جس مزاج کو کوئی مرض ایسا عارض ہو کہ اس مرض سے کوئی فصل مناسب ہو
اگرچہ اصلی مزاج سے وہ فصل مخالف ہو مگر بہ نسبت مرض لاحق کے اس مزاج کو وہ فصل موافق ہوگی اگر پے درپے دو فصلون کی طبیعت
اپنی اپنی اعتدال سے خارج ہو جاوے اور یہ خروج از اعتدال دونون فصلون کا جس طبیعت کیطرف ہو وہ ان دونون طبائع غیر معتدل مین
بھی تضاد کی نسبت ہو لیکن اس تضاد اور مخالفت مین افراط ضدیت نہو مثلاً فصل سرما مین جنوبی ہوا چلنے سے حرارت اور رطوبت
پیدا ہوئی تھی کہ یکایک فصل ربیع آئی اور اس مین ہوائے شمالی چلنے سے برودت اور یبوست پیدا ہوگئی ایسی صورت مین اس
دوسری فصل غیر معتدل کا آنا مثلاً ربیع مذکور کا بارد یابس ہو جانا اکثر ابدان کو موافق ہوگا اور تعدیل پیدا کریگا اس لیے کہ ربیع مذکور
کی برودت اور یبوست اس سرما کی حرارت اور رطوبت کا تدارک کریگی جو پہلے گذر چکی ہے۔ اسیطرح اگر فصل سرما مین کسی وجہ سے یبوست
زیادہ عارض ہو جاوے اسکے بعد ربیع جو آئی اسمین بھی رطوبت کا غلبہ ہو تو یہ ربیع بھی تعدیل اس سبب کا کریگی جو سرما مین گذر گیا تھا اور
جبتک بافراط رطوبت پیدا نہو اور زمانہ دراز تک بھی نہ ٹھہرے اسوقت تک یہ ربیع تعدیل ہی کرتی رہیگی ہان جب اتنی دیر تک
اسکی رطوبت زائد ٹھہرے کہ اب حاجت تعدیل کی نرہی ہو پھر اسوقت ربیع مذکور کی طرف رطوبت زائدہ سے ترطیب ضار پیدا
ہوگی کسی ایک فصل کا متغیر اعتدال سے ہونا اسقدر وبا کو پیدا نہین کرتا ہے جسقدر کہ فصول کثیرہ کا تغیر اعتدال سے ہو جانا جلب وبا
یعنی حدوث امراض وبائیہ کا باعث ہوتا ہے بشرطیکہ ان فصول کثیرہ کا بھی اسیطرح مورث وبا ہو جس طرح فصل واحد کا تغیر مورث وبا تھا اور
اگر تغیر فصول کثیر کا تدارک تغیر کسی فصل مورث وبا کا کرے وہ تغیر فصول کثیرہ ایراث وبا مین ایک فصل کے تغیر مورث سے زیادہ موثر
نہوگا بلکہ مصلح تغیر فصل اول کا ہوگا۔ سب سے زیادہ جس ہوا مین عفونت کی قابلیت ہے اسی ہوا کا مزاج ہے جو گرم و تر ہو۔ اکثر ہوا
انھین مقامات کی متغیر اور فاسد ہو جاتی ہے جنکے نشیب و فراز مین اختلاف ہو نیز جو مقامات زیادہ نشیب اور گڑھے مین واقع ہون
اور سطح ہموار زمین کی ہوا اور اسی طرح اونچی زمین اور ٹیلے کی ہوا بہت کم خراب ہوتی ہے بلکہ اونچے مقامات کی ہوا ہموار اور مسطح مقام
کی ہوا سے زیادہ اچھی رہتی ہے۔ فصول کے معتدل رہنے مین یہ بھی ایک شرط ہے کہ ہر ایک فصل کی کیفیت اپنے لائق حالت پر ہو پس
صیف مین لازم ہے کہ گرمی رہے اور جاڑون مین سردی اسیطرح ربیع اور خریف بھی اپنی اسی کیفیت پر ہو جو اوپر بیان ہوئی جو فصل اپنے
لائق مزاج سے منحرف ہوگی ضرور امراض ردی کو پیدا کریگی۔ اور جو سال پورا جاڑون کی فصلون مین مناسب طور کی فصول پر شامل
نہوگا تمام سال خراب حالی رہیگی جیسے اگر تمام سال رطوبت ہی کا غلبہ رہے یا یبوست کا خواہ حرارت خواہ بارہ مہینہ سردی رہے کہ ایسے
سالہائے مذکورہ مین وہی امراض بنے رہینگے جس کیفیت سے ان امراض کو مناسبت ہو اور قطع نظر اسکے کہ تمام سال وہ امراض پیدا ہونگے
ان امراض کو طول مدت بھی ہوگا اسلیے کہ ایک فصل جب خراب ہو جاتی ہے امراض کی مورث ہوتی ہے نہ کہ سال کا سال پورا خراب ہو مثلاً اگر کسی
فصل بارد کا یہ خاصہ ہے کہ بلغمی مزاج کے بدن مین صرع اور فالج اور سکتہ اور لقوہ اور تشنج وغیرہ کو پیدا کر دیتی ہے یا فصل گرم بدن صفراوی مین جنون
اور حمیات صفراویہ یا اورام حارہ پیدا کرتی ہے پھر اگر تمام سال کسی خراب کیفیت پر رہے کیا امراض مناسبہ کو پیدا کرے گا نہین بلکہ ضرور
پیدا کریگا اور وہ امراض دیرپا بھی رہینگے۔ اگر قبل اپنے وقت کے جاڑے کی فصل جلد آجائے ان امراض کو پیدا کریگی جو لائق بحال شتا کے ہین
اسیطرح اگر اپنے وقت سے پہلے گرمی آجائے امراض صیفی کو پیدا کریگی۔ ہر ایک فصل کی آمد مین وہ امراض متغیر ہو جاتے ہین جو اس
آیندہ فصل کے پہلے فصل گذشتہ کی وجہ سے پیدا ہوتے تھے۔ جب کوئی فصل دیر تک ٹھہریگی انھین امراض کی کثرت ہوگی جو اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

فصل موجود کی جہت سے عارض ہوتے ہون خصوصاً فصل صیف اور فصل خریف کا زیادہ ٹھہرنا اسکی وجہ سے امراض صیفی اور امراض خریفی ضرور پیدا ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصول کی تاثیر کا انقلاب اسوجہ سے نہین ہوتا کہ اوقات اور زمانہ بدل جاتا ہے بلکہ یہ تغیر بسبب تغیرات کیفیت کے ہوتا ہے جو ہمراہ انقلاب فصول کے پیدا ہوتا ہے اور تغیرات کیفیات ہی کو تغیر احوال مین مجری تاثیر ہر دن کے چھوٹے بڑے ہونے سے یہ تغیرات پیدا نہین ہوتے اسیوجہ سے اگر ایک ہی دن مین (مثلاً ۱۲ گھنٹے کا ہو) ہوا کی حرارت مبدل بہ برودت ہو جائے اسی دن آخیر ہی حسب خواہش تغیر ہوا کے پیدا ہوگا۔ بنظر صحت ابدان کے یہ بات بہت اچھی ہے کہ خریف مین بارش ہو کر اس کی یبوست کو برطرف کر دے اور جاڑون مین گرمی اور سردی بحد اعتدال ہو کہ بالکل سردی معدوم بھی نہو اور نہ اتنی زیادہ ہو کہ تحمل نہ ہو سکے اور یہ کیفیتہائے مذکورہ بہ قیاس ہر ایک بلد کے مناسب طور پر ہونی چاہیئین۔ ایسے معتدل سرما کے بعد اگر فصل ربیع اپنے ہمراہ بارش بھی لیتی آئے اور ربیع کے بعد گرمیان جو آئین انمین بھی کسیقدر بارش ہو جایا کرے پھر کیا پوچھنا اس سے بہتر ربیع اور صیف ہو نہین سکتی

پانچوین فصل ہوائے جید کے بیان مین

اچھی اور جید ہوا وہی ہے جس مین بخارات اور ادخنہ غریبہ نہ ملین اور صاف آسمان کے نیچے کی ہوا دیوارون اور چھتون کے اندر اور نیچے گھٹ کر غلیظ اور خراب نہ ہوگئی ہو۔ ہان البتہ جسوقت ہوا کا مزاج خراب ہو جاتا ہے اسوقت تو دیوارون اور چھتون کی گھٹی ہوئی ہوا اچھی ہوتی ہے اور کھلی ہوئی زیر آسمان کی ہوا قبول تغیر اور اثر سمیت کا زیادہ کرتی ہے اس حالت کے سوا جملہ اوقات مین کھلی ہوئی ہوا ہر طرح افضل ہے۔ وہی ہوائے جید جسکا بیان شروع فصل ہذا مین ہوا اچھی ہے اور صاف اور پاک ہے جس مین بخارات جھیل اور نیستان وغیرہ کے نہین ملتے ہین اور نہ اس مین بخارات گندہ خندقون کے یا متعفن گھوڑہ (?) اور مزبلہ وغیرہ کے یا پانی بھرنے کے گھاٹ جسے پن گھٹ کہتے ہین اسکے بخارات سے یہ پاک ہوتی ہے یا اس زمین کے بخارات سے پاک ہوتی ہے جس مین ترکاریان بوئی گئی ہون جسے ہم لوگ باڑی کہتے ہین خصوصاً کرنب اور جرجیر کے کھیت کے بخارات سے پاک ہوتی ہے یا درختون کے جھنڈ جہان گھنے درخت لگے ہوئے ہون وہان کے بخارات سے پاک ہوتی ہے خصوصاً جب وہ درخت زہریلے ہون جیسے شوط کے درخت یا بادام اور انجیر کے درختون کے بخارات اور نہ اس ہوا مین بدبو ہواؤن کی آمیزش ہوتی ہے اور نہ اس ہوا سے اچھی ہوا کی آمیزش کبھی روکی جاتی ہے بلکہ برابر بلا مدرباح (?) فاضلہ کی اسکی طرف ہوا کرتی ہے جیسے اتر ہری کہ ہمارے بلاد مین آمد ہوائے شمالی کی اونچے مقامات سے ہے۔ ایضاً وہی ہوائے جید ایسی ہوتی ہے جو کسی عمیق گڑھے مین بند نہین ہے کہ دھوپ کے وقت تو گرم ہو جائے اور رات کو سرد جھٹ پٹ اسمین خصوصیت مقام کے وجہ سے برودت آجائے۔ ایضاً وہ عمدہ ہوا کسی نو تعمیر دیوار کے اندر کی نہو جسکی عمارت اچھی مٹی سے نہین ہو بلکہ چونہ وغیرہ کسی خراب مٹی سے وہ دیوار بنائی گئی ہے یا ہرتال وغیرہ بدبو چیزون سے اس مقام کی ہوا مین تغیر ہو گیا ہے اور ابھی وہ دیوار خواہ جس جگہ کہ گل ایسی بدبو چیزون سے ہوتی ہے جو اچھی طرح خشک نہوئی ہو۔ اور نہ وہ ہوا ایسی ہو کہ اگر حلق مین پہونچے سانس مین پھندا پڑے جیسے حلق مین پھنسی جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ وہ تغیرات ہوا کے جو از خود بمقتضائے طبیعت ہوا کے نہین مخالف طبیعت ہوا کے ہون یا مخالف بھی نہون بہر حال ایسے تغیرات خارجیہ بحفظ دورہ اور انتظام اوقات کے واقع ہوتے ہین اور کبھی بے ترتیب اور بے نظم ہوتے ہین اصح احوال فصول وہ حالت ہے کہ ہر فصل اپنی طبیعت پر ہو جب حالت فصل مین خلاف طبع تغیر پیدا ہوگا امراض کو پیدا کریگی یا وہ غالباً یہی ضرر پیدا ہوگا

چھٹی فصل کیفیات ہوا سے جو افعال صادر ہوتے ہین انکے بیان مین

جو ہوا گرم ہے وہ تحلیل رطوبات کرتی ہے اور جلد مین ارخا پیدا کرتی ہے یعنے ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے پھر اگر اسی ہوا سے حار کی حرارت مین اعتدال

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو رنگ کو سرخ کرتی ہے اسلیے کہ خون کو اندر سے جذب کر کے باہر لاتی ہے اور اگر حرارت مین ہوا کے افراط ہو زردی رنگ کی پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جسقدر خون اندر سے جذب کر کے باہر لاتی ہے اسے تحلیل کر دیتی ہے اور ایسی ہوائے گرم مین پسینا زیادہ نکلتا ہے اور پیشاب کم آتا ہے اور ضعف ہضم پیدا ہوتا ہے اور تشنگی بھی زیادہ پیدا کرتی ہے ہوائے بارد استواری پیدا کرتی ہے اور ہضم پر معین ہوتی ہے اور ادرار بول زیادہ کرتی ہے بسبب احتقان رطوبت کے اور کبھی ان رطوبات کو پسینے وغیرہ کی طرف سے تحلیل کر دیتی ہے اور ثقل غبار کو کم کر دیتی ہے اسلیے کہ عضلہائے مقعد کو منعصر کرتی ہے یعنے فشردہ کرتی ہے بذریعہ تکاثف کے اور امعاء مستقیم کی اعانت اور بھی انعصار عضلہائے مقعد کو معین ہوتی ہے اسی جہت سے براز کا خروج بدشواری ہوتا ہے اسلیے کہ ہوائے دفع کا کوئی معین نہین ہوتا لہذا دیر تک براز مجرائے مین ٹھہرا رہتا ہے۔ ایضاً چونکہ ماہیت براز کی براہ بول زیادہ نکلجاتی ہے لہذا اسکی دفع مین سہولیت باقی نہین رہتی۔ ہوائے رطب جلد مین نرمی پیدا کرتی ہے اور ہوائے یابس جلد مین خشکی اور بدن مین ہزال پیدا کرتی ہے ہوائے مکدر اور بالکدورت سے توحش نفس پیدا ہوتا ہے اسیوجہ سے ثوران اخلاط مین ہوجاتا ہے ہوائے مکدر اور چیز ہے اور ہوائے غلیظ اور چیز اس لیے کہ ہوائے غلیظ وہ ہوا ہے جو اپنی گندگی اور بھولے ہونے مین یکسان ہو اور اس مین کسی چیز کی آمیزش نہو۔ اور ہوائے مکدر وہ ہے جس مین اجسام غلیظ ملے ہون۔ دونون باتون پر دلیل یہ ہے کہ چھوٹے ستارے کم ظاہر ہون اور جن ستارون مین زیادہ چمک ہے ان کی روشنی اچھی طرح بخوبی ظاہر نہو جیسے وہ ستارہ ہے جسکا نام مرتعش ہے اور بہت غلاظت اور کدورت ہوا کا کثرت بخارات و دخانات کی اور قلت اچھی ہواؤن کی ہے اور اس بیان کو ہم دوبارہ اس مقام پر ذکر کرینگے جہان تغیرات ہوا جو خارج از طبیعت ہین شروع کرینگے۔ جو فصل اپنی کیفیت مناسب پر وارد ہو اسکے احکام خاص ہین اور آخر ہر فصل کا اور ابتداء اس فصل کی جو آخر سے کسی فصل کے متصل ہے دونون فصلون کے احکام اور امراض مشترک ہین ربیع جسوقت اپنے مزاج معتدل پر ہو افضل ہے سب فصلون سے اور وہ مناسب ہے مزاج روح اور خون کے اور باوجودیکہ مزاج ربیع کا معتدل ہے جیسا ہمنے ذکر کیا ہے پھر بھی تھوڑی سی حرارت لطیفہ آسمانی اور رطوبت طبعی کی طرف مائل ہے۔ ربیع مین رنگ سرخ ہوجاتا ہے اسلیے کہ خون کو اندر سے بطرف خارج کے باعتدال جذب کرتی ہے اور اس درجہ حرارت کو نہین پہونچتی ہے کہ خون کو مثل صیف گرم کے تحلیل کرے ربیع مین امراض مزمنہ کا ہیجان ہوتا ہے اسلیے کہ یہ فصل اخلاط بستہ کو جاری کر کے اس مین سیلان پیدا کرتی ہے اسیوجہ سے اس فصل مین جنکو مرض مالیخولیا کا ہے انکے مرض کا ہیجان ہوتا ہے اور جس شخص کے اخلاط جاڑون مین پیدا ہوئے ہون کہ حرص کھانے کی اسکو زیادہ ہو اور ریاضت کم کرے ایسا شخص ربیع مین ان امراض کا مستعد ہوتا ہے جنکو یہ اخلاط اور مواد برانگیختہ کرتے ہین اسلیے کہ ربیع ان اخلاط کو تحلیل کرتی ہے جسوقت فصل ربیع اپنے اعتدال مین طولانی ہو امراض صیفی بہت کم پیدا ہونگے جو امراض ربیع مین پیدا ہوتے ہین وہ یہ ہین اسہال دموی رعاف۔ ہیجان مالیخولیا صفراوی مزاج مین۔ اورام۔ دنبل خوانیق اور یہ مہلک ہوتے ہین اور جمیع اقسام کے خراجات ربیع مین پیدا ہوتے ہین اور اکثر رگین پھٹکر خون جاری ہوتا ہے نفث الدم سعال خصوصاً اس حصہ مین ربیع کے جسکی ہوا مشابہ جاڑون کے ہے اور جنکو یہ امراض ہوتے ہین حال ان کا بہت ردی ہوتا ہے خصوصاً جسے مرض سل کا ہو۔ اور چونکہ ربیع بلغمی مزاج مین مواد بلغم کو متحرک کرتی ہے اس جہت سے سکتہ اور فالج اور اوجاع مفاصل پیدا ہوتے ہین۔ ان امراض مین واقع ہونے کا سبب ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ حرکات بدنی و نفسانی بافراط صادر ہوتے ہین اور مسمنات کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہے کہ یہ دونون باتین طبیعت ہوا کو معین ان امراض کے حدوث پر کرتی ہین امراض

HAKEEM SHOUKAT ALI

ربیع سے نجات دینے والی کوئی چیز مثل فصد اور استفراغ اور تقلیل طعام کے نہیں ہے اور شراب جسمین زیادہ پانی ملا ہوا ور اسکی قوت سکر توڑدی گئی ہو اسکا بھی استعمال بکثرت کرنا اکثر امراض ربیعی سے نجات دیتا ہے۔ لڑکوں کے مزاج سے اور جنکا مزاج انکے مزاج سے قریب ہے فصل ربیع بہت موافق ہوتی ہے فصل شتا یعنی جاڑوں کی فصل میں ہضم بخوبی ہوتا ہے اسلیے کہ جوہر حار غریزی یعنی روح اور خون جو اندر بدن کے ہوتا ہے اور تحلیل نہیں پاتا پس قوت ہضم کی جو متعلق بحرارت اندرونی ہے بڑھجاتی ہے یہ بھی ایک سبب ہے کہ فواکہ اس فصل میں کم پیدا ہوتے ہیں اور اکثر آدمی غذاے حقیقی پر اقتصار کرتے ہیں اور بحالت امتلاء میں حرکات بھی کم کرتے ہیں اور گرم کپڑون کی پناہ میں رہتے ہیں۔ اس فصل میں تیزی خلط صفرا کی اور سب فصلون سے زیادہ ٹوٹ جاتی ہے بوجہ برودت کسی فصل کے اور چھوٹے ہونے دن اور بڑی ہونے رات کے اور مواد کا احتقان یعنی گھٹنا اندرون جسم کے زیادہ ہوتا ہے اور مقطعات اور ملطفات کے استعمال کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جاڑون کی بیماریاں اکثر بلغمی ہوتی ہیں اور بلغم کی پیدائش بھی اس فصل میں زیادہ ہوتی ہے یہانتک کہ اکثر قے بھی بلغمی ہوتی ہے اور جو ورام اس فصل میں ہوتے ہیں رنگ انکا مائل بسپیدی ہوتا ہے نزلہ زکامی امراض کی کثرت ہوتی ہے ابتداء ان امراض کی ہواے خریفی سے ہوتی ہے اسکے پیچھے ذات الجنب ذات الریہ بحة الصوت یعنی بیٹھنی آواز اور اوجاع حلق ہوتے ہیں اسکے بعد خاص پہلو میں اور پشت میں درد پیدا ہوتے ہیں اور پٹھون میں آفت اور درد سر کہنہ بلکہ سکتہ اور صرع بھی پیدا ہوتی ہے یہ سب امراض بجہت کثرت احتقان مواد بلغمی کے عارض ہوتے ہیں۔ بڈھوں کو جاڑون میں بہت اذیت ہوتی ہے اور اسیطرح جنکا مزاج مشابہ مشایخ کے ہے۔ اور متوسط سن کے لوگوں کو جاڑون میں نفع پہونچتا ہے بول رسوب اس فصل میں زیادہ ہوتے ہیں بہ نسبت گرمی کے۔ اور مقدار بول کی زیادہ ہوتی ہے فصل گرما کی تحلیل اخلاط کرکے قوت اور افعال طبعیہ کو ضعیف کرتی ہے اسلیے کہ تحلیل میں افراط ہوتی ہے اور خون اور بلغم کم ہوتا ہے اور صفرا بڑھ جاتا ہے آخر میں اس فصل کے صفرا سیاہ باقی رہجاتا ہے بسبب کہ رقیق کی تحلیل ہوجاتی ہے اور غلیظ میں احتباس اور احتقان پیدا ہوتا ہے اور مشایخ میں یا جنکا مزاج قریب بہ مشایخ ہے ایک قسم کی قوت گرمیون میں پیدا ہوتی ہے رنگت زرد ہوجاتی ہے اسلیے کہ خون تحلیل ہوتا ہے جس سے سرخی کی پیدائش ہو۔ جو بیماریاں بادی گرمی کی فصل میں ہوتی ہیں بہت جلد دفع ہوجاتی ہیں اسلیے کہ قوت جسوقت قوی ہو اور ہوا کو معین تحلیل پر پاکے انضاج مادہ مرض کا کرکے اسکو دفع کرتی ہے اور اگر قوت میں ضعف ہو حرارت ہوا بجہت سستی اور ارخاء پیدا کرنے کے ضعف کو بڑھا دیتی ہے پس قوت ساقط ہوجاتی ہے اور موت پیدا کرتی ہے جس فصل میں صیف کی حرارت اور یبوست ہو امراض کو جلد جلد کرتی ہے اور صیف رطب مادہ کو خوب گرفت کرتی ہے اور امراض کی مدت اسمین طولانی ہوتی ہے اسی جہت سے اکثر قروح کا انجام آکلہ کی طرف ہوتا ہے اور استسقاء اور زلق الامعاء عارض ہوتا ہے اور طبیعت نرم ہوجاتی ہے اور ان سب باتون سے بکثرت انزال رطوبت کا اوپر سے نیچے کی طرف خصوصًا سر سے رطوبات کا اترنا معین ہوتا ہے امراض فصل گرما کے جملے غب اور مطبقہ اور محرقہ اور لاغر ہوجانا بدن کا اور اوجاع مین اور سکان کا۔ اور رمد یعنی آشوب چشم اس فصل میں اکثر عارض ہوتے ہیں خصوصًا جسوقت اس فصل میں ہوا کم چلے اور حمرہ اور شری یعنی پھنسیان جو اس فصل کی مناسب ہیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ اگر صیف ربیعی ہو یعنی ہوا ربیع کی اسمین چلے کہ حرارت اور برودت اور یبوست کم ہو تو اسوقت تپون کا حال اچھا ہوتا ہے خشونت اور حدت بالبس تپون میں کم ہوتی ہے اور عرق زیادہ نکلتا ہے بحران کی امید بخوبی ہوتی ہے اسلیے کہ حار رطب بحران کے مناسب ہوتا ہے کہ حار تحلیل کرتا ہے اور رطب ارخاء اور توسیع مسام کرتا ہے کہ صیف جنوبی ہو اسمین وبائی کثرت ہوتی ہے اور بیماریاں مثل جدری اور حصبہ کے بکثرت ہوتی ہیں۔ اور اگر صیف شمالی ہو کہ مائل بہ برودت اور یبس ہو تو وہ صحت زیادہ پیدا کرتی ہے لیکن اسمیں امراض عصرہ بہت عارض ہوتے ہیں۔ امراض عصرہ بیماریاں ہیں جو سیلان مواد سے بجہت حرارت باطنی اور ظاہری کے پیدا ہوتی ہیں جسوقت ان مواد سالمہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

برودت ظاہری الکو نکو پھوڑے یہ بیماریاں جیسے نوازل اور نزلے کے ہمراہ جو بیماریاں ہوتی ہیں۔ اگر صیف شمالی یابس ہو تو بلغمی مزاج اور نسوان کو نفع ہو جاتی ہے اور صفراوی مزاجوں کو اور یابس جنمیں آنسو کم نکلیں اور حمیات حادہ مزمنہ لاحق ہوتے ہیں اور صفرا کے احتراق سے بوجہ احتقان کے غلبہ سودا کا ہوتا ہے خریف میں امراض کی کثرت ہوتی ہے اسلیے کہ آدمی پہلے تو اسمیں دن کو تمازت آفتاب میں چلتے پھرتے ہیں پھر انکو سردی کی شب ہوتی ہے اور فواکہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں جنکے کھانے سے اخلاط فاسد ہوجاتے ہیں اور صفوت گرمیوں میں تحلیل ہو جاتی ہے اور اخلاط خریف میں بجہت ماکولات ردی کے فاسد ہوجاتے ہیں اسلیے کہ لطیف کی تحلیل گرمیوں میں ہوجاتی ہے اور کثیف محترق ہو کر باقی رہجاتی ہیں اور اگر کوئی خلط بجہت برانگیختہ کرنے طبیعت کے آمادہ دفع اور تحلیل پر ہوتی ہے حرارت کی برودت اسکو پھر بستہ کردیتی ہے اور خون فصل خریف میں بہت کم ہوجاتا ہے بلکہ یہ فصل بجہت اپنے بارد یابس مزاج کے مخالف مزاج خون کے ہے کہ وہ حار رطب ہے اسی جہت سے تولید خون پر یہ فصل معین نہیں ہوتی اور فصل صیف میں چونکہ پہلے سے تحلیل خون کی ہو چکی ہے وہی قلت اس فصل میں باقی رہتی ہے۔ اور اخلاط صفراوی زرد خواہ سیاہ کی کثرت ہوتی ہے اور اخلاط سیاہ اس جہت سے زیادہ ہوتے ہیں کہ صیف کی حرارت سے خلط صفراوی خاکستر ہوجاتی ہے اسلیے خریف میں سودا بکثرت پیدا ہوتا ہے صیف اخلاط کو خاکستر کرتی ہے اور یبوست پیدا کرتی ہے اور خریف اسکو سرد کرتی ہے۔ ابتداے خریف کسیقدر موافق مشایخ کے مزاج کے ہوتی ہے اور اخیر اس فصل کا انکو بشدت مضر ہوتا ہے امراض خریف کے یہ ہیں جرب منتشر یعنے خارش خشک اور قوبا یعنے داد اور سرطان اور اوجاع مفاصل اور حمیات مختلط یعنے مرکبہ اور حماے ربع بجہت کثرت خلط سودا کے جسکی دلیل مذکور ہو چکی اور اسی سبب سے طحال بڑھ جاتی ہے۔ اور تقطیر البول بھی اسی فصل میں عارض ہوتا ہے کہ مزاج مثانہ کا حرارت اور برودت میں مختلف ہوجاتا ہے۔ اور عسر البول بہ نسبت تقطیر البول کے زیادہ ہوتا ہے اور زلق الامعا اسی جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ برودت فصل کی رقیق اخلاط کو باطن کیطرف دفع کرتی ہے اور عرق النسا پیدا ہوتی ہے اور بوجہ صفراوی خریف میں ہوتا ہے اور بوجہ بلغمی ربیع میں اس واسطے کہ مبدا ہر ایک کا ان دونوں قسموں میں سے وہ خلط ہے جسکو ہر ایک کے زمانہ موجود کی فصل سے پہلے جو فصل ہو برانگیختہ کرے یعنی بوجہ بلغمی ربیع میں اس جہت سے ہوتا ہے کہ جاڑے کی فصل جو ربیع سے مقدم ہے بلغم کو برانگیختہ کردیتی ہے اور بوجہ صفراوی خریف میں بجہت فوران صفرا کے فصل صیف میں ہوتا ہے اور فصل خریف میں ایلادس یابس کی بھی کثرت ہوتی ہے اور کبھی سکتہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور امراض ریہ اور درد پشت اور دردران بھی پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ حرکت فضول کی صیف میں ہو کر خریف میں اسکا حصر یعنے نچوڑ ہو کر یکجائی ہوتی ہے پیٹ میں کیڑے بھی خریف میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں کہ قوت ہاضمہ ہضم اور دفع سے ضعیف ہوتی ہیں جذری کی بھی اس فصل میں کثرت ہوتی ہے خصوصاً اگر خریف میں یبس ہو علی الخصوص اس سے پیشتر اگر فصل صیف بہت حار گذر چکی ہو۔ جنون بھی اس فصل میں زیادہ ہوتا ہے سو جسے کہ اس فصل میں اخلاط صفراوی میں داءت پیدا ہوتی ہے اور خلط سوداوی سے اخلاط صفراوی کی ترکیب ہوتی ہے خریف ان بیماروں کو جنکے ریہ میں قرحہ ہے یعنے اصحاب سل کو بہت مضر ہے اور اگر سل کی ابتدا ہو اور بخوبی یہ مرض ظاہر نہو اس فصل میں اسکا اشتباہ برطرف ہو جاتا ہے اور بخوبی اسکے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دق مفرط میں جو لوگ مبتلا ہوں انھیں بھی فصل خریف بجہت خشکی پیدا کرنے کے بہت مضر ہے بقایائے امراض صیف کیواسطے فصل خریف بمنزلہ ضامن کے ہے عمدہ احوال خریف یہ ہے کہ رطب او ممطر ہو اور بدترین خریف وہی ہے جسمیں یبوست زیادہ ہو

فصل ساتویں سال کے احکام مرکبہ کے بیان میں جبوقت شتاے جنوبی کے بعد ربیع شمالی پیدا ہو اور اسکے بعد فصل گرمی کی بہت سخت ہو اور پانی بہت برسے اور ربیع میں استفراغ مواد کا نہونا انیکہ صیف آجاے ایسے سال کے فصل خریف میں بکثرت مرض تشنج اور سحج امعا اور قروح امعا اور غب غیر خالص جنکے زمانے میں طول ہو بکثرت پیدا ہونگے اگر جاڑوں میں اس سال کے رطوبت زیادہ ہو تو عورتوں کے جننے کی ربیع میں امید ہو یا اندک سبب سے انکے حمل کا اسقاط ہوجاتا ہے اور اگر نبہلت لڑکا پیدا ہوا

HAKEEM SHOUKAT ALI

تو ضعیف الخلقت ہوتا ہو بعد اسکے مرجاتا ہو یا سقیم الحال ودہ بیمار رہتا ہو۔ اور اکثر آدمیون کو رمد یا بس ورا سہال خون اور نزول بکثرت عارض ہوتے ہین خصوصاً شیوخ کو کیونکہ انکے چشمون مین انصباب نزول ہوتا ہو اکثر تو مرگ مفاجات مرجاتے ہین اسلیئے کہ سال آئندہ ربیع مین ہجوم نزلات کا دفعۃً بکثرت ہوجاتا ہو۔ پھر اگر ربیع مطیر اور جنوبی ہوا ور اس سے پہلے شتاء شمالی گذرچکی ہو اس سال کی صیف مین حمیات حادہ اوسیدار لیّن طبیعت اور اسہال دموی کی کثرت ہوتی ہو اور اکثر یہ چیزین نزلہ سے پیدا ہوتی ہین اور جو بلغم جاڑے دن مین اندرونی تجویف مین جمع ہوتا ہے اسکا رفع بہیت حرکت کے پیدا ہوتا ہو خصوصاً ان ابدان مین جنکے مزاج مرطوب ہین مثل عورتون کے اور عفونت کی بھی اسی فصل مین کثرت ہوتی ہو اور حمیات عفنہ زیادہ پیدا ہوتے ہین۔ اگر اس سال کی صیف مین بوقت طلوع شعری عبور یعنے یا نیہ جو تموز کے مین دن کے گذرنے کے بعد طابق ماہ بھادون کے منبدی مین ہوتا ہی پانی برسے اور ہواے شمالی چلے البتہ امید بہبودی ہوسکتی ہو اور سادہ امراض کی بھی تحلیل ہوجاتی ہو سب سے زیادہ ترضرر یہ فصل واسطے نسوان اور صبیان کے ہو جوان مین سے بچ جاتا ہو ربع سوداوی مین مبتلا ہوتا ہو اسلیئے کہ اخلاط مین احتراق پیدا ہوتا ہو اور خاکستر ہوجاتے ہین اور بعد دفع کے استسقا بوجہ ربع کے پیدا ہوتا ہو اور وجع طحال اور ضعف جگر بھی اسی احتراق کی وجہ سے عارض ہوتا ہو۔ مشائخ مین اس سال کا ضرر کم ہوتا ہو اور جبکہ بدن مین تبرید کا خوف ہو یعنے خنکی تبرید مضر ہو وہ بھی کم متاذی ہوتے ہین اگر بعد صیف یا بس شمالی کے خریف مطیر جنوبی وارد ہو اس سال کے جاڑے دن مین بدن کو استعداد ورد سر پیدا ہونے کی زیادہ ہوگی اور کھانسی بہت پیدا ہوگی اور آواز بیٹھ جاینگی اور سل پیدا ہوگی اسواسطے کہ زکام اکثر عارض رہیگا جبوقت صیف یا بس جنوبی پر خریف مطیر شمالی وارد ہو جاڑے مین درد سر اور اسکے بعد نزلہ اور کھانسی اور گرفتگی آواز کی کثرت ہوگی۔ پھر اگر صیف جنوبی پر خریف شمالی وارد ہوا امراض عصر اور حقن یعنے بستگی مادہ کی کثرت ہوگی اور ان دونون بیماریون کی شناخت اوپر بیان ہوچکی۔ اگر صیف اور خریف دونون جنوبی اور تر ہون تو رطوبت کی کثرت ہو اور جب جاڑے کی فصل آئے تو اس سال وہی امراض عصر جو اوپر بیان ہوئے عارض ہون گے۔ اور یہ بھی کچھ دور نہین ہو کہ احتقان بخارات او سازوحلم اور کثرت مواد کی اور تنفس کا مفقود ہونا امراض عفونت کی طرف پہونچادے۔ اور شتا اسبابات سے خالی نہوگی کہ مرض پیدا کرے اسواسطے کہ مواد کثیر جو پہلے سے محتقن ہو رہے ہین انکو باقی ہو اور اگر صیف اور خریف دونون یا بس شمالی ہون جو شخص رطوبت کی شکایت کرتا ہو اور بھی عورتین منتفع ہونگی سوائے انکے اور لوگون کو رمد یابس اور نزلہ مزمنہ اور حمیات حادہ اور مالیخولیا عارض ہونگے جاڑے دن مین جب سردی زیادہ ہو اور پانی بھی خوب برسے حرقۃ البول پیدا ہوگا۔ اور گرمیون مین جب شدت حرارت اور یبوست کی ہو خوانیق پیدا ہونگے قتال ہون یا غیر قتال منفجر اور شگافتہ ہون خواہ نہون داخل بدن ہون یا خارج اور عسر بول بھی پیدا ہوتا ہو اور حصبہ اور جدری اور حمیقا پیدا ہونگے مگر مریض کی سلامتی احوال اکثر ہوگی اور رمد اور فساد خون اور احتباس حیض اور کرب اور نفث بھی پیدا ہونگے شتلے خشک کی اگر ربیع بھی خشک ہو وہ نہایت ردی ہو یادرخت اور نباتات کو بھی فاسد کردیتی ہو پس اسکے چرنے والے جانور خواہ اسکے پھل پھول کھانے والے آدمیون کے مزاج مین بھی فساد آجاتا ہو

فصل آٹھوین تاثیر تغیرات ہوا جو اخفی ہین اور مخالف مجرائے طبیعت کے نہین ہین

ضرور ہوکہ اسوقت ہم تمام اور کمال تغیرات غیر طبعی ہوئے جو مخالف طبیعت کے نہین ہین اور بسبب امور ارضی اور سماوی کے پیدا ہوتے ہین بیان کرین اگرچہ اکثر امور کی طرف جنکے ذکر فصول مین بھی اشارہ کردیا ہو جو تغیرات تابع امور سماوی کے ہین انہین سے ایک قسم کا تغیر بھی ہو کہ جو بسبب تاثیر کواکب کے عارض ہوتا ہو اسلیئے کہ اکثر ایسا ہوجاتا ہو کہ بہت سے ستارے حیز یعنے مکان واحد مین آفتاب کے ساتھ جمع ہوجاتے ہین اسوجہ سے تسخین با فراط ان بلاد مین پیدا ہوتی ہو جو اس مقام اجتماع سے مسامتت رکھتے ہون قریب مسامت ہون اور کبھی اکثر بلاد کے سمت الراس

HAKEEM SHOUKAT ALI

ستارے بہت دور ہوجاتے ہیں اسکی وجہ سے حرارت میں کمی ہوجاتی ہو مگر تاثیر مسامتت کی گرمی پیدا کرنے میں ایسی نہیں ہے جیسے ہمیشہ مسامتت یا مقاربت کے وقت میں ہوتی ہو زمین کے وہ امور جو باعث تغیرات ہوا ہیں ان میں سے ایک سبب اختلاف عرض بلد کا ہو خط استواء سے اور ایک سبب بلد کا اونچا اور نیچا ہونا خواہ پہاڑون کی وجہ سے خواہ بجہت دریا کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہو اور ایک سبب اختلاف ہوا ؤنکا یہ بھی ہو اور مٹی کے اقسام بھی موجب اختلاف ہوا کرتے ہین جو بلد کہ قریب مدار راس سرطان کے شمال مین واقع ہو یا قریب مدار راس جدی کے جنوب مین ہو اسکی صیف بہت گرم ہوتی ہو بہ نسبت اس بلد کے جو اس مدار سے دور ہو خط استوا اور شمال تک واجب ہو کہ اس شخص کے قول کی تصدیق کیجائے جسکی یہ رائے ہو کہ جو مقام نیچے معدل النہار کے ہو قریب باعتدال ہو اسواسطے کہ سبب سمائی اسجگہ پر گرمی پیدا کرنے والا ایک ہی ہو اور وہ سبب مسامتت آفتاب کی سمت الراس سے ہو اور یہ مسامتت یعنی سامنا تنہا زیادہ موثر نہیں ہو بلکہ مسامتت کا ہمیشہ رہنا البتہ موثر قوی ہو اسیواسطے گرمی بعد نماز عصر کے شدید ہوتی ہو بہ نسبت ٹھیک دوپہر کے اور اسیواسطے گرمی بروقت ہونے آفتاب کے آخر سرطان اور اوائل اسد مین زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت اسکے کہ آفتاب منتہائے میل کلی کو پہونچے حالانکہ قرب اور مسامتت بہ نسبت ہمارے اسوقت زیادہ ہوتی ہو اور اسیواسطے جسوقت کہ آفتاب راس سرطان سے پھرتا ہو اس حد تک کہ جو اس سے میل جزئی مین کمتر دکھنین اور حرارت اسکی زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت اسوقت کے کہ جب آفتاب کو میل معدل النہار سے برابر اس حد کے ہو اور ابھی راس سرطان تک نہ پہونچا ہو اور جو بقعہ کہ برابر خط استواء کے ہو اسکی سمت الراس سے آفتاب کی مسامتت چند روز رہتی ہو اسکے بعد بہت جلد آفتاب اس مقام سے دور ہوجاتا ہو اسلیے کہ زیادتی اجزائے میل کے نزدیک عقدتین یعنے وہ دو نقطے جو نقطہ اعتدالی کہلاتے ہین کے بہت زیادہ ہو بہ نسبت زیادتی اجزائے میل نزدیک دونون نقطہ انقلاب کے یعنی انقلاب صیفی وخریفی بلکہ اکثر نزدیک دونون نقطہ انقلاب کے تین یا چار خواہ کچھ زیادہ دن کی حرکت چونکہ محسوس نہین ہوتی کچھ انتظام نہین کرتی ہو پھر چونکہ متصل میل کلی کے یہی کیفیت ہوتی ہو شمالی ہو خواہ جنوبی کہ آفتاب گویا حیز واحد مین اس مقام پر مدت دراز تک رہتا ہو اس جہت سے فعل تسخین کا اس سے زیادہ صادر ہوتا ہو

مترجم کہتا ہو قریب قریب کے مدارات یومی جو متصل میل کلی کے مین اگرچہ ابعاد انصراف کے نقطہ میل کلی سے ہر روز بعد مین کمی اور بیشی ہوتی ہو مگر یہ کمی اور بیشی حرارت اور تمازت کی کمی کرنے مین کچھ موثر نہین ہوتی اور قیاس مقتضی اسکا ہو کہ بہت دنون تک موثر نہو فرض کرو کہ ایک مکان کی ہوا اس مین کوئلے کی آگ سے گرم کیجائے جب وہ مکان خوب گرم ہوچکے تو پھر اس مکان کی اسی مقدار گرمی باقی رکھنے کے واسطے تھوڑی سی آگ کافی ہوگی اور گرمی بڑھانے کے واسطے بشرطیکہ وہ گرمی سابق موجود ہو تھوڑی سی آگ کافی ہوگی یہی حال حرارت جو سماوی کا ہو کہ جسوقت آفتاب میل کلی پر پہونچتا ہو اور جو سماوی پر حرارت غالب آجاتی ہو بہ نسبت اس حرارت کے میل کلی سے انصراف آفتاب کا اور مائل بجنوب ہونا جسقدر قرب مین کمی کرتا ہو حرارت بہت دن تک نہین گھٹتی بلکہ تھوڑے دنون تک بڑھتی جاتی ہو **ملتن** بضرور اسبات کا اعتقاد کرنا چاہیے کہ جن بلاد کا فرض قریب میل کلی کے ہو انمین حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہو اور بعد انکے ان بلاد مین گرمی زیادہ ہوتی ہے جو دونون طرف کے میل کلی سے پندرہ درجہ کے قریب ہو ایسی گرمی خط استواء کے نیچے باوجود مسامتت آفتاب کے سمت الراس پر نہین ہوتی جیسے ان آبادیون مین جو قریب راس سرطان کے ہین بوجہ مسامتت آفتاب کے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور جو شہر اور بلاد کہ انکا فاصلہ میل کلی سے پندرہ درجے پر زیادہ ہو وہان سردی زیادہ ہوتی ہو یہ اختلاف حرارت اور برودت ہوا کا بسبب اختلاف عرض بلد کے ہو اور کچھ حرارت اور برودت کی تخصیص نہین ہو کہ اکثر احوال اور اعراض مین یہ تشابہ ہین جو اختلاف بسبب وضع مخصوص بلد کی بلندی یا پستی مین ہوتا ہو اسکی تفصیل یہ ہو کہ نشیب کے مقام کا شہر ہمیشہ زیادہ گرم رہتا ہو اور بلند مقام کا شہر اسمین سردی زیادہ ہوتی ہو

[illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسلیے کہ نشیب کے مقام کی آبادی چونکہ زمین سے ایسی جگہ متصل ہے جہاں عفونت اور گرمی بوجہ اشتداد شعاع شمس کے قرب ارض کی وجہ سے زیادہ ہے اس میں حرارت بھی زیادہ ہے مگر یہ کیفیت انھیں مقامات کی ہے جو قریب ہمارے مساکن کے ہیں۔ اور بلندی پر جو بلد واقع ہیں چونکہ اس جگہ سے دور ہے جہاں شعاع آفتاب کی بشدت ہوتی ہے اس سبب سے اس مقام میں سردی زیادہ ہوتی ہے دلیل اس مسئلہ کی طبعیات میں بیان ہوتی ہے۔ اگر عمق مثل اس گڑھے کے ہو جسکا عمق عرض سے زیادہ ہو شعاع اس مقام پر زیادہ منعکس ہوگی اور گرمی بھی زیادہ ہوگی اور جس مقام میں پستی بسبب پہاڑوں کے ہو اگر پہاڑ اس مقام میں بمنزلہ جائے قرار کے ہو تو وہ اسی قسم میں داخل ہے جسکا ابھی بیان ہوا ہے اگر پہاڑ ایسے گرد ہو یہ قسم وہ ہے جسکے بیان تفصیلی کا اب ہم ارادہ کرتے ہیں۔ پہاڑ کی تاثیر جو ہے وہ دو طرح سے ہوتی ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ پہاڑ آفتاب کی شعاع کو بلد پر پھیرلاتا ہے یا آفتاب کی شعاع کو بلد سے چھپا دیتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہوا کے آنے کو بلد سے منع کرے خواہ ہوا کے چلنے کی اعانت کرے **مثال پہلے طریقہ کی** پہاڑ کسی شہر کے اتر طرف ہو اور وہ شہر خط استواء کے قطب شمالی کی طرف واقع ہو اور پہاڑ میل کلی کے تو آفتاب اپنے مدار میں اسپر چمکیگا گرمی کا انعکاس شہر کیطرف کریگا پس وہ شہر گرم ہوجائیگا اگرچہ شمالی ہوا اسی طرح اگر پہاڑ شہر سے پچھم طرف ہو اور پورب کی جانب کھلی ہو جب بھی انعکاس شعاع کا شدید ہوگا۔ اور اگر پہاڑ پورب کی طرف ہو تو اسقدر گرمی بلد میں نہ پیدا ہوگی اسلیے کہ اس پہاڑ سے آفتاب کا سامنا بعد زوال کے ہوگا اور بعد زوال کے آفتاب ساعت بساعت پچھم طرف ڈھلتا جاتا ہے اور اس پہاڑ سے دور ہوجاتا ہے پس تیزی کیفیت حرارت شعاع کی بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ اور پچھم طرف کی یہ کیفیت نہیں ہوتی بلکہ اسطرف ہر وقت صبح سے لیکر جب تک آفتاب اس پہاڑ کے آڑ میں نہ آئے قریب ہوتا جاتا ہے **مثال دوسرے طریقہ کی** ہوا کو پہاڑ اسطرح منع کرتا ہے کہ شہر کے اتر طرف واقع ہو اور باد شمال جو تبرید کرتی ہے اسکا سد راہ ہو اور بلکہ اسمیں باد جنوبی جو گھٹن پیدا کرتی ہے چلے۔ یا وہ شہر اس طرح پر واقع ہو بیچ میں دو پہاڑوں کے کہ ہوا کے نکلنے کی راہ کھلی ہو مگر تنگ ہو اس جگہ پر ہوا بعنف زور سے چلے گی بہ نسبت اس شہر کے جو صحرا میں واقع ہو اسلیے کہ ہوا کی شان سے یہ بات ہے کہ جب تنگ راہ پاتی ہے بزور اس طرف کھینچتی ہے اور سکون و آرام نہیں ہوتا اسی طرح پانی وغیرہ بہنے والی چیزوں کا بھی حال ہے اور علت اسکی طبعیات میں بیان کی جاتی ہے۔ نہایت معتدل شہر پہاڑوں کی لحاظ سے باعتبار چھپنے اور کھلنے کے وہی شہر ہے جسکا پورب اور اتر کھلا ہو اور پچھم اور دکن بند ہو۔ دریاؤں کی یہ کیفیت ہے کہ جو شہر قریب دریا کے واقع ہیں انمیں رطوبت زیادہ ہوتی ہے پھر اگر دریا اتر کی طرف واقع ہو رطوبت کے ساتھ برودت بھی پیدا ہوگی اسلیے کہ ریح شمال پانی پر چلکر اور اسکی برودت حاصل کرکے اس شہر تک پہونچیگی۔ اور اگر دریا دکن طرف ہو ہواے جنوبی زیادہ تر غلیظ ہوتی ہے خصوصاً اگر ہوا کوئی منفذ نپائے مثل پہاڑ وغیرہ کے کہ اسپر ٹھہر کر شہر تک پہونچے۔ اگر دریا پورب طرف ہو اسکی ترطیب اسطرح جو کے بہت زیادہ ہوگی بہ نسبت اسکے کہ پچھم طرف واقع ہو اسواسطے کہ حرارت آفتاب کی پورب طرف کے دریا پر زیادہ ٹھہریگی اور تحلیل میں بھی زیادتی پیدا ہوگی اور قرب بھی زیادہ آفتاب کو اس صورت میں ہوگا اور مغرب کی جانب میں ایسا نہوگا حاصل یہ ہے کہ قرب دریا کا ترطیب ہوا میں زیادہ پیدا کرتا ہے پھر اگر ہوا بکثرت چلے اور زمین پر چلنا اسکا کسی پہاڑ وغیرہ کے ذریعہ سے رک نجائے تو عفونت سے محفوظ ہوگا اور اگر ہوا اور پانی ساکن پڑی رہے اور رک کر چلے تو خود ہوا بھی مستعد عفونت پر ہوگی اور اخلاط میں بھی عفونت پیدا کرےگی۔ ایسی ہوا جو مستعد لعفونت ہو باد شمال ہے اسکے بعد پروا اسکے بعد پچھوا اور مضر ہواؤں میں ہواے جنوبی ہے۔ جو تغیرات ہوا میں نظر نفس ہوا کے ہوتے ہیں دو طرح پر ہوتے ہیں اور انکا بیان بھی ہم دو طرح سے کرتے ہیں ایک بیان بطور کلی۔ اور دوسرا بیان بطور جزئی اور مخصوص واسطے ہر بلد کے یہ بات علی العموم ہے کہ ہواے جنوبی اکثر بلاد میں گرم اور تر ہوتی ہے حرارت تو اسوجہ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ جنوب کی گرمی زیادہ ہے اور آفتاب نزدیک ہے ادھر سے آتی ہے۔ اور رطوبت کی یہ وجہ ہے کہ دریا بطرف جنوب کے ان لوگون سے جو سکان تعلیم چہارم کے مین واقع ہین اور باد صبا کہ ہوا جنوبی ہے حرارت آفتاب کا فعل اسمین قوی ہوتا ہے اور بخارات زیادہ اٹھکر ہواؤن سے ملتے ہین اسی جہت سے اسمین ارخا اور سستی بدن کی زیادہ پیدا ہوتی ہے شمالی ہوا سرد ہے اسلیے کہ پہاڑون پر اور سرد مقامات جن مین برف بکثرت ہے اسپر گذر کر ہم تک پہونچتی ہے اور یابس بھی ہے کہ اسکے ہمراہ بخارات کثیرہ نہین ہوتے اسلیے کہ تحلل جانب شمال مین کم ہے اور نہ یہ ہوا دریا کے جاری پانی پر گذر کر آتی ہے جو اسمین رطوبت پیدا ہو بلکہ یا تو بستہ پانی پر اسکا مرور ہوتا ہے یا میدانون پر سے گذر کر آتی ہے۔ پچھنا ہوا برودت اور رطوبت مین معتدل ہے مگر خشکی مین بہ نسبت پچھوا کے زیادہ ہے اسلیے کہ شمال مین مشرق کے دریا بہ نسبت شمال مغرب کے کم ہین۔ اور ہم شمالی ضرور ہین **مترجم کہتا ہے** یہ خاصیت پروا کی بہ نسبت ان بلاد کے ہے جہان کا شیخ الرئیس متوطن ہے ہمارے بلاد مین جنکا عرض بلد ستائیس اور طول قریب چہتر درجہ کے ہے پچھنا ہوا مرطوب ہے اور اسی وجہ سے ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا اور اوجاع مزمنہ کا اشتداد اور دیگر عوارض رطوبی زیادہ ہوتے ہین **مصنف** پچھوا ہوا مین رطوبت ہے مگر کم اسلیے کہ وہ دریاؤن پر سے گذر کر ہم تک پہونچتی ہے اور اس جہت سے کہ حرکت آفتاب کی اور حرکت پچھوا ہوا کی آپسمین ضد رکھتی ہے بایں وجہ اس ہوا کی تحلیل آفتاب نہین کرتا ہے جیسے پروا ہوا کی کرتا ہے خصوصاً اکثر ابتداے بہار مین پروا ہوا چلتی ہے اور پچھوا اکثر آخر روز مین چلتی ہے اسیواسطے اکثر پچھوا ہوا مین گرمی کم ہوتی ہے بہ نسبت پروا کے اور مائل بطرف برودت کے ہوتی ہے اور یہ واجب گرم ہوتی ہے اگرچہ پروا اور پچھوا دونون بقیاس باد شمال وجنوب کے معتدل ہین کبھی ان احکام مین بجہت اختلاف بلاد کے فرق ہوجاتا ہے کم اسباب اور قسم کے پیدا ہوتے ہین مثلاً بعض بلاد مین یہ فرق ہوتا ہے کہ ہواے جنوبی سرد ہوجاتی ہے بجہت قریب ہونے برف کے ہوا گرم ہونے کہ نہر ہوا مین گذر کر آئی ہے برودت ہوجاتی ہین اور کبھی شمالی ہوا بہ نسبت جنوبی کے زیادہ گرم ہوجاتی ہے اسلیے کہ خشک میدانون مین اسکا گذر ہوتا ہے۔ اور سموم وہ ہواے گرم ہے جو گرم میدان سے گذر کر آئے یا از قسم دخانات کے ہو جو جو مین علامات بالمہ اور خوف انگیز سے پیدا ہوتے ہین مشابہ آگ کے اسلیے کہ وہ دخانات کہ ثقیل اور گران تھا انھین اسی جگہ پر شعلہ ہوکر بھڑک پیدا ہوتی ہے اور جزو لطیف اس سے جدا ہوجاتا ہے اور ثقیل نیچے اترآتا ہے کہ اس سے کسی قدر التہاب اور ناریت باقی رہتی ہے جتنی ہوائین قوی ہین بنا بر تجویز علماے فلاسفہ کے ان کی ابتدا جہت فوق سے ہوتی ہے اگرچہ انکے مواد کا مبدء نیچے ہے مگر مبدء انکے حرکات اور چلنے اور سخت ہونے کا اوپر کیجانب ہے اور یہ حکم یا تو عام اور کلی ہے یا اکثری اثبات اس حکم کا حکیم طبعی کے ذمہ ہے تحقیق مین اس مسئلہ کے ہم ایک فصل جداگانہ لکھین گے جب وقت بیان مساکن اور بلاد کا کرینگے۔ اختلاف بلاد کا بجہت مٹی کے کئی کئی طرح پر ہوتا ہے اور اقسام اسکے مختلف ہین بعض قسم وہ ہے جیسے طین النخر کہتے ہین یہ وہ مٹی ہے جو آمیزش ریگ اور شورے وغیرہ سے پاک ہے جیسے ہندوستان مین پنڈول ہوتا ہے اور ایک وہ قسم ہے جو مشابہ ٹھیکرے ہوتی ہے اور اسمین حجریت غالب ہوتی ہے اور ایک قسم ایسی ہے کہ اسمین ریگ کی آمیزش بہت ہوتی ہے اور بعض قسم مٹی کی سیاہ ہوتی ہے پھر اسکی دو قسمین ہین ایک قسم نزی ہے لطیف آب ناک اور دوسری شورہ ناک اور بعض ایسی ہے کہ اسپر قوت معدنی غالب ہوتی ہے مگر ہر قسم کی مٹی اپنے شہر کی آب وہوا مین تغیر پیدا کرتی ہے **فصل نوین بیانمین تاثیرات تغیرات ہوا کے جو ردی ہین اور خلاف مجری طبعی کے ہین** جو تغیرات خارج طبیعت ہین یا بوجہ بدلنے جوہر ہوا کے ہوتے ہین یا بجہت متغیر ہونے کیفیت ہوا کے جوہر ہوا کا تغیر یہ ہے کہ اسمین رداءت پیدا ہو اور یہ رداءت اس جہت سے نہو کہ اسکی کوئی کیفیت مین کمی اور بیشی پیدا ہو یہ ہوا وبائی ہے کہ اسمین عفونت آجاتی ہے جیسے پانی مین عفونت پیدا ہوتی ہے جو کسی گڑھے مین بھرا ہوا اور اسکا مزہ اور رنگ بدلجائے۔ ہماری مراد ہوا سے ہواے بسیط محض نہین ہے اسلیے کہ وہ ہوا گرم ہمارے بدن کے نہین ہے اور اگر ہواے بسیط کا وجود ہے تو شاید اس ہوا کے مخالف ہے ہر واحد بسیط مجرد سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

عفونت کو قبول نہین کرتا بلکہ یا اسکی کیفیت مین استحالہ ہوجاتا ہی یا اسکا جوہر منتقل ہوکر کسی دوسرے بسیط کی طرف چلا جاتا ہے۔ بلکہ ہماری مراد ہوا سے وہ ہوا ہی کہ جسکا جسم جو مین بھرا ہوا اور پراگندہ ہی اور اسمین ہوائے حقیقی اور اجزائے مائی جو بخارات زمین سے پیدا ہوتے ہین اور اجزائے ارضی جو دخان مین ملکر صعود کرتے ہین اور غبار اور اجزائے ناری سب ملے ہوئے ہین پھر اس جسم مرکب کا جو ہوا نام رکھتے ہین اسکی ایسی مثال ہی جیسے آب دریا اور نالون کے پانی کو ہم پانی کہتے ہین اگرچہ وہ آب خالص اور بسیط نہین ہی بلکہ مرکب ہی ہوا اور ارض اور نار سے مگر جزو غالب اسمین پانی ہی یہ ہوا جسکا ذکر اوپر ہوا کبھی متعفن ہوجاتی ہی اور اسکے جوہر مین رداءت آجاتی ہی جیسے نالے اور گڑھون کے پانی مین عفونت پیدا ہوتی ہی اسکا جوہر بھی ردی ہوجاتا ہی۔ اکثر عارض ہونا وبا اور عفونت ہوا کا آخر گرمی اور آخر خریف کے ہوتا ہی جو بیماریان وبا سے پیدا ہوتی ہین انکا ذکر ہم اور کسی مقام کرینگے یعنی آخر کتاب چہارم مین بعد حمیات کے گروہ بیان جو اس ہوا کی کیفیات سے متعلق ہی وہ یہ ہی کہ حرارت اور برودت مین اس کیفیت تک پہونچ جائے کہ جسکا تحمل نہو سکے تا آنکہ زراعت اور تولد اور تناسل مین فساد عارض ہو اور یہ فساد یا بوجہ استحالہ کے طرف مجانس کے ہی جیسے شدت سے گرم ہوجانا اور فساد عارض ہو یا استحالہ طرف غیر جنس کے ہو جیسے سرد ہوجانا ہوا کا گرمیون مین کسی سبب خارجی کے عارض ہونے سے ہوا مین جسوقت تغیر ہو بہت سے عوارض بدنی پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ ہوا جسوقت متعفن ہوتی ہی اخلاط مین تعفن پیدا ہوتا ہی اور اخلاط کے تعفن سے جو خلط قلب مین محصور ہی یعنی خون وہ بھی متعفن ہوجاتی ہی اسلیے کہ تعفن ہوا کا بہت جلد قلب تک پہونچتا ہی بہ نسبت اور اعضا کے۔ اور اگر ہوا مین گرمی زیادہ پیدا ہوتی ہی جس سے بند ڈھیلے ہوجاتے ہین اور رطوبات تحلیل ہوکر پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہی اور تحلیل روح کی ہوکر قوت ساقط ہوجاتی ہی ہضم جید نہین ہوتا۔ اسیسے کہ حار غریزی یعنی خون جو مادہ بدن کے ہی اور طبیعت کی صحت افعال کا وہی آلہ ہے تحلیل ہوجاتا ہی اسی وجہ سے رنگت مین زردی آجاتی ہی کہ رنگ سرخ کرنے والے اخلاط تحلیل پاتے ہین اور صفرا سب اخلاط پر غالب ہوتا ہی اور قلب مین گرمی غیر طبعی پیدا ہوتی ہی اور اخلاط مین روانی پیدا ہوکر عفونت آجاتی ہی اور جو تجاویف اندرونی ہین اور جو اعضا ضعیف ہین ان کی طرف متعفن اخلاط میل کرتے ہین۔ ہوائے گرم اچھی نہین ہی حق مین ان بدنون کے جو خوشحال ہین البتہ کبھی مستسقی مفلوج اصحاب کزاز بارد و نزلہ بارد و تشنج رطوبی اور لقوہ کو مفید ہوتی ہی۔ ہوائے بارد حار غریزی یعنے روح اور خون کو اندر جسم کے محصور اور بند کرتی ہی جب تک اسمین اسقدر افراط نہو کہ تمام باطن مین حار غریزی کو بجھا دے کہ اس سے موت واقع ہوتی ہی اور جب ہوائے سرد مین افراط ہو وہ کو سیلان سے باز رکھتی ہی اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہی اور پھیپھڑون مین ضعف ہوجاتا ہی اور قصبۂ ریہ کو ضرر شدید پہونچتا ہی اور جب برودت ہوا مین اس سے کم ہو ہضم کو قوی کرتی ہی اور تمام افعال باطنی کو قوت دیتی ہی اور آثار شہوت اور خواہش طعام کو تقویت ظاہر کرتی ہی خلاصہ یہ ہی کہ تندرست آدمیون کو ہوائے سرد بہت مناسب ہی بہ نسبت ہوائے زیادہ گرم کے ہوائے سرد کے ضرر ان افعال مین ہین جو متعلق پٹھون سے ہین اور مسامات کو بند کرتی ہی اور پٹھون کے اندر جو رطوبت بھری ہوئی ہی اسکو نچوڑ لیتی ہی ہوائے مرطب اکثر مزاجون کے موافق ہی اور جلد کو درست کرتی ہی اور نرمی پیدا کرتی ہی اور مسام کو پاک اور کشادہ کرتی ہی مگر عفونت پر آمادگی پیدا کرتی ہی خشک ہوائے افعال بالکلیہ ہوائے مرطب کے خلاف ہین

فصل دسوین ہواؤن کی اصلی طبیعت کے بیان مین

جنکے حالات ہوا کے از قسم تغیرات کسی قدر بیان کیے مگر اب ہمارا یہ ارادہ ہی کہ نسبت ہواؤن کے اثر کے ایک قول جامع دوسری ترتیب پر کہین اور باد شمالی سے شروع کرین پس ہم کہتے ہین کہ باد شمالی تقویت دیتی ہی اور بدن کو مضبوط کرتی ہی اور سیلان طبعی جو ظاہر نہین ہوتا ہی اسکو منع کرتی ہی اور مسامات کو بند کرتی ہی اور ہضم کو قوی کرتی ہی اور دماغ کو بطرف کرتی ہی اور بول مین ادرار پیدا کرتی ہی ہوائے وبائی کی عفونت کو زائل کرکے اسکو درست کردیتی ہی۔ اگر پہلے باد جنوب چلے اور اسکے بعد شمال چلے تو ہوائے جنوبی سے سیلان رطوبت ہوتا ہی اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہواے شمالی اس رطوبت کو نچوڑ کر بطرف باطن جسم کے لیجاتی ہے اور کبھی اس رطوبت کو کھو لکر بطرف خارج دفع کرتی ہے اسلیواسطے ایسے وقت سیلان مواد کا سر سے زیادہ ہوتا ہے اور بیماریان سینہ کی بہت ہوتی ہین۔ جو بیماریان باد شمالی سے پیدا ہوتی ہین ان کی تفصیل یہ ہے پٹھون مین درد ہونا درد مثانہ درد رحم عسر بول سرفہ درد پہلو اور پسلی اور سینہ اور قشعریرہ پہلو ہین ہواے جنوبی بدن مین سستی پیدا کرتی ہے مسامات کھول دیتی ہے اخلاط مین جو ہیجان ہوتا ہے انکو بطرف خارج دفع کرتی ہے سر مین گرانی پیدا کرتی ہے قروح مین فساد پیدا کرتی ہے امراض مین نکس پیدا کرتی ہے بدن مین ضعف پیدا کرتی ہے قروح اور نقرس مین ایک قسم کی خارش پیدا کرتی ہے درد سر کا ہیجان ہوتا ہے۔ منہ مین غلبہ پیدا ہوتا ہے حمیات مین عفونت پیدا ہوتی ہے مگر حلق مین خشونت اس ہواسے پیدا نہین ہوتی۔ پروا ہوا اگر آخر شب اور اوّل نہار مین چلے تو اس ہوا سے ملکر تی ہے جسمین اعتدال بذریعۂ آفتاب کے ہوجاتا ہے اور لطافت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور رطوبت کم ہوجاتی ہے۔ پھر اسوقت کی پروا ہوا اگر م خشک لطیف ہوتی ہے اور اگر آخر روز اور اوّل شب مین پروا چلے اسکا حکم خلاف اس حکم کے ہے یعنے سرد تر غلیظ ہوگی حاصل یہ ہے کہ پروا پچھوا سے بہر حال بہتر ہے۔ پچھوا ہوا اگر اوّل روز اور آخر شب مین چلے تو آفتاب کی حرارت اس مین کچھ اثر نہین کرتی اس جہت سے کثیف اور غلیظ ہوتی ہے اور اگر آخر روز اور اوّل شب مین چلے اسکا حکم برعکس ہے

فصل گیارھوین طبائع مساکن کے موجبات کا بیان

تغیرات ہوا کے بیان مین کچھ حالات مساکن اور بلاد کے بھی ہم بیان کر چکے مگر اب ہم چاہتے ہین کہ ایک کلام مختصر دوسری ترتیب پر بیان کرین اور اسکا لحاظ نہین کیا گیا کہ مضامین گزشتہ کی تکرار ہوگی کہ بدون تکرار کے ادائے مطلب بھی نہین ہو سکتا ہے یہ بات تو اوپر معلوم ہو چکی کہ مساکن اور بلاد کے حالات بہ نسبت بدن انسان کے بلندی اور پستی اور دریا اور پہاڑون کی وجہ سے جو گرد بلاد کے ہون مختلف ہوتے ہین اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب و ہوا مین اختلاف پیدا کرتی ہے اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اس مین قوت معدنی ہو ان سب کی تاثیر بدن انسان مین جدا جدا ہے اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور درختون کا گرد شہر کے ہونا یا نہونا یا معادن اور قبرون کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مردار چیزین متعفن سڑی ہوئی گرد شہر کے ڈالنا ان اسباب سے بھی مزاج مین شہر کے تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ مزاج ہواؤن کے بہ نسبت عرض بلاد اور مٹی اور قرب پہاڑ اور دریاؤن سے اور خاص بنظر ان ہواؤن کے جو اس بلد مین چلتی ہین کیونکر دریافت کیا جاتا ہے۔ الغرض جو ہوا بہت جلد سرد ہوجاے بوقت غروب آفتاب اور گرم ہوجاوے بوقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہے اور جو اسکے مخالف ہو وہ کثیف ہے پھر سب ہواؤن مین بدتر وہ ہوا ہے جو دل مین تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے۔ احباب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا ہم بیان کرتے ہین جس شہر مین گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہے اور بال پیچیدہ اور گول مثل سیاہ مرچ کے ہوجاتے ہین۔ ہضم مین ضعف ہوتا ہے اگر اس ہوا مین تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہون پیری جلد تر عارض ہوتی ہے جیسے حبش کے لوگ تیس برس کی عمر مین بڈھے ہوجاتے ہین دلمین انکے خوف بہت ہوتا ہے اسلیے کہ روح مین تحلیل زیادہ ہوتی ہے اور گرم بلاد کے لوگون کے بدن نرم ہوجاتے ہین مساکن سرد کے لوگ قوی اور شجاع ہوتے ہین ہضم انکا بہت درست ہوتا ہے جیسا اوپر بیان ہوا پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو لحیم و شحیم ہوتے ہین اور رگین گوشت سے مندفن ہوتی ہین مفاصل اپنی جگہ پر نہین ٹھہرتے۔ اور نرم اندام اور نازک بدن ہوتے ہین مرطوب مقامات کے لوگ حسن کے اچھے اور جلد انکی نرم استرخا انکے اعضا مین ریاضت کرنے سے جلد آجاتا ہے فصل صیف انکی بہت گرم نہین ہوتی اور نہ فصل شتا مین انکے برودت غالب ہوتی ہے کہ جس طبیعت انکے بدن منفعل ہوتے ہین اسکو نچوڑ ڈالتے ہین۔ حمیات مزمنہ اور اسہال اور نکلنا خون حیض اور بواسیر کا نہین کثرت ہوتا ہے۔ قروح اور بواسیر اور عرض اور قلاع اور صرع کی انمین کثرت ہوتی ہے۔ بلاد یابسہ کے آدمیون کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ انکے مزاج مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور ان کی جلد

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں کھروہیں عارض ہوکر جلد پھٹ جاتی۔ اور یبوست انکے دماغ تک پہونچ جاتی ہے صیف کی فصل ان میں بہت گرم ہوتی ہے اور شتا میں سردی کی زیادتی ہوتی ہے بلند زمین کے مکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور زیرک ور سن عمر میں عمری ہوتی ہیں پست بلاد کے رہنے والے ہمیشہ شست حرارت سے اندوہناک رہتے ہیں اور پانی سرد انکو نہیں ملتا خصوصاً اگر پانی انکے شہر میں بستہ ہو یا تھہرن میں جاری ہو خواہ زمین شورہ زار میں علاوہ یہ ہوکہ ایسے بلاد کے پانی بسبب ہوا کے بھی ردی ہوجاتے ہیں۔ جو بلاد زمین سنگلاخ میں آباد ہوں اور کھلے ہوئے زیر آسمان ہوں کہ ہوا ہو یا درخت بخیر سے انکی ہوا نہ ہو جلسے ان بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور شتا میں سرد ہوجاتی ہے اور انکے بدن سخت ہوتے ہیں اور بدقوارہ اور بال بہت اور بعضل قوی یبوست اور بیداری یا نیز غالب ہوتی ہے اور بدخلق اور متکبر اور دعوی گستاخی کا دماغ میں بھرا ہوا اور جنگوں میں آزمودہ کار صناعات میں ذکی الطبع اور تیز۔ برف کے پہاڑوں کی آبادی وہاں کے لوگوں کا حکم مثل ان بلاد باردہ کے ہے اور انکے بلاد میں ہوا بہت چلتی ہے جب تک برف نہیں پھلتی ہے ہوا پاکیزہ ہوتی ہے اور بعد پگھلنے کے اگر پہاڑ ایسے جانب میں ہوں کہ شہر میں ہوا آنے کو روکیں گرم ہوکر بند ہوجاتی ہے صبائی بلاد کا یہ حال ہے کہ دائمی حرارت اور برودت معتدل ہوتی ہے اسلیئے کہ رطوبت ان بلاد کی انفعال میں خاصی او متأثر ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت میں نافذ ہونے والی ہے اسکے نفوذ کو قبول نہیں کرتی ہے مگر کیفیت رطوبت کی ان بلاد میں غالب ہوتی ہے اگر یہ بلاد شمالی ہوں قرب دریا کا اور نشیب زمین کا انکی تعدیل کریگا۔ اور اگر جنوبی ہوں اور ہوا وہاں کی بنظر عرض بلد کے گرم ہو اسوقت قرب دریا اور نشیب زمین کا ان کے اعتدال کو مضر ہو ممکن دونوں کی ضد میں اعتدال حاصل ہوتا ہے یعنے ارتفاع مکان اور بعد دریا ان بلاد کا اعتدال قائم کرے گا شمالی بلاد احکام اور فصول میں ان بلاد باردہ کے مثل ہیں جنمیں امراض عصبی و احتقان بخارات بکثرت ہوتے ہیں اور اخلاط ان بلاد میں بکثرت باطن میں جمع ہوتے ہیں۔ مقتضا ان بلاد کا یہ بھی ہے کہ ہضم جید ہوتا ہے اور عمر طویل ہوتی ہے اور رعاف بکثرت عارض ہوتا ہے اسلیئے کہ امتلا ان میں زیادہ ہوتی ہے اور تحلل کم ہوتا ہے پس رگیں پھٹ جاتی ہیں۔ صرع ان بلاد میں عارض نہیں ہوتا اسلیئے کہ ان کے جسم میں صحت ہوتی ہے اور حرارت غریزی کی باطن میں کثرت ہوتی ہے پھر اگر کسی کو صرع عارض ہو نہایت قوی ہوگی اسلیئے بدون سبب قوی کے عارض نہوگی۔ قروح ان کے بدن کے بہت جلد اچھے ہوتے ہیں اسلیئے کہ انمیں قوت ہوتی ہے اور خون انکے بدن میں صالح ہوتا ہے اور خارج سے کوئی سبب ایسا نہیں ہوتا کہ انکے قروح میں ارخا اور نرمی پیدا کرے۔ چونکہ حرارت انکے قلب میں زیادہ ہوتی ہے اخلاق سبعی یعنے مثل درندوں کے رکھتے ہیں انکی عورتیں خون حیض سے بخوبی پاک نہیں ہوتیں اسلیئے کہ حیض کے خون کی روانی انکے بدن میں پوری نہیں ہوتی کہ مسامات میں قبض ہوتا ہے اور جو چیز خون کو روان کرے اور مسالک میں ارخا پیدا کرے وہ انکے بدن میں نہیں پیدا ہوتی اسیواسطے وہ عورتیں بنا بر قول اطبا کے عاقر یعنے بانجھ ہوتی ہیں اسلیئے کہ انکے رحم حیض سے پاک و صاف نہیں ہوتے۔ حالات عورتوں کے ہمارے مشاہدہ اور تجربہ کے بلاد ترک میں مخالف ہوتے ہیں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ ان عورتوں کی شدت حرارت غریزی قائم مقام ہوتی ہے اس نقصان کے جو انکے بدن میں فقدان اسباب خارجی سرخی اور سیلان پیدا کرنیوالی سے پیدا ہوا ہے یعنے جو کام سیلان اور ارخا کا اسباب سے خارجی پیدا ہونا چاہیئے وہ انکی حرارت غریزی سے حاصل ہوتا ہے اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ ان عورتوں کو اسقاط کمتر عارض ہوتا ہے اور یہ ایک دلیل صحیح ہے اس بات پر کہ ایسے بلاد کے رہنے والے قوی المزاج ہوتے ہیں۔ ولادت انکے اکثر دشواری ہوتی ہے اسواسطے کہ اعضاے ولادت انکے لیف اور عروق وغیرہ سے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور رہمیں بند ہوتی ہیں اکثر اگر اسقاط کرتی ہیں سبب اسکا برودت ہوتی ہے دودھ انمیں کم پیدا ہوتا ہے اور قوام میں غلیظ ہوتا ہے اسلیئے کہ برودت کا غلیظ ہونا اور سیلان کو منع کرتا ہے کبھی ایسے بلاد میں خصوصاً ضعیف القوی کو مثل عورتوں کے کزاز اور سل عارض ہوتی ہے بالتخصیص جسوقت وضع حمل کرتی ہیں انکو سل اور کزاز بجہت شدت زحیر یعنے مجنی کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

عارض ہوتا ہو اسلیے کہ عسر ولادت کے سبب سے جو رگین اطراف صدمہ مین ہین پھٹ جاتی ہین اسیطرح اجزا عصب اور لیف کے بھی پھٹ جاتے ہین عروق کے پھٹ جانے سے سل عارض ہوتی ہو اور عصب و لیف کے پھٹنے سے کزاز ہوتا ہو۔ مراق البطن انکا بمنزلہ نشانہ کے ہوتا ہو بوقت شدت عسر ولادت کے۔ لڑکون کو فتق مائی عارض ہوتا ہو اور جب جوان ہوتے ہین خود بخود زائل ہوجاتا ہو۔ لڑکیون کو ماء البطن اور رطوبت رحم عارض ہوتی ہو جب سن زائد ہوتا ہو خود بخود دور ہوجاتی ہین۔ آشوب چشم ان لوگون کو شاذ و نادر عارض ہوتا ہو۔ اور اگر ہو تو نہایت شدید ہوتا ہو بلاد جنوبی کے احکام وہی ہین جو بلاد حارہ اور فصول حارہ کے احکام ہین۔ پانی ان بلاد کے اکثر شور اور کبریتی ہوتے ہین سرون مین ان لوگون کے مواد رطوبی بھرے ہوتے ہین اسلیے کہ باد جنوبی کا فعل یہی ہو۔ روانی شکم انکو ہمیشہ عارض رہتی ہو اسلیے کہ انکے سرون سے ہمیشہ رطوبت معدے پر گرا کرتی ہو۔ اعضا انکے ڈھیلے اور ضعیف ہوتے ہین حواس مین انکے گرانی خواہش طعام اور شراب کا خمار بسبب ضعف سر اور معدے کے زیادہ ہوتا ہو۔ قروح انکے دیر مین اچھے ہوتے ہین اور ترہل پیدا ہوتا ہو عورتون کا حیض بکثرت جاری رہتا ہو اور بدشواری حاملہ ہوتی ہین اور اکثر اسقاط ہوجاتا ہو اسلیے کہ یہ بیماری نہین کثرت سے ہوتی ہو اور کوئی سبب اسقاط کا نہین ہو۔ مردون کو اسہال خونی اور بواسیر اور رمد رطب جو بجہت جلد تحلیل ہوتا ہو عارض ہوتے ہین کہول کا یہ حال ہو کہ جبکہ سن پچاس برس سے بڑھ جاے انکو فالج بجہت کثرت نوازل کے لاحق ہوتا ہو۔ اور عامہ کہول کو بسبب امتلاء سر کے ربو اور صرع اور تمدد عارض رہتا ہو۔ حمیات غشی پیدا ہوتے ہین جنمین حرارت اور برودت مجتمع ہوتی ہو۔ حمیات انکے طویل و شتوی اور لیلی ہوتے ہین۔ حمیات حادہ کمتر عارض ہوتے ہین اسلیے کہ اسہال نہین بکثرت ہوتا ہو اور لطیف اخلاط کی تحلیل ہوتی رہتی ہو۔ شرقی بلاد مین جو ایسے شہر ہین جنکے پورب کیجانب کھلی ہوئی اور اسی کھلتی ہوئی جانب کے سامنے آباد ہین صحیح اور ہوا وہان کی جیسا ہو آفتاب اول نہار مین ان پر طلوع کرتا ہو اور وہان کی ہوا کو صاف کرتا ہو اور جب اس جانب سے نکل آتا ہو ہوا صاف ہوجاتی ہو ہوائین ایسے شہرون مین لطیف چلتی ہین کہ آفتاب کی طرف سے آتی ہین اور آفتاب خود بھی انکے پیچھے اپنی عرضی حرکت سے متحرک ہوتا ہو اور حرکت ہوا اور آفتاب کی یکسان ہوتی ہو۔ بلاد مغربی جنکی جانب مغرب کھلی ہوئی ہو اور پورب کی جانب بند ہو ان کے سامنے تھوڑی دیر تک نہین آتا اور ادھر آفتاب کا سامنا ہوا کہ انسے بعد آفتاب کا شروع ہوتا ہو اسیوجہ سے وہان کی ہوا مین لطافت نہین پیدا ہوتی اور نہ ان بلاد مین آفتاب خشکی پیدا کرتا ہے بلکہ انکو تر اور غلیظ چھوڑ دیتا ہو اگر ایسے شہرون مین آفتاب کی طرف سے ہوا آئے تو ہواے مغربی آسکتی ہے اور رات کے وقت آتی ہے اسی وجہ سے احکام اس بلاد کے مثل احکام بلاد مرطوب المزاج اور غلیظ حرارت مین معتدل کے ہوتے ہین۔ اگر ہوا مین ان بلاد کے کثافت عارض نہوتی البتہ طبیعت ہوا کی مشابہ ربیع کے ہوتی مگر یہ ہوا صحت مین بلاد شرقی کی ہواسے بہت کم ہو پس التفات کرنا اس شخص کے قول کی طرف جسنے یقیناً یہ بات تجویز کی ہو کہ قوت ان بلاد کے مثل قوت ربیع کے علی الاطلاق ہو کچھ ضرور نہین بلکہ یہ بلاد بقیاس باد جانب کے شہرون کے بیشک اچھے ہین۔ ایک قسم کی برائی ان شہرون مین یہ ہو کہ آفتاب جب انکے سامنے آتا ہو اسوقت بہت گرم ہوتا ہو اور شہرین اقلیم پر بجہت بلندی کے آمادہ ہوتا ہو اور دفعۃً بعد برودت شب کے ان پر طلوع کرتا ہو اور چونکہ انکی ہوا کا مزاج مرطوب ہو آوازین انکی بیٹھی ہوئی ہوتی ہین خصوصاً فصل خریف مین بجہت نزلے کے

اختیار مساکن اور انکے تہیہ اسباب کا بیان جو شخص کسی شہر مین رہنا اختیار کرے اسکو لائق ہو کہ پہلے وہان کی مٹی کی قسم کو پہچانے اور حال شہر کا بلندی اور پستی مین دریافت کرے۔ اور اسکا بھی لحاظ کرے کہ اسکے جانب کونسی کھلی اور کون پوشیدہ ہو اور پانی اور اسکی خاصیت اصلی اور اسکا گدلا اور کھلا اور بند ہونا اور نیچا ہونا بھی معلوم کرے اور یہ بھی سمجھ لے کہ معرض انکشاف ہو یا نہین اور ہوا اس پانی تک پہونچتی ہے یا سطح زمین سے دور ہے اور اس مقام کی ہواؤن کو پہچانے کہ صحیح ہین یا در

HAKEEM SHOUKAT ALI

برودت ہوا مین ہے یا نہین۔ اور اسکے گرد دریا نالے پہاڑ معاون کیسے ہین۔ اس شہر کے آدمیون کا حال صحت اور مرض مین کیسا اور کونسی بیماری کے خوگر ہین قوت بدنی اور اشتہائے طعام اور جودت ہضم کیسی ہے اور کونسی غذا انکی خورش ہے مکانات اس شہر کے وسیع اور کشادہ ہین یا تنگ گلی کوچہ ہموار ہین یا نہین۔ بعد اسکے یہ بھی واجب ہے کہ روزن اور دروازے پورب یا اتر کیطرف مقرر کرین۔ بنا مکانون کی ایسی ہو کہ ہوا بخوبی آسکے اور دھوپ کا رخ ہر طرف سے ہو کہ ہوا کی اصلاح اسی بات سے ہوتی ہے اور قرب چشمہ شیرین کا جو ٹھہرے ٹھہرے اور جاری ہون اور پانی انکا لذیذ ہو اور عمیق ہو اور صاف اور پاکیزہ ہو اور جاڑون مین سرد ہو جاوے اور گرمیون مین گرم رہے برخلاف ان چشمون کے جو پوشیدہ ہین ایسے پانی کا اختیار کرنا بہت اچھا اور نافع ہے اب ہم ہوا اور مساکن کے بیان کو تمام کرچکے اور شرح و بسط انکے حالات کو کہ جیسا مناسب ہے کہ جو اسباب ہوا اور مساکن کے ساتھ شمار کیے گئے ہین انکو بھی بیان کرین **فصل بارھوین موجبات حرکت وسکون کے بیان مین** حرکت کا فعل انسان کے بدن مین بسبب شدت اور ضعف اور قلت اور کثرت کے مختلف ہوتا ہے جسقدر حرکت کے ساتھ سکون مختلط ہوتا ہے اعتدال پیدا کرتا ہے اور یہ بات بہ نسبت تحلیل کے ایک قسم سبب کی جداگانہ ہے۔ اور اس سے بھی اختلاف ہوتا ہے کہ جو مواد جسم مین بھرے ہوتے ہین نہین حرکت سے غلبہ پیدا ہوتا ہے حرکت شدید اور کثیر اور قلیل جو سکون سے ملی ہوئی ہو حرارت مین ہیجان پیدا کرنے کی شرکت رکھتی ہے مگر جو حرکت شدید کثیر نہو ہمین اور اس حرکت مین جو کثیر غیر شدید ہو اور وہ حرکت شدید جو سکون سے ملی ہوئی ہو یہ فرق ہے کہ حرکت شدید سخونت بدن مین زیادہ پیدا کرتی ہے اور تحلیل اگر نہین ہوتی ہے تو کم ہوتی ہے اور کثیر تحلیل بہ نرمی کرتی ہے مگر بہ نسبت تسخین کے تحلیل زیادہ کرتی ہے جسوقت افراط ان دونون قسمون کی حرکت مین ہو بالعرض برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ حار غریزی مین تحلیل ہوتی ہے اور خشکی بھی عارض ہوتی ہے اور اگر یہ وقت کثرت یا غلبہ مواد کے واقع ہو تو کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل کا معین ہوتا ہے اور کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل مین نقصان پیدا کرتا ہے مثلاً جیسے حرکت دھوبیون کی بوقت دھونے کے کہ اسمین برودت اور رطوبت عارض ہوتی ہے۔ اور اگر ایسی حرکت ہو جیسے لوہار بوقت کام کرنے کے کرتے ہین اس سے نہایت گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے سکون سے ہمیشہ برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت برانگیختہ حالت سکون مین نہین ہوتی اور احتقان رطوبات کا اندر جسم کے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے سکون ترطیب کو بھی زیادہ کرتا ہے کہ تحلل فضول کا بوقت سکون کے مفقود ہوتا ہے **فصل تیرھوین موجبات خواب و بیداری کے بیان مین** نوم مشابہ سکون کے ہے اور بیداری مشابہ حرکت کے ہے اور دونون کو بعد اس مشابہت کے چند امور ایسے خاص ہین جنکی تفسیر کرنی ضرور ہے۔ نوم قوائے طبعی کو تقویت دیتی ہے اسواسطے کہ بوقت سونے کے حرارت غریزی اندر جسم کے مختفی ہو جاتی ہے اور قوائے نفسانی کو ڈھیلا کر دیتی ہے اس سبب سے مسالک روح نفسانی کی ترطیب کرتی ہے اور ان مسالک مین ارخا اور سستی پیدا کرتی ہے جو ہر روح کو بجہت منع کرنے تحلیل کے کدورت ناک کرتی ہے مگر جمیع اقسام کی ماندگی زائل کر دیتی ہے اور جو اخلاط با فراط استفراغ پاتے ہون انکو منع کرتی ہے اسلیے کہ حالت بیداری کی حرکت سیلان کو ان اخلاط کے جو مستعد بسیلان ہون زیادہ کرتی ہے۔ مگر جو مواد کہ اطراف جلد مین انکے نکالنے پر نوم دفعتہً اعانت کرتی ہے اسلیے کہ حرارت کو اندر محصور کر دیتی ہے اور غذا کی تقسیم بدن مین کرکے جو چیز قریب بجلد ہوتی ہے اسکو دفع کر دیتی ہے اسطرح کہ اسکے دفع کے مانع کو اندر مختفی کرتی ہے مگر بیداری اس فعل مین بہ نسبت نوم کے زیادہ ہے علاوہ بران نوم مین بہ نسبت بیداری کے پسینہ زیادہ برآمد ہوتا ہے اسلیے کہ تعریق نوم کی بر سبیل غلبہ کے مادہ پر ہونا اسلیے کہ تحلیل رقیق منفصل کی کرکے تعریق کرے جیسے بدن مین سے حالت نوم مین عرق بہت برآمد ہو اور کوئی اور سبب تعریق کا ظاہر نہو تو جاننا چاہیے کہ اسکا بدن اتنی غذا سے ممتلی ہے کہ جسکا تحمل نہین ہو سکتا۔ اگر نوم کسی مادہ کو مستعد ہضم یا نضج پر پاوے اسکا استحالہ بطرف طبیعت خون کے کر دیتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اس مادہ میں سخونت پیدا کرتی ہو پس حار غریزی تمام بدن میں پھیل جاتا ہو اسی وجہ سے حرارت غریزی سے تمام بدن گرم ہوجاتا ہے۔ اگر نوم بدن میں اخلاط حار صفراوی پائے اور زمانہ خواب کا طولانی ہو بدن میں حرارت غریبہ پیدا کر کے گرمی ظاہر کرتی ہے۔ اور اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہو اسوقت بدن میں سردی پیدا کرتی ہو اس سبب سے کہ روح غریزی کی تحلیل ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی خلط جو قوت ہاضمہ پر اسکا ہضم دشوار ہو بحالت نوم بدن میں موجود ہو جب بھی بدن سرد ہوجائے گا اسلیے کہ وہ خلط عاصی بدن میں منتشر ہوتی ہو۔ بیداری کے افعال خواب کے ضد ہیں مگر جسوقت بیداری میں افراط ہو مزاج دماغ کا فاسد ہوجاتا ہے کہ ایک قسم کی خشکی عارض ہوتی ہو اور ضعف دماغ پیدا ہو کر اختلاط عقل عارض ہوتا ہو اور اخلاط سوختہ ہو کر امراض حادہ پیدا ہوتے ہیں نوم میں اگر افراط ہو تو ان اعراض کے ضد پیدا ہوتے ہیں کہ بلادت قوائے نفسانی میں اور ثقل دماغ میں عارض ہوتا ہے اور امراض باردہ پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ نیند تحلیل کو منع کرتی ہو۔ اور افراط بیداری اشتہا زیادہ کرتی ہے اور خوب بھوک پیدا کرتی ہو اس سبب سے کہ مادہ کی تحلیل کرتی ہو اور نقصان ہضم میں بوجہ تحلیل قوت کے ہوتا ہو۔ بے چینی اور کروٹیں بدلنا درمیان خواب و بیداری کے نہایت بدحالی کی دلیل ہو۔ غالب حالت نوم میں یہی ہو کہ حرارت اندرون جسم کے ہوتی ہو اور برودت ظاہر جسم پہ اسی جہت سے اوڑھنے کی ضرورت سوتے وقت اتنی ہوتی ہو کہ بیداری میں اسقدر نہیں ہوتی بقیہ احکام نوم اور جو کچھ اسکے خواص اور آثار پہچانے گئے ہیں انکی نسبت آئندہ مقامات میں اکثر مقامات پر تعرض کیا جائے گا

فصل چودھوین موجبات حرکات نفسانی کے بیان میں

جمیع عوارض نفسانی کے تابع خواہ ہمراہ حرکات روح کے یا بطرف داخل یا بطرف خارج کے ہوتے ہیں اور یہ حرکت یا دفعۃً ہوتی ہو یا تھوڑی تھوڑی اور جسوقت حرکت روح کی طرف خارج کے ہوتی ہے۔ اندر جسم کا سرد ہوجاتا ہے اور اکثر جب حرکت بافراط ہوتی ہے دفعۃً تحلیل ارواح کی ہو کر ظاہر اور باطن دونوں سرد ہوجاتے ہیں اور اس کے بعد غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہو۔ اگر حرکت روح کی اندر کی طرف ہو اسکے تابع برودت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہے۔ اور کبھی احتقان روح کا شدت ہوتا ہو تو ظاہر اور باطن دونوں سرد ہوجاتے ہیں انکے بعد بھی غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہو۔ حرکت روح کی طرف خارج کے یا دفعۃً ہو جیسے بروقت غضب کے یا تدریج ہو جیسے بروقت لذت اور فرح معتدل کے اور حرکت روح کی طرف داخل کے یا دفعۃً ہو جیسے بروقت فزع یعنی خوف شدید کے یا تدریج ہو جیسے بروقت حزن اور ملال کے۔ احتقان اور تحلل جو اوپر بیان ہوئے جن کی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہے وہ بعد اسی حرکت روح کے واقع ہوتے ہیں جو دفعۃً ہو مگر نقصان اور ذبول اصلی اسی حرکت کے تابع ہو جو اندک اندک ہو۔ ہماری مراد نقصان سے احتقان تدریجی ہے اور ایک ایک جزو میں احتقان ہو دفعۃً اور ذبول اصلی سے تھوڑا تھوڑا تحلل مراد ہے جو دفعۃً نہو۔ کبھی حرکت روح کی ایک ہی وقت میں داخل اور خارج دونوں طرف ہوتی ہو جسوقت ایسا امر عارض ہو جس کو دو نون باتیں لازم ہیں مثلاً ہم کہ اسکے ساتھ کبھی غضب اور حزن دونوں ہوتے ہیں پس دونوں حرکتیں مختلف پیدا ہوتی ہیں۔ یا خجالت کہ اسوقت پہلے حرکت روح کی طرف باطن کے ہوتی ہے پس جب عقل اور تجویز پلٹتی ہو اور انقباض خاطر میں انبساط پیدا ہوتا ہو روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہو اور رنگ سرخ ہوجاتا ہے۔ کبھی انفعال بدن کا ایسی ہیأت نفسانی سے ہوتا ہو جو مغائر ان اشکال کے ہیں جنکا ہمنے ذکر کیا مثلاً تصیبات نفسانی ایسے امور طبعی برانگیختہ کرتے ہیں جیسے لڑکا کبھی اس صورت کا پیدا ہوتا ہو جس صورت کا خیال نزدیک مجامعت کے ہو اور اسکا رنگ قریب اس رنگ کے ہوتا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو لوگ بصر کو بروقت انزال کے لازم ہوتے احوال ایسے ہین کہ انکے قبول کرنے سے ایک قوم کی طبیعت متنفر ہوئی ہی اور وہ ایسی باتین صحیح نہین سمجھتے انکے انکار کی وجہ یہی ہی کہ باریک آثار موجود ہین انکو اطلاع نہین ہی لیکن وہ لوگ جو دریاے معرفت حقائق اشیا مین ڈوبے ہوے ہین ایسی باتونکا انکار مثل انکار محالات کے نہین کرتے۔ ازین قبیل اتباع حرکت خون کی ہی اس شخص کے بدن مین جو مستعد حرکت خون کا ہی جسوقت کہ سرخ چیزونکی طرف بکثرت نظر کرے اور ان مین زیادہ تامل کرے جیسے سرخ چیزونکے دیکھنے سے نکسیر جاری ہوجاے یا آشوب چشم ٹہر جاے۔ ازین قبیل دانتون کا کند ہونا جسوقت کسی غیر کو کھٹائی کھاتا ہوا دیکھے یا ترش بو چکھنا کسی عضو مین جسوقت کسی دوسرے شخص کے عضو کو متألم پاوے اور اسکو خوف ہو۔ ازین قبیل مزاج کا بدلجانا بروقت تصور خوفناک چیزون کے یا سرور لانے والی چیزین

فصل پندرھوین موجبات ماکول اور مشروبات کے بیان مین

کھانے پینے کی چیزین انسان کے بدن مین تین طرح فعل کرتی ہین کبھی انکا فعل محض انکی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہی اور کوئی فعل انکا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہی اور ایک فعل ان کے مجموع امور ذاتی سے صادر ہوتا ہی بغیر مفہوم اور معانی ان الفاظ کے بحسب استعمال متعارف اہل لغت کے قریب قریب ہین لیکن ہم انکے استعمال مین ایک اصطلاح خاص مقرر کرتے ہین ان معنون مین کہ قریب ہو کہ انکے طرف ہم اشارہ کرین، جو فاعل کہ محض اپنی کیفیت سے کوئی فعل کرے اسکی شان سے یہ بات ہوتی ہی کہ جب بدن انسان مین حاصل گرم ہوجاوے یا سرد ایسی چیز بدن کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہی مگر مشابہ بدن انسان کے نہین ہوجاتی اور جو فاعل بواسطہ اپنے عنصر اور مادہ کے فعل کرتا ہو وہ ایسا ہوتا ہی کہ اسکی طبیعت کا استحالہ ہوجاتا ہی پس وہ کسی عضو اعضاے بدن انسان کے جزو کی صورت قبول کرتا ہی لیکن اسکا عنصر باوجود قبول صورت مذکورہ کرتا ہی کبھی اسمین ایک بقیہ ابتدا مین جبتک کہ انعقاد اور تشبہ تمام ہوا اسکی اصلی کیفیت سابقہ کا باقی نہین رہجاتا ہی اگرچہ وہ کیفیت کیفیات بدن انسان مین بھی ہوتی ہی لیکن اس شئ مستحیل کی باقی ماندہ کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہی جیسے خون جو کہ کاہو کے کھانے سے پیدا ہوا اسکے ہمراہ ایک برودت ایسی ہوتی ہی جو مزاج انسان کی برودت سے زیادہ ہی اور یہ برودت اس وقت تک باقی رہتی ہی جب تک کہ وہ خون طرف مستحیل ہو کر صلاحیت اس بات کی رکھے کہ کسی عضو انسانی کا جزو بنجاے یا جو خون کہ لہسن سے پیدا ہوتا ہی اس مین برخلاف خون متولد کاہو سے ایک قسم کی حرارت باقی رہجاتی ہے جو حرارت بدن انسان سے زیادہ ہوتی ہے جو فاعل کہ مجموع اجزاے جوہری سے فعل کرتا ہی اسکے یہ معنی ہین کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے ذریعہ سے کرتا ہی جسکی وجہ سے اسکی ماہیت حاصل ہوئی ہی اور اسکا وجود خاص متعین ہوا ہی کسی کیفیت خاص کے ذریعہ سے جو داخل اسکی ماہیت مین نہین ہی یہ فعل اس سے سرزد نہین ہوتا ہی خواہ وہ کیفیت مشابہ بدن انسان کے ہو یا نہو کیفیت سے مراد ہماری ایک کیفیت ہی چارون کیفیات حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے۔ جو فاعل بذریعہ کیفیت کے ہی اسکے مادہ کو اس فعل مین کچھ دخل نہین ہی اور جو فاعل بذریعہ عنصر کے ہی اسکا یہ حال ہی کہ جب اسکا عنصر اپنے جوہر اصلی سے بذریعہ قوت بدن انسان کے مستحیل ہو پہلے قائم اس چیز کے ہوتا ہی جو بدن انسان سے متحلل ہوتی ہی اور دوبارہ حرارت غریزی اسکو تیز کر کے خون مین بڑھا دیتی ہی۔ اور کبھی اسکا کوئی فعل بذریعہ باقی کیفیت کے تیسری مرتبہ ظاہر ہوتا ہی۔ اور جو فاعل اپنے مجموع جوہر سے فعل کرتا ہی اسکا فعل بذریعہ اس صورت نوعیہ کے ہوتا ہی جو بعد ایسے مزاج کے حاصل ہو کہ بسائط کے جمع ہونے سے پیدا ہوا ہی ان بسائط کے ممتزج ہو کر مستعد قبول نوع خاص اور ایک صورت زائدہ کے بسائط کی صورت پر حاصل ہوئی ہی اور یہ صورت نئی جو پیدا ہوتی ہی ان کیفیات اولی سے نہین ہی جو بواسطے عنصر اور مادہ کے تھی اور نہ یہ صورت بعینہ وہ نیا مزاج ہی جو ان بسائط سے پیدا ہوا ہی بلکہ یہ صورت

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک کمال ہو جو واسطے عنصر کے بسبب اس استعداد کے حاصل ہوتا ہو جو مزاج سے حاصل ہوتا ہو جیسے قوت جذب کی مقناطیس میں یا طبیعت ہر نوع کی انواع نبات اور حیوان سے جو بعد مزاج کے حاصل ہوتی ہو بوجہ آمادہ کرنے مزاج کے، اور بسائط کے جیسے مزاج میں انہیں سے کسی مزاج کی بعینہ یہ طبیعت نہیں ہوتی اور نہ نفس مزاج مرکب کی یہ کیفیت ہو اسلیے کہ یہ حرارت نہیں ہو اور نہ برودت اور نہ رطوبت اور نہ یبوست ہو نہ یہ طبیعت بسیط ہو اور نہ مرکب بلکہ یہ طبیعت مثل رنگ ہو یا بو ہو نفس طبیعی اور حیوانی ہے یا کوئی دوسری صورت ہے جو محسوسات میں داخل نہیں ہو۔ یہ صورت جو بعد مزاج کے حادث یا حاصل ہوتی ہو کبھی اسکا کمال منحصر اسی بات میں ہوتا ہو کہ دوسری سے کوئی اثر قبول کرے جبوقت یہ صورت عین قوت انفعالی ہو اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ اسمیں کمال کسی غیر میں اثر کرنے کا ہو جبوقت یہ صورت محض قوت ہو غیر میں کچھ فعل کرنے کی یعنے قوت فاعلہ ہو۔ اور جو چیز کسی غیر میں اثر کرتی ہو کبھی اسکا فعل بدن انسان میں ہوتا ہو اور کبھی نہیں ہوتا ہو اور جسکا فعل بدن انسان میں ہوتا ہو وہ بھی کبھی فعل مناسب کرتی ہو اور کبھی غیر مناسب اور یہ سب اقسام کے فعل انکا مصدر اس شئی کا مزاج نہیں ہوتا بلکہ اسکی صورت نوعیہ سے جو بعد مزاج کے حادث ہوتی ہو صادر ہوتے ہیں اسی واسطے ہم کہتے ہیں کہ صدور اس فعل کا مجموع جوہر شئی سے ہوتا ہو یعنے صورت نوعیہ سے نہ بذریعہ کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے مناسب فعل کے مثل یہ ہو جیسے فاوانیا جسے عود صلیب بھی کہتے ہیں صرع کو باطل کرتی ہے۔ اور مخالف فعل کی مثال یہ ہو کہ خشکی ایسی پیدا کرے جو مفسد جوہر انسان کے ہو۔ **اب ہم اصلی مطلب پر رجوع کرتے ہیں** جسوقت ہم کوئی چیز مشروبات یا ملطوخ کو یعنے اوپر سے لگائی ہوئی دوا کو کہیں کہ یہ گرم ہے یا سرد ہے اسوقت ہماری مراد یہ ہے کہ اس میں قوت حرارت اور برودت ہو نہ اینکہ بالفعل گرم یا سرد ہے کہ قوت لمس سے اسکی حرارت دریافت ہو جیسے آگ یا برف اور یہ بھی ہم مراد لیتے ہیں کہ اس دوا میں جو قوت ہے اس سے جو حرارت یا برودت پیدا ہوگی ہمارے بدن کی حرارت و برودت سے زیادہ ہوگی۔ اور اس قوت سے ہماری مراد وہ قوت ہو جسکو ہم ایسے وقت اعتبار کرتے ہیں کہ اسوقت حرارت ہمارے بدن کی اس دوا کی قوت میں کچھ فعل کرے اسطرح پر کہ جسوقت حاصل اس قوت دوائی کا ہماری حرارت غریزی سے منفعل ہو تو اس دوا کی حرارت بالفعل پیدا ہو جاوے۔ کبھی اس قوت سے ہم ایک اور چیز مراد لیتے ہیں یعنے قوت کو بمعنی خوبی استعداد کے بولتے ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں کہ کبریت حار بالقوۃ ہو اسکا یہ مطلب ہوتا ہو کہ حرارت پیدا کرنے کی استعداد اسمیں قوی ہو۔ کبھی ہمارا التفات مزاج غالب کی طرف ہوتا ہو مثلاً ہم کہیں کہ یہ شئی حار یا بارد ہو تو اس سے یہ مراد ہوتی ہو کہ اسکے ارکان اولی کے مزاجوں میں حرارت کا مزاج غالب ہے اور اسوقت ہمکو التفات اسطرف نہیں ہوتا کہ ہمارا بدن اس دوا میں کیا فعل کریگا۔ اور کبھی ہم کہتے ہیں یہ شئی بالقوۃ ایسی ہے اس وقت قوت کو بمعنی ملکہ اور کیفیت راسخہ کے لیتے ہیں جیسے قوت اس کاتب کی جو بالفعل تارک ہو کتابت کا اور قادر ہو اوپر کتابت کے جیسے ہم کہیں کہ بیش بالقوۃ مفسد ہے اس معنی اخیر اور پہلے معنی میں یہ فرق ہے کہ پہلے جبتک بدن اسکا استحالہ ظاہری نہ کرے اسکی قوت کا اثر بالفعل ظاہر نہیں ہوتا اور یہ اخیر کی قسم یا تو اسکا اثر بمجرد ملاقات کے بدن انسان میں ہو جاتا ہو جیسے سانپ کا زہر خواہ بطریقہ استحالہ کیفیت میں جیسے بیش۔ اور پہلی قوت کو اور اس قوت میں جسکو ہمنے معنی ملکہ اور استعداد کے لکھا ہے ایک اور قوت متوسط یعنے درمیانی ہو جیسے ادویہ سمیہ۔ مراتب دویہ بنظر تاثیر کے چار مقرر کیے گئے **پہلا مرتبہ** یہ ہو کہ جس چیز کا استعمال بدن انسان میں ہو اسکی کیفیت کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

فعل محسوس نہو مثلاً گرمی یا سردی پیدا کرے کہ اسپر حس باطنی اور ظاہری کو آگہی نہو جب تک کہ مکرر یا بکثرت اسکا استعمال نہو دوسرا
مرتبہ یہ ہے کہ اسکا فعل بہ نسبت اول کے قوی ہو لیکن بالفعل ضرر بین اس سے محسوس نہو اور افعال بدنی کو مجرائے طبعی سے
متغیر نہ کرے مگر کوئی اور عارض پیدا ہو مثل فصل اور سن اور بلد وغیرہ کے کہ اسکی اعانت سے اسکا ضرر بین ہوجائے خواہ بکثرت
اسکا استعمال کیا جائے **تیسرا مرتبہ یہ ہے** کہ اس دوا کا فعل ضرر بین پیدا کرے مگر اس مقدار کو نہ پہونچے کہ ہلاک کرے یا مزاج کو
فاسد کردے **چوتھا مرتبہ یہ ہے** کہ اسکا ضرر مہلک ہو اور مزاج کو فاسد کردے یہ خاصیت ادویہ سمیہ کی ہے۔ اور یہ تاثیر
جو بیان ہوئی تاثیر بالکیفیت ہے اور جو چیز کہ مجموع اجزائے جوہری سے مہلک ہو وہ سم ہے۔ پھر حکما سے دلیل انحصار
ادویہ کے مراتب اربعہ مین بیان کرتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ جو چیز ایسی بدن انسان پر وارد ہو کہ اس کے اور بدن انسان کے
درمیان مین فعل و انفعال جاری ہوسکے سو یا وہ چیز بدن انسان سے خود متغیر ہوجاے گی مگر بدن مین کوئی تغیر پیدا نہ کریگی
۲۔ یا وہ چیز خود بھی متغیر ہوگی اور بدن کو بھی متغیر کریگی ۳۔ خود متغیر نہو اور بدن مین تغیر پیدا کرے۔ یہ تین صورتین قابل
لحاظ طبیب کے ہین۔ پہلی صورت یعنی جو چیز کہ بدن سے متغیر ہوا اور اس مین کوئی تغیر معتد بہ پیدا نکرے اسکی دو صورتین
ہین۔ ایک تو یہ کہ خود متغیر ہوکر مشابہ بدن کے ہوجائے۔ دوسرے یہ کہ متغیر ہوکر مشابہ بدن کے نہو۔ اگر مشابہ بدن کے
ہوجاے تو وہ غذائے مطلق ہے ہماری اصطلاح مین۔ اور اگر مشابہ بدن کے نہو تو وہ دوائے معتدل ہے۔ اور جو چیز بدن انسان
سے متغیر ہو اور اس مین تغیر بھی پیدا کرے وہ بھی دو حال سے خالی نہین ہے یا اسلئے کہ جسطرح بدن سے متغیر ہوتی ہے بدن کو بھی
متغیر کرتی ہو بعد اسکے اخیر مین اسکو بدن سے ایسا تغیر حاصل ہوتا ہو کہ بدن کے تغیر دینے کا اثر اس سے باطل ہوجاتا ہو یا یہ
کہ اسکا حال انجام کار مین ایسا نہو بلکہ بعد انفعال ثانی کے بھی بدن کو متغیر کرے اور اسمین فساد پیدا کرے۔ ان دونون مین پہلی قسم یعنے جسکا
انجام کار مین فعل تغیر کردینے بدن کا باطل ہوجاتا ہو اسکی بھی دو صورتین ہین یا یہ کہ بعد متغیر ہونے کے بدن سے مشابہ بدن کے ہوجاے اسکو
اصطلاح مین غذائے دوائی کہتے ہین۔ یا یہ کہ مشابہ بدن کے نہو وہ دوائے مطلق ہے۔ دوسری قسم یعنے جو آخر کار مین بھی بدن کو تغیر دے اور اسکو
فاسد کرے اسکو اصطلاح مین دوائے سمی کہتے ہین اور جو چیز بدن انسان سے بالکل متغیر نہو اور بدن کو متغیر کردے وہ سم مطلق ہے۔ ایسا
نہ سمجھنا چاہیے کہ سم مطلق کو کسی طرح کا تغیر بدن سے نہین ہوتا اور حرارت غریزی بدن کی بوقت ہضم کے سم مین کسی قدر گرمی نہین پیدا کرتی
اسلیے کہ اکثر سموم جبتک کہ حرارت غریزی کے فعل سے سخونت نہین حاصل کرتے کچھ اثر نہین کرتے ہین بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ سم
کی صورت طبعی مین کچھ تغیر نہین ہوتا بلکہ وہ فعل کرتا جاتا ہو اور صورت طبعی باقی رہتی ہے تا آنکہ بدن فاسد ہوجاے کبھی طبیعت سم کی
خود حار ہوتی ہو پس اسکی حرارت طبیعت کی خاصتہً تحلیل روح مین اعانت کرتی ہو جیسے زہر سانپ اور بیش کا کبھی طبیعت زہر کی بارد ہوتی ہو
اسکی طبیعت بالخاصہ روح کے بجھانے اور سست کرنے مین معین ہوتی ہو جیسے زہر بچھو اور سوکران یعنے پہاڑی بھنگ کا۔ کل وہ چیز
جس سے تغذیہ بدن کا ہوتا ہو کبھی آخر کار مین ایک تغیر طبعی یعنے تسخین بدن مین پیدا کرتی ہو اسلیے کہ جس وقت غذا مستحیل طرف خون کے
ہوگی ضرور بدن کی تسخین کچھ بڑھے گی تا آنکہ کاہو اور کدو سے بھی باوجود یکہ بارد ہین یہ تسخین پیدا ہوتی ہے مگر ہم اس تغیر طبع کا قصد اس
مقام پر نہین کرتے ہین اور نہ اس تسخین کا لحاظ کرتے ہین بلکہ جو تغیر بدن کا ہم اس بحث مین ذکر کرتے ہین اس سے مقصود یہی ہے کہ خود
مستعمل کی کیفیت سے صادر ہو اور نوع اس شئ کی بھی اپنے حال پر باقی ہو اور کسی خلط کیطرف مستحیل نہو۔ دوائے غذائی

بدن سے اپنے جوہر میں مستحیل ہوتی ہے اور کیفیت میں بھی استحالہ باقی ہے مگر پہلا استحالہ اسکا کیفیت میں ہوتا ہے۔ کوئی قسم دوائے غذائی کی پہلے طرف حرارت کے مستحیل ہوتی ہے پس گرمی پیدا کرتی ہے جیسے لہسن۔ اور کوئی قسم پہلے طرف برودت کے مستحیل ہوتی ہے پس تبرید کرتی ہے جیسے کاہو۔ پھر جس وقت استحالہ اسکا تمام ہو کر خون حاصل ہوتا ہے اکثر فعل اسکا تسخین ہوتا ہے خون کو بڑھا کر اور کیونکر تسخین پیدا نہ کرے حالانکہ اسکا جزو حار مستحیل ہوگیا اور اسکی برودت باقی نہ رہی لیکن کبھی ہمراہ ہر ایک کے ان دونوں سے اصلی کیفیت سے کسیقدر بعد استحالہ جوہری کے بھی باقی رہتی ہے اسی جہت سے جو خون کاہو سے پیدا ہوتا ہے اسمیں کسی قدر برودت بھی ہوتی ہے اور جو خون لہسن سے پیدا ہوتا ہے اسمیں تھوڑی سی حرارت بھی زائد بر حرارت خون ہوتی ہے لیکن یہ برودت اور حرارت تھوڑی دیر رہتی ہے اور دوائیہ غذائیہ انہیں سے بعض اقسام قریب دوا کے ہیں اور بعض قریب غذا کے جس طرح غذا بنظر اپنی ذات کے بعض قسم کی طبیعت قریب جوہر خون کے ہے جیسے شراب اور زردی بیضہ اور ماء اللحم اور بعض قسم کی طبیعت جوہر خون سے کسی قدر بعید ہے جیسے روٹی اور گوشت۔ اور بعض قسم ایسی ہے جسکی طبیعت جوہر خون سے بہت بعید ہے جیسے اغذیہ دوائیہ۔ غذا حال بدن میں تغیر کیفیت اور کمیت دونوں طرح سے کرتی ہے کیفیت کا تغیر تو اوپر معلوم ہوچکا۔ اور کمیت کا تغیر اس طرح کہ اگر مقدار غذا کی بڑھ جائے اور تخمہ اور سدے پیدا ہو کر عفونت اخلاط میں واقع ہوگی یا مقدار غذا کی بہت کم ہو تو ذبول اور لاغری پیدا ہوگی۔ زیادتی کمیت غذا سے ہمیشہ تبرید حاصل ہوتی ہے مگر جب عفونت پیدا ہو تو اسوقت بالعرض تسخین بھی ہوتی ہے اسلیئے کہ عفونت جسطرح حرارت غریبہ سے پیدا ہوتی ہے اسیطرح عفونت سے حرارت غریبہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ غذا لطیف بھی ہوتی ہے اور کثیف بھی لطیف غذا وہ ہے جس سے خون رقیق پیدا ہو۔ اور کثیف غذا اسے کہتے ہیں جس سے خون غلیظ پیدا ہو۔ ہر ایک لطیف اور کثیف یا تغذیہ بدن کا بکثرت کرے یا تھوڑا تغذیہ کرے **مثال غذائے لطیف کثیر الغذا کی** شراب، ماء اللحم، زردی بیضہ گرم کیا ہوا نیم برشت یہ سب چیزیں تغذیہ زیادہ کرتی ہیں بلکہ اکثر جوہر ان چیزوں کا مستحیل بغذا ہو جاتا ہے **مثال کثیف قلیل الغذا کی** جبن یعنی پنیر قدید یعنی گوشت کبو ترجیہ یا خشک گوشت یا بادنجان یعنی بینگن اور مثل اسکے ان چیزوں میں سے خون کی طرف کم مستحیل ہوتا ہے **مثال لطیف قلیل الغذا کی** جلاب اور جو ترکاری معتدل القوام اور کیفیت ہو اور پھلوں میں جسطرح سیب و انار وغیرہ **مثال کثیف کثیر الغذا کی** بیضہ بھونا ہوا گوشت گاو **وایضا** لطیف اور کثیف دونوں کبھی ردی الکیموس ہوتے ہیں اور کبھی انکا کیموس محمود ہوتا ہے **مثال لطیف کثیر الغذا جید الکیموس کی** زردی بیضہ شراب ماء اللحم **مثال لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی** پھیپھڑا اور گوشت اس بچہ مرغ کا جسکے بال و پر ذرے بڑے ہوگئے ہوں **مثال لطیف قلیل الغذا جید الکیموس کی** کاہو اور سیب **مثال لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی** مولی رائی اور اکثر ترکاریاں **مثال کثیف کثیر الغذا جید الکیموس کی** بیضہ بریاں بزغالہ یکسالہ **مثال کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی** گوشت گاو اور گوشت بط اور گوشت اسپ **مثال کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی** قدید انہیں غذاؤں میں سے غذائے معتدل بھی مرکب ہوسکتی ہے۔

فصل سولھوین پانی کے اقسام کا بیان

پانی بھی ایک رکن ارکان بدن سے ہے اسکو خصوصیت یہ ہے کہ مشروبات میں داخل ہوتا ہے نہ یہ غرض کہ تغذیہ بدن کا اس سے حاصل ہو بلکہ غذا کو نافذ کردیتا ہے اور اسکے قوام کو درست کردیتا ہے جو جیسے کہ پانی سے غذا حاصل نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ جو چیز غذا دینے والی ہے اسکی قوت قریبہ یہ ہے کہ خون ہوجائے اور اسکے بعد اسمیں یہ قوت ہوتی ہے کہ عضو انسان کا جزو ہوجائے۔ اور جسم بسیط میں قابلیت اسکی نہیں کہ صورت خون کی قبول کرے یا صورت کسی عضو انسان کی اسپر طاری ہو جبتک کہ اس جسم بسیط میں ترکیب نہو مگر پانی میں اتنی بات ہے کہ غذا کے سیلان اور رقیق ہونے میں اعانت کرتا ہے اور پانی کو بطور بدرقہ کے ساتھ غذا کے رگوں میں اور مخارج میں نافذ کردیتا ہے اس نفوذ میں غذا کو پانی سے استغنا نہیں ہوسکتی اور اسکا فعل تغذیہ بدن کا بے رقت اور سیلان کے تمام نہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوسکتا ہے۔ پانیوں کے اقسام مختلف ہیں جو ہر ماہیت میں تو اختلاف نہیں ہے مگر چونکہ مختلف چیزیں اس سے ملتی ہیں اور کیفیات چند سے متکیف ہوتا ہے اور وہ کیفیات اسپر غالب ہونے میں اس جہت سے اسمیں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ افضل پانی کی قسموں میں چشمہ کا پانی ہے مگر سب طرح کے چشمہ کا پانی افضل نہیں ہے بلکہ اس زمین کا چشمہ جو زمین سنگلاخ ہو جسکی مٹی پر کوئی حالت اور کیفیت غریب ایسی غالب نہو جو پانی میں اثر کرے یا زمین پتھر کی ہو کہ اسمیں قابلیت عفونت ارضی کی نہو مگر زمین سنگلاخ کا چشمہ سنگی زمین سے بہتر ہے پھر ہر ایک زمین سنگلاخ کا چشمہ بھی بہتر نہیں ہے بلکہ وہ چشمہ جسکا پانی جاری ہو پھر ہر ایک چشمہ جاری بھی زمین سنگلاخ کا اچھا نہیں ہے بلکہ اس زمین سنگلاخ کا جاری چشمہ جسپر دھوپ پڑتی ہو اور ہوا کے سامنے کھلا ہو کہ اس صورت میں چشمہ جاری ایک فضیلت حاصل کرتا ہے اور جو چشمہ جاری نہو بلکہ راکد ہو اسکو بوجہت آفتاب اور ہوا سے ایسی برودت حاصل ہوتی ہے کہ اگر اسپر دھوپ نہ پڑے اور ہوا اس تک نہ پہونچے اتنی برودت نہیں ہوتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو چشمے مٹی پر جاری ہوں انکا پانی ان چشموں سے بہتر ہوتا ہے جو پتھروں پر جاری ہوں اسلیے کہ مٹی پانی کو صاف کر دیتی ہے اور جو چیزیں غریب اور مختلف مزاج کے پانی میں ملی ہوئی ہیں انکو کھینچ لیتی ہے اور پانی کو خوشگوار اور صاف کر دیتی ہے اور پتھر سے یہ فعل صادر نہیں ہوتا مگر ضرور ہے کہ جس مٹی پر پانی جاری ہو وہ مٹی سنگلاخ ہونی چاہیے اور زمین حمات نہو یعنی جسکے نیچے کبریت وغیرہ نکلتے ہیں اور نہ شورہ زار ہو اور نہ اور کسی قسم کی مٹی ہو پھر اگر باتفاق یہ پانی بہت گہرا ہو اور روانی میں تیزی ہو بوجہ اپنی کثرت کے جو چیز اسمیں ملتی ہو اسکو اپنی طرف مستحیل کر لے اور دھوپ کی طرف جاری ہو یعنی پچھم کی طرف سے پورب کیطرف خصوصاً مشرق صیفی کی طرف جاری ہو تو پانی سب سے بہتر ہے علی الخصوص جبکہ مبدء یا سر چشمہ دور ہو جو پانی اتر یا دکن یا پچھم کی طرف بہتا ہے وہ نہایت ردی ہے خصوصاً جسوقت ہوائے جنوبی چلے اور جو پانی اونچے مقام سے گرتا ہو اور تمام صفات مذکورہ بالا بھی اسمیں موجود ہوں وہ سب سے بہتر ہے اور اسکا ایسا حال ہے کہ پینے والے کو شیریں معلوم ہوتا ہے۔ شراب کو اسکی مقدار اندازا کی آمیزش کا تحمل نہیں ہے وزن میں سبک ہوتا ہے ٹھنڈا اور گرم بہت جلد ہوتا ہے اسلیے کہ اسمیں تخلخل حالت برودت کا جاڑوں میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں حالت سخونت کا نکوئی مزہ اسپر غالب ہوتا ہے اور نہ کوئی بو غالب ہوتی ہے اور انحدار اسکا فراسیف سے بہت جلد ہوتا ہے جو چیز اسمیں پکائی جائے بہت جلد گلجاتی ہے اور بہت جلد پکجاتی ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ پانی کا وزن کرنا بہت مفید قاعدہ ہے اسکے حال کے پہچاننے میں پس سبک پانی اکثر اوصاف میں افضل ہے کبھی وزن پیمانہ سے پہچانا جاتا ہے اور کبھی اسطرح کہ دو کپڑے ہموزن مختلف پانی میں بھگوئے جائیں خواہ دو ٹکڑے روئی کے بعد اسکے دونوں خشک کرکے وزن کیے جائیں جسکا وزن زیادہ سبک ہو وہ پانی افضل ہے **مترجم کہتا ہے** وزنی اور سبک ہونا پانی کا پیمانہ کے ذریعہ سے بدون دریافت وزن صنفی کے ممکن نہیں ہے فن کیمیا میں تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ پانی بہ نسبت سونے کے انیسواں حصہ کم ہے یعنی جس ظرف میں انیس تولہ سونا سما جائے اسمیں ایک تولہ پانی آئیگا۔ اس وزن صنفی کو مقیاس مقرر کرکے ہر پانی کا حال دریافت ہو سکتا ہے **متن تصعید** اور تقطیر سے بھی بری قسم پانی کی اصلاح ہو سکتی ہے اور **تصعید اور تقطیر** ممکن نہو فقط جوش دینے سے اصلاح ہو سکتی ہے اسلیے کہ جوش دیا ہوا پانی بنا بر شہادت علمائے فن کے نفخ کم پیدا کرتا ہے اور جلد ہضم ہو جاتا ہے جاہل اطبا کو ایسا خیال ہوا ہے کہ پانی کے لطیف اجزا جوش دینے سے اڑ جاتے ہیں اور کثیف باقی رہجاتے ہیں پس جوش دینے میں پانی کے کچھ فائدہ نہیں ہے بلکہ مضرت ہے اسلیے کہ کثافت اسکی زیادہ ہوتی ہے مگر اس بات کو ضرور جاننا چاہیے کہ پانی اپنے حد ذات میں متشابہ الاجزا ہے لطافت اور کثافت میں اسواسطے کہ جسم بسیط ہے مرکب نہیں ہے پھر کثافت اسمیں یا اس جہت سے پیدا ہوتی ہے کہ نسبت کیفیت برودت اسپر غالب ہوتی ہے یا اجزائے ارضی ایسے چھوٹے چھوٹے اسمیں ملجاتے ہیں کہ انکا جدا کرنا ممکن نہو اور نہ وہ اجزا نیچے بیٹھ سکیں اسواسطے کہ انکی مقدار ایسی نہیں ہوتی ہے کہ اپنے وزن سے پانی کے اتصال کو شق کرکے نیچے بیٹھ جائیں جب نہیں بیٹھ سکتے ہیں تو باضطراب

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیدا ہوتی ہو کہ پانی کے جوہر سے ملے ہوتے ہین **مترجم کہتا ہی** پانی مین جو چیز بیٹھتی ہو یا ڈوبتی ہو اسکا یہی قاعدہ ہو کہ جتنا وزن پانی کا جو خاص اس شی کے نیچے ہو اگر برابر ہے یا زیادہ تو نہین ڈوبتی اور اگر کم ہو تو ڈوب جاتی ہو تجربہ اس قاعدے کا ملاح یا جہاز رانون کو بخوبی ہوتا ہو کہ تھوڑے پانی مین ناؤ بیٹھ جاتی ہو **متن** جوش دینے سے وہ کثافت پانی کی جو بوجہ برودت حاصل ہو ضرور دفع ہوجاتی ہے اور اسقدر تخلخل پیدا ہوتا ہو کہ قوام پانی کا نہایت رقیق اور پتلا ہوجاتا ہو اسوقت چونکہ بوجہ تخلخل کے اجزا مین خفت پیدا ہوتی ہو یعنی اجزاے ہوائی زیادہ شریک ہوجاتے ہین ممکن ہو کہ وہ اجزاے ارضی جو پانی مین مل گئے تھے اور نیچے نہین بیٹھ سکتے تھے اب بیٹھ جائین اور پانی اسکے اختلاط سے پاک ہو کر قریب بسیط پانی کے ہوجاے اور جسقدر پانی بذریعہ بخارات کے اڑنے سے باقی رہا ہو لطافت اور خفت مین قریب اسی پانی کے ہو جو اڑا لیا گیا ہو اسلیے کہ پانی جسوقت آمیزش سے پاک ہوجاے اسکے اجزا لطافت مین متشابہ ہوجاتے ہین پھر اسوقت جو اجزا دخان ہو کر صعود کرین انکو باقی ماندہ اجزا پر زیادہ فضیلت نہین رہتی۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ پانی جوش کھانے سے لطافت سطح کی پیدا کرتا ہو کہ اس سے کثافت برودت کی بوجہ حرارت کے زائل ہوجاتی ہو اور اجزاے ارضی جو اسمین ملے ہوتے ہین وہ بیٹھ جاتے ہین ایک دلیل بطور تجربہ کے یہ ہو کہ اگر غلیظ پانی مدت تک کسی ظرف مین رکھا رہے اسکے اجزا نیچے اسقدر نہ بیٹھین گے کہ سب انکا معتد بہ ہو اگر وہی غلیظ پانی جوش دیا جاے فوراً سب اجزا بیٹھ جاینگے اور جو پانی نتھرا ہوا باقی رہے وہ سبک و صاف ہوتا ہو اور سبب سوب کا یہی ہو کہ بذریعہ طبخ کے پانی کے قوام مین رقت حاصل ہوتی ہو ہم برابر دیکھتے ہین کہ بڑے بڑے نہرون کے پانی مثل جیحون کے خصوصاً وہ پانی جو نیچے تہ سے لیا جاے ہر وقت چلو بھرنے کے اسمین نہایت کدورت ہوتی ہو بعد تھوڑے زمانے کے صاف ہوجاتا ہو اور ایک ہی مرتبہ مین اسقدر صاف ہوتا ہے کہ اگر دوبارہ اسکو صاف کرین پھر اسمین کوئی چیز معتد بہ تہ نشین نہین ہوتی۔ ایک گروہ کے لوگ رود نیل کے پانی کی مدح مین افراط شدید کرتے ہین اور چار خوبیان اسمین ثابت کرتے ہین منبع اسکا دور ہے او گذرگاہ اسکی پاکیزہ ہے کیونکہ وہ اتر کی طرف ہر مقام پر جاری ہو جتنے پانی اس مین بہتے ہین لطیف اور پاکیزہ ہین عمیق ہونا اس نہر کا خاص اسکی صفت نہین اسمین اور بھی نہرین شریک ہین جتنے پانی خراب ہین اگر ہر روز انکو [illegible] کرین ہر روز از سر نو کچھ تہ نشین ضرور ہوگا اور باانیہمہ جو چیز تہ نشین ہوتی ہو دیر مین ہوتی ہو جھٹ پٹ نہین ہوتی ہو اور باوجود مکرر صاف کرنے کے پھر اچھی طرح صاف نہین ہوتا ہے سبب اسکا یہ ہو کہ اجزاے ارضی بسہولت اسی پانی سے دفع ہوتے ہین جس مین غلاظت اور لزوجت اور دہنیت نہو اور کثیف مین اسکا تہ نشین ہونا ایسا آسان نہین ہوتا۔ بعد طبخ اور جوش دینے کے مرتبہ محض کا ہو یعنی متھنے کا سطح پر کہ پانی کو کسی مشک وغیرہ مین بھر کے خوب ہلائین۔ عمدہ پانی کی قسم سے آب باران ہو خصوصاً جو گرمیون مین برسے گرجتے ہوے بادل سے اور جو پانی ایسی بدلی سے برسے جسکے ساتھ سخت ہوائین چلتی ہین اسکے بخار مین کدورت ہوتی ہو اور جو پانی ایسے ابر سے ٹپکتا ہو اسمین بھی کدورت ہوتی ہو بس جوہر اس پانی کا خالص نہین ہوتا بلکہ مغشوش ہوتا ہو عفونت آب باران مین بہت جلد آجاتی ہے اگرچہ یہ پانی جمیع اقسام آب سے بہتر ہو اسکی وجہ یہ ہو چونکہ رقت اسمین زیادہ ہوتی ہو مفسد ہوائی اور ارضی اسمین بہت اثر کرتا ہو اور اسکی عفونت سے اگر استعمال کیا جائے تعفن اخلاط پیدا ہوتا ہو اور آواز اور سینہ کو بہت ضرر کرتا ہو۔ ایک قوم نے جلد متعفن ہونا اسوجہ سے تجویز کیا ہو کہ اسکی پیدائش ایسے بخارات سے ہوتی ہو جو مختلف رطوبات سے اٹھتے ہین اور اگر یہی بات صحیح ہو تو آب باران لائق مذمت کے ہو عمدہ اقسام مین شمار نکیا جائگا بلکہ سبب یہی ہو کہ اسکے جوہر مین لطافت زیادہ ہوتی ہو اور جوہر لطیف کا قوام قابلیت انفعال کی زیادہ رکھتا ہو مگر آب باران کو آگ پر چڑھا کر جوش دین پھر عفونت کو کم قبول کرتا ہو۔ اگر ترش چیزین کھائی جائین اور آب باران کے پینے کی ضرورت ہو جو قابل عفونت ہو اسوقت

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکے ضرر سے امان ہوتی ہو کنوین اور کاریز کا پانی بقیاس چشمہ کے پانی کے ردی ہوتا ہو اسلیئے کہ یہ پانی محتقن اور بند ہوتے ہین اور اجزاء ارضی کی مخالطت ان مین زمانہ دراز تک رہتی ہو کہ خالی کسی قدر عفونت سے نہین ہوتے اور جس وقت نکالے جاتے ہین ایک قاسری قوت انہین ایک حرکت پیدا کرتی ہو یعنی نکالنے والے کی اپنی قوت طبعی سے یہ متحرک ہوکر بالکل بظہور نہین ہوتے اور نہ اپنی قوت سے پوشیدہ ہوتے ہین بلکہ چند حیلہ اور کاریگری انکے نکالنے مین خرچ کیجاتی ہو تب انکو قابلیت ترشح کی حاصل ہوتی ہو ان سب مین جس پانی کی آمد سیسے کے نلون میں ہو موجب ہوا ہو کہ قوت رصاص کی اخذ کرتا ہو اور قروح امعاء پیدا کرتا ہو۔ پانی تالاب کے گڑھون کا کنوین سے برا ہوتا ہو اسلیئے کہ کنوین کا چشمہ بجہت آب کشی کے ہمیشہ متحرک رہتا ہو اور بہت دیر تک وہ پانی محل احتقان مین نہین ٹھہرتا اور جو گڑھے تالاب یا دریا کے کنارے کھودے جاتے ہین اسکی آمد و شد مین کے متعفن راہون مین دیر تک ہوتی ہو اور چشمہ تک پہونچکر باہر نکلنا اسکا بطی حرکت سے ہوتا ہو کہ وہ حرکت قوت اندفاع سے نہین پیدا ہوتی بلکہ اسکے معدے مین کثرت ہوتی ہو اس سے باہر نکل آتا ہو اور سوائے زمین فاسد اور متعفن کے اچھی زمین مین نہین ہوتا پانی زمین سخت یا دلدل مین کا جو کیچڑ آلود ہو اور وہ پانی جو برف کی زمین کا ہو غلیظ ہوتا ہو۔ آب بستہ خصوصاً جو دھوپ کے سامنے کھلا ہو ردی اور ثقیل ہوتا ہو جاڑون مین بجہت برف ریزی کے سرد ہوجاتا ہو گرمیون مین دھوپ اور عفونت کی وجہ سے گرم ہوجاتا ہو جاڑون مین اس پانی سے بلغم پیدا ہوتا ہو اور گرمیون مین صفرا اور بوجہ کثافت اور اختلاط اجزاء ارضی اور متحلل ہونے اسکے اجزاء لطیف کے پینے والون کو مرض طحال عارض ہوتا ہو اور مراق انکی تپلی ہوجاتی ہے اور احشا مین انکے بدحالی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اطراف اور مونڈھے اور گردن سخت ہوجاتی ہو اور خواہش کھانے کی بجھجاتی ہو اور پیاس غالب ہوتی ہو اور قبض شکم پیدا اور براز بدشواری ہوتا ہو اور بیشتر مبتلاء استسقا ہوتے ہین اسواسطے کہ احتباس مائیت کا انکے بدن مین ہوتا ہو اور کبھی ذات الریہ اور زلق الامعاء اور ورم طحال مین مبتلا ہوتے ہین پاؤن ان لوگون کے پتلے اور جگر ضعیف ہوجاتے ہین خورش بوجہ مرض طحال کے کم ہوجاتی ہو۔ جنون اور بواسیر اور دوالی اور ذات الریہ اور ورم رخوا انہین پیدا ہوتا ہو خصوصاً عورتون مین۔ انکی عورتون کا حاملہ ہونا اور اس حمل کی ولادت دونون دشوار ہوتے ہین اور اکثر جنین جس مین ورم ہو انکے حمل کا نتیجہ ہوتا ہو۔ مرض رجا کا انکی عورتون مین بہت ہوتا ہو اور اس بیماری کو حمل کاذب کہتے ہین۔ انکے رگون مین اوردہ یعنی وہ فتق جو آنت اترنے سے پیدا ہو بکثرت ہوتا ہو۔ اور جوانون کو دوالی اور قروح ساق بہت عارض ہوتے ہین اور انکے قروح دیر مین اچھے ہوتے ہین۔ شہوت انپر غالب ہوتی ہو۔ اسہال انکا دشوار ہوتا ہو اور اسہال مین اذیت اور قرحہ احشا بھی ہوتا ہو۔ حمائے ربع اکثر انکو عارض ہوتی ہو۔ اور مشایخ مین حمائے محرقہ پیدا ہوتی ہو اسلیئے کہ انکے طبائع اور بطون مین یبس غالب ہوتا ہو بستہ پانی کسی قسم کا کیون نہو معدے کو موافق نہین ہو۔ اور چشمہ کا پانی جلد مین بھرکر جو لیا جاوے اسکا حکم بستہ پانی کے قریب ہو مگر اسکو بقدر فضیلت ہو کہ اسکی بقا موضع واحد مین دیر تک نہین ہوتی جبتک چشمہ کا پانی جاری نہو اسمین کسی قدر ثقل ضرور ہوتا ہو اور اکثر اسمین تعفن بھی ہوتا ہو اور اسکا استحالہ بطرف عفونت کے باطنی اعضا مین جلد ہوجاتا ہو اسی جہت سے اصحاب حمیات اور ان لوگون کو جنہین غلبہ صفرا ہو موافق نہین ہوتا بلکہ اسکا استعمال ان بیماریون مین مناسب ہو جو محتاج حبس اور انضاج کے ہین جس پانیمین جوہر معدنی فلزات کی آمیزش ہو خواہ وہ چیزے جو قریب معدنی ہو اسی طرح وہ پانی جسمین جونک بکثرت پیدا ہو ردی ہوتے ہین مگر بعض اقسام مین ایسے پانیون کے منافع بھی ہوتے ہین جس پانی پر قوت لوہے کی غالب ہو تقویت احشا کی اس سے منفعت حاصل ہوتی ہو اور ضرب کو منع کرتا ہو اور جمیع قوائے شہوانی کو برپا کرتا ہو حال ایسے پانی کا اور جو اسکے قایم مقام ہو عنقریب ذکر کرینگے۔ یخ اور برف اگر خالص ہو اور کسی قوت ردی کی اسمین آمیزش نہو خواہ اسکو پانی کرلین یا اسمین پانی ٹھنڈا کرین یا اسکو پانی مین ڈالکر استعمال کرین ہر طرح بہتر ہو اور اسکے اقسام حالات مین زیادہ اختلاف ایسا نہین ہوتا کہ جو ظاہر ہو لیکن کثافت

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکی سہار ایک پانی سے زیادہ ہو جسکے پیٹ مین درد ہو اسکو مضرت ہوتی ہو اور جوش دینے کے بعد یہ فساد بھی برطرف ہوجاتا ہو لیکن اگر یخ خراب پانی سے بنی ہو اور برف نے قوت غریبہ اپنے گرنے کے مقام کی حاصل کی اسکا استعمال اسی طور پر اچھا ہو کہ پانی اس سے کسی برتن مین مثل صراحی وغیرہ کے ٹھنڈا کرین اور اسکا اثر برودت اسطرح پر لین کہ کثرت اسکی پانی مین نہونے پائے۔ سرد پانی جسکی مقدار معتدل ہو صحیح آدمیون کو بہت موافق ہو اگرچہ پٹھہ کو مضر ہو اور جنکے احشا مین ورم ہو انکو بھی ضرر ہو جاتا ہو۔ سرد پانی سے شہوت طعام برانگیختہ ہوتی ہو اور معدہ استوار ہوجاتا ہو۔ اور گرم پانی سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہو اور طعام کی گرمی فرو ہوجاتی ہو اور اس سے پیاس مین تسکین نہین ہوتی ہو بلکہ مرض استسقا اور دق پیدا کرتا ہو۔ اور بدن کو لاغر کردیتا ہو جس پانی کو آگ سے گرم کیا ہو اگر فاتر یعنے نیم گرم ہو متلی پیدا کریگا اور اگر اس سے بھی زیادہ گرم اور نہار منھ پیا جاوے تو اکثر معدے کو فضول سے دھو ڈالتا ہو اور پرانی شکم پیدا کرتا ہو لیکن کثرت استعمال اسکی بری ہو قوت معدے کو سست کرتا ہو اور جو پانی بہت گرم ہو اکثر قولنج کو دفع کرتا ہو اور طحال کے ریاح کو توڑ دیتا ہو۔ جن لوگون کو گرم پانی مصنوعی مفید ہو وہ مثل مصروع اور اصحاب مالیخولیا اور صاحبان صداع بارد اور اصحاب رمد اور وہ لوگ جنکے حلق مین یا درمیانی گوشت مین دانتون کے ثبور ہون یا بیس گوش مین ورم ہو اور اصحاب نوازل اور وہ لوگ جنکے حجاب مین قروح ہون یا انحلال فرد یعنی تفرق اتصال نواحی سینہ مین ہو خواہ اور احتباس حیض اور بول مین مبتلا ہون اور اوجاع کو آب گرم سے تسکین ہوتی ہو۔ آب شور لاغری اور جلد مین خشونت اور سوختگی پیدا کرتا ہو اور پہلے بوجہ جلاء فاتی کے اسہال پیدا کرکے آخر مین بجہت قوت تجفیف کے جو اسکی طبیعت مین ہو حبس اسہال کرتا ہو اور خون کو فاسد کرکے حکہ اور جرب پیدا کرتا ہو جس پانی مین کدورت ہو سنگ گردے اور سدے پیدا کرتا ہو بس چاہیے کہ بعد استعمال ایسے پانی کے مدرات کا استعمال کرین لیکن مبطون یعنی جنکے دست جاری ہون اکثر ایسے پانی سے منتفع ہوتا ہو۔ اسی طرح جتنے پانی غلیظ اور ثقیل ہین چونکہ وہ بطن مین احتباس پیدا کرتے ہین اور دیر مین معدہ سے اترتے ہین یہ بھی مبطون کو مفید ہین۔ اور تریاق اس پانی کی دسومت اور حلاوت ہو۔ نوشادری پانی طبیعت کو رواں کرتا ہو پیا جاوے خواہ اسمین بیٹھین یا اس سے حقنہ کرین پھٹکری پانی جسمین پھٹکری کا اثر ہو بدرہ انی فضول حیض کو نفع کرتا ہو۔ اور نفث الدم اور سیلان بواسیر کو بھی نافع ہو مگر تپ کو مستعد حمی کے بدن مین برانگیختہ کرتا ہو۔ حدیدی پانی ورم طحال کو پگھلا دیتا ہو اور باہ پر معین ہوتا ہو۔ نحاسی پانی فساد مزاج کی اصلاح کرتا ہو اگرچند پانی اچھے اور برے باہم مختلط ہوجائین انمین سے قوی ترکا اثر غالب ہوگا جتنے تدبیر فاسد پانی کے باب تدبیر کی مسافرین مین ذکر کی ہو اور باقی احکام پانی کے اور اسکی صفات اور اسکے اصناف کی توضیح خاص پانی کے باب مین اس مقام پر ذکر کرینگے جہان ادویہ مفردہ کا بیان ہوگا

فصل سترھوین موجبات احتباس اور استفراغ کے بیان مین

احتباس اس چیز کا جسکو بالطبع نکلنا چاہیے یا بجہت ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہو یا بوجہ شدت قوت ماسکہ کے کہ وہ شی قابل الدفع کو دیر تک ٹھہراتی ہو یا بجہت ضعف ہاضمہ کے اسکو قوائے طبعی تا اختتام ہضم اسی فضلہ کیطرف مین دیر تک ٹھہراتا ہو یا مجاری مین تنگی اور سدے پڑجائین یا مادہ غلیظ اور بالزوجت ہو خواہ مادہ کثیر ہو کہ اسکے اخراج پر دافعہ قادر نہو یا قوت حس اسکے دفع کی احتیاج پر حس مفقود ہوجاوے جیسے قولنج ثفلی مین ہوتا ہو یا قوت طبعی کسی اور طرف متوجہ ہو جسطرح بحران مین احتباس بول و براز بسبب توجہ طبیعت کے استفراغ بحرانی پر کسی اور جہت مین ہوجاتا ہو جسوقت احتباس اس شے کا جسکا استفراغ ضرور ہو واقع ہو اسوجہ سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہین۔ جو امراض کہ بطور فساد ترکیب کے پیدا ہوتے ہین ان مین سے سدے پڑجانا اور استرخا اور تشنج رطوبی اور مثل اسکے ہین۔ اور امراض سوء مزاج مثل عفونت یا احتقان روح اور خون کا خواہ اسکا استحالہ طرف ناریت کے بوجہ حرارت غریزی بجہت طول زمانہ احتقان کے بجھ جاتی ہو یا بجہت شدت احتقان کے برودت پیدا ہوتی ہو الغرض رطوبت کا غلبہ تمام بدن مین ہوجاتا ہو امراض خشکی جو بوجہ احتباس کے پیدا ہوتے ہین مثلاً پیچ تار گون وغیرہ کا اور انمین سے رطوبت کا جاری ہونا تمہ بدترین اسباب امراض سے بخصوص احتباس

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعد خوگرفتہ ہونے خلوے اور خشکی معدہ کے واقع ہو جیسے نہایت پرخوری زمانہ خوش حالی کے جو بعد نہایت بھوک زمانہ قحط کے واقع ہو امراض مزمنہ مثل اورام اور شوری کے ہین۔ استفراغ اس چیز کا جسکا حبس واجب ہے۔ یا بجہت قوت دافعہ کے ہوتا ہے۔ یا ضعف ماسکہ سے۔ یا مادہ مستفرغ موذی ہوتا ہے کہ بوجہ کثرت کے گرانی پیدا کرتا ہے۔ یا بجہت بو کے تمدید پیدا کرتا ہے۔ یا بوجہ حدت اور تیزی کے لذع پیدا کرتا ہے۔ یا بسبب رقیق ہوتی ہے گویا کہ خود بخود بہنے لگتا ہے اور اسکا دفع ہوجانا آسان ہوتا ہے اور کبھی اس مادۂ رقیق کے سیلان کو وسعت مجاری معین ہوتی ہے جیسے سیلان منی پیدا ہوتا ہے یا مجاری مین انشقاق طولاً پیدا ہوتا ہے یا انقطاع مجاری عرض مین خواہ مجاری کے مُنھ کھلجاتے ہین جیسا رعاف مین کبھی وسعت مجاری کی ایک سبب جدید سے داخلی ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہے جسوقت شے قابل احتباس کا استفراغ ہوجاے برودت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جو مادہ حار غریزی یعنی روح اور خون کو نرم کرتا تھا اور جس سے حار غریزی کو غذا ملتی تھی نکلجاتا ہے۔ اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اگر وہ مستفرغہ بارد مادہ مثل بلغم کے ہو یا قریب باعتدال مزاج مثل خون کے اسوقت خلط صفراوی جو نہایت گرم ہو غالب ہوتی ہے پس سخونت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی استفراغ سے یبس پیدا ہوتا ہے جو دائمی اور بالفات ہوتا ہے۔ کبھی استفراغ سے رطوبت عارض ہوتی ہے جس طرح حرارت کا عارض ہونا پہلے بیان کیا اور یہ رطوبت بروقت استفراغ اس خلط کے جو خفت بھی پیدا ہوتی ہے یا بجہت عاجز ہونے حرارت غریزی کے ہضم غذا سے چونکہ بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے رطوبت عارض ہوتی ہے مگر یہ رطوبت مزاج اصلی کو نافع نہین ہے اور نہ رطوبت غریزی کہلاتی ہے وہ حرارت جو بعد استفراغ کے ہو حرارت غریزی نہین ہے بلکہ جو استفراغ مفرط ہو اسکے بعد برودت اور یبس جوہر اعضا اور انکی طبیعت مین پیدا ہوتا ہے اگرچہ بعض اعضا مین حرارت غریبہ اور رطوبت غیر صالحہ بھی لاحق ہوجاے کبھی استفراغ مفرط کے بعد امراض آلیہ سے سدہ بھی پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ یبس رگون مین اور انسداد اُنکے مسالک مین بافراط ہوجاتا ہے اسکے بعد تشنج یبسی اور کزاز پیدا ہوتے ہین۔ احتباس اور استفراغ جو بحد اعتدال ہون اور بوقت حاجت دفع ہون بہت نافع ہوتے ہین اور حالت صحت کی حفاظت کرتے ہین۔ اسباب ضروریہ کے احتباس مین ہمارا کلام پورا ہوچکا اگرچہ ان مین کچھ ایسے اقسام بھی بیان ہوئے جو ضروری نہ تھے اب ہم اور قسم کے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہین

فصل اٹھارھوین کلام کلّی اُن اسباب مین کہ اتفاقاً بدن مین پیدا ہوتے ہین نہ انکی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ان سے کچھ مضرت پہونچتی ہے

اسباب غیر ضروری اور غیر مضرہ چیزین ہین جو براہ اپنی جنس کے طبیعت مین داخل نہین ہین اور نہ مخالف طبیعت کے ہین یہ وہی چیزین ہین جو بدن انسان سے ملتی ہین سواے ہوا کے کہ وہ اسباب ضروری مین داخل ہے بلکہ مثل تمام اون اقسام ولاٹ وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی اُن اسباب کے بیان مین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو چیزین بدن انسان مین خارج سے ملاقات کر کے کچھ عمل کرتی ہین انکا اثر دو طرح پر ہوتا ہے یا جزو لطیف شے کا بدن کے مسامات مین بوجہ قوت غائصہ کے نفوذ کرتا ہے اُس قوت کی شان یہی ہے کہ اندر بدن کے ڈوب کر نافذ ہوجاے یا جذب اعضا کا مسامات سے کرے خواہ دونون باتین جمع ہون۔ یا اسطرح پر فعل کرے کہ اس مین مخالفت کو یقیناً دخل نہو بلکہ محض بوجہ کیفیت کے بدن کو کسی اثر کی طرف پھیرے اور یہ فعل یا اسوجہ ہوتا ہے کہ اس سے یہ کیفیت بالفعل محسوس ہوتی ہے جیسے طلا جو بالفعل ٹھنڈا ہو بذریعۂ برف وغیرہ کے کہ اس سے بالفعل تبرید حاصل ہوتی ہے یا کماد سخن یعنی سینک بالفعل کہ بذریعہ آگ وغیرہ گرم کیا جاے کہ اس سے بالفعل سخونت حاصل ہوتی ہے۔ یا یہ اثر اُس مین بالخاصیت ہو جیسے تعلیق سنگ یشم کی واسطے التہاب قلب کے۔ بعض چیزین بوجہ ملاقات کے تغیر دیتی ہین لیکن کھانے مین کچھ تغیر نہین دیتی ہین جیسے پیاز کہ اگر اسکا خارج ضماد کیا جاے قرحہ ڈالدیتی ہے اور کھانے مین کسی مقدار پر کیون نہو قرحہ نہین پیدا کرتی ہے۔ اور بعض چیزین اسکے برعکس ہین جسطرح سفیدہ کہ اگر پیا جاے تغیر عظیم پیدا کرے اور طلا کرنے سے کچھ اثر مضر نہین کرتا ہے۔ بعض چیزین دونون طرح سے اثر کرتی ہین پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب تھا اسباب مین سے ہوتا ہے۔ ایک سبب یہ کہ مثلاً پیاز جسوقت داخل بدن مین پہونچے قوت ہاضمہ جلدی کرکے اسکی

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوت نوعیہ کو توڑ ڈالتی ہو اور اسکے مزاج کو بدل دیتی ہو پس اسکو اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہین رکھتی جتنا زمانہ اسکو باطن مین قرحہ ڈالنے کا درکار ہو دوسرا سبب یہ کہ ہمراہ کسی اور چیز کے کھائی جاتی ہو جو اسکی قوت کو توڑ دیتا ہو۔ تیسرا سبب یہ ہو کہ ادعیہ غذا مین ایسی رطوبات سے ملجاتی ہو کہ ان مین ڈوب کر اسکی قوت ٹوٹ جاتی ہو چوتھا سبب یہ ہو کہ خارج مین بروقت ضماد کے مقام واحد مین ٹھہری رہتی ہو اور اندر ایک جگہ ٹھہرنے نہین پاتی۔ پانچوان سبب یہ ہو کہ خارج مین بروقت ضماد وغیرہ کے اسکا اتصال باستواری ہوتا ہو اور داخل مین فقط مس کرتی ہوئی متحرک رہتی ہو اور اتصال کامل نہین ہونے پاتا چھٹا سبب یہ ہو کہ جسوقت اندر پہونچتی ہو قوت طبعی اس مین تدبیر و تصرف کرتی ہو کہ اسکا فضلہ فوراً دفع ہوجاتا ہو اور مقدار جید مستحیل بخون ہوجاتی ہو۔ سفیدی کا اثر بیان کے اثر کے برعکس اس سبب سے ہو کہ اسکے اجزا غلیظ ہین مسامات مین نفوذ خارج سے نہین کرتے اور اگر کسی قدر نفوذ بھی ہوتا ہو تو مجاری سوچ اور اعضاے رئیسہ تک اسکی رسائی بخوبی نہین ہوتی اور جسوقت کھایا جاے تو امر بالعکس ہوجائیگا یعنے غلیظ اجزا سے ثقل اعضاے باطنی پیدا ہوگا مجاری سوچ اور اعضاے رئیسہ تک بخوبی نفوذ کریگا اور پھر چونکہ طبیعت سمیہ جو سفیدی مین ہو اُسکا توران بافراط بدون قوی تاثیر حار غریزی کے نہین ہوتا ہو اور خارج سے ضماد کرتے مین بمجرد ملاقات یہ بات حاصل نہین ہوسکتی اور داخل مین یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہے اس قسم کے احکام کا اعادہ بقدر ضرورت کتاب دویہ مفردہ مین بھی کیا جائیگا

فصل انیسوین موجبات استحمام اور دھوپ کرنے کے بیان مین

بعض اطبا جنکو دعوی حذاقت ہو اُنھون نے کہا ہو کہ حمام وہ بہتر ہو جو پرانا ہو اور اسکی فضا وسیع ہوا اسکی پاکیزہ ہو۔ پانی اُسکا شیرین ہو۔ اور بعض لوگون نے یہ زیادہ کہا ہو کہ مقدار اُسکی گرمی کی بقدر مناسب اس مزاج کے ہو جو اُس مین جانا چاہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فعل طبعی حمام کا یہ ہو کہ اسکی ہوائے سخونت اور پانی سے ترتیب پیدا ہو۔ بیت اول حمام کا مبرد اور مرطب ہو اور دوسرا درجہ مسخن اور مرطب ہو اور تیسرا درجہ مسخن اور مجفف ہو۔ جس شخص نے کہا ہو کہ پانی اعضاے اصلی کی ہرگز ترطیب نہین کرتا بذریعہ پینے کے اور نہ بوسیلہ اتصال کے اسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیئے۔ کبھی حمام مین جانے سے سواے تغیرات مذکورہ بالا کے اور تغیرات بھی عارض ہوتے ہین بعض ان تغیرات کے بالعرض ہوتے ہین اور بعض بالذات اسلیے کہ گو خود بھی کبھی یہ بات عارض ہوتی ہو کہ اُسکی ہوا بجہت کثرت تحلیل حار غریزی کے تبرید پیدا کرتی ہو۔ اور جوہر اعضا لینے بوجہ کثرت تحلیل رطوبات اصلی کے تجفیف پیدا ہوجاتی ہو اگرچہ کچھ فائدہ رطوبت غریبہ کے پیدا ہونے کا بھی اس سے حاصل ہوتا ہو اور اگر پانی نہایت گرم ہو جلد مین بدن کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہو پھر اسکے مسامات سمٹ جاتے ہین اور پانی کی رطوبت بدن کے اندر نہین پہونچتی اور نہ اچھی طرح سے تحلیل مقصود حاصل ہوتی ہو۔ پانی حمام کا کبھی سخونت اور برودت ساتھ ہی اس سے پیدا ہوتی ہو تسخین بجہت گرم ہونے کے پیدا کرتا ہو اگر اسکی گرمی فاتر سے کم ہوا سوقت اس سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہو اور بجہت احتقان حرارت کے اگر بارد ہو تو چونکہ اسکی ہواے احتقان حرارت حاصل ہوتا ہو اور تمام حرارت احشا مین جمع ہوجاتی ہو پھر جسوقت سرد پانی بدن پر وارد ہوتا ہو اندر جسم کے حرارت پیدا ہوتی ہو اور تبرید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہو کہ جسوقت پانی مین بدن زیادہ تر بھیگے حصول برودت کا دو سبب سے ہوتا ہو ایک تو یہ کہ پانی بالطبع بارد ہو آخر امر مین اس سے تبرید ضرور حاصل ہوگی اگرچہ حرارت ارضیہ کی وجہ سے گرم ہوجاے مگر یہ گرمی ثابت نہین رہتی ہو بلکہ زائل ہوجاتی ہو اور فعل طبعی پانی کا یعنی تبرید اس مقدار مین جسکو بدن پی لیتا ہو باقی رہتی ہو ایضاً پانی گرم ہو یا سرد ہر حال مین رطب ضرور ہوتا ہو اور جسوقت ترطیب مین افراط ہوئی احتقان حرارت غریزی کا بوجہ کثرت رطوبت کے اسکی حرارت کو بجھا دیتا ہو پس تبرید حاصل ہوتی ہو۔ حمام سے کبھی بوجہ تحلیل کے بھی سخونت حاصل ہوتی ہو جس وقت کہ غذاے غیر منہضم بدن مین ہو یا کوئی خلط بارد جسکا نضج نہوا ہو پس غذا کو بوجہ تسخین کے ہضم کر دیتا ہو اور خلط مین نضج پیدا کرتا ہو کبھی استعمال حمام کا بطور خشکی کے ہوتا ہو پس اس سے تجفیف حاصل ہوتی ہو اور صاحبان استسقا کو اور جنکے بدن مین ترہل یعنی ڈھیلا پن ہو فائدہ کرتا ہو اور کبھی حمام ترمستعمل ہوتا ہو۔ اور کبھی اس مین دیر تک بیٹھنے مین بوجہ تحلیل اور تعریق کے تجفیف پیدا کرتا ہو اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

کبھی اس مین تھوڑا سا بیٹھنے مین بس ترطیب پیدا کرتا ہو اگر قبل عرق نکلنے کے بدن سے اُسکو پونچھ ڈالین - اور کبھی استعمال حمام کا نہار مُنھ اور حالت
گرسنگی اور خلاے معدے مین ہوتا ہو اُسوقت تجفیف شدید پیدا کرکے بدن کو لاغر اور ضعیف کر دیتا ہو - اور کبھی شکم سیر ہونے کے تھوڑے زمانے
کے بعد ہوتا ہو تو اُسوقت فربہی پیدا کرتا ہو اس سبب سے کہ ظاہر بدن کی طرف جذب مادہ کرتا ہو مگر اُسوقت حمام کا استعمال سدے بھی پیدا کرتا ہو
کہ اسکے سبب سے معدے اور جگر سے غذاے نا پختہ بطرف اعضا کے کھنچتی ہو - اور کبھی استعمال حمام کا بروقت آخر ہضم اول قبل از خلاے معدہ ہوتا
ہو بس نفع کرتا ہو اور باعتدال فربہی پیدا کرتا ہو - جو شخص حمام کو بغرض ترطیب استعمال کرے جیسے مدقوق اُسکو واجب ہو کہ پانی مین اسقدر بھیگے
جب تک کہ ضعف پیدا نہو بعد اُسکے تیل کی مالش بدن مین کرے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور جو مائیت اندر بدن کے مسام مین نافذ ہو اُسکا حبس
کرے اور اندر جلد کے اُس مائیت کو متحقن کرے اور اُس شخص کو زیادہ ٹھہرنا حمام مین مناسب نہین ہو اور جتنی دیر ٹھہرے مقام معتدل مین قیام پذیر ہو
اور حمام کی زمین پر پانی زیادہ گرایا جاے تاکہ بخارات بہت اُٹھکر ہوا مین ترطیب پیدا کرین اور حمام سے بیرنج و مشقت جو اُنکو لازم ہو منتقل ہون اور وہ ہودج کا
خاص جو انکے واسطے تیار کیجاتی ہو جسکا بیان باب حمیات مین آتا ہو اُسی پر سوار کر دیے جائین اور سرد خوشبو حمام سے نکلنے کے بعد فوراً لگائی جاے اور
ایک گھنٹہ جامہ کن مین ٹھہرائے جائین تا اینکہ معتدل سانس آنے لگے - مرطبات مین سے آب جو خواہ شیر الاغ لینے گدہی کا دودھ پلایا جاے - جو شخص
حمام مین زیادہ ٹھہریگا اُسپر خوف غشی کا ہوگا اسلیے کہ زیادہ ٹھہرنے سے قلب مین گرمی پیدا ہوتی ہو اور پہلے ثوران متلی کا ہوتا ہو - حمام مین باوجود کثرت منافع
کے ضرر بھی ہوتے ہین کہ اسکی جہت سے ریزش فضول کی طرف اعضاے ضعیف کے بسہولت ہوتی ہو اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہو اور جسکے کو ضرر پہونچتا ہو -
حرارت غریزی کی تحلیل ہو جاتی ہو - اور اشتہاے طعام ساقط ہو جاتی ہو اور قوت باہ مین ضعف پیدا ہوتا ہو - حمام کے واسطے بھی فصول یعنی اقسام مقرر ہین
بوجہ اُن مائیون کے جو حمام مین مقرر ہین کہ اگر وہ پانی نطرونی یا کبریتی یا دریائی خواہ رمادی یا شور براہ طبیعت کے ہون یا بذریعۂ صناعت کے اُن مین
یہ مزاج پیدا کیے جائین یا اُن مین مویزج خواہ حب لغار یا کبریت وغیرہ جوش دیے جائین ایسے پانی تحلیل اور تلطیف کرتے ہین اور ترہل بدن کا دور کرتے
ہین اور فربہی زائد کو گھٹا دیتے ہین اور انصباب مواد کو بطرف قروح کے منع کرتے ہین جسکے بدن مین عرق مدنی یعنی نارو ہو اُسکو مفید ہو - نحاسی اور حدیدی
اور شور پانی بھی امراض بارد اور رطوبی کو از قسم اوجاع نقرس اور مفاصل اور استرخا اور ربو اور امراض گردہ کو نافع ہو اور ٹوٹے ہوئے اعضا کے
جوڑنے مین تقویت دیتے ہین اور دمل اور قروح کو بھی فائدہ دیتے ہین اور خاص نحاسی پانی فم اور لہاۃ اور آنکھ جس مین استرخا ہو گیا ہو اور کان کی رطوبت کو مفید
ہو - اور حدیدی پانی خاص معدے اور طحال کو بہت نافع ہو - شور پانی جس مین بورقیت ہو اُس اعضا جو قابل مواد ہون اُنکو فائدہ کرتا ہو اور جن بنیون کی
یہ حالت ہو یعنی قابلیت مواد کی اُنمین ہو اُنکو استوار کرتا ہو - معدہ مرطوب و اصحاب استسقا اور نفخ کو نفع کرتا ہو - شبی اور زاجی پانی مین نہانا قذف الدم کو مفید
ہو - اور جو خون براہ مقعد آتا ہو اور بھی خون حیض کو فائدہ مند ہو اور تقلب معدہ اور اسقاط کو جو بلا سبب ہو اور ترجیع اور افراط عرق کو بھی مفید ہو - کبریتی
پانی اعصاب کو پاک کرتا ہو اوجاع اور تمدد اور تشنج مین تسکین پیدا کرتا ہو - اور ظاہر بدن کو بثور اور قروح ردی جو مزمن ہون اور جو نشانات زشت ہون اور کلف
اور بہق برص سے پاک کرتا ہو - اور جو فضول مفاصل یا طحال یا جگر پر گرتے ہون اُنکی تحلیل کر دیتا ہو - اور صلابت رحم کو نافع ہو مگر یہ پانی معدے کو ڈھیلا
کرتا ہو اور اشتہا ساقط کرتا ہو پانی اُس زمین کا جسپر گھانس نہ اُگے یا اُس زمین کا جہان قفر الیہود یا ایک قسم کا قیر پیدا ہو اس مین نہانا سر کو رطوبت سے
بھر دیتا ہو اسی واسطے اس مین غوطہ نہ لگانا چاہیے اور گسفین اُس مین بدبو ہوتی ہو خصوصًا واسطے رحم اور مثانہ اور قولون کے مگر یہ پانی ردی ہو واسطے حمل
کے جس شخص کا ارادہ ہو کہ حمامات یعنی کبریتی چشمون مین استحمام کرے واجب ہو کہ بآسانی اور سکون اور نرمی اور تدریج سے غسل کرے - ہنوز جس بات مین
حفظ صحت کے قواعد بیان ہونگے اُس مین بعض احکام حمام کے دوبارہ ایسے ذکر کیے جائینگے جس مین نظر کرنی باوجود حفظ قواعد مذکورہ بالا کے واجب ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اسی طرح تماما استعمال آب سرد کے بھی مذکور ہونگے **ذکر موجبات تضجی شمس کا اور ریگ مین مدفون ہونا اور اس مین لوٹنا اور تیل مین بھیگنا اور بانی منھ پر چھڑکنے کا بیان** دھوپ کا اثر خصوصاً چلنے مین علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد چلنا یا دوڑنا اس سے تحلیل فضول کی بقوت اور بذریعہ عرق کے ہوتی ہی اور نفخ پراگندہ ہوتا ہی۔ اور اورام کی تحلیل ہوجاتی ہی۔ اور فربہی اور استسقا بھی دفع ہوتا ہی۔ اور ربو اور انصباب نفث کو نفع ہوتا ہی۔ اور صداع باردمزمن دفع ہوجاتا ہی۔ اور وہ دماغ جسکا مزاج بارد ہی قوی ہوجاتا ہی۔ جب تک دھوپ مین بدن تر نہو بلکہ خشک رہے وجع ورک اور درد گردہ اور اوجاع مفاصل اور اختناق رحم کو نافع ہی۔ اور رحم پاک ہوجاتا ہی۔ اگر دھوپ مین بدن کو کھول کر چلے تو کھال سمٹ جائیگی اور شل کوئلہ کے سیاہ ہوجائیگی اور مسامات کے منھ پر شکل داغ دینے کے نشان پڑجائینگے اور تحلل بخار ہر طرف ہوجائیگا۔ دھوپ مین ٹھہرنا ایک جگہ پر جلد کے جلانے مین زیادہ اثر کرتا ہی بہ نسبت چلنے پھرنے کے اور تحلل اس مین بہت کم ہوتا ہی۔ سب قسم کی ریگ مین توی تر ریگ دریا واسطے خشک کرنے رطوبات اطراف جلد کے ہی۔ کبھی اسکے اندر بیٹھتے ہین جسوقت کہ گرم ہو۔ اور کبھی اس مین دفن کردیتے ہین اور کبھی بدن پر تھوڑی تھوڑی ڈالتے ہین پس اوجاع اور امراض مذکورۂ بالا کے تحلیل کرتی ہی اور خلاصہ یہ ہی کہ تجفیف شدید بدن مین پیدا کرتی ہی تیل مین ڈوبنا جیسے روغن زیتون مین کبھی جنکے بدن مین ماندگی ہوتی ہی۔ یا وہ لوگ جنکو حمیات طویل بارد عارض ہون نافع ہی۔ اور ان لوگون کو بھی نفع کرتا ہی جنکے حمیات کے ساتھ اعصاب و رمفاصل مین درد ہو اور اصحاب تشنج اور کزاز اور احتباس بول کو مفید ہی مگر روغن زیت حمام سے باہر گرم کیا جاے۔ اور اگر روغن زیت مین ثعلب یعنی لومڑی اور ضبع یعنے گفتار کو جس طرح ہم آگے کہینگے پکائین یہ اصحاب اوجاع مفاصل اور نقرس کے واسطے عمدہ علاج ہی منھ بھگونا اور اُسپر پانی چھڑکنا اُس قوت کو تیز کردیتا ہی۔ جو بوجہ کرب اور التہاب حمیات کے سست ہوگئی ہو۔ اور بوقت غشی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہی خصوصاً گلاب و سرکہ۔ اور خمیر شہوت کو ہیج اور برانگیختہ کرتا ہی۔ جو لوگ نزلہ یا دردسر مین مبتلا ہون اُن کو مضر ہی **جملہ دوسرا تعلیم دوسری کا** شمار ایک ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدنیہ کے واسطے ہوتا ہی اور اُس مین فصلین اُنیس ہین **فصل پہلی مسخنات کے بیان مین** مسخنات یعنے گرم کرنے والی چیزین کئی قسم کی ہین جیسے غذاے معتدل مقدار مین یا حرکت معتدل اور اُس مین ریاضیات معتدل بھی داخل ہین اور دلک معتدل یعنی مالش اور غیر معتدل یعنی دبانا اور وضع محاجم بلا شرط یعنے خالی سینگی توڑوانا اسلیئے کہ پچھنے لگانے سے بجہت خون نکلنے کے برودت حاصل ہوتی ہی ایضاً جو حرکت کہ شدید اور تھوڑی سی اس مین کثرت ہو اور حد افراط کو نہ پہونچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہی اور غذاے گرم اور دواے گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کہ جسکے پانی اور ہوا کی گرمی کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہوا اور صناعت مسخنہ جیسے حداد اور طباخ اور روغین وغیرہ اور ملاقات گرم کرنے والی چیزون کی بشرطیکہ تسخین بافراط نہ کرین جیسے ہوا اور ضماد وغیرہ اور بیداری اور نوم معتدل جن شروط پر فصل تیرھوین جملہ اول تعلیم دوسری مین بیان ہوئی اور غضبناک ہونا ہر حال مین تسخین پیدا کرتا ہی اور غم یعنی اندوہ جب تک بافراط نہو اور اگر بافراط ہو برودت حاصل ہوگی اور فرح معتدل ایضاً عفونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہی اسکی خاصیت فقط یہی ہی کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اُس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہین ہی اسلیئے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہی اور کبھی تسخین واقع ہوتی ہی اور عفونت نہین ہوتی۔ اور کبھی قبل عفونت کے تسخین ہوتی ہی اسواسطے کہ عفونت اکثر اسی طرح واقع ہوتی ہی کہ بعد مفارقت اُس سبب کے جو تسخین خارجی ہی ایک سخونت خارجی مادہ رطب مین مشتعل رہتی ہی اور اس رطوبت کو کیفیت صالحہ سے متغیر کردیتی ہی بجہت اثر مزاج اس جوہر کے کہ یہ رطوبت اس مین بھری ہی بدون اسکے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کی طرف پھیر دے جس کی نوع اس مادہ کی نوع سے جداگانہ ہو عفونت کا فعل یہی قدر ہی اور کبھی مادہ رطب کو حرارت اپنی مزاج حال سے متغیر کرکے دوسری نوع کی طرف لیجاتی ہی اسکو تعفین نہین بلکہ ہضم

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہتے ہیں۔ اور احتراق کے یہ معنی ہیں کہ جوہر رطب کو جوہر یابس سے جُدا کرے اس طرح پر کہ رطوبت کی تصعید ہو جائے اور یابس تہ نشین ہو اور
تسخین سا فرج یہ ہے کہ رطوبات سب کے سب اپنے طبائع نوعیہ پر باقی رہیں مگر سخونت ان کی بڑھ جائے ۔ اختلاف ظاہر ہوں نہیں بھی پیدا ہونے سے
تسخین حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ بخارات اندرون بدن کے بند ہو جاتے ہیں ۔ اور تخلخل بھی اندرون بدن میں پیدا ہونے سے سخونت حاصل ہوتی ہے اس سبب کہ
بخارات پھیل جاتے ہیں جالینوس کی عادت ہے کہ مجموع ان اسباب ہجدہ گانہ کو پانچ قسموں میں منحصر کرتا ہے ۔ حرکت جو بافراط ہو ۔ ملاقات اُس
چیز کی جسکی سخونت بافراط ہو ۔ مادہ حارہ جو بوجہ تناول کسی چیز کے پیدا ہو ۔ تکاثف ۔ عفونت۔ **فصل دوسری مبردات کے بیان میں۔**
تبرید میں چیزوں سے حاصل ہوتی ہے گو کہ یہ بہت سی قسمیں ہیں ۔ ایک حرکت بافراط جس سے تحلیل حار غریزی کی ہو جائے ۔ سکون بافراط جو
حار غریزی کو اندر جسم کے مختنق کر دے ۔ کثرت غذا ۔ ماکول یا مشروب ۔ قلت غذا کی جو افراط ہو ۔ غذائے بارد ۔ دوائے بارد ۔ ملاقات اُس
چیز کی جو بافراط سخونت پیدا کرے ۔ خواہ ہوا یا پانی زمین کی ہو کہ رقیق کی ۔ زیادہ تخلخل بدن میں پیدا ہو تاکہ اُسکی جہت سے حار غریزی تھوڑے مکان
سے بہت پھیل جاتا ہو ۔ دیر تک ملاقات کرنا جسم کا اُس چیز سے جو اعتدال سخونت پیدا کرے جیسے حمام میں دیر تک ٹھہرنا ۔ زیادہ تکاثف پیدا
ہونا کہ اسکی جہت سے حار غریزی میں اختناق پیدا ہوتا ہو ۔ ملاقات اُس چیز کی جو بالفعل برودت پیدا کرے ۔ ملاقات اُس چیز کی جو بالقوۃ
تبرید کرے اگرچہ بالفعل گرم ہو ۔ احتباس بافراط ۔ اسلیے کہ اس سے بھی اختناق حرارت غریزی کا ہوتا ہے ۔ استفراغ بافراط ۔ اسلیے کہ
اُس سے مادۂ حرارت مفقود ہو جاتا ہے اور بعد اسکے کہ فضول دفع ہوں ۔ استفراغ روح اور رسوں کا ہوتا ہے ۔ بہت کھینچ کر باندھنا اعضا کا اور
اکثر باندھے رہنا اس سے بھی برودت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ راہ آمد رفت حرارت کی بند ہو جاتی ہے ۔ اور ہم جو بافراط ہو ۔ اور خوف ۔ اور خوشی
۔ اور لذت جو بحد افراط پہونچے ۔ اور پیشہ جو مبرد ہو جیسے ملاحی اور دھوبیوں کا پیشہ ۔ اور غیر خام اور خام رہنا غذا کا جو مادہ عفونت کے ہو جاتی ہے
جالینوس کی عادت ہے کہ ان باعث قسموں کو چھ قسموں میں منحصر کرتا ہے ۔ حرکت مفرط ۔ ملاقات اُس چیز کی جو تبرید کرے یا بہت سخونت پیدا کرے
یہانتک کہ تحلیل کرے ۔ اور مادہ مبرد ۔ اور قلت غذا کی بافراط ۔ اور کثرت غذا کی بافراط **فصل تیسری مرطبات کے بیان میں** اسباب
رطوبت پیدا کرنے والے بہت ہیں ۔ سکون ۔ نوم ۔ احتباس اُس خلط کا جسے نکلنا چاہیے ۔ استفراغ اُس خلط کا جو خشکی پیدا کرے ۔ کثرت غذا ۔
۔ غذائے مرطب ۔ دوائے مرطب ۔ ملاقات مرطبات کی خصوصاً حمام بالتخصیص بعد کھانا کھانے کے ۔ ملاقات اُس چیز کی جو تبرید کرے ۔ رطوبت کو منقبض کرے
۔ ملاقات اُس چیز کی جو تسخین لطیف کرکے منجمد رطوبت بدن کو بہا دے ۔ فرح معتدل **فصل چوتھی مجففات کے بیان میں** خشکی پیدا کرنے والے اسباب بھی
بہت ہیں ۔ حرکت ۔ بیداری ۔ کثرت استفراغ جس میں جماع بھی داخل ہے ۔ قلت غذا ۔ خشک غذا کا استعمال ۔ دوائے مجفف ۔ عوارض حرکات نفسانی کا
۔ ملاقات خشک کرنیوالی چیزوں کی ۔ اور ازین قبیل نہانا ہے قابض پانی سے ۔ سردی اس قدر جس سے انجماد ہو کر عضو کا جذب غذا کو اپنی طرف بند ہو جائے ۔ اور
استعمال ایسی چیز قابض کا جو سدے پیدا کرکے نفوذ کو منع کرے ۔ انھیں اسباب میں ملاقات اُس چیز کی ہے جسکی حرارت شدید ہو جو بافراط تحلیل کرے تا اینکہ کثرت
استحمام بھی اسی قسم میں شمار کیا گیا ہے **فصل پانچویں مفسدات شکل کے بیان میں** فاسد کرنیوالی شکل کے اسباب کسی قدر تو خلقت اولی میں پیدا
ہو جاتے ہیں کہ انکے وجود سے قوت مصورہ یا مغیرہ جو منی میں ہے اپنے فعل کے تمام کرنے میں قاصر ہو جاتی ہے ۔ اور بعض اسباب بعد جدا ہونے رحم کے پیدا ہوتے ہیں
اور بعض اسباب بر وقت گود میں لینے اور گہوارہ ہلانے کے پیدا ہوتے ہیں ۔ اور بعض اسباب خارجی ہیں جیسے ضربہ و سقطہ ۔ اور بعض اسباب متعلق اسباب کے ہیں کہ
قبل تحلی اور استحکام اعضا کے بچہ چلنے پھرنے لگے ایضاً کچھ اسباب متعلق با امراض مثل جذام اور سل اور تشنج اور استرخا اور تمدد کے ۔ اور کبھی فربہی زائد اور
لاغری مفرط سے بھی فساد شکل پیدا ہوتا ہے ۔ اور کبھی بسبب اورام کے ۔ اور کبھی بجہت امراض وضع کے ۔ اور کبھی بوجہ اندمال قروح کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

فصل چھٹی اسباب سدہ ہونے اور مجاری تنگ ہوجانے کے بیان میں سدے کا پیدا ہونا پہلے یا بجہت واقع ہونے کسی شے غریب کے کسی مجری میں ہوتا ہے اور یہ غریب یا تو ایسے جنس کا ہو جیسے پتھری یا مقدار اسکی غریب ہو جیسے ثفل براز کا مقدار میں بہت بڑا یا کیفیت میں غریب ہو اور کیفیت کی غرابت یا بجہت غلاظت کے ہو یا بوجہ لزوجت یا بسبب انجماد جیسے علقہ یعنے خون بستہ جو قریب گوشت ہونے کے پہنچے یہ اقسام سدہ ڈالنے والے ایسے میں جو مجری میں پڑتے ہیں از جملہ اسباب وہ چیز ہو جو ایک ہی جگہ ٹھہری رہے اور وہ بھی چیز ہو جو اس مکان میں منحصر اور متردد ہو اور کبھی سدہ بوجہ ملنے سوراخ کے ہو بجہت اندمال زخم کے مثلاً ہو پیدا ہوتا ہو اور کوئی شے مالا گئے سے جیسے ثؤلول یعنی گوشت جیسے کا ہی مجاری کو تنگ کر دیتا ہو اور بجہت شدت قوت ماسکہ کے اور بسبب باندھنے عصابہ کے خوب کھینچ کر بھی ضیق مجاری پیدا ہوتی ہو یا قریب کا عضو ورم زدہ کے اپنے ہمسایہ کے مجرے کو تنگ کر دے۔ یا برودت شدید سے مجرے منقبض ہوجائے۔ یا بجہت خشکی کے جو بوجہ قابض چیزوں کے پیدا ہو جاڑوں کی فصل میں سدوں کی کثرت بجہت احتقان فضول بسبب قبض برودت کے ہوتی ہے **فصل ساتویں اسباب کشادگی مجاری کے بیان میں** مجاری پھیل جاتے ہیں یا بجہت ضعف قوت ماسکہ یا حرکت قوی دافعہ کے اور ایسے تنگی نفس کے۔ یا دوا مسخن جو دوا ہو جیسے مرخیہ جو نرم اور بڑھانے اسکے استعمال سے مجاری وسیع ہوجاتے ہیں اور تنگی مجاری کی انکے اضداد میں ہوتی ہے یا بوجہ سدہ کے **فصل آٹھویں اسباب خشونت اور درشتی کے بیان میں** خشونت پیدا ہوتی ہے یا بجہت شدت جلانے کے تقطیع حاصل ہوتی ہے جیسے سرکہ یا فضول تیز یا تحلیل زیادہ ہو جیسے سنہ ریعین میں۔ یا فضول تیز اور جلانے والی۔ یا ایسی چیز جالبس ہو کر بوجہ یبوست کے خشونت پیدا کرے جیسے اشیاء عفصہ یعنی کسیلی یا سرد چیز بوجہ کثافت پیدا کرنے کے خشونت لاتی ہے۔ یا اجزاء ارضی کسی عضو پر جم جاتے ہیں مثل غبار وغیرہ کے **فصل نویں اسباب ملاست کے بیان میں** ملاست کا سبب یا وہ چیز ہے جو بوجہ اپنی لزوجت کے چسپندہ ہو۔ یا ایسی چیز محلل کہ تلطیف کرے۔ مادہ کو نرم کرے اور اسکو روان کرکے کثافت دور کر دے سطح عضو سے **فصل دسویں اسباب خلع اور مفارقت موضع کے بیان میں** اپنے مقام سے کسی عضو کا جدا ہوجانا۔ یا بسبب کشش کے ہوتا ہے جیسے کسی شخص کا عضو کھینچا جائے اور وہ اتر گیا ہو یا نک کے اکھڑ جائے۔ یا بسبب ایک حرکت سخت کے جو باقتضاء اس چیز کے ہو کہ اپنے مقام سے ہٹا دیتی ہے جیسے کوئی شخص اپنے پاؤں کو زور سے چھڑا کرے یا بسبب ایسی چیز کے جو رقیق ہو اور رطوبت پیدا کرے جیسے مرض قیلہ میں عارض ہوتا ہے۔ یا بجہت حدوث ایسی چیز کے جو مفصل جو ہر رباط کا ہو کہ اسکو شرا یا اسکو قبضات بند کرے جیسے جذام اور عرق النسا۔ **فصل گیارھویں اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو نزدیکی سے منع کرے** اسکا سبب یا قریب کے عضو کا خلقۃ ہوجانا۔ یا نشان کسی قرحہ کا پڑ جانا۔ یا تشنج۔ یا استرخا۔ یا خشکی خلط کے جوڑوں میں پیدا ہونی۔ یا جوڑ کا متحجر اور سخت ہوجانا۔ یا کوئی خلقی سبب ہوتا ہے **فصل بارھویں اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو دور ہونے سے منع کرے** سبب اسکا یا غلیظ ہونا یا علیحدگی نشان زخم کا یا تشنج اور یا خلقی سبب ہو **فصل تیرھویں اسباب حرکت غیر طبعی کے بیان میں** سبب اسکا یا ایسی خشکی جس سے ضعف پیدا ہو جیسے خشک رعشہ۔ یا ایسی خشکی سے تشنج پیدا ہو جیسے فواق یابس یا تشنج یابس۔ یا ایسے فضول جنکی وجہ سے تشنج پیدا ہو یا ایسے فضول جو راہیں اور منہ رگوں کے بند کریں اور اپنے نفوذ کو طرف عضو کے بوجہ سدوں کے منع کریں یا ایسے فضول جنکی حالت ورود میں اعضا کو ایذا پہونچے بجہت برودت کے جیسے لرزہ میں یا بوجہ لذع کے جیسے قشعریرہ میں۔ یا بسبب اندر چلے جانے حرارت غریزی کے اور کم ہوجانے حرارت کے پس عضل کو مددگاری برودت کی پہونچتی ہے اور ریح پیدا ہو کر طالب تحلل ہوتی ہے اور اپنا خلاص چاہتی ہے جیسے اختلاج میں۔ اور یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کا مادہ اگر تھوڑے بخارات ہوا ہو تو انگڑائی پیدا ہوگی۔ اور جو اس سے زیادہ قوی ہو تو ماندگی پیدا ہوگی اگر مادہ ساکن ہو بھی اور اقسام کی ماندگی پیدا ہوتی ہیں جن کا آگے ذکر ہوگا بجہت متحرک ہونے مادہ کے۔ اور اگر اس سے بھی قوی ہو قشعریرہ پیدا ہوگا۔ اور جو اس سے بھی قوی ہو تو لرزہ پیدا ہوگا۔ یہی مادہ جس وقت عضل میں بند ہوجائے اختلاج عضو کا پیدا ہوتا ہے اور پھڑکنے لگتا ہے **فصل چودھویں اسباب زیادتی اتحوان ور عدد اور مقدار کے بیان میں** اسکا سبب کثرت مادہ کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور فی نفسہ قوت جاذبہ کا شدید ہونا اور بذریعۂ دلک یا تسخین یا ضماد وغیرہ کے جاذبہ کی شدت کو مدد پہونچنا جیسے زفت وغیرہ کا ضماد- اور یہ دوسری صورت زیادتی استخوان کو خاص ہے غدد سے اسکو کچھ واسطہ نہیں ہے **فصل پندرھوین اسباب نقصان استخوان اور غدد کے بیان مین** - یہ بات یا اصل خلقت مین واقع ہوتی ہے جیسے مادہ مین نقصان ہوجائے- یا جس قوت سے محل مین تصرف اور تدبیر ہوتی ہے اُس مین خطا واقع ہو- یا وہ قوت ضعیف ہو یا اور آفات خارجی نازل ہون جیسے قطع یا ضرب خواہ فاسد کرنا برودت کا- یا آفات داخل مین پیدا ہون کہ ہڈی سڑجاے یا متعفن ہوجاے

فصل سولھوین اسباب تفرق اتصال کے بیان مین یہ اسباب کبھی داخلی ہوتے ہین اور کبھی خارجی- داخلی اسباب جیسے کوئی خلط اکال یا حرق یا تر یا مرخی یا ایسی خشکی جس سے شگاف پیدا ہو یا امتلا ریحی جس سے تمدد پیدا ہو- یا امتلاے ریحی جو غار پیٹ اندر جا کر چیرے- یا امتلاے خلطی جو تمدید خلط تین پیدا کرے- اسکو چیرا ڈالتا ہوا یا بدن کے اندر نفوذ کرتا ہوا تاکہ حرکت قوی سے اسکو تمدد دے- یا خلطی امتلا ایسا ہو کہ غار ہوجاے یعنی فرورفتہ ہوجاے- یہ سب اسباب یا بجہت شدت حرکت کے پیدا ہوتے ہین یا کثرت مادہ سے- یا شدت حرکت دافعہ سے جو خلاف مجریٰ طبعی کے ہو- یا حرکت بروقت امتلا کے اور جو چیز مشابہ حرکت کے ہو جیسے زیادہ چیخنا یا اُچھلنا کودنا- یا اورام کے شگافتہ ہونے سے تفرق اتصال ہوتا ہے- اور جو اسباب خارج سے مین ہوتے ہین اُن کی مثال جیسے ایک جسم کسی جسم مین تمدد پیدا کرے مثل حمل کے یا اور بوجھ کی چیزین یا کاٹ ڈالے جیسے تلوار یا جلا ڈالے جیسے آگ یا پیس ڈالے جیسے پتھر کہ ایسی چیزین جسوقت جسم مین خلا پاتی ہین طول مین چند ٹکڑے کر ڈالتی ہین- اور اگر امتلا ہو طول مین شگاف دیکر کو غذر کرتی ہین یا کوئی جسم سوراخ پیدا کرے جیسے تیر- یا دانت چُبھا دے خواہ کاٹ کھاے جیسے کتا- سانپ- آدمی **فصل سترھوین اسباب قرحہ کے بیان مین** قرحہ کا پیدا ہونا یا ورم کے ٹوٹنے سے ہوتا ہے- یا زخم کے پکجانے سے یا بثور کے سڑجانے سے **فصل اٹھارھوین اسباب ورم کے بیان مین** یہ اسباب کسی قدر بوجہ مادہ کے ہوتے ہین اور کسی قدر بہیات عضو سے- جو اسباب بوجہ مادہ کے ہوتے ہین وہ منحصر اسی مین ہین کہ امتلاے بدن مین ایک چیز کہ تیخ چیزون سے ہو جو اوپر مذکور ہوچکی ہین یعنی چارون خلطین اور سبب مائی اور ریحی- اور جو ورم بصورت عفونت پیدا ہوتا ہے اسکی یہ کیفیت ہے کہ عضو واقع قوی ہو اور عضو قابل ضعیف ہو اور آمادگی اسکو فضلہ کے قبول کرنے مین یا بوجہ طبیعت اصلی کے ہو کہ اسکی خلقت اسیطرح پر ہوئی ہے مثل جلد کے یا اُس مین سخافت زیادہ ہو مثل گوشت نرم کے جو بیچ بیچ مین واقع ہے یعنی گوشت اور بغل اور ران اور بیچ گنج ان کے- یا قبول فضلہ کی آمادگی بوجہ وسیع ہونے راہ کی طرف اُسکے اور تنگ ہونے راہ کے اُس سے نکلنے مین- یا قابلیت اسوجہ سے ہو کہ اسکی وضع جانب تحتانی مین ہو- یا اسوجہ سے کہ اسکا جرم چھوٹا ہو جو چیز آئے اُس مین سے بدشواری نکل سکے مادہ غذا وغیرہ سے- یا اُس وجہ سے کہ وہ عضو ہضم غذا مین ضعیف ہو بوجہ پہونچنے کسی آفت کے- یا کوئی چوٹ ایسی لگے کہ اُس مین مادہ محتقن ہوجاے یا اُس عضو سے تحلل مفقود ہو اُس چیز کا جسے بذریعۂ ریاضت کے متحلل ہونا چاہیے- یا اُس عضو مین حرارت زائد ہو کہ وہ جذب مادہ کرے- بجریہ حرارت یا طبعی ہو جیسے گوشت مین ہے- یا اور کسی چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہو مثلاً درد یا حرکت شدید خواہ کوئی اور چیز مسخن کے ذریعہ سے حرارت اُس عضو کی بڑھ گئی ہو- یہ سب اسباب قابلیت فضول کے ہین بکسر یعنی ٹوٹنے کی جہت سے جو ورم پیدا ہوتا ہے اُس مین بھی ایک سبب ان اسباب مذکورہ سے ضرور ہوتا ہے جیسے پس جانے سے اور اسی طرح تنگی عضو کی یہ عمد جس سے رستی شگستگی ہوتی ہے- اور ہڈی بنات نمو اور دانت مین بھی کبھی ورم آجاتا ہے اسلیے کہ ہر ایک مین ان مین سے نمو ہوتا ہے اور غذا کو قبول کرتا ہے اور بھیگ جاتا ہے رطوبت سے اور عفونت کو بھی قبول کرتا ہے پس ورم کو بھی قبول کرے گا **فصل اُنیسوین اسباب وجع کے بیان مین** **علی الاطلاق** اسلیے کہ وجع بھی ایک حال غیر طبعی ایسا ہے جو بدن حیوان کو عارض ہوتا ہے پس مناسب ہے کہ ہم اسکے اسباب بطور کلی بیان کرین- درد کی تعریف ہم اس طرح پر کرتے ہین کہ وجع دریافت کرنا بذریعہ حس کے ایک امر منافی کا ہے- اور کل اسباب وجع کے دو جنس مین منحصر ہین ایک جنس وہ ہے کہ جو مزاج کو دفعتہً متغیر کردے اسکو سوء مزاج مختلف کہتے ہین دوسری جنس تفرق اتصال کی ہے- سوء مزاج مختلف سے ہماری یہ مراد ہے کہ اعضاء کے واسطے بنظر ذات کے ایک مزاج

قائم اور درست ایسا ہو کہ بدن کسی سبب مخالف طبیعت کے اثر سے مزاج بد میں بدل گیا تو گویا ایک مزاج دوسرا غریب ایسا عارض ہو جو مزاج اصلی کے مخالف اور اسکی ضد ہو مثلاً بہ نسبت اصلی مزاج کے گرم یا سرد زیادہ ہو اُسوقت قوت حس بحیثیت درد اس مزاج کے امر منافی طبیعت کو حس کرے پس اسکو الم پہونچے اسلیے کہ الم کے معنی یہی ہیں کہ موثر منافی کو بنظر منافی کے دریافت کرے سوء مزاج متفق یہ ہے کہ اُس میں احساس الم کا بالکل نہیں ہوا سوجہ سے کہ مزاج مخالف طبیعت کے جوہر اعضاء اصلی میں اسقدر متمکن ہو جاتا ہے کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہے اور یہی مزاج مخالف بمنزلہ اعضاء اصلی کے ہو جاتا ہے اور اس سوء مزاج متفق سے درد نہیں پیدا ہوتا کہ یہ محسوس نہیں ہے حس تو اُسی چیز کی ہوتی ہے جس محسوس سے قوت حاسہ منفعل ہو اور طبیعت بدنکی ایسی حالت متمکنہ سے جو اُس میں تغیر حال میں پیدا کرے منفعل نہیں ہوتی بلکہ انفعال اُس ضد سے ہوتا ہے جو طبیعت میں ایسا تغیر دے کہ اُسکو حالت اصلی سے دوسری طرف پھیر دے اسی جہت سے دق کے مریض کو گرمی تپ کی محسوس نہیں ہوتی جسقدر صاحب حمّاے یوم کو حرارت اپنی تپ کی محسوس ہوتی ہے یا صاحب حمّاے غب کو باوجودیکہ گرمی دق کی ان دونوں تپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہے سبب یہی ہے کہ حرارت دق کی مستحکم اور جوہر اعضاء میں ایسی ٹھہر جاتی ہے کہ بمنزلہ حرارت اصلی کے ہو جاتی ہے اور غب کی حرارت بوجہ قریب ہونے عضو کے اُس خلط سے جس میں حرارت پیدا ہوتی ہے محسوس ہوتی ہے در اصل عضو میں مستحکم نہیں ہوتی بلکہ اعضا ابھی تک اپنے مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہیں جسوقت یہ خلط حار اُس عضو سے دور ہو جائے پھر وہ عضو اپنی حالت اصلی پر آجائے اور اس میں کسی طرح کی حرارت باقی نہ رہے ہاں اگر تپ بطرف دق کے منتقل ہو گئی ہو اُسوقت بعد دور ہونے خلط کے حرارت عضو میں باقی رہیگی سوء مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو میں ٹھہر جاتا ہے کبھی اسکے ٹھہرنے کی مثال حالت صحت میں بھی واسطے سمجھانے کے اس طور پر دیجاتی ہے کہ جو شخص جاڑوں میں نہائے گرم پانی سے یا حمّام سے اس نہانے سے ایک تنفر و راحت پیدا ہوگی اسلیے کہ بدن کی کیفیت مخالف کیفیت پانی کے ہے پھر جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جائیگا رفتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اُسکو معلوم ہوتی ہے لیکن جسقدر اسکے بدن سے سردی ہوا کی کیفیت دفع ہوتی جاتی ہے اُسیقدر اسکو لذت حاصل ہوتی جاتی ہے پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام میں بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن اُسکا گرم ہو جاتا ہے اتنے ہی گرم پانی سے جو اُسنے نہاتے میں استعمال کیا تھا پھر جب یکایک وہی پانی اپنے بدن پر گرانا شروع کرتا ہے بدن میں قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اُسکو بار بار گرائے جب یہ بات یعنی ایذا دہی سوء مزاج مختلف کی اور عدم ایذا دہی سوء مزاج متفق کی ذہن نشین ہو چکی پھر ہم کہتے ہیں کہ اگرچہ دو جنس میں سے ایک جنس اسباب الم کی سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک چیز حار بالذات یا بارد بالذات خواہ رطب و یابس بالعرض کو ضرور نہیں ہے کہ الم نہ پہونچائے اسلیے حار اور بارد اصطلاحی دو کیفیت فاعلی ہیں اور رطب و یابس دو کیفیت منفعلہ میں قوام اُنکی ماہیت کا ایسا نہیں ہے کہ انکی جہت سے ایک جسم دوسرے جسم میں اثر کرے بلکہ رطوبت اور یبوست ایسی کیفیتیں ہیں کہ اُنکے سبب سے ایک جسم دوسرے جسم سے اثر قبول کرے۔ یابس چیز جو الم پہونچاتی ہے اُسکا الم پہونچانا بالعرض ہوتا ہے اسلیے کہ یبوست کے ایک سبب جنس کو نفرت سے مانع ہوتا ہے اور وہ تفرق اتصال ہے کہ یابس بجہت شدت قبض کے فقط تفرق اتصال کا سبب ہوتا ہے اور جالینوس نے بعد تحقیق اپنے مذہب کے اسطرف رجوع کیا ہے کہ سبب ذاتی وجع کا فقط تفرق اتصال ہے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اور حار بھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسی وجہ سے سبب وجع ہے کہ تفرق اتصال ہے اور بارد بھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسی سبب سے ہے کہ اُسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے اسلیے کہ بارد بوجہ شدت تکثیف اور جمع کرنے اجزا کے اُسکو یہ بات ضرور لاحق ہوتی ہے کہ اجزا کا جذب مقام تکاثف میں نزدیک برودت کے ہو جائے پس جسطرف سے کھینچکر اجزا آتے ہیں وہاں پر تفرق اتصال ہو جائیگا اس رائے میں جالینوس نے یہانتک مبالغہ کیا ہے کہ بعض کتابوں میں اُسے شبہ ہوا ہے کہ تمام محسوسات سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور کسی قدر ایسے بھی محسوسات ہیں کہ انکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے مثلاً سیاہ چیز بصارت میں اس سبب سے الم پہونچاتی ہے کہ جمع کرنا اجزا کا اُسمیں بشدت ہے۔ اور سپید چیز اسوجہ سے ایذا دیتی ہے کہ اُسمیں تفرق بصر زیادہ ہے اور تلخ اور نمکین اور ترش مذاقات میں اس جہت سے الم پیدا کرتی ہے کہ تفرق بحسب اسمیں زیادہ ہے اور کھٹی چیز میں چونکہ قبض زیادہ ہے اُسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے اسیطرح مشمومات اور سخت آوازیں بھی بجہت تفریق کے ایذا دیتی ہیں۔ حرکت ہوا کی بروقت ملاقات پردہ صماخ کے تیز ہوتی ہے۔ صحیح اور حق اس مسئلہ میں یہ رائے ہے کہ تغیر مزاج کو بمنزلہ جنس کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

قرار دین کرده بالذات خود سبب وجع کا ٹھہرایا جائے اگرچہ اسکے ساتھ کبھی تفرق اتصال بھی عارض ہو۔ اور تحقیق بیان اس مسئلہ کا علم طب مین نہین ہو سکتا بلکہ طبیعیات مین بیان ہونا چاہیے۔ مگر ہم بطور اشارہ تھوڑا سا تھہ ذکر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ درد کبھی متشابہ الاجزا عضو در رسیده مین ہوتا ہے یعنی جس عضو مین درد ہو ہر جگہہ پر یکسان ہوتا ہے۔ اور تفرق اتصال البتہ یکسان نہین ہوتا۔ اسوقت ثابت ہوگیا کہ جو اعضا تفرق اتصال سے خالی ہون انکا درد تفرق اتصال کی وجہ سے نہین ہوتا بلکہ سوء مزاج سے ہوتا ہے۔ **ایضاً** برودت اسی مقام پر درد پیدا کرتی ہے جہان پر قبض اور جمع اجزا کا کرتی ہے اور جس مقام کو بالفعل سرد کردیتی ہے۔ اور تفرق اتصال جو بوجہ برودت کے ہوتا ہے وہ اس مقام پر نہین ہوتا جہان پر بالفعل سرد ہو جائے بلکہ موضع متبرد کے اطراف مین ہوتا ہے اسکا بھی یہی نتیجہ ہے کہ وجع اور تفرق اتصال مین لزوم نہین ہے **ایضاً** وجع کے معنی ضروری یہی ہین کہ احساس موثر منافی کا بحیثیت منافات کے دفعتہً ہو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ موجع یعنی درد پیدا کرنے والی چیز وہی منافع ہے جو دفعتہً محسوس ہوتی ہے اسواسطے کہ مسام ہرشے کی کلیۃً منعکس ہوتی ہے اس حد کا عکس کلی یہ ہوگا کہ ہر ایک محسوس منافی بحیثیت منافات کے موجع ہے اب غور کرنا چاہیے کہ جسوقت برد مفسد مزاج بحیثیت افساد مزاج کے محسوس ہو اور اس برد سے بالفرض تفرق اتصال حادث ہو تو اس مقام پر احساس منافی کا ہوگا یا نہوگا۔ اور اگر احساس منافی کا ہوگا تو یہ وجع ہوگا یا نہین۔ اسی بیان سے واضح ہوتا ہے کہ تغیر مزاج کا دفعتہً سبب وجع کا ہے مثل تفرق اتصال کے۔ کبھی درد کی جہت سے حرارت پھیل جاتی ہے پس درد پھیل جاتا ہے یعنے وجع بعد وجع کے پیدا ہوتا ہے کبھی بعد درد کے ایک کھٹک باقی رہتی ہے کہ حقیقت مین وہ درد نہین ہے بلکہ وہ ایسی چیز ہے کہ خود بخود تحلل ہو جاتی ہے اور جاہل نادانی سے اُسکے علاج مین مشغول ہوتا ہے پس ضرر پہونچاتا ہے

فصل بیسوین اسباب جملہ اقسام وجع کے علٰحدہ علٰحدہ اقسام ان اوجاع کے جنکے واسطے اسماے خاص مقرر ہین پندرہ ہین ١ حکاک ٢ خشن ٣ ناخس ٤ ضاغط ٥ ممدد ٦ مفسخ ٧ مکسر ٨ رخو ٩ ثاقب ١٠ مسلی ١١ خدر ١٢ ضربانی ١٣ ثقیل ١٤ اعیائی ١٥ لاذع **وجع حکاک** یعنے چھیلنے والے درد کا سبب تیز خلط یا شور ہوتی ہے **وجع خشن**۔ کا سبب ایسی خلط ہوتی ہے جس مین خشونت اور درشتی ہو **وجع ناخس** یعنے چبھنے والے درد کا سبب وہ چیز ہے جو غشا کو عرض مین کھینچے ایسی کشش سے کہ اسکے اتصال کو گویا جدا کردے گی۔ اور یہ درد کبھی حس مین یکسان ہوتا ہے اور کبھی یکسان نہین ہوتا۔ اور جو یکسان نہین ہوتا ہے اُسکا سبب یا تو یہ ہے کہ جس چیز سے جھلی کھینچتی ہے اور اُسے مس کرتی ہے وہ اُس عضو کے اجزا سختی اور نرمی مین یکسان نہین ہوتے جیسے ترقوہ واسطے غشاء مستبطن اضلاع کے جسوقت ورم ذات الجنب کا پہلو کو ادھر کی طرف کھینچتا ہو یا اسلئے کہ اس عضو کے اجزا یکسان حرکت مین نہون جیسے حجاب سے جھلی کا جو ابھی مذکور ہوئی۔ یا یہ کہ اجزا اس عضو کے حس مین یکسان نہون خواہ بوجہ طبیعت کے یا کوئی آفت خارجی بعض اجزا کو پہونچی ہو کہ اُسکے حس مین کمی ہو گئی ہو **وجع ممدد** کا سبب یعنے وہ درد جو کھینچتا ہوا ہو ایک ریح یا خلط ایسی ہوتی ہے کہ عصب در عضلہ کو کھینچے گویا دونون کنارے عصب یا عضل کی طرف مجموع عصب کھینچا جاتا ہے **وجع ضاغط** یعنے گھٹتا ہوا درد کا سبب وہ مادہ ہے جو مکان عضو کو تنگ کردے یا وہ ریح ہے جو عضو مین تکثیف اور تمدد پیدا کرے اُس عضو عضو کا حال ایسا ہو جاتا ہے کہ ہر طرف سے گویا دباؤ مین پڑا ہے اسی جہت سے اُس مین انضغاط اور تنگی پیدا ہوتی ہے **وجع مفسخ** یعنے جو طول مین تفرق اتصال پیدا کرے اسکا سبب وہ مادہ ہے جو درمیان عضلہ اور اُسکی غشا کے در آئے اور اتصال غشا بلکہ اتصال عضل مین تفرق پیدا کرے **وجع مکسر** یعنے توڑنے والے درد کا سبب مادہ یا ریح جو درمیان استخوان اور اُسکی غشاے محلل یعنے ڈھانپنے والے کے متوسط ہو یا ایک برودت ایسی ہو جو اس جھلی کو بقوت کھینچے **وجع رخو** یعنے نرم درد کا سبب ایسا مادہ ہے جو گوشت عضل مین تمدد پیدا کرے اور اُسکے وتر مین تمدد پیدا نہو اور نرم اُسکو اسی وجہ سے کہتے ہین کہ گوشت بہ نسبت پٹھے اور جھلی اور وتر کے نرم ہوتا ہے **وجع ثاقب** یعنے گڑنے والے یا سوراخ کرنے والے درد کا سبب ایک مادہ غلیظ یا ریح ہے جو درمیان طبقات عضو سخت اور غلیظ مثل جرم معاے قولون کے بند ہو جائے اور ہر وقت اُسکو پھاڑتا ہے اور اُس مین نفوذ کرتا ہے پس ایسا محسوس ہو کہ گویا اُس مین سوراخ کرتا ہے برمہ وغیرہ سے **وجع مسلی** یعنے جس درد مین ایسا معلوم ہو کہ نکلا سی کوئی چیز سمائی جاتی ہے اور مادہ اس درد کا بعینہ اسی عضو مین ہوتا ہے جو وجع ثاقب

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین براں ہوا مگر یہ مادہ بوقت پھاڑنے طبقات مذکور کے بھی محتبس رہتا ہو **وجع خدر** یعنے جس درد سے عضو سُن ہو جاے سبب اسکا یا نہایت سرد مزاج ہو یا مسام کے بند ہونے سے منفذ اس روح حساس کے جو اُس عضو تک جاری ہو بند ہو جائین اور یا انسداد مسامات منافذ روح کا بوجہ کہ ہو یا امتلاء ظروف روح کی وجہ سے **وجع ضربانی** جس مین لپک سی پیدا ہو اُسکا مادہ گرم ہوتا ہو سرد نہین ہوتا اسلیے کہ سرد مادہ کیسا ہی ہو نرم یا سخت درد نہین پیدا کرتا ہو جب تک کہ مستحیل بطرف حرارت کے نہو۔ وجع ضربانی کا حدوث ورم حار سے اس طرح پر ہوتا ہو کہ جسوقت ورم گرم ہو اور اُسکے قریب کا عضو حساس ہو کہ شریان کی ضرب ہمیشہ اسکو پہونچے جب تک کہ وہ عضو سلیم خالی ورم سے ہو حرکت شریان کی جو اندر کی طرف ہوتی ہو اُسکا حس اس عضو کو نہین ہوتا اور جب اس عضو مین ورم پیدا ہوا اور فضا درمیانی شریان اور عضو مذکور منضغط یا تنگ ہو جاے اسوقت اسکی حرکت کا حس عضو مذکور کو ایسا ہوگا کہ شریان کی حدت سے اُس عضو مین درد پیدا ہوگا **وجع ثقیل** کا سبب ورم اس عضو کا ہو جس مین بالذات حس نہو مثل ریہ اور گردہ اور طحال کے اسلیے کہ یہ ورم بجہت گرانی کے نیچے کی طرف کھینچتا ہو اس کشش کی وجہ سے وہ عضو بھی مع اُس لفافہ کے جس مین یہ عضو لپٹا ہو اور حس اُسی لفافہ کے ذریعہ سے ہو نیچے کو کھینچیگا اسی طرح وہ علاقہ جہان اس لفافہ کا منبت ہو وہ بھی نیچے کو کھینچے گا پس لفافہ اور علاقہ دونون حس کرینگے اسکے نیچے کے کھنچنے کا اور بعد ثقل پیدا ہوگا۔ کبھی مادہ اس درد کا عضو حساس مین ہوتا ہو مگر شدت الم کی وجہ سے حس کی عضو باطل ہو جاتی ہو جیسے سرطان جو فم معدہ مین ہو کہ اسکا گرانی محسوس ہوتی ہو اور درد بجہت بطلان حس کے محسوس نہین ہوتا **وجع اعیائی** یعنے جو درد بوجہ ماندگی کے پیدا ہو اُسکا سبب یا تعب ہوتا ہو اسکا نام تعبی ہو۔ یا ایک خلط ایسی ہو جو تمدد اور کشش پیدا کرے اس سے جو درد اعیائی پیدا ہوتا ہو اُسکو تمددی کہتے ہین۔ یا بسبب ریح کے پیدا ہوا اُسکو ناخس کہتے ہین۔ یا ایک خلط لاذع سے ہوا اُسکو اعیائی قروحی کہتے ہین۔ اور ان جمیع اقسام سے اوجاع مرکب پیدا ہوتے ہین کہ اُسکا بیان خاص مقامات پر کیا جائیگا۔ منجملہ مرکبات وجع اعیائی کے وہ درد ہو جو بنام ورمی معروف ہو اور اُسکی ترکیب تمددی اور قروحی سے ہوتی ہو **وجع لاذع** کا سبب وہی خلط ہو جس مین کیفیت حادہ موجود ہو

فصل اکیسوین اسباب سکون وجع کے بیان مین

سکون وجع کا سبب یا بجہت قطع ہوجانے سبب وجع کے اور استفراغ سبب مذکور کے ہوتا ہو جیسے سویا اور کتان جسوقت مقام درد مین ضماد کرین۔ یا بوجہ ترطیب اور نوم کے چونکہ قوت اندر بیٹھ جاتی ہو اور اپنے فعل سے باز رہتی ہو اور درد ساکن ہو جاتا ہو۔ یا مسکرات کے استعمال سے یا وہ چیز جو برودت پیدا کرتی ہو مقام درد مین خدر پیدا کرے جیسے تمامی مخدرات مگر مسکن حقیقی وہی پہلی قسم ہو جس سے قطع سبب ہوتا ہو۔

فصل بائیسوین جو باتین درد سے پیدا ہوتی ہین انکے بیان مین

درد سے قوت کی تحلیل ہو جاتی ہو اور اعضا اپنے خاص افعال سے باز رہتے ہین کہ انکا فعل باطل ہو جاتا ہو تا اینکہ اعضاے تنفس سانس لینے سے باز رہتے ہین۔ یا اعضاے تنفس کے فعل مین تشویش ہوتی ہو کہ سانس منقطع یا متواتر ہو جاتی ہو حاصل یہ ہو کہ بمجراے غیر طبعی سانس کی درآمد برآمد ہوتی ہو۔ کبھی درد سے پہلے عضو گرم ہو جاتا ہو بعد اسکے اخیر مین سردی پیدا ہوتی ہو بوجہ تحلیل کے اور بجہت اسکے کہ روح اور حیات سردی لازم ہو

فصل تیسوین اسباب لذت کے بیان مین

یہ بھی دو جنس مین منحصر ہین **پہلی جنس** وہ چیز جو غیر طبعی کو مزاج طبعی کی طرف متغیر کردے کہ انکا احساس واقع ہو **دوسری جنس** وہ ہو جو اتصال طبعی کو دفعۃً پھیر لائے اور جو چیز دفعۃً نہین واقع ہوتی ہو وہ محسوس نہین ہوتی پس اُس مین لذت بھی نہین ہوتی۔ لذت کے معنی یہ ہین کہ ملائم اور مناسب طبیعت کا حس ہو وہ بذریعہ قوت حاسہ کے ہوتا ہو اور احساس بوجہ انفعال اسی قوت کے ہوتا ہو جس وقت احساس ملائم یا منافی کا ہو لذت یا الم بسبب تاثیر کے پیدا ہوگا اور چونکہ لامسہ مین بہ نسبت اور حواس کے کثافت زیادہ ہو اور جس تاثیر منافی یا ملائم کو قبول کرتی ہو اسکی حفاظت بخوبی کرتی ہو اسی وجہ سے احساس اسکا ملائم کو نزدیک صاحبان طبیعت کثیفہ کے نہایت لذیذ ہوگا اور احساس اُس کا امر منافی کا بہت الم

HAKEEM SHOUKAT ALI

پہونچائے گا بہ نسبت اور قوائے حاسہ کے **فصل چوبیسوین کیفیت الم پہونچانے حرکت کے** حرکت سے درد پیدا ہوتا ہی اس جہت سے
کہ تمدید یعنی کھچاو اور رض یعنی پاش پاش ہونا اور تفسیخ یعنی بکھر جانا پیدا ہوتا ہی واللہ اعلم **فصل پچیسوین کیفیت الم پہونچانے اخلاط
ردی کا بیان** - اخلاط ردی سے درد یا بہ سبب انکی کیفیت کے پیدا ہوتا ہی کہ لاذع ہو یا بجہت کثرت اخلاط تمدد پیدا ہو یا دونون مل کر درد پیدا
کرین **فصل چھبیسوین کیفیت الم رسانی ریاح کے بیان مین** ریح سے بوجہ تمدید کے درد پیدا ہوتا ہی اور جس ریح سے تمدید پیدا ہو یا وہ ریح
تجاویف اور بطون اعضا مین موجود ہو جیسے تخمہ معدے مین یا طبقات اعضا اور لیف اعضا مین ریح پیدا ہو جیسے قولنج ریحی مین یا طبقات عضل مین
یا جھلی کے نیچے اور ہڈی کے اوپر یا گرد عضل کے درمیان ہڈی اور گوشت اور جلد کے یا کسی عضو کے جیسے اندر عضل صدر کے ریح پیدا ہوتی ہی اور
جلدی پراگندہ ہو جانا ریح کا یا دیر تک ٹھہرنا بحساب قلت اور کثرت اور غلاظت اور رقت مادہ ریح کے اور کثافت اور تخلخل عضو کے ہوتا ہی **فصل
ستائیسوین اسباب احتباس اور استفراغ کے بیان مین** اسکا پہچاننا بہت آسان ہی اگر اجناس احتباس اور استفراغ جو اوپر بیان
ہو چکے ہین ان مین غور کیا جائے پس وہین دیکھنا چاہیے **فصل اٹھائیسوین اسباب تخمہ اور امتلا کے بیان مین** تخمہ و امتلا کے اسباب خارجی
بھی ہوتے ہین اور اسباب مادی سے استعمال اس چیز کا ہی جو بشدت ترطیب کرے پھر بدن کو حاجت ترطیب ماکول و مشروب کی نہ رہے بعد اُس کے
جب ماکول و مشروب کی ترطیب اس ترطیب کے ساتھ یکجا ہو مادہ کی افزائش بدن سے ہو گی اور تصرف طبیعت کا ہضم کرنے مین مادہ کے فاسد ہو جائیگا
جیسے بکثرت حمام کرنا خصوصًا بعد طعام کے مولد تخلل رطوبت جیسے زیادہ آرام دہی جسم کو اور ریاضت اور استفراغ کا ترک کرنا کھانے پینے مین ترفہ
اور خوشحالی اور بدتدبیری - اور کبھی اسباب تخمہ کے داخلی بھی ہوتے ہین جیسے ضعف قوت ہاضمہ کہ ہضم نہ کر سکے یا ضعف قوت دافعہ یا ماسکہ
مین کہ اُس کی جہت سے اخلاط اندر بند ہو جاتے ہین اور دفع نہین ہوتے - یا مجاری بند ہو جائین **فصل انتیسوین اسباب ضعف
اعضا کے بیان مین** یا سبب ضعف کا جرم پر کسی عضو کے وارد ہو یا جو روح حامل قوت متصرفہ کی عضو مین ہی اُس پر یا نفس قوت متصرفہ پر
وارد ہو - جو ضعف کہ اُس مین اُسکا سبب خاص عضو مین وارد ہو - یا سوء مزاج مستحکم ہوتا ہی خصوصًا سوء مزاج بارد - اگرچہ سوء مزاج حار بھی اکثر ایسا
فعل کرتا ہو کہ اُس سے ضعف پیدا ہو جیسے سوء مزاج بارد کہ تخدیر پیدا کرکے فساد مزاج روح کر دیتا ہی جس طرح کوئی شخص دیر تک حمام مین ٹھہرے بلکہ جس
حمام وغیرہ مین غشی عارض ہو - اور سوء مزاج یابس قوی کو نفوذ سے منع کرتا ہی کہ تکثیف مسامات پیدا ہوتی ہی - اور سوء مزاج رطب بجہت ارخا اور ڈھیلا
کرنے اور مانع ہونے کے ضعف پیدا کرتا ہی - اور کبھی کوئی مرض امراض ترکیب سے خاص کر وہ مرض جس کی اذیت بخوبی ظاہر ہو عضو کو ضعیف کرتا ہی
مرض اور الم یا فت عضو کی بچھ مین ہی اسکو ڈھیلا کر دیتے ہین اسلیے کل افعال طبعی اور ارادی بذریعہ لیف اور اسکی ترکیب اور تالیف کے تمام ہوتے
ہین - اور ہضم بھی امساک جید کی طرف ہیأت چند پر محتاج ہی اور یہ بھی بذریعہ لیف کے تمام ہوتا ہی - اور جو ضعف بجہت اسکے عارض ہوتا ہی کہ سبب
خاص روح مین ہو تو وہ یا سوء مزاج ہی یا تحلل روح کا بوجہ استفراغ خاص روح کے یا کسی اور چیز کے استفراغ کے روح کا استفراغ تابع ہو
جس صورت مین بسبب ضعف خاص قوت پر وارد ہوتا ہی اسکی وجہ کثرت اور تکرار افعال ہوتی ہی کہ اسکی جہت سے قوت مین سستی آجاتی ہی
اور اگرچہ ہمراہ اس کثرت کے تحلل روح کا بھی بر سبیل یکجائی ایک سبب کے دوسرے سبب کے ساتھ واقع ہوتا ہی جسوقت ہم شمار اسباب کا دوسرے
طور پر کرین گے اور اسوقت اسباب بعیدہ کو جو واسطے اسباب ملاصقہ کے سبب واقع ہوتے ہین بھی ذکر کرین گے تب اسباب سوء مزاج کے
معلوم ہونگے - انھین اسباب مین سے فساد آب و ہوا اور اشیائے خوردنی کا ہی - انھین اسباب مین سے وہ چیزین ہین جو اولًا روح کو خالی
کر دیتی ہین جیسے بوئے بد یا خراب ہو جانا پانی کا خواہ پھیلنا سمیت کا ہوا یا بدن مین - منجملہ اسباب ضعف کے وہ چیزین جو استفراغ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

متعلق ہو جیسے نزف الدم یا اسہال خصوصاً رقیق اخلاط کا۔ ما ئیت استسقا جس وقت اخلاط رقیقہ بکثرت دفعۃً روان ہونے سے پیدا ہوئی ہو اور پیدائش اسکی بھی چاک کرنے دبیلہ کبیرہ سے ہوئی ہو جس وقت اُس سے مدہ کثیر دفعۃً جاری ہوا ور اسی طرح اگر خود بخود دبیلہ مین شگاف پیدا ہو اور پھٹ جائے اور **ایضاً** عرق کثیر اور ریاضت بحد افراط اور اوجاع ہر قسم کے یہ سب چیزین تحلیل روح کی کرتی ہین۔ اگرچہ کبھی مزاج مین بھی تغیر پیدا کر دیتی ہین بعض قسم کا درد ایسا ہوتا ہو کہ تحلیل روح مین تاثیر اُسکی زیادہ ہوتی ہو جیسے درد فم معدہ کا ممدد ہو یا لاذع یا جو درد قریب اطراف قلب کے ہو۔ حمیات سے بھی ضعف بوجہ تحلیل اور استفراغ بدنی اور روحانی کے ہوتا ہو اور تبدیل مزاج بھی ہو جاتی ہو۔ مسامات کا وسیع ہونا حدوث ضعف تحلیلی پر معین ہو اور بہت بھوکا رہنا بھی اسی قسم سے ہو۔ کبھی تضعیف تمام بدن کا ایک عضو یا اسکے جزو کے تابع ہوتا ہو جیسے ضعف بدن کا اس اذیت سے پیدا ہوتا ہو جو فم معدے کو پہونچے تا اینکہ قوت اسکی تحلیل ہو جائے جس شخص کا قلب اور دماغ تھوڑی اذیت سے زیادہ متاثر ہوتا ہو اسکو بیقراری اور انحلال قوت بہت جلد تھوڑی چیز سے ہو جاتی ہو۔ کبھی سبب ضعف بدن کا بکثرت مشقت اٹھانے امراض سے ہوتا ہو اور کبھی بعض جزو اعضا کے خلقت مین ضعیف ہوتے ہین بہ نسبت بعض اجزا کے۔ اور کبھی ایک عضو بہ نسبت دوسرے عضو کے ضعیف ہوتا ہو جیسے ریہ اور دماغ پھر اُسکا قبول بہ نسبت اُس چیز کے جسکو قوی دفع کرین اصل خلقت مین بنالتہ ہوتا ہو۔ اگر دماغ کو خصوصیت ایسے مکان بلند سے ہوتی جہان اب ٹھہرا ہوا ہو ہر آئینہ اسقدر ضعیف ہوتا کہ اُس مین طاقت قبول فضول کی مطلق ہوتی اور ہر وقت پہونچنے فضول کے اسکی قوت باقی نہ رہتی **تعلیم تیسری مین گیارہ فصلیں اور دو جملہ ہین فصل پہلی مین کلام کلی اعراض اور دلائل مین کیا جاتا ہے**

اعراض وہ علامات ہین جو ایک حالت پر حالات ثلاثہ بدنیہ سے دلالت کرتے ہین۔ یا کسی اضافہ پر کہ یہ دلالت **بقول جالینوس** فقط مریض کو فائدہ دیتی ہو اُن چیزون مین جس کا کرنا مریض کو لائق ہو یا اُن کی دلالت امر گذشتہ پر ہوتی اور **بقول جالینوس** اس سے فقط طبیب کو انتفاع ہوتا ہو کہ وہ استدلال کرتا ہو اس دلالت سے بطور پیشین بینی کے اپنی صناعت مین اور اُسکا وثوق اپنے اعتماد مین بوجہ مشورہ کے ان دلالات سے زیادہ ہو جاتا ہو۔ یا اُن کی دلالت امر آیندہ پر ہوتی ہے اور اس دلالت سے بنا بر **قول جالینوس** کے طبیب اور مریض دونون منتفع ہوتے ہین۔ طبیب کو فائدہ پیشین بینی کا ہوتا ہو اور مریض بوجہ واقفیت کے تدبیر مناسب پر قائم رہتا ہو اور سوء تدبیر نہین کرتا۔ حالت صحت کے بعض علامات ایسے ہین جو اعتدال مزاج پر دلالت کرتے ہین اور اُن کا ذکر اپنے مقام پر کیا جائے گا اور بعض علامات استواء ترکیب پر دلالت کرتے ہین اُن مین سے بعض جوہری اور اصلی ہین مثلاً خلقت۔ وضع۔ مقدار۔ عدد اسی طور پر ہون جو اس بدن کے لائق ہین اُسکی تفصیل اسباب گذشتہ مین بخوبی ہو چکی ہو اور بعض علامات عارضی ہین جیسے حسن و جمال اور بعض علامات تمامی ہین اور بھلا قسم تمام افعال کے اور مستمر رہنے انھین افعال کے اوپر کمال کے پس جس عضو کا فعل تمام ہو وہ حالت صحت پر ہو اور طریقہ استدلال کا افعال سے اعضاء رئیسہ پر یہ ہو کہ دماغ کے احوال افعال ارادی کے اور افعال حس اور توہم کے دیکھے جائین۔ اور قلب کا حال بذریعہ نفس اور نبض کے دریافت کیا جائے۔ اور جگر کا بوسیلہ بول و براز کے ملاحظہ کیا جائے اسلیے کہ ضعف جگر کو بول و براز شبیہ بہ غسالہ گوشت تازہ کے تابع ہوتا ہو جو اعراض کہ امراض پر دلالت کرتے ہین اُن مین سے بعض اعراض نفس مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے اختلاف نبض کا سرعت مین بیچ تپ کے کہ وہ نفس حمی پر دلالت کرتا ہو۔ اور بعض اعراض مقام مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے منشاریت نبض کی جو وقت کہ درد اطراف صدر مین ہو دلالت کرتی ہو کہ ورم غشا اور حجاب مین ہو۔ اور راوجی ہونا نبض کا ایسے ہی وقت مین کہ درد اطراف صدر مین ہو دلیل ہو کہ ورم جرم ریہ مین ہو بعض اعراض سبب مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے علامات امتلا کے مختلف طور پر کہ ہر قسم کا حال ایک جداگانہ امتلا پر دلالت کرتا ہے۔ بعض

HAKEEM SHOUKAT ALI

اعراض منقطعہ ہوتے ہیں کہ شروع ہو کر بعد از مرض کے منقطع ہو جاتے ہیں جیسے حمائے حادہ اور درد تیخ ناخن اور ضیق النفس اور سرفۂ یابس یا نبض منشاری ذات الجنب کے ساتھ۔ اور بعض اعراض کے واسطے کوئی وقت معلوم نہیں ہو کبھی تابع مرض ہوتا ہو اور کبھی نہیں ہوتا ہو جیسے درد سر واسطے تپ کے اور بعض اعراض آخر مرض میں پیدا ہوتے ہیں اُن میں سے علامات بحران اور نیز علامات نضج کے اور علامات نضج نہونے کے اُنھیں میں سے علامات ہلاکت کے ہیں اور یہ علامات اکثر امراض حادہ میں ہوتے ہیں۔ بعض علامات ایسے ہیں جن کی دلالت امراض پر ظاہر اعضا میں ہوتی ہو اور وہی یا خاص محسوسات سے ہوں جیسے احوال لون کے اور حالات لمس کی سختی اور نرمی اور حرارت اور برودت وغیرہ میں۔ اور یا محسوسات مشترکہ سے ہوں یعنی دو حس خواہ زیادہ سے دریافت ہوں اور یہ ماخوذ خلقت اعضا اور اوضاع اور حرکات اور سکون اعضا سے ہوتے ہیں جن میں سے احوال باطنی پر دلالت کرتے ہیں جیسے اختلاج ہونٹھ کا اور پھڑکنے کے سوا ان احوال کی زیادتی اور کمی مقدار اور عدد پر دلیل ہوتی ہیں۔ کبھی ان کو دلالت احوال اعضاے باطنی پر ہوتی ہو جیسے چھوٹا ہونا انگلیوں کا جگر کے چھوٹے ہونے پر دلالت کرتا ہو۔ استدلال براز سے اس طرح پر کہ سیاہ ہو یا مانند محسوس بحس بصر ہو اور قراقر سے استدلال نضج اور بدہضمی پر سمعی ہو اسی قبیل استدلال خوشبو اور منہ کے ذائقہ وغیرہ سے ہو۔ اور استدلال ناخن کے گول ہوجانے سے دق اور سل پر بحس بصر ہوتا ہو مگر از قسم محسوسات مشترکہ ہو کبھی ایک محسوس ظاہری ایک امر باطنی پر دلالت کرتا ہو جیسے رخسارے کا سُرخ ہونا ورم ریہ پر اور ناخن کا گول ہونا قرحہ ریہ پر استدلال بذریعہ حرکات اور سکنات کے بیان میں بسط تفصیلی چاہتا ہو۔ جو اعراض از قسم سکون محسوس ہوتے ہیں جیسے سکتہ اور صرع اور غشی اور فالج اور جو اعراض از قسم حرکت جیسے قشعریرہ۔ نافض۔ فواق۔ عطاس۔ تثاؤب۔ تمطی۔ سعال۔ اختلاج تشنج جس وقت شروع ہو۔ ان میں سے کوئی چیز قبیل طبیعت اصلی کا ہوتا ہو جیسے ہچکی۔ اور کوئی چیز فعل حیثیت عارضی کا ہوتا ہو جیسے تشنج اور رعشہ اور کوئی چیز محض ارادی ہوتی ہو جیسے قلق اور بیچینی۔ اور کوئی چیز مرکب حرکت ارادی اور حرکت طبعی دونوں سے ہوتی ہو جیسے کھانسی یا بول۔ اس مرکب میں بعض چیز ایسی ہو کہ ارادہ طبیعت پر سابق ہوتا ہو جیسے کھانسی۔ اور بعض طبیعت ارادے پر سابق ہوتی ہو بشرطیکہ ارادے میں تاخیر ہو جیسے بول اور براز۔ اور جو عارض محض طبیعت سے ہوتا ہو اُس پر آگاہی یا بذریعہ حس کے ہوتی ہو جیسے قشعریرہ اور کسی میں آگاہی حس کو نہیں ہوتی اس لیے کہ وہ محسوس نہیں ہو جیسے اختلاج ریہ حرکات بنظر ذات کے بھی مختلف ہوتے ہیں جیسے کھانسی کہ فی نفسہ اختلاج سے قوی ہو۔ کبھی اسکے عدد حرکات میں اختلاف ہوتا ہو مثلاً چھینک کہ اُسکے حرکات کے عدد بہ نسبت کھانسی کے زیادہ ہیں اسلیے کہ سعال محض اعضاے سینہ کی تحریک سے تمام ہوتی ہو۔ اور چھینک اعضاے سر و سینہ دونوں کی تحریک سے تمام ہوتی ہو۔ اور کبھی اختلاف مقدار خوف و خطر میں ہوتا ہو جیسے حرکت میں فواق یابس کے خطرہ زیادہ ہو بہ نسبت سرفۂ خشک کے اگرچہ حرکت کھانسی کی قوی ہو کبھی اختلاف اُس چیز میں ہوتا ہو جو طبیعت کی اعانت کرے پس کبھی ایک آلۂ ذاتی سے طبیعت استعانت چاہتی ہو جیسے اخراج ثفل یا بول میں عضل بطن سے مدد چاہتی ہو۔ اور کبھی استعانت آلۂ غریب سے چاہتی ہو جیسے کھانسی میں ہوا کی اعانت درکار ہو۔ کبھی اختلاف بذریعہ اس اعضا کے ہوتا ہو جو متاذی اُس حرکت کے ہوں جیسے کھانسی اور تہوع یعنی اُبکائی۔ کبھی اختلاف قواے فاعلہ [illegible] ہوتا ہو جیسے اختلاج کا مبدء طبعی ہو اور کھانسی کا نفسانی۔ کبھی اختلاف مادہ میں ہوتا ہو جیسے کھانسی کہ اُسکا مادہ نفث ہو یعنی جو رطوبت منہ سے نکلے اور اختلاج کا مادہ ریحی ہو۔ یہ علامات ظاہر اعضا سے دلالت کرتے ہیں اور اکثر اُن کی دلالت احوال ظاہری پر ہوتی ہو اور کبھی ان سے امراض باطنی پر بھی استدلال کیا جاتا ہو جیسے سرخی رخسارے او پر ذات الریہ کے منجملہ علامات ہے کہ وہ علامتیں ہیں جن سے امراض باطنی پر استدلال کیا جاتا ہو مگر لائق بکمال مستدل یہ ہو کہ اگر ان علامات سے امراض باطنی پر استدلال کرنا چاہے تو پہلے معرفت علم تشریح کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

حاصل کرلے تاکہ اسکو شناخت جوہر کی ہر ایک عضو کے حاصل ہو اور وہ بخوبی جانے کہ یہ عضو لحمی ہی یا غیر لحمی اور اُسکی خلقت کیسی ہو مثلاً اس شکل کا
ورم اس عضو مین ہوسکتا ہی یا اسکے غیر مین یعنی شکل اُس عضو کی مناسب اُس ورم کے ہی یا غیر مناسب ہی اور یہ پہچانے کہ اس عضو مین کوئی شے محتبس
ہوسکتی ہی یا اُسکے گرد نہین جاسکتی بجہت اسکے کہ وہ مزلق ہی اور بوجہ لغزش دینے کے جو مادہ اُس مین پہونچتا ہی اُسکو ہٹا دیتی ہی جیسے معاے صائم اور
اگر احتباس مادہ کا اُس مین ممکن ہی یا بوجہ ازلاق کے کوئی چیز اُس سے جدا ہوسکتی ہی پس کون سی چیز قابل محتبس ہونے کے ہی اور کون چیز
قابل چھیل جانے کے ہی جب اُسکا مقام پہچانے گا اُس وقت جس چیز کا حس وجع یا ورم سے کرے گا اُس پر حکم قطعی اس طرح پر کرے گا کہ
یہ وجع یا ورم خاص اُسی عضو پر وارد ہوا ہی یا اُس سے کچھ دور ہی - اور چونکہ مشارکت اُس عضو کی پہچانے گا حکم کرے گا کہ یہ وجع اس
عضو خاص مین ہی یا بمشارکت کسی دوسرے عضو کے ہی - اور یہ بھی جانے گا کہ مادہ کا انبعاث یعنی برانگیختہ ہونا نفس عضو مین ہوا ہی
یا اُسکے شریک سے یہ مادہ وارد ہوا ہی - اور اگر یہ مادہ جدا ہوا ہی تو خاص جوہر عضو سے جدا ہوا ہی یا یہ عضو راہ مین اُس عضو کے
واقع ہی جس مین سے انفصال اس مادہ کا ہوا ہی - اور یہ پہچانے گا کہ یہ عضو کس مادہ کو محتوی ہی مثلاً پہچانے گا کہ اس چیز کا نکلنا اس عضو
سے ممکن ہی یا نہین اور فعل اُس عضو کا پہچانے گا تاکہ اگر اسکے فعل مین کوئی آفت ہوئی ہی تو اُسکے مرض کو پہچانے یہ سب باتین ایسی ہین کہ اُن کا علم
بذریعہ علم تشریح کے واقفیت حاصل ہوتی ہی - اور معلوم ہوتا ہی کہ جو طبیب امراض اعضاے باطنی کی تدبیر کرنا چاہے اُسکو تشریح کے جاننے کی بہت ضرورت
ہی پس اگر اُسکو علم تشریح حاصل ہوجاے چاہیئے کہ استدلال کرنے مین امراض باطنی کی چھ چیزون پر اعتماد کرے پہلے افعال مین جو ضررتین پہونچتی
ہین انکا لحاظ کرے اور یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہی کہ افعال کی کیفیت اور کمیت اور انکی دلالت اولی بدنی چیزون پر دائمی اور ہمیشہ رہتی
ہی دوسرے جس چیز کا استفراغ ہوتا ہی اُسکو دیکھے اور مادہ مستفرغہ کی دلالت دائمی ہی مگر اولی نہین ہی دائمی اس وجہ سے ہی کہ
اُس سے تصدیق مرض کی ہمیشہ ہوتی ہی اور اولی اس جہت سے نہین کہ اُسکی دلالت بواسطہ نضج اور عدم نضج کے ہوتی ہی تیسرے وجع
چوتھے ورم پانچوین وضع چھٹا اعراض ظاہر کہ جو مناسب ہون اور دلالت ان چیزون کی اولی اور دائمی نہین ہی اب ہم ایک ایک
کی دلالت بہ تفصیل بیان کرتے ہین - افعال سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہی کہ جسوقت کوئی فعل اپنی مجری طبعی پر جاری نہو دلالت ہوگی کہ
قوت عضو کو کوئی آفت پہونچی ہی اور قوت مین آفت پہونچنے سے مرض پیدا ہوتا ہی اسی عضو مین جسکی قوت ماؤف ہوئی ہو - افعال کی
مضرت تین طرح سے ہوتی ہی یا کمی ہوجاے جیسے آنکھ کی بصارت ضعیف ہو پس دور کی شے تک کم پہونچے اور مسافت قریب سے دیکھ سکے -
یا معدہ ضعیف ہوجاے کہ بدشواری اور دیر مین تھوڑی چیز ہضم کرے - یا فعل مین تغیر واقع ہو جیسے آنکھ اُس چیز کو دیکھے جس کا وجود نہو یا جیسے
وہ چیز ہو برخلاف اُسکے دیکھے - یا معدہ کہ طعام کو فاسد نہ کرے مگر سوء ہضم پیدا کرے - یا فعل یکسر باطل ہوجاے جیسے مطلق آنکھ سے
نظر نہ آئے - یا معدہ سے مطلق فعل ہضم نہو سکے - دلائل استفراغ اور احتباس کے بھی چند طرح پر ہین یا احتباس غیر طبعی ہو مثلاً احتباس اس چیز کا ہو
جسکی شان سے استفراغ ہو مثل اُس شخص کے جسکا بول و براز بند ہوجاے - یا استفراغ غیر طبعی ہو اور یہ بات یا اس وجہ سے ہو کہ شی مستفرغ
جوہر اعضا ہی یا جوہر اعضا نہین ہی اگر جوہر اعضا کا استفراغ ہو اُسکی دلالت تین طرح پر ہوتی ہی - یا نفس جوہر عضو پر دلالت کرتی ہی جس طرح برآمد ہونا
حلقہ کا کھوک مین قصبہ ریہ کے سڑنے پر دلالت کرتا ہی - یا بجہت مقدار کے دلالت کرے جیسے چھلکے براز مین سحج مین اگر غلیظ ہون تو قرحہ
امعاے غلاظ پر دلالت کرین گے اور اگر رقیق ہون تو باریک انتڑیون کے قرحہ پر دلیل ہون گے - یا بوجہ لون کے دلالت کرے
جیسے رسوب قشری سرخ بول مین اُسکی دلالت اعضاے لحمی مثل گردہ وغیرہ کے خراش پر - یا رسوب ابیض ہو تو اُس کی دلالت اوپر

HAKEEM SHOUKAT ALI

اعضاء عصبی مثل مثانہ کے ہوتی ہے جو چیز اُس پر دلالت کرتی ہے کہ شے مستفرغ جوہر اعضاء اصلی سے نہین ہے اس کی دلالت یا اصلاح پر ہوتی ہے کہ خروج شے کا غیر طبعی ہے جیسے اخلاط سلیمہ یا خون جو وقت خارج ہو۔ یا اُس سبب سے ہوتی ہے کہ اُسکی کیفیت غیر طبعی ہے جیسے خون فاسد خروج اُسکا معتاد ہو یا غیر معتاد۔ یا اس سبب سے کہ شے مستفرغ ہر طرح سے غیر طبعی ہے جیسے پتھری۔ یا اُس سبب سے کہ اُسکی مقدار غیر طبعی ہے اگرچہ خروج اُسکا طبعی ہو۔ اور مقدار کا غیر طبعی ہونا قلت سے ہو یا کثرت سے جیسے براز اور بول معتدل مقدار سے یا کم یا زیادہ۔ یا اس سبب سے کہ اُسکی کیفیت غیر طبعی ہو اگرچہ خروج اُسکا معتاد ہے جیسے براز اور بول سیاہ۔ یا اُس جہت سے کہ جس راہ سے وہ نکلا ہے وہ راہ غیر طبعی ہو گو نکلنا اُسکا اور کسی راہ مین طبعی ہے جیسے براز کا نکلنا مُنھ سے ایلاؤس مین۔ وجع کے دلائل دو جنسون مین منحصر ہین اس لیے کہ درد یا اپنے مقام پر دلالت کرے مثلاً اگر داہنی طرف ہے تو جگر مین ہوگا۔ اور بائین طرف ہو تو طحال مین ہوگا۔ اور کبھی درد اپنی قسم سے اپنے سبب پر دلالت کرتا ہے جیسا تعلیم اسباب مین مفصل بیان ہو چکا مثلاً اگر ثقیل ہو دلالت کرے گا کہ ورم عضو غیر حساس مین ہے یا ایسے عضو مین ہے جسکی حس باطل ہو گئی ہے اور وجع ممدد کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے اور وجع لاذع مادہ حادہ پر دلالت کرتا ہے دلائل ورم کے تین طرح پر ہوتے ہین۔ کبھی دلالت جوہر ورم سے ہوتی ہے جیسے سُرخی اوپر ورم صفراوی کے اور سختی سوداوی پر۔ اور کبھی موضع ورم سے دلالت ہوتی ہے کہ داہنی جانب کا ورم دلالت کرتا ہے کہ نزدیک جگر کے ہے۔ اور بائین جانب کا ورم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اطراف طحال مین ہے۔ کبھی دلالت بذریعہ شکل ورم کے ہوتی ہے اگر ہلالی ہو معلوم ہوگا کہ نفس جگر مین ورم ہے۔ اور اگر طولانی ہو معلوم ہوگا کہ اُس عضلہ مین ہے جو اوپر جگر کے واقع ہے۔ اور دلائل وجع کے یا موضع ورم سے ہوتے ہین یا مشارکات سے۔ موضع ورم کے دلائل ظاہر ہین۔ اور مشارکات اس طرح پر جیسے استدلال کیا جاے اوپر ایک درد کے جو انگلی مین ہو سبب سابق سے باین طور کہ یہ الم بجہت ایک آفت کے ہے جو چھٹی زوج مین عنق کے ازواج عصبانی کے عارض ہوئی ہے

فصل دوسری

علامات فارقہ درمیان امراض خاصہ اور مشارکہ کے بیان مین چونکہ امراض کی یہ کیفیت ہے کہ کبھی ابتداءً ایک عضو خاص مین عارض ہوتے ہین۔ اور کبھی بمشارکت دوسرے عضو کے پیدا ہوتے ہین جس طرح سر کو امراض معدے سے مشارکت ہوتی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک حد فارق درمیان مرض اصلی اور مرض مشارک کے ایسی تجویز کیجاے جو علامت فاصل ہو اور ایک کو دوسرے سے جدا کرے پس ہم کہتے ہین کہ واجب ہے تامل کرنا اس بات مین کہ دو بیماریون مین سے پہلے کون عارض ہوئی وہی اصلی ہے اور دوسری مشارک ہے یا دونون مین سے کون بیماری ایسی ہے کہ ایک کے زائل ہونے کے بعد دوسری باقی رہتی ہے کہ وہی اصلی ہے۔ اور کبھی شناخت بالضد بھی ہوتی ہے مثلاً مرض مشارک وہی تجویز کیا جاتا ہے جو کسی مرض کے پیچھے عارض ہوا اُسکی ضد یہ ہے کہ جو پہلے عارض ہو وہی اصلی ہے۔ یا مرض مشارک وہ ہے جس مین سکون کسی اور مرض کے سکون سے پیدا ہوا اُسکی ضد یہ ہے کہ مرض اصلی وہ ہے کہ اپنے ہمراہی کے سکون سے اُس مین سکون نہو لیکن کبھی معرفت بالضد مین غلط واقع ہوتا ہے اس طرح پر کہ اکثر مرض اصلی محسوس نہین ہوتا اور نہ ابتدا مین ایذا دہ ہوتا ہے بعد اُسکے جب مرض مشارک ظاہر ہوتا ہے اصلی کا بھی ضرر محسوس ہوتا ہے حالانکہ مرض مشارک درحقیقت بعد مرض اصلی کے عارض ہوا اور اُسکے پیچھے پیدا ہوا ہے لیکن چونکہ ظہور ترین مرض مشارک بمنزلہ اصلی کے معلوم ہوتا ہے اس جہت سے یہ گمان ہوتا ہے کہ مرض اصلی بھی مشارک یا عارض ہے اور بیشتر مرض اصلی سے بالکل غفلت ہوتی ہے اور فقط عارضی شرکی مرض پر نگاہی ہوتی ہے اس غلط سے بچنے کی تدبیر ہوے کہ طبیب علم تشریح اعضا سے بخوبی واقف ہو تاکہ مشارکت اعضا کی اُس علم کے ذریعہ سے پہچانے اور جو آفات ایک ایک عضو مین واقع ہوتے ہین خواہ محسوس ہون یا غیر محسوس ہین توقف کرے گا مرض مین حکم قطعی کرنے سے اور اسکو اصلی بدون تامل صحیح کے قرار نہ دے گا اس لیے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ عروض اس مرض کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

بالتبع ہو لیکن مریض سے اُن علامات کو پوچھے گا جو مشارک اعضاے عضو علیل مین ہین اور محسوس اور ایذا دہ نہین ہین کہ ان کی ایذا دہی ظاہر ہو اور نہ ایسے اعراض پیدا کرتے ہین جو قریب اعراض ایذا دہندہ کے ہون البتہ اُن کے تابع چند اُمور بعید ایسے ہین کہ جو محسوس ہین اور مریض بجہالت اُنکو عوارض مرض اصلی کا جو ان ظاہری اعراض کے واسطے سے مرض بعید ہو قرار دیتا ہو - ان اُمور کی معرفت سواے طبیب کے اور کسی کو نہین ہوتی - اور طبیب بھی اکثر بہ نہایت تامل اسی وجہ سے ہوتا ہو کہ افعال کی مضرت مین تامل کرے اگر مضرت افعال کو سابق پاے حکم کرے گا کہ مرض مشارک ہو تاہم بعض اعضا ایسے ہین کہ اکثر حال مین اُنکے امراض متاخر ہوتے ہین بہ نسبت امراض دوسرے اعضا کے مثلاً سر کا یہی حال ہو کہ اُسکے امراض بشارکت امراض معدے کے ہوتے ہین عکس اسکا بہت کم ہو یعنے معدے کے امراض تابع امراض سر کے نہین ہوتے ہین - ہم ناظر کتاب کے سامنے چند علامات امزجۂ اصلی اور عارضی کے لاتے ہین اور بطور عموم بیان کرتے ہین اور وہ امراض جو ہر ایک عضو سے خاص ہین اُنکا بیان باب امراض خاصہ مین کیا جائیگا - امراض ترکیب مین سے جو مرض ظاہر ہو اسے مس پہچانے گی - اور جو مرض ان مین سے باطنی ہو سواے امتلا اور سُدہ اور ورم اور تفرق اتصال کے مصور کرنا اُسکا حکم کلی مین دشوار ہو - اسی طرح جو اقسام امتلا اور سُدے اور ورم اور تفرق اتصال کے ایک ایک عضو سے خاص ہین کہ اُنکا بیان بھی بطور کلی نہین ہو سکتا اسلیے مناسب ہو کہ ان دونون کا بیان مباحث جزئی مین کیا جاے **فصل تیسری علامات امزجہ کے بیان مین** جن دلائل سے معرفت احوال مزاجون کی ہوتی ہو اُن کی دس قسمین ہین **پہلی قسم** لمس ہو - اور لمس سے اس طرح شناخت ہوتی ہو کہ تامل کیا جاے کہ لمس مریض کا مساوی لمس صحیح کے بدن معتدل سے ہواے معتدل مین ہو یا نہین - اگر مساوی لمس صحیح کے ہو اعتدال پر دلالت کرے گا - اور اگر لامسہ صحیح المزاج کا اُس بدن کی گرمی - یا سردی - یا نرمی - یا سختی سے جسد طبعی سے زیادہ منفعل ہو اور اُسوقت کوئی سبب خارجی ہوا یا غسل یا اور قسم کے سخن اور مبردے نہو جس سے بدن مین گرمی یا سردی زیادہ ہوتی یا سختی اور نرمی بڑھتی یا گھٹتی ہو اُس وقت اُس بدن کے غیر معتدل مزاج ہونے پر حکم کرنا چاہیئے - کبھی اطراف بدن کی نرمی اور خشکی سے بھی حال بدن کا پہچانا جاتا ہو اگر اطراف کی نرمی اور خشکی کسی سبب غریب کی جہت سے نہو باانہمہ نرمی اور سختی کے جہت سے حکم کرنا صحت دلائل اعتدال کے تقدم پر موقوف ہو یعنی پہلے حرارت اور برودت کے اعتدال کے دلائل موجود ہولین تب نرمی اور سختی کی طرف لحاظ کرنا چاہیئے اس لیے کہ اگر یہ دلائل ہون ممکن ہو کہ حرارت حادثہ لمس سخت اور درشت کو نرم کردے چہ جاکہ لمس معتدل کہ اسکی تحلیل بہ نسبت لمس خشن کے زیادہ کرے گی اور نرمی پیدا ہوگی پس توہم اس بات کا ہوگا کہ یہ لمس بالطبع نرم اور تر ہو - اور یہ بھی ممکن ہو کہ حرارت موجودہ لمس بارد اور لین کو سخت کردے چہ جاکہ لمس معتدل کہ اُس مین انجماد پیدا کرکے تکثیف ظاہر کرے گی پس گمان کیا جائے گا کہ لمس بالطبع خشک ہو جیسے برف اور گھی لیکن برف کا منعقد ہونا بستہ ہو کر ہونا ہو اور گھی کا انعقاد بطور قوام غلیظ کے ہوتا ہو - اکثر قابل اس انفعال کے اُس مزاج کا بدن ہو جو نرم بالطبع ہو اگرچہ نحیف و لاغر ہو اسلیے کہ خامی اس مین زیادہ ہوتی ہو **دوسری قسم** وہ دلائل ہین جو لحم اور شحم سے ماخوذ ہین اس لیے کہ گوشت سرخ اگر زیادہ ہو دلالت حرارت اور رطوبت پر کرے گا اور اس بدن مین سختی ہوگی - اور اگر گوشت تھوڑا ہو اور چربی زیادہ نہو دلالت حرارت اور یبس پر کرے گی - سمین اور شحم بافراط ہمیشہ دلالت برودت پر کرتے ہین - اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہو اگر ہمراہ اسکے رگین تنگ ہون اور خون کم ہو اور صاحب جسم بر وقت بھوک کے بہت ضعیف اور نزار ہو جائے اس لیے کہ خون اصلی

HAKEEM SHOUKAT ALI

جس سے تنقیہ اعضا کا ہوتا ہی بروقت بھوک کے نہین پاتا اس بات کو دلالت اسی پر ہی کہ یہ مزاج اُسکا طبعی ہی - اور اگر یہ پچھلی علامتین ہمراہ سمن اور شحم اور ترہل بدن کے نہون جاننا چاہیے کہ مزاج اُسکا غیر طبعی ہی بلکہ عرضی اکتسابی ہی - سمن اور شحم ان کی حرارت پر دلالت کرتی ہی اسلیے کہ اُن دونون کا مادہ خون کی دسومت سے ہی اور علت فاعلی ان دونون کی برودت ہی اسی واسطے جگر پران کے کمی ہوتی ہی اور انتڑیون پر زیادتی - اور قلب پر سمن اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بجہت مادہ کے ہی نہ بوجہ مزاج اور صورت کے اسلیے کہ توجہ طبیعت کا اسی مادہ سے متعلق ہی سمن اور شحم کا بدن پر منجمد ہونا کم و بیش بحسب قلت و کثرت حرارت کے ہوتا ہی - جو بدن لحیم ہو اور اس مین کثرت سمن اور شحم کی نہو اُسکا مزاج گرم و تر ہوتا ہی - اور اگر گوشت سُرخ زیادہ ہو اور سمن اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہی اور اگر یہ دونون زیادہ ہون افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہی اور اس بات پر کہ بدن بارد و رطب ہی - زیادہ تر ضعیف بارد یابس بدن ہوتا ہی - اُسکے بعد حار یابس بعد اُسکے یابس جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اُسکے بعد بدن حار جو رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو

قسم تیسری جو دلائل بالون کی جہت سے لیے جاتے ہین اور اُس مین لحاظ تے امور کا ہوتا ہی ١ جلدی نکلنا یا دیر مین ٢ کثرت بالون کی یا قلت ٣ باریک ہونا یا گندہ ہونا ٤ سیدھا ہونا یا پیچدار ہونا ٥ رنگ بالون کا اس استدلال مین ایک قاعدہ مستحکم ہی جلدی بالون کا نکلنا یا دیر مین نکلنا اس سے استدلال اس طرح پر ہوتا ہی کہ جسکے بال دیر مین نکلین یا نہ نکلین اور اُسکے بدن مین ایسے علامات نہون کہ اس مین خون کم ہی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکا مزاج نہایت مرطوب ہی - اور اگر جلد نکل آئین تو بدن اُسکا اتنا مرطوب نہوگا بلکہ مائل بہ یبوست ہوگا مگر اُسکے مزاج کی حرارت اور برودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیے جسکا ذکر ہو چکا ہاں اگر بدن مین حرارت اور یبوست مجتمع ہوں تب جلد بال نکلین گے اور ان مین کثرت اور گندگی ہوگی اُسکی دلیل یہ ہی کہ بالون کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہی اور گندہ ہونا کثرت کے ساتھ اُسکو دلالت دخان کی زیادتی پر ہی جیسے جوانون مین سواے لڑکون کے اسلیے کہ لڑکون کا مادہ بخاری ہی دخانی نہین ہی اور ان دونون باتون کی ضد یعنی برودت اور رطوبت سے دیر مین بال اُگتے ہین اور دقیق اور کم ہوتے ہین - اور استدلال شکل سے بالون کی اس طرح پر ہی کہ جعودت یعنی پیچدار ہونا حرارت اور یبس پر دلالت کرتا ہی - اور کبھی اسکو دلالت ہوتی ہی کہ سوراخ اور مسام پیچدار ہی اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہین بدلتی ہی - اور حرارت اور یبوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہی اور سیدھا ہونا بالون کا پیچدار ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہی - رنگ کے ذریعہ سے اس طرح استدلال کیا جاتا ہی کہ سیاہی بالون کی حرارت پر دلالت کرتی ہی - اور میگون ہونا بالون کا برودت پر دلالت کرتا ہی اور اشقر ہونا اور سُرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہی - اور سفید ہونا یا برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہی جیسے پیری مین یا نہایت خشکی پر جیسے گھانس کو بروقت خشکی کے جب اُس کی سیاہی جاتی رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہی اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہی - اور یہ بات آدمیون کو بعد اُن امراض کے عارض ہوتی ہی جنسے خشکی پیدا ہوتی ہی سبب پیری کا نزدیک **ارسطاطالیس** کے استحالہ ہی طرف لون بلغم کے اور نزدیک **جالینوس** کے پھپھوند لگنا جو غذا کو لازم ہی بروقت بال نجانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطی الحرکت ہو جب تک کہ مسام مین نفوذ کرتی ہی - اور اگر **ارسطاطالیس** اور **جالینوس** کے اقوال مین تامل کیا جائے تو قریب قریب معلوم ہونگے اس لیے کہ سبب بلغم کی سفیدی کا اور علت سفید ہوجانے جسم شکرج یعنی پھپھوندگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہی - اور تحقیق اس کی طبعیات مین ہوا اور بعد اسکے جاننا چاہیے کہ ابدان اور موادون کو بالون مین تاثیر ایسی ہی کہ اس کی رعایت کرنی مناسب ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

حبشی سے اُمید نہیں کہ اُسکے بال اشقر ہون تاکہ اُسکے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جائے وہ مزاج معتدل جو اُسکے صنف کیواسطے ہی۔ اور صقلابی سے سیاہ بالون کی اُمید نہیں ہو تاکہ اسکے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جاے یعنی وہ مزاج جو اُسکے صنف خاص کیواسطے ہو سن کو بھی بالون مین تاثیر ہو پس جوانون کا حال مثل سکان اقلیم جنوبی کے ہی اور لڑکون کا مثل شمالی کے اور کہول متوسط ہین۔ کثرت بالون کی لڑکون مین دلالت کرتی ہو کہ مزاج اُنکا سوداوی ہونا ضرور ہو جب بڑا ہوا اور بڈھا ہو کثرت بالون کی اس بات پر دلیل ہو کہ بالفعل سوداوی مزاج ہو **چوتھی قسم**۔ وہ دلائل ہین جو رنگ بدن سے متعلق ہین۔ سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہو کہ خون بدن مین نہین ہو یا کم ہو اور برودت مزاج پر دلیل ہو اسلیے کہ اگر اسکے ساتھ حرارت اور خلط صفراوی ہوتی ہو آئینہ رنگ زرد ہوجاتا سُرخ رنگ بدن کا کثرت خون اور حرارت پر دلیل ہو۔ اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہین مگر زردی کو صفراوی پر زیادہ دلالت ہے۔ اور اشقر کو خون پر اور خون کو صفراوی پر۔ اور کبھی زردی خون کے نہونے پر دلیل ہوتی ہو اگرچہ صفراوی بھی نہو جیسے بعد نقاہت مرض کے رنگ زرد ہوجاتا ہو تیرگی رنگ کی شدت برودت پر دلالت کرتی ہو پس اسکے سبب سے خون بدن کا کم ہو کر منجمد ہوجاتا ہو اور طرف خلط سودا کے مستحیل ہوجاتا ہو اور رنگ جلد کو سیاہی کیطرف بدل دیتا ہو۔ گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہو۔ اور بنفشی ہونا یبوست اور برودت پر دلیل ہو اسلیے کہ یہ رنگ سوداے خالص کے تابع ہوتا ہو جیسی یعنی چونے کا رنگ صریح برودت اور بلغمیت پر دلالت کرتا ہو رصاصی یعنی سیسے کا رنگ برودت اور رطوبت پر مع کسی قدر سوداویت کے دلالت کرتا ہو اسلیے کہ اس رنگ مین سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھ ہوتی ہو پس سفیدی تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی۔ اور سبزی تابع خون جامد کے جو مائل بسواد ہو جس مین بلغم کی شرکت ہو کہ اُسنے اُسکو سبز کردیا۔ عاجی یعنی ہاتھی کے دانت کا سا رنگ بدن کا برودت بلغم پر جس مین تھوڑا صفرا ملا ہو دلالت کرتا ہو اکثر تغیر رنگ کا بسبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہو اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی کے۔ اور امراض بواسیری مین طرف زردی اور سبزی کے مگر یہ حکم دائمی نہین ہو بلکہ اس مین کبھی اختلاف بھی واقع ہوتا ہو زبان کے رنگ سے استدلال بدن کے سائن رگون کے حال پر قوی ہو۔ آنکھ کے رنگ سے استدلال مزاج دماغ پر قوی ہو کبھی ایک ہی مرض مین دو عضو کے مختلف دو رنگ ہوجاتے ہین جیسے سپیدی زبان کی بحالت بیماری یرقان کے جو بجہت شدت سوزش حرارت کے عارض ہو تمام بدن مین اور جلد چہرہ کی سیاہ ہوجاتی ہو **پانچوین قسم** وہ دلائل جو بنظر ہیئت اعضا کے معتبر ہوتے ہین۔ گرم مزاج کا سینہ چوڑا ہوتا ہو۔ اور بزرگی اطراف اور اُنکا استادہ ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور رگون کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا عضل کا عظیم ہونا اسکا مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم مزاج کے ہین اسلیے تمام افعال تشویہ اور ہیأت گری حرارت اور برودت سے تمام ہوتے ہین۔ اور تابع حرارت کے اضداد ان اُمور کے ہوتے ہین اسلیے کہ قواے طبعی بجہت حرارت کے تتمیم افعال پیدایش اور اتمام خلقت سے قاصر رہتے ہین خشک مزاج کے تابع سوختگی اور مفاصل کا ظاہر ہونا اور غضروف کا حنجرہ اور بینی مین نمودار ہونا اور ناک کا سیدھا اور پتلا ہونا **چھٹی قسم** وہ دلائل جنکا اعتبار بوجہ انفعالی دلائل اعضا کے ہوتا ہو اگر کوئی عضو بہت جلد گرم ہوجائے بے اسکے کہ اسکو زیادہ استعمال یا مزاولت یعنی یکجائی حرارت کی حاجت ہو وہ حار المزاج ہو یعنی جو بدن تھوڑی سی گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اُسکا مزاج حار ہو اسلیے کہ استحالہ جنس مناسب مین آسان ہوتا ہو بہ نسبت استحالہ کے طرف کیفیت مخالف کے۔ اور اگر بہت جلد سرد ہوجائے امر بالعکس ہوگا۔ دلیل بعینہ وہ ہو جو مذکور ہوئی۔ اگر کوئی معترض کہے کہ دونون مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیے اسلئے کہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ ہر شے مین اثر اُسکی ضد کا زیادہ ہوتا ہو اور یہ ایسی بدیہی بات ہو کہ اس مین کسیطرح کا شبہ نہین ہو اور تمھارا کلام (کہ جنس مناسب کی طرف استحالہ بآسانی ہوتا ہو) اس بات کو لازم کرتا ہو کہ افعال شبیہ سے اولیٰ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور نکوبی ہوا اور ضد سے کم ہو۔ اُسکا جواب ہم یہ دین گے کہ جو شبیہ منفصل نہین ہوتی ہو اپنی شبیہ سے وہ ایسی ہوتی ہو کہ اُسکی کیفیت اور اُسکی
شبیہ کی کیفیت نوع مین واحد ہوتی ہو دونیز طبیعت مین۔ اور اسخن شبیہ امدہ ت نہین ہو بلکہ دو گرم چیزین بھی کہ ایک ان مین کا
بہ نسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو مختلف ہوتی ہین اور ان مین ایک دوسرے کا شبیہ نہین ہوتا پس جو چیز بہت گرم نہین ہو بقیاس
بہت گرم چیز کے سرد ہو۔ اور اسی جہت سے کہ ان دونون مین تضاد مشہوری پایا گیا بہ سبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے
سے منفعل ہوتی ہین پس جس مین گرمی کم ہو اُسکو انفعال اسی جہت سے ہوتا ہو کہ وہ بہ نسبت بہت گرم بارد ہو نہ اس نظر سے کہ دونون
حار ہین۔ اسی طرح جو نہایت سرد ہو اس سے بھی اسخن منفعل ہوتا ہو اور جس مین کم برودت ہو اُسے بھی انفعال بوجہ تضاد کے ہوتا ہے
لیکن ایک ان دونون کا جو بہت گرم ہو غیر اسخن یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑھا دیتا ہو یعنی جو ان مین سے قوی تر ہو اسکی کیفیت معین
ہوتی ہو اور دوسرے کی کیفیت کا جس مین نقصان ہوتا ہو پس استحالہ اُسکا طرف اس چیز کے جسکی کیفیت بڑھی ہوئی ہو اور اسکی کیفیت
اسکے معین ہوتی ہو آسان تر ہو **مترجم کہتا ہو** فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہو اُس کو ایک شیر گرم پانی سے ملا مین تو ضرور دونون
کی شیر گرمی اور گرمی مین تغیر ہو جائیگا لیکن محسوس اسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو شیر گرم تھا۔ دونون پانی مین دو کیفیتین متضاد تھین یعنی
حرارت اور شیر گرم ہونا اور یہ ظاہر تھین اسی طرح شیر گرم پانی مین کسی قدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی مین کسی قدر
برودت مخفی بھی تھی خفیف حرارت شیر گرم پانی کو قوی حرارت گرم پانی کی بڑھائے گی اور خفیف برودت شیر گرم پانی کی شدید حرارت گرم پانی
سے ملکر اکتساب حرارت کا کرے گی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی کے نہین ہو بلکہ استحالہ شیر گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالہ
ایک شے کا طرف ضد مشہوری کے سہل بھی ہو اور آسان بھی **متن** علاوہ یہ ہو کہ اس پر ایک اور چیز ہو جو متقن بعض مشارکات کیفیت
مین ہو اور ان مین ناقص بھی ہو مثلاً گرم مزاج براہ طبیعت کے جو بسرعت قبول تاثیر حار رد کی کرتا ہو اس جہت سے کہ حار مزاج تاثیر اپنے ضد کی
کہ وہ برو مانع ہو واسطے زیادتی تسخین حرارت موثرہ خارجیہ کے باطل کرتا ہو جب یہ دونون یعنی حار مزاج اور حرارت خارجی ملکر اور برودت مانع کو
باطل کرکے ایک دوسرے کے معین تسخین پر ہوتے ہین اُسکے بعد دونون کیفیتون مین اشتداد تام پیدا ہوتا ہو لیکن جس وقت حار خارجی قصد
کرے کہ اعتدال باطل ہو جائے حار غریزی جو اندر بدن کے ہو اُسکے اس ارادے کی مقاومت کرتا ہو اور اس فعل کو خوب روکتا ہے
حتے کہ گرم زہر کی مقاومت اور اُسکے دفع مضرت اور اُسکے جوہر کا فساد کرنا سوائے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہین ہوتا پس
حرارت غریزی طبیعت کیواسطے ایسا آلہ ہو کہ فرو اس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو فعل کرتی ہو اس طرح پر کہ روح کو اُسکے دفع پر حرکت
دیتی ہو اور حار خارجی کے بخار کو منتشر کرا کے اسکی تحلیل کرتی ہو اور مادہ حار کو دُور کر دیتی ہو۔ اسی طرح شے بارد جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی
بجہت ضد کے اُسکے ضرر کو دفع کرتی ہو۔ اور یہ خاصیت برودت غریزی کی نہین ہو اسلئے کہ برودت فقط حار خارجی کی حرارت کو بوجہ ضد
کے منع کرتی ہو اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہین کرتی۔ حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہو کہ رطوبات غریزی کی حفاظت کرتی
ہو اس بات سے کہ حرارت غریبہ اُس پر غالب ہو اسی وجہ سے جس وقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہو طبیعت اُسکے ذریعہ سے رطوبات
مین تصرف نضج اور ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہو اور اُنکے صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہو پس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت متحرک
کرتی ہو اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہو اسی جہت سے رطوبات مین عفونت نہین آتی ہو۔ اور جس وقت حرارت غریزی
ضعیف ہوتی ہو رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہو جاتی ہو اس لیے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جسکے توسط سے درمیان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہوگیا ہی پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہی اور سامنا رطوبات سے حرارت غریبہ کا ایسے وقت ہوتا ہی کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات مین نہین ہوتا اس جہت سے حرارت غریبہ ان رطوبات کے تصرف پر قادر ہوجاتی ہی اور اُن رطوبات پر غالب آکر حرکت غریب اُن کی تحریک کرتی ہی پس عفونت پیدا ہوجاتی ہی پس معلوم ہوا کہ حرارت غریزی آلہ جمیع قوتون کا ہی۔ اور برودت سب قوی کے منافی ہی اسکا نفع اصلی مطلق نہین ہی بالعرض کسی قدر نافع ہی جس طرح فصل تیسری تعلیم دوسری مین بیان ہوا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہی حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہین کہتا اور نہین نسبت دیجاتی ہین طرف برودت کے چنگونگی حالات بدن کی جیسے نسبت دیجاتی ہی طرف حرارت کے **ساتوین قسم** حالت خواب بیداری کی ان دونو کا اعتدال اعتدال مزاج پر دلالت کرتا ہی خصوصا دماغ کے اعتدال پر۔ زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہی اور زیادتی بیداری کی حرارت اور یبوست سے ہوتی ہی خصوصا دماغ کی حرارت اور یبوست سے **آٹھوین قسم**۔ وہ دلائل ہین جو بلحاظ افعال کے معتبر ہوتے ہین اگر افعال کا استمرار مجری طبعی پر ہو اور ہر ایک فعل تام اور کامل ہوا کرے۔ اعتدال مزاج پر دلیل ہوگا۔ اور اگر تغیر افعال کا بطرف حرکات مفرط کے ہو حرارت مزاج پر دلیل ہی اسی طرح افعال مین سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہی جیسے نشو و نما مین سرعت یا بالون کا جلدی نکلنا اور دانتون کا جلدی برآمد ہونا۔ اور اگر افعال مین بلادت اور ضعف ہو کسل اور ماندگی اور سستی رہا کرے برودت مزاج پر دلیل ہوگی اگرچہ کبھی افعال کا ضعف اور بلادت اور سستی بجہت حرارت مزاج کے بھی عارض ہوتی ہی تاہم تغیر مجری طبعی سے خالی نہین ہی بشرطیکہ ضعف ہو کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر افعال طبعی فوت ہوجاتے ہین اور ان مین نقصان پیدا ہوتا ہی جیسے نوم کہ اکثر بسبب حرارت مزاج کے باطل یا کم ہوجاتی ہی اسی طرح بعض احوال طبعی بجہت برودت کے کبھی زیادہ ہوجاتے ہین جیسے نوم مگر یہ افعال احوال طبعی مین علی الاطلاق داخل نہین ہین بلکہ انکا شمار افعال طبعی مین کسی شرط اور سبب کی وجہ سے ہوتا ہی۔ نوم کی طرف حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہین ہی بلکہ اس سبب سے ہی کہ روح شغل افعال سے خالی ہو کر آرام پائے تاکہ جو تعب اسکو حالت بیداری مین بوجہ فعل و انفعال کے عارض ہوا ہی نوم مین بوجہ سکون کے زائل ہوجائے یا اس وجہ سے کہ روح کو احتیاج ہضم کرنے مین غذا کی توجہ زائد کی ہی۔ اور حالت بیداری مین دونون فعل یعنی ہضم غذا و دیگر افعال کے پورا کرنے مین عاجز ہی۔ پس حالت نوم مین چونکہ اور افعال سے معطل ہوجاتی ہی توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم کا محتاج الیہ ہونا بجہت کسی قدر عجز کے ہی۔ اور عاجز ہونا روح کا باعث کا ایک امر غیر طبعی ہی اور خارج حد طبیعت سے ہی اگرچہ یہ خروج طبعی ہی باین لحاظ کہ اس کی ضرورت ہی اسلیے کہ طبعی کا اطلاق ضروری پر باشتراک لفظی ہوتا ہی۔ اس قسم کی دلالت بالتخصیص مزاج معتدل پر ہو باین طور کہ افعال معتدل ہون اور تام ہوجائین۔ اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست پر انکی دلالت تخمینی ہی۔ منجملہ قوی دلائل کے حرارت مزاج پر آواز کا قوی اور بلند ہوجانا اور کلام مین جلدی اور سلسلہ کلام کا منقطع نہونا غصہ کا جلد آنا حرکات مین جلدی خصوصا آنکھ کی حرکت اگرچہ ان امور کا ظہور کبھی سبب عام سے نہین ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہی جو کسی عضو خاص ہی **نوین قسم** دفع فضول بدنی اور کیفیت اس چیز کی جو دفع ہوتی ہی پس دفع اگر متم ہو تو جو چیز براہ بول و براز اور عرق وغیرہ خارج ہوئی ہی تیز ہو اور اسکی بو اور رنگت تیز اور قوی ہو اگر وہ رنگین ہوتا ہی اور بریان اور پختہ ہو اگر اسکی شان سے بریان اور پختہ ہونا ہی تو وہ مزاج گرم ہی۔ اور جو فضول اسکے مخالف ہین برودت مزاج پر دلیل ہین **دسوین قسم** بلحاظ افعال اور انفعالات قواے نفسانی کی معتبر ہوتی ہی مثلاً ہر ایک کام مین کوشش زیادہ کرنی ہی اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہوتی ہی کیاست اور فہم کا تیز ہونا ہی مہالک مین دست اندازی ہی اور بڑے کامون کی طرف

HAKEEM SHOUKAT ALI

توجہ نکرنا اور بے شرمی اور حسن ظن اور امید قوی ہر چیز مین رکھنی اور قساوت قلبی اور نشاط اخلاق مردانہ اور کسل مین کمی اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہین - اور ان باتون کی اضداد برودت پر دلیل ہین - ثابت رہنا غضب کا اور برقرار رہنا رضا کا اور جو چیز خیال مین آئے اُسکا ثبات اور جو حافظہ مین ہو اور سوا ے اسکے اور چیزون کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت کرتا ہے - زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہے - ازین قبیل احلام اور منامات یعنی بدخوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے مزاج مین حرارت غالب ہو اکثر اُسکو ایسے ہی خواب ہوتے ہین کہ مثلاً آگ کے سامنے ہی اور دھوپ مین جلتا ہے - اور جسکے مزاج پر برودت غالب ہو وہ خواب مین دیکھتا ہے کہ برف مین ٹھہرا ہوا ہے یا سرد پانی مین ڈوبتا ہے - اسی طرح ہر ایک خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط کی چیزون کو خواب مین دیکھتا ہے - یہ سب دلائل جنکا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہین لیکن مزاج غریب عارضی اگر حار ہو اُسپر اشتعال حرارت کا بدن مین موذی ہونا اور حمیات سے اذیت پانا اور وقت حرکت کے قوت کا ساقط ہونا بجہت ثوران حرارت کے اور پیاس مین افراط ہونی اور فم معدہ مین التہاب اور منھ مین تلخی اور نبض مین ضعف اور سرعت شدید اور تواتر اور گرم چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی اور مبردات کے استعمال سے تسکین اور گرمی کی فصل مین زبون حالی اسپر دلالت کرے گی - اور دلائل مزاج بارد غیر طبعی کے قلت ہضم اور قلت عطش اور استرخا مفاصل اور کثرت حمیات بلغمی کی اور نزلہ سے ایذا پانی سرد چیزون کے استعمال سے گزند پہونچنا گرم چیزون کے استعمال سے تسکین ہونی جاڑون کی فصل مین زبون حالی - اور دلائل مزاج رطب غیر طبعی کے مناسب دلائل برودت کے ہین مگر اُنکے ساتھ بدن کا ڈھیلا ہونا لعاب کا بہنا مخاط یعنی رینٹ کا نکلنا روانی طبیعت کی بدہضمی تر چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی کثرت نوم کی ہونی پپوٹون کا پھولنا اور دلائل مزاج خشکی غیر طبعی کی تقشف یعنی سوخنگی - بیداری - لاغری جو عارضی ہو خشک چیز کے استعمال سے ایذا پانی - خریف مین زبون حالی مرطب کے استعمال سے تشفی - گرم پانی - اور خون لطیف کو فی الحال جذب کر لینا اور اُنکو بہت زیادہ قبول کرنا **فصل چوتھی** خلاصہ علامات معتدل کے بیان مین جتنے اچھے علامات اوپر گذر گئے ہین اُن سب کو یکجا کر کے علامات مزاج معتدل اسطرح پر حاصل ہوتے ہین نفس حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست اور سختی اور نرمی مین معتدل ہونا رنگ سپیدی اور سرخی مین معتدل ہونا سختی کا اعتدال فربہی اور لاغری مین اور مائل بطرف فربہی کے نہ سنگین نہ بہت بیٹھی ہوئی ہون اور نہ بہت اُبھری ہوئی گوشت پر اور گوشت سے جدا ہون شبال کثرت اور قلت مین بلکہ خونے بالون مین اور گرہ دار اور سیدھے ہونے مین معتدل ہون - لڑکپن مین رنگ بالون کا اشقر اور مائل سیاہی سن شباب مین خواب اور بیداری مین اعتدال ہونا درست ہونا اعضا کا حرکات اور چلنے مین قوت تخیل اور تفکر اور تذکر کی اخلاط کی افراط اور تفریط مین متوسط ہونا مثلاً تہور اور جبن مین توسط یا غضب اور خوف مین توسط سنگدلی اور نرم دلی مین توسط اضطراب افعال اور وقار مین توسط تکبر یعنی غرور اور فروتنی مین توسط کل افعال صحت تمام ہون اور جودت اور سرعت نمو مین ٹھہرنا اسن وقوف کا زمانہ دراز تک ہو خواب لذیذ دیکھے کہ جس مین خوشبو اور خوش آوازیان اور مجمع سرود اور خوشدلی سے استیناس ہو محبوب ہونا اُسکا ہر ایک کے نزدیک کشادہ رو اور ہشاش بشاش رہنا خواہش طعام اور شرب کی معدے مین ہضم جید اور جگر اور عروق مین اور اوضاع تشریحی مین تمام بدن کے معتدل حال نکال ڈالنے مین فضول کے مجاری معتاد سے **فصل پانچوین** بیان علامات اس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ وہی شخص ہو جسکے اعضا کا مزاج تشابہ نہو بلکہ اُسکے اعضاے رئیسہ مین تغیر بوجہ خروج کے اعتدال سے ہوا ہو کہ ایک عضو اُس کا طرف ایک قسم مزاج کے اعتدال سے خارج ہوا اور دوسرا طرف ضد اُس مزاج کے ہو پھر اگر بناے اعضا غیر متناسب ہو اُسکا مزاج بہت ردی ہوگا یہانتک کہ اُسکے فہم وعقل مین بھی خرابی ہوگی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اُسکا بڑا ہو اور انگلیان چھوٹی چہرہ گول سر اندازمناسب سے بڑا یا چھوٹا پیشانی اور مُنھ اور گردن اور دونون پانون پرگوشت ہون گویا اُسکا چہرہ نصف دائرہ ہو اگر دونون فک اُسکے کروی الشکل ہون اُسکے مزاج مین اختلاف زیادہ ہوگا۔ اسی طرح اگر سر اور پیشانی گول ہو مگر مُنھ اُسکا بہت لانبا اور گردن بہت موٹی دونون آنکھون مین بلادت حرکت ہو وہ شخص نیکی سے بہت دُور ہو

فصل چھٹی علامات امتلا کے بیان مین امتلا کی دو قسمین ہین ایک امتلاے ظروف اخلاط ہوتی ہو۔ **دوسری** بحسب قوت۔ امتلا بحسب ظروف یہ ہو کہ اخلاط اور ارواح اگرچہ کیفیت مین درست ہون مگر مقدار مین زیادہ ہون تا اینکہ تمام مقامات انسے بھر جائین اور اُن مین تمدد پیدا ہو ایسا شخص بروقت حرکت کے خطرہ مین ہوتا ہو اس لیے کہ اکثر بوجہ امتلا کے رگین پھٹجاتی ہین اُن مین سیلان یہانتک ہوتا ہو کہ دم گھٹنے لگتا ہو اور خناق اور صرع اور سکتہ پیدا ہوتا ہو۔ علاج ایسے شخص کا بہت جلد فصد کرادینا۔ قوت کا امتلا اسطرح معلوم ہوتا ہو کہ اخلاط سے اُسکو اذیت بوجہ مقدار اخلاط کے نہ پہونچے بلکہ بجہت ردی ہونے کیفیت اخلاط کے کہ اسی وجہ سے اخلاط قوت کو مغلوب کرتے ہین اور ہضم اور نضج مین مطیع نہین ہوتے ہین ایسے امتلا کا آدمی امراض عفونت مین گرفتار ہوتا ہو۔ علامات جملہ امتلاے اوعیہ کے یہ ہین۔ اعضا مین گرانی پیدا ہو چلنے پھرنے مین کسل اور ماندگی۔ رنگ سُرخ ہوجاے۔ جلد پھول جاے اور تمدد پیدا ہو۔ نبض مین امتلا۔ قارورہ مین غلاظت۔ اشتہا مین کمی۔ بصارت مین کوتاہی اور ایسے خواب نظر آئین جو گرانی پر دلالت کرین مثلاً دیکھے کہ اس مین حرکت کی طاقت نہین ہو یا اُٹھنے کی۔ یا بار گران اُٹھالیا ہو۔ کلام کرنے پر بوجہ بوجھ کے قادر نہو جیسے خواب مین اُڑتے ہوئے آپ کو دیکھنا۔ اور بسرعت حرکت کرتے ہوے۔ اخلاط رقیق اور اُنکے مقدار معتدل پر دلالت کرتا ہو علامات امتلا کے بحسب قوت یہ ہین۔ کسل۔ اور ثقل اور قلت شہوت مثل اول کے اس مین بھی ہوتی ہو۔ اور اگر امتلا بحسب قوت کے تنہا ہو رگون مین زیادہ انتفاخ۔ اور جلد مین زیادہ تمدد نہو گا۔ اور نبض مین امتلا اور عظیم۔ اور بول مین زیادہ غلاظت اور رنگ مین زیادہ سُرخی نہین ہوتی۔ اور بدن ٹوٹنا اور ماندگی ہوتی ہو۔ اور تہیج بعد حرکت اور تصرفات بدنی کے ہوتا ہو۔ خواب اُسکے۔ خارش۔ اور لذع۔ اور احتراق۔ اور بوے بد کے زیادہ ہوتے ہین۔ اور جو اخلاط غالب ہون اُن پر خاص دلائل ہر ایک خلط کے جنکا آیندہ ذکر ہوگا۔ دلالت کرتے ہین۔ اکثر اوقات امتلا بحسب قوت قبل استحکام اپنے دلائل کے مرض پیدا کرتا ہو

فصل ساتوین علامات غلبہ ہر ایک خلط کے بیان مین خون اگر بدن مین غالب ہو اسکے علامات امتلا اوعیہ کے علامات کے قریب ہین۔ اسی وجہ سے غلبہ خون سے ثقل بدن مین اور دونون آنکھون کی جڑ مین خصوصًا۔ سر اور دونون کنپٹیون مین پیدا ہوتا ہو۔ انگڑائی۔ جمائی۔ متلی پینکی جو ہر وقت لازم رہے۔ اور کدورت حواس۔ اور بلادت فکر۔ اور ماندگی بدون تعب سابق کے۔ اور شیرینی مُنھ کی وقت بیوقت ہو سُرخی زبان کی۔ اور بدن پر دبل۔ اور زبان مین چھالے نکل آئین۔ اکثر اُن مقامات سے جو آسانی پہنچاتے ہین جیسے نتھنا اور مسوڑھا اور مقعد وغیرہ سے خون نکلا کرے۔ کبھی غلبہ خون پر مزاج دموی۔ تدبیر گذشتہ۔ سن۔ بلد حاضر۔ عادت۔ بعید زمانہ سے فصد نہ کھلنا دلالت کرتا ہو۔ خواب جو غلبہ خون پر دلالت کرتے ہین ایسے ہوتے ہین بکثرت سُرخ چیزون کو دیکھنا۔ یا اپنے بدن سے خون بہتا نظر آئے۔ یا خون مین آپ کو آلودہ دیکھے۔ ازین قبیل اور علامات جو مشابہ اُسکے ہین۔ غلبۂ بلغم کے علامات۔ رنگ مین زیادہ سپیدی ہونا۔ بدن ڈھیلا ملس نرم اور سرد۔ لعاب دہن کی کثرت اور لزوجت

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیاس مین کمی اگر یہ کہ بلغم شور ہو اُس وقت پیاس مین کمی نہوگی خصوصًا سن شیخوخت مین پیاس بہت کم ہوگی ضعف ہضم۔ ترشی آروغ سپیدی بول۔ کثرت نوم۔ کسل۔ استرخاء اعصاب۔ بلادت ذہن۔ نرمی نبض مائل بطرف بطو او رتفاوت کے۔ اسکے بعد سن۔ عادت تدبیر گذشتہ پیشہ بلد بھی علامت بلغم کی ہوتی ہین۔ خواب مین پانی نہرین برف باران۔ اولے۔ رعد وغیرہ نظر آتے ہین۔ علامات غلبہ صفرا۔ زردی رنگ بالخصوص آنکھون کی۔ تلخی دہان۔ خشونت زبان اور خشک ہونا اُس کا۔ نتھنون مین خشکی۔ لذت پانا نسیم سرد سے۔ شدت عطش نبض مین سرعت۔ ضعف اشتہاے طعام۔ متلی۔ قے صفراوی زرد یا سبز۔ براز رقیق جس مین لذع ہو۔ بدن مین قشعریرہ ایسا ہو جیسے سوئیان چبھتی ہین۔ اُسکے بعد تدبیر مقدم۔ عادت مزاج۔ بلد فصل۔ سن۔ پیشہ بھی دلیل ہوتا ہی۔ خواب مین شعلے اُٹھتے ہوتے نظر آنا اور جھنڈے زرد نظر آنا اور جن چیزون مین زردی نہو نظر آئین۔ اور التہاب اور حرارت مثل حمام اور آفتاب وغیرہ نظر آئے۔ علامات غلبۂ سودا۔ خشکی بدن۔ تیرگی اور سیاہی خون اور اُسکا غلیظ ہونا۔ زیادتی وسواس وفکر۔ سوزش فم معدہ۔ اشتہاے کاذب۔ بول مین تیرگی اور سیاہی اور سُرخی قوام مین غلظت۔ رنگ بدن کا سیاہ ہونا۔ اور اُسپر بال بکثرت تمام ہونا۔ کثر خلط سودا سپید بدن جس مین بال کم ہون پیدا ہوتا ہی۔ ایضًا علامات سودا کے۔ بہق اسود کا پیدا ہونا۔ اور قروح خبیثہ کا۔ اور نیز امراض طحال کی کثرت اور سن۔ مزاج۔ عادت بلد۔ پیشہ۔ فصل۔ تدبیر مقدم بھی اسپر دلیل ہین۔ خواب ترسناک مثل تاریکی۔ اور گڑھے گھرے۔ اور سیاہ چیزین ہولناک دیکھے

فصل آٹھوین علامات دلالت کرنے والے سُدون کے جس وقت احتقان مواد کا اندر جسم کے ہو اور اُسپر دلائل قائم ہون اور تمدد محسوس ہو اور دلائل امتلاء کے تمام بدن مین محسوس نہون اس صورت مین سُدے ضرور ہونگے۔ سُدون کی وجہ سے ثقل جب محسوس ہوتا ہے کہ وہ سُدے ایسے مجاری مین پڑین جن مین جاری ہونا مواد کا ضرور ہی جیسے جگر مین سلے کہ جو غذا بطرف جگر کے جاتی ہی اگر کوئی مانع اُسکی راہ مین ہو اور قسم سُدے کے بہت سی غذا مجتمع ہو کر محتبس ہو جائیگی اور ثقل زائد پیدا کریگی کہ اتنا ثقل ورم مین نہین ہوتا۔ فرق ثقل ورم اور ثقل غذا مین شدت ثقل اور تپ کے نہونے سے کیا جاتا ہی۔ لیکن سُدے اگر ایسے مجاری مین نہ پڑین ثقل محسوس نہوگا بلکہ احتباس نفوذ خون کا بجہت تمدد کے محسوس ہوگا۔ اکثر جنکی رگون مین سُدے پڑین اُنکا رنگ زرد ہو جاتا ہی اس لیے خون اُسکے مجاری مین پھیل کر ظاہر بدن تک نہین آتا

فصل نوین علامات دالّہ ریاح پر ریاح پر کبھی استدلال بسبب اس درد کے کیا جاتا ہی جو اعضاے ذی حس مین پیدا ہو اور یہ درد مانع ہوتا ہی اس تفرق اتصال کے جو ریاح سے پیدا ہوتے ہین۔ اور کبھی استدلال ریاح پر اُن حرکات سے کیا جاتا ہی جو حرکات اعضا مین پیدا ہون۔ اور آوازون سے بھی استدلال ریاح پر کیا جاتا ہی اور بذریعہ لمس کے بھی استدلال ہوتا ہی درد سے اس طرح پر استدلال ہوتا ہی کہ وجع ممدد ریاح پر دلالت کرتی ہی خصوصًا جو وقت خفت کے ساتھ ہو۔ اور اگر وجع ایک مقام سے حرکت کرے تو اُسکی دلالت ریاح پر تمام ہو جاتی ہی۔ یہ حرکت اور درد اُسی وقت ہوتا ہی کہ تفرق اتصال اعضاے ذی حس مین ہو لیکن مثل ہڈی یا گوشت غددی کے اگر ریاح پیدا ہون اُن مین درد ظاہر نہین ہوتا۔ کبھی ہڈی مین ایسے ریاح پیدا ہوتے ہین کہ اُسکو توڑ ڈالتے ہین اور پاش پاش کر ڈالتے ہین مگر درد نہین ہوتا لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اُس عضو کو جو اس ہڈی کے متصل ہی نخس یعنی چبھن سے محسوس ہوتی ہی۔ استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہی کہ ریاح پیدا ہو کر متحرک ہوتے ہین اور اُنکی حرکت بطرف انقلاب اور تحلل کے ہوتی ہی۔ استدلال بذریعۂ اصوات کے اس طرح ہوتا ہی کہ کبھی آوازین خود ریاح پر دلالت کرتی ہین جیسے قراقر وغیرہ یا جیسے طحال مین آواز محسوس ہوتی ہی اگر وجع ریحی پیدا ہو کہ اُس وقت طحال اندر کو دبا جاتا ہی۔ یا یہ کہ جس عضو مین وجع پیدا ہو۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

اُسکے ٹھوکنے اور بجانے سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استسقاے زقی اور طبلی کی آواز سے تمیز کیجاتی ہے- اور استدلال بذریعۂ لمس کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ لمس کے ذریعہ سے تمیز درمیان نفخہ اور سلعہ یعنی تبوڑی کے ہوتی ہے اس طرح پر کہ نفخہ مین تمدد ہوتا ہے اور دبانے سے گڑھا پڑتا ہے اور رطوبت سیلان اور ہلتی ہوئی نہین ہوتی- یا خلط لزوج اس لیئے کہ حس لمس ان دونون مین تمیز کرتی ہے- اور فرق درمیان نفخہ اور ریح کے ذاتی نہین ہے بلکہ بیچ صورت حرکت ٹھہرنے اور ہلنے مین فرق ہوتا ہے

فصل دسوین علامات دلالت کرنے والے اورام کے

ظاہری اورام پر حس اور مشاہدہ دلالت کرتا ہے- اور باطنی اورام اگر گرم ہون آنپر تپ لازم دلالت کرتی ہے اور ثقل محض دلالت کرتا ہے اگر عضو متورم مین حس نہو- اور ثقل مع درد ناخس کے دلیل ہوتا ہے اگر عضو متورم ذی حس ہو- یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال مین پیدا ہو وہ بھی دلالت ورم پر کرتی ہے- یا سعین دلالت مین ہوتی ہے- اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہے کہ بجانب اس عضو کے کسی قدر انتفاخ محسوس ہو بشرطیکہ اُس انتفاخ سے حس تعلق ہو سکے- ورم بارد کے تابع درد بالضرور نہین ہوتا اور اسکے علامات کلی کی طرف اشارہ کرنا دشوار ہے- اور اگر ہم اسکا بیان آسان تجویز کرین ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہمکو اور اس کلام کے سمجھنے والے کو عاجز کر دے گی- پس مناسب یہی ہے کہ اورام باردہ کا بیان مباحث امراض جزئیہ مین جہان ایک ایک عضو کا جداگانہ ذکر ہوگا کیا جائے- اس مقام پر ہم اسی قدر کہتے ہین کہ جسوقت کوئی گرانی کسی مقام پر پیدا ہو اور درد محسوس نہو اور باینہمہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائین تجویز کرنا چاہیئے کہ ورم بلغمی ہے پھر اگر اسکے ساتھ غلبہ خلط سودا کا ہو تو وہ سوداوی ہے خصوصًا لمس کرنے مین صلابت پائی جائے کہ صلابت فصل دلائل سدہ سے ہے- اگر اورام گرم اعصاب مین ہون وجع شدید اور حمیات قوی ہون گے اور بہت جلد تمدد اور اختلاط عقل مین ڈالدیتی ہے اور حرکات قبض و بسط مین آفت شروع ہو جاتی ہے- جمیع اورام احشا کی باریکی اور لاغری مراق مین پیدا کرتے ہین اور جسوقت مادہ ورم احشا جمع ہونے لگتا ہے اور نوبت خلاج یعنی پھوڑے ہونے کی پہونچتی ہے درد اور تپ مین شدت اور زبان مین خشونت شدید پیدا ہوتی ہے- بیداری بڑھ جاتی ہے- اعراض عظیم اور پر خطر ہو جاتے ہین- ثقل زیادہ ہو جاتا ہے- اکثر صلابت اور گرانی محسوس ہوتی ہے- بیشتر بدن مین لاغری بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے دونون آنکھین اندر کو بند ہوئی بیٹھی جاتی ہین جسوقت ریم پڑتی ہے تیزی تپ اور درد اور ضربان کی ٹھہر جاتی ہے- اور بجاے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا ہوتی ہے- اور اگر ورم جمرہ ہو یا صلابت ہو جمرہ مین خفت اور صلابت مین نرمی پیدا ہوتی ہے اور جو اعراض الم دہندہ ہین سب مین سکون ہو جاتا ہے- گرانی انتہاے زیادہ پیدا ہوتی ہے- پھر جب ورم شگافتہ ہوتا ہے پہلے اُس سے لرزہ بجہت اندفاع ریم کے عارض ہوتا ہے پھر بسبب لذع مادہ کے تپ عارض ہوتی ہے- اور نبض عریض ہو جاتی ہے بجہت استفراغ مادہ کے- اور اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہے- اور ضعف اور صغر اور بطوء اور تفاوت عارض ہوتا ہے- اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہے- اکثر اطراف مین گرمی آجاتی ہے- مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب مین دفع ہوتا ہے خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطرف براز جید علامت بعد شگافتہ ہونے ورم کے بالکل تپ مین سکون پیدا ہونا اور تنفس مین آسانی اور قوت مین درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب مین کبھی انتقال مادہ اورام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے ہوتا ہے- اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا ہوتا ہے انتقال جید یہ ہے کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے منتقل ہو جیسے اورام دماغ کا مادہ پس گوش گرے- یا ورم جگر کا طرف کش ران کے- اور انتقال ردی یہ ہے کہ عضو خسیس سے منتقل ہو کر طرف عضو شریف کے جائے- اور جسے یہ بات عارض ہوتی ہے اُسے اذیت پر صبر بہت کم ہوتا ہے جیسے مادہ ذات الجنب طرف قلب کے یا ذات الریہ کے منتقل ہو- واسطے انتقال اورام باطنی کے دنیز انتقال شدہ اخراجات باطنی کے بجانب تحت یا فواق کے علامات ہوتے ہین کہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ مواد جس وقت متوجہ انتقال کے بجانب تحتانی ہوتے ہین شراسیف مین تمدد اور ثقل ظاہر ہوتا ہی۔ اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہین اُس پر بدحالی تنفس کی اور ضیق نفس اور عسر نفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہی۔ اور ایک التہاب نیچے سے شروع ہوکر اوپر کی جانب جاتا ہی۔ اور گرانی جانب ترقوہ مین پیدا ہوتی ہی۔ اور درد سر عارض ہوتا ہی۔ اور بیشتر اثر اس انتقال کا بازو اور پہونچے مین ظاہر ہوتا ہی۔ اور جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہی اگر دماغ مین جاگزین ہو نہایت ردی ہوتا ہی اور اُس مین خطرہ زیادہ ہوتا ہی۔ پھر اگر بطرف اس گوشت نرم کے جو پیچھے دونون کانون کے ہی مائل ہو امید خلاص کی ہوتی ہی۔ رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہی۔ تمام اورام احشا مین رعاف بہت عمدہ دلیل ہے۔ اور پوری بحث اورام کی نسبت آیندہ ابحاث مین ملاحظہ کرنی چاہیے جہان ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کرینگے **فصل گیارھوین علامات تفرق اتصال کے بیان مین** تفرق اتصال اگر اعضاے ظاہری مین عارض ہو حس اُسپر واقف ہوتی ہی۔ اور اگر تفرق اتصال اعضاے باطنی مین ہو وجع ثاقب یا ناخس یا اکال اُسپر دلالت کرتا ہی خصوصًا اگر تفرق اتصال کے ساتھ تپ ہو۔ اکثر تابع تفرق اتصال کے روانی کسی خلط کی ہی مثل نفث الدم یا گرنا خون کا کسی فضاے وسیع مین یا نکلنا مدہ خواہ ریم کا اگر بعد علامات ورم اور اُنکے نضج کے ہوتا ہی۔ اور جو تفرق اتصال بعد ورم کے واقع ہوتا ہی اکثر اُسکو دلالت شگافتہ ہونے بوجہ نضج کے ہوتی ہی۔ اور کبھی نہین ہوتی ہی۔ اگر نضج سے منفجر ہوا ہو بعد شگافتہ ہونے ورم کے تپ مین تسکین ہوگی۔ اور پیپ نکل جاے گی۔ اور گرانی مین سکون اور خفت ہوگی۔ اور اگر بدون نضج کے شگافتہ ہو درد مین شدت اور زیادتی ہوگی۔ کبھی استدلال تفرق اتصال پر اعضا کے اپنے مقام سے اُکھڑجانے اور ہٹ جانے سے کیا جاتا ہی۔ اگرچہ بالکل جدا نہو جاے جیسے فتق مین۔ اور کبھی نکلنے والی چیزون کے بند ہونے سے اور اپنے مجاری مین نہ پہونچنے سے استدلال کیا جاتا ہی۔ اور بیشتر جب ایسی چیزون کے مجاری بند ہوجاتے ہین ان مواد کا انصباب ایسی جگہ ہوتا ہی جس جگہہ تفرق اتصال ہو بجائے اور مسلک طبعی سے الگ نہین ہوتا جیسے کسی شخص کی آنتین پھٹ جائین اگر براز اُسکا بند ہوجائے۔ بیشتر تفرق اتصال ایسا مخفی ہوتا ہی کہ اُسپر آگاہی نہین ہوسکتی۔ اور بیانات کلی جو اوپر مذکور ہوے ہین تفرق اتصال کی شناخت مین کافی نہین ہوسکتے بلکہ احتیاج بیانات تفصیلی اور مباحث جزئی کی اُن کی شناخت مین ہی کہ بہ نسبت ایک ایک عضو کے جداگانہ ذکر کیا جاے۔ اور یہ اس طرح پر کہ مثلًا کوئی عضو بے حس ہو خواہ شامل اس رطوبت کا نہو جو اُس سے جاری ہو یا اُس مین گنجائش اپنی جگہہ سے ہٹ جانے کی نہو یا کسی عضو پر اسکو ایسا اعتماد نہو کہ اُسکے اُکھڑجانے سے یہ اپنی جگہہ سے ہٹ جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اورام مین سخت اعراض اور اسی طرح تفرق اتصال مین سخت اعراض زیادہ تر اسی وقت ہوتے ہین کہ ورم یا تفرق اتصال اعضاے عصبی مین جن کی حس زیادہ ہو واقع ہون کہ یہ اورام اور تفرق اتصال اکثر مہلک ہوتے ہین۔ اور غشی اور تشنج تو ان مین ہمیشہ لاحق رہتا ہی غشی بوجہ شدت وجع کے۔ اور تشنج بجہت عصبی ہونے عضو کے۔ ان اورام اور تفرق اتصال کے بعد اُس قسم کے اعراض مین شدت ہوتی ہی جو مفاصل پر ہوتے ہین اس لیے کہ وہ علاج کو دیر مین قبول کرتے ہین اس واسطے کہ مفاصل مین حرکت زیادہ رہتی ہی اور جو فضا نزدیک مفاصل کے ہی انصباب مواد کی استعداد اُس مین زیادہ ہی۔ ازانجا کہ نبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال بدن سے ہین مناسب ہی کہ تھوڑی سی کیفیت ان کی بھی بیان کیجاے **جملہ پہلا تعلیم تیسری فن دوسرا** اور اُس مین اٹھارہ فصلین ہین **فصل پہلی بیان کلی نبض کا** نبض حرکت ان اعضا کی ہی جن مین روح بھری ہوتی ہی اور وہ اوعیہ روح کہلاتے ہین۔ اور یہ حرکت مرکب دو مختلف حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہی۔ انبساطی حرکت وہی ہی جب نبض اوپر کو اُبھرے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور نباض کی انگلی کو صدمہ پہونچائے - اور انقباض حرکت وہ ہی کہ اندر کی طرف سمٹے - فائدہ ان دونوں حرکتوں کا تدبیر روح کی بذریعہ تسنیم کے ہی کہ حرکت انقباضی سے تسنیم اندر کو کھنچتی ہی - اور انبساطی سے جو ہوائے گرم اندر بھری ہوئی ہی دفع ہوتی ہی نبض میں بحث دو طور پہ ہو سکتی ہی - کلی اور جزئی جزئی بحسب ایک ایک مرض کے - ہم اس مقام پہ قواعد کلیہ علم نبض کے بیان کرتے ہیں - اور احکام جزئی امراض جزئی کے ساتھ بیان کرینگے - پس کہتے ہیں کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کی دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہی اسلیئے کہ ہر ایک نبض میں دو حرکتیں انبساطی اور انقباضی ہوتی ہیں اور ہر دو حرکت مختلف کے بیچ میں ایک سکون ضرور ہوتا ہی اسلیئے کہ دو حرکت مختلف کا یکجا ہونا محال ہے اس طرح پر محال ہی کہ جب پہلی حرکت اپنی مسافت کی نہایت اور کنارے پر پہونچ جاے اور دوسری حرکت مخالف شروع ہو پھر بدون تخلل یعنی درمیان پڑنے سکون کے پہلی حرکت کا انقطاع اور دوسری حرکت کی ابتدا نہیں ہو سکتی - برہان اس مسئلہ کی علم طبعی میں بیان ہوتی ہی - جب یہ بات مسلم ہوئی چارہ نہیں ہی بدون اسکے کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کے واسطے تا اینکہ دوسری حرکت لاحق ہو چار جزو درکار ہونگے دو حرکت اور دو سکون باین تفصیل - پہلے حرکت انبساطی اسکے بعد ایک سکون درمیان اس حرکت اور حرکت انقباضی کے پھر حرکت انقباضی اسکے بعد وہ سکون جو بعد انقباض اور قبل انبساط کے ہوتا ہی - حرکت انقباض کی اکثر طبیبوں کے نزدیک ہرگز محسوس نہیں اور بعض مدعی ہیں کہ محسوس ہوتی ہی - قوی نبض میں بوجہ قوت کے محسوس ہوتی ہی - اور عظیم میں بجہت بلندی اور ارتفاع کے - اور صلب میں بسبب شدت مقاومت کے - اور بطی میں بوجہ طول زمانہ حرکت کے **جالینوس کہتا ہی** میں زمانہ دراز تک حرکت انقباضی سے غافل رہا اُسکے بعد میں نے اس حرکت کے محسوس کرنے کا عہد کیا تا اینکہ کسی قدر مجھے آگاہی ہوئی بعد تھوڑے زمانہ کے بہت استواری اور مضبوطی سے میں نے اسکو پہچانا اسکے بعد مجھپر دروازے علم نبض کے کھلگئے جو شخص مثل میرے متعہد ہو مثل میرے وہ بھی نبض کو دریافت کرے گا - اگرچہ جیسا یہ منکرین کہتے ہیں کہ حرکت انقباضی محسوس نہیں ہی حقیقت میں صحیح ہو تو اس میں شک نہیں کہ حرکت انقباض کی اکثر حال میں غیر محسوس ہی - ہاتھ میں ساعد کی رگ جو واسطے نبض کے مقرر کی گئی اسکے تین فائدے ہیں - اول تو ہاتھ میں لینا اس رگ کا آسان ہی اور اُسکے کھل جانے میں مریض کو زیادہ تحاشی اور انکار نہیں ہوتی اور اسکی وضع سامنے قلب کے سیدھی ہی اور اس سے قریب ہی - مناسب ہی کہ حس یعنی ہاتھ نباض کا اور جس ہاتھ کی نبض دیکھنی مطلوب ہی ایک ہی جانب پر ہوں یعنے پہلو پر ہوں اسطرح پر کہ انگوٹھا اگر اوپر ہو تو خنصر زمین کی طرف ہو یا بر عکس پہلو کے رخ پر ہاتھ رہنے کا فائدہ یہ ہی کہ اگر ہاتھ منکب ہو یعنی چت ہو نبض عرض میں بڑھ جاتی ہی اور اشراف یعنی بلندی میں اور طول میں گھٹ جاتی ہی خصوصاً جنکے ہاتھ دُبلے ہوں - اسی طرح جو ہاتھ مستلقی یعنی پٹ ہو کہ پشت انگلی اوپر کی طرف ہو اشراف اور طول نبض کا بڑھجاتا ہی اور عرض گھٹ جاتا ہی - واجب ہی کہ جسوقت کسی کی نبض دیکھے وہ شخص غضب - سرور اور ریاضت اور تمام انفعالات سے خالی ہو - اور شکم سیر اس قدر نہو کہ پیٹ میں گرانی ہو اور بہت گرسنہ بھی نہو اور کسی عادت معہود کا اُسوقت تارک نہو اور نہ کسی امر خلاف عادت کو اس وقت اختیار کیے ہو یہ **بھی ضرور ہی** کہ امتحان نبض معتدل جید الاوصاف سے کیا جاے تاکہ اُس پر اور نبضوں کا قیاس کریں اسکے بعد ہم کہتے ہیں کہ جن اجناس کے ذریعہ سے اطبا حال نبض کا پہچانتے ہیں بر طبق اس شناخت کے جو ہم آگے ذکر کرینگے اُنکی دس قسمیں ہیں اگرچہ مناسب بحال طبیب یہی ہی کہ انکو نو قسموں میں منحصر کرے **پہلی جنس** لی جاتی ہی مقدار زمانہ انبساط سے **دوسری جنس** ماخوذ ہی کیفیت قرع حرکت سے واسطے اصابع یعنے نبض کا انگلیوں میں لگنا **تیسری جنس** معتبر ہی زمانہ بر حرکت سے **چوتھی جنس** معتبر ہی بنسبت قوام آلہ کے یعنے وہ شریان جسکی حرکت نبض میں معتبر ہی اُسکے قوام کی سختی اور نرمی وغیرہ **پانچویں جنس** لی جاتی ہی باعتبار خالی ہونے اور پر ہونے شریان کے **چھٹی جنس** ماخوذ ہی باعتبار حرارت اور برودت

HAKEEM SHOUKAT ALI

لمس شریانوں کے **ساتویں جنس** معتبر ہے باعتبار زمانہ سکون کے **آٹھویں جنس** لی جاتی ہے باعتبار استوا اور اختلاف نبض کے **نویں جنس** یا
ماخوذ ہے باعتبار انتظام نبض کے اختلاف میں یا ترک، اسی انتظام کے **دسویں جنس** معتبر ہے باعتبار وزن کے مقدار نبض کو باعتبار اقطار ثلاثہ
یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہے پس احوال نبض کے باعتبار مقدار کے نو طرح پر ہیں۔ بسیط۔ اور مرکب بسیط کی نو قسمیں ہیں طویل قصیر
معتدل باعتبار قطر طولی کے عریض ضیق معتدل باعتبار قطر عرضی کے منخفض مشرف معتدل باعتبار قطر عمقی کے۔ طویل وہ نبض ہے کہ اسکے
اجزا طول میں مقدار طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہوں اور وہ مزاج معتدل حقیقی ہے یا مقدار طبعی خاص بہ نسبت اسی شخص سے طول میں اجزاء
نبض کے زیادہ ہوں۔ اور یہ معتدل وہی ہے جو اس شخص خاص کے واسطے چاہیئے۔ ان دونوں اعتدال کا فرق اوپر بیان ہو چکا قصیر نبض
طویل کی ضد ہے یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزا اسکے طول میں کم ہوں۔ اور معتدل وہی نبض ہے جو درمیان طویل اور قصیر کے ہو۔
علی ہذا القیاس تینوں قسمیں عرض کی۔ اور تینوں قسمیں باعتبار قطر عمق کے بھی بلحاظ زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی ہیں۔
ان اقسام بسیط سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہیں بعض کے لیے خاص نام مقرر ہے اور بعض کا کچھ نام نہیں ہے۔ جو نبض طول اور عرض اور
ارتفاع تینوں میں زیادہ ہو اسکو **عظیم** کہتے ہیں۔ اور جو اقطار ثلاثہ میں کم ہو اسکو **صغیر** کہتے ہیں۔ اور درمیان عظیم اور صغیر کے معتدل ہے
اور جو نبض عرض اور شہوق میں زیادہ ہو اسکو **غلیظ** کہتے ہیں اور جو عرض اور شہوق میں کم ہو اسکو **دقیق** کہتے ہیں۔ اور درمیان ان دونوں
کے معتدل ہے **دوسری جنس** جو باعتبار قرعات کے معتبر ہے اسکی تین قسمیں ہیں۔ قوی اس نبض کو کہتے ہیں جو نباض کی انگلیوں پر دفعت
حرکت انبساط کے اس زور سے لگے گویا انگلیوں کو ہٹا دے گی۔ اور ضعیف مقابل ہے قوی کے کہ نیچے انگلیوں نباض کے کم محسوس ہو۔ اور
معتدل وہ ہے جو درمیان ضعف اور قوت کے ہو۔ قرع اصابع کے **تیسری جنس** ماخوذ باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت کے ہے اسکی بھی تین قسمیں ہیں۔ سریع
وہ نبض ہے جو مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی دیر میں طے کرے۔ اور بطی اسکے ضد ہے۔ اور معتدل وہ جو درمیان سریع اور بطی کے ہے۔ **چوتھی جنس** باعتبار
قوام آلہ کے معتبر ہوتی ہے اسکی بھی تین قسمیں ہیں۔ لین وہ نبض ہے جو اندر کی طرف بآسانی دب جانے کی قابلیت رکھے۔ اور صلب وہ ہے جو اسکے ضد ہو۔
اور معتدل درمیان لین اور صلب کے ہے۔ **پانچویں جنس** کا اعتبار باعتبار اس مادہ کے ہوتا ہے جو رگ کے اندر موجود ہو اسکی بھی تین قسمیں ہیں۔ ممتلی وہ
نبض ہے کہ اسکے اندر رطوبت بھری ہوئی محسوس ہو بقدر معتد بہ کے اور خلا محض معلوم نہو۔ اور خالی وہ ہے جو اسکے ضد ہو اسکو فارغ کہتے ہیں اور معتدل
وہ ہے جو درمیان ممتلی اور فارغ کے ہو **چھٹی جنس** کا اعتبار باعتبار لمس نبض کے ہوتا ہے اسکی بھی تین قسمیں ہیں۔ حار بارد معتدل۔ **ساتویں
جنس** باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہے اور اسکی بھی تین قسمیں ہیں۔ متواتر وہ نبض ہے کہ جسکے دو قرع میں زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اسکو متدارک
و متکاثف بھی کہتے ہیں۔ اور متفاوت متواتر کی ضد ہے اور اسکو متراخی اور متخلخل بھی کہتے ہیں۔ اور معتدل درمیان متواتر و متفاوت کے ہے پھر زمانہ سکون
کا بحساب انقباض کے شمار کیا جاتا ہے اور اگر انقباض مطلق دریافت نہ ہو تو زمانہ کا شمار بحساب اسکے کیا جائیگا۔ جو زمانہ درمیان دو حرکت انقباض کے واقع ہو
اور اگر ادراک زمانہ انقباض کا ہو سکے تو اسکا اعتبار باعتبار زمانہ طرفین کے کیا جائیگا اور مراد طرفین سے انبساط اور انقباض ہیں **آٹھویں جنس** جسکا
اعتبار باعتبار استوا اور اختلاف کے ہوتا ہے اس اعتبار سے یا نبض مستوی ہے یا مختلف یعنی غیر مستوی۔ استوا یعنے مشابہ ہونا جید حرکات انبساطی
یا انقباضی نبض کا یا جید جزکا اجزا سے ایک نبض کے یا ایک جزو کا اجزا نبض واحد سے پانچ چیزوں میں معتبر ہوتا ہے۔ عظم و صغر، قوت و ضعف
سرعت و بطوء، تواتر و تفاوت۔ صلابت و لین۔ تا اینکہ نبض واحد کبھی ایسی ہوتی ہے کہ آخر انبساط اس کا سریع تر ہوتا ہے بلحاظ پہلے حرارت کے
یا ضعیف تر ہوتا ہے بجہت ضعف کے۔ اگر کوئی چاہے کہ اس قسم میں زیادہ بسط کرے اور استوا اور اختلاف کا اعتبار بہ نسبت تشابہ نبضات

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا اجزاے نبض واحد یا اجزا واحد کے تمامی اقسام مذکورہ بالا مین کرے ممکن ہی لیکن مآل اُس سبب تفصیل کا انھین پانچ قسمون مین ہوگا اور سب اقسام انھین پانچ قسمون کی طرف رجوع کرینگے۔ نبض مستوی علی الاطلاق وہی ہی جو ان پانچون قسمون مین مستوی ہو۔ اور اگر ان پانچ مین سے کسی ایک قسم مین مستوی ہو اُسکو مستوی علی الاطلاق نہ کہین گے بلکہ جس قسم مین استوا ہوگا اسی قسم مین اسکو مستوی کہین گے مثلاً مستوی قوت مین یا مستوی سرعت مین۔ اسی طرح مختلف وہ نبض ہی جو مستوی نہو اسکا مختلف ہونا بھی یا علی الاطلاق ہی یعنے جمیع اقسام اور اعتبارات مین غیر مستوی ہو۔ یا کسی خاص مین غیر مستوی یا مختلف ہو **نوین جنس** جسکا اعتبار بلحاظ نظام اور غیر نظام کے ہوتا ہی اُسکی دو قسمین ہین مختلف منتظم مختلف غیر منتظم منتظم وہ نبض ہی کہ جسکے اختلاف کا ایک طرز واحد محفوظ ہو اور اس نظام مین خلل نہ پڑے اور اسی اختلاف کا ہر قرع مین دورہ ہوا کرے یعنے جتنی سانس دیتی ہو یا خالی پڑتی ہو تال دینے مین اسی قدر سانس دینا ہر قرع مین پایا جاے۔ یا جسقدر کوئی قرع انبساط کا تیسری چوتھی پانچوین مین حساب سے الگ پڑتا ہو اور جلد ہوتا ہو اُسی حساب سے دوسرے دورے مین الگ پڑے یا جلد یا دیر مین واقع ہو اور اُسکی دو صورتین ہین۔ ایک منتظم علی الاطلاق یعنی جو اختلاف اس مین پیدا ہوا ہی تکرار قرعات مین وہی اختلاف باقی رہے۔ اور ایک منتظم دوری کہ اس مین دو یا تین قسم کے اختلاف ہون مگر ہر اختلاف کا دورہ اپنے حساب پر پورا اُترے۔ اور ان مختلف اقسام کے اختلافات سے ملکر ایک دورہ پیدا ہوا کہ پھر پھر کر وہی آیا ہو۔ اور مختلف غیر منتظم وہ نبض ہی کہ اختلاف واحد یا اختلاف چند اُس مین محفوظ تر ہین۔ اگر خوب اس نوین جنس مین تامل کیا جائے تو مثل آٹھوین جنس کے ٹھہرے گی اور غیر مستوی کے تحت مین داخل ہوگی۔ طبیب کو مناسب ہی معلوم کرے کہ نبض مین طبیعت موسیقاری موجود ہی جیسے صناعت موسیقی ترکیب نغمات یعنی ترکیب سرون کی نسبت مناسبے آپس مین بیچ حدت اور ثقل کے اور بحساب ادوار ایقاع یعنے دو تالون کی بمقدار اُس زمانہ کے جو درمیان ہر ایک تال کے ٹھیکے واقع ہوتی ہین تمام ہوتی ہی۔ اسیطرح حال نبض کا ہی کہ نسبت نبض کے زمانون کی سرعت اور تواتر مین نسبت ایقاعی ہی اور نسبت احوال ہی نبض کے قوت اور ضعف مین اور مقدار نسبت مین مثل نسبت تالیفی کے ہی۔ اور جسطرح کہ زمانہ ایقاع اور مقدار سرون کی کبھی متفق اور یکسان خوش آیند ہوتی ہی اور کبھی غیر متفق اسی طرح اختلافات جو درمیان احوال نبض کے واقع ہوتے ہین کبھی منتظم ہوتے ہین اور کبھی غیر منتظم۔ ایضاً نسبت احوال نبض کی قوت اور ضعف اور مقدار مین کبھی متفق ہوتے ہین اور کبھی غیر متفق بلکہ مختلف اور یہ اختلاف جنس اعتبار نظام سے خارج ہی **جالینوس** کی یہ رائے ہی کہ جو صورتین مناسبات وزن سے محسوس ہوتی ہین اور بخوبی ظاہر ہوتی ہین ان پانچ صورتون سے جنکا آگے ذکر ہوگا کوئی ایک صورت ہوتی ہی۔ پہلا بسبب مجموع کل اور خمس کے اور یہ نسبت سہ چند کی ہی اسلیئے کہ یہ نسبت مؤلفہ ہی ڈیوڑھے کی دونے سے اور اسی نسبت کو اصطلاح موسیقی مین مجموعہ نسبت کل اور خمس کا کہتے ہین اور کل یعنی ضعف ہی اور خمس یعنی ڈیوڑھہ ہی۔ دوسرا نسبت وزن کی بالکل ہی اور وہی ضعف ہی یعنی ضعف کو اصل سے تفاوت مثل کل اصل کے ہی جیسے چار کا تفاوت دو سے دو عدد کا ہی جو مساوی کل اصل یعنے دو کے ہی۔ تیسرا نسبت وزن کی بالخمس یعنی ڈیوڑھے کے ہی اور مراد نسبت بالخمس سے وہ زیادتی ہی جو اصل پر بقدر نصف کے زیادہ ہو جیسے تین کو دو سے ایک کی زیادتی ہی اور وہ نصف ہی دو کا۔ چوتھا نسبت وزن کی بالاربعہ ہو اور اُسی سے مراد وہ زیادتی ہی جو بمقدار ثلث اصل کے ہو جیسے چار کو اوپر تین کے کہ ایک کی زیادتی ہی اور وہ ثلث تین کا ہی۔ پانچوان نسبت وزن کی بالکل دو مرتبہ کرکے ہو اور وہ زیادتی ربع اصل کی ہی جیسے پانچ کو اوپر چار کے ایک کی زیادتی ہی اور یہی نسبت سوائے کی کہلاتی ہی یہ پانچ نسبتین کمی بیشی کی محسوس ہوتی ہین بعد اسکے محسوس نہین شیخ کا مقولہ ہی مین ان نسبتون کا بھی ضبط کرنا اور پہچاننا محض بذریعہ حس کے دشوار جانتا ہون۔ اور جو مشاق فن موسیقی مین ہو اور ایقاعات اور تناسب نغمات کو بذریعہ کسب صناعی کے پہچانتا ہو اور اُسکو قدرت شناخت موسیقی کی بخوبی ہو کہ مصنوعی شے کا اپنے معلومات سے قیاس کرے یہ شخص اگر اپنی فکر کو خرچ کرے اور بطرف دال نبض کے تامل کرے ممکن ہی کہ یہ پانچون نسبتین نبض مین اُسکو

HAKEEM SHOUKAT ALI

محسوس ہون **مترجم کہتا ہے** جالینوس کا قول جو اوپر گذرا کہ یہ پانچون نسبتین محسوس مناسبات وزن سے ہین اور اس مین شرط معرفت موسیقی کی شناخت کی نہین ہے شاید بنظر معرفت وجدانی کے ہے بہت سے آدمی ایسے دیکھے کہ انکی خلقت موزون ہوتی ہے کہ وہ وزن شعر اور تال سر کو بمقتضائے طبیعت پہچان لیتے ہین۔ اور اکثر ایسے دیکھے کہ باوجود مہارت قواعد فن عروض اور قوافی کے و نیز ممارست قواعد فن موسیقی کے نہ ایک شعر موزون پڑھ سکتے اور نہ غیر موزون کے سکتہ اور زحاف کو شناخت کر سکتے ہین اور نہ بادی سر اُن کو بڑا معلوم ہوتا اور نہ بے تالا ہونا گانے والے کا ان کو دریافت ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگون کی نسبت البتہ جو دشواری شیخ نے لکھی درست ہے بلکہ بعد کمال مہارت کے بھی فن موسیقی مین اُن سے شناخت نبض کی ان نسبتون کی محال عادی ہے بہرحال مترجم کو ان پانچون نسبتون کی تفصیل مع تمثیلات لکھنی ضرور ہے واضح ہو کہ ارباب موسیقی اسی بعد کو جو کسی دوسرے بعد کی نسبت دوچند ہو منسوب بالکل کہتے ہین اور یہ دوسری صورت ہے جسکو جالینوس نے کہا ہے کہ یہ نسبت کل کے ہو مثال اسکی ایک سر کا ارتفاع تین ہے اور دوسرے کا چھ پس دوسرا بہ نسبت پہلے کے نسبت بالکل کی رکھتا ہے۔ اور جو نغمہ بہ نسبت دوسرے نغمہ کے ڈیوڑھا ہے اور وہ بعد کسی اور بعد پر بقدر نصف کے زائد ہے ان دونون مین نسبت بالخمسہ کہتے ہین مثال اسکی ایک نغمہ دو ہے اور دوسرا تین ہے پس تین دو سے ایک عدد زائد ہے جو نصف ہے دو کا اور یہ بقول جالینوس کے تیسری نسبت ہے جسکو اُسنے نسبت بالخمسہ کہا ہے۔ اور جو نغمہ کسی نغمہ پر بہ نسبت ثلث کے زیادہ ہو جیسے چار اوپر تین کے اُسکو نسبت بالاربعہ کہتے ہین اور یہ چوتھی نسبت ہے جو قول جالینوس مین اس عنوان سے مذکور ہوئی اور جو نغمہ کسی دوسرے پر بقدر ربع کے زیادہ ہو جیسے پانچ اوپر چار کے اسکو نسبت بالاربعہ کہتے ہین اور یہ پانچوین نسبت ہے جو قول جالینوس مین مذکور ہوئی۔ اور جو نغمہ کہ اس مین دو نسبتین یعنے نسبت بالکل و نسبت بالخمسہ مجتمع ہون کسیطرح کی تالیف کیون نہو اس کو اصطلاح موسیقی مین نسبت ثلاثۃ اضعاف کی کہتے ہین اسلیئے کہ نسبت کل سے دونا مراد ہے اور نسبت بالخمسہ سے ڈیوڑھا مراد ہے جسوقت یہ دونون جمع کیے جائین گویا کہ مراد ہوگی ڈیوڑھے کا دونا اور ڈیوڑھے کا دونا ضرور سہ چند ہوتا ہے پس مجموعہ ان دونون نسبتون کا مساوی سہ چند اصل کے ہوگا مثال اسکی دو اور چھ پس دو اور چھ کی نسبت مؤلف ہے نسبت چھ سے طرف تین کے اور نسبت تین سے طرف دو کے اور تعبیر مین ہم اُسکو اس طرح پر کہین گے کہ چھ دو کے ڈیوڑھے کا دونا ہے یعنے تین گنا پھر چونکہ نسبت چھ کی طرف تین کے نسبت بالکل یا نسبت ضعف کی اور نسبت تین کی طرف دو کے نسبت بالخمسہ یعنی ڈیوڑھی کی ہے اور نسبت چھ کی طرف دو کے نسبت اُن اطراف کے جو مؤلف دو نسبتون سے ہون پس چھ کو طرف دو کے نسبت تین گُنی یعنی ثلاثۃ اضعاف کی ہے اور یہی وہ نسبت ہے جو ڈیوڑھے کے دونے مین ہوتی ہے اور یہ پہلی نسبت ہے قول جالینوس مین جسکو اُسنے مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا تجویز کرکے نسبت سہ چند نام رکھا ہے پس آل قول جالینوس کا یہ ٹھرا کہ قدر محسوس مناسبت وزن سے یا نسبت سہ چند کے ہے یا دو چند کے بعد اُسکے ڈیوڑھے کی اُسکے بعد وہ نسبت جس مین زیادتی ایک ثلث کی ہو اُسکے بعد سوائی

دسوین جنس ماخوذ ہے نبض کے وزن سے اور نبض کا وزن بقیاس تعارون چار زمانے کے جو واسطے دو حرکت انبساط اور دو سکون کے لیا جاتا ہے اگرچہ حس انسان کی ضبط وزن سے قاصر ہے تاہم قیاس مقادیر نسبت ازمنہ انبساط کا جو درمیان دو انبساط کے ہوتا ہے کر سکتا ہے حاصل یہ ہے کہ جو زمانہ کہ اُس مین حرکت ہوتی ہے تا زمانیکہ سکون رہے محسوس ہو سکتا ہے اور جو لوگ زمانہ حرکت کو زمانہ حرکت سے اور زمانہ سکون کو زمانہ سکون سے قیاس کرتے ہین ایک قسم کو دوسری قسم مین داخل کرتے ہین اگرچہ یہ ادخال جائز ہے محال نہین ہے مگر اسکا خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات غیر جید ہے اور نبض کا وزن وہی ہے جس مین نسبت موسیقاری مذکور واقع ہو یہ بھی ہم کہتے ہین کہ نبض یا جید الوزن ہو یا ردی الوزن اور ردی الوزن کی تین قسمین ہین پہلی متغیر الوزن اور مجاوز الوزن اور یہ وہ نبض ہے کہ اسکا وزن متصل وزن اُس سن کے ہو جسکے قریب صاحب نبض ہو چکا ہو جیسے صبیان کی نبض کا وزن مساوی نبض شبان کے ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوسری بہائم کا وزن جیسے لڑکوں کی نبض کا وزن شیوخ کی نبض کا ہو تیسری خارج الوزن کہ اُسکا وزن مشابہ وزن کسی سن کے نہو یہ نبض کا وزن سے بکثرت خارج ہونا تغیر عظیم پر دلالت کرتا ہے۔

فصل دوسری نبض مستوی اور مختلف کے بیان مین

نبض کا اختلاف یا بہت سی نبضات مین ہوتا ہے یا ایک ہی نبضہ مین ایک نبضہ کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزا مین ہوتا ہے یعنی جہان جہان اُنگلیان رکھی جاتی ہین ہر ایک اُنگلی کے نیچے اختلاف ہو یا جزو واحد مین یا ایک اُنگلی کے نیچے اور بہت سی نبضات کا اختلاف کبھی مندرج یعنی رفتہ رفتہ کمی یا بیشی مین یکسان ہوتا جاتا ہے مثلاً ایک نبض کسی قسم کی شروع ہو بعد اُسکے اُسی قسم مین زیادتی نبضات ہوتی جائے یا نقصان ہوتا جائے اور اس زیادتی اور نقصان کا یہانتک استمرار ہو کہ نہایت درجہ زیادتی یا نہایت درجہ نقصان تک آہستہ آہستہ پہونچ جائے باختلاف مناسب اور بعد پہونچنے آخر درجہ کے جہان سے بڑھنا یا گھٹنا شروع ہوا ہے پھر وہین سے شروع ہو یا آخر درجہ زیادتی اور نقصان سے پلٹنا بھی رفتہ رفتہ بطرز مناسب ہو اور پھر اُسی مقام پر پہونچے جہان سے ابتدا زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی یا دوبارہ مقام ابتدا پر پہونچکر بطرف انتہاے زیادتی اور نقصان کے پہلے طرز کے مخالف طرز جداگانہ شروع کرے۔ اور بیشتر انتہا تک پہونچتی ہے اور کبھی مقام انتہا سے پہلے منقطع ہوجاتی ہے یعنی اُس سلسلہ کو بیچ مین چھوڑ دیتی ہے اور بیشتر اُس غایت تک عود کرجاتی ہے۔ اور جب بیچ مین سلسلہ منقطع ہوتا ہے کبھی درمیان مین فترہ واقع ہوتا ہے یعنی سکون ہوجاتا ہے یا کوئی قسم نبضہ مغایر اس سلسلہ کا واقع ہوجاتا ہے۔ اور کبھی خلاف انقطاع کا اسطرح پر ہوتا ہے کہ بیچ مین سلسلہ اختلاف کے نبض کی قسم ذوالفترہ واقع ہوتی ہے اور نبض ذوالفترہ اُسکو کہتے ہین کہ جس وقت اُمید حرکت کی ہو سکون پیدا ہوجائے۔ اور واقع فی الوسط اُس نبض مختلف کو کہتے ہین کہ جسوقت اُمید سکون کی ہو اُس مین حرکت پیدا ہوجائے۔

اختلاف نبض کا بہت سے اجزا مین ایک نبضہ کے یا اجزاے نبض کی موضع مین ہو یا اجزا کی حرکت مین۔ موضع اجزا کا اختلاف اس طرح ہوتا ہے کہ شریان کے اجزا کی نسبت جہات ستہ مین مختلف ہو اور چونکہ جہت ہر جسم کی چھ ہین چھ طرح کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔ اختلاف حرکت اجزا کا یا سرعت و بطوء مین ہو یعنی ایک جزو نبض کا جتنے زمانہ مین ایک حرکت انبساطی کرے دوسرا جزو دو یا تین کرے۔ خواہ اختلاف تقدم اور تاخر حرکت مین ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے متحرک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت کے مگر بہ نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع اور بطی نہو۔ یا اختلاف قوت اور ضعف مین ہو۔ یا عظم اور صغر مین اجزا کے اختلاف ہو۔ اور ان چارون اختلاف کی ہر ایک قسم یا ترتیب مستوی پر جاری ہو یا ترتیب مین بھی اختلاف بزیادتی و نقصان واقع ہو۔ اور ترتیبی اختلاف یا دو جزو مین دو اُنگلیون کے نیچے محسوس ہو یا تین یا چار اُنگلیون کے نیچے پیدا ہو۔ اور ان صورتون مین ترکیب بھی ہو سکتی ہے بہ قاعدہ تبدیل ترتیب اجتماع کے اختلاف نبض جزو واحد مین منقطع اور عائد اور متصل ہوتا ہے۔ منقطع وہ اختلاف ہے کہ جزو واحد مین انفصال تمام کا خفیف فترہ سے واقع ہو اور جو جزو واحد بوجہ فترہ کے اتصال سے جدا ہوجاتا ہے اُس کی طرفین مین بھی اختلاف سرعت اور بطوء اور تشابہ کا ہوتا ہے۔ اور عائد سے یہ مراد ہے کہ جزو واحد نبض عظیم کا صغیر ہوجائے پھر بطرف عظیم ہونے کے بہ نرمی عود کرے۔ اسی عائد کی قسم مین سے نبض متداخل بھی ہے۔ اور متداخل وہ نبض ہے کہ ایک نبضہ بجہت اختلاف کے مثل دو نبضہ کے معلوم ہو یا دو نبضے بجہت تداخل کے مثل ایک نبضہ کے معلوم ہون۔ اور اسی طرح پر مختلف کا حال بھی اس قسم مین کلام کیا جاتا ہے متصل وہ نبض ہے جسکا اختلاف درجہ بدرجہ ایسے اتصال پر ہو جسکا فصل بجہت تغیر مین از قسم سرعت و بطوء غیر محسوس ہو۔ یا اُسکا انفصال بجہت اتصال مین سرعت و بطوء سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو یا۔ کا اختلاف اعتدال مین سرعت بطوء کے یا عظم و صغر مین خواہ دونون قسم کے اعتدال مین بہ نسبت اُس جہت کے جدھر انتقال بتدریج کیا جاتا ہے ہو غیر محسوس ہو [illegible] تشابہ متمر ہوتی ہے اور کبھی حسب اتفاق باوجود اتصال کے اُسکے بعض اجزا مین اختلاف شدید ہوتا ہے اور بعض مین کمتر۔

فصل تیسری مرکب اقسام نبض کے جنکے نام جداگانہ ہین

غزالی نبض ہے جسکے ایک جزو مین اختلاف ہو اس طرح کا کہ اُس جزو کی حرکت بطی ہوکر

HAKEEM SHOUKAT ALI

منقطع ہو جاے اور پھر سریع ہو **موجی** یہ وہ نبض ہے کہ اجزاے رگ کے عظم اور صغر مین مختلف ہون یا شہوق اجزا اور رقت مین یکسان نہو یا تقدم و
تاخر اجزا کا شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور بہت صغیر نہو اور کسی قدر اسکے واسطے عرض ہو یا محسوس ہو جیسے پانی
کی لہرین ایک کے پیچھے ایک سیدھ مین چلی آتی ہین اور ان مین پستی اور بلندی اور سرعت اور بطوء کا اختلاف ہے **دودی** مشابہ موجی
کے ہوتی ہے مگر یہ نبض صغیر اور بشدت متواتر اسکے تواتر مین گمان سرعت کا ہوتا ہے حالانکہ یہ نبض سریع نہین ہے **نملی** بہت صغیر اور نہایت درجہ متواتر ہوتی ہے
دودی اور نملی کا اختلاف شہوق اور تقدم و تاخر مین زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہے بہ نسبت اس اختلاف کے جو انکے عرض مین ہو بلکہ شاید
اختلاف عرض کا ظاہر نہین ہوتا **منشاری** دندانہ دار نبض ہے مشابہ موجی کے اختلاف اجزا مین شہوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم اور تاخر کے
لحاظ سے لیکن بہ نسبت موجی کے اس مین صلابت زیادہ ہوتی ہے اور باوجود صلابت کے اس کے اجزا مین صلابت کا اختلاف بھی ہوتا ہے
اور یہ نبض سریع متواتر صلب اور اجزا مین اسکے باعتبار عظم اور انبساط اور صلابت ولین کے اختلاف ہوتا ہے **ذنب الفارہ** وہ نبض ہے
جس مین رفتہ رفتہ اختلاف ہوتا ہے کبھی نقصان سے طرف زیادتی کے بتدریج بڑھتی جاتی ہے اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کے
آہستہ آہستہ گھٹتی ہے اور یہ اختلاف کبھی نبضات کثیرہ مین ہوتا ہے اور کبھی نبضہ واحدہ کے اجزاے کثیرہ مین اور کبھی نبضہ واحدہ کے جزو واحد مین اگر خاص
اختلاف ذنب الفارہ کا متعلق جنس عظم سے ہے اور کبھی باعتبار سرعت و بطوء اور قوت و ضعف کے بھی ہوتا ہے **مسلی** یہ نبض شکل تکلے کے ہوتی ہے
اور نقصان سے شروع کرکے انتہا مین ایک حد زیادتی تک پہونچکر پھر بترتیب گھٹتی ہے تا اینکہ حد اول نقصان مین پہونچ جاتی ہے پس گویا کہ دو دُم
چوہے کی موٹے کنارے سے ملکر ایک ہو گئین **ذوالقرعتین** اسکی تعریف مین اطبا مختلف ہین۔ ایک گروہ اسکو نبضہ واحدہ قرار دیتے ہین کہ تقدم و
تاخر مین مختلف ہے۔ اور بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ دو نبضہ ملحق ہو گئے ہین اور حاصل یہ ہے کہ یہ دونون کے درمیان اتنا زمانہ نہین ہے جس مین گنجایش
اسقدر ہو کہ انقباض کے بعد انبساط پیدا ہو۔ یہ بات کچھ ضرور نہین ہے کہ جب دو قرع محسوس ہون نبضہ بھی دو ہون ورنہ نبض منقطع انبساط مین جسے
مائل کہتے ہین دو نبضہ قرار دیے جائین۔ بالضرور دو نبضہ وہی کہلاتے ہین کہ نبض کی حرکت شروع ہو اور انبساط پیدا ہو پھر بطرف عمق بدن کے
حرکت انقباضی کرے پھر دوبارہ انبساط پیدا ہو **ذوالفترہ اور واقع فی الوسط** جن کا ذکر اوپر ہو چکا اور غزالی اور واقع فی الوسط مین یہ
فرق ہے کہ غزالی مین دوسرا قرع قبل تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہو جاتا ہے اور واقع فی الوسط مین دوسرا نبضہ زمانہ سکون در تمام ہونے
پہلے قرع کے پیدا ہوتا ہے منجملہ مرکبات کے نبض متشنج اور مرتعش اور ملتوی یعنے وہ نبض جو مثل بٹے ہوے ڈورے یا مفتول ڈورے کے ہوتی ہے
اور یہ اختلاف از قسم تقدم و تاخر اور رفع اور عرض کے پیدا ہوتا ہے اور متواتر از قسم ملتوی کے ہے متشابہ مرتعش یعنے کانپتی ہوئی نبض کے
ہوتی ہے مگر انبساط متواتر پوشیدہ ہوتا ہے اسی طرح استوا وضعی سے شہوق مین خروج متواتر کا مخفی ہوتا ہے مگر تمدد متواتر مین ظاہر ہوتا ہے اور اکثر میلان
اس نبض کا ایک ہی جانب مین ہوتا ہے۔ اور اکثر نبض متواتر اور ملتوی اور مائل جانب واحد مین خشک امراض مین پیدا ہوتی ہین نبض
مرکب کے غیر متناہی اقسام ہین جنکا کچھ تمام نہین **فصل چوتھی نبض کے اقسام طبعی** ۔ ہر ایک قسم نبض کی اقسام مذکورۂ بالا سے جو مقتضی
تفاوت کی زیادتی اور نقصان مین ہون ان مین سے نبض طبعی وہی ہے جیسے ہر قسم کا معتدل جیسے اوپر کہا ہے سواے جنس قوت کے اس جنس مین
طبعی وہی ہے جو اقوی ہو قوت مین اگرچہ بعض ایسے اصناف کی نبض بوجہ زیادتی قوت کے مثلا اعظم ہوتی ہے اس جہت سے طبعی قرار دیگئی۔ اور
جو اصناف محتمل زیادتی اور نقصان کے نہین ہین ان مین نبض طبعی مستوی منتظم اور جیسا لزوم ہے **فصل پانچوین اسباب الانواع**
مذکورۂ نبض کے اسباب نبض کے کسی قدر اسباب تمام ضروری ذاتی داخل قوام نبض مین ہین اور انکو ماسکہ کہتے ہین اور بعض اسباب

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوام نبض مین داخل نہین ہین ان میں سے ایک قسم اسباب مغیرہ لازمہ کی ہو کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض مین تغیر احکام دیتے ہین اور ایک قسم غیر لازمی ہو اور انکو مغیرہ علی الاطلاق کہتے ہین۔ اسباب ماسکہ تین ہین سلے قوت حیوانی جو نبض مین حرکت پیدا کرتی ہو اور مقام اسکا قلب مین ہو اور اسکا بیان تفصیلی فصل چوتھی تعلیم چھٹی فن اول مین ہو چکا ہوئے دوسرا سبب آلہ ہو اور وہ رگ نبض کی ہو جسکا ذکر تشریح اعضا مین ہو چکا ہو۔ تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے حرارت قلب کے ہو اُسی کی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفاے حرارت سے ہوتی ہو اور باندازہ حرارت اسکی حد معین ہوتی ہو کہ زیادہ اشتعال حرارت مین احتیاج اطفا کی زیادہ ہوتی ہو اور کمی مین کم اور اعتدال حرارت مین معتدل اسباب ماسکہ کے افعال بحسب اقتران کسی سبب اسباب لازمہ اور مغیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہو جاتے ہین

فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان مین

جس وقت آلہ یعنے شریان نبض بوجہ نرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفاے حرارت کی شدید ہو نبض عظیم ہوگی۔ اور حاجت اطفاے حرارت کی ان تینون مین زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہو پھر اگر قوت مین ضعف ہو نبض لامحالہ صغیر ہو جائیگی۔ اور اگر رگ مین نبض کے صلابت ہو اور حاجت اطفاے حرارت کی کم ہو نبض مین نہایت صغر پیدا ہوگا۔ اور صلابت رگ کی فقط نبض مین صغر پیدا کرتی ہو۔ لیکن جو صغر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا ہو اُس مین اور اس صغر مین جو بوجہ ضعف کے پیدا ہوتا ہو یہ فرق ہو کہ پہلی صورت مین نبض صغیر صلب ہوتی ہو اور ضعیف نہین ہوتی اور نہ بہ افراط قصیر اور منخفض یعنے پست ہوتی ہو جیسے بروقت ضعف قوت کے کمی احتیاج اطفاے حرارت سے بھی نبض مین صغر پیدا ہوتا ہو مگر اُسوقت نبض مین ضعف اور صلابت اور افراط قصر اور انخفاض کا اسقدر نہین ہوتا گو یہ صغر بمقدار صغر ضعف پہونچے اور صغر صلابت مع القوت زیادہ ہو بہ نسبت اس صغر کے جو کمی حاجت اطفاے حرارت سے مع القوت پیدا ہوا اسلئے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطفاے حرارت کے اعتدال مین زیادہ کمی نہین کرتی اسواسطے کہ اس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت انبساط سے نہین ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اطفاے حرارت کے مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کے ہوتی ہو یعنے اگر عدم حاجت اطفا کی زیادہ ہو زیادہ اعتدال پر نبض باقی نہین رہتی اور زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہین ہو۔ اگر حاجت اطفاے حرارت کی زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع عظم مین نہو اُس وقت ضرور ہو کہ نبض مین سرعت پیدا ہوتا کہ جس قدر انبساط بوجہ نہونے عظم کے فوت ہوا ہو سرعت سے اُسکا تدارک کرے۔ اور اگر قوت ضعیف ہو اُسوقت یہ نبض عظیم ہوگی ورنہ سریع پس ضرور ہو کہ متواتر ہو جائے کہ جو چیز بوجہ فقدان عظم اور سرعت کے فوت ہوئی ہو تواتر سے اُسکا تدارک ہو اور مرات کثیرہ نبض متواتر کے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا دو حرکت سریع کے ہو اس نبض کی مثال ایسے شخص سے دیجاتی ہو جسے حاجت ایک بھاری چیز اُٹھانے کی ہو۔ اگر اسکی قوت ایک مرتبہ اُٹھا لینے مین اس بار عظیم کے کافی ہو تو ایک ہی مرتبہ مین اُٹھا لیتا ہو ورنہ اُس بوجھ کے دو حصہ کر کے اُٹھانے مین جلدی کرتا ہو خواہ چند حصہ کر کے اُٹھاتا ہو مگر جتنے حصہ زیادہ کرتا ہو اسی قدر اُٹھانے مین عجلت بھی ہوتی ہو اور ہر قسم کو بمقدار اپنی طاقت کے بدیر یا بہ عجلت اُٹھا لیتا ہو اور ہر ایک حصہ کے اُٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اُٹھانے مین باز نہین آتا اور تامل نہین کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اُٹھا کر دوسری جگہ پہونچانے مین جلدی ہو ہان اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اُسوقت دوبارہ اُٹھانے مین بھی سُستی کرتا ہو اور دوسری جگہ بوجھ پہونچانے مین مشقت زیادہ ہوتی ہو اور وہان سے دیر مین پلٹتا ہو۔ اگر قوت قوی ہو اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطفاے حرارت کی شدید ہو کہ حد اعتدال سے اس مین شدت زیادہ ہو اسوقت نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہو۔ اور اگر حاجت اطفاے حرارت کی اس سے بھی زیادہ ہو اسوقت سریع عظیم متواتر ہوتی ہو۔ طول نبض مین حقیقۃً اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہو۔ اگر اسباب عظم نبض کے پائے جائین اور جہت عرض اور عمق مین مثلاً صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنے نبض کے استعراض سے صلابت منع کرے اور کثافت لحم اور جلد کے شہوق سے مانع ہو اور بالعرض

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعض اوقات مین طول نبض بہ نزال یعنے لاغری سمین ہوتی ہو پس طویل ہوجاتی ہو۔ عریض ہونا نبض کا یا بوجہ خلائے عروق ہوتا ہو کہ طبقہ عالیہ
مائل طبقہ سافلہ کی طرف ہوتا ہو پس نبض عریض ہوجاتی ہو۔ یا عریض ہونا نبض کا بہت زیادہ نرم ہونے جرم شریان کے ہوتا ہو۔ اور تواتر کا سبب
ضعف یا کثرت حاجت بوجہ حرارت کے۔ تفاوت کا سبب یا ضعف ہو یا قوت کا اس مقدار پر پہونچنا کہ نبض عظیم ہوجائے اور برودت شدید
حاجت اطفائے حرارت کی کم کردے۔ یا بدرجۂ غایت سقوط قوت ہو کہ مریض قریب ہلاکت پہونچے۔ اسباب ضعف نبض کے وہ اُمور مین جو
بدن انسان مین تغیر پیدا کرین جیسے تخم اور بیداری اور استفراغ اور لاغری اور خلط ردی یا ریاضت مفرط اور اخلاط کی حرکت یا ان کی ملاقات
اعضائے شدید الحس سے یا اُن اعضا سے جو نزدیک قلب کے ہین اور کل وہ چیزین جنسے بدن مین تحلیل پیدا ہو۔ اسباب صلابت نبض
کے خشکی جرم شریان کی یا بشدت تمدد ہونا یا بوجہ شدت برودت کے جرم شریان مین انجماد پیدا ہونا۔ اور کبھی صلابت نبض کی بحران مین
بہت زیادتی کوشش کے اور اعضا مین تمدد پیدا ہونے کی وجہ سے بطرف دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہو۔ اسباب نرمی نبض کے وہ چیزین مین
جو بالطبع ترطیب پیدا کرین۔ اسی طرح وہ امراض ہین جیسے استسقا اور لیتر غس یا وہ اسباب ہین جو نہ طبعی ہون نہ مرضی جیسے تحمام۔ سبب اختلاف نبض کا
باوجود ثبات قوت کے گرانی کسی مادہ کی طعام یا خلط سے اور ضعف قوت مین اختلاف نبض کا بوجہ مجاہدہ قوت اور امراض کے ہوتا ہو۔ ایضاً
اسباب اختلاف سے امتلاء عروق کا ہو خون سے اور ایسے اختلاف کو فصد زائل کردیتی ہو۔ کثرت خون کی جو بشدت موجب اختلاف ہوتی ہو
وہ یہ ہو کہ خون مین لزوجت ہو اور روح کی حرکت مین بوجہ اس لزوجت کے اختناق پیدا ہو کہ شراءین مین حرکت روح کی بخوبی نہو سکے خصوصاً
اگر یہ تراکم یا بستگی روح کی قریب قلب کے واقع ہو۔ منجملہ اسباب اختلاف کے جو بہت جلد اختلاف پیدا کرین امتلاء معدہ کا ہو طعام سے۔ اور
غم وفکر کسی چیز مین لیکن اگر معدے مین کوئی خلط ردی ہمیشہ رہے اختلاف بھی دائمی ہوگا۔ اور بیشتر نوبت بہ خفقان موذی پہونچے گی اور نبض
خفقانی پیدا ہوگی۔ سبب نبض غشاری کا اختلاف اُس خلط کا ہو کہ اندر جرم شریان کے موجود اور عفونت اور خامی اور نضج مین مختلف ہو یا
جرم شریان مین صلابت اور نرمی کا اختلاف ہو۔ یا اعضائے عصبانی مین ورم ہو۔ ذوالقرعتین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطفائے
حرارت کی اور سختی جرم شریان کی اسقدر کہ جتنی خواہش قوت کو انبساط نبض کی ہے بوجہ صلابت کے اُتنا انبساط دفعہ واحد مین نہ کرے جیسے کوئی
شخص کسی چیز کو کاٹنا چاہے ایک ہی وار مین اور وہ شے ایک وار مین نہ کٹ سکے پھر دوسرا وار لگاتا ہے خصوصاً اگر زیادتی حاجت کی دفعۃً پیدا ہو۔
سبب نبض غاری کا یہ ہو کہ قوت ضعیف ہو پس کوشش سے طرف استراحت کے حرکت شروع کرے اور رفتہ رفتہ استراحت سے طرف کوشش
کے حرکت کرے۔ جو نبض حالت واحدہ پر ثابت ہو اُسکو دلالت ضعف قوت پر زیادہ ہو۔ اور ذنب الفار اور جو نبض شابہ ذنب الفار کے ہو اُسکو دلالت
کسی قدر قوت پر ہو۔ اور اس بات پر ہو کہ ضعف بدرجہ غایت نہین پہونچا۔ ذنب الفار کی نہایت ردی وہ قسم ہو جسے ذنب منقضی کہتے ہین یعنی کم
ہوتے ہوتے فنا ہوجاے۔ اسکے بعد ثابت کی ردارت ہو۔ اسکے بعد ذنب راجع کی سبب ذات الفترہ کا ماندگی قوت کی ہو کہ اسکی جہت استراحت کے لئے
فترہ واقع ہوتا ہو یا کوئی عارض دفعۃً پیدا ہو کہ استراحت کی طرف نفس اور طبیعت دفعۃً متوجہ ہو۔ نبض متشنج کا سبب حرکت غیر طبعی قوت مین
اور قوام آلہ کی ردارت ہوتی ہو۔ نبض مرتعد کا بہت قوت اور صلابت آلہ کے اور احتیاج شدید بطرف اطفائے حرارت کے پیدا ہوتی ہو
اس سے کم اگر حاجت ہو تو نبض مین ارتعاد پیدا نہین ہوتا۔ نبض موجی کا سبب اکثر ضعف قوت ہوتا ہو کہ بہت شدت ضعف کے دفعۃً
انبساط نہین ہوسکتا قدرے قدرے انبساط پیدا ہوتا ہو۔ کبھی نبض موجی کا سبب نرمی شریان کی ہوتی ہو اگرچہ قوت مین زیادہ ضعف نہو
اسلئے کہ آلہ تر اور نرم جنبش اور تحریک کو قبول نہین کرتا اسلئے ایک ایک جزو مین حرکت جداگانہ پیدا ہوتی ہو بخلاف آلہ خشک درخت کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ یبوست آمادہ جنبش ورلرزش پر کرتی ہو اور جسم سخت اور خشک کے ایک جزکی حرکت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہو۔ اور جسم رطب اور لین مین یہ بات جائز ہو کہ ایک جزو اسکا قبول حرکت کرے اور اُسکے قبول سے دوسرا جز منفعل نہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول کرتا ہو اور بہت جلد دوہرا ہوجاتا ہو۔ اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہو۔ دودی اور نملی نبض کا سبب شدت ضعف ہوتا ہو تاآینکہ بطور اور تواتر اور اختلاف اجزا نبض مین مجتمع ہوجاے اسلیئے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط پیدا کرنے کی دفعہ واحد مین نہین ہو بلکہ تھوڑا تھوڑا انبساط اجزا مین پیدا کرتی ہو۔ نبض ردی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان مین وزن خراب ہو زیادتی حاجت ترویح کی ہو۔ اور اگر احوال زمان حرکت مین ردی الوزن ہو اُسکا سبب زیادتی ضعف کی ہو خواہ حاجت انطفاے حرارت کی نہوتی۔ اور نقصان زمانہ حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اسکا سبب مغائر اس سبب کے ہو۔ نبض ممتلی اور خالی اور حار اور بارد اور شاہق اور منخفض کے اسباب ظاہر ہین واللہ اعلم بالصواب **فصل ساتوین نبض اسنان اربعہ زن ومرد کے بیان مین** مردون کی نبض چونکہ قوت اُنکی شدید ہوتی ہو اور حاجت ترویح کی اُن کو زیادہ ہوتی ہو اعظم اور اقوی ہوتی ہو۔ اور چونکہ اُن کی حاجت بذریعہ عظیم ہونے کے تمام ہوتی ہو اسلیئے اُن کی نبض بہ نسبت عورتون کے زیادہ بطی اور بشدت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہو پھر چونکہ ہر ایک نبض جس مین قوت ثابت ہو متواتر ہوجاتی ہو اسلیئے واجب ہو کہ اس مین سرعت بھی پیدا ہو اس واسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہو لہذا چونکہ نبض مردون کی بہت بطی ہوتی ہو اس مین تفاوت بھی شدید ہوتا ہو۔ لڑکون کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہو اور ضعیف تر اور بشدت متواتر اسلیئے کہ حرارت اُن کی قوی ہو اور قوت قوی نہین ہو اسواسطے کہ ابھی وہ کمال نشو و نما پر نہین پہونچے ہین مگر اُن کی نبض بقیاس اُن کے جثہ کے عظیم ہوتی ہو کیونکہ بدن اُنکے مقدار مین چھوٹے ہین ہان اُنکی نبض بنظر نبض ان لوگون کے جو استکمال نشو و نما کا کر چکے ہین عظیم نہین ہو مگر سرعت و تواتر مین شدید ہوتی ہو بوجہ حاجت نامرہ کے اسلیئے کہ لڑکون مین بخار دخانی کا اجتماع بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہو اور قوت ان کی ہضم مین عاجز ہوتی ہو اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور ترویح حار غریزی کی ان مین زیادہ ہوتی ہو۔ جوانون کی نبض عظم مین زائد ہوتی ہو اور سرعت و تواتر مین ناقص۔ اور تفاوت مین بدرجہ غایت پہونچتی ہو مگر اول شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہو۔ ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اول مین ثابت کر چکے ہین کہ حرارت صبیان اور شبان کی قریب متشابہ کے ہو پس حاجت ترویح کی بھی دونون مین قریب قریب ہوگی لیکن چونکہ قوت شبان مین زیادہ ہو پس نبض عظیم ہوکر سرعت اور تواتر سے مستغنی ہوجاتی ہو۔ مدار کار نبض کے عظیم ہونے مین قوت پر ہو اور حاجت ترویح کی عظم پر داعی ہوتی ہو۔ اور اعتدال جرم شریان کا اس پر معین ہوتا ہو کہول کی نبض مین صغر زیادہ ہوتا ہو بجہت ضعف کے اور سرعت بھی اسی وجہ سے کم ہوتی ہو اور بوجہ عدم حاجت ترویح کے اور اسی جہت سے اس مین تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہو۔ شیوخ جن کا سن حد کو پہونچ گیا ہو نبض ان کی صغیر اور متفاوت اور بطی ہوتی ہو اور بیشتر بسبب رطوبات غریبہ کے نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہو نہ بوجہ رطوبت غریزی کے **فصل آٹھوین نبض امزجہ کے بیان مین** گرم مزاج کو حاجت ترویح کی زیادہ ہوتی ہو پس اگر قوت اور آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہو اور اگر قوت یا آلہ دونون مین کوئی مساعد نہو بموجب تفصیل مذکورۂ بالا کے نبض دقیق یا صغیر ہوگی۔ اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہوگا اور قوت بہت قوی ہوگی۔ ایسا گمان نہ کرنا چاہیئے کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت مین نبض کے نقصان پیدا کرتی ہو بلکہ جتنی حرارت غریزی بڑھتی جاتی ہو قوت جوہر روح مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

زیادہ کرتی ہی اور جوان مردی نفس مین - اور جو حرارت تابع سوءمزاج کے ہوتی ہی جس قدر بڑھتی ہی قوت مین ضعف پیدا کرتی ہی - مزاج بارد کی نبض جہات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہی جیسے صغر خصوصًا بطوء اور تفاوت اگر جرم شریان نرم ہو عرض نبض کا اور بطوء اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے - اور اگر سخت ہو اس سے کم ہوتا ہی - جو ضعف نبض کہ اسکو سوءمزاج بارد پیدا کرتا ہی بہت زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت اس ضعف کے جو سوءمزاج حار سے پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ حار بہت مناسب ہی حرارت غریزی سے - مزاج رطب کی نبض مین موجیت اور استعراض زیادہ ہوتا ہی اور خشک مزاج مین تنگی اور صلابت - پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو ذوالقرعتین اور تشنج اور مرتعش پیدا ہوگی - ناظرین کتاب ہذا قواعد مذکورۂ بالا کو یاد کرکے مرکب مزاج کی نبض پیدا کر سکتے ہین - کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہی اور نصف سرد اُس وجہ سے اسکے دونون جانب کی نبض مین ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہی جسے حرارت اور برودت جانبین کی مقتضی ہو یعنی اسکی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہی اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہی - اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ انبساط اور انقباض نبض کا بر طبق جزر اور مد قلب کے نہین ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے مل کر پیدا ہوتا ہی **فصل نوین نبض فصول کے بیان مین** ربیع کی نبض معتدل ہر چیز مین ہوتی ہی اور قوت مین زیادہ - اور صیف مین نبض متواتر اور سریع ہوتی ہی کہ حاجت ترویح کی زیادہ ہی اور صغیر اور ضعیف بوجہ انحلال قوت کے ہوتی ہی اس لیے کہ روح بصحبت حرارت خارجی کے جو بافراط غالب ہوتی ہی تحلیل ہو جاتی ہی - جاڑون مین نبض کا تفاوت اور بطوء اور ضعف بشدت ہوتا ہی باوجودیکہ صغیر ہوتی ہے اسلیے کہ قوت بعض ابدان مین ضعیف ہو جاتی ہی - اور حرارت غریزی اندر جسم کے مختقن ہو کر مجتمع ہوتی ہی پس قوت قوی ہو جاتی ہی اور یہ بات اُس وقت ہوتی ہی کہ مزاج مین حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ مین قادر ہو اثر برودت کا زیادہ قبول نہ کرتا ہو کہ اس وقت برودت اندر بدن کے داخل نہ ہوگی - خریف مین نبض مختلف اور مائل بضعف ہوگی یہ اختلاف بسبب کثرت استحالہ مزاج کے جو خریف مین عارض ہوتا ہی کہ کبھی گرم ہو جاتا ہی اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہی اس لیے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت مین زیادہ ایذا پہونچتی ہی بہ نسبت مزاج متشابہ اور مستوی کے اگرچہ تشابہ اور استواء بُری حالی مین ہو اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے متناقض ہی اسلیے کہ خریف مین ضعف اور یبس زیادہ ہوتا ہی یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہو سکتی ہی اور جو فصول درمیان فصول چارگانہ کے ہون اُن کی نبض مناسب دو فصلون کی کیفیت کے ہوتی ہی جن کے بیچ مین یہ نبض واقع ہی **فصل دسوین نبض بلاد اور شہرون کے بیان مین** بعض بلاد اور شہر معتدل ہوتے ہین اور ربیعی یعنے اُنکے خواص آب و ہوا کے مناسب فصل ربیع کے ہوتے ہین - اور بعض بلاد حار صیفی ہوتے ہین - اور بعض برودت مین مثل شتا کے - اور یبس مین مثل خریف کے ہوتے ہین - پس احکام نبض کے ہر بلد مین بقیاس اُن احکام کے ہونگے جنکا بیان نبض فصول مین ہو چکا **فصل گیارھوین اس نبض کے بیان مین جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہی** کھانے پینے کی چیزین نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کمیت کی جہت سے متغیر کرتی ہین - کیفیت کا تغیر اس طرح پر کہ جسقدر مائل بہ تسخین یا تبرید ہون موافق اُسی کیفیت کے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہی - اور کمیت مین اس طرح پر کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظم اور سرعت اور تواتر مین زیادتی پیدا ہوگی اس لیے کہ قوت اور حرارت مین زیادتی حاصل ہوتی ہی - اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہی - اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض مین اختلاف غیر منتظم پیدا ہوتا ہی اس لیے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہی - اور ہر ایک گرانی بموجب اختلاف نبض کے ہوتی ہی ارکاغانیس نے کہا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ سرعت نبض اُسوقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہے گو اسکا سبب دیر تک نہ ٹھہرے۔ اور اگر ماکول و مشروب اس مقدار
سے کم ہو تو خلاف منتظم پیدا ہوگا۔ اور قلت مقدار میں نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہے اور تغیر اُسکا بکثرت ثابت نہین رہتا
اسلیے کہ مادہ کم ہے بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے پھر اگر قوت مین کمی اور ضعف بہت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے ہو دونون صورتون مین
نبض صغر اور تفاوت مین آخر کو متشابہ ہو جاتی ہے۔ اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کر استحالہ غذا کا کر دیتی ہے پھر نبض معتدل ہو جاتی ہے۔
شراب مین ایک خصوصیت بنامہ ہے کہ مقدار کثیر اُسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہے مگر اس قدر اختلاف کہ معتد بہ
ہو اور غذاے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہے وہ اختلاف شراب نہین پیدا کرتی۔ یہ خاصیت بجہت
تخلخل جوہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اس مین ہوتی ہے لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزین بالفعل
نبض مین پیدا کرتی ہین شراب بھی پیدا کرتی ہے مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کر دیتی ہے۔ اور یہ تغیر نبض مین بجہت سرعت نفوذ
شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہے پھر جسوقت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہے شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت فصلی کے پیدا
ہوا تھا زائل ہو جاتا ہے اور شراب بدن مین جسوقت نفوذ کرتی ہے دران حالیکہ وہ گرم ہو اُس کی حرارت بہت بعید حرارت غریزی سے
نہین ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہے۔ اور اگر شراب سرد بالفعل بدن مین نافذ ہوتی ہے اُس کی ایذا دہی اس قدر ہوتی ہے کہ اور سرد
چیزین اتنی موذی نہین ہین اسلیے کہ اور سرد چیزین بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہین اور سریع النفوذ نہین ہوتی ہین بخلاف
شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کر جاتی ہے اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جو مستعد ایسے
ضرر کے ہین اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اس قدر نہین ہے اگر بحالت گرمی نفوذ کر جاے اس لیے کہ اُسکی تسخین اول ملاقات مین اتنی
نہین ہوتی کہ ایذاے کامل دے سکے بلکہ طبیعت اُس کو قبول کر کے حصہ مناسب پر تقسیم کر کے تفریق اور تحلیل کرتی ہے۔ اور سرد شراب
اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھکر اس کی حرارت بجھا دیتی ہے قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور تحلیل کے قائم ہو۔ یہ وہ تغیر نبض کا
ہے جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہے لیکن جس وقت اعتبار تقویت کا کیا جاے اُسکے واسطے احکام اور
بھی ہین اس لیے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیون کی مقوی ہے اور قوت غریزی کو ہوشیار کر دیتی ہے کہ جوہر روح مین بہت جلد
زیادتی پیدا کرتی ہے جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہے اگرچہ بہ نسبت اکثر ابدان کے مضر ہے پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی
کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہے کیونکہ جو چیزین بارد ہین جن لوگون کو سوء مزاج حار ہے اُن کی قوت کو بڑھاتی ہین جیسا **جالینوس**
نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہے اور ماء العسل ہمیشہ بارد المزاج کی قوت بڑھاتا ہے۔ اور شراب
باین لحاظ کہ وہ بالطبع حار یا بارد ہے کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہے اور دوسرے گروہ مین ضعف پیدا کرتی ہے مگر ہمارا کلام اسوقت
شراب کے اس فعل مین نہین ہے بلکہ اس وقت ہم شراب کی اس قوت مین بحث کرتے ہین جس کے ذریعہ سے اس کا استحالہ
بطرف روح کے جلد تر ہوجاتا ہے کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہے۔ پھر اگر شراب کی اعانت بدن کی حرارت یا برودت
کرے تقویت اسکی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کے ہو اس تقویت مین نقصان
بسبب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہے۔ پس تغیر نبض کا بموجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہے اگر قوی ہو نبض کی قوت
زیادہ کرتی ہے۔ اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض مین حاجت تردیج کی بڑھاتی ہے - اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرتی ہو اکثر شراب قوت مین زیادتی کرتی ہو بہرحال مین شراب زیادتی حاجت کی نبض مین پیدا کرکے سرعت نبض کو نہین بڑھاتی
پانی کا یہ حال ہو کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہو اس جہت سے نبض کو پانی قوی کردیتا ہو اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب
کے ہوتا ہو۔ اور پھر چونکہ پانی گرمی نہین پیدا کرتا ہو بلکہ تبرید پیدا کرتا ہو اسلئے زیادتی حاجت مین نبض کو مرتبہ زیادتی حاجت شراب کے
نہین پہونچاتا ہو **فصل بارھوین ان تغیرات نبض کے بیان مین جو خواب و بیداری سے پیدا ہوتے مین** خواب کے وقت
مین احکام نبض کے بسبب وقت خواب و بسبب حال ہضم کے مختلف ہوتے مین نبض اول خواب مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہو اسلئے کہ
حرارت غریزی کی حرکت ابتداے خواب مین بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہو نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ
حرارت غریزی اسوقت مین تمام و کمال متوجہ نفس کی حرکت دینے پر طرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضج فضول کے ہوتی ہو اور مثل
مقہور اور مجبور کے محصور ہوتی ہو اور اس وقت نبض بطوء اور تفاوت مین شدید ہوتی ہو بسبب اسکے کہ حرارت مین اگرچہ زیادتی
بجہت احتقان اور اجتماع کے پیدا ہوئی ہو مگر وہ تبرید جو بروقت بیداری کے بسبب اتصال مسخنات کے اور بوجہ حدوث حرکات
کے تھا معدوم ہوگیا۔ اور حرکت نبض مین پیدا کرتی ہو اور بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہو۔ اور جماع اور احتقان جو
معتدل ہون ان مین حرارت کا زیادہ کرنا اور ان کی حرارت کا بطرف قلق کے منجر ہونا کم ہوتا ہو۔ ناظر کتاب ہذا کو بخوبی معلوم ہو کہ حالت
تعب کی سانس اور اسکا قلق بہت زیادہ ہوتا ہو بہ نسبت سانس اور قلق اُس شخص کے جسکی حرارت تحقن ہو اسلئے کہ اصلی حرارت مشابہ ورم کے
ہوتی ہو مثال اسکی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی مین غوطہ مارے جسکی برودت معتدل ہو کہ اسکی حرارت اگرچہ اندر تم کے محتقن
ہوتی ہو اور قوی ہوجاتی ہو مگر اسکی قوت حرارت کی اتنی نہین بڑھتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بوجہ ریاضت اور تعب کے چلتی ہو
اور اگر بخوبی تامل کیا جاے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہو۔ حالت بیداری مین تسخین فقط بوجہ حرکت
بدن کے پیدا نہین ہوتی یہانتک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت پیدا ہو بلکہ موجب تسخین حالت بیداری مین حرکت روح کی ہو طرف
خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے ہوتی ہو۔ پھر جسوقت ہضم طعام ہوجاتا ہو قوت روحانی
بڑھتی ہو بوجہ ازدیاد قوت کے بذریعہ غذا کے اور جو توجہ روح کی طرف اندر بدن کے واسطے تدبیر غذا کے تھی برطرف ہوجاتی ہو
اور توجہ اور انصراف اسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدء روح یعنی قلب کے ہوتا ہو اسی جہت سے اسوقت نبض عظیم ہوجاتی ہے
اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے مزاج مین بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہو اور شریان نبض کی بوجہ سے نفوذ کرنے رطوبات غذائی
کے نرمی مین زیادہ ہوجاتی ہو اور سرعت اور تواتر مین کثرت نہین ہوتی اسلئے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت ترویح کی نہین کرتا ہو
تاکہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور نہ اس قدر حاجت بر آری ہوتی ہو کہ جو سبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہو بذریعہ تغذیہ کے پیدا ہو اور
نبض کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی نرہے اور یہ استیفاء محتاج الیہ عظم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہو اسوجہ سے نبض عظیم ہوتی ہو پھر جسوقت
سونے والا دیر تک سوتا ہو نبض ضعیف ہوجاتی ہو کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہو اور قوت جسکی شان سے یہ ہو کہ حالت بیداری
مین بانواع استفراغ مستفرغ ہوتی رہتی ہو وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہون یا اور کسی وجہ سے محسوس ہون یا غیر محسوس
وہی قوت نیچے انھین فضول کے رک جاتی ہو لیکن جسوقت نوم خلو معدے مین واقع ہو اور کوئی چیز ایسی نہانے جسکو ہضم کرے تو قوت
مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہو پس صغر اور بطوء اور تفاوت پیدا ہوتا ہو اور بڑھتا جاتا ہو۔ بیداری کے واسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ سرعت نبض اُسوقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہے- اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہے گو اسکا سبب دیر تک نہ ٹھہرے- اور اگر ماکول و مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف منتظم پیدا ہوگا- اور قلت مقدار میں نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہے اور تغیر اُسکا بکثرت ثابت نہیں رہتا اسلیے کہ مادہ کم ہے بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے پھر اگر قوت میں کمی اور ضعف بہت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے ہو دونوں صورتوں میں نبض صغر اور تفاوت میں آخر کو مشابہ ہو جاتی ہے- اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کر استحالہ غذا کا کر دیتی ہے پھر نبض معتدل ہو جاتی ہے-

شراب میں ایک خصوصیت نمایاں ہے کہ مقدار کثیر اُسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہے مگر اس قدر اختلاف کہ معتدبہ ہو اور غذاے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہے وہ اختلاف شراب نہیں پیدا کرتی- یہ خاصیت بہت تخلخل جوہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اس میں ہوتی ہے لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزیں بالفعل نبض میں پیدا کرتی ہیں شراب بھی پیدا کرتی ہے مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کر دیتی ہے- اور یہ تغیر نبض میں بجہت سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہے پھر جسوقت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہے شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت فصلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہو جاتا ہے اور شراب بدن میں جسوقت نفوذ کرتی ہے دران حالیکہ وہ گرم ہو اُس کی حرارت بہت بعید حرارت غریزی سے نہیں ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہے- اور اگر شراب سرد بالفعل بدن میں نافذ ہوتی ہے اُس کی ایذا دہی اس قدر ہوتی ہے کہ اور سرد چیزیں اتنی موذی نہیں ہیں اسلیے کہ اور سرد چیزیں بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہیں اور سریع النفوذ نہیں ہوتی ہیں بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کر جاتی ہے اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے خصوصاً ایسے ابدان میں جو مستعد ایسے ضرر کے ہیں اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اس قدر نہیں ہے اگر بحالت گرمی نفوذ کر جاے اس لیے کہ اُسکی تسخین اول ملاقات میں اتنی نہیں ہوتی کہ ایذاے کامل دے سکے بلکہ طبیعت اُس کو قبول کر کے حصہ مناسب پر تقسیم کر کے تفریق اور تحلیل کرتی ہے- اور سرد شراب اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھکر اس کی حرارت بجھا دیتی ہے قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور تحلیل کے قائم ہو- یہ وہ تغیر نبض کا ہے جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہے لیکن جس وقت اعتبار تقویت کا کیا جاے اُسکے واسطے احکام اور بھی ہیں اس لیے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیوں کی مقوی ہے اور قوت غریزی کو ہوشیار کر دیتی ہے کہ جوہر روح میں بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہے جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہے اگرچہ بہ نسبت اکثر ابدان کے مضر ہے پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہے کیونکہ جو چیزیں بارد ہیں جن لوگوں کو سوء مزاج حار ہے اُن کی قوت کو بڑھاتی ہیں جیسا **جالینوس** نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہے اور ماء العسل ہمیشہ بارد المزاج کی قوت بڑھاتا ہے- اور شراب باین لحاظ کہ وہ بالطبع حار یا بارد ہے کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہے اور دوسرے گروہ میں ضعف پیدا کرتی ہے مگر ہمارا کلام اسوقت شراب کے اس فعل میں نہیں ہے بلکہ اس وقت ہم شراب کی اس قوت میں بحث کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے اس کا استحالہ بطرف روح کے جلد تر ہو جاتا ہے کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہے- پھر اگر شراب کی اعانت بدن کی حرارت یا برودت کرے تقویت اسکی زیادہ ہو جاتی ہے- اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کے ہو اس تقویت میں نقصان بسبب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہے- پس تغیر نبض کا بموجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہے اگر قوی ہو نبض کی قوت زیادہ کرتی ہے- اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض میں حاجت تدریج کی بڑھاتی ہے - اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرتی ہو اکثر شراب قوت مین زیادتی کرتی ہو بہرحال مین شراب زیادتی حاجت کی نبض مین پیدا کرکے سرعت نبض کو نہین بڑھاتی پانی کا یہ حال ہو کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہو اس جہت سے نبض کو پانی قوی کردیتا ہو اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب کے ہوتا ہو۔ اور پھر چونکہ پانی گرمی نہین پیدا کرتا ہو بلکہ تبرید پیدا کرتا ہو اسلئے زیادتی حاجت مین نبض کو مرتبہ زیادتی حاجت شراب کے نہین پہونچاتا ہو۔

فصل بارھوین اُن تغیرات نبض کے بیان مین جو خواب و بیداری سے پیدا ہوتے مین۔

خواب کے وقت مین احکام نبض کے بحسب وقت خواب و بحسب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہین نبض اول خواب مین صغیر و ضعیف ہوتی ہو اسلئے کہ حرارت غریزی کی حرکت ابتداے خواب مین بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہو نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اسوقت مین تمام وکمال متوجہ نفس کی حرکت دینے بطرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضج فضول کے ہوتی ہو اور مثل مقہور اور مجبور کے محصور ہوتی ہو اور اس وقت نبض بطوء اور تفاوت مین شدید ہوتی ہو بسبب اسکے کہ حرارت مین اگرچہ زیادتی بہت احتقان اور اجتماع کے پیدا ہوئی ہو مگر وہ تبرید جو بروقت بیداری کے بحسب اتصال مسخنات کے اور بوجہ حدوث حرکات کے تھا معدوم ہو گیا۔ اور حرکت نبض مین پیدا کرتی ہو اور بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہو۔ اور اجتماع اور احتقان جو معتدل ہون ان مین حرارت کا زیادہ کرنا اور ان کی حرارت کا بطرف قلق کے منجر ہونا کم ہوتا ہو۔ ناظر کتاب ہذا کو بخوبی معلوم ہو کہ حالت تعب کی سانس اور اسکا قلق بہت زیادہ ہوتا ہو بہ نسبت سانس اور قلق اُس شخص کے جسکی حرارت مختنق ہو اسلئے کہ اصلی حرارت مشابہ نوم کے ہوتی ہو مثال اسکی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی مین غوطہ مارے جسکی برودت معتدل ہو کہ اسکی حرارت اگرچہ اندر جسم کے مختنق ہوتی ہو اور قوی ہو جاتی ہو مگر اسکی قوت حرارت کی اتنی نہین بڑھتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بعد ریاضت اور تعب کے چلتی ہو اور اگر بخوبی تامل کیا جاے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہو۔ حالت بیداری مین تسخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہین ہوتی یہانتک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت پیدا ہو بلکہ موجب تسخین حالت بیداری مین حرکت روح کی جو طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے ہوتی ہو۔ پھر جسوقت ہضم تمام ہو جاتا ہو قوت روحانی بڑھتی ہو بوجہ ازدیاد قوت کے بذریعہ غذا کے اور جو توجہ روح کی طرف اندر بدن کے واسطے تدبیر غذا کے تھی برطرف ہو جاتی ہو اور توجہ اور انصراف اسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدا روح یعنی قلب کے ہوتا ہو اسی جہت سے اسوقت نبض عظیم ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے مزاج مین بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہو اور شریان نبض کی بوجہ سے نفوذ کرنے رطوبات غذائی کے نرمی مین زیادہ ہو جاتی ہو اور سرعت اور تواتر مین کثرت نہین ہوتی اسلئے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت تدریج کی نہین کرتا ہو تاکہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور نہ اس قدر حاجت برآری ہوتی ہو کہ جو سبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہو بذریعہ تغذیہ کے پیدا ہو اور نبض کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی نرہے اور یہ استیفاء محتاج الیہ عظم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہو اسوجہ سے نبض عظیم ہوتی ہو پھر جسوقت سونے والا دیر تک سوتا ہو نبض ضعیف ہو جاتی ہو کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہو اور قوت جسکی شان سے یہ ہو کہ حالت بیداری مین بانواع استفراغ مستفرغ ہوتی رہتی ہو وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہون یا اور کسی وجہ سے محسوس ہون یا غیر محسوس وہی قوت نیچے انھین فضول کے رک جاتی ہو لیکن جسوقت نوم ظوے معدے مین واقع ہو اور کوئی چیز ایسی نہ پاے جسکو ہضم کرے تو قوت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہو پس صغر اور بطوء اور تفاوت پیدا ہوتا ہو اور بڑھتا جاتا ہو۔ بیداری کے واسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھی اسکا حکم مختلف ہین جس وقت سوتا ہوا آدمی از خود بیدار ہو اور اُس کی نیند پوری ہو جاے اُس وقت نبض مائل بطرف عظم اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہو اور اپنی حالت اصلی اور طبعی تک پہونچ جاتی ہو اور جو شخص دفعۃً کسی ناگہانی سبب سے بیدار ہوا اسکی نبض مین یہ حالت پیدا ہوتی ہو کہ سست ہو جاتی ہو اور رُک رُک جاتی ہو جیسے یہ بیدار ہوا اسلیے کہ قوت سبب ناگہانی سے منضم ہو جاتی ہو اور پھر اسکی نبض عظیم سریع متواتر ہو جاتی ہو اور ارتعاش مین مختلف ہوتی ہو اسواسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ حرکت قصری کے ہو کہ التہاب حرارت بھی پیدا کرتی ہو اور چونکہ قوت دفعۃً بطرف اُس چیز کے جو بالطبع عارض ہوئی ہو متحرک ہوتی ہو حرکات مختلف پیدا ہوتے ہین پس نبض مرتعش ہو جاتی ہو مگر دیر تک یہ کیفیت باقی نہین رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہو اسلیے کہ سبب اسکا اگرچہ مثل قوی کے ہو لیکن ٹھہرنا اسکا کم ہو اور شعور اسکے بطلان کا بہت جلد ہو **فصل تیرھوین احکام نبض ریاضت کے بیان مین** ابتداے ریاضت اور جب تک ریاضت معتدل ہے نبض عظیم اور قوی ہوتی ہو وجہ یہ ہو کہ حار غریزی مین زیادتی ہوتی ہو اور قوت حار غریزی کی بڑھتی ہو- ایضاً ابتداے ریاضت اور اعتدال ریاضت مین نبض سریع اور متواتر ہوتی ہو اسلیے کہ حاجت ترویح کی بسبب حرکت کے زیادہ ہو جاتی ہو پھر اگر ریاضت کی مداومت ہو جاے اور زمانہ دراز تک رہے خواہ ریاضت ہولانی کرنے کرنے یکبارگی اس مین بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت تھین باطل ہو جائینگے پس نبض اسوقت ضعیف اور صغیر ہو جاتی ہو اسلیے کہ حار غریزی کا انحلال پیدا ہوتا ہو مگر سرعت اور تواتر دو سبب سے لازم ہوتا ہو- شدت حاجت- اور قصور قوت- اس بات سے کہ نبض عظیم کرنے مین کافی ہو پھر ہمیشہ سرعت کم ہوتی جائے گی اور تواتر بڑھتا جائیگا- پھر اخیر مین اگر ریاضت بدستور رہے اور ناتوانی بڑھ جاے نبض نملی ہو جاتی ہو بہت ضعف اور شدت تواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت مین افراط ہو نوبت ہلاکت پہونچتی ہو اور جتنے آثار انحلال کے ہین سب پیدا ہو جاتے ہین پس نبض نملی ہو جاتی ہو بعد اسکے نملیت مائل بہ تفاوت ہو کر بطوء مع ضعف اور صغر کے پیدا ہوتا ہو **فصل چودھوین احکام نبض نہانے والون کے بیان مین** اہتمام یا گرم پانی سے ہوتا ہو یا سرد پانی سے- گرم پانی سے نہانا پہلے تو قوت اور حاجت کو زیادہ کرتا ہو پھر جسوقت بافراط تحلیل کرتا ہو نبض مین ضعف پیدا ہوتا ہو **جالینوس** کہتا ہو کہ اُسوقت مین نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہو جاتی ہو مین کہتا ہون کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے اہتمام سے ضرور صادر ہوتا ہو مگر آب گرم جس وقت باطن بدن مین تسخین بوجہ حرارت عرضی کے پیدا کرتا ہو اکثر بعد تھوڑی دیر کے پانی بمقتضاے طبیعت اسکی یعنی تبرید غالب ہوتی ہو- اور اکثر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی باقی رہتی ہو پس اگر غلبہ کیفیت عارضی کا ہو نبض سریع اور متواتر ہو جاتی ہو- اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آئے نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہو- اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تحلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاے اُس وقت بھی نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہو- سرد پانی سے نہانے مین اگر برودت پانی کی اندر بدن کے پہونچ جاے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہو اور تفاوت اور بطوء بھی پیدا ہوتا ہو اور اگر اندر بدن کے برودت نہ پہونچے بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہو کر اندر کے عظیم ہو جائے گی اور سرعت اور تواتر کم ہو جاتا ہو جو پانی حمامات مین یعنی زمین کے چشمون وغیرہ مین ہوتے ہین ان مین سے جنکے مزاج مین خشکی غالب ہو انسے اہتمام کرنے سے نبض مین صلابت زیادہ ہوتی ہو اور عظم مین کمی ہو جاتی ہو- اور جو پانی حمامات کے گرم ہین نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہین مگر یہ کہ تحلیل قوت زیادہ کرین پس اسوقت وہی اعراض نبض مین پیدا ہون گے جنکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے یعنی ضعیف نبض کے اجناس نملی دودی وغیرہ پیدا ہونگے **فصل پندرھوین زنان حاملہ کی نبض کے بیان مین** حاجت ترویح کی زنان حاملہ مین بسبب مشارکت ولد کے زیادہ ہوتی ہو گویا کہ ایسی عورتین دوہری حاجت رکھتی ہین اور ایک مرتبہ سانس لینا انکا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہو اور قوت ایسی عورتون کی زیادہ تو یقیناً نہین ہوتی اور بہت کم بھی نہین ہوتی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر سقدر کم ہوتی ہو جتنا بوجھ اُٹھانے کا تکان روز بروز ہوتا ہی۔ پھر چونکہ یہ تکان تھوڑا تھوڑا روز بڑھتا ہی اسی جہت سے ان کی قوت پر احکام قوت متوسطہ کے کیے جاتے ہین اور حاجت کی شدت اوپر بیان ہو چکی باین نظر اُن کی نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہی ۔

فصل سولھوین نبض اوجاع کے بیان مین

درد سے نبض مین تغیر یا بجہت شدت کے ہوتا ہی یا اسلیے کہ درد عضو رئیس مین ہو یا اسوجہ سے کہ درد مدت دراز سے پیدا ہوا ہو ابتدا مین درد قوت کا ہیجان کرکے اسکو واسطے مقابلہ اور دفع کرنے مادہ اور تیزی حرارت کے حرکت دیتا ہی اس واسطے نبض عظیم سریع ہوجاتی ہی اور تفاوت کی نبض مین شدت ہوتی ہی کیونکہ برآمد حاجت عظم اور سرعت سے ہوجاتی ہی۔ پھر جس وقت درد کی ایذادہی مین قوت ہوجاتی ہی جیسا ہم فصل بائیسوین جملہ دوسرا تعلیم دوسری فن دوسرے مین بیان کرچکے ہین کہ بوجہ زیادہ ایذادہی درد کے نبض کی کیفیت دگرگون ہوجاتی ہی اور کم ہوتی جاتی ہی تا اینکہ نبض کا عظم و سرعت مفقود ہوجاتا ہی اور ان دونون کے قائم مقام ہیے تو شدت تواتر ہوتا ہی بعد اسکے صغر بجہت شدت درد مین نبض دودی اور نملی ہوجاتی ہی جب اس سے زیادہ شدت ہو نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہی اسکے بعد مریض ہلاک ہوجاتا ہی

فصل سترھوین نبض اورام کے بیان مین

ورم کے بعض اقسام ایسے ہین کہ تپ پیدا کرتے ہین یا بجہت بڑے ہونے ورم کے خواہ بوجہ شرافت عضو متورم کے۔ بہرحال ایسے اورام نبض مین تغیر پیدا کرتے ہین بدن کے کسی مقام پر کیون نہ واقع ہون بلکہ انکا تغیر تمام مین پیدا ہوتا ہی مگر ان کا تغیر نبض مین فرق ہوتا ہی جو تپ سے مخصوص ہی اور ذکر تفصیلی انکا باب حمیات کتاب چوتھی مین ہوگا۔ بعض اورام جیسے تپ پیدا نہین ہوتی ہی انسے جو تغیر نبض مین پیدا ہوتا ہی وہ تغیر خاص اسی عضو کی نظر سے ہوتا ہی جس مین ورم بالذات پیدا ہو۔ اور بیشتر بالعرض مین تغیر اس ورم سے بجہت تغیر تمام بدن کے پیدا ہوتا ہی یعنی چونکہ اس ورم سے درد پیدا ہوتا ہی اور تمام بدن کیفیت درد سے متالم ہوتا ہی نبض مین بھی ایک طرح کا تغیر حادث ہوتا ہے۔
ورم کا تغیر نبض مین یا بنظر قسم ورم کے ہوتا ہی یا بجہت وقت اور زمانہ ورم کے یا بوجہ کمی و بیشی مقدار ورم کے یا بسبب عضو متورم کے یا بجہت اس عرض اور کیفیت کے جو تابع ورم کے ہی اور اسکو لازم ہو قسم ورم کی وجہ سے تغیر اس طرح پر ہی مثلاً اگر ورم گرم ہو وہ قسم ورم کی نبض کو منشاری اور مرتعد اور مرتعش کرتی ہی اور سرعت اور تواتر نبض کا بھی پیدا ہوتا ہی اگر کوئی چیز رطوبت پیدا کرنے والی نبض کو نرم کرکے مقابلہ اس عدم کا نہ کرے ورنہ منشاریت باطل ہوجاتی ہی اور اسکے قائم مقام موجیت پیدا ہوتی ہی ارتعاد و سرعت اور ارتعاش اور تواتر ورم گرم کو ہمیشہ لازم ہوتا ہی۔ اور جیسے بعض اسباب نبض کے منشاریت کو اس ورم مین منع کرتے ہین اسی طرح بعض اسباب ایسے بھی ہین جو منشاریت کو زیادہ اور بخوبی ظاہر کرتے ہین۔ ورم نرم نبض کو موجی کردیتا ہی اگر یہ ورم بہت سرد ہو نبض کو بھی اور متفاوت اور صلب کرکے اسکی منشاریت کو زیادہ کرتا ہی۔ خراج یعنی پھوڑے کا مادہ جس وقت کچا ہوجاے اور ریم پڑے نبض کو منشاریت سے بطرف موجیت کے پھیر دیتا ہی اس جہت سے کہ ترطیب اور تلیین اجتماع رطوبت کو مانع ہوتی ہی۔ اور اختلاف نبض کا بوجہ ثقل مادہ کے زیادہ ہوجاتا ہی مگر سرعت و تواتر مین اکثر تخفیف ہوتی ہی اس واسطے کہ حرارت عارضی مین بوجہ نضج مادہ کے سکون پیدا ہوتا ہی۔ نبض کا بدل جانا بحسب اوقات ورم کے اس طرح پر ہی کہ جب تک کہ ورم گرم زمانہ تزید پر باقی ہی منشاریت اور ارتعاش اور سرعت رہتی ہی اور بڑھتی جاتی ہی اور صلابت مین بھی زیادہ ہوتی ہی بجہت تمدد ورم کے جو زیادہ ہوتا ہی اور ارتعاد مین زیادتی بوجہ درد کے ہوتی ہی۔ اور جس وقت زمانہ منتہا کا قریب پہونچتا ہی جمیع اعراض مین زیادتی ہوتی ہی سوائے اس عرض کے جو تابع قوت ہی پس نبض مین ضعف پیدا ہوکر سرعت اور تواتر زیادہ ہوتا ہی۔ پھر اگر اعراض دیر تک ٹھہرین سرعت باطل

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوجاتی ہے اور نبض نملی ہوتی ہے پھر جب زمانہ انحطاط کا پہونچتا ہے اور ورم مین تحلل پیدا ہو یا شگافتہ ہوجاے نبض قوی ہوجاتی ہے اس لیے کہ
جو ثقل اور گرانی قوت پر تھی برطرف ہوجاتی ہے۔ اور ارتعاد مین بوجہ کمی درد اور تمدد کے تخفیف ہوجاتی ہے۔ نبض کا تغیر بجہت مقدار ورم
کے یہ ہے کہ بزرگی ورم کی عظمت احوال اور اعراض کو مستلزم ہے۔ اور چھوٹا ہونا ورم کا اس بات کو مقتضی ہے کہ احوال مین کمی اور کوتاہی
ہو۔ تغیر نبض کا بجہت عضو متورم کے اس طرح پر ہے کہ اعضاے عصبانی کا ورم نبض کی صلابت اور منشاریت زیادہ کرتا ہے۔ اور
رگون کا ورم عظم مین زیادتی اور اختلاف مین شدت پیدا کرتا ہے خصوصًا اگر ورم شریان مین ہو جیسے طحال اور ریہ مین اور یہ عظم نبض کا
اسی وقت تک ثابت رہتا ہے جب تک قوت ثابت ہے۔ اور جو اعضا رطب اور نرم ہین انکا ورم نبض مین موجیت پیدا کرتا ہے جیسے دماغ
اور تغیر نبض کا بواسطہ اعراض ورم کے اس طرح پر ہے کہ ورم ریہ کا نبض مین کیفیت خناقی پیدا کرتا ہے۔ اور ورم جگر کا کیفیت ذبول کی نبض مین پیدا
کرتا ہے۔ اور ورم گردہ کا نبض مین تنگی اور بستگی پیدا کرتا ہے۔ ورم عضو قوی الحس کا مثل معدے اور حجاب کے نبض مین کیفیت تشنج اور
غشی کی پیدا کرتا ہے **فصل اٹھارھوین احکام نبض کے از قبیل عوارض نفسانی کے بیان مین** فعل غضب چونکہ قوت کو
برانگیختہ کرتا ہے اور دفعۃً قوت مین بسط پیدا ہوتا ہے اسلیے نبض کو عظیم اور شاہق زیادہ اور سریع اور متواتر کرتا ہے۔ اختلاف نبض کا حالت
غضب مین ضرور نہین ہے اسلیے کہ انفعال یکسان ہے لیکن اگر غصہ کے ساتھ خوف بھی پیدا ہو اُس وقت کبھی غلبہ غضب کو ہوتا ہے اور کبھی
خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزاع اس امر مین واقع ہو کہ اثر غضب کا جھکے اور پر غضبناک
ہوا ہے ہو نکلنا چاہیے یا ٹھہر جانا چاہیے اس وقت اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہے۔ لذت کا یہ حال ہے کہ چونکہ اُس مین حرکت قوت کی
خارج کی طرف بہ نرمی ہوتی ہے بمقدار غضب کے لذت موجب سرعت نبض کی نہین ہوتی اور نہ اتنا تواتر پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط نبض کے
عظیم ہونے سے کفایت اور حاجت برآری ہوجاتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ اور یہی حال سرور اور خوشی کا ہے کہ اُس مین
اکثر نبض عظیم اور لین ہوتی ہے اور بطو اور تفاوت کی طرف مائل۔ غم کا یہ حال ہے کہ اس مین حرارت اندر بدن کے بیٹھ جاتی ہے
اور مختنق ہوتی ہے اور قوت یکبارگی گرفتہ ہوکر ضعیف ہوجاتی ہے اس لیے نبض صغیر ضعیف متفاوت بطی ہوجاتی ہے۔ فزع
اور ترس کا یہ حال ہے کہ اگر یکایک طاری ہو نبض کو سریع مرتعد مختلف غیر منتظم کرتا ہے اور اگر دیرپا اور رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو جو تغیر کہ غم
سے پیدا ہوا ہے فزع سے بھی وہی تغیر پیدا ہوتا ہے **فصل انیسوین تغیر ہیآت نبض کا بوجہ ان چیزون کے جو مخالف
طبیعت کے ہین** جن چیزون سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک قسم سوء مزاج کی نبض کا حال اوپر بیان ہوچکا ہے اس کے
دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہے اور جو چیزین مخالف طبیعت قوت مین تنگی پیدا کرتی ہین ان کی جہت سے نبض مین اختلاف
عارض ہوتا ہے اور اگر قوت مین تنگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معدوم ہوجاتا ہے۔ تنگی پیدا کرنے والی چیز وہ کثرت مادہ ہے کہ اُس سے
ورم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو اور جو چیزین مخالف طبیعت تحلیل قوت کرین اُن سے نبض ضعیف ہوجاتی ہے اُس کی مثال جیسے
درد شدید یا آلام نفسانی جو تحلیل قوی کرین **جملہ دوسرا۔ تعلیم تیسری۔ فن دوسرا** بیان مین بول و براز کے جس مین
تیرہ فصلین ہین **فصل پہلی عام طور پر بول کا بیان** بذریعہ بول کے استدلال کرنا احوال بول سے مناسب
نہین ہے جب تک رعایت چند شروط کی نہ کرلین **اول** ضرور ہے کہ بول اول صبح کا کہ انسان نے اسی پر صبح کی ہو یعنی جو سو کر
بوقت صبح اٹھا ہو اسکا پہلا بول معتبر ہے **دوسرے** دیر تک باوجود خطرہ کے بول رات کو روکا نہو **تیسرے** صاحب بول نے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کھانا اُسی وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو **چوتھے** استعمال ایسے ماکول اور مشروب کا نہ کیا ہو جس سے قارورہ رنگین ہوتا ہو جیسے زعفران
اور املتاس کہ یہ دونون بول کو طرف زردی اور سرخی کے مائل کرتے ہین خواہ ہری ترکاریان کہ اُن سے بول مین سبزی پیدا ہوتی ہو یا مُری
یعنی کانجی کہ وہ بول مین سیاہی پیدا کرتی ہو۔ یا شراب مسکر جو بول کو اپنے رنگ کی طرف تغیر دیتی ہو **پانچوین** یہ ہو کہ اُسکے بدن پر کوئی رنگین
چیز نہ لگی ہو جیسے مہندی کہ اس کے خضاب کرنے والے کا بول کبھی رنگین اور سُرخ ہو جاتا ہو **چھٹے** استعمال ایسی چیز کا نہ کیا ہو جو ادرار صفرا و بلغم
کا کرے **ساتوین** ایسے حرکات اور اعمال نہ کر چکا ہو اور نہ ایسے احوال خارجی مین جو مجرائے طبیعت سے باہر ہین مبتلا ہو تو بول کا رنگ کسی طرح متغیر
کر دیتے ہین جیسے فاقہ یا بیداری یا تعب یا گرسنگی اور غضب یہ سب چیزین بول کو زردی اور سرخی کی طرف پھیرتی ہین اور جماع کہ یہ بھی بول کو
مائل بسپاہی شدید کرتا ہو۔ اور قے اور استفراغ کہ یہ دونون بھی اصلی رنگ اور قوام بول کو متغیر کر دیتے ہین۔ **آٹھوین** دیر تک رکھا رہنا
بول کا بھی اس مین تغیر پیدا کرتا ہو اسی واسطے کہا ہو کہ چھ گھنٹہ رکھکر بول کو نہ دیکھین اسواسطے کہ دلائل اُسکے ضعیف ہو جاتے ہین اور رنگ
اُس کا متغیر ہو جاتا ہو اور ثفل اُسکا گھلجاتا ہو۔ یا متغیر یا کثیف ہو جاتا ہو۔ علاوہ بران میرے نزدیک بعد ایک گھنٹہ کے بھی ملاحظہ بول کا نہ کرنا چاہیے
اور مناسب ہو کہ کل بول ایک قارورہ وسیع مین ہین اور اس مین سے کچھ گرا دین اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے معتبر نہین ہوتا
بلکہ تھوڑی دیر قارورے مین رکھکر ایسی جگہ کہ دھوپ اور ہوا نہ لگے دیکھتے ہین اسواسطے کہ دھوپ سے جوش قوام بول مین پیدا ہوتا ہو۔ اور
ہوا سے سردی سے انجماد رقت بول مین ہو جاتا ہو۔ یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہو تاکہ رسوب مین بخوبی تمیز ہو اور استدلال تمام ہو۔ ہر ایک
بول کا حال ایسا نہین ہو کہ فوراً بعد بول کرنے کے اس مین رسوب پیدا ہو جاے سوا اُس بول کے جس مین نضج بخوبی ہو گیا ہو۔ جس
شیشی کو ایک مرتبہ پیشاب بھر کر دھویا نہو اُس مین دوبارہ پیشاب رکھنا نہ چاہیے۔ لڑکون کے بول مین دلائل اور علامات کم ہوتے
ہین خصوصاً چھوٹے لڑکے اسلیے کہ طبیعت اُن کی نرم ہوتی ہو اور مادہ رنگ پیدا کرنے والا ان کے بدن مین ساکن اور ڈوبا ہوا رطوبات مین
ہوتا ہو اور انکی طبیعت مین ضعف بھرے ہوتا ہو اور بوجہ کثرت استعمال نرم کے دلائل نضج کے باطل ہو جاتے ہین۔ ظرف جس مین بول رکھکر
طبیب دیکھے جسم شفاف سے بنا ہو اور اُسکا جوہر پاکیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بلور۔ یہ بھی **جاننا ضروری** ہو کہ شیشی قارورہ کی جتنی دیکھنے والے
کے نزدیک ہوتی ہو غلظ بول کا بڑھتا جاتا ہو اور جتنی دور ہوتی ہو بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہو۔ اور اسی قاعدہ سے سب
قسم کے میل اور آمیزش مین فرق کیا جاتا ہو جس وقت امتحانا کوئی قارورہ مین کچھ ملا کر لائے۔ قارورہ جب شیشے مین بھرین تو اُسکی حفاظت
سردی اور دھوپ اور ہوا سے ضرور ہو اور روشنی مین دیکھنا چاہیے مگر شعاع آفتاب کی اُس پر نہ پڑے بلکہ جو مکان کہ شعاع آفتاب سے
روشن ہو اُس مین دیکھنا چاہیے۔ بعد پورے ہونے ان شروط کے حکم اعراض بول پر جو دریافت ہوتے ہین کرنا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہو کہ دلالت
اصلی بول کی حال جگر پر اور مجراء بول کے آنے کی ہو اور احوال عروق پر ہوتی ہو اور بتوسط اس دلالت کے اور امراض پر دلالت ہوتی
ہو۔ نہایت صحیح دلائل جن پر بول دلالت کرے وہی ہین جو بہ نسبت جگر کے ہون خصوصاً محدب جگر پر جن دلائل کا اعتبار بول مین کیا
جاتا ہو سات جنسون مین منحصر ہین ۱ جنس لون ۲ جنس قوام ۳ جنس صفائی اور کدورت ۴ جنس رسوب یعنی تہ نشین چیزین ۵ جنس
مقدار قلت وکثرت ۶ جنس رائحہ ۷ جنس زبد یعنی کف بعض آدمی ان اجناس مین جنس لمس اور جنس طعم کو بھی داخل کرتے ہین۔ اور
ہم نے بہ ذات خود ان دونون کو ساقط کر ڈالا کہ اس طریقہ استدلال مین کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہو۔ جنس لون سے
ہماری مراد وہ چیز ہو جس کو حس بصر دریافت کرے الوان سے یعنی سواد اور بیاض اور جو رنگ درمیان ان دونون کے ہو۔ اور جنس

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوام سے ہماری مراد یہ ہے کہ بول کسقدر غلیظ یا رقیق ہے۔ اور جنس کدورت اور صفا سے یہ غرض ہے کہ نفوذ بصر کا باسانی ہوتا ہے یا بدشواری وجہ فرق درمیان اس جنس اور جنس قوام کے یہ ہے کہ قوام کبھی غلیظ ہوتا ہے اور بول صاف ہوتا ہے جیسے سپیدی انڈے کی یا سریشم ماہی جو پگھلایا ہوا ہو اور جیسے روغن زیتون۔ اور کبھی بول کے قوام میں باوجود رقت کے کدورت ہوتی ہے جیسے کدورت آلودہ پانی کہ انڈے کی سپیدی سے اُس میں رقت زیادہ ہوتی ہے۔ اور سبب کدورت بول کا آمیزش اجزاے غریب کی ہے جن کا رنگ مخالف رنگ بول کے ہو سیاہی مائل اجزا ہوں یا کسی اور رنگ کے مگر غیر محسوس ہوں اور بوجہ چھوٹے ہونے کے ان کی تمیز نہو سکے مگر شفاف نظر آنا قارورے کا منع کرے۔ اور ان اجزا اور رسوب میں یہ فرق ہے کہ رسوب کی تمیز حس کبھی کر لیتی ہے۔ اور لون میں اور ان اجزا میں یہ فرق ہے کہ لون جوہر رطوبت میں پھیلا ہوا اور اس سے بہت ملا ہوا ہوتا ہے

فصل دوسری الوان بول کے دلائل

لون بول کے کئی طبقہ ہیں **پہلا طبقہ** زردی کا تبنی سے شروع ہوتا ہے اور تبنی خشک گھانس کے رنگ کو کہتے ہیں اُسکے بعد اترجی اُسکے بعد اشقر یعنی زردی مائل بسرخی اسکے بعد نارنجی اسکے بعد ناری جسکا رنگ شبیہ رنگ زعفران کے ہو اور گہرا زردی ہے اسکے بعد وہ زعفرانی جس کا رنگ شبیہ ریشۂ زعفرانی کے ہو اور اسکو ناصع یعنی درخشندہ کہتے ہیں۔ اور بعد اترجی کے جتنے رنگ مذکور ہوے سب حرارت پر دلالت کرتے ہیں اور درجے حرارت کے بحسب درجہ الوان کے مختلف ہوتے ہیں۔ کبھی باعث ان الوان کا حرکات شدید یا وجع شدید یا بھوک ہوتی ہے یا انقطاع مادہ مشروب کا یعنی جس چیز کا استعمال پینے میں کیا جاے اُسکا مادہ براہ بول خارج ہوتا ہے **دوسرا طبقہ** بعد ان طبقات مذکورۂ بالا کے طبقات حمرت کے ہیں ان میں سے پہلے اصہب ہے یعنی اشقر مائل بسرخی بعد اسکے گلابی ہے۔ اسکے بعد احمر قانی یعنی بہت سرخ بعد اسکے احمر اقتم یعنی سرخ جس میں تھوڑی سیاہی ہو اور یہ سب اقسام غلبۂ خون پر دلالت کرتے ہیں۔ اور جو رنگ مائل بزعفرانی ہو مزاج میں صاحب بول کے غلبہ مرۂ صفرا کا ہوگا۔ اور جو بول مائل باقتم ہو غلبۂ خون پر دلالت کرے گا۔ بول ناری کو دلالت حرارت پر زیادہ ہے بہ نسبت احمر اقتم کے اسلیے ناری جو شبیہ رنگ زعفران کے ہے اس میں صفراویت غایت ہوتی ہے اور صفرے میں بہ نسبت خون کے گرمی زیادہ ہے بول کا رنگ امراض حادہ محرقہ میں مائل بزعفرانی اور ناری ہوتا ہے۔ پھر اگر زعفرانیت کے ساتھ رقت بھی ہو حالت نضج پر دلالت ہوگی۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ابتداے نضج ہے اور قوام میں ظہور بخوبی نہیں ہوا۔ اور جس وقت زردی کی شدت حد ناریت اور اُسکی انتہا تک پہونچے جاننا چاہیے کہ حرارت نے زیادتی رنگ کو پورا کر دیا ہے۔ اور یہ درجہ ابتداے حمرت خالص کا ہے۔ پھر اگر صفائی بول میں زیادہ ہو حرارت معرض نقصان میں ہوگی۔ کبھی امراض حادہ میں محض بول خون ہوتا ہے بدون اسکے کہ کسی رگ کا منھ کھلجائے اُس بول کو دلالت امتلاے خون پر بافراط ہوتی ہے۔ اگر ایسا بول تھوڑا تھوڑا اور بدبو ہو محل خطر ہے اس سے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ خون مخانق کی طرف گرا ہے۔ خون کے رنگ کا بول سب سے بُرا دہ ہے جو قوام میں رقیق ہو اور رنگ در سیاہیت خون میں ہو اور بدبو کی حالت پر باقی رہے اگر اس رنگ کا بول بکثرت ہو تیز دلیل خوبی کی ہے حمیات حادہ اور حمیات مختلط میں اسلیے کہ اکثر ایسا بول دلیل بحران اور احتراق مادہ کی ہے لیکن اگر ابتدا میں دفعۃً قبل از وقت بحران کے رقیق ہو جاے اسوقت دلیل نکس مرض پر ہوتی ہے اور اسی طرح اگر بعد بحران کے رفتہ رفتہ رقیق نہو اور بدستور غلیظ باقی رہے وہ بھی اچھا نہیں ہے۔ یرقان میں جس قدر بول زیادہ سرخ ہو تا اینکہ مائل بسواد ہو جائے اور کپڑا اُس میں ڈبونے سے خوب رنگین ہو جاے کہ وہ رنگ خود بخود چھوٹ نجاے اور جس قدر یرقان میں بول کی کثرت ہو اُتنا ہی بہتر اور سلامتی مریض اسی میں ہے اسلیے کہ یرقان میں اگر بول سفید ہو یا سرخ ہو مگر سرخی میں کمی ہو اور مرض اپنے حال پر باقی ہو استسقا کا خوف

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ہے۔ اور وجع البقر بھی انھیں امراض میں سے ہے جن میں رنگ بول کا زیادہ اور نہایت یا حدت ہوتا ہے **تیسرا طبقہ** سبزی کا ہے جیسے وہ بول کہ مائل بہ فستقی یعنی پستئی ہو بعد اسکے زنگاری اور آسمانی اور نیلا بعد اسکے کراثی یعنی گندنیکا رنگ۔ پستئی رنگ بول کا دلالت برودت پر کرتا ہے اسی طرح جس رنگ میں سبزی ہو سوائے زنگاری اور کراثی کے کہ یہ دونوں احتراق شدید پر دلالت کرتے ہیں مگر کراثی بہ نسبت زنگاری کے اسلم ہے۔ اور زنگاری بعد تعب اور مشقت کے دلالت تشنج پر کرتا ہے۔ لڑکون میں سبز بول تشنج پر دلالت کرتا ہے۔ اور آسمانی رنگ برودت شدید پر دلالت کرتا ہے اکثر اوقات میں اور اس سے بیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہے بعض اطبا یہ کہتے ہیں کہ آسمانی رنگ کا بول زہر پینے پر دلالت کرتا ہے۔ اگر سوب اس بول کے ساتھ ہو امید حیات کی ہو سکتی ہے ورنہ خوف ہلاکت صاحب بول کا قوی ہے زنگاری رنگ کا بول ہلاکت پر زیادہ دلالت کرتا ہے **چوتھا طبقہ** سیاہ رنگ کا ہے ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہے جسکی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی ہے جیسے یرقان میں اور اس رنگ کو دلالت صفرے کی کثافت اور احتراق پر بلکہ اس خلط سوداوی پر ہوتی ہے جو خلط صفراوی سے پیدا ہوا اور یرقان پر بھی اسکو دلالت ہوتی ہے۔ ایک بول سیاہ وہ ہے جس کی سیاہی اقتم سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے دموی پر ہوتی ہے۔ اور ایک سیاہی بول کی سبزی اور نیلگون سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے خالص پر ہوتی ہے ہر گونہ بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت کرتا ہے یا شدت برودت پر یا فناے حرارت غریزی اور اسکے پس پا ہونے پر یا بحران پر جو واسطے دفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہو احتراق سے جو بول سیاہ ہو اُسپر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اس بدن میں احتراق شدید موجود ہو اور اس سے پیشتر زرد اور سُرخ بول ہو چکا ہو اور ثفل اس بول میں پراگندہ ہو اور ہر جگہ پر برابر کم ہو اور مجتمع اور یکجا بھی نہو اور سیاہی میں کثرت نہو بلکہ مائل بزعفرانی اور زردی اور اقتم کے ہو۔ اگر مائل بزردی ہو اکثر یرقان پر دلالت کرے گا۔ اور جو بول سیاہ بوجہ برودت کے ہو اس پر استدلال اس طرح پر کرتے ہیں کہ پہلے اس بول سے سبز یا تیرہ بول ہو چکا ہو اور ثفل تھوڑا اور یکجا جیسے سوکھا ہوا ہو اور خلط سودا اس بول میں خالص ہوتی ہے کبھی ان دونوں مزاج کے بول میں اس طرح پر فرق کیا جاتا ہے کہ اگر بول سیاہ میں رائحہ قوی بشدت ہو حرارت پر دلالت کرے گا اور اگر کسی طرح کی رائحہ نہو خواہ کم ہو برودت پر دلیل ہوگا اسلیے کہ طبیعت کا زور جب بہت گھٹ جاتا ہے اور تصرف کامل نہیں کرسکتی بول میں مطلق رائحہ نہیں ہوتی۔ سقوط قوت غریزی سے سیاہی بول پر اس طرح استدلال کرسکتے ہیں کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہے اور تحلیل قوے کی گھٹتی جاتی ہے۔ دفع طبیعت اور بحران کے ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح پر ہے جیسے آخرمیں حماے ربع خواہ ہر وقت تحلیل پانے امراض طحال اور وجع پشت، ورم خواہ حمیات سوداوی بخاری ہون یا سبلی یا انحلال آفات جو رحم میں احتباس حیض سے عارض ہو خواہ احتباس سے اُس چیز کے جسکے جاری ہونے کی عادت مقعد سے ہو خصوصاً ایسے اوقات میں اگر طبیعت یا صناعت طب اور ادرار پر اعانت کرے اُسوقت دفع بحرانی خوبی ہوتا ہے اسی طرح دفع بحرانی بول سیاہ سے اُن عورتون کو ہوتا ہے جنکا حیض بند ہو گیا ہو اور طبیعت فضلہ خون کو قبول نہ کرتی ہو۔ اور شناخت قبول نہ کرنے کی یہ ہے کہ بول سیاہ سے بیشتر بول مائی بلا نضج خارج ہو۔ اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورۂ بالا میں لکھا گیا خفت مرض میں پیدا ہوتی ہے اور یہ بول مقدار میں کثیر اور وافر ہوتا ہے اور اگر یہ باتیں نہون ضرور بول سیاہ علامت ردی ہے خصوصاً امراض حادہ میں علی الخصوص اگر مقدار میں کم ہو پس اس کی قلت سے معلوم ہوتا ہے کہ رطوبت کو احتراق نے فنا کردیا ہے جس قدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہے اُتنا ہی بُرا ہوتا ہے اور جتنا رقیق ہوتی ہی رداءت کم ہوتی ہے۔ کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سُرخ ہو اور طبیعت مطلق اس میں تصرف نہ کرے بول سیاہ یا احمر قانی ہوتا ہے کہ شراب بعینہ براہ بول خارج ہوجاتی ہے اور اس میں کچھ خطرہ نہیں ہے۔ اکثر بول سیاہ دلیل بحران صالح کی امراض

HAKEEM SHOUKAT ALI

حادہ مین بھی ہوتا ہی جیسے بول سیاہ کسی مریض کا رقیق ہو اور اس مین تعلق مختلف اطراف مین پایا جاوے پس یہ بول اکثر درد سر اور سہر اور صمم اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہی خصوصاً اگر تھوڑا تھوڑا نکلے اور زمانہ طویل مین واقع ہو اور بو اسکی تیز ہو اور حمیات مین ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت مین اس بول کو درد سر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی - اور اگر باوجود تپ کے سہر اور صمم اور اختلاط عقل اور درد سر موجود ہو رعاف آیندہ پر دلیل ہی - یہ بھی ممکن ہی کہ بول سیاہ سنگ گردہ کا سبب ہو حکیم روفس لکھتا ہی کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بہتر ہی اور نیز اُن امراض مین جن کا ہیجان اور سوزش اخلاط غلیظہ سے ہو اور بول سیاہ امراض حادہ مین مہلک ہی - مین کہتا ہون کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بھی ردی ہی اگر احتراق شدید ہمراہ ان امراض کے پایا جاے اُس وقت اور سب علامات مین تامل کرنا چاہیئے - بول سیاہ مناسب اور لائق سن مشائخ کے نہین ہی بنابراُن قواعد کے جو اوپر معلوم ہو چکے اور اُسکا واقع ہونا بدون سبب عظیم کے مشائخ مین اور اسی طرح عورتون مین ممکن نہین ہی - بول سیاہ بعد تعب اور مشقت کے تشنج یابس پر دلیل ہوتا ہی - بالجملہ بول سیاہ ابتداے حمیات مین قاتل ہی اور انتہاے حمیات مین بھی اگر اُسکے ہمراہ خفت مرض مین ظاہر نہ ہو مہلک ہی اور بحران جیدپر دلیل نہین ہی **پانچوان طبقہ** بول سفید کا - بول سفید سے دو معنے سمجھے جاتے ہین - ایک یہ ہی کہ خفیف اور شفاف ہو اسلیے کہ عوام الناس شفاف کا بھی ابیض نام رکھتے ہین جیسے صاف شیشہ یا صاف بلور کو بھی سفید کہتے ہین - دوسرے حقیقت مین سفید جس کا رنگ مفرق بصر ہو جیسے دودھ اور کاغذ اور یہ ابیض شفاف نہین ہوتا ہی کہ اس مین بصر نفوذ کرے اس لیے کہ شفاف حقیقت مین جمیع اقسام الوان کے معدوم ہونے کو کہتے ہین - اگر بول سفید بمعنی شفاف ہو برودت زائد پر دلیل ہوگا اور اس بات پر کہ نضج اخلاط سے یاس ہے - اور اگر بول شفاف غلیظ ہو بلغم پر دلالت کرے گا - بول ابیض حقیقی بے غلظ کے نہین ہوتا اس کے بعض اقسام کی سفیدی مثل مخاط کی ہوتی ہی اور کثرت بلغم خام پر دلالت کرتی ہی - اور بعض اقسام کی سفیدی مثل دسم کے ہوتی ہی یعنی مشابہ اُس چکنائی کے جو بدن انسان مین ہی اور یہ رنگ چربی کے گھلنے پر دلالت کرتا ہی - اور بعض اقسام کی سفیدی مثل چربی کے ہوتی ہی اور یہ بول بلغم پر دلالت کرتا ہی یا گھلنے پر کسی عضو کے جو واقع ہو چکا ہی یا قریب واقع ہونے والا ہی - اور بعض قسم کی سفیدی فقاعی یعنی برنگ بوزہ یا دردہ ہو مگر رقت قوام بھی یہ بول قروح ریناک اور آفات مجاری بول پر دلالت کرتا ہی اور اگر مدہ نہ ہو تو ایسی سفیدی بجہت غلبۂ مادۂ کثیرہ کے جو خام ہو پیدا ہوتی ہی اور بیشتر اس کے ساتھ سنگ مثانہ کا مرض بھی ہوتا ہی بعض قسم کی سفیدی بول مشابہ منی کے ہوتی ہی اور بیشتر بحران اورام بلغمیہ اور ترہل احشا اور ان امراض کا جو بلغمی زجاجی سے پیدا ہوتے ہین ایسے بول سے ہوتا ہی - لیکن جس وقت بول مشابہ منی کے بر سبیل بحران اور بوجہ اورام بلغمیہ کے نہ ہو بلکہ ابتداءً پیدا ہو منذر بہ سکتہ یا فالج ہوتا ہی - اگر بول سفید جمیع اوقات مین تپ کے برآمد ہو عجب نہین کہ وہ تپ بطرف ربع کے منتقل ہو جاے - بول رصاصی رنگ کا جس مین رسوب نہ ہو بہت بُرا ہی - اور تبنی صاف امراض حادہ مین مہلک ہی - اور سفیدی پیشاب کی امراض حادہ مین کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ خلط صفراوی کا سیلان عضو متورم یا اسہال کی طرف ہوا ہی - اور اکثر یہ سیلان بطرف سر کے ہوتا ہی اسی طرح جس وقت بول حمیات مین رقیق نکلتا ہو اور دفعۃً سفید ہو جاے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہی جو عنقریب ہونے والا ہی جس وقت پیشاب حالت صحت مین سفید ہوتا ہو عدم نضج پر دلیل ہوگا - اور چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیہ روغن زیتون کے ہو حمیات حادہ مین موت کی خبر دیتا ہے یا دق کی

یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ کبھی بول سفید ہوتا ہی اور مزاج گرم صفراوی ہوتا ہی۔ یا بول سُرخ ہوتا ہی اور مزاج بارد بلغمی ہوتا ہی اسواسطے کہ صفرا جس وقت مجری بول سے نکلجاتا ہی اور بول سے مختلط نہین ہوتا ہی بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہی پس ضرور بول سفید کی کیفیت مین تامل کرنا چاہیے پس اگر اس کی رطوبت چمکتی ہو اور ثقل بہت اور گاڑھا ہو اور قوام بول کا مائل بطرف غلاظت کے ہو جاننا چاہیئے کہ بیاض برودت اور بلغم سے پیدا ہوئی ہی۔ اور اگر رنگ چمکتا ہوا ہو اور نہ ثقل مین کثرت اور مشابہ صیقل کی ہوئی چیز کے ہو مجتمع الاجزا اور نہ سفیدی مائل بہ تیرگی ہو جاننا چاہیے کہ یہ سفیدی بجہت پوشیدہ ہونے خلط صفراوی کے کسی دوسرے مقام پر ہی یعنے صفرا بول سے الگ ہوکر کسی مقام مین بدن کے پوشیدہ ہو رہا ہی۔ اگر بول مرض حاد مین سفید ہو اور اس مقام پر دلائل سلامت کے موجود ہون جن کے ذریعہ سے خوف سرسام وغیرہ کا نہو سکے جاننا چاہیئے کہ مادہ حادہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہی اور امعا مین ایسے وقت پیچ عارض ہوگا یعنے خراش پیدا ہوگی۔ امراض باردہ مین سُرخ بول ہونے کا سبب منحصر چند امور مین ہی۔ یا بجہت شدت درد کے جس سے تحلیل صفرے کی ہوتی ہے جیسے قولنج بارد مین عارض ہوتا ہی۔ یا کوئی سدہ بلغمی جو اس مجری مین پڑجاتا ہی درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہی پس انصباب صفرے کا طرف امعا کے طبعی اور عادی نہین ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اُسکے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے جیساکہ قولنج بارد مین یہ بھی اتفاق ہوتا ہی۔ یا بجہت جگر کے اور اسکی قوت کم ہونے سے کہ تمیز درمیان مائیت اور خون کے کرے بول سُرخ ہوتا ہی جیسے استسقاے بارد مین اور اُن امراض مین جو اکثر ضعف جگر سے پیدا ہون گریہ بول مشابہ غسالۂ گوشت تازہ کے ہوتا ہی۔ یا بسبب اُس احتقان کے جو سدہ سے پیدا ہوتا ہی پس بلغم کے رنگ کو اندر رگون کے بوجہ عفونت لاحقہ کے بدل دیتا ہی۔ شناخت اسکی یہ ہی کہ اس بول کی مائیت اور ثقل بموجب اوصاف مذکورۂ بالا کے ہوتی ہی بعد اسکے رنگ اُسکا ضعیف ہوتا ہی اور چمکتا نہین ہی۔ اور صفراوی بول کا رنگ اکثر چمکتا ہوا ہوتا ہی۔ اور اکثر ایسی صورت مین پہلے بول سفید ہوتا ہی بعد اُسکے سیاہ اور بدبو ہوجاتا ہی جیسے یرقان مین۔ کھانا کھانے کے بعد بول سفید ہوتا ہی اور ایسا ہی رہتا ہی یہان تک کہ ہضم شروع ہو پس رنگ آنا شروع ہوجاتا ہی۔ اور اسی وجہ سے جن کو بیماری سہر یعنے بیداری کی ہوتی ہی اُن کا بول سفید ہوتا ہی اور اس رنگ کی اعانت تحلیل ہوجانا حار غریزی کا کرتا ہی لیکن اُس مین چمک نہین ہوتی بلکہ مائل بہ کدورت ہوتا ہی بجہت نضج نہونے کے۔ اور سُرخ رنگ کا بول افضل ہی امراض حادہ مین بول مائی سے۔ اور ابیض بنظر اپنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہی۔ اور سُرخ برنگ خون مین تیزی فی بہ نسبت احمر صفراوی کے زیادہ ہی۔ اور احمر صفراوی بھی اس قدر خوفناک نہین ہی اگر صفرا ساکن ہو اور مخوف ہی اگر صفرا متحرک ہو۔ بول احمر امراض گردہ مین ردی ہی اس لیئے کہ وہ اکثر دلالت ورم گرم پر کرتا ہی۔ اور سر کے اوجاع مین اختلاط عقل سے خبر دیتا ہی۔ جس وقت امراض حادہ مین بول سُرخ برآمد ہونا شروع ہو اور اسی طرح باقی رہے اور اُس مین رسوب نہ ہو خوف ہلاک کرنے کا ہوگا۔ اور ورم گردہ پر دلالت کرے گا۔ اور اگر باوجود سُرخی کے کدورت ہو اور اسی طرح باقی رہے ورم جگر۔ اور ضعف حار غریزی پر دلالت کرے گا۔ بول کے الوان مین چند الوان مرکب مین ازان جملہ بول غسالی ہی مشابہ غسالۂ گوشت کے جو تازہ ہو اور مشابہ اُس خون کے جس مین پانی ملایا جائے۔ اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ہی - اور کبھی بوجہ کثرت خون کے مگر اکثر ضعف جگر ہی سے ہوتا ہی - جو سوء مزاج جگر پر کیون نہ غالب ہو - اور اس ضعف جگر پر ضعف قوت اور انحلال اسی قوت کا دلالت کرتا ہی پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہوگا اور خون مین زیادتی اُس مقدار سے بڑھ جائے گی جتنی مقدار تک قوت ممیزہ تمیز کامل مائیت سے کر سکے - اور منجملہ الوان مرکب کے زیتی ہی اور یہ وہ دردی ہی جس مین دہنیت یعنے چکنائی کی آمیزش ہو - اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہی - اور کسی قدر شفاف چمکتا ہی اور جس مین چکنائی کی چمک ہوتی ہی - اور قوام اسکا شفاف مائل بغلاظت ہوتا ہی - اور اکثر احوال مین یہ بول شر پر دلیل ہوتا ہی اور بہتری اور نضج اور صلاح حال پر دلالت نہین کرتا ہی - اور کبھی بندرت استفراغ مواد دموی پر جن مین دسومت ہو بر سبیل بحران دلالت کرتا ہی - یہ بات اُس وقت ہوتی ہی کہ جب اس بول کے بعد راحت پیدا ہو - اور مہلک اس قسم مین وہ بول ہی جس مین ہمراہ دسومت کے بوے بد ہو خصوصًا جب تھوڑا تھوڑا ہو - اور جب اس بول مین کوئی چیز مشابہ غسالۂ گوشت تازہ کے متی ہو نہایت ردی ہی - اور یہ بول اکثر استسقا اور سل اور قولنج ردی مین ہوتا ہے - اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زیتی ہوتا ہی درانحالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اُس وقت یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہی - اور بیشتر بول زیتی ہفتے دن مرض کے دلالت کرتا ہی کہ مریض ساتوین دن موت پائے گا بشرطیکہ وہ مرض امراض حادہ سے ہو - بالجملہ بول زیتی کی تین قسمین ہین - یا تمام مقدار اسکی چکنی ہو - یا نیچے کے اجزا چکنے ہون - یا اوپر کی سطح چکنی ہو - ایضًا - یا زیتی بول رنگ مین مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل مین خصوصًا ابتدائے سل مین - یا فقط قوام مین زیتی ہو یا دونون مین جیسے امراض گردہ مین یا کمال شدت اور آخر درجۂ سل مین ہو - اور منجملہ الوان مرکب کے ارغوانی ہی کہ وہ ردی اور قتال ہی اس سبب سے کہ دلالت کرتا ہی کہ احتراق دونون مرہ کا ہوا یعنے مرہ سودا اور مرہ صفرا کا - کبھی سُرخ رنگ ایسا ہوتا ہی کہ اس مین سیاہی کی آمیزش ہوتی ہی اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر اور اُن حمیات پر جو اخلاط غلیظ سے پیدا ہون ہوتی ہی - پھر اگر سیاہی مین صفائی آتی جائے اس طرح پر کہ سیاہی بول کی اوپر چڑھتی جائے اور نیچے سے صاف ہوتا جائے ذات الجنب پر دلالت کرے گا

فصل تیسری قوام بول اور اسکی صفائی اور کدورت کے بیان مین

قوام بول کا غلیظ ہونا ہی یا رقیق یا معتدل - بہت رقیق عدم نضج پر ہر حال مین دلالت کرتا ہی مرض کے اوقات اربعہ مین سے کوئی وقت کیون نہو - اور اسی طرح بول رقیق عروق کے سدون پر خواہ ضعف گردہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہی - اگر ضعف قوت جاذبہ مین ہی تو سوا مقدار رقیق کے غلیظ کا جذب نہین ہوتا - اور اگر دافعہ مین ضعف ہی فقط رقیق کو جو سطیع دفع پر ہی خارج کرے گی - ایضًا بول رقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہی - اور نیز ایسے مزاج پر جس مین برودت شدید مع یبوست ہو امراض حادہ مین بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہی - اور عدم نضج اکثر جمیع قوی کے ضعف پر دلیل ہوتا ہی کہ آب مشروب مین کسی طرح کا تصرف طبیعت نہین کرتی ہی بلکہ جیسا پانی پیا جاتا ہی ویسا ہی مجاری بول سے پھسل کر نکل آتا ہی - ایسا بول رقیق لڑکون مین نہایت ردی ہی بہ نسبت جوانون کے اسلئے کہ لڑکون کا بول طبعی بہ نسبت جوانون کے غلیظ تر ہوتا ہی کہ ان کے مزاج مین رطوبت غالب ہوتی ہی اور اُن کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بدن رطوبت کو زیادہ جذب کرتے ہیں اسواسطے کہ نمو ان میں زیادہ ہو پس زیادہ مادہ کی ان کو حاجت ہو۔ جس وقت انکا بول حمیات حادہ میں بہت رقیق ہو جاوے لڑکے اپنے حال طبعی سے زیادہ بعید ہوں گے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکوں میں بات پر دلالت کرتا ہو مگر یہ کہ اسکے ہمراہ علامات صالحہ اور ثبات قوت ہو اس وقت بول رقیق لڑکوں میں ایک خراج جو منتہی ہونے والا ہو اُسپر دلیل ہوگا خصوصًا نیچے ناحیۂ جگر کے۔ اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اسکی کیفیت ان میں نہ بدلے ایک ورم پر دلالت کرے گا اس مقام پر جہاں ان کو درد محسوس ہوا کرتا ہو۔ اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ استمرار رقت بول کے ایک درد گردہ یا تہیگاہ میں احساس کیا کرتے ہیں۔ پس معلوم ہوگا کہ وہ مقام تہیگاہ اور گردوں کا مستعد واسطے ورم کے ہو پھر اگر درد اور ثقل مقام خاص میں نہو بلکہ تمام بدن میں ہو شہر اور جدری اور ایسے اورام پر جو تمام بدن کو شامل ہوں دلالت کرے گا۔ رقت بول کی بروقت بحران کے بدون عرق ہیج اور آہستگی کے دفعۃً نکس مرض کی خبر دیتی ہو۔ بول کا ابتدا میں غلیظ ہونا اکثر حالات میں عدم نضج پر دلالت کرتا ہو اور کمتر حالات میں نضج پر اُن اخلاط کے دلیل ہوتا ہو جن کا قوام غلیظ ہو۔ اور منتہی میں حمیات خلطی کے خواہ بروقت شگافتہ ہونے اورام خلطی کے ایسا بول ہوتا ہو۔ اکثر دلالت اس بول کی امراض حادہ میں برائی پر ہوتی ہو مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا شر پر زیادہ تر دلالت کرتا ہو اس لیئے کہ بول غلیظ پھر کسی قدر ہضم پر دلالت کرتا ہو اور وہ ہضم ایسا ہو کہ بول کے قوام کو کسی قدر درست کرتا ہو پس باین نظر کہ اس بول کو ہضم پر اور قوت دافعہ کے دفع میں مستقل ہونے پر دلالت ہو اُمید صلاح ہو سکتی ہو۔ اور باین نظر کہ غلظ قوام فساد مادہ اور کثرت اور مانع ہونا اس کا نضج سے جس کے ذریعہ سے تمیز مائیت بول میں ہوتی ہو اور رسوب پیدا ہوتا ہو شر پر دلالت کرتا ہو۔ اور ان دونوں باتوں پر یعنے صلاح اور شر پر استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہو کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا بوجہ ہضم کے ہے۔ اور اگر ضعف زیادہ ہو جائے۔ غلاظت بول کی بجہت فساد اور کثرت مادہ کی ہوگی۔ اسلم بول غلیظ حمیات میں وہی ہو جو بکثرت یکبارگی دفع ہو۔ اور اگر تھوڑا تھوڑا دفع ہو دلیل کثرت اخلاط اور ضعف پر ہوتا ہو۔ نافع بول غلیظ کی وہ قسم ہو جس کے بعد بول معتدل ہمراہ راحت مریض کے خارج ہو۔ اگر بول رقیق امراض حادہ میں غلیظ ہو جاوے اور مریض کا سکے بعد راحت حاصل نہو ذوبان اخلاط یا اعضا کے پگھلنے پر دلالت کرے گا۔ صحیح آدمی کی جس وقت یہ کیفیت ہو کہ بول غلیظ ہمیشہ جاری رہے اور کسی قسم کا درد اطراف سر میں خواہ انکسار یعنے ٹوٹنا ہڈی وغیرہ کا محسوس ہو اس کو تپ کی خبر دیتا ہو اور بیشتر یہ بات صحیح آدمی میں زیادہ دفع ہونے فضول سے بطریق بحران کے یا بجہت شگافتہ ہونے قروح کے اطراف مجاری بول کے پیدا ہوتی ہو۔ رقت اور غلظ دونوں جو بحد افراط ہوں اس واسطے عدم نضج پر دلالت کرتے ہیں کہ نضج کو اعتدال قوام مانع ہوتا ہو۔ غلیظ کا نضج یہ ہو کہ مائل بجانب رقت ہو جائے۔ اور رقیق کا نضج یہ ہو کہ پختہ ہو کر اندک غلیظ ہو جاوے۔ بول غلیظ جیسا ہم اوپر لکھ چکے کبھی صاف اور شفاف ہوتا ہو اور کبھی غلیظ میں کدورت ہوتی ہو فرق درمیان غلیظ شفاف اور رقیق کے یہ کہ غلیظ شفاف جس وقت ہلایا جاوے حرکت دینے سے تاکہ اس میں لہریں پیدا ہوں اسکے اجزا جن میں لہریں پیدا ہوئی ہیں چھوٹے نہوں بلکہ اس میں بڑی بڑی لہریں پیدا ہوں گی اور حرکت اسکی بطی ہوگی اور جب بول غلیظ شفاف میں کف بہت پھولا ہوگا اور دیر میں بیٹھے گا اس بول کو وہ بلغم پیدا کرتا ہے جس میں ہضم جید

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوا ہو۔ یا صفرائے تنی اگر اسکا رنگ مائل بزردی ہو۔ اور اگر بول مین کوئی رنگ نہو تحلیل پانے بلغم زجاجی پر دلالت کرے گا۔
اور یہ بات اکثر مصروع کے بول مین پیدا ہوتی ہے۔ جو بول رقیق کہ اس مین رنگ بکثرت ہو جاننا چاہیئے کہ اس کا رنگ بوجہ نضج کے
نہین ہوا اس لیے کہ اگر نضج اس مین پیدا ہوتا قوام مین بھی کسی قدر ظاہر ہوتا یعنے فعل نضج کا پہلے قوام کو درست کرتا لیکن یہ رنگ
مثلاً بھت ملنے مرہ صفرا کے بول مین ہوا ہے اسواسطے کہ اول فعل انضاج کا یہی ہے کہ قوام درست ہو بعد اس کے رنگ بدلے
اسی وجہ سے اگر بول رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض مین خارج ہوا کرے شر اور فساد پر دلالت کرے گا اور فتور قوت ہاضمہ پر جس وقت
بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اسکے اجزا مین سرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیئے کہ صاحب بول کو کسی طرح کا تعب
جس سے التہاب حرارت ہوتا ہو عارض ہوا ہے۔ اور اگر بول رقیق مین کچھ اشیا مثل سبوس کے نظر آئین اور مثانہ مین
کوئی مرض نہ ہو یہ کیفیت بھت احتراق بلغم کے ہوگی۔ بول غلیظ امراض حادہ مین بہرحال کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے
اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہے۔ اور ذوبانی بول وہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دین منجمد اور غلیظ ہو جائے خلاصہ یہ ہے
کہ بول کی کدورت بوجہ اجزائے ارضی کے جس مین ریح بھی شامل ہو کر اجزائے مائی سے مختلط ہو پیدا ہوتی ہے جس وقت یہ
تینون چیزین مجتمع ہون کدورت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان تینون مین سے ایک دوسرے سے جدا ہو جائے صفائی
حاصل ہوتی ہے۔ بعد اسکے یہ بھی ضرور ہے کہ بول کی تین حالتون مین نظر کی جائے پہلی یہ حالت ہے کہ بروقت خروج کے
بول رقیق ہو اور بعد اس کے غلیظ ہو جائے ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ طبیعت کوشش کر رہی ہے
اور انضاج مین مصروف ہے لیکن مادہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہین کی کسی قدر قبول اثر ہوا ہے اور کبھی ایسا بول ذوبان
اعضا پر دلالت کرتا ہے جب اس کی علامات موجود ہون۔ دوسری حالت یہ ہے کہ بول بروقت خروج کے غلیظ ہو اور بعد
اس کے صاف ہو جائے اور شے غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور تہ نشین ہونے کے متمیز ہو جائے یہ بول دلالت کرتا ہے کہ
طبیعت نے مادہ کو مقہور کر دیا ہے اور خوب نضج دیا ہے۔ اور جس قدر اس کی صفائی بڑھتی جائے اور رسوب زیادہ ہون اور
جلد پیدا ہون نضج پر زیادہ تر دلیل ہوگا۔ تیسری حالت متوسط ہے درمیان اول اور دوم کے یعنے بروقت خروج کے
قوام اس کا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت مین قوت بحال خود ثابت ہو گمان ہوگا کہ نضج
تام کو پہونچ جائے گا۔ اور اگر قوت بحال خود ثابت نہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نضج سے پہلے مریض ہلاک ہو جائیگا
اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسط پر زمانہ دراز تک رہے اور کسی طرح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعف قوت
وغیرہ پیدا نہو منذر بصداع ہوگا اس لیے کہ یہ بول ثوران مادہ اور ریاح بخاری پر دلالت کرتا ہے۔ جو بول پہلے رقیق ہو کر
غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول مین بیان ہوا اور یہی کیفیت اس کی مستمر رہے بہتر ہے بہ نسبت اس بول کے جو غلیظ قوام ہو
اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اس کی غلاظت مین کمی و بیشی نہ ہو۔ اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے بوجہ سقوط
قوت کے نہ بوجہ دفع طبیعت کے۔ جو بول مائی خارج ہوتا ہو اور مائیت پر باقی رہے البتہ عدم نضج پر دلیل ہے۔ بہت عمدہ بول
غلیظ وہ ہے جس کا نکلنا باسانی ہو اور اسکے اجزا نکلنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائین یہی بول فالج کو دور کرتا ہے اور نیز امراض بلغمی کو
جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہو اور بعد اسکے اس مین رقت بتدریج شروع ہو اور کثرت سے برآمد ہوا کرے یہ علامت

HAKEEM SHOUKAT ALI

محمدیکہ اور بیشتر بول غلیظ کدر کثیر کا بعد بول غلیظ قلیل کے خارج ہوتا دلیل عمومیت کی ہوتا ہے۔ اور یہ بات اس وقت ہوئی ہو کہ جس وقت بول غلیظ کدر جو تھوڑا تھوڑا آتا تھا دفعۃً بکثرت برآمد ہوا اور بسہولت دفع ہو جو مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھا وہ منضج اور شگافتہ ہو جائے اُس بول سے اکثر مرض دفع ہو جاتا ہے وہ مرض خواہ حمیات حادہ مین سے ہو یا او رامراض امتلائی یا محض امتلا ہو کا بھی اس سے مرض نہین پیدا ہوا ہو مگر یہ قسم بول کی نادر الوقوع ہے۔ جو بول لون طبعی پر ہو یعنی اترجی جس وقت اس مین غلظت افراط ہو جائے گاہ بیگاہ بخوبی پریشان کرنے مواد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلالت کی صحت باسانی دفع ہونا بول کا کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا بول تلف مریض پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ اسکو دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ بدشواری خارج ہو اور مقدار مین کم ہو بول غلیظ کی قسم جید جس سے بحران امراض طوال اور حمیات مختلط کا ہوتا ہے اس مین استوا ے اجزا کی توقع نہین ہے اسلیے کہ طبیعت دفع مین عمل کرتی ہے اور بعجلت مستوی اور غیر مستوی دونون کو دفع کردیتی ہے۔ بول مشور یعنی جس کے اجزا بوجہ کثرت جوش کے پراگندہ ہون بالجملہ کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور باانیمہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ طبیعت بطرف نضج دینے اخلاط کے مشغول ہے۔ وہ بول غلیظ جس کا تفل رنگین ہو حصاۃ گردہ پر دلالت کرتا ہے۔ جس بول غلیظ سے دلالت انفجار اورام پر ہو اُسپر استدلال بذریعہ اس چیز کے ہوتا ہے جو اس مین ملکر برآمد ہو اور اس چیز سے ہوتا ہے جو اس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہو مثلاً ہوئی چیز سے استدلال جیسے مدہ کہ اُسپر بوے بد دلالت کرتی ہے یا چھیچھڑے جو بول مین مثل سفید یا سرخ چترون کے یا مثل بھوسے وغیرہ کے دفع ہوتے ہین کہ جنسے استدلال ورم کے ٹوٹنے پر بعد بول کے ہو سکتا ہے۔ اور بول سے پہلے جس علامت سے استدلال ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً قبل از بول علامت ورم یا قرحہ مثانہ یا گردہ کی خواہ جگر یا اطراف صدر کے قرحہ کی موجود ہو یہ دلیل ہوگی ورم کے شگافتہ ہونے پر پھر اگر اس بول سے پہلے بول غسالی شبیہ غسالۂ گوشت تازہ کے برآمد ہوا ہو مرض محدب کبد مین ہوگا۔ یا براز غسالی پہلے ہوا ہو ورم یا قرحہ مقعر کبد مین ہوگا۔ اور اگر بول سے پہلے ضیق نفس اور سرفہ خشک و روجع نافض اعضاے سینہ مین پیدا ہو ورم ذات الجنب شگافتہ ہوکر ازراہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہوا ہے۔ اور اگر اس بول مین مدہ نضیج یافتہ برآمد ہو بہتر ہوگا۔ اکثر صحیح آدمی آرام طلب جس نے ریاضت ترک کی ہو ایسا بول جو مشابہ مدہ اور صدید کے ہو دفع کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ پورا کرلیتا ہے اور جو ترہل اور سستی اسکے بدن مین بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہے بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہے۔ ایضاً جس وقت جگر خواہ وہ اعضا جو متصل جگر کے ہین اُن مین سدے پڑجائین بیشتر بول غلیظ تابع کھلجانے اُن سددن کے ہوتا ہے اور مادہ ان سددن کا براہ بول دفع ہوتا ہے۔ اور یہ غلاظت مثل غلظت ریم کے نہین ہوتی۔ اور جو غلاظت بول کی بوجہ شگافتہ ہونے ورم کے ہوتی ہے وہ مثل ریم کے ہوتی ہے۔ اگر بول غلیظ مائل بہ سیاہی ہو اور اسکے ساتھ درد بھی بائین طرف ہو مرض طحال مین ہے علے ہذاالقیاس اگر درد ناف کے اوپر یا بالاے شکم ہو مرض معدے مین ہے۔ اور اکثر یہ بات امراض سدۂ جگر اور مجاری بول سے پیدا ہوتی ہے۔ بول ملمد اکثر سقوط قوت پر دلالت کرتا ہے اور جس وقت قوت ساقط ہو برودت غالب ہو جاتی ہے اس وقت بول مثل اوٹے کے نکلتا ہے بول ملمد جسکا رنگ شبیہ شراب سدی اور غراب کے ہو یا چنے کے پانی کا سا رنگ ہو زنان حاملہ کا ہوتا ہے۔ یا ان لوگون کا جن کے احشا مین اورام گرم مزمن ہون۔ وہ بول جو مشابہ بول خچر کے ہو یا مشابہ بول دواب کے ہو اور اُسکی صورت یہ ہو کہ گویا پھوٹا ہوا متخلخل ہے بجہت شدت جوش کھانے کے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے۔ اور اکثر اسکی دلالت خام ہوتی ہے کہ اس مین کسی قدر حرارت نے اثر کرکے ریح غلیظ کو برانگیختہ کردیا ہے۔ اسی طرح کبھی یہ بول اوپر صداع کے جو آیندہ آنے والا ہے یا صداع موجود پر

HAKEEM SHOUKAT ALI

دلالت کرتا ہی۔ اور کبھی ایسا بول اگر ہمیشہ رہے لیٹر عس پر دلالت کرتا ہی۔ جو بول کہ اسکا رنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آنا ایسے بول کا دلیل ہو کہ مرض اسی عضو مین ہی۔ بعض اطبا نے کہا ہی کہ اگر نیچے بول کے ایک شے مشابہ برادۂ خان کے ہو مرض مین طول ہوگا اور اگر تمام مرض مین بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہی۔ خام اور مدہ جو بول مین نکلتا ہی اس مین تفرقہ از روے بدبو کے کیا جاتا ہی کہ وہ مدہ مین ہوتی ہی۔ جو بول مختلف الاجزا ہو جس قدر اجزا بڑے اُس مین زیادہ ہون دلالت کرے گا کہ فعل طبیعت کا پورا ہی اور طبیعت نضج پر قادر ہی اور مسامات خوب کھلے ہوے ہین۔ جس بول مین ڈورے سے نظر آئین اور بعض اُن کا بعض سے ملا ہو جاننا چاہیے کہ وہ بول بعد جماع کے خارج ہوا ہی

فصل چوتھی رائحۂ بول کے دلائل کے بیان مین

اطبا کہتے ہین کہ کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہین دیکھا گیا جس کی بو موافق رائحۂ بول صحیح آدمی کے ہو۔ ہم کہتے ہین اگر بول مین کسی قدر بو یقیناً نہو برودت مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہی۔ اور اکثر امراض حادہ مین موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہی۔ اور اگر بول مین بوے بد ہو اور اسکے ساتھ دلائل نضج کے موجود ہون سبب اس بول کا خارش در زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیے اور اس پر استدلال خاص علامتون سے جس کا بیان آیندہ کیا جائے گا کرنا چاہیے۔ اور اگر نضج نہو یہ بھی سبب ہو سکتا ہی کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود ہون اور یہ بھی جائز ہی کہ بجہت عفونت کے پیدا ہوا ہو۔ اگر ایسا بول حمیات حادہ مین ہو اور سبب آفت اعضاے بول نہو دلیل رداوت پر ہی۔ اگر بول مین بوے ترش آئے دلالت کرے گا کہ عفونت اخلاط باردہ مین ہی مثل بلغم اور سودا کے اور ان پر حرارت غریبہ مستعلی اور غالب ہوئی ہی۔ لیکن اگر مرض حاد ہو بوے ترش بول کی موت پر دلیل ہی اس لیے کہ یہ بو اسوقت دلالت کرتی ہے حرارت غریزی کی موت پر اور استیلاے برودت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے۔ بوے بول جو مائل بحلاوت ہو غلبۂ خون پر دلالت کرتی ہی۔ اور جس بول مین بوے بد زیادہ ہو غلبۂ صفرا پر دلیل ہی اور بوے بد مائل بہ ترشی غلبۂ سودا پر۔ بول بدبو جس وقت صحیح آدمیون کو ہمیشہ آیا کرے ان حمیات پر دلالت کرے گا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہین۔ یا اس عفونت کے کم ہونے پر اور نکلجانے پر دلالت کرے گا جو اُن کے بدن مین محتبس ہو عفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہی کہ اس کے بعد خفت پیدا ہوگی جس وقت امراض حادہ مین بدبو بول برآمد ہوتے ہوتے زوال اس بوے بد کا اس سے ہو جائے اور یہ زوال بتدریج نہو بلکہ دفعۃً ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہو یہ بول علامت سقوط قوی کی ہوگا

فصل پانچوین ان دلائل کے بیان مین جو باعتبار زبد کے ماخوذ ہین

زبد کی پیدایش رطوبت اور اس ریح سے جو پانی کے اندر گھسی ہوئی ہی بذریعہ دفع کے مع خروج بول کے ہوتی ہی۔ جو ریح خارج بدن سے ہمراہ بول کے ہوا سکو جسم بول مین کسی قدر اعانت زبد پر ضرور ہوتی ہی خصوصاً جس وقت کہ ریح تمام بدن مین غالب ہو جیسے وہ لوگ جن کے معی مین تمدد بوجہ نفاخات کثیرہ کے ہوتا ہی۔ زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہی جیسے زبد سیاہ یا اشقر یرقان پر دلالت کرتا ہی۔ اور کبھی زبد کی دلالت بجہت چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہی۔ بڑا ہونا کف کا لزوجت پر دلالت کرتا ہی۔ اور کبھی دلالت بجہت قلت اور کثرت کے ہوتی ہی۔ کثرت زبد کی لزوجت اور ریح کثیر پر دلالت کرتی ہی۔ یا زبد کے بدیر بیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی ہی دیر مین بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہی۔ بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو بہت دیر تک باقی رہین امراض گردہ مین طول مرض پر دلیل ہوتے ہین اسلیے کہ ان کو دلالت ریاح اور لزوجت پر ہی۔ حاصل یہ ہی کہ خلط لزج امراض گردہ مین سُدی ہی کہ اخلاط

HAKEEM SHOUKAT ALI

ردی اور برودت پر دلالت کرتا ہے۔

فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان مین

پہلے ہم یہ بات کہتے ہین کہ استعمال اطبا لفظ رسوب اور ثقل کا عرف لغت کے مخالف ہے اس لیے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور ثقل کا خاص اس چیز پر نہین کرتے جو بیٹھ جائے اور تہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غلیظ ہو اور مائیت سے تمیز ہو جائے اگرچہ بیچ مین ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجائے اسکو رسوب اور ثقل کہتے ہین بعد اسکے ہم کہتے ہین کہ رسوب کے ذریعے سے استدلال کئی طور پر ہوتا ہے جوہر رسوب سے اور اسکی مقدار سے اور کیفیت سے اور وضع اجزا سے اور اسکے ٹھہرنے کی جگہ سے اور زمانہ اسکے عروج کا اور کیفیت اسکے آمیزش کی اجزاے بول مین - جوہر رسوب سے دلالت اس طرح پر ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نضج طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے جو سفید رنگ تہ نشین اجزا مین اتصال اور اجزا یکسان اور برابر رکھتا ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول اور املس یعنی چکنی اور برابر لطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہو - نسبت دلالت کرے رسوب کے نضج مادہ پر تمام بدن مین مثل نسبت اس مدہ کے ہے جو سفید اور چکنا متشابہۃ القوام ہو نضج ورم پر لیکن مدہ کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف - رسوب اور ثقل دلیل جید ہے اگرچہ رنگ ور استواے قوام ہو استواے قوام نزدیک قدماے اطبا کے نضج پر زیادہ دلالت کرتا ہے بہ نسبت بیاض کے اس لیے کہ مستوی القوام جو اس قدر سفید نہ ہو بلکہ احمر قانی ہو خوب تر ہے اس ابیض سے جس مین خشونت اور ناہمواری ہو - اکثر رسوب برنگ بول ہوتا ہے اور بہت عمدہ رسوب کا ابیض ہونا سب سے پہلے رسوب احمر ہوا اسکے بعد رسوب زرد اس کے بعد رسوب زرنیخی - اور بدرستی کی ابتدا عدسی سے ہوتی ہے - اور لوگ جو کہتے ہین اسکی طرف التفات نہ کرنا چاہیے کہ بیاض کبھی عدم نضج سے ہوتا ہوا ور استوار بدون نضج کے نہین ہوتا - اور بعض قسم کا بیاض بوجہ زیادتی آمیزش ریح کے رسوب مین ہوتا ہے - رسوب ردی جو قابل مذمت کے ہے اسکا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہے استوا اور یکجا ہونے سے - رسوب ردی کی شناخت بخوبی عنقریب بیان ہوتی ہے - رسوب جید کہ جس مین ہم اس وقت کلام کر رہے ہین کبھی مدہ رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدہ مین اور رسوب مین بدبو کا فرق ہے یعنی مدہ مین بو بد آتی ہے اور خام مین اور رسوب مین استوائی اجزا کا فرق ہے یعنی خام کے اجزا استوار اور یکجا ہوتے ہین - اور رسوب ان دونون کے مخالف لطافت اور خفت مین ہوتا ہے - اور یہ رسوب جس کا ذکر ہو رہا ہے خاص امراض مین اسکا پیدا ہونا مطلوب ہے - حالت صحت مین اسکی خواہش نہین ہے اس لیے کہ مریض اپنے اور غیرون مین احتباس مواد ردی کو بخوبی پہچانتا ہے اور اس مین شک نہین کرتا - اگر مواد مین نضج نہ ہو فساد پر دلالت کرے گا اور صحیح کو ہمیشہ یہ ضرور نہین ہے کہ جو خلط اس کے بدن سے خارج ہوتی ہے پہچانا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ رسوب اگر صحیح مین پیدا ہو اپنے فضول پر دلالت کرے جو غذاے غیر منہضم سے جدا ہوتے ہین - اس کے بعد ایک ایسی چیز زیادہ ہو کر تہ نشین بول مین ہوتی ہے کہ نضج یافتہ ہے یا غیر نضیج ہو - لاغر اندام کے بول مین بہ حالت صحت ثقل راسب کم ہوتا ہے خصوصاً وہ لوگ جن کو ریاضات کی مزاولت ہے - اور جو ارباب پیشہ ایسے ہین کہ ان کو اپنی صناعت مین تعب زیادہ ہوتا ہے - یہ رسوب بکثرت بول مین ایسے فربہ آدمیون کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہون - اسی طرح واجب نہین ہے کہ لاغر آدمیون کے بول مین بحالت مرض امید رسوب کی اس قدر کی جائے جتنے مریض فربہ اندام کے بول مین ہو سکتی ہے - اسلیے کہ لاغر اندام کے امراض اکثر رفع ہو جاتے ہین اور کسی قدر رسوب ان کے بول مین پیدا نہین ہوتا - اور اکثر اگر

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیدا بھی ہوتا ہو تہ نشین نہین ہوتا بلکہ تھوڑا سا رسوب آنگے بول مین یا سطح بالائے بول پر ہوتا ہو یا معلق بیچ مین رہتا ہو یہ بات کچھ ضرور نہین کہ
کہ اوصول خارج ہو ہر روز اور سلیتا رسوب پیدا ہو البتہ جس بول کا نضج بخوبی ہو چکا ہو اُس مین رسوب کا فوراً پیدا ہونا ضرور ہو بلکہ
واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہو کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کرین اور پھر ملاحظہ کرین - رسوب غیر طبعی کی کئی
قسمین ہین - خراطی - نخالی - کرسنی - و شیشی - شبیہ نرریج سُرخ - زرد گہرا - لحمی - دمی - ندی - نخالی شبیہ پارہ پارہ ہے خمیر جو پانی
مین ترکیے گئے ہون - دموی علقی - اس مین سے شعری - رملی - حصوی - اور اس مین سے رمادی - خراطی قشوری اس مین
سے صفائحی جس کے اجزا بڑے بڑے سفید اور سُرخ ہون یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہو کہ اعضاء قریبہ مجاری بول سے جُدا
ہوتی ہو - اور قشر ابیض دلالت کرتا ہو کہ مثانہ سے بہت قروح مثانہ یا جرب مثانہ کے یا بوجہ تاکل اور سڑجانے مثانہ کے برآمد
ہوتا ہو اور قشور احمر بھی دلالت کرتے ہین کہ گردہ سے آتے ہین - اور کبھی صفائحی مین ایسے ٹکڑے برآمد ہوتے ہین جن کا رنگ تیرہ گون
اور سیاہ ہوتا ہو اور مشابہ فلس ماہی کے یہ نہایت ردی ہو - چھلکے اصناف رسوب غیر طبعی کے آگے مذکور ہوتے ہین سب سے زیادہ
اس کی ردائت ہو اور صفائحی ت اعضاے اصلیہ کے چھلکے پر دلالت کرتی ہو پہلی دو قسمین یعنی خراطی یا ورنخالی اکثر مظہر نہین ہوتین کچھ
مثانہ کو پاک کرتی ہین بعض اطبائے حکایت کی ہو کہ ایک شخص نے ذراریح جو ایک حیوان زہرناک ہو کھایا اُسکے بول مین
سفید چھلکے برآمد ہوے مشابہ انڈے کے اُس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہو یہ چھلکے جس وقت پانی مین گھوڑے جاتے
تنے گھلجاتے تھے اور رنگ سُرخ پیدا کرتے تھے فقط بعد بہا اس بول کے وہ شخص اچھا ہو گیا اور زندہ رہا خراطی کی ایک قسم وہ ہو جو
عرض مین ان دونون قسمون سے کم ہو اور قوام مین غلیظ زیادہ ہو - اگر سُرخ رنگ ہو اس کا نام کرسنی یعنی رنگ اس کا مثل عطر
کے ہوگا اور اگر سُرخ نہو اُسکو نخالی کہتے ہین - کرسنی اگر سُرخ ہو کبھی اس مین اجزا جگر کے محرق ہو کر آتے ہین - اور کبھی خون سوختہ
جگر کا اس مین ہوتا ہو - اور کبھی گردہ سے ہوتا ہو لیکن گردہ سے جو آتا ہو اس مین اتصال بھی زیادہ ہوتا ہو اور جو ہون جگر سے آتا ہو
وہ مشابہ اس رسوب کے زیادہ ہوتا ہو جو لحمی ہو اور تفلیت اور پارہ پارہ ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہو اور اگر زردی
مائل زیادہ ہو گردہ سے ہوگا اسواسطے کہ جگر سے جو آتا ہو اس مین کسی قدر سیاہی سُرخی کے ساتھ ہوتی ہو - اور کبھی اس
رسوب کے ساتھ وہ بھی رسوب ہوتا ہو جس کے اجزا جگر سے آتے ہین - نخالی یعنی جس کی شکل مثل بھوسی کے ہوتی ہو کبھی جرب
مثانہ سے ہوتا ہو اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی پگھلنے سے - ان دونون مین فرق یہ ہو کہ اگر بیچ تقلیب مین خارش اور بول
مین بوے بد ہو تو وہ رسوب جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے پہلے بول مدی ہو چکا علی الخصوص
اگر تمام دلائل نضج کے موجود ہون اس وقت مثانہ کے اوپری رگون کا صحیح المزاج ہونا یقینی ہو اور ان مین کسی طرح کا تغیر
یا سوء مزاج واقع نہین ہو بلکہ مرض فقط مثانہ مین ہو لیکن اگر رسوب نخالی کے ساتھ التہاب اور ضعف قوت اور سلامت
اعضاے بول پائی جائے اور اس کا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان اعضا سے ہوگا - اور سویقی یعنے
و شیشی جس کی صورت مثل ستو کے ہو اکثر اسکا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہو اور وہ مائل بسُرخی ہوتا ہے اور
اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہو یا ان مین خراش کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو - اور کبھی جرب مثانہ سے بھی
پیدا ہوتا ہے - ناظر کتاب ہٰذا و شیشی کی ان دونون قسمون مین جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے

پیدا ہوتی ہیں تو طبیب فرق کر سکتا ہو اگر ان علامات کو یاد کرے جو ابھی خراجوں میں مذکور ہو چکی ہیں۔ اگر رسوب شیشیٹی مائل بسیاہی ہو پس وہ خون کے احتراق سے ہوتا ہو بعض وقت احتراق خون طحال سے۔ جمیع اقسام رسوب صفائحی کے جو بسبب امراض مثانہ اور گردہ مجاری اور بول کے پیدا ہوں امراض حادہ میں ردی اور مہلک ہوتے ہیں۔ صفائحی کے اقسام میں قسم لحمی کا حال اوپر بیان ہو چکا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ یہ اکثر رسوب گردہ سے ہوتا ہو اور کسی وقت گردہ سے متعین ہوتا۔ پھر گردہ سے اس وقت ہوتا ہو جب لحم کی کمیت ہیج ہو اور بول میں نضیج بھی ہو اور ذوبان اعضا سے بدن میں ضعف ہو اور اگر ہمراہ اس رسوب کے حمی بھی ہو اور بول میں نضیج نہ ہو پس یہ رسوب ذوبان اعضاے بدن سے ہوگا۔ بول نضیج یافتہ صحت آوردہ پر دلیل ہوتا ہو اس واسطے کہ امراض گردہ مانع نضیج بول کے متعین ہوتے اس لیے کہ نضیج کا مقام گردہ سے اوپر ہو۔ رسوب دہنی چربی اور سمین اور گوشت کے گھلنے پر دلالت کرتا ہو کامل تر دلالت اُس دہنی کو ہو جو مشابہ ماء اللہ بسبب تحلّل کے ہو زردی میں۔ اور کبھی استدلال موضع ذوبان سے بوجہ قلت اور کثرت اور آمیزش اور خالص ہونے کے کیا جاتا ہو اس لیے کہ اگر رسوب کی مقدار کثیر اور متمیز ہو جاننا چاہیے کہ جانب گردہ سے لحم گردہ کی ذوبان سے ہو۔ اور اگر مقدار کم ہو اور آمیزش زیادہ ہو مکان بعید سے پیدا ہوا ہے۔ اگر بول میں ایک ٹکڑا سفید مثل دانہ انار کے نظر آئے یہ ٹکڑا لحم گردہ سے ہوگا۔ رسوب مدی دلالت کرتا ہو شگافتہ ہوئے قرحہ پر خصوصاً وہ قرحہ جو اعضاے بول میں ہو بالتخصیص اگر اس بول میں ثقل محمود راسب ہوا ہو۔ مخاطی خلط غلیظ خام پر دلالت کرتا ہو یا کثرت جماع میں جو یا آلات بول سے مرتفع ہوتی ہو یا بحران عرق النسا اور وجع مفاصل کا ہو۔ بحران پر استدلال بلا دیرینہ خفت کے کیا جاتا ہو جو بعد بول کے پیدا ہو۔ کبھی یہ رسوب لطیف اور رقیق ہوتا ہو پس گمان کیا جاتا ہو کہ یہ رسوب محمود ہو اسی واسطے واجب ہو کہ امراض حادہ میں ہیات رسوب محمود کو دیکھکر فریفتہ نہ ہو اگر رسوب محمود وقت نضیج میں برآمد نہ ہوا ہو اور نہ دلیل نضیج کی موجود ہو۔ اور کبھی یہ رسوب رقیق اور لطیف دلالت شدت برودت مزاج گردہ پر کرتا ہو۔ فرق مدی اور خام میں یہ ہو کہ مدی میں بدبو ہوتی ہو اور پہلی دلیل دم کی موجود ہوتی ہو اور اسکے اجزا کا اجتماع اور افتراق آسان ہوتا ہو۔ اسی مدی سے ایک قسم وہ ہوتی ہو جس کو آمیزش تا شیمت سے زیادہ ہوتی ہو اور کسی قسم میں آمیزش کم ہوتی ہو اور اجزا متمیز زیادہ ہوتے ہیں۔ اور خام میں کدورت اور غلاظت ہوتی ہو اجزا اسکے آسانی سے یکجا اور متفرق متعین ہوتے۔ جس بول کا رسوب مخاطی اور بکثرت ہو اگر یہ بول بکثرت آمد تو قرس اور اوجاع مفاصل میں برآمد ہو بحران پر دلیل ہوگا۔ رسوب شعری یعنی بشکل بالوں کے بہت بستہ ہوئے رطوبت غلیظ لزجہ کے جو مستطیل ہو پیدا ہوتا ہو کہ حرارت لے اپنا اثر کر کے اسکو اس شکل پر کر دیا ہو۔ اکثر یہ رسوب سفید ہوتا ہو اور کبھی سرخ۔ اسکا انعقاد گردہ میں ہوتا ہو کتنے کبھی طول میں چند بالشت کا برآمد ہوتا ہو۔ رسوب مشابہ خمیر کے ٹکڑوں کے جو بھیگے ہوئے ہوں ضعف معدہ اور امعاء اور دونوں جگر کے ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہو بیشتر اس کا سبب کھانا وعدہ بادی کا ہوتا ہو۔ رسوب رملی ہمیشہ حصاۃ پر دلالت کرتا ہو بستہ ہو چکی ہو یا ہوتی ہو یا بستہ ہو کر گل رہی ہو لیکن سرخ رملی گردہ کی پتھری پر دلالت کرتا ہو۔ اور اگر سرخ نہ ہو مثانہ کی پتھری پر دلالت کرے گا۔ رسوب رمادی اکثر دلالت اس کی بلغم بادہ پر ہوتی ہو کہ اس مدہ کو بہت دیر تک ٹھہرنے کے تغیر ہوں اور اجزا کا پارہ ہونا عارض ہوا ہو۔ اور کبھی بہت احتراق کے جو مدہ کو عارض ہو یہ رسوب پیدا ہوتا ہو۔ رسوب علقی یعنی جو بشکل خون بستہ کے ہو اگر اسکے اجزا میں آمیزش زیادہ ہو ضعف جگر پر دلالت کریگا اور جو اس سے کم ہو مجاری بول کے اخلاط پر اور اسکے تفرق اتصال پر اور اگر اجزا اس رسوب کے متمیز ہوں اکثر مثانہ اور قضیب سے برآمد ہوگا۔ اور بہت تفصیل سے معلوم

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس رسوب کا حال امراض جزئیہ کی بحث الدم میں ذکر کرینگے اور جس وقت بول میں رسوب بشکل علقہ جم کے پیدا ہو اور مریض بعارضہ طحال مبتلا ہو
بعد اس رسوب کے مرض طحال رفع ہو جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض مثانہ میں بطرف بول کے خون کثیر نہیں نکلتا اسواسطے کہ مثانہ کی رگین
پتلی ہوئی اور اسکے جرم میں دھنسی ہوئی اور تنگ اور تھوڑی ہیں **کمیت رسوب** کے ذریعہ سے دلالت رسوب کی بہ نظر کثرت اور قلت کے اسطرح پر ہے کہ کثرت
رسوب بسبب خلط علی کی کثرت پر اور قلت رسوب بسبب خلط علی کی قلت پر دلالت کرتا ہے اور مقدار میں چھوٹا اور بڑا ہونا اسکی دلالت اس طرح کی ہے جیسا کہ خلط
علی میں بیان ہوا **کیفیت رسوب** کے لحاظ سے دلالت رسوب کی لیکن بجہت لون کے پس سیاہ رسوب دلیل ہوتی ہے ان اقسام پر جنکا پہلے ذکر کیا
اسلم رسوب باعتبار لون کے وہی ہے جو سپید ہو اور مائیت سپید نمو - سرخ رسوب دمویت پر دلالت کرتا ہے اور تخمہ پر - اور زرد شدت حرارت اور مرض کی -
خیانت پر - اور سفید رسوب اس میں سے محمودہ ہے جسکو ہم اوپر کہہ چکے ہیں - اور غیر محمود یعنی مذموم - مخاطی - مدی - غروی یعنی بشکل سریش - اور رطوبی
یعنی جو بشکل گٹ ہو بسبب نضج بول کے مخالف ہیں سبز رسوب بھی ویسا ہی ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ سیاہ ہو جاتا ہے پس حکم میں رسوب اسود کے داخل ہے -
اور بوئے رسوب سے طریقہ استدلال کا اوپر بیان ہو چکا **وضع رسوب** سے اسکے چکنے اور مدور ہونے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہے چکنا اور
برابر ہونا اجزائے رسوب محمود کا بہتر ہے اور برے رسوب کا بڑا ہے اور ریزہ ریزہ ہونا سیلاج اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے **مکان رسوب** سے استدلال
اس طرح پر ہے کہ اگر رسوب بول کے اوپر ہو اسکو غمام کہتے ہیں - اور اگر بیچ میں ٹھہرا ہو اسکو معلق کہتے ہیں اور اس میں نضج بہ نسبت غمام کے
زیادہ ہوتا ہے معلق رسوب وہی بہتر ہے جسکا ریشہ اور پردہ نیچے کی طرف مائل ہو - راسب وہ رسوب ہے جو تہ نشین ہو اور اس میں نضج کامل ہوتا ہے
یہ باتیں رسوب محمود کی ہیں - اور رسوب مذموم جتنا سبک ہو بہتر ہے جیسے رسوب اسود کہ جتنی سیاہی کم ہو اتنا ہی اچھا ہے یہ بات حمیات حادہ
میں ہوتی ہے اسی طرح اگر خلط بلغمی ہو یا سوداوی پس غمام بہتر راسب سے اسلیے کہ غمام دلالت کرتا ہے خلط کے لطیف ہو جانے پر مگر یہ کہ بسبب رسوب کے
ابھر آنے کا کثرت سیلاج ہو اگر کثرت سیلاج نہو پس طافی یعنی غمام اسلم ہے اسکے بعد معلق اور سب سے بدتر راسب ہے بسبب سوب کے اوپر چڑھنے کا حرارت تصعید
کرنے والی یا ریح ہوتی ہے جو رسوب کو متخلخل ہو حالت غلاظت بول میں اوپر چڑھاتا ہے خصوصاً اگر رسوب سبک ہو اور بول رقیق میں نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر رسوب
ثقیل ہو جس وقت رسوب طافی یا معلق اول مرض میں ظاہر ہوا اور بدستور ہمیشہ ایسا ہی رہے دلالت کریگا کہ بحران بذریعہ خراج کے ہوگا مگر ضعیف اور
ناتوان لوگوں کا مرض فقط رسوب محمود سے جو طافی یا معلق ہو دفع ہو جاتا ہے جیسا پہلے اوپر ذکر کیا - رسوب طافی یا معلق جو چکنا ہو اگر مشابہ نسیج عنکبوت
کے ہو یا متفرق ہو یا اسکا اجتماع مثل جمع زلابیہ کے ہو ردی ہے اور زلابیہ ایک قسم کی روٹی ہے خواہ مٹھائی جیسے جلیبی وغیرہ پھولی ہوتی ہے
سو اغذار - اور اکثر نمود ثقل طافی غیر جید کا ہوتا ہے کہ وہ محل خوف ہے لیکن یہ بات ابتدائے نضج میں ہوتی ہے بعد اسکے رفتہ رفتہ جودت اور
خوبی بڑھتی جاتی ہے پھر معلق ہو جاتا ہے اسکے بعد راسب ہوتا ہے یہ بات رسوب کی دلالت ردی ہونے پر نہیں کرتی ہے لیکن اگر اسکے بعد رسوب ردی
پیدا ہونے لگیں یہی جو خوف ابتدائے مرض میں پیدا ہوا ہے اسکا ظہور واجب ہے **زمانہ رسوب** زمانہ کے لحاظ سے استدلال رسوب کا اس طرح پر
کیا جاتا ہے کہ اگر بول ہونے کے ساتھ ہی رسوب فوراً پیدا ہو جائے علامت جید نضج مادہ کی ہے اور اگر رسوب کے پیدا ہونے میں دیر ہو یا نہ پیدا ہو
دلیل عدم نضج پر ہوگی اور جتنی تاخیر رسوب کے پیدا ہونے میں کم و بیش ہوگی نضج میں بھی اسی قدر تاخیر سمجھنا چاہئے **ہیأت آمیزش سوب** کی
اجزا بول میں جیسا پہلے بول دم اور بول وسم یعنی چرب میں ذکر کیا ہے وہی سمجھنا چاہیے **فصل ساتویں دلالت قلت اور کثرت بول کے بیان میں**
بول قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہے اور بول مقدار مشروب سے کم برآمد ہو دلالت کرتا ہے کہ تحلیل مشروب کا بہت ہوگیا یا اسہال
شکم ہوگا یا استسقے کی استعداد بدن میں زیادہ ہے - بول کثیر المقدار کبھی ذوبان اور استفراغ پر ان فضول کے جو بدن میں پگھل

HAKEEM SHOUKAT ALI

سببے ہین دلالت کرتا ہو۔ اور فرق بیچ ان دونون مین نظر بحال قوت کیا جاتا ہو کہ زوبان مین قوت ضعیف ہوتی ہو اور استفراغی مین ضعیف نہین ہوتی جس بول کا رنگ خراب ہو اور شر پر دلالت کرے جس قدر زیادہ ہو سلم ہوگا۔ اور اگر یک رنگ اور کم ہو شر کثیر پر دلالت کرینگے جیسے بول سیاہ اور غلیظ جس بول کا حال قلت اور کثرت مین مختلف ہو کبھی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہوجائے دلیل مجاہدہ طبیعت پر کہ ایسی کوشش کے ساتھ جس سے طبیعت کو تعب حاصل ہوتا ہو اور یہ کیفیت ردی ہو۔ بول کثیر امراض حادہ مین اگر ٹکے بعد راحت مریض کو نہ پہونچے دق یا تشنج التہابی کے پیدا ہونگے پر دلیل ہوتا ہو اور یہی حال عرق کثیر کا حمیات حادہ مین ہو۔ اگر بول قطرہ قطرہ حمیات حادہ مین بے ارادہ نکلے آفت دماغی پر دلیل ہوتا ہو جو عصب در عضل دماغ تک پہونچ گئی ہو پھر اگر تپ مین بروقت ایسے بول کے سکون ہو اور دلائل سلامت موجود ہون رعاف کی خبر دے گا ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلیل ہوگا۔ صحیح آدمی کا بول اگر رقیق اور کم ہوجاے اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرانی اور درد تہیگاہ مین محسوس ہو اطراف گردہ کے ورم سخت پر دلالت کرے گا۔ مرض قولنج مین اگر بول بکثرت برآمد ہو آمد صحت کی بیشتر بشارت دیتا ہو خصوصاً اگر سفید ہو ورنہ آسانی برآمد ہو **فصل آٹھوین بول صحیح المزاج فصیح اور فاضل کے بیان مین** یہ بول وہی ہو جسکا قوام معتدل ہو رنگ لطیف مائل بازردی رسوب محمود کہ اس مین موجب بیان بالا کے سفیدی اور چکنی اور ملاست اور استوا اور استدارت شکل ہو۔ بُو اسکی معتدل نہ تند اور بدبو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہ ہو ایسا بول جس وقت کسی لمبے مرض مین دفعۃً برآمد ہو جس کی مدت زیادہ ہو جدائی مرض و حصول صحت پر اسکے دوسرے دن دلیل ہوگا۔ **فصل نوین بول اسنان کے بیان مین** لڑکون کا بول رنگ مین مائل دودھ کے رنگ کی طرف ہوتا ہو کہ ان کی غذا یہی ہو اور مزاج مین اُن کے رطوبت زیادہ ہو اور مائل بسفیدی ہوتا ہو۔ اور صبیان کا بول غلیظ اور ثخین زیادہ بول شبان سے ہوتا ہو اور پراگندگی اجزا اس مین زیادہ ہوتی ہو جیسا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ بول شبان کا مائل بطرف ناریت اور اعتدال قوام کے ہوتا ہو۔ بول کہول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہو اور اکثر غلیظ ہوتا ہو بقدر اندازہ اُس فضول کے جن کا استفراغ انکے بدن سے بکثرت ہوتا ہو۔ بول شائخ مین بیاض اور رقت بہ نسبت کہول کے زیادہ ہوتی ہو کبھی شاذ و نادر ان کا بول غلیظ بھی ہوجاتا ہے جب غلاظت ان کے بول مین شدید ہو سنگریزے کی پیدائش کی اُمید ہوتی ہو **فصل دسوین بول مرد اور عورتون کے بیان مین** عورتون کا بول ہر حال مین غلیظ شدید البیاض اور رونق مین کم بول سے مردون کے ہوتا ہو اور یہ بات بہت کثرت فضول کے ہوتی ہو جو اُن مین پیدا ہوتے ہین اور اس سبب سے کہ ضعف اُن کے ہضم مین زیادہ ہوتا ہو اور مسامات اُن کے وسیع ہوتے ہین ایسے کہ جو فضول کو دفع کرتے ہین ان کی گنجائش بخوبی مسامات مین ہوتی ہو اور اس سبب سے کہ انکے آلات بول کی طرف ان کے ارحام سے بہت سے رطوبات تحلل ہو کر آتے ہین۔ بول مرد کا اگر ہلایا جاے مائل با کدورت اوپر کی طرف ہوجاتا ہو۔ اور اکثر مرد کے بول مین کدورت ہوتی ہو۔ اور بول عورتون کا ہلانے سے مکدر نہین ہوتا اس لئے کہ اسکے اجزا مین تمیز نہین ہوتی۔ اور اکثر عورت کے بول کے اوپر ایک سے زبدی گول ہوتی ہو۔ اور اگر کسی قدر کدورت عورت کے بول مین آئی ہو تو بہت کم ہوتی ہو۔ بول مرد کا بعد جماع کے اس مین لکیرین ڈورون کی شکل کی ایسی ہوتی ہین جیسے ایک ڈورا دوسرے مین بنا ہوا ہو۔ بول حاملہ عورتون کے صاف ہوتے ہین اور انکے اوپر ابر تنک مثل دھوئین کے ہوتا ہو اور بیشتر ان کا بول مثل نخود آب کے ہوتا ہو یا مثل جوش آب پاچہ گوسفند وغیرہ کے زرد رنگ جس مین زرقت ہو اور اس کے اوپر ابر سا ہوتا ہو اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

گو سیاہی ہو وسط مین بول کے ایک شے مثل روئی کے گالے کے ہوتی ہو۔ اور اکثر ایک چیز مثل ملنہ کے بوقت ہلانے کے پھرتی اُترتی ہو اور اگر کدورت زیادہ ظاہر ہو پس وہ اول عمل ہو اور اگر سرخی ظاہر ہو تو وہ آخر عمل ہو خصوصاً جس وقت بوقت ہلانے کے مکدر ہو جاوے۔ بول نفسا کا اکثر احوال مین سیاہ مثل روشنائی اور سیاہی دیگ۔ ۔ کے ہوتا ہو

فصل گیارھوین بول حیوانات کے بیان مین اکثر طبیب کو حیوانات کے بول کی شناخت بھی مفید ہوتی ہو جب کوئی شخص براہ امتحان اور دھوکا دینے کے انسان کے بول کی جگہ حیوان کا بول دکھائے پھر اس وقت طبیب کو دشواری ہوتی ہو۔ کہتے ہین کہ بول گدھے کا قارورہ مین مثل مچھلی ہوئی چکنائی کے ہوتا ہو کدورت لیے ہوے غلاظت جو خارج سے بہم پہونچتی ہو۔ اور خچر کا بول بھی چکنائی مین مثل بول خر کے ہوتا ہو مگر اس سے صاف زیادہ ہو۔ اور ایسا ظاہر ہوتا ہو کہ نصف قارورہ اوپر کا صاف ہو اور نصف نیچے کا کدورت ناک۔ اور بول غنم یعنی گوسفند کا سفید ہوتا ہو اور زردی مین آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہو مگر اس مین قوام درست نہین ہوتا اور ثفل اُسکا مثل تیل کے ہوتا ہو یا مثل تیل کے ثفل کے ہوتا ہو۔ اور جسقدر غذا اسکی اچھی ہو بول مین صفائی زیادہ ہوتی ہو اور بول ہرن کا مشابہ بول گوسفند کے ہوتا ہو مگر قوام اور ثفل نہین ہوتا۔ اور کسی قدر بول غنم سے صفائی مین زیادہ ہوتا ہو۔ گھوڑے کا پیشاب آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہو

فصل بارھوین ایسی ترچیزون کے بیان مین جو مشابہ بول کے ہوتی ہین سکنجبین اور کل ترچیزین مثل ماء العسل اور انجیر اور آب زعفران وغیرہ کے۔ ان سب کا یہ قاعدہ ہو کہ جسقدر قریب سے دیکھین صاف معلوم ہونگی۔ اور بول انکے برخلاف جسقدر قریب سے دیکھین غلیظ معلوم ہوگا۔ اور ماء العسل کا کف زرد ہوتا ہو اور آب انجیر کا ثفل کنارے بیٹھتا ہو اور بیچ مین نہین ہوتا ہو اور نہ درستی اور بھاری پیدا ہوتی ہو اور نہ اُس مین حرکت ہوتی ہو۔ پس اُسقدر بیان احوال بول کا شاید کافی ہو اور کتب جزئیہ مین زیادہ تفصیل حالات بول کی عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالے

فصل تیرھوین دلائل براز کے بیان مین براز کی مقدار سے کبھی استدلال اس طرح پر کرتے ہین کہ جو چیز کھائی گئی ہو اسکی مقدار سے جتنا فضلہ براز کا دفع ہونا مناسب ہو اس سے کم ہو یا زیادہ یا برابر یہ بات بخوبی معلوم ہو کہ زیادتی براز کی بجہت کثرت حجم اخلاط کے ہوتی ہو اور قلت براز کی بوجہ قلت اخلاط کے یا بجہت احتباس مقدار کثیر براز کے امعاء اور قولون یا لفائف مین یعنی ان باریک امعاء مین جو باب تشریح مین مذکور ہو چکے ہین۔ اور یہ احتباس مقدمۂ قولنج ہو کہ ضعف قوت دافع پر دلالت کرتا ہو۔ اور کبھی استدلال قوام براز سے کیا جاتا ہو رطوبت قوام کی یا سدون پر دلالت کرتی ہو یا سوء ہضم پر۔ اور کبھی ضعف جداول یعنی وہ رگین جو موٹی انتڑیون مین لپٹ کر اُن کی رطوبت کو جذب کرتی ہین پھر وقت ضعف کے یہ جداول رطوبت کو نہین چوستی ہین۔ کبھی نزلات سر سے ٹپکتے ہین اس سے براز مین رطوبت پیدا ہوتی ہو کبھی کھانے سے ایسی چیز کے جو براز مین تری پیدا کرے۔ براز تر کی لزوجت کبھی ذوبان اعضاے اصلی پر دلالت کرتی ہو اگر وہ بدبو ہو۔ اور کبھی کثرت اخلاط ردی پر جن مین لزوجت ہو دلیل ہوتی ہو اور اسوقت مین زیادہ بو بد نہین ہوتی۔ اور کبھی لزج غذاؤن کے کھانے سے (جنکی مقدار قلیل ہو اور مزاج مین حرارت قوی ہو کہ اس جہت سے ہضم جید نہو سکے) ایسی لزوجت پیدا ہوتی ہو۔ جو براز بشکل زبد ہو جوش اور شدت حرارت پر دلالت کرتا ہو یا ریاح کثیر کی آمیزش پر خشک براز جب اور تحلل پر دلیل ہوتا ہو یا کثرت اور ادرار بول پر یا ایک حرارت ناری پر جو مزاج مین پیدا ہو یا خشک غذاؤن کے کھانے پر یا زیادہ دیر تک امعا مین ٹھہرے رہنے پر جیسا اپنے مقام پر اُسکا بیان کتاب چہارم مین کیا جائیگا۔ اگر براز خشک اور سخت کے ساتھ رطوبت بھی ہو دلالت کریگا کہ خشکی اسکی بجہت طول زمانہ احتباس کے ہو ایسے رکھا یا۔ تا مین جو لائق خروج براز نہین۔ اور صفرا جسکی لذع سے براز بہت جلد دفع ہوتا ہو نہین ہو۔ اگر طول احتباس بھی نہو اور نہ علامات رطوبت کے امعا مین پائے جائین پھر سبب ایسے براز خشک کا گرنا کسی فضلہ کا جو صدیدی ہو اور لذع اس مین زیادہ ہو جانب کبد سے جو امعا متصل مین تصور کیا جائیگا اور اسکے خروج مین مہلت اور دیر نہوگی بجہت لذع اس فضلہ کے مگر اتنی دیر جس مین یہ براز خشک رطوبت سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ملجائے۔کبھی استدلال لون براز سے کیا جاتا ہو۔لون طبعی براز کا ناری ہو جس کی ناریت خفیف ہو اگر اس رنگ مین شدت ہو کثرت مرار پر دلالت کرے گا اور اگر ناریت مین نقصان ہو تو خامی اور عدم نضج پر دلالت ہوگی۔ اور اگر سفید ہو بیشتر سفیدی بجہت سدہ کے ہوتی ہو جو مجری مرار مین پڑے اُس وقت یرقان پر دلالت کرتا ہو اور اگر سفیدی کے ہمراہ قیح ہو کہ اُس مین بوصدہ کی آئے یہ بہاض دلالت دبیلہ کے شگافتہ ہونے پر کرے گا۔ اکثر اوقات صحیح آدمی آسودہ حال جو تارک ریاضت کا ہو صدیدی براز دفع کرتا ہو اسکے ذریعے اسکے بدن کا تنقیہ اور اچھی طرح کا استفراغ ہو جاتا ہو اور اسکے بدن کا ترہل اور سستی جو بجہت ترک ریاضت کے ہو زائل ہو جاتی ہو جیسا ہم بحث بول مین بیان کر چکے ہین۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ بافراط ناری ہونا براز کا اکثر اوقات منتہائے مرض مین نضج پر دلالت کرتا ہو اور اکثر زبون حالی پر سیاہ براز کی دلالت مثل سیاہ بول کے ہو کہ احتراق شدید یا نضج مرض سوداوی یا استعمال کسی سیاہ رنگ کی چیز پر یا پینے پر ایسی شراب کے جو استفراغ سودے کا کرے دلالت کرتا ہو۔ اور پہلی دلالت اسکی جو احتراق شدید پر ہو ردی ہو۔ اور جو براز سودائے خالص سے پیدا ہو فقط اسکے لون سے استدلال کافی نہین ہو۔ بلکہ اُس کی ترشی اور عفونت اور زمین کا جوش کھانا بھی دیکھا جاتا ہو۔ اور یہ اوصاف ردی ہین براز مین ہون یا قے مین۔ اس براز کے خواص مین سے یہ ہو کہ اس مین چمک ہوتی ہو خلاصہ یہ ہو کہ محض خلط سوداوی کا نکلنا اکثر قاتل ہوتا ہو یعنی ہلاکت پر دلیل ہوتا ہو۔ سیاہ کیموس کا نکلنا اکثر نافع ہو اس لیے کہ نکلنا سودائے اصلی کا غایت احتراق بدن اور فنائے رطوبت پر دلالت کرتا ہو۔ سبز رنگ کا براز انطفا یعنی فرو ہوجانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہو اور رنگ تیرہ بھی اسی طرح پر ہو۔ کبھی استدلال ہیأت براز سے بھی ہوتا ہو اسی طرح کہ بستہ اور بستہ ہوا ہو یا پھولا ہوا۔ پھولا ہوا مثل گوبر کے ریح پر دلالت کرتا ہو۔ کبھی استدلال وقت براز سے بھی کیا جاتا ہے پس براز اگر جلد اور وقت عادت سے پیشتر خارج ہو دلیل ردی ہو۔ کثرت مرار یا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور اگر دیر مین خارج ہو ضعف ہاضمہ اور برودت امعا اور کثرت رطوبت پر دلالت کرتا ہو۔ آواز کا پیدا ہونا ریاح نافخہ پر دلیل ہے۔ بڑے بڑے اور طرح طرح کے رنگ براز کے ردی ہین انکا ذکر ابواب جزوی مین کیا جائے گا۔ افضل براز کی وہی قسم ہے کہ بستہ ہو اور اجزا اسکے ہمرنگ ہون اور مائیت کا یبوست کے ساتھ اختلاط زیادہ ہو نہ ثخن اور قوام اُس کا مثل شہد کے ہو اور باسانی دفع ہو لذع اور خارش پیدا نہ کرے اور رنگ اس کا مائل بہ زردی اور بدبو مطلق نہین اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہو اور اسکے نکلتے وقت آواز ایسی جیسے برتن سے پانی گرتے وقت ہوتی ہو پیدا ہو اور نہ اُس کے ساتھ قراقر اور نہ اس مین زبدیت ہو اور وقت عادت پر برآمد ہو مقدار اس کی ماکول سے نسبت معتدل رکھے **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ استوائے براز ہر طرح کا اچھا نہین اور نہ ہر طرح کی ملاست اچھی ہو اس لیے کہ یہ دونون کبھی بسبب نضج کامل کے پیدا ہوتے ہین جس سے ہر جزو براز کا ہمرنگ اور متشابہ ہو جاتا ہے اور کبھی بوجہ احتراق اور ذوبان کے یہ دونون پیدا ہوتے ہین اُسوقت بدترین علامات سے خیال کیے جاتے ہین۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ براز معتدل القوام جو مائل برقت ہو وہی محمود ہوتا ہو جس کے خروج کے ہمراہ قراقر اور ریاح نہون اور نہ مرگ کر تھوڑا تھوڑا نکلے ورنہ جائز ہو کہ اس کا نکلنا رقیق ہو کر بجہت آمیزش صدید کے جو طبیعت پر گران خاطر تھا ہوگا اور وہی صدید اسکو امعا مین بستگی سے منع کرتا تھا۔ کبھی اور طرح کی بھی علامتین عروق وغیرہ مین ظاہر ہوتی ہین مگر ان مین بحث کرنی مباحث جزوی سے مناسبت رکھتی ہو۔ اسی طرح بحث امراض

HAKEEM SHOUKAT ALI

جزوی شرح مع احکام بول وبراز وغیرہ کی کیجائے گی۔ دوسرا فن کتاب اول کا فن طب مین تمام ہوا اُس مین اٹھائوے فصلین تھین۔

فن تیسرا حفظ صحت کا بیان اور اس مین ایک فصل اور پانچ تعلیمین مین **فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور ضرورت کے بیان مین** - علم طب کا بہ قسمت اولی دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہو - جزو نظری - اور جزو عملی - اور دونون قسمین علمی اور نظری ہین یعنی قوت نظری اور فکر منطقی دونون سے متعلق ہو لیکن مخصوص باسم نظری وہی قسم ہو جس مین افادہ علم آرا ریعنی علم قیاسات کا ہوتا ہو اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے ہین - اور علم کسی عمل کا اس مین نہین بیان ہوتا ہو جیسے وہ علم طب کا جس مین بیان مزاج - اور اخلاط - اور قوی - اور اقسام امراض - اور اعراض اور اسباب کا کیا جاتا ہو - مخصوص باسم عملی وہ جزو ہو جس مین افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہو جیسے وہ جزو جس مین تعلیم اس بات کی ہوتی ہو کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہیئے اور معالجہ ایک بدن کا جس مین ایسا ایک مرض ہو کس طرح کیا جائے - یہ گمان کبھی نہ کرنا چاہیئے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہو کہ اس مین مباشرت اور عمل درکار ہو بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہو جس مین تعلیم طرز مباشرت اور عمل کی کیجاتی ہو - شاید ہمنے اس کو اوائل کتاب مین بخوبی بیان کیا - فن اول اور ثانی مین قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراغت پا چکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقی ماندہ چیزین قسم عملی کی اسی طب سے بہ نتیج کلی صرف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جزو عملی طب کی دو قسمین ہین - ایک قسم مین علم تدبیر ابدان صحیحہ کا ذکر ہو کہ ان کی حفظ صحت کیونکر کیجائے اور کیسی تدبیر سے صحت بحال خود باقی رہتی ہو اور اسکا نام علم حفظ صحت ہو - دوسری قسم مین علم تدبیر بدن مریض کا ذکر ہو کہ بدن مریض کس طرح اپنی حالت صحت اصلی پر لایا جاتا ہو اور اسکا علم علاج نام ہو - ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے ہین اور پہلے اس مین مختصر بیان قواعد حفظ صحت کا کرتے ہین - اور کہتے ہین کہ ہرگاہ مبدء اول ہمارے ابدان کے تکون اور پیدایش کی دو چیزین ہین ایک منی مرد کی اور صحیح اسکی نسبت یہ رائے ہو کہ وہ قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان کی ہو جیسے کہ فصل مفرد تعلیم پانچوین فن اول مین بیان ہو چکا - دوسری شے منی عورت کی ہو اور خون حیض اور صحیح رائے اسکی نسبت یہ ہو کہ قائم مقام جزو مادہ کی ہو - یہ دونون جوہر اس بات مین شریک ہین کہ ہر ایک ان مین کا جوہر سیال اور رطب ہو اگرچہ بعد اس خاصیت کے اور اُمور مین مختلف ہین اور مائیت اور ارضیت خون حیض اور منی عورت مین زیادہ ہو اور ناریت اور ہوائیت مرد کی منی مین غالب ہو - باین لحاظ واجب ہوا کہ پہلا انعقاد ان دونون چیزون کا رطوبت کے ساتھ ہو اگرچہ ارضیت اور ناریت بھی مادہ تکون مین موجود تھین اور ارضیت مین جو صلابت تھی اور ناریت مین جو قوت انضاج تھی ان دونون نے ایک دوسرے کی اعانت کرکے نطفہ منعقد مین پختگی اور بستگی پیدا کی مگر پختگی اور بستگی اس درجہ تک نہین پہونچتی ہے جیسے اجسام سخت مثل پتھر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہین کہ اس مین سے کوئی شے فعل اور انفعال حرکت قوی اور سیلی سے تحلل نہین ہوتی یا ایسی چیز متحلل ہوتی ہو جو محسوس نہین ہوتی بس یہ چیزین آفات عارضہ سے جو بوجہ تحلل دائمی اور طول زمانہ کے عارض ہوتا ہو حفاظت اور امان مین رہتی ہین اور نطفہ بستہ کا حال ایسا نہین ہو اسی جہت سے ہمارے ابدان دو قسم کی آفات مین مبتلا رہتے ہین - اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہے - **پہلی آفت** تحلل اس رطوبت مستوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہے اور تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتی ہے دوسری آفت تعفن اس رطوبت کا اور اس میں فساد عارض ہونا اور اس رطوبت کا متغیر ہو جانا اس طرح پر کہ صلاحیت امداد حیات کی باقی نہ رہے۔ اور یہ تغیر مخالف تغیر اول کے ہے اگرچہ انجام اسکا بھی خشکی کی طرف ہوتا ہے اس طرح پر کہ پہلے رطوبت فاسد ہو جاتی ہے اور اُس کی ہیئت مخالف اس ہیئت کے ہو جاتی ہے جو صلاحیت ہمارے بدن ہونے کی نہ رکھے پھر آخر کار میں بجہت تعفن کے تحلل ہوتی ہے اسلئے کہ عفونت کا قاعدہ ہے کہ پہلے رطوبت کو فاسد کرتی ہے بعد اسکے تحلل کرتی ہے۔ اور ایک شے خشک خاکستری کو بعد تحلل کے چھوڑ دیتی ہے۔ یہ دونوں آفتیں اُن آفات سے خارج ہیں جو اور اسباب سے لاحق ہوتی ہیں جیسے برودت زائدہ اس رطوبت کا انجماد کردے یا اور اقسام زہر کے یا انواع تفرق اتصال جو مہلک ہیں خواہ اور تمام امراض۔ یہ دونوں قسم آفات کی جو ابھی مذکور ہوئیں ہماری اس بحث کلی سے مخصوص ہیں اور لائق اسی کے ہیں کہ ہم ان دونوں کا تعقب حفظ صحت میں کریں اور ہر ایک قسم کا وقوع اسباب خارجی اور باطنی دونوں سے ہوتا ہے۔ اسباب خارجی جیسے ہوا جو تحلیل و تعفن پیدا کرتی ہے اسباب باطنی جیسے حرارت غریزی جو ہمارے بدن میں ہے اور ہمارے رطوبات کی تحلیل کیا کرتی ہے۔ اور حرارت غریبی جو ہمارے بدن میں غذاؤں وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ حرارت ہماری رطوبات کو متعفن کرتی ہے یہ سب اسباب اس رطوبت کے خشک کرنے کی وجہ سے ہمارے بدن کی تجفیف پر معین ہیں بلکہ اول استکمال ہمارا اور اول ہماری رسائی اور قدرت افعال کے کرنے پر بہت سی خشکی عارض ہونے کے ذریعہ سے ہوتی ہے بعد اس کے جفاف مستمر رہتا ہے تا اینکہ تمام ہو جاتا ہے اور فنائے رطوبت اصلی یکسر ہو جاتی ہے جس سے تعبیر بلفظ موت کرتے ہیں۔ اور یہ جفاف اور خشکی جو ہمکو عارض ہوا کرتی ہے ایک امر ضروری ہمارے واسطے ایسا ہے کہ اسکے ہونے میں کوئی چارہ نہیں ہے اس لیے کہ ہم اول خلقت میں نہایت رطوبت پر ہوتے ہیں اور ہماری حرارت ضرور اس رطوبت پر غالب ہوتی ہے اگر غالب نہ ہوتی تو اس رطوبت میں بند ہو کر حرارت میں اختناق پیدا ہوتا ہے۔ اور جبکہ ہماری حرارت اس رطوبت پر ہمیشہ غالب ہے کچھ نہ کچھ اپنا فعل ہمیشہ ضرور کرتی ہے یعنی اس رطوبت میں ہمیشہ کسی قدر خشکی پیدا کیا کرتی ہے۔ اثر اول جو اس حرارت کی تجفیف کا ظاہر ہوتا ہے یہی ہے کہ ہم کیفیت اعتدال کو سن معتدل میں پہونچیں۔ اور جب ہمارے بدن حد معتدل کو جو بنظر خشک ہونے رطوبت کے حاصل ہوتا ہے پہونچیں اور حرارت بحال خود باقی ہو اور دوبارہ تجفیف بقدر تجفیف اول کے نہ ہوتی ہو بلکہ اس سے قوی تر ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ کم ہے اور حرارت زیادہ پس مادہ قابلیت خشک ہونے کی رکھے گا اور رفتہ رفتہ یہ تجفیف مرتبۂ اعتدال سے بالضرور بڑھ جائے گی اور ہمیشہ خشکی بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ رطوبت فنا ہو جائے پس حرارت غریزی بالعرض اپنے آپ کو بجھا دیتی ہے اور فنا کرنے کا سبب عارضی ہوتی ہے اسلئے کہ بالاصالت اپنے مادے کو یعنی رطوبت غریزی کو فنا کرتی ہے جیسے چراغ کہ اپنے آپ کو خود ہی بجھا دیتا ہے جب اپنے مادے کو یعنی رطوبت روغن کو فنا کردے۔ اور جس قدر تجفیف بڑھتی جاتی ہے حرارت میں نقصان پیدا ہوتا جاتا ہے پس ہمیشہ عجز حرارت کا مستمر رہتا ہے تا اینکہ بدرجہ غایت پہونچتا ہے اور عجز بدل جانے رطوبت کا طرف بدل ما یتحلل کے بڑھتا جاتا ہے یعنی بجہت نقصان حرارت کے ہمیشہ جو غذا متحلل ہو کر جزو بدن ہوتی ہے اس میں کمی ہوتی جاتی ہے جب ہم سن نمو سے تجاوز کرتے ہیں با ایں لحاظ تجفیف کی زیادتی دو وجہوں سے ہوتی ہے ایک تو مادہ اصلی یعنی رطوبت غریزی میں لاحق ہونا نقصان کا جسکی جہت سے بدل ما یتحلل کا گھٹتا جاتا ہے دوسرے رطوبت غریزی میں فی نفسہ بجہت تحلیل حرارت کے کمی ہوتی جاتی ہے اس سبب سے ضعف حرارت زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ یبوست کو جوہر اعضا پر غلبہ ہوتا جاتا ہے اور کمی رطوبت

HAKEEM SHOUKAT ALI

غریزی مین جو بمنزلہ مادہ یا روغن چراغ کے پیدا ہوتی جاتی ہی اسلیے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتین ہین پانی اور روغن کے باقی رہنے تک چراغ روشن باقی رہتا ہی۔ اور پانی کی جہت سے بجھ جاتا ہی جیسے گلاس وغیرہ کی روشنی مین دیکھا جاتا ہی **مترجم** کہتا ہی اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہین ہی جسکی جہت سے اجزا روئی وغیرہ کے جس سے فتیلۂ چراغ بنایا جاتا ہی متصل ہوتے ہین اور جسکے فنا ہونے سے فتیلہ خاکستر ہوجاتا ہی جیساکہ حمیات کے بحث دق مین اسکی تفصیل آتی ہی کہ اسکو شیخ نے اس مقام پر تیسری رطوبت فرض کیا ہی بلکہ یہان پانی سے وہ پانی مراد ہی جو گلاس وغیرہ مین بھرا ہوتا ہی اور تیل اُسکے اوپر رہتا ہی جیسے آملی وغیرہ نے بھی تصریح کی ہی

متن اسی طرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہی اور اختقان اس حرارت کا بجہت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہی۔ اور رطوبت غریبی کا بڑھ جانا بجہت ضعف ہضم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہی جیسے رطوبت مائی چراغ کی بڑھ جائے پس اگر فتیلہ پانی سے تر ہو جو بے کیفیتی اور برائی اشتعال چراغ مین پیدا ہوتی ہی کہ کبھی روشنی دیتا ہی اور کبھی قریب بجھنے کے ہوجاتا ہی۔ اور حرارت ناری اس رطوبت مائی کو مختلف صورتون سے جدا کرتی ہی۔ ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بہ نسبت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہی کہ اس وقت بجہت عوارض سوء ہضم اور تخمہ وغیرہ کے چراغ حیات قریب بجھنے کے پہونچتا ہی تا اینکہ طبیعت تصرف کامل کرکے نقد اس رطوبت کا کسی قسم کے استفراغ سے کردے۔ آخرکار جب یہ تخفیف تمام ہوتی ہی اور رطوبت اصلی فنا ہوجاتی ہی اسوقت موت طبعی واقع ہوتی ہی۔ اور بدن ہمارا جب تک باقی رہتا ہی اُسکے بقا کا سبب یہ نہین ہی کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتداے خلقت سے ہی اور اولی ہی اُسنے مقابلہ حرارت عالمہ کا ہوا اور آفتاب سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اُسکی طبیعت مین ہی کیا ہی اور مقابلہ اُس چیز کا جو اپنی حرکات مین اس مقاومت شدیدہ کو پیدا کرتا ہی بھی کیا ہی اسلیے کہ یہ طبیعت اس مقابلہ مین بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل ما یتحلل اس رطوبت کا جو بذریعۂ غذا وغیرہ کے ہوتا رہا ہی اُسنے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہی۔ پھر ہم نے بیان کیا ہی کہ غذا مین قوت تصرف کرتی ہی اور اُسکا استعمال ایک حد معین تک کرتی ہی نہ ہمیشہ۔ اور صناعت حفظ صحت کی ایسی نہین ہی کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور نہ ایسی یہ صنعت ہی کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک جو مناسب نوع انسان کے علی الاطلاق ہی پہونچا دے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزون کی ضامن ہی۔ رطوبت مین عفونت نہ آنے دے اور رطوبت کی حمایت ایسی کرے کہ اُس مین تحلل جلد نہ آنے پائے ہان رطوبت کی قوت مین یہ بات ہی کہ اس مدت تک باقی رہے جس کو بسبب اپنے مزاج اولی کے یہ رطوبت مقتضی ہی اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے مین اس مدت تک بتدبیر صائب پوری ہوسکتی ہی وہ تدبیر یہ ہی کہ استبدال بدل ما یتحلل کا بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب بعجلت تخفیف پیدا کرنے والے ہین انکا غلبہ نہونے پائے نہ یہ کہ اسباب تخفیف کے مطلق پیدا نہونے پائین اور ایسی تدبیر بجالائے جو تولید عفونت سے بچا کر ضمانت اور حراست بدن کی غلبہ حرارت غریبہ سے خارجا اور داخلا کرے اسواسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی مین برابر نہین ہین بلکہ اسباب مین ابدان مختلف ہین پس ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد معین ہی کہ اسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اس خشکی اور جفاف کا کرسکتا ہی جو خشکی بنظر مقتضاے مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریزی اس بدن کی واجب ہی اور اس حد سے بڑھکر مقابلہ نہین کرسکتا لیکن کبھی اس حد سے بیشتر اور اس زمانہ سے پہلے بسبب وقوع ایسے اسباب کے جو معین تخفیف پر ہون یا بوجہ دیگر مہلک ہون بعض ابدان کو تاب مقاومت کی ساقط ہوجاتی ہی یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آجاتی ہی۔ اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

بہت سے آدمی کہتے ہین کہ اجل طبعی یہی ہو گو قبل از وقت طبعی بجہت فنائے حرارت غریزی کے پیدا ہوجاے اسباب خارجی سے اور اجل عرضی اور غیر طبعی دوسرے قسم کی ہو پس صناعت حفظ صحت کی وہی ہو جو بدن انسان کو بہ تندرستی اسی حد معین تک اور اس سن تک جس کا اجل طبعی نام ہو پہونچادے اور جو چیزین مناسب اس جسم کی صحت کے ہین ان کی محافظت کرے اس محافظت کی ضامن اور مدبر دو قوتین ہین کہ طبیعت اُن کی خادم تصور کیجاتی ہو۔ایک طبیعت ہو اور یہ قوت غاذیہ ہو کہ بدن مین بدل ماتحلل اور اس جوہر سے جو مائل ارضیت اور مائیت کی طرف ہو بنا بنا کر چھوڑتی جاتی ہو۔دوسری قوت حیوانی ہو اور یہ قوت نابضہ ہو یعنے شرائین کی حرکت دینے والی واسطے ترویح قلب کے تاکہ چھوڑے بدل ماتحلل کو روح سے جس کا جوہر ہوائی اور ناری ہو۔اور چونکہ غذا شبیہ مغتذی کے بالفعل نہین ہوتی اسواسطے ایک قوت مغیرہ پیدا کی گئی کہ غذا کو بالفعل مشابہ مغتذی یعنے اس عضو کے جس کی یہ غذا بنے گی کردے بلکہ اس غذا کو غذاے بالفعل بنادے۔اور در حقیقت اس فعل کے تمام ہونے کے واسطے بہت سے آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ انکے ذریعہ سے جذب اور امساک اور ہضم تمام ہوتا ہو پس ہم کہتے ہین کہ منتہاے کار صناعت حفظ صحت کا دُرستی اور تعدیل اُن اسباب عامہ لازمہ کی ہو جن کا ذکر اوپر ہوچکا ہو۔اور اکثر توجہ اس صناعت کا سات چیزون کی تعدیل مین ہوتا ہو اول اصلاح مزاج دوسرے اختیار ماکول اور مشروب تیسرے تنقیہ فضول یہ چوتھے حفظ ترکیب پانچوین اصلاح ہوا چھٹے اصلاح ملبوس ساتوین تعدیل حرکات بدنی و نفسانی۔انھین ساتون کے بعض اقسام مین نوم و یقظہ بھی داخل ہو۔ یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہو کہ ہر اعتدال کی ایک حد خاص مقرر نہین ہو اور نہ واسطے ہر صحت کے ایک ہی حد معین ہے۔اور نہ یہ بات ہو کہ ہر واحد مزاج کا اس بات مین داخل ہو کہ اس کے واسطے صحت کسی طرح کی یا اعتدال کسی قسم کا علے الاطلاق ثابت کیا جاے بلکہ ایک امر درمیانی دو امرون کے پایا جاتا ہو یعنے بعض امزجہ پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اُس پر غالباً صحت یا اعتدال کا اطلاق کیا جاتا ہو۔اور بعض مزاج تحت مین اس حکم کے داخل نہین ہین پس یا تو وہ لائق صدق نقیض اس قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ کے ہو۔ یعنے وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر معتدل رہتا ہو۔پس سالبہ جزئیہ دائمہ کا مصداق ہے جس کو موجبہ معدولۃ المحمول لازم ہو اس لیے کہ موضوع امر وجودی ہو۔یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم صادق آتی ہو۔اور کبھی مرض سے متصف ہوتا ہو۔پس چاہیے کہ شروع کرین ہم پہلے تدبیر اس مولود کی جس کا مزاج نہایت درجہ معتدل ہو۔

تعلیم پہلی فن تیسرا تدبیر مولود کے بیان مین۔جس وقت سے وہ پیدا ہوتا ہو تا وقتیکہ کھڑے ہونے کی طاقت آئے۔تدبیر اُن حاملہ عورتون کی جو قریب بولادت ہون مباحث امراض جزئی مین بیان ہوگی۔اور لڑکا معتدل المزاج جس وقت پیدا ہو اُس کی تدبیر بموجب قول ایک جماعت فضلا کے یہ ہو کہ سب سے پہلے اس کی ناف کاٹین چار انگلیون سے زیادہ چھوڑ کر اور کاٹنے کے مقام کو ایک پاکیزہ ڈورے سے باندھین جو باریک بٹا ہوا اُون وغیرہ سے تاکہ گزند نہ پہونچائے اور اسی مقام پر کپڑا ایک روغن زیتون مین ڈبو کر رکھین۔ناف کے تراشنے مین میری یہ تجویز ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور انزروت اور زیرہ اور اشنہ اور مُر یہ سب چیزین ہموزن پیس کر اس کی ناف پر چھڑکین اور بہت جلد اس کے بدن کی تملیح کرین یعنی پانی مین نمک پسا ہوا گھول کر اُس کے بدن کو دھوین تاکہ جلد اس کی سخت اور قوی ہوجائے۔بہت اچھا نمک وہ ہے جس مین کسی قدر شادنج اور قسط اور سماق اور جائین اور صعتر ملا ہو اور ناک اور مُنھ کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

تملیح نہ کرین بجنے اسکے بدن کو سخت کرنا اسواسطے تجویز کیا ہو کہ ابتداے ولادت مین لڑکا ہرایک چیز سے جو اسکے بدن سے ملتی ہو اذیت
پاتا ہو خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اس لیے کہ جلد اسکی رقیق اور گرم ہوتی ہو پس ہرایک چیز بہ نسبت اسکے بدن کے
سرد اور سخت اور خشن ہو۔ اگر ضرورت ہو تو مکرر تملیح کرین گے اور ضرورت یہ ہو کہ اسکے بدن مین میل اور رطوبت زیادہ ہو بعد تملیح کے
نیمگرم پانی سے اسکو نہلائین اور اسکے دونون نتھنے ہمیشہ اُن اُنگلیون سے جن کے ناخن ترشے ہوے ہون پاک کرتے
رہین اور آنکھون مین روغن زیتون ٹپکائین اور اسکے مقام براز کو انگشت خنصر سے دبائین تا اینکہ کھلجائے اور ہر قسم کی برودت
سے اسکی محافظت کرین جب اسکی ناف گرجاے یہ اکثر بعد تین چار دن کے واقع ہوتا ہو۔ تدبیر صائب یہ ہو کہ اُس پر خاکستر
صدف یا خاکستر عرقوب یعنے پے پاشنہ گوسالہ یا خاکستر قلعی اس مین سے جس کو چاہین شراب مین ملا کر چھڑکین۔ اور جسوقت
ہم چاہین کہ اسکے دست بند اور پابند کو گہوارے مین باندھین پس ضرور ہو کہ قابلہ شروع کرے کہ اُس کے اعضا کو بہ نرمی
دبائے تاکہ جو عضو قابل چوڑے ہونے کے ہو چوڑا ہو جائے اور جسے باریک ہونا ہو باریک ہو جائے اور ہر عضو
اپنی عمدہ شکل پر آجائے۔ یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئین کہ قابلہ اُنگلی کے سرون سے اُس کو
چھوئے اور نرم نرم دبائے اور چند روز متواتر ایسے ہی افعال کی مداومت کرے۔ اور دونون آنکھین مولود کی پارچۂ ریشمی وغیرہ
سے پاک کرتے رہین اور اسکے مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کا بآسانی ہو بعد اسکے دونون ہاتھ نہالچہ وغیرہ پر
پھیلا کر دونون کلائیون کو دونون زانوؤن سے ملادے اور عمامہ سر مین باندھے یا ٹوپی قبہ دار اُڑھادے۔ اور ایسے
مکان مین جس کی ہوا معتدل ہو سُلائے اور وہ مکان سرد نہونے پائے۔ اور یہ بھی ضرور ہو کہ وہ مکان سایہ دار اور خوب
تاریک ہو کہ اس مین کسی قسم کی شعاع کا گذر نہو۔ اور اُس کا سر فرش خواب مین تمام بدن سے اونچا رہے۔ اور اس کی
گردن یا اطراف اور پشت کسی طرف بچھونے پر جھکنے نہ پائین ایسے کہ ترچھے ہو جائین۔ اور معتدل پانی سے فصل گرما مین اور
مائل بحرارت پانی سے بشرطیکہ تیز نہو جاڑون مین اس کو نہلائین۔ عمدہ وقت اس کے نہانے کا یہی ہے کہ جب دیر تک
سوکر اُٹھے۔ اور ایک دن مین دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہو جس قدر میل اور پسینے کی کمی اور بیشی ہو۔ اور مناسب ہو کہ
پانی رفتہ رفتہ شیر گرم کیا جائے اگر فصل گرمی کی ہو۔ اور جاڑون مین اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ رہے اور اسی قدر
نہلائین کہ بدن اُسکا گرم اور سُرخ ہو جائے خصوصًا جاڑون مین بعد اسکے حمام سے اس کو باہر نکالین اور اس کا بخوبی لحاظ
رکھین کہ پانی اسکے کان کے پردے تک نہ پہونچنے پائے اور بروقت نہلانے کے واجب ہو کہ مولود کو اس طرح پر لین
کہ اس کا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائین کلائی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بھل لیٹا ہو اور پشت اس کی اوپر کیجانب ہو
تاکہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اس کے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے۔ اور اس بات مین کوشش
کیجائے کہ بروقت نہلانے کے اسکی دونون ہتھیلیان پشت سے اور دونون قدم سر سے بہ نرمی و آسانی ملائین بعد
اسکے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کرلین مگر پاک کرنے مین بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اسکو پیٹ کے بھل لٹائین
اسکے بعد پیٹھ کے بھل اور ہمیشہ بروقت چت اور پٹ لٹانے کے بدن پونچھتے جائین اور بدن کو دباتے جائین
بعد اسکے اعضا کی شکل درست کرتے جائین اور اسکے بعد اُنگٹ دین اور ایک کپڑے سے باندھین اور اُسکی ناف

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین روغن زیتون شیر مین چکاتے مین کہ وہ آنکھ اور طبقات جسم کو اور ہر عضو کو چرک وغیرہ سے دھو ڈالتا ہی **فصل دوسری رضاع اور
نقل کے بیان مین** لڑکے کو دودھ پلانا اور اسکو غذا دینے کی کیفیت یہ ہی کہ جب تک ممکن ہو لڑکے کو اسکی مان کا دودھ پلائین
اسلیئے کہ مان کا دودھ لڑکے کی اس غذا سے بہت مناسب ہی جو قبل ولادت کے رحم مین اسکو پہونچتی تھی یعنی خون حیض کا کہ وہی خون
دودھ کی طرف مستحیل ہوا اور لڑکا اسکے ہضم کی قابلیت زیادہ رکھتا ہی اور اس سے مالوف ہی تا اینکہ تجربۂ یقینی ثابت ہوا ہی کہ لڑکے کے
منھ مین اسکی مان کا سر پستان دے دینا بہت مفید ہی کہ جو چیز اسکو اذیت دے سری ہو دفع ہو جاتی ہی۔ اور دن بھر مین دو یا تین مرتبہ سے
زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیئے۔ اور ابتداے ولادت مین بکثرت ارضاع مختلف عورتون سے نہ کرائین اگرچہ بات اچھی ہی کہ لڑکا اپنی مان کا
دودھ پہلے نہ پیے جب تک کہ اس کا دودھ معتدل نہ ہو جاے اور بہتر یہ ہی کہ پہلے تھوڑا شہد چٹائین بعد اس کے دودھ پلائین یہ بھی
ضرور ہی کہ جس عورت کا دودھ لڑکا پیے صبح کے وقت دو یا تین مرتبہ اسے دوھ ڈالین بعد اس کے سر پستان لڑکے کے منھ مین
دین خصوصاً اگر دودھ مین کوئی عیب ہو۔ اور جو دودھ خراب یا تیز ہو بہتر یہی ہی کہ اسے نہ پلائین جس وقت کہ نہار منھ ہو اور یہ امر بہم
واجب ہی کہ لڑکے کے واسطے دو چیزون کا التزام کرین جو نافع ہین اور اس کے مزاج کو تقویت دیتی ہین۔ ایک تو لڑکے کو
آہستہ آہستہ ہلانا۔ اور دوسرے ہلانے کے وقت کچھ گانا بر طبق موسیقی کے یا ایسی خوش آوازی سے جو لڑکون کے بہلانے
کے واسطے مخصوص ہی لیکن ہلانا اور گانا اسی قدر ہو کہ جس کی لڑکے کو قابلیت ہو اور اس کی واقفیت آمادگی ریاضت اور
موسیقی پر رفتہ رفتہ بڑھے۔ ہلانے سے ریاضت بدنی اور موسیقی سے ریاضت نفسانی پر آمادگی بڑھتی ہی۔ اگر مان کے دودھ پلانے
سے کوئی مانع پیدا ہو مثلاً وہ ضعیف ہو یا دودھ مین فساد ہو یا مائل با حتراق ہو مناسب ہی کہ اس کے واسطے مرضعہ یعنے دودھ پلانے
والی کی تلاش کرین مگر مرضعہ ان شرائط کے ساتھ ہو جن کا ہم آگے ذکر کرین گے۔ بعض شروط بنظر سن و سال مرضعہ کے ہین اور
بعض بنظر سحنہ اور بعض بنظر اخلاق کے اور بعض بنظر ہیئت پستان کے اور بعض بنظر کیفیت دودھ کے اور بعض بنظر اس امر کے
کہ یہ دودھ کتنے دنون کا ہی۔ اور بعض شروط بنظر جنس مولود مرضعہ کے پسر اور دختر کی راہ سے معتبر ہوتے ہین۔ جس وقت سب شروط
کسی مرضعہ مین پائے جائین ضرور ہی کہ اُس کی غذا کا اچھا اہتمام کیا جائے یعنے گیہون اور خندروس یعنے رومی گیہون اور گوشت
حملان یعنے گوسپند یکسالہ سے مقرر کیا جائے۔ یا گوشت جداء یعنے بچھڑا اور وہ مچھلی جس کے گوشت مین بو نہ ہو اور سختی نہ ہو۔
اور کاہو بھی اسکے واسطے اچھی غذا ہی۔ اور فواکہ سے سیب اور بہی اور انار شیرین اور انگور اور انجیر اور بادام اور بندق
اسکو کھلانا چاہیئے۔ بدترین بقول واسطے دائی کے جرجیر یعنے لٹ جیرہ اور رائی اور جنگلی تلسی کہ یہ چیزین دودھ کو بگاڑ دیتی ہین
اور پودینہ مین بھی کسی قدر قوت ہی کہ دودھ کو بوجہ تجفیف کے خراب کر دیتا ہی۔ شروط مرضعہ کے یہ ہین سن مین پچیس سے تیس
برس تک ہو اسواسطے کہ یہی سن شباب اور سن صحت اور کمال کا ہی۔ سحنہ اور ترکیب جسم کی شرط یہ ہی کہ خوش رنگ اور قوی
گردن کشادہ سینہ اور عضل چوڑے اور گوشت سخت اور لاغری اور فربہی مین متوسط اور بدن مین گوشت زیادہ اور چربی کم ہو
اخلاق کی شرط یہ ہی کہ پسندیدہ اور اچھے ہون آثار نفسانی جو بُرے مثل غضب اور غم اور جبن کے اُن کا اثر اس پر
دیر مین ہو۔ علی ہذا القیاس اور اخلاق بد سے بری ہو اس لیے کہ اخلاق بد مزاج کو فاسد کر دیتے ہین۔ جیسا کہ اس کی
تاثیر بذریعۂ دودھ کے لڑکے مین پہونچتی ہی اسی واسطے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مجنون عورت سے دودھ پلوانے کو منع فرمایا ہو- ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہو علاوہ بدخلق ہو جانے لڑکے کے سمجھ مین آتی ہو کہ مجنون عورت کو بے التفاتی لڑکے کی پرورش مین اور کمی اس کی مدارات مین ہوتی ہو اس سے وہ بخوبی تنا ور نہین ہوتا ہو- ہیئت پستان مین یہ شرط ہو کہ دونون سٹے ہوے اور بڑے بڑے ہون اور بوجھ بڑے ہونے کے لٹکتے نہون- اور یہ بھی اچھا نہین ہو کہ بہت بڑے ہون سختی اور نرمی مین معتدل ہونا بہت ضرور ہو- دودھ کی شرط یہ ہو کہ قوام اور مقدار اُسکی معتدل ہو اور رنگ مائل بسفیدی تیرہ اور سبز اور زرد اور سرخ نہ ہو خوشبو اچھی ہو اور اُس مین بوے ترشی اور عفص نہ آئے مزہ شیرین ہو اور ترشی اور نمکینی اور تلخی نہو اور مقدار مین بہت ہو اور اجزا اس کے متشابہ ہون- پھر اس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پنیر کے نہو اور نہ اس کے اجزا رقت اور غلظت مین مختلف ہون اور کف اُس پر بہت سا نہ آئے- کبھی اسکے قوام کا تجربہ ناخن پر ٹپکا کر کیا جاتا ہو اگر بہ جائے رقیق ہو اور اگر ناخن کی طرف جھکتا ہوا ٹھہر جائے وہ غلیظ ہو- اسی طرح شیشہ مین بھر کر تجربہ کرتے ہین اس مین کسی قدر مُر پیسے ہوئے ڈال کر اُنگلی سے ہلاتے ہین کہ اس ذریعہ سے مقدار اس کی جبنیت اور مائیت کی دریافت ہوتی ہو اس لیے کہ اچھا دودھ وہی ہو جس مین جبنیت اور مائیت برابر ہو- اگر باضطرار ایسے دودھ پلانے کی حاجت پڑے جس مین یہ اوصاف نہون اس وقت پلانے کی تدبیر اور علاج مرضعہ سے اس دودھ کی اصلاح کرین گے- پلانے کی تدبیر مصلح یہ ہو کہ غلیظ دودھ جو کریہ الرائحہ ہو اس کو دوھ کر ہوا مین رکھدین کہ رقیق ہو جائے اور بوے بد نکلجائے- اور جس مین حرارت زیادہ ہو اسکو نہار منھ پلانا مطلقاً جائز نہین ہو- اور علاج مرضعہ کا یہ ہو کہ اگر اُس کا دودھ گاڑھا ہو سکنجبین بزوری جو شاندہ ملطفات کے ساتھ مثل فودنج اور زوفا اور حاشا اور صعتر جبلی وغیرہ کے پلائی جائے- اور خورش اس کی ماہی طریخ وغیرہ سے مقرر کیجائے اور کسی قدر مولی بھی اس کی غذا مین داخل رہے اور سکنجبین مین گرم پانی ملا کر دایہ کو قے کرائین اور معتدل ریاضت کا اُسے خوگر کرین- اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سکنجبین ہمراہ شراب رقیق کے پلائین الگ الگ خواہ دونون ملا کر- اور اگر دودھ اس کا رقیق ہو اچھی غذا ت آسودہ حالی اس کی کیجائے اور ریاضت سے منع کرین اور جو چیزین خون غلیظ پیدا کرتی ہین غذا مین تجویز کیجائین- اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہ ہو شراب شیرین یا دوشاب انگور کا استعمال کرتے رہین- اور زیادہ سونے کا خوگر کرین- اور اگر دودھ اُس کا رقیق اور کریہ الرائحہ ہو کھانا اس کا خوشبودار چیزون سے (جیسے دارچینی زعفران قرنفل وغیرہ) معطر کرین اور اگر دودھ کم ہو اس کے سبب کو سوچین اور دریافت کرین کہ دودھ مین کمی بسبب سوء مزاج تمام بدن کے ہو یا فقط پستان کے سوء مزاج سے دودھ مین کمی ہوئی ہو- اور اس کی شناخت اُن علامات سے جو اوپر تحریر ہو چکے ہو سکتی ہو- اور لمس پستان سے بھی دریافت ہو سکتا ہو اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اس کے پستان مین حرارت ہو یا مزاج مین آتش جو اور پالک وغیرہ سے غذا مقرر کرین- اور اگر برودت مزاج کی ثابت ہو یا سدہ یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت ہو غذائے لطیف مائل بحرارت زیادہ کیجائے- اور نیچے پستان کے سینگیان لگائین مگر بہت سخت نہون اور ایسی ہی صورت مین گاجر کے بیج اور خود گاجر منفعت عظیم پیدا کرتی ہو- اگر دودھ کی کمی کا سبب کمی غذائے مرضعہ ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکی غذا حریرہ جو کہ جو اور سبوس گندم اور حبوب مناسبہ سے تیار کرتے ہین مقرر کرین - اور واجب ہی کہ اُسکے حریرے اور غذا مین بیج بادیانہ اور تخم اُسکا اور تخم شبت اور کلونجی وغیرہ شریک کرین یہ بھی کہتے ہین کہ پستان مردمیش یعنی بھیڑ اور ماعز یعنے بکری کا کھانا بجہت اُسکے کہ اُسمین دودھ رہتا ہی دودھ کے زیادہ کرنے مین نافع ہو سکے کہ اس مین مشاکلت اور مشابہت ہی دودھ سے اور بالخاصیت بھی اثر ہی تجربہ مین یہ ایا ہی کہ ایک رتیمار غنجی دیمک یا خراطین خشک کرکے آش جو مین چند روز متواتر کھلائین البتہ نہایت سودمند ہی - اسی طرح سلافہ یعنی فشردہ نمکین مچھلی کے سرکا سوکھے پانی مین ملا کر پلائین - منجملہ اُن چیزون کے جنسے دودھ مین افزائش ہوتی ہی یہ ہی کہ ایک اوقیہ روغن گاؤ لیکر اُسپر تھوڑی سی شراب خالص ڈال کر پلائین یا آرد کنجد شراب مین ملا کر صاف کرکے پلائین اور پستان پر ثفل ناردین مع روغن زیتون و شیر مادہ خر سے ضماد کرین یا ایک اوقیہ بھونا ہوا بیگن چھلکا اوتار کر شراب مین چھانکر پلائین - یا سبوس گندم اور مولی شراب مین جوش دیکر پلائین - ایک اور قوی دوا یہ ہی شبت تین اوقیہ تخم حندقوقی یعنی گدہ تریا تخم گندنا ہر واحد ایک اوقیہ اور رطبہ یعنی حندقوقی تری اور حلبہ یعنی میتھی ہر واحد دو اوقیہ سب کو عصارہ رازیانہ اور شہد اور مسکہ مین ملا کر قدرے کھلائین - اگر دودھ بجہت کثرت کے ایذا دیتا ہو اور فاسد ہو جاتا ہو بجہت اختقان اور تکاثف کے غلظ کرنے سے کم ہو جاتا ہو - اور ایسی چیزون کے کھانے سے جن مین غذائیت کم ہو اور بیٹھنے اور پستان پر زیرہ اور سرکہ پیس کر ضماد لگانے سے کم ہو جاتا ہے - باطین خر اور سرکہ یا مسور جو سرکہ مین ملائی جائے اور اُسکا ضماد کیا جائے اور شور پانی بعد ضماد لگانے کے پیا جاے جب بھی دودھ کم ہو جائیگا اسی طرح پودینہ کا بکثرت استعمال کرنا - اور بکثرت مالش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہی جس دودھ مین بو سے بدآتی ہو شراب ریحانی کے پینے سے اور معطر غذاؤن کے کھانے سے علاج کرنا چاہیے - مرضعہ کی مدت وضع حمل کی یہ شرط ہی کہ تھوڑے دن اُسکو وضع حمل سے گذرے ہون گر بہت کم بھی نہون بلکہ ڈیڑھ یا دو مہینے گذرے ہون - اور لڑکا پیدا ہوا ہو نہ لڑکی اور پوری مدت طبعی یعنی نو مہینے پر لڑکا پیدا ہوا ہو - اور اسقاط نہ ہوا ہو اور نہ اس عورت کو عادت اسقاط کی ہو - یہ بھی ضرور ہی کہ مرضعہ کو ریاضت معتدل کرائی جائے اور کیموس جید بننے والی غذا کھلائی جائے - اور زمانہ رضاع مین اُسکے ساتھ جماع نہ کیا جائے کہ اس سے خون حیض مین حرکت پیدا ہوتی ہی اور دودھ کی بو کم ہو جاتی ہی اور بگڑ جاتا ہی بلکہ اکثر پیٹ سے رہجاتی ہی جس مین دونون لڑکون کا ضرر ہوتا ہی دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہی اور جنین کو پوری غذا نہین ملتی ہی - ہمیشہ بروقت دودھ پلانے کے خصوصاً پہلی مرتبہ واجب ہی کہ تھوڑا سا دودھ دوہ کر پھینکدین اور پستان بچے کے منھ کو دبا کر دودھ سے بھر کر لڑکے کے منھ مین دینا چاہیے تاکہ چوسنے مین اُسکو وقت ایسی نہ پڑے کہ آلات حلق اور مری مین ماندگی پہنچے اور اپنے کام سے بیکار ہو جائین اور ضعف پیدا ہو جائے - اور یہ بھی لازم ہی کہ ہمیشہ بروقت دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹایا کرین کہ بہت نافع ہی اور شہد مین اگر تھوڑی سی شراب ملا دین بہت بہتر ہی - بہت سا دودھ ایک مرتبہ پلانا مناسب نہین ہی بلکہ صواب یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کرکے پلائین پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا جائے بیشتر تمدد اور نفخ اور کثرت ریاح اور بیاض بول عارض ہو جاتا ہی - اگر یہ عوارض پیدا ہو جائین پھر اُسکو دودھ نہ دینا چاہیے اور بہت دیر تک بھوکا رکھین اور سلانے مین اہتمام کرین یہانتک کہ ہضم ہو جائے - اکثر اوائل ایام ولادت مین تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیے - اور اُنھین دنون مین سواے مان کے اگر کوئی مرضعہ دودھ پلائے بہتر ہو گا جیسا ہم اوپر کہہ چکے - اسی طرح اگر دائی کے مزاج مین کوئی فساد برپا ہو یا کوئی مرض ایذادہ خواہ اسہال کثیر یا احتباس مواد عارض ہو تو مناسب یہ ہی کہ دوسری سے دودھ پلوائین جب تک اُس کا مزاج درست ہو جائے - اسی طرح اگر بنظر ضرورت کے مرضعہ کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اُسکے واسطے ایک کیفیت خاص لی در قوت غالب ہو اُسوقت بھی اس سے دودھ نہ پلوائین - اگر دودھ پینے کے بعد لڑکا سو جائے تو بہت زور زور گہوارے کو نہ ہلائین کہ اس جہت سے معدے مین دودھ ہلجاتا ہی

HAKEEM SHOUKAT ALI

بلکہ آہستہ آہستہ ہلانا چاہیے - دودھ پینے سے پہلے رونا لڑکے کا اچھا ہی اور مفید ہی - مدت طبعی دودھ پلانے کی دو برس ہی - اگر لڑکے کی خواہش اس دو برس کے اندر کسی اور چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور اس بارہ مین اُس پر تشدد نہ کرنا چاہیے پھر جب اُسکے دانت نکلنے شروع ہون غذا سے قوی کی طرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جس کا چبانا دشوار ہو نہ دینی چاہیے - سب سے پہلے یہی بہتر ہی کہ نرم ٹکڑا روٹی کا مرضعہ چبا کر لڑکے کو کھلائے بعد اُسکے پانی یا شہد یا شراب یا دودھ مین بھگو کر دینا چاہیے اور بعد اسکے تھوڑا سا پانی پلانا چاہیے - اور اکثر اوقات پانی مین شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اُسکے اور کھانے کے اتنا تھوڑا فاصلہ بھی نہونے پائے کہ اُسکا معدہ ممتلی ہو جائے پھر اگر لڑکے کو زحمت امتلاء طعام کی اور نفخ شکم اور بیاض بول عارض ہو ہر چیز کے کھانے سے اُسکو باز رکھین - بہتر بہ نسبت غذا دینے لڑکے کے یہی ہی کہ پہلے تمریخ یعنی مالش بدن وغیرہ کی کرین اور نہلالین اُسکے بعد غذا دین - جب دودھ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودھ چھوٹ جائے بہتر ہی کہ اُسکو از قسم حریرہ اور سبک گوشت کا خوگر کرین - اور دودھ چھوڑانا لڑکے کا یکبار کی مناسب نہین ہی - بلکہ آہستہ آہستہ چھوڑانا چاہیے اور آٹے اور شکر کی لاٹھی اور گول مجورین بنا کر چوسانا چاہیے - اگر دودھ چھوڑنے مین بہت مچلے اور تنگی کرے اور کسی طرح نہ چھوڑے چاہیے کہ ایلوا اور خرفہ ایک درہم پیسکر پستان پر طلا کرین دودھ چھوٹ جائیگا - خلاصہ یہ کہ تدبیر اطفال کی بنظر مناسب مزاج کے بذریعہ ترطیب کرنا چاہیے اسلیے کہ ترطیب مناسب مزاج کے ہی اور تغذیہ اور نمو مین اسکی حاجت ہی اور ریاضت معتدل جس کے اعتدال مین زیادتی ہو لڑکون کے واسطے درکار ہی اور یہ ریاضت گویا امر طبعی اُنکے واسطے ہی اور طبیعت اُسکی متقاضی ہی اسلیے کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے بخوبی ہوتا ہی جسوقت لڑکے سن طفولیت سے تجاوز کرکے سن صبی تک پہونچین اور سیدھے کھڑے ہونے لگین اور حرکت اُن کے ہاتھ پاؤن مین پیدا ہو مناسب نہین ہی کہ حرکت سخت درشت کا انھین تحمل کرایا جائے اور یہ بھی جائز نہین ہی کہ چلنے پھرنے اور بیٹھنے کو تحمل اسکو قبل ظاہر ہونے اُسکی خواہش طبعی کے کرایا جائے اگر بدون خواہش طبعی کے اُسے نشست و برخاست کی تکلیف دیجائیگی اُسکی پنڈلیون اور پشت مین آفت پہونچے گی پس واجب یہ ہی کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر اپنے بدن کا زور ڈالے ایک ٹکڑا چمڑے کا چکنا بچھا دین اور اُس پر اُسکو پھسلنے دین تاکہ زمین کی خشونت سے اُسکی جلد کو گزند نہ پہونچے - اور اُسکے سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن مین گڑتی یا چبھتی یا کاٹ ڈالتی ہی ہٹا دین - اور اونچی جگہ سے اُسکو پھسلنے نہ دین جب دانت اُسکے پھوٹ کر برآمد ہون مناسب ہی کہ کوئی چیز سخت چبانے نہ پائے ورنہ بوجہ چبانے کے جس مادے سے دانت پیدا ہوتے ہین وہ بھی فنا ہو جائیگا اُس وقت مناسب ہی کہ خرگوش کا بھیجا اور مرغ کی چربی اُس مقام پر ملین جو بوجہ ابھرنے دانت کے پھول گیا ہو اُس دوا سے بآسانی پھوٹ کر نکل آئیگا اور جب بخوبی دانت ابھر آئے سر اور گردن مین لڑکے کے زیت مغسول گرم پانی مین ملا کر ملین اور تھوڑا سا روغن زیت کانون مین ٹپکائین - جب یہ دانت اس قدر طاقت ور ہو جائین کہ اُنسے کاٹ سکے اُسوقت لڑکا اپنی اُنگلی کو منھ مین لیجا کر کاٹنے لگتا ہی اس وقت واجب ہی کہ ایک ٹکڑا ملیٹھی کا جو ابھی خشک نہوئی ہو اُسکو دیا جائے کہ دانتون سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہی اور آئندہ قروح اور اوجاع مسوڑھے کے واسطے سدباب کرتا ہی - اسیطرح یہ بھی ضرور ہی کہ اُسکے منھ مین شہد اور نمک کی مالش کرین تاکہ مسوڑھون کا درد پیدا نہو جائے پھر جسوقت یہ دانت مضبوط ہو جائین اور تمام و کمال برآمد ہون تھوڑا سا رب السوس خواہ اصل السوس جو بہت سخت نہو اُسکے منھ مین رکھنا چاہیے اور گردن مین بوقت نکلنے دانتون کے زیت شیرین خواہ اور کوئی میٹھا تیل ملنا چاہیے - اور جب بولنا شروع کرے ہمیشہ دانتون کی جڑون مین مالش کرنی چاہیے

فصل تیسری بیان مین معالجہ اُن امراض کے جو لڑکون کو عارض ہوتے ہین

لڑکون کے علاج مین مقدم تدبیر حفظ صحت مرضعہ کی ہی تاوقتیکہ اگر مظنون ہو کہ مرضعہ کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بدن مین بالاستلائے خون ہو فصد یا حجامت کرائی جائے۔ اور اگر امتلا کسی اور خلط کی معلوم ہو خاص اُسی خلط کا استفراغ کرانا چاہیے یا حاجت حبس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی بطرف سر کے یا اصلاح اعضائے تنفس کی یا تبدیل کسی اور سوء مزاج کی ہو ایسی چیزون سے علاج کیا جائے جو مناسب اور موافق اُسی سوء مزاج کے ہون۔ پھر اگر معالجہ اُس کا بذریعۂ اسہال کے ہو یا اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعہ قے کے کیا جاوے یا خود بخود قے ہو مگر قوی ہو پس مناسب یہ ہے کہ اُس دن کوئی اور عورت دودھ پلائے۔ اب ہم امراض جزوی لڑکون کے جو اکثر عارض ہوتے ہین بیان کرتے ہین از انجملہ وہ اورام ہین جو مسوڑھون مین بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتے ہین یا وہ اورام ہین جو اوتار مین بجانب کنپٹین پیدا ہوتے ہین اور تشنج انھین اوتار مین بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتا ہے جس وقت یہ ورم خواہ تشنج عارض ہو چاہیے کہ اُنگلی سے اس مقام کو دبائین بہت نرمی کے ساتھ اور جو روغن دانت کے اُگنے کے مقام مین مذکور ہو چکے ہین اُنکی مالش کرین اور شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ علک البطم کے ملین اور سر پر نطول پانی کا جس مین بابونہ اور شبت جوش دیا گیا ہو کرین۔ از انجملہ لڑکون کو دست بروقت نکلنے دانتون کے بکثرت آتے ہین بعضون کا یہ گمان ہے کہ سبب اس اسہال کا یہ ہوتا ہے کہ لڑکا ایک فضلہ شور قیحی مسوڑھون سے ہمراہ دودھ کے چوستا ہے اسی وجہ سے اسہال عارض ہوتا ہے۔ اور چاہیے کہ سبب اسہال کا یہ نہو بلکہ چونکہ طبیعت پیدا کرنے مین ایک مادہ کے زیادہ مصروف ہوتی ہے اسوجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہین کرتی اور بھی چونکہ درد مسوڑھون مین عارض ہوتا ہے یہ بھی ایک سبب بدہضمی کا ابدان ضعیفہ مین ہو سکتا ہے۔ اسہال لڑکون کا اگر کم ہو اُسکے علاج کی طرف نہ مشغول ہونا چاہیے اور اگر افراط کا خوف ہو اُس کا تدارک اس طرح پر کرین کہ زیرہ اور گل سُرخ کو سرکہ مین بھگو کر پیٹ کو سینکین یا باجرہ جو تھوڑے سے سرکہ مین پکایا جائے اس سے تکمید کرین اگر اس سے فائدہ نہو انفحہ (یعنے معدہ بچہ حیوانات جس کو ہندی مین چستہ کہتے ہین) بھیڑ کا ایک دانگ سرد پانی مین ملا کر پلائین اور بروقت اسہال کے اِس بات کی احتیاط رکھین کہ دودھ اُسکے معدے مین پھٹنے نہ پائے وہ احتیاط اس طرح پر ہو سکتی ہے کہ دودھ کے قائم مقام کوئی اور غذا تجویز کرین جیسے زردی بیضہ نیمبرشت اور لب الخبز یعنے گودا روٹی کا پانی مین بھگا کر یا ستو پانی مین ملا کر کھلائین از انجملہ لڑکون کو قبض شکم عارض ہوتا ہے اس عارضہ سے نجات اُن کو بذریعہ پشک موش کے یا اُسے شہد مین ملا کر شیاف تیار کرین ہوتی ہے خواہ یہ دونون جزو اور لوزمج اور اصل السوس آسمان گونی بنفشہ یا جلا کر شیاف کرین یا تھوڑا سا شہد خواہ برابر چنے کے علک البطم کھلائین اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کرین اور اُسکی ناف پر تلخہ گاؤ اور بخور مریم ملا کر لگائین از انجملہ لڑکون کے مسوڑھون مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پس روغن اور موم اور چربی اور نمکین گوشت سڑا ہوا ان چیزون کی تکمید نفع کرتی ہے از انجملہ لڑکون کو تشنج عارض ہوتا ہے اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم باوجود شدت ضعف عصب کے ہوتا ہے خصوصاً جو لڑکا موٹا تازہ ہو اور بدن مین اُسکے رطوبت زیادہ ہو اُسکا علاج روغن ایرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیری یعنے شب بو سے کیا جاتا ہے

از انجملہ اکثر لڑکون کو کزاز عارض ہوتا ہے اُسکا علاج قثاء الحمار کو پانی مین جوش دیکر یا بذریعہ روغن بنفشہ مع روغن قثاء الحمار کے جاتا ہے اگر اسکا احتمال ہو کہ جو تشنج اُسکو عارض ہوا ہے بعد حمیات اور اسہال سخت کے ہو اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہے تو اُسکے مفاصل کو تنہا فقط روغن بنفشہ مین ڈبونا چاہیے خواہ روغن بنفشہ مین دم صاف کیا ہوا ملا دین اور ان کے دماغ پر روغن زیتون اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سا ٹپکائین اسی طرح اگر اُن کو کزاز یابس عارض ہو از انجملہ اُن کو کھانسی اور زکام عارض ہوتا ہے اُسکے علاج مین ہم تجویز کرتے ہین کہ بہت سا گرم پانی اُس کے سر پر ڈالا جائے اور زبان پر اُس کے شہد ملا جائے بعد اُس کے بیخ زبان اُنگلی سے دبائین۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

تاکہ قے بلغمی ہو جائے اور صحت پائے یا صمغ عربی اور کتیرا بہدانہ رب السوس قند سفید کا سفوف بنا کر دودھ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پلائیں از انجملہ
کبھی اطفال کو سوء تنفس عارض ہوتا ہے اس وقت دونون کان کی جڑون کو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے ملنا چاہیے اور دبا کر
قے کرانی چاہیے۔ اسی طرح روغن مذکور سے مالش کرکے انگلی زبان اندر کو کھینچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہے اور گرم پانی انکے منھ مین ٹپکانا چاہیے
اور لعوق تخم کتان اور عسل کا بنا کر استعمال کرنا چاہیے از انجملہ قلاع بھی لڑکون کو بکثرت عارض ہوتا ہے اسواسطے کہ جھلی انکے منھ اور زبان
کی بہت نرم ہے کہ آہستہ چھونے کی بھی تحمل نہین ہے چہ جائیکہ ایسٹدیں اُس جھلی مین جلا پیدا کرتی ہے جو انکو اذیت دیتی ہے اور مورث قلاع
کی ہوتی ہے بدترین قلاع جو لڑکون کو عارض ہو وہ ہے جس کا رنگ مثل کوئلے کے سیاہ ہو کہ یہ اکثر قاتل ہوجاتا ہے۔ اور اسلم اقسام قلاع جسمین
لڑکا جانبر ہوتا ہے وہ ہے جو سفید یا سُرخ رنگ ہو مناسب ہے کہ ٹپک دوا دویہ قلاع سے جو اوپر بحث جزوی مین مذکور ہین استعمال
کیجائے۔ اکثر لڑکے کو پیسا ہوا بنفشہ تنہا خواہ گل سُرخ اور تھوڑی سی زعفران ملا کر دینا کافی ہوتا ہے اور کبھی تنہا خرنوب نبطی۔ اور کبھی عصارہ
برگ کاہو و برگ عنب الثعلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہے۔ اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو اصل السوس پیس کر دیتی چاہیئے اور اکثر سوڑھون کے
ورم اور قلاع کو مرکی اور مازو اور قشور کندر پیس کر عسل مین ملا کر استعمال کرین۔ اور اکثر رب توت ترش اور رب انگور قلاع اطفال
مین کافی ہوتا ہے۔ اور کبھی دھونا مقام ماؤف کا شراب عسل یا ماء العسل سے اور اسکے بعد استعمال کسی شے مجفف کا جو ابھی مذکور
ہو چکا ہے استعمال کرنا نافع ہوتا ہے۔ پھر اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو چاہیے کہ عروق قشور رمان یعنے پوست اندرونی انار اور
گلنار اور سماق ہر ایک اکیس ماشہ مازو چودہ ماشہ تخم شبت سات ماشہ پیس کر بار یک بیز کرکے چھڑکین از انجملہ کبھی لڑکون کے کان سے
رطوبت بہتی ہے اسلیئے کہ انکے بدن خصوصًا دماغ مین رطوبت زیادہ ہے چاہیئے کہ ایک کپڑا شہد اور شراب ملا کر تر کرین جسمین تھوڑی سی پھٹکری
اور زعفران اور نطرون ملی ہو کان مین رکھین اور جسقدر کپڑے کو فقط شراب عفص یعنی مازو جس مین تھوڑی سی زعفران شریک ہو بھگو کر کان مین رکھنا
کافی ہوتا ہے از انجملہ اکثر لڑکون کے کان مین دردریحی خواہ رطوبی پیدا ہوتا ہے اسکا علاج رسوت صعتر اور نمک وطرزد اور مسور اور مرکی اور
اندرائن کے بیج اور اہل اس مین سے جسکو چاہین تیل مین پکا کر کان مین ٹپکائین از انجملہ لڑکون کے دماغ مین ورم گرم پیدا ہوتا ہے جس کا نام
عطاش ہے کبھی اس ورم کا درد آنکھ اور حلق تک پہونچتا اور چہرے کا رنگ زرد ہوجاتا ہے اُس وقت واجب ہے کہ تدبیر اور ترطیب دماغ کی پوست کدو
اور خیارے کرین یا انکو یا عصارۂ برگ خرفہ سے علاج کرین اور بیدہ روغن گل تھوڑا سا سر کہ مین ملا کر اور زردی بیضہ کی ہمراہ روغن گل کے بھی نافع ہے
ان دواؤن مین سے بدل بدل کر ہمیشہ استعمال کرتے رہین از انجملہ لڑکے کے سر مین کبھی پانی بھر جاتا ہے اُس کو ہم نے امراض سر مین کتاب
سوم مین بیان کیا ہے از انجملہ کبھی آنکھین لڑکون کی پھول جاتی ہین اُس پر افیون دودھ ملا کر طلا کرنا چاہیئے بعد اسکے طبیخ بابونہ اور آب بادروج
سے دھونا چاہیے از انجملہ کبھی بہت زیادہ رونے کے حدقہ چشم لڑکون کے سفید ہوجاتے ہین اُسکا علاج عصارۂ برگ عنب الثعلب سے کیا جاتا ہے
از انجملہ سلاق یعنی پلکون کا موٹا ہو کر سُرخ ہوجانا اور موٹا ہونا بہت رونے سے پیدا ہوتا ہے اسکا بھی علاج برگ عنب الثعلب سے کرین از انجملہ
حمیات لڑکون کو عارض ہوتے ہین اُنکے حمیات کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ علاج مرضعہ کا کیا جائے اور رضیع کو آب انار ہمراہ سکنجبین اور شہد کے پلایا جائے یا
یا عصارۂ خیار قدرے کافور اور شکر ملا کر دینا چاہیے بعد اسکے نکالنے کی تدبیر کرین اسطرح پر کہ عصارۂ قصب خنی سرکشدہ کو نچوڑ کر سر اور پاؤن پر لگائین اور
کچھ ازتھا دین کہ اس ذریعہ سے تعریق لڑکون کی ہوجاتی ہے از انجملہ کبھی پیٹ مین لڑکون کے پیچ ہوتا ہے بس اینٹھتے ہین اور روتے ہین چاہیئے کہ انکے
تکمید آب گرم اور بہت سا روغن گرم اس مین تھوڑا موم ملا کر کرین از انجملہ کبھی اُن کو عطاس یعنی چھینک متواتر آتی ہے اگر یہ مرض بہت ورم

ج/۱۹

HAKEEM SHOUKAT ALI

اطراف دماغ کے ہو علاج ورم کا بذریعہ تبرید اور طلا اور مالش عصارہ سرد اور روغن بارد سے کرنی چاہیے اور اگر ورم نہو بادروج کو پیس کر
ناک میں پھونکیں ازانجملہ کبھی اُنکے بدن میں بثور اور دانے برآمد ہوتے ہیں اگر بشکل قرحہ کے سیاہ سیاہ ہوں قاتل ہیں اور اگر سفید ہوں سلم
ہیں اور اسی طرح سرخ اور اگر قلاع ہو اور سیاہ ہو جب بھی قتال ہے پھر اسکا تمام بدن میں پھیل جانا کیونکہ مہلک نہوگا۔ بشیترا ایسے بثور کے نکلنے میں
بہت سے منافع ہوتے ہیں بہرحال ان بثور کا علاج مجففات لطیف سے کرنا چاہیے جو ایسے پانی میں داخل کیے جائیں جسمیں یہ بثور دھوئے
جاتے ہیں اور جنمیں مثل گل سرخ اور آس اور برگ شجر مصطگی یا جھاؤ کی پتی جوش دی گئی ہو۔ اور اُن چیزوں کے روغن بھی مفید ہوتے ہیں اور
جو بثور سلیم ہیں اُن کو یونہی رہنے دیں کہ نضج مادہ کا ہو جائے بعد اُسکے علاج کرنا چاہیے اگر اُن میں قرحہ پڑے مرہم اسفیداج کا استعمال کریں اور
اگر حاجت ہوتی ہے کہ ماء العسل میں تھوڑا سا نطرون ملا کر دھوئیں اسی طرح قلاع اگر متقرح ہو جائے انھیں دواؤں سے علاج کیا جاتا ہے۔ اگر ان قلاع میں
بہت زیادتی تخین یا چرک کے کثافت پیدا ہو جائے اس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہوتی ہے پس مار بورق سے جس میں دودھ ملا ہو دھوئے
جائیں تاکہ تحلیل ہو سکے پھر اگر جلد میں آبلہ برآمد ہوں جو شاندہ آس اور گل سرخ اور اذخر اور برگ درخت مصطگی سے نہلائیں۔ ان سب
تدبیر سے بہتر یہ ہے کہ اصلاح غذاء مرضعہ کی کریں ازانجملہ بہت کثرت رونے کے ناف انکی اونچی ہو جاتی ہے یا کوئی اور سبب سبب فتق سے
پیدا ہو جاتا ہے ہماری تجویز اسوقت یہ ہے کہ اجوائن کو پیس کر سفیدی بیضہ میں ملا کر ناف میں لگائیں اور ٹکڑا کتان کا باریک اُسکے اوپر باندھیں تاکہ ناف
کی حفاظت ہو یا سوختہ ترمس تلخ کو نبیذ میں تر کرکے ناف پر باندھیں۔ اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ قوابض حارہ جیسے مرکی اور پوست سرو
اور جوز السرو اور رامک اور اقاقیا خواہ اور دوائیں جو بحث فتق میں لکھی جاتی ہیں استعمال کریں ازانجملہ لڑکوں کو بروقت ناف کاٹنے کے ورم
عارض ہوتا ہے اُسوقت واجب ہے کہ شنکاک جیسے رتن جوت بھی کہتے ہیں اور شیخ نے اسکا نام نخنبوش رکھا ہے۔ اور علک البطم یہ دونوں تل کے تیل میں
پگھلا کر کسی قدر پلائیں اور ناف پر طلا کریں ازانجملہ لڑکوں کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ کسی وقت نہیں سوتے اور ہروقت رویا کرتے ہیں اور
بیقرار رہتے ہیں اور آواز درد ناک سے چلاتے ہیں اور باضطرار انکے سلانے کی ضرورت ہوتی ہے اگر ممکن ہو کہ پوست خشخاش یا تخم خشخاش یا روغن کاہو
اور خشخاش وغیرہ سے انکی کنپٹی اور تالو پر ملنے سے نیند آجائے تو بہتر ہے ورنہ دوائے قوی کی حاجت ہوگی منجملہ ان دواؤں کے ایک دوا یہ ہے کہ جو پھٹی اور
جو گندم اور خشخاش اور تخم کتان اور حب الجوزی اور خرفہ اور بارتنگ اور تخم کاہو انیسون زیرہ رازیانہ ان سب کو تھوڑا تھوڑا جوش دیکر کوٹ کر اس میں
تھوڑا سا اسبغول بریان جو کوٹا نجائے ہموزن شکر سفید داخل کرکے ساتھ ماشہ تک لڑکے کو پلائیں اگر چاہیں کہ اس سے زیادہ قوی ہو تھوڑی افیون
شریک کریں جسکی مقدار برابر ثلث ایک جزو کے ہو یا اس سے کم ہو ازانجملہ لڑکے کو کبھی ہچکی عارض ہوتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ نارجیل اور شکر
کھلائیں ازانجملہ لڑکے کو کبھی قے بافراط عارض ہوتی ہے بشیتر نصف دانگ قرنفل سے شفا ہو جاتی ہے اور کبھی معدے پر ضماد حوالس قے کا جو ضعیف ہونا
نافع ہوتا ہے ازانجملہ کبھی ضعف معدہ لڑکوں میں پیدا ہو جاتا ہے چاہیے کہ معدے پر پلیسوں بنفے وہ شراب جس میں سوسن آسمان گونی مع
دیگر ادویہ کے جوش دی گئی ہو اُس شراب کو ہمراہ گلاب یا ماء الآس کے طلا کریں۔ یہ اور تھوڑی سی لونگ اور مشک پلائیں یا ایک
قیراط مشک تھوڑی سی شراب تمر میں داخل کرکے استعمال کریں ازانجملہ لڑکوں کو کبھی بدخوابی ایسی عارض ہوتی ہے کہ سونے میں چونک
چونک پڑتے ہیں اکثر یہ بدخوابی امتلاء معدہ سے بسبب شدت بدہضمی کے پیدا ہوتی ہے پس جس وقت طعام فاسد ہوا اور معدہ
اسکا حس کرے اسکی اذیت قوت حاسہ سے قوت متخیلہ و مصورہ تک پہونچکر صورت گری ایسے خوابہائے پریشان کی کرتی ہے جو
خواب میں لڑکے کو ڈراتے ہیں تدبیر واجب ہے کہ بروقت امتلاء کے لڑکا سونے نہ پائے اور تھوڑا شہد چٹایا جائے تاکہ جو غذا

HAKEEM SHOUKAT ALI

معدے میں منہضم ہوجائے اور معدے سے اُترجائے **اٹھائیسواں انجملہ** لڑکون کو ورم حلق درمیان فم اور مری کے عارض ہوتا ہے اور اسے ذبحہ بھی کہتے ہین
اور کبھی بڑھتے بڑھتے یہ ورم عضل اور مہرۂ پشت تک پہونچتا ہے واجب ہے کہ اس مرض مین طبیعت کو بذریعہ شیاف کے تلیین کرین بعد اس کے
رب السوس وغیرہ سے علاج کرین جو رادع اور مرخی اور محلل ہو **انتیسواں انجملہ** کبھی لڑکون کو بروقت سونے کے خرخرہ عظیم پیدا ہوتا ہے واجب
ہے کہ السی کوٹ کر شہد کے ساتھ چٹائین یا زیرہ کوٹ کر ہمراہ شہد کے استعمال کرین **تیسواں انجملہ** کبھی لڑکون کو ریح الصبیان یعنے
اُم الصبیان جو ایک قسم کی صرع ہے عارض ہوتی ہے اسکے علاج کا ذکر بخوبی باب امراض راس مین کیا ہے لیکن اس مقام پر بھی چند دوائین
ایسی جو بہت مفید ہین بیان کیجاتی ہین صعتر جند بیدستر زیرہ ہموزن لیکر پیسین اور بقدر تین جو کے پلائین **اکتیسواں انجملہ** خروج مقعد کا مرض
لڑکون کو اکثر ہوتا ہے جسکو کانچ نکلنا کہتے ہین چاہیے کہ پوست انار اور آس تر اور جفت بلوط اور گل سرخ خشک اور قرن سوختہ گوسفند اور
پھٹکری اور ناخن سوختہ گوسفند اور مازو برابر لیکر پانی مین جوش دین تاکہ اثر دواؤن کا نکل آئے بعدہ لڑکے کو اُس پانی مین بٹھلائین بشرطیکہ
نیم گرم ہو **بتیسواں انجملہ** لڑکون کو بوجہ سردی کے ہچکی عارض ہوتی ہے پس اُسوقت انکو یہ دوا مفید ہے **حرف** بابلی اور زیرہ ہر ایک ساڑھے دو مثقال
لیکر کوٹ کر چھانین اور روغن گاو کہنہ مین ملا کر رکھین اور سریانی کے ساتھ بقدر مناسب استعمال کرین **تینتیسواں انجملہ** یہ ہے کہ کبھی لڑکون کے
پیٹ مین کیڑے پڑجاتے ہین اور انکو اذیت دیتے ہین اکثر یہ کیڑے گرد مقعد کے پیدا ہوتے ہین کہ انکو چنونے کہتے ہین اور بڑے بڑے
لانبے کیڑے بھی پیدا ہوتے ہین اور انکو ہردہی کہتے ہین لیکن چوڑے اور چپٹے جن کو کدو دانہ کہتے ہین لڑکون کے پیٹ مین کمتر پیدا
ہوتے ہین۔ لانبے کیڑے یعنے ہردہی انکا علاج یہ ہے کہ درمنہ کا پانی دودھ مین تھوڑا تھوڑا بقدر طاقت کے پلائین۔ اور کبھی ان کے پیٹ پر
ضماد لگانیکی حاجت ہوتی ہے پس افسنتین اور بادرنگ کابلی اور تلخہ گاو اور شحم حنظل سے ضماد کرتے ہین چھوٹے کیڑے جنکو چنونے کہتے ہین
انکا علاج یہ ہے کہ راسن اور ہلدی ہموزن لیکر دونون کے برابر شکر ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کرین **چونتیسواں انجملہ** کبھی لڑکون کی ران چھل جاتی ہے
اُسوقت آس اور ملیٹھی اور گل سرخ اور ناگرموتھ اور آرد جو اور آرد مسور پیسکر چھڑکنا چاہیے **فصل چوتھی تدبیر اطفال کی اُسوقت مین**
جب سن صبا کو پہونچین واجب ہے کہ تمامی توجہ درستی اخلاق مین لڑکون کے صرف کیجائے تاکہ اخلاق درست ہون اس طرح پر کہ لڑکے
کی حفاظت کیجائے کہ اُسے غضب شدید یا خوف زائد یا غم اور فکر عارض نہو ہر وقت اسی بات کا لحاظ رہے کہ اُسکی خواہش دلی کس چیز کی ہے اور
کون چیز اُسے اچھی معلوم ہوتی ہے وہی اُسکو دینی چاہیے اور کون چیز ناپسند ہے وہ اُسکے پاس نہ لیجانی چاہیے کہ اس تدبیر مین دو منفعتین ہین
ایک ذاتی ہے کہ سن طفولیت سے اُسکا نشو و نما حسن اخلاق پر ہوتا ہے اور خوبی اخلاق بمنزلہ بلکہ لازم کے ہوجاتی ہے **دوسری** منفعت
بدنی ہے جیسے کہ اخلاق ردی سے اقسام سوء مزاج کے پیدا ہوتے ہین اسی طرح اگر لڑکا خوگرفتہ اخلاق بد کا ہوجائے وہ سوء مزاج جو مناسب
ان اخلاق کے ہے گویا داخل طبیعت ہوجائیگا بہ طبیعت اخلاق ردی کے پس غضب کی وجہ سے سخونت اور گرمی مزاج مین پیدا ہوتی
ہے اور غم کی وجہ سے خشکی اور بلادت یعنے کندی ذہن کی قوائے نفسانی کو ڈھیلا کردیتی ہے اور مزاج کو مائل طرف بلغمیت کے
کرتی ہے۔ تعدیل اخلاق اور درستی عادات سے نفس اور بدن دونون کی حفظ صحت ہوتی ہے جس وقت لڑکا خواب سے بیدار ہو
مناسب یہ ہے کہ اُسے نہلائین گرم پانی سے اُسکے بعد اسے ایک گھنٹے تک کھیلنے دین بعد اُسکے تھوڑا سا کھانا کھلائین اور کھانے کے بعد پھر
اُسے کھیلنے دین جب خوب کھیل چکے پھر اُسے آب گرم سے نہلائین بعد اُسکے پھر غذا دین اور تا امکان بعد کھانے کے پانی نہ پلائین تاکہ خامی قبل ہضم
کے پیدا نہو جب اس ترتیب سے اُسپر چھ برس گذرین مکتب خانہ مین بخدمت معلم اور مودب کے بٹھائین اور اس بارہ مین تدریج اور آہستگی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کا لحاظ رہے کہ یکبارگی مطالعۂ کتاب کی زحمت اُن پر نہ ڈالی جائے۔ اور اسی چھ برس کے سن مین اُن کی آرام دہی مین کمی اور تعب مین
زیادتی قبل از طعام کے کرنی چاہیے نبیذ یعنے شراب خرما وغیرہ ان کو ہرگز نہ دینی چاہیے خصوصًا وہ لڑکا جس کا مزاج گرم و تر ہو
اسلیے کہ جو مضرت نبیذ کی استعمال سے پیدا ہوتی ہی یہ ہو کہ پینے والے کے بدن مین تولید مرار ہوتی ہی اور یہ مضرت بہت جلد پیدا
ہو جاتی ہی۔ اور جن منفعت کی نبیذ کے بارے مین امید ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ ادرار صفرے کا ہو جاوے اور ترطیب اُن کے مفاصل کی
حاصل ہو اور یہ دونون منفعتین مطلوب نہین ہین اسلیے کہ خلط صفرا قبل استعمال نبیذ کے اتنا زیادہ نہین ہی کہ اُسکا ادرار براہ بول
کیا جائے اور مفاصل اُنکے ترطیب سے مستغنی ہین اسلیے کہ رطوبت کے سن مین خود وہ زندگی کر رہے ہین۔ چاہیے کہ سرد پانی شیرین
پاکیزہ بمقدار خواہش کے اُنکو ملا کرے اور یہ بات ہمیشہ ان کی تدبیر مین درست رہے یہانتک کہ اُنکا سن چودہ برس کا ہو پہنچے
اور اُسکا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اُن کی رطوبات مین کمی ہوتی ہی اور خشکی اور سختی پیدا ہوتی ہی پس رفتہ رفتہ ریاضت اُنکی
کم کرائی جائے اور سخت ریاضت قطعًا ترک کیجائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن ترعرع تک ملحوظ رہے اور معتدل ریاضت
کا التزام کرین۔ اور بعد اس سن یعنے چودھوین برس کے اُن کی تدبیر یہ ہو کہ جس سے نمو بڑھے اور حفظ صحت حاصل ہو چاہیے کہ
ہم حفظ صحت کی تدبیر کا ذکر کرین اور پہلے اُن چیزون کا بیان کرین جس پر دارکار تدبیر صحیح لوگون کا ہی جو بالغ ہین۔ اور ابتداء
اس بیان کی ریاضت سے کرین **تعلیم دوسری بیان مین اس تدبیر مشترک کے جو واسطے بالغین کے درکار ہے**
اور اس مین سترہ فصلین ہین **فصل پہلی بیان مین مجمل ریاضت کے** جس وقت کہ پوری تدبیر حفظ صحت کی یہ ہی کہ پہلے ریاضت
کرے بعد اسکے تدبیر غذا مین مصروف ہو اسکے بعد تدبیر نوم کی کرے لہذا واجب ہی کہ ہم ابتداے کلام ریاضت سے کرین —
ریاضت وہ حرکت ارادی ہی جو تنفس عظیم اور متواتر کی طرف شخص انسانی کو مضطر کرتی ہی اور جس شخص کو توفیق استعمال
ریاضت کی بروجہ اعتدال اپنے وقت خاص مین ہو اُس شخص کو ہر ایک علاج سے بے پروائی حاصل ہوتی ہی یعنے جس علاج
کی خواہش امراض مادی اور امراض مزاجی کو جو تابع امراض مادی کے ہوتے ہین (اور اُن سے پیدا ہوتے ہین) ہوتی ہے اور
استغنا معالجہ سے اُسوقت حاصل ہوتی ہی جب کہ تمام تدبیر اُس شخص کی موافق اور صائب ہون بیان اس دعوی کا یہ ہے کہ
ہم لوگ جیسا اوپر معلوم ہو چکا تا بقای حیات بطرف غذا کے باضطرار محتاج ہین اور ہماری حفظ صحت اسی غذا سے ہو سکتی ہی جو ہمارے
مناسب ہو اور اپنے مقدار اور کیفیت مین معتدل ہو اور کسی غذا مین یہ صفت بالقوہ نہین ہی کہ تمام و کمال ہمارے جسم کی غذا بالفعل بنجائے
بلکہ ہر ایک غذا سے ہر ہضم مین ایک فضلہ باقی رہجاتا ہی اور طبیعت اُس فضلہ کی استفراغ مین کوشش کرتی ہی مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ
سے پورا استفراغ ہر فضلہ کا نہین ہو سکتا بلکہ لامحالہ ہر ہضم کے فضلہ سے کسی قدر باقی رہجاتا ہی خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اُسکا پھر جسوقت متواتر
اور مکرر باقی رہتا ہی تھوڑی تھوڑی بقایا سے ایک مقدار معتدبہ فضلہ کی یکجا ہو جاتی ہی اور اُسکے اجتماع سے مواد فضلیہ حاصل ہوتے
ہین جیسے بدن کو بچند وجوہ ضرر پہونچتا ہی **ایک وجہ یہ ہی** کہ اگر ان مواد مین عفونت آجائے امراض عفونت پیدا کرینگے اور اگر ان
مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بڑھ جائے امراض سوء مزاج پیدا کرینگے اور اگر ان کی مقدار بہت ہو جائے امراض امتلائی جن کا
بیان ہو چکا ہی از قسم امراض اوعیہ اور مجاری کے انکین پیدا کرینگے اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گرین ورم پیدا کرینگے اور ان مواد کے بخارات
جوہر روح کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہین پس لامحالہ ان مواد کے استفراغ کی طرف باضطرار حاجت ہوتی ہے اور ان کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

استفراغ اکثر اوقات اسی طرح بر تمام اور پورا ہوتا ہے کہ استعمال ادویہ مسہلہ کا کیا جائے اور بیشک ایسی دوائین قوت غریزی کو کمزور کردیتی ہین بلکہ اگرچہ دوائین کمی بھی ہون جب بھی انکا استعمال طبیعت پر گرانی اور تحمل تعب سے خالی نہین ہوتا ہے چنانچہ بقراط نے کہا ہے کہ دوائے مسہل جس طرح تنقیہ مواد کا کرتی ہے اسی طرح اذیت بھی دیتی ہے اور باانیمہ جس طرح مواد فاسدکا استفراغ ہوتا ہے اسی طرح خلط فاضل یعنے اچھی خلط اور رطوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جو جوہر حیات ہے اس سے بھی ایک مقدار صالح نکلجاتی ہے اور یہ سب باتین قوت اعضائے رئیسہ اور خادمہ کو ضعیف کردیتی ہین پس یہ امور اور انکے سوا اور بھی مضرتین امتلا کی ہین جو بکمال خود متروک ہوجاتی ہین جسوقت بذریعہ ریاضت کے استفراغ ہوجائے پس ریاضت بڑا کامل سبب مانع ہے واسطے مبادی امتلاء کے جسوقت کہ اور سب تدبیرین ہمراہ ریاضت کے بنہج صواب واقع ہون - اور باانیمہ ریاضت سے حرارت غریزی کا انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اور بدن کو سبکی بذریعہ ریاضت کے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ریاضت لطیف حرارت کو برانگیختہ کرکے جسقدر فضلہ ہر روز باقی رہجاتا ہے اسکی تحلیل کردیتی ہے اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا پھسل کر نکلنا اور اپنے مخرج کی طرف متوجہ ہوتا حاصل ہوتا ہے اسی جہت سے باوجود گذرنے مدتہائے دراز کے فضلہ معتدبہ جمع نہین ہونے پاتا - اور باانیمہ جسطرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے اور مفاصل اور اوتار کو سخت کرتی ہے اس سختی کی وجہ سے ہر ایک جوڑ اپنے افعال پر قادر ہوکر انفعال سے محفوظ رہتا ہے اسی طرح اعضا کو واسطے غذا کے بوجہ کم ہونے فضلہ کے بسبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہے پس قوت جاذبہ کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور لنگی اعضا کی دفع ہوجاتی ہے پھر سب مخارج منضم ہوجاتے ہین اور رطوبات رقیق ہوجاتے ہین اور مسامات کھلجاتے ہین - اکثر یہ بات ہے کہ تارک ریاضت دق مین مبتلا ہوتا ہے اسلیے کہ اعضا کی قوتین ضعیف ہوجاتی ہین بسبب ترک کرنے اس حرکت کے جو روح غریزی کو کہ لہ حیات ہر عضو کا وہی ہے بطرف اعضا کے کھینچنے والی ہے

فصل دوسری اقسام ریاضت کے بیان مین

ریاضت کی **ایک** قسم وہ ہے جس کی ضرورت بوجہ کسی عمل یا صنعت کے ہوتی ہے جس پیشہ کو انسان کرتا ہے اور **دوسری قسم** ریاضت کی اسواسطے کیجاتی ہے کہ اس مین مقصود محض ریاضت ہوتی ہے کسی عمل کا اتمام اس سے نہین ہوتا ہے اور اس ریاضت سے خاص منافع ریاضت کے پیدا ہوتے ہین اور اس دوسری قسم ریاضت کی جُدا جُدا چند قسمین ہین اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہے جو کم ہوتی ہے اور قسم وہ ہے جو زیادتی ہوتی ہے اور ایک قسم شدید ہوتی ہے اور دوسری ضعیف ہوتی ہے اور ایک سریع ہوتی ہے اور دوسری بطی تیسری مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہے ایک قسم تراخی یعنے باہستگی اور بضعف ہوتی ہے اور ہر ایک ایسی دو قسمون مین جو متضاد ہین ایک قسم معتدل درمیانی موجود ہے اقسام ریاضت کے یہ ہین منازعت یعنے ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاع واقع ہو اور مباطشت یعنے باہم حملہ کرنا - اور ملاکمہ یعنے سینہ سے سینہ پر ٹکر مارنا خواہ سینہ پر ایکدوسرے کے گھونسا مارنا - اور احضار یعنے دوڑنا گھوڑے کا ما دوڑنا گھوڑی کا یا دوڑنا اور جلد چلنا اور تیر لگانا یا کبادہ کشی کرنا - اور رمح مین یعنے ناوک کا تیر پھینکنا اور کسی چیز مین سوراخ کرکے بذریعہ ریسمان وغیرہ کے لٹکنا اور حجل یعنی ایک پاؤن چلنا کہ جسے لنگڑی کہتے ہین اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور بے لاگ ہوکر ہاتھ پر ہاتھ مارنا اسکی صورت یہ ہے کہ آدمی اطراف قدم پر کھڑا ہوکر دونون ہاتھ آگے یا پیچھے بڑھاکر جلد جلد ہاتھ مارے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت شریف ہے منجملہ ریاضت لطیف اور نرم کے جھولا جھولنا اور رہینگ لگانا اور گہوارہ مین کھڑے ہونا یا بیٹھنا یا لیٹنا اور زوارق اور سمیریات جو دونون چھوٹی قسم کی کشتیان ہین ان پر سوار ہونا اور اس سے قوی تر ریاضت اونٹ اور گھوڑے اور عماری دار اونٹ پر سوار ہونا اور گوسالہ کی سواری ہے منجملہ ریاضت قوی کے ریاضت میلانی ہے اسکی صورت یہ ہے کہ آدمی ایک مسافت معین کسی میدان مین دوڑنے کی مقرر کرے پہلے وہان سے کسی قدر دوڑے اور اس معین تک دوڑکر پچھلے پاؤن

HAKEEM SHOUKAT ALI

پھرائے اور ہر مرتبہ مسافت مین بہ نسبت سابق کے کم کرتا جائے یہانتک کہ اخیر مرتبہ وسط مسافت مین ٹھہر جائے اور منجملہ ریاضت کے یہ ہی کہ تلوار یا نیزہ سے کھیلنا ہو اوپنا سایہ یا پرچھائین اپنے شخص مقابل کے مقام تک پہونچائے اور تھیلی بجانا اور پانون کا پیٹنا اور پرے ہٹنے کو پھسلنا اور گیند کھیلنا بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھیلنا طبطاب یعنی لکڑی کی تلوار سے اور تیر چھوڑنی اور پر اُبھارنا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگا کر اڑانا یا دوڑتے ہوئے گھوڑے کو روک لینا بحالت سواری کے ۔ اور کشتی لڑنی اور مباطشت یعنی حملہ کرنے کی چند قسمین ہین **ایک یہ ہی** کہ دو آدمیون ہر ایک شخص دوسرے کو دونون ہاتھون کے بیچ مین کمر کی جگہ پر پکڑے اور دونون اپنے نکلجانے اور چھوڑا لینے کے واسطے زور کرین اور ہر ایک دوسرے کو نہ چھوڑے اور بھاگنے نہ دے **دوسری یہ ہی** کہ داہنے ہاتھ سے داہنا اور بائین ہاتھ سے بائین طرف اپنے مقابل کو پکڑے اور منھ ایک کا دوسرے کے سامنے ہو اور اونچا اٹھا کر پٹک دے کہ وہ چت گرے اسکے بعد چت کرنے کے واسطے زور کرے خصوصاً جس وقت کہ مرد مقابل ایک مرتبہ جھکا ہوا ہو اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہو ازین قبیل سینہ سے سینہ لڑا کر ایک دوسرے کو پیچھے ہٹانا ازین قبیل ہر ایک کی گردن مین ہاتھ ڈالکر نیچے کو جھکانا ازین قبیل اپنے مقابل کے پانون کو پیٹنا جسے لنگی مارنا کہتے ہین ۔ اور اپنے دونون پانون سے دوسرے شخص کے دونون پانون کو انگوٹھے کی طرف سے ہٹانا اور دور کرنا اور ازین قبیل اور صورتین ریاضت بدنی کی جو کشتی گیر لوگ استعمال کرتے ہین ہا اور منجملہ ریاضت شریفہ کے دو آدمی اپنی جگہ کو بدل کر دوسری جگہ پر چلے جائین اور پے در پے پیچھے کی طرف ہٹنے کودنے وغیرہ کے ذریعہ سے کہ ہر ایک دو مرتبہ کے ہٹنے مین ایک جست و خیز آگے کی جانب کے درمیان مین پڑی اور ظفرہ ڈالے اور اس جست و خیز مین انتظام ہو یا بلا انتظام اور منجملہ ریاضات کے دو تکلون کی ریاضت ہو اسکی کیفیت یہ ہی کہ آدمی ایک جگہ پر ٹھہرے اور اپنے داہنے بائین دو تکلے زمین پر گاڑے اُنکے درمیان مین قلاچ مارنے کی جگہ ہو بس داہنی طرف سے کود کر بائین تکلے کو چھوئے اور بائین طرف سے داہنی طرف کود کر داہنے تکلے کو چھوئے اور چالاکی اسقدر کرے کہ اُس سے جلد کودنا ممکن نہو سخت ریاضتین اور جلد استعمال کیجاتی ہین بیچ بیچ مین وقفہ دے دیکر یا سُست ریاضتین اُنکے بیچ مین واسطے آرام دہی کے کیجاتی ہین واجب ہی کہ استعمال مین ریاضت کی طرح طرح کی صورتین پیدا کیجائین اور خاص ایک قسم کی ریاضت پر اکتفا کرنا درست نہین ہی ۔ ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت معین ہی ۔ ہاتھون اور پانون کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہی ۔ سینہ اور اعضائے نفس کی ریاضت کبھی گران بار اور بڑی چیز کے اُٹھانے اور ہٹانے سے ہوتی ہی ۔ اور کبھی تیز چیزون کے ذریعہ سے اور کبھی مختلف اوصاف کی چیزین ملا کر ہوتی ہی اور اس مین ریاضت منھ کی اور لہات یعنی کوے اور زبان اور گردن کی ہوتی ہی اور ایسی ریاضت رنگ مین خوبی پیدا کرتی ہی اور سینہ کو پاک کرتی ہی اگر سانس مین تنگی پیدا ہو پھونکنے کی ریاضت کرنی چاہیے کہ اس مین کسیقدر تمام بدن کی بھی ریاضت ہوتی ہی اور مجاری نفس مین وسعت پیدا ہوتی ہی دیر تک آواز بڑھانے مین گونہ خطرہ ہی اور ہمیشہ آواز کا شدید کرنا زیادہ ہوا کے جذب کا باعث ہی اور اس مین بھی خطرہ ہی دیر تک آواز نکالنا یا سر پھرنا زیادہ ہوا کے نکالنے کا باعث ہی اور اس مین بھی خطرہ ہی سو واجب ہی کہ نرم قرأت سے آواز کی ریاضت شروع کرین پھر بتدریج آواز بلند کرتے جائین پھر جب آواز بلند خوب ہو چکے اور دیر تک بلند رہا کرے زمانہ اس ریاضت کا باعتدال تجویز کرین اُسوقت اس ریاضت سے فائدہ عظیم اور نفع بین ظاہر ہوگا اور اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہوگا معتدل اور صحیح آدمیون کے واسطے اس مین اندیشہ ہی ۔ ہر ایک آدمی کو موافق اُسکے مزاج کے ایک ریاضت مناسب ہوتی ہی جو ریاضتین نرم مثل گہوارہ وغیرہ کے ہین وہ اُن لوگون کو موافق ہین جنھین حمیات نے ضعیف کردیا ہو اور حرکت سے عاجز کیا ہو جو لوگ بوجہ نقاہت کے چلنے پھرنے سے عاجز ہون یا جنکو خربق کے پینے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور مثل ان لوگون کے اور اسی طرح جن لوگون کے حجاب مین کوئی مرض ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس ریاضت مین اگر نرمی کیجاے نیند پیدا کرتی ہے اور ریاح کو تحلیل کر دیتی ہے اور بقایا امراض سر کو نافع ہے جیسے غفلت اور نسیان اور اکثر خواہشون مین حرکت پیدا کرتی ہے اور طبیعت غریزی کو اُسکے افعال پر آگاہ کرتی ہے اور جگا دیتی ہے اگر تخت پر بٹھا کر گہوارہ جنبانی کیجاے یہ طریقہ مناسب اس شخص کے ہے جو شطرالغب اور حمیات مرکب خواہ حمیات بلغمی مین مبتلا ہو یا جسے مرض جبن لاحق ہو ایضاً ارباب اوجاع نقرس اور بیماران امراض گردہ گران سب کے واسطے ایسی گوارہ جنبانی سے یہ فائدہ مترتب ہوتا ہے کہ جو مادہ آمادہ دفع ہونے پر ہو اُس کی آمادگی بڑھ جاتی ہے اور نرم مادہ مین نرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور قوی مین زیادہ تر قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور گوسالہ کی سواری سے کبھی کبھی یہ فائدے مترتب ہوتے ہین لیکن اس مین برانگیختہ ہونا مواد کا بہ نسبت گہوارہ جنبانی کے زیادہ ہے کبھی گوسالہ پر اس طرح پر سوار کرتے ہین کہ منھ سوار کا دُم کی طرف ہوتا ہے ایسی ترکیب سے اُس شخص کو فائدہ ہوتا ہے جسکی بصارت مین ضعف ہو یا ظلمت بصر مین گرفتار ہو اور فائدہ اُسکا بہت ہے۔ کشتی اور جہازون کی سواری جذام اور استسقاء اور سکتہ اور برودت معدہ اور نفخ کو نافع ہے اگر ناؤ کو کنارے کنارے لیجائین اور گرداب مین لیجائین تو ان امراض کے دفع کرنے مین زیادہ مفید ہے اسواسطے کہ ایسے مقام پر ناؤ کے جانے سے کبھی نفس پر خوشی اور رنج پیدا ہوتا ہے اور اگر ناؤ کی سواری سے متلی پیدا ہو کر رُک جائے اور قے نہو امراض معدہ کو نافع ہے اعضاء غذا کی ریاضت تابع ریاضت بدن کی ہے۔ بصارت کی ریاضت باریک چیزین دیکھنے سے ہوتی ہے اور روشن چیزین رفتہ رفتہ دیکھنے سے بصارت بڑھتی ہے۔ سماعت خفیف آوازون کے سننے سے مرتاض ہوتی ہے اور شاذو نادر بڑی بڑی آوازون کے سننے سے بھی سماعت کو فائدہ ہوتا ہے ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان حفظ صحت ہر عضو مین ذکر کرین گے جس وقت امراض جزوی ہر اعضا کے لکھین گے واجب ہے کہ ریاضت کرنے والا اپنے بدن کے اعضاے ضعیف تک ریاضت کی گرمی پہونچنے نہ دے مگر بسبیل تبعیت کے مثلاً جسے مرض دوالی ہو واجب ہے کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اُس مین دونون پاؤن کے ہلانے کی ضرورت نہو بلکہ پاؤن کی حرکت اسکی ریاضت مین کمتر ہو اور اوپر کے اعضا مثل گردن اور سر اور ہاتھ وغیرہ کی ریاضت سے جو گرمی تمام جسم مین پیدا ہو وہی گرمی پاؤن تک پہونچنی بہتر ہے۔ ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہونی چاہیے اور قوی کی قوی یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہر ایک عضو کے واسطے بجاے خود ایک ریاضت خاص ہے جیسے آنکھ کو باریک چیز دیکھنے مین اور حلق کو آواز بلند کرنے مین بشرطیکہ یہ دونون باتین بتدریج واقع ہون اور دانت اور کان کے واسطے مخصوص ریاضتین ہین جنکا ذکر ہر ایک کے باب خاص مین بروقت ذکر امراض ہر عضو کے آئے گا

فصل تیسری بیان مین ابتداے وقت ریاضت اور انتہاے وقت ریاضت سے

ریاضت کے شروع کرنے کا یہ وقت ہے کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گرد احشاء اور عروق کے کیموسات خام اور ردی ایسے موجود نہون جنھین تمام بدن مین منتشر کر دے رات کی غذا کا ہضم معدے اور جگر اور رگون مین ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آچکا ہو تینون ہضم کے حاصل ہونے پر نضج بول کا قوام اور لون مین دلالت کرتا ہے اس لیے کہ یہ نضج اول وقت انہضام مین پیدا ہوتا ہے اور جب غذا کو ہضم ہو جانے مین زمانہ زیادہ گذر جاتا ہے اور قوت غریزی ایک مدت تک غذا کی تصرف سے خالی رہتی ہے بول مین ناریت پیدا ہو جاتی ہے اور زردی کی حد سے رنگت بول کی بڑھ جاتی ہے یعنے تبنی رنگ جو طبعی ہے باقی نہین رہتا ہے اسوقت ریاضت بھی مضر ہے اسلیے کہ قوت مین ضعف پیدا کرتی ہے اسیواسطے کہتے ہین کہ مقتضاے حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہی ہے کہ جسوقت معدہ بالکل خالی نہو بلکہ اس مین تھوڑی سی غذا موجود ہو جاڑون مین غلیظ اور گرمیون مین لطیف پھر اگر کوئی شخص شکم سیر ہو کر ریاضت کرے یہ بات بہتر ہے اس سے کہ بھوکا ریاضت کرے۔ اور گرم یا تر کیفیت کی ریاضت بہتر ہے اس سے کہ بدن سرد یا خشک ہو۔ بہترین اوقات ریاضت کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

وہی ہین جب بدن حالت اعتدال پر ہوگرمی اور سردی مین اکثر گرم یا خشک مزاج کو ریاضت مبتلاے امراض کردیتی ہو جب یہ شخص ترک ریاضت کرتا ہو صحت پاتا ہو۔ جو شخص ریاضت کرے اُس پر واجب ہو کہ پہلے فضلہ کو امعاء اور مثانہ سے بطریق بول و براز کے دفع کرے اُسکے بعد ریاضت مین معروف ہو اور بدن کی مالش پہلے واسطے آمادگی اور استعداد کے اس قدر کرے کہ حرارت غریزی مین انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا کرے اور مسامات کھولدے مالش بدن کی سخت چیزے کرنی چاہیئے اُسکے بعد روغن شیرین مل کر آہستہ آہستہ اس قدر مالش کرین کہ اُس عضو مین تھوڑی سی تنگی پیدا ہو نہ اینکہ زیادہ گھٹ جائے اور مالش بہت سی ہاتھون کی جن کے اوضاع مختلف طور پر بدن سے ملاقی ہون کرانی چاہیے تاکہ جمیع پارہ ہاے عضل کو اثر مالش کا پہونچے بعد اُس کے ریاضت شروع کرے۔ فصل ربیع مین عمدہ وقت ریاضت کا قریب دوپہر کے مکان معتدل مین ہی۔ اور فصل خریف مین جس وقت سردی اور گرمی کا اعتدال ہو اُس وقت ریاضت کرنی چاہیے۔ گرمیون مین دوپہر سے پیشتر اور جاڑون مین قاعدے کے موافق تو یہ تھا کہ ریاضت مین تاخیر شام تک کیجاے لیکن اور چیزین اس تاخیر کو منع کرتی ہین اس لیے واجب ہی کہ مکان مین نیچی پردے چھوڑ کر اور انگیٹھی وغیرہ مین آگ روشن کر کے ہوا معتدل کیجائے اور اُسکے بعد استعمال ریاضت کا ایسے وقت جو ہضم غذا اور دفع فضول وغیرہ بھی اُس وقت ہوچکا ہو کیا جاوے۔ مقدار مین ریاضت کی تین باتون کی رعایت واجب ہی **پہلے** بدن کا رنگ جب تک خوب رہے۔ سرخی بڑھتی جائے اُسوقت تک ریاضت کا وقت باقی ہی **دوسرے** حرکات جب تک سبک ہین جہان تک وقت ریاضت کا باقی ہی **تیسرے** اعضا کے پھولنے مین جبتک زیادتی ہوا کرے اُس وقت تک ریاضت باقی ہی لیکن جب ان حالات مین کمی آجائے اور پسینا بخارات کا جو رستا تھا بہنے لگے اُسوقت ریاضت کا قطع کرنا واجب ہی ریاضت کو قطع کرکے ایسا تیل لگانا چاہیے جسکی جہت سے پسینا نکلے خصوصًا اگر سانس روک کر ریاضت کی ہو۔ جب کوئی شخص ایک دن پوری ریاضت اپنے شروط پر کرلیتا ہو اُسکے دوسرے دن اُس شخص کو یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس ریاضت کے بعد کس قدر غذا ہضم کرنے کی طاقت بہم پہونچتی ہی پس چاہیئے کہ دوسرے دن اپنی غذاے معمولی اور ریاضت سابقہ مین کچھ تغیر اور تبدیل نہ کرے بلکہ ریاضت اور غذا بمقدار روز اول کے دوسرے دن باقی رکھے

فصل چوتھی دلک یعنے مالش کے بیان مین جو مالش سخت ہوتی ہی اُس سے استواری پیدا ہوتی ہی اور نرم مالش سے بدن ڈھیلا ہوجاتا ہی۔ بکثرت مالش کرنے سے بدن لاغر ہوجاتا ہی معتدل المالش تینون کیفیتون مین بدن مین فربہی اور توانائی پیدا کرتی ہی۔ ترکیب عقلی اس مقام پر اقسام دلک کے نو ہوتے ہین نو قسم کے آثار بھی پیدا ہونگے **ایضًا** مالش کبھی بخشونت یعنے کھرے کپڑے سے جو کیجاتی ہی خون کو ظاہر بدن مین بہت جلد کھینچ لاتی ہی اور چکنی مالش ہتیلی خواہ نرم کپڑے سے خون کو ظاہر بدن تک نکلنے سے منع کرتی ہی اور عضو مدلوک یعنی جس عضو کی مالش کی گئی ہی اُسمین بند کردیتا ہو۔ مالش سے غرض یہ ہی جو بدن متخلخل اور ڈھیلے ہین اُس مین تکثیف اور بستگی پیدا ہوجاے اور نرم بدن مین سختی اور کثیف بدن مین تخلخل اور سخت بدن مین نرمی۔ اور جو مالش بغرض استعداد کیجاتی ہی وہ ریاضت سے پہلے ہوتی ہی اُس مالش کو نرمی سے شروع کرتے ہین پھر ریاضت کرنے کا وقت قریب آتا ہی مالش مین شدت کیجاتی ہی۔ ہر ایک مالش بغرض استرداد ہوتی ہی اُسکا وقت بعد ریاضت کے ہی اور اُسکو سکن بھی کہتے ہین اس مالش سے غرض یہ ہی کہ جو فضول عضل مین محتبس ہو رہے ہین اور بذریعہ ریاضت کے انکا استفراغ ہوا ہی اُنکی تحلیل ہوجاے اور اس ریاضت کے بعد دلک سے جب یہ حالت بہم پہونچے کہ رونگٹے کھڑے ہوجائین پس ماندگی نہین پیدا ہوتی ہی واجب ہی کہ یہ دلک تنگ اور نازک اور معتدل ہو بہتر یہی ہی کہ تیل کی مالش کرین اور اس مالش کو درشتی اور سختی اور خشونت پر ختم نہ کرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

بنی جسوقت تک اعضا مین نرمی پیدا نہو یا جبتک ربی، خشکی بوجہ اس مالش کے زائل ہوکر مائل بسختی اور درشتی نہو جائے اُس وقت تک اس مالش کو استعمال کرنا چاہیئے ورنہ اعضا مین سختی پیدا ہوجائیگی لڑکون مین یہ مالش نشو ونما سے مانع ہوتی ہے اور بالغین مین اُس کی مضرت کم ہاہے اگر براہ خطا یہ مالش مائل بصلابت ہو بہتر ہے بہ نسبت اُسکے کہ براہ خطا مائل بہ نرمی ہو اسواسطے کہ تحلیل شدید کی تلافی باسانی ہوسکتی ہے بہ نسبت اُس فساد کے جسکی آمادگی بدن کو بذریعہ دلک نرم کے ہوتی ہے- علاوہ یہ ہے کہ دلک سخت اور باخشونت اگر بافراط ہو اعضاے خصیان اور صبیان مین نشو ونما کا مانع ہوتا ہے منقریب اسکا بیان اور بقیہ شرائط بعد بیان وقت دلک کے کیا جائے گا ابھی تو ہم دلک استرداد کے بیان سے فارغ نہین ہوئے ہین سو دلک استرداد حقیقت مین گویا آخری جزو ریاضت کا ہے لہذا واجب ہے کہ اسکی ابتدا روغن سے بقوت کیجائے بعد اسکے اعضا ملتے ملتے جھکائے جائین اور حالت سختی مین ختم نہ کیا جائے اور متعدد ہاتھون سے یہ مالش کرائی جائے جسکے بدن کی مالش ہوتی ہے وہ اپنے اعضا کو بعد مالش کے تانے اور دراز کرے تاکہ فضول اُس سے نکلجائین اور بعد اسکے ایک قماط یعنی تہ بند لیکر اطراف پر اعضا کے پھیلا جائے اور بروقت پھیرنے کے جہانتک ممکن ہو سانس روکے رہے خصوصاً عضل بطن کو ڈھیلا کرکے اور عضل صدر کو کھینچکر اور تان کر اگر یہ بات آسان ہو اور آخر مین عضل بطن کو بھی کھینچے تھوڑا سا تاکہ پہونچے اثر دلک استرداد کا احشا تک اور درمیان زمانہ ان افعال کے یعنی جبتک سانس روکے رہے اور عضل بطن تانے ہو سمٹے اور چت لیٹے اور دونون پاؤن اپنے مالش کرنے والے کے پاؤن پر رکھے- جو لوگ کہ شاق ہین تمام زمانہ ریاضت مین سانس روکے رہتے ہین- اور بیشتر وہ لوگ دلک استرداد کا استعمال اثناے ریاضت مین کرتے ہین پس ریاضت کو قطع کرکے بعد دلک استرداد کے پھر ریاضت شروع کرتے ہین اگر ریاضت کا بڑھانا اُنھین منظور ہوتا ہے- بکثرت مالش کی حاجت اُس شخص کو نہین ہے دلک استرداد مین جسے اپنے بدن مین کوئی حاجت زبون اور خراب نہ پائی جائے اور نہ اُسکا ارادہ بعد دلک کے ریاضت کرنے کا ہو بلکہ اگر کسی طرح کی ماندگی پائے ہر نرمی تیل کی مالش اس طور پر کرائے جس طرح ہم آگے بیان کرینگے اور اگر کسی طرح کا یُبس بدن مین پایا جائے اعضا کی مالش مین زیادہ اہتمام کیا جائے تاکہ تمام اعضا مین یہ بات پیدا ہوجائے- کبھی مالش اور دبانا بشدت بروقت نوم کے مفید ہوتا ہے بدن مین خشکی پیدا کرکے رطوبت کو مفاصل کی طرف رواں ہوکر آنے سے منع کرتا ہے

فصل پانچوین بیان مین استحمام اور حمام کے

فصل جامع مین جس شخص کے واسطے ریاضت کے احکام مذکور ہوے اُسکو حاجت استحمام محلل یعنی ایسے قسم کا نہانا حمام وغیرہ مین جس سے تحلیل فضول کی حاصل ہو نہین ہے اس لیے کہ اُسکا بدن فضول سے پاک ہے حمام کی حاجت اس غرض سے ہوتی ہے کہ بدن کو فائدہ حرارت لطیف کا حاصل ہو اور ترطیب معتدل کا فائدہ ہو اسی جہت سے واجب ہے کہ یہ لوگ جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہے بہت دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ آبزن کا استعمال اتنا کرین کہ اُن کی جلد سرخ ہوکر پھول جائے اور جب تحلل شروع ہو یعنی جلد سمٹنے لگے ترک کردین- ہوا مین نداوت یعنی تری اسطرح پر پیدا ہوتی ہے کہ آب شیرین گرم اُنکے گرایا جائے چاہیئے کہ یہ لوگ جھٹ پٹ نہا کر حمام سے باہر نکل آئین- ریاضت یافتہ کو چاہیے کہ بہت جلد حمام مین داخل نہو تاکہ استراحت بروجہ تمام اُسکو حاصل ہو حمام کے حالات اور شرائط خوبی اور عمدگی کے اور مقامات مین بخوبی بیان ہوئے ہین اس مقام کے مناسب اسقدر ہے کہ حمام کے نہانے والون کو چاہیے کہ درجہ بدرجہ حمام کے مکانات مین داخل ہون اور آخر کا درجہ جو بہت گرم ہوتا ہے اُس مین اس قدر ٹھہرین جبتک کرب اور اذیت پیدا نہو تاکہ بوجہ تحلل فضول کے راحت حاصل ہو اور بدن کو آمادگی قبول غذا کی پیدا ہو اور ضعف کے پیدا ہونے سے احتراز کرین اور اس بات سے عفونت شدید اور قوی تر بہ نسبت حمیات کے پیدا نہو جائین جس شخص کو اپنے بدن کی فربہی مطلوب ہو چاہیئے حمام مین بعد کھانا کھانے کے داخل ہو اگر سُدے پڑنے کے خوف سے مامون ہو پھر اگر احتیاط کرے اور گرم مزاج ہو سکنجبین کا استعمال کرے تاکہ سُدے پڑنے سے منع کرے اور اگر سرد مزاج ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

معجون قوقیخی اور طلافلی کا استعمال کرے۔ اور جسکی خواہش تحلیل اور دُبلے ہونے کی ہو چاہیے کہ بروقت گرسنگی کے استعمال حمام کا کرے اور دیر تک حمام مین بیٹھے۔ اور جو شخص فقط حفظ صحت کا قصد کرے حمام مین نہار منھ بعد ہضم غذا کے معدے اور کبد مین داخل ہو اور اگر نہار منھ حمام مین جانے سے خوف غلبۂ صفرا کا ہو قبل دخول حمام کے کوئی لطیف شے تھوڑی سی کھائے۔ گرم مزاج اور صفراوی بدن اس تدبیر کے داخل حمام مین نہین ہو سکتا اور یا انتہاء خیر کا درجہ جو نہایت گرم ہے۔ اس مین داخل ہونا ایسے شخص کا حرام ہے بہت اچھا ناشتا ان لوگون کے واسطے یہ ہے کہ آب انار خواہ گلاب مین روٹی بھگو کر کھائین بعد حمام سے نکلنے کے سرد چیز کے پینے سے پرہیز کرنا چاہیے اور حمام کے اندر بھی سرد چیز پینی نہ چاہیے اسلیے کہ اُسوقت مسامات بدن کے کھلے ہوئے ہوتے ہین فوراً اثر برودت ظاہری کا اعضاے رئیسہ تک پہونچکر انکی قوتون کو فاسد کر دے گا۔ اسی طرح جو شے بہت گرم ہو اُسکا بھی استعمال ایسے وقت برا جانتے ہین اس خوف سے کہ بہت جلد اعضاے رئیسہ تک نافذ ہو کر سِل یا دق پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح واجب ہے کہ یکایک بدرنگ حمام سے باہر نہ نکلے اور نہ بعد حمام سے نکلنے کے سر کھولے اور نہ بدن کو سردی پہونچائے بلکہ واجب ہے کہ فصل شتا مین اگر حمام سے نکلے روئی دار وغیرہ کپڑون مین خواہ اونی لباس مین بدن کو چھپائے۔ جو شخص تپ مین گرفتار ہو تو جس وقت تپ مین ہے اسے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہے۔ اسیطرح جسکو تفرق اتصال یا ورم عارض ہو اوپر بیان ہو چکا کہ حمام سے تسخین اور تبرید اور ترطیب اور خشکی حاصل ہوتی ہے نافع یہی ہے اور مضر بھی۔ منافع حمام کے چند پیدا کرنا مسامات کھول دینا۔ جلا یعنی چرک کا دفع کرنا تحلیل فضول خام مادہ کا نضج دینا۔ غذا کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنا۔ حمام تحلیل مین اسی چیز کی اعانت کرتا ہے جسکے متحلل ہونیکا قصد ہو اور حبس فضلہ کے دفع کا ارادہ ہو اور حبس اسہال کرتا ہے۔ ماندگی کو دور کرتا ہے۔ حمام سے لئے مضر ہوتے ہین اگر بافراط ہو ضعف قلب پیدا کرتا ہے۔ اور غشی اور متلی بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہے ٹھہرے ہوئے مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور آمادہ بعفونت ہو جاتا ہے اور اُس مادہ کو نکل جانے پر اور اعضاے ضعیف پر گرنے کو آمادہ کرتا ہے یا بن وجہ اعضاے ظاہری اور باطنی مین اورام پیدا ہوتے ہین مختصر بیان

سرد پانی سے نہانے کا سرد پانی سے نہانا اُسی شخص کو مناسب ہے کہ جسکی تدبیر ہر قسم کی درجہ نہایت پر پہونچے سن بھی اُسکا اعلیٰ درجہ مین ہو قوت بھی اسکی بدرجۂ غایت ہو سحنہ بدن بکمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے تخمہ نہو اور قے بھی نہوتی ہو اور نہ اسہال ہو اور نہ مرض سہر مین مبتلا ہو۔ اور نہ اسکے بدن مین نوازل کی شکایت ہو نہ دل اسکا بہت بڑھا ہو۔ ایسے وقت مین کہ بدن نہین اُسکے پھرتی ہو۔ جاڑا کی ہو کبھی سرد پانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہے۔ جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور حرارت کو اندر بدن کے بند کرنے کی غرض سے اگر اس غرض سے نہانا منظور ہو چاہیے کہ پانی مین بشدت برودت نہو بلکہ باعتدال برودت ہونی چاہیے اور کبھی استعمال غسل کا بعد ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہے چاہیے کہ قبل اس کے مالش سخت کیجائے اگر تیل کی مالش کرین بر طبق عادات کے زیادہ سختی مناسب نہین۔ اور ریاضت بعد دلک اور مالش روغن کے متصل ہونی چاہیے اور بہ نسبت دلک معتاد کے تھوڑی تھوڑی۔ اور بعد ریاضت کے آب سرد سے نہانا اس طرح چاہیے کہ دفعۃً کل اعضا مین پانی پہنچ جائے اسکے بعد تھوڑی دیر بھیگے بدن سے ٹھہرنا چاہیے جبتک نشاط باقی رہے اور تحمل ہو سکے اور قبل پیدا ہونے جھرجھری کے پھر جب یہ شخص نہانے سے فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہین اُسکی غذا مین زیادتی اور شراب مین کمی کرنی چاہیے اور اُسکا خیال کرنا چاہیے کہ کتنی دیر مین بدن کا رنگ بحال خود عود کرتا ہے اور گرمی بدستور آجاتی ہے اگر جلدی بدن مین گرمی آجائے اور رنگ بدن کا بدستور ہو جائے معلوم ہوگا کہ ٹھہرنا آب سرد مین بقدر معتدل و مناسب تھا اور اگر دیر مین یہ کیفیت پیدا ہو جاننا چاہیے کہ مقدار مناسب سے زیادہ غسل کیا گیا دوسرے دن اُسی حساب سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کمی کرنی چاہیے اور بیشتر بعد مالش کے اور رنگ اور حرارت کے پلٹ آنے کے دوبارہ آب سرد مین داخل ہوتے ہین جس شخص کا ارادہ اُسکے استعمال کا ہو چاہیے کہ بتدریج اُسکی ابتدا کرے پہلے پہل جو دن گرمیون مین سب سے زیادہ گرم ہو اُسکی ٹھیک دوپہر مین اُسکا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ اُسدن ہوا نہ چلی ہو اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد قے یا کسی دوسرے استفراغ کے اور بعد ہیضہ کے ایضاً بعد بیداری مفرط کے استعمال جائز نہین ہے اور نیز بروقت ضعیف ہونے بدن یا معدے کے اور بعد ریاضت مناسب نہین ہے مگر اُس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ البتہ آب سرد سے غسل بموجب بیان بالا کے کریگا۔ آب سرد سے نہانا جس طرح پر مذکور ہوا حرارت غریزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعۃً داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اُسکے بعد تقویت حار غریزی کی بسبیل استقرار اور ظہور کے دونی بنسبت ضعف کے کرتا ہے یعنی جسقدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اُس سے دوچند قوت پیدا ہوتی ہے۔

فصل چھٹی بیان مین تدبیر ماکول کے

جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہے اُسے واجب ہے کہ اس بات مین کوشش کرے کہ اُسکی غذا کوئی شے غذاے دوائی سے نہو جیسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اسلیے کہ ایسی غذائین جو لطیف ہین خون کو جلا دیتی ہین اور جو غلیظ ہین بلغم پیدا کرکے بدن مین گرانی بڑھاتی ہین بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بچہ گاؤ کا اور روٹی گیہون کی ایسے گیہون جو اور چیزون کی آمیزش سے پاک ہون اور ایسے کھیت کے گیہون ہون جسمین کوئی آفت ارضی اور سماوی نہ پہونچی ہو میٹھی چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوشبو دار اور پاکیزہ ہو اُسکے سوا اور کوئی چیز کھانے اور پینے مین استعمال نکرنی چاہیے مگر بسبیل علاج یا تقدم بالحفظ کے یعنے پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی۔ فواکہ مین جو چیز بہت مشابہ غذا ہے انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہوگیا ہو اور چھوہارا اُن مقامات مین جو ان چیزونکے کھانے کے عادی ہون اگر ان چیزونکے کھانیسے بدن مین فضول پیدا ہون اور اُنکا استفراغ بہت جلد کرنا چاہیے کھانے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اُسوقت کھانا چاہیے اور بھوک کو ٹالنا چاہیے اور تکلیف بھوک کی اُٹھانا بشرطیکہ سچی بھوک ہو اچھا نہین ہے اور مست اور بیہوش لوگونکے ایسی جھوٹی بھوک نہو یا تخمہ والونکی سی بھوک نہو اسلیے کہ بھوک پر صبر کرنا معدے مین اخلاط ردی اور صدیدی پیدا کرتا ہے۔ جاڑون مین گرما گرم کھانا اور گرمیون مین سرد یا ایسا کھانا جو تھوڑا سا گرم ہو مناسب ہے۔ گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانیکا اندازے تحمل اور گوارا ہونے کے ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ بیمار رہنا کیواسطے شکم سیر ہونے سے بدتر کوئی چیز نہین ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخرکار بروقت قحط سالی کے جوع الکلبی پیدا ہوتی ہے۔ اور دبلے آدمی کا بھوکا رہنا اسطرح بُرا ہے۔ مگر اسکی بُرائی زیادہ ہے جیسے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہے کہ قحط سالی مین کھانیکی انکو تنگی ہوئی پھر جب قحط برطرف ہوا اور کھانا بالفراغت انھین میسر ہوا بدن اُنکے اخلاط سے بھرگئے اور مرگئے علاوہ برآن پرخوری اور بشدت امتلاے معدہ ہروقت مین قاتل ہے کھانیسے ہو یا شراب سے پس بہت سے آدمیونکو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلاے معدہ خناق مین مبتلا ہوئے اور مرگئے اگر براہ خطا کوئی غذاے دوائی مستعمل ہو اُسکے ہضم اور پختہ کرنیکی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونیکی اُمید ہو اُسکا دفع باستعمال ضد اُس چیز کے پیچھے استعمال غذاے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذاے دوائی کا ہضم ہو جائے۔ مثلاً غذاے دوائی اگر سرد ہو جیسے ککڑی اور کدو اُسکی تعدیل گرم چیز سے جیسے لہسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذاے دوائی گرم ہو سرد چیز سے اُسکی تعدیل کرنی چاہیے جیسے ککڑی اور بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ سے۔ اگر غذاے دوائی ایسی ہو کہ اُسکے استعمال سے سُدے پڑنیکا خوف ہو بعد اُسکے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو مفتح سدہ کی کرکے اُنکا اخراج کرے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوکا رکھنا چاہیے کہ اُسی زمانے مین کوئی چیز نہ کھائے۔ جو شخص آرزومند اپنی صحت کا یقیناً ہو چاہیے کہ بے اشتہاے صادق کے کچھ نکھائے اور جبتک اُسکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

معدہ اور اوپر کی آنتیں غذائے اول سے خالی نہو جائیں اسلیئے کہ بہت مضر بحال بدن یہی ہو کہ ایک غذا بر دوسری غذا داخل کریں کہ ابھی پہلی غذا پختہ اور ہضم نہو چکی ہو اسیطرح کوئی چیز مضر تخمہ سے زیادہ نہیں ہو خصوصاً جو تخمہ غذائے ردی سے پیدا ہو اسلیئے کہ تخمہ جو غذائے غلیظ سے پیدا ہوتا ہو وجع مفاصل و درد گردہ اور ربو اور نقرس اور خرابی طحال اور جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہو اور اگر تخمہ غذائے لطیف سے پیدا ہو حمیات حادہ خبیثہ اور اورام گرم ردی پیدا ہوتے ہیں کبھی بنظر ضرورت کے ایک طعام دوسرے طعام خواہ ایسی چیز جو ساتھ طعام کے ہو داخل کرنیکی حاجت ہوتی ہو جیسے کوئی شخص تیز غذا خواہ دشوار کا استعمال کرے اُسکے پیچھے بعد اتنے زمانے کہ ابھی پہلی غذا کا ہضم کامل نہوا ہو غذائے مرطب ہمزہ بھیلی کھالیتا ہو اس تدبیر سے پہلی غذا کا کیموس درست ہوجاتا ہو ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی ہوتی ہو اور اُسکو ریاضت کی کچھ حاجت نہیں ہوتی ہو بخلاف اسکے حال اس شخص کا ہو جو بعد غذائے سریع الھضم اور تیز کے غذائے غلیظ کا استعمال کرے۔ خفیف حرکت کرنا کھانیکے بعد غذا کو معدے میں ٹھہرا دیتا ہو خصوصاً جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ بعد کھانیکے سورہے۔ جو اعراض نفسانی یا حرکت بدنی کہ اُنسے گرانباری پیدا ہو ہضم غذا کو منع کرتے ہیں۔ واجب ہو کہ جاڑوں میں ایسی غذا جسمیں غذائیت کم ہو کھائی جائے جیسے ترکاری بلکہ وہی غذا اُس فصل میں کھانی چاہیئے جسمیں غذائیت زیادہ ہو وہ غذا جو سبب ہوتی چاہیے اور ایسی غذا کہ جسکا انتشار بدن میں زیادہ ہو یعنی بدن میں خوب پسینہ ہو اور گرمیوں میں غذا اُسکے برخلاف چاہیے اُسکے بعد واجب ہو کہ دونوں قسم کی غذائے بالکل معدہ کو ممتلی نکردے کہ اُس سے زیادہ کی جگہ باقی نرہے بلکہ کھانیسے اُسوقت ہاتھ کھینچنا چاہیئے کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہو تھوڑی سی بھوک بعد کھانیکے باقی رہنا مقتضائے جوع سے ہو بعد ایک گھنٹے کے جاتی رہتی ہو۔ یہ بھی ضرور ہو کہ غذا میں عادت کا لحاظ رہے اسواسطے کہ بدتر خورش یہ ہو جس سے معدہ بھاری ہوجائے اور بدتر شراب وہ ہو کہ جسکی مقدار اعتدال سے بڑھکر معدے میں طغیان پیدا کرے اگر ایک دن کھانے پینے میں زیادتی ہو دوسرے دن بھوکا رہنا چاہیے اور ایسے مکانمیں سونا چاہیے جسمیں گرمی اور سردی نہو اگر نیند نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور بیچ میں ٹہلتے ٹہلتے ٹھہر نہ جائے اور نہ استراحت کرے تھوڑی سی شراب خالص پیے روفس حکیم کا قول ہو کہ میں ایسے چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہوں خصوصاً بعد اُس غذا کے جو صبح کو کھائی جائے کہ ایسی غذا حرکت اچھی طرح سے مقامات عشائے رگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہو۔ واجب ہو کہ کھانے کے بعد تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹکر اسکے بعد بائیں کروٹ لیٹکر سوئے بعد اسکے داہنی کروٹ لے یہ بھی جاننا چاہیے کہ چادر اوڑھ لینا اور تکیہ سرہانی رکھکے زمین سے بلند سونا ہضم پر معین ہو۔ حاصل یہ ہو کہ وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنے سرہانا اونچا اور پائینتی نیچی ہو۔ مقدار کھانے کی بحسب عادت اور قوت کے مختلف ہو صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہو کہ بعد کھانیکے اُسکے جسم میں گرانی پیدا نہو اور نہ شراسیف میں تمدد عارض ہو نہ پیٹ میں نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہو جائے اور نہ بعد کھانیکے متلی عارض ہو اور نہ شہوت کلبی اور نہ سقوط اشتہا اور نہ کندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کھانیکی بو ڈکاروں میں بعد تھوڑی دیر کے اور جس غذا کا مزہ بعد زمانہ دراز کے ڈکاروں میں پایا جاے وہ غذا بہت بُری ہو کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اسطرح پر بھی دلالت ہوتی ہو کہ بعد کھانیکے نبض عظیم اور نفس صغیر نہو جائے اسلیئے کہ اکثر بجہت مزاحمت معدے کے واسطے حجاب کے نفس میں تنگی ہوتی ہو پس متواتر ہوجاتا ہے اسی جہت سے قلب کو حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہو پس نبض عظیم ہوجاتی ہو لیکن اگر قوت ضعیف ہو اُسوقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور نہیں ہو۔ جس شخص کو بعد کھانا کھانیکے کسی طرح کی گرمی معلوم ہو چاہیے کہ دفعۃً کھانا نہ کھائے بلکہ تھوڑا تھوڑا کھائے تاکہ بجہت امتلاء کے لرزہ کی کیفیت پیدا نہ ہو اور اُسکے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہو جسوقت کھانیمیں گرمی ہضم کی پیدا ہو۔ اور جو شخص قدر

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو چند اوقات مین تھوڑی تھوڑی غذا اُسکو کھانی چاہیے - سوداوی مزاج کا آدمی غذاے مرکب کا محتاج زیادہ ہوتا ہی اور زیادہ گرم غذا نہونی چاہیے - اور صفراوی مزاج کی غذا سرد و تر ہونی چاہیے - اور جس شخص کے بدن مین خون گرم پیدا ہوتا ہو اُسکو ایسی غذا چاہیے جس مین تھوڑی سی سردی ہو اور غذائیت اُسمین کم ہو - اور جس شخص کے بدن مین خون بلغمی پیدا ہوتا ہو اُسکو ایسی غذا چاہیے جسمین گرمی اور تلطیف ہو اور غذائیت کم ہو - ہر ایک غذا کے واسطے ایک ترتیب خاص ہی کہ اُسکی مراعات حافظ صحت کو واجب ہی کہ رقیق سریع الہضم غذا کو بعد قوی اور سخت غذا کے نکھائین اسلیے کہ سریع الہضم قوی غذا سے پیشتر ہضم ہو کر اسپر تیرتی رہیگی اور اُسکو راہ نفوذ کی نملیگی پس متعفن ہو کر خود بھی فاسد ہو جائیگی اور جو چیز اُس سے ملی ہوئی ہے اُسکو بھی فاسد کریگی البتہ ایک طور خاص پر ایسی غذا کا استعمال بعد بطی الہضم غذا کے ہو سکتا ہی جو ہم آگے لکھتے ہین ایضاً ایسا کھانا چکنا سریع الہضم نکھانا چاہیے کہ اُسکے پیچھے بہت جلد قوی اور سخت کھانا کھایا جاے اسلیے کہ بوجہ اسکے دہنیت کے یہ تو اسقدر ہضم ہو کر اُتر آئیگا اور سخت اور بطی الہضم کھانا قبل ہضم جید کے بوجہ دُہنیت کے اُسکے ساتھ اُتر آئیگا اور باعث فساد کا ہوگا - مچھلی وغیرہ بعد ریاضت کے جس سے تعب پیدا ہو نکھانی چاہیے کہ خود فاسد ہو جاتی ہی اور اخلاط کو فاسد کر دیتی ہی - بعض لوگ ایسے ہین کہ اُنکو قابض چیز کا استعمال قبل طعام کے جائز ہی جیسے وہ شخص کہ اُسکے معدے مین رخاوت یعنی ڈھیلا پن ہو ایسا کہ اُسکے معدے سے طعام بہت جلد اُتر جاتا ہو اور بقدر زمانہ ہضم ہونے کے نٹھہرتا ہو - یہ بھی واجب ہی کہ ہمیشہ معدے کا حال اور اُسکے مزاج مین تامل صحیح کیا جاے - بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے معدے مین غذاے لطیف سریع الہضم فاسد ہو جاتی ہی اور قوی غذا بطی الہضم اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہے یہ وہی شخص ہی جسکا معدہ آتشی مزاج ہی یعنے گرم ہی اور بعض آدمیون کا حال اسکے برعکس ہی یعنی بطی الہضم غذا اُنکے معدے مین فاسد ہوتی ہی اور سریع الہضم بخوبی ہضم ہو جاتی ہی - ہر ایک کی تدبیر موافق اُنکی عادت کے کرنی چاہیے شہرون کو بھی بہ نسبت غذا کے خصوصیت ہی - ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو جو خصوصیت اقسام غذا سے ہی اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہی لیکن اُسکو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جاننا چاہیے اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہے اُسمین ایک قسم کا ضرر ہوتا ہی بہ نسبت اس غذا کے جو عمدہ ہو اور اُسکی عادت نہو - ہر ایک سحنہ اور مزاج صحیح کیواسطے ایک غذا مناسب ہی جو اُسکے مشابہ ہی اگر تبدیل دونون کی منظور ہو یہ بات بالضد حاصل ہوتی ہے - بعض آدمیون کو بعض قسم کی اچھی غذائین مضر ہوتی ہین جو شخص بُری غذا کھا کر اُسکو ہضم کر لے چاہیے کہ اپنی قوت معدی پر نازان نہو کہ عنقریب بعد تھوڑے زمانے کے اسکے بدن مین ایسے اخلاط ردی پیدا ہونگے جن سے مہلک بیماریان قاتل عارض ہونگی - اکثر وہ شخص جس کے بدن مین اخلاط ردی ہون اچھی غذاؤن کے کھانے کا محتاج ہوتا ہے خصوصاً اگر بجہت ضعف کے متحمل اسہال کا نہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلل بآسانی ہوتا ہو واجب ہے کہ اُسکو غذاے تر سریع الہضم دیجائے علاوہ یہ ہے کہ جن بدنون مین تحلل ہوتا ہے اُنکو تحمل غلیظ اور مختلف غذاؤن کا زیادہ ہوتا ہے اور اندرونی اسباب بدن سے اُنکو ضرر کمتر پہونچتا ہی اور اسباب خارجی سے ضرر اُنکو زیادہ پہونچتا ہی - اور جس شخص کے بدن مین گوشت زائد ہو اور تناوری اور آسودہ حالی ہو چاہیے کہ فصد کی عادت ڈالے - اور اگر مزاج اُسکا مائل بہ برودت ہو جوارشات اور اطریفلات گرم کا اکثر استعمال کرتا رہے اور اُن چیزون کا جنکا خاصہ ہی کہ معدہ اور امعا را اور وہ جداول جو قریب اُن دونون کے ہین اُنکا تنقیہ کرتی ہین - بدترین امور یہ امر ہی کہ مختلف غذاؤن کو ساتھ ہی کھائے اُسکے بعد یہ بھی زیادہ بُرا ہی کہ کھانا کھانیکی مدت طولانی ہو اسلیے کہ جو شخص کھانا درنگ کھایا کرتا ہی

HAKEEM SHOUKAT ALI

وہ غذا جو پہلے کھائی ہو قریب ہضم کے جب ہوتی ہو اُسوقت پچھلی غذا اس سے جاکر ملتی ہو اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہو کہ ہضم مین اجزا غذا کے یکسان باقی نہین رہتے۔ ایک یہ بھی ضروری بات قابل جاننے کے ہو۔ کہ غذا وہی بہت اچھی ہو جو زیادہ لذیذ ہو اسلیے کہ معدہ اُسکو زیادہ قبول کرتا ہو اور قوت اُسکو بخوبی جذب کرتی ہو بشرطیکہ وہ غذا سے لذیذ جوہر تن اچھی ہو اور کل اعضائے رئیسہ صحیح و سالم ہون بشرط کامل ہو کہ اگر مزاج اعضاے رئیسہ کے مناسب اس غذا کے صحیح نہون یا وہ غذاے رئیسہ کے مزاجون کے مخالف ہو اور نیز مخالف معدہ کے ہو زیادہ مخالفت طبعی سے اسکی طرف التفات نہ کیا جائے گا۔ منجملہ مضار طعام لذیذ کے یہ مضرت ہے کہ اُسکو بکثرت کھا سکتے ہین۔ پیٹ بھر کھانے کی ترکیب مناسب یہ ہو کہ ایک دن ایک ہی مرتبہ اور دوسرے دن دو مرتبہ صبح و شام کھائے اور اسمین رعایت کی بہت ضرورت ہو پس جس شخص کو دو مرتبہ کھانے کی عادت ہو اگر ایک وقت کھائے گا ضعیف ہو جائے گا اور قوت مین سستی آجائیگی بلکہ واجب ہو کہ اگر ضعف ہضم اُسکو عارض ہو کھانا بموجب عادت کے دو ہی مرتبہ کھائے مگر کم کم۔ اور جس شخص کی عادت ایک وقت کھانے کی ہو جیسے روزہ دار اور وہ دو وقت کھانا اختیار کرے ضعف اور کسل اور استرخاے اُسکو عارض ہوگا اور دونون وقت کا کھانے والا پھر اگر دن کے کھانے پر اکتفا کرے ضعیف ہو جائیگا اور رات پر اکتفا کرے گا کھانا بخوبی ہضم نہوگا اور کھٹی ڈکار اور خبث نفس و رمتلی اور تلخی دہن و نرمی شکم پیدا ہوگی اسلیے کہ وہ اپنے معدے پر ایسی چیز وارد کرتا ہو جسکا معدہ خوگر نہین ہو اور وہ چیز عارض ہوگی جسکی برائی ظاہر ہو خلاصہ یہ ہو کہ اسکی غذا ہضم نہوگی بجہت ان دلائل اور عوارض کے جو آگے مذکور ہوتے ہین منجملہ اُن عوارض کے اُس شخص کو بہین اور بیتابی اور درد و فم معدہ کا اور لذع عارض ہونگے اور ایسا معلوم ہوگا کہ اسکی آنتین اور اوجھ لٹکی ہوئی ہین اور ان اعضا مین بجاے خود انقباض و رستنا پیدا ہوتا ہو۔ بول و براز مین اس شخص کے سوزش رہیگی کبھی برد اطراف بوجہ انصباب صفرا کے طرف معدے کے عارض ہوتا ہو یہ کیفیت اُن ابدان کی ہو جو صفراوی مزاج ہین اور اکثر یہ کیفیت بوجہ صفراوی مزاج ہونے معدے کے پیدا ہوتی ہو خصوصاً جبکہ تمام بدن پر صفرا غالب ہو۔ بعضے ایسے شخص کے فساد ہو جاتا ہو اور اکثر اوقات کسل مند رہتا ہو۔ جن لوگون کے معدے مین صفرا بکثرت مجتمع ہوتا ہو اُنکو حاجت تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ کھانے کی ہوتی ہو اور ایسی غذا اُنکو درکار ہو جسمین قوت تغذیہ کی بسرعت ہو اور قبل نہانے خواہ حمام کرنے کے اُنکو غذا درکار ہو سواے ان کے اور جو لوگ ہین اُنکو واجب ہو کہ ریاضت اور حمام کرکے کھانا کھائین اور استحمام سے غذا کو مقدم نہ کرین جس شخص کو حاجت ریاضت سے پہلے کھانے کی ہو چاہیے کہ تنہا تھوڑی سی روٹی کھائے جسکا ہضم قبل شروع ریاضت کے ہونے لگے اور جس طرح حرکت قبل طعام کے ضرور ہے کہ ضعیف نکرنی چاہیے اسیطرح بعد طعام کے واجب ہو کہ حرکت نرم کی جائے۔ اور جس شخص کو شہوت فاسدہ ہو خواہ اُسکی خواہش تیز کھانے کی طرف ہو اور میٹھے اور چرب کھانے کو سونگھکر چھوڑ دے اور نہ کھائے اُسکی اصلاح شہوت کے واسطے اُس سے بہتر کوئی بات نہین ہو کہ مچھلی کھا کر سکنجبین اور مولی وغیرہ سے قے کرے۔ ضرور ہو کہ کوئی شخص بعد نکلنے حمام کے فوراً اُسکے دغیرہ نکھائے بلکہ صبر کرے اور تھوڑی دیر سوئے ایسے آدمیون کے واسطے مناسب یہی ہو کہ دن و رات مین ایک مرتبہ کھائین۔ مناسب نہین ہو کہ بعد کھانے کے سوئے حالانکہ غذا ابھی معدے کے اوپر ٹھہری ہوئی ہو اور معدے سے اُتری نہین ہو۔ اسی طرح ضرور ہے کہ بعد طعام کے سخت حرکت سے پرہیز کرین اسلیے کہ ایسی حرکت سے نفوذ غذا کا قبل ہضم کے ہو جاتا ہو یا غذا معدے سے بے ہضم کے پھسل جاتی ہو یا بوجہ ہلنے معدے کے اُسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہو کھانا کھانے کے بعد بہت سا پانی اِس قدر نہ پینا چاہیے کہ درمیان جرم معدہ اور غذا کے جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجھاوے بلکہ پانی پینے مین بعد غذا کے اتنی انتظار کرنی چاہیے کہ غذا معدے سے اُتر جائے اُسکی شناخت اس طرح پر ہوتی ہو کہ پیٹ کے اوپر کے اعضا

HAKEEM SHOUKAT ALI

سبک ہوجاتے ہین اور اگر پیاس کی وجہ سے بیتابی ہو چاہیے کہ چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیے اور جتنا سرد زیادہ ہوگا تھوڑی مقدار اسکی پیاس بجھانے مین کافی ہوگی۔ اتنی قلیل مقدار سے قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہوجاتی ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ کھانا کھانے کے بعد پانی پیے نہ درمیان اس مدت کے جس مین کھانا کھاتا ہی بلکہ بعد فارغ ہونے کے اسوقت اسیقدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہو پیاس پر صبر کرنا اور نیند پر بعد کھانا کھانے کے اُن لوگون کو مفید ہی جنکا مزاج سرد و تر ہی۔ اور جنکا مزاج گرم ہی اُنکو مضر ہی۔ اسی طرح بھوک پر صبر کرنا بہ نسبت دونون کے۔ گرم مزاج والون کو بھوک پر صبر کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہی کہ صفرا اُنکے معدے پر گرتا ہی پھر جب کچھ کھاتے ہین معدے مین فاسد ہوجاتا ہی اُنکو خواب اور بیداری مین وہی کیفیت عارض ہوجاتی ہی جو اوپر بیان ہوئی اس شخص کے حال مین جس کے معدے مین غذا فاسد ہوجاتی ہی۔ ایضاً اشتہاے طعام بھی اُنکی فاسد ہوجاتی ہی اُسوقت ایسی چیز کا پینا واجب ہی جو اُس خرابی سے بچاے اور طبیعت مین نرمی پیدا کرے اور خود بھی سبک ہو جیسے آلو بخارا یا تھوڑی سی شیرخشت جب اشتہاے طعام بحال خود عود کرے اور پوری ہوجاے اُسوقت اُنکو کھانا مناسب ہی۔ علاوہ یہ ہی کہ جنکے مزاج اصلی مرطوب ہین تحلل اُنکے بدن مین بہت جلد ہوتا ہی اور اُنکو بھوک پر صبر بہ نسبت خشک مزاج والون کے کم ہوتا ہی ہان اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے اُنکے اعضا مین بھری ہو اور وہ رطوبت اچھی ہو اور اُنکے بدن کے موافق ہو اُس رطوبت کو طبیعت اُنکے بدن کی غذاے تام بالفعل کرے اُسوقت البتہ مرطوب مزاج بھوک پر صبر کر سکتا ہی۔ شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہی اسلیے کہ شراب سریع الہضم ہی اور بہت جلد نفوذ کرتی ہی یہ خود ہضم ہوجائیگی اور کھانا ہضم نہوگا اس جہت سے سدے پڑ جائینگے اور عفونت پیدا ہوگی۔ حلاوت کی جہت سے بہت جلد سدے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کرلیتی ہی اور سدے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہوجاتے ہین منجملہ اُنکے استسقا ہی ہوا اور پانی کا غلیظ ہونا خصوصاً گرمیون مین طعام کو فاسد کردیتا ہی ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہین ہی خواہ گرم پانی جس مین عود اور مصطگی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے۔ جس شخص کے احشا گرم اور قوی ہون جسوقت طعام غلیظ کھاتا ہی اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتے ہین جو معدے مین اور گرد معدے کے تمدد پیدا کرتے ہین اور مرض مراق اسی قسم سے ہی کہ غذا مین دخانیت کی جہت سے ریاح پیدا ہون جسکا معدہ خالی ہو اگر کوئی شے لطیف کھاے فوراً معدہ اُسکو قبول کرلیگا پھر اگر اسکے بعد کوئی غذا غلیظ کھاے معدہ اُس سے متنفر ہوگا اور ہضم نکریگا پس فاسد ہوجائیگی ہان اگر لطیف اور کثیف کے درمیان مین کسیقدر مہلت نہو بہتر یہ ہی کہ ایسے وقت خلو معدے مین غذاے غلیظ کو مقدم کرے اور تھوڑی تھوڑی کھاے پس معدہ اُسوقت مین غذاے لطیف سے نفرت نہ کریگا اگر کوئی شخص کھانے مین افراط کرے اور جو غذا معدے مین پہونچی ہی اُسے کوئی حرکت قوی بلاے یا بوجہ استعمال مشروب کے اُسمین تشویش پیدا ہوجاے چاہیے کہ فوراً قے کرے اگر قے نہو سکے تو کرے گرم پانی تھوڑا تھوڑا پیے اُسکی جہت سے امتلا برطرف ہوجائیگی اور غذا منحدر ہوگی اور آنکھ جھپکنے لگے گی چاہیے کہ لیٹ کر سوے جتنی دیر تک چاہے اگر اس تدبیر سے بھی آرام نہو یا میسر نہو تامل کرے اگر طبیعت کو ایسا پاے کہ اس کیفیت کو دفع کردیگی اسی پر قناعت کرے اور نہین تو طبیعت کی اعانت ایسی چیز سے کرے جو بآسانی روانی شکم پیدا کرے۔ گرم مزاج اطریفل مسہل یا گلقند اور صعتر مربی یعنی پروردہ اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور معجون شہریاران اور معجون تمری کا استعمال کرین پینے کی چیزون سے اگر بدن مین امتلاے پیدا ہو بہتر ہی بہ نسبت اُسکے کہ کھانیکی چیزون سے ہو بہتر یہ ہی کہ زیادہ کھانے کے بعد تھوڑا ایلوا بقدر تین چنے کے یا نصف درم ایلوا اور نصف درم علک الانباط یعنے گوند پستے کے درخت کا ایک دانگ بورہ ارمنی کا استعمال کرے۔ اور اس سے بھی سبک تر یہ دوا ہی کہ دو یا تین چنے کے برابر بورہ ارمنی بھی شریک کرتے ہین سب سے بہتر یہ ہی کہ تھوڑی سی افتیمون ہمراہ تھوڑی سی شراب کے استعمال کرین اگر ان مین سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کوئی چیز میسر نہو تو دیر تک سویا کرے اور ایک دن غذا ترک کرے پھر جب صبح کو طبیعت سبک ہو جائے گرم پانی سے خواہ حمام میں نہائے اور سبک کرکے لطیف غذا کا استعمال کرے اگر باوجود ان تدبیرات کے ہضم نہو اور ثقل و تمدد اور کسل باقی رہے جاننا چاہیے کہ فضول غذا کی رگوں میں بھر رہے ہیں اسلیے کہ جو غذائے کثیر بافراط ہوا گرچہ معدے میں ہضم ہو جاتی ہے مگر رگوں میں کمتر ہضم ہوتی ہے بلکہ رگوں میں خام باقی رہ کر تمدد پیدا کرتی ہے اور اکثر رگوں کو شگافتہ کردیتی ہے اور کسل و انگڑائی اور جمائی پیدا کرتی ہے چاہیے کہ علاج انکا ایسی چیزوں سے کریں جو رگوں سے بذریعہ اسہال کے اس فضول کو دفع کرے پھر اگر غذا میں استقدر افراط نہو کہ یہ اعراض پیدا ہوں بلکہ فقط ایک قسم کی اعیا یعنی ماندگی پیدا ہو جائے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھہرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نہ کرے بلکہ طبیعت پر چھوڑ دے بعد اُسکے اس قسم خاص میں ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کرینگے جس شخص کا سن زیادہ ہو جائے اسکا معدہ اتنی غذا قبول کریگا جو بوقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اُسکے غذا میں زیادہ پیدا ہونگے پس چاہیے کہ بمقدار عادت ایام شباب کے نکھائے بلکہ اُس سے کم جو شخص خوگرفتہ تدبیر لطیف یعنی یا پھیکا کا ہو جسوقت تدبیر لطیف کرے اور کم کھائے جتنی غذا کم کی تھی اُتنی ہوا منافذ بدن میں داخل ہوگی۔ پھر جب یہ شخص دوبارہ تدبیر غلیظ کریگا سُدے اُسکے بدن میں پیدا ہونگے۔ گرم غذاؤں کی مضرت کا تدارک سکنجبین سے ہوتا ہے خصوصاً اگر سکنجبین بزوری ہو اسلیے کہ اقسام سکنجبین میں یہ بہت مفید ہے اگر شکر سے بنائی جائے اور اگر شہد سے بنے سکنجبین سادہ کافی ہے۔ سرد غذاؤں کی مضرت دفع کرنے کے واسطے بعد غذا کے ماء العسل یا شراب العسل اور معجون کمونی کا استعمال کرتے ہیں۔ غلیظ غذا کے بعد حار مزاج ایسی سکنجبین بزوری کا استعمال کرے جسکے بزور قوی ہوں۔ اور سرد مزاج معجون فلافلی اور فودنجی کا استعمال کرے۔ لطیف غذا سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہے اور قوت کی اعانت اور جلدی کم اعانت ہوتی ہے اور غذائے غلیظ اسکی ضد ہے جس شخص کو حاجت سختی اعضا کی بدن میں پیدا کرنے کی ہو اور اُسکی جہت سے ایسی غذاؤں کا محتاج ہو جنکا کیموس قوی ہو تو اُسے چاہیے کہ خوب بھوک کا انتظار کرے اور بعد ایسی بھوک کے اُن غذاؤں میں سے بہت زیادہ نکھائے تاکہ خوب ہضم ہو جائیں۔ ریاضت کرنے والے آدمی اور جنکو تعب کثیر ہوتا ہے غذائے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہیں اور ایسی غذاؤں کے ہضم پر اُنکا نوم قوی اور گہری نیند معین ہوتی ہے لیکن چونکہ اُنکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے اور تحلیل اُنکے بدن میں زیادہ ہوتا ہے اُنکے جگر غذائے غیر منہضم کو جذب کرتے ہیں جبتک کہ بخوبی ہضم نہ ہو لے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہیں واسطے امراض مہلک کے آخر خواہ اول عمر میں خصوصاً چونکہ وہ بجہت اپنے ہضم کامل کے جو نوم طویل سے پیدا ہوتا ہے اسپر فریفتہ ہوتے ہیں اور وہ نیند باطل ہو جاتی ہے اگر آخر کار میں بیداری متواتر پیدا ہو خصوصاً جسوقت وہ سن شیخوخت کو پہونچتے ہیں۔ فواکہ رطب تعب و مشقت والے آدمیوں خواہ ریاضت والوں کو یا جو لوگ زرد رنگ صفراوی مزاج ہوں ایسے ہی لوگوں کو مفید ہیں۔ اور انکو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور توت اور خربزہ اور آڑو اور آلو بخارا۔ اور اگر اُنکے سوا اور چیز بارد و رطب سے تدبیر کریں بہتر ہے اسلیے کہ یہ سب چیزیں خون میں ایک مائیت پیدا کرتی ہیں اسکے جہت سے خون کو بدن میں جوش پیدا ہوتا ہے جیسا کہ آب فواکہ خارج میں جوش کھا جاتا ہے اور اگر ایسی تدبیر سے بالفعل کسیقدر فائدہ بھی مرتب ہوتا ہے لیکن خون کو آمادہ عفونت کرتی ہے اسیطرح جو چیز خون کو خلط خام سے بھر دے جیسے کھیرا اور ککڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذائیں بکثرت کھاتے ہیں حمیات میں مبتلا ہوتے ہیں اگرچہ ابتدا میں اُنسے برودت حاصل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خلط مائی میں کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اُسکا صدید بنجاتا ہے اور یہ اُسوقت ہوتا ہے کہ مائیت متحلل نہو اور رگوں میں اسیطرح باقی رہے۔ یہ لوگ اگر استعمال ریاضت کا قبل جماع اس مائیت کے رگوں میں کریں بلکہ جسوقت استعمال فواکہ کا کریں ریاضت بھی کر لیا کریں تحلیل ان مائیات کا ہو جائیگا اور خدر ان کا کمتر ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر خون میں بلغم خام یا مائی موجود ہو بدن سے وہ خون نہ مل سکیگا اور اُس خون سے بدن کی غذا کم بنے گی۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو شخص نوالہ کھاتا ہو اُسکو سزاوار ہے کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر مشی کرے اور بعد چلنے کے پھر کھائے تاکہ غذا معدے سے پھسل کر اُتر جائے۔
جو غذائیں مائیت پیدا کریں یا خلط غلیظ بالزوجت یا خلط صفراوی اُن سے حمیات پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ مائیت پیدا کرنے والی غذا سے خون مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بالزوجت اور غلیظ غذا سے مجاری اور گذرگاہ اندرون مین سُدے پڑتے ہین اور صفرا پیدا کرنیوالی غذا سے بدن مین عفونت یا گرمی پیدا ہوتی ہے اور خون مین حدت۔ جن ترکاریون سے صفرا پیدا ہو اکثر اُنکا استعمال جاڑون مین نافع ہے جیسے بھبکی ترکاری گرم نہین فائدہ کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص ایسی حالت مین گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذاے ردی کے چارہ نہو چاہیے کہ ایسی غذا کو چند مرتبہ کھائے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نکرے اور ایک غذا کے ساتھ دوسری غذا مخالف اُسکے مزاج کے ملالے۔ پس اگر ایسی میٹھی غذا کھائے اُسکے اوپر کھٹا سرکہ یا آب انار ترش یا سکنجبین سادہ یا سفرجلی وغیرہ پی لے اور استفراغ کی عادت ڈالے۔ اور جس شخص کو اذیت ترش کھانے کی ہو اُسکے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا استعمال کرے اور یہ استعمال قبل نضج اور ہضم کے جائز ہے۔ چکنی غذا کے ہضم کا تدارک کھٹی چیز سے کرنا چاہیے جیسے شاہ بلوط اور حب الآس اور خرنوب شامی اور سیب جو کچلا ہوا اور زعرور یعنی پودینہ دشتی اور کڑوی چیز سے بھی اُسکی اذیت دفع ہوتی ہے جیسے راسن تلخ اور نمکین اور تیز چیز سے بھی اُسکی اذیت زائل ہوتی ہے جیسے ناخورش اور لہسن اور پیاز اور اِن چیزون کی مضرت چکنی چیز سے دفع ہوتی ہے جس شخص کے بدن مین اخلاط ردی ہون اور رقیق بھی ہون اُسکی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن مین تحلل بآسانی ہوتا ہو اسکو غذاے تر سریع الہضم دینی چاہیے **جالینوس** کہتا ہے کہ غذاے تر سے ہر ایک کیفیت بآسانی جدا ہو سکتی ہے گویا ایسی غذا بےمزہ ہے نہ میٹھی نہ کھٹی نہ کڑوی نہ تیز نہ قابض اور نہ نمکین جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اُسکو غذاے غلیظ کا تحمل بہ نسبت اُس شخص کے جسکا بدن سمٹا اور کھچا ہوا ہو زیادہ ہوتا ہے۔ خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہے اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتا ہے اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہے۔ اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہے۔ اسیطرح تیز غذا جیسے مرچ وغیرہ اور نمکین غذا معدے کو مضر ہے۔ اور آنکھ کو بھی۔ چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اُسکے غذاے ردی کھائی جائے فاسد ہو جائے گی۔ جس غذا مین لزوجت ہو دیر مین ہضم ہوتی ہے اسی جہت سے کھیرا مع چھلکون کے بہت جلد ہضم ہوتا ہے بہ نسبت چھیلے ہوے کے اور وہ روٹی اُس آٹے کی جسمین بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہے بہ نسبت چھنے ہوے آٹے کے جس شخص کو تعب اور مشقت عارض ہوتی ہے جسوقت تدبیر لطیف کرکے غذاے غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد سچی بھوک کے اُسکے خون مین حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج دفع فضول کا بذریعۂ فصد کے زیادہ ہوگا اگرچہ بہت قریب زمانہ فصد سابق کو گذرا ہو یہی حکم اُس شخص کا ہے جسکو غضب عارض ہو اور غذاے غلیظ کو تناول کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ میٹھی غذا کو طبیعت قبل نضج اور ہضم کے جذب کر لیتی ہے پس خون کو فاسد کر دیتی ہے۔ کبھی غذاؤن کے بنظر ترکیب اور صنعت کے مختلف احکام اور خواص عارض ہوتے ہین۔ ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہے کہ دودھ کے ہمراہ کھٹائی کھانا نہ چاہیے اور نہ مچھلی دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے کہ اِن دونون غذاؤن سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہین۔ یہ بھی اُنکا قول ہے کہ دہی مولی کے ساتھ نہ کھانا چاہیے اور نہ دہی پرندے کے گوشت کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتھ۔ اور کھانے مین وہ گھی اور چکنائی نہ ڈالین جو تانبے کے برتن مین رکھی ہوئی ہو۔ اور جو کباب بیدا انجیر کی لکڑی کے کوئلون سے بھونا گیا ہو وہ بھی نہ کھانا چاہیے
مختلف قسم کے کھانے دو طرح سے مضر ہوتے ہین اول تو اُنکے ہضم مین اختلاف ہوتا ہے منہضم اور غیر منہضم کا اختلاف پیدا ہوتا ہے دوسرے ممکن ہے کہ مختلف طور کی غذاؤن کے کھانے مین بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا طعام زیادہ کھایا جائے۔ قدیم زمانے کے ارباب

HAKEEM SHOUKAT ALI

مختلف غذاؤں کے کھانے سے پرہیز کرتے تھے اور صرف گوشت بریان کو اور روٹی پر بوقت عشا یعنی شب کو قناعت کرتے تھے۔ افضل اوقات غذا کے فصل گرمی میں وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹھنڈا ہو۔ بھوک کو مارنا اکثر معدے میں رطوبات ردیہ بھر دیتا ہے جس سے بدحالی پیدا ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کباب اگر ہضم ہو جائے بہت زیادہ غذائیت اسمیں ہے مگر دیر میں ہضم ہوتا ہے اور امعا میں باقی رہتا ہے شوربا بھی غذا سے جید ہے اگر اسمیں پیاز ملی ہوئی ہو ریاح کو توڑ دیتا ہے اور اگر بے پیاز شوربا ریاح برانگیختہ کرتا ہے بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہیں کہ عنب یعنی انگور کو چکھنے ہوئے کلہ پر رکھنا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہیں بلکہ بہت ردی ہے۔ اسی طرح جید بلکہ واجب ہے کہ کلے اور مثل دانہ انار کے بلا تفل اختیار کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ میوہ خشک مزاج ہے اور طبیعت میں خشکی پیدا کرتا ہے اور جو زون میں رطوبت ہوتی ہے اس جہت سے طبیعت نرم رہتی ہے بہتر مرغ بھنا ہوا وہ ہے جو پیٹ میں بکری یا بچہ گاؤ کے بھونا جائے تا اسکی رطوبت محفوظ رہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شوربا چوزون کا اخلاط کی تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربائے مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے میں غذا بہت ہے اور بچہ بز سرد اور پاکیزہ ہے اس جہت سے کہ بخار اسکا ساکن ہوتا ہے اور حمل یعنی برہ گرم اور پاکیزہ ہے اسلیے کہ اسکی بدبوئی چیز پگھل جاتی ہے اور زیرباج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈالکر دینا مناسب ہے اور حلوات یعنی حلوے اگرچہ شکر سے بنائے گئے ہوں اسکا استعمال برا ہے اسواسطے کہ سدہ پیدا کرتے ہیں اور پیاس زیادہ ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روٹی اگر ہضم نہو بشرطیکہ زیادہ ہو اسکی مضرت زیادہ ہے اور گوشت اگر ہضم نہو اسکی کم ہے

فصل آٹھوین تدبیر میں پانی کے استعمال و شراب کی اور جو چیز متعلق دونوں کے ہے

مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے جو شدت برودت میں معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن میں کرکے جیسے صراحی میں پانی بھر کر برف میں جھلتے ہیں الغرض جرم برف کا استعمال بہرحال بد ہے خصوصاً اگر برف خراب ہو اور یہی حال ہے اگر برف اچھی ہے اسلیے کہ پگھلی ہوئی برف جید سے پٹھوں اور اعضائے نفس کو ضرر پہونچتا ہے اور تمام احشا کو بھی اسکا ضرر پہونچتا ہے۔ اور سوائے اس شخص کے جسکا مزاج دموی ہے اور کوئی متحمل نہیں ہو سکتا اور اگر فی الحال یہ پانی مضر نہو گا بہت دنوں کے بعد جب سن زیادہ ہوگا ضرور مضر ہوگا۔ اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنوین اور نہر کا پانی ساتھہی نہ پینا چاہیے جبتک ایک ہضم نہ ہو لے۔ پانی کی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اسیطرح بگڑے ہوئے پانی درست کرنا بھی مذکور ہو چکا ہے سرکہ ملانا پانی کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نہار منھ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا استحمام کے خصوصاً اگر پیٹ خالی ہو بہت برا ہے۔ اسیطرح جھوٹی پیاس جو رات کو مست اور مخمور لوگوں کو ہو آئے اس میں پانی پینا یا جسوقت طبیعت مشغول ہضم غذا پر ہو اور پہلے اس سے بقدر سیراب ہونے کے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہے بلکہ بہت برا اگر پیاس شدت کی ہو سرد ہوا میں ٹہلے یا سرد پانی سے کلی کرے پھر جب اس تدبیر سے تسکین نہو ایسے برتن سے جسکا منھ تنگ ہو پانی پیے۔ علاوہ یہ ہے کہ مخمور کو کبھی یہ تدبیر نافع ہوتی ہے اور بیشتر اگر نہار منھ اسطرح پر پانی پیے مضر نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص نہار منھ پانی پینے سے بے صبر ہو اور ضبط نہ کر سکے خصوصاً بعد ریاضت کے چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب میں گرم پانی ملاکر پیے۔ جسے جھوٹی پیاس لگتی ہو اسکو یہ بات جاننی چاہیے کہ سو رہنا اور پیاس پر صبر کرنا اسکی پیاس میں تسکین پیدا کرتا ہے اسلیے کہ طبیعت اسوقت تحلیل اس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہے کر لیتی ہے خصوصاً اگر پیاس پر صبر کرکے سو رہیں۔ اور جسوقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہونے سے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہوگی اسلیے کہ جو خلط باعث عطش کی ہے وہ برقرار ہے۔ ہر شخص پر واجب ہے خصوصاً جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے بہت سرد پانی پینا برا ہے اگر بے سرد پانی پینے کے چارہ نہو بعد طعام کے جو بمقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے۔ نیم گرم پانی

HAKEEM SHOUKAT ALI

پینے سے متلی پیدا ہوتی ہے اور بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جاوے معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے۔ اور اگر کبھی کبھی پیا جاوے معدے کو دھو ڈالتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ شراب اگر سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والوں کو موافق ہے۔ اور درد سر نہیں پیدا کرتی ہے بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو درد سر التہاب معدے سے پیدا ہوا ہو اسمیں تخفیف کر دیتی ہے۔ اور جس شراب میں کلچہ اور روٹی بھگوئی گئی ہو قائم مقام سفید اور رقیق کے ہے خصوصاً اگر پینے سے دو گھنٹہ پیشتر بھگوئیں۔ شراب غلیظ شیرین جو شخص بدن کی فربہی اور قوت چاہے اُسکے مناسب ہے لیکن اُسکے سدے پڑنے سے پر خطر ہے۔ پرانی سُرخ شراب سرد اور بلغمی مزاج کے موافق ہے ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا بُرا ہے جسکا سبب ہم اوپر بیان کر چکے ہیں پس بدون ہضم طعام اور اُسکے منحدر ہونے کے نہ پینی چاہیے۔ جو طعام ردی الکیموس ہو اُسپر شراب پینی بر وقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بُری ہے اسلیے کہ کیموس ردی کو اطراف بدن تک ردی کر دیتی ہے اسیطرح فواکہ پر خصوصاً خربزہ پر شراب کا پینا بُرا ہے۔ چھوٹی پیالیوں سے ابتدا کرنا بہتر ہے بنسبت بڑے پیالوں کے لیکن اگر کھانے کے اوپر دو تین پیالے پیے خوگر کو مضر نہیں ہے۔ اسیطرح بعد فصد کے صحیح آدمی کو مضر نہیں ہے۔ محرورین کو فائدہ شراب کا بجہت ادرار کے اور مرطوبین کو بوجہ انضاج رطوبت کے ہوتا ہے اور جسقدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہے۔ شراب بہت اچھی چیز ہے جو غذا کو تمام بدن میں نافذ کر دیتی ہے اور بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا دیتی ہے اور صفرے کا بول وغیرہ کی طرف سے اخراج کر دیتی ہے خلط سوداوی میں ازلاق پیدا کر کے بآسانی اخراج کرتی ہے اور انکی مضرت کو بجہت ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہے توڑ ڈالتی ہے اور جو چیز بدن کے اندر بستہ ہو جسمیں گرمی بہت تھی اور وہ شئی غریب ہو اُسکو بدن سے نکال لیتی ہے اور ایسی شئی کے اقسام قریب ہے کہ ہم اپنے مقام پر بیان کریں جس شخص کے دماغ میں قوت ہوتی ہے بہت جلد مست اور مدہوش نہیں ہوتا ہے اور اُسکا دماغ اُن بخارات ردی کو جو شراب سے چڑھتے ہیں قبول نہیں کرتا اور سوائے اس حرارت مناسب کے جو دماغ پر چڑھتی ہے اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب سے نہیں ہوتا پس اُسوقت اُسکا ذہن ایسا صاف ہو جاتا ہے کہ اور وقتوں میں ایسا صاف نہیں ہوتا اور جسکے دماغ میں ضعف ہو اسکا حال اس شخص کے برخلاف ہے۔ اور جس شخص کے سینہ میں کسیطرح کی سستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑوں میں اُسکی سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خواری نہیں کر سکتا ہے جس شخص کا ارادہ استکثار شراب کا ہو کھانا پیٹ بھر نکھائے اور اپنے کھانے میں اُس چیز کو اختیار کرے جس سے ادرار پیدا ہو۔ اگر بوجہ طعام و شراب کے امتلاء پیدا ہو چاہیے کہ قے کر ڈالے اور لازم ہے کہ ماء العسل پیکر قے کرے اور منھ کو سرکہ اور شہد اور چہرے کو سرد پانی سے دھو ڈالے جسکو اذیت شراب سے سخونت بدن اور حرارت بدن کی پہونچتی ہو اپنی غذا حصرمیہ وغیرہ اختیار کرے اور نقل انار ترش اور چوکے سے کرے جیسے اذیت شراب کی جانب سر میں پہونچتی ہو کم کر دے اور پانی ملا کر خورہ روٹی بھگو کر استعمال کرے اور اُسکے اوپر نقل بہ کا کرے۔ اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو حب الآس ترش کیا ہوا استعمال کرے اور کسی قدر کافور چوسے یا دہ چیز جسمیں قبض اور ترشی ہو۔ اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو نقل ناگر موتھا اور لونگ اور پوست اترج کا کرے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ شراب کہنہ حکم میں اس دوا کے ہے جو تحلیل لغذا ہو اور نئی شراب جگر کو مضر ہے اسہال کبھی بوجہ نفخ کے پیدا کرتی ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہترین شراب وہی ہے جو معتدل ہو کہنگی اور تازگی میں اور صاف ہو اور سفید مائل بحمرت اور خوشبو مزے میں معتدل نہ ترش نہ شیرین۔ عمدہ شراب جسکا نام معتدل ہے وہ ہے کہ تین حصہ شیرۂ انگور اور ایک حصہ پانی لیکر ملائیں اور جوش میں لائیں تا اینکہ چوتھا حصہ اسکا ہو جاوے جس شخص کو بعد شراب پینے کے کسیطرح کا لرزہ پیدا ہوتا ہو چاہیے کہ بعد شراب کے انار اور آب سرد چوسنے کے طور پر استعمال کرے اور شراب تین دوسرے دن کے صبح کو اور حمام کا استعمال کرے بعد اسکے کچھ تھوڑا سا کھانا کھائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور سکر یعنی مستی بہت جلد پیدا کرتی ہے اسلیے کہ مائیت کی وجہ سے اسکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

تقو ذیت جلد ہوتا ہو جس شخص کی طبیعت میں تشنگی ہو نہار منھ شراب پینے سے پرہیز کرے اور قبل اسکے کہ پانی کا اثر پوراً کل اعضا میں پہونچ جائے مرطوبین کو استعمال سے شراب کے اجتناب کرنا چاہیے یا ایسے حرکت مفرط کے اسلیے کہ ان پچھلی دو صورتوں میں دماغ اور عصب کو اذیت پہونچتی ہے اور تشنج اور اختلاط عقل میں ڈالتی ہو۔ حالت مرض میں بھی شراب سے اجتناب چاہیے اور فصل گرم میں بھی۔ متواتر بیہوش رہنا بہت بُرا ہو اسواسطے کہ جگر اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہو اور عصب کو ضعیف کرتا ہو اور امراض عصب و سکتہ اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہو شراب کثیر اکثر صفرا کی طرف بعض معدون میں تحلیل ہو جاتی ہو اور بعض معدون میں سرکہ تند اور ترش ہو جاتی ہو اور ضرر اُن دونون کا بہت بُرا ہے۔

بعضون کی تجویز یہ ہو کہ مستی شراب کی اگر مہینے میں ایک یا دو مرتبہ پیدا ہو نفع کریگی اس جہت سے کہ قوائے نفسانی کو سبک کرتی ہو اور راحت دیتی ہو اور ادرار بول و تحلیل فضول کرتی ہو۔ یہ بھی معلوم رہے کہ غالب ضرر شراب کا دماغ میں ہوتا ہو ضعیف الدماغ کو چاہیے کہ سوائے مقدار تحلیل کے کہ اسمین پانی بھی ملا ہوا ور قسم کی شراب نہ پیے۔ اور تدبیر صائب اُس شخص کے واسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہو کہ فوراً قے کر ڈالے اگر آسانی سے ہو جائے بہتر ہو ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شہد ملا کر پیے اور قے کے بعد بطور آبزن کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کی مالش بدن میں کرکے سو رہے۔ لڑکون کے حق میں شراب کی کیفیت یہ ہو کہ جیسے تھوڑی سی لکڑی پر آگ رکھنی چاہیں۔ بڈھون کو اگر تحمل ہو شراب پلانی چاہیے جوانون کو شراب کی تعدیل موافق ہو مگر انکو مناسب یہ ہو کہ پُرانی شراب میں آب انار یا آب سرد ملا کر پیئین۔ سرد مقامات کے اہل شہر متحمل شراب کے ہو سکتے ہین اور گرم مقام کے آدمی متحمل نہین ہو سکتے ہین جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پیے چاہیے کہ بہت کھانا اور شیرینی مطلق نہ کھائے بلکہ تھوڑا سا یخنی شوربا پی لے اور تھوڑی سی روٹی ٹکڑے ٹکڑے کرکے چکنی ملا کر کھائے یا گوشت مرغ اور حرکت و سکون میں اعتدال کرے اور زیادہ قبعب و شقت کرے اور بادام اور سور کو نمکین کرکے تنقل کرے اور کامخ اکبر کا استعمال کرے اور اگر کرنب قبیہ اور زیتون الماء وغیرہ کا استعمال کرے نفع کریگی اور پینے پر اعانت کریگی۔ اسیطرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کرے مثل تخم کرنب جبلی اور زیرہ اور سداب خشک اور فودنج اور ملح نفطی اور اجوائن کے۔ جو غذائین کہ انمین لزوجت اور تعزیہ یعنے چسپیدگی ہو اکثر بخار شراب کو غلیظ کر دیتے ہین جیسے چکنی مٹھائی جنمین لزوجت ہو اسلیے کہ مستی کو منع کرتے ہین اگرچہ شراب کثیر کو قبول نہین کرتیں اسواسطے کہ دیر میں نافذ ہوتی ہین اور مستی کا جلد آنا یا بجہت ضعف دماغ کے ہوتا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط دماغی کے یا بسبب قوی ہونے شراب کے یا بجہت قلت غذا کے یا اسمین سوتدبیری کرنے سے یا جس چیز کا استعمال متصل غذا کے ہو ضعف دماغ کی وجہ سے بسرعت مستی کا پیدا ہونا اسکا علاج مثل علاج نزلہ کہنہ کے ہو ان لطوفات سے جو باب نزلہ میں مذکور ہین۔ اور ایسا شخص اگر شراب پیے اُسی قسم کی تھوڑی سی پیے جو دیر میں مستی پیدا کرتی ہو اور چاہیے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور آب رمان ترش ایک حصہ اور سرکہ نصف حصہ ملا کر جوش دیں اور بقدر ایک اوقیہ کے قبل شراب کے پیے۔ ایضاً نمک سداب زیرہ سیاہ سے گولی بنا کر خشک کرکے رکھے اور ایک گولی کے بعد دوسری گولی کھائے ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ مقشر تو تنج افسنتین ملح نفطی نانخواہ سداب یا بس اسمین سے دو درم ہمراہ آب سرد کے نہار منھ وہ شخص پیے جسکو خوف حرارت کے ضرر کا نہو۔ چاشت کے وقت بیہو علق دی پانی اور سرکہ تین مرتبہ متواتر پیے یا دہی کا توڑ خواہ ترش دہی پیے اور کافور سونگھے اور سر پر اپنے سرد چیزین جو رادع ہون جیسے روغن گل و سرکہ لگائے۔ علاج شراب خوار کا امراض جزئی میں ہم ذکر کرینگے۔ جسکا ارادہ ہو کہ بسرعت بیہوش ہو جائے اور کچھ ضرر نہ پہونچے شراب میں اشنہ اور عود ہندی بھگو کر پیے۔ اور جسکا ارادہ ہو کہ بنظر کسی احتیاج کے سکر شدید بغرض علاج کسی عضو کے جسمیں درد زیادہ ہوتا ہو پیدا کرے چاہیے کہ شراب میں شیلم یعنی ملمنا داخل کرے یا شاہترہ اور افیون اور اجوائن ہموزن نصف نصف درم لیکر اور جوزبوا اور سک اور عود خام ایک ایک قیراط شراب میں ڈالکر بقدر حاجت پیے یا بیخ اسود یعنی بنگ سیاہ اور پوست بیروج پانی میں ڈال کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

جوش دے اور سنا اگر شراب مین ملائے ۔

فصل نوین خواب وربیداری کے بیان مین

سبب نوم طبعی اور سبات اوران دونون کی ضد یعنی حفظ اور ارق کا اور جو کچھ ہر ایک کے پیدا کرنے مین درکار ہے یا ہر ایک کے رفع کرنے مین بروقت ایذا پہونچنے کے ضرور ہوتا ہے کسیقدر اوپر اپنے مقام مین مذکور ہو چکا ہے - اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ ہر ایک انمین سے کس چیز پر دلالت کرتا ہے اور باقیماندہ ان چیزون کے حالات امراض جزوی مین بیان ہونگے - اس مقام پر جسقدر مناسب ہے وہ اسیقدر ہے کہ نوم معتدل سے قوت طبعی کو اپنے افعال مین قدرت بڑھتی ہے اور قوت نفسانی کو راحت ہوتی ہے اور جوہر روح مین کثرت ہوتی ہے تا اینکہ اکثر بوجہ سستی اعضا پیدا کرنے نوم کے تحلل روح مین ایک مانع پیدا ہوتا ہے جو روح کیونکہ نوم اسی فائدہ نیند کے جہت سے ہر ایک قسم کا ہضم جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اچھی طرح ہو جاتا ہے اور ہر ایک قسم کے تحلل کا ضعف برطرف کیا جاتا ہے خواہ ضعف بجہت ماندگی کے ہو یا بسبب جماع اور غضب کے ہو - نوم معتدل بروقت اعتدال خلاء کے مقدار اور کیفیت مین رطوبت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور مشائخ کے واسطے بہت نافع ہے اسواسطے کہ انکی رطوبت کو محفوظ رکھتی ہے اور پھیلاتی ہے اسیواسطے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ شب کو قبل سونے کے تھوڑا سا کاہو خوشبو کر کے کھالیتا ہے - کاہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اسکا اس فائدہ کے واسطے کہ اسکی تبرید کا تدارک کرے - کہتا ہے کہ مین آجتک سونے پر حریص ہون نیت باوجودیکہ اب مین بڈھا ہو چکا پھر بھی سونا مجکو مفید ہے اور جو ترتیب بذریعہ نوم کے بیان ہوتی ہے مجکو نافع ہے - یہ بہت اچھی تدبیر ہے اس شخص کے واسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے سے پیشتر حمام کرلے بعد ازان کہ ہضم کامل اس غذا کا ہو چکے جو اسنے کھائی ہے اور بہت سا گرم پانی سر پر ڈالے یہ بھی واسطے نیند پیدا کرنے کے اچھا مددگار ہے - جو تدبیر بہ نسبت اسکے قوی ہے اسے ہم معالجات مین ذکر کرینگے صحیح آدمیون پر واجب ہے کہ امر نوم کی بخوبی مراعات کرین - اور چاہیے کہ باعتدال وروقت مناسب مین سوئین ور سونے مین افراط نکرین - بیداری کے مضرت اپنے دماغ اور تمامی قوے کو بچائین - اگر کسی آدمی کو بیداری کی تکلیف دیجاتی ہے اور نیند اس سے دور کیجاتی ہے جس وقت خوف غشی اور سقوط قوت کا ہوتا ہے - افضل نوم وہی ہے جو گہری ہو - ایضاً افضل وہ نیند ہے جو بعد انحدار طعام کے بطن اعلی سے یعنے معدے سے پیدا ہو اور بعد ٹھہر جانے ان اعراض کے جو تابع ہضم اول کے ہین نفخ اور قراقر سے اسلیے کہ سونا اس حالت مین بچند وجوہ مضر ہے نہ خوشنودی مزاج کی پیدا ہوتی ہے اور نہ متصل نیند آتی ہے اور نہ تململ یعنی نیند کی آمد کی بےچینی اور نہ تغلب یعنی نیند کا غلبہ ایسے وقت کے سونے سے برطرف ہوتا ہے باوجودیکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہے ایذا بھی دیتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ تھوڑی مشی کرے اگر انحدار غذا مین دیر ہو بعد اسکے سوئے - حالت گرسنگی مین سونا برا ہے قوت کو ساقط کرتا ہے امتلاء مین بھی قبل انحدار کے بطن اعلی سے برا ہے اس لیے کہ ایسے وقت گہری نیند پیدا نہین ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ تململ بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت جیسی نیند پیدا کرنے مین مشغول ہوتی ہے اسی طرح ہضم غذا مین معروف ہو کر دونون فعل مین طبیعت کے معارضہ پیدا ہو کر ایسی بیماری جو بےچینی اور حیرت پیدا کرے عارض ہوتی ہے اسوجہ سے طبیعت کند ہو جاتی ہے بس ہضم مین فساد پیدا ہوتا ہے - دن کو سونا بہت برا ہے اکثر امراض رطوبت اور نزلات پیدا کرتا ہے رنگ فاسد کرتا ہے طحال کے امراض پیدا ہوتے ہین پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہین کسل عارض ہوتا ہے اشتہا مین ضعف پیدا ہوتا ہے - اورام اور اکثر تپین پیدا ہوتی ہین منجملہ آفت نوم کے جلدی اسکا برطرف ہو جانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ معروف ہونے کسی دوسرے فعل کے - فضائل نوم شب سے ایک یہ بھی بات ہے کہ رات سے صبح تک مستمر رہے اور گہری ہو - علاوہ یہ ہے کہ جس شخص کو دن کے سونے کی عادت ہو اسپر ضرور نہین ہے کہ دفعۃً بلا تدریج اس عادت کو ترک کرے - افضل ہیئت سونے کی یہ ہے کہ پہلے داہنی کروٹ لیٹین اسکے بعد بائین کروٹ پھر جائین اور یہ ہیئت باتفاق قواعد طب و احکام شرع کے افضل ہے اور جسوقت پیٹ کے بل لیٹ کر سونا شروع کرے یہ ہیئت ہضم پر بخوبی اعانت

HAKEEM SHOUKAT ALI

گرتی ہو کر بوجہ ثقل کے حار غریزی اندر مختنق ہوتا ہے اور بند ہو جاتا ہے پس حرارت غریزی مین کثرت پیدا ہوتی ہے چت لیٹ کر سونا بہت برا ہے کہ اکثر امراض ردی مثل سکتہ اور فالج اور کابوس وغیرہ آمادہ عروض کرتا ہے اسلیے کہ یہ صورت فضول کو مائل بطرف پشت کے کرتی ہے پس جو مجاری فضول آگے کی جانب مین ہین بند ہو جاتے ہین جیسے منخرین اور حنک وغیرہ چت لیٹکر سونا ضعیف بیمارون کی عادت ہو جاتی ہے اسلیے کہ ان کے فضول کے نکلنے مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اعضا بھی اُنکے ضعیف ہوتے ہین بوجہ اس ضعف کے داہنی یا بائین کروٹ پر لیٹنے کا انہین تحمل نہین ہوتا بلکہ بہت جلد چت لیٹ جاتے ہین پیٹھ پر زور دیکر اسواسطے کہ پیٹھ مین بہ نسبت پہلو کے قوت زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر منہ کھولکر سوتے ہین کہ جس عضل کے ذریعہ سے فک اعلیٰ اور فک اسفل کو جمع کرتے ہین اُسمین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور اس علم خاص کا بیان امراض جزوی مین بخوبی کیا جاویگا۔ **فصل دسوین اُس چیز کا بیان جسکا تھوڑا سا ذکر یہان کر کے تفصیل اُس کی دوسرے مقام پر کرنی چاہیے** بموجب عادت اطبا کے اس مقام پر امر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور اُسکا معتدل طور پر کرنا اور اُسکے ضرر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہے۔ ہم اس بیان کو باب معالجات جزوی پر حوالہ کرتے ہین ایضاً اور اطبا اس مقام پر کیفیت ادویہ مسہل کی اور اُن کے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہین۔ اور ہم اس بات کو بھی کچھ بحث معالجات مین ذکر کرینگے اور کسیقدر رجب ادویہ مسہلہ مین کلام کرینگے لکھین گے لیکن اتنا اس مقام پر ضرور کہتے ہین کہ حافظ صحت پر واجب ہے کہ ہمیشہ استفراغ بذریعہ اسہال و ادرار اور تعریق اور نفث کے کرتا رہے۔ اور عورتون پر واجب ہے کہ اپنے خون حیض کے اجرا کی تدبیر کرتی رہین جس تدبیر کی توضیح ہم آگے بیان کرینگے اور اپنے مقام پر وہ پہچانی جائینگی

فصل گیارھوین ضعیف اعضا کی تقویت اور اُنکا فربہ کرنا اور اُنکے حجم کے بڑھانے کا بیان جو اعضا ضعیف ہون اور چھوٹے ہون اُنکی تقویت بھی کی جاتی ہے اور اُنکے بڑھنے کی تدبیر کی جاتی ہے۔ جو لوگ سن نمو اور نشو سے تجاوز کر گئے ہین اور جو لوگ انتہا ضعف کو پہونچے ہین اُنکے واسطے مالش بدن کی بوجہ اعتدال اور ریاضت دائمی جو ہر عضو کے واسطے مخصوص ہو مناسب ہے اسکے بعد زفت کا طلا کرنا چاہیے اور سانس کا روکنا بھی اسی تدبیر مین داخل ہے خصوصاً اگر عضو متصل سینہ کے ہو یا سینہ کے مثال اُسکی یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کی دونون پنڈلیان پتلی ہون ہم اُسکو حکم کرتے ہین کہ تھوڑا سا دوڑے اور دلک معتدل کرے اور طلا زفت کا اس حالت مین کرے۔ پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت مین زیادتی کرے اور تیسرے دن دلک بدستور اور ریاضت مین زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگون کا وسیع ہو جانا اور ان مین مواد کا اُترنا ظاہر ہو پس جس عضو مین گمان حدوث ورم کا ہو اُسکے مخالف تدبیر کی جائے اور جو آفت انتشار کی اُس عضو خاص کو پہونچنے والی ہو اُسکے مخالف تدبیر کرنی چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوالی اور داء الفیل کا ہو جب نین سے کسی کے آثار ظاہر ہون جو ریاضت پہلے کی جاتی ہو اُسمین اور دلک مین کمی کرین بلکہ اُسے ٹھہراکر اور لٹاکر پاؤن اونچے کر کے عضو مخصوص کی مالش کرینگے مثلاً جو ساق دبلی ہو اُسکے پاؤن کو ملین گے اور برعکس مالش اول کے کرینگے یعنے انگلیون سے شروع کرینگے اور بیچ ران تک ملتے آئین گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کیواسطے درکار ہو جو قریب اعضائے تنفس کے ہے اور مثلاً وہ سینہ ہو چاہیے کہ اُسکے نیچے ایک تناپچہ رکھین جسکی کشش متوسط ہو اور عرض اسکا معتدل ہو بعد اُسکے حکم کرینگے کہ وہ دونون ہاتھون کی ریاضات کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکے اور چیخے اور بڑی آواز لگائے اور مالش نرمی کرے اتنی تدبیر یہان بیان ہوئی آئندہ کتاب زینت مین اسکی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ سن مین اکثر انکو بوجہ برودت اور یبوست کے یہ ضعف عارض ہوتا ہے اسکی تدبیر وہی ہے جو دق شیخوخت کی تدبیر ہے اور اُسکی تدبیر کا اشارہ کتاب الزینت مین کیا جائیگا۔ **فصل بارھوین اُس ماندگی کے بیان مین جو ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہے** ماندگی کی تین قسمین ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور چوتھی قسم اسپر بڑھائی جاتی ہی - اور ماندگی کے پیدا ہونے کی دو صورتین ہین - تین قسمین پہلی ماندگی کی یہ ہین - قرحی - تمددی - ورمی - اور چوتھی جو اُسپر بڑھائی جاتی ہی اُسکا نام قشفی یعنی قصفی **اعیاے قرحی** اُس ماندگی کو کہتے ہین جو ظاہر جلد مین محسوس ہو مشابہ اسکے کہ قرح کو کسیچ چوس لیا ہو یا جلد کے اندر محسوس ہو اور اُسکے غار کے مُنھ اندر کی طرف ہون اور کبھی چھونے سے بھی محسوس ہوتے ہین اور صاحب اس ماندگی کا بروقت حرکت کے اسکا احساس کرتا ہو اور کبھی اس طرح محسوس ہوتی ہو جیسے کانٹے چبھتے ہین - اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہین تا اینکہ انگڑائی بھی انکو ناگوار ہوتی ہو اور انگڑائی لیتے ہین تو بہت ضعیف جسوقت اس ماندگی مین شدت ہوتی ہو بدن مین پھریری سی پیدا ہوتی ہو اگر اس سے بھی زیادہ ماندگی پیدا ہو لرزہ آجاتا ہو اور تپ پیدا ہوتی ہو سبب اس ماندگی کا کثرت ایسے فضول کی ہو جو رقیق اور گرم ہون یا پگھلنا گوشت اور چربی کا بجہت شدت حرکت کے - خلاصہ یہ ہو کہ ایسے اخلاط ردی اس ماندگی کے سبب ہوتے ہین - کہ اگر رگو مین وہ اخلاط منتشر ہوے اچھے خون کو انکی آفت خراب کرتی ہو پھر چونکہ بوجہ ریاضت کے یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کے نکل آتے ہین انکی اذیت بھی جلد تک آجاتی ہے - اکثر اذیت انکی یہی ہو کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کرین پھر اگر تھوڑی سی حرکت انمین پیدا ہو قشعریرہ پیدا کرینگے اگر اس سے زیادہ حرکت کرین لرزہ پیدا ہوگا - کبھی ان اخلاط مین سے تیز خلط بطرف جلد کے دفع ہوجاتی ہو اور خام رگون مین باقی رہجاتی ہو اور کبھی خام گوشت مین بھی باقی رہتی ہو **اعیاے تمددی** مین صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہو گویا بدن اسکا پاش پاش ہوگیا ہو انکیا انگڑائی تک بھی انکو ناگوار ہوتی ہو خصوصاً اگر یہ ماندگی بوجہ تعب کے ہو اور بجہت اُن فضول کے جو عضل مین منحبس ہین پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت ردی نہین ہوتے انکا جوہر اچھا ہوتا ہو اور انمین لذغ نہین ہوتی - اور یہ قسم کبھی ماندگی کی بجہت ریاح کے پیدا ہوتی ہو ان دونون قسم کی ماندگی مین فرق بنظر خفت اور ثقل کے کیا جاتا ہو اکثر یہ ماندگی کچی نیند سے بھی پیدا ہوتی ہو اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہو اُس شخص کے بدن مین اور اسکا اختلاف ہوگا اور وہ ماندگی بدترین اقسام ہو اور اُسکا مادہ باریک ہڈیون مین جو متصل عضل کے ہین بشکل مستقیم انمین ہوتا ہو **اعیاے ورمی** اس طرح پر پیدا ہوتی ہو کہ بدن مین گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سبب اسکا یہ ہو کہ جسم مین بدن کے نفخ اور ورم مین تغیر پیدا ہو اور چھونے اور حرکت سے اذیت پہونچے اور اس اعیاء کے ساتھ تمدد بھی محسوس ہوتا ہو **اعیاے قصفی** اُس حالت کو کہتے ہین کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پائے کہ اُسکی خشکی بڑھ گئی ہو یہ ماندگی بابجہت افراط ریاضت کے (بشرطیکہ کیموس جید ہو اور ریاضت استردادی یا خشونت بعد ریاضت اول کے کرے) پیدا ہوتی ہو - اور کبھی بجہت خشکی ہوا کے یا کم کرنے غذا اور سوزہ رکھنے کے پیدا ہوتی ہو - اور دو چیزین سبب حدوث ماندگی کی ہین انکی دلیل یہ ہو کہ ماندگی یا بجہت ریاضت کے پیدا ہو اور وہ ماندگی اسلم اور بہتر ہو اسکے علاج کا ایک طریقہ خاص ہو - یا ماندگی خود بخود پیدا ہو اور کیسی مرض کا مقدمہ ہو اسکے علاج کا بھی طریقہ جداگانہ ہو کبھی اسباب ماندگی کے مرکب بھی ہوجاتے ہین بسبب ترکیب مواد کے - یا بالذات ترکیب ہوتی ہے یا بوجہ ریاضت کے مفرد اقسام ماندگی کی تدبیر جسوقت پہچان لیجائے پھر مرکب اقسام کی شناخت اس قاعدے پر جو ہم آگے بیان کرتے ہین ہوسکتی ہو - اور وہ تدبیر یہ ہو کہ زیادہ صرف توجہ سب سے پہلے اُس طرف کرنا چاہیے جسکا اہتمام زیادہ ہو باوجودیکہ تدبیر اسکی کمتر ہو - اہم اس مقام پر تدبیر بغرض مین باتون کے ہوتی ہو یا بوجہ قوت کے یا بجہت خرافت عضو ماؤف کے یا بسبب جوہر مادہ کے جسوقت کسی ایک شخص مین تینون سے دو باتین مجتمع ہون یا تینون بس معلوم ہو مگر یہ کہ ایک قسم دوسرے شخص مین دو قسمون سے زیادہ قوی ہو بہ نسبت پہلے شخص کے بس پہلا دوسرا بجاے پہلے کے قرار دیا جایگا جسمین دو سبب تھے اور اسکا ایک سبب بمنزلہ دو سبب کے قرار دیا جایگا مثال اسکی اعیاے ورمی قوی بھی ہو اور اشرف بھی مگر جوہر مادہ اعیاے قرحی کا اگر زیادہ تر بعید اعتدال سے ہو اور بہت مخالف مجراے طبعی کے برابری کریگا دونون سبب اعیاے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور می کے شرف اور قوت مین پس اسکی تدبیر اعیاے ورمی پر مقدم کی جائیگی۔ اور اگر جو ہر مادہ اعیاے قروحی کا زیادہ تر بعید اعتدال سے ہو تو تدبیر اعیاے ورمی کی اعیاے قروحی پر مقدم کیجائیگی **فصل تیرھوین** بیان مین تمطی اور تثاؤب کے تمطی انگڑائی کو کہتے ہین اسکی پیدایش اُس فضلہ سے ہوتی ہے جو عضل مین جمع ہو جاے اسواسطے اکثر انگڑائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ فضول زیادہ جمع ہون قشعریرہ یا لرزہ پیدا ہوتا ہے اگر اس سے زیادہ کثرت ہو تپ عارض ہوتی ہے۔ تثاؤب جمائی کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کی انگڑائی ہے۔ ایک ایسا سبب عارضی پیدا ہوتا ہے جسکی جہت سے جبڑے اور ہونٹون کے عضل مین انگڑائی پیدا ہوتی ہے اسکو جمائی کہتے ہین۔ صحیح آدمی کو اگر ابتداءً بوقت جمائی ہو بہت بڑا ہے اور بہتر ہے کہ جمائی بروقت ہضم آخر کے آئے اور اُس سے رفع فضلہ مذکور کا ہو جاے۔ کبھی جمائی اور انگڑائی بوجہ برودت کے اور انکا ثقلہ اون کی تحلل مین اور جاگ اُٹھنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہے۔ اور جمائی او انگڑائی سے جو دفع فضول کا ہوتا ہے وہ دفع عاجز ہے یعنے مادہ بخوبی دفع نہین ہوتا ہے۔ اگر شراب مین نصف حصہ پانی ملاکر استعمال کرین جمائی اور انگڑائی کے واسطے بہت اچھا ہے بشرطیکہ کوئی اور مانع نہو **فصل چودھوین علاج مین ریاضت کی ماندگی کے** متوجہ ہونا علاج اعیا مین قریب امان ہے بہت سے امراض کا از قسم حمیات کے۔ لیکن اعیاے قروحی کا تدارک اس طرح پر واجب ہے کہ اگر اس ماندگی کے آثار ظاہر ہون۔ ریاضت مین کمی کی جاے بشرطیکہ یہی ریاضت سبب ماندگی کا ہو اور اگر اسکے ساتھ کچھ اخلاط بھی بطرف جلد کے خارج ہوئے ہون یا تخمۃ فی الحال پیدا ہوا ہو ان دونون کے ضرر کا تدارک بذریعۂ گرسنگی اور استفراغ کے اور تحلیل کردینے اُس مادے کے جو بطرف جلد آگیا ہے مالش کرنے سے جسمین نرمی بسبب استعمال کرنے ایسے روغن کے جسمین قبض نہو کرنی چاہیے۔ اور اس تدبیر اور اس مالش کے بعد دوسرے دن ریاضت استرداد کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور پہلے دن استعمالُ اسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جسپر عادت جاری ہو لیکن مقدار اسکی کم کرنی چاہیے دوسرے دن مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور اگر بدن مادہ سے پاک ہون اور خلط خام گوشت مین حاجت ماندگی کی باقی ہو مالش سے کبھی اسکا نضج ہو جاتا ہے خصوصاً جسوقت قوت دواؤن گرم کی گوشت تک نفوذ کرے اور دہن الفرب یعنے روغن سفیدار اسباب مین بہت نافع ہے اور روغن شبت اور بابونہ وغیرہ اور چقندر بیج چقندر روغن مین ڈالکر دوہرے برتن مین تیار کرین اور روغن بیج خطمی اور بیج کریلا اور بیج قاشرا یعنے ہزار چشان اور روغن اشنہ بہتر ہے۔ اسی طرح سے جس روغن مین اشنہ داخل کیا جاے وہ مفید ہے۔ اعیاے تمددی کے معالجہ سے غرض ڈھیلا کرنا ہے بٹ کا بذریعۂ مالش نرم کے ایسے روغن نرم سے جو آفتاب مین گرم کیا گیا ہو ہوتی ہے اور نہانا نیم گرم پانی سے اور اسمین دیر تک ٹھہرنا بھی اس مراد کو پورا کرتا ہے جیسے کہ اگر ایک دن مین دو تین مرتبہ آبزن کیا جاے جائز ہے اور نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے۔ اور اگر بسبب عرق کے پوچھنے کے کہ اسکے ساتھ تیل بھی پوچھ جاتا ہے حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذاے مرطوب قلیل المقدار کھلائی جاے اسلیے کہ اعیاے تمددی مین تقلیل غذا کی حاجت بہ نسبت اعیاے قروحی کے زیادہ ہے اس ماندگی کو فقط ریاضت اور ماندگی کا رفع ہونا دور کردیتا ہے اگر اسکا عروض بذاتہ بوجہ فضول کے ہو بدون استفراغ کے چارہ نہوگا اور اگر بحث ایسے ریاح کے پیدا ہو جس سے تمدد حاصل ہوتا ہے زیرہ اور شاہ زیرہ اور انیسون دفع ہو جائیگی۔ اعیاے ورمی کا علاج تین فائدون کے واسطے کیا جاتا ہے جبکہ عضو مین تمدد ہوا ہو وہ ڈھیلا ہو جاے اور جبکہ مقام پر گرمی پیدا ہوئی ہو اُسکی تبرید اور جو فضلہ جمع ہوا ہے اسکا استفراغ ہو اور یہ تدبیر بہت سے روغن نیم گرم اور نرم مالش سے پوری ہوتی ہے اور دیر تک ٹھہرنا اُس پانی مین جو اکثر معتدل ہو اور بعد ان تدابیر کے راحت دینا ہے یہی باتین اس ماندگی کے علاج مین درکار ہین اعیاے قشفی کے علاج مین جو تدبیر حفظ صحت صحیح آدمیون کے واسطے کی جاتی ہے اس مین کچھ تغیر نہین ہوتا لیکن جس پانی سے نہاتے ہین اُسمین گرمی زیادہ درکار ہے اسلیے کہ آب گرم جسکی گرمی

HAKEEM SHOUKAT ALI

زیادہ ہو تو اُسمین تکثیف جلد کی بھی زیادہ ہوتی ہے اور بار بار آب گرم مین کچھ مضرت نہین ہے مثل آب سرد کے اسلیے کہ آب سرد بھی اگرچہ تکثیف جلد کی کرتا ہے مگر اُسمین خوف نفوذ برودت کا بھی اندر اُس بدن کے ہوتا ہے جو ضعیف اور ناتوان ہو رہا ہے۔ اور کبھی بسبب نحافت بدن کا جلد کا متخلخل اور ڈھیلا ہونا ہوتا ہے بلکہ اکثر بسبب نحافت کا بھی ہوتا ہے پس اُسوقت نفوذ برودت آب سرد کا خوف یقینی ہوگا بعد اس تدبیر کے دوسرے دن استعمال ریاضت استرداد کا بنرمی کرنا چاہیے اور حمام کا استعمال مثل پہلے دن کے بدستور ہے اسکے بعد اجازت دیجائے کہ سرد پانی مین دفعۃً بیٹھ جائے تاکہ اُسکی جلد مین تکثیف پیدا ہو اور تحلل کم ہو جائے اور رطوبت انکی بدن مین محفوظ رہے اور نرم کیا جائے بدن اُس چیز سے جو مقابلہ حرارت کا کر سکے بہا لیکہ اُسمین تکثیف پیدا ہو چکی ہے اور یہ دونون باتین یعنے حرارت اور تکثیف مضرت برودت کے دفع کرنے پر معین ہوتی ہین خصوصاً اگر سرد پانی مین اُتر کر فوراً باہر نکل آئے اور اُسمین نہ ٹھہرے نہین اسلیے کہ ٹھہرنے کے بعد پھر اسقدر بیچونی باقی نہین رہتی اور غذا اُسکی دوپہر کے وقت کوئی چیز مرطوب تھوڑی سی تجویز کرنی چاہیے لیکن ممکن ہے کہ بوقت شب مالش دوبارہ کی جائے اُسوقت مناسب ہے کہ غذا بھی رات کو دیجائے۔ اُس شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ اخراج فضول بطور خود کرے اور میٹھے تیل کی مالش آپ ہی کرے مگر پیٹ مین تیل نہ لگنے پائے مگر یہ کہ کسی طرح کا اثر ماندگی کا عضل بطن مین پایا جائے اُسوقت بنرمی و آسانی اُسمین بھی تیل ملنا چاہیے۔ غذا مین اس شخص کے توسع کرنا چاہیے اور غذا بڑھانی چاہیے مگر یہ بھی خیال رہے کہ حرارت غذا مین زیادہ ہو۔ جو ماندگی بسبب حرارت کے پیدا ہوئی ہو پس ترک حرکت کا بروقت ابتداے ظہور اثر ماندگی کے اُسکے پیدا ہونے کو منع کرتا ہے۔ اُسکے بعد استعمال ریاضت استرداد کا کیا جاتا ہے تاکہ حرکت معتدل مواد کو بطرف جلد کے دفع کرے اور جلد کے مواد کو مالش تحلیل کرتی ہے وہ مالش جو درمیان سکوت حرکات ریاضت وغیرہ کے کی جاتی ہے یعنے جسوقت ریاضت کرتے کرتے ٹھہر جائین اُسوقت مالش کرنی چاہیے۔ تجربہ اسکے حال کا استحمام سے کیا جاتا ہے اگر حمام سے لرزہ پیدا ہو تو پس یہ ماندگی اُس حد سے بڑھی ہوئی ہے کہ ایسی خفیف تدبیر سے رفع ہو جائے خصوصاً اگر استحمام سے تپ پیدا ہو اُسوقت نہلانا حمام مین درست نہین ہے بلکہ استفراغ مادہ کا کرکے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر حمام مین نہانے سے لرزہ وغیرہ پیدا نہو البتہ ایسی تدبیر خفیف سے نفع ہوگا بشرطیکہ حرارت آب حمام کی معتدل ہو۔ اگر رگون مین صاحب ماندگی کے اخلاط خام ہون ابتدا مین ماندگی کی تدبیر کرنی چاہیے جیسے مناسب ہے بعد اسکے اخلاط خام کا نضج اور تلطیف اور اخراج کرنا چاہیے پھر اگر اخلاط زیادہ ہون حکم سکون ترک ریاضت کا دینا چاہیے اسلیے کہ سکون زیادہ تر ہضم کرتا ہے اور فصد کو ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ فصد سے اکثر اچھا خون نکلجاتا ہے اور خام باقی رہتا ہے اور مسہل کا بھی استعمال قبل اصلاح کے نکرنا چاہیے اسلیے کہ اس سے فناے مادہ ہوتا ہے ورنہ کچھ اذیت ہوتی ہے البتہ ادرار کا مضائقہ نہین ہے۔ اور زیادہ گرم چیز بھی ندینی چاہیے کہ خلط کو تمام بدن مین منتشر کردے۔ اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے بنرمی اور بہ آسانی ہو اور واجب ہے کہ اُسکی غذا مین فلفل اور کبر اور زنجبیل اور سرکہ جسمین کبر پڑا ہو اور سرکہ جسمین لہسن داخل ہو اور سرکہ جسمین اونٹ کٹارا شریک ہو اور جرم ان دواؤن کے بھی استعمال کیے جائین اور وہ جوارشین جو مشہور ہین بقدر مناسب اور بعد ظہور نضج اور ظہور رسوب کے بول مین اور نضج پانے خلط غالب کے استعمال شراب کا کرنا چاہیے۔ اور ادرار مناسب ہے اور چاہیے کہ شراب لطیف اور رقیق ہو اور قے کا استعمال نکرنا چاہیے۔

فصل پندرھوین چند احوال کے بیان مین جو بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین

اکثر بعد ریاضت وغیرہ کے تکاثف اور تخلخل اور ترطیب زائد اور یبس مفرط پیدا ہوتا ہے۔ ہمکو مناسب ہے کہ پہلے ان احوال کو بیان کرکے اُسکے بعد اُس ماندگی کی تدبیر ذکر کرین جو خود بخود پیدا ہوتی ہے منجملہ اُن احوال کے کبھی تخلخل بدن کو عارض ہوتا ہے اور بیشتر اُسکا عارض ہونا اُسوقت ہوتا ہے جب تھوڑی سی مالش سختی کے ساتھ بذریعہ روغن قابض کے کرین۔ منجملہ ان احوال کے تکاثف ہے کہ بوجہ برودت یا استعمال شئے

HAKEEM SHOUKAT ALI

تا بعض کے یا بجہت کثرت فضول ور انکی غلاظت اور لزوجت کے ذکر اس وجہ سے احتباس فضول کا مسام جلد مین ہو جاتا ہی عارض ہوتا ہی ایضاً بسبب ایسی ریاضت کے جو اخلاط اندر سے باہر کھینچ لائے بدون اس بات کے کہ پہلے سے کچھ اور اسباب تکاثف کے موجود ہون یہی تکاثف عارض ہوتا ہی کبھی بسبب تکاثف کا کوئی شی غباری ہوتی ہی جو بدن پر جم جاے۔ یا مالش قوی اور سخت موجب تکاثف ہوتی ہو جو تکاثف بوجہ برودت اور قبض کے پیدا ہو اسکی شناخت یہ ہو کہ رنگ جلد کا سفید ہوتا ہو اور گرمی دیر مین قبول کرتا ہو اور پسینہ بھی دیر مین نکلتا ہو اور رنگ مائل بسرخی دیر مین ہوتا ہو۔ بروقت ریاضت کے یہ لوگ اگر گرم حمام مین نہائین اور جو فرش حمام مین ایسے مقام پر بچھے ہوئے ہین جنکی حرارت معتدل ہو اُنپر اس قدر لوٹین کہ پسینہ آجائے اور لطیف گرم روغن کی مالش کرین انکے حق مین بہت بہتر ہو جو لوگ تکاثف مین بوجہ ریاضت کے پڑے ہون اُنکی علامت نہونا اس علامت کا ہو جو تکاثف برودت کی مذکور ہوئی اور جلد کا میلا ہونا یہ علامت خاص ہو۔ علاج اس تکاثف کا نکال ڈالنا مادہ کا ہو اگر فضلہ موجود ہو بعد اُسکے استعمال اس چیز کا جو تحلیل کرے حمام ہو یا تیل کی مالش کیجو جن لوگون کے بدن مین تکاثف بجہت گرد و غبار کے پیدا ہو یا بوجہ قوت مالش کے اُنکو حاجت حمام کی زیادہ ہو بہ نسبت تیل کی مالش کے اور چاہیے کہ مالش نرم قبل حمام یا بعد حمام کے کرین کبھی بعد افراط ریاضت کے بجہت قلت مالش کے ضعف اور تخلخل پیدا ہوتا ہو اور کبھی بوجہ جماع مفرط کے اور بسبب متواتر حمام کرنیکے بھی تخلخل عارض ہوتا ہو۔ ایسے لوگون کا علاج ریاضت استردادیہ اور خشک مالش جسمین سختی ہو کرنا چاہیے اور روغن قابض کا بھی استعمال ہو سکتا ہو۔ غذائین ایسی کھلانی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور مقدار کم ہو اور حرارت اور برودت مین معتدل ہون مگر اندک مائل بحرارت ہون یہی تدبیر کرین اگر ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا خشکی بجہت غضب کے پیدا ہو پھر اگر ان لوگونکو یہ عرضی عارض ہو ریاضت استردادیہ کسی قسم کی ریاضت نکرینگے کبھی بجہت زیادتی استحمام کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کھانے اور پینے مین حاصل ہونے سے انسان زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا مین احساس کرتا ہو خصوصاً اپنی زبان مین تا اینکہ زیادتی افعال اعضا کو ضرر پہونچاتی ہو پس اگر یہ زیادتی بجہت کسی سبب سابق کے پیدا ہوئی ہو اُسکا علاج امراض جزوی کے ساتھ بیان ہوگا۔ اور اگر کسی ایسے سبب سے جسکو ابھی ہمنے شمار کیا ہو عارض ہو مثلاً شروبات مین زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور آسائش کرنا یا بافراط ایسے امور کا استعمال کرنا جنسے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے بس واجب ہو کہ یہ لوگ بہت اہتمام سے ریاضت قوی کرین اور مالش یا خشونت اور خشک بدون روغن کے یا تھوڑا سا روغن گرم بھی مالش مین استعمال کرین جو خشکی بافراط کوئی شخص اپنے بدن مین دریافت کرے وہ از قسم اعیاے قشفی کے ہو اور اُسکا علاج بھی وہی ہو جو اعیاے قشفی کا ہے

فصل سولھوین بیان مین اُس ماندگی کے جو خود بخود پیدا ہوتی ہو

اگر اعیاے قروحی خود بخود پیدا ہو شناخت اُسکے حال کی اسطرح کرنی چاہیے کہ جو خلط سبب اس ماندگی کا ہو اندر رگون کے ہو۔ یا باہر داخل عروق ہونے پر بدبو بول کی اور حالات سابق کی غذاؤن کی اور اُس شخص کی عادت کثرت تولد فضول کی رگون مین یا قلت فضول کی اور بسرعت نکلجانا فضول کا بدن سے یا محتاج کرنا فضول کا خاص اُس شخص کو اپنے نکلنے مین بطرف علاج کے دلالت کرتا ہو۔ اسیطرح کیفیت مشروبات کی کہ صاف تھے یا مکدر تھے داخل عروق ہونے پر دلیل ہوتی ہو۔ اگر یہ دلائل پائے جائین پس اخلاط اندر رگون کے ہونگے ورنہ رگون کے باہر۔ اگر ماندگی بجہت اُن فضول کے پیدا ہو جو رگون کے باہر ہون اور اندر رگون کا پاک ہو فقط ریاضت استردادیہ کافی ہوگی۔ اور وہ تدبیر بھی کرنی چاہیے جو اس اعیاے قروحی کے بارہ مین مذکور ہو چکی ہی جو ریاضت سے پیدا ہوتی ہو۔ اور اگر ماندگی بجہت اجتماع فضول کے داخل عروق مین ہو اُسکی تدبیر ریاضت سے نکرنی چاہیے بلکہ اسکی تدبیر آرام دہی اور تنویم ہو اور اُنکو بھوکھا رکھنا اور رات کو تیل لگانا اور نہلانا آب معتدل سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بشرطیکہ متحمل حمام کا ہو بشروط مذکورہ بالا اور غذا دینا انکا بہ قلت ایسی چیز سے جسکا کیموس جید بنے اور جنس جریرہ بھی ہوسکتا ہو مگر غذا مین
کثرت لزوجت اور کثرت غذائیت نہونی چاہیے۔ یہ غذا ایسی ہونی چاہیے جیسے جو اور خندروس یعنی جوارا اور گوشت پرندکا۔ اور پینے والی چیزین
جیسے سکنجبین عسلی اور ماءالعسل ور شراب سفید اور رقیق۔ اس شخص کو یہ کیفیت شراب پینے سے مانع نہین ہوسکتی ہو اسلیے کہ منضج اور مدر ہے۔ جو
ہو کہ ابتداے تدبیر ایسی شراب سے کیجائے جسمین اندکے ترشی یا صفرت یعنی زردی مثل برگ درخت خرما کے ہو بعد اسکے بتدریج بعض رقیق تک
نوبت ہو نچے اگر یہ تدبیر کافی نہو اس بدن مین کوئی خلط فاسد ضرور ہی پس خلط غالب کا استفراغ کرنا چاہیے پھر اگر خلط غالب خون ہو یا
کوئی اور خلط ہو کہ اسکے ساتھ خون ہو فصد کرنی چاہیے ورنہ مسہل دینا چاہیے یا فصد اور مسہل دونون کو جمع کرنا چاہیے جیسا حال قلت اور
کثرت خون کا ہو مگر اسکا خیال ضرور ہو کہ فصد یا اسہال سے ضعف قوت نہونے پائے۔ جنس خلط پر استدلال کرنا بول اور عرق اور نیند
سے اور نیند کی حالت اور بیداری کی حالت سے کیا جاتا ہو اگر باوجود تدبیر جید کے نیند آئے دلیل ردی ہو اگر اسکا خیال ہو کہ
اچھا خون رگون مین کم ہو اور اخلاط خام غالب ہین پس ساعت دیگر ایسی چیز کھلانی چاہیے جو تلطیف پیدا کرے بعد خیال اس بات کے
کہ انمین زیادہ سخونت نہو بلکہ وہ چیز پلائین جسمین نفع ہو جیسے سکنجبین عسلی اگر احتیاج زیادہ قوی ملطفات کی ہو طعام مین یا آش جو
مین جو اسے پلائی جاے انمین تھوڑی سی فلفل سیاہ داخل کرین۔ اور اگر باضطرار حاجت معجون کمونی اور فلافلی کی بجہت خامی خلط کے
بحسب سبیل قبل طعام یا بعد طعام کے یا بروقت سو نیکے جائز ہو۔ او رمقدار شربت ایک چھوٹے چمچہ مین جتنی آئے۔ ان لوگونکے لائق معجون
فودنجی نہین ہو اسلیے کہ اسمین گرمی زیادہ ہو۔ پھر اگر ثابت ہو جاے کہ اخلاط خام اندر رگونکے نہین ہین بلکہ اعضاے اصلیہ مین ہین علاج
اسکے بدن کی مالش ایسے روغن سے جو ارغا پیدا کرے کرنی چاہیے۔ اور پلانے مین ایسی دوائین گرم تجویز کرنی چاہئین جنکی گرمی جلد تک پہونچے
اور زیادہ دیر تک سکون کرنا اسکے بعد استحمام ایسے پانی سے جسکی حرارت معتدل ہو انکو بالتزام کرانا چاہیے۔ اور معجون فودنجی بجوف انکو کھلانا چاہیے
لیکن معجون کا استعمال قبل از طعام اور رجیعت کے واجب ہو۔ اگر بعد طعام کے کسی دواے ہاضم کی حاجت ہو دواے قوی جو بہت قوت نفوذ کی
رکھتی ہو جیسے فودنجی نہ دینی چاہیے بلکہ مثل معجون کمونی اور فلافلی کے مناسب ہو۔ اور ان دونون مین سے جسکا استعمال کرین مقدار مین تھوڑی ہونی چاہیے۔
اور معجون سفرجلی بھی جائز ہو اور اسکی مقدار فلافلی اور کمونی کی مقدار سے بھی زیادہ ہوسکتی ہو مگر اسقدر تامل کرلینا چاہیے کہ بدن مین بشدت
حرارت عارضی بروقت استعمال ان دواون کے ہو۔ ان لوگون کو ملنا روغن بابونہ اور شبت اور مرزنجوش وغیرہ کا تنہا یا ہمراہ موم کے بھی
نافع ہے یا ان روغنون کو رانبج اور رازیانج سے مع بادہ گنے روغن زیت کے قوی کرنا چاہیے اگر یہ دریافت ہو جاے کہ اخلاط اندر اور باہر
رگون کے دونون جگہ مین قصد اصلاح سورت تغیر یا آفت عظیم کرکے جس سے آفت صغیر برپا ہو اُسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر ضرر دونون سے
برابر ہو پہلے قصد اسبات کا تنہا کیا جاے کہ ادویہ ہاضمہ مثل فلافلی کے استعمال کرین۔ اور اگر اس معجون پر فطراسالیون ہمونان انیسون کچھ
زیادہ کرین تاکہ ادرار شدید ہو ممکن ہو۔ اور اگر اسمین تھوڑی سی معجون فودنجی ملائین بعد ازانکہ مقدار شربت معجون کمونی اور
فلافلی کی کم کرین جائز ہے اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر مین فقط فودنجی باقی رہجاے یہ اسوقت جسوقت اخلاط اندرونی عروق کا ہضم
ہو کر اخراج ہو جاے اور فقط تدبیران اخلاط کی باقی رہے جو باہر رگون کے ہون معجون فودنجی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہو جیسا اوپر
بیان ہوا۔ اور اندرونی رگون کے اخلاط کی نسبت مضر ہو۔ اور یہ لوگ جنمین دونون باتین جمع ہین انکے واسطے مناسب ہو کہ اجتناب کرین کل
ایسی چیزون سے جو بشدت طرف خارج کے جذب اخلاط کرین یا بشدت اندر کی طرف اخلاط کو جذب کرین اسیواسطے انکے حق مین جلدی تدبیر

HAKEEM SHOUKAT ALI

قے اور اسہال کی جائز نہین ہی جبتک کہ پہلے تلطیف اور تقطیع اور انضاج ہوئے انکے حق مین ریاضت کثیر بھی مناسب نہین ہے۔
جسوقت ماندگی مین سکون پیدا ہوا ور رنگ بدنکا اچھا ہونے لگے اور بول مین نضج دریافت ہو پس بخوبی انکے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور
تھوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعد اُسکے تجربہ کرانا چاہیے اگر دلک اور ریاضت سے کسیقدر مرض عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے انکا
استمرار بحسب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیے تا اینکہ نوبت استحمام اور تیل کی مالش اور دلک اور ریاضت واجبی کی پہونچے اور آخر کو روغن تری
کا استعمال کرنا چاہیے۔ پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی مین مبتلا ہو جائین اور اُسکے ساتھ قروح کا بھی احساس کرین تدبیر مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنی
چاہیے۔ اور اگر دوبارہ کی ماندگی مین احساس قروح کا نہو تدبیر بذریعۂ دلک استرداد کے کرنی چاہیے اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس
قروح مین اختلاف اور ترکیب ہوا ور ماندگی قوی محسوس نہو اُسوقت مریض کو فقط راحت دینی چاہیے۔ اعیائے تمددی کا سبب اس مقام پر فقط
امتلاء بدون ردارت خلط کے ہوتا ہی اُسکا علاج اُن ابدان مین جنکا مزاج ردی ہو فصد اور تدبیر لطیف سے کرنا مناسب ہو۔ اور جس
بدن کا ہم ذکر رہے ہین اُسکی تدبیر بذریعۂ تطول اور تقطیع کے کرنی مناسب ہو بعد اسکے اعانت ایسے امور سے کیجائے جو مناسب ہو۔ اعیاء ورمی کا
علاج یہ ہی کہ بہت جلد اس رگ کی فصد لین جو مناسب بہ نسبت اُس عضو کے ہو جسمین ماندگی زیادہ موجود ہوا ور پہلے ظہور ماندگی کا جسمین ہوا ہو
اور اگر ماندگی مین سب اعضا برابر ہون فصد اکحل یعنے ہفت اندام کی لیجائے۔ اور بیشتر حاجت ہوتی ہی کہ دوسرے دن بلکہ تیسرے دن فصد لیجائے۔
پس پہلے دن جسوقت ظہور ماندگی کا ہو فوراً فصد کرنی چاہیے اور تاخیر نکرنی چاہیے تاکہ ماندگی مستحکم اور تمام بدن مین ٹھہر نہ جائے اور دوسرے اور
تیسرے دن شب کو فصد لیجائے۔ پہلے دن غذا آب جو یا حریرہ خندروس سادہ کا دینا چاہیے اگر تپ عارض نہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن روغن
بارد ملاکر یا روغن معتدل جیسے روغن بادام شریک کرکے کھلائین۔ اور تیسرے دن وہ غذائین جسمین کا ہو اور کدو شریک ہوا ور ملوکی اور حماض کا استعمال کرین
اور مثل سمک رضراضی کے بطور اسفیداج کے پکاکر کھلائین اور ان دنون مین تا امکان پانی پینے سے منع کرین لیکن اگر تیسرے دن انکو پیاس پر صبر نہوسکے
اور نہ غذا اچھی طرح ہضم ہو ماء العسل پلانا چاہیے یا شراب سفید رقیق یا پانی ملی ہوئی شراب دینی چاہیے۔ اور اس بات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ بعد ان
استفراغات کے دفعۃً اُنکو اتنی غذا دیجائے جو بقدر اُنکی حاجت کے ہو اسواسطے کہ اگر پوری غذا دینگے غیر منہضم کا جذب بطرف رگون کے ہو جائیگا
تین وجہون سے پہلی وجہ یہ ہی کہ غذا جسوقت قلیل ہوتی ہی معدہ اُسکو گرفت کر لیتا ہی اور باہر نکلنے نہین دیتا اور قوت ماسکہ معدہ کی قوت
جاذبہ کبد سے مقابلہ کرتی ہی اور جسوقت غذا زیادہ ہوتی ہی معدہ اُسکو نہین روکتا بلکہ بیشتر معدہ جذب کبد کی اپنی قوت دافعہ سے اعانت
کرتا ہے اور یہی حال ہر ایک طرف مقدم غذا کا ہی نسبت اپنے مابعد کے دوسری وجہ یہ ہی کہ غذائے کثیر معدے مین بخوبی ہضم
نہین ہوتی تیسری وجہ یہ ہی کہ بوجہ کثرت غذا کے رگون تک بھی زیادہ غذا پہونچتی ہی رگین بھی اُسکی ہضم سے عاجز ہوتی ہین

فصل سترھوین بیان تدبیر ان ابدان کا جنکے مزاج اچھے نہین ہین

یہ بدن یا مخلی ہین یا از راہ خلقت کے
ممنوہ ہین مخلی سے وہ بدن مراد ہین جنکے مزاج اصل خلقت مین اچھے ہین مگر فی الحال بوجہ خطائے تدبیر کے اُنکے مزاج مین بُرائی پیدا
ہوئی ہی اور تدبیر مین اسقدر طول ہوا ہی کہ اب گویا بمنزلۂ عادت کے ہو گئی ہی اور اُس بدن مین جاگزین ہوئی۔ اور ممنوہ اُس
بدن کو کہتے ہین جسکا مزاج اصل خلقت مین نادرست ہو۔ بدن مخلی کی شناخت خطائے تدبیر کی کمیت اور کیفیت سے کی جاتی ہے تاکہ
علاج اُنکا بالضد کیا جائے۔ اور کبھی حال سحنہ بدنکا بھی اُسپر دلیل ہوتا ہی۔ اور ممنوہ بدن مین فساد مزاج یا ابتدائے خلقت سے ہو یا
ابتدائے اُس سن کے جس سن مین اب بدن ہی۔ ہم ابتدائے بیان معالجہ ابدان ممنوہ کا ابدان شائع سے کرتے ہین تعلیم تیسری۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

فن تیسرا اسمین چھ فصلین ہین **فصل پہلی بیان عام تدبیر مشائخ کا** مجمل تدبیران لوگون کی استعمال اس چیز کا ہے جس سے ترطیب اور تسخین ساتھ ہی حاصل ہو اور نیند کا بڑھانا بستر خواب پر زیادہ ٹھہرنا بہ نسبت جوانون کے۔ غذا مین انکے اہتمام کرنا اور اہتمام مشروبات مناسب حال تجویز کرنا ہمیشہ ادرار بول اور اخراج بلغم کا انکے معدون سے براہ مثانہ اور امعا کے کرانا۔ اور ہمیشہ انکی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے۔ مالش جو معتدل کمیت اور کیفیت مین ہو مع روغن کے بعد انکے مشی کرنا یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہوا انکو بہت مفید ہے۔ اور جو شخص ضعیف ہو انکو بکی مالش دو بار بھی کرنا چاہیے۔ واجب ہے کہ عطر خوشبو خصوصاً جسکے گرمی معتدل ہو بالتزام استعمال کرین۔ مالش تیل کی بعد نوم کے کرنے سے قوت حیوانی مین آگہی اور بیداری پیدا ہوتی ہے بعد انکے استعمال سواری اور مشی کا کرنا چاہیے **فصل دوسری غذاے مشائخ کے بیان مین** غذا انکو متفرق اوقات مین تھوڑی دینی چاہیے اور دو یا تین مرتبہ بحسب ہضم قوت کے کھلانی چاہیے پس تیسرے گھنٹے مین نکے گھنٹون سے روٹی بہت اچھی قسم کی ہمراہ شہد کے کھائین اور ساتوین گھنٹے مین بعد حمام کے اس چیز کا استعمال کرے جو طین ہو جیسا ہم ذکر کرینگے انکے بعد قریب شب کے ایسا طعام جسمین غذا اچھی تجویز کی جاے کھانی چاہیے۔ اگر شخص قوی ہو رات کو غذا مین کچھ زیادتی کرنی چاہیے جو غذا کہ اس سے تولید سودا یا بلغم کی ہو احتراز چاہیے جو چیز تیز اور تلخ ہو مثل نانخورش اور توابل یعنی مصالحہ گرم کے ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیے مگر بسبیل دوا کے۔ پھر اگر ان چیزون مین سے جو انکے لائق نہین ہے استعمال کرین چاہیے کہ قسم اول یعنے غذاے غلیظ مولد سودا مین سے کوئی شور ترکاری یا بیگن یا مقصود یعنے گوشت بریان اور شکار کیے ہوے جانورونکا گوشت یا وہ مچھلی جسکا گوشت سخت ہو اور تربوز اور کھیرے کا استعمال کرین۔ اور اگر دوسری قسم سے از روے خطا کے کوئی چیز استعمال کرین یعنے جو چیزین حار اور حریف ہین انمین سے کوامخ یعنے نانخورش یا صحناہ یعنے ماہیابہ جو ایک مرکب چیز ہے مچھلی اور سرکہ وغیرہ سے بنائی جاتی ہے یا بنکہ یہ بھی ایک نانخورش تیز اور نمکین ہے اسکا استعمال کرین چاہیے کہ اس خطا کا علاج بالضد کیا جاے بلکہ واجب ہے کہ استعمال ملطفات کا انکے واسطے تجویز کیا جاے جسوقت معلوم ہو کہ انکے بدن مین فضول پیدا ہوئے ہین پھر جسوقت تنقیہ ہو چکے مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور بعد اس تغذیہ کے کبھی کبھی کوئی چیز ملطف ہمراہ غذا کے بھی تجویز کرنی چاہیے جیسا ہم آگے بیان کرینگے۔ دودھ سے اس سن مین وہی لوگ منتفع ہوتے ہین جنھین بخوبی دودھ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسیطرح کا نفخ بطرف جگر یا بطن کے نہ پیدا ہو اور بکسی قسم کی خارش اور نہ درد محسوس ہو اگر یہ باتین ہون دودھ کا استعمال بیشک مفید ہے اسلیے کہ غذاے بدن بھی ہوتا جاتا ہے اور ترطیب بھی کرتا ہے۔ بہت بہتر دودھ گوسفند اور مادہ خر کا ہے۔ مادہ خر کے دودھ مین یہ بات ہے کہ وہ پھٹ کر معدے مین مثل پنیر کے نہین ہو جاتا ہے۔ اور بہت جلد معدے سے اُتر جاتا ہے خصوصاً اگر انکے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اسکے چراگاہ کی خبرگیری کرنی چاہیے تاکہ کوئی چیز قابض خواہ تیز یا ترش یا شور چرنے نپائے ترکاریان اور فواکہ جنکو مشائخ کھا سکتے ہین وہ یہ ہین جیسے چقندر اور تھوڑا سا گندنا اسکو مری اور زیت سے خوشبو کر کے خصوصاً قبل طعام کے اگر استعمال کرین تلیین طبیعت پر معین ہوگا جسوقت استعمال نوم کا کسیوقت مین کرین اور اُسوقت سونے کی عادت بھی ہو اس سے فائدہ پاتے ہین۔ زنجبیل پروردہ ایسی دواؤن مین جو انھین موافق ہین اور اکثر گرم مربے کا بھی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے گرمی پیدا ہو اور ہضم ہو جائے نہ اسقدر کہ جو بدن مین خشکی پیدا کرے پس واجب ہے کہ ان کی غذائین مرطب ان مربیات سے بطریق ہضم اور تسخین کے اثر پذیر ہون اور تجفیف کا اثر قبول نکرین۔ واسطے تلیین طبیعت کے منجملہ ان چیزون کے جو لائق انکے بدن کے ہین فواکہ جیسے انجیر تر اور آلوے بخارا گرمیون مین۔ اور انجیر خشک جو ماء العسل مین پکایا جاے جاڑون مین۔ مگر یہ سب چیزین قبل طعام کے واسطے تلیین طبیعت کے دینی چاہئین۔ ایضاً لبلاب یعنے عشق پیچہ جو پانی اور نمک مین جوش دیا جاوے اور مری اور روغن زیتون سے خوشبو کیا جاے اور بیخ بفشایج اگر شوربے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرغ مین والیں یا شوربا ے چقندر یا کرنب مین شریک کرین وہ بھی مفید ہی۔ اگر انکی طبیعت کا یہ حال ہو کہ ایک دن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن نہو اُسوقت مسہل اور مزلق چیزون کی حاجت نہین ہی۔ اور اگر ایک دن نرم رہے اور دو دن قبض ہو فقط آب کرنب ور لبلاب و رلعاب قرطم یعنے شیرہ کرڈ کا آب جو مین شریک کرے کافی ہی یا بمقدار ایک یا دو جوزہ کے صمغ بطم اور زیادہ مقدار اُسکی تین جوزہ ہی کہ با لخاصیت ملین ہی اور جشار مین جلا پیدا کرتی ہی بدون کسی اذیت کے ایضاً انکو وہ دوا مفید ہی جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور وس گونہ لباب قرطم سے جسمین انجیر خشک پڑا ہو مقدار شربت اسکی ایک جوزہ ہی۔ حقنہ روغن سے کرنا بھی مفید ہی کہ اسمین باوجود قوت استفراغ کے تلیین احشار کی بھی ہی خصوصاً زیت خیرین سے حقنہ کرنا۔ تیز حقنون سے ان لوگون کو بچانا چاہیے کہ انکی آنتون مین خشکی پیدا ہوتی ہی اور حقنہ جسمین دہن داخل ہو مشائخ کو بہت نافع ہی جسوقت چند روز انکی طبیعت مین قبض پیدا ہو۔ ایضاً اور بھی واسطے مشائخ کے ادویہ ملین طبیعت ہین جنکا ذکر قراباذین مین ہم خاص واسطے اُنکے کرینگے۔ واجب ہی کہ استفراغ کمول اور مشائخ کا تا امکان فصد سے نکیا جاے۔ بہال معتدل اُنکے واسطے مناسب ہی

فصل تیسری شراب مشائخ کے بیان مین

بہترین شراب ان کے واسطے شراب کہنہ سُرخ ہے تاکہ ادرار اور تسخین ساتھ ہی کرے۔ اور نئی شراب جو سفید ہو اُس سے پرہیز کرنا چاہیے ہان بعد غذا کے اگر استحمام کرین اور پیاس معلوم ہو اُسوقت تھوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہین گویا کہ وہ عوض پانی سے ہے۔ شیرین شراب و رمیٹھی چیزون سے جنسے سدہ پڑنیکا خوف ہو چاہیے کہ اُس سے پرہیز کرین

فصل چوتھی تفتیح سدد مشائخ کے بیان مین

اگر مشائخ کے بدن مین سدے پڑ جائین اور آسان تر اخراج اُن سدون کا ہی جو بوجہ پینے کے شراب سے پیدا ہون۔ واجب ہی کہ تفتیح اُن سدون کی معجون نود بخی ور ظلاطلی سے کی جاے اور استعمال اطریفل کا شراب کے اوپر اختیار کیا جاے اور اگر انکی عادت استعمال پیاز اور لہسن کی ہو بدستور جاری رکھین۔ تریاق بھی انکو بہت فائدہ کرتی ہی خصوصاً جسوقت سدے پیدا ہون۔ بہطرح اثاناسیا اور امروسیا جو ایک قسم کی خاص دوائین مرکب ہین لیکن واجب ہی کہ ترطیب انکے بدن کی بعد استعمال ان چیزون کے بذریعۂ استحمام اور مالش روغن کے ونیز بذریعۂ استعمال مرطب غذاؤن کے مثل ماء اللحم خند روس لوبیا جو کے ساتھ کی جاے۔ شراب العسل کا بھی استعمال اُنکو نافع ہی سدون کے پیدا ہونے اور وجع مفاصل سے امان دیتا ہی بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو مین یا مستعد ہونے کسی عضو کے اسبات پر کہ سدہ پیدا ہو ماء العسل مین ایسی چیزین بڑھائی جائین جو رفع سدہ کے واسطے مخصوص ہین جیسے تخم کرفس کہ اعضاے بول تک اثر شراب العسل کا پہونچاوین۔ اور اگر سدہ حصوی ہون یعنے بشکل پتھری کے ہون کرفس تونی وغیرہ مثل فطراسالیون کے شراب العسل مین جوش دینی چاہیے۔ اگر سدہ ریہ مین ہو اُسوقت زوفا پرسیاوشان علیجو وغیرہ ملانا چاہیے

فصل پانچوین دلک مشائخ کے بیان مین

مالش مشائخ کے بدن کی معتدل مقدار اور کیفیت مین کرنی چاہیے۔ اور جو اعضا انکے بدن مین ضعیف ہین یا مالش سے انکو گزند پہونچتا ہی انکی مالش ترک کرنی چاہیے۔ اور اگر چند مرتبہ مالش کی جاے ہر مرتبہ پارچہ ہاے سخت سے یا خالی ہاتھون سے کرنی چاہیے یہ تدبیر انکو نافع ہی۔ اور اُنکے اعصاب کے امراض کے نوائب کو منع کرتی ہی اور حمام ہمراہ دلک کے یقیناً مفید ہوتا ہی

فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان مین

ریاضت مشائخ کی بحسب حالات اُنکے مختلف ہوتی ہی یعنے جیسے اُنکے بدن کے حالات ہون اور جیسی بیماریان اُنکو عارض ہوتی ہون اور جیسی عادت اُنکو ریاضت مین ہو ویسی ہی ریاضت بھی انکی مناسب ہوتی ہی۔ اگر انکے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہون ریاضت معتدل اُنکو موافق ہوگی۔ پھر اگر کوئی عضو اُنکے بدن کا اپنے افضل حالات پر نہو خاص اُس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی چاہیے مثلاً اگر سر مین دوار یا صرع عارض ہو یا سر سے مواد بطرف رقبہ کے گزرتے ہون خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑھتے ہون ایسی ریاضتین انکو مفید نہونگی جسمین سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن واجب ہی کہ ریاضت بذریعۂ مشی اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوڑنے اور سوار ہونے کے کرین یا جو ریاضت ایسی ہو کہ جسمین نصف جسم اسفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت اُنکے پاؤن مین ہو ایسی ریاضت اختیار کرین جسمین اعضاے فوقانی متحرک ہون مثل اسکے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی گردن مین ہاتھ ڈال کے چھڑانے کا زور کرین اور پتھر پھینکنا یا اُٹھانا۔ اگر آفت وسط جسم مین ہو مثل طحال و جگر اور امعاء کے دونون اطراف کی ریاضتین یعنی ہاتھ اور پاؤن کی مفید ہونگی۔ اگر کوئی اور مانع ان ریاضات کا نہو۔ اگر آفت بطرف سینہ کے ہو اُنکو فقط ریاضت اعضاے تحتانی کی مفید ہوگی اگر گردہ اور مثانہ مین آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دیگی۔ انکو یہ بات ممکن نہین ہو کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑھا کر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت کے قوی کرین۔ یہ بات مشائخ کیواسطے ایسی ہو جو اوس سن مین نہین ہو۔ اور کھول جو اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہو انکو بھی موافق ہو اُنکے لیے بھی یہ بات خلاف ہو اسلیے کھول اپنے اعضاے ضعیف کی تقویت بتدریج ایسی ریاضت سے کرسکتے ہین جو اُن اعضا کو موافق ہو اور اُن اعضاے ہوسکے بمشائخ کے جو اعضاے مریض ہون بیشتر اُنکی بھی ریاضت کرسکتے ہین اکثر اُنکو اُنکی اجازت نہین دیجاتی ہو یعنے جسوقت وہ اعضا گرم یا خشک ہون یا اُنمین ایسا مادہ ہو جسکی عفونت اور ریم کا خوف ہو جسمین نفخ پیدا نہو

تعلیم چوتھی بیان مین تدبیر اُس بدن کے جسکا مزاج فاضل یعنے درست نہین ہو اور اس تعلیم مین پانچ فصلین ہین

فصل پہلی درست کرنا اُس مزاج کا جسمین حرارت بڑھ گئی ہو سو مزاج گرم کے ساتھ کبھی یبوست اور رطوبت مین اعتدال ہوتا ہو اور کبھی یبوست کا غلبہ ہوتا ہو یا رطوبت کا۔ اگر سوء مزاج گرم مین یبوست اور رطوبت دونون معتدل ہون اُسوقت زیادتی حرارت کی ایک اندازہ خاص تک ہوگی اور با فراط نہوگی ورنہ خشکی ضرور زیادہ ہوتی۔ جو سوء مزاج گرم خشکی کے ساتھ ہو کیفیت مزاج کی زمانۂ دراز تک ٹھہر سکتی ہو اور سوء مزاج حار رطوبت کے ساتھ دیر تک قائم نہین رہ سکتا کبھی رطوبت غالب ہو کر حرارت کو بجھا دیتی ہو کبھی حرارت کے غلبہ سے رطوبت مین خشکی پیدا ہوتی ہو اگر حرارت پر رطوبت غالب ہوجاے ایسے شخص کا حال وقت منتہاے شباب کے اچھا ہوتا ہو کہ اُسوقت دونون کیفیتین برابر ہوجاتا ہو جب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہو رطوبت غریبہ بڑھتی جاتی ہو اور حرارت گھٹتی جاتی ہو۔ اب ہم کہتے ہین مجملاً تدبیر گرم مزاجونکی منحصر دو غرض مین ہو اول یہ ہو کہ انکا مزاج معتدل کردیا جاے دوسرے یہ ہو کہ انکی صحت بروقت حرارت مزاج کے جیسی ہو ویسی ہی باقی رہے اور اسمین کمی نہو۔ پہلی تدبیر کا تمام ہونا بنسبت ان لوگونکے خیال کیا جاتا ہو جو اکثر لذات کو ترک کرین اور پابندی و التزام اُنکے مزاج مین زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کرسکین تا اینکہ رفتہ رفتہ اُنکا مزاج بطرف اعتدال کے رجوع کرے اسلیے کہ اگر اُنکی تدبیر بلا تدریج کی جاے اکثر امراض پیدا ہونگے دوسری تدبیر اُسی غرض کی ہو جو مشابہ اُنکے مزاج کے ہو تاکہ اُنکی صحت موجود بحال خود باقی رہے۔ جو لوگ گرم مزاج ایسے ہین کہ اُنکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہو ابتداے امور مین قریب بصحت ہونگے اور انکے مزاج مین سرعت دانتون کے نکلنے کی اور بالونکے پیدا ہونے کی ہوگی۔ اور بیان ہر چیز کا اچھے طور پر کرینگے خوش بیانی کے ساتھ اور باتون مین جلدی بلکہ چال مین بھی سرعت پیدا ہوگی۔ پھر جسوقت جوان ہونگے حرارت مزاج کی بڑھ جائیگی اور خشکی زیادہ پیدا ہوگی۔ مزاج مین انکے خلط کی لذاع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفرا کا انکے بدن مین زیادہ ہوگا۔ ابتداے سن مین یعنی سن صبیان کی تدبیر وہی ہو جو معتدل مزاج لوگون کی تدبیر ہو۔ جب سن زیادہ بڑھے انکی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اس سے ادرار بول اور استفراغ خلط صفرا کا اس طرف سے ہو جدھر انکے فضول بالطبع مائل ہون خواہ بطرف اسہال یا بطرف قے کے۔ اور اگر تدبیر آمادہ خلط کی بطرف استفراغ کے کافی نہو خفیف چیزون سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے۔ قے کیواسطے نہا آب گرم یا ہمراہ نبیذ کے۔ اسہال کیواسطے عصیرہ بنفشہ۔ تمر ہندی۔ شیرخشت۔ ترنجبین۔ مناسب ہو۔ ریاضت مین اُنکے تخفیف کرنی چاہیے۔ غذا ایسی ہو جسکا کیموس اچھا ہے۔ کبھی ایک دن مین تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے۔ جو چیز گرمی پیدا کرے اُس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر بعد کھانے کے استحمام سے تمدد اور ثقل جانب کبد یا بطن کے پیدا نہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کم کرین اور اگر انمین سے کوئی چیز عارض ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

استعمال مفتحات کا مثل فیسانیدہ افسنتین یا ورد و اصبر اور انیسون یا وربادام اور مرکی اور سکنجبین وغیرہ کے کریں ۔ اور بعد طعام کے استحمام نہ کریں ۔ واجب ہے
کہ مفتحات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کریں کہ دوسرے غذا کے وقت آنے میں دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہے جب دن کے سونے سے
اٹھیں کہ اسکے بعد استحمام کیا جاتا ہے ۔ ہمیشہ تیل کی مالش بدن میں کرانی شراب سفید اور رقیق کا پینا ان لوگوں کے مناسب حال ہے ۔ اور آب سرد
بھی نافع ہے جن لوگوں کا مزاج خشک مائل بحرارت ہے ابتدائے سن میں یہ تدبیر انکے بھی لائق ہے اور جنکا مزاج گرم اور تر ہے انکے بدن میں عفونت مواد
کی پیدا ہوتی ہے اور اکثر مادے بطرف اعضاء کے گرتے ہیں چاہیے کہ انکی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل بکثرت پیدا ہو ۔ بالجملہ ریاضت میں نرمی
رہے تاکہ سخونت نہ پیدا کرے ۔ ایسی حرکت کی بھی احتیاط رہے جس سے اخلاط میں ثوران نہ پیدا ہو ۔ اکثر اجتناب ریاضت سے ان لوگوں میں وہی
شخص کرے جو ریاضت کا خوگر نہو ۔ تدبیر صائب یہ ہے کہ انکی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام کے اور تعب و مشقت بعد دفع
کرنے کل فضول کے ہو ۔ اور فصل ربیع میں انپر احتیاطاً فصد اور استفراغ واجب ہے **فصل دوسری اصلاح مزاج اس شخص کی جسکے مزاج
میں برودت دائمہ ہے** اقسام ان لوگوں کے بھی تین ہیں ۔ جن لوگوں کے مزاج میں باوجود زیادتی برودت کے رطوبت اور یبوست میں
اعتدال ہو اسکو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کریں جس سے حرارت غریزی میں حرکت پیدا ہو ۔ اور یہ تدبیر بذریعہ ایسی غذائے گرم کے ہو جو
رطوبت میں یا در یبوست میں معتدل ہو مثل دہان مسخنہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفراغ کے جو خاص واسطے رطوبت کے ہے ۔ اور بذریعہ ایسے
استحمام کے جسنے عرق برآمد ہو اور ایسی ریاضتیں جو انکے لائق ہیں اسلیے کہ یہ لوگ اگرچہ انکی رطوبت میں اعتدال ہے لیکن بوجہ زیادتی برودت
کے احتمال ہے کہ بعض اوقات میں انکی رطوبت بڑھ جائیگی ۔ جو سرد مزاج ایسے ہیں کہ مزاج میں باوجود زیادتی رطوبت کے خشکی بھی ہے انکی تدبیر اور
مشائخ کی تدبیر ایک سی ہے **فصل تیسری تدبیر میں ان ابدان کے جو مرض کو بسرعت قبول کرتے ہیں** بسرعت قبول کرنا مرض کا یا
اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اخلاط بدن میں بھرے ہوئے ہیں اسکی تدبیر یہ ہے کہ مقدار اخلاط کی بذریعہ تدبیر مذکور آئندہ کے کم کر کے بقدر معتدل باقی رکھی جائے
یا بوجہ خامی اخلاط کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہیں اسکی تدبیر یہی ہے کہ اخلاط کی کیفیت درست کی جائے ۔ اور غذا ایسی اختیار کیجائے جو متوسط ہو درمیان
قلت اور کثرت میں ۔ تعدیل مقدار اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل سے ۔ اور ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام کے اگر ان دونوں کی عادت ہو
کرنی چاہیے ۔ اور اگر عادت نہو ریاضت خفیف اور دلک خفیف کا استعمال کریں ۔ اور غذا چند اوقات میں کھلائی جائے ایک ہی مرتبہ اتنی نہ دیجائے
جسمیں سیری حاصل ہو ۔ اور اگر بدن انکا ایسا ہو کہ پسینہ اس سے بآسانی نکل سکے اور اسکا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ نکالنے کی بھی تدبیر کرنی چاہیے
اگر غذا کے وقت میں تاخیر کرنے سے انصباب صفرا کا معدے پر ہوتا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دیجائے ورنہ حمام کرنے پر مقدم کریں ۔ وقت معتدل استحمام کا
اگر کوئی مانع نہو چوتھا گھنٹہ دن کا ہے ان گھنٹوں سے دن کے جو برابر ہو ۔ اگر اتنی دیر تاخیر کرنے میں غذا کے احتمال انصباب صفرا کا معدے پر اسوقت سے
پیشتر غذا دینی چاہیے ۔ اگر جگر میں سدے پڑنے کے علامات محسوس ہوں ایسے مفتحات سے جنکا ذکر ہو چکا ہے اور مناسب انکے مزاج کے ہوں علاج کرنا چاہیے
اور اگر اسکی جہت سے کوئی مزہ اسکے سر میں پیدا ہو اسکا تدارک مشی سے کرنا چاہیے ۔ اگر اسکے معدے میں طعام فاسد ہو پھر اگر خود بخود منحدر ہو جائے
اسکو غنیمت جاننا چاہیے ورنہ اسکے انحدار کی تدبیر ذریرہ اور انجیر جو ہمراہ اُس قرطم کے معجون کیے جائیں جسکی صفت اوپر مذکور ہو چکی ہے کرنی چاہیے
فصل چوتھی فربہ کو لاغر کرنے کے بیان میں اسکی تدبیر یہ ہے جلد انحدار طعام کا معدے سے ہو تاکہ جداول غذا کو چوس نہ سکیں اور استعمال کرنا
ایسے طعام کا جسکی مقدار زیادہ ہو ۔ اور تغذیہ کم کرے ۔ اور پڑ صبح حمام کرانا قبل طعام کے اور ریاضت شریف اختیار کرنا اور ادہان محلل کی مالش اور
معاجین سے اطریفل صغیر اور دوا رالملک اور تریاق اور پینا سرکہ کا مری کے ساتھ نہار منھ اور زیادہ تفصیل اس تدبیر کی مقالہ زینت میں کیجائیگی

HAKEEM SHOUKAT ALI

فصل پانچوین لاغر کو فربہ کرنے کے بیان مین بہت قوی سبب لاغری کا جیسا آگے مذکور ہوگا خشکی مزاج کی اور یبوست ماساریقا مین پیدا ہونی اور یبوست مواد کی ہے۔ ماساریقا مین جب خشکی پیدا ہوتی ہے غذا کو قبول نہین کرتی ہین خشکی اور لاغری بڑھتی جاتی ہے۔ واجب ہے کہ مالش حمام سے پیشتر ایسی کی جاے جو خشونت اور لین کے درمیانی ہو تا اینکہ جلد سرخ ہو جاے بعد اُسکے مالش سخت کی جاے اُس کے بعد زفت کو طلا کرین اسکے بعد اعتدال ریاضت کرین۔ اُسکے بعد استحمام اس طرح پر کرین کہ بہت جلد فارغ ہو جائین بعد اسکے خشک رومالون سے بدن کو پاک کرین بعد اسکے تھوڑے تیل کی مالش کرین اُسکے بعد غذاے مناسب تناول کرین۔ اور اگر منتظر سن اور فصل ور عادت کے آب سرد کا تحمل ہو سکے بدن پر ڈالین۔ نہایت مقدار اس ولک خشن کی جو اس طلاے زفت پر مقدم ہے یہ ہے کہ جسقدر بدن مالش سے پھول اُٹھے اُسکا بیٹھنا شروع نہو اور یہ ولک قریب اسکے ہے جو بیچنے چھوٹے عضو کے بڑے کرنے مین بیان کی ہے۔ تمامی اس تدبیر کی مقالہ زینت کتاب چہارم مین آئیگی **تعلیم پانچوین انتقالات کے بیان مین** اور اُسمین ایک فصل ور ایک جملہ ہے **فصل پہلی تدبیر فصول کے بیان مین** اوائل ربیع مین بہت جلد فصد اور اسہال بقدر واجب اور عادت کے کرنا چاہیے۔ اور اسی فصل مین خاص کر قے کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کی جاتی ہے۔ غذا مین تلطیف یعنے کمی اور ریاضت معتدل جو زیادہ فصل صیف سے ہو اور ایک مرتبہ بقدر سیری کے غذا کھائی نہین جاتی ہے بلکہ مختلف اوقات مین چند مرتبہ کرکے پوری غذا کھانی چاہیے۔ شربت اور ربوب جیسے اطفاے حرارت کا اثر پیدا ہو استعمال کیے جاتے ہین۔ اور ہر ایک شی گرم و سخن اور تیز اور شور ترک کی جاتی ہے۔ فصل صیف مین غذا اور مشروب اور ریاضت مین کمی کرنی چاہیے آسائش اور آرام کا التزام۔ حرارت کی بجھانے والی چیزون کا استعمال اور بہ تکلف قے کرنا جسکو ممکن ہو۔ اور سایہ دراز یا وہ سایہ جو بوقت دوپہر کے ٹھہر جاتا ہے خواہ وہ جگہ جسمین شعاع اور دھوپ نہ آتی ہو ٹھہرنا چاہیے۔ فصل خریف مین خصوصًا وہ خریف جسکی ہوا مختلف ہو عمدہ تدبیر ونکا اہتمام کرے اور کل خشکی پیدا کرنیوالی چیزونکا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اسکو سر پر ڈالنے سے اجتناب کرے اور سرد مقام مین سونے سے جہان بدن مین یبوست اُترنے لگے بچانا چاہیے۔ اور بروقت امتلاے طعام کے اِس فصل مین سونا بچاہیے۔ دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے فصلی میوے اور انکا بکثرت کھانا چھوڑ دے۔ استحمام سواے آب نیم گرم اور پانی سے نکرے۔ جب دن اور رات اس فصل مین برابر ہو جاے استفراغ بدن کا کرے تاکہ فصل شتا مین فضول اندر بدن کے محتقن نہو جائین۔ علاوہ یہ ہے کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے مناسب حال یہی ہوتا ہے کہ اپنے اخلاط کے پراگندہ کرنے اور حرکت دینے مین مشغول نہون۔ اُنکو یہی مناسب ہے کہ بدستور جیسے اخلاط ٹھہرے ہوے ہین اسیطرح رہنے دین۔ ڈاکٹر فصل خریف مین اطبا منع کرتے ہین اسلیے کہ تپ پیدا کرتی ہے۔ شراب اِس فصل مین ایسی چاہیے جسمین پانی بہت ملا ہو اور زیادتی نکرنی چاہیے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ کثرت بارش کی فصل خریف مین اُسکے شر سے امان دیتی ہے۔ فصل شتا مین چاہیے کہ تعب بدن مین زیادہ پیدا کرے۔ اور غذا مین زیادتی کرنی چاہیے۔ لیکن اگر شتا جنوبی ہو اُسوقت ریاضت مین زیادتی اور غذا مین کمی کرنی چاہیے اور واجب ہے کہ غذا مین ایسے گیہون اختیار کرے کہ جسکی روٹی قوی تر ہو اور اُسکے آٹے مین چسپیدگی زیادہ ہو بہ نسبت اُن گیہون کے جو گرمیو نمین کھاے جائین۔ اور یہی حال گوشت کی سب قسمون اور بھنے ہوئے گوشت وغیرہ کا ہے۔ ترکاریان اِس فصل مین کرنب چقندر کرفس اور بتھوا اور جولائی اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے۔ کمتر صحیح ابدان مین کوئی مرض اس فصل مین پیدا ہوتا ہے۔ پھر اگر جاڑون مین کوئی مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ اُس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہو بشرطیکہ استفراغ واجب ہوا سلیے کہ جاڑون مین مرض کا پیدا ہونا بدون آفت عظیم کے نہین ہو سکتا خصوصًا اگر مرض حار ہو اسلیے کہ حرارت غریزی جو مدبر بدن ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جاڑون مین بہت قوی ہوتی ہو بوجہ اسکے کہ تحلل جاڑون مین نہین اور بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہو جاتی ہو اور نامی قوے طبعی اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھ کرتے ہین بقراط کے نزدیک جاڑون مین اسہال بہتر ہو سوائے فصد کے اور قے کو بھی ناپسند جانتا ہو۔ اور گرمیون مین قے کو مناسب جانتا ہو اسلیے کہ اخلاط گرمیون مین اوپر آجاتے ہین اور جاڑون مین اخلاط بہ نشینی پر آمادہ ہوتے ہین۔ پس چاہیے کہ اسی کی عادت کرے۔ جو جاڑون کی اگر فاسد ہو جائے اور اُسمین وبائیت آجائے چاہیے کہ بدن کے سبک کرنے پر اہتمام کیا جائے اور سکانات کی ہوا ایسی چیزون سے معتدل کی جائے جو تدبیر اور ترطیب قوی پیدا کرین۔ اور یہ تدبیر ہوائے وبائی کیواسطے واجب ہو یا مکان کی ہوا گرم کیجائے اور جس جہت سے فساد ہوا مین پیدا ہوا ہو اُسکی ضد سے اصلاح کرین۔ خوشبودار چیزین ایسی ہوا کی اصلاح مین نہایت مفید ہین خصوصاً اگر مخالف مزاج ہوائے وبائی کے ہون۔ ہوائے وبائی مین ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا کے اشتیاق کی حاجت کم ہو جائے یہ بات اسی پر حاصل ہوگی کہ آرام اور راحت اختیار کرے۔ اکثر فساد ہوائے زمین کی وجہ سے ہوتا ہو چاہیے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑ دین اور تخت پر بیٹھنا اختیار کرین اور اونچے مقامات واسطے بیٹھنے کے اختیار کرین۔ اور ہوا کی جلانے والی چیزین تلاش کرین۔ اکثر مبدء فساد ہوا کا خاص جہات ہوتا ہو اس جہت سے کہ قریب کی ہو نکا فساد اُس ہوا مین آجاتا ہو یا فساد ہوا کا کسی امر آسمانی سے جسکی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہو۔ واجب ہو کہ ایسی وبا مین ایسے تہ خانون کے نیچے پناہ لین اور ایسے گھرون مین سکونت اختیار کرین جنکی دیوارین اونچی ہون اور جو مکانات خزانہ رکھنے کے قابل ہین اُسمین پناہ لے بخورات جو ہوا کی عفونت کی اصلاح کرین۔ کندر۔ سعد۔ آس۔ گل سُرخ۔ صندل۔ سرکہ کا استعمال وبا مین اُسکی آفات سے پناہ دیتا ہے۔ امراض جزوی مین اسکی باقی ماندہ تدبیر بھی بیان کیجائیگی جملہ تدبیر مسافر کے بیان مین اسمین آٹھ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین تدارک ان اعراض کے جو منذر امراض کے ہین

جس شخص کو ہمیشہ خفقان عارض ہوا کرے چاہیے کہ اپنی تدبیر کرے ایسا نہو کہ یکایک مرجائے جس شخص کو کابوس بکثرت عارض ہو اور دوار یعنے سر گھومنا چاہیے کہ تدبیر استفراغ خلط غلیظ کی کرے ایسا نہو کہ صرع اور سکتہ عارض ہو جس شخص کے تمام بدن مین اختلاج پیدا ہو اور جابجا بدن پھڑکتا ہو چاہیے کہ تدبیر استفراغ بلغم کی کرے ایسا نہو کہ تشنج اور سکتہ مین مبتلا ہو جائے اسیطرح اگر حواس مین کدورت اور ضعف حرکات مع امتلاء کے پیدا ہو۔ جسوقت تمام اعضا سُن ہو جائین تدبیر استفراغ بلغم کی کرے تاکہ فالج مین گرفتار نہو۔ اگر چہرہ و اکثر مقامات پر پھڑکتا ہو چاہیے کہ تنقیہ دماغ کا کرین تاکہ لقوہ عارض نہو اگر چہرہ اور آنکھ بہت سُرخ ہو جائے اور آنسو جاری ہون اور روشنی سے بھاگے اور درد سر بھی ہو چاہیے کہ تدبیر اپنی فصد اور اسہال وغیرہ سے کرے ایسا نہو کہ سرسام مین مبتلا ہو جائے۔ اگر غم بے سبب بڑھ جائے اور خوف کی زیادتی ہو استفراغ خلط سوختہ کا کرنا چاہیے کہ مالیخولیا مین مبتلا نہو ایضاً چہرہ اگر سُرخ ہوکر پھول جائے اور مائل بہ تیرگی ہو اور یہ کیفیت بہت دنون تک رہے جذام پیدا ہونیکا خوف ہو جسوقت بدن بھاری ہو جائے اور ماندگی پیدا ہو اور رگین پھول جائین فصد کھولنی چاہیے تاکہ کوئی رگ نہ پھٹ جائے اور سکتہ اور موت ناگہانی عارض نہو۔ اگر تہبج چہرہ اور پلکون اور اطراف مین بخوبی ظاہر ہو حال جگر کا تدارک کرنا چاہیے ایسا نہو کہ استسقا پیدا ہو۔ اگر براز مین بو پیدا ہو از الہ عفونت کی رگون سے تدبیر کرنی چاہیے ایسا نہو کہ حمیات پیدا ہون اور بول کی بو سے بد کو اس بات پر دلالت زیادہ ہو۔ اگر ماندگی اور ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا پیدا ہو تپ ہونے سے بچنا چاہیے۔ اگر اشتہا ساقط ہو جائے یا بڑھ جائے بھلا کسی مرض پر دلیل ہو۔ خلاصہ یہ ہو کہ جو چیز اپنی عادت سے متغیر ہو جائے اشتہائے طعام یا براز اور بول یا خواہش یا جماع یا نیند یا پسینہ خواہ خارج بدن یا ذہن مین تیزی یا ذائقہ مدرکات یا خواب دیکھنا خلاف عادت کم یا زیادہ یا کیفیت ان چیزون کی متغیر ہو جائے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہین۔ اسی طرح غیر طبعی عادت جاری ہوتی ہو جیسے خون بواسیر یا خون حیض یا قے یا رعاف یا عادت اشتہا کسی شے فاسد یا غیر فاسد کی پس عادت بھی بمنزلہ طبیعت

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے ہو سوائے بُری عادت کے اور عادت کا ترک نکرنا چاہیے۔ اور اگر ترک کرین تو بتدریج ترک کرین کبھی امور جزئی بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہین جیسے ہمیشہ شقیقہ کے رہنے سے خوف انتشار ہین اور نزول الماء آنکھ کا۔ خیالات آنکھ کے سامنے چہرے کے مثل مچھر وغیرہ کے جبوقت یہ خیالات ثابت اور راسخ ہو جائین اور آنکھ مین ضعف بصارت ہونے لگے دلیل نزول ماء کی آنکھ مین ہوتی ہے۔ اگر گرانی خشکی داہنی طرف بدن کے پیدا ہوا اور دیر تک رہے مرض جگر پر دلالت کریگی۔ گرانی اور تمدد اگر پیٹھ کے نیچے اور تہیگاہ مین پیدا ہوا اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہو جائے مرض گردہ پر دلالت ہوگی براز مین خلاف عادت اگر رنگ بالکل نہو یرقان پر دلالت کریگا۔ اگر سوزش بول مین زمانہ دراز تک ہوا کرے مثانہ اور قضیب مین قروح ہونے پر دلالت کریگی۔ اسہال ایسا کہ جس سے مقعد جلنے لگے خراش امعاء پر دلالت کرتا ہے۔ سقوط اشتہا کے ساتھ اگر قے اور نفخ شکم اور درد اطراف ہو تو قولنج پر دلالت کرے گا۔ خارش مقعد مین اگر بوجہ کھنچنے پڑنے کے نہو بواسیر پر دلالت کریگی۔ دُملون اور سلع کا پیدا ہونا دبیلہ کبیرہ پر دلالت کرتا ہے جو حادث ہوا چاہتا ہے۔ داد سے خوف برص سود کا ہوتا ہے۔ بہق ابیض سے خوف برص ابیض کا ہوتا ہے

فصل دوسری بیان عام تدبیر مسافرونکا

مسافرت کبھی ایسی باتین ترک ہو جاتی ہین جنکا خوگر اپنے اہل و عیال مین ہوتا ہے۔ اور سفر مین اسکو تعب اور ماندگی بھی ہوتی ہے پس واجب ہے کہ اُسکو ایسی چیز پر برانگیختہ کرین کہ اُسکی خوگری اپنی ذات کی تدبیر مین ایسی مصروف ہو کہ اُسے امراض کثیرہ عارض ہونے پائین۔ زیادہ تر اہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور ماندگی کی تدبیر بھی ضرور ہے۔ پس واجب ہے کہ اپنی غذا جید الجوہر اور مقدار معتدل مقرر کرے تاکہ بخوبی ہضم ہو جائے اور فضول رگون مین باقی نرہین۔ اور چاہیے کہ بروقت امتلاء کے سوار نہو تاکہ طعام اُسکا فاسد نہو جائے۔ پانی کے پینے مین احتیاط کرے تاکہ پیٹ مین زیادہ ہلنے سے آواز پیدا نہو اور پھیل نجائے اور تاخیر غذا مین یہانتک کرے کہ منزل پر پہونچ جائے مگر کوئی سبب ایسا داعی ہو جو آگے ہم بیان کرینگے۔ پھر اگر تناول غذا مین بیچارگی ہو تھوڑی سی غذا تناول کرے بر سبیل ناشتے کے مگر اتنی کم ہو کہ اُسکے کھانے سے پیاس نہ لگے۔ رات کو منزل کرے یا دن کو۔ اور اپنی ماندگی اُتارنے کی ایسی تدبیر کرے جو باب اعیا مین مذکور ہو چکی ہے۔ اگر خوف ہے بدن ممتلی ہو یا اور کسی خلط سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے۔ اگر تخمہ مین مبتلا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک پیدا ہو اور سو جائے بعد اُسکے سفر کرے مسافر پر واجب ہے کہ رفتہ رفتہ مسافت بڑھائے بس ریاضت عادت سے تھوڑی کرے۔ اور اگر احتیاج جاگنے کی راہ مین پیش نظر ہو تھوڑی تھوڑی عادت جاگنے کی ڈالے۔ اگر تخمینا یہ بات معلوم ہو کہ آئندہ سفر مین بھوک اور پیاس وغیرہ کی تکلیف ہوگی پہلے سے اسکا خوگر ہو جائے جس غذا کا سفر مین کھانیکا اتفاق ہوگا پہلے سے اُسکو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے جو مقدار مین کم اور جزو بدن زیادہ ہو۔ ترکاریان اور فواکہ اور جو ایسی چیزین ہین کہ اخلاط خام پیدا کرتی ہین اُن کو ترک کرے مگر بضرورت معالجہ کے ہو جیسے اگر اسکا خیال ہو کہ آئندہ وہان کے کھانے کی ضرورت ہوگی۔ اکثر براہ اضطرار مسافر کو اس بات کا آمادہ رہنا پڑتا ہے کہ بھوک پر صبر کرے تا اینکہ بھوک اسکی کم ہو جائے اس امر پر معین ایسے طعام ہین جو از قسم کلیجی بھنی ہوئی کے ہون۔ اور کبھی کلیجی کے کباب مع اور لزوجات اور پگھلائی ہوئی چربی قوی اور روغن بادام اور چربیون مین گائے کی چربی کہ اس مرکب چیز سے اگر ایک کباب کھائے زمانہ معتدبہ تک بھوک پر صبر کر سکتا ہے۔ بعض اہل تجربہ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایک رطل روغن بنفشہ جسمین تھوڑا سا موم پگھلا کر بشکل قیروطی بنائے اور پی جائے دس دن تک بھوک نہ معلوم ہوگی اسی طرح مسافر کو پیاس پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہے پس واجب ہے کہ اُنکے ساتھ وہ دوائین جو پیاس مین تسکین دینے والی ہین اور انکا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب عطش مین کرینگے موجود رہین خصوصاً تخم خرفہ تین درم سرکہ کے ساتھ پی جائے۔ اور جن غذاؤن سے پیاس بھڑکتی ہے جیسے مچھلی اور کبر اور نمکین اور میٹھی چیزین اور کلام مین کمی اور چلنے مین نرمی کرے۔ اگر پانی سرکہ کے ہمراہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

پی لے تھوڑا پانی تسکین عطش مین کافی ہوگا جہان بہت پانی نہ ملے

فصل تیسری حرارت کی حفاظت کا بیان خصوصاً سفر مین اور تدبیر اُس شخص کی جو گرمی مین سفر کرے

جو لوگ گرمیون مین سفر کرتے ہین وہ بھی اگر اپنے مناسب تدبیر کرین آخر مین یا ضعیف ہو جائین گے یا اُنکے قوے متحلل ہو جائین گے پھر اُنمین طاقت حرکت کی باقی نرہے گی اور پیاس اُنپر غالب ہوگی اور کبھی تمازت آفتاب کی دماغ کو مضرت پہونچاتی ہے پس واجب ہے کہ مسافرین کوشش اپنے چھپانے کی دھوپ سے زیادہ کرین اور سینہ کو بھی دھوپ سے زیادہ چھپائین اور اُسپر لعاب اسبغول اور عصارۂ تخم خرفہ طلا کرین۔ کبھی مسافرین کو قبل چلنے کے کچھ کھانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل جو کے ستو اور شربت فواکہ وغیرہ کے اسلیے کہ اگر وہ سوار ہو جائین اور پیٹ مین کچھ نہو تحلل انکو زیادہ ضعیف کریگا بوجہ نہونے بدل ما یتحلل کے بدن مین اس واسطے واجب ہے کہ تھوڑا سا کھالین اُن چیزون مین سے جنکا ذکر ہمنے کیا اسکے بعد اتنا ٹھہر جائین کہ غذا معدے سے اُتر جائے اور چلتے وقت پیٹ مین نہلے اور واجب ہے کہ اپنے ہمراہ راہ مین روغن گل اور بنفشہ رکھین کہ اسکو ساعت بساعت اپنے سر پر ملتے رہین۔ اگر جسکو آفت گرمی کی سفر مین پہونچتی ہے اپنی حالت اصلی پر سرد پانی مین تیرنے سے عود کرنا ہے مگر مناسب یہ ہے کہ استعمال سباحت کا تھوڑا تھوڑا کرین اور رفتہ رفتہ بڑھاتے جائین اگر لون مارنے کا خوف ہو چاہیے کہ اپنے نتھنون و منھ کو عمامہ اور دامن بند سے باندھین اور مشقت پر صبر کرین اور پہلے سے پیاز دوغ مین ڈالکر بیٹھین خصوصاً اگر دوغ مین پروردہ کیا ہو یا رات سے بھگویا گیا ہو پیاز کو کھالے اور دہی کو پی لے۔ واجب ہے کہ پیاز قبل دہی مین ڈالنے کے قوی ہو اور اُسمین تقطیع زیادہ ہو۔ اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استنشاق کرین۔ روغن تخم کدو پینے سے بطور بہرے کے لون کی وہ مضرت جسکی آئندہ واقع ہونے کی اُمید ہو دفع ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کو لون کا صدمہ پہونچے اطراف بدن پر سرد پانی بکثرت ڈالے اور اُسی سے اپنے منھ کو دھوئے۔ اور غذا مین سرد و ترکاری اختیار کرے اور سر پر سرد روغن چنبیلی روغن گل اور روغن بید سادہ اور عصارہ سرد چیزون کے جیسے کلفہ وغیرہ اُسمین کپڑا تر کرکے سر پر رکھے اور بعد اُسکے سائے اور جماع سے پرہیز کرے۔ مچھلی شوربا اسکو فائدہ کرتی ہے جسوقت اذیت لون کی برطرف ہو جائے۔ پانی مین ملی ہوئی شراب بھی نافع ہے۔ دودھ سے بہتر کوئی اسکی غذا نہین ہے اگر تپ نہو۔ اور اگر تپ از قسم حمیات یومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے۔ لون مارنے کے بعد اگر پیاس کا غلبہ ہو فقط کلی کرنے پر اکتفا کرے اور سیراب ہوکر پانی نہ پیے ورنہ اُسیوقت مر جائیگا بلکہ کلی کرنے پر جرأت کرتا رہے اگر بدون پانی پیے ہوئے چارہ نہو جرعہ جرعہ پانی پیے جسوقت اذیت لون مین تسکین اور پیاس کی شدت بھی کم ہو جائے اُسوقت پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اُسکے بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو صدمہ آفتاب یا ہوا کا پہونچا ہو چاہیے کہ مکان سرد مین بیٹھے اور ہاتھون کو سرد پانی سے دھوئے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تھوڑا تھوڑا پیے اور غذا سریع الہضم اختیار کرے

فصل چوتھی تدبیر مسافر کے سردی پہونچنے کے بیان مین

مسافرونکو زیادہ سردی مین بھی خطرۂ عظیم ہوتا ہے۔ اگرچہ احتیاط چلنے پھرنے مین کرے پھر بے احتیاطی مین کیا حال ہوگا۔ بہت سے مسافر جو خوب اوڑھے اور لپیٹے ہوئے بدن کو ایسے کپڑون سے ہوتے ہین جو اُنکو بس ہین پھر انکو شدت بردی اور اس دم کی جو شدت برودت سے پیدا ہوتا ہے قتل کرتی ہے۔ اس طرح سے کہ تشنج اور کزاز اور سکتہ پیدا ہوتا ہے اور اُس سے مر جاتا ہے جیسے کوئی افیون یا بیرنج کھاکر مر جائے۔ اگر کوئی اس حال تک نہ پہونچے اور مر نہ جائے اکثر اس جوع مین مبتلا ہوگا جسے بولیموس کہتے ہین اسکی تدبیر معالجہ کی جو واجب ہے ہم نے اپنے مقام مین ذکر کی ہے پہلے سب سے زیادہ انکو مناسب یہ ہے کہ انکے مسامات بند کیے جائین اور ناک اور منھ اس طرح پر بند کرین کہ اُنمین ہوائے سرد داخل نہونے پائے اور اطراف کو بھی بند کرین جس ترکیب سے ہم آگے ذکر کرینگے جسوقت مسافر ہوائے سرد مین وارد ہو مناسب نہین ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرجھٹ پٹ اپنے کو اوڑھنے والی چیزون مین چھپائے بلکہ بتدریج تھوڑا تھوڑا اوڑھے اور تاپنے کا استعمال بعجلت جائز نہین ہی اُس کے نزدیک بُنا ناچاہیے اگر بدون تاپنے کے چارہ نہو اسمین بھی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے۔ نہایت مناسب وقت اسکے پرہیز کا وہ ہی جسوقت اسکا ارادہ سرد ہوا مین چلنے کا ہو۔ یہ تدبیرات اسکی ہین کہ سردی کی وجہ سے مسافر کے بدن مین سستی اور سقوط قوت پیدا نہوا ہو لیکن جسوقت سردی جسم مین اثر کر جاے ضرور بعجلت استعمال اوڑھنے اور روغن گرم کا خصوصًا جس روغن مین تریاقیت ہو جیسے روغن سوسن کرنا چاہیے جسوقت مسافر سردی مین اُترے اور بھوکھا ہو اور کوئی گرم چیز کھائے اُسکی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہوگی جیسے حمی عجیبہ مسافرون کے واسطے چند غذائین خاص ہین کہ بوقت برودت کے بکار آمد ہوتی ہین اور بآسانی مل سکتی ہین۔ یہ وہ غذائین ہین جن ملی لہسن اور جوز اور رائی اور ہینگ داخل ہو اور اگر اسمین تھوڑا سا مصل یعنی کشک دوغ خشک شدہ داخل کرین لہسن کی بو جاتی رہے گی۔ جوز اور مسکہ بھی اُنکے واسطے بہتر ہی خصوصًا اگر اسکے اوپر شراب خالص پیین۔ مسافر کو احتیاج اس بات کی ہے کہ گرسنہ سردی مین سفر نکرے بلکہ غذا سے پُر ہو کر تھوڑی دیر ٹھہر کرتا کہ غذا پیٹ مین قرار پکڑے اور طبخ معدے کی گرمی غذا مین آجاے بعد اُسکے سوار ہو اور چلے۔ ہینگ بھی جس شخص کے بدن مین بوجہ سردی کے بستگی پیدا ہو گرمی پیدا کرتی ہے خصوصًا اگر مسلم شراب مین پڑے پوری مقدار شربت ایک درم ہینگ ایک رطل شراب مین پڑے۔ مسافر کے واسطے چند چیزین ایسی ہین کہ اسکے بدن کو تاثیر برودت سے منع کرتی ہین منجملہ اُن کے روغن زیتون وغیرہ ہے لہسن بہت عمدہ چیز ہے واسطے اس شخص کے جسکو برودت ہوا کی پہونچے

فصل پانچوین حفاظت اطراف کی برودت سے

واجب ہی کہ مسافر پہلے اطراف کی مالش کرے تا اینکہ گرم ہو جائین بعد اُس کے روغن گرم طلا کرے جنمین خوشبو ہو جیسے روغن سوسن اور روغن بکائن۔ اور سوسن کا لگانا اُنکے واسطے بہت اچھا ہی اگر موجود نہو روغن زیتون کافی ہی خصوصًا جسوقت اُسمین فلفل عاقرقرحا فربیون حلتیت جندبیدستر شریک کرین منجملہ ضمادات کے جو حافظ اطراف ہین یہ ہے کہ اُنپر قنہ بیخ بیروزہ اور لہسن لگائین کہ اس سے برودت کی امان حاصل ہوتی ہے اور قطران سے بہتر کوئی چیز نہین ہی۔ جائز نہین ہے کہ موزے اور دستانے اتنے تنگ ہون کہ اُسمین عضو حرکت نکر سکے اسلیے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہی برودت کے دفع کرنے کے اسباب مین سے۔ جو عضو تنگ بندھا ہوا ہو اُسمین برودت بشدت پہونچتی ہی۔ اگر کسی عضو کو کاغذ سے سنڈھ کر بال اور پشم جمائین پوری حفاظت برد کی ہوگی جسوقت ہاتھ پاؤن ٹھہر جائین کہ اُن مین حس بوجہ برودت کے باقی نرہے اور خشکی پیدا نہوا اور کوئی تدبیر جدید حفاظت برودت کی کرنے سے یہ بات پیدا نہوئی ہو جاننا چاہیے کہ جسمین بطلان عارض ہوا ہی اور برودت نے بخوبی اپنا عمل کر لیا ہو اب اُسکی تدبیر جو ابھی معلوم ہوگی کرنی چاہیے۔ لیکن جسوقت برودت کسی عضو مین ایسا عمل کرے کہ اُسکی حرارت غریزی فنا ہو جاے اور جو چیز اس عضو سے متحلل ہوتی ہی اُسمین عفن ہو کر بستہ ہو جاے اور عفونت اسمین آجاے بیشتر ایسے وقت حاجت اسی تدبیر کی ہوتی ہے جو باب قروح مین ذکر کی جاتی ہے خصوصًا اکلہ خبیثہ کے لیکن اگر بعد ضرر پہونچنے برودت کے اگر عفونت نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ آمادہ عفونت ہو رہا ہو لیکن تدبیر صائب یہ ہی کہ اُس طرف کو آب شلجم مین خاص کر رکھین یا اُس پانی مین جسمین انجیر جوش دیا ہو اور آب کرنب اور آب ریاحین اور آب شبت اور آب بابونہ یہ سب بہتر ہی اور تر دوغ لطوخ جید ہی اور آب شیح اور آب نام اور ضماد کرنا شلجم کا دوائے جید اور نافع ہے۔ واجب ہی کہ آگ سے پرہیز کرے اور آنچ سے اور فی الحال مشی کرے۔ اور پاؤن اور طرف کو ہلائے اور اُسکی ریاضت اور مالش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اُسکے بعد اُنھین دواؤن سے نطول کرے جنکا ابھی ذکر ہوا۔ یہ بھی جاننا چاہیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ اطراف کو معلق سردی مین ٹھہرانا کہ انہین حرکت نہو اور نہ اُنسے کچھ ریاضت لیجائے بڑا قوی سبب ہو اطراف مین سردی پہونچنے کا بعض آدمی اطراف کو سرد پانی مین ڈبو دیتے ہین اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہو گویا کہ اذیت اُسکی جہت سے دفع ہوتی جاتی ہو جیسے کوئی سوکھا پھل سرد پانی مین ڈالا جاے اُسوقت اُس سے ایک سنسناہٹ پیدا ہوتی ہو اور جمد یا خشکی اُس سے نکلتی ہو اور اُسکی لکیرین یا قاشین پھول پھول کر درست ہوتی جاتی ہین پس نرم ہو کر اپنے پورے مقدار پر ہو جاتا ہو اگر پھل آگ کے قریب رکھا جاتا فاسد ہو جاتا دلیل اس بات کی اور بیان اسکا کہ یہ کیون ہوتا ہو طبیب اسکا محتاج نہین ہو بلکہ حکیم طبعی اسکو دریافت کر سکتا ہو لیکن جسوقت عرف سردی پہونچا ہوا تیرہ ہونے لگے پچھنے لگانا ضرور ہو اور خون اس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو مین پچھنے لگائے جائین گرم پانی کے اندر رہے تاکہ خون پچھنون کے منھ پر جم نجائے اور نکلنا موقوف نہو بلکہ بعد پچھنے لگانے کے اسیطرح چھوڑ دینا چاہیے تا اینکہ خود بخود نکلنا خون کا موقوف ہو اُسکے بعد گل ارمنی اور سرکہ ملا کر اُس مقام پر لگا دینا چاہیے کہ اس سے اس مقام مین فساد پیدا نہین ہوتا اور قطران ابتداء اور اخیر دونون وقت فائدہ کرتا ہو- اگر تیرگی سے بڑھکر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی کی طرف پہونچ جاے پھر کسی چیز کا استعمال بدون گرا دینے اُس مقدار کے جو بہت جلد متعفن ہوتا جاتا ہو جائز نہین ہو تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہو اسے متعفن نکرے اور عفونت دوڑ نجاے بلکہ اسوقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو خراب زخم کے باب مین کہی گئی

فصل چھٹی حفاظت رنگ کرنیکا بیان سفر مین

چہرے پر بالزوجت اور چکنے والی چیز جیسے لعاب اسبغول یا لعاب خرفہ طلا کرنا چاہیے یا کتیرا پانی مین گھولکر یا گوند سپیدی بیضۂ مرغ یا نشاستہ خواہ مائدہ پانی مین بھیگا ہو یا وہ قرص جسے اقریطن نے تجویز کیا ہو اور قرابادین مین مذکور ہو گا- لیکن اگر چہرے کی جلد کیفیت ہوا یا برودت یا تمازت آفتاب کے شق ہو جاے اُسکی تدبیر کتاب لزینت مین تلاش کرنی چاہیے

فصل ساتوین مختلف پانی کی مضرت سے حفاظت کا بیان

نئے نئے مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرین کو وہ امراض عارض ہوتے ہین جو بوجہ اختلاف غذاؤن کے نہین پیدا ہوتے پس واجب ہو کہ اسکی رعایت کرین اور پانی کی مضرت کا تدارک کرتے رہین ایک تدبیر یہ ہو کہ اسکو خوب صاف کرین اور ٹپکائین سنگریزون سے اور اُسکو جوش دین جیسا پہلے بیان کیا اور اُسکا سبب بھی ہم بیان کر چکے- اور اس ذریعہ سے جیسا فصل سولھوین جلد اول تعلیم دوم فن دوم مین بیان ہوا خالص پانی آمیزش سے الگ ہو جاتا ہو- اکثر یہ ترکیبین بذریعۂ تقطیر اور تصعید پانی کے قرع انبیق وغیرہ مین کی جاتی ہین- کبھی اون کی بتی بنا کر دو برتن رکھتے ہین اور ایک مین پانی بھر دیتے ہین اور اُسمین بتی ڈالکر دوسرا سرا بتی کا خالی برتن مین ڈالتے ہین پانی صاف ہو کر دوسرے برتن مین ٹپکتا ہو- یہ ترکیب بہ نسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہو خصوصا اگر مکرر ٹپکایا جاے- اسیطرح اگر پانی تلخ یا بڑا پکایا جائے اور بر وقت جوش آنے کے سیاہ مٹی اور ریشمی ٹکڑا مثل نمدے وغیرہ کے اسمین ڈالین بعد اُسکے پانی اُس سے نچوڑین یہ طریقہ بتی کے ٹپکانے سے بہتر ہو- اسی طرح سے متھنا پانی کا سیاہ مٹی ایسی ڈالکر جسمین کوئی کیفیت ردی نہو خصوصا دھوپ کا اثر پہونچی ہوئی مٹی جو سوکھ گئی ہو بعد اسکے پانی کو نتھار لینا اسکے فساد کو دور کر دیتا ہو- شراب کے ہمراہ پانی پینے سے بھی فساد اُسکا باطل ہوتا ہو اگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ مین پانی کی کمی ہو گئی ہو- ایضا اگر پانی کم ہو اور نہ ملتا ہو سرکہ ملا کر پینا چاہیے خصوصا گرمیون مین اس سے زیادہ پینے پانی کی خواہش گھٹ جاتی ہو- شور پانی مین سرکہ اور سکنجبین ملا کر پینا چاہیے اور اُسمین خرنوب اور حب الآس اور زعرور بھی جنگلی سیب بھی شریک کرنا چاہیے- جو پانی بُرا اور متعفن ہو جاے اُسپر ایسی چیزین پینی چاہیے جو ملین ہو اور اُسپر شراب پینا بھی نافع ہو- تلخ پانی پر چکنی اور میٹھی چیزین استعمال کرنا چاہیے اور جلاب اسمین ملانا چاہیے- اس سے پہلے آب نخود پی لینا چاہیے- بعضون نے کہا ہو کہ شلغ سکے اور جو چیز تلخ پانی کے ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے- اسی طرح چنے چبانا بھی مفید ہو- جو پانی گڑھے وغیرہ مین ٹھہرا ہو اور اُسمین بو بدآ گئی ہو گرم تلخ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کھانی اُسکے ساتھ مناسب نہین ہو۔ قابض چیزین سرد فواکہ پانز کاری کا استعمال اسکے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب اور بہ اور ریباس وغیرہ جو پانی غلیظ اور مکدر ہو گیا ہو اسکے پینے کے بعد لہسن کا استعمال ضرور ہو اور پھٹکری بھی ایسے پانی کو صاف کر دیتی ہو مختلف پانیون کا فساد پیاز سے برطرف ہو جاتا ہو اسلیے کہ پیاز اسکا تریاق ہو خصوصا پیاز اور لہسن شریک کرکے اور سرد چیزون مین کا ہو بھی مختلف پانی کے فساد کو دفع کر دیتا ہو۔ ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کو جسکو مختلف مقامات کے پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہو کہ اپنے شہر یا گانؤن سے جب چلے تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے اور جہان دوسرا پانی ملے اسمین ملاتا ہوا اور پیتا ہوا سفر کرے تا اینکہ اپنے منزل مقصود کو پہونچ جائے پھر اسکو اختلاف سے پانی کے مضرت نہ پہونچے گی۔ اسیطرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی ترمٹی لیکر جہان پانی ملے اسمین خوب سا ملائے اور نتھرا ہوا پانی پیے واجب ہو کہ پانی سامنے سے پیے تاکہ جونک وغیرہ نہ پی جاے اور بوجہ غلاظت پانی کے معلوم نہو۔ اور سوکھی گھانس جسکی تاثیر فاسد ہو اسکی بھی تمیز ہو جاے ترش ربوب سفر مین ہمراہ رکھنا تاکہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی مین ملاوین عمدہ تدبیر ہو **فصل آٹھوین دریا کے مسافرون کی تدبیر کا بیان** جہاز وغیرہ کی سواری مین مسافر کو کبھی دوران سر اور متلی اور قے عارض ہوتی ہو۔ اور یہ باتین اوائل سفر مین پیدا ہوتی ہین بعد اُسکے خود بخود طبیعت ٹھہر جاتی ہو اور تسکین پیدا ہوتی ہو۔ واجب ہو کہ اپنے متلی اور قے پر حبس کرنے مین اصرار نکرے بلکہ اُسکو بحال خود چھوڑ دے۔ اگر قے مین افراط ہو اسوقت البتہ بند کر دینا چاہیے۔ مسافر کی طبیعت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ اسکو جہاز وغیرہ پر قے عارض نہو کچھ مقام خوف نہین ہو تدبیر اسکی یہ ہو کہ سیب اور انار اور بہ وغیرہ کا استعمال کرے اور اگر شیرۂ تخم کرفس یا خیساندہ پینے متلی کے ہیجان کو منع کرتا ہو۔ اور اگر متلی کی شدت ہو اسمین تسکین پیدا کرتا ہو افسنتین کا بھی یہی خاصہ ہو۔ ترش چیزین جو فم معدہ کو قوت دین اور بخارات کے سر تک اُٹھنے کو منع کرین اُنکی غذاے مناسب یہ ہو جیسے مسور ہمراہ سرکہ اور انگور ترش اور تھوڑا سا فودنج اور حاشا کے شراب ریحانی ہو یا سرد پانی مین روٹی بھگو کر کھانا بھی فائدہ دیتا ہو۔ حاشا بھی تنہا مفید ہو تخمے کے اندر سفیدہ ملنا متلی اور قے کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہو **فن چوتھا بیان مین اقسام وجوہ معالجات کے بحسب امراض کلی کے اور اس مین اکتیس فصلین ہین** **فصل پہلی بیان عام معالجہ کا** علاج تین باتون سے تمام ہوتا ہو پہلی تدبیر اور غذا دوسری دواؤن کا استعمال کرنا تیسری اعمال دستکاری کی۔ تدبیر سے ہماری مراد یہ ہو کہ اسباب ستہ ضروریہ مین غذا بھی داخل ہو انمین تصرف کرنا۔ تدبیر کے احکام بنظر کیفیت کے مثل احکام دوا کے ہین لیکن غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہین کہ وہ دواؤن مین نہین پائے جاتے اسلیے کہ غذا کبھی بالکل متروک کرائی جاتی ہے اور کبھی کم کرائی جاتی ہو کبھی مقدار معتدل پر دیجاتی ہو اور کبھی بڑھائی جاتی ہو۔ ترک غذا کا اُسیوقت ہوتا ہو جسوقت طبیعت کا قصد ہو کہ طبیعت مریض نضج اخلاط پر مشغول ہو اور کمی اسوقت ہوتی ہو کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے۔ پس جتنی مقدار دیجاتی ہے بنظر بقاے قوت ہوتی ہو۔ اور کمی جتنی کیجاتی ہو اُسمین رعایت نضج مادہ کی ہوتی ہو یعنے اگر غذا کثیر دیجائے طبیعت اُسکے ہضم کرنے مین مصروف ہو کر نضج مادہ سے کوتاہی کرتی ہو۔ پھر ان دونون مین جو زیادہ اہم ہوتا ہو اُسکی رعایت مقدم کی جاتی ہے۔ اگر قوت زیادہ ضعیف ہو اُسکی تدبیر مقدم ہوگی۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اُسی کی تدبیر مقدم کی جائیگی۔ غذا مین تقلیل دو جہت سے ہوتی ہو۔ مقدار مین بھی کم کی جاتی ہو اور کیفیت مین بھی تقلیل ہوتی ہے۔ ہم اپنی تجویز سے دونون صورتون کو ملا کر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہین فرق مقدار مین کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہو کہ بعض غذا مقدار مین زیادہ ہوتی ہو اور کیفیت مین کم ہوتی ہو یعنے جزو بدن کم ہوتی ہے۔ جیسے ترکاری اور فواکہ۔ جو شخص انکے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کمیت کے کیفیت اغتذا کی کم حاصل ہوگی۔ اور بعض غذا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسی ہو کہ مقدار مین کم ہوتی ہو اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہو جیسے انڈا اور مرغ کے خصیے۔ ہمکو کبھی حاجت اس بات کی ہوتی ہو کہ غذا کی کیفیت مین
کمی کرین اور مقدار مین زیادتی یہ احتیاج اس وقت ہو کہ اشتہا مریض پر غالب ہو اور خام اخلاط رگون مین بھرے ہون پس واسطے تسکین اشتہا
کے معدے کو غذا سے بھر دیتے ہین۔ اور چونکہ اُس غذا مین تغذیہ کم ہوتا ہو بعد ہضم کے اُسکا کم حصہ اس غذا سے رگون مین ہو نچتا ہی
جو اخلاط مین زیادتی پیدا کرے اسی وجہ سے اخلاط موجودہ کا نضج ہوا کرتا ہو اُسمین کسیقدر کا ہرج نہین ہوتا ہو سوا اسکے اور بھی بہت سے
اغراض ہین۔ اور جسوقت اسکی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلاً ہم چاہین کہ قوت مریض کی بڑھائین اور معدے مین مقدار کثیر
غذا کے ہضم کرنے کی طاقت نہو اُسوقت غذائے قلیل المقدار جو کثیر الکیفیت ہو کھلاتے ہین۔ اکثر بتکلیف تقلیل غذا کی مریض کو ہم اُسوقت دیتے ہین
خواہ مطلق تغذیہ موقوف کرتے ہین جسوقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہین۔ امراض مزمنہ مین بھی تقلیل غذا کی کرتے ہین مگر بنسبت امراض
حادہ کے بہت کم اسواسطے کہ توجہ ہمارا علاج مین امراض مزمنہ کی بطرف بقائے قوت کے زیادہ ہوتا ہو اس سبب سے کہ اُنکا بحران اور
منتہا دور ہوتا ہو۔ اگر قوت کی حفاظت نہ کی جاے تا وقت بحران ثابت نرہیگی اور جس مادہ کا نضج مدت طولانی چاہتا ہو اسکے نضج مین قوت
وفا نکریگی۔ امراض حادہ مین چونکہ بحران قریب ہوتا ہو اور ہمکو امید ہوتی ہو کہ قبل انتہائے امراض کے قوت زائل نہوگی اسلئے تقلیل غذا کی
جائز رکھتے ہین۔ اگر زوال قوت کا امراض حادہ مین بھی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا مین نکرینگے۔ اور جسقدر مرض قریب زمانہ ابتدا کے ہو
اور اعراض مین سکون ہو غذا بخوبی واسطے زیادہ کرنے قوت کے دیتے ہین۔ اور جس وقت مرض کا زمانہ تزید شروع ہوا اور امراض مین بلندی
پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتے ہین باعتماد تدبیر سابق کے۔ اور بخیال اس بات کے کہ قوت کو وقت مجاہدہ مرض کے دو طرف متوجہ ہونیکا بوجھ نہ پڑے
اور بروقت منتہا کے تلطیف تدبیر زیادہ کیجاتی ہو اور جسقدر مرض مین حدت زیادہ ہوا اور بحران اُسکا قریب تر ہو تدبیر مین تلطیف زیادہ ہوگی
مگر ایسے اسباب مخصوص پیدا ہون جو تلطیف تدبیر کے مانع ہون جنکا ذکر امراض جزئیہ مین کیا جایگا۔ غذا کو بنظر جزو بدن ہونیکے دو فضیلتین اور
ہین **اول** سرعت نفوذ یعنے بہت جلد ہضم ہو جانا جیسے شراب **دوسری** بطور نفوذ یعنے دیر مین ہضم ہونا جیسے بھُنی ہوئی چیزین اور قلیہ
اور ایک یہ بھی کیفیت غذا کی ہو کہ کسی غذا سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہو اور چیکنا ہوا جیسے سور کے گوشت سے خون پیدا ہو یا گوشت بچہ گاؤ سے
اور کبھی کسی غذا سے رقیق پیدا ہوتا ہو اور بہت جلد اُسمین تحلل عارض ہوتا ہو جیسے وہ خون جو شراب و انجیر سے پیدا ہو۔ ہمکو احتیاج سریع النفوذ
اور بطئ النفوذ غذا کی اُسوقت ہوتی ہو جسوقت تدارک سقوط قوت حیوانیہ کا ہمکو منظور ہو اور اسکا خبردار کرنا مطلوب ہو اور مدت اور قوت اتنی وفا نکرے
کہ غذائے بطئ الہضم استعمال کیجائے۔ اور غذائے سریع الہضم سے ہم اُسوقت پرہیز کرتے ہین اگر پہلے سریع الہضم غذا کھا چکا پس اسکا خوف ہو کہ
دونون غذائین ملکر وہ اضطراب ہضم پیدا کرین جسکا بیان فصل پندرھوین جلد پہلا تعلیم دوسری فن دوسرے مین ہو چکا ہو۔ اور غذائے
غلیظ بطئ النفوذ سے مریض کو ہم اُسوقت بچاتے ہین جب خوف سدے پڑنیکا ہو۔ مگر ہم غذائے قوی جو بطئ الہضم ہو اُس شخص کے واسطے اختیار
کرتے ہین جسکا قوی کرنا اور اُسکو آمادہ بریاضت کرنا مطلوب ہو۔ غذائے کمزور اُسکے واسطے تجویز کرتے ہین جسکے مسام مین تکاثف بہت جلد
ہو جاتا ہو۔ **معالجہ دوائی** کے تین قاعدے ہین **اول** دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنے اُسکی حرارت اور برودت اور رطوبت و
یبوست کو اختیار کرنا **دوسرا قاعدہ** دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت دوا
یعنے درجات اُسکے حرارت اور برودت کی طرف ہوتی ہو **تیسرا قاعدہ** ترتیب وقت دوا کا۔ اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق اُسطرح
دریافت ہوتا ہو جب قسم مرض پر آگاہی ہو جسوقت کیفیت مرض پہچانی جائے واجب ہو کہ دوا مخالف کیفیت مرض کے اختیار

کرین اسلیے کہ علاج مرض کا بالضد ہوتا ہے اور حفظ صحت بالمثل کیا جاتا ہے۔ اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہے **اول** بطریق حدث صناعی بنظر طبیعت عضو کے یعنے طبیب کو کرتے کرتے ایک مشق ایسی بہم پہونچتی ہے کہ طبیعت عضو جسقدر وزن دوا کو متحمل ہے فوراً بلا فکر پہچان لیتا ہے **دوسرے** مقدار مرض سے بھی مقدار دوا کی کیجاتی ہے۔ اور جن چیزون سے موافقت اور مناسبت دوا کی واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہے وہ جنس اور سن اور عادت اور بلد اور صناعت اور قوت اور سحنہ ہے۔ شناخت طبیعت عضو کی چار چیزون کی شناخت پر موقوف ہے۔ مزاج عضو کا اور اسکی خلقت اور اُسکی وضع بہ نسبت قرب و بعد کے معدن غذا یعنے معدہ سے اور اُسکی قوت۔ مزاج عضو کا اصلی جس وقت پہچانا جاے بعد اُسکے جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہے وہ بھی پہچانا جاے حدث صناعی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اسکا مزاج عارضی مزاج طبعی سے کتنا بعید ہے بعد اُسکے جتنے مقدار کی دوا اُسکے مناسب ہے وہ بھی دریافت ہو سکتی ہے مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی حالت کا بارد ہے اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہوا ہو اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہے پس اُسکو حاجت زیادہ تبرید کی ہوگی۔ اور اگر دونون مزاج اصلی اور عارضی حار ہون تو اُنمین فقط تبرید خفیف کی ضرورت ہوگی۔ خلقت عضو کی شناخت اُسکو ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خلقت کتنی معنون پر استعمال کی جاتی ہے اور کون کون سی چیز خلقت مین داخل ہے اس بات کو فصل پہلی تعلیم پانچوین فن اول مین دیکھنا چاہیے بعد اُسکے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت مین ایسے ہین کہ اُنکے منافذ داخلی یا خارجی کسی شے کے جانے آنے کو بسہولیت قبول کرتے ہین اُس عضو کا فضلہ دواے معتدل اور لطیف سے دفع ہو سکتا ہے اور جو عضو ایسے نہین ہین اُنکے دفع فضول مین دواے قوی کی حاجت ہے۔ اسی طرح سے بعض اعضا متخلخل ہین اور بعض متکاثف اور سخت ہین متخلخل مین لطیف دوا کافی ہے اور کثیف عضو مین بے استعمال دواے قوی کے کچھ اثر نہین ہوتا۔ اکثر وہی اعضا محتاج دواے قوی کے ہین جن مین تجویف نہین ہے جانب اندرونی اور بیرونی مین اور نہ اُسکے واسطے فضاے وسیع ہے دونون جانبون مین لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہے جیسے گردہ۔ اُسکے بعد وہ عضو جسکے دو جانبون مین تجویف ہے وہ کمزور ہے جیسے ریہ۔ وضع عضو سے اس طرح پر شناخت ہوتی ہے کہ چونکہ وضع جیسا اوپر معلوم ہو چکا دو باتون کا مقتضی ہے پہلی مقام خاص اُس عضو کا دوسری مشارکت اُسکی باعتبار قرب اور بعد کے دوسرے عضو سے۔ مشارکت کے جاننے سے جو فائدہ اختیاری معالج کو حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس عضو کی غذا کا جذب کرنا اور کسی دوسرے مخرج کی طرف نکالنا یا کسی دوسرے عضو مشارکت کی طرف سے غذا کو بطرف اس عضو کے لانا مثال اسکی یہ ہے۔ اگر مادہ کسی مرض کا محدب جگر مین ہو طبیب اُسکے جذب کی تدبیر بذریعۂ مدرات کے کرے گا تاکہ اُسکا استفراغ بذریعۂ بول کے ہو جائے۔ اور اگر مادہ مقعر جگر مین ہو اُسکا استفراغ بذریعۂ اسہال کے کرنا چاہیے۔ پہلی صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعۂ بول کے اسواسطے مناسب ہے کہ محدب جگر کو مشارکت اعضاے بول سے ہے۔ دوسری صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعۂ اسہال اسلیے مناسب ہے کہ مقعر جگر کو مشارکت امعا سے ہے۔ مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تین طرحکا ہوتا ہے اول بجہت قرب اور بُعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کے ہو مثل معدے کے اثر دواے معتدل کا بھی تھوڑے زمانے مین اُس تک پہونچے گا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریہ اُس عضو تک پہونچتے پہونچتے قوت دواے معتدل کی فاسد ہو جائیگی اسلیے ایسے عضو کی تدبیر مین دواے قوی کے استعمال کی حاجت ہے۔ جو عضو قریب ہے اور اُس تک اثر دوا کا باآسانی پہونچتا ہے اُسوقت واجب ہے کہ قوت دوا کی ضد مقابل قوت مرض کے ہو۔ اور اگر اثر دوا کا عضو مین بدیر پہونچتا ہے اور وہ عضو ایسا کثیف ہے کہ جس دوا مین قوت خالصہ قوی ہو اُسی کا اثر اُس تک پہونچے گا۔ ایسی صورت مین دوا مین بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہے جس طرح عرق النسا وغیرہ کے ضمادات کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کیفیت ہو۔ دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہو کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے اور اُسکی بھی شناخت ہوتی ہو کہ اس دوا مین کیا چیز شریک کی جائے تاکہ اثر دوا کا اس عضو تک جلد پہونچے جیسے اعضاے بول کی دوا مین مدرات اور قلب کی دوا مین زعفران تیسری وجہ یہ ہو کہ جس وقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہو کہ اُس عضو تک دوا کس راہ سے پہونچے گی مثلاً اگر ہمکو معلوم ہو کہ قرحہ نیچے کی آنتو مین ہو دوا بذریعۂ حقنہ کے پہونچا ئینگے۔ اگر یہ جانا جائے کہ قرحہ اوپر کی آنتون مین ہو مشروبات سے تدبیر کرینگے کبھی مقام خاص اور مشارکت عضو دونون سے ساتھ ہی فائدہ ہوتا ہو یہ اُسوقت ہو کہ ہم تدبیر کرین جسوقت کہ مادہ بالکل عضو خاص مین گر چکا ہو یا ہم تدبیر کرین اور مادہ ابھی گرتا ہو اسلیے کہ مادہ ابھی گر رہا ہو اُسکو مقام انصباب سے بعد رعایت کرنے چار شرطون کے ہم جذب کر لینگے۔ پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر داہنی طرف گرتا ہو بائین طرف جذب کرینگے یا اوپر کی طرف گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کرینگے۔ دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہو پستان پر پچھنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان کے واسطے رحم کے جیسا باب تشریح مین گذرا۔ تیسری رعایت محاذات کی جیسے امراض جگر مین داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے یا امراض طحال مین بائین ہاتھ کی باسلیق۔ چوتھی رعایت مادے کے دور گرانے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کر کے مادہ کو لیجاوے قریب اس عضو کے نہو جس عضو سے مادہ کو جذب کیا ہے۔ لیکن اگر مادہ بالکل گر چکا ہے اسوقت مقام خاص اور مشارکت دونون کا فائدہ ساتھ ہی ہوتا ہے اس طرح سے کہ یا ہم اس مادہ کو اسی عضو خاص سے جذب کر لین یا اُسکو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کر کے وہان سے نکالین جیسے فصد صافن کی امراض رحم مین یا فصد اُس رگ کی جو زیر زبان ہے ورم لوزتین مین۔ اگر معالج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کے کرے پہلے درد مین عضو کی تسکین پیدا کر دے اسکے بعد دیکھے کہ بوقت جذب کرنے مادہ کے اس مادہ کا گذر کسی عضو رئیس تک ہو یا نہین۔ قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہے پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو رئیس اور مبدء ہو اسلیے کہ ہم اعضاے رئیسہ پر قوی دواؤن کے استعمال کی جرأت تا امکان نہین کرتے اس خوف سے کہ اذیت دوا کی عضو رئیس تک پہونچے گی تمام بدن مین اُسکا ضرر عام ہوگا اسیواسطے دماغ اور جگر سے استفراغ مادہ کا دفعۃً واحدۃً مین نہین کرتے۔ اور نہ اُنکی تبرید شدید کرتے ہین اگر جگر پر ضماد ادویہ محللہ کا کرتے ہین اسمین کچھ دوائین قابض خوشبو واسطے حفظ قوت کے ضرور شریک کرتے ہین۔ اسیطرح جو مشروبات بغرض مذکورہ استعمال کرتے ہین اُنہین بھی اسکی رعایت ملحوظ رہتی ہو۔ اس رعایت مین سب سے زیادہ مقدم قلب ہو۔ اُسکے بعد دماغ اُسکے بعد جگر دوسرا فائدہ مراعات فعل مشارک عضو کا ہو اگرچہ وہ عضو رئیس نہو جیسے معدہ اور ریہ۔ اسیواسطے کسی تپ مین بروقت ضعف معدہ کے بہت سرد پانی نہین پلاتے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ استعمال ادویہ مرخیہ کا اعضاے رئیس مین اور جو اعضا کہ بعد اعضاے رئیس کے مثل اعضاے رئیس کے ہین زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہو تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذکی الحس ہو یا حس مین کند ہو پس جو اعضا کہ ذکی الحس اور عصبانی ہین واجب ہو کہ اُنہین استعمال ایسی دواؤن کا جو ردی الکیف اور لذاع اور موذی ہون مثل تیوعات (یعنی وہ گھانس جسکے کاٹنے سے دودھ نکلے) وغیرہ کے نکرین اور تا امکان ان اعضاؤن کو ایسی دواؤن سے بچائین جن دواؤن کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کی ہین محللات اور مبردات قوی جیسے افیون اور وہ دوائین جنہین کیفیات مخالف ہین مثل زنگار اور سفیداب قلعی یعنے اسفیداج اور نحاس سوخت وغیرہ۔ یہ سب بیان تفصیل اختیار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تھا۔ اب باعتبار مقدار مرض کے دیکھنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت ارضی شدید ہو اُنہین حاجت حرارت بجھانے کی نہایت بارد دوا سے ہوتی ہو اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہو اُس سے زیادہ تسخین کی ضرورت ہوتی ہو۔ اگر حرارت اور برودت مین قوت نہو کم قوت دوا پر اکتفا کرین گے۔ وقت مرض سے اسطرح شناخت ہوتی ہو یعنی جاننا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہو مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دواے رادع کا استعمال کرینگے۔ اور اگر زمانہ منتہا کو پہونچا ہو فقط

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوائے محلل کا استعمال کرینگے۔ اور درمیان زمانۂ ابتدا اور انتہا کے رادع اور محلل دونوں کو ملا کر استعمال کرینگے۔ اگر مرض حار ہو زمانۂ ابتدا میں تدبیر باعتدال کرینگے۔ اور اگر ایسا مرض منتہا کو پہونچے تلطیف تدبیر میں مبالغہ کرینگے اور اگر مرض مزمن ہو ابتدا میں اتنی بھی تلطیف نکرینگے اور بروقت منتہا کے تدبیر معتدل کرینگے۔ علاوہ یہ ہو کہ اکثر امراض مزمنہ سوائے حمیات کے فقط تدبیر لطیف سے زائل ہو جاتے ہین اینما اگر اور مرض کا مادہ کثیر ہو اور ہیجان مادہ مین زیادہ ہو ابتدا مین بدون انتظار نضج کے استفراغ کرین۔ اگر مقدار مادہ کی معتدل ہو اور ہیجان بھی زیادہ نہو پہلے نضج کرلین تب بعد اُسکے استفراغ کرینگے۔ جن چیزون سے بوجہ اُنکی مناسبت کے حالات مرض پر بحث کرتے ہین اُنکی شناخت آسان ہے منجملہ اُنکے ہو ایسی چیز ہو کہ اُنکی رعایت مقدم ہو۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ہو ادواکی معین ہو یا مرض کی۔ یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جن امراض مین اندیشہ زیادہ ہو اور تدبیر واجب مین تاخیر ہونے سے یا اُسمین کمی کرنے سے قوت سے بیجو فی نہو ایسے امراض مین واجب ہو کہ قوی علاج سے ابتدا کیجائے۔ اور جو امراض ایسے نہون اُنمین رفتہ رفتہ علاج قوی کا استعمال کرنا چاہیے اگر دوائے سبک کافی نہو۔ معالج پر واجب ہے کہ تدبیر صائب سے جدا نہو اگرچہ تدبیر صائب کی دیر مین پیدا ہوتی ہو یعنے ظہور تاثیر مین اگر تاخیر ہو بشرطیکہ تدبیر صائب ہو اُسے ترک نکرنا چاہیے۔ اور تدبیر غلط پر گو ضرر اُسکا ظاہر نہو قائم نرہنا چاہیے۔ اور نیز ہمیشہ علاج واحد پر دوائے واحد پر اکتفا نکرنی چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دوائین بدل بدل کر کرنا چاہیے اسلیے کہ جس دوا کی طبیعت کو خوگری ہو جاتی ہو اسکا اثر قبول نہین کرتی ہو۔ اور ہر ایک بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوا کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی ہوتی ہو کہ اُسوقت دوسری دوا کا اثر ایسا پیدا نہین ہوتا۔ اگر مرض کے پہچاننے مین اشکال ہو طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے اور علاج مین عجلت نکرنی چاہیے۔ پس طبیعت یا مرض پر غالب آئیگی یا مرض بخوبی ظاہر ہوگا۔ اگر مرض کسی کے ہمراہ درد یا درد کی کھٹک یا سبب درد کا جیسے ورم سقطہ مجتمع ہو تسکین درد سے علاج شروع کرنا چاہیے۔ اگر احتیاج استعمال مخدرات کی ہو خشخاش سیاہ سے زیادہ مخدر دوا استعمال نکیجائے اسلیے کہ یہ دوا مالوف ہو اور کھانے مین بھی آتی ہو۔ اگر کسی عضو مین حس زیادہ ہو اُسکے علاج مین ایسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کھلانی چاہیے اور اگر خوف زیادہ تبرید کا نہو غذائے بارد مثل کاہو وغیرہ کے جائز ہو۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ معالجات جیدہ مین سے جو اکثر بے ضرر نافع ہوتے ہین اعانت چاہنا اُن چیزون سے جو قوائے نفسانی اور حیات کو قوی کرین جیسے فرحت اور ملاقات اُس شخص کی جس سے مریض مانوس ہو اور بالتزام موجودگی اُس شخص کی جسکے موجود رہنے سے مریض مسرور ہو۔ اور اکثر بالتزام موجودگی اُن لوگون کی جو محتشم اور بزرگ ہون خواہ اُس شخص کی جس سے مریض کو حیا دامنگیر ہو یہی نفع کرتی ہو۔ اور جن چیزون سے مریض کو ضرر پہونچتا ہے اُسکی مضرت کو باز رکھتی ہے۔ قریب اسکے یہ بھی معالجہ ہو کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجائین اور ایک ہوا سے دوسری ہوا مین پہونچائین اور ایک ہیأت سے دوسری ہیأت بدل دین۔ اور بتکلف ایسی ہیأت اور حرکات پیدا کرین جنسے ہیأت کسی عضو کی درست ہو جائے اور وہ ہیأت بتکلف بنی ہوئی بمنزلہ مزاج اصلی کے ہو جائے جیسے لڑکے کو جو احول یعنے بھنگا ہو تکلیف دیجاتی ہے کہ چمکتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکھے یا صاحب لقوہ کو آئینہ چینی کے دیکھنے کی تکلیف دیجاتی ہو کہ آئینہ چینی کی طرف دیکھے۔ پس یہ دونون تدبیرین احول کی آنکھ اور صاحب لقوہ کے چہرے کو بتکلف درست کر دیتی ہین اسواسطے کہ احول اپنی آنکھ کو بتکلف چمکتی ہوئی چیز کے دیکھنے پر قائم کرتا ہے اور صاحب لقوہ اپنے چہرے کو بھی اسیطرح درست کرتا ہو۔ پس اکثر دونون درست ہو جاتے ہین منجملہ اُن قواعد کے جنکا حفظ ضرور ہو یہ بھی ضرور ہے کہ معالجات قوی کا استعمال فصول قوی مین تا امکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسہال قوی اور داغ دینا اور بط یعنے چاک کرنا اور قے کرنا گرمی اور جاڑون مین۔
منجملہ اُن امور کے جنمین حاجت نظر دقیق کی بروقت معالجے کے ہوتی ہو یہ ہو کہ مرض واحد مین دو مستحق متضاد مجتمع ہون مثلاً مرض مستحق تبرید کا ہو اور سبب

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرض مستحق تسخین کا جیسے حمائے سدے میں تپ مستحق تبرید کے ہوتی ہے اور جو سدہ سبب مرض ہو وہ تسخین کو چاہتا ہے۔ یا استحقاق برعکس اس صورت کے ہو کہ مرض تسخین چاہے اور عرض تبرید چاہے جیسے مادہ قولنج کا مستحق تسخین اور تقطیع کا ہوتا ہے اور شدت درد کی تبرید اور تخدیر چاہتی ہے یا عکس ہوگا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک امتلا اور سوء مزاج کا علاج بالضد بذریعہ استفراغ اور مقابلہ کیفیت کے واجب نہیں ہے بلکہ اکثر تدبیر ہوا امتلاء اور سوء مزاج میں کافی ہوتی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا

فصل دوسری معالجہ امراض سوء مزاج کے بیان میں

جو سوء مزاج بلا مادہ ہوا سمیں ہم فقط تبدیل مزاج کی تدبیر کرتے ہیں۔ اور اگر سوء مزاج مادی ہوا استفراغ مادے کا کرتے ہیں پس اکثر فقط استفراغ کافی ہوتا ہے۔ اور اگر فقط استفراغ مادہ بوجہ جا گرفتہ ہونے اور بمنزلہ مزاج اصلی ہو جانے کے کافی نہوا سوقت بعد استفراغ کے تبدیل مزاج کی بالضد کرتے ہیں۔ بالجملہ معالجہ سوء مزاج کا تین طرح پر ہوتا ہے اسلیے کہ اگر سوء مزاج مستحکم ہے اُسکا علاج بالضد علی الاطلاق کیا جاتا ہے اور یہی علاج مطلق ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہوتا جاتا ہے اور ابھی مستحکم نہیں ہو چکا ہے اُسکی اصلاح معالجہ سے مع تدبیر تقدم بالحفظ کے جو مانع حدوث سبب کے ہو کیجاتی ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہونے والا ہے اور ابھی کسیقدر حادث نہیں ہوا ہے اسکی تدبیر فقط سبب سوء مزاج کے روکنے سے ہوتی ہے اسکا نام تقدم بالحفظ ہے مثال مداولت کی علاج عفونت حمائے ربع کا تریاق سے اور سرد پانی کا پلانا حمائے غب میں اور مثال علاج تقدم بالحفظ کی استفراغ حمائے ربع میں خربق پینے کنگی سے اور غب میں سقمونیا سے جسوقت ارادہ ہو کہ ابتدائے نوبت کو روکیں اور مثال مقدم بالحفظ کی تنہا استفراغ اس شخص کا جو مستعد حمائے ربع کا ہو بوجہ غلبہ سودا کے اور مستعد حمائے غب کا استفراغ بجہت غلبہ صفرا کے سقمونیا سے۔ اگر سبب مرض کا حرارت اور برودت میں مشتبہہ ہوا اور ارادہ یہ ہو کہ تجربہ سے دریافت کریں چاہیے کہ قوی دوا سے تجربہ نہ کیا جائے ورنہ جو نا تجربہ دوا سے قوی سے کیفیت بالعرض پیدا ہوگی اصلی سبب کے پہچاننے میں دھوکا کھاوےگی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید اور تسخین دونوں کی زیادتی کا ضرر یکساں ہے مگر اندیشہ تبرید کی زیادتی میں زیادہ ہے اسلیے کہ حرارت طبیعت کے مناسب ہے۔ اور خطرہ ترطیب اور حبس یعنے خشکی پیدا کرنے میں برابر ہے لیکن مدت ترطیب پیدا ہونے کی زیادہ ہے ہر ایک کی رطوبت اور یبوست سے حفاظت بذریعہ تقویت اسباب ہر ایک کے اور تبدیل سبب ضد اُسکے سے ہوتی ہے۔ حرارت کی تقویت کے اسباب کو ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ اور جو چیزیں حرارت غریزی کو ہوشیاری قائم اور برپا کرتی ہیں اُنسے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہے جیسے ثقل بدنی اور امتلائی کو دور کرنا اور سدوں کی تفتیح کرنی اُسکے بعد حرارت کی حفاظت رطوبت معتدل سے ہوتی ہے۔ اور برودت کی تقویت اُسکے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہے۔ اور حرارت کے اندر بدن کے بستہ ہونے سے۔ اور بجہت اُس چیز کے جو بافراط تحلیل کرے۔ بالذات یہ فعل یبوست کا ہے اور بالعرض حرارت کا۔ جو شخص علاج افراط حرارت کا بذریعہ تفتیح سدوں کے کرے اسکو لائق ہے کہ تبرید مفرط سے احتراز کرے کہ اسکی جہت سے سدے میں تحجر اور سختی پیدا ہوتی ہے پس سوء مزاج حار بڑھ جائیگا بلکہ لائق ہے کہ علاج میں نرمی کرتا رہے پس پہلے ایسی چیز سے دوا کرے جو جلا پیدا کرتی ہے اگر جلا کرنیوالی سرد دوا کافی ہو جائے جیسے آش جو اور آب کاسنی پھر اس سے کیا بہتر ہے اور اگر نہ کافی ہو پس ایسی دوا جلا کرنے والی جو حرارت اور برودت میں معتدل ہو اگر یہ کافی نہو ایسی دوا دینی چاہیے جسمیں حرارت لطیف ہو اور اسکا چنداں خوف نہو۔ اگرچہ یہ دوا تفتیح کا نفع مع تبرید کے کرتی ہے مگر اسکا یہ نفع بہ نسبت ضرر تسخین کے جو اس سے حاصل ہوتی ہے اور جسکا اطفا اور بجھ جانا بعد تفتیح کے آسان ہے بہت زیادہ ہے بہ نسبت ضرر تسخین کے۔ اکثر بافراط بجھانا حرارت کا بذریعہ ادویہ مطفیہ کے نضیج اخلاط مادہ کو مانع ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض اطبا اس رائے کے ابطال میں نہایت مصر ہیں اور اُنکے نزدیک افراط ادویہ مطفیہ کی واجب ہے۔ سبب یہی ہے کہ ان لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ قوی دواؤں سے حرارت کا بجھانا

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوت اصلی کو ساقط کر دیتا ہے خصوصاً وہ قوت جو بوجہ مرض کے ضعیف ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اصلاح مادے کی بخوبی کرتا ہے لیکن بعد اصلاح کے اور امراض دوسرے پیدا کرتا ہے لیئے کبھی سوء مزاج بارد مفرد اور کبھی سوء مزاج مادی جسکا مادہ مخالف ان مواد کے ہے جنکی اصلاح ادویہ مطفیہ سے کی ہے سرد مزاج کی تسخین بہت دشوار ہے بعد استحکام برودت کے اور بہت آسان ہے ابتدا مین۔ حاصل یہ ہے کہ تسخین بارد کی ابتدا مین آسان تر ہے بہ نسبت تبرید حار کے ابتدا مین مگر تبرید حار کی انتہا مین اگرچہ دشوار ہے لیکن پھر بھی آسان ہے بہ نسبت تسخین بارد کے انتہا مین اس لیئے کہ برودت جسکا زمانہ حد سے گزر جائے اور انتہا کو پہونچے گویا موت طبیعت کی وہی ہے اور موت کو اپنے ساتھ کھینچ لاتی ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہے اور کبھی ترطیب حاصل ہوتی ہے اور کبھی دونوں مین سے کچھ نہین ہوتا۔ اگر تبرید سے خشکی پیدا ہو اُس برودت جاذبہ کو ثبات اور بقا زیادہ ہوتی ہے۔ اور ترطیب سے جس برودت کا پیدا کرنا منظور ہو بہت جلد پیدا ہوتی ہے۔ کبھی یبوست کے پیدا کرنے پر تمام اسباب حرارت کے معین ہوتے ہین جسوقت حرارت مین افراط ہو اور ترطیب پر اعانت تمامی اسباب برودت کے بشرطیکہ افراط کرتے ہین لیکن کوئی سبب ترطیب مین قائم مقام آرام وہی اور ہمیشہ استحمام خلیف اور آبزن کے نہین ہے اور اسکا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جلد دوسرا فن دوسرے مین ہو چکا ہے۔ شراب پانی ملی ہوئی ترطیب مین زیادہ قوی ہے

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیخ جسوقت محتاج تبرید اور ترطیب کا ہو اُسکے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اُسکو اس کیفیت کی طرف پھیر لائے کافی نہین ہے بلکہ جو حد اعتدال سے بڑھکر ہو تاکہ بوجہ اپنی برودت اور رطوبت کے اُس حرارت اور یبوست کو کہ جو شیخ کے مزاج مین عارض ہوئی ہے دفع کرے۔ اسلیئے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہے مگر بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے شیخ کے ہوگا۔ واجب ہے جاننا اس بات کا کہ اکثر ادویہ تسخینہ کی ہمراہ سرکے کے حاجت ہوتی ہے جسوقت کسی عضو کی تسخین منظور ہو اور سرکے کی آمیزش اسواسطے ہوتی ہے تاکہ قوت دوا کی اندر عضو کے پہونچ جائے جیسے استعمال زعفران کی حاجت ادویہ مبردہ قلب کے ہمراہ ہوتی ہے تاکہ اثر تبرید کا قلب تک پہونچے۔ اور اکثر کوئی دوا قوی التاثیر تبدیل مزاج مین ہوتی ہے مگر اتنی دیر تک نہین ٹھہرتی ہے کہ اُسکا فعل تمام ہو جائے۔ پس حاجت ملانے ایسی دواؤن کی ہوتی ہے جو کثیف ہو اور اُسکو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگرچہ یہ دوائے کثیف اُس دوائے لطیف کی ضد ہوتی ہے جیسے روغن بلسان مین آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہین تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اُسکا فعل تمام ہو جائے

فصل تیسری

اس بات کے بیان مین کہ استفراغ کس وقت اور کس طرح پر کرنا چاہیے

جو چیزین صواب حکم پر استفراغ مین دلالت کرتی ہین وہ دس ہین۔ ایک امتلا اخلاط۔ ۲ قوت بدن۔ ۳ مزاج۔ ۴ وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہون مثلاً جو طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اسکو اسہال پہلے سے عارض نہوا ہو وہی مناسب استفراغ اسہال کے ہوگی اس لیے کہ اسہال حالت اسہال مین اندیشہ کی بات ہے۔ ۵ سحنہ۔ ۶ سن۔ ۷ فصل۔ ۸ کیفیت ہوائے بلد۔ ۹ عادات۔ ۱۰ پیشہ اُس شخص کا جسکا اسہال منظور ہو یہ دسون چیزین اگر دلالت خلاف استفراغ پر کرین استفراغ جائز نہوگا۔ خلا پیٹے امتلا کا نہونا ضرور استفراغ کو منع کرتا ہے۔ اسیطرح سے ضعف کسی قوت کا قوائے ثلاثہ سے بھی مانع استفراغ کا ہے لیکن ہم کبھی اس بات کو پسند کرتے ہین کہ اگر ضعف کسی قوت مین ہو جائے مگر ترک استفراغ کا ضرر پیدا نہو۔ اور یہ بات قوائے حس و حرکت کے ضعف مین ہم تجویز کرتے ہین اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو بجہت ضعف قوت کے ناجائز سمجھتے ہین اور ایسا خیال کرتے ہین کہ ترک استفراغ سے تدارک ضعف قوت کا ہوگا۔ اور یہ بات بہ نسبت تمامی قوی کے ملحوظ رہتی ہے۔ جو مزاج گرم اور خشک ہے اُسمین بہ این نظر استفراغ منع کیا جاتا ہے۔ اور جو مزاج سرد اور تر ہے کہ اُسمین حرارت

HAKEEM SHOUKAT ALI

سفقو دہی یا حرارت ضعیف ہو اُسمین بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہین۔ اور گرم اور تر مزاج مین قوت شدید کے استفراغ کی اجازت دیجاتی ہو۔ سخت کا یہ حال ہو کہ بافراط لاغر اور متخلخل ہونا استفراغ کو بخوف تحلیل قوت کے منع کرتا ہو اسیواسطے طبیب پر واجب ہے کہ تدبیر ضعیف ونحیف کی جنکے خون مین صفرے کی کثرت ہو بآسانی سے کرے کہ اُسکو نوبت استفراغ کی نہ ہو پہنچے اور غذا اُسکی جید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور مزاج اُس غذا کا مائل بہ برودت اور رطوبت ہو بیشتر ایسی تدبیر سے اصلاح اُسکے مزاج اور خلطکی ہو جاتی ہو۔ اور کبھی یہی تدبیر اُسکو توانا قوی کردیتی ہو کہ تحمل استفراغ کا ہو جاتا ہو۔ اسیطرح واجب ہو کہ استفراغ بر تقلیل الغذا کے جسکی عادت کم کھانیکی ہو اقدام نکیا جاے جبتک اُسکے استفراغ سے گریز ہو سکے۔ فربہی مفرط بھی مانع استفراغ سے ہے بنظر خوف غلبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگون مین گرفت تنگی پیدا کرے۔ اور بروقت خالی ہونے رگون کے گوشت بھی رگونکی اطاعت کریگا پس حرارت اندر ریستہ ہو جائیگی اور فضول بطرف احشار کے بطور نچوڑنے کے کھنچ جائینگے۔ جو امراض ردی ہین جیسے مستعد ذرب یعنے اسہال اور تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہو۔ جو سن بھی تمام نشو کو نہ پہونچا ہو اور جو سن حد ذبول سے گذر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہو فصل نہایت گرم اور نہایت سرد مین بھی استفراغ کرنا نچاہیے۔ بلد جنوبی جو بہت گرم ہو اُسمین بھی استفراغ ناجائز ہو اسلیے کہ اکثر مسہل کی دوائین گرم اور تر ہین۔ اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہین ہوسکتا۔ ایضاً چونکہ قوی ایسے مقامات مین ضعیف اور ڈھیلے ہوتے ہین اور یہی حرارت خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہے اور دوائی حرارت مادے کو بطرف اندر کے جذب کریگی پس دونون جذب مین تعارض واقع ہوگا اور دونون کا اثر باطل ہو جائیگا۔ جو بلد شمالی اور بہت سرد ہو وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہو۔ قلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی ہو جس صناعت مین استفراغ زیادہ ہوتا رہے جیسے حمامی یا حمال اسکا بھی استفراغ ناجائز ہو۔ مناسب جاننا اس بات کا ہو کہ غرض ہر استفراغ کی ایک بات پانچ باتون مین سے ضرور ہوتی ہو پہلے نکالنا اُس چیز کا جس کا استفراغ واجب ہے بعد اسکے نکل جانے کے راحت ضرور پیدا ہوتی ہو مگر جسوقت اوعیہ مین کیقدر وہ شی یا اسکا اثر باقی رہجائے یا بعد استفراغ کے غلبہ حرارت اورم وغیرہ کا پیدا ہو یا حرارت حماے یوم کی بڑھ جائے یا کوئی مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعا بوجہ اسہال کے خواہ قرحہ مثانہ کا بوجہ ادرار کے کہ یہ استفراغ اگرچہ نافع ہوتا ہے بالکل اسکی منفعت محسوس نہین ہوتی ہے بلکہ تا زوال عارض جدید اذیت اس استفراغ کی منفعت سے زیادہ ہوتی ہو دوسرے ہر استفراغ مین متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص مین بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادہ سے غثی پیدا ہوا سے بذریعہ قی دفع کرے۔ اور جس مادہ سے پیچ امعا مین پیدا ہوا سے بذریعہ اسہال دفع کرنا چاہیے تیسرے مخرج اور طریقہ نکلنے اُس خلط کا جہت میل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے امراض جگر کے واسطے داہنی باسلیق ہو نہ داہنے ہاتھ کی سارو۔ اگر اس امر مین خطا ہوگی اندیشہ پیدا ہوگا۔ یہ بھی واجب ہو کہ جس طرف مادہ نکالا جاے وہ عضو خسیس اور کم رتبہ ہو بنسبت اُس عضو کے جسمین سے مادہ نکالا جاتا ہو تاکہ مادہ بطرف اشرف کے مائل نہو یہ بھی واجب ہو کہ مخرج مادے کا طبیعی ہو جیسے اعضاے بول واسطے محدب جگر کے اور امعا اور اعضاے غذا واسطے مقعر جگر کے۔ بیشتر ایسا ہوتا ہو کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہو کسی عضو کی طرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہو کہ اُسمین ایک قسم کا مرض ہوتا ہو اور خوف ہوتا ہو کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہونگے مرض مین زیادتی ہوگی اُسوقت جس طرف مادہ کا انتقال اصوب ہوتا ہو اُسکے خلاف جہت مین مادہ لیجانا پڑتا ہو۔ اسیطرح کبھی وہ عضو جذب انتقال مادہ کا مناسب ہو اگرچہ اُسمین کوئی مرض نہین ہوتا لیکن اس مادہ کے آنے سے مرض جدید پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے جیسے کوئی مادہ آنکھ سے بطرف حلق کے لیجانے سے خوف پیدا ہو جانے خناق کا ہوتا ہو۔ ایسے وقت مین تدبیر مین نرمی چاہیے۔ کبھی طبیعت خود بخود کسی مادہ کا استفراغ

HAKEEM SHOUKAT ALI

خلاف جہت عادت میں کرتی ہی ہو واسطے بچانے اُس عضو کے جسوقت کہ ضعیف ہو۔ اکثر جو استفراغ طبیعت کا خلاف جہت عادت میں جو بعد استفراغ
کے بھی اشکال باقی رہ جاتا ہو جیسے کوئی مادہ دماغی بطرف مقعد یا ساق یا قدم کے گرے براہ دفع طبعی کے اسوقت یہ نہیں معلوم ہوتا ہو کہ تمام دماغ
سے گرا ہو یا ایک ہی بطن سے دماغ کے گرا ہو چوتھے وقت استفراغ کا دیکھنا چاہیے جالینوس حکم قطعی کرتا ہو کہ امراض مزمنہ میں انتظار نضج کا کرنا
چاہیے اور غیر مزمنہ میں کچھ ضرور نہیں ہو۔ اور نضج کی شناخت اوپر کے مباحث میں خصوص بیان بول میں بخوبی ہو چکی ہو قبل استفراغ اور بعد نضج کے
ملطفات پلانی چاہییں جیسے آب زوفا اور حاشا اور بزور وغیرہ۔ امراض حادہ میں بھی رائے صائب یہی ہو کہ انتظار نضج کا کریں خصوصاً اگر مادہ ساکن ہو
اور متحرک ہو عجلت استفراغ مادہ میں بہتر ہو اسلیے کہ ضرر حرکت مادہ کا زیادہ ہے بہ نسبت اُس ضرر کے جو استفراغ سے قبل از نضج کے مظنون ہو
خصوصاً اگر اخلاط رقیق ہوں خاص کر جبکہ تجویف عروق میں ہوں اور اعضا تک داخل نہوئے ہوں۔ اگر کوئی خلط ایک ہی عضو میں ٹھہری ہوئی ہو
اسکی تحریک بے نضج کے اور بدون اس بات کے کہ قوام معتدل اُسکو حاصل ہو جیسا اپنے مقام میں بیان ہو چکا جائز نہیں ہو۔ اسیطرح اگر تاوقت نضج
قوت باقی رہنے کی امید نہو استفراغ مادہ کا کر دیتے ہیں بعد شناخت رقت اور غلظ مادہ کے کہ اُسمیں احتیاط ضرور ملحوظ رہتی ہو۔ اگر مادہ تخمہ کا غلیظ ہو
اسکی تحریک بدون ترقیق کے جائز نہیں ہو اس مادہ کے غلیظ ہونے پر استدلال اسطرح پر کیا جاتا ہو کہ پہلے اور بھی تخمہ عارض ہو چکا ہو اور شراسیف کے
نیچے وجع درد ہو اور احشا میں اورام پیدا ہوئے ہوں۔ بہت واجب ہو ایسے مقام پر رعایت کرنا حال منافذ کا تاکہ وہ بند نہوں اور بعد ان سب امور کے
ملاحظہ کے قبل نضج کے بھی استعمال مسہل کا جائز ہو پانچویں مقدار مادہ کی جسقدر استفراغ کرنی چاہیے اسکی شناخت مقدار مادہ موجودہ سے
ہو سکتی ہو اور قوت مریض سے بھی مقدار دریافت ہو سکتی ہو۔ اور بعد استفراغ کے جو اعراض پیدا ہونیوالے ہیں اُنسے بھی اُس مقدار کی تعیین ہو سکتی ہو اسلیے
کہ اگر استفراغ سے اُس مادہ کے کوئی عارض جدید پیدا ہو مقدار نکالنے مادہ کی کم کرنی چاہیے۔ اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہو اسمیں سے اسقدر گھٹانا چاہیے
کہ اُسکا باقی رہنا اس عرض کے حدوث کو مانع ہو جیسے تشنج امتلائی میں یہی تدبیر کیجاتی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ استفراغ مادہ کا اور اسکا ہٹانا اپنے
مقام سے دو طرح پر ہوتا ہو۔ یا بجہت جذب کے طرف جانب مخالف بعید کے۔ دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کے۔ بہتر علی وقات استفراغ بطور
جذب کے یہ ہو کہ بدن میں امتلاء مفرط نہو اور جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہو اُسطرف توجہ مواد کا خود بخود ہو۔ اس حکم کے بیان کے واسطے
تمثیلاً ایک آدمی ایسا فرض کرتے ہیں کہ جسکے مُنھ کے اوپر کیجانب یعنے تالو اعلیٰ سے بہت سا خون بہتا ہو اور ایک عورت ہے کہ اسکے بواسیر کا
خون جاری ہو ان دونوں صورتوں میں ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہو گی۔ اگر استفراغ بامالہ قریب کریں پہلی صورت میں یعنے جسکے مُنھ
سے خون جاری ہو رعاف کی تدبیر مناسب ہو گی۔ اور دوسری صورت میں رحم کی طرف سے اور ارحیض کا مناسب ہو گا۔ اور اگر جذب بطرف
بعید کریں پہلی صورت میں استفراغ خون کا رگوں سے اور اُن مقام سے جو اسفل بدن میں ہیں کرنا چاہیے۔ اور دوسری صورت میں
ان رگوں سے اور اُن مقامات سے جو اعلاے بدن میں ہیں استفراغ کرنا چاہیے۔ امالہ بعید میں واجب نہیں ہو کہ وہ مقام دونوں طرف میں
بعید ہو بلکہ قطر واحد کو ابعد ہونا چاہیے پس اگر مادہ اعالی بدن کے داہنے جانب میں ہو اُسکا جذب اسافل کے بائیں طرف کرنا چاہیے بلکہ یاد رہنے
اسافل کے اور یہ تدبیر واجبلا در نہایت درست ہو۔ یا بائیں طرف کے اوپر کے اعضا میں جذب کرنا چاہیے۔ اگر وہ عضو ایسا بعید ہو جیسے ایک شانہ
سے دوسرا شانہ اور اُسکا حال نزدیکی میں مثل سر کے دونوں جانبوں کے نہو۔ اسلیے کہ مادہ اگر سر کے داہنی طرف ہو اُسکا امالہ بطرف اسافل کے
کیا جاتا ہو نہ سر کے بائیں طرف اگر ارادہ جذب مادہ کا جہت بعید میں ہو پہلے تسکین وجع کی موضع ماؤف سے کر لینی چاہیے تاکہ درد کی شدت
جمعیت جذب کی نکرے اسلیے کہ درد بھی مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہو۔ اگر مادہ جذب ہونے میں نافرمانی کرے اور جس مقام پر جذب کر کے لیجانا مطلوب ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اُسکا جانا ہو سکے پس سختی جذب مین نکرنی چاہیے اسلیے کہ بیشتر سختی جذب کی مادہ کو متحرک کرکے رقیق کر دیتی ہے۔ اور با اینہمہ چونکہ جذب پیدا نہین ہوتا بہت جلد مقام وجع مین یکجا ہو جاتا ہے۔ اکثر فقط تدبیر جذب کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہین ہوتی اسلیے کہ جذب کرنے سے بوجہ مادہ کا بطرف موضع ماؤف کے رک جاتا ہے گو اخراج مادہ کا نہو پس فقط جذب سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہے۔ ایسے مقام پر انحصار اسیقدر تدبیر پر کیا جاتا ہے کہ اعضاے مقابل کو باستواری باندھین یا دبائین یا خالی تچھنے لگائین یا ایسی دوائین جو اُن اعضا کو سُرخ کر دین تحلا یہ ہے کہ ایسی تدبیر کرین جس سے اعضاے مقابل کو کسیقدر الم پہونچے۔ جو مادہ رگون مین ہے اُسکا استفراغ بہت آسانی سے ہو جاتا ہے اسکے بعد وہ مادہ جو اعضا اور مفاصل مین ہو کہ اس مادہ کے اخراج مین کبھی دشواری بھی ہوتی ہے۔ اور ضرور اسکے استفراغ مین مادہ صالح جو قابل استفراغ کے نہین ہوتا ہے نکل جاتا ہے جس شخص کے مادہ کا استفراغ کیا جائے چاہیے کہ بہت جلد اغذیہ کثیرہ اور خام تناول کرے تاکہ طبیعت انکو قبل ہضم کے جذب کرے۔ اگر کسیطرح کا ضرر ہو چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی غذا استعمال کرے تاکہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کر ہضم جید ہو جائے فصد ایک استفراغ خاص ہے واسطے ہر ایک خلط کے برابر یعنے اس سے استفراغ چارون خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار مین زیادہ ہو جاے یا کیفیت اسکی فاسد ہو جاے اسکا استفراغ فصد سے نہین ہوتا۔ جو استفراغ بافراط ہو اکثر تپ پیدا کرتا ہے جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رک جاے اور اُس سے کوئی مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہونا اس استفراغ کا اکثر اُسکو نجات دیتا ہے اُس مرض سے جو بسبب رکنے اسہال کے پیدا ہوا ہے جیسے کسی شخص کے کان کا سیل یا فضلہ بینی رکنے سے سدر پیدا ہوا اور پھر دوبارہ یہ دونون فضول جاری ہون سدر زائل ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ باقی رہنا کسیقدر مادہ کا بعد استفراغ کے اتنا ضرر پیدا نہین کرتا جسقدر بکثرت نکلنا مادہ کا اور پہونچنا استفراغ کا اس درجہ تک کہ قوت مین ضعف پیدا ہو مضر ہے اسلیے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کر لیتی ہے جبتک وہ خلط جسکا استفراغ کرنا در کار ہو باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہو اسوقت تک خوف افراط استفراغ سے نکرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت بقدر افراط استفراغ کی ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہونچ جائے جیسے سونوخس مین جسکی قوت قوی نہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو تھوڑا تھوڑا استفراغ کرکے تمام مادہ کا اخراج بتیزی چاہیے۔ اور اگر مادہ بشدت لپٹا ہوا نہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہو اُسکا استفراغ دفعۃً واحدۃً ممکن ہے جیسے عرق النسا اور وجع مفاصل مزمن اور سرطان اور خارش مزمن اور دمل جو مزمن ہون۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہے اور نیچے کی طرف سے دفع کرتا ہے پس اسکے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق دونون پائے جاتے ہین۔ اور بعد مستقر ہو جانے اور ٹھہر جانے مواد کے موافق ہے پس اگر مواد بجانب تحت کے ہون انکو بطرف خلاف کے جذب کرکے دفع کر دیتا ہے۔ اور جس جگہ مواد ٹھہرے ہوئے ہین وہان سے بھی دور کرتا ہے۔ اور قی کا فعل جذب اور قلع مین بالعکس ہے یعنے جذب مواد کا نیچے سے کرکے اوپر سے دفع کرتی ہے۔ فصد کا حال بحسب اختلاف مقامات کے مختلف ہے اور اسکا جذب اور دفع برطبق اُن مقامات کے ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جائے جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے بہت کم حاجت استفراغ کی اُس شخص کو ہوتی ہے جسکی غذا جید ہو اور ہضم تام غذا کا ہو جاتا ہو اسیطرح گرم بلاد کے رہنے والے کمتر محتاج استفراغ کے ہوتے ہین

فصل چوتھی
بیان مین مشترک قی اور اسہال کے اور اشارہ طرف کیفیت جذب مسہل اور قی کے

پسندیدہ یہ بات ہے کہ جو شخص ارادہ مسہل لینے یا قی کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات مین تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہے اُسکو ایک دن مین چند مرتبہ تناول کرے اور ایک قسم کے کھانے پر اکتفا نہ کرے بلکہ چیزین کھانے پینے کی مختلف اختیار کرے اسلیے کہ معدہ کو بروقت ایسی تدبیر کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اشتیاق دفع کریگا ان چیزون کے جو معدے مین ہون اوپر یا نیچے کی طرف سے ہوتا ہو۔ ایک ہی قسم کا طعام جسکے اوپر دوسرے قسم کا طعام داخل کیا ہوا اُسکے نکلجانے پر معدہ بحال درست کرتا ہو اور اُسکو جھوٹ گرفت کرتا ہے خصوصاً اگر ایسے طعام کی بھی مقدار کم ہو مگر جسکی طبیعت خود بخود نرم ہو اُسکو اس تدبیر کی کچھ حاجت نہین ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو۔ کہ حاجت طرف قے اور اسہال وغیرہ کے ضروری نہین ہے اور اُس شخص کو احتیاج قے اور اسہال کی نہین ہو جسکی تدبیر درست ہو اسلیے کہ درستی تدبیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہے جو قے اور اسہال سے کم ہو۔ جیسا ایسے شخص کو ریاضت اور دلک اور حمام کافی ہوتا ہو۔ پھر اگر اسکے بدن مین امتلا پیدا ہوا ایسے شخص کے بدن مین امتلاء عمدہ اخلاط یعنے خون کا اکثر ہوتا ہے جب بھی اسکو حاجت فصد کی ہوگی نہ اسہال اور قے کی تاہم اگر ضرورت مقتضی فصد اور استفراغ دونون کی ہو فصد پہلے کرینگے اور استفراغ ادویہ قوی سے مثل خربق وغیرہ کرینگے۔ یہ ایک وصیت بقراط کی ہے منجملہ ان وصایا کے جو کتاب ابیذیمیا مین مذکور ہین۔ اگر اخلاط بلغمی خون سے ملے ہون جب بھی یہی تدبیر مناسب ہو لیکن اگر اخلاط باردہ مین لزوجت ہو جیسا بوجہ فصد کے غلاظت یا لزوجت مین زیادتی پیدا ہوتی ہو اسوقت واجب ہو کہ ابتدا مسہل سے کرین مختصر یہ کہ اگر اخلاط چارون برابر ہون تقدیم فصد کی کرنی چاہیے اگر بعد فصد کے بھی غلبہ اخلاط کا باقی رہے استفراغ یا اسہال کرنا چاہیے اور اگر اخلاط برابر نہون پہلے استفراغ اُسی خلط کا کیا جاے جو زیادہ ہو تاکہ برابر ہو جائین بعد اُسکے فصد کیجائے۔ جو شخص دواے مستفرغ کو فصد پر مقدم کردے حال آنکہ اُس مقام پر مناسب تقدیم فصد کی ہونا چاہیے کہ چندروز فصد مین تاخیر کرین۔ اور جس شخص کے فصد کا زمانہ تھوڑا ہوا اور پھر محتاج استفراغ کا ہو کوئی دوا واسطے استفراغ کے استعمال کرے البتہ یہ دوا موافق ہوگی اور فصد کی ضرورت نہوگی۔ اور اکثر جس مقام پر فصد واجب ہو اگر بدون فصد کے دواے مسہل پلائین تپ اور اضطراب پیدا ہوتا ہو پھر اگر بعد استعمال مسکنات کے بھی تسکین نہو یقین کرنا چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصد کی لازم تھی۔ ہاں استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر افراط امتلاء مین نہین ہو بلکہ زیادتی مرض کی بھی اور امتلاء مستدعی بحسب کیفیت استفراغ کی ہوتی ہو۔ نہ بحسب کمیت۔ اکثر درستی تدبیر کی فصد واجب سے وقت معین مین مستغنی کردیتی ہے۔ بیشتر کسی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہو اور ایک مانع ایسا پیدا ہوتا ہو کہ استفراغ کر نہین سکتے اُسوقت چارہ کار منحصر اسمین ہوتا ہو کہ تکلیف صوم اور نوم کی دیجائے اور تدارک اُس سوءمزاج کا جو بوجہ امتلاء کے پیدا ہوا ہو کیا جاے۔ کبھی استفراغ بوجہ اخلاط کے کیا جاتا ہو جیسے کسی شخص کو دورہ نقرس یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہو ایک وقت معلوم مین اسکو حاجت استفراغ کی ہوتی ہے خصوصاً ربیع مین پس احتیاطاً قبل دورے کے استفراغ کرایا جاتا ہو اسی قسم کا استفراغ مرض سے خصوصیت رکھتا ہو فصد ہو یا اسہال۔ کبھی استعمال مجففات کا خارج سے بھی کیا جاتا ہو اسطرح جو دوائین رطوبت کو چوس لیتی ہین وہ بھی خارج سے مستعمل ہوتی ہین جسطرح اصحاب استسقاے مائی کے بدنین ضماد اور دھورا وغیرہ لگاتے ہین خواہ ریگ مین مدفون کرتے ہین کبھی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہو جو بجنسہ کیفیت مین اس خلط کے ہو جسکا استفراغ کیا جانا ہو جیسے استفراغ صفرا سقمونیا سے اسوقت واجب ہو کہ اُسمین ایسی دوا شریک کرین جو کیفیت مین اس دوا کے مخالف ہو اور قوت مسہلہ مین موافق جیسے ہلیلہ اور اُس دوسری دوا مین یہ بھی فائدہ ہو کہ تدارک اُس سوءمزاج کا کرے جسکے پیدا ہونیکا خوف پہلی دوا سے ہو جنکے احشا مین ورم ہو اُنکا اسہال اور قے دشوار ہوتا ہو اگر باضطرار حاجت ہو دواے مسہلہ مثل لبلاب و [illegible] آب بسفائج اور املتاس وغیرہ کے استعمال کرین بقراط کہتا ہو جو شخص لاغر ہو اور انکی طبیعت بآسانی قے کو قبول کرے مناسب اُسکے تنقیہ مین بھی ہو کہ استعمال قے کا کرایا جاے گرمی خواہ ربیع یا خریف مین سواے جاڑون کے جس شخص کا سحنہ معتدل ہو اور کوئی داعی اُسکے استفراغ کو بوجہ قے کے خواہش کرے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکے ذکر لانے کے واسطے انتظار زمانہ ضعیف کا کرنا چاہیے اور بدون مقام حاجت کے اسکو قے سے بچانا چاہیے۔ واجب ہو کہ قبل استفراغ
قے کے اس خلط کی تلطیف کرنی چاہیے جسکا استفراغ منظور ہو اور مجاری کی توسیع اور تفتیح بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کے تعب
پیدا ہونے سے امان ہوتی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیز پر اور مجیب کر دینا طبیعت کا اسوقت تک جبکہ
اسہال باقی کرانا منظور ہو کہ بسہولیت قبل استعمال دوائے قوی کے اجابت پیدا ہوا کرے نہایت مناسب تدبیر ہو اور فلاح اور رستگاری
پیدا کرے۔ اسہال اور قے اس شخص کو بہت دشوار ہو جسکا مراق لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو تعب پیدا ہوتا ہو خالی اندیشہ سے نہیں ہو قے لانیوالی
دوا کبھی خاصیت مسہل کی پیدا کرتی ہو اگر معدہ قوی ہو یا شدت گرسنگی میں پی جائے خواہ پینے والا قریب ہے اسہال معدہ میں مبتلا ہو یا اسکی
طبیعت نرم ہو یا قے کا عادی نہو یا دوا ثقیل ہو کہ بہت جلد معدے میں اتر جائے۔ اسیطرح دوائے مسہل سے بھی قے پیدا ہوتی ہو اگر معدہ ضعیف ہو یا فم معدہ
کا نہایت خشک ہو یا دوا کریہ الطعم یا بدبو ہو یا پینے والے کو تخمہ عارض ہو۔ جو دوائے مسہل اسہال پیدا نکرے یا نا پختہ اخلاط کو دفع کرے اسکی
دوا سے تحریک اس خلط کی ہوتی ہے جسکا اسہال کر رہی ہے اور تمام بدن میں وہ خلط منتشر ہو جاتی ہو پس دیگر اخلاط بدن کے اسی خلط
کی طرف مستحیل ہو جاتے ہیں اسیوجہ سے اس خلط کی بدن میں کثرت ہو جاتی ہو بعض اخلاط قے کو زیادہ قبول کرتے ہیں جیسے صفرا اور بعض قے کی طرف
رجوع نہیں ہوتے مثل سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچھ ہوتا ہو اور کبھی کچھ۔ محموم کے واسطے اسہال بہ نسبت قے کے زیادہ مفید ہو اور جسکی خلط
بطرف اسفل کے اترتی ہو جیسے وہ لوگ جنھیں زلق الامعاء عارض ہو انکا قے کرانا جائز ہو۔ بدترین ادویہ مسہلہ وہ دوا ہو جو مرکب ایسے اجزا سے ہو جنمیں
اختلاف شدید زمانہ اسہال میں پیدا ہو یعنے کوئی دوا اخراج اسہال کا جلد کرنے والی ہو اور کوئی دوا دیر میں اخر کرتی ہو اسکی جہت سے اضطراب
اسہال میں عارض ہوتا ہو اور پہلی دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہوتا ہو۔ اور کبھی دوائے اول سے اسہال دوائے ثانی کا ہو جاتا ہو
جو شخص استعمال دوائے مسہل اور مقی بلا ضرورت کرے حالانکہ بدن اسکا مواد سے پاک ہو ضرور مبتلائے دوار اور مغص یعنے مروڑ اور کرب میں ہو گا۔
اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہو گا تو بہت دشواری سے ہو گا۔ حاصل یہ ہو کہ جبتک دوائے مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہو اسوقت اضطراب پیدا
نہیں ہوتا ہو۔ اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا نکلنا متیقن ہو جاتا ہو جسوقت خلط کا استفراغ بذریعہ قے یا مسہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جائے اور
دوسری خلط نکلنی شروع ہو و بدن کے صاف ہو جانے پر اس خلط سے جسکا استفراغ مقصود تھا یقین کرنا چاہیے۔ اگر یہ تغیر بطرف خراطہ یعنے ایسے مادہ کے
ہو مثل بھوسی وغیرہ کے یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے یہ تغیر برا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ بعد اسہال اور قے کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل
استفراغ تام اور عمدگی تنقیہ پر ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ دوائے مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہو بذریعہ قوت جاذبہ کے خاص اسی خلط کو جذب کرتی
ہو پس بیشتر غلیظ کو جذب کر کے رقیق کو چھوڑ دیتی ہو جیسے مسہل خلط سودا کا اور بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ جس خلط کا دوائے مسہل جذب کرتی ہے اسکو
بدن میں پیدا بھی کر دیتی ہو اس قول کی کچھ اصل نہیں ہو بلکہ محض باطل ہو۔ اسیطرح یہ بھی قول بے اصل ہو کہ دوائے مسہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی ہو
جالینوس باوجود مہارت علی الاطلاق اسکا قائل ہو کہ جس دوائے مسہل میں ہمت نہو اور اسہال پیدا نکرے بلکہ ہضم ہو جاوے وہی خلط پیدا
کرے گی جسکے جذب اور دفع کی اسمیں خاصیت تھی اور یہ قول درست نہیں ہو۔ اس قول کا حال اس مقام سے ظاہر ہوتا ہو جس جگہ جالینوس تحقیق
کر کے یہ تجویز کرتا ہو کہ درمیان دوائے جاذب اور خلط مجذوب کے ذاتی مشابہت ہو اسیواسطے جذب پیدا ہوتا ہو۔ اور یہ مسئلہ خود غلط ہو اسلیے کہ اگر
جذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرور لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ مقدار لوہے کی مقناطیس سے زیادہ ہوتی اسی طرح سونے کا
بڑا ٹکڑا چھوٹے ٹکڑے کو کھینچ لیتا ہے پورا بیان اس استدلال کا غیر طبیب پر واجب ہو یعنے حکیم طبعی پر۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اخلاط کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

جذب ہونا بعد پینے دوائے مسہل یا مقی کے انھین راہون سے ہوتا ہو جن راہون سے دفع ہو کر یہ اخلاط امعا اور معدے مین حاصل ہوئے ہین اور اُس مقام سے طبیعت بطرف اُنکے دفع کرنے کے سمت خارج مین متحرک ہوتی ہو۔ اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ بر وقت پینے مسہل کے بطرف معدہ کے یہ اخلاط نہین اگرچہ پہنچتے مین طبیعت کا میلان بطرف قے کے ہوتا ہو ان اخلاط کا نہ چڑھنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا ہو اول یہ کہ دوائے مسہل بہت جلد طرف امعا کے نفوذ کر جاتی ہو دوسرے یہ کہ بر وقت پینے دوائے مسہل کے طبیعت کو عجلت دفع اخلاط مین اور وہ ماساریقا سے نیچے اور اسفل کی طرف ہوتی ہو نہ اوپر کی طرف اسلیے کہ اسفل کی جانب واسطے نکالنے مواد کے اسہل و اقرب ہو اور اس جہت کہ جسکے سبب سے پیدایش اخلاط کی ہوتی ہو وہ اسے انھین مقامات سے چڑھنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہو۔ اور اس مزاحمت سے تحریک طبیعت کی طرف دفع کرنے کے جانب قریب اور اقرب طرق سے ہوتی ہو۔ پھر اگر واسطے دوا کے قوت جاذبہ لازم فرض کی جاے ہر آئینہ قوت و اخلاق تر اس بات کے ہوگی کہ صحیح اور قوی مین فعل غالب کرے۔ علاوہ یہ ہو کہ دوا بھی جذب اخلاط کا ایک طریق معین سے کرتی ہو ولیکن حال دوائے مقی کا برخلاف دوائے مسہل کے ہو اگر وہ معدے مین ہو اُسی مین ٹھہر جاتی ہو اور امعا سے اخلاط کو اپنی طرف جذب کرکے بجانب قے دفع کر دیتی ہے۔ اور اس دوا کی قوت پر اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت پر ہو اُسپر غالب آتی ہو یہ بھی جاننا چاہیے کہ اکثر جذب ہونا اخلاط کا بذریعہ دوا کے رگون سے ہوتا ہو لیکن جو مادہ بہت قریب ہو وہ سوائے رگون کے اور مقامات سے بھی کھینچ جاتا ہو جیسے وہ اخلاط جو ریہ مین ہوتے ہین کہ بہت قرب کے بطرف معدے اور امعا کے کھینچ جاتے ہین گو رگون کی راہ سے نہ آئین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اکثر خشک دواؤن سے جو نشف رطوبت حاصل ہوتا ہو اُسکے سبب سے استفراغ رطوبات بدن کا ہو جاتا ہو جیسے استسقے مین

فصل پانچوین بیان اسہال و مسہل کے قواعد کا

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ مسہل کے واسطے پہلے سے بدن آمادہ قبول مسہل کا کر لیا جائے اور توسیع مسامات اور تلیین طبیعت خصوصًا امراض باردہ مین بخوبی کر لینی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہو کہ نرم ہو جانا طبیعت کا قبل اسہال کے قانون جید ہو اس سے اکثر خوف والی چیزون سے امان ہوتی ہے۔ مگر یہ تدبیرات واسطے اُس شخص کے مناسب نہین ہین جو آمادہ ذرب کا ہو ورنہ افراط اسہال مین پیدا ہوگی بلکہ ایسے شخص کے مسہل مین ایسی دوائین پلانی چاہیین جنسے قے پیدا ہوتی ہو تا کہ اخلاط معدے سے اُتر نہ جائین۔ اور قبل اسکے کہ فعل دوا کا تمام ہو یہ دوا نافذ نہو جائے بلکہ دونون دواؤن کی قوت معدے مین معتدل ہو کر مسہل اپنا فعل کرے اور مقی اپنا فعل اُسوقت کرے جبوقت حاجت اسہال کی کم اور قے کی زیادہ ہو۔ الثغ یعنے توتلا مستعد ذرب کا اسکو تحمل دوائے قوی کا نہین ہو۔ اکثر توتلون کو ذرب بجہت نوازل سر کے ہوتا ہو ایک خطرہ مسہل کے پینے مین یہ ہو کہ بر وقت پینے مسہل کے کوئی خشک فضلہ امعا مین موجود ہو بلکہ واجب ہو کہ پہلے اسکا اخراج کر لین گو بذریعہ حقنہ یا چکنے شوربے کے ہو۔ استعمال حمام چند روز کا قبل دوائے مسہل کے معین جید ہو مگر یہ کہ کوئی مانع پیدا نہو۔ واجب ہو کہ درمیان حمام اور شرب دوائے مسہل کے تھوڑا زمانہ فاصل ہو اور بعد شرب مسہل کے استعمال حمام کا جائز نہین ہو کہ حمام کرنا جذب مادہ کا بطرف خارج کے کرتا ہو حبس اسہال کے واسطے البتہ جائز ہو۔ اور صورت اسہال کے واسطے ناجائز ہو۔ جائز نہین اگرچہ بیت اول مین حمام کے داخل ہون بشرطیکہ اسکی حرارت تا در جذب مادے پر نہو بلکہ تلیین خفیف بدن مین پیدا کرے اس صورت مین البتہ جائز ہو اسلیے کہ جو مسہل پینے والے کیواسطے وہی مناسب ہو جسمین تھوڑی سی حرارت ہو نہ اتنی حرارت کہ اس سے پسینہ نکلے اور کرب پیدا ہو بلکہ معتدل ہو کہ اعتدال ہوا مائل بحرارت منجملہ معدات مسہل کے ہو یعنے طبیعت کو آمادہ اسہال کرتا ہو۔ مالش بدن کی اور روغن کی بھی مالش اسی قسم معدات کے ہو جس شخص کو عادت دوا پینے کی نہو یا کہ اُسنے کبھی دوا نہ پی ہو ایسے شخص کو مسہلات قوی پلانے طبیب کی احتیاط سے دور ہو جن لوگون کو تخمہ ہو یا اخلاط لزج اُنکے بدن مین ہون یا نفخ اسیعف مین اُنکے تمدد ہو یا اُنکے احشا مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

التہاب خواہ سدے ہوں انکو بھی دوائے مسہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کے ضرور نہیں ہے۔ پہلے بذریعۂ غذائے ملین کے یا حمام اور حرکت کے یا ترک کرانے اس چیز کے جو باعث التہاب اور حرکت ہیں اصلاح کر لینی چاہیے۔ جو لوگ آب رالکہ لینے آب بستہ پینے کے خوگر ہیں اور مطول انکا مسہل دوائے قوی سے ہوتا ہے۔ اگر دوائے مسہل قوی ہو مناسب یہ ہے کہ قبل عمل مسہل کے مسہل پینے والا سو جائے اور ضعیف دوا پیکر سونا مناسب نہیں ہے اسلیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی ہے۔ اور جسوقت عمل دوا کا شروع ہو سو جانا نامناسب ہے کیسی ہی دوا کیوں نہ ہو بعد دوا پینے کے فوراً کسی طرح کی تحریک نکرنی چاہیے اتنا ٹھہر جائے کہ طبیعت اُسپر متوجہ ہو پس دوا میں عمل کرے اسلیے کہ طبیعت جبتک دوا میں عمل نہیں کرتی دوا بھی طبیعت میں کچھ اثر نہیں کرتی البتہ بعد پینے دوا کے ایسی چیزیں سونگھنی چاہیں جو متلی کو منع کریں جیسے پودینہ اور ستلی اور کرفس اور بہ اور گل خراسانی جسپر گلاب چھڑکا ہوا ہو اور تھوڑا سرکہ۔ پھر اگر بروقت پینے دوا کے اُسکی بو ناگوار ہو تھنے بند کرے جس شخص کو دوائے مسہل پینے میں ناگواری طبع پیدا ہو چاہیے کہ پہلے تھوڑا طرخون چبائے تاکہ قوت منھ کی مخدر ہو جائے اور اگر قے کرنے کا خوف ہو اطراف کو مضبوط باندھے۔ اور پینے کے بعد کوئی چیز قابض کھائے۔ اطبا حب مسہل کو شہد سے ملا دیتے ہیں۔ اور کبھی اسکے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا شکر قوام کی ہوئی لگا دیتے ہیں تاکہ گولی مسہل کی باس سے چھپ جائے۔ ایک حیلہ عمدہ یہ بھی ہے کہ گولی کے اوپر قیروطی لگا دے۔ نہایت عمدہ یہ تدبیر ہے کہ منھ میں پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اُتار جائے یا اور حیلے ایسے کرے جس سے پوری دوا اُتر جائے۔ حاصل سب حیلوں کا یہی ہے کہ اصل جرم دوا کا ظاہر نہو۔ دوائے مسہل اگر بطور جوشاندہ کے ہو نیمگرم پینی چاہیے۔ اور گولی ہو نیمگرم پانی کے ساتھ اور پہلے مسہل پینے والے کا معدہ گرم کر لینا چاہیے۔ بعد دوا پینے کے جب متلی میں تسکین ہو اُٹھے اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہے اور ایک ایک گھونٹ گرم پانی وقتاً فوقتاً پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دوائے مسہل کو نکال دے اور اسکی قوت توڑ ڈالے۔ اتنا آب کثیر بروقت روکنے اسہال کے البتہ جائز ہے۔ تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا بوجہ تریاقیت کے مضرت دوا کو دفع کرتا ہے۔ جسکا مزاج گرم ہو اور ترکیب اعضا میں اُسکے ضعف ہو اور معدہ بھی کمزور ہو اُسکو مناسب ہے کہ قبل پینے دوائے مسہل کے تھوڑا آشجو یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذائے لطیف اوریک معدے میں پہنچ جائے۔ اور جو شخص ایسا نہو اُسے نہار منھ مسہل پینا چاہیے۔ اکثر جس شخص کا مسہل کارگر نہیں ہوا اُسے تپ آجاتی ہے مسہل کے پینے والے پر واجب ہے کہ جبتک دوا اپنے عمل سے فارغ نہو کھانا پینا ترک کر دے۔ اور جب تک اجابت ہوا کرے سونے کو بھی ترک کرے ہاں اگر ارادہ مسہل کے روکنے کا ہو اُسوقت مضائقہ نہیں ہے۔ پھر اگر اُسکا معدہ متحمل بھوک کا نہو مثلاً معدہ پر صفراویت غالب ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی میں انصباب صفرے کا ہو جاتا ہو یا چونکہ مدت سے یہ شخص پرہیز کر رہا ہے اور بھوک کی تکلیف عرصہ مدت سے پہونچ رہی ہے ایسے شخص کو روٹی کسی شربت میں بھگو کر تھوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دیسکتے ہیں۔ اس تدبیر سے بیشتر فعل دوا پر اعانت ہو سکتی ہے۔ اور شارب مسہل کو سرد پانی سے دھونا معدہ کا جائز نہیں ہے۔ اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ جو مسہل حبوب کا ہو اُسکے ساتھ جوشاندہ بھی مناسب ہے اُسی گولی کے شریک کرنا چاہیے مثلاً گولی مسہل صفرا ہمراہ جوشاندہ شاہترہ کے اور مسہل سودا ہمراہ جوشاندہ افتیمون اور بسفائج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جوشاندہ قنطوریون پلانا چاہیے۔ اگر احتیاج استفراغ بدن خشک اور سخت گوشت کی دوائے قوی مثل خربق وغیرہ سے ہو پہلے اسکے بدن کی ترطیب چکنی غذاؤں سے کر لینی چاہیے۔ حاصل یہ ہے کہ دوائے قوی مثل خربق وغیرہ کے خطرہ شدید سے خالی نہیں ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو اُنمیں تشنج پیدا کرتی ہے۔ اور جس بدن میں اخلاط بھرے ہوں اُسکی رطوبت میں ایسی تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہے اور احشا کی طرف ایسی چیزیں کھینچ لیجاتی ہیں جسکا دفع دشوار ہوتا ہے تہوعات نوبدار

HAKEEM SHOUKAT ALI

مثل ماذریون اور شبرم وغیرہ کی مضرت اگر بافراط استعمال دہی کا ہو برطرف ہو جاتی ہے اور اسہال بند کر دیتا ہو۔ اکثر دوا کی بو معدے مین مختلف طور کی ہوتی ہو اور جَو کے ستو سے جو بو دوا کی باقی رہجاتی ہو مٹ جاتی ہو۔ یہ سفوف بھی مناسب ہو بہ نسبت اور سفوفات کے۔ اگر مسہل کے بعد دیر تک اجابت نہو اور تخفیف ممکن ہو لیٹے لیٹے بسیط طرحکی حرکت دینا دوا کو ضرور نہو ہی کرنا چاہیے۔ اور اگر اجابت نہونے سے اسیطرح کا خوف ہو تدبیر صائب یہی ہو کہ ماء العسل یا شراب العسل ایک ایک گھونٹ پیے یا نطرون پانی مین گھولکر استعمال کرے یا کوئی فتیلہ بطور شیاف کے رکھے یا حقنہ کرائے۔ کوتاہی دوائے مسہل کی اپنے عمل مین یا بسبب تنگی مجاری کے اپنی خلقت مین خواہ تنگی مجاری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قریب ہونے مجاری کے کسی مرض سے ہوتی ہے پس جنکو مرض فالج یا سکتہ عارض ہو اُنکے مجاری اور وہ یہ اسقدر تنگ ہو جاتے ہین کہ دوا کا پہونچنا مواد تک نہین ہو سکتا ہو اسی جہت سے انکے اسہال مین دشواری ہوتی ہو۔ ایک دن دو مسہل پینا اندیشہ کی بات ہو اور صواب سے دور ہو۔ جو دوائے مسہل خاص کسی خلط کی ہو اگر بدن مین وہ خلط نہین پاتی ہو مشوش ہو جاتی ہو اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہو۔ اسیطرح اگر اُس خلط کو اُسکے اضداد مین ڈوبا ہوا پاتی ہے پہلے ہرایک دوائے مسہل اسی خلط کا اخراج کرتی ہو جس سے خاص ہے اسکے بعد جو خلط اسکی خلط خاص کے قلت اور کثرت اور رقت مین قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اُس قریب کے قریب ہو اخراج کرتی رہتی ہو سوائے خون کے کہ وہ بطور ذخیرہ کے جمع رہتا ہو اور طبیعت اُسکے نکلنے مین بخل کرتی ہے۔ ہرایک دوا سے جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہو جس شخص کو خوف کرب یا مستی کا بعد دوا پینے کے ہو تین دن خواہ دو دن پہلے ڈکر ڈالے تخم ترب پانی مین جوش دیکر یا مولی کھائے جس شخص کا ارادہ مسہل لینے کا ہو نمک کی زیادتی کھانے مین نکرے اکثر دوائے مسہل سے کرب اور غشی اور مستی اور خفقان اور پیچ شکم پیدا ہوتا ہو خصوصًا جس وقت اجابت نہو اور پسینا زیادہ نکلے۔ اور اکثر دوائے مسہل کے ڈکر ڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہے۔ اور بیشتر یہ دشواری فقط قابض چیزونکے کھانے سے دفع ہو جاتی ہو۔ آشجو بعد اسہال کے پینا اذیت مسہل کی دفع کر دیتا ہے اور جو مواد خواہ دوائین گذرگاہ اور راہون مین چسپیدہ ہو رہی ہین اُنکو دھو ڈالتا ہو جس شخص کا مزاج سوداوی ہو اور بلغمیت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ ترہ تیزک گرم پانی مین دھوکر تناول کرے اُسمین تھوڑا روغن زیتون بھی شریک کرین۔ اور جسکا مزاج گرم ہو اسپغول ہمراہ سرد پانی اور روغن بنفشہ اور شکر طبرزد اور جلاب کے استعمال کرین۔ اور معتدل مزاج تخم کتان جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل ارمنی آب انار کے ساتھ تناول کرے لیکن یہ استعمال بعد اسہال اور قطع ہو جانے اجابت کے واجب ہو جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اُسکے حق مین آش جو ہو سکنجبین کے استعمال سے سحج یعنے خراش امعاء پیدا ہوتا ہو اسلیے دو تین دن سکنجبین کا استعمال نہ چاہیے تاکہ قوت امعاء کی بحال خود برقرار ہو جاے۔ واجب ہو کہ بعد مسہل کے دوسرے دن حمام مین داخل کرین اگر بقیہ اخلاط کا بدن مین رہے اور حمام مین جانے سے طبیعت خوش ہو اور لذت پائے اس سے معلوم ہو گا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کر دیا پھر اسے مسہل نہ دینا چاہیے اور اگر حمام مین جانے سے لذت نپائے اور دلتنگ ہو حمام سے باہر نکال لینا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جنکے امعاء ضعیف ہون اکثر دوائے مسہل سے ایسا اسہال شدید اُسکو عارض ہوتا ہو کہ اسکے بند کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہو اور بہت سے علاج کے بعد اسکے دست بند ہوتے ہین۔ اسیطرح مشائخ کا حال ہو کہ او سہل کی دقتین انکو درپیش ہوتی ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ نبیذ کا پینا بعد مسہل کے حمیات اور اضطراب پیدا کرتا ہو۔ اور اکثر بعد اسہال اور فصد کے ایک درد جگر مین پیدا ہوتا ہے اور فقط آب گرم کے پینے سے دفع ہو جاتا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو۔ کہ بروقت طلوع شعری صور کے اور بروقت برودت شدید اور بروقت برف ریزی کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

پہاڑون پر دوائے مسہل کا استعمال جائز نہین ہو بس چاہیے کہ دوائے مسہل کو ربیع یا خریف مین استعمال کرے ۔ اور چونکہ فصل ربیع کی صیف سے پہلے ہوتی ہے اور گویا گرمیون کا استقبال کرتی ہے اسواسطے فصل ربیع مین سوائے مسہل لطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز ہے یا ان فصل خریف مین ہر قسم کے مسہل قوی کا موقع ہو طبیعت کو دوائے مسہل کا خوگر کر لینا تھوڑی سی حاجت تلئین کی اگر ہو مناسب نہین ہو اسلیے کہ یہی عادت پختہ ہو جاتی ہو اور اسکا خوگر اسی شغل مین مدت العمر رہتا ہو اور انجام اسکا بہت برا ہوتا ہو جس شخص کا مزاج یابس ہو دوائے قوی اُسکو ناتوان کر دیتی ہو۔ دوائے ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیے تاکہ قوت دوا کی تحلیل نپائے منجملہ ادویہ ضعیفہ کے جو مبارک ہو پینے بے ضرر ہو بنفشہ اور شکر ہو جس شخص کو حاجت مسہل کی جاڑون مین ہو چاہیے کہ منتظر ہوائے جنوبی چلنے کا رہے ۔ اور گرمیون مین قول بعض لوگون کا انتظار ہوائے شمالی کا کرنا چاہیے ۔ مگر اس قول مین تفصیل ہو کہ اگر اسہال خلط رقیق صفراوی کا منظور ہو انتظار ہوائے شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کے اسہال مین کچھ ضرورت نہین ہو۔ مریض جسوقت محتاج مسہل ضعیف کا ہو استعمال دوائے ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر نہو پھر تحریک جائز نہین ہو بلکہ بحال خود چھوڑ دینا چاہیے۔ اکثر ہیجان خون کا اسہال سے ہوتا ہو کہ اسکی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہو اسکے دور کرنے مین تماقضہ کافی ہوتی ہو

فصل چھٹی افراط مسہل کا بیان اور وقت اُسکے بند کرنے کا

منجملہ اُن علامات کے جنسے وقت بند کرنے مسہل کا بالضرور پہچانا جاتا ہو یہ ہو کہ بعد اسہال کے پیاس معلوم ہو اسلیے کہ اگر برابر دست جاری رہین اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا نہ چاہیے اور افراط اسہال سے خوف کرنا نچاہیے ہان پیاس کا پیدا ہونا فقط کثرت اسہال اور افراط اجابت سے نہین ہوتا پس اسکی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پیاس کبھی سبب کیفیت معدے کے پیدا ہوتی ہو کہ معدہ اگر گرم یا خشک ہو دونون کیفیتین معدے مین ہون بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہو۔ اور کبھی بسبب حال دوا کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہو جسوقت اگر گرم اور لذاع ہو۔ اور کبھی بنظر لطف کیفیت مادہ کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہو جسوقت کہ مادہ گرم مثل مادہ صفراوی کے ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہین ہو کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابھی تنقیہ تمام نہوا ہو چنانچہ اگر اضداد ان اسباب کے پائے جائین بعید نہین ہو کہ پیاس بدیر معلوم ہو بہرحال جسوقت پیاس مین افراط ہو اور اجابت بھی زیادہ ہو چکی ہو روک دینا چاہیے خصوصاً اگر اسباب سرعت عطش موجود نہون بلکہ بروقت موجود ہونے اسباب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہو تاخیر جس مین کسیقدر رہا ہو نہین ہو کبھی جو مادہ نکل رہا ہے وہ بھی دلیل مسہل کے بند کرنے پر ہوتا ہو مثلاً خلط صفراوی کے مسہل مین اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہونچے جاننا چاہیے کہ اسہال مین افراط ہوئی چہ جائیکہ مسہل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہونچے ۔ پھر اگر ایسے مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہونچے اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بہت دشواری پڑیگی جس شخص کو مسہل مین غش پڑنے شروع ہو انجام کار مین پیدا ہو اُسکی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا مین دیکھنے چاہیے

فصل ساتوین تدبیر اُس شخص کی جسکو افراط مسہل کی پیدا ہوا

افراط اسہال یا بوجہ ضعف عروق کے عارض ہوتا ہو یا بجہت وسیع ہو جانے رگون کے منھ کے ۔ یا اس وجہ سے کہ دوائے مسہل رگونکے منھ مین لذع پیدا کرے ۔ یا اس وجہ سے کہ بدن کو دوائے مسہل سے کوئی سوء مزاج نیا عارض ہو خواہ ایسی چیز جو قائم مقام سوء مزاج کے ہو بہرحال بروقت افراط اسہال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے باندھنا چاہیے ہاتھون کو بغل سے اور پاؤن کو بیخ ران سے شروع کرکے نیچے اُترتا ہوا جائے اور تریاق یا تھوڑی سی تلونیا اسکو پلانی چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم بخارے پسینا اُسکے بدن کا نکالا جائے اسطرح پر کہ تمام بدن کپڑون کے نیچے چھپا ہو اور سر کھلا ہو پھر اگر باوجود زیادہ پسینا برآمد ہونے کے بھی اسہال منقطع نہو قابض دوائین پلائی جائین اور معدے کی مالش کیجائے اور خوشبو کھینچنے چاہیے یا مین اور صندل و رکا فور اور عرق گلاب سے بنائی جائیں بیچ کھانی کیجائین ۔ مالش اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضاے خارجی ہین اور انکو گرم کردینا بھی چاہیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

گو بذریعہ مجمرہ ناری کے گرم کیے جائیں اسطرح پر کہ مجمرہ نیچے اضلاع اور درمیان دونوں شانوں کے لگایا جائے پھر اگر احتیاج اسکی ہو کہ اُسکے معدہ یا اُسکے احشا پر ضماد آرد جو اور قابض تر چیزوں کا لگایا جائے یہ بھی جائز ہے اور ادہان میں سے روغن بلادر روغن مصطگی بھی مفید ہے یہ بھی واجب ہے کہ سرد ہوا سے انکو بچائیں۔ اسلیے کہ سرد ہوا بطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہے اور گرم ہوا سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ اسکی قوت سُست کر دیتی ہے یہ بھی واجب ہے کہ انکی تقویت خوشبودار چیزیں سونگھا کر کرنی چاہیے اور ایک ایک گھونٹ قوابض اور کعک یعنے کلچہ شراب ریحانی میں ملاکر پلانا چاہیے۔ اگر یہ چیزیں گرما گرم پلائی جائیں بہتر ہے۔ اور اس سے بیشتر روٹی آب انار میں خواہ اقسام سویق یعنے ستووں سے یا پوست خشخاش بسی ہوئی استعمال کیجائے مجرب دوا یہ ہے کہ چاول تین درم بھونکر دوغ ترش میں جوش دیں تا اینکہ بستہ ہو جائے بعد اسکے استعمال کریں بس یہی نہایت مفید ہے۔ واجب ہے کہ انکی غذا قابض ہو اور برف میں سرد کیجائے جیسے آب انگور ترش وغیرہ منجملہ ان تدبیروں کے جو انکے حبس اسہال میں معین ہوں یہ ہے کہ گرم پانی پلاکر قے پر آمادہ کریں اور اطراف بدن کے بھی گرم پانی میں رکھیں اور انکو حرکت نہ دیں اگرچہ انپر غشی طاری ہوئی ہو۔ شراب کا استعمال اُن لوگوں کو قطعاً جائز نہیں ہے۔ یہ جتنی تدبیریں اوپر بیان کی گئیں اگر ان میں سے کوئی تدبیر کارگر نہو آخر کا استعمال مخدرات کا اور ان معالجات قویہ کا جو باب منع اسہال میں کتاب سوم کے بیان میں ہوگا) کریں بہت لائق ہے کہ طبیب بنظر احتیاط ترمس و سفوف قابض قبل از وقت حاجت تیار کر رکھے اور احتیاطاً حقنے کو اور جو آلات احتقان کے ہیں انھیں بھی موجود رکھے تاکہ بروقت حاجت تلاش کی نہو

فصل آٹھوین تدبیر اس شخص کی جسپر دوائے مسہل نے اثر نہ کیا ہو جب دوائے مسہل اثر نہیں کرتی ہے مغص اور تشویش اور سدر اور صداع پیدا کرتی ہے انگڑائی اور جمائی پیدا ہوتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ حقنہ کریں اور حمول مسہل کا استعمال کریں جنکا ذکر قرابادین میں ہوگا اور مصطگی تین کرمہ یعنے تین ربع درم نیمگرم پانی میں ملاکر پئیں۔ کبھی قوابض کے پلانے سے ایسے وقت دوائے مسہل کا عمل ظاہر ہو جاتا ہے جیسے سیب اور بہ کہ یہ چیزیں فم معدہ کو نچوڑ کر شلی میں تسکین دیتی ہیں اور قوام دوا کا غلیظ کر کے اوپر کیطرف حرکت کو روک کر نیچے کیطرف متوجہ کرتی ہیں اور طبیعت کو تقویت دیتی ہیں۔ اگر حقنہ سے فائدہ نہو اور اعراض ردی پیدا ہوں کہ تمام بدن کی رگیں اور پٹھے کھچنے لگیں اور آنکھیں باہر نکل آئیں اور دوا کو حرکت اوپر کیجانب ہو ضرور فصد کر دینی چاہیے۔ بلکہ اگر دوائے مسہل عمل نکرے اور اسکے بعد اعراض بد پیدا نہوں جب بھی فصد کرنا چاہیے گو دو تین دن بعد کیوں نہو اسلیے کہ اگر فصد نہ لیجائے خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضائے رئیسہ کے ہوتا ہے

فصل نوین احوال دوائے مسہلہ کے بیان میں بعض ادویہ مسہلہ ایسے ہیں کہ انکا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے خربق سیاہ یا تربد اگر سپید نہ ملے بلکہ زرد ہو یا غاریقون اگر سفید اور خالص نہ ملے بلکہ مائل بسیاہی ہو یا مازریون کہ دوائیں نہایت بدتر ہیں اگر ان دواؤں میں سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہو اور اسکے بعد اعراض ردی پیدا ہوں تدبیر صائب یہی ہے کہ تا امکان اس دوا کو بدن سے بذریعہ قے یا منحدر کر دینے کے دفع کریں۔ اور اسکے بعد تریاق سے علاج کریں اکثر ان دواؤں میں ایسی چیزیں ہیں جنکا شر اور فساد جو ارواح میں پیدا ہوا ہو بہت سو پینے سے دور ہو جاتا ہے نہایت ٹھنڈے پانی میں بیٹھنے سے تربد زرد یا تربد جو متعفن ہو گیا ہو۔ اسیطرح جو چیزیں دوا کی تیزی کو برانگیختہ کرنے اور تسکین کے اور بجہت اس چکنائی کے جو اُس میں ہو اور مثل سریشم کے چپکتی ہو توڑ ڈالے ان ادویہ کے شر اور فساد کو دفع کرتی ہے بعض ادویہ مسہل کی ایسی ہوتی ہیں کہ انکو مناسبت بعض امزجہ سے ہوتی ہے۔ اور بعض امزجہ سے انکو مناسبت نہیں ہوتی مثلاً سقمونیا ایسی دوا ہے کہ اُسکا عمل اور اثر سرد ملک کے رہنے والوں کے بدن میں نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو بہت ضعیف ہوتا ہے اور جبتک سقمونیا کی مقدار کثیر مستعمل نہو کچھ اثر نہیں ہوتا ہے جیسے عادت بلاد ترک کے لوگوں کی یہی ہے کبھی احتیاج بعض ابدان میں اور بعض بلاد میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس بات کی ہوتی ہے کہ جرم دواؤن کے استعمال نکیے جائین بلکہ اُنکے قوی اور جوہر کا استعمال کیا جاتا ہے جو بذریعہ تر کرنے یا جوش دینے وغیرہ کے
نکالا جاتا ہے۔ واجب ہے کہ ادویہ مسہلہ کے ساتھ خوشبو دوائین بھی شریک کی جائین اسکا فائدہ یہ ہے کہ تو مین اعضا کی محفوظ رہتی ہین۔ اگر
خوشبو دوائین ایسی ہون کہ اُنسے تقویت قلب کی پیدا ہو اسی مقام پر انکا شریک کرنا بہت اچھا ہے اس واسطے کہ جو دوائین مقوی قلب ہین
اُنسے تقویت اس روح حیوانی کی حاصل ہوتی ہے جو تمام بدن کے ہر عضو مین موجود ہے۔ اور ادویہ مسہلہ مین دو قسم کی دوائین ہوتی ہین پہلی قسم
یہ ہے کہ جس خلط خاص کی دوا ہو اُسکا اسہال بہت جلد کرے **دوسری قسم** یہ ہے کہ استفراغ مین اسکے دیر ہو۔ پہلی قسم کی دوا اپنے فعل
سے فارغ ہوتی ہے دوسرے قسم کی دوا خلط مین بھی ایک قسم کی مزاحمت پیدا کرتی ہے اور دوسرے قسم کے فعل کو کسیقدر روکتی ہے
اور اسکی قوت کو توڑ ڈالتی ہے پھر جب پہلے قسم کی دوا کا عمل پورا ہو جاتا ہے اور دوسرے قسم کی دوا اپنا اثر شروع کرتی ہے
اسکا اثر ضعیف ہو جاتا ہے اور اسکی تحریک پوری نہین ہوتی اسی واسطے واجب ہے کہ ایسی دوا ضعیف الفعل کے ہمراہ ایک ایسی دوا
بھی شریک کرین جو اسکے عمل مین جلدی کرے جیسے زنجبیل واسطے زبد کے کہ ایسی دوا کی شرکت سے دیر تک اس دوا کے عمل مین
سستی نہین رہتی مگر یہ فائدہ اُسوقت حاصل ہوتا ہے کہ جب ان دونون دواؤن مین آمیزش اور اختلاط اچھی طرح
ہو جائے۔ واجب ہے کہ بوقت تجویز کرنے ادویہ مسہلہ کے ان قواعد کو بھی تصور کرین جو ہمنے کتاب ثانی مین قوت ادویہ مسہلہ کے باب
مین بیان کیے ہین جس مقام پر ہمنے قواعد کلی ادویہ مفردہ کے ذکر کیے ہین وہان اسکا بیان بخوبی ہو گیا ہے۔ دوائے مسہل کا اثر
چند طرح سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی بجہت تحلیل کے بالخاصہ اثر کرتی ہے جیسے تربد اور کبھی اسہال بوجہ عرض کے بالخاصہ پیدا کرتی ہے جیسے
ہلیلہ کہ یہ مادہ کو نچوڑ کر بذریعہ قبض اسہال پیدا کرتا ہے۔ کبھی اثر دوائے مسہل کا بجہت تلیین اور نرم کرنے طبیعت کے بالخاصہ پیدا ہوتا ہے
جیسے خیار شنبر۔ اور کبھی بجہت ازلاق کے اثر کرتی ہے یعنے بوجہ لعاب کے مادہ پھسل جاتا ہے جیسے لعاب اسپغول اور آلو بخارا۔ اکثر قوی
دوائین جن مین سمیت ہے وہ اسہال کو اسطرح پیدا کرتی ہین کہ طبیعت پر غالب آجاتی ہین اسی واسطے واجب ہے کہ ایسی دواؤن کی
اصلاح اُن چیزون سے کرنی چاہیے جنمین قوت فادزہری موجود ہو کبھی تلخی اور تیزی اور قبض اور عفوصت یعنے بکٹھا ہونا اور حموضت
یعنے کھٹا ہونا بہت کچھ اعانت فعل دوائے مسہل کی کرتا ہے جسوقت یہ کیفیتین فعل دوائے مسہل کے قریب ہون اور اپنی خاصیت کے
مناسب اُسکی خاصیت پائین خصوصاً تلخی اور تیزی تحلیل پر معین ہے پس جو دوا بذریعہ تحلیل کے مسہل ہے مثل تربد کے اُسکے ساتھ تلخ اور تیز دوا
معین ہو سکتی ہے اسہال پر اور عفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا ہے جو دوا مسہل بوجہ عصر کے ہے جیسے ہلیلہ اسکے ہمراہ عفوصی چیزین شریک
کرنے سے اعانت پیدا ہوتی ہے۔ ترشی تقطیع معدے کی بوجہ ازلاق کے کرتی ہے پس مثل آلوے بخارا کے ہمراہ لعاب اسپغول کے
معین اسہال ہوگی۔ یہ بھی واجب ہے کہ دوائے مزلق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعوض مسہل ہو استعمال نکرین مثلاً اسپغول ہمراہ ہلیلہ کے مگر یہ
ممانعت اُس وقت ہے کہ جب تو مین دونون دواؤن کی برابر ہون بلکہ ایسے وقت مین اصلح یہ ہے کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے
زیادہ ہو کہ اُسکا اثر پہلے ظاہر ہو جائے۔ مثلاً ایک دوائے ملین یا مزلق اپنا فعل قبل فعل دوائے عاصر کے کرلے بعد اُسکے جب دوائے عاصر
اپنا فعل شروع کرے جس چیز کی اُسنے پہلے تلیین کر دی ہے یہ اُسکو باسہال دفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد ادویہ مسہلہ کے اور مقامات سے
دریافت کرنے چاہیین **فصل دسوین بیان مین اُن چیزون کے جنھین اور ابواب مین تلاش کرنا چاہیے** ہماری قرابادین
مین ادویہ مسہلہ اور ملینہ کا بخوبی بیان ہوا ہے اُسمین سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جن دواؤن کا نگلنا نہ خواہ اُسی ترکیب

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے انکا استعمال مسہل و تلیین ہو وہ بھی اسی مقام پر مذکور ہین اور جو مسہلات ہر تن کے موافق ہین انکا بھی اسی جگہ پر بیان ہوا ہے اور ادویہ مفردہ کے بیان مین اصلاح ہر ایک دواے مفرد کی اور اُسکے ضرر کا تدارک اور اُسکے پلانے کی کیفیت بیان ہوئی ہو گو بیان دوا کی اگر سوکھ کر شل پتھر کے ہو جائین اُنکا استعمال درست نہین اور نیلے یا تر جوب بھی جو وبتے ہون اور اسقدر گیلے ہون کہ تھوڑے سے دبانے سے پھر صورت اُنکی بدل جائے وہ بھی کام کے نہین بلکہ جسوقت جوب خشکی پکڑ لائین اور کرارے ہونے لگین مگر انگلیون کے بیچ دبانے سے دب سکین اسوقت انکا استعمال کرنا چاہیے

فصل گیارھوین قے کرانے کا بیان

طبیب کا قے کرانا اُس شخص کو زیادہ ناروا ہو جسکی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اُس شخص کا سینہ تنگ اور سانس کی درآمد برآمد کی کیفیت تیز ہو۔ اور جو شخص بنظر و آثار اور علامات کے آمادہ نفث الدم اور خون تھوکنے کا ہو خواہ اُسکی گردن باریک ہو جو آمادہ اس بات کا ہو کہ اُسکے حلق مین اورام پیدا ہوتے ہون خواہ وہ شخص جسکا معدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فربہ اور موٹا آدمی کہ یہ لوگ بالطبع لائق اسہال کے ہین لاغر آدمی چونکہ صفراوی مزاج ہوتا ہو اُسکے حق مین قے بہت مفید ہو۔ بنظر عادت کے قے کرانی اسکو مناسب ہو جسکو قے بآسانی نہو سکے اور دشواری ہو اور اُنھین قے کرنے کی عادت ہو بس یہ لوگ اگر قوی دواؤن سے قے کرائے جائین تھوڑے زمانہ مین اُنکی رگین اعضاء نفس کی پھٹ جائینگی اور مرض سل مین گرفتار ہونگے جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اسکو قے مناسب ہو یا نہین پہلے خفیف دواؤن سے تجربہ کرنا چاہیے اگر بآسانی قے ہو جائے زیادہ قے کرانے پر جسارت کرنی چاہیے قوی ادویہ سے مثل خربق وغیرہ کے اگر یہ شخص ایسا ہو کہ قے کرنا اسے گوارا نہو اور طبیب کو بنظر ضرورت قے کرانی واجب ہو پہلے اُسے آمادہ قے کرنے پر کرنا چاہیے اور خوگر کرانا چاہیے کہ اُسکی غذا نرم یا روغن اور شیرین تجویز کرے اور اسکی ریاضت مین کمی بلکہ رفتہ رفتہ موقوف کرا دینی چاہیے بعد ازان استعمال مقئی چیزون کا کرنا چاہیے اسطرحپر کہ پہلے چکنی چیزین اور روغن ہمراہ مشروبات کے پلائی جائین اور غذائین خوشگوار جنکا کیموس جید ہو کھلائی جائین خصوصًا جسکو قے بدشواری ہوتی ہو اسلیے کہ شخص بیشتر باوجود پلانے ادویہ مقئی کے قے نہین کرتا اسکی طبیعت اخراج مواد کو بطرف قے کے بخل کرتی ہو اسیواسطے اچھی غذا کھلانی چاہیے کہ اگر قے نہو اور معدے مین باقی رہے اُسوقت اچھی غذا کا باقی رہنا بہتر ہو بہ نسبت باقی رہنے غذاے ردی کے۔ جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض قے کرنے کے کھلایا گیا تھا قے کرے دوبارہ کھانا جبتک خوب بھوک نہ لگے اُسے کھانا مناسب نہین ہو اور پیاس ایسے شخص کی شربت سبب سے فرو کرنی چاہیے۔ پانی نیمگرم خواہ جلاب اور سکنجبین کا استعمال اچھا نہین ہو اسلیے کہ اُنکے دینے سے متلی پیدا ہوتی ہو۔ غذاے مناسب ایسے شخص کو بچہ ہاے مرغ اس طرحپر پکائین کہ پہلے پانی مین جوش دین بعد اسکے انکے پیٹ مین مصالحہ گرم بھر کے آگ پر مثل کباب بھونین اور تین پیالے شراب بعد غذا کے پلانے چاہیئین جسکو کھٹی قے ہو اور پہلے کبھی عادت ایسی قے کی نہو اور اسکی نبض مین تھوڑی سی تپ بھی ہو چاہیے کہ غذا دیر تک نکھائے اور قبل از غذا گلاب گرم کرکے پیے اور جس شخص کو قے سوداوی ہو چاہیے اسفنج کا ٹکڑا گرم سرکہ مین ڈبو کر معدہ پر رکھے۔ بہتر یہ ہے کہ جو طعام بغرض قے کرانے کے کھلایا جائے کئی طرح کا ہو اسلیے کہ ایک ہی قسم کے کھانے کو کبھی معدہ ایسا قبول کر لیتا ہو کہ پھر اُسکے اخراج مین بخل کرتا ہو اور اپنی طرف پھیر لیتا ہو۔ جب قے بافراط ہونے لگے اور بہت بلغمی نکلنے لگے غذا مین گوشت گنجشک اور کبوتر کے بچون کا جو قریب اُڑنے کے ہون نافع ہو مگر بریان اور اطراف ان چیزون کے نہ کھلانی چاہیئین اسلیے کہ یہ ثقیل ہین دیر مین ہضم ہوتی ہین سادہ ہواے حمام مین بھی داخل کرنا چاہیے۔ اور بروقت پلانے دواے قے آور کے ایسی حرکات کرنی جسمین جھوٹنے کی ضرورت ہو اور ریاضت کرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور تعب یا مشقت کریں بعد اسکے قے کریں اور یہ امور ٹھیک دوپہروں کو کرنے چاہییں۔ ایضاً بروقت قے کرنیکے دونوں آنکھیں اوپر چڑھا کر پٹی
باندھنی چاہیے اور پیٹ پر بھی ایک کپڑا بطور رومال کے لپیٹنا ضرور ہے مگر نرم ہو اور بندش میں اعتدال رہے۔ قے پر آمادہ کرنیوالی چیزیں جیسے
جو چیز اور سولی اور طرح طرح کے چھوٹی مچھلی اور فوتنج کوہی تر و تازہ اور پیاز اور گندنا اور آش جو مع تخم فجل کے شہد کے ساتھ اور میٹھا جو پکا کر شوربا
شیریں اور قریب پکے بادام ہمراہ شہد کے اور جو چیز مشابہ بلکہ یعنی نیم خام روٹی جو روغن میں پکا کر میٹھے قوام یا شکر وغیرہ میں بھگو دیجائے جیسے جلیبی وغیرہ
کے یا اور روٹی خمیری جو روغن سے پختہ کیجائے اسیطرح خربزہ اور کھیرا اور دونوں کے بیج خواہ انکی جڑیں پانی میں بھگو کر کوٹی جائیں اور شیرینی ملائی جائے
اور جس شوربے میں مولی پڑی ہو جو شخص شراب مسکر بغرض قے کرنے کے پئے چاہیے کہ تھوڑی ہی پیکر قے نکرے بلکہ بہت سی پی لے اور قے کے بعد فقاع ہمراہ شہد
کے اگر بعد حمام کے پیے قے فوراً ہو جائیگی اور آسانی ہوگی اور مسہل بھی ہے جس شخص کا ارادہ کسی دن قے کرنیکا ہو قریب اس روز کے چاہیے کہ بجز جو کے
کوئی چیز نہ کھائے۔ اگر کوئی شخص دو تولہ اور خل خربق کے استعمال کرے چاہیے کہ نہار منہ استعمال کرے اور اگر کوئی مانع نہ ہو دو گھنٹے دن چڑھے اور
بول و براز سے فارغ ہو کر قے کرے۔ اگر پر ڈالکر قے کرے اور آسانی ہو جائے بہتر ہے ورنہ پر کو کسیقدر حرکت دے اگر پھر بھی قے نہو حمام میں داخل کیا جائے
اور جس پر سے قے کرتا ہو مناسب ہے کہ اسمیں روغن حنا تھوڑا سا لگا دیا جائے اگر تقطیع اور کرب پیدا ہو آب گرم اور روغن زیتون پلانا چاہیے کہ
یا قے ہو جائیگی خواہ اسہال عارض ہوگا۔ قے کرنے پر اعانت اس تدبیر سے بھی ہوتی ہے کہ معدہ اور اطراف گرم کیے جائیں کہ اس سے متلی پیدا ہوتی ہے
اگر دوائے مقئی سست جلد تاثیر کرے اور چھٹ پٹ قے پیدا ہو چاہیے کہ قے کو روکیں اور ٹھہرائیں اور خوشبو اور معطر چیزیں سونگھائیں اور اطراف کو
دبائیں اور ملیں اور تھوڑا سا سرکہ پلائیں اور بہی و سیب کھلائیں تھوڑی سی مصطگی ملا کر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت کرنے سے قے زیادہ ہوتی
ہے اور سکون سے کم ہوتی ہے اور گرمی کی فصل سب سے پہلے قابل ہے کہ قے کا اسمیں استعمال کیا جائے اگر احتیاج ہو ایسے شخص کو قے کرانے کی جسکا
نحیف بدن نامناسب قے کرانے کے نہیں ہے بس فصل صیف میں البتہ اجازت ایسے شخص کو قے کرانیکی دیجاتی ہے سب سے زیادہ کمی فائدہ کی قے کرنے میں بنظر تنقیہ
اول کے تنہا معدہ کو ہے سوا امعا کے اور بنظر دوسرے تنقیہ کے سر کو اور تمام بدن کو ہے اور جذب اور قلع مادہ کا فائدہ اسافل بدن کو ہوتا ہے مفید قے
کی شناخت غیر مفید سے اس طور پر ہوتی ہے کہ بعد قے مفید کے خفت اور اشتہا جید اور سانس اچھی اور نبض جید ہوتی ہے اور ہیجان کا سبب تو نکلا ہوا ہو اور
اس قے سے پہلے متلی ہوتی ہے اور اکثر اسکے ہمراہ نزع شدید معدہ میں اور سوزش پیدا ہوتی ہے اگر دوائے مسہل قوی ہو مثل خربق کے خواہ جدا ہو خواہ خربق سے
مرکب ہو شروع میں ایسی قے کے منہ سے لعاب چھوٹتا ہے اور بعد لعاب کے قے میں بلغم کثیر بدفعات گرتا ہے اسکے بعد ایک شے سیال اور سیلان فضلات
برآمد ہوتی ہے اور لوح خواہ درجہ بقدر ہوتی ہے بحال خود ثابت رہتی ہے اسی سے اور قسم کے بعد اعراض کے سوائے متلی اور کرب قے کے پیدا نہیں
ہوتی اور کبھی شکم بھی روان ہو جاتا ہے بعد اسکے چوتھی ساعت میں سکون طبیعت پیدا ہوتا ہے اور مائل براحت ہو جاتی ہے بری قے کی شناخت
یہ ہے کہ اولاً طبیعت مجیب نہیں ہوتی اور قے کا پیدا ہونا دشوار ہوتا ہے اگر بجبر پیدا بھی ہوئی کرب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں کھنچے جاتے ہیں
اور آنکھ اندر گھسی جاتی ہے چہرہ زیادہ سرخ ہو کر تنتا جاتا ہے اور آنکھوں میں سرخی زیادہ پیدا ہوتی ہے پسینا بہت نکلتا ہے آواز بند ہو جاتی ہے اور
جس کو کیفیت عارض ہو اور جلد تدارک نکیا جائے فوراً مر جاتا ہے۔ تدارک اسکا بذریعہ حقنہ کے اور شہد اور نیم گرم پانی پلانے سے کرنا چاہیے
اور جن دواؤں میں تریاقیت ہے جیسے روغن سوسن وغیرہ انکا استعمال کرنا چاہیے اور تا مقدور کوشش کرے کہ قے کرائی چاہیے کہ قے ہو جائے
اختناق پیدا نہو کا ایضاً حقنہ جو پہلے سے طیار رکھا ہوا ہے استعمال کرنا چاہیے۔ بہت مناسب استعمال قے کا اون امراض میں ہے جو مزمن ہوں
جیسے صرع اور استسقا اور جذام اور مالیخولیا نقرس عرق النسا۔ قے میں اگرچہ منافع ہیں تاہم اکثر امراض لاحق ہوتے قے کے پیدا ہوتے ہیں جیسے طرش یعنی بطلان سماعت

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسلیے کہ کثافت سے تعدیل لطافت کی ہوتی ہے۔ اگر اُسوقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہو جائیگی اور کثیف قوت نافذ ہونے سے رُک رہے گی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہے اُسکا نفع پیدا ہوگا اور اُسکی مثال ایسی ہے جیسے دھنیا جو کے ستو کے ساتھ خنازیر پر ضماد کیا جائے ضماد اور طلا کا فائدہ ایک سا ہے مگر ضماد مین کسیقدر چسپیدگی ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہے اکثر طلا بادیہ اور جیتھڑون کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضاے رئیسہ مثل قلب و جگر کے تدبیر بذریعہ طلا مد نظر ہو کپڑون کے ٹکڑے عود اور صندل مین بسے ہوئے کام طلاے خوشبو کا کرتے ہین جب اُنسے اعضاے مذکورہ گرم کیے جائین **فصل انیسوین نطولات کے بیان مین** نطول تریڑے کو کہتے ہین یہی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضاسے مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا ضرور ہو جو اعضا محتاج نطول کے ہین گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اُسمین فضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان آب سرد سے تریڑا دینا چاہیے۔ تاکہ جو نرمی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے بعد پہونچنے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہو جائے اور اگر انصباب مواد کا اُس عضو مین ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کرکے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین **فصل بیسوین فصد کے بیان مین** فصد ایک استفراغ عام ہے کہ اُس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر رگون مین زیادہ اور کسی رگ مین کم اور بیش نہو فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہے اول تو جو شخص مستعد امراض کا ہو اور اُسکا خون بڑھ گیا ہو۔ دوم جو مریض ہو یہ دو شخص ایسے ہین کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجائے یا خون کی بُرائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونون ضرر مجتمع ہون یا وہ امراض جیسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نقرس دموی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ شگافتہ ہونے اُس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اُسکے پھیپھڑے مین باریک سی لگی ہوئی ہے جب اُسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پھٹ جاتی ہے خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہون اور اُنکے بدن مین خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام حشا کے اور رمد حار کے ہون خواہ جو لوگ کہ انکی بواسیر کا خون بند ہو گیا ہے اور عادت انکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورت کا حیض بند ہوا ہو یہ دونون ہمیشہ انکے الوان وجوب فصد پر دلیل نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انکے رنگ مین تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔ ایضاً جو لوگ ایسے ہون کہ اُنکے اعضاے باطنی مین ضعف ہو اور مزاج اُنکے گرم ہون پس اُن لوگو نکو لائق یہی ہے کہ فصل ربیع مین فصد انکی کھولی جائے اگرچہ ان امراض مین مبتلا نہون۔ اور بھی جو لوگ ایسے ہون کہ انھین صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے پہونچا ہو اور کبھی بنظر اس احتیاط کے انکی فصد لی جاتی ہے کہ ورم پیدا نہو اور جیکے بدن مین ورم ایسا ہو کہ اُسکے شگافتہ ہونے کا خوف ہو قبل ورم پختہ ہونے کے کہ اُنکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہے اگرچہ خون مین کثرت نہو۔ یہبھی واضح رہے کہ ان امراض کا جبتک خوف وقوع ہے اور پیدا نہون اُنہین زمانہ جواز فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہو جائین اوائل مین ان امراض کی فصد کو ترک کرنا لازم ہے اسلیے کہ اُسوقت فصد سے فضول مین رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہوکر تمام بدن مین جاری ہوتے ہین اور خون صالح سے مل جاتے ہین اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوائل مین ان امراض کے خارج نہین ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی ضرورت ہوتی ہے کہ اُس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے پھر جسوقت نضج مادہ کا ظاہر ہو اور زمانہ ابتداے مرض کا گذر جائے اور زمانہ تزاید کا بھی تمام ہو جائے اُسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہے اور اُسدن سونا مفید ہوتا ہے اور اُسدن مرض کا فوران اور غلبہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ہے - اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہوں یا ان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو بس زیادہ خون کا نکالنا ہرگز زائد نہیں ہے - بلکہ اگر بدون فصد کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے ناممکن ہو تھوڑا سا خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور بہت سا خون باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جائے اور قوت بدنی واسطے مقابلۂ بحران کے باقی رہے جس شخص کی فصد زمانۂ دراز سے نہ کھلی ہو اور جاڑوں میں زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہو مگر بقیہ خون اسقدر رہے جو یبوست فصل کو مانع ہو اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے - اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط کثیر پیدا ہوتے ہیں اور غشی اول فصد میں واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ دفعۃً غیر معتاد چیز پیدا ہوتی ہے یعنی جاری ہونا خون کا - اگر قے ہوئی ہو فصد لینے سے خون برآمد نہیں ہوتا اور اسیطرح کہ اگر بعد فصد کھولنے کے قے ہو خون بند ہوجاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود بند نہیں ہوتا جبتک بند نہ کیا جائے اور قولنج کے ہمراہ فصد نہیں ہوتی ہے - حاملہ اور حائض کی فصد بدون ضرورت شدید کے جائز نہیں مثلاً حیض قوی روکنا مرکوز ہو اگر قوت وفا کرے - یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جسوقت علامات امتلاء خون کے پیدا ہوں جو اوپر مذکور ہوچکے فصد واجب نہیں ہوتی بلکہ اکثر امتلا اخلاط خام کی ہوتی ہے اسوقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ اگر بلا نضج فصد لی جائے خوف ہلاکت مریض کا ہوتا ہے جسکے بدن میں خلط سوداوی غالب ہو مضائقہ نہیں کہ پہلے اسکی فصد کھولی جائے بعد ازاں بذریعہ اسہال کے استفراغ کریں - بلکہ طبیب بر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہے ان شرطوں سے جو آئندہ ہم مذکور کریں اور اعتبار تمدد کا بھی کرنا چاہیے کہ ظہور تمدد سے اطمینان کامل ہوتا ہے کہ فصد واجب ہے جس شخص کے بدن میں خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدن میں کثرت ہو اور اگر اسکی فصد کھولیں خون صالح نکل جائیگا اور خلط ردی غالب ہوجائیگی - اور جسکا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کی طرف متوجہ ہو کہ اسکا مائل ہونا ضرر عظیم اس عضو میں پیدا کریگا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہو واجب ہے کہ فصد کھولکر تھوڑا سا خون نکالیں اور بعد ازاں غذائے خوشگوار کھلائیں اور پھر دوبارہ فصد کھولیں چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکلجائے اور اچھا خون باقی رہجائے - اگر بسبب خون میں اخلاط صفراوی ملے ہوں انکے استفراغ کیواسطے پہلے اسہال الطیف خواہ قے کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ انکے تسکین کی فکر کیجائے اور مریض کو سکون اور آرام دینے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے - اور اگر اخلاط غلیظ ہوں قدماء اطبا ایسے وقت مریض کو تکلیف حمام کی دیتے تھے اور اپنے کاروبار ضروری میں چلنے پھرنے کو زیادہ حکم کرتے تھے اور بیشتر قبل فصد اول کے اور بھی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد اول کے سکنجبین لطیف جسمیں زوفا اور حاشا مطبوخ ہو پلاتے تھے - اگر باضطرار فصد کی حاجت ہو باوجود ضعف قوت کے بوجہ غلبہ حمی یا اور اخلاط کے جو ردی ہوں بس چاہیے کہ فصد چند مرتبہ کھولی جائے جیسا ہمنے بیان کیا ہے - باریک زخم فصد کا نشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کرتا ہے لیکن بیشتر ایسی فصد سے خون رقیق نکل جاتا ہے اور خون کثیف اور کدورت تک نہیں نکلتا ہے - اور چوڑے منھ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی ہے اور تنقیہ خوب ہوجاتا ہے اور اندمال اس زخم کا بدیر ہوتا ہے مگر ایسی فصد انکے حق میں بہتر ہے جو براہ احتیاط فصد کھلوائے اور فربہ لوگوں کو بھی ایسی ہی مناسب ہے بلکہ جاڑوں میں فصد واسع بہرحال بہتر ہے تاکہ خون بستہ ہوکر رک نہ جائے اور تنگ منھ کی فصد گرمیوں میں اگر حاجت ہو بہتر ہے - بروقت فصد کھولنے کے مقصود یعنی جسکی فصد کھولی جائے اگر لیٹا ہو تو بہتر ہے کہ بوضع حفظ قوت کیواسطے بہت مناسب ہے اور غشی بھی پیدا نہیں ہوتی حمیات میں اگر شدید ہوں تا امکان فصد سے اجتناب اولی ہے اگر التہاب شدید ہوا ہو اور کل حمیات غیر حادہ میں انکے زمانۂ ابتدا میں اور ایام دورات میں اور جن حمیات کے ہمراہ تشنج ہو باوصف حاجت کے بھی فصد کم کھولنی چاہیے اسلیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسلیے کہ کثافت سے تبدیل بلطافت کی ہوتی ہے۔ اگر اسوقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہو جائیگی اور کثیف
قوت نافذ ہونے سے رک رہے گی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہے اسکا نفع پیدا ہوگا اور اُسکی مثال ایسی ہے جیسے دھنیا جو کے
ستو کے ساتھ خنازیر پر ضماد کیا جائے ضماد اور طلا کا فائدہ ایک سا ہے مگر ضماد مین کسیقدر چسپیدگی ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہے اکثر طلا پارچہ
اور پھیٹھون کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضائے رئیسہ مثل قلب اور جگر کے تدبیر بذریعہ طلا منظور ہو کپڑونکے ٹکڑے عود اور
صندل مین بسے ہوئے کام طلاے خوشبو کا کرتے ہین جب اُنسے اعضائے مذکورہ گرم کیے جائین **فصل انیسوین نطولات کے بیان مین**
نطول تریڑے کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضا سے مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا ضرور ہو جو
اعضا محتاج نطول کے ہین گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اسمین فضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان
آب سرد سے تریڑا دینا چاہیے۔ تاکہ جو زیادتی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے بعد پہونچنے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہو جائے اور اگر
انصباب مواد کا اُس عضو مین ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کرکے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین **فصل بیسوین فصد کے
بیان مین** فصد ایک استفراغ عام ہے کہ اُس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر رگون مین
زیادہ اور کسی رگ مین کم اور بیش نہو۔ فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہے اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اُسکا خون
بڑھ گیا ہو۔ دوم جو مریض ہو یہ دو شخص ایسے ہین کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجائے یا خون کی بُرائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو
خواہ دونون ضرر مجتمع ہون یا وہ امراض جنسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نقرس دموی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو
نفث الدم بوجہ شگافتہ ہونے اُس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اُسکے پھیپھڑے مین باریک سی لگی ہوئی ہے جب اُسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے
پھٹ جاتی ہے۔ خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہون اور اُنکے بدن مین خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام حشا کے
اور رمد حار کے ہون خواہ جو لوگ کہ انکی بواسیر کا خون بند ہو گیا ہے اور عادت انکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورت کا حیض بند ہوا ہو اور
یہ دونون ہمیشہ انکے الوان وجوب فصد پر دلیل نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انکے رنگ مین تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔ ایضاً
جو لوگ ایسے ہون کہ اُنکے اعضائے باطنی مین ضعف ہو اور مزاج اُنکے گرم ہون پس اُن لوگونکو لائق یہی ہے کہ فصل ربیع مین فصد انکی
کھولی جائے اگرچہ ان امراض مین مبتلا نہون۔ اور بھی جو لوگ ایسے ہون کہ انھین صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے پہونچا ہو
اور کبھی بنظر اس احتیاط کے انکی فصد لی جاتی ہے کہ ورم پیدا نہو اور جبکہ بدن مین ورم ایسا ہو کہ اُسکے شگافتہ ہونے کا خوف ہو قبل ورم
پختہ ہونے کے کہ اُنکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہے اگرچہ خون مین کثرت نہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف وقوع ہے
اور پیدا نہون اُنھین زمانہ جواز فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہو جائین اوائل مین ان امراض کی فصد کو ترک کرنا لازم
ہے اسلیے کہ اسوقت فصد سے فضول مین رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہو کر تمام بدن مین جاری ہوتے ہین اور خون صالح سے
مل جاتے ہین اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوائل مین ان امراض کے خارج نہین ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی
ضرورت ہوتی ہے کہ اُس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے۔ پھر جسوقت نضج مادہ کا ظاہر ہو اور زمانہ ابتداے مرض کا گذر جائے اور زمانہ انتہا
کا بھی تمام ہو جائے اُسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے
فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہے اور اُسدن سونا مفید ہوتا ہے اور اُسدن مرض کا فوران اور غلبہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ہے۔ اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہوں اور ان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو بس زیادہ خون کا نکالنا ہرگز زیبا نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدون فصد کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے ناممکن ہو تھوڑا سا خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور بہت سا خون باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جائے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے جس شخص کی فصد زمانہ دراز سے نہ کھلی ہو اور جاڑوں میں زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہو مگر بقیہ خون اسقدر رہے جو یبوست فصل کو مانع ہو اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے۔ اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور غشی اول فصد میں واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ دفعۃً غیر معتاد چیز پیدا ہوتی ہے یعنی جاری ہونا خون کا۔ اگر قے ہوئی ہو فصد لینے سے خون برآمد نہیں ہوتا اور اسیطرح کہ اگر بعد فصد کھولنے کے قے ہو خون بند ہو جاتا ہے پس بھی جاننا ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود بند نہیں ہوتا جبتک بند نہ کیا جائے اور قولنج کے ہمراہ فصد نہیں ہوتی ہے۔ حاملہ اور حائض کی فصد بدون ضرورت شدید کے جائز نہیں مثلاً حیض قوی روکنا مرکوز ہو اگر قوت وفا کرے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جسوقت علامات امتلاء خون کے پیدا ہوں جو اوپر مذکور ہو چکے فصد واجب نہیں ہوتی بلکہ اکثر امتلا اخلاط خام کی ہوتی ہے اسوقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ اگر بلا نضج فصد لی جائے خوف ہلاکت مریض کا ہوتا ہے جسکے بدن میں خلط سوداوی غالب ہو مضائقہ نہیں کہ پہلے اسکی فصد کھولی جائے بعدازاں بذریعہ اسہال کے استفراغ کریں۔ بلکہ طبیب بر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہے ان شرطوں سے جو آئندہ ہم مذکور کریں اور اعتبار تمدد کا بھی کرنا چاہیے کہ ظہور تمدد سے اطمینان کامل ہوتا ہے کہ فصد واجب ہے جس شخص کے بدن میں خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بہت کثرت ہو اور اگر اُسکی فصد کھولیں خون صالح نکل جائیگا اور خلط ردی غالب ہو جائیگی۔ اور جسکا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کی طرف متوجہ ہو کہ اُسکا مائل ہونا ضرر عظیم اُس عضو میں پیدا کریگا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہو واجب ہے کہ فصد کھولکر تھوڑا سا خون نکالیں اور بعدازاں غذائے خوشگوار کھلائیں اور پھر دوبارہ فصد کھولیں چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکلجائے اور اچھا خون باقی رہجائے۔ اگر تمام خون میں اخلاط صفراوی ملے ہوں اُنکے استفراغ کیواسطے پہلے اسہال لطیف۔ خواہ قے کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ اُنکے تسکین کی فکر کیجائے اور مریض کو سکون اور آرام دینے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر اخلاط غلیظ ہوں قدماء اطبا ایسے وقت مریض کو تکلیف حمام کی دیتے تھے اور اپنے کاروبار ضروری میں چلنے پھرنے کو زیادہ حکم کرتے تھے اور بیشتر قبل فصد اول کے اور کبھی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد اول کے سکنجبین لطیف جسمیں زوفا اور حاشا مطبوخ ہو پلاتے تھے۔ اگر باضطرار فصد کی حاجت ہو باوجود ضعف قوت کے بوجہ غلبہ حمی یا اور اخلاط کے جو ردی ہوں بس چاہیے کہ فصد چند مرتبہ کھولی جائے جیسا ہمنے بیان کیا ہے۔ باریک زخم فصد کا نشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کرتا ہے لیکن بیشتر ایسی فصد سے خون رقیق نکل جاتا ہے اور خون کثیف اور کدورت ناک نہیں نکلتا ہے۔ اور چوڑے مُنھ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی ہے اور تنقیہ خوب ہو جاتا ہے اور اندمال اس زخم کا بدیر ہوتا ہے مگر ایسی فصد اُنکے حق میں بہتر ہے جو براہ احتیاط فصد کھلوائے اور فربہ لوگوں کو بھی ایسی ہی مناسب ہے بلکہ جاڑوں میں فصد واسع بہرحال بہتر ہے تاکہ خون بستہ ہو کر رُک نہ جائے اور تنگ مُنھ کی فصد گرمیوں میں اگر حاجت ہو بہتر ہے۔ بروقت فصد کھولنے کے مفصود یعنی جسکی فصد کھولی جائے اگر لیٹا ہو تو بہتر ہے کہ یہ وضع حفظ قوت کیواسطے بہت مناسب ہے اور غشی بھی پیدا نہیں ہوتی حمیات میں اگر شدید ہوں تا امکان فصد سے اجتناب اولیٰ ہے اگر التہاب شدید ہوا ہو اور کل حمیات غیر حادہ میں اُنکے زمانۂ ابتدا میں اور ایام دورات میں اور جن حمیات کے ہمراہ تشنج ہو باوصف حاجت کے بھی فصد کم کھولنی چاہیے اسلیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ تشنج جسوقت پیدا ہوتا ہے یا بیداری پیدا ہوتی ہے خواہ پسینا زیادہ نکلتا ہے یا قوت ساقط ہوجاتی ہے انھیں اعراض کے مقابلہ کے واسطے
کسیقدر خون زائد رہنا چاہیے جو مقابلہ شدت کا ان اعراض کی کرے۔ اسیطرح جس محموم کی حمی عفونت نہو اور فصد کھولی جاے واجب ہے کہ
خون کم نکالیں تاکہ واسطے تحلیل حمی کے خون کا سازوسامان باقی رہے۔ پھر اگر تپ میں التہاب کی شدت ہو اور از قسم حمی عفونت ہو تو خلط کا
لحاظ کرکے فصد کھولنی چاہیے۔ پھر قارورہ کو دیکھو اگر غلیظ مائل بسرخی ہو اور نبض بھی عظیم اور سحنہ میں انتفاخ ہو اور حمی ایسی تیز نہیں ہے جس سے بدن میں
انحطاط اور رطوبت کا فنا آناً فاناً اور لاغری بڑھتی جاتی ہے پس بروقت خلاء معدہ کے طعام سے فصد کھولنی چاہیے اور اگر قارورہ
ہنوز رقیق ہے خواہ ناری ہے اور سحنہ سوکھتا جاتا ہے ابتداے مرض سے پس ہرگز فصد کھولنی نہ چاہیے۔ اگر حمی میں فترات اور سکون پیدا ہوں اسی
زمانہ میں موقع فصد کا ہے۔ لرزہ کا حال بھی دیکھنا چاہیے اگر لرزہ قوی ہو ہرگز فصد نہ کھولنی چاہیے رنگ خون کا بھی دیکھنا چاہیے اگر
رقیق مائل بسپیدی ہو فوراً بند کردینا چاہیے۔ مجملاً یہ بھی لحاظ رہے کہ فصد سے مریض پر غلبہ ہیجان اخلاط صفراوی کا نہو اور نہ اخلاط
خام بارد غلبہ کرے پھر اگر تپ میں فصد بنظر قواعد عام خواہ حکم خاص کے واجب ہو اس قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے کہ بعد روز چہارم
کے محموم کی فصد مناسب نہیں ہے اسلیے کہ بعد وجوب فصد کے چالیس دن کی مدت میں بھی ہروقت فصد جائز ہے بیرلے جالینوس کی
لیکن روز چہارم سے پیشتر فصد اولیٰ ہے بہ نسبت بعد اس زمانہ کے۔ اگر دلائل وجوب فصد کے صحیح ہوں اور فصد میں تقصیر ہو گیا پھر جوقت
کیوں نہوا اسیوقت فصد کھولدینی چاہیے بعد رعایت دس چیزوں کے۔ اکثر بعض حمیات میں گو حاجت ہو مگر فصد سے طبیعت کو
مادہ کے دفع اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہے اسواسطے کہ کچھ مقدار مادہ کی فصد کی وجہ سے کم ہوجاتی ہے۔ مگر یہ فصد بلاحاجت اسیوقت جائز ہے کہ
سحنہ او قوت وغیرہ رخصت فصد کی دیتے ہوں۔ حمی دموی میں استفراغ بذریعۂ فصد کے ضرور ہوتا ہے مگر ابتدا میں خون بافراط نکالنا جائز
نہیں ہے۔ اور بروقت نضج کے فصد مفرط ضرور ہے اور اکثر حمی دموی بعد فصد کے فوراً زائل ہوجاتی ہے۔ جو مزاج بشدت بارد ہو انکے بدن کی
فصد نہ کھولنی چاہیے اور جو بلاد بست سرد ہوں انہیں بھی استعمال فصد کا ناجائز ہے اور بروقت درد شدید کے اور بعد ایسے استحمام کے جو محلل ہو اور
عقب جماع کے اور تا امکان اُس سن میں جو چودہ برس سے کم ہو ایضاً سن شیخوخت میں بقدر امکان ہاں اگر اعتماد سحنہ پر ہو اور پر ہونا
عضل کا اسطرح پر کہ سرخی اور ڈھیلے نہوں اور کشادگی رگوں کی اور اُنکا پر ہونا اور سرخی رنگ کی ظاہر ہو ایسے مشائخ اور کم سن
دونوں کی فصد پر جرأت ہوسکتی ہے۔ کم سن لڑکے بتدریج اور تھوڑی تھوڑی فصد کے خوگر کیے جاتے ہیں جنکے بدن زیادہ لاغر ہوں خواہ زیادہ
فربہ ہوں خواہ بدن میں زیادہ تخلخل اور ڈھیلا پن ہو خواہ بدن سپید اور ڈھیلے ہوں خواہ زرد بدن کہ اُنمیں خون مطلق معلوم نہو
انکی فصد سے بھی احتراز کرنا واجب ہے جبتک ممکن ہو۔ اور جنکے بدن کے امراض طولانی ہوچکے ہوں اُن کی فصد بھی نہ لینی چاہیے
مگر اینکہ فساد خون اُن ابدان کا مستدعی فصد کا ہو پھر مضائقہ نہیں۔ مگر خون کو بتامل دیکھنا چاہیے اگر سیاہ اور گاڑھا ہو نکالنا
چاہیے اور سپید اور رقیق ہو فوراً بند کردینا واجب ہے کہ ایسے خون کے نکالنے میں خطرہ عظیم ہے۔ بروقت امتلاے طعام کے بھی
فصد سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مادہ ناپختہ بطرف رگوں کے جذب نہو عوض اس رطوبت کے جو فصد سے نکل گئی۔ اور بروقت امتلاء
معدہ و امعاء کے فضلہ محبوس خواہ اُس فضلہ سے جو قریب بہ محسوس ہو ایضاً فصد سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ اس فضلہ کے
نکالنے میں کوشش پہلے فصد سے کرنی چاہیے سدہ اور قریب معدہ کے فضول کو بذریعۂ قے کے اور نیچے کی امعاء کا ثفل جس طور سے
نکل سکے تو بذریعۂ حقنہ کے ہو نکالنا چاہیے جس شخص کو تخمہ عارض ہو انکی فصد بھی نہ لینی چاہیے بلکہ انکی مہارت دینی چاہیے کہ تخمہ ہضم کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جس شخص کا فم معدہ ذکی الحس ہو خواہ ضعیف ہو خواہ باعتبار خلقت کے معدہ مین خلط صفراوی زیادہ پیدا ہوتی ہو ایسے اشخاص کی فصد پر بھی جرأت نکرنی چاہیے خصوصاً نہار منھ بہت مضر ہے جسکا فم معدہ ذکی الحس ہو اُسکی شناخت لذیذ اور تیز چیزون کے کھلانے سے ہوتی ہے اور ضعف فم معدہ کے ہیجان اشتہا اور اوجاع فم معدہ سے ہوتی ہے۔ اور جسکے معدہ مین قابلیت صفرا اور بکثرت تولد اس خلط کا ہو اُس کی شناخت یہ ہے کہ ہمیشہ متلی بنی رہتی ہے اور قے صفراوی زیادہ عارض ہوتی ہے ہر وقت اور اُسکا منھ ہمیشہ تلخ رہتا ہے۔ یہ لوگ اگر انکی فصد کھولی جاے اور انکے فم معدہ کی کوئی تدبیر پہلے سے نہ ہوئی ہو فصد سے خطرہ عظیم پیدا ہو گا اور بیشتر بعض کی ہلاکت عارض ہوتی ہے۔ پس فم معدہ کے ذکی الحس کو اور اُسکو جسکا فم معدہ ضعیف ہو چند لقمے روٹی کے کھلا دینے چاہیین جو کسی رب ترش و خوشبو مین ڈبوئی گئی ہون۔ اور اگر ضعف بوجہ برودت مزاج کے ہو شربت شکر مین ڈبونا چاہیے جسمین خوشبودار گرم چیزین پڑی ہون خواہ پودینہ کا شربت اور معجون مسک اور شربت حب مسک پلا کر بعد ازان فصد کھولی جائے۔ اور جسکے معدہ مین صفرا پیدا ہوتا ہے پہلے اُسکو قے آب گرم سے ہمراہ سکنجبین کے کرا کے اُسکے بعد چند لقمہ کھلائین اور تھوڑی دیر آرام دے کر بعد ازان فصد کھولی جاے اور بدل ما یتحلل اس خون جید کا جو فصد سے خارج ہوگا اُسکا تدارک کرین اگر قوی ہو کباب مع اُسکے ثقل کے کھلائین کہ اگر وہ ہضم ہو جائیگا زیادہ تغذیہ کرے گا مگر مقدار مین کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہے بعد ازان فصد کرنی چاہیے۔ کبھی نکسیر زیادہ چلنے کی وجہ سے کسی رگ سے فصد کرتے ہین خواہ رحم سے خون جاری ہونے کے روکنے کے واسطے خواہ خون مقعد اور مثانہ کے خون کے روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کے جذب ہو کے بند ہو جاے اور یہ علاج قوی ہے اور نافع ہے ایسی فصد مین زخم کا تنگ زیادہ ہونا واجب ہے اور چند مرتبہ کھولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر باضطرار ایک ہی روز بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دن کے بعد دوسرے روز ہر مرتبہ خون کم لیا جاے اگر ممکن ہو۔ حاصل یہ ہے کہ شمار مین فصدون کا زیادہ ہونا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کرین۔ جو فصد بلا حاجت کھلتی ہے اُسی سے صفرے کا ہیجان ہوتا ہے اور اُسکے بعد خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہے اسکا تدارک آب شعیر اور شکر وغیرہ سے کرین۔ اور جو شخص دوبار فصد کھلوائے اور پہلی فصد سے اُسے کچھ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہونچی ہو چاہیے کہ دوبارہ کی فصد مین اُسکی رگ طول مین کھولی جاے تاکہ حرکت مفصل کی اُسکے التحام اور رگ جانے سے باز رکھے اور فصد وسیع کھولی جاے اور اگر با اینہمہ خوف ہو کہ خون بند ہو جاے گا بہت جلد مقام زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک سے بھگو کر رکھین اور اوپر اُسی مقام سے پٹی باندھین اور اگر نشتر مین بر وقت فصد کے روغن لگا دین بسرعت التحام یعنے زخم کے بھر آنے کو منع کرے گا اور درد بھی کم ہو جاے گا اور مقام فصد کو ملین اور روغن زیتون وغیرہ اُس مقام پر لگائین اور مالش بہ نرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملین اُسکے بعد کپڑے سے ملین بہو رہنا درمیان فصد اول و فصد دوم کے ہیئت مقام فصد کو ملتحم کر دیتا ہے۔ وہ قواعد بھی یاد کرنے چاہیین جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیس مین بیان ہوئے ہین کہ فصد کے واسطے بھی انتظار اُس روز کا کرین جس دن ہواے جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اسکی ضرورت ہے

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد اُن لوگون کی جنکے مزاج مین وسوسہ ہے اور فصد مجانین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو اور زمانہ نوم مین ہون ضیق یعنے تنگ ہونی چاہیے تاکہ نزف الدم پیدا نہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا ہو۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کھولنی تاخیر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہے درمیان فصد اول و دوم کے بوجہ ضعف مقصود کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر مفصود ضعیف نہو نہایت کم یہ ہو کہ ایک ساعت کا وقفہ دونوں فصد مین کیا جائے۔ ارسال دم سے مراد یہ ہے کہ دن بھر خون فصد کا بند نکیا جائے۔ فصد وربہ یعنے ترچھی مناسب اُسکی ہو جو ایک دن دوسری فصد کھلوانے کا قصد کرے۔ اور عرض مین فصد اسکو مناسب ہے جو دوسری فصد بعد ایک ساعت کے کھلوائے۔ اور طولانی فصد اُسکی کھولنی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تین خواہ چار مرتبہ کھلوانیکا قصد کرے اور جسکا یہ ارادہ نہو کہ چند دنوں تک ہر روز فصد کھلوائے جسقدر فصد کے بعد درد زیادہ ہو زخم پورا ہوتا ہی فصد دوسری مین خون زیادہ نکالنے سے غشی پیدا ہوتی ہی مگر اینکہ دوبارہ فصد لینے والا کچھ کھالے۔ پہلی اور دوسری فصد کے بیچ مین سو رہنے سے فضول کا اخراج ہمراہ خون کے نہین ہوتا اسلیے کہ نوم کی وجہ سے اخلاط اندر بدن کے سماجاتے ہین منجملہ فوائد دو مرتبہ فصد کھولنے کے بڑا فائدہ یہ ہو کہ قوت مفصود کی محفوظ رہتی ہو اور استفراغ بھی پورا ہوجاتا ہو جسقدر استفراغ واجب ہو۔ دوسری فصد بہتر یہی ہے کہ دو خواہ تین دن کی تاخیر کرکے کھولی جاے۔ بعد فصد کے بہت جلد رہنے سے اکثر اعضا مین انکسار اور ٹوٹنا پیدا ہوتا ہو قبل فصد کے استحمام سے اکثر بدشواری خون برآمد ہوتا ہو اسلیے کہ جلد مین غلاظت پیدا ہوتی ہو اور جلد کی نرمی اور آمادہ ہونا اُسکا واسطے لغزش اور پھیلنے کے مانع برآمد خون کا ہوتا ہو ہان اگر مفصود کا خون بہت غلیظ ہو اُسوقت استحمام سے یہ مضرت زائد پیدا نہین ہوتی بفصد کھلوانے والے کو مناسب ہو کہ فصد کے بعد سیر ہوکر کھانا خواہ پینا ترک کرے بلکہ بتدریج غذا کو بڑھائے اور پہلے غذاے لطیف کا استعمال کرے۔ اور اسیطرح بعد فصد کے ریاضت پوری بھی ترک کرے بلکہ لیٹنے اور استراحت کی طرف میلان خاطر رکھے۔ اور استحمام محلل بعد فصد کے نکرے جس شخص کے ہاتھ مین بعد فصد کے ورم پیدا ہو چاہیے کہ بقدر تحمل دوسرے ہاتھ کی فصد کھلوائے خواہ مقام ورم پر مرہم اسفیداج رکھے اور گرد اُسکے مبردات قویہ کو طلا کرے جس شخص کے بدن مین اخلاط کا غلبہ ہو اور فصد کھلوائے بوجہ فصد کے ثوران اور جوش اخلاط مین پیدا ہوگا اور تمام بدن مین یہ اخلاط جاری اور روان ہوجائینگے پھر انکی اصلاح محتاج فصد متواتر کی ہوگی۔ خون سوداوی بھی محتاج فصد متواتر کا ہو فی الحال تو خفت پیدا ہوجاتی ہو اور زمانہ شیخوخت مین چند امراض پیدا ہوتے ہین از انجملہ سکتہ ہو۔ اکثر بوجہ فصد کے حمیات کا ہیجان پیدا ہوتا ہو اور یہ حمیات اکثر تحلیل عفونت کرتے ہین۔ جو صحیح آدمی فصد کھلوائے اُسپر واجب ہو استعمال اُس چیز کا جو باب شراب مین مذکور ہوچکی ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ فصد کی رگین اوردہ بھی ہین اور شرائین بھی مگر شرائین کمتر کھولی جاتی ہو۔ اور بوجہ اُس خطرہ کے جو شریان کے کھولنے سے پیدا ہوتا ہو اُسکے چھیڑنے سے احتراز کرتے ہین اور وہ خطرہ یہ ہو کہ خون جاری ہوجاتا ہو کم سے کم ضرر یہ ہو کہ ابوسیما یعنے سیلان خون پیدا ہوتا ہو اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہو جب نشتر باریک اور تنگ لگایا جائے۔ باینہمہ اگر شریان کا خون بعد نکلنے بمقدار ضرورت کے بند ہوجاے نفع عظیم پیدا ہوتا ہو اُن امراض مین جنکی جہت سے فصد کھولی گئی ہو اور اکثر شریان کی فصد اُسیوقت نافع ہوتی ہو کہ جب کوئی شریان قریب اُس عضو کے ہو جسمین کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہو اور اُس مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اُسوقت جب ایسے شریان قریب کی کھولی جاتی ہے بہت نافع ہوتی ہے بشرطیکہ اُسکے کھولنے مین خطرہ اور اندیشہ نہو۔ جو رگین ساکن ہاتھ کی کھولی جاتی ہین شمار مین چھ ہین قیفال یعنے سرارو اور اکحل یعنے ہفت اندام باسلیق اور حبل الذراع اور اسلیم اور ابطی جو شعبہ باسلیق کا ہو اور سرارو سے زیادہ اسلم ہو یعنے اُسکے کھولنے مین خوف شریان پر پہونچنے کا نہین ہو پہلے تینوں رگین اکحل باسلیق ابطی بابض کے اوپر کھولی جائین یعنے جو مقام پہونچے اور بازو کے بیچ مین جھکتا ہو اور جہان ہاتھ مین خم پیدا ہوتا ہو اُس سے تھوڑا اوپر ہی ہو کھولنی چاہیے یعنے پٹی نیچے باندھکر جب رگ اوپر برآمد ہو کھولی جاے اور مابض کے نیچے خواہ برابر کھولنا نچاہیے تاکہ خون بخوبی برآمد ہو جسطرح دھار چھوٹی ہو جاری رہے اور اس مقام کے نشتر لگانے مین پٹھے پر آفت پہونچنے کا خوف نہیں رہتا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ورنہ شریان کو آفت پہونچتی ہے۔ اور اسیطرح قیفال کی اگر فصد طول مین کھولی جائے و دیر مین زخم پورا ہوتا ہو اسلیے کہ یہ رگ جوڑ سے تعلق رکھتی ہو اور جو رگ مفصلی نہو اور جوڑ سے بے تعلق ہو انکی فصد طول مین اچھی ہو۔ عرق النسا اور اسیلم کی و نیز اور رگون کی فصد مین رائے صائب یہی ہے کہ طول مین کھولی جائے۔ اور بعضاً مناسب ہو کہ قیفال کی فصد اس عضلہ کی سرے نشتر دور پڑے جو موضع نرم مین اوپر واقع کے واقع ہو اور وسیع زخم لگایا جاے اور دوسرا لشترہ لگانا چاہیے کہ ورم پیدا ہوگا۔ اکثر فصاد کو اکثر مقام قیفال مین خطا ہوتی ہے ایک نشتر لگانے سے برائی پیدا نہین ہوتی گو کہ گہرا لگایا ہو بلکہ اذیت کا پیدا ہونا فقط مکرر زخم لگانے سے ہوتا ہے۔ پورہ جانا زخم قیفال کا دیر مین اسیوقت ہوتا ہو کہ فصد طول مین ہو اور گہری فصد کھولنی اُسوقت چاہیے کہ دوبارہ پھر کھولنے کی ضرورت ہو۔ اگر قیفال نظر نہ آے اور ملنا دشوار ہو اُسکا کوئی شعبہ جو گھٹنے کی جانب وحشی یعنی بیرونی جانب مین بطرف انگوٹھے سیدھے مین تلاش کر کے کھولا جاے۔ ہفت اندام کے نیچے ایک پٹھا ہو اُسمین نشتر لگنے کا خوف ہو اور کبھی بیچ مین دو ٹھون کے ہوتی ہے لہذا واجب ہو کہ یہ رگ طولاً کھولی جاے اور لٹکا کر فصد کھولنی چاہیے یعنے اُچھلتا ہوا نشتر لگانا چاہیے جو گہرا نہو۔ اور کبھی ہفت اندام کے اوپر ایک باریک پٹھہ ایسا دراز ہوتا ہو جیسے وتر بس اُسکی شناخت کر کے فصد کھولنی چاہیے اور احتیاط کامل رہے ایسا نہو کہ نیشتر اُسی پٹھہ تک پہونچے ورنہ خدر مزمن پیدا ہوگا جسکی رگ موٹی اور نمودار ہوتی ہو اُسکے ہاتھ مین یہ شعبہ پٹھے کا بہت ظاہر ہوتا ہے۔ اگر خطا سے اس پٹھہ مین نشتر لگ جاے بہت اذیت ہوگی اگر غلطی سے پڑجاے پھر فصد کے پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اُسپر ایسی چیز رکھنی چاہیے کہ پور جانے سے منع کرے۔ اور علاج وہی کرنا چاہیے جو عصب کے جراحات کا علاج ہو اور اُسکا بیان کتاب چہارم مین کیا گیا ہو۔ بہت بڑی احتیاط رہے کہ اس زخم کے قریب کوئی شے تبرید کرنیوالی نہ پہونچے جیسے آب برگ کاہو اور صندل وغیرہ بلکہ اُسکے گرد اور تمام بدن مین روغن گرم کی مالش کرنی چاہیے حبل الذراع کا بھی مورب کھولنا مناسب ہو مگر اسلیے کہ دونون طرف سے کٹی ہوئی ہو اُسوقت بنا جاری طول مین کھولنی چاہیے۔ باسلیق مین خوف یہ ہو کہ اُسکے نیچے شریان ہو اسکی حفاظت ضرور ہو اسلیے کہ اگر شریان تک نشتر پہونچیگا خون بند نہوگا خواہ بند بدشواری ہوگا۔ بعضے آدمی کی باسلیق کے گرد دو شریان ہوتی ہین جب ایک شریان دکھائی دے فصاد گمان کرتا ہو کہ اب نشتر شریان تک پہونچنے کے رہائی حاصل ہوئی اور اس اطمینان سے دوسرے شریان پر نشتر بیدھڑک مارتا ہو لہذا اسکو پہلے سے پہچان لینا واجب ہو۔ جب پٹی باندھتے ہین اکثر اوقات وہ مقام پھول جاتا ہو لیکن یہ پھولنا کبھی بوجہ برآمد ہونے شریان کے ہوتا ہو اور کبھی باسلیق پھولتی ہو اور کوئی کیون نہین پھولے چاہیے کہ پٹی کھولکر لین اور نرم نرم مالش کرین بعد ازان پھر پٹی باندھین اگر پھر پھولے دوبارہ یہی ترکیب کرین پھر بھی اطمینان نہو کچھ حرج نہین باسلیق کو چھوڑ کر اُسکا شعبہ جسکا نام ابطی ہو کھولین اور وہ شعبہ پہونچے کی جانب انسی یعنی اندرونی پر ہے نیچے ہٹ کر باسلیق سے اسلیے کہ پھول جانے مین اکثر غلطی واقع ہوتی ہو باسلیق شریان سے مشتبہ ہو جاتی ہے اکثر بوجہ باندھنے اور پھولنے کے حرکت شریان کی ٹھہر جاتی ہو جب اسکو اُٹھاتے ہین اور شہوق پیدا کرتے ہین گمان ہوتا ہو کہ کوئی ورید ہو اسیوجہ سے فصاد کھول دیتا ہو جسوقت کسی رگ کی بندش کیجاے اور بعد بندش کے مثل دانہ مسور کے خواہ مثل چنے کے گول گول کچھ برآمد ہو وہی ترکیب کرنی ضرور ہو جو باسلیق کے اشتباہ مین مذکور ہو چکی۔ باسلیق کی فصد جسقدر نیچے اُتار کر کھولین خطا سے اسلم ہوگی نشتر کا مسکن خلاف جہت اس شریان مین ہونا چاہیے جو اس رگ کے قریب ہو۔ خطا باسلیق کی فصد مین فقط بوجہ شریان کے نہین ہو بلکہ اُسکے نیچے ایک عضلہ بھی ہو اور ایک پٹھہ ہو ان دونون کے سبب سے بھی خطا واقع ہوتی ہو اور اسکی خبر اوپر باب تشریح مین ہم دے چکے ہین۔ باسلیق مین خطا ہونے کی اور نشتر شریان تک پہونچنے کی شناخت یہ ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ خون رقیق اشقر اُچھلتا ہوا نکلے اور نبض میں نرمی پیدا ہو پس بہت جلدی کرکے مُنھ میں زخم کے پشم ارنب یعنے خرگوش بھر دینا چاہیے جس میں تھوڑی سی دوائے کندر اور دم الاخوین اور صبر اور مرکی اور تھوڑی سی پھٹکری سبز اور پھٹکری سرخ ملی ہو اور سرد پانی اسپر ٹپکانا چاہیے اور مقام فصد سے اوپر ایسا باندھنا چاہیے پٹی وغیرہ سے کہ خون بند ہو جائے اگر بند ہو جاے تین روز تک ہرگز نہ کھولیں اور بعد تین روز کے بھی تا امکان احتیاط کرنی ضرور ہے اور گرد زخم کے ادویہ قابضہ کا ضماد کرنا چاہیے۔ اکثر لوگ اس شریان کو کاٹ ڈالتے ہیں تاکہ سمٹکر اور اینٹھ کر گوشت اسپر جم جاے اگر اس جہت سے خون بند ہو۔ اور اکثر لوگ بوجہ جاری ہونے خون کے مر جاتے ہیں۔ اور اکثر کی موت اسوجہ سے ہو جاتی ہے کہ تحمل اس سخت بندش کا جو بغرض بند ہونے خون کے کیجاتی ہے نہیں کر سکتے وہ بندش ایسی سخت ہوتی ہے کہ عضو کی موت اُس سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کبھی اور وہ سے بھی بعد فصد کے جاری رہتا ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قیفال سے اکثر اُس خون کا استفراغ ہوتا ہے جو رقبہ اور گردن سے اوپر ہے اور بہت کم گردے کے نیچے کا خون برآمد ہوتا ہے۔ اور اطراف جگر اور شراسیف سے بڑھکر سرارہ کا استفراغ بکار آمد نہیں ہوتا اور شراسیف کا تنقیہ اس فصد سے نہیں ہوتا اور اسافل بدن کا تنقیہ ایسا جو تنقیہ میں شمار ہوسکے۔ ہفت اندام کا حکم متوسط ہے درمیان سرارہ اور باسلیق کے اور اسکے فصد سے استفراغ اطراف نور بدن یعنے از سینہ تا اسفل ہوتا ہے جبل الذراع مشابہ قیفال کے ہے۔ اسلیم کا ذکر اس واسطے کیا جاتا ہے کہ داہنے ہاتھ کی یہ رگ کھولنی درد جگر کو مفید ہے اور بائیں ہاتھ کی اوجاع طحال کو مفید ہے۔ اسپر پٹی نہیں باندھی جاتی ہے جب تک خون خود بخود بند نہو جائے۔ اور جسکے بدن کی یہ فصد کھولی جاے اسکا بدن آب گرم میں رکھنا چاہیے تاکہ خون بند نہو اور بسہولت نکلے اگر خون بضعف نکلتا ہو جیسے اکثر مقصود کا یہی حال ہوتا ہے۔ افضل فصد اسلیم کی یہی ہے کہ طول میں ہو۔ ابطی کا حکم اور باسلیق کا ایک ہی ہے جو شریان داہنے ہاتھ کی کھولی جاتی ہے وہی ہے جو ہتھیلی کے پشت درمیان سبابہ اور ابہام کے واقع ہے اُسکا فائدہ واسطے درد جگر اور حجاب کے جو مزمن ہو عجیب ہے جالینوس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اسے اس رگ کی فصد کا حکم دیتا ہے اور اُسوقت جالینوس درد جگر میں گرفتار تھا خواب سے چونک کر فصد کھولی اور فوراً درد زائل ہو گیا۔ کبھی ایک اور شریان جو بہ نسبت اس رگ کے مائل بطرف بطن کف کے ہے اسی فائدہ کے واسطے کھولی جاتی ہے۔ جو شخص ہاتھ کے کسی رگ کی فصد کھلوائے اور خون نہ برآمد ہو پس براہ غلط اُسکے پیچیدہ کرنے اور اسپر سخت پٹی باندھنے اور مکرر نشتر لگانے میں احتراز نکرے بلکہ دو دن خواہ ایک ہی روز یوں ہی رہنے دے۔ پھر اگر ضرورت دوبارہ نشتر لگانے کی ہو مقام نشتر اول سے اوپر دوبارہ نشتر لگائے اور اُس سے نیچے ہرگز نشتر لگانا جائز نہیں ہے۔ زور سے باندھنا ورم پیدا کرتا ہے پٹی کو سرد کرنا اور اسکو گلاب خواہ آب سرد سے تر کرنا بہتر ہے۔ واجب ہے کہ پٹی بندھی ہوئی جو قبل فصد کے نہ ہٹائے اور بعد فصد کے بھی اسکا سرکانا جائز نہیں ہے۔ لاغر اندام کو پٹی بہت کسکر باندھنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ اُنکی رگیں خالی ہوتی ہیں اور جب خون نکلتا ہے بدون سخت بندش کے اُسکا بند ہونا نہیں ہو سکتا اور سخت بندش سے عضو مشدودہ کی گویا موت پیدا ہوتی ہے اور اس عضو میں فساد عارض ہوتا ہے اور فربہ اندام کی رگیں جبتک کسکر باندھی نہ جائیں بخوبی ظاہر نہیں ہوتی اسلیے ڈھیلی باندھنی مناسب نہیں کبھی بعض فصاد جو خوب واقف اور ماہر ہیں ایک لطف کی یہ بات کرتے ہیں کہ رسوائی ہو جاتا ہے اسطرح کہ ہاتھ کو نیچا کرکے پٹی مضبوط باندھتے ہیں اور تھوڑی دیر نیچا رہنے دیتے ہیں شاید رو نیچے تک اترکر متفرق ہونے کی جہت سے پوشیدہ ہو جاتا ہے اور بعض فصاد نرم دستہ خواہ نشتر کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

باریک سرے کو اس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہیں اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں ورم میں تخفیف پیدا کرتی ہے زخم کے بند ہو جانے کو دیر تک روکتی ہے۔ جو رگیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں اگر ہاتھ میں ظاہر نہ ہوں اور انکے شعبے ظاہر ہوں تو لازم ہے کہ شعبہ کے مقام پر ہاتھ کو تھپتھپاتے اور ملتے رہیں اور دیکھیں اگر بعد ترک مالش اور دباؤ کے خون ان شعبوں کی طرف گرتا ہے اور انکو پھلا دیتا ہے انھیں شعبوں کی فصد کھولنی چاہیے ورنہ ہرگز ان شعبوں کو نشتر سے نہ چھیڑیں۔ اگر ہاتھ کا دھونا بعد فصد کے منظور ہو پہلے جلد کو کھینچیں تاکہ زخم چھپ جائے اور بعد دھو ڈالنے کے پھر بصورت اول پھیر لائیں اور پٹی کو درست کرکے باندھیں یا ڈھیلا کر دیں یا روغن کتان سے پھایا روئی کا تر کرکے پٹی کے نیچے رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ پٹی گول ہو جیسے ڈورا بٹا ہوا۔ اگر زخم کے منھ پر چربی ظاہر ہو جائے کہ بہ نرمی دور کریں اور کاٹنا مناسب نہیں ہے اور ایسے لوگوں کی دوسری فصد اور جگہ سے کھولی جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کے بند کرنے اور بند نہ کرنے کے اوقات معین ہیں اگرچہ مختلف ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن سے اگر پانچ رطل یعنے بوزن دو سیر کسر سے زائد خواہ چھ رطل یعنے ڈھائی سیر خون عین حالت حمی میں نکالا جائے انھیں اسکا تحمل ہو سکتا ہے۔ اور بعض لوگوں کے بدن سے ایک رطل نکلنا دشوار ہوتا ہے اور نہ انھیں اسکا تحمل ہوتا ہو مگر اس مقدار کے بارہ میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ اور بیشتر پہلے غلیظ نہیں نکلتا ہو بلکہ رقیق اور سپید نکلتا ہو اس وجہ سے غلطی واقع ہوتی ہے اگر اس مقام پر علامات امتلاء خون کے موجود ہوں اور شاہد حال فصد واجب ہو پس فصد کرنے میں سستی کرنی نہ چاہیے کبھی بوجہ رنگ خون کے بھی غلطی واقع ہوتی ہے صاحب ورم کے بدن میں اسلیے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اسوجہ سے خون میں پہلے رنگ کم ہو جاتا ہے پھر جب ورم کے قریب کا خون آتا ہے سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے تیسرے نبض کی رعایت بھی بروقت نکالنے خون کے بطرف فصد کے ضرور کرنی چاہیے اگر زور سے نکلنا خون کا موجب خوف مفصود کا ہو خواہ رنگ خون کا بدل جائے یا نبض صغیر ہو جائے خصوصاً وہ صغیر جو مائل بضعف ہو اسوقت خون کو بند کر دینا چاہیے یا اگر جماہی خواہ انگڑائی یا ہچکی خواہ متلی پیدا ہو اور اسکے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ رنگ متغیر ہو جائے بلکہ تیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جائے اسوقت اعتماد نبض پر کرکے بشرط صغر اور ضعف کے روکنا چاہیے۔ جن لوگوں کو فصد سے بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہے وہی لوگ ہیں جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ جنکے بدن ڈھیلے اور متخلخل ہوتے ہیں۔ اور جنھیں دیر میں غشی لاحق ہوتی ہے انکے بدن معتدل اور گوشت انکے سخت ہوتے ہیں۔ اطبا کہتے ہیں کہ فصاد کے ہمراہ مناسب ہے کہ نشتر بہت سے ہوں نوک دار بھی ہوں اور بے نوک کے بھی ہوں اور نوک دار بہتر ہوتے ہیں متحرک رگوں کے واسطے جیسے دواج وغیرہ۔ ایضاً فصاد کے ہمراہ ریشم کا لچھا خواہ چک ہونی چاہیے اور اگر ڈکرانے کا جو بلی خواہ ہیر کا بھی اس کے ہمراہ ضرور رہنا چاہیے اور خرگوش کے بال اور دواے صبر اور کندر اور نافہ مشک اور دواء المسک اور قرص مشک کا پاس فصاد کے رہنا ضرور ہے شاید کسی مفصود کو غش آجائے اور یہ بڑا امر ہے جسکا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات ان چیزوں کا پاس موجود ہونا باعث رستگاری مفصود کی موت سے ہوتا ہے اسطرح سے کہ بروقت غش کے فوراً انچھار نشیلی کے حلق سے اتار دے اور آلہ قے کرائے اور خوشبو نافہ کی سونگھائے اور دواء المسک تھوڑی سے پلائے خواہ قرص مشک کھلائے کہ فوراً قوت مفصود کی برانگیختہ ہو جاتی ہے۔ اگر خون بند ہو جائے پس موئے خرگوش اور دواے کندر سے پر کر دینا چاہیے۔ اکثر غشی تا وقتیکہ خون جاری رہے پیدا نہیں ہوتی بلکہ بعد بند ہونے

HAKEEM SHOUKAT ALI

خون کے پیدا ہوتی ہو لیکن اگر بافراط نکلے اُسوقت اُثناے برآمد خون مین بھی خوف عروض غشی کا ہوتا ہو لیکن جمی طبقہ مین فصد کی وجہ اگر مریض قریب بغشی ہو پہنچے کچھ مضائقہ نہین اسیطرح ابتداے سکتہ اور خوانیق اور ایسے اورام جو عظیم اور مہلک ہون خواہ ایسے درد جو شدید اور محلل ارواح ہون لیکن ایسی فصد اُسوقت مناسب ہوتی ہے کہ قوت بدنی مریض کی قوی ہو۔ اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتھو نکی رگونکا بیان بہت بسط سے کر چکے ہین اور بات مین بات نکلتی چلی آتی ہو اور پانون کی رگونکا حال چھوٹا جاتا ہو اور سواے پانونکے اور مقامات کی رگین جنکی فصد کھولی جاتی ہو وہ بھی رہی جاتی ہین لہذا مناسب ہو کہ اسی سلسلہ مین ان رگونکا بیان بھی مسلسل کر دین پانو نمین ایک رگ عرق النسا نام رکھتی ہو اور اسکی فصد بجانب وحشی کعب کے نیچے خواہ اوپر کھولی جاتی ہے اور اس مقام سے اوپر ورک سے کعب تک پٹی باندھی جاتی ہو اور ایک بڑا کپڑا خواہ عصابہ لپیٹا جاتا ہو۔ مناسب یہ ہو کہ اس فصد کے کھولنے سے پیشتر استحمام کرے اور صواب یہ ہو کہ طول مین یہ رگ کھولی جاے اور پوشیدہ ہو اور اگر نہ ملے اسکا شعبہ درمیان خنصر اور بنصر پانون کی اُنگلیون سے کھولا جاے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کے مرض مین بڑا ہو اسیطرح نقرس اور دوالی مین اور داء الفیل جسے بیل پا کہتے ہین اور دوبارہ کھولنا عرق النسا کا دشوار ہو۔ ایک رگ پانو نمین اور ہو جسے صافن کہتے ہین اور یہ رگ بطرف انسی کعب کے ہو اور بہ نسبت عرق النسا کے یہ رگ زیادہ ظاہر ہو اور اسکی فصد واسطے امراض ان اعضا کے مفید ہو جو زیر جگر واقع ہین اور اطراف عالیہ کے مواد کا امالہ بطرف اعضاے سافلہ کے بھی اس فصد سے پیدا ہوتا ہو اسی جہت سے اور ادرار حیض کا بخوبی ہوتا ہو اور بواسیر کے منھ بھی کھلجاتے ہین۔ قیاس عقلی اسکا مقتضی ہو کہ عرق النسا اور صافن کا فائدہ ایک سا ہو جیسے ماہران تشریح پر مخفی نہین لیکن تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ مرض عرق النسا مین فصد عرق النسا کا فائدہ بہت زیادہ ہو شاید یہ بات بوجہ محاذات کے پیدا ہوتی ہو۔ فصد صافن کی افضل حالت یہی ہو کہ بطور توریب کھولی جاے بجانب عرض کے منجملہ پانونکی رگونکے مابض بھی ہو اور یہ رگ اندرون رانون مین واقع ہو اسکا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہو لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہو واسطے ادرار حیض کے اور اوجاع مقعد اور بواسیر کے منجملہ انکے وہ رگ ہو جو پس عرقوب یعنے پے پاشنہ واقع ہو شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہو اسکا حال بھی وہی ہو جو صافن کا فصد مین ہو خلاصہ یہ ہو کہ پانون کی رگین ایسی ہین کہ انکی فصد سے فائدہ ایسے امراض مین ہوتا ہو جنکے مواد بطرف سر کے مائل ہون خواہ وہ امراض سوداوی ہون مگر فصد پانون کے رگون کی ضعف زیادہ پیدا کرتی ہو بہ نسبت ہاتھ کی رگون کے۔ جو رگین اطراف مین سر کے کھولی جاتی ہین سواے وداج کے اور رگون کی فصد مورث کھولنی افضل ہو۔ یہ رگین بھی کچھ از قسم اوردہ ہین اور کچھ از قسم شرائین کے ہین۔ اور وہ جیسے کہ عرق جبہہ یعنی پیشانی کی جو دونون ابرو کے بیچ مین کھڑی ہو یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہے خصوصاً اگر موخر مین سر کے گرانی پیدا ہو اور آنکھون کی گرانی کو مفید ہو اور جو درد سر مزمن اور لازم ہو۔ اور جو رگ سر کے بیچ مین ہے شقیقہ کے اور قروح سر کیواسطے کھولی جاتی ہے۔ دونون رگین جو کنپٹیون پر لپٹی ہوئی ہین اور دونون جو ماقین مین ہین اور اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین بدون خوب دبانے کے۔ مگر واجب ہو کہ نشتر گہرا نہ لگایا جاے ورنہ اکثر ناصور پڑ جاتا ہو اور ان رگون سے خون بہت کم نکلتا ہو اور انکی فصد سے درد سر اور شقیقہ اور آشوب چشم جو مزمن ہو اور دمعہ یعنے ڈھلکہ اور جبلی جو آنکھ پر پڑتی ہو اور پلکون کی کھجلی اور پلکون کے ثبور اور شبکوری کا فائدہ ہوتا ہو۔ تین اور رگین چھوٹی چھوٹی پیچھے اُسی مقام کے ہین جہان پر کان کی لو بانون سے ملتی ہو ایک انمین سے بہت ظاہر اُسکی فصد ابتداے نزول الماء مین مفید ہو اور جبکہ معدہ سے بخارات بطرف سر کے اُٹھین اور سر مین قابلیت زیادہ ہو اسی طرح کان کے زخمون کو خواہ پس گردن کے قروح اور پشت سر کے قروح کو مفید ہو بعض لوگ جو مدعی اس بات کے ہین کہ اگر پس گوش کی دونون رگین فصد مین کٹ جائیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

نسل انسانی مقصود کی منقطع ہو جاتی ہے جیسے وہ فقرا جو تارک دنیا ہوتے ہیں اس فعل کو اسی غرض سے کرتے ہیں جالینوس اس حکم کا منکر ہے۔ انھیں اوردہ سے دو اصین بھی ہیں اور وہ دو رگیں ہیں جو ساتھ ہی ابتدائے جذام میں کھولی جاتی ہیں اور خناق شدید اور ضیق نفس اور ربو اور بستگی آواز جو ذات الریہ میں پیدا ہو اور بہر یعنے دمہ۔ اور بہق جو خون گرم سے پیدا ہو اور امراض طحال ورجہین میں بھی انکی فصد کھولی جاتی ہے۔ انکی فصد میں نشتر نوک دار درکار ہے چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا اور بندش کی کیفیت اس طرح پر ہونی چاہیے تاکہ سر بجانب مخالف اس رگ کے جھک جائے جسکی فصد کھولی جاتی ہے اس بندش سے رگ ابھر کر بخوبی نمودار ہو جاتی ہے اور بعد ازان دیکھیں کہ یہ کس طرف زیادہ جھکتی ہے اسکے مخالف جہت میں رگ کو چھیڑنا چاہیے۔ اور جھکانا سر کا اس رگ کی فصد کیواسطے عرض میں چاہیے نہ طول میں جیسے فصد عرق النسا اور صافن میں کیا جاتا ہے معہذا فصد اس رگ کی طول میں ہونی چاہیے انھیں رگوں میں سے وہ رگ ہے جو ارنبہ یعنی کنارہ بینی پر واقع ہے اسکی فصد کا مقام وہی ہے جہان سے دونون کنارے پھٹکر الگ ہوئے ہیں یعنے وہ مقام جو انگلی سے دبایا جائے اسوقت ناک کے دو حصے معلوم ہوتے ہیں اُسی جگہ نشتر لگایا جاتا ہے اور خون اس سے بہت کم نکلتا ہے اس رگ کی فصد کلف یعنے جھائیں اور کدورت لون اور بواسیر اور ناک کی کھجلی کو مفید ہے لیکن کبھی اس فصد سے سرخی رنگ کی ایسی مرض میں پیدا ہوتی ہے جو مشابہ سعہ یعنے ریشہ کے ہوتی ہے اور تمام چہرہ پر یہ سرخی پھیل کر نمودار ہو جاتی ہے پس اس فصد سے اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے جو رگیں نیچے سر بینی کے قریب گڑھے کے ہیں انکی فصد سدر اور دوار کو نافع ہے جو بوجہ خون لطیف کے پیدا ہوا ہو اور جو پرانے اوجاع سر میں ہون منجملہ انھیں رگوں کے چار رگ ہیں اور چار رگیں ہر ایک ہونٹھ پر ایک زوج واقع ہے انکی فصد قروح دہن اور قلاع اور مسوڑھے کے درد اور ورم خواہ مسوڑوں کی استرخا اور قروح خون بواسیر الشفة اور ہونٹھ کے پھٹ جانے کو مفید ہے۔ ایک رگ زبان کے نیچے ہے باطنی ذقن پر خوانیق اور اورام لوزتین تو انکی فصد مفید ہے۔ ایک رگ زیر زبان اور خود زبان پر بھی ہے انکی فصد سے ثقل زبان (جو بوجہ خون کے پیدا ہوا ہو) دفع ہوتا ہے مگر اسکی فصد طول میں کھولنی چاہیے اگر عرض میں کھولیں خون بدشواری بند ہوگا ایک رگ نزدیک بچھے کے یعنے نیچے کے ہونٹھ کے نیچے جہان بال اگتے ہیں اُسکی فصد ہونٹھ کے اندر جہان دبانے سے رگ پیدا ہو گندہ دہنی کے علاج میں کھولی جاتی ہے ایک رگ ہنسلی کے قریب ہے فم معدہ کے معالجات میں کھولی جاتی ہے جو شرائین سر میں ہیں انمیں سے ایک شریان کنپٹی کی ہے کبھی اسکی فصد کھولی جاتی ہے اور کاٹ ڈالی جاتی ہے اور کبھی بہ نرمی نکال ڈالی جاتی ہے اور کبھی داغ دیجاتی ہے اور یہ سب باتین واسطے بند کرنے تیز نزلہ کے جو لطیف ہو اور آنکھون پر گرتا ہو اور واسطے ابتدائے انتشار شعاع کے کیجاتی ہے۔ اور دو شریان دونون کانون کے پیچھے ہیں انکی فصد اقسام رمد اور ابتدائے نزول الماء اور جھلی اور شبکوری اور درد سر مزمن کے واسطے مفید ہے لیکن یہ فصد خالی از خطرہ نہیں اور دیر میں انکا زخم پورا ہوتا ہے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک زخمی کے حلق میں ایک ٹکڑا شریان کا پایا گیا اور اُس سے خون مقدار صالح روان ہوا اسکا تدارک جالینوس نے دوائے کندر سے اور صبر اور دم الاخوین اور مرت کیا خون بھی بند ہو گیا اور جو درد طرف درگ میں اسکی مدت سے تھا وہ بھی دور ہو گیا منجملہ اُن رگوں کے جو بدن انسان میں کھولی جاتی ہیں دو رگیں پیٹ پر ہیں ایک تو مقام جگر پر موضوع ہے اور دوسرے طحال پر داہنی رگ استسقا میں اور بائیں امراض طحال میں کھولی جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کیواسطے دو وقت ہیں ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت اضطراری اختیاری وقت دوپہر دن کا ہے بعد تمام ہونے ہضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے۔ اور وقت اضطراری وہ ہے کہ جس وقت تاخیر فصد

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی کرنے سے کوئی آفت پیدا ہو اور گنجائش تاخیر کی نہو۔ اُسوقت کسی مانع کی طرف التفات نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ نشتر کُند سے مضرت زیادہ پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اس سے خطا پیدا ہوتی ہے اور رگ تک نہیں پہونچتا ہے اور ورم پیدا ہوتا ہے اگر
نشتر درست ہو تو اُسے اندر چبھونا جائز نہیں ہے بلکہ آسانی رگ تک سر انشتر کا پہونچانا چاہیے اور یہی کوشش کرنی چاہیے کہ رگ
خوب اُبھر آئے اور نشتر گڑونا پڑے اور نشتر چبھونے سے کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ اُسکی نوک ٹوٹکر اندر رہجاتی ہے اور پھسلتی ہوئی
رگ میں رہتی ہے اور رگ سے نہیں نکلتی ہے اگر اُسکے نکالنے میں زیادہ کوشش کی جائے خواہ زخم زیادہ بڑھایا جائے ضرر زیادہ
بڑھ جاتا ہے۔ اسطرح قبل چھیڑنے رگ کے کیفیت چبھیدگی نشتر کی جلد پر لگاکر دریافت کرنی چاہیے۔ اور جب ایک طرف ضرب نشتر کی پوری
نہ پڑے خواہ رگ خون نہ دے اور دوبارہ لگانا منظور ہو از سرِ نو امتحان نشتر کی تیزی اور کندی کا کرلینا چاہیے ایسی کوشش کرنی
چاہیے کہ رگیں خوب نمودار ہوجائیں اور خون سے بھر جائیں اور پھول جائیں کہ پھر پھسلنا اور ہٹ جانا رگوں کا کم ہوجائیگا اگر باوجود
اہتمام بلیغ کے رگیں بخوبی نمودار نہوں اور اُنمیں خون کی پُری ہوجاے اور جہاں پر نشتر لگانا چاہیے اس مقام میں بخوبی ظہور نہو تو پٹی کھولکر پھر دوبارہ
مالش کرکے بندش کرنی چاہیے اور ملتے ملتے جہاں رگوں کا گنج ہے اُترتے ہوئے پھر چڑھنا چاہیے تاکہ دبانا صدمہ رگ کو خبردار کرے
اور ظاہر ہوجائے اور اسکا تجربہ دو اُنگلی یعنے سبابہ اور نر انگشت سے دباکر اُس مقام کو جہاں پر امتداد رگوں کا معلوم ہو اس طرح پر کرنا
چاہیے کہ پہلے دونوں اُنگلی سے بند کرے اور پھر ایک اُنگلی سے بند کرے اور دوسرے سے خون کو روان کرے تاکہ ٹھہرے ہوئے کا بوقت
روانی خون کے اور جذبہ بروقت خالی ہونے کے خون سے محسوس ہو۔ نشتر کا سرا اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ رگوں میں در آئے اور زیادہ بڑا نہو
کہ دوسری طرف پار ہوجائے اور نیچے اس رگ کے جو شریان خواہ پٹھہ ہے اُس تک پہونچے زیادہ اُبھرنا رگ کا اُسی مقام میں ضرور
ہوتا ہے جسکی رگیں باریک ہوں لیکن جسوقت نشتر فصاد ہاتھ میں بارادہ فصد کے لے چاہیے کہ انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی سے گرفت کرے
اور سبابہ واسطے چبھونے اور مس کرنے کے بیچ میں چھوڑدے اور نشتر کے آدھے پھل سے گرفت کرے اس سے کم طرف دنبالہ کے گرفت
کرنی جائز نہیں ورنہ قرار نشتر کو اچھی طرح نہوگا اور اگر رگ کسی ایک طرف ہلتی ہو اُسکی جہت مقابل میں بندش کردے اور اگر دونوں طرف
جنبش کرتی ہو طول میں اُس رگ کو کھول دے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بندش اور دبانا بقدر احوال جلد کے سختی اور غلاظت اور بقدر
کثرت لحم اور زیادتی گوشت کے کم و بیش ہونی چاہیے اور پٹی قریب مقام نشتر لگانے کے باندھنی چاہیے اگر قریب باندھنے سے رگ
چھپ جائے اُسپر نشان سیاہی وغیرہ سے پٹی سرکاکر باندھنا چاہیے اور نشان لگانیکا فائدہ یہ ہے کہ محاذات اور سامنا جاتا رہے اور
بالیقین مگر از خم نہ لگانا چاہیے۔ اگر رگ اونچی نہو اور اُبھر نہ سکے لاغر اندام میں شگاف جلد کرکے رگ پیدا کرنا جائز ہے اور پھر گدّی
پڑے کی لگاکر پٹی باندھیں بغل اور کہنی کے پاس پٹی باندھنے خواہ بندش کرنے سے امتلار رگوں کی بخوبی خون سے نہیں ہوتی ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے بوجہ امتلار بدنی کے پسینا بکثرت نکلتا ہو وہ محتاج فصد کا ہے اور اگر جس محموم کے ورود سے ہوا ہو
اُسکے لیے فصد کی تجویز ہو خود بخود اسہال طبعی عارض ہوتا ہے پس فصد سے استغنا ہوجاتی ہے۔ جس وقت بعد فصد کے دھونیکا ارادہ ہو
جلد کو ہاتھ کی اپنی اُنگلی سے خوب کھینچکر ملیں تاکہ سوراخ زخم کا چھپ جائے بعد ازاں دھوئیں اور پونچھیں اور پٹی رکھیں اور جلد کو
چھوڑدیں کہ اپنی وضع سابق پر آجاے

فصل اکیسوین حجامت کا بیان

حجامت پچھنے لگانے کو کہتے ہیں اور پچھنے کا فائدہ
جلد کے قربت کے مادہ میں تنقیہ کرنے سے وہ ہے۔ بہ نسبت فصد کے اور حجامت سے خون رقیق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ برآمد ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

منفعت اسکی فربہ اور شاداب بدن میں کہ اُس خون میں غلاظت زیادہ ہو اور بوجہ فرط غلیظ کے بخوبی نکل نہ سکے بہت کم ہے اسلیے کہ حجامت خون کو بخوبی اخراج نہیں کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہ بھی بہ تکلف نکلتا ہے اور بعض عضو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ بوجہ حجامت کے انمین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور حجامت کا حکم طبیب اول ماہ میں نہیں دے سکتا ہے اسلیے کہ ابتداے ماہ میں اخلاط میں حرکت پیدا نہیں ہوتی اور آخر مہینے میں بھی بوجہ نقصان ہو جانے کے اخلاط میں حجامت جائز نہیں ہے۔ بلکہ درمیان ہر مہینے کے حجامت کا وقت ہے کہ اسوقت اخلاط میں ہیجان ہوتا ہے اور زیادتی بھی اخلاط میں بوجہ زیادتی نور ماہ کے اسوقت ہوتی ہے اور مغز سروں میں زیادہ ہو جاتا ہے اور بالائی سی نہروں میں جن میں جذر اور مد ہو بڑھ جاتا ہے۔ افضل اوقات حجامت دن کی دوسری خواہ تیسری ساعت ہے اور بعد حمام کے حجامت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ہاں جس شخص کا خون غلیظ ہو اُسکو استحمام واجب ہے اور پھر ایک ساعت گرم ہو کر حجامت کرالے۔ اکثر آدمی گلے کی جانب میں حجامت ناپسند کرتے ہیں اور خوف کرتے ہیں کہ اُس سے حس اور ذہن کو ضرر پہونچتا ہے۔ حجامت نقرہ پر یعنی گردن یا پس گردن پر قائم مقام فصد اکحل کے ہے اور گرانی ابرو کو مفید ہے اور پلکوں کو سبک کر دیتی ہے اور آنکھ کی کھجلی بھی دور کرتی ہے اور گندہ دہنی کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اور حجامت بیچ میں دونوں شانوں کے قائم مقام فصد باسلیق کے اور وجع منکب یعنی سونڈھے اور حلق کو مفید ہے اور اخدعین یعنے پشت کی دونوں رگوں پر جنکو ورید کہتے ہیں حجامت کرانی قائم مقام فصد قیفال یعنے سراروکی ہے اور سر کے رعشہ کو مفید ہے اور جو اعضا سر میں ہیں جیسے چہرہ اور دانت چھوٹے اور بڑے اور کان اور آنکھ اور حلق اور ناک کو مفید ہے۔ مگر فقرہ پر حجامت سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہے جیسا جناب رسالت مآب صلوات اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے اسلیے کہ مؤخر دماغ مقام حافظہ کا ہے اور اس مقام میں بوجہ حجامت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور درمیان دونوں شانوں کے حجامت سے فم معدہ اور اخدعین کی حجامت سے اکثر سر میں رعشہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ نقرہ کی حجامت تھوڑا نیچے اُتر کے کرنی چاہیے اور کاہل کی حجامت تھوڑی اوپر چڑھکر مگر اینکہ اس سے امید معالجہ نزف الدم اور کھانسی کی ہو اسوقت دونوں شانوں کی حجامت میں اوپر چڑھنا مضر ہے بلکہ نیچے اُتر کر کرانی چاہیے۔ یہ حجامت کاہل و اخدعین کو نافع ہے امراض میں سینہ کے جو دموی ہوں۔ اور ربو دموی کو مفید ہے مگر معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور خفقان پیدا ہوتا ہے ساق پر حجامت قریب فصد کے ہے اور خون کو اخراج کرتی ہے اور حیض کا ادرار کرتی ہے اور جو شخص سپید رنگ ہو اور اُسکا بدن متخلخل اور خون اُسکا رقیق ہو اسلیے واسطے حجامت ساقین کی بہت مناسب ہے بہ نسبت فصد صافن کے حجامت پیش سر کی اور سر کی بموجب عوام بعض اطبا کے اختلاط عقل اور دوار کو نافع ہے و یہ بھی کہتے ہیں کہ شیب یعنے پیری دیر تک پیدا نہیں ہوتی مگر ہمکو اس قول میں اعتراض ہے اسلیے کہ یہ حکم کلی نہیں ہے بعض ابدان میں یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور بعض میں نہیں۔ ہوتا ہے بلکہ بعض ابدان میں اس حجامت کی وجہ سے شیب بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ یہ حجامت امراض چشم کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت بہت زیادہ ہے کہ جرب عین اور بثور اور سور سرخ کو فائدہ تامہ ہوتا ہے مگر ذہن کو مضر ہے اور حماقت اور نسیان اور رداءت جگر میں پیدا ہوتی ہے اور امراض مزمن اور قسم کے بھی پیدا ہوتے ہیں اور جنکی آنکھوں میں پانی اُتر آیا ہو انکو ضرر پہونچتا ہے ہاں اگر وقت اور حال مریض دونوں ایسے ہوں کہ اسوقت اسکا استعمال واجب ہو پھر یہ ضرر پیدا نہیں ہوتا زیر ذقن کی حجامت سے دانت اور چہرہ اور حلقوم کو فائدہ ہوتا ہے اور سر اور دونوں فک یعنے جبڑوں کو مفید ہے حجامت قطن یعنے میان دوران کے انکے دنبل اور خارش اور بثور کو نافع ہے اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور ریاح مثانہ اور رحم اور پشت کی خارش کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر یہ حجامت آگ کے ذریعہ سے پچھنے لگا کر خواہ بدون پچھنے کے ہو جب بھی فائدہ دیگی اور پچھنے لگا کر زیادہ قوی ہے سواے مادہ ریحی کے واسطے اور ریحی مادہ میں خالی سینگی ٹوٹ وانا قوی ہے کہ تحلیل

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور استیصال باج اس مقام سے بلکہ ہر مقام سے ہوجاتا ہو۔ دونون ران پر حجامت آگے کی طرف ورم خصیتین کو نافع ہو اور خراجات ران اور ساقین کو بھی مفید ہو اور رانون کے نیچے اور رانون کے اوپر پیچھے کی طرف سے اورام اور خراجات جو الیتین مین پیدا ہوتے ہین خواہ اسفل کمر پر ضربان رکبہ کو جو بوجہ اخلاط حارہ کے پیدا ہوا ہو فائدہ مند ہو اور خراجات ردی اور قروح کہنہ جو ساق مین اور پانؤن مین ہون انکو مفید ہو کعبتین پر حجامت احتباس حیض اور عرق النسا اور نقرس کو فائدہ دیتی ہو حجامت بلا شرط کبھی واسطے جذب مادہ کے اُس طرف سے جدھر متحرک کیجاتی ہو جیسے پستان پر محجمہ واسطے بند کرنے خون حیض کے رکھتے ہین۔ کبھی محجمہ سے غرض یہ ہوتی ہو کہ جو ورم اندر واقع ہو باہر کو اُبھر آئے تاکہ دوا کا اثر اُس ورم تک پہونچے۔ اور کبھی غرض یہ ہوتی ہو کہ عضو رئیس کا ورم بطرف عضو خسیس کے منتقل ہوجاے جو رئیس کے قریب مین ہو اور کبھی یہ مطلب ہوتا ہو کہ عضو معین مین گرمی پیدا ہو اور خون اسکی طرف کھنچکر پہونچے اور جو ریاح عضو مین بھرے ہوئے ہین انکی تحلیل ہوجائے کبھی یہ مراد ہوتی ہو کہ جو عضو اپنے موضع طبعی سے اُتر گیا ہو خواہ الگ ہوگیا ہو اپنے مقام اصلی کی طرف پلٹ آئے جسطرح مرض فتیلہ مین کیا جاتا ہو کبھی تسکین درد کے واسطے وضع محاجم کرتے ہین جیسے درد قولنج لازم مین ناف پر وضع محاجم کرنا خواہ ریاح شکم مین خواہ رحمی اوجاع مین جو بروقت حرکت خون حیض کے پیدا ہوتے ہین ناف پر وضع محاجم سے تسکین ہوتی ہو۔ خواہ ورک پر بنگی توڑنے عرق النسا کو فائدہ ہوتا ہے یا اگر خوف اُتر جانے اور خلع کا ہو ورک پر وضع محجمہ سے روک ہوجاتی ہو۔ مابین دونون ورک کی حجامت دونون ورک اور دونون رانون کو اور بواسیر اور صاحب نیلہ اور حبین نقرس کا مرض ہو مفید ہو مقعد پر حجامت تمام بدن سے جذب کرتی ہو اور سر سے بھی جذب کرتی ہو اور امعا کے ہر افعی کو نافع ہو اور فساد حیض کو نافع ہو اور بدن مین بوجہ اسکے سبکی پیدا ہوتی ہو۔ حجامت باشرط کے تین فائدے ہین پہلا فائدہ یہ ہو کہ خاص عضو محجوم سے استفراغ مادہ کا ہوجاتا ہو دوسرا فائدہ یہ ہو کہ جوہر روح کا باقی رہتا ہو اور بہ تبعیت اُس خلط کی جو حجامت سے متفرغ ہوتی ہو استفراغ جوہر روح کا نہین ہوتا تیسرا فائدہ یہ ہو کہ اعضاے رئیسہ سے استفراغ نہین ہوتا ہو واجب ہو کہ پچھنے گہرے لگائے جائین تاکہ اندر سے مادہ نکل آئے اور اکثر موضع چسپان ہونے محجمہ کا سوج جاتا ہو پھر اُسکا چھوٹنا دشوار ہوتا ہے چاہیے کہ چہرون سے خواہ اسفنج یعنے ابر مردہ سے جو گرم پانی مین بھگو کر نچوڑا ہو اُسکے گرد پچھنے کے پہلے گرم پانی سے سینکین۔ اور یہ صورت اکثر پیدا ہوتی ہو جب کہ پستان کے واسطے بند کرنے رعاف یا خون حیض کے پچھنے لگائے جاتے ہین۔ اسواسطے خاص پستان پر نہین لگاتے ہین اگر پچھنے لگانے کے مقام مین روغن کی مالش کرنی چاہیے کہ بعد اُسکے فوراً حجامت کیجائے اور تاخیر اور مدافعت جائز نہین ہو اور پہلے بار نشتر ورم نرم لگائین جو بہت جلد اور آسانی سے چھوٹ جائے بعد ازان رفتہ رفتہ گہرے لگانے چاہیے جسکی حجامت کرتے ہین انکی غذا بعد ایک گھنٹہ کے کرنی چاہیے۔ لڑکے کی حجامت دو برس کے سن مین جائز ہو اور ساٹھ برس کے بعد ہرگز حجامت کرنی جائز نہین ہو اور پیر کے اعضا کی حجامت سے اسفل بدن مین انصباب مواد کی امان حاصل ہوتی ہے اور صفراوی مزاج بعد حجامت کے دانۂ انار اور آب انار آب کاسنی ہمراہ شکر کے اور کاہو ہمراہ سرکہ کے تناول کرین

فصل بائیسوین علق کے بیان مین

علق جونک کو کہتے حکماے ہند کا یہ قول ہو کہ بعض جونک کی طبیعت مین سمیت ہوتی ہو پس چاہیے کہ جو بڑے سر کی جونک ہو اور رنگ بدنکا سرمگون ہو خواہ اُسکا رنگ سبز ہو اور جسکے بدن مین بال ہون اور جو کہ شبیہ مارماہی کے ہو اور جس کے بدن پر لاجوردی لکیرین ہون خواہ مشابہ الوان بوقلمون کے ہو کہ جمیع ان اقسام مین سمیت ہو بہر حال ان سے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر ایسی جونک لگائی جائے ورم اور غشی اور نزف الدم اور تپ اور استرخا اور قروح ردی پیدا کرتی ہے۔ ایسی جونک کہ سیاہ مٹی اور ردی پانی سے پکڑی گئی ہو اُسے بھی استعمال کرنا جائز نہین ہو بلکہ ایسے پانی کی جونک جسمین کائی پڑتی ہو اور جسمین مینڈک ہون اختیار کرنی چاہیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جو لوگ ایسے پانی کی جونک جسمین مینڈک پیدا ہوتے ہین بُری تجویز کرتے ہین اُنکے قول پر اعتماد کرنا درست نہین ہی۔ اور چاہیے کہ رنگ جونک کا ماشی ہو کہ اسپر سبزی غالب ہو اور اُسپر دو لکیرین بہ رنگ ہرتال طبقی کے ہون۔ اور سیگون اور بیل اس کے گول خواہ بہ رنگ جگر اور کلیجی کے ہون خواہ وہ جونک جو مشابہ چھوٹی ملخ کے ہو خواہ جو قسم مین مشابہ دم موش کے ہو اور نیلی جونک جسکا سر چھوٹا ہو اور شکم سرخ جس سے سبزی ظاہر ہوتی ہے خصوصاً اگر آب جاری سے پکڑی جاے اختیار کرنی چاہیے جونک خون کو بہ نسبت سینگی کے زیادہ جذب کرتی ہے اندر بدن سے اور ایک دن لگانے سے پہلے تالاب وغیرہ سے پکڑنی چاہیے اور مُنھ کے بل اُلٹی لٹکا کر رکھا کرین تاکہ اندرونی آلائش اُسکی نکل جاے اگر یہ بات ممکن ہو اُسکے بعد تھوڑا سا خون بچہ گوسفند کا سامنے کرین کہ اُس سے غذا پاے قبل رہا کرنے کے۔ اُسکے بعد پکڑ کر اُسکی لزوجت اور میل وغیرہ اسفنج سے پاک کرین اور جس مقام سے جونک بدن مین چپٹے اُس جگہ کو بورہ ارمنی سے دھوئین اور مالش سے سُرخ کر کے جسوقت ارادہ لگا نیکا ہو اس سے تھوڑی دیر پیشتر آب شیر مین ڈالکر نکال لین اور پھر صاف کر کے لگا ئین۔ جونک کو چپید گی اچھی طرح سے اطرح پر پہنچتی ہے کہ مقام چسپید گی کو سر کے ملنے کی مٹی یا خون سے ملین جبکہ بسا خون بدن کا پی چکے اور چھڑا نیکا ارادہ ہو تھوڑا نمک یا راکھ یا خاکستر پارچہ کتان یا اسفنج سوختہ یا پشم سوختہ چھڑکین۔ اور بہتر یہ ہو کہ بعد دور کرنے جونک کے اس مقام کو پچھنے سے بنوسین تاکہ مقام چسپید گی مین جو ضرر جونک کے کاٹنے کا ہو دفع ہو جاے۔ اگر خون بند نہو مازو سوختہ یا چونہ یا راکھ یا پسی ہوئی اینٹ وغیرہ جو حابسات خون کے ہین اُنمین سے کوئی چیز چھڑکین۔ مگر واجب ہی کہ بروقت جونک لگانے کے یہ چیزین تیار رہین۔ استعمال جونک کا امراض جلد مین بہتر ہی جیسے سعفا اور داد وغیرہ

فصل تیئیسوین حبس استفراغات کا بیان

بند کرنا استفراغ کا یا بغرض امالہ مادہ بلا استفراغ دوسرے قسم کے ہوتا ہی یا واسطے استفراغ کے مع امالہ بند کیا جاتا ہی یا واسطے اعانت خاص استفراغ کے یا سرد دواؤن سے حبس کیا جاتا ہی یا قابض دواؤن سے یا مغریات سے یا اودیہ کاویہ سے یعنے وہ دوائین جو جلد کو جمیتیں اور مسامات کو بند کرین یا حبس استفراغ کا اطراف کے باندھنے سے کیا جاتا ہی پہلے طریقہ کا حبس جسمین جذب مادہ بلا استفراغ ہو اُسکی مثال یہ ہی کہ پستان پر محجمہ لگائین تاکہ جریان کو رحم سے روکے یہ جذب بہتر اُسیوقت ہی کہ پہلے اُس عضو کے درد مین تسکین پیدا کر لیجاے جسکے مادہ کا جذب کرنا منظور ہی بعد اُسکے تدبیر حبس کی کرین۔ اور دوسری قسم کا حبس جسمین جذب مع استفراغ ہوتا ہے اسکی مثال جیسے فصد باسلیق واسطے رحم کے خون روکنے کے قی کا بند کرنا بوجہ اسہال پیدا کرنے کے یا اسہال کا روکنا قی کرانے سے یا دونون کا روکنا پسینا نکالنے سے تیسری قسم کا حبس جو واسطے اعانت استفراغ کے کیا جاتا ہے اُسکی مثال جیسے معدے اور امعاء کا پاک کرنا اخلاط بالزوجت سے جنکے ذرب پیدا ہونے کا خوف ہو اور دواخلاط مزلق بھی ہون بذریعہ ایارج یا کوشش کرنا تنقیہ فم معدے مین بذریعہ قی کے واسطے قطع کرنے اس مادہ قی کے جو فم معدے مین بھرا ہوا ہو۔ اور چوتھی قسم کا حبس جو سرد دواؤن سے کیا جاتا ہی اُس سے غرض یہ ہوتی ہی کہ جامدہ سائل اور روان ہی بستہ ہو جاے اور مُنھ رگون کے بند اور صاف ہو جائین۔ پانچوین قسم کا حبس قابض دواؤن سے بغرض قبض مادہ اور ملانے مجاری کے کیا جاتا ہی چھٹی قسم کا حبس ادویہ مغریہ سے اسواسطے کیا جاتا ہی کہ سدے مجاری کے مُنھ مین پڑ جائین اگر یہ دوائین تیز اور مجفف ہون زیادہ موثر ہونگی۔ ساتوین قسم کا حبس جو ادویہ کاویہ سے ہوتا ہی اُسکا فائدہ یہ ہی کہ کھرنڈ کے مُنھ پر خشک ریشہ پڑ جاے پس مادہ حرکت سے ٹھہر جاے اور بستہ ہو جاے بعض ادویہ کاویہ قابض بھی ہوتی ہین جیسے پھٹکری اور بعض مین قبض نہین ہوتا جیسے آہک آب اور جن ادویہ کاویہ مین قبض ہوتا ہی اُنکی مقدار اُسوقت زیادہ استعمال کی جاتی ہین کہ خشک ریشے کا ثابت رہنا دیر تک منظور ہو۔ اور ادویہ

کا دویہ غیر قابضہ اُسوقت زیادہ کی جاتی ہین جب خشک ریشہ کا جلد گر پڑنا منظور ہو۔ آٹھوین قسم کا حبس جو بذریعۂ بندش کے کیا جاتا ہے کبھی ایسی بندش ہوتی ہو کہ مجری مادہ کا بستہ ہوجاے اور بحرکت قصری ایسی وضع مناسب پر پہونچے کہ قریب ملجانے کے ہو جیسے پہونچے کے اوپر کی بندش بروقت خطا کرنے فصاد کے باسلیق کے نشتر لگانے مین کہ شریان تک نشتر پہونچ جاے۔ اور بعض قسم کی بندش ایسی ہوتی ہو کہ زخم کے منھ مین وہ چیز بھر دین جس سے راہ مادہ کے نکلنے کی بند ہوجاے جیسے پشم خرگوش مقام جراحت مین بھر کر پٹی باندھین یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جو نزف الدم بوجہ کھلجانے رگون کے منھ کے ہو ادویۂ قابضہ سے علاج کیا جائیگا تاکہ مُنھ بند ہوجاے۔ اور اگر بوجہ جلجانے کے ہو ادویہ قابضہ مغریہ سے علاج کرنا چاہیے جیسے گل مختوم۔ اور اگر بوجہ سڑجانے کے ہو ایسی دواسے علاج کرین جو گوشت پیدا کرے اور زخم کو صاف کردے **فصل چوبیسوین سدون کے علاج کا بیان** سدے یا اخلاط غلیظ سے پڑتے ہین یا اُن اخلاط سے جنمین لزوجت ہو یا اُن اخلاط سے جن مین کثرت ہو۔ اخلاط کثیرہ کے سُدے اگر اُن مین کوئی سبب نہو فقط فصد و اسہال سے اُنکی مضرت دفع ہوجاتی ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو ایسے محللات جنسے جلا پیدا ہو اُنکی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اگر اخلاط مین لزوجیت ہو خصوصاً بروقت رقیق ہونے کے مقطعات کے استعمال کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ غلیظ اور لزج کا فرق اوپر بیان کرچکے ہین۔ مجمل فرق اسکا یہ ہو جیسے گوندھی ہوئی مٹی اور پگھلا یا ہوا ریشم۔ مادہ غلیظ محتاج تحلیل کا ہوتا ہو کہ اُسمین رقت پیدا ہو پس اُسکا دفع آسان ہوجاے اور مادہ لزوج محتاج تقطیع کا ہوتا ہو تاکہ درمیان اُس مادہ کے اور اُسمین جو مادہ لپٹا ہوا ہو دوا نفوذ کرے اور در آئے پس اُس مادہ کو اُس مقام سے جدا کردے اور اسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کردے اسواسطے کہ مادہ لزج بہت لپٹ جاتے اور ایک جزو دوسرے جزو کے متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہے۔ واجب ہو کہ غلیظ کی تحلیل مین دو چیزون متضادسے خوف کیا جاے اول تحلیل ایسے عضو ضعیف کی جس سے متحلل مادہ زیادہ ہو اور حجم اُسکا بڑھ جاے بدون اسکے کہ بقدر حاجت تحلیل حاصل ہو اس جہت سے سدون مین زیادتی پیدا ہوتی ہے۔ **دوسری** تحلیل شدید قوی ایسے مادہ لطیف کی جو بطور بخارات کے متبخر ہو اور کثیف متحجر ہوجاے۔ پس جسوقت حاجت تحلیل قوی کی ہو فوراً بطرف تلیین لطیف اس مادہ کے جس مین غلاظت نہو باندک حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ یہ تدبیر سُدے ڈالنے والی شی کی کلیۃً تحلیل کردے۔ بہت دشوار سدے وہی ہین جو رگون مین پڑین اور رگون مین سخت تر وہی ہین جو شرائین مین پڑین اور شرائین مین سخت وہی ہین جو اعضاے رئیسہ مین پڑین جسوقت ادویہ مفتحہ مین قبض اور تلطیف مجتمع ہو بہت اچھی بات ہو اسلیے کہ قبض کے ذریعہ سے فتح دواے ملطف کے عضو سے برطرف ہوجاتی ہے **فصل پچیسوین معالجہ اورام کے بیان مین** ورم گرم بھی ہوتا ہو اور سرد بھی اور سرد ورم ڈھیلا بھی ہوتا ہو اور سخت بھی۔ اور سب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل پانچوین تعلیم پہلی فن دوسرے مین ہوچکا ہو۔ اور اُنکے اسباب کا بیان یعنی فصل اٹھارھوین تعلیم تیسری فن دوسرے مین مذکور ہوچکا ہو۔ اس مقام پر بھی اشارۃً اتنا مذکور ہوتا ہو کہ اسباب ورم کے چند طرح کے ہوتے ہین۔ کچھ اسباب بادیہ ہین یعنے جو چیزین بدن پر خارج سے وارد ہوکر بلاواسطہ موثر ہون۔ اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہین جیسے امتلاء بدن کا۔ اور بادیہ کی مثال جیسے چوٹ لگنا خواہ حشرات کے کاٹنے سے ورم پیدا ہونا۔ جو ورم اسباب بادیہ سے پیدا ہو یا بروقت امتلاے بدن کے اخلاط سے حادث ہو۔ یا بروقت اعتدال اخلاط پیدا ہو۔ جو ورم اسباب سابقہ سے یا اُس مادہ سے جو بدن بھر مین پھیلا ہو اُنکی بھی دو صورتین ہین یا ایسے اعضا مین ہو جو قریب اعضاے رئیسہ کے ہین اور اعضاے رئیسہ اُنکے واسطے بمنزلہ مقام اُنکے واقع ہین یا ایسے اعضا مین نہون۔ اگر ورم ایسے اعضا مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو قریب اعضائے رئیسہ کے ہین ان اعضا کے اورام مین ابتداءً محللات کا استعمال جائز نہین ہو بلکہ واجب ہو کہ اصلاح عضو دافع کی کیجائے اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو تاکہ یہ مادہ اس طرف ہٹ سکے ورنہ تمام بدن کی اصلاح کی جائے اگر اُس کے واسطے کوئی عضو مفرد نہو۔ اسی ابتدا مین کوئی شور اور مع کا یا دوائے جاذب جو برخلاف جذب کرے یا دوائے قابض کا استعمال جائز نہین ہو اکثر خلاف اس عضو کے مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہین جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعہ ریاضت کسی وزنی چیز اُٹھانے کے ہوتا ہو بیشتر اگر کسی ہاتھ مین ورم ہو اور دوسرے ہاتھ سے بھاری چیز اُٹھا کر تھوڑی دیر تک لیے رہین تو اس سبب سے اُس ہاتھ کا ورم دفع ہو جاتا ہو۔ قابضات کا یہ حال ہو کہ اورام گرم مین قابضات رادعہ جنکا مزاج خالص بارد ہو استعمال کیے جاتے ہین۔ اور اورام سرد مین ایسے قابضات جنمین آمیزش جزلے حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہین جیسے اذخر اور اظفار الطیب۔ اور جسقدر ان دونون قسمونکے اورام مین زیادتی ہو قابضات کے وزن مین کمی اور محللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تاکہ زمانہ انتہا کا پہونچے اُسوقت قابض اور محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے۔ اور زمانہ انحطاط مین اور بروقت شروع ہونے انحطاط کے محلل اور مرخی دوا پر اقتصار کرنا چاہیے۔ بلغمی ورم جو سخت اور ڈھیلا ہوتا ہو اُسمین واجب ہو کہ دوائے محلل ایسی ہو جو رطوبت کو کھینچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بہ نسبت اس دوا کے جو ناشف کے جو ورم گرم مین مستعمل ہوتی ہو۔ یہ معالجہ اورام مادی کا تھا۔ اور جو ورم سبب خارجی سے پیدا ہو بشرطیکہ بدنمین امتلاء اخلاط نہو اسکا معالجہ واجب ہے کہ ابتدا مین دوائے مرخی اور محلل سے کیا جاے۔ اور اگر امتلاء اخلاط بھی ہو تو پس مثل اُس علاج کے جو ورم مادی مین بیان ہوا کرنا چاہیے۔

اگر عضو متورم کسی عضو رئیس کا مقام انحدار مادہ ہو جیسے مواضع غددی گردن سے گرد دونون کانون کیواسطے دماغ کے یا بغل کی واسطے قلب کے یا کش ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرودگاہ مواد اعضائے رئیسہ کے ہین انکے اورام کے معالجہ مین رادعات کا استعمال جائز نہین اور عدم جواز کچھ اس نظر سے نہین ہو کہ ان اعضا کے ورم کا علاج دوائے رادع سے ہو نہین سکتا اسلیے کہ علاج انکے ورم کا حقیقت مین یہی ہو لیکن ہم کو احتیاط اس بات کی ہو کہ اگر رادعات سے اُنکا علاج کیا جاے اور زیادہ کوشش جذب مادہ مین بطرف ان اعضا کے کیجاے اور شدت خطر عضو متورم سے معالج بے پروا ہو جاے اسمین کسیقدر خلاف مصلحت عضو رئیس کے لازم آتا ہو۔ اور جو خوف اس بات کا ہوتا ہو کہ اگر رجوع اس مادہ کا کرین یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو رئیس کے چلا جاے اور ایسی خرابی پڑے جسکا تدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو خسیس کے ضرر سے ہم گریز بنظر منفعت عضو رئیس کے کرتے ہین و حتی الامکان ہماری کوشش یہی رہتی ہو کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خسیس کے کرے اسمین ورم زیادہ پیدا کرین گو بذریعہ حجامت کے ہو یا جو دوائین جاذب گرم ہین اُنکے ضماد کے ذریعہ سے ہو۔ اگر ایسے اورام پکا ہو جائین خصوصاً اُن مقامات مین جو حشو گوشت سے خالی ہون یا مواد جذب کرنیوالے ہون انہی طرف تو کبھی خود بخود شگافتہ ہو جاتے ہین اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی محض بذریعہ نضج دینے کے اور کبھی احتیاج نضج دینے اور چاک کرنیکی ساتھ ہی ہوتی ہو نضج ایسی دواؤن سے تمام ہوتا ہو جسمین قوت تحلیل اور سدے ڈالنیکی اور قوام کے چسپیدہ کرنیکی ہو کہ انکی جہت سے حار غریزی قوام مین محصور اور بند ہو جاے۔ جو شخص ایسے منضجات سے قصد انضاج کا کرے اُس پر واجب ہو کہ کیفیت حار غریزی کی بتامل دیکھے۔ اگر حرارت غریزی کو ضعیف پاے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکھے سدہ ڈالنے والی اور چسپندہ دواؤن کو ترک کرے اور منضجات کا استعمال کرکے پچھنے لگاے اُسکے بعد وہ دوائین جنمین تحلیل اور تجفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث مین بیان ہوگا اکثر ورم اندر کی طرف زیادہ ہوتا ہو اُسکے مادہ کے جذب مین بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہے تو فقط محجمہ ناری سے کیون نہو۔ اورام سخت جب زمانہ ابتدا سے گذر جائین قانون اُنکے علاج مین یہ ہو کہ جن دواؤن کی تجفیف اور تسخین کم ہو اور ورم مین نرمی پیدا کرین اُنھین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اختیار کریں تاکہ مادہ کثیف ان اورام کا بجہت شدت تحلیل کے متحجر نہو جائے بلکہ تمام مادہ بتدریج تحلیل کا رہے اسکے بعد اُسکی تحلیل کرنے میں اہتمام شدید کرنا چاہیے۔ پھر اگر تحلیل کی تدبیر میں اس بات کا خوف ہو کہ جتنا مادہ قابل تحلیل کے ہے اُسکی تحلیل ہو جائیگی اور باقیماندہ متحجر ہو جائیگا تو دوبارہ اُسکی تلیین کرنی چاہیے اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہیں کہ سارا مادہ اسی تلیین اور تحلیل سے فنا ہو جائے۔ جو اورام بطور نفخ کے پیدا ہوتے ہیں اُنکا علاج ایسے مسخنات سے کریں جسکا جوہر لطیف تحلیل ریح کی بھی کرے اور مسامات میں وسعت پیدا کرے اسواسطے کہ سبب اورام نفخیہ کا غلیظ ہونا ریح اور انسداد مسامات کا ہوتا ہے۔ یہ بھی واجب ہے کہ توجہ خاطر بطرف قطع کرنے اس مادہ کے جس سے تولد بخار ریحی کا ہوتا ہے کریں۔ بعض اورام قروحی بھی ہوتے ہیں جیسے خنازیر انکی تبرید مثل ملغوثی کے واجب ہے لیکن ترطیب انکی مناسب نہیں ہے اگرچہ ورم مقتضی ترطیب کا ہے بلکہ ایسے اورام کی تجفیف مناسب ہے اسوجہ سے کہ عرض یعنے قرحہ کا خوف اس مقام پر سبب یعنی ورم کے خوف سے بڑھا ہوا ہے اور قرحہ یا واقع ہو چکا ہے یا اُسکے واقع ہونے کی امید ہے بہرحال اُسکا علاج تجفیف ہے اور ترطیب سے زیادہ کوئی چیز قرحہ کو مضر نہیں ہے۔ اورام باطنی کا مادہ بذریعہ فصد اور اسہال کے کم کرنا واجب ہے اور جیسے یہ ورم عارض ہو حمام اور شراب و حرکات بدنی اور نفسانی جو با افراط ہوں مثل غضب وغیرہ کے اُنسے اجتناب کرے بعد کم کرنے مادہ کے ابتدا استعمال ایسی دوائے رادع کا کرے جسمیں قبض زیادہ نہو اور تحلل شدید کی ضرورت نہ پڑے خصوصاً اگر یہ ورم معدہ اور جگر میں ہو اور بعد قوت تحلیل کا آ ہو بچے میں واجب ہے کہ دوائے محلل شرکت دوائے قابض خوشبو کے خالی نہو چنانچہ اوپر اسکی طرف اشارہ کر چکے ہیں۔ جگر اور معدہ ایسی دوا کا زیادہ محتاج بہ نسبت رئیہ کے۔ اور جو ملینات طبیعت کے مستعمل ہوں انمیں ایسی دوائیں درکار ہیں جو باوجود انضاج کے اورام سے بھی مناسب ہوں جیسے عنب الثعلب و الملتاس خصوصاً عنب الثعلب کو ایک خاصیت زائد ہے بہ نسبت اورام حارہ باطنی کے۔ ایسے مریض کو سوائے غذائے لطیف کے اور کچھ مناسب نہیں ہے اور وہ بھی غیر وقت نوبت میں دینا چاہیے اگر اُن اورام کیواسطے نوبت ہو اور غیر وقت ابتدائے نوبت کے مگر یہ کہ ضعف شدید کا خوف ہو۔ جو شخص باوجود ورم اندرونی کے بوجہ نہ پانے غذا کے سقوط قوت کے قریب ہو جائے وہ موت کی راہ پر کھڑا ہوا ہے کیونکہ قوت بے غذا کے حاصل نہیں ہوتی اور غذا سے زیادہ چیز ورم اندرونی کو مضر نہیں ہے۔ اگر اورام باطنی کی تحلیل ہو جائے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اور اگر شگافتہ ہو جائیں واجب ہے کہ ایسی دوائیں پلائیں جو انکو دھو ڈالیں جیسے ماء العسل اور شکر اور بعد اُسکے وہ چیز جو نضج آسانی دے اور تجفیف بھی پیدا کرے اُسکے بعد فقط مجففات کا استعمال کرنا چاہیے اسکا بیان کتاب ثالث کے ان جزو جزو میں ایسا مفصل اور بشرح کیا جائیگا جیسا چاہیے کبھی اورام باطنی اور اُن اورام میں جو نیچے بطن کے ہیں اس بات کی غلطی ہوتی ہے کہ وہ جیسے ورم مشتبہ ہے ورم نہیں ہے بلکہ وہ فتق ہوتا ہے یعنے تفرق اتصال جھلی اور پردہ کا اور ہمیشہ اسکے چاک کرنے میں اندیشہ ہوتا ہے۔ اور کبھی ورم باطنی ہوتا ہے اور پردہ میں نہیں ہوتا بلکہ نفس امعا میں ہوتا ہے اسکے چاک کرنے میں بھی خطرہ ہے۔ **فصل چوبیسویں بط یعنے چاک کرنیکا بیان میں۔** جو شخص چاک کرنے کا قصد کرے چاہیے کہ جس طرف شکن اس عضو میں پڑتی ہو اُدھر استرے سے چاک کرے لیکن عضو اگر مثل پیشانی کے ہو اسمیں اگر چاک بطرف شکن کے ہوگا عضلہ پیشانی کٹ جائیگا۔ اور ابرو ساقط ہو جائینگی۔ اور جن اعضا میں چاک استرے کا مخالف لیف عضل کے ہو اُنمیں بھی یہی قباحت واقع ہوگی۔ بطاط یعنے چاک کنندہ کو علم تشریح میں بخوبی مہارت درکار ہے تاکہ اعصاب اور وردہ اور شرائین کو بخوبی پہچانے اور رگ پٹھوں کو بخوبی بچا کر چاک کرے۔ اور واجب ہے کہ اُسکے پاس حبس کرنے والی خون کی دوائیں اور درد کے تسکین دینے والے مرہم موجود رہیں اور ایسے آلات اور اسباب ہوں ان دونوں فائدوں میں کام دیں جیسے دوائے جالینوس جو بحث فصد میں بیان ہوئی یا خرگوش کے بال خواہ مکڑی کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

الا یا انڈے کی سفیدی اور جتنے آلات داغ دینے کے ہین وہ سب خون کو روک دیتے ہین - اگر براہ خطا یا ضرورت خون نکالا گیا ہو - اسی طرح اُسکے پاس ادویہ مرخیہ بھی رہنی چاہیین - اگر کسی پھوڑے کو چاک کیا ہو تو اُسکی آلایش سب نکلجاے بعد اُسکے پانی خواہ روغن لگانا چاہیے اور نہ ایسا مرہم جسمین چربی یا روغن زیت غالب ہو جیسے باسلیقون بلکہ مرہم قلقطار کا استعمال کرنا چاہیے اور اُسکے اوپر شراب قابض مین اسفنج بھگو کر رکھنا چاہیے

فصل ستائیسوین فساد عضو اور اسکے کاٹنے کا بیان

عضو جسوقت فاسد ہو جاے کسی مزاج ردی کی وجہ سے مادی ہو یا غیر مادی اور فصد اور حجامت اور طلا وغیرہ سے اسکی اصلاح جیسی کتب جزئیہ مین لکھی ہے پس ضرور ہے کہ گوشت فاسد اُسکا کاٹ کر نکال ڈالا جائے بہتر یہ ہے کہ بدون لوہے کے استعمال کے نکال ڈالا جاے اسلیے کہ لوہا اکثر کنارے عضو پر اور جہندہ رگون کی کسیقدر خرابی پہونچاتا ہے اگر اسقدر کاٹنا کافی نہو اور فساد عضو کا گوشت تک پہونچے خود اُس عضو کو کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور بعد کاٹنے کے کھولتے ہوئے تیل مین داغ دیکر تیل ڈالنا چاہیے تاکہ اُسکے قریب کا عضو اُسکے ضرر سے محفوظ رہے اور خون کا نکلنا بند ہو جاے اور اسکے مقام قطع پر گوشت یا نئی جلد غیر مناسب پیدا ہو جو نہایت مشابہ سختی مین گوشت کے ہو جسوقت ارادہ کاٹنے کا ہو اُنگلی سے دباکر ہڈی کے گرد دیکھین جہان اتصال شدید گوشت کو ہڈی سے ہے اور دبانے سے درد پیدا ہوتا ہے وہان تک حد سلامت ہے اور جہان کا گوشت ڈھیلا اور ہڈی سے بضعف متصل ہے وہ قابل کاٹنے کے ہے کبھی اُس ہڈی کے گرد کی شئی مین سوراخ کر دیتے ہین جہان پر کاٹ ڈالنا منظور ہے تاکہ برباد ہوا گوشت نکلکر گر پڑے اور کبھی اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہین جب اس ترکیب کا ارادہ ہو کاٹنے اور سوراخ کرنے والے آلہ مین اور درمیان گوشت کے کوئی چیز از قسم دوا بیچ مین حائل کر دیتے ہین تاکہ درد پیدا نہو - اگر کوئی ہڈی جسکا کاٹنا منظور ہے کنارہ کسی عضو کا ہو کہ بعد کاٹنے کے پھر درست نہو اور نہ اسکے درستی کی امید ہو اور اُسکے فساد سے متصل کے عضو کے فاسد ہونے کا خوف ہو ایسی ہڈی سے ہم گوشت جدا کر لیتے ہین کبھی چاک کرکے پھر ایسی بندش کرتے ہین جو خلاف جہت فاسد مین لیجاے یا اور چند حیلے کیے جاتے ہین جنکا لطف دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے درمیان عضو شریف اور اسکے جسکا کاٹنا منظور ہوتا ہے ایک شئی حائل مقرر کرنا ضرور ہے مثل پارچہ وغیرہ کے بشرطیکہ اُس جگہ یہ بات ممکن ہو - اگر عضو فاسد استخوان کے اقسام سے ہو جیسے استخوان ران کے اور پٹھون سے بہت قریب ہو اور شرائین اور وہ اُسکے نزدیک بہت ہون اور اُسکا فساد زیادہ خرابی پیدا کرتا ہو پس طبیب کو اس سے گریز مناسب ہے

فصل اٹھائیسوین معالجات تفرق اتصال کے بیان مین اور نیز اقسام قروح کے معالجات اور ہڈی جھلانے کا طریقہ اور سخت چوٹ لگنے بذریعہ گر پڑنے خواہ مارنے کے علاج

- تفرق اتصال بڑے بڑے علاج برابر درست کرکے باندھنے سے اور ملائم بندش کرنے سے جسکا ذکر مقام جبر مین آتا ہے کیا جاتا ہے اور بعد اس تدبیر کے مریض کو سکون اور آرام دینا چاہیے اور استعمال ایسی غذا کا چاہیے جو مغری ہو یعنے لزوجت پیدا کرنیوالی جس سے امید یہ ہو کہ غضروفی مادہ پیدا ہو کر دونون کنارے ٹوٹنے کے مقام کے جوڑ جائینگے اور باہم چسپیدہ ہو جائینگے جیسے کفشیر یعنے وہ گوشت جس سے تانبے کے پتر وغیرہ جوڑے جاتے ہین اور مومیائی کا استعمال بالتزام کرنا چاہیے کہ جوڑ جانا استخوان شکستہ کا اور خصوصاً ایسے لوگونکی ہڈی جو مُسن ہون اور سن نمو سے تجاوز کر گئے ہون بدون ایسی تدبیرات کے محالات سے ہے اور یقیناً وہ ہڈی درست نہین ہوتی - کتاب سوم مین جبر استخوان کا بیان مفصل کیا جائیگا یہان اسیقدر پر اختصار کیا گیا - جو تفرق اتصال نرم اعضا مین واقع ہو اُسکے علاج مین تین اصول کی رعایت مدنظر ہوتی ہے اگر سبب تفرق اتصال کا برقرار ہو اور رفع نہوا ہو - پہلے استعمال ورتناول ایسی شئی کا جو قطع سبب کرے

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ مادہ کو بہادے اور اگر وہ متحرک ہو اسکو قطع کردے۔ دوسرے گوشت پیدا کرنیکی تدبیر بذریعۂ غذا اور دوائے مناسب کے تیسرے عفونت کے روکنے کی تدبیر جہانتک ممکن ہو اور جب ان تینوں میں سے ایک تدبیر ہو چکی ہو دو امر باقیماندہ کی تدبیر میں اہتمام شدید کرنا چاہیے۔ سیال مادہ کا روکنا اور قطع کرنے کی تدبیر اوپر کے ابحاث میں بخوبی مذکور ہو چکی۔ اور گوشت پیدا کرنا خواہ ملا دینے کی تدبیر یہ ہے کہ دونوں سرے یکجا کریں بشرطیکہ اُنکا اجتماع ہو سکے اور تجفیف کی تدبیر کریں اور معربات یعنے چیمندہ چیزوں کا استعمال کریں اور یہ بھی ضروری بات ہے کہ غرض اصلی علاج میں قروح کے بھی خشکی پیدا کرنی ہے پس جو قرحہ آلایش سے پاک اور صاف ہو اُسکا علاج فقط تجفیف سے کرنا چاہیے اور جو قرحہ تازہ نہو اور متعفن ہو پہلے گرم دوائیں جو اکال ہوں جیسے سُرخ پھٹکری خواہ پھٹکری زرد اور ہرتال اور چونا وغیرہ اور اگر یہ دوائیں کارگر نہوں پس جلا دینا چاہیے جو دوا کہ زنگار اور موم اور روغن سے مرکب ہو بوجہ زنگار کے زخم کو پاک اور صاف کرتی ہے اور افراط لذع اور خراش زنگار خواہ مادہ کو بوجہ روغن اور موم کے روکتی ہے اس واسطے دوا اس کام کے واسطے بہت اچھی اور معتدل ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک قرحہ کی دو قسمیں ہیں یا مفرد ہو یا مرکب مفرد قرحہ اگر چھوٹا ہو اور بیچ سے سڑ نہ گیا ہو اس کے سروں کو یکجا کرکے پٹی سے باندھ دینا چاہیے مگر اسکا خیال رہے کہ اسکے اندر کوئی شے از قسم روغن خواہ گرد وغبار نہ پڑ جاوے۔ ورنہ اُسکا پورنا دشوار ہوگا اسیطرح مفرد قرحہ جو بڑا ہو اور اصلی عضو متقرح سے کوئی جز وکم نہو گیا ہو اور اسکے سرے ملانے سے آپسمیں مل بھی سکتے ہوں اُسکا بھی علاج مثل چھوٹے قرحہ مذکورہ کے ہو سکتا ہے اور اگر بڑے قرحے کا شگاف مل نہ سکے اسمیں ریم وغیرہ بھرا ہو یا خالی ہو اور اصل عضو سے کسی قدر کم ہو گیا ہو اُسکا علاج فقط خشک کرنیسے کرنا چاہیے اگر فقط کھال اُڑ گئی ہو اسکی خشکی یہی ہے کہ پپڑی پڑجاے اور کھرنڈ بندھ جاے خواہ بالذات یہ خاصیت دوا میں ہو جیسے ادویہ قابضہ مجففہ خواہ بالعرض یہ تاثیر پیدا کرے جیسے ادویہ حادہ اور تیز البتہ دوائیں بشرطیکہ تھوڑی تھوڑی لگائی جاویں جیسے زاج اور قلقطار کہ یہ اجزا تجفیف اور خشک ریشہ پیدا کرنے پر زیادہ معین ہیں اور اگر زیادہ مقدار اُنکے استعمال کیجائے قرحہ بڑھا دیتے ہیں اور سڑا دیتے ہیں۔ اگر قرحہ کے مقام کا گوشت جاتا رہا ہو جیسے گہرے زخم کا یہی حال ہوتا ہے ایسے زخم کے علاج میں عجلت اس تدبیر کی نکرنی چاہیے جس سے پپڑی پیدا ہو بلکہ گوشت جدید پیدا کرنے کی تدبیر کرنی واجب ہے اور گوشت پیدا کرنے والی وہی دوا ہے جسکی خشکی درجہ اول سے زیادہ بڑھی ہو اور چند شروط اور بھی ہیں جنکی رعایت ایسے زخم کے علاج میں ضرور ہے اوّل تو اعتبار حال مزاج اصلی عضو کا اور تیز مزاج قرحہ کا کرنا لازم ہے کہ اگر مزاج میں عضو کے رطوبت زیادہ ہو اور قرحہ زیادہ مرطوب نہو فقط خشکی پیدا کرنی تھوڑی سی کافی ہے جو پہلے درجہ میں ہو اس سے کہ مرض کو طبیعت عضو سے زیادہ بعد اور مخالفت نہیں ہے اور اگر مزاج میں عضو کے یبوست ہو اور قرحہ کے مزاج میں رطوبت شدید ہو اُسوقت ایسی دوا جسکی تجفیف دوسرے خواہ تیسرے درجہ کی ہو مستعمل ہونی چاہیے تاکہ قرحہ کا مزاج بطرف مزاج عضو کے آجاے اور اگر عضو کا مزاج بھی معتدل ہو اور قرحہ کا بھی رطوبت اور یبوست میں معتدل ہو اختیار دوائے معتدل کا ایسے مقام میں کرنا چاہیے۔ ایضاً تمام بدن کے مزاج کا حال بھی بروقت علاج قرحہ کے ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بدن میں خشکی زیادہ ہو خواہ رطوبت بدن کی زیادہ ہو اور قرحہ کی رطوبت معتدل ہو اُسوقت معتدل مجفف کا استعمال کرنا چاہیے۔ اسیطرح اگر بدن میں رطوبت زیادہ ہو تجفیف کی ضرورت ہوگی یا بدن میں خشکی زیادہ نہو علاج میں تجفیف قلیل درکار ہے اور زیادہ کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح قوت ادویہ مجففہ کا بھی ضرور خیال رہے اس لیے کہ جو دوائیں خشکی پیدا کرتی ہیں اور گوشت پیدا کرتی ہیں اگرچہ اُنسے ویسی خشکی جو اُن میں ہے مطلوب نہو یعنے بمقدار زیادہ استعمال نہ کریں کم

HAKEEM SHOUKAT ALI

جتنی انکی قوت ہو۔ تاہم ریزش مادہ کو بطرف اُس عضو کے مانع ہوتی ہیں جس سے آمادگی گوشت پیدا ہونیکی متوقع ہو جیسے وہ مجففات جو بغرض انبات لحم مستعمل نہوں بلکہ واسطے پیدا کرنے خشک ریشہ کے استعمال کی جائیں کہ انہیں جلا اور ریم کا صاف کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہو بہ نسبت اُن اجزا کے جنکے استعمال سے فقط پیڑی پڑنا خواہ گوشت پیدا ہونا اور مندمل ہونا مقصود ہو۔ جو دوائیں خشکی بدون لذع کے پیدا کریں اُنسے گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ منبت لحم کے اقسام میں داخل ہیں۔ اور جو قرحہ ایسی جگہ ہو جہاں گوشت نہیں ہو اور اسطرح جو قرحہ مستدیر یعنے گول ہو اندمال جھٹ پٹ نہیں ہوتا۔ اندرون چشم کے قروح کی دوائیں مجفف اور قابض کے ہمراہ ایسی چیزیں بھی ملانی چاہییں جنہیں قوت نفوذ بڑھانے کی خاصیت ہو مثل شہد کے اور دوائیں بھی ضرور شریک کرنی چاہییں جو اُس مقام اندرونی سے خصوصیت رکھتی ہو جیسے مدرات کی شرکت علاج قروح آلات بول میں اور جبکہ ارادہ اندمال کا ہو اور وہ قابضہ کے ساتھ دوائے لزج اور چسپندہ بھی شریک کرنی چاہیے جیسے گل مختوم یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ قرحہ کے اچھے ہونے کے بہت سے موانع ہوتے ہیں بدترین موانع مزاج اُس عضو کا ہے جسمیں قرحہ پڑا ہے پس عضو کی اصلاح کیطرف توجہ ضرور ہے اور خرابی اُس خون کی بھی مانع صحت قرحہ کی ہوتی ہے جو بطرف زخم کے آتا ہو پس بذریعہ استفراغ اور تلطیف اور ریاضت غذا کے خون کو روکنا چاہیے بشرطیکہ ریاضت وغیرہ ممکن ہو۔ اور اُس ہڈی کا فساد جو قرحہ کے نیچے واقع ہے اور صدید خواہ ریم بطرف قرحہ کے اُسی ہڈی سے آیا کرتا ہے یہ بھی صحت قرحہ کا مانع ہے اور اُسکی معالجہ کچھ نہیں ہے سوا اسکے کہ اُس ہڈی کی اصلاح کیجائے اور ہڈی کو چھیل ڈالیں اگر اسکا چھیلنا منتہی فساد عضو پر ہو خواہ اُس ہڈی کو نکال ڈالیں یا کاٹ ڈالیں۔ اکثر احتیاج قرحہ کے معالجہ میں ایسے مراہم کی ہوتی ہے جو ہڈی کی کرچیں اور ریزہ خواہ پوست اور جلد کے ٹکڑے جو زخم میں ہوں انکو جذب کریں اور نکال دیں ورنہ درستی قرحہ اور صحت کو یہ چیزیں مانع ہونگی۔ غذا دینے کی ضرورت بوجہ بقاء قوت کے ہے اور تقلیل غذا کی بنظر قطع مادہ مدہ کے ہوتی ہے اور ان دونوں مقتضی میں خلاف ہے اسلیے کہ زمانہ دراز تک مریض کا رہنا مستدعی تقویت کا ہے اور یہ باستعمال غذا کے حاصل ہوگی اور مادہ بوجہ غذائے قوی کے زیادہ پیدا ہوگا اسواسطے ترک غذا کا واجب ہے لہذا طبیب کو لازم ہے کہ اس تناقض اور اختلاف خواہش میں بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے اگر قرحہ کا زمانہ ابتدا خواہ تزید کا ہو اُس وقت مریض کو حمام میں داخل نہونے دے اور آب گرم اُسکے بدن تک نہ پہونچنے پائے ورنہ ایسی شے بطرف قرحہ کے جذب ہوگی جس سے ورم میں زیادتی ہوتی ہے۔ پھر جب قرحہ میں سکون پیدا ہوا اور ریم پڑجائے تو وقت حمام وغیرہ کی اجازت مل سکتی ہے جو قرحہ بہت اچھا ہو ہو کر پھر پلٹتا ہو اُس میں خوف ناصور پڑنے کا ہے یہ بھی واجب ہے کہ ہر وقت مدہ کا رنگ اور زخم کے منھ کو دیکھتا رہے جب کثرت سے مدہ برآمد ہو اور غذا میں کثرت ہوئی ہو وہی زمانہ نضج کا ہے۔ اب ہم فسخ کا علاج بیان کرتے ہیں اور چونکہ فسخ وہ تفرق اتصال ہے جو طول میں عضلہ کے واقع ہو اور اندکو غائر ہو اور اجزا زیادہ ہوں اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ اسکے علاج میں وہ ادویہ درکار ہیں جنکی قوت زیادہ ہو بہ نسبت اُن دواؤں کے جو کھلے ہوئے قروح جلدی وغیرہ میں درکار ہوتی ہیں، اور پھر چونکہ خون کی تلاش ایسے قرحہ میں زیادہ ہوتی ہے اسلیے دوائے محلل کی بھی حاجت ضرور ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ انکی دوائے محلل میں زیادہ تجفیف بھی نہو ورنہ جز لطیف کی تحلیل کر کے جز کثیف کو متحجر کر دینگی پھر جب محلل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو دوائے ملحم یعنے گوشت پیدا کرنے والی دوا جو ملطف ہو استعمال کرنی چاہیے تاکہ زمانہ اتصال اور زخم کے بھرنے تک چرک وغیرہ اُسمیں رہ نجائے کہ تھوڑے سبب سے متعفن ہوجائے خواہ چرک کی وجہ سے جو کھنڈیا پڑی پڑی ہو اکھڑ نجائے کہ پھر از سر نو تفرق اتصال پیدا ہوجائیگا۔ اگر فسخ زیادہ اندر کی طرف گہرا ہو مقام ماؤف میں پچھنے لگائیں گے تاکہ دوا زیادہ غواص ہوجائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر فسخ اور رض یعنے تفرق اتصال وسط عضلہ کا جو پاشان ہو خفیف ہو اور بہت گہرا نہو اُسکے علاج مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے اور اگر ہمراہ فسخ کے شدخ بھی ہو یعنے بیچ کا تفرق اتصال جو طول مین ہو اور اجزا زیادہ ہون پہلے شدخ کا علاج کرنا چاہیے تاکہ فسخ کا معالجہ ممکن ہو پھر بیچ کا تفرق اتصال یعنے شدخ اگر زیادہ ہو مجففات سے اُسکا علاج کرینگے اور اگر کم ہو جیسے کانٹے کا چبھنا اُسے طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے مگر یہ کہ اُسکا نشان باقی رہنے کا خوف اور متلف ہو یعنے خوف تلف ہو خواہ درد زیادہ پیدا ہو خواہ پیچھے تک پہونچ جانیکی وجہ سے ورم خواہ ضربان پیدا ہونے کا خوف ہوا سوقت علاج خفیف کا مضائقہ نہین۔ تدبیر وثی یعنے اکھڑے اور ہٹے ہوئے عضو خواہ ہڈی کے بٹھلانے کی تدبیر اُسمین فقط بندش خفیف درکار ہے جس سے درد پیدا نہو اور اُسپر بٹھلانے والی دوائین رکھنی چاہیین۔ سقطہ اور ضربہ کے علاج مین فصد جانب مخالف کی اور تلطیف غذا کی درکار ہوتی ہے اور تا زمان صحت خورش گوشت وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے اور طلا اور مشروبات جو کتاب سوم مین تحریر کیے جائینگے استعمال کیے جاوین۔ پٹھون اور ہڈیون مین جو اور طرح کا تفرق اتصال ہوتا ہے اُسکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور رضا زیادہ تر عالم ہے **فصل اُنتیسوین کیّ کے بیان مین** کیّ یعنی داغ نہادن کے ہے اور داغ دینے سے بہت بڑا نفع یہ ہوتا ہے کہ فساد کا انتشار برطرف ہو جاتا ہے اور جس عضو کا مزاج بارد ہو گیا ہو اُس کی تقویت بھی اُس سے حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ فاسد عضو مین ٹھہرا ہو اُسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور خون کسی طرح کا جاری ہو داغ دینے سے بند ہو جاتا ہے داغ دینے کے واسطے سب دھاتون سے بہتر اور افضل سونا ہے۔ اور جس مقام پر داغ لگایا جاے اگر ظاہر اور نمودار ہو اُسے دیکھکر اور موقع اور محل دریافت کر کے داغ لگانیکا استعمال کرینگے اور اگر وہ مقام ظاہر نہو بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک اور مُنھ خواہ مقعد وغیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہے کہ اُسپر برگ ورگیرد سرکہ مین بھگو کر طلا کرے پھر ایک کپڑا اُسپر لپیٹ کر اُسے گلاب خواہ اور قسم کے عصارات سے سرد کرتے ہین اور یہ قالب اُس مقام پر لیجا کر اسطرح چسپان کرتے ہین کہ موضع ماؤف جہان کیّ کا استعمال منظور ہے اس سانچہ کے منھ مین سما جاے بعد اُسکے داغ کرنیوالی شے اُسکے سوراخ کی طرف سے اُس جگہ پہونچاتے ہین ایسی احتیاط سے فائدہ یہ مرکوز ہوتا ہے کہ سواے مقام ماؤف کے اور جگہ اذیت داغ دینے کی نہ پہونچے اور خصوصاً جسوقت آلہ داغ لگانے والا سانچے کے ڈورون سے باریک تر ہو اُسوقت سانچے کے ڈورون کو تر کرانا چاہیے۔ کاوی یعنی داغ لگانے والا اُسکا خیال ضرور رکھے کہ داغ کی اذیت پٹھے تک نہ پہونچنے پائے اور نہ رباطات اور اوتار کو کچھ گزند اُسکا پہونچے اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہو چاہیے کہ قوی تر داغ لگائے تاکہ خشک ریشہ کے واسطے عمق اور ثخن پیدا ہو کہ بسرعت گر نہ پڑے کہ اگر یہ خشک ریشہ گر پڑیگا آفت عظیم برپا ہوگی بہ نسبت اُس آفت کے جو پہلے نزف الدم کی وجہ سے تھی۔ اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جاے اور صحیح جگہ دریافت کرنا منظور ہو تو اُسکی شناخت یہی ہے جہان جلنے کا اثر اور درد معلوم ہو اُس مقام کا گوشت فاسد نہین ہے اور بیشتر ہمراہ گوشت فاسد کے نیچے کی ہڈی بھی داغ لگائی جاتی ہین یعنی جسپر وہ گوشت ٹھہرا ہوا ہے تاکہ جمیع فساد از سر تا مار رہے۔ اگر یہ ہڈی مثل سر کی کے ہڈی کے ہو زیادہ گرمی آگ کی نہ پہونچانی چاہیے تاکہ دماغ مین جوش پیدا نہو اور نہ حجاب وغیرہ مین تشنج واقع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کچھ اندیشہ کی بات نہین ہے **فصل تیسوین درد مین تسکین پیدا کرنیکا بیان** جن اسباب سے درد کی پیدائش ہے اُنکا انحصار دو قسمون مین ہے یا مزاج مین دفعۃً تغیر پیدا ہو یا تفرق اتصال عارض ہو پھر یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ تفصیل ان اخیر اسباب کی بھی ہے کہ ایک کیموس گرم خواہ سرد خواہ یابس بلا مادہ پیدا ہو خواہ مادہ بھی کوئی ہو یا کوئی ریح یا ورم پیدا ہو اور تسکین وجع کی تدبیر مخالفت سے اُنھین اسباب کی ہوتی ہے اور مخالفت اسباب کا بھی جو طریقہ ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

وہ بھی بخوبی اوپر بیان ہو چکا۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سوء مزاج یا ورم خواہ ریح کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے۔ اور جو وجع شدید ہو اکثر قاتل ہوتا ہو اور
کبھی پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ بدن سرد ہو جاتا ہو اور ایک لرزہ اور جنبش سی پیدا ہوتی ہو کہ اسکی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہو۔ دلیل اسکی یہ ہو
برودت کا اسقدر غلبہ بدن پر ہوتا ہو کہ اسکے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کے بر پا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہو بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہو
تمام اشیا جو کہ درد میں تسکین پیدا کرنیوالے ہیں یا مزاج کو بدل دیتے ہیں یا مادہ کو تحلیل کریں خواہ مخدر ہوں اور تخدیر سے حس کر دیتے ہے
درد زائل ہو جاتا ہو اسلیے کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہو اور حس کا بطلان مخدر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہو۔ بوجہ افراط تبرید کے خواہ ایک قوت
سمی جو خلاف قوت عضو ماؤف کے دوا مخدر میں ہوتی ہے اسکی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہو۔ اور یہ مرخیہ درد ڈھیلا کرنیوالی دوائیں بھی
کچھ ایسی ہیں کہ تحلیل بآسانی پیدا کرتی ہیں جیسے تخم شبت یعنے سویا اور تخم کتان اکلیل الملک بابونہ تخم کرفس بادام تلخ اور جو دوا اول درجہ
میں گرم ہو خصوصاً اگر اسمیں چسپیدگی بھی ہو جیسے صمغ آلو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران اور خطمی حماما کرنب شلجم اور اسکا جوشاندہ اور چربی
اور دنوفا سے رطب درد اور روغن جو ادویہ مذکورہ سے طیار کیے جاویں اور ادویہ مسہلہ اور مستفرغہ کیسی ہی کیوں نہوں اسی قسم میں داخل ہیں
لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ کے کرنا لازم ہو اگر ضرورت استفراغ کی ہو تاکہ جو مادہ بطرف عضو کے گرتا ہو اسکا انصباب منقطع ہو جاوے اور
ادویہ مرخیہ میں وہ بھی چیزیں داخل ہیں جو اورام میں نضج پیدا کریں اور ورم کو توڑ دیں۔ مخدرات میں قوی تر افیون ہو اور تفاح اور اسکے بیج اور اسکی
چھال اور اسکے جڑ کے چھلکے اور خشخاش اجوائن خراسانی اور شوکران اور سیاہ مکو جو مخدر ہو اور تخم کاہو اور برف اور آب سرد بھی اسمیں داخل ہے
اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع کی شناخت میں یہ پڑتی ہو کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہو جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خواہ بے طور پر
تکیہ لگانا خواہ بری طرح سے لیٹنا خواہ بیٹھنا خواہ بیہوشی اور مستی کے وقت گر پڑنا کہ واقع میں سبب درد کا انہیں سے کوئی امر ہوتا ہو اور طبیب بوجہ غلط
یا بوجہ بے علمی کے سبب مادی اندرون جسم کے طلب کرتا ہو اور اسوجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہو اسواسطے واجب ہو کہ پہلے وقوع سے ایسے اسباب کی
استفسار کر لیا جاوے بعد ازاں سبب داخلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معلومہ کرنا چاہیے۔ اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اسوقت
امتلا اخلاط ہو یا نہیں اور درد سے پہلے اسباب امتلاء معلوم کے پیدا ہوئے تھے یا نہیں اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے
اور بعد ازاں بمنزلہ سبب داخلی کے جاگزیں ہو جاتا ہو جسطرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اطراف معدہ اور جگر میں
اور اکثر ازالہ درد جگر میں امر عظیم کے از قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے بس اکثر ایسے درد میں اکثر حمام اور نوم کافی ہو بلکہ سو رہنا نہایت ہی
مفید ہو اور جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھائے اور اسکی جہت سے درد سر پیدا ہو اور درد شدید ہو ایسی صورت کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہو
کبھی جس سے امید زوال وجع کی ہو دیر میں اسکا اثر ظاہر ہوتا ہو اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہو۔ جیسے استفراغ اس
مادہ کا جس سے درد قولنج پیدا ہوا ہو اور وہ مادہ لیف امعاء میں محتبس ہو رہا ہو اور کبھی دوا تو سریع التاثیر ہوتی ہو مگر اسمیں ضرر عظیم بھی
موجود ہوتا ہو جیسے مخدرات کا استعمال وجع قولنج میں ایسے وقت بنظر بطوء اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار دوا میں تحیر پیدا ہوتا ہو کہ
کونسی دوا کو استعمال کرے۔ پس چاہیے حدس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے دو مدت میں سے کونسی طولانی ہو ثبات قوت یا زمانہ بقاے
درد یعنے تا زمانہ بقاے وجع قوت ساقط نہو گی اور اسکا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقاے درد میں ہو یا دواے مخدر سریع الاثر سے جو مضرت
پیدا ہو گی وہ زیادہ ہو اور پھر جو اصوب ان دونوں میں ہے تقدیم کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ اکثر بقاے درد کا ضرر یہ ہوتا ہو کہ نوبت
بہلاک پہونچ جاتی ہے اور دواے مخدر سے ہلاکت نہیں پیدا ہوتی گو اور طرح کی مضرت ضرور ہوتی ہو پھر مخدر کی مضرت کی تلافی بھی ممکن ہو کہ دوبارہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسی تدبیر صائب علاج کیجائے کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مرض قولنج بھی زائل ہو جائے۔ بانیمہ ترکیب مخدر اور اُسکی کیفیت تخدیر کا لحاظ کرنا ضرور ہے تاکہ سہل مخدرات کا استعمال کیا جائے اور جو تریاق اس مخدر کی مضرت کا ہو اُسکے ہمراہ مرکب کرکے مستعمل ہو لیکن اگر درد مین بہت ہی شدت ہو اُسوقت بدون استعمال مخدر قوی کے چارہ نہین ہوتا۔ بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہین کہ انکے مخدر کرنے سے کوئی ضرر عظیم بھی پیدا نہین ہوتا جیسے دانت کہ اگر انپر دوائے مخدر رکھی جائے کچھ ایسا ضرر نہین ہے۔ اکثر شراب مخدر کا استعمال بجائے اور قسم کے مخدر کے واسطے درد چشم کے بہتر ہوتا ہے بہ نسبت اسکے کہ کوئی دوائے مخدر بطور سرمہ کے آنکھ مین لگائین کہ شراب مخدر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہے۔ ہان مگر قولنج مین اُسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ وجع کی برودت زیادہ ہوتی ہے اور جمود اور بستگی اس مادہ مین بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہے۔ ادویہ مخدرہ کبھی درد مین تسکین بوجہ پیدا کرنے نیند کے کر دیتی ہین اسلیے کہ نوم بھی ایک سبب ہے منجملہ اسباب کے جو درد کے مسکن ہین خصوصاً اگر بھوک کی نیند وجع مادے مین پیدا ہو۔ جو مخدرات مرکب ایسے ہون کہ اُنسے قوت مین کمی پیدا ہو بذریعہ آمیزش اُن اجزا کے جو مثل تریاق کے واسطے مخدرات کے ہین ایسے مخدرات کا استعمال اسلم ہے بہ نسبت ایسے مخدرات کے جنکے اجزا کاسر تریاقیہ سے نہون اور وہ اسلم مخدرات جیسے فلونیا اور قرص مثلث وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکبہ مین تخدیر کم ہوتی ہے ہان تازہ تیار کیجائین تخدیر قوی پیدا کرینگی اور کہنہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید کسیقدر تخدیر پیدا نہین کرتے اور متوسط درمیان نئے اور پرانے کے اُنکی تقویت تخدیر بھی درمیانی ہوتی ہے۔ بعض اقسام کے درد ایسے ہوتے ہین کہ باوجود شدت وجع کے علاج اُنکا آسان ہوتا ہے جیسے ریحی درد کہ بیشتر گرم پانی کا گرانا مقام درد مین کافی ہوتا ہے اور فوراً درد مین تسکین پیدا کرتا ہے۔ لیکن اس تدبیر مین خطرہ بھی ہے کہ اکثر سبب درد کا ورم ہوتا ہے اور طبیب ریحی گمان کرکے آب گرم کا نطول کرتا ہے اُسوقت ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے۔ پھر ریحی درد کو بھی کبھی نطول آب گرم مضر ہوتا ہے جب اتنی گرمی نہو کہ ریح کی تحلیل کرسکے بلکہ اسکا حجم پھیلاوے کہ درد مین اور شدت ہو جاتی ہے تکمید یعنے سینکنا بھی ریحی درد کا علاج کامل ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکین جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا متحمل نہین جیسے آنکھ اُسے کپڑے سے سینکنا چاہیے بعض قسم کی سینک گرم کیے ہوئے روغن سے بھی ہوتی ہے منجملہ قوی کمادات کے یہ ہے کہ آرد کرسنہ یعنی مٹر کا آٹا سرکہ مین پکاکر خشک کرین اور اُس سے پوٹلی بناکر سینکین۔ اور اس سے ضعیف یہ ہے کہ بھوسی سرکہ مین پکاکر بدستور سابق استعمال کرین۔ نمک کی سینک سے بخار مین لذع پیدا ہوتی ہے۔ اور باجرہ نمک سے بہتر ہے اور اس مین ضعیف ہے کبھی پانی سے بھی اسطرح پر تکمید کرتے ہین کہ مثانہ مین آب گرم بھر کے اس پھوکنے کو مقام درد پر رکھتے ہین اور یہ طریقہ سلیم اور نرم ہے۔ مگر اسکا بھی ضرر وہی ہے جو نطول آب گرم کا اوپر بیان ہوا جسوقت تشخیص وجع ریحی اور ورمی کی نہ کی جائے۔ محجمہ ناری سے بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہے اور وجع ریحی کی تسکین مین اسکا اثر قوی ہے اور دو مرتبہ کے استعمال سے درد بالکل زائل ہو جاتا ہے مگر اسکا ضرر بھی وہی ہے جو نطول کا ضرر ہے بشرطیکہ درد ورمی ہو۔ منجملہ مسکنات وجع کے مالش نرم دیر تک کرنی کہ اس سے ارخا پیدا ہوتا ہے۔ اسیطرح مشہور چربی کے اقسام اور جو روغن کہ اوپر جابجا مذکور ہو چکے ہین اور مغنی خوش آواز کا گانا خصوصاً وہ گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہے اور مفرحات سے مشغلہ کرنا بھی مسکن قوی درد کا ہے

فصل اکتیسوین مثل خاتمہ کے ہے

اس فصل مین یہ بات بیان ہوتی ہے کہ بروقت اجتماع امراض شروع معالجہ کا کیونکر کرنا چاہیے۔ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ بروقت اجتماع امراض کے کہ جس مین تین خاصیت مین سے کوئی خاصیت موجود ہو اُس سے شروع علاج کا کرتے ہین۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

وہ مرض علاج مین مقدم کیا جاتا ہی جسکے زوال کے بدون کوئی دوسرا مرض اچھا نہو سکے جیسے اگر قرحہ اور ورم مجتمع ہون اس صورت مین ہم پہلے علاج ورم کا کرتے ہین تا اینکہ وہ سوء مزاج جو ہمراہ ورم کے ہی برطرف ہوجائے۔ وجہ تقدیم علاج ورم کی یہی ہی کہ تا وقتیکہ ورم باقی ہو قرحہ اچھا نہین ہوسکتا دوسری یہ بات ہی کہ پہلے علاج اُسی مرض کا ہم کرتے ہین جو دوسرے کیواسطے بمنزلہ سبب کے ہو جیسے اگر حمی سدے سے پیدا ہو پہلے علاج سدہ کا کرین اور بعد تفتیح سدہ کے علاج تپ کا کرینگے۔ اور تفتیح مین سدہ کی اگر حاجت دوائے گرم کی پڑے تپ کے خوف سے اُسے ترک نکرینگے۔ اسیطرح مرض سل مین گو کہ تپ لازم ہوتی ہی مگر ہم مجففات کا استعمال کرینگے اور تپ کا لحاظ نہین کرتے۔ اسلیے کہ یہ بات محال ہی کہ سبب تپ کا منتہی ہو مین سدہ اور سل مین قرحہ باقی رہے اور تپ زائل ہوجائے اور ان دونون تپ کا سبب بذریعہ تجفیف کے علاج پذیر ہوتا ہو اور تجفیف سے ظاہر ہو کہ تپ کو ضرر ہو۔ تیسرے یہ بات ہی کہ تقدیم علاج مین اُس مرض کو ہونی چاہیے کہ جسکی اذیت زیادہ ہو جیسے اگر سوناخس یعنے حمی موی اور فالج مجتمع ہون ہم پہلے علاج سونخس کا بذریعہ تطفیہ حرارت خون اور فصد کے کرینگے اور مبردات جنسے اطفاے حرارت خون کا ہوتا ہی بخوف فالج بارد کے کرینگے اگر کوئی مرض اور عرض مجتمع ہو ابتداے علاج مرض سے کرینگے ہان اگر عرض کی اذیت غالب ہو ایسے وقت پہلے عرض کی تدبیر کرینگے اور مرض کی طرف پھر التفات نکرینگے۔ جیسے درد قولنج مین مخدرات کا استعمال واسطے تسکین درد کے جو عرض ہے کرتے ہین اگرچہ مخدر مرض قولنج کو مضر ہو جیسا فصل سابق مین بیان ہو چکا اسیطرح کبھی ہم فصد واجب مین بخیال ضعف معدہ کے تاخیر کرتے ہین خواہ بنظر اسہال مقدم یا تنقیہ کے۔ جو فی الحال موجود ہو تاخیر فصد مین کر دیتے ہین اور بیشتر مطلق تاخیر نہین کرتے بلکہ فصد کو فوراً کر دیتے ہین مگر اسقدر تخفیف جس سے قطع سبب ہو جائے نہین کرتے جیسے مرض تشنج مین تمام مفلطہ کا اخراج نہین کرتے بلکہ تھوڑا سا بقیہ چھوڑ دیتے ہین تا کہ حرکت تشنجی سے اسکی تحلیل ہو جائے ورنہ یہ حرکت اصلی رطوبت کی تحلیل کریگی۔ اب اسقدر بیان پر گو کہ مختصر ہی فن کلیات علم طب مین ختم کرکے اس مقدار کو کافی سمجھتے ہین اور اسکے بعد ادویہ مفردہ کا بیان دوسری کتاب مین شروع کرتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ

تم الکتاب بعون اللہ تعالیٰ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع نتائج افکار ارجمند مولوی سید محمد علی صاحب خلف الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کلیات

حمد اسی حکیم مطلق اور خداے برحق کی درگاہ کے قابل ہین جسنے تمام عالم و عالمیان کا قانون وجود فقط ایک لفظ کن کہنے سے درست فرمایا اور اونکی اشارے مین ہر ایک کے لیے علامات ہست و بود اپنے اسباب قدرت سے آشکار فرمائے بھلا عاجز بیچارہ بے زبان مخلوق سے اسکی قدرت کاملہ اور علم ازلی کی تشریح بجز آیۂ وافی ہدایہ فتبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کرینگے اور کیا ہوسکے۔ بعد حمد کے طیب اور پاکیزہ سلام اور درود کے گلدستے اور اعلیٰ سے اعلیٰ ثنا و نعت کے نغمے اُن بارگاہون عرش جاہ مین نذر کرنی باعث حفظ صحت ایمان ہین جن نفوس قدسیہ نے اپنی صائب تدبیرون اور سچے معالجون سے ہم سبکو ضلالت اور ہلاکت کے محرق تپون اور حاد بخارون سے بچایا یعنی صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا محمد المصطفیٰ و آلہ المجتبیٰ۔ ہر ایک صاحب فہم وکیاست کے نزدیک یہ بات مسلم ہی کہ جب کسی ممدوح کا مرتبہ بہت بلند ہو دیتے جسکی تعریف لکھنی منظور ہو آدمی ہو یا اور کوئی شئے موجودات عالم سے تو مداح کو کوئی چارہ نظر نہین آتا اور اسکے اوصاف مدائح مین کچھ بھی نہین کہہ سکتا بجز اسکے کہ یہ ممدوح کا رتبہ عالی ہر کس و ناکس جانتا اور اسکا مقام رفیع ایک عالم پہچانتا ہی مثلاً شیخ الرئیس ابو علی بن عبداللہ بن سینا جیسا فیلسوف اعظم اور اسحاق ارسطو دوران جالینوس کلیما حکیم و یگانۂ عالم یا اُسکی کتاب قانون الطب جو فی الواقع فن طبابت کے لیے ایسا مستحکم اور مضبوط قانون ہی کہ آجتک اُسکی ایک بھی دفعہ اور ادنی سے ادنی قاعدہ کوئی کونسل اطبا اور پارلیمنٹ حکما منسوخ نکر سکے پس ایسی کتاب اور ایسے مصنف کی جسقدر تعریف کیجائیگی کم ہوگی لہذا اس سے گریز ہی کرنا اور کلمات عجز و اعتراف زبان پر لانا خوب ہی

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ تو سب کچھ ہے لیکن اس کتاب کے عربی ہونے سے اور عربی بھی کیسی دقیق جسکا لکھنے والا جناب شیخ سا محقق فرزانہ و مدقق یگانۂ آفاق ہو اسوجہ سے کتاب مذکور کا فیض و فائدہ اب تک انھیں لوگوں میں محدود رہا جو کملاے دہر و یکتاے عصر ہوتے چلے آئے ادنیٰ اور متوسط درجہ کے طبیب بہرہ پانے سے محروم ہی رہے۔ اگرچہ علامہ محمد اکبر ارزانی نے فن طب کی بہت کچھ ارزانی فرمائی اور فارسی زبان میں کثرت سے تالیف و تصنیف کی پھر بھی بہت سے اجناس کی گرانی باقی رہی علی الخصوص ہم لوگ اردو زبان دانوں کے لیے تو حساب سے سبھی قسموں کا نرخ چڑھا ہوا ہے اس مقام پر ایک ذرا سا یہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ظاہراً ہمیشہ ایسا ہی کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل اور خاص فہم زبان سے کسی علم کا ترجمہ دوسری زبان عام فہم میں ہوا تو وہ خاص لوگ علم مذکور کے جاننے والے اپنے مایۂ کمال کے عام اور آسان ہو جانے سے ضرور آشفتہ خاطر ہوتے رہے ہیں۔ مثلاً جب یونانی سے علوم عربی میں عقلیہ نقل ہوئے تو یونانی دانوں نے غل مچایا دوسری مرتبہ حکیم محمد اکبر و عربی دانوں نے حملہ کیا علی ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل و ترجمہ پر طعن و چشمک زنی ہووے تو کچھ عجب نہیں ہمارے گمان میں شاید بعض لوگوں کا خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم جیسا کچھ اپنے محاورہ اور روزمرہ زبان میں سمجھا جاتا ہے غیر زبان میں اس درجہ کا فائدہ جبھی حاصل ہو گا کہ شخص طالب اس کا اہل زبان ہو جاوے اور اتنی استعداد بہم پہونچائے کہ انھیں اور زباندانوں میں بہت ہی کم فرق ہو سکے لیکن ہر ایک کو اتنی مقدار کا کمال پیدا ہونا بھی جانتے ہیں کہ نہایت دشوار ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بالآخر اگر سچ پوچھیے تو آج کم استعداد والے طبیبوں کو (جو جویاے تحقیق ہیں پر انکو زمانہ تحصیل طب عربی کی مہلت نہیں دیتا و نیز قانون پڑھنے والے طالب العلموں کو جنھیں بروقت مطالعہ شرح وغیرہ دیکھنے کی حاجت ہوتی ہے) ایک مژدۂ جان بخش اور نوید مسرت افزا سنائی جاتی ہے کہ قانون الطب سے مسیحا نفس نے قریب نوے برس کے بعد عربی پوشاک اتار کے اردو کا گران بہا خلعت زیب تن فرمایا۔ تفصیل اس خبر مجمل کی یہ ہے کہ جناب منشی صاحب عالی جاہ رفیع بارگاہ والا حشم عالی ہمم جناب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مرحوم و مغفور نے محض اپنی دریا دلی و عالی ہمتی و اولوالعزمی و خواستگاری اشاعت علوم کے خیال سے عالی جناب معلی القاب جامع علوم عقلیہ و نقلیہ حاوی فنون علمیہ و شرعیہ اکمل الکملا و عمدۃ العلما و ملاذ الفضلا حضرت والدی العلام جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب ادام اللہ ایامہ کو قانون شیخ الرئیس کے ترجمہ بزبان اردو و عام فہم ہو جانے پر مقرر فرمایا چنانچہ جناب مولانا دام ظلہ العالی نے پانچوں جلدوں کا ترجمہ فرمایا ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھنی کیا ضرور عیاں را چہ بیان ناظرین خود ہی معترف اور ثنا خوان ہونگے حق یہ ہے کہ جو تشبیہ تبدیل لباس کی اوپر لکھی گئی غالباً وہ پوری اور سچی ہے جناب مترجم کا بیان ایسا بے تکلف اور صاف و پاکیزہ ہے کہ کہیں سے بھی ترجمہ کی شباہت معلوم نہیں ہوتی گویا بالاستقلال اردو زبان میں نئی کتاب تصنیف ہوئی بسرپرستی و علو ہمتی ذی الجود و الخزائن معلی القاب عالی جناب منشی بشن نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ۔ بماہ مئی ۱۹۳۰ء بار پنجم چھپکر تیار ہوئی۔ فللہ الحمد علی ذلک اللہم صل و سلم علی رسولک سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ المکرمین

HAKEEM SHOUKAT ALI

جلد دوم

HAKEEM SHOUKAT ALI

به عون صناع ملکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

ان دونون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیه مطاوی مآرب حکمیه
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد دوم

ترجمه قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو ترجمهٔ قدوهٔ ارباب تحقیق و زبدهٔ اصحاب تدقیق یکه تاز مضمار حکمه دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مهتمم مدرسهٔ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور والا گهر دام اقباله

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بطبع مزین مطبوع جہان ہوئی

HAKEEM SHOUKAT ALI

فہرست مضامین جلد دوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس

HAKEEM SHOUKAT ALI

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و ثنا اوس خالق بیچون و چرا کی جسکی حکمت بالغہ سے وجود ایسے عناصر اور بسائط کا جو امہات موالید مین ہوا اور ایجاد مرکبات عنصری مین وہ لطائف حکم مطوی ہوے کہ باوجود تفحص و تلاش و تجارب غیر متناہی حکماے مجربین کے آجتک کسی یک گیاہ و بیمقدار کے عمدہ خواص ہزار مین سے دس بھی شمار نہوسکے اور درود نا محدود و سلام اوس کائنات خلاصہ موجودات بلکہ علت غائی وجود و عدم اور جنکا حدوث متصل بقدم ہی یعنے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کہ جنکا نام نامی و لقب گرامی بہترین ادویہ مفردہ اور کامل ترین بسائط مجربہ شفاے امراض جسمانی و روحانی کا ہی۔ بعد اوسکے یہ ہیچمیرز ہیچمدان سید غلام حسنین کنتوری بخدمت ماہران خواص طبعی و آثار نفس نباتی اور دقیقہ رسان اسرار نفوس حیوانی اور معدنی کے گذارش کرتا ہی کہ یہ دوسرا ترجمہ قانون کا ہی خاکسار نے واسطے تسہیل عبارات اور توضیح مطالب بنظر رفاہ طلبہ کے لکھا ہی کہ آمیں ذکر خواص اور طبائع ادویہ مفردہ نباتی خواہ معدنی کا ہوگا اگرچہ شیخ الرئیس نے اس کتاب کو بطور ایک جدول کے تصنیف کیا ہی وہ نقشہ جات جو فن کیمیا اور فروع طبیعیات خواہ جر ثقیل اور ذرات صنعتی خواہ موسیقی و نجوم مین مستعمل ہین اور اس نقشہ کو سولہ خانون پر تقسیم کیا تھا اور نہایت متانت اور تسہیل سے الواح اور خانون کی ایسی نقشہ کو شامل کیا ہی کہ اگر یہ کتاب اسی طور پر مرتب کیجاوے ہر آئینہ اسکا فائدہ جیسا مرکوز شیخ الرئیس رہ بخوبی ظاہر ہو لیکن مجھے ایسا گمان ہی کہ منطقی اور نازک فہم باریک بین اس طرز کو بطور توضیح واضحات کے سمجھکر خاص عنوان الواح کو مفقود کرکے پھر عبارتین ان الواح کو پھیر لیے اور فی الحال جسقدر نسخے ہم پہونچے ہین کسی مین ایک موضع بھی نظر سے نہین گذرتا تاہم ہمنے براے ملاحظہ ناظرین اوراق ہذا کے دو ایک دوا اونکو اسی طرز خاص پر جسطرح شیخ نے مرتب کیا ہی اور جو طریقہ اوستے معہد کرکے تعلیم اسکی عنوان کتاب کی ہی اوسیطور پر لکھدی ہین اور شاید کہ یہ نمونہ متعلم کو واسطے ایسا آسان اور سریع الفہم ہو کہ وہ ساری کتاب کا نقشہ اوسیطور پر بنا کر درست کرلے اگرچہ شیخ الرئیس نے بخوبی اس نقشہ کی ترتیب اور تہذیب کیے ہو بیان دیے تاہم الوان وغیرہ جو بعض خانون کیواسطے خواہ وہ امور جنکے بخوبی تمیز ہو مجمل چھوڑ دیے ہین لہذا مجھے اسکی بھی ضرورت ہوئی کہ ان الوان غیر مصرحہ کو کسی خاص قسم کی علامت سے تعبیر کرون جو بر وقت نقل اور کتابت خواہ چھاپنے کے محتاج اجتماع اور گرداوری الوان کے نہو چنانچہ ابتداے حرف الف سے پہلے بیان ان کا بخوبی کرونگا ایضاً بعض ادویہ مفردہ ہندیہ جو راقم کے تجربہ مین پوری اوتری ہین اونکا اضافہ بھی بطور الحاق کے مرکوز خاطر ہے مگر اصل کتاب کے زیادہ ہونے کے خیال سے تردد ہوتا ہی۔ اصول طبی مقدمات مین اس کتاب کے بیان اور جس کو کسیقدر قواعد کیمیائی سے ربط ہی اونکا بیان بطور تفصیل کے نہایت

HAKEEM SHOUKAT ALI

واضح کر دیا ہے اور بقدر ضرورت دو چار تجربے بھی لکھدیئے ہیں مگر یاں خیال کر کے چونکہ اس زمانہ میں علم کیمیا کے مسائل بہت کم معلوم ہیں اور باوجود کمال ضرورت کے اطبا کو انکے سیکھنے اور سمجھنے سے نہایت نفرت ہوگئی ہے لہذا چنداں تعرض ان مسائل کا مناسب معلوم نہوا اور نہ بطور نمونہ تمثیل قطرہ از دریا ذکر کرنے کا مقام اس کتاب میں ہے اور قرابادین میں زیادہ ہے انشاء اللہ اوسی جلد میں بقدر ضرورت کسیقدر لکھونگا۔

میں ایسا خیال کرتا ہوں کہ ترجمہ اگرچہ حسب خواہش اس خاکسار کے بوجوہ عدیدہ نہیں ہے اور نہ اس کتاب کی وضع اور ترتیب موجب اصل مصنف کی وضع کے ہے تاہم جسقدر فرصت وقت نے اعانت کی ہے قابل غور اور لائق دید کے ہے آج اس ترجمہ کی خوبی خواہ بد اسلوبی کو میں زیادہ ذکر نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ میں اسقدر توضیح کا نقش اولین ہے آئندہ نسخہ جو عیوب کہ برطرف ہوتے جاوینگے درست ہو جائیگا اب میں اصل کتاب کو شروع کرتا ہوں و باللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا کے اور ثنا رسول کے اور بعد نعت کے اور حضرت رسالت پناہ اور آل پاک کے واضح ہو کہ یہ وہی کتاب ہے جسے شیخ نے فن طب میں تصنیف کیا ہے اسکا پہلا حصہ جو احکام کلیہ میں فن طب کے تھا اوسکی تصنیف سے میں فارغ ہو چکا اور دوسرا حصہ یہ ہے کہ اسمیں ادویہ مفردہ کو شیخ نے جمع کیا ہے اس حصہ کو جو دوسری کتاب سمجھ یا جو کتابوں کے ہے میں نے دو مقالہ پر تقسیم کیا ہے پہلا مقالہ اسمیں بیان اون قوانین کلیہ کا ہے جنکی معرفت علم طب کے ادویہ مستعملہ کی شناخت سے پہلے ضرور ہے اور دوسرا مقالہ ادویہ مفردہ کی قوتوں کے بیان میں ہے مقالہ اولی کی تقسیم چند فصلوں کیطرف ہوئی ہے **فصل اول** تعریف مزاجہائے ادویہ مفردہ کے بیان میں **فصل دوم** شناخت مزاج ادویہ مفردہ کا بطور تجربہ کے **فصل سوم** شناخت مزاج ادویہ مفردہ کا قیاس طبی کے ذریعہ سے استقرائی خواہ اور قسم کا استدلال **فصل چہارم** افعال قوی ادویہ کی شناخت **فصل پنجم** جو احکام ادویہ اور خواص ادویہ مفردہ کو خارج سے لاحق ہوتے ہیں **فصل ششم** ادویہ مفردہ کو درخت وغیرہ سے توڑنا خواہ چن لینا اور انھیں جمع کر کے رکھنا اور انمیں جو جو احتیاط کے امور ضروری ہیں دوسرا مقالہ اس مقالہ میں ادویہ مفردہ کے بیان کو اسطور سے میں کرونگا کہ جیسے نقشہ میں خانہ خانہ ترتیب وار الگ کئے ہیں اور ہر ایک خانے میں ایک امر جداگانہ تحریر کیا جاتا ہے اوسیطرح ادویہ مفردہ کیواسطے ایک لوح درست کی ہے کہ اوسکی تقسیم سولہ الواح یا خانوں پر کی گئی ہے **لوح اول** نام ادویہ کا اون ناموں سے جو عرف اطبا میں مشہور ہے وہ زبان یونانی ہو خواہ عربی خواہ اور کوئی زبان اور ماہیت دوا کی یعنے اس امر کا بیان کہ نباتی ہے یا معدنی اور برگ ہے یا بیخ اور گل اور تخم وغیرہ سب کروں گا **لوح دوم** امتحانات کا بیان ہے کہ اس دوائے خاص کی عمدہ کونسی قسم ہے جسکا استعمال کرنا لائق ہے **لوح سوم** کیفیت اور طبیعت خواہ مزاج دوا کا اور درجات حرارت برودت رطوبت یبوست کا بیان ہے **لوح چہارم** وہ خواص افعال و افعال و اور خواص کے جو بطور عام ظاہر ہوتے ہیں جیسے تحلیل اور انضاج اور تفریح اور تجذیب وغیرہ خواص اصطلاحی جنکے معنے آئندہ اوراق میں تفصیلاً بیان ہونگے جب مقالہ اول کی فصل دوم لکھونگا ایضاً اور قسم کے خواص بھی اگر اسمیں ہیں تو وہ بھی لکھونگا اور ہر ایک فعل اور خاصیت کیواسطے ایک قسم کی کتابت بطور کنایہ کے مقرر کرونگا تاکہ اسکے سمجھنے اور نکالنے میں ناظر اوراق ہذا کو دقت نہو **لوح پنجم** اون دواؤں کے وہ افعال جو متعلق بزینت جلد ہیں جیسے برص اور بہق وغیرہ کا دور کر دینا خواہ بالوں سے متعلق ہیں مثلاً بال گرنے نہ دے خواہ بڑھا دے اور دراز کرے یا سیاہ کر دے خواہ پیچیدار کر دے خواہ پیچدار کو سیدھا کر دے اور دیگر امور متعلق بزینت کا بھی ذکر اس لوح میں کرونگا اور جس چیز کی زینت پیدا کرتی ہے اوسکیواسطے ایک نشان اور علامت ایک خاص رنگ کی مقرر کی ہے اسواسطے کہ اس علامت سے خاص اوس قسم کے ادویہ بہت جلد ناظر کتاب ہذا فراہم کر سکتا ہے اور بلا دقت اور بدون محنت زائد کے بہم پہونچ سکتی ہیں **لوح ششم** میں افعال اور خواص ادویہ کے لکھونگا جو متعلق اورام اور بثور سے ہیں اور نیز ہر ایک کے ایک رنگ خاص سے الگ کرونگا تاکہ جمیع ادویہ مفردہ ایک قسم کی اور بسہولت جمع ہو سکیں **لوح ہفتم** قروح اور خراجات یعنی پھوڑوں کی نسبت جو خواص اوس دوا کے ہیں اور امتیاز اسکی بھی خاص رنگ سے کر دی گئی ہے اور دی غرض سمجھ بیان ہو چکی ہے **لوح ہشتم** امراض مفاصل یعنے بدن کے جوڑ بند خواہ پٹھے کی نسبت جو خواص دوا کے ہیں اور اسمیں بھی علامت رنگ کی رکھی ہے واسطے غرض مذکور کے **لوح نہم** امراض اعضائے سر کے خواص اور انھیں بھی ایک رنگ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

رنگین کر دیا ہے لوح دہم امراض چشم لوح یازدہم امراض اعضائے تنفس اور سانس لینے کے یہ بھی ایک رنگ خاص سے رنگین ہے لوح دوازدہم امراض اعضائے غذا یہ بھی ایک رنگ جداگانہ سے رنگین ہے لوح سیزدہم امراض اعضائے نفض یعنے جن اعضا سے کچھ فضول مثل بول براز وغیرہ کے دفع ہوتے ہین اور انکا رنگ بھی جدا ہے لوح چہاردہم حمیات اور جو خواص کہ تپ حمیات ہین -

لوح پانزدہم نسبت دوا کی طرف سموم اور زہر کے لوح شانزدہم بدل اور عوض ہر دوا کا جب کوئی دوا دستیاب نہو سکے بدل میکی کسی دوا کا استعمال مناسب ہے یہ سولہ خانہ ہر ایک دوا کے واسطے بنائے گئے ہین لیکن بعض دوا ایسی کہ اوسمین یہ سب خواص نہین ہین خواہ ہین اور دریافت نہین اسواسطے کسی دوا کے سب خانے معمور نہونگے بلکہ جگہہ خالی رہیگی بالضرور اوسکی علامت بھی کوئی مقرر کرنی چاہئے جیسے صفر بدین صورت (ہ) خواہ بدین صورت (+) یہ علامت بیان کردی گئی کہ یہ خاصیت اس دوا کے خاص کی نہین یا دریافت ہوئی جب اس ترتیب اور تہذیب سے دوسرا مقالہ تمام ہوجاوے یہ کتاب دوم اوس وقت تمام ہوگی اور کتاب سوم جسمین ذکر امراض جزئیہ کا ہے شروع کرونگا -

فصل اول بیان مین مزاج ادویہ مفردہ کے ہمنے کتاب کلیات مین بیان کیا ہے کہ دوائے حار اور دوائے بارد خواہ دوائے رطب یا یابس کے کیا معنے ہین اور یہ بھی اسی مقام مین بیان ہوچکا ہے کہ حرارت اور برودت کا حکم بقیاس اپنے ابدان کے ہم کرتے ہین اور مصادرات علم طب مین یہ بھی ایک حکم ہم لکھ چکے ہین کہ جمیع مرکبات معدنیہ اور مرکبات نباتیہ اور مرکبات حیوانیہ کے ارکان اربعہ یعنی عناصر جداگانہ ہین اور انہین چار چیزون سے ترکیب سایر مرکبات مذکورہ کی ہوتی ہے اور طبیب اس مسئلہ کو صحیح جانے اور دلیل استدلال اور اثبات اسکے نہو بلکہ حکیم طبعی کے ذمہ اسکا ثبوت اور اثبات چھوڑے اور یہ بھی مذکور ہوچکا ہے کہ ارکان جسوقت یکجا ہوتے ہین اور امتزاج خواہ آمیزش اسمین پیدا ہوتی ہے اسی وقت ایک دوسرے مین کچھ اثر کرتا ہے اور وہ دوسرا اس اثر کو قبول کرتا ہے اور اس فعل اور انفعال سے کسیکی گرمی ٹوٹتی ہے اور کسیکی سردی کم ہوتی ہے اور کسیکی خشکی مائل برطوبت اور کسیکی رطوبت یبوست کیطرف مائل ہوتی ہے اور بشرطیکہ کیفیت اربعہ اون اخلاط کی برابر ہون مرکب مین تعادل خواہ اعتدال پیدا ہوتا ہے اور اگر کسی عنصر کی کیفیت غالب ہوتی ہے تو اوسی عنصر کی کیفیت کا پیدا ہوتا ہے اور بعد اس کیفیت کے خلط ممتزج کے جسم مرکب کا واحد پر ٹھہرتا ہے اسی کا نام مزاج ہے اور مزاج کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی شی مین پیدا ہوتا ہے تو اوسکو آمادہ قبول اون قوتون کے اور ایسی کیفیات کے کر دیتا ہے جنکی لائق بحال اوسی ہے کہ وہ بعد حصول مزاج کے پیدا ہون یعنے بعد مزاج کے جو اور کیفیات مرکب مین حاصل ہونیوالی ہین انکے حصول کی استعداد ہوجاتی ہے اور اوسی جگہ یہ بھی ہمنے بیان کیا ہے کہ مزاج کے اقسام کتنے ہین اور معتدل مزاج سے آدمیون کے کیا مراد ہے اور دوائے معتدل کے کیا معنے ہین اور یہ بھی اسی مقام پر مذکور ہوچکا ہے کہ دوائے معتدل وہی ہے کہ جب انسان سے ملاقات کرے اور حرارت غریزی انسانی اوسمین کوئی اثر کرے اسوقت اس دوا کا اثر حرارت اور برودت خواہ رطوبت اور یبوست مین ایسا نہین ہوتا کہ وہ اثر کیفیات موجودہ بدنی سے کچھ زیادہ ہو اور محسوس ہو اور یہ بھی ہمنے لکھدیا ہے کہ مزاج اس دوائے معتدل کا مثل مزاج انسان کے نہین ہے اسلیے کہ انسان کا مزاج خاص سوائے انسان کے دوسرے مین کیونکر پایا جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مزاج کی دو قسمین ہین مزاج اول اور مزاج ثانی مزاج اول وہی ہے کہ جو عناصر کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اور مزاج ثانی وہ ہے جو ایسے مرکبات عنصری کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے جنکے واسطے کوئی مزاج خاص ہے جسطرح ادویہ مرکبہ مثل معجون وغیرہ کے واسطے مزاج ثانی پیدا ہوتا ہے اور یہ مزاج بوجہ ملنے اون اجزا کے حاصل ہوتا ہے جنکے واسطے مزاج اول قبل از ترکیب صناعی کے موجود ہے خواہ تریاق کا مزاج کہ بعد ملانے ادویہ چند کے پیدا ہوتا ہے اور ادویہ اون کیواسطے ایک ایک مزاج جداگانہ پہلے سے بھی موجود تھا وہی مزاج اول ہے - یہ مزاج ثانی بھی ہمیشہ بوجہ ترکیب صناعی کے پیدا نہین ہوتا بلکہ اکثر یہ مزاج دوم براہ طبیعت بھی حاصل ہوجاتا ہے مثلاً دودھ کا مزاج جو مرکب مائیت اور جبنیت اور دسمنیت سے ہے یعنے دودھ مین تین جز ہین ایک پانی دوسرا جبن جسے پنیر بولتے ہین تیسرے چکنائی جس سے گھی بنتا ہے اور یہ تینوں اجزا دودھ کے بسیط نہین بلکہ مرکبات عنصری مین داخل ہین کہ ہر ایک کا مزاج جداگانہ ہے اور انکے ملنے سے جو مزاج ثانی پیدا ہوا ہے وہ بھی کسی صنعت سے حاصل نہین ہوا بلکہ طبیعت خود ہی اوسے پیدا کرتی ہے اور ترکیب دیتی ہے -

مزاج ثانی کی پھر دو قسمین ہین - مزاج قوی - اور مزاج رجو - مزاج قوی کے یہ معنے ہین کہ جن بسائط سے ملکر وہ مزاج پیدا ہوا ہے اون میں تفاعل آمیزش اور اختلاط بہم پہونچا ہے کہ ہماری حرارت غریزی کو اون اجزا کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

الگ کردینا اور متفرق کردینا بہت دشوار ہو جیسے براہ مزاج اول سونے کا
جسم کہ اسکی رطوبت مائی اور یبوست ارضی مین اسقدر امتزاج ہوا اور آمیزش
اصل خلقت اور مزاج اولی مین ہوئی ہو کہ اب ہروقت پگھلانے کے جبکہ وہ
نفحات (یعنے ایک سوبیس جو علم سبک مین سونے کے واسطے مقرر ہین)
پورے ہوجائین اور پگھل جاے اور بعد پگھلانے کے زیادہ حرارت آگ کی
اسمین بڑھائی جائے جسے اطارت خواہ اوڑانا اصطلاح اکسیر مین کہتے ہین
یعنے اسقدر حرارت بعد چرخ دینے سونے کے پہونچائین کہ وہ جھلک اڑ جائے
اور رفا ہو جائے شاید یہ امر بہت دشوار ہوگا بلکہ اجزاء ارضی اجزاء مائی
کی اسقدر گرفت کرینگے کہ اُسے اڑنے نہ دینگے اور تمام اجزاء کو اوڑنے سے
روکین گے اور تھوڑے سے وقفہ اور سکون مین اسقدر ہوتا ہو کہ پچ پچ ہوجاتا
ہو اور تمام اجزاء چسپیدہ ہوجاتے ہین برخلاف سونے کے لکڑی کے جسم مین ایسی
آمیزش اجزاء ارضی اور مائی مین نہین ہو بلکہ معدنیات مین سے قلعی اور
سیسہ مین بھی یہ اتصال شدید نہین ہو اور حرارت کو بآسانی انکے پگھلانے
دسترس ہوتا ہو اور بعد پگھلانے کے انکے اجزاء کا اوڑا دینا کچھ دشوار نہین ہے
علم سبک کے ماہرون پر یہ بات مخفی نہین کہ جتنی دیر مین سونے خواہ چاندی مین
چرخ آتا ہو اتنی دیر اور تنی مقدار مین اسرب خواہ قلعی پگھل بھی جاتی ہو اور
اوڑ کر فنا بھی ہوجاتی ہو اور لکڑی آگ مین ہو کر اوڑ جاتی ہے بہرحال اگر کسی دوا وغیرہ کے
اجزاء مین ایسا امتزاج شدید براہ صنعت پیدا ہو بذریعہ حل و عقد و تخفین وغیرہ کے
جو قواعد کیمیائی ہین اور جنکے ذریعے سے انحساک اور گرفت اجزاء مین پیدا
ہوتی ہو اور وہ اجزاء براہ طبیعت ایسے متصل اور یکذات ہو جائین جیسے
سونے کے اجزاء براہ مزاج اولی کے یکذات ہین تو کچھ عجب نہین ہے
کہ ہماری حرارت غریزی بھی ایسے مرکب کے اجزاء اور بسائط کے جدا کرنے مین
عاجز ہو اور مرکب کے ایسا ہوا سے ہم موثق کہتے ہین اگر یہ مرکب موثق اپنے
اس مزاج مین معتدل ہوگا بدن مین اتنی دیر تک باقی رہے گا کہ اُسکی
صورت بدل جائے اور فاسد ہو جائے گی اور اس زمانہ تک اسکا اعتدال
بدستور باقی رہے گا اور اگر اس مرکب موثق کا مزاج مذکور کسی کیفیت مین
غالب ہوگا یہی کیفیت غالب بقاے مرکب کو ہمارے بدن مین اور
تا زمان استحالہ اور فساد کے بدستور رہیگی خلاصہ یہ ہو کہ مزاج موثق کی
جو چیز داخل ہماے بدن ہوگی تا وقتیکہ اُسکا استحالہ اور تغیر نہو اسی مزاج پر باقی

رہے گی جو اوسمین موجود ہو اور اس سے ایک قسم کا فعل ہمارے بدن مین صادر ہوگا
اور جس چیز کا مزاج موثق نہین ہو بلکہ خود ہو اور اسکے اجزا کا انفصال ہماری حرارت
غریزی بآسانی بعد تناول اور تصرف کے کردیتی ہو اور ایک جزء اسکا دوسرے
جزء سے جدا ہوجاتا ہو اور ایسی جدائی ہوتی ہو کہ تمیز ایک کی دوسرے سے
بخوبی ہوسکتی ہو اور معہذا وہ اجزا مختلف طبائع اور مزاج کے ہین سو وقت
کسی جزء کا فعل کچھ ہوگا اور کسی کا اوسکے مخالف اور بعضد ہوگا اور طرح
طرح کے اثر پیدا ہونگے جس وقت طبا کہتے ہین کہ فلانی دوا کی قوت مرکب
ہو متضاد قوتون سے اوسوقت خود طبیبون کو اور بھی کسی دریشنے والے کو
ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ اس دوا کا ایک ہی جزء حرارت بھی پیدا کرتا ہو اور برودت
بھی پیدا کرتا ہو اور یہ دونون اثر اوسکے ایک ہی جزء کی بابرکی اسطرح پیدا ہوتے ہین
جیسے دو چیزین حار اور بارد سے جو تمیز ہون اون سے معاً دونون فعل ظاہر
ہوتے ہین اسلئے کہ یہ بات جزء واحد سے پیدا ہونی ممکن نہین بلکہ محال ہے بلکہ یہ دونون قوتین
حرارت اور برودت کی اس طرح اسکے دو جزء مختلف مین ہین اور یہ دوا اونکی اجزاء سے
مرکب ہو - اور یہ بھی سمجھنا درست نہین ہو کہ سواے اوس دوا کے جو از قسم دوا
مذکور ہو اور کسی دوا مین مختلف قوتین نہین ہین اور نہ کوئی اور قسم کی دوا قوی ہے
متضاد سے مرکب ہو اسلئے کہ جمیع ادویہ مرکبہ کا یہی حال ہو کہ اونکی ترکیب متضاد
قوی سے ہوتی ہو - بلکہ مراد اطبا کی اس قول سے یہ ہو کہ دوا بالفعل دو قوت
متضاد رکھتی ہو خواہ قریب بہ فعلیت کے اس مین دو مختلف قوتین
ہین اور وجہ اس کی یہی ہے کہ اس دوا کا مزاج غیر موثق ہے اور
اوس کے مختلف اجزا مین فعل و انفعال ایسا ہوا نہین ہوا
اور ایسے متصل و متحد یہ اجزا نہین ہین کہ سب کا فعل متشابہ اور
یکسان ہوگیا ہو ورنہ ان اجزا مین تلازم اور تشابہ تام اسقدر پیدا
ہوا ہو کہ اگر بدن میں اس دوا کا کوئی جزء پہونچے دوسرے جزء کا پہونچنا بھی اسی مقام
پر ضرور ہو اسلئے کہ اگر اس دوا کی قوت متشابہ ہوتی تو اوسکا فعل بھی بدن مین
متشابہ ہوتا مختلف نہوتا - اور اگر اجزا مین تلازم ہوا اور امتزاج کامل ہوتا
گو کہ قوتون مین اختلاف ہوتا جب بھی ان اجزا کی تاثیر بدن مین مختلف
نہوتی بلکہ اگر کسی عضو مین اس دوا کے مرکب کا کوئی جزء کسی قسم کے آفت
خواہ مضرت پہونچاتا اوسکی ہمراہ دوسرا جزء جو پہلے جزء کی مضرت
کا دافع ہو اپنے اثر سے اس آفت کو دفع بھی ساتھ ہی کر دیتا بس ان دونون

HAKEEM SHOUKAT ALI

اجزا سے وہ اثر اور فعل ساتھ ہی پہونچتا ہے جو ان دونون اجزا مین موجود ہے اور نفع او
نقصان کو مساوی ہوئے سو خواہ برابر زمانہ واحد مین دونون کے پیدا ہونیسے
یہ جزو ان حضر محسوس ہوتا اور نہ چندان احساس فائدہ کا ہوتا اسواسطے کہ ہر ایک
جزو کو فعل کا مانع اور عائق بھی اسکے ہمراہ لگا ہوا ہے اور جدا نہین ہے
لہذا اختلاف آثار کا ظہور باوجودیکہ اجزا مین آثار مختلف ہین ہو نہین سکتا ہان
ایسے موثق مزاج کی دوا جسکے اجزا کے آثار مختلف ہون اوسوقت البتہ اسکے
اثر مین کسیقدر اختلاف پیدا ہو سکتا ہے جبکہ کوئی جزو خاص کسی عضو کے
نسبت ایک تخصیص زیادہ رکھتا ہے اور دوسرا نہین رکھتا خواہ کسی عضو کا ایک
جزو خاص بہ نسبت جزو خاص دوائی مرکب زیادہ متاثر ہے اور دوسرا جزو عضو
اسقدر متاثر نہین ہے کا اوسوقت طبیعت ایک جز کو اوس دوا کے جو مناسب جسکے نہین
یعنے کسی عضو کی ہے استعمال کرتی ہے اور غیر مناسب جزو کو چھوڑ دیتی اپنے اختلاف
مین اسوقت ہم بحث نہین کرتے بلکہ اسوقت ہماری بحث وہ اثر مین ہے جو بہ
نظر نفس اجزا دوا کے واقع ہو یکسان خواہ مختلف اور جو اوسکا اختلاف اثر
منسوب ہے کے خاص اجزا کیطرف ہونا نہ کہ کسی امر خارج کے جہت سے لئے اختلاف
تاثیر پیدا ہوا ہو — اور یہ اختلاف تاثیر جو اوس مین بنظر نفس اجزا کے پیدا ہوگا اسکا
منشا بھی ہوگا کہ بسائط اور مفردات اس مرکب کا بخوبی امتزاج کامل اور آمیزش
پوری نہین رکھتے بلکہ مزاج غیر موثق خواہ مزاج رخو جو انکا حاصل ہوا ہے لہذا ہماری حرارت
عزیزی بھی تاثیر کرکے اجزا کے اتصال کو مٹا دیتی ہے اور جب کہ جسم جدا جدا ہو جاتے ہین
اپنے اپنے خاص آثار کو ہر ایک جز پیدا کرتا ہے پھر ادویہ مفردہ مین جب ہم کہتے ہین کہ
اوس دوا ے مفردہ مین قوائے متضادہ ہین اوس مفردہ دوا کا بھی یہی حال ہے اور
وہ بھی ایسی غیر موثق مزاج مین داخل ہے جنمین امتزاج قوی نہوا ہو اور انہین
ادویہ مفردہ مین بعض دوائین بھی ہین جن مین امتزاج قوی اور مزاج موثق بھی ہوتا ہے
ایسا امتزاج قوی ہوتا ہے کہ حرارت آگ کی بروقت طبخ اور جوش دینے کے اوسکے
قوی کو الگ نہین کرسکتی جیسے بابونہ کہ اسمین قوت تحلیل اور قوت قبض کی دونون
ہین اور جب ضمادات مین پکا کر استعمال کرین اسکی دونون قوتین جدا نہین ہوتین
بلکہ باقی رہتی ہین اور بعض ویسے مفرد ایسی ہے کہ حرارت آگ کی اوسکی قوتون کو
جدا بھی کردیتی ہے اور کسی قوت کو فنا بھی کردیتی ہے مثلاً کرنب کہ اسکا جرم مادہ
ارضی قابضہ سے اور مادہ لطیف جالی بورقی سے مرکب ہے جب پانی ڈال
کر جوش دین جوہر بورقی کی تحلیل ہو جائے گی اور قوت جلا پانی چھوڑ کر

رہ جائے گی اور جوہر ارضی قابض ثفل مین باقی رہیگا اسوجہ سے پانی
مین قوت مسہلہ پیدا ہوتی ہے اور جرم قابض باقی رہتا ہے اور یہی کیفیت عدس
یعنے مسور کی ہے اور دجاج یعنے مرغ کی بھی یہی کیفیت ہے — ثوم یعنے لہسن کا
کا یہ حال ہے کہ اسمین قوت جلا کی جو حرق ہے اور رطوبت ثقیلہ بھی اسمین جو بوجہ
اور جوش دینے سے یہ دونون قوتین جدا جدا ہو جاتی ہین اسیطرح پیاز دشتی
اور مولی وغیرہ بہت سی ایسی مفرد دوائین ہین کہ انکی مختلف قوتین بعض
تراکیب سے جدا ہو جاتی ہین — اسیوجہ سے کہتے ہین کہ مولی ہاضم غیر منہضم ہے اسلئے
کہ مولی مین قوت ہاضم ہونیکی جمیع اجزا نہین ہے بلکہ اجزاے لطیف اور رقیق
جو مولی مین ہین وہ قوت ہضم کرا دینے کی رکھتے ہین اور جوہر کثیف اسکا خود
بطی الہضم ہے جب اجزاے لطیف کہ اپنا فعل ہضم کرکے منہضم ہو جاتے ہین
اور جز کثیف باقی رہجاتا ہے وہ ثقیل اور بطی الہضم ہے اور قوت ہاضمہ طبعی پر اسکا
ہضم گران اور دشوار ہوتا ہے اور بوجہ لزوجت کے اسکا انہضام بدقت ہوتا
ہے اور وہ دوسرا جوہر لطیف ایسا ہے کہ لزوجت کا قاطع ہے — منجملہ اون
ادویہ مفردہ کے جنکے اجزاے بسیط مین تفرقہ فقط غسل و ردھونے سے
ہو جاتا ہے اور طبخ اور جوش کی ضرورت نہین ہوتی جیسے کاسنی وغیرہ اور اقسام
ترکاریون کے بھی زمین قبیل مین کہ اونکے جوہر مرکب مین مادہ ارضیہ بارد ہے
اور مائیت بارد بھی اون کے اجزا مین بکثرت داخل ہے اور مادہ لطیف ہوائی
خواہ ناری وغیرہ کم اور تھوڑا سا ہے اسی واسطے اون سے تبرید کا فعل بنظر مادہ دل
کے زیادہ پیدا ہوتا ہے اور تفتیح سدہ اور تنقیہ ذکی اکثر مادہ لطیف سے پیدا ہوتی
ہے ایسا دوا کا عام قاعدہ یہی ہے کہ اکثر وہ مادہ لطیف انکی سطح ظاہری پر پھیلا ہوا
ہوتا ہے اور اندرون جسم خواہ تخم مین بوجہ لطافت مادہ کے لئے اثر نہین ہوتا
اسواسطے کہ جوہر لطیف مائل بطرف علو کے ہے اور یہ مادہ لطیف اکثر اور صعود
کرکے ظاہری سطح پر مفروش ہو جاتا ہے جب ایسی دوا کو پانی مین دھوئین وہ
مادہ لطیف بوجہ غسل کے جدا ہو جاتا ہے اور اسمین سے کسیقدر ایسا باقی
نہین رہتا کہ وہ فعل تفتیح اور تنقیہ وغیرہ کا مثلاً اوس دوا کا سے ادا ہو سکے اور اسیوجہ سے
شرعاً اور طباً دونون طرح سے کاسنی وغیرہ کا دھونا ممنوع ٹھہرایا گیا ہے اور یہی
سبب ہے کہ اکثر ادویہ کا جب انسان اکلاً خواہ شرباً استعمال کرتا ہے اوسنے تبرید
قرار واقعی پیدا ہوتی ہے اور تکثیف کا فعل بوجہ تبرید کے ظاہر ہوتا ہے اور جب
اونکو بعینہٖ اون کو بطور ضماد کے استعمال کرین تحلیل پیدا ہوگی جو فرع تسخین

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی ہے جیسے کشنیز خشک کہ اگر اوسکا استعمال کھانے پینے مین کرین تبرید
زائد پیدا کرتی ہے اور اوسکا ضماد ایسا قوی ہے کہ خنازیر وغیرہ کی تحلیل مین کام
دیتا ہے خصوصاً جب سویق یعنے جو کے ستو کے ہمراہ استعمال کرین اوسکی
وجہ یہ ہے کہ ایسی دوا جیسے کشنیز ہے اسکی ترکیب جوہر ارضی و مائی سے ہے اور ان دونون
جوہر مین تبرید شدید ہے اور جوہر لطیف ناری خواہ ہوائی کہ بھی اسکی ترکیب ہے
جب کھانے پینے کے طور سے استعمال ہوتا ہے اور حرارت عزیزیہ اوسکی ہضم
کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور جوہر لطیف کی تحلیل کر دیتی ہے اور چونکہ جوہر لطیف
کی مقدار بہت کم ہے اور اتنی نہین ہے کہ ہمارے مزاج مین کسیقدر اوسکا
اثر محسوس ہو لہذا بہت جلد فنا ہو جاتا ہے اور اوسکا نفوذ ہمارے جسم مین
ہو کر استہلاک ہو جاتا ہے اور جوہر بارد ارضی اور مائی کہ مقدار مین زیادہ
ہی خالص باقی رہ کر خوبی تبرید پیدا کرتا ہے۔ اور جسوقت ایسی دوا سے
یعنے مثل کشنیز وغیرہ کے ضماد لگائین اسوقت جوہر ارضی خواہ مائی چونکہ زیادہ
سرد ہے اور کثیف بھی ہے اسوجہ سے نفوذ اسکا اندر جسم کے نہین ہوتا ہے
اور کسیطرح کا اثر اوسکا بوجہ عدم نفوذ کے ظاہر ہوتا ہے اور جوہر ناری مسامات
جسم مین بوجہ لطافت کے نافذ ہو کر اپنا فعل تفتیح وغیرہ کا پیدا کرتا ہے اگر اس
جوہر لطیف مائی کے ہمراہ کسیقدر بارد بھی نافذ ہوا ہو وہ عرق کا فعل بھی
اسی کی پیدا ہوگا اور مقصود کرنا حرارت عزیزیہ کا بھی اسی سے حاصل ہوگا اور یہ
بات قریب اوسی امر کے ہے جو ہمنے فن کلیات مین خاصیت پیاز کی ذکر کی ہے کہ ضماد
کرنے سے پیاز احراق پیدا کرتی ہے اور کھانے مین احراق سے سلامت ہوتی ہے
اسواسطے کہ بعض اسباب یعنے وجہ سوم اس مقام پر ہمنے پیاز کے اثر کی نسبت
بھی قرار دی ہے پس شاید اسی مقام سے یہ بات جو بیان بیان کی ہے معلوم
ہو سکتی ہے۔ بعض دوا مفردہ ایسی ہین کہ اونمین دو جوہر مختلف طبیعت کے موجود
ہوتے ہین اور اون دونون جوہرونمین امتزاج اور آمیزش بخوبی نہین ہوتی ہے
بعض چیزونمین ان دونون جوہر کا امتیاز بنظر حس کے بھی ہوتا ہے جیسے ترنج کے
اجزا۔ اور بعض مین پوشیدہ ہوتا ہے جیسے اسبغول کہ اسبغول کے چھلکے مین
خواہ چھلکے پر جو چیز ہے اوسمین برودت کا زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور قوی بھی ہوتا ہے اور
جو دقیق خواہ آٹا اوسمین ہوتا ہے اوسمین تسخین کی قوت زیادہ ہوتی ہے تا اینکہ
اگر اسکو دوا مجمر خواہ مفرح مین شمار کرین بعید نہوگا اور چھلکا اوسکا مثل
ایک دوا کے ہے درمیان دونون قوتون کے پھر اگر اسبغول کو مسلم بدون پیسے
ہوئی پیچانین اوسوقت بوجہ سختی پوست اور قشر کے اسکے اندرونی مغز کی قوت
کا ظہور نہین ہو سکتا کہ وہ اندر سے باہر نکل کر تقرح وغیرہ پیدا کرے بلکہ یہ قشر ظاہر
جلد کو جو اوسمین لعابیت ہے اسی جہت سے تبرید کریگا اور اگر اسبغول کو کوٹ
خواہ پیس کر استعمال کرین شاید اسکے نسبت حکم سم ہونیکا کرنا صحیح ہوگا اسلیے
کہ اوسوقت اسبغول کے وہ اجزاے دقیق جو بیج کے اندر ہین بخوبی ظاہر ہو کر خوبی
اثر کرینگی جسطرح اجزاے ظاہر اور قشر کا اثر بھی نمایان ہوگا اور یہی وجہ
قریب بصحت ہے کہ جب اسبغول کوٹ کر ضماد پھوڑے وغیرہ پر کیا جاتا ہے پھوڑے کو توڑ
دیتا ہے اور شگافتہ کر دیتا ہے اور مسلم اسبغول بوجہ لعاب کے پھوڑے مین خاصی ردع پیدا کرتا ہے
اس مقام پر قاعدہ کا اسیقدر بیان کرنا مناسب ہے اور زیادہ تفصیل کچھ ضرور نہین ہے

فصل دوسری بیان مین قواے امزجۂ ادویہ مفردہ کے بطور تجربے کے

دویہ کی قوتین دو طرح سے پہچانی جاتی ہین اول بطریق قیاس
دوم بطور تجربہ کے اور تجربہ سے شناخت جسطور سے ہوتی ہے پہلے اسکی بیان
کرنا مناسب ہے تجربہ سے کسی دوا کا مزاج خاص خواہ اوسکا اثر صحیح دریافت
کرکے اس پر اعتماد کرنا اور اوس دوا کو اسی اثر سے موثر قرار دینا جب درست ہے
کہ بروقت تجربہ کے اعتماد و رعایت چند شرطوں کا ہو جاے شرط اول یہ ہے کہ اسوقت دوا
خالی کیفیت عارضی و خارجی سے ہو خواہ کسی دوا ایسی کیفیت نے تکیف
نہو جاوے کے جوہر پر غالب ہو گئی ہو جیسے پانی کہ بالطبع سرد و تر ہے
جسوقت گرم ہو جاے آگ وغیرہ سے بالضرور سخونت بالعرض پیدا کریگا یا مثلاً
افربیون کہ اگرچہ بالطبع حار ہے لیکن اگر ٹھنڈی کرکے استعمال کیجاے
تا زمان برودت فعلی کے تبرید پیدا کرتی ہے۔ خواہ بادام کہ اسمین اعتدال
حرارت و برودت بلطافت ہے جسوقت بوجہ کہنگی خواہ کسی اور سبب سے
اسکا مزہ اصلی بگڑ جاے اور فاسد ہو جاے تسخین شدید پیدا کرتا ہے
(بلکہ اگر شکرج ہو جاے اور اوسپر کائی سی پڑ جاے تو موجب کرب اور سقوط اشتہا
اور غثیان کا ہوتا ہے) دوسری شرط یہ ہے کہ جس شخص پر تجربہ دوا کا
بذریعہ استعمال کے کیا جاے اوسکا مرض مفرد اسلیے کہ اگر مرض مرکب ہوگا اور
اوس بیماری مین دو امراض ہونگے جو مقتضی دو کیفیت کے علاج کے ہونگے
اور خواہش مین تضاد واقع ہوگا اور اس بیمار پر تجربہ کسی دوا کا
کرین اور نافع ہو اوسوقت یہ بات بخوبی دریافت نہو گی کہ نفع کا سبب
واقعی کیا ہے مثال اوسکی یہ ہے کہ ایک مریض بلغمی تپ مین گرفتار ہے اسکو تم

HAKEEM SHOUKAT ALI

غاریقون بلائین اور اسکے استعمال سے تپ زائل ہو جائے اب سو وقت غاریقون کے بارد ہونے پر حکم قطعی ہم نہیں کر سکتے یا یہ خیال کہ مرض حار یعنے تپ کو اسنے زائل کر دیا ہے بلکہ یہان اسکے حرارت کا بھی احتمال قوی ہے کہ شاید بوجہ حرارت کے تحلیل مادہ بلغم جو مورث حمی تھا اس نے کی یا خواہ اوس مادہ کا استفراغ بوجہ غاریقون کے ہو گیا اور بعد تحلیل خواہ استفراغ کے چونکہ مادہ تپ مفقود ہو گیا شاید اسوجہ سے تپ بھی زائل ہو گئی ہو - یہ نفع غاریقون کا ایسا ہے کہ نفع بالذت کے ہمراہ نفع عارضی بھی شریک ہو گیا یعنے بالذات اسکا نفع قطع مادہ بارد ہے اور قطع سے مادہ بارد کے زوال حمی کا نفع بالعرض پیدا ہوا ہے پس تپ کے نسبت مفید ہونا غاریقون کا بالذات یقینی نہین ہے اسی وجہ سے اسکے بارد ہونے مین ابھی ہم یقین نہین کرینگے **تیسری شرط** یہ ہے کہ تجربہ دوا کا متضادین پر کیا گیا ہو یعنے محرور المزاج خواہ مرض حار اور بارد المزاج خواہ مرض بارد خواہ وقت حار اور بارد مین تجربہ کیا ہو تاکہ نفع اور ضرر بخوبی محسوس ہو اسلیے کہ اگر دونون متضادین کو نافع ہو تو ہم یقینی حکم نکرینگے بوجہ تضاد کے اس دوا نے فائدہ کیا ہے اسلیے کہ گمان غالب ایسے وقت یہی ہے کہ شاید ایک مزاج مین اسکا نفع بالذات ہوا اور دوسرے مین بالعرض جیسے سقمونیا کو اگر مرض بارد مین ہم براہ تجربہ استعمال کرین اور مفید ہو کر تسخین پیدا کرے پھر جب مرض حار مین مثل حمی غب کے اسکا تجربہ کرین اور مفید ہو اوسوقت ہمکو یہ خیال ہوگا کہ شاید نفع سقمونیا کا غب مین بالعرض ہے یعنے چونکہ بالذات استفراغ صفرا اسکا خاصہ ہے اور بعد استفراغ خلط صفراوی کے زوال حمی کا بالعرض ہو گیا ہے یا یہ نظر سقمونیا کا بارد ہونا تجویز نہین کر سکتے بلکہ ایسے وقت یعنے اگر دوا متضادین کو مفید ہو پہلے کسی طور سے اس بات کی تحقیق کرنی ضرور ہے کہ اسکا اثر ذاتی کونسے اور بالعرض اسکی کیا تاثیر ہے اور بعد اور بعد اوراک اس امر کے البتہ حکم برودت خواہ حرارت کا قطعی ہو سکتا ہے **چوتھی شرط** یہ ہے کہ جس دوا سے کسی مرض مین استعمال کرنیکی غرض او س دوا کے مزاج کا تجربہ ہو چاہیئے کہ قوت اوس دوا کے مساوی اور مقابل قوت مرض مذکور کے ہو اسلیے کہ بعض ادویہ حارہ ایسی ہین کہ بہ نسبت برودت مرض کے اونکی گرمی کم ہے اسی وجہ سے کسیقدر اثر اوس دوا کا مرض خاص مین ظاہر نہین ہوتا اور وہی دوا اگر خفیف مرض بارد مین استعمال کیجاے تو بخوبی اثر حرارت اس دوا سے نمایان ہوگا اسیواسطے لازم ہے کہ پہلے مرض خفیف پر استعمال کرین اور

رفتہ رفتہ قوی مرض پر استعمال تجربہ کرتے جائین تاکہ آخرکار مین قوت حرارت خواہ برودت دویہ کا حال بخوبی معلوم ہو جاے **پانچوین شرط** یہ ہے کہ جس زمانہ مین اثر دوا کا ظاہر ہو خواہ دوا کا فعل جسوقت نمایان ہو اوسکا بھی لحاظ کرین مثلاً اگر دوا کا اول استعمال مین ظاہر ہو جاے وہی اثر اوسکا ذاتی ہے حرارت ہو خواہ برودت اگر کسی دوا کے اول استعمال مین جو اثر ظاہر ہوا اور آخر مین کوئی اثر اوسکے خلاف پیدا ہو مثلاً دوا کے پینے کے وقت حرارت پیدا ہو جیسے افیون اور ادویہ مخدرہ اور بعد ازان برودت ظاہر ہو خواہ پہلے وقت کوئی فعل پیدا نہو اور بعد ازان آخر مین کوئی فعل ظاہر ہو جیسے چوب چینی ایسی دوا کا مزاج خاص کا پہچاننا البتہ کسیقدر مشکل ہے اور اوسکے مزاج کے تعین مین اشتباہ ہے اور گمان غالب یہی ہے کہ جو فعل پہلے ظاہر ہوا ہے وہ بالعرض ہے اور اصل اثر ذاتی کے تابع ہے جو اخیر مین واقع ہوا ہے اور بخوبی ظاہر ہوا ہے مگر اسکل اور تردد اسمقام پر یہی ہے اور شک تحقیقات مین دوا کے اور حدس طبیب مین اس جہت سے پڑتا ہے کہ دوسرا فعل جسے فعل ذاتی ہم ٹھہراتے ہین اوسکا ظہور اور بقوت نمودار ہونا بعد مفارقت ملاقات عضو کے ہوتا ہے یعنے بعد ہضم دوا استحالہ الاجزا دوائی کے پیدا ہوتا ہے اگر یہ فعل خواہ یہ اثر دوم ذاتی اوس دوا کا ہونا چاہیئے تھا کہ اول استعمال مین جبکہ دوا کو اتصال عضو معلوم ہے اوسوقت یہ اثر اسکا ظاہر ہونا اور قریب محال تھا کہ اثر ذاتی مین قصور اور کمی بحالت ملاقات اور اول استعمال پیدا ہوتی اور جب اتصال اوس دوا کا عضو سے برطرف ہو جاے یعنے دوسرے وقت یہ ذاتی اثر ظاہر ہو - اور یہ حکم حدس کا حکم اکثری ہے اور مقنع ہے یعنے برہانی نہین ہے **مترجم کہتا ہے** مراد یہ ہے کہ ظہور اثر ذاتی دوا کا اول ملاقات مین بشرط فقدان کسی معارض کے البتہ یقینی ہے اور صورت مفروض مین جیسے ادویۂ مخدرہ کہ ابتدا مین بوجہ تخدیر اور حبس مسامات کے حرارت بالعرض بوجہ احتقان کے پیدا کرتی ہین اور آخرکار بوجہ احداث برودت اور ازالہ قوت کے تبرید پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ اخماد حرارت غریزی اور تخفیف رطوبات اصلی کے برودت اور یبس پیدا کرتی ہین اس صورت مین ظہور اثر ذاتی ابتدا مین ضروری نہین ہے تاہم بنظر ظاہر کے یہی گمان ہوتا ہے کہ فعل ذاتی ابتدا مین ظاہر ہونا اور عرضی کا ظہور خالی از اشتباہ نہین ہے مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوا کا فعل ذاتی بعد ظہور اثر عارضی کے پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اوسیوقت پیدا ہوتی ہے جب دوا سے مذکور سے ایک قوت غریبہ ایسی حاصل کی ہو کہ قوت طبعی پر بالفعل

HAKEEM SHOUKAT ALI

نئی قوت غالب ہو مثلاً گرم پانی جوش دیا ہوا کہ اسکا ذاتی فعل یعنے تبرید و ترطیب کا ظہور بعد فعل عرضی یعنے تسخین کے ظاہر ہوتا ہے - بالفعل آب گرم سے تسخین پیدا ہوگی گو بالعرض ہو مگر دوسرے دن خواہ دوسرے وقت جب اسکی حرارت عارضی زائل ہوجائے بالضرور بدن میں برودت پیدا کرے گا اسواسطے کہ جو اجزا اسکے پانی کے بوجہ حرارت طبخ کے گرم بالفعل ہوگئے تھے دوسرے وقت جب وہی حرارت دور ہوجائے گی اپنی کیفیت ذاتی کیطرف مستحیل ہوکر بارد ہوجائینگے اور تبرید کا اثر ظاہر کرینگے چھٹی شرط یہ ہے کہ دوا کا اثر دائمی اور اکثری جو ہوتا وہی اثر قابل اسکے ہے کہ اوسکا اثر ذاتی تجویز کیا جائے اور جو اثر گاہ گاہ بندرت پیدا ہوتا ہو اُسے بالعرض کہنا مناسب ہے اسلئے کہ امور طبعی کا صدور اپنے مبادی سے دائمی خواہ اکثری ہوتا ہے اور شاذ و نادر وہی افعال صادر ہوتے ہیں جو عارضی اور خلاف طبع ہوں ساتوین شرط یہ ہے کہ انسان کے بدن میں تجربہ دوا کا کریں اگر غیر انسان اور کسی جسم کے اوپر تجربہ کریں ممکن ہے کہ دو وجہوں سے خطا پیدا ہو - اول تو یہ امر جائز ہے کہ جو دوا بہ نسبت بدن انسان کے گرم ہو اور بہ نسبت شیر خواہ گھوڑے وغیرہ کے سرد ہو اور یہ بات اوسوقت ہوگی جب مزاج اوس دوا کا بہ نسبت بدن انسان کے گرم ہو اور بہ نسبت بدن شیر اور گھوڑے کے سرد ہو جیسے گمان میں یہ ہے چینی کا یہی حال ہے کہ بہ نسبت گھوڑے کے سرد ہے اور بہ نسبت آدمی کے گرم ہے مترجم کے نزدیک بادام کی خاصیت ہے کہ جس طرح گھوڑا آدھا بادام نہیں کھا سکتا اور اگر زیادہ حرارت پیدا کرتی منظور ہو اسوقت نصف بادام کھلاتے ہیں چنانچہ سالوتری اور چابک سوار اسکو بخوبی معلوم ہے اور آدمی پاؤ بھر تک کھا کر بخوبی ہضم کر سکتا ہے اور مطلق گرمی پیدا نہیں ہوتی دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض دوا کو بہ نسبت بعض بدن کے ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ دوسرے بدن میں بھی دوا وہ خاصیت پیدا نہیں کر سکتی ہے جیسے شوکران کہ غذا ہے [illegible] کی ہے جیسے زرزور کے مگر انسان کیواسطے شوکران نہایت مضر ہے یہ سات قاعدے جن کی رعایت بوقت امتحان قوای ادویہ مفردہ کے براہ تجربہ کے ضروری ہے

فصل تیسری شناخت قوت ادویہ مفردہ کی بطور قیاس کے

دواؤن کی قوت کی شناخت بذریعہ قیاس کے مختلف طور سے ہو سکتی ہے ۱ کبھی بوجہ سرعت استحالہ دوا کی بطرف ناریت اور سخونت کے خواہ دیر میں استحالہ ہونے سے اُسکی حرارت اور برودت کا حکم کرتے ہیں خواہ بسرعت منجمد ہونا اور دیر میں بستہ ہونے سے استدلال کیا جاتا ہے - ۲ کبھی بذریعہ رائحہ اور خوشبو کے بھی استدلال دوا کی طبیعت پر کرتے ہیں - ۳ کبھی ذائقہ کی وجہ سے بھی معرفت دوا کی ہوتی ہے - ۴ اور الوان اور رنگ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے - ۵ اور کبھی افعال اور خواص معلومہ موجودہ سے بھی استدلال قوائے مجہولہ پر کیا جاتا ہے پہلا طریقہ پس جو چیزیں قوام اور جوہر میں بقدر تخلخل و تکاثف کے یکسان اور مشابہ ہوں اور پھر اونمیں سے کوئی دوا سخونت زیادہ گرمی کو جلد اور بسرعت قبول کرے اور بہت جلد گرم ہوجاوے بہ نسبت دوسری دوا کے جو ویسی ہی متخلخل خواہ متکاثف ہو گرم اور راسخن ہوگی خواہ اگر ایک دوا میں اثر برودت کا قبول بہ نسبت دوسری دوا کے جلد تر ہو اوسکو ہم بہ نسبت اوسکی شبیہ اور مساوی کے ابرد تجویز کرینگے اگرچہ افعال پہلی دوا کے حار ہونیکے زیادہ ہیں مگر اس مقام پر ایک سبب منجملہ اسباب کے ہم ذکر کرتے ہیں کہ جب دو چیزون میں جنکا جوہر تخلخل و تکاثف میں مشابہ ہو فاعل واحد مثلاً حرارت درجہ واحدہ کی اثر کرے اور کسی میں قبول حرارت بسرعت ہو بہ نسبت اپنے شبیہ اور نظیر کے تو وہ حار بالطبع دوا ہے اسلئے کہ اسکی طبیعت اصلی میں حرارت ہے گو قبل تاثیر اس فاعل حار کے برودت خارجی نے اس حرارت کو مغلوب کر رکھا تھا اب کہ وہ برودت خارجی جو مانع ظہور اثر طبعی تھی زائل ہوگئی اور فاعل خارجی موثر حرارت کا ہوا اور اسکا اثر حرارت مناسب اثر طبعی دوا کی ہے اسوجہ سے اسکی اصلی حرارت نے عود کیا بلکہ ایسے وقت چونکہ دو قسم کی حرارت اس دوا پر طاری ہوئی ایک حرارت اصلی دوسری بوجہ فاعل خارجی کے لہذا گرمی اس دوا کی بہ نسبت اصلی حرارت کے زیادہ ہوجائے گی اور یہ دوا بہ نسبت اصلی مزاج کے اسخن اور زیادہ گرم معلوم ہوگی اور بوجہ اسی زیادتی کے جو اجتماع حرارت غریزی اور غریبہ سے ہوا ہے ظہور تسخین بھی اس دوا میں بسرعت ہوگا - یہی حال اُس دوا کا ہے جو بسرعت قبول برودت کرے کہ وہ بھی براہ طبیعت سرد ہے اور برودت اثر فاعل بارد کے ابرد ہوجائے گی - بعد اس برہان لمی کے اصلی دلیل برہان لمی کا بتفصیل بیان کرنا مناسب مقام اور فن کے نہیں ہے اور چونکہ اون دلائل میں تمہید مقدمات چند کی ضرورت ہے طول بھی منظور ہے معہذا حکیم طبعی جو اصول حیات سے بحث کرتا ہے اوسکا منصب ہے کہ اون دلائل سے اس حکم کا ثبوت کامل کردے طبیب کو اتنی گنجائش نہیں کہ ایسے براہین کے بیان کے درپے ہو - پھر اگر ان دواؤں میں سے کوئی متخلخل زیادہ ہوا اور دوسری میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

تکاثف زیادہ ہو اسوقت جو دوا زیادہ متخلخل ہو وہی قبول اثر حرارت کا خواہ برودت کا زیادہ کریگی بہ نسبت دواے متکاثف کے اور اگرچہ حرارت خواہ برودت مین دونون برابر اور یکسان ہون اسلیے کہ متخلخل دوا کا جسم کمزور اور اسکا جرم ضعیف ہے۔ اور جو چیزین جھٹ پٹ منجمد ہو جاتی ہین خواہ بہت جلد شعلہ ور ہوتی ہین اور آگ کیطرح ہو دیتی ہین انہین بھی ایک دوسری پر قیاس کیجائیگی۔ مثلاً دو چیزین قوام مین اور تخلخل اور تکاثف مین یکسان ہون پھر ایک انمین بہت جلد منجمد ہو جاے اور دوسری دیر مین انجماد پائے اس صورت مین پہلی دوا بہ نسبت دوسری کے ابرد اور زیادہ سرد ہوگی اور اگر باوجود برابری قوام کے ایک دوا مین اشتعال بسرعت پیدا ہو اور دوسری مین اسقدر جلد اشتعال عارض نہ ہو جو بہت جلد شعلہ ور ہو وہی زیادہ گرم اور آتشی ہے اور دلیل یہی ہے جو بہ نسبت حرارت تساوین کے اوپر ہم کہہ چکے اسلیے کہ ہم کسی چیز کو ابرد اور آتشی اسیوجہ سے کہتے ہین کہ ہماری حرارت اثر عزیزی کا اثر اسمین کیسا ہوتا ہے پھر جب کسی دوا کو ہم منجمد ہونیسے بعید اور مشتعل ہونیسے قریب پائینگے۔ ضرور ہم یہی حکم کرینگے کہ ہماری حرارت عزیزی سے بھی اس دوا مین یہی کیفیت پیدا ہوگی یعنے اگر حرارت خارجی سے مشتعل ہوگی اوس شی مین اشتعال حرارت عزیزی سے بھی پیدا ہوگا تو وہ حار اور آتشی بھی ہوگی مگر ان قواعد اور احکام پر براہین مناسب اور جیسی چاہیے ہماری کتب اصول طبی مین ملاحظہ کرنی چاہیے۔ اگر دو چیزین تخلخل خواہ تکاثف مین یکسان نہ ہون اور باین ہمہ جو شی متکاثف ہو وہ بہ نسبت متخلخل کے زیادہ اشتعال کو قبول کرے اور جمود کو دیر مین اختیار کرے بہ نسبت متخلخل کے اسوقت حکم قطعی کرنا چاہیے کہ یہ شی متکاثف بہ نسبت اس متخلخل کے زیادہ گرم ہے۔ اسی طرح اگر زیادہ متخلخل بہ نسبت متکاثف کے انجماد بسرعت پیدا کرے اسکے ابرد ہونے مین اشتباہ نہ ہوگا بہ نسبت متکاثف مذکور کے ہان اگر متخلخل مین اشتعال بسرعت پیدا ہو اسوقت اسکو زیادہ گرم بہ نسبت متکاثف کے کہنا ایسا یقینی نہین ہے اسلیے کہ میسر صرف کیفیت تخلخل کی وجہ سے سرعت اشتعال پیدا ہوتی ہے گو مزاج اس جسم کا زیادہ گرم نہو جیسے اگر متخلخل بسرعت منجمد ہو جائے اوسوقت یہی حکم قطعی اوسکے ابرد ہونیکا بہ نسبت متکاثف کے کرنا لازم نہین ہے کہ شاید اسکا تخلخل خود باعث انجماد کا ہوا ہو اوس سے کہ اسکا جرم سخیف اور ضعیف ہوتا ہے اور بسرعت متصل ہوتا ہے۔ جیسے شراب کہ اگرچہ بہ نسبت روغن کدو کو زیادہ گرم ہے مگر شراب مین انجماد بہت جلد پیدا ہوتا ہے بہ نسبت منجمد ہونے روغن کدو کے بلکہ یہ روغن کبھی گاڑھا ہو جاتا ہے اور چپ چپا ہو جاتا ہے اور منجمد نہین ہوتا ہے اور شراب اسقدر برودت سے منجمد ہو جاتی ہے اسلیے کہ بعض اشیا بدون گاڑھے ہونے کے منجمد ہو جاتی ہین۔

اور بعض چیزین گاڑھی ہو جاتی ہین مگر منجمد نہین ہوتین اسلیے شناخت طبعیات مین بخوبی بیان ہوئی ہے۔ جو چیزین زیادہ قابلیت خثور کی رکھتی ہین اگر وہ کے قوام اور جوہر اون کا تخلخل اور تکاثف مین یکسان ہو اونمین سے جو بارد ہین وہی بوجہ برودت خارجی کے قبول خثور کا کرینگی اور زیادہ چکٹ جائینگی۔ اکثر چیزون مین انجماد بوجہ برودت کے نہین ہوتا بلکہ حرارت اونکو بستہ اور منجمد کر دیتی ہے اور جتنی ایسی چیزین ہین کہ حرارت سے بستہ و منجمد ہون برودت سے منحل اور رقیق ہو جاتی ہین جیسے جو چیزین برودت سے منجمد ہون حرارت سے پگھل جاتی ہین اور منحل ہو جاتی ہین حرارت سے جو شی منجمد ہوتی ہے بوجہ تخفیف کے اوسمین انجماد پیدا ہوتا ہے اور برودت سے انجماد بوجہ تکثیف کے پیدا ہوتا ہے بنا بر راے جالینوس کے اور معلم اول ارسطو جالینوس کی راے مین مخالف ہے مگر وہ مخالفت تھوڑی سی ہے جیسے فن کلیات کے بعض مقامات مین مجھے بیان کردیا ہے اور پورا بیان اس مسئلہ کا دوسرے علم سے متعلق ہے۔ جسوقت بعض ادویہ بہ نسبت بعض کے آتشی ہون مگر قوام آتشی بہ نسبت غیر آتشی کے غلیظ تر ہو ممکن ہے کہ قبول جمود کا یہ آتشی ویسا ہی جلد کرے جیسے غیر آتشی جو بہ نسبت اسکے ابرد ہے کرتی ہے اوس واسطے کہ اگرچہ یہ دوا آتشی ہے مگر بوجہ غلاظت جرم کے قابلیت جمود کے برابر ابرد کے رکھتی ہے۔ اور کوئی دوا بہ نسبت دوسری دوا کے ابرد ہو مگر جرم اوسکا رقیق ہو ممکن ہے کہ قبول اشتعال اسمین برابر آتشی کے کرے جو اسکے بہ نسبت غلیظ ہے۔ خثور اور انعقاد زیادتی حرارت خواہ زیادتی برودت پر دلیل نہین ہوسکتا اسلیے کہ اکثر وہ اشیا جسمین ارضیت کثیرہ ہے بوجہ کثرت ارضیت کے خاثر ہو جاتی ہین خواہ جو اشیا ایسی ہین کہ اون مین مائیت کثیرہ ہے یا ہوائیت زیادہ ہے اونمین بھی یہی کیفیت خثور وغیرہ کی پیدا ہو جاتی ہے اکثر جن چیزین مین ہوائی اجزا غالب ہین جب برودت پیدا کرین مستحیل بمائیت کی طرف ہوتے ہین اور وہ مرکب متخلخل ہو جاتا ہے اور خاثر ہو جاتا ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ مائیت باردہ ناری کا جوش پیدا ہو کر بطرف یبوست کے مستحیل ہو کر خاثر ہو جاتا ہے جیسے منی مین چسپیدگی و چپ چپاہٹ پیدا ہوتی ہے اور پھر جب اوس سے حار عزیزی جدا ہو جاتا ہے رقیق ہو جاتی ہے اجزاے ارضی اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

امر کے مانع نہیں ہیں کہ انکے ہمراہ ناریت بافراط ہو اسی واسطے جائز ہے کہ قسم اول شدید الحرارت ہو اسی طرح اجزاء مائی اسکے مانع نہیں ہیں کہ انمیں اجزاء ہوائی داخل ہوں اور انکی قوت مقہور اور شکستہ ہو پس دوسری قسم برودت میں زیادہ بہ نسبت پہلی قسم کے خواہ ناریت اس پر غالب ہو کر مغلوب کردے گی اسوقت اسکی حرارت زیادہ ہوجائیگی۔ یہاں تک بیان استدلال امزجہ ادویہ کا بطور سرعت اور بطور استحالہ وغیرہ کے تھا۔ اب تو ہم کی نسبت ہم یہ کہتے ہیں کہ ذائقہ کی راہ سے اطبا کو یہ اعتقاد کرنا چاہیئے کہ شیرین خواہ تیز اور تلخ اور شور مزہ کی جو چیز ہے وہ ضرور گرم اور حار ہوگی اور قابض یعنے پھیکی اور ترش اور عفص یعنے کھٹی جو شے ہے ضرور بارد ہوگی۔ اسیطرح رائحہ اور بو کا حال ہے جو چیز ذکی الرائحہ یعنے نفیس اور پاکیزہ خوشبو رکھتی ہے اور تیز بو کی چیز ضرور گرم ہوتی ہے اور سپید رنگ ایسے اجسام میں جو بستہ اور منعقد ہوں اور انمیں کسیقدر رطوبت بھی ہو سوائے برودت اور کیفیت پر موجود نہوں گے اور جن اجسام میں باوجود بیاض کے یبوست بھی ہے اور بوجہ نمی کے خواہ زیادہ سخت ہونیکے جلنے سے جلا یکمون وہ گرم نہیں۔ اور سیاہ رنگ کی چیز میں دونوں خاصیت میں ابیض کے مخالف ہے کہ خشک سیاہ چیز بارد ہے اور تری کی سیاہ حار ہے اسلیے کہ برودت تری کو سپید کردیتی ہے اور خشک کو سیاہ کرتی ہے اور حرارت سے تری سیاہ ہوتی ہے اور خشک چیز سپید ہوجاتی ہے اور یہ بھی طبیب کو اعتقاد کرنا چاہیئے کہ یہ امور مذکورہ سب صحیح اور درست ہیں اور ضرور موجودات انھیں کیفیات پر موجود ہیں اور باوجودیکہ یہ آثار اور کیفیات ایسے ہیں کہ انکا دیکھنا اعتماد کرکے حکم حرارت اور برودت وغیرہ کا قطعی دے سکیں تاہم بعض اسباب ایسے پیدا ہوجاتے ہیں کہ انکی وجہ سے ان استدلالات میں کبھی اختلاف واقع ہوتا ہے خصوصاً انکا اور لونوں میں یہ بس اختلاف زیادہ ظاہر ہوتا ہے لونوں میں ظہور اختلاف کا بہت زیادہ ہے اور اسیطرح پر ہوتا ہے کہ ادویہ کے بیانمیں یعنے فصل اول میں ہمنے ثابت کیا ہے کہ اجسام دوائی کی ترکیب اور امتزاج عناصر متضادہ سے ہوتا ہے اور یہ ترکیب کبھی بطور مزاج اول کے ہوتی اور کبھی شاید بطور مزاج ثانی کے یہ ترکیب پیدا ہوتی ہے اور دوسرے امتزاج میں یہ بھی ممکن ہے کہ دو عنصروں میں سے کوئی عنصر مستحق ایسے مزاج کا ہو کہ اوسکے ذریعے ایک رنگ خاص خواہ ایک خواص طعم کا مستحق ہوا ہو اور یہ کیفیت جسکا استحقاق اس عنصر کو ہوا ہے بالفعل اس امتزاج میں حاصل بھی ہوجائے اور دوسرے

عنصر کو ایسی طرح کا مزاج حاصل ہو جو پہلے عنصر کے مخالف ہو اور اوس مزاج مخالف کی وجہ سے مستحق کسی ایسے رنگ خواہ بو کا ہو خواہ کسی خاص طعم کا ہو جو پہلے عنصر کے رنگ اور بو اور طعم کے مخالف ہو اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ دوسرے عنصر کا استحقاق ایسے رنگ بو وغیرہ کا ہو جو پہلے عنصر کے مخالف بضد ہو اگرچہ مقابل اس رنگ وغیرہ کے دوسرے عنصر کا رنگ وغیرہ ضرور ہو جب یہ اختلاف دو عناصر میں ہوسکتا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ دونوں عنصر امتزاج ثانی میں برابر مقدار پر ہیں ان سے ملکر جو مرکب پیدا ہوگا اسکا رنگ بعینہٖ وہ رنگ ہو جو مرکب ہوگا جسکا استحقاق دونوں عنصر جدا جدا رکھتے ہیں اور مقدار میں دونوں عنصر کم اور بیش ہوں اب جو رنگ حاصل ہوگا اوسمیں لون وہی ہوگا جسکا استحقاق عنصر کثیر المقدار کو ہے اور اگر دوسرا عنصر مستحق کسی رنگ کا نہو خواہ کسی بو اور طعم خاص کا مستحق نہو خواہ دونوں برابر مستحق کسی ایک رنگ کے ہوں اوسوقت وہی پہلا رنگ بوجہ امتزاج اول کی ہے اوسمیں موجود ہوگی اگرچہ دونوں رنگ و بو میں انکسار اور شکستگی ایک قسم کی پیدا ہوگی اسلیے کہ اجزاے بے رنگ اور بو کو امتزاج اجزاے متضادہ سے ہوا ہے اور طعم بھی اسکا اسی طرح وہی باقی رہیگا اور دوسرے امتزاج کو کچھ اثر تغیر دینے میں پہلے رنگ اور بو وغیرہ کے نہوگا اسلیے کہ یہ مثل شفاف کے اسمیں کسر اور انکسار پیدا ہوگا جسطرح شفاف اور الوان سے ملکر اسی رنگ کیطرف مائل ہوجاتا ہے اور قبول کرلیتا ہے اسیطرح یہ بھی آمیختہ ہوجائیگا پس یہ جسم مثلاً سپید نظر آئیگا گو اسکی قوت مثل قوت ابیض کے نہو اور بالکل ابیض کی جو خاص قوت ہے اسمیں نہیں بلکہ اسکی قوت مقابل قوت دلی کے نہو۔ اسلیے کہ جسطرح جرم اس عنصر کا جو آمیختہ ہوتا ہے اور ابھی بے رنگ ہے۔ اور کمیت میں یہ جرم مساوی ہے لہذا قوت میں بھی مساوی ہوگا اور جو قوت امتزاج اور ترکیب سے حاصل درمیانی دو قوتوں کے ہوگی اور معتدل ہوگی۔ اگر عدیم اللون بہت قوی ہو بہ نسبت متلون کے اسوقت تاثیر قوت متضادہ کو واسطے قوت مقابل بیاض کے ہوگی اور جو کہ بیاض اسکو بارد ہونا چاہتا ہے مگر بمرتبہ زائد گرم ہوگا۔ یہ حکم اوسوقت کا ہے جب کمیت اور متلون مقدار اور عدیم اللون کے برابر ہو۔ پھر اگر مقدار عدیم اللون کی بہ نسبت شدید اللون کے کم ہو خواہ جسکا لون مخالف کثیر اللون کے ہے اسکی مقدار کم ہو خواہ ان دونوں کی قوت بہ نسبت کثیر اللون کے کم ہو ان تینوں صورتوں میں اس کثیر اللون کے رنگ کو کسی طرح کا اثر اس قلیل کیفیت سے قوت والے کے رنگ وغیرہ سے نہوگا بلکہ وہی کثیر المقدار خواہ کثیر القوت اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ مرد خواہ ذی رنگ رکم مقدار پر غالب کر اپنی کیفیت یعنی رنگ کو ظاہر کریگا اور ایسا
معلوم ہوگا کہ دوسری عنصر قلیل المقدار میں کسی طرح کی کیفیت ہی نہیں تھی
دیکھو اسکی مثال یہ ہے کہ ہم ایک رطل میں دودھ کے دو مثقال افربیون ملاتے ہیں اور ایسا
اختلاط ان دونوں کو کرتے ہیں گویا دونوں بمنزلہ شئی واحد کے ہو جاتے ہیں مجموعہ اس
دوا کا نہایت درجہ سفیدی پیدا کریگا اگرچہ حس کے ذریعہ افربیون کا ادراک ممکن نہیں ہے اور
نہ افربیون کا رنگ زرد اسکی مادہ گا اور غالب الفت کی نسبت کسی لون کے حس دریافت
کرسکتی ہے۔ بلکہ فقط سفیدی ہی سفیدی حس کو نظر آتی ہے اب سوچو ہمارے اوس قول کی صداقت
ظاہر ہوتی ہے جو اوپر ہم نے کہا ہے کہ بیاض خواہ بسم بعض نظر اپنے جوہر کے بارد ہوتا ہو
اگر اس صورت میں ہم دودھ کو سفید فرض کریں اور اگر ہم کہیں کہ یہ جوہر جو آمیختہ
دودھ میں ہوا ہے یعنی افربیون وہ بھی سرد ہو لاریب اس قول میں ہم کاذب نکلے
اسلیے کہ یہ بیاض جو مجموعہ لبن اور افربیون پر بعد امتزاج کے طاری ہوا ہے کچھ براہ
ترکیب و امتزاج اجزا کے اور براہ اجتماع دونوں جزوں کے نہیں ہے بلکہ یہ سفیدی
ایک جز کی رنگت ہے جو لبن اور مقدار میں دوسرے جزو یعنی افربیون پر غالب ہے
اور وہی مقدار محسوس ہے اور قوت میں وہی جزو غالب یعنی لبن افربیون سے
مغلوب ہے یعنی اسکی حرارت دودھ کی برودت فرضی پر غالب ہوگئی ہے اور وہ حس کو
محسوس نہیں ہے جب سوا امتزاج صناعی میں یہ بات ثابت ہوئی کہ باوجود غلبہ
لون کے غلبہ کیفیت اور حرارت اور برودت میں اختلاف ہو سکتا ہے اسی قیاس پر
ہر مرکب طبعی کا بھی حال خیال کرنا چاہیئے کہ اسمیں بھی بنظر ترکیب ذی رنگ ایسا
ہی کچھ ممکن ہے اور جو صورت اس مثال فرضی میں دیکھی گئی وہاں بھی موجود ہو سکتی ہے
لیکن ان کیفیات محسوسہ میں جو چیز انکے اضداد سے ہو ان میں آمیختہ ہو کر اثر میں
اور اثر واضح پیدا کرسکے گی اور یہی ان کیفیات کا حال ہے کہ جب تک کیفیات
صادق اور بخوبی محسوس کہتے ہیں انکے اضداد کی کیفیت محسوس نہیں ہوتی بشرطیکہ
قوت میں بھی کیفیات غالب ہوں۔ مطعومات میں یہ حکم اگرچہ واجب اور ضروری
نہیں ہے تاہم اکثری ضرور ہے اور بعد طعم کے رائحہ اور بو میں بھی حکم ہے اور طعم اور بو
کے بعد رنگ میں بھی ایسا ہی قاعدہ جاری ہے مگر الوان میں اس حکم کا چنداں
اعتبار نہیں ہے منجملہ ان اسباب کے جنکے ذریعہ سے طعم اور رائحہ میں اختلاف
دلالت پیدا ہوتا ہے ایک سبب یہ بھی قوی ہے کہ مطعومات کا وصول حس تک
بمجرد ملاقات کے ہوتا ہے اور رائحہ کو اتنا قرب شامہ سے نہیں ہے اسیوجہ سے
مطعومات میں لیاقت اسکی زیادہ ہے کہ جمیع اجزاء دوا کی قوت حس تک پہنچ جاتی

ہے اور رائحہ خواہ لون کا اثر بدون اتصال اجرام کے مقام حس تک پہنچتا ہے
۔ بایں لحاظ ممکن ہے کہ جسم ذی رائحہ سے ایک بخار لطیف اجزا کا حس تک
پہونچے اور کثیف اجزا کا بخار نہ پہونچے مثلاً کثیف اجزا میں تبخیر پیدا نہوا اور
الوان میں یہ احتمال ہے جو لون غالب ظاہر ہوا ہے وہی حس بصر کو دریافت
ہو سکے اور مغلوب رنگ کا ادراک کر سکے اور آنکھ سے مخفی رہے۔ چونکہ
رائحہ کو اکثر طعم اور مزہ پر بھی دلالت ہوتی ہے جیسے میٹھی بو خواہ بوے ترش
اور تیز خواہ تلخ اوس شے کے مزہ پر دلیل ہوتی ہے اسی واسطے مرتبہ رائحہ کا بعد
مرتبہ طعم اور مزہ کے مقرر کیا گیا۔ اسی واسطے طعم اور مزہ کی دلالت زیادہ
صحیح ہے اوسکے بعد دلالت رائحہ اور بو کی اوسکے بعد دلالت الوان کی۔ بیشتر
اگرچہ طعم کی دلالت اقوی ہے مگر چونکہ احتمال اوس تخلف کا ہے اور مثال میں
لبن کے مذکور ہوا ایسا ہی بھی محتمل ہے۔ اسلیے کہ اگر یہ ترکیب کوز لوم میں شرکت
رہ ہم زبان تو قاعدہ عام کی ہوتی۔ تو بیشک افیون تلخ باوجود اسقدر تلخی کے
کیونکر اسقدر بارد ہوتی کہ تیسرے درجہ تک اسکی برودت پہونچتی۔
مگر اتنا خیال ضرور ہے کہ زبان ذائقہ کی راہ سے جو یہ غلطی واقع ہوتی ہے اکثر
بطرف برودت مزاج دوا کے ہوتی ہے یعنی قیاس مقتضی حرارت کا ہوتا
ہے اور شئی خواہ دوا بارد ہوتی ہے۔ اور حرارت کی طرف یہ غلطی کم ہوتی ہے
یعنی ایسی چیز بہت ہے کہ براہ طعم کے حار معلوم ہو اور واقع میں بارد ہو اور
ایسی چیز کم ہے کہ فقط مزہ اسکی برودت پر دلالت کرے اور واقع میں گرم ہو اسلیے
کہ حار کے احوال اکثر قوی اور آثار اکثر ظاہر اور واضح ہوتے ہیں اور حار کو
نفوذ کی قوت بھی زیادہ ہے تو پس حس پر اوسکا مخفی رہنا دشوار ہے۔ اگر شاذ و نادر
کوئی حار کبھی جزو بارد سے مزاج طبعی میں آمیختہ ہوا اور قوت حار کی
اس مقدار کو پہونچے کہ قوت بارد کی جو اسکے مقابل ہے توڑ ڈالے اوسوقت لائق
یہی ہوگا کہ جس طرح اس حار نے بارد مقابل کی کیفیت برودت میں
کسر اور انکسار پیدا کر دیا ہو اسی طرح اس حار کا طعم اور مزہ بھی ایسا ظاہر
ہوجائے کہ بارد کا طعم بھی متغیر کر دے اور اپنا مزہ اوسپر غالب کر دے کیونکہ
حار شئی جمیع احوال میں نافذ اور غالب ہوتی ہے اور یہی لائق
اس حار کے اوسوقت ہوگا کہ مزہ اور بو سب پر غالب آئے اسی سبب
سے شاید ہم کوئی دوا ے ترش خواہ بکٹھی بے میل نہیں پاتے جس میں
ہماری حس امتزاج تجویز کرے اور اسکا مزاج غالب حرارت ہو جس طرح

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہم تلخ اور مالح ایسی نہیں پاتے جسکا مزاج بارد اغلب ہو۔ اگرچہ یہ حکم بھی
اکثری ہے اور حکم کلی اور عام نہیں ہے مگر یہ بنسبت حکم سابق کے زیادہ صحیح ہے گو واجب
اور ضروری نہیں ہے۔ جب یہ قانون ہم بیان کر چکے اب مناسب ہے کہ اطبا کے
اقوال دربارہ طعوم اور روائح اور الوان جو جو کہتے ہیں وہ بھی ذکر کریں
طعوم بسیط اطبا کی اصطلاح میں نو ہیں اگرچہ مزہ کی اقسام واقعی آٹھ
ہیں مگر ایک عدم طعمی کو بھی یہ لوگ اپنی اصطلاح میں داخل اقسام طعوم
میں کرتے ہیں اور اسکو تفہ خواہ بے مزہ یعنی پھیکا کہ اُس سے کسی طرح کا مزہ محسوس
نہ ہو جیسے پانی۔ اور شاید اطبا کے نزدیک طعم خواہ مزہ وہ کیفیت ہے
کہ جب ذائقہ پر اسکا عروض ہو خواہ واقعے کے اور اُسکے قریب پہونچے
کسی طرح کا حکم بالفعل خواہ بالقوت ذائقہ اسکی بہ نسبت کرے اور اس
سے قوت ذائقہ کو کسی طرح کا انفعال خواہ اثر پہونچے اور تفہ وہ پھیکی چیز ہے کہ ذائقہ
پر کسی طرح کا اثر نہیں ہوتا اور نہ ذائقہ اسکا کسی طرح کا حکم کر سکتی ہے اور
وہی ایسی شے ہے جس میں کوئی مزہ نہیں ہوتا اب یہ تفہ بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تفہ
ایسی ہے کہ طعم اسمیں کسی طرح کا نہیں ہوتا اور حقیقت میں اسکا حال یہی ہے
اور ایک تفہ وہ ہے کہ حس کے نزدیک اسکا کوئی مزہ نہیں دریافت ہوتا گو در اصل
کسی طرح کا مزہ اسمیں موجود ہو تفہ حقیقی وہی ہے کہ واقع میں کوئی مزہ اس
میں نہ ہو اور تفہ حسی وہ ہے کہ حس کو اسکا مزہ دریافت نہ ہو اور در حقیقت اسمیں
ایک قسم کا مزہ ہے مگر بوجہ شدت تکاثف کے چونکہ اسکے اجزا کسی قدر متحلل
نہیں ہوتے اور زبان کے نیچے گھلتے نہیں ہیں اسی وجہ سے اسکا مزہ دریافت
نہیں ہوتا پھر اگر کسی حیلہ سے اسکے اجزا میں ترقیق پیدا ہو اور کسیقدر لطافت
اسمیں آجائے بالضرور کچھ نہ کچھ مزہ اسکا ضرور محسوس ہو مثلاً کشتہ مس خواہ کشتہ
آہن چونکہ اسمیں کثافت زیادہ ہوتی ہے زبان کو بوجہ کثافت زیادہ کے انکا
مزہ کچھ بھی دریافت نہیں ہوتا اسلیئے کہ بوجہ کثافت زائدہ کے ان کشتہ جات
سے کسیقدر کوئی چیز گھل کر بذریعہ اس رطوبت کے جو زبان پر پھیلی ہوئی
ہے آمیختہ نہیں ہوتی ہے اور اس رطوبت میں نہیں ملتی اور چونکہ ذریعہ اور
واسطہ ذائقہ تک مزہ پہونچانیکی یہی رطوبت ہے اسی وجہ سے ان کشتہ جات کا
کوئی مزہ محسوس نہیں ہوتا پھر اگر کوئی ایسی تدبیر ہو سکے کہ اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں
خواہ تشمیع وغیرہ سے کسیقدر نرمی آجائے اُسوقت ذائقہ پر ضرور کوئی مزہ ظاہر ہو
اور وہ مزہ قوی بھی ہوگا۔ وہ آٹھ قسم کے مزے باقی رہے انکی تفصیل یہ ہے

۔ حلاوت یعنے شیرینی۔ مرارت یعنے تلخی۔ حرافت یعنے تیزی جیسے مرچ
میں ہے۔ ملوحت یعنے نمکین ہونا۔ حموضت یعنے ترشی۔ عفوصت یعنے
بکٹھا ہونا جیسے مازو اور کچا آملہ۔ اور قبض یعنے سیٹھا پن۔ دسومت
یعنے دبیز اور چکنا۔ ان آٹھوں مزہ کے پیدا ہونے کی وجہ اور علت
میں اطبا یہ کہتے ہیں کہ جو شے مزہ دار ہے اسکا جوہر خواہ جسم جسمیں مزہ ٹھہرا
ہوا ہے یا تو وہ جوہر کثیف ہے اور اوسپر ارضیت غالب ہے خواہ وہ جوہر لطیف
ہے یا لطافت اور کثافت میں معتدل ہے اور تینوں صورتوں میں اسکی کیفیت
یا گرم ہے یا سرد خواہ گرمی اور سردی میں متوسط اب اگر تین کو تین میں ضرب
دیں تو نو صورتیں پیدا ہونگی۔ کثیف اگر حار ہے اسکا مزہ تلخ ہی ہوگا۔ اور
اگر کثیف ارضی بارد ہو بکٹھا ہوگا اور اگر کثیف ارضی معتدل ہو حلاوت
پیدا ہوگی اور میٹھا ہوگا۔ اور جوہر لطیف اگر گرم ہوگا حریف ہوگا۔ اور
اگر جوہر لطیف بارد ہوگا حامض ہوگا اور اگر معتدل ہوگا دسم ہوگا۔ اور
جو شے کثافت اور لطافت میں متوسط خواہ معتدل ہو اگر وہ حار ہے ملاحت
پیدا ہوگی۔ اور اگر بارد ہے قبض یعنے سیٹھا پن پیدا ہوگا۔ اور اگر حرارت و برودت
میں معتدل ہو تفہ یعنے بیمزہ خواہ پھیکا ہوگا چنانچہ نقشہ مندرجہ ذیل سے اسکی تفصیل دریافت کرو

کیفیات سہ گانہ / مواد سہ گانہ	حار	بارد	معتدل
کثیف ارضی	تلخ	عفص یعنے بکٹھا	حلو یعنے شیرین
لطیف	حریف	حامض	دسم
متوسط	ملح	قابض	تفہ

ان طعوم میں اور سب سے بڑی اور قوی دلیل بھی بنظر دلائل طبعیات کے
ٹھیک ہے مگر نو میں قسم تفہ کی جو قسمت عقلی سے نکلی ہے اور اسکے ثبوت میں کلام ہے بہرحال حریف
خواہ تیز مزہ کی چیز زیادہ گرم ہوتی ہے اور اسکے بعد تلخ چیز کی گرمی ہے اور اسکے بعد ملح خواہ نمکین کی
حرارت کا درجہ ہے اسواسطے کہ حریف کو تقطیع اور تحلیل پر قوت زیادہ ہے اور جلا بھی بہ نسبت مر خواہ
تلخ کے بہ طرح کا حال جیسا ہمنے فن کلیات میں بیان کیا ہے یہ ہے کہ اسکی حرارت رطوبت بارد ہ
سے زیادہ ہوتی ہے اور جب اسکی آزمائش اور شناخت کا حال دریافت کریں کہ پانی جلا کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

نمک بنایا جاتا ہے اسوقت اس قابض کی صلاحیت بخوبی ظاہر ہوتی ہے اسوجہ سے اگر اسکو
زیادہ حرارت آگ کی خواہ آفتاب کی پہنچے اور جسقدر اجزا ارضی اسمین باقی ہین
وہ بھی سوختہ ہوکر فنا ہو جائین اسوقت اسکا مزہ تلخ ہو جاتا ہے۔ کڑوا نمک
ہندوستان مین جو لوگ بناتے ہین انمین بخوبی آگئی ہے کہ زیادہ تاؤ دینے سے
تلخی پیدا ہوتی ہے اور وجہ یہی ہے کہ جو رطوبت مائی قوت حرارت کی تری والی مائع
مین موجود ہے بعد زیادہ سوختگی اور خشکی کے جو کلاوس مائیت کا فنا ہو جاتا ہے اسوجہ سے باتباع
زیادتی حرارت کے تلخی پیدا ہوتی ہے اور اسیوجہ سے کھارا مٹی خواہ کڑوا نمک (بہ نسبت شیرین
خواہ سانبھر نمک کے جو خوردنی مین داخل ہے زیادہ گرم ہین) برودت مین زیادہ سبب
عفص ہے اسکے بعد قابض اسکے بعد حامض کی برودت ہے اور اسی وجہ سے جو فواکہ اور
میوہ وغیرہ بعد پختگی شیرین ہوتے ہین مثلاً انگور وغیرہ پہلے جب کہ پھل کو نکل مین برآمد ہوتے ہین
اور پتے پھول جھڑنے لگتے ہین انکا مزہ کسیلا ہوتا ہے اور برودت شدید ان پر غالب ہوتی ہے
بعد چندے جب انمین اثر پانی کا کسیقدر پہونچتا ہے اور آفتاب کی گرمی بھی کچھ انمین اثر نضج پیدا
کرتی ہے اوسوقت کسیقدر اس برودت زائدہ سے مزاج انکا دور ہوکر مائل اعتدال
ہوتا ہے اور ترشی انمین غالب ہو جاتی ہے جیسے انگور خواہ انبہ وغیرہ۔ اور جو زمانہ درمیان
عفوصت اور حموضت کے انپر گذرتا ہے انمین کسیقدر قبض خواہ کسیلاپن انمین
ہوتا ہے پھر پکنے کے بعد جب اچھی طرح اثر حرارت نضج کا انپر ہو جاتا ہے شیرین ہو جاتے
ہین اور جسقدر پختگی زیادہ ہوگی حلاوت انمین بخوبی ہوگی۔ بعض
چیزین ایسی بھی ہوتی ہین کہ بدون ترشی کے میٹھی ہو جاتی ہین اور عفوصت
سے انکا میلان توسط حموضت کے بطرف حلاوت کے ہوتا ہے جیسے
زیتون وغیرہ لیکن حامض کی برودت اگرچہ بہ نسبت عفص کے کمتر ہے
لیکن اکثر فائدہ تبرید کا حامض سے زیادہ حاصل ہوتا ہے بہ نسبت عفص
کے اسلیے کہ بہ نسبت عفص کے ترش چیز مین لطافت زیادہ ہے اور
بوجہ لطافت کے نفوذ بھی حامض کا بخوبی ہوتا ہے۔ عفص اور قابض اگرچہ
مزہ مین دونون قریب قریب ہین پھر فرق یہ ہے کہ قابض سے گرفت زبان
کی ظاہر جلد مین ہوتی ہے اور عفص کا یہ حال ہے کہ ظاہر سطح مین قبض
اور خشونت پیدا کرتا ہے اور باطن زبان مین بھی دونون کیفیت پیدا ہوتی
ہین اور عفص کو ظاہر جلد مین خشونت پیدا کرنے مین ایک اعانت یہ بھی ملتی
ہے کہ چونکہ اسمین کثافت زیادہ ہوتی ہے اور اس جہت سے جلد اسکے اجزا
چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو نہین سکتے یعنے رطوبت کی آمیزش سے اسکے

اجزا مین تفرق پیدا نہین ہوتا اور نہ بعض اجزا کا التحام خواہ آمیزش بعض اجزاے دیگر
سے بسرعت ہوتی ہے یا نہ بوجہ زبان پر افتراق اور جدائی اسکے اجزا کی مختلف مقامات
مین ہوتی ہے اور وہ افتراق اچھی طرح سے محسوس بھی ہوتا ہے اور اسی اختلاف
سے اسکے اجزا کا قبض اور گرفت بہ نسبت اجزاء زبان کے بھی مختلف
جگہوں پر ہوتا ہے اور اختلاف قبض کی وجہ سے وضع اجزا مین بھی اختلاف
پیدا ہوتا ہے اور یہی منشا ظہور خشونت کا ہے اور چونکہ اجزاء زبان کے بجائے
خود منظر مسامات اور مصاقت مین مختلف یعنے کسی جگہ مسامات ہین اور
کہین ٹھوس ہین یہ کیفیت اجزا کے بھی معین حدوث خشونت پر ہوتی ہے
اور پھر عفص کا لطیف ہونا اور بوجہ لطافت کے زیادہ مسامات مین داخل
ہونا بھی معین اسی خشونت پر ہوتا ہے۔ حریف اور مر یہ دونون زبان کو چھیلتی ہین
مگر تلخ چیز فقط ظاہر زبان کو چھیلتی ہے اور خراش پیدا کرتی ہے اور حریف کی
خراش باطن زبان تک پہونچ جاتی ہے اور اندرونی اجزا مین بھی تفرق حریف
سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ حریف کا جوہر لطیف ہے اور غواص بھی ہے۔ اور تلخ
کا جوہر ثقیل اور یابس ہے اور اسی وجہ سے محض حریف مین ایسی عفونت
پیدا نہین ہوتی کہ اوس سے کوئی حیوان پیدا ہو اور نہ تنہا حریف سے کوئی حیوان
ایسی غذا پاتا ہے۔ اور تلخ کی یبوست کی وجہ سے خراش اور خشونت پیدا
ہوتی ہے تلخ پر زیادتی حرارت کی حریف کو اس جہت سے بھی قوی ہے
کہ حریف کا نفوذ زیادہ ہے اور بوجہ نفوذ کے تقطیع اور تحلیل شدید اس
سے پیدا ہوتی ہے تا اینکہ یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید اگر متعفن کر دیگا اور اس حد
تک اسکا اثر نہ پہونچے گا کہ عضو کو ہلاک کر دیگا۔ حلو اور دسم دونون
زبان مین بسط پیدا کرتی ہین اور نرمی ان سے پیدا ہوتی ہے اس وجہ سے
کہ اثر برودت سے پہونچا ہے اور زبان پر پستگی اسکی وجہ سے عارض ہوئی
ہے اور انمین روانی پیدا کرتی ہین اور تحلیل نہین کرتی اور خشونت کو دور کرتی
ہین۔ مگر دسم سے یہ فعل بدون تسخین کے پیدا ہوتا ہے اور شیرین چیز کا فعل
بوجہ تسخین کے ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر شیرین دوائے نضج پیدا ہوتا ہے
اطبا کہتے ہین کہ شیرین چیز لذیذ اور خوشگوار اس وجہ سے ہے کہ غلیظ کو جلا دیکر
اوسکی اصلاح کر دیتی ہے اور اوس مین سیلان اور نرمی پیدا کرتی ہے
اور جو اذیت غلیظ کے جمود کی ہوتی ہے اوسکو زائل کر دیتی ہے اور بدون
تقطیع اور تفریق اتصال کے یہ آثار حلاوت سے ظاہر ہوتے ہین۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

اجزاے زبان کی ملاقات ملائم طور پر کرتی ہے اور گرمی جو موذی اور ایذا رسان ہو اوس سے پیدا نہین ہوتی بلکہ حرارت لذیذ جیسے گرمی شیر گرم پانی کی جسمین حرارت معتدل ہو اور سردی کے وقت بدن پر گرایا جا قول فیصل اور محقق اس مسئلہ مین وہی شخص کہہ سکتا ہے جسکا مرتبہ طبیعت سے اعلی اور ارفع ہے اور اصول طبعیات مین بحث کرتا ہو - جو شی زیادہ شیرین ہو اسکا زیادہ غذاے بدنی ہوجانا کچھ ضرور نہین اور اسی طرح جو شی زیادہ لذیذ ہو وہ بھی زیادہ غذاے بدنی ہونی کچھ ضرور نہین اگرچہ ہر ایک شی غاذی کے واسطے بنزد اطبا کسیقدر حلاوت ضرور ہے اسواسطے کہ غذاے بدنی کو حاجت چند شروط کی ہے علاوہ حلاوت کے اگر حلاوت فقط ہوے تو وہ شرائط کیونکر پورے ہوجائینگے - یہ کیفیت حلاوت کی بذاتہ بیان ہوئی اور دسم کو مناسبت حلاوت سے ہے مگر جو شی کثیف ہو کر حلو خواہ دسم ہوتی ہے اوسکی کیفیت یہ ہے کہ اگر کسی شی کثیف کی تلطیف ہیئت سے زیادہ اور ہوائیت سے کم ہو اور حرارت مناسب اوسکا استحالہ کرے وہ شی ضرور مستحیل بطرف حلاوت کے ہوگی اور اگر مائیت عذب اور قلیل اور ہوائیت کثیف کی وجہ سے تلطیف اوسکی بوجہ حرارت کے اس طرح پر ہو کہ مائیت مین مداخلت ہوائیت کی شدید ہوجاے اوسوقت استحالہ بطرف دسومت کے ہوگا - مرارۃ تلخ اور مالح یعنے نمکین بھی زبان کو کسیقدر چھیلتے ہین لیکن نمکین سے خراش بخفت پیدا ہوتی ہے اور زبان کو شستہ کرتا ہے اور خشونت نہین پیدا کرتا - اور اندک ملاقات مالح کی کسی عضو سے اوسکے جمیع اجزا کے خراش خفیف اور غسل پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ اسمین لطافت زیادہ ہے مگر فم معدہ کو مالح سے اذیت پہونچتی ہے اور تلخ چیز سے خراش زیادہ پیدا ہوتی ہے حتی کہ خشونت پیدا کرتا ہے اور اسکی اعانت اختلاف مواضع ملاقات سے ہوتی ہے جیسا ہم ابھی بیان کر چکے ہین حریف اور حامض دونون زبان مین سوزش پیدا کرتے ہین لیکن حریف سے زیادہ سوزش پیدا ہوتی ہے اور سوزش کے ہمراہ گرمی بھی معلوم ہوتی ہے اور ترشی کی سوزش دریائی ہوتی ہے اور اسمین تسخین نہین ہوتی مالح کی پیدائش اسطرح ہوتی ہے کہ تلخ چیز جب پھیکی پانی مین گھل جاے اور پھر اوسے جما دین اور بستہ کر دین مالح پیدا ہوگا جیسے راکھ کسی شی کے پانی مین گھول کر نمک تیار کرتے ہین اور ترش کی پیدائش کا یہ قاعدہ ہے کہ حلاوت مین حرارت کی کمی خواہ نضج مین عفونت کے نقصان پیدا ہو بوجہ زیادتی رطوبت کے اور

باوجودیکہ یہ حرارت بمقدار کفایت نضج کے ہو تاہم جسقدر حرارت عفونت مین ہوتی ہے - اس سے زیادہ ہو اسوقت حموضت پیدا ہوگی چنانچہ اوپر کے مسئلہ مین بیان ہوا اور بالجملہ ترش اپنے جوہر مین بارد رکھتا ہے اسی طرح حلو بھی مائل برطوبت ہوتا ہے اور تلخ کا جوہر اور عفص کا مائل بہ یبوست ہوتا ہے - افعال حلو کے انضاج اور تلیین اور بکثرت تغذیہ اور طبیعت حلاوت کو دوست رکھتی ہے اور قواے جاذبہ اسکو جذب بھی اچھی طرح بلا اکراہ کرتے ہین - افعال حرارت کے جلا اور خشونت پیدا کرنا افعال عفوصت کے قبض اور سمیٹنا بشرطیکہ عفوصت مین ضعف ہو اور عصر اور نچوڑنا اگر عفوصت شدید ہو - افعال قابض کے قبض اور تکثیف اور صلابت پیدا کرنا اور حبس کا ظاہر کرنا - افعال دسومت کے تلیین اور ازلاق اور انضاج افعال حرافت کی تحلیل اور تقطیع اور تعفین - افعال ملوحت کے جلا اور غسل اور تجفیف اور عفونت کو منع کرنا - افعال حموضت کی تبرید اور تقطیع ہے - کبھی دو قسم کے طعم ایک ہی جسم مین مجتمع ہوتے ہین جس طرح تلخی اور قبض کا اجتماع حنظل مین ہے اور ایسے مزہ کو بشاعت کہتے ہین یا جیسے تلخی اور شوریت آبہاے زمین شورہ زار مین یکجا ہوتی ہے اور اوسکو زعوقت کہتے ہین خواہ جس طرح حرافت اور حلاوت شہد مطبوخ مین پیدا ہوتی ہے خواہ جسطرح تلخی اور حرافت اور قبض کا اجتماع بادنجان مین ہے خواہ جیسے تلخی اور تفہ یعنے پھیکا ہونا کاسنی مین ہے کبھی دو چیزون کا مقتضی ایک ہوتا ہے اون کی خواہش سے کسی تیسرے مزہ کی مقتضی ہے مدد ملتی ہے جیسے حدت اور حرافت جو سرکہ مین شراب کے باقی رہے اوسے زیادہ تبرید کی قوت بعد ترش ہونے کے دیتے ہین اس واسطے کہ حدت اور حرافت کا خاصہ یہ ہے کہ تفتیح منافذ کی زیادہ کرتے ہین اسی وجہ سے سرکہ کو قوت نفوذ کی زیادہ ہوتی ہے اور بعد نفوذ کے اوسکی قوت تبرید اور فعل تبرید بخوبی اور زیادہ ظاہر ہوتا ہے گویہ دونون کیفیتین حرافت اور حدت کی بمرتبہ حرارت نہین ہوتی ہین مگر سرکہ کی تبرید باندرون جسم کے ہو پہنچ جانے پر زیادہ ہوتی ہین اور کبھی کیفیت برعکس پیدا ہوتی ہے کہ دو طرح مزہ کا مقتضی یہ ہوتا ہے کہ تیسری قسم طعم کے فعل کو روکتے ہین جیسے ترشی اور عفوصت انگور کی کہ عفوصت اوسکی اسکی ترشی کی تبرید زائد کو منع کرتی ہے اور نفوذ نہین کرنے دیتی ہے - کبھی قوام کیفیت کا معین ہوتا ہے اور کبھی قوام کو کیفیت

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے ضد ہوتی ہو یہ معین کی مثال جس طرح لطافت جو ہمراہ ترشی کے ہوتی
ہو اوسکی تبرید کو خالص اور اندر کو پہونچ جانے پر معین ہوتی ہو مضاد
کی مثال جیسے کثافت جو ہمراہ عفص کے ہو اوسکی تبرید کی مسافت حرکت
اور نفوذ کو کم کردیتی ہو کبھی بعض اقسام طعوم کے ابتدا مین خالص نہین ہوتے پھر بعد تھوڑے
زمانہ کے ذوق طعام خالص پیدا ہو جاتا ہو جیسے آب انگور کہ اگر زمانہ دراز اوسپر گذر جائے
ترشی اوسکی خالص ہو جاتی ہو اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ سب مین جو اجزا غلیظ ہوتے ہین
وہ ته نشین ہو جاتے ہین اور خالص ترشی صاف باقی رہ جاتی ہو خواہ اور قرہ کے اجزا
جو آب انگور مین ہوتے ہین بعد ته نشین ہونے کے چونکہ اوسکی کیفیت
سے آب انگور پاک صاف ہوتا ہو لہذا صادق الحموضت ہو جاتا ہے۔
اور اوسکا عکس بھی ہوتا ہو کہ ابتدا مین ایک طعم اعلیٰ درجہ پر تھا اختلاف
زمانہ سے اوس مین نقصان آجاتا ہو جیسے شہد کہ جسقدر پرانا ہوتا ہے
تلخی اور تیزی اوسکی بڑھتی جاتی ہے اور جیسے دوشاب انگور مین جون
جون زمانہ زیادہ اوسپر گذرتا ہے اوس کی تلخی اور تیزی زیادہ ہوتی
جاتی ہو اور پہلے جو تلخی اسمین پیدا ہوتی ہے اوس مین کسی قدر عفوصت
بھی ملی ہوئی ہوتی ہو پھر روز بروز اوسکی تیزی اور تلخی زیادہ ہوتی ہو اور
اخیر کو تلخی خالص پیدا ہو جاتی ہو۔ اگر عفص اور تلخ کو یکجا استعمال کرین
جلا اور قبض ساتھ ہی پیدا ہوگا اور اندمال ایسے قروح کا جن مین تھوڑا
ترہل ہو اسوقت اچھی طرح حاصل ہوگا۔ اور اطلاق خواہ روانی حکم
جو بوجہ قروح سدہ کے پیدا ہوئی ہو اوسکے حق مین یہ ترکیب نافع ہوگی
اور طحال کو اس تدبیر سے نفع کثیر پہونچے گا اگر مرادہ اوسمین ضعیف
ہو اور جسمین یہ دو صفتین یکجا موجود ہون معدہ اور جگر کو نافع ہو اسلیے
کہ تلخ بھی مطلق ہو اور حریف بھی مطلق اور دونون احشا کو مضر مین اگر ان
مین قبض بھی پیدا ہو جیسے عفص مین ہو نہ ہون گی اسواسطے کہ تلخی جلا پیدا
کرے گی اور قبض سے قوت احشا کی محفوظ رہے گی کبھی تا بعض مزیل
اور اس قابض سے جس مین زیادہ تلخی ہو ایک قوت مسہلہ ایسی پیدا ہوتی
ہو کہ اوس سے اسہال مرۂ صفرا اور مائیت بلغم کا بخوبی بوجہ عصر کے ہو جاتا
ہو اور اوس مین قوت اسہال بلغم لزج اور چسپندہ کی نہین ہوتی خصوصاً اگر
قبض بہ نسبت تلخی کے زیادہ ہو مثال اسکی جیسے افسنتین رومی۔ جو شے شیرین
ہو اور اوسمین کسیقدر قبض یعنے سیٹھا پن بھی ہو اوسے احشا بہت دوست

رکھین گے اسلیے کہ اسمین لذت بھی ہو اور تقویت احشا بھی اس سے
برآمد ہو سکتی ہو اور خشونت مری کو بھی نافع ہوگی اسلیے کہ وہ خشا بمعتدل
فراخ شے ہے۔ جو مجفف بوجہ عفوصت کے خواہ بوجہ قبض کے ہو جب
اوس مین کسیقدر دسوست خواہ تفہ اور خواہ حلاوت پیدا ہو اور خلاصہ
یہ کہ جو شے اوس مجفف کے لذع کو منع کرے اوس مجفف مین قوت انبات
لحم کی ہوگی۔ پھر اگر قبض کے ہمراہ حرافت خواہ مرارت بھی ہو اور ترکیب
اوس شے کی جوہر ناری اور ارضی سے ہو ایسی چیز اون قروح ردی کیواسطے
نافع ہو جن مین رطوبت زائدہ ہو اور اندمال کے واسطے بھی اس دوا کو
بخوبی صلاحیت ہو۔ کبھی تو یہ تین ان ادویہ کی بحسب کیفیات کے مرکب ہو جاتی
ہین خواہ بنا بر ترکیب طعوم کے قوتون مین ترکیب پیدا ہوتا ہو بموجب
انھین قواعد اور قیاس کے جنکی تفصیل اوپر مذکور ہو چکی اور جو جو
شروط مذکور ہو چکے ہین اونھین بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ طعوم کے
بارہ مین اسی قدر بیان ہم اس مقام پر کرتے ہین اور اسیقدر طب
کے اصول اور قواعد سے لازم بھی آتا ہو اور کلام محقق اس بحث مین
علم طبعی مین کیا جاتا ہو طبیب کو اسیقدر کافی ہو اور اتنا ہی پسند ہے
کہ وہ حکیم طبعی سے ان اصول اور قواعد کو لیکر اپنے اعمال و صنعت مین داخل کرے
روائح یعنے خوشبو خواہ بدبو اسکا حدوث حرارت سے بھی ہوتا ہے
اور برودت سے بھی ہوتا ہے۔ لیکن آلہ شم اور سعوط فقط حرارت کی
ہوتی ہے اکثر اوقات مین اسواسطے کہ علت اکثری روائح کو قریب
قوت شامہ کے پہونچانے کی یہی ہے کہ جوہر لطیف بخاری ہر جسم کا
شامہ تک پہونچاتا ہے۔ اگرچہ کبھی چھوٹے چھوٹے اجزا بھی کسی جسم کے
بذریعہ ہوا کے اوڑکر شامہ تک پہونچتے ہین اور کسی طرح کا استحالہ ان
اجزا کا بخارات وغیرہ کی طرف نہین ہوتا لیکن صورت اولی یعنے بخارات
کا پہونچنا اکثر واقع ہوتا ہے پس حکم عام یہ ہو کہ جتنے روائح ایسے دماغ
مین پہونچین کہ اونسے کسی طرح کی لذع پیدا ہو خواہ مائل بہ حلاوت ہون
وہ شے گرم ہوگی اور جن چیزون سے کھٹی بو خواہ کائی کی ایسی خواہ ترکاری کی
اور تری کی بو سونگھی جائے وہ سب بارد ہونگی جتنی خوشبو کی چیزین ہین
گرم ہین سواے اون چیزون کے جنکی خوشبو مین طراوت اور تسکین
روح اور نفس کی پیدا ہو جیسے کافور نیلوفر کہ انکے اجسام بارد سے خالی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہین کہ اوسکے ہمراہ بوے خوش بھی دماغ تک پہونچتی ہے - اور جو خوشبو گرم ہے اُس سے اور اُسی طرح جمیع افادیہ بھی کہ اُنسے صداع پیدا ہوتا ہے - الوان کی نسبت ہم ابھی کہہ چکے ہین کہ اونکی دلالت اکثر اوقات مختلف ہوتی ہے اور چندان قابل اعتبار کے نہین ہے اور مثل روائح کے صحیح اور یقینی نہین ہے مگر ایک بات مین اونکی دلالت ہمیشہ یکسان ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر ایک ہی قسم کی شی کی اصناف مین بعض اقسام کا رنگ مائل بسپیدی ہو اور بعض مائل بسرخی خواہ گلابی خواہ مائل بسواد ہو اسصورت مین اگر اوس نوع کا مزاج بارد ہے تو اسکی جو قسم مائل بسپیدی ہوگی اوسکی برودت زیادہ ہوگی اور سرخی مائل خواہ مائل بسیاہی مین برودت کم ہوگی اور اگر مزاج اوس نوع کا گرم ہے اوسوقت حکم برعکس ہوگا یعنے مائل بسپیدی کے حرارت کم ہوگی اور سرخی اور سیاہی مائل کی حرارت زیادہ ہوگی - گو اس حکم مین بعض وجوہ سے اختلاف پیدا ہوتا ہے تاہم اکثر یہی حکم صحیح ہے چونکہ کو ہوا - اب ہم افعال ادویہ مفردہ کو ذکر کرتے ہین -

فصل چہارم

افعال ادویہ مفردہ کا بیان

- ادویہ مفردہ مین افعال کلی بھی ہوتے ہین اور افعال جزئی بھی پائے جاتے ہین اور ایسے افعال بھی ہوتے ہین جو متوسط درمیان کلی اور جزئی کے ہون افعال کلی کی مثال جیسے تسخین یعنے گرمی پیدا کرے خواہ تبرید یعنے سردی پیدا کرے خواہ جذب یعنے کشش خواہ دفع یعنے کسی مادہ وغیرہ کو دور کردے اور ہٹا دے خواہ ادمال یعنے زخم کو پورنا خواہ تقریح یعنے زخم ڈالنا افعال جزئی کی مثال جیسے خاص سرطان کو نفع کرنا یا خاص مرض اسیر کو مفید ہونا خواہ یرقان مین بالتخصیص نافع ہونا اور ازینقبیل ور افعال بھی ہین - مثال اُن افعال کی جو کلیت اور جزئیت مین متوسط ہین مثلاً ادرار خواہ اسہال وغیرہ کہ اگرچہ یہ افعال جزئی ہین - مگر چونکہ یہ افعال اعضاے مخصوصہ مین آلات مخصوصہ سے پائے جاتے ہین اس وجہ سے مشابہ افعال کلیہ کے ہوتے ہین یعنے یہ افعال ایسے ہین کہ انکا نفع اور ضرر عام باشتراک تمام بدن کو پہونچتا ہے اگرچہ تمام بدن پر انکا اثر بالعرض ہوتا ہے بالذات نہین ہوتا ہے - ہم اس مقام پر ادویہ مفردہ کے ذیل مین افعال کو لکھتے ہین جو کلی ہین خواہ شبیہ بہ کلی ہین افعال کلیہ مین بعض بعض افعال اولی ہین اور بعض افعال ثانی ہین اولی افعال کلیہ چار طرح پر ہین تبرید - تسخین - ترطیب - تجفیف - افعال کلیہ دوسرے درجہ کے بعض ادویہ سے بعینہ یہی افعال مذکورہ اولی ہین لیکن ایک مقدار معین اور ایک حد معین پر صادر ہوتے ہین خواہ تعین زیادتی مین ہو یا کمی مین - مثلاً حرارت اور تجفیف بدرجہ احراق پیدا کرین خواہ ترطیب اور تسخین اسقدر ہو کہ عفونت پیدا ہو جائے خواہ اتنی تبرید پیدا کرین کہ تموت یعنے خامی پیدا ہو جائے - اور بستگی اور جمود حاصل ہو جاے اگر ہمراہ تبرید کے تجفیف بھی ہو کہ یہ سب افعال ایک قسم کی تبرید اور تسخین سے پیدا ہوتے ہین اور بعض افعال دوسرے درجہ کے انھین آثار اولی سے صادر ہوتے ہین جیسے تخدیر اور ختم یعنے پپڑی خواہ خشک ریشہ پڑنا اور جذب اور ازلاق اور تفتیح اور تغریہ وغیرہ - مشابہ افعال کلی کے جیسے ادرار اور تعریق وغیرہ - اور قبل از انکہ ادویہ کے یہ افعال ہم بیان کرین پہلے چند اوصاف جو ادویہ مفردہ کو بذاتہ حاصل ہین اون کا بیان کرتے ہین بعض صفات ذاتی ادویہ کے یہی کیفیات اربعہ ہین اور انھین صفات مین روائح اور الوان بھی داخل ہین اور بعض اوصاف اور بھی ہین مگر اون اوصاف مین مشہور یہ اوصاف ہین جنکا ذیل مین بیان ہوتا ہے لطافت - اور کثافت - لزوجت - ہشاشت - جمودت - سیلان - لعابیت - دھنیت - نشف - خفت - ثقل - اب ہم ہر ایک اوصاف کے معانی اور حدود کا بتفصیل ذکر کرتے ہین - دواے لطیف ہم اپنی اصطلاح مین اُسے کہتے ہین - جسکی خاصیت یہ ہو کہ جب ہماری قوت طبعی سے اس دوا کو اثر پہونچے اور منضم ہو اوسوقت اوس دوا کے اجزا بہت چھوٹے چھوٹے ہو جائین جیسے زعفران اور دارچینی اور ایسی دوا مین جو تاثیر ہوتی ہے ہر ایک شے اوسکی نافع اور ضروری ہوتی ہے بہ نسبت ور ادویہ کی ادویہ سے حتی کہ اگر دواے لطیف مین بالفرض تجفیف کی قوت پائی جائے اوس شے کی تجفیف کردیگی قوی اور لادفع ہو - کثیف دوا سے یہ مراد ہے جو بر صفت پر ہو جو لطیف کی بیان ہوئی جیسے کہ دوا اور جسمین

HAKEEM SHOUKAT ALI

لزج - اوس دوا کو کہتے ہین جسمین ہمیشہ خواہ بروقت اثر کرنے بدن انسان مین حار غریزی کے یہ بات پیدا ہو جائے کہ دراز اور پھیل کر معلق ہو جائے اور ریزہ ریزہ نہو سکے اور نہ اوسکی تقطیع اور تفریق اجزا ہو سکے بلکہ جیسی پھیلی تر ویسی ہی ہی اسی دوا مین یہ بات ہوتی ہو کہ اگر اوسے دو طرف سے پکڑ کے کھینچین دونون ہاتھ مین دوری اور فاصلہ بڑھتا جائے گا اور اوسکی چپیدگی ہر طرف نہو گی اور نہ اوسکے اجزا مائی مین انفصال پیدا ہو گا جیسے عسل یعنے شہد۔

ہش - اوس دوا کو کہتے ہین جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو کر یکجا فراہم ہو جائین اور اجتماع مین تنگی پیدا ہو اور ہش اور بعد فراہم ہونے کے کسیقدر خشکی بھی پیدا ہو جیسے صبر جید اور ایلوا عمدہ قسم کا اوسکی یہی کیفیت ہی

جامد وہ دوا ہی کہ اوسکے اجزا مین حرکت انبساطی پیدا ہو سکتی ہو یعنے اجزا پھیل کر ہر طرف پراگندہ ہو سکتے ہین مگر بالفعل ایک خاص صورت ٹھہری ہوئی ہو جیسے موم خلاصہ یہ ہو کہ جامد وہ دوا ہی جو بالفعل پگھلی نہو بلکہ کیسقدر پگھل سکے

سائل وہ دوا ہی کہ اپنی شکل پر باقی نہ رہ سکے جب کسی سخت جسم پر ڈالی جائے اوپر کے اجزا اوسکے نیچے کی طرف اور نیچے کے اوپر کیطرف ہو جائین اور جس طرف اجزا کو جگہ ملے اوسی طرف دوان ہون جیسے تمام مائعات کا یہی حال ہو

لعابی وہ دوا ہے کہ جب اوسے پانی مین خواہ اور کسی جسم مائی مین تر کرین جو اجزا اسمین خلط اور ملے ہوئے ہین جدا ہو کر بوجہ رطوبت مائی وغیرہ کے اون اجزا کا جوہر ہمراہ اس رطوبت کے لزوجت اور چسپیدگی پیدا کرے جیسے اسبغول و رخطمی وغیرہ - جتنے تخم اور بزور ایسے ہین کہ اونمین لعاب نکلتا ہو بذریعہ ازلاق کے اسہال پیدا کرتے ہین ہان اگر اون بزور کو بریان کرین اوسوقت وہ لعابیت مین اغرا پیدا ہوتا ہو اور لعابیت بستہ ہو جاتی ہو اوسوقت بجائے اسہال کے حبس ورقبض پیدا کرینگے

دہنی وہ دوا ہے کہ اوس کے اجزا اصلی مین چکنائی ہو اور مثل روغن کے ایک شے نکلے جیسے حبوب

منشف وہ دوا ہے خشک ہو اور اوسمین ارضیت غالب ہو اور جب اوسمین پانی خواہ کوئی اور رطوبت پڑے اوس رطوبت کو پی جائے اور اپنے اندر لیلے اور اپنے منافذ اور چھوٹے چھوٹے سوراخون مین جگہ دے جیسے چونا جو بجھایا نہ ہو اور خفیف یعنے سبک اور ثقیل یعنے بھاری اسکی تعریف کی حاجت نہین ہے - صفات مشہورہ ادویہ مفردہ کے یہی ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اب افعال ادویہ کے جو مشہور اور زبان زد اطبا ہین اونکو بھی ہم بیان کرتے ہین مگر پہلے ان افعال کو شمار کر کے پھر ہر ایک کے حدود اور رسوم کی شرح کرین گے خصوصاً ادویہ جو طبقہ واحد یا افعال کے ہین دوا کو بنظر افعال کے کہتے ہین - مسخن - ملطف - محلل - جالی - ہاضم - قاشر - مخشن - مفتح - مرخی - منضج - مقطع - کاسر ریاح - جاذب - لاذع - محمر - مملک - مقرح - اکال - محرق - مفتت - معفن - کاوی - یہ بائیس لفاظ ایک طبقہ کے افعال کے واسطے موضوع ہین - دوسرا طبقہ - مبرد - مقوی - رادع - مغلظ - منجمد - مخدر - یہ چھ افعال ایک طبقہ کے ہین - مرطب - منفخ - غسال - موسخ قروح - مزلق - مملس - یہ چھ افعال ایک اور طبقہ کے ہین - تیسرا اور طبقہ مجفف عاصر - قابض - مسدد - معری - مدمل منبت لحم - خاتم - یہ آٹھ افعال ہین ایک جنس اور ہے صفات ادویہ کے بحسب افعال کے کہ اونکو قاتل ور سم تریاق فاد زہر کہتے ہین اور ایضا مسہل مدر معرق بھی کہتے ہین یہ سب پچاس الفاظ ہین بنظر اون افعال کے منسوب ادویہ کی طرف ہین اور جنکا شمار ہمنے اسمین کیا ہو اب ہر ایک فعل کی صفت بہ تصریح اور توضیح ہم لکھتے ہین -

مسخن یعنے گرمی پیدا کرنے والی دوا معروف ہو۔

ملطف اوس دوا کو کہتے ہین جو قوام غلیظ کو رقیق کردے بوجہ حرارت معتدل کے جیسے زوفا اور حاشا بابونہ۔

محلل وہ دوا ہی جو خلط مین تفرقہ اور جدائی پیدا کرے اوسے بطور بخارات کے اوڑا دے خواہ اوسکا اخراج خلط کے مقام خاص سے جہان وہ ٹھہری ہوئی ہو اور دور آور وہ ہو رہی ہو کردے اور چند مرتبہ یہ فعل اسقدر کرے کہ خلط مذکور بالکل معدوم ہو جائے اور اوسکے بقیہ کا بھی کچھ اثر رہنے نپائے جیسے جند بیدستر۔

جالی وہ دوا ہے کہ رطوبات بالزوجت کو جو منجمد ہو رہے ہون مسامات کے منھ سے حرکت دیکر ہٹا دے اور سطح عضو کے مسامات سے دور کردے جیسے ماء العسل - جو دوا جالی ہو باوجود فعل جلا کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کمیں طبیعت بھی کرتی ہی - اور جو دوا تلخ ہی اوسمین جلا ضرور ہوتی ہی

مخشن وہ دوا ہی کہ سطح عضو کو بنظر اجزا کے پستی اور بلندی مین مختلف کردے اور یہ بات یا اُس وجہ سے پیدا کرے کہ اوسمین قبض اور کثافت زیادہ ہو جیسا اوپر مذکور ہوا خواہ تیز ہو اور بوجہ حریف ہونے کے باوجود لطافت اجزا کے ہمواری سطح عضو کی باطل کردے - خواہ ایسے سطح مین جلا پیدا کرے جو دراصل باخشونت تھی مگر بوجہ کسی امر عارضی کے چکنی ہوگئی ہی اس واسطے کہ جب کسی عضو متین القوام مین سے جنکی سطح دراصل باخشونت ہی بطور جلا کے رطوبت لزج جدا کرینگے اور وہ رطوبت اوس عضو سے روان ہوگی ایک سطح جدید بعد اُس فعل کے پیدا ہوگی اور خشونت اصلی نکل جاے گی اور اسکا کھلنا ظاہر ہوجاے گا اوس دوا کی مثال جیسے اکلیل الملک اکثر ظہور فعل ایسی دوا کا استخوان مین ہوتا ہی اور غضروف مین بھی ہوتا ہی اور جلد مین کمتر ہوتا ہی

مفتح وہ دوا ہی جو ایسے مادہ کو متحرک کرے جو اندرون تجاویف منافذ کے ٹھہرا ہوا ہی اور حرکت دے کر باہر نکالے کہ اسوقت وہ راہین اور منافذ کھل جائین اور بہ نسبت جالی کے اسکی قوت زیادہ ہو جیسے فطراسالیون یہ دوا ایسا فعل اس جہت سے کرتی ہے کہ لطیف اور محلل ہوتی ہی اور اس مین قوت تقطیع کی بھی ہوتی ہے اور تقطیع کے معنے ہم آیندہ بیان کرینگے خواہ یہ فعل اس جہت سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ دوا لطیف اور غسال ہے اور غسال کے معنے ہم آیندہ بیان کرتے ہین - جو چیز حریف ہی مفتح ضرور ہی اور جو چیز لطیف ہی وہ بھی مفتح ہی اور جو شی سیال اور لطیف ہی وہ بھی مفتح ہی اگر مائل بحرارت ہو خواہ معتدل ہو اور جو چیز لطیف اور حامض ہو وہ بھی مفتح ہے -

ہاضم وہ دوا ہی جو غذا کو فائدہ ہضم کا دے جیسا کلیات مین مذکور ہو

منضج وہ دوا ہی جو خلط مین نضج اور پختگی پیدا کرے اور وجہ اس فعل کے پیدا ہونے کی یہی ہی کہ باعتدال اوس دوا مین گرمی پیدا ہوتی ہی اور اوسمین قوت قبض کی بھی ہی کہ اوس قوت سے خلط کو روکتی ہی اور خارج ہونے نہین دیتی ہی تا زمانیکہ اوسمین نضج ہوجاے اور بعد پختگی تحلیل خلط کی نہین کرتی کہ اجزاے رطب اجزاے یابس سے جدا ہوجائین لازم احراق کو ہے -

کاسر ریاح وہ دوا ہی جو ریح کو رقیق کرکے اپنی حرارت کے ذریعہ سے اور بوجہ پیدا ہونے تخفیف کے ریاح کو تحلیل کردے اور دور کردے اور جس مقام مین ریح محتقن اور رکیا ہو وہان سے ہٹا دے اور باہر نکال دے جیسے تخم سداب -

مقطع وہ دوا ہی کہ بوجہ اپنی لطافت کے درمیان خلط لزج خواہ درمیان اُس سطح کے جسمین خلط لپٹی ہوئی ہی در آوے نفوذ کرے اور خلط کو اُسی سطح سے جدا کردے اور خلط کے اجزا کے سطوح تباین بالفعل پیدا کیجیئے اتصال سطوح خلط کو برطرف کردے اسطرح پر کہ اُسی خلط کے سطوح کی تقسیم مختلف اجزاے سطحیہ کیطرف کرے تاکہ دفع ہونا اون اجزاے سطحیہ خلط مذکور کا اون مقامات سے جہان وہ موجود ہین ایسا آسان ہوجاے کہ تھوڑی سی تحریک اخراج مین اُس خلط کے کافی ہو جیسے خردل پنے رائی اور سکنجبین - مقطع مقابل مزلق کے ہی جیسے لطیف کا اور غلیظ کا مقابلہ ہی اسیطرح ملطف اور مکثف کا مقابلہ ہی اور ہر ایک ان مین سے ہمراہ اپنے مقابل کے جب بولا جاے وہی معنے مقابلہ کے سمجھے جائینگے مقطع کی یہ شرط نہین ہی کہ قوام خلط کے اتصال مین کوئی اثر پیدا کرے اسلیے کہ اکثر تفرق اجزا کا پیدا ہوجاتا ہی اور ہر ایک جز اپنے قوام اصلی پر باقی رہتا ہی اور قوام اولی مین کچھ تبدل بہ نسبت اجزا کے نہین ہوتا -

جاذب وہ دوا ہی جو رطوبات کو حرکت دے کر اوس مقام پر پہونچا دے جہان وہ رطوبات اوس دواے آکر ملاقی ہوں اور یہ فعل بوجہ حرارت اور لطافت ادویہ کے پیدا ہوتا ہی جیسے جند بید ستر دواے شدید الجذب وہ ہی جو رطوبت عمق بدن سے جذب کرلاے اور عرق النسا خواہ اوجاع مفاصل مزمنی مین اسی قسم کی دوا نافع ہوتی ہی اگر بطور ضماد کے لگائی جاے مگر اسکا استعمال بعد تنقیہ خاص کے مناسب ہی ورنہ مضر ہوتی ہی اور اگر کسی قسم کا کانٹا خواہ کوئی کرچ وغیرہ اندر جلد کے گڑ جاے اور گھس جاے اسے بھی ایسی دواے شدید الجذب نکال لاتی ہی -

لاذع وہ دوا ہی کہ اوس مین ایک کیفیت نفوذ کی زیادہ ہوتی ہے اور لطیف نفوذ اس مین ہوتا ہی اتصال مین زیادہ تفرق پیدا کرتی ہی کہ اوس مین اجزا کی کثرت ہوتی ہی اور قریب قریب وہ اجزا اس طرح پر ہوتے ہین کہ ہر واحد کو حس جدا کانہ نہین دریافت کرسکتی اور مجموع اجزا کو حس وضع واحد مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

دریافت کرتی ہو جیسے رائی اور سرکہ سے ضماد کریں اور محض سرکہ سے ضماد کریں یا نمک ملی کو۔

محمر[۱۳] وہ دوا ہو کہ جس عضو سے ملے اس میں ایسی قوی گرمی پیدا کرے کہ خون اُس عضو تک بخوبی کھنچ آئے اور ظاہر حس میں محسوس ہو جائے اُس کی وجہ سے وہ عضو سرخ ہو جائے جیسے رائی اور انجیر اور فودنج ادویہ محمرہ کا فعل قریب فعل کی مثنے داغ دینے کے ہوتا ہے اور یہ تدبیر بعد سنت تبرات کے کرنی چاہیئے۔

ملذع[۱۴] وہ دوا ہو جو بوجہ اپنی حدت اور سخونت کے مسامات سے اخلاط لذاع کو جن سے خراش پیدا ہوتی ہو کھینچ لائے اور اس درجہ تک پہونچے کہ قرحہ پڑ جائے۔ کبھی اس فعل کی اعانت ایسے کانٹے کنجان اور سخت سے ہوتی ہے جیسے برمہ کے ہوں جیسے کیکچ مثنے ٹوبڑی میں ہوتے ہیں۔

مقرح[۱۵] وہ دوا ہو جو فنا اور تحلیل اُن رطوبات کی کرے جو اجزائے جلد میں داخل ہو رہے ہیں اور برے مادہ کو اُس عضو تک کھینچ لائے تا آنکہ قرحہ پڑ جائے جیسے بلادر مثنے بھلانوان۔

محرق[۱۶] وہ دوا ہو کہ لطیف اخلاط کی اعضا سے تحلیل کرے اور کثیف کو جو بطور خاکستر اخلاط کے ہوں اُنکو پڑے رہنے دے جیسے فرفیون اور لطافت پیدا کرے۔

اکال[۱۷] وہ دوا ہو کہ جسکی تحلیل اور قرحہ ڈالنا اس درجہ کو پہونچے کہ جو ہر لحم سے بھی کسی قدر کم ہو جائے۔ جیسے زنگار۔

مفتت[۱۸] وہ دوا ہو کہ جو کسی خلط متحجر کو بدن میں پائے اوس کو ریزہ ریزہ اور پاش پاش کر دے جیسے حجر الیہود اور پتھری۔

معفن[۱۹] وہ دوا ہو کہ مزاج کو اُس روح کے جو عضو میں ایسا فاسد کرے اور مزاج کو ان رطوبات کے جو عضو میں ہیں بوجہ تحلیل کے ایسا خراب کرے کہ وہ رطوبات وغیرہ اس عضو کے جز نہو سکیں مگر اُسکا فساد اس درجہ نہو جتنا محرق یا اکال کا ہوتا ہے اور محلل بھی اسقدر نہو بلکہ وہ رطوبت فاسد ہو کر باقی رہجائے کہ رطوبت علاوہ حرارت عزیزی کے کوئی اور حرارت اُسمیں اثر کر کے عفونت پیدا کرے جیسے زرنیخ اور شافیقتا اور جب ان دونون میں کوئی حرارت اثر کرے گی۔

کاوی[۲۰] وہ دوا ہو جو جلد میں احراق مجفف پیدا کرکے اُسکو سخت کر دے جیسے کوئی جلی ہوئی چیز بس جو ہر اُس جلد کا خلط سیال کی روانی کو روکے بلکہ جو خلط اُس عضو میں ٹھہری ہوئی ہے اُسکی روانی کو بھی منع کرے۔

ایسی خشکی کو خشک ریشہ کہتے ہیں اور اس قسم کا استعمال اوسوقت ہوتا ہے جب نشتر فصاد کا دھوکے سے شریان تک پہونچ جاوے جیسے زاج اور قلقطار۔

قاشر[۲۱] وہ دوا ہو جو بوجہ زیادتی جلا کے جلد کے اجزائے فاسد کو صاف کر دے جیسے قسط اور زراوند اور چربیق اور برص اور کلف وغیرہ میں نافع ہوتی ہے اُسے قاشر کہتے ہیں۔

مبرد[۲۲] مشہور ہو اور ناظر کتاب ہذا اثر تبرید سے بخوبی واقف ہو۔

مقوی[۲۳] وہ دوا ہو کہ قوام عضو اور اوسکے مزاج کو ایسا معتدل کرے کہ فضول جو اُس عضو کی طرف گرنے ہوں اُن کے انصباب کو روکے خواہ جو اوس عضو پر آتے ہوں اون کی آمد کو بند کر دے اور یہ اثر اوس دوا میں یا بنظر خاصیت کے ہو جیسے گل مختوم خواہ تریاق خواہ مزاج اوسکا ایسا معتدل ہو کہ اوس اعتدال کی وجہ سے عضو کی تسخین میں تبرید پیدا کرے اور تبرید میں تسخین پیدا کرے جیسے جالینوس نے بہ نسبت روغن گل کے بیان کیا ہو۔

رادع[۲۴] جاذب کی ضد ہو وہ دوا ایسی ہو کہ جو بوجہ اپنی برودت کے عضو میں بھی ایک برودت پیدا کرتی ہو کہ اوس برودت سے عضو میں تکثیف پیدا ہوتی ہو اور مسام اوس عضو کے بوجہ تکثیف کے بند ہو جاتے ہیں جو حرارت جاذبہ اوس عضو میں ہو بڑھ جاتی ہو اور پھر جوشے روان اور سیال ہو وہ منجمد ہو جاتی ہو خواہ گاڑھی اور منجمد رہتی ہو اور جب یہ کیفیت بہم پہونچتی ہو پھر اوس خلط کا سیلان عضو مذکور تک نہیں ہونے پاتا ہو اور نہ اس عضو میں اوس خلط کے قبول کی گنجائش رہتی ہو جس طرح عنب الثعلب کا حال بہ نسبت اورام شکم کے ہو اسی طرح بہ نسبت اورام جگر کے ہو۔

مغلظ[۲۵] ملطف کی ضد ہو اور وہ دوا ایسی ہو کہ قوام رطوبت کو اغلظ کرے خواہ بجماد پیدا کر کے یا گاڑھا کرے خواہ اس قوام میں خود داخل ہو کر اور آمیختہ ہو جائے اور انجماد اُس میں پیدا کرے۔

منضج[۲۶] برخلاف ہاضم کے ہو اور وہ ایسی دوا ہو کہ بوجہ اپنی برودت کے فعل حار عزیزی کا و نیز فعل حار غریب کا جو ہضم غذا میں ہوتا ہے باطل کر دے اور خلط کی نسبت بھی اوسکا فعل ایسا ہی ہو کہ اوسے غیر منہضم خواہ ناپختہ رہنے دے اور ہضم اور نضج دونوں کا نہیں ہو سکتا خواہ ہضم ہوگا خواہ نضج۔

مخدر[۲۷] وہ دوا ہے سرد ہو کہ اسکی تبرید کسی عضو کے اوس جوہر کو جو حامل قوت حس اور حرکت کی ہے سرد کر دے اور مزاج میں غلاظت پیدا کرے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور بوجہ برودت اور غلظ روح کے قواے نفسانی اوس روح کا استعمال نکرین اور خاص اوس عضو کا مزاج اوس دوا کی وجہ سے ایسا ہو جاے کہ تاثیر قواے نفسانی کی قبول نکر سکے جیسے افیون اور بنگ وغیرہ۔

مرطب وہ دواے تر ہے۔

منفخ وہ دوا ہو جسکے جوہر مین رطوبت غلیظہ ایسی غریبہ نا ملائم طبع ہو کہ جب اوسمین حار غریزی کوئی فعل یا اثر کرنا چاہے بسرعت اوس دوا کا تحلل نہو سکے۔ اور اگر کسی طرح کا تحلل ہو تو ریح بن جاے جیسے لوبیا۔ کل ایسی چیزین جن مین نفخ ہو درد سر بھی ضرور پیدا کرتی ہین اور آنکھ کو مضر ہین مگر بعض دوائین اور غذائین ایسی ہین جو ہضم اول مین اونکی رطوبت ریح پیدا کرتی ہین اون کا نفخ معدہ مین ہوتا ہو اور اوسی جگہہ خواہ معا مین اونکا نفخ باطل بھی ہو جاتا ہو اور بعض دوائین خواہ غذاؤن کا مادہ نفخ اونکی رطوبت فضلیہ ایسی ہوتی ہے کہ اوس کا بطلان معدہ وغیرہ مین نہین ہوتا بلکہ رگونمین پہونچکر وہ نفخ زائل ہوتا ہو خواہ تھوڑا سا نفخ معدہ مین جاتا رہتا ہو اور باقی ماندہ کا ازالہ رگون مین ہوتا ہو اور بعض کا نفخ بالکل معدہ مین متحلل ہو جاتا ہو بطرف ریح گو مگر بعضے مین اونمین سے کسی قدر تحلل نہین ہوتا ہو اور جب رگون مین اون چیزون کا نفوذ ہوتا ہو ریاح باقی رہتے ہین حاصل یہ ہو کہ سب چیزین جنمین رطوبت زائدہ غریبہ آمیختہ ہو اوس کے ہمراہ نفخ بھی ضرور ہوتا ہو۔ جیسے زنجبیل خواہ تخم جرجیر۔ اور جو دوا منفخ ہو رگون مین وہ مغلظ بھی ضرور ہے اور جو منفخ نہین وہ مغلظ بھی نہین ہو۔

غسال وہ دوا ہو کہ اپنی قوت جلا کی وجہ سے جلا پیدا کرے بلکہ اوسمین ایک قوت منفعلہ ایسی ہو یعنے ایک رطوبت ایسی ہو کہ اوس رطوبت کی حرکت خواہ سیلان اور بہنا ذریعہ جلا اور صفائی کسی عضو ملاقی دواے مذکور کا ہو۔ اسلیے کہ جو شے سائل اور لطیف ہے اور جب شے روان ہوتی ہے اور رگون کے منھ مین اس کا سیلان پہونچتا ہو بوجہ اپنی رطوبت کے فضول کو نرم کرتی ہو اور اپنے سیلان خواہ بہتے وقت فضول کو بھی بہا لیجاتی ہو جیسے ماء الشعیر خواہ ماء القرع یعنے آب کدو اور آب خیارین اور آب چقندر وغیرہ۔

موسخ خواہ چرک پیدا کرنیوالے قروح مین وہ دوا ہو کہ خود رطوبت بھی تی ہے اور قروح کے رطوبات سے آمیختہ ہو کر قروح کی رطوبت زیادہ کرتی ہو اور قروح کی خشکی اور اندمال کو منع کرتی ہو۔

مزلق وہ دوا ہو جو سطح جسم متصل کو تر کر دیتی ہو اور جو کوئی چیز سخت مثل حجر کے اوس مین محتبس ہو اوسے یہان تک پھسلاتی ہو کہ آخر مین وہ شے مجری کھل جاتی ہو اور اوسکے اجزا بہنے کے قابل ہو جاتے ہین بوجہ اوس نرمی کے جو اس دوا سے اون اجزا کو حاصل ہوتی ہو یعنی بعد نرمی کے اوسی جگہہ سے بوجہ ثقل طبعی کے سرک جاتے ہین اور جدا ہو جاتے ہین خواہ قوت دافعہ اونکو ہٹا دیتی ہو جیسے آلو بخارا وغیرہ یہ وقت استعمال پیدا کرنیکے یہی اثر پیدا کرتے ہین اور مزلق کر دیتے ہین۔

مملس وہ دواے لزج اور چسپندہ ہو جو سطح پر عضو با خشونت کے پھیلکر اسقدر انبساط اوسے ہوتا ہو کہ ظاہری سطح اوس جسم کی چکنی ہو جاتی ہو اور اوسکی خشونت مخفی ہو جاتی ہو خواہ بطرف اوسکے کوئی رطوبت روان ہو کر ایسی پہونچتی ہو کہ اوسکا انبساط سطح پر ہوتا ہو اور خشونت عضو کی پوشیدہ ہو جاتی ہو

مجفف وہ دوا ہو کہ رطوبات کو تحلیل کرکے فنا کرتی ہو اور چونکہ اوسمین قوت تحلیل ہمراہ تلطیف کے ہوتی ہو اس وجہ سے فناے رطوبات جاتا ہو

قابض وہ دوا ہو جو اجزاے عضو مین بافراط حرکت تجمع پیدا کرکے اجزا کے وضع مین تکاثف اور مجاری مین نسدد پیدا کرتی ہو

عاصر وہ دوا ہو جسکا قبض اور جمع کرنا اجزا کا اسحد پر پہونچ جاے کہ رطوبات رقیقہ جو اندر اعضا کے ٹھہرے ہوے ہین باضطرار تنگ ہو کر منفصل اور جدا ہو جائین اور سمٹ کر نکل جائین۔

مسدد وہ دواے خشک ہو جو بوجہ اپنی کثافت خواہ یبوست کے محتبس ہو جاے خواہ بوجہ تقریہ کے منافذ مین سدہ پیدا کرے۔

مغری وہ دواے خشک ہے جسمین تھوڑی سی رطوبت لزوجت دار ہو کہ بوجہ اسی رطوبت کے منھ پر رگون وغیرہ کے لپٹ جائے اور انکو بند کردے اس جہت سے جو شے ان مین روان اور سیال بہتی ہو اوسمین حبس پیدا ہو جو شے بالزوجت ہو اور تیلی بھی ہو اور پھیلتی ہو موجب تک کی گرمی اوسے پہونچے گی مغری سادہ اور حابس ہو جائیگی جیسے اوپر بھی مذکور ہوا۔

مدمل وہ دوا ہو کہ تجفیف پیدا کرے اور جو رطوبت دو سطح مین زخم کے ٹھہری ہو یعنے درمیان دو سطح زخم کے جو رطوبت ٹھہری ہے اس رطوبت مین کثافت پیدا کرے تقریہ اور لزوجت پیدا کرے ایک سطح کو دوسری سے چسپان کردے جیسے صبر یعنے ایلوہ اور دم الاخوین یعنے خون سیاوشان وغیرہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

منبت لحم وہ دوا ہے جسکی خاصیت یہ ہے کہ جو خون زخم تک پہونچے اُسے گوشت بنا دے اس طرح کہ اوسکا مزاج معتدل کرے اور بستگی خون مین پیدا کرے اور قوام اوسکا خشک کر ڈالے۔

خاتم وہ دوا ہے جو تجفیف زیادہ پیدا کرے اور زخم کی سطح کو اسقدر سکھا کر خشک ایسا پیدا ہو جائے اور پپڑی پڑنے سے کسی قسم کی آفت پھر زخم تک نہ پہونچ سکے تا اینکہ جلد اصلی پیدا ہو جائے۔ جو دوا حرارت اور برودت مین معتدل ہے اسکی تجفیف مین لذع نہین ہوتی ہے مزاج کو موافق ہونیکے سبب سے

دوائے قاتل اوسکو کہتے ہین جو مزاج کو افراط فساد کیطرف پھیر دے جیسے افیون اور افربیون۔

سمّیہ وہ دوا ہے جو فساد مزاج فقط بوجہ ضد کے پیدا نکرے بلکہ خاصیت اُسکی یہی ہو جیسے بیش یعنے سنکھیا خواہ پھنک۔

فادزہر اور تریاق یہ دونون ایسی چیزین ہین کہ روح کو اپنی قوت اور صحت پر محافظت کرکے ایسی حفاظت کرتی ہین کہ ضرر سم کا روح اپنے سے دفع کرتی ہے۔ لیکن تریاق کے لفظ کا اطلاق مرکبات صناعی پر جو آدمی تیار کرین بہتر ہے اور فادزہر کا ادویہ مفردہ جو خود بخود پیدا ہوتی ہین اون پر بہتر ہے۔ اور شاید جو نباتات خود رو ہے اوسکا نام تریاق رکھنا اولے ہے بہ نسبت معدنیات کے اور معدنیات کو بلقب فادزہر کے موسوم کرنا بہتر ہے۔ اور یہ بھی محتمل ہے کہ فادزہر اور تریاق مین چندان فرق نہو اور دونون یکسان اطلاق کیے جائین۔

مسہل اور مقئی مشہور ہین جو دوا ایسی ہو جسمین اسہال و قبض بھی ہو جیسے سورنجان مین وہ دوا اوجاع مفاصل مین مفید ہوتی ہے اسلیے کہ اسکی دوائی قوت سہلہ بہت جلد جذب مادہ کا کرکے مفاصل سے مادہ کو نکال لیتی ہے۔ اور بعد ازان قوت قابضہ مجاری مادہ کو بند کرتی ہے کہ پھر مفاصل کیطرف مادہ نہین جاسکتا اور نہ کوئی اور مادہ قائم مقام مادہ اولے کے وہان پر موجود ہوتا ہے۔ جو دوائے مہلک ایسی کہ اسمین باوجود تحلیل قبض معتدل بھی ہو استرخائے مفاصل و تشنج اور اورام مفاصل کے تو بلغمی ہون مفید ہوگی اور اوسکا قبض اور تحلیل ہر واحد تخفیف پر معین ہوگا اور جب قبض و تحلیل دونون یکجا ہو جاتے ہین تو حبس شدید پیدا ہوگا۔ اور ادویہ سہلہ اور ادویہ مدرہ کے افعال مین تمانع اور خلاف ہے۔ اسلیے کہ ادویہ مدرہ اکثر ایسی ہین کہ عسل بھار کو خشک کردیتی ہین پس خروج اوسکا بذریعہ اسہال کے دشوار ہوگا۔ جن دواؤن مین قوت مسخنہ اور قوت قابضہ مجتمع ہو اورام حارہ کو زمانہ تزید مین اور زمانہ منتہی مین مفید ہون گی۔ اسلیے کہ وہ دوائین بوجہ قبض کے روح پیدا کرین گی۔ اور بوجہ تسخین کے جن دواؤن مین تریاقیت ہمراہ برودت کے موجود ہو دق کو نفع شدید پہونچائین گی۔ جن دواؤن مین تریاقیت ہمراہ حرارت کے ہو برودت قلب کو مفید ہین زیادہ بہ نسبت اور دواؤن کے۔

طبیعت کو باری تعالیٰ عزاسمہ و لطفت حکمتہ نے یہ طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے کہ ہر ایک دوا کی تقسیم اور توضیع مناسب اس طرح پر کرتی ہے کہ ہر ایک مزاج بارد کو جو اندرون جسم کے ہے وہی اثر اس دوا کے آثار سے پہونچاتی ہے جسکی وہ مستحق ہے حتی کہ قوت محللہ کو اوس مادہ مین نہین چھوڑتی ہے جو بطرف کسی عضو کے گرا ہے اور نہ قوت تبریدیہ کو اوس مادہ مین چھوڑتی ہے جو کسی عضو سے اخراج کیا گیا ہے اور یہ الہام طبیعت پر از طرف صانع حکیم بیچون وچرا کے ہے کہ اوس مین عقل بشری دنگ ہے اور قاعدہ حکمت انسانی یا شکستہ ور لنگ ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

فصل پانچوین اون احکام کا بیان جو ادویہ کو امور خارجی کی جہت سے عارض ہوتے ہین

اب ہم کہتے ہین کہ ادویہ کو کبھی اکثر احکام بنظر امور خارجی کے بھی عارض ہوتے ہین جیسے صناعت کی وجہ سے چند خواص ادویہ مین ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اصل مزاج مین اون کے امور مذکورہ نہین ہوتے مثلاً جوش دینے سے خواہ پیسنے سے خواہ آگ مین جلانے سے خواہ پانی مین دھونے سے خواہ سردی مین انجماد پیدا کرنے سے یا قریب ایسی دواؤن کے رکھنے سے جو مزاج مین کسی قسم کا اثر پیدا کرین۔ پس اکثر ادویہ کا مزاج بوجہ انھین امور کے متغیر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی تغیر مزاج بوجہ آمیزش چند اقسام کے ادویہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ اسی تغیر کا بیان مناسب ادویہ مرکبہ خواہ قرابادین کے فن مین اولے اور انسب ہے۔ بہرحال واضح ہو کہ بعض ادویہ کے جرم ایسے کثیف ہوتے ہین۔ کہ جو قوتین اون مین ہوتی ہین بدون طبخ شدید کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور بے اس ترکیب کے کہ لگا تو دقت خوب الٹ پلٹ اون کو دی جاوے
قوتین اون سے جدا نہین ہوتی ہین جیسے تخم کبر اور رزما ونہ اور زرنباد
وغیرہ - اور بعض ادویہ ایسی ہین کہ ہنوز طبخ معتدل کی بھی نوبت نہین
پہونچتی اور تھوڑا سا جوش ادہر آیا اور اونکی قوت پانی وغیرہ مین نکل
آتی ہے اور اُن کے ثقل مین کسیقدر اثر قوت کا باقی نہین رہتا جیسے
افتیمون وغیرہ کہ اگر اس کا طبخ زیادہ کیا جاے قوت اوسکی باطل ہو جاتی
بعض ادویہ ایسی ہین کہ سحق ہونے پیسنے سے اونکی قوت باطل ہو جاتی ہے
پس چاہیے کہ بہت نرمی سے اونھین پیسین مترجم کہتا ہے کہ شیخ
نے رسالہ اکسیر معدنی مین کہا ہے کہ ارسطاطالیس نے برہان سے ثابت کیا ہے
کہ تکلیس سے صورت نوعیہ باطل ہو جاتی ہے اور منجملہ وجوہ تکلیس کے سحق
بھی ہے چنانچہ ماہرین کیمیا پر مخفی نہین ہے - اور بطلان صورت نوعیہ سے
ضرور اثر خاص کا بطلان ہوگا - تقین ایسی دواون کے سحق مین خیال
رہے کہ حرارت سحق کی اس قدر نہ پہونچے کہ قوت دوا کی فاسد ہو جاے
صمغ یعنے گوند کے قسم کی ادویہ ایسی ہی نازک ہین کہ اون کا پیسنا
مناسب نہین بلکہ لائق بحال اون کے یہی ہے کہ پانی وغیرہ مین گھلائی
جائین - جتنی دوائین بافراط پیسی جاتی ہین اون کے افعال
باطل ہو جاتے ہین اسلیے کہ جو طریقہ ایسا ہے کہ اوس سے جسم کے اجزا چھوٹے
چھوٹے ہو جائین اوس طریقہ مین یہ بات ضرور نہین ہے کہ قوت جسم
کی بھی بمقدار چھوٹے ہونے اجزا کے باقی رہے مثلاً اگر کسی جسم کے
چار ٹکڑے خواہ دو ٹکڑے کیے جائین تو یہ بات ضرور نہین ہے کہ ہر ایک ٹکڑے
مین نصف خواہ چوتھائی قوت بھی باقی رہے - بلکہ ممکن ہے کہ اس تجزیہ
اور تقسیم سے جسم مذکور کی قوت مین ایسا نقصان پہونچے کہ وہ فعل
جسم کا جو بوقت مسلم ہونے کے تھا اب بالکل باطل ہو جاے جیسے اگر
کوئی قوت معین اور زور معلوم ایک جسم کو ایک حرکت معین سے متحرک
کرتا ہے ضرور نہین ہے کہ نصف اوس زور کا خواہ نصف اوس جسم کا اوس
حرکت سابق کے نصف حرکت پیدا کرے - بلکہ شاید بعد نصف ہونے
زور کے اب کسیقدر حرکت اوس جسم کی نہ ہو سکے - مثلاً کسی بوجھ کو
دس آدمی ایک دن مین اگر ایک فرسخ یعنے تین میل لے جاتے ہون تو ممکن ہے
کہ پانچ آدمی سے وہ بوجھ جنبش بھی نہ کرسکے - چہ جائکہ نصف فرسخ خواہ
ڈیڑھ میل پر پہونچے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اُس بوجھ کا نصف پانچ آدمی ایک
فرسخ تک دن بھر مین پہونچا دین بلکہ ممکن ہے جو مقدار بوجھ کی قابل نقل
کے اور تحویل کے تھی پہلی صورت مین اوس بوجھ کا نصف قابل حرکت
اور نقل کے نصف قوت سے کسی قدر نہو اس لیے کہ یہ نصف وزن
خواہ نصف زور نصف اول سے متصل ہے - اور نصف اول
کی تحریک کا خواہ محرک کا علت معدی نہین ہے یعنے یہ مجموعہ زورون کا
ایسا نہین ہے کہ اوس کی قسمت مین وہی نسبت محفوظ رہے کسو اسطے
کہ اجزا ثقیل کے بالفعل جدا نہین ہین اور مجموعہ زورون کا بھی کسی
مقدار معین پر معلوم نہین ہے اور جو تفصیل مین بہ نسبت وزن اور زور کے
ثابت ہی ہوا ہے کہ نسبت کی حفاظت نہین ہو سکتی) اسیطرح جو چیز اجزا
دوا کو چھوٹی چھوٹی کردے اور اوس کی قوت کو کم کرے اوس دوا کے
واسطے ایک شے ایسی بھی ضرور ہو سکتی ہے کہ بقدر صغیر ہونے جسم دوا کے
اور باقی ماندہ قوت کے برابر اثر قبول کرے - اور نہ یہ بات ضرور ہے کہ
بڑے جسم کو یہ چھوٹا جزو اوسی قدر کم اثر کرے جسقدر اوس کا حجم صغیر
ہو گیا ہے - علاوہ بران ایک قوم اور ایک گروہ (مثلاً مقلدان
ارسطاطالیس) کی یہ راے ہے کہ تصغیر اور چھوٹا کرنا اجزا کا صورت
نوعیہ کو باطل کر دیتا ہے اور قوت خاص کو بھی باطل کرتا ہے - اور
اس قول کا انکار مرکبات ادویہ مین بشدت کرنا ہماری راے مین
بھی مناسب نہین ہے - ادویہ اگر کسی فعل خاص سے متصف ہون
بعد افراط سحق کے ایک دوسرے قسم کا فعل اون سے صادر ہوتا ہے -
مثلاً کسی خلط قوی کے استفراغ خواہ کسی ثقل کے اخراج پر قادر
ہون بعد سحق کے اس قوت مین عجز پیدا ہوتا ہے اور استفراغ بائمتہ
کی جو طاقت کم ہے پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ قوت انکی ساقط ہو جاتی ہے
اور یہی وجہ ہوتی ہے کہ اب چونکہ اونکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہین لہذا
اون کا نفوذ بہت جلد ایسے عضو مین ہوتا ہے جہان پہلے اونکا نفوذ ممکن نہ
تھا اور اس عضو تک پہونچنے سے یہ فعل جدید پیدا ہوتا ہے - جالینوس نے
حکایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اتفاقاً معجون کمونی کے اجزا کو زیادہ پیس ڈالا
جب تیار ہو چکی فائدہ ادرار بول کا اوس سے ہوتا تھا حالانکہ وہ مسہل
ہے اسی واسطے واجب ہے کہ دوا کے سحق مین مبالغہ زیادہ نکرین بان

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو ادویہ کثیف الجوہر ہیں اونھیں زیادہ پیسنا ضروری ہے خصوصاً جب اون کا پہونچانا کسی مقام بعید تک منظور ہو اور وہ ادویہ کثیف ہوں اور حرکت میں اونکی ثقل اور گرانی ہو جیسے وہ ادویہ جو ریہ اور بہیپھڑے کیواسطے استعمال کریں اور اون میں بسد اور موتی اور شادنج وغیرہ شریک ہوں - احراق یعنے جلانا کبھی دوا کی قوت کو کم کر دیتا ہے اور کبھی زیادتی قوت کی پیدا کرتا ہے - کل ادویہ حادہ جن کے جوہر لطیف ہوں خواہ اون کے جوہر معتدل ہیں ایسی ہیں جب جلائی جائیں اون کی حرارت اور حدت کم ہو جاتی ہے اسواسطے کہ جوہر ناری جو اون ادویہ میں پوشیدہ ہے بعد جلانے کے تحلل اور فنا ہو جاتا ہے - جیسے زاج کے جمیع اقسام اور قلقطار - اور جو ادویہ ایسی ہیں کہ اون کے جوہر کثیف ہیں اور قوت اونکی حاد اور تیز نہیں ہے احراق کے ذریعہ سے اونمیں قوت حاد پیدا ہوتی ہے جیسے چونا وغیرہ کہ قبل جلانے کے محض کنکر تھا اور کسی قدر حدت اسمین نہ تھی جب احراق نے اس میں اثر کیا تیزی اور حدت بہم پہونچی دوا کا احراق پانچ فائدہ میں سے کسی ایک فائدہ کے واسطے ہوتا ہے اوسکی حدت ٹوٹ جائے - خواہ نئی حدت پیدا ہو جائے - یا اوسکا جوہر کثیف لطیف ہو جائے - یا اینکہ آمادہ پیس جانے پر ہو جائے - یا اوسکے جوہر کی رداوت باطل ہو جائے - مثال صورت اول کی زاج اور قلقطار - مثال دوسرے کی چونا - مثال تیسرے کی سرطان اور قرن الایل جو سوختہ کر کے استعمال کرتے ہیں - مثال چوتھی صورت کی ابریشم کہ اوسکا استعمال اسلئے تقویت قلب کے کرتے ہیں مگر مقرض کر کے اوسے استعمال کرنا بہتر ہے بہ نسبت سوختہ کرنے کے گو مقرض کرنے میں اوسکے اجزا اس قدر چھوٹے نہیں ہو سکتے جس قدر پسی ہوئی دوا کے اجزا چھوٹے ہو جاتے ہیں - ہاں اگر بڑی صعوبت اختیار کیجائے شاید قینچی سے ریشم ایسا باریک کٹجائے جیسا درکار ہے - پانچویں صورت کی مثال بچھو کا جلانا ہے پتھری کیواسطے جب اس کا استعمال کریں - غسل یعنے دھونا دوا کا ہر ایک دوا سے جوہر حاد جو اوس میں آمیختہ ہو الگ کر دیتا ہے اور اوس میں تسکین اور تعدیل پیدا کرتا ہے اور بعض اقسام کا دھونا دوا میں بعد مفرط حرارت سے تبرید پیدا کرتا ہے اسی واسطے جو دوا ارضی ہو کہ بوجہ احراق کے اوسمیں کسی قدر ناریت پیدا ہوئی ہو بعد غسل اور دھو ڈالنے کے یہ ناریت اوسکی دور ہو جاتی ہے - جیسے چونا بجھایا ہوا کہ بعد دھونے کے معتدل باقی رہتا ہے اور احراق اوسکا بروقت پانی پڑنیکے زائل ہو جاتا ہے اور بعض قسم کے دھونے سے غرض اوس شے کی تبرید نہیں ہوتی بلکہ غرض یہ ہوتی ہے کہ اجزا اوس کے چھوٹے چھوٹے ہو جائیں خواہ بڑے ہو جائیں تا کہ جو غایت اور غرض ہے وہ پوری بر آمد ہو جسطرح توتیا کو دھوتے ہیں کہ پانی کے ذریعہ یہ سحق کرتے ہیں -

از انجملہ یہ بھی ایک طرح کا غسل ہے کہ اوس دوا سے کوئی اثر خواہ قوت جدا ہو جائے - جسطرح حجر ارمنی خواہ لاجورد کو بخوبی اسواسطے دھوتے ہیں کہ اونکی قوت مغثی یعنے متلی پیدا کرنے والی قوت اون سے جدا ہو جائے - بستہ اور منجمد کرنا دوا کا اوس سے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر ایک دوا کی قوت لطیف بعد منجمد کرنے کے باطل ہو جاتی ہے اور اگر مزاج اوسکا بارد ہو برودت بڑھ جاتی ہے - قریب کسی دوا کے اگر کوئی دوا رکھی جائے اوسکے ذریعہ سے چند کیفیات غریبہ ادویہ میں پیدا ہوتے ہیں - یا انکے افعال اور خواص میں انقلاب ہو جاتا ہے اسلیئے کہ اکثر افعال اور خواص بدل جاتے ہیں مثلاً ادویہ حارہ سرد ہو جاتی ہیں خواہ سرد دوائیں گرم ہو جاتی ہیں جیسے اگر کوئی دوا بارد قریب حلتیت خواہ فربیون کے اور جند بیدستر کے رکھی جائے خواہ قریب مشک کے رکھی جائے اوسمیں کیفیت حرارت کی پیدا ہوگی اور اگر کسی دوائے گرم کو ہمراہ صندل اور کافور کے رکھیں اوسکی تاثیر بارد ہو جائے گی - یہ بات ادویہ کے اوصاف اور افعال کی جو اوپر مذکور ہوئیں اونکا بخوبی لحاظ کرنا چاہیے کہ مختلف اقسام کی دوائیں مختلف ادویہ کے قرب اور مجاورت سے خواص ادویہ کے بدل جاتے ہیں - احکام تمازجت یعنے آمیختہ کرنے ادویہ کے یہ ہیں کہ کبھی ادویہ کے احکام اور آثار بوجہ آمیزش کے قوی ہو جاتے ہیں - اور کبھی بوجہ اختلاط اور آمیزش کے احکام دوا اون کے باطل ہو جاتے ہیں - کبھی مزاج ادویہ کی بوجہ آمیزش کے اصلاح ہوتی ہے - اور اون کے مضار اور خرابیاں زائل

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو جاتی ہین - اور کبھی عمدہ مزاج کی دوا بوجہ آمیزش کے خراب ہو جاتی ہو -
پہلی صورت کی مثال مثلاً بعض ادویہ مین قوت مسہلہ کسی قدر ہوتی ہو
لیکن وہ قوت محتاج ایک معین کی ہو اسواسطے کہ فعل دوا کا بارادہ طبیعت
معین قوی نعین نہین ہو - پھر جب اوس کے ہمراہ معین بہم پہونچا ہے -
فعل اسہال کا اوس دوا سے بخوبی صادر ہوتا ہو - اور بقوت ظہور اس فعل
کا اوس سے ہو جاتا ہو جیسے تربد کہ اسمین قوت مسہلہ ہو مگر ضعیف ہو
اور باحدت نہین ہو کہ تحلیل شدید پر قادر ہو اور اوس ضعف کے جہت
سے بلغم رقیق کے اسہال پر تنہا تربد کو قدرت نہین ہو جب اس کے ہمراہ
زنجبیل بھی شریک ہو اوسکی حدت اور تیزی کی اعانت سے خلط لزج
اور چسپندہ زجاجی کو جسمین کثرت ہو بھی اخراج کرتا ہو اور بسرعت
اسہال اس خلط کا کر دیتا ہو - اسی طرح افتیمون کا حال ہو کہ یہ بھی
بطی الاسہال ہو جب فلفل اسکے ہمراہ شریک ہو خواہ اور ادویہ لطیفہ
ہمراہ افتیمون کے شریک ہون بسرعت اسہال پیدا کرتی ہو اس لیے
کہ یہ ادویہ افتیمون کی قوت مسہلہ کی معین ہوتی ہین - ریوند چینی بھی
اسیطرح کہ اوس مین قوت قابضہ قوی ہو مگر قوت تفتیح کی اوسکی قوت
قبض مین نقصان پیدا کرتی ہو - اگر ریوند کی آمیزش طین ارمنی خواہ
اقاقیا سے کرین قبض شدید پیدا کرتی ہو - کبھی اسواسطے نفوذ پیدا کرنے اور
بدرقہ کے زعفران کا ادویہ مین اختلاط کرتے ہین جیسے زعفران ہمراہ گل
سرخ اور کافور اور بسد کے ملائی جاتی ہو تا کہ قوت تنفیذ کی پیدا کرے
اور اثر ادویہ مذکورہ کا قلب تک پہونچا دے اور کبھی آمیزش برعکس
اسکے اثر کے ہوتی ہو یعنے قوت نفوذ کی کم کرنے کے واسطے آمیزش کیجاتی
ہو - جیسے تخم ترب کو ملطفات مین اس غرض سے شریک کرتے ہین تا کہ
دیر تک ان کا قیام جگر مین رہے اور بہت جلد نفوذ نہ کر جائین اور
اتنا ٹھہرین کہ جو غرض ان ادویہ کے استعمال سے ہو وہ اثر نمایان
ہو جاے اسلیے کہ اگر یہ ادویہ بسرعت جگر مین نفوذ کر جائین قبل تمام
ہونے فعل مقصود کے دفع ہو جائینگی اور تخم ترب کی شرکت سے
یہ فائدہ ہوتا ہو کہ اس سے ترکیب پیدا ہوتی ہو اور جو شئے عروق اور
رگون مین نفوذ کرنے والی ہو بوجہ اس حرکت مضاد کے دیر مین نفوذ
کرتی ہو - جن دواؤن کی قوت آمیزش کی وجہ سے باطل ہو جاتی ہے

اوس کی مثال یہ ہو کہ مثلاً دو دوائین فعل واحد کو دو قوت متضاد
سے کرتی ہین - خواہ اون قوتون مین گو تضاد واقعی نہین ہو مگر قریب
بہ تضاد کے ہو جب ایسی دو ادویہ یکجا ہون اور حسب اتفاق ایک دوا
کا فعل دوسری دوا کے اثر پر سابق ہو جاے اوس وقت تو اوس کا
فعل تمام ہو گا اور ظاہر ہو جائے گا اور اگر کسی کا فعل پہلے اثر سے دوسری
دوا کے سابق نہو اوس وقت دونون کے اثر مین تمانع اور مزاحمت
پیدا ہو گی اور کسی کا فعل بوجہ تعارض کے واقع نہو گا مثلاً بنفشہ کہ ذریعہ
تلئین کے اسہال پیدا کرتا ہو اور بلیلہ کا اسہال بطور عصر اور تنشیف
کے ہوتا ہو جب وہ دونون ملا کر کسی مادہ کے اسہال کے واسطے استعمال
کرین اور اگر دونون ساتھ ہی اپنا فعل کرین مزاحمت پیدا ہو گی -
اور دونون کا فعل باطل ہو گا اور اگر بلیلہ کا اثر پہلے ظاہر ہو اور عصر
پیدا کرے بعد از ان بنفشہ اثر کرے جب بھی فعل اسہال دونون سے ظاہر
نہو گا - اور اگر بنفشہ پہلے اثر تلئین کا پیدا کر دے اوس کے بعد بلیلہ کا
استعمال ہو اور عصر پیدا کرے فعل اسہال کا بقوت ظاہر ہو گا - تیسری
صورت کی مثال آمیزش جس مین اصلاح اور رفع مضرت ہو جاے یہ
ہو جیسے صبر اور کتیرا اور مقل پس صبر جو کہ اسہال کرتا ہو اور تنقیہ معا کا
اسی سے پیدا ہوتا ہو مگر سحج اور خراش امعا بھی پیدا کرتا ہو اور رگون
کے منھ کو کھول دیتا ہو جب اوس کے ہمراہ کتیرا اور مقل بھی شریک
ہوا اور کتیرا اوسوقت تغریہ اور لزوجت پیدا کر کے صبر نے جو خراش
پیدا کی ہو اوسے برطرف کر دے گا اور مقل رگون کے منھ کو تقویت دیتا
ہو اور ضرر سے صبر کے نجات کا گمان غالب ہوتا ہو یہ قواعد اور
اشلا طبایع ادویہ اور انکے استعمال مین نافع ہین -

فصل چھٹی دواؤن کے التقاط اور یکجا کرنے کا بیان

التقاط ادویہ سے مراد یہ ہو کہ اون کو توڑنا اور نکالنا خواہ چننا خواہ
تراشنا کس طرح کرین اور ذخارہ سے یہ مقصد ہو کہ بعد حاصل کرنے
کسی دوا کے اوسے کیونکر رکھین کہ اوس کے اثر کی حفاظت رہے -
چونکہ ادویہ مستعمل مختلف اقسام کے مستعمل ہین معدنی بھی ہین اور
نباتی اور حیوانی پس معدنی مین عمدہ اقسام دواؤن کے وہی ہین
جو مشہور معاون سے لیے جائین - جیسے قلقند یعنے پھٹکری قبرسی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور زراج یعنے سرخ خواہ گلابی پھٹکری کرمان سے بعد اوسکے یہ بھی ضرور
ہو کہ معدنی آمیزش سے پاک ہون اور کوئی اشی دوسری سوائے اوس دوا
کے ان مین آمیختہ نہ ہو فقط جوہر اوسی دوا کا لیا جائے اور اوسکے
رنگ و بو اور مزہ وغیرہ مین کسی طرحکی خرابی نہ واقع ہوے۔ اور نبات
کے اقسام مین بھی ادویہ مخصوص چند قسم کی مستعمل ہین۔ کچھ اوراق
یعنے پتیان اور تخم اور جڑین ہین اور کچھ شاخین اور ڈالیین اور کلیان
ہین اور کچھ گوند کی قسم سے ہوتی ہین۔ اور کچھ پھل بھی مستعمل ہین اور
بعض نبات کا مجموع درخت بعینہ جسطرح کا ہوتا ہو مع جڑ اور شاخ
وغیرہ کے۔ اوراق خواہ پتیان وہی لینی چاہیے۔ جو اپنی پوری مقدار
کو پہونچ چکی ہون اور بعد پوری مقدار کے پہونچنے کے بوجہ برگ ریزی وغیرہ
کے اونکا رنگ وغیرہ خراب ہوا ہو خواہ اونکی قوت مین نقصان آگیا ہو۔
اور اگر ٹوٹ کر گر پڑی ہون جیسے بیت تھالہ وغیرہ مین گرتی ہین اونکی
خرابی مین کیا شک ہے۔ بزور اور تخم کا بھی یہی حال ہے کہ اونکو اوسوقت
لینا چاہیے جب اونمین سختی پیدا ہو اور اونکی خامی اور تری برطرف ہو جائے
اور اصول یعنے جڑون کو اوسوقت اوکھیڑین جب پتے گرنے کا وقت
پہونچے۔ اور کلی جب خوب کھل جائے اوسوقت توڑنی چاہیے مگر بعد کھل
جانے کے پژمردہ نہ ہونے پائے اور دکھلائی ہوئی نہ ہون یا خود بخود
ٹوٹ کر درخت سے نہ گری ہون۔ شاخ اور ڈالیان جو خوب
ہری بھری ہون اور پختہ ہو چکی ہون لیکن ہنوز خشکی اور اینٹھنا اون
مین شروع نہ ہوا ہو۔ پھلون کا بھی عمدہ وقت توڑنے کا وہ ہے کہ پختہ
ہو جائین اور خود بخود گر پڑنے کا وقت نہ آنے پائے۔ اور جو درخت
مسلم استعمال کیا جاتا ہو اوسکے لینے کا وقت اچھا وہی ہے کہ تر و تازہ ہو
اور بیج اوس مین پڑ چکے ہون اور پختگی بزور مین آگئی ہو۔ الغرض
جسقدر جڑون مین کجی اور تشنج کم اور شاخین پتلی ہون گی اور بزور
تخم مچوے ہوے اور گندہ ہون گے اور بھرے ہوئے دانے ہون اور
جسقدر فواکہ مین رس زیادہ ہوگا اور وزنی ہون گے وہی بہتر ہونگے۔
جو گٹھلی پتلی ہو گئی ہو اور خشک ہو کر چسپیدہ ہو جائے اور منجمد ہو اوس
سے کچھ اثر نہین مترتب ہوتا ہے بلکہ اگر وزنی ہو اور جسقدر وزنی ہو
وہی بہتر ہے جو دوا بروقت صفائی ہوا کے حاصل کیجائے افضل ہے۔

بہ نسبت اوس دوا کے جو ہوائے مرطوب مین خواہ ایسے وقت لی
جائے کہ پانی برسنے کا زمانہ قریب ہو۔ جنگلی ادویہ تیزی
اور درشتی مین بہ نسبت بستانی کے قوی تر ہین اور حجم مین بھی چھوٹی
ہوتی ہین۔ اور پہاڑون کی بوٹیان وغیرہ جنگل کی دواؤن سے بھی
زیادہ قوی ہین اور جن دواؤن کے چننے اور توڑنے کے مقامات
ہوا خواہ دھوپ کے رخ پر ہون وہ بھی بہ نسبت اور قسم کے مقامات
کی دوا کے افضل ہین۔ جہان دھوپ اور ہوا کا گذر نہ ہو۔ اور جس
دوا کے توڑنے کے وقت بارش ہوئی ہو اور جسوقت اوسے پانی درکار
تھا برس گیا ہو افضل ہے بہ نسبت اوس دوا کے جسے بروقت ضرورت
آب باران نے سیراب نہ کیا ہو اور سب احکام بنا بر اغلب و اکثر
کے صحیح ہین۔ جس دوا کا رنگ پورا اور گہرا اور مزہ بخوبی ظاہر اور بو
اوسکی پاکیزہ ہو وہ دوا قوی تر ہے اپنے اور امثال کی نظر سے۔ گھانس
وغیرہ کا حال یہ ہے کہ دو برس کے بعد تین برس کے اندر اندر اونکی
قوت ساقط ہو جاتی ہے سوائے چند ادویہ معدودہ کے جنھین ہم شمار
کرین گے جیسے خربق سیاہ اور سپید کہ اونکے بقا کا زمانہ طولانی ہے۔
اور صموغ کا چھوڑنا بعد خوب منجمد ہونے کے مناسب ہے اور قبل ازانکہ
گوند مین خشکی پیدا ہو جائے اور قبل ازانکہ ایسی خشکی اوسمین پیدا ہو جائے
کہ مالش دینے مین پس جاتا ہے اور اکثر صمغ کی قوت تین برس کے
بعد باقی نہین رہتی خصوصاً افربیون ہر ایک طبقہ کی دوائے صمغی
خواہ غیر صمغی کے بقائے قوت کا زمانہ بقدر عمدگی دوا کے طولانی
ہوتا ہے۔ اگر دوائے تر و تازہ قوی الاثر کم باقی ہو دوائے کہنہ دو چند
مقدار پر قایم مقام دوائے تازہ کے ہو سکتی ہے کسی قسم کی دوا کیون
نہو۔ حیوانات کی قسم کی ادویہ مین شرط یہ ہے کہ وہ حیوان جوان
ہو اور زمانہ ربیع مین جسکا جسم صحیح ہو اور کسی طرح کا مرض لاحق
اوس کے جسم مین نہ ہوا ور اوس کے اعضا پورے اور درست بے
نقصان ہون اور بعد ذبح اور تذکیہ کے جو جو چیزین پھینک یجاتی
ہون وہ سب پھینک دی ہون اور جو حیوانات امراض مین مبتلا
ہو کر مر گئے ہون اون مین سے کوئی چیز نہ لین۔ یہ وہی قواعد ہین کہ
طبیب کو ان پر آگہی واجب ہے اب ہم مقالہ دوسرا شروع کرتے ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اونھین ادویہ کو اس مقام پر درج کرین گے اور اون کے
طبائع اور خواص سے بحث کرین گے جو اپنی ولایت خاص مین
باسانی ہم پہونچ سکتے ہین اور اگر اونکی علامات صحیحہ کے ذریعہ سے تفقد
اور تلاش کرین مل سکین اور جو ادویہ ایسی ہین کہ فقط اونکے نام ہم سنتے
ہین اور حصول اونکا دشوار ہے اونھین ہم ذکر نکرین اور الواح مذکورہ
بالا کی ترتیب وار اونکے الوان کو بیان کرتے ہین اور بشمار امراض کے
جداول کے الوان مقرر کرتے ہین اور ہر مرض کے خاص رنگ مرض
کو جیسا مناسب ہے ہم تجویز کرتے ہین انشاء اللہ تعالے اور خدا اسکے اتمام
کی آسانی عطا کرے مقالہ پہلا تمام ہوا۔

دوسرا مقالہ اسکی تقسیم یعنے چند الواح اور ایک قاعدہ پر کی ہے اور تعلق
مین ادویہ مفردہ کے جزئیات کا بیان ہے پہلے مقالہ مین چونکہ یعنے تفصیل الواح
اور خانہاے نقشہ ادویہ مفردہ کی بیان کی ہے اور جس ترتیب پر نقشہ
مرتب ہے اوسے بھی بتوضیح تمام بیان کیا ہے اور اب ہمارا یہ ارادہ ہے کہ ہر ایک
خانہ مین اس نقشہ کے جو جو امور واقع ہون گے خواہ ہر ایک خانہ کا ذکر
اور پیشانی پر جو لفظ لکھی جاے گی اور جو رنگ خاص ہر ایک خانے سے کا
اوسے بھی بیان کرین پہلے چار خانے یعنے نام دوا - اور شناخت عمدہ اقسام
کیفیت اور طبیعت - احوال وافعال کلیہ - کا حال تو ظاہر ہے محتاج بیان
نہین ہے باقی رہے بارہ خانے یعنے پانچوین سے سولھوین تک البتہ محتاج مقدمہ
تفصیل کے ہین کہ اون مین کون الفاظ واقع ہونگے اور اوسکا رنگ
خواہ علامت کیا ہوگی - اور یہ گمان نہو کہ یعنے بہ تکلیف یہ الفاظ معدود
کئے ہین بلکہ الفاظ مندرجہ ذیل وہی ہین جو تمام اس نقشہ کے خانوں مین
جابجا استعمال اونکا آتا ہے اسلیے کہ جو دوا جس فعل ورخاصیت سے متصف
ہے اوسکے ذکر مین وہ لفظ ضرور درج ہوگا اور تعرض آثار اور خواص کلیہ کا یہان
نہین کیا گیا ہے بلکہ وہی احکام جو ہر دوا کے خاص خاص ہین بیان کیے جاتے ہین

پہلی لوح یعنے پانچوین لوح خواہ پانچوان خانہ اس نقشہ کا منجملہ اون
الواح اور خانوں کے جنھین رنگ خاص بھی مقرر کیا جاتا ہے اور اوسمین بیان افعال
ذو خواص دوا کا ہوگا منجملہ اون افعال کے لطیف کثیف ملزج نقشان ملطف
مکثف ملزق محلل جالی مفری مخشن مملس مفتح کر رگون کے منہ کھولنے والی
مقطع - کاسر ریاح - جاذب - لاذع - رادع - منقی مسکن وجع
ملحم محلل - مقرح - اکال - معرق - مصلح عفونت - معفن - کاوی -
مقوی - منضج - مفجج - مخدر - مسدد - رخو یعنے ڈھیلے عضو وغیرہ کو استوار
کردے - مخلخل - منفخ - غسال - مزلق - عاصر - قابض - مصفی خون -
معرق جو پسینا نکالے - مجود الکیموس جسکا کیموس اچھا ہے - مذموم الکیموس
جسکا کیموس برا ہے - پانی کے ضرر کو دفع کرے - کثیر الغذا جو کہ جزو
بدن زیادہ ہو - قلیل الغذا جو جزو بدن کم ہو - مقوی اعضا - مقوی احشا
یعنے اعضاے اندرونی - ردی الخلط جس سے خلط ردی پیدا ہو کر خلط
کی طرف مستحیل ہو جائے - نافع امراض سوداوی - مولد بلغم - مولد سودا -
مولد صفرا - دافع ضرر بلغم - موافق مزاج مشائخ - افعال اسکے غریبہ نہ
دور از طبیعت ہین - ہوا مین اثر اسکا ظاہر ہوتا ہے - مسہل کا بدرقہ ہے
مسہل کی معین ہے -

دوسری لوح یعنے چھٹے خانہ مین ایسے امور کا بیان ہوگا - جو متعلق زینت
کے ہین مثلاً ہم لکھین گے منقی ہے یعنے صاف کرتی ہے - کدورت جلد مین پیدا
کرتی ہے جھائین کو دور کرتی ہے بہق اسود - اور وضح یعنے سپیدی نمایان ہو
برص کو نافع ہے - برص پیدا کرتی ہے - داد ہے - کلف ہے - نمش سے نجات دیتی
ہے - کلف کو خواہ نمش کو پیدا کرتی ہے آثار قروح سے - آثار جدری سے - جوڑ
کے شقاق اور پھٹ جانے سے - ہونٹ کے پھٹ جانے سے نجات دیتی ہے -
سلی اور کانٹا اندر سے نکال لیتی ہے دانتون مین جلا دیتی ہے دانت اکھیڑ
لیتی ہے - ناک کی بوے گندہ دہنی سے نجات دیتی ہے - گندہ دہنی پیدا کرتی
ہے - بدن کو فربہ کرتی ہے - بدن کو لاغر کرتی قمل یعنی جون کو قتل کرتی ہے -
ورم داحس کو مفید - دندان متغیر سے ترجمہ ناخون سے سنا خون جو شاکل
یعنے سڑ سے ہوئے سے نقط سپید سے نجات دیتی ہے - پستان اور خصیہ کو
محفوظ رکھتی ہے - رنگ مین حسن پیدا کرتی ہے - نکہت خوشبو کرتی ہے - بالون
کو سیاہ کرتی ہے - خواہ بالون سپید کردیتی ہے بال بڑھا کر لانبے کرتی ہے -
سرخ کرتی ہے - بالونکو مضبوط کرتی ہے - اور پیچیدار - خواہ سیدھے کرتی ہے -
خواہ بالون کے منہ پھٹ جاتے ہین - بالون کے پھٹ جانیکو منع کرتی ہے
داء الثعلب یعنے بالخورہ اور داء الحیہ کو منع کرتی ہے انتشار یعنے بال گرنے
منع کرتی ہے انتشار پیدا کرتی ہے گنج پیدا کرتی ہے - بال ترش اتی ہے بال اگا دیتی ہے -

تیسری لوح یعنے ساتوان خانہ ورم اور غور کی نسبت - اورام حارہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ اورام باردہ سے نجات دیتی ہو۔ اورام باطنی سے۔ ظلفونی سے۔ ورم رخو۔ نفخ سرطان۔ ورم سخت۔ خنازیر۔ سلع شہدیہ دبیلات دبیلہ باطنیہ سے۔ حمرہ۔ نملہ۔ شری۔ جاورسیہ۔ نفاطات۔ نار فارسی طاعون اورام فرجہ خصف یعنے استحکام اورام عضل۔ شور لینفہ۔ اورام زیر گوش اورام زیر بغل اور ادامائی یعنے نتق جو لڑکون کو ہوتا ہے۔ قیلہ یحی اورام جگر اورام طحال۔ اورام معدہ۔ اورام قضیب۔ اورام رحم۔ ورم سانہ ورم پستان۔ ورم انثیین۔ اورام گردہ۔ اورام معدہ سے نجات دیتی ہو۔ خواہ اورام گرم۔ اورام رخو۔ اورام صلب۔ اور سرطان کو پیدا کرتی ہو۔

چوتھی لوح یعنے آٹھوان خانہ خراج اور قراح کا ہے اسمین ان امراض کا بیان ہے۔ قروح ناعیہ۔ قروح خبیثہ۔ قروح عفنہ قروح وخیم سے نجات دیتی ہو۔ قروح مین وسخ یعنے چرک پیدا کرتی ہو۔ نواسیر سے خواہ ورشید سے نجات دیتی ہے۔ مدمل ہے۔ گوشت تازہ پیدا کرتی ہو گوشت زاید کو گرادیتی ہے۔ پپڑی ڈالتی ہے۔ جرب اور کرب اور حکہ کو مفید ہو۔ آگ سے جلے ہوئے کو نجات دیتی ہے۔ آکلہ سے محفوظ رکھتی ہے تعفن اعضا کو مانع ہو۔ نار فارسی کو مفید ہڈیون مین جو مادہ ہوا سے کھینچ لاتی ہو خشک ریشہ جو سخت ہو جائین انھین نرم کر دیتی ہے۔

لوح پانچوین یعنے نوان خانہ آلات مفاصل کے واسطے مقرر ہے اسمین اسطرح لکھونگا وجع مفاصل سے مراد اتنے امور مین (۱) ہتک اور فسخ جو عیب کے چوٹ اور کرفتگی سے ہو (۲) ماندگی (۳) پٹھے کا درد (۴) پٹھے کا پیچیدہ ہو جانا (۵) مفاصل کا سخت ہو جانا (۶) امراض باردہ عصب کے (۷) پٹھے کا خشک ہو جانا (۸) اعصاب کو قوی کرنا (۹) ورم عصب کا (۱۰) قروح عصب کے (۱۱) درد پشت (۱۲) مضر عصب (۱۳) ضربہ اور سقطہ جو عصب کو پہونچے (۱۴) عرق النسا کے لایق دوا (۱۵) خلع کیوجہ سے جو درد اقسام پیدا ہوتے ہین یعنے پٹھے کا اتر جانے اور چڑھ جانیسے (۱۶) تشنج اور تمدد فالج اور رعشہ خلع اور قیلہ اور فتوق (۱۷) نقرس (۱۸) کزاز (۱۹) قدم کے اوجاع (۲۰) ٹیڑہ نلی کرجن جو دوا خانہ کرتے تنے امور کا بیان اس لوح مین ہوگا

چھٹی لوح سر کے متعلق امور کا بیان اس مین ہوتا ہے جیسے درد سر جو حرارت سے ہو اوسکے مفید ادویہ خواہ درد سر بارد کی دوا اور شقیقہ کی خواہ بیضہ جو ایک شدید قسم درد سر کی ہو اوسکی دوا۔ لقوہ کو مفید یا نفع خواہ سکتہ کو۔ ضعیف دماغ کے مضر ہو کہ درد سر پیدا کرتی ہو خواہ سر کی تقویت کرتی ہو خواہ دماغ یعنے بھیجے کو زیادہ پیدا کرتی ہو۔ خواہ دماغ کو فضول سے پاک کرتی ہو۔ ریاح جو سر مین بھرے ہون اونکی تحلیل کرتی ہو۔ سدہ ہائے دماغی کی تحلیل کرتی ہو سر مین گرانی پیدا کرتی ہو۔ سکر اور مستی کو مفید ہو سبات خواہ جسکی پیدا کرتی ہو نیند پیدا کرتی ہو۔ سر دھونے سے اس دوا کے ایک سوزش پیدا ہوتی ہو کریم اوس سے پاک نہین ہوتا۔ نشہ اور سکر دیر مین آنے پاتا ہو صرع کو دفع کرتی ہو۔ سدر اور دوار کو نافع ہو۔ سبات کو مفید ہو۔ مالیخولیا کو نافع ہے۔ جنون کو نفع کرتی ہو۔ خواہ جیسے لڑکا جو ڈرتا ہو اوسکو مفید ہو۔ شیر غش کو نافع ہو۔ سرسام حار کو مفید ہے۔ سبات سہر کیا ور جمود کو نافع ہو۔ حافظہ کو قوی کرتی ہو۔ نسیان پیدا کرتی ہو۔ خمار کو مفید ہو۔ دوی اور طنین کو نافع ہو۔ کری گوش اور بہرے پن کو مفید ہو۔ درد گوش کو نافع ہو۔ ورم گوش کو مفید ہو۔ قروح اور زخمہای گوش کو نافع ہو۔ نزلے کے اقسام اور زکام کو مفید ہے۔ رعاف یعنے نکسیر کو نافع ہو کہ دور کر دیتی ہو۔ چھینک لاتی ہو۔ زیادہ چھینکین اگر آتی ہون انکو دور کر دیتی ہو۔ منہ کے چھالونکو نافع ہو قلاع اور جوشش دہن کو مفید ہو۔ منہ کے امراض کو مفید ہو۔ سیلان لعاب دہن کو روکتی ہو۔ دانتونکی تقویت کرتی ہو۔ آسانی دانت کے اوکھاڑنے مین اس سے ہوتی ہو۔ دانتونکے کند ہونیکو مفید ہو۔ زبان کے اقسام اورام کو نافع ہو ضفدع اللسان جو ایک گرہ زبان پر مینڈک کی شکل پر بستہ ہو جاتی ہو اوسکو مفید ہو مسوڑھے کے قروح اور زخمون کو خون جو مسوڑھے سے اکثر نکلا کرتا ہو اوسکو مفید ہو

ساتوین لوح مین اعضائے چشم کو جو عوارض ہوتے ہین اونکے مضر اور مفید خواص ادویہ کے درج ہونگے۔ آشوب چشم جو حرارت سے ہو خواہ آشوب چشم کہنہ سبل جو ایک جھلی سی آنکھ مین پڑجاتی ہو۔ قروح اور زخم جو آنکھ مین خاشاک ریگ وغیرہ کر پڑجاتے ہین طرفہ یعنے ایک سرخ نقطہ جو آنکھ مین پیدا ہوتا ہو۔ سبز رنگ کے نشانات کبود ہو جانا آنکھونکا۔ سپیدی جو آنکھ مین جنس از جا جائے۔ آنکھونکا اوبل پڑنا اور آنکھون کے ڈھیلونکا باہر کیطرف زیادہ برآمد ہونا اور بڑے ہو جانا۔ طبقہ قرنیہ کا موٹا ہو جانا۔ ڈھلکہ کی بیماری جسمین آنسو زیادہ نکلتے ہین۔ مقوی بصارت دوا کا ہونا نزلات چشم خواہ نزول الماء کو روکنا۔ انتشار کو روکنا۔ تقبض وسوراخ چشم کی تنگی کو فائدہ دینا۔ پانی جو آنکھ مین اوترتا ہو اور خواہ اوتر آیا ہو اوسکے لیے مفید اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

مفرد دوا۔ ناصور گوشہ چشم جسکو غرب کہتے ہین۔ ناخونہ جو آنکھ مین پیدا ہوتا ہی کیچڑ خواہ چیپڑ جو آنکھ سے نکلتا ہی۔ آنکھ کے صحت کی حفاظت کرتی ہی جرب و حکہ چشم یعنے ترا و خشک کھجلی آنکھ کی۔ سلاخ یعنے پلک کا موٹا ہونا اور کھجلی پلک کی اور پلکون کے بالون کا گرجانا کوئی بال ایسا پیدا ہوجائے جس سے آنکھ مین ایذا پہونچے۔

آٹھوین لوح اعضائے نفس اور سینے کی ادویہ کہ جو مقوی اعضائے نفس آیۂ خواہ اعضائے نفس کو مضر ہون خواہ اورام لوزتین اور لہات کے مفید اور مفرد دوا اور خوانیق اور ذبح کی دوا۔ جو نمک کی جھوڑا نیوالی حلق سے۔ سانس کی آمد و شد کی آفات کی دوا۔ ربو یعنے تنگی نفس۔ انتصاب نفس یعنے جس مین بدون سیدھی کرنے گردن کے خواہ اوپر کی طرف کھینچنے کی سانس نہ آسکے۔ سینہ کی خشونت کو دور کرنیوالی خواہ سینہ مین خشونت اور درد کھانسی کرنیوالی۔ آواز مین خشونت پیدا کرنی والی دوا۔ بطلان آواز کو مفید۔ آواز کی صاف کرنے والی دوا کھانسی کی مفید کھانسی پرانی جو خشک آتی ہو۔ ذات الجنب کی دوا ذات الریہ کی دوا۔ قے کی مناسب دوا نفث الدم یعنے کھنکھار مین پیپ آنیکی دوا سل کی دوا انجاب سینہ کی قروح کی پاک کرنیوالی دوا خون تھوکنے کے مرض کی دوا پہلو کے اعضا کی مناسب دوا پھیپھڑے مین خواہ سینہ مین جو خون بستہ ہوجاتا ہی اُسکی دوا۔ خفقان یعنے حرکت مضطربہ قلب سردی سے ہو خواہ گرمی سے اُسکی دوا اورام پستان کی دوا دودھ بڑھانیوالی اور زیادہ کرنیوالی دوا۔ دوائے مقوی قلب۔ فہم کو پاک کرتی ہی۔ سوء مزاج گرم قلب و سوء مزاج بارد قلب کو مفید ہی غشی کو مفید ہی۔

نوین لوح اعضائے غذا کے متعلق دویہ وہ ہین جو معدہ کو تقویت دین جو معدہ کو تضعیف کرین۔ ہضم کو ضعیف کرین۔ ہضم کو خراب اور بدحال کرین۔ اشتہا کو نمایان یعنے بھوک کھول دین۔ اشتہا کو ساقط کردین۔ بری چیزون کے کھانیکی اشتہا پیدا ہونے کی مٹانے والی دوا۔ معدہ کے واسطے خراب دوا کونسی ہے۔ ہچکی دور کردے۔ متلی کو دفع کرے۔ قے لانیوالی دوا۔ کرب معدہ مین پیدا کرے۔ ڈکار کی مفید۔ ڈکار زیادہ لانیوالی دوا۔ معدہ کو یہ دوا ڈھیلا کرتی ہے۔ معدہ کو آراستہ پیراستہ کرتی ہی۔ سدہ ہائے معدہ کی تفتیح کرتی ہی معدہ مین لذع پیدا کرتی ہی۔ پیاس بڑھاتی ہی۔ پیاس مین سکون پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو مفید اور نافع ہی۔ درد معدہ کو مفید ہی۔ زلق المعدہ کو نافع ہے۔ سرطان معدہ کو نافع ہی۔ ورم معدہ کو مفید ہے۔ جگر کی مقوی ہے۔

جگر کو مضر ہے۔ درد جگر کی مفید ہے۔ سدہ جگر کو مفید۔ قروح جگر کو مفید ہی اورام گرم جگر کی مفید ہی۔ اورام بارده جگر کو مفید ہی جگر کی سختی کو مفید ہے۔ جگر مین صلابت پیدا کرتی ہی۔ یرقان زرد کو دور کرتی ہی۔ یرقان اسکی دوا سے پیدا ہوتا ہی۔ استسقا زقی یا استسقا لحمی یا طبلی کو مفید ہی۔ استسقا و پیدا کرتی ہی طحال کے درد کو مفید ہے۔ ورم طحال کو مفید ہے طحال کی سختی کو مفید ہی۔ یرقان سیاہ کو دور کرتی ہی۔ نفخہ طحال کو مفید یا مضر۔

دسوین لوح اعضائے نفض فضول کی ہے یعنے جن اعضائے فضول اخلاط خواہ اعضا کے دفع ہوتے ہین اون ادویہ مین وہ دوائین ہین جو براز کو بآسانی دفع کردین۔ رطوبت اور اخلاط غلیظہ کو باسہال خارج کرین۔ مائیت کے براہ اسہال خارج کرین یہ کے مسہل۔ خون کا اسہال کرین طبیعت کو بستہ کردین۔ یعنے دست رک جائین۔ اسہال کو نافع ہون ذرب جو تباہ معدہ سے عارض ہوتا ہی اوسکو نفع کرین معدہ مین سحج یا خراش پیدا کرین۔ ہیضہ کو نافع ہون۔ ہیضہ پیدا کرین زلق الامعا کو مفید ہون دیر تک معدہ مین ٹھرائین کسی چیز کو خواہ اپنے کو خود دیر تک معدہ مین ٹھرین۔ سحج کو مفید ہون۔ قروح معدہ کو نافع ہون مروڑ کو مفید ہون۔ مروڑ پیدا کرین۔ پیچش کو مفید ہون۔ قولنج بارد کو فائدہ کرین۔ قولنج حار کو مفید ہون۔ قولنج ریحی کو مفید ہون قولنج ورمی دور کرین۔ امعا کو ورم کو نافع۔ ایلاؤس سے نجات دین۔ دیدان اور کیڑے جو امعا وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین انکو مفید ہون۔ درد جو امعا مین ہوتے ہین انکو نافع ہون۔ فضلا براز کی بدبو دور کرین فضلہ براز مین بوئے پیدا کرین۔ ادرار بول کرین۔ ادرار حیض کرین۔ بول اور حیض دونوں کا ادرار کرین احتباس بول خواہ دشواری بول و حرقت بول اور تقطیر البول اور سلسل البول و بول الدم اور بول قیح کو مفید ہون۔ گردہ کی تقویت کرین۔ ذیابیطس کو اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو مفید ہون اورام اور درد گردہ اور قروح گردہ قروح اور جرب مثانہ اور مثانہ کی خارش درد مثانہ استرخائے مثانہ کو مفید ہون۔ مثانہ کو مضر ہون۔ رحم کے درد کو مفید ہون۔ سیلان رطوبت کو روکے رحم کا تنقیہ کردے۔ خون حیض کو بند کرے۔ خون حیض کو جاری کردے اورام رحم کو نفع کرے۔ رحم کا منہ جو ملگیا ہو اسکو کھولدے۔ رحم مین سخونت پیدا کرے۔ رحم کو تنگ کردے۔ ریاح رحم کو نافع ہو۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

شور اور دانہ جو رحم مین پڑتے ہون - انکو اور قروح رحم کو مفید ہو حمل رہ جانے پر معین ہو عقم یعنے بانجھ کر دینے کو عورت کے مؤثر ہو - جنین کو نکال دے - اسقاط حمل کر دے - مشیمہ جسکو نہوڑ کہتے ہین بعد ولادت کے رہجاتا ہو اسکو خارج کر دے - تسہیل ولادت کرے - نفسا یعنے زچہ کو خون ولادت سے پاک کر دے باہ کو برانگیختہ کرے منی بکثرت پیدا کرے - زیادتی منی کو کم کر دے - احتلام اگر زیادہ ہو یس حق واسے نہانے کی حاجت کم ہو جائے نعوذ یا نعوظ یا انتشار کی ذکر کی پیدا کرے - فریسا موس یعنے بے اندازہ شہوت باہ کو نفع کرے - اورام تضیب کو اور جراحت ہائے مقعد کو مفید ہو مقعد کی تقویت کرے - اورام مقعد کو دور کرے قروح مقعد اور شقاق مقعد اور دردہائے مقعد کو مفید ہو بواسیر مقعد کو اور خون جو مقعد سے جاری ہو اسکو اور اخراج ہائے مقعد کو مفید ہے مقعد کے باہر نکل آنیکی دوا - بواسیر مقعد کو دور کر دے -

گیارھوین لوح حمیات کی ہے حمیات حارہ اور باردہ جو کہنہ ہوں اور حمیات مختلطہ از قسم غب ورحمی محرقہ سے اور حمی لطیفہ سے نجات دہندہ ادویہ - ربع یعنے چوتھے دن جو تپ آتی ہو اوس سے نجات دے - باری سے جو تپ آتی ہو - اور تپ دق کی مفید - حمیات یومیہ حمی عفنہ کو مفید ہو - لرزہ سے اور شطر الغب سے حمی غشیہ خلطیہ سے نجات دے -

بارھوین لوح سموم اور زہر کے اقسام کی ادویہ جیسے تریاق اور فادزہر گزندہ جانور اور ہوام کے قتل کرنے والی دوا - ہوام کے بھگانے والی - زہر ہو دافع قاتل - بیش کی سمیت کو دور کرنے والی - قرون سنبل جسے شکیا بھی کہتے ہین اوسکو مفید - تخم مار کا زہر دور کرنیوالی - شوکران اور افیون سے اور مرتک سے اور بھنگ سے اور دھتورہ سے فطر قرار یح سے خانق النمر اور خانق الذئب سے - خرگوش دریائی سے نجات دیتی ہے - چوہے کو یہ دوا قتل کرتی ہے اقسام سانپ کے ڈسنے کو مفید ہے - سانپ کے کاٹنے اور بچھو کے ڈنک مارنے سے اور رتیلا سے اور عنکبوت یعنے مکڑی سے - عقرب جرارہ سے - قملۃ النسر سے کتے کے کاٹنے سے - آدمی کے کاٹنے سے کلب الکلب سے دریائی اژدہے سے نیولے سے - سوفالی سے فائدہ دیتی ہو - زہر کے بجھائے ہوئے تیر اور زہر ہلاہل سے جو ارمنی ہے اور چیتہ کے تیتے کے زہر سے نجات دیتی ہے -

حرف الف

حرف الف سے جو دوائین شروع ہوتی ہین اون کا بیان -

اکلیل لملک جسکو فارسی مین گیاہ قیصر اور ہندی بالمین پرنگ کہتے ہین **ماہیت** یہ دوا شگوفہ خواہ کلی ایک گیاہ کی ہو رنگ اسکا زرد زرد شکل تین تینخ گیاہ خشکیدہ کے ہوتا ہو شکل اسکی ہلالی ہو اس مین اگرچہ تخلخل اور پولاپن ہے مگر اوسکے ہمراہ کسیقدر سختی اور صلابت بھی ہوتی ہے - ایک قسم اسکی سپید ہوتی ہو اور بعض قسم اسکی زرد رنگ ہو **اختیار** اجود اور عمدہ قسم اسکی وہی ہو جو زیادہ سخت اور رنگ قدرے اوسکا سپیدی مائل ہو مزہ اوسکا تلخ ہو بو اوسکی خوب ظاہر ہو - **دیسقوریدوس** کہتا ہو کہ عمدہ اسکی وہ ہو جسکا رنگ زعفرانی ہو اور خوشبو مین پاکیزہ ہو گو کہ بو اس قسم کی ضعیف ہو اور یہ عمدگی اوسکی ہی ہو کہ بون اور رنگ وسکا میتھی کا ایسا ہو **طبیعت** گرم خشک جداول کی ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ طبیعت اسکی مرکب ہو اور حرارت اسکی برودت پر غالب ہو **افعال و خواص** تھوڑا سا قبض ہمراہ تحلیل کے ہو اور اسی سبب سے نضج کی قوت اسمین ہو - حکیم بدیغورس نے کہا ہو کہ یہ دوا فضول بدنی کو بالخاصہ پگھلا دیتی ہو - اطبا کہتے ہین کہ اکلیل الملک ہمراہ میفختج کے مسکن اوجاع ہو - یہ دوا محلل اور ملطف اور مقوی اعضا ہو اور بیضہ سپیدی انڈے کی ملا کر اور میتھی کا آٹا داخل کرکے اور السی اور خشخاش بھی بحسب موقع و مقام و ورم کے اضافہ کرکے زیادہ مفید ہے -

قروح و جروح تر زخم جن مین رطوبت ہو اون کو نافع ہو خصوصاً قروح شہد یہ کر اوسکو پانی مین پیسکر طلا کرین - خواہ اور کوئی دوا از قسم مجففات قروح اسمین بڑھالین جیسے مازو خواہ طین خفیف مثلاً گل رومی وغیرہ اور **اعضائے راس** ورام گوش و رکان کے درد کو اسکا ضماد ہمراہ میفختج کے نافع ہو اور اسیطرح ہمراہ اور ادویہ مجففہ کے جو ابھی مذکور ہو چکین - اور کانون مین اسکے عصارہ کو نچوڑ کر ڈالنا بھی مفید ہے - درد کیواسطے اسکا نفع بہت جلد ظاہر ہوتا ہو - اسی دوا کا نطول بھی تیار کرکے استعمال کیا جاتا ہو پس درد سر مین تسکین پیدا کرتا ہو **اعضائے چشم** ضماد اسکا ہمراہ میفختج کے آنکھون کے ورم کو نافع ہو اور نیز ادویہ دیگر مذکورہ بالا کے ہمراہ اسکا ضماد کرتے ہین اور جو شاندہ اسکا ہمراہ شراب کے ورم چشم کو نافع ہو **اعضائے نفض** اورام مقعد اور انثیین اور رحم کو بطور ضماد کے ہمراہ میفختج کے و نیز ہمراہ اور ادویہ کے مفید ہو اور مطبوخ اسکا شراب مین بنایا جاتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

انیسون جسکو زیرۂ رومی اور ہندی مین رزیانی کہتے ہین **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ تخم رازیانۂ رومی کا ہے اور تیزی اسکی رازیانۂ نبطی سے کم ہے اسمین کسیقدر حلاوت بھی ہے اور حرارت اسکی رازیانۂ نبطی سے بہت زیادہ ہے **طبیعت** اسکی جالینوس کہتا ہے کہ دوسرے درجہ مین گرم ہے اور تیسرے مین خشک ہے اور درجہ سوم کی حرارت اور یبوست کا بھی قول ہے **اختیار** اچھی وہی قسم ہے جو تازہ ہو اور دانہ بڑے بڑے ہون جنکی بو بھی جیسا انکی ہوتی ہو خوشبو تیز ہو ۔ انیسون اقریطی ہے بنسبت مصری کے بہتر ہے **افعال و خواص** مفتح ہے مگر تھوڑا سا قبض اسمین ہے مسکن اوجاع ہے اور محلل ریاح خصوصاً بریان کرنے سے ۔ حدت اسمین ایسی ہے کہ قریب با دویۂ محرقہ معلوم ہوتی ہے اور جلی ہوئی بو اسمین سے آتی ہے اورام و بثور چہرہ کی بھربھری اور تہیج کو اور ورم اطراف یعنے ہاتھ پاؤن وغیرہ کی سوجن کو سود مند اور نافع ہے **اعضائے سر** اگر اسکی دھونی لین یا اسکی بخارات کا استنشاق کرین تو دوسرا اور گھومنی کو نفع کریگا ۔ اور اگر اسکو پیسکر روغن ملا کر کان مین ٹپکائین کان کے اندر جو شگاف صدمہ اور چوٹ لگنے سے عارض ہوتا ہے اوسکو اور نیز اقسام درد گوش کو نافع ہے **امراض چشم** سبل مزمن کو مفید ہے **امراض اعضائے نفس و سینہ** سانس کی آمد و شد مین آسانی کرتی ہے اور دودھ کو بڑھاتی ہے **اعضائے غذا** جو تشنگی بسبب رطوبات بورقیہ کے پیدا ہوتی ہے اوسکو دور کرتی ہے سدہائے جگر اور طحال کو جو رطوبات سے پڑین اونکو نافع ہے **اعضائے نفض** بول اور عرق یعنے پسینا اور حیض کی ہے جسکو سپیدیر کہتے ہین ۔ رحم کا تنقیہ سیلان رطوبات سپیدہ سے کرتی ہے محرک باہ کی ہے ۔ بیشتر قبض شکم پیدا کرتی ہے اور سانس فربہ قوت ادرار جو اسمین ہے اسکی سہین ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر مدرات قابض بھی ہین سدہائے گردہ اور مثانہ کی اور رحم کی تفتیح کرتی ہے حمیات حمی عتیقہ کو یعنے پرانے بخار کو نافع ہے ۔

افسنتین جسکو ہندی مین ستادو کہتے ہین **ماہیت** اوسکی ایک لکڑی ہے اوسکی پتی سعتر کی پتی سے مشابہ ہے اور اوسمین کسیقدر تلخی اور قبض یعنے زبان کی گرفت اور تیزی بھی ہے حنین کہتا ہے افسنتین کے چند اقسام ہین ۔ شرقی اور سوسی اور طرسوسی اور ایک وہ قسم ہے جسکو وہ کام سے لاتے ہین ۔ اور غیر حنین دیگر متقدمین نے کہا ہے کہ افسنتین کی پانچ قسمین ہین ۔ طرسوسی اور سوسی اور نبطی اور خراسانی اور رومی ۔ افسنتین نبطی مین عطریت ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ اسمین جوہر ارضی ہے کہ اوسکی وجہ سے قابض ہے اور جوہر لطیف ہے جسکی سبب سے مسہل اور مفتح ہے ۔ افسنتین منجملہ اقسام شیح یعنے درمنہ کے ہے اسیواسطے بعض علما اسکو شیح رومی سے نام نہاد کرتے ہین ۔ عصارہ اسکا زیادہ قوی ہے بنسبت اسکے برگ کے از نظر تجربہ کے اوسکا قیاس عصارہ افراسیون سے کیا جاتا ہے **اختیار** سوسی و طرسوسی کی عمدہ قسم وہی ہے جسکا رنگ غبار کا ایسا ہو اور بو اوسکی ملنے سے مثل صبر کے سونگھی جاے **طبیعت** اول مین گرم اور سوم درجہ مین خشک ہے اور عصارہ اوسکا زیادہ تر گرم ہے ۔ اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ درجہ دوم مین یابس ہے اور یہ قول شاید زیادہ صحیح ہے **افعال و خواص** مفتح اور تقابقول و قبض اوسکا اوسکی تلخی سے زیادہ تر قوی ہے ۔ نبطی مین قبض کی قوت زیادہ ہے اور حرارت کمتر ہے اسیوجہ سے بلغم کا اسہال نہین کرتی اگرچہ معدہ مین کچی بلغم ہو اور نہ بلغم کے اسہال مین اوس سے کچھ نفع ہو پہنچتا ہے ۔ اسمین تحلیل کی بھی قوت ہے منجملہ خواص کے اوسکے یہ ہے کہ پارچہ اور لباس کو کیڑے کے کھانے اور دیمک لگنے سے محفوظ رکھتا ہے اور جو فساد پارچہ مین ہوا کی وجہ سے آجاتا ہے اوس سے محفوظ رکھتا ہے ۔ اور مداد یعنے روشنائی کو فساد و تغیر سے اور کاغذ یعنے کتاب کو جو اسکی سیاہی سے لکھی جاے کیڑا لگنے اور چوہے کے کترنے سے بچاتا ہے **زینت** رنگ کو چمکاتی ہے کہ خوشنما ہو جاتا ہے اور داء الحیہ اور داء الثعلب کو مفید ہے جو آثار اور نشان زیر چشم خواہ اور جگہ بنفشہ گون پڑ جاتے ہین اون کو زائل کر دیتی ہے **جراح اور قروح** صلابت ہاے اندرونی کو بطور ضماد کے اور شرباً نافع ہے **امراض سر** سر مین خشکی پیدا کرتی ہے اور عصارہ افسنتین سے درد سر عارض ہوتا ہے ۔ مجھے یہ گمان ہے کہ یہ درد اسلیے عارض ہوتا ہے کہ مضر معدہ کو ہے ۔ بخار جوشاندۂ افسنتین کا درد گوش کو نافع ہے ۔ اور اگر شراب کے پہلے اسکو پلائین خمار کو نافع ہوگا اگر اسکا ضماد ہمراہ نطرون کے اندر تالو اور حلق کے کرین خناق باطنی اور ورم پس گوش کو مفید ہے ۔ درد گوش کو اور جو رطوبت کان سے بہتی ہے اوسکو بھی مفید ہے اور شہد کے ہمراہ اسکو پلانا سکتہ کو نافع ہے ۔ **اعضائے چشم** آشوب چشم کہنہ کو مفید ہے خصوصاً نبطی کا ضماد اگر آنکھ کے نیچے کرین ۔ غشاوہ یعنے جھلی جو آنکھ مین پڑتی ہے اوسکو بھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

مفید ہے۔ اگر اسکا ضماد مغز تخم ملا کر بنایا جائے اور مستعمل ہو ظربان چشم کو فائدہ کرتا ہے اور ورم چشم کو نافع ہے اور جو خون کا نقطہ آنکھ مین منجمد ہو جاتا ہے اوسکو بھی نفع کرتا ہے **اعضاے نفس** شراب افسنتین اوس تنہ کو جو سرا شیف کے نیچے عارض ہوتا ہے مفید ہے **اعضاے غذا** اشتہا جو ساقط ہو چکی ہو اوسکو واپس لاتی ہے اور یہ عجیب دوا ہے اگر اسکا جوشاندہ خواہ اوسکا عصارہ دس روز تک پلا جائے اور ہر روز تین قواریط یعنے تیرہ تولہ سات ماشہ اور سات رتی پلایا جاوے۔ استسقا کو بھی نافع ہے۔ اسیطرح ضماد اسکا ہمراہ طین اور نطرون اور آرد شیلم کے مفید ہے اور یہ ضماد مرض طحال کیواسطے بھی مفید ہے کبھی استسقا اور مرض طحال مین افسنتین کا ضماد ہمراہ طین اور روغن سوسن اور نطرون کے کیا جاتا ہے۔ دیدان یعنے کرم شکم کو بھی قتل کرتا ہے خصوصاً اگر مسورا ور چاول کے ہمراہ پکائی جاوے۔ عصارۂ افسنتین معدہ کے واسطے زبون ہے اور گیاہ اسکی بھی خاص قسم معدہ کو ضرر کرتی ہے بسبب طوحت اور نمکین ہونے کے سوائے نبطی کے کہ وہ مضر نہیں ہے اور اگر سنبل الطیب اوسمین ملا دیجائے درد معدہ کو نفع کرتی ہے۔ شراب افسنتین مقوی معدہ ہے۔ اور دیگر افعال بھی کرتی ہے۔ یرقان کو بھی مفید ہے خصوصاً اگر اوسکا عصارہ دس روز مین روزانہ بقدر تین اوقیہ کے یعنے نو تولہ پانچ ماشہ دو رتی پلایا جائے افسنتین کا ضماد جگر اور معدہ اور خاصرہ پر کیا جاتا ہے اور ان مقامات کے درد کو نفع کرتا ہے جگر اور خاصرہ پر تو روغن حناسے قیروطی بنا کر ضماد ہوتا ہے اور معدہ پر روغن گل ملا کر خواہ گل سرخ ملا کر ضماد کرتے ہین۔ ان اعضاے مذکورہ کی صلابات کو بھی افسنتین سے نفع ہوتا ہے **اعضاے نفض** مدر بول اور حیض کی ہے اور قوی ہے اسکا ادرار بہ نسبت حیض کے خصوصاً اگر بار اعسل ملا کر حمول کیا جاے۔ مسہل صفرا ہے بلغم کے اخراج مین اس سے کچھ نفع نہین ہوتا اور اوس خلط کے اخراج مین اسکا فائدہ ہے جو کسی آنت مین ٹھہری ہو۔ مقدار شربت اسکی بھگو کر خواہ جوشاندہ مین پانچ درہم سے سات درہم تک ہے اور جرم سے اسکے دو درہم ہے۔ شراب افسنتین کا پینا بواسیر اور شقاق مقعد کو بھی مفید ہے۔ جسوقت فقط افسنتین کو جوش دین خواہ ہمراہ بسرنج کے مطبوخ تیار کرین اور شہد ڈال کر پلائین دیدان کو قتل کریگی اور خفیف سا اسہال شکم بھی ہوگا۔ اسیطرح سکو ملا کر جوشاندہ تیار کرین یہی سب خصال یہ مطبوخ بھی کرے گا۔ عروق کو خلط مراری اور خلط مائی سے پاک کرتی ہے اور اسی خلط کا ادرار کرتی ہے **حمیات** کہنہ بیتون کو نافع ہے خصوصاً عصارۂ افسنتین مثل عصارہ غافث کے **سموم** **تین بحری** یعنے دریائی اژدہا اور بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتی ہے اور سوغالی کے کاٹنے سے مترجم شاید مراد سوغالی سے اژدہا جنگلی ہو۔ تین شراب کے ہمراہ شوکران کے ضرر سے بچاتی ہے۔ جو خناق کہ فطر یعنے چھتر کے پینے سے عارض ہو اوسکو مفید ہے خصوصاً اگر سرکہ ملا کر استعمال کرین۔ طلا کرنا اوسکا بدن پر مچھرون کے پاس آنیکو منع کرتا ہے۔ اگر روشنائی کو افسنتین کے پانی مین تر کرین جس کتاب کو اوس سیاہی سے لکھین چوہا کتاب کو نہ کاٹے گا۔

بدل ہموزن افسنتین کے جعدہ اور شیح ارمنی ہے اور تقویت معدہ مین ہموزن اوسکے اسارون اور نصف وزن بلیلہ بھی شریک کرین

آس اسکی ماہیت مشہور ہے ہندی مین اوسیرہ کہتے ہیں اسمین تلخی کے ساتھ کھٹاپن اور شیرینی بھی ہے اور برودت کھٹاپنے کی ہے اور ریح اسکی زیادہ قوی ہے۔ اسکی جڑ کا قرص شراب مازو کے ذریعہ سے بناتے ہین آس مین جوہر ارضی ہے اور جوہر لطیف تھوڑا سا ہے جڑ اسکی مع اوس شے کے جو اوسکے ساق پر ہے ہمرنگ ساق ہے اور بصورت اور بشکل کف دست کے ہے۔ روغن مین اسکے وہ سب منافع ہین جنکو ہم لکھتے ہین اختیار قوی تر آس وہی ہے جو مائل بسیاہی خسراوی ہو خصوصاً گول پتی کی بھیر علی الخصوص پہاڑی اون جملہ اقسام مین عمدہ ہے۔ بہت سیاہ کا پھل اپنی قوت بہ نسبت سپید قسم کے ضعیف ہے۔ اور تنگو دانہ اوسکا وہی بہتر ہے جو سپید ہو اور اوسکے پھل کا عصارہ اجود ہے۔ عصارہ اوسکا جسوقت بستہ ہو جاتا ہے ضعیف العمل بھی ہوتا ہے اور اوسمین پھپوند بھی لگ جاتی ہے اوا جب ہے کہ اوسکے قرص بنالین **طبیعت** مین اسکی لطیف سی حرارت ہے اور غالب اوس پر برودت ہے اور قبض اوسکا زیادہ ہے۔ بہ نسبت برودت کے عجب نہین کہ برودت اوسکی پہلے درجہ کی ہے اور یبوست اوسکی حدود ابتدا درجہ دوم کی کسی حد مین ہے **افعال اور خواص** اسہال کو بند کردیتا ہے اور پسینہ کو بھی روکتا ہے اور ہر ایک قسم کا نزف اور خروج رطوبت اور ہر ایک شے کا سیلان جو کسی عضو کی طرف ہو اوسکو روک دیتا ہے۔ اگر حمام مین اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے بدن کی مالش کیجائے بدن کو قوی کردے اور جو رطوبات زیر جلد ہوں اونکو سوکھا دے نطول اسکے جوشاندہ کا ہڈیوں پر کرنا اونکی شکستگی کی درستی جلد کردیتا ہو تیزی اسکی بدل ہو تو تیا کا بدنکی خوشبو کرنے میں بہر ایک شرف دم وغیرہ کو اسکا نطول نافع ہو اور ضماد کرنا خواہ پلانا بھی اسی طرح مفید ہو - اسیطرح اسکا رُب اور اوسکے پھل کا رب بھی ہو قبض اوسکا بہ نسبت تر بیخ کے زیادہ ہو - تقدیلہ اوسکا بہت کم ہو شراب کے اقسام خواہ پینے والی دواؤں میں ایسی کوئی چیز نہیں ہو کہ قبض کے ہمراہ درد ہائے ریلہ در کھانسی کو نفع کرے بجز شراب آس کے - **زینت** روغن اسکا اور عصارہ اور طبیخ اسکا بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہو اور بالوں کے گرجانے کو منع کرتا ہو - بالوں کو دراز کرتا ہو اور سیاہ بھی کردیتا ہو خصوصاً حب الآس - اگر حب الآس کو روغن زیتون میں جوش دیکر استعمال کریں عرق کو منع کرتا ہو - اور خراش رگ کو منع کرتا ہو - سوکھی تی اسکی بدبوئے بغلاوں اور بھی ران کو منع کرتی ہو خاکستر اوسکی جلی ہو تو تیا کا جھائیں کو پاک صاف کردیتا ہو اور بہق کو زائل کرتا ہو **اورام اور بثور** اورام اور بثور میں تسکین دیتا ہو اور حمرہ اور نملہ اور بثورہ و قروح اور شری کو اور قروح جو دونوں کف دست پر ہوں اور آگ کے جلنے سے جو چھالا پڑے اوسکو بھی روغن زیت کے ہمراہ - اسی طرح شراب آس کی اور برگ اوسکے جسکا ضماد کیا جائے بعد اسکے کہ روغن زیت اور شراب ملاکر خوب اوسکو گھیس جیسے مسکہ کا پھین اوٹھتا ہو - اسیطرح روغن آس کا حال ہو اور جو مرہم اوسکے روغن سے بنائے جاتے ہیں - خشک سفوف اسکا اگر داخس پنجے بسہری پر چھڑکا جائے نافع ہو - اسی طرح اوسکی قیروطی جو طیار کیجائے اگر اسکا پھل شراب میں پختہ کرکے ضماد کریں جو قروح دونوں کف دست اور دونوں قدم میں ہوتے ہیں اچھے ہو جاتے ہیں اور آگ سے جلا ہوا مقام بھی اچھا ہوتا ہو اور آگ کی جلی ہوئی جگہ پر چھالا نہیں پڑنے پاتا ہے - اسی طرح خاکستر سے اوسکی اگر قیروطی بنائی جائے - **آلات مفاصل** اگر اسکے پھل کو شراب میں پختہ کرکے مفاصل پر ضماد کریں استرخائے مفاصل کو موافق ہوتا ہو - اور اگر ہڈیوں کے جوڑ اور کرچوں پر جا بھی جوڑے ہوں اور پیوستہ نہ ہوئے ہوں اونکو بھی نفع کرے گا **اعضائے آب** انگسیر چلنے کو روکتا ہو اور زہرا از پینے سر کی سپید بھوسی جسکو بفا کہتے ہیں اوس کو دور کرتا ہو - سر کے قروح اور کان کے زخموں کو اچھا کردیتا ہو اور پیپ جو اون قروح میں ہو اوسکو پاک کردیتا ہو یہ سب فوائد اسکے پانی کے ہیں جب اوسکا قطور کیا جائے - شراب آس استرخائے لثہ کو نافع ہو اور برگ آس سے اگر غرغرا میں جوش دے کر ضماد کریں درد سر شدید میں سکون پیدا ہوتا ہو بخارات نبیذ کو منع کرتی ہو شراب آس کی اگر قبل شرب نبیذ کے اوسکو پئیں **اعضائے چشم** رمد اور ہجوذ میں سکون پیدا کرتا ہو - اگر آس کو جو کے ہمراہ پختہ کریں اور استعمال کریں تو اورام چشم کو زائل کردے - ناخونہ چشم میں اودویہ میں خاکستر آس کی داخل کیجاتی ہو - **اعضائے نفس اور صدر** قلب کو تقویت دیتا ہو اور خفقان قلب کو دور کرتا ہو - پھل اوسکا بسبب حلاوت کے کھانسی کو مفید ہے اور کھانسی کے مریض کو دست آتے ہوں قبض پیدا کرکے شکم بستہ کردیتا ہے - پھل اوسکا نفث الدم کو مفید ہے اور اسی طرح رب اسکا بھی اسی طرح کا ہو - **اعضائے غذا** تقویت معدہ کی کرتا ہو خصوصاً رب اوسکا اور حب الآس اور فضول کا سیلان جو معدہ کیطرف ہوتا ہو اوسکو منع کرتا ہو **اعضائے نفض** عصارۂ ثمر اوسکا مدر ہے اور خود ہی آس پیشاب کی سوزش کو نافع ہو اور مثانہ کی سوزش کو مفید ہو - زیادہ حیض کی آمد کو روکنے کے واسطے بھی یہ دوا عمدہ ہو - پانی اسکا طبیعت کو بستہ کرتا ہو اور اسہال مراری کو بند کرتا ہو اگرچہ باہر یعنے شکم وغیرہ پر طلا اوسکا کیا جائے اور اسہال سوداوی کو بھی بند کردیتا ہو - اور روغن کنجد کے ہمراہ بلغم کو نچوڑکر بذریعہ اسہال خارج کردیتا ہو جوشاندہ اوسکے پھل کا سیلان رطوبات رحم کو نافع ہوتا ہو اوسکے ضماد کرنیسے بواسیر کو نفع ہوتا ہو - ورم خصیہ کو بھی نافع ہو جوشاندہ اوسکا خروج رحم اور مقعد کو نافع ہو **سموم** رتیلا کے کاٹنے سے نافع ہو - اور اسی طرح اسکا پھل اگر شراب کے ساتھ پیا جائے اسی طرح بچھو کے کاٹنے سے بھی مفید ہوگا -

اقاقیا جسکی ہندی کیکر کا رس ہو - **ماہیت** اوسکی یہ ہو کہ عصارہ قرظ کا ہو - جو ایک قسم ببول کی ہو اوسکو نچوڑکر پہلے کسیقدر خشک کرلیتے ہیں پھر اوسکے قرص اور ٹکیاں بنالیتے ہیں - اسمیں کسیقدر لذع ہو جو دھونے سے دفع ہوجاتی ہے اسلیئے کہ یہ دوا دراصل مرکب ہے جوہر ارضی سے جو قابض ہو اور جوہر لطیف سے کہ اوس سے لذع پیدا ہوتی ہو اور دھونے سے باطل ہوجاتی ہو اور حدت ہی کیوجہ سے زبان کے جرم میں درآتی ہے - اور سردی یا خشکی پیدا کرتی ہو - **اختیار** اچھی قسم وہی ہے جو خوشبو ہو اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

سبز مائل بسیاہی اور ملکی نہ ہو اور سخت ہو **طبیعت** مغسول ورشستہ
کی طبیعت بارد اور مجفف درجہ دوم میں اور غیر مغسول پہلے درجہ میں بارد
ہے اور حدود دوم میں یابس ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور سیلان
خون کو روکتا ہے **زینت** بالون کو سیاہ کرتا ہے اور رنگ کو خوشنما کرتا ہے
اور جو شقاق اور پھٹ جانا ہاتھ پاؤں وغیرہ کا سردی کی وجہ سے عارض
ہوتا ہے اوسکو نفع کرتا ہے **اورام اور بثور** جو جو منافع آس کے مذکور
ہوئے سب اوس میں بھی بہ نسبت اورام اور بثور کے ہیں - اور سہری
کو بھی نافع ہے اور انڈے کی سپیدی کے ہمراہ آگ کے جلے ہوئے عضو کو
بھی نافع ہے اور اورام حارہ کو مفید ہے - **آلات مفاصل** استرخائے
مفاصل کو منع کرتا ہے - **اعضائے سر** منھ کے قروح اور زخموں کو نافع ہے
اعضائے چشم مقوی بصر ہے اور قوت باصرہ کی تلطیف کرتا ہے - آنکھ کے
لیے سوائے اقاقیائے مصری کے اور کوئی قسم اچھی نہیں ہے - آشوب چشم
میں سکون پیدا کرتا ہے اور حمرہ جو آنکھ میں عارض ہوتا ہے اوسکے اعراض
میں سکون پیدا کرتا ہے - اور ناخونہ چشم کی ادویہ میں داخل ہے -
اعضائے نفض طبیعت میں قبض پیدا کرتا ہے اگر شرباً استعمال کیا جائے
خواہ حقنہ اوسکا کیا جائے خواہ ضماد اوسکا فتیلہ وغیرہ بنا کریں - سحج اور
اسہال دموی کو نافع ہے اور سیلان رحم کو قطع کر دیتا ہے نتو رحم یعنے رحم
کا اونچا ہو جانا خواہ مقعد کا اونچا ہو جانا اور رحم اور مقعد کے استرخائے کو
بھی دور کر دیتا ہے اور اونکو اپنی جگہ پر پھیر لاتا ہے **اسقیل** جسکو ہندی
میں کانڈی اور کندری کہتے ہیں - **ماہیت** یہ بصل الفار ہے اسکا نام
بصل الفار اسواسطے رکھا ہے کہ فارہ یعنے چوہے کو قتل کرتا ہے نہایت
تیز اور قوی چیز ہے بچانے سے پانی میں خواہ بریان کرنے سے اسکی قوت
ٹوٹ جاتی ہے - بعد بریان کرنیکے صورت اوسکی شکل قدید شفتالو کے ہو جاتی
ہے - رنگ اوسکا زرد مائل بسپیدی ہے اسکی زہریلی بھی ہے - بعض اطبا نے گمان
کیا ہے کہ بلبوس بھی ہے اور یہ گمان غلط اس شخص کو یوں ہوا کہ تھوڑی سی علامت
قریب قریب بلبوس کے اسمیں اوسنے پائی تھی حالانکہ اوس شخص نے خطا
کی ہے **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہ جو سکھیا کے رنگ پر سیاہی اور سپیدی
مائل ہو اور چکنا رہو مزہ اوسکا شیرین ہو اور حدت اور تلخی بھی اوسمیں ہو
طبیعت گرم درجہ سوم اور سرد ہے حدود دوم میں **افعال و خواص**
محلل بھی ہے اور جذاب خون کا ظاہر بدن کی طرف اور فضول کو جلا دیتا
ہے - مقرح ہے اور ملطف زیادہ ہے کیموسات غلیظہ کیواسطے اور مقطع قوی ہے
اور یہ تقویت تقطیع کی اوسمیں تسخین کی قوت سے زیادہ ہے - سرکہ اوسکا
بدن ضعیف کو قوی کرتا ہے اور صحت بدنی کو پھیر لاتا ہے **زینت** تنہا اسکو
طلا کرنا اور ہمراہ منقے اور بیخ کی مستون کو زائل کرتا ہے - بالخورہ خواہ
داء الحیہ سے جو بال گر گئے ہوں اونکو ازسر نو اوگا لاتا ہے طلاکے طور سے
مستعمل ہو خواہ ولوک یعنے ملنے کے طریقہ سے - شقاق جلد جو سردی
سے عارض ہوا ہو اوسکو نافع ہے اور شقاق عصب کو خصوصاً تخم خام
یا نیم سوختہ کے بیج سے جو مقدار ہے وہ زیادہ مفید ہے - سرکہ اوسکا رنگ
میں خوبی پیدا کرتا ہے **جروح اور قروح** خارجی قروح کی تجفیف کرتا
ہے اور اندرونی قروح کو مضر ہے اگر کھانے کے طریقہ سے استعمال کریں
اور مالش کرنے سے قرحہ ڈالتا ہے **آلات مفاصل** درست اور
باسلامت جو جوڑ ہے اوسکو تھوڑا سا ضرر پہونچاتا ہے باوجود یکہ اوردہائے
عصب اور مفاصل کو نافع ہے اور دوالج اور عرق النسا کو بالخصوص مفید
ہے - اسیطرح اسکا سرکہ اور شربت بھی اثر رکھتا ہے - **اعضائے سر**
صرع اور مالیخولیا کو نافع ہے اور سرکہ اسکا مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے - اور جو
دانت ہل گئے ہوں اونکو جما دیتا ہے اور مضبوط کر دیتا ہے اور گندہ دہنی
کو دور کر دیتا ہے **اعضائے چشم** کھانے سے اسکے بصارت میں تیزی ہوتی
ہے **اعضائے نفس اور سینہ** ربو کو زیادہ نافع ہے اور سرفہ کہنہ اور
خشونت آواز کو مفید ہے پینے میں اسکا قدر شربت تین اوبولوسات یعنے ساڑھے
تیرہ ماشہ ہے ہمراہ شہد کے اور حلق کو قوی کرتا ہے اور آواز میں سختی پیدا کرتا ہے
سرکہ اسکا اگر مستعمل ہو **اعضائے غذا** طحال کی صلابت کو نافع ہے اور
مقوی معدہ ہے اور ہضم کو قوی کرتا ہے اسطرح سے کہ طعام کو طافی ہونے سے باز رکھتا
ہے اور طافی ہونیکے یہ معنے ہیں کہ غیر منہضم رہ کر معدہ میں تیرتا رہے اور نیچے کو نہ اترے
اسیطرح سرکہ اسقیل کا اور سلاقہ اسکا ہے جو نیم پختہ کر کے نچوڑا جائے طحال کے
مرض میں چالیس روز اگر پلایا جائے - بعض کا مقولہ ہے کہ اگر اکتالیس روز مریض
طحال پر اوسکی تعلیق کیجائے تلی کو گھلا دے - استسقا اور یرقان کو نافع ہے
اعضائے نفض ادرار بول بقوت کرتا ہے اور اسیطرح سرکہ اوسکا اور شراب
اسقیل - اور عسر بول کو نافع ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے تا اینکہ جنین کو گرا دیتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

شراب اسقیل اختناق رحم کو نافع ہے اسیطرح سرکہ بھی اور اخلاط غلیظہ کا اسہال کردیتا ہے خصوصاً اسقیل بریان کراوسکو جیسے گوشت کے ہمراہ کرکے بقدر دو فنجان یعنے دو چمچے کے اور ملعقہ کے استعمال کریں نہار اوٹھکر۔ اسیطرح اسقیل دبالا ہوا تخم اسقیل کو نرم نرم کوٹ کر کسی خشک برتن میں رکھیں اور شہد ملادیں اور ہر روز تناول کریں طبیعت ملین کریگا۔ درد مقعد اور رحم کو نافع ہے اور مغص کو نافع ہے **حمیات** سرکہ اسقیل کا لرزۂ کہنہ کو مفید ہے **سموم** اگر دروازہ ن پہ اوسکو لٹکائیں کہتے ہیں کہ ہوام کے دخول کو اوس دروازے سے منع کرتا ہے۔ ہوام کیواسطے اسقیل تریاق ہے۔ اور چوہے کو قتل کرتا ہے۔ سانپ کے کاٹے ہوئے کو نفع کرتا ہے اگر اسکو سرکہ میں پکا کر ضماد کریں۔ **بدل** ہموزن اسقیل کے قردمانا اور ثلث وزن اوسکے وج ترکی اور اسیقدر حماما اسقیل کا بدل ہے۔

اذخر جسکی ہندی گندھیل ور گندبیل ور کنتون اور سوندھی ور روس اور سوربا ہے **ماہیت** ایک قسم اوسکی اعرابی ہے جو خوشبو ہوتی ہے اور ایک قسم آجامی ہے جو آتنبا اور تہامہ کے مقامات میں ہوتی ہے اور اوسکی جڑ سے خس کی ٹٹیاں بنائی جاتی ہیں اور یہ باریک ہوتی ہے اور پہلی قسم بہت سخت اور موٹی ہوتی ہے۔ اور دوسری نرم اور اوسمیں بو نہیں ہوتی۔ دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اذخر کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جسمیں پھل نہیں ہوتا اور دوسری قسم وہ ہے جسمیں پھل ہوتا ہے مگر سیاہ رنگ کا ہوتا ہے **اختیار** عمدہ قسم وہی ہے جو اعرابی ہو سرخ رنگ اور پاکیزہ ہو جسکا شگوفہ مائل بسرخی ہو اور جب اوسکو شگافتہ کریں فرفیری یعنے بنفشئی رنگ پیدا ہو اور زبان پر رکھنے سے لذع کرے اور کشش کرتی ہو **طبیعت** آجامی کی یہ ہے کہ اوسمیں قوت مبردہ ہے اور ابن ابی جریج کے نزدیک جملہ اقسام اسکے بارد ہیں اور بیخ اذخر میں قبض کی زیادتی ہے اور شگوفہ اوسکا کسیقدر سخن ہے اور قبض اوسمیں بہ نسبت گرمی پیدا کرنیکے کمتر ہے اور عجب نہیں کہ اذخر اعرابی اور جو قسم اوسکی مثل طبیعت میں ہو گرم خشک درجہ دوم میں ہو **افعال و خواص** اسمیں قبض کی قوت ہے اسی وجہ سے قفاح اذخر نزف الدم کو نفع کرتا ہے۔ کسی جگہ کا نزف الدم کیوں نہ ہو اور اوسکے دہن میں تحلیل ہے اور قبض بھی ہے اور بیخ اوسکی قابض ہے اور طبیعت میں قبض پیدا کرتی ہے اذخر میں انضاج اور تلیین ہے اور رگوں کے منھ کی تفتیح کرتی ہے اوجاع باطنی میں تسکین دیتی ہے خصوصاً جو درد کہ رحم میں عارض ہوتے ہیں اور ریاح کی تحلیل کرتی ہے **جروح اور قروح** روغن اسکا خارش کو نافع ہے یہانتک کہ بہائم کی خارش کو نفع کرتا ہے **اورام اور بثور** جو تازہ اوسکا اورام گرم کو نافع ہے اور صلابات جو اندرونی اعضا میں ہوں اونکو بلانیسے اور لگانیسے بطور ضماد کے اور جو اورام باطنی احشا اور اوتاد میں پیدا ہوں اون کو مفید ہے **آلات مفاصل** عضل کو مفید ہے اور اگر جام مثقال اوسکا ہمراہ فلفل کے پیا جائے تشنج کو نفع کرتا ہے۔ اور جب اذخر اعیا اور ماندگی کو دور کرتا ہے **اعضائے سر** گرانی سر میں پیدا کرتی ہے خصوصاً قسم آجامی اوسکی۔ مگر جو باریک زیادہ اور پہلی قسم ہے ان دونوں میں سے وہ درد سر بھی پیدا کرتی ہے اور جو موٹی اور غلیظ یعنے گندہ ہے وہ نیند لاتی ہے کیوجہ سے اور مخدر ہے۔ اور جملہ اقسام اوسکے گوشت بن دندان کو قوت دیتے ہیں اور رطوبات بن دندان کو خشک کردیتے ہیں اور شگوفہ اوسکا تنقیہ سر کا کرتا ہے **اعضائے نفس و سینہ** کے وجع الریہ یعنے پھیپھڑے کے درد کو نافع ہے اور شگوفہ اوسکا نفث الدم کو نافع ہے **اعضائے غذا** بیخ اذخر مقوی معدہ ہے اور اشتہائے طعام زیادہ کرتی ہے اور نیز بیخ اذخر متلی میں سکون پیدا کرتی ہے اگر بعقدہ ایک مثقال کے تناول کیجائے خصوصاً کہ ہموزن اوسکے فلفل بھی ہو۔ قفاح اذخر واسطے سکون درد ہائے معدہ کے ہے اور نیز اورام معدہ اور اورام جگر کو مفید ہے **اعضائے نفض** درد ہائے رحم کیواسطے خاص ہے اور اذخر کے جوشاندہ میں بیٹھنا یعنے آبزن کرنا اورام گرم رحم کو مفید ہے اسیطرح اگر اسکی رحم میں تقطیر کیجائے خواہ اسکے پانی سے تبخیر کیجائے اور بول و حیض کا ادرار کرتا ہے پتھر کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے طبیعت کو بستہ کرتا ہے خصوصاً اذخر آجامی کے جملہ اقسام اور دونوں قسم اذخر کی عورتوں کو جو نزف الدم عارض ہو اوسکو قطع کردیتی ہیں۔ اور شگوفہ اذخر درد ہائے گردہ کو نافع ہے اور بیخ اذخر بھی بقدر ایک مثقال کے ہمراہ فلفل کے استسقا کو نافع ہے اور قفاح اذخر اورام مقعد کو نافع ہے **سموم** گندہ قسم اسکی اگر اوسکی برگ سے ضماد کیا جائے یعنے اوسی کی کا ضماد جو تازہ اور ہری ہری اوسکے جڑ کے قریب ہوتی ہے وہ ضماد ہوام کے کاٹنے کو نافع ہے

آساروں جسکو ہندی زبان میں تگر کہتے ہیں **ماہیت** ایک گیاہ ہے جسمیں بہت سے بیخ ہوتے ہیں اور جڑیں اوسکی گرہ دار اور کج خمیدہ اور نیل کے مشابہ اوسکی پتی ہے خوشبو اوسکی پاکیزہ زبان پر لذع پیدا کرتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور کلی اوسکی نا شگفتہ برگ کے بیچ مین نزدیک جڑون کے اور رنگ دن کلیون کا بنفشئی ہی مشابہ ہوتی ہین بھنگ کی کلی سے جڑ ہین اسکی بس الخفین کا نفع زیادہ تر ہی تمامی اجزاے اس گیاہ کے۔ اور قوت اوسکی مثل قوت درج ترکی کے ہی اور قوت اسکی ورج سے زیادہ ہی **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہی جسکی بو پاکیزہ ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین حار یابس ہی اور کہتے ہین کہ یبوست اسکی بہ نسبت حرارت کے کمتر ہی **افعال و خواص** تفتیح کرتی ہی اور جلا و جامع باطنی مین تسکین پیدا کرتی ہی خصوصاً وہ خیسانندہ اوسکا جسے ہم باب استسقا مین ذکر کرینگے اور ملطف اور محلل ہی اور اعضاء بارہ کی تسخین کرتی ہی **اعضاے چشم** قرنیہ کے غلیظ ہو جانیکو نافع ہی **آلات مفاصل** عرق النسا اور درد دونون زانو کے درد کو جو کہنہ ہو نفع کرتی ہی خصوصاً وہ خیسانندہ جسکو ہم مرض استسقا کے بیان مین لکھینگے **اعضاے غذا** سدہ ہاے جگر کو زیادہ مفید ہی اور صلابت جگر کو اور یرقان کو استسقا کو نافع ہی تین مثقال سار دن کو بارہ تو طول لینے تخمیناً ایک چھٹانک کم دو سیر طائفی انگور کا یعنے شیرہ انگور مین بھگو مین اور دو ماہ کے بعد چھان کر طیار کرین تو نفع اسکا استسقاے لحمی مین زیادہ ہی اور صلابت طحال کو خوب نفع کرتا ہی **اعضاے نفض** وادرار ہی اور مثانہ اور گردہ کی تقویت کرتا ہی اور دست آور ہی مثل خربق سپید کے حکم کھلاتے کر نہیں مقدار شربت اوسکی سات مثقال کی ہی ہمراہ ماء العسل کے اور منی زیادہ کرتی ہی

انزروت جسکو ہندی مین لائی کہتے ہین **ماہیت** ایک رخت خاردار ہی اور اوسمین تلخی ہی **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہ ہی جو زردی مائل ہی اور مشابہ لبان کے ہو **طبیعت** بعض لوگ کہتے ہین کہ دوسرے درجہ مین حار ہی اور اول درجہ مین خشک ہی۔ اور ابن جریج کہتا ہی کہ حرارت اسکی بہت زیادہ ہی **افعال و خواص** منضج ہی اور لذع نہین کرتی ای سے اندمال کنندہ زخم اور پیدا کنندہ گوشت کی ہی زخمون کے اندر اور مراہم کے نسخون مین استعمال اسکا کیا جاتا ہی۔ اسمین قوت لاجئہ بھی ہی یعنے چپیندہ اور ایک بات یہ ہی کہ تلخ بھی ہی اسی سبب سے اسمین قوت انضاج کی ہی اور قوت تحلیل کی بھی ہے **زینت** گنجہ سر پیدا کرتا ہی اگر متواتر اوسکا استعمال کیا جاے خصوصاً شاخ کیواسطے **اورام اور بثور** کل ورم کو اسکا ضماد نافع ہی **جراح اور قروح** گوشت مردار کو گرا دیتا ہی اور جراحات تازہ کا اندمال کرتا ہی اور دلی لینے وہ بیکاری ہاتھ کی جسمین ہڈی نہ ٹوٹے اوسے درست کر دیتا ہی سرکہ مین بھگو کر اور نیز اسکی جڑ کو بھگو کر استعمال کرتے ہین **اعضاے سر** اگر ایک فتیلہ خواہ بتی بنا کر بیچ اوسمین شہد لگائین اور دھیر پیسے ہوے انزروت سے اوسکو آلودہ کرین اور جس کان مین زخم ہو اوسی بتی کو رکھین چند روز مین زخم اچھا ہو جاے **اعضاے چشم** شوربہ چشم کہنہ اور زیادہ کیچڑ نے کو خاص کر نافع ہی۔ نزلات چشم کو اور خصوصاً وہ انزروت جسکو غلیظ شیر مادہ خر مین پرورده کیا ہو زیادہ مفید ہی۔ تنکا و رخاشاک وغیرہ جو آنکھ مین پڑجاے اوسکو نکال دیتا ہی **اعضاے نفض** خام اور بلغم غلیظ کا اسہال کرتا ہے خصوصاً ورگ سے اور مفاصل سے۔

ابہل جسکو ہندی مین دھیر اور ہوبیرا اور دیودار کہتے ہین **ماہیت** اوسکی یہ ہی کہ درخت عرعر کا پھل ہی زعرور کے مشابہ ہو مگر سیاہی اسکی زیادہ ہی اور بو اسکی تیز ہی اور یہ کبھی ہی اور درخت اوسکا دو قسم کا ہوتا ہی۔ ایک قسم کی پتی مثل برگ سرو کے ہوتی ہی اور کانٹے اوس پر زیادہ ہوتے ہین اور چھوٹے ہو کر رہ جاتے ہین لانبے نہین ہوتے دوسری قسم کی پتی جھاؤ کی پتی سے مشابہ ہی اور خشکی و یبوست اوسکی جھاؤ کی پتی سے زیادہ ہی بزہ اوسکا مثل سرو کے ہوتا ہی اور حرارت مین اوس سے کمتر ہی اور دو چند وزن دار چینی قائم مقام ابہل کے ہی **طبیعت** بعض کا قول ہی کہ تیسرے درجہ مین حار یابس ہے **افعال و خواص** تحلیل اسکی شدید ہی اور تخفیف کے ہمراہ تلیع بھی ہی اور کسی قدر قبض پوشیدہ بھی اسمین ہی دو غمہاے گرم مین داخل کیا جاتا ہی اور خوشبو ادہان کا بھی جز ہی اور اکثر روغن مین اسکا نچوڑا ہوا پانی شریک کیا جاتا ہی **جروح اور قروح** خبیثہ اسکا آکلہ کو نافع ہی اور قروح متعفنہ کو ہمراہ شہد کے اور سڑانے والے مادہ کو سڑانے سے منع کرتا ہی اور سیاہ زخم کی سیاہی کو دور کرتا ہی کبھی اسکا ضماد کرتے ہین اور بسبب لذع کے اندمال قروح نہین کرتا ہی اور بسبب شدت حرارت کے اور شدت یبوست کے فعل و مال اوس سے ممکن نہین ہی بلکہ تحلیف پیدا کرتا ہی **اعضاے سر** اگر جز ابہل کو روغن کنجد یا روغن ش وین کے کرتے وغیرہ مین اوسکا جوش دیا جاے کہ جو وہ کو سیاہ ہو جائے اور پھر روغن کا اوسمین ٹپکائین کرنی کے گوش کو زیادہ مفید ہوگا **اعضاے نفض** اگر ابہل کو ملائین خون کا پیشاب گاہ اور استقاطہ جنین کر دیگا۔ اور اگر اسکا حمول کیا جاے جب بھی یہی حال پیدا ہوگا۔

اشنہ جسکو ہندی مین چھڑیلہ کہتے ہین **ماہیت** لطیف وہ باریک چھلکے اور پوست ہی جو درخت بلوط پر لپٹی ہی اور صنوبر اور جوز کے درخت پر اور خوشبو اسکی بیکر ہی **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہی ہی جو سپید ہو اور سیاہ قسم اوسکی خراب ہی **طبیعت** اسمین تھوڑی سی برودت ہی مائل بقصور یعنے جس برودت سے نیگری پیدا ہوتی ہی اور قبض

HAKEEM SHOUKAT ALI

معتدل ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ اشنہ درجہ اول مین گرم ہے اور سوم مین یابس
ہے- اور خوزی یعنے ایک طائفہ اور گروہ اطبا نے کہا ہے کہ اشنہ سرد ہے اور یبوست
اسکی شدید ہے **افعال و خواص** اشنہ مین قوت قبض کی تحلیل کی بھی قوت
ہمراہ قبض کے ہے اور تلئین بھی کرتا ہے خصوصاً اشنۂ صنوبریہ کہ قبض اسکا معتدل
ہے اور اشنہ قسطرانیہ تفتیح سدہ بھی کرتا ہے اور ڈھیلے گوشت کے اقسام کو جمیل ستر خا
آگیا ہو مضبوط اور استوار اور سخت کر دیتا ہے **اورام اور بثور** اورام حارہ
پر طلا کرنا انکا مسکن ہے اور صلابات کی تحلیل کرتا ہے اور نرم گوشت کے اورام
مین سکون پیدا کرتا ہے **آلات مفاصل** ماندگی اور تھکنے کیواسطے جو روغن بنائے
جاتے ہین اونمین پڑتا ہے اور صلابت مفاصل کی تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح جوشاندہ
اشنہ کا **امراض سر** اگر شراب مین اشنہ کو بھگو دین جو اوس شراب کو پیے
اوسکو نیند آجائے **اعضائے چشم** بصارت مین جلا پیدا کرتا ہے **امراض نفض**
اور سینہ خفقان کو نافع ہے **اعضائے غذا** آنکو بند کرتا ہے مقوی معدہ ہے اور
نفخ معدہ کا دور کرتا ہے خصوصاً خیساندہ اشنہ کا جو کسی شراب قابض مین تیار کیا
جائے- جگر ضعیف کے درد کو نفع دیتا ہے **امراض نفض** سدہائے رحم کی تفتیح کرتا
ہے- اگر اسکے آبزن مین بیٹھا جائین درد رحم کو نافع ہے اور ادرار حیض کرتا ہے

اظفار الطیب جسکو ہندی زبان مین نکہہ بولتے ہین **ماہیت** یہ گول گول ٹکڑے
ہین بشکل قطاع سطح دائرہ کے ناخون کے مشابہ شکل مین ہوتے ہین پاکیزہ اونمین
عطریت ہوتی ہے دھونی مین سلگاتے ہین- دیسقوریدوس حکیم نے کہا ہے کہ
یہ از قسم ٹھیکریون کے ہے صدف کی دریائے ہند کے اوس جزیرہ مین پائی گئی
تھی جہان سنبل الطیب پیدا ہوتی ہے- ایک قسم اسکی قلزمی ہے اور ایک قسم بابلی ہے
جو سیاہ اور چھوٹی ہوتی ہے اور دونو کی بو اچھی ہوتی ہے- اور مجھے گمان ہے کہ قلزمی بھی
قسم ہے جسکو قرشیہ کہتے ہین انواع اظفار الطیب سے- یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ
اظفار الطیب گوشت اور جلد سے چمٹی ہوئی ہوتی ہے- اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ جسقدر
عبادان تک پہونچی ہے اور اکثر تو یہ دو غلی ہوتی ہے کہ جدہ سے اوسکو لاتے ہین
اور اسکو صاف اور پاک کرتے ہین پس چرک اور بدبو سے پاک ہو جاتی ہے اور بوے خوش
دیتی ہے **اختیار** اجود اور بہتر وہی ہے جو سپیدی مائل ہے اور قلزم تک پہونچی ہو خواہ
یمن اور بحرین سے لائی گئی ہو- بابلی قسم اس کی سیاہ اور چھوٹی ہوتی ہے اور بہت
چھوٹی ہوتی ہے عطار لوگون کا قول یہ ہے کہ اچھی قسم اسکی وہی ہے جو بحرانی ہو
اوسکے بعد کی جو جدہ کی طرف سے آئے اور کبھی کسی قدر اوس سے عبادان

تنک جاتی ہے **طبیعت** اوسکی گرم خشک درجہ دوم کی ہے اور یبوست اوسکی غالب
تیسرے درجہ تک ہے **افعال و خواص** ملطف ہے **اعضائے سر** دھونی
اوسکی صرع کو نافع ہوتی ہے **اعضائے نفض** دھونی اوسکی خونکا دیتی ہے اور غشی سے
ہوشیار کر دیتی ہے اور اوس عورت کو جسے اختناق رحم کا دورہ ہو- اور اگر ہمراہ سرکہ اوسکو
تناول کرین شکم روان کرتی ہے جو قسم اوسکی کیون نہ ہو-

انفحہ جسکو ہندی مین جبنہ اور جاک کہتے ہین **ماہیت** جبنہ کی بہت سی
قسم ہین کہ ہر ایک کو ہم ہر ایک حیوان کے باب مین لکھینگے اسلیے کہ جس
حیوان کا یہ معدہ ہے اوسکے خواص بھی اسمین ہونگے **اختیار** عمدہ اقسام اوسکی
جبنہ خرگوش کا ہے **طبیعت** اوسکی یہ ہے کہ جمیع اقسام جبنہ کی گرم خشک
ناری مزاج ہین **افعال و خواص** ہر ایک خون بستہ کی تحلیل کرتا ہے اور
دودھ جو تجبن ہوگیا ہو یعنے پھٹ کر پنیر بنگیا ہو اوسکی بھی تحلیل کرتا ہے اور خلط
غلیظ کی بھی تحلیل کرتا ہے- اور جو چیز پگھلی ہوئی ہو اوسکو بستہ کر دیتا ہے- جمیع
اقسام جبنہ کے مقطع ہین- اور ہر ایک سیلان اور نزف جو عورتون کو ہوتا
ہے سب کو روکتا ہے اور جمیع اقسام اسکے ملطف بھی ہین اور کچھ شک اسمین
نہین ہے کہ باوجود ان خواص کے وہ مجفف بھی ہے- جالینوس کہتا ہے کہ مین
کسی جبنہ کو ایسے مقام پر استعمال نہین کرتا ہون جس جگہ احتیاج قبض پیدا
کرنیکی ہو **اعضائے سر** جملہ اقسام کے جبنہ جبوقت پلانے مین اوسکا استعمال
ہو صرع سے نجات دیتے ہین خصوصاً جبنہ قوقی کا جو حیوان خند بیدستر کا ہے
اعضائے نفس اور صدر جو خون کہ پھیپھڑے مین بستہ ہو گیا ہو اوس کی
تحلیل کر دیتا ہے **اعضائے غذا** جو دودھ کہ معدہ مین پھٹ کر بستہ ہو جاوے
اوسکو تحلیل کر دیتا ہے اگر سرکہ کے ہمراہ پیا جائے اور جو خون معدہ مین بستہ ہو جاوے
اوسکی بھی تحلیل کرتا ہے اور معدہ کیواسطے جبنہ ردی ہے **اعضائے نفض** اگر بعد
طہر کے یعنے بعد فارغ ہونے عورت کے حیض سے اسکا حمول کیا جائے حاملہ
ہونے پر اعانت کرتا ہے اور اگر بعد طہر کے پلایا جائے حمل کا مانع ہوتا ہے-
اختناق رحم کو نافع ہے خصوصاً جبنہ قوقی کے قروح امعا کو مفید ہے خصوصاً
جبنہ جہر نامی حیوان کا **سموم** ہر ایک جبنہ کا دزہر ہے اور شوکران کے
ضرر سے نفع دیتا ہے اور شوکران کیواسطے جبنہ بچہ بزغالہ کا ہے اور جبنہ بچہ
آہو کا ہے اور جبنہ جرزا کا ہے جو کہ سیاہ تر قسم ہے اور جبنہ برہ خواہ بچہ اسپ
شمش ماہہ- زہر کی سمیت دفع کرنیکی غرض سے خوا ہلا نرع اور خلندہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اشیاء کی دفع مضرت کی غرض سے۔ مقدار شربت اسکی تین ابولوسات ہے جو برابر ستائیس قیراط خواہ ساڑھے تیرہ ماشہ کے ہے اگر قیراط چار جو کا ہو اور اگر تین جو کا قیراط ہو سو وقت تین ابولوسات مساوی نو ماشہ اور چھ رتی کے ہونگا مقدار شربت کی بوزن ایک قیراط کے ہے مترجم اس مقام پر عبارت شیخ کی مضطرب ہے اور صاحب مخزن نے درم وقیم اور تم کہا ہے جو پونے دو ماشہ ہوا واسطے دفع ضرر موم کے کانٹے کے اور انفحہ کی مقدار ہمراہ سرکہ انگوری کیواسطے صرع طفلی کے لکھی ہے پس مجھے خیال ایسا ہوتا ہے شیخ نے پہلے فقرے مین جو مقدار شربت ساڑھے تیرہ ماشہ کی لکھی ہے واسطے انسان قوی کے ہے اور دوسری مقدار جو ایک قیراط کی لکھی ہے واسطے طفل خرد سال کے ہوگی یا انکہ تیرہ ماشہ انفحہ اون حیوانات کا مراد ہے جنمین سمیت نہو اور جو حیوان سمی ہے اونکا انفحہ ایک قیراط سے زیادہ نہ کھلانا چاہیے بہرحال اس مقام پر اصل کتاب مین یا غلطی نساخ کی ہے یا خود شیخ کو دھوکا ہوا چنانچہ اور مقامات مین جابجا مجھے اسیطرح کی اصلاح کی ہے اور کرینگے انشاء اللہ تعالے تمن طلا کرنے مین انفحہ کی مقدار دس قیراط ہے۔ بزغالہ کا انفحہ تریاق افریونکا ہے

آملج جسکو ہندی زبانمین آملہ کہتے ہین **ماہیت** مشہور پھل ہے اسکا مربا بلیلے کے مربے سے ضعیف ہے اور طریق پروردگی مین آملہ کے ایسے اہتمام قوی کی حاجت نہین جیسے کہ ہڑ کے مربے مین دقت ہے۔ جب آملہ کو دودھ مین تر کرین اوسکو شیر آملہ کہتے ہین **طبیعت** آملہ کی یہودی کے نزدیک گرم ہے اور اکثر اطبا اسکو بارد کہتے ہین دوسرے درجہ کا اور شرک ہندی کی رای مین یہ ہے کہ آملہ مین قوت تسخین کی ہے اور مین کہتا ہون شاید حق یہ امر ہے کہ آملہ یابس ہے اور قدرے برودت بھی اسمین ہے **مترجم کہتا ہے** کہ منشا اضطراب اقوال کا آملہ کی حرارت اور برودت مین نفع کرنا اسکا عضو قلب کو ہے کہ حرارت اور برودت قلبی دونون کو مفید ہوتا ہے اور ایسے ہی ادویہ کے تعین مزاج مین اطبا مجبوری بالخاصیت کا ایک مسئلہ تسلیم کرتے ہین اور حق یہ ہے کہ صانع حکیم تعالے مجدہ وبا دعطائہ کی قدرت قدرت بیچون وچرا کے ہے جو چاہے سو کرے ادراک بشری کی مجال نہین ہے جو کوئی بات قطعی اور یقینی سمجھ سکے **افعال وخواص** حرارت خون کا اطفاء کرتا ہے **زینت** بالونکی سنواری کرتا ہے اور بالون کو سیاہ کردیتا ہے **آلات مفاصل** جو مفاصل عصبی ہین نہایت قوی کرتا ہے **اعضائے چشم** آنکھ کا مقوی ہے **اعضائے نفس وسینہ** قلب کو تقویت دیتا ہے اور تنگی قلب کرتا ہے یعنے فہم کو بڑھاتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کو قوی کرتا ہے اور اوسکو مضبوط کرتا ہے کہ جرم معدہ استوار ہوجاتی ہے اور پیاس مین سکون پیدا کرتا ہے اور قے مین سکون پیدا کرتا ہے اور اشتہا طعام کی پیدا کرتا ہے **اعضائے نفض** معدہ کی تقویت کرتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ شکم مین قبض پیدا کرتا ہے۔ مگر مربائے آملہ شکم نرم کرتا ہے اور ریح رنج وتعب میں ہے اور بواسیر کو نافع ہے۔

اقحوان جسکو فارسی مین بابونہ گاؤ چشم کہتے ہین **ماہیت** بعض قسم کی سپید اور اصفر یعنے میگون اور سپید قسم اسکی قوی ہے اور یہ تیلی تیلی شاخین ہوتی ہین اون پر شگوفہ سپید برگ کا ہوتا ہے جو مشابہ شگوفہ مرزنگوش کے ہے اوسکی بو تیز ہوتی ہے اور مزہ مین بھی تیزی ہوتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے **افعال وخواص** منضج ہے اور تفتیح سدون کی کرتا ہے اور اسمین قبض بھی ہے اور اقسام سیلان رطوبات کو روکتا ہے اور اسکے ہمراہ تحلیل کی قوت بھی اوسمین ہے مگر قبض اوسکا بسبب تجفیف کے ہے پسینہ کا ادرار کرتی ہے اسیطرح روغن اوسکا اگر ملا یاجائے رگون کے منہ کو کھولدیتا ہے محلل ہے اور ملطف بھی ہے **اورام اور قروح** معدہ کے ورم گرم کی تحلیل کرتا ہے اور جو خون کہ معدہ مین بستہ ہوجائے اسکی تحلیل کردیتا ہے ضماداً ورام باردہ کو نافع ہے **جراح وقروح** نواصیر کو نافع ہے اور خشک ریشہ خواہ پھٹے ہوئے پیڑیان جو دانہ وغیرہ پر ہوتی ہین اونکو گرادیتا ہے اور قروح خبیثہ مین اسکا نفع ہوتا ہے اور پٹھون کے جراحات اور جراحات عضل کو نافع ہے **آلات مفاصل** لنقرس وغضب کو نافع ہے اسطرح پر کہ اسکے جوشاندہ مین کوئی صوف تر کرکے اوسی پٹھہ پر رکھین جسمین التوا کا ضرر پیدا ہوا ہے **اعضائے سر** منشگی پیدا کرتا ہے اور اگر اقحوان تازہ کو سونگھین نیند لاتا ہے اور روغن اس کا دردہائے گوش کو نافع ہے **اعضائے نفس وصدر** اگر خشک اقحوان کو مثل افتیمون کے تناول کرین ربو کو مفید ہوتا ہے **اعضائے غذا** فم معدہ کیواسطے خراب چیز ہے مگر یہ بات ہے کہ محلل ہے اور مجفف ہے اور جو چیز بطرف معدہ کے کھنچ کرآتی ہے اوسکو خشک کردیتا ہے اور خون بستہ کی تحلیل کرتا ہے جو معدہ مین جم گیا ہو **اعضائے نفض** ادرار بول کرتا ہے اور مثانہ مین جو خون منجمد ہوگیا ہو اوسکی تحلیل کرتا ہے جب شراب العسل کے ہمراہ مستعمل ہو اور پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے جسوقت کہ اسکا شگوفہ اوسکی شراب کے ہمراہ پلائی جاے اور ادرار حیض کرتا ہے اسیطرح اوسکے روغن کا حمول کرنا کہ وہ بھی بقوت مدر ہے ایضاً اوسکے روغن کا حمول صلابت رحم کی تحلیل کرتا ہے۔ اقحوان خشک سکنجبین کے ہمراہ مثل افتیمون کے مستعمل ہوتا ہے اور خلط سودا اور بلغم کو بذریعہ اسہال دفع کرتا ہے۔ اور ورام مقعد کو جو گرم ہون نافع ہے اور بواسیر کی تفتیح کرتا ہے خود اقحوان اور روغن اوسکا بھی۔ آدرقا الماریعنے جو پانی کوطہ وغیرہ مین اوتراتا ہے اوس کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

واسطے شق کرنے اور چاک کر دینے کے بعد مفید ہے۔ درد قولنج اور درد شکم اور صلابت طحال کو نافع ہے۔ **آذریونہ** سورج مکھی کو کہتے ہیں **طبیعت** گرم خشک درجہ سوم **زینت** سر کرنے میں پیسکر لگانے سے بالخورہ کو مفید ہے **آلات مفاصل** خاکستر اوسکی ہمراہ سرکہ بطور لطوخ کے عرق النسا پر مفید ہے **اعضائے نفض** دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ پہاڑی سورج مکھی کو جس وقت عورت حاملہ چھوئے خواہ اوسکا حمول کریں فوراً اسقاط حمل کر دیگی **سموم** جملہ سموم کو نافع ہے خصوصاً جو زہر کاٹنے سے حیوانات کے پیدا ہوتا ہے۔

اصطرک کی ہندی کچھ نہیں **ماہیت** دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ میعہ کی ایک قسم ہے اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ زیتون کا گوند ہے اور دخان اصطرک کا بدل ہے دخان کندر کا ہے ایک اثر میں **اختیار** یہ وہی قسم ہے جسکی بو تیز آتی ہو **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** تلیین زیادہ ہو **آلات مفاصل** ماندگی اور کسل کی ادویہ میں ملایا جاتا ہے **اعضائے سر** سبات اور سر گرانی اور درد سر پیدا کرتا ہے اور زکام اور اقسام نزلہ کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفس و صدر** کھانسی کو اور آواز کے بیٹھ جانیکو مفید ہوتا ہے **اعضائے نفض** وغیرہ اوسکا صلابت رحم کو نافع ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے اور زخم کو تنقیہ کرتا ہے۔ اور اگر کسیقدر اوسکو ہمراہ علک البطم کے نگل جائیں تلیین طبیعت کرتا ہے **انقد** جسکو سرملہ دہانجن کہتے ہیں **ماہیت** اوسکی یہ ہے کہ اسرب کشتہ کا جوہر ہے اور قوت اوسکی قلعی کے کشتہ کی قوت سے مشابہ ہے **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہی ہے جسکے پرت اور طبقات ہوں اور ہر پرت کے لیے چمک ہو کوئی شے غریب اوس سے ملی نہ ہو اور نہ چرک آلودہ ہو اور زود شکن ہو کہ ادھر دبا ادھر ٹوٹا اور ٹوٹ گیا **طبیعت** سرد ہے درجہ اول میں اور خشک درجہ دوم میں اور تخفیف اوسکی سرخ پھٹکری سے جسکو سوری کہتے ہیں کہیں زیادہ ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور تخفیف بلا لذع ہے اور نزف خون وغیرہ کا قاطع ہے جراح اور قروح کو نفع کرتا ہے اور زائد گوشت کو اوڑا دیتا ہے اور زخم کا اندمال کرتا ہے۔ اگر تازہ چربی کے ہمراہ اوسکو موضع سوختہ پر رکھیں اوس مقام پر قرحہ نہ پڑے گا اور اگر جلے ہوئے مقام پر زخم پڑ چکا ہو موم اور سپیدہ انقد میں ملا کر استعمال کریں تو قرحہ بھر جائے گا **اعضائے سر** نکسیر جو دماغی ہے اوسکو بند کر دیتا ہے اوس تتمہ کو جو پردہ ہائے دماغی سے خون آتا ہو **امراض چشم** صحت چشم کی حفاظت کرتا ہے اور جو چرک قروح چشم میں ہو اوسکو دور کر دیتا ہے۔

اعضائے نفض اگر اوسکا حمول کریں نزف الدم خواہ اور رطوبت جو رحم سے نکلتی ہو اوسے **نفع** کرتا ہے **ابدال** بدل اوسکا کشتہ قلعی سیاہ کا ہے۔

افتیمون جسکو ہندی زبان میں اکاس بیل اور امل بیل کہتے ہیں **ماہیت** تخم بھی ہے اور کلیاں بھی اور پتلی پتلی شاخیں باریک اور نازک اور تیز اور گرم مزہ میں تیزی ہے بیخ اوسکا سرخ ہوتا ہے قوت نباتی اوسکی مثل قوت حاشا کی ہے مگر حاشا اوسکی بہ نسبت ضعیف تر ہے اور بعض کا قول ہے کہ افتیمون بھی قسم حاشا سے ہے **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہی ہے جو افریطی ہو اور مقدسی ہو اور وہ مائل بسرخی ہوتی ہے اور جو قسم کہ اوسکی سرخ تیز تر ہو اور بو اوسکی تند ہو وہی عمدہ زیادہ ہے **طبیعت** جالینوس کے نزدیک تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور حنین کہتا ہے کہ تیسرے درجہ میں گرم ہے اور آخر درجہ اولی میں خشک ہے **افعال و خواص** نفخ میں تسکین دیتی ہے اور رکھولاں اور مشائخ کو موافق ہے امراض سوداوی کو دور کرتی ہے **آلات مفاصل** تشنج کو نافع ہوتی ہے **اعضائے سر** مالیخولیا اور صرع کو مفید ہے **اعضائے غذا** کرب پیدا کرتی ہے اون لوگوں کو جنکے مزاج پر صفرا غالب ہو گیا ہو اور قے پیدا کرتی ہے ایسے ہی اشخاص میں اور یہ دوا تنہا ان اشیا کے ہے جو تشنگی پیدا کرنیوالی ہے **اعضائے نفض** مقدار شربت جرم افتیمون سے چار درہم ہے اور مطبوخ کی مقدار شربت دس درمی جو برابر دس درہم کے ہے شہد کے ہمراہ اور نمک کے ملا لی جاتی ہے پس بقوت اسہال سودا کرتی ہے اور بلغم کا بھی مسہل ہے۔ اور بعض اطبا کہتے ہیں کہ جرم سے اوسکے دو درہم تک اور مطبوخ سے چار درمی تک مقدار شربت ہے۔ اور واجب ہے کہ بلاتے وقت روغن بادام اوسپر ڈالدیں اور زیادہ اہتمام اوسکے جوش دینے میں نہ کریں۔

اسطوخودوس جسکو ہندی میں دہار اور بنگالہ میں تنتنہ کہتے ہیں **ماہیت** ایک پتی ہے جس میں باریک اور پتلی نوک ہوتی ہے جیسے جو کے دانہ میں ہوتی ہے مگر اسطوخودوس کی نوک و نیز اوسکی پتی جو کی پتی سے لانبی زیادہ ہوتی ہے اور اسمیں پتلی پتلی شاخیں سیاہ سیاہ ایسی ہوتی ہیں جیسے افتیمون میں ہوتی ہیں کہ کلیاں اور مور نہیں ہوتا ہے۔ مزہ اسطوخودوس کا تیز کسیقدر تلخی لیے ہوئے ہوتا ہے اور مرکب ہے جوہر ارضی بارد سے اور جوہر ناری لطیف سے **طبیعت** اوسکی گرم درجہ اول اور خشک درجہ دوم میں ہے **افعال و خواص** محلل ہے اور بسبب تلخی کے ملطف ہے اور اسی طرح شراب اسطوخودوس بھی محلل اور ملطف ہے تفتیح سدد کی کرتی ہے اور جلا بھی اسمیں ہے اور تھوڑا سا قبض بھی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بدن کی تقویت کرتا ہے اور احشاء اندرونی کا مقوی ہے عفونت کو منع کرتا ہے **آلات مفاصل** جوشاندہ اسکا درد ہائے عصب میں سکون پیدا کرتا ہے اور پسلیوں کے درد کا مسکن ہے اور شراب وسکی تلچھٹ کے امراض بارد کیواسطے نہایت نافع دوا ہے پس ضرور ہے کہ ایسے بیماروں کو اوسکے پلانیکی مواظبت کی جائے اور جو شخص ضعیف العصب ہو خواہ مرض بارد عصب میں مبتلا ہو ہمیشہ اوسکا استعمال کیا کرے **اعضائے سر** مالیخولیا اور صرع کو نافع ہے **اعضائے غذا** کرب لاتا ہے اور ان لوگوں پر جنکے مزاج پر صفرا غالب ہے اور قے پیدا کرتا ہے اور پیاس بھی اوس سے پیدا ہوتی ہے **اعضائے نفض** آلات بول کو قوی کرتا ہے اور بلغم اور سودا کا اسہال کرتی ہے جالینوس نے اسطوخودوس کی یہ خاصیت بیان نہیں کی ہے۔ مقدار شربت زیادہ سے زیادہ اسکی بارہ کسونا جو قریب پانچ درہم کے ہے ہمراہ شراب صاف کے خواہ سکنجبین اور تھوڑے سے نمک کے۔

اشق جسکو ہندی میں کاندر کہتے ہیں **ماہیت** طرسوس کا گوند ہے اور بربر نام اسکا لزاق الذہب بھی رکھا جاتا ہے یعنے سونے کا چپان کرنیوالا اس لیے کہ کاغذ اور لوح اور دفتیاں وغیرہ سب پر سونا اسی کے ذریعہ سے چڑھایا جاتا ہے **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہ ہے جو مشابہ لبان کے ہو اور خوشبو اوسکی مثل بوئے جندبیدستر کے ہو اور بشدت ملتا ہو یعنے بھربھرا نہ ہو اور خاشاک وغیرہ سے صاف اور پاک ہو۔ اور بعض کا قول یہ ہے کہ عمدہ قسم اسکی وہ ہے جو کندر کے مشابہ ہو اور کثیف ہو اور بو اوسکی کشنیز کی سی ہو اور مزہ اوسکا تلخ ہو **طبیعت** آخر دوم میں گرم ہے اور اول درجہ میں خشک ہے **افعال اور خواص** تحلیل اور تجفیف اسکی قوی ہے اور لذع پیدا کرنا اسکا قوی نہیں ہے اور تفتیح اوسکی اس درجہ تک پہونچی ہے کہ رگوں کے منہ سے خون جاری کر دیتی ہے۔ ادویہ مسہلہ کی اصلاح میں داخل کیجاتی ہے اور تلئین اور جذب کی قوت اسمیں ہے **اورام اور بثور** طلا بھی اسکا کیا جاتا ہے اور لیپ بھی لگایا جاتا ہے پس خنازیر اور صلابات اور سلع یعنے تیوڑھی کو بھی نافع ہوتی ہے جراح اور قروح خبیثہ رخنوں کو نافع ہے اور گوشت زائد کو سڑا دیتی ہے جو خبیث ہے اور اچھا گوشت پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** عرق النساء کے درد کو اور درد تہیگاہ اور مفاصل کو پلانے کے ذریعہ سے نفع کرتی ہے شہد کے ہمراہ خواہ آب جو کیساتھ۔ اور اگر شہد اور زفت ملا کر ضماد کریں تحجر مفاصل کو تحلیل کر دیگی۔ اور اگر سرکہ اور شورہ ملا کر اور روغن حنا کے ہمراہ استعمال کریں عیاء اور ماندگی کو نفع کرتی ہے **امراض چشم** پلکوں کی خشونت کو نرم کرتی ہے اور جرب جفانکو بھی نافع ہے اور بیاض چشم کو جلا کرکے دور کرتی ہے اور رطوبت چشم کو نافع ہے **اعضائے نفس اور صدر** ربو اور عسر نفس اور انتصاب نفس کو مفید ہے اگر اسکا لعوق شہد کے ساتھ چاٹا جائے خواہ آب جو کے ہمراہ اور قروح حجاب کو پاک کرتی ہے اور خوانیق جو بلغم سے پیدا ہوں خواہ مرہ سوداء سے اونکو نافع ہے **اعضائے نفض** ادرار بول کرتی ہے اسقدر کہ خون پیشاب آنے لگتا ہے۔ اور گردہ دانہ کا اخراج کر دیتی ہے اور مسہل ہے جنین زندہ ہو کہ مردہ دونو کا اخراج کر دیتی ہے اور حیض کا ادرار کرتی ہے اور اگر سرکہ ملا کر صلابت انثیین پر لگائی جائے پس نرم کر دیتی ہے مقدار شربت اوسکی ایک ہم ہے مصلح اوسکا تخم کرفس ہے **اعضائے غذا** اگر ایک شمی جو کہ برابر ایک درہم کے ہے مستعمل ہو تو سختی طحال اور جگر کو نافع ہے اسیطرح اگر کرم کیساتھ ملا کر پئیں تو استسقا کو نافع ہے ابدال اوسکا وہ چرک ہے جو شہد کی مکھی کے چھتے میں ہوتا ہے

انجدان جسکو ہندی میں ہینگ کہتے ہیں **ماہیت** بعض قسم اوسکی سپید ہوتی ہے اور وہ مادہ ہے اور ایک قسم اوسکی سیاہ ہے اور یہ قوی تر ہے اور سیاہ غذا کے اقسام میں داخل نہیں ہوتی ہے بیخ اوسکی قریب انشترغار کے ہے فربہی میں اور طبیعت اوسکی ہوائی ہے اور انشترغار دیر ہضم ہے اور ردی اوسکی منزلت پر نہیں ہے اگرچہ بطی الہضم زیادہ ہے مگر حلتیت جو اسکا گوند ہے اوسکو ایک باب میں جداگانہ ہم ذکر کرینگے انجدان کا جوشاندہ یا کر اگا استعمال کریں بہتر ہے اور اسکے جرم سے **طبیعت** تیسرے درجہ کی گرم خشک ہے **افعال اور خواص** ملطف ہے اور جڑ اوسکی نفخ پیدا کرتی ہے اور اگر بدن کی مالش انجدان سے کیجائے خصوصاً اوسکے دودھ سے مواد کو بطرف خارج کے بقوت جذب کرے گی **زینت** بوے بدن کو بدل دیتی ہے اگر اوسکو زیت کے ہمراہ ضماد کریں وہ رنگت سرخ نیلگوں کی یا خون کی جو آنکھوں کے نیچے پیدا ہو جاتی ہے اوسکو دور کر دیتی ہے **اورام اور بثور** دبیلہ کے اقسام جو اندرون جسم میں ہوتے ہیں اونکو نفع کرتا ہے۔ اور اگر اوسکو خواہ اوسکی جڑ کو مرہم میں ملائیں خنازیر کو نفع کریگا **آلات مفاصل** جب اسکو روغن ایرسا خواہ روغن حنا سے ملا کر استعمال کریں وجاع مفاصل کو نفع کریگا خاص کرکے **اعضائے غذا** بیخ اوسکی ڈکار زیادہ لاتی ہے اور دوامی خلم کو بند کرتی ہے۔ اور خود انجدان بطی الہضم ہے مگر ہاضم اور اشیا کی ہے اور معدہ کو گرم کرتی ہے اور قوی کر دیتی ہے اور اشتہا کو زیادہ کر دیتی ہے **اعضائے نفض** انجدان کو پوست انار کے ہمراہ سرکہ میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

بچہ بکریوں در استعمال کریں اسمیں معقعدہ کو زائل کرتی ہو اور ادرار کرتی ہو۔ براز کو بدبو کرتی اور
قروح براز کو گندہ اور بدبو کردیتی ہو اور مثانہ کو مضر ہی **سموم** فاد زہر سموم کی ہے
اشترغار جسکو ہندی زبان میں اونٹ کٹارہ کہتے ہیں **ماہیت** اوسکی مشہور
ہو اور اصوب استعمال ویکے سرکہ کا ہو اور یہ دوا قریب تخمدان کے ہو طبیعت مین
اور اوس سے زیادہ ردی اور خراب ہو **طبیعت** اوسکی گرم خشک آخر درجہ
سوم مین او معروف ہو **اعضاء غذا** سرکہ اوسکا جید ہو واسطے معدہ کے
کہ معدہ کا تنقیہ کرتا ہو اور **تقویت** دیتا ہو اور اشتہا کھول دیتا ہو اور جرم اوسکا
بجہت لزوج کے متلی وابکائی پیدا کرتا ہو اور معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہے اور
دیر کے بعد ہضم اوسکا معدہ مین ہوتا ہو **حمیات** خاصہ اوسکا یہ ہو کہ جو تپ لرزہ
اور بخار کو نفع کرتی ہو **انبر باریس** بھی وہی زرشک ہے ایک قسم اسکی گول
ہوتی ہو اور سرخ اور سیدہ مین نرم مین پیدا ہوتی ہو دوسری قسم سیاہ اور لانبی بھی ہے
رنگ مین خواہ پہاڑ مین پیدا ہوتی ہو اور یہی قسم قوی ہو **طبیعت** سرد خشک آخر درجہ
سوم کی ہو **خواص** قاطع صفرا کی ہو بخوبی قطع کرتی ہو **اورام اور بثور** اسکی خاصیت
سے ہو کہ اورام حارہ کو بطور ضماد کے نافع ہوتی ہو **اعضاء غذا** معدہ اور
جگر کی مقوی ہو اور پیاس کو اچھی طرح قطع کرتی ہو **اعضاء نفض** طبیعت
کو بستہ کرتی ہو اور سحج اور سیلان خون جو اسفل کیطرف سے ہو اوسکو نافع ہے
اسفنج جسکو ابر مردہ کہتے ہیں **ماہیت** ایک جسم دریائی ہو نرم نرم اور متخلخل
جیسے نمدا دبانے سے دبجاتا ہو اور بغیر سبب انقباض کو قبول آتا ہو کہتے ہیں کہ وہ
ایک حیوان ہو جو پانی کے متصل رہتا ہو اور پانی سے جدا نہیں ہوتا **اختیار**
تازہ قسم اوسکی زیادہ تر قوی ہو اور تجفیف اوسکی زیادہ ہو بسبب قبض اوسکی طبیعت
کے جو دریا کی طبیعت قوی سے ماخوذ ہو **طبیعت** اول درجہ مین گرم ہو اور دوسرے
درجہ مین یابس ہو اور پتھر جو اوسمین سے برآمد ہوتا ہو اوسکی طبیعت بھی قریب
اوسی کے ہو اور حرارت اوسمین کم ہو **افعال و خواص** قوی التجفیف ہو خصوصاً
تازہ اور نیا اسفنج اگر زیت سے جلایا جاوے اسی طرح خاکستر اوسکی بھکر
خون کے بہنے کو جو بوجہ کٹجانے خواہ چاک کرنے کسی عضو کے برآمد ہوتا ہو منع کرتا ہو لیکن اگر
کو اوسمین جلا کر کسی موضع خاص پر رکھتے ہیں پس بند کر دیتا ہو اور بچکو اور دریا انکہ وہ
جو ہر نرم ہو مگر خون کو روکتا ہو اور تیز رگوں کے منھ کو مقفول کرکے اور در آوردہ کرکے
رواں خون کو بند کر دیتا ہو پتھر جو اسفنج سے نکلتا ہو بدون عفونت پیدا کرنے کے ملطف ہو
اور تجفیف پیدا کرتا ہو اور جلا کرتا ہو اورام اور بثور اور ورام بلغمی کی تجفیف کرتا ہو

جراح اور قروح سرکہ مین ڈبو کر جراحات پر رکھا جاتا ہو پس اندمال زخم کرتا ہو
اور شہد کے ہمراہ پکا کر لگانے سے زخمہائے کہنہ کو مندمل کرتا ہو اسیطرح خشک
اسفنج بھی قروح پر رکھا جاتا ہو اور پانی اور شراب مین تر کرکے بھی رکھتے ہین اور
رطوبہ کہنہ کو خشک کر دیتا ہو **اعضاء نفس و صدر** اگر اسفنج زیت
مین جلایا جاوے علاج نفث الدم کے لائق ہوگا **اعضاء نفض** جو
سنگ ریزہ اسفنج مین موجود ہو مثانہ کی پتھری کو پارہ پارہ کر دیتا ہو اسکا قائل گروہ
اطباء ہو سوائے حکیم جالینوس کے وہ کہتا ہو کہ مستبعد اور دور از قیاس ہو کہ
اثر قوت اوسکی مثانہ تک پہونچے بلکہ سنگ گردہ کی تفتیت کر دے گا۔

آبار و آنک **ماہیت** انکی سیاہ قلعی خواہ سیسہ ہو انمین ایک جوہر مائی ہو کثرت
سے جسکو برودت نے منجمد کر دیا ہو اور ہوائیت وارضیت ہو جو بہت زیادہ
نہین ہو۔ دلیل اسکی رطوبت پر جیسا کہ جالینوس کہتا ہو یہی ہو کہ جلدی پگھل جاتا
ہو اور ہوائیت پر دلیل یہ ہو کہ بشدت بو والا و رنجس بھیسا ہو اور یہ بھی دلیل ہو کہ
اگر زمین کی تری مین اوسکو رکھین پھول جاتا ہو اور بڑھتا ہو **اورام** کیواسطے انکی
تبرید زیادہ ہو **طبیعت** مین سرد اور تر دوسرے درجہ کا ہو **اورام اور بثور**
دستہ اوسکا کرا اسکا بنا کر بعض قسم کی ادہان اور روغن اوسمین ٹپکا کر رگڑنے سے
جو تخم غلیظ اور گاڑھی پیدا ہوتی ہو **اورام** گرم کو مفید ہو اور دوا ذکی تبرید کفی
ہو اور جس اورام مین قیح اور پیپ پڑگئی ہو تاانکہ سرطان کو بھی مفید ہوتی ہے۔
خنازیر اور غدد اور قروح مفاصل پر سیسہ کا ایک پتھر بنا کر مضبوط باندھتے ہیں
سب کو گھلا دیتا ہو **جراح اور قروح** پسا ہوا اسرب جو ابھی مذکور ہوا ہو اور
جلا ہوا کشتہ اسکا اور خصوصاً کہ مغسول ہو چکا ہو جراحات خبیثہ اور سرطانی
قروح کو نافع ہوتا ہو اور مفاصل کے قروح کو مفید ہو **آلات مفاصل** دونوں
چیزین اسرب کی جو ابھی مذکور ہوئین قروح مفاصل کو فائدہ کرتی ہین اور اگر
اونکو التوائے مفاصل پر خواہ مفاصل پر جو غدد اور گرہیان پیدا ہو جاتی ہین
اون پر لگائین اونکو بھی گھلائین **اعضاء چشم** اسرب سوختہ قروح چشم کو نافع
ہو خصوصاً بعد دھو ڈالنے کے اور اسیطرح وہ آشوب چشم جو خشک ہو اور اوسمین
آنکھ سے پانی نہ بہتا ہو **اعضاء نفس و صدر** اسرب سوختہ قروح پستان کو نفع
ہو اور اسیطرح تیل مین پسا ہوا اور جلا ہوا اسرب جو اوپر مذکور ہوا ہو **اعضاء
نفض** پسا ہوا اور جلا ہوا اسرب کو ربو اسیر کو مفید ہو لے دیا ایک پترا اسرب کا
کمر کے نیچے باندھا جاوے پس خوابہائے متواتر خواہ احتلام روزانہ کو برطرف کرتا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہے اور شہوت باہ میں سکون پیدا کرتا ہے - وہی دونوں اسرب مصنوعی سحق اور
احراق کے بعد قروح ذکر و انثیین اور اورام ہر دو عضو کو نافع ہیں -

اشنان جسکو جلا کر سیاہ سجی بناتے ہیں **ماہیت** اوسکی مشہور ہے اور چند قسم
کی ہوتی ہے لطیف تر اوسکی وہی قسم ہے جو سپید ہے اوسکو خرء العصافیر یعنے چڑیا کی بیٹ
بھی کہتے ہیں اور نہایت حاد اور تیز وہ قسم ہے جو کہ سبز ہے **افعال و خواص** جلا
کنندہ ہے اور منقی ہے اور مفتح ہے **اعضائے نفض** نصف درہم اوسکا عسر البول
کو دفع کرتا ہے اور پانچ درہم کے استعمال سے اسقاط جنین زندہ خواہ مردہ
کا ہو جاتا ہے - اور نصف درہم اشنان فارسی کا ایک درہم نمک دار حیض کرتا ہے
اور تین درہم اوسکا استسقاء کے پانی کو نکالدیتا ہے **سموم** دس درہم اوسکا
زہر قاتل ہے - اور سبز اشنان کے دھوئیں سے ہوام گریز کرتے ہیں -

اصابع صفر جسکو ہندی میں ہنس ہڑی کہتے ہیں **ماہیت** شکل اوسکی شاخ ہتیلی
کے ہے اور املس ہے سپیدی اور زردی دو رنگ اوسمیں ہوتے ہیں ایک قسم اوسکی
سخت ہے اوسمیں تھوڑی سی شیرینی ہوتی ہے اور بعض قسم اوسکی زرد جسمین سپیدی
تیرگی بدون سپیدی کے ہوتی ہے **طبیعت** تقریباً اول درجہ میں گرم خشک ہے
افعال و خواص فضول غلیظ کی خوب محلل ہے **زینت** اوسمیں خاصیت
ہے کہ جلد کو چرک وغیرہ سے پاکصاف کرتی ہے **آلات مفاصل** اوسمیں خاصیت
ہے کہ اعضاء عصبیہ کو نفع کرتی ہے اور آفات عصب سے نافع ہے **اعضائے سر**
نافع جنون ہے خاص کر کے **ابدال** بدل اوسکا خاص جنون کے لیے ہموزن
اسکا اوسکے ڈیوڑھی ہزار چشان اور ثلث وزن اصابع صفر کے سعد کوفی ہے

اوعالی ماہیت اوسکی یہ ہے کہ ایک روغن گرم زیادہ گاڑھا مثل شہد کے بلکہ شہد
سے زیادہ غلیظ جو ایک درخت کی شاخ سے حاصل ہوتا ہے اور شیرین ہوتا ہے اور
اوس سے روغن یوں بنایا جاتا ہے کہ اوسکے شگوفہ کا روغن ہے ملادیا جاتا ہے اور
اسکو اوعالی اور روغن شہد بھی کہتے ہیں **اختیار** عمدہ وہی قسم ہے جو زیادہ صاف ہو
اور خوب گاڑھا اور چھنا ہوا نا اور کہنہ ہو بہتر ہوگا **طبیعت** حار رطب ہے اور
حرارت اوسکی رطوبت سے زیادہ ہے **جراح اور قروح** سب کی خارش کو طلا کرنا
اوسکا نافع ہے **آلات مفاصل** مفاصل کے اقسام درد کو نفع کرتا ہے **اعضائے سر**
اوسمیں منگی اور کسل پیدا کرنے کی خاصیت ہے **اعضائے چشم** ظلمت کو زائل
کردیتا ہے جب بطور سرمہ کے اوسکو آنکھ میں لگائیں **اعضائے نفض** تریاق قیہ
یہ روغن جو برابر ساڑھے آٹھ تولہ کے ہو اور فوراً قریب پانی کے جو بھیگی ہوئی دے کے قریب ہوا

ایکرتیہ پانسے اسہال مرہ اور اخلاط مراری کا کرتی ہے اور کسل پیدا کرتی ہے
اور ارخاء یعنے جوڑ بند ڈھیلا کردیتی ہے بس اسکے **استعمال** پر اسطرح مبالغہ
نہ کرنی چاہیئے اور جو کوئی استعمال کرے اوسکو کچھ خوف کرنا چاہیئے اون دستوں کی ہیئت
وغیرہ سے جو اسکے استعمال سے آئیں اسلیے کہ اگرچہ خراب طور سے اسہال ہوتا ہو مگر سلامت حال
بعض اوسکے ہمراہ ہے بلکہ واجب ہے ضروری مریض کو اسکا مسہل پی کر سو نہ جاوے -

اغالوجی ایک لکڑی ہندی ہے خواہ اعرابی ہے خوشبو نقشی جلد اوسکی یعنے اوسکی پوست
پر نقوش اور خطوط ہوتے ہیں عطر میں داخل ہوتی ہے اوسمیں قبض ہے اور تھوڑی
سی تلخی بھی ہے **اعضائے سر** جوش کرکے اوس سے کلی کرنا خوشبوئے دہن پیدا
کرتا ہے **اعضائے نفس و صدر** درد پہلو کو نافع ہے **اعضائے غذا** درد جگر
کو مفید ہے اور ایک مثقال اوسکا رطوبت معدہ اور ضعف معدہ کو نافع ہے
اعضائے نفض اگر پانی کیساتھ پلائی جائے آنتوں کے قروح کو نافع ہے
اور مروڑ جو حرارت سے ہو اوسکو مفید ہے -

ام غیلان جسکو ہندی میں ببول و کیکر کہتے ہیں **ماہیت** ایک درخت صحرائی
مشہور ہے **طبیعت** اوسکی سرد و خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور اقسام سیلان
خون کو روکتی ہے **اعضائے نفض** نفث الدم کو مانع ہوتی ہے **اعضائے
نفض** سیلان زخم کو نافع ہے -

اذاراقی جسکو ہندی میں کچلا و زہر کچلہ کہتے ہیں دوا و چیز ہے **ماہیت** ایک قسم
کف دریا کی ہے کہ بستہ ہوتا ہے اور رلا ہوا اور لپٹا ہوا حلقہ نام گھانس خواہ
قصب سے ہوتا ہے اور یہ دوا تیز بہت ہے اور بسبب حدت کے اوسکے استعمال
پر جسارت نہیں کیجاتی ہے مگر بطور طلا کے **زینت** جھائیں کو دور کرتی ہے اور ورم
اور شور شور بلیہ کو نافع ہے **جراح اور قروح** خارش جو متقرح ہو اور داد کے جملہ
اقسام کو نافع ہے **آلات مفاصل** ضماد اسکا عرق النسا کو مفید ہے -

آزاد درخت نیب و ربکائن کے علاوہ کوئی اور درخت ہے **ماہیت** اوسکی
مشہور ہے پھل اسکا مشابہ بیر کے اور ملک سے میں اسکا نام شجرۃ الطیلیچ اور کنار ہے اور طبرستان
میں طاحسک کہتے ہیں اور یہ درخت بڑا ہوتا ہے اور بڑے بڑے درختوں میں اسکا
شمار ہے **طبیعت** شگوفہ اسکا تیسرے درجہ میں گرم ہے اور اول آخر میں خشک ہے
افعال و خواص شگوفہ اسکا مفتح سدوں کا ہے **زینت** اسکے پتے کا
پانی قمل یعنے جوں کو قتل کرتا ہے اور بالوں کو بڑھاتا ہے اور خاص کر عرق اسکے
جب شراب کے ہمراہ استعمال کیے جائیں **اعضائے سر** شگوفہ اس کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

مفتح سدہ دماغی ہے اعضائے نفس و رصدر پھل اوسکا سینہ کو نہایت مفرح ہے کھانا
ہے اعضائے غذا پھل اوسکا معدہ کیواسطے ردی ہے اور کرب پیدا کرتا ہے حمیات
کہتے ہین کہ جوشاندہ اوسکے پون کا جسکو ڈاڑھی کہتے ہین شاہترہ اور ہلیلہ مزوق کے
ہمراہ حمیات بلغمیہ کو نافع ہوتا ہے سموم عصارہ اوسکے اطراف کا جملہ سموم کی سمیت کا
مقابلہ کرتا ہے یعنے اصلاح کرتا ہے اور پھل اوسکا بیشتر سم قاتل ہوتا ہے ابدال اوسکے
دراز کرخین بدلہ اوس کا شہدانج ہے۔

ایرسا جو نام بیخ بنفشہ مشہور ہے ماہیت یہ جڑ ہے سوسن آسمان گونی کی یہ ایک
گھاس ہے جسکی شاخین پھیلتی ہین اور اوسکے گل طرح طرح کی ہوتی ہین مرکب چند الوان
سے سپیدی اور زردی اور آسمانی اور فرفیری یعنے بنفشی اور اسی جہت سے اسکو
ایرسا یعنے قوس قزح نام رکھتے ہین اور یہ جڑین اوسکی رنگین کہلاتی ہین تیر اوسکی ایک
ہوتی ہے اور جب پرانی ہوجاوے بوسیدہ ہوکر گر پڑتی ہے اختیار جید اوسکی وہ قسم ہے جو
سخت ہو اور گٹھے ہوے گردا اندام کہ توڑنے سے ٹکڑے ٹکڑے نہو جاوے اور سطبر ہو اور سرخی
مائل پاکیزہ بو کہ اوسمین گندہ پانی کی بو نہ آتی ہو جیسے سڑا ہوا پانی تالاب وغیرہ کا ہوتا
ہے اور کسیقدر زبان کو چکھنا اوسکا کاٹتا ہو اور گزندہ ہو پنچاتا ہو اور چھینک بقوت لاے
طبیعت دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے افعال و رخواص منضج ہے مفتح ہے
جلا کرتی ہے منقی ہے اور قشر دہ اوسکا واصل ملاکر بلغم غلیظ کو پاک کرتا ہے اور اوسکو
خارج کر دیتا ہے زینت ہمورن اوسکے خرق ملاکر جھائین اور نمش کو دور کرتا ہے
اور تنہا بھی اوسکا یہی فعل ہے اورام اور ثبور اوبالا ہوا ایرسا جملہ صلابات کو
نرم کرتا ہے اور اورام غلیظ اور خنازیر اور ثبور لبنیہ کو بھی نرم کرتا ہے جراح اور
قروح جو قروح چرک آلودہ ہون اونکو نفع کرتا ہے اور ناسور مین گوشت پیدا کرتا ہے
اگرچہ بطور ذرور یعنے چھڑکنے کے مستعمل ہو اور ہڈیون پر گوشت اوگا کر اونکو چھپا
دیتا ہے آلات مفاصل آیا او لنگی دور کر دیتا ہے اور اگر سرکہ کیساتھ خواہ کسی
شراب کے ہمراہ اوسکو ساول کرین تشنج او رتمدد عضل کو نافع ہے اور حقنہ اسکا عرق النسا
کو مفید ہے اعضائے سر خواب آور ہے اور درد سر کو دور کرتا ہے اور روغن اسکا
ہمراہ سرکہ کے دوی الاذن یعنی کان کے گونجنے کو دور کرتا ہے اور نزلات مزمنہ
کو منع کرتا ہے۔ اور روغن اسکا تعفنون کی بدبو کو زائل کر دیتا ہے اور جوشاندہ
مین اسکے ہی ترشح ہے اور تفزع یعنے خوف اور ڈرنے سے نفع کرتا ہے اعضائے
چشم آنسو اونکو زیادہ نکالتا ہے اعضائے نفس درد پہلو اور ذات الجنب کو
نافع ہے اور کھانسی کو خصوصاً جو کھانسی رطوبت غلیظ سے آتی ہو اور نفخات الریہ

اور عسر نفس اور خناق کو مفید ہے اور جو فضول محتبس کہ اونکا دفع دشوار ہو اونکو
سینہ سے خارج کر دیتا ہے بسبب تلطیف نہ اونکے جو اوسمین ہے او تنقیح کے اور خون
صدر مین ہمراہ قیح کے پیا جاتا ہے مضمضہ کرنا اوسکا امامات یعنے کوے کو لاغر کرتا ہے
اعضائے نفض بواسیر کے منہ کھولدیتا ہے اور مغص یعنے مروڑ زائل کرتا ہے
اور ندمی ورکثرت احتلام کو دور کرتا ہے طمث کا ادرار کرتا ہے شراب کے ہمراہ اگر استعمال
کیا جاے۔ صلابت رحم کیواسطے اور جو درد کہ برودت سے رحم مین عارض ہوں اوسکے
جوشاندہ مین بیٹھنا مفید ہوتا ہے فرزجہ اسکا شہد ملاکر اسقاط کرتا ہے۔ اور روغن
اسکا زخم کو نافع ہے اور زرداب ورمرہ اور بلغم کو بآسانی دفع کرتا ہے اگر ایرسا
کہنہ اور مفتت کا استعمال کیا جاے اور مقدار شربت اوسکی ایک وقیہ ہے لیکن
سات درہم تک ہے جو برابر ڈیڑھ تولہ کے ہے تقریباً اعضائے غذا درد جگر او طحال
بارد کو اگر سرکہ ملاکر پلایا جاے مفید ہے خصوصاً واسطے طحال کے اور استسقا کو نافع ہے
حمیات نوبتی اور پرانے بخار ادوری زائل کرتا ہے سموم اگر سرکہ کے ساتھ پلایا جاوے جمیع سموم کو دافع ہے
انجرہ جسکو ہندی مین باانبین اونگن کہتے ہین ماہیت رنگ اوسکے تخم کا شبیہ ہون تخم کتان
کے ہے مگر فرق یہ ہے کہ چھوٹا ہوتا ہے اور چپٹا ہے اور طول اوسکا بھی اوسقدر نہیں ہے اور جس
چیز سے ملتا ہے اوسمین لذع پیدا کرتا ہے حتےکہ لامسامین بھی لذع پیدا کرتا ہے طبیعت
اونٹنگن یعنی اوسکی تخم اوس سے ملتی ہوئی اول درجہ مین گرم ہین اور دوسرے درجہ مین یابس ہین اور تخم اونٹنگن
مین خشکی کمتر ہے بہ نسبت اونٹنگن کے افعال و رخواص منضج اور مفتح ہے اور محلل ہے
اور محرق ہے اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ اسخان اوسکا قوی نہیں ہے اور اوسمین قوت
منفخہ ہے اور اوسمین جلاے شدید ہے اور اسمین لذع پیدا کرنا قروح کا نہیں ہے۔
اور جسوقت انجرہ کو گوشت مین پختہ کرین اوسکے افعال سے گوشت مانع ہو جاتا ہے
اور خواص انجرہ کے باقی نہین رہتے اورام اور ثبور سرکہ ملاکر اوسکا ضماد کرنا پھیلا
کر نکالدیتا ہے تحلیل بھی کرتا ہے اور تخم اونٹنگن کا ضماد سرطان کو مانع ہے اور اسیطرح خاکستر اوسکی
جراح اور قروح خاکستر اوسکی ہمراہ نمک کے اون زخمونکو نافع ہے جو کتے کے کاٹنے
سے پیدا ہوتے ہین اور قروح خبیثہ اور قروح سرطانیہ کو مفید ہے آلات مفاصل ضماد
اوسکا ہمراہ نمک کے التوا عصب کو مفید ہے اعضائے سر تپی اوسکی کو فتہ کرکے رعاف
کو مفید ہے اور تخم اونٹنگن حشم کو یعنے خوشبو بدبو کے نہ معلوم ہونیکو مفید ہے اور سدہ ہاے
مصفات کو جو ہڈی ناک کی ہے بقوت تفتیح کرتا ہے اور تخم اونٹنگن کا ضماد اور حنجرہ
الیکرنیکو آسانی سے واقع کرتا ہے اور ضماد کرنا اوسکا اورام پس گوش کو جسکو کن پیڑے
کہتے ہین نفع کرتا ہے اعضائے نفس اور صدر حب کے بیج کے ہمراہ اسکو استعمال

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرین سینہ کو پاک کریگا۔ اور جوشاندہ اوسکے برگ کا جب آبجو کے ہمراہ استعمال کیا جائے سینہ مین جو اخلاط غلیظ ہین اونکو خارج کردیگا اور تخم اوسکا قوی تر ہے اور بوجہ تفریق انتصاب کا اور رفات الجنب بارد کو نافع ہے **اعضائے نفض** باہ کو برانگیختہ کرتا ہے خصوصاً تخم اوسکا طلا کرنے سے اور فم رحم کی تفتیح کرتا ہے کہ منی کے ٹھہر جانیکی رحم مین قابلیت ہوتی ہے۔ اسیطرح اگر چیاز اور بیضہ کے ہمراہ کھایا جائے اور اگر ہمراہ مرمکی کے تحمل کیا جائے ادرار حیض کریگا اور رحم کو کھول دیتا ہے۔ اسیطرح اگر جوشاندہ اوسکا ہمراہ مرمکی کے پیا جائے ادرار طمث کریگا۔ برگ تازہ اوسکے رحم کی بلندی کو جو بیش نتو از رحم مین ہوجاتی ہے رفع کر دیتا ہے جب بطور ضماد کے لگائی جائے۔ بلغم خام کو بہت اپنی جلاء کے بذریعہ اسہال کے خارج کردیتا ہے نہ بوجہ قوت مسہلہ کے جو اوسمین ہے روغن اوسکا زیادہ تر مسہل ہے بہ نسبت روغن قرطم کے اور جوشاندہ اوسکے برگ کا ہمراہ تھوڑی کے ملین طبع ہے۔ اگر یہ ارادہ ہو کہ اسہال اسکا رقیق ہوجائے اوسکے دانہ کا لب نکالین اور سویق کے ہمراہ اوسکو پیسین اور شراب مین اوسے ڈالدین اور بعد اوسکے پیجائین حاجت ہوتی ہے اوسکے پینے والیکو کہ بعد اوسکے تناول کے تھوڑا سا روغن گل بھی پیجائے تاکہ حلق اوسکا جل نجائے۔ کبھی اسکا شیاف بناکر شہد کے ذریعہ سے تحمل کیا جاتا ہے کہ مسہل ہوتا ہے

افیون جسکو ہندی مین افیم کہتے ہین **ماہیت** عصارہ خشخاش کا ہے جو خشخاش کم سیاہ ہوتی ہے اور مصری ہے اور دھوپ مین سکھایا جاتا ہے مترجم قدیم زمانہ مین فقط افیون اسیکو کہتے تھے کہ شیخ لکھ رہا ہے اور خشخاش سپید کا کاشت کا دستور نہ تھا متن افیون مذکور کی مقدار شربت دو دانق سے زیادہ جائز نہین ہے کبھی کاہو صحرائی سے بھی افیون بنائی جاتی ہے اور وہ بھی مخدر ہے مگر ضعیف ہے۔ افیون کو جب لوہے کے پتر پر بریان کرین کہ پہلے اوسکو گرم کرلیا ہو تو سرخ ہوجاتی ہے۔ **اختیار** عمدہ تر اقسام افیون سے وہ جو بھاری ہو اور بو اوسکی تیز ہو اور نرم لیکن نہ ہو پانی مین جلد گھلجائے اور گھلنے کیوقت اوسمین گدلگی نہ آئے دھوپ مین بھی پگھل جائے اگر چراغ اوس سے روشن کرین تاریکی روشنی مین نہ آئے۔ اور زرد رنگ کی جو پانی کو رنگین کردے اور بیکہ ہے بو اوسکی ضعیف ہو رنگ اوسکا صاف ہو نہ خشونت دار آمیزش کی افیون ہے کا اوسمین ما میثا ملا ہوا ہے اور بعضی کاہو صحرائی کے دودھ کو اوسمین شامل کیا جاتا ہے اور اوسکی بو ضعیف ہوتی ہے اور کبھی گوند بھی اوسمین ملایا جاتا ہے پس براق اور صاف زیادہ ہوتی ہے **طبیعت** سرد خشک ہے چہارم مین ہے **افعال و خواص** مخدر ہے اور مسکن ہر درد کی ہے پلائی جائے خواہ طلا کیجائے مقدار شربت پلانے مین بڑی مسور کے برابر ہے **اورام اور ثبور** اورام گرم کو منع کرتی ہے **جراح اور قروح** افیون مین تخفیف قروح کی قوت ہے **آلات مفاصل** بہتی ہوئی زردی بیضہ مین ملاکر نقرس پر طلا کرتے ہین پس درد مین سکون پیدا کرتی ہے خصوصاً ہمراہ دودھ کے **امراض سر** نیند پیدا کرتی ہے اگرچہ حمول اوسکا فتیلہ کیا جائے خواہ بغیر فتیلہ کے اور اگر اوسکو روغن گل مین گھولکر کان مین ٹپکائین جسمین درد ہوتا ہو اور مر اور زعفران بھی شریک کردین درد مین سکون پیدا کرتی ہے۔ درد سر کہنہ مین سکون پیدا کرکے زائل کردیتی ہے۔ افیون بھی اونھین اشیا مین ہے جو فہم اور ذہن کو باطل کرتی ہین **اعضائے چشم** آشوب چشم سے جو اقسام درد سے پیدا ہوتے ہین اور جو ورم آنکھون مین سے عارض ہوتے ہین اونکو افیون ہمراہ شیر زنان کے مفید ہے۔ در اکثر قدیم زمانہ کے اطبا افیون کا استعمال رمد مین جائز نہین کرتے تھے اسلیے کہ بصارت کو مضر ہے **اعضائے نفس اور صدر** کھانسی جو نہایت آہستہ آتی ہو اوسمین سکون پیدا کرتی ہے اور اکثر اوقات جو کھانسی کھلی ہوئی زور زور سے آتی ہو اوسکو زائل کردیتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کی اکثر اوقات اوس سے دباغت ہوجاتی ہے اور اجزا اوسکا مجتمع ہوجاتے ہین اور یہ بات اوس وقت ہوتی ہے جسوقت معدہ مین رطوبت اور حرارت کیوجہ سے استرخا پیدا ہوا اور اکثر اوقات اگر افیون تنہا پلائی جائے بدون جند بیدستر کے ہضم کو باطل کردیتی ہے خواہ نقصان ہضم مین زیادہ کرتی ہے **اعضائے نفض** سہال کو بند کرتی ہے اور سحج اور خراش اور قروح امعا کو نافع ہے **سموم** قوی کو بستہ کرکے قتل کرتی ہے جو اوسکو تناول کرے تریاق افیون کا جند بیدستر ہے **ابدال** بدل اوسکا سرچینا اوسکا بزر البنج اور دو چند اوسکا تخم تفاح ہے

اترج جسکو ہندی مین بجورا کہتے ہین۔ **ماہیت** اوسکی مشہور ہے اور روغن اوسکا جو اوسکے پوست سے بنایا جائے قوی ہوتا ہے اور جو روغن اوسکے شگوفہ سے بنایا جاتا ہے وہ دوسرا ایک تر مین ضعیف ہے **طبیعت** پوست اترج گرم ہے پہلے درجہ مین اور خشک ہے دوسرے درجہ مین اور مغز اوسکا حار رطب درجہ اول مین ہے اور ایک قوم نے کہا ہے بلکہ وہ معتدل تر ہے درجہ اول مین اور سردی اوسکی زیادہ ہے اور ترش اوسکا سرد اور خشک ہے تیسرے درجہ مین اور تخم اوسکا گرم ہے اول درجہ کا اور تیسرے درجہ مین مجفف ہے **افعال و خواص** مغز اوسکا منفخ ہے اور برگ اوسکا مسکن نفخ ہے اور شگوفہ اوسکا زیادہ تر لطیف ہے اور ترشی اوسکا قابض ہے اور کاسر پتہ شکنندہ صفرا ہے اور تخم اوسکا اور پوست اوسکا محلل ہے اگر پوست اترج کپڑون مین رکھا جائے کیڑا لگنے کو منع کرتا ہے بو اوسکی فساد ہوا اور وبا کی اصلاح کرتی ہے **زینت** ترشا اوسکا جلای رنگ کرتا ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

جھائیں کو دور کرتا ہے اور پوست سوختہ اسکی طلا کرنے میں برص کیواسطے مفید ہے اور تنفیخ اترج کا نکہت کو طیب کرتا ہے **اعضاے چشم** اترج کے ترشے کو بطور سرمہ کے لگانیسے یرقان اور زردی آنکھ کی دور ہوتی ہے **اعضاے نفس و صدر** حماض اترج خفقان گرم کو ساکن کرتا ہے اور اترج حلق اور پھیپھڑے کیواسطے عمدہ ہے مگر حماض اور ترشا اوسکا سینہ کے واسطے ردی ہے۔ ڈاب ترنج جس وقت سرکہ میں جوش دیا جائے اور نصف اسکا جب رہ جائے جو بابردسل شدہ ہو گا جو نمک نکلی ہوئی کو خارج کرتا ہے **اعضاے غذا** جرم اوسکا بحق معدہ ردی ہے اور نفخ ہے دیر ہضم واجب ہے کہ ہمراہ مری کے تناول کیا جائے اسیطرح ترنج کا مربا شہد میں اسلم ہے اور قابل ہضم زیادہ ہے مگر اسکی بکثرت اوسکو کھائیں۔ گر برگ ترنج مقوی معدہ کی ہے اور مقوی اشتہا بھی ہے اور تخم گوفوا اوسکا اور پوست اترج جسوقت طعام میں مثل ابازیر اور مصالح گرم کے داخل کیجاے ہضم طعام پر معین ہوتی ہے اور خود چھلکا اسکا ہضم نہیں ہوتا ہے بوجہ صلابت اور سختی کے اور جوشاندہ اوسکا قے کا مسکن ہے اور رب اوسکا اور رب حماض جو معدہ کا اشتہا اور زور دار کرنیوالا ہے اور ربائی اوسکے ترشہ کا یرقان کو نافع ہے اور قے صفراوی میں سکون پیدا کرتا ہے اور اشتہاے طعام بڑھاتا ہے۔ لائق اور سزاوار یہی ہے کہ اترج کو تنہا کھائیں کسی طعام کے ساتھ اسکو نکھائیں نہ قبل کسی طعام کے اور نہ بعد کسی غذا کے **اعضاے نفض** جرم اندرونی اوسکا قولنج پیدا کرتا ہے اور ترشا اوسکا حبس شکم کرتا ہے اور اسہال صفراوی کو نافع ہے اور تخم اوسکا بواسیر کو مفید ہے اور تخم اترج میں قوت مسہلہ ہے اور عصارہ حماض اترج کا غسل النسا یعنے فساد جراحت عصب عورات کو مفید ہے **سموم** تخم حماض بوزن دو درہم ہمراہ شراب کے اور طلا ماے خاص شراب کے اور آب گرم کے مقابلہ جملہ سموم کا کرتا ہے خصوصاً بچھو کے زہر کا پلانیسے خواہ طلا کرنیسے۔ اور پوست اترج بھی تریاق ہے اور عصارہ پوست اترج سانپ کے کاٹے کو نافع ہوتا ہے پلانیکے ذریعہ اور پوست اوسکی کھانیکے

اسقنقور کو ہندی میں رو ہو کہتے ہیں **ماہیت** اوسکی یہ ہے کہ دریائی حیوان بشکل سوسمار کے شکار کیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ از قسم تمساح کے ہے جسوقت اوسکو پانی سے باہر رکھتے ہیں اوسیجگہ نشو و نما پاتا ہے **اختیار** بہتر قسم اوسکی وہ ہے جو موسم ربیع میں پکڑ لیجائے اور شکار کیجائے اور بروقت ہیجان اور جوش خروش کے اوسکی گرفتاری ہو اور بہتر اعضاے بدنی میں اوسکی ناف ہے **آلات مفاصل** مراقن بارد عصب کو نافع ہے **اعضاے نفض** نمک اوسکا باہ کو ہیجان میں لاتا ہے گوشت کو اوسکے کیا ہے خصوصاً گوشت اوسکی ناف کا اور جو قریب گردہ کے ہے اور خصوصاً صاحبی بکی

اجاص جسکو آلو بخارا کہتے ہیں **ماہیت** اوسکی مشہور ہے **اختیار** بہتر قسم اوسکی قوی ہے بہ نسبت سیاہ کے اور زرد قسم اوسکی قوی ہے سرخ رنگ کے اور سپید چھوٹے دانہ کی پہاڑی سے اسہال قلیل ہوتا ہے اور ارمنی میں شیرینی زیادہ ہے مستعمل ہے اور اسہال میں بھی زیادہ ہے اور اوسمیں بھی وہی ہے جو بڑے دانہ کی ہے اور سوئی ہے **طبیعت** سرد ہے اول دوم میں اور رطب ہے آخر درجہ سوم میں **خواص و افعال** گوندا اوسکا ملطف ہے اور زیادہ تقطیع کرتا ہے اور مغری کرتا ہے اور دمشقی آلو میں قبض ہے دیسقوریدس کی راے میں سواے جالینوس کے اور جو خام ہے اوسمیں قبض تو ضرور ہے اور غذائیت اوسمیں کم ہے لازم ہے کہ قبل طعام کے اوسکو کھائیں اور بعد اوس کے کھانیکے اگر ترنج کھانیوالے کا مرطوب ہے ۱۱ العسل و ترنجبین کا استعمال کریں **جراح اور قروح** گوندا اوسکا زخموں کو ملا دیتا ہے اور سرکہ کے ساتھ لگانیسے داد کو دور کر دیتا ہے خصوصاً اگر اوسکے ساتھ شہد یا شکر ملائی جائے اور خاصکر بچوں کو زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ **اعضاے سر** برگ آلو بخارا کو جوش دیکر کلی کریں اون ترنج کو روکتا ہے جو لوزتین اور لہات تک وترے ہوں **اعضاے چشم** گوند اسکا اگر سرمہ لگایا جائے بصارت کو قوت دیتا ہے **اعضاے نفس** میخوش آلو بخارا پیاس کی بھڑک میں سکون پیدا کرتا ہے **اعضاے غذا** میخوش آلو بخارا صفرا کو بہت توڑتا ہے اور میٹھا آلو بخارا معدہ کو ڈھیلا کر دیتا ہے بسبب اپنی رطوبت کے اور معدہ کو سرد کر دیتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ معدہ کو موافق نہیں ہے **اعضاے نفض** میٹھا آلو بخارا صفرا کا اسہال زیادہ کرتا ہے اور ترش آلو بخارا میں اسہال کی قوت خشک آلو بخارا سے زیادہ ہے مسہل اوسکا ہونا بسبب لزوجت ہے اور دمشقی آلو بخارا بعض اطباء کے نزدیک قبض شکم پیدا کرتا ہے۔ اور جنگلی آلو بخارا جبتک پختہ نہو جاے اوسمیں کسیقدر قبض ہوتا ہے جالینوس نے کہا کہ حکیم دیسقوریدس نے خطا کی ہے اس قول میں کہ دمشقی آلو بخارا قابض ہے۔ حالانکہ وہ مسہل ہے۔ اور گو وہ ستانا نکلے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے پانی اوسکا اور وہ حیض کرتا ہے اور جسقدر پختہ ہو گا اسہال کم کریگا

اسفیداج جسکو ہندی میں سپیدہ کہتے ہیں **ماہیت** قلعی کی خاک ہے یا سیسہ کی خاک ہے اور سیسہ جسوقت زیادہ جلایا جاے سپیدہ ہو جاتا ہے اور زیادہ لطافت حاصل کرتا ہے سپیدہ کے اقسام سب بذریعہ سرکہ کے بنائے جاتے ہیں اور کبھی نمک سے بنائے جاتے ہیں اور بہت طریقوں سے اسکی ساخت ہوتی ہے جیسا کہ کتاب بعض ارباب کیمیا کے مشہور ہے **طبیعت** سرد خشک دوسرے درجہ میں ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

افعال و خواص جو سپیدہ سرکہ سے بنایا گیا ہو اوسمین تلطیف زیادہ ہوتی ہے اور خواص بدنین زیادہ کرتا ہے۔ دوسری قسم کا سپیدہ اوسمین زیادہ تلطیف نہین ہے سپیدہ خرفی بھی ہے خصوصاً جسکو سپیدہ ور کہتے ہین **اورام اور بثور** یردم اور سخت اورام کو نرم کردیتا ہے **جراح اور قروح** مرہمون مین داخل کیا جاتا ہے پس قروحون کو بھر لاتا ہے اور اوسمین گوشت پیدا کرتا ہے اور گوشت کو سڑا دیتا ہے خصوصاً سپیدہ رکہ خراب گوشت کو سڑا دیتا ہے اور سپیدہ ور مین تازہ گوشت اوگانیکی قوت ہے **امراض چشم** دانے اور پھنسیان جو آنکھ مین نکلتی ہین اونکو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** شقاق مقعد کی دوا اوئین سپیدہ بھی داخل ہے **سموم** سپیدہ بھی ہر کی تخویل افعی

آبنوس ہندمین بھی اسکو یہی کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے **اختیار** بہتر آبنوس وہی ہے کہ سیاہ ہو اور برابر ہو یعنے چکنا ہو جسمین رگین نہون اور چھونے مین ایسا معلوم ہو جیسے سینگ کو خرادا ہے اور وہ خشکیدہ ہوتا ہے اور دو القمین کسیقدر لذع پیدا کرتا ہے اور جب اوسکو چنگاری پر ڈالین خوشبو اوسکے دھوئین مین آتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے ایک قوم نے یہ کہا ہو کہ آبنوس باوجود یکہ اوسمین حرارت ہے خون کی حرارت کو بجھا دیتا ہے **افعال و خواص** ... مین مثل ادویہ بت سے بچھو ... رگڑا جاتا ہے اور وہ ملطف ہوتا ہے اور جلا زیادہ کرتا ہے **امراض چشم** باریک جھلی جو آنکھون مین پڑتی ہے اوسکو صاف کردیتا ہے اور پھولا جو آنکھ مین پڑ جاتی ہے اوسکو دور کردیتا ہے تراشہ آبنوس سے شیاف بنایا جاتا ہے اور آبنوس کا بھرا دوائے چشم کیواسطے بناتے ہین اسلیئے کہ آنکھ کو وہ زیادہ موافق ہے اگر برادہ آبنوس کسی توے وغیرہ پر جلایا جائے پھر دھو ڈالا جائے کہنہ قروح کو اور آشوب چشم کو جو خشک ہو اور آنکھ کی کھجلی کو نفع کریگا۔ **اعضائے نفض** ریگ گردہ کہا ہے کہ آبنوس گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کردیتا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آبنوس مین نفع ہضم کے تحلیل کی قوت ہے

آذان الفار جس کو ہندی مین موسی کرنی کہتے ہین۔

ماہیت ایک گھاس ہے جسکی قوت نزدیک جالینوس کے قریب اوس گھاس کی قوت کے ہے جس سے آئینہ کو جلا دیتے ہین اور یہ نام دو گھاسون پر بولا جاتا ہے ایک تو وہ جسکو جالینوس نے ذکر کیا ہے اور اوسمین خبازی کی بو آتی ہے اور سختی اوسمین نہین ہے اور دوسری وہ گھاس جسکا دیسقوریدوس نے ذکر کیا ہے اور گمان کیا ہے کہ یہ گھاس مشابہ لبلاب کے ہوتی ہے لیکن موسی کرنی کی پتی لبلاب سے چھوٹی ہوتی ہے اور یہ گھاس زمین پر پھیلتی ہے پتلی پتلی شاخین اسمین ہوتی ہین اور باغون مین ہوتی ہے۔ پاکیزہ اور کوئی بو اسمین نہین ہوتی ہے اور نہ کوئی مزہ۔ اسمین چند خوشے ہوتے ہین پھول اسکا لاجوردی ہوتا ہے دھنیہ کے پھول سے مشابہ اور خلاف اسکو جو لیتی ہے حدت اوسمین زیادہ ہوتی ہے خصوصاً وہ قسم جو پانی کے قریب پیدا ہوتی ہے۔ شیخ کہتا ہے کہ منفعت قریب منفعت افسنتین کے ہے اور یہ بات دونون قسم کی موسی کرنی سے بعید ہے اور اوس سے متوقع نہین ہے **طبیعت** جو قسم موسی کرنی کی مشہور ہے اور اوسکی شناخت ہو چکی ہے اوسکی طبیعت جالینوس کے نزدیک سرد تر ہے اول درجہ مین۔ اور دوسری قسم اسکی اوس سے حادہ سے ہے

افعال و خواص پہلی قسم مین اسکی قبض بنسبت ... اور دوسری قسم مجفف ہے اور جلد کی سرخ کرنیوالی ہے **جراح اور قروح** ہے خاصیت کہ دیسقوریدوس نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ کانٹے کو نکال دیتی ہے اور کیل جو زخم مین ہوتی ہے اوسکو ابھار لاتی ہے اور زخم کو ملا دیتی ہے **اعضائے سر** اوسکا لانا مرگی کو فائدہ دیتا ہے اور لقوہ کو نفع کرتا ہے اگر سعوط اوسکا کیا جاوے تو اسکا نفع زیادہ ہوتا ہے اور سعوط اسکا دماغ کو پاک کردیتا ہے

ارنب بری جنگلی خرگوش کو کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے پتہ اوسکا تمام اون افعال کو کرتا ہے جنکا بیان باب نفح مین ہو چکا ہے اور نہایت لطیف ہے اور بہت خوب ہے اور اوسمین کچھ افعال زیادہ بھی ہین **زینت** خون اوسکا چھائین کو دور کردیتا ہے اور رخائے سکی مرکے بالخورہ کی عمدہ دوا ہے خصوصاً دریائی خرگوش کی اور اگر شکم خرگوش کو معا ندودی اوچھو وغیرہ کے بھنسے ... تین مین بھون ڈالین سر کے بال اگانے کی عمدہ دوا ہوگی جب اسکو روغن گل مین ملا کر لگائین **آلات مفاصل** خرگوش کا دماغ بھنا ہوا اوس رعشہ کو فائدہ کرتا ہے جو بعد کسی مرض کے پیدا ہو **اعضائے سر** لڑکون کی داڑھ مین خواہ دانتون کی جڑ مین اگر خرگوش کا دماغ ملا جائے بہت جلدی سے دانت نکل آئین اور ایسی سہولت ہو کہ درد مطلق نہو اور یہ اثر اسکی خاصیت مین ہے۔ اسیطرح اگر اسکو گھی مین یا مسکہ مین یا شہد مین گھول کر استعمال کرین جب پتہ اوسکا سرکہ ملا کر پلایا جائے صرع کو نفع ہوگا **اعضائے نفض** پتہ اوسکا اگر تین دن سرکہ ملا کر وہ عورت پیئے جو حیض سے پاک ہو چکی ہو حمل کو منع کریگا اور جو رطوبت کہ رحم سے نکلکر بہتی ہے اوسکو پاک کردیگا خون خرگوش کا بھنا ہوا سحج اور ورم امعا کو اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہے۔ **سموم** پتہ خرگوش کا سرکہ ملا کر تریاق اور فادزہر جملہ سموم کا ہے اور خون خرگوش کا بھنا ہوا سمام ارمنی کے زہر سے نفع دیتا ہے۔

انجوسا کی ماہیت خس الحمار اور شنجار اور شنقا بھی اوسکو کہتے ہین اور یہ جھاڑ اور درخت خواہ جھاڑ ہوتا ہے جسمین سخت سخت کانٹے بہت سے ہوتے ہین پتے اسکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

سیاہ اوسکی جڑ سے بل ہوئے ہوتے ہین اور جڑ اوسکی ایک انگل موٹی ہوتی ہی رنگ وسکا بہت سرخ ہوتا ہی ہاتھ کو سرخ کر دیتا ہی اگر گرمیون مین جمع کیا جائے۔ ایک قسم اوسکی چھوٹی پتی کی ہوتی ہی سرخ رنگ۔ قسمین اسکی چار ہین۔ ابو قلیا ابوطلیس لوقا بسوسی۔ انوباسیین ہندمین اسکو رتن جوت کہتے ہین اختیا سب قسمون مین پہلی دو قسمین زیادہ قوی ہین طبیعت جالینوس نے کہا ہی کہ انچوسہ کی ایک قسم گرم خشک ہی افعال اور خواص جس قسم کا انچوسہ نام ہی وہ ملطف ہی مع قبض کے اسیواسطے وہ تلخی ہی اور تلخ ہی اور باقی اقسام مین قبض ہونا زیادہ تر ظاہر ہے۔ لیکن دو قسمین دوسری وہ بہ نسبت پہلی قسمون کے احراق مین قوی ہین اور حرارت بھی انکی زیادہ ہی اور جڑ کی حرارت بہ نسبت پتی کے زیادہ قوی ہی زینت جب سرکہ ملاکر اسکا طلا کرین بہق کو نفع کرتا ہی بلکہ دور کر دیتا ہی اور اس مرض کو جسمین جلد کے چھلکے چھلکے اودھڑتے ہین یعنی مانند کرتی ہی پتی اوسکی بہ نسبت جڑ کے ضعیف ہی اورام اور بثور جڑ ابوقلیا کی آرد جو کے ہمراہ حمرہ کو منع کرتی ہی آکی جڑ لوقا بسوسی کی اور خنازیر کی تحلیل کرتی ہے جسوقت چربی ملاکر خنازیر پر رکھی جائے جراح اور قروح چربی ملاکر کل قروح پر رکھی جاتی ہی اور خاصکر اس مقام پر جو آگ سے جل گیا ہو اعضائے غذا ابوقلیا کی جڑ معدہ کو مضبوط کرتی ہی اور جوشاندہ اوسکا ہمراہ مائی قراطون کے یرقان کو نفع کرتا ہی اور طحال کے درد کو اعضائے نفض اور جوشاندہ اوسکا مائی قراطون کے ساتھ یعنے ماء العسل کیساتھ درد گردہ اور بھنگ گردہ کو نفع کرتا ہی۔ اور اگر اوسکی جڑ کا عورت حمول کرے اسقاط حمل کردیگی۔ پتی اوسکی شراب مین اوٹہائی ہوئی قبض شکم پیدا کرتی ہی لیکن ابوقلیا اخلاط صفراوی کی تحلیل کرتی ہی اور زردی کی جڑ ہمراہ زوفا اور حالم کے کیڑونکو قتل کرتی ہی اور نکال دیتی ہی۔ اسیطرح شنجار مطلق زرد ہو یا نہ ہو لیکن زرد رنگ کی سب سے زیادہ قوی ہی سمیات جوشاندہ بیخ انچوسہ ماء العسل کے ہمراہ پیانے پیتون کو فائدہ کرتا ہی سموم جسوقت پھل اس زرد رتن جوت کا جسکی سرخ پتی ہو اور پھل زرد چبا کر کسی گزندہ جانور پر تھوکین اسکو قتل کریگا اور دو قسمین دوسری سانپ کے کاٹنے سے نفع کرتی ہین پلائی جائین یا طلا کیجائین یا لٹکائی جاوین۔

الماس جسکو ہندی مین ہیرا کہتے ہین بعض لوگ ایسا کہتے ہین کہ صحیح لفظ ماس ہے اور صواب یہ ہے کہ باب میم مین ذکر کیا جائے مگر مجھے باب الف مین اوسکا ذکر کر دیا ماہیت یہ ایک پتھر مشہور ہی طبیعت ایک قوم نے کہا ہی کہ سرد و خشک ہی اور وہ زنی ہستی ہی گرم خشک بقوت ہی افعال اور خواص جلا زیادہ کرتا ہی اور دو چیزیں دن کے نزدیک عرق ہی اور عفونت پیدا کرتا ہی زینت دانتونمین جلا اور چمک زیادہ پیدا کرتا ہی اعضائے سر ایک قوم نے کہا ہی کہ جب ہیرے کو منہ مین دبائین دانت ٹوٹ جاتے ہین کہتے ہین کہ یا تو یہ اوسکی خاصیت مین سے ہی اور یا یہ بات ہی کہ سانپ کے زہر سے تعلق رہی ہوتا ہی اور جگر کو توڑ دیتا ہی اور یہ کلام اوس شخص کا ہی جو بالکل خرافات دیکھ وہ بیٹھا ہی اور اسکو یہ معلوم کہ سانپ کے زہر جسوقت سانپ کے منہ سے باہر نکال لیا جاوے اور چھپایا جاوے اور یہیں لیتے نہیں باقی رہتا ہی خصوصاً کہ اوسکے نکالنے کو مدت گذر گئی ہو اعضائے نفض ایک قوم نے کہا ہی کہ جب ہیرہ کا ایک چھوٹا ٹکڑا پچکاری کے سر پر یا علکٹ سے جڑا دیا جاوے اور مثانہ مین داخل کیا جائے پتھر کو ریزہ ریزہ کر دیگا اور اس قول کو مین بعید از قیاس سمجھتا ہون سموم ہیرہ خود سم قاتل ہی۔

ارمال اسکو ارمالی بھی کہتے ہین ماہیت یہ لکڑی غرقہ کے مشابہ ہی زینت تہمت کو پاکیزہ کر دیتی ہی اورام اور بثور اورام گرم کو تحلیل دیتا اسکے فائدہ دیتا ہی جراح اور قروح قروح کے پھیلنے کو منع کرتا ہی اور انمین گوشت پیدا کرتا ہی اور انکو خشک کر دیتا ہی اور اوسکے خشک کرنے میں لذع نہیں ہوتی۔ اور عفونت عفن کو منع کرتا ہی اعضائے سر دماغ کو قوت دیتا ہی دانتون کی جڑونکو مضبوط کرتا ہے منہ کے امراض کو موافق ہوتا ہی اعضائے چشم کھانا اوسکا آشوب چشم کو نفع کرتا ہی اعضائے صدر دل کو قوی کرتا ہی اور احشا کو اعضائے نفض تمام اجزا اوسکے قبض طبیعت پیدا کرتے ہین۔

الانجج ماہیت اوسکی کہتے ہین کہ وہ درخت سدر ہی اور مین کہتا ہون کہ وہ انجج ہی کہ اوسکی نسبت لائق یہ بات ہی کہ باب اللام مین ذکر کیا جائے۔ ہہ بڑے بڑے درختونمین سے یہ بھی ایک درخت ہی اور مصر تک لایا گیا جب مصر مین پہنچا یہان پیدا کرنا اسکا ذائقہ بدل گیا اعضائے نفض نزف کو روکتا ہی اگرچہ کسی عضو پر اسکو رکھیں انسان جسکو آدمی کہتے ہین طبیبون کا قول ہی کہ انسان کی منی بہق کو دور کرتی ہی۔ اسیطرح لڑکون کے پیشاب کا لکھنا تانبے کے برتن مین بنایا جاوے۔ اور داد کو جلا دیتا ہی اور دور کر دیتا ہی۔ اور ضم کو نفع کرتا ہی اورام اور بثور زرد انسان کے پیشاب کو حمرہ کو دفع کرتا ہی بنا بر قول طبیبون کے۔ اور اسیطرح بال اوسکا جبتک وسمین گھی باقی ہو۔ آدمی کے بالونکی خاک بثور کو اچھا کر دیتی ہی۔ اور جب گھی مین ملا کر لگائی جائے اورام ساعیہ کو منع کرتی ہی یعنے وہ ورم جو بدن مین پھیلتا ہی جراح اور قروح

HAKEEM SHOUKAT ALI

اوسکا پیشاب ایسی خارشت کو جسمین زخم پڑگئے ہوں اور سوکھی خارشت کو
دور کر دیتا ہے۔ اور خبیث مادہ کے دوڑنے کو روکتا ہے اور داد کو خصوصاً آدمی
کی منی داد کو زیادہ فائدہ کرتی ہے **آلات مفاصل** کہتے ہیں کہ حیض کا خون درد
نقرس میں تسکین دیتا ہے۔ اور اسیطرح آدمی کی منی اور دودھ عورت کا افیون
اور زیت ملاکر۔ **اعضائے سر** جلے ہوئے بال آدمی کے اور روغن گل
کان میں ٹپکایا جاتا ہے۔ اور دانت پر جب کہ ان دونوں [illegible] درد ہو تسکین پیدا کرتا
ہے جیسا کہ اسکا دعوی لوگوں نے کیا ہے۔ لعاب روزہ دار کے منھ کا جو فاقہ سے ہو
کانوں میں ڈالنا کان کے کیڑوں کو نکال دیتا ہے۔ آدمی کی ہڈی جلی ہوئی سے مرگی اچھی ہوتی
ہے۔ آدمی کے کان کا میل درد شقیقہ کو مفید ہے **اعضائے چشم** پیشاب آدمی کا
شہد ملا کر تانبے کے برتن میں پکایا جائے بیاض چشم کو دور کر دیتا ہے اور ظفرہ جو آنکھ
میں پیدا ہوتا ہے اوسکو مفید ہے۔ جلے ہوئے بال آدمی کے مرتک ملاکر تر کھجلی اور
خشک کھجلی جو آنکھوں میں ہو اوسکو مفید ہیں **اعضائے نفس و صدر** کہا
گیا ہے کہ لڑکوں کا پیشاب جسوقت پیا جائے عسر نفس و انتصاب نفس کو نفع کریگا
اور یہ بہت بڑا علاج ہے۔ عورت کا دودھ سل کی بیماری میں بہت نفع کرتا ہے
اور ارنب بحری کا علاج ہے **اعضائے غذا** طبیبوں نے کہا ہے کہ آدمی کا دودھ
معدہ کی خراش میں تسکین دیتا ہے۔ اور ایک سکوجہ پینے سوا [illegible] شیر آدمی کا پیشاب
ہمراہ ماء العسل و آب کرنب کے یرقان کو خاص کر فائدہ کرتا ہے۔ اسیطرح اوسکا
غلیظا **اعضائے نفض** کہتے ہیں کہ اوسکا پیشاب بلانا ادرار بول کرتا ہے۔
اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نقط خون حیض کا تحمول کرنا عورت کے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہے
عورتوں کا دودھ رحم کے قروح اور جراحات کو فائدہ کرتا ہے نطول کے طور پر ہو
یا تحمول کیا جائے۔ آدمی کا پیشاب بلانا دستوں کو بھی بند کر دیتا ہے اور رحم کو پاک
کرتا ہے۔ بقدر دو ثلث ایک رطل کے جو برابر اکیس تولہ کے ہوا اور اوسمین گندنا کو
جوش دیکر پلائیں **حمیات** سوکھا غلیظا اوسکا جب ہمراہ شہد اور شراب کے پلایا جائے
ان تپوں کو فائدہ کرتا ہے جو دورے سے آتی ہیں **سموم** عورت کا دودھ تریاق ہے اوس زہر کا
جو ارنب بحری پینے کا سا کے کاٹنے کے پیدا ہوتا ہے آدمی کے دانت پیسکر اگر سانپ کے کاٹے ہوئے
زخم پر چھڑکیں فائدہ کریگا یا دانت کو جلاکر اوسپر چھڑکیں اسکا غلیظ پیسکر آدمی کے کاٹنے کو
جو زخم پیدا ہوا وس پر چھڑکا جاتا ہے اور آدمی کا تھوک نہار منھ کا بچھو اور سانپ کو قتل کرتا ہے
اکتمکت جسکو ہندی میں کرنجوا کہتے ہیں **ماہیت** یہ دوا ہندی ہے فادانیا کا فعل
کرتی ہے **اعضائے سر** اسکے بخارات اوڑا کر طلا کرتے ہیں تو مرگی کو روکتا ہے

اسفاناخ جسکو ہندی میں پالک کہتے ہیں **طبیعت** سرد تر ہے تو دوسرے درجہ اول میں **افعال**
اور خواص لین ہے اور غذا اوسکی عمدہ ہے غذائے سوتی سے میں کہتا ہوں کہ اسمین
قوت جلا کی ہے اور غسال بھی ہے اور صفرا کا قلع و قمع کر دیتا ہے اکثر معدہ اسکے ساگ
سے نفرت کرتا ہے اوسوقت اسکا پانی ٹپکا کر کوئی غذا پکائی جاتی ہے اور کھلائی جاتی ہے
آلات مفاصل پیٹھ کا درد جو خون کے مادہ سے ہو اوسکو نفع کرتا ہے **اعضائے**
نفس و صدر درد صدر اور درد ریہ کو جو حار مادہ سے ہو فائدہ کرتا ہے **اعضائے النفض** ملین شکم ہے
البقلہ والے عربی ہے خشا بیگھرہ کے ہوتی ہے اور ربیع میں پیدا ہوتی ہے یہ شاید
جنگلی کے ہوتی ہے شاخیں بہت ہوتی ہیں تخم اوسکا گاجر کے بیج کا سا ہوتا ہے **طبیعت**
اسکی گرم ہے **اعضائے غذا** اطحال کو بہت فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** ادرار بول کرتی ہے
افولوسقون گمان کیا گیا ہے کہ یہ وجع الابل ہے **اعضائے نفض** دونوں گردوں کا
تنقیہ کرتی ہے **سموم** دیوانے کتے کے کاٹنے کو زیادہ فائدہ کرتی ہے۔ **الوسسون**
یہ ایک لکڑی ہے جو پیر کے مشابہ ہوتی ہے اسیواسطے اسکا نام ترسی رکھا گیا ہے
طبیعت گرم خشک ہے درجہ اول میں ہے **افعال اور خواص** مجفف باعتدال ہے
اور جلا کرتی ہے **زینت** جھائیں کو نفع کرتی ہے اور ہر ایک دھبہ اور داغ جو کسی
قسم کا ہو اوسکو زائل کر دیتی ہے۔ اور یہ فعل اسکا اعتدال سے ہوتا ہے **سموم** جالینوس
کہتا ہے کہ یہ دوا بالخاصیت دیوانے کتے کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے اور خود جالینوس نے
ایک جماعت کو اسی دوا سے اچھا کر دیا ہے۔ اور یونانی زبان میں اسکو الوسون کہتے ہیں۔
اسطاروس اور اطیقوس۔ ماہیت اسکی یہ ہے کہ یہ دوا بنام
جالبی مشہور ہے **طبیعت** اسکی یہ ہے کہ اسمیں تھوڑی سی تبرید ہے اور اوسمیں قبض
نہیں ہے **افعال و خواص** اسمیں کسی قدر قوت محللہ مع کسیقدر تبرید کے
اورام اور تبوروں کو پکنے ورم کو ضماد بھی اسکا فائدہ کرتا ہے اور اسکا نام بھی ہے
اروفای ماہیت اسکی درخت ہے مثل کبر کے بو اسکی بہت تیز ہوا اور بھاری ہے
اسکا پھل ایک غلاف میں ہوتا ہے **طبیعت** راہب نے کہا ہے کہ یہ دوا اپنی طبیعت میں کلوم
کا کنج سے زیادہ قوی ہے **اورام اور تبور** اورام باطنی کو نفع کرتی ہے بنا بر قول
راہب کے اور مقدار شربت اسکی دو اوقیہ تک ہے جو برابر ساڑھے پانچ تولہ کے ہے اور خارجی
اورام جو گرم ہوں اوپر طلا کیجاتی ہے پس نفع اسکا نہایت عجیب ہے جسجگہ پر دم کون
سموم اگر زنبور کے کاٹنے کے مقام پر اسکو طلا کریں۔ فوراً اچھا کر دیتی ہے۔
انقراسیفون یہ دوائے فارسی ہے اسکو ذبحہ اور حرم بھی کہتے ہیں۔
خواص حافظہ کے واسطے بہت اچھی دوا ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

ابوطبلون ماہیت اسکی ایک گھانس ہی کہ کدو کے مشابہ ہوتی ہی اور طائفہ اطبا کا قول ہی کہ یہ اسی نام سے مشہور ہی **جراح اور قروح** کہتے ہین کہ یہ دوا نہایت نافع چیز ہی واسطے اون زخمونکے جو تازہ ہون کہ اونکو ملادیتی ہی اور گوشت خوب بھر لاتی ہے۔

اسیوس ماہیت اسکی ایک پتھر ہی جسپر وہ نمک پیدا ہوتا ہی جسکا نام بہرہ اسیوس ہی اور شاید یہ بھی چیز ہی کہ اسکی پیدائش ہوائی تری سے ہوتی ہی اور وہ شبنم جو قریب پانی کے ہی اوسپر گرتی ہی **افعال و خواص** قوت اوسکی اور قوت اوسکی نمک کی مفتح ہی اور گوشت بھر لانے والی ہی اور کسیقدر تلخی بھی پیدا کرتی ہی اور سڑے ہوے گوشت کو گھلا دیتی ہی بعد ان لذع کے **اورام اور ثبور** تحلیل خراجات کی کرتی ہی اگر اسکا ضماد صمغ البطم اور زفت کے ساتھ لگایا جاے **جراح اور قروح** جو قروح دشواری پیدا کرنیوالے ہین اور پرانے ہین اور گہرے ہین اونکو نفع کرتی ہی **آلات مفاصل** ردجوکے ہمراہ اگر نقرس پر لگایا جاے فائدہ کریگا اور اگر اطراف دست و پا اون بیمارونکے اسکے جوشاندہ مین رکھین نفع پیدا کریگا **اعضاے غذا** اگر چونے اور سرکہ کے ہمراہ تلی پر لگایا جاے فائدہ کرے گا

الطبوط اوسکی قوت مثل بوزیدان کے ہی **طبیعت** گرم دوسرے درجہ مین ہی اور تر پہلے درجہ مین دوسرے درجہ کے **خواص** بڑا جلا کرنیوالا ہی **زینت** بہق کو بقوت دور کرتا ہے۔

ارنب بحری اسکو ہندی مین کا سا کہتے ہین **ماہیت** ایک حیوان ہی صدفی جانور یعنے سیپ کی شکل پر سخت ہوتا ہی سرخی اوسکی کھلی ہوی اوسکے اجزا کے بیچ مین مشابہ برگ شنان کے ہوتی ہی **زینت** خون اوسکا گرم ہی چھائین اور بہق کو دور کرتا ہے اور سر اوسکا جلایا ہوا بال کو اوگاتا ہی خصوصاً اگر ریچھ کی چربی ملاکر لگائین اور داء الحیہ مین بھی زیادہ فائدہ کرتا ہی۔ اور اگر بدستور بے جلائے ہوے اوسکا ضماد کرین بال گرادیتا ہی **اعضاے چشم** آنکھو مین جلا پیدا کرتا ہی اگر لیپ اسکا لگایا جاے یا بطور سرمہ کے لگایا جاے **سموم** زہر کی دواؤن مین اسکا بھی شمار ہی اور پھیپھڑے مین زخم پیدا کرکے قتل کرتا ہے۔

افسون دوا [illegible] ہے اور فارسی ہے **طبیعت** [illegible] سب ہے۔

اناغالیس ماہیت اسکی دو قسم ہی ایک کا پھول زرد ہوتا ہی اور دوسرے کا آسمانی رنگ کا ہوتا ہی **جراح اور قروح** دونون قسمین اسکی جراحات کی اصلاح کرتی ہین اور زخم کے ورم کو روکتی ہین اور کیل وغیرہ جو پھوڑون مین ہو اوسکو باہر کھینچ لاتی ہی اور قروح کے پھیلنے کو منع کرتی ہین **اعضاے سر** اگر اسکا غرغرہ کیا جاے یا بطور ناس کے استعمال ہو بہت سا بلغم سر سے اوتار کر نیچے لاتی ہے اور دانت کے اوس درد کو جو متصل شش کے ہو ٹھہرا دیتی ہی **اعضاے النفض** اگر اسکو ہمراہ شراب کے بلائین درد گردہ کو فائدہ کرتی ہی اور ایک قوم نے کہا ہی کہ جو قسم اسکی کبود یعنی نیل بہ سیاہی ہوتی ہی مقعد کو استوار کرتی ہی اور جو مقعد کہ مقعد کی اونچی ہوگئی ہو اسکو اپنی جگہ پر بیٹھا دیتی ہی اور جو قسم سرخ پھول کی ہی وہ مقعد کو زیادہ اونچا کردیتی ہی اور بال نکال لاتی ہی **سموم** شراب کے ہمراہ اسکو پینے سے سانپ کے کاٹنے کی مضرت دفع ہوتی ہی۔

ابرق دواے فارسی ہی حافظہ اور عقل کیواسطے بہت اچھی ہی۔

اوس بیدا ماہیت اسکی ایک قسم بیلہ ہندی کی ہی **طبیعت** بہت مزہ مین تیکھا ہی گرم خشک

اریدبرید ماہیت اسکی دانہ ہی مثل ترانجی ہوی پیاز کے **اعضاے النفض** سینہ کو فائدہ کرتی ہی

اوافیلیو شرلی ماہیت اسکی وانیوش سدقی ہی یہ ایک چیز ہی جو مشابہ مدقہ کے ہوتی ہی جسکو ہندی مین بھٹ کٹیا کہتے ہین **طبیعت** جالینوس کہتا ہی کہ دوسرے درجہ مین سرد ہی اور پہلے درجے مین خشک وہ پھل اسکا بہت تیز اور بڑا قبض کرنے والا اول مرتبہ مین پہلے درجہ کے اور مجفف دوسرے درجے مین **زینت** پلکون کے بالون کی حفاظت کرتی ہی کہ اوس پر کالے بال ایک مدت تک نہین نکلتے **اعضاے غذا** پھل اسکا یرقان کو فائدہ کرتا ہی

ایذوسارون ماہیت اسکی یہ دوا ہی کہ جسکا نام فارسی رکھا گیا ہی اسلئے کہ اسکے بھی دو کنارے ہین جیسے تیر مین دو باڑھین ہوتی ہین **طبیعت** گرم ہی اور اسمین تلخی اور بکٹھاپن بھی ہی **خواص** اندرونی سددون کی تفتیح کرتی ہی **آلات مفاصل** اوجاع مفاصل کو نفع کرتی ہی

اصابع ہرمس ماہیت اسکی سورنجان کا تنگرذہ ہے

اطماطہ یہ دوا ہندی ہی بوزیدان کی قوت اور اوسکی کیفیت ہی واجب ہی کہ تامل کیا چاہیے ایسا نہو کہ اوسکی جگہ اطیوطا کا استعمال ہوجاے کہ جسکو توفل کہتے ہین **طبیعت** گرم تر ہی **اعضاے النفض** مادہ کو زیادہ کرتی ہے

ایطاماس یہ درخت غرب کا ہی جسکو باب الغین مین ہم ذکر کرینگے

ارز جسکو ہندی مین چاول کہتے ہین **طبیعت** گرم خشک ہی مگر خشکی اوسکی بہ نسبت حرارت کے زیادہ ظاہر ہوتی ہی اور ایک قوم نے کہا ہی کہ گیہون کے بہ نسبت اسمین حرارت زیادہ ہی **افعال و خواص غذا** دینا اسکا بدن کو بہت اچھا ہوتا ہی پوست کے ساتھ لیکن اگر دودھ مین پکایا جاے اور روغن بادام ملایا جاے تغذیہ بدن زیادہ کریگا اور اچھا کریگا اور جو تخفیف اسمین ہی وہ بھی دور قبض بھی اسکا ساقط ہوجایگا خصوصاً اگر رات بھر اسکو سبوس گندم مین بھگو

HAKEEM SHOUKAT ALI

رکھیں یہ چاول ایسی چیز ہو کہ بسبب تر ہونیکے سردی پیدا کرتا ہو اور اسمین جلا بھی ہے
اعضائے نفض یعنی اسکی جو پانی مین پکائی جاوے ایک حد مین تک قابض ہو
اور پھر اسکی دودھ مین پکا کر سختی زیادہ کرتی ہو اور قبض نہیں کرتی ہان اگر مدبر کیجاے
اسطرح پر کہ سوسیوں کے اسکو بھون ڈالیں اور جو تری اسمین ہو اوسکو نیست و نابود
کردین اسوقت تلیین پیدا کریگا خصوصاً چاول جسکو سبوس گندم کے پانی مین بھگوئیں
اور اس ذریعہ سے اوسکی یبوست باطل کردین۔

ابریشم جسکو ہندی مین ریشم کہتے ہین طبیعت اسکی گرم ہو **اعضائے صدر** مفرح ہے خصوصاً ابریشم خام **زینت** پیشانی ریشمی کیڑا کہ کہتے ہین کہ سپید جون پڑنیکو منع کرتا ہے۔

اطریہ جسکو فارسی مین اوور شتہ کہتے ہین ماہیت اسکی یہ غذا ہو کہ گیہون کے آٹے سے گوشت ملا کر پکائی جاتی ہو اور بے گوشت کے بھی پکتی ہو اور ہمارے ملک مین اوسکو رشتہ کہتے ہین **طبیعت** گرم ہو رطوبت اوسکی زیادہ ہو **خواص** بیشک ہضم دیر مین ہوتی ہو اور معدہ سے انحدار اوسکا بہت دیر مین ہوتا ہو اسلیے کہ وہ فطیری ہو خمیر نہین اوٹھایا جاتا ہو اور جو قسم اسکی بے گوشت کے پکائی جاتی ہو وہ سبک ہوتی ہو بعضونکے نزدیک شاید کہ یہ بات اوسکی جیسا کہتے ہین درست نہین ہو۔ پھر جب اسمین مرچ سیاہ ملائین اور روغن بادام شریک کرین تو اوسکا حال صلاحیت پر آجائیگا اور جب ہضم ہوجاتا اوسوقت غذائیت اوسکی بدن کو زیادہ ہوتی ہو **اعضائے نفس** پھیپھڑے کو نفع دیتی ہو اور کھانسی اور خون تھوکنے کو مفید ہو خصوصاً جب خرفہ کے ساتھ ملائی جاوے۔ **اعضائے نفض** ملین بطن ہو۔ حمد کرتا ہون خدا کا از روے شکر و سپاس

حرف البا

یعنے جو دوائین حرف بے سے شروع ہین اونکا بیان۔

بان جس درخت سے حب لبان لیا جاتا ہو **ماہیت** دانہ اسکا چنے سے بڑا ہوتا ہے سپیدی مائل ہوتی اسمین نرمی ہوتی ہو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ تیل بھرا ہوا ہے۔
طبیعت گرم تیسرے درجہ مین اور خشک دوسرے درجہ مین **افعال و خواص** منقی ہو خصوصاً لب اوسکا اخلاط غلیظ کو قطع کرتا ہو سرکا اور پانی ملا کر اندرونی سدون کی تفتیح کرتا ہو اور کھلی مین اسکے تلخی زیادہ ہو اور قبض ہو اور اسی سبب سے کھلی مین قوت کاویہ ہو کہ زخم ڈال دیتی ہو۔ اور چھلکا اسکا زیادہ قابض ہو روغن اسکا بھی قبض سے خالی نہین اور تمام اجزا مین اسکے جلا اور تقطیع ہو **زینت** حب البان برش و ترش و کلف اور بہق و قروح کے نشانات کو نفع کرتا ہو اسیطرح روغن اسکا اورام اور ثبور اور اورام صلبہ کی دوا ہی
کے جمیع اقسام کو مفید ہو اور جب مرہم مین ڈالا جاوے سون کو فائدہ کرتا ہو جراحات اور **قروح** سر کو ملا کر کھال دودھ نے اور خارش تر او خشک کو مفید ہو اور ثبور لبنیہ کو فائدہ کرتا ہو۔ اور سعفہ جو ناخون کی جڑ مین ریشہ ریشہ پیدا ہوتا ہو اوسکو بھی فائدہ کرتا ہو۔
آلات مفاصل پٹھے کو گرم کردیتا ہو اور تشنج مین نرمی پیدا کرتا ہو اور پٹھونکی صلابت اور سختی کو نرم کرتا ہو خصوصاً روغن اسکا **اعضائے سر** نکسیر کو روک دیتا ہو بسبب قبض کرنیکے جو اسمین ہو اور روغن اسکا جو کان کے درد کو اور کان کے بجنے کو مفید ہوتا ہو خصوصاً بط کی چربی کے ساتھ دانتونکے درد کو کلی اسکی فائدہ کرتی ہو **اعضائے غذا** اور جوشاندہ اسکی جڑ کا سختی جگر اور سختی طحال کو مفید ہوتا ہو جبکہ سرکہ مین پانی ملا کر ہموزن دو درہم کے پیا جاوے اور کبھی روٹی مین خواہ فطیر ہو خمیر کے آٹے مین یا مٹر کے آٹے مین یا سوسن کے آٹے مین ماء العسل ملا کر استعمال کرتے ہین اور تلی پر ضماد بھی اسکا کیا جاتا ہو معدہ کیواسطے یہ خراب چیز ہو کہ متلی پیدا کرتا ہو اور عصارہ اسکا ایک مثقال شہد کے ساتھ پیا جاوے تو پیدا کریگا بہت قوت سے اور دست لائیگا۔
اور اسیطرح پھل اسکا **اعضائے نفض** حب البان خاص بلغم کا مسہل ہے جب ہمراہ شہد کے پیا جاوے اسیطرح روغن اسکا اور اگر حمول اسکا بنا کر اسی کے روغن مین تر کرکے رکھین وہ بھی یہی اثر کریگا **ابدال** بدل اسکا ہموزن اوسکے مجیٹھ ہو اور نصف وزن اوسکا گنج اور دسوان حصہ اسکے وزن کا جاوتری ہے

بالونج اسکو ہندی مین بابونہ کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہو زرد پھول کا بھی ہوتا ہو اور سپید پھول کا بھی اور بنفشی پھول کا بھی اور یہی زیادہ مشہور ہو۔ تیاری کی اور پھول اسکا بحفاظت رکھا جاتا ہو اسطرح کہ اوسکی قرص بنالیتے ہین اور جڑ اسکی خشک کرکے رکھی جاتی ہو یہ دوا نزدیک جالینوس کے قوت مین گل سرخ کے قریب لطافت مین ہو مگر یہ کہ تحریم گرم نہیں ہے کہ اسکی گرمی مناسب ہو **طبیعت** گرم خشک دوسرے درجہ مین ہو **خواص** منفع ملطف کاثف کی ہو مرخی ہو محلل ہو باوجودیکہ جذب کم کرتی ہو بلکہ بدون جذب کے تحلیل کرتی ہو اور یہ خاصہ اسکا فعل ہو جو اور دواؤن مین سوائے بابونہ کے نہین ہو **اورام گرم** مادے جتنے ہین سب مین تسکین پیدا کرتا ہو بسبب ارخا کے اور بسبب تحلیل کے۔ اور جو صلابتین ایسی ہین کہ زیادہ سختی اونمین نہین آئی ہو اونکی تحلیل کرتا ہو۔ اندرونی اورام جو متکاثف ہوگئے ہون اون کیواسطے پلایا جاتا ہو۔ **آلات مفاصل** تمدد مین ڈھیلاپن پیدا کرتا ہو اور کل اعضائے عصبیہ کو قوی کرتا ہو۔ بابونہ ماندگی اور تھکن کیواسطے بہت نافع ہو بہ نسبت اور دوا کے اسلیے کہ حرارت بابونہ کی مشابہ حرارت جسم

HAKEEM SHOUKAT ALI

حیوانی کے ہو **اعضاء سر** دماغ کا مقوی ہو سردی سے جو درد سر ہو اسکو نفع کرتا ہو۔ سر میں جو مادے ہوں انکو نکال دیتا ہو اور اس سبب سے اسکی تحلیل میں جذب نہیں ہو اور یہ خاصیت خام ہونے میں ہو۔ قلاع یعنے جوشش دہن کو مفید ہو **اعضاء چشم** غرب یعنے ناسور گوشۂ چشم جو نکا فتہ ہو گیا ہو اسکو اچھا کر دیتا ہو اگر بطور ضماد کے لگایا جائے **اعضاء نفس** سانس کی آمد رفت میں آسانی پیدا کرتا ہو **اعضاء غذا** یرقان کو دور کرتا ہے **اعضاء نفض** ادرار بول کرتا ہو اور پتھری کو نکال دیتا ہو خصوصاً جسکا پھول بنفشی رنگ کا ہو۔ بابونہ کی سینک مثانہ پر کیجاتی ہو سرد قسم کی درد مثانہ کیواسطے۔ اور پلانیکے ذریعہ سے خواہ آبزن کرنیسے ادرار حیض کرتا ہو جنین اور جنین مشیمہ کو نکال دیتا ہو ایلاؤس کو فائدہ کرتا ہو **حمیات** روغن بابونہ کی مالش ان تپون میں کیجاتی ہو جو دورہ سے آتی ہوں اور پرانی تپوں کے آخری زمانے میں پلایا جاتا ہو اور جس تپ میں زیادہ حدت ہو اسکو نفع کرتا ہو بشرطیکہ اوس تپ میں اندرونی ورم گرم ہو۔ اور یہ استعمال ہونیکا او وقت ہوتا ہو جب نضج مادہ بخوبی ہو چکا ہو اور بیشتر حمامی ورمی کو بھی فائدہ کرتا ہو اگر حادہ ہو اور نضج ہو چکا ہو **ابدال** اوسکا بدل تقویت دماغ کیواسطے اور درد سر کو فائدہ دینے میں برنجاسف ہے جسکو قیصوم کہتے ہیں **باد آورد** جسکو ہندی میں جواسہ کہتے ہیں **ماہیت** یہ سپید سپید کانٹے مشابہ کوعرو کے ہوتے ہیں لیکن سپیدی زیادہ ہوتی ہو اور کانٹا لانبا ہوتا ہو اور پتی اوسکی مانند برگ حماما کے ہوتی ہو لیکن پتی تپلی ہوتی ہو اور سپید زیادہ ہوتی ہے اور ساق اسکی دو ہاتھ تک لانبی ہوتی ہو پھول اوسکا بنفشی رنگ کا ہوتا ہو تخم اوسکا کسم کے تخم کے برابر ہوتا ہو مگر گول زیادہ ہوتا ہو **طبیعت** جڑ میں اسکے تبرید ہے اور خشکی پیدا کرتی ہو کسیقدر تحلیل بخش ہو اور تخم اوسکا گرم ہو اور لطیف ہو بعض طبیبوں نے کہا ہو کہ تمام اجزا اسکے گرم ہیں حاد ہیں **خواص** اسمیں قوت محللہ ہو اور تفتیح بھی کرتا ہو خصوصاً تخم اسکا اور اسمیں تعفین بھی ہو... کو درد کرتا ہو اور قبض اسکا معتدل ہو اور اسام اور تھبولا اور ورام بلغمی کو فائدہ کرتا ہو اس سبب سے کہ اسمیں تحلیل اور قبض ہو پس اسکا ضماد کیا جاتا ہو اور خاص اسکے اجزا کا ضماد کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** تشنج کو فائدہ کرتا ہو اسلیے کہ اسمیں قبض معتدل ہو تحلیل کے ہمراہ تخم اسکا فائدہ کرتا ہو لڑکوں کو جب پلایا جائے واسطے فساد ان حرکات کے جو عضل یعنے پٹھوں میں پیدا ہوتی ہیں **اعضاء سر** کلی کرنا اسکے سلاقہ سے دانتوں کے درد میں سکون پیدا کرتا ہو **اعضاء صدر** نفث الدم کو دور کرتا

ہو خصوصاً جڑ اوسکی **اعضاء غذا** ضعف معدہ کو فائدہ کرتا ہو معدے کے سدوں کی تفتیح کرتا ہو **اعضاء نفض** اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہو خصوصاً معدہ کا اسہال خاصکر جڑ اسکی وہ رودہ ہو بھی ہو **حمیات** بلغمی جو زمانہ دراز سے لاحق ہوں انکو نفع کرتی ہو اور وہ تپیں جو بسبب ضعف معدہ کے پیدا ہوئی ہیں اور کل تپیں جو پرانی ہیں **سموم** بچھو کے زہر سے نافع ہو اسطرح پر کہ منھ میں چبا کر اوس مقام پر لگایا جائے جہاں بچھو نے ڈنک مارا ہو پس سمیت کو جذب کر لیتا ہو۔ تخم اوسکا اگر پلایا جاوے ہوام کے کاٹنے سے مفید ہوتا ہو **ابدال** تپونکے واسطے شہترہ اوسکا بدل ہو **بلسان ماہیت** اسکی ایک درخت مصری ہو اور عین شمس میں پیدا ہوتا ہو جسکا نام عین الشمس یا چشمۂ آفتاب ہو لیکن کہیں نہیں پیدا ہوتا ہو پتی اوسکی اور بو سداب یعنے تتلی سے مشابہ ہوتی ہے مگر اسکی پتی سپید مائل ہے اور قامت درخت کی برابر ہو قامت درخت حنظل یعنے رسوت کے۔ اور روغن اسکا افضل ہو اسکے دانہ سے اور دانہ اسکا قوی ہو اسکی لکڑی سے اور روغن اسکا اسطرح پیدا کیا جاتا ہو کہ درخت میں لوہے سے جابجا نشان کر دیتے ہیں جب طلوع شعری عبور کیجا و نکے مہینے میں ہوتا ہو اور جو لوہے وہاں لگتی ہو اسکو روئی سے گلاتے میں بچوڑتے ہیں سال بھر میں ایک درخت کا روغن چند رطل سے زیادہ نہیں جمع ہوتا ہو بہت سیر ہے مدہ سیر سے زیادہ نہیں ہوتا **اختیار** امتحان اوسکے عمدہ ہونیکا یہ ہو کہ دودھ میں ٹپکایا جائے اگر فوراً دودھ بستہ ہو جاوے اور پانی میں اگر ملائیں بالکل مل جائے اور پانی کو سفید کر دے اور گاڑھا کر دیوے اور پشمینہ میں لگایا جائے دھونے سے بالکل الگ ہو جائے۔ اور خوشبو اوسکے پاکیزہ ہونا۔ روغن صنوبر کا اسمیں میل کر دیتے ہیں اور روغن مصطگی بھی ملا دیتے ہے اور موم کو روغن حنا میں پگھلا کر اسکا بھی میل کرتے ہیں عمدہ روغن بلسان کا جو تازہ ہو اور گاڑھا پڑ جائے روغن اسمیں قوت نہیں باقی رہتی **طبیعت** لکڑی اوسکی گرم خشک دوسرے درجہ کی ہو اور حب بلسان لکڑی سے زیادہ گرم ہو اور روغن بلسان دونوں سے زیادہ گرم ہو اوسکی گرمی تیسرے درجہ کی اول طبقہ میں ہو لیکن اسمیں وہ گرمی جسکا گمان کیا ہو نہیں ہو **افعال و خواص** سدوں کی تفتیح کرتا ہو۔ احشاء غلیظ کو نافع ہو **قروح** کو پاک کرتا ہو خصوصاً اگر ایرسا کے ہمراہ استعمال کیا جائے جو جلد کے پوست اور چھلکوں کو نکال دیتا ہو **آلات مفاصل** پلانیسے عرق النسا کو فائدہ کرتا ہو اور جو شانہ اوسکا تشنج کیواسطے پلایا جاتا ہو **اعضاء سر** سر کے قروح کو پاک کرتا ہو اور خود سر کو مواد سے پاک کرتا ہو۔ مرگی کو نفع کرتا ہو اور دوار یعنے گھومنی کو **اعضاء چشم** آنکھ کی سپید جھلی کو دور کر دیتا ہو عود بلسان اور روغن بلسان **اعضاء صدر** عود بلسان اور حب بلسان دونوں جنین کے درد کو نفع کرتی ہیں یعنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دونوں طرف کے ذات الجنب کو اور ربو غلیظ بلغم سے پیدا ہوا اور ضیق النفس کو اور پھیپھڑے کے درد کو مفید ہے۔ جو سردی سے ہو اور کھانسی کو اسیطرح روغن اسکا۔ خلاصہ یہ ہے کہ بلسان اور اون احشا کو جو عراق سے اوپر ہیں نفع کرتا ہے **اعضاے غذا** ضعف ہضم کو فائدہ کرتا ہے اور جوشاندہ اوسکا بدہضمی کو دور کردیتا ہے اور معدہ کو پاک کردیتا ہے جگر کی تقویت کرتا ہے **اعضاے نفض** ادرار کرتا ہے اور مثانہ کو نفع کرتا ہے اور رطوبت رحم کو نفع کرتا ہے۔ اگر اسکی دھونی دین خون حیض جاری کردیتا ہے یا بچہ کے بال گرادیتا ہے رحم کی برودت کو بھی فائدہ کرتا ہے درد جسل ور مشیمہ کو نکالدیتا ہے۔ جب اسکی دھونی دیجاے تمامی اقسام درد رحم کو نافع ہوتا ہے۔ اور جوشاندہ اسکا رحم کے منھ کو کھولدیتا ہے۔ اور قیروطی اسکی روغن گل ور موم ملاکر برودت رحم کو نافع ہوتی ہے اور دشواری بول کو نفع کرتی ہے **حمیات** روغن بلسان لرزہ کو کھولدیتا ہے **سموم** اسمین مقابلہ کی قوت ہر زہر سے ہے سانپ کے کاٹنے کو بھی نفع کرتا ہے روغن بلسان شوکران کی سمیت کو دور کرتا ہے جب شیر کے ساتھ پیا جاے اور عموماً خصوصاً بچھو کے ہر کاٹے میں نفع کرتا ہے

بنفشہ جس کو ہندی میں بنفشہ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے ہرا اسکی جڑ کا فعل بھی قریب اسی کے ہے **طبیعت** سرد تر پہلے درجہ میں اور ایک قوم نے کہا ہے کہ پہلے درجہ میں گرم ہے اور برگ بنفشہ کے سرد ہونے میں تو کچھ شک نہیں ہے **خواص** کہتے ہیں کہ خون معتدل پیدا کرتا ہے **اورام** اور شیوبا ورام گرم کو ضماد اسکا ہمراہ آرد جو کے ساکن کردیتا ہے اسیطرح فقط برگ بنفشہ **جراح** اور قروح روغن بنفشہ طلاے جرب کے واسطے اور کھجلی کے بہتر ہے **اعضاے سر** درد سر جو مادہ خون سے ہو بنفشہ کا سونگھنا یا اعضاے سر پر رکھنا مفید ہے **اعضاے چشم** آشوب چشم جو گرم ہو اوسکو مفید ہے **اعضاے نفس** گرم کھانسی کو مفید ہوتا ہے اور سینہ کو نرم کردیتا ہے خصوصاً جو بنفشہ شکر میں پروردہ کیا جاے شربت بنفشہ ذات الجنب و ذات الریہ کو مفید ہے اور یہ شربت جلاب مینے شربت گلاب سے افضل ہے **اعضاے غذا** التہاب معدہ کو نافع ہے **اعضاے نفض** شربت بنفشہ درد گردہ کو مفید ہے اور ادرار کرتا ہے اور مسہل صفرا ہے ایضاً شربت بنفشہ طبیعت کو بآسانی نرم کرتا ہے اور مقعدہ کے اونچے ہونے کو بھی فائدہ کرتا ہے۔

بہمن کی ماہیت یہ ہے کہ لکڑی کے ٹکڑے ہیں یہ ٹکڑے وہ جڑیں ہیں جو خشک کرلی گئیں اینٹھی ہوئی اور شاخیں نکلی ہوئی اسکی دو قسمیں ہیں سپید اور سرخ **طبیعت** گرم خشک دوسرے درجہ میں **زینت** فربہی پیدا کرتا ہے **اعضاے صدر** قلب کو زیادہ قوی کرتا ہے خفقان کو زیادہ نفع کرتا ہے **اعضاے نفض**

منی کو زیادہ کرتا ہے ایسی زیادتی کہ جو ظاہر ہو **ابدال** بدلا اسکا تودری ہے اور نصف وزن اوسکے لسان العصافیر جسکو اندر جو کہتے ہیں

برنجاسف ماہیت اسکی ایک شے ہے جو افسنتین کے مشابہ ہوتی ہے اسمین ایک رطوبت لاسے کی ایسی ہوتی ہے ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ جسکی شاخین چھوٹی ہیں اور پتی اوسکی بڑی ہوتی ہے پتی اوسکی چھوٹی چھوٹی اور زرد سپید سپید ہوتی ہے اور گرمیوں کی فصل میں پیدا ہوتی ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ وہ گھاس میں ہوتی ہے قریب قریب اون دونو کے ایک ہی نام رکھا گیا ہے **طبیعت** سرد تر ہے پہلے درجہ میں **خواص** لطف ہے تلطیف زیادہ کرتی ہے ضماد اسکا فضول کو طرف عضو کے کھینچ لاتا ہے **اعضاے سر** درد سر بارد کو نفع کرتا ہے ضماد اسکا اور نطول اسکا بھی ورم او بالا ہوا پانی اسکا درد سر سے زیادہ امان دیتا ہے ناک کے سدہ کو نفع کرتا ہے اور زکام کو **اعضاے نفض** گردے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے آبزن اسکے جوشاندہ کا حیض کو جاری کردیتا ہے ورم رحم کو نفع کرتا ہے مشیمہ اور جنین کو گرادیتا ہے رحم کا جو منھ مل گیا ہو اوسکو نافع ہے کہ اسکو کھولدیتا ہے بطلاے اسکو پلانے سے اور ضماد کرنے سے زائل کردیتا ہے مقدار شربت اسکی پانچ درم تک ہے

بلادر اسکو ہندی میں بھلاوان کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے یہ ایک پھل ہے کہ جسکی گٹھلی چھوہارے کی گٹھلی کی ایسی ہوتی ہے اور لب اوسکا شکل لب جوز کی ہے۔ اوسمین کچھ مضرت نہیں ہے پوست اوسکا متخلخل ہے اوسمین سوراخ ہیں جو سے ہوتے ہیں بیچ میں اون سوراخوں کے شیرہ چپک دار ہے جسکی بو تیز ہوتی ہے بعض آدمی اسکو دانت سے کاٹ کھاتے ہیں اور چباتے ہیں اور اونکو کچھ ضرر نہیں کرتا خصوصاً جوز کے ساتھ یعنے اخروٹ **طبیعت** چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** شیرہ اوسکا زخم ڈالتا ہے اور ورم پیدا کرتا ہے۔ اور خون کو جلادیتا اور اخلاط کو **زینت** مسوں کو کاٹ کر گرادیتا ہے سپید داغ کو اچھا کردیتا ہے گدھے کے داغ کو اچھا کردیتا ہے بالخورہ جو بلغمی ہو اسکو دور کردیتا ہے۔ اورام گرم کا باطن مین ہیجان کرتا ہے **آلات مفاصل** پٹھے کی سستی اور استرخا کو اور فالج اور لقوے کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** فساد حافظہ کے مرض کو مفید ہے جس وقت اسکی معجون کھائی جاے جسکا نام انقردیا مشہور ہے لیکن یہ معجون وسواس و مالیخولیا کو ہیجان میں لاتی ہے **اعضاے نفض** بواسیر کو اسکی دھونی دیجاتی ہے مسون کو خشک کردیتا ہے **سموم** خود بھلاوان زہر ہے اخلاط کو جلادیتا ہے اور قاتل ہے تریاق اوسکا ہوا دودھ اور روغن اخروٹ اسکی قوت کو توڑدیتا ہے **ابدال** بدلا اوسکا پانچ گرہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

وزن اسکا بندق ہے یعنے ربع ماشہ چہارم وزن روغن بلسان کا دو تہائی وزن اسکے
سپید دال **بورق** یہ معرب ہے بورہ کا جسکو ہندی میں لونا کہتے ہیں **ماہیت** اسکی
مشہور ہے نمک سے قوت اسکی زیادہ ہے نمک کوی اقسام میں بورہ ہے مگر اسمیں قبض
نہیں ہے۔ کبھی اسکو ایک ٹھیکرے میں کوئلہ کو سرخ کرکے جلاتے ہیں یہانتک کہ
بھن جاتا ہے **اختیار** بہتر بورہ ارمنی ہے جو سبک ہو اور بہتر اوسکے نرم ہوں مثل
اسفنج کے اور سپید ہوں یا گلابی ہوں یا بنفشی رنگ ہوں نفع کو بہت کرتا ہو بورہ
افریقی کا قیاس بہ نسبت اور اقسام کے بوروں کے ایسا ہے جیسا بورہ کا
قیاس طرف نمک کے اور بورق کا کھانے میں استعمال بدون کسی سبب عظیم کے
نہیں جائز ہے۔ کف بورق کا بورق سے زیادہ تر لطیف ہے قوت میں اور
بہترین کف بورق وہ ہے جو شیشہ کی شکل شفاف ہو اور زرد رنگ نہ ہو **طبیعت**
آخر درجہ دوم میں گرم خشک ہے اور خشکی اوسکی بیشتر تیسرے درجہ تک پہونچتی ہے
افعال و خواص جلابزت کرتا ہے اور غسال ہے خصوصاً بورہ افریقی اور جلد
کے پوست اور ڈھیر تا ہے اور پاک کرتا ہے اخلاط غلیظ کو قطع کرتا ہے بورق کے کل
اقسام میں تھوڑا سا قبض ہمراہ جلاء جید کے ہے بسبب نمکینی کے لیکن بورہ فرنگی
میں قبض نہیں ہے بلکہ فقط جلاء کثیر اوسمیں ہے اور نمک میں قبض ہے اور بعض جلا نہیں
ہے مگر تھوڑی سی **زینت** اگر بورہ کو بابون پر تقطیر کیں باریک کر دیتا ہے اگر بورہ کا
ضماد کریں خون کو طرف ظاہر بدن کے کھینچ لاتا ہے اور رنگ اچھا کر دیتا ہے۔
لاغری کو دور کر دیتا ہے لیکن اکثر جب یہ کھلایا جائے بدن کو سیاہ کر دیتا ہے
اورام اور بثور کبھی کو فائدہ کرتا ہے اسلئے کہ یہ اپنی تحلیل کر دیتا ہے خصوصاً بورہ
افریقی ہمراہ سرکہ کے کھجلی کو فائدہ کرتا ہے **آلات مفاصل** اسکی قیروطی بناکر وجع
کیواسطے لگائی جاتی ہے خصوصاً جسکا زمانہ آخر ہو پہنچا ہو اور خاص کر جسکا زمانہ انحطاط
آ گیا ہو۔ التوائے عصب کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضائے سر** خنازیر یعنے لفا کو فائدہ
کرتا ہے کف اسکا جب کان میں ٹپکایا جائے کان کو پاک کر دیتا ہے اور کھول دیتا ہے
اور کری گوش کو دور کر دیتا ہے اور شراب انگوری یا شراب دفا میں ملا کر کان کی سختی
کو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور مفسد اور بورہ فرنگی
سے قے کا ہیجان ہوتا ہے اگر یہ قے نہ لاتا تقطیع اخلاط معدہ کی زیادہ کرتا ہے بہ نسبت
اور سب اقسام بورق کے انجیر ملا کر بورہ سے ضماد کیا جاتا ہے استسقا کیواسطے
پس اوسکو دور کر دیتا ہے۔ **اعضائے نفض** اگر اسکا حمول کیا جائے تو دست
لاتا ہے اور اگر ہمراہ شراب کے اور زیرہ کے یا جوشاندہ سداب و رشنیت یعنے سویا کے

کھلایا جائے مغص یعنے مروڑ میں سکون پیدا کرتا ہے اسی خاصیت سے مثل
اسکے اور خاصیتیں ایسی ہیں کہ اسکو نمک پہ فوقیت ہے بعض ادویہ کیڑوں کی قتل
کرنے والی کے ہمراہ جب پلایا جاتا ہے کیڑوں کو نکال دیتا ہے اسیطرح جسوقت پیٹ
پر اگر اسکو طلیں اور ناف پر اور آگ کے پاس بیٹھا رہے تو کیڑوں کو قتل کر دیتا ہے اسی
خاصیت سے کبھی ود شل نکلے اور خاصیتیں اسمیں ایسی ہیں کہ نمک پر اسکو فوقیت
ہے سموم اور ایک قسم بورق کی اور خصوصاً بستغا زیری اسکا تنہا کی نفع کرتا ہے جو فطر یعنے کھمبی کے
کھانے سے پیدا ہو جلایا ہوا بورہ ہو یا بے جلا ہوا اسیطرح کف بورہ کا۔ گدھے
کی یا سور کی چربی ملا کر دیوانے کتے کے کاٹنے سے زخم پر لگایا جاتا ہے۔ پانی کے ہمراہ
زراریح کو پینے سے زہر کو دفع کرتا ہے اور اوسکو جس کا نام بورا افریطی ہے۔
انجدان کے ہمراہ واسطے دفع زہر بیل کے خون کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔
بصل جسکو ہندی میں پیاز کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے اسمیں ایک جوش
یا تیزی ایسی ہے جو تقطیع کرتی ہے ہمراہ تری اور قبض کے کھانے میں جو پیاز آتی ہے
وہ وہی ہے جو لانبی ہو اور اوسمیں تیزی زیادہ ہوتی ہے اور سرخ رنگ کی پیاز
سپید رنگ سے زیادہ تیز ہے اور خشک پیاز تر سے زیادہ تیز ہے اور کچی پیاز بھونی
ہوئی سے زیادہ تیز ہے **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ میں اور اسمیں رطوبت
فضلیہ بھی ہے **افعال و خواص** لطف ہے تقطیع کرتی ہے خصوصاً جو پیاز
کھانے کے قابل ہے۔ پیاز میں باوجود قبض کے جلا اور تفتیح قوی بھی ہے اور اسمیں
تلخی بھی ہے اور خون کو خارج کی طرف کھینچ لاتی ہے اوسی جہت سے جلد کی سرخ
کرنیوالی ہے۔ جو پیاز پکائی ہوئی ہے اوس سے غذائے معتد بہ حاصل نہیں ہوتی ہے
شوربے اور یخنی کے اقسام جنمیں پیاز پڑی ہو۔ نفخ بہت کم پیدا کرتے ہیں
بہ نسبت اون شوربے وغیرہ کے جنمیں پیاز نہ پڑی ہو۔ غذا اوس پیاز کی جو
پختہ کی گئی ہو بھی خلط غلیظ ہوتی ہے۔ خوردنی پیاز میں ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ
مختلف پانی کے ضرر کو نفع کرتی ہے اور اکثر تو اسکی جاتی رہتی ہے جب شغل اسکا دور
کر دیا جائے **زینت** چہرے کو سرخ کرتی ہے اور تخم پیاز بہق کو دور کرتا ہے پیاز کا
پانی بالخورے کے گرد ملا جاتا ہے لیکن یا وہ نفع کرتا ہے۔ پیاز کا پانی نمک ملا کر مسوں کو
اوکھیڑ دیتا ہے **جراح اور قروح** پیاز کا پانی اون قروح کو نفع کرتا ہے جنمیں
چرک بھری ہو مرغ کی چربی کے ہمراہ پیاز کا پانی اوس خراش کو نفع کرتا ہے جو خف
یعنے گھونا کی کپڑے کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے **اعضائے سر** پیاز کے پانی سے اگر
ناس دیا جائے سر کو پاک کرتا ہے۔ پیاز کا پانی کان میں گرانی سماعت اور طنین یعنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کان کو نفع کیواسطے اور اوس سیب کیواسطے جو دونون کانون مین پڑ گئی ہو اور اوس
پانی کیواسطے جو کان مین بھر گیا ہو ٹپکایا جاتا ہے۔ پیاز کا پانی درد سر پیدا کرتا ہے زیادہ
پیاز کھانے سے سبات کا مرض پیدا ہوتا ہے پیاز کا استعمال عقل کو مضر ہے کہ خلط
خراب پیدا کرتا ہے اور لعاب دہن زیادہ کرتا ہے **اعضائے چشم** خوردنی پیاز کا
پانی اگر نچوڑا جائے اور آنکھ مین لگایا جائے نزلہ کا پانی جو آنکھ مین اوترتا ہو اوسکو
دور کرتا ہے اور بصارت مین جلا دیتا ہے۔ تخم پیاز کو شہد مین ملا کر سپیدی چشم کو دور
کرتا ہے **اعضائے نفض و صدر** پیاز کا پانی شہد مین ملا کر خناق کو نفع کرتا
ہے **اعضائے غذا** پیاز دشتی بدشواری ہضم ہوتی ہے ایک قسم اوسکی قے کو برانگیختہ
کرتی ہے خوردنی قسم پیاز کی معدہ ضعیف کو قوی کرتی ہے اور بھوک کو بڑھاتی ہے
دو مرتبہ پکائی ہوئی پیاز کی غذائیت زیادہ ہے پیاس لگانیوالی ہے یرقان کو مفید ہے
اعضائے نفض یہ سرے منھ کو کھولتی ہے تمام اقسام پیاز کے باہ کو ہیجان کرتے ہین پیاز
ادرار بول کرتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے **سموم** دیوانے کتے کے کاٹے مین پیاز نافع ہے جسوقت تخم پیاز کے پانی
کا نطول کیا جائے نمک اور سرکہ ملا کر۔ خوردنی پیاز سموم کے گزندہ کا ضرر دفع کرتا ہے
بعض نے کہا ہے اسلیے نافع ہے کہ معدہ مین ایک خلط رطب بکثرت پیدا کرتا ہے جو سموم کے ضرر کو توڑ ڈالتی ہے
بقلہ یمانیہ جسکو ہندی مین چولائی کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے دیسقوریدوس
کے نزدیک یہ بات ہے کہ اسمین دوائی کا اثر بالکل نہین ہے چولائی ایک ترکاری
ہے مثل تھوہے کے جسمین کچھ مزہ نہین ہے اور یہ ساگ بے مزہ ہوتا ہے کل ترکاریون
سے زیادہ کا ہوا اور کدو سے ترطیب اسکی زیادہ ہے غذا اوسکی بہت کم نفوذ اوسکا
بدن مین جلدی نہین ہوتا اسلیے کہ وہ بورقیت اور نمکینی اسمین ہرگز نہین ہے
طبیعت جالینوس کہتا ہے کہ دوسرے درجہ مین سرد تر ہے **اورام اور بثور**
گرم اورام مین اسکا ضماد کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** چولائی کی جڑ کا ضماد
اون داغون پر لگایا جاتا ہے جنکا نام شہدیہ ہے **اعضائے سر** نچوڑا ہوا پانی
چولائی کا روغن گل ملا کر اوس درد سر کو فائدہ کرتا ہے جو دھوپ مین چلنے سے پیدا ہوا
ہو **اعضائے نفس** کھانسی کو فائدہ کرتا ہے اور اوسمین تسکین دیتا ہے خصوصا
اگر روغن گل اور آب ماء الشعیر مین پکایا گیا ہو اسیطرح اوس پیاس مین تسکین
دیتا ہے جو حرارت سے پیدا ہوئی ہو۔

بلبوس۔ ماہیت اسکی وہی پیاز ہے جو خوردنی ہے اور چھوٹا ہے مشابہ پیاز نرگس کے
اور پتی اسکی گندنے سے مشابہ ہے اور پھول اسکا بنفشہ کے پھول سے مشابہ ہے اسکی
ایک قسم ایسی ہے جو باہ کو برانگیختہ کرتی ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ یہ زہر ہے اور ایک
قوم نے کہا ہے کہ نہین بلکہ وہ از قسم طلع ہے **بیان** شاید کہ یہ اغلس ہے پس اگر
وہی ٹھہرا تو ہمکو اسکے معانی کا سمجھنا اوسی مقام تک چاہیے **طبیعت**
اوسکی پیاز کے قریب ہے اور شاید کہ یابس ہے پہلے درجہ مین ہمراہ رطوبت فضلیہ
کے **افعال و خواص** نفخ پیدا کرتی ہے اور پسینا لاتی ہے اور زبان پر خشونت
پیدا کرتی ہے **زینت** جھائین پر لگائی جاتی ہے دھوپ مین چھڑکا اور نفع کرتی ہے
اسیطرح جو نشان زخمون کے رہجاتے ہین اون پر طلا کرنے سے نشانون کو دور
کرتی ہے چہرے اور زبان مین خشونت پیدا کرتی ہے زردی بیضہ ملا کر سر پر لگائی
جاتی ہے اور سکنجبین ملا کر قروح لینیہ پر لگاتے ہین **جراح اور قروح**
اگر اسکو ہمراہ نمک لغیبہ کے بریان کرین اور دق کے زخمون پر چھڑکین
اون زخمونکو جڑ سے اوکھاڑ دے **آلات مفاصل** سرکہ ملا کر اسکا ضماد بنایا
جائے عضل کے اندر اندرونی اجزا مین جو سستی آجاتی ہے اوسکو فائدہ کریگا
اور نقرس اور دیگر اوجاع مفاصل پر ضماد کیا جاتا ہے اور فقط بلبوس التوائے عصب
کیواسطے ضماد کیا جاتا ہے اور اسکا ضماد ناخون کو پھاڑ ڈالتا ہے اور کان وغیرہ مین
شگاف پیدا کرتا ہے اور آرد جو کے ہمراہ بھی ضماد کیا جاتا ہے **اعضائے سر** خرابی
کی یہ دوا عمدہ ہے سر کے زخم کی اور اوس کوفتگی پر جو ٹوٹ کر لگی ہو اور جلد کو تشنج
کیا ہوا انڈے کی زردی ملا کر لگایا جاتا ہے **اعضائے چشم** تنہا بلبوس اور ہمراہ
انڈے کی زردی کے طرفہ چشم کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے اگر اسمین سرکہ ملایا جائے
غرب یعنے ناصور گوشہ چشم کی عمدہ دوا ہے اور جو ورم آنکھ کے کویے مین پیدا ہوتا
ہے اوسکی بھی دوا ہے **اعضائے غذا** سرخ قسم اسکی معدہ کیواسطے اچھی ہے
اور شہد کے ہمراہ معدہ کے درد کیواسطے ضماد کیجاتی ہے اور تلخ بلبوس بہتر ہو
کہ طعام کو ہضم کردیتی ہے اور غذائیت اوسکی زیادہ کردیتی ہے اگرچہ وہ غذا اچھی نہو
خصوصا بلبوس خام اور اگر خود ہضم ہوجائے قراقر پیدا کرتی ہے اور نفخ پیدا کرتی ہے
اعضائے نفض باہ کو برانگیختہ کرتی ہے۔

بزرقطونا جسکو اسبغول کہتے ہین **ماہیت** دو قسم اور دو رنگ کا ہوتا
ہے۔ ایک قسم جاڑون مین پیدا ہوتی ہے اور ایک گرمیون مین اور مقدار شربت
دونون مین سے کوئی قسم کیون نہو۔ دو درہم ہے **اختیار** بہتر اسبغول وہی ہے جسکا دانہ
بڑا ہو اور بھاری ہو کہ پانی مین ڈوب جائے پھولکا نہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین
سرد تر ہے **افعال و خواص** اسبغول بریان جو روغن گل مین لت کیا گیا ہو تو قابض
ہے اقسام درد مین تسکین پیدا کرتا ہے اگر سرکہ کے ساتھ ضماد کیا جائے **اورام اور بثور**

HAKEEM SHOUKAT ALI

سرکہ میں گھیسپ کر اور اگر گرم پر لگایا جاتا ہے اور نملہ اور حمرہ پر خصوصاً وہ قسم جسکی جڑ کان کے نیچے ہو اور اورام بلغمی پر لگایا جاتا ہے آلات مفاصل التوائے عصب کے واسطے اسکا ضماد کرتے ہیں اور تشنج عصب کیواسطے اور نقرس اور وجع مفاصل گرم کیواسطے سرکہ اور روغن گل ملا کر اعضائے سر جو شخص اسکا ضماد کرے درد سر گرمی سے ہو اسکو نفع کریگا اعضائے صدر سینہ کو نرم کرتا ہے اعضائے غذا لعاب سبغول جو روغن بادام میں نکالا جائے نہایت سخت پیاس صفراوی کو فائدہ کرتا ہے اعضائے نفض سبغول بریان دو درہم روغن گل میں لت کرکے اگر کھلایا جائے طبیعت کو بستہ کرتا ہے اور سحج کو نفع کرتا ہے خصوصاً وہ لوگ جن کیواسطے لعاب سبغول جو اوس روغن گل میں نکالا جائے لعاب سبغول کا جو خود اوسمیں ہوتا ہے ہمراہ روغن بنفشہ کے دست لاتا ہے حمیات سبغول پلایا جاتا ہے پس گرم تپون کی بھڑک میں سکون پیدا کرتا ہے

بو بانس اکثر اسکی جڑ استعمال کیجاتی ہے جسمیں گوند بھی ہوتا ہے اور عصارہ بھی ہوتا ہے اور گوند اسکا اسکے عصارہ سے قوی تر ہے کبھی روغن زیت اور فری تھوڑی سی شراب ملا کر اسکو اسقدر گھیسپتے ہیں کہ گاڑھا ہو جائے اور غلاظت میں معتدل ہو جانا بھی اوسکی عمدگی ہے طبیعت تیسری درجہ میں گرم خشک ہے افعال اور خواص غلل قروح ہو خاصکر بڑیون کے پوست اوتار ڈالتا ہے اسلیئے کہ اسمیں تجفیف شدید ہے قروح کا تنقیہ کرتا ہے آلات مفاصل پٹھے کو موافق ہے اعضائے نفس اور صدر سینہ میں جو فضول غلیظ ہوں اونکو نفع کرتا ہے اور پھیپھڑے کو نیز سینہ اور اسکے قروح کو مناسب ہے پلانے میں بھی اور بخارات دینے میں بھی اعضائے غذا غلظ طحال کو نفع کرتا ہے۔

بسرا و بلح دونوں خرمے کے پھل ہیں۔ ماہیت انکی مشہور ہے طبیعت دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے اور بسر پختے کچا خرما ہے زیادہ قابض ہے بہ نسبت قسب کے پختے وہ کچا خرما جو سوکھ گیا ہو افعال و خواص نفخ پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر اوسکے پانی پیا جائے اور بیچ میں اسکے کھانا کھایا جائے قراقر زیادہ پیدا کریگا یہ دونوں پھل اندرونی اعضا میں سدہ پیدا کرتے ہیں اور جو شاندہ بسر کا لبیب اور بطن میں سکون پیدا کرتا ہے مگر حرارت غریزی کو محفوظ رکھتا ہے زیادہ کھانا ان دونوں کا انکو میں اختلاط غلیظ پیدا کرتا ہے اعضائے سر تھوڑی مقدار انکی درد سر پیدا کرتی ہے اور زیادہ مقدار درد سر میں سکون پیدا کرتی ہے یہ دونوں مسوڑھے کی جڑ کو دن کیواسطے عمدہ دوا ہیں اعضائے صدر سینہ کے واسطے اور پھیپھڑے کیواسطے

یہ دونوں خراب چیزیں ہیں اعضائے غذا معدہ کو یہ دونوں مضبوط کرتی ہیں جگر میں سدہ پیدا کرتی ہیں ہضم دیر میں ہوتی ہیں اور جو قسم ان دونوں کی بھیس بھسی اور بودی ہو کمتر ہضم ہوتی ہے اور غذا ان دونوں میں تھوڑی ہے اور خشک اور سوکھی ہوئی میں زیر ہضمی کم ہے اعضائے نفض ہر ایک میں کا قبض مستحکم پیدا کرتی ہے یہ اوس خاصیت کے سبب سے جسوقت سرکہ یا شراب میں ملائی جائیں اور بچے سے پیشاب یا دو چیز ہے اور جسوقت مازو کے سرکہ کے ساتھ پیا جاوے سیلان رحم اور دوانی خون کو نفع کرتی ہے حمیات استعمال ان دونوں کا جو بکثرت ہو لرزہ میں اور بھریری میں مبتلا کرتا ہے

نبک عربی میں جڑ کو کہتے ہیں ماہیت یہ ایک اناج ہے جو مصر سے لائی جاتی ہے بعضون نے کہا ہے کہ بیل کی جڑ ہے جب کاٹی جاتی ہے پھول اوس سے جھڑ کر گرتے ہیں اختیار بہتر وہی ہے جو زرد ہو اور سبک ہو میٹھی میٹھی بو اوسمیں آتی ہو اور جو قسم سپید اور وزنی ہو وہ زبون ہے طبیعت گرم خشک پہلے درجہ کی اور بعضوں کے نزدیک پہلے درجہ میں سرد ہے افعال و خواص مقوی اعضا ہے زینت جلد میں جلا پیدا کرتی ہے اور جلد کے نیچے جو رطوبات ہیں اونکو خشک کردیتی ہے بدن کی بو کو پاکیزہ کرتی ہے اور کی بو کو دور کردیتی ہے اعضائے غذا معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے

بطیخ جسکو ہندی میں خربوزہ کہتے ہیں ماہیت اسکی مشہور ہے طبیعت اول درجہ میں سرد ہے اور آخر دوم میں تر ہے جب اسکا بیج خشک کر لیا جائے مرطب نہیں رہتا بلکہ خشکی اول درجے کی پیدا کرتا ہے جڑ اسکی مجفف ہے افعال و خواص پختہ خربوزہ لطیف ہے اور کچا کثیف ہے اور جو خربوزہ اچھی طرح نہ پک گیا ہو کچا ہو وہ کھیرے کی طبیعت میں ہے اور خربوزہ میں تفتیح ہے کیسا ہی کیوں نہ ہو دودھ میں پرورش کیا ہوا خربوزہ دودھ کا سینچا ہوا خربوزہ افضل ہے تمام اقسام خربوزہ سے مغز اوسکا منفتح ہے اور جالی ہے اور خصوصاً تخم خربوزہ کا اور پختہ اور غیر پختہ دونوں جالی ہیں اور بیج میں اوسکے جلاء قوی تر ہے خربوزہ کا استحالہ اوسی خلط کی طرف ہو جاتا ہے جو مناسب مزاج معدہ کے ہے اور خود خربوزہ کا میلان بلغم کی طرف بہ نسبت صفرا کے زیادہ ہے پھر سودا بننا اوس سے بہت دور ہے۔ دودھ کا پرورده خربوزہ جلدی جس کسی خلط کی طرف نہیں ہوتا زینت جلد کو پاک کرتا ہے خصوصاً بیج اوسکا اور مغز اندرونی خربوزہ میں بھی یہی خاصیت ہے جھائیں اور بہق اور خراز کو بھی نفع کرتا ہے خصوصاً اگر مسلم خربوزہ کے بیج کو یا مغز کو گیہوں کے تیل سے طلا کریں اور دھوپ میں خشک کریں اعضائے چشم چھلکا اسکا پیشانی پر لپیٹا دیا جاتا ہے پس جو نزلے آنکھ کی طرف اوترتے ہیں اون کو روکتا ہے اعضائے غذا قے لاتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

خصوصاً خربوزہ کی جڑ کہ دو درم ہم اوسکے شراب ملا کر پینا بے دشواری کے
قے لاتی ہے جب بمقدار ایک بولوس یعنے ساڑھے چار ماشہ کے پیا جاے۔ خربوزہ
جسوقت خوب ہضم ہو ہیضہ پیدا کرتا ہے درد و معدہ میں پیدا ہو کیا ہو اخربوزہ دیر میں ہضم
ہوتا ہے مگر جسوقت کہ مع مغز اندرونی کھلایا جاے غذا اوس سے اچھی پیدا ہوتی ہے
اور جو خلط اوس سے بنتی ہے وہ مناسب تر ہے جب ہو کہ اوسکے بعد کچھ اور بھی غذا کھائیں
اسلیے کہ خربوزہ کے بعد اگر کچھ نہ کھائیں تو متلی پیدا کریگا اور قے لائیگا۔ گرم مزاج
کا آدمی خربوزہ کے اوپر سکنجبین پی لے اور مرطوب مزاج آدمی کندر اور زنجبیل مربے
اور کوئی شراب۔ **اعضاے نفض** مدربول ہے بخجبہ خربوزہ اور خام اور سنگ گردہ
اور سنگ مثانہ کو نفع کرتا ہے جسوقت چھوٹی تھیلی ہو خصوصاً گردہ کی تھیلی کو اور درد ہونی
پر وہ خربوزہ اوسکو ادرار کم کرتا ہے اور بہت میٹھا خربوزہ جلدی ہضم ہو جاتا ہے خصوصاً جو نرم ہو
سموم خربوزہ جسوقت معدہ میں فاسد ہو جاے طبیعت ہیضہ کیطرف متحمل ہے
ہوشیار واجب ہے کہ اگر معدہ میں گرانی پائی جاے جلدی اوسکو نکال ڈالیں

بیض ہندی میں انڈے کو کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے **اختیار** افضل
اسکی وہی قسم ہے جو تازہ ہو مرغی کا انڈا اور سب سے بہتر انڈے میں زردی اوسکی ہے
اور بہتر کیا ہے اوسکا یہ ہے کہ بستہ ہو جاے اور بعد مرغی کے انڈے کے اوس چڑیا کا
انڈا ہے جو قائم مقام مرغی کے ہو جیسے تدرو یا دراج یا تیتر وغیرہ۔ بط کا انڈا اخوا او
دریائی چڑیوں کا انڈا برا ہوتا ہے **طبیعت** اسکی معتدل ہے اور سپیدی انڈے
کی مائل برودت کیطرف ہے اور زردی مائل بحرارت ہے مگر دونوں رطوبت میں یکسان
ہیں خصوصاً سپیدی انڈے کی اور زیادہ تر خشک بہت انڈے مین مرغابی کا انڈا ہے
اور شتر مرغ کا **افعال خواص** اسمیں قبض ہے خصوصاً زردی میں اسکے جو بھنی ہوئی
ہو اور سپیدی اسکی مسکن ہے ایسے درد کی جسمیں لذع ہو بہ نسبت اسکے لازمین
تغریہ ہے کہ بوجہ لیسے ہونیکے خوب گرفت نہیں کرتی اور اتنا ٹھہرتی ہے کہ پھر جلدی دور
ہو سکے جیسے دودھ جو انڈا پکا نہیں زیادہ نیم بستہ ہو جاے وہ دیر میں ہضم ہوتا ہے اور
غذائیت اوسمیں زیادہ ہوتی ہے افضل انڈا وہی ہے کہ جو نیم برشت ہو کہ وہ سریع النفوذ
ہے زینت سپیدی انڈے کی طلا کیجاتی ہے بیش و بیجو رنگ بدن کا خراب کرتی ہے
اوسکو منع کرتی ہے۔ اور خراب شدہ رنگ کو بھی درست کر دیتی ہے زردی انڈے
کی جسوقت جوش کر شہد سے ہیسین اوسکا طلا کرنا کلف اور سواد کو مفید ہوتا ہے
اور حبارے کا انڈا خضاب جید ہے جیسا لوگ کہتے ہیں اور امتحان اوسکا
قابل خضاب کے ہونیکے اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ ایک ڈورا اوسکے اندر ڈال
کر دو ابار نکال دیتے ہیں اور اتنے زمانے تک رہنے دیتے ہیں کہ وہ ڈورا
سیاہ ہو جاے اسیطرح لق لق کا انڈا جیسا لوگ کہتے ہیں **اورام اور ثبور**
ورم کے منع کرنیوالی دوا میں انڈا پڑتا ہے اور قروح اور اورام کیواسطے
جو حقنے تیار کیے جاتے ہیں اونمیں داخل کیا جاتا ہے جمرہ پر روغن زیت ملا کر طلا
کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** جراحات مقعد اور پیڑو کے زخموں کو اور
آگ سے جل جانیکو مفید ہوتا ہے اسکا استعمال یک صوف میں لگا کر کیا
جاتا ہے پس قرحہ بڑھنے کو منع کرتا ہے اسیطرح آگ کے جلنے میں بھی استعمال کیا
جاتا ہے **آلات مفاصل** زردی اور سپیدی انڈے کی یہ دونوں پٹھے کو نرم
کرتی ہیں اور اوجاع مفاصل کو فائدہ دیتی ہیں **اعضاے سر** جو خون
یا رطوبت دماغ کی جھلی سے آتا ہے اوسکی روکنے والی دواؤں میں انڈا بھی
داخل کیا جاتا ہے زکام کو فائدہ کرتا ہے سپیدی مرغ کے انڈے کی کان میں جو
اورام گرم ہوں اونکو نفع کرتی ہے۔ کہا گیا ہے صحرائی کچھوے کا انڈا مرگی کو فائدہ
کرتا ہے **اعضاے چشم** سپیدی انڈے کی آنکھ کے درد میں سکون پیدا کرتی
ہے اور زردی اوسکی ہمراہ زعفران اور روغن گل کے ضربان چشم کو بہت مفید ہے
اور اگر آرد جو کے ہمراہ ضماد کیا جاے نوازل کو منع کرتا ہے اسیطرح کندر ملا کر
نوازل چشم کیواسطے طلا کیا جاتا ہے **اعضاے نفس** خشونت حلق کو نیم برشت
انڈا مفید ہوتا ہے اور کھانسی کو اور خصوصاً درسل و ربو حت صوت لیے کر گنگی
آواز جو حرارت سے ہو اور ضیق النفس و رخون تھوکنے کو خاصکر اوسکی زردی
نیم گرم کھلائی جاے۔ صحرائی کچھوے کا انڈا اوڑکونکی کھانسی کیواسطے مجرب ہے
اعضاے غذا مسلم انڈا جو سرکہ میں پکایا جاے اوسکا کھانا معدہ اور آنتوں
پر ریزش مواد کو منع کرتا ہے اور خشونت مری کو نافع ہے اور خوب بھنا ہوا
انڈا دخانیت کیطرف مائل ہو جاتا ہے **اعضاے نفض** مطبوخ مسلم انڈا
کا سرکہ میں اسہال و زحیر کو منع کرتا ہے اور تر زردی اوسکی قروح گردہ اور مثانہ کو نفع
ہے خصوصاً اگر کچا کھایا جاے۔ اور جو انڈا ایسے خاکستر گرم پر بھونا جاے جس میں آگ
نہ اور ٹھنڈا ہو سوائی شکم کو فائدہ کریگا اگر ہمراہ بعض قوابض و در آب بکو خام
کھایا جاے اور خشونت امعا اور مثانہ کو نفع کرتا ہے سپیدی انڈے کی مع
اکلیل الملک کے واسطے قروح امعا اور عفونت امعا کے حقنہ دیا جاتا ہے جراحات
مقعد اور پیڑو کے زخموں کو بھی نافع ہوتا ہے حول اسکا ایک بتی کو روغن گل
اور انڈے میں ڈبو کر واسطے ورم مقعد اور ضربان مقعد کے کراتے ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

سپیدی سے انڈے کا ایک فرزجہ روغن حنا ملا کر بنایا جاتا ہے اور اسکے استعمال سے قروح رحم کو نفع پہونچتا ہے اور رحم کو نرم کر دیتا ہے اگر کچے انڈے کو یونہین کھائین نزف الدم اور رعاف کے پیشاب کو نفع کرتا ہے جملہ اقسام کے انڈے اور خصوصاً کنجشک کے انڈے باہ کو زیادہ کرتے ہین کہتے ہین کہ مرغابی کا انڈا روغن زیتون ملا کر نیم گرم رحم پر ٹپکایا جاوے چار دن کے بعد ادرار حیض کرتا ہے۔

بل جسکو ہندی مین بکری کہتے ہین ماہیت مسلالغتہ اطبائے کہا ہے کہ یہ ہندی لکڑی ہے جسکو ہندوستانی لوگ بچوت کہتے ہین اور وہ مثل بڑی لکڑی کے ہوتی ہے اور تلخ ہوتی ہے مثل سونٹھ کی تلخی کے **طبیعت** گرم خشک دوسرے درجہ مین اور بعض کہتے ہین تیسرے درجہ مین **افعال وخواص** قابض ہے اور مقوی حشا ہے **آلات مفاصل** پٹھے کی صلابت اور رطوبت کو اور پٹھے کے سرد امراض کو جیسے فالج اور لقوے کو نفع کرتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کی حرارت ناری کو روشن کر دیتی ہے ذکر کو نفع کرتی ہے اور خون مین داخل کیجاتی ہے **اعضائے نفض** قبض شکم پیدا کرتی ہے اور ریاح شکم کو پھیلاتی ہے۔

ہلیلج جسکو ہندی مین ہیڑہ کہتے ہین **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ ثمرہ مین آملہ کے قریب ہوتا ہے اور لب اسکا بندق کے قریب ہے مٹھائی مین **طبیعت** سرد اول درجہ مین ہے اور خشک دوسرے درجہ مین **افعال وخواص** اسمین قوت ملطفہ ہے اور قوت قابضہ بھی ہے **اعضائے غذا** مقوی معدہ ہے کہ اجزائے معدہ کی تقویت کرتا ہے اور ان اجزا کو جمع کر دیتا ہے اور استرخائے معدہ کو نفع کرتا ہے معدہ کے اجزا کے ہموار اور استوار کر دیتے کیواسطے اس سے بہتر اور کوئی دوا نہین **اعضائے نفض** کبھی کبھی قبض شکم پیدا کرتا ہے اور بعضو نکے نزدیک فقط ملین ہے اور قابض نہین ہے اور یہی حق معلوم دیتا ہے اور تقاہر بھی یہی ہے ہلیلہ امعای مستقیم اور مقعد کو نافع ہے

بادرنجبویہ مشہور دوا ہے **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین ہے **افعال وخواص** تمام امراض بلغمی اور سوداوی کو نفع کرتی ہے **زینت** نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **جراح اور قروح** ترفارش جو سوداوی مادہ سے ہو اوسکو نفع کرتی ہے **اعضائے سر** سدہ ہائے دماغی کو نفع کرتی ہے اور نجر بیضے بوئے دہن کو دور کر دیتی ہے **اعضائے صدر** مقوی قلب ہے اور خفقان کو دور کرتی ہے ۔ **اعضائے غذا** ہضم جید مین ہے اور ہچکی کو فائدہ کرتی ہے **ابدال** تفریح قلب مین بدل اسکا ہموزن اسکے ابریشم ہے اور دو ثلث اسکے وزن کا پوست اترج ہے

بادنجان جسکو ہندی مین بیگن کہتے مین **ماہیت** پرانا بیگن خراب ہوتا ہے اور مزہ اوسکا بچی کا ایسا ہوتا ہے اور تازہ اسلم ہے **طبیعت** اسکی بن ماسرجویہ کے نزدیک سرد ہے مگر صحیح یہ ہے کہ قوت غالب دسپہ حرارت کی ہے اور ریوسٹ دوسرے درجہ کی ہے بسبب تلخی اور تیزی کے **افعال وخواص** تمام امراض بلغمی کو منع کرتا ہے اور سودا کو پیدا کرتا ہے اور سدے ڈالتا ہے **زینت** رنگ خراب کر دیتا ہے اور جلد سیاہ کرتا ہے اور رنگ مین زردی بھی پیدا کرتا ہے جو بیگن چھوٹا ہے فقط پوست ہی پوست اوسمین ہو جھائین پیدا کرتا ہے - **اورام اور بثور** اقسام سرطان اور صلابات کو اور جذام کو پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** درد سر پیدا کرتا ہے اور سدد یعنے آنکھوں کے آگے تاریکی آجانی پیدا کرتا ہے اور منہ مین تبخالے ڈالتا ہے **اعضائے غذا** جگر مین سدے پیدا کرتا ہے اور تلی مین مگر وہ بیگن جو سرکہ مین پکایا جاوے کہ وہ تفتیح سدہ جگر کرتا ہے **اعضائے نفض** بواسیر پیدا کرتا ہے لیکن بیگن کی ٹوپی یا بھٹنی کو سایہ مین خشک کرکے طلا کرین بواسیر کو نفع کریگا بادنجان قبض شکم یا دست لانے کی کچھ قوت نہین ہے لیکن اگر کسی تیل مین اسکو پکائین دست لائیگا اور اگر سرکہ مین پکائین دست بند کر دیگا ۔

بہرامج - **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ اقسام پھولون سے ہے **افعال وخواص** نظر اوسکا جوش دیکر ہر مقام کے نفخ کو دور کرتا ہے **اعضائے سر** شگوفہ اسکا بہتر ہو واسطے اوس ریح غلیظ کے جو سر مین بھری ہو اور اسیطرح برگ اسکا [illegible] جائے **اعضائے نفض** قبض شکم پیدا کرتا ہے۔

بوزیدان - **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ ایک لکڑی ہے ہندی کا اسمین مشابہت قوت بہمن کی ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو سپید ہو اور درونی ہو خلط اور لکیرین اوسمین زیادہ ہون کھردری ہو چھلکی چھلکی اور پتلی لکڑی جسمین سپیدی کم ہو وہ خراب ہوتی ہین اور بعضہ بریہ نے اسمین میل کر دیتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین خشک **خواص** ملطف ہے **آلات مفاصل** وجع مفاصل اور نقرس کو مفید ہے **اعضائے نفض** باہ کو زیادہ کرتی ہے **سموم** ہر ایکی ہر کا تریاق ہے۔

برنگ کابلی جسکو ہندی مین بابڑنگ کہتے ہین **ماہیت** چھوٹے چھوٹے دانے ہین سندی خواہ ہندی - اور دو قسم کی ہوتی ہے ایک قسم کی بہت چھوٹی جنمین سوراخ نہین ہوتا ہے اور دوسری قسم کے دانے بڑے بڑے سوراخ دار ہوتے ہین - اچھی اور عمدہ وہی چھوٹے دانے کی ہے **آلات مفاصل** بلغم کے اعضائے مفاصل و رہو لرنبد سے بلغم کی تقلیل کرتی ہے **اعضائے نفض** بلغم

HAKEEM SHOUKAT ALI

کو امعاسے بذریعہ اسہال کے خارج کردیتی ہے اور دیدان کو یعنے اون کیڑون کو جو چھوٹے ہوتے ہیں اور حب القرع جنکو کدو دانہ کہتے ہیں اور کدو دانہ وغیرہ تمام کرم کے اخراج تولید ہو

ہو قیصا طبیعت اسکی بارد ہے خواص اسکے جالی ہے اور اسمین کسیقدر قبض ہے اور اسکے پھل کے خلاف میں رطوبت زیتی ہے لہذا چہرہ کو جلا دیتا ہے اور صاف کردیتا ہے **جراح اور قروح** تر کبھی پر جسمین قرحہ پڑ گیا ہو پیسکر لگائی جاتی ہے اور زخمون سے چمٹ جاتی ہے بوجہ قبض ور جلاے اور اسکے درخت کے پوست کی بھی خاصیت ہے اور مخصوص اوسکا یہی اثر ہے اور باوجود چسپیدگی کے۔ اوسکی بیخ اور برگ جوشاندہ کا استخوانہاے شکستہ پر نطول کیا جاتا ہے۔ **اعضاے نفض** پوست و چھلکہ اوسکا جو مونہا ہے اسہال بلغم کرتا ہے جب کہ یک مثقال اوسکو ہمراہ آب سرد خواہ شراب کے پلائیں!

بہار۔ ماہیت اسکی یہ دوا ہے جسکو فارسی میں گاو چشم اور عربی میں عین البقر کہتے ہیں پھول اوسکا ایسا ہوتا ہے کہ پتیاں اوسکی زرد ہوتی ہیں اور پھول کے بیچ میں سرخی اور گندہ تریاہ ہوتا ہے گلل ہونے سے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک ہے **اعضاے سر** اوسکا سونگھنا سر میں جو ریاح غلیظ بھر گئی ہو انکو نکالدیتا ہے **جو جسمین** خواص اسکے یہ ہیں کہ تحلیل ہے خصوصا جسکے پھول کا رنگ سنہری ہے اور جلا بخش معتدل کرتا ہے **زینت** صحرائی قسم اسکی تحمیر لون کرتی ہے اور سنہری پھول کی قسم بالونکی زینت کے واسطے مستعمل ہے **اورام اور بثور** جوشاندہ اوسکے برگ کا اورام کو نافع ہوتا ہے **جراح اور قروح** شہد ملا کر قروح اور جراحات پر استعمال کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** جوشاندہ اوسکا شدخ عضل یعنے پٹھے مین جو ضرب پہونچے اوسکو مفید ہوتا ہے **اعضاے سر** جوشاندہ سے اوسکے دانتون کے درد کو تسکین کلی کی جاتی ہے **اعضاے چشم** اوسکا جوشاندہ رمد گرم کو نافع ہوتا ہے **اعضاے نفس** ربو کہنہ کو نافع ہوتا ہے **اعضاے نفض** سپیدی کا اور سیاہ چھیتا کا بھی یہ دونوں اسہال کرنیکے واسطے مفید ہیں۔

بنج جسکو ہندی میں بھنگ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے۔ نہایت خراب اور اخبث اقسام اسکی وہ ہے جو سیاہ ہو اوسکے بعد سرخ اوسکے بعد سپید قسم اسکی اسلم ہے۔ پہلی دونوں قسمیں یعنے سیاہ اور سرخ مستعمل نہیں ہوتی پھول سپید ہوتا ہے خواہ زردی مائل۔ جو سپید قسم اسکی کہ مستعمل ہوتی ہے اوسمین رطوبت دہنیہ موجود ہوتی ہے **اختیار** بہترین اقسام سپید ہے لیکن اگر نہ ملے تو بیخ سرخ ہی کا استعمال کرینگے اور سیاہ سے ہمیشہ اجتناب کیا جاتا ہے مگر سیاہ بھنگ کی شاخون کا عصارہ اکثر ہمراہ افیون کے مستعمل ہوتا ہے **طبیعت** سیاہ کی سرد خشک آخر درجہ سوم کی ہے اور سپید بھنگ کی طبیعت اول سوم میں سرد خشک ہے **افعال و خواص** مخدر ہے اور نزف کو قطع کرتی ہے اور اوسکی تخدیر سے دردون کے اقسام میں سکون پیدا ہوتا ہے اور رعزان اور دمعک جو دسرمین ہوتی ہو مٹ جاتی ہے **زینت** فربہ کرنے میں بدن کے جو ادویہ تجویز کیجاتی ہیں انمیں بھنگ بھی داخل ہے اسلیے کہ خونکو بستہ کرتی ہے اور منجمد کرتی ہے **اورام اور بثور** درد ورم اور پھوڑے میں جو ہوتے ہیں انمیں سکون پیدا کرتی ہے اور صلابت خصیہ کی تحلیل کرتی ہے اور نقرہ کو نافع ہوتی ہے **آلات مفاصل** طلا کرنے سے نقرس کے درد میں سکون پیدا کرتی ہے اور اگر بقدر تین قیراط کے ماء العسل کے ساتھ پلائی جائے جب بھی نقرس کو نفع کریگی۔ کہتے ہیں کہ اگر اسکے برگ کو بقدر تین اوراق یعنے تین پتون کے ہمراہ طلا ماء شراب کے پلائیں تو استخوان کو بالکل زائل کردیتی ہے **اعضاے سر** عصارہ بھنگ کا جس قسم کا کیا جاے درد گوش میں سکون پیدا کرتا ہے۔ اور سرکا اور روغن ملا کر عصارہ اسکا درد دندان کو نافع ہے اسیطرح تخم اسکا اور بیخ اسکی سرکہ میں جوش دیئے سے۔ اور روغن اوسکا جمیع امراض مذکورہ بالا میں۔ بھنگ سر میں خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اگر برگ اور پتے اسکے اتنے کھا جائیں جسکا ایک وزن اور قدر معتد بہ ہو عقل میں تخلیط پیدا کرتی ہے۔ اسیطرح اگر اسکے جوشاندہ سے احتقان کیا جاے۔ روغن اسکا جبکہ کان میں ٹپکایا جاے درد گوش میں سکون پیدا کریگا **اعضاے چشم** آنکھ پر طلا کیجاتی ہے اسکے تخم کو پیسکر خواہ اوسکے برگ کے عصارہ کو آنکھ پر طلا کرتے ہیں پس جو درد آنکھوں میں بھلی گرما میں پیدا ہوتے ہیں سکون پیدا ہوتا ہے بھنگ کا رب خواہ برگ خواہ تخم بطور طلا کے لگایا جاتا ہے پس نوازل کو اوترنے سے بطرف آنکھ کے روکتا ہے **اعضاے نفس اور صدر** جسوقت بزر البنج بقدر ادبولوس یعنے چار ماشہ پیا جاے نفث الدم جو بیجا افراط ہوا اسکو نفع کریگا۔ برگ اوسکے ضماد ورم پستان پر کیا جاتا ہے۔ اکثر اون اودیہ میں بھی اسکو ڈالتے ہیں جو مسکن سعال یعنے کھانسی کے ہیں جو اورام پستان میں بعد حاملہ ہونیکے پیدا ہوتے ہیں اون پر بھی اسکو طلا کرتے ہیں اونکو روک دیتی ہے **اعضاے نفض** عصارہ اوسکا درد رحم کیواسطے مستعمل ہوتا ہے اور جو خون کہ رحم سے جاری ہو اوسکو بند کردیتا ہے۔ برگ اسکے اورام خصیہ پر بطور ضماد کے لگائے جاتے ہیں **سموم** بھنگ ایسی چیز ہے کہ جس سے اختلاط عقل میں پیدا ہوتا ہے اور فکر یعنے یاد آوری کی قوت باطل کردیتی ہے پھر اسکے نشہ میں کچھ ہم یاد بہنیق ہوتا ہے اور خناق و جنون پیدا کرتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بیقیہ۔ ماہیت اسکی شبیہ ہو قوت مین مسور کے اور ہضم اسکا مسور سے بھی زیادہ دشوار ہو طبیعت معتدل اور مائل بہ یبوست ہو افعال و خواص کا بعض اوسیطرح سے ہو جیسے کہ مسور کا بعض ہو اور سودا کی مولد بعض ہو آلات مفاصل جز مفاصل کیواسطے جید ہو اور رفیلہ اور اقسام متوق ہو اسکا ضماد کیا جاتا ہو جو مرض کہن کو عارض ہوان اعضائے نفض تبض طبیعت پیدا کرتی ہے۔

بط پرندہ مشہور ہو اسکی طبیعت جملہ طیور خانگی سے یعنے جو چڑیان پالی جاتی ہین اون سب سے زیادہ گرم ہو بعض طبا کا قول ہو کہ جس شخص کو سردی فراج ہو اوسکو گرمی کا نفع ہو پہونچاتی ہو اور محرور مزاج مین تپ پیدا کرتی ہو افعال اور خواص بط کی چربی عظیم النفع ہو درد کی تسکین کیواسطے اور جو لذع کہ اندر عمق بدن کے ہو اوسکی تسکین کیواسطے اور جملہ طیور کی چربیون سے بط کی چربی افضل ہو۔ اور گوشت اسکا سریع الہضم ہو اور ردی اسکا کثیر الغذا ہے۔ زینت بط کی چربی رنگ کو صاف کرتی ہو اور گوشت اسکا اعضائے بدن مین فربہی پیدا کرتا ہو اعضائے نفس اور صدرہ آواز کو صاف کردیتی ہو اعضائے غذا گوشت اسکا دیر ہضم ہو اور معدہ مین گرانی لاتا ہو خصوصاً وہ قسم بط کی جسکو مرغابی کہتے ہین۔ زیادہ تر سبک اور بنہایت عمدہ بط کے اعضا مین اوسکے پرون کی جڑون کا گوشت ہو۔ اور جسوقت گوشت بط کا کسی قسم کا ہضم ہوجائے جملہ طیور کے گوشت سے اوسکا تغذیہ بدن مین زیادہ ہوتا ہو اعضائے نفض باہ زیادہ کرتی ہے اور منی مین کثرت پیدا کرتی ہے۔

پرسیاوشان جسکو کائی چھانپ کہتے ہین ماہیت ایک گیاہ ہو جو باریک ہوتی ہو۔ اوسکے اوگنے کی جگہ پانی جہان بھرا ہو جیسے جھیل اور تالاب وغیرہ کہ او اندرون چاہ اور نہرون کے کنارے پر یہ گھانس ہرے دھنیا کے مشابہ ہوتی ہو مگر اسکی شاخیں سرخ سیاہی مائل ہوتی ہین اور اسمین ڈنٹھیان پہنچتی ہین اور پھول ہوتا ہو اور نہ پھل اور قوت اوسکی بہت جلد جاتی رہتی ہو مترجم ہمارے ملک مین دھنیا کے مشابہ بہت سے نباتات پیدا ہوتے ہین کہ بعضو ان مین سے زہر قاتل ہین شوکری جسکو کیہکیہ کہتے ہین وہ بھی اسیطرح کی ہو جسکی لبدی بدن مین باندھنے سے آبلہ پیدا ہوتا ہو اور نقرس کا علاج اوس سے کرتے ہین۔ ان آبخلا اور بھی بہت سے نباتات اسی شکل کے ہین جنکو عارفان نباتات منیدم خوب پہچانتے ہین ہماری غرض فقط یہ ہو کہ ناظر کتاب ہذا کو دھوکھا نہ ہو اور سمجھے یہ شناخت جو شیخ نے پرسیاوشان کی لکھی ہو ہمارے ملک مین ایسے قد شناخت پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے بیاوسی ملک کیواسطے کافی ہو جہان یہ کتاب یعنے قانون یا قانون کا ماخذ تصنیف ہوا ہو متن جالینوس کہتا ہو کہ طبیعت پرسیاوشان کی معتدل ہو اور مین کہتا ہون کہ بیشتر مائل بحرارت ہوتی ہو اور بقو طیس یبوست بھی اسمین ہو افعال اور خواص فعل ہو اور تلطیف اور اسمین اسقدر قبض ہو کہ مانع سیلان ہو۔ اور جسوقت اسکو مرغیون کے چارہ مین اور سمانی نام جانور کے چارہ مین آمیختہ کرین اون کو قوی کردیتی ہو جو جنگ مارنے پر زینت خاکستر اسکی ہمراہ سرکہ اور زیت کے داء الثعلب اور داء الحیہ کو مفید ہو۔ روغن آس اور شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بالون کو دراز کرتی ہو اور بالون کے انتشار اور پراگندگی کو منع کرتی ہو اورام اور ثبور دبیلات کے اقسام کو نافع ہو اور خنازیر کے خراج کو حل دیتی ہو جراح اور قروح کو اصیرکو اور قروح خبیثہ اور وہ قروح جو آکلہ کہ تر ہون سب کو نافع ہو اعضائے سر اگر اسکے خاکستر کو پانی تر کرکے اوس پانی کو خزاز یعنے بفا پر لگائین بخوبی نفع کریگی اعضائے چشم آنکھ کی کھجلی کو حل ہو اعضائے نفس بول کا ادرار کرتی ہو اور پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے سیپھڑے کو پاک کردیتی ہو اعضائے غذا جو فضول بطرف معدہ او نکھوٹے بہ بہ کر آتی ہون اون کیواسطے ہمراہ شراب کے نافع ہو طحال کے درد کو اور یرقان کو مفید ہو۔ اعضائے نفض ادرار بول کرتا ہو اور پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہو حیض کا مدر ہو اور خشمہ کو خارج کرتا ہو اور نفاس یعنے جو عورت بعد بچہ جننے کے خون دیکھتی ہو اوسکو نفاس سے پاک کرتا ہو اور جو زحمت خون اور دیگر رطوبات کا ہو اوسکو منقطع کردیتا ہو اور اکثر اطبا کی رائے مین قبض پیدا کرتا ہو اور ابن ماسویہ کی رائے یہ ہو کہ مسہل ہو قابض نہین ہو سموم خراب کے ہمراہ دیوانہ کتے کے کاٹنے کو نافع ہو اور دیگر ہوام کے ضرر سے بھی مفید ہو ابدال اسکا بدل وزن مین جھونلن اوسکا بنفشہ اور نصف وزن اوسکے ریباسوس کا ہو

باذروج جسکو جنگلی تلسی کہتے ہین ماہیت اوسکی کہ وہ خوب ہو جو مشہور چیز ہو اور روغن اوسکا قوت مین روغن مرزنجوش کے ہو مگر اوس سے یہ روغن زیادہ تر ضعیف ہو اور اسمین چند قوتین ایسی ہین جو باہم متضاد ہین۔ طبع گرم ہو اول درجہ کی دوسرے درجہ تک اور خشک ہو اول مین درجہ اول کے اور اسمین ایک رطوبت فضلیہ ایسی ہو کہ شاید اسکی ترطیب دوسرے درجہ تک پہونچ جائے اور یہ ترطیب باذروج کے جوہر اور اصل جرم مین نہین ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

بلکہ ادسی رطوبت فضلیہ مین ہو **افعال و رخواص** اسمین قبض ہو اور اسہال بھی اور قبض تو اسکا اصلی فعل ہو لیکن اگر کوئی فضلہ مستعد خروج ہو یا سکو بلے تو اسکو بذریعہ اسہال کے اخراج بھی کردیتی ہو۔ بادروج مین انضاج اور تحلیل کی بھی قوت ہو اور نفخ بھی پیدا کرتی ہو اور بہت جلد عفونت کیطرف آجاتی ہو اور خلط ردی سوداوی پیدا کرتی ہو۔ تخم بادروج اوس شخص کو نفع کرتا ہو جس کے بدن مین خلط سوداوی زیادہ پیدا ہوتی ہو **اورام اور بثور** سر کو اور روغن گل کے ہمراہ جب ورم گرم پر لگائی جائے نفع کرتی ہو **اعضائے سر** قطور او سکا نکسیر کے لیے مفید ہو خصوصاً ہمراہ سرکہ شراب ور کافور کے اگر بتی بنا کر ناک مین رکھین نکسیر کا خون بند ہوجائیگا اور ضرس یعنے واڑھ کے درد کو دور کردیتی ہے۔ بادروج کبھی شخص کی چھینک نکالتی ہو اور کسیکے مزاج مین تحریک ایسی پیدا کرتا ہو کہ چھینکین آنے لگتی ہین **اعضائے چشم** ضربان چشم کو نافع ہو بطور ضماد کے اگر لگائی جائے اور کھانسی سے بادروج کے تاریکی چشم پیدا ہوتی ہو اسلیئے کہ رطوبت چشم مین غلظت پیدا کرتی ہو اور تجربہ اسکی خاصیت ہو عصارہ بادروج مقوی بصر ہو اگر بطور سرمہ کے سلائی سے لگایا جاوے **اعضائے صدر** تقویت قلب کی بخوبی کرتی ہو سینہ اور پھیپھڑے کو خشک کردیتی ہو۔ ایک اسکرجہ او سکا پانی سوء تنفس کو مفید ہے۔

آب بادروج نفث الدم کے واسطے جید ہو اور دودھ کی دھار پیدا کرتا ہے۔

اعضائے غذا دشوار ہیئے ہضم ہوتی ہو اور عفونت اسمین جلد ہی آجاتی ہو معدہ کیواسطے از بس خراب چیز ہو خصوصاً برگ بادروج **اعضائے نفض** قبض شکم کرتی ہو اور اگر کوئی خلط آمادہ خروج ہو تو نکلے او سکا اسہال کردیتی ہو خواہ ادرار سے او سکو خارج کردیتی ہو اور معقد کو مضر ہو۔ تخم بادروج عسر البول کو مفید ہو **سموم** زنبور اور کژدم اور تنین بحری کے مقام گزیدہ پر اسکو رکھتے ہین بس فائدہ کرتی ہے۔

بوطانیقی بعض کا قول ہو کہ یہ بستانی افروز ہو۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکی بیج شاہسپرم صحرائی جسکو ترہ خواہ صحرائی لیموے کہتے ہین مگر اسمین بیابانی زیادہ ہو اور خشونت ہو لیئے ہوے ہے **افعال و رخواص** برگ اسکی قابض ہو **جراح اور قروح** جراحات اور قروح کا اندمال کرتی ہو **اعضائے سر** عصارہ اسکا نہایت اچھی ہو اون قروح کی جو منہ مین کہنہ ہوجائین مناسب ہو کہ اسکا رب تبالیین کے قلاع کو نفع کرے

بالمون جسکو فرنج بھی کہتے ہین یہ بھی فرنج صحرائی ہو اور منجملہ یتوعات کے ہو یعنے جن درختونکا دودھ زہردار ہوتا ہو اور تخم او سکا مانند ہو شکل یتوعات کے پانی اسکا مسہل ہو

بقلۃ الحمقا جسکو خرفہ اور عوام ہند قلفہ بھی کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے

اختیار عصارہ اسکا تمام اجزائے خرفہ مین اجود اور اقوی ہو کہ یہ فعل قوی اور اجزا مین نہین ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین بارد ہو اور تیسرے درجہ کے اخیر مین رطب ہو **خواص** اسمین قبض ہو اور نزف کو منع کرتا ہو اور جملہ سیلان کے اقسام کو جو کہنہ ہون۔ غذا اسکی تھوڑی ہو زیادہ نہین صفرا کا قمع اور توڑ ڈالنا یہ دوا خوبی کرتی ہو **زینت** سے جب اس سے کھلائے جاتے ہین تو او نکو اکھیڑ دیتا ہو اور فعل اسکا بالخاصہ ہو باوجہ کیفیت کے نہین ہو **مترجم** مراد یہ ہو کہ قیاس تو برودت اور رطوبت کا یہ نہین ہو کہ سے کو دکھاڑ دو بلکہ یہ اثر خرفہ کا بالخاصہ ہو جو ظاہری قاعدے روسے اسکا اثبات ممکن نہین ہو کہ حکیم طبعی کرسکے **اورام اور بثور** ضماد کی دوا ہو اون اورام گرم کیواسطے جنکے فساد کا خوف ہو لا سیما جبکہ فاسد ہوجائین اور حمرہ اور نملہ کا ضماد کیا جاتا ہو **اعضائے سر** شراب ملا کر خرفہ سے دھونا سر کا اور شیرہ او سکا پھنسیونکو نفع کرتا ہو جو سر مین اور ضرس یعنی دندان کو دور کرتا ہو اسلیئے کہ خشونت مین ملاست پیدا کرتا ہو اور ضربانی درد سر کو جو حار مادہ کے سبب ہو تسکین دیتا ہو **اعضائے چشم** رمد کو مفید ہو اور ورم کے اجزا مین داخل ہو۔ زیادہ خرفہ کا استعمال غشاوہ چشم مین پیدا کرتا ہو **اعضائے نفس** عصارہ خرفہ کا نفث الدم کو اپنی قوت عقص سے منع کرتا ہو یعنے کھٹا ہونا کا بعض ہو کر یہ اثر ظاہر کرتا ہو **اعضائے غذا** خرفہ اپنے التہاب معدہ کا دور ہوجاتا ہو اور ضماد کرنیسے خرفہ کے بھی اثر پیدا ہوتا ہو۔ جگر ملتہب کو جسکی پھڑک بڑھی ہوئی ہو بھی خرفہ نفع دیتا ہو اور قے صفراوی کو روکتا ہو اور اشتہا کو ضعیف کرتا ہو **اعضائے نفض** خراش امعا کے دور کرنیکے واسطے اسکا حقنہ کیا جاتا ہو اور اسہال صفراوی کیواسطے بھی اور درد گردہ اور مثانہ کو اور قروح کو انھین اعضا کے نافع ہو۔ اور اکثر شہوت باہ کو قطع کرتا ہو ابن ماسویہ کہتا ہو کہ خرفہ باہ کو زیادہ کرتا ہو اور شاید یہ قول خرفہ کا انھین لوگونمین صحیح ہو جنکے مزاج گرم ہین۔ حیض کے بکثرت آنیکو خرفہ بند کرتا ہو اور حرقت جو خونمین ہو او سکو نفع کرتا ہے۔

آب خرفہ تازہ او اسیر خونی کو نافع ہو اور عصارہ خرفہ کدو دانہ کو خارج کردیتا ہے۔ اگر خرفہ کو بریان کرکے کھلائین اسہال کو قطع کردیتا ہو **حمیات** اقسام حمیات حارہ کو نافع ہو

بندق جسکو فندق کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہو ارضیت اسکی اخروٹ کی ارضیت سے زیادہ ہو اور غذاوی اسکی بھی اخروٹ کی غذاوی سے زائد ہو اسلیئے کہ بندق مین اکتناز اور گرفت مادہ زیادہ ہو اور دہنیت اسمین کمتر ہو اور ہضم دیر مین ہوتا ہو **طبیعت** کسیقدر مائل بحرارت ہو اور تھوڑی سی یبوست بھی اسمین ہے۔

افعال و رخواص مرار اس سے پیدا ہوتا ہو اور قبض اسکا بہ نسبت اخروٹ کے زیادہ ہو اور اسمین نفخ ہو اور تولید ریاح کرتا ہو شکم کے اسفل مقامات مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

زینت فندق سوختہ سے بالون کا خضاب کیا جاتا ہے **اعضائے سر** درد پیدا کرتا ہے اور تخم فندق بریان کرکے تھوڑی سی فلفل ملا کر کھلانیسے زکام پکا دیتا ہے۔ بقراط کہتا ہے کہ بندق کھانیسے سے جوہر دماغ یعنے بھیجا بڑھتا ہے **اعضائے چشم** ایک قوم نے کہا ہے کہ بندق کو اگر پیسین اوس لڑکے کے یافوخ یعنے سر کے گڑھے پر لگائین جو کبود چشم اور ازرق ہو کبودی چشم کو زائل کر دیگا **اعضائے نفس** با العسل ملا کر بندق کھلانے سے سرفہ کہنہ کو نفع ہوتا ہے اور بلغم وغیرہ کے نکالنے پر معین ہوتا ہے **اعضائے غذا** بطی الہضم ہے اور قے کو ہیجان مین لاتا ہے اور اخروٹ سے اسکی دیر ہضمی زیادہ ہے **اعضائے نفض** پوست بندق کی قابض ہے شکم کی روانی روکتی ہے **سموم** نشہ آور گزندگی حیوانات کو مفید ہے خصوصا ہمراہ انجیر اور سداب کے استعمال کیجائے بچھو کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہے

بنجنکشت - **ماہیت** اسکی گھاس ہے اسقدر بڑی ہوتی ہے کہ شاید اسکو درخت کہنے لگیں جو مقامات پانی کے قریب ہوتے ہین وہان پیدا ہوتی ہے شاخین اسکی سخت ہوتی ہین پتے اسکے مثل زیتون کے ہوتے ہین۔ لکڑیان اسکی علاج طبی مین بکار آمد نہین ہین بلکہ پھول اور پتی اور پھل طبیب کے کام کی ہین پھل مین اسکے اوس جوجرا سکا سونگھا جائے ایک بو لطیف اور تیز اور کٹھی آتی ہے جو کہ سداب خشک کی بو سے کمتر ہوتی ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** محلل لطیف ہے ریاح کو منتشر کر دیتی ہے نفخ آسمین بالکل نہین ہے تفتیح اسکی ہمراہ قبض کے ہے **زینت** رنگ کا تصفیہ کرتی ہے **آلات مفاصل** اسکا ضماد مع اسکی پتی کے التوا العصب کیواسطے کیا جاتا ہے ماندگی کو دور کرتی ہے **اعضائے سر** درد سر پیدا کرتی ہے اور پلانیسے اسکے سبات پیدا ہوتا ہے اور اگر ضماد اسکا کیا جائے درد سر کو نفع کرے۔ اور بریان کرکے اگر اسے کھائین درد سر کم پیدا کریگی **اعضائے صدر** دودھ کو زیادہ کرتی ہے باوجودیکہ منی کو کم کر دیتی ہے مقدار شربت اسکی ایک درہم تک ہے **اعضائے غذا** جگر اور طحال کے سددون کی تفتیح کرتی ہے طحال کی سختی کو بہت نفع کرتی ہے جسوقت ہمراہ سکنجبین کے بقدر دو درہم پلائی جائے اور استسقے کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** اسکے جوشاندہ مین آبزن کیا جاتا ہے رحم کے درد اور ورم رحم کو بھی منی کی تخفیف کرتی ہے اگر اسکو ہمراہ فوتنج کے پلائین خواہ دھونی دین۔ اگر بیٹھ کے نیچے کسیقدر اسکی نرم نرم پتی شاخین رکھکر سو جائین احتلام کو اور تندی ہوتے وقت ہوتی ہے اور اسکو منع کرتی ہے عورتون کو جو شہوت زیادہ ہوتی ہے اوسکے کم کرنیکے لیے اسکی دھونی دیجاتی ہے۔ اور ایسا بھی کرتی ہے شقاق مقعدہ کو مفید ہے خصوصا تخم اسکا گھی کے ہمراہ ضماد اسکا خصیہ کی سختی کیواسطے کیا جاتا ہے **سموم** اقسام سانپ کے کاٹنے کو مفید ہے جب یکے از ہم اسکا پیا جائے اور کتے کے کاٹنے سے اور دیگر درندہ جانورون کے کاٹنے سے ضماد اسکا مفید ہوتا ہے۔ اسکی پتی کی دھونی سے ہوام بھاگ جاتے ہین -

بسفایج - **ماہیت** اسکی ایک لکڑی ہے غبار آلودہ مائل بسیاہی و سرخی مگر سرخی تھوڑی سی ہوتی ہے - یہ لکڑی بہت پتلی ہے جیسے قصبہ یا چھوٹے ایسے ہوتے ہین - جیسے وہ کیڑے جنمین پاؤن بہت ہوتے ہین - چکھنے مین اسکی شیرینی مع کسیقدر گرفتگی زبان کے ہوتی ہے بعض طبیب کہتے ہین کہ یہ درخت سے اور یہ پیدا ہوتی ہے - اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ نہر و نیر پیدا ہوتی ہے **اختیار** بہتر وہ قسم اسکی ہے جو برابر خنصر کے موٹی ہو اور سرخی مائل ہو زردی لئے ہوئے اور کچی فراہم ہوئی اسکی شاخین زیادہ چھلی ہوئی نہون بلکہ اسکا گودا بند رہا ہوا ہو اور تازہ ہو اور دیمک خوردہ نہو تھوڑی سی تلخی اسمین پوشیدہ ہو اور شیرینی ہو اور کسیقدر بکٹھاپن بھی ہو مزا اسکا ونگ کے مزے کے قریب ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے تجفیف پوری ہوتی ہے **افعال و خواص** نفخ اور رطوبات کی تحلیل ہے **آلات مفاصل** ضماد اسکا التواے عصب کو نافع ہے **اعضائے نفض** سودا کا اسہال بدون پیچ کے کرتی ہے اور بلغم کا جو کیموس رقیق اور پتلا ہو اور یہ کاسنی کے شوربے مین یا مچھلی کے شوربے مین خواہ اور ترکاری کے شوربا مین اسکو پکائے ہین پیچش قولنج کو فائدہ کرتا ہے اور اگر بیخ بسفایج کو پیسکر ماء العسل پر چھڑکلین اور پلائین مرہ اور بلغم کا اسہال کرتا ہے مقدار شربت اسکے جرم سے چھ درم ماشے ہین اور ہم ایک کرم مچھ قیراط کا ہوتا ہے مترجم اور قیراط برابر چار جو کے جو برابر ایک رتی کے ہے پس ۶×۴=۲۴ ÷ ۸ = ساڑھے چار ماشہ کے ہوا اور یہ وزن چھ درم ماشے کا ہے نقل بلکہ مقدار شربت اسکی دو درم مع سات ماشہ تک ہو واجب ہے کہ شراب العسل مین یا پانی ملا کر سفوف بسفایج کو چھڑکلیں در پیلے اسکے استعمال طریق نافع ایک خاص غذا کا کرلین اور مقدار شربت جوشاندہ بسفایج کی چار درہم تک ہے **ابدال** اسکا ہموزن اوس کے افتیمون اور نصف وزن اسکے نمک ہندی ہے

بیش جسکے اقسام مین سنگھیا اور بچھناگ زہر تندیہ وغیرہ سب داخل ہین - **ماہیت** زہر قاتل ہے **طبیعت** نہایت گرم ہے اور یبوست بھی اسکی زائد ہے **زینت** طلا کرنیسے برص کو دور کر دیتی ہے اور پلانیسے اوسکے جوارش کے جو بنام برز جلی مشہور ہے - اور اسیطرح جذام کو نافع ہے **سموم** ایسا زہر ہے کہ جو اسکے کھانے کا مرتکب ہو بدن اوسکا پاش پاش ہو جائے اور پھٹ

HAKEEM SHOUKAT ALI

جاے اور مقدار شربت اوسکی جس سے یہ کیفیت ہلاک پیدا ہوتی ہو نصف درہم ہو اور میری رائے مین ہو کہ کمتر اس سے بھی کمتر مقدار قاتل ہو اور تریاق اسکا فادزہر ہی یہ ایک قسم حبوب کی ہو کہ بعض لوگ اسکی غذا بھی کھاتا ہو اور نہین مرتا ہو اور سماق بھی اسکو کھاتی ہو اور بعض نے کہا ہو کہ تخم معجونات کے دوا المسک بھی بیش کے زہر کی مقاومت کرتی ہو

بسد - **ماہیت** اسکی مشہور ہو سرخ رنگ کا بھی ہوتا ہو اور سیاہ بھی اور سپید بھی - **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد ہو اور تیسرے درجہ تک خشک ہو **افعال اور خواص** قابض ہو کہ نزف کو منع کرتا ہو اور تخفیف اسکی زیادہ ہو **جراح اور قروح** گوشت زائد کو قطع کرڈالتا ہو آنکھون کی تقویت جلا دینے سے کرتا ہو اور جو رطوبات آنکھون مین ٹھہرے ہون اونکو سکھادیتا ہو خصوصاً بسد سوختہ اور آثار خواہ داغہاے زخم کو دور کرتا ہو دمعہ یعنے ڈھلکہ کی اصلاح کرتا ہے **اعضاے صدر** نفث الدم کو حبس کرتا ہو اور نفث کے اخراج پر معین ہوتا ہو اسیطرح بسد سیاہ خصوصاً اگر اوسکو جلا کر استعمال کرین بسد بھی مثل اون دواؤن کے ہو جو خفقان کو نافع ہین **اعضاے غذا** پانی کے ہمراہ ورم طحال کیواسطے پلایا جاتا ہو یعنی اسکو مفید ہوتا ہو **اعضاے نفض** قروح امعا کو نافع ہے

بلوط - **ماہیت** اوسکی مشہور ہو قابض ہوتا ہو اور شاہ بلوط مین بلوط کی نسبت قبض کمتر ہو - بلوط کے اجزا مین زیادہ تر قابض جفت بلوط ہو اور جفت پوست اندرونی بلوط کو کہتے ہین **طبیعت** سرد خشک ہو دوسرے درجہ مین اوسکی یبوست ہو اور پہلے درجہ مین برودت ہو اور شاہ بلوط کی حرارت کمتر ہو بسبب اوسکی شیرینی کے - اور برگ بلوط مین قبض بشدت ہو اور تخفیف کمتر ہو **افعال او خواص** شاہ بلوط مین جلا ہو اور تمامی اجزا مین اسکے نفخ ہو جو اسفل شکم مین پیدا کرتا ہو اور قبض اسقدر ہو کہ نزف کو روکتا ہو خصوصاً جفت بلوط کہ جملہ اعضا کے نزف کو روکتا ہو - جملہ اقسام اسکے مقوی اعضا کے ہین - شاہ بلوط دیر ہضم ہو اور غذا اسکی اچھی او خوبتر ہو پھر اگر شکر ملا دیجاے جید الغذا ہوجاے - جالینوس کہتا ہو کہ بلوط جملہ اقسام کے حبوب و دانہ کے اقسام سے زیادہ غذائیت رکھتا ہو تا اینکہ اسکی غذائیت قریب ہو ان حبوب کے جن کی روٹی پکائی جاتی ہو - لیکن شاہ بلوط مین چونکہ شیرینی ہو زیادہ غذا دہندہ ہو علاوہ یہ ہو کہ غذا جملہ اقسام بلوط کی آدمی کیواسطے پسندیدہ نہین ہو (وہ آدمی جسکو انسانیت سے بہرہ ہو) گو عام لوگ بہائم سیرت اوسکی روٹی پکا کر بھی کھاتے ہین) بلکہ شاید اوسکی غذا اگر پسند بھی کیجاے تو خنازیر کیواسطے محمود ہو گی **اور اورام اور ثبور** بلوط ہمراہ چربی بزغالہ کے اور ہمراہ سور کی چربی کے تمسود کیا ہوا صلابات کو نافع ہوتا ہو بلوط کا پھل ابتداے اورام مین نافع ہوتا ہو بشرطیکہ ورم گرم ہون **جراح اور قروح** قلاع اور جو شش ہن کے پھیلنے کو منع کرتا ہو اور قروح ساعیہ جنکا مادہ دوڑتا ہو اور پھیلتا ہو اونکو نفع کرتا ہو اگر جلا کر استعمال کیا جاے برگ بلوط جراحات مین چیک پیدا کرتا ہو اگر پیسکر اوپر چھڑکا جاے **اعضاے سر** بسبب بخارات کے تحقق کرنے کے چونکہ طبیعت بستہ ہو جاتی ہو لہذا درد سر پیدا کرتا ہو **اعضاے نفس** نفث الدم روکتا ہو **اعضاے غذا** رطوبت معدہ کو مفید ہے - **اعضاے نفض** تبض طبیعت کرتا ہو اور سحج اور قروح امعا او نفث الدم کو نافع ہو پیشاب زیادہ لاتا ہو **سموم** ہوام کے سموم کو نافع ہو - پوست بلوط کا جو شاندہ ہمراہ شیر بادہ گاو کے سمام ارینیہ کے زہر کو نافع ہو اور مغز شاہ بلوط کا [illegible]

بسباسہ جسکو ہندی مین جاوتری کہتے ہین **ماہیت** اوسکی یہ ہو کہ تیجے پر تیجے تہ بر تہ جمی ہوئی اور جھتریان خواہ سلوٹین پڑی ہوئی اور سوکھی ہوئی سرخی اور زردی لیے ہوے جیسے چھلکے اور لکڑیان اور پتے یکجا ہو کر ایک صورت پیدا ہوتی ہو زبان کو اسکے چرچرے ہونے یعنی تیزی کا اثر معلوم ہوتا ہو جیسے کبابہ کے زبان پر رکھنے سے ایک قسم کی تیزی اور چرچراہٹ پیدا ہوتی ہو - ابن ماسویہ کہتا ہو کہ بسباسہ چھلکے جوزبوا کے ہین جو بے مزہ خواہ بدمزہ ہوتے ہین اور قوت مین شبیہ نارمشک کے ہین اور نارمشک سے زیادہ لطیف ہے **طبیعت** فولس کے نزدیک تپتی اسکی معتدل ہو اور سوا اوسکے دوسرے درجہ مین گرم خشک ہو اور اوسکی خشکی اور گرمی مین کچھ شک نہین ہو **افعال و خواص** نفخ کی تحلیل کرتی ہو اور کسیقدر قبض بھی اومین ہو **زینت** نکہت کو پاکیزہ کرتی ہو **اورام و ثبور** صلابات غلیظ کی تحلیل کرتی ہو جب کسی قیروطی مین اسکو داخل کرین **اعضاے سر** روغن بنفشہ کے ہمراہ اسکا سعوط کیا جاتا ہو اور درد سر کے علاج مین ہو ریاح غلیظ کے سرین بھر جانیسے پیدا ہوا ہو اور شقیقہ کیواسطے بھی اسکا سعوط کیا جاتا ہو **اعضاے غذا** جگر اور معدہ کی تقویت کرتی ہو **اعضاے نفض** جبکہ دست آتے ہون اوسکی طبیعت کو بستہ کردیتی ہو اور سحج یعنے خراش امعا کو مفید ہو اور رحم کیواسطے بھی مفید ہے

بزر کتان جسکو ہندی مین السی کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشابہ ہو حلبہ یعنی میتھی کی قوت سے **طبیعت** درجہ اول مین گرم ہو اور رطوبت یبوست مین معتدل ہو کہتے ہین کہ جو شاندہ تخم کتان کا وہی ہو جو ترو تازہ السی سے بنایا جاے اور اوسمین رطوبت فضلیہ موجود ہو **افعال و خواص** منضج ہو اور نفخ پیدا کرتی ہو بسبب رطوبت

HAKEEM SHOUKAT ALI

نضلیہ کے تا اینکہ بریان تخم کتان بھی مگر بریان مین نفخ کے علاوہ بظاہر قبض بھی ہو اور قبض معتدل غیر بریان مین ہو اور تلیین سے یہ قبض بڑھا ہوا ہو ایسی درد کے اقسام مین سکون پیدا کرتی ہو مگر باوجود اسکے تسکین کمتر ہو۔ **زینت** نطرون ملاکر اسکی کا ضماد انجیر داخل کرکے واسطے کلف یعنی جھائیں کے اور واسطے بثور لبنیہ کے لگایا جاتا ہو اور ناخون کے تشنج کو اور اون کے پھٹ جانیکو اور ناخون کے تقشر یعنی چھلکے چھلکے جدا ہونیکو مفید ہو جب اوسکے ہمراہ پھوڑا وسی کے بالم ملاکر اور شہد سے گوندھیں اور ورم بثور اور اورام حارہ جو ظاہر بدن مین ہون خواہ جو ورم پس گوشت مین ہوتا ہو اون کی تلیین کرتی ہو آب خاکستر مین جب اسکو حل کرین اور اورام صلبہ سوداویہ کو بھی نرم کرتی ہو **آلات مفاصل** تشنج کو فائدہ کرتی ہو خصوصاً ناخون کے تشنج کو اگر موم اور شہد ملاکر استعمال کیا جاوے **اعضاے سر** دھوان اسکا زکام کو فائدہ کرتا ہو اور اسیطرح اسی کا دھوان بھی مفید ہو **اعضاے نفس** کھانسی کو فائدہ کرتی ہو خصوصاً اگر محض بلغمی کھانسی ہو **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہو بدشواری ہضم ہوتی ہو غذائیت اسمین کم ہو **اعضاے نفض** بھونی ہوئی اسکی نفخ پیدا کرتی ہو اور یہ بھونی ہوئی قبض تلیین مین معتدل ہو اسہال اور اوسکا ضعیف ہو مگر بھوننے کے بعد قوی ہوجاتی ہو جب شہد اور فلفل کے ہمراہ کھائی جاوے محرک باہ ہو اسکے جوشاندہ سے رحم کو حقنہ دیا جاتا ہو اسی کا آبزن جب کیا جاتا ہو قروح اور مثانہ اور گردے کو فائدہ کرتا ہو۔ اور تخم کتان کو جوش دیکر اور روغن گل ملاکر اگر حقنہ کرین امعا کے قروح مین اسکی منفعت زیادہ ہوگی

بردی جسکو ہندی مین کوندل کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہو اسکا کاغذ بنایا جاتا ہو اور اسکی قوت مثل قوت کاغذ کے ہو بھنے ہوئے کوندل مین تجفیف کی قوت زیادہ ہو **طبیعت** سرد خشک ہو **خواص** نزف کو نفع کرتی ہو اور اوسکی راکھ اسکی نزف کو روکدیتی ہو **جراح اور قروح** تازہ زخمون پر اسکو چھڑک دیتے ہین اونکا اندمال کرتی ہو کبھی اسکو سرکہ مین بھگوکر خشک کرکے پیستے ہین اور اسکو مین اور دیگر اقسام کے زخم جو پھیلتے ہون اون مین بھرتے ہین **اعضاے سر** راکھ اسکی آکلہ فم کو نفع کرتی ہو **اعضاے نفس اور صدر** خاکستر اسکی نفث الدم کو بند کردیتی ہو **اعضاے نفض** ہو اور تازہ ذخرتا اسکی لیکر خرقہ کتان اوس پر لپیٹ کے رکھدیتے ہین تا اینکہ خشک ہو جاوے پھر اوسکو بواسیر پر رکھتے ہین تو فائدہ کرتی ہے

باقلا۔ ماہیت اسکی مشہور ہو ایک قسم اسکی مصری ہو اور ایک قسم نبطی ہو لیکن بہ نسبت مصری کے قبض کی قوت زیادہ ہو اور مصری مین رطوبت زیادہ ہو اور غذائیت کم ہو جس باقلے مین رطوبت زیادہ ہو اوسمین فضلہ رہجاتا ہو اگر باقلا دیر ہضم ہوتا اور نفخ کی زیادتی اسمین نہ ہوتی تغذیہ جید مین گندم سے کم ہوتا بلکہ خون جو باقلے سے پیدا ہوتا ہو زیادہ غلیظ ہوتا ہو اور قوت اسمین زیادہ ہوتی ہو **اختیار** بہتر قسم اوسکی وہی ہو جسکے بڑے بڑے دانے ہون اور سپید ہون کرم خوردہ نہون اور نیا باقلا ردی ہو جو تازہ ہو لیکن ہرا ہو **اصلاح** کرنا باقلے کا یہی ہو کہ دیر تک ملا جاوے کہ چھلکا دور ہوجاوے اور اچھی طرح سے پکایا جاوے اور فلفل اور نمک اور حلتیت اور سعتر وغیرہ یا اور روغنہاے گرم کے ساتھ کھایا جاتا ہے

طبیعت اسکی قریب باعتدال ہو اور برودت اور یبوست کیطرف اسکا میلان زیادہ ہو اسمین ایک رطوبت فضلیہ خصوصاً تر و تازہ مین ہو بلکہ تازہ باقلے کو مناسب یہی ہو کہ ہم اسکے برودت اور رطوبت کا حکم کردین اور جو لوگ باقلے کو درجہ دوم مین سرد کہتے ہین تو زیادتی کرتے ہین۔ **افعال و خواص** عموماً یہ سی جلا کرتا ہو اور نفخ زیادہ کرتا ہو اور اگرچہ پکایا جاوے لیکن اسکا نفخ مثل شلجم کے تحلیل نہین ہوتا اس لیے کہ زیادہ پکانا اور آبجوش کو پھینکدینا اور دیگر یہی عمل کرنا بہتر اس کے لیے کشک جو کے نفخ کو زائل کردیتا ہو لیکن باقلے کے چھلکے جسوقت نکال ڈالے جائین اور مقشر کو پکائین اور باقی چھلکے مین اور پھر پکالین بعد اوسکے دیگ مین اوسکو پیسکر آٹا کرڈالین بعد ازان اور کسی قسم کی تحریک کے جیسے چکی وغیرہ کے پیسنے کی ہوتی ہو اوسوقت باقلا کا نفخ کم ہوجاتا بھونے ہوے باقلے مین نفخ کم ہو اور دیر مین ہضم ہوتا ہو۔ اور چھلکے سمیت جو باقلا پکایا گیا ہو تو نفخ زیادہ کرتا ہو۔ شاید آرد باقلا مین نفخ کمتر ہو اور نبطی مین قبض کی زیادتی ہو اور چھلکا اوسکا قبض مین زیادہ قوی ہو اور جلا نہین کرتا ہو۔ اور مصری مین قبض سب قسمون سے زیادہ ہو اور اوسمین جلا بھی ہو گوشت نرم اس سے پیدا ہوتا ہو اور اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہو۔ بقراط نے حکم کیا ہو باقلا غذاے جید ہو اور حفظ صحت کرتا ہو۔ جب اسکو مقشر کرکے اسکی دال بنا ڈالے اور کیسے ہی نزف خون وغیرہ پر اسکو رکھے فوراً اوسکو بند کردیتا ہو۔ اوسکے خواص مین یہ بھی ہو کہ مرغی کا انڈا دینا بند ہوجاتا ہے اگر اسکا چارہ دیا جاوے اور یہ بھی اسکا خاصہ ہو کہ بُرے بُرے اور پریشان خواب دکھانیوالے کو نظر آتے ہین اور یہ بھی ہو کہ خشک خارش پیدا کرتا ہو خصوصاً ہرا باقلا **زینت** پوست باقلا کا اگر بالون پر ضماد کیا جاوے بال پتلے ہوجائینگے اور اگر لڑکے کے پیڑو پر اسکا ضماد کیا جاوے تو بال نکلنے کو منع کریگا۔ اور اسیطرح جس

HAKEEM SHOUKAT ALI

مقام کے بال اگر تیرے سے مونڈے جاتے ہین اگر اسکا ضماد مکرر کیا جائے پھر بال نہ اوگینگے۔ بہق جو چہرہ پر ہو اوسمین جلا پیدا کرتا ہی خصوصاً اگر چھلکون سمیت پیسکر لگایا جائے اور جھائین اور خشش کو دور کرتا ہی رنگ مین خوبی پیدا کرتا ہی اور ورم شراب ملاکر ورم خصیہ پر ضماد کیا جاتا ہی **جراح اور قروح** قروح عفل کو نفع کرتا ہی **آلات مفاصل** تشنج عضل کو نفع کرتا ہی باقلے کو پکاکر سود کی چربی ملاکر نقرس پر ضماد کرتے ہین **اعضاے سر** درد سر پیدا کرتا ہی اور جس شخص کو کسی قسم کا درد سر عارض ہوتا ہی اوس کو مضر ہی۔ جو سبز پردہ باقلا کے مغزی کے دانہ کے اندر ہوتا ہی جسکا مزہ تلخ ہوتا ہی اوس پردہ کو پیسکر روغن گل ملاکر کان مین ٹپکایا درد گوش کو فائدہ کریگا۔ **اعضاے چشم** میتھی کے ساتھ شہد ملاکر کوفت چشم اور ظفرہ پر ضماد کیا جاتا ہی سوکھا گل سرخ اور کندر ملاکر باقلے کا ضماد انڈے کی سپیدی کے ساتھ اوس چوٹ کے واسطے خاص کر کیا جاتا ہی جو صدمہ چشم کو عارض ہو۔ **اعضاے نفس** وصدر سینہ کے واسطے بہت خوب چیز ہی نفث الدم اور کھانسی کیواسطے۔ اگر باقلے کو شہد اور میتھی کے آٹے مین ملاکر ضماد کرین ورم حلق اور لوزتین کو نفع کریگا۔ باقلے کا ضماد ورم پستان کیواسطے بھی عمدہ چیز ہی اور دودھ پھٹکر جو پستان مین ٹھہر جاتا ہی اوسکے واسطے بھی اسکا ضماد مفید ہی **اعضاے غذا** ہضم ہوتا ہی مگر بہ دشواری اور انحدار اسکا معدہ سے اور نکلنا بطور براز کے اس مین دیر نہین لگتی سدہ نہین پیدا ہوتا۔ باقلا مع پوست کے جب سرکہ مین پکایا جائے اوس کے پینے سے قے بند ہوجاتی ہی۔ **اعضاے نفض** سرکہ مین پکایا ہوا باقلا جس مین پانی بھی ملا ہوا ہو اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہی خصوصاً اگر مع پوست کے پکایا جائے اور کچے پینے خراش کو بھی فائدہ کرتا ہی خصوصاً باقلا نبطی۔ آرد باقلا بھی یہی نفع کرتا ہی اوسی خشک حالت پر اور ضماد اس کا ورم انثیین کو نافع ہی خصوصاً اگر شراب مین پکایا جائے۔

بابلس۔ ماہیت اسکی کہتے ہین کہ یہ خشخاش و ترملی در خشخاش زبدی ہی اسکا فصل اسہال مین بھی ہی جو مزمن ہو اور دود کرتا ہی گرم بہت زیادہ ہی افعال خواص مین مثل دیگر بولون کے ہی بول سب سے زیادہ مفید پیشاب شتر اعرابی کا ہی جسکو نجیب کہتے ہین اور آدمی کا پیشاب سب کے پیشاب سے ضعیف تر ہی اور اس سے زیادہ ضعیف سور کا پیشاب ہی جو خصی ہوا ہو اور بدھیا کر ڈالا گیا ہو اور قوی تر پیشاب اوسی جانور کا ہی جو سانڈ ہو آزاد چلتا اور چرتا پھرتا ہو بڈھے کا پیشاب ہر جانور مین ضعیف تر ہوتا ہی اعتدال مین آدمی کا پیشاب سب جانورون کے پیشاب سے زیادہ ہی طبیعت گرم خشک ہی

افعال و خواص ہر ایک پیشاب جلا کرتا ہی آدمی کا پیشاب خاکستر چوب انگور ملاکر مقام نزف پر رکھا جاتا ہی بس بند ہوجاتا ہی۔ اونٹ کا پیشاب خنازیر بنجا جو سر مین ہوتی ہی اوسکو دھونے مین نفع کرتا ہی اسیطرح بیل کا پیشاب **زینت** بہق کو دور کرتا ہی **جراح اور قروح** گدھے کا پیشاب ون قروح کو فائدہ کرتا ہی جنکا مادہ پھیلتا جاتا ہی اور جو قروح کہ تر ہوں اور آدمی کا پیشاب بھی یہی فائدہ کرتا ہی۔ خصوصاً وہ گدھا کہ جو چھوٹا ہو اچھا پھرتا ہو اور تقشر جلد اور خارش اور برص کو بھی فائدہ کرتا ہی خصوصاً اوزہ اور آب عود و آب لیمون ملاکر۔ بول کا درد جو قتیں ہو چہرہ پر لگایا جاتا ہی وس نفع کرتا ہی اور خارش ورسعفہ اور وہ قروح جس مین کیڑے پڑگئے ہین اون پر طلا کیا جاتا ہی اور وہ قروح جو قدم مین ہون اون پر پیشاب کیا جاتا ہی اور بحال خود چھوڑ دیے جاتے ہین یعنے اون کو دھوتے نہین ہین جب تک کہ اچھے نہ ہوجائین۔ **آلات مفاصل** چھیتے مین جو درد ہوتے ہین اون کو فائدہ کرتا ہی خصوصاً گوسفند اہلی کا پیشاب درخاصکر تشنج اور امتداد کو۔ اسیطرح احتداد کو اسکا سعوط کیا جاتا ہی **اعضاے سر** بیل کا پیشاب جبوقت اوسمین مرکی گھولکر تیل ملا کانمین ٹپکائین کان کا درد ٹھہر جاتا ہی۔ اسیطرح بکری کا پیشاب تنہا ہمراہ مرملی کے۔ نوجوان آدمی کا پیشاب کانمین ڈالنے سے کان کی پیپ نکلنے کو منع کرتا ہی اونٹنی کا پیشاب خشم سے یعنے اوس بیماری سے جسمین خوشبو بدبو کچھ نہ معلوم ہوتی ہو نجات دیتا ہی اور معفات یعنے ناک کی ہڈی مین جو سدہ پڑ جاتے ہین اون کو بقوت شدید کھول دیتا ہی **اعضاے چشم** جب پیشاب کو کسی تانبے کے برتن مین جلا کر سوکھائین وہ نمک سپیدی چشم اور خارش کو آنکھ کے فائدہ کرتا ہی خصوصاً لڑکون کا پیشاب۔ اسی طرح گرم پیشاب کو گندنا کے ہمراہ پکائین **اعضاے نفس** اطبا نے کہا ہی کہ شیرخوارہ کا پیشاب انتصاب نفس کو مفید ہی **اعضاے غذا** ایک آدمی جو تلی کے مرض مین گرفتار تھا اوسکی یہ کیفیت دیکھی گئی کسی طبیب نے اوسے حکم دیا کہ اپنا پیشاب ہر روز تین اوقیہ پیا کرے اوسنے ایسا ہی کیا اسکو صحت ہوگئی اور اس تجربہ مین اوسنے اثر اپنے پیشاب کا عجیب پایا آدمی کا پیشاب اور اونٹنی کا پیشاب مرض استسقا اور سختی طحال مین نافع ہوتا ہی خصوصاً ہمراہ شیر ملوہ شتر کے۔ اور بکری کا پیشاب تپ کو مفید ہی خصوصاً پہاڑی گوسفند کا علی الخصوص ہمراہ سنبل الطیب کے اسی طرح نوجوان خنزیر کا پیشاب

HAKEEM SHOUKAT ALI

اعضاے نفض خنزیر کا پیشاب سنگ مثانہ اور گردہ کو پارہ پارہ کردیتا ہو اور بذریعہ ادرار کے پتھریوں کو خارج کر دیتا ہو گدھے کا پیشاب درد گردہ کو مفید ہو آدمی کا پیشاب گندنا میں پکا کر درد ہاے رحم کو نافع ہو اگر پانچ روز تک آبزن کیا جاے اور ہر روز ایک مرتبہ آبزن ہو **سموم** آدمی کا پیشاب سانپ کے کاٹنے سے بطور پلانے کے مفید ہو اور مقام زخم پر بھی چھڑکا جاتا ہو خصوصا وہ سانپ جو بکا گرہون جسکو صحری کہتے ہیں اور اکثر پتھروں کی جگہ اوسکی پیدائش ہو اور اطرون ملا کر دیوانہ کتے کے مقام گزیدہ پر لگایا جاتا ہو اور اسیطرح ہر ایک جانور کے کاٹنے کے زخم پر نوجوان اور مجرد آدمی کا پیشاب جملہ سموم کا تریاق ہو اور سارشب بکری کا بھی تریاق ہو

بزاق جسکو ہندی میں تھوک ہو افعال اسکے یہ ہیں کہ قوی اثر کا وہی تھوک ہو جو کر بھوکھے کا نہار منہ اور تھکے وقت ہوتا ہو خصوصا اوس کا جو گرم مزاج ہو جراح اور قروح داد میں لگانے سے نفع کرتا ہو **اعضاے چشم** طرفہ اور بیاض چشم کو مفید ہو **سموم** جملہ ہوام کو قتل کرتا ہو اور سانپ و بچھو کو بھی۔

بعر الحیوان حیوان کی مینگنی کو کہتے ہیں **زینت** سو سمار کی مینگنی برص کو کلف کو نفع کرتی ہو بسبب جلا کے اور اونٹ کی مینگنی چیچک کے نشانات کو باقی نہیں رہنے دیتی ہو اور مسون کو فنا کر دیتی ہو **اعضاے صدر** سو سمار کی مینگنی خراش پینے بغا کو مفید ہو جلا کر تلی وجہ سے اور بھیڑ کی مینگنی حمرہ کو مفید ہو **آلات مفاصل** گدھے کی مینگنی مفاصل کے درد میں سکون پیدا کرتی ہو اور مقابل کے اورام کو مفید ہو **اعضاے نفض** گوسپند کی مینگنی خصوصا اپنے ہی صورت پر سیلان رحم کو منع کرتی ہو **سموم** گوسپند کی مینگنی سے ایک وقیہ اور پانچ اوقیہ شراب سیاہ ملا کر گاڑھا قوام کر کے اوسکا ضماد سانپ کے کاٹے ہوے زخم پر کیا جاتا ہو خصوصا اگر سیاہ شراب تازہ ہو اور عطش یعنے جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس بہت لگتی ہو اوسکے زخم پر بھی یہی ضماد کیا جاتا ہو اور گوسپند کی مینگنی جلا کر خصوصا سرکہ میں گوندھ کر دیوانہ کتے کے کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا ہو اوسپر ضماد کیا جاتا ہو

بصل الزیر شاید بصل الفار ہے یہ قوت میں اور مزہ میں اور ادویہ کے ہے اسکا استعمال کیا جاتا ہو اور اس کی یہ ضعیف ہو **اعضاے نفض** سردی سے جو درد کہ رحم میں پیدا ہوں اونمیں سکون پیدا کرتا ہو **سموم** اقسام سموم اور بچھو کے کاٹنے سے اور رتیلا کی سمیت کیلئے ضماد کرنے سے نافع ہوتا ہو جبکہ تنہا انجیر سے ملایا جاے

بنات وردان جسکو ہندی میں تیل چورہ اور سوگرو کہتے ہیں یہ ایک چھوٹا سا جانور ہو **اعضاے نفض** رحم کے درد کو مفید ہو اور گردہ کے درد کو بھی

جسوقت کہ اسکی قوت محللہ کو زیت اور موم اور زردی بیضہ ملانے سے توڑ ڈالیں تاکہ صلابت نہ پیدا کرے ۔ **بول و رجیع** کو ادرار کرتا ہو اور زیر اسقاط کو کر دیتا ہو ۔ اور قروح ما کے ہمراہ بواسیر کو نفع کرتا ہو **حمیات** لرزہ کو مفید ہے **سموم** ہوام کے سموم کو مفید ہو **ابدال** اسکا قیشوما ہو جسکا بیان آگے آتا ہو

بدلشیجان یہ وہی کشت برکنت ہو اور وہی گھاس ہو جس سے حبشی اور زنگبار کے رہنے والے دست بہ بخن خواہ تنگس بنا کر پہنتے ہیں

بقلہ یہودیہ اسکی حرارت اعتدال سے بڑھکر ہے۔

بوکا بیش موش بوکا تو وہ لکڑی ہو جو بیش کے ہمراہ پیدا ہوتی ہو اور یہ قسم زہر کا کے قریب ہوتی ہو اوسکے درخت میں پھل نہیں آتا اور یہ اعظم تریاق ہو بیش کا اور اس میں وہی سب فوائد ہیں جو بیش میں مذکور ہوے کہ برص اور جذام کو مفید ہو اور بیش موش ایک حیوان خواہ کیڑا ہو جو بیش کی جڑ میں رہتا ہو جنگلی چوہے کے **زینت** برص کو نفع کرتا ہو **افعال و خواص** جذام کو مفید ہو **سموم** تریاق ہو ہر ایک زہر کا اور اقسام کے سانپ کا تریاق ہو۔

اطباط عصی الراعی کو کہتے ہیں اور عصی الراعی کے خواص کو ہم حرف عین میں بیان کریں گے

بوش زر ہندی قرحل و لکیان بنی ہوئی ان میں ہوتی ہیں اورام اور قبوباور دم اور قروح گرم پر اسکا استعمال کیا جاتا ہو **آلات مفاصل** نقرس پر بطور ضماد کے رکھی جاتی ہو۔

بطم جسکو ہندی میں بن کہتے ہیں اسکا بیان حبۃ الخضرا میں کیا جاتا ہو۔

حرف جیم

حرف جیم سے جو دوائیں شروع ہیں انکا بیان۔

جوز جسکو ہندی میں اخروٹ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہو اور وہ گرم ہو گرم مزاج کیواسطے تریاق اسکی حرارت کا سکنجبین ہو اور جو لوگ ضعیف المعدہ ہیں اونکے واسطے قری سرکہ ملا کر دینی چاہیے **طبیعت** گرم تیسرے درجہ میں ہو اور خشک ہو اول دوم میں اور خشکی اوس کی کمتر ہو اوسکی حرارت سے اخروٹ میں ایک رطوبت غلیظہ ہو جو بعد کہنہ ہوجانیکے جاتی رہتی ہو **افعال و خواص** بریان اخروٹ میں زیادہ قبض ہو اور برگ وسکا اور پوست یہ سب نزف کے قابض ہیں اور پوست اوس کا جلا ہوا مجفف بلا لذع کے ہو۔ اور یہ انار و روغن اخروٹ کا مثل زیت کہنہ کے قوی ہو **زینت** تازہ اخروٹ کا ضماد چوٹ کے نشان پر لگایا جاتا ہو اور اورام اور بثور لب خروٹ کا چبا کر ورم سوداوی پر جو متقرح

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوگیا ہو رکھا جاتا ہی پس نفع کرتا ہی جراح اور قروح گوندا اخروٹ کا قروح
حارہ کو مفید ہی بطور چھڑکنے کے جب دون پر مستعمل ہو اور مراہم مین بھی ایسے
ہی قروح کے داخل کیا جاتا ہی **آلات مفاصل** شہد اور سداب کے ہمراہ
التوائے عصب کیواسطے مستعمل ہوتا ہی **اعضائے سر** درد سر پیدا کرتا ہی
اور عصارہ برگ جوز کا نیم گرم ٹپکایا جاتا ہی پس درد مدہ کو نفع کرتا ہے
جو کان مین ہو - گروہ اطبانے کہا ہی کہ اخروٹ ثقل زبان پیدا کرتا ہو اور منہ مین
اسکے کھانے سے دانہ خواہ چھالے پڑجاتے ہین **اعضائے چشم** روغن اخروٹ
کا اکل اور رمد اور نواصیر کو جو اطراف چشم مین ہو مفید ہی **اعضائے حلق**
عصارہ پوست اخروٹ کا خناق کو منع کرتا ہی اور کھانسی کو مضر ہی - اور
روغن اخروٹ کا جو کہنہ ہو جائے اوس سے حلق مین درد پیدا ہوتا ہے
اور جمیع اصناف سے اخروٹ کے ورم پستان پر ضماد کیا جاتا ہی خصوصاً
وہ قسم اخروٹ کی جو بنام ملو کے مشہور ہے اور بڑی ہوتی ہی **اعضائے غذا**
ہضم دشواری سے ہوتا ہی معدہ کیواسطے خراب چیز ہی - اخروٹ پروردہ جو
تر و تازہ معدہ کیواسطے بہتر ہی اور ضرر اوسکا کمتر ہی اور یہ کمی ضرر کی وسوقت
ہی جب مقشر کیجائے اور پوست نازک بھی اوسکا دور کر دیا جاوے اخروٹ
جو شہد مین پروردہ کیا جائے معدہ بارد کو نافع ہوتا ہی مین کہتا ہون کہ اخروٹ
فقط معدہ گرم ہی کو موافق ہوتا ہی پس **اعضائے نفض** مغص مروڑ
مین سکون پیدا کرتا ہی اور حابس بھی ہی خصوصاً بھنا ہوا - اور پوست اخروٹ
نزف طمث کو بند کر دیتی ہی - اخروٹ پروردہ گردہ سرد کو زیادہ نافع ہی اور
خاکستر اسکی پوست کی حقن کو شرباً منع کرتی ہی جب کسی شراب کے ہمراہ پلائی جائے
اور بطور حمول کے بھی مفید ہی - اخروٹ پروردہ کے کھلانے سے دست آتے ہین
اور زیادہ کھانا اوسکا دیدان خواہ کیڑون کو خارج کر دیتا ہی اور کدو دانہ بھی
گرا دیتا ہی اور سوائے اسکے بھی مفید ہی سموم انجیرا اور سداب کے ساتھ جمیع سموم کی اخروٹ
دوا ہی اور پیاز اور نمک کے ساتھ دیوانے کتے وغیرہ کے کاٹنے کے مقام پر ضماد کیا جاتا ہی
جوز بوا جسکو ہندی مین جائے پھل کہتے مین **ماہیت** وہ ایک پھل بقدر مازو کے
ہوتا ہی آسانی سے ٹوٹ جاتا ہی پوست اسکا پتلا اور نازک ہوتا ہی بو پاکیزہ دیتا ہی گرم طبیعت
اور بے مزہ ہوتا ہی **طبیعت** گرم خشک آخر دوم سے درجہ سوم تک ہی **افعال**
خواص اسمین قبض ہی زینت نقش کو دور کر دیتا ہی اور نکہت کو پاکیزہ کرتا ہی
اعضائے چشم سبل کو نافع ہی اور آنکھ کی تقویت کرتا ہی **اعضائے غذا**

جگر کی اور طحال کی اور معدہ خصوصاً فم معدہ کی تقویت کرتا ہی **اعضائے**
نفض قبض پیدا کرتا ہی اور ادرار کرتا ہی اور عسر البول کو نافع ہی اور
جسوقت ادویہ مین داخل کیا جائے درد ہائے اعضائے نفض کو مفید ہوتا ہی اسیطرح
جب فرزجہ کا دوا مین داخل کیا جاوے اور ترکو رد کرتا ہی ابدال اسکا سنبل کی جڑ ہی وزن مین دو چند ہی
جند بیدستر - **ماہیت** اوسکی خصیہ ہی کسی حیوان دریائی کا اور جڑا باہم
متعلق پایا جاتا ہی کہ جڑے دو دونون لگے ہوئے ہوتے ہین جیسے پتے گائے کے سوکھ
گئے ہون - اوس پر ایک جھلی پتلی سی لپٹی ہوئی ہوتی ہی جو بہت آہستہ کھینچنے
سے ٹوٹ جاتی ہی **اختیار** مختار اور پسندیدہ وہ قسم ہی جو کہ دو خصیہ ایک جڑے
ہون اور جو ٹے جوڑے سے نظر آئین اسلیے کہ ایسا جند بیدستر خالص ہوا ہو
بے میل ہوتا ہی - میل عین جاوشیر اور گوندہ کا خون مین گوند ملکر کھوٹا سا
جند بیدستر خالص اور بے میل و درمثانہ مین رکھکر ایسی مصنوعی جند بیدستر
کو سکھاتے ہین - جو شخص دریا سے اس عضو کو نکالنے جاے اور وہ حیوان جسکا
یہ خصیہ ہی اوسکو دستیاب ہو لازم ہی کہ جب حیلہ کرکے اوس حیوان کے پھاڑنے
تو وہ رطوبت بھی نکال لے اور جو کچھ اوسکے ہمراہ محتبس ہو کو آلائش رہجاتی
ہی وہ بھی نہ نچنے پائے اور یہ آلائش ایک رطوبت کی ہوتی ہی مثل شہد کے اور پھر اس
عضو کو خشک کرے **طبیعت** جند بیدستر سمجھا اول اودوسرے کی ہی جو تسخین
پیدا کرنیوالی ہین اور لائق بلکہ واجب یہ ہی کہ آخر درجہ سوم تا اول چہارم گرم ہو
اور یابس جو دوم مین ہی **افعال و خواص** نفخ کو تحلیل کرتا ہی - اور
جسوقت اسکا دھوا کیا جائے اور خشک سفوف اسکا بدن پر ملا جائے تو
گرم کر دیتا ہی - وہ ایک چیز مثل موم کے جو اسکے اندر ہی نفخ پیدا کرتی ہی اور
تسخین اوسکی شدید ہی اورام اور شیرہ گرم اورام کو مفید ہی **جراح اور**
قروح یہ دوا جو قروح قتال ہین اونکو نفع کرتی ہی **آلات مفاصل** پٹھہ
کو نفع کرتی ہی پٹھہ کی تسخین کرتی ہی اور رعشہ او تشنج رطب کو اور کزاز جو رطوبت
سے عارض ہوا اوسکو اور فالج کو نفع کرتی ہی **اعضائے سر** نسیان اور
لیثارغوس کو بسرکہ اور روغن گل ملاکر مفید ہی اور سبات کو نافع ہی - اور اگر
سبات کے ہمراہ تپ بھی ہو جند بیدستر سفوف کیا ہوا سیاہ مرچ اور شہد ملاکر
استعمال کیا جاتا ہی پس نفع کرتا ہی اور ضرر نہین کرتا ہی مقدار شربت ایک مثقال
ہی - درد سر بارد کے اصناف کی تحلیل کرتا ہی اور ریحی درد سر کو بھی زائل
کرتا ہی ضماد کیا جائے خواہ دھونی اسکی دیجائے یعنی گرم کو گرم جو برودت

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے سبب سے عارض ہوا وسکو نفع کرتا ہی - اور کان کی سریح کیواسطے جندبیدستر
سے زیادہ نافع کوئی دوا نہین ہی کہ مسور کے برابر جندبیدستر لیکر روغن
ناردین مین گھول کر کان مین ٹپکایا جاے **اعضاے نفس و صدر**
جندبیدستر کے دھوین کا سونگھنا اورام ریہ کو مفید ہوتا ہی اور جو اعضا
در ریہ کے اوپر کیطرف ہین اون کے اورام کو بھی اسی طرح مفید ہے
اعضاے غذا ہچکی کے روکنے اور بند کرنیکے واسطے ہمراہ سرکہ کے
پلایا جاتا ہی اور پیاس کو گھٹاتا ہی **اعضاے نفض** مغص یعنے مروڑ
کو دور کرتا ہی سرکہ کے ہمراہ اگر پلایا جاے اور نفخ کی تحلیل کر دیتا ہی اور حیض
کا ادرار کرتا ہی اور مشیمہ کو خارج کرتا ہی جب دو درہم جندبیدستر ہمراہ
فودنج کے شہد ملاکر پلایا جاے بعد فصد کرنے صافن کے اور اسوقت
اسکا استعمال بلا ضرر ہی اور جنین کا اخراج کرتا ہی اور رحم کو اپنی جگہ پر لاتا ہی
اگر کسی طرف ہٹ گیا ہو اور خصیہ کو بھی اپنی جگہ پر لاتا ہی سموم ہوام کے کاٹنے
کو نفع کرتا ہے - اور جو خناق کہ خربق کے استعمال سے پیدا ہوتا ہی اوسکا تریاق ہی
وہ قسم جندبیدستر کی جو اغبر مائل بسیاہی ہو سم قاتل ہی اور اکثر ہمروزہ قتل کرتی ہے
اور اگر کوئی شخص زیچ بھی جاے تو اوسکو سرسام مین مبتلا کرتی ہی باد زہر اسکی سمیت کا
صاحب تریاق ہی اور کہ شراب انگوری پلی و شیر مادہ خر کی اسکا بادزہر ہی بطل ان ...
جاوشیر - ماہیت اسکی یہ ہی کہ ایک درخت کی برگ ہی اور شاید وہ درخت
زمین ہی پر اگتا ہی دریائی وغیرہ نہ ہو - انجیر کے برگ سے اسکے پتے مشابہ مگر مائل بزردی
یہنے وہ ہوتے ہین کچھ اسکو زیادتی ہی اور بلندی اسکی پانچ ... سے ہوتی ہے
ساق اسکے مثل نیزہ طویل اور اوس پر چھوٹے چھوٹے روئیں خواہ بال کے مانند ...
بزرنگ غبار کے ہوتے ہین پتی اسکی چھوٹی زیادہ ہوتی ہی اور کنارہ پتی کے کٹے خواہ کوئی ایسی
انگلی ہوتی ہی جیسے انگشت خواہ سوسکی ہوتی ہی پھیلا ہوا بکلاز ہوتا ہی اور تخم اوسکا پاکیزہ ہوتا ہی
رگ ... اوپر کی شاخین اسکی بہت سی ہین جیسے چھپا ہوا ... ہی بیج ... چھلکا موٹا ہوتا ہے خوشبو
... اور ... اوسکے ثقل و گرانی سی ہوتی ہی گوند اوسکا اوسکی جڑ کے شق کرنے سے
اسطرح نکالا جاتا ہی اور اوسکی جڑ کو پہلی چھوٹی ڈالی اور شاخ کے نکلنے کے آثار نمایان ہوے
اور شق کر دیا جس کو باغبان جھولگا کہتے ہین) گوند کا رنگ سپید ہوتا ہی اور
جب سوکھ جاے جس جگہ چاک کیا تھا سپید ہو جاتا ہی - اور ظاہری رنگ
گوند کا مائل بلون زعفران ہوتا ہی مترجم شاید مراد شیخ کی اس جگہ گوند کی رنگت
کے سپید ہونے سے یہی ہی کہ اگرچہ بظاہر اسکا رنگ زعفرانی ہی مگر جب اسکو پیس

اور چھوٹے چھوٹے ریزہ بذریعہ سحق کے ہو جائین اون ریزون کا رنگ سپید ہوگا
بل بہت تناقض عبارت کا نزہا **متن** جاوشیر کی اس قسم سے مشابہ ایک
وہ نبات بھی ہی اور اصناف جاوشیر مین اوسکا شمار بھی کیا جاتا ہی جسکو فافاس
اسقلقیون کہتے ہین اسکی ساق خواہ ڈنڈا پتلا ہوتی ہی اور باریک ہی وہ کر
بقدر ایک ہاتھ کے اونچی ہو کر پھیلا اسکی شاخین اور شعبہ اپنے نکلتے ہین جیسے
برگہاے رازیانہ کی کونپلین ہوتی ہین اور یہ پتی زیادہ ترضعیف ہی - ایضا
ایک نبات جسکا نام **فافاس** جیر ہیون ہی کہ جسکا برگ مثل برگ رازیانہ کے
سپید سپید ہوتی ہی اور شگوفہ سنہری ہوتا ہی **اختیار** بہترین قسم جاوشیر
وہی ہی جو سپید ہو اور زبان کو چھیلتی ہو مگر اوسکے چکھنے سے زبان اینٹھ جاے
یا اینکہ خود وہ فی نفسہ اینٹھی کو نقطی نہ ہو بو اوسکی معطر ہو - اور بہترین ثمر اور جعد
... اوسکا وہی ہی جو ساق پر لگا ہوا ہو اور جدا وسطر ہے - اور گوند اسکا عمدہ
مری ہی جو خوب تلخ ہو اور باطن مین رنگ اوسکا سپید ہو اور ظاہر زعفرانی ہو
نرم ہو کہ ذرا سے دبانے سے اجزا اوسکے جدا جدا ہو جائین اور پانی مین گھل جاے
سیاہ رنگ کا نرم گوند خراب ہوتا ہی اور اوسمین اشق اور موم کا میل ہے -
طبیعت گرم خشک ہے تیسرے درجہ کا **افعال و خواص** محلل ریاح
کا ہی اور ملین ہی اور جاذب ہی اورام اور شور کو تحلیل صلابات کی کرتا ہی اور ...
اوسکا ... **جراح اور قروح** خبیثہ اوسکی صلاحیت رکھتی ہے ملا دا کرنے
کی اون ہڈیون کے جو گوشت سے خالی ہون خواہ سامنے کی ہڈیان جو نمایان
ہین اور ان ہڈیون کے علاج مین جاوشیر شہد ملاکر مستعمل ہوتی ہی - اور قروح
خرمنہ اور نار فارسی کی دوا بھی ہی - اور شگوفہ اوسکا بھی جراحات اور شور کی دوا ہی
خلاصہ یہ ہی کہ جاوشیر کے سبب جزا قروح خبیثہ کو نافع ہی **آلات مفاصل** ماء العسل کے
ہمراہ خواہ اور کسی شربت کے ساتھ جاوشیر پلائی جاتی ہی عضل کی سستی کے
واسطے جو کہ چوٹ لگنے سے پیدا ہوئی ہو - بعض کا قول ہی کہ شہد کیواسطے خراب چیز ہی
اور شاید یہ خرابی جاوشیر کی بہ نسبت عصب صحیح کے پیچ ہو نافع عصب مطوب
کو مضر ہو - عرق النسا کو بھی نافع ہی - اور عرق النسا کیواسطے عصیر جاوشیر بھی
پلایا جاتا ہی - اور ماندگی کو دور کرتا ہی اور اوجاع مفاصل کے جملہ اقسام کو
نافع ہی اور نقرس کو بھی مفید ہی بطور ضماد کے - **اعضاے سر** جسوقت
جاوشیر کو سوراخ مین رکھین اکال دندان کو نفع کرتی ہی اور دانتون کے درد مین سکون
پیدا کرتی ہی اور درد سر کو نافع ہی اور صرع اور ام الصبیان کو مفید ہی **اعضاے چشم**

HAKEEM SHOUKAT ALI

سرمہ کے طور پر آنکھ میں لگانے سے نگاہ تیز کرتا ہے اور بصارت کو بڑھاتا ہے **اعضائے صدر** برگ جاوشیر کا ضماد ذات الجنب کے درد میں کیا جاتا ہے۔ اور جاوشیر دونوں جنب کے درد کو بھی نفع کرتی ہے اور کھانسی کو بھی مفید ہے بشرطیکہ درد جنبین یا دونوں کے دونوں سرد ریاح سے عارض ہوں **اعضائے غذا** عصیر جاوشیر کا ضماد کرنے یا اسے پلانے سے دونوں طرح صلابت طحال کو مفید ہے اسطرح کہ سرکہ ہموزن اس میں ملاکر اسمیں دو وزن عصیر ملاکر دو مہینے تک بھیگا رہنے دیں بعد اسکے صاف کر لیں اور جہاں ڈالیں کہ اسطرح سے اسکو پلانا طحال کو زیادہ مفید ہے اور بھی عصیر مذکور استسقا کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** صلابت رحم کو نرم کر دیتی ہے اور تقطیر البول کو مفید ہے اور ہموزن ایک بندق ماسطے اور ادرار بول اور ادرار حیض کے پلائی جاتی ہے اور رحم بارد کی برودت کو دور کرنے کیواسطے بھی اسیقدر پلائی جاتی ہے۔ پھل جاوشیر کا بھی حیض کا ادرار کرتا ہے خصوصاً افسنتین کے ہمراہ اور جنین کو قتل کرتا ہے خصوصاً بیخ جاوشیر کہ حمول کرنے سے اور پلانے سے اسقاط جنین کر دیتی ہے یہی جڑ اختناق رحم کو بھی مفید ہے۔ اور نفخ رحم اور اسکی صلابت کو بھی متفرق اور دور کر دیتی ہے اور قولنج کو نفع کرتی ہے اور خام کی مسہل ہے بشانہ کی کھجلی کو مفید ہے **حمیات** ماء العسل کے ہمراہ لرزہ کیواسطے پلائی جاتی ہے اور ان بخاروں کیواسطے جو دورہ سے آتی ہوں **سموم** زفت ملاکر جاوشیر کا مرہم اور صوق تیار کیا جاتا ہے اور دیوانے کتے کے زخم پر لگایا جاتا ہے اور زراوند ملاکر ہوام کے کاٹنے میں پلائی جاتی ہے اور اسیطرح عصیر جاوشیر کا **ابدال** بدل اسکا انجیر ہے اور مجھے ایسا گمان ہے کہ اشق بھی قریب جاوشیر کے ہے۔

جلوز۔ ماہیت اسکی حب صنوبر کبار ہے اور اخروٹ کی بہ نسبت یہ غذا اعلا ہے گر دیر ہضم زیادہ ہے۔ یہ پھل مرکب ہے جوہر مادی اور مار صنی سے اور جوہر ہوائی اسمیں بہت کم ہے مناسب ہے کہ اسکی ماہیت کا پورا ذکر جو ہم کرینگے اسکو صنوبر کی بحث میں تلاش کر کے ملاحظہ کیا جائے **طبیعت** اسکی معتدل ہے اور اسمیں تھوڑی سی حرارت ہے **افعال و خواص** غذا اسے قوی اور غلیظ اس سے حاصل ہوتی ہے جو ردی اور خراب غذا نہیں ہوتی۔ اور جو رطوبات فاسدہ امعا میں ہوتی ہیں انکی اصلاح کر دیتا ہے اور خود بطئی الہضم ہے۔ اسکے ہضم کی اصلاح گرم مزاج والوں کیواسطے شہد کیا جاتی ہے اور حار مزاج کے لوگوں کیواسطے سکنجبین سے اور اسی اصلاح سے اسکی غذائیت عمدہ ہو جاتی ہے۔ پانی میں بھگونے سے اسکی حدت اور تیزی اور لذع سب مٹ جاتی ہے اور نہایت درجہ تغذیہ میں پہونچ جاتی ہے یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے دانے جن کو حب صنوبر کہتے ہیں وہ بھی اسی بھگونے کی وجہ سے مرتبہ غذائیت سے نکل کر درجہ دوائیت کو پہونچ جاتے ہیں یہ چھوٹے دانے وہی ہیں جن کو حب صنوبر صغار کہتے ہیں اور جو تمام شہروں میں پائے جاتے ہیں **آلات مفاصل** درد ہائے عصب کو اچھا کر دیتا ہے اور درد پشت کو اور عرق النسا کو۔ اور استرخا کو بھی نافع ہے **اعضائے نفس اور صدر** ریہ کا اچھی طرح تنقیہ کرتا ہے اور جو کچھ ریہ میں ہو مثل قیح کے اور اخلاط غلیظ کے سب کو خارج کر دیتا ہے **اعضائے نفض** باہ کو ہیجان میں لاتا ہے خصوصاً جو پرورده کیا گیا ہو اور مثانہ میں جو ریم اور پتھری پڑی ہو اسکو نفع کرتا ہے **سموم** انجیر اور بچھو کے ساتھ بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے۔

جنطیانا جسکو ہندی میں کھان بید کہتے ہیں **ماہیت** ایک نبات ہے جسکی وہ پتی جو کہ جڑ کے قریب اور متصل ہوتی ہے مثل اخروٹ کی پتی کے خواہ بارتنگ کی پتی کے ہوتی ہے اور رنگ اسکا سرخ ہوتا ہے اور باشعہ اسکی در پیٹ اسی پتی کا اونچا اور ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ ساق اور ڈنڈا اسکی جوف سینے بھر ہوتا اور کھوکھلی اور چکنی ایک انگل موٹی اور دو ہاتھ لانبی پتیاں اسکی دور دور ہوتی ہیں کہ ایک پتی سے دوسری چھو نہیں جاتی اور پھل اسکا ایک ٹوپی خواہ غلاف میں ہوتا ہے۔ جڑ اسکی لانبی شبیہ زراوند کی جڑ کے۔ پہاڑوں میں اور ٹیلوں پر اور جو مقامات تری کے ہیں انمیں اسی جگہ پیدا ہوتی ہے۔ کہتے ہیں نام اسکا جنطیانا اسی سبب رکھا گیا ہے کہ سب سے پہلے اسکو جانطیس نامی بادشاہ نے پہچانا تھا۔ مقام روئیدگی اسکا پہاڑ کی چوٹیاں جو بہت اونچی ہیں اور بلند ہیں۔ عصارہ اسکا اسطور سے بنایا جاتا ہے کہ پانچ روز تک پانی میں بھگو کر اسکو پکاتے ہیں بعد اسکے مروق کر کے بستہ کر لیتے ہیں کہ پھر وہ گاڑھا اور رس دار مثل شہد کے ہو جاتا ہے **اختیار** بہترین اقسام اسکی جنطیانہ وہی ہے کہ وہ خوب سرخ ہوتا ہے اور سخت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ دوا درحقیقت لکڑی ہے اور مثل رگوں کے ایک انگل موٹی جڑ ہی اور چھوٹی ہوتی ہے رنگ اسکا سیاہی مائل اور توڑنے سے جو ٹکڑا ہو جاتا ہے اسکا رنگ نہایت پیلا زرد ہوتا ہے قریب زراوند کے اور تلخ ہوتا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے میں خشک ہے **افعال و خواص**۔ مفتح ہے اور اسمیں قبض بھی ہے اور جڑ اسکی تفتیح میں پوری ہے اور تلطیف اور جلا کی قوت بھی اسکی پوری ہے **زینت** بیخ اسکی بہق کو دور کرتی ہے خصوصاً وہ عصارہ جو ابھی مذکور ہو چکا ہے **جراح اور قروح** جراحات اور قروح متاکل کو اچھا کرتا ہے عصارہ اسکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

آلات مفاصل دو درہم جنطیانا ہمراہ شراب کے التوا عصب میں پلایا جاتا ہے۔ ایضاً جنطیانا اوس شخص کو مفید ہے جو کسی بلندی سے گر پڑا ہو **اعضائے چشم** آشوب چشم کے واسطے اسکا لطوخ بنا کر آنکھ پر لگایا جاتا ہے **اعضائے نفس** دو درہم عصارہ جنطیانا کا ذات الجنب کیواسطے جید ہے **اعضائے غذا** مفتح سدون کا ہے جگر اور طحال کے اور دو درہم جنطیانا تراب کے ہمراہ طحال اور جگر کے درد اور دونوں کی برودت اور دونوں کے ورم کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ اور بیخ جنطیانا کی اوس معدہ کی اصلاح کرتی ہے جو برودت سے علیل ہو گیا ہو **اعضائے نفض** ادرار بول و ادرار حیض کرتا ہے اور بیخ جنطیانا بطور شیاف کے رحم میں رکھی جاتی ہے پس جنین کو خارج کر دیتی ہے اور اوسکا اسقاط کر دیتی ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے کی بہت اچھی اور کامل دوا ہے اور دو درہم ہمراہ شراب کے تمام ہوام کے کاٹنے سے نافع ہوتا ہے۔ اور دیوانہ کتے کے کاٹنے سے اور جملہ درندہ جانوروں کے کاٹنے سے مفید ہے **ابدال** ڈیوڑھا وزن اوسکا اسارون اور نصف وزن اسکے پوست بیخ کبر اوسکا بدل ہے

جوز جندم کی طبیعت یہ ہے کہ اوسمیں قوت مبردہ ہے جو اطفائے حرارت کرتی ہے اور تھوڑی سی تجفیف بھی ہے **افعال و خواص** قاطع نزف کی ہے **زینت** قرحی لاتی ہے **جراح اور قروح** داد کو دور کر دیتی ہے **اعضائے غذا** بالمکونہ تنگی کرتی ہے

جوز السرو جراح اور قروح میں اسکا فائدہ یہ ہے کہ خشک ہے اسکا ضماد کیا جاتا ہے

جبلاہنگ۔ ماہیت اسکی ایک قوم نے کہا ہے کہ تربد سیاہ کا بیج اور تخم ہے اور اسکی جڑ کے چھلکے وہی تربد زرد ہے اور صفد نام جو ایک شہر ہے سمرقند خوارزم کی طرف وہاں اوگتی ہے مگر بہتر وہ ہے جو ہندی ہے اور وہ تودری کے مشابہ ہوتی ہے فعل اوسکا قریب خربق کے فعل کے ہے **آلات مفاصل** پہلے زمانہ میں بعض اطبا مفلوج کو بقدر دو درہم جبلاہنگ پلاتے تھے پس مریض کو قے آجاتی تھی۔ **اعضائے غذا** قے لاتی ہے اور بیشتر لوگ کہتے ہیں کہ قے بقوت لاتی ہے **اعضائے نفض** اسہال کرتی ہے یعنے دست لاتی ہے۔ مقدار شربت اوسکی نصف درہم ہے اور ایک درہم دینے میں خطرہ و اندیشہ ہے **سموم** خود یہ قوت سمیہ ہے

جوز ہندی یہ ناریل ہے **اختیار** عمدہ ناریل وہ ہے جو تازہ ہو اور سپیدی اس کی زیادہ ہو اور پانی جو اوسمیں سے برآمد ہو میٹھا ہو اور جب اوسمیں سے پانی نہ خارج ہو معلوم ہوگا کہ پرانا ہو کر سوکھ گیا ہے۔ واجب ہے کہ اوس کا اندرونی چھلکا جو سیاہ اور سخت ہوتا ہے دور کر دیا جائے **طبیعت** اول درجہ میں گرم ہے اور خشک ہے درجہ دوم میں اور اوسمیں رطوبت فضلیہ ہے بلکہ تر و تازہ جوز ہندی پہلے درجہ میں رطب ہے **خواص** ناریل ثقیل ہوتا ہے مگر بغذائے ردی نہیں ہے **آلات مفاصل** روغن کہنہ ناریل کا درد ہائے پشت اور دونوں کنجیوں کے درد کو نفع کرتا ہے **آلات غذا** معدہ پر ثقیل ہے مگر فقرا ایمین کثیر الغذا ہے اسکی جید ہے۔ اور پوست سیاہ مغز ناریل کی ہضم نہیں ہوتی ہے پس اوسکو چھیل ڈالا کریں۔ واجب ہے کہ ناریل کھا کر اوس پر کھانا بدون ایک گھنٹہ کے فاصلہ کے نہ کھائیں۔ تازہ روغن اسکا گھی سے کیموس میں افضل ہے نہ تو معدہ میں لزوجت پیدا کرتا ہے اور نہ معدہ میں اور خانہ ڈھیلا پن پیدا کرتا ہے **اعضائے نفض** قوت باہ زیادہ کرتا ہے اور روغن اسکا بواسیر کے لیے عمدہ ہے خصوصاً ہم پرانے روغن مشمش کے جبکہ ہر واحد روغن کو ایک مثقال تناول کریں۔ یہی روغن نارجیل پرانا ہونے سے کھلا نیکے طریقہ سے کدو دانہ اور چھوٹے چھوٹے پیٹ کے کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور اسہال کے ذریعہ سے انکو نکالدیتا ہے۔

جوز رومی اور اسکو اکروس و اکروفس بھی کہتے ہیں **طبیعت** تسخین تیسرے درجہ تک کی پیدا کرتا ہے اور خشکی اول درجہ کی پیدا کرتا ہے اور گو تند اسکا تسخین میں درجہ انتہا کو پہونچی ہوا ہے اور پھول اوسکا بھی نہایت ہی تسخین **اعضائے سر** طلا اسکا ہمراہ سرکہ کے صرع کو مفید ہے۔

جوز الطرفا۔ ماہیت اوسکی وہی کزمازک ہے **طبیعت** حرارتیں گو نہ معتدل ہے کہ درجہ اول کے اوائل میں گرم ہے اور یبوست اوسکی آخر درجہ اول میں ہے خواہ اوس سے بھی زیادہ کہ اوائل دوم تک پہونچی ہے۔ اور ایک قوم کے نزدیک جزا اول میں سرد ہے **افعال و خواص** جفت واہ ہے واسطے قطع کرنے نزف کے **اعضائے سر** دانتوں کے درد کیواسطے سرکہ کے ساتھ اوسکی کلی کیجاتی ہے **اعضائے غذا** جو شاندہ اوسکا سرکہ یا پانی ملا کر صلابت طحال کیواسطے تجویز کیا گیا ہے

جلنار۔ ماہیت اسکی انار صحرائی کا پھول ہے فارسی ہوتا ہے یا مصری کبھی سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور کبھی سپید رنگ کا ہوتا ہے۔ رنگت اسکی کبھی گلابی یعنی سرخی لیے ہوتی ہے۔ اسکے عصارہ کی طبیعت مثل عصارہ لحیۃ التیس کے ہوتی ہے اور فوبس یعنے جو جم اور تخم اسکے اندر ہے اوسکی قوت مثل قوت تخم رمان خام اندرونی اشیائے انار کے ہے **طبیعت** درجہ اول کے آخر میں سرد ہے اور درجہ دوم میں خشک ہے **افعال و خواص** مغری ہے ہر ایک سیلان کو حبس کرتا ہے اور سودا کی تولید کرتا ہے **زینت** جس مسوڑھے سے خون

HAKEEM SHOUKAT ALI

کلتا ہوا وسکے واسطے عمدہ دوا ہی **جراح اور قروح** پرانے قروح مندمل کرتا ہی اسیطرح جو رطوبات کہ عورتون کے عضو نہانی کیطرف سے کسی قرحہ وغیرہ کے سبب سے برآمد ہوتے ہین اونکا اور خراش امعا وغیرہ کا اندمال کرتا ہی جب بطور ذرور کے اون مقامات تک پہونچایا جاے- **آلات مفاصل** کلنار کا ایک لزوق چیپندہ واسطے فتق کے تیار کیا جاتا ہی **اعضاے سر** ہلتے ہوے دانت کی تقویت کرتا ہی **اعضاے نفس** نفث الدم کو رد کرتا ہی **اعضاے نفض** قبض کرتا ہی اور قروح امعا کو مفید ہی اور سیلان رحم اور نزف رحم کو فائدہ کرتا ہی **ابدال** اوسکا جفت بلوط ہی اور انار کی چھلی

جفت آفریدہ- ماہیت اوسکی صنوبری شکل کی ایک گھانس ہی سر پر اوسکے ایک چیز مثل کانٹون کے ہوتی ہی اور یہ بھی کہا گیا ہی کہ بادام کے مشابہ ہوتی ہی اور بیشتر شگفتہ ہونے سے جدا جدا اسکے ٹکڑے ہو جاتے ہین **اعضاے نفض** باہ کی زیادتی بخوبی کرتی ہی-

جبسین بفتح جیم و سکون باء موحدہ و فتح سین مہملہ و در آخر مین نون ہے فارسی مین سنگ گچ یعنے چونہ کا پتھر اسکو کہتے ہین **ماہیت** یہ چونہ کا پتھر ہی جسکے پرت پرت ہوتے ہین سپید اور شفاف اور جب اسکو جلا لین تو اسکی لطافت زیادہ بڑھ جاتی ہی **طبیعت** اسکی سرد و خشک ہی **افعال و خواص** مغری ہی نزف جس عضو سے ہوتا ہو اوسکے اطراف پر رکھا جاتا ہی پس روک دیتا ہی جیسا کہ اسکے بارہ مین لوگ بیان کرتے ہین اسلیے کہ اسمین تخریہ کے ہمراہ قوت لاصقہ بھی اور قبض کے ہمراہ لزوجت بھی ہی اور جلانے کے بعد زیادہ لطیف ہو جاتا ہی **اعضاے سر** پیشانی پر اسکو طلا کرتے ہین خواہ سر سے اسکی تعلیق کرتے ہین یعنے اسکو لٹکا دیتے ہین پس نکسیر کے خون کو بند کر دیتا ہے اور جب اسکا چونہ بنا لین وہ چونا بھی یہی اثر کرتا ہی خصوصاً ہمراہ گل رومی کے اور مسور اور ہوفسطیداس کے آب آس ملا کر اور تھوڑا سرکہ بھی شریک کر دیا جاے **اعضاے چشم** سپیدی بیضہ اس قدر ملا کر کہ سخت اور متحجر نہوجاے بلکہ گیلا رہے آشوب چشم دموی پر رکھا جاتا ہی **مترجم** انڈے کی سپیدی جب آہک آب نا دیدہ مین ملاتے ہین تو اوسکی حرارت سے چونا اوسکو خشک کر دیتا ہی اور مثل خاگینہ کے بھربھرا ہو جاتا ہی لہذا شیخ نے قید لگائی ہی کہ اتنی مقدار ملائین کہ سخت نہ کر دے تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ زیادہ سے زیادہ چہارم وزن چونہ کا سپیدی مین ملانے سے سخت نہین ہوتا **سموم** یہ دوا منجملہ اون سموم کے ہی جسکے کھانے والے کو خناق عارض ہوتا ہی-

جعدہ بضم جیم و سکون عین مہملہ و فتح دال جسکی بڑی قسم کو فارسی مین عنبر بید کہتے ہین **ماہیت** ایک قسم کی شیخ ہی اسمین قدرے تلخی حرارت اور تھوڑی سی شدت ہی اور چھوٹی قسم مین اسکی حدت زیادہ ہی اور تلخی کم اور اسکی شاخین پتلی پتلی شاخین اور گچھے دار پھول ہوتے ہین سپیدی مائل بزردی ایک بالشت تک لانبے اور تخم سے بھرے ہوے سر اسکا مثل کرہ کے گول ہوتا ہی جسمین جو نرمے مثل بالون کے سپید سپید ہوتے ہین بو اسکی ثقیل اور بعجارہ تھوڑی سی خوشبو بھی مین ہوتی ہی- اور بڑی قسم اسکی بہت کم زور اور ضعیف ہی اور وہ تلخ بھی ہی اور اسی بڑی قسم مین تیزی بھی ہی- پہاڑی جعدہ وہی چھوٹی قسم اسکی ہی **طبیعت** چھوٹی قسم کی تیسرے درجہ مین گرم ہی اور دوسرے درجہ مین خشک ہی اور بڑی قسم کی طبیعت دوسرے درجہ مین گرم اور خشک ہی- **افعال و خواص** منفتح ہی اور ملطف خصوصاً چھوٹی قسم کہ جمیع اقسام کے سددون کی تفتیح کر دیتی ہی جو باطن اور اندرون جسم مین ہون **جراح اور قروح** تر جعدہ زخمہاے تازہ کا اندمال کرتی ہی خصوصاً بڑی قسم اسکی اور سوکھی ہوئی قروح کا اندمال کرتی ہی خصوصاً چھوٹی قسم جعدہ کی جو سوکھی ہو **اعضاے سر** درد سر پیدا کرتی ہی **اعضاے غذا** سرکہ مین پیکر ورم طحال پر لگائی جاتی ہی- معدہ کو مضر ہی یرقان سیاہ کو نافع ہی خصوصاً جوشاندہ بڑی قسم کا استسقا کو مفید ہی اور معدہ کیواسطے فی الجملہ خراب چیز ہی **اعضاے نفض**- ادرار بول و حیض کا کرتی ہی اور دست آور ہی کہ دو دانہ کو نافع ہی اچھی طرح سے **حمیات** کہنہ کو نفع کرتی ہی **سموم** بچھو کے کاٹنے کو مفید ہی اور جوشاندہ بڑی قسم کا جانورون کے کاٹنے کو نافع ہی اسکی دھونی دینے اور اسکا بچھونا اور فرش کرنے سے ہوام گریز کر جاتے ہین

جمار بضم جیم و فتح میم مشددہ اور آخر مین راے مہملہ فارسی اسکی پنیر نخل ہے **طبیعت** اسکی سرد ہی دوسرے درجہ مین اور خشک ہی اول درجہ مین **افعال و خواص** قابض ہے اور خشونت حلق کو مفید ہی اسہال کو روکتا ہی اور زنبور کے کاٹنے سے اسکا ضماد مفید ہی

جمیز (بفتح جیم اور فتحہ میم مشددہ اور یاے ساکنہ آخر مین زاے معجمہ ہی) اسکا ذکر انجیر کے باب مین کیا جائیگا-

جصص بفتح جیم اور صاد مہملہ مشددہ معرب گچ کا جسکو ہندی مین چونہ کہتے ہین اسکی ماہیت مثل جبسین کے ہی جو مذکور ہو چکی-

جلد کھال کو کہتے ہین **اختیار** رکھاون مین عمدہ ہر ایک شیرخوارہ بچہ حیوان کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کھال ہے کہ اس میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے **افعال و خواص غذا** اسکی مثل حیوانات کے ہے کہ قلیل و ربا لزوجت ہوتی ہے۔ تماشہ گوشت گوسپند جو کہ بیلاؤ سے چار لوگ باریک چھیل کر اوتارتے ہین جب وسکو کسی سیلان خون پر رکھین فوراً خون کو بند کر دیتا ہے **زینت** پوست مار سوختہ کرکے با نورہ پر طلا کیجاتی ہے اور ام و شبور کہتے ہین کہ دریائی گھوڑے کی کھال جب کسی عضو پر رکھین تو سلع توڑ دیتی ہے **جراح اور قروح** خاکستر پوست مچھر وغیرہ خشکی آتش پر رکھی جاتی ہے اور قروح حادہ پر بشرطیکہ ورم نہو بھی رکھتے ہین اور سحج کی بھی دوا ہے یعنے جو خراش موزے کی رگڑ سے پاؤن مین آجاے خواہ رانون مین رگڑنے سے چھل جائین اسکی بھی دوا ہے۔ بکری کی کھال ادھیڑی ہوئی فوراً جسوقت چوٹ لگی ہو رکھنے سے آرام ہوجاتا ہے اور جو آفات چوٹ لگنے سے پیدا ہونیکا مظنہ ہوتا ہے اون سے امان ہوجاتا ہے۔ اور قروح خبیثہ پر اور خشک خارش و کھجلی پر بھی رکھنے کے لائق ہے **اعضاے غذا** طائرون کے پوٹہ کی اندرونی کھال اور اسیطرح قانصہ طیور کی کھال خصوصاً مرغ کی بھی کھال اگر سوکھا کر پیسین اور کسی شراب غلیظ کے ہمراہ تناول کرین درد معدہ کو نفع کرتی ہے **سموم** کہتے ہین کہ اگر پوست گوسپند ادھیڑ کے گرما گرم سانپ کاٹنے کے زخم پر رکھین سمیت کو جذب بخوبی کرتی ہے برخلاف اور کھالون کے۔

جناح جیم مفتوح اور فتحہ نون اخیر مین حاء حطی بازو کو کہتے ہین **اختیار** بہتر سب بازوؤن سے مرغ کے بازو ہین اور مرغابی کے بازو کا ہضم اچھا اور غذا بہت اوسکی عمدہ ہوتی ہے خشکی جو بازو مین آجاتی ہے اسکی وجہ بکثرت حرکت اور ریاضت ہے پرند جانور اونھین کے زور سے اوڑتے ہین اور غیر پرند بھی حرکت بازو ہی کے ذریعہ سے کرتے ہین **مترجم** مراد شیخ کی شاید یہ ہے کہ یبوست عارضی جو اکثر حیوانات اور طیور مین ہوتی ہے اوسکا سبب یقینی ہے کہ در اصل خلقت ان پر یبوست غالب ہے کہ اوس کے وجہ سے ان کی غذائیت اور اسکی ہضم مین فرق آجاے بلکہ وہ یبوست اور خشکی عارضی ہے اور طبیعت مدبرہ بدن زیادہ رطوبت کو بازو تک پہونچا کر اسلیے اونکو نرم نہین کر دیتی ہے کہ جو غرض اونکی خلقت سے ہے یعنے زود رفتار و سبک ہونا وہ بدون خشکی اور سبکی کے پوری نہین ہو سکتی ہے پس انکا خشک ہونا عارضی طور پر موجود ہے انکی یبوست مزاج پر دلیل نہ ہوگا لہذا انکی غذائیت جید رہے گی مثل غذا ان کی زیادہ اور کثیر اسواسطے ہے کہ گوشت کی اونمین کثرت ہے اور ام او رشبور جان اور باقین لوگ کہتے مین

یہ بھی کہتے ہین کہ پر بازوے درشان کے جو ایک قسم کبوتر صحرائی کی ہے جب اوسکے ہموزن بھنگ ملاکر جلائین اور پیس ڈالین اور روئی مین رکھا کے نمک کے چھوڑ دین اون خنازیر کو تحلیل کر دین گے جو گردن مین نکلتے ہین اور لوہا لگانے کی کچھ حاجت نہو گی یعنے کاٹنے اور چاک کرنیکی اور اسیطرح اگر ریشہ یا اوس خاکستر کو چھڑکین **اعضاے نفض** کہتے ہین کہ دہی روٹی جسکا ابھی بنانے کا طریقہ مذکور ہوا ہے خوب دست لاتی ہے۔

جار الانہار کے معنے ہمسایہ نہر کے ہین **ماہیت** ایک نبات پھول کی قسم کی ہے شبیہ نیلوفر کی بالعین ڈوبی ہوئی رہتی ہے اور تھوڑی مقدار اسکی پانی کے اوپر نظر آتی ہے اور قوت اوسکی قریب قوت بطباط کے ہے **طبیعت** اوسکی بارد اور قابض ہے **جراح اور قروح** قروح خبیثہ اور خشک کھجلی کے لیے اچھی دوا ہے **مترجم** ہماری زبان مین ایک سیطرح کی گیاہ ہے جسکو جل کھنبی کہتے ہین اسمین بھی ایسے علامات ہوتے ہین جیسے کہ شیخ نے لکھے ہین مگر دیا بیطس کی ادرار اور پیاس کا قطع کرنا ہو اوسکا خاصہ مجرب ہمارا بھی ہے اور بعض اطبا نامی گرامی لشکر گوالیار کا تجربہ خاندانی ہے کہ دعوی کرکے مرض مذکور کا علاج اوسی سے کرتے ہین اور ۱۳۰۰ھ ہجری مین بمقام گوالیار جب ہمارا حقیقی بھائی بہادر کو یہ مرض ہوا تھا اس نبات کی نسبت ایسی تقدیر آئی دیکھی گئی کہ ہر چند خاص گوالیار قدیم کے تالاب مین بکثرت تھی مگر جبتک ہمارا بھائی صاحب اثری علاج سے اچھے نہو گئے کسیکو نظر نہ آئی۔ اور بعد صحت کے پھر بکثرت دستیاب ہوئی فذالک تقدیر العزیز العلیم۔ بہرحال مجھے ایسا گمان ہے کہ جار الانہار سے شاید وہی گھاس مراد ہو جسکو ہم جل کھنبی کہتے ہین۔

جراد بفتح جیم و راے حطی اور آخر مین دال ابجد ہے ہندی مین ٹڈی کو کہتے ہین **اختیار** عمدہ قسم اوسکی یہ ہے جو فربہ ہو اور بازو اسکے نہون **زینت** پاؤن اوسکے مسون کو کاٹ کر گرا دیتے ہین جیسا کہ لوگ کہتے ہین **اعضاے غذا** گول گول ٹکیان بارہ عدد پکڑ کے اون کے سرون کو دور کر دین اور اطراف یعنے پاؤن وغیرہ کاٹ ڈالین اور تھوڑی سی آس خشک بھی اونکے ہمراہ لیکر استسقا کے واسطے پلائین۔ بدون کچھ تصرف کے یعنے پختہ مسلم اونکو کھاجاے **اعضاے نفض** تقطیر البول کو مفید ہے اور جب اسکی دھونی دیجاتی ہے عسر بول کو مفید ہوگی خصوصاً عورتون کو اور بواسیر کو اسکی دھونی دیجاتی ہے **سموم** فربیلج جن کے بازو نہون بھونکر بچھو کے کاٹنے مین کھلائی جاتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جبسنفرم جسکو ریکان سلیمانی کہتے ہیں ماہیت قوت اوسکی قریب بقوت تنبح کے ہے ہمراہ مکوہ کے افعال و خواص تفتیح فضول کرتی ہے اور تفتیح کرتی ہے اور نفخ اور ریاح کی مسکن ہے خاص کر اعضاے غذا رطوبات لزج جو معدہ میں ہوں اونکی تقطیع کر دیتی ہے۔ زوفا کے معدہ کو نافع ہے اعضاے نفض رحم کی ٹلج کو نافع ہے جبن پنیر بفتح جیم وضمہ بائے موحدہ مضموم اور نون مشدد ہے پنیر کو کہتے ہیں ماہیت پنیر کبھی شیر دوشیدہ سے بنایا جاتا ہے اور کبھی رائب یعنی دوغ سے بنایا جاتا ہے اسکا نام آلات ہے طبیعت تازہ پنیر کی سرد تر درجہ دوم میں ہے اور نمک ملا ہوا پنیر کہنہ گرم خشک ہے اور ماء الجبن یعنی جو پانی کہ پنیر بنانے سے جدا ہو کر نکل آتا ہے باین سبب کہ اوسمین پورقیت جو خوشنے بیلے دودھ کو حاصل ہوتی ہے اور جزو صفراوی بھی اسمیں ہے بہ سبیل وسمین حرارت ہے اختیار افضل پنیر وہی ہے جو لس دار اور بیچ پنیر ہونے میں متوسط ہو اسلیے کہ وہ دونوں قسم یعنی زیادہ لسدار اور زیادہ بھر بھرے ردی اور خراب ہوتے ہیں۔ ایضاً عمدہ ہونے پنیر کی یہ بھی لیل ہے اگر اوسمین کچھ مزہ ہو اور ہو تو بھی مائل بحلاوت ہو اور لذت معتدل رکھتا ہو اور ایسا سبک ہو کہ ڈکاریں اوسکی بو زیادہ دیر تک آئے۔ جو پنیر ترش دودھ سے خواہ ترشی کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہے وہ افضل اقسام پنیر کی ہے۔ اور ملطفات کے ملانے سے خرابی پنیر کی بڑھ جاتی ہے اسلیے کہ ملطفات اوسمین ماقد ہو جاتی ہیں خواہ پنیر کا نفوذ معدہ وغیرہ میں کرا دیتی ہیں اور اوسکا بدرقہ بجہا دیتی ہیں گوسپند کے دودھ کا پنیر جو ملطفات چرتے ہوں بہتر ہے اور اس گوسپند کے پنیر سے جسکا چارہ خیل ورکا بلی مٹر کی زراعت سے ہو افعال و خواص سینہ جلا ہے اور تازہ پنیر اچھی غذا دیتا ہے اور بدنکو فربہ کرتا ہے اور بعد شہد کے کھایا جاتا ہے اور پرانا پنیر تیز ہے اور جلا زیادہ کرتا ہے اور منفخ ہے اور غذا اخلاط مراری کی بناتا ہے اور نمک پڑا ہوا پنیر جو پرانا ہو درمیانی کیفیت پر ہوتا ہے بہ نسبت پنیر تازہ کے جو بے نمک ہو اور کہنہ نمکین سے پنیر کا پانی کتون کو زیادہ فربہ کر دیتا ہے اور اونکو غذا پوری دیتا ہے۔ جو پنیر گوسپند کے دوغ سے بناتے ہیں اوسمین قوت غلط بہ نسبت دیگر اقسام پنیر کے کسیقدر ہوتی ہے زینت آب پنیر کو ہمراہ ادویہ منقیہ سودا کے پینا کلف کو نفع کرتا ہے۔ پنیر تازہ ہموزن طلا نامے شراب میں انار کے چھلکے ملا کر جوش دینا اسقدر کہ نصف رطوبت جل جائے اوسکا استعمال چہرے کے تشنج کو منع کرتا ہے۔ پنیر کہنہ جو نمکین ہو لاغری پیدا کرتا ہے اورام اور ثبور تازہ پنیر جو بے نمک ہو نرم کرتا ہے ورم کو منع کرتا ہے

جراح اور قروح زیادہ پرانا پنیر قروح ردی کیواسطے اور جراحات کو مفید ہے اور تازہ پنیر اون زخموں کے لیے مناسب ہے جو تازہ ہوں اور ابھی کسی قسم کی رداوت اونمیں نہ آئی ہو اسلیے کہ ایسے زخموں کو پنیر تازہ ہی مفید ہوتا ہے اور اون کے متورم ہونے اور سوجنے کو منع کرتا ہے خصوصاً اگر برگ خیار اور برگ چکوترہ صحرائی کے ہمراہ اسکو تناول کریں۔ آب پنیر تر خارش کیواسطے پیا جاتا ہے آلات مفاصل پنیر کہنہ کا زیت اور آب پاچہ گاؤ میں جسمیں نمک ملا ہوا ہو خوب پیسکر تحجر مفاصل پر ضماد کیا جاتا ہے پس مفاصل سے ایک مادہ منجمد مثل پتھر کے خارج کر دیتا ہے اور پھر ایذا اوسکے نکلنے سے نہیں ہوتی ہے اور یہ ضماد بہت بڑا نافع ہے تحجر مفاصل کیواسطے اعضاے چشم نمکین پنیر اور پھیکا دونوں کا ضماد آشوب چشم کیواسطے مفید ہے اور طرفہ کو بھی مفید ہے اعضاے صدر پنیر کو پانی میں جوش کیا اگر مرضعہ یعنی دایہ دودھ پلانے والی تناول کرے دودھ زیادہ ہو جاتا ہے اعضاے غذا نمکین پنیر معدہ کے لیے ردی ہے اور اسیطرح پھیکا پنیر اور نمکین پنیر میں کسیقدر دباغت جرم معدہ کی قوت ہے کہ معدہ کے جرم کو سخت اور زور دار کر دیتا ہے دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ تازہ پنیر معدہ کے لیے جید ہے اور یہ قول دیسقوریدوس کا ایسا ہے جسمیں ہمکو کلام ہے اور محل نظر ہے۔ نمکین پنیر جو کہنہ ہو بہ نسبت معدہ کے بھی فعال و خواص میں درمیانی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا بطور عموم کے اور یہی پنیر انحدار میں اسفل کیطرف سریع ہے اور استمرا یعنی بخوبی ہضم ہو جانے میں بھی سریع ہے بہ نسبت تازہ پنیر کے جو پھیکا ہو۔ اور اقط یعنی جو پنیر گوسپند کے دوغ سے بنایا ہو معدہ کو ضرر بہت کم کرتا ہے بہ نسبت پنیر مشہور کے جو عموماً بنایا جاتا ہے اعضاے نفض سنگ مثانہ پیدا کرتا ہے اور گردہ میں بھی پتھری پیدا کرتا ہے خصوصاً پنیر تازہ جو تر ہو۔ اور خاص کر اگر اسکو ساتھ ابازیر منفذہ کے تناول کریں یعنی جن چیزوں سے نفوذ اسکا اعضا میں زیادہ ہو جاتا ہے پھیکا پنیر طین طبع ہے۔ آب پنیر سے اسہال صفرا کا ہوتا ہے اور اس قوت کی اعانت کرتی ہے قوت جلا جو آب پنیر میں ہے بسبب رقیت مذکورہ کے اور جب اس میں شہد ملایا جاتا ہے زیادہ نافع ہوتا ہے۔ دوا کی غرض سے جو پنیر تجویز کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ بھیڑ خواہ بکری کے دودھ سے تیار کیا جائے قروح امعا کو بھی پنیر نافع ہے خصوصاً پنیر بریان اور اسہال کو منع کرتا ہے کبھی پنیر بریان کو پیسکر اور زیت اور روغن گل ملا کر حقنہ کیا جاتا ہے پس قیام اعراس کو مفید

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ہے سموم بیان کیا جاتا ہے کہ بغیر ہمراہ فودنج کوہی کے سموم پر طلا کیا جاتا ہے **جدوار** بفتح جیم جسکو ہندی میں نربسی کہتے ہیں **ماہیت** ایک گرہ خواہ بیخ ہے زراوند کے مشابہ ہوتی ہے مگر اوس سے باریک ہوتی ہے اور اوسکی قوت میں ہوتی ہے بلکہ افضل ہے اور بیش کے ہمراہ اوگتی ہے اور بیش کے اوگنے کو یعنے اوسکی قوت روئیدگی کو ضعیف کردیتی ہے۔ ابن ماسرجویہ سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ فعل جدوار کا مثل فعل درونج کے ہے مگر اتنا کہ یہ ضعیف ہے۔ اور میں کہتا ہوں اگر مراد ماسرجویہ کی یہ ہے کہ جدوار بہ نسبت درونج کے ضعیف تر ہے تو برا گمان اور خراب تجویز ماسرجویہ کی ہے۔ اور یہ اگر مراد اوسکی ہے کہ درونج بہ نسبت جدوار کے ضعیف ہے پس کچھ بعید نہیں کہ ایسا ہی کچھ ہو یعنے قول ماسرجویہ کا صحیح ہو مجھے باور نہیں آتا ہے کہ ماسرجویہ کا تجربہ اور اوسکی واقفیت اس درجہ تک پہونچی ہو کہ ایسی تمیز اور تفرقہ اوسکو جدوار اور درونج کے افعال میں ہم پہونچا ہو۔ پھر اوسکے بعد یہ ایک تو یہ کہ اس قول کی روایت ماسرجویہ سے کسی ایسے صدر اور موثق راوی اول تک نہیں پہونچی ہے یعنے جس شخص نے ماسرجویہ سے اس قول کو نقل کیا ہے وہ موثق اور معتمد ایسا ہو کہ اوسکے قول پر اعتماد کیا جاے۔ حالانکہ خود ماسرجویہ نے خواہ جنکے ماسرجویہ سے روایت کی ہے اونسے اس سے جدوار کی تعریف یہ بھی کی ہے کہ جدوار مقاومت بیش کی سمیت کی کرتی ہے پھر درونج سے کیونکر اوسکا فعل ضعیف ہو سکتا ہے **مترجم** میری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ غرض شیخ کی اس عبارت متناقضہ سے تخطیہ ماسرجویہ ہے یا انکا اوس راوی کی جھاڑ منظور ہے جنہنے ماسرجویہ سے اس قول کو نقل کیا ہے اور شاید بخوبی سمجھنا اس مقام کا جب ہو سکے کہ اصل عبارت اوس روایت کی دیکھی جاے جو ماسرجویہ سے منقول ہے ورنہ مترجم کچھ اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا ہے فقط **سموم** جملہ اقسام زہر کی تریاق ہے جو سانپ کے اقسام سے پھیلتے ہیں خواہ بیش وغیرہ اور اقسام کے سموم فودنجی کا تریاق ہے **ابدال** بدل اوسکا تریاق ہے اور سہ چند وزن اوسکے زرنباد بھی اوسکا بدل ہے **مترجم** واضح ہو کہ نربسی ایک دوسری قسم کی جڑ ہے جو ایک درخت سے نکلتی ہے وہ جدوار نہیں ہے اکثر دوا فروش جو ہندی ادویہ کے بیچنے والے ہیں بجاے جدوار کے اوسکو دیتے ہیں اور اوس میں کسیطرح کا اثر ایسا نہیں ہے جیسے کہ جدوار کے افعال میں مجھے بارہا اسکا تجربہ ہوا ہے کہ اکثر بیماروں کو جب جدوار تجویز کی پنساریوں نے بجاے اوسکے وہی نربسی دیدی تھی جسکو میں نے ابھی ذکر کیا ہے

جزر بفتح جیم و فتح زاے معجمہ آخر میں راے مہملہ ہے ہندی میں اسکو گاجر کہتے ہیں **ماہیت** مشہور ہے قوی ترین بیج اور تخم اوسکا وہی ہے جو صحرائی گاجر سے لیا جاے۔ دیسقوریدوس کہتا ہے کہ ایک قسم گاجر کی ایسی ہوتی ہے جسکا پتا چھوٹا ہوتا ہے رازیانہ کے پتے سے اور وہ قسم اوسی رازیانہ کی صورت پر ہوتی ہے اور ساق اوسکی ایک بالشت کے طول میں ہوتی ہے اور شگوفہ اوسکا زرد ہوتا ہے اور چھتر اوس میں اتنا ہوتا ہے جیسا کہ دھنیا خواہ سویہ کی شاخ چھتری ہوتی ہے یعنے جھکا ہوا ہے جب چھوڑ دیں پھر سیدھی ہوجاتی ہے ٹوٹ نہیں جاتی پھل اوسکا سپید اور تیز تلخ اور بو اوسکی پاکیزہ ہے اور چبانے میں بھی خوشبو آتی ہے۔ اور جن مقامات میں دھوپ زیادہ رہتی ہو خصوصاً چاشت کے وقت اون میں آفتاب کا سامنا ہو اور سخت پتھریلی جگہ ہو وہاں اوگتی ہے۔ دوسری قسم مشابہ کرفس دشتی کے ہے تیز اور محرق یعنے سوزش پیدا کرنی والی پاکیزہ بو۔ اور تیسری قسم اوسکی پتی مثل برگ کشنیز کے ہوتی ہیں اور شگوفہ اوسکا سپید اور چھتردار مثل سویہ کے اور پھل بھی اوسکا ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعضیاں اوس میں اخروٹ کی طرح کی ہوتی ہیں اور اوس میں تخم بھرے ہوے جیسے مرکی در ہیئت اور تیزی میں اسکے اور مرکی کے فرق ہے **طبیعت** آخر دوم میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں تر ہے **جراح اور قروح** تخم اوسکا اور پتے گاجر کے جب کوٹ کر قروح متاکلہ پر رکھے جاویں نفع کریگا **اعضاے نفس و صدر** نافع ہے ذات الجنب کو اور کھانسی کو جو کہنہ ہو **اعضاے غذا** دشواری سے ہضم ہوتی ہے اور یہ دودہ گاجر بآسانی ہضم ہو جاتی ہے اور استسقا کو مفید ہے **اعضاے نفض** مغص اور مروڑ میں سکون پیدا کرتی ہے نفخ چھاڑدو جسکو کہتے ہیں ... ادرار بول اور ادرار حیض کرتی ہے صحرائی گاجر اور اسی کا تخم اور اسیطرح ... گاجر اور باہ کو برانگیختہ کرتی ہے خصوصاً تخم اوسکا۔ بستانی گاجر میں نفخ کی شدت ہے اور یہ فعل صحرائی گاجر میں نہیں ہے۔ شیخ قائل ہے صحرائی گاجر اگر اسکو گاجر کے اقسام میں شمار کریں پھر تو وہ باہ کی برانگیختگی زیادہ ہے بہ نسبت بستانی کے۔ حیض اور بول کا ادرار کرتی ہے خصوصاً صحرائی گاجر پلانے سے بھی اور حمول کرنے سے۔ گاجر کا تخم اور اوسکی جڑ عسر حمل کو مفید ہے یعنے جسکو حمل نہ رہتا ہو خواہ بہ دشواری وہ عورت حاملہ ہوتی ہے اوسکو فائدہ کرتا ہے۔

جرجیر بجیم مکسور اور راے مہملہ ساکن پھر جیم مکسور اور یاے حطی آخر میں راے مہملہ پھر بھی ہے ہندی میں اسکو ترمرا اور اسکے بیج اور تخم کو عوام ہالم اور چند سور کہتے ہیں **ماہیت** صحرائی بھی ہوتی ہے اور بستانی بھی اور تخم جرجیر ہی کا بدلے خردل کے مستعمل ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

زمین خشک ہو اور تر و تازہ اوسکا درجہ اول مین تر ہو **افعال و خواص** نفخ پیدا کرتا ہی اور بلین ہو **زینت** آب جرجیر تخم کاہو کے ہمراہ قروح کے نشانات کیواسطے او تخم اوسکا خواہ اسکا پانی شہد کے ہمراہ منش کیواسطے مفید ہو **اعضاے سر** درد سر پیدا کرتا ہو اور خصوصاً اگر تنہا اسکو تناول کرین - اور کاہو اس ضرر کو جرجیر سے دور کر دیتا ہو اسیطرح کاسنی بھی اور خرفہ بھی **اعضاے صدر** دودھ کا ادرار کرتا ہو یعنے کثرت سے پیدا کرکے جاری کر دیتا ہو **اعضاے غذا** غذا کے ہضم کر دینے کی اسمین قوت ہو **اعضاے نفض** جرجیر صحرائی ادرار بول کرتا ہو اور محرک باہ کا ہو اور نعوظ خواہ تندی کا محرک ہو خصوصاً تخم جرجیر **سموم** جبوقت جرجیر کو کھا کر اوسپر شراب کیجائی پلائی جائے نیولے کے کاٹنے کے زہر کا تریاق ہی

جاورس جسکو ہندی مین باجرا کہتے ہین **ماہیت** اسکی تین قسمین ہوتی ہین اور چاول کے مشابہ قوت مین ہو - مگر چاول مین غذائیت زیادہ ہو باجرا اپنے جمیع افعال مین دخن یعنے کنگنی سے بہتر ہو لیکن یہی ایک بات اسمین ہو کہ قبض تخمہ زیادہ تر پیدا کرتا ہو **طبیعت** سرد خشک آخر درجہ سوم مین اور بعض کا قول ہو کہ اول درجہ مین گرم ہو اور پہلا قول زیادہ صحیح ہو **افعال و خواص** اسمین قبض ہے اور تخفیف بدون لذع کے - باجرے مین ایک قوت ہو اور وہ کاوی ہو اسلیے کہ درد کے اقسام مین تسکین پیدا کرتا ہو اور اگر مدبر نہ کیا جاے برا اور خراب خون پیدا کریگا غذائیت اسکی اور جو باورد دانہ کے اقسام غلہ سے کمتر ہو جنکی روٹی پکتی ہو اور غذا اسکی تھوڑی اور بالزوجت ہوتی ہو اور اوسمین لطافت ہو جیسا کہ بعض اطبانے کہا ہو لیکن اگر باجرا دودھ مین پکایا جاے خواہ گیہون کے آٹے کے ہمراہ کرکے پانی مین اسکو پکائین غذائے جید ہو جاتا ہو خصوصاً روغن زرد یا روغن بادام ملاکر **اعضاے غذا** معدہ مین جو ہرا اسکا خواہ اسکی روٹی دیر تک ٹھہرتی ہو **اعضاے نفض** مروڑ کے واسطے اسکی تکمید یعنے سینک کرتے ہین اور مدر بھی ہے -

جوز ماثل جسکی ہندی دھتورہ ہو **ماہیت** سم قاتل ہو مخدر ہو اخروٹ کے مشابہ اسکا پھل ہوتا ہو اوسپر چھوٹے چھوٹے کانٹے موٹے ہوتے ہین اور جوز القی کے مشابہ بھی ہوتا ہو - دانے اس پھل مین نیبو خواہ چکوترے کے سے ہوتے ہین **افعال و خواص** مخدر ہو **اعضاے سر** سبات یعنی پیدا کرتا ہو دماغ کے واسطے خراب چیز ہو ایک انگل کی سکر ہو اور نشہ پیدا کرتی ہو **سموم** قتل کا جزو ہی ایک درہم اوسکا بروزنہ قاتل ہے **جاسوس** قوت مین قریب جبلاہنگ کے ہو اور طبیعت بھی وہی ہو مقدار شربت اوسکی نصف درہم ہے -

حرف دال مہملہ

حرف دال سے جو دوائین شروع ہوتی ہین اونکا بیان ہو

دارصینی جسکو دارچینی کہتے ہین **ماہیت** اسکی معروف ہو - ایک قسم اسکی عمدہ ہو سیاہی مائل اور وہ پہاڑی ہوتی ہو موٹی اور چھوٹی - ایک قسم اسکی سپید اور نرم خواہ پھولی ہوئی اور جڑ اوسکی ٹوٹی ہوئی متفرق یا ملی ہوئی ہوتی اور ایک قسم سیاہ ہوتی ہو چکنی اوسمین گرہین کم ہوتی ہین - اسکی ایک قسم کی بوسلیخہ کے مثل ہوتی ہو سبزی مائل اور پوست اوسکے بھی سرخ مثل نیچ کے ہوتے ہین - اور یہی قسم ایسی ہو کہ اسکی قوت زمانہ دراز تک رہتی ہو خصوصاً اگر کوٹ کر اسکے قرص تیار کر لیے جائین شراب مین گوندھ کر - ایک قسم دارچینی کی وہ بھی ہو جسکو دارچینی کاذب کہتے ہین اور اسمین کسیطرح کی بو بھی ہوتی ہو اور وہ سخت باخشونت ہوتی ہو اور قوت اوسکی ضعیف ہوتی ہو اسی کا روغن بھی نکالا جاتا ہو **اختیار** بہترین قسم دارچینی کی وہی ہو جسکی بو پاکیزہ ہو اور چکھنے سے اوسکی تیزی معلوم ہو اور لذع زبان پر پیدا کرے رنگ اوسکا خالص ہو دو رنگی نہ ہو یعنے کوئی ٹکڑا کسی رنگ کا اور کوئی کسی رنگ کا یا یہ مراد ہو کہ ایک ہی ٹکڑے مین رنگت کئی طرح کی نہ ہو - دیسقوریدوس نے کہا ہو اچھی قسم اسکی وہ ہو جو سیاہ مائل بہ رنگ خاکستری ہو اور سرخی بھی لیے ہوے ہو چکنی ہو اجزا خواہ ریشہ اوسکے باہم ملے ہوے پتلے پتلے اوسمین شیرینی کے ساتھ کسیقدر نمکینی بھی ہو تھوڑی سی لذع بھی زبان پر رکھنے سے پیدا کرے اور بھس جیسی نہ ہو کہ جلدی ٹوٹ جاے - اوسکے عمدہ علامات مین سے یہ بھی ہو کہ ہر ایک چیز کی بو پر اوسکی بو غالب ہے اور سوائے اپنی بو کے اور کسی کی بو کا احساس نہ کرنے دے - خراب قسم دارچینی کی یا تو مثل اشنہ کے ہوتی ہو خواہ مثل کندر کے بو مین ہوتی ہو خواہ دیج کی سی بو اوسکی ہوتی ہو خواہ چند رنگ کی جو ہو یا دارچینی کاذب جو اوپر مذکور ہو چکی خواہ سپید رنگ جسکی جڑ متفرق اور پاشان ہو چکی ہو - ایضاً جو دارچینی کا ٹکڑے ہوے بہتر کی ہو یعنے پوست اسکی اینٹھ گئی ہو خواہ چکنی ہو مگر جڑ اوسکی سخت ہو وہ بھی خراب ہو - دارچینی کی قوت کی حفاظت اسطور سے کیجاتی ہو کہ کوٹنے کے بعد اوسکی ٹکیان بنا لیتے ہین - پندرہ برس کے بعد اوسکی قوت ضعیف ہو جاتی ہو خواہ اس سے کم مدت مین - واجب ہو کہ دارچینی کو یعنے پوست کو ایک ہی جرعہ سے اختیار ین جو دارچینی

HAKEEM SHOUKAT ALI

زود شکن ہو وہ صیل کی ہر یا پرا اور کہ چند بیخ کے پوست کو ملا دو نیا دارچینی کو بیٹھے غش ورسیل کی بات ہو **طبیعت** اسکی گرم خشک درجہ سوم مین ہو **افعال و خواص** لطافت اسکی درجہ غایت پر ہو جاذب ہو مفتح ہو سدہ ہر ایک عفونت کی اصلاح کرتی ہو اور ہر ایک قوت فاسدہ کی اور ہر ایک رطوبت صدیدیہ جو اخلاط کی ہو فاسد ہو خواہ قریب انفساد ہو اوسکی بھی اصلاح کردیتی ہو۔ روغن اسکا زیادہ گرم ہو اور محلل ہو اور پگھلانے والا ہو زینت کاف اور نمش عدسی پر لگائی جاتی ہے اور ہمراہ سرکہ کے ثبور لبنیہ پر **جراح اور قروح** داد کے اقسام ہیں سوائے اسکے صلاحیت اسکو فائدہ کرتی ہو اور قروح کے علاج مین بھی بکار آمد ہو **آلات مفاصل** روغن دارچینی کا رعشہ کیواسطے عجیب دوا ہو **اعضائے سر** زکام کو مفید ہو اور روغن اسکا گرانی سر پیدا کرتا ہو اور یہی روغن دماغ کا تنقیہ کرتا ہو کہ رطوبات دماغی کو کھینچ کر نکال دیتا ہو خواہ جذب کر لیتا ہو۔ کان کے درد مین سکون پیدا کرتا ہو کان کے ادویہ مین داخل ہو **اعضائے چشم** غشاوہ چشم اور ظلمت چشم کو کھلانے سے بھی اور سرمہ کے طور سے لگانے سے بھی فائدہ کرتا ہو اور رطوبت غلیظ جو آنکھو مین ہو اوسکو دور کر دیتا ہے۔
اعضائے صدر تفریح پیدا کرتا ہو خفقان کو مفید ہو اور سینہ مین جو آلائش ہو اوسکو پاک کر دیتی ہو **اعضائے غذا** سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتی ہو اور تقویت جگر کی بھی کرتی ہو معدہ کو قوی کرتی ہو رطوبت معدہ کو خشک کرتی ہو استسقا کو نافع ہو **اعضائے نفض** رحم کے اقسام درد کو مفید ہو اور درد گردہ اور ورم ہائے گردہ کو نفع کرتی ہو مگر پہلے دارچینی کی سورت اور تیزی کو تھوڑا سا روغن تیون اور موم ملا کر توڑ ڈالین تاکہ بافراط تحلیل کیوجہ سے ورم گردہ مین صلاحیت پیدا نہ کرے۔ اور ادرار بول اور ادرار حیض کرتی ہو اور اسقاط بھی کر دیتی ہے اور مقر دمانا ملا کر بواسیر کو بھی مفید ہو **حمیات** لرزہ کو نافع ہو خصوصاً دارچینی کا روغن بطور ملنے کے **سموم** ہوام کے سموم کو نافع ہو اور مرمکی کے ساتھ اسکا ضماد کیا جاتا ہو بچھو کے کاٹنے مین **ابدال** بدل اسکا پوست سلیخہ ہو لیکن تخم کرو بھی قابض ہو (اور یہ بدل اوسی مقام پر جب قبض مطلوب ہو) یا دو چند وزن دارچینی کے اصل بھی عام بدل اوسکا ہے۔

درونج بفتح دال مہملہ و راء مہملہ مضموم و نون مفتوح **ماہیت** اسکی لکڑی کی جڑ سے ٹکڑے گرہ دار ہوتے ہین بمقدار انگلیون کی پوروں کے خواہ اس سے بھی چھوٹے اندر سے تو سپید اور باہر سے اغبر مائل بزردی اور سنگین بھاری وزنی **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین **افعال و خواص** ریاح کو خارج کر دیتی ہے **اعضائے نفس و صدر** قلب کی تقویت کرتی ہو اور خفقان قلب کو زیادہ نفع کرتی ہو **اعضائے نفض** ریاح رحم کو خارج کر دیتی ہو **سموم** بچھو کے کاٹنے کو مفید ہو اور رتیلا کے کاٹنے کو پلانے سے بھی اور ضماد کرنے سے انجیر کے ہمراہ **ابدال** بدل اوسکا زرنباد ہو اور دو ثلث اوس کے لونگ ہے۔

دار شیشعان جسکو ہندی مین کانٹے پھل کہتے ہین **ماہیت** ایک درخت ہو موٹا جسمین بہت سے کانٹے ہوتے ہوں اون کانٹون سے عطار خواہ گندھی تیل ورد روغنہائے خراب کی اصلاح کرتے ہین اور روغن کی خرابی کو دور کر دیتے ہین یہ دوا مرکب ہو اجزائے مختلفہ متشابہ سے اور چھلکا اوسکا تیز ہو اور پھول اسکا باعث تیزی اکثر مٹی اوسکی کچھ مٹھی مزہ کی ہو اور اوسمین کسی قدر برودت ہو کہ مرکب القوۃ بھی ہو اور اوسمین تیزی اور قبض ہو حرافت اور تیزی کی وجہ سے سخونت کرتا ہو اور قبض کیوجہ سے تبرید کرتا ہو۔ بعض کا گمان یہ بھی ہو کہ سنبل ہندی کی جڑ ہو اور یہ ارشادات او محققین ہوا ہو **اختیار** بہتر وہی ہو جو بھاری ہو اور اوسکے چھلکے کے نیچے لکڑی کا رنگ سرخ بنفشی مائل نکلے ہوا اور حرارت اوسکا پاکیزہ ہو سپید کانٹے پھل جسمین بو کسی قسم کی نہ ہو خراب ہو **طبیعت** گرم اول درجہ کا ہو اور یبوست کی نسبت ایک قول تو یہ ہو کہ دوسرے درجہ سے اول سوم تک ہو اور دوسرا قول یہ ہو کہ درجہ اول مین یابس ہو حالانکہ اسکی یبوست درجہ اول سے زیادہ تر قوی ہو اور بعض نے کہا ہے کہ بارد ہو حار نہین ہو **افعال و خواص** اسمین تحلیل ہو اور قبض ہے ریاح کی تحلیل کر دیتا ہو اور قبض کیوجہ سے اقسام سیلانات کا حبس کرتا ہو اور نزف کے اقسام کو بھی روکتا ہو۔ عفونت کی اصلاح کرتا ہو **جراح اور قروح** جس قروح کا مادہ دوڑتا اور پھیلتا ہو اور جو قروح متعفن ہو گئے ہوں اونکو نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** براہ خاصیت کے استرخائے عصب کو مفید ہو **اعضائے سر** کانٹے پھل ناک کی بدبو کھو دینے کی عمدہ دوا ہو کہ اسکی بتی بنا کر ناک مین رکھی جاتی ہو اور اسکے جوشاندہ سے قلاع اور بثور دہان کیواسطے کلی کیجاتی ہو اور دانت کی حفاظت کی غرض سے بھی اسکا مضمضہ کرنا زیادہ نفع کرتا ہو **اعضائے نفس و صدر** کانٹے پھل کے جوشاندہ کا تھوڑا سا پانی اوس نفث الدم کو نفع کرتا ہو جو سینہ سے خون آتا ہو **اعضائے غذا** انفع معدہ کو نفع کرتا ہو **اعضائے نفض** جوشاندہ اوسکا شکم کی روانی کو روکتا ہو اور امعا کے نفخ کو اور عسر بول کو دور کر دیتا ہو۔ حمول اسکا اخراج جنین

HAKEEM SHOUKAT ALI

گر دیتا ہے اور زرد وسا سکا قروح عجان پر یعنے ان قروح پر جو درمیان خصیہ اور مقعد کے
جگہ ہے جسکو نیچی کی سیون بھی عوام اہل ہند کہتے ہیں) کرنیسے ان قروح کے پھیلنے
والے مادہ اور ساونکی صلابت کو اور قروح مذاکیر یعنے آلہ رجولیت کے قروح کے خبث
مادہ اور صلابت کو نافع ہوتا ہے **ابدال** بدال اوسکا دو ثلث وزن اوسکے ترمس
یعنے زراوند مدحرج ہے اور عصب کے نافع میں ہموزن اوسکے سارون اور نصف وزن اسکے دونج ہے

دلق بکسر دال مہملہ و سکون لام و آخر میں قاف ہے جسکو موزک عسلی بھی کہتے
ہیں **ماہیت** اوسکی مشہور ہے پھل مثل نخود سیاہ کے مگر پوری گولائی اور
استدارت اوسمیں نہیں ہے جب بار دھرا کرتے ہیں دب جاتا ہے اور ٹوٹنے سے
اوسکے ایک رطوبت خواہ چیپ ایسی برآمد ہوتی ہے جس سے ہاتھ چپ چپا ہوجاتا ہے
بلوط کے درخت خواہ سیب خواہ امرود کے درخت میں پیدا ہوتے ہیں زیادہ
اسمیں قوت مائی اور ہوائی ہے **اختیار** عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور چکنی کرائی رنگ
اندرونی اسکا اور ظاہری رنگ سبز ہو کوٹی جاتی ہے اور پھر دھو کر اوسکو رکھ چھوڑتے
ہیں اور اوسکے بعد اوسے پکاتے ہیں **طبیعت** گرمی نہیں پیدا کرتی ہے مگر تھوڑی
دیر کے بعد جیسے نافیسا کا بھی ایسا ہی حال ہے اور اوس سے زیادہ تر ضعیف ہے
تسخین کے بارہ میں اسمیں رطوبت فضلیہ ہے پختہ گرم خشک ہے درجہ سوم میں
افعال و خواص محلل ہے کہ رطوبات غلیظہ کی تحلیل عمق جسم میں کردیتی
ہے بوجہ شدت قوت جذب کے جو اسمیں ہے اور تلیین کرتی ہے بعض اطبا نے کہا
ہے کہ رطوبات رقیقہ میں اسکا کوئی اثر نہیں پہونچتا ہے **زینت** خراب شدہ ناخون
کو اوکھیڑ دیتی ہے جب کہ ہرتال طبقی میں ملاکر اسکو ناخون پر رکھیں **اورام و ثبور**
اورام باردہ کی تحلیل کردیتی ہے خصوصاً چونہ ملاکر اور پتی اوچھلنے سے نافع ہے
اندھوریاں جو بدن میں پڑتی ہیں اونکو مفید ہے **جراح اور قروح** پرانے
قروح اور زخمہاے ردی اور خراب کی تلیین ہے **آلات مفاصل** نرمی مفاصل
میں پیدا کرتی ہے جب ہموزن اوسکے راتینج اور اسی قدر موم ملاکر استعمال کریں
اعضاے سر جو ورم بار دیس گوشت ہوتے ہیں اونکو نافع ہے راتینج اور موم
شریک کرکے **اعضاے غذا** طحال کو گھلا دیتی ہے جبکہ طحال بڑا اور گیلی
چیزیں مثل چونہ وغیرہ کے اسمیں بڑھا کر ضماد کیجائیں۔

دود بضم دال مہملہ کیڑے کو کہتے ہیں یہاں مراد اوس سے قرمز کا کیڑا ہے جو کہ
صنعت رنگسازی میں صباغ یعنے رنگریزون کے بکار آمد ہے قوت اوسکی مثل
قوت اسفیداج خواہ سپیدے کے ہے مگر یہ کیڑا اسفیداج سے زیادہ لطیف ہے
اور زیادہ خواہش کرکے رنگت اسکی پائدار زیادہ ہوتی ہے بعض مجربین نے کہا ہے
کہ یہ کیڑا بہت سے درختوں سے چنا جاتا ہے تا اینکہ بلوط پر سے بھی اسکو چنتے ہیں
طبیعت قرمز کا کیڑا جو تازہ ہو برودت پیدا کرتا ہے اور اوسمیں کسیقدر یبوست
ایسی ہے کہ اوسکی ایک مقدار بھی ہے **افعال و خواص** قرمز کا کیڑا مجفف بدن
اللدغ کے ہے۔ اور جالینوس نے کہا ہے کہ اسمیں قبض معتدل ہے **جراح اور
قروح** قرمز کا کیڑا اعصاب کے جراحات کو نافع ہے اسی طرح سے کہ اوسکو خواہ
خواہ سرکہ میں پیسکر شہد ملاکر استعمال کریں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ جس کیڑے
کے پاؤن بہت سے ہوں اور شکل ملخ ہو بنا بر مقولہ مجربین کے اگر ایک
مثقال اوسکی پلائی جائے تشنج اور کزاز سے جو زیادہ موذی ہوں نجات دیتا ہے
اعضاے سر جو کیڑا کہ اوسکے پاؤن زیادہ ہوں اور عقرب جرارہ کے
نیچے سے برآمد ہو جب اوسکو پوست انار اور روغن گل کے ہمراہ پیسکر کان
میں ٹپکائیں درد گوش میں سکون پیدا کرتا ہے۔ **اعضاے نفس** سرخ
کیڑا جو جرار الماء کے نیچے نکلتا ہے اور اوسکے پاؤن زیادہ ہوتے ہیں اور چلنے
وقت بدن سمیٹ کر گول ہوجاتا ہے اوسکا لیپ شہد میں پیسکر اگر حلق
پر لگایا جائے خوانیق کو نفع کرتا ہے۔ اسیطرح اگر اسکو کھائے۔ اور تیز بو کیا اور
نقرس انتصاب کو جیسا کہ دعوی کیا گیا ہے **اعضاے غذا** وہی کیڑا جسکے
پاؤن زیادہ ہوں ہمراہ شراب کے پلانیسے یرقان کو بھی نافع ہے۔
اعضاے نفض بہت سے پاؤن والا کیڑا جو مذکور ہوچکا ہے جو نیچے جب
اور جرارہ مذکور کے ہوتا ہے پینا اوسکا ہمراہ شراب کے عمدہ ہے واسطے عسر بول کے **سموم**
دود البقل جو ترکاری اور ساگ وغیرہ ہری چیزون میں پیدا ہوتا ہے اوسکو
پیسکر جب بچھو کے کاٹے ہوے مقام پر رکھیں نافع ہے۔

دادی اور دازی یعنے دال دوم کی جگہ ذال معجمہ بھی آیا ہے **ماہیت** اوہ
دانہ جو کے برابر ہوتا ہے اور پھول اوسکا زیادہ لانبا اور باریک زیادہ اور رنگ
اوسکا دھوان کھائے ہوے کپڑے کا ہوتا ہے **طبیعت** ابن ماسویہ کہتا
ہے کہ سرد ہے اور صحیح یہ ہے کہ مائل بحرارت ہے اور خشک درجہ دوم میں ہے
افعال و خواص قابض ہے کہ طبیعت کو بستہ کرتا ہے اور چونکہ اسمیں قبض ہے
لہذا انبذہ کو ترش ہوجانیسے منع کرتا ہے **اورام و بثور** صلابات کو بخوبی نرم
کر دیتا ہے **اعضاے سر** سدر خواہ دوار پیدا کرتا ہے یعنے گھومنی خواہ
آنکھون کے سامنے تیرگی پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** قبض کرتا ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

دردہائے مقعد کو اور اوس کے استرخا کو اسکا آبزن مفید ہے جب دو درہم اسکو زیت مین لت کر کے شاف کیا جاوے بواسیر کو نفع کرتا ہے **سموم** زہر کے اقسام کو نافع ہے **ابدال** تحلیل ملابات مین اسکا بدل دو ثلث وزن اسکے کوہ ہے جسکو کرخرنوب شامی کہتے ہیں۔ یا کوزبرائے معجم یعنے مقل الیہود اور نصف وزن اوسکے ابہل ہے مگر حاملہ عورت کیواسطے ابہل کا استعمال کیا جاتا ہے۔

دیک و دجاج ہندی مین مرغ اور مرغی کو کہتے ہین۔ بڈھے مرغ کے شوربے مین بہت سی خاصیتین ہین جنکو ہم عنقریب بیان کرین گے طریقہ اوسکے پکانے کا جو کہ جالینوس نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ مرغ کو چارہ کھلانیکے بعد ذبح کرین اور بعد اسقدر غذا دینے کے اوسکو یہان تک دوڑائین کہ دوڑتے دوڑتے ایک مرتبہ وہ اچک کر بیٹھ جاوے اور گر پڑے گر پڑنے کے بعد فوراً اسکو ذبح کرین اور پیٹ اوسکا چاک کر کے اندرونی آلائش کو نکال ڈالین بعد اوسکے اوسکے پیٹ مین نمک بھر کے ٹانکے لگاوین اور بیس قسط پانی مین جو تخمیناً بیس سیر پختہ کے ہو اوسکو پکائین جب پانی جلتے جلتے تین قوطولی ہو قریب دو سیر کے ہو رہ جاوے سب پانی یا شوربا ایک ہی جگہ تناول کرین اوسکے بعد بھی اوس جو تدبیر ہر مقام کے مناسب ذکر کیجائیگی کرنی چاہیے **اختیار** بموجب قول حکیم روفس کے دیکچے ہی عمدہ ہے جسکی ابھی چوچی ڈنکلی ہو یا اوسنے ابھی سر اوٹھا کر بانگ نہ دی ہو اور مرغی عمدہ وہی ہے جسنے ابھی انڈا نہ دیا ہو اور زیادہ سن کا مرغ اور مرغی دونون خراب ہین **طبیعت** جوزہ ہائے مرغ کی چربی زیادہ گرم ہے مرغی کی چربی سے **افعال و خواص** بدھیائے ہوے مرغ کا کیموس زود ہضم ہے۔ **آلات مفاصل** شوربا اوسی مرغ کا جسکی صفت ابھی بیان ہوچکی ہے اور جسکے پکانے کا طریقہ بھی اوپر مذکور ہو چکا ہے رعشہ اور وجع مفاصل کو مفید ہے۔ واجب ہے کہ اس شوربے کو بسفائج اور شبت اور نمک ملا کر بیس قوطولی پانی مین اسقدر پکائین کہ تہائی یا چوتھائی وزن پانی کا رہ جاوے **اعضاے صدر** مرغی کا شوربا آواز کو صاف کرتا ہے۔ بڈھے مرغ کا شوربا شبت اور قرطم ملا کر حلق کے تمام امراض کو فائدہ کرتا ہے۔ چوزون کی یخنی التہاب معدہ مین سکون پیدا کرتی ہے **اعضاے غذا** مرغ کا شوربا معدہ کے درد ریحی کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** مرغ کا شوربا بسفائج اور شبت ملا کر قولنج کو بہت نفع کرتا ہے۔ جوان مرغی کا شوربا منی زیادہ کرتا ہے۔ وہ شوربا جو اوپر مذکور ہو چکا بسفائج کے ہمراہ مسہل سودا ہے۔ قرطم کے ہمراہ مسہل بلغم ہے کبھی یہ شوربا ادویہ قابضہ کیچ یعنے خراش امعا کیلیے پکایا جاتا ہے اور دودھ مین یہ شوربا قروح مثانہ کیواسطے بنایا جاتا ہے **حمیات** مرغ کا شوربا تپ ہائے کہنہ کو مفید ہے **سموم** مرغی جسکا پیٹ چاک کیا گیا ہو اسیطرح مرغ بھی کہ ان دونون کا دل نکالڈالین اور گرما گرم مقام گزیدہ ہوام پر رکھین اور بدلا کرین زہر کے پھیلنے سے اور جسم کو سڑا دینے سے منع کرتا ہے۔ جو زہر پلائے گئے ہون اونکے علاج مین بھی جوشاندہ مرغ کا تق اور نمک ملا کر پلاتے ہین اور قے کراتے ہین۔

دماغ بکسر دال مہملہ جسکو ہندی مین بھیجا کہتے ہین **اختیار** بھیجون مین افضل اقسام پرندون کا بھیجا ہے خصوصاً پہاڑی چڑیان اور چوپائے جانورون مین سب سے بہتر بچہ گاؤ کا ہے جو دودھ پیتا ہو اوسکے بعد وہ بچہ گاؤ ہے جو چرنے لگا ہو مگر ابھی جوان نہ ہوا ہو **طبیعت** سرد تر ہے **افعال و خواص** بلغم اور اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہے **اعضاے صدر** مرغیونکا بھیجا اورس کثیر کو مفید ہے جسمین خون ٹپکتا ہے دماغ سے آتا ہو۔ اور اونٹ کا بھیجا اگر سکھا کر سرکہ انگوری کے ہمراہ پیا جاوے مرگی کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے غذا** بھیجے کے ہضم ہوتے وقت متلی پیدا ہوتی ہے اور اشتہا جاتی رہتی ہے۔ واجب ہے بھیجے کو ابازیر یعنے گرم مصالح ملا کر کھایا کرین جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ کھانا کھا کر قے کرے اسکو لازم ہے کہ کھانا کھا کر بھیجا کھاے تو قے باسانی ہو جاتی ہے بھیجا دیر مین ہضم ہوتا ہے اور معدہ کو بہت گندہ اور آلودہ کر دیتا ہے اور اسمین لپٹ جاتا ہے۔ **اعضاے نفض** طبیعت کو نرم کرتا ہے اور ربط کا بھیجا اورام مقعد کی دوا ہے **سموم** جملہ اقسام بچھو کے سموم اور حیوانات کے کاٹنے کے علاج مین صلاحیت رکھتے ہین اوسکی ... رکھے جائین

دولب بجزم دال وسکون لام اور آخر مین باے ابجد ہے جسکو خیار کہتے ہین۔ **طبیعت** چھلکا اوسکا اور پھل اسکا زیادہ یابس ہے اور جرم اوسکا اول درجہ مین سرد ہے اور پھل اوسکا اور کچا پھل اوسکا اور چھلکا جلا مین شدید ہے۔ اور تجفیف بھی زیادہ کرتا ہے **افعال و خواص** خنافس جسکو ہندی مین کبرولہ کہتے ہین اسکی تپی کی بو سے مرجاتے ہین اور اسکے پھل و چھلکے سے بھی اور اوسکی تجفیف زیادہ ہے۔ اسکی تپی کا غبار حواس وغیرہ کیواسطے خراب چیز ہے اور نبات زیادہ تخفیف کرتا ہے۔ **زینت** اسکے چھلکہ مین قوت جلا اور تخفیف کی ہے اور ہیشتر برص کو بھی فائدہ کرتا ہے **اورام اور بثور** رتیح اوسکا اورام بلغمی اور اورام مفاصل اور دونون گھٹنون کے ورم کو مفید ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

جراح اور قروح راکھ اسکی تقشر جلد کے اوپر چھڑکی جاتی ہے اور ادن زخمون پر جو چرک آلودہ ہون لیپ چھا کردیتی ہے اور چھلکا اسکا سرکہ مین پکا کر آگ سے جلے ہوے مقام کو فائدہ کرتا ہے۔ **آلات مفاصل** وجع مفاصل ورد ورم گرم جو مفاصل مین ہون اونکو خصوصاً گھٹنون کے ورم اور درد کو تپا اسکا فائدہ کرتا ہے **اعضائے سر** چھلکے اسکے سرکہ مین جوش دیکر دانتون کے درد کے واسطے اچھی دوا ہین اور غبار اسکا سامعت کو اور کان کو مضر ہے۔ **اعضائے چشم** غبار اسکی پتی کا آنکھ کو مضر ہے لیکن برگ تازہ اسکے جبکہ جوش ہو کر پکائی جائے اور آنکھ پر اوسکا ضماد کیا جاے جو نوازل آنکھ سے نکلتے ہون اونکو بند کردیتی ہے اور ہیجان اور رمد کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفس** غبار اسکا پھیپھڑے کو او[illegible]زکو مفید ہے۔ **سموم** تازہ پھل اسکا شراب ملاکر ہوام کے کاٹنے کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور پھل اسکا چربی کے ساتھ ڈنکھ مارنے پر اور کاٹنے پر مفید ہوتا ہے۔ ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خنافس کیواسطے یہ زہر ہے اور خنافس اسکی پتی سے مرجاتے ہین اور اسکے چھلکے سے۔

دفلی بکسر دال مہملہ وسکون فا و فتح لام جسکو ہندی مین کنیدبل کہتے ہین اور فارسی مین نیر کہتے ہین صحرائی بھی ہوتی ہے اور نہری بھی صحرائی کی پتی خرفہ کی پتی سے مشابہ ہوتی ہے بلکہ اوس سے زیادہ باریک ہوتی ہے اور پتلی چھلی شاخین اسکی لانبی زمین پر پھیلتی ہین اور پتی کے نزدیک کانٹے ہوتے ہین نہرون کے کنارے اوگتی ہے اور شاخین اسکی زمین کو چھوڑ کر کسیقدر اونچی جاتی ہین کانٹا اسکا چھپا ہوا اور پوشیدہ ہوتا ہے اسکا پتا بید سادہ کے پتے سے مشابہ ہوتا ہے اور بادام سے اور چوڑا ہوتا ہے۔ چکھنے مین بہت تلخ۔ بعضی اوسکی اوپر موٹی ہوتی ہے اور نیچے پتلی زمین کے قریب ہو وہ پتلی ہوتی ہے۔ شگوفہ اسکا مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور اور بہت سخت۔ اوسپر کوئی چیز جمع ہوجاتی ہے مثل روئیں کے۔ پھل اسکا سخت ہوتا ہے منہ اوسکا کھلا ہوا۔ اندر پھل کے کوئی چیز بھری ہوئی مثل صوف کے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم وخشک ہے۔ **افعال وخواص** پتے پھل [illegible] اور اسکے جوشاندہ کو گھرون کی دیواروں پر چھڑکتے ہین تو پسو اور دیمک کو قتل کرتا ہے **اورام اور بثور** پتی اسکی سخت اورام سوداوی پر رکھی جاتی ہے۔ ان اورام کو بہت فائدہ کرتی ہے **جراح اور قروح** خشک اور تر کھجلی کو اور تقشر جلد کیواسطے اچھی دوا ہے خصوصاً رانگ اسکی پتی کا **آلات مفاصل** ورد پشت جو کہنہ ہوچکا ہو اور زانو کے درد پر ضماد اسکا لگایا جاتا ہے **اعضائے سر** شگوفہ اسکا جب ناس اوس سے لیجاے چھینک لاتا ہے اور ملاکر [illegible] درد سر کو مفید ہوتا ہے **سموم** یہ خود زہر ہے۔ اور کبھی ستداب اور شراب ملاکر اسکی پتی سے ہوام کے زہر سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ مین کہتا ہون کہ یہ دوا خود زہر ہے اور نفسہ اسکی پتی مین اندیشہ ہے اور اسکے شگوفہ مین آدمیون کیواسطے بھی اور دواب یعنے چرند کو اور کتون کو۔ لیکن جب شراب مین سداب ملاکر جوش دیجاوے بنابر قول بعض لوگون کے نفع بھی کرتا ہے۔

دار فلفل جسکو ہندی مین پیپل کہتے ہین **ماہیت** یہ چھوٹے چھوٹے پھل شہتوت کی شکل پر خواہ شگوفہ بید سادہ کی شکل پر ہوتے ہین وہ شگوفہ جسکی نوکین مثل سوئیون کے اوبھر آئی ہون مگر شہتوت سے یا شگوفہ بید سے چھوٹی ہوتی ہے اور سخت کہ اوسکے خار دبانے سے اونگلی مین گڑتے ہین۔ مزہ مین تیزی اسکی سیاہ مرچ کے قریب ہوتی ہے۔ دار فلفل پہلا پھل ہے جو فلفل کے درخت مین لگتا ہے اسیواسطے رطوبت اسکی زیادہ ہے۔ زبان پر چبھ جاتا ہے۔ مگر لذع نہین پیدا کرتا ہے۔ ابتداے چکھنے مین۔ **اختیار** بہتر وہی ہے جو پرانی ہوئی نہو اور گرم پانی مین گھل نہ جاے اگرچہ دن بھر اوسکو پانی مین بھگو رکھیں۔ اور مزہ مین سیاہ مرچ کے مشابہ ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال وخواص** محلل ہے اور امراض باردہ کو زائل کرتی ہے **اعضائے چشم** مگر گو سفند کو جو پانی پیتے اوسمین دار فلفل ملاکر آنکھ مین لگانے سے شبکوری کو نفع کرتی ہے **اعضائے غذا** ہضم کراتی ہے اور استمرا یعنے بخوبی غذا نیچے جانا بھی اس سے پیدا ہوتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتی ہے **اعضائے نفض** باہ کو زیادہ کرتی ہے اور زنجبیل کے قائمقام ہے

دو خمشت یہ لفظ فارسی ہے **ماہیت** یہ درخت غار ہے اسکا دانہ جسکو حب الغار کہتے ہین اور اسکا پتا دوا کے بکار آمد ہے حب الغار مین قوت بہت زیادہ ہے اور اسکے بعد اس درخت کی جڑ کے چھلکون مین یہان ہم بعض افعال ذکر کرتے ہین اور تمام افعال کا ذکر باب غین مین جہان ہم غار کو لکھینگے کیا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **آلات مفاصل** استرخاے عصب کیواسطے اچھی دوا ہے اور فالج اور لقوہ کیواسطے **اعضائے سر** [illegible] اسکی ناس لینے سے چھینکیں بہت آتی ہین **اعضائے غذا** ورم جگر اور ورم طحال کو مفید ہے **اعضائے نفض** قوت باہ کو فائدہ کرتا ہے

دوسر بضم دال مہملہ وسکون واو و بفتح سین مہملہ آخر مین راے مہملہ **ماہیت**

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ ایک نبات ہو جسکی پتی گیہون کی پتی سے مشابہ ہوتی ہو - اور گیہون کے
کھیت مین پیدا ہوتی ہو مگر اسکی پتی گیہون کی پتی سے نرم زیادہ ہوتی ہے
اسکے پھل مین دو یا دو خواہ تین یا دو ہوتے ہین اور اون پر دو دو نرم
روئین مثل بالون کے ہوتے ہین مگر بعض اسکی پتی کا عرق نچوڑ کر بحفاظت رکھ لیتے
ہین اور یہ عصارہ پتی کے جرم سے افضل ہو **طبیعت** اول درجہ مین گرم
ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہو **افعال و خواص** اسمین تجفیف اور تحلیل
دونون قوتین ہین **اورام اور بثور** جو ورم کہ اون مین سختی آنے لگی ہو اوسکو
اور جو سختی ورم مین آچکی ہو اوسکو بھی نرم کردیتی ہو **زینت** بالخورہ کو بالکل
زائل کردیتی ہو **اعضاے چشم** ناصور گوشہ چشم جسکو غرب کہتے ہین اوسکو مفید ہو

وردار - **ماہیت** اسکی یہ ہو کہ اسکو شجرۃ البق کہتے ہین اس درخت مین
سے پھلیان ایسی پیدا ہوتی ہین جیسے انار کی پھلی - اون پھلیون مین ایک رطوبت
ہوتی ہو جو پھر بن جاتی ہو جب یہ پھلی پھٹتی ہو اوسمین سے نکل آتا ہے یہ ساگ اس
درخت کا تازہ کھایا جاتا ہو مثل اور قسم کے ساگ کے **افعال و خواص**
اسمین قبض ہو اور جلا ہو اور چھلکا اسکا قابض ہو اور جڑ کا فعل قریب چھلکے
کے ہو **زینت** وہ رطوبت جو اسکی پھلی مین پیدا ہوتی ہو چہرہ کو جلا دیتی ہو
اور چھلکا اوسکا ہمراہ سرکہ کے کہ ابھی وہ تر و تازہ چھلکا ہو برص کو دور کردیتا ہو
جراح اور قروح چوٹ لگنے کے مقامون پر اور منھ کے ہوے پھوڑون
پر اسکا چھلکا مثل پتی کے لپیٹ دیا جاتا ہے پس اندمال ختم کرتا ہو اور اسیطرح
چھلکا اور پتا اور شگوفہ اسکا جراحات کے لیے صلاحیت رکھتا ہو اور اسیطرح
وہ جڑ اسکی جسکو چھلکا کا اثر پہونچا ہوا اور وہ چیز جو مثل اوسکے اس سے علاقہ رکھتی ہو
یہ دونون مادۂ خبیثہ کے دوڑنے اور پھیلنے کو منع کرتے ہین خصوصاً جب ہو زن
انیسون ملاکر جو شاندہ تیار کیا جاے **آلات مفاصل** جو شاندہ اسکی جڑ کا
اور پتی کا ٹوٹی ہوئی ہڈی پر بطور نطول کے استعمال کیا جاتا ہو **اعضاے نفض**
مثلاً چھلکا اسکا جب اسکو ایک مثقال کیکر جو شاندہ خواہ سوکھا ہی لیکر ساتھ پیس ملکر نکال دیتا ہو

دیودار جسکو ہندی مین چیڑ کا درخت کہتے ہین **ماہیت** جنس ابہل سے ہے
اسکو صنوبر ہندی بھی کہتے ہین اسکی لکڑیان زرنباد کی لکڑیون سے مشابہ ہوتی
ہین اسمین تھوڑی سی حدت بھی ہوتی ہو - شیر دیودار وہ اسکا دودھ ہو جو ملتا
اوسمین ہوتی ہو تیزی اور گرسنگی پیدا کرتا ہو **طبیعت** یبوست اوسکی تیسرے
درجہ مین اسکی حرارت سے زیادہ ہو **افعال و خواص** دودھ اسکا تیز ہے

سوزش پیدا کرتا ہو جو ہر مین اسکے قبض ہو **آلات مفاصل** استرخاء عصب
اور فالج اور لقوہ کیواسطے اعلے درجہ کی دوا ہو کہ اوس سے افضل کوئی دوا
نہین - **اعضاے سر** دماغ کے امراض باردہ کو اور سکتہ کو اور صرع
کو نفع کرتی ہو **اعضاے غذا** دودھ اسکا پیاس پیدا کرتا ہو -
اعضاے نفض سنگ گردہ و مثانہ کو ریزہ ریزہ کردیتا ہو طبیعت مین
قبض پیدا کرتا ہو استرخاء مقعد اسکے آبزن مین بٹھانے سے زائل ہوجاتا ہے -

وردی جسکو ہندی مین پھٹ کہتے ہین **اختیار** افضل ترین وردی کے
اقسام مین اور اسلم ہو خضرت سے وردی شراب کہنہ ہو پھر اسکے مشابہ اوس
سرکہ کی پھٹ ہو جو زیادہ قوی ہو کہ جب خشک کرینگے پھٹ کو جلانیکی بھی حاجت
ہوتی ہو اسطرح جیسطرح سے سمندر پھین کو کسی کپڑے مین لپیٹ کر یا کسی برتن
مین رکھکر گل **حکمت** کرکے جلاتے ہین اسطرح وردی کو بھی جلانا چاہیے
اور نہایت درجہ جلانے کا یہ ہو سپید ہو جاے - اور باریک ریگ ہو کر اجزا
اوسکے الگ الگ ہو جاوین اسیطرح ہر ایک وردی کی یہی صورت کرنی چاہیے
پس اچھا یہ ہو کہ جبتک وردی تر و تازہ ہو اوسکے ساتھ وہی طریقہ جاری کرین
کہ جو اوسکے جلانے اور استعمال کرنے کیواسطے ضروری ہو مراد یہ ہو کہ وردی
تازہ کو خشک کرکے جلانا چاہیے اسلیے کہ پرانی وردی کی قوت ضعیف ہوجاتی
ہو اور یہ بھی واجب ہو کہ اوسکو بند برتن مین رکھکر ہوا سے محفوظ رکھین اور
کھلی ہوا مین اوسکو نہ ڈالین - کبھی وردی کو اسطرح پر دھوتے ہین جسطرح
طوطیا دھویا جاتا ہو **افعال و خواص** سرکہ کی پھٹ سب قسم کی پھٹ سے
قوی زیادہ ہو اسکی جلانیکی قوت کے ساتھ قبض ہو اور جلا دینے والی - اور
جلانے کی قوت مین یہ بھی ہو کہ ایک دوسرے قوت سے عفونت پیدا کرتی ہے
وہی وردی جو بطریق مذکورۂ بالا جلائی گئی ہو - **زینت** جلی ہوئی وردی
راتینج ملاکر اون ناخونون پر لگائی جاتی ہو جو سفید ہو گئے ہون پس اونکے
رنگ کو درست کردیتی ہو **اورام و بثور** وردی ناسوختہ اوس گرمی اور
بھڑک کو بدن کی دور کرتی ہو جہان خون آکر بہت سا فراہم ہو گیا ہو اور
ٹپک رہا ہو **اعضاے غذا** وردی ناسوختہ جب تنہا استعمال کیجاے
تشنج کیواسطے مفید ہو اور آس کے ہمراہ بھی اسیطرح فائدہ کرتی ہو اور
جو پھنسیان کہ اوسمین قرحہ پڑا ہوا ہو اوسکو خشک کردیتی ہو **اعضاے صدر**
وردی ناسوختہ اوس دمہ کے سیلان کو روکتی ہو جو بطرف معدہ کے آتا ہو **اعضاے نفض**

HAKEEM SHOUKAT ALI

جسوقت رحم کے باہر دردی ناسوختہ کا ضماد کیا جائے اجرائے حیض کو قطع کریگی۔

دخان جسکو ہندی مین دھوان کہتے ہین **ماہیت** اسمین جو ہر ارضی ہے اور لطیف ہے اور جس چیز کا دھوان ہوتا ہے اوسی کے اختلاف جوہر سے دھوئین کے افعال مین بھی اختلاف ہوتا ہے۔ تمام اقسام دھوئین کے بنظر اپنے جوہر ارضی کے مجفف ہین یعنے خشکی پیدا کرنیوالے اور تھوڑی سی حرارت بھی دھوئین مین ہوتی ہے **اختیار** سب سے زیادہ تر قوت مین قطران کا دھوان اوسکے بعد زفت تر کا دھوان اوسکے بعد میعہ کا دھوان اوسکے بعد مرکی کا دھوان اسکے بعد کندر کا دھوان اسکے بعد بطم کا دھوان شاید کہ دال کا دھوان بجنسہ یا قوی ہے **افعال وخواص** لطیف ہے مفتح ہے محلل ہے **اعضائے سر** کندر کا دھوان و بطم کا دھوان سر کی دواؤنمین و آنکھ کے قروح کی دواؤنمین داخل کیا جاتا ہے اور زیادہ بال آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اور سلاق کو منع کرتا ہے اور تاکل جو کسی مادہ خبیث کے سبب عارض ہو۔ اسکو اور وہ رطوبات آنکھ کے جنکے ہمراہ آشوب چشم ہو اور گوشہ ہائے چشم کے قروح کو بھی منع کرتا ہے

دوقو بضم دال مہملہ و سکون واو و ضم قاف آخر مین واو ہے **ماہیت** جنگلی گاجر کا بیج ہے جسکا تفصیلی بیان حرف جیم مین جوز بری کے بیان مین ہو چکا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین خشک ہے **افعال وخواص** نہایت درجہ کا منفخ ہے **اعضائے نفض** بول اور حیض کا ادرار کرتا ہے بہت نافع ہے۔

دم الاخوین یہ مختلف ہے اور کم علم آدمی ہیم کو شدد پڑھتے ہین ہندی مین اسکو ہیرا دکھی اور رنگ برت کہتے ہین **ماہیت** یہ عصارہ سرخ رنگ کا ہے مثل گوند کے اور مشہور ہے **طبیعت** حرارت اسکی کچھ زیادہ نہین ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ سرد ہے لیکن خشکی اسکی دوسرے درجہ کی ہے **افعال وخواص** حبس کرتا ہے اور نزف خون کو منع کرتا ہے کسی مقام کا نزف کیون نہ ہو **جراح اور قروح** قروح کو اور زخمہائے تازہ کو ملا دیتا ہے **اعضائے غذا** اسعدہ کو قوت دیتا ہے **اعضائے نفض** قبض پیدا کرتا ہے اور سحج یعنے خراش معا اور شقاق مقعد کو نفع کرتا ہے **ابدال بدل** اسکا جیسا بعض لوگ گمان کرتے ہین جلہ احوال مین کا ہو ہے۔

دند بفتح دال مہملہ و سکون نون جسکو ہندی مین جمالگوٹہ کہتے ہین **ماہیت** چین کا جمالگوٹہ اوسکے دانہ چھوٹے چھوٹے پستہ کے برابر ہوتے ہین اور سنجری کے دانہ سرخ رنڈی کے برابر ہوتے ہین جنکے سرون پر چتیان بڑی ہوتی ہین اور ہندی جمالگوٹہ چین کے جمالگوٹہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور سنجری سے بڑا ہوتا ہے اور مغز جمالگوٹہ اغبر مائل بزردی ہوتا ہے مغز جمالگوٹہ کی خاصیت یہ ہے کہ پرانا ہونیکے بعد اوسمین سمیت آجاتی ہے اور بہت کم ہوتے ہوتے بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اوسی ملک مین ہے جہان پیدا ہوا ہے **اختیار** چینی جمالگوٹہ بہت اچھا ہے اور قوت بھی اوسکی زیادہ ہے اسکے بعد ہندی اور سنجری بہت خراب ہوتا ہے کہ دیر مین عمل کرتا ہے اور کرب پیدا کرتا ہے مروڑ پیٹ مین اوسکے کھانیسے ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ صینی جمالگوٹہ کے چھلکے لوہے سے چھیلے جائین اور ہونٹھون سے اوسکو نچھوئین اسلیے کہ ہونٹھون کی سرخی رنگ کو وہ اڑا دیتا ہے اور ہونٹھ پر سپیدی ایسی پیدا کرتا ہے جیسے برص کی جب چھلکا اسکا اوتار لیا جاوے اوس چھلکے مین سے ایک چیز مثل زبان کے باریک نکلتی ہے جسکا ذائقہ تریشی نصف جسکے ہوتا ہے پیش از جیب کلاوس بان کو پھینک دین اور مغز جمالگوٹہ کو لین **طبیعت** بہت گرم خشک ہے **زینت** جمالگوٹہ کا جلا بنا ایسی دوائین ملا کر جلین جو بال دم اسکی تیزی کو نرم کر دین بالون کی سیاہی کو محفوظ رکھتا ہے **اعضائے نفض** مسہل بافراط ہے مقدار شربت اوسکی ڈیڑھ سرخ تک ہے۔ اوبھین رطوبات کو اور سودا اور بلغم کو جو مفاصل مین ہون نکالتا ہے۔ اور سوائے سرد مقام کے اور سوائے سرد مزاج کے اوسکو کسی کو اسکا پلانا جائز نہین۔ بیشتر لوگ بر جمالگوٹہ کے پلانے پر بقدر دو دانگ کے جرات کر چکے ہین مگر اوس شخص کیواسطے جسکا مزاج قوی ہے اور برداشت مسہل کی کر سکتا ہو۔ واجب ہے کہ جمالگوٹہ کو خوب کوٹ کر اور چھان کر نشاستہ اور تھوڑی سی زعفران ملا کر استعمال کرین۔ اور اگر اور قسم کی ادویہ مسہلہ ملانے کا ارادہ ہو تو بس مناسب نہین ہے کہ اوسمین افتیمون کو ملائین اور ہر ایک دوائے مسہل کو بلکہ واجب ہے کہ اوسمین ایسی دوائین ملائین۔ جیسے تربد یا شیر انجیر یا عصارہ افسنتین یا حب النیل یا کم بقدر دو حمس کے یا کم اس سے۔

دم جسکو ہندی مین خون کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے۔ آدمی کا خون اور سور کا خون ہر خاصیت مین مشابہ ہے اور اسیطرح گوشت بھی دونو کا ہر ایک اتر مین قریب قریب ہے یہانتک کہ ایک آدمی انسان کا گوشت بر سر بازار فروخت کرتا تھا اور بیان یہ کرتا تھا کہ سور کا گوشت ہے اور یہ بات مدت تک مخفی رہی اور کسی کو معلوم نہوا جبتک کہ اوس گوشت مین آدمی کی اونگلیان پائی گئین۔ اطبا کہتے ہین جس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ آدمی کے خون پر کسی نفع اور ضرر کا تجربہ کرے اوسکو لازم ہے کہ سور کے خون پر تجربہ کرے اسلیے کہ اگرچہ سور کا خون قوت مین آدمی کے خون سے زیادہ ضعیف ہے مگر شبیہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

شبیہ آدمی کے خون کی ہو۔ ہم چند باتیں جو خون کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ اکثر اونمین سے معتمد نہیں ہیں اور اونھیں میں وہ باتیں بھی ہیں جو معتمد ہیں احتیاط جس خون کا دوا میں استعمال کیا جاے لازم ہو کہ ایسے جانور کا وہ خون ہو جو صحیح و سالم ہوا اور ہر طرح کی آفات جسمانی سے خالی ہو کوئی خلط اوسکے رنگ پر غالب نہو اور نہ عفونت کسی قسم کی اوسکے بدن میں ہو افعال و خواص گھوڑے کا خون اخلاط کو جلا دیتا ہو اور عفونت پیدا کرتا ہو اور ہر قسم کا خون بدشواری ہضم ہوتا ہو خصوصاً گاڑھا خون کسی جانور کا کیون نہو خرگوش کا خون گرما گرم بہتی ہوا اور جھائیں پر لگانیسے نفع کرتا ہو۔ اور شپرک کا خون جیسا کہ لوگ کہتے ہیں بال اوگنے کو منع کرتا ہو۔ اور میرے نزدیک یہ قول صحیح نہیں ہے اور لیکن سبز مینڈک کا خون اور مرغ کا خون البتہ بالون کے اوگنے کو زیادہ منع کرتا ہو۔ خشاف کا خون جیسا لوگ کہتے ہیں پستان کو اپنی حالت پر سخت اور گول اور اونچی محفوظ رکھتا ہو اور ڈھلنے نہیں دیتا ہو یہ بھی خاصیت ہمکو تحقیق نہیں ہوئی اورام اور شبور ریچھ کا خون اورام گرم کو بہت جلد پختہ کر دیتا ہو۔ اسیطرح پر بکری کا خون اور بعد بستہ ہوجانے خون کے استعمال کیا جاتا ہو۔ اور حیض کا خون جیسا کہ لوگ کہتے ہیں ورم حمرہ پر لگایا جاتا ہو۔ اور بیل کا خون گرما گرم اورام سخت سوداوی پر لگایا جاتا ہو خرگوش کا خون گرم گرم شبور لبنیہ پر رکھا جاتا ہو آلات مفاصل حیض کا خون نقرس پر ٹپکایا جاتا ہو پس نفع کرتا ہو اعضاے سر کبوتر کا خون اور ورشان یعنے کبوتر صحرائی کا اور باز کا خون گرم گرم اوس رگڑ اور چھل جانے پر جلد کے لگایا جاتا ہو جو ہاشمہ اور آلمہ کہلاتی ہو جسمین ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور درد زیادہ ہو پس جو ورم کہ چوٹ لگنے اور رگڑ پڑنیسے پیدا ہوتا ہو اوسکو منع کرتا ہو مگر اس خون کو نیم گرم روغن گل ملا کر لگاتے ہیں۔ جالینوس کہتا ہو کہ یہ فائدہ فقط اسکے نیم گرم ہونیسے پیدا ہوتا ہو خون کا کچھ اثر اسمین نہیں ہے اگر خون نہ ملایا جاے اور فقط روغن گل کا نیم گرم استعمال کیا جاے جب بھی یہی فعل کریگا۔ اسیطرح وہ بھی اثر ہو جو مرغی کے خون کا لوگون نے بیان کیا ہے۔ گدھے کا خون مجانی نکسیر کو روکتا ہے۔ اور صحرائی کچھوے کا خون شراب ملا کر مرگی کو فائدہ کرتا ہو۔ اسیطرح خروف یعنے بھیڑ کے کا خون۔ کہتے ہیں کہ بزغالہ کا خون مرگی کو نفع کرتا ہو اور یہ بھی صحیح نہیں ہے جالینوس نے کہا ہو کہ یہ اثر اس خون میں اس سبب سے نہیں ہو کہ

اسمین تقطیع قوی نہیں ہو۔ اور میں کہتا ہون شاید اگر یہ بات تجربہ میں صحیح بھی ہوئی تو اوسکی قوت ظاہری کی طرف منسوب نہوگی بلکہ کسی خاصیت کیطرف نسبت دیجاے گی جو اس خون میں ہے اعضاے چشم کوہ اور سیاہی کا خون خواہ اور جانور جو مشابہ چھپکلی کے ہوتا ہو بصارت کو قوت دیتا ہے گرگٹ کا خون زیادہ بال جمنے کو منع کرتا ہو اور اسیطرح سبز مینڈک کا خون جیسا لوگ کہتے ہیں مگر تجربہ سے نہیں ثابت ہوا۔ اور کبوتر کا خون اور ورشان اور باز کا خون خصوصاً اون پرندونکی اون رگونکا خون جو بازوون کے نیچے ہیں طرفہ چشم پر ٹپکایا جاتا ہو اسیطرح فاختہ کے اقسام کا خون۔ اسیطرح اگر ان پرندونکے پرون کی جڑیں جو خون آلودہ ہون دبا کر اون کی رطوبت ٹپکائی جاے طرفہ کو زائل کر دیگی جالینوس کہتا ہو کہ اس دوا کے علاوہ اور دوا ایسی ہو کہ اسکی ہمکو حاجت نہیں اعضاے نفض و صدر بوم کا خون ربو کو مفید ہو اسیطرح گوشت اوسکا کہتے ہیں کہ خفاش کا خون۔ پستان کو سخت اور اونچی حالت پر محفوظ رکھتا ہو اور اس قول کی کچھ اصل نہیں معلوم ہوتی۔ لیکن جدی یعنے بزغالہ کا خون جو تازہ ہوا اور ابھی بستہ نہو ہوا اگر ایک وقیہ اوسمین سے لیکر اور سرکہ ملا کر گرم کرکے تین ان برابر پیا جاے پس ایک قوم نے گواہی دی ہو کہ یہ نفع اوسمین ہو اعضاے نفض حائض کے خون کا اگر عورت کو حمول کیا جاے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہو جیسا لوگ خیال کرتے ہیں اور بکرون کا خون اور گوسپند خواہ بھیڑ کا خون اور بارہ سنگھا کا خون خشک کرکے اور بریان کرکے اگر استعمال کیا جاے اسہال کو بند کر دیتا ہو۔ گوسفند کا خون شہد ملا کر پلانیسے ذو سنطاریا کو نفع کرتا ہو۔ اور بکرے کا خون خشک کیا ہوا گردون کی تھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہو۔ سموم بھیڑ کا خون اور اونٹ کا خون اور خرگوش کا خون بھنا ہوا اسہام ارمینہ کی مضرت سے نفع کرتا ہو جسوقت کسی شراب میں ملا کر پلایا جاے اسیطرح دیوانے کتے کا خون۔ ایضاً کتے کا خون دیوانے کتے کے کاٹنے کو مفید ہو جیسا کہ جو بطلی باتیں کہ خیالی بیان کرتے ہیں جو خواص تعویذ کے ذنبہ روبع یہ وہی خبر اور دو فراے جسکا بیان نزاے ہونمین کیا جاے گا۔ دہن جسکو ہندی میں تیل کہتے ہیں ماہیت مشہور ہو روغن بلسان کا ذکر اوپر ہو چکا ہو۔ رینڈی کا تیل اور مولی کا تیل گرم زیادہ ہو اور یہ تیل نیت کنند کے مشابہ ہو طبیعت دوسرے درجہ میں گرم خشک ہو اور سوسن کا تیل

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور یاسمین کا تیل دونوں گرم خشک تیسرے درجہ میں ہیں۔ اونگنن کا تیل اور قرطم کا تیل دونوں پہلے درجہ میں گرم ہیں اور دوسرے درجہ میں تر ہیں۔ نرگس کا تیل دوسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں تر ہے اسیطرح روغن بان اور روغن خیری اور روغن بادام تلخ اور روغن انگور کی جنگلی بیلی شاخونکا۔ روغن گل اور روغن سیب تبرید میں قریب قریب ہیں اور قبض میں بھی اور بہی کا روغن بھی اسیطرح کا ہے اور بابونہ کے روغن میں حرارت اعتدال کے ساتھ ہے اور سویا کا روغن بھی مشابہ روغن بابونہ کے ہے مگر اوس سے گرم زیادہ ہے اور نرگس کا روغن قوت میں قریب اسی کے ہے **افعال وخواص** میں مثل سویا کے روغن کے ہے لیکن بو اسکی اوس سے تیز ہے بس سر میں لگانیکے قابل نہیں ہے جیسا سویا کا روغن اس قابل ہے بنفشہ کے روغن میں قبض نہیں ہے مگر کسی قدر تبرید ہے۔ سداب کا روغن محلل ہے ہم اس مقام پر روغن بنانے کی ترکیب نہ بیان کرینگے بلکہ اوسکو قرابادین میں بیان کرینگے اور نہ اون روغنوں کا ذکر کرینگے جو بہت سی دواؤن سے مرکب ہوتے ہیں جیسے روغن قسط اور روغن دارشیشعان اور نہ اُن مرکب دُہنون کے بنانیکی ترکیب اور نہ ان کے منافع کا ذکر سوائے قرابادین کے اور کسی جگہہ کرین گے۔

افعال وخواص روغن بادام۔ خصوصاً روغن بادام تلخ مفتح ہے اور بہی کے اور سیب کے روغن میں قبض تبرید کی خاصیت ہے بابونہ کا روغن درد کے اقسام میں سکون پیدا کرتا ہے تکاثف کو دور کردیتا ہے بخارات کی تحلیل کردیتا ہے۔ روغن سوسن طلین ہے اعضا کی تقویت کرتا ہے منضج ہے درد دن میں سکون پیدا کرتا ہے۔ آس کا روغن اعضا کو مضبوط اور قوی کردیتا ہے تبرید اسکی بہی کے روغن سے زیادہ ہے اور جو مادہ کھنچ کھنچ کر کسی طرف آتے ہوں اونکو روک دیتا ہے سداب کا روغن زیادہ محلل و مفتح ہے اور یہ روغن مثل دہن الغار کے ہے گرم اوس سے زیادہ ہے یہ دونوں روغن پرانے درد میں سکون پیدا کرتے ہیں ریاح کی تحلیل کرتے ہیں روغن قسط اختلاف احوال باہ میں اپنی خوبو کے سبب سے یہ نفع کرتا ہے کہ ہوا کی بو کو پاکیزہ کردیتا ہے اور قاذورات کی بدبو کو دور کردیتا ہے زیتیت دہن الغار بالخورہ کو مفید ہے۔ روغن آس بالون کی جڑون کو مستحکم کرتا ہے اور تقویت دیتا ہے اور بالون کو سیاہ کردیتا ہے۔ روغن قسط جوانی کے آثار کو بالون میں محفوظ رکھتا ہے روغن بادام خصوصاً بادام تلخ کا روغن ہمراہ شہد اور اصل السوس کے موم کو پگھلا کر اگر لگایا جاے چہرہ کی چھائین اور نشانات وغیرہ کو نفع کرتا ہے اور اگر کسی مطبوخ میں پکاکر بفا اور بھوسی جو سر میں ہوتی ہے اوسپر لگایا جاے نفع کریگا۔ رینڈی کا تیل برش اور کلف کیواسطے بہتر ہے۔ میتھی کا تیل جو رنگ جلد کا فاسد ہوگیا ہو اوسکے واسطے اچھا ہے خصوصاً آنکھ کے گردے میں **اورام و بثور** روغن بادام اون اورام کو مفید ہے جو کہ تنگی عضو سے پیدا ہوے ہون روغن سوسن پرانے صلابت کی تحلیل کردیتا ہے **جراح وقروح** رینڈی کا تیل بثور غلیظ اور ترکھجلی کو مفید ہے اور میتھی کا تیل سعفہ کو نفع کرتا ہے روغن آس قروح کو مفید ہے روغن قسط بہت جلد خشک تر کھجلی کو دور کردیتا ہے **آلات مفاصل** روغن بادام دنی پٹھے کو تنگی اعضا کو مفید ہے۔ روغن بابونہ ماندگی کو دور کردیتا ہے روغن سوسن وغیرہ روغن شبت بھی یہی نفع کرتا ہے ایضاً جسکو سردی نے ستایا ہو اوسے بھی مفید ہے **اعضاے سر** روغن بادام درد سر کو مفید ہے اور کان کی دھمک اور کان کا گونجنا جسکو طنین کہتے ہیں اور کان کے صفیر کو فائدہ کرتا ہے روغن بادام تلخ کا نفع زیادہ ہے کہ لطیف ہے اور اکثر اسکا نفع کانین اور جو سدے کان میں پڑتے ہیں اور طنین گوش اور وہ کیڑے جو کانین پیدا ہوتے ہیں اُن سب کو مفید ہے۔ روغن گل التہاب دماغ کیواسطے بہت عمدہ ہے اور شروع ظہور ورم کا جب ہو اوس وقت خوب فائدہ کرتا ہے اور دماغ کی قوتون کو اور فہم کو مفید ہے اور مائل باعتدال ہے اسیواسطے جالینوس مدعی ہے کہ جس بدن کو زیادہ سردی پہونچ گئی ہو اوسکو گرم کردیتا ہے اور جس بدن کو گرمی کا اثر پہونچا ہو اوسکو سرد کردیتا ہے۔ میرا ظن غالب جالینوس کے اس حکم میں یہ ہے کہ روغن گل ابدان گرم کی تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت سرد بدن کے گرم کرنیکی دہن الغار روغن سداب یہ دونون پرانے درد سر کیواسطے عمدہ ہین۔ میتھی کا روغن بفا کو مفید ہے رینڈی کا تیل قروح سر کیواسطے مفید ہے اور اون اورام کو جو سر میں پیدا ہوتے ہیں اور کان کے درد کو **اعضاے غذا** روغن بادام طحال کیواسطے عمدہ چیز ہے معدہ پر گرانباری کرتا ہے **اعضاے نفض** اونگنن کا تیل اور روغن قرطم دونون دست آور ہین۔ روغن گل کبھی دست لاتا ہے جسوقت کوئی مادہ ایسا پاے جو محتاج پھسلانے کا ہو اور کبھی صفراوی دستون کو بند کردیتا ہے رینڈی کا تیل مسہل ہے اور کدو دانہ کو نکال دیتا ہے روغن بادام گردہ کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

درد کو اور پیشاب کے رک رک کر آنے کو اور پتھری کو مثانہ کے درد کو اور رحم کے درد کو اور اختناق رحم کو مفید ہے روغن سوسن تسہیل ولادت کرتا ہے اور درد ہائے رحم میں تسکین دیتا ہے پلایا جاوے یا حقنہ کیا جاوے اور ان سب چیزوں کیواسطے میتھی کا تیل بھی نافع ہے اور صلابت رحم اور رحم کے ڈھیلے کو اور دشواری ولادت کو بھی مفید ہے رینڈی کا تیل ورم مقعد اور رحم کے منھ مل جانے کو رحم کے اولٹ جانے کو اور دشواری ولادت کو نفع کرتا ہے **حمیات** بادونہ کا تیل اون بخاروں میں بہتر ہے جو زمانہ دراز سے آتے ہیں یا جنکی نوبت دیر تک ٹھہرتی ہو یہ بنسبت روغن گل کے اور سویا کا تیل لرزہ کیواسطے بہتر ہے **ابدال** بدل روغن بلسان کا مرتازہ ہے تر چیزوں میں یا ہموزن اوسکے روغن داذی ہے مع نصف وزن اوسکے روغن نارجیل اور چہارم وزن اسکے روغن زیت جو کہنہ ہو۔ اور بدل دہن الغار کا زفت طبخ اور بدل روغن سوسن کا دہن الغار ہے اور بدل روغن اوشنگ کا روغن قرطم ہے جو اوشنگن کے تیل سے ضعیف ہے اور بدل روغن حنا کا مرزنجوش ہے۔ اور بدل روغن نیلوفر کا روغن گل ہے اور روغن بنفشہ اور بدل روغن بید انجیر کا روغن ترب ہے یا روغن کتان مگر روغن کتان میں بالعکس نہیں ہے یعنے اسکا بدل رینڈی کا تیل نہیں ہو سکتا۔

دراج بضم دال مہملہ وفتح راے مہملہ مشدد آخر میں جیم جسکو ہندی میں تیتر کہتے ہیں **اختیار** تیتر کا گوشت کبک اور فاختہ کے گوشت سے اچھا ہے اور نہایت معتدل اور زیادہ لطیف ہے اور خشکی میں اسکے تذرو کے گوشت سے زیادتی ہے اور حرارت اسکی اوسکے گوشت سے کم ہے **اعضاے سر** تیتر کا گوشت دماغ کو بڑھاتا ہے اور فہم کو زیادہ کرتا ہے **اعضاے نفض** تیتر کا گوشت منی زیادہ پیدا کرتا ہے **دارکیسر** شاید یہ وہی دوا ہے جسکو بعض لوگ ہندی زبان میں تالیسپر کہتے ہیں اور بعضے جاوتری کہتے ہیں اور اصل کتاب قانون میں دارکیسر لکھا ہے **ماہیت** یہ ایک چھلکا ہے جو ہند سے آتا ہے زبان کو زیادہ سمیٹتا ہے **افعال و خواص** قابض ہے **اعضاے نفس** نفث الدم کو اور ذات الجنب کو مفید ہے اور کھانسی کو **اعضاے نفض** آنتوں کے زخم کو مفید ہے **دروفسطار نس**۔ **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ ایک چیز پرانے درخت بلوط کے لپٹتی ہے نرگس کے مشابہ ہوتی ہے اور اوس سے چھوٹی ہوتی ہے اور نوکدار بھی اور سخت کمتر ہوتی ہے اسکی جڑیں مشبک سوراخ دار ہوتی ہیں جسکے مزہ میں شیرینی تیزی اور تلخی قبض کے ہمراہ ہوتی ہے یعنے زبان کو کسیقدر کاٹتی ہے اور اوسمیں ایک قوت عفونت پیدا کرنے کی بھی ہے۔ **طبیعت** گرم ہے اور حرارت اسکی قوی ہے اور خشک ہے **زینت** بالون کو تپلا کر دیتی ہے اور بالون کو تراشش ڈالتی ہے اور اوڑا دیتی ہے بسبب اپنی رطوبت کے اور تیزی کے **آلات مفاصل** لقوہ کو اور فالج کو مفید ہے۔

حرف الہاء

یعنے جن دواؤن کے شروع میں ہاے ہوز آتی ہے اونکا بیان۔

ہیوفاریقون۔ **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ پتلی پتلی شاخیں اور کلیاں ملی ہوئی کھلائی ہوئی ہوتی ہیں اور دانے زرد زرد سرخی مائل بشکل سماق کے ہوتے ہیں مگر اوتنی سرخ نہیں ہوتی **اختیار** جالینوس کہتا ہے کہ اسکے درخت کے جرم کو پلاتے ہیں اور فقط اوسکے پھول کے پلانے پر اقتصار کرتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم ہے اور آخر دوم میں خشک ہے **افعال و خواص** ملطف ہے اور مفتح ہے اور زخم میب یعنے گھلانے والی اور محلل **اورام و بثور** سرد ورم اور سخت سوداوی ورم جو بڑے خوفناک ہوں اون کو مفید ہے **جراح اور قروح** اسکی پتی کا ضماد آگ کے جلے ہوئے کو نفع کرتا ہے اور بڑے بڑے زخم اور خراب قروح کی دواؤن میں داخل کیا جاتا ہے جب اسکو کوٹ کر سفوف اسکا ان قروح پر جو پھیلے ہون اور متعفن ہون چھڑکا جاے نفع کرے گا **آلات مفاصل** وجع الورک عرق النسا کو کسی شراب میں پکا کر فائدہ کرتا ہے خصوصاً اگر چالیس روز برابر پیا جاے کہ عرق النسا کو بالکل دور کر دیتا ہے **اعضاے نفض** ادرار بول کرتا ہے اور حیض کا ادرار بنظر اپنی خاصیت کے کرتا ہے اور پھل اسکا مسہل سودا ہے **ابدال** بدل اسکا ہموزن اوسکے اذخر ہے اور ہموزن اوسکے تخم کبر ہے **ہلیلج** جسکو ہندی میں ہڑ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے ایک قسم اسکی زرد کچی ہوتی ہے ایک قسم اسکی سیاہ ہے جو ہندی ہوتی ہے اور یہ قسم ہلیلہ کی خوب پختہ ہوتی ہے اور ہلیلہ زرد سے اسکے دانے بڑے بڑے اور موٹے ہوتے ہیں اور ایک قسم اسکی کابلی ہوتی ہے وہ سب سے بڑی ہے ایک قسم اسکی چینی ہوتی ہے وہ پتلی اور سبک ہوتی ہے **اختیار** بہتر قسم اسکی وہی ہے جو چھوٹی ہو اور زرد ہو اور مائل بسبزی ہو وزنی ہو اندر سے بھری ہو سخت ہو اور کابلی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی عمدہ قسم وہ ہے جسکے دانہ موٹے ہوں اور اتنی بھاری ہو کہ پانی میں ڈوب جائے اور مائل بسرخی ہو۔ اور ہلیلہ چینی کی عمدہ قسم وہ ہے جس میں نوک نکلی ہو۔ **طبیعت** کہتے ہیں کہ زرد ہلیلہ سیاہ سے زیادہ گرم ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہلیلہ ہندی کی برودت کابلی سے کمتر ہے اور سب قسمیں اسکی سرد ہیں پہلے درجہ میں اور خشک ہیں دوسرے درجہ میں **افعال و خواص** سب قسمیں ہلیلہ کی صفرا کی حدت کو بجھا دیتی ہیں اور صفرا کے ضرر سے نفع کرتی ہیں **زینت** ہلیلہ سیاہ رنگ کو صاف کر دیتا ہے **اورام اور بثور** کل ہلیلے اقسام جذام کو نفع کرتے ہیں **اعضائے سر** ہلیلہ کابلی حواس کو نفع کرتا ہے اور حافظہ کو اور عقل کو اور درد سر کو بھی فائدہ کرتا ہے۔ **اعضائے چشم** ہلیلہ زرد اوس آنکھ کو فائدہ کرتا ہے جسمیں استرخا آگیا ہو اور اون مواد کو دفع کرتا ہے جو آنکھ کی طرف بہکر آتے ہوں جب بطور سرمہ کے لگایا جائے **اعضائے نفس و صدر** خفقان کو اور توحش کو پلانے سے نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** اطحال کے درد کو رفع کرتا ہے اور جملہ آلات غذا کو مفید ہے خصوصاً دونوں قسمیں ہلیلہ کی جو سیاہ ہیں یہ دونوں معدہ کی تقویت کرتی ہیں خصوصاً ان دونوں کا مربی اور غذا کو ہضم کر دیتی ہیں اور معدہ کی برداشت غذا وغیرہ کو قوی کر دیتی ہیں اس سبب سے کہ معدہ کی جلد کو مضبوط کرکے اور جو کچھ فضول معدہ میں ہوں اون کا تنقیہ کرکے اور باقی ماندہ رطوبات کو خشک کرکے معدہ کے اندرونی مقامات اور اجزا کو قوت دیتی ہیں۔ ہلیلہ زرد دباغت معدہ کی خوب کرتا ہے اور ہلیلہ سیاہ بھی اسیطرح کا ہے اور ہلیلہ چینی جو فعل کرتا ہے ضعیف ہوتا ہے۔ ہلیلہ کابلی استسقا کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفض** ہلیلہ کابلی و ہلیلہ ہندی اگر زیت میں بھونے جائیں قبض پیدا کرتے ہیں اور ہلیلہ زرد صفرا کا مسہل ہے اور تھوڑے سے بلغم کو بھی نکالتا ہے۔ اور ہلیلہ سیاہ مسہل سودا ہے اور بواسیر کو نفع کرتا ہے اور ہلیلہ کابلی سے بلغم اور سودا کا مسہل ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہلیلہ کابلی قولنج کو نفع کرتا ہے۔ مقدار شربت ہلیلہ کابلی کی مسہل کیواسطے جو بھگوتے ہیں پانچ سے گیارہ درم تک اور خشک ہلیلہ کابلی کی مقدار شربت دو درم تک ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے زیادہ بھی دے سکتے ہیں۔ اور ہلیلہ زرد کے بارہ میں میں کہتا ہوں کہ دس درم تک دینا چاہیے اور زیادہ بھی کوٹکر پانی میں بھگو کر دیا جاتا ہے **حمیات** ہلیلہ کابلی پرانی تپوں کو مفید ہے۔

ہیل بوا جسکو ہندی الایچی کہتے ہیں **ماہیت** یہ وہی خیر بوا ہے اور قاقلہ یعنے بڑی الایچی سے اسمیں لطافت زیادہ ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **خواص** لطیف ہے **اعضائے غذا** جگر اور معدہ بارد کو قوی کرتا ہے اور طعام کو ہضم کرتا ہے۔

ہزار چشان جسکو فارسی میں کبابہ ہن کشاد کہتے ہیں **ماہیت** پھل اسکا شابجنا قیہ کے تھوڑی رنگ کا ہوتا ہے اور دباغت کرنیوالے چمڑے کے اسکا استعمال کرتے ہیں اور جو چیز ضماد کے پاس ہوتی ہے لکڑی کے ٹکڑے ہوتے ہیں مشابہ شفتالو کے چباتے وقت پہلے تو اسکا کچھ مزہ معلوم نہیں ہوتا اوسکے بعد کسیقدر تلخی ظاہر ہوتی ہے عنقریب ہم اسکا بیان باب فاشرا میں پورا پورا کرینگے۔

ہندبا جسکو ہندی میں کاسنی کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے صحرائی بھی ہوتی ہے اور بستانی بھی۔ کاسنی کی دو صنفیں ہیں چوڑی پتی کی اور باریک پتی کی اور یہ دوسری قسم کاہو کی قائم مقام ہے مگر حال یہ ہے کہ بموجب قول اطبا یہ کاسنی اپنے خصائل و افعال میں اوس سے جدا ہے۔ اور میرے نزدیک یہ بات ہے کہ یہ کاسنی تفتیح میں کاہو پر فوقیت رکھتی ہے اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح میں اسکی منفعت کاہو سے زیادہ ہے اگرچہ حرارت کے بجھانے میں اور غذا دینے میں کاسنی کاہو سے کم ہے **اختیار** جگر کیواسطے زیادہ تر نافع وہی کاسنی ہے جو تلخ زیادہ ہو **طبیعت** کاسنی اول درجہ میں سرد ہے اور خشک کاسنی اول درجہ میں یابس ہے اور تر و تازہ کاسنی آخر درجہ اول میں تر ہے اور بستانی کاسنی کی برودت اور رطوبت زیادہ ہے کبھی گرمیوں میں کاسنی کی تلخی بڑھ جاتی ہے پس مائل بحرارت ہو جاتی ہے بوجہ بے اثر ہونیکے اسکو اختیار نہ کرنا چاہیے یعنے جب اسکی تلخی زیادہ ہو جائے تفتیح سدہ جگر میں اسکو نہ دینا چاہیے صحرائی کاسنی میں رطوبت بہت کم ہے اوسکو ترخشقوق بھی اسی کو کہتے ہیں **افعال و خواص** سدہ ہائے احشا کی سدہ ہائے عروق کی تفتیح کرتی ہے اور اسمیں قبض مناسب بھی ہے اور کچھ زیادہ قبض نہیں ہے آب کاسنی سپیدہ اور سرکہ ملاکر طلا کرنا عجیب ہے شدید سرد کرنیمیں اوس عضو کو جسکی تبرید منظور ہو **آلات مفاصل** نقرس کیلئے ضماد کیا جاتا ہے **اعضائے چشم** گرمی سے جو آنکھ میں آشوب ہو اوسکو فائدہ کرتی ہے صحرائی کاسنی کا دودھ بیاض چشم کا مجلی ہے **اعضائے نفس و صدر** آرد جو کے ہمراہ خفقان کیواسطے اسکا ضماد کیا جاتا ہے قلب کی تقویت کرتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جب کاسنی کے پانی مین اعتاس کو گھول کر غرغرہ کرین ورم حلق کو فائدہ کریگا
اعضاے غذا استلی مین اور صفرا کے ہیجانین سکون پیدا کرتی ہو اور معدہ کی تقویت کا فعل بھی اس سے ہوتا ہو کاسنی بہت اچھی دوا ہو اوس کیواسطے جسکا مزاج گرم ہوگیا ہو خشکی کاسنی معدہ کیواسطے بستانی سے اچھی ہو۔ کہتے ہین کہ کاسنی ہر مزاج کے جگر کو مناسب ہو جگر گرم کو تو نہایت موافق ہوتی ہو اور جگر سرد کو بھی مضر نہین جسطرح اور سرد طبیعت کے ساگ مضر کرتے ہین **اعضاے نفض** جب سرکہ کے ساتھ استعمال کیا جاے روانی حیض کو بند کرتی ہو خصوصًا اگر خشکی کاسنی کا ساگ سرکہ کے ساتھ کھایا جاے۔
حمیات چوتھیے لرزہ کو یا جو تھے دن جو تپ آتی ہو اوسکو مفید ہو اور جتنی سرد تپین ہین اونکو بھی مفید ہو **سموم** جب کاسنی کا ضماد اوسکی جڑ سمیت چیپکر بچھو اور ہوام اور زنبور اور سانپ و رسام ابرص کے کاٹنے پر لگا ئین نفع کریگا اور اسیطرح سوتی جو کے ہمراہ۔
ہلیون بفتح ہا و سکون لام وضم یا جسکو ہندی مین ناکردن کہتے ہین **طبیعت** اسکی جالینوس کے نزدیک معتدل ہو اونے کہا ہو کہ ہلیون مین اسخان اور تبرید دونون مین سے کوئی فعل ظاہر نہین ہوتا مگر صحرائی ہلیون مین مین کہتا ہون کہ ہلیون سے حرارت جدا نہین ہوتی اور جسقدر اسمین تلخی آجاتی ہو اوسکی حرارت بڑھتی جاتی ہو۔ ہلیون پر ایک و دھوپ ہر دو نمایان ہوتا ہو جسمین بڑی لزج ہوتی ہو **افعال و خواص** قوت اسکی جلا کرنیوالی ہو جلا اندرونی اعضا کے سدون کی تفتیح کرتی ہو خصوصًا جگر اور گردہ کی اور اسمین تحلیل بھی ہو خصوصًا وہ ہلیون جو سنگلاخ زمین مین پیدا ہو۔
آلات مفاصل ہلیون کا جوشاندہ درد پشت اور عرق النسا کیواسطے پیا جاتا ہو **اعضاے سر** ہلیون کی جڑ کو جسوقت سرکہ مین جوش دین اور اسیطرح خود ہلیون کی جڑ اور اوسکا تخم یہ سب دانت کے درد کیواسطے جید ہو **اعضاے غذا** سدہ ہاے جگر کی تفتیح کرتی ہو یرقان کو فائدہ کرتی ہو اور اسمین کسیقدر رستلی پیدا کرنیکی قوت ہو **اعضاے نفض** روفس نے خیال کیا ہو کہ ہلیون قبض پیدا کرتی ہو اور شاید گمان روفس کا اس سبب سے ہو کہ ہلیون سے ادرار ہوتا ہو اور سواے روفس کے ایک و شخص کہتا ہو کہ ہلیون کو او بال کر جب پلا ئین تلیین پیدا کرتی ہو اور اکثر اطبا کا یہ قول ہو کہ ہلیون قولنج طبقی و ریحی کو دفع کرتی ہو۔ ہلیون کی جڑ دیکا جوشاندہ ادرار بول کرتا ہو اور دشواری سے جو پیشاب آتا ہو اوسکو نفع کرتا ہو اور منی کو زیادہ کرتا ہو اور باہ کو بڑھاتا ہو اور حاملہ ہونین جو دشواری ہو اوسکو نفع کرتا ہو اسیطرح تخم ہلیون کا جسوقت حمول کیا جاے اور ادرار حیض کرتا ہو اور سدہ ہاے گردہ کی تفتیح کرتا ہو **سموم** ہلیون کو جسوقت شراب مین جوش دیکر پلائین رتیلا کے کاٹنے سے نفع کریگا ہلیون کا جوشاندہ کتون کا قاتل ہو جیسا لوگ کہتے ہین بہت فائدہ کرتی ہے۔
ہرطمان بضم ہا و سکون را ے مہملہ و فتح طاے حطی **ماہیت** یہ ایک دانہ ہو قوت اسکی مثل جو کی قوت کے ہو بلکہ یہ دانہ بیچ مین جو اور گیہون کے دانہ کے قدو قامت مین ہوتا ہو اور ستو اسکا اور دلیا اسکا جو کے ستو او جو کے دلیا سے زیادہ قابض ہو مترجم مجھے ایسا گمان ہو کہ یہ وہی دانہ ہے جسکو ہماری زبان مین اندر جو کہتے ہین **طبیعت** معتدل ہو مائل برطوبت **افعال و خواص** تخفیف بدون لذع کے کرتا ہو اور اسمین تحلیل کے ہمراہ قبض بھی ہے
ہیوفاسطنداس یہ عصارہ اوس نبات کا ہو جسکو لحیۃ التیس کہتے ہین یہ عصارہ بارد اور قابض ہوتا ہو اسکا ذکر ہم لغت لحیۃ التیس مین کرینگے طبیعت اسکی سرد مائل بیبوست ہے۔
ہرنوہ - ماہیت اسکی یہ ہو کہ مرچ کے مشابہ ہوتی ہو مگر زردی مائل خوشبو کی مشابہ عود کی خوشبو کے ہوتی ہو بلاد سقالیہ سے لائی جاتی ہو **طبیعت** معتدل ہے
ہوفیلوس خس الحمار ہو اسکا ذکر باب الحا مین کیا جائیگا یہ ایک قسم کا خشکی ساگ ہو طبیعت اسکی سرد تر ہو اور اسمین تخفیف و تھوڑی سی تسخین ہے **افعال و خواص** اسمین قبض ہو
ہشت دہان یہ ایک قسم عود ہندی کی مشہور ہو اسکی **خاصیت** یہ ہے کہ نقرس کو فائدہ کرتی ہے۔

حرف واو

سے جن دواؤن کا شروع ہو اوس کا بیان۔
وسمہ یہ نیل کی پتی ہو **طبیعت** آخر درجہ اول مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک **افعال و خواص** اسمین قبض ہو اور جلا کی قوت اسمین ہے۔
زینت بالون کا خضاب اس سے کیا جاتا ہے۔
ورد جسکو ہندی گلاب کہتے ہین **ماہیت** یہ مرکب جوہر مادی اور جوہر ارضی سے ہو اور مادہ اسمین تیزی اور قبض لینے کو تنگی زبان اور تلخی اور تھوڑی سی شیرینی ہو اور مادہ اوسکی ماہیت مین حرارت کے توڑ ڈالنے کی قوت ہے اوس چیز کے سبب سے جسکے پاے جانے سے اسمین شیرینی اور تلخی پیدا ہوئی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہومراد یہ ہوکہ ادسی چیزنے اسکو شیرین اور تلخ کیا ہواور اسکی حرارت بھی ہو جو دی ہو گلاب مین ایسی لطافت ہو جو اسکے قبض کو نافذ کردیتی ہو۔ اکثر گاہ یہ گلاب زکام پیدا کرتا ہو۔ تلخی کی قوت اسمین اوسیوقت تک رہتی ہو جب تک پھول تازہ ہو اور خشک نہو جائے پھر جب خشک ہو جائے اسکی تلخی کم ہو جاتی ہو اسیواسطے تازہ پھول اسکا دست آور ہو جب بمقدار دس درہم کے پیا جائے۔ جس گلاب کا نام۔ وردمنتن ہو وہ گرم ہو اور تلخ اوسکی مثل عاقر قرحا کے محرق ہوتی ہے **طبیعت** جالینوس کہتا ہو کہ ورد مین زیادہ برودت بہ نسبت ہمارے نہین ہے یعنے انسان کے بدن مین زیادہ برودت نہین پیدا کرتا ہو اور یہ بھی جالینوس کا قول ہو کہ مناسب ہو کہ درجہ اول مین گلاب کی برودت ہو۔ اور مین کہتا ہون کہ یبوست اوسکی اول دوم مین ہو خصوصاً سوکھے ہوے گلاب کی

افعال وخواص گلاب کی تجفیف اوسکے قبض سے زیادہ تر قوی ہے اسلیے کہ اوسکی تلخی مین زیادتی ہو بہ نسبت قبض طعم کے۔ گلاب مفتح ہو اور زیادہ جلا کرنیوالا ہو اور زیادہ تر قابض گلاب خشک ہے اور حرکت صفرا کو ٹھہرا دیتا ہو گلاب کا تخم قبض کرنے مین جملہ اجزاے گلاب سے قوی تر ہو اور اسیطرح زیرہ جو گلاب کے پھول مین نکلتا ہو اور تمام اجزاے گلاب مین اجزاے اندرونی کی تقویت دینے کا اثر ہو قبض گلاب کا اسقدر نہین بڑھتا کہ تحلیل کو منع کرے سوکھا پھول گلاب کا زیادہ قابض ہو اور برودت بھی اسکی زیادہ ہو۔ کبھی یہ بھی دعوی کیا جاتا ہو کہ اسمین نکلے کی نوک ورکانٹے کی کھینچ لینے کی قوت ہو اگر بدن مین گڑ گیا ہو عصارہ گلاب کا عمدہ وہی ہو جو فقط پھول کی اون پتیون کا ہو جنکو پنکھڑی کہتے ہین اور سبز پتیان جو پھول مین ہوتی ہین اونکو کاٹ ڈالا ہو اور رنگ عصارہ کا سپیدی کی مائل ہو ورد مربی کو سایہ مین خشک کرنا چاہیے **زینت** پسینہ کی بدبو کو دور کر دیتا ہو جسوقت حمام مین استعمال کیا جائے گلاب سے ایک غسول تیار کیا جاتا ہو جسکا نسخہ یہ ہو گل سرخ جسکو تری نہ پہونچی ہو تو تر کرتی دیر تک رکھتے ہین کہ گھلا جائے بعد اسکے اسمین سے چالیس مثقال لیکر پانچ مثقال سنبل الطیب ملاکر چھوٹے چھوٹے قرص تیار کرتے ہین بیشتر اس مین دو درہم قسط اور سوسن بھی اضافہ کرتے ہین اور اکثر عورتین اسکو اوبٹنہ مین پسینہ کی بدبو دور کرنے کیواسطے ملاتی ہین **اورام اور بثور** ایک قسم

نے کہا ہو کہ جسوقت اسکو پیکر استعمال کرین گل مسون کو کاٹ کر گراتا ہو اور جسوقت جوش دیکر اسکو کوٹ ڈالین اور بے نچوڑے ہوے ضماد کرین گرم ورم کی تحلیل کردیتا ہو **جراح وقروح** قروح کو فائدہ کرتا ہو خصوصاً جو رانون کے چھل جانیسے قروح پیدا ہوتے ہین اور جو قروح گہرے اور پرانے ہو گئے ہون اونمین گوشت پیدا کرلاتا ہو۔ اور ایک قوم نے دعوے کیا ہو کہ نکلے کی نوک اور کانٹے کو جو بدن مین گڑ گئے ہون اوسکو کھینچ لیتا ہو **اعضاے سر** تر پھول گلاب کا درد سر مین سکون پیدا کرتا ہو اور اسکے پانی کا جوشاندہ بھی یہی اثر رکھتا ہو روغن گل کے سونگھنے سے چھینک آتی ہو اور ایک قوم نے کہا ہو کہ چھینک لانا اسکا اس سبب سے ہو کہ بخار کو نبعکر دیتا ہو اور شاید یہ فعل اسکا اس سبب سے ہو کہ اسمین دو قوتین متضاد جمع ہوئی ہین یعنے جلا کرنیکی قوت اور وہ قوت جو پتلی دماغونکے فضول کو منع کرنیوالی ہو مراد یہ ہو کہ رقیق اور پتلے فضول دماغ مین بھرے ہون اونکے روکنے سے کہ نکلنے نہ پائین اور جلا کرنے سے خشکی کرنیسے سے اون پتلے فضول مین جنبش پیدا ہوتی ہو چھینک آتی ہے۔ خود گلاب چھینک اوس شخص کو لاتا ہو جسکا دماغ گرم ہو تخم گل سونگھنے کو مضبوط کر دیتا ہو اسی طرح سلاقہ اوسکا کسی مطبوخ کے ہمراہ دونون کانون کے درد کے اقسام کو بھی فائدہ کرتا ہو **اعضاے چشم** آنکھ کا درد جو حرارت سے ہو اوسمین سکون پیدا کرتا ہو۔ اسی طرح جوشاندہ خشک گل سرخ کا صلاحیت اس بات کی رکھتا ہو کہ اوسکو بطور سرمہ کے لگائین پس پلکون کے موٹے ہونے کی دوا ہو اور اسیطرح تخم گل اور عصارہ گل سرخ کا آشوب چشم کو اوسی وقت فائدہ کرتا ہو جب اوس سے زیرہ سپید اوسکا نکال لیا جائے **اعضاے نفس** عرق گلاب اگر گھونٹ گھونٹ پیا جائے غشی کو فائدہ کرتا ہو اور عصارہ اسکا اور پانی اسکی شاخون کا نفث الدم کیواسطے جید ہو اسیطرح پتیان اسکے پھولکی **اعضاے غذا** گل سرخ جگر اور معدہ کیواسطے جید غذا ہو پروردہ گل سرخ شہد مین جسکو گلنجبین کہتے ہین مقوی معدہ ہو اور ہضم پر اعانت کرتا ہو گل سرخ اور اسکا عصارہ یہ دونون بلادت معدہ کو نافع ہین اور روغن گل التہاب معدہ کو بجھا دیتا ہو اسیطرح معدہ پر گل سرخ طلا کرنا۔ شربت ورد اوس شخص کو مفید ہو جسکے معدہ مین استرخا آگیا ہو اور ڈھیلا ہو گیا ہو۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

اعضاے نفض درد مقعد کو ٹھہرا دیتا ہو اگر گلسرخ کو کسی برے کے ذریعہ مقعد پر طلا کرین اور درد رحم جو حرارت سے ہو اوسمین بھی سکون پیدا کرتا ہے۔ خشک پھول کا جوشاندہ بھی یہی فائدہ کرتا ہو۔ اور معاے مستقیم کے درد کو بھی یہی جوشاندہ مفید ہو۔ اسکی جوشاندہ سے قروح امعا کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہو اسیطرح شربت ورد بھی اسی غرض کیواسطے پلایا جاتا ہو جو شخص گلاب کے پھول کا بچھونا بچھا کر سویا کرے اوسکی باہ کو قطع کر دیتا ہو تازہ گلسرخ جو نشتر دست لاتا ہو اگر دس درہم کا استعمال کرین اور دس ہی مرتبا جاتا ہو گی خشک پھول دست آور نہین ہو۔ غنچۂ گل سہال شکم کرتا ہو۔

ورج جسکو ہندی مین بچ کہتے ہین ماہیت یہ جڑین ہین ایک نبات کی شکل بلردے کے ہین جو اکثر تالابونمین اور پانی کے مقامات مین پیدا ہوتی ہو ان جڑون پر گرہین سپید سپید ہوتی ہین جنمین ناگوار بو آتی ہو اور تھوڑی سی خوشبو بھی ہوتی ہو یہ جڑ با حدت اور تیز ہوتی ہو جالینوس کہتا ہو کہ اسکی جڑ کے سوا اور کوئی جز اسکی مستعمل نہین اور قوت اس کی زرا وند اور ایرسا کے قریب قریب ہو اختیار ورج کی عمدہ وہی قسم ہو جو زیادہ کثیف ہو اور بھری ہوئی یعنے پر گوشت ہو خوشبو اوسکی پاکیزہ ہو طبیعت اول دوم سے لیکر وسط دوم تک گرم ہے افعال و خواص نفخ اور ریاح کی محلل ہو اور لطف ہو یہ دون لذع کے جلا کرتی ہو مفتح ہو جالینوس کے نزدیک یہ بات ہو کہ اسکی بو ناگوار اور خراب نہین ہو اور ہمارے حس مین تو یہ بات ضرور ناگوار معلوم ہوتی ہو زینت رنگ کو صاف کر دیتی ہو اور بہق اور برص کو نفع کرتی ہو آلات مفاصل تشنج کو نافع ہو اور عضل کے کوفتہ ہو جانیکو مفید ہو اور جوشاندہ اسکا عرق النسا کو نفع کرتی ہے اور پلانیسے اعضاے سر دانت کے درد کے لیے مفید ہو اور ثقل زبان کو دور کرتی ہو اعضاے چشم طبقہ قرنیہ کے موٹے ہو جانیکو فائدہ کرتی ہو اور سپیدی چشم کو بھی مفید ہو خصوصاً عصارہ اسکا ان دونون بیماریون مین۔ اعضاے نفض جوشاندہ اسکا درد پہلو اور درد سینہ کو مفید ہو اعضاے غذا درد جگر جو سردی سے پیدا ہوا ہو اوسکو نفع کرتی ہو اور جس جگر پر برودت غالب ہو اوسکی تقویت کرتی ہو معدہ کو فائدہ کرتی ہو صلابت طحال کو مفید ہو بلکہ تلی کو خوب لاغر کر دیتی ہو معدہ کو پاک کرتی ہو۔ اعضاے نفض منفض یعنے فتردہ کو مفید ہو اور فتق کو جوشاندہ اوسکا درد رحم کو نافع ہو۔ ادرار بول و حیض کا ادرار کرتی ہو تقطیر البول کو نفع کرتی ہو جیسا کہ ایک قوم نے بیان کیا ہو باہ کو زیادہ کرتی ہو اور شہوت باہ برانگیختہ کرتی ہو آنتون کا

درد اور اوسکی خراش کو جو برودت سے پیدا ہوا ہو نفع کرتی ہو سموم ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتی ہو ابدال ریاح کے نکالنے اور دور کرنے مین اور جگر اور طحال کے منفعت مین ہموزن اوسکے زیرہ اور تہائی وزن اوسکے ریوند اوسکا بدل ہے۔

ورس بفتح واو و سکون راے مہملہ ماہیت ایک پھل ہو جسکا رنگ زرد مائل بسرخی ہوتا ہو جیسے پسی ہوئی زعفران اور یمن کی طرف سے لایا جاتا ہو کہتے ہین کہ یہ برادہ اسی کے درخت کے چیرنے سے گرتا ہو طبیعت دوسرے درجہ مین گرم خشک ہو خواص قابض ہو زینت کلف اور نمش کو نفع کرتا ہو اور جب پلایا جاے دفع یعنے بہق ابیض کو جس کو بہیپ کہتے ہین مفید ہوتا ہو اور ورام و بثور یعنے پھنسیون کو فائدہ کرتا ہے جراح و قروح خشک و تر کھجلی اور سعفہ اور داد کو مفید ہے۔

وسخ جسکو چرک و میل کہتے ہین طبیعت بعضی کا میل آخر دوم مین گرم ہو اور بہتر وہی ہو جو سبز رنگ ہو چرک حمام کا جو اوسکے دیوارون پر ہوتا ہو گرمی باعتدال پیدا کرتا ہو۔ اور چرک کشتی گیرون کی دو قسم کی ہوتی ہو ایک تو وہ جو اون کے بدن مین پیدا ہوتی ہو بشرطیکہ وہ لوگ اپنے بدن مین روغن زیتون کی مالش کی ہو اور اس چرک مین غبار کی بھی آمیزش ہوتی ہو اور دوسری وہ قسم ہو جو دیوارون پر بخارات سے اور اوسکے پسینے سے فراہم ہوتی ہو اور وہ چرک جو اکھاڑے کی زمین پر جہان کشتی لڑتے ہین اوس فراہم ہوتی ہو افعال و خواص دونون قسم کی چرک محلل ہو اور نضج باعتدال کرتی ہو بعضی کی چرک جلا باعتدال کرتی ہو اور جذب قوی کرتی ہو اور ہر ایک قسم چرک کی نکلی کی نوک و رکانٹے کو کھینچ لیتی ہو زینت کان کا میل بہری کو نفع کرتا ہو اور ہونٹھ کے پھٹ جانے پر طلا کیا جاتا ہے۔ اورام و بثور جراحات کو تحلیل کرتا ہو کشتی گیرونکا میل ورم پستان کو مفید ہو چرک حمام تنفط کو مفید ہو جراح و قروح کھاڑے کی دیوارون کا میل قروح مشائخ کو فائدہ کرتا ہو اور اون چوٹون کو جو بڈیون کو بدنمین لگین بعضی کا میل داد کو خوب صاف کرتا ہو آلات مفاصل کشتی گیرون کے بدن کا میل عرق النسا کو مفید ہو جبکہ گرم گرم مثل مرہم کے لگایا جاے اور ہاتھ یعنے اونگلیون کے جوڑون کے ٹھہر جانے کو مفید ہے۔ ورشان اسکا خون آنکھون کے زخم کو مفید ہو گوشت اسکا دشوار ہضم کو دور کر دیتا ہو اور شکم مین قبض پیدا کر دیتا ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

ورم ہے چھپکلی اور سام ابرص جسکی دم لانبی ہو اور سر چھوٹا ہو اور اوسکی صورت بری ہے اور سوسمار نہین ہے سوسمار سوائے جنگل کے اور کہین نہین ہوتا ہے یا کم ہوتا ہے سوسمار کا سر کہا اور اوسکی دم اور اوسکا بدن ورل کے مخالف اور کبھی اسکی طبیعت مین قریب قریب ہوتا ہے **طبیعت** گوشت اسکا بہت گرم ہے **زینت** کلف اور بہق کو فائدہ کرتا ہے اور فربہی بقوت لاتا ہے اور اوسکی چربی اور گوشت اسکا کچھ طبقات عورتون کے ایسے ہین جو اسکو کھاتی ہین جیسے کنجڑون کی عورتین **افعال وخواص** کانٹے اور تکلے کی نوک کے کھینچ لینے کی اسمین قوت ہے **اورام وثبور** پسی ہوئی مینگنی اسکی مسون کو اکھیڑ دیتی ہے **اعضائے چشم** مینگنی اسکی سپیدی چشم کو وہی فائدہ کرتی ہے جو سوسمار کی مینگنی کرتی ہے **ودع** جسکی ایک قسم کو گھونگھا اور سنکھ بھی کہتے ہین یہ سیپی کی قسم ہے **خواص** تکلہ وغیرہ کی نوک اور کانٹے کو کھینچ لیتی ہے پسا ہوا گھونگھا مسہ کو اوکھاڑتا ہے جلد سے اوبھرا ہوا ہو یا جلد مین پیوست ہو

حرف زائے معجمہ

سے جن دواؤن کا نام شروع کیا جاتا ہے اونکا بیان

زنجبیل جسکو ہندی مین سونٹھ اور ادرک کہتے ہین **طبیعت** مین فلفل کے مشابہ ہے لیکن اسمین ویسی لطافت نہین ہے یہ سڑ بھی جاتی ہے بسبب رطوبت فضلیہ کے اور اسی سبب سے اسکے گرم کرنے کی قوت بہ نسبت مرچ کی قوت کے دیر تک باقی رہتی ہے اور یہ بات اسکی کثافت کے سبب سے بھی پیدا ہوتی ہے جسطرح حرف وخردل وثافسیا مین ہے **طبیعت** آخر سوم مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور اس مین رطوبت فضلیہ بھی ہے زنجبیل کا مربے گرم خشک ہے اور اسمین زیادہ رطوبت فضلیہ نہین ہے **افعال وخواص** حرارت اسکی قوی ہے بعد تھوڑی دیر کے گرمی پیدا کرتی ہے اسلیے کہ اسمین رطوبت فضلیہ ہے مگر اسکا گرمی پیدا کرنا بقوت ہوتا ہے محلل ریاح نفخ کی ہے اور تلئین ہے اور جب شہد مین پروردہ کی جاے تھوڑی سی رطوبت کو اس کی شہد جذب کر لیتا ہے پس تجفیف کی قوت اسمین زیادہ آجاتی ہے **اعضائے سر** حافظہ کو زیادہ کرتی ہے سر اور حلق کے اطراف مین جو رطوبت جمع ہو اوسکو دور کر دیتی ہے **اعضائے چشم** ظلمت چشم جو رطوبت کے سبب سے ہو اوسکو دور کر دیتی ہے سرمے کے طور سے لگائی جاے یا پلائی جاے۔

اعضائے غذا ہضم غذا کرتی ہے اور سردی جگر کو مفید ہے معدہ کی برودت کو فائدہ کرتی ہے اور بے شوری معدہ کو جو رطوبت سے ہو خشکی پیدا کر کے دور کر دیتی ہے اور فواکہ کے کھانے سے جو رطوبت معدہ مین پیدا ہو اوسکو خشک کر دیتی ہے۔ زنجبیل مربہ باہ کو ہیجان مین لاتی ہے اور جو زنجبیل پروردہ ہو وہ بھی اور شکم کو نرم کرتی ہے خفیف تلئین کے ساتھ گروہ اطبا نے کہا ہے کہ قبض شکم پیدا کرتی ہے اور مین کہتا ہون کہ یہ بات اوسوقت ہے جسوقت بدہضمی سے دست آتے ہون یا کوئی خلط بالزوجت معدہ مین ازلاق پیدا کر رہی ہو۔ **سموم** ہوام کے سموم سے نفع کرتی ہے۔

زوفا رطب - **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ ایک میل کی قسم دنبہ اور بھیڑ کے بالون پر جمع ہو جاتی ہے اور رانون کی جڑ مین اونھین جانورون کے ارمینیہ مقام پر جبکہ یہ جانور ایسی گھاسون کو چرتے ہین جنکے دودھ مین تیزی ہے اونھین گھاسون کی قوت اور اونھین گھاسون کے دودھ کی قوت اس چرک مین آجاتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اون گھاسون مین سے وہ دودھ نکل کر ان جانورون کے بالون وغیرہ مین بھر جاتا ہے اس صورت مین اوس دودھ کا جرم بھی اس چرک مین شریک ہو جاتا ہے اور اس چرک کے قوام مین داخل ہو جاتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین تر ہے **افعال وخواص** منضج ہے محلل ہے **اورام وثبور** اورام سخت سوداوی کی تحلیل کر دیتا ہے اور درد شبد یعنی لخنہ کو مفید ہے جسوقت اسکا ضماد کیا جاے **اعضائے غذا** برودت جگر کو طلا کرنے اور پلانے سے فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** اون صلابات کی تحلیل کرتا ہے جو اطراف مثانہ اور رحم مین ہون اور ان اعضا کی برودت کو اور گردہ کی برودت کو نفع کرتا ہے

زوفائے یابس ایک نبات ہے پہاڑی بھی ہوتی ہے اور بستانی بھی **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین ہے **خواص** لطیف ہے مثل سعتر کے **زینت** رنگ کو اچھا کر دیتی ہے کلف اور اوسکی جو نشان چہرہ پر ہون اونکو دور کر دیتی ہے **اورام وثبور** اورام سخت کی تحلیل کر دیتی ہے جب شراب کے ساتھ پلائی جاے **اعضائے سر** جوشاندہ اوسکا سرکہ مین دبا کر دانت کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے۔ بخارات اسکے جوشاندہ کے جسمین انجیر بھی ملا ہو کان کے گونجنے کی آواز کو مفید ہے جب کسی ٹونٹی دار برتن سے بپھارہ دیا جاے **اعضائے چشم** زوفا کو پکا کر آنکھ پر ضماد کرتے ہین اس سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

طرفہ کو اور اوس خون مردہ کو جو آنکھوں کے نیچے جم گیا ہو فائدہ پہونچتا ہے۔ **اعضاے نفس و صدر** سینہ کو اور پھیپھڑے کو نفع کرتا ہے اور ربو اور پرانی کھانسی کو جوشاندہ اوسکا انجیر اور شہد ملا کر بھی اسیطرح کا فائدہ کرتا ہے اور ورام صلبہ جو سوداوی ہین اون کو اور انفراج انتصاب کو بھی فائدہ کرتا ہے۔ غرغرہ اسکا اوس خناق سے جو اندرونی ہو مفید ہے **اعضاے غذا** ازوفا ہمراہ انجیر اور بورہ کے تلی کا ضماد ہے اور پینے سے بھی نفع کرتا ہے اور استسقا کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** بلغم کا اسہال کرتا ہے اور کدو دانہ اور چھوٹے کیڑے جو پیٹ مین ہوتے ہین اونکو نکال دیتا ہے جس وقت اسکو قردمانا اور پرسیاوشان کے ملا کر استعمال کیا۔

زرنباد جسکو زرنبود کہتے ہین **ماہیت** ایک لکڑی ہے جو مشابہ مرتو کے ہوتی ہے لیکن یہ لکڑی ناگرموتھہ سے بڑی ہوتی ہے اور خوشبو بھی اسمین کم ہوتی ہے **طبیعت** گرم خشک ہے تیسرے درجہ تک **افعال و خواص** ریاح کی تحلیل کردیتی ہے **زینت** فربہی پیدا کرتی ہے اور شراب اور لہسن اور پیاز کی بو کو دور کرتی ہے **اعضاے نفس و صدر** قلب کی تفریح کرتی ہے **اعضاے غذا** قے کو بند کردیتی ہے **اعضاے نفض** رواں شکم کو روکتی ہے اور رحم مین جو ریاح پیدا ہون اونکو نفع کرتی ہے **سموم** ہوام کے کاٹنے سے بہت نفع کرتی ہے یہان تک کہ اسکا نفع جدوار کے قریب ہے **ابدال** بدل اسکا ہوام کے کاٹنے مین دیوڑھا وزن درونج کا اور دو تہائی وزن اوسکے طرخشقوق صحرائی ہے اور نصف وزن اوسکے حب الترج۔

زنجبیل الکلاب یہ ایک گھاس ہے بہت مشہور اسکو فلفل لماہ کہتے ہین پتی اسکی بید کی پتی سے مشابہ ہے مگر زردی اسمین بید کی پتی سے زیادہ ہے۔ پتلی شاخون کا اسکی مزہ زنجبیل کا ایسا ہوتا ہے کتون کو مار ڈالتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین خشک ہے **زینت** تر و تازہ جب اسکو مع اسکے تخم کے پیسکر ضماد کرین چہرہ کے نشانات کو اور چھائین کو اور پرانا داغ جو کسی جانور کے ڈنک رہنے سے رہ گیا ہو سب کو دور کرتا ہے **اورام و بثور** تر و تازہ جب اسکو مع تخم کے پیسکر ضماد کرین ورم سوداوی کی تحلیل کرتا ہے

زیبق جسکو ہندی مین پارہ کہتے ہین **ماہیت** پارہ کی ایک قسم اپنے معدن سے صاف شدہ نکلتی ہے اور ایک قسم اسکی معدنی پتھر سے بذریعہ آگ کے نکالی جاتی ہے جسطرح سونے چاندی کو آگ کے ذریعہ سے نکالتے ہین۔ معدنی پتھر پارہ کا اگر صاف ہو اور اوسمین کوئی پتھر کے ریزے یا مٹی نہ ملی ہو تو وہ پتھر شنجرف کے رنگ مین ہوتا ہے اور شنجرف سے ملتی نہین ہوتا جالینوس وغیرہ نے گمان کیا ہے کہ پارہ بھی مثل مرتک کے مصنوعی چیز ہے اسلیے کہ آگ کے ذریعہ سے پارہ بھی نکالا جاتا ہے اگر یہ قول جالینوس وغیرہ کا صحیح مانا جاے (یعنے کبریٰ اس قیاس کا اگر مسلم ہو جاے کہ جو چیز آگ کے ذریعہ سے نکالی جاے وہ مصنوعی ہوگی (پس اس سے یہ بھی نتیجہ نکلیگا اور واجب ہوگا کہ سونے کو بھی ہم مصنوعی کہین (جیسے مرتک مصنوعی ہے) وجہ دیگر وجہ اشتباہ جالینوس وغیرہ کی یہ ہے کہ حجر زیبق چونکہ مشابہ رنگ مین شنجرف کے ہوتا ہے لہذا گمان کیا جاتا ہے کہ پارہ کی ساخت شنجرف سے اس طریقے سے ہوتی ہے کہ اوس پتھر کو ایک دیگ مین گل حکمت کرکے چھوٹے پر چڑھاکے آگ روشن کرتے ہین اوسوقت پارہ صعود کرکے اوپر چڑھ آتا ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہین ہے بلکہ شنجرف پارہ مین گندھک ملا کر بنایا جاتا ہے اور بعد شنجرف تیار ہونے کے پھر بھی ممکن ہے کہ پارہ اوس سے نکال لیا جاے جیسے شنجرف دوقی سے پارہ کا نکالنا ممکن ہے۔ شنجرف کا معدن وہی ہے جو پارہ کا معدن ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد اور تر ہے **افعال و خواص** وڑایا ہوا پارہ جسکو مصعد کہتے ہین قابض ہے **زینت** کشتہ سیماب سپید جون اور قمقام جسکو بھی ایک جون کی قسم مین شمار کیا ہے اور اونکے بچے و انڈون کے دور کرنے کے واسطے روغن گل کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** سیماب مقتول ترکھجلی کے واسطے روغن گل کے ساتھ یا اور کھجلی کی دواؤن کے ہمراہ لگایا جاتا ہے اور جو قروح کہ ردی اور خراب ہون اون کی بھی دوا ہے **آلات مفاصل** بخار جو پارہ سے اوٹھتا ہے اوسکے بدن مین لگنے سے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور سکتہ پیدا ہوتا ہے **اعضاے سر** دخان زیبق سے سماعت جاتی رہتی ہے اور اگر منہ مین چلا جاے گندہ دہنی پیدا کرتا ہے **اعضاے چشم** دخان سے اسکے اگر آنکھ مین لگجاے بصارت جاتی رہتی ہے **اعضاے نفض** حکیم تولس نے بیان کیا ہے کہ بعض آدمیون نے سیماب مقتول کو ایلاوس مین استعمال کیا ہے **سموم** زیبق مصعد سم قاتل ہے بسبب اسکے کہ اوسمین تقطیع زیادہ ہوتی ہے اور قوی علاج اسکا یہ ہے کہ دودھ پلائین اور قے کرائین۔ جالینوس کہتا ہے کہ اوسکو زیبق مقتول کی سمیت سے علاج

HAKEEM SHOUKAT ALI

میں تجربہ نہیں ہے۔ بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ زیبق مقتول اس سبب سے قتل کرتا ہے کہ بھاری زیادہ ہو جاتا ہے اور جس عضو اندرونی جلد سے کھانے کے بعد ملتا ہے اپنی گرانی کی وجہ سے اوسکو متفرق کر دیتا ہے۔ یہ کلام اس شخص کا ایسا ہے کہ اسکا محصل کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کشتہ سیماب سے چوہا مر جاتا ہے بلکہ زندہ پارہ سے بھی۔ اور دخان زیبق سے گزندہ حیوانات اور سانپ کے اقسام سب بھاگ جاتے ہیں مترجم یہی امور باعث اسکے ہیں کہ طبیب لوگ پارہ کے کشتہ سے ڈرتے ہیں اور بے سمجھے بوجھے جو جی میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں اور جو لوگ علم کیمیاے عام یا فن خاص علم اکسیر کو جانتے ہیں اون کا سبب مضحکہ ہوتا ہے میرے پاس اسوقت قلمی کتاب تصحیحات افلاطون بزبان عربی موجود ہے جسمیں زیبق مقتول کے کھلانے کی مقدار شربت تک لکھی ہوئی ہے اور ہندی نباتات سے پارہ جو کشتہ کیا جاتا ہے بجاے سمیت تو کیسی تریاق ہو جاتا ہے اگر خدانے چاہا تو ایک جداگانہ کتاب تصنیف کرکے ان شبہات کو عام طبائع سے دور کرونگا

زاج جسکو ہندی میں پھٹکری کہتے ہیں **ماہیت** پھٹکری کے اقسام متفرقہ اور سپید اور سرخ اور زرد اور سبز پھٹکری ہیں اور قلقدیس اور قلقند اور قلقطار اور سوری میں یہ ہے کہ پھٹکری کے جملہ اقسام جواہر معدنی ہیں اور محلول ہونیکو قبول کرتے ہیں جو پتھر ان میں ملے ہوے ہیں وہ محلول نہیں ہوتے اور خاص جوہر زاجی حل کو قبول کرتا ہے پہلے یہ اپنے معدن میں سیال تھا اور پھر بستہ ہو گیا۔ **مترجم** یہ بیان بھی شیخ کا میرے نزدیک کوئی صحیح معنے نہیں رکھتا ہے اسلیے کہ حل کے آٹھ طریقوں میں سے جملہ احجار کا حل کرنا ممکن ہے۔ اسی پھٹکری کو مثانہ ثور میں بند کرکے دوپہر کی آنچ سے گرم پانی میں تجنہ حل کیا ہے اور جو سیال اور پتھر دون کا بھی تھا وہ بھی محلول ہوا ہے مگر اس کلام کے یہ معنے ہیں کہ جتنی دیر میں پھٹکری حل ہوتی ہے اوتنی دیر میں وہ پتھر حل نہیں ہوتا ہے تو شاید اس کلام کے معنے کچھ درست ہو جائیں **قسم** قلقطار زرد پھٹکری کو کہتے ہیں اور قلقدیس سپید پھٹکری کو کہتے ہیں اور قلقند سبز پھٹکری کو کہتے ہیں اور سوری سرخ پھٹکری ہے اور یہ سب قسم کی پھٹکریان پانی میں اور پکانے میں حل ہو جاتی ہیں سواے سرخ پھٹکری کے کہ اسکا تحجر اور سنگی زیادہ ہے اور سبز پھٹکری کی سنگی زرد پھٹکری یعنے کسیس سے زیادہ ہے اور اسکا انطباق یعنے طبقات کا باہم چسپیدہ ہونا زیادہ ہے۔ ہر ایک قسم پھٹکری کی طبیعت میں اپنے رنگ کی طرف مائل ہے جالینوس نے توہم اس بات کا کیا ہے کہ سرخ پھٹکری کی پیدائش زرد پھٹکری سے ہے اسلیے کہ جالینوس نے ایک مرتبہ دیکھا کہ زرد پھٹکری میں سرخ پھٹکری تھوڑی سی ملی ہوئی تھی تب اوس سے سرخ پھٹکری جدا ہو کر نکل آئی اور اس توہم میں جالینوس کے نظر ہے **اختیار** سبز پھٹکری جو مصر کی ہوتی ہے وہ قبرسی سے زیادہ قوی ہے لیکن امراض چشم میں قبرسی کی قوت زیادہ ہے۔ بے جلاے ہوئی پھٹکری کی قوت زیادہ ہے اور جلائی ہوئی کی لطافت زیادہ ہے اور زیادہ لطیف سپید پھٹکری اور سبز پھٹکری ہے اور معتدل زرد پھٹکری ہے اور غلاظت سب سے زیادہ سرخ پھٹکری میں ہے یہی سبب ہے کہ پانی میں نہیں گھلتی ہے جس پھٹکری میں زرد زرد سونے کی سی لکیریں یا چھیٹیاں ہوں اوسکی قوت قریب بقوت زرد پھٹکری کے ہوگی۔ قلقطار کی عمدہ وہی قسم ہے جو بسرعت ریزہ ریزہ ہو جاے رنگ اسکا کاہی ہو اور پاکیزہ ہو یعنے میلی نہو اور پرانی نہو۔ اور زاج الاحمر جسکو شحرا کہتے ہیں عمدہ قسم اوسکی وہی ہے جو سخت ہو اور ایسی ہو کہ اوسمیں سنہری چھیٹیاں یا لکیریں چمکتی ہوں اور اوسکی قوت مثل قلقطار کے ہے۔ سوری کی عمدہ وہی قسم ہے جو مصر سے آتی ہے اور سیاہ سیاہ رنگ اوس سے جھڑتے ہیں اور اوسکے اندر بہت سی تجویفیں ہوں یعنے سوراخ سوراخ ہوں اور مزہ میں اوسکے زہومت ہو اور زبان اوسکے چکھنے سے معتفن (?) ہو اسیطرح اوسکے سونگھنے سے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** ہر قسم پھٹکری کی محرق ہے اور خشکریشہ یعنے پپڑی پیدا کرتی ہے اور قابض ہے۔ سرخ پھٹکری میں لذع بہ نسبت زرد پھٹکری کے کم ہے اور کسیس میں قبض جملہ اقسام سے زیادہ ہے اور زرد پھٹکری میں قبض معتدل ہے **اورام و بثور** قلقطار حمرہ کو نفع کرتی ہے اور ان اورام کو جو دور دور پھیلتے ہوں **جراح و قروح** جملہ اقسام پھٹکری کے ترغافشت (?) کو اور سعفہ خبیثہ (?) اور قلقطار اور تمام اقسام کی پھٹکریوں سے جو ناصور کیواسطے بتی بنائی جاتی ہے اوسکے رکھنے سے ناصور میں جو گوشت جلا کرتا ہے اوس جلن کو موقوف کر دیتی ہے **آلات مفاصل** سوری کا شراب ملا کر حقنہ کیا جاتا ہے پس عرق النسا کو نفع کرتا ہے **اعضاے سر** نکسیر بند کرنے کیواسطے ناک میں اسکو پھونک کر پہونچاتے ہیں خصوصاً زرد پھٹکری کو ہر ایک پھٹکری کلا (?) اور اون اورام کو جو مسوڑھے میں پیدا ہوں اور ردی ہوں فائدہ کرتی ہے۔ جب پھٹکری کو شہد میں پیسکر ایک بتی بنائیں اور کان میں رکھیں کان کے قرحہ کو اور مادہ مدہ کو جو کان میں پڑگیا ہو فائدہ کریگی اور اسیطرح اگر اسکو پھونک کر کان میں کسی نے وغیرہ کے ذریعہ سے پہونچائیں۔ دانتوں میں جو تاکل پیدا ہوا اسکو بھی مفید ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

سرخ پھٹکری جسکا نام سوری مشہور ہے دانتون کو مضبوط کرتی ہے اور ڈاڑھیں جو ہل گئی ہون اونکو جمادیتی ہے- زاج سوختہ میں سورنجان ملاکر جب زبان کے نیچے رکھیں ضفدع اللسان کو فائدہ کرتی ہے جو قیروطی پھٹکری سے بنائی جائے خصوصاً سرخ پھٹکری کی قیروطی آکلہ میں اور آکلہ بینی اور دونون کے قروح کو فائدہ کریگی **اعضاے چشم** زرد پھٹکری خصوصاً اوسکا جو ہر ایک پھٹکری پلکون کی صلابت اور خشونت کو فائدہ کرتی ہے **اعضاے نفس** پھیپھڑے کو خشک کردیتی ہے اسلئے اکثر قتل کردیتی ہے **سموم** آہنی قی سے بچتی ہے جو پھیپھڑے کو خشک کرتی

زرنیخ جسکو ہندی مین ہرتال کہتے ہین اسکی ایک قسم سپید ہوتی ہے اوسکو گودنتی کہتے ہین اور ایک قسم سرخ ہوتی ہے اور ایک قسم زرد ہوتی ہے - **اختیار** عمدہ ہرتال کی وہی ہے جو سرخ ہو رنگ گہرا ہو ریزہ ریزہ ہو اور پس جائے گندھک کی بو اوسمین آتی ہو اور زرد ہرتال کی عمدہ قسم وہی ہے جو ارمنی ہو سنہری رنگ کے پرت اوسمین ہون اور وہ پرت پتلے پتلے ہون جیسے زرد ابرک کی پرت ہوتی ہین **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال وخواص** کل اقسام ہرتال کی عفونت پیدا کرتی ہے لذع بہت کرتی ہے اور سرخ ہرتال تحلیل مین اون سے بہتر ہے **زینت** بالون کو تراش ڈالتی ہے اور راتینج کے ہمراہ بالخورہ پر لگائی جاتی ہے - **جراح وقروح** چربی ملاکر زخمون پر لگائی جاتی ہے **اورام وبثور** چربی اور تیل ملاکر کھجلی پر اور سعفہ تر پر اور سڑے ہوئے مقام پر لگائی جاتی ہے اور جلد کو جلادیتی ہے اور مرکی ملاکر جون کے قتل کرنے کیواسطے اور جون کے جونشان رہجائین اونکے دور کرنے کیواسطے لگائی جاتی ہے- اور زفت ملاکر خون کے داغ مٹانے کیواسطے طلا کیجاتی ہے اور کبھی زفت ملاکر جون کے مارنے کیواسطے لگاتے ہین **اعضاے سر** قیروطی جو ہرتال سے بنائی جائے خصوصاً سرخ ہرتال سے وہ قیروطی آکلہ مین اور آکلہ بینی کو نفع کرتی ہے اور دونون کے قروح کو بھی فائدہ کرتی ہے **اعضاے نفس** جو لوگ کہ اونکے سینہ وغیرہ سے قیح نکلتی ہو اونکو ادمانی اور ماء العسل ملاکر پلائی جاتی ہے اور راتینج ملاکر پرانی کھانسی کیواسطے اسکی دھونی دیجاتی ہے اسیطرح جو شخص کہ اوسکی کھنکھار مین پیپ آتی ہو اوسکو بھی اسی کی دھونی دیجاتی ہے- کبھی ربوکی گولیون مین بھی ہرتال کو داخل کرتے ہین **اعضاے نفض** روغن گل مین اسکو آلودہ کرکے پھنسیون پر اور بواسیر کے مسون پر لگاتے ہین **سموم** ہرتال واڑائی ہوئی سم قاتل ہے

زبد البحر جسکو ہندی مین سمندر پھین کہتے ہین **ماہیت** اسکی پانچ قسمین ہین ایک اسفنجی جو ابر مردہ کے مشابہ ہو زرد رنگ اور سطبر اور زہومت ہوتی ہے بو اسکی مچھلی ہوتی ہے جیسے مچھلی مین سڑاندہ آتی ہے دوسری قسم سپیدی مائل اور بہت متخلخل جسمین سوراخ زیادہ ہوتے ہین یہ سبک ہوتی ہے اور لانبا فلکڑا نرم ہو اوسکی بو جیسے کائی کی بو تیسری قسم کیڑون کی شکل پر ہوتی ہے بنفشئی رنگ اور شکل اسکی ایسی ہی ہوتی ہے جو چوتھی قسم مشابہ اوس صوف کے ہوتی ہے جو میلا ہو یہ سبک ہوتی ہے اور سوراخ دار پانچوین قسم قطری ہے جو سپید رنگ ہوتی ہے ظاہر اسکا چکنا ہوتا ہے اور اندر سے کھردری باخشونت ہو اسمین کچھ بو نہین ہوتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال وخواص** جملہ اقسام کے چرک کو پاک کردیتی ہے جالی اور محرق ہے اور تیسرے قسم کی لطافت جملہ اقسام سے زیادہ ہے **زینت** جلاہوا سمندر پھین خصوصاً تیسری قسم کا بالخورہ کیواسطے مفید ہے -اور قطری یعنے پانچوین قسم کا نورہ کا جز ہے کہ بال گرادیتا ہے اور بہق کو فائدہ کرتا ہے- وہ دونون قسم جو اسفنج کی شکل پر ہین اوبٹنے کی دواؤن مین داخل کیجاتی ہین اور بثور لبنیہ اور چہرہ کے داغ کی دوا مین پڑتی ہے- باقیماندہ اقسام بال تراشنے مین بکار آمد ہین اور پانچوین قسم جو چکنی ہے دانتون کی جلا کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ دانتون کے جلا کرنیکی قوت اسمین پوری ہے **اورام وبثور** سماری ورم پر پانچوین قسم جو چکنی ہوتی ہے لگائی جاتی ہے اور گلابی رنگ کا سمندر پھین خنازیر کی دوا ہے **جراح وقروح** خارش جسمین گڑھے پڑگئے ہون اور داد کے اقسام کو مفید ہے خصوصاً وہ قسمین جو اسفنجی ہوتی ہین **آلات مفاصل** گلابی رنگ کا سمندر پھین موم اور روغن گل ملاکر نقرس پر لگایا جاتا ہے **اعضاے غذا** گلابی رنگ کا سمندر پھین تلی کے مرض کو مفید ہے اور استسقا کو **اعضاے نفض** گلابی رنگ کا سمندر پھین دشواری سے پیشاب آنے کو نفع کرتا ہے اور ریگ مثانہ اور درد گردہ کو نافع ہے

زنجفر جسکو ہندی مین شنجرف کہتے ہین **ماہیت** ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکی قوت سپیدہ کی ایسی ہے اور دوسری قوم نے کہا ہے کہ اسکی قوت مثل قوت شادنج کے ہے **طبیعت** صحیح تر یہی مذہب ہے کہ شنجرف گرم خشک ہے اور شاید کہ اسکی گرمی اور خشکی آخر درجہ دوم کی ہے اسکے سوا اور کچھ لوگون نے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کما ہو اونکو شناخت اچھی طور پر نہین تھی **افعال وخواص** بعضون کے نزدیک اسکا قبض بہ نسبت اسکی جذب کے زیادہ قوی ہو اور بعضون نزدیک جذب اسکا اسکے قبض سے زیادہ ہو **جراح وقروح** زخمون کو مندمل کرتی ہو اور قروح مین گوشت بھر لاتی ہو سوختگی آتش کو مفید ہو اور ضعف کو نیز اندھوریون کو **اعضاے سر** دانتون کے کرم خوردہ ہونے اور سڑجانے کو منع کرتی ہو۔

زجاج آبگینہ کو کہتے ہین جسکی ہندی کانچ ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہو **زینت** دانتون مین جلا دیتی ہو اور اگر روغن زیتی کے ساتھ طلا کیجاے بال دوبارہ لاتی ہو **افعال وخواص** تھین قبض ہو اور لطافت ہو **اعضاے سر** پینے بالونکی گرو نہین ہو میل یاجون وغیرہ کسی چیز ہوتی ہین انکو صاف کرتی ہو قوت سرکو اس سے دونہین دانتونمین جلا پیدا کرتی ہو **اعضاے چشم** آنکھونمین جلا کرتی ہو اور سفیدی چشم کو دور کرتی ہو زجاج سوختہ مین قوت زیادہ ہو **اعضاے نفض** پسی ہوئی کانچ اور جلی ہوئی سنگ مثانہ اور سنگ گردہ کو زیادہ مفید ہو جب کسی شراب کے ساتھ ملائی جاے۔

زرنب جسکو ہندی مین برنجی کہتے ہین **ماہیت** چھوٹی چھوٹی شاخین پتلی پتلی اور گول ہوتی ہین سکلاے سے لیکر قلم کی حد تک موٹی ہوتی ہین سیاہ زردی مائل مزہ کچھ نہین اور نہ بو اور جو تھوڑی سی بو آتی ہو تو خوشبو جیسے اترج کی بو اور قوت اوسکی جوزبوا کی قوت ہو لیکن اسکی لطافت جوزبوا سے کچھ کم ہو اور کبھی دارچینی کے بدلے قرار دیجاتی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک **خواص** مین قبض ہو اور ریاح کی تحلیل کرتی ہو **اعضاے سر** پانی ملاکر اسکی ناس لیجاتی ہو روغن گل بھی اسمین شریک ہوتا ہو سردی سے جو درد سر ہو اوسکے واسطے **اعضاے غذا** معدہ اور جگر بارد کو نفع کرتی ہو **اعضاے نفض** تنکر کو بستہ کرتی ہے۔

زبد جسکو ہندی مین مکھن کہتے ہین **طبیعت** درجہ اول مین گرم تر ہو اور رطوبت اسکی حرارت پر فوقیت رکھتی ہو **افعال وخواص** منضج ہو اور محلل ہے مرخی ہے تحلیل اسکی ایسے بدن مین جو سختی نرمی مین متوسط ہو سخت بدن مین نہین ہوتی ہے اور نرم بدن مین اسکی تحلیل بسہولت ہوتی ہو۔ دخان اسکا مجفف ہو اور قبض بہ نرمی پیدا کرتا ہو درد مین جو مادہ اعضا کی طرف گر رہا ہو سکون پیدا کرتا ہو **زینت** بدن پر اسکا طلا کیا جاتا ہو پس غذا کو اچھی طرح قبول کرتا ہو فربی لاتا ہو **جراح وقروح** بچے کی جراحت کو نفع کرتا ہو اور قرحہ کو بھر لاتا ہو اور چرک وغیرہ سے پاک کردیتا ہو **اعضاے سر** مرہمین اور دوائین ایسی ملائی جاتی ہین جو جراحات حجاب مانع کو مفید ہون اور اون جراحات کو جو کان کی جڑون مین ہون خواہ پٹہ جیسی مین او ٹھوڑی مین اور اون دواؤن مین جو مسوڑھے کے ورم کی ہون اور قلاع کی دواؤنمین بھی اسکو ملاتے ہین۔ بڑے لڑکونکے دانتون کی جڑونمین جب اسکا طلا کرتے ہین بآسانی دانت نکل آتے ہین **اعضاے نفس** سردی اور خشکی سے جو کھانسی آتی ہو اوسکو نفع کرتا ہو خصوصا بادام وشکر ملاکر۔ اسیطرح ذات الجنب و ذات الریہ کو فائدہ کرتا ہو نفث یعنی کھنکھار وغیرہ کی طرف سے جو چیز نکلتی ہو اوسکے نکلنے مین آسانی کردیتا ہو اور اوسمین نضج پیدا کرتا ہو اسیطرح ہمراہ روغن بادام کے نضج پیدا کرنا اسکا زیادہ ہو لیکن تنہا زبد مین تنقیہ کی قوت کمتر ہو بہ نسبت نضج پیدا کرنے کے اور شکر کے ہمراہ معاملہ برعکس ہو یعنے نضج پیدا کرنیکی قوت زیادہ تنقیہ سے ہو نفث الدم کو منع کرتا ہو اور مدہ جسکی کھنکھار مین آتا ہو جب اسکا معوق یعنے ڈیڑھ اوقیہ کے ہمراہ شہد کے چاٹا جائے مفید ہوگا **اعضاے نفض** ملین ہو اور بکثرت اسکا استعمال کرنا مسہل ہو۔ اور ام گرم اور صلابت اون کی جو آنتون مین اور رحم مین اور انثیین مین ہون اونکو اسواسطے اسکا حقنہ دیا جاتا ہے مثانہ کے منفذ مین جو پھوڑے ہون اونکے ادویہ مین داخل کیا جاتا ہو۔ **سموم** اقسام زہر کی مقاومت کرتا ہو اور سانپ کے کاٹنے پر اسکو طلا کرتے ہین۔

زفت جسکو ہندی مین رال بھی کہتے ہین **ماہیت** مشہور ہو اور دو قسم کی ہوتی ہو دریائی سیاہ رنگ گیلی ہوتی ہو مجوفون مین داخل کیجاتی ہو اوسیکا قیل قار ہو۔ اور پہاڑی خشکی ہوتی ہو خشکی ایک قسم درخت قیبوب سے بہہ کر آمد ہوتی ہو۔ اور بہت سی قسمین ہین جو صنوبر کے درخت سے نکلتی ہین پہلے پہلے وہ گیلی ہوتی ہین بعد اسکے پکاکر خشک کرلیجاتی ہین۔ اکثر جو زفت پائیجاتی ہو وہ قیبوب کے درخت سے نکلی ہوئی ہو اور دوسرا درخت چھوٹی قسم صنوبر کی ہو روغن زفت قریب قریب قطران کے ہو طریقہ اوسکے بنانے کا یہ ہو کہ جسوقت زفت کو پکانے لگین روغن کو ٹپکا دین یا جس برتن مین اوسکو پکاتے ہون اوسکے منہ پر تھوڑا سا صوف لٹکا دین تاکہ اسکے بخارات سے تر ہوجاے جب تر ہوجاے کسی دوسرے برتن مین اوسکو نچوڑ لین بس یہی روغن ہے۔ علاوہ بران یہ بھی ممکن ہو کہ اوس روغن کو قرع انبیق مین ٹپکائین کہ یہ ٹپکانا اوس طریقہ سے بہتر ہو جو اوپر لکھا گیا اور جو میل وغیرہ پکاتے وقت اوپر

HAKEEM SHOUKAT ALI

چڑھتا ہے اور روغن مین مل جاتا ہے اوس سے بھی حفاظت ہو جائیگی **افعال و خواص** منضج ہے اخلاط غلیظہ کا اور خوب جلا کرتا ہے مسخن ہے اور زفت تازہ و تر مین نضج دینے کی قوت زیادہ ہے اور زفت یابس مین تجفیف کی شدت ہے اور مرہم کی دواؤن مین پڑتا ہے **زینت** ناخون کی سپیدی کو دور کرتا ہے - خون کو بطرف اعضاء کے کھینچ لاتا ہے بس اعضاء کو فربہ کر دیتی ہے خصوصاً اگر بار بار بدن پر پسی جاوے اور دفعۃً بہت درشتی سے چھڑائی جاوے قدم کے پھٹ جانیکے مقام پر اسکو طلا کرتے ہین اور دیگر اعضاء کے شقاق پر بھی اوسکا لگانا کو دور کر دے - بانخورہ پر جب اسکا ضماد کرین بال اگا لاتی ہے **اورام و ثبور** اورام صلبہ کو نرم کرتی ہے خصوصاً زفت رطب - آرد جو ملا کر خنازیر پر لگائی جاتی ہے - اگر گندھک یا پوست درخت صنوبر زفت مین ملا کر طلا کرین نملہ کے پھیلنے کو منع کرتی ہے - خبیثہ جو زخم ہون اونکو دفع کرتی ہے **جراحات و قروح** وادیہ جملہ اقسام کو دور کر دیتی ہے - جو قروح بہت گہرے ہون اونمین گوشت اگا لاتی ہے خصوصاً دقاق کندر اور شہد کے ہمراہ - اور جو قروح ایسے ہون کہ اونمین رطوبات فاسدہ بھرے ہون اونکا تنقیہ کر دیتی ہے - زفت یابس مین زخمون کے خشک کرنیکی قوت زیادہ ہے اور اسیطرح زفت یابس پھوڑونمین خشکی پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** اورام عضل کو نفع کرتی ہے — **اعضاء سر** خشک و تر دونون قسم کی زفت سر کے قروح کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضاء چشم** زفت کا دھوان جو سبل العین یعنے بھوون کی درازی مو کو درست کر دیتا ہے اور پلکون کے بال اگا لاتا ہے اور ڈھلکے کو روک دیتا ہے اور جو قرحہ آنکھ مین پڑے ہون اونکو بھر لاتا ہے بصارت مین تیزی پیدا کرتا ہے **اعضاء نفس** کھانسی جو سرد خشک ہو اوسکو نفع کرتی ہے خصوصاً بادام اور شکر ملا کر اسیطرح ذات الجنب اور ذات الریہ کو مفید ہے اور نفث کے نکلنے مین آسانی کر دیتی ہے اور اوسمین نضج پیدا کر دیتی ہے اسیطرح روغن بادام کے ہمراہ - اور نضج دینا اسکا زیادہ ہے مگر تنہا زفت مین تنقیہ کمتر ہے بہ نسبت نضج دینے کے اور شکر کے ہمراہ معاملہ بالعکس ہے اور نفث الدم کو منع کرتی ہے اور درہ رہ کے تھوکنے کو روکتی ہے جسوقت بقدر ڈیڑھ دو قیہ کے زفت کو شہد ملا کر تناول کرین **مترجم** بیانک جو عبارت اعضاء نفس کی سرخی سے لکھی گئی بالکل مکرر معلوم ہوتی ہے اور اسی عبارت سے ملتی ہے جو زبد کے اعضاء نفس کے بیان مین گذر چکی ہے اور تکرار عبارت کا سبب معلوم نہین کاتب کی غلطی تو معلوم نہین ہوتی شاید اصل مسودہ مین کوئی غلط آ گیا ہو **متن** زفت رطب کو جسوقت حنک پر لگائینگے تو خناق کو نفع عمدہ کریگا **اعضاء نفض** یعنی ہے اور بہت استعمال کرنا اسکا بمقدار کثیر دست لاتا ہے اورام گرم اور اورام صلب سوداوی کیواسطے جو امعاء اور رحم اور مقعد مین ہون اسکا حقنہ دیا جاتا ہے - فرخانہ کی جراحات کی دواؤن مین بھی پڑتی ہے زفت کو شقاق مقعد پر کسی گیلی چیز مین پیس کر لگاوین شقاق مقعد کو نفع کرتا ہے **سموم** زہرون کی سمیت کا مقابلہ کرتا ہے اور سانپ کے کاٹے کا تریاق ہے اگر اوسکو نمک ملا کر [illegible]

زعفران اسکو ہندی مین کیسر کہتے ہین **ماہیت** اچھی زعفران وہی ہے جو تازی اور خوشرنگ خوشبو ہو اور اوسکے ریشہ پر جو تھوڑا بال کے مشابہ ہوتا ہے سپیدی ہو مگر بہت سپیدی نہو ریشہ اوسکا بھرا ہوا ہو نہ پچکا ہوا اور پورا ہو اوسکے ٹکڑے نہو گئے ہون یا نیم ٹوٹا [illegible] انگلی سے رنگ اسکا جلد نہ چھوٹے [illegible] اور سیر رنگ کی ہو جسقدر [illegible] ہو کر ٹوٹ نہ جاوے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم اور پہلے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** بعض نے کہا ہے منضج ہے [illegible] حرارت اسکی معتدل ہے منضج ہے - جالینوس کہتا ہے کہ حرارت اوسکی قوی [illegible] اوسکے قبض کے [illegible] کی اعانت یقیناً نہین کرتی بلکہ اخلاط کو [illegible] ہے اور عفونت کی اصلاح کرتی ہے اور احشا یعنے اعضاء اندرونی کی تقویت کرتی ہے **زینت** رنگ کو خوشنما کر دیتی ہے جب پلانے مین اسکا استعمال کیا جاوے **اورام و ثبور** اورام کی تحلیل کر دیتی ہے ورم حمرہ پر اسکا طلا کیا جاتا ہے - **اعضاء سر** درد سر پیدا کرتی ہے اور سر کو مضر ہے خمار کیواسطے منفج ہے سبات بلائی جاتی ہے اور نیند بھی پیدا کرتی ہے حواس مین کدورت پیدا کرتی ہے - جسوقت شراب مین اسکو ملا کر پلائین اسقدر نشہ کرے گی کہ آدمی آپے سے جاتا رہے - اور رعونت مین پڑ جاوے کان مین جو ورم گرم ہے اوسکو نفع کرتی ہے **اعضاء چشم** آنکھ مین جلا کرتی ہے جو نزلہ آنکھ مین اترتا ہو اوسکے اترنے کو منع کرتی ہے غشاوہ یعنے جھلی آنکھ مین نہین پڑنے دیتی ہے زرقت یعنے کبودی جو بیماریون کے سبب سے آنکھ مین آجاتی ہے اوسکے دور کرنے کیواسطے بطور سرمہ کے اسکو لگاتے ہین **اعضاء نفس و صدر** مقوی قلب ہے مفرح ہے - جس شخص کو برسام کا مرض ہو یا شہد مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

گرفتار ہوا ور اوسکے سُلانے کیواسطے سونگھائی جاتی ہی خصوصًا روغن زعفران
کہ منوم قوی ہی۔ سانس کی آمدرفت مین آسانی پیدا کرتی ہی آلات نفس کی
تقویت کرتی ہی **اعضاے غذا** اشتہا پیدا کرتی ہی اشتہا کو ساقط کردیتی ہی
اسلیے کہ زعفران کو اوس ترشی سے جو سودا کی ہی بر وقت اشتہا کے ہوتی ہی مخالفت
اور ضد ہی لیکن زعفران معدہ اور جگر کی تقویت کرتی ہی بسبب اپنی حرارت
کے اور اوس قوت کے جس سے دباغت معدہ کی کرتی ہی اور بسبب قبض کے
جو اسمین ہی اور ایک قوم نے کہا ہی کہ زعفران طحال کیواسطے اچھی چیز ہی **اعضاے
نفض** باہ کو برانگیختہ کرتی ہی اور ادرار بول کرتی ہی صلابت رحم کو اور رحم کے
ملجانے کو اور قروح خبیثہ جو رحم مین ہون اونکو نفع کرتی ہی جس وقت ہمراہ موم
اور زردی بیضہ کے زعفران مع دو چند وزن اوسکے روغن زیت کے استعمال
کیا جاے بعض طبیبوں نے کہا ہی کہ اگر زعفران کو وہ عورت پی لے جسکو بڑی مدت
سے درد زہ کی تکلیف ہو فورًا لڑکا پیدا ہوجاے گا سموم کہتے ہین کہ سمن ثقال
زعفران کہ جو شخص تناول کرے اسقدر تفریح زیادہ کریگی کہ آخر وہ شخص مرجائیگا
جیسے شادی مرگ سے آدمی مرجاتا ہی **ابدال** بدل اسکا ہموزن اوسکے قسط
تیسرا حصہ ہی اور چہارم وزن اوسکے پوست سلیخہ یعنی تج ہے ۔

زنجار جسکو ہندی مین زنگار کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہی طریقے
اسکے بنانے کے بہت سے ہین اور خلاصہ سب کا یہی کہ تانبے پر کائی یا
سبز رطوبت جم جاے سرکے کے بخور دینے سے یا تانبے کے برادہ پر سرکہ چھڑکنے سے
کہ اوسکے بعد اوس برادہ کو تری کے مقام مین دفن کردین خواہ جس برتن مین
سرکہ بھرا ہوا اوسکے منھ پر تانبے کا برتن اوندھا کرکے رکھین اور راستے دون
تک بنے دین کہ زنگار پیدا ہوجاے بعد اوسکے زنگار کو اوس برتن سے چھیلکر
چھڑالین یا تانبے کے برادہ مین نوسادر ملاکر تری مین دفن کردین بس یہی
سب طریقے زنگار بنانے کے مشہور ہین۔ ایک اور طریقے سے بہت لطیف زنگار
بنایا جاتا ہی وہ یہ ہی کہ سرکہ کشید کیا ہوا (جیسے عرق نعناع) کو تانبے کے برتن
خواہ دیگچے وغیرہ مین رکھکر تانبے کے دستہ سے کوٹتی دھوپ مین پیسنا شروع کرین
یہانتک کہ پیستے پیستے اوسمین سبزی آجاے پھر اوسمین پھٹکری اور نمک تھوڑا سا
ڈالکر دوبارا پیسنا شروع کرین جب گاڑھا ہوجاے اور یکجا ہوجاے خواہ
یکجا کرکے اوسکو سکھالین بعد اوسکے پھر اوسپر سرکہ مقطر اور نوشادر کا پیشاب چھڑک
کر تھوڑی دیر پیسین اور تری کی جگہہ پر رکھدین بعد اوسکے اوسکو یکجا کرکے سکھالین

کبھی اون سخت پتھرون پر جو تانبے کے معدن مین ہوتا ہی زنگار خود بخود پیدا
ہوا کرتا ہی اور کبھی معدن مس مین زنگار بھی پایا جاتا ہی **اختیار** بہتر قسم زنگار
کی وہی ہی جو معدنی ہو اور قوی زیادہ وہ زنگار ہی جو توبال یعنے دیگ سے اور
سنگ اسفنج سے بنایا جاے ۔ سرکہ سے بنایا ہوا زنگار زیادہ نرم ہوتا ہی بہ نسبت
اوس زنگار کے جو نوسادر سے بنایا جاے **طبیعت** چوتھے درجے تک گرم خشک
ہی **افعال و خواص** جلا کرنیوالا ہی اور سخت اور نرم دونوں طرح کے
گوشت کو نہ ادتیا ہی قیروطی بنانیسے اسکی تیزی مین تعدیل ہوجاتی ہی پھر اسمین
تخفیف رہجاتی ہی اور لذع نہین کرتا **جراح و قروح** جو قروح کہ مادہ اونکا
پھیلتا ہوا اوسکے پھیلنے کو منع کرتا ہی گوشت کو زخم کے بھرلاتا ہی جب قیروطی مین
پڑے ۔ جو قروح چرک آلودہ ہون اونکا چرک دور کردیتا ہی۔ زنگار ہمراہ ظروف
اور علک الانباط کے اوس کھجلی کی دوا ہی جسمین خارش پڑتے ہون اور برص اور
بہق کی بھی دوا ہی **اعضاے سر** جو زنگار نوسادر اور پھٹکری ادر سرکہ
سے بنایا گیا ہو جب اوسکو پیسکر ناک مین پھونکنے کے ذریعے سے پہونچائین
اور منھ مین پانی بھرلین تاکہ حلق تک نہ پہونچنے پاے اس ترکیب سے ناک
کی بدبو اور جو خراب زخم ناک مین ہون سب دفع ہوجاینگے۔ ہے کا زنگار
جو سرکہ سے بنایا جاے مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہی اور راسن کا زنگار قیروطی مسوڑھے
کے ورم کو فائدہ کرتی ہی اور اسیطرح تانبے کا زنگار **اعضاے چشم** ۔
پلکون کے موٹے ہونے کو اور پلکون کے بھدے اور بھاری ہونیکو کاٹتا ہے کہ
اوسکو نہ سکین فائدہ کرتا ہی۔ اور آنکھ مین جلا دیتا ہی قروح چشم کی دواؤن مین داخل
کیا جاتا ہی آنسو بہ کثرت بہاتا ہی جب زنگار سرمہ مین داخل کرکے آنکھ مین لگایا جاے
تدبیر صائب یہ ہی کہ پہلے آنکھ کو اسفنج سے گرم پانی مین ڈبوکر سینک دین **اعضاے النفض**
بواسیر کی دوا مین داخل کیا جاتا ہی اور اسکی بتی اشق ملاکر بواسیر مین رکھی جاتی ہے

زبرۃ النحاس یہ ایک چیز ہی جیسے نمک یا لف وانہ وانہ اسکے تانبے کو گرم
کرنیسے پیدا ہوتے ہین **افعال و خواص** مثل بص ہی اکال ہی لذاع ہے۔
جراح و قروح گوشت زائد کو سڑا دیتی ہی **اعضاے سر** قروح گوشت
کی خشک کرنیوالی دواؤن مین داخل کیجاتی ہی سپید قسم اسکی جب اوسکو پیسکر کان
مین پھونکنے کے ذریعے سے پہونچائین کری گوش کا جو مرض پیدا ہوا اوسکو دور
کردیتی ہی جب کہ پانسکو شہد ملاکر لگاتے ہین بیل دن اور ورام کو جو نرم گوشت مین
حلق کے ہون اور ورم لہات کو دور کردیتی ہی **اعضاے النفض** جلا ہوا تا

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو برابر ڈیڑھ ماشہ کے ہین اگر پلائی جاے خلط غلیظ کا اسہال کرتی ہے اور زرداب کو نکال دیتی ہو بواسیر کو خشک کرنے والی دواؤن مین اور قروح مقعد کے ادویہ مین داخل کیجاتی ہو

زوفرا ایک درخت ہو جسکے دانہ انجدان کے مشابہ ہوتے ہین اُنکو جرا کہتے ہین مشابہ سداب کے ہوتا ہو اور اس درخت کو دنیا روینتے ہین **طبیعت** گرم خشک ہو **افعال وخواص** نفخ کی تحلیل کرتی ہو **اعضاے نفض** بیخ اوسکی اور تخم اوسکا منی کے خشک کرنے مین سداب کی قوت سے مشابہ ہو **سموم** بچھو کے کاٹنے مین اسکا پلانا اور لگانا دونون مفید ہین -

زرین درخت بعض آدمی اسکو آزاد درخت بھی کہتے ہین **آلات مفاصل** عرق النسا کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے نفض** اسکی بیج کا عرق مفتح ملاکر اگر دشواری سے پیشاب آتا ہو یا حیض کے آنے مین دشواری ہو تو پلایا جاے فائدہ کریگا - جو خون **مثانہ** مین بستہ ہو گیا ہو اوسکو نکال دیتا ہو **سموم** ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتا ہے -

زعرور بفتح زاے معجمہ وسکون عین مہملہ مشہور پھل ہو ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہو جسکی گٹھلی تہنکی ہوتی ہو اور ایک قسم اسکی وہ ہے جسکو یونانی زبان مین انپیلس ورسطافیون کہتے ہین اور اکثر اسکا نام جنگلی سیب بھی کہتے ہین اسکا درخت سیب کے درخت سے پتون مین مشابہ ہوتا ہو مگر اوس سے چھوٹا ہوتا ہو مزہ کھٹا **خواص** قابض ہو اور سنجد سے قبض اسکا زیادہ ہو صفرا کو تسکین دیتا ہو سیلان رطوبات جمیع اقسام کو ہر ایک پھل سے زیادہ بند کردیتا ہے **اعضاے سر** افیلس بکثرت درد سر پیدا ہوتا ہو **اعضاے غذا** افیلس معدہ کیواسطے خراب چیز ہو **اعضاے نفض** حیض کو بند کرتا ہو مگر پیشاب کو بند نہین کرتا ہو

زبل جسکو ہندی مین مینگنی یا گوبر وغیرہ کہتے ہین **ماہیت** مختلف قسم کی ہوتی ہو جس حیوان کا فضلہ ہو اوسی کا اوسمین اثر ہوتا ہو بلکہ ایک ہی قسم کے حیوان کے اشخاص کا فضلہ بھی طرح طرح کا ہوتا ہو خصوصاً آدمی کا فضلہ اختیار بط کی بیٹ کا استعمال جائز نہین ہو کہ اسمین حرارت بافراط ہو باز اور جرہ اور باشہ اور اسیطرح سب شکاری چڑیون کی بیٹ کا بھی استعمال نہین ہوتا ہو اسلیے کہ حرارت اسکی بافراط ہو **طبیعت** کسی قسم کی زبل تر پیدا اور ترطیب نہین پیدا کرتی ہو کبوتر کی بیٹ بہت زیادہ گرم ہو بہ نسبت اور جانورون کی بیٹ کے جسکا استعمال دوا مین کیا جاتا ہو پھر اُسکے چڑیان

اونکی بیٹ نقصان اور کمی رکھتی ہو بہ نسبت پالی ہوئی چڑیون کے اور بازاری جانورون کے فضلات کمزور ہین جیسے چرنیوالے **افعال وخواص** بکری کی مینگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی ہر ایک سیلان خون پر لگائی جاتی ہو جنگلی کبوتر کو جلا کر اور بے جلائے ہوے یہ بھی ہر ایک سیلان خون پر لگائی جاتی ہو جنگلی کبوتر جلد کی سرخ کرنیوالی دواؤن مین داخل ہو اور آرد جو ملاکر تحلیل بھیڑ کی مینگنی جلانے سے لطیف زیادہ ہو جاتی ہو اور گرمی اسکی نہین بڑھتی **زینت** بھیڑ کی مینگنی سرکہ ملاکر مسون پر لگائی جاتی ہو نکلی ہون یا سرخی ہون یا توتی ہون - ٹڈی کی بیٹ کلف اور بہق پر لگائی جاتی ہو زرزور کی مینگنی جسکو سفرجین کہتے ہین بشرطیکہ دھان کے کھیت مین چری ہو وہ بھی یہی فائدہ کرتی ہو اسیطرح فردون ایک جانور ہو اوسکی مینگنی اور گوہ کی مینگنی رنگ کو خوشنما کردیتی ہو خصوصاً پہاڑی گوسفند کی مینگنی کو جلاکر بالخورہ پر رکھتے ہین اسیطرح چوہے کی مینگنی وہ چوہا جو بہت بڑا ہو کبوتر کی بیٹ رنگ کے خوشنما کرنیوالی دواؤن مین داخل ہو - گوہ کا فضلہ چھائین کو دور کردیتا ہو اسکو جھنے یہی تجربہ کیا ہو اور ام وشبور کالے بیل کا گوبر سرکہ ملاکر اون پھوڑون پر رکھا جاتا ہو جنکا مادہ گرم ہو پیس وس حرارت مین سکون پیدا کرتا ہو بھیڑ کی مینگنی اور بکری کی مینگنی سرکہ ملاکر آگ سے جلے ہو مقام پر لگائی جاتی ہو اور موم اور روغن گل بھی اوسمین ملانا چاہیے کبوتر کی بیٹ شہد اور السی ملاکر آتشک کے دانون پر پڑی ڈالنے کیواسطے اور آگ کے جلے ہوے مقام پر لگائی جاتی ہو - گوسپند کی مینگنی نقش جلد کیواسطے مفید ہو کبوتر کی بیٹ اور چوزہ کی بیٹ داد پر لگائی جاتی ہو اور اسیطرح زرزور کی بیٹ جو دھان کے کھیت مین چرتا ہو **جراح قروح** کتے کی بیٹ جو ہڈیون کے کھانیکے بعد برآمد ہو پرانے قروح کو نفع کرتی ہو **آلات مفاصل** گاے کا گوبر عرق النسا پر ضماد کیا جاتا ہو بکری کی مینگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی مینگنی سور کی چربی ملاکر نقرس پر اور عرق النسا پر لگائی جاتی ہو - سور کی بیٹ جو خشک ہوگئی ہو سرکہ ملاکر عضل کی سستی اور کمزوری کیواسطے لگائی جاتی ہو اور قیروطی ملاکر التواے عصب پر اور صلابات کے جملہ اقسام پر لگائی جاتی ہو کبوتر کی بیٹ وجع مفاصل پر - بکری کی مینگنی بھی صلابات مفاصل پر اور مفاصل کے ورم پر - مجملہ مجربات کے ہو خصوصاً سرکہ مین یا پانی ملاکر جب اس مینگنی کو اسمین جسمین اور رنگ کیگئی ہو یہ دوا مجربات جالینوس سے ہو اسیطرح آرد جو کے ہمراہ اور یہ دوا اس شخص کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

واسطے مناسب ہو جسکا گوشت سخت ہو اور جلد کے نیچے مخفی ہو اور پتلا ہو گیا ہو اعضاے سر سرگین خر تازہ نکسیر قوی مین سونگھایا جاتا ہے پس رک جاتی ہو یا اسکو نچوڑ کر ایک قطرہ ناک مین ڈال دیتے ہین جب بھی نکسیر بند ہو جاتی ہو۔ کبوتر کی بیٹ سعفہ کو مفید ہو۔ جالینوس کہتا ہو مین چرنے والے کبوتر کی بیٹ کو تخم بالم ملا کر اس درد سر مین استعمال کرتا ہون جسکا نام بیضہ ہو پس درد سر زائل ہو جاتا ہو۔ گاے کا گوبر ان اورام پر لگایا جاتا ہے جو پس گوش پیدا ہون اعضاے چشم فضلہ گوہ اور سوسمار اور تاج یعنے بجو کا سپیدی چشم پر لگایا جاتا ہو فضلہ خطاف یعنے شپرہ بیاض چشم کیواسطے عجیب اثر کرتا ہو اسکا تجربہ خود مین نے کیا ہو۔ اعضاے نفس و صدر سور کی مینگنی پانی یا شراب ملا کر نفث الدم کو مفید ہو اور پہلو کے درد کو کتے کی بیٹ جسنے ہڈیان کھائی ہون جڑے پر خناق کیواسطے لگائی جاتی ہو اسیطرح چھوٹے لڑکون کا فضلہ اور اتنا فائدہ کرتی ہو کہ بیشتر اوقات فصد کی حاجت نہین رہتی جب کسی لڑکے کے فضلہ کا اسطرح پر ضماد کرنا مطلوب ہو واجب ہو کہ اسکو دو تین دن ترمس کے ہمراہ کھلائین تاکہ بدبو کم ہو جاے۔ گاے کا گوبر سل کے مرض مین پھیپھڑے وغیرہ پر اسکی دھونی دیجاتی ہو۔ اعضاے غذا بکری کی مینگنی خصوصًا پہاڑی بکری کی بعض ادویہ ملا کر یرقان کیواسطے مجرب ہو اور استسقا کیواسطے ضماد کرنے اور پلانے دونون طرح سے مگر اسکا ضماد کرنا خواہ اور طرح سے لگانا جب چاہیے تو دھوپ مین بٹھلا کر کیا جاے۔ اعضاے نفض بیل کا گوبر رحم کے اونچے ہو جانیکے واسطے اسکی دھونی دیجاتی ہو بکری کی مینگنی خصوصًا پہاڑی بکری کی بعض ادویہ کے ہمراہ پلانے سے ادرار حیض کرتی اور اسقاط بھی کر دیتی ہو اور تلی کی سختی کی تحلیل بھی کر دیتی ہو۔ اور خشک بھی مینگنی ہیں کہ رحم سے جو رطوبات جاری ہون اسکے بند کرنے کیواسطے اسکا حمول کیا جاتا ہو خصوصًا ہمراہ کندر کے اور یہ بھی مجرب ہو چکا ہو۔ مرغی کی بیٹ قولنج کو مفید ہو بھیڑیے کی بیٹ یہ بھی اس قولنج کو مفید ہو جو ورم سے نہ عارض ہو کہ اسکو پانی مین گھول کر یا کسی جوشاندہ مین ملا کر پلائین یا سلاقہ ادویہ مین داخل کردین خصوصًا وہ بیٹ جو کاگون کے کھانے سے یا مقل کے درخت کو جڑ سے چرنے کے بعد برآمد ہوئی ہو اور سپید ہو اس مین ہڈیان ہون کہ ایسی بیٹ قولنج کو بہت مفید ہوتی ہے

ہے کہ اگر ایسی بیٹ کو بھیڑیے کی کھال مین لپیٹ کر خواہ ایسے فتیلہ مین اسکو داخل کرکے جو بکری کی دم کے بالون سے بنایا گیا ہو یا اوسٹ کی کھال مین اس بیٹ کو لپیٹ کر مریض کے بدن پر تعلیق کرین جب بھی تو قولنج کو دور کر دیتی ہو۔ یا ایسی تدبیر کرین جسطرح جالینوس نے کیا تھا کہ اس بیٹ کو ایک چاندی کی ڈبیا مین بند کرکے مریض کے بدن پر اسے لٹکایا تھا واجب ہو کہ اس بیٹ کی تعلیق مقام تہیگاہ پر کیجاے پس درد قولنج کو فائدہ کرے گی اگر اس بیٹ کو بوقت سکون درد کے پلائین خواہ اور طرح سے استعمال کرین دوبارہ درد ہونے کو منع کرے گی بموجب شہادہ جالینوس کے اور ہرگز پھر درد نہوگا یا رفتہ رفتہ اس مین کمی ہوتے ہوتے اخیر کو مٹجاے گا۔ گدھے کے لید کی دھونی سے اسقاط ہو جاتا ہو۔ چوہے کی مینگنی کندر، شراب مین ملا کر پلانے سے پتھری ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور حمول کرنیسے اسکے بچے نکلو دست آتے ہین کبوتر کی بیٹ درد قولنج کو نفع کرتی ہو جب حقنہ مین داخل کیجاے۔ جس کتے نے ہڈیان کھائی ہون اسکی بیٹ قرح امعا پر اور اسہال کو فائدہ کرتی ہو حقنہ مین پڑے یا پلائی جاے اس طرح پر کہ دودھ کو لوہے کے ٹکڑے خواہ سنگریزہ پر ڈال کر جوش دین اور اسی دودھ مین اس بیٹ کو ملا کر پلائین۔ ہاتھی کا لینڈ اگر مست تو تھوڑی سی مقدار اسکی لیکر حمول کیا جاے۔ عورت کو حاملہ ہونے دے گا جیسا لوگ کہتے ہین سموم بکری کی مینگنی خصوصًا سرکہ مین پکا کر یا شراب مین جوش دے کر ہوام کے کاٹنے پر لگائی جاتی ہو بلکہ بموجب شہادت جالینوس کے کبھی سانپ کے کاٹنے کو بھی فائدہ کرتی ہو جنگل کا چرنے والا گدھا اسکا فضلہ جو خشک ہو گیا ہو بچھو کے کاٹنے کے واسطے اچھی دوا ہو مرغی کی بیٹ تریاق ہو فطر کے کاٹنے کے خناق سے اسکا تجربہ بھی ہم کر چکے ہین کہ بعد اسکے استعمال کے ایک خلط بالزوجت اور غلیظ قے کرتے کرتے صحت ہو جاتی ہو۔ بکری کی مینگنی مین قوت جاذبہ ہو کہ زنبور کے زہر کو کھینچ لیتی ہو۔ گاے کے گوبر سلگانے سے پسو اور مچھر بھاگ جاتے ہین۔

زیتون۔ ماہیت اسکی مشہور ہو زیت کبھی تو زیتون خام سے نچوڑا جاتا ہو اور کبھی اس زیتون سے جو پختگی مین اپنی مراد پر پہونچ گیا ہو۔ زیت انفاق وہی ہو جو خام زیتون سے نچوڑا گیا ہو اور کبھی زیتون سرخ سے جو گدر ہو یعنے خامی اور پختگی کے بیچ مین ہو اس سے نچوڑا جاتا ہو اور اسکا فعل متوسط ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیج میں دو چیزونکے یا نیچ میں دونون قسم کے زیت کی جو خام اور پختہ سے بنائی
جاتی ہیں زیت کی ساخت کبھی زیتون بستانی سے ہوتی ہے اور کبھی جنگلی زیتون سے
پرانے زیت کی قوت ضماد میں مثل روغن بید انجیر کے ہے یا روغن تخم ٹیٹ روغن غونیز کے
مگر یہ تیل زیادہ گرم ہے اور انکا فعل قریب زیت کے فعل کے ہے - اگر زیتون
کی شاخون کا اور پتون کا جلانا منظور ہو لازم ہے کہ اسپر شہد لگا دین
اختیار بہترین زیت صحیح اور تندرست آدمیون کے واسطے زیت انفاق
ہے جنگلی زیتون کا گوند وہی اچھا ہے جو زبان پر لذع پیدا کرے اور اگر زبان
کو نہ چھیلے تو اسمین کچھ فائدہ نہین **طبیعت** زیت انفاق پہلے درجہ مین
سرد خشک ہے اور روفس حکیم کہتا ہے کہ اس مین رطوبت فضلیہ ہے - اور زیت
پختہ زیتون کا اسمین گرمی باعتدال ہے اور مائل برطوبت ہے پھر اگر دھو ڈالا
جائے پس رطوبت اور یبوست مین معتدل ہوگا اور حرارت اسکی
کی معتدل ہو جائیگی - خلاصہ یہ ہے کہ پختہ زیتون گرم ہے اور زیت جو اس
سے نکالا جاتا ہے اسکی رطوبت معتدل ہے اور کچا زیتون سرد ہے اور لکڑی
اسکی اور برگ زیتون خام دونون سرد ہین - جب زیت انفاق بہت
پرانا ہو جائے زیتون شیرین کی طبیعت مین آجائیگا **افعال و خواص**
زیت کے جملا اقسام مقوی بدن ہین حرکات جسم مین نشاط پیدا کرتے
ہین حرارت کو بجھا دیتے ہین - زیت صحرائی زیتون کا تانبے کے برتن
مین اتنا پکایا جائے کہ بستہ ہو کر جم جائے اب طبیعت مین قریب حضض
کے ہو جاتا ہے - پانی زیتون ملیح کا آب نمک سے زیادہ قوی تنقیہ مین ہے
بہترین زیت صحیح اور تندرست آدمیون کے واسطے زیت انفاق ہے -
پرانے زیت کی حدت لذع کی حد تک نہین پہونچتی ہے - زیتون بھی اس
قسم کی چیز ہے جو غذا بدن مین کم بنتی ہے **زیت صحرائی** زیتون کا تپ بلسہری
کیواسطے اچھی دوا ہے اور بدن مین قصے سے زیادہ پسینہ نکلنے کو منع کرتا ہے -
صحرائی زیتون کا زیت مثل روغن گل کے اکثر باتون مین ہے بالونکے گرنے سے
محفوظ رکھتا ہے اور جلدی بالون کو سپید ہونے نہین دیتا ہے بشرطیکہ ہمیشہ
اسکا استعمال برابر چلا جائے - برگ زیتون کو کچے انگور کے پانی مین یہانتک
پکائین کہ مثل شہد کے گاڑھا ہو جائے پھر اسکو اس دانت پر لگائین جسکو
کیڑے نے کھا لیا ہو جلدی اکھیڑ دیتا ہے **اورام و بثور** حمرہ اور نملہ اور شری
یعنے پتی اور اورام گرم ان سبکو فائدہ کرتا ہے اور انکی تحلیل کردیتا ہے جو رطوبت

زیتون کی لکڑی سے بروقت جلنے کے ٹپکتی ہے وہ رطوبت تر کھجلی اور داد کو
مفید ہے زیت کی پھپھٹ آن اور اورام گرم کی دوا ہے جو نمدی ہون خصوصاً
برگ زیتون کے ہمراہ زیت زیتون صحرائی خام کا قروح تر اور خشک کو فائدہ
کرتی ہے اور جرب یعنے تر کھجلی کو بھی - برگ زیتون صحرائی اس حمرہ کو مفید
ہے جسکا مادہ پھیلتا ہوا ہو اور خبیث ہو اور ان قروح کو جن مین حرکت بھری
ہو اور نملہ کو اور شری یعنے پتی کو جب زیت کے درد کو خام الادون یعنے گرگٹ
مین ملا کر لگائین تر کھجلی کو دور کر دیتا ہے یہانتک کہ دواء داد اور چوپایون
کی کھجلی کو خصوصاً ترمس کے خیسانده مین پیسکر - زیتون آبی جو آب نمک
مین پرورده کیا جائے جب آگ کے جلے ہوئے مقام پر اسکو لگائین آبلہ
نہ پڑے گا اور جو رگ لو وہ قروح کو صاف کردیتا ہے صحرائی زیتون کا گوند اس
تر کھجلی کو نفع کرتا ہے جسمین غار پڑ گئے ہون اور داد کو اچھا کردیتا ہے اور زعفران
کے مرہم مین داخل کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** پانی زیتون ملیح کا حقنہ
عرق النسا کیواسطے دیا جاتا ہے - زیت مغسول تپھے کے اقسام درد کو مفید
ہے اور عرق النسا کو - زیت کہنہ بیماری نقرس کو فائدہ کرتا ہے جسوقت انکے
مقام درد پر طلا کیا جائے **اعضاے سر** انگور خام کے پانی مین برگ زیتون
کو اسقدر پکائین کہ مثل شہد کے غلیظ ہو جائے اور جس دانت کو کیڑے نے
کھا لیا ہو اسپر لگایا جائے فوراً دانت اکھاڑ دیتا ہے - زیتون صحرائی کا زیت
مثل روغن گل کے ہے درد سر کے نفع کرنے مین - صحرائی زیتون کا عصارہ
خشک کرکے قرص بنا لیا جاتا ہے اور بحفاظت اسکو رکھ چھوڑتے ہین تاکہ
علاج مین کان کے بکار آمد ہو - زیتون صحرائی کی کلی کرتے ہیں جو ہلتے ہوئے دانتون
کو جما دیتے اور مضبوط کرنے کا فائدہ ہوتا ہے جب ان دانتون کی ریخون
مین بھر دیا جائے - **زیت العقارب** نہایت شریف دوا ہے کانون کے
درد کی بطور ٹپکانیکے - برگ زیتون قلاع کے واسطے اچھی دوا ہے **اعضاے چشم**
پرانے زیت سے ظلمت چشم کیواسطے سلائی مین لگا کر آنکھ مین استعمال کیا
جاتا ہے - درد اسکا ادویہ چشم مین داخل کیا جاتا ہے اور برگ زیتون کو
جلا کر طوطیا کے بدلے آنکھ مین لگاتے ہین پس جھلی اور سپیدی چشم
کی کٹ جاتی ہے اور طبقہ قرنیہ کی گندگی دور ہو جاتی ہے نچوڑا ہوا اسکا
رنگ ہیوڑ کو فائدہ کرتا ہے اور قرنیہ کے قروح کو اور رم زل چشم کو زیتون
بستانی زیادہ موافق ہے آنکھ کے لیے بہ نسبت صحرائی زیتون کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

گوند اسکا بھی آنکھون مین جلا دیتا ہے اور قروح چشم کے چرک دور کرنے مین نافع
کرتا ہے اور آب زرول کو اور سپیدی چشم کو جلا کر کے جلا دیتا ہے **اعضائے نفس**
سیاہ پھل زیتون کا مع گٹھلی کے جلا کر یہ بھی ایک قسم کی دھونی ربو کیواسطے
ہے اور پھیپھڑے کی بیماریون کیواسطے **اعضائے غذا** زیت کے درد کا
ضماد مستسقی کے شکم پر کیا جاتا ہے۔ زیتون سلم کا نفخ و دشواری سے ہوتا ہے
اور مملوح زیت جو غلیظ ہو اشتہا کو برانگیختہ کرتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے
اور کیموس قابض پیدا کرتا ہے اور سرکہ مین رب کیا ہوا زیت جملہ اقسام
زیت سے قابلیت ہضم کی زیادہ رکھتا ہے اور بہت ہی زود ہضم ہے اور زیت
انفاق معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے **اعضائے نفض** مری کے ہمراہ قبل
طعام کے جب کھایا جاتا ہے تلیین کرتا ہے۔ اور دو اوقیہ جو بار بار پیچش و تپ کے
تخفیفاً ہے گرم پانی مین خواہ آب جو ملا کر پلانے سے دست لاتا ہے سداب کو
اسمین پکا کر مروڑ اور چھوٹے چھوٹے کیڑون کے واسطے پلاتے ہین اور قولنج
ورمی کو بھی فائدہ کرتا ہے اور قولنج ثقلی جو سدہ اڑ جانے سے عارض ہوتا ہے
اسکے واسطے اسیکا حقنہ کرتے ہین عصارہ زیتون کا حمول سیلان
رحم اور نزف رحم کیواسطے کیا جاتا ہے۔ آرد جو ملا کر اسکا ضماد اسہال کہنہ کو
مفید ہے۔ آب انگور خام سے پرانے زیت کو گاڑھا کر کے جب حقنہ کیا جائے
اندرونی قروح مقعد کو فائدہ کرتا ہے اور اسیطرح رحم کے قروح کو گوند اسکا
حیض اور بول دونون کا ادرار کرتا ہے اور جنین کو نکال دیتا ہے سموم زیت
مین گرم پانی ملا کر پلانے سے ابکائی آتی ہے جس سے زہر کی قوت ٹوٹ جاتی ہے جو زہر
کھانے پینے مین آیا ہو اسکی سمیت ٹوٹ جاتی ہے۔ زیتون صحرائی کا گوند خود زہر
ہے اور یہ قتالہ مین شمار کیا گیا ہے۔

زدوار میرے گمان مین یہی جدوار ہے۔

زراوند بفتح زائے معجمہ و سکون رائے مہملہ و فتح واو و سکون نون اور آخر مین
دال مہملہ ہے ماہیت دیسقوریدوس کہتا ہے کہ یہ لانبی بھی ہوتی ہے اور گول بھی
ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی لکڑی سے چوب انگور کے مشابہ ہوتی ہے اور یہ بھی لانبی
ہوتی ہے زراوند مدحرج کو انثی یعنے مادہ کہتے ہین اسکی پتی مشابہ لبلاب کے
ہوتی ہے جسکو حسوس کہتے ہین یہ ایک قسم کی لبلاب کی ہے پاکیزہ بو مین کسی قدر تیزی
اور حدت ہوتی ہے مائل بہ استدارہ نرم بہت سی شاخین نکلی ہوتی ہین اور بہت سی شاخین
ایک ہی جڑ سے پھوٹتی ہین جو لانبی ہوتی ہین اور اسکے غنچہ کے اندر سرخ رنگ
ہوتا ہے بدبو اور گول شکل اسکی مثل فلس ماہی کے زراوند طویل جسکو نر کہتے ہین پتی
اسکی لانبی اور ہر ایک شاخ اسکی ایک بالشت لانبی بنفشی رنگ اور پھول بیچ مین سے
نمایان ہوتے ہین جیسے امرود کے پھول اور جڑ اسکی ایک بالشت لانبی اور ایک انگل
موٹی ہوتی ہے زراوند طویل کی دو قسم جسکو زرنبوئی کہتے ہین اس کی شاخین
پتلی پتلی اور برگ اس کے مثل برگ حی العالم اور پھول اسکا مثل پھول سداب کے
اور جڑ اسکی بہت لانبی چھلکا جڑ کا موٹا جسکو عطار لوگ نیل کے بنانے مین
اور پرورده کرنے مین استعمال کرتے ہین **طبیعت** جملہ اقسام زراوند کی طبیعت دوسرے
درجہ تک گرم ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** بڑی
جلا کرنیوالی ہے اور ملطف ہے مفتح ہے غلیظ مواد کو ترقیق کرتی ہے جذب کی قوت
اسمین اتنی زیادہ ہے کہ تکلے کی نوک اور کانٹے وغیرہ کو باہر کھینچ لاتی ہے زراوند
طویل زیادہ مناسب ہے انیاب کے واسطے یعنے دانتون کے قروح کیواسطے
اسلیے کہ اسمین جلا اور تسخین زیادہ ہے اور سب فعال کیواسطے مدحرج بہتر
ہے اسلیے کہ اسمین تفتیح اور تلطیف زیادہ ہے اور زراوند طویل کی قوت مثل
قوت مدحرج کے ہے گرمی پیدا کرنے مین بلکہ شاید مدحرج سے اسکی گرمی
بڑھی ہوئی ہے مگر لطافت مین طویل مدحرج سے کم ہے اسلیے کہ مدحرج مین لطافت
زیادہ ہے اسی سبب سے یہی درد مین سکون زیادہ پیدا کرتی ہے اور تیسری
قسم جو اوپر لکھی گئی ان دونون سے ضعیف ہے **زینت** بہق کو دور کرتی ہے
دانتون کو جلا دیتی ہے دانتون کے میل کو دور کر دیتی ہے خصوصاً مدحرج اور رنگ
کو صاف کر دیتی ہے **جراحات و قروح** جو قروح چرک آلودہ اور خبیث ہون انکا تنقیہ
کر دیتی ہے اور تقشر جلد کو فائدہ کرتی ہے قروح مین گوشت پیدا کر دیتی ہے خصوصاً
زراوند طویل قروح عفنہ جو پرانے ہون انکے خبث مادہ کو منع کرتی ہے اور
جسوقت ایرسا ملا کر استعمال کیجائے قروح مین گوشت بھر لاتی ہے **آلات
مفاصل** فسخ عضل کو مفید ہے نقرس پر طلا کیجاتی ہے خصوصاً مدحرج اور اصحاب
نقرس کو پلائی بھی جاتی ہے پس نفع ہوتا ہے **اعضائے سر** کان کے چرک کو
صاف کر دیتی ہے اور جب شہد ملا کر کان مین ڈالی جائے سماعت کو قوی
کرتی ہے مدہ جو کان مین پیدا ہو اسکے پیدا ہونیکو منع کرتی ہے جب فلفل کے
ساتھ استعمال کیجائے فضول دماغ کا تنقیہ کرتی ہے مرگی کو فائدہ کرتی ہے
اور مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے **اعضائے نفس** ربو کی اچھی دوا ہے خصوصاً
مدحرج سینہ کا تنقیہ کرتی ہے پانی کے ہمراہ پہلو کے درد کو فائدہ کرتی ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

مدحرج ان سب فعال مین زیادہ قوی ہو **اعضاے نفض** گر ایک درہم جو برابر ایک درہم یا ایک مثقال کے ہمیشہ پلائی جاے اخلاط بلغمی اور مراری کو باسہال دفع کرتی ہو اور معدہ کو نافع ہو جب طویل ور مدحرج کو مرکی اور فلفل کے ہمراہ پلائین **فضول رحم** کو نفسا کے لیئے اُس عورت کے جسکو خون ولادت آتا ہو پاک کردے گی اور ادرار حیض کا کریگی اور جنین کو نکال دے گی **حمیات** جن تپون مین لرزہ آتا ہو اُنکو مفید ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہو خصوصاً زراوند طویل کہتے ہین کہ اگر زراوند طویل وو درہم شراب کیسا تھ پلائی جاے خواہ ضماد اسکا کیا جاے ہوام کے کاٹنے سے اور جملہ سموم سے نفع کریگی **ابدال** زراوند مدحرج کا بدل ہموزن اُسکے زرانباد اور تہائی وزن اُسکے باسبا اور نصف وزن اُسکے قسط شیرین ہے اور زراوند طویل کا بدل ہموزن اُسکے زرنباد اور نصف وزن اُسکے فلفل ہے۔

زمادۃ الراعی جسکو زمات الراعی بھی کہتے **طبیعت** شاید اول درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** کہتے ہین کہ تہیج کی تحلیل کردیتا ہو **اعضاے نفض** جالینوس نے تجربہ کیا ہو کہ سلاقہ اسکا گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہو اور ایک قوم نے کہا ہو کہ امعا کے قروح کو اور قرحہ کو اور آلام رحم کو نفع کرتا ہو اور حیض اور بول دونون کا ادرار کرتا ہو **فتق** کے جملہ اقسام کو نفع کرتا ہو **سموم** ایک مثقال یا دو مثقال اسکے پلانیسے ارنب بحری کے کھانیسے جو زہر بدنمین پھیلتا ہو اور افیون وغیرہ کے زہر کو نفع کرتا ہو۔

زبیب جسکو ہندیمین منقہ کہتے ہین عنب یعنی انگور کے بیانمین مذکور ہوگا۔

زہرہ بفتح زاے معجمہ قرنفل شامی کو کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک نبات ہو ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہو کہ جسکی پتی مسور کی پتی کے مشابہ ہوتی ہو شاخین اسکی سیدھی کھڑی بقدر ایک بالشت کے اور پتی اسکی نرم جو بہت پتلی ایسی زمین مین پیدا ہوتی ہو جو شورہ ہو اور دھوپ اُس پر زیادہ پڑتی ہو مزہ مین اسکے شوریت ہوتی ہو اور دوسرے قسم مثل کما فیطوس یعنے کمکروندہ کے ہوتی ہو رنگ اچھا ارغوانی ہوتا ہو قروح کا اندمال کرتی ہو فضول کی تلطیف کرتی ہو تا اینکہ دوسری قسم اسکی پلانیسے مرگی کو نفع کرتی ہو جب سکنجبین کیساتھ پلائی جاے

زوان زاے بفتح معجمہ واو الف و نون **ماہیت** مین کہتا ہون کہ زوان کی لفظ کا اطلاق آدمی دو چیز دو پر کرتے ہین ایک تو دانہ ہو جو گیہون کے مشابہ ہو اور اسکی روٹی ٹیکائی جاتی ہو اور اسے بھی کہتے ہین کہ زوان کنیت ہو اور ایک قوم زوان ایک مسکر اور خراب چیز کا نام رکھتے ہین جو گیہون وغیرہ مین پڑ جاتا ہو اور اس قسم مین کلام کرنا ہماری بحث طب سے خارج ہو **اختیار** بہتر وہی زوان ہو جو سبک ہو و نیز خوادہ بدبو کی بخارات اُس سے نہ اٹھین اور چھونے سے ٹکڑے ٹکڑے نہو جاے بلکہ چپکتا ہوا یا تر وجب ہو بروقت چبانیکے دانت چپک جائین رنگ اسکا سرخی مائل ہو اسمین تھوڑا سا تلخیئا ہو

حرف حاے مہملہ

جو دوائین شروع ہین حرف حا سے اُنکا بیان۔

حضض جسکو رسوت بھی کہتے ہین **ماہیت** گمان غالب یہ ہو کہ حضض ہندی عصارہ فیلزہرج کا ہو اور میلان مین ایسا کیا جاتا ہو جسکو بڑے بڑے ماہر اور شناسا لوگ نہین پہچان سکتے کہ اُن پر بھی مخفی ہوجاتا ہو اور اس طور پر ہوتا ہو کہ عصارہ زرنشک کو پانی مین اسقدر پکاتے ہین کہ بستہ ہوجاتا ہو۔ **قوت** اسکی قریب ہو جوہر ناری لطیف اور جوہر ارضی بارد سے حضض مکی ایک بنی ہوئی چیز ہو **اختیار** حضض ہندی حضض مکی سے زیادہ قوی ہو بالونکے واسطے بالون کو مضبوط کرتی ہو حضض مکی اور ام کیواسطے زیادہ قوی ہو **طبیعت** حرارت اور برودت مین معتدل ہو اور یبوست دوسرے درجہ کی ہو **افعال و خواص** ہندیمین تحلیل اور تھوڑا سا قبض ہو مگر تحلیل اسکی بہ نسبت قبض کے زیادہ ہو اور ایک زدوف کو فائدہ کرتی ہو اور تحلیل سکی قبض سے زیادہ ہو تحلیل مین اسکا دوسرا درجہ ہو اور قبض اسکا تجفیف سے بھی کم ہو اسمین ایک قوت لطیفہ ہو **زینت** بالونکو سرخ کردیتی ہو اور رونق دیتی ہو خصوصاً حضض ہندی اور جھائین کو دور کردیتی ہو اور ایک قسم حضض کی بہری کو فائدہ کرتی ہو اورام و خبوہ اورام زم کو اور نملہ کو فائدہ کرتی ہو **جراح و قروح** دونون قسم حضض کی قروح خبیثہ کو نفع کرتی ہین **آلات مفاصل** ٹھیون کو مضبوط کرتی ہے۔

اعضاے سر حضض ہندی کان سے جو مدہ بہتا ہو اور کان کے قروح کو مفید ہو۔ قلاع کے مرض مین جو بچون کے ہوا اسکا ضماد کیا جاتا ہو پس قلاع کو دور کردیتی ہو مسوڑھے کے قروح اور دیگر امراض جو مسوڑھے مین پیدا ہون انکو بھی دور کردیتی ہو **اعضاے چشم** آشوب چشم کو نفع کرتی ہو طبقہ قرنیہ کو جلا دیتی ہو جھلی جو اس طبقہ مین پڑجاے اسکو دور کرتی ہو جرب العین کو دفع کرتی ہو **اعضاے صدر** حضض ہندی نفث الدم اور کھانسی کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

واسطے پلائی جاتی ہے اعضاے غذا یرقان سیاہ کو اور تلی کے بڑھ جانیکو حضض ہندی پلانے سے فائدہ کرتی ہے اور اسیطرح طلا کرنیسے اور درخت اسکا بھی یہی فعل کرتا ہے معدہ کی خرابی سے جو اسہال عارض ہو اسکو نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** شقاق مقعد کو فائدہ کرتی ہے اور پلانیسے خواہ حمول کرنیسے اسہال کہنہ کو اور اس سہال کو جو ضعف معدہ سے عارض ہو اور دوسنطاریا کو فائدہ کرتی ہے حیض کا ادرار کرتی ہے تازہ پھول اسکا منقع مائی کا اسہال کرتا ہے جو قروح دبر میں ہوں انکو فائدہ کرتی ہے عورتونکے مقام نہانی سے جو رطوبت جاری ہو اسکو منع کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہے **سموم** پھول اسکا قاتل دواؤں کے ضرر سے نفع کرتا ہے اور حضض ہندی پلوانے کے کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے **ابدال** بدل اسکا ہموزن اسکے فیلزہرج ہے اور ہموزن اسکے فوفل اور صندل دونوں نصف نصف ملاکر ۔

حنا بکسر حاے حطی و نون مشدد جسکو ہندی میں مہندی کہتے ہیں **طبیعت** اول درجہ میں سرد ہے اور دوسرے میں خشک ہے **افعال و خواص** ہمین تحلیل ہے اور قبض ہے اور تخفیف بدون اذیت کے کرتی ہے محلل ہے ریاح کو پھیلا دیتی ہے مفتح ہے کہ رگوں کے منہ کھولدیتی ہے روغن حنا میں قوت منضجہ ہے اسی ذریعہ سے تلیین پیدا کرتی ہے **اورام و بثور** جوشاندہ اسکا اورام حارہ اور بلغمیہ کو مفید ہے بلغمی اورام کو بسبب تخفیف کے فائدہ کرتی ہے اور اورام آتشیہ یعنے کش ران کو جسکو ہندی میں بد کہتے ہیں **جراح و قروح** آگ سے جل جانیکو اسکا نطول فائدہ کرتا ہے ۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ اسکا فعل جراحات میں مثل فعل دم الاخوین کے ہے ۔ ہڈیوں کے ٹوٹ جانے پر فقط مہندی یا کسی قیروطی میں ملاکر لگائی جاتی ہے **اعضاے سر** سر کہ میں پیسکر پیشانی پر صداع سر کیواسطے لگائی جاتی ہے اسی ترکیب سے اسکا لگانا قروح دہن کو فائدہ کرتا ہے **آلات مفاصل** پٹھے کے درد کو اسکا پھول مفید ہے فالج کے مرہم میں داخل کیجاتی ہے اور تمدد کے مرہم میں روغن حنا ماندگی کی تحلیل کر دیتا ہے اعصاب کو نرم کر دیتا ہے شکست استخوان کو درست کر دیتا ہے **اعضاے صدر** شوصہ کو نافع ہے اور خناق کے مرہم میں داخل کیجاتی ہے **اعضاے نفض** رحم کے ہر قسم کے درد کو مفید ہے۔

حماما بفتح حاے مہملہ **ماہیت** ایک درخت ہے بلیدار اسکی لکڑی بودار ہوتی ہوتی ہے شگوفہ اسکا چھوٹا ہوتا ہے رنگ میں بھوج پتر کے مشابہ ہے پتیاں اسکی فاشرا کی پتی سے مشابہ ہوتی ہیں رنگ ان کا سنہری ہوتا ہے اور لکڑی کا رنگ مثل یاقوت کے سرخ ہوتا ہے بو اسکی پاکیزہ ہوتی ہے ایک دوسری قسم ہے جو سبز اور غلیظ یعنے گندہ ہوتی ہے تری کی جگہ پر پیدا ہوتی ہے اسکی بو مثل سداب کے ہوتی ہے۔ ایک قسم اسکی چٹی ہے نہ زیادہ لانبی نہ چوڑی ہوتی اور نہ دشواری سے ٹوٹتی ہے اختیار سب سے قسم جسکا رنگ سنہری ہوتا ہے وہی اچھی ہے جو تازہ ہو اور رادمی ہو تلخ ہو پاکیزہ بو ہو - اور دوسری قسم جو سرد ہوتی ہے خراب ہے بو بھی اسکی ضعیف ہے انھیں مقامات میں اگتی ہے جو تہائی یا کچھار کہلاتے ہیں ۔ تیسری قسم میں بہتر وہی ہے جو ٹھی ہو مائل بسپیدی سرخی لیے ہوے کثیف ہو یا گھٹی تھی اور چٹکنے اور پھیلنے میں پیچیدگی ہو کچا سٹی ہوئی کہ اسکا گچھا بندھجاے اور لذع پیدا کرتی ہو تفات یعنے اس قسم سے جو زرد و خشک ہو اجتناب کرنا چاہیے اور اسکو پسند کرنا چاہیے جسکی شاخیں ایک ہی جڑ سے نکلی ہوں تاکہ غش اور میل سے اطمینان ہے ۔ دیسقوریدوس کہتا ہے کہ عمدہ وہی ہے جو سپید ہو یا سرخی مائل ہو بیچ میں بھرے ہوں جیسے خوشہ انگور میں بھرے ہوتے ہیں بو اسکی بھاری ہو اور ایسی بدبو ہو جو ناگوار ہو رنگ یکساں ہی طرح کا ہو مختلف نہو زبان کو لذع کرتی ہو اور ایسی ہو کہ اس پر پھپھوند نہ لگی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** ترقیق مادہ غلیظ کی کرتی ہے اور ایسے مادہ کا نضج کر دیتی ہے اس میں قبض کی قوت بھی ہے قوت اسکی مثل قوت شیح ترکی کے ہے **اورام و بثور** اورام حارہ میں نضج دیتی ہے **آلات مفاصل** اسکا جوشاندہ پینا نقرس کو فائدہ کرتا ہے اور آبزن اسکا بھی یہی فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** سر میں گرانی پیدا کرتا ہے اور درد سر پیدا کرتا ہے نیند لاتا ہے بعض کا قول ہے کہ جب پیشانی پر اسکا طلا کیا جاے درد سر کو دور کر دیتا مسکرات اور منومات یعنے نیند پیدا کرنیوالی چیزوں میں داخل ہے ۔ **اعضاے چشم** گرمی سے جو آشوب چشم ہو اسکے واسطے اسکا نطول کیا جاتا ہے **اعضاے صدر** شوصہ بارد کو نفع کرتا ہے **اعضاے غذا** سدہ کے جگر کی تفتیح کرتا ہے جوشاندہ اسکا امراض جگر کیواسطے پلایا جاتا ہے وجع ترکی سے ہضم میں زیادہ ہوتا ہے **اعضاے نفض** حیض اور بول کا ادرار کرتا ہے درد دہانے رحم کو نافع ہے فرزجہ بہاے رحم میں داخل کیا جاتا ہے درد گردہ کیواسطے اسکے جوشاندہ میں بٹھاکر آبزن کرتے ہیں رحم کے درد کیواسطے پلایا جاتا ہے **سموم** بادروج کے ہمراہ بچھو کے کاٹنے پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے

حرف جسکو ہالم کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے قوت اسکی مثل ادی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے قوت اور موٹی کے نیچ کے ہے جب دونون کو ملائین بعض لوگ کہتے ہین کہ قوت اسکی رائی اور تخم جرجیر کے مثل ہے جب دونون کو ملائین تبھی اسکی جلا افعال مین اسکے دانہ سے کم ہے اسلیے کہ رطوبت اُس مین زیادہ ہوتی ہے اور جب خشک ہوجاے تب وسکی قوت بیج کے قریب ہوجائیگی اور شاید اسی کی قوت سے ملجاے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** محلل ہے منضج ہے ہمراہ تلیین کے اندرونی اعضا مین تقیح پڑگئی ہو اسکو خشک کر دیتی ہے **زینت** بالون کے جھڑنے کو پلانیسے اور طلا کرنیسے روکتی ہے **اورام و بثور** ورم بلغمی کیواسطے اچھی دوا ہے اور نمک پانی ملاکر ہر قسم کے دنبل پر اسکا ضماد کیاجاتا ہے **جراح و قروح** جس خارش مین گڑھے پڑگئے ہون اسکو اور دماد کے جملہ اقسام کو مفید ہے۔ اور شہد ملاکر قروح شہدیہ کو مفید ہے اور خارسی کو جڑسے اکھاڑدیتی ہے **آلات مفاصل** عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے پلائی جاے خواہ ضماد کی جاے سرکہ اور آرد جو کے ہمراہ عرق النسا مین کبھی اسکا حقنہ دیا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے خصوصاً اگر دست کی راہ سے کوئی ایسا مادہ نکلے جسمین خون ملا ہو حرف جمیع اعصاب کے استرخا کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفس** پھیپھڑے کو پاک کردیتی ہے ربو کو نفع کرتی ہے ربو کی دواؤن مین داخل ہے اور جو حریرہ ربو کے واسطے بنائے جاتے ہین اُن مین داخل ہوتی ہے اسواسطے کہ اس مین تقطیع ہے اور تلطیف ہے **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو گرم کردیتی ہے اور طحال کے موٹے ہوجانیکو دور کردیتی ہے خصوصاً جب سرکہ ملاکر اسکا ضماد کیا جاے۔ معدہ کیواسطے بری ہے اور شاید یہ برائی اسکی معدہ کیواسطے اسلیے ہو کہ نفع شدید پیدا کرتی ہے اشتہاے طعام بڑھاتی ہے جب بقدر ایک سونا فن پلائی جاے مری کو سیاہ کرتی یا براہ اسہال دفع کردیتی ہے اور یہ فعل اسکا اگر تین ربع درہم سے پلایا جاے ہوتا ہے **اعضاے نفض** باہ کو قوی کرتی ہے گردون کی اصلاح کرتی ہے حیض کا ادرار کرتی ہے اسقاط جنین کرتی ہے یعنی ہونی کا الم جیسے طبیعت کرتی ہے خصوصاً اگر پیسی نجاے کہ اسکی بزرجت پینے سے باطل ہوجاے تو نبیج کو نفع کرتی ہے۔ اگر چار درہم یا پانچ درہم اسکو پیسکر ہمراہ آب گرم کے پلائین اسہال طبیعت کرتی ہے اور ریاح اسکی تحلیل کردیتی ہے بعضون نے کہا ہے کہ حرف بابلی اگر ایک سونافن پلائی جاے اسہال مرہ کرے گی اور قے لاوی آجاے گی اور تین ربع درہم کا بھی یہی فعل ہے مترجم بھی اعضاے نفذ مین یہی فقرہ بلفظہ گذر چکا ہے پس یہ بھی مکرر معلوم ہوتا ہے **سموم** ہوام کے کاٹنے کو پلانیسے اور شہد ملاکر ضماد کرنیسے فائدہ کرتی ہے اور اگر اس کی دھونی دیجاے تو ہوام بھاگ جائینگے۔

حاشا یہ ایک پہاڑی پودینہ ہے **ماہیت** ایک گیاہ ہے جسمین سپید پھول سرخی مائل ہوتا ہے شاخین اسکی پتلی پتلی مشابہ اذخر جیسے کنتول کے ہوتی ہین پھول اسکا گول پتیان چھوٹی چھوٹی باریک اور بہت سی ہوتی ہین کنارون پر اسکے چھوٹی چھوٹی نوکین یا سرے بنفشی رنگ کے ہوتے ہین ویسقوریدوس کہتا ہے کہ یہ ایک کٹیلا درخت ہے چھوٹا اسکے گرد بہت سی چھوٹی چھوٹی پتیان باریک ریکی ہوتی ہین اکثر سنگلاخ زمین مین پیدا ہوتا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے روفس حکیم کہتا ہے پودینہ سے زیادہ اسمین خشکی ہے **افعال و خواص** محلل ہے مقطع ہے یہانتک کہ خون بستہ کی تقطیع کردیتا ہے مسخن ہے یہانتک اسکی گرمی ہے کہ جالینوس جیسا وہ سردی ہونیسے بدنکے بال کھڑے ہوجاتے ہین اگر اسکو پلائے پھریری کو منع کرتا ہے **زینت** سوسن کی تحلیل کردیتا ہے **اورام و بثور** سرکہ ملاکر اسکا ضماد اورام بلغمیہ تازہ پر کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** ضعف عصب کے واسطے پلایا جاتا ہے اور سویق یعنے جو کا ستو اور شراب ملاکر عرق النسا پر ضماد کیا جاتا ہے شراب اسکی اُن دردون کو فائدہ کرتی ہے جو شراسیف کے نیچے ہون **اعضاے چشم** کھانے مین ملاکر اسکے کھانیسے قوت بصر کی حفاظت ہوتی ہے اور ضعف بصارت دور ہوجاتا ہے **اعضاے صدر** سینہ اور پھیپھڑے کو پاک کردیتا ہے نفث یعنی ہوتا ہے یعنی تھوکنے اور کھنکارنے مین جو چیز دشواری کے نکلتی ہو اسکو آسانی نکالدیتا ہے درد شیقہ کے درد مین تسکین دیتا ہے جو شاندہ پلایا جاے یا شہد ملاکر لعوق چٹایا جاے چونکہ اسمین تجفیف زیادہ ہے لہذا نفث الدم کو روکتا ہے **اعضاے غذا** ہضم پر اعانت کرتا ہے اور قے اسکی تشنجی کو اور ہچکی اشتہاکو دور کردیتی ہے **اعضاے نفض** بول و حیض کا ادرار کردیتا ہے کیڑون کو براہ اسہال دفع کرتا ہے۔ جب اسکو ایک درہم سے لیکر چار درہم کے درمیان تک پئین بلغم کا اسہال کافی طور پر بلا اذیت کرتا ہے۔

حسک جسکو ہندی مین گوکھرو کہتے ہین **ماہیت** صحرائی گوکھرو مین ارضیت زیادہ ہے اور بستانی گوکھرو مین جزو مائی کی زیادتی ہے خلاصہ یہ کہ گوکھرو کی ترکیب جوہر رطب ہے گو اس مین برکی برودت زیادہ نہین ہے اور دوسرا جز اسکا یخ

HAKEEM SHOUKAT ALI

جوہر مین یابس ہو جسکی برودت کچھ کم نہین ہو **طبیعت** گوکھرو کی دو نوع
قسمین دیسقوریدوس کے نزدیک سرد خشک ہین اور سوائے اسکے اور بوگوئی
اسکو اول درجہ کے اوائل مین گرم خشک جاوے کا کہا ہو اور **طبیعت** دلسپ
اس گوکھرو کے ہو جو ہمارے ملکون مین ہوتا ہو **افعال و خواص** گوکھرو مین
بوجہ قبض کے مواد کی ریزش کو منع کرنیکی قوت ہو اور انضاج اور تلیین بھی ہو
اورام و بثور اورام گرم کے پیدا ہونیکو منع کرتا ہو اور مواد کی ریزش کو روکتا
ہو اورام حلق کیواسطے اچھی دوا ہو **جراح و قروح** گوشت مین جو قروح عفن
ہون انکو شہد کے ساتھ استعمال کرنیسے نفع کرتا ہو **اعضاے سر** منہ کے
قروح جن مین بدبو آتی ہو انکے واسطے اچھی دوا ہو **اعضاے چشم** گوکھرو کا
عصارہ آنکھ مین سرمہ کے طور پر لگایا جاتا ہو یا سرمہ کے اجزا مین داخل کیا جاتا ہو
اعضاے صدر جن لوگون کے ورم سے حلق کے ٹلے بند ہو جاتے ہین انکو نفع کرتا ہے
اعضاے نفض اوکو زیادہ کرتا ہو گردہ اور مثانہ کی پتھری کو پارہ پارہ کر دیتا ہے
اسیطرح گوکھرو کا عصارہ دشواری سے جو پیشاب آتا ہو اسکو اور قولنج کو نفع کرتا ہے
سموم دو درہم صحرائی گوکھرو کا پھل سانپ کا کاٹنے کو فائدہ کرتا ہو اور دو درہم اسکا شراب
ملا کر سموم قتالہ کا تریاق ہو گوکھرو کو جوش دیکر مکانین چھڑکتے ہین مکانکے پھو وغیرہ بھاگ جاتے ہین
حُرمل جاے حطی مضموم اور راے حطی ساکن اور میم مفتوح اسپند کو کہتے ہین تیسرے
درجہ مین گرم خشک ہو **افعال و خواص** مقطع ہو ملطف ہو **آلات مفاصل**
وجع مفاصل کیواسطے اچھی دوا ہو پلانیکے ذریعہ سے اور کبھی اسکا طلا بھی کیا
جاتا ہو **اعضاے سر** اسمین نشہ لانیکی قوت ہو مثلاً جیسے شراب میں **اعضاے چشم**
دیسقوریدوس کہتا ہو کہ اگر حرمل شہد اور شراب اور جلو در کے پتہ یا مرغی کے پتہ اور
رازیانہ کے پانی مین پیسکر آنکھ پر لگائین ضعف بصر کو فائدہ کریگی **اعضاے غذا**
متلی بقوت پیدا کرتی ہو **اعضاے نفض** حیض اور بول کا بقوت ادرار کرتی ہو
پلائی جاے خواہ طلا کیجاے ایضاً قولنج کو بھی پلانیسے اور طلا کرنیسے نفع کرتی ہو
حلتیت بکسر جاے حطی و سکون لام ہندی مین ہینگ کہتے ہین **ماہیت**
دو قسم کی ہوتی ہو خوشبو اور بدبو خوشبو کی بو قوی ہوتی ہو دونون قسم مین زیادہ
تر گرم وہی ہو جسکی بدبو زیادہ ہو اور ناریت اسکی جملہ اقسام مین ہو اکثر یہ
قسم قیروانی ہوتی ہو یعنے حلتیت محروث کا گوند ہو **طبیعت** دل جالینوس مین
گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہو **خواص ریاح** کو نکالڈالتی ہے
اور توڑ ڈالتی ہو بسبب اپنی تحلیل کے اور باوجود اسکے خود حلتیت نفاخ ہے

تقطیع کرتی ہو اور اندرون بدن مین جو خون بستہ ہوگیا ہو اسکی تحلیل کرتی
ہو زنیت یا نخورہ کو سرکہ اور سیاہ مرچ ملا کر جب اسکا نطوخ لگایا جاے
فائدہ کرتی ہو جب کھانیوالی چیزون مین اسکا استعمال کیا جاے زنگ انکو
خوشنما کر دیتی ہو مسوڑون کے مساری قسم کو کھا ڈالتی ہو **اورام و بثور** جب
ان اورام پر جو عضو کی حیات کو فنا کرنیوالے ہین یعنے ان اورام کے
سبب سے وہ جگہ مردار ہو جاتی ہو ایسے ورم پر پچھنے لگا کر ہینگ لگائی
جاے نفع کریگی۔ دبیلہ ظاہر بدن مین ہو یا اندرون جسم کے دونون کیواسطے
اچھی دوا ہو **جراح و قروح** داد کے جملہ اقسام کو فائدہ کرتی ہو **آلات مفاصل**
آب انار کے ساتھ جب ہینگ پلائی جاے تشنج عضل کو مفید ہو پٹھے کے
دردونکو بھی فائدہ کرتی ہو جیسے وہ درد جو کمر داد و رفالج مین ہوتا ہے
اسطرح پر کہ ایک باقلا کے برابر ہینگ کو برابر نورتی کے ہو اموم مین ملا کر نگل جائین ایسے تریاق کے
ہمراہ حرج اور سداب ملا کر پی جائیں جیسا بعض لوگون نے کہا ہے۔
اعضاے سر سڑے ہوئے دانتونمین جو گڑھے پڑگئے ہون انہین بھر دینے سے
فائدہ کرتی ہو۔ یا کندر ملا کر دانت مین جیکا دیجاتی ہو سر کی مین بی تر کرتی ہو جو
فائدہ کرتی ہو جب اسکا غرغرہ کیا جاے جو نک جو حلق مین چمٹ گئی ہو اسکو چھڑا دیتی
ہو **اعضاے چشم** ابتدائے نزول الماء مین اگر اسکا سرمہ لگایا جاے بہت
فائدہ کریگا مگر شہد تھوڑا سا ملا لین **اعضاے صدر** پانی مین گھولکر جب
اسکو گھونٹ گھونٹ پئین آواز کو اسیوقت صاف کر دیگی اسطرح پر کہ ابھی
پینے والا اسی جگہ پر ہوگا اور آواز صاف ہو جاے گی خشونت حلق کو فائدہ
کرتی ہو کیسی ہی پرانی ہو گئی ہو اگر انڈے کے ساتھ اسکو چاٹین پرانی کھانسی
اور شوصہ بارد کو نفع کریگی۔ ورم لہاۃ مین اسکا غرغرہ بھی ہو گوکھرو کا فعل
ہو **اعضاے غذا** اگر انجیر خشک کے ہمراہ اسکو کھلائین یرقان کو نفع کریگی
جگر اور معدہ کو مضر ہو **اعضاے نفض** اسیر کو نفع کرتی ہو بادر قادر
کرتی ہو بول و حیض کا ادرار کرتی ہو مڑوڑے اور قروح امعا کو مفید ہو روفس
حکیم نے کہا ہو کہ اسمین قوت مسہلہ ہو مگر تھوڑی سی ہو اور تھوڑا سا قبض
بھی ہو یہ بات جماعت طبیبون کو معلوم ہو کہ ہینگ سل سہال کہنہ کو
نفع کرتی ہو جو برودت سے ہو **حمیات** ربع سے بہت فائدہ کرتی ہو **سموم**
دیوانے کتے کے کاٹنے پر اور ہوام کے کاٹنے پر اسکو لگاتے ہین خصوصاً بچھو اور ریتیلہ
کے کاٹنے پر اور سب قسم کے زہرون فائدہ کرتی ہو پلائی جاے یا زیت ملا کر

طلا کیجائے زہر مین بجھے ہوئے تیر کے زہر کو بھی فائدہ کرتی ہے ۔

حنظل بفتح حائے حطی وسکون نون وفتح ظائے معجمہ جسکو ہندی مین اندرائن کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہو زرد بھی ہوتا ہو اور مادہ بھی ہوتا ہو نر ریشہ دار ہوتا ہو اور مادہ نرم سپید گیہ ہیلا چرا ہوتا ہو **اختیار** دوا کو نہین سپید و وہی ہو اور اسکو اختیار کرتے ہین جو سپید ہو اور سپیدی اسکی زیادہ ہو وہ نرم ہو اسلیے کہ سیاہ قسم اُسکی ردی ہو اور خراب ہو اور سخت قسم بھی خراب ہو جب تخم حنظل یعنے مغز اندرائن کے پھل کا نکالنے کا قصد ہو مناسب یہ ہے کہ درخت سے توڑکر اسکا مغز نکالین اسلیے کہ توڑنے کے بعد اسکا اثر ضعیف ہو جاتا ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ جب تک پھل مین زردی تمام آجائے اور سبزی بالکل جاتی نرہے جب تک نہ نکالین ورنہ سبزی کی حالت کا نکالا ہوا مغز مضر ہوتا ہو اور خراب ہوتا ہو جس شخص کا یہ قول ہو جو اوپر لکھا گیا ہو وہی کہتا ہو واجب ہے کہ اس پھل کے چھلکے اور دانے سے اجتناب کیا جائے اور اگر درخت پر سوا ایک کے دوسرا نہو تو زہر قاتل ہو نر قسم اسکی جو ریشہ دار اور بیلکسی گئی وہ زیادہ قوی ہو بہ نسبت مادہ قسم کے جو ڈھیلی اور پھس پھسی ہوتی ہو ۔ واجب ہے کہ اسکے پیسنے مین زیادہ مبالغہ کیا جائے اور اسقدر خوب کوٹین نہ آجائین کہ اب خوب پس چکا ہو اسلیے کہ بہت چھوٹا ٹکڑا اسکا جسوقت رطوبت پاتا ہو پھولکر بڑا ہو جاتا ہو خواہ معدہ کے اردگرد جو مقامات ہین انمین لپٹ جاتا ہو یا آنتونکے پیسٹے ور گھماؤ کے جو مقامات ہین انمین چپٹ جاتا ہو اور ورم پیدا کرتا ہو اسیواسطے واجب ہے کہ اسکو پیسنا چاہین پہلے طراحسل مین بھگولین اور خشک ہو جانیکے بعد پھر پیسین تخم حنظل کی اصلاح اور اسکے ضرر کا دفع کرنا کتیرا سے بہتر ہو بہ نسبت گوند کے اسلیے کہ گوند بہت زیادہ قوت دوا کو توڑ دیتا ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہو اور ہندی حکیم نے کہا ہو کہ سرد تر ہو اور اس قول مین یہ حکیم راستی اور حق سے بہت دور ہو گیا **افعال وخواص** محلل ہو مقطع ہو جاذب ہو کہ دور سے مادہ کو کھینچ لاتی ہو ۔ برگ تازہ اسکا ترشح لدم کو قطع کرتا ہو **زینت** جذام اور داء الفیل پر اسکی مالش کیجاتی ہو اور اورام و بثور تحلیل ورام کرتا ہو اور انمین نفخ پیدا کرتا ہو **آلات مفاصل** دردہائے عصب و مفاصل کو اور عرق النسا اور نقرس بارد کو نفع کرتا ہو **اعضائے سر و دماغ** کا تنقیہ کرتا ہو اندرائن کی جڑ سرکہ مین جوش دیکر کلی کیجاتی ہو دانتونکے درد کو فائدہ کرتی ہو جب اندرائن کی جڑ کو اندر سے خالی کرکے جو کچھ اندر ہو اسکو پھینک دین اور سرکہ مین ڈالکر جوش خفیف اس طرح دین کہ جو پھل خواہ راکھ پر اسکو رکھین اور اسکی کلی کرین دانتون کے درد کو فائدہ کریگی اور مسوڑھے کو مضبوط کریگی جب اسکو زیت مین پکائین یہ زیت درد گوش کو نافع ہو گا ۔ دانتون کے گھانٹے مین اسکے ذریعہ سے سہولت ہوتی ہو **اعضائے نفس و صدر** حنظل سے استفراغ کرنا اس شخص کو مفید ہوتا ہو جسکو انتصاب نفس کی شدت ہو **اعضائے غذا** اندرائن کی جڑ استسقا کو مفید ہو معدہ کیواسطے ردی اور خراب ہے **اعضائے نفض** بلغم غلیظ کو مفاصل سے دستون کی راہ نکالدیتا ہو خصوصاً پٹھے کے بلغم کو اور مرارہ کا بھی مسہل ہے امراض گردہ اور مثانہ کو مفید ہو **مقدار شربت** اسکی بوزن دو کرمہ یعنے بارہ قیراط ہو جو برابر چھ رتی کے ہو ۔ واجب ہو کہ بہت نرم نرم اسکو پیسین کبھی اسکے اندر ردی مغز کو پھل کے اوپر سوراخ کرکے نکال لیتے ہین اور اسمین ب انگور یا کوئی اور میٹھی شراب یا پانی بھرکر ایک شب نہ رہنا اسیطرح چھوڑ دیتے ہین اور اکثر اسکو خاکستر گرم یا آتش و ریگ گرم مین رکھتے ہین تا اسکا اچھی طرحسے بس جائے پھل کا مغز بافراط اسہال کرتا ہو اور قے زیادہ لاتا ہو اور کرب پیدا کرتا ہے تا انیکہ قتل کر ڈالتا ہو اور اکیلا پھل جو اپنی جڑ پر ہو وہ ایسا زہر قاتل ہو کہ بیشتر دو دوانگ سے قتل کرتا ہو اور چھلکا اسکا اور بیج ایسے انمین بلکہ ایک دانگ بھی قاتل ہو سموم سانپ کے کاٹنے کو نفع کرتا ہو اور بچھو کے کاٹنے کی بہت نافع دوا ہو ۔ ایک شخص نے مجھے یہ حکایت بیان کی کہ کسی عرب کے بدن پر چار جگہہ پر بچھو نے ڈنک مارا تھا اسکو اسی وقت ایک درہم تخم حنظل پلایا فوراً اسی جگہ اچھا ہو گیا طلا کرنے سے بھی اسیطرح نفع کرتا ہے

حمص بکسر حائے حطی و فتح میم آخر مین صاد مہملہ ہو جسکو ہندی مین چنا کہتے ہین **ماہیت** سفید ہوتا ہو اور سرخ اور سیاہ اور مٹی کے رنگ کا جسمین سیاہی اور سبزی ملی ہوئی ۔ **اصناف** اسکی جنگلی ہو اور بستانی یعنی جنگلی مین حدت اور تلخی زیادہ ہوتی ہو اور گرمی بھی زیادہ پیدا کرتا ہو اور قوت مین اسکا فعل وہی ہو جو بستانی کا ہو لیکن بستانی کی غذا صحرائی جنگلی غذا سے اچھی ہو **طبیعت** سفید چنا پہلے درجہ مین گرم خشک ہو اور سیاہ کی قوت زیادہ ہو **خواص** دونون قسم سفید اور سیاہ نفخ پیدا کرتی ہین اور ملین ہو اور اسمین تقطیع بھی ہو اور فضلہ دری اسکی باقلا سے زیادہ ہو اور یہ پکتا خوب ہے اور کوئی دانہ جو چنے کی صورت مین ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

چنے سے زیادہ ہے پھیپھڑے کی غذا بھی نہیں کرتا گیلا چنا فضول کو زیادہ پیدا کرتا ہے بہ نسبت سوکھے چنے کے **زینت** نمش کو صاف کر دیتا ہے طلا کرنے سے اور چہرے کے رنگ کو خوشنما کر دیتا ہے **اورام و بثور** اورام گرم صفراوی و اورام صلب سوداوی اور تمام قسام اور سام کو اور جو اورام کے اقسام غدد میں ہوں ان کو فائدہ کرتا ہے **جراح و قروح** چنے کا تیل داد کو دور کر دیتا ہے اور جس قرح خبیثہ اور قرح ساعیہ اور کلی خارش کو مفید ہے **آلات مفاصل** درد پشت کو نفع کرتا ہے **اعضائے سر** جن جو گلٹی پھنسیاں ہوتی ہیں انکو فائدہ کرتا ہے جس پانی میں چنے کو بھگو کر یہ پانی دانتوں کے درد کی کلی ہے اور مسوڑھوں کے ورم گرم صفراوی خواہ ورم سوداوی کو بھی مفید ہے اور ان اورام کو جو کانوں کے نیچے ہوتے ہیں **اعضائے نفس** آواز کو صاف کر دیتا ہے پھیپھڑے کی غذا اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اسیواسطے اسکا حریرہ خواہ لیٹا بنایا جاتا ہے یعنے اسکے آٹے کا **اعضائے غذا** جوشاندہ اسکا استسقا اور یرقان کو مفید ہے تفتیح کرتا ہے خصوصًا وہ قسم جو ارکی یعنے مٹر کی شکل پر ہو سیاہ چنا جگر اور طحال کے سددوں کو مفید ہے چنے کو جب کھائیں چاہیے نہ اول طعام میں ہو نہ آخر میں بلکہ بیچ میں کھانا چاہیے **اعضائے نفض** سیاہ چنے کا جوشاندہ ہمراہ روغن بادام اور مولی و کرفس کے مثانہ اور گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کر دیتا ہے اور جنین کو بالکل نکال دیتا ہے قروح مثانہ کیواسطے زبون ہے باہ کو خوب زیادہ کرتا ہے اور اسیواسطے سانڈ کی چربی میں چنے کا کھیت خواہ چنے کا دانہ کھلانے میں تجویز کیا جاتا ہے نہار منہ چنے کے پانی پینے سے نعوظ قوی ہوتا ہے ایک چنا شکم کو نرم کرتا ہے اور سدہائے گردہ اور مثانہ کی تفتیح کرتا ہے خصوصًا سیاہ چنا اور سرخی جو مٹر کی صورت ہوتا ہے بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ اگر چنے کو سرکہ میں بھگو کر نہار منہ اسکو کھائیں اور آدھے دن تک صبر کریں یعنے پھر کچھ نہ کھائیں اور نہ کچھ پئیں جتنے کیڑے پیٹ میں ہوں سب کو قتل کر دیگا بقراط نے کہا ہے کہ چنے میں دو جز جوہری ہیں دونوں بالطبع ایک دوسرے سے جدا ہو جاتی ہیں ایک جز مالح ہے نمکین جو طبیعت کو نرم کرتا ہے اور دوسرا جز حلو ہے یعنے شیرین ہے اور یہ بول کرتا ہے اور یہی جز حلو ایسا ہے جس میں نفخ ہے کہ باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور مفید ہے

حنطہ بکسر حائے حطی و سکون نون جسکو ہندی میں گیہوں کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے **اختیار** بہتر وہی گیہوں ہے جو سختی اور نرمی میں متوسط ہو اور توڑنے میں خوب دار ہو نہ بہت سخت دانہ بڑا ہو اور موٹا اور نیا گیہوں چکنا اور سرخی اور سیاہی کے بین بین رنگ رکھتا ہو اور سیاہ گیہوں خراب چیز ہے یعنے غذائیت اسکی بری ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور رطوبت اور یبوست میں معتدل ہے آٹا اسکا مائل بہ یبوست ہے **خواص** بڑے دانہ کا گیہوں جو سرخ رنگ ہو اس میں غذائیت زیادہ ہے اور ابالا ہوا گیہوں اگر کھایا جائے دیر میں ہضم ہوگا اور نفخ بھی کریگا لیکن اگر خوب ہضم ہو جائے غذائیت کثیر اسمیں ہے اور جواری جسکو میدہ کہتے ہیں نشاستہ کے قریب ہے جو آٹا کہ منقّا ہے طبیعت کے آئین ہے جسکے چھلکے زیادہ ہو وہ اور ہے اور جس آٹے میں صنعت اور کارستانی سے نمک پیدا ہو جائے وہ اور ہے اور ہے اصلی لسی دار آٹے میں ہے وہ مصنوعی دار آٹے میں نہیں ہے گیہوں کا آٹا معدہ سے دیر میں اترتا ہے اور نفخ زیادہ کرتا ہے ضرور ہے کہ اسکے ہمراہ کسی قدر مٹھائی کھائی جائے تاکہ اسکو جلدی معدہ سے اتارے اور گرم پانی سے دھونا اسکا بھی ضرور ہے اور بھونا ہوا جو کا آٹا اعلی ہے بعض نے بیان کیا ہے نشاستہ سرد تر ہے بالزوجیت ہے **زینت** گیہوں کی خورش چہرہ کو صاف کر دیتی ہے اور گیہوں کا آٹا خصوصًا نشاستہ زعفران ملا کر چھائیں کی دوا ہے **اعضائے غذا** گیہوں اور جو کا آٹا دونوں ثقیل چیزیں ہیں **اعضائے نفض** کچا گیہوں و نیز ابالا ہوا گیہوں جسکو گھنگری کہتے ہیں اور دیہاتی زبان میں گھنگنی کہتے ہیں جو بے دلا اور پسا ہوا گیہوں ابالا جائے اور ابالنے کے بعد گھوٹا نجائے اور مثل ہریسہ کے یا لپٹہ وغیرہ کے ہوجائے جیسے حلیم پکائی جاتی ہے الغرض ابالا ہوا مسلم گیہوں اگر کھایا جائے پیٹ میں کیڑے پیدا کرتا ہے **سموم** کٹا ہوا گیہوں دیوانے کتے کے کاٹے کے زخم پر چھڑکا جائے فائدہ کریگا

حلبیب جسکو سوہنجان ہندی کہتے ہیں سپید سوہنجان کے مشابہ ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **آلات مفاصل** اسکا پانی نقرس دیگر اقسام وجع مفاصل کو مفید ہے **اعضائے نفض** بلغم خام اور چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ اور اخلاط غلیظ کو براہ اسہال دفع کر دیتا ہے

حماض بضم حائے حطی و میم مشددہ آخر میں ضاد ہے **ماہیت** بستانی بھی ہوتی ہے اور صحرائی بھی صحرائی کو سلق بری بھی کہتے ہیں اور صحرائی حماض کے جملہ اقسام میں ترشی نہیں ہوتی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں بلکہ بعض میں ترشی ہوتی ہے صحرائی قسم اسکی ہر ایک قسم میں زیادہ قوی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے اور تخم حماض پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** اسمیں کسی قدر قبض ہے اور بھکی قسم اسکی تھوڑی سی تحلیل بھی ہے اور ترش قسم میں قبض بہت ہے اور جس قسم میں زیادہ ترشی نہیں اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین غذائیت زیادہ ہو اور یہ وہی ہو جو کاسنی کے مشابہ ہو۔ ہر ایک قسم اسکی صفرا کو توڑ دیتی ہو اور جو خلط اس سے پیدا ہوتی ہو وہ اچھی ہوتی **خواص** اسمین قبض ہو اور پہلی قسم مین تھوڑی سی تحلیل ہو اور ترش مین زیادہ قبض ہے۔ جڑ مین اسکی سرکہ کے ہمراہ **تقشر اظفار** یعنے ناخون کے چھلکے چھلکے اترنے کا علاج ہو جب شراب مین جوش دیکر اسکا ضماد جوڑ ول درد داد پر لگایا جائے فائدہ کریگا۔ **اورام و بثور** خنازیر پر اسکا ضماد کیا جاتا ہو اور بہت فائدہ کرتا ہو یہانتک کہا گیا ہو کہ اگر اسکی جڑ صاحب خنازیر کی گردن مین لٹکائی جائی نفع کریگی **جراح و قروح** جڑ مین اسکی ہمراہ سرکہ کے اس خارشت پر جسمین ترحچ پڑ گیا ہو اور داد پر لگائی جاتی ہو اسی طرح اسکا جوشاندہ آب گرم مین سوکھی کھجلی پر لگایا جاتا ہو اور خو جرم اسکا آب حمام مین یعنے اسکے پانی مین ملا کر مستعمل ہوتا ہو **اعضائے سر** اسکے عصارہ سے یا اسکے جوشاندہ سے اصول انت کے علاج مین کلی کرائی جاتی ہو جسمین درد ہو اور اسیطرح اسکو شراب مین جوش دیکر دانت کے درد میں کلی کرائی جاتی ہو۔ جو اورام کانون کے نیچے ہوتے ہین انکو بھی فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** یرقان سیاہ کو شراب ملا کر مفید ہو متلی مین سکون پیدا کرتی ہو مٹی کھانیکی جو اشتہا پیدا ہو جاتی ہو اُسکے دور کرنیکے واسطے بھی مفید ہو **اعضائے نفض** جرم حماض اور تخم اسکا دونون قابض ہین خصوصًا بڑے حماض کا تخم بھی کہا گیا ہو کہ برگ حماض مین کسی قدر تلئین ہو اور تخم حماض مین قبض مطلق ہو اور بعض نے کہا ہو کہ تخم حماض بے بھنا ہوا ازلاق اور تلئین کرتا ہو اور بیشا اسکی سیلان رحم کو مفید ہو اور گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کرتی ہو جب کسی شراب کے ہمراہ پلائی جائے۔ جو لزوجت اسمین ہو اُس خراش کو مفید ہو جو نقل بر انکی خشکی سے آنتون وغیرہ مین آگئی ہو اسلیے کہ تخم حماض با اینہمہ کہ سحج یعنے خراش کو دفع کرتا ہو زلق بھی ہو **سموم** بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتا ہو خصوصًا حماض صحرائی اور اگر تخم حماض کو قبل بچھو کے کاٹنے کے استعمال کیا ہو پھر اگر اسکو بچھو کاٹے زہر نہ چڑہیگا

حرشف بفتح حائے مہملہ وسکون رائے مہملہ وفتح شین معجمہ آخر مین فائے معجمہ ہو **ماہیت** بستانی اور صحرائی دونون طرح کی ہوتی ہو یہ ایک قسم اسکی ہو جسے فارسی مین کنگر کہتے ہین **طبیعت** حرارت مین معتدل ہو یا حرارت کی طرف مائل ہو باعتدال۔ اور رطوبت اسکی دوسرے درجہ تک ہو خوزی نے کہا ہو کہ سرد تر ہو مسیح کہتا ہو کہ افعال مین مثل ہلیون کے پہلے درجہ مین گرم تر ہو ۔ دو غیر مسیح کا قول ہے کہ پہلے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین تر ہو اور جالینوس کی طرف ایسی نسبت دیگئی ہو کہ وہ حرشف کو دوسرے درجہ مین گرم کہتا ہو اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اسکے اقسام بہت سے ہین اور ہر ایک کی طبیعت جداگانہ ہو۔ **افعال و خواص** تھوڑا سا تنقیہ کرتی ہو اور تجفیف پیدا کرتی ہے اسمین کسیقدر لطافت ہو۔ خوزی نے کہا ہو کہ سودا کو پیدا کرتی ہو اور یہ قول اسکا راستی سے دور ہو **زینت** طلا کرنا اسکا بالخورہ کو نفع کرتا ہو اور پانی سے اسکے اگر سر کو دھوئین سر کی جون کو قتل کرتا ہو۔ گندہ بغلی کو اور بوال کرکے دور کر دیتی ہو اور جب تک بغل کی بو دور نہو جائے پیشاب بد بو ہوا کرتا ہے۔ **اورام و بثور** پانی اسکا ورام کی تحلیل کرتا ہو اور جرم اسکا بھی **جراح و قروح** پانی اسکا بھی اُس خشک کھجلی کو مفید ہو جو مادہ سوداوی سے عارض ہو اور سخت ہو **اعضائے سر** پانی اسکا خراز یعنے بفا کو ازالہ دیتا ہو **اعضائے غذا** اسکی پیدا کرتی ہو خصوصًا پہاڑی قسم اسکی اور جڑ پہاڑی قسم کی متلی پیدا کرنے مین زیادہ خصوصیت رکھتی ہو اور گوند اسکا وہی ہو جسکا نام کنگرزد ہو اور باب کاف مین ہم اسکا بیان کرینگے **اعضائے نفض** باہ کو زیادہ کرتی ہو بول کا ادرار کرتی ہو جو بدبو مین بوجہ کسی سبب کے ہو آتی ہو اسکا اخراج کر دیتی ہو طبیعت کو نرم کرتی ہو مفرد اخراج کرتی ہو۔ اکثر قبض شکم پیدا کرتی ہو جب کسی شراب کے ہمراہ پلائی جائے

حندقوقی بفتح حائے مہملہ وسکون نون وفتح دال مہملہ وضم قاف واو و سکون واو اور دوسرے قاف کو کسرہ اور یا ہو سفید مین سکھیرا اور پچھر جشیا اور ساتھکی اور گرگلا اور بنا کہتے ہین ہر ایک قسم کا الگ نام ہو **ماہیت** یہ ایک گیاہ ہو صحرائی بھی ہوتی ہو اور بستانی بھی اور ایک قسم اسکی مصری بھی ہوتی ہو جو بیج کو پیسکر روٹی پکاتے ہین **طبیعت** ابن جریج کہتا ہو کہ دوسرے درجہ مین گرم خشک ہو۔ ابن ماسویہ کہتا ہو کہ وسط درجہ مین گرم ہو اور بستانی قسم اسکی عجب نہین کہ حرارت اسکی آخر درجہ اول مین ہو **خواص** بستانی مین جلا معتدل اور تجفیف ہو اور صحرائی مین ہمراہ قبض کے تسخین ہو روغن اسکا کاسر ریاح غلیظ ہو **زینت** صحرائی اور اسیطرح بستانی کا کلف یعنے چھائیون کو نفع کر **قروح** بستانی کا عصارہ شہد ملا کر قروح کو صاف کر دیتا ہو **آلات مفاصل** روغن اسکا ایسے درد مفاصل کو مفید ہو جو بیچی ہو اور برودت خوف زمانت یعنے سن ہو جانے عضو کے لگایا جاتا ہو اور ایک گروہ بیمار دکا اسکے اچھا بھی ہو گیا **اعضائے سر** جب اسکے عصارہ کا سعوط کیا جائے اور ناس لیا جائے درد سر پیدا کرتا ہو اور جسکو مرگی آتی ہو اسے فائدہ کرتا ہو **اعضائے چشم** عصارہ بستانی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کابیاض چشم اور غشاوہ یعنے جھلی کو جو آنکھ میں پڑ جاتی ہے مفید ہے خصوصاً شہد ملاکر
اعضائے نفض درد صدر پسلیوں کا درد جو بلغمی ہو خصوصاً صحرائی قسم اسکی درد
کو بہت مفید ہے حلق میں درد اور خراشین پیدا کرتی ہے اور اسکے ضرر کی تلافی شہد
اور کاہو اور کاسنی سے کیجاتی ہے اعضائے غذا اور معدہ جو برودت سے ہو خواہ
ریحی درد معدہ کا اسکو مفید ہے روغن اسکا آغاز استسقا میں فائدہ کرتا ہے
مترجم سونٹھ اور مرچ میں اسکی پتی کو ملا کر ضماد کرنے سے یہانتک اثر دیکھا ہے کہ
استسقا کا ورم کیسا ہی زیادہ کیوں نہو دور ہو جاتا ہے یہ دوا خاص ہمارا تجربہ
کی ہوئی ہے اسمیں اسی قسم کی پتی وغیرہ داخل کیجاتی ہے جسکو گماں پورنیہ پہنے لکھا ہے
اور جڑ بسکھپرا کی جسکو سانٹھی بھی کہتے ہیں قریب چار رتی کے مفید دبالی ہیں
ہماری مجرب ہے اعضائے نفض بول کا اور حیض کا ادرار کرتا ہے اور صحرائی قسم اسکی عمدہ
خراب ہے تم ملوخیا کے درد مثانہ کیواسطے عمدہ دوا ہے روغن اسکا نشیلین اور
درد رحم کو مفید ہے اور صحرائی قسم اسکی معدہ کو مفید ہے اور تخم مضبوط کرتی ہے
جرم اسکا اور تخم اسکا دونوں باہ کو برانگیختہ کرتے ہیں حمیات لوگ کہتے ہیں
کہ جسکو ایکدن درمیان دیکر تپ آتی ہو اسکی تین پتی خواہ تین تخم پیسکر پلائے
تپ کے دن میں تشویش پیدا ہو جائیگی لیکن دورہ تپ کے محفوظ رہینگے اور وقت چڑھ
جائیگا اسیطرح تپ ربع میں بھی پتی یا تخم کے استعمال سے یہی اثر ہوگا سموم
اگر اسکا عرق بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر چھڑکا جائے سوزش اور درد دور ہو جائیگا
اور اگر عضو صحیح پر اسکو چھڑکیں سوزش اور لذع پیدا کریگا تخم اسکا بچھو کے کاٹے کا علاج
میں اسکی جڑ سے زیادہ قوی ہے مترجم میرے تجربہ میں بسکھپرہ کی جڑ اکثر سموم کا تریاق ہے خصوصاً
افیون کا یہانتک کہ بعض متقدمین ماہرین کی تجربہ ہے کہ افیون کو اگر اسکی جڑ کی مسواک کرائیں تو نشہ اتر جاتا ہے

حلبہ بضم حائے حطی وسکون لام وفتح بائے موحدہ آخر میں ہائے ہوز ہے جسکو
ہندی میں میتھی کہتے ہیں طبیعت آخر درجہ اول میں گرم ہے اور خشک اول درجہ
میں ہے اور رطوبت فضلیہ سے خالی نہیں ہے افعال و خواص منضج ہے ملین ہے
اور یہ بات اسمیں اسلیئے ہے کہ اسمیں حرارت ہمراہ لزوجت کے جمع
ہوئی ہے اور لزوجت اسکی حرارت کی تیزی کے غلبہ کو منع کرتی ہے۔ اور
حرارت اسکی بہ نرمی اثر کرتی ہے کیونکہ اسکا خراب بنتا ہے اگرچہ تھوڑا منضج ہے
زینت روغن اسکا جو ہمراہ آس کے بنایا جائے بالونکو مفید ہے اور ان زخمونکو
جو قروح کے مندمل ہونیکے بعد رہجاتے ہیں اور اس شقاق کو جنمیں بوجہ برودت کے
اعضا پھٹ جاتے ہیں خصوصاً ہمراہ روغن گل کے کلف کی دواؤں میں

بھی میتھی داخل کیجاتی ہے اور رنگ کے خوشنما کرنیکی دواؤں اور نکہت کی زوال
دہنیالی دواؤں اور بدن کی بدبو اور جو بدبو پسینے میں آتی ہو اسکی بدبو دور
کرنیوالی دواؤں میں بھی داخل ہے اورام و بثور بلغمی ورم کی تحلیل کردیتی ہے
اور سوداوی اورام جو سخت ہوں یہی ہوئی میتھی انکی ورم گرم کو مفید ہے جو
بقدر فی ہوں خواہ بڑی کہ جنمیں التہاب نہو لیکن صفراویت نہو
بلکہ مائل بصلابت ہوں لیکن سوداویت انمیں آگئی ہو اور دبیلہ کو نرم
کرتی ہے اور اسکے مادہ میں نضج پیدا کردیتی ہے جراح و قروح روغن گل ملاکر
آگ کے جلنے کو فائدہ کرتی ہے اعضائے سر اگر میتھی کے لعاب سے سر کو دھویا کریں
خارش یعنے بفا کو زائل کردیتی ہے سر میں درد پیدا کرتی ہے اگر گھری کے ہمراہ
تناول کیجائے مرے کے ہمراہ اسکے تناول کرنیسے معدہ کی مضرت بہت
کم ہو جاتی ہے اعضائے چشم جوشاندہ میتھی کا طرفہ چشم کو دور کردیتا ہے اعضائے
نفس آواز کو صاف کرتی ہے اور پھیپھڑونکو تھوڑی سی غذا پہونچاتی ہے سینہ
اور حلق کو نرم کردیتی ہے کھانسی میں اور ربو میں سکون پیدا کرتی ہے خصوصاً
اگر شہد یا چھوہارا یا انجیر میں جوش دیجائے اور بہتر یہ ہے کہ جرم تمام اور ادویہ
مذکورہ کو ملا کر پانی میں جوش دیں پھر صاف کرکے بہت سا شہد ملاکر کوئلوں کی آنچ
پر کہ نرم نرم آنچ رہے پکائیں اور جب قوام کا اچھا ہو جائے طعام سے بہت دیر پہلے اسکو
تناول کریں اعضائے غذا نطرون ملاکر ورم طحال پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے
اور جوشاندہ اسکا ضعف معدہ کو مفید ہے خصوصاً اگر تازہ میتھی ہو اور قروح
معدہ کو بھی یہی جوشاندہ فائدہ کرتا ہے متلی پیدا کرتی ہے اور سرکہ اور مری میتھی کے
کھانیکے اس ضرر کو دفع کردیتا ہے اعضائے نفض اسکے جوشاندہ میں ورم رحم
اور درد رحم اور رحم کے منہ بند ہو جانے کیواسطے آبزن کیا جاتا ہے جوشاندہ اسکا کثیر
میں قروح امعا کو مفید ہے اسیطرح تازہ میتھی کا ساگ گھی میں دانتونسے کاٹ کاٹ کر کثیر
میں پکا کر کھایا جائے میتھی کو پانی میں جوش دیکر پھر اس کا پانی امعاء کیواسطے پلاتے ہیں
میتھی کا روغن مقعد کے ورم کو مفید ہے اور پھنسیوں اور پھوڑے کیواسطے اسکا حقنہ بھی
دیا جاتا ہے خصوصاً مری ملاکر قبل طعام کے ثقل کو دفع کرنیکے واسطے اسکی تحریک ایسی ہے
کہ اسمیں حرارت اور تیزی ہے خصوصاً تھوڑا سا شہد ملاکر کہ قوت تنفیذ کرے
جوشاندہ اسکا شہد ملاکر رطوبات غلیظہ کا انحدار کردیتا ہے یعنے معدہ کو نیچے اتار لاتا ہے
اصحاب اسیر کیواسطے میتھی عمدہ چیز ہے فضلہ کو بدبو سے پاک کردیتی ہے اور پسینہ
اور پسینہ کو بدبو کردیتی ہے بعد غسل کے اسکا حال نہیں کہ ان دونوں نکلنے میں دشواری پیدا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

خردوم بکسر حاے مہملہ وسکون راو ضمہ دال وسکون واؤ جس کو ہندی میں باہمنی کہتے ہیں **ماہیت** ایک جانور مشابہ گوہ کے ہوتا ہے اور **طبیعت** اسکی بھی اسی کے مشابہ ہے غذا دینے میں اعضاے بدنی کے **اعضاے چشم** بنجال اسکی بیاض و دنا آنکھ کی کھلی کو مفید ہے اور بصارت کو تیز کرتا ہے۔

جوز رومی جسکو اکبر دس کہتے ہیں **طبیعت** تسخین زیادہ پیدا کرتی ہے تیسرے درجہ تک گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک ہے اور پھول میں اسکے تسخین زیادہ ہے اور گوند اسکا نہایت درجہ تسخین تک پہونچا ہوا ہے **اعضاے سر** پھلی اسکا مرگی میں ملاکر مرگی کو نہایت ہی نفع کرتا ہے۔

حلزوم بفتح حاے مہملہ وسکون لام و ضم زاے معجمہ وسکون واؤ نون گھونگھے کے جمیع اقسام کو کہتے ہیں **ماہیت** سیپی کی اقسام سے ہے **افعال و خواص** خون کی حرارت بجھادیتی ہے **اعضاے چشم** اسکو جلاکر آنکھوں کے قروح کو مفید ہے

حد۔ ماہیت اسکی بعض لوگون نے کہی ہے کہ سینہ کی کلمنار جوزی ہے **آلات مفاصل** پٹھے کو مضر ہے اور تشنج پیدا کرتا ہے۔

حشیشۃ الزجاج جسکو فارسی میں گیاہ آبگینہ کہتے ہیں **ماہیت** ایک لکڑی جس سے آئینہ پر جلا کرتے ہیں **خواص** اسمیں قبض ہمراہ رطوبت کے ہے اور الصاق بھی ہے اور نفعی ہے جیتن ہے **اورام و بثور** اورام گرم جو بدن میں پیدا کرتی ہو تی اسکی حمرہ کو اور آگ سے جل جانیکو اورام بلغمیہ کو شفا دیتی ہے عصارہ اسکا سپیدہ قلعی کے ہمراہ نملہ اور حمرہ پر لگایا جاتا ہے اور ورم لوزتین کے واسطے اسی عصارہ کا غرغرہ کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** قیروطی کے ہمراہ نقرس پر لگایا جاتا ہے **اعضاے سر** عصارہ اسکا روغن گل ملاکر کان کے درد کو مفید ہے اور ورم لوزتین کے واسطے اسکا عصارہ جبڑہ پر لگایا جاتا ہے **اعضاے نفس** عصارہ اسکا پرانی کھانسی کے واسطے مثل حریرہ کے پیا جاتا ہے **اعضاے نفض** اسیر کو دور کرتی ہے

خربلادر اسکو خنیطش کہتے ہیں تخم اسکا نمونہ مثل خربے کے ہوتا ہے اور پتی اسکی بھی قلت مشابہ برگ سقو و قندریون کے ہوتی ہے **طبیعت** بستانی کی حرارت کمتر ہے اور صحرائی کی حرارت دوسرے درجہ میں ہے **جراح و قروح** تازہ زخمونکا اندمال کرتی ہے **اعضاے غذا** پوست اسکے مع کہ ملاکر طحال پر لگائی جاتی ہے پتی اسکی سکھا کر پیا جاوے ورم طحال کو دور کردیتی ہے **اعضاے نفض** بول کا ادرار کرتی ہے خصوصاً وہ پتی اسکی مشابہ برگ سقو و قندریون سے ہے

حالبی جسکو اسطراطیقوس بھی کہتے ہیں جسکے معنی یہ ہین کہ ستارون کے مشابہ **ماہیت** ایک نبات ہے اسکا نام حالبی اس واسطے رکھا گیا ہے کہ تخمے ورم حالت پختگی چاندے کے ہوتے ہیں سبکو شفا دیتی ہے ضماد اسکا کیا جاے یا نکالی جاے اور یہ بھی مثل گل مرزنجوش کے مرکب القوی ہے **طبیعت** اسمین قوت مبردہ ہمراہ حرارت کے ہے **خواص** محلل ہے اور اس میں قوت مبردہ ہے جو ورم کو دافع کرتی ہے **اورام** جو بیماری ہو ورم کہ حالب میں پیدا ہو اسکو بطور تعلیق کے دور کردیتی ہے جبکہ اسکا ضماد کیا جاے اور ایسا ہی آسطراطیقوس جسکا بیان حرف الف میں ہو چکا ہے

حزایہ وہی زوفرا ہے اور اسی کو دینارو نہ بھی کہتے ہیں اسکا بھی بیان ورگذر چکا ہے

حاشیس۔ ماہیت ایک دوا ہے ارمنی ہے اسکو فارسی بھی کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ فارس سے بھی آتی ہے۔ گروہ اطبا نے کہا ہے کہ یہ فربیون سے زیادہ قوی ہے اور اگر مقدار شربت اسکی ایک درہم سے زیادہ تجویز کیجاوے قاتل ہوگی **طبیعت** چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** محرق ہے اور بد مزہ ایسی ہے کہ منہ کو بھی بد مزہ کردیتی ہے **اعضاے غذا** معدہ میں سوزش پیدا کردیتی ہے اور قاتل ہے

حب البان اسکا بیان حرف باے موحدہ میں ہم کر چکے ہیں

حب الخاریہ دہمست کا تخم ہے چھوٹے بندوق کے مشابہ ہوتا ہے چھلکا اسکا سیاہی مائل پتلا جسقت کہ دبا و انگلی سے دورکرو سخت تحت ہوجاتے ہیں اندر سے اسکی زردی مائل سطح روغن دار ہوتی ہے جسمین خوشبو آتی ہے اسکو جمھار سکتے ہیں لکھینگے

حب الزلم جیا یکشانہ ہے جسکا فرد بہت پاکیزہ ہے اور شہر زور میں پیدا ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم تر ہے **خواص زینت** فربہی لاتا ہے **اعضاے نفض** منی کو زیادہ کرتا ہے

حب النیل جسکو ہندی میں مرجانے کہتے ہیں **ماہیت** یہ وہی قرطم ہندی ہے **اختیار** عمدہ وہی ہے جو وزنی ہو سرخ اور چکنا اور تازہ **طبیعت** بعضون نے کہا ہے کہ پہلے درجہ میں گرم خشک ہے اور صحیح یہ ہے کہ تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **زینت** بھوں و بہق سپید کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے غذا** کرم لاتا ہے اور تلی بہت پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** اخلاط غلیظ اور سودا اور بلغم کو بقوت نکالدیتا ہے اور چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو بھی خارج کردیتا ہے **ابدال** اسہال میں اخلاط سوداوی کے نفع کرنے میں بدل اسکا نصف وزن اسکے شحم حنظل ہے جسکے ہمراہ چھٹا حصہ اس کا حجر ارمنی ہو۔

حب المنسم بکسر میم اور سکون نون و فتح سین مہملہ **ماہیت** میانہ مرچ کے برابر ہوتا ہے اور رنگ بھی اسیکا سا مگر آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے پوست اسکی ایسے مغز سے جسپیدہ ہے جسکی سپیدی زیادہ ہے اور خوشبو ہے **طبیعت** دوسرے

HAKEEM SHOUKAT ALI

درجہ مین خشک ہے **اعضائے غذا** سے معدہ جو مسترخی اور ڈھیلا ہو گیا ہو اسکو مفید ہے
حب السمنہ بکسر سین مہملہ و سکون میم و فتح نون جسکو فارسی مین نقل کہتے ہین یہ
ایک درخت اُجاڑ زمین کا ہے جہان آبادی ہو ہاتھ بھر کا اونچا ہوتا ہے پتی اسکی سنگتر
مگر زیادہ سپید نہین ہوتا ہے پھل اسکا مرچ کے برابر ہوتا ہے اندر اسکے تیل بھرا ہوا اور
نرم بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ تخم مرو ہا کا ہے **طبیعت** گرم ہے مائل برطوبت نیت
فربہی پیدا کرتا ہے **اعضائے غذا** درمین ہضم ہوتا ہے مگر جسوقت ہضم ہو جائے
غذا اسکی زیادہ ہوتی ہے **اعضائے نفض** منی اور باہ کو زیادہ کرتا ہے۔
حب الصنوبر یہ پستہ سے یہ دانہ چھوٹا ہوتا ہے چھلکا اسکا پتلا اور نازک سرخ رنگ
جسکے اندر سے مغز لانبا اور سپید روغن بھرا ہوا لذیذ نکلتا ہے اور سیہ دانہ دو ہے
جسکو صنوبر کبار کہتے ہین اور ہندی مین چرونجی کہتے ہین یہ اُس صنوبر سے
پیدا ہوتا ہے جسکا نام شیرین ہے صنوبر انار کا دانہ چھوٹا ہوتا ہے اسمین تین کونے
ہوتے ہین چھلکا سخت اور مغز مین اسکی حدت اور تیزی اور کڑواہٹ ہوتی ہے اور یہ چھوٹا
دانہ دوا کیواسطے بہ نسبت غذا کے زیادہ بکار آمد ہے **طبیعت** بڑا دانہ جسکو چرونجی
کہتے ہین اسکی طبیعت معتدل ہے یا شاید مائل بحرارت ہو اور رطوبت اسکی زیادہ
ہے اور چھوٹا دانہ دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** اسمین نضج دینے کی قوت
اور تلیین اور تحلیل کی ہے اور لذع بھی پیدا کرتا ہے خصوصاً تازہ دانہ مین اگر اسکو
پانی مین بھگو دین لذع اسکی جاتی ہے اور اسوقت اسکی تلیس یعنی خشونت کو دور
کرنا اور تغریہ پورا ہوتا ہے اگرچہ یہ دونون خواص قبل بھگونیکے بھی اسمین موجود
ہین۔ جوہر اسکا ارضی مائی ہے جسمین تھوڑی سی ہوائیت ہے زنیت فربہی پیدا
کرتا ہے **آلات مفاصل** چرونجی کھانیسے استرخا اور ضعف بدن کو فائدہ
ہوتا ہے اور رطوبت فاسدہ کو خشک کر دیتا ہے **اعضائے صدر** چھوٹی اور
بڑی دونون قسم اسکی پھیپھڑے کے رطوبات متعفنہ اور قیح اور نزف الدم
اور کھانسی کو مفید ہین خصوصاً ہمراہ میفیج کے اس سبب سے کہ تھوڑی
سی تلخی اسمین ہے اور جب کسی شراب شیرین مین اسکو جوش دین تنقیہ
قیح کا پھیپھڑے سے بخوبی کریگی۔ اسیطرح چھلکے اسکے اور دانہ اسکے
اور لکڑی اسکی جب لعوق مین داخل کیجائے **اعضائے غذا** انثیین کے
ہمراہ جب اسکا معدہ پر ضماد کرین معدہ کو قوی کریگی۔ خود یہ دشواری سے
ہضم ہوتی ہے غذائیت اسکی زیادہ ہے اور قوی ہے معدہ مین لذع پیدا کرتی
ہے مگر یہ کہ آب گرم مین بھگو دیجائے۔ گرم مزاج آدمی اسکو شکر کے ساتھ کھائے
اور سرد مزاج کے آدمی شہد کے ساتھ پس اچھی طور پر ہضم ہو گی اور معدہ
کیواسطے اچھی چیز ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور غلیظ
ایسی ہوگی مگر جسوقت کہ جلا دیجائے اور اسکے چھلکے دور کر دینے چاہئیں۔
پانی مین بھگی ہوئی جید ہوتی ہے اور اسکے فساد کی اصلاح ہو جاتی ہے اور
اسکے ریاح کی فردتی ٹوٹ جاتی ہے جب خرفہ کے ساتھ کھائی جائے اسکی لذع
معدہ ہے لذع کا کم کرنا کیسا **اعضائے نفض** منی کو زیادہ کرتی ہے جب ہمراہ
کنجد اور شکر سپید اور شہد اور قند کے کھائی جائے بہت کھانا چھوٹی اور بڑی
دونون قسمونکا مضرت پیدا کرتا ہے اور تریاق مصلح اس ضرر کا انار دانہ میخوش
ہے کہ بعد اسکے کھانیکے جو بہ اجائے۔ رطوبات گردہ اور مثانہ کی جلا دے شدید کرتی
ہے اور دونون گردہ اور مثانہ کو پیشاب کا روکنے پر قوی کرتی ہے اور دونون قسم کی
کثرت بول مثانہ کی جہت سے ہو یا گردہ کی دور کر دیتی ہے تقطیر البول کو منع
کرتی ہے قروح مثانہ اور سنگ مثانہ پیدا ہونے سے منع کرتی ہے اور ادرار
کرتی ہے ضماد اسکا افسنتین کے ساتھ بھی مفید ہے اور تنہا بھی۔
حب القلقل دونون قاف مکسور او مضموم بھی پڑھے گئے ہیں اور ہندی مین
اسکو کوار چکنا کہتے ہین **ماہیت** مرچ کا سا دانہ سپید ہوتا ہے اور جسم
مرچ سے بڑا خوب گول نہین ہے توڑنے سے مغز اندرونی تیل بھرا اسکو خوش
مزہ نکلتا ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ تخم انار صحرائی کا ہے اور اسی شخص کا قول
بھی ہے کہ اسکی جڑ کا نام منخات ہے **آلات مفاصل** جو بدن ڈھیلے ہو گئے ہون
اور استرخا انکو عارض ہوا انکو قوی کر دیتا ہے **افعال و خواص** کوار چکنا عضو
ہوا زیادہ سبک ہے زنیت فربہی زیادہ پیدا کرتا ہے **اعضائے** منی دردم
پیدا کر دیتا ہے خصوصاً جب شراب پینے کے بعد اسکے دانے تنقل کرین
اعضائے نفس بڑا دانہ اسکا جو رطوبت وغیرہ پھیپھڑے سے نکلتی ہو
اسکو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** ہیضہ اور تخمہ اسکی زیادہ کھانے سے
پیدا ہوتا ہے اور اگر شکر سپید یا شہد کے ہمراہ کھایا جائے بخوبی ہضم
ہو جاتا ہے بھونا ہوا یہ تیج غذا ہے جید ہے اور جو خلط اُس سے پیدا ہوتی ہے
وہ خراب نہین ہوتی اور چھوٹی قسم اسکی لذع معدہ مین شدید پیدا کرتی ہے
حدید جسکو ہندی مین لوہا کہتے ہین **ماہیت** لوہے کی تین قسمین ہین
شابورقان اور نرم آہن اور فولاد مصنوع شابورقان فولاد جبلی ہے
یہ معدن سے نکلتا ہے اور فولاد مصنوعی نرم آہن اور تو بال سے بنایا جاتا ہے اسلیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ یہ میل شابورقان کا تانبے کے میل سے قریب قریب ہے اور ہمنے میل الحدید کے
کے بیان کرنیکے واسطے باب خاے معجمہ مین ایک باب جدا لکھنا کردیا ہے **افعال و خواص**
لوہے کا زنگار قابض ہے اور اکال ہے اور میل اسکا اسکے زنگار سے بہت زیادہ
ضعیف ہے مگر بہ نسبت اور دھاتوں کے میل کے لوہے کے میل مین تجفیف
کی قوت زیادہ ہے **زینت** لوہے کا زنگ سیھری پر شراب ملاکر لگایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے
اعضاے سر جب پُرانے سرکے مین اسکو بھگولا اور بجاکر سرکہ کو چھان لے اور
جو کہ کان سے جاری ہے اسکو بہت فائدہ کریگا **اعضاے چشم** لوہے کا
زنگ پلکون کی سختی اور ظفرہ چشم کو مفید ہے **اورام و بثور** زنگ اسکا شراب ملاکر
خرہ اور بثور پر لگایا جاتا ہے **آلات مفاصل** زنگ آہن شراب ملاکر نقرس
پر لگایا جاتا ہے **اعضاے غذا** شراب یا پانی جس مین لوہا بجھایا جاوے ورم
طحال اور استرخاء معدہ اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض**
توبال آہن مین جو قوت اخراج زرد آب کی ہے وہ بہت ضعیف ہے بہ نسبت
توبال نحاس کے - اور زنگ آہن قابض ہے اسکا حمول کیا جاتا ہے پس رحم کے
نزف الدم کو قطع کرتا ہے - زنگ اسکا بواسیر کو خشک کردیتا ہے شراب جسمین لوہا بجھا کر
اسہال کہنہ اور ذرب سنطاریا کو بند کردیتا ہے اور استرخاء مقعد کو نفع کرتا ہے اور
سلس البول و زیادہ حیض جاری ہونیکو روکتا ہے اور باہ پر بہت قوت دیتا ہے
حمام بفتح حاے مہملہ کبوتر کو کہتے ہین **طبیعت** بچہ کبوتر مین حرارت
فضلیہ ہے اور جب پر و بال اُس بچے کے سب نکل آئین اور اُڑنے کے قریب
پہونچے اسکا گوشت زیادہ سبک ہوتا ہے کبوتر کے انڈے مین گرمی زیادہ ہے
افعال و خواص چھوٹا بچہ کبوتر کا اُسکے گوشت مین غلاظت زیادہ ہے بسبب
اُسکی رطوبت فضلیہ کے **اعضاے سر** کبوتر کا خون اُس نکسیر کو فائدہ کرتا ہے جو
حجاب دماغ سے پیدا ہوئی ہو **اعضاے غذا** جو بچہ کبوتر کا بالغ ہو گیا
ہو وہ جلدی سے ہضم ہوجاتا ہے اور غذا بھی اسکی عمدہ بنتی ہے بہ نسبت اس بچے کے
جسکے پر ابھی کچے ہوں - واجب ہے کہ محرور مزاج آدمی اسکو انگور خام اور کشنیز
کے ہمراہ تناول کرے اور خرفہ خیار بھی اسکے ساتھ کھاوے انڈے مین اسکی بہت قوت ہے
حوز بفتح حاے مہملہ اور آخر مین زاے معجمہ ہے **ماہیت** یہ ایک درخت ہے اسکے گوند کو
کہربا کہتے ہین اور ہم کہربا کو ایک باب جداگانہ مین بیان کرینگے **طبیعت**
معتدل ہے مائل بہ یبوست ہے مگر یبوست تھوڑی سی ہے **خواص** لطیف کرتا ہے
تخم اسکا بہت زیادہ لطیف ہے اور زیادہ گرمی اسمین نہین ہے **آلات مفاصل**

ایک مثقال اس درخت کا پھل عرق النسا کو نافع ہے اور قیصوم وغیرہ کا برگ سرکہ
ملاکر نقرس کے درد پر ضماد کیا جاتا ہے **اعضاے سر** اسکی تری کا عصارہ یعنی نچوڑ کے
کان مین ٹپکاتے ہین پس کان کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور پھل اسکا سر کی گرمی کو مفید ہے
اعضاے چشم شہد ملاکر اسکے پھل کو بطور سرمہ کے آنکھوں مین لگاتے ہین پس
آنکھ کو قوت دیتا ہے **اعضاے نفض** پھل اسکا ایک مثقال تقطیر البول کو دفع کرتا ہے
اور ایک مثقال اسکا پھل سرکہ ملاکر بعد طہر کے پینے سے عجب رت حیض سے پاک ہوجاوے
اگر استعمال کیا جاوے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہے اور اسی طرح تیا اس کا -
حبة الخضراء جسکو ہندی مین بن کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے پھل اسکے
قبض ہے منفعت اسکی مصطگی سے مشابہ ہے - گوند اسکا بوجہ مصطگی کے سب
گوند کے اقسام سے بہتر ہے بڑے دانے اسکے وہی ہین جنکو ضرو کہتے ہین
اسکا بطم کے نام سے مشہور ہے **طبیعت** بعض لوگون نے کہا ہے کہ اسکی صوف
مین قبض و تلیین دونون ہین جیسے روغن گل مین اور حق یہ ہے کہ تسخین
اسکی ایسی نہین ہے جو کم ہو لیکن بحقیقت اسکی جب تک تر و تازہ ہو بہت گرم ہو
خشک ہوجانیکے بعد تیسرے درجہ کو پہونچ جاتی ہے گوند اسکا گرم ہے تھوڑی
سی یبوست ہے **افعال و خواص** سخن ہے اور ملین ہے تنقیہ کرتا ہے کسیقدر قبض بھی اسمین
اور گوند مین اسکے تحلیل زیادہ ہے بہ نسبت مصطگی کے دھوان بخور کا اسکے تلطیف
دینے سے دور ہوش کرنے کے دھوئیں کے روغن اسکا اسمین قوت ملینہ ہے اور
قبض کے ہے اور گوند اسکا مصطگی سے تحلیل زیادہ کرتا ہے کہ اسمین تلخی بہت ہے -
اور اسمین تھوڑا سا قبض بھی ہے جلا اسمین قوی ہے تفتیح اسمین بہت ہے انضاج
اور تلیین کرتا ہے اور اندرون بدن سے مواد کو کھینچ لاتا ہے اور اکثر اوقات مصطگی
کے قائم مقام ہوتا ہے بعضون نے گمان کیا ہے کہ اسکے روغن مین تر ہونیکی قوت
تھوڑی سی ہے **زینت** چہرے کو جلا دیتا ہے اور چھائین کو دور کردیتا ہے
علاوہ اسکے چہرے کے پھٹ جانیکو مفید ہے **اورام و بثور** گوند اس کا
جلاجات سوداوی پر نفع پیدا کرتا ہے **جراح و قروح** خارشت خشک کو دور کرتا ہے اقسام کو
جلا کرنے سے دور کرتا ہے اور گوند اسکا مرہم کے اقسام مین جو زخم کے پاک کرنیکے واسطے
کیا جاتا ہے اور بدن کے خشک کرنیکے واسطے ظاہر ہے نہین جو قروح ہون انکو اچھا کرتا ہے اور تجربہ بھی
قروح مین انگلی پر اسکو ضماد کرنا اُن قروحون کو جو بڑھ گئے ہون اور جو کبھی مادہ بلغمی سے پیدا ہوئی
ہو اور بثور بلغمیہ کو مفید ہے **آلات مفاصل** زمگی بدن کے واسطے گوند اس کا
تجویز کیے جاتے ہین انمین داخل ہوتا ہے اور جو مرہم ہو اسکے اور نقل

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے واسطے بتائے جائیں انمیں بھی **اعضائے سر** گوند اسکا شہد اور زیت ملا کر جو رطوبت کان سے نکلتی ہے اسکو بہت مفید ہے **اعضائے چشم** دھواں اسکا ان کاجلوں میں داخل کیا جاتا ہے جو موئے مژہ کے گرنے کی حفاظت کریں اور پلکوں کے گر جانیکے کا علاج ہیں بھی پڑتا ہے **اعضائے نفس و صدر** پہلو کے درد میں ضماد کرنے سے اور ملنے سے فائدہ کرتا ہے۔ گوند اسکا پھیپھڑے کے قروح پر اور پرانی کھانسی کی اچھی دوا ہے تنہا اسی کو چاٹیں یا کوئی مٹھائی ملا لیں **اعضائے غذا** تلی کے مرض کو نافع ہے خصوصاً دانہ اسکا جسکو تخم کہتے ہیں مگر اس سے تخمہ طعام جاتی رہتی ہے اسیطرح جگر کا بھی تنقیہ کرتی ہے **اعضائے نفض** ادرار کرتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور گوند اسکا حیض کا ادرار کرتا ہے اور شکم کو نرم کرتا ہے جب ایک دانہ بقدر بندقہ کے یا بقدر ایک جوزہ کے نہار منہ کھایا جائے اور تخم میں شکم اسکی بدون اذیت ہے۔ احشائے اندرونی کا تنقیہ کرتا ہے اور گردے کو جلا دیتا ہے **سموم** گوند اسکا اور چھال اسکا رتیلا کے کاٹنے کے واسطے گرم شراب کے پلایا جاتا ہے۔

حرباء جسکو ہندی میں گرگٹ کہتے ہیں اسکا خون جو بال کہ آنکھ سے بوجہ تکلیف دہی کے اکھاڑ لیا جائے اسکے دوبارہ اگنے کو منع کرتا ہے **سموم** کہتے ہیں کہ اسکا انکا زہر قاتل ہے اور اسکا بیان ہم کتاب چہارم کے حیوانی سموم میں تحریر کرینگے

حیہ۔ جسکو ہندی میں سانپ کہتے ہیں اسکو پانی میں پکا کر نمک اور بھکڑی ملاکر اور کبھی کبھی زیت بڑھا کر استعمال کرتے ہیں اور نمک اسکا وہی قوت رکھتا ہے جو اسکے گوشت میں قوت ہے۔ سانپ کے کیچلی کا بھی استعمال کیا جاتا ہے ہم سانپ کے اقسام کتاب چہارم میں بتفصیل لکھینگے **اختیار** گوشت بہتر سانپ کی مادہ کا ہے اور کیچلی بہتر نر سانپ کی **طبیعت** تجفیف کی قوت اسکے گوشت میں زیادہ ہے اور تسخین زیادہ نہیں اور کیچلی میں تجفیف بھی زیادہ ہے **خواص** سانپ کے گوشت میں یہ خاصیت ہے کہ فضول کو بطرف جلد کے نافذ کرتا ہے خصوصاً جنکا بدن پاک نہو۔ ایک شخص کو سانپ کھانے سے یہ ہوا کہ اسکی گردن میں ایک بڑا پھوڑا نکل آیا جب پھوڑا اچاک کیا گیا بجائے پیپ کے لہو کے اسمیں سے بڑی بڑی جوئیں نکلیں سانپ کا گوشت اگر کھایا جائے عمر دراز کرتا ہے اور قوت عطا ہے اور حواس کی حفاظت کرتا ہے اور جوانی کو دیرپا کرتا ہے **زینت** سانپ کے گوشت کھانے سے جوئیں بہت پڑتی ہیں اور چونکہ یہ گوشت فضول کو بطرف جلد کے دفع کرتا ہے لہذا کھال اترنے لگتی ہے۔ جذام کو سانپ کا گوشت بہت فائدہ کرتا ہے اگر یہ بالخورہ پر لگایا جائے جب بھی بہت فائدہ کریگا **اورام و قمور** سا

کا گوشت اور اسی کا شوربا جب سر و دم کاٹ کر کھایا جائے خنازیر کے بڑھنے کو منع کرتا ہے اور اسیطرح سانپ کی کیچلی کا بھی یہی اثر ہے **آلات مفاصل** سانپ کے گوشت کا شوربا جب اسکو سر اور دم کی طرف سے چار چار انگل کاٹ کر پکایا جائے جب اسکو کھائیں اور اسیطرح سانپ کے گوشت کو اگر کھائیں تو ٹھیکے کے اقسام درد کو مفید ہے اسیطرح نمک اسکا **اعضائے سر** سانپ کی کیچلی اگر شراب میں پکا کر کانمیں ٹپکائی جائے کان کے درد کو ٹھہرا دیتی ہے اور سرکہ میں جوش دیکر اسکی کلی دانت کے درد کیواسطے کیجاتی ہے بہت اچھی کیچلی نر سانپ کی ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ اگر بہت سے ڈورے لیکر خصوصاً جو ان میں ارغوانی رنگ کے ہوں سانپ کی گردنمیں کسکر باندھ دیں اور پھر اس قدر ڈورے کو کھول کر اس مریض کی گردن پر لپیٹیں جو ورم لہات و ورم حلق میں مبتلا ہو عجب نفع ہوگا **اعضائے چشم** سانپ کا شوربا اور گوشت مذکورہ بالا دونوں بصارت کو قوی کردیتے ہیں طبیبوں نے اسکی نسبت یہ کہا ہے کہ سانپ کی چربی آنکھ میں پانی اترنے کو منع کرتی ہے مگر آدمی جو انسانیت سے موصوف ہے اسکے لگانے پر جسارت نہیں کرسکتا **سموم** سانپ کا پیٹ چاک کرکے اسی مقام پر رکھ دینے سے جہاں پر سانپ کا کاٹا ہو مفید اور درد میں سکون پیدا کرتا ہے

حمار کبیر جلے حملا اور آخر میں رائے مہملہ ہے جسکو ہندی میں گدھا کہتے ہیں **طبیعت** خاکستر حمار کی اور خصوصاً گدھے کے گوشت کی راکھ اور گدھے کا کھر جلا کر اسکی راکھ زیت ملاکر سردی کے سبب سے جو بدن پھٹ گیا ہو اسپر لگائی جاتی ہے **اورام و قمور** گدھے کے جگر کی راکھ زیت ملاکر خنازیر پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** اورام کو اچھا کردیتی ہے **آلات مفاصل** جس شخص کو سستی کیوجہ سے کزاز کا مرض عارض ہوا ہو گدھے کے گوشت کے شوربے سے اسکا آبزن کیا جاتا ہے **اعضائے سر** گدھے کا جگر بھون کر نہار منہ اگر کھایا جائے مرگی کو فائدہ کرتا ہے اسیطرح گدھے کا سم سوختہ اور مقدار شربت دو مثقال ہے جو قریب قریب ڈیڑھ تولہ کے ہوا **اعضائے نفض** کہتے ہیں کہ گدھے کا پیشاب درد گردہ کو مفید ہے اور جنگلی گدھے کا پیشاب سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کردیتا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے۔

حجر الیہود اسکو فارسی میں سنگ جہودان کہتے ہیں **ماہیت** چھوٹا سا پتھر چھوٹے جوز کے برابر کسیقدر لانبا ہوتا ہے اسمیں ڈورے ڈورے سے اور لکیریں ہوتی ہیں جو اسکے کنارے تک آتی ہیں یہ ایک رخ کی لکیریں ہوئیں اور دوسری طرف کی لکیریں جو مقابل اسکے ہوتی ہیں وہ ان لکیروں پر تقاطع کرتی ہیں اور یہ خطوط متوازی ہوتے ہیں اب جو لکیروں کے تقاطع سے خانے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نجاتے ہین وہ مثل ثعالیس یعنے ڈوروں اور لکیرون کے چھوٹے چھوٹے چلدار ہوتے ہین اعضاے غذا اسعدہ کو ضعیف کر دیتا ہے اور معدہ کو موافق نہین ہوتا اشتہا کو ساقط کر دیتا ہے اعضاے نفض سنگ گردہ کو مفید ہے کہ اسکو نکالدیتا ہے مقدار شربت دو درم مثقال ہمراہ آب گرم کے ہے یہ بھی سنا گیا ہے کہ سنگ گردہ کو مفید ہے مگر صحیح نہین ہے مقعد سے جو خون آتا ہو اسکو بند کر دیتا ہے

حجر المثانہ یہ پتھر جو مثانہ مین پیدا ہوتا ہے اعضاے نفض کہتے ہین کہ مثانہ اور گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ یہ کوئی بات تحقیقی نہین ہے

حجر الاسفنج یہ پتھر اسفنج کے اندر پایا جاتا ہے اور گردے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے

حجر لبنی یہ پتھر ایسا ہے کہ جب پانی کے ذریعے سے اسکو تراشین جیسے سنگ تراش کا طریقہ ہے اسکے اندر سے ایک چیز مثل دودھ کے نکلتی ہے اس پتھر کا رنگ خاکستری ہوتا ہے اسکا اثر [illegible] پس جسقدر پانی مین گھل جاتا ہے اسکو [illegible] کر کے رکھنے مین طبیعت بہت معتدل ہے اور اورام و بثور ابتدائی اورام حارہ مین نفع کرتا ہے اور زمانہ انتہا مین اسکا نفع اتنا نہین ہوتا کہ ورم جاتا ہے اعضاے چشم پانی مین حل کر اسکے ریزہ جو بوقت تراشنے کے جدا ہوتے ہین آنکھ مین لگانے سے جو فضول آنکھ کیطرف سیلان کرتے ہین اور جو قروح آنکھ مین عارض ہوتے ہین اسکو فائدہ ہوتا ہے یعنے فضول کے سیلان کو منع کرتا ہے اور قروح کو اچھا کر دیتا ہے۔

حجر الرحی جسکو سنگ آسیا کہتے ہین اورام و بثور مین [illegible] اسکو گرم کر کے سرکہ ڈالنے سے جو بخارات اٹھین انکے سونگھنے سے ناک کی طرف سے جو خون جاری ہو بند ہو جاتا ہے اسیطرح جس عضو سے خون جاری ہو اسکی دھونی دینے کو [illegible] اورام گرم کے [illegible]

حجر المسن اسکو ہندی مین [illegible] کہتے ہین جس سے چاقو وغیرہ پر باڑھ رکھی جاتی ہے [illegible] زینت تراشہ اسکا پستان اور خصیہ پر اسواسطے لگایا جاتا ہے کہ بڑھ نجائے۔

اور اورام حارہ اسکا اورام گرم پستان کو مفید ہے۔

حجر حاجی [illegible] کو کہتے ہین افعال و خواص مجفف ہے جلا کرتا ہے خون کو بند کر دیتا ہے جراحات و قروح زخمونسے اور قروح سے جو خون جاری ہو اسکو روکتا ہے

حجر اصلی یہ پتھر وہی ہے جسکے تراشہ مین حلاوت زیادہ ہوتی ہے مگر اور اپنے تمام احوال مین مثل حجر لبنی کے ہوتا ہے اور قوت اسکی [illegible] ہے طبیعت مین اسکے کسیقدر حرارت ہے۔

حجر القمر جسکو ہندی مین چندر کانت کہتے ہین بلیسیت کہتے ہین کہ یہ ماہتاب کا تھوک ہے اور کف ماہتاب بھی کہلاتا ہے اور جن تاریخون مین چاند پورا ہوتا ہے

اور اسکا نور بڑھتا ہے اصیلی یونان مین ملتا ہے اور بلاد عرب مین پایا جاتا ہے سبک ہوتا ہے بھاری نہین ہوتا افعال و خواص کہتے ہین کہ درخت بے ثمر پر اس کو لٹکانے سے درخت مین پھل آجاتے ہین اعضاے سر مرگی کو شفا دیتا اور جس کو مرگی آتی ہو اسکے گلے وغیرہ مین تعویذ بنا کر اسکو لٹکاتے ہین

حجر سمیسیطوس۔ ماہیت اسکی افعال و خواص مین مثل شادنج کے ہے لیکن یہ ضعیف تر ہے۔

حجر جلیشی جس کو حجر فلفل بھی کہتے ہین یہ پتھر بلاد حبش سے لایا جاتا ہے زردی مائل اس کا برادہ اگر زبان پر رکھا جائے لذع پیدا کرتا ہے رنگ اس کا مثل دودھ کے سپید ہو جاتا ہے پینے کے بعد اعضاے چشم غشاوہ چشم کو اگر اسکے ساتھ آشوب ورد ورم ہو دور کر دیتا ہے اور جو نشان قروح کے آنکھ مین ہون انکو نفع کرتا ہے ناخونہ اگر آنکھ مین بہت سخت ہو گیا ہو اسکو دور کر دیتا ہے

حجر افروحی خواص اسکے یہ ہین مجفف ہے ہمراہ کسیقدر قبض اور تحلیل کے اور لذع بھی پیدا کرتا ہے مگر تھوڑا سا۔

حجر الحیہ جسکو فارسی مین سنگ مار کہنا چاہیے اعضاے نفض کہتے ہین کہ سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کر دیتا ہے اور جالینوس اسکا منکر ہے سموم کہتے ہین کہ اسکی تعلیق مار گزیدہ پر اگر کیجائے نفع کرتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ مجھے اس اثر کی خبر ایک بڑے سچے آدمی نے دی ہے۔

حجر لطیفا بالزیت یہ پتھر زیت مین بجھایا جاتا ہے اور پانی مین ڈالنے سے اس سے شعلہ پیدا ہوتا ہے سموم ہوام اس سے گریز کرتے ہین۔

حجر الیشب جسکو سنگ یشب کہتے ہین اعضاے غذا اسعدہ کو بہت نافع ہے جالینوس نے کہا ہے کہ اگر سنگ یشب کی ایک تختی معدہ کے برابر تراش کر لٹکائی جائے جسطرح تعویذ گردن مین لٹکاتے ہین معدہ اور مریض دونون کو فائدہ ہوگا

حجر الاساکفہ یہ پتھر اورام اور قروح لہات کو فائدہ کرتا ہے۔

حجر ارمنی اسکی ماہیت یہ ہے کہ یہ پتھر ایسا ہوتا ہے کہ اس مین تھوڑا سا لاجوردی رنگ ہوتا ہے اور یہ رنگ لاجوردی خاص اس کا نہین ہے جسکہ سطح ظاہر پر محسوس ہو اور نہ اسکے گرد اطراف مین کسی خاص جگہ پر یہ رنگ ہوتا ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اسمین کسی قدر ریگ لاجوردی رنگ کی بھر گئی ہے پس اسکو رنگریز اور نقاش لوگ بجائے لاجورد کے استعمال کرتے ہین چھونے مین یہ پتھر نرم معلوم ہوتا ہے اعضاے غذا اسعدہ کیواسطے خراب ہے جب دھویا ہوا نہ ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

سلی نہین پیدا کرتا ہو اور بے دھویا ہوا سلی پیدا کرتا ہو اور جملہ احوال مین یہ معدہ کیواسطے خراب چیز ہو اعضاے نفض سوداے مسہل مین لاجورد کا پتھر زیادہ قوی ہو۔ اس پتھر کے استعمال کرنیسے خربق سیاہ کا استعمال متروک ہوگیا اسلیے کہ امراض سوداوی کے علاج مین تنہا اسکے استعمال ہی کامیابی ہوئی

حرف طاے مہملہ

بیان اُن دواؤن کا جو حرف طا سے شروع ہین۔

طباشیر جسکو ہندی مین تبسلوچن کہتے ہین اور تباکھیر بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ دوا ہے بانس کی جڑونکو جلا کر یا خود بخود جلنے سے پیدا ہوتی ہے کہ جسوقت ہوا چلتی ہے اور جڑین اسکی آپسمین ٹکراتی ہین آگ لگ جاتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** اسمین قبض ہے اور دباغت بھی کرتی ہے کہ اگر معدہ ڈھیلا ہو گیا ہو اسکے ڈھیلے پن کو دور کر دیتی ہے تھوڑی سی تحلیل بھی اسمین ہے اور تبرید اسکی تحلیل سے زیادہ ہے بسبب تھوڑی تلخی کے جو اسمین ہے اور اسی تحلیل اور قبض کیوجہ سے اسکی تجفیف مین شدت ہے طباشیر بھی مثل گل سرخ کے مرکب القویٰ ہے **اعضاے سر** قلاع کو نفع کرتی ہے اور توحش کو مفید ہے **اعضاے چشم** ورام گرم یا تر جو آنکھ مین ہون انکو نفع کرتی ہے **اعضاے صدر** قلب کی تقویت کرتی ہے اور خفقان گرم کو اور اس غشی کو جو معدہ پر صفراوی خلط گرنیسے عارض ہوئی ہو اسکو بھی پلانے سے اور طلا کرنیسے فائدہ کرتی ہے توحش اور غم کو بھی مفید ہے **اعضاے غذا** پیاس اور التہاب معدہ اور ضعف معدہ کو مفید ہے اور ریزش خلط صفراوی کی بطرف معدہ منع کرتی ہے اور کرب معدہ کو منع کرتی ہے **اعضاے نفض** خلط صفراوی کو بند کر دیتی ہے **حمیات** گرم تیز کو نفع دیتی ہے

طرخون بضم طاے مہملہ بفتح طا بھی آیا ہے اور راے مہملہ ساکن اور خاے معجمہ مضموم **ماہیت** مشہور ہے کہتے ہین عاقرقرحا ترخون پہاڑ کی جڑ ہے۔ **طبیعت** ظاہر یہ ہے کہ تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے اسمین تجدید کی قوت بھی ہے۔ اور بعض غیر معتمد کا قول ہے کہ یہ بارد یابس ہے **افعال و خواص** رطوبات کو خشک کر دیتی ہے اور پوچہ یتی ہے اور اسمین کسیقدر تبرید بھی ہے **اعضاے سر** جب اسکو چبا کر منہ مین رہنے دین اور نگل نجائین قلاع کو فائدہ کرتی ہے **اعضاے صدر** حلق مین درد پیدا کرتی ہے **اعضاے غذا** دشواری سے ہضم ہوتی ہے **اعضاے نفض** شہوت باہ کو قطع کر دیتی ہے۔

طرخشقوق۔ **ماہیت** اسکی مشہور ہے وہ ایک قسم کاسنی کی ہے **طبیعت** اسکی برودت رطوبت سے زیادہ ہے اگرچہ اسمین رطوبت بھی ہے **خواص** مبرد مفتح ہے **اعضاے چشم** دودھ اسکا آنکھ کی سپیدی کو جلا کر دیتا ہے **اعضاے غذا** عصارہ اسکا استسقا کو بہت فائدہ کرتا ہے جگر کے سدو نکی تفتیح کرتی ہے **سموم** اکثر اقسام کے زہر کی سمیت کا مقابلہ کرتی ہے۔ اگر بطور ضماد کے لگائی جاے جس شخص کے بدن مین کسی جانور نے ڈنک لگا ہو خصوصًا بچھو نے اسکو فائدہ کرتی ہے

طرفا بفتح طاے مہملہ وسکون راے مہملہ وفتح فاے جسکو ہندی مین جھاؤ کہتے ہین **خواص** اسمین قبض ہے پھل دو جلا اور تنقیہ ہے بدون تجفیف شدید کے پتی اسکا جلا بھی کرتا ہے اور تجفیف بھی جلا اسکی تجفیف سے زیادہ ہے اور تجفیف اسکی ہمراہ قبض کے ہے پھل اسکا بہت قبض پیدا کرتا ہے اور جوہر اسمین تھوڑی سی لطافت ایسی ہے جو مازو نے سبز مین نہین ہے اور تمام افعال کیواسطے بدلے مازو کے کے اسکا استعمال کیا جاتا ہے **زینت** جوشاندہ اسکا بطور نطول کے یا بطور طرح کے استعمال کیا جاتا ہے پس قمل یعنی جونکو قتل کرتا ہے اور رماد تنور جھاؤ کی پتی اور اعضاے نم پر ضماد کے لگائی جاتی ہے **جراح قروح** دخان اسکا قروح ترکو اور جدری یعنے چیچک کے دانونکو خشک کر دیتا ہے۔ پسی ہوئی پتی اور راکھ اسکی آگ سے جلے ہوے مقام پر چھڑکی جاتی ہے اور ان قروح پر جو تر ہون پھل اسکا اور خاکستر پھل کی دونون ایسے قروح کو خشک کرتی ہے جنکا علاج دشوار ہے اور گوشت زائد کو شرتی ہے **اعضاے سر** جوشاندہ جھاؤ کی پتی کا شراب مین بطور مضمضہ کے دانت کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور دانتون مین کیڑا لگنے اور سڑجانے کو منع کرتا ہے خصوصًا جھاؤ کا پھل **اعضاے چشم** جھاؤ کا پھل قائم مقام مازو اور ریوت کے امراض چشم مین ہے **اعضاے نفس وصدر** نفث الدم یعنے تھوک اور کھنکھار کی طرف سے جو خون نکلتی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے خصوصًا جھاؤ کا پھل **اعضاے غذا** تلی کی شاخین جھاؤ کی جو سرکہ مین گھل گئی ہون انکا لیپ تلی پر لگانا بہت نافع ہے تلی کے مرض مین کسی شراب مین اسکی پتی یا تلی تلی شاخین استعمال کی جاتی ہین تلی کے بیمارونکے واسطے اسکے شربت طرح طرح کے بناے جاتے ہین **اعضاے نفض** اسہال کہنہ کو مفید ہے۔ اسکے جوشاندہ مین سیلان رحم کا آبزن کیا جاتا ہے۔ اور اسکے مغز کا حمول بھی اسی مرض کو مفید ہے جھاؤ کا پھل بھی اسی واسطے پلایا جاتا ہے **سموم** پھل اسکا رتیلا کے کاٹنے کو مفید ہے

طراثیث بفتح طاے مہملہ و راو الف و کسر ثاے مثلثہ اول و سکون یاے تحتانیہ اور آخر مین ثاے مثلثہ ہے **ماہیت** یہ ایک لکڑی ہے جس کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ٹکڑے ٹکڑے پیچیدہ ایک انگل موٹے ہوتے ہیں طول میں کم و بیش مزہ میں عفص رنگ غبر قوت اسکی مثل گلنار کے ہو کہتے ہیں کہ بلاد بادیہ سے لائی جاتی ہے **خواص** قابض ہو تمام اعضا میں حرکت خون کو منع کرتی ہو **آلات مفاصل** جو مفاصل بسبب استرخاء کے ڈھیلے ہو گئے ہوں انکو قوی کر دیتی ہو **اعضائے غذا** استرخاء معدہ اور جگر کو مفید ہو **اعضائے نفض** طبیعت کو بستہ کرتی ہو نزف دم کو بند کرتی ہو اور خون کی آمد جو دربی ہو اور اعراض یعنی وہ رطوبت جو ہمراہ بچہ کے رحم سے نکلتی ہو پس اسکو خمیر کو سفیدہ میں پکا کر پلانیسے بند کر دیتی ہو

ابدال بدل اسکا نصف وزن اسکے پوست بیضہ سوختہ جو دھلی ہوئی ہو اور چھٹا حصہ اسکے وزن کا مازو اور دسواں حصہ اسکے وزن کا گوند۔

طلق بفتح طاء و لام آخر میں قاف ہو اور جو لوگ لام کو ساکن پڑھتے ہیں غلطی کرتے ہیں ہاں بکسر طا بھی ہو سکتا ہو ہندی میں اسکو ابرک کہتے ہیں بعض لوگوں نے کہا ہو کہ اسکے چلانے میں خطرہ ہے اسلیے کہ معدہ میں کنارے کنارے یا معدہ کے سلوٹوں میں چمٹ جاتا ہو اور حلق اور مری میں بھی لپٹ جاتا ہو جب اسکے حل کرنیکی ضرورت کرنیکی حاجت ہو ایک کپڑے میں لپیٹ کر اسکے ساتھ بعض کے ٹکڑے خواہ سنگریزے رکھکر اتنا کوٹیں کہ محلول ہو جائے اور اگر سنگریزہ رکھنا چاہیں چارہ ہو کہ اسے پانی میں بھگو لیں۔ اگر کوئی آدمی اسکا کپڑے میں ملنا چاہے لازم ہو کہ کسی ظرف میں رکھکر کسی شیشے میں رکھدیں اور جو خاک اس سے جھڑے اسکو گوند کے پانی وغیرہ کے ہمراہ استعمال کرے یہ طریقہ اسکا عرض کیواسطے اچھا ہو **مترجم** ابرک کے محلول کرنیکا طریقہ کتاب قرابادین میں لکھا جائیگا اور اسکے محلول کرنیکے طریقے بھی بہت بیکار آمد ہیں ہمارے ملک میں گکروندے کا ایک ایسا قوی پانی ہو جو بالخاصہ ابرک کو فوراً محلول کر دیتا ہو کہ پانی ہو جاتا ہو عبیر کے بنانے والے اچھی طرح اسکو جانتے ہیں **اختیار** بکس ابرک کی قوت زیادہ ہو اور لطیف بھی زیادہ ہو اور طریقہ تکلیس یعنی خاک کرنے کا اوپر مذکور ہو چکا ہو **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہو اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے خون کو بند کر دیتا ہو نورہ میں استعمال کیا جاتا ہو جیسا فولس وغیرہ نے کہا ہو تاکہ تخفیف نورا کی زیادہ ہو جائے۔ آگ ابرک کو نہیں جلا سکتی ہو بعد ازان تدبیروں کے جو علم کیمیا میں اور خصوصاً فن اکسیر میں بیان کی جاتی ہیں **اورام و خصیہ** پستانکے ورم اور رغدا کیر یعنی آلات مردمی کے ورم جو ورم اسفنج کو شبیہ ہوتے ہیں یا تمام جو ورم گوشت نرم کے مقامات پر ہوتے ہیں ان سبکو ابتدا میں فائدہ کرتا ہے

اعضائے نفس نفث الدم کو آب بارتنگ کے ہمراہ پلانے سے بند کر دیتا ہو **اعضائے نفض** خون کی آمد جو رحم اور مقعد سے ہو اسکو ابرک مغسول پلانے اور طلا کرنیسے بند کر دیتا ہو اور ذوسنطاریا کو نفع کرتا ہو

طحلب بضم طاء مہملہ و سکون حا و ضم لام جسکو ہندی میں کائی کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہو تالابوں میں پانی کے اوپر بھی جمتی ہو اور زمین پر تالابونکے بھی جبتک خشک نہ جائے کائی نہ جاتی ہو اور دریا کی کائی میں بعض یادہ پر جو کائی جمتی ہو جسکو خز الحجر کہتے ہیں اسکا ہم ذکر کرینگے **طبیعت** اسکی سرد ہو **خواص** طلا کرنیسے ہر مقام کا خون بند کر دیتی ہو اور دریا کی کائی میں یہ قوت زیادہ ہو **اور اورام** اورام گرم اور حمرہ اور نملہ پر لگائی جاتی ہو اسیطرح وہ کائی جسکے دانے گول گول مسور کے برابر ہوتے ہیں آرد جو کے ہمراہ اور ورم مذکورہ پر لگائی جاتی ہو **آلات مفاصل** نقرس گرم اور اوجاع مفاصل جو گرم ہوں انپر لگائی جاتی ہو اور جب بیت کہنہ میں اسکو جوش دیں اور مالش کریں اعصاب کو نرم کر دیتی ہو **اعضائے نفض** قیلۃ الامعا جسمیں آنتیں پھول جاتی ہیں کائی کے ضماد کرنے سے انکو لاغر کر دیتی ہے۔

طحال بکسر طائے مہملہ جسکو ہندی میں تلی کہتے ہیں **اختیار** ہر ایک جانور کی تلی سے بہتر سور کی تلی ہو لیکن یہ بھی ردی الکیموس ہو **خواص** اسمیں کسیقدر قبض ہو اور خون سوداوی پیدا کر دیتی ہو **اعضائے غذا** چونکہ کثیف ہو لہذا دیر میں ہضم ہوتی ہو۔

طالیسفر بفتح طائے مہملہ و کسر لام و سکون یائے تحتانیہ و سین مہملہ و فتح فا و رائے مہملہ جسکو ہندی میں تالیسفر کہتے ہیں **ماہیت** یہ چھلکے ہیں ہندوستان سے آتے ہیں انمیں قبض ایسا ہوتا ہو کہ زبان کی گرفت کرتے ہیں اور تیز تلخی اور تھوڑی خوشبو بھی ہوتی ہو جوہر ارضی اسمیں زیادہ ہو اور جوہر لطیف کم ہو **طبیعت** جالینوس کے نزدیک ظاہر نہیں ہو کہ اسمیں حرارت ہو یا برودت ایسی جو معتد بہ ہو بعضوں نے کہا ہو کہ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** تخفیف اور قبض اسمیں دونوں بشدت ہیں اور تحلیل بھی ہو اور یہ دوا مرکب القوی ہے جوہر سے اور ارضیت اسمیں زیادہ ہو **اعضائے نفض** ذرب یعنی اسہال کہنہ اور قروح امعا اور نزف الدم جو رحم اور مقعد سے ہو اسکو مفید ہو اور بواسیر کو بھی نفع کرتی ہو اور قروح بھر لاتی ہو

طرثیان ایک گھاس ہے جو ربیع میں پیدا ہوتی ہو اور تخم اسکا کسم کے بیج کے مشابہ ہوتا ہو جوشاندہ اسکا سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر جسوقت ٹپکایا جائے درد ٹھہر

HAKEEM SHOUKAT ALI

جاتا ہے اور اگر کسی جوشاندہ کو عضو سلیم پر ٹپکائیں ایسا درد پیدا کرتا ہے جو سانپ کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔

طین مختوم بفتح میم و سکون خاے معجمہ و ضم تاے فوقانی یہ ایک لال مٹی ہے جسپر مہر کی ہوئی ہوتی ہے **ماہیت** یہ مٹی تل احمر کی ایک مقام ہے جسکا نام بحیرہ ہے لائی جاتی ہے بحیرہ اس مقام کا نام اسواسطے رکھا گیا ہے کہ وہ زمین چکنی بے گیاہ صاف سپاٹ ہے جسمین کسی قسم کی گھاس نہ پتھر ہے مجھے اس زمین کا حال کسی شخص نے بیان کیا ہے جسنے بچشم خود دیکھا ہے۔ اس مٹی کو طین کاہنی بھی کہتے ہیں یہ نام اسکا اسیواسطے رکھا گیا ہے کہ پچھلے دنوں میں سوائے ایک عورت کے جو کاہنہ تھی اور کوئی اسے نہ لاتا تھا۔ اور اسکو غیرہ کاہنہ بھی کہتے ہیں اسلیے کہ یہ سرخ مٹی وہی ہے جسکو ارطمیس خادم ارطاطیس نامے زن کاہنہ اسکو لاتی تھی اور شہر میں لاکر اسکو پانی میں مثل ستو کے گھولتی تھی اور خوب ملا کر چھوڑ دیتی تھی کہ سیال وغیرہ پانی میں رہجاتا تھا اور خالص مٹی نیچے بیٹھ جاتی تھی پھر اس پانی کو مع خس و خاشاک وغیرہ کے پھینک دیتی تھی وہ چیز جو تہ نشین ہو کر گاڑھی ہوتی تھی اسمیں سے بقدر تھوڑی چکنی چکنی ہوئی ہوتی تھی اسکو لیکر باقیماندہ کو الگ کر دیتی تھی اور اس طرح سے ایک ٹکڑا مثل موم کے بنا کر اسپر مہر کر دیتی تھی۔ دیسقوریدوس کے نزدیک یہ مٹی بحیرہ کے ایک غار سے نکالی جاتی ہے اور بعد دھونے کے اسکو خون بز کوہی میں گوندھ کر قرص بنا لیتے ہیں۔ کبھی اسمیں آمیزش و میل بھی کیا کرتے ہیں جو کسیطرح نہیں پہچانا جاتا۔ **اختیار** بہتر وہی قسم ہے جسکی بو سوہانی سی ہو اور جب لعاب دہن سے اسکو ملکر ایسے مقام پر رکھیں جہانسے خون نکلتا ہو فوراً بند کر دے اور زبان جب اسکو رکھیں چپٹ جاے اور اگر کوئی ٹکڑا اسکا زبان پر رکھا جاے بے چپڑائے نہ چھوٹے۔ جولس حکیم کہتا ہے کہ کوئی دوا خون کی روکنے والی اس سے زیادہ قوی تر نہیں ہے طین شاموس بھی زیادہ اسمیں قوت ہے لیکن اسکی قوت زیادہ ہے کہ اگر اعضا میں ورم گرم ہو خصوصاً وہ اعضا کہ جو نرم ہیں تو اس مٹی کی قوت کو برداشت نہیں کر سکتے اور ایک قسم کی خشونت ان اعضا کو اس سے محسوس ہوتی ہے یہ مٹی برودت پیدا کر دیتی ہے خمری ہے اور ورم و بثور ابتدائے ورم گرم میں نفع کرتی ہے **جراح و قروح** تازہ جراحات کو مندمل کر دیتی ہے اور جو قروح دشواری سے مندمل ہوتے ہوں انمیں گوشت بھر لاتی ہے جلے ہوئے مقام کو قرحہ پڑنے سے منع کرتی ہے اور اگر قرحہ پڑ گیا ہو تو اسکو اچھا کر دیتی ہے

آلات مفاصل استار اندرونی کے پھٹ جانے سے بروقت گر پڑنے کے اونچے مقام سے حفاظت کرتی ہے اور اگر شکستگی اعضا میں پہونچی ہو اسکو درست کر دیتی ہے۔ مواد کی ریزش کو دونوں ہاتھ اور پاؤن کی طرف روکتی ہے۔ اعضا کے سڑ جانیکو منع کرتی ہے **اعضاء سر** نزلہ کو منع کرتی ہے منھ سے جو رطوبت بہتی ہے اور مسوڑھے سے اسکو روکتی ہے **اعضاء صدر** اندرونی احشا کو گر پڑنے سے جو صدمہ پہونچے اسکی حفاظت کرتی ہے اور سل کو نفع کرتی ہے نفث الدم کو مفید ہے اسلیے کہ قرحہ خراب کو خشک کر دیتی ہے **اعضاء نفض** پیچش معا جو خبیث ہو یا کسی دوا خبیث کے جہت سے خراش پیدا ہو گیا ہو اسکو ملا کے حقنہ کرنے سے دونوں طرح سے مفید ہے خصوصاً اگر پہلے ماء العسل سے حقنہ کیا گیا ہو جسمین فقط ماء العسل ہو بعد اسکے تمام پانی سے حقنہ کریں اسکے بعد طین مختوم کا حقنہ کیا جاے **سموم** تمام سموم کا مقابلہ کرتی ہے اور تمام جانوروں کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کی سمیت کا شراب ملا کر پلائی جاے یا سرکہ ملا کر لگائی جاے۔ خالص طین مختوم اگر پلائی جاے متلی ہوتے ہوتے قے ہو جائیگی اور زہر نکل آئیگا خصوصاً اگر پہلے سے پلائی گئی ہو۔ جالینوس کہتا ہے دوا ۶۶ جو طین مختوم ملا کر بنائی جاتی ہے اسکا تجربہ ارنب بحری اور ذراریح کے زہر میں جنکی کیا ہے یا تجربہ دیکھا کہ فوراً بارہ قے اسکو کاٹتی ہے اور دیوانے کتے کے کاٹنے میں شراب ملا کر اسکا تجربہ کیا ہے اور سانپ کے کاٹنے میں سرکہ ملا کر طین مختوم کو طلا کرکے اسپر برگ سقوردیون یا قنطوریون کو رکھا ہے۔

طین مطلق ہر قسم کی مٹی کی طبیعت یہ ہے کہ برودت پیدا کرتی ہے **خواص** تخفیف ہے اور جلا پیدا کرتی ہے اور ہندوستانی مٹی کا جوہر دھوپ زیادہ رہتی ہے ایسے ابدان کو جو ڈھیلے ہوگئے ہوں خشک کر دیتا ہے اور اسکی تخفیف میں لذع نہیں ہے اسلیے کہ اسمین تحریر نہیں ہے اور اگر اسمین کوئی چیز نہ ملی ہو سوائے جلائی ہوئی مٹی کے جیسے اینٹ یا ان دیواروں کی مٹی جو دھوپ کی تیزی سے جل گئی ہوں ایسی مٹی میں قوت جلا بخشی ہے پھر اگر ایک مرتبہ دھو ڈالی جاے تخفیف معتدل پیدا کرتی ہے جو حرارت اور برودت میں لطیف ہو زینت کے جیسے گوشت کو سخت کر دیگی اور اورام و بثور تیز روغن ملا کر اورام اور صلابات پر لگائی جاتی ہے **اعضاء غذا** جلی ہوئی دھوپ کی مٹی استسقا اور تلی کے بیماروں کو پلائی جاتی ہے تلی کو نفع کرتی ہے اور استسقا لحمی کو بالکل دور کر دیتی ہے

طین ارمنی یہ مٹی سرخی مائل بہ زردی ہوتی ہے بہت مشہور ہے اور آلاتی ہے ایک قسم مٹی کی ہے فعل میں طین ارمنی کے قریب ہے **طبیعت** پہلے درجے میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **خواص** خون کی آمد کو بند کر دیتی ہے اسلیے کہ تخفیف

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسمین نہایت درجہ کی ہے اور ورام و بثور طاعون کے اقسام کو پلانے اور طلا کرنے سے نفع کرتی ہے اور عفونت اعضا کے دوڑنے اور پھیلنے کو روکتی ہے **جراح و قروح** جراحات مین اسکا فائدہ عجیب ہے **اعضاء سر** نزلہ کو منع کرتی ہے اور قلاع کو نفع کرتی ہے **اعضاء نفس** نفث الدم کیواسطے بہت عمدہ دوا ہے اور سل کو نفع کرتی ہے اسلیے کہ پھیپھڑے کے قرحہ کو خشک کردیتی ہے جو ضیق النفس نزلہ سے پیدا ہوا ہو اسکی بھی اچھی دوا ہے۔ **اعضاء نفض** قروح امعا اور اسہال و نزف حیض کیواسطے دوا جید ہے **حمیات** سل کے مرض میں جو حمیات آتی ہیں ور وبائی ہیں ان سکو مفید ہے ایک قوم نے جنکو عادت گل رنگی پینے کی تھی کہ وہ اسکو کسی شراب رقیق کے ہمراہ پیا کرتے تھے فقط اسی کے پینے سے وباے عظیم سے نجات پائی اگر اسکو حماے وبائی مین استعمال کریں مناسب ہے کہ اسمین کوئی شراب شیرین بھی ملا لیں تا کہ اسکا اثر قلب تک پہونچے اور اس میٹھے شربت مین گلاب کی بھی شرکت ہونی چاہیئے

طین شاموس جسکو فارسی مین گل سفید کہتے ہیں اور ہندی مین کھریا مٹی بھی اسکا ایک قسم ہے **ماہیت** جالینوس کہتا ہے کہ یہ سپید مٹی کی ایک قسم ہے استعمال کرتے ہیں جسکا نام کوکب شاموس ہے اور میں کہتا ہوں کہ بہتیرے آدمی خیال کرتے ہیں کہ کوکب شاموس ہی طلق ہے مگر طلق ہونا ذکر کیا ہے لوگ اسکو بہرہ تحقیق سے دور خیال کرتے ہیں جزیرہ قبرس سے بلاد یونان تک پہونچتا ہے **افعال و خواص** طین شاموس کو جالینوس کہتا ہے کہ خون کے بند کرنے مین مثل گل مختوم کے ہے اور بہت سے فوائد مین بھی اسی کے مثل ہے طین شاموس مین ہوائیت گل مختوم سے زیادہ ہے دونوں پستان کے ورم کو بھی فائدہ کرتی ہے لیکن کیونکہ زیادہ ہے بلکہ اسکی اسکی بہت چکنی ہوتی ہے اور چسپیدگی اور لزوجت اسکی گل مختوم سے زیادہ ہے اور گل مختوم قوت مین اس سے بڑھی ہوئی ہے **طبیعت** طین شاموس مین چسپیدگی اور لزوجت ہے اور سفیدی ہے دھونے کی محتاج نہین ہے تبرید اسمین تھوڑی ہے اور تسکین زیادہ کرتی ہے **اورام و بثور** ابتدائی مین جو اورام گرم کو بہ نسبت اور اقسام درد کے زیادہ روکتی ہے اور جب نفع کرتی ہے تو اسمین خشونت ایسی نہیں محسوس ہوتی جسکی تشنج پیدا ہو جیسے گل مختوم مین محسوس ہوتی ہے **جراح و قروح** چونکہ اس مین چپک زیادہ ہے لہذا قروح کو نفع نہیں کرتی ہے خصوصا ان قروح کو جو آگ کے جلنے سے پڑ گئے ہوں جیسا گل مختوم کا فائدہ **آلات مفاصل** ابتداے نقرس مین طلا کرنے سے نفع کرتی ہے اور **ورام و بثور** دونوں پستان کے ورم کو اور جو ورم پس گوش ہوتے ہیں انکو مفید ہے **اعضاے نفض** شگافتہ ہونیسے زخم کے جو خون جاری ہو خواہ اور قسم کی آمد خون کی ہو اسکو نفع کرتی ہے۔

طین باکول جسکو طین خراسانی کہتے ہیں اور نیشاپوری بھی اسیکا نام ہے **افعال و خواص** سدہ ڈالتی ہے فراج کو فاسد کرتی ہے مگر فم معدہ کو قوی کردیتی ہے اور بدمزگی اور خرابی طعام کو دفع کرتی ہے با انہمہ مجھے پسند نہیں ہے کہ یہ مٹی کھائی جاے قے کے روکنے مین اسکی خاصیت عجیب ہے لیکن جو شخص مع اسکا ہے کہ طبیب نفس پیدا کرتی ہے یہ سب دعوی بہ نسبت ان لوگون کے صحیح ہو سکتا ہے جو اسکے مشتاق ہوں اور جنکو اس مٹی کے کھانیکی خواہش ہو جسطرح طبیعت بر ان لوگونکو حاصل ہوتی ہے جو اپنی شہوت اور خواہش کا میابیکر فرحت حاصل کریں

طین بلد المصطکی خواص اسکے یہ ہیں کہ جالی ہے اور رخسال ہے گوشت کو اوگا دیتی ہے جیسا لوگون نے کہا ہے۔

طین قبرلیطی اسکے افعال خواص یہ ہیں کہ ہوائیت اسمین زیادہ ہے اور جتنے اقسام مٹی کے اوپر مذکور ہو چکے ہیں انمیں سے مشابہ ہے مگر قوت آگی سب سے زیادہ ضعیف ہے اور جلا بدون لذع کے کرتی ہے اور جو اس مین ضعف پیدا کرتی ہے **اعضاے چشم** قروح چشم کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** تسہیل الولادت کرتی ہے بنابر قول بعض لوگون کے اور حاملہ عورتون کو اسقاط سے بچاتی ہے جب کہ بدن پر اسکی تعلیق کیجاوے۔

طین قیمولیا بکسر تاف یہ بھی کھریا مٹی ہے **خواص** یہ خالص مٹی اگر پیٹے تو اسکے منافع بہت ہیں اس مین تبرید اور تحلیل ہے اور دھونے کے بعد تحلیل کی قوت اسکی باطل ہوجاتی ہے **اورام و بثور** سرکہ ملاکے معدہ کے نیچے جو ورم ہوتے ہیں پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** ابتداے سوختگی آتش پر اگر لگائی جاے قرحہ پڑنے سے منع کرتی ہے۔

طین الکرم یہ مٹی سیاہ مثل کوئلہ کے ہوتی ہے **خواص** تجفیف ہے اور اسکی تجفیف مین کچھ درد نہیں کہ لذع پیدا ہو اور با انہمہ اسمین تھوڑی سی تحلیل بھی ہے

طین المنظریہ دہی سرخ مٹی ہے جسکا بیان طین مختوم مین بھی ہوا ہے **اختیار** بہتری ہے جو بغداد سے آتی ہے اور صاف و پاک ہو کسی چیز کی آمیزش نہو سرخی رنگ کی گہری ہو **خواص** فولس نے کہا ہے کہ یہ مٹی افعال قبض اور تجفیف میں گل مختوم سے بہتر ہے **جراح و قروح** زخمون کو مندمل کردیتی ہے **اعضاے نفض** پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتی ہے۔ نیم برشت انڈا اکھا کر جو اسکو تناول کریں حبس اسہال کرتی ہے اور بہت فائدہ کرتی ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

حرف یا

جو دوائیں شروع ہوتی ہیں حرف یا سے انکا بیان

یبروج بفتح یا و سکون بائے موحدہ و ضمہ رائے مہملہ و سکون واو آخر میں جیم ہے **ماہیت** لفاح بری کی جڑ ہے اور یبروج اور ہر ایک لفاح کی جڑ جو یبروج مشابہ صورت میں آدمی کے ہوتی ہے اور اسیواسطے اسکا نام یبروج رکھا گیا ہے اسلیئے کہ یبروج نام ایک بت کا ہے لیکن نام اس نبات کا ہے جو آدمی کی صورت ہو عام اس بات سے کہ جس معنے پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے اس شے کا وجود ہو یا نہو اور بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو معانی غیر موجودہ پر دلالت کرتے ہیں صورت اس یبروج کی جو پائی جاتی ہے یہ ہے کہ ایک لکڑی بزنگ غبیرا ہوتی ہے جسکے ریشہ جدا جدا اور بڑے بڑے مثل قسط کبیر کے ہوتے ہیں اور ٹوٹنے میں انکے خورد ریزی نہیں ہوتی **طبیعت** تیسرے درجہ میں سرد ہے اور یبوست اسکی بھی تیسرے ہی درجہ تک پہونچتی ہے اور اسمیں تھوڑی سی حرارت بھی ہے جیسا بعض لوگ گمان کرتے ہیں مگر جرم اسکی مجفف قوی ہے جڑ کا چھلکا ضعیف الاثر ہے اور پتی خشک و تر دونوں طرح مستعمل ہوتی ہے پس نفع کرتی ہے اور خود لفاح میں رطوبت ہے **خواص** ہے اور رطوبت اسمیں دو طرح سے نکلتی ہے ایک تو وہ جو بطور آنسو کے خود بخود ٹپکتی ہے اور دوسری رطوبت وہ ہے جو نچوڑنے سے نکلتی ہے اور یہ دوسری رطوبت یعنے عصارہ اسکا پہلی رطوبت یعنے آنسو سے قوی ہے جس شخص کے کسی عضو خاص کا قطع کا قصد ہو تین ابولوسات اس دوا کا کسی شربت میں ملا کر اسکو پلا دیں تاکہ اسکو سبات عارض ہو اور بے حس ہوجاے پس عضو کاٹ ڈالیں یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اسکی جڑ میں چھ گھنٹے ہاتھی دانت کو جوش دیں نرم ہوجائیگا اور اس سے ہر چیز کا بنانا آسان ہوجائیگا زنیت سکے پتے سے ایک ہفتہ برص کی مالش کیجاتی ہے برص زائل ہوجاتا ہے اور قرحہ نہیں پڑتا خصوصاً اگر بہر تپا ملجاے لفاح کا دودھ مثل ورکلف کو بدون لذع کے قلع کرتا ہے اور اورام و تجبر اورام صلبہ و دبیلہ اور خنازیر پر اسکا استعمال کیا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے۔ اور حب اسکی جڑ آہستہ آہستہ کوٹ کر سرکہ ملا کر حمرہ پر لگائیں اسکو دور کردے گی **آلات مفاصل** آردجو کے ہمراہ دردہاے مفاصل کیواسطے مفید ہے **اعضاے سر** ونیکی پیدا کرتی ہے نیند لاتی ہے شراب میں اگر اس کو ڈالدیں نشہ تیز کردیتی ہے کبھی اس کا حمول مقعد میں کرنے سے بھی سبات پیدا ہوتا ہے سونگھنے سے بھی اس کے

پیشکی پیدا ہوتی ہے یہ اثر اسی لفاح کا ہے جسکا سپید پتا ہوتا ہے اور جسمیں ساق یا ڈالیاں نہیں ہوتی ہیں اور اسی کو قسم نر کہتے ہیں اور مادہ قسم دوسرے طرح کی ہے بہت استعمال کرنا لفاح کا اور بہت سونگھنا اسکا سکتہ پیدا کرتا ہے خصوصاً اس لفاح کا جو سپید ہو۔ بیداری مفرط کے مرض کے دور کرنیکے واسطے لفاح کا شربت بنایا جاتا ہے تاکہ یہ مرض دور ہوجاے اور اس شربت بنانیکی ترکیب یہ ہے کہ پوست بیخ لفاح تین من جو برابر ڈیڑھ سیر کے ہے اسکو ایک مطریطس شراب شیرین میں جو برابر خم اوسط کے ہے بھگو کر شربت تیار کرتے ہیں اور بقدر تین تو انسات جو برابر ساڑھے بارہ تولہ کے ہے پیتے ہیں۔ کبھی اسطرح بھی یہ شربت بناتے ہیں کہ پوست بیخ لفاح کو کسی شربت میں اسقدر جوش دیتے ہیں کہ قوت لفاح کی اسمیں آجاے پس بیہوش کرنے کیواسطے زیادہ مقدار اور سلانے کیواسطے کم مقدار پلاتے ہیں ایک قوم اطبا نے ایسے بیہوش کے ہوش میں لانے کیواسطے یہ تدبیر تجویز کی ہے کہ بہت زیادہ ٹھنڈھے پانی میں اسکو بٹھاتے ہیں تاکہ اسکو افاقہ ہوجاے اور مجھے گمان ایسا ہے کہ یہ تدبیر اسواسطے تجویز کی گئی ہے تاکہ حرارت یکجا ہوجاے **مترجم** ابن ابی صادق نے لکھا ہے کہ برف کے حوض میں مفلوج کو ڈبو دیا حرارت باہر نکلنے سے سدہ کی تحلیل ہوگئی اور فالج کا مرض جاتا رہا **اعضاے چشم** آنسو اسکا درد شدید میں آنکھ کے سکون پیدا کرتا ہے اور پتا اسکا بھی بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے **اعضاے غذا** آنسو اسکا ایک اوقیہ ماء العسل میں ملا کر پلانے سے قے کی راہ سے مرہ اور بلغم کا اخراج کرایا جاتا ہے مثل خربق کے پلانے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے **اعضاے نفض** نصف ابولوس جو برابر جو کے ہے اسکا آنسو حمول کیا جاے پس ادرار کرتا ہے اور جنین کو نکال دیتا ہے۔ تخم لفاح رحم کو پاک کردیتا ہے جس وقت پلایا جاے۔ اور گندھک میں اسکو بے آگ کھائے ہوے عورت کو حمول کرائیں نزف رحم کو قطع کردیگا لفاح کا دودھ بلغم اور مرہ کا مسہل ہے۔ اگر لڑکا غلطی سے لفاح کو تناول کرجاوے تو قے اور دست اوسیر طاری ہونگے اور بسا اوقات اس سے لڑکا مرجاتا ہے **سموم** شہد اور زیت ملا کر نیش کے مقامات پر لگایا جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یبروج اور خصوصاً وہ قسم اسکی جو اس یبروج کی جڑ کا پتا سپید ہوتا ہے فرق اسیقدر ہے کہ یہ پتا چھوٹا ہے پس یہی یبروج فادزہر اس مادہ کا ہے جو سم قاتل ہے اور جو یبروج ایسی قاتل ہے اس کے قاتل ہونیسے پہلے اور بعد تناول کے یہ عوارض پیدا ہوتے ہیں اختناق رحم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہوجاتا ہے اور آنکھیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

پھر جاتی ہین اور بدن پھول جاتا ہے جیسے مست آدمی کا حال ہو علاج اسکا قے اور شہد کھلانا اور قے کرانی۔

یبون ثافیسا کو کہتے ہین جو سداب کوہی کا گوند ہے۔

یتبوت بفتح یا و سکون تا و ضم با ے ابجد و سکون واو آخر مین تا ے قرشت ہے **ماہیت** بخور نبطی ہے اور بالغاظ مجمہ مین اسکا حال لکھا گیا ہے **طبیعت** بدرجہ دوم حرارت دونون کیا سمین کی ہے اور بیوست درجہ دوسرے درجہ کی **خواص** قوت اسکی تریاقیہ ہے قبض ان یبوست کو پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** خلط کو منع کرتی ہے **سموم** جو شاندہ اسکا مجھنڈو کو قتل کرتا ہے۔

یاسمین جسکو ہندی مین چنبیلی کہتے ہین **طبیعت** سپید چنبیلی زرد چنبیلی سے زیادہ گرم ہے اور زرد چنبیلی زعفرانی سے حرارت مین زیادہ ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جملہ اقسام اسکے دوسرے درجہ مین گرم خشک ہین **خواص** رطوبات تلطیف کرتی ہے اور مشائخ کو تیل اسکا نفع کرتا ہے **زینت** کلف کو دور کرتی ہے تازہ ہو یا خشک اور صفار یعنی پیلیا اسکے زیادہ سونگھنے سے پیدا ہوتا ہے **آلات مفاصل** روغن اسکا امراض بلغمی رودہ کو مفید ہے پٹھے مین ہو اور شیوخ کو فائدہ کم کرتا ہے **اعضاے سر** بو اسکی درد سر پیدا کرتی ہے اور پھر طرفہ یہ بات ہے کہ جو درد سر بلغمی زکام سے پیدا ہو ہو اسکو سونگھنے سے چنبیلی کی خوشبو دور بھی کر دیتی ہے خالص روغن چنبیلی کو اور گرم مزاج آدمی سونگھے اور فوراً نکسیر جاری ہو جاتی ہے۔

یتوع بفتح یا و ضمہ تا ے قرشت و سکون واو آخر مین عین مہملہ ہے **ماہیت** جو نبات اور بوٹی شیر دار ہو اور دودھ اسکا گرم اور دست آور اور قطع اور محرق ہو اسکو یتوع کہتے ہین۔ اور مشہور سات نام کے یتوعات ہین عشر اور شبرم اور لاغیا اور عرطنیثا اور ماہو دانہ اور مازریون اور قنطاقون جسکی پانچ پتیان ہوتی ہین یہ ساتون یتوعات زہر قاتل ہین بیشتر غرض طبیب کی متعلق انکے دودھ سے ہوتی ہے کبھی اور اقسام یتوع کے بھی ایسے دستیاب ہوتے ہین جو ان ساتون مین داخل نہین ہین جیسے ایک قسم اذان الفار کی اور ایک قسم لبلاب کی اور ایک قسم فرفخ صحرائی وغیرہ کی جب لبن یتوع بلا قید بولا جاے مراد اس سے شیر لاغیثہ کی اور شیر یتوع کہ یہ بھی مراد ہو جسکو تریاق فرادملی اور یونجی کہتے ہین یہ بھی کہتے ہین کہ یتوع کی سات قسمین ہین سب سے زیادہ تیز وہ یتوع ہے جو نر ہے اور اسکا نام خاراقلیس لکھا ہے اسکے بعد یتوع کی اور قسم ہے جو سب وہ کھلاتی ہین سب یتوعات سے قوی تر وہ قسم ہو جو اسکے مشابہ ہے اور اسکو موسنبطیس کہتے ہین اسکے بعد یتوع صخری ہے جو پتھرون کے بیچ مین پیدا ہوتا ہے اسکے بعد وہ یتوع ہے جو مشابہ نوامیر کے ہوتا ہے اور یہ جوزی تی کے نام سے مشہور ہے اسکے بعد وہ یتوع ہے جو کھیرے کی شاخ ہوتا ہے اور اسکا نام توقار لیبیاس رکھا جاتا ہے یعنی مرشی شکل ہے اسکے بعد قوس ساحلی جسکو بحری کہتے ہین اسلیے کہ وہ انھین مقامات مین پیدا ہوتا ہے جو دریا سے قریب ہین دوبارہ پھر اسی حکیم نے کہا ہے کہ یتوع قوی تندی ہے جو تر ہو اور اوپر اسکا ذکر ہو چکا ہے اور رنگ اسکی ہوتی شاخین ہیں کی ایک بالشت لمبی مائل بسرخی ایسے دودھ سے بھری ہوتی ہین جسمین تیزی اور حدت ہو یہی شاخین زیتون کی شاخون سے مشابہ ہوتی ہین مگر لانبی زیادہ اور باریک ہوتی ہین اور ایسی مین ہین پیدا ہوتی ہین جو سخت اور کھردی اور پہاڑی زمین ہو مادہ قسم یتوع کی وہی ہے جسکا نام افتی رکھا گیا ہے اور جوزی بھی اسکو کہتے ہین اور یہ بھی ہے کہ یہ بوٹی مشابہ اس گیاہ کے ہوتی ہے جسکو غار اکبر کہتے ہین سرے اسکی پتیون کے خار دار ہوتی ہین اور جڑ سے نکلی شاخین بالشت بالشت بھر لانبی نکلتی ہین ایک سال اسمین پھل آتا ہے اور ایک سال نہین آتا ہے یہ پھل بھی ایسا ہوتا ہے کہ اسمین مغز ہے اور اخروٹ کے مشابہ ہے مگر یہ قسم پہلی قسم سے قوالاے مین کمتر قوت رکھتی ہے مقام روئیدگی اسکا بھی وہی ہے جہان وہ قسم پیدا ہوتی ہے۔ دریائی قسم یتوع کی جسکو خشخاشی بھی کہتے ہین اسکی شاخین ایک بالشت طولانی مائل بسرخی اور سیدھی ہر طرح ہوتی ہین شمار مین پانچ یا چھ ہوتی ہین ان شاخون پر چھوٹی چھوٹی پتیان باریک لانبی مشابہ آسی کی پتیون کے ہوتی ہین اور پھل اسکا مثل صورت پر ہوتا ہے اور جو اسکے سرے کی دُھری اور گول ہوتی ہین پھول اسکا سپید ہوتا ہے۔ اسی حکیم نے کہا ہے کہ لا زہر قیلا یک یتوع اور بھی ہے جسکو مشمش کہتے ہین وہ مثل خرفہ کے ہوتا ہے مگر اسکی پتی زیادہ باریک اور گول ہوتی ہے اس کی جڑون سے بہت سی شاخین سرخ سرخ دودھ بھری ہوئی نکلتی ہین اگر شمار کیجائین تو چار یا پانچ ہونگی اسکی شاخونکا حجم سوسی کی شاخون کا سا ہوتا ہے انھین شاخون پر اسکا پھل بھی ہوتا ہے مقام روئیدگی اس یتوع کا ویرانہ اور گرد اگرد شہرون کے جو زمین ہے اکثر ایسے ہی مقام مین اگتی ہے۔ یتوع کی وہ قسم جسکا نام سرو دی رکھا ہے اسکی شاخ ایک بالشت خواہ اس سے کچھ طول مین ہوتی ہے اور برگ اسکے مشابہ برگ سرو اور صنوبر کے ہے مگر پتلی زیادہ ہوتی ہے اور رطوبت بھی اسمین زیادہ ہے صحرائی یتوع جسکا نام شجری لکھا گیا ہے اسکی پتی چھوٹی آس کی پتی کے مشابہ ہوتی ہے اور مشابہ یتوع ذکر کے اور یہ قسم ایسی ہے کہ اوپر کی طرف اس مین پتی زیادہ ہوتی ہے حجم اسکا بڑا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ہے بیان ایک درخت تھوہر کا بیان کیا جاتا ہے جو مشابہ کھیرے کے ہے اسکی جڑ اور پتی دونوں مائیت کی مسہل ہیں اختیار سب سے زیادہ قوی چیز جو تھوہر میں ہے دودھ اسکا پھر اسکا بیج پھر اسکی جڑ پھر اسکی پتی - اور جب کہیں تھوہر بلا قید بولا جائے اُس سے لاغیہ کا دودھ سمجھنا چاہیے طبیعت چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے یہ طبیعت دودھ کی ہے اور سوائے دودھ کے اور اجزا تھوہر کے دوسرے درجے سے تیسرے درجے تک گرم خشک ہیں خواص قرحہ ڈالتی ہے قتال ہے - جب اسکا دودھ کسی حوض میں ڈال دیا جائے جتنی مچھلیاں اُسمیں ہوں سب مرکر اوپر تیرنے لگیں زینت توث اور مسے اور خیلان اور جتنے اقسام کے گوشت زائد ناخنوں کی طرف ہوتے ہیں سبکو اکھاڑ دیتا ہے دودھ اسکا ایسا تیز ہے کہ اگر بالوں پر لگایا جاوے بالونکو تراش ڈالتا ہے خصوصاً اگر دودھ کو لگا کر دھوپ میں بیٹھیں اور بعد گر جانے بالوں کے جو اور بال نکلینگے کمزور ہونگے اور اگر مکرر یہی دودھ اسیطرح بالوں پر لگایا جائے پھر اس مقام پر بال نہ جمینگے کبھی اس دودھ کو زیت میں ملاتے ہیں تاکہ اسکا ضرر کم ہوجائے اور اسکی سمیت کی تیزی ٹوٹ جائے اور بعد زیت ملانیکے بال مونڈنیکے واسطے استعمال کرتے ہیں اورام و بثور اسکی جڑیں سرکہ ملاکر ضماد کرنیسے اُن صلابات کی تحلیل کرتی ہے جو ورم صلب کے گرد ہوتے ہیں اور داء کو اکھیڑ کر دور کر دیتی ہیں اور قروح متعفنہ اور ان قروح کی جو گوشت خورہ ہوں اصلاح کرتی ہیں جب ان جڑوں کو قیروطی میں داخل کریں اور سوکھی کھجلی جو مادہ سوداوی سے ہو اور نار فارسی اور آکلہ اور عنقرانا جو ایک ورم خاص ہے ان سب کو دور کر دیتی ہیں اعضائے سر دودھ اسکا اس دانت پر ٹپکایا جاتا ہے جو سڑ گیا ہو تو اس دانت کو ریزہ ریزہ کر کے گرا دیتا ہے اور بہتر اس دودھ کے ساتھ قطران بھی ملا دیتے ہیں تاکہ قوت اس دودھ کی زیادہ ہو جائے اور بہتر یہ تدبیر ہے کہ جو مقام صحیح ہو اسپر موم لگا دیا جائے تاکہ اس دودھ کے ضرر سے بچا رہے بعد اسکے پھر یہ دودھ اس دانت میں ٹپکایا جائے اگر اسکی جڑ سرکہ میں جوش دیکر کلی کیجائے دانتوں کا درد ٹھہر جاتا ہے اعضائے چشم دودھ اسکا ناخونہ کو نکال دیتا ہے اور دور کر دیتا ہے اعضائے نفض مسہل بلغم اور کو گرا دیتا ہے اور بلغم اور مائیت کا اسہال کرتا ہے - اگر اسکے دودھ کے دو یا تین قطرے انجیر پر ٹپکا کر اسکو سکھالیں پھر اس انجیر کو تناول کریں پورا مسہل ہو جائیگا اسیطرح اگر آرد جو میں یا ستو میں اس دودھ کو ملاکر کھلائیں اگر یہ تنہا یہ دودھ پیا جائے اور کچھ اسمیں ملانیکو مناسب ہے کہ قیروطی یا موم اور شہد میں رکھکر اسکو تناول کریں تاکہ منھ اور حلق میں زخم نہ ڈالے کبھی پتلی پتلی شاخیں تازہ تھوہر کی لیکر کسی ٹھیکرے پر تھوڑا تھوڑا اُسے بریان کرکے پیتے ہیں اور بقدر دو کرمہ آرد جو ملاکر اس پر تھوڑا سا پانی ڈالکر پلاتے ہیں اور بعض شاخیں اسواسطے لیتے ہیں کہ سوکھنے کے بعد ضعیف ہوجاتی ہیں ایک قسم اسکی بنام قنون مشہور ہے اسکی شاخیں سایہ میں سکھاکر اسکے چھلکے اتار لیتے ہیں اور بوزن ایک تولہ شراب کہنہ میں شبانہ روز بھگو کر صاف کرتے ہیں اور نیمگرم پلاتے ہیں پس بدون اذیت کے دست آتے ہیں بلغم پتلا اسکا مائیت اور بلغم کے نکالنے میں چند وزن اسکے اسہال اور دو تلث وزن اسکا کافی ہے

حرف کاف

جن دواؤں کا شروع حرف کاف سے ہے اُنکا بیان

کافور - ماہیت اسکی مشہور ہے اور چند اصناف کا ہوتا ہے قیصوری اور ریاحی اُسکے بعد آزاد اور اصفر ہے جو پتلا پتلا ہوتا ہے یا کبود ہوتا ہے یہ وہی ہے جسمیں اسکی لکڑی کے ٹکڑے ملے ہوتے ہیں بعض آدمیوں نے کہا ہے کہ اسکا درخت بہت بڑا ہوتا ہے جسکے سایہ میں بہت سی خلقت آرام پاتی ہے چیتے اسکی طرف ہولے ایک مدت معلومہ کے سال بھر میں اور کسی وقت نہیں پہونچتا ہے اور یہ درخت اسفنجی اور دریائی ہوتا ہے یہ بات بنابر زعم اسی شخص کے ہے جسکا قول ابھی کہا گیا ہے - لکڑی کو اسکی تجنے بھی اکثر دیکھا ہے کہ سپید اور بودی بہت ہوتی ہے اور کبھی بھی ہوتی ہے اکثر اسکے اندر کے شگافوں میں کسیقدر نشان جرم کافور کا پایا جاتا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں خشک ہے **زینت** کافور کے استعمال سے پیری کے آثار بہت جلد نمایاں ہوجاتے ہیں اورام و بثور اورام گرم کے پیدا ہونیکو منع کرتا ہے **اعضائے سر** سرکہ ملاکر ناس لینے سے نکسیر کو بند کر دیتا ہے خواہ کچھ چھوار کا پانی یا آس کا پانی یا بادورج کا پانی ملاکر - اور درد سر جو گرمی سے ہو اسکو بھی نفع کرتا ہے کہ جسکے ہمراہ تپ بھی ہو بیداری مفرط پیدا کرتا ہے گرم مزاج آدمی کے حواس کو قوی کرتا ہے دماغ کو بہت مفید ہے **اعضائے چشم** آشوب چشم جو گرمی سے ہو اسکی دواؤں میں داخل کیا جاتا ہے **اعضائے نفض** قاطع باہ ہے اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ پیدا کرتا ہے - خلفہ صفراوی کو بند کر دیتا ہے -

کندر بضم کاف و سکون نون وضم دال مہملہ آخر میں رائے مہملہ ہے **ماہیت** اسکی گوند

HAKEEM SHOUKAT ALI

مشہور ہے اور اقسام کے گوندے اسمین مل کر دیتے ہین اور راتینج بھی اسمین ملا دیتے
ہین۔ کندر کی خاصیت یہ ہے کہ سلگانے سے شعلہ دیتا ہے اور راتینج کو آگ پر
ڈالنے سے دھوان اٹھتا ہے شعلہ نہین اٹھتا ہے اسیطرح جس چیز کا میل کندر
مین ہو شعلہ نہین دیتی ہے۔ ایک قسم کندر کی ہندی مائل بسبزی ہوتی ہے اور ایک قسم
اسکی گول ہوتی ہے جو بہت جلد دیجاتی ہے پھر اسکو کسی سانچے مین ڈھلکر دیاتے ہین گول
ہو کر ڈھلکنے لگتی ہے اسیطور سے جبوقت پرانا ہو جاتا ہے رنگ اسکا سرخ ہو جاتا ہے اور ایک
قسم اسکی سپید ہوتی زرد جو طلمین شکم مثل مصطگی کے ہے کندر کی کئی چیزین مستعمل ہین
لیکن جو مثل گوندے ہوتا ہے اور دقاق جو مثل آٹے کے ہے اور قشار جو چھلکے اور
تراشے کی شکل پر ہوتا ہے اور دخان۔ اور اسکے درخت کے کل اجزا کا بعض استعمال
ہوتا ہے خصوصًا اس درخت کے پتون کا اور ہر ایک چیز میل کرکے اسکو خراب
بھی کردیتے ہین اختیار بہتر وہی ہے جو کندر نر ہو سپید اور مدحرج اندر کو دبق
کی صورت ہو اور توڑنے سے اندر کا رنگ سنہری ہو۔ طبیعت قشار کندر خفیف
دوسرے درجہ مین ہے اور برودت اسکی کندر سے کسی قدر زیادہ محسوس ہوتی ہے
اور دوسرے درجہ مین گرم تر ہے اور پہلے درجہ مین خفیف [illegible] اور پوست اسکی تجفیف
سے تیسرے درجہ تک افعال و خواص کندر کی تجفیف قوی نہین ہے اور اسمین
قبض ہے اور اگر ہے بھی تو ضعیف قبض ہے اور تجفیف قشار کندر مین ہے کندر مین
انضاج کی بھی قوت ہے اور یہ قوت انضاج قشار کندر مین نہین [illegible]
ہوتی ہے اور تنقیح ہے ایسی جو گوشت مین محسوس ہو خون کو بند کرتا ہے [illegible] استعمال اسکا بھی
کو جلا دیتی ہے اور دخان کندر مین قبض اور تجفیف زیادہ ہے [illegible]
کا گوشت جلا زیادہ کرتا ہے بہ نسبت سپید کندر کے اور دقاق کندر کی کیفیت
کندر کی قوت سے زیادہ ضعیف ہے زینت شہد ملا کر بہری پر کہا جاتا ہے [illegible]
اسکو دور کر دیتا ہے۔ قشور کندر یعنی اسکے چھلکے عمدہ اور بہتر علاج ہین واسطے اُن
نشانات کے جو قروح کے اچھے ہونیکے بعد رہجاتے ہین۔ سرکا اور زیت ملا کے اسکا
طلوع اس [illegible] کو فائدہ کرتا ہے جسکا نام مرکبہ ہے یہ وہ درد ہے کہ جسکے عارض ہونے
سے بدن مین دانہ مثل سوئی کے پڑجاتے ہین اور اُس درد کی حرکت جسوقت
اندرون بدن ہوتی ہے ایک وارز چلنے چیونٹی کی محسوس ہوتی ہے یعنے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ جیسے چیونٹی چل رہی ہے [illegible] قیمولیا اور روغن گل ملا کر کندر
اورام گرم پستان پر رکھا جاتا ہے اور اورام احشا کی تحلیل کیواسطے جو
ضمادات بنائے جاتے ہین اُسمین بھی داخل کیا جاتا ہے جراحات و قروح خبیثہ کا

اندمال اچھی طرح کرتا ہے خصوصًا جو زخم تازہ ہون اور جراحات خبیثہ کی خباثت
کے پھیلنے کو روکتا ہے۔ حار و پر بطخ کی چربی ملا کر لگایا جاتا ہے آگ کے جلنے سے
جو قروح پڑگئے ہون اُنپر اور سردی کی وجہ سے جو بدن کے مقامات پھٹ
گئے ہون اُن پر سور کی چربی ملا کر لگایا جاتا ہے جو قروح آگ کے جلنے سے پڑگئے
ہون ان کی اصلاح کر دیتا ہے۔ اعضاے سر۔ دہن کو نفع کرتا ہے اور قوت دیتا ہے اور
بعض آدمی ایسے بھی ہین جو کندر کے خیسا ندہ کو نہار منہ گھلکر پینے کا ہمیشہ حکم دیتے
ہین۔ زیادہ استعمال کرنا اسکا درد سر پیدا کرتا ہے سرکہ کے سے دھوتے ہین [illegible]
نطرون ملا کر جب سر کو دھوتے ہین پس خراز یعنے بفا کو دور کر دیتا ہے سر کے
قروح کو خشک کر دیتا ہے۔ کان کے درد کیواسطے شراب ملا کر کان مین ٹپکایا جاتا ہے
جب نفط یا زیت یا دودھ مین ملا کر اسکا استعمال کرین کان کی نرم ہڈی کے ٹوٹ جانے
کو فائدہ کرتا ہے جو خون حجابی نکسیر کا جاری ہو اسکو روک دیتا ہے کندر [illegible]
نافعہ ہے ناک کے کوفتہ ہوجانے کیواسطے جس سے ناک کی ہڈی [illegible]
اعضاے چشم قروح چشم کو مندمل کر دیتا ہے اور ان مین گوشت بھر لاتا ہے اور جو
ورم کہنہ آنکھ مین ہو اُسمین نضج پیدا کرتا ہے۔ دخان کندر ورم گرم چشم کو نفع
کرتا ہے اور آنکھ سے جو رطوبتین بہتی ہین انکو بند کر دیتا ہے اور قروح ردیہ کو مندمل
کر دیتا ہے اور سرطان چشم کو زائل کر دیتا ہے اعضاے صدر جب قیمولیا اور
روغن بادام ملا کر استعمال کیا جاتا ہے ان اورام گرم کو مفید ہوگا جو پستانون پر
عورت کے پیدا ہوتے ہین جسکو ابھی خون ولادت آرہا ہے قصبہ ریہ کی دواؤن مین
بھی داخل کیا جاتا ہے اعضاے غذا قے کو بند کر دیتا ہے اور قشار کندر معدہ کو قوی
کرتا ہے اور مضبوط اسکو کرتا ہے۔ کندر سے معدہ کی تسخین بہت زیادہ ہوتی
ہے اور ہضم مین بھی اسکا نفع زیادہ تر ہے قشار کندر ماسک معدہ کے [illegible]
کر دیتا ہے جو بوجہ استرخا کے ڈھیلا ہوگیا ہو اعضاے النفض خلفہ کو بند کر دیتا
ہے اور ذرب یعنے اسہال کہنہ کو اور رحم سے جو خون جاری ہو اور مقعد سے
اسکو روک دیتا ہے خود سلطاریا کو نفع کرتا ہے۔ جب اسکی بتی بنا کر مقعد مین رکھی جائے
قروح خبیثہ جو مقعد مین ہون انکے پھیلنے کو منع کرتا ہے حمیات بلغمی [illegible] کو فائدہ
کرتا ہے سموم اگر شراب کے ہمراہ اسکو زیادہ پیا کرین تو قاتل ہوگا اسیطرح اگر سرکہ کے ساتھ
کھربا ایک گوند ہے مثل سندروس کے اسکا توڑ زرد مائل بسپیدی [illegible] ہوتا ہے
اور شفاف بھی ہے کبھی تو زمین ہوتی ہے اور کبھی اسکا توڑ سرخی مائل ہوتا ہے سوکھی
گھاس اور تنکے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اسکا لقب [illegible] اسیواسطے زبان فارسی

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین اسکا نام کاہ ربا رکھا ہے یعنے سوکھی گھاس کو کھینچ لیتا ہے کہربا مرکب ہے جوہر
سے جو کار تیز گرم ہے اور ارضیت سے اسمین خوب لطافت آگئی ہے کہربا گوند
اس درخت کا ہے جسکو زرومی کہتے ہین اور وہ درخت مرکب ہے جوہر ارضی لطیف
اور جوہر مائی سے جو طبیعت مین یابس ہے کہربا مین حرارت تھوڑی ہے اور خشکی دوسرے
درجہ کی ہے افعال وخواص قابض ہے خصوصًا خون کو بہت بند کرتا ہی کسی عضو
کا خون کیون نہو۔ کہربا کی قوت مشابہ شگوفہ جوز کے ہے لیکن کہربا مین قوت
اس سے زیادہ ہے اورام و بثور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ورام گرم پر اسکی
تعلیق کیجاتی ہے جب نفع کرتا ہے اعضائے سر نکسیر کو بند کر دیتا ہے اور
جو چیزین سر سے پھیپھڑے پر گرتی ہین انکو روکتا ہے اعضائے نفس خفقان کو
قطع کرتا ہے اگر نصف مثقال کہربا ہمراہ آب سرد کے پیا جاوے اور نفث الدم کو خوب نفع کرتا ہے
اعضائے غذا قے کو بند کر دیتا ہے اور جو مواد خراب معدہ مین آتے ہین انکو
منع کرتا ہے اور مصطگی ملا کر اگر کھایا جائے معدہ کو قوی کر دیتا ہے اعضائے نفض
رحم سے اور مقعد سے جو خون جاری ہو اسکو بند کر دیتا ہے اور خلفہ کو بند کرتا ہے اور پیچش کو فائدہ کرتا ہے

کمافیطوس جسکو ہندی مین لگروندھا کہتے ہین ماہیت پتلی پتلی شاخین
اور شگوفے سرخ رنگ سیاہی مائل ہوتے ہین اور سبزی مائل باریک شگوفہ
اسکا مزہ مین تلخ ہوتا ہے اور تھوڑا سا قبض یعنے گرفتگی زبان بھی اسمین ہوتی ہے
اور تیزی اتنی ہوتی ہے کہ تلخی سے کم ہے اتیا لگروندھے کا زمین پر پھیلا ہوتا ہے
اور بہار کی پتی سے مشابہ ہوتا ہے مگر باریک لیے وہ ہوتا ہے روغن دار چکنا زیادہ
اور شگوفے بھی اسکے بہار سے زیادہ ہوتے ہین اور بہار کی فصل مین تیار اسکا
زرد ہوتا ہے طبیعت دوسرے درجہ مین گرم ہے اور تیسرے درجہ مین مجفف ہے
خواص مفتح ہے اور جلا بہت کرتا ہے جلا کرنا اعضائے باطنی کا اسمین زیادہ ہے
بہ نسبت سخونت پیدا کرنیکے اسمین قوت مسہل بھی ہے اورام و بثور و صلابات
پر لگایا جاتا ہے خصوصًا پستان کی سختی پر اور غدود کے پھیلنے کو روکتا ہے جراح و قروح
شہد مین پیسکر اسکا ضماد جراحات و قروح متعفن کو مندمل کرتا ہے آلات مفاصل
عرق النسا کو مفید ہے بعض اطبا کہتے ہین خصوصًا جب شہد کے ساتھ پیا جاوے
اور بعض کا قول ہے کہ اگر ہمراہ دردھالی ہے ایک قسم کی شراب کی طرح اور سے
بنائی جاتی ہے اسکے ہمراہ لگروندھا چالیس روز استعمال کیا جاوے عرق النسا کو زائل
کر دیگا صلابت نقرس کی تحلیل کر دیتا ہے اعضائے غذا جگر کے سدے کی
تفتیح کرتا ہے اور امراض جگر اور طحال کو نفع کرتا ہے اور یرقان سوداوی کو نافع ہے

اگر سات دن برابر ذرہ پیا جاوے اعضائے نفض سدہ ہائے رحم کی تفتیح کرتا ہے اور
ادرار بول کرتا ہے اگر پیشاب دشواری سے آتا ہو اس دشواری کو دور کر دیتا ہے
درد ہائے گردہ کو نفع کرتا ہے شہد ملا کر اسکا حمول کرنیسے رحم کو پاک کر دیتا ہے
اگر دو مثقال لگروندھے کو لیکر انجیر یا شہد ملا کر شیاف طیار کرین اس شیاف کے
رکھنے سے بلغم کا اخراج کافی طور پر ہو جائیگا سموم جنس ہرکا اودشطون نام ہے
اسکے ضرر سے نفع کرتا ہے ابدال بدل اسکا نصف وزن اسکے سیسالیوس اور چہارم
وزن اسکے سلیخہ ہے مترجم میرے تجربہ مین یہ تین چند امراض کیواسطے مکرر آ چکی ہے اکثر
کا مریض جسکا تمام بدن پھیپھڑے اور خصیے سوزش آلودہ ہو اور ورم تر زخم پڑ گئے ہون کہ
جنبش نہ کرسکتا ہو تین دن سے لیکر اکیس روز تک استعمال سے تندرست ہو جاتا ہے اسطرح
کہ ایک تولہ عصارہ برگ کمافیطوس در دو تولہ شکر یا بورہ دودھ ملا کر پلایا ہے اسیطرح
استسقا کا مریض بھی اس سے اچھا ہو جاتا ہے اور ابتدائے جذام مین تنقیہ کے بعد بھی
اس کا اثر بہت قوی پایا ہے۔

کماذریوس جسکو ہندی مین منڈی کہتے ہین ماہیت پتلی پتلی شاخین اور
پتیان پراگندہ ہوتی ہین جنکی گندگی ریحان کے برابر ہوتی ہے اس سے قریبی بھی مائل
بسبزی ہوتی ہین شاخ تازہ بھی جسکا نام یونانیونکے نزدیک بلوط الارض ہے اسلیے
کہ اسکی پتیان چھوٹی ہین کبھی برگ بلوط کے مشابہ ہوتی ہین جڑ اسکی مائل برنگ ارغوانی
ہوتی ہے اختیار واجب ہے کہ منڈی کے دانہ ادھر بر آمد ہون وہ چن لیے جائین
طبیعت جالینوس کہتا ہے کہ تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور گرمی پیدا کرنیکی
قوت اسمین خشکی پیدا کرنیسے زیادہ افعال وخواص مفتح ہے مقطع ہے ملطف ہے
اور اسمین تسخین بڑی ہے جراح و قروح شہد ملا کر اگر اسکو تناول کرین قروح
فرمنہ کا تنقیہ کرتی ہے آلات مفاصل عرق النسا منڈی یا اسکا جوشاندہ اگر پیا جاوے
تو لنگی عضل کو مفید ہے منڈی کا شربت تشنج کو نفع کرتا ہے اور جسقدر پرانا ہو عمدہ
ہو جائیگا اعضائے چشم منڈی کو پیسکر گولیان بنا کر خشک کر لین اور قروح چشم مین
استعمال کرین اسیطرح جوشاندہ اسکا زیت مین طیار کر کے منڈی کو پیسکر پانی ملا کر
چشم جسکو غرب کہتے ہین اسمین لگایا جاتا ہے اعضائے نفض سرفہ کی کھانسی کو نفع کرتی
ہے اعضائے غذا تلی کے ورم کو مٹا دیتی ہے اور یرقان سوداوی کو نفع کرتی ہے
منڈی کا شربت بد ہضمی کو زیادہ نفع کرتا ہے اور جسقدر پرانا ہو عمدہ ہو جاتا ہے اعضائے
ابتدائے استسقا مین بھی نفع کرتا ہے اعضائے نفض ادرار بول اور حیض کرتا ہے اور جنین
کو رحم سے نیچے اتار لاتا ہے دینے سے باسانی جنین کا اخراج ہو جاتا ہے سموم ہوام کے ڈنک

HAKEEM SHOUKAT ALI

مارنے پر سنگی کا خضاب کیا جاتا ہے ابدال اسکا عروق فیسا اور استوقدیون بھی
کرمانج جسکو ہندی مین مائین کہتے ہین ماہیت یہ جھاؤ کا پھل ہے اسکو بعضے
طرفا کے تحت مین لکھا ہے طبیعت پہلے درجہ مین سرد دوسرے درجہ مین خشک ہے
کندش بضم کاف وسکون نون وضم دال مہملہ آخر مین شین معجمہ بعضی اخیر مین سین مہملہ بھی
جائز ہے ہندی مین اسکو چھکنی کہتے ہین **ماہیت** اکثر استعمال اسکی جڑ کا ہوتا ہے وہ
یہ مشہور دوا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ سے چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و**
خواص جالی ہے منقی ہے قرحہ ڈالتی ہے تیز ہے لذع پیدا کرتی ہے دو کا ہیجان کرتی ہے
بلغم اور مرہ سودا کو قطع کردیتی ہے زینت برص کے داغ کو اور بہق خصوصاً بہق
اسود کو دور کردیتی ہے اورام و بثور سوکھی کھجلی کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے سر**
چھکنی اُن دواؤن مین داخل کیجاتی ہے جو کان کو صاف کردیتی ہے چرک گوش کو
نکالدیتی ہے چھکنی کے خواص مین یہ بات داخل ہے کہ دونون نتھنون کے ریح کی
تحلیل کردیتی ہے خشم یعنے وہ بیماری ناک کی جسمین بدبو خوشبو کا امتیاز نہین رہتا اسکو
نفع کرتی ہے ناک کی ہڈی جسکے مصفاۃ نام ہے اسکے سددون کی تفتیح بقوت کرتی ہے
اعضائے غذا تلی بقوت پیدا کرتی ہے تلی کی سختی کو دور کردیتی ہے **اعضائے نفض**
مسہل ہے اور ادرار بول کرتی ہے اور حمول اسکا ادرار حیض کرتا ہے جنین کو نکالدیتی
ہے پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے **ابدال** بدل اسکا قی کرانیکے واسطے ہموزن اسکے
جوز القی اور ثلث وزن اسکا قرنفل ہے **مترجم** ہمارے ملک مین چھکنی اکثر ترائی
کی جگہہ پیدا ہوتی ہے اور چھینک لانیکے واسطے جن امراض مین حاجت پڑتی ہے اسکا
استعمال بہت مجرب ہے قوت باہ کیواسطے بھی دودھ مین جوش کرکے استعمال اسکا
مجرب ہوچکا ہے اور ضعف معدہ جو بسبب رطوبت اور برودت کے ہو اسمین
بھی اسکا استعمال ہمارے خاص تجربہ مین ہے۔
کبابہ بفتح کاف دو ہر دو بائے مفتوح جسکو ہندی مین کباب چینی کہتے ہین اور قوت
اسکی مجیٹھ کی قوت سے مشابہ ہے لیکن لطافت اسمین زیادہ ہے **طبیعت** بعضون
نے کہا ہے اس مین ہمراہ حرارت کے قوت مبردہ بھی ہے اور درحقیقت کبابہ
گرم خشک دوسرے درجہ تک **خواص** مفتح ہے اور لطیف ہے اور یہانتک اسکی
لطافت نہین پہونچی ہے کہ دوا چینی کا بدل ہوجاے **جراح و قروح**
مین جو قروح متعفن ہوگئے ہون ان کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضائے سر**
قلاع متعفن جو منہ مین ہو اسکی اچھی دوا ہے **اعضائے نفس** کبابہ کو اگر منہ
مین رکھکر چوسین آواز کو صاف کرتا ہے **اعضائے غذا** تفتیح سدہ جگر کی
بقوت کرتا ہے **اعضائے نفض** مجاری بول کو پاک کردیتا ہے اور
ریگ مثانہ وغیرہ کو بذریعہ ادرار کے نکالدیتا ہے اور گردے کی پتھری و مثانہ کی
خارج کردیتا ہے۔ کبابہ چوسنے والے کا عضو اگر مرد اپنے مقام خاص پر لگا کر
مشغول جماع ہو عورت کو لذت ملتی ہے۔
کبریت بکسر کاف وسکون بائے موحدہ جسکو ہندی مین گندھک کہتے ہین **طبیعت**
چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** ملطف ہے اور جاذب ہے **زینت**
برص کی دواؤن مین ہے خصوصاً جب تک اسکو آگ کی گرمی نہ پہونچے جو قوت
صمغ البطم سے ملا کر گندھک کا استعمال کیا جاے جو نشانات ناخون پر ہو
انکو دور کردیتی ہے اور سرکہ مین پیسکر بہق پر لگائی جاتی ہے اورام و بثور
وہ کھجلی جسمین قرحہ پڑگئے ہون اسپر لگائی جاتی ہے اور داد کو صاف کردیتی
کردیتی ہے خصوصاً اگر ہمراہ علک البطم کے لگائی جاے اور زیادہ تر سرعت
خشک کھجلی کو مفید ہے جب سرکہ و نطرون کے ہمراہ بدن کو اس سے دھوئین
آلات مفاصل نطرون اور پانی ملا کر گندھک کو نقرس پر لگاتے
ہین گندھک کی دھونی دینے سے زکام بند ہوجاتا ہے سرکہ اور شہد ملا کر
کانون مین اُسوقت ٹپکائی جاتی ہے جب بچھو کے صدمے سے کان کی جڑ کو تکلیف ہوگئی
کمیلا بفتح کاف و کسر سین مہملہ و سکون یائے تحتانیہ **ماہیت** یہ لکڑیان
پتلی پتلی مثل بیخ کے ہوتی ہین جنکا رس سیاہی جاتی ہے **طبیعت** گرم خشک دوسرے
درجہ تک **خواص** مخرب ہے تیز دواؤن کی قوت کو مثل گوند کے
توڑدیتی ہے **زینت** فربہی پیدا کرتی ہے۔
کثیرا جسکو ہندی مین کتیرا کہتے ہین **ماہیت** یہ گوند ہے اُس درخت کا جسکو گفاد
کہتے ہین **طبیعت** بارد مائل بہ یبوست ہے **خواص** اسکی قوت مثل گوند
کی قوت کے ہے اور **تخفیف** ہے قریب گوند کی تخفیف کے **اعضائے چشم**
سرمہ کے اقسام مین مثل گوند کے یہ بھی داخل کیا جاتا ہے۔
کمالیون یہ ایک قسم مازریون سیاہ کی ہے قتال ہے اسکو مالیون
بھی کہتے ہین اسکو تخم باب خاے معجمہ مین ذکر کیا ہے۔
کانکج دوسرے کاف کو کسرہ بھی پڑھا جاتا ہے اور آخر مین جیم ہے ہندی مین اسکو
زارج پوٹک کہتے ہین **ماہیت** ایک گھاس ہے جسکی قوت کہو کے قریب ہے
خصوصاً اسکی پتی کی قوت **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد خشک ہے
جراح و قروح اسکے عصارہ سے قروح کے ہر قسم کی خرابی کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

حفاظت کیجاتی ہے اور نواسیر کی صلابت دور کردیتی ہے اور رکانے قروح جو پیدا ہوتے ہوں انکو زائل کردیتی ہے **اعضائے نفس** ربو کو نفع کرتی ہے اور شدت تشنگی سے جو زبان باہر نکل آتی ہو اسکو مفید ہے اور سانس کی آمد میں جو دشواری ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** یرقان کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** قروح مجاری بول کو اور حیض کو نفع کرتا ہے

کبیکج بفتح کاف وکسر بائے ابجد آخر میں جیم ہے جسکو ہندی میں جل پیل کہتے ہیں چار قسم کی ہوتی ہے ڈیسقوریدوس کہتا ہے ایک قسم کی پتی دھنیا کی پتی کے مشابہ ہوتی ہے مگر چوڑی زیادہ ہوتی ہے اور پتی مائل سپیدی ہوتی ہے پھول اسکا زرد ہوتا ہے بنفشی بھی ہوتا ہے بلندی اسکے جھاڑ کی دو ہاتھ تک ہوتی ہے جڑ اسکی بیضے موصلا ہوتا نہیں ہے زنار نگ اسکی جڑ کا سپید اور اسمیں تلی تلی جڑیں جڑ ترب کے مشابہ ہوتی ہیں آب جاری کے کنارے اوگتی ہے ایک قسم اسکی جڑ بقی ترب کا وسلابہت ہیں اسکی لانبی ہوتی ہیں اور کٹی ہوئی اسکا نام کرفس وحشی ہے تیسری قسم بہت چھوٹی جسکا رنگ سنہری ہوتا ہے چوتھی قسم کھیرے کے مشابہ ہے مگر اسکا پھول سپید دودھ کے رنگ کا ہوتا ہے **افعال و خواص** چاروں قسم گرم ہیں اور تیز قرحہ ڈالنے والی جلا بہت کرتی ہیں قشار اسکا جلد میں لذع پیدا کرتا ہے اور پھپھلی اسکے لگنے سے اٹھتی ہے تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **زینت** پتی اور شاخیں اسکی جب تک ہری رہیں اگر برص پر لگائی جائیں اور ناخونکی سپیدی پر اور بالخورہ پر سبکو دور کردیتی ہیں **اورام و بثور** ترکھجلی کو دور کردیتی ہے اور مسونچھ سماری سیسم اور گلٹھیاں جنکے نکلنے سے ایذا ہوتی ہے انکو کھا دیتی ہے **جراح و قروح** اسکو جو چرک بکر نکلتا ہے جو بنانذہ کا سحفہ پر طول کیا جاتا ہے بس نفع کرتا ہے **اعضائے سر** جل پیل کی جڑ خشک کرکے چھینک لانے کیواسطے ناس طیار کیا جاتا ہے اور دانت میں جو ٹیس ہوتی ہے اسکو بھی نفع کرتی ہے اگر اسکی جڑ پیسکر دانتوں پر لگائی جائے

کنکرزد بفتح ہر دو کاف اور زائے معجمہ مکسور ہے آخر میں دال مہملہ یہ شعے کا گوند ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

کوکوہین طبیعت اسکی تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔

کشت برکشت بفتح ہر دو کاف جسکو ہندی میں مٹھ دھلی کہتے ہیں **ماہیت** یہ لپٹے ہوئے دو دانوں کے شکل جیند ریشہ لکڑی کے ہوتے ہیں جو گٹھی میں اکثر پانچ ہوتے ہیں اور ایک ہی جڑ پر لپٹتی ہیں رنگ اسکا سیاہی مائل ہوتا ہے زردی لئے ہوئے مزہ کچھ ایسا زیادہ اسمیں نہیں ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ وہی چیز ہے جسکو بدشکان کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسکی قوت مثل قوت بدشکان کے ہے اور یہی قول صحیح ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** لطیف ہے۔

کیلدارو یہ وہی سرخس ہے جس کو ہم آگے بیان کرینگے۔

کشوث بضم کاف وضم شین معجمہ آخر میں ثائے مثلثہ ہے جسکو ہندی میں امل بیل اور اکاس بیل کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک پتلی پتلی بیل ہے جو کانٹوں پر اور درختوں پر لپٹتی ہے اور ریشہ کی کے مشابہ ہوتی ہے پتی اسمیں نہیں ہوتی پھول اسکے چھوٹے چھوٹے سپید رنگ کے ہوتے ہیں اسکی تخم نکلتا ہیں ہوتا ہے اور غالب اسپر جو ہر تلخ ہے **طبیعت** بقول بعض اسمیں گرمی ہے اوائل درجہ اول کی اور آخر دوم میں خشک ہے علاوہ برآن یہ ہے کہ اسمیں تلطیف قوتیں بھی ہیں **خواص** جمع فضول کہ لطیف ہیں انکو رگوں سے نکالدیتی ہے اور معدہ پر گرانی پیدا کرتی ہے بسبب اسکے کہ قابض ہے اور فضول کو رگوں کے بیچ میں خارج کردیتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کو قوی کرتی ہے خصوصاً اگر بریان کرکے استعمال کیجائے اور اگر سرکہ ملاکر پلائی جائے ہچکی کو ٹھہرا دیتی ہے سدہ ہائے جگر اور معدہ کی تفتیح کرتی ہے معدہ اور جگر دونوں کو قوت دیتی ہے پانی اسکا یرقان کیواسطے عجیب دوا ہے عصارہ کشوث دشتی کا اگر میسکر شراب پر چھڑکا جائے پھر اسکو پئیں معدہ ضعیف کو قوی کرتا ہے **اعضائے نفض** جنین جو ابتک شکم مادر میں ہے اسکے پیٹ سے جو کچھ بیرہ آلائش کو پاک کردیتی ہے اسلئے کہ رحم کو نکاسنے کرتی ہے اور بول و حیض کا ادرار کرتی ہے مزدوجہ کو مفید ہے جو ال اسکا نزف الدم کو رد کرتا ہے کشوث بریان قبض پیدا کرتی ہے اور جو رطوبت رحم سے بہتی ہے اسکو روک دیتی ہے **حمیات** پرانے بیتوں کو تخم کشوث اور آب کشوث فائدہ کرتا ہے

کمون بفتح کاف وضم میم مشدد جسکو ہندی میں زیرہ کہتے ہیں **ماہیت** مشہور ہے کرمانی بھی ہوتا ہے اور فارسی بھی اور شامی و نبطی زیرہ کرمانی کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور زیرہ فارسی زرد رنگ کا ہوتا ہے زیرہ فارسی کی قوت زیرہ شامی سے زیادہ ہے اور زیرہ نبطی ہر ایک مقام پر بآسانی پایا جاتا ہے جملہ اقسام زیرہ کے صحرائی اور بستانی ہوتے ہیں اور صحرائی زیرہ کی تیزی زیادہ ہوتی ہے صحرائی زیرہ ایک قسم وہ بھی ہے جسکا بیج مشابہ سوسن کے بیج کے ہوتا ہے **اختیار** زیرہ کرمانی کی قوت زیرہ فارسی سے زیادہ ہے اور زیرہ فارسی سوائے کرمانی کے سب سے زیادہ قوی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

طبیعت دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** ریاح کو دفع کردیتا ہے اور ریاح کی تحلیل کردیتا ہے زیرہ مین تقطیع اور تخفیف اور قبض بھی ہے **زینت** جب زیرہ کے پانی سے منھ دھوئیں چہرہ کو صاف کردیتا ہے اسیطرح زیرہ کا چہرہ پر ملنا خواہ اور طرح استعمال کرنا ایک اندازہ معین تک یہی فعل کرتا ہے پھر اگر اسکا استعمال بکثرت کیا جاوے رنگت بدلکر زرد کردیتا ہے **اورام و بثور** قیروطی یا زیت و رقاقلہ کا آٹا ملاکر ورم انثیین پر لگایا جاتا ہے بلکہ فقط زیت یا زیت اور شہد ملاکر **جراح و قروح** جراحات کا اندمال کرتا ہے خصوصاً وہ زیرہ صحرائی جو مشابہ تخم سوسن کے ہوتا ہے اور طریقہ استعمال اسکا جراحات پر یہ ہے کہ اسکو زخمون کے اندر بھر دیتے ہین **اعضائے سر** جب زیرہ کو سرکہ کیساتھ پیسکر سونگھین نکسیر کو جذب کردیتا ہے اور اسیطرح اسی کی بتی بناکر ناک مین رکھین **اعضائے چشم** کبھی زیرہ کو چباکر اسمین بیٹ ملاکر طرف چشم پر ٹپکاتے ہین اور اس خون کی بیضلی سرخی پر جو آنکھ کے نیچے جلد مین تپتی ہے بس نفع کرتا ہے۔ جب زیرہ کو مع نمک چباکر لعاب ہن ہتھیلی پر لگا کر تھوڑا سا پسل اور ناخوش رنگر پہلے کسی خون گیر وغیرہ سے دونون کو چھیل ڈالا ہو تو آنکھون کی پلکون کے چپکنے کو منع کریگا۔ صحرائی زیرہ کا عصارہ بصارت مین جلا دیتا ہے اور دھلکے کو روکدیتا ہے یونانی زبان مین اسکا نام قاقوس ہے یعنے دخان قیروطی اُن ادویہ کا وہ مین بھی پڑتا ہے جو آنکھون کے بال کھڑنے کیواسطے بنائی جاتی ہے کہ پھر دوبارا اُکھاڑا ہوا بال نہ جمے **اعضائے نفس** پانی ملے ہوئے سرکہ مین زیرہ ڈالکر اگر پلائین عسر نفس کو فائدہ کریگا بموجب قول جالینوس کے اور نفس انتصابی و خفقان بارد کو بھی مفید ہے **اعضائے نفض** زیت ملاکر ورم خصیہ پر لگایا جاتا ہے اور بیشتر قیروطی ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اور بیشتر زیت اور آرد باقلا کے ہمراہ اگر استعمال کیا جاتا ہے تو انکو پارہ پارہ کردیتا ہے خصوصاً زیرہ صحرائی تقطیر البول کو مفید ہے اور خون کا پیشاب کرتا ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے اور مفروشدہ اور فرخ کو بھی صحرائی زیرہ کا عصارہ اگر بار ہا اسل مین پیسکر استعمال کرین درست لائیگا۔ روفس حکیم کہتا ہے کہ زیرہ خطی اسہال ختم کرتا ہے اگر زیرہ کرمانی مین قوت اسہال کی نہین ہے بلکہ قبض پیدا کرتا ہے بلکہ زیرہ صحرائی کی پیشاب مین مضرت کو اتار لاتی ہے **سموم** شراب کے ہمراہ ہوام کے نیش کے زہر کی دوا ہے خصوصاً زیرہ صحرائی جو مشابہ تخم سوسن کے ہوتا ہے

کردیا بضم کاف وضم راے مہملہ و سکون واو و یاے مفتوح جسکو شاہ زیرہ بھی کہتے ہین **ماہیت** مشہور ہے اسکے افعال انیسون کے قریب ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** ریاح کو ہٹا دیتا ہے اور خشکی پیدا کرتا ہے لطافت اسمین زیرہ کی سی ہے **اعضائے نفس** خفقان کو نفع کرتا ہے۔ **اعضائے نفض** کیڑون کو قتل کرتا ہے۔

کرسنہ بفتح کاف و راے مہملہ و سکون سین جسکو ہندی مین مٹر کہتے ہین **ماہیت** بعضون نے کہا ہے کہ چھوٹا دانہ ہے چنے سے چھوٹا ہوتا ہے مسور کے برابر جیسا نہین ہوتا بلکہ بہلدار ہوتا ہے رنگ اسکا غبرت اور زردی کے بیچ مین ہے مزہ اسکا مزہ تلخ مسور کے مزہ سے مرکب ہے اسکے کھیت کو گاے چرلیتی ہے اور دانہ یہ ہے کہ اسکا بھوسہ گاے کو کھلایا جاتا ہے اور خوزی نے گمان کیا ہے کہ اسکا دانہ مشابہ بہیدانہ کے ہوتا ہے اور میرے نزدیک بات ہے کہ دانہ وہی ہے جسکو ملیک کہتے ہین خیشکی مٹر مین بالخصوص یہ بات ہے کہ کبھی سپیدہ مائل بزردی ہوتا ہے جیسا کہا گیا ہے اور کبھی سرخ ہوتا ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اسکا درخت چھوٹا ہوتا ہے پتیان سکی باریک ہوتی ہین اور سنج ہے اسکے اکھیلی سی جھی ہوتی ہے **طبیعت** گرم پہلے درجہ دوسرے درجہ تک اور خشک تیسرے درجہ مین ہے **خواص** جالی ہے مفتح ہے اور خلط خراب پیدا کرتی ہے اصلاح اسکی اسیطرح پر کیجاتی ہے جیسے ترمس کی کیجاتی ہے جو مٹر سپیدی مائل ہے اسکی روائت سرخ مٹر سے کم ہے جب مرتبہ جوش دیا جاوے اسکی قوت جلا باطل ہو جاتی ہے اور مارضیت باقی رہتی ہے اسوقت جسقدر غذائیت اسمین رہتی ہے اسمین پیوست ہوتی ہے **زینت** شہد یہ اسکا طلا کرنا بہت اچھا ہے اور کلف اور برش یا اور جو نشانات زخم وغیرہ کے ہون خصوصاً چیچک کے داغ رنگ کو خوشنما کرتا ہے مٹر کا ستو بناکر جو لوگ علیل ہوگئے ہین انکو بقدر ایک جوزہ کے کھلایا جاتا ہے پس لاغری کو دور کردیتا ہے جو شناندہ اسکا اس شقاق پر جو سردی سے مقامات بدن پھٹ گئے ہون گرایا جاتا ہے اور کھجلی سی سقاق مین اچھی ہے اسکو شاد دیتا ہے اندر حور تو انکو بھی نفع کرتا ہے **اورام و بثور** عموماً صلابات کو نرم کرتا ہے اور خاص کر صلابت پستانکو **جراح و قروح** شہد ملاکر قروح کو پاک کرتا ہے اور سعفہ کو نفع کرتا ہے قروح کے ان صلابات کو نرم کرتا ہے جنسے گوشت مردار ہو جاتا ہے اور جن قروح سے عضو بیکار ہو جاتا ہو نار فارسی اور بثور شہدیہ کو بھی نفع کرتا ہے **اعضائے صدر** صلابت پستانکو نفع کرتا ہے اور نفث غلیظ کے نکلنے مین سہولت پیدا کرتا ہے **اعضائے نفض** مٹر کے زیادہ کھانے سے خون کا پیشاب آنے لگتا ہے اسلیے کہ ادرار اسکا قوی ہے اور طبیعت مین ایسے وانی پیدا کرتا ہے کہ وسوسہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

آنے لگتے ہیں جب شتر کو پیسکر سرکہ ملاکر ضماد کریں دشواری بول کو نفع کرتا
ہے اور حیض لاتی اور مثانہ میں سکون پیدا کرتا ہے سموم سانپ کے کاٹے ہوئے کو نفع
ہے شراب میں پیسکر اسکا ضماد کرتے ہیں اور دیوانے کتے کے کاٹنے کے زخم پر
روزمرہ تریاق ہے جو آدمی ہو اور کسیکو کاٹے اسکے زخم پر۔

کماشیر بضم کاف **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ اسکے احوال مثل جاوشیر یا بلوطہ کے ہیں مگر اس سے بہت زیادہ قوی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** مذیب ہے اور محلل ہے **اعضائے نفض** ادرار بول اور حیض کرتی ہے اور جنین کو مستقط کردیتی ہے ایسی قوت سے جسکا نظیر نہیں اور نہ اخراج اور اسہال ماہیت میں اس کا عدیل و نظیر ہے۔

کرم دانہ بکسر کاف و سکون رائے مہملہ **ماہیت** یہ ایک دانہ ہے جسکی طبیب بہت مدح کرتے ہیں **اعضائے نفض** مقام نہانی بدنکو گرم کر دیتا ہے اور ریاحی جو استسقا میں پیدا ہوتا ہے اور مرہ صفرا کا مسہل ہے۔

کوز گندم یہ وہی جوز جندم ہے **ماہیت** ایک تیز سبک ہے مثل شیرہ طبیخ کے رقیق ہوتا ہے اسکا نام خرء الحمام یعنے کبوتر کی بیٹ ہے اور بغداد میں اسکا نام جوز جندم رکھا جاتا ہے **اختیار** بہتر وہ ہے جو بربری ہو اور رقیق ضعیف ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم تر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تھوڑی سی تبرید بھی کرتی ہے مگر یہ بات ثابت نہیں **خواص** مخفف ہے اور حرارت کے بجھانے کی قوت اسمیں ہے اور یہ بھی دعوی کیا گیا ہے کہ خون کی آمد کو بند کر دیتا ہے اسکے خواص سے یہ بھی ہے کہ اگر دس رطل شہد جو تخمیناً پانچ سیر ہوا اور تیس رطل یعنے پندرہ سیر پانی اور ایک کیلجہ گندم جو برابر آدھ کم دو سیر کے ہوا سکو لیکر خوب ملائیں اور برتن کا سر بند کر کے تھوڑی دیر صبر کریں فوراً شراب طیار ہو جائیگی **زینت** فربہی پیدا کرتی ہے **اعضائے نفض** منی کو زیادہ کرتی ہے

کاوزبان ایک لکڑی کا نام ہے اور مجھے گمان ہے کہ یہ وہی لسان الثور ہے جسکو فارسی میں گاؤزبان کہتے ہیں **افعال و خواص** تفریح پیدا کرتی ہے اور دلکو قوی کرتی ہے

کلز بکسر کاف و سکون لام و زائے معجمہ ہندی میں جیدہ لکڑی کہتے ہیں **طبیعت** ایک ہندی لکڑی ہے جو ہمارے ملکوں میں لائی جاتی ہے عجب نہیں کہ مخاث ہندی یہی ہو۔ **آلات مفاصل** بہت بڑا نفع اسکا یہ ہے عضو کے ٹوٹ جانے اور کوفتہ ہونے و اتر جانے میں

کاشم **طبیعت** اسکے بیج کی اور جڑ کی گرم ہے اور بیج اسکا گرمی و خشکی میں تیسرے درجہ کی رکھتا ہے **خواص** ریاح کو ہٹا دیتا ہے اور تفتیح پیدا کرتا ہے **اعضائے غذا** منفخ ہے یا ضم ہے ریاح کی تحلیل کر دیتی ہے خصوصاً جو معدہ میں نفخ ہو اور معدہ کو قوی کردیتی ہے **اعضائے نفض** ایک درہم اسکا پلانا پیٹ کے کیڑوں کا اخراج بذریعہ اسہال کے ہو جاتا ہے اور کدو دانے بھی خارج ہو جاتے ہیں تخم اسکا بقوت ادرار حیض کرتا ہے **سموم** نیش دار جانوروں کے نیش کا زہر دور کر دیتی ہے

کماۃ بفتح کاف و میم جسکو ہندی میں کھمبی کہتے ہیں **ماہیت** اسمیں جوہر ارضی زیادہ ہے اور جوہر مائی کم ہے اور دونوں میں اجزائے ہوائی کی شرکت ہے تھوڑی سی لطافت ہے مزہ اسمیں کچھ نہیں ہے **اختیار** بہتر وہ قسم ہے جو ریتلی ہو سپید رنگ اور خراب ہو اسمیں تری آئی ہو اور خشک ہو جاتی ہے بعد اسکی خرابی تازہ کماۃ سے بڑھ جاتی ہے جو کماۃ پہلے چھلکے اتار کر نمک پانی میں ابالی جائے اور دوبارہ زیت اور مری اور مصالح گرم اور حلتیت جوش دیا جائے بہت عمدہ ہوتی ہے بہت خراب اسکے اقسام سے وہ ہے جسکا قطر لال ہے خصوصاً جو درختوں کے نیچے یا خراب زمین میں اگتی ہے **خواص** غلیظ غذا دیتی ہے غذا سے غلیظ سوداوی حس پیدا کرتی ہے اور معدہ میں کوئی چیز اسکے برابر نہیں یا اسکا خراب خلط مصالح گرم اور بھی بچی کا استعمال کریں اسمیں تیزی وہیں جو شوں لیں بس جو غذا پیدا ہوگی غلیظ ہوگی مگر ردی و خراب ہوگی مگر مزہ اس میں کچھ نہیں ہے **آلات مفاصل** اسکے کھانے سے فالج اور لقوہ کا خوف ہوتا ہے **اعضائے سر** اسکے کھانے سے سکتہ کا خوف ہے **اعضائے چشم** سلم کماۃ کا پانی نچوڑا ہوا آنکھ میں جلا کرتا ہے یہ اثر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور زمانہ اسلام سے پیشتر کے طبیب مسیح وغیرہ نے بھی اسکا اعتراف کیا ہے **اعضائے غذا** دیر ہضم ہے اور ثقیل ہے معدہ کو ایذا دیتی ہے کیموس اسکا غلیظ بنتا ہے جالینوس نے ایک مقام پر کہا ہے کہ اسکا کیموس خراب نہیں ہوتا ہے **اعضائے نفض** قولنج اور عسر البول پیدا کرتی ہے

کبر بفتح کاف سکون بائے موحدہ **ماہیت** ایک پھل ہے اور اسکی جڑ بھی ہے اور ایک پھل بھی ہے مثل کھیرے کے ہوتا ہے جسکو کبر نہیں کہتے ہیں اور یہ پھل تند اور تیز ایسا ہوتا ہے کہ اسکو دوشاب انگور میں چھوڑ دیتے ہیں پس غلیان اور جوش سے اسکو بچاتا ہے مثل رائی کے جڑ کی تلخ اور تیز ہوتی ہے ایک قسم اسکی قلزمی ہے جسکے استعمال سے منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور آبلا اٹھا دیتی ہے اور مسوڑھے میں ورم پیدا کر دیتی ہے **اختیار** نہایت نافع جزا سمیں پوست بیخ کبر ہے **طبیعت** جو کبر گرم ملکوں میں پیدا ہوتا ہے اسکی حرارت بہت بڑھی ہوئی ہے اور جملہ اقسام کی طبیعت میں حرارت اور یبوست دوسرے درجہ کی ہے **خواص** محلل ہے اور جلا زیادہ کرتی ہے اور مفتح ہے جاذب کی تقطیع اور تلطیف کرتی ہے اور تنقیہ اور تفتیح کرتی ہے اور پوست بیخ کبر میں تلخی اور تیزی ہے جسیقدر زبان کی گرفت کر دیتی ہے اسکے پھل کی غذائیت

HAKEEM SHOUKAT ALI

کم ہے خصوصاً جب اسکو نمک و ہین اور تازہ پھل نقدا دہی مین خشک پھل سے زیادہ
اور ام دشبور بیخ کبر صلابات و خنازیر کی تحلیل کرتی ہے اور اسمین ایسی
چیز ملا دیتے ہین جو اسکی قوت کو توڑ ڈالے اسکا پتا بھی اسی خاصیت مین عجیب
ہو چکا ہے اور اسکا پھول بھی یہی اثر رکھتا ہے **جراح و قروح** پوست بیخ کبر قروح خبیثہ
اور چرک آلودہ پر استعمال کیجاتی ہے **آلات مفاصل** پوست بیخ کبر عرق النسا
کو مفید ہے اور درد ورک کو بھی فائدہ کرتی ہے اور کبھی اسکے عصیر یعنی نچوڑے ہوئے
پانی سے حقنہ کیا جاتا ہے وہ زیادہ نفع کرتا ہے فالج اور خدر کو فائدہ کرتی ہے اور
اعضا کو مضبوط کرتی ہے بسبب اسکے کہ اسمین تقبض بھی ہے اور اسکی بسبب جلنے
جو عضل کے سرے اور بیخ مین عارض ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اعضائے سر** بیخ
بیخ کبر چبانے سے سر کی رطوبات کھنچ آتی ہین اور درد جو سردی سے اعضائے سر
مین پیدا ہو اسمین سکون آجاتا ہے عصارہ اسکا کان کے کیڑے نکالنے کے
واسطے ٹپکایا جاتا ہے کبھی جس دانت مین درد ہو اسی دانت سے پوست بیخ کبر
کو کترتے ہین بس اسمین نفع پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر تازہ جڑ ہو یا اسکی تازہ
ہو اسیطرح پوست بیخ کبر کو سرکہ مین جوش دیکر کلی کراتے ہین اور ایک قسم شراب
مین جوش دیکر اور ایک مرتبہ سرکہ مین **اعضائے نفض** تنگ سے پروردہ کیا
ہوا کبر اصحاب ربو کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے غذا** طحال کیواسطے اور اسکی صلابت
کیواسطے لگانے سے اور ضماد کرنے سے آرد جو وغیرہ ملا کر بہت مفید ہے اور پوست
بیخ کبر اس تقطیع مین خاص ہے اکثر طحال سے جب نے غلیظ سوداویہ کا استفراغ
کر دیتی ہے اسکے بعد عافیت اور صحت پیدا ہوتی ہے **اعضائے نفض** خلط خام غلیظ کا
اسہال کرتی ہے حیض کا ادرار کرتی ہے بڑے کیڑے اور چھوٹے جو آنتون مین ہون
انکو قتل کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے نمک مین جو پروردہ
کی ہو اگر قبل طعام کھائی جاے دست لاتی ہے **سموم** یہ خود تریاق ہے
کشنیز یہ ایک جنس کماۃ سے گرد اندام سمٹے ہوئے جیسے گردہ کے برابر
مخذر زیادہ ہوتی ہے اور جس فصل مین کماۃ پیدا ہوتی ہے اور قطر کے اوگے کا لیونہ
ہوا اسمین یہ بھی پیدا ہوتی ہے نہایت لذیذ ہوتی ہے ہمارے ملک مین ماوراء النہر
اور خراسان مین بھی اسکی کثرت ہوتی ہے کبھی یہ شکایت نہین سنی گئی کہ اسکے
کسیکو وہ مضرت پہونچائی ہو جو فطر اور کماۃ سے پہونچتی ہے جب اسکے فرد کو کماۃ
کے فرد سے قیاس کرین اسمین کسیقدر خیر نفی پائی جاتی ہے **طبیعت** تمام اقسام
کماۃ اور فطر سے اسمین برودت کم ہے اور رطوبت غریبہ سے مع پوست کے اسکا جوہر

خالی نہین ہے **خواص** حرارت کو بجھا دیتی ہے ۔ اور بلیغ ہے ۔
کرفس بفتح کاف و سکون فا آخر مین سین مہملہ ہے جسکو ہندی مین اجمود کہتے ہین
ماہیت پہاڑی بھی ہوتی ہے اور صحرائی بھی اور بستانی بھی اور ایک قسم وہ ہے جو پانی کے
اندر اوگتی ہے اور پانی کے قریب بھی پیدا ہوتی ہے اور قسم بستانی سے بڑی ہوتی ہے اور اسکی
قوت بستانی کے قریب ہے ۔ ایک قسم اسکی وہ ہے جسکا نام سمرنیون ہے اور بستانی
سے بڑی ہوتی ہے ساق اسکی مجوف یعنی اندر سے خالی مائل بہ سپیدی ہوتی ہے
کبھی بلاد کے اختلاف سے بھی اسمین اختلاف پیدا ہوتا ہے پس ایک قسم رومی ہوتی
ہے اور اسی کی ایک قسم وہ ہے جو رومی نہین ہوتی ہے ۔ ہر ایک پہاڑی کرفس
فطراسالیون نہین ہے بلکہ جو پتھر مین پیدا ہوتی ہے اسکو فطراسالیون کہتے ہین **انتخاب**
زیادہ تر قوی کرفس رومی اور کرفس جبلی ہے **طبیعت** دل درجہ مین اسکی حرارت
ہے اور دوسرے درجہ مین یبوست اور رومی کرفس علیم رکھتا ہے بستانی مین رطوبت زیادہ ہے
مگر بیخ کرفس کی یبوست مین سبکو اتفاق ہے **افعال و خواص** نفخ کی محلل ہے
کی تفتیح کرتی ہے مفری ہے دوسرون کے اقسام مین تسکین پیدا کرتی ہے اور کرفس خشک
قرحہ ڈالتی ہے اور ایذا دیتی ہے اور مربی اسکا مزاج والون کے بہت موافق ہے
زینت صحرائی کرفس لوزہ اور ناخون کے پھٹ جانیکو مفید ہے اور یہ سون پر
لگائی جاتی ہے اور شقاق یعنی بدن کا پھٹ جانا جو سردی سے ہو اسپر اور کرفس
بستانی نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **اورام** بلغمی ورام کی ابتدا مین تحلیل کر دیتی ہے
اور سوداوی ورام سخت اور گرم کو خصوصاً وہ کرفس جسکا سمرنیون نام ہے **آلات**
مفاصل سمرنیون کے تمام اجزاء عرق النسا کو مفید ہین **جراح و قروح** صحرائی
کرفس جس وقت اسکا ضماد کیا جاے قرحہ ڈالدیتی ہے اور اسیواسطے تر کھجلی اور داد و جرب
کو فائدہ کرتی ہے یہانتک کہ بیخ ری ڈالدیتی ہے خصوصاً جسکا نام سمرنیون ہے
اعضائے سر مرگی کیواسطے خراب چیز ہے اور مرگی والون کی مرگی کا ہیجان اس سے
ہوتا ہے کہا گیا ہے کہ اسکی جڑ کا لٹکانا گردن مین دانت کے درد کو نفع کرتا ہے اگر اسکے
لگانے سے دانت ٹوٹ جاتا ہے **اعضائے چشم** کرفس بستانی آنکھ کے درد کے
ضماد مین داخل کیجاتی ہے **اعضائے نفس** کھانسی کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً
جسکا نام سمرنیون ہے اسیطرح ربو اور ضیق النفس اور عسر بول کو مفید ہے کرفس
اور ام بستان جو گرم ہون انکے ضماد مین داخل کیجاتی ہے **اعضائے غذا** جگر اور
طحال کو نفع کرتی ہے اور دق کا زیادہ لاتی ہے اسی سبب سے کہ اسمین قوت تحلیل
ریاح کی ہے اور خود نفخ ہے اور سریع الانحدار نہین ہے تخم کرفس متلی پیدا کرتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور قولنج لاتا ہے لیکن اگر بھون لیا جائے اسوقت اسمین یہ ضرر باقی نہین رہتا ہے بعضون نے کہا ہے کہ جملہ اقسام کرفس کے معدہ کو مفید ہین اور روفس حکیم کہتا ہے کہ ویسا نہین بلکہ یہ کرفس بطرف معدہ کے اُن رطوبات کو کھینچ لاتی ہے جو ردی ہوتی ہین اور اُن رطوبات کو جنکی جہت سے کرفس معدہ مین دیر تک ٹھہرتی ہے اور متلی پیدا کرتی ہے لیکن کرفس رومی معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ اسکی اصلاح یہی تدبیر ہے کہ اسکو کاہو کے ساتھ کھائین اسلیے کہ کرفس کاہو کی برودت تعدیل کرتی ہے اور یہ بھی اسکی اصلاح کا طریقہ ہے کہ بعد اصلاح کے اگر اسکو کھائین تو قے صفرا نہوگی تخم کرفس استسقا کو نفع کرتی ہے اور جگر کا تنقیہ کرتی ہے اور جگر کو گرم کر دیتی ہے **اعضائے نفض** بول اور حیض کا ادرار کرتی ہے حاملہ عورتون کیواسطے بری ہے اور گردہ اور مثانہ اور رحم کا تمام اقسام کرفس کے تنقیہ کرتے ہین اور تمام اجزا کرفس کا یہی حال ہے اور بیج تخم کرفس اور برگ کرفس مین قوت اسہال کی نہین ہے جو پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے اور کرفس عسر بول کو نافع ہے اور پتھری کو خارج کر دیتی ہے خصوصاً تخم جسکا نام سیمرنیون ہے اور اگر ہمیشہ کھائی جائے رحم مین رطوبت جاری ہونے سے جیسے ترکیب بھر دیتی ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ کرفس باہ کو ہیجان مین لاتی ہے تاہم اسکا اس شخص کا قول یہ ہے کہ دودھ پلانیوالی عورت کو اسکے کھانے سے منع کرین تاکہ دودھ اسکا بجہت ہیجان شہوت باہ کے بگڑ نہ جائے کرفس رومی تو لون اور مثانہ اور گردہ کیواسطے اچھی دوا ہے **سموم** کرفس اور مسور کو جو شخص کہ اس شخص کو دکرائی جاتی ہے جیسے زہر ہے تناول کیا جاوے سیمرنیون جملہ اقسام کرفس سے اسواسطے زیادہ مناسب ہے اگر کرفس کھانیوالے کو عقرب ڈنک مارے اسپر بڑی شدت گذرتی ہے کہ جانبری دشوار ہے۔

کلیہ اسکو گردہ کہتے ہین **انتخاب** بہتر سب جانورون کے گردہ مین گردہ بچے بز کا ہے **طبیعت** گردہ کی مائل بہ یبوست ہے **خواص** خلط جو گردہ سے پیدا ہوتی ہے خراب ہوتی ہے سبکے نزدیک ناپسندیدہ ترچہ بز کا گردہ ہے **اعضائے غذا** دیر مین ہضم ہوتا ہے اور باعث یبوست ہوتا ہے۔

گرش بفتح کاف و کسر را و شین معجمہ اور کاف مکسور و رائے ساکن بھی آئی ہے ہندی مین اوجھڑی کہتے ہین **خواص** غذا اسکی قلیل ہے کیونکہ خراب بنتا ہے اسی طرح اور جو چیزین احشا اور اوجھ کی ہین اگرچہ ہضم انکا اچھی طرح پر ہوتا ہے اوجھڑی کی غذائیت بہ نسبت پھیپھڑے کے زیادہ ہے پر معدن کے پیٹ کی چربی اگر ہضم ہو جائین تو انکی غذا افضل اور زیادہ ہوگی خصوصاً مرغابی اور مرغ خانگی کے تخم کی اوجھڑی وغیرہ **اعضائے غذا** دیر ہضم ہے۔

کبد جسکو جگر اور کلیجی کہتے ہین **خواص** جو خلط جگر کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے وہ غلیظ ہے بہت اچھی غذا اُس بط کی جگر کی ہے جو فربہ ہو اور راس مرغ کی جو خوب تیار ہو **اعضائے سر** گوسفند کا جگر اور خصوصاً پہاڑی بکری کا مرگی والے آدمی کی حقیقت کو ظاہر کر دیتا ہے کہ جسوقت اسکو مرگی کا مریض کھاتا ہے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جیسی کا جگر اگر اُن دانتون پر لگایا جاوے جو سڑ گئے ہون درد مین سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے چشم** بکری کی کلیجی تنہا روغن کیواسطے کھلائیے تو رتوندے بھی فائدہ کرتی ہے اور آنکھ مین لگانے سے بھی اسکے بخارات جو بھوننے کے وقت اٹھتے ہین انپر آنکھون کو جھکانے سے بھی فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** خنزیر کی کلیجی ہر قسم کے درد کو فائدہ کرتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ دیکھو بھیڑیئے کی کلیجی دوا اغانقی مین داخل کی ہے اسکا فائدہ کچھ زیادہ نہ پایا بہ نسبت اسکے کہ جب اسی دوا کو اس کلیجی سے خالی بنایا تھا اور اسکو داخل نہین کیا تھا کلیجی بعد ہضم کے رگون مین بدیر پہونچتی ہے سوائے فربہ بطخ کے جگر کے **سموم** دیوانے کتے کی کلیجی اسکے کاٹنے کے علاج مین کھلائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جسکے کھلانے کے بعد دیکھنے ڈرنے کی جو کیفیت مریض پر طاری ہوتی ہے جاتی رہتی ہے ہمنے ایسے لوگ جنکو ایسے کتے نے کاٹا ہے جب کھلانے اسکی کلیجی کی زندہ ہے مگر وہ بھی چند قسم اسکے علاج مین کئے گئے

کرنب بضم کاف و رائے ساکن و ضم نون و با و بفتح اول دوم و سکون نون بھی پڑھا گیا ہے **طبیعت** سپید قسم کی کرنب کی رطوبت پتی سے زیادہ ہے اور صحرائی مین گرمی اور خشکی کی زیادتی ہے اور جملہ اقسام اسکے اول درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک ہین کرنب کی ایک قسم بستانی ہے اور ایک قسم دریائی ہے اور ایک قسم صحرائی ہے اور ایک قسم کرنب آبی کہلاتی ہے صحرائی کرنب مین تلخی اور حرارت زیادہ ہے اور غذا جسم ہونا اسکی نہایت بعید ہے جوشاندہ کرنب کی جڑ کا آب نمک مین تیار کرکے پاکیزہ اور بطور حلوا کے درست ہو جاتا ہے جسکی غذا غلیظ ہوتی ہے خون کو غلیظ کر دیتا ہے اور جب منحل ہو نافع اور پہلو کے گرد مین ٹھہر جاتا ہے اور درد پیدا کرتا ہے اور یہ درد مستقل ہو کر ادھر ادھر منتقل ہو دیر تک نہین چھٹتا ہے۔

افعال و خواص نفخ ہے لیکن ہے مجفف ہے خصوصاً جب اسکو جوش دیکر پہلا پانی پھینکدین خاکستر مین اسکے چوب کی تجفیف قوی ہے اور اسمین ایک خاصیت اقسام درد کے تسکین دینے کی ہے اور غذا اسکی تھوڑی بنتی ہے جو سوسکی غذا سے رطوبت زیادہ رکھتی ہے اور جوان اسکا بنا ہے خواب ہوتا ہے اگر کسی گوشت مین کے ساتھ پکائی جائے یا مرغی کے گوشت مین اسکو پکائین تو تھوڑی سی ہو رہت

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکی غذا مین آجاتی ہو اور سام و شور صحرائی اور دریائی اور بستانی تمام کرنب کی صلابات کا تنضیج کرتی ہین - **جراح و قروح** اندمال پیدا کرتی ہو اور مادہ خبیثہ کے پھیلنے کو منع کرتی ہو بیسیدی بیضہ ملا کر جلے ہوے مقام پر لگائی جاتی ہو **آلات مفاصل** عشہ کو نفع کرتی ہو اور کبھی مثیتی ملا کر نقرس پر لگائی جاتی ہو جوشاندہ کا اسکے تنطیل درد ہاے مفاصل پر کیا جاتا ہو **اعضاے سر** جوشاندہ اسکا اور بیج اسکا اگر کھلایا پلایا جا سکتی ہو رفع سکر و درد مین مفید ہوگی - خراز یعنے بغا کو نفع کرتی ہو جب سے عصارہ کا ناس لیا جاے سر کو پاک صاف کردیتی ہو اسکے خواص مین سے یہبھی ہو کہ زبان کو خشک کر دیتی ہے نیند بھی پیدا کرتی ہو **اعضاے چشم** تاریکی بصارت مین پیدا کرتی ہو اور اسکے ساتھ یہ بھی ہو کہ سرمہ کے اجزا مین داخل کیجاتی ہو **اعضاے نفس** غرغرہ اسکے نچوڑے ہوے پانی سے یا اسکے جوشاندہ سے روغن نجیہ ملا کر خوانیق کیواسطے کیا جاتا ہو کھانا اسکا آواز کو صاف کردیتا ہو **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہو نچوڑا پانی اسکا ہمراہ نبیذ کے طحال و یرقان کو مفید ہو [illegible] ہضم ہو **اعضاے نفض** مدر بول و حیض کرتی ہو اور تخم کرنب آب تمس کے ہمراہ کیڑوں کو قتل کرتا ہو اور شگوفہ اسکا بھی دوا حیض ہو اور ایضاً اگر اسکا حمول کیا جاے یا اسکے عصارہ کا حمول [illegible] کے ہمراہ یا اسکے پھول کا حمول کیا جاے [illegible] اور اگر اسکے تخم کا حمول [illegible] کیا جاے [illegible] اسکا نطفہ نہ ٹھہرے [illegible] کردیتی ہو دریائی کرنب [illegible] طبیعت کو نرم کرتی ہو اور دست لاتی ہو خصوصاً [illegible] کے ہمراہ اگر کھائی جاے [illegible] ہے **سموم** عصارہ اسکا شراب ملا کر نیش زہر کو دور کرتا ہو اور دیوانے کتے کے کاٹے کو بھی مفید ہے

کرات بضم کاف و فتح راے والف و تاے مثلثہ اور کاف کو فتح بھی [illegible] ہین گندنا کہتے ہین **ماہیت** شامی بھی ہوتا ہو اور نبطی بھی اور ایک قسم اسکی جسکو کرات دشتی کہتے ہین وہ درمیان گندنا اور لہسن کے ہے گندنا کا دوا ہونا اور دوا کے طور پر اسکا استعمال کرنا اچھا ہو بہ نسبت اسکے کہ اسکو داخل طعام کریں اور قسم نبطی معالجات مین زیادہ داخل کیجاتی ہو بہ نسبت شامی کے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہے طبیعت نبطی کی ہو اور صحرائی گندنا مین حرارت اور یبوست زیادہ ہو اسیواسطے وہ سب سے زیادہ ذبون ہے **زینت** شامی گندنا سماق ملا کر مسون پر لگایا جاتا ہو اور [illegible] **جراح و قروح** گندنا شامی نمک ملا کر قروح خبیثہ کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے

اور صحرائی گندنا سے بدنمن قرحے پڑجاتے ہین **اعضاے سر** کمیرہ کو نیند کرتا ہو تخم گندنا قطران ملا کر اسکی دھونی ناک کو دیجاتی ہو جسمین کیڑا لگ گیا ہو بس کیڑوں کو قتل کردیتا ہو اور اگر لوبیا بیج گندنا کھانے سے درد سر پیدا ہوتا ہو اور بُرے خواب نظر آتے ہین جنکا نشتر کیا اسکی روغن گل اور سرکہ تر ملا کر کانٹے درد کیواسطے استعمال کیا جاتا ہو اور گرانی گوش کی بھی دوا ہو گندنا مسوڑھے اور دانت کو خراب کرتا ہے اور اس سے حل کر آخر جاتا ہو خصوصاً گندنا شامی **اعضاے چشم** بصارت کو مضر ہو **اعضاے نفس** گندنا آب جو ملا کر اس کو مفید ہو جو غلیظ سے پیدا ہوا ہو خصوصاً نبطی خصوصاً ہمراہ شہد کے پھیپھڑے کے ورم کو بھی مفید ہو اور وہان نضج پیدا کرتا ہو تخم گندنا دو درہم اور اسکے ہموزن حب الآس ملا کر نفث الدم کیواسطے دیا جاتا ہو **اعضاے غذا** صحرائی گندنا معدہ کیواسطے ردی ہو اور بہ نسبت بستانی کے زیادہ خراب اسلیے کہ اسمین تلخی اور تیزی ور لذع اسمین زیادہ ہو گندنا کے جملہ اقسام نفاخ ہین اسواسطے دو مرتبہ پانی مین ابال کر پانی کو پھینک دیتے ہین تاکہ نفخ مین اسکے کمی آجاے اور ایذا اسکی کم ہوجاے - روفس حکیم نے کہا ہو کہ کھٹی ڈکار کو گندنا بند کرتا ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ گندنا دیر ہضم ہو - **اعضاے نفض** ادرار حیض کا دوا کرتا ہو خصوصاً نبطی صحرائی ادرار کشادہ اور گردہ جنمین قرحہ پڑا ہو انکو یہ دونون قسم مضر ہین بواسیر کو اباے ہوے گندنا کھانے اور ضماد کرنے سے نفع ہوتا ہو مجرب ہو اسیطرح تخم گندنا جب بیان کیجاے تخم گندنا حب الآس کے بریان کرکے پیچش کیواسطے دیا جاتا ہو اور وہ خون جو مقعد سے آتا ہو اسکے واسطے گندنا کے ساگ کو پانی مین پکا کے اسکا آبزن بھی اسیواسطے کیا جاے - گندنا رحم کے جلنے کو بھی نفع کرتا ہو رحم کی صلابت کو مفید ہو جوشاندہ بیج گندنا کا جسکو بطور تنقیہ کے روغن [illegible] یا روغن [illegible] ہو قولنج کو نفع کرتا ہو عصارہ خشک کیا ہوا اسی گندنا کا منجملہ ان چیزوں کے ہو جو خون کے دست لاتی ہین **سموم** عصارہ اسکا ما العسل کے ہمراہ ڈنک مارنے کے زہر کو فائدہ کرتا ہو -

کرزرہ بضم کاف و سکون زاے معجمہ و ضم باے موحدہ و فتح راے مہملہ آخرین ہاے ہوز ہو اور کافہ بھی پڑھا گیا ہو ہندی مین اسکو دھنیان کہتے ہین دھنیان تر و تازہ بھی ہوتی ہے اور خشک بھی ہوتی ہو جالینوس کہتا ہو کہ قوت اسکی مرکب ہے اور غالب قوت اسمین رطوبت کی ہو اور کبھی ماہیت فاترہ بھی اسمین غالب ہو جاتی ہو اسمین کسیقدر بکٹھاپن بہ سبب قبض کے ہو میرے نزدیک اسکی طبیعت

HAKEEM SHOUKAT ALI

یقیناً فارسیین ہرمان یہ ہو سکتا ہے کہ بسبب آمیزش جوہر حار لطیف کے جسکا مقصد حرارت وسمیت سے اسطرح ملتی ہو کہ بہت جلد اس سے جدا بھی ہو جائے جنہیں کہتا ہے کہ جالینوس نے دھنیان کی برودت سے نفی کی ہے بلکہ کہا ہے کہ اسمیں برودت نہیں ہے اور یہ قول فقط براہ عناد حکیم دیسقوریدوس کے صادر ہوا ہے اور میں کہتا ہوں کہ اسکی برودت پر روفس حکیم اور کاغانس وغیرہ حکیم نے شہادت دی ہے **طبیعت** آخر درجہ اول میں سرد ہے تا اول درجہ دوم اور ربارس دوسرے درجہ کی ہے اور ابن جریج کے نزدیک خشکی اسکی تیسرے درجہ تک کی ہے اور میرے نزدیک یبوست اسکی مائل بادنیٰ سخونت ہے اور جالینوس کے نزدیک تمام اجزا اسکے مائل بسخونت ہیں پس شاید یہ تجویز جالینوس کی اس لحاظ سے ہو کہ اسکا جوہر ایسا ہے جو لطیف ہے اور تحلیل ہو جاتا ہے اور ہر وقت کھانے پینے کے باقی نہیں رہتا ہو تو یہ بات ہے جب ہنوز کہ اسکے عصارہ کو جو شخص بکثرت پیئے بوجہ شدت تبرید کے قتل کرتا ہے اصل تو یہی بات ہے کہ جز گرم اسمیں ہر وقت کھانے اور پینے کے جلدی تحلیل ہو جاتا ہے اور جز وبارد رہجاتا ہے وہی قاتل ہوتا ہے **افعال و خواص** اسمیں قبض اور تخدیر ہے اور عصارہ اسکا دودھ کے ہمراہ استعمال کرنے سے ہر ایک قرحہ شدید میں تسکین پیدا کرتا ہے **اورام و قروح** اورام گرم کو سپیدہ اور سرکہ اور روغن گل ملا کر نفع کرتا ہے اور شہد اور منقی کیسان ملا کر تپی چھلنے اور نار فارسی کو مفید ہوتا ہے اور دباقلا ملا کر خواہ آرد جو خود ملا کر خنازیر اسکا خنازیر پر لگایا جاتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ جب کشنیز کا عصارہ خنازیر کی تحلیل کر دیتا ہے پھر سرد کیونکر ہو سکتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ جالینوس کے اس اعتراض کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ تحلیل خنازیر دھنیان بالخاصہ کرتی ہے یا یہ جواب دیا جائے کہ چونکہ دھنیان میں ایک جوہر لطیف ہے جو خنازیر میں نفوذ کر جاتا ہے اور دور آتا ہے اور جو جز بارد اسکا مثل ہے وہ بغیر کثافت کے نفوذ نہیں کرتا لہذا ضماد کرنے میں جز وحار سے تحلیل پیدا ہوتی ہے اور جلانے میں تفصیر برعکس پینے کے بعد جز وحار کی تحلیل بسرعت ہو جاتی ہے تو اسکا اثر بھی مٹ جاتا ہے اور جز وبارد بوجہ غلاظت کے دیر تک غیر منحل باقی رہ کر اپنا فعل کرتا ہے اور یہ بھی کہا ہے جواب میں قول جالینوس کے کہ اگر کشنیز سرد ہوتی تو قرحہ جو ورم گرم ہے اسکو فائدہ نہ کرتی اسلیے کہ قرحہ کی شفا ایسی چیز سے ہوتی ہے جو سرد ہو یا خلط سوداوی یا بلغمی کی اسمیں آمیزش ہو **اعضائے سر** جو دوار پیدا کرتی بخار صفراوی یا بلغمی سے ہو اسکو اور جو مرگی اسی خلط سے بڑھتی ہو اسکو نفع کرتی ہے دھنیان کی خاصیت ہے کہ سر کی طرف بخارات چڑھنے کو روکتی ہے اسلیے مرگی کے بیماروں کے طعام میں داخل کیجاتی ہے۔ اور معدہ کے بخار کو بھی روکتی ہے کثرت استعمال اسکا ہری ہو یا خشک شدہ ہو اختلاط ذہن پیدا کرتا ہے اور تازہ دھنیان نیند پیدا کرتی ہے اور اکسیر کو روکتی ہے سوکھے دھنیان کا دزور اور عصارہ کشنیز سبز کا مضمضہ قلاع کو نفع کرتا ہے **اعضائے چشم** ظلمت بصر پیدا کرتی ہے عصارہ کشنیز کے ٹپکانے سے کان میں جو ضربان ہو اسمیں سکون پیدا کرتا ہے خصوصاً عورت کا دودھ ڈال کر اگر ٹپکایا جائے برگ کشنیز کا اگر ضماد کیا جائے سیلان مواد کو بطرف آنکھ کے روکتا ہے **اعضائے نفس** خفقان گرم کو نفع کرتی ہے دو درم کشنیز جلّاب بارتنگ کے ہمراہ پلائی جائے نفث الدم کو بند کرتی ہے **اعضائے غذا** خود دیر میں ہضم ہوتی ہے اور معدہ محرور کی تقویت کرتی ہے کشنیز بریان قے کو منع کرتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعد طعام کے جو کچھ ڈکار آتی ہے اس میں سکون پیدا کرتی ہے اگر یہ بات صحیح ہے تو اسکا سبب بھی ہوگا کہ دھنیان بخار گرم کے اوٹھنے کو اور اسکی حرکت کو منع کرتی ہے **اعضائے نفض** تخم کشنیز بریان قبض پیدا کرتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ تخم کشنیز ہمراہ منقی چبا لینے بڑے بڑے کیڑے جو پیٹ میں ہیں انکو قتل کرتا ہے کشنیز تر شہد اور زبیب کے ہمراہ ورم گرم انثیین کو نفع کرتی ہے اور کشنیز تر اور خشک دونوں قوت باہ کو کم کر دیتی ہے اور نعوظ بھی کم ہو جاتا ہے اور منی میں خشکی پیدا کرتی ہے **سموم** عصارہ کشنیز تر اگر چار اوقیہ پیا گیا تو اقتل نشہ کے بعد جائے سم قاتل ہے اسطرح قتل کرتا ہے کہ غم اور غشی پیدا کرتا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ زیادہ استعمال اسکا سستی پیدا کرتا ہے بحسب خاص منہ کو

کمثریٰ بضم کاف و فتح میم مشددہ و سکون ثائے مثلثہ و فتح رائے مہملہ فارسی میں امرود اور ہندی میں ناشپاتی کہتے ہیں **ماہیت** اسمیں اختلاف ہے اور ہمارے شہروں میں ایک قسم ایسی ہوتی ہے جسکو شاہ امرود کہتے ہیں یہ بہت بڑا ہوتا ہے اور خوب گول ہوتا ہے چھلکا اسکا باریک رنگ بہت اچھا جیسے چمکتا ہے اور گویا کہ شراب قند یا شکر کو جما کر بستہ کر لیا ہے اسکے اجزا کی فراہمی فقط پختگی کیوجہ سے ہے غلاظت جوہر اسمیں نہیں ہے اسکی نہایت پاکیزہ ہوتی ہے درخت سے جسوقت ٹپکتا ہے یا زمین پر گرتا ہے مضمحل اور بے رونق ہو جاتا ہے نزاکت جوہر کیوجہ سے یہ قسم امرود کی ہوتی ہے جسمیں کسی طرح کی صفرت نہیں ہے جیسے اور اقسام میں امرود کے ہوتی ہے **طبیعت** وہ امرود جو بنام کمثری چینی مشہور ہے پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے اور شاہ امرود معتدل ہے مگر رطوبت بھی اسمیں ہے **افعال و خواص** جملہ اقسام امرود کے قابض ہیں اور بعض امرود کے ضمادات میں داخل ہیں امرود کبھی تھوڑی سی جلا بھی کرتا ہے اور خلط جو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اُس سے پیدا ہوتی ہے زیادہ ہوتی ہے اور تشنگی اسمین نہیت ہوتی ہے
یا اینکہ خلط محمود پیدا ہوتا ہے بہ نسبت اس خلط کے جو سیب سے پیدا ہوتا ہے
بنابر قول حکیم روفس کے لیکن جو قسم شاہ امرود کی بلاد خراسان مین سوائے
اور بلاد کے مشہور ہے وہ لطیف طبیعت ہے کیموس اسکا نہایت اچھا ہے زخم اور قروح
زخمون کا اندمال کرتا ہے خصوصاً امرود صحرائی جو خشک کر لیا گیا ہو اعضائے غذا
معدہ کی دباغت کرتا ہے اور امرود چینی خاص کر مقوی معدہ ہے قاطع عطش ہے
مسکن صفرا ہے اعضائے نفض قبض شکم پیدا کرتا ہے خصوصاً خشک کیا ہوا
امرود اور امرود مین قولنج پیدا کرنیکی خاصیت ہے لہذا واجب ہے کہ امرود کھانیکے بعد
ماء العسل مصالح گرم ملا کر پیا کرین امرود کا رب خلفہ صفراوی کو نافع ہے
سموم خاکستر اس امرود کی جو زیادہ قابض ہے اور دیر مین پکتا ہے فطر کا
علاج ہے اور اگر اسی فطر کو امرود کے ساتھ جوش دین اسکا ضرر کم ہو جاتا ہے
کراع بضم کاف و فتح راے مہملہ و الف آخر مین عین مہملہ ہے ہندی مین پا… یا
پایہ کہتے ہین یعنے جانورون کے ہاتھ پاؤن ماہیت افعال و خواص کیموس اسے پیدا
ہوتا ہے اسمین لزوجت ہوتی ہے مگر غلیظ نہیں ہوتا لیکن یہ کیموس خوشگوار ہے
فضول اسمین کم ہوتے ہین اعضائے صدر گرم کھانسی کو خصوصاً کشک سے
جو ملا کر نفع کرتا ہے اعضائے غذا صالح الہضم ہے جید الکیموس مگر کیموس مین لزوجت
ہوتی ہے غلاظت نہیں ہوتی دلیل اسکی جودت ہضم پر یہ ہے کہ جب اسکو ابالتے ہین
جلدی پھول جاتا ہے اور بہت جلدی پکانے مین گھل مل جاتا ہے مگر غذائیت اسمین زیادہ
نہیں ہے اعضائے نفض شکم کو نرم کر دیتا ہے اسی لزوجت کے سبب سے جو اسمین ہے
کلب جسکو ہندی مین کتا کہتے ہین زینت کتے کا پیشاب مسون پر استعمال
کیا جاتا ہے جو لوگ اسکا دعوی کرتے ہین کہ اسکے دودھ سے بال منڈ جاتے ہین
یا جو بال اکھاڑ ڈالا جاے اور اس جگہ پر اسکو لگائین تو وہ بال نہیں جمتا ہے
یہ دعوی بنابر قول جالینوس کے باطل ہے اسلئے کہ جالینوس نے چند غلامات
پر اس شخص کے قول کی تکذیب کی ہے جو کہتا ہے کہ کتے کا خون اکھاڑے ہوئے بال
کے دوبارہ اگنے کو منع کرتا ہے اعضائے نفض جالینوس تکذیب کرتا ہے اس شخص کے
قول کی جو کہتا ہے کہ خون کتے کا جنین کا اخراج کر دیتا ہے سموم دیوانے کتے کا خون
اسی کے کاٹنے سے جو زہر پیدا ہوتا ہے اسکا تریاق ہے اور سموم ارمنیہ کا بھی
کرم بفتح کاف و سکون را و میم فارسی مین تاک ہندی مین اسکا جھاڑ کہتے ہین انگور
اسی کا پھل ہے ماہیت دیسقوریدوس کہتا ہے کہ انگور صحرائی اور پہاڑی کی

بھی تیلی تیلی دوالیان ہوتی ہین مثل جملہ اقسام کرم کے اور پتی اسکی بستانی کی کی
پتی کے مشابہ ہے بلکہ اس سے زیادہ چوڑی ہوتی ہے اور پھول اسکا شعر یعنے
بالونکے ایسے گچھے پھول مین ہوتے ہین وہ پھل کے مثل شاخ ہاے انگور کے جو رنگ
بنگلی کے سرخ ہو جاتے ہین دانہ اسکا گول ہوتا ہے پتی اسکی ابتداے برآمد ہونے
مین کھائی جاتی ہے خواص خاکستر چوب انگور کی ادویہ کاویہ مین شریک روغن گل
مثل روغن گل کے ہے لیکن طبیعت کے نرم کرنیکی قوت چوب انگور کے روغن مین
مثل روغن گل کے نہیں ہے عصیر کرم کا روغن مسکن ہے اور گرمی پیدا کرتا ہے خشکی وہ کرم
وحشی کا بشدت قبض پیدا کرتا ہے زینت آنسو کے طور پر جو پانی اسکی شاخ سے ٹپکتا ہے
ہزاز مسون پر لگایا جاتا ہے چونکہ کانگی نام ہے کرم وحشی کلف اور نمش مین جلا کرتا ہے وہ
چوب انگور خاکستری ضعیف الحل ہے اور صحرائی کو زہت انگور کا آنسو زیت ملا کر بیشتر
مثل نورہ کے بال تراشتی اتار ہے خصوصاً وہ آنسو اور رطوبت جو اسکے چوب تر کے
جلانے وقت ٹپکے روغن چوب انگور جلا دہان ہے قوی زیادہ ہے جراح و قروح
آنسو چوب انگور صحرائی کا خارش کھجلی و ردہ اور کیواسطے اچھی دوا ہے پھل انگور وحشی کا زخمونکے…
کو منع کرتا ہے آلات مفاصل خاکستر جلی ہوئی اسکی لکڑی کی یا پوست اتر گیا ہو جو سرکہ
ملا کر التواے عصب کو مفید ہے خاکستر اسکی تیلی شاخونکی زیت ملا کر عضلہ کے پھٹ
جانے پر اور مفاصل کے استرخا پر لگائی جاتی ہے کبھی اسکی راکھ کا پانی سقط مین
استعمال کیا جاتا ہے روغن اسکے عصیر کا درد ہاے مفاصل اور عضلات ورم پٹھے کے درد کے
کیواسطے اچھی دوا ہے اعضائے سر پتیان اسکی اور تیلی تیلی ریشے درد سر حار کی دوا
ہے انگور سیاہ کی جڑ اور انگور صحرائی کی جڑ منجملہ ادویہ جالیہ کے جو گوشت کے…
ان دواؤن کے ہے جو کری گوش کو مفید ہین چھلکا چوب انگور صحرائی کا…
خون کی آمد کو بند کر دیتا ہے اعضائے چشم پتیان انگور کی آرد جو ملا کر آنکھ پر…
کے لگائی جاتی ہے نزلہ کی آمد کو آنکھ مین بند کر دیتا ہے اعضائے نفس عصارہ…
انگور بستانی کا نفث الدم کو مفید ہے اسیطرح پھل انگور صحرائی کا…
کرتا ہے اعضائے غذا پتی اسکی اور ریشے اسکے آرد جو کے ہمراہ ورم معدہ پر…
کیے جاتے ہین اور التہاب معدہ کی بھی اچھی دوا ہے عصارہ اسکی پتی کا معدہ کے
اسہال کو مفید ہے جو حرارت سے ہو کبھی انگور صحرائی کی جڑ پانی مین یا شراب ملا کر
پلائی جاتی ہے تو استسقا کو نفع کرتی ہے اور پانی جو استسقا کا پیٹ مین بھر جاتا ہے
اسکو براہ دستون کے نکال دیتا ہے صحرائی انگور کا پھل معدہ کیواسطے اچھی
دوا ہے متلی اور کرب معدہ اور طعام جو ترش ہو جاتا ہے ان سب کو مفید ہے اعضائے نفض

HAKEEM SHOUKAT ALI

عصارہ برگ انگور نزد و سنطاریا کو مفید ہے اور اسکے دو کو حرارت سے جو مفید ہو وہ پانی انگور کا جو شاخ انگور کے کٹنے سے نکل جاتا ہے اور مثل گوند کے چپکتا ہے کسی شربت میں ملا کر پلایا جاتا ہے پس پتھری کو ریزہ ریزہ کرتا ہے جلی ہوئی اسکی لکڑی کی راکھ سرکہ میں ملا کر بواسیر پر اور توضیر لگائی جاتی ہے پھل اسکا معدہ کیواسطے اچھی دوا ہے اور ادرار کرتا ہے اور قابض ہے سموم جلی ہوئی اسکی لکڑی کی راکھ سانپ کے کاٹنے کا تریاق ہے۔

حرف لام

جن دواؤں کی ابتدا حرف لام سے ہے انکا بیان۔

لاذن بفتح ذال معجمہ آخر میں نون ہے **ماہیت** یہ ایک رطوبت غلیظ ہے جو کہ گوسفند وغیرہ کے بالوں میں بروقت چرنے کے لپٹتی ہے جس وقت یہ جانور اس درخت کے پاس جاتے ہیں جسکا نام قلیوس ہے اس درخت پر شبنم جب گرتی ہے اس سے یہ رطوبت اس پر جم جاتی ہے اس رطوبت میں وہ تری بھی ملی ہوئی ہوتی ہے جو قلیوس کی تہ سے مترشح ہوتی ہے پھر جس وقت ان چرنیوالے جانوروں کے بال اس درخت میں لگتے ہیں تو یہ رطوبت ان بالوں میں لپٹ جاتی ہے شاید لاذن عمدہ اور پاکیزہ وہی ہے جو جانوروں کی ڈاڑھی اور منھ کے قریب کے بالوں میں لپٹتی ہے اور ان بالوں میں ان جانوروں کے جو زمین سے اونچے رہتے ہیں اور خراب قسم اسکی وہ ہے جو ان جانوروں کے سم سے لگجاتی ہے جسمیں لگنے کے ساتھ مٹی سے آمیزش ان جانوروں کے چلنے پھرنے سے ہو جاتی ہے **انتخاب** عمدہ قسم کی وہی ہے جو چکنی اور وزنی اور قبرسی ہو یا اسکی پاکیزہ ہو رنگ اسکا مائل بہ زردی ہو ریت وغیرہ کی آمیزش اسمیں کچھ نہ ہو تیل میں بالکل گھل جائے اور گھلنے کے بعد کچھ تفل نہ بچے سیاہ رنگ کی لاذن جو مثل تار کے ہو اچھی نہیں ہے **طبیعت** آخر اول میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے جو لاذن بلاد مغربی میں ہوتی ہے وہ بہت گرم ہے خوزی کا قول ہے کہ لاذن بارد اور قابض ہے اور یہ قول ٹھیک نہیں ہے **خواص** لطافت اسمیں زیادہ ہے تھوڑا سا قبض ہے جو رطوبات غلیظ اور ریاح ردیہ ہیں انمیں نفوذ پیدا کرتی ہے اور باعتدال انکی تحلیل پیدا کرتی ہے۔ اسمیں ایک قوت جاذبہ ایسی ہے جس سے تسخین بھی کرتی ہے اور رگوں کے منھ کو کھولدیتی ہے۔ درد کی تسکین دینے والی دواؤں میں داخل ہے **زینت** بالوں کو اگالاتی ہے اور انکو گھنا کر دیتی ہے اور بالوں میں کثرت پیدا کرتی ہے اور بالوں کی حفاظت کرتی ہے خصوصاً ہمراہ روغن آس اور ہمراہ شراب کے یہ تاثیر اسمیں بسبب اسی کے ہے کہ لاذن میں لطافت ہے اندر جلد کے نفوذ کر جاتی ہے اور تحلیل کرتی ہے اور جو فساد کی چیز گوشت کی طرف ہو اور خراب کرنیوالی ہے اس سے جلد کو پاک کرتی ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ لاذن جذب بھی کرتی ہے مادہ لائق بالوں کے بننے کے ہے انکو اندر سے جذب کر لاتی ہے لیکن لاذن کی قوت جذب ضعیف ہے کہ ابتدائے صلع یعنی گنجہ سر کو نفع کرتی ہے اور ابتدائے مرض داء الثعلب کا اور بالوں کی پراگندہ ہونیکا علاج اس سے کیا جاتا ہے اتنی قوت لاذن میں نہیں ہے کہ بالخورہ میں اسکا استعمال کیا جائے اسلئے کہ داء الثعلب داء الحیہ سے بہت کم ہوتا ہے اسلئے دونوں کی تحلیل کی قوت دوائے محلل سے بڑھکر درکار ہے اور لطافت اور جلا کی قوت بھی اتنی قوت زیادہ چاہئے کہ قبض کی قوت سے زیادہ ہو **جراح و قروح** قاطا جانس میں بیان کیا گیا ہے کہ لاذن ان زخموں کا اندمال کرتی ہے جنکا اندمال دشوار ہے **اعضائے سر** روغن گل ملا کر کان کے درد کیواسطے ٹپکائی جاتی ہے درد سر اور ضربان کے علاج میں داخل کیجاتی ہے **اعضائے صدر** کھانسی کو مفید ہے **اعضائے نفض** ورم رحم کی تحلیل کرتی ہے جب کسی فرزجہ میں ملا کر اسکا حمول کیا جائے مرے ہوئے بچہ کو اور مشیمہ کو نکالدیتی ہے جب اسکی دھونی ٹونٹی دار برتن کے ذریعہ لیجائے اور جب کسی شربت میں ملا کر پلائی جائے قبض شکم و ادرار بول کرتی ہے اور ادرار حیض بھی

لفاح بضم لام و فتح فا آخر میں حائے حطی ہے **ماہیت** اسکی مشہور ہے اور یہ بیروج کے پھل کو کہتے ہیں اسکو شیخ نے بخوبی لکھدیا ہے **طبیعت** میرے نزدیک تیسرے درجہ تک سرد ہے اور با رطوبت ہے

لبنی یہ وہی میعہ ہے جسکو میعہ سائلہ کہتے ہیں اور عسل لبنی عطر کی ایک قسم ہے جو مثل شہد کے ہوتا ہے اور باب العطر میں جو کچھ ہمکو لکھنا تھا لکھ چکے مگر اب بار پھر ہم کچھ لکھتے ہیں اگرچہ خالی تکرار سے نہیں ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ روغن ایک درخت دوسرے کا ہے جو رومی ہوتا ہے **انتخاب** بہترین اقسام اس میعہ کی جو بذات خود سیلان رکھتا ہو یعنے کوئی تر چیز ملنے سے اسمیں سیلان نہوا ہو وہی قسم ہے جو مثل شہد کے اور چپکدار مثل گوند کے اور خوشبودار ہو رنگ اسکا مائل بزردی ہے اور مثل سبوس کے سیاہ نہو کبھی اسی میعہ سائلہ کی ایک چیز مثل مرہم کے بنائی جاتی ہے اور اسمیں اور قسم کا تیل اور شہد ملا کر دھوپ میں اسکو پرورده کرتے ہیں پھر نچوڑ کر خشک کر لیتے ہیں **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** اسمیں قوت منضجہ ہے اور قوت ملینہ زیادہ ہے اور تسخین اور تحلیل بھی کرتی ہے دھواں اسکا مثل دخان کندر کے ہے اور اسمیں تخدیر بھی کسیقدر ہے بنظر طبیعت کے روغن اسکا جو شام میں بنایا جاتا ہے تلیین شدید کرتا ہے اور ورم و خنازیر و گوشت میں جو صلابات عارض ہوں انکو نفع کرتی ہے خصیان تر ہوں یا خشک ہوں سبکو نفع کرتی ہے جب ہمراہ روغنہائے مناسب کے لگائی جائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جراح و قروح ترکھجلی اور خشک کھجلی پر طلا کیجاتی ہو کھجلی پر اسکا طلا کرنا مفید ہے **آلات مفاصل** عصاب کو قوی کرتی ہو مفاصل جو آپس میں ورم اور درد ہو گئے ہوں انکو پلانے اور طلا کرنے دونوں طرح سے فائدہ کرتی ہو ماندگی کیواسطے جو ردے غش بنائے جاتے ہیں انمیں پڑتی ہو **اعضاے سر** سینہ خشک ہے یا ترنزلہ کو بند کرتی ہو بطور دھونی کے جب استعمال اسکا کیا جاتا زکام کیواسطے نہایت درجہ کی دوا ہو اسمیں ایک ایسی بھی قوت ہو جو سبات یعنے نیند کی پیدا کرتی ہو خصوصاً اسکے رغن میں **اعضاے نفض** بحہ الی کھانسی اور بلغم کو نفع کرتی ہو اور حلق کے درد کو مفید ہو آواز گرفتہ کو صاف کر دیتی ہو کہ وہ آواز کھلجاتی ہو اسکے ہمراہ تلیین شدید کی بھی اسمیں قوت ہو یعنے حلق وغیرہ میں نرمی بھی پیدا کرتی ہو **اعضاے غذا** ہاضم ہو **اعضاے نفض** طبیعت کو نرم کرتی ہو اور ادرار بول کرتی ہو حیض کا ایسا ادرار کرتی ہو جو عمدہ قسم ادرار کی ہو یا جو قسم ادرار کی لائق اس مرض کے ہو جسکو پیلائی یا بطور حمول کے استعمال کیجاے صلابت رحم کو نرم کرتی ہو اور رحم خشک تعفن تخمہ پیدا کرتی ہو اگر سینہ خشک یا میوہ تر سے بقدر ایک مثقال کے ہمراہ موم کے گوند کے استعمال کیا جاے اسہال بلغم بلا اذیت کریگی **ابدال** اسکا جند بید ستر اور دو چند میعہ کے چلیلی کا تیل ہے۔

لاژورد اسکو لاجورد کہتے ہیں **ماہیت** اسکی قوت مثل زراق الذہب کے ہے اور کسیقدر اس سے ضعیف ہو **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے میں میں خشک ہے **خواص** اسمیں ایک قوت ہو جسکے ذریعے اکھاڑنا اور دور کرنا اشیا کا اس سے ظاہر ہوتا ہو اور ایک قوت عفونت پیدا کرنیکی بھی اسمیں ہو اور جلا کی قوت اسمیں تیزی کے ساتھ ہو اور تھوڑا سا قبض بھی اسمیں ہو احراق کی بھی قوت ہو اور قرحہ بھی ڈالتی ہو زینت مسون کو گرادیتی ہو **اعضاے چشم** مقام روئیدگی پلکوں کو خوشنما کر دیتی ہو پلکوں کے بال گھنے کر دیتی ہو اور اس امر میں یہ اعلی درجہ کی دوا ہو بنظر اس خاصیت کے جو اسمیں ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس اثر کا سبب یہ ہو کہ جو اخلاط خراب کہ مانع بالونکے اوگنے کے ہوتے ہیں انکا استفراغ کر دیتی ہو **اعضاے صدر** دمہ کو فائدہ کرتی ہو **اعضاے نفض** حیض کا ادرار اچھی طرح پر کرتی ہو پلائی جاے خواہ حمول کیجاے صلابت رحم کو نرم کرتی ہو سودا کی مسہل ہو اور یہ چیز جو نہیں پاسی مل گئی ہو جسمیں غلظت ہو اسکی بھی مسہل ہو اور گردہ کو نفع کرتی ہو مقدار شربت اسکی چار قیراط ہے ایک ہم مثقال تک اور دوا سمین ملا کر

لک جسکو ہندی میں لاکھ کہتے ہیں **ماہیت** بعض طبیبوں نے جسکا نام تو ترسی کہا ہو کہ لاکھ ایک لکڑی کا گوند ہو مشابہ مرکی کے بو اسکی پاکیزہ ہوتی ہو اور جمہا ہو کہ اسکو استعمال احتیاط کریں ورس تحیۃ کے قول کی لوگوں نے تکذیب کی ہو اور کہتے ہیں کہ یہ کھربا ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ یہ وہی لاکھ ہو مگر اکثر خصال میں کہربا کی قوت رکھتا ہو **زینت** لاغری پیدا کرنیمیں اسکی قوت شدید ہو **اعضاے نفس** خفقان کو نفع کرتی ہو **اعضاے غذا** جگر کو نفع کرتی ہو اور قوت دیتی ہو یرقان اور استسقا اور درد ہاے جگر اور مثانہ کو نافع ہے۔

لاغیہ اسکا بیان کسیقدر لفظ تعرنا میں ہو چکا ہو **ماہیت** یہ درخت مغربی ہو جسکے پھول خوشبو کم دیتے ہیں شہد کی مکھی اسکو کھاتی ہو اور شاید یہ وہی درخت ہو جسکا نام غاو اوقہ وفو شنج ہو علاوہ بیان مجھے اب تک اسکی کچھ تحقیق نہیں ہوئی اور خواص اسکی مناسبت قوت فراسیون کے ہو مگر یہ فراسیون سے ضعیف تر لاغیہ بھی تو عالی میں سے ہو **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور بعضوں نے کہا ہو کہ چوتھے درجہ تک خشک ہے **خواص** اگر اسکا دودھ تھوڑا سا کسی ایسے تالاب میں ڈالدیں جسمیں مچھلیاں بھری ہوں سب مچھلیاں بانکے اوپر آجاتی **اعضاے غذا** ذبقوت لائی ہو **اعضاے نفض** استسقا کا پانی نکالتی ہو اور مسہل بلغم ہو

لحیۃ التیس لغت عربی ہو **طبیعت** اسمیں تھوڑی سی حرارت اور برودت اتنی ہو کہ اسکی حرارت کو کم کر دیتی ہو شاید کہ یہ زیادہ سرد نہیں ہو بلکہ برودت اسکی اخر درجہ اول کی ہو اور یبوست اسکی زیادہ ہو تیسرے درجہ تک پہنچی ہو **خواص** ایک حد تک قابض ہو اور جڑ اسکی زیادہ قابض ہو تریاق میں اس واسطے ڈالی جاتی ہو کہ اعضا کو مضبوط کر دے عصارہ لحیۃ التیس کا قبض میں تخم فکل کے برابر ہے **جراح و قروح** پتی اسکی خشک کی ہوئی اندمال کرتی ہو اور یہ جو دانت قروح کو فائدہ کرتا ہو جو پرانی ہوں اور کلی اسکی ناشگفتہ ان سب تو نہیں زیادہ تو قوی **اعضاے سر** یہ بھی منجملہ انھیں دواؤں کے ہو جو کانکے میل کو صاف کرتی ہو اور قروح کو خشک کرتی ہو اور کری گوش کو مفید ہے **اعضاے صدر** کلی ناشگفتہ اسکی اور پتی اور جڑ جو نفس سے ہو جو چیز آنجھ کے ہمراہ پلائی جاے جبکہ سینہ پھٹے کے قروح کو نفع کرتی عصارہ اسکا نفث الدم کو مفید ہو **اعضاے غذا** معدہ کو قوی کرتی ہو معدہ پر نزول مواد کو منع کرتی ہو خصوصاً اسکا عصارہ **اعضاے نفض** قروح امعا کیواسطے بہت قوی دوا ہو بطور پلانیکے اور کلی ناشگفتہ اسکی خواہ اسکا عصارہ کہ وہ بھی یہی اثر رکھتا ہو اور رحم سے جو خون جاری ہو اسکو بھی لگانیسے اور پلانے سے بند کرتی ہے

لوف بضم لام وسکون واو آخر فاے سعفص ہو جسکو فارسی میں فیل گوش کہتے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں **ماہیت** ایک قسم سیدھی سپاٹ ہوتی ہے اور ایک قسم پیچیدہ اور جو قسم پیچیدہ ہے
اسمیں گرمی اُس لوف سے زیادہ ہے جسکو لوف الحیّہ کہتے ہیں اور سیدھی قسم میں رطوبت
زیادہ ہے اسواسطے اسمیں جلا گرہ دار لوف سے کم ہے اگرچہ دونوں میں قوت جلا کی ہے
دیسقوریدوس کہتا ہے کہ پتے اسکی مشابہ برگ اقیطون کے ہوتی ہے اور اسمیں چھوٹی
بھی ہوتی ہے بسبب خلاف آثار کے جو اسمیں ہیں مرصلا اسکی جڑ کا بقدر ایک بالشت
کے ہوتا ہے جڑ اسکی مثل بیخ دواے مذکور کے ہے مترجم ظاہراً دواے مذکور سے مراد
دراقیطون ہے اسلیے کہ اس جگہ دراقنطی کا ذکر نہیں شیخ نے تحفہ میں جو تشریح دراقیطون کی ہیں
کی اس سے مترجم کو اشتباہ ہوتا ہے کہ اصل مترجم یونانی جنسے دیسقوریدوس کے کلام کا
ترجمہ کیا ہے اُسی کی عبارت میں یہ اضطراب واقع ہوا ہو تقسیم جڑ اسکی لاون کے دستہ
سے مشابہ ہوتی ہے پھل اسکا زرد ہوتا ہے اور گرہ دار لوف خود زرد رنگت کی ہے گویا
زیتونی رنگ کی ہے **طبیعت** سیدھی سپاٹ لوف کی طبیعت آخر اول میں گرم خشک ہے
اور گرہ دار کی طبیعت آخر دوم میں گرم ہے زیادہ تر قوی اسکے بیج میں ور زیادہ تر نفع
اسکی جڑ میں ہے **خواص** مفتح سدہ جگر کی ہے اخلاط لزجہ اور غلیظ کی تقطیع کرتی ہے معتدل
کرتی ہے اور گرہ دار لوف ان سب خواص میں اقوی ہے اور سب سے زیادہ تر قوی اثر
ہے ان دونوں میں خصوصاً سیدھی سپاٹ لوف میں وہ قوت ارضیہ ہے **زینت**
گرہ دار لوف کی جڑ کلف اور بہق اور نمش کو جلا دیتی ہے خصوصاً شہد کے
ہمراہ اور شراب میں اوٹا کر کے اس مقام پر لگائی جاتی ہے جو سردی کی چیز سے لگ
گیا ہو **اورام و بثور** ان اورام کو نفع کرتی ہے جو جلا کے محتاج ہیں۔
جراح و قروح جڑ اسکی اور خصوصاً لوف گرہ دار کی جڑ فتیلہ ملا کر ان زخموں
پر چڑھتی ہے جو قروح خبیثہ کیواسطے بنائے ہیں لیکن لوف کی جڑ جس میں ابھی تری ٹپکتی ہو
جراحات کی مصلح زیادہ تر بہ نسبت سوکھی ہوئی جڑ کے کہ جس میں تیزی کی علت
سے زیادہ ہوتی ہے جو جراحات کو درکار ہے کبھی اس جڑ کو کوٹ کر بجائے فتیلہ
کے قروح اور ناصور کیواسطے مرہم بنایا جاتا ہے اور اسکی جڑ کوٹ کر پتیاں زخم
کیواسطے بنائی جاتی ہیں اور پتی اسکی بیضہ کی جراحت کیواسطے اچھی دوا ہے
آلات مفاصل بیخ لوف گاے کا گوبر ملا کر نقرس پر اور عضل کے شکست ہو جانے کے مقام
پر لگائی جاتی ہے **اعضاے سر** عصیر خوشہ لوف بستانی کا کان کے درد کو مفید ہے
اور اگر ناک میں ڈالا جائے روغن گل ملا کر ناک کے سڑنے کو اور قروح سرطانی کو
جو ناک میں ہوتے ہیں مفید ہے بلکہ خود سرطان کو بھی جو ناک میں ہوتا ہے فائدہ
کرتا ہے اور روئے مناسب اسکے استعمال میں یہ ہے کہ کسی صوف کے ذریعے دونوں

نتھنوں میں اسطرح پر رکھا جائے کہ جلد نتھنوں کے الگ ہے **اعضاے چشم**
لوف کی جڑ قروح چشم کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفس** ربو اور انتصاب نفس کو نفع کرتی
ہے اسطرح پر کہ چند مرتبہ پانی بدلا جائے تاکہ اسکی دوائیت زائل ہو جائے اور ربلہ کے عرق اعضاے
نقرس اور ربو کہنہ میں کھلائی جائے۔ لوف کی جڑ بھی یہی فعل کرتی ہے لیکن گرہ دار کی
جڑ میں یہ فعل قوی ہے **اعضاے غذا** اسکے کھانے سے خلط غلیظ پیدا ہوتی ہے **اعضاے
نفض** گرہ دار لوف ہمراہ شراب کے شربت دی ہے اور گردہ کو پاک کرتی ہے اور بواسیر کو نفع
کرتی ہے اور کہا گیا ہے کہ گرہ دار لوف کا پھل اگر تیس عدد ملکر ہمراہ سرکہ کے پانی ملا کر
یا ہمراہ شراب کے استعمال کریں اسقاط جنین کرتا ہے اکثر اوقات حمول اسکی
شکل لمبوط بنا کر مقام نہانی میں عورت کے رکھا جاتا ہے یہی اسقاط کرتی ہے اور شیخ
لوف بھی ہو جاتا ہے کہ لوف کو اسوقت سونگھا میں جبکے پھول میں تیزی آگئی ہو کبھی
لوف دار بول بھی کرتی ہے **سموم** اگر لوف کی جڑ کی بدن پر مالش کریں تو سانپ کاٹنے سے بچاتی ہے
لعیہ بربریہ یہ ایک جڑ مثل سورنجان کے ہے اطراف افریقیہ سے لائی جاتی ہے سورنجان
میں اسکا میل کرتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے **اعضاے نفض** باہ کی جڑ کے
لسان العصافیر جسکو ہندی میں اندر جو کہتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ میں
گرم ہے اور پہلے درجہ میں تر ہے **خواص** تخمی میں اسکے قبض ہے اور تنقیہ کی قوت
اور التحام پینے گوشت پیدا کرنیکی قوت ہے **جراح و قروح** پتی اسکی اندمال قروح
کرتی ہے اور قروح رطب میں گوشت پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** چھلکا اسکا سرکہ
ملا کر عقل کے باہر خارش ہوجانے پر لگائے جاتی ہیں **اعضاے نفس** خفقان کو
نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** باہ کی زیادتی کرتی ہے **ابدال** بدل اسکا تخم کتیا
میں ہموزن اسکے اخروٹ مقشر اور زیرا سی کے ہموزن تودری سرخ ہے
لسان الثور بکسر لام و فتح تا ے مثلثہ آخر میں را مہملہ جسکو ہندی میں گاؤزبان
کہتے ہیں **ماہیت** اس گھاس کی پتی چوڑی ہوتی ہیں مثل مرکے اور کڑوی کی سی
اور پتلی پتلی شاخیں اس لکڑی کی ایسی ہوتی ہیں جیسے چھٹی کیا ہوا نون رنگ اسکا
سبزی اور زردی لیے ہوئے ہوتا ہے **اختیار** واجب ہے کہ اسکی وہ قسم اختیار کیجائے
جو خراسانی ہوتی ہے جسکی پتی موٹی اور اس پتی کی ایک طرف پر چتیاں پڑتی
ہوں جو کانٹوں کی جڑ سے معلوم ہوں یا یہ معلوم ہو کہ رومیں اسکے اگا کیے
گئے ہیں جو قسم ہمارے بلاد میں موجود ہے جسکا طبیب لوگ اکثر استعمال کرتے ہیں
وہ جنس سے مری کی ہے وہ لسان الثور نہیں ہے اور نہ ویسا نفع اسمیں ہے **طبیعت** حرارت
میں تجربہ معتدل کے ہے مائل بہ برودت اور آخر درجہ اول میں اسکی برودت ہے کبھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

تی مین اسکی رطوبت کم ہو خوزی کا قول ہو کہ دوسرے درجہ مین گرم تر ہو مگر یہ قول تحقیق سے بعید ہو **خواص** **گل و زبان** سوختہ رطوبتون کے قلاع کو دور کرتی ہے اور جو بچہ کہ منھ مین گھتی ہو اسمین تسکین کردیتی ہو اور خود لسان الثور بھی یہی اثر رکھتی ہو مگر ضعیف ہو **اعضائے نفس و صدر** مفرح اور مقوی قلب زیادہ ہو تو حتی و رخفقان کو ہمراہ شراب کے مفید ہو امراض سوداوی کو بھی فائدہ کرتی ہو اور ایک قوم اسکو ہمراہ طین ارمنی کے بوزن دو درم بسبب خفقان گرم کے پلاتے ہین کھانسی کو بھی فائدہ کرتی ہو اور قصبہ ریہ کی خشونت کو بھی زائل کرتی ہو خصوصاً جبکہ ماء العسل یا شکر مین جوش دیجائے **اعضائے نفض** خلط سوداوی کو اسہال لطیفہ کرتی ہو

لسان الحمل جسکو بارتنگ کہتے ہین **ماہیت** اسکی دو قسمین ہین چھوٹی اور بڑی دیسقوریدوس کہتا ہو کہ اسکے اضلاع بہت سے ہوتی ہین سات اضلاع تک کی بھی تی ہوتی ہو اور بڑی قسم کی تی بڑی ہوتی ہو اور چھوٹی قسم کی چھوٹی جوہر اسکا مائیت اور ارضیت سے مرکب ہو مائیت سے تبرید پیدا کرتی ہو اور ارضیت سے قبض **اختیار** ان دونون قسمون مین زیادہ تر نافع وہی ہو جو بڑی ہو **افعال** اور جڑ کی طبیعت بھی قریب قریب تی کے ہو مگر یہ دونون خشکی مین زیادہ ہین اور برودت مین کم **طبیعت** جز اسکی خشکی اور یبوست مین زیادہ ہو اور رطوبت مین کم اور برودت اوسکی اتنی نہین ہو کہ تخدیر تک پہونچے اور خشکی اتنی نہین ہو کہ لذع کے حد تک پہونچے اسیواسطے قروح کیواسطے یہ نہایت درجہ کی دوا ہو اس مین لطافت بھی ہو اور خصوصاً جب خشک کیجائے جالینوس کی رائے مین یہ سرد خشک دوسرے درجہ کی ہو **خواص** تی اسکی قابض ہو اور رادع ہو اور اسمین جو مائیت ہو جسکی برودت سے سیلان خون کو منع کرتی ہو خشکی اسکی اتنی نہین ہو کہ لذع پیدا کرے اسی وجہ سے نئے اور پرانے زخمون کے مندمل کرنیکے لائق ہو اور اس سے بہتر اس کام کیواسطے کوئی دوا نہین ہے اسمین تفتیح اسلیے ہو کہ جلا کی قوت رکھتی ہو اسکی جڑ بعض خنازیر کے گردن مین لٹکائی جاتی ہو **اورام و بثور** اورام گرم کیواسطے جید ہو اور آگ سے جلے ہوئے مقام کیواسطے اور نملہ اور شری اور حمرہ کو بھی فائدہ کرتی ہو اور جو ورم کہ انکی جڑ مین ہون انکو اور خنازیر کو **جراح و قروح** حتی قروح خبیثہ اور نار فارسی ان کیواسطے اچھی دوا ہو اور جو قروح کہ انکا مادہ پھیلتا ہو انکی دوا ہو اور پرانے قروح اور گہرے زخمون کی اور یہ دوا ان تمام بیماریون مین سب سے پہلے استعمال کیجاتی ہو اور سب پر مقدم ہو اور قیمولیا اور سپیدہ کے ہمراہ بھی نفع کرتی ہو اگر تجربہ پر لگائی جائے **آلات مفاصل** الفیل پر اسکا ضماد کیا جاتا ہو جو پس ایکے پیچھے کو نفع کرتی ہو اور اسکو تپلا کردیتی ہو **اعضائے سر** کانکے درد جو حرارت سے ہون اسکو نفع کرتی ہو اسکی جڑ کا جوشاندہ مضمضہ کرنیسے دانت کے درد کو فائدہ کرتا ہو اور وہ خوربا یا عدسی جو اسکا بنتا ہو اسمین لسان الحمل بدل چقندر کے ہو جو مرگی کو نفع کرتا ہو جب اسکی پتون کا عصارہ کانمین ٹپکایا جاتا کانکے درد مین سکون پیدا کرتا ہو جب اسکی جڑ کو چبائین یا اسکے ابلے ہوئے پانی سے کلی کرین دانتون کے درد مین سکون پیدا کرے گا اسیطرح اسکی تی کا پانی قلاع کو دور کردیتا ہو **اعضائے چشم** آشوب چشم کو فائدہ کرتا ہو جو خیف کہ آشوب چشم کیواسطے بنائے جاتے ہین وہ اسی پانی مین گھولے جاتے ہین پس فائدہ کرتا ہو **اعضائے نفس** بیج اسکا نفث خونی کو فائدہ کرتا ہو اور معدہ سینہ غذا مین چقندر کے بدلے داخل کیا جاتا ہو جو کو فائدہ کرتا ہو **اعضائے غذا** جز اسکی اور تخم اسکا اور تی اسکی جگر اور گردہ کے سددون کے علاج مین داخل ہو کوئی غذا [illegible] ی پکائی جاتی ہو تو چقندر کے بدلے اسکو داخل کرتے ہین سپل استسقا کو نفع کرتا ہو **اعضائے نفض** قروح امعا کو نفع کرتا ہو اور اسہال کو بھی جبکہ بیج بریان مین یا اسکو عصارہ حقنہ کرنے مین سے خون رکتا ہو اور دیسوسے اسکی تی کا شوربا ہمراہ علاج شراب کے پلایا جاتا **حمیات** جو تپ تیسرے دن آئے جسکو غب کہتے ہین اسے مفید ہو بعض لوگون نے کہا ہو کہ غب کیواسطے اسکی تین جڑ ساتھ چار اوقیہ شراب مین پانی ملاکر پلائین اور ربع یعنے چوتھے کو مزہ اور بخار کیواسطے اسکی چار جڑین اسیطرح پلائی جائین **سموم** دیوانے کتے کے کاٹنے کے مقام پر اسکو نمک ملاکر رکھتے ہین۔

لسان جسکو فارسی مین زبان کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک جوہر مرکب ہو نرم گوشت سے جسمین رگین اور پٹھے اور عضل سمائے ہین اور جو خلط اسکے کھانیسے پیدا ہوتی ہین اسمین رطوبت ہے۔

لوقوغرافیس ایک مصر کا پتھر ہو جسکو دھوبی لوگ کپڑے کے سپید کرنے کیواسطے استعمال کرتے ہین یہ پانی مین جلدی گھل جاتا ہو **خواص** مغری ہو مجفف بدون لذع کے ہو قابض ہو سیلان مادہ کو بطرف عضو کے منع کرتا ہو **جراح و قروح** جراحات کو نفع کرتا ہو خصوصاً انکو جو نرم اعضا مین ہون **اعضائے چشم** ناصور گوشہ چشم کو فائدہ کرتا ہو آنکھون کے قروح کی دواؤن مین داخل ہو **اعضائے نفس** نفث الدم کی اچھی دوا ہو **اعضائے نفض** اسہال کہنہ کو مفید ہو اور مثانہ کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

درد کو اور نزف کے روکنے کیواسطے اسکا حمول کیا جاتا ہے بہت نافع ہوتا ہے
لوبیا بضم لام و سکون بائے موحدہ طبیعت سرخ لوبیا کی طبیعت مین زیادہ گرمی ہے ابن ماسویہ اور ایجانس حکیم نے کہا ہے کہ سرد خشک ہے اور میرے نزدیک یہ بات ہے کہ جرم اسکا یابس ہے اسمین رطوبت فضلیہ ہے اور مائل بحرارت ہے اور سرخ لوبیا مین گرمی زیادہ ہے افعال و خواص نفخ کے بنسبت ہضم بھی جلدی ہوتا ہے اور فضلہ اسکا نکل بھی جلدجاتا ہے اور اس سے غذائیت مین کمتر نہین ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمین نفخ کم ہوتا ہے اور اس قول مین نظر ہے صحیح بات ہے کہ مونگ سے اسمین نفخ زیادہ ہے اور غذائیت مین اس سے کم نہین ہے مگر باقلا مین نفخ لوبیا سے زیادہ ہے خلط جو لوبیا سے بنتی ہے بارطوبت اور بلغمی ہوتی ہے خواب ہائے پریشان دکھلاتی ہے اعضائے نفس سینہ اور پھیپھڑے کیواسطے عمدہ چیز ہے اعضائے غذا خلط غلیظ پیدا کرتی ہے اور رائی ملانے سے اسکا یہ ضرر دفع ہوجاتا ہے اسی طرح سرکہ نمک اور فلفل اور سعتر ملا کر اسکی اصلاح ہوتی ہے اور یہ بھی طریقہ اصلاح ہے کہ منفیہ صلب اور مری کو ہمراہ سرکہ کے لوبیا کے کھانیکے بعد تناول کرین جسمین رطوبت کم ہو اعضائے نفض ادرار حیض کرتی ہے خصوصاً لوبیا سرخ علی الخصوص روغن بادرین ملا کر۔

لوز بفتح لام و سکون واو آخر مین زائے معجمہ ہے جسکو بادام کہتے ہین ماہیت بادام کی ماہیت اخروٹ کی ماہیت سے کم ہے علاوہ بران [illegible] ماہیت زیادہ ہے کہ اصلی ماہیت کیوجہ سے اسکا فرق نہ بگڑنے ہوتے تیل کا سا ہوجاتا ہے اخروٹ بادام سے جلد ہضم ہوجاتا ہے اور بہت جلد اخروٹ کا استحالہ بطرف صفرا کے ہوجاتا ہے گو کہ بادام شیرین کا بحسب قول بعضون طبیبون کے احوال مین قریب صنوبر کے ہے طبیعت حرارت اور برودت مین معتدل ہے مگر تھوڑی سی رطوبت کی طرف اسکا میلان ہے اور بادام تلخ دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے خواص بادام تلخ کا گوند قابض ہے اور نخونت پیدا کرتا ہے اور تمام اقسام مین بادام کی جلا اور تنقیہ کی قوت ہے اور تفتیح بھی ہے مگر بادام شیرین مین یہ قوتین بہ نسبت بادام تلخ کے ضعیف ہین اسلیے کہ بادام تلخ ملطف ہے اور بہت جلا پیدا کرنیوالا ہے [illegible] دوا بادام تلخ مفتح بارد امراض ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمین قبض یقیناً نہین ہے اور غذائیت اسمین کم ہے بادام تلخ کے خواص سے یہ ہے کہ لومڑی کو قتل کرتا ہے بادام تلخ فقط دوا ہے غذا نہین ہے اور بادام شیرین کی غذائیت بہت اچھی مگر تھوڑی سی۔ روغن بادام جرم بادام سے زیادہ تر سبک ہے زینت بادام تلخ کلف اور نمش پر اور نشانات پر لگایا جاتا ہے اور سرخ بادہ وغیرہ پر اور چہرہ کی بھربھری کو دور کرتا ہے بادام تلخ کی جڑ کو اگر جوش دیکر کلف پر استعمال کرین دور ہو جائے قوی ہے بادام شیرین کے کھانے سے فربہی پیدا ہوتی ہے اورام و بثور بادام تلخ ہمراہ کسی شربت کے تپ کیواسطے اچھی دوا ہے جراح و قروح [illegible] ملا کر پھیلنے والے مادہ کے قروح پر اور نملہ پر لگایا جاتا ہے۔ اور شہد ملا کر سعفہ سرکہ داد پر لگایا جاتا ہے بادام تلخ ان سب امراض کے علاج مین زیادہ نفع کرتا ہے اعضائے سر کانکے درد کیواسطے اور کان کے گونجنے کیواسطے اچھی دوا ہے خصوصاً روغن بادام تلخ یا بادام تلخ کو میسر مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ روغن بادام تلخ مین اسکا آٹھوان حصہ جندبیدستر ملا کر گرم کر کے گوش اور دوی اور طنین کو فوراً فائدہ ہوتا ہے بلکہ مرض بالکل دور ہو جاتا ہے [illegible] سرکو بادام اور شراب سے دھوئین جلد اور خراز کو پاک کردیتا ہے اور نیند پیدا کرتا ہے اور اگر بادام تلخ کو شراب پینے کیساتھ کھائین بیہوشی کو منع کریگا خصوصاً [illegible] بادام تلخ کے درخت بادام تلخ کا نرم نرم گوشت کر اسمین سرکہ اور روغن گل ملا کر جبین پر اسکا ضماد کیا جائے درد سر کے پیدا ہونے کو نفع کریگا اسیطرح روغن بادام تلخ بھی یہی فائدہ کرتا ہے اعضائے چشم بصارت کو قوت دیتا ہے اعضائے نفس بادام تلخ نشاستہ ملا کر نفث الدم کیواسطے اچھی دوا ہے اور پرانی کھانسی اور ربو اور ذات الجنب کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً روغن بادام شیرین بادام کا آٹا پیسا ہوا کھانسی اور نفث الدم کو مفید ہے اعضائے غذا اسکے جگر اور طحال کی تفتیح کرتا ہے خصوصاً بادام تلخ کیونکہ ان سدون کی تفتیح کرتا ہے جو کہ سرد نہین پیدا ہوئی ہون اگر تازہ بادام مع پوست کے کھایا جائے معدہ کی تری کو پونچھ کر خشک کردیتا ہے بادام بہ دشواری ہضم ہوتا ہے جو خلط اس سے پیدا ہوتی ہے غذائیت اسکی قلیل ہے شکر ملا کے جب کھایا جائے جلدی ہضم ہوجاتا ہے اور جلدی معدہ سے اتر جاتا ہے پسا ہوا سفوف بادام کا ثقیل ہے صفرا کا ہیجان کردیتا ہے بسبب اپنی حلاوت کے اعضائے نفض سدے ہائے گردہ کی تحلیل کرتا ہے اور روغن بادام تلخ گردہ اور مثانہ کو پاک کردیتا ہے پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے خصوصاً جبکہ پرسیاؤشان کے ساتھ ملایا جائے اور پیشتر اگر اس کا اور روغن گل ملا کر ضماد کرین جب بھی نفع کرتا ہے درد ہائے رحم کو اور رحم کے اورام گرم کو اور صلابت رحم اور اختناق رحم اور دشواری عسر البول اور درد گردہ کو نفع کرتا ہے بطور حمول کے اسکے استعمال سے حیض کا ادرار ہوجاتا ہے بادام شیرین بسبب ملانیکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

قولنج کو نفع کرتا ہے اور بادام تلخ کا نفع اس سے زیادہ ہے روغن بادام حریم بادام سے زیادہ سبک ہے۔ سموم دیوانے کتے کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے۔

لیموئین بڑے پتے کے نیبو کو کہتے ہیں خواص جمل اسکا قابض و ریائس ہے اعضائے نفض روانی خشکی اور خونکی آمد کو نفع کرتا ہے کسی شراب میں ملا کر پلانے سے اور اسیطرح حیض کی روانی کو بھی مقدار شربت اسکی ایک کستبانہ کسی شراب میں ملا کر

لزاق الذہب شامل ہے لحاق الذہب ماہیت یہ نام اشق کا بھی بولا جاتا ہے اور اسپر ہم کلام کر چکے ہیں اور کبھی اس چیز پر اسکا اطلاق کرتے ہیں جو لڑکون کے پیشاب کو تانبے کے ہاون دستہ سے دھوپ میں اسقدر پیسین یہان تک کہ بستہ ہوجاوے اور کبھی ایک قسم اسکی معدنی ہوتی ہے جو معدن میں اس نجار سے پیدا ہوتی ہے جو گرم مزاج کے پانی سے متحلل ہو کر پھر بستہ ہوجاتا ہے اور یہ وہی قسم ہے جس کو اسوقت بیان کرتے ہیں۔

اختیار بہتر وہی ہے جو صاف اور پاکیزہ ہو خصوصاً معدنی ہو اور بنا ہوا مصنوعی زیادہ قوی اور زیادہ لطیف ہوتا ہے اسکے بعد معدنی جسکو جلا ڈالا ہو **طبیعت** بہت گرم ہے اور بحدت ہے **خواص** جلی ہے قابض ہے گوشت کو کم کرتا ہے عفونت پیدا کرتا ہے خصوصاً لزاق الذہب مع [illegible] ہے محلل ہے تحفیف پیدا کرتا ہے تحلیل اسکی بہ نسبت لذع کے شدید تر ہے اسیطرح تحفیف اسکی خراب گوشت وغیرہ کو بدون لذع تیزی کے گھلا دیتا ہے مصنوعی میں تحفیف زیادہ ہے اور لذع کمتر ہے اسلیے کہ لطافت اسکی زیادہ ہے جب معدنی کو جلا ڈالا میں اسکی لطافت بڑھ جاتی ہے ادمان ابواب میں نفع اسکا درجہ نہایت پر پہونچ جاتا ہے جراح وقروح گوشت کو کھلا دیتا ہے زخم کا اندمال خوب ہوتا ہے [illegible] جید ہے اعضائے غذا [illegible] تمغص پیدا کرتا ہے

لبلاب بفتح لام و سکون باء موحدہ آخر میں بھی باء موحدہ ہے جسکو عشق پیچاں کہتے ہیں **طبیعت** معتدل ہے مائل بہ قلیل حرارت و یبوست و خونریزی کے نزدیک یہ بات ہے کہ یہ سرد ہے **خواص** قابل ہے تفتیح پیدا کرتا ہے جو قسم اسکی بنام حبل المساکین مشہور ہے اسمیں ارضیت ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے اور رطوبت ہے جو ملین ہے اور حرارت ناری ہے اور خشکی ایسی ہے جو اسکی ماہیت کو باطل کردیتی ہے اور تنقیہ کی بھی قوت اسمیں ہے زینت جزئی شترہ لبلاب کا دودھ بالوں کو تراشتا ہے اور جون کو قتل کرتا ہے جراح وقروح تازہ کو حبل المساکین کے بڑے بڑے زخموں کی دوا ہے گویا انکا اندمال کردیتی ہے جب بطور مطبوخ کے کسی شراب میں جوش دیکر پلائی جاوے اور اسکا ضماد خصوصاً جسمیں قیروطی ملا کے آگ سے جلے ہونے پر لگایا جاتا ہے اسیواسطے یہ دوا بے نظیر ہے **اعضائے سر** نچوڑے ہوئے پانی سے اسکے کسیقدر روئی کو بھگو کر اس کان میں ٹپکاتے ہیں جسمیں درد ہو [illegible] ہمراہ روغن گل کے علے الخصوص اگر ورم گرم بھی کان میں ہو۔ اور درد سر کو بھی نفع کرتا ہے عصارہ اس کا اسی دوا کو نفع کرتا ہے جو کان کی طرف کھنچکر آیا ہو اور زمانہ دراز اس پر گذر گیا ہو اور کانوں کے ان قروح کو مفید ہے جو پرانے ہوگئے ہوں **اعضائے نفس** سینہ اور پھیپھڑے میں جو صدع یعنی شگافتہ ہونے کا صدمہ پہونچا ہو اسکی دوا ہے جیسے اور ریح کو پاک صاف کردیتا ہے **اعضائے غذا** سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے اور تپ اسکی سرکہ ملا کر [illegible] کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضائے نفض** بہ بیلاپ [illegible] ختم تک کا مسہل ہے اور اگر [illegible] دیا جاتا ہے تو اسکی زیادہ ہے اور ایک قسم لبلاب کی بہت خراب ہے جسکے استعمال سے خون کے دست آنے لگتے ہیں مترجم کہتا ہے تجربہ میں عشق پیچاں کی تپ ذات الجنب کے مرض میں نہایت مفید ہے اور اوقات [illegible] ہم استعمال کرتے ہیں اور [illegible] ذات الجنب میں جسکو [illegible] پسلی کا مرض کہتے ہیں اس تپ کے استعمال کے بعد کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مریض ہلاک ہوا ہو اور جیسے ہمکو یہ دوا ایک فقیر پنجابی سے ملی ہے [illegible]

لعاب جسکو ہندی میں تھوک کہتے ہیں خواص اسکے مختلف ہیں [illegible] امزجہ ان اشخاص کے جنکا تھوک ہے [illegible] خاصیت اسکی یہ ہے کہ [illegible] **زینت** کلف ورنش کو دور کردیتا ہے اور جو خون مردار کسی جگہ جم گیا ہو یعنی اسکو حل کردیتا ہے **جراح وقروح** روزہ دار آدمی [illegible] اسکا لعاب دہن نہار منہ کا فوراً [illegible] جسوقت [illegible] جسمیں [illegible] ایذا [illegible] قتل کردیتا ہے [illegible] اسی وقت [illegible] **سموم** لعاب جملہ سموم کا مقابلہ کرتا ہے اور جسوقت روزہ دار آدمی [illegible] مرتبہ تھوکے بچھو بالضرور مرجاتا ہے

لبن بفتح لام و باء موحدہ جسکو ہندی میں دودھ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مرکب ہے جو ہر سے پانی ہے اور پنیر جسکو [illegible] کہتے ہیں اور چکنائی [illegible] گائے کے دودھ میں بکثرت ہوتی ہے اور بکریوں کے دودھ میں چکنائی [illegible] جبن بھی کم ہوتا ہے اور وہ پتلا بھی زیادہ ہوتا ہے اور [illegible] دودھ میں بھی چکنائی کم ہے اور پتلا ہے اور گوسفند کا دودھ معتدل ہے [illegible] دودھ کا [illegible] اور چکنا زیادہ ہوتا ہے اور گائے کا دودھ بہت چکنا اور بہت

HAKEEM SHOUKAT ALI

درد کو اور نزف کے روکنے کیواسطے اسکا حمول کیا جاتا ہے بہت نافع ہوتا ہے
لوبیا بضم لام و سکون باے موحدہ طبیعت سرخ لوبیا کی طبیعت مین
زیادہ گرمی ہے ابن ماسویہ اور ابن جانس حکیم نے کہا ہے کہ سرد خشک ہے اور سب نزدیک
یہ بات ہے کہ جرم اسکا یابس ہے اسمین رطوبت فضلیہ ہے اور مائل بحرارت ہے اور سرخ
لوبیا مین گرمی زیادہ ہے **افعال و خواص** نفخ کے بنسبت ہضم بھی جلدی کرتا
ہے اور فضلہ اسکا نکل بھی جلد جاتا ہے اور اس سے غذائیت مین کمتر نہین ہے
یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمین نفخ کم ہوتا ہے اور اس قول مین نظر ہے صحیح بات ہے کہ
مونگ سے اسمین نفخ زیادہ ہے اور غذائیت مین اس سے کم نہین مگر باقلہ مین نفخ
لوبیا سے زیادہ ہے خلط جو لوبیا سے بنتی ہے بار رطوبت و بلغمی ہوتی ہے خواب ہاے
پریشان دکھلاتی ہے **اعضاے نفس** سینہ و پھیپھڑے کیواسطے عمدہ چیز ہے
اعضاے غذا خلط غلیظ پیدا کرتی ہے اور رائی ملانے سے اسکا ضرر دفع
ہوجاتا ہے اسی طرح سرکہ زیت و فلفل و سعتر ملا کر اسکی اصلاح ہوتی ہے اور
یہ بھی طریقہ اصلاح ہے کہ منبہ صلب و مرّی کو ہمراہ سرکہ کے لوبیا کے کھانے کے
بعد تناول کرین جسمین رطوبت کم ہو **اعضاے نفض** درا حیض کرتی
ہے خصوصاً لوبیا سرخ علی الخصوص روغن ناردین ملا کر۔

لوز بفتح لام و سکون واو آخر مین زاے معجمہ ہے جسکو بادام کہتے ہین **ماہیت**
بادام کی دہنیت اخروٹ کی دہنیت سے کم ہے علاوہ بران یہ پھل بھی اتنی
دہنیت زیادہ ہے کہ اسکی دہنیت کیوجہ سے اسکا مزہ تلخ بگڑے ہوئے تیل کا سا
ہوجاتا ہے اخروٹ بادام سے جلد ہضم ہوجاتا ہے اور بہت جلد اخروٹ کا استحالہ
بطرف صفرا کے ہوجاتا ہے گو کہ بادام شیرین کا بحسب اوقات بعضون طبیعتون کے احوال
مین تقریب صمغ عربی کے ہے **طبیعت** حرارت اور برودت مین معتدل ہے مگر تھوڑی سی
رطوبت کی طرف اسکا میلان ہے اور بادام تلخ دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص**
بادام تلخ کا گوند قابض ہے اور سخونت پیدا کرتا ہے اور تمام اقسام مین بادام کی جلا
اور تنقیہ کی قوت ہے اور تفتیح بھی ہے مگر بادام شیرین مین یہ قوتین بنسبت بادام
تلخ کے ضعیف ہین اسلیے کہ بادام تلخ ملطف ہے اور بہت جلا پیدا کرنیوالا ہے اور
اصل بادام تلخ مفتح بار دا مراض ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمین قبض یقیناً نہین ہے
اور غذائیت اسمین کم ہے بادام تلخ کے خواص سے یہ ہے کہ لومڑی کو قتل کرتا ہے اور
بادام تلخ فقط دوا ہے غذا نہین ہے اور بادام شیرین کی غذائیت بہت ہے لیکن
مگر تھوڑی سی۔ روغن بادام جرم بادام سے زیادہ تر سبک ہے **زینت** بادام
تلخ کلف اور نمش پر اور نشانات پر لگایا جاتا ہے اور سرخ بادہ و غیرہ پر
اور چہرہ کی بھربھری کو دور کرتا ہے بادام تلخ کی جڑ کو اگر جوش دیکر کلف پر
استعمال کرین دوا ے قوی ہے بادام شیرین کے کھانے سے فربہی پیدا ہوتی ہے
اورام و بثور بادام تلخ ہمراہ کسی شربت کے پتی کیواسطے اچھی دوا ہے **جراح و
قروح** خبیثہ کر پھیلنے والے مادہ کے ہے قروح پر اور نملہ پر لگایا جاتا ہے۔
اور شہد ملا کر سرکہ دا دپر لگایا جاتا ہے بادام تلخ ان سب امراض کے علاج مین
زیادہ نفع کرتا ہے **اعضاے سر** کانکے درد کیواسطے اور کانکے گونجنے کیواسطے اچھی
دوا ہے خصوصاً روغن بادام تلخ یا بادام تلخ کو میسیر مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ
روغن بادام تلخ مین اسکا آٹھوان حصہ جند بیدستر ملا کر گرم گوش و
دور کی درنین کو فوراً فائدہ ہوتا ہے بلکہ مرض بالکل دور ہوجاتا ہے قص جب
سر کو بادام اور شراب سے دھوئین تو طبلہ و خزاز کو پاک کردیتا ہے اور نیند پیدا کرتا
ہے اور اگر بادام تلخ کو شراب سے پیشتر کھائین بیہوشی کو منع کریگا خصوصاً ایام علاج
بادام تلخ کے درخت بادام تلخ کا نرم نرم گوند کرا سمین سرکا و روغن گل
ملا کر جسمین پر اسکا ضماد کیا جاے درد سر کے پیدا ہونے کو نفع کریگا اسیطرح روغن
بادام تلخ بھی یہی فائدہ کرتا ہے **اعضاے چشم** بصارت کو قوت دیتا ہے **اعضاے
نفس** بادام تلخ نشاستہ ملا کر نفث الدم کیواسطے اچھی دوا ہے اور پرانی کھانسی
اور ربو و ذات الجنب کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً روغن بادام شیرین بادام
کا آٹا پسا ہوا کھانسی و نفث الدم کو مفید ہے **اعضاے غذا** سدہ ہاے جگر
اور طحال کی تفتیح کرتا ہے اور خصوصاً بادام تلخ گردہ ان سدونکی تفتیح کرتا ہے جو بلغم کے
سرد خمین پیدا ہوئی ہون اگر تازہ بادام مع پوست کے کھایا جاے معدہ کی تری
کو پوچھ کر خشک کردیتا ہے بادام بہ دشواری ہضم ہوتا ہے جو خلط اس سے پیدا
ہوتی ہے غذائیت اسکی قلیل ہے شکر ملا کے جب کھایا جاے جلدی ہضم ہوجاتا ہے
اور جلدی معدہ سے اترجاتا ہے پسا ہوا سفوف بادام کا ثقیل ہے صفرا کا
ہیجان کردیتا ہے بسبب اپنی حلاوت کے **اعضاے نفض** سدہ ہاے گردہ کی تحلیل
کرتا ہے اور روغن بادام تلخ گردہ اور مثانہ کو پاک کردیتا ہے پتھر کو ریزہ ریزہ
کردیتا ہے خصوصاً جبکہ پرسیاوشان کے ساتھ ملایا جاے اور پیشتر اگر ایرسا اور روغن گل
ملا کر ضماد کرین جب بھی نفع کرتا ہے درد ہاے رحم کو اور رحم کے اورام گرم کو اور
صلابت رحم اور اختناق رحم اور دشواری عسر البول و درد و گردہ کو نفع کرتا ہے بطور
حمول کے اسکے استعمال سے حیض کا ادرار ہوجاتا ہے بادام شیرین بسبب ملا کرنیکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

قولنج کو نفع کرتا ہے اور بادام تلخ کا نفع اس سے زیادہ ہے روغن بادام حریم بادام سے زیادہ سبک ہے۔ سموم دیوانے کتے کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے۔

لیموئیون بڑے پتے کے لیمو کو کہتے ہیں **خواص عمل** اسکا قابض و ریاس ہے **اعضائے نفض** روانی خلط اور خونی آمد کو نفع کرتا ہے کسی شراب میں ملاکر پلاتے ہیں اور اسیطرح حیض کی روانی کو بھی مقدار شربت اسکی ایک کسینا فری کسی شراب میں ملاکر

لزاق الذہب شامل ہے بحاق لذہب **ہیت** یہ نام اشق کو بھی بولا جاتا ہے اور اسپر ہم کلام کر چکے ہیں اور کبھی اس چیز پر اسکا اطلاق کرتے ہیں جو لڑکوں کے پیشاب کو تانبے کے ہاون دستہ سے دھوپ میں اسقدر پیسیں یہانتک کہ بستہ ہو جائے اور کبھی ایک قسم اسکی معدنی ہوتی ہے جو معدن میں اس بخار سے پیدا ہوتی ہے جو گرم مزاج کے پانی سے متحلل ہو کر پھر بستہ ہو جاتا ہے اور یہ وہی قسم ہے جس کو اسوقت بیان کرتے ہیں۔

اختیار بہتر وہی ہے جو صاف اور پاکیزہ ہو خصوصاً معدنی ہو اور بنا ہوا مصنوعی زیادہ قوی ور زیادہ لطیف ہوتا ہے اسکے بعد معدنی جسکو جلا ڈالا ہو **طبیعت** بہت گرم ہے اور بہ حدت ہے **خواص عمل** یہ قابض ہے خوشبودار کرتا ہے عفونت پیدا کرتا ہے لذع بھی اسمیں ہے محلل ہے تجفیف بقوت کرتا ہے تحلیل اسکی بہ نسبت لذع کے شدید تر ہے اسیطرح تجفیف اسکی خراب گوشت وغیرہ کو بہ عوض لذع کثیر کے گھلا دیتا ہے مصنوعی میں تجفیف زیادہ ہے اور لذع کمتر ہے اسلیے کہ لطافت اسکی زیادہ ہے جب معدنی کو جلا ڈالیں اسکی لطافت بڑھ جاتی ہے ادمان بواسیر میں نفع اسکا درجہ نہایت پر پہونچ جاتا ہے **جراح و قروح** گوشت کو گھلا دیتا ہے جن زخموں کا اندمال دشوار ہو انکی دوائے جید ہے **اعضائے غذا** قے لاتا ہے اور قبض پیدا کرتا ہے

لبلاب بفتح لام وسکون باے موحدہ آخر میں بھی باے موحدہ ہے جسکو عشق پیچاں کہتے ہیں **طبیعت** معتدل ہے مائل بہ قلیل حرارت و یبوست و جالینوس کے نزدیک یہ بات ہے کہ یہ سرد ہے **خواص عمل** ہے تفتیح پیدا کرتا ہے جو قسم اسکی بنام حبل المساکین مشہور ہے اسمیں ارضیت ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے اور مائیت ہے جو لیس اور حرارت ناری ہے اور خشکی ایسی ہے جو اسکی مائیت کو باطل کر دیتی ہے اور تنقیہ کی بھی قوت اسمیں ہے زینت جزبی قسم لبلاب کا دودھ بالوں کو تباہ کر ڈالتا ہے اور جوؤں کو قتل کرتا ہے **جراح و قروح** تازہ تر حبل المساکین کی پتے بڑے زخموں کی دوا ہے کا اندمال کر دیتی ہے جب بطور مطبوخ کے کسی شراب میں جوش دیکر پلائی جائے اور اسکا ضماد خصوصاً ہمراہ قیروطی سکے آگ سے جلے ہوئے کو

پر لگایا جاتا ہے اسیواسطے یہ دوا بے نظیر ہے **اعضائے سر** نچوڑے ہوئے پانی سے اسکے کسیقدر سردی کو بھگو کر اس کان میں ٹپکاتے ہیں جسمیں درد ہو خصوصاً ہمراہ روغن گل کے علے الخصوص اگر ورم گرم بھی کان میں ہو اور درد سر کو بھی نفع کرتا ہے عصارہ اس کا اسی وجہ کو نفع کرتا ہے جو کان کی طرف کھنچکر آیا ہو اور زمانہ دراز اس پر گذر گیا ہو اور کانوں کے ان قروح کو مفید ہے جو پرانے ہو گئے ہوں **اعضائے نفس** سینہ اور پھیپھڑے میں جو صدمہ یعنے شگافتہ ہونے کا صدمہ پہونچا ہو اسکی دوائے جید ہے اور ریہ کو پاک صاف کر دیتا ہے **اعضائے غذا** سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے اور تپ اسکی سرکہ ملاکر استعمال کیواسطے بھی دوا ہے **اعضائے نفض** بہ لبلاب خصوصاً تخترتہ کا مسہل ہے اور اگر شربت دیا جاوے تو اسکی زیادہ ہوگی اور ایک قسم لبلاب کی بہت خراب ہے جسکے استعمال سے خون کے دست آنے لگتے ہیں مترجم عاجز کے تجربہ میں عشق پیچاں کی تپ ذات الجنب کے مرض میں نہایت مفید ہے اوقات ادویہ میں ہم استعمال کرتے ہیں اور مرض ذات الجنب میں جسکو پسلی کا درد کہتے ہیں اس تپ کے استعمال کے بعد کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مریض ہلاک ہوا ہو اور جیسے ہمکو یہ دوا ایک فقیر پنجابی سے ملی ہے

لعاب جسکو ہندی میں تھوک کہتے ہیں **خواص عمل** اسکے مختلف ہیں بحسب اختلاف امزجہ ان اشخاص کے جنکا تھوک ہے مگر خاصیت اسکی یہ ہے کہ **زینت** کلف و رشش کو دور کر دیتا ہے اور جو خون مردہ کسی جگہ جم گیا ہو سبکو تحلیل کر دیتا ہے **جراح و قروح** روزہ دار آدمی کا لعاب دہن نہار منہ کا فور ملا کر داد کے اقسام پر لگایا جاتا ہے **اعضائے سر** روزہ دار کا لعاب جسوقت اس کان میں ٹپکایا جاتا جسمیں کوئی کیڑا گھس گیا ہو قتل کر دیتا ہے اور اسی وقت نکال دیتا ہے **سموم** لعاب جملہ سموم کا مقابلہ کرتا ہے اور جسوقت روزہ دار آدمی جو فاقہ سے ہو تھوک کر چند مرتبہ تھوکے بچھو بالضرور مر جاتا ہے

لبن بفتح لام و باے موحدہ جسکو ہندی میں دودھ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مرکب ہیں جو ہر سے جو مائی ہے اور جبن جسکو پنیر کہتے ہیں اور چکنائی یہ چکنائی گائے کے دودھ میں بکثرت ہوتی ہے اور بھینسوں کے دودھ میں چکنائی اور جبن یعنے پھوک کم ہوتا ہے اور وہ پتلا بھی زیادہ ہوتا ہے اور مادہ خر کے دودھ میں بھی چکنائی کم ہے اور پتلا ہے اور گوسفند کا دودھ معتدل ہے اور بکری کا دودھ گاڑھا اور چکنا زیادہ ہوتا ہے اور گائے کا دودھ بہت چکنا اور بہت

HAKEEM SHOUKAT ALI

کاڑھا ہوتا ہے اور ررماک جو ایک قسم خاص اونٹنیوں کی براہ رنگ کے ہے اُسکا دودھ مثل عام قسم اونٹنیونکے پتلا پانی ایسا ہوتا ہے اچھا آدمی کیواسطے جلا آسکا کے دودھ مین بہتر عورت کا دودھ ہے اور اوسمین بھی بہتر یہ ہے کہ پستان کو منہ لگا کے یا دوہا ہوا دودھ تازہ اور گرمی سکی تھوڑی ہو اور پی لیا جائے اسمین بھی بہتر وہی دودھ ہے کہ بہت سپید ہو اور قوام مین برابر اور یکسان ہو ناخون پر جو اسکا ایک قطرہ رکھیں ٹھہرا رہے بہ بجائے چراگاہ اس حیوان کی جسکا یہ دودھ ہے اچھے مقام پر ہو اور اس دودھ مین کوئی مزہ اور قسم کا نہو ترشی مائل یا تلخی لیے ہوئے یا تیز تر جیسے مرچ کی تیزی ہوتی ہے اور کوئی بو خراب ناگوار اس سے آتی ہو اور ہو کہ دھو دھ ہا جاے دودھ اور فوراً اسکا استعمال کیا جائے قبل اسکے کہ کچھ استحالہ یا فساد اسمین آنے پائے جس حیوان کے گابھ رہنے کا زمانہ آدمی کے حمل رہنے کے زمانے سے زیادہ ہوتا ہے اسکا دودھ خراب ہے اسیواسطے مناسب ہے کہ جس حیوان کا گابھ انسان کے حمل کے زمانے سے قریب ہے جیسے گائے اسکا دودھ آدمی کو پلایا جائے ماہیت مائیت جو دودھ میں ہے گرم ہے اور زبدیت جسکا مسکہ بنتا ہے مائل باعتدال ہے اگرچہ کسیقدر حرارت بھی لیے ہوئے ہے اور زرد دودھ جو ترش ہو جاتا ہے وہ خشک ہوتا ہے خواص ماہیت اسکی ملطف ہے اور آلایش وغیرہ کے دھو ڈالنے کی بھی اسمین قوت ہے اور حرارت بجھانے کی بھی اسمین قوت ہے اور لذع بھی اسمین نہین ہے دودھ اقسام کیموس کی تعدیل کردیتا ہے اور بدن کو قوی کردیتا ہے اور بدن کو فربہ کرکے اطراف میں بڑھا دیتا ہے جب شہد کے ساتھ دودھ پیا جائے باطنی قروح کو اخلاط غلیظ سے پاک کردیتا ہے اور انمین نفخ پیدا کرتا ہے اور آلایش سے انکو دھو ڈالتا ہے کیموس دودھ سے اچھا بنتا ہے غذا دیکی پوری ہے کیونکہ بچہ کو بڑھا دیتا ہے خصوصاً جو بچہ کا دودھ خود ایسی چیز ہے جو قریب ہضم کے ہے مراد یہ ہے کہ اسمین خام ہونیکا شبہ ہے اور کیونکر اسمین خامی ہے حالانکہ دودھ کی پیدایش خون سے ہے جو نہایت درجہ ہضم ہونیکے بعد کہ ایک قسم کا ہضم طاری ہوچکا ہے اور اسنے تصفیہ کے بعد دوبارہ تصفیہ ہو کر دودھ پیدا ہوا ہے بلکہ اب جسوقت اسپر حرارت اچھی طور پر پہونچے گی در معدہ کی گرمی دودھ کو ہضم کرنا چاہیگی بہت جلد اسکو خون مختل کی طرف پھیلا دیگی بس کیا اچھی بات ہے جو حکیم لوفس نے کہی ہے بعد اسکے کہ اسپر اعتراض کیا گیا تھا اور چونکہ دودھ کسیقدر مایل بطرف برودت کے ہے لہٰذا بلغمی مزاج والونکو ضرر کرتا ہے اسلیے کہ ان کی حرارت دودھ کو خون صحیح کی طرف پھیرلانیکی طاقت کماحقہٗ نہین رکھتی قوت بدنی قبل استحالہ پانی دودھ کے اسکو اپنی طرف مین لاتی ہے

اسلیے کہ دودھ کی کیفیت خونکی قریب ہے اور یہی سبب ہے جن لوگونکا مزاج گرم خشک ہے انکو دودھ فائدہ کرتا ہے بشرطیکہ انکے معدہ مین صفرا موجود نہو۔ دودھ کے اقسام کیواسطے ابدان انسان کو ایسی مناسبتین ہین جنکے اسباب یافت نہین ہوسکتے جو شخص دودھ پیے اسکو واجب ہے کہ تھوڑی دیر سکون اور آرام مین بسر کرے تاکہ دودھ اسکے معدہ مین خراب نہوجائے اور حرکت اور تعب کی گرمی سے ترش نہوجائے مگر سونے کی اجازت دودھ پینے کے بعد نہین دیجاتی ہے اور نہ اور غذا انکے تناول کی جبتک وہ دودھ معدہ سے اتر جائے دودھ کو صلاحیت سن رسیدہ آدمیونکے مزاج سے زیادہ ہے بہ نسبت جوان آدمیونکے کہ جنکا مزاج گرم ہے اسلیے کہ جوانان گرم مزاج کے معدہ مین دودھ کا استحالہ صفرا کی طرف ہوجاتا ہے دودھ مشائخ کو بھی فائدہ کرتا ہے بسبب ترطیب پیدا کرنیکے اور سوکھی کھجلی بوجہ خشکی کے جو خاصکر مشائخ کے ابدان مین پیدا ہوتی ہے اسکو دور کردیتا ہے مگر واجب ہے کہ مشائخ کو شہد ملا کر دودھ پلایا جائے تاکہ اسکے ہضم ہونے پر اعانت ہو جائے اکثر دودھ کا استعمال جب شروع کیا جاتا ہے پہلے پہلے دست آتے ہین اور جو فضول اطراف امعا مین ہین انکو نکالدیتا ہے بعد اسکے پھر بدن کی غذا دینی شروع کرتا ہے اور بدن مین پھیلتا ہے اور قبض پیدا کرتا ہے دودھ نفاخ بھی ہے مگر یہ کہ جوش دے لیا جائے دودھ مرکب جز سے ہے ایک جز دست آور ہے وہ اسکی ماہیت ہے اور دوسرا جز قبض پیدا کرنیوالا وہ اسکی جبنیت ہے دودھ دیر ہضم ہے خلط غلیظ پیدا کرتا ہے معدہ کو دیر مین اترتا ہے شہد اسکی اصلاح کردیتا ہے اور غذائے ترش دودھ سے مدتکی بنتا ہے گھٹا دودھ خلط خام ہے پکایا ہوا دودھ خصوصاً جو پکاتے پکاتے گاڑھا ہوجاتا ہے زیادہ قابض ہے دودھ کی ہر ایک قسم سدہ پیدا کرتی ہے خصوصاً جگر مین مگر اونٹنی کا دودھ یا اور جانور جنکا دودھ مثل اونٹنی کے ہے کیونکہ اسمین جبنیت کم ہے اور ماہیت مین اونٹنی وغیرہ کے دودھ کی جلا کی قوت ہے لہٰذا سدہ نہین پیدا کرتا اور دودھ ان مواد کو جو اعضائے باطنہ پر گرتے ہین اور بسبب اپنی تیزی اور لذع کے ان اعضا کو ایذا دیتے ہین نفع کرتا ہے اسلیے کہ یہ دودھ ان مواد کو ضعیف کردیتا ہے اس طرح پر کہ ان مواد کو دھو ڈالتا ہے اور اسکا دھونا پانی کے دھونیسے فوقیت رکھتا ہے بسبب اسکے کہ دودھ کی ماہیت مین جلا کی قوت ہے وہ قوت پانی مین نہین ہے اور ان مواد کے کیفیت کی تعدیل کردیتا ہے اسطرح پر کہ ان مواد کو ایسی کیفیت کی طرف پھیر لاتا ہے جو عضو کی کیفیت کے مناسب ہون بعد اسکے جو تغذیہ کی قوت

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسمین ہر اسلیے ذریعہ سے درمیان عضو اندرونی اور خلط خراب کے ایسی
پھسلن اس عضو مین پیدا کرتا ہو کہ اب وہ خلط اس عضو کو خالی ملاقات نہین
کرتی ہو تاکہ اسمین سرایت کرے جیسے چکنے برتن مین تر چیزین خراب شدہ کچھ اثر
نہین کرتی ہین۔ جن لوگونکے بدنسے خون کا سیلان کسی عضو ان سے ہوتا ہے
انکو دودھ ضرر کرتا ہو احشاے باطنی کو دودھ موافق نہین ہو اور بکری کی دودھ
بہ نسبت اور جانورونکے دودھ کے احشا کو زیادہ ضرر کرتا ہو اسلیے کہ بکری
اکثر وہی چرتی ہو جو قابض ہین بھیڑ کا دودھ بکری کے دودھ کے مخالف ہو
اور غذاے پسندیدہ نہین ہو اور التہاب پیدا کرنیکی قوت اسمین ہو۔ دودھ اپنے
جوہر اصلی مین بہت جلد استحالہ پانے والا ہو خصوصاً بطرف حرارت کے اسکا
استحالہ جلد ہو جاتا ہو۔ خراب دودھ سے بدتر بدن کیواسطے کوئی چیز مضر نہین
مادہ خر کا دودھ مائیت زیادہ رکھتا ہو اور سور کا دودھ مائی بھی ہو اور ناپختہ
فصل ربیع مین جو دودھ پیدا ہوتا ہو اسکی مائیت زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت
اس دودھ کے جو فصل صیف مین پیدا ہو اسی طرح ان جانورونکا دودھ
جو کشت زار اور ان مقامون کی گھاس وغیرہ چرتے ہین جہان پانی بھرا
ہو اسلیے کہ ربیع کی نباتات مین مائیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت صیف کی
نباتات کے ہو اور جسقدر صیف خریف کی طرف قریب ہوتی جاتی ہو دودھ مین
غلظت بڑھتی جاتی ہو۔ بہت بہتر وہی دودھ ہو جو درمیان ایام فصل صیف کے
پیدا ہو مگر اسپر خوف سکا ہوتا ہو کہ پینے کے بعد حرارت کی طرف مستحیل ہوجائے
اور ربیع مین اسبات کا خوف نہین ہوتا ہو گاے کے دودھ مین گھی کی زیادتی ہوتی
ہو اور بھیڑ کے دودھ مین پنیر بھی زیادہ ہوتا ہو اور گھی بھی اور اونٹنیون کے دودھ مین
جبنیت کم ہو اسکے بعد مادہ اسپ کے دودھ مین اسکے بعد مادہ خر کے دودھ مین
اسیواسطے مادہ خر کا دودھ معدہ مین بہت کم پنیر نہین بنجاتا ہو اور اونٹنی کے دودھ مین
نمکینی ہو اسلیے کہ وہ ترشی کو دوست رکھتی ہو اور اسکا دودھ سب دودھ کے اقسام
سے بہتر ہو چوپایون مین اور باوجود اسکے یہ بھی کہا گیا ہو کہ اونٹنی کا دودھ معدہ مین
اور ساویہ کے اجزاے شکم مین زیادہ ٹھہرتا ہو بہ نسبت اور جانورونکے دودھ کے
یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ دودھ مین اختلاف بحسب اختلاف نوع حیوانکے
ہوتا ہو اور بحسب اختلاف سن حیوان کے بھی اختلاف ہوتا ہو کہ تعجب ہے کہ سن کا
جانور ہو یا سخت گوشت کا۔ فربہ جانور کا دودھ ہو یا دبلے کا سپید رنگ کا جانور ہے
یا اور کسی رنگ کا زیادہ ضعیف اور کم زور ہو جی دودھ ہو تا برقول اطبا کے جو سپید رنگ

جانور کا ہو اور معدہ سے انحدار اسکا دودھ کا بہت جلد ہوتا ہو زرشیت دودھ
کا زیادہ استعمال کرنا بنا برقول بعض طبیبونکے بدن مین جوئین پیدا کرتا ہو اور کچھ بعید
نہین ہو کہ ایسا ہی ہو مگر بڑے بڑے داغ اور نشان جو جلد مین ہین انکو دودھ
کا طلا کرنا صاف کر دیتا ہو اور دودھ پینے سے رنگ کی خوبی پیدا ہوتی ہو لیکن
اکثر اوقات بیچ بیچ چھیپ پیدا کرتا ہو سواے اونٹنیون کے دودھ کے کہ اس مین
چھیپ پیدا ہونے کا خوف کم ہو اور جبکہ شکر ملا کر پیا جائے خوبی رنگ کی پیدا
کریگا خصوصاً عورتونکے رنگ مین اور فربہی بھی پیدا کرتا ہو تا انکہ ماء الجبن بھی
خشک مزاج والے کو بھی فربہ کرتا ہو اگر ایسے آدمی بسبب اپنے مزاج حار کے
کے لاغر ہو گئے ہون ان لوگونکے بدنمین فربہی پیدا کرنیکا سبب یہ ہو کہ دستیں
پیدا کرتا ہو پس بیشتر خلط خراب کو نکالدیتا ہو پس غذا اس بدن کی درست ہوجاتی
ہو اور جو دودھ بوجہ خباثت کے چکا دہی بن گیا ہو وہ بہت جلد ان لوگون کو
فربہ کر دیتا ہو۔ ماء الجبن کلف اور نشانات کو طلا کرنے سے زائل کر دیتا ہو
اور کبھی پلانے سے بھی یہی نفع کرتا ہو۔ اورام وثبور اکثر ایسا ہوتا ہو کہ جو چیز
بدنمین اورام ردی اور دنبل و رماخرہ اور ترکھجلی اور سوکھی کھجلی ہو دودھ پینے سے
انکو آرام ہو جاتا ہو بشرطیکہ انکے مزاج مین کوئی ایسی چیز نہو جو دودھ کو فاسد
کردے اور اسکو صفرا بنادے جن لوگونکے بدنمین اورام باطنی ہین انکو دودھ مضر ہو
جراح و قروح دودھ قروح باطنی کی اصلاح کرتا ہو کہ ان کی حرکت زیادتی
کو دھو ڈالتا ہو اور صاف کر دیتا ہو اور ان کا تغذیہ کرتا ہو اور اگر انکے مزاج مین
کوئی مفسد چیز دودھ کی نہو اور نہ ایسی چیز ہو کہ جو دودھ کا استحالہ صفرا کی
طرف کرے اسوقت صاحبان قروح دودھ سے نفع پائینگے ماء الجبن جلیلہ
کے ہمراہ ترکھجلی کو مفید ہے **آلات مفاصل** تمام اقسام کے دودھ پٹھون کو مضر
ہین اور ان لوگون کو جنکو پٹھے کے امراض لاحق ہین خصوصاً مزا مراض
پٹھے کے اگر ہون **اعضاے صدر** شیر تر نوازل کو نفع کرتا ہو انکو بند کر دیتا ہو
اور نزلہ کی تیزی کو دور کر دیتا ہو حلق کے قروح کو مفید ہو۔ دودھ اس نسیان
کی اچھی دوا ہو جو خشکی سے پیدا ہوا ہو اور غم اور وسواس کی بھی دوا ہے جیسا
دانتون کو دودھ ضرر پہونچاتا ہو اور ان کی جڑون کو کھا لیتا ہو اور انہیں کچ
ڈالدیتا ہو اور انکو کرم خوردہ کر دیتا ہو خصوصاً اگر سرد مزاج کا دانت ہو
اور مسوڑھے کو ڈھیلا کر دیتا ہو علاج اجتناب بعد دودھ پینے کے شہد اور شراب
سکنجبین کی کلی کیجائے مگر مادہ خر کا دودھ بنا برقول اطبا کے اگر اس سے کلی کیجائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دانتون اور مسوڑھے کو مضبوط کردیتا ہے۔ جن لوگون کے سر مین درد ہو اور جنکو دوار یعنے گھمنی کا مرض ہو اور جنکو طنین کا مرض ہو یعنے کان کو بجتا ہو ایسے بیمارونکو دودھ موافق نہین آتا ہے خصوصاً دودھ پیکر سونا ان لوگون کو زیادہ مضر ہے خلاصہ یہ ہے کہ جتنے آدمی ایسے ہین کہ جنکے اعضاے سر مین ضعف ہے انکو دودھ ضرر کرتا ہے **اعضاے چشم** ظلمت بصر اور شبکوری پیدا کرتا ہے لیکن اگر دودھ آنکھ مین ڈالا جاے آشوب چشم کو نفع کریگا اور ان تیز مواد کو جنکی ریزش آنکھ کی طرف ہے بھی مفید ہوگا اور خشونت یا روکھاپن جو آنکھ مین ہو اسکو بھی دور کر دیگا اسیطرح اگر سفیدی بیضہ اور روغن گل خام مین دودھ ملاکر آنکھ پر ڈالین دودھ کا دوھنا آنکھ پر تمام چشم کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفس** ماء وہ خر کا دودھ کھانسی سل اور نفث الدم کو اسیطرح سے مفید ہے جسطرح ہر ایک مرض کے بیان مین لکھا جائیگا بعید کہ دودھ نفث الدم کو زیادہ نفع کرتا ہے بشرطیکہ قروح کی دواؤن مین اور سل کی دواؤن مین دودھ داخل ہے دودھ کا منفعہ اور غرغرہ خوانیق اور ذبحہ اور اورام لہات اور لوزتین کو مفید ہے مگر جسکو نقصان رطوبت سے ہو اوسکو ضرر کو اوسکی رطوبت سے اونٹنیون کا دودھ ربو اور بہر کو فائدہ کرتا ہے سینہ کو بہ نسبت سر اور معدہ کے دودھ زیادہ موافق ہے **اعضاے غذا** دودھ جگر مین سدہ پیدا کرتا ہے ماء الجبن یرقان کو فائدہ کرتا ہے شیر بز اور اونٹنی کا دودھ ہر طرح اور شیر مادہ خر استسقا کو فائدہ کرتا ہے اور یہی سبب ہے دودھ طحال کی سختی کو مفید ہین شیر بز ہمراہ روغن بید انجیر کے اندرونی صلابات کی دوا ہے معدہ مین نفخ پیدا کرتا ہے اور خصوصاً دودھ جو بعد بچہ جننے کے فوراً دوہا جاے جسکو پیوسی کہتے ہین اور دونون قسم دودھ کی ہچکی اور دخانی ڈکار کو ہیجان مین لاتی ہے خصوصاً پیوسی جس شخص کے طحال مین یا جگر مین کچھ مرض ہو کہ جس مین تدبیر لطیف یعنے کمی غذا کی حاجت ہے اسکو دودھ ضرر کرتا ہے سواے اونٹنی کے دودھ کے جو بہت سے امراض طحال اور جگر کو مفید ہے اونٹنی کا دودھ استسقا کو بہت فائدہ کرتا ہے خصوصاً اگر ذخر عجری کے ہمراہ پیا جاے اور غذا کی خواہش کو بڑھاتا ہے اور پیاس پیدا کرتا ہے کھٹا دودھ بہت دیر مین ہضم ہوتا ہے اور خلط خام اس سے پیدا ہوتی ہے مگر جو معدہ براہ طبیعت اصلی گرم ہو یا کسی سبب عارضی سے اسمین حرارت آگئی ہو کھٹے دودھ کو ہضم بھی کرلیتا ہے اور نفع بھی پاتا ہے دخانی ڈکار مسکہ نکالنے کے بعد دودھ سے نہین آتی **اعضاے نفض** ماء الجبن صفراے محترقہ کا مسہل ہے اور افتیمون کے ساتھ سوداے محترقہ کا مسہل ہے دودھ سے پتھری پیدا ہوتی ہے دودھ جوش دیا ہوا اسقدر کہ اسکی مائیت جاتی رہے قبض شکم پیدا کرتا ہے خونکی آمد جو دستون مین ہو اسکو بند کرتا ہے اونٹنی کا دودھ اور راحیض کرتا ہے۔ چکناوہی گاے کا اسہال صفراوی کیواسطے اچھی چیز ہے شیر تازہ دوشیدہ کا زخم کے قروح کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہے شیر گوسپند قروح مثانہ کو مفید ہے دودھ سے تدارک جماع کے فرج کا کیا جاتا ہے اور باہ کی قوت بڑھاتا ہے اور معامین نفخ پیدا کرتا ہے ہر ایک دودھ جو غلیظ القوام ہو قوت منی کو برانگیختہ کرتا ہے اور تھوڑا ہی بہت ہے خصوصاً دہی پیوسی دودھ سے ہیجان قوت جماع کا ہوتا ہے پیاز کے ترش دودھ بھی یہی اثر رکھتا ہے اور مائیت یعنے جغرات اُن ابدان مین جو گرم مزاج ہین اس سبب سے کہ ترطیب پیدا کرتا ہے اور نفخ بھی کرتا ہے اور اکثر اوقات شکم کو نرم کردیتا ہے خصوصاً مادہ اسپ کا دودھ اور ساڑنی کا اور مادہ خر کا پھر اسکے بعد گاے کا دودھ پھر اسکے بعد گوسپند کا دودھ اور جو دودھ کہ اسکی مائیت کم ہو دودھ کبھی دست لاتا ہے اگر بکثرت پیا جاے کہ ہضم نہو اور نمک اسکی دست آور ہونے پر معین ہوتا ہے اور ماء الجبن کے مسہل ہونے پر بھی نمک اعانت کرتا ہے لیکن جوش کیا ہوا دودھ اور وہ دودھ کہ جس مین ٹھیکریان خواہ کنکریان وغیرہ کو جوش دیا ہو یا جو دودھ سنگ ریزہ اور لوہے کے ٹکڑے گرم کرکے بجھانیسے گرم کیا ہو ایسا دودھ لامحالہ قبض پیدا کرتا ہے دودھ خراش امعا کو نفع کرتا ہے کھٹا دودھ پکانیکے بعد اسہال صفراوی اور درد کو نفع کرتا ہے اونٹنی کا دودھ بواسیر کو فائدہ کرتا ہے جسوقت دودھ کو مقعد کے ورم پر یا اسکے قروح پر اور ریڑھ کے ورم اور قروح کو اسیطرح استعمال کرین نفع کریگا اور اور جو لذع ان اعضا مین پیدا ہوتی ہے اسمین سکون پیدا کریگا **حمیات** شیر گوسپند اور شیر مادہ خر دق کی اچھی دوا ہے جیسا اپنے مقام مین بیان کیا جائیگا کھٹا دودھ اکثر حمیات دق کو دور کردیتا ہے اگر بخوبی اسکا گھی نکال لیا جاے اور ایسا ہو کہ بخوبی ہضم ہوجاے تازہ دوہا ہوا دودھ اُن حیوانات کا جنکا دودھ گاڑھا ہوتا ہے اکثر حمیات مین اس سے پرہیز کیا جاتا ہے اور مناسب نہین ہے کہ تپ کا مریض اسکے گرد و پیش جاے **سموم** دودھ فائدہ کرتا ہے اور دودھ تلخ کے پینے کے بعد اور تناول کرنے بحری اور شوکران اور بھنگ اور خصوصاً اس شخص کو جسنے ذراریح اور خربق اور تافسیا اور خناق النمر اور خانق الذئب کھالیا ہو اور زہریلی دوائین جو اکال ہین اور اندرونی اعضا مین عفونت پیدا کرنیوالی ہین ان سب کو مفید ہے۔ جو شخص بھنگ پیکر مست ہوگیا ہو دودھ پلانیسے اس کی عقل درست ہوجاتی ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

لحم بفتح لام وسکون حا حطی گوشت کو کہتے ہیں اختیار اچھی قسم گوشت کی بھیڑ کا گوشت ہے اور اس سے مراد وہ ہو کہ اسمیں حرارت لطیف ہو اور جوان بچہ بکری کا اور بچھڑے چھوٹے بچے پائے گاؤ کہ ہضم بہت جلد ہوتے ہیں اور غذا لطیف ہیں اور گوشت بزغالہ میں فضول بہ نسبت حمل کے کم ہیں اور دیکھو کسی جانور کا دودھ پیتا بچہ ہو اور وہ دودھ اچھا بھی ہو اسکا گوشت بھی عمدہ ہوتا لیکن اگر خراب دودھ پیتا ہو اسکا گوشت خراب ہو بلحاظ بھیڑ کا گوشت اور اسیطرح دبلی بھیڑ کا بھی خراب ہے اور سیاہ بکری کا گوشت سبک ہے اور زیادہ لذیذ ہے اسیطرح اسکے نر کا گوشت اور نیز سرخ رنگ کوئی حیوان جو زیادہ فربہ ہو اور چھٹا ہوا چر رہا ہو اسکا گوشت بھی سبک تر ہے اور گوسفند یکسالہ کا گوشت غذائیت میں کمی رکھتا ہے اور معدہ کے اوپر ٹھہرا رہتا ہے۔ افضل گوشت کی دو ہی قسم ہے اور ہضم بھی دہلی اچھی طرح ہوتی ہے جو ہڈی سے چھڑائی گئی ہو اور داہنے جانب کا گوشت بائیں طرف کے گوشت سے زیادہ سبک ہے اور سا افضل ہے اور عضل کا اوسط اور میانہ وہی جز ہے جو گوشت اور چربے سے پاک ہو۔ نرم گوشت کوئی چیز ایسا نہیں ہے وہ بھی کبھی لذیذ ہوتا ہے خصوصاً وہ گوشت نرم جسکی ترکیب دودھ کی پیدائش کیواسطے کی گئی ہے جیسے پستان کا گوشت یا اسکی نرمی لعاب پیدا کرنیکے لئے جیسے بیخ زبان کا گوشت ایسے گوشت کی غذا اگر ہضم ہو جائے جید ہوتی ہے لیکن اکثر اوقات غذا بلغمی اس سے بنتی ہے لیکن زیادہ غذائیت اسکی مثل کثرت غذائیت دیگر تمام گوشت کے نہیں ہے بہ نسبت گوشت عضل کے ہاں پستان کا گوشت اور خصیہ مرغہائے خانگی کا گوشت کہ اسکی غذائیت زیادہ ہے جودت میں کہ وہ گوشت ہوتا ہے جسکی خلقت مثل جلد بننے اڑانے کے ہے جس سے کسی عضو کے بوجھ سنبھالنے کا کام لیا جاتا ہے جیسے وہ گوشت جو درمیان رگہائے جگر وغیرہ کے بنا جاتا ہے دل کا گوشت اور اسکی جڑ کا گوشت جو مثل توشہ کے ہوتا ہے اسی قسم کا ہے پستانکا گوشت بہت اچھا ہے اور اگر دودھ بھی نہیں اترتا ہو زیادہ غلیظ ہو جائیگا خصیہ کا گوشت اور اعضائے گوشت سے بہت فضیلت رکھتا ہے چڑیونکے گوشت میں تیتر کا گوشت فضیلت رکھتا ہے اور مرغ کا گوشت لطیف زیادہ ہوتا ہے اور اسمیں زیادہ غذائیت گوشت کبک دری تیہو اور تیتر کے گوشت سے نہیں ہوتی ہے جس حیوانکے مزاج میں یبوست ہے جبتک وہ چھوٹا رہے اسکا گوشت اچھا ہے بعد اسکے بڑے ہو جانیکے مترجم کہتا ہے یا طرح اس فقرہ سے یہ ہے کہ خشک مزاج حیوانات سے چھوٹے قد کے حیوان کا گوشت بڑے قد کے حیوان کے گوشت سے اچھا ہوتا ہے

متن زر غالہ کا گوشت عمدہ ہے اور گوسفند کا گوشت بہت اچھا نہیں ہے اور بچھڑے گوسپند کے گوشت سے پیدا ہوتی ہے بیشتر اوقات زیادہ خراب ہوتی ہے یہ اچھی مگر کسی طرح کا ہو اسکا گوشت خراب ہوتا ہے درندہ جانوروں کا گوشت اور جتنی آبی چڑیاں بڑے قد کی ہیں اور جن چڑیوں کی گردنیں بڑی ہیں اور مور کے اقسام کا گوشت اور خرمان کا گوشت اور کانیز جتنے ان اقسام کا گوشت جو سخت جسم ہوتے ہیں اور لوے کا گوشت اکثر یہی ہے کہ خلط غلیظ سودا کی پیدائش ان گوشتوں سے ہوتی ہے یا ایسے خلط غلیظ کے جسکا سودا کے میں منجملہ کے جملہ اقسام کا گوشت خراب ہے اور چڑیونکے ان بازوؤنکا گوشت جو جہت ریاضت کے گندہ ہو گئی ہیں انکا کیموس اچھا ہوتا ہے وحشی جانوروں میں ہرن کا گوشت اچھا ہے مگر کسی قدر مائل بسوداویت ہوتا ہے نصاریٰ یہ جو لوگ کہ ہم خبر سب ہیں وہ کہتے ہیں کہ جنگلی سور کا گوشت جملہ اقسام صحرائی جانوروں کے گوشت سے اچھا ہوتا ہے اسلئے کہ یہ گوشت باوجود سبک ہونیکے پلے ہوئے سور کے گوشت سے قوی غذا دیتا ہے اور غذائیت اسکی زیادہ بھی ہے اور زود ہضم ہے اور خلط جاذب میں ایسی پیدا کرتا ہے جو بعض فی انواع اجب کی حیوان کے حالات پر بھی نظر کیجائے کہ اسکا سن اور چراگاہ اور ریاضت وغیرہ جن چیزوں کا لحاظ دودھ میں کیا جاتا ہے اور مذکور ہو چکا ہے انکے لحاظ گوشت میں بھی کرنا چاہئے طبیعت پرندے کا گوشت سب چوپایہ جانوروں کے گوشت سے خشکی میں زیادہ ہے گاؤ کا گوشت گوسپند کے گوشت سے زیادہ یبوست رکھتا ہے اور گوسپند کا گوشت بھیڑ کے گوشت سے خشکی زیادہ ہے اور دیر ہضم ہے اور بچہ شتر کا گوشت اسکی غذا غلیظ ہے اور گرمی زیادہ پیدا کرتا ہے خرگوش کا گوشت گرم اور خشک ہے بڑی چڑیوں کا گوشت اور غزال کا گوشت خرمان بیضے شوات نر کا گوشت غلیظ ہوتا ہے بدلے گوشت اور آبی چڑیونکے گوشت میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور اسکے قریب بھیڑ کا گوشت رطوبت میں ہے بعضوں نے کہا ہے کر ساہی کا گوشت رطوبت پیدا کرنیوالا ہے گوشت اس مقام کا جہاں سخت چربی ہوتی ہے جیسے پیٹ کے اوپر کا گوشت اور جدی کا گوشت گرم تر ہے افعال و خواص گوشت کی غذا مقوی بدن ہے اور بہت قریب ہے اسبات کے کہ اسکا انجذاب خون کی طرف ہو پکایا ہوا گوشت اور بھونا ہوا گوشت اسکی غذا ابالے ہوئے گوشت سے خشک زیادہ ہوتی ہے اور ابالے ہوئے گوشت کی غذا مرطوب ہوتی ہے جو گوشت مصالح گرم اور مرچی وغیرہ کے ہمراہ پکایا جائے اسکی قوت دی ہے جو اس مصالح کی قوت ہے تلی چربی جسکو ہم کہتے ہیں اور عام چربی تمام بدن کے ردی غذا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو اور غذائیت بھی اسمیں کم ہو طعام کو معدہ کے اوپر طافی کرتی ہو یعنے معدہ کے
اوپر تیرتی رہتی ہو اور نیچے نہیں اترجاتی ہو چربی کی اتنی ہی مقدار ملانی مناسب
ہو جس سے لذت پیدا ہو۔ نمک آلودہ گوشت اگرچہ اصلی گوشت کی رو سے رطوبت
پیدا کرنیوالا ہو مگر آخر کو پھر اسکی تخفیف میں ہر قسم کے گوشت سے زیادہ ہو جاتا
ہو اور غذائیت اسکی قلیل ہوتی ہو جس گوشت میں تیلی چربی ہو جسکو پیہ
کہتے ہیں وہ شکم کو نرم کردیتا ہو اور غذائیت بھی اسمیں کم ہوتی ہو اور جلدی سے
اسکا دخانیت اور مرار کی طرف ہوجاتا ہو اور جلدی منہضم ہوجاتا ہو اور بعض چھچھڑے دار
گوشت ہر ایک عضو کے گوشت سے زیادہ خراب ہو جس میں رقیق چربی کی قسم ہوتی
ہو ہضم بھی اچھی طرح نہیں ہوتا غذائیت بھی اسکی بری ہو اور یہ قسم چربی کی عام
چربی سے کم بھی زیادہ ہو اور گوشت اسکی چربی سے غلیظ بھی زیادہ ہو گائے کا گوشت کی
غذائیت زیادہ ہو اور غلیظ ہو اور سیاہ رنگ کا گوشت جیسے نیل گاؤ کا امراض سوداوی
پیدا کرتا ہو بہتر گوشت عجل یعنے گوسالہ کا ہو۔ خربوزہ کے چھلکے یا تربوز کا گادا
گوشت کو گلا دیتے ہیں بہتر زمانہ اسکے کھانیکا فصل ربیع اور گرمیوں کی آمد کا زمانہ
افشار [illegible] اور جو لوگ کہتے ہم خسر ہیں وہ کہتے ہیں کلاغ گوشت میں باوجود غلظت
کے ایسی لزوجت نہیں ہو جیسے سور کے گوشت میں ہو اور یہ متانت یعنے استواری
قوام ہو سور کے بچہ کا گوشت غذائیت اسکی کم ہو اسلیے کہ تحلیل اسمیں زیادہ ہو
اور رطوبت بھی اسکی شدید ہو بط کا گوشت غذائیت زیادہ رکھتا ہو اور حرارت
غذا میں مثل غذاے مرغ وغیرہ کے نہیں ہو اور بطا کے پوٹے کا گوشت لذیذ ہوتا ہو
اور اسکے جگر کا گوشت اچھا ہو اور کھانیمیں بھی لذیذ ہو اور غذا اسکی اچھی نہیں ہے
شوربہ کا گوشت کا سریع [illegible] ہو بہت دور سڑ جاتا ہے یہی گوشت ہو جسمیں چربی
کم ہو اور خشکی اسپر غالب ہو نظر اصلی خلقت کے زرغیت گاؤ کا گوشت بہت پیدا
کرتا ہو چربی جنگلی گدھے کی اچھی چیز ہو کلف پر طلا کرنیکے واسطے اور چربی طیار
بطا کی بھی یہی اثر رکھتی ہو جیسے جو رطوبت ہرن کے گوشت کی [illegible] بہتی
پر طلا کیجاتی ہو اور عنبر [illegible] کے گوشت کی رطوبت ماخوذہ پر لگائی جاتی ہو
اورام و ثبور گاؤ کا گوشت سرطان پیدا کرتا ہو اسیطرح اقسام گوشت کے جو
غلیظ ہوں ورم صلابت وادی کی تحلیل کر دیتی ہو جراحات و قروح گاؤ کا گوشت بھی [illegible]
خواب پیدا کرتا ہو اسیطرح جو گوشت غلیظ ہو جیسے جوپائی گوشت [illegible] لگایا
جاتا ہو گاؤ کا گوشت جذام پیدا کرتا ہو اور داء الفیل [illegible] کی بھی اکثر کثرت ہوتی ہو اسیطرح
اور گوشت جو غلیظ ہوں اور [illegible] بھی [illegible] کا گوشت [illegible] سخت ہو [illegible]

گوشت خرگوش میں بعض قوت [illegible] مفاصل کا [illegible] پایا جاتا ہو [illegible] خوشبو دار [illegible] کا
کرتا ہو نیوے کا گوشت درد ہاے مفاصل پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہو جنگلی
گدھے کا گوشت روغن قسط ملا کر اچھی دوا مالش کی ہو پٹھے کے درد کیواسطے اور
جوڑ [illegible] غلیظ دوا ہے مقام پر یعنوں سانپ کے گوشت جذام کیواسطے ویسا ہی
مفید ہو جیسا باب جذام میں تفصیل لکھا جائیگا اور ساہی کا گوشت جذام کیواسطے
اچھی چیز ہو اعضاے سر گاؤ کا گوشت اور جملہ اقسام گوشت کے جو غلیظ ہوں
وسواس پیدا کرتا ہو بسبب اس تجفیف کے جو انہیں ہو نیوے کا گوشت شراب [illegible] کر
مرگی کے مریض کو دیا جاتا ہو جسکا نفع ظاہر ہوتا ہو اعضاے چشم زغن [illegible] کا
گوشت جلا کر اسکی راکھ سپیدی چشم پر لگائی جاتی ہو درندہ جانوروں کا گوشت
اور جن جانوروں کے پنجے میں گرفت کر کے شکار کرتے ہیں انکا گوشت آنکھ کو مفید
ہو اور آنکھ کو قوت دیتا ہو اعضاے صدر سرطان نہری کا گوشت سل
کے بیماروں کو بہت مفید ہو [illegible] بچہ پرندوں کا گوشت خوانیق کا ہیجان کر دیتا ہو مگر
اسکو بطور مخصوص کے ہو (مضمون یک غذاے خاص ہو) اعضاے غذا بچے گوشت
غلیظ اور پر فضول ہو جلنے سبب طحال کو گندہ کر دیتے ہیں مگر خصی گاؤ کے گوشت کی
سوکھی دھنیاں اور زعفران ڈال کر کے سیلان مواد کو بطرف معدہ کے روکتی
ہو بوٹے کا گوشت اکثر [illegible] کو اسکا ان [illegible] نہیں ہوتا ہو جسکی منفعت فساد مزاج
اور استسقا اور سدہ ہائے طحال جگر میں ہو اور بہتر یہ ہو کہ استسقا کیواسطے بطور قرص
کے بنایا جاتا ہو تاکہ پیاس نہ بڑھاوے بعض آدمیوں نے درندہ جانوروں کے گوشت
کی مدح کی ہو اس معدہ کیواسطے کہ جس میں برودت اور رطوبت ہو اور ضعف اس معدہ
میں ہو پس ان کیفیات میں درندہ جانوروں کا گوشت فائدہ کریگا اور جلد ہضم
ہوجاتا اور معدہ سے اتر جاتا اور دیر میں ان دونوں اوصاف کا ہونا بھی دونوں
بحسب غلاظت اور رقت غذا کے نہیں ہوتے اسلیے کہ صحرائی سور اور خانگی
کا گوشت بنابر قول انہیں لوگوں کے جنکو اسکا تجربہ ہوا ہو بہت جلد ہضم ہوتا ہو اور جلد معدہ
سے اتر جاتا ہو اور غذاے قوی با لزوجت اور غلیظ ہو گوشت بارہ سنگے کا باوجود
غلیظ ہو مگر بہت جلد معدہ سے اتر جاتا ہو ساہی کا گوشت سکنجبین ملا کر استسقا
کو نافع ہو [illegible] کا گوشت سدہ ہاے جگر اور ضعف جگر اور فساد مزاج کو اسی جگر کے
نفع کرتا ہو اور استسقا کو بھی مفید ہو درندوں کا گوشت اور جنگل والے جانوروں
کا گوشت معدہ کو قبول نہیں ہوتا اعضاے نفض گاؤ کا گوشت صفرائی گوشت
کو بطرف اسہال کے منع کرتا ہو خرگوش کا گوشت بھنا ہوا قروح امعا کو مفید ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

ساہی کا گوشت سکھایا ہوا ہمراہ سکنجبین کے درد گردہ کو مفید ہے بلکہ مرغ کا شوربا قولنج اور امراض سوداوی کو مفید ہے بھرائی گدھے کی چربی روغن قسط ملا کر اس درد گردہ کو فائدہ کرتی ہے جو ریح غلیظ سے عارض ہوا ہو وحشی جانور اور پنجہ مارنے والے جانوروں کا گوشت بواسیر کو مفید ہے شوربا گاؤ کا گوشت کا بطور یخنی کے اسہال صفراوی کی اچھی غذا ہے اسکو بند کردیتا ہے اس طرح اسکا قریش دھنیا اور سرکہ اور دیگر اقسام کی ترشی جو مشابہ سرکہ کے ہو اور تھوڑی سی زعفران ملا کر اسیطرح چڑیوں کا گوشت بھنا ہوا اور بے بھنا ہوا قبض پیدا کرتا ہے خصوصاً کبک اور تیہو کا گوشت اور ان سے زیادہ قوی لوا اور چکاوک کا گوشت خصوصاً جبکہ بنائے جائیں یا ویسے یخنی انکی بھونی جائے اونٹ کا گوشت ادرار بول کرتا ہے فربہ گوشت تلیین شکم بہ نسبت غیر فربہ کے زیادہ کرتا ہے حمیات گاؤ کا گوشت در بارہ شگون اور زکوی اور بعض بڑی چڑیوں کا گوشت چوتھیا بخار اور لرزہ پیدا کرتا ہے سموم تیوے کا گوشت کھایا ہوا شراب میں ڈال کر سموم کو فائدہ کرتا ہے اور حملان کا گوشت جلایا ہوا سانپ و بچھو اور عقرب اور کے کاٹنے کو مفید ہے اور شراب ملا کر دیوانے کتے کے کاٹنے کو اور بینڈک کا گوشت ڈنک مارنے کے زہر کو مفید ہے -

حرف میم

جن دواؤن کا نام حرف میم سے شروع ہے انکا بیان -

مسک بکسر میم و سکون سین مہملہ جسکو ہندی مین کستوری کہتے ہین **ماہیت** یہ ناف ایک جانور کی ہے جو مثل ہرن کے ہوتا ہے تعیبنہ جسکے دو دانت سپید باریک بلند اوپر کی طرف اٹھے ہوئے مثل سینگ کے ہوتے ہین **اختیار** بہترین مسک کی معدن کے لحاظ سے تبت کی مسک ہے بعضون نے کہا ہے بلکہ چین کی مسک بہتر ہوتی ہے اسکے بعد جرجیر کی اسکے بعد ہندوستان کی اسکے بعد دریا کی مسک اور اس جانور کی چراگاہ کے لحاظ سے اچھی ہے جو سنبل کو چرتا ہو اسکے بعد سنبل الطیب کو اسکے بعد مرا اور رنگ کے لحاظ سے اچھی وہ مشک ہے جسکا رنگ مثل سہی کے زرد ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور بعضون کے نزدیک یبوست اسکی زیادہ ہے **افعال و خواص** لطیف ہے اور تقوی بھی ہے زینت تخیر پیدا کرتی ہے جسقدر کسی جو شاندہ مین پڑے **اعضاء سر** مسک اور زعفران اور تھوڑا سا کافور ملا کر اگر ناس لیا جائے درد سر بارد کو فائدہ کریگا اور تنہا مشک کی ناس بھی مفید ہے اس لیے کہ اس مین تحلیل کی قوت ہے دماغ معتدل کیواسطے تقویت دیتی ہے **اعضاء چشم** آنکھ کو قوی کردیتی ہے اور رطوبت چشم کو خشک کردیتی اور تیلی تھا سپیدی آنکھ مین ہو اسکو دور کردیتی ہے **اعضاے صدر** قلب کی تقویت اور تفریح کرتی ہے اور خفقان ہو تو اسکو نفع کرتی ہے **سموم** تریاق سموم ہے خصوصاً بیش جسکو سنکھیا کہتے ہین -

مصطگی مشہور دوا ہے **ماہیت** رومی مصطگی سپید ہوتی ہے اور قبطی سیاہی مائل ہوتی ہے درخت اسکا اجزا مین بجور طبیسی ماسیت اور بہت سی نجیب شاخ اور مصطگی مین لطافت اور نفع کنندہ ہونا زیادہ ہے **اختیار** بہترین مصطگی وہ ہے جو سپید ہو چمکتی ہوئی پاک صاف اور اصلاح خراب مصطگی کی اسطرح کی جاتی ہے کہ اسکو سرکہ مین چند روز بھگو دیتے ہین اور پھر نکالکر خشک کرلیتے ہین پس اسکی کثافت وغیرہ سب رہو جاتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور اسکی تسخین اور تجفیف کنندہ سے کمتر ہے اور اسکے درخت مین تبرید تجفیف شدید ہین بہ نسبت مصطگی مین اسکے درخت سے تسخین کی قوت زیادہ ہے مترجم میرے بمقام جمون اسی مصطگی دیکھی جسکو درخت سے نکالے ہوئے چند روز گذرے تھے کہ بھی اسکے تازہ ہونیکے انگلی مین دبانے سے دبجاتی تھی اور چپکتی تھی وہان بخوبی دریافت ہوا کہ دوا اسکا درخت جسکو چیڑ کہتے ہین اسی درخت کا یہ گوند ہوا اور سکا کی ہولیل تحت جنگل ریاست کشمیر مین لگا ہوا ہے جب درخت سے یہ گوند چھڑایا جاتا ہے زردی مائل ہوتا ہے بیمارون پر اسی تازہ مصطگی کا تجربہ بھی کیا تو کچھ کمی اثر مین نہین پائی گئی **افعال و خواص** قابض ہے محلل ہے اور تمام اجزا اسکے درخت کے قابض ہین اجزاے درخت کی ترکیب ہے اصلی مین ہیئت مفردہ اور جوہر ارضی سے ہوا اور اس درخت کی جڑین اور اسکا چھلکا قائم مقام اقاقیا اور ہیو قسطیداس کے ہے اور اسکا بدل ہے اسیطرح اسکی پتی کا عصارہ بھی ہے اور اسکے پھل کا عصارہ بھی ملیلہ ہے اسمین قبض کی شدت ہے جالینوس کی راے مین اشبہ بحق بھی ہے کہ اسکے تمام اجزا مین قبض کے ساتھ تلیین بھی ہے اسیطرح مصطگی کے روغن جو بنائے جاتے ہین بھی قبض اور تلیین دونون قبطی مصطگی جو مائل بسیاہی ہوتی ہے اسمین قبض کمتر ہے اور تجفیف اسمین زیادہ ہے لہذا اسکا استعمال زیادہ مناسب ہے بوقت تحلیل قوی کی حاجت ہو اور جس ورم مین قبض کے ہمراہ تلیین اور تجفیف ہو اسکا اثر ورم والی جگہ کے ہوتا ہے رومی مصطگی لطیف زیادہ ہے بسبب اپنی لطافت کے اور بسبب تلیین اپنی حرارت خفیفہ کے بلغم کو پگھلا کر بہا دیتی ہے اور باوجود اس قدر کے مصطگی کی تحلل اور شگافت ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک گونہ سے کمتر ہو زینت معجون کی دوا و نمین پڑتی ہو غرغرہ یعنے ابتلہ مین داخل کیجاتی ہو سبب حسن کو جلد کے نمایان کرتی ہو اور اورام دنبور جو نکا اسمین تحقیق ہو یکو نپکے نہنا اندرونی اعضاے اورام کو نفع کرتی ہو سیاہی مائل قبطی مصطکی صلابات باطنی کو زیادہ موافق ہو اور یہی سیاہ قسم اورام ثلیہ کو مفید ہو جراح و قروح مصارہ اسکا اور اسکی پتی کا جوشاندہ ساعیہ یعنے پھیلنے والے اورام اور بثور کو پھیلنے سے منع کرتا ہی روغن اسکے درخت کا ترکھجلی کو نفع کرتا ہو یہانتک کہ مواشی اور کتون کی کھجلی کو نفع کرتا ہو جوشاندہ اسکی پتی کا اور عصارہ قروح پر ڈالا جاتا ہو نیس گوشت اگالاتا ہو اسیطرح ٹوٹی ہوئی ہڈیون پر اسکا ڈالنا انکو ملا دیتا ہو اور درست کر دیتا ہو اعضاے سر چبانا مصطکی کا سر سے بلغم کو کھینچ لاتا ہو اور سر سے بلغم کا تنقیہ کر دیتا ہو اسیطرح مصطکی کا مضمضہ بھی مسوڑھے کو مضبوط کر دیتا ہو اعضاے چشم پلکونکے بال اگر اکھڑ گئے ہون تو انکو واسطے سیدھے کرنیکے مصطکی کا عرق لگایا جاتا ہو اعضاے نفس کھانسی اور نفث الدم کو مفید ہو خصوصاً اسکی جڑ کا جوشاندہ اور جڑونکے پوست کا جوشاندہ اعضاے غذا معدہ اور جگر کی تقویت کرتی ہو اور اشتہا کو کھولدیتی ہو معدہ کو خوشبودار کرتی ہو ڈکار بڑھاتی ہو بلغم جو معدہ مین ہو اسکو پگھلا دیتی ہو اور نفخ اور ورم معدہ اور جگر مین [illegible] پیدا کرتی ہو اعضاے نفض جگر اور امعا کو قوی کرتی ہو اور ماسکہ اورام کو نفع کرتی ہو جوشاندہ اسکی جڑ کا اور اسکے پوست کا حقنہ کو اور زوہ سنطاریا اور سحج یعنے خراش امعا کو نفع کرتا ہو اور اسیطرح اسکی پتی کا جرم بھی - اور جو خون رحم سے آتا ہو اور جملہ اقسام کے درد جو رحم مین ہون اور جو رطوبات خراب رحم سے نکلتے ہون انکو اور رحم اور مقعدہ کے ورم کو نفع کرتی ہے اسی طرح روغن اسکے درخت کا ادرار کرتا ہے -

مَشْو بفتح میم و دو واؤ اور میم کو فتحہ اور واؤ کو تشدید بھی پڑھتے ہین ماہیت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے مختلف شکل کے رنگ برنگے یعقوبی ہوتے ہین اور اسکا غبار بھی مائل بقبض و تلخی لیے ہوتا ہو اور اسکی پاکیزہ ہوتی ہو زبانکو چھیلتا ہو اور چبانے مین گرمی پیدا کرتا ہو یہ ایک نبات کی جڑ ہو اور یہی جڑ مستعمل ہو اور بلاد مقدونیا مین بکثرت ملتی ہو اختیار بہتر وہی ہو جو صاف سپید پاکیزہ ہو اور روشن ہو اور خواص کی اصلاح سرکہ مین بھگو کر بعد چند روز کے خشک کر لینے کو ہو جاتی ہو طبیعت تیسرے درجہ مین گرم خشک ہو اور اسمین ایک رطوبت غریبہ ہو جو تیسرے نفخ نفخ پیدا ہوتا ہو خواص لطیف جلا زیادہ کرتی ہو مفتح ہو قوت مین مثل انطبیکے

مشابہ ہو مگر تسخین اور تقبیض مین زیادہ ہو آلات مفاصل پلانیسے اور طلا کرنیسے درد ہاے مفاصل کو نفع کرتی ہو اعضاے سر زیادہ استعمال اسکا درد سر پیدا کرتا ہو بسبب لطیف ہونے اس رطوبت کے جو اسمین موجود ہو اور اسمین تحلیل بھی ہے اعضاے غذا جگر بارد کو نفع کرتی ہو اور جو نفخ جگر بارد مین ہو اسکو مفید ہے اعضاے نفض عسر بول کو پلانیسے اور ضماد کرنیسے نفع کرتی ہو اسیطرح درد ہاے مثانہ کو بھی اور جو فضول مثانہ مین محتقن ہو گئے ہون انکو بھی فائدہ کرتی ہو حیض کا ادرار کرتی ہو اور تمام اقسام رحم کے درد کو نفع کرتی ہو یہانتک کہ اسکے پانی مین بیٹھنا بھی مفید ہو قروح سے اور قراقر و نفخ رحم کو بھی نفع کرتی ہو

ماذریون - ماہیت اسکی ایک جڑ اور درخت شیرہ دار یتوعات کے قسم سے ہوتا ہو اسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک کی پتیان بڑی اور پتلی ہوتی ہین دوسرے کی پتیان چھوٹی اور گندہ ہوتی ہین اور یہ قسم دونون بہت خراب ہو اور جو سیاہ قسم اسکی ہو وہ زہر قاتل ہو اختیار بہتر ماذریون کی وہی قسم ہو جسکی پتی بڑی ہو اور رنگ مین زیتون کے مشابہ ہو اور نازک ہو لیکن چھوٹی پتی کی ماذریون اور جسکی پتی اکٹھی ہوتی ہو خراب ہو کبھی ماذریون کا ضرر تحلیل کے ذریعہ سے توڑ دیا جاتا ہو یعنے پتی کی تحلیل انھین قواعد سے کرتے ہین جو حیلہ کسیری ہین طبیعت جو کہ درجہ مین گرم خشک ہے افعال و خواص تیز ہو تنقیہ کرتی ہو مقشر ہو سوزش کرتی ہین اسکے شدت ہو یا ماذریون ہو کر جلانیکے بعد اسکی شدت بڑھجاتی ہو زینت جملہ اقسام ماذریون سے بہق و برص اور حزاز پر طلا کیجاتی ہو خارج بدن پیا ولہ کبھی اسمین گندھک بھی ملائی جاتی ہو انھین بیمارونکے واسطے جراح و قروح تمام اقسام اسکے اور لگائے جاتے ہین وہان قروح پر جو حرکت ہو وہ ہون - شہد ملا کر بس پھریری کو گرا دیتا ہو اسلئے کہ اسمین ایک جوہر محلل اور اکال ہے اسیطرح ترکھجلی کو سکھا دیتا ہو اعضاے سر اسکے جوشاندہ کا مضمضہ کیا جاتا ہو جو خوشبو سیاہ ماذریون کے جوشاندہ کا دانت کے درد مین سکون پیدا کرتا ہو اور کبھی نقوع ملی ماذریون اور سیاہ مرچ موم کے ہمراہ اس دانت پر رکھتے ہین جسمین درد ہوتا ہو اعضاے غذا ماذریون جگر کو بہت مضر ہو اعضاے نفض استسقا کا پانی براہ اسہال نکالتی ہو خصوصاً وہ ماذریون جو ایسے وقت توڑی جاے جب اسمین پھول آتا ہو ماذریون کی حدت اسطرح پر توڑی جاتی ہو کہ اسکو سرکہ مین بھگو کر خشک کر لین مقدار شربت بھگونے مین اسکے چھوڑ دمی جو برابر دو تولہ کے ہو تین پاو پانی مین اتنا جوش دین کہ ایک چھٹانک رہ جاے بعد

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکے چھان کرلیا یا جائے بڑے بڑے کپڑے اور کدہ وا نہ کو بھی نکال لیتی ہیں خصوصاً
ایک کسونا خن ماذریون کی تو دو نخ کوہی کے جوشاندہ میں بھگا اس ماذریون
کے بائیس درہم جو برابر سوا چار تولہ کے ہوئے ساڑھے آٹھ تولہ شراب میں دو مہینے
تک بھگو رکھتے ہیں اور پھر صاف کرکے پھر دو مہینے تک بھگتے ہیں دیکھو ہمیشہ
کرلیتے ہیں اسکے بعد اسی ماذریون کو بوزن مناسب استسقا کیواسطے اور
خون ولادت کے تنقیہ کیواسطے پلاتے ہیں جوشاندہ ماذریون کا عسر بول
جو بہت شدت کر رہا ہو اسکو مفید ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ماذریون خلط
سودا اور اخلاط بلغمیہ کی مسہل ہے خصوصاً جب چند وزن اسکے افسنتین ملا دیا
اور بعض طبیب ایک مثقال ماذریون اور دو مثقال افسنتین کو جو شہد بیچ ہوئے
شہد میں ملا کر اسی کے شیاف طیار کرتے ہیں سوا جب کہ زیادہ دست زرد کا
اخراج منظور ہو اور ادویہ مسہلہ بھی ملا دئے جائیں اور اگر اسہال سودا
مطلوب ہو جب بھی یہی ترکیب کرنی چاہئے بس ادویہ مسہلہ سودا اسکے ہمراہ
ملا کر استعمال کیجائیں سموم ہوام کے نیش مارنے پر ماذریون پلائی جاتی ہے کسی
شراب مناسب کے ہمراہ خصوصاً سیاہ قسم ماذریون کی اور جو لاغر میت اور پانی میں بلغم
گولیاں وغیرہ تیار کریں اسکے کھانے سے جو ہاتھ اور کتے اور ستو مرجاتے ہیں جو ماذریون
کہ سم قاتل ہے اسکی مقدار دو درم کی ہے اور اسہال کے ذریعہ سے قتل کرتی ہے
مرو بفتح میم و سکون را آخر ہا جسکو ہندی میں کنوجہ کہتے ہیں ماہیت ہندی لوگ
کہتے ہیں کہ اسکی کئی قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم کی بو پانسہ جسکو مرماحوز کہتے ہیں
زیادہ گرم اور زیادہ خشک ہوتی ہے ایک قسم اسکی وہ جس میں بو کم ہوتی ہے جسکا
نام سمو سا ہے یہ گرم ہے نرمی کے ساتھ تیسری قسم اسکی سپید کنوجہ ہے جو معتدل ہے
ہے اور اسمیں تفریح کی بھی قوت ہے اور مجھے گمان ہے کہ جو قسم تفریح پیدا کرتی ہے
اسکے قریب قریب گاؤزبان ہے چوتھی قسم اسکی جسکا نام مرطورس ہے اور گرم
خشک ہے اور لطیف ہے پانچویں قسم اسکی مشہا ہے یہ سرد ہے جیسا کہا گیا ہے اور
اسکو ہم آگے بیان کرینگے طبیعت دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور پھر جب
اقسام پنجگانہ ہر ایک قسم کی طبیعت میں اختلاف بھی ہے خواص تمام اقسام اسکے
ریاح کو پھیلا دیتے ہیں اور لطیف ہے اور محلل نفخ اور بلغم کی ہے سدو نکی تفتیح
کرتی ہے کیونکہ سدے کیوں نحوں اعضاے سر جیکا نضیج درد ہوتا ہے
ایسی چیز دودھ ملا کر ٹپکائی جاتی ہے اور کانکی خشکی کیواسطے بھی اسیطرح ٹپکاتے ہیں
درد سر جو حرارت سے ہو اسکو نفع کرتی ہے اور جملہ اقسام مرو نیز کنوجہ کے درد سر

بارد کو نفع کرتے ہیں لیکن جو قسم خوشبو ہے اس سے درد سر پیدا ہوتا ہے
خصوصاً جب شراب پینے کے بعد سونگھا جائے اعضائے غذا ہے کہ معدہ ہے تحلیل
کرتی ہے درد معدہ کو نفع کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اعضائے نفض
امعا کو تقویت دیتی ہے اور تخم کنوجہ بریان کرکے خراش امعا اور روده دار بلغم
کو نفع کرتا ہے اور اگر بھونا نجائے اسہال بلغم کریگا۔
مرماحوز اسکی ماہیت مشہور ہے اسکا پھول اخیر مائل بہ سبزی ہے اور اسکی بو
جسمیں عطریت ہوتی ہے طبیعت دمشقی نے کہا ہے کہ مرماحوز تخم [illegible]
دونوں سو اسے زیادہ گرم اور زیادہ قوی ہے وہ تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے
درجہ میں خشک ہے افعال و خواص لطیف ہے محلل ہے مسکن ریاح ہے [illegible]
تفتیح کرتی ہے کیونکہ سدے کیوں نحوں اعضائے سر و کو بہت جلد
تسکین دیتی ہے جب شراب میں داخل کیجائے لیکن جب شراب پینے پر اسکو
سونگھیں تو درد سر پیدا کرتی ہے مگر اسکے سونگھنے سے اور جوشاندہ کی بھاپ [illegible]
نجارات درد صداع بارد کی تحلیل ہو جاتی ہے اور اس تحلیل میں تشنج [illegible]
ہے اعضائے غذا معدہ کو قوی کرتی ہے اور سدہ ہائے اعضاے اندرونی کی تفتیح
کرتی ہے اور رطوبت معدہ کو خشک کر دیتی ہے اعضائے نفض امعا کی تقویت کرتی ہے
مقل الیہود اور مقل المکی مقل ہندیمیں گوگل کہتے ہیں ماہیت [illegible]
کی کئی قسمیں ہیں مقل صقلبی اور ایک قسم عربی وہ مقل ہے جو [illegible]
قسمیں از قسم صمغ ہیں اور گوند ہے مقل مکی بھی ایک درخت کا ہے جسکا درخت نام
جو مشابہ درخت خرما کے ہوتا ہے اختیار بہتر دونوں گوند کی وہی قسم ہے جو کہ سود
اور صاف اور تلخ لکڑیوں سے پاک صاف پانی میں جلد گھلنے والی ہو خوشبو
ہو ودھواں جو اسکا اٹھتا ہے اسمیں غار کی بو آتی ہے مقل الیہود جب پرانی
ہو جائے اسکی تلئین کی قوت زائل ہو کر تخفیف کی قوت اسمیں آجاتی ہے
طبیعت مقل مکی سرد خشک ہے اور مقل الیہود اول درجہ کے آخر میں گرم ہے
اور ملین ہے خصوصاً مقل صقلبی اور مقل عربی میں کہ استعداد زمانہ تخفیف میں
کرتا ہے خواص و افعال محلل ہے تا اینکہ خون بستہ کی بھی تحلیل کرتی ہے ملین
منضج ہے کاسر ریاح ہے اور مقل صقلبی میں تلئین بشدت ہے اور مقل عربی میں
یبوست زیادہ ہے لیکن تازہ قسم میں اسکی یبوست نہیں ہے اور اورام و ثبور سخت اور
سوداوی اورام کی تحلیل کرتی ہے خصوصاً جبکہ بوزہ دار کے عرق میں گھول کر
لگائی جائے اسیطرح جملہ اورام بارد کی تحلیل کرتی ہے اور مقل کی پینے وہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

قسم جسکے درخت میں پھل نہیں آتا ہے اور یہی تھل لیمود ہے خنازیر کو دور کرتی
ہے اور اسکا جوشاندہ اندرونی اورام اور صلابت دور کرتی دوا ہے جراح و قروح
سرکہ ملا کر سعفہ پر لگائی جاتی ہے آلات مفاصل فسخ عضل کو فائدہ کرتی
ہے اور تشنج اور صلابت عصب اور اسمین گرہ پڑجانیکو مفید ہے اعضائے نفض وصدر
قصبہ۔ یہ کے اقسام درد اور اسی کے اورام کو نفع کرتی ہے اور پرانی کھانسی اور
درد ہائے پہلو کو مفید ہے مقل عربی اورام حنجرہ اور حلق کو فائدہ کرتی ہے اعضائے
نفض و اسیر کو پلانے سے اور حمول کرنے اور دھونی دینے سے نفع کرتی ہے اور اسکے
خونکو بند کردیتی ہے اور سنگ گردہ کو نافع ہے جبکہ ہوئے سہلہ میں ڈالکر پلائی جاے
خواتین سالو مفید ہوگی ادرار بول و حیض کرتی ہے بھی تھل کی کی نسبت لیکن
کیا جاتا ہے کہ یہ بھی مدر ہے اور اسمین خشکی نہیں ہے کہ وہ قبض پیدا کرتی ہے اور پتھری کو
ریزہ ریزہ کردیتی ہے مقل عربی جو صاف اور سرخ ہو جسوقت دو مثقال اسکی مسکہ
ماء العسل ملا کر پی جاے بلغم کو نیچے اتار لائیگی دونوں قسم کے مقل ورم طحال کی
تحلیل کرتے ہیں اور منہ زخم کا جو بند ہوگیا ہو اسے کھولدیتے ہیں جنین کو نیچے اتار
لاتے ہیں رحم کو پاک و صاف کردیتے ہیں اور اورام مقعد اور انثیین کی تحلیل کرتے
ہیں سموم ہوام کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہے۔

میاہ جمع ماء کی ہے جسکو پانی کہتے ہیں اختیار پانی کے اقسام فاضلہ وغیرہ
کو ہمنے کتاب اول فن کلیات میں لکھ دیا ہے وہین سے اسکو معلوم کرنا چاہئے
خراب پانی وہی ہے جو ٹھہرے ہوئے اور بستہ میں یا ماؤں کے گڑھوں میں ٹھہرے
ہوئے ہیں اور ہر قسم کے فرو اور بو کا غلبہ ہوگیا ہو کدورت بھی اسمیں ہو تیز غلیظ
پینے کا مضے بھی ہیں اور روزن میں بجاری ہے اور تجربہ اور بستگی کی طرف بہت جلد مائل
ہوجاتا ہے انکے اوپر ایک خراب سبزی وغیرہ کی جمی ہو اور کوئی خیر پانی ہی
جدا کرنا ہمیت کے انپر جھلی ہو مثل کائی وغیرہ کے یعنی جانا ضرور ہے کہ ہو یعنی
پانی کے ضرر کا تدارک دودھ اور شراب غلیظ اور نشاستہ سے کیا جاتا ہے اور
نمکین پانی کا تدارک شراب بجائی رقیق سے کیا جاتا ہے اور عسل خام پینے کے بعد
ایک پھل ہے اور ہرے کھیرے اور ان ترکاری پینے جو دست آور ہیں درد اور اسہال
کرتے ہیں۔ گاڑھے پانی جنمیں کدورت ہو انکے ضرر کا تدارک لطفات سے کیا جاتا ہے
جیسے لہسن پیاز گندنا۔ شراب جو غلیظ نہو ایسے پانی کے اوپر اسکے پینے سے ان
پانیوں کا ضرر دور ہوجاتا ہے خصوصاً اگر اسمین پانی نہ ملا کر اس شراب کو پئیں
باخشونت پانی یا گاڑھے پانی کو کہتے ہیں یا وہ تیز پانی جو بہت جلا کرتا ہو

کہتے ہیں اور کبھی آب خشن اس پانی کو کہتے ہیں کہ جس چیز کو اس پانی سے
دھوئیں اسکو زیادہ صاف کردے۔ تلخ پانیکی اصلاح شیرینی کے اقسام سے
کیجاتی ہے اور آب شور کے اصلاح خرنوب شامی و حب الآس و زرعود اور
سنڈول ورد اور جو کیجاتی ہے اور خراب پانی کسی قسم کا ہو سرکہ سے اسکی اصلاح
ہوجاتی ہے طبیعت سمندر کا پانی تیز اور باحدت ہے اور بورقی پانی تسخین اور
تجفیف پیدا کرتا ہے نحاسی اور حدیدی پانی پینے جو پانی تانبے کے معدن ہوا
وہ ٹکی کا نشے تک پہنچتا ہے کہ اثر کسیطرح اسمین پہونچا ہو احشاے اندرونی کو
نفع کرتا ہے خواص سرد پانی ان لوگونکو مضر ہے جنکے بدن میں سدے پڑے ہوں لیکن سرد
پانی مفید ان لوگونکو ہے جنکے بدنمیں تخلخل اور ڈھیلا پن ہو اور کسی قسم کی رطوبت
ان کے بدن سے بہتی ہو اور وہ لوگ جنکے بدنمیں سیلان رطوبات سے کوئی مرض
پیدا ہوا ہو انکو بھی مفید ہے اور سرد پانی ہر ایک قوت کو اپنے فعل پر قوی کرتا ہے بشرطیکہ
اسکی برودت درجہ اعتدال پر ہو میری مراد قوت سے قوت ہاضمہ اور جاذبہ اور ماسکہ
اور دافعہ سے ہے زینت دریاے شور کا پانی بدنکے پھٹ جانیکو جو سردی سے ہو
فائدہ کرتا ہے قبل ازانکہ اس شقاق میں قرحہ پڑگئے ہوں اور جو نکو قتل کرتا ہے اور
جو خون جلد کے نیچے بستہ ہوگیا ہو اسکو تحلیل کردیتا ہے گرم پانی بہت اور برص کے
واسطے اچھی چیز ہے اورام و بثور کبیرتی پانی اور مفاصل و صلابات کو اور جو
مٹے لگتے ہوں انکو فائدہ کرتا ہے جراحات و قروح جن زخموں میں گڑھے پڑگئے ہوں
آب خالص کا استعمال ان پر مضر ہے اس سبب سے کہ ان میں رطوبت پیدا کرتا ہے اور
خالص طرفی کا استعمال قروح کے واسطے تدبیر نا جائز ہے آب دریا کا استعمال
خشکریش اور کھجلی اور داد کو فائدہ کرتا ہے کبیرتی پانی بھی تر کھجلی اور داد کو نہانے میں
مفید ہے اسیطرح سعفہ کو بھی آلات مفاصل آب دریا وغیرہ جیسے کے امراض
کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً جبکہ اس سے نہایا جاے۔ جیسے رعشہ اور فالج ہو وغیرہ
وغیرہ کبیرتی پانی بھی اسی طرح کا ہے اور تمام اقسام درد مفاصل اور اس جیسے
کے درد کو جسمیں برودت آگئی ہو فائدہ کرتا ہے اعضائے سر مرگی کے بیمار شیرگرم
پانی سے نفع پاتے ہیں اور آب گرم سے انکو ضرر پہنچتا ہے بہار آب دریا کا درد سر بارد کو
نفع کرتا ہے نحاسی پانی منہ کے اور کان کے امراض کو فائدہ کرتا ہے اعضائے چشم
افتادہ زمین کا پانی جسمیں گھاس نہو آنکھوں کو ضرر کرتا ہے اعضائے صدر
بہت سرد پانی سینہ کو مضر ہے علاوہ براں یہ بھی ہے کہ مطلق پانی کی رطوبت
قصبہ ریہ کو مضر ہے بہ سبب اسکی ترطیب کے جو پانی میں ہے اور ریہ قصبہ ریہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

تخفیف کا محتاج ہو۔ نیم گرم پانی ورام حلق اور لہاۃ اور سینہ کو مفید ہو آب دریا کا نطول ورام پستان پر کیا جاتا ہو برفی پانی پیشتر بعض مرطوب کو نفع کرتا ہو برفی پانی نفث الدم کو مفید ہو حدیدی پانی طحال اور معدہ کو فائدہ کرتا ہو اور اسیطرح نحاسی پانی قریب اسکے ہو **اعضاے غذا** زیادہ سرد پانی اُن لوگوں کو مضر ہو جنکے بدن میں سدے ہوتے ہیں۔ آب یا وغیرہ معدہ کیواسطے زبون ہے نجات آب دریا کا استسقا کو فائدہ کرتا ہو اور بورقی پانی کا پلانا بھی اسیطرح مفید ہو کبھی بسبب اپنی بورقیت کے معدہ رطب کو بھی فائدہ کرتا ہو شبی پانی قے کو رد کرتا ہو اور نفث کرتا ہو اسیطرح میاہ حمات یعنے گرم چشمونکے پانی جو قابض ہوں کبریتی پانی طحال کے درد کو مفید ہو اور جگر کے بھی ورم اور درد کو **اعضاے نفض** آب دریاے مغس یعنے مروڑے کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہو اور کبھی آب دریا پلایا جاتا ہو اس سے دست آجاتا ہو بعد اسکے شوربا مرغ کا پلاتے ہیں تاکہ سوزش جو دریاے شور کے پانی پینے سے ہوتی ہو مٹ جاے اور شبی پانی اسقاط حمل کو رد کرتا ہو اور اخراج حیض کو بھی کبریتی پانی زخم کے دردون کو مفید ہو بہت سرد پانی باہ کو مضر ہو اور قبض شکم پیدا کرتا ہو اور منی کی حرکت اور اسکے سیلان کو پھیلا دیتا ہو شور پانی دست لاتا ہو بعد اسکے پھر قبض پیدا کرتا ہو بسبب اپنی تجفیف کے جملہ اقسام کے معدنی پانی پینے سے پیشاب اور حیض کے آنے میں دشواری پیدا ہوتی ہو اور دشواری الولادت کی شکل اکثر اوقات معدنی پانی پینا دست آور ہیں اور بعض انکے اقسام جیسے شبی پانی کبھی قبض بھی پیدا کرتے ہیں اور کبھی قولنج بھی انسے حادث ہوتا ہو حدیدی اور نحاسی پانی گردہ اور قولنج کے درد کو مناسب ہیں گدلا پانی جسمیں کدورت ہو گردہ اور مثانہ میں پتھری پیدا کرتا ہو جس پانی میں لوہا بجھایا جاے نفث الدم کو فائدہ کرتا ہو **حمیات** کبریتی پانی اور گرم چشمہ کے پانی اور آب جاے بستہ جو روان ہنوں و بہ انہیں آگئی ہو حمیات پیدا کرتے ہیں اور آب غلیظ کے پینے سے چوتھیا بخار پیدا ہوتا ہو **سموم** جس شخص کو سانپ نے کاٹا ہو اور آب دریاے شور میں بیٹھے اسکو نفع ہوگا۔ اسیطرح تمام ان جانورون کے کاٹنے سے جو زہریلے ہوں۔

مزمار الراعی بکسر میم و سکون زاے معجمہ بعد اسکے دونوں راے مہملہ اور عین مہملہ ہو **خواص** قوت میں اسکے جلاے شدید ہو **اورام و بثور** گرم اورام کی تحلیل کرتا ہو **اعضاے غذا** جو اورام ڈھیلے اور ثقیل استسقا میں ہوں انکو فائدہ کرتا ہو **اعضاے نفض** گردہ کی پتھری کو فائدہ کرتا ہو اور اسکو پارہ پارہ کر دیتا ہو اسکا جوشاندہ اور اسکی جڑ قرح امعا کو نفع کرتی ہو۔

مغاث بضم میم و فتح غین معجمہ والف آخر میں ثاے مثلثہ ہو **ماہیت** بعض نے کہا ہو کہ یہ ریشہ درخت انار صحرائی کا ہو لیکن یہ قول اس خاصیت کے مناسب نہیں ہو جو بیان کیا جاتا ہو کہ مغاث باہ کو مفید ہو اور باہ کی تحریک تحریک کرتا ہو **طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم ہو اور تیسرے درجہ میں تر ہو **خواص** مقوی اعضا کا ہو **زینت** فربہی پیدا کرتا ہو **آلات مفاصل** جب مفاصل کی کوفتگی اور انکے ٹوٹ جانے پر اسکا ضماد کریں مفید ہوتا ہو اور عضل کے سست ہونے کو بھی مفید ہو نقرس اور ترنج کو فائدہ کرتا ہو اور درد شدید اور صلابت مفاصل کی بھی اچھی دوا ہو **اعضاے نفس** حلق اور پھیپھڑے کی صلابت کو نرم کرتا ہو **اعضاے نفض** محرک باہ ہو خصوصاً بیج اسکا۔

مرداسنج جسکو مرداسنگ کہتے ہیں **ماہیت** تحقیق یہ بات ہو کہ مرداسنگ سیاہ قلعی کو جلا کر بناتے ہیں اور کبھی سیاہ قلعی کے سوا اور فلزات سے بھی بناتے ہیں اور کبھی اسکی اصلاح میں بہت کوشش کیجاتی ہو اسطرح پر کہ اسکو سرکہ یا شراب میں پکا کر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ پھر اسکو جلاتے ہیں یا کسی مرتبہ کے ہوئے کو [illegible] پر اسکو رکھکر جلاتے ہیں اور جو کچھ بعض اور کثافت اور رنگ ہو اسکو جدا کردیتے ہیں یا پیسکر اور دھو کے پانی میں اسکو رکھتے ہیں اسقدر کہ [illegible] جو چھتے بچے بھٹ جاتے ہیں [illegible] میں اسکو جوش دیتے ہیں تا اینکہ یہ خالص ہو جاے اور کسی چیز کا میل اسمیں باقی نہ رہے اسکے بعد جو چیز تہ نشین پانی میں رہجاے اسکو نکال لیتے ہیں اسیطرح کئی مرتبہ اسکو صاف کرتے ہیں پھر اسکے بعد نمک سے اسکو صاف کرتے ہیں چنانچہ کیمیا کی ترتیب اسکا طریقہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اور کبھی ورق کرکے استعمال اسکے زمانے میں کیے جاتے ہیں **طبیعت** جالینوس کے نزدیک یہ مائل بہ تجفیف ہو لیکن اسکا گرمی اور سردی پیدا کرنا ضعیف ہو۔ اور سواے جالینوس کے اور لوگوں کے نزدیک مرداسنگ جیسا کیون نہو مائل بہ برودت ہو اور مرداسنج مغسول فرد بارد ہو **خواص** قابض ہو مجفف ہو تھوڑی سی جلا کرتا ہو مع قبض اور تفریح کے اور مادہ عفونی کو تجفیف کرتا ہو قبض اور جلا اسکی تھوڑی تھوڑی ہو مرداسنگ وہ ہو مرہم نکالا سبب کے گرم اور ادویہ کو جمع کر دیتا ہو اور جن دواؤن میں تحلیل کی قوت اور [illegible] قوت اور قبض کی بھی قوت زیادہ ہو ان قوتون کو توڑ دیتا ہو۔ **زینت** بدن کی بو اور بغل کی بو کو پاکیزہ کر دیتا ہو اور ران میں جو خراش رگڑنے وغیرہ سے آجاے اسکو منع کرتا ہو اور جھائین اور مرد رخون کے سیاہ نشانات کو صاف

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرو دیتا ہے خصوصًا مردا سنگ مغسول چیچک کے داغ کو دور کرتا ہے اور پسینہ کی آمد کو بند کرتا ہے **جراح و قروح** قروح میں گوشت اوگا لاتا ہے اور قوت اسمین بالعرض ہے مگر جالینوس کہتا ہے کہ مردا سنگ مین منقیہ کی قوت ہے اور نہ چرک پیدا کرتی ہے اور نہ گوشت اوگاتی ہے اور نہ صحیح ہے کرتا رو یوو کو بافت کرے بلکہ مردا سنگ ملا ہوا مرہمون کا ہی کش ران اور ران جو چھل جاتی ہو رگڑ سے اسکو نفع کرتا ہے **اعضائے چشم** مردا سنگ مغسول جو سپید ہو جائے سرمہ کی دواؤں میں پڑتی ہے اور آنکھ کو جلا دیتی ہے **اعضائے نفض** اگر پیشاب کی آمد کو روکنا منظور ہو مردا سنگ پلانی چاہئے اسلیے کہ اسکے استعمال سے پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ ہمارے ملک کی عورتیں لڑکونکو مردا سنگ خلفہ کے مرض میں کھلاتی ہیں اور اسی میں لڑکونکے اگر قروح پڑ گئے ہوں۔ جب بھی اور کبھی مردا سنگ کو کوزہ ماء آب میں ڈالدیتے ہیں کہ اسکا فر رکم ہو جائے **سموم** مردا سنگ ہے قاتل ہے اسکے کھانے سے پیشاب بند ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے اور پیٹرو کی دونوں جانب جنکو جانبین کہتے ہیں وہ بھی پھول جاتے ہیں زبان سپید ہو جاتی ہے گلا گھٹ کر آواز گلوگیر ہو جاتی ہے سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے۔

مشکطرامشیع بکسر میم و سکون شین معجمہ و کسر کاف و فتح طائے مہملہ و راے مہملہ و الف کشیدہ و میم و شین معجمہ مکسورہ و سکون یا آخر میں عین مہملہ ہے **ماہیت** تلی تلی شاخیں اور پتی شاہسفرم یا سینے سوکھی ہوئی قسی کے مشابہ ہوتی ہیں پہلے جب سکو زبان سے چکھیں کچھ زیادہ مزہ اور بو نہیں معلوم ہوتی ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد کچھ تلخی زبان پر معلوم ہوتی ہے بھیڑ اگر اسکی گھاس چرلے بجائے دودھ کے خون اس سے دوہا جاتا ہے یعنی پودینے کے قائم مقام ہے بلکہ اس سے زیادہ قوی ہے اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک تو یہی مشکطرامشیع اور دوسری بنی ہوئی جھوٹی یہ بھی اصلی کے مشابہ ہوتی ہے مگر سب باتوں میں اصلی مشکطرامشیع سے زیادہ ضعیف ہوتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **اعضائے نفس** رطوبات لزجہ کو سینہ سے نکالدیتی ہے **اعضائے نفض** حیض کا بقوت ادرار کرتی ہے اور بول کا بھی یہانتک کہ خون کا پیشاب آجاتا ہے اور جنین کو ہلانے اور دھونی دینے سے اور حمول کرنے سے نکالدیتی ہے شربت اسکا نفاس یعنے خون ولادت کو نیچے اتار لاتا ہے۔

مرارہ بکسر میم اور دونوں راے مہملہ مفتوح انکے بیچ میں الف آخر میں ہائے مختفی ہے جسکو تلخدان ہندی میں پتہ کہتے ہیں **اختیار** چوپایہ جانوروں میں سب سے زیادہ تلخ گاؤ ہے اسکے بعد تلخ کفتار جسکو بجو کہتے ہیں اسکے بعد ریچھ کا پتہ اسکے بعد بکری کا اسکے بعد بھیڑ کا پتہ ہے پرندہ جانوروں میں اسلم طرح ہے مرغی اور تیتر اور کبک کا پتہ ہے اور سب چڑیوں کا پتہ چوپایہ جانوروں کے پتہ سے زیادہ قوی ہے جسوقت کہ مردار خوار چڑیوں کو نسبت دیجاوے طرف اس صفت کے کہ انمیں چلنے والی کونسی قسم ہے اور شکاری کونسی ہے **مترجم** جسطرح چوپایہ جانوروں میں بعض جانور شکاری ہوتے ہیں اور بعض شکاری نہیں ہوتے اسیطرح ان میں بھی دونوں قسمیں ہیں شکاری چڑیاں جیسے باز بہری شکرہ وغیرہ پس مراد یہ ہے کہ جو چڑیاں مردار خوار ہیں انمیں شکاری چڑیاں بھی ہیں اور وہ بھی ہیں جو شکاری نہیں ہیں قطعًا اور جانوروں کے جوارح اور اعضا کی طیور کے جوارح سے نسبت دیجاتی ہے یا مراد یہ ہے کہ شکاری چوپایوں کے پتہ کی شکاری چڑیوں کے پتہ سے نسبت دیجائے بہت قوی پتہ جن میں نوع بھی ہے شکاری چوپائے اور چڑیوں کے ہیں خصوصًا جو بڑے قدر شکاری جانور ہوں اور مختار اور پسندیدہ انمیں سے وہی پتہ ہے جسکا رنگ زرد سیاہ طبیعت کے ہو۔ اور زنگاری اور لاجوردی رنگ کا پتہ خراب ہے اسیطرح خالص رنگ کا پتہ ضعیف قوت سب پتوں میں جانور کا پتہ کا پتہ ہے اور پتہ اس مچھلی کا جسکو شبوط کہتے ہیں اور اس مچھلی کا پتہ جسکا نام عقرب ہے بچھوے کا پتہ چوپایہ جانوروں کے پتہ سے قوی ہوتا ہے اور دیسقوریدوس کہتا ہے کہ پتہ کے دونوں سرے مضبوط باندھکر اتنی دیر تک پانی میں جوش دیں جتنی دیر میں آدمی تین مرتبہ غذا کھاتا ہے بعد اسکے نکالکر سایہ میں خشک کریں جب اسمیں تری نہ رہجائے اور بحفاظت رکھیں طبیعت کل اقسام پتہ کی چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال خواص** سب پتے تیز باحدت ہوتے ہیں اور سب میں جلائے شدید ہوتی ہے اور ان قوتوں کا اختلاف بحسب نر اور مادہ کے اور بحسب حال تشنگی اور گرسنگی اور سیر ہونے اور سیراب ہونیکے اور بحسب حال ریاضت و محنت دوڑنے وغیرہ کے اور بحسب سکون و آرام مثلاً بندھے بندھے کھانیکے ہوتا ہے **زینت** جنگلی گدھے کا پتہ توتیا کو کھا دیتا ہے اور اسکا طلا کرنا نشانات پر فائدہ کرتا ہے **اورام و ثبور** ورم حجرہ کے مرہم میں پتہ داخل کیا جاتا ہے پس اسکو روکدیتا ہے **جراح و قروح** جب پتہ نطرون اور راتیانج اور طین قیمولیا میں ملا کر استعمال کیا جائے اسے مچھلی کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

فائدہ کرے جسمیں قرحہ پڑ گئے ہوں - گائے کا پتہ ان مرہموں میں داخل کیا جاتا ہے جو زخموں کے اعراض کو منع کرنیوالے ہیں سوائے حمرہ کے اور سوائے ان دردوں کے جنمیں شدت ہو پہاڑی بکری کا پتہ اس گوشت کو کھا ڈالتا ہے جسکو لحم توتی کہتے ہیں قروح کا حال پتوں کے استعمال کرنے میں مختلف ہے کہ قوی و ضعیف پتہ بحسب اوقات قروح کے جدا جدا تجویز کیا جاتا ہے اور بحسب قروح کے چرک سے پاک ہونے اور چرک آلودہ ہونیکے بھی - بھیڑیے کا پتہ چیتے کے زخموں کو سرد فصل میں مناسب ہے اور تشنج اور کزاز جن کا خوف ایسے زخموں کی وجہ سے ہوتا ہے اسکو منع کرتا ہے - **آلات مفاصل** پہاڑی بکری کا پتہ داء الفیل و درد والی پر لگانے سے نفع کرتا ہے اسیطرح جنگلی گدھے کا پتہ اور بھیڑیے کا پتہ اس تشنج اور کزاز کو منع کرتا ہے جو چیتے کے زخم سے سرد اوقات میں عارض ہوتا ہے **اعضاے سر** پہاڑی بکری کا پتہ اور بیل کا پتہ جنکو ہمیں قروح تازہ ہوں انکو مفید ہے اور مرغ مردار خوار کا پتہ زیت ملا کر اس کان میں ٹپکایا جاتا ہے جسمیں گرانی ہو اور اسکی کانوں کو جو کچھ سنائی نہ دیتا ہو اور ہمراہ عصارہ کراث نبطی کے کان کے گونجنے اور ثقل سماعت کیواسطے ٹپکایا جاتا ہے بیل کا پتہ نطرون اور قیمولیا ملا کر خراب کانکی دوا ہے کہ سر کو اس سے دھوتے ہیں - یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیل کا پتہ اگر بطور سعوط کے چاٹ لیا جائے مرگی کو فائدہ کریگا - اور کچھوہ کا پتہ ان لڑکوں کے منہ میں جو قلاع ہوتا ہے اسکو فائدہ کرتا ہے جیسا لوگ کہتے ہیں اور اسکے چوسنے سے مرگی والے کو فائدہ ہوتا ہے - سب قسم کے پتہ خشم کو مفید ہیں یعنے جسکی بیماری یعنی خوشبو اور بدبو کی تمیز نہیں ہوتی کہ جو سدے ناک کی اس ہڈی میں پڑ جاتے ہیں جسکا مصفاة نام ہے انکی تحلیل کر دیتے ہیں -

اعضاے چشم ہر ایک قسم کا پتہ تاریکی بصر کو فائدہ کرتا ہے شکاری جانوروں کے پتے خصوصاً جو خشک کرنیکے ابتداء نزول الماء اور انتشار کو فائدہ کرتے ہیں مگر انکا استعمال بدون تنقیہ خاص سر کے اور بدون تنقیہ عام کل بدن کے جائز نہیں زیادہ نفع کرنیوالا پتہ آنکھوں کو چوپایہ جانوروں میں ہرن کا پتہ اور چڑیوں میں چکور کا پتہ اور مچھلیوں میں شبوط کا پتہ ہے اور بارد ہرکہ پتہ آنکھوں میں جو چیچک پڑ جاتی ہے یا زردی کو مفید ہے خصوصاً پہاڑی مادہ بزکا - **اعضاے صدر** بیل کا پتہ شہد ملا کر خناق کے مرض میں خشک ہونے چوتھا کی ہڈی پر لگایا جاتا ہے اسیطرح کچھوہ کا پتہ **اعضاے نفض** بیل کا پتہ ہوا سکے سدہ کو کھولدیتا ہے - ہر ایک پتہ دست آور ہے خاصکر سیکا پتہ جب ناف پر ملا جائے یا اسکا حمول کیا جائے بیل کا پتہ شہد ملا کر قروح مقعد پر طلا کیا جاتا ہے اور اسی کا طرح درد رحم اور درد انثیین کیواسطے بنایا جاتا ہے اور ورم کیسہ انثیین میں ہوا اسمیں لگایا جاتا ہے **سموم** پہاڑی بکروں کا پتہ جو جانوروں کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا تریاق ہے اسی طرح بیل کا پتہ -

موم اسکی ماہیت یہ ہے کہ شہد کی مکھی کے چھتے میں جو خانہ مکھی بچے اور بچے دینے کیواسطے بناتی ہے صاف موم اسی خانہ کی دیوار کے طور پر ہوتا ہے اور شہد اسی میں جمع کرتی ہے اور سیاہ خواہ میلا موم چرک کی شہد اور موم کا ہے **افعال و خواص** ملین ہے اور قروح میں چرک بھر دیتا ہے اور بالعرض رطوبت پیدا کرتا ہے اسلیے کہ یہ سدے اور بدہ پیدا کرتا ہے مسامات کو بند کر دیتا ہے یہ موم جملہ اقسام مرہم کا مادہ ہے دوسرا موم نہلے جاتے گرم اور بیشک اسمیں تھوڑا نضج اور قوت تحلیل ہے جو بہت سی تحلیل شہد سے اسکو ملی ہے سیاہ موم جو چرک کے میل سی چھتے کا ہے اسمیں قوت جذب کی عمق بدن سے شدت ہے کہ تیر کی نوک اور کانٹے کو باہر کھینچ لاتا ہے اور لطافت اور تھوڑا سا تنقیہ و ریوری تلیین بھی اسمیں ہے - **اورام** وشبہ و صلابت ورم کو نرم کر دیتا ہے **جراح و قروح** خشک ہے کی میں نرمی پیدا کرتا ہے اور قروح میں چرک بھر دیتا ہے اور سیاہ موم تیر کی نوک اور کانٹے کو اندر سے کھینچ لاتا ہے **آلات مفاصل** پٹھوں کو نرم کر دیتا ہے **اعضاے سر** سیاہ موم سے چھینک پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بو اسکی قوی ہے **اعضاے صدر** سینہ کی خشونت کو نفع کرتا ہے طلا کر سینے اور چاٹنے سے خصوصاً اگر روغن بنفشہ میں گھلا کر استعمال کیا جاتا ہے - دودھ کے بستہ ہو جانیکو پستان و ضرع میں منع کرتا ہے کچھ گمان کیا ہے کہ ملا ہوا موم کا جسکو شخص کہ رہا ہے اسطرح پر ہو کہ موم کی چھوٹی چھوٹی گولیاں باجرہ کے برابر بنا کے دس عدد کھلائی جائیں **اعضاے نفض** رگ لیان موم کی چھوٹی چھوٹی باجرہ کے برابر بعض تمام کے ستو وغیرہ جو باجرہ کے ہوں خواہ چاول کے ہوں انمیں ڈالکر قروح امعا کے واسطے پلائی جاتی ہیں **سموم** کہا گیا ہے کہ موم زہر کو جذب کر لیتا ہے اور جو زخم تیر کی گانسی زہر کے بجھے ہوئے کی پڑ جائے اسپر طلا کیا جاتا ہے پس زہر سم کا برطرف ہو جاتا ہے -

مغناطیس جسکو مقناطیس بھی کہتے ہیں **ماہیت** یہ وہی پتھر ہے جو لوہے کو جذب کرتا ہے اور جلانے کے بعد شادنج یعنی شادنج ہو جاتا ہے اور اسی کی قوت اسمیں ہوتی ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو سیاہ ہو سرخی لیے ہو اور خاصکر کچھ میل اسمیں نہ ہو **خواص** جالی ہے منقی ہے **اعضاے نفض** جس شخص نے کہ برادہ کھا لیا ہو خواہ جسکے پیٹ میں خبث الحدید محتبس ہو گیا ہو اسکو پلایا جاتا ہے تاکہ اسکو جذب کرکے اپنے ہمراہ براز کی طرف نکال دے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب مغناطیس بقدر تین ابولوسات جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہوا ہمراہ سکنجبین

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہمراہ ملایا جائے کیموس غلیظ کا اسہال کریگا مترجم کہتا ہے بعض کتب متعارفہ علم جفر میں دیکھا ہے کہ جالینوس نے مقناطیس کے خواص کیلئے رسالہ میں ایک ہزار لکھے ہیں انہیں یہ خاصیت جس سے مقناطیس کو اثر دے کر قطب نما بنایا جاتا ہے نہیں لکھی تھی

مارقشیشا جسکو ہندی میں سون مکھی کہتے ہیں **ماہیت** اسکی کئی قسمیں ہوتی ہیں ذہبی اور فضی اور نحاسی اور حدیدی اور ہر ایک قسم اسکی رنگ میں اسی دھات کے مشابہ ہے اہل فرس اپنی زبان میں اسکو حجر روشنائی یعنی نور کا پتھر کہتے ہیں اسلئے کہ وہ بصارت کو فائدہ کرتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے **افعال و خواص** اسمیں قبض ہے اور گرمی پیدا کرتی ہے اور نفخ دفع کی قوت ہے اور تحلیل و جلا کی بھی قوت ہے اور اسکی قوت قوی ہے مگر جب تک خوب باریک نہ پیسی جائے اسکی منفعت ظاہر نہیں ہوتی **زینت** جب اسکو سرمہ کر میں ملا کر برص اور بہق اور نمش پر طلا کریں فائدہ کریگی۔ اور جو ورم تمیں جلد کے نیچے بستہ ہو رہی ہوں انکی تحلیل کر دیتی ہے بالوں کو باریک کرتی ہے اور انکو گھونگر والے بناتی ہے **اورام و بثور** رہبیتہ یا تنیخ ملا کر استعمال کیجائے اور ورم سخت سوداوی کو نفع کرتی اور انکی تحلیل کر دیتی ہے مرہم جو تحلیل کیواسطے بنائے جاتے ہیں انمیں یہ بھی پڑتی ہے اسلئے کہ اسمیں انضاج اور تحلیل کی قوت ہے **جراحات و قروح** ر تیناج ملا کر قروح میں گوشت بھر لاتی ہے اور ہرتال ملا کر گوشت زائد کو کاٹ ڈالتی ہے **آلات مفاصل** عضل کے آخری سرے پر جو ادویہ کے مشابہ جمع ہو جائے اسکی تحلیل کر دیتی ہے **اعضائے سر** کہا گیا ہے کہ اگر مارقشیشا لڑکے کی گردن میں لٹکائی جائے وہ ڈر کا خواب میں نہ ڈرے گا۔ **اعضائے چشم** آنکھ میں جلا کرتی ہے اور اسکو قوی کرتی ہے جلا ڈالنے کے بعد استعمال کیجائے یا بے جلی ہوئی لگائی جائے

مغنیسیا بفتح میم و سکون غین معجمہ و کسر نون و یائے حطی و فتح سین مع مد یا الف کشیدہ **ماہیت** یہ سب احوال میں مثل مارقشیشا کے ہے اور اس سے بہتر ہے

مداد بکسر میم و دو دال جملہ انکے بیچ میں الف ہے ہندی میں سکی روشنائی ہے **اختیار** عمدہ قسم روشنائی کی وہی ہے جو وزن میں سبک ہو اور سیاہی اسمیں گہری ہو **طبیعت** جملہ اقسام اسکے مجفف ہیں سوائے ہندی روشنائی کے اسلئے کہ ہندی حکیم اور یونانی اسکو مبردات میں شمار کرتے ہیں **خواص** جملہ اقسام اسکے مجفف ہیں **اورام و بثور** بعضوں کو خیال ہے کہ ہندی روشنائی اورام گرم پر لگائی جاتی ہے اور نفع کرتی ہے **جراحات و قروح** جو روشنائی صنوبر کی لکڑی کے دھوئیں سے بنائی جاتی ہے اسکو موم اور قیل ملا کر آگ کے جلے ہوئے مقام پر لگا کر چھوڑ دیتے ہیں کہ خود بخود گر جائے

مرزنجوش بفتح میم و سکون رائے مہملہ و زائے معجمہ کو فتح اور نون کو جزم اور جیم کو ضمہ اور واؤ کو ساکن آخر میں شین معجمہ ہے ہندی میں اسکو دونا مروا کہتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہے **افعال و خواص** لطیف ہے محلل ہے مفتح ہے اور تحلیل میں اسکے تسخین کی قوت ہے جسمیں لطافت اور حدت بھی ہے **زینت** اسکا پانی مچھ لینے سینگی یا پچھنے میں بھر دیا جاتا ہے اور بعد پچھنے لگانیکے اسی مقام پر اسی پانی کو طلا بھی کرتے ہیں جس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جو سپیدی بعد پچھنے کے اس جگہ پیدا ہوتی ہے اسکو منع کرتا ہے اور سوکھا دونا مروا شہد ملا کر قوبی لسن یا سبز لسن پر لگایا جاتا ہے خصوصاً آنکھ میں لگی ہوئی اسی غرض اٹھانے کیواسطے **اورام و بثور** بلغمی و اورام پر اسکو طلا کرتے ہیں **آلات مفاصل** تیر وجعی میں ڈالکر التوائے عصب پر طلا کیا جاتا ہے اور درد پشت اور تیغ ران کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور شہد ملا کر بدن کی ماندگی اور تھکن کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے روغن اسکا بھی فالج کا فائدہ ہے گردن کو جو بسبب فالج کے پیچھے کی طرف خواہ دائیں یا بائیں جھک جاتی ہے سیدھا کر دیتا ہے **اعضائے سر** و دماغ کے سدوں کی تفتیح کرتا ہے اور شقیقہ کو فائدہ کرتا ہے اور درد سر کو اور رطوبت سر کو اور درد سر سوداوی کو اور ریاح غلیظ کو جو سر میں ہے سبکو فائدہ کرتا ہے کان کے درد کو اسکا قطور بھی فائدہ کرتا ہے اور اسکے پانی ٹپکانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور روئی اسکے روغن میں بھگو کر کان میں رکھی جاتی ہے سکی کان کے بند ہونیکو فائدہ ہو جاتا ہے **اعضائے غذا** و شکم اسکا استسقا کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** تنقیح شاندہ اسکا عسر بول اور درد شکم کو فائدہ کرتا ہے روغن اسکا تسخین اور تلطیف کرتا ہے اور جس رحم کا منہ استقدر بند ہو گیا ہو کہ اسکا انجام اختناق رحم کیطرف ہو تو اسکو کھول دیتا ہے **سموم** عقرب کر ملا کر بچھو کے کاٹنے کا ضماد ہے

موریزج یہ وہی بہار خسی منقی ہے اسکا دانہ سیاہ ہوتا ہے جسکا پوست نازک مثل سیاہ چنے کے ہوتا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم و خشک ہے **افعال و خواص** محرق ہے اور اکال اور تیز اور تند **زینت** جوں کو قتل کرتا ہے خصوصاً ہرتال ملا کر او بالخورہ پر طلا کرنیسے نفع کرتا ہے **جراحات و قروح** ہرتال ملا کر قوبا اور کھجلی اور تقشر جلد پر لگایا جاتا ہے **اعضائے سر** چبانا ہے تاکہ بلغم اور رطوبت کو دماغ سے کھینچ لائے اور سرکہ میں جوش دیکر اسکی کلی دانتوں کے درد کیواسطے کیجاتی ہے اور مسوڑھے کی رطوبت کو شہد ملا کر قلاع کے خراب قسم کو دور کرتا ہے **اعضائے تنفس** پندرہ جبہ اسکا عسل میں ملا کر پلایا جاتا ہے کیموس لزج کا تنقیہ کر دیتا ہے **اعضائے نفض** اسکے کھلانے پلانے میں خطرہ ہے اسلئے کہ اسمیں قوت احراق ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اگر اسکی مصلح دوائین ملا کر مقدار معتدل پر استعمال کریں ان اعضا کو بہ کار
موسیائی مشہور دوا ہے ماہیت اسکی قوت ایسی ہے جیسے کہ زفت اور قفر دونوں
کی طبیعت ملکر جو طبیعت پیدا ہو مگر موسیائی نہایت کو پہونچ گئی ہے اور اسکے
نفع مین وسعت بھی زیادہ ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے **خواص** لطیف
اور محلل ہے اورام و بثور بلغمی اور ورام کو فائدہ کرتی ہے **آلات مفاصل** کسی
عضو کے اتر جانے سے اور ٹوٹ جانیسے اور گر پڑنے اور چوٹ لگنے سے جو درد پیدا
ہوں انکو نفع کرتی ہے اور فالج اور لقوے کو بھی پلانیسے اور بطوخ لگانیسے
اور مالش کرنیسے **اعضاے سر** شقیقہ اور درد سر بارد و صرع اور دوار کے
واسطے موسیائی کا سعوط آب مرزنجوش ملا کر کیا جاتا ہے موسیائی کی مقدار ایک
حبہ ہوتی ہے اور کانکے درد مین بھی اسیطرح ٹپکائی جاتی ہے اور پارہ ملا کر بھی
خواہ روغن زنبق ملا کر اور کان سے جو پیپ بہتی ہو بقدر ایک جو کے موسیائی
روغن گل اور آب انگور خام ملا کر بتی تیار کر کے کان مین رکھی جاتی ہے اور ثقل
زبان کیواسطے ایک قیراط موسیائی سعتر فارسی کے جوشاندہ مین گھولکر اور
بیضہ جو ایک قسم درد سر کی ہے اور پرانے درد سر کیواسطے اور ایک حبہ موسیائی
کا مع ایک حبہ جند بیدستر روغن نار دین ملا کر سعوط کیا جاتا ہے **اعضاے نفس**
پھیپھڑے سے جو خون آتا ہو اسکو بند کر دیتی ہے اور بہرکو بھی تین جو کے مقدار
موسیائی کی نبیذ جمہوری مین گھولکر اور خناق کیواسطے ایک قیراط موسیائی
سکنجبین کے ساتھ مجرب ہے اور درد حلق کیواسطے ایک قیراط رب توت کے ہمراہ
یا مسور کے جوشاندہ کے ساتھ اور ایک ساتھ اور ایک مسوح آب عناب
ملا کر کھانسی کیواسطے جسمین آب جو اور سپستان بھی شریک ہو تین دن تک
پلا کر اور خفقان کیواسطے ایک قیراط آب پودینہ اور ساجوائن اور کرویا کے ہمراہ **اعضاے**
غذا ضعف معدہ کیواسطے ایک قیراط آب پودینہ اور ساجوائن اور کرویا کے
ساتھ اسیطرح ابکائی کیواسطے جو بلغمی ہو گر پڑنے سے چوٹ جو سینہ یا معدہ
یا جگر پر لگے ایک قیراط موسیائی اور دو دانگ طین رمنی اور ایک انگے عفراگی پر
انکو سبز یا آب مطاس ملا کر ہچکی کیواسطے ایک حبہ موسیائی جوشاندہ تخم کرفس مین
تلی کے درد کیواسطے ایک قیراط موسیائی کنگنے کے رس مین **اعضاے نفض**
احلیل اور مثانہ کے قروح کیواسطے اچھی دوا ہے کہ ایک قیراط موسیائی دودھ کے ساتھ
پلائی جاتی ہے اگر اسمین کسیقدر آرد جو بھی ملا ہو اگر موسیائی کا حمول کیا جاے
پیشاب کی بیتابی کو فائدہ کرتا ہے سموم زہر خوردہ کیواسطے دو سرخ موسیائی

اور انجبان کے جوشاندہ بچھوؤں کے کاٹنے پر ایک قیراط موسیائی شراب خالص
مین اور ڈنک کے مقام پر ایک قیراط موسیائی روغن گل ملا کر لگائی جاتی ہے۔
مر بفتح میم و تشدید راے مہملہ جسکو ہندی مین بول کہتے ہین **ماہیت** یہ گوند خالص
بھی ہوتا ہے اور اسمین میل بھی کیا جاتا ہے اختیار بہتر وہی قسم ہے جسمین سپیدی
اور سرخی ہو اور لکڑیان چھپی چھپی اسکے درخت کی اوس مین ہو نہ پاکیزہ ہو
کبھی اسمین بازار اقسام کے صمغات ملا دیتے ہین بیخ ہر قاتل ہو جاتی ہے اور جسکا
میل اسمین ہوتا ہے اسکا نام ملماسیوس ہے یہ ایک درخت زہریلا ہے **طبیعت**
دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** نفخ ہو ریاح کی تحلیل کرتی ہے
اور اسمین قبض ہے اور جسپیدگی اور تلطیف بھی ہے اور دخان مر بھی اسی کام مین
آتا ہے جس کام کا اسکا جرم ہے مگر دخان بھی تجفیف کی شدت ہے اور یہ لطیف ہے
لذع اسمین نہیں ہے اور دخان کندر کے ہے اور بڑی بڑی مفید دوا ہے
اسلیے کہ منفعت اسکی بہت ہے ہر چیز کو عفونت سے منع کرتا ہے تا اینکہ مردہ جانور
بجنسہ ٹھہرا لیتا ہے اور تغیر اور بدبو سے مردہ کو روکتا ہے اور کچے فضول کو خشک کر دیتا ہے
قسم مر کی اقلیطی لائی جاتی ہے اسمین تسخین اور انضاج اور تلیین زیادہ ہوتی ہے **زینت**
جب مر روغن آس اور لادن مین ملائی جاتی ہے بالونکی تقویت اور انکے گھنے ہونے مین
سعی ہوتی ہے اور قروح کے نشانات کو دور کر دیتی ہے منھ کی نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے اگر دہن
کے اسکو منھ مین رکھیں اور گندہ دہنی کو دور کر دیتی ہے اور شراب اور پھٹکری ملا کر
بغل کے نیچے لگائی جاتی ہے پس گندہ بغلی کو دور کرتی ہے اور شہد اور سلیخہ ملا کر سر پر
لگائی جاتی ہے **اورام و ثبور** اور اورام بلغمیہ کو نفع کرتی ہے **جراح و قروح** کو
اندمال کرتی ہے اور جن ہڈیون پر گوشت نہ ہو ان پر گوشت جما دیتی ہے سرکہ ملا کر اور
کے اقسام پر استعمال کیجاتی ہے جن غضروف عفونت اور بدبو آگئی ہو انکو اچھا کر دیتی
ہے **آلات مفاصل** گھونگھے وغیرہ کا گوشت ملا کر غضروف آفت رسیدہ پر
لگائی جاتی ہے (غضروف نرم ہڈی کو کہتے ہین جیسے کان کی ہڈی وغیرہ) **اعضاے سر**
جالینوس کہتا ہے کہ مر کی بو سونگھنے سے صحیح آدمی کے درد سر پیدا ہوتا ہے جیسا کہ جب
درد سر ہو وہ سونگھے اسیر کیا گندر سے گی مر بھی منجملہ دوا ہے مرض اذن پیچے کان کے
کوفتہ ہو جانیکی دوا ہے خصوصاً ہمراہ تافیسا اور افیون اور جند بیدستر کے اور سدے
آنکھونکے آگے اندھیرا پیدا کرتی ہے اور نیند لاتی ہے شراب اور زیت ملا کر جب
اسکی کلی کیجاوے دانتوں کو خوب مضبوط کرتی ہے اور انکو قوت دیتی ہے اور مسوڑھے کو خشک
کر دیتی ہے اور اسکی طرح کو منع کرتی ہے سر کے قروح پر اسکو چھڑکتے ہین اپنا کو خشک

HAKEEM SHOUKAT ALI

کردیتی ہے جند بیدستر اور مامیثا اور افیون ملا کر کان کے قرحہ مین جو درد کرتا ہو اور اسمین پیپ پڑ گئی ہو استعمال کیجاتی ہے دودھ تونکی تھنونکو مرتک آلودہ کردیتے ہین بچیکے پانے تونکو بند کردیتی ہے کبھی وزن ایک دانگ مر مکی اسکا ناس لیا جاتا ہے جس دماغ کو صاف کردیتی ہے اعضائے چشم قروح کے آثار جو آنکھوں مین ہون انکو دور کردیتی ہے اور قروح چشم کو بھر لاتی ہے اور سپیدی چشم کو دور کردیتی ہے پیوٹون کی خشونت کو فائدہ کرتی ہے جو آنکھ مین ہو اسکی تحلیل کرتی ہے بدون لذع کے کبھی ابتدائے نزول الماء مین اگر پانی رقیق ہو اور مر کا استعمال کیا جائے اسطرح پانی کی تحلیل ہوتی ہے مر کے اقسام مین داخل کرنیکے واسطے وہی مر قوی ہے جس مین تیزی مذکور کی آمیزش ہو اعضائے نفس و صدر پرانی کھانسی جو تر ہو اسکے واسطے اور ربو اور انتصاب نفس اور درد پہلو کیواسطے اچھی دوا ہے اور آواز کو صاف کردیتی ہے اور یہ فائدہ مر کا اس سبب سے ہے کہ اسمین جلائے لطیف بدون خشونت پیدا کرنیکے ہے منجملہ امر عجیب اسکو زبان کے نیچے رکھ سکتا ہے اور پانی نیچے منھ مین جو رطوبت اسکے رکھنے سے نچوڑے اسکو اگر نگل جائے تو خشونت حلق کو فائدہ کرتی ہے اعضائے غذا خاص کر استرخائے معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور زرد پانی جو پیٹ مین بھر جاتا ہے اسکو اور نفخ معدہ کو مفید ہے اعضائے نفض اور حیض کرتی ہے خصوصاً آب سداب اور آب شنتین یا آب تخم ملا کر اسکا حقنہ کرنا جنین کو اور چھوٹے کیڑون اور کدو دانہ کو اچھی طرح گرادیتی ہے منہ رحم کا جو بند ہوگیا ہو اسکو نرم کرکے کھولتی ہے جو وزن ایک مثقال کے قروح امعاء اور اسہال کیواسطے پلائی جاتی ہے تشنجات مرچ سیاہ کے ہمراہ جو وزن ایک قیراط کے ان تبون مین دیجاتی ہے جسکے ہمراہ لرزہ بھی آتا ہو اگر باری سے دو گھنٹہ پہلے دیجاوے لرزہ کو روک دے گی سموم بچھو کے کاٹنے کو شراب کے ساتھ پلانے سے نفع کرتی ہے ابدال اسکا نصف وزن اسکے فلفل ہے جیسا لوگ کہتے ہین مگر کچھ اسکی اصل نہین

مران ماہیت اسکی یہ ہے کہ ایک درخت کا پھل ہے اور کبھی اسکو بروقت پکا ہونیکے کھاتے ہین خواص اسمین قبض ہے اور تجفیف قروح کرتا ہے جسکے اسکے جلا کر پانی ملا کر اسکو کبھی برنگاتے ہین جیسمین قرحہ بڑے ہون۔ اور مختصر حال اسکی شرح سنا منجملہ کا یہ ہے کہ اسکا پھل بڑے بڑے غلیظ جراحات کا اندمال کردیتا ہے۔ سموم عصارہ اسکا شراب کے ساتھ اگر پیا جائے یا اسکا ضماد کیا جائے سانپ کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسکی لکڑی کا برادہ اگر پلایا جاے سم قاتل ہے

مامیثا بفتح میم والف و کسر میم دوم و سکون یائے تحتانیہ و فتح ثائے مثلثہ ماہیت مثل بلوط کے زرد رنگ کا مائل بسیاہی ہوتی ہے اور بہت آسانی سے ٹوٹ جاتی ہے اسمین تلخی ہے اور جوہر مائی و ارضی سے مرکب ہے برودت اسکی جوہر مائی کی زیادتی کے بلکہ جیسے کہ تنورین کے پانی یا ان گڑھون کا پانی جو تالاب مین کھود کر نکلتا ہو ویسی برودت ہے اصل اسکی ایک لکڑی ہے جو اسکی کھلی ہوئی فرح مین تلخ نچوڑنے سے اسکے جو پانی نکلتا ہے اسکا رنگ زعفرانی ہوتا ہے طبیعت پہلے درجہ مین سرد خشک ہے افعال و خواص قبض مناسب کرتی ہے اور ورم و بثور اور ورم گرم جو غلیظ ہون انکو نفع کرتی ہے اور نقرہ جو قوی نہو اور مقدار مین بڑا نہو اسکو مفید ہے ملکان ابدان کی حمرہ کو فائدہ کرتی ہے جو سخت ہون اور کم سن آدمیونکے بدن خواہ نازک اندام جنکی ناز و نعمت سے بسر ہوتی ہے انکو فائدہ نہین کرتی ہے اسلیے کہ ایسے نازک بدنمین با فراط تجفیف کرکے ضرر پیدا کرتی ہے اعضائے چشم آشوب چشم کے ابتدا مین اسکا استعمال وردواؤن کے ساتھ کیا جاتا ہے

میعہ بکسر میم و سکون یائے تحتانیہ و فتح عین مھملہ آخر مین ہائے ہوز ہے ماہیت طبیبون نے کہا ہے کہ دو قسم اسکی جسکو میعہ سائلہ کہتے ہین بطور گوند کے بجنسہ جابجا لائی جاتی ہے اور ایک قسم اسکی وہ ہے جو کہ طبخ اور جوش دینے سے نکالی جاتی ہے میعہ سائلہ جو تازہ آتا ہے اسکا رنگ سفید ہوتا ہے اور پرانا ہو جانیکے بعد مائل بہ سیاہی ہو جاتا ہے اور وہ بہت افراط سے ملتا ہے جو قسم میعہ کی مع پوست کے آتی ہے وہ سیاہ ہوتی ہے اسلیے کہ وہ قسم اس درخت کی ہوتی ہے جو پکا کر نکالی جاتی ہے پس پکانے کے بعد جسقدر اسکے سوختنے سے رطوبت جدا ہوتی ہے وہی میعہ طبیخہ ہے اور جمتی جاتی ہے مثل تفل کے وہ تجربہ یعنے دریانی چیز لکڑی کی وہی میعہ یابسہ ہے خواص یعنے میعہ سائلہ اور یابسہ دونون کی قوتونمین یہ بیان کیا ہے کہ اسمین قبض اور تجفیف ہے اعضائے سر بعض لوگون نے کہا ہے کہ میعہ گرم خشک ہے دماغ سے رطوبت کو اتار لاتی ہے اور دماغ کو بالکل صاف کردیتی ہے اور یہ خاصیت مخالف اسکے اثر کے ہے جسکا مجھکو اعتقاد ہے اسلیے کہ میعہ خود درد سر پیدا کرتی ہے اعضائے غذا [illegible] معدہ کی تری کو فائدہ کرتی ہے اعضائے نفض قبض طبیعت پیدا کرتی ہے

محلب بفتح میم و سکون حائے مھملہ و فتح لام و بائے موحدہ جسکو ہندی مین [illegible] کہتے ہین اختیار اس درخت کی عمدہ قسم وہی ہے جو سپید ہو جسکی سپیدی مین چمک موتی کی سی ہو اور صفائی بھی ہو طبیعت پہلے درجہ مین گرم ہے اور یبوست اسکی زیادہ نہین افعال و خواص جلائے شدید کرتی ہے لطیف ہے محلل ہے تمام درد کی تسکین دیتی ہے آلات مفاصل تنی گاہ اور پشت کے دردون کی تسکین دیتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اعضائے نفس غشی کو ماء العسل کے ہمراہ پلانے سے فائدہ کرتی ہے۔
اعضائے نفض قولنج اور گردہ اور مثانہ کی پتھری کو نفع کرتی ہے
مغرہ بفتح میم و غین ورائے مہملہ جسکو ہندی میں گیرو کہتے ہیں اختیار اچھی
قسم گیرو کی وہی ہے جو پانی میں بھیگے اور جسامت اسکی بڑھ جائے طبیعت پہلے درجہ
میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے خواص اسمیں تخفیف ہے اور قبض ہے اعضائے غذا
جگر کے اقسام درد کو مفید ہے اور قبض پیدا کرنے میں گل مختوم سے اسکی قوت زیادہ ہے
ماہودانہ یہ وہی چیز ہے جسکو حب الملوک کہتے ہیں مگر جمالگوٹہ نہیں ہے اسکا درخت
ہمارے ملکوں میں بنام سپاب مشہور ہے پتیاں اسکی چھوٹی مچھلی کے مشابہ ہوتی ہیں
طول میں ایک نکال اور پھل اسکے تین تین ہوتے ہیں جیسے بڑی قسم ریٹھے کی اور
کبھی یہ رنگ کا بھی ہوتا ہے اسمیں ایک کلی بھی ہر پھل کے ساتھ ہوتی ہے ہر ایک
پھل میں اسکے تین دانے ہوتے ہیں سیاہ و سیاہ طبیعت گرم خشک تیسرے درجہ
کی ہے آلات مفاصل بسبب ست لانیکے جملہ اقسام وجع مفاصل نقرس اور
عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے اعضائے غذا استسقا کو فائدہ کرتا ہے اور قولنج بقوت
گرا دیتا ہے اور معدہ کو موافق نہیں ہے اعضائے نفض شکل تو ماتے کے یعنی دست
لاتا ہے بلغم مرغ کے شوربے میں اسکی پتیاں جوش دیکھاتی ہیں پس قولنج کو
فائدہ کرتا ہے اور ادرار کرتا ہے جب اسکے سات یا چھ دانے چھلکا سے سیکر گولی بنائیں یا
بے بنائے ہوئے یونہی پھانک جائیں اور اسکے اوپر سرد پانی نہیں پیتے اور بلغم
کا مسہل ہے اور اکثر یہ دس دانہ بڑے بڑے اور بیس دانہ چھوٹے پلائے جاتے ہیں
اگر ارادہ یہ ہو کہ مسہل پورا ہو جاوے اور زیادہ دست آویں چبانے میں اسکے
خوب اہتمام کرنا چاہئے اور اگر یہ منظور ہو کہ خفیف مسہل ہو سلم دانہ نگل جائیں
محروث بفتح میم و سکون حا حطی آخر میں ثائے مثلثہ ہو ماہیت یہ انجدان
کی جڑ ہے حلتیت سے قوت اور منفعت میں کم ہے انجدان کے بیان میں ہو کچھ محروث
کے بارہ میں ہمکو نقل کرنا تھا کر چکے خواص منضج و ملین ہے اعضائے غذا اسمیں
عیب یہ دشواری ہضم ہونیکا ہے اور معدہ کو مضر ہو کر پھر معدہ کی تقویت کرتی ہے
مشمش یہ ایک دانہ ہے بطم کے مشابہ تر کرنا ہوتا ہے مائل بزردی و جب اسکی دھونی جاتی
خوشبو کا دھواں ہوتا ہے ایک قسم اسکی بستانی ہوتی ہے اسمیں تین پتیاں ہوتی ہیں اور
صحرائی بھی ہوتا ہے اور مصری بھی ہوتا ہے اسکی دھونی بنائی جاتی ہے عجیب خوشبو دیتی
طبیعت بستانی کی معتدل ہے اور صحرائی دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے خواص بستانی
جسکی تین پتی ہوتی ہے اسمیں تحفیف کی قوت تھوڑی سی ہے اور صحرائی اسکی زیادہ قوی ہے

ملواح - ماہیت یہ بوٹی یک وائے شامی ہے اس ملک میں اسی نام سے مشہور
ہے کہ یہ لکڑی کی شکل گرہ کے ہوتی ہے اسپر پتیاں بڑی ہوتی ہیں سیقدر سیاہی مائل
آلات مفاصل ایک جزو خرمی اسکی ہمراہ ماء العسل کے عضل کے کھچاؤ کو فائدہ کرتی ہے
مورد اسفرم آس بری کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ فارسی اذخر کی ہے
ماہیت پھول اور پتلی پتی شاخیں سبک شکل بیتر کی اور زردی ہوتی ہیں
اسکی شکل وآورد کے ہے اور بعض کے نزدیک ایک قسم اسکی زیادہ ہوتی سپید
ہوتی ہے اور کبھی ایک قسم اسکی وہ ہے جو مائل بزردی ہوتی ہے۔ ابن ماسہ کہتا ہے
کہ یہ وہی آس بری ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ایک وہی لکڑی ہے ابن ماسویہ نے
کہا ہے کہ یہ مشابہ وآورد ہے خوزی کا قول ہے کہ یہ قوت میں [illegible] کے
قریب ہے اور قبض میں اس سے زیادہ ہے طبیعت دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے
اعضائے سر مرگی اور دماغی رطوبت کو فائدہ کرتی ہے اعضائے غذا معدہ
اور جگر کو قوی کرتی ہے گرمیے جو چوٹ اندرونی احشا میں لگی ہو اسکو فائدہ کرتی
ہے اعضائے نفض شرج یعنی مقعد کے اوپر کے کیڑے [illegible] اسکا
حمول کیا جاتا ہے تو کیڑوں کو قتل کرتا ہے۔
ملیح یہ مثل عوسج کے ہوتی ہے تتی اسکی مشابہ [illegible] ہوتی ہے اور اس سے
زیادہ چوڑی ہوتی ہے اور مثل ساگ کے کھائی جاتی ہے خواص اسمیں [illegible]
قبض اور خام رطوبت ہے اسی سے نفخ پیدا ہوتا ہے اعضائے صدر ایک جزو
اسکی ماء العسل کے ہمراہ پلانے سے دموی خون تھوکنا بند ہو جاتی ہے اعضائے غذا
ایک جزو اسکی ماء العسل کے ہمراہ مروڑے میں سکون پیدا کرتی ہے۔
مامیران - ماہیت اسکی شکل ہلدی کے گرہ دار لکڑی مائل بسیاہی ہوتی ہے
اسمیں تھوڑی سی پیچیدگی ہے یعنے ٹیڑھی ہوتی ہے تیزی اسکی ہلدی سے زیادہ
ہے طبیعت دوسرے درجہ کے آخر میں گرم خشک ہے افعال و خواص جلا
کرنیوالی ہے اور منقی ہے زینت ناخون کی سپیدی کو مٹا دیتی ہے اعضائے سر
عصارہ اسکا سر سے رطوبت کھینچ لا کر نکال دیتا ہے اور فضلات دماغی کا تنقیہ کر دیتا
ہے اسکی جڑ دانتوں کو مفید ہے اعضائے چشم آنکھ کی سپیدی کو صاف کر دیتی ہے اور
بصارت میں جلا کر دیتی ہے خصوصاً عصارہ اسکا اعضائے غذا جگر اسکی یرقان کو
نفع کرتی ہے اعضائے نفض مروڑے کو فائدہ کرتی ہے اور اسمیں [illegible]
ماہی زہرج جسکو فارسی میں زہرہ ہے ماہیت یہ ایک درخت ہے مثل درخت
شبرم کے مگر طول میں اس سے بڑا ہوتا ہے اور رنگ میں اسکے تیرگی مائل

HAKEEM SHOUKAT ALI

بزروی ہے۔ بعض آدمی اسکو تیوعات میں شمار کرتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** جب اسکو حوض یا تالاب وغیرہ میں ڈالدیں مچھلیاں مست ہوکر اوپر آجاتی ہیں **آلات مفاصل** نقرس اور عرق النسا کے درد کو فائدہ کرتی ہے اور مفاصل کے درد اور پشت کے درد اور کوکھ کا درد بھی اس سے جاتا رہتا ہے ریاح کو متفرق کردیتی ہے اگر اسکو اور دوسری دواؤں میں داخل کریں **اعضاے نفض** اخلاط غلیظ کی مسہل ہے

ماش آخر میں شین معجمہ ہے جسکو ہندی میں مونگ کہتے ہیں **خواص** اسکا جوہر باجرم قریب باقلہ کے ہے اور نہایت بہتر ہے اسکے استعمال کا زمانہ گرمیوں کی فصل میں ہے **طبیعت** رطوبت اور یبوست میں معتدل ہے چھلکے دور کی ہوئی مونگ بسبب معتدل ہے اور چھلکے دار مائل بخشکی ہے اسلیے کہ اسکے چھلکے میں کسیقدر کھٹاپن بھی ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے **خواص** مونگ میں نفخ اتنا نہیں ہے جتنا باقلہ میں ہے اگرچہ کسیقدر نفخ ہے لیکن بلکہ اسکا نفخ باقلہ کے نفخ سے کمتر ہے اور نہ باقلہ کے برابر اسمیں جلا کی قوت ہے اور نہ مسور کے برابر اسمیں برودت ہے اور اگر مونگ کے ساتھ تھوڑی سی قرطم ملا دیجائے مونگ کی اصلاح ہوجاتی ہے **آلات مفاصل** مونگ کا ضماد اعضا کے درد کیواسطے کیاجاتا ہے خصوصاً طلاے انگوری اور شراب مطبوخ اسمیں پکاکر اور تھوڑی سی زعفران ملاکر روغن اور فسخ جو دو قسم کے صدمہ عضلہ وغیرہ پر پہونچتے ہیں انکے واسطے بھی اسکا ضماد کیا جاتا ہے **اعضاے غذا** کیموس اسکا اچھا ہوتا ہے بشرطیکہ مقشر مونگ کا اسمیں دیر ہضمی نہیں ہے مثل باقلہ کے اور اگر روغن بادام ملاکر پکائی جاے بہت اچھی خلط پیدا کریگی **اعضاے نفض** اگر مونگ ایک مرتبہ جوش دیکر پانی پھینکدیں اور پھر دوبارہ پانی ڈالکر پکائیں قبض پیدا کریگی خصوصاً اگر اسکو اور سماق کو ترش کریں۔ مونگ میں باہ کی مضرت ہے جیسا کہ بعض طبیبوں نے کہا ہے

مر بفتح میم وراے مہملہ مشدد **ماہیت** یہ ایک چیز مثل شبنم کے ہے جو جھاؤ اور درخت پر گرتی ہے اور صاف ہوکر مثل شہد کے بستہ ہوجاتی ہے اور جسطرح گوند کی اور اقسام خشک کیے جاتے ہیں جیسے ترنجبین اور شیرخشت اسیطرح یہ بھی سکھائی جاتی ہے یا جیسے شہد فقیران کے بہاؤ سے ملک میں آتا ہے سکھایا ہوا نہیں یہ بھی ہوتی ہے اور ہمنے ہر ایک کو جداگانہ ابواب میں بیان بھی کردیا ہے خواہ اس چیز کی خاصیت حاصل کرلیتی ہے جو اس میں پڑتی ہے اسکی نرمی یا علاوہ کیفیت اسکے گھی میں ہوجاتی ہے

مرمار آذ۔ **ماہیت** اسکی پتلی پتلی سپید لکڑیاں ہوتی ہیں ریشہ دار جیسے ... ہوتے ہیں مشابہ جعدہ کے مگر اسکے روئیں زیادہ ہوتے ہیں بلکہ تمام رونگے اور خوشبو سے بھری ہوئی اسکی بہت مشابہ مر کی بو سے ہوتی ہے جسمیں تیزی اور تھوڑی سی خوشبو ہوتی ہے

ملح بکسر میم وسکون لام آخر میں حاے حطی جسکو نمک کہتے ہیں **ماہیت** نمک میں تلخی ہے اور کسیقدر زبان کو بھی پکڑتا ہے اور کڑوا نمک بورق کے قریب ہے جسکو نمک کہتے ہیں اور ایک قسم نمک کی بھربھری ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی زمین کھودکر نکالی جاتی ہے اور ایک قسم اسکی درانی چکنی ہوتی مثل بلور کے ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی نفطی مثل نفط کے سیاہ ہوتی ہے اور سیاہی اسکی اسی روغن کی وجہ سے ہے جو اسمیں ہے یا چھالے جو اسمیں پڑے ہوتے ہیں انکی سیاہی ہے اور جب جلایا جاوے کہ اسکا روغن اڑجاے مثل درانی کے چمکتا ہوا سپید رہجاتا ہے ایک قسم نمک کی ہندی ہے جسکی سیاہی وہ پہلے چھالوں کی وجہ سے نہیں ہوتی ہے بلکہ اسکی جڑ میں داخل ہے اور دریائی نمک دھوپ پانی میں پڑا اور گھل گیا اور صحرائی نمک ایسا جلد نہیں گھلتا **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور جس قدر نمک میں تلخی زیادہ ہوگی زیادہ گرم ہوگا **خواص** جلا کرتا ہے محلل ہے اور قابض ہے مجفف ہے اس سبب سے کہ اسمیں تحلیل اور قبض کی قوت ہے اور سب خواص میں اسکے قبض کا فعل بہت زیادہ ہے کاریح ہے اور جلے ہوئے نمک میں تجفیف و تحلیل کی قوت زیادہ ہے نمک عفونت کو منع کرتا ہے اور اخلاط لطیفہ ہونکی تنقیح کرتا ہے نمک کے اوپر جو چیز بطور کف کے پھولی ہوئی ملتی ہے جسکو عوام لوگ پھول کہتے ہیں اسمیں لطافت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت نمک کے اور بہ نسبت نمک سوختہ کے غبار نمک کا بھی لطافت میں قریب اسی پھول کے ہے اور یہ دونوں تحلیل میں نمک سے زیادہ قوت رکھتے ہیں اور قبض انکی دونوں میں کم ہے اور یہی نمک اور جو نمک کھود کر نکالا جاتا ہے تحلیل کمتر کرتا ہے اور لطافت بھی اسمیں کم ہے ہاں اگر فرد اسمیں کم ہو زیادہ شور ہو کہ یہ نمک قابض اور محلل ہے بسبب لطافت کے کھودا ہوا نمک اگر چند مرتبہ دھویا جاے تجفیف بجزان لذع کے کریگا اور جو نمک بھربھرا ہوتا ہے اسمیں جلا زیادہ ہوتی ہے جسوقت نمک عذر طعام میں ملایا جاے اسکی طبیعت بدلدیتا ہے اور ریاح کو مٹادیتا ہے اور کڑوے نمک میں تحلیل زیادہ ہے اور جملہ اقسام کے نمک منجمد اخلاط کو گھلادیتے ہیں تلخ نمک تحلیل و تلطیف زیادہ کرتا ہے **زینت** نمک سوختہ دانتوں کی جڑوں میں گرد جاتا ہے جانے سے بچاتا ہے اور سرخ پھنسی کسی جگہہ کا ہو طلا کرنے سے نمک کے زائل ہوجاتا ہے مقدار معتدل پر نمک کا استعمال رنگ میں خوبی پیدا کرتا ہے **اورام و بثور** نمک اور شہد اور بڑا خنقی و بلوں پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے اور قروح شہد ملاکر نمک اور ورم بلغمی پر لگایا جاتا ہے نملہ کے پھیلنے کو روکتا ہے **جراح و قروح** جو گوشت زائد ہو اور ... کرکھاجاتا ہے جیسے سڑا کر بہادیتا ہے ترکھجلی جسمیں ترے پڑجاتے ہیں اور درد اور کے اقسام

HAKEEM SHOUKAT ALI

کو نفع کرتا ہے نمک کو سرکہ اور زیت میں ملا کر بدن میں لگاتے ہیں اور آگ کے پاس بیٹھتے ہیں تاکہ پسینہ نکل کر کھجلی میں کمی ہو جائے خصوصاً اگر مادہ بلغمی سے کھجلی پیدا ہوئی ہو اور نمک کو زیت ملا کر آگ سے جلے ہوئے مقام پر لگاتے ہیں کہ پھپھولا نہ پڑے خصوصاً بورقی اور افریقی نمک وغیرہ کے جملہ اقسام مادہ کے جمع کرنے اور خشک کرنے میں نمک سے ملحق نہیں کیے جاتے ہیں اسلئے کہ نمک میں تحلیل زیادہ ہے اس وجہ کہ جو رطوبت کہ ہو پھر اسکے بعد قبض اور کشش کرتا ہے اور جو اجزاء کہ عضو میں باقی رہ گیا ہو اسکو یکجا کر لیتا ہے **آلات مفاصل** روح ہو اور شہد کے ہمراہ التوائے عصب پر لگایا جاتا ہے اور نقرس پر ضماد کیا جاتا ہے اور زیت ملا کر بدن کی ماندگی کیواسطے بدن پر مالش کی جاتی ہے **اعضاء سر** گرم خشخاش اور نمک ملا کر سر کی پھنسیوں پر لگاتے ہیں اور اندرانی نمک [illegible] میں کو تیز کرتا ہے نمک جیسے سوڑے کو مضبوط کر دیتا ہے خصوصاً اندرانی اور سرکہ ملا کر کان کے درد کو بطور ضماد کے نفع کرتا ہے **اعضاء چشم** ناخونہ میں جو گوشت زائد ہو اسکو اور ناخونہ کو بہا دیتا ہے یعنی نمک کا تھکوڑی اور پیسی کی چشم کو مفید ہے نمک جیسے اور شہد کے ہمراہ آنکھ پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے سخون کا سرخ داغ جو آنکھ میں پڑ گیا ہو اسکی تحلیل کر دیتا ہے **اعضاء نفس** خناق پر نمک نفطی اور شہد اور سرکہ ملا کر خناق کو فائدہ کرتا ہے اور جو ورم کوے میں اور تالو کے نرم گوشت میں ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے نمک اندرانی اور علی الخصوص نفطی اور تمام اقسام اسکے منہ میں جو بلغم بالزوجت ہو اسکو قطع کرتے ہیں **اعضاء غذا** نمک ذکرانے پر معین ہے خصوصاً نفطی اور اندرانی اور تخمے درد معدہ کی وجہ معدہ میں ہوں انکو مفید ہے **اعضاء نفض** نمک کے جملہ اقسام ثقل کے نکلنے پر اور طعام کے معدے سے اتر جانے پر آسانی پیدا کرتے ہیں اور علی الخصوص نفطی بلغم متعفن کو گرا دیتا ہے اور سودا کو جرم نمک انتہائے دوا دو منطاریہ کی ہے اور مادہ مسہلہ کی انکے فعل پر اعانت کرتا ہے کہ سودا اور رطوبت لزج کو اجزاء عضو سے نکالدیں۔ اور قولنج کو بھی اور گھی اور تیرہ ملا کر ورم انثیین بلغمی کو مفید ہے اسیطرح قولنج اور شہد ملا کر قروح ذکر کو فائدہ کرتا ہے **سموم** نمک کو کتان ملا کر بچھو کے کاٹے ہوئے کو فائدہ کرتا ہے اور قولنج کو بھی اور زوفا اور زرادند ملا کر مقرنہ جیسے کیڑوں کے ایک قسم خاص کے کاٹنے کو مفید ہے اور سرکہ اور شہد ملا کر زوا ربیع اور ارسیون واژدہ کے کاٹنے پر اور سکنجبین ملا کر افیون اور فطر قاتل کی مضرت کیواسطے۔

ملوخیا۔ ماہیت۔ اسکی زبان [illegible] ہے اور اسکا پورا بیان جیم تازی کے باب میں ہو چکا ہے **طبیعت** اول درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں تر ہے۔

اعضاء غذا سدوں کی تفتیح کرتی ہے۔

مشمش بکسر میم اول و دوم و ہر دو شین معجمہ زرد آلو کو کہتے ہیں **اختیار** عمدہ قسم اسکی ارمنی ہے کہ جلدی خراب نہیں ہوتی اور جلدی ترش نہیں ہوتی اگر زرد آلو کھایا جاوے واجب ہے کہ اسکے بعد ایک گھونٹ مصطگی اور انیسون خواہ دو دو بار شراب خالص میں یا نبیذ عتیق یا نبیذ شہد ملا کر پیا جائے **طبیعت** دوسرے درجہ میں سرد و تر ہے اور اسکی گٹھلی کا تیل دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے **خواص** جو خلط اس سے پیدا ہوتی ہے اس میں عفونت بہت جلد آتی ہے **اعضاء غذا** تفتیح اسکا پیاس میں سکون پیدا کرتا ہے زرد آلو معدہ کو بہ نسبت شفتالو کے زیادہ مناسب ہے ارمنی زرد آلو معدہ میں خراب نہیں ہوتا اور نہ جلدی ترش ہوتا ہے ان چیزوں کے جو اسکے ضرر کو روکتی ہیں یہ ہے کہ اسکے بعد انیسون اور مصطگی پیں نبیذ زبیب میں ملا کر پئیں اور سرد مزاج والوں کیواسطے شراب خالص [illegible] **اعضاء نفض** اسکی گٹھلی کا تیل بواسیر کو فائدہ کرتا ہے حمیات جو انکو پیدا کرتی ہے اسلئے کہ جلدی متعفن ہو جاتی ہے مگر قشعریرہ حمیات حادہ کو شفا دیتا ہے [illegible] نفع کرتا ہے

موز بفتح میم و سکون واو [illegible] زائے معجمہ [illegible] ہندی میں [illegible] کیلہ [illegible] **خواص** [illegible] غذا پیدا کرتا ہے اور [illegible] اور زیادہ کیلہ کا استعمال سدہ پیدا کرتا ہے اور صفرا اور بلغم کی زیادتی کرتا ہے جیسا جسکا مزاج ہو **اعضاء صدر** حلق کی اور [illegible] کی سوزش کو نفع کرتا ہے **اعضاء غذا** معدہ پر گرانی لاتا ہے اور زیادہ کا کھانا معدہ پر بہت بوجھ ڈالتا ہے واجب ہے کہ اسکے کھانے کے بعد گرم مزاج کا آدمی سکنجبین [illegible] اور سرد مزاج کا آدمی شہد کا استعمال کرے **اعضاء نفض** منی کو زیادہ کرتا ہے اور گردہ کو موافق ہوتا ہے اور ادرار بول کرتا ہے

مخ بضم میم و خائے مشددہ ہڈی کے مغز کو اور مطلق بھیجہ کو کہتے ہیں **اختیار** بہت بہتر مغز بھیجہ گاؤ کا ہے اور اونٹ کا مغز اسکے بعد [illegible] کا مغز اسکے بعد بکری کا اسکے بعد بچھڑے پہاڑی بکروں کے اور شیران خصوصاً قسم اسکی انکے بھیجے میں بہت خشکی ہوتی ہے اور بھیجا خواہ مغز استخوان اطراف [illegible] کا بھیجا ہوتا ہے **افعال و خواص** سخن ہے لطیف ہو جاتی ہے غذائے کثیر [illegible] ہوا گر ہضم ہو جائے اور **ورم و شور صلابات** اور [illegible] اچھی چیز ہے اور جو مغز استخوان مثل مغز گوسالہ و اونٹ کے ہو وہ ایسا نہیں ہے جیسے پہاڑی بکری اور پہاڑی بکر کا ہوتا ہے اسلئے کہ یہ اقسام مغز استخوان کے خشک ہوتے ہیں [illegible] کچھ خوبی نہیں ہے **اعضاء غذا** معدہ کو [illegible] اور [illegible] زائل [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہے دواجب ہے کہ اسکو مصالح گرم اور خوشبو کی چیزون کے ہمراہ تناول کرین اعضاے
نفس جو مغز استخوان کی عمدہ قسم ہے وہ رحم کے تر زخمون مین استعمال کیجاتی ہے بلکہ رحم
کی صلابت کو مفید ہوتی ہے سموم کہا گیا ہے کہ مغز استخوان شتر مردار پہ لگنے سے ہوا صاف گذئے زمین
مری بفتح میم و کسر راے مشدد آخر مین یاے حطی ہے فارسی مین اسکی آبکامہ ہے ماہیت
اور طبیعت دوسرے درجہ تک گرم خشک ہے ابن ماسویہ کہتا ہے کہ مچھلی سے
جو مری بنائی جاتی ہے اسکی گرمی اور خشکی کثیر ہے بہ نسبت اس مری کے جو جوے سے
بنائی جاے اور مین اس قول کی تصدیق نہین کرتا **افعال و خواص** اخلاط
غلیظ مین جلا پیدا کرتی ہے اور معدہ مین جو رطوبت ہے اوسکو لطیف کرتی ہے اور اسمین قبض و تنقیہ
بلغم کی قوت ہے **زینت** نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **جراح و قروح** جن
قروح مین عفونت ہوا نکے واسطے اچھی چیز ہے - اور جو مری مچھلی و نمکین
گوشت سے بنائی جاے جراحت خبیثہ کے پھیلنے کو روکتی ہے **آلات مفاصل**
کولہے کے درد اور عرق النسا کو مفید ہے **اعضاے چشم** جبکہ ابتداے زمانہ مین
بطور سرمہ کے آنکھ مین لگائی جاتی ہے آنکھ مین دانہ پڑنے کو منع کرتی ہے **اعضاے**
غذا رطوبت معدہ کو نفع کرتی ہے اور اندرونی اعضا مین جو رطوبات ہون انکو
نکالتی ہے **اعضاے نفض** تو نفخ کے تحت مین پڑتی ہے خصوصا جو حقنہ کے طور پر استعمال
کیواسطے تیار کیا جاے **سموم** حیوانات کے کاٹے کو خصوصا دیوانہ کتے کے کاٹے کو مفید ہے
سنسیح یہ ایک قسم کی گاڑھی شراب ہے **اعضاے نفس و صدر** سینہ کی رطوبات
کے نکالنے کو معین ہوتی ہے اور وہ شراب خشخاش جسکا دیا قوزا نام ہے اسمین بھی
فائدہ کیواسطے داخل کیجاتی ہے **اعضاے نفض** درد گردہ اور درد مثانہ کو مفید ہے
مصل بفتح میم و صاد مہملہ آخر مین لام ہے دوغ بھی کہتے ہین **خواص** دودی
مادہ کی رگون کیواسطے خراب چیز ہے اور جب فربہ گوشت کے ساتھ بنایا جاے
کسیقدر اسکی اصلاح ہوجاتی ہے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے مضر ہے
اعضاے نفض مقعد کے واسطے مضر ہے۔

حرف نون

جن دواؤن کی ابتدا حرف نون سے ہے انکا بیان

نرجس بفتح نون و سکون راے مہملہ و کسر جیم آخر مین سین ہے **خواص** بیخ نرگس
کھود کر نکالی جاتی ہے اندرون بدن سے مادہ کو جذب کرتی ہے اور تخفیف اور
جلا پیدا کرتی ہے اور چہرہ وغیرہ کو دھو ڈالتی ہے روغن نرگس ناحال

مثل چنبیلی کے تیل کے ہے لیکن ضعیف العمل ہے **زینت** بیخ نرگس کا تیل وغیرہ کو
بننے کا لگاتی ہے خصوصا اگر خطمی اور شہد ملا کر اور نرگس کا جرم کلف اور بہق کو جلا
کرتا ہے خصوصا اسکی جڑ سرکہ ملا کر نرگس کی جڑ بالخورہ کو نفع کرتی ہے **اورام و بثور**
نرگس کی جڑ شہد اور مٹر ملا کر ان دنبلون کو شگافتہ کر دیتی ہے جنکا کھولنا دشوار ہو
اور جن مین نضج پیدا ہونا بدقت ہوتا ہے پٹھے کے اورام پر بھی اسکی جڑ کا ضماد کیا
جاتا ہے **جراح و قروح** جراحات کو خشک کر دیتی ہے اور پٹھون کی انکو ملا دیتی ہے
یہانتک کہ اگر کوئی رگ دو کٹ گیا ہو اسکو بھی ملا دیتی ہے - اسکو بیسکر اور شہد
ملا کر آگ سے جلے ہوئے مقام پر رکھتے ہین اور پٹھے کے جراحات پر اور ان قروح پر
جو بہت گہرے ہون اور شہد اور مٹر ملا کر اسکا استعمال کیا جاے قروح کے
چرک کا تنقیہ کرتی ہے **آلات مفاصل** روغن اسکا پٹھے کو نفع کرتا ہے
جڑ اسکی پٹھے کے ورم پر اور پٹھے مین جو گرہ پڑ جاے ان پر اور مفاصل کے
درد پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے **اعضاے سر** سدہ ہاے دماغ کی تفتیح کرتی
ہے اور جو درد سر رطوبت سے ہو اسکو اور سوداوی درد سر کو نفع کرتی ہے اسیطرح
روغن اسکا اور یہ روغن بہت مناسب ہے درد سر کیواسطے جن لوگون کے سر مین
حرارت ہو انکو اسکے استعمال سے درد سر ہوجاتا ہے **اعضاے صدر** روغن
اسکا اورام سخت کی ورا ورام باردہ جو حجاب مین ہون انکی تحلیل کر دیتا ہے جو قوت
اسکی مالش سینہ پر کیجاے **اعضاے غذا** بیخ نرگس اگر معدہ کو کھلائیجاے قے کو ہیجان
مین لاتی ہے اسیطرح سلاقہ اسکا **اعضاے نفض** رحم اور مثانہ کے درد کو نفع
کرتی ہے جب چار درم تخم نرجس ماء العسل کے ہمراہ پلائی جاے جنین کا اسقاط کر دیتی ہے
زندہ بچہ ہو یا مردہ - روغن اسکا منھ کو رحم کے کھول دیتا ہے اور رحم کے درد کو فائدہ کرتی ہے
ناردین سنبل کے بیان مین ذکر کیا گیا ہے کہ ناردین سنبل رومی کو کہتے ہین
نیل ایک قسم اسکی بستانی ہوتی ہے اور ایک قسم جنگلی صحرائی ہوتی ہے یہ بھی وہی
فعل کرتی ہے جو بستانی کرتی ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ
مین خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور تروف کو منع کرتی ہے اور بستانی قسم
نیل کی تجفیف قوی بدون لذع کے کرتی ہے اور جنگلی نیل مین حدت ہے اور
اسکی تجفیف مین شدت ہے مواد کو اندرون بدن سے کھینچ لاتی ہے **زینت** کلف
اور بہق کو صاف کر دیتی ہے اور بالخورہ کو نفع کرتی ہے **اورام و بثور** جو دموی پھیلا
ہو اسکو بٹھا دیتی ہے اور خراب خون کو نفع کرتی ہے جو سخت اعضا مین ہون
اور خنازیر ہو کہ ہر ورم کو زمانہ ابتدائی مین نفع کرتی ہے اور غدد و چہرہ کو بھی مفید ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو اور جو ملا کر ان اورام پر استعمال کیا جاتی **جراح و قروح** جو حرارت گرم سخت بدبو
ہوں ہوں انکو بقوت تجفیف اپنی کے نفع کرتی ہے یہ خاصیت نیل بستانی کی ہے
اور جنگلی نیل میں تیزی ہے کہ وہ متعفن قروح کیواسطے جید ہے اور عجیب فعل نہیں رکھتا
ہے اور نیل بستانی قروح کے علاج میں عمدہ ہے اسلیے کہ اسمیں حدت کم ہے اور بوڑھے
قروح کو نفع کرتا ہے اور شہد کے ہمراہ پیسکر آگ سے جلے ہوئے مقام پر اور ٹھیٹے کے
جراحات پر لگایا جاتا ہے اور کانٹے کو بدن کے اندر سے نکال لیتا ہے خصوصاً ارو شیلیم کا
اعضائے نفس لڑکوں کی اس کھانسی کو جسکی شدت سے قے آجاتی ہے نفع کرتا ہے
اور عصارہ اسکا بھی یہی اثر رکھتا ہے جیسے چٹے کے قروح کو بھی مفید ہے خصوصاً جو خوانی
ہوا سکو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** طحال کو نفع کرتا ہے خصوصاً نیل صحرائی۔

نسرین بفتح نون و سکون سین مہملہ و کسرائے مہملہ و سکون یائے تحتانیہ آخر میں
نون ہے جسکو ہندی میں سیوتی کہتے ہیں **ماہیت** مثل چنبیلی کے قوت میں مثل اس
اس سے زیادہ ضعیف ہے اور مثل نرگس ہے اور روغن اسکا قوت میں قریب روغن چنبیلی
کے ہے مگر اس سے اسکی قوت میں ضعف ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے
افعال و خواص جملہ اقسام سیوتی کے منقی ہیں اور ملطف اور پھول اسکا لطیف ہے
خصوصیت رکھتا ہے **آلات مفاصل** پٹھے کی برودت کو فائدہ کرتی ہے
اعضائے سر کان کے کیڑوں کو قتل کرتی ہے اور کان کے گونجنے اور بچہ بچرانے کو
نفع کرتی ہے دانتوں کے درد کو مفید ہے اور جنگلی سیوتی پیسکر پیشانی پر لگائی جاتی ہے پس
درد سر کے بہت سے اصناف میں سکون پیدا کرتی ہے اور تھوتھنیں جو سلسلے بن
ہوں انکی تفتیح کرتی ہے **اعضائے نفس** اورام حلق اور ورم لوزتین کو نفع کرتی ہے
اعضائے غذا اچار دونمی اسکی جب پلائی جائے تو قے میں تسکین پیدا کرتی ہے اور
ہچکی بند کردیتی ہے خصوصاً جنگلی سیوتی۔

نمام یہ وہی سیسنبر ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے اور ساسید رہتی
اسکی خشکی پہنچتی ہے جملہ عفونات کی مقاومت کرتی ہے کہ انکو روکتی ہے اور دور
کردیتی ہے **زینت** جوں کے اقسام کو قتل کرتی ہے **اورام و قیبولا** اورام
سرد کو اور اسی ورم بلغمی کو جسکی صلابت زیادہ ہو فائدہ کرتی ہے **اعضائے سر**
سرکہ میں جوش دیکر روغن گل ملاکر جب سر پر لگائی جائے نسیان کو فائدہ کرتی
ہے اسیطرح جنکا اختلاط ذہن اور لیثاغورس اور قرانیطس کو اور سرکہ میں جوش دیکر
ہمراہ روغن گل کے درد سر کیواسطے سر پر لگائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے اور صحرائی
نمام کی تبدیلی سر پر اور پیشانی پر درد سر کیواسطے لگائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے

اعضائے غذا ہچکی کو مفید ہے اگر کسی شربت کے ہمراہ پلائی جاے اور بیخ
میں اسکے یہ قوت زیادہ ہے ورم جگر بارد کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض**
چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو مفید اور جنین مردہ کو نکالدیتی ہے حیض
اور بول کا ادرار کرتی ہے خصوصاً وہ قسم جو زمین سنگلاخ میں پیدا ہوئی
ہو اگر کسی شراب کے ساتھ پلائی جاے تقطیر البول کو نفع کرتی اور پتھری کو
نکال دیتی ہے شراب کے ہمراہ پلانا مروڑے کو بھی فائدہ کرتی ہے **سموم**
زنبور کے کاٹنے کیواسطے ضماد کیجاتی ہے اور وہ تمام ہوام کو بھگاتی ہے جنکے بیٹھنے کے ملتے ہیں۔

نیلوفر یہ لفظ معرب نیلوپھل ہندی ہے **ماہیت** اکثر اوقات جالینوس
اسکا نام کرنب الماء رکھتا ہے اور بیخ اسکا حب العروس نام رکھا گیا ہے جیسا
لوگ کہتے ہیں اور اسمیں اختلاف بھی ہے منجملہ نیلوفر کی جڑ جو کہ مصر میں پیدا ہوتی
ہو اختیار زیادہ تر قوی وہی نیلوفر ہے جسکی جڑ سپید ہو کہ وہ سیاہ جڑ کے نیلوفر
سے زیادہ قوی ہوتا ہے اور بیج اسکا اسکے دانہ سے زیادہ تر قوی ہے **طبیعت** دوسرے
درجہ میں سرد تر ہے اور شربت نیلوفر میں حرارت بجہانیکی قوت زیادہ ہے اور ہندی
نیلوفر کی طبیعت مثل طبیعت برف کے ہے **خواص** شربت نیلوفر میں تلطیف
زیادہ ہے **زینت** نیلوفر کی جڑ پانی میں پیسکر بہق پر لگائی جاتی ہے خصوصاً اسکی
جڑ اور زفت ملاکر بالخورہ پر لگائی جاتی ہے خصوصاً نیلوفر سیاہ اور اسی کی سیاہ
جڑ **اورام و بثور** نیلوفر کی جڑ اورام گرم اور ورم طحال کو نفع کرتی ہے **قروح** تخم
نیلوفر اور بیج نیلوفر قروح کیواسطے استعمال کیجاتی ہے **اعضائے سر** نیند پیدا کرتا
ہے اور گرم درد سر جو صفراوی ہو اسمیں سکون پیدا کرتا ہے مگر ضعف لاتا ہے **اعضائے
نفس** شربت نیلوفر بھی دوا ہے کھانسی اور تپ صدر کی **اعضائے غذا** اسکی جڑ ورم طحال
کو پلانا چاہیے اور ضماد کرنا چاہیے نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** احتلام بغیر نہانے کی حاجت
ہو زیادہ ہو اسکو کم کردیتا ہے اور قوت باہ کو توڑ دیتا ہے اگر ایک ہی ہم نیلوفر شربت خشخاش
ملاکر پلایا جائے اور منی کو منجمد کرتا ہے بسبب اس خاصیت کے جو اس میں ہے خصوصاً جڑ
نیلوفر کی اور اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہے اور ریاح قروح کو نیلوفر کی جڑ بطور ضماد کے
درد ہائے مثانہ کو فائدہ کرتا ہے نیلوفر کا بیج ہر ایک کا خیر میں اعضائے نفض سے زیادہ قوی
ہے تو بانیکہ زردی حیض کو بھی روکتا ہے اور زرد نیلوفر کی جڑ اور بیج اسکا اگر دودھ کے ہمراہ
چند مرتبہ پلایا جائے سیلان رطوبت رحم جو کہنہ ہو گیا ہو اسکو نفع کرتا ہے اور شربت اسکا
نرمی شکم پیدا کرتا ہے **حمیات** شربت نیلوفر حمیات حادہ میں حرارت کا تنقیہ خوبی کرتا ہے

نغلاع بفتح نون و سکون غین معجمہ جسکو فارسی میں ہزار پا کہتے ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی عمدہ قسم ہے طبیعت دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اسمیں رطوبت فضلیہ ہے
خواص اسمیں قوت مسخنہ قابضہ ہے نعناع نہایت لطیف ہے ان بقولات میں
جو کھائی جاتی ہے اس سے زیادہ لطافت جوہر کسی ساگ میں نہیں ہے اگر نعناع کی
ٹہنیاں دودھ میں ڈالدیجائیں پھٹنے نپائے گا اگر نعناع کا عصارہ سرکہ ملا کر
پیاجاے اندرونی اعضا سے جو خون کا سیلان ہو اسکو روک دیگا اورام پر
آرد جو کے ہمراہ دبیلات کا ضماد ہے اور قوبا اسکی برابر نہیں کرسکتا ہے اسلیے
کہ قوبا میں غلوصت نہیں ہے اور تحلیل و تسخین و تخفیف مفرط ہے جو
ایذا دیتی ہے **اعضائے سر** پیشانی پر اسکا ضماد درد سر کے واسطے کیا جاتا ہے خصوصاً
آرد جو کے ہمراہ زبان کی خشونت کے واسطے اسکی زبان پر مالش کرتے ہیں پس
خشونت دور ہو جاتی ہے عصارہ اسکا انار ترش ملا کر کانمیں واسطے درد کے ٹپکایا جاتا ہے
اعضائے صدر خون جو اوپر اور نیچے کے اعضا سے جاری ہو اسکو روک دیتا ہے
پستان میں جو خون بستہ ہو گیا ہو یا اسکے بستہ ہونیکا خوف ہو اسکا ضماد اسکی
بستگی کو منع کرتا ہے اور پستان میں سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کی تقویت
کرتا ہے اور معدہ کو گرم کردیتا ہے ہضم کو بڑھاتا ہے ہچکی میں سکون پیدا کرتا ہے قے بلغمی
کو روکتا ہے یرقان کو نفع کرتا ہے خصوصاً شربت نعناع **اعضائے نفض** باہ میں مفید
ہوتا ہے بسبب اس نفخ کے جو اسمیں ہے بوجہ ... ہونیکے اور وہ نفخ کو تمدد میں نہیں
ہے بسبب اسکے کہ اوعیہ منی کو سخت مضبوط کردیتا ہے کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور اگر قبل
جماع اسکا حمول کیاجاے عورت کے حاملہ ہونیکو منع کریگا اور اگر اسکی چند گٹھلیاں
انار دانہ کے ہمراہ پی جائیں حیضہ میں سکون پیدا کرے گا۔ **سموم** دیوانے کتے
کے کاٹے کو مفید ہے خصوصاً نمک اسکا۔

نارمشک بعض لوگ کہتے ہیں کہ ناگیسر ہی ہے **ماہیت** شگوفہ و پوست
اور لونگ کی شکل کی چیز ہوتی ہے شبیہ بہ بسباسہ کے بلکہ اسکی رنگت میں سرخی کمتر زردی مائل ہے
خوشبو ہے تھوڑا سا بکٹھا پن بھی اسمیں ہے قریب ناردین کے قوت میں ہے اسکو نافشت
کہتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** لطیف اور محلل ہے
اعضائے غذا معدہ بارد اور جگر بارد کے واسطے اچھی چیز ہے منفعت اس کی
سنبل الطیب کی سی ہے **ابدال** بدل اسکا چہارم وزن اسکے زنجبیل و نصف وزن
اسکے پستہ اور چھٹا حصہ اسکے وزن کا سنبل الطیب ہے۔

نخالہ بضم نون گیہوں کی بھوسی کو کہتے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم خشک ہے
خواص اسمیں جلا ہے اور تلیین اور تنقیہ زیادہ ہے لیکن مرکو ان اوصاف میں
نہیں پہونچتی ہے اور ملتحم اور ریاح کی تحلیل کرتی ہے اور **اورام و بثور** پر اسکے سرکہ
کے ہمراہ ابتدائے ورم گرم پر لگائی جاتی ہے اور شراب ملا کر ورم گرم پستان پر
لگائی جاتی ہے بلغمی اور ریحی اورام کے مادہ کو پاشان کردیتی ہے **جراح و قروح**
پر اسکا مرہم ملا کر گرما گرم ان قروح پر لگائی جاتی ہے جو تر کھجلی سے پڑ گئے ہوں
اعضائے نفس و صدر سینہ کو نرم کرتی ہے بسبب اسکے کہ اسمیں جلا ہے
خصوصاً اگر اسکا حریرہ شکر اور روغن بادام ملا کر پیا جائے شراب میں
بھگو کر اگر استعمال کیجائے ورم پستان کو مفید ہے **اعضائے نفض** امعا کی
تحریک کرتی ہے دفع کرنے اور نکال دینے پر اس چیز کے جو امعا میں ہے جو چیز
اور حریرہ اسکا جسوقت پیا جائے شکم کو نرم کرتا ہے **سموم** بچھو و سانپ کے کاٹے کو
نفع کرتی ہے بطور ضماد کے۔

نشارہ بضم نون و فتح شین معجمہ آخر میں رائے مہملہ کے بعد ہائے ہوز ہے ہندی
میں چھیلن اور برادہ کو کہتے ہیں **طبیعت** جس درخت کا چھیلن ہے اسی کے
خواص اسمیں ہوتے ہیں سڑا ہوا چھیلن منقی ہے اور اسمیں تحلیل و تجفیف بھی ہے
اگر درخت کے کھوکھلے میں بھرا ہوا ہو **جراح و قروح** سڑی ہوئی لکڑی کا
چھیلن یا برادہ جراحات کا اندمال کرتا ہے خصوصاً وہ برادہ جو ایسے درخت
پر ہو جسکی خاصیت میں قبض ہے جیسے بعض اقسام شوکت کے بعضے جو چوبوں
میں کانٹے ہوتے ہیں بعد اسکے اسی برادہ کو اسکے ہموزن انیسون ملا کر شراب
میں بھگو کر جلائیں اور پیس ڈالیں اس ترکیب کے بعد اگر اسکو قروح خبیثہ پر چھڑکیں نفع کریگا

نشا بفتح نون و شین معجمہ جسکو نشاستہ کہتے ہیں **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد خشک
خواص اسمیں تقویت اور تلیین ہے واجب ہے کہ پہلے نشاستہ کو جب بنایا جائے
سہ چند پانی میں جوش دیں **زینت** زعفران ملا کر جھائیں پر لگانے سے اسکو
دور کر دیتا ہے **قروح** انکا اندمال کرتا ہے اور انکو درست کر دیتا ہے **اعضائے چشم**
جمیع قسم کا سیلان مواد جو آنکھ کی طرف ہو اسکو روکتا ہے **اعضائے نفس و**
صدر سینہ کو نرم کرتا ہے اور جو حریرہ وغیرہ اس سے بنایا جائے اسکا پینا
سینہ پر نزلہ گرنیکو منع کرتا ہے **اعضائے نفض** تنہا نشاستہ اور مسور ملا کر
بھی قبض پیدا کرتا ہے اور اسہال صفراوی کو منع کرتا ہے۔

نرتیقس بفتح نون و سکون رائے مہملہ وکسر تائے قرشت و سکون یائے حطی و
ضم قاف سین مہملہ **ماہیت** یہ دوا گرم ہے اور اسکی جوف میں ہے اخر جو تلخ
جو بڑا قبض کرنیوالا ہے اور زیت کے ہمراہ پسینہ کا ادرار کرتا ہے **اعضائے سر**

HAKEEM SHOUKAT ALI

دونوں تھنوں میں جب اسکو پیسکر پھونکتے ہیں نکسیر کو بند کردیتا ہے اعضاء نفس و صدر مغز اسکا جو تازہ ہو جو رطوبت وغیرہ سینہ میں جمع ہوتی ہے اسکو تھوک اور کھنکھار کے ذریعہ سے نکالدیتا ہے اعضائے نفض مغز اسکا استعمال گہنہ کو بند کردیتا ہے سموم جب شراب میں پیسکر طلا کیا جائے سانپ کے کاٹے کو فائدہ کرتا ہے

نانخواہ جسکو اجوائن کہتے ہیں **ماہیت** اسمین تھوڑی سی تلخی اور سوزش ہے **اختیار** زیادہ نافع اور مفید بیج اسکا ہے بہ نسبت جملہ اجزا اس نبات کے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** سدوں کی تفتیح کرتی ہے اور اسمیں تجفیف کے ہمراہ تلیین بھی ہے **زینت** جہاں میں کا کہنا اور بدن پر اسکا طلا کرنا رنگ زرد کر دیتا ہے اور یہ بہق اور برص میں بھی پڑتی ہے شہد میں پیسکر اسکا ضماد سرخ چھپن پر جو خون کا داغ ہو لگایا جاتا ہے کسی مقام پر کیوں **سو اعضائے نفس** سینہ سے جو بلغم اور پیپ آتی ہے اسکو روکتی ہے اور الٹی پلٹی سانس آنیکو بھی منع کرتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کو رطوبت کے بھیگ جانیسے منع کرتی ہے اور متلی میں سکون پیدا کرتی ہے سرد جگر اور سرد معدہ کی اچھی دوا ہے **اعضائے نفض** شراب کے ساتھ پلائی جاتی ہے تو تپ ادرار کرتی ہے عسر بول کو دور کرتی ہے اور پتھری کو نکالتی ہے اور مختصر ہوکر اجوائن گردہ اور مثانہ کو پاک صاف کر دیتی ہے اور ریاح کو اور مروڑ کو فائدہ کرتی ہے رحم کو اسکی دھونی ارتنفیح ملا کر دیجاتی ہے سرا سکا تنقیہ کردیتی ہے **حمیات** عفنہ کو مفید ہے **سموم** جوشاندہ اسکا بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر ڈالا جاتا ہے پس درد میں سکون پیدا کردیتی ہے اور ہوام کے کاٹنے کیواسطے پلائی جاتی ہے

نطرون یہ وہی بورہ ارمنی ہے جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے۔

نورہ بضم نون و فتح واو و راء مہملہ جسکو ہندی میں چونہ کہتے ہیں **ماہیت** جتنے اجسام پتھر کے اقسام سے ہیں یا اینٹ اور ٹھیکرے کے اقسام سے ہیں انکو جلاکر خاک بنتی ہے اسی کو چونہ کہتے ہیں جس چونہ کو پانی نہ پہونچا ہو وہ حرارت پیدا کرتا ہے اور آہک آب رسیدہ اگر دو تین دن بجھا ہوا رہے اب اسکی سوزش دور ہوجاتی ہے بلکہ فقط گرمی پیدا کرتا ہے آہک مغسول گرمی سردی میں معتدل ہے اور خشک ہے **خواص** نفث الدم کو قطع کرتا ہے اور دھویا ہوا چونہ بتجفیف بہوت لذع کرتا ہے چونہ کو جب روغن [illegible] قروح میں نفع پیدا کرتا ہے گوشت زائد کو مثل گرمی بہادیتا ہے [illegible]

نرشیان دارو **ماہیت** اسکی مجھکو گمان ہے کہ اہل عرب نے لفظ میں تصحیف کی ہے یعنی لفظ کو غلط کردیا ہے اصل میں یہ لفظ نرسیان دارو ہے بفتح بائے موحدہ ہے نون اسکے سرے پر شین ہے اور یہ دوا عصی الراعی ہے۔

نخل بفتح نون و سکون خائے معجمہ یہ کھجور کا درخت ہے اور تمام خرما اسکے تابع ہیں اور اسکا شرح لغت میں بیان ہو چکا ہے۔

نشادر بضم نون اسکو ہندی میں نوسادر کہتے ہیں **اختیار** عمدہ قسم نوشادر کی بیکانی ہے جسکا رنگ صاف چمکتا ہوا مثل بلور کے ہو **طبیعت** آخر درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** لطف ہے غلیظ چیزونکو پگھلا دیتی ہے **اعضائے چشم** آنکھ میں سپیدی پڑ جاتی ہے اسکو مفید ہے **اعضائے نفض** جو حلق میں اٹک گیا ہو اسکو نکال دیتا ہے اور خوانیق کو فائدہ کرتا ہے [illegible] نوشادر محلول آنکھ کے سخت سخت امراض کو مفید ہو چکا ہے [illegible] ہو اور ضعف بصارت جو غلبہ برودت سے عارض ہوا ہو اسقدر کہ بالکل نہ دیکھتا ہو اسکو بھی دور کرتا ہے سہل طریقہ اسکے حل کرنیکا یہ ہے [illegible] اسکا ڈورے سے باندھ دیں پھر اسکا لٹکا رہنے دیں [illegible] کہ اسکے تہائی خالی رہے پھر اسکو کھولتے ہوئے پانی میں دو پہر تک تین پہر جوش دیں کہ محلول ہو جائیگا بعد اسکے [illegible] صاف پانی وہی بکار آمد ہے سلائی [illegible]

نحاس بضم نون و فتح حائے حطی آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں تانبا کہتے ہیں **ماہیت** ایک قسم تانبے کی سرخی مائل بزردی ہوتی ہے جسکو تریبی کہتے ہیں یہ قسم بہت عمدہ ہے اور ایک قسم نہایت سرخ ہوتی ہے اور ایک قسم سرخ مائل بسیاہی ہوتی ہے اور ایک قسم نحاس کی وہ ہے جسکو طالیقون کہتے ہیں جلا ہوا تانبا بہت تیز ہوتا ہے اسمیں قبض بھی ہے کہ زبان کو پکڑتا ہے جب اسکو ترکیب خاص سے دھو ڈالیں کیا اچھی دوا ہوتی ہے نرم اجساد میں پھٹری ڈالنے کی اور بیڑن دھوئے ہوئے نحاس اجسام کیواسطے بھی اثر کرتی ہے **اختیار** زہرہ نحاس یعنی وہ چیز جو جلد پھول کے اوپر آجاتی ہے نہایت لطیف ہوتی ہے اسکی لطافت زیادہ ہے **طبیعت** جلا ہوا تانبا قبض اور حدت رکھتا ہے اور اندمال بھی پیدا کرتا ہے ایک چھوٹی بات یہ بھی لوگ کہتے ہیں کہ اگر طالیقون نامی تانبے کے ٹکڑے سے بال اکھاڑے جائیں دوبارہ بال اگنے کو منع کرتا ہے **زینت** بالونکو سیاہ کر دیتا ہے **جراح قروح** جن قروح کا مادہ خبیث ہے اور وہ پھیلتا ہے انکو مندمل کردیتا ہے اور [illegible] کے پھیلنے کو روکتا ہے گوشت زائد کو سڑا کر بہا دیتا ہے اور دھویا ہوا تانبے کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

کشتہ جراحات کو مندمل کرتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر اسکو شہد ملا کر طلا کریں تو قروح کہ سخت ہیں اور منخرف ہیں جلدی بار بعض ترجیعات ہوگئی ہیں اور ابدان سخت ہیں وہ قروح پڑ گئے ہیں انکو درست کرتا ہے اعضاے چشم بصارت کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کی صلابت کو نفع کرتا ہے اعضاے غذا اگر ہمراہ زرد وہ ملی ہے جو ایک شراب گل سرخ اور شہد سے بنائی جاتی ہے پلایا جاے زرد آب کو دستوں کی طرف سے نکال دیتا ہے اور اگر جریب پر اسکا سبب رنگا ہو تو [illegible] نہیں لاتا ہے مقدار شربت ڈیڑھ مثقال تک ہے سموم بوئے سات ماشہ ہر قسم کی ایذا کے نکال دیتا ہے سموم تانبے کے برتن میں کوئی ایسی چیز رکھی جاے جسمیں چکنائی ہو جیسے روغن کے اقسام اور گوشت کے اقسام اور کھٹی چیز اور میٹھی چیز اور نیز ایسے برتن سے جس میں کوئی چیز اسی قسم کی رکھی گئی ہو کھانا پینا چاہئے اسلیے کہ یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ تانبے میں سے پیدا کرتی ہیں جس سے زنگار بن جاتا ہے اور زنگار زہر قاتل ہے۔

نقرطلبس ہیں وسکون تا آخر میں طاے معدنی ماہیت سپید قسم اسکی ہر شخص پہچانتا ہے اور سیاہ قسم اسکی وہ صاف قار ربیلی وغیرہ کی ہے طبیعت چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے خواص لطیف بہت زیادہ ہے اور تسخنہ صلابہ سپید ونطل ہر مادہ غذا کو پگھلا دیتی ہے سدہ کی تفتیح کرتی ہے آلات مفاصل درد کرنے و درد اورد دیگر مفاصل کو ... سپید قسم کی بطور طلا کرنیکے اعضاے نفس سرکی ... سپید ... نفع کرتی ہے اعضاے چشم سپید قسم کو ... پانی ... سکو ... سیاہ اور خشک سپید دونوں فایدہ کرتی ہیں اعضاے نفس و صدر ہو اور ربو اور ریاح کھانسی کو مفید ہو اسطرح پر کہ تھوڑی سی مقدار اسکی آب گرم ملا کر پلائی جاتی ہے اعضاے نفض ... ورٹے کو اور ریاح کو تسکین دیتی ہے اور جبکہ شیلیہ اسکا نہار کھایا جاے چھوٹے کیڑوں کو پیٹ کے قتل کرتا ہے خصوصاً اسکا سیاہ اور ہر ایک قسم نفط کی بول اور حیض کو ادرار کرتی ہے اور ریاح مثانہ کو توڑتی ہے اور رحم کی برودت کو سموم جملہ اقسام کی سمیت جو ٹھنڈک رکھنے سے ہوتی ہے اسکو طلا کرنے سے فائدہ کرتی ہے۔

نبق بفتح نون وسکون باے موحدہ آخر میں قاف ہندی میں بیر کہتے ہیں طبیعت تر اور خشک بیر دو وزن میں تجفیف اور تلطیف ہے اور یہی دونوں اثر اسکے درخت کے تمام اجزا میں ہیں بیر کی لکڑی کے دھوئیں میں قبض شدید ہے افعال و خواص قابض ہے خصوصاً پسا ہوا آٹا اسکا زینت بالوں کو گرنے سے منع کرتا ہے اور بالوں کو دراز کرتا ہے اور بالوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور بالوں کو نرم کرتا ہے بیر کے درخت میں گوند ہوتا ہے جو اس پر نیچے کانٹے ہیں جو تمام بدن میں پڑ جاتے ہیں انکو خراز یعنی بفا کو دور کرتا ہے بالوں کو سرخ کر دیتا ہے اورام بیر کی پتی ورم گرم کو نرم کر دیتی ہے اور اسکی تحلیل کر دیتی ہے اعضاے سر بیر کے درخت کا گوند خراز یعنی بفا کو دور کر دیتا ہے بطریق بیر کی سکی پتی کو پانی میں جوش دیکر نہانا چاہئے اعضاے نفس بیر کی پتی کو فائدہ کرتی ہے اور پھیپھڑے کی امراض کو اعضاے غذا بیر مقوی معدہ ہے اعضاے نفض تنقیہ مثل ترنج پیدا کرتا ہے اجزاے حیض کثرت وقت پیدا ہو بے وقت دونوں کو نفع کرتا ہے اور قروح امعا کو خصوصاً بیر کا آٹا پسا ہوا اور جو اسہال بسبب ضعف معدہ کے ہو اسکو نفع کرتا ہے بیر کے درخت کے اجزاے پانی میں جوش دیکر حقنہ بھی کیا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے انھیں امراض کیواسطے اور سیلان رحم کیواسطے تازہ بیر کا کھانا ہے کہ جسمیں بھی ورزہ عود رہے مادہ سے مشابہ ہوا اسی کی خاصیت سمجھنا ہے اس لیے کہ مقدار معتدل اسکی اگر کھائی جاے قبض پیدا کرتی ہے اور مقدار کثیر جا کر ... تی ہے لہذا معدہ ...

نوفی بفتح نون وفتح واو آخر میں الف مقصورہ ہے جسکو ہندی میں گٹھلی کہتے ہیں خواص اسمیں قبض اور تغریہ ہے قروح جلی ہوئی گٹھلی قروح خبیثہ کو نفع کرتی ہے اعضاے چشم گٹھلی کو جلا کر کھا لیتے ہیں اور پیر دھونے کے بعد سرمہ کے اجزا میں بدلے توتیا کے داخل کی جاتی ہے پلکوں کو خوشنما کر دیتی ہے اور بال پلکوں کے اوگا لاتی ہے اور انار دین کے اور قروح چشم کیواسطے نفع بخشی دوا ہے اور بیر تونوں کے بال اوگانے کی بھی اسمیں خاصیت ہے۔

نجم بفتح نون وسکون جیم جس گھاس میں ڈالا جاتا ہے اسکو عربی میں نجم کہتے ہیں جسکی جنسیں ہیں جراحات جن زخموں سے خون جاری ہو اور خیسان کرد جاتی ہو اعضاے نفض جو شاندہ اسکا پتھر کو نکال دیتا ہے اور نجم کا اسکا ورم تجفیف پیدا کرتی ہے شفا فیلی یہ ایک نوع ہے یعنی ایسی چیز زہریلی جسمیں خود بھی ہوتا ہے جسکا نام نخ بر گ کہا گیا ہے خواص تجفیف اسکی قوی ہے جسمیں حدت اور لذع نہیں ہوتی جس مقام سے کوئی رطوبت خون وغیرہ کی جاری ہو اسکا ضماد کیا جاتا ہے اس سے اسکو روک دیتی ہے اورام و بثور و بیلاء رخنازیر اور صلابات بلغمی و رشیمری پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے جراح و قروح سکی جڑ کا جوشاندہ جن قروح کا مادہ پھیلتا ہو اسکو مفید ہے اور سر کہ میں جو قروح تر ہوں خشک کی دوا ہے اور حمرہ اور داخس یعنی بسہری ورتر کھجلی کو مفید ہے آلات مفاصل

HAKEEM SHOUKAT ALI

مفاصل کے درد اور عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے اور قیلہ کو بٹھانے اور ضماد کرنے میں مفید ہے **اعضائے سر** اسکی جڑ کا جوشاندہ اس آنت کو مفید ہے جسمیں درد ہوتا ہو جسوقت اسکی کلی کیجاے اور قلاع کو بھی فایدہ کرتا ہے تیل اسکی شراب کے ساتھ مرگی کو فائدہ کرتی ہے جبکہ تین دن برابر پلائی جاتی ہے **اعضائے نفس** خشونت حلق کیواسطے اسکے جوشاندہ سے غرغرہ کیا جاتا ہے اور اسکی جڑ کا عصارہ پھیپھڑے کے درد کی دوا ہے **اعضائے غذا** عصارہ اسکی جڑ کا اور جگر اور یرقان کو فائدہ کرتا ہے جب چند روز ہمراہ نمک و شہد کے مقدار تین اوقیہ پلایا جاے **اعضائے نفض** اسکی جڑ کا استعمال ورم رحم [illegible] اور بواسیر کو مفید ہے اسیطرح جوشاندہ اسکی جڑ کا **حمیات** تپ [illegible] اسکی دو ملی کے ہمراہ [illegible] شراب ترنج کے ہمراہ چوتھیا بخار اور باری کی تپ کو مفید ہے **سموم** عصارہ اسکی جڑ کا عقرب کا تریاق ہے

سنکام بضم نون و فتح حاے حطی آخر میں میم ہے یہ ایک چڑیا کی قسم ہے بعض اطبا اسکے گوشت کی بہت کچھ تعریف کرتے ہیں **طبیعت** بعض اطبانے ذکر کیا ہے کہ اسکا گوشت گرم ہے اور رطوبت سے طعام کو خوب ہضم کرتا ہے جسم کو قوی کرتا ہے اور باہ کی اصلاح کر دیتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ فربہ گوشت گرم ہے اور غلیظ ہے مضر نہیں ہوتا ہے **اعضائے نفض** باہ کو زیادہ کرتا ہے

حرف سین مہملہ

جو دوائیں حرف سین مہملہ سے شروع ہیں انکا بیان -

سعد بضم سین مہملہ و سکون عین و دال مہملہ جسکو ہندی میں ناگرموتھا کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک نبات کی جڑ ہے جو گرہ دار ہے اور وہ نبات گندنا اور زنبق کے بھی مشابہ ہوتی ہے مگر زیادہ تیلی اور لانبی ہے اور اکثر جگہ ہوتی ہے عمدہ قسم اسکی کوفی ہے اور جیسا بیان کیا گیا ہے کہ ہندی ناگرموتھا استعمال کرنے سے بال [illegible] ہیں اور بالوں کو تراش ڈالتا ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو لطیف اور وزنی ہے اور شکل سے ٹوٹے ٹکڑیاں اسکی چھوٹی چھوٹی ہوں اور اسکی معطر تیزی اسمیں زیادہ ہو **افعال و خواص** اسمیں تھوڑا سا قبض ہے اور تجفیف بدون لذع کے ہے اور تفتیح کی قوت ہے [illegible] تنگ کر رگوں کے منہ کو کھول دیتا ہے ریاح کو منتشر کرتا ہے خون کو جلا دیتا ہے اور مرہموں میں داخل کیا جاتا ہے **زینت** رنگ کو خوشنما کر دیتا ہے نکہت کو پاکیزہ کرتا ہے ہندی ناگرموتھا جیسا لوگ کہتے ہیں بالوں کو تراش ڈالتا ہے **اورام و بثور** دشواری [illegible]

اندمال مظنون ہو ناگرموتھا انکا اندمال کر دیتا ہے جو بثور کہ منفذ میں زیادہ ہوا اور جن میں مادہ سڑ رہا ہو اسکو اچھا کر دیتا ہے **آلات مفاصل** ناگرموتھا ہمراہ روغن حب الخضرا یعنی بن کے درد [illegible] کو مفید ہے [illegible] کو مفید ہے تاکتا ہو زیادہ استعمال ناگرموتھا کا جذام پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** ناک کے اور منھ کے [illegible] فایدہ کرتا ہے اور قلاع اور [illegible] ڈھیلے ہوں انکو فائدہ کرتا ہے اور قوت حافظہ بڑھاتا ہے **اعضائے غذا** [illegible] جگر کو گرم کر دیتا ہے **اعضائے نفض** پیشاب کو کھل کر لاتا ہے [illegible] تقطیر البول اور ضعف مثانہ ہو اسکو بہت فائدہ کرتا ہے اور مثانہ کی برودت میں اسکی منفعت زیادہ ہے اور حیض کو کھول دیتا ہے اور اسکا [illegible] رحم کی برودت کو بھی بہت فائدہ کرتا ہے اور بواسیر کو نفع کرتا ہے **حمیات** عفونت سے جو تپیں پیدا ہوتی ہیں انکو فایدہ کرتا ہے -

سندروس بفتح سین و سکون نون و فتح دال مہملہ [illegible] و سکون واو آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں چندروس کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک گوند ہے جسکا رنگ زعفرانی مائل ہوتا ہے مشابہ کہربا کے [illegible] کہ درخت ساج یعنی ساگون کا گوند ہے **طبیعت** [illegible] **افعال و خواص** اسمیں قبض ہے اور خون [illegible] والے اسکا استعمال اسواسطے کرتے ہیں [illegible] کشتی [illegible] میں ساگون [illegible] **زینت** [illegible] ورم یعنی [illegible] کر دیتی ہے جب اسکی دھونی دیجاوے **اعضائے سر** [illegible] اور اسکی منفعت تسکین میں [illegible] دوا ہمیں جو مسوڑھے کی درستی کر دیتا ہے **اعضائے نفس** نفث الدم کی مثل کہربا کے مفید ہے اور نزف الدم کو روکتا ہے اور جو رطوبت سے ہو جو بوجہ تجفیف کے فائدہ کرتا ہے اسیواسطے [illegible] اسکا استعمال کرنے [illegible] ادو کی سانس [illegible] **اعضائے غذا** [illegible] کرتی ہے **اعضائے نفض** اسہال کہنہ کو اور [illegible]

سسمرخس بفتح سین مہملہ و سکون را و فتح خاے معجمہ آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں [illegible] اور [illegible] کہتے ہیں **ماہیت** اسکا [illegible] شکل اسکی [illegible] جیسے جڑوں کے ٹکڑے ٹکڑے باہم پیوستہ اور [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

اون پر چھلکا دھڑے ہوئے ہوتے ہین ایک قسم اسکی نر ہے اور ایک مادہ اور نر کی قسم قوت زیادہ ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** تجفیف بدون لذع کے کرتا ہے اور اسمین تلخی اور قبض ہے **جراح** زخمونکا اندمال کرتا ہے **اعضائے نفض** تنگی کرنے اور کرم دانہ کو قتل کرتا ہے خصوصًا شراب العسل کے ہمراہ بمقدار شربت اسکی چار مثقال ہے سقمونیا یا خربق کا کروا ہے بدلے اسکے استعمال ہو یہ بقدر تقوی مقدار تر کی کھائی جائے اسطرح جنین کو بھی گرا دیتا ہے

ساذج ذال اور جیم سے پڑھا گیا ہے جسکو تیز پات کہتے ہین **ماہیت** تو وہ مین سنبل الطیب کے قریب ہے مگر اسمین نرمی زیادہ ہوتی ہے پتیان اور شاخ نہین نشل تکی کی ہوتی ہین اور اسکا پھول کھلا یا ہوا ہوتا ہے ہندوستان کے شہرون مین پیدا ہوتا ہے ایسے مقدار پر جہان پانی جمع ہو کر سڑ جاتا ہے اور زمین اسمقام کی گرم ہوتی ہے سبز نبات پانی کے اوپر اسطرح پڑ جاتی ہے جیسے وہ تھی جسکو عدس الماء کہتے ہین اور رستی پانیکے اوپر نے لگا کو ہوتی ہے کسی جڑ سے اسکو تعلق نہین کبھی اس تھی پر ایک تاگے اور پایک تاگا لپیٹ دیتے ہین اسی جگہ پر وہ خشک ہو جاتی ہے اکثر بعض لوگون نے یہ بھی توہم کیا ہے کہ یہ برگ ترد مین ہندی ہے بسبب مشابہت اسکے ناردین کے قوت مین اسکے روغن مین اقحوان اور روغن زعفران کی قوت ہے بلکہ اسکا روغن قوی زیادہ ہے **اختیار** بہتر وہی ہے جو تازہ ہو اور سپید بل نگل ہو اور ریزہ ریزہ نہو اسکی لعلی ہوئی ناردین کی ہو اور جھوندتی پر تنگی ہو نمکین نہو اور ڈھیلی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** جب پڑونکی تہ مین رکھدیا جائے جھینگر وغیرہ کیڑے لگنے نہ پائینگی **زینت** اگر زبان کے نیچے رکھکر چوسین نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **اورام و بثور** گلاب مین اسکو ملا کر ورم گرم پر بعد پینے کے لگاتے ہین اور تنہا سوائے ورم گرم کے اور سبکی اورام کی اچھی دوا ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کو بہ نسبت ناردین کے زیادہ تر نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** ادرار بول بہ نسبت ناردین کے زیادہ کرتی ہے **ابدال** بدل اسکا تالیسفر اور سنبل الطیب ہموزن اسکے ہے۔

سولان بفتح سین مہملہ وسکون واؤ **ماہیت** یہ دوا رومی ہے **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **خواص** جلد کو جلاتی ہے **اعضائے سر** جب چقندر کے پانی مین ایک تی ملا کر اسکو ناک مین ٹپکائین تو سرے کو نفع کرتی ہے **اعضائے چشم** پلکون کے ورم کی تحلیل کرتی ہے جو بعد چیچک کے ہون اسکو مفید ہے اور جتنے ورم آنکھ کو عارض ہوتے ہین ان سب کو فائدہ کرتی ہے

سرو بفتح سین وسکون رائے مہملہ آخر مین واؤ ہے **ماہیت** اسکے فرق مین تیزی تھوڑی سی ہے اور حدت ہے اور تلخی بہت سی ہے اور بکثیرا مین تلخی سے بھی زیادہ ہے اور حدت اسکی اسقدر ہے کہ اندر جلد کے گھس جاتی ہے اور قبض کو بدون لذع کے اندر پہونچاتی ہے اور تمام ادویہ مستخنہ کی اس بات مین مخالف ہے کہ یہ جذب نہین کرتی **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور بعض لوگون نے گمان کیا ہے کہ یہ بہت سرد ہے اور حکم کیا ہے کہ قوت اسکی مرکب ہے اور حرارت اسمین اتنی ہے کہ اسکی قوت قابضہ کو اعضا کے اندر تک پہونچا دیتی ہے **افعال و خواص** پتی اسکی اور پھل اسکا قابض ہے اور اسمین تحلیل کی قوت ہے جس سے رطوبات کی تحلیل کرتی ہے اور پھل اسکا اسکی پتی سے بہ اثر مین زیادہ قوی ہے اور اسمین چمٹا دینے کی بھی قوت ہے اور خون کی آمد کو بند کرتا ہے یہانتک کہ عفونت کو بھی دور کرتا ہے **جراح و قروح** پتی اسکی اور شاخین پتلی پتلی اور پھل اسکا جسوقت کہ تر و تازہ ہون اور نرم ہون اون زخمونکا اندمال کرتے ہین جو سخت اعضا مین ہین اور نملہ اور جمرہ کو نفع کرتے ہین خصوصًا آرد جو کے ہمراہ **زینت** جسوقت سرکہ مین تر مین ملا کر اسکو جوش دیجئے اور ناخون پر طلا کرین جو نشانات ناخونمین ہون انکو دور کر دیتا ہے اور بال کو بھی نیل کر دیتا ہے **آلات مفاصل** جو ناسور اور سرو کی پتی بطور ضماد کے فتق کو مفید ہے اور آرد جو ملا کر قرحہ وغیرہ کو مفید ہے اور اعصاب کو قوی کرتی ہے اور قیلہ کو سکھا دیتی ہے جب بطور ضماد کے لگائی جائے جس مقام پر استرخا اور ڈھیلا پن آ گیا ہو اسکو مضبوط اور قوی کر دیتی ہے **اعضائے سر** جوز السرو کو ہمراہ انجیر کے جبکہ نرم کوٹین اور ایک بتی بنا کر ناک مین رکھین جو گوشت زائد ناک مین بڑھ گیا ہو اسکو دور کر دیتی ہے جوشاندہ اسکا سرکہ مین دانتونکے کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے نفض** جوز السرو ہمراہ شراب کے نفث الدم کو مفید ہے اور سانس کی دشواری اسکو اور نفس انتصابی اور پرانی کھانسی کو اسیطرح جوشاندہ اسکا **اعضائے غذا** معدہ کی تقویت کرتا ہے قبض کیجئے **اعضائے نفض** سرو کی پتی طلا نام شراب کے ہمراہ پلانیسے مثانے بول کو نفع ہوتا ہے اور جو فضول بطرف مثانہ کے سیلان کرتے ہین انکو اور قروح مثانہ کو بھی مفید ہے **ابدال** نصف وزن اسکے پوست انار اور ہموزن اسکے اقرص سرخ مکالیسے

سقوردیون یہ وہی اسقولوقندریون ہے **ماہیت** توم دشتی بہت چھوٹا توم بستانی سے ہوتا ہے اسمین پتیان ہوتی ہین اور لانبی ڈالیان جن پر سپید پھول

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اس کا پورا بیان ورم کے باب مین کیا گیا **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص لطیف** ہے فتح ہے بہت جلا کرنیوالی ہے **جراح و قروح** بڑے بڑے زخم جنکا مادہ خبیث ہو انکا اندمال کر دیتی ہے **آلات مفاصل** فسخ عضل کی دوائے جید ہے۔

سک بضم سین مہملہ و تشدید کاف **ماہیت** اصلی سک ہی ہے جو مینی ہے جسکی ساخت عصارہ آملہ سے ہو لیکن چونکہ اسکا وجود نایاب ہے پس بعض آدمی جلے مازوے خام اور خرمنا رسیدہ سے بھی بناتے ہین جسطرح رامک کو بھی اسیطرح بنا لیتے ہین **طبیعت** خالص کی طبیعت پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے مقوی احشا ہے اور خوشبو سک مین تفتیح اور تحلیل ہے **آلات مفاصل** پٹھیون کے درد کو مفید ہے **اعضاے نفض** بعض کو خیال ہے کہ سک رطوبت باہ کو زیادہ کرتا ہے اور طبیعت مین قبض پیدا کرتی ہے اور نزف کو نفع کرتا ہے

سرطان نہری جسکو ہندی مین کیکڑا کہتے ہین **خواص** کثیر الغذا ہے اور جو نمک کے ساتھ پکانیسے اسکی اصلاح ہو جاتی ہے اور کاسنی کے پھول ور ریشہ وغیرہ کو بدن سے نکالتا ہے دریائی کیکڑا زیادہ لطیف ہے **زینت** خاکستر اسکی مزے کی پاؤن کے پھٹے جانیکو فائدہ کرتی ہے اور جلاہوا سرطان ور کلف کی دواؤن مین پڑتا ہے **اورام** سرطان نہری سخت اور درشت ورم کی تحلیل کرتا ہے جب پیسکر رکھا جاے۔ **اعضاے صدر** گوشت اسکا سل کو فائدہ کرتا ہے خصوصا مادہ خر کے دودھ کے ہمراہ شوربا اسکا بھی اسیطرح مفید ہے **اعضاے نفض** خاکستر اسکی شقاق مقعد کو مفید ہے **سموم** بچھو اور رتیلا کے کاٹے کو متاد کر نیسے اور کھانیسے فائدہ کرتا ہے اور خاکستر اسکی شہد ملا کر پلا نیسے دیوانے کتے کے کاٹے کو مفید ہے کبھی خطمیا ملا کر اسکی ایک دوا بنائی جاتی ہے دیوانے کتے کے کاٹے کیواسطے اور یہ دوا مشہور ہے اور اس معالجہ کی کیفیت باب سموم کتاب چہارم مین معلوم ہوگی یہ بھی گمان کیا گیا ہے کہ سرطان نہری مع بادروج کے جو شخص بچھو کے پاس رکھا جاے بچھو مرجاتا ہے

سرطان بحری جسوقت ہم سرطان بحری کی لفظ بولین اس سے مراد ہماری یہ نہین ہوتی ہے کہ کوئی قسم دریائی کیکڑہ کی کیون نہو بلکہ مراد اس سے ایک قسم خاص ہے جسکا بدن سخت مثل پتھر کے ہوتا ہے **خواص** یہ سرطان سوختہ تمام جلا دینی والی دواؤن سے بعض زیادہ ہے **زینت** جلاہوا سرطان دانتونکو جلا بخشتا ہے اور کلف اور خارش کو دور کرتا ہے **قروح** مجھنے قروح کرتا ہے اور ترکبھی کو نفع کرتا ہے **اعضاے چشم** خون کی آمد کو بند کرتا ہے اور نمک ملا کر ناخونہ کو دور کرتا ہے اسکا ایک شیاف بنا کر سبح ترخارش پلکونکی کھجلاتے ہین۔

سدر بکسر سین مہملہ و سکون دال مہملہ آخر مین راے مہملہ ہے جسکو بیر کا درخت کہتے ہین **ماہیت** اسکے احوال کا بیان ہمنے نبق کے لغت مین کر دیا ہے۔

سورنجان بضم سین مہملہ و سکون واو و کسر راے مہملہ و سکون نون و فتح جیم و الف و نون جسکو ہندی مین بربری کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک جڑ ہے اسمین پھول سپید اور زرد ہوتا ہے اس پھول کی کلی کھلنے کا وہی زمانہ ہے جن دنون مین بہار کے پھول کھلتے ہین اور اوسکے پتے شیلو کی کلیان چمکتی ہین تھی اسکی زمین پر پھیلتی ہے **اختیار** اسکی اچھی قسم وہی ہے جو اندر و باہر سپید ہو توڑا اسکا سخت ہو اور سرخ و سیاہ دونون قسم خراب ہین **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے اسمین رطوبت فضلیہ ہے **بعضون** نے خیال کیا ہے کہ سپید قسم مین حرارت لطیف ہے اور دیگر اقسام مین حرارت قوی ہے اسلیے کہ اگر قوی حرارت ہوتی تو دست نہ لاتا اور لوگونکا یہ خیال ہے کہ اگر یہ گرم ہوتا قروح مین لذع پیدا کرتا حالانکہ اسمین لذع یقینا نہین ہے پھر دوسری جماعت کہا ہے کہ اسمین حرارت زیادہ ہے **خواص** اسمین قوت مسہلہ ہے ہمراہ قبض کے **جراح** سپید قسم اسکی جراحات کہنہ کی اچھی دوا ہے **آلات مفاصل** نقرس کو نفع کرتا ہے اور ضماد لگانیسے ساتھ دیر تک سکون پیدا کرتا ہے اور اگر اسکا ضماد بکثرت لگایا جاے ورم کو سخت اور متحجر کر دیتا ہے یہ بہت مفید تریاق ہے تمام اوجاع مفاصل کیواسطے خصوصا بروقت نزلہ اور ترشیکے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اسکو ضعیف کر دیتا ہے اور سرخ اور سیاہ دونون قسم سورنجان کی دواے سل کو معدہ مین محبس کر دیتی ہین اور آفت عظیم بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہین **اعضاے نفض** اسمین قوت مسہلہ ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے خصوصا ہمراہ زنجبیل و فودنج اور زیرہ کے **سموم** سرخ اور سیاہ سورنجان سم قاتل ہے **ابدال** اسکا وزن مفاصل مین ہموزن اسکے مہندی کی پتی اور نصف وزن اسکا مقل ازرق ہے

سراج قطرب یہ ایک نبات قریب زوفا کے ہے **اختیار** استعمال کے قابل دوا مین تمام اسکا ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **طبیعت** تخم کی ہے اور خود یہ نبات آخر دوم مین گرم ہے **خواص** منضج ہے اور غالب سکے اوپر قبض کی قوت ہے خوف کو بند کر دیتی ہے کسی مقام کا کیون نہو **قروح** کو مندمل کرتی ہے **اعضاے سر** جب اسکا ضماد کیاجاتا ہے نزلہ کو بند

HAKEEM SHOUKAT ALI

کشتہ جراحات کو مندمل کرتا ہو یہ بھی کہا گیا ہو کہ اگر اسکو شہد ملا کر طلا کریں تو قروح کو جو سخت ہیں اور منخرف ہیں [illegible] بعض تجربہ [illegible] ہیں اور ابدان سخت میں وہ قروح پڑگئے ہیں انکو درست کرتا ہو **اعضاے چشم** بصارت کو تیز کرتا ہو اور پلکوں کی صلابت کو نفع کرتا ہو **اعضاے غذا** اگر ہمراہ [illegible] ایک شراب گل سرخ اور شہد سے بنائی جاتی ہے پلایا جاے زرد آب کو مثانون کی طرف سے نکالدیتا ہو اور اگر [illegible] اسکا [illegible] نہیں لاتا ہو مقدار شربت [illegible] مثقال تک ہو [illegible] نکالدیتا ہے [illegible] سموم [illegible] برتن میں [illegible] جیسے روغن کے اقسام اور گوشت کے اقسام اور کھٹی چیز اور میٹھی چیز اور ایسے برتن [illegible] کی چیز اسی قسم کی رکھی گئی ہو کھانا اچھا نہیں اسلیے کہ یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ تانبے میں [illegible] پیدا کرتی ہیں جس سے زنگار بن جاتا ہو اور زنگار [illegible] قاتل ہے **نقرہ** [illegible] آخر میں [illegible] **ماہیت** سپید [illegible] شخص [illegible] اور سیاہ قسم اسکی وہ صاف [illegible] وغیرہ کی ہو **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے [illegible] زیادہ ہو اور [illegible] سپید [illegible] **آلات مفاصل** [illegible] اسکو [illegible] سیاہ اور [illegible] **اعضاے نفس و صدر** [illegible] کو مفید ہو اس طرح پر کہ تھوڑی سی مقدار اسکی آب گرم ملا کر پلائی جاتی ہو **اعضاے نفض** [illegible] کو اور ریاح کو تسکین دیتی ہو اور جب [illegible] رکھا جاے چھوٹے کیڑوں کو پیٹ کے قتل کرتا ہو خصوصا [illegible] حیض کو ادرار کرتی ہو اور ریاح مثانہ کو توڑدیتی ہو اور رحم کی برودت کو [illegible] **سموم** جملہ اقسام کی سمیت جو [illegible] سے ہوتی ہو اسکو طلا کرنے سے فائدہ کرتی ہے

نبق بفتح نون و سکون باے موحدہ آخر میں قاف [illegible] بیر کہتے ہیں **طبیعت** تر اور خشک [illegible] لطیف ہو اور یہی دونوں اشتہار درخت کے تمام اجزا میں ہیں بیر کی لکڑی کے دھوئیں میں قبض شدید ہو **افعال و خواص** [illegible] خصوصا [illegible] اسکا **زینت** بالوں کو گرنے سے منع کرتا ہو اور بالوں کو دراز کرتا ہو اور بالونکو مضبوط کردیتا ہو اور بالونکو نرم کرتا ہو بیر کے درخت میں گوند ہوتا ہو جو باریک [illegible] کانٹے سے ہو جو تمام بدن میں پڑجاتے ہیں انکو خراز یعنی بفا کو دور کرتا ہو بالوں کو سرخ کردیتا ہو **اورام** بیر کی پتی ورم گرم کو نرم کردیتی ہو اور اسکی تحلیل کردیتی ہے **اعضاے سر** بیر کے درخت کا گوند خراز یعنی بفا کو دور کردیتا ہو [illegible] بیر کی پتی کو پانی میں جوش دیکر نہانا [illegible] **اعضاے نفس** بیر کی پتی [illegible] کو فائدہ کرتی ہو اور پھیپھڑے کی امراض کو **اعضاے غذا** بیر مقوی معدہ ہو **اعضاے نفض** [illegible] پیدا کرتا ہے [illegible] بکثرت وقت بے وقت دونوں کو نفع کرتا ہو اور قروح امعا کو خصوصا بیر کا آٹا ایسا ہو اور بیر اسہال بسبب ضعف معدہ کے ہو اسکو نفع کرتا ہو بیر کے درخت [illegible] اجزاے [illegible] میں جوش دیکر حقنہ بھی کیا جاتا ہو اور پلایا جاتا ہو انھیں امراض کے واسطے اور سیلان رحم کے واسطے تازہ بیر کا [illegible] ہے کہ جس [illegible] سے مشابہ ہو اسی کی خاصیت [illegible] ہے اس لیے کہ مقدار معتدل اسکی اگر کھائی جاے قبض پیدا کرتی ہو اور [illegible]

نوی بفتح نون و فتح واو آخر میں الف مقصورہ ہو جسکو ہندی میں گٹھلی کہتے ہیں **خواص** [illegible] قبض [illegible] اور تغریہ [illegible] **قروح** جلی ہوئی گٹھلی قروح خبیثہ کو نفع کرتی ہو **اعضاے چشم** گٹھلی کو جلا کر کھاتے ہیں اور [illegible] دھونے کے بعد سرمہ کے اجزا میں بدلے توتیا کے داخل کیجاتی ہو پلکونکو خوشنما کردیتی ہو اور بال پلکوں کے اوگا لاتی ہے [illegible] قروح چشم کے واسطے بھی اچھی دوا ہو اور بھونون کے بال اوگانے کی بھی اسمیں خاصیت ہے۔

نجم بفتح نون و سکون جیم جس [illegible] گھاس [illegible] عربی میں نجم کہتے ہیں [illegible] مندمل ہو **جراحات** جن زخموں سے خون جاری ہو [illegible] جاتی ہو **اعضاے نفض** [illegible] سنگ مثانہ [illegible] ایک نوع ہو [illegible] زہریلی [illegible] نام [illegible] **خواص** تجفیف اسکی قوی ہو [illegible] اور لذع نہیں ہوتی جس مقام سے کوئی رطوبت خون وغیرہ کی جاری ہو اسکا ضماد کیا جاتا ہو [illegible] روک دیتی ہو **اورام و بثور** [illegible] اور صلابات بلغمی [illegible] اسکا ضماد کیا جاتا ہو **جراح و قروح** [illegible] کا جوشاندہ جن قروح کا مادہ پھیلتا ہو اسکو مفید ہو اور [illegible] دوا ہو [illegible] یعنی [illegible] مفید ہو **آلات مفاصل**

HAKEEM SHOUKAT ALI

مفاصل کے درد اور عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے اور قیلہ کو پلانے اور ضماد کرنے سے مفید ہے اعضائے سر اسکی جڑ کا جوشاندہ داء الثعلب کو مفید ہے [illegible] ہوتا ہے جس وقت اسکی کلی کیجائے اور قلاع کو بھی فائدہ کرتا ہے تپ اسکی شراب کے ساتھ مرگی کو فائدہ کرتی ہے تیس دن برابر پلائی جاتی ہے اعضائے نفس خشونت حلق کیواسطے اسکے جوشاندہ سے غرغرہ کیا جاتا ہے اور اسکی جڑ کا عصارہ پھیپھڑے کے درد کی دوا ہے اعضائے غذا عصارہ اسکی جڑ کا ورم جگر اور یرقان کو فائدہ کرتا ہے جب چند روز ہمراہ نمک و شہد کے مقدار [illegible] پلایا جائے اعضائے نفض اسکی جڑ اسہال و قروح معا اور بواسیر کو مفید ہے اسیطرح جوشاندہ اسکی جڑ کا حمیات تپ اسکی [illegible] کے ہمراہ پیا اور کہا شراب ترنج کے ہمراہ چوتھیا بخار او باری کی تپ کو مفید ہے سموم عصارہ اسکی جڑ کا سم قاتل ہے

سنخام بضم نون و فتح حائے حطی آخر میں میم ہے یہ ایک چڑیا کی قسم ہے بعض اطبا اسکے گوشت کی بہت کچھ تعریف کرتے ہیں **طبیعت** بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ اسکا گوشت گرم ہے اور لطیف ہے طعام کو خوب [illegible] کرتا ہے جسم کو قوی کرتا ہے اور اسکی اصلاح کر دیتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ [illegible] گوشت گرم ہے اور غلیظ ہے مضر نہیں ہوتا ہے اعضائے نفض باہ کو زیادہ کرتا ہے

حرف سین مہملہ

جو دوائیں حرف سین مہملہ سے شروع ہیں انکا بیان۔

سعد بضم سین مہملہ و سکون عین و دال مہملہ جسکو ہندی میں ناگرموتھا کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک نبات کی جڑ ہے گرہ دار اور وہ نبات گندنا اور [illegible] کے بھی مشابہ ہوتی ہے مگر زیادہ پتلی اور لانبی ہے اور اکثر [illegible] میں ہوتی ہے عمدہ قسم اسکی [illegible] کوفی ہے اور جیسا بیان کیا گیا ہے کہ ہندی ناگرموتھا استعمال کرنے سے بال [illegible] ہیں اور بالوں کو تراش ڈالتا ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو ثقیل اور وزنی ہے اور مشکل سے ٹوٹے ٹکڑیاں اسکی چھوٹی چھوٹی ہوں بو اسکی معطر تیزی اسمیں زیادہ ہو **افعال و خواص** اسمیں تھوڑا سا قبض ہے اور تجفیف بدون لذع کے ہے اور تفتیح کی قوت ہے ایسا تنگ کہ رگوں کے منہ کو کھول دیتا ہے ریاح کو منتشر کر دیتا ہے خون کو جلا دیتا ہے اور مرہموں میں داخل کیا جاتا ہے **زینت** رنگ کو خوشنما کر دیتا ہے نکہت کو پاکیزہ کرتا ہے اور ہندی ناگرموتھا جیسا لوگ کہتے ہیں بالوں کو تراش ڈالتا ہے **اورام و ثبور** [illegible]

اندمال مظنون ہو ناگرموتھا انکا اندمال کر دیتا ہے جو بثور کہ منہ میں [illegible] ہوں اور جن میں مادہ سڑ رہا ہو اسکو اچھا کر دیتا ہے **آلات مفاصل** ناگرموتھا ہمراہ روغن حب الخضرا یعنی بن کے درد [illegible] کو مفید ہے [illegible] کو مفید ہے [illegible] زیادہ ہو استعمال ناگرموتھا کا جذام پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** ناک کے [illegible] اور منہ کے [illegible] کو فائدہ کرتا ہے اور قلاع اور [illegible] ڈھیلے ہوں انکو فائدہ کرتا ہے اور قوت حافظہ بڑھاتا ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کو گرم کر دیتا ہے **اعضائے نفض** پتھری کو نکال دیتا ہے پیشاب اور حیض کو جاری کرتا ہے [illegible] تقطیر البول اور ضعف مثانہ ہو اسکو بہت فائدہ کرتا ہے اور مثانہ کی برودت میں اسکی منفعت زیادہ ہے اور [illegible] فعل گردہ کے ساتھ [illegible] رحم کی برودت کو بھی بہت فائدہ کرتا ہے اور بواسیر کو نفع کرتا ہے **حمیات** عفونت سے جو تپیں پیدا ہوتی ہیں انکو فائدہ کرتا ہے۔

سندروس بفتح سین و سکون نون و ضم دال مہملہ [illegible] وسکون واو آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں چندروس کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک گوند ہے چمکدار رنگ عفرانی مائل ہوتا ہے مشابہ کہربا کے [illegible] کہ درخت ساج یعنی ساگون کا گوند ہے **طبیعت** [illegible] **افعال و خواص** اسمیں قبض ہے اور خون بند کرتی ہے [illegible] والے اسکا استعمال اسواسطے کرتے ہیں [illegible] کشتی [illegible] میں سانس [illegible] **زینت** [illegible] درم [illegible] کرتی ہے جب اسکی دھونی دی جاوے اعضائے [illegible] اور اسکی منفعت تسکین میں [illegible] دوا ہیں [illegible] کی درستی کرتی ہے **اعضائے نفس** خفقان [illegible] مثل کہربا کے مفید ہے اور نزف الدم کو روکتا ہے بوجہ رطوبت سے ہو [illegible] بوجہ تجفیف کے فائدہ کرتا ہے اسیواسطے کشتی گیر اسکا استعمال کرتے ہیں [illegible] اور نمی سانس [illegible] **اعضائے غذا** [illegible] کرتی ہے **اعضائے نفض** اسہال کہنہ کو اور دھواں اسکا بواسیر کو [illegible]

سمرخس بفتح سین مہملہ و سکون را و فتح خائے معجمہ آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں [illegible] اور [illegible] کہتے ہیں **ماہیت** اسکا نام [illegible] شکل اسکی یہ ہے کہ جیسے جڑوں کے ٹکڑے ٹکڑے باہم پیوستہ اور [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

اون پر چھلکا دھڑے ہوئے ہوتے ہین ایک قسم اسکی زرد ہے اور ایک سیاہ اور نرکی قسم قوت زیادہ ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** تجفیف بدون لذع کے کرتا ہے اور اسمین تلخی اور قبض ہے **جراح** زخمونکا اندمال کرتا ہے **اعضائے نفض** پیٹ کے کیڑے اور کدو دانہ کو قتل کرتا ہے خصوصاً شراب العسل کے ہمراہ مقدار شربت اسکی چار مثقال ہے سقمونیا یا خربق ملا کر دیا جاتا ہے اسکے استعمال سے پہلے تھوڑی مقدار ترمس کی کھالی جاتی ہے اسطرح جیسے کہ تھوڑا سا کھا کر دیتے ہیں

ساذج بذال و جیم سے پڑھا گیا ہے جسکو تیز پات کہتے ہین **ماہیت** قوت مین سنبل الطیب کے قریب ہے مگر اسمین نرمی زیادہ ہے یہ پتیان ہوتا ہے اور شاخ نہین شکل تکی کی ہوتی ہین اور اسکا پھول کھلا یا ہوا ہوتا ہے ہندوستان کے شہرون مین پیدا ہوتا ہے اپنے مقام پر جہان پانی جمع ہو کر ٹھہر جاتا ہے اور زمین اس مقام کی گرم ہوتی ہے یہ سستی نبات پانی کے اوپر اسطرح پڑ جاتی ہے جیسے وہ چیز جسکو عدس الماء کہتے ہین اور یہ پتی پانی کے اوپر لگا کرتی ہے کسی جڑ سے اسکو تعلق نہین کبھی اس پتی پر ایک تاگا اوپر ایک تاگا لپیٹ دیتے ہین اسی جگہ پر وہ خشک ہو جاتی ہے اور بعض لوگون نے یہ بھی توہم کیا ہے کہ یہ برگ ناردین ہندی ہے بسبب مشابہت اسکے ناردین سے قوت مین اسکے روغن مین اقحوان اور روغن زعفران کی قوت ہے بلکہ اسکا روغن قوی زیادہ ہے **اختیار** بہتر وہی پتی ہے جو تازہ ہو اور سپیدی مائل ہو اور ریزہ ریزہ نہ ہو اسکی لعلی ہو یعنی ناردین کی بو ہو اور چھوندتی پر نمکی ہو نمکین اور ڈھیلی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** جب کپڑونکی تہ مین رکھدیا جاوے جھینگر وغیرہ کیڑونکے لگنے سے بچا لیگی **زینت** اگر زبان کے نیچے رکھکر چوسین نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **اورام و بثور** گلاب مین اسکو ملا کر ورم گرم پر بعد پیسنے کے لگاتے ہین اور تنہا سوائے ورم گرم کے اور سب اورام کی اچھی دوا ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کو بہ نسبت ناردین کے زیادہ تر نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** ادرار بول بہ نسبت ناردین کے زیادہ کرتی ہے **ابدال** بدل اسکا تالیسفر اور سنبل الطیب ہم وزن اسکے ہے۔

سولان بفتح سین مہملہ و سکون واؤ **ماہیت** یہ دوا رومی ہے **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **خواص** جلد کو جلاتی ہے **اعضائے سر** جب چقندر کے پانی مین ایک تی ملا کر اسکو ناک مین ٹپکائین لقوے کو مفید کرتی ہے **اعضائے چشم** پلکون کے ورم کی تحلیل کرتی ہے جو بعد چیچک کے ہوگئی ہون اسکو مفید ہے اور جتنے ورم آنکھ کو عارض ہوتے ہین ان سب کو فائدہ کرتی ہے

سرو بفتح سین و سکون راے مہملہ آخر مین واو ہے **ماہیت** اسکے ثمرہ مین تیزی قبول ایسی ہے اور حدت ہے اور تلخی بہت سی ہے اور بکٹھا پن تلخی سے بھی زیادہ ہے اور حدت اسکی اسقدر ہے کہ اندر جلد کے گھس جاتی ہے اور تنقیص کو بدون لذع کے اندر پہونچاتی ہے اور تمام ادویہ مسخنہ کی اس بات مین مخالف ہے کہ یہ جذب نہین کرتی **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور بعض لوگون نے گمان کیا ہے کہ یہ بہت سرد ہے اور حکم کیا ہے کہ قوت اسکی مرکب ہے اور حرارت اسمین اتنی ہے کہ اسکی قوت قابضہ کو اعضا کے اندر تک پہونچا دیتی ہے **افعال و خواص** پتی اسکی اور پھل اسکا قابض ہے اور اسمین تحلیل کی قوت ہے جس سے رطوبات کی تحلیل کرتی ہے اور پھل اسکا اسکی پتی سے ہر اثر مین زیادہ قوی ہے اور اسمین چپٹا دینے کی بھی قوت ہے اور خون کی آمد کو بند کرتا ہے یہانتک کہ عفونت کو بھی دور کرتا ہے **جراح و قروح** پتی اسکی اور شاخین پتلی پتلی اور پھل اسکا جسوقت کہ تر و تازہ ہوں اور زخم خون اور زخمونکا اندمال کرتے ہین جو سخت اعضا مین ہین اور نملہ اور جمرہ کو نفع کرتے ہین خصوصاً آرد جو کے ہمراہ **زینت** جسوقت سرکہ مین تر ملا کر اسکو جوش دیجاوے اور ناخون پر طلا کرین جو نشانات ناخونمین ہون انکو دور کر دیتا ہے اور سر کو بھی کالا کر دیتا ہے **آلات مفاصل** جوز السرو اور سرو کی پتی بطور ضماد کے فتق کو مفید ہے اور آرد جو ملا کر حمرہ وغیرہ کو مفید ہے اور اعصاب کو قوی کرتی ہے اور قیلہ کو سکھا دیتی ہے جب بطور ضماد کے لگائی جاوے جس مقام پر استرخا اور ڈھیلا پن آگیا ہو اسکو مضبوط اور قوی کر دیتی ہے **اعضائے سر** جوز السرو کو ہمراہ انجیر کے جب نرم کوٹین اور ایک بتی بنا کر ناک مین رکھین جو گوشت زائد ناک مین بڑھ گیا ہو اسکو دور کرتی ہے جوشاندہ اسکا سرکہ مین بنا کر دانت کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے نفس** جوز السرو ہمراہ شراب کے نفث الدم کو مفید ہے اور سانس کی دشواری سے آنکھو اور نفس انتصاب اور پرانی کھانسی کو اسیطرح جوشاندہ اسکا **اعضائے غذا** معدہ کی تقویت کرتا ہے اور قبض کیوجہ سے **اعضائے نفض** سرو کی پتی طلا نام شراب کے ہمراہ پلانے سے عسر بول کو نفع دیتا ہے اور جو فضول بطرف مثانہ کے سیلان کرتے ہین انکو اور قروح مثانہ کو بھی مفید ہے **ابدال** نصف وزن اسکے پوست انار اور ثمر ان اسکے اثر دیتے ہین سر کا لیکے

سقوردیون یہ رومی اسقولوقندریون ہے **ماہیت** تخم دشتی بہت چھوٹا تخم بستانی سے ہوتا ہے اسمین پتیان ہوتی ہین اور لانبی ڈالیان جن پر سپید پھول

HAKEEM SHOUKAT ALI

اوراس کا پورا بیان ورم کے باب مین کیا گیا **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم
خشک ہے **افعال و خواص** لطیف ہے فتح ہے بہت جلا کرنیوالی ہے **جراح و قروح**
بڑے بڑے زخم جنکا مادہ خبیث ہو انکا اندمال کردیتی ہے **آلات مفاصل**
فسخ عضل کی دوائے جید ہے۔

سک بضم سین مہملہ و تشدید کاف **ماہیت اصلی** سک ہی ہے جو چینی
ہے جسکی ساخت عصارہ آملہ سے ہو لیکن چونکہ اسکا وجود نایاب ہے پس بعض آدمی چھالیہ
مازوے خام اور خرمے نارسیدہ سے بھی بناتے ہین جسطرح رامک کو بھی اسیطرح بنا
لیتے ہین **طبیعت** خالص کی طبیعت پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین
خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے مقوی حشا ہے اور خوشبو سک مین تقطیع اور تحلیل ہے
آلات مفاصل گٹھیون کے درد کو مفید ہے **اعضاے نفض** بعض لوگ خیال کرتے ہیں
کہ سک مطیب باہ کو زیادہ کرتی ہے اور طبیعت مین تقبض پیدا کرتی ہے اور نزف کو نفع کرتا ہے

سرطان نہری جسکو ہندی مین کیکڑا کہتے ہین **خواص** کثیر الغذا ہے اور جو نمک
کے ساتھ پکا نیسے اسکی اصلاح ہو جاتی ہے اور کانسی کے پھول و رکانٹے وغیرہ کو
بدن سے نکالتا ہے دریائی کیکڑا زیادہ لطیف ہے **زینت** خاکستر اسکی مرہم
پاؤن کے پھٹنے جانیکو فائدہ کرتی ہے اور جلا ہوا سرطان ورکلف کی دواؤن مین پڑتا ہے
اورام سرطان نہری سخت اور درشت ورم کی تحلیل کرتا ہے جب سیر رکھاجاے۔
اعضاے صدر گوشت اسکا سل کو فائدہ کرتا ہے خصوصا مادہ خر کے دودھ
کے ہمراہ شوربا اسکا بھی اسیطرح مفید ہے **اعضاے نفض** خاکستر
اسکی شقاق مقعد کو مفید ہے **سموم** بچھو اور رتیلا کے کاٹے کو ضماد کرنیسے اور
کھانیسے فائدہ کرتا ہے اور خاکستر اسکی شہد ملا کر پلا نیسے دیوانے کتے کے کاٹے کو
مفید ہے کبھی جنطیانا ملا کر اسکی ایک دوا بنائی جاتی ہے دیوانے کتے کے کاٹے کو پہلے
اور یہ دوا مشہور ہے اور اس معالجہ کی کیفیت باب سموم کتاب چہارم مین معلوم
ہوگی یہ بھی گمان کیا گیا ہے کہ سرطان نہری مع بادروج کے جنکو بچھو کے پاس رکھاجاے بچھو مرجاتا ہے

سرطان بحری جسوقت ہم سرطان بحری کی لفظ بولین اس سے مراد ہماری
یہ نہیں ہوتی ہے کہ کوئی قسم دریائی کیکڑہ کی کیون نہو بلکہ مراد اس سے ایک قسم خاص
ہے جسکا بدن سخت مثل پتھر کے ہوتا ہے **خواص** یہ سرطان سوختہ تمام جلی ہوئی
دواؤن سے لطیف زیادہ ہے **زینت** جلا ہوا سرطان دانتون کا منجن ہے اسپیدا کرتا ہے
اور کلف اور خش کو دور کرتا ہے **قروح** تجفیف قروح کرتا ہے اور ترتیجا کو نفع
کرتا ہے **اعضاے چشم** خون کی آمد کو بند کرتا ہے اور نمک ملا کر ناخنہ کے ناخونہ کو
دور کرتا ہے اسکا ایک نشان بناکر سیح تر خارش پلکون کی کھجلاتے ہین۔

سعد بکسر سین مہملہ و سکون دال مہملہ آخر عین مہملہ ہے جسکو بیر کا درخت کہتے ہین
ماہیت اسکے احوال کا بیان ہمنے نبق کے لغت مین کردیا ہے۔

سورنجان بضم سین مہملہ و سکون واو و کسرہ راے مہملہ و سکون نون
فتح جیم و الف و نون جسکو ہندی مین بربری کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک
جڑ ہے اسمین پھول سپید اور زرد ہوتا ہے اس پھول کی کلی کھلنے کا وہی
زمانہ ہے جن دنون مین پہاڑی پھول کھلتے ہین اور اونچا دیکھنے شیلونکی کلیان
چمکتی ہین تب اسکی زمین پر پھیلتی ہے **اختیار** اچھی قسم وہی ہے جو اندر
و باہر سپید ہو توڑ اسکا سخت ہو اور سرخ و سیاہ دونون قسم خراب
ہین **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے اسمین رطوبت فضلیہ ہے
بعضون نے خیال کیا ہے کہ سپید قسم مین حرارت لطیف ہے اور دیگر اقسام مین
حرارت قوی ہے اسلیے کہ اگر قوی حرارت ہوتی تو دست نہ لاتا اور لوگونکا
یہ خیال ہے کہ اگر یہ گرم ہوتا قروح مین لذع پیدا کرتا حالانکہ اسمین لذع
یقینا نہیں ہے پھر دوسری **جماعت** نے کہا ہے کہ اسمین حرارت زیادہ ہے **خواص**
اسمین قوت مسہلہ ہے ہمراہ قبض کے **جراح** سپید قسم اسکی جراحات کہنہ کی
اچھی دوا ہے **آلات مفاصل** نقرس کو نفع کرتا ہے اور ضماد لگانیکے ساتھ ہی درد کو
سکون پیدا کرتا ہے اور اگر اسکا ضماد بکثرت لگایا جاے ورم کو سخت اور متحجر کردیتا
ہے یہ بہت مفید تریاق ہے تمام اوجاع مفاصل کیواسطے خصوصا بروقت نزول
اور تریلے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے کہ اسکو ضعیف کردیتا ہے
اور سرخ اور سیاہ دونون قسم سورنجان کی دواے مسہل کو معدہ مین حبس
کردیتی ہین اور آفت عظیم بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہین **اعضاے نفض** اسمین
قوت مسہلہ ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے خصوصا ہمراہ زنجبیل و فودنج اور
زیرہ کے **سموم** سرخ اور سیاہ سورنجان سم قاتل ہے ابدال ہم لہ اسکا وزن
مفاصل مین ہموزن اسکے مہندی کی پتی اور نصف وزن اسکا مقل ازرق ہے

سراج قطرب یہ ایک نبات قریب زوفا کے ہے **اختیار** استعمال کے قابل
دوا مین تمام اسکا ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک
ہے یہ طبیعت کمتر کی ہے اور خود یہ نبات آخر دوم مین گرم ہے **خواص** نفخ ہے
اور غالب سکے اوپر قبض کی قوت ہے نزف کو بند کردیتی ہے کسی مقام کا کیون نہ
قروح کو مندمل کرتی ہے **اعضاے سر** جب اسکا ضماد کیا جاتا ہے نزلہ کو بند

HAKEEM SHOUKAT ALI

کردیتا ہے **اعضائے نفس** نفث الدم کو منع کرتا ہے **اعضائے نفض** حقنہ کرنیسے امعاء کے قروح کو نفع کرتا ہے۔

سلخ الحیہ سانپ کی کیچل کو کہتے ہیں اسکا بیان حیہ کے لغت میں ہو چکا ہے **ساد اوران** دوسرے درجہ میں سرد ہے اور تیسرے درجہ میں خشک ہے **خواص** خون کی آمد کو بند کردیتا ہے **زینت** بالوں کے انتشار کو بنظر اپنی خاصیت کے منع کرتا ہے **ابدال** بدل اسکا ہموزن فیلزہرج اور تہائی اسکے تنکی ہے۔

سوسن بیخ سوسن جسکو ایرسا کہتے ہیں اسکا بیان اوپر ہو چکا ہے **ماہیت** سوسن بستانی اسمین ارمنیت لطیف ہے جسنے تلخی کا اکتساب کیا ہے اور اسمین ہوائیت معتدل مزاج بھی ہے **طبیعت** سوسن سپید بستانی جو بنام سوسن آزاد مشہور ہے دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور صحرائی ایرسا میں تسخین اور تجفیف زیادہ ہے **خواص** بیخ سوسن میں جلا زیادہ ہے اور تجفیف باعتدال کرتی ہے اور روغن میں اسکے لطافت زیادہ ہے اسلیئے کہ پھول اسکا زیادہ لطیف ہے اور روغن اسکے پھول کا تحلیل اور تلئین کی قوت بشدت رکھتا ہے اور کوئی خوشبو اسمین شبت یا نرجس اور ایرسا ان تمام خواص میں اقوی ہے اور باوجود ان اوصاف کے قابض بھی ہے اور اس سے اقسام درد اور عفونات کو شفا حاصل ہوتی ہے **زینت** کلف اور نمش کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً جڑ اسکی اور چہرہ کو پاک کرتی ہے دھونے کے ذریعہ سے اور اسمین چمک پیدا کرتی ہے اور اسکی بدنمائی کو دور کرتی ہے **اورام و بثور** اگر سوسن کی پتی اور بیخ کو نرم نرم کوٹ کر شراب کے ساتھ ضماد تیار کریں اور قرحہ پر رکھیں فائدہ کریگا اسیطرح سے یہی ضماد اورام صلبہ کو جو خام ہوں اور نیز کھلی پر جسمیں قرحہ پڑ گئے ہوں اور پھڑیوں کے اقسام پر اور سعفہ پر رکھنے سے فائدہ کرتا ہے خصوصاً اگر اسمین ادویہ ایسی ملائی جائیں **جراح و قروح** بیخ سوسن گرم پانی کے جلنے کو فائدہ کرتی ہے اسلیئے کہ مجفف ہے اور تجفیف کے ہمراہ جلا کی قوت بھی اسمین باعتدال ہے اور اسیطرح سوسن کی پتی جوش دیکر واسطے مانع زخم کے بھی کرتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسکا استعمال روغن گل کے ساتھ ہو اور ایرسا وغیرہ کا عصارہ سرکہ اور شہد کے پانی میں ملا کر تانبے کے برتن میں جوش دیا جاتا ہے پرانے قروح کے واسطے اور زخموں کے واسطے نافع ہے بستانی سب دوائوں سے اچھی ہے واسطے گرم پانی سے جلجانے کے۔ **آلات مفاصل** پٹھے کے کٹ جانے کے واسطے اچھی دوا ہے **اعضائے سر** جوشاندہ سوسن کی جڑ کا بنا کر اسکے دانتوں کے درد کے واسطے کلی کیجاتی ہے خصوصاً صحرائی قسم سوسن کی اور روغن اسکا سر کے قروح کو موافق ہے اور رطوبت سی سر میں اور ٹوٹی ہے اسکو فائدہ کرتا ہے اور اگر کان میں ٹپکایا جائے کان کے گونجنے میں سکون پیدا کریگا **اعضائے نفس** بیخ سوسن نفس انتصاب کو مفید ہے خصوصاً وہ بیخ سوسن جسکا ایرسا نام ہے **اعضائے غذا** طحال کو فائدہ کرتی ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے خصوصاً اسکا روغن **اعضائے نفض** روغن اسکا محلل ہے منضج ہے صلابت رحم کو نرم کردیتا ہے ملا یا جائے خواہ اسکی مالش کیجائے اسیطرح سوسن کی جڑ اگر روغن گل میں جوش دیکر لگائے اور اورام احشا رحم میں سوسن دوا بے نظیر ہے اور اسیطرح روغن ایرسا اور جنین کا اخراج کردیتی ہے اور مقعد کو نفع کرتی ہے اگر سوسن کی جڑ تنہا سرکہ میں جوش دیجائے خواہ بزنا لینج اور گیہوں کا آٹا ملا کر سرکہ میں جوش دیجائے اسکا استعمال و نشیبی کے اورام گرم کو ٹھہرا دیتا ہے اور اسکی شدت میں سکون پیدا کرتا ہے۔ اگر روغن سوسن بقدر ڈیڑھ اوقیہ برابر سوا چار تولہ کے تخمیناً ہے تناول کریں دست لائیگا اور جن لوگوں کو صفراوی اسہال کا مرض ہو ان کو فائدہ کریگا روغن ایرسا بواسیر کے منہ کو کھول دیتا ہے اور اسیطرح سوسن کی جڑ کسی قسم کی ہو **سموم** ہوام کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے خصوصاً اسکا عصارہ شراب سوسن اور سوسن کے بیج کا بالخاصہ تمام اقسام کے نیش کے زہروں کی دوا ہے روغن اسکا تریاق کشنیز اور بھنگ اور فطر کا ہے۔

سعتر بفتح سین و سکون عین مہملہ و فتح تا ئے فوقانیہ آخر میں راے مہملہ ہے **ماہیت** سعتر قوت میں مثل جاشنا کے ہے اور شراب سکی مثل شراب جاشنا کے اختیار زیادہ قوی سعتر صحرائی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** محلل ہے ریاح وغیرہ کو پھیلا دیتی ہے ملطف ہے **آلات مفاصل** دونوں کولون کے درد کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے سر** سعتر کے چبانے سے دانت کے درد میں آرام ہو جاتا ہے اور جو مسوڑھا ڈھیلا ہو گیا ہو اسکو اپنی قوت شرقیہ سے اچھا کردیتی ہے **اعضائے نفس و صدر** روغن اسکا سینہ و پھیپھڑے کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے غذا** جگر اور معدہ کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** بول و خون کا ادرار کرتی ہے اور چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو خارج کردیتی ہے۔

سیسالیوس جسکو کاشم رومی بھی کہتے ہیں **ماہیت** یہ انجدان رومی ہے اور انجدان کے مشابہ بھی ہے لیکن پتی اسکی کسیقدر لانبی ہوتی ہے اور سپیدی اسکی اسیر غالب ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** محلل ہے ملطف ہے ریاح وغیرہ کو پھیلا دیتی ہے اور اسیطرح جڑ اسکی اور بیج اسکا درد اسکے اعضا

HAKEEM SHOUKAT ALI

باطنی کو سکون پیدا کرتا ہے بلغم جامد کو پگھلا دیتا ہے جانوروں کو جب کھلائی
جاتی ہے تو بچے زیادہ دیتے ہیں۔ شراب میں داخل کر کے جب اسکو پیتے ہیں تو نشے کے
ضرر کو منع کرتی ہے خصوصاً سفر کی سردی جو مسافروں کو پہونچتی ہے شہد میں
ملا کر آلات مفاصل پٹھے کے درد کو کسی قسم کا کیوں نہو مفید ہے اعضائے سر
مرگی کو بہت مفید ہے۔ اعضائے نفس و صدر ربو اور عسر نفس و نفث الدم قصبہ
اور سرفہ کہنہ کو مفید ہے خصوصاً اسکی جڑ اور بیج دونوں جب کہ استعمال کئے
جائیں جب اسکی جڑ جبکہ شہد میں گوندھیں اور بطور لعوق کے چاٹیں سینہ کی رطوبات
لزوجت کو پاک کر دیتی ہے اعضائے غذا نفخ کی تحلیل کرتی ہے اور [illegible]
درد میں سکون پیدا کرتی ہے اور بالخصوص اسکی جڑ طعام کو ہضم کر دیتی
اور معدہ کیواسطے اچھی دوا ہے اعضائے نفض نفخ ریحی کی تحلیل کرتی
ہے اور ولادت کی آسانی کا فائدہ تمام حیوانات کو دیتی ہے عسر بول کو دور کرتی
ہر طرح کے احشا کے درد کو زائل کرتی ہے اختناق رحم کی دوا ہے اندرونی احشا
کے درد کو نفع کرتی ہے عصارہ اس نبات کی ہری ٹہنی کا اور بیج اسکا اگر
تر و تازہ ہو جب بقدر تین ابولوسات جو برابر ڈیڑھ ماشہ کے ہے ہمراہ میفختج کے
دس دن تک پیا جائے مگر [illegible] کو زائل کر دیتا ہے جیسا [illegible] ایک شخص کو مفید ہے

سوس بضم سین و سکون واو جسکی جڑ کو ہندی میں ملٹھی کہتے ہیں طبیعت
جڑ اسکی جسکو ملٹھی کہتے ہیں معتدل ہے اگر اسکی طبیعت کا میلان کسی طرف
خیال کیا جائے مائل بحرارت اور رطوبت ہوگی اورام و بثور عصارہ اسکا
بسہری پر ٹپکایا جاتا ہے اور اسیطرح جڑ اسکی جراح عصارہ اسکا [illegible]
کرتا ہے اعضائے چشم جڑ اسکی ناخونہ کو مفید ہے اور عصارہ اسکا اس
امر میں زیادہ قوی ہے اعضائے نفس قصبہ ریہ کو نرم کر دیتی ہے اور اسکا
تنقیہ کرتی ہے اور یہ حلق کو نفع کرتا ہے آواز کو صاف کرتی ہے اور عصارہ اسکا
اون فوائد سے زیادہ قوت رکھتا ہے اعضائے غذا پیاس میں سکون
پیدا کرتی ہے بسبب اپنی رطوبت کے اور اسیطرح التہاب معدہ کو مفید ہے
اعضائے نفض پیشاب کی چنک کو مفید ہے اور گردہ و مثانہ کے قروح
کو اور جرب مثانہ کو فائدہ کرتی ہے حمیات پرانی تپون کو فائدہ کرتی ہے

سرنج بضم سین و فتح راے [illegible] جسکو ہندی میں سیندور کہتے ہیں ماہیت
شادنج کی قوت سے اسکی قوت قریب ہے بلکہ اس سے زیادہ قوی ہے طبیعت
سرد خشک ہے خواص لطیف ہے اسمین برودت پیدہ کی ہے مگر لطافت میں اس سے

بہت زیادہ ہے جلد اقسام کے نزف کو روکتا ہے جراح و قروح [illegible] میں
داخل کر کے آگے چلے جہاں مقام پر رکھا جاتا ہے اعضائے نفض نزف طمث کو قطعیت منع کرتا ہے

سقمونیا بضم سین و سکون قاف و ضم میم جسکو محمودہ بھی کہتے ہیں۔
ماہیت یہ عصارہ ایک قسم کے بلا کا ہے جسکی قوت تیس برس تک باقی رہتی ہے
اختیار اسکا جو جلا کنندہ اور کبود مائل بسپیدی جیسے سیپ کا ٹکڑا ہوتا ہے
ہو جائے پانی میں جلد گھل جاتی ہو اور گھلنے کے بعد پانی کو مثل دودھ کے کردے بہتر
اسکا استعمال یہ ہے کہ سیب میں بریان کرے اور آب کرفس ملا کر پی لیں کہ اسکا ضرر جاتا ہے
اور جو مغانی قسم ہے اسکی نہایت خراب ہے کبھی اصلاح سقمونیا کی اسطرح پر کیجاتی ہے
کہ سقمونیا کو ایک چھوٹے سیب میں رکھکر آٹے کی لوئی میں اس سیب کو رکھتے ہیں
اور اسیطرح اسکو بریان کرتے ہیں اور یہ بھی اسکی اصلاح ہے کہ انیسون درد دوا ملا کر اور
روغن بادام کیساتھ [illegible] طبیعت تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور گرمی اسکی [illegible]
ہے خواص اسمیں جلا اور تحلیل کی قوت ہے [illegible] زیت [illegible]
صاف کرتی ہے جراح و قروح جب شہد اور زیت میں پکا کر زخموں پر اسکا ضماد
کیا جائے اون کی تحلیل کر دیتی ہے بثور سرکہ ملا کر اس کھجلی پر لگائی جاتی ہے جو جسم میں
تر ہو گئے ہوں آلات مفاصل سرکہ اور آٹا ملا کر وجع مفاصل اور کمر کے
کے درد پر لگائی جاتی ہے اعضائے سر جڑ اسکی اور اسکی جڑ کا عصارہ پانی میں
پر سرکہ اور روغن گل ملا کر لگایا جاتا ہے اور خود سقمونیا کو اگر سرکہ اور روغن گل
ملا کر اس شخص کے سر پر لگائیں جسکو پرانا درد سر ہو فوراً شفا ہوگی اعضائے صدر
قلب کو ایذا دیتی ہے اعضائے غذا معدہ اور جگر کو بہت مضر ہے اور اسکی
شدت بریان کرنے سے اور تخم کرفس ملانے سے ٹوٹ جاتی ہے سقمونیا کرب اور متلی
پیدا کرتی ہے اور اشتہائے طعام کو ساقط کرتی ہے اور پیاس کی بیقراری پیدا کرتی
ہے اعضائے نفض صفرا کا بقوت اسہال کرتی ہے اور اختلاف سے شہرون
کے اسکا فعل بھی مختلف ہوتا ہے بیان کیا گیا ہے میں نے بعض کتب اطبا میں خود مطالعہ
کیا ہے کہ اسکی مقدار شربت وزن کثیر سے تجویز کی ہے اور امعا کو مضر ہے اسقاط
کیواسطے اسکا حمول کیا جاتا ہے۔ بیخ اسکے درخت کی اگر ایک درہم جو تخمیناً
ساڑھے تین ماشہ ہوتی پلائی جائے اسہال مرہ اور بلغم کرتی ہے بعض طبیبون
نے بیان کیا ہے کہ سقمونیا جسوقت مقدار زائد سے کھلائی جائے ہر نصف [illegible]
ہر پہلے قبض کرتی ہے لہذا اسکے کرب اور متلی پیدا کرتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ نکلتا ہے بلکہ
اسکے کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ باوجود اسکے نہ نکلے میں اور یہ اسہال دمی [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرتا ہو۔ اور بعضون نے کہا ہو کہ پرانی سقمونیا کی جسوقت عقد اطلیل تحلیل کیجاے اور اسکی دست نہ لاے گی پلانا سقمونیا کا ایلوے کے ساتھ اس ضرر کو کم کردیتا ہو اسیطرح ترمسل و زنجبیل و ران بزور کے ساتھ جو خوشبو ہین جب کسی کپڑے مین رکھکر اسکا حمول کیا جاے جنین کو قتل کرتی ہو سموم بچھو کے کاٹنے کو پلانے اور لگانے دونون طرح سے نفع کرتی ہو۔

سکبینج بفتح سین و سکون کاف و کسرہ باے موحدہ و سکون یاے تحتانیہ و فتح نون و جیم جسکو ہندی مین کندل کہتے ہین **ماہیت** ایک ایسے درخت کا گوند ہو جس درخت مین کچھ فایدہ نہین بلکہ اسکے گوندہی مین منفعت ہو اور یہ بھی کہا گیا ہو کہ بیرزہ کی ایک قسم ہوتی ہو جو صورت بدل کر سکبینج ہو جاتی ہو **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہ ہو جو زیادہ کثیف ہو یعنے اسکے اجزا سمٹے ہوے یکجا ہون اور صاف ہو اندر سے اسکے سرخی کی چمک پیدا ہو اور باہر سے سپید ہو تل ہو یا نہین جلدی گھلی ہو جس طرح بیرزہ ملی ہوئی جلد گھلتی ہو اگرچہ مشابہ سپید بیرزہ کے ہو اچھی قسم سکبینج کی اصفہانی ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہو دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص افعال** ہو ملطف ہو ریاح کو پراگندہ کرتی ہو سخن ہو جالی ہو **آلات مفاصل** فالج کو نفع کرتی ہو اور مفصل یعنے جوڑ اور جوڑون کے اوتار یعنے رود وغیرہ تنک ہونے پھٹ جانے کو نفع کرتی ہو اور جو عدہ دونون کونون مین ہو اسکو حقنہ کرنے اور پلانے سے ہمراہ دستونکے نکالتی ہو اسیطرح اور اقسام وجع مفاصل کے جو بارد ہون **اعضاے سر** درد سر بارد اور ریح کو دور کردیتی ہو مرگی کو فایدہ کرتی ہو **اعضاے چشم** تاریکی چشم کو بطور سرمہ لگانے کے دور کردیتی ہے اور پلکون کے موٹے ہو جانیکو اور ان نشانات کو جو آنکھ مین پڑ گئے ہون سکبینج نہایت عمدہ دوا ہے پانی اترآنے کی آنکھ مین اگر ... کے ہمراہ سکبینج کو پیسکر شیرہ چشم پر لگائین اسکو دور کردیگی۔ **اعضاے صدر** سینہ کے درد اور پہلو کے درد کو فایدہ کرتی ہو اور پرانی کھانسی کو آب سداب بہری تی سے نچوڑا گیا ہو اسمین ساڑھے تیرہ ماشہ سکبینج ملا کے سو تنفس کیواسطے پلاتے ہین سکبینج سینہ کو بھی بقوت پاک کردیتی ہے اور جو اخلاط خام سینہ مین بھرے ہون انکو نکال دیتی ہو **اعضاے غذا** استسقا کو مفید ہے اور زرد آب کو نکال دیتی ہو **اعضاے نفض** قولنج کو بطور حقنہ کے اور بطور پلانے کے نفع کرتی ہو اور مروڑے کو بھی فایدہ کرتی ہو پتھری کو نکال دیتی ہو باہ کو زیادہ کرتی ہو رحم کے اقسام درد کو فایدہ کرتی ہو اور اگر آرد جو کے ہمراہ پلائی جاے اور اسکی حیض کو جاری کرتی ہو اور جنین کو قتل کرتی ہو اور شکم کو نرم کرتی ہو

اور یہ فعل اسکا بہ نرمی اور آسانی ہوتا ہو خلط بالزوجت کا اخراج کرتی ہو **حمیات** دورہ سے جتنی تپین آتی ہین انکو نفع کرتی ہو **سموم** شراطین کے ڈنک مارنے کو فایدہ کرتی ہو اور جملہ اقسام کے زہر کو مفید ہو اسکا فعل تریاقی بیرزہ کے فعل سے بہت ترجیح رکھتا ہو اور کبھی بطور لطوخ کے بھی ان سب سموم کو مفید ہوتی ہے

سقولوقندریون ۔ **ماہیت** اسکی کہتے ہین کہ یہ ایک ایسی گھانس ہے جو سنگلاخ زمین مین پیدا ہوتی ہو جہان پر سایہ بہت ہو اور ایک قوم نے کہا ہو کہ یہ قسم اسقیل کی ہو اور بعض اسکے علاوہ اسکی نسبت کہا گیا ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** لطیف ہو تحلیل ہے اسمین زیادہ حرارت نہین ہو **اعضاے غذا** طحال کو عجیب قسم کا نفع کرتی ہے اور اگر ایسی سکنجبین کے ہمراہ تناول کیجاوے جسمین اسکی پتی کو چالیس دن تک بدل بدل کر سرکہ مین جوش دیا ہو مراد یہ ہو کہ پتی چالیس روز بدل بدل کر اسی سرکہ مین جوش دیجاے اور پھر اسکی سکنجبین تیار کیجاوے تو ورم طحال کو بالکل دور کردیگی ہچکی و یرقان کو بھی نفع کرتی ہو **اعضاے نفض** گردہ و مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہو یہ بھی کہا گیا ہو کہ اگر جو کے بدن مین تعلیق کرین ...

سعالی العقم بسین مہملہ و فتح عین مہملہ و الف و لام مکسور کے جسکو حنیظتہ السعال بھی کہتے ہین جسکے معنے یہ ہوے کہ کھانسی کی لکڑی **ماہیت** یہ مرکب ہو جو گرم اور جوہر مائی ہے **طبیعت** گرم ہو اور تیزی اسمین باعتدال ہے۔ **اورام و بثور** یعنی پھنسی دمیلات کو شگافتہ کرتی ہو اور تحلیل انکی زمانہ ابتدا مین کرتی ہو اور تازہ پتی ایسے ورمون مین نضج پیدا کرتی ہو جو نضج پاتے ہون **جراح و قروح** تازہ پتی اسکی خارش کو دور کرتی ہو جسمین قروح پڑ گئے ہون **اعضاے چشم** بصارت کو تیز کرنیوالی دواؤن مین داخل کیجاتی ہو **اعضاے نفض** کہتے ہین کہ سناجیہ مفید ہے کھانسی کی ہو اور نفس انتصاب کیلیے ہو یہانتک کہ اسکی دھونی ...

سیساروان یہ لکڑی اس درخت کی ہو جسمین گونجی پیدا ہوتی ہے اسمین تلخی اور قبض ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم و خشک ہے **افعال و خواص** اسمین تحلیل ہو اور تھوڑا سا قبض ہو **اعضاے غذا** اسکی جڑ کا جوشاندہ معدہ کو فایدہ کرتا ہو **اعضاے نفض** اسکی جڑ کا جوشاندہ ادرار کرتا ہے

سیسر بکسر سین مہملہ و سکون یا **ماہیت** یہ وہی قرۃ العین جسکو فارسی مین کنگر آبی کہتے ہین جو بہتے ہوے پانی مین مثل تالاب وغیرہ کے پیدا ہوتی ہو اور اسمین عطریت ہو باب نقاف مین اسکا پورا بیان کیا جائیگا۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

اعضاے نفض جوشن کیرا اور بے جوشن ہی ہوئی پتھری کو فائدہ کرتا
ہو اور ادرار کرتا ہو اور ذوسنطاریا کو مفید ہے -

سوقسطون بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ حی العالم ہو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ
ایک قسم کا سیسبہ ہے جسمین بو نہین ہوتی اور بعضی **اقوال مختلف** اسکی نسبت
مین ہین اور یہ دو قسم کی ہوتی ہو ایک قسم اسکی صخری ہو جو سنگلاخ زمین مین
پیدا ہوتی ہو اور دوسری غیر صخری ہو **طبیعت** غالب اسکی طبیعت پر سردی
اور خشکی ہو اور اسمین ایک رطوبت گرم معتدل بھی ہو اور اسمین کچھ لطیف سیقتہ
شیرینی ہو لعاب کو کشش کرتی ہو دیگ مین جو گوشت کی بوٹیان الگ
الگ پڑی ہون انکے اجزا اور ریشون کو یکجا کرکے گلا دیتی ہو **آلات مفاصل**
جوشاندہ اسکا اعصاب اور عضل کے بیچ مین خواہ کنارون پر جو کوفتگی کا صدمہ
پہونچا ہوا اسکو فایدہ کرتا ہو اور رطوبات کو گاڑھا کرکے گوشت بنجانے کی صورت
مین کردیتا ہو **اعضاے نفس** خشونت حلق کو فایدہ کرتا ہو اور نفث الدم
کو منع کرتا ہو اور ماء العسل کے ہمراہ پھیپھڑے کو صاف کردیتا ہو **اعضاے نفض**
قروح امعا کو اور سحج یعنے خراش امعا کو اور فتق نامی اور گردون کے
درد کو فایدہ کرتا ہے اور اجراے حیض کو بند کردیتا ہے -

سماق سین کو ضمہ اور میم مشددہ دونون پڑھا گیا ہو آخر مین قاف ہو **ماہیت** یہ
پھل دانہ دار سا ہوتا ہو ایک قسم اسکی خراسانی اور ایک قسم اسکی شامی ہے
جو خراسانی سے چھوٹی ہوتی ہو سرخ رنگ مسور کی شکل پر تا قیا او کل سرخ جس
کام مین آتا ہو یہ بھی اسی کام مین آتا ہو جسوقت پانی مین اسکو بھگو کر اسکے
قوام کو مثل شہد کے گاڑھا کر ڈالین وہی کام دیگا جو حضض یعنے رسوت کام دیگی
ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد ہو اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و
خواص** قابض ہو مقوی ہو سدے پیدا کرتا ہو اور سرکہ اس سے زیادہ لطیف
ہے نزف خون وغیرہ کو منع کرتا ہے یہانتک کہ ایک قوم نے کہا ہو کہ اسکا لٹکانا
مانع نزف ہو صفرا کی ریزش جو احشاے اندرونی کی طرف ہو اسکو بھی روکتا ہو
زینت دباغت کرنیوالے جس سماق کا استعمال کرتے ہین اسکا جوشاندہ بالون
کو سیاہ کردیتا ہو **اورام** چوٹ لگنے کے مقام پر اسکا ضماد کرتے ہین ورم نہین
آنے دیتا ہو اور تیرگی جو چوٹ کے داغ پر آجاتی ہو اسکو منع کرتا ہو بسہری کو منع
کرتا ہو اور ورم کے بڑھنے کو روکتا ہو **جراح و قروح** مادہ خبیثہ کے پھیلنے کو
منع کرتا ہو **آلات مفاصل** جوشاندہ کا اسکے نطول اس مقام پر کرتے ہین
جو چوٹ لگنے سے کچل جاے پس ورم آنے نہین دیتا **اعضاے سر** کان مین
چرک پڑنے کو منع کرتا ہو سماق کا گوندا اگر کرم خوردہ دانت کے گڑھے مین بھردیا جاے
درد کو ٹھہرا دیتا ہو **اعضاے غذا** معدہ کی دباغت کرتا ہو اور مقوی معدہ ہے
پیاس مین سکون پیدا کرتا ہو اور ترش ہونیکی وجہ سے مشتہی بھی ہے یعنے
اشتہا بڑھاتا ہو صفراوی متلی مین سکون پیدا کرتا ہو **اعضاے نفض**
قابض ہو حیض کو بند کرتا ہو اور نزف رطوبات کو اور خراش امعا کو نفع
کرتا ہو اور ذوسنطاریا اور سیلان رحم مین اور بواسیر مین اسکا حقنہ یا حمول

سلق بکسر سین و سکون لام و قاف چقندر کو کہتے ہین **ماہیت** اسکی دو قسمین
ہوتی ہین ایک تو سیاہ ہو زیادہ سبز ہونیکی وجہ سے اور بعضی مشہور ہو **طبیعت**
بعضون کے نزدیک پہلے درجہ مین گرم خشک ہے اور حقیقت امر یہ مرکب القوی
ہے اور بعضون کے نزدیک سرد ہو اور اسمین کچھ شک نہین ہو کہ اسکی جڑ مین اثر
ہے **افعال و خواص** چقندر مین بورقیت ہو جس سے تلطیف کرتا ہو اور اسمین
تحلیل ہو اور تفتیح کی قوت تجوے سے زیادہ ہو اور تلیین کی قوت ہو اور سیاہ
چقندر مین قبض ہے خصوصا مسور کے ہمراہ اور جو بورقیت اسمین ہے اسکی تحلیل
کا اثر ہوتا ہو اور جو ارضیت اسمین ہے اس سے قبض پیدا ہوتا ہو چقندر کے تمام
اقسام ردی الکیموس ہین اور تمام اقسام مین اسکی غذائیت کم ہو مثل اور
بقولات کے **زینت** عصارہ اسکا اور جوشاندہ اسکی پتی کا برودت سے
جو بدن پھٹ گیا ہو اسکو فایدہ کرتا ہو اور بالخورہ کو مفید ہے اور کلف کو زائل
کرتا ہو جسوقت اسکی پتی کا ضماد کیا جاے کہ پہلے چھائیون کو نطرون سے دھو ڈالین
اور مسون کو اسکا نچوڑا ہوا پانی دور کردیتا ہو اور جونکو قتل کرتا ہو **اورام
و ثبور** چقندر راو بالا ہوا بطور ضماد کے اورام پر لگایا جاتا ہو سرین کی تحلیل
کردیتا ہو اور انکے مادہ مین نضج پیدا کرتا ہو اور گوشت کو اسکا ضماد مفید ہے
کہ اسکی تحلیل کردیتا ہو **جراح و قروح** برگ چقندر پکا کر آگ سے جلنے کی جگہ دو
ہے اور داد کے اقسام پر شہد کے ساتھ اسکا طلا کیا جاتا ہو **اعضاے سر**
چقندر کے پانی کا ناس تکلیف کرکے یعنے کلنگ کو ملا کر لیا جاتا ہو پس لقوہ کو دور کردیتا
ہے اور ناک کے قروح کو فایدہ کرتا ہو چقندر کا پانی نیم گرم کان مین ٹپکایا جاتا ہے
پس کان کے درد مین سکون پیدا کرتا ہو چقندر کے پانی سے جب سر کو دھوتے ہین
سر کی بھوسی کو اڑا دیتا ہو **اعضاے غذا** چقندر کی جڑ معدہ کیواسطے
خراب چیز ہو اور متلی پیدا کرتی ہو اور اکثر ضرر اسکی بورقیت سے ہوتا ہو جس سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

لذع کا اثر ظاہر ہوتا ہے کیونکہ سپاری سکا خراب بنتا ہے معدہ کو آگاہ قرع سے نقصان
پہنچو ڈالتا ہے کہ جو معدہ قوی ہو گرچہ اس میں لذع پیدا ہوتی ہے غذا چقندر کی
بہت تھوڑی بنتی ہے جگر کے سدوں کی تفتیح ملوحت سے زیادہ کرتا ہے خصوصا
رائی اور سرکہ ملا کر اسیطرح سدہ ہائے طحال کی تفتیح کرتا ہے جب کہ
اسکو رائی اور مصالح گرم کے ہمراہ تناول کریں اعضائے نفض گھٹی ہیں
اور سیاہ چقندر کی ایک قسم ایسی ہے جو طبیعت میں بستگی پیدا کرتی ہے
خصوصا مسور کے ہمراہ اسیطرح سرخ چقندر طبیعت میں تھوڑا مرہ ہو
کے اور بشک جملہ اقسام چقندر کے جس وقت انکو شراب کا جھنکن یا جاوے
کر بطور اٹے کے پیس لیے جائیں قبض طبیعت پیدا کرینگے چقندر کا حقنہ قولنج
الثفل کیواسطے کیا جاتا ہے اور تمام اقسام اسکے نفخ اور قراقر اور مروڑہ پیدا کرتے
ہیں جسوقت چقندر مصالح گرم اور مری کے ساتھ کھایا جاوے تو نفخ کی تھمی واہ
سداب بضم سین مہملہ وفتح دال مشددہ آخر میں بے ہے جسکو ہندی میں تبلی
کہتے ہیں ماہیت خشکی تبلی کی سیاہی حرمل سے زیادہ ہوتی ہے اختیار نہایت
اچھی تبلی ہی کی قسم ہے جو بستانی ہو اور انجیر کے درخت کے پاس پیدا ہوتی ہو
طبیعت تر و تازہ سداب دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور سوکھ جانیکے
بعد تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور خشکی سداب خشک ہو جانیکے
بعد چوتھے درجہ میں ختم ہے افعال وخواص مقطع ومحلل ہے ریاح کو بہت
پھیلا دیتی ہے اور گونہ تنقیہ کر دیتی ہے قرحہ لگاتی ہے زینت نظروں ملا کر جبہ پر
پر لگائی جاتی ہے اور مسوڑ پیاز اور توت پر اور لہسن اور پیاز کی بو کھو دیتی ہے
بالخورہ کو نفع کرتی ہے اور اورام و ثبور سداب صحرائی کو خوب کوٹ کر تھک
ملا کر کسی مقام پر ضماد کریں اس جگہ ورم گرم پیدا کر دیگی اور اگر حلق کے خنازیر
پر یا بغل کے خنازیر پر اسکا طلا کریں انکو تحلیل کر دیگی اور گوشت اسکا اسبارہ
میں زیادہ تر قوی ہے جراح و قروح داد کے اقسام پر شہد اور گھی ملا کر
سداب لگائی جاتی ہے اور سرکہ اور سفیدہ ملا کر شہد اور جمرہ پر اسکا لیپ لگاتے
ہیں دونوں ورم کہنہ کو زائل کر دیتی ہے آلات مفاصل فالج اور عرق النسا
کو اور اوجاع مفاصل کو پلانے سے اور ضماد کرنے سے ہمراہ شہد کے نفع کرتی ہے
اعضائے سر لہسن اور پیاز کی بو کھو دیتی ہے اور آٹے کے ہمراہ درد سر کیلئے
میں اسکا ضماد کیا جاتا ہے اور کبھی کاسموط سرکے کے ہمراہ آب میں تکسیر کے بند کرنیکے
واسطے کیا جاتا ہے جس تکسیر کو روک دیتا ہے عصارہ اسکا جسکو انار کے چھلکے میں

گرم کیا ہو کان میں ٹپکایا جاتا ہے کان کی آلایش کو صاف کر دیتا ہے اور کان
کے درد اور طنین اور دودی میں سکون پیدا کرتا ہے اور کان کے کیڑوں کو قتل کر
ڈالتا ہے سر کے قروح پر اسکا طلا کیا جاتا ہے اعضائے چشم بصارت میں تیزی
پیدا کرتی ہے خصوصا اسکا عصارہ رازیانہ کے عصارہ اور شہد کو ملا کر سرمہ کے
طور پر آنکھوں میں لگایا جاتا ہے لکھا ہے کبھی سداب و نانخواہ کا ضماد ملا کر
آنکھ کے ورم پر لگایا جاتا ہے اعضائے نفس و صدر سداب تازہ کا جوشاندہ
خشک سویا کے ہمراہ درد سر اور عسر نفس کو نافع ہے بطریق شہادت رنج کے
اعضائے غذا سداب کا ضماد انجیر ملا کر استسقائے لحمی پر لگایا جاتا ہے اور جس
قدر بستانی سداب کو جوش دیا ہو وہ بھی پلایا جاتا ہے جب اسکے پھول کو
ایک درم سے لیکر دو درہم تک ہچکی کے واسطے کھلائیں
فورا ہچکی ٹھہر جائیگی سداب غذا کو ہضم کر دیتی ہے
اور اشتہا بڑھاتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور طحال
کو نفع کرتی ہے اعضائے نفض منی کو خشک کر دیتی ہے اور باہ کی تقطیع
کرتی ہے اور شہوت کو ساقط کرتی ہے اور دونوں قسم اسکی طبیعت پیدا
کرتی ہیں اور مروڑے میں سکون پیدا کرتی ہیں اور زیت ملا کر اسکا حقنہ
درد ہائے قولنج کیواسطے کیا جاتا ہے اور شہد ملا کر قروح مقعد پر رکھی جاتی
ہے اور زیت کے ساتھ اسکو پکا کر چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے واسطے کھلاتے ہیں
سداب کی دونوں قسمیں فضول بدنکو بذریعہ ادرار کے نکال دیتی ہیں اسی
واسطے قبض شکم پیدا کرتی ہیں برگ کے ہمراہ سداب جسکو ورم انثیین
پر لگاتے ہیں حمیات اسکے کھانیسے لرزہ جاتا رہتا ہے اور اسکے روغن
کی مالش کرنیسے سموم جملہ سموم کا مقابلہ کرتی ہے جس شخص کو خوف سموم
ہو جانیکا یا کسی جانور کے ڈنک مارنے کا ہو اسکو چاہیے کہ اسکی بیخ کو ایک
درہم معہ برگ سداب کے کسی شراب کے ہمراہ تناول کرے خصوصا اگر انجیر اور اخروٹ
کے ساتھ کوٹ کر اسکو کھائیں زیادہ کھانا سداب صحرائی کا قاتل ہے
سقنقور یہ دریائے نیل کی گوہ ہے مصر میں شکار کیجاتی ہے اور یہ بھی
گمان کرتے ہیں کہ تمساح صحرائی کا بچہ ہے اختیار بہتر اور مفید تر اس جانور
جانور کے اعضا میں وہی چیزیں ہیں جو گردہ کے قریب نکالی جاتی ہیں اعضائے
نفض باہ کو اسقدر برانگیختہ کرتی ہے کہ بدون پلانے حریرہ کے اور مسور کے
آدمی کو تاب باقی نہیں رہتی۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

سپستان۔ بکسر سین جسکو ہندی میں لسوڑا کہتے ہیں طبیعت گرم یا
کہ معتدل ہے خواص میں ہے **اعضائے صدر** سینہ و حلق کی تلین
کرتا ہے **اعضائے غذا** پیاس میں تسکین دیتا ہے خصوصاً لسوڑا
کا بیج ہمراہ سنجیسویہ کے **اعضائے نفض** شکم کو نرم کرتا ہے۔

سرمق جسکو ہندی میں تھوا کہتے ہیں **ماہیت** یہ وہی قطف ہے **طبیعت**
پہلے درجہ میں سرد ہے اور بعضوں کے نزدیک معتدل ہے۔

سام ابرص جسکو ہندی میں چھپکلی کہتے ہیں زینت کا خار جو بدن میں رہ
گیا ہو یا نکلہ کی نوک سکو کچل کر بطور ضماد کے لگاتے ہیں تو انکو
باہر کھینچ لاتی ہے اور مسماری مسون پر بھی اسیطرح لگاتی ہیں سراُنکو
اوکھاڑ دیتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر چھپکلی کو خشک کرکے زیت ملا کر گنجہ
پر لگائے بال ووگا لاتی ہے **خواص** چھپکلی کا پیشاب و رخون لڑکونکے فتق
کیواسطے عجیب النفع ہے اور جسوقت چھپکلی کو جوش کر اور اس میں لڑکے کو بٹھائیں
کبھی چھپکلی کے پیشاب و رخون میں بٹھو ایسی وسکتے لڑکا لڑکے کے تجربہ ہو چکا
ہیں بس فتق کو بہت فایدہ کرتا ہے **اعضائے سر** کہتے ہیں کہ چھپکلی کا جگر
اگلے دانتوں کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے **سموم** چھپکلی کا پیٹ چاک
کرکے بچھو کے کاٹنے کے مقام پر رکھتے ہیں **مترجم** حکمائے ہند کے تجربہ میں چھپکلی کا
گوشت جذام کیواسطے نہایت مفید دوا ٹھہری ہے کہتے ہیں کہ ایک چھپکلی کسی کپڑے
میں لپیٹ کر ماش کی کھچڑی میں اسکو دم پخت کریں بعد اسکے اسکو نکال کر باہر
پھینک دیں اور مجذوم کو کھچڑی کے گھی ملا کر مجذوم کو کھلاویں اور پانی کی
جگہ پر جب پیاس لگے گھی پلاویں ایک دن اور نہایت تین دن میں قلب
ماہیت بدن کا ہو جائے گا مجکو بڑے بڑے آزمودہ کار اور معزز خاندان
اطباء سے یہ دوا ہم پہونچی ہے مگر بخوف سمیت آج تک نوبت تجربہ کی نہیں پہونچی ہے

سلحفاۃ جسکو کچھوا کہتے ہیں **اعضائے سر** صحرائی کچھوے کا خون بقول
بعض طبیبوں کے مرگی کو فایدہ کرتا ہے جب ناک کی طرف سے چڑھایا جائے
کچھوے کا پتہ قلاع کو فایدہ کرتا ہے اور مرگی کے بیمار کے نتھنوں میں ٹپکایا جاتا ہے
اعضائے نفس انڈا کچھوے کا لڑکونکی کھانسی کو مفید ہے اور پتہ اسکا
بطور لطوخ کے خناق پر لگایا جاتا ہے **سموم** صحرائی کچھوے کا مع پتہ کے
ہوام کے کاٹنے کو مفید ہے اور جس شخص نے تو تیا کھایا ہو کوئی چیز کھلایا ہو اسکو بھی

سماقی بضم سین و فتح میم و الف جسکو ہندی میں [illegible] کہتے ہیں **آلات مفاصل**

بیٹر کے گوشت کھانے سے تمدد اور تشنج پڑنیکا خوف ہوتا ہے اس سبب سے
کہ خربق کو کھاتی ہے اور فقط یہی سبب تشنج کا نہیں بلکہ سبب تشنج کا
یہ ہے کہ بیٹر کے جوہر جسمانی میں سختی ہے اور مجھے گمان یہ ہے کہ بیٹر
بسبب مناسبت مزاج کے اپنی غذا خربق تجویز کرتی ہے۔

سکر بضم سین و کاف و تشدید مفتوح و راء جسکو ہندی میں شکر اور بورا اور
کھانڈ اور چینی بہت سے نام ہیں **ماہیت** گنا اور ساکھ کی جسکو بھی
وہی ہے جو شکر کی ہے اور تلیین کی قوت اسمیں شکر سے زیادہ ہے **طبیعت** نہایت
درجہ کی برودت اضافی شکر طبرزد میں ہے جسکو قند کہتے ہیں اور وہ نہایت لطیف
قسم شکر کی ہے اور مجلی طبیعت اقسام شکر کی یہ ہے کہ درجہ اول میں گرم ہے اور
رطوبت بھی میں پہلے درجہ کی ہے اور جسقدر پرانی ہو مائل بیبوست درجہ اول
کی ہوگی **خواص** ملین ہے بہت جلا کرتی ہے فضول معدہ وغیرہ کو دھو ڈالتی ہے
اور شکر سلیمانی میں تلیین زیادہ ہے خصوصاً قند میں بلکہ خیرہ یار سبھی اور شکر کا
جلا اور تنقیہ میں شہد سے کم نہیں ہے اور جسقدر شکر پرانی ہوگی لطیف زیادہ
ہو جاتی ہے **اعضائے چشم** مصری اور قند کی ڈلی پر تشکل گوند کے نبات چاک کر
میں پھیر ہے جائے جلائے چشم کرتی ہے **اعضائے نفس و صدر** سینہ کو نرم کرتی
ہے اور خشونت سینہ کی دور کر دیتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے
سوائے اس معدہ کے جسمیں صفرا پیدا ہوتا ہے کہ ایسے معدہ کو مضر ہے اسلیئے کہ
مستحیل بصفرا ہو جاتی ہے شکر تفتیح سدوں کی بھی کرتی ہے کسیقدر پیاس پیدا
کرتی ہے بھی اسمیں قوت ہے مگر نہ اتنی جتنی شہد میں ہے خصوصاً پرانی شکر میں پرانی
شکر ایسا خون پیدا کرتی ہے جسمیں ورد لینے تر چھٹ زیادہ ہوتی ہے اور معدہ کے
بلغم کی جلا کرتی ہے گنے وغیرہ میں قے کرنے پر مدد دینے کی بھی قوت ہے **اعضائے
نفض** دست لاتی ہے خصوصاً وہ اور کھ جسکی گرہ کے مقام پر مثل نمک کے کوئی چیز
جم گئی ہو اور اسکی شکر ضرور دست آور ہے شکر سلیمانی اور سرخ شکر میں تلیین کی قوت زیادہ
ہے کبھی نفخ بھی کرتی ہے اور نفخ میں سکون پیدا کرتی ہے اور بچوں کے دام کے ہمراہ قولنج کو نفع کرتی ہے

سکر العشر۔ ماہیت اسکی یہ ہے کہ مدار کے درخت پر پیتی پتی ہوتی مثل نمک
کی کنکریوں کے اور اس میں شیرینی کے ہمراہ کسیقدر تلخی بھی ہے [illegible]
اسکی پانی اور سپید ہوتی ہے اور ایک قسم حجازی اصل بسیار ہی ہوتی ہے۔
خواص طرح جلا کرنیوالی ہے ہمراہ کسی قدر تلخی پن کے جو اسمیں ہے **اعضائے چشم**
بصارت کو تیز کر دیتی ہے **اعضائے نفس** پھیپھڑے کو مفید ہے **اعضائے غذا** [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے دودھ کے ہمراہ استسقا کو نفع کرتی ہے اور یہ خشکر مثل دیگر اقسام شکر کے پیاس نہین پیدا کرتی ہے اسواسطے کہ شیرینی اسمین کم ہے اور معدہ اور جگر کیواسطے بہت اچھی چیز ہے۔ **اعضائے نفض** گردہ اور مثانہ کو فایدہ کرتی ہے

سمن بفتح سین و سکون میم و نون جسکو ہندی مین گھی کہتے ہین یہ بعینہٖ یہی فعل کرتا ہے جو مسکہ کرتا ہے نضج دینے مین اور ڈھیلا کرنے مین اعضا کے اور تلئین کے مسکہ سے زیادہ گھی مین قوت ہے۔ ناظر کتاب ہذا کو چاہیے کہ جو کچھ زبد کے لغت حرف زاے معجمہ مین ہم لکھ چکے ہین اسکو پڑھکر جو کچھ اب ہم لکھتے ہین اسپر بڑھاوے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم تر ہے **خواص** منضج ہے محلل ہے اور یہ دونون فعل یعنی ابدان مین کرتا ہے جو سختی اور نرمی مین متوسط ہین اور نرم ابدان مین اور سخت ابدان مین یہ فعل اسکا نہین ہوتا **اورام و بثور** اورام مین ورم کے نضج پیدا کر دیتا ہے خصوصا ان اورام مین جو کانون کے قریب ہون اور بعضہ بالتخصیص لڑکے اور عورتون کے اورام مین اور ایسا نضج سخت بدن کے اورام مین نہین کر سکتا **اعضائے چشم** اور ورم رنگ چشم نرم ابدان مین ہون انمین نضج پیدا کرتا ہے **اعضائے صدر** سینہ کو نرم کر دیتا ہے اور جو فضول سینہ مین ہون انکو پکا دیتا ہے خصوصا شہد اور شکر اور بادام تلخ ملاکر **اعضائے نفض** یا دوا ملاکر کبھی طبیعت کو بستہ کر دیتا ہے بسبب اسی قبض کے جو گھی مین ہے اور گھی سست لاتا ہے **سموم** جتنے زہر کھانے مین آتے ہین سب کا تریاق ہے

سنبل بضم سین و سکون نون و فتح باے موحدہ **ماہیت** سنبل کی دو قسمین ہین ایک سنبل الطیب جسکو بالچھڑ کہتے ہین اور سنبل العصافیر ہے اور سنبل اردین بھی اسی کو کہتے ہین اور سنبل رومی و سنبل اقلیطی سنبل ہندی اور سوری سے کچھ زیادہ ضعیف ہے جملہ خصائل مین سواے خاصیت ادرار کے اور سنبل اقلیطی کی قوت قریب سنبل سوری کے ہے اور درخت اسکا چھوٹا ہوتا ہے جسکو مع جڑ کے مٹی کے ساتھ اکھاڑ لیتے ہین اور پھر مٹی سے اس لکڑی کو نکال لیتے ہین کبھی ایک اور نبات سے اسمین میل بھی کر دیتے ہین جو اسی کے مطابق ہوتی ہے اور فرق دونو مین یہ ہے کہ یہ نبات جسکا میل کیا جاتا ہے اسکی بو ناگوار ہوتی ہے اور اردین کی ایک قسم پیدا ہوتی ہے جسکی پتی مثل کسم کے ہوتی ہے اور اسیطرح شاخین اسکی مگر شاخین زرد رنگ کی ہوتی ہین جنمین کانٹے نہین ہوتے اور بہت سی جڑین جو شمار مین زیادہ ہوتی ہین نہ اسمین ساق ہوتی ہے نہ پھل نہ پھول۔ **حنفیا** اور دیسقوریدوس کہتا ہے کہ بہتر قسم سنبل الطیب کی وہی ہے جسمین بال بہت ہون اور زردی مائل تیز بو سنبل اگر موٹھ کے ہے اور چھوٹی سنبل کی قسم زبان کو کاٹتی یا چھیلتی ہے اور یہی قسم ہے جسکو سوری کہتے ہین اور سنبل ہندی کمزور اور طولانی ہوتی ہے اسکے خوشے اسمین زیادہ ہوتے ہین اور بیچ اسکے بیٹھے ہوے اور بو اسکی کسیقدر ناگوار ملنے سے جلدی ملجاتی ہے اور تمام ریشے یا اون اسکی ملنے سے پاشان ہو جاتی ہے ایک غبار سیاہ اس سے جھڑتا ہے جو مقدار مین زیادہ ہوتا ہے اور میل اسمین اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ پہلے اسکو گرم پانی مین بھگو کر جوش دیتے ہین پھر اثمد یعنی سنگ سرمہ ملاکر بازارون مین فروخت کرتے ہین اسکے مصنوعی ہونے پر اسکی سپیدی اور روکھاپن اور اسکا ضعف قوت اور قرہ اور بو کا کم ہونا دلالت کرتا ہے سنبل جو ہندی ہو بہتر ہے یعنی سنبل سے اور سنبل اردین کی بہتر قسم وہی ہے جو تازہ اور پاکیزہ ہو بو جڑون کی اسمین کثرت ہو اور ریشے اسکے بھرے ہوے ہون اور ملنے سے ژولیدہ ہو جاوے جس سنبل الطیب کی شنی مائل سپیدی ہو خصوصا اگر شنی کے بیچ مین سپیدی ہو وہ کسی کام کی نہین ہے علی الخصوص اسکی بو خراب ہے ایسی کالی سی سڑی ہوئی بو اسمین آتی ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** مفتح ہے محلل ہے اور سنبل ہند مین قبض کی زیادتی ہے اور حرارت کم ہے بلکہ خفیف سی حرارت ہے پہلے جب چکھی جاتی ہے اور جو اثر اسمین پانی کا چھوٹتا ہے اسکا مزہ پھیکا ہوتا ہے بعد اسکے اسمین گرمی اور تیزی مرچ کی پیدا ہوتی ہے ایک قسم سنبل الطیب کی ایسی ہے کہ اسکا سفوف اگر چہرہ کا جائے پسینہ کے زیادہ آنیکو روکتا ہے یعنی جو سنبل الطیب کی جڑ کے پاس نکلتی ہے اور وہ تو دھونیکے واسطے کام آتا ہے اور خوشبو بھی ہوتی ہے **اورام** کی تحلیل کرتی ہے **اعضاے سر** نوازل کو منع کرتی ہے اور دماغ کی مقوی ہے **اعضاے چشم** بیچ پوٹون کی بال اگانیکو پلکون کو جاتی ہے جسوقت سرمون کے ادویہ مین داخل کیجاے یا اسکو پیسکر پلکون پر سلائی کو پھیرین جمین بال نہ ہون سنبل الطیب بھی جو سنبل اردین ہے میرے گمان مین اسکا اثر مین زیادہ قوت رکھتی ہے **اعضاے نفس و صدر** جملہ اقسام سنبل الطیب کے خفقان کو فایدہ کرتے ہین اور سینہ اور پھیپھڑے کا تنقیہ کرتے ہین اور اون اعضا کی طرف ریزش مواد کو روکتے ہین **اعضاے غذا** سدہ ہاے جگر اور معدہ کی تفتیح کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور ہر ایک قسم سنبل الطیب کی یرقان کو فایدہ کرتی ہے اور مواد کی ریزش کو بطرف معدہ کے روکتی ہے اور معدہ کی لذع مین سکون پیدا کرتی ہے جسوقت کوئی قسم سنبل کی ہمراہ شراب کے پی جاے طحال کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** ہر ایک قسم سنبل کی ادرار کرتی ہے اور سنبل اقلیطی سب مین زیادہ قوی ہے اسلیے کہ اسمین

HAKEEM SHOUKAT ALI

سخونت زیادہ ہو اور قبض کمتر ہو سنبل الطیب کے جوشاندہ سے ورم رحم کو فائدہ ہوتا ہو اگر اسکے جوشاندہ مین آبزن کیا جاے اور گردہ کے اقسام درد کو بھی فائدہ کرتی ہو اور امعائی طرف سیلان مواد کو روکتی ہو اور اسمین ایک نئی خاصیت ہے کہ اگر رحم سے خون بافراط جاری ہو اسکو بند کردیتی ہو

سلیخہ بفتح سین وکسر لام وسکون یاے تحتانیہ وفتح خاے معجمہ آخرمین ہاے ہوز ہو جسکو ہندی مین تج کہتے ہین **ماہیت** اسکی چند قسمین ہین ایک قسم اسکی سرخ رنگ خوشنما تیز خوشبو ہوتی ہو - ایک قسم اسکی اسکا مزہ مشابہ سداب کے مزہ کے ہوتا ہو - ایک قسم سیاہ ہو بنفشئی رنگ جسکی بو گلاب کی سی ہوتی ہو ایک قسم سیاہ ایسی ہو جسکی بو ناگوار اور چھلکے پتلے اور بیٹھے ہوے ایک قسم اسکی سپیدی مائل جسکی بو گندنا کے سی ہوتی ہو - اور ایک قسم اسکی جسکی نئی لپٹی ہوئی مثل نے کے ہوتی ہو جسکا سوراخ باریک ہوتا ہو اور اسمین ایک چیز مشابہ سلیخہ کے پائی جاتی ہو جو شکل بدل کر دارچینی ہوجاتی ہو بعض طبیبون نے ذکر کیا ہو کہ دارچینی کے درخت پر سلیخہ اسی صفت کی پائی جاتی ہو اور کبھی سلیخہ دارچینی سے قریب ہوتی ہو - سلیخہ اپنی قوت مین دارچینی ضعیف سے مشابہ ہے اور بہتر اسکی وہ قسم ہو جو دارچینی کے ملحق کیجاتی ہو **اختیار** بہتر قسم اسکی وہی ہو جو سرخ رنگ و صاف اور چکنی مولائمی لکڑی کی اور سوراخ دار لکڑی مثل نے کے جو ہو اسکا سوراخ چھوٹا ہو اور بھنی ہوئی مستلی نیچے بھی لکڑی کہ بھی کی نہ ہو بو اسکی پاکیزہ ہو زبان پر لذع پیدا کرے اور زبان کو میٹھے سیاہ قسم اسکی خراب ہوتی ہو اور ردو امین بکار آمد ہو اسکے ریشہ اور داڑھی ہو اور اسکے نیچے ہوے پارچہ مین کچھ منفعت نہین ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** ریاح غلیظ کی تحلیل کرتی ہو اور اسمین بقوہ سا قبض ہمراہ تیزی کے ہو جو زیادہ ہو - اور لطافت بھی اسمین زیادہ ہو اور تقطیع اس مین بوجہ اوسی تیزی کے ہے اور اپنے قبض کے سببسے ادویہ کی قوت نافذہ پر معین ہوتی ہے اور اپنی تحلیل کی قوت سے ادویہ مسہلہ کی اعانت کرتی ہو پھر چونکہ اسمین تحلیل و قبض و لطافت موجود ہو لہذا اعضاے بدن کی تقویت کرتی ہو **اورام و بثور** احشاے اندرونی کے اورام گرم اور سرد کی تحلیل کرتی ہو **جراح و قروح** شہد ملاکر بثور بینہ پر طلا کیجاتی ہو **اعضاے چشم** آنکھ کی دواؤنمین پڑتی ہو اس سببسے کہ اسمین قبض کے ہمراہ تحلیل کی بھی قوت ہو **اعضاے صدر** سینہ کو نفع کرتی ہے **اعضاے غذا** شربت اسکا جگر کو مفید ہو اور جس شربت مین تج پڑتی ہے معدہ کو فایدہ کرتا ہو **اعضاے نفض** بول و حیض کا ادرار کرتی ہے خصوصاً وہ احتباس بول و حیض جو بسبب اخلاط غلیظ کے پیدا ہوا ہو گردہ اور مثانہ کے درد کو فایدہ کرتا ہو - اگر اسکے جوشاندہ مین آبزن کرین رحم کی پھسلن کو فایدہ کرتی ہو اور اسیطرح دخان اسکا اور شربت اسکا اور جس شربت مین تج داخل کی جاے دشواری بول کیواسطے مفید ہوجاتا ہو بعض طبیبون کو گمان ہوا ہو کہ سلیخہ اسقاط حمل کردیتی ہے -
سموم سانپ کی سمیت دور کرنیکے واسطے پلائی جاتی ہے -

سولیق بفتح سین مہملہ و کسر لام و سکون یاے تحتانی آخرمین قاف ہو اسکو ہندی مین ستو کہتے ہین **ماہیت** گیہوں و جو کے مقام پر بیان کی گئی ہو **اعضاے صدر** سینہ کو نفع کرتا ہے

سمسم بفتح سین و سکون میم و کسر سین مہملہ و میم آخرمین میم ہو فارسی مین کنجد اور ہندی مین تل کہتے ہین **ماہیت** جتنے دانوں مین تیل نکلتا ہو سب سے زیادہ اسمین نکلتا ہو اور اسی سبب سے تل بہت جلد بسہولت بگڑ جاتا ہو او بدمزہ ہوجاتا ہو - اور بعضون نے کہا ہو کہ اسکے تیل مین کچھ نفع نہین ہے سوا اسکے کہ اصحاب سودا کے بدنمین گرمی پیدا کرتا ہو اور انکے بدن کی ترطیب کردیتا ہو زیتون بھی ایک قسم تل کی ہو جسکا مزہ خراب ہو **اختیار** جرم کنجد کا اسکے روغن سے زیادہ تر قوی ہو **طبیعت** اوسط درجہ اول مین گرم ہو اور آخر اول مین تر ہو **خواص** مغری ہو ملین ہو سخونت باعتدال پیدا کرتا ہو اسیطرح روغن اسکا اور جوشاندہ اسکے جرم کا کل مرطوبات ارخا بھی ہو بیٹے بدنکو ڈھیلا کردیتا ہو اور روغن مین اسکے غلظ بھی ہو کنجد بریان مین ضرر کم ہو **زینت** چوٹ کے لگنے کے مقام پر جو نیلا داغ پڑجاتا ہو اور جو خون بستہ ہو جاتا اسکی تحلیل کردیتا ہو بدن کے پھٹ جانیکو مفید ہو اور سوداوی امراض کے بیمارونکے بدنمین جو خشونت یعنی کھرا پن پیدا ہوتا ہو اسکو پینے سے اور طلا کرنیسے مفید ہو بدنمین فربہی لاتا ہو خصوصاً جبکہ مستی کہانے کیجاوے اور بالون کو دراز کرتا ہو خصوصاً اسکے درخت اور پتیون کا نچوڑا ہوا پانی اور بالونکو نرم کردیتا ہو سرمین جو خولین سوئی کی مشکل پیدا ہوجاتی ہین جنکو ابریہ کہتے ہین انکو دور کردیتا ہو روغن کنجد مین جب اسکو جوش دین بالونکے گرنیسے حفاظت کرتا ہو او انکو سیاہ کردیتا ہو اور سخت کردیتا ہو **اورام و بثور** اورام گرم کی تحلیل کردیتا ہو **جراح و قروح** آگ کے جلے ہوے مقام پر تل کو پیسکر لگاتے ہین روغن کنجد

HAKEEM SHOUKAT ALI

پھنسے سے بلغمی کھجلی دور ہو جاتی ہے اور وہ کھجلی جو مادہ خون سے پیدا ہوتی ہے بہت مفید ہے جب خیساندہ ابلوے کا اور آب مویز کلان کے ہمراہ اسکا استعمال کیا جائے **آلات مفاصل** پٹھوں کے گندہ ہو جانیکے واسطے اسکا ضماد کیا جاتا ہے **اعضاے سر** اگر روغن کنجد مین کسی قدر عرق گل سرخ کا دیا جائے سعوط استراقی کو نفع کرتا ہے یعنے اس درد سر کو جو دھوپ کی گرمی سے عارض ہوا ہو عصارہ اسکے درخت کا ایریہ کو دور کرتا ہے **اعضاے چشم** آنکھو مین جو جیک پیدا ہو یا ورم آجاے اسپر لگایا جاتا ہے **اعضاے نفس** ضیق النفس اور ربو کی اچھی دوا ہے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے متلی پیدا کرتا ہے اشتہا کو ساقط کرتا ہے اسکے کھانے سے بہت جلد پیٹ بھرجاتا ہے اور آسودگی آجاتی ہے اگر اسکو شہد کے ساتھ کھائین اسکا ضرر جاتا رہے گا اور دیر مین ہضم ہوگا اور معدہ کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور احشا کو بھونے ہوئے تل کا ضرر بہت کم ہے اور غذا اسکی روغن دار زیادہ ہوتی ہے اسمین پیاس پیدا کرنیکی بھی قوت ہے اگر چھلکے سمیت تل کو کھائین ہضم ہوکر بہت جلد معدہ سے اترجاتا ہے اور مقشر دیر مین اترتا ہے **اعضاے نفض** قولون کو جو ایک آنت کا نام ہے بہت فایدہ کرتا ہے اور خیساندہ کنجد کا حیض کے جاری کرنے مین بہت قوی ہے آنالیکہ جنین کو ساقط کر دیتا ہے تیجۃ تل کو بریان کرکے تخم خشخاش و تخم کتان ملا کر مقدار مناسب یہ کھائے زیادہ منی اور باہ کو زیادہ کرتا ہے **سموم** جس سانپ کا نام مقرنہ ہے اسکے کاٹنے سے فایدہ کرتا ہے۔

سمکہ بالفتح سین و میم آخر مین کاف ہے مچھلی کو کہتے ہین **اختیار** افضل مچھلی کی وہی قسم ہے جسکا قد بہت بڑا نہو اور نہ اسکا گوشت سخت چیمڑا ہو اور نہ بہت خشک ہو کہ بسبب خشکی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہو اور نہ اسمین چکنائی ہو اور مزہ اسکا لذیذ ہو اسلیے کہ لذیذ مچھلی مناسب غذا ہے اور جو مچھلی کہ اسمین چکنائی ہو مگر زیادہ نہو اور نہ بہت غلیظ ہو اور نہ چیمڑی ہو اور نہ اسمین تیزی مرچ کی ہو وہ بھی اچھی ہے اور وہ بھی مچھلی کہ پانی سے نکلنے کے بعد جلدی سڑ نہ جاے اور گوشت مچھلی کی وہی قسم پسندیدہ ہے جو چھوٹے قد کی ہو اور جس مچھلی کا گوشت ملائم ہو گوشت کی وہی مچھلی پسندیدہ ہے جو ایک حد معین تک بڑی ہو سخت گوشت کی مچھلی نمک سود بہتر ہے نہ کہ تازہ پکڑ کے کھائی جاے مچھلی کے اقسام مین عمدہ اور بہتر کی تفصیل یہ ہے کہ شباط نام کی مچھلی سبسے بہتر ہے اسکے بعد بنی اور ثناج بحری اسمین کچھ خوف نہیں ہے اور شریح اور شیم و طفون غلیظ گوشت ہین ان کو

کنوث اور مارماہی بہت عمدہ ہے اور حرسول کی جودت بہت زیادہ ہے مچھلی کی جاے رہنے کی اس اعتبار سے عمدگی کی تفصیل یہ ہے کہ سب سے بہتر وہ مچھلی ہے جو ایسی جگہ پائی جائے جہان تہ مین پتھر ہو اسکے بعد ریتلی زمین کی اور پانی کے اقسام مین اسطرح کی مچھلی جو میٹھا ہو اور چشمہ جاری مین سے آیا ہو جسمین کہ روئیدگی اور خس خاشاک نہ ہو اور نہ اس چشمہ کی زمین کسی گرم چیز کی کان ہو مثل گندھک وغیرہ کے اور نہ وہ پانی گندے نالے کا ہو اور نہ سڑی ہوئی گڑھیا کی مچھلی اور نہ چھوٹی چھوٹی ندیان اور پوکھران بڑے بڑے دریاؤن کی بشرطیکہ بڑے دریا سے انمین پانی نہ آتا ہو اور نہ خود ان چھوٹی ندیون مین چشمے ہون۔ دریائی مچھلی بہت اچھی ہے لطیف پاکیزہ ہے اور اسمین بھی بہت اچھی مچھلی وہ ہے جو سوا دریا یا چشمون کے پانی جگر کھاتا ہے اور کہین ٹھہر نہ پائی جاے جو مچھلی ایسے کھلے ہوئے پانی مین جا رہتی ہے اور جسمین ہوا اسکے تھپیڑے زیادہ لگتے ہون بہتر ہے بہ نسبت اس مچھلی کے جو ایسے پانی مین ہے جو بستہ ہو۔ دریائی عمدہ ہے گوشت اسکا پاکیزہ ہوتا ہے خصوصاً اگر اس مچھلی کے رہنے کی جگہ دریا مین پتھریلی خواہ ریتلی زمین ہو۔ دریاے شور کی مچھلی کو ریاضت بہت کرنی پڑتی ہے اور جو مچھلی دریاے شور سے چھوٹی چھوٹی ندیون مین آتی ہے جنکا پانی میٹھا ہے اور عرض مین اسکے چڑھتی ہے وہ بھی لطیف ہے اور بہت ریاضت کرنیوالی ہے غذا مچھلی کی اچھی اور بری کرنیوالی اسکی تفصیل یہ ہے کہ جو مچھلی گھاس اچھی نباتات کی جڑین کھاتی ہو بہتر ہے ایسی مچھلی کہ جسکی غذا وہ گندہ چیزین ہون جو شہر و نیز بھرنونکی راہ سے دریا مین پہونچتی ہین خواہ اسی نباتات کی جڑون کو کھاتی ہو جو در اصل خراب نہ ہو گو اگرچہ وہ علامات کی راہ سے مچھلی نہایت پاکیزہ ہو مگر خراب غذا کی نظر سے ساری لطافت اسکی فنا ہو جائیگی مچھلی کے کھانے مین اور غذا تجویز کرنے مین عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مچھلی کا اسفیدباج یعنے شوربا بنا کر کھائین اسکے بعد وہ مچھلی جو چاہو تو بریہ بھونی جاے لیکن بعضین بھونی ہوئی مچھلی جو آگ پر بجنسہ بھون لیتے ہین بیا و بعضین لوگونکے لائق ہے جنکے معدے قوی ہین اور بااینہمہ مچھلی مین مصالح گرم بھی ملایا جاے بھونی ہوئی مچھلی مین غذائیت زیادہ ہے اور دیر مین معدہ سے اترتی ہے اور پکائی ہوئی مچھلی اسکے خلاف ہے یعنے غذائیت اسمین کم ہے اور معدہ سے جلد اترجاتی ہے مچھلی کے پکانے کا عمدہ طریقہ یہی ہے کہ پہلے پانی کو پکائین جب کھولنے لگے اسمین مچھلی ڈالین شور مچھلی اسکے کھانیکی خوبی یہی ہے کہ تازہ کھائی جاے پھر وہ مچھلی جسکے نمک سود کرنے کا زمانہ تھوڑا ہی گذرا ہو بہتر ہے مچھلی کی قسم وہی ہے جو

HAKEEM SHOUKAT ALI

سرکہ اور مصالح گرم چھڑک چھڑک کر کلی گئی ہو جس طرح کباب پسند بناتے ہین
جو پانی کر اسمین نمکین مچھلی ابالی جاتی ہو خصوصاً دریائی مچھلی سخت نرمی ہین تنقیہ کی قوت
زیادہ ہوتی ہے اور حقنہ ہاے مجففہ مین وہ پانی پڑتا ہو **طبیعت**
ہر ایک مچھلی کی طبیعت سرد و تر ہو لیکن بعضی مچھلی بہ نسبت بعض مچھلی کے گرم ہو بطور خاص
خاص اسی مچھلی کی جیسے کوسج یعنے کوسہ اور جری یعنی کیا مچھلی اور مارماہی و دلفین
یعنی شور مچھلی گرم خشک ہے اور جسقدر مچھلی پرانی ہو جاے - نیئے جسقدر شکار کرنیکے
بعد دیر مین کھائی جاے گرمی و خشکی بڑھ جاتی ہو نمک سود مچھلی اکثر احوال مین
مری کے مشابہ ہو **خواص** تازی مچھلی بلغم پانی پیدا کرتی ہو اور اعصاب ڈھیلا
کر دیتی ہو سوائے اوس معدہ کے جو نہایت گرم ہو اور کسی معدہ کو نہین اتفاق کی
ہو خون جو مچھلی سے پیدا ہوتا ہو مائل برقت ہوتا ہو لعاب اس مچھلی کی جسکا نام مستقاس
اطراف بیت المقدس مین مشہور ہے اگر اسکی جلد کی راکھ ہو پاؤن کی آنکھ
مین چھڑکی جاتی آنکھ کی سپیدی کو دور کردیگی شور مچھلی جیسی ہوئی نوک کو بدن سے
نکال دیتی ہو خصوصاً جسکا نام جری ہو **قروح** سیمار نیز مچھلی کا سر جلا ہوا اگر چھڑکا
جاے قروح مین جو گوشت زائد پیدا ہوا اسکو دور کردیتا ہو اور قروح کے سڑنے کو
اور انکے مادہ کے پھیلنے کو منع کرتا ہو اور مسون کو اور توت کو اور کھاڑ دیتا ہو
شور مچھلی قروح متعفنہ کو نفع کرتی ہو اور انکی آلائش کو دھو ڈالتی ہو خصوصاً اکلہ کو
یہ دونون قسمین بھی قروح متعفن کی دوا مین جید ہین **آلات مفاصل** شور
مچھلی کی جوارش ہو اگر چند مرتبہ عمل کرین یعنی حقنہ دین کولے کے درد کو فایدہ کریگا
شور مچھلی تازہ کھانے سے اعصاب ڈھیلے ہو جاتے ہین **اعضاے سر** وہ چھوٹی مچھلی
جسکا نام اہل شام اور مصر مصیر رکھتے ہین جب اسکے آب جوش خواہ مری سے علاج
خبیث کا مریض کلی کرے نفع کریگا - رعادہ نامی مچھلی جیتی ہو جبکہ صاحب مرگی
کے سر کے قریب لائی جاے جو مرگی کے دورے مین پڑا ہوا اوسیوقت اسکو اپنے
سر مین درد محسوس ہوگا **اعضاے چشم** سمنا رن نامی مچھلی سے ان پلکون کے
پٹے ہوئے بال کھوئے جاتے ہین جن مین کھجلی ہو پس نفع کرتا ہو اور جلائی ہوئی
کھال بھی اسکی آنکھون کی دوا مین پڑتی ہے اور اگر اسکا سرمہ لگایا جاے سلک
ملا کر ناخونہ کو دور کرتا ہو طرفلا مچھلی کا کھانا آنکھو نہین غشاوہ پیدا کرتا ہو یعنی
آنکھ کو نہین جھلی پڑ جاتی ہو بلکہ تمام مچھلیون کا یہی خاصہ ہے **اعضاے نفس**
جری نامی مچھلی تازہ قصبہ ریہ کو پاک کردیتی ہو اور آواز کو صاف کرتی ہو اور اسی
طرح نمک سود مچھلیون کے سر کھاے ہوئے کوتے کے ورم کو نفع

ہین - سر شیرماہی احشاے اندرونی مین ڈالا جاتا ہو پس نفث الدم کو روکتا ہو
اعضاے نفض جو صلہ سمنا نون کا شکم کو نرم کرتا ہو اگر خود اوسکا شوربہ بھی مفید ہوتا ہے
گوشت جری نامی مچھلی کا ملین شکم ہو اسیطرح ہر ایک مچھلی کا شوربا ملین شکم ہو نمک سود مچھلیان کر خشک
جیسے شقاق مقعد کیواسطے مفید ہو کوسج نامی مچھلی خصوصاً او دنیکی اور مارماہی و جری وغیرہ مین یہ
سباہ کو زیادہ کرتی ہین اور جو تازہ مچھلی گرم گرم کھائی جاے وہ بھی **سموم** نمکین
مچھلی کا سر جلایا ہوا دیوانے کتے کے کاٹنے پر لگایا جاتا ہو اور بچھو کے کاٹنے پر اسیطرح
ہر ایک مچھلی اور اسکا شوربا جملہ اقسام سموم کو جو کھانے پینے مین آئے ہون
فایدہ کرتا ہو جس مچھلی کا نام اہوطاو شیخ البتلہ اگر اسکا شوربا پلایا جاے اور چند
مرتبہ علی الاتصال اس مقام پر ڈالا جاے جہان پر اسکا نیچے کا نام ہو سکا
نام مقعد ہو فایدہ کریگا اور دیوانے کتے کے کاٹنے کو بھی مفید ہے -
سفیدہ و لبوب بفتح سین مہملہ و کسر فا و سکون یاے تحتانی و نانی دوا ہے
اورام و تبور سداب کے ہمراہ ضماد پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** سداب
کے ہمراہ نو زاسیر پر لگائی جاتی ہو **اعضاے سر** سبات کے مریض کو اسکی
دھونی دیجاتی ہو اور زیت ملاکر قرانیطس و لیثارغوس کے جانے کے سر پر ملی
جاتی ہو اور اسکی تری کا رانگ جس کان سے پیپ آتی ہو اسمین ٹپکایا جاتا ہے
درد سر کیواسطے بھی یہ نہایت مفید ہو **اعضاے نفس** عسر نفس اور ربو کو مفید ہے
اعضاے غذا اجزا اسکی جگر کے دردون کو مفید ہو اور یرقان کو نفع کرتی ہے
اعضاے نفض مسہل بلغم ہے اور اختناق رحم کو فایدہ کرتا ہے -
سفرجل بفتح سین مہملہ بہی کو کہتے ہین **ماہیت** اگر بہی کی شاخ کی پالیزو
اسکی پتیون کی راکھ دھو ڈالی جاے زمین مثل تج تیار کے جھالگی اور بہی کا
اپنے ذائقہ پر باقی رہتا ہو خراب نہین ہوتا ہو اسیلئے کا سیب قبض کھٹا ہین
کھلا ہوا ہے اور سیب کا رب ترش ہو جاتا ہو اس سبب سے کہ اسمین رطوبت
مائی ہے جو بخار پیدا کرتی ہو **اختیار** بریان کی ہوئی بہی بہت سنگ ہے
ہو اور نفع بھی اسکا زیادہ ہوتا ہو اور بریان کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بہی مین گڑھا
کرکے بیج نکال ڈالین اور شہد اسکے اندر بھر دین پھر اس پر گل حکمت کرکے
خاکستر گرم مین رکھدین **طبیعت** آخر اول مین سرد ہو اور اول دوم مین
خشک ہے **خواص** قابض ہے مقوی ہے اور بہی اول اسکا قابض ہو اسیطرح روغن
اسکا اور میٹھی بہی مین قبض کمتر ہو بہیدانہ ملین بلاقبض ہو اور سیلان فضول
کو بطرف احشا کے منع کرتا ہو **زینت** پسینہ کی آمد کو بند کرتی ہو اور روغن

HAKEEM SHOUKAT ALI

سردی سے جو بدن پھٹ گیا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور ورم و بثور۔ روغن اسکا نملہ کو فایدہ کرتا ہے **جراح و قروح** روغن اسکا قروح حرہ یعنی ایک خاص قسم قروح کو فایدہ کرتا ہے **آلات مفاصل** زیادہ کھانا بہی کا پٹھوں میں درد پیدا کرتا ہے **اعضائے چشم** بھونی ہوئی بہی آنکھ کے ورم گرم پر رکھی جاتی ہے **اعضائے نفس** عصارہ اسکا انتصاب النفس اور ربو کو فایدہ کرتا ہے اور نفث الدم کو روکتا ہے اور بہیدانہ خشونت حلق کو فایدہ کرتا ہے اور قصبہ ریہ کو نرم کرتا ہے اور بہیدانہ قصبہ ریہ کی یبوست کو مبدل برطوبت کردیتا ہے **اعضائے غذا** قی کو اور خمار کو نفع کرتا ہے اور پیاس میں تسکین پیدا کرتا ہے اور جو معدہ کہ فضول کی قابلیت اسمیں زیادہ ہو اسکو شربت بہی اور اسکا خیسانده اور حریرہ قوی کردیتا ہے۔ شراب پینے کے بعد بھی کھانے سے خمار نہیں چڑھنے پاتا ہے بہی کا شربت واسطے قوی کرنے اس اشتہا کے جو بالکل ساقط ہو گئی ہو تیار کیا جاتا ہے اور میبہ جو بہی کے پانی کو شراب انگوری ملاکر تیار کرتے ہیں معدہ کو تقویت دیتی ہے اور قے متلی کو منع کرتی ہے **اعضائے نفض** ادرار کرتا ہے اور بعضے کہتا ہے کہ قوت ادرار اس میں بالعرض ہے کتا ہے کہ اسکے قبض کے ہے شہد میں جوش کی ہوئی بہی ادرار شدید کرتی ہے لیکن یہ بہی کبھی سست لاتی ہے اور قبض نہیں کرتی اور قبض اور مروڑ پیدا کرتی ہے اور ذوسنطاریا کو نفع کرتی اور نزف الدم کو بند کردیتی ہے حرقت البول کو فایدہ کرتی ہے جس وقت اسکا عصارہ یا اسکا روغن ناف میں ٹپکایا جاے۔ روغن اسکا گردہ اور مثانہ کو فایدہ کرتا ہے جب کھانے کے بعد کھلایا جائے دست لاتا ہے تا انکہ اگر زیادہ بھی کھا لیگے وہ پکائیگی غذاے خام کو قبل ہضم ہونیکے نکال دیتا ہے اسکے جوشاندہ کا [illegible] ولد رحم سے نیچے ہو جانیکے واسطے [illegible]

سفندا سفند حرمل سپید کو کہتے ہیں **طبیعت** اسکی تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** تیزی **سموم** جملہ سموم کو نفع کرتی ہے۔

سموریلون یہ کرفس صحرائی اور کرفس جبلی ہے اسکا بیان ہوچکا ہے

حرف العین

جو دوائیں حرف عین سے شروع ہیں انکا بیان۔

عرعر بفتح ہر دو عین مہملہ و سکون راے مہملہ اول **ماہیت** یہ سرو کوہی ہے ایک قسم اسکی چھوٹی ہوتی ہے اور ایک بڑی **طبیعت** مائل بحرارت و یبوست ہے اور بیج اسکا پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **خواص** سخونی ملطف ہے سطح کو پھیلادیتی ہے اسکے پھل میں باانیہمہ اوصاف قبض بھی ہے اور دیگر اجزاے درخت میں اسکے قبض نہیں ہے **آلات مفاصل** اعصاب کے سرے کی ٹوٹ جانیکی اچھی دوا ہے **اعضائے نفس** سینہ کے درد کے واسطے اچھی دوا ہے اور کھانسی کی بھی **اعضائے غذا** معدہ کو پاک کرتی ہے اور سدوں کی تفتیح کرتی ہے معدہ کیواسطے اور معدہ کی تفتیح کیواسطے جید ہے **اعضائے نفض** بول و حیض کا ادرار کرتی ہے اختناق رحم اور رحم کے اقسام درد کیواسطے بہت مفید ہے **سموم** ہوام کے ڈنک زنی کو مفید ہوتی ہے اور دھونی اسکی کسی جز کی کیوں نہو۔ اور اسکے درخت کے کسی جز کی دھونی ہوام کو بھگادیتی ہے

عصا الراعی بفتح عین و صاد مہملہ جسکو ہندی میں لال ساگ کہتے ہیں اور انگریزی میں بھی اسکا نام ہے **ماہیت** بطباطیہ ہے نر اور مادہ دونوں قسم کا ہوتا ہے اور نر کی قوت زیادہ ہے **خواص** اسمیں قبض ہے لیکن جزو مائی اسمیں زیادہ اور چونکہ یہ نزلوں کے ہٹانے اور ردع کرنے میں زیادہ قوی ہے لہذا عام خیال میں یہی آتا ہے کہ مجفف ہے اور اسی تجفیف کیوجہ سے نزف کو منع کرتا ہے اور ورم و جمرہ فلغمونی اور حمرہ اور نملہ پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے لال ساگ ورم قروح اور ورم رحم کو زیادہ فایدہ کرتا ہے **جراح و قروح** تازہ زخموں کا اندمال کردیتا ہے **اعضائے سر** عصارہ اسکا کان کے کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور قروح کی رطوبت کو خشک کردیتا ہے **اعضائے نفس** پانی اسکا نفث الدم کو فایدہ کرتا ہے **اعضائے غذا** التہاب معدہ پر سرد کرکے لگایا جاتا ہے **اعضائے نفض** خون کی آمد جو رحم سے ہو اسکو روکتا ہے اور قروح امعا کو اچھا کردیتا ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ لال ساگ ادرار بول کرتا ہے اور جسکا پیشاب رک رک کر آتا ہو اسکو فایدہ کرتا ہے

عبیران خواص اسکے یہ ہیں کہ محلل ہے **اعضائے سر** سرد بیماریوں کو جو دماغ میں ہوں نفع کرتا ہے اور برودت سے جو زکام ہو اسکو فایدہ کرتا ہے **اعضائے چشم** پانی اسکا بصارت کو تیز کرتا ہے۔

علک چکنی ہوئی رطوبت منجمد گوند وغیرہ کو کہتے ہیں **ماہیت** اسکا بیان علک الانباط اور راتینج میں کیا ہے اور اسکے علاوہ اور مقاموں میں بھی اسکا بیان کیا جاتا ہے جیسا موقع اور مناسب ہو **طبیعت** علک الانباط گرم ہے اسکے بعد علک السرو اسکے بعد راتینج **خواص** محلل ہے اور راتینج اور علک البطم میں تحلیل کی قوت علک الانباط سے زیادہ ہے اگرچہ یہ دونوں علک الانباط سے زیادہ گرم ہیں

عرطیثا جسکو اذریون بھی کہتے ہیں **ماہیت** جڑ اسکی مستعمل ہے اور اسی کو پنجہ مریم کہتے ہیں اور اسکا بیان کچھ ہم کرچکے ہیں دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اسکی

HAKEEM SHOUKAT ALI

بوٹیان بھی ہوتی ہین جیسے چنے کے بوٹے کی پتی اسکی کرنب کی پتی سے مشابہ ہو جڑ اسکی سیاہ ہوتی ہو مثل بیخ نفشت کے اور بعض نے اسکی نسبت یہ کہا ہے کہ اس زمانہ مین ہم شناخت کرسکین اسلیے کہ جو عطینا ہمارے زمانہ مین مشہور ہے وہ چند کانٹے گٹھے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین کہ جسکی جڑ سپید ہوتی ہو اور رشیمینہ کو اس سے دھوتے ہین اور اب جو خواص ہم بیان کرینگے وہ اسمین ہوتے ہین کچھ بعید نہین ہو کہ یہ غلطی اس مترجم سے واقع ہوئی ہو جسنے یونانی زبان سے عربی زبان مین ترجمہ کیا ہو **خواص** مقطع ہو محلل ہے **آلات مفاصل** دونون کو رے کے درد کی بہت اچھی دوا ہو **اعضاے سر** پیاس بہت پیدا کرتی ہو خشم کی بیماری جس مین خوشبو بدبو کا امتیاز نہین ہوتا ہو اسکے سدے کو کھول دیتی ہو اور مصفاۃ نامی ناک کی ہڈی کے سدون کو **اعضاے غذا** ہچکی کو ٹال دیتی ہو **اعضاے نفض** جنین ہر قسم کو گرادیتی ہو **سموم** جوشاندہ اسکا خنجر کے زخم پر گرایا جاتا ہو اور پلایا بھی جاتا ہے **ابدال** اسکا بچھوے کا گز ذمیں کی ور زہر کی منفعت مین بھوزن اسکے زراوند طویل اور حب الترج اور فودبخ ہے۔

عصفر جسکو ہندی مین کسم کہتے ہین **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** اسمین تھوڑا مسہل ہو اور انضاج کے ہے **زینت** کلف اور بہق کو صاف کردیتا ہو **جراح و قروح** سرکہ ملاکر اور یہ لگایا جاتا ہو **اعضاے سر** عصفر صحرائی کا شہد ملاکر جب طبوخ بنایا جاوے تو کٹے فلاغ کو نفع دیتا ہے

عنصل بضم عین و سکون نون اسکو اسقیل بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ وہی بصل الفار ہو پتی اسکی برگ سوسن کے مشابہ ہوتی ہو پھول اسکا سیاہی مائل ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** مقطع ہو اور اسمین لزوجت ہو **زینت** جلایا ہو عنصل شہد ملاکر بالخورہ اور داد پر لگایا جاتا ہو **اعضاے سر** گلا اسکا حلق مین خشونت پیدا کرتا ہو اور حلق کے گوشت کو سخت کردیتا ہو عنصل کو کیواسطے بھی اچھی چیز ہو اور گلو مین ورم پیدا ہوتا ہے اور پرانی کھانسی کو بھی بہت فایدہ کرتا ہے۔

عاقرقرحا بفتح عین و الف اور دونون قاف مکسور ہین **ماہیت** اکثر جو چیز اس نبات کی مستعمل ہوتی ہو وہ جڑ اسکی ہوتی ہو **اختیار** بہتر وہی ہے جو تیز ہو اور زبان مین سوزش پیدا کرتی ہو اور حجم اسکا نصف انگشت کے قریب ہو **طبیعت** بعض آدمی کہ جنکے قول پر کچھ اعتماد نہین ہو انھون نے کہا ہو کہ عاقرقرحا سرد اور لطیف ہو اور در اصل یہ بات ہو کہ یہ تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** چبانے سے بلغم کو جذب کرتا ہو اور قوت اسمین احراق کی ہو پسینہ کو جاری کردیتا ہو جسوقت زیت ملاکر اسکو بدن پر ملین **آلات مفاصل** عاقرقرحا کی مالش بدن پیا اور اسکے جوشاندہ کی اور اسکے روغن کی اعصاب کے استرخاے کہنہ اور خدر کو نفع کرتی ہو اور کزاز کی پیدایش کو جسکے بدنین پیدا ہوتا ہو منع کرتی ہو **اعضاے سر** ناک کی ہڈی جسکا مصفاۃ نام ہو اسمین جو سدے پڑتے ہین اور خشم کی بیماری جو ناک مین ہوتی ہو اور خوشبو اور بدبو کا امتیاز نہین رہتا اسکے سدون کی شدت تفتیح کرتا ہو خصوصاً اگر یہ سدہ بسبب برودت کے پڑے ہون سرکہ کا ملتے ہوے دانتون کو مضبوط کردیتا ہے اگر اسطرح پر بنایا جاے کہ عاقرقرحا کو سرکہ مین جوش دین اور سرکہ تھوڑی دیر تک منھ مین بھرے رہین **حمیات** اگر عاقرقرحا کو پیسکر زیت ملاکر قبل نوبت یعنے باری سے پہلے بدن پر ملین لرزہ کو روک دیتا ہو تپ کے ساتھ لرزہ ہو یا خالی تپ سے ہو

عنب الثعلب جسکو ہندی مین مکو کہتے ہین **اختیار** مکو کی وہی قسم قابل استعمال کے ہو جسکی پتی سبز ہو اور پھل اسکا زرد ہو مکو پانچ طرح کی ہوتی ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور جو قسم مکو کی مخدر ہو جسکو جنگلی مکو کہتے ہین وہ دوسرے درجہ مین سرد خشک ہے **افعال و خواص** بستانی مکو کا بیج قبض پیدا کرتا ہو اور ایک قسم اسکی مخدر ہو کہ نیند پیدا کرتی ہو اور انیچ ادویہ مین افیون کے مشابہ ہو مگر افیون سے اسکا فعل ضعیف ہو اور ایک قسم اسکی سم قاتل ہو **اورام و بثور** اورام گرم پر ضماد اسکا جید ہو خواہ ظاہری ورم یا باطنی اور آب عنب الثعلب ولی اورام گرم کیواسطے پیا جاتا ہو اور سپیدہ اور روغن گل ملاکر حمرہ اور نملہ پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہو۔ مکو کی جڑ کے ریشے تجفیف قوی کرتے ہین **اعضاے سر** مکو جو مخدر ہے اسکے بارہ دانہ سے زیادہ اگر استعمال کیجاوین جنون پیدا کرتے ہین اور اگر اسکے پانی سے غرغرہ کیا جاے زبان کے ورم کو فایدہ کرتا ہو اور اگر اسکی جڑون کے ریشہ کو شراب ملاکر پی جاوین نیند پیدا ہوگی۔ مکو کو جب خوب باریک کوٹین اور اسکا ضماد کرین درد سر زائل کردیگی۔ اور کان کے پڑے کے ورم کو اور حجاب دماغ کے ورم کی تحلیل کریگی مکو کا پانی ٹپکانے سے کان کے درد کو فایدہ ہوتا ہو **اعضاے چشم** ناسور گوشہ چشم جو شگافتہ ہو گیا ہو اسکو اچھا کردیتی ہو مکو کی ہر قسم کا انک اینکہ جو قسم اسکی نرم اور مخدر ہو اسکا بھی نمک اگر سلائی پر لگاکر آنکھ مین لگایا جاے قوت باصرہ کو قوی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرتا ہے **اعضائے نفض** عذرہ کو کاٹتا ہے اور ادرار بول کرتا ہے اور گردہ اور مثانہ کو پاک کر دیتا ہے اور جملہ اقسام اسکو کے اگر بطور حمول کے استعمال کیے جائیں حیض کو بند کر دیتا ہے اسکو منجملہ ان چیزوں کے لکھے ہیں جو برودت پیدا کرتی ہے اور احتلام کو منع کرتی ہیں **سموم** ایک قسم اسکی ہے جو علاوہ کا کنج کہ ہے اور بستانی ہوتی ہیں اور جالینوس اس قسم کے بیجوں کو زہر لکھا ہے اگر ڈیڑھ تولہ اسکو کھالیں قتل کر دیتی ہے اور ڈیڑھ تولہ سے کم جنون پیدا کرتی ہے اور جتنے فایدہ اسکے بیان ہو چکے اسمیں کچھ نہیں ہوتا اس فایدہ کے بعد ہو

عنبر بفتح عین مہملہ و سکون نون و فتح بائے موحدہ آخر میں رائے مہملہ ہے **ماہیت** عنبر کی نسبت جو گمان صحیح کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ دریائے شور کے ایک چشمے سے نکلتا ہے اور نکلنا اسکا بطور طبیع کے ہے ہمیشہ رستا ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ عنبر کف دریا ہے یا کسی چوپایہ کا گوبر ہے بعید القیاس ہے **اختیار** بہتر وہی عنبر ہے جسکے رنگ میں سیاہی سپیدی ملی ہو اور اسکی قوی ہو اور سلاطی ہو اسکے بعد وہ عنبر جو کبود ہو اسکے بعد زرد رنگ کا عنبر اور سیاہ رنگ کا عنبر نہایت خراب ہوتا ہے جسمیں چونہ اور موم اور لاذن کی آمیزش کی جاتی ہے اور تمامیہ مندیہی عنبر کی ایک قسم ہے خراب جو اکثر اس مچھلی کے پیٹ میں پائی جاتی ہے جو اسکو کھاتی ہے اور مر جاتی ہے **طبیعت** گرم خشک ہے اور شاید گرمی اسکی دوسرے درجہ میں ہے اور خشکی پہلے درجہ میں ہے **خواص** مشایخ کو بسبب تسخین لطیف کے فایدہ کرتی ہے **زینت** عنبر کی ایک قسم وہ ہے جسکو ہاتھ کو لگتے ہیں اور اسمیں صلاحیت اصلاحات کی ہے کہ خضاب کا اثر پہونچنے میں وسعت پیدا کرتی ہے **اعضائے سر** دماغ اور حواس کو فایدہ کرتا ہے **اعضائے صدر** قلب کو نفع کرتا ہے ۔

عود جسکو ہندی میں اگر کہتے ہیں **اختیار** اچھی قسم عود کی وہی ہے جو مندلی ہو اور دریاے شہر و قسے ہندوستان کے آتی ہو بنا بر رائے ایک قوم کے اسکے بعد وہ قسم ہے جسکو عود ہندی کہتے ہیں اور وہ پہاڑی ہے اور مندلی پر اسکو افضلیت یہ ہے کہ جوں نہیں پیدا کرتا ہے اور کپڑوں کو بہت خوشبو کر دیتا ہے بعض آدمی ایسے ہیں جو مندلی اور عمدہ قسم عود میں فرق نہیں کرتے عمدہ قسم اگر کی ایک سمندری بھی ہے جو ہند کی نیچی زمین سے آتا ہے اور اسکے بعد عود قماری ہے اور یہ بھی ہند کی نیچی زمین کا ہے اور ایک قسم اسکی عود صنفی ہے اور وہ ایک قسم سقاری ہے اور اسکے بعد عود قاقلی اور عود بری اور قطفلی وہ ہے جسکا نام قسمور رکھا جاتا ہے اور وہ تر ہوتی ہے اور شیریں اور اس سے گھٹ کر عود جلائی اور قطائی اور عود مانطای ہے اور عود لیواطی اور مربطاق ہے ۔ اور مندلی عموماً اچھی ہوتی ہے عود قماری کی بہتر وہی قسم ہے جو سیاہ ہو اور سپیدی سے خالی ہو اور وزنی ہو اور سخت ہو پانی اور جسمیں بہت ہو اور گندہ ہو جسمیں سپیدی ہو آگ پر دیر تک ٹھیری رہے ایک قوم عود سیالو کو عود ہندی پر فضیلت دیتے ہیں اور عود سمندری کی بہتر قسم وہی ہے جو کبود ہو وزنی ہو سخت ہو اور پانی اسمیں بہت ہو اور گندہ ہو آگ پر زیادہ ٹھیرے خلاصہ یہ ہے کہ افضل عود کی وہی قسم ہے جو پانی میں زیادہ ڈوبتی ہو اور جو قسم عود کی پانی کے اوپر تیرتی رہے جسمیں کچھ جان اور روح نہو خراب ہوتی ہے عود کی لکڑی درختوں کی جڑ ہے کہ اکھاڑ کر زمین میں دفن کیجاتی ہیں تاکہ لکڑی سڑ کر جاتی ہے اور قشر بھی جدا ہو جاتا ہے اور عود خالص باقی رہجاتی ہے **طبیعت** میرے گمان میں دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** لطیف ہے سدوں کی تفتیح کرتی ہے کاسر ریاح ہے رطوبت زائدہ کو دور کرتی ہے احشائے اندرونی کو تقویت دیتی ہے اور تمام اعضا کو اس بات سے منع کرتی ہے کہ ریزش مواد کی انکی طرف ہو **زینت** عود کو چبانا نکہت کو پاکیزہ کرتا ہے **آلات مفاصل** اعصاب کو قوی کرتی ہے اور انکو چکناہٹ اور لزوجت لطیف کا فایدہ پہونچاتی ہے **اعضائے سر** دماغ کو بہت فایدہ کرتی ہے اور حواس کی تقویت کرتی ہے **اعضائے صدر** مقوی قلب ہے اور قلب کی تفریح بھی کرتی ہے **اعضائے غذا** اگر ڈیڑھ درہم عود تناول کیجائے بدبو رطوبت معدہ کو دور کرتی ہے اور معدہ اور جگر کو قوی کرتی ہے **اعضائے نفض** اسمیں ایک قوت ہے جس سے طبیعت میں بستگی پیدا ہوتی ہے اور ذوسنطاریہ کو نفع کرتی ہے خصوصاً عود کی وہ قسم جسکو سورادی کہتے ہیں ۔

عروق الصباغین جیٹھ یا ہلدی کو کہتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم خشک ہے **خواص** اسمیں جلاے قوی ہے **اعضائے سر** اسکا چبانا دانتوں کے درد کو فایدہ کرتا ہے **اعضائے چشم** عصارہ اسکا بصارت کے تیز کرنے میں بہت فایدہ کرتا ہے اور حدقہ چشم کے سامنے جسقدر جالا یا سفیدی ہو سبکو جلا کر دیتا ہے **اعضائے غذا** یرقان سدہ کیوجہ سے عارض ہو اسکو قطع کرتی ہے خصوصاً غیسون اور شراب سپید کے ہمراہ ۔

عناب بضم عین مہملہ و فتح نون مشدد آخر میں بائے ابجد ہے **اختیار** اچھا عناب وہ ہے جسکے دانے بڑے بڑے ہوں **طبیعت** پہلے درجہ تک سرد ہے اور رطوبت اور یبوست میں معتدل ہے اور تھوڑی سی رطوبت کی طرف مائل ہے **خواص**

HAKEEM SHOUKAT ALI

خون مین جو گرمی سے حدت آگئی ہو اسکو نفع کرتا ہے اور مجھے گمان ہے کہ یہ اثر اسکا اس سبب سے ہے کہ خون کو گاڑھا کر دیتا ہے اور اسمین لزوجت پیدا کرتا ہے اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ عناب مصفی خون ہے اور اسکی کثافت کو دھو ڈالتی ہے یہ ایسا گمان ہے کہ میرا میلان خاطر اسکی طرف نہین ہے عناب مین غذائیت کم ہے اور جتنی ہے وہ بھی دشواری سے ہضم ہوتی ہے۔ عناب کے بارے مین بہت درست وہی قول ہے جو حکیم جالینوس نے کہا ہے کہ ہمنے عناب مین کوئی اثر نہین پایا نہ حفظ صحت کا نہ کسی مرض کے دور کرنیکا ہان اتنی بات عناب مین ضرور پائی ہے کہ بدشواری ہضم ہوتا ہے اور غذائیت اسمین کم ہے **اعضا صدر** سینہ اور پھیپھڑے کو نفع کرتا ہے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے **اعضاے نفض** ایک قوم نے نفض کی ہے اور قیاس کہتا ہے کہ غالباً گردہ اور مثانہ کو نفع دیگا

عفص بفتح عین و فا آخرین صاد مہملہ ہے جسکو ہندی مین مازو کہتے ہین **اختیار** اچھا مازو وہی ہے جو خام ہو اور وزنی ہو اور سخت ہو اور جسکا رنگ اخضر ہو اور نرم ہو اسمین قوت کم ہوتی ہے مازو کو آگ کی چنگاری پر رکھ کر جلاتے ہین **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** قبض اسکا شدید ہے اور رطوبت کو میلان سے منع کرتا ہے اور جو ہرارضی جو پھیکی [illegible] وہ مازو ہے **زینت** مازو کا پانی بالون کو سیاہ کرتا ہے اور جو پانی مازو کے جوش مین بکار آمد ہے وہ بھی بالونکو سیاہ کرتا ہے **جراح و قروح** سرکہ ملا کر داد کے اقسام پر لگایا جاتا ہے تو انکو دور کر دیتا ہے اگر پسا ہوا مازو گوشت زائد پر چھڑکا جائے اسکو بہا دیتا ہے **اعضاے غذا** جو رطوبات فاسدہ مسوڑھے یا زبان کی طرف ڈھلکی ہون انکی آمد کو منع کرتا ہے حلاق کو نفع کرتا ہے خصوصاً اس کو کے حلق کا کوا اور [illegible] اگر اسمین سرکہ بھی ملایا جائے جسوقت سڑے ہوے دانتون پر استعمال کیا جائے نفع کرتا ہے **اعضاے نفض** پسا ہوا مازو دانت پر چھڑکتے ہین اور آنت کے قروح کیواسطے اسکو [illegible] اسہال کیواسطے اور اسیطرح فایدہ کرتا ہے [illegible]

علیق بضم عین مہملہ و فتح لام مشددہ و سکون یاے تحتانیہ آخرمین قاف ہے **ماہیت** بعضون نے کہا ہے کہ یہ عوسج ہے اور ایک قسم اسکی علیق الکلب ہے جسکا پھل مثل زیتون کے ہوتا ہے اور اسکے اندر سونف بھرا ہوا ہوتا ہے **اختیار** پھل اسکا جو آفتاب کی گرمی مین خشک کرنیسے جم گیا ہو زیادہ قوی ہے **طبیعت** سرد خشک ہے اور پھل اسکا جو پک گیا ہو اسمین کسیقدر حرارت ہے **افعال و خواص** قابض ہے مجفف ہے کہ تمام جزا اسکے خشکی پیدا کرتے ہین اور پتی اسکی اس اثر مین کم ہے کہ اسمین کسیقدر مائیت ہوتی ہے **زینت** نائدہ اسکی شاخون کا سے پتیون کے بالونکو رنگ دیتا ہے **اورام و بثور** [illegible] پتی کا ضماد [illegible] پھیلنے کو منع کرتا ہے اور حمرہ پر بھی وہ ضماد بہت خوب ہے اور [illegible] سے پیدا ہوئی ہو وہ غلیظ ہوتی ہے پھر اگر پتی اور پھل دونون خشک کیے جائین [illegible] قبض کرینگے اسیطرح پھول اسکا علیق کی جڑ مین لطافت ہے اور [illegible] ہے اور اسیواسطے پتھر کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے **جراح و قروح** [illegible] قروح ہون ان کو فایدہ کرتا ہے اور جراحات کا اندمال کرتا ہے **اعضاے سر** جسوقت اسکی پتیان چبائی جائین [illegible] کو فایدہ کرتا ہے اور قلاع کو زائل کر دیتا ہے اسیطرح پھل اسکا جو پک گیا ہو عصارہ اسکے پھل اور پتی کا منہ کے درد جو گرم مادہ سے ہون انکو دور کر دیتا ہے اور پتی اسکی سر کے قروح کو اچھا کر دیتی ہے زیادہ کھانا [illegible] پھل [illegible] کرتا ہے **اعضاے چشم** آنکھ کے چڑھجانے اور اونچے ہوجانیکو فایدہ کرتا ہے **اعضاے نفس** تمام اجزا اسکے نفث الدم کو فایدہ کرتے ہین — **اعضاے غذا** اسکی پتی کا ضماد اوس معدہ ضعیف پر کرتے ہین جو قابل مواد کے ہو سیلان [illegible] معدہ کو قوی کر دیتا ہے **اعضاے نفض** قبض شکم [illegible] ہے اور علیق بکلب جسوقت اسکے پھل سے وہ صوف اور روغن [illegible] اسمین بھری ہوئی ہین اور انکو پانی مین جوش دین یہ جوشاندہ [illegible] پیدا کرتا ہے اور جو میلان رطوبت کہ نکلنے [illegible] سے ہو اسکو بند کر دیتا ہے اور [illegible] تا یہ پینے جیسے [illegible] مقعد مین [illegible] خون بہا کرتا ہو اسکو بطور ضماد کے فایدہ کرتا ہے اور خود علیق اور اوسکا پھول قروح امعا کو نفع کرتا ہے [illegible] کو مفید ہے اور پتھر کو پارہ پارہ کرتا ہے بسبب اوس لطافت کے جو اسمین ہے **سموم** اوس حیوان کے ڈنک مارنے کو مفید ہے جسکا فرطس نام ہے

عوسج یہ وہی علیق ہے یا اوسکے اندر جو کچھ نکلتا ہے اوسکو عوسج کہتے ہین **اورام و بثور** تمام اقسام اسکے حمرہ کو بطور ضماد کے نفع کرتے ہین

عنکبوت بفتح عین و سکون نون آخر مین تاے فوقانیہ ہے ہندی مین مکڑی کو کہتے ہین **جراح و قروح** مکڑی کا جالا خون کی آمد کو بند کر دیتا ہے جسوقت زخم پر رکھا جاے مکڑی کو جو زخم پر گرا کر اوسکا [illegible] تو خونکو بند کر دیتا ہے جسوقت مکڑی کا جالا قروح اور جراحات پر رکھا جاے انکو سوجنے سے منع کرتا ہے **اعضاے سر** جسوقت سپید مکڑی کا جالا جو غلیظ اور گندہ ہوتا ہے [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

دیا جائے اور کان میں ٹپکایا جائے کان کے درد کو ٹھہرا دیتا ہے جمیات بعضوں نے کہا ہے کہ مکڑی کا جالا جس وقت بعض بحرانوں میں طاری پیشانی اور کنپٹیوں پر رکھیں جائے غب ہوا کیں ان ناغہ کر کے آتی ہے دور کر دیتا ہے اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ سپید جالا مکڑی کا جو گندہ ہوتا ہے جب کسی کھال میں باندھ کر بیمار کی گردن میں لٹکا دیں تپ ربع کو دور کر دیتا ہے مترجم کہتا ہے سپید جالا مکڑی کا اکثر پرانے مکان اور دیواروں میں ملتا ہے حکمائے ہند اسکو تپ غب کیواسطے گولی بناکر کھلاتے ہیں اور میرے ایک دوست حکیم سید برکت علی خان جو معالج رئیس جے پور کے ہیں انھوں نے اسکا کاجل اسطرح تیار کیا کہ بہت سی کثافت صاف کرکے کپڑے میں لپیٹ کر ایک بتی بنائی اور روغن زرد میں اس بتی کو روشن کرکے کاجل تیار کیا بار ہا میں نے بھی تجربہ کیا ہے کہ اس کاجل کو آنکھ میں لگانے سے پیدائش غوطہ کا مرض کیسا ہی سخت ہو فوراً مرض کو فائدہ آجاتا ہے اور تپ غب میں اگر تنقیہ خلط کا کھول ہوگیا ہو اور حدت صفرا کی کم کر دی گئی ہو اور باقی ہو بیشتر ایک گھنٹہ اس کاجل کو آنکھ میں لگاوے تو یقیناً لرزہ بھی نہیں آتا اور تپ بھی نہیں چڑھتی اور بدون تنقیہ اور تعدیل خلط کے دس آدمیوں میں چھ آدمیوں کی لرزہ اور بخار تو ضرور پہلے دنکے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔

عدس بفتح عین دال مہملہ آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں مسور کہتے ہیں ماہیت مسور کی ایک قسم کھائی جاتی ہے اور وہی مشہور ہے اور ایک قسم سو کی کہلاتی ہے وہ خراب جنتی ہے اور یہی مسور تلخ ہوتی ہے اور اسکی گرمی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور اسمیں پوست ورحتوڑا سا قبض ہے اور بنا۔ قول مسیح سید وریبہ کہ اسکی نبی ہوتی ہے اور شاخیں اسکی وزنی اور کچھی جھنڈیونکا رنگ مثل سپید بتیاں اسکی لاغی اور نیلی جنمیں کسیقدر خشونت ہوتی ہے اور سپید مائل ہوتی ہیں اختیار بہتر قسم مسورکی وہ ہے جو بہت جلد پکجاتا اور گلجاتا ہو اور یہی قسم ہے جو سپید اور چوڑی ہوتی ہے کہ جسوقت پانی میں ڈالی جا سیاہ ہو جاتا ہے جیسے ہوتے بچانے میں اسکے بہت سی جھاگ نکلے خوب گل جاتا طبیعت جالینوس کہتا ہے کہ مسور یا تو حرارت اور برودت میں معتدل ہے یا کسی قدر مائل بگرمی ہو اسی سبب سے بروقت کھانیکے اسمیں تبرید نہیں ہوتی ہے اور نہ معدہ میں حبیب ہے اور نہ حب معدہ سے اتر جاتا ہے تبرید اسمیں اصل ہوتی ہے خواص نفاخ ہے اور قوت قابضہ اور قوت جلا سے مرکب ہے کھانیکے بعد برے برے خواب دکھلاتی ہے مسور کے چھلکے میں قبض بہت ہے اور تمام اجزا اسکے نفخ کی کثرت ہے خونکو غلیظ کر دیتی ہے کہ پھر رگوں میں نہیں دوڑتا پیشاب اور حیض کو کم کر دیتی ہے اس تغلیظ کے سبب سے خلط سوداوی اس سے پیدا ہوتی ہے اور امراض سوداوی بھی پیدا کرتی ہے بیشتر کشک جو ہے اثر میں اسکے خلاف ہوتا ہے اور جب ان دونو نکو ملا کر کھائیں غذائے جید بنتی ہے کہ شاید یہ غذا بہتر سب غذاؤں سے ہو مگر واجب ہے کہ کشک جو کسی قدر مسور سے کم ہو سوچ سمجھ کر ملا کر بھی اچھی غذا دیتی ہے اسلیے کہ یہ دونوں بھی ایک دوسرے کی ضد میں تھا اعتدال میں پہنچ دونوں ملکر معتدل ہو جاتی ہیں اور اسمیں سعتر اور فودنج بھی داخل کیجاتی ہے۔ بہت بڑی غذا مسور کی وہ ہے جو ماہی نمک سود ملا کر پکائی جائے واجب ہے کہ ایک آدمی کے خورش کیواسطے جسقدر مسور پکائی جائے سات ان پانی جو تخمیناً سات سیر ہندوستانی ہو ڈالا جائے اور خوب جوش دیئے جاویں گلا ڈالی جائے سرکہ میں مسور کو پکا کر اگر ضماد کریں خنازیر اور اورام سخت سوداوی کی تحلیل کر دیتی ہے۔ مسور میں باوصف ردع کے مدہ کے جمع کرنیکے خاصیت بھی ہے۔ زیادہ کھانا مسور کا سرطان اور اورام سخت پیدا کرتا ہے جسکا سقیروس نام ہے۔ جراح و قروح جسوقت سرکہ میں جوش دیجائے گہرے قروح میں گوشت بھر لاتی ہے اور خبث مادہ قروح کو دور کر دیتی ہے کہ پھر اوس میں چرک کم نکلتا ہے اور اگر قروح بڑے بڑے ہوں تو ایسی چیز ملا دینی چاہیے جن میں قبض کی زیادتی ہو جیسے پوست انار وغیرہ آبدیا شور کے ہمراہ اکلہ اور نملہ اور حمرہ اور اوس شقاق کو جو سردی سے عارض ہو فائدہ کرتی ہے آلات مفاصل اعصاب کیواسطے خراب چیز ہے اور اگر سویق جیسے ستو کے ہمراہ نقرس پر ضماد کیجائے نفع کریگی مسور کے زیادہ کھانے سے جذام پیدا ہوتا ہے اعضائے چشم جو شخص مسور زیادہ کھائیگا اوسکی آنکھ میں تاریکی آجائیگی بسبب مسور کے تجفیف شدید کے۔ جب مسور کو ہمراہ اکلیل الملک اور بہی اور روغن گل کے ضماد کریں ورم گرم چشم کو دور کردیگی اعضائے صدر آب دریا شور میں اسکو پکا کر ورم پستان کیا اور اس قسم پر لگاتے ہیں جو خون اور دودھ کے پستان میں جمع ہو جیسے پیدا ہوں اعضائے غذا بد ہضمی ہضم ہوتی ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے نفخ پیدا کرتی ہے ثقیل ہے اگر قشر ان مسور کے چھلکے نکل جائیں استرخا معدہ کو جیسا لوگ کہتے ہیں فائدہ کریگی جائز نہیں کہ مسور میں مٹھائی ملائی جائے اسلیے کہ مٹھائی ملانے سے جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے۔ ایک جھوٹی بات مسور کے بارہ میں بھی بیان کیجاتی ہے کہ استسقا کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

نفع کرتی ہے اور شاید اگر اسکی کچھ اصل ہو تو استسقا سے رطوبی کو بجہت تخفیف کے فائدہ کریگی **اعضاے نفض** جسوقت چھلکے اتاری ہوئی مسور پکائی جاے قبض شکم پیدا کریگی ورنہ پوست جب پانی مین پکائی جاے اور وہ پانی پھینک یا جاے پھیلایا اسہال شکم کرتا ہے اور یہی مسور جو بغیر چھلکے پکائی گئی ہو اور اوسکا پہلا پانی پھینک دیا گیا ہو اسمین بہ نسبت مسور کے چھلکے کے قبض کی زیادتی ہے اور جسوقت کاسنی و رباز تنگ اور خرفہ کے ساتھ پکائی جاے قبض اسکا بڑھ جایگا اور چقندر جسکو بہت زیادہ سبزی کے چقندر سیاہ کہتے ہین اسکے ساتھ پکائی جاے یا گل سرخ یا کسی دوسرے قابض کیساتھ پکائی جاے مگر پہلے اچھی طرح اسکو ابال لیا ہو جب بھی قبض کریگی ورنہ اسہال کی تحریک کریگی۔ اکلیل الملک وربی اور روغن گل ملا کر مسور کا ضماد ورم مقعد پہ کیا جاتا ہے **اَدوم** ثبطا ہوا پھر مسور مین ایسی چیز ملائی جاے جسمین قبض بہت ہو صحرائی مسو جو بخ ہے خون کے دست لاتی ہے ہر قسم کی مسور بول و حیض مین کمی کرتی ہے بسبب غلیظ کردینے خون کے پس واجب ہے کہ جسکے بول مین کوئی آفت قطرہ قطرہ پیشاب آنیکی ہو وہ مسو کے پاس نہ جاے تلخ مسو بول و حیض دونون کو آتار لاتی ہے اور دونون کا ادرار کرتی ہے۔

عسل بفتح عین و سین مہملہ آخر مین لام ہے جسکو شہد کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک شبنم آسمانی ہے پوشیدہ پھولون پر گرتی ہے اور پھول کے علاوہ اور چیزون پر بھی کہ اسکو شہد کی مکھی چن لیتی ہے اور شبنم کی ماہیت یہ ہے کہ ایک بخار زمین سے اوپر کو اٹھتا ہے اور جو بیچ درمیان آسمان و زمین کے یہ بخار پہنچ پاتا ہے وہ پختہ ہو کر اسکا استحالہ ہو جاتا ہے اور رات کو گاڑھا ہو کر پھولون وغیرہ پر گرتا ہے کبھی شہد جیسا کہ یونانی صورت پر قصران کے پہاڑون پر گرتا ہے اور اسکا مزاج اسیقدر مختلف ہوتا ہے جتنے مختلف درخت اور پتھرون پر یہ پایا جاتا ہے جو قسم اسکی بظاہر محسوس ہوتی ہے اسکو تو آدمی خود ہی ان مقامات سے نکال لاتے ہین اور جو اسکی قسم مخفی اور پوشیدہ ہے اسکو شہد کی مکھی بچا کر اپنے چھتے مین جمع کرتی ہے اور مجھے گمان اسکا ہے کہ جسقدر شہد مکھی اسمین جمع اور تصرف کرتی ہے اس غرض کو بھی مد نظر رکھتی ہے کہ شہد مکھی اسکو اسیواسطے بچاتی ہے تاکہ اپنی غذا وقت موجود مین اسیوقت کرے اور جسقدر بچ رہے اپنی غذا کیواسطے ذخیرہ قرار دے شہد کی ایک قسم تیز اور زہریلی ہے **اختیار** بہترقسم شہد کی وہی ہے جسکی شیرینی صاف ہو بو پاکیزہ ہو مائل تیزی کی طرف اور رنگ مین سرخی مائل قوام مین گاڑھا نیلا نہ ہو اور نہ ایسا بازرجیت ہو کہ چکھنے مین لینے سے اسمین چپ چپاہٹ پیدا ہو سکا تار نہ ٹوٹے اور بہتر فصل ربیع کا شہد ہے اسکے بعد گرمیون کا اور جاڑون کا شہد خراب طبیعت رکھتا ہو۔

عسل النحل یعنی **مکھی** کا شہد دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور بعضے کا شہد جو شہد طبرزدی پہلے درجہ مین گرم ہے اور خشک نہین ہے اور بعضے نے کہا اسمین رطوبت پہلے درجہ کی ہے **خواص** اسمین جلا کی قوت ہے اور رگون کے منھ کو کھولتا ہے رطوبات کو اندرون بدن سے کھینچ لاتا ہے ہر قسم کی گوشت کی عفونت و فساد کو منع کرتا ہے **زینت** شہد کو بدن پر لگانیسے جوئین مرتی ہین۔ اور جیسے جسقدر یا جیلو پڑتے ہین ان دونون کو قتل کرتا ہے اور قیطی کے ہمراہ کلف کا علاج ہے خصوصاً جو شہد کڑوا ہو گیا ہو اور نمک کے ساتھ وہ چوٹ کی دوا ہے جو خون بائی کہلاتی ہے **قروح** جن قروح مین چرک بھری ہون اور گہرے ہون انکو صاف کردیتا ہے اور پکایا ہوا شہد اسقدر کہ گاڑھا ہو جاے زخمہاے تازہ کو ملا دیتا ہے اور اگر سوتے ملا کر لگایا جاے داد کو اچھا کر دیتا ہے **اعضاے سر** ملح اندرانی ملا کر نیم گرم ٹپکایا جاے پس سکو صاف کر دیتا ہے اور کان کے قروح کو پاک کرتا ہے اور قروح کو خشک کر دیتا ہے اور سماعت کو قوی کرتا ہے اور شہد کی تیز قسم مین سمیت ہے اسکے سونگھنے سے عقل زائل ہو جاتی ہے اسکے کھانیکا بیان کرینگے **اعضاے چشم** تاریکی بصر کی جلا کرتا ہے **اعضاے نفس** جیرے پر اسکا ملنا اور غرغرہ کرنا خوانیق اور ورم لوزتین کو اچھا کر دیتا ہے **اعضاے غذا** ماء العسل معدہ کی تقویت کرتا ہے اور اشتہا بڑھاتا ہے **اعضاے نفض** کچا شہد نفخ شکم پیدا کرتا ہے اور طبرزدی شہد ملین نہین ہے جب شہد کا کف نہ نکالا گیا ہو نفخ پیدا کرتا ہے اور اسہال لاتا ہے اگر شہد کا کف نکال ڈالا گیا ہو اس تدبیر مین کمی ہو جائیگی اور پکایا ہوا شہد شکم مین کسیطرح کی تحریک نہین کرتا بلکہ بعض اوقات قبض پیدا کرتا ہے ان لوگون کے بدن مین جنکا مزاج بلغمی ہے اور زیادہ تقدم بیان مین پکایا ہوا شہد بکثرت ادرار بول کرتا ہے اب مین کہتا ہون کہ شہد اور ماء العسل اگر غذا کے نافذ کر دینے کی گنجائش انکو ہوئے تو قبض پیدا کرینگے اگر طبیعت مین حرکت ایسی پائی جاے کہ استعداد نفوذ غذا کی کم ہو سستی لائینگے **سموم** اگر شہد کو گرم کرکے روغن گل ملا کر پیئین ہوام کے ڈنک زنی اور افیون پینے کو نفع کریگا اور شہد کا چاٹنا دیوانے کتے کاٹے کا علاج اور فطر قتال کے کھانے کا اور پکایا ہوا شہد سموم کو نافع ہے اور شہد سے قی کرنی زہر کی سمیت

HAKEEM SHOUKAT ALI

ے نجات دیتی ہے تیز قسم شہد کی جسکے سونگھنے سے چھینکین آئے اور جسکے
کھانے سے دفعۃً عقل جاتی رہتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ آتا ہے اور علاج اوسکا شور
مچھلی کا کھانا اور شراب اور ریحانی پینا اور ورزش کرنی۔

عشر بضم عین و فتح شین و شدہ و آخر مین راے مہملہ ہے جسکو ہندی مین ارک اور آکھ کہتے
ہین **ماہیت** ایک درخت عراقی یمانی ہے اور یہ بھی ایک قسم تیوعات کی
ہے حکایت کی گئی ہے کہ ایک قسم مدار کی ایسی ہوتی ہے جسکے سایہ مین بیٹھنے سے
آدمی مر جاتا ہے **طبیعت** گرم خشک ہے اور گرمی اسکی تیسرے درجہ تک اور
خشکی دوسرے درجہ تک ہے **افعال و خواص** اسمین قبض حتذا ہے **قروح** جلا
کرنیسے سعفہ کو اور داد کو فایدہ کرتا ہے **اعضاے سر** شہد ملا کر قلاع پر طلا
کیا جاتا ہے جو لڑکون کے منھ مین ہو پس اسکو دور کر دیتا ہے **اعضاے نفض**
روانی شکم پیدا کرتا اور امعا کو ضعیف کر دیتا ہے **سموم** ایک قسم اسکی ایسی ہے
کہ جسکے سایہ مین آدمی بیٹھے اوسکو ضرر کرتا ہے اور کبھی وہ آدمی مر بھی جاتا ہے چاہیے
کہ اوس سے پرہیز کرین مدار کا دودھ اگر ساڑھے دس ماشہ کوئی شخص کھاجاے
دو دن مین قتل کرتا ہے اسطرح کہ جگر اور پھیپھڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے

عقرب بفتح عین و سکون قاف و فتح راے مہملہ آخر مین باے ابجد بچھو کو کہتے
ہین **اعضاے سر** زیت العقارب جسکی ترکیب بنانیکی زیت کے بیان مین
گذر چکی ہے کان کے درد کو بہت فایدہ کرتا ہے۔

عظام بکسر عین و فتح ظاے معجمہ آخر مین میم ہے ہڈیون کو کہتے ہین **افعال و خواص** جلی
ہوئی ہڈیان مجفف ہین **زینت** کہا گیا ہے کہ سور کا قبقہ جسوقت گھسکر
برص پر طلا کیا جاے نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** کہا گیا ہے کہ آدمی کی
ہڈی کا پلانا وجع مفاصل کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** کہتے ہین کہ آدمی کی
ہڈی مرگی کو دور کر دیتی ہے جالینوس نے کہا ہے کہ ایک آدمی پوشیدہ مرگی کے بیمار کو
آدمی کی ہڈی کھلایا کرتا تھا پس انکی مرگی دور ہو جاتی تھی اس بات کو جسطرح
سے ایک آدمی نے جان لیا یہ مراد ہے کہ اسی طرح کو اسی علاج کرنیوالے نے اپنے
ہی تجربہ سے جانا تھا **اعضاے غذا** کہا گیا ہے کہ کعب خنزیر اور کعب پہاڑی
بکری کا سکنجبین ملا کر تلی کو پگھلا دیتی ہے **اعضاے نفض** کہتے ہین کہ
پہاڑی بکری کا کعب باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور گاے کی پنڈلی جلی ہوئی
نفث الدم کو بند کر دیتی ہے اور روانی شکم کو۔

عنب بکسر عین بفتح نون آخر مین باے موحدہ ہے انگور کو کہتے ہین اقسام

سفید انگور سیاہ انگور سے بہت اچھا ہے اگرچہ دونون قسم کے انگور اور
صفات مین برابر ہون مثلاً متانت قوام اور رقت جرم اور شیرینی وغیرہ
مین اور جو انگور تاک سے توڑنے کے بعد دو تین دن رکھا رہے بہتر ہے بہ نسبت تازہ
توڑے ہوئے انگور کے **طبیعت** انگور کا چھلکا سرد خشک ہے اور دانہ معتدل ہے اور [illegible]
انگور حار رطب ہے اور بیج اسکا سرد خشک ہے **خواص** تازہ توڑا ہوا انگور نفخ پیدا کرتا
ہے اور خوشہ مین لٹکا ہوا اتنی دیر تک کہ چھلکہ مین اسکے جھریان پڑ جائین لطیف ہے
جید ہے اور بدن کی تقویت کرتا ہے اور اسکی غذا مشابہ انجیر کی غذا کے ہوتی ہے اسمین
خرابی کم ہے اور غذائیت زیادہ ہے اگرچہ غذائیت مین انجیر سے کم ہے پختہ انگور
مین ضرر کم ہے بہ نسبت نا پختہ کے حقیقت انگور سے معلوم ہوا کہ اسکی غذا انجام و ناپختہ سے جید ہو
انگور کی غذا اور اسکے چھلکے جو نے ہوئے پانی سے زیادہ ہوتی ہے لیکن نچوڑے ہوے پانی کی غذا کا
نفوذ جلد تک جاتا ہے اور معدہ سے جلد نیچے اتر جاتی ہے نیم خام انگور جو کچھ میٹھا ہو اور کچھ میٹھے
ہونیکی امید اسطرح کیجاتی ہے کہ خوشہ سمیت اسکو لٹکا دین اور ترش انگور کی قسم مین
میٹھے ہونیکی امید اسطرح نہین ہوتی زبیب جو سوکھا ہوا انگور ہے اسکو جگر اور معدہ
سے نہایت موافقت ہے **اعضاے نفض** انگور اور زبیب دونون کا جرم آنتون
کے درد کیواسطے جید ہے اور زبیب گردہ اور مثانہ کو نفع کرتا ہے انگور تازہ توڑا ہوا
تحریک شکم کرتا ہے اور نفخ پیدا کرتا ہے اور ہر ایک قسم کا انگور جب کہ اسمین شیرینی غالب ہو مثانہ کو ضرر کرتا ہے

عرق بفتح عین و راے مہملہ آخر مین قاف ہے پسینہ کو کہتے ہین **ماہیت** پسینہ
وہی پانی ہے جو خون مین ہوتا ہے اور شرح فی مین صدید مراری ملجاتا ہے اور مناسب
یہ ہے کہ آدمی پسینہ کا استعمال کرین جو ابھی خشک نہوا ہو بلکہ اسمین رطوبت باقی
ہو پسینہ کا نفع بول سے زیادہ ہے اسلیے کہ پسینہ مین فضلات ہین رطوبت اور تری کے ہوتے ہین
جو بعد مین ہضم اخیر کے باقی رہتی ہے اور بول مین فضلہ ہضم دوم کا ہوتا ہے **خواص** بول
سے زیادہ اسمین نضج ہے اور اسکے خواص مین اختلاف بسبب اختلاف حیوانات کے
ہوتا ہے اور اسمین تحلیل کی قوت کچھ تھوڑی نہین ہے اور ورم کشتی گیر کو پسینہ نفع کرتا ہے
کشتی گیران کے ورم کو فائدہ کرتا ہے جسکو مد کہتے ہین بلکہ اس ورم کی تحلیل کرتا ہے
سکھایا ہوا پسینہ کشتی گیرونکا روغن حنا ملا کر ورم پستان پر لگایا جاتا ہے
پس اس کی تحلیل کر دیتا ہے اور روغن گل ملا کر دودھ جو چھاتی مین بستہ
ہو گیا ہو اس کو بہت فائدہ کرتا ہے۔

عزیر بفتح عین و کسر زاے معجمہ و سکون یا آخر مین راے مہملہ ہے **ماہیت**
عزیر کبیر اور عزیر صغیر یہ دونون قنطوریون کبیر و صغیر ہین۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

حرف فائے موحدہ

جن دواؤن کا نام حرف فائے موحدہ سے شروع ہے انکا بیان -

فضہ بکسر فا و فتحہ ضاد معجمہ شددا آخر مین ہا ہے ہوز یہ چاندی کو کہتے ہین **طبیعت** برودت پیدا کرتی ہے اور تجفیف پیدا کرتی ہے یعنے سرد خشک ہے **افعال و خواص** جو برادہ چاندی کا بہت کام آتا ہے اور اسمین جذب اور تجفیف کی بھی قوت ہے اور سوختہ چاندی کا چھیلن اور میل اوسکا اوپر کی جگہ جو مرہم وغیرہ اور جلتی ہے اور میلی ہوتی ہین شریک کرین رطوبت بالزوجیت کو فائدہ کرتی ہے جراحات تر اور خشک کھجلی کیواسطے بہت مفید ہے **اعضاے سر** خالہ اسکا بخر اور گندہ دہنی کو مفید ہے جبکہ دواؤن کے ساتھہ ملایا جاے **اعضاے نفس** سخالہ چاندی کا اور دواؤن کے ساتھہ خفقان کو بہت نفع کرتا ہے

فلنجمشک جسکو فرنجمشک بھی کہتے ہین اور ہندی مین ام تلسی ور انبیل اسکا نام ہے اور نعلمان بھی ہے اور یہ مرزنجوش ورتمام سے زیادہ معتدل ہے اور یہ جنس بھلی ہے مین گرم ہے **اعضاے سر** دماغ اور نتھنون مین جو سدہ پڑ گیا ہو اوسکو تفتیح کرتی ہے سونگھا نیسے اور طلا کرنیسے اور کھانیسے **اعضاے نفس** خفقان جو بلغم اور سودا سے قلب مین عارض ہو اوسکو کھانیسے نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** اسیرکو نفع کرتی ہے

فانید جسکو ہندی مین قند کہتے ہین پہلے درجہ مین گرم تر ہے خصوصاً سپید قند کہ اوسکی رطوبت زیادہ ہے **خواص** شکر سے اسمین غلاظت کی زیادتی ہے **اعضاے نفس** کھانسی کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضاے نفض** شکم کو نرم کرتا ہے

فو بضم فا جسکو ہندی مین چھال گری کہتے ہین **ماہیت** یہ اسکی جڑ ہے کرفس کی پتی اور شاخونکے مشابہ ہوتی ہے اور ساق اوسکی بالشت ایک یا تھ کا یا اوس سے زیادہ لانبی اور چکنی اور نرم اور گندہ ہوتی ہے اور جڑ کا سر موٹائی مین قریب ایک انگشت کے ہوتا ہے رنگت اسکی ارغوانی تمام شاخ مین گرہین گرہین پتی پتی ہین اور پھول اوسکا مثل نرگس کے پھول کے بلکہ اوس سے بڑا ہوتا ہے اور اوسکی سپیدی مین نفشی رنگ کی چمک سی معلوم ہوتی ہے اور اوسکی جڑ مین نیچے کی طرف چند جڑین پتلی پتلی سیخ کی مانند ہین اسکی جڑ مین عطریت اور خوشبو ہوتی ہے قوت اسکی بہت چیزون مین سنبل کے مشابہ ہے **طبیعت** اسکی جڑ مین قوت تسخین کی ہے **اعضاے نفس** پہلو کے درد کو فائدہ کرتی ہے **اعضاے نفض** اگر خشک پی جاے تو ادرار بول کرتی ہے یا جوش دیکر پی جاے - اور حیض کا ادرار کرتی ہے اور اسمین ادرار بہ نسبت سنبل ہندی اور رومی کے زیادہ ہے یہ مثل سنخوسنہ یعنے ایک خت کی جڑ کے ادرار مین ہے

فوفل بضم فا و سکون واو و فتح فاے دوم و لام اور پہلی فے کو فتحہ پڑھا گیا ہے جسکو ہندی مین سپاری کہتے ہین یا چھالیا کہتے ہین **طبیعت** اسکی قوت مین صندل کی قوت کے قریب ہے **افعال و خواص** تبرید اور قوت پیدا کرتی ہے اور تمام نفخ اور ورم وشیدہ جو اور ورم گرم اور غلیظ ہون اونکے واسطے اچھی دوا ہے **اعضاے چشم** جس شخص کی آنکھ مین التہاب و رسوزش ہو اوسکو نافع ہے -

فوة الصباغین جسکو ہندی مین مجیٹھ کہتے ہین **ماہیت** قرہ کا کا شعا ہے **خواص** جلا باعتدال کرتی ہے قروح سرکہ ملاکر داد کے مقام پر لگائی جاتی ہے برص کو اچھا کردیتی ہے اور نیز سرکہ ملاکر بہق سپید پر لگائی جاتی ہے اور بہق کو اچھا کردیتی ہے اور جلد کے ہر ایک نشان کو دور کر دیتی ہے **آلات مفاصل** عرق النسا اور فالج اور زنا ہی کو نیز کسی جگہ آفت پہونچی ہو فائدہ کرتی ہے - اور ایک ہم مجیٹھ ہے وہ دوسری قسم چینی کے ایک قدح شہد مین ملاکر ضربلہ ورسقطہ کے واسطے پلائی جاتی ہے **اعضاے غذا** پھیل اسکا ہمراہ سکنجبین یرقان اور طحال کیواسطے پلایا جاتا ہے اور جگر اور طحال کا تنقیہ کر دیتی ہے اور اون کے سدون کی تفتیح کرتی ہے اور یہ پھل اسکا بالخاصیت ہے **اعضاے نفض** بول اور سخت کرتی ہے اور بہت اکثر خون کا پیشاب آنے لگتا ہے جو شخص اسکو پیے اوسیو واجب ہے کہ ہر روز نہایا کرے جب اسکا حمول کیا جاے حیض کا ادرار کرتی ہے اور جنین کو نیچے اتار لاتی ہے **سموم** شاخین اسکی اور پتی اسکی ہوام کے کاٹنے کو مفید ہے -

فونجنکشت اسکا بیان حرف بائے موحدہ مین ہو چکا ہے -

فل بفتح فا و تشدید لام **ماہیت** یہ ایک دواے ہندی ہے اور مشہور ہے اسکی قوت مثل بسرح اور تفاح کی قوت کے ہے **اعضاے سر** اسکا ضماد کیا جاے **اعضاے سر** کو نفع دیتا ہے

فلنجہ **طبیعت** اسکی دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے -

فاغرہ بفتح فا و کسر غین معجمہ و فتح راے مہملہ آخر مین ہاے ہوز جسکو فاعی مین کبابہ دہن کشادہ کہتے ہین **ماہیت** ایک انبچنے کے مشابہ ہوتا ہے اسکا بیج اور دانہ مثل چھلکے ہوتا ہے اور اوسکے جوف مین ایک سیاہ دانہ مثل شہدانج کے نکلتا ہے سقالیہ کی طرف سے آتا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمین تحلیل کی اور قبض کی قوت ہے **اعضاے غذا** معدہ اور جگر بارد کی اصلاح کیواسطے جو دوائین بنائی جاتی ہین اونمین داخل کیجاتی ہے اور ہضم غذا مین جو خرابی برودت سے ہو اوسکو دفع کرتی ہے - **اعضاے نفض** اسہال رد کو نفع کرتی ہے اور قبض شکم پیدا کرتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

فلفل بکسر ہر دو فا و سکون لام اول جسکو ہندی میں کالی مرچ کہتے ہیں۔
ماہیت جالینوس کہتا ہے کہ سب سے پہلے جو چیز اس درخت میں نکلتی ہے وہ دار فلفل ہے جسکو ہندی میں پیپل کہتے ہیں بعد اوسکے مرچ کے دانے جدا جدا ہوتے ہیں اور اسی واسطے دار فلفل کی رطوبت زیادہ ہے اور یہی سبب ہے کہ زبان کو چپکتی ہے اور سوزش پیدا کرتی ہے پہلے ہی مرتبہ چکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد بجز اسکی قسم سیاہ کے مشابہ ہوتی ہے تیزی اسکی بہت زیادہ ہے اور سپید مرچ کی حرارت اور رطوبت ضعیف ہے اور ایک قوم اسکا الٹا بیان کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ سیاہ مرچ جو زیادہ سوکھ گئی ہے اسکی قوت جذب کی قطع ہو گئی اور سپید مرچ میں قوت جذب کی اسوجہ سے باقی ہے کہ وہ زیادہ خشک نہیں ہوئی ہے **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمیں جذب اور تحلیل اور جلا کی قوت ہے اور زہر یلے کے ہمراہ چبانے سے بلغم کو اکھاڑ دیتی ہے بلغم رنج کی پوری پوری بیخ کنی کرتی ہے۔ مرچ بھی درد کی تسکین دینے والی دواؤں میں داخل ہے اور پٹھے کو گرم کرتی ہے اور صحیح آدمیوں کو بھی موافق ہوتی ہے **زینت** نطرون کے ہمراہ بہق کی اچھی طرح جلا کر دیتی ہے اور بدن کی لاغری بھی نطرون کے ہمراہ پیدا کرتی ہے اورام و بثور زفت ملا کر خنازیر کی تحلیل کر دیتی ہے آلات مفاصل عصاب و عضلات کی ایسی تسخین کرتی ہے کہ آلات اور تیل اوسکے ہمراہ کوئی چیز نہیں **اعضاے سر** سرکہ ملا کر دانتوں کو مفید ہے **اعضاے چشم** سپید مرچ۔ مرض آخل میں کی جاتی ہے اور جلا کرتی ہے **اعضاے صدر** مرچ تپ بہق کی دواؤں میں ملا کر استعمال کیجاے کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور شہد کے ہمراہ کلہ پر لگانے سے خناق کو نفع کرتی ہے اور پھیپڑے کو پاک کرتی ہے **اعضاے غذا** ہاضم ہے مشتہی ہے یعنے اشتہا بڑھاتی ہے تازہ ورق غار کے ہمراہ پلانے سے تیغ اور مروڑے کو فائدہ کرتی ہے اور سرکہ ملا کر پلانے اور لگانے سے ورم طحال کیواسطے اچھی دوا ہے اور سپید مرچ معدہ کیواسطے بہت مناسب ہے اور اوسکی تقویت زیادہ کرتی ہے اور دار فلفل طعام کو معدہ سے نیچے اوتار دیتی ہے باسانی **اعضاے نفض** ادرار بول کرتی ہے اور جنین کو نیچے اوتار لاتی ہے۔ اور بعد جماع کے اگر مرچ کھائی جائے نطفہ کو نکال دیتی ہے اور یہ فعل اسکا بقوت ہوتا ہے جبکہ زیادہ مقدار مرچ کھائی جاے اور تھوڑی مقدار مرچ کی اگر بعد جماع کے کھائی جائے تو حمل رہنے پر معین ہوتی ہے اور نطفہ کو ٹھہرا دیتی ہے بخلاف سقمونیا کے۔ مرچ سیاہ منی میں تجفیف پیدا کرتی ہے اور اسکو فنا کر دیتی ہے لیکن دار فلفل بسبب اپنی رطوبت فضلیہ کے باہ کو زیادہ کرتی ہے اور جب قیمت ورق غار تازہ کے ہمراہ پلائی جاے مروڑے کو فائدہ کرتی ہے **حمیات** دغیرہ میں جبکہ مرچ بدن پر ملی جاتی ہے پیس کر نزلہ کو نفع کرتی ہے **سموم** سپید مرچ تریاق کی معجونوں میں پڑتی ہے اور اسیطرح دار فلفل بھی کھلانے سے ہوام کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہے تیل کے ہمراہ طلا کرنے سے بھی مفید ہے

فلفلمویہ جسکو ہندی میں پیپلا مول کہتے ہیں **ماہیت** کہتے ہیں کہ یہ سیاہ مرچ کی جڑ ہے **افعال و خواص** کہتے ہیں کہ اسکی خاصیت یہ ہے کہ ہر قسم کے درد کو نفع کرتی ہے اور تشنج کو نفع شدید پہونچاتی ہے **آلات مفاصل** نقرس کو فائدہ کرتی ہے **اعضاے نفض** قولنج اور ریاح بارده کو بالخاصیت فائدہ کرتی ہے

فسور یقون ایک قسم کی پھٹکری ہے خواص اقاقیا یعنے ببول کی پھلیوں کے سے ہیں لیکن اسکی تجفیف زیادہ ہے باوجودیکہ لذع اسمیں کم ہے اسمیں لطیف زیادہ ہے اور مرچ کی جلی کو دور کر دیتی ہے

فلفل الماء۔ ماہیت اسکی یہ ہے کہ ایک لکڑی ہوتی ہے سمیت مثل ساگ کے ہوتی ہے پانی میں پیدا ہوتی ہے اور پانی کے قریب جس جگہ پانی کا اثر رہتا ہو وہیں پیدا ہوتی ہے اکثر اوصاف میں اسکو مرچ سے مشابہت ہے مگر تیزی کی وجہ سے جدا ہے مرچ کی کل بیخ کنی **افعال و خواص** اسخان اور گرم کرنا اعضاے بدنی کا بطور کافی ہے مگر فلفل سے اسخان اسکا کم ہے۔

فاشرا جسکو فارسی میں ہزار جشان کہتے ہیں یعنے ہزار شاخ اسمیں ہوتی ہیں **ماہیت** یہ وہی ہزار جشان ہے اور کرمۃ البیضا بھی اسی کو کہتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** گرم ہے تیز ہے جلا کرتی ہے مجفف ہے ملطف کرتی ہے اور تسخین باعتدال پیدا کرتی ہے **زینت** بیخ فاشرا اشراء اور میتھی ملا کر ظاہر بدن کی جلاے شدید کرتی ہے اور داد اسکا تنقیہ وغیرہ سے اور تصفیہ کر دیتی ہے اور جھائیں اور سیاہ دھبے جو زخموں کے بعد رہجاتے ہیں انکو دور کر دیتی ہے اسیطرح اگر زیت میں اسقدر پکائی جاے کہ خوب گھل جاے اور خون کے دھبے یا چھینٹ جو آنکھ کے نیچے ہو اوسکو دور کر دیتی ہے اور **رام و بثور** فاشرا کی جڑ مسوں کو اور بثور لبنیہ کو اوکھاڑ دیتی ہے اور شراب بہری کی جلن میں سکون پیدا کرتی ہے سخت ورم کی تحلیل کر دیتی ہے اور دبیلہ کو شگافتہ کر دیتی ہے جب تین ان برابر بہروزہ تین ابو لوسات سرکہ ملا کر پی جاے ورم طحال کی تحلیل کر دیتی ہے۔ ایضاً انجیر ملا کر طحال پر لگائی جاتی ہے اور بہری کی جلن میں سکون پیدا کرتی ہے اگر شراب میں پیسکر اسکا ضماد کریں۔ بیخ فاشرا انجیر ملا کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

شراب قروح پر لگائی جاتی ہے اور جو مرہم گوشت کے واسطے بنائے جاتے
ہیں انکے اندر یہ داخل کیجاتی ہے جب سلا … اس ترکیب کیواسطے مفید ہے جو ہمیں ٹوٹ گئے
ہون کلاو سکو کبھی پر لگا دیتے ہیں اور تقشر جلد کو بھی اسیطرح فائدہ کرتا ہے چیکو گال
اور ہڈیکو آلات مفاصل بیخ فاشرا شراب کے بڑے ہونی کی بڑی جسیم نکال لیتی ہے
اور ایک درخمی ہونا نہ یہی جڑ فالج کیواسطے پلائی جاتی ہے اور عضل کے سرے ٹوٹ
جانے کیواسطے سطور ملاکا اور بیٹھنے میں بھی مفید ہے اعضاے سر اسکی چھتی اسکی
ہر روز اگر پلائی جاے مرگی کو فائدہ کرتی ہے اور سدر کو یعنے جس بیماری میں آنکھونکے
تلے اندھیرا آجاتا ہے اور کبھی کبھی اوسکے استعمال سے عقل میں فتور و تخلیط کا آجاتا
ہے اعضاے نفس کبھی فاشرا اور شہد سے معوق بنایا جاتا ہے اون بیمارون
کیواسطے جو خناق میں گرفتار ہون اور جن کی سانس میں کچھ فساد آگیا ہو
اور کھانسی اور درد پہلو کیواسطے۔ اگر اسکا عصارہ گندم پختہ کے ہمراہ تناول
کیا جاے دودھ کو زیادہ کرتا ہے اعضاے غذا جالینوس نے کہا ہے
کہ اسکے اطراف کا کھانا جسوقت کہ تازی کونپلیں پھوٹی ہون معدہ کو نفع کرتا ہے
بسبب قبض اور تیزی کے جو ہمراہ تھوڑی سی تلخی اور حرارت کے ہے اعضاے نفض
میں کہتا ہون کہ یہ تلی … اور کھائی جاے اور ادرار بول کرتی ہے اور حیض
لاتی ہے فاشرا کی جڑ ایک درخمی پلائی جنین کو قتل کرتی ہے اور جب اسکا حمول
کیا جائے جنین کو نکال دیتی ہے اور رحم کو پاک کرتی ہے اگر اسکے جوشاندہ میں آبزن
کیا جاے عصارہ اسکا مسہل بلغم ہے فاشرا الحمال کی یا دو … جسمین کو سموم
بڑا سکی ایک … سانپ کاٹنے کو فائدہ کرتی ہے اسیطرح تمام ہوام کے ڈنک لگنے میں
مفید ہے ابدال بدل اسکا … کے وزن … دو تہائی وزن … کا باسا …
فاشرستین جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ساٹھ بیماریون کو دور کرتی ہے ماہیت یہ ایک
قسم فاشرا کی ہے جسکی پتی مثل بڑے لبلاب کی پتی کے ہوتی ہے جڑ اسکی …
کالی اور اندر سے زرد ہوتی ہے افعال و خواص … افعال میں مثل فاشرا کے ہے
مگر قوت میں اس سے کسیقدر ضعیف ہے آلات مفاصل فالج کو بھی فائدہ
کرتی ہے اعضاے سر اس کے اندر کا گودا شروع بہار میں جبکہ
کلے چھوٹنے لگیں کھایا جاے مرگی کو فائدہ کرتا ہے اعضاے صدر سینہ کا تنقیہ کرتی ہے
اعضاے نفض … اسکا ابتداے آمد برگ میں جب کھایا جاے ادرار بول و حیض کرتا ہے
فرفیون اسکو فرفیون بھی کہتے ہیں ماہیت ایک تیز گوند ہے جسکی قوت
تین یا چار برس کے بعد بدل جاتی ہے اور پرانا ہو کر اسکا رنگ … زردی

مائل ہو جاتا ہے اور روغن زیت میں بہت دشواری سے گھلتا ہے اور اگر یہی
گوند تازہ ہو اور اسکا وقت پرانے فرفیون کے مخالف ہوتے ہیں سب باتونمین
بعضون نے کہا ہے کہ اسکی قوت کی حفاظت مدت ہاے دراز تک اسیطرح ہوتی
ہے کہ اسکو باقلاے مقشر کے ہمراہ کسی برتن میں رکھیں اختیار رہنے دہی ہے جو نیا
ہو اور رنگ و مکا میگون کا مثل زردی بوس … اور اسکی حدت اور تیزی کی سختی زیادہ
ہو اور جو فربہ ہون ان اوصاف سے خالی ہے اور بعض زرد ہو اور گوند کا سیل …
خواص جالی ہے اور اسمین ایک قوت لطیف ہے جس سے سوزش پیدا ہوتی ہے
اور جلا بعلی وسی قوت سے کرتا ہے اور تمی فربیون میں اسنحاق کی قوت حلتیت
سے زیادہ ہے حالانکہ حلتیت سے زیادہ کسی گوند میں اسنحاق کی زیادتی نہیں ہے
آلات مفاصل بعض اقسام کے شربت جو خوشبو دار … بنائے جاتے ہیں
اونمین فربیون بھی پڑتی ہے بیس عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے بڑے بڑے نکلے ہوئے …
نکالی ہے اور ہلی قت او … دیتی ہے مگر واجب ہے کہ ہڈی کے گرد جو گوشت ہے اوسکی
حفاظت قیروطی لگا کر لیجاے جس قیروطی میں روغن بھی پڑا ہو اور مگر مم
لگا دیجاے۔ فالج اور خدر یعنے سن ہری پر فربیون کی مالش کیجاتی ہے
اور بہت نفع کرتی ہے اعضاے چشم اگر فربیون کو بطور سرمہ کے لگائیں
آنکھ میں جلا پیدا کرتی ہے مگر دن بدن آنکھ میں سوزش ہوتی ہے اسواسطے احتیاط لازم ہے
ہیں اور تمام قسم کی شیافات کو جو آنکھ کی جلا کیواسطے … ہیں اعضاے نفض
زرد آب کو نفع کرتی ہے اور گردہ کی برودت کو اور رحم کی … کو قدر شربت
اسکی ہمراہ اون بزور کے جو خوشبو ہیں بدا اصل ملا کر بیس یا تو سات جو برابر
… تین ماشہ کے ہے خوزی نے کہا ہے کہ فربیون زخم کا منھ اسقدر شدت
ملادیتی ہے اگر جنین کے گرانیوالی دوا میں مستعمل ہوں تو اسکا اثر جنین کے
گرانے میں منع کرتی ہے بلغم بالزوجت جو دونون کولون میں چپکتے ہو گئی ہو اور
سما گیا ہو اوسکو دعون کی راہ سے نکالدیتی ہے اور رشیت اور امعا کا بلغم بھی
اسیطرح نکال دیتی ہے جیسا لوگون نے کہا ہے سموم بعض لوگ کہتے ہیں کہ
جس شخص کو سانپ نے کاٹا ہو یا کسی دوسرے زہریلے جانور نے ڈنک مارا ہو اوسکے
سر کی جلد چاک کر کے یہانتک کہ کھوپڑی یعنے سر کی ہڈی کھلجاے اور اس گڑھے کو
یعنے فربیون کو چاک شدہ مقام پر رکھکر پٹی باندھ کر لگا دیں تو اس شخص کو سمیت کی
کچھ آفت نہ پہونچے گی۔ یعنی زہر فربیون اگر ایک مرتبہ کھائی جائے تو …
مدت میں آدمی کو معدہ اور انتون میں قرحہ ڈالکر قتل کرتی ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

فراسالیون بفتح فا و سکون را و فتح ہمزہ الف کشیدہ و کسرہ لام و ضم یا مثناۃ و سکون واو آخر مین نون ہے اسکا بیان باب کرفس مین ہو چکا ہے۔

فاغیہ مہندی کے باب مین اسکا بیان ہو چکا ہے۔

فیلزہرج اسکی ماہیت یہ ہے کہ یہ سوت کا درخت ہے پھول اسکا شکل فلفل کے ہوتا ہے کبھی زرشک کو ملا کر فیلزہرج سے رسوت بنائی جاتی ہے اور بعضوں نے ایک اور ایک قسم کی چیز ہے فیلزہرج کی قوت اسکی سوت کے قریب ہے جو اس سے بنائی جاتی ہے اور کسیقدر اس سے ضعیف ہے زینت ملا کر پینے بالونکو قوی کر دیتی ہے۔ اعضاے غذا اسکی شاخین سرکہ مین جو فروح بکر کلی کے ترچھا نیکے واسطے پلائی جاتی ہین بیحد مرتبہ کمال نفع کرتی ہے اسیطرح یرقان کیواسطے بھی مفید ہے اعضاے نفض جوشاندہ اسکی شاخونکا ادرار حیض کرتا ہے اسیطرح خود فیلزہرج اور اگر اسکا پھل بوزن [illegible] مثقال پینے مناسب ہے بلا یا جاے خلط بلغمی کا [illegible] ہو جاتا ہے

فراسیون جسکو کراث جبلی بھی کہتے ہین ماہیت یہ لکڑی [illegible] ہوتی ہے **طبیعت** حکیم ارساسیوس نے کہا ہے کہ اسکی گرمی و خشکی قوی ہے [illegible] اور سواے اس حکیم کے اور لوگون نے اسکو تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک کہا ہے **خواص** مفتح ہے جلا کرتی ہے غلیظ رطوبات کو پگھلا دیتی ہے محلل تقطیع کرتی ہے **اعضاے سر** عصارہ اسکا پانی کان کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور کان کو صاف کر دیتا ہے اور سماعت کی راہون کو کھول دیتا ہے اور پرانا درد جو کان مین ہو اسکو دور کر دیتا ہے **اعضاے چشم** عصارہ اسکا شہد ملا کر ابصارت کے تیز کرنیکے واسطے مفید ہے **اعضاے نفس** سینہ اور پھیپھڑے کو بذریعہ نفث یعنی تھوک کے [illegible] پاک کر دیتی ہے **اعضاے غذا** جگر اور طحال کے سُدون کی تفتیح کرتی ہے **اعضاے نفض** خون حیض کو کھینچ لاتی ہے اور [illegible] اور رحم کو پاک کر دیتی ہے سموم نمک ملا کر اسکا ضماد دیوانہ کتے کے کاٹنے پر لگایا جاتا ہے۔

فودنج بضم فا و سکون واو و فتح دال مہملہ و فتح نون و جیم معرب پودنہ کا ہے **ماہیت** ایک قسم اسکی نہری ہوتی ہے اور ایک قسم پہاڑی جسکا فودنج زوفا کے مشابہ ہوتا ہے اور اسیطرح اسکی پتی زوفا کے مشابہ ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی جسکا نام جلانجوین ہے ایک قسم اور ہے جسکا نام فودنج التیس ہے اور اسکی قوت بھی مثل اور اقسام کی قوت کے لیکن [illegible] تیز ہے اور اسکے شربت کی قوت [illegible] فودنج کا لطیف ہے اور پہاڑی قسم اسکی نہری سے زیادہ قوت رکھتی ہے **خواص** ملطف ہے اور اسکی تلطیف قوی ہے اسلئے کہ اسمین حدت اور تلخی ہے خصوصاً فودنج [illegible]

مین اور اسیطرح فودنج جلد کو سرخ کر دیتی ہے اور قرحہ ڈالدیتی ہے اور جب تنہا فودنج پلائی جاے پسینہ کا ادرار کرتی ہے اور تسخین شدید پیدا کرتی ہے اور اندرون بدن سے جذب کرتی ہے اور تجفیف و تقطیع کرتی ہے اور گرمی بہت پیدا کرتی ہے **زینت** فودنج کو جوش دیکر خصوصاً تازہ فودنج کو اگر شراب مین جوش دیکر ضماد کرین سیاہ نشانات کو بدن سے دور کر دیتی ہے اور جو دھبہ خون کا آنکھ کے نیچے پڑ جاتا ہے اسکو مٹا دیتی ہے **جراح و قروح** فودنج کوہی عضو کے ٹوٹ جانے اور خستگی فتہ ہونیکو فائدہ کرتی ہے فودنج کوہی کے آبجوش سے خشک اور کھجلی کیواسطے نہاتے ہین **آلات مفاصل** اسکے جوشاندہ کا پینا عضل کے کوفتہ ہو جانیکو فائدہ کرتا ہے جو کہ نگلی اور گوشت مین پہونچی ہو جو عضل سے علاقہ رکھتا ہے یا اطراف عضل مین پہونچی ہو۔ کبھی فودنج کا ضماد عرق النسا کے درد پر لگایا جاتا ہے پس جلد کو جلا دیتی ہے اور مزاج عضل کا بدل دیتی ہے اور مادہ کو اندرون بدن سے کھینچ لاتی ہے جسوقت فودنج کا استعمال تنہا کیا جاے بعد ماء الجبن کے چند روز درپے بلا ناغہ داء الفیل و درد والی کو فائدہ کریگی۔ اور فودنج جو بنام [illegible] مشہور ہے جسوقت پلائی جاے تشنج کو فائدہ کرتی ہے اور نقرس کیواسطے اسکا طلا کیا جاتا ہے بسبب وجہ سرخ کر دینے جلد کے نفع کرتی ہے۔ فودنج کا پینا جذام کو فائدہ کرتا ہے اور یہ فائدہ فقط تحلیل کیوجہ سے نہین ہے بلکہ تقطیع اور تلطیف فودنج کی بھی اسکا سبب ہے۔ **اعضاے سر** کان کے کیڑون کو قتل کرتی ہے اور [illegible] پیدا کرنیکی بھی اسمین قوت ہے۔ فودنج کوہی منہ کے قروح کو فائدہ کرتی ہے اور فضول کو دونون تھنونکی طرف سے گرا دیتی ہے اور جلی ہوئی فودنج کی وہ قسم جسکا جلانجوین نام ہے مسوڑھے کو مضبوط کر دیتی ہے **اعضاے نفس** جوشاندہ اسکا انتصاب نفس کو فائدہ کرتا ہے اور یہ قوی دوا ہے کہ اخلاط غلیظ بالزوجت کو سینہ اور پھیپھڑے سے نکالدیتی ہے خصوصاً اگر انجیر کے ساتھ کھائی جاے اور پسلیون کے درد کو فائدہ کرتی ہے اور فودنج کوہی سب قسمون سے زیادہ قوی ہے اور جلانجوین بھی یہی فعل کرتی ہے جلانجوین پر سرکہ چھڑکا جاتا ہے اور بہت جلد اور تھوڑے زمانہ سرکہ چھڑکنے کے بعد اسکو لیکر جس آدمی کو غش آتا ہو اسکو سونگھاتے ہین پس ہوش مین آجاتا ہے اور فودنج التیس خفقان کو نفع کرتی ہے **اعضاے غذا** قلت اشتہا اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً فودنج کوہی اور ہچکی آنیکو بند کر دیتی ہے اور بیماران یرقان کو فائدہ کرتی ہے بسبب اپنی جلا اور تلطیف کے سدہ اور یرقان

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو یا صفراوی اور اسی طرح جوشاندہ اسکا کبھی فودنج کوہی کے آبجوش سے یرقان کے مرض میں نہلاتے ہیں پس یرقان کو ہٹا دیتی ہے۔ اگر اسکو انجیر کے ساتھ کھائیں استسقا کو فائدہ کرتی ہے فودنج کوہی اشتہائے طعام بڑھاتی ہے سلاقہ اسکا استسقا کو فائدہ کرتا ہے۔ اور جلابخون متلی میں سکون پیدا کرتی ہے۔ فودنج کوہی قدر دہی میں ڈالکر طحال پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے پس اسکو گھٹا دیتی ہے اسیطرح فودنج انیس بھی یہی اثر کرتی ہے۔ فودنج کی منفعت خفقان معدی و کرب معدی و متلی میں زیادہ ہے **اعضائے نفض** جوشاندہ اسکا ادرار بول کرتا ہے اور مروڑے کو اور حیض کو فائدہ کرتا ہے اور اگر اسکو کوٹ ڈالیں یا جوش دیں اور شہد ملا کر پئیں جنین کو قتل کرتی ہے اور ادرار حیض کرتی ہے کبھی بلغم کو بھی دور کرتی ہے اور بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ فودنج آلتِ قطع باہ ہے خصوصاً فودنج صحرائی اور احتلام کو منع کرتی ہے فودنج صحرائی دست آور ہے مگر اسکی دست آوری اچھی طور پر ہوتی ہے جو مناسب بحال طبیعت اور رحم کو نفع کرتی ہے اور چھوٹے چھوٹے کیڑوں کو قتل کرتی ہے خصوصاً فودنج صحرائی اور فودنج کوہی مرار سیاہ کی مسہل ہے مقدار شربت اٹھارہ قیراط جو تخمیناً [illegible] ہوا جلاب ہے ہمراہ اور اس فعل کو بھی فودنج صحرائی بھی کرتی ہے اور یہ سب فعل اسوقت قوی ہو جاتے ہیں جبکہ فودنج میں سرکہ اور نقوع کی سفنج ملائی جائے اور تدبیر صائب یہ ہے کہ پہلے فودنج کو پیسکر اس سرکہ پر چھڑکیں جسمیں نمک و ریانی ملا ہو بعد اسکے پلائیں جو قسم فودنج کی بنام جلابخون مشہور ہے خلط سوداوی کا براہ بول اخراج کرتی ہے اور فودنج صحرائی بھی یہی سب افعال کرتی ہے **حمیات** جوشاندہ فودنج کا نزلہ کو مفید ہے اسیطرح مالش اس روغن کی جسمیں فودنج کو جوش دیا ہو **سموم** اگر فودنج کو پئیں یا اسکا ضماد کریں تخم ہوام کو مفید ہے اور اسی بارہ میں فودنج کا طلا کرنا فائدہ میں قریب [illegible] دینے کے ہے اور اگر جانوروں کے کاٹنے سے پہلے شراب ملا کر اسکو پئیں سموم قتالہ کے زہر کو دفع کرتی ہے فودنج کی پتی کی دھونی ہوام کو بھگا دیتی ہے اور اگر یہ پتی بچھائی جائے جب بھی یہی فعل کرتی ہے فودنج صحرائی بچھو کے کاٹنے کو مفید ہے اور فودنج کوہی اگر اسکا سلاقہ ہمراہ جوشاندہ کے پیا جائے درندہ جانوروں کا کاٹنے کو نفع کرتا ہے۔

فاطریا ایک ترکی دوا ہے سموم خوکران کے زہر کو اور ہوام کے کاٹنے کو شربا پانی کے ہمراہ پلانے سے نفع کرتی ہے اسیطرح دھتورہ کے کھانے کو مفید ہے اور کلانی ہرن کو۔

فاودانیا اہل مغرب اسکو عود الحیہ بھی کہتے ہیں **ماہیت** نر اور مادہ دو طرح کی ہوتی ہے اور نر کی شناخت یہ ہے کہ سپید تخم ہیں موٹی مثل انگلیوں کے ہوتی ہیں چلغوزے میں بان بیٹھتی ہیں اور مادہ قسم فاودانیا کی جڑیں گرہ دار ہوتی ہیں اور بہت سے شعبہ جڑ میں نکلے ہوئے اور شاخیں بھی اسیطرح کثرت سے نظر آتا ہے **طبیعت** گرم ہے مگر زیادہ گرمی نہیں ہے **افعال و خواص** اس میں تخفیف ہے اور قبض ہے ہمراہ تحلیل کے اور تلطیف اور تقطیع اور جلا بھی ہے اور جب ایک ساعت چبائی جائے چبانے کے بعد تیزی اور گرفت زبان کی پیدا کرتی ہے **زینت** سیاہ نشان جلد کے صاف کر دیتی ہے **آلات مفاصل** نقرس کو مفید ہے **اعضائے سر** مرگی کو مفید ہے بیمار کے گلے لٹکانا مرگی کو دور کرتا ہے اور اسکے لٹکانے کا تجربہ مرگی کے بیمار پر جب کیا گیا ہے طبیبوں نے اسکو مرگی کے دفع میں اسقدر موثر پایا کہ جب ایک بیمار کے بدن میں لٹکی رہتی تھی دورہ نہیں ہوتا تھا اور جب اسکو الگ کر لیا پھر دورہ شروع ہو جاتا تھا اس تجربہ کو بیہودی نے بیان کیا ہے۔ فاودانیا کے پھل کی دھونی لینے سے اور جنون اور صرع کو فائدہ ہوتا ہے اور انکے مرض کو دور کر دیتی ہے اسیطرح جب اسکا پھل کالقنہ کے ہمراہ پلایا جائے بخوبی نفع کرتا ہے میں کہتا ہوں کہ شاید پھل فاودانیا کے رومی کی ایک قسم ہو پیلے کہ جو ہمارے ملک میں ہندوستان سے آتی ہے اسکو بھی زیادہ اثر اس میں [illegible] ہے اور پندرہ دانہ اسکے بیج کے حب ماء العسل یا شراب کے ساتھ پلائے جاتے ہیں کابوس کو نفع کرتے ہیں **اعضائے غذا** جب کھٹے شربتوں کے ہمراہ فاودانیا کو دیکر پلائیں ہمولکہ معدہ پر پریشش کر رہے ہوں انکو منع کرتی ہے اور طبیعت میں حبس پیدا کرتی ہے اور بیج اسکا معدہ کو قوی کرتا ہے اور معدہ کے درد میں سکون پیدا کرتی ہے اور معدہ کی لذع میں سکون ہو جاتا ہے اور فاودانیا کی جڑ یرقان کو فائدہ کرتی ہے اور سدہائے جگر کی تفتیح کرتی ہے **اعضائے نفض** جیسا کہ غلبہ مدرات طمث میں خوب حیض میں حرکت پیدا کرتی ہے اور اسکے پینے سے ادرار بول بھی ہوتا ہے جب اسکے بیج کے پندرہ دانہ شراب یا ماء العسل میں ملا کر پئیں اختناق رحم کو فائدہ کرتی ہے اور اگر بارہ دانہ اسکے شراب میں ملا کر پئیں تو نزف الدم کو قطع کر دیتی ہے اور اگر وہ عورت جسکو خون ولادت آ رہا ہو اسکی جڑ سے بقدر ایک لوزہ کے پلائی جائے فضول نفاس کے اور اس عورت کو پاک کر دیگی اور اسی طرح پر کہ فضول کا ادرار ہو جائیگا۔ اسکی جڑ بقدر ایک لوزہ کے درد گردہ اور مثانہ کو فائدہ کرتی ہے اور جوشاندہ اسکا شراب میں قبض شکم پیدا کرتا ہے اور ادرار کرتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

فرفخ یہ وہی خرفہ ہے جسکا بیان بقلۃ الحمقا کے لغت مین ہوچکا ہے۔

فطر بکسر فا و طاے مہملہ ساکن آخر مین راے مہملہ ہے جسکو ہندی مین چھتری کہتے ہین
ماہیت یہ نبات برسات مین دیوارون وغیرہ کی جڑ مین اوگتی ہے شکل اسکی
جیسے نصف انڈا اور لٹا ہوا **اختیار** بہتر اسکی وہی قسم ہے جو بنام قلاعی مشہور ہے
کہ اوسکے کھانے سے کوئی آدمی نہین مرا مگر اوسکے کھانے سے ہیضہ کی ابتدا ہوگئی ہے
جب اوسکو خشک کرنیکے بعد استعمال کرین اوسکی خرابی کم ہوجاتی ہے **طبیعت**
آخر سوم مین گرم ہے اور اسی کے قریب اسمین رطوبت بھی ہے خلط غلیظ اور خراب
پیدا کرتی ہے اصلاح اوسکی یہ ہے کہ تازہ امرود یا خشک امرود اور فودنج کوہی کے
ہمراہ اسکو اوبال لین اور اسکے کھانیکے بعد نبیذ قوی کڑی جائین **اعضاے سر**
صداع اور سکتہ پیدا کرتی ہے **اعضاے نفس** جو شخص اسکے کھانے سے نہ مرے
اختناق مین گرفتار ہوتا ہے خصوصاً اوس قسم کے کھانے سے جو قاتل ہے **اعضاے غذا**
جو شخص اسکے کھانے سے نہ مرے وہ ہیضہ مین گرفتار ہوتا ہے اگر بکثرت اسکا استعمال
کرے فطر دشوار ہضم ہوتی ہے اور کثیر الغذا ہے جو قسم اسکی قاتل ہے اوس سے غشی عارض
ہوتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ نکلتا ہے **اعضاے نفض** عسر البول پیدا کرتی ہے **سموم**
ایک قسم اسکی جو زہر قاتل ہے وہ قریب ہوا مین ایسی جگہ اوگتی ہے جہان گوبر یا مردار
چیزین پڑی ہوئی ہون اور عفونت اور بدبو کی چیزین اوس مقام پر ہون یا نزدیک بل سانپ
ہوا آتے ہی کے یا اون درختون کے نزدیک جسکی خاصیت مین ہلاکت ہو اور جب
نظر اونکے قریب ہوگے اوسکو خراب کردین مثل درخت زیتون کے فطر سمی کی علامت
یہ ہے کہ اوسکے اوپر ایک رطوبت بالزوجت اور متعفن ہوتی ہے اور تغیر اور تعفن اوسپر بہت جلد
آجاتا ہے اور جو اوسکو کھاے اوسکو ضیق النفس اور غشی عارض ہوتی ہے اور علاج اوسکا
مقطعات پلانیسے اور سکنجبین ہمراہ فودنج کے اور کبھی نطرون کھانیکے بعد فوراً آدمی مرجاتا ہے علامت
فجل بضم فا و سکون جیم و لام جسکو ہندی مین مولی کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک مشہور
چیز ہے اسکے سب اجزا مین سے زیادہ تر قوت اسکے بیج مین ہے اور اسکے بعد چھلکہ مولی
کا پھر پتہ اسکے بعد مولی کا جرم اور روغن تربہ مثل رینڈی کے تیل کے ہے مگر مولی
کے تیل مین حرارت اوس سے زیادہ ہے جنگلی مولی تمام اوصاف مین مثل متعارف
مصری کے ہے لیکن جنگلی مولی کی قوت زیادہ ہے **اختیار** زیادہ تر قوی مولی کا بیج ہے
اور اوبالی ہوئی مولی مین غذائیت زیادہ ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین حار
رطب ہے اور مولی کا بیج تیسرے درجہ مین گرم ہے **افعال و خواص** لدریاح
ہے لیکن مولی کا بیج ریاح کی تحلیل کرتا ہے اور اسمین تلطیف قوی ہے
خصوصاً مولی کے بیج مین اور جنگلی مولی مین التہاب پیدا کرنیکی قوت ہے
اور اوبالی ہوئی مولی کی غذائیت زیادہ ہے اسلیے کہ حرافت اوسکی اوبالنے
سے جدا ہوجاتی ہے مولی کی غذا بلغمی اور تھوڑی بھی بنتی ہے اور جرم اسکا بہت
جلد متعفن ہوجاتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ اسمین منفذ بہت ہین
اس مولی کا پتہ جو فصل ربیع مین پیدا ہوتی ہے اگر اوبال کر زیت اور مری کے ساتھ
کھایا جاے زیادہ غذا دیگا بہ نسبت مولی کی جڑ کے **زینت** اگر مولی کو آرد
شیلم ملا کر بالخورہ پر لگائین بال اوگا دیگی اور اگر شہد ملا کر اسکا ضماد کرین
قروح خبیثہ اور قروح لبنیہ کو جڑ سے اوکھاڑ دیگی مولی کا بیج سرکہ ملا کر غانغرایا کے
قرحہ کو تمام و کمال مٹا دیتا ہے اسیطرح داد پر لگایا جاتا ہے **آلات مفاصل**
مولی کا بیج مفاصل کے دردان اور چنبل کو دور کردیتا ہے اور وجع مفاصل کیلیے
کبھی بھی بہتر ہے **اعضاے سر** مولی سر درد اور دانتونکو اور جبڑے کو مضر ہے
اور مولی کا عصارہ اور اسکا روغن کان کو جو ہوا بھرگئی ہو اسکو بہت
مفید ہے **اعضاے چشم** آنکھ کو مضر ہے لیکن اگر اسکا پانی آنکھ مین ٹپکایا جاے
جلا پیدا کرتا ہے اور جو نشان کور کے نیچے پڑجاتے ہین اونکو دور کردیتا ہے ابن
ماسویہ نے کہا ہے کہ مولی کی پتی کا پانی بصارت کو تیز کرتا ہے **اعضاے نفس**
جوشاندہ اسکا پانی کھانسی مین پلانیکے لائق ہے اور جو کیموس غلیظ سینہ مین
پیدا ہوا اوسکی اصلاح کرتا ہے مولی اس اختناق کو فائدہ کرتی ہے جو فطر قتال
کے کھانیسے عارض ہوا اور اگر سکنجبین ملا کر جوش دیجاے اور پھر اوسکو پی جائے
خناق کو فائدہ ہوگا اور اسمین باوجود اس فائدہ کے حلق کی مضرت بھی ہے مولی
دودھ کو بھی بڑھاتی ہے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے ڈکار پیدا
کرتی ہے اور بعد طعام کے اگر مولی کھائی جاے شکم کو نرم کردیتی ہے اور غذا کو نفوذ
کردیتی ہے اور قبل کھانیکے اگر مولی کھائی جاے غذا کو معدہ کی دیر ٹھہراتی ہے اور
اوسکو قعر معدہ مین بخوبی ٹھہرنے نہین دیتی اسیواسطے قے کرنا آسان ہوجاتا ہے
خصوصاً مولی کا چھلکہ سکنجبین ملا کر اور بہیلوا اور طحال کو مولی کا ضماد مفید ہے مولی کا
بیج سرکہ ملا کر اچھی طرح تے کرادیتا ہے اور اورام طحال کی تحلیل کردیتا ہے ابن سینا
نے کہا ہے کہ اگر مولی بعد طعام کے کھائی جاے غذا کو ہضم کردیتی ہے خصوصاً مولی
کا پتہ۔ مولی کے پتے کا پانی جگر کے سدہ کی تفتیح کرتا ہے اور یرقان کو دور کردیتا
ہے بعضون نے کہا ہے کہ مولی کا پتہ ہاضم ہے اور مولی کا جرم متلی پیدا کرتا ہے اور مولی کا
بیج نفخ کی تحلیل کرتا ہے اور طعام کے نکلجانے مین سہولت پیدا کرتا ہے اور اشتہا کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

بڑھاتا ہے درد جگر کو دور کرتا ہے اور پانی اسکا استسقا کیواسطے اچھی چیز ہے **سموم** سانپ کے کاٹنے کی مفید دوا ہے اور شراب ملا کر اوس سانپ کے کاٹنے کو مفید ہے جسکا حقر نام ہے مولی کا بیج بھی سموم اور اورام کو نفع کرتا ہے اور اگر مولی کو چاک کر کے بچھو پر رکھین بچھو مرجائیگا اور مولی کا پانی بھی اس رہ مین مجرب تجربہ کار ہے پس زیادہ قوی پایا گیا اگر بچھو اس شخص کو کاٹے جسنے مولی کھائی ہو بچھو کو ضرر ہوگا

فستق بفتح فا وسکون سین پستہ کو کہتے ہین **طبیعت** کہتے ہین کہ اخروٹ کی زیادہ اسمین گرمی ہے اور یہ گرمی آخر درجہ دوم مین ہے جسمین رطوبت ہے اور بعضون نے خیال کیا ہے کہ یہ سرد ہے اور بیشک انہون نے خطا کی ہے **خواص** سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے بسبب اپنی تلخی اور عطریت کے اور اسمین کسیقدر بکٹھلاپن بھی ہے غذائیت اسکی تھوڑی ہے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے عمدہ چیز ہے خصوصاً شامی پستہ جو حب صنوبر کے مشابہ ہوتا ہے اسلیے کہ اسمین تلخی کے ہمراہ بکٹھلاپن ہے سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے بسبب اپنی تلخی اور عطریت کے اور خاص جگر کو نفع کرتا ہے منافذ غذا یعنے جن راہون سے غذا آتی جاتی ہے اونکو کھولدیتا ہے پستہ کا روغن اوس درد جگر کو فائدہ کرتا ہے جو رطوبت اور غلاظت سے پیدا ہو ایک کہنے والیکا یہ بھی قول ہے کہ مجکو پستہ مین معدہ کیواسطے نہ زیادہ مضرت پائی اور نہ منفعت اور مین کہتا ہون بلکہ پستہ متلی کو اور معدہ کے تقلب یعنے الٹ پلٹ کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ مین قوت پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** ملین ہے فاحش **سموم** ہوام کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً شراب قوی مین پکا کر

فسافس بفتح فا وسین والف وکسر فاے دوم آخر مین سین مہملہ ہے جسکو ہندی مین کھٹمل کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک جاندار چیز مثل قراد کے ہے [illegible] اور گنجی کے ملک شام مین مشہور ہے تخت اور چارپائی وغیرہ مین پیدا ہوتا ہے اور شاید یہ وہی جانور ہو جو ہمارے ملک مین بنام کھٹمل مشہور ہے **اعضاے نفس** جب سرکا اور شراب ملا کر پیا جاے حلق مین اگر جونک پھنسی ہو اسکو نکال دیگا **اعضاے نفض** اگر اسکو سونگھائین تو اختناق رحم کو نفع کریگا اور مرض غشی ہوش مین آجائیگی اور اگر اسکو پیسکر ناژہ کے سوراخ مین رکھین عسر بول کو دور کردیگا **حمیات** اگر سات عدد کھٹمل لیکر باقلا مین بھر کر قبل شروع ہونے نوبت کے نگل جائین جو تپ لرزہ اور بخار کو نفع کریگا **سموم** اگر کھٹمل تنہا بدون باقلا کے نگل جائین ہوام کے کاٹنے سے نفع کریگا۔

فار آخر مین راے مہملہ ہے ہندی مین چوہا کو کہتے ہین **زینت** چوہیکا خون مسونکو گرا دیتا ہے اور چوہے کی مینگنی بالخورہ پر لگانے سے نفع کرتی ہے خصوصاً اگر شہد ملا کر لگائی جاے اور اس سے بھی زیادہ جب نفع کرتی ہے کہ جلی ہوئی مینگنی سرکہ ملا کر لگائی جاے **اعضاے سر** اگر چوہے کو بھون کر خشک کر ڈالیں اور تھوڑی تھوڑی اوسکی لڑکے کو کھلا دین منہ سے جو لعاب زیادہ جاتا ہو اوسکو بند کر دیگا **اعضاے نفض** اگر چوہے کی مینگنی کندر اور دو مالی ملا کر پلادین پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیگا پھر اگر اسکا حمول شافہ بنا کر لین لڑکے کے پیٹ کو جاری کر دیگا اور اگر اسکو پانی مین جوش دیکر اوسکے پانی مین آبزن کرین عسر بول کو نفع کریگا **سموم** اکثر آدمی اس قول پر متفق ہین کہ اگر اسکا پیٹ چاک کر کے بچھو کے ڈنک لگے ہوئے مقام پر رکھین نفع کریگا

فرس بفتح فا و راے مہملہ آخر مین سین مہملہ ہے ہندی مین گھوڑا اسکو کہتے ہین۔ **خواص** گھوڑے کی لید مین وہی اثر ہے جو گدھے کی لید مین ہے **اورام وبثور** جلد مہر یعنے بچہ سپے جو کیجلا کر اور پانی ملا کر بثور پر طلا کرین اونکو سمیٹ دیتا ہے یعنے اون کا مادہ خشک ہو جاتا ہے یا اوسکے مادہ کو متفرق کر دیتا ہے۔

اعضاے سر کہتے ہین کہ سواری کے گھوڑے کی لید اگر کوٹ کر سرکہ ملا کر پلائی جاے [illegible] کو دور کر دیتی ہے **اعضاے نفض** گھوڑیکا پستہ بالخصوص سعال کہنہ اور قروح [illegible]

فغیلا فیوس ایک گھاس ہے **ماہیت** یہ بخور مریم ہے طیشا کی ایک قسم ہے **خواص** قوت اسکی تنقیہ کرنیوالی بسبب جلا اور تقطیع کے ہے اور تفتیح اور تحلیل ہے پسینہ کی زیادہ لاتی ہے اگر اوسکی جڑ پلائی جاے اور ادرار کرتی ہے **زینت** اگر تین ہی مثقال اسکو کم تین مثقال سے زیادہ شہد ملا کر یا ماء العسل [illegible] ملا کر پلائین یرقان کو دور کریگی اور اسکے پلانیکے بعد اگر جب ہو کر لیٹ رہین اور بہت سے کپڑے اوڑھلین تاکہ خوب پسینہ نکلے بد رنگ مرہ یعنے زرد ہو جڑ اسکی جلا اور صاف کرتی ہے اور چھائین کو دور کرتی ہے جو شانہ ہوا دسکا اور شقاقلو نفع کرتا ہے جو برودت سے عارض ہو اور اس طرح جو ذیت کہ اسکی جڑ کو خالی کر کے اوسمین بھر کر خاکستر گرم پر رکھکر گرم کیا جاتا ہے **اورام وبثور** اسکی جڑ بیضیون کو دور کر دیتی ہے اور اسکا عصارہ صلابات اور ورم طحال اور خنازیر کی تحلیل کرتا ہے اور جراحات تر ہون یا خشک ہون اور حصف یعنے گرمی دانہ کو فائدہ کرتا ہے **جراح و قروح** اگر اسکی جڑ بسر کیا شہد مین ملا کر یا تنہا استعمال کیجاے جراحات کو اچھا کرتی ہے بشرطیکہ کہنہ نہو گئے ہون اور اگر اسکا جوشاندہ سر پر ڈالا جاے سر کے قروح کو فائدہ کرتا ہے **آلات مفاصل** اس سے عصاب نقرس کو بطور ضماد کے فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** اگر شراب مین داخل کیجاے مستی بہ اندازہ جلا کرتی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہر کبھی اسکے پانی سے دماغ کے صاف کرنیکے واسطے ناس لیجاتی ہے اور اگر اسکا
جوشاندہ سر پر ڈالا جاوے اون قروح کو فائدہ کرتی ہے جو سر مین ہین اور درد سر
بارد مین سکون پیدا کرتی ہے **اعضاے چشم** اسکا پانی شہد ملا کر اگر آنکھ مین لگایا
جاوے جو پانی آنکھ مین اوترتا ہو اوسکو فائدہ کریگا اور ضعف بصارت کو مفید ہے
اسیطرح اگر اس پانی سے ناس لین **اعضاے نفس** بعض آدمی اسکی جڑ پر بو
کے بیمار کو پلاتے ہین **اعضاے غذا** سرکہ ملا کر تلی پر اسکا لیپ کیا جاتا ہے۔
اعضاے نفض جسوقت اسکو اور دمالی کے ہمراہ پیین مسہل بلغم ہوگی اور
کیموس ردی کو نکالے گی حیض کا ادرار پلانے اور حمول کرنیسے بھی کرتی ہے اور بعضون
نے کہا ہے کہ فقط دیکھنے اوپر چلنے سے اسقاط کرتی ہے اگر عورت کی گردن یا بازو پر
مضبوط باندھی جاوے حمل کو منع کرتی ہے اور حمول اسکا صوف کے ذریعے سے
اسہال تخم بند کرنے کیواسطے کیا جاتا ہے اور اسیطرح اگر ناف اور مراق و تہیگاہ
پر اسکو لگائین طبیعت کو نرم کرتی ہے اور جنین کو گرادیتی ہے یہ دوا جنین کو بقوت
قتل کرتی ہے اور عصارہ اسکا قتل جنین مین زیادہ قوی ہے اور اگر اسکا پانی
سرکہ ملا کر اوس مقعد پر رکھین جو اونچی ہو گئی ہو اوسکو اندر کیطرف کھینچ لیجاتی ہے
عصارہ اس کا اون رگون کا منھ کھولدیتا ہے جو مقعد مین ہین اور حقنہ اسکی
پلانے اور حمول کرنیسے ادرار حیض کرتی ہے اگر اسکی جڑ پانچ درہم شہد ملا کر پلائی
جاوے مسہل قوی ہے مقدار شربت چار درہم ہے جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے
سموم شربت ملا کر دیتا قتالا ور سموم کیواسطے پلائی جاتی ہے خصوصاً از بچھو کے زہر کیواسطے
فقاع بضم فا و فتح قاف مشددہ آخر مین عین مہملہ ہے جسکو ہندی مین بہرہ کہتے ہین
اختیار بہتر وہی فقاع ہے جو خبز حواری یعنے میدہ کی روٹی اور پودینہ و کرفس
کو سڑا کر بنایا گیا ہو اسلیے کہ جو فقاع خمیر مطبوخ سے بنائی جاتی ہے وہ ویسی نہین ہوتی
جیسے گوندھے ہوے آٹے کی روٹی سے بنائی جاوے **افعال و خواص** نفاخ ہے
اخلاط ردی پیدا کرتی ہے غذا اسکی خراب بنتی ہے اسکا ضرر جا بغدا اعضاے جوفی
کو اسقدر ہے کہ اگر ہاتھی دانت اسمین بھگویا جاوے اوسکو نرم ایسا کر دیتی ہے
کہ پھر اوس سے جو چاہین بنالین جو فقاع خمیر حواری اور کرفس اور پودینہ سے بنائی
جاتی ہے کیموس اسکا جید ہوتا ہے اور گرم مزاج والونکو مفید ہے آلات مفاصل
پٹھے کو بہت مضر کرتی ہے **اعضاے سر** حجاب ہاے دماغ کو مضر ہے **اعضاے غذا**
گرم معدہ کیواسطے بہتر غذا ہے **اعضاے نفض** جو سے بنی ہوئی فقاع ادرار
بول کرتی ہے۔ اور مثانہ اور گردہ کو ضرر پہونچاتی ہے۔

فسور یقون یہ دوا زخم کھجلی کیواسطے بنائی جاتی ہے مردا سنگ و زرد چند اسکے
قلقدیس دونون کو بہت پرانے سرکہ مین خوب پیسکر نئے برتن مٹی کا والے
کے برتن مین گل حکمت کرکے چالیس دن اوسکو گوبر مین دفن کر دین
خواص قلقطار سے اسمین تخفیف زیادہ ہے باوجودیکہ تیزی اسمین بہت
کم ہے پس یہ لطافت زیادہ رکھتی ہے جراح و قروح تر کھجلی کو دور کرتی ہے اور خشک کھجلی

حرف صاد

حرف صاد مہملہ سے جو دوائین شروع ہین انکا بیان۔
صندل جسکو ہندی مین چندن کہتے ہین **اختیار** جالینوس اور ابن سینا
کہتا ہے کہ صندل سرخ کی قوت زیادہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ سپید صندل زیادہ
قوی ہے **طبیعت** آخر درجہ دوم تا درجہ سوم سرد ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے
خواص مادہ کی کشش کو منع کرتا ہے خاص کر سرخ صندل اور ورم گرم
اورام کی تحلیل کرتا ہے خصوصاً صندل سرخ اور حمرہ پر طلا کیا جاتا ہے **اعضاے سر**
درد سر کو مفید ہے **اعضاے صدر** جو خفقان تپون مین عارض ہوتا ہے اوسکو
پلانے اور طلا کرنیسے نفع کرتا ہے **اعضاے غذا** معدہ گرم کے ضعف کو طلا
کرنیسے نفع کرتا ہے اور پلانیسے بھی **حمیات** گرم تپ نکو نفع کرتا ہے خصوصاً اسکی سپید قسم
صدف بفتح صاد و دال مہملہ آخر فاے سعفص ہے ہندی مین سیپ کہتے ہین
خواص صحرائی صدف کا گوشت اگر پیسکر بدن پر لگایا جاوے بقوت تجفیف
کرتا ہے جلی ہوئی سیپ جسکا رنگ بنفشئی ہو اسمین منقی پیدا کرنے اور جلا دینے کی
قوت ہے اور اسکی قوت جلی ہوئی سنطس کی ہے اور تمام اجزا اسمین سیپ کے سلی و
ہڈیون کی کرچین اندر سے کھینچ لینیکی قوت ہے جب کہ ضماد اسکا استعمال کیا جاے
زینت سب پرت سیپی کے اور سب چھلکا اسکے جسوقت جلا ڈالے جائین
بہق کی جلا کرینگے اور اسی طرح بے جلی ہوئی سیپی سلی کو جذب کرلیتی ہے
اگر چہ بڑی نوک کیون نہو بنفشئی رنگ کی سیپ جسوقت زیت مین پکائی
جاوے اور پھر وہی روغن زیت بالونمین لگایا جاوے بالون کو گرنیسے محفوظ رکھیگی
اورام و بثور گھونگھی کا لعاب جسم جسکو سدیہ بھی کہتے ہین کندر اور جھار و مر ملا کر
جب شہد کے قوام مین ہو جاوے اسکو ان اورام پر لگائین جو کانو کی جڑ مین ہون
ان مین خشکی پیدا کریگا اگرچہ ان اورام مین اور اورام کے اندر تک رطوبت
سمائی ہو مگر یہ دوا جب بھی شفا دیگی **جراح و قروح** جلی ہوئی وہ سیپ کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

رنگ بنفشئی ہو قروح مین جلا پیدا کرتی ہے اور انکو پاک کردیتی ہے اور اندمال کردیتی ہے اور صدف سوختہ نمک ملاکر آگ سے جلے ہوئے مقام پر اگر چھڑکی جاے اور اتنی دیر اوسے رہنے دین کہ خشک ہوجاے نفع کریگی اور ہر ایک طرحکی جلی ہوئی سیپ تر کھجلی کو نفع کرتی ہے۔ اور صدف مع اپنے گوشت کے جراحات کو مفید ہے خصوصًا وہ زخم جو پٹھے پر ہون اور طریقہ استعمال کا یہ ہے کہ صدف کو کندر اور مر کیساتھ پیسٹ الیں پس جراحات مین چپک جائیگی اسیطرح غبار سنگ آسیا کے ساتھ میںکر استعمال کیجاتی ہے۔ جالینوس نے مسلم گونگھے کا بھی ایسا ہی تجربہ کیا ہے **آلات مفاصل** صدف نقرس کے درد اور نقرس کے اورام پر اگر مسلم پیسکر ضماد کیجاے مفید ہوتی ہے اور اسیطرح جلا اورام مفاصل پر لگائی جاتی ہے **اعضاے سر** بنفشئی رنگ کی سیپ جلاکر اسکا منجن دانتون مین جلا پیدا کرتا ہے خصوصًا اگر نمک کے ساتھ جلائی جاے اور اگر سیپ کو بجنسہ سرکہ مین پیسین نکسیر کو روکتی ہے **اعضاے چشم** جسوقت روئین ہر ایک سیپی کے مع گوشت کے دھو کر سرمہ مین داخل کیے جائین پلکونکی گندگی اور بیاض چشم یعنے جھلی کو گھلادیتی ہے جسوقت گوشت اوس سیپ کا جو بنام طیلس کہنہ مشہور ہے جلاکر اور قطران ملاکر پیسین اور پلکون پر لگائین زیادہ بال ورگنے نہ پائینگے۔ جو رطوبت اسکے اندر ہوتی ہے وہ پلکون کے اوس بال کو جما دیتی ہے جو اوکھڑ گیا ہو گھونگھے کی رطوبت جسکا ابھی بیان ہوا ہے بقول بعض لوگون کے اگر اسکو پیشانی پر طلا کرین جو مواد آنکھ کی طرف ریزش کرتے ہون اون کو روکیگی اور پلکون کے بالونکو بھی جما دیگی **اعضاے غذا** گوشت اس صدف کا جو بنام قرفرش مشہور ہے معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے اور صدف گوشت ناپختہ اور نہ بھنے ہوے معدہ مین سکون پیدا کرتے ہین بنفشئی رنگ کی صدف جسوقت سرکہ مین پیسکر پلائی جاے طحال کو لاغر کردیتی ہے اور جسوقت استسقاء پر صدف کا ضماد کیا جاتا ہے جبتک وہ مین رکھی ہونگی نہ چھوٹیگی اور مناسب ہے کہ جب تک خود بخود چھوٹ کر نہ گرے چھڑائی نہ جاے ہمرائی صدف اسقدر مین قوی ہے اسلیے کلاو مین تخفیف زیادہ ہے **اعضاے نفض** بنفشئی رنگ کی صدف کا گوشت ملین طبیعت نہین ہے وہ جس صدف کا شاسطا نام ہے اگر تازہ کھائی جاے ملین شکم کی ہوگی خصوصًا اگر اسکا شوربا کھایا جاے اسیطرح چھوٹی چھوٹی سیپ کا شوربا بھی ملین ہے بنفشئی رنگ کی صدف سے اگر دھونی دین عورت کو دیجاے جسکا اختناق رحم ہو نفع کریگی اور یہ دھونی مشیمہ کو بھی نکالتی ہے جس صدف کی بو عطر ہو اوسکی دھونی اور صدف بابلی قلزمی جو ساحل دریا کے کنارے دریا پر ہوتی ہے اوسکی دھونی بھی اختناق رحم کو مفید ہے اور مرگی والونکو بروقت دورے کے بھی یہی دھونی ہوش مین لاتی ہے اور اس صدف کی دھونی جسمین چند بیدستر کی بلاتی ہے صدف کا حوال در ادرار حیض بھی کرتا ہے۔ ایک شخص نے کہا ہے کہ جو صدف بنام فوجیلا مشہور ہے اگر اوسکو مسلم جلاکر خاکستر اوسکی زردچوبہ اور فلفل سپید اوسمین ملائی جاے اوسکا استعمال ان قروح کو فائدہ کریگا جو امعا مین پیدا ہون جبتک وہ قروح تازہ ہین اور انمین عفونت نہین آگئی ہے اور یہ نفع اسکا بہت بڑا ہے۔ اور وزن اسکا برابر وزن مرکب کے ہے کہ خاکستر صدف چار جزو اور خاکستر زردچوبہ دو جزو فلفل سپید ایک جزو سب ملاکر طعام پر چھڑکتے ہین اور شراب مین پلاتے بھی ہین دوا شفا دیتی ہے **سموم** گوشت صدف کا دیوانہ کتے کے کاٹنے سے فائدہ کرتا ہے۔

صمغ بفتح صاد و میم آخر مین غین معجمہ جسکو ہندی مین گوند کہتے ہین **اختیار** بہتر وہی گوند ہے جو عربی ہے اور صاف ہو اور بڑے بڑے ٹکڑے اسمین ملے ہون **طبیعت** گوند کے جملہ اقسام گرم ہین **افعال و خواص** قابض ہے مغری ہے ہمراہ تخفیف اور تقویت کے اور اقاقیا کا گوند زیادہ تر قوی ہے اسیواسطے تریاق مین پڑتا ہے **اعضاے نفس** کھانسی جو گرمی سے ہو اوسمین نرمی پیدا کرتا ہے اور یہ قروح کے ضرر کو دفع کرتا ہے آواز کو صاف کرتا ہے **اعضاے غذا** اشد بہت قوی تر ہے

صابون مشہور چیز ہے **خواص** قرحہ ڈالتا ہے عفونت پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** قولنج کو کھول دیتا ہے اور رغام کا مسہل ہے۔

صحنا بفتح صاد و سکون حاے مہملہ و فتح نون فارسی اسکی کھیا سنہ ہے **خواص** بہت جلا کرتی ہے اور مجفف ہے خلط ردی پیدا کرتی ہے اور ورم و شور تر کھجلی و خشک کھجلی پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** وجع اورک بلغمی کو مفید ہے **اعضاے سر** جو گندہ دہنی بسبب معدہ اور فساد معدہ کے پیدا ہوئی ہو اوسکو دور کرتی ہے **اعضاے غذا** رطوبت معدہ کی جلا کردیتی ہے اور اسکو خشک کردیتی ہے

صنوبر بفتح صاد و نون و سکون واو باے موحدہ آخر مین راے مہملہ **ماہیت** حب صنوبر مین جو کچھ ہمکو کہنا تھا باب لحا مین کہہ چکے ہین اب ہمارا ارادہ ہے کہ صنوبر کے درخت کے کل اجزا مین اسوقت کلام کرین **طبیعت** صنوبر کی بون جسکو دارھی بھی کہتے ہین جو بڑی بڑی ہوتی ہے اسمین قوت زیادہ ہے اور وہ دارچینی صنوبر کی جسکا نام فوقی ہے زیادہ ضعیف ہے **خواص** صنوبر کی دوائیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

قبض کثیر ہے اور جو کیڑے اسمین نکلتے ہین وہ بھی قوت ذراریح کی ہین جراح
قروح صنوبر کی بون اون قروح کو فائدہ کرتی ہے جو جلنے سے پیدا ہون
صنوبر مین قوت اندمال کرنیکی ہے اور اسکی بون مین قبض اسقدر ہے کہ اگر آتش
پر بطور ضماد کے لگایا جائے شفا دیگی صنوبر کے ریشہ کا ذرور گرم پانی سے جلنے کو نفع
کرتا ہے اور اسکی تی مین الزاق ہے یعنے چسپان کرنیکی قوت ہے کہ زخم کے منھ کو تی
کا ذرور چسپان کردیتا ہے صنوبر کی بون جس مقام پر چوٹ لگی ہو اسکو درست کردیتی
ہے اور زخم کے منھ کا اندمال کردیتی ہے اور اسکی تی اس کام کے زیادہ لائق
ہے اس سبب سے کہ اوسمین رطوبت زیادہ ہے اعضائے سر غرغرہ پوست صنوبر کے
جوشاندہ کا بہت سا بلغم کھینچ لاتا ہے اور سلاقہ اسکے ریشہ کا سرکہ ملا کر قاطع ہے
ہے کہ دانتونکے درد کیواسطے اوس سے کلی کیجائے اور جب اسکو سرکہ مین ڈالکر
کلی اور غرغرہ کرین بہت سا بلغم یکلخت اوتار دیتی ہے اعضائے چشم دھواں اسکا
پلکونکے بال پریشان ہونیکو نفع کرتا ہے اور کوئے کے گر جانیکو اعضائے نفس دانہ
اسکا پانی کھانسی کو مفید ہے اعضائے غذا پوست اسکے اور تی اسکی جو قوت
پی جاوے جگر کو نفع کرتی ہے اعضائے نفض جب صنوبر حبس شکم کرتی
ہے اور چھلکا اسکا تخم خیار کے ہمراہ طلا نامی شراب کے ساتھ پینے سے ادرار کرتا ہے اور قروح
گردہ اور مثانہ کو نفع کرتا ہے اور ریشہ اسکا روانی شکم بند کرتا ہے سموم سبز کیڑے جو صنوبر
مین ہوتے ہین ذراریح کی قوت مین ہین۔

صبر بکسر صاد و سکون بائے موحدہ جسکو ہندی مین ایلوا کہتے ہین ماہیت [illegible]
ہوا عرق خشک کرلیا جاتا ہے رنگ اسکا سرخی و سبزی کے بیچ مین ہوتا ہے ایک قسم
اسکی سقوطری ہے اور ایک قسم اسکی عربی ہے اور ایک قسم سمجانی ہے ایکقوم نے کہا ہے
کہ اسکا درخت شکل اسن کے ہوتا ہے اور اسکی کچھ اصل نہین ہے اختیار بہتر اسکی
قسم سقوطری ہے جسکے پانی کا رنگ زعفرانی ہوتا ہے اور بو اسکی مثل مر کے [illegible]
رخشان ہوتی ہے جرم اسکا زود شکن ہے اور سنگریزہ وغیرہ سے پاک ہوتا ہے اور صبر عربی
اس سے گھٹا ہوا ہے زردی مین اور روزنی ہوتی نہین اور چمک مین مگر [illegible] ہے
اور سختی اسمین زیادہ ہے اور سمجانی خراب اور بدبو جسکے چھلکے اور ریت کیلئے
اور تر ہے ہین زردی اسمین بالکل نہین اور اوسمین چمک ہوتی ہے ایلوا پرانا ہوکر سیاہ
ہوجاتا ہے طبیعت دوسرے درجہ تک گرم ہے اور خشکی اوسی درجہ کی ہے اور بعضون
نے کہا ہے کہ تیسرے درجہ کا گرم خشک ہے اور یہ بات صحیح نہیں افعال و خواص خاصیات
اوسکی قابض ہے اور مجفف بدن ہے خشنہ پیدا کرتا ہے اور ہندی ایلوے کے منافع زیادہ
ہین کہ تجفیف بدون لذع کے کرتا ہے اور اوسمین تھوڑا سا قبض بھی ہے
اور لذع اوسکا اتنا کم ہے کہ وہ خراب جراحات مین بھی لذع نہیں کرتا ہے زینت
شہد ملا کر چوٹ کے نشانون پر لگایا جاتا ہے اور بھری مین جو گڑھا پڑگیا
ہو اوسکا اندمال کرتا ہے اور شراب ملا کر بالونپر لگایا جاتا ہے کہ اوڑنیکے گرنیکو منع کرتا
ہے اورام و قروح عانہ اور بول کے مقام پر جو ورم ہون اونکو نفع کرتا ہے خصوصا
اور ورم اون عضل کے جو زبان کے دونون نیچے مین ہون اگر شراب و شہد
ملا کر استعمال کیا جائے جراح جن قروح کا اندمال دشوار ہو اونکا اندمال کرتا ہے خصوصا جو
قروح پاخانہ و پیشاب کے رستہ مین ہون اور بواسیر کو مفید ہے آلات مفاصل
اوجاع مفاصل کو نفع کرتا ہے اعضائے سر جو فضول صفراوی سر مین ہون
اونکا تنقیہ کرتا ہے جبکہ پیشانی پر طلا کیا جائے اور درد سر مین روغن گل ملا کر
کنپٹی پر لگایا جاتا ہے پس درد سر کو نافع ہوتا ہے اور درد دور کردیتا ہے ناک و دہن
کے قروح کو فائدہ کرتا ہے ایلوا اون دواؤنمین داخل ہے جو حلق کے کوفتہ ہوجانیکو فائدہ کرتی
ہین کیچ جو عضل ہالہ کے دونون جانب مین ہین اونکو شراب ملا کر اور شہد ملا کر طلا کرنیسے نفع کرتا ہے
طب قدیم مین یہ بیان ہوا ہے کہ صبر مسہل سودا ہے اور مالیخولیا کو فائدہ کرتا ہے اور
صبر فارسی عقل کا تصفیہ کرتا ہے اور قلب کی قوت کو تیز کرتا ہے یعنے دل کی روحانی قوت
کو اعضائے چشم آنکھ کے قروح کو اور آنکھ کی تر کھجلی کو اور آنکھ کے ہر قسم کے درد کو
اور کوئے کی سوکھی کھجلی کو نفع کرتا ہے اور آنکھ کی رطوبات کو خشک کردیتا ہے اعضائے غذا
فضول صفراوی و بلغمی جو معدہ مین ہون اونکا تنقیہ کرتا ہے جسوقت [illegible] یا پانی
یا نیم گرم پانی کے ساتھ بقدر دو ملعقہ یعنے چمچے کے پیا جائے اور اشتہا جو باطل ہوگئی
ہو یا خراب ہوگئی ہو اوسکو پھیر لاتا ہے اور کوئے مین جو سوزش اور التہاب معدہ کے
خلط صفراوی و بلغمی کیوجہ سے پیدا ہو اوسکی اصلاح کرتا ہے اور کبھی ایلوا صبح و
شام بقدر دس حبہ یعنے سوا ماشہ کے اپنے مصلح دواؤنمین جو ترش [illegible] کیا جاتا ہے
پس اسہال شکم کرتا ہے اور طعام کو فاسد نہین کرتا ہے اور کبھی ریزہائے معدہ مین بھی
ایک ہی وزن کے استعمال سے نفع کرتا سدہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے مگر ایلوا جگر کو مضر
بھی ہے اور یرقان کو بعجت دست لانیکے دور کرتا ہے اعضائے نفض ذریرہ [illegible]
کی آب گرم کے ہمراہ مسہل ہے اور تین درم سے تنقیہ کامل بلا تامل ہوجاتا ہے اور
مقدار معتدل اسکی دو درم ہے ہمراہ ماء العسل کے صفرا اور بلغم کا اسہال کرتی ہے اگر
صبر اور دواؤں مسہلہ مین داخل کیا جاوے اون دواؤں کی جو معدہ کا مضر ہوتا ہے
دفع کرتا ہے صبر معدہ کا مصلح ہے اور صبر مغسول مین قوت اسہال کی کم ہوگئی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

سدہ کیواسطے وہ زیادہ نافع ہے صبر مین شہد ملانے سے اوسکی قوت سہل کم ہوجاتی ہے یہانتک کہ بطور جذب کے اسہال نہین کرتا بلکہ جس خلط کو پاتا ہے اوسکو سے ملتا ہے اوسی کو نکال دیتا ہے علاوہ یہ ہے کہ صبر خالص کی قوت بدن مین دیر تک نہین رہتی بلکہ جگر سے آگے نہین بڑھنے دیتی صبر عربی جسوقت تناول کیا جاتا کرب اور مروڑ پیدا کرتا ہے اور اسکی قوت معدہ کی زرد جھلی مین باقی رہجاتی ہے ایکدن یا دو دن تک ایلوے کا اثر دور نہین ہوتا اندیشہ کی بات ہے اور کبھی ایلوے سے خون کے دست آتے ہین کسی قسم کا ایلوا کیون نہو کبھی صبر شراب شیرین مین ملکر بواسیر کے اونچے اونچے مسوں پر اور مقعد کے شگافتہ اور پھٹے ہوئے مقام پر ڈالا جاتا ہے پس خون کی آمد جو اون سے ہو اوسکو روک دیتا ہے بیشتر ورم و ورم مقام نہانی میں ان شراب در شہد ملا کر صبر کے طلا کرنیسے دور ہوجاتا ہے **نفض** اگر ایلوا سردی کے ایام مین پیا جاوے خونکے دست آنیکا خوف ہوگا **ابدال** بدل صبر کا دو چند وزن اوس کے رسوت ہے۔

صوف بضم صاد مہملہ جسکو فارسی مین پشم اور ہندی مین بال (اون) کہتے ہین **جراح و قروح** جلا ہوا صوف قروح اور گوشت زائد کو مفید ہے۔

صدید الحدید جسکو ریم آہن کہتے ہین **افعال و خواص** اسمین تبرید اور تنقیہ ہے **اعضائے نفض** رتو کے بدنسے جو خون دور دورت جاری ہو اوسکو بہت نفع کرتا ہے

صفراغون جسکو ہندی مین مولا اور کھجن کہتے ہین **ماہیت** ایک چڑیا ہے جسکا نام انگلی زبان مین بھی صفراغون ہے **اعضائے نفض** معدہ ویدگی کا [illegible] طلا کرکے پتھر کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے

صر صر بضم ہر دو صاد مہملہ سکون را اے مہملہ دال در دونون صاد کو فتح بھی کہا ہے جسکو ہندی مین جھینگا کہتے ہین **اعضائے سر** اگر جھینگا کو ریت مین جوش دین اور خوب اوس مین ملکر چیر ڈالین اسکے بعد پھلاوین [illegible]

صفصاص نسخہ موجودہ مین آخر مین صاد مہملہ لکھا ہے اور دراصل یہ لفظ صفصاف ہے یہ بید سادہ کی ایک قسم ہے اسکا بیان خلاف کے لغت مین کیا جائیگا۔

حرف قاف

جو دوائین حرف قاف سے شروع ہین اونکا بیان

قرنفل بفتح قاف و رائے مہملہ و سکون نون و ضم فائے موحدہ آخر مین لام ہے ہندی مین لونگ کہتے ہین **ماہیت** لونگ پھول دار شاخ صنبلی کے ہوتی ہے مگر اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور تر قسم رنگ کی شکل زیتون کی گٹھلی کے ہوتی ہے اور اس سے زیادہ لانبی اور سیاہی مین شدید ہوتی ہے لونگ ایک درخت کا پھل ہے جو ہندوستان کے کسی جزیرہ مین پیدا ہوتا ہے اور اسکے گوند کی قوت مثل ملک الطیب کے ہے **اختیار** بہتر لونگ کی وہی قسم ہے جو مشابہ سوکھی ہوئی گٹھلی کے اور شیرین ہو اونکی پاکیزہ ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **زینت** ہمت کو پاکیزہ کرتی ہے **اعضائے چشم** بصارت کو تیز کرتی ہے اور غشاوہ یعنے آنکھ کی جھلی کو دور کرتی ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کی تقویت کرتی ہے اور متلی و قے کو نفع کرتی ہے

قاقلہ دوسرا قاف مضموم ہے ہندی مین لاچی کو کہتے ہین **ماہیت** بڑی لاچی کی شکل سیاہ چنے کے ہوتی ہے دانے سے چھلکے کے پھٹکر اندر سے سپید دانہ نکلتے ہین خوشبو کباب کے زبان کو چھلتے ہین اور اسمین عطریت ہوتی ہے اور چھوٹی لاچی کی خوشبو کے برابر وہ بھی خوشبو ہوتی ہے **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین ہے **افعال و خواص** تفتیح کے ہمراہ اسمین قبض بھی ہے خصوصا اوس لاچی مین جسکے اوپر ایک بھی یا لونگ سی نکلی ہوتی ہے خصوصا بڑی لاچی مین **اعضائے غذا** متلی اور قے کو آب مصطگی اور آب انارین کے ہمراہ مفید ہے۔

قرفہ الطیب قرفہ بکسر اول چھلکے کو کہتے ہین **ماہیت** قرنفل کے موٹے چھلکے ہوتے ہین رنگ ونکا تیج کا ہوتا ہے اور مزہ لونگ کا مگر شیرینی نہین مثل دارچینی کے نہین ہوتی اگرچہ لونگ سے شیرینی مین زیادہ ہے مگر افعال مین لونگ سے زیادہ ضعیف ہے **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین ہے۔

قرفہ الدارچینی جسکو ہندی مین تج کہتے ہین **ماہیت** کہتے ہین کہ دارچینی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اوسکی قسم ہے جو مشابہ دارچینی کے ہوتا ہے ایک قسم تج کی سخت نہین ہوتی ہے اور ایک قسم پاسکی چتیان ہوتی ہین اور لکیرین پڑی ہوئی ہوتی ہین اور ایک قسم اسکی سپید ہوتی ہے ایک قسم اسکی ایسی ہے کہ بہت جلد ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے تج دارچینی سے بہت زیادہ ضعیف ہوتی ہے اور دارچینی کے بیان مین اسکا ذکر ہو چکا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے

قردمانا بکسر قاف و سکون را و ضم دال و فتحہ بھی قاف کو پڑھا گیا ہے اور دال مہملہ مکسور ہے یہ صحرائی کرویا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** جلد کو سرخ کردیتی ہے اور اسمین قوت ہے کہ غلیظ اخلاط کو پگھلا دیتی ہے اور نظر خاصیت کے اعضائے باطنی کی تقویت کرتی ہے **جراح و قروح** کھجلی اور داد کو سرکہ ملا کر طلا کرنیسے مفید ہے **آلات مفاصل** پٹھے کے امراض کو مفید ہے اور کولے کا درد جو بلغم سے ہو اور فالج کو اور عضل کے درد کو فائدہ کرتی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوا اعضائے سر مرگی کو پانی کے ہمراہ پلانیسے فائدہ کرتی ہو اعضائے نفس سینہ کو
پاک کرتی ہو کھانسی مین سکون پیدا کرتی ہو اعضائے نفض ٹڈی کو فائدہ
کرتی ہو اور میٹھے کیڑے اور کدو دانہ کو نکال دیتی ہو اور شرب ملا کر درد گردہ
کو اور دشواری آمد بول کو او سکی ایک ٹمی اوسکی پوست بیخ خار کے ہمراہ تھوڑی سی پیاسے
پلائی جاتی ہو دھوان اسکا جنین کو قتل کرتا ہو سموم بچھو اور تمام ہوام کے کاٹنے کو
مفید ہو ابدال بدل اسکا خربق یا انوخر ہے۔

قصب بفتح قاف وصاد جسکو ہندی مین سرکنڈا اور نل اور بانس اور نرکل کہتے ہین
طبیعت قصب کی طبیعت مین تبرید شدید ہو اور خاکستر اسکی گرم ہو **افعال**
وخواص اسکی جڑ مین تھوڑی سی جلا بدون حدت کے ہو اور پتی مین بھی اسکی یہی
خاصیت ہو **زینت** چھلکے اسکے اور جڑ اسکی بالخورہ کو مفید ہو اور اقسام
چرک کو جلا کرتی ہو اور جڑ اسکی پیاز دشتی ملا کر نکلے وغیرہ کی نوک بدن سے
کھینچ لیتی ہو **اورام** تازی پتی اسکی ہمراہ پر لگائی جاتی ہو ورس نفع کرتی ہو **آلات مفاصل**
پٹھے کے اینٹھ جانیکو مفید ہو **اعضائے سر** پھول اسکا اگر کان مین ڈالا جاے بہرا پن پیدا
کرتا ہو اور اسقدر چپک جاتا ہو کہ پھر نہین نکلتا **اعضائے نفض** بول وحیض
کا ادرار کرتی ہو **سموم** بچھو کے کاٹنے کو نفع کرتی ہے۔

قصب الذریرہ جسکو ہندی مین چرائتہ کہتے ہین **اختیار** بہتر قسم اسکی وہ ہو
جو یاقوتی رنگ ہو اور جڑین اوسکی قریب قریب ہون اور بہت سی نوکیلی ہو
اوسکے گرد لپٹی ہون اور لکڑ کے خول کے اندر ایک چیز مثل کڑی کے جالے کے
بھری ہوتی ہو چبانے مین اسکے سوزش پیدا ہوتی ہو بسا ہوا چرائتہ خوشبو
مائل بزردی و سپیدی ہوتا ہو **طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم خشک ہو
خواص لطف ہو اور تھوڑا سا قبض مع سوزش کے رکھتا ہو جرم مین اسکے
ارضیت اور ہوائیت ہو ان دونون مین آمیزش بخوبی ہوگئی ہو اور تخفیف اسمین
زیادہ ہو اسمین ایک جوہر لطیف بھی ہو جسطرح جلا فادینے خوشبو چیزین
ہوتا ہو **زینت** مردار خون کی تیرگی کو نفع کرتا ہو **اورام** و ثبور اورام کی
تحلیل کرتا ہو **آلات مفاصل** عضل کے سرے پھٹنے کو مفید ہے
اعضائے چشم بصارت کی جلا کرتا ہو **اعضائے نفس** کسی مٹی کے برتن
مین اسکو سلگا کر دھوان اسکا حلق مین پہونچاتے ہین پس کھانسی کو
فقط اسی کا دھوان فائدہ کرتا ہو یا صمغ البطم ملا کر دھونی دیتے ہین۔
اعضائے غذا ورم جگر اور معدہ کو شہد اور تخم کرفس ملا کر مفید ہو چرائتہ پیا ہوا

کو جو استسقا مین ہوتی ہو فائدہ کرتا ہو **اعضائے نفض** حیض و بول کا
ادرار کرتا ہو چرائتہ ہمراہ تخم کرفس کے گردہ کو مفید ہو اور تقطیر بول کو اور جوشاندہ اسکا
پلانیسے اور آبزن کرنیسے درد رحم کو نفع کرتا ہے اور شہد اور تخم کرفس ملا کر
رحم کے درددون کو نفع کرتا ہے۔

قنطوریون بفتح قاف وسکون نون وضم طاے مہملہ **ماہیت** دو قسم کی ہوتی
ہو چھوٹی اور بڑی اور دونون قسم آخر بیچ مین پیدا ہوتی ہین ور پتی اسکی مثل
جھاؤ کی پتی کے ہوتی ہو اور گندہ قسم کی اسکی شاخین سپید و زرد اور اسکے
سرون پر سبزی اور سارا درخت اسکا مثل اس سینک کے ہوتا ہو جسکی جھاڑو
بنتی ہو مقدار شربت اسکی تنکے بیمار کیواسطے دو درہم تک ہے اور چھوٹے قنطوریون
کی لکڑی مشابہ فودنج کوہی کے ہوتی ہو اور شکل پھول فاریقون کے۔ اور پتی
اسکی مشابہ سداب کی پتی کے ہو عصارہ اسکا تازی پتی سے بھی بنایا جاتا ہو
اور سوکھی پتی کو اتنا جوش دیکر کہ پانی کا اثر اوس مین آجاے اور قوت اسکی
نچوڑنے سے نکل آئے اور اسکے بعد قوام درست کر لیتے ہین **طبیعت** تیسرے
درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمین جلا اور قبض اور تیزی اور کسی
قدر شیرینی اور مجفف بدون لذع کے ہو یہ بھی کہتے ہین کہ اگر اسکو گوشت کی
بوٹیون کے ساتھ جوش دین سبب بوٹیونکو جمع کر کے ایک ٹکڑا بنا دیتا ہے
جراح و قروح تازے جراحات کا تنقیہ کر دیتا ہو اور ان پر پپڑی جما دیتا
ہو اگر قروح پرانے اور خشک ہون مرہم مین داخل کرنیسے بواسیر کا اور
پرانے قروح کا جو گہرے ہون انکا اندمال کرتا ہو اور جراحات خراب کبھی
قنطوریون کو ناسور کے اندر بھر دیتے ہین اور پٹی سے باندھ دیتے ہین پس
انکی اصلاح کرتا ہو **آلات مفاصل** عضل کے پھٹ جانیکو اور اسمین پنچ
پڑجانیکو مفید ہو قنطوریون دقیق کا حقنہ خاصکر عرق النسا اور پٹھے کے
درد اور پٹھے کے کوفتہ ہو جانیکو مفید ہو بلکہ قنطوریون دقیق ان سب امراض مین
نہایت مفید ہو پھر اگر اسکے پلانیسے کسیقدر دست مین خون آجاے ان
امراض مین اسکا نفع زیادہ ہوگا کبھی اسکی خاکستر نے پانی ملا کر اونہین
بیماریون کیواسطے حقنہ کرتے ہین **اعضائے نفس** نفث الدم کو بسبب اپنے
قبض کے منع کرتی ہو اور غلیظ اور دقیق دونون قسم کی قنطوریون عسر النفس
کو فائدہ کرتی ہو دو درہم اسکو شراب کے ہمراہ ذات الجنب بارد اور نفث الدم کیواسطے
پلاتے ہین **اعضائے غذا** سدہ ہاے جگر اور سختی طحال کو نفع کرتا **اعضائے نفض**

HAKEEM SHOUKAT ALI

حیض کا ادرار کرتی ہو اور جنین کو خارج کر دیتی ہو کیڑے انکو قتل کرتی ہو بول کا ادرار کرتی ہو اور دردِ رحم اسکی جڑ کو اور زخم کے درد کو شفا دیتی ہو اور قولنج کو نفع کرتی ہو اور قنطوریون صغیر کا جوشاندہ بلغم خام کیساتھ صفرا کا بھی اسہال کرتا ہے۔ اور جب زیادہ دست آتے ہیں تو یہ اسہال خونی عارض ہوتا ہے خصوصاً قنطوریون قوی ہے

قرطم بضم قاف و سکون رائے مہملہ و ضم طائے و میم ہندی میں کرڑ کو اور کسم کا بیج کہتے ہیں **ماہیت** ایک قسم اسکی بستانی ہو اور ایک قسم صحرائی **طبیعت** صحرائی قرطم دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک ہے اور مشہور یہ ہے کہ پہلے درجہ میں گرم ہو اور دوسرے تک خشک ہے **خواص** اسکا روغن ونگنی کے روغن کے قریب ہو بلکہ قرطم اوس روغن سے ضعیف ہو قرطم بھی ان چیزوں میں داخل ہے جس سے دودھ کا پنیر بن جاتا ہے اور دودھ کا پانی جدا ہو جاتا ہے اور مسیح نے گمان کیا ہے کہ قرطم رستہ دودھ کی تحلیل کرتی ہو اور پتلے دودھ کو بستہ کر کے پنیر بنا دیتی ہو قرطم میں غذائیت کی بہت کمی ہو **اعضائے نفس** سینہ کو پاک کرتی ہو اور آواز کو صاف کرتی ہو معدہ کیواسطے خراب چیز ہو دودھ کو معدہ میں پنیر بنا دیتی ہو **اعضائے نفض** قولنج کو دفع کرتی ہو اور بلغم سوختہ کی مسہل ہے جس وقت انجیر یا شہد ملا کر کھلایا جاے باہ کو فائدہ کرتی ہو۔ بستانی قرطم کا روغن طبیعت میں روانی پیدا کرتا ہو بعض اس سے مسہل اس طور پر تیار کیا جاتا ہو کہ مغز حب القرطم کسی شوربا و نخود میں ملا کر کھلاتے ہیں یا اسکے مغز اور مغز بادام اور شہد سے مرکب کر کے گولی تیار کرتے ہیں خوراک شربت اوسکی چار درہم جو برابر چودہ ماشہ کے ہو یہ مقدار اوس گولی کی ہو جو مغز قرطم سے بنائی جاے اگر مغز قرطم و قسط اور بادام سے تین ابولوسات جو برابر سوا تین ماشہ کے ہو اور انیسون اور نطرون ہر ایک سے ایک درخمی یعنے ساڑھے تین ماشہ پیجاے اور انجیر خشک اور شہد ملا کر ایک معجون بنا کر کھائی جاے مائیت کا استعمال کریگی کبھی اسکی ریوڑی بھی اسی غرض سے تیار کرتے ہیں طریقہ بنانیکا یہ ہے کہ بادام شیریں اور انیسون اور شہد مطبوخ میں مغز قرطم کو ملا کر ریوڑی بنا دیں اور چند روز قبل غذا کے شب کے اسکو کھاتے ہیں کبھی مغز قرطم تازہ تیس درہم ایک رطل نیم گرم آدھ سیر گرم پانی میں پیس کر ہم قند سپید پسا ہوا ملا کر تناول کرتے ہیں یہ اسہال بلغم کرتی ہو **سموم** قرطم صحرائی یا اوسکا پھل دونوں ایک ایک ٹکہ دونوں ملا کر شراب کے ہمراہ بچھو کے کاٹنے کیواسطے پلایا جاتا ہو بعض آدمی اس بات کے بھی مدعی ہیں کہ جسکو بچھو نے کاٹا ہو اگر قرطم صحرائی کو یا اوسکے پھل کو اپنے منہ میں رکھلے درد اوسکو معلوم نہوگا پھر جب منہ سے گرا دے گا درد پلٹ آئے گا یعنے پھر معلوم ہو گا

قطران بفتح قاف و کسر طائے و رائے مہملہ بالف کشیدہ آخر میں نون ہے **ماہیت** یہ آنسو اوس درخت کا ہو جسکا نام شربین ہو اسکے دخان کی قوت مثل دخان زیت کے ہو اسمیں سے ایک روغن نکلتا ہو جسکو صوف کے ذریعہ سے جدا کر لیتے ہیں جسطرح زفت کا روغن بھی جدا کیا جاتا ہو **طبیعت** چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** مُردہ کی لاش بگڑنے اور خراب ہونیسے حفاظت کرتا ہو اور جلد کو سرخ کر دیتا ہو اور داغ دیتا ہو **زینت** جوئیں اور چیلوڑ کو دفع کرتا ہو اور اون دونوں کو قتل کرتا ہو یہانتک کہ مواشی کے جوں وغیرہ کو **جراح و قروح** ڈھیلے گوشت کو مضبوط کر دیتا ہو اور تر کھجلی کو فائدہ کرتا ہو اونکے حیوانات کی کھجلی کو مفید ہو خصوصاً اسکا روغن چوپایہ جانوروں کی کھجلی اور کتون کی خارش اور اونٹ کی کھجلی کو **آلات مفاصل** عضل کے سرے کے پٹھے انکو اور عضل میں خون اور پیپ کے جمع ہونیکو مفید ہو اور رجانے سے اور بطور نطوخ لگانے سے داء الفیل اور دوالی کو مفید ہو **اعضائے سر** سبت بڑی چیز ہو درد سر بارد کیواسطے تسکین دینے سے قطران کا طلا سر پر کیا جاتا کانمین ٹپکانیسے کیڑوں کو قتل کرتا ہو اور آب دفلا ملا کر دوی و طنین کو مفید ہو اور دانت کے درد کے واسطے بھی آب دفلا ملا کر ٹپکایا جاتا ہو یہ بیخ دکو ٹھہرا دیتا ہو سڑے ہوے کرم خوردہ دانت کو بھی نفع کرتا ہو **اعضائے چشم** آنکھ میں جلا کرتا ہو قرنیہ کے نشانات جو آنکھ میں ہوں انکو دور کر دیتا ہو **اعضائے نفس و صدر** حلق پر ورم لوزتین اور اون کے درد کیواسطے طلا کیا جاتا ہو اور اگر وہ بطور لعوقیہ برابر ساڑھے چار تولہ کے ہو چاٹا جاے پھیپھڑے کے قروح کو دور کر دیتا ہو پرانی کھانسی کو فائدہ کرتا ہو پھل اسکے درخت کا معدہ کیواسطے خراب چیز ہو **اعضائے نفض** آنتونکے کیڑونکو قتل کرتا ہو خصوصاً اگر اسکا حقنہ کیا جاے کیڑونکو قتل کرتا ہو حیض کا ادرار کرتا ہو جنین کو قتل کرتا ہو منی کو خراب کر دیتا ہو اگر قبل جماع کو اسکو ذکر میں پھونک کر پھر دیں عورت کے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہو پھل اسکے درخت کا جسکا شربین نام ہو معدہ کیواسطے زبون ہو اور تقطیر البول کو نفع کرتا ہو **سموم** جس سانپ کا مقرنہ نام ہو اوسکے کاٹنے کے مقام پر ضماد کیا جاتا ہو۔ ارنب بحری کے دفع سمیت کیواسطے ہمراہ طلا نامی شراب کے پلایا جاتا ہو اونٹ کی چربی میں اسکو پگھلا کے بدن پر اسکی مالش کرتے ہیں۔ پسو اوس بدن کے پاس نہیں آنے پاتے۔

قسط بضم قاف و سکون سین مہملہ آخر میں طائے مہملہ ہو جسکو ہندی میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

کسٹ یا کوٹ کہتے ہین **ماہیت** اسکی تین قسمین ہین ایک عربی ہو وہ سپید سبک خوشبو ہوتی ہو دوسری ہندی وہ سیاہ اور سبک ہوتی ہو تیسری تلخ اور بھاری قسم اسکی شامی کہلاتی ہو جسکا نام قرنفلی ہو اور ان سب قسمون مین ناقص یہی قسم ہو جسکی بو المیوے کی سی ہو اور مائل بسیاہی ہو اور قسط شامی ان سب مین زبون ہو جو مشابہ مشمات کے ہوتی ہو اور بو اسکی کھلی ہوئی ہوتی ہو عمدہ قسم مین کبھی سخت سخت جڑین ہاسن کی طلا دیتے ہین اور مغشوش تیز زبان کو کاٹتی ہو اور نہ اسمین تیز بو ہوتی ہو **اختیار** بہتر وہی قسط ہو جو سپید وہ رقیق ہو اور مکی یعنی مٹو سپید شیری گہنی و گلنی ہوئی ہو اور اسمین تر آتی ہو زبان کو چھیلتی ہو اور تندی ہو پہنچاتی ہو اور اسکے بعد قسط ہندی جو سیاہ و سبک ہو اور قسط شامی جو سیاہ ہو اور اوسمین بہتر وہ ہو جو دریائی ہو جھلا اسکا بتلایا ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** اسمین ایک کیفیت تلخی کی ہو اور تیزی اور گرمی و سوزش بھی ہو تا اینکہ قرحہ ڈالدیتی ہو اور جس عضو کو حاجت گرمی پہونچانیکی ہو اوسکو نفع کرتی ہو اور اندرون عضو سے خلط باہر کھینچ لاتی ہو **زینت** جلد کی چھائین کو دور کر دیتی ہو جب بطور طبوخ کے پانی اور شہد ملا کر لگائی جائے **جراح و قروح** اسمین قرحہ ڈالنیکی خاصیت ہو اور قسط تلخ قروح سر کو خشک کر دیتی ہو **آلات مفاصل** استرخاء عصب کو نفع کرتی ہو اور تشنج عضل کی اچھی دوا ہو اور عرق النسا کو بطور ضماد کے فائدہ کرتی ہو **اعضاء سر** لیتا غوس کو نفع کرتی ہو **اعضاء صدر** سینہ کے درد کو نفع ہو **اعضاء نفض** پلانیسے ادرار حیض کرتی ہو اور لوٹی کے برتن مین دھونی دینے سے بھی فائدہ کرتی ہو اور جنین کو قتل کرتی ہو اور ادرار بول کرتی ہو کدو دانے اور چھوٹے کیڑونکو قتل کرتی ہو باہ کی قوت بڑھاتی ہو رحم کے درد کے واسطے آب حمول جید ہو اسلیے کہ رحم بارد کے درد کو پلانیسے وآبزن کرنیسے نفع کرتی ہو اور طبیعت کی تحریک کرتی ہو جب شراب کے ساتھ پلائی جاتی ہو یہ قوت بڑھانیکا اسکی یہ سبب ہے کہ اسمین رطوبت فضلیہ ہو جو نفخ پیدا کرتی ہو **حمیات** اگر بدن پر اسکا طلوخ زیت مین ملا کر لگایا جائے لرزہ کو فائدہ کرتی ہو **سموم** تمام ہوام کے کاٹنے کو سانپ ہو یا کوئی اور جانور زہریلے ہو فائدہ کرتی ہو جب شراب و افسنتین ملا کر پلائی جائے **ابدال بدل** اوسکا نصف وزن اسکے عاقرقرحا ہے۔

قرقوما کہتے ہین کہ یہ روغن زعفران کا درد ہو **اختیار** بہتر وہی قسم ہے جسکی بو تیز اور وزنی ہو اور سیاہ ہو اوسمیں لکڑی کے ٹکڑے نہ پڑے ہون جب بانمین کچھ لعاب اوسکو زعفرانی کر دیگا اور جب چبایا جائے دانتونکو زیادہ رنگین کر دیگا وہ رنگ پائدار ہو **افعال** مسخن ہو **اعضاء چشم** آنکھون مین تیرگی پیدا کرتا ہو **اعضاء نفض** ادرار بول کرتا ہے۔

قنہ بکسر قاف و فتح نون بارزد کو کہتے ہین جسکی ہندی بیروزہ ہو اسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک بڑی پھولی ہوئی اسکا وزن سبک ہوتا ہو اور سپید زیادہ ہوتی ہو دوسری قسم کثیف و بھاری **اختیار** بہتر دونون مین وہی قسم ہو جو کثیف زیادہ ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** قوت اسکی ملطف و محلل ہو ریاح کو پراگندہ کرتا ہو گوشت کو خراب کر دیتا ہو تسخین اور التہاب پیدا کرتی ہو جذب و تحلیل کی اسمین قوت ہو **زینت** خوبصورت کو او کھاڑ ڈالتا ہو اورام و خنازیر کو نفع کرتا ہو **جراح و قروح** قروح پر سرکہ ملا کر لگایا جاتا ہو **آلات مفاصل** لنگی اور تعفن کو اور کزاز کو اور تشنج عضل کو مفید ہو **اعضاء سر** درد سر اور مرگی کو فائدہ کرتا ہو اور جو مرگی کے بیمار نے اسکو سونگھا اور جبین آگیا آنکھون کے نیچے اندھیرا آنا جسکو کہتے ہین اسکو بھی نفع کرتا ہو دانت کے درد کو اور سڑے ہوئے دانت کو بھی فائدہ کرتا ہو کانین جو سرد دیسے درد ہو اوسکو مفید ہو اور اوسکو ورم اور اوٹھین ورم کے درد کو بے اذیت فائدہ کرتا ہو اور یہ فائدہ اوسوقت ہو کہ جب روغن سوسن مین اسکو گھول کر نیم گرم کانین ٹپکائین **اعضائے نفس** ہو اور پرانی کھانسی کو نفع کرتا ہو **اعضاء نفض** بقوت ادرار حیض کرتا ہو اور جنین کو نکال دیتا ہو اور اسکا اسقاط کر دیتا ہو جب بطور حمول کے استعمال کیا جائے اور شراب کے ہمراہ پلانیسے اختناق رحم کو نفع کرتا ہو عسر بول کو دور کرتا ہو **سموم** بیروزہ اوس ہر کا تریاق ہو جسمین سہام ارمینی بجھاے جاتے ہین جب شراب ملا کر پلایا جائے اور سانپ اور بچھو کے زہرون کا بھی تریاق ہو اور دھوان اسکا ہوام کو بھگا دیتا ہو جبکہ بدن پر مل لینے والے کے بدن کے پاس ہوام نجائینگے اور جب بیروزہ کو سقونیون اور زیت ملا کر بدن پر لگاوین جو قسم ہوام کی اوس بدن کے قریب جائیگی مرجائیگی بیروزہ مقابلہ ہو ایک زہر کا کرتا ہو مگر اسکا مقابلہ سکنجبین کے مقابلہ کم ہو

قنبیل بکسر قاف وسکون نون کیسلا کو کہتے ہین **ماہیت** یہ دوا نادر بیج خاکستری رنگ کے ہوتے ہین انکے اوپر رنگ مین سرخی ہوتی ہے وہ سرخی درس (یعنی اوس ادانکی کہ اسکی سرخی زعفرانی ہو) کی سرخی سے کم ہوتی ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** ابن ماسویہ کہتا ہو کہ اسمین تخفیف شدید ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اعضاے نفض چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو قتل کرتا ہے اور نکال دیتا ہے

قفر الیہود قفر بفتح قاف و سکون فا اوس رطوبت کو کہتے ہیں جو پہاڑوں وغیرہ سے نکل کے منجمد ہوجاے اور بعض قسم اسکی وہ ہے کہ صاف ہو کر پانی کے چشموں میں رہجاتی ہے اور وہ سیاہ و خراب مشابہ زفت کے ہوتی ہے وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے زمین سبک ہوتے ہیں کہ جسوقت چبائی جاے اوسمیں مزہ قار کا معلوم ہوتا ہے مگر یہ ٹکڑے بودے ہوتے ہیں کہ ٹوٹنے کو بکھر جاتے ہیں **اختیار** بہتر وہی ہے کہ جسکا رنگ بنفشی ہو اور چمکدار ہو کہ اوسکی چمک قوی ہو وزنی ہو لیکن سیاہ چرک آلودہ خراب قسم ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** قوت اسکی زفت کی قوت کے قریب ہے اور اعضا کو قوی کردیتی ہے اور خون منجمد کو پگھلا دیتی ہے بیسٹنے میں جسوقت اسکو بیٹھن **زینت** اگر بطور لطوخ کے لگائی جاے تازخمون کی سپیدی کو دور کردیتی ہے **اورام و بثور** تازہ میں نضج پیدا کرتی ہے **جراح و قروح** تازہ کو بند کردیتی ہے اور زخموں کے ورم پر طلا کیجاتی ہے پس نفع کرتی ہے **مفاصل** نقرس کا ضماد ہے اور عرق النسا پر طلا کیجاتی ہے **اعضاے نفس** کھانسی اور پھیپھڑے کے قروح کو فائدہ کرتی ہے اور نفث یعنے بلغم خواہ مدہ کے نکالنے اعانت کرتی ہے ورم لوزتین اور خناق کو فائدہ کرتی ہے **اعضاے نفض** صلابت رحم کو نفع کرتی ہے جب کہ یا اسکے دخان کا حمول کیا جاے رحم کے اونچے ہونے اور رجوع ہوجانیکو نفع کرتی ہے رحم کے درد کو مفید ہے اور جب اسکا حقنہ آب جو ملا کر کیا جاے ۔ ذوسنطاریا کو نہایت نفع کرتی ہے ۔

اقلیمیا الذہب یہ سونیکا میل کچیل ہے **اختیار** اچھی قسم اسکی وہی ہے جو رنگ میں سنہری اور شکل میں عنقودی یعنے مثل خوشہ انگور کے چھوٹے چھوٹے دانہ باہم پیوستہ ہوں خاکستری رنگ جو سونیکی تاری کا لگا ہوتا ہے اسمین ہوا اور ریت اسکی غلیظ تر تبرہ ہون **طبیعت** حرارت برودت میں معتدل ہے اور خشکی میں تیسرے درجہ تک ہے **خواص** قلیمیاے ذہبی اور اسکی قسم دھوئی ہوئی قلیمیاے فضہ سے زیادہ تر لطیف ہے اور اسمین تجفیف اور جلا ہے **جرح و قروح** جراحات میں گوشت بھرلاتی ہے اور انکے چرک کو پاک کردیتی ہے اور انکے زائد گوشت کو کھا جاتی ہے اور قروح خبیثہ کا اندمال کردیتی ہے **اعضاے چشم** سپیدی چشم کو اور ابتداے نزول الماء کو فائدہ کرتی ہے اور آنکھ کو قوت دیتی ہے

قلیمیا الفضہ کبھی قلیمیا سونے اور چاندی سے بنائی جاتی ہے اور کبھی تانبے سے اور توتیا سے اور بہرحال قلیمیا دہ نفل خواہ مسل ہے جو دھات کی چرخ ہونے کے وقت اوپر آجاتا ہے یا دخان ہے جو دھات سے نکلتا ہے اور جو ہیزہ کہ چرخ دینے کے وقت نیچے بیٹھ جاتی ہے وہ صفائی کی یعنے پرت پرت ہوتی ہے **طبیعت** اقلیمیاے فضہ اقلیمیاے ذہب کی طبیعت میں قریب ہے اور برودت میں اس سے زیادہ ہے **خواص** اسمین تجفیف و جلا باعتدال ہے اور نفع کے ہے خصوصا اگر دھوئی ہوئی ہو مراہم میں داخل کرنیکے لائق زیادہ و جلا اسکی تحلیل بخشی میں ہوتی ہے اور سخت بدنوں میں نہیں ہوتی یعنے جس بدن کا گوشت سخت ہو **جراح و قروح** رکھیلی و رادون قروح کو جنکا اندمال دشوار ہو اور قروح رطبہ کو مرہم میں داخل کرنیسے اور چھڑکنے سے فائدہ کرتی ہے ۔

قاقلند سبز پھٹکری کو کہتے ہیں **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **خواص** مجفف ہے صلابت پیدا کرتی ہے تکثیف بدن کرتی ہے اور منہ مسامات کو بند کردیتی ہے اکال ہے اسمین قبض اور احراق کی قوت ہے **جراح و قروح** ناک کی ان کو بہت فائدہ کرتی ہے **اعضاے سر** نکسیر کے خون کو بند کردیتی ہے اور اگر اسکو پانی میں گھولکر ایک قطرہ ناک میں ٹپکایا جاے اسکو فضول ورم اوسے پاک کردیتی ہے خود سبز پھٹکری منجملہ ان دواؤں کے ہے جو کان کو پاک کردیتی ہیں اور برودت سے جو درد کان میں ہو اوسکو نفع کرتی ہے کان کے کیڑوں کو قتل کرتی ہے **اعضاے نفض** پیٹ کے اور اسکے مع کے ساتھ چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ دور کردیتی ہے ہیم نضاج پھیپھڑے کی ورم کو دور کردیتی ہے

قاقطار زرد پھٹکری کو کہتے ہیں **ماہیت** جالینوس نے کہا ہے کہ سپید پھٹکری زردی مائل پھٹکری خود بخود بنجاتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمین احراق شدید ہے اور جسقدر خون کا سیلان بدن سے ہو اوسکے روکنے کی ہمت ہے تجفیف پیدا کرتی ہے اور جلانیکے بعد اسمین تجفیف زیادہ ہوجاتی ہے اور نفع بہت کم ہوتی ہے اسمین ہمراہ قبض کثیر کے حرارت بڑھتی ہے **اورام و بثور** کشنیز سبز ملا کر ملا اور حمرہ پر طلا کیجاتی ہے اور نملہ خبیثہ اور ساعیہ پر بطور ذرور کے چھڑکی جاتی ہے گوشت زائد کو جلا دیتی ہے تیز مٹی اور خشک ریشہ پیدا کرتی ہے **اعضاے سر** نکسیر کو فائدہ کرتی ہے اور مسوڑھے کے ورم کو اور ورم تالو یعنے بن کام کے ورم کو **اعضاے چشم** سرمہ کے اقسام میں جلا کرنے اور پلکوں کی گندگی کو باریک کرنیکے واسطے داخل کیجاتی ہے **اعضاے نفض** نزف حمرہ کو منع کرتی ہے

قنابری جسکو فارسی میں برغشت کہتے ہیں اور عربی میں عملوک بھی کہتے ہیں **طبیعت** گرم پہلے درجہ میں ہے **خواص** لطیف ہے جلا زیادہ کرتی ہے مقطع ہے قولنج کہتا ہے کہ سودا پیدا کرتی ہے خصوصا اگر نمک آلودہ کرلی گئی ہو **زینت**

HAKEEM SHOUKAT ALI

کلف اور بہق کو جلا دیتی ہے اور در حقیقت وضع کیواسطے کھاتے ہیں۔ ضماد کرنے میں بہت مفید چیز ہے کہ اسکو تھوڑی ہی نوشیدن رکردیتی ہے اور وہ خاصیت ہے جسکو عرب یہی جانتے ہیں **جراح وقروح** جب اسکی تی کا ضماد کیا جاتا ہے بستان کے قروح خبیثہ کو نفع کرتی ہے **اعضائے سر** اسکی جڑ کے پانیسے جب ناک میں لیا جائے دماغ کے رطوبات غلیظہ کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفس** سپھیپھڑے کے سدوں کی تفتیح کرتی ہے اور سپھیپھڑے کا تنقیہ کردیتی ہے **اعضائے غذا** جگر اور طحال کے سدوں کی تفتیح کردیتی ہے **اعضائے نفض** ملین ہے اسکا طبیعت کو نرم کرتا ہے بواسیر کا بھی ضماد اس سے کیا جاتا ہے اور مقعد کے ٹکڑے کو دور کرتی ہے صلابت رحم کی تحلیل کرتی ہے کیموسات غلیظہ کا اخراج کرتی ہے **سموم** حیلہ ہوام کے کاٹنے کا ضماد اس سے کیا جاتا ہے

قیسوس اسکی تین قسمیں ہیں سیاہ سپید سرخ اور سب قسمیں اسکی تیز اور قابض ہیں اور بڑی حدت اسکی اس قسم کی ہے جسکا نام لاذن رکھا جاتا ہے قیسوس دراصل یہی لاذن ہے خواہ اور کوئی چیز ہو اسلیئے کہ یہ دونوں حوال میں قریب قریب ہیں **طبیعت** مائل بحرارت ہے اور ماکثر اسکے بعض اقسام میں برودت بھی ہوتی ہے لاذن فی نفسہٖ گرم در دوم میں گرم ہے **خواص** اسکے کو عطر ہے اور اسمیں قبض کی قوت ہے کیونکہ یہ شیمی ہے خصوصاً اسکی تی میں اور پھول میں اسکے طبیعت کے بند کرنیکی قوت ہے جو قسم اسکی شناخت میں آچکی ہے اور تمام لاذن شور ہے اسمیں تفتیح کی قوت ہے اور رگوں کے منھ کی تحسین کی اور تلیین بھی ہے **زینت** آنسو جو اسکے درخت سے ٹپکتا ہے جو بالوں کو قتل کرتا ہے خصوصاً بالونکی جڑوں کو اور نئے بال پیدا کرتا ہے اگر لاذن کی شراب میں ملاکر قروح کے نشان پر لگائی جائے اور نشانات کی بدنمائی کو دور کردیتی ہے اور اگر شراب و عرق روغن آس ملاکر لگائی جائے بالونکے زیادہ گرنیکو منع کرتی ہے مگر اسمیں اتنی قوت نہیں ہے کہ بالخورہ کو نفع کرے اسلیئے کہ تحلیل اسمیں کم ہے **جراح وقروح** جوشاندہ اسکا شراب میں بناکر قروح کو بہت نفع کرتا ہے اور اسکا ضماد کیا جاتا ہے جسمیں مادہ خبیثہ کے پھیلنے اور بڑھنیکو منع کرتی ہے اسکی قیروطی آگ سے جلنے کیواسطے بنائی جاتی ہے **آلات مفاصل** پٹھے کو مفرح ہے **اعضائے سر** جب اسکا نچوڑا ہوا پانی مع روغن ایرسا اور شہد و نطرون کے سونگھایا جائے پرانے درد سر کو زائل کردیتی ہے اور جب اسکی سیاہ تی کے سروں کا عصارہ لیکر انار کے چھلکو میں گرم کیا جائے اور اسکو کان میں ٹپکایا جائے جو جانب مخالف پر اوس کان کے واقع ہو جسمیں درد ہو مثلاً اگر داہنے کان میں درد ہو بائیں کان میں ٹپکایا جائے نفع کریگا۔ یانی کا اسکے سوط جدید سر کے تنقیہ کیواسطے کیا جاتا ہے اور زکام

کسی قسم کی طوبت کا سیلان مدت سے ہوتا ہو اسکو بھی دور کردیتا ہے اور زنانکے قروح کو خشک کردیتا ہے **اعضائے غذا** جب نرہ قیسوس کا ضماد سرکہ ملاکر تلی پر کیا جائے فائدہ کریگا **اعضائے نفض** جسوقت اسکی اتنی مقدار جو تین انگلیوں سے اوٹھ آئے شراب میں استعمال کیجائے دو سنطاریا کو نفع کریگی اور دن بھر میں دو مرتبہ پلانی چاہیئے جب اسکی تازہ تی اور اسکے سروں کا ضماد کیا جائے حیض کا ادرار کریگا اور اگر اسکی دھونی بقدر ایک خمی کے اسوقت لیجائے جب عورت حیض سے پاک ہوتی ہو عورت کے حاملہ ہونیکو منع کریگا۔ اور جڑ بھی اسکی جسوقت اسکا حمول نیچے کیطرف سے کیا جائے ادرار حیض کرتی ہے اور جنین کا اخراج کرتی ہے لاذن کی دھونی مشیمہ کیواسطے کیجاتی ہے پس اسکو گرادیتی ہے اور پھول اسکا طبیعت میں قبض پیدا کرتا ہے **سموم** جب اسکی جڑ کو سرکہ اور شراب کے ہمراہ پلائیں تیلے کے کاٹنے کو نفع کرتی ہے۔

قیقن یہ ایک گوند بدمزہ بلاد عرب سے آتا ہے اور بعضونکو خیال ہوا ہے کہ سندروس یہی ہے۔ مگر یہ بات ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس گوند کی دھونی مراد اور [illegible] کیجاتی ہے **خواص** اسمیں تھوڑا سا تغریہ ہے **زینت** قروح کے نشانوں کو بہت جلد مٹا کردیتا ہے اور اسمیں لاغر کردینیکی بھی قوت ہے اگر ہر روز تین یا چار [illegible] دو ماشہ ہمراہ سکنجبین کے پلایا جائے **اعضائے سر** درد کے کٹ کٹ کے اسکے برابر کوئی دوا نہیں ہے **اعضائے چشم** بصارت کو تیز کرتا ہے **اعضائے نفس** ربو کو ماء العسل کے ہمراہ نفع کرتا ہے اور کشتی لڑنے والے بھی اسکا استعمال کرتے ہیں کہ سانس نہ پھولے **اعضائے غذا** جب تین دن برابر ہمراہ سکنجبین کے پیا جائے تلی کو زیادہ گھٹا دیتا ہے **اعضائے نفض** ماء العسل کے ساتھ پینے سے ادرار حیض کرتا ہے۔

قطن بضم قاف روئی کو کہتے ہیں **خواص** بنولہ مسخن و ملین ہے **اعضائے صدر** بنولہ سینہ کیواسطے بہت اچھی چیز ہے کھانسی کو مفید ہے **اعضائے نفض** بنولہ ملین شکم ہے اور کپاس کی تی کا نچوڑا پانی بچوں کے اسہال کو نفع کرتا ہے

قنب بکسر قاف و فتح نون مشدد آخر میں باے موحدہ ہے بھانگ کے درخت کو کہتے ہیں **خواص** بیج اسکا ریاح کو منتشر کردیتا ہے اور مجفف ہے دشوار ہضم ہوتا ہے خلط اسکی خراب بنتی ہے گرمی پیدا کرتا ہے قوی ہضم ہونے سے بھنگ گرم خشک گرم ہے اور سکنجبین شکر ہی اسکے ضرر سے نفع دیتی ہے **اورام و نمو** صحرائی بھنگ کی جڑوں کا ضماد اورام گرم اور مقعد پر کیا جاتا ہے **اعضائے سر** عصارہ اسکا اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اوسکا دھواں کان کے درد کو مفید ہے۔ اسکی تی کے عصارہ کو سرکہ کو دھو ڈ میں بسیار بہت کو فائدہ کرتا ہے یعنے سر میں جو ٹکیں اور کانٹے سے مسامات میں پڑ جاتے ہیں بھنگ کا بیج درد سر پیدا کرتا ہے بسبب ایسے کہ سخونت پیدا کرنیکی اور بخارات اوٹھانیکی اسمیں قوت شدید ہے **اعضائے غذا** تخم اسکا دشوار ہے ہضم ہوتا ہے معدہ کیواسطے خراب ہے **اعضائے نفض** چھلکوں کا اسکا اگر زیادہ استعمال کرین منی کی تقطیع کرتا ہے یعنی اسکی تری کو خشک کر دیتا ہے

قنادیہ دیہی رحت ہے جسکے گوند کا کتیرا نام ہے اسکا بیان باب الکاف میں ہو چکا ہے طبیعت اس کی سرد خشک ہے۔

قلی بفتح قاف و لام بالف کشیدہ سجی کو کہتے ہیں **طبیعت** گرم ہے محرق ہے اخلاط اور جلد کو جلا دیتی ہے اور بہت جلا کر نیوالی ہے۔ اکال ہے نمک سے جلا فعال ہیں قوی تر ہے **زینت** بہق کو فائدہ کرتی ہے **قروح** سجی بلی کو فائدہ کرتی ہے اور گوشت زائد کو اوڑا دیتی

قیمولیا بکسر قاف و سکون یا و ضم میم و سکون واو **ماہیت** اسکی ایک نرم پتھر ہے سپید سپید براق اور خوشبو ہوتی ہیں۔ مزہ اسکا گل کا سا نو کے ہوتا ہے اور ایک قسم اسکی وہ ہے جسمیں چمک نہیں ہوتی۔ اور ہر ایک قسم اسکے ملنے سے بہت جلد بکھر جاتی ہے **جراح و قروح** آگ سے جلنے کو خصوصاً جلتے ہوے پانی اور سرکہ سے جلنے کو فائدہ کرتی ہے جلی ہوی چمڑیا اور جلی ہوئی اور آتی قروح کو مفید ہے خصوصاً اورام خنازیر ہ

قلقاس بفتح ہر دو قاف آخر میں سین مہملہ ہے۔ ہندی میں اروی کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک نبات ہے جسکو اشنان یعنے سجی کے درخت سے مشابہت ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** اسمیں تلخی کے ہمراہ قبض ہے اور اجزا اسکے خشک خواص میں متشابہ نہیں ہیں تھوڑا سا قبض بھی ہے **اعضائے سر** دوہ ذ سا تھا اسکو جوش دیکر غرغرہ کیا جاتا ہے خواہ اسکا نمک بنا کر دودھ میں الکراس سے غرغرہ کیا جاتا ہے **اعضائے غذا** زرد آب کو براہ دستوں کے نکال دیتی ہے خصوصاً اسکا بیج اور اسکی تی کا عصارہ اور بقدر کتنی مقدار دینی چاہیے تاکہ ضعف نہ لائے **اعضائے نفض** اخراج ادرار بول کرتی ہے اور تولید منی کرتی ہے خلط صفراوی اور بلغمی کی برمی مسہل ہے مقدار شربت اسکی تخمینا ... تولہ ... نمک ہے

قرطاس بکسر قاف و سکون رائے مہملہ آخر میں سین ہے کاغذ کو کہتے ہیں **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** جلا ہوا کاغذ نزف الدم کو منع کرتا ہے **جراح** جلا ہوا کاغذ سعفہ کو منع کرتا ہے **اعضائے سر** جلا ہوا کاغذ نکسیر کو بند کر دیتا ہے۔

قیسوم بفتح قاف و سکون یا و ضم سین مہملہ جسکو برنجاسف اور گندنبی کہتے ہیں **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک ہے **خواص** لطیف ہر تخم ہوا اسمیں ارضیت اور تلطیف ہے جالینوس کہتا ہے کہ پھول اسکا اسکے تخم سے زیادہ موثر ہے اسمیں تفتیح بھی ہے **زینت** جلا ہوا قیسوم بالخصوص کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً ہمراہ تخم سپید انجیر یا ہمراہ روغن ترب جس ڈاڑھی کے بال نہ ہیں اوگتے ہوں اگر قیسون کو بعض روغنہائے مفتحہ ملا کر ڈاڑھی کے مقام پر ملا جائے نفع کریگا اور سوختہ گوشت کی سیست... برگ زینبا ہو **اورام و بثور** اور ورم بلغمی کی تحلیل کرتا ہے اور اسکو جو کے ہمراہ جوش دیکر دنبل و ورم کی تحلیل کریگا جنکی تحلیل میں دشواری ہے

جراح و قروح زخمہائے تازہ کو موافق نہیں ہے بلکہ اوسمیں لذع پیدا کرتا ہے **آلات مفاصل** جوشاندہ اسکا عضل کے سرے کے پھٹنے کو اور عرق النسا کو جسکے صحت میں دشواری ہو فائدہ کرتا ہے **اعضائے سر** جب بیت میں بکایا جائے سر کو گرم کر دیتا ہے اور اوسکی برودت کو دور کرتا ہے **اعضائے نفس** جوشاندہ اسکا نفس انتصابی میں جو دشواری ہو یعنے کھڑے اور سیدھے وقت جو سانس میں دشواری ہو اوسکو نفع کرتا ہے اور افضل جوشاندہ اسکے شگوفے کا ہے **اعضائے غذا** جب بیت میں اوسکو جوش دیں معدہ کو گرم کرتا ہے اور اسکی برودت کو دور کر دیتا ہے **اعضائے نفض** ادرار حیض کرتا ہے اور جنین کو نکال دیتا ہے اور گردہ اور مثانہ کی پتھری پارہ پارہ کر دیتا ہے۔ غرض اسکا گرم کیا ہوا عرق گلے منھ ملیجا سے ... نفع کرتا ہے اور دشواری کو بھی مفید ہے **حمیات** جب کسی تیل کے ہمراہ اسکی مالش کیجاے لرزہ کو نفع کرتا ہے **سموم** جب کسی شراب کے ہمراہ پلایا جائے سموم کی سمیت سے نفع دیتا ہے اور جب اسکا بچھونا یا فرش بچھایا جائے ہوام کو پاس سے بھگا دیتا ہے۔

قاتل الذئب یعنے بھیڑیے کی مارنے والی ہے یہ تی **ماہیت** اسکی قوت خانق النمر کی قوت کے مشابہ ہے مگر یہ تی خاص بھیڑیوں کے لیے ہے۔

قاتل الکلب یعنے کتے کے مارنے والی ہے **اعضائے سر** نکسیر جاری کرتی ہے۔ **اعضائے نفس** منھ کیطرف سے آدمی خون تھوکنے لگتا ہے کتوں کو بہت جلد قتل کرتی ہے اور آدمیوں میں نکسیر اور نفث الدم پیدا کرتی ہے۔

قطف بفتح قاف و طائے مہملہ جسکو ہندی میں پالک کہتے ہیں **ماہیت** یہ بھی ایک قسم کا تھوا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ تک سرد ہے اور رطوبت دوسرے درجہ کی رکھتا ہے **خواص** تخم پالک میں قوت ملینہ ہے اصحاب صفرا کو ...

قرۃ العین بضم قاف و فتح رائے مشددہ جسکا ترجمہ فارسی میں نگر آبی ... یہ بجر جیر الماء ہے اور اسکو کرفس الماء بھی کہتے ہیں اور یہ میں اسکی عطریت ہے اور ...

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوے پانی میں جو پیدا ہوتی ہے **افعال و خواص** منفّخ ہے محلل ہے **اعضائے نفض**
حیض کا اور بول کا ادرار کرتی ہے اور گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کر دیتی ہے گو کھلائی
جائے خواہ جوش دیکر اور قروح امعا کو نفع کرتی ہے۔

قرع بفتح قاف و سکون راے مہملہ و عین مہملہ فارسی میں کدو ہندی میں لوکی کہتے
ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ میں سرد تر ہے **خواص** دبلا ہوا کدو تھوڑی غذا
دیتا ہے اور معدہ سے جلد نکل جاتا ہے اور اگر ہضم ہونے سے پہلے فاسد نہ ہو جائے تو اس
سے خلط ردی نہیں پیدا ہوتی ہے اگر معدہ میں کوئی خلط ردی ہو تو اسکے ساتھ
سے کدو بھی فاسد ہو جاتا ہے مثل اور خربوزہ کے یہ بھی دیر تک ٹھہریگا۔ جو خلط کدو سے
بنتی ہے وہ پھیکی ہوتی ہے مگر یہ کہ اس پر وہ چیز غالب ہو جاتی ہے جو اسمیں ملا کر کھائی گئی ہو اور اگر
رائی ملا کر کدو کھایا جائے اوسکی خلط محمود نہیں ہوگی اور یہ بھی یہ بات ہے کہ صفراوی مزاج
کیواسطے پسندیدہ غذا ہے اسیطرح آب انگور خام اور آب انار ملا کر کدو کی خلط
محمود ہوتی ہے لیکن قوت کم ہو جاتی ہے کدو کے خاصیت سے یہ بات ہے کہ جس چیز کے
ساتھ کھایا جائے اوسکے ہمرنگ غذا بنجاتا ہے اگر رائی اور نمک کے ساتھ کھایا
جائے فقط شور پیدا کریگا اور اگر کسی چیز قابض کے ہمراہ کھایا جائے خلط قابض
پیدا کریگا۔ اور خلاصہ یہ بات ہے کہ اصحاب [illegible] اور بلغم کو مضر ہے اور صفراوی مزاج والوں کے
مفید ہے مربیٰ کدو کا وہ [illegible] اصل نہیں ہے اور نہ کوئی اثر [illegible]
بلکہ بہتر [illegible] اسکا استعمال لذت اور ذائقہ زبان کیواسطے ہوتا ہے **اعضائے سر** عصارہ
کدو کا حرارت کے جو درد کان میں اسکو نفع کرتا ہے خصوصاً روغن ملا کر اور اورام دماغی
اور سرسام کو نفع کرتا ہے حلق کے درد کو بھی کدو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفس** ستو اسکا
کھانسی کو اور سینہ کے درد کو بشرطیکہ یہ دونوں حرارت سے ہوں فائدہ کرتا ہے
اعضائے غذا جوشاندہ اسکا معدہ کے فضول گرم کو نفع کرتا ہے اور پھیلا کر
معدہ سے نکالدیتا ہے اسیطرح جو شراب یا شربت کدو کو اندر سے بھر کر رکھا جائے پھر استعمال
کیا جائے کدو کے عصارہ کا سعوط دانتوں کے درد کیواسطے کیا جاتا ہے کدو معدہ
کی تری پیدا کرتا ہے اور پیاس کو دور کر دیتا ہے کدوے خام معدہ کو نہایت مضر ہے
بہا خشک کیونکہ پورے جوان اور نوجوان آدمی کے معدہ کو بھی مضر ہے اور جو مزاج کدو کے
کھانے سے معدہ کو پہونچے سوائے قے کرانیکے اور اوسکی کچھ دوا نہیں ہے۔ مضرت کدو
کی تو ان کو بہت پہونچتی ہے **اعضائے نفض** آب کدو جسوقت شہد ملا کر
لگایا جائے اور اسمیں قطرون داخل کیجائے شکم نرم کر دیگا۔ اور اسیطرح اگر کدو کو ختمی
کی غرض سے آگ میں توپ دیں پھر نکالکر نچوڑ لیں اور پانی کو جوش دیں اور اسکی [illegible]

کدو کی مضرت سعال کو اور خاص احمار قولون کو زیادہ پہونچتی ہے مصلح [illegible] کو نفع کرتا ہے
قثاء بکسر قاف و فتح ثائے مثلثہ و الف ممدودہ ککڑی کو کہتے ہیں **اختیار** ککڑی کا
کھیرے کے بیج سے افضل ہے اور زیادہ لطیف ککڑی کا وہی بیج ہے جو پکی ککڑی سے
نکالا جائے **طبیعت** دوسرے درجہ تک سرد تر **خواص** حرارت میں اور خلط صفرا
میں تسکین دیتا ہے مگر کیموس اسکا خراب بنتا ہے جسمیں عفونت کی استعداد زیادہ
ہوتی ہے اور [illegible] کو ککڑی [illegible] ہے جسکا ازالہ دشوار ہوتا ہے تر ککڑی
سے زیادہ اور بہت جلد فاسد ہو جاتا ہے پختہ ککڑی میں جلا کی قوت ہے اور کھیرے
کا بخوبی ہضم ہو جانا بہت دور ہے اگرچہ خام اونکا ہضم جلد ہو جاتا ہے اور حمیات
فرمنہ پیدا کرتا ہے اور جوان اسکی مضرت کو دور کرتی ہے یا انکے معدہ میں التہاب نہ ہو
اورام و بثور ککڑی کا پتہ شہد ملا کر بلغمی پتی پر ملا جاتا ہے تو بہت نفع کرتا ہے
اعضائے سر جس شخص کو حرارت سے غشی عارض ہو ککڑی سونگھنے سے ہوش میں
آجاتا ہے **اعضائے غذا** پیاس میں سکون پیدا کرتی ہے معدہ کیواسطے اچھی غذا ہے
مگر عیب یہی ہے کہ بخوبی ہضم نہیں ہوتی اگر ککڑی کی تخم [illegible] لعوبات اور [illegible]
کے ہمراہ پلائی جائے خلط رقیق کی قے ہو جائیگی **اعضائے نفض** بطن اور ادرار
کی قوت ہے اور اعضائے تناسل کے درد کو مفید ہے اور مثانہ کو بھی مفید ہے
تربوز سے اسمیں ادرار کم ہے **سموم** دیوانے کتے کے کاٹے کو تریاق کا کام کرتا ہے

قثاء الحمار جسکو جنگلی کریلا کہتے ہیں اور کڑوی ککڑی بھی کہتے ہیں اسکا عصارہ
اسطور پر بنایا جاتا ہے کہ آخر فصل گرما میں جب اسکا پھل زرد ہو جائے کسی کپڑے
میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں تاکہ اوسکا پانی نچڑ کر نکل آئے پھر اس پانی کو چھان
کر کسی خوشبودار مٹی میں ملا کر خاکستر گرم میں اسکو خشک کرتے ہیں اور پھر کسی تختی
پر سایہ میں اوسکو رکھدیتے ہیں **اختیار** بہتر پھل اسکا وہی ہے جو تندرست ہو اور بیچ
قد کا ہو جیسے ککڑی سیدھی ہوتی ہے اور تلخی اوسکی پوری ہو اور عصارہ بہتر وہ ہے
جو سپید اور چکنا اور سبک ہو اور سنبل کے مشابہ ہو اور سال بھر کا زمانہ اوسپر گذر گیا ہو
طبیعت تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** ملطف ہے محلل ہے اور جڑ اسکی
اور بیج اور پھل اسکا جلا اور تحلیل کرتا ہے اور تجفیف کی قوت اسکے چھلکے میں [illegible]
اور اسکی بیخ کا عصارہ دونوں کی قوت ایک سی ہے **زینت** اسکا عصارہ یا اسکی جڑ اور بیج
عصارہ یرقان کو مفید ہے ذرور اسکا جو خشک کرکے بنایا گیا ہو ان سیاہ
نشانوں کو دور کر دیتا ہے جو خسرہ کے اندمال کے بعد پڑ جاتے ہیں اور چہرہ کے تِل
کو فنا کر دیتا ہے اور **اورام و بثور** جب اسکی جڑ آبدوج ملا ضماد دیا جائے [illegible] ہر ایک

HAKEEM SHOUKAT ALI

ورم بلغمی کہنہ کی تحلیل کر دیتا ہے جو شنار المحار رد و بلیلہ اور جراحات کو شگافتہ کر دیتا ہے خصوصاً ہمراہ صمغ البطم کے اور خصوصاً اسکا عصارہ **جراح و قروح** جب انکو خشک کر کے ترکھجلی اور داد چنبل جیکین دونکو نفع کریگا **آلات مفاصل** مفاصل کے درد کو نفع کرتا ہے اور جوشاندہ کا اوسکے حقنہ عرق النسا کو نافع ہے سرکہ ملا کر غرغرہ کیا جاتا ہے **اعضاے سر** جو شقیقہ غلیظ مادہ کے پیدا ہوا ہو اسکو اسکا سعوط دودھ ملا کر دور کر دیتا ہے اور اگر دودھ ملا کر نتھنے مین لگایا جاتا ہے تب فضول کو ناک کیطرف سے نکالدیتا ہے بیضہ جو ایک قسم کا درد سر ہے اوسکو بھی نفع کرتا ہے اور پرانے درد سر کو مفید ہے اور عصارہ اسکی تی کا اسکے جرم کے عصارہ سے ضعیف ہے جب کان مین اسکا عصارہ ٹپکایا جاتا درد مین سکون پیدا کرتا ہے **اعضاے نفس** اسکے عصارہ سے سہل دینا اوس شخص کو بہت فائدہ کرتا ہے جسکی سانس کی آمد و شد مین خرابی واقع ہو جبڑے پر اسکو خناق بلغمی مین شہد اور زیت ملا کر لگاتے ہین **اعضاے غذا** استسقے کے بہت نکالنے مائیت بلغمی کے منفعت عجیب کرتا ہے جو بحران فصد کے ہوتی ہے — جب اسکی جڑ سے بقدر ڈیڑھ ابولوس جو برابر سوا ماشہ کے ہو پلائی جائے جب ضعف رطل یعنی قریب اونس تولہ کے ہوا وسکو دو قسط شراب مین جو برابر پانچ سیر کے ہوا و تین روز پیا دے ہر روز تین ابولوس سات یا پانچ ابولوس تک کین نفع کریگی جب اسکی جڑ سے ڈیڑھ ابولوس اور اسکے چھلکے سے چہارم اسکو فاقہ کے تناول کرین بلغم اور صفرا کو بطور قے کے نکالدیتا ہے اور ماء العسل کے ہمراہ بھی اسکو پیتے ہین پس نفع کرتی ہے اور حیض اور بول کا بسہولت ادرار کرتا ہے کچھ اغذا اور ضرر معدہ کو نہین ہوتا ہے اسکے مسہل لینے کی عمدہ ایک ترکیب ہے کہ عصارہ مین اسکے دو چند وزن نمک ملا کر مٹر کے برابر گولیان بنالین اور پانی کے گھونٹ سے ایک ایک گولی اوتار جائین تو قے کریگا اسکے ذریعہ سے یہ طریقہ کہ اسکو پانی مین گھولکر زبان کی جڑ مین اور قریب بیخ زبان کے تھوڑا سا لگادین اور اگر خواہش یہ ہو کہ جلدی قے آجاوے اور بقوت نیچے زور کر قے ہو جا تو اسکے کیبعد روغن زیت یا روغن سوسن مین گھولکر بیخ زبان پر لگائین پھر اگر بے انداز قے ہونے لگے ۔ جسنے اس دوا کا استعمال کیا ہو اسکو لونی ترنج یا ترنج زیت ملا کر پلایا جائے کہ اس سے فوراً قے مین سکون ہو جاتا ہے اور اگر یہ تدبیر کارگر نہو جو کا ستو ٹھنڈے پانی اور سرکہ مین گھولکر پلانا چاہیے **اعضاے نفض** بلغم اور خونکی مسہل ہے اور اسکا عصارہ و ریشہ پیشاب کو جاری کر دیتا ہے اور حیض کو بھی کھولدیتا ہے اور حمول کرنے سے جنین کو خراب کر دیتا ہے ۔

قرن بفتح قاف و سکون راے مہملہ و نون شاخ یعنی سینگ کو کہتے ہین **اعضاے سر** بارہ سنگے اور بکری کا جلا ہوا دانتون مین ملنے سے بقوت جلا کرتا ہے اور مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے اور دانت اور مسوڑھے کے درد کو جو ہیجان مین ہو مشہور دیتا ہے اگر اون دونو کا جلایا جانا بہ شرط ہو کہ اسقدر جلائی جائین کہ سپید ہو جائین **اعضاے چشم** شاخ گوزن کو جو سپید ہو گئی ہو مثل جلے ہوئے نمک کے آنکھ مین داخل کرنے سے آنکھ کے جالا کو دور کرتا ہے **اعضاے نفس** شاخ گوزن مذکور جو ترکیب سے دھونی بھی گئی ہو نفث الدم کو فائدہ کرتی ہے **اعضاے غذا** اگر کو ضرر ہو معدہ کو مضر نہین ہے اور یرقان کو فائدہ کرتی ہے **اعضاے نفض** شاخ گوزن سوختہ اس شخص کو فائدہ کرتی ہے جسکو دو شط ریا کا مرض ہو

قریص یہ وہی چیز ہے جسکو انجرہ یعنی انگشن کہتے ہین ۔

قطاۃ بفتح قاف و طاے مہملہ جمع قطا کی ہے جسکو ہندی مین بٹ کہتے ہین **طبیعت** حرارت اسکی ضعیف ہے اور یبوست شدید ہے **افعال و خواص** اسکا شوربا سود ہے **اعضاے غذا** استسقے کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** دوائی شکم کو نفع کرتا ہے

قوابض جمع قابضہ کی ہے جسکو ہندی مین پتھری کہتے ہین **خواص** پرندونکا سنگدانہ غذاے کثیر دیتا ہے اور مرغ کا سنگدانہ بھی جلدی ہضم نہین ہوتا ہے **اعضاے غذا** اطبا گمان کرتے ہین کہ پوست اندرونی سنگدانہ کی مجفف ہے فم معدہ اور اوسکے درد کے واسطے نفع کرتی ہے اور ابن ماسویہ کہتا ہے کہ خصوصاً پوست سنگدانہ مرغ مین قوت مذکور بہت زیادہ ہے

قوقی دونون قاف مین **ماہیت** ایک دریائی جانور ہے جسکی قوت اس حیوان کے قریب ہے جسکو جند بیدستر کہتے ہین **اعضاے سر** گوشت اسکا اور مرگی اور اختناق رحم کو فائدہ کرتا ہے اور

قنفذ بضم قاف و سکون نون بھر فا کو ضمہ ہے ہندی مین ساہی کو کہتے ہین **ماہیت** جنگلی ساہی تو مشہور ہے اور پہاڑی ساہی کو دلدل کہتے ہین اسکے کانٹے مثل تیر کے کھڑے ہوتے ہین اسکی طبیعت بھی جنگلی ساہی کے قریب ہے دریائی ساہی ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے جسکا چھلکا مثل سیب کے ہوتا ہے **افعال و خواص** ساہی کی چربی انتشار اندرونی کیطرف مواد کی ریزش کو منع کرتی ہے اور اسیطرح اسکا جگر سکھا کر اور صحرائی اور دریائی ساہی کو جلا کر اسکی آنکھ مین جلا و تجفیف کی قوت ہے **زینت** نمک صحرائی ساہی کا داء الفیل کو منع کرتا ہے اور گوشت صحرائی ساہی کا جذام کو روکتا ہے بسبب قوت تحلیل اور تجفیف کے جو اسمین ہے اور جلا یا ہوا گوشت صحرائی ساہی کا نفخ کا زفت ملا کر طلا کرنے سے بالخورہ کو فائدہ کرتا ہے اور ورم و ثبور دریائی قنفذ کی کھال خارش کھجلی کی دوا ہو نہین پڑتی ہے ۔ اور گوشت اوسکا خنازیر کو بہت نفع کرتا ہے ۔ **جراح و قروح** ساہی کی کھال کی راکھ جو ایک آدھ قروح کو مفید ہے اور گوشت زائد کو دور کر دیتی ہے ۔ اور گوشت اوسکا خنازیر کو اور سخت کرتی ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

رازیانج جسکو فارسی رازیانہ اور بادیان اور ہندی سونف ہی **ماہیت** اسکا تخم شکل مین انیسون کے مشابہ ہوتا ہی۔ اور بڑے بیج کی سونف کی قوت صحرائی سونف کے قریب ہی مگر اس سے ضعیف ہی۔ اور بڑی قسم صحرائی ہی اسکی قوت زیادہ ہی **طبیعت** جنگلی سونف مین حرارت اور خشکی زیادہ ہی جو قریب تیسرے درجہ کے ہی۔ اور بستانی کی حرارت دوسرے درجہ مین ہی **خواص** سدون کی تفتیح کرتی ہی **اعضائے چشم** بصارت کو تیز کرتی ہی خصوصًا گونا سکا اور ابتدا نزول الماء کو نفع کرتی ہی بروقت پانی اوترنے کے۔ اور دیسقوریدوس کے نزدیک یہ بات ثابت ہی کہ ہوام تخم رازیانہ تازہ اسواسطے چر لیتے ہین تاکہ انکی بصارت تیز ہوجائے اور چھوٹے بڑے سانپ اپنی آنکھ کو اس سے کھجلاتے ہین جب بعد جاڑون کی فصل کے اپنے سوراخون سے نکلتے ہین تاکہ انکی آنکھ مین روشنی آجائے **اعضائے ثدی** تر و تازہ رازیانہ کے کھانے سے دودھ کی افزائش ہوتی ہی خصوصًا بستانی رازیانہ کی **اعضائے غذا** جب سرد پانی کے ساتھ پیا جائے متلی کو اور التہاب معدہ کو نفع کرتی ہی ہضم دیر مین ہوتی ہی اور غذا اسکی خراب ہی **اعضائے نفض** بول اور حیض کا ادرار کرتی ہی اور صحرائی سونف بالخصوص اور پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہی اور صحرائی اور نہری سونف مین گردہ اور مثانہ کی منفعت ہی اور خصوصًا صحرائی سونف قطیر البول کو نفع کرتی ہی اور بچہ کو خون ولادت سے پاک کرتی ہی بیخ رازیانہ جب تخم رازیانہ کے ساتھ کھائی جائے قبض شکم پیدا کرتی ہی **حمیات** پرانی تپون کو فائدہ کرتی ہی اور آب سرد کے ہمراہ اگر حمیات مین پلائی جائے متلی کو اور التہاب معدہ کو جو تپ مین ہو نفع کرتی ہی **سموم** جوشاندہ اسکا شراب مین ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتا ہی اور بیخ رازیانہ کو شہد کے ساتھ ملا کر دیوانہ کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر طلا کیجاتی ہی بس نفع کرتی ہے

رامک رائے کو فتحہ اور میم کو بھی زبر ہی **ماہیت** یہ مازو کا عصارہ ہی **طبیعت** سرد خشک ہی **خواص** قابض ہی طبیعت مین بستگی پیدا کرتا ہی ریزش مواد کو منع کرتا ہی حرارت مین سکون پیدا کرتا ہی **اعضائے غذا** معدہ کی تقویت کرتا ہی۔ جب اسکو پانی کے ساتھ پیا جائے **اعضائے نفض** طبیعت مین بستگی پیدا کرتا ہی

رتینانج **طبیعت** اسکی تیسرے درجہ تک گرم ہی اور پہلے درجہ مین خشک ہے **خواص** سخت بدن گوشت کو اوگالاتی ہی مگر نرم ابدان کو بیجا نہین لاتا ہی بھی قروح اسکے استعمال سے اچھے ہوجاتے ہین جبکہ عروق اور کلنار وغیرہ کے ساتھ استعمال کیا جائے

راسن سین مہملہ کو بھی فتحہ ہی اور آخر مین نون ہی اور اسکو زنجبیل شامی بھی کہتے ہین۔ ایک قسم اسکی بستانی ہوتی ہی اور ایک قسم اسکی بری ہوتی ہی جسکا ہر ایک پتا ایک بالشت سے لیکر ایک ہاتھ لانبا چوڑا زمین پر مثل غام کے بچھا ہوتا ہے۔ اور شکل مین سور کی تپی کے مشابہ ہوتی ہی اسکے جمیع اجزا مین جڑ کی منفعت زیادہ ہی **اختیار** اسکی شراب کی قوت اپنے افعال مین قوی ہی اور فصل میں اور مری سکی سرکہ مین بنانے سے اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی ہی اور یہ مطلب ہی کہ راسن کو سرکہ مین پروردہ کرنے سے اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی ہی **طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم خشک ہی اور اسمین رطوبت فضلیہ ہی اسی سبب سے بدن مین تسخین بمجرد ملاقات پیدا نہین کرتی ہی **خواص** جملہ اقسام کے الام اور درد جو سردی سے ہون اور ہیجان ریاح اور نفخ کو فائدہ کرتی ہے اسمین جلا کے تخ کرنیکی بھی قوت ہی اور جلا کی بھی قوت پوری ہی **آلات مفاصل** عرق النسا اور وجع مفاصل کو فائدہ کرتی ہی۔ اور جڑ اسکی اور پتا اسکا بھی طور ضماد کے دردہائے بارده کو نفع کرتا ہی اور عضل کے سرونکے پٹھے جانیکو **اعضائے سر** درد پیدا کرتی ہی مگر شقیقہ بلغمیہ کو زائل بھی کردیتی ہی خصوصًا جبکہ اسکا سر پر ضماد دیا جائے **اعضائے نفس** شہد کے ہمراہ چاٹنے سے نفث مین آسانی ہوتی ہی اسکا عمل جید ہوتا ہی جب اون لعوقات مین داخل کیجائے تو سینہ کے تنقیہ کیواسطے بنائی جاتی ہی۔ راسن بھی مفرح دوا ہی اور قلب کی تقویت کرتی ہی کبھی اسکی شراب سطرح بناتے ہین کہ پچاس مثقال جو باریک کر کے ہوا راسن کو اچھا ہو ساتھ شیرہ انگور مین جو برابر سا تیس اشربہ کے ہو ملا کر تین مہینے تک رکھ کر استعمال کرتے ہین بس سینہ اور پھیپھڑے کو پاک کردیتی ہی **اعضائے نفض** اسکی جڑ کا جوشاندہ ادرار بول و حیض کرتا ہی خصوصًا شراب اسکے جڑ کی جو شخص اسکے استعمال کی عادت کرے اسکو ہر وقت پیشاب کرنیکی حاجت ہوگی **سموم** ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتی ہی خصوصًا راسن بحری

رماد لبخج رائے مہملہ آخر مین دال مہملہ ہی راکھ کو کہتے ہین **خواص** راکھ ہر چیز کی جلا کرتی ہی اور مجفف ہی اگرچہ بسبب اختلاف اون اجسام کے جنکی راکھ بنائی جاتی ہی یہ دونون اثر کم و بیش ہوتے ہین۔ مگر دھو ڈالنے سے جلا اس کا کم ہوجاتی ہی۔ اور تغریہ کی قوت پیدا ہوجاتی ہی۔ اور مجفف بدون لذع کے ہوجاتی ہی۔ راکھ کا پانی اون دواؤن مین سے ہی جو عفونت پیدا کرتی ہین اور سب سے زیادہ تر قوی چوب انجیر اور یتوع کی راکھ ہی۔ قوت جلا ہر ایک راکھ کے پانی اور پوست سب راکھ کی پانیون سے ان دونون راکھ کے پانی مین زیادہ ہی اور مازریون کی راکھ بھی بڑی جلا کرنیوالی ہی اور عفونت پیدا کرتی ہی اور قابض لکڑی کی راکھ مثل بلوط وغیرہ کے قروح کے خون کو بند کردیتی ہی اور اعضائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

گوسپند کے شاخ بریدہ کی راکھ تر کھجلی اور داد پر طلا کیجاتی ہو **اعضائے چشم** مازریون کی راکھ بصارت مین تیزی پیدا کرتی ہو **اعضائے نفس** مازریون کی راکھ کا پانی زحیر کو فائدہ کرتا ہو۔ خصوصاً ہمراہ دواء الخطا طیف کے

رجل الجراد زرنب کو کہتے ہین جسکو ہندی مین برمی بھی کہتے ہین دیکھو اوسکی تالیشفر کہتے ہین **ماہیت** یہ قائم مقام بقلۂ یمانیہ کے ہو **اعضائے نفس** اسکے کھانیسے سل کو نفع ہوتا ہو **حمیات** جوشاندہ اسکا دہی نفع کرتا ہو جو سرق کا جوشاندہ حمیات مطبقہ اور تربیطا ؤس را ور ربع مین کرتا ہو

رجل الغراب جسکو کاک جنگی کہنا چاہیے **اعضائے نفض** اس کی جڑ اکثر جوشاندہ کیمیلی تجا اسہال کہنہ کو فائدہ کرتی ہو۔ اور تولس حکیم وغیرہ نے کہا ہو کہ تو لنج کو بھی نفع کرتی ہو اور سورنجان کا عمل بالمشورت کرتی ہو

رمان بضم را و فتح میم مشددہ انار کو کہتے ہین **طبیعت** میٹھا انار سیلاو پہلے درجہ تک سرد ہو اور اسی درجہ مین تر ہو اور کھٹا انار دوسرے درجہ مین سرد خشک ہے

خواص کھٹا انار صفرا شکن ہو اور سیلان فضول کو احشا ما مدد وں کی طرف سے منع کرتا ہو۔ خصوصاً شربت اوسکا اور تمام اقسام مین انار کے تا ثیر قرص انار مین بھی قوت جلا کے ہمراہ قبض کی ہو زینت انار کی تخم شہد مین پیسکر بسہری پر لگائی جاتی ہو **جراح وقروح** انار کا تخم شہد مین پیسکر قروح خبیثہ پر طلا کیا جاتا ہو۔ اور انار کی بو نڈی جراحات پر لگائی جاتی ہو خصوصاً جلانیکے بعد زیادہ فائدہ کرتی ہو کھٹا انار زخمون کو ملا دیتا ہی بسبب اپنی حرارت کے۔ میٹھا انار لطیف ہو اور جملہ اقسام انار کے غذائیت کم رکھتے ہین اور باوجود کمی کے غذا اونکی جید بھی ہو اکثر میخوش انار کا نفع معدہ کیواسطے بہ نسبت سیب کے زیادہ ہوتا ہو اور بہی سے بھی اسکا نفع زیادہ ہو لیکن اس کا تخم معدہ کیواسطے خراب چیز ہو زیادہ تر قابض انار کے اجزا مین اوسکی بونڈی ہو۔ اور سب قسم انار کے تخم قابض ہین میٹھا ہو یا نہو انار دانہ شہد مین پیسکر کان کے درد کو فائدہ کرتا ہو جو اندر کان کے ہو انار دانہ کٹا ہوا شہد ملا کر طلا کرنیسے قلاع کو نفع کرتا ہو اگر چھوٹے انار کو جو میٹھا ہو شراب مین جوش دیکر مسلم کوٹ ڈالین اور اسکا ضماد کان مین کرین۔ کان کے ورم کو پوری منفعت ہوگی۔ شربت انار اور رب انار خمار کو نفع کرتا ہو اور خاص کر ترش انار کا رُب۔ **اعضائے چشم** ترش انار کا عصارہ ناخونہ کو فائدہ کرتا ہو **اعضائے نفس** کھٹا انار حلق مین خشونت پیدا کرتا ہو اور سینہ مین بھی اور میٹھا انار حلق اور سینہ کو نرم کر دیتا ہو اور سینہ کو تقویت دیتا ہو اگر انار دانہ کو آب باران کے ساتھ پیئین نفث الدم کو روکتا ہو۔ اور ہر ایک قسم کا انار فواد یا فم معدہ کی جلن کو ...

اعضائے غذا میخوش انار التہاب معدہ کو نفع کرتا ہو اور میٹھا انار معدہ کو اسواسطے موافق ہو کہ اوسمین قبض لطیف ہو۔ اور ترش انار معدہ کو مضر ہو۔ اور یا انیسون انار دانہ ہر قسم کا معدہ کیواسطے خراب چیز ہو کہ عرق ہو پینے سو ز ندہ ہو انار دانہ کا ستو حاملہ عورتون کی اختہا میں غثیان پیدا کرتا ہو اور اسیطرح ... خصوصاً ترش انار کا رب۔ تپ کا بیمار اگر بعد غذا کے انار کو چوسے اور وجہ دیکار کو بطرف سر کے منع کرے اسکے بہتر یہ ہو کہ غذا سے پہلے انار کھائے تاکہ معدہ نیچے جو مواد ہین اونکو ... کی طرف آنے سے باز رکھے **اعضائے نفض** کھٹے انار ... بول زیادہ ہو میٹھے انار سے اور دونون قسم کے انار ادرار کرتے ہین اور انار دانہ شہد ملا کر قروح معدہ کو نفع کرتا ہو اور انار دانہ ترش معدہ اور امعا کو ... انار دانہ کا ستو اسہال صفراوی کو نفع کرتا ہو اور معدہ کو قوی کرتا ہو انار کی جڑ کے چھلکے نبیذ کے ہمراہ چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو نکال دیتے ہین جبکہ چھلکون کو ٹکر کیا جاے یا چھلکے نبیذ مین جوش دیکر بھیگے جائین۔ **حمیات** میخوش انار تپون کو فائدہ کرتا ہو اور التہاب معدہ کو مفید ہو خبر ہو کہ اکثر تپ کے بیمار ونکو ضرر ہوا ہی

ریباس بکسر را ے مہملہ و سکون یاے مثناہ تحتانی و باے موحدہ مفتوح ... مین سین ہو۔ اسکو چکری بھی کہتے ہین **ماہیت** اسمین قوت حامض ترنج اور حصرم کی ہو یعنے ترشی نیبوا ور انگور خام کی قوت اسمین ہو **طبیعت** سرد خشک دوسرے درجہ مین ہو **خواص** حرارت کو بجھا دیتا ہو حدت خونکو قطع کرتا ہو۔ حرارت مین سکون پیدا کرتا ہو **اورام و بثور** طاعون کو نفع کرتا ہو **اعضائے چشم** بصارت کو تیز کرتا ہو جبکہ اسکے عصارہ کو بطور سرمہ کے لگائین **اعضائے نفض** اسہال صفراوی کو نفع کرتا ہو **حمیات** حصبہ اور جدری اور طاعون کو نفع کرتا ہو

ربیہ بکسر را ے مہملہ و فتح یاے مثناۃ آخر مین ہاے ہوز ہو جسکو بیٹھ کہتے ہین **خواص** غذا اسکی قلیل ہو۔ مائل بطرف بلغم کے ہوتی ہو اور بعض کے نزدیک اسمین نظر ہو **جراح وقروح** بیٹھ غالبا کا بیٹھ سا اگر گرم گرم ضماد کیا جاے گنڈ کی گرہ سے جو زخم پاؤن مین ہوتا ہو اوسکو اچھا کر دیتا ہو **اعضائے غذا** ہضم ہونے مین اسکے آسانی ہوتی ہو **اعضائے نفض** شکم مین قبض پیدا کرتا ہے۔

رخمہ بفتح را جسکو ہندی مین گدھ اور ہر گیلا کہتے ہین **اعضائے سر** گدھ کا پتا نچوڑ کر روغن بنفشہ ملا کر در د شقیقہ کے جانب مخالف نتھنے مین ٹپکایا جاتا ہو اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسیطرح جبکہ کان مین درد ہو اوسکے مقابل کے کان مین ٹپکایا جاتا ہو۔ اور دانتونکو اسکا اثر یا جاتا ہو۔ یا اونکے کان مین ٹپکایا جاتا ہو جبکہ انکو پیچ الصبیان کی بیماری ہو جسکو ڈبہ یا جوگا کہتے ہین **اعضاے چشم** آب سرد مین گدگا تیایا گیا آنکھ کی سپیدی کیواسطے بطور سرمہ کے لگایا جاتا ہو **اعضاے نفض** کہتے ہین کہ گدکی سیگنی کی دھونی اسقاط جنین کرتی ہو **سموم** ابن بطریق کہتا ہے کہ اسکا تیا شیشہ کے برتن مین رکھکر سایہ مین خشک کرین اور جسطرف سانپ کاٹا ہو خواہ دہنے خواہ بائین اسی آنکھ مین بطور سرمہ کے لگائین۔ اور مین اس خاصیتکے صحیح ہونیکا قائل نہین ہون بعض طبیبون نے اوسکے تجربے بھی لکھے ہین اور سانپ اور زنبور کی سمیت مین ذکر کئے ہین جن سے نفع ہو نیجا ہو۔ اور مجھے گمان ہو کہ وہ تجربے بطور بطوخ کے ہوئے ہونگے۔

رصاص بفتح راے مہملہ اور دونون صاد مہملہ ہین رانگہ کو کہتے ہین ماہیت اور یکے بیانین بہت کچھ ہم کہہ چکے ہین اور یہ وہی رصاص ہو جسکو قلعی کہتے ہین لیکن اسکے سپیدہ کا حال اور اسکے بنانیکے طریقے ان سب کو ہم قرابادین مین لکھینگے **اختیار** لطیف یہی قلعی ہو جو جلاکر سپیدہ بن گئی ہو مگر جلاتے وقت اسکی بو سے بچنا چاہئے **طبیعت** سرد تر ہو **خواص** جلی ہوئی قلعی مین تلیین اور تحلیل و تلطیف کی قوت ہو اور خون کی تفتیح کرتی ہو اور سپیدہ اسکا مبرد ہو اور برودت پیدا کرتا ہو۔ اور قوت اسکی جلے ہوے جستہ کی قوت کے برابر ہو۔ اور چرک قلعی کا جسکو خبث الرصاص کہتے ہین قوت مین مثل قلعی سوختہ کے ہو **اورام و بثور** اگر کسی شراب وغیرہ مین یا اور عصارات باردہ مین اسکو محلول کرکے لگائین اورام کو فائدہ کرتی ہو **جراح و قروح** قروح خبیثہ کو اور ان قروح کو جنکا مادہ پھیلتا ہو نفع کرتی ہو۔ اور سپیدہ قروح کو بھر دیتا ہو۔ اور اعیین تغریہ پیدا کرتا ہو **سموم** جب سپیدہ قلعی دریائی مچھلی اور دریائی اژدھے کے کاٹنے کے مقام پر ملا جاتا فائدہ کریگا۔ واجب ہو کہ قلعی کے جلاتے وقت اسکی بو سے بچین۔

رعادہ بضم راے یہ ایک قسم مچھلی کی ہو **اعضاے سر** کہتے ہین کہ اگر اس مچھلی کو درد سر کے بیمار کے سر پر رکھین درد سر جاتا رہیگا۔ جالینوس کہتا ہو کہ یہ فعل اس مچھلی کا میرے گمان مین اسوقت ہو کہ زندہ سر پر رکھی جاے کہ مری ہوئی اس مچھلی کو جو مینے بیمار کے سر پر رکھا اثر نہ پایا

رتیاج بکسر راے مہملہ یہ ایک قسم کا پتھر ہو جو سرطان کے مشابہ ہوتا ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد تر ہو۔ **خواص** رطوبت کو پونچھ لیتا ہو اور طلا کرتا ہو اور اسکی قوت قریب سرطان کے ہو **اعضاے چشم** آنکھ مین جلا پیدا کرتا ہو

روبیان بضم راے مہملہ جسکو ہندی مین جھینگا کہتے ہین **خواص** غذا اسکی عمدہ ہو اور نمک ملی ہوئی پرانی جھینگا مچھلی خلط سودا پیدا کرتی ہو **اعضاے نفض** منی کو زیادہ کرتی ہو۔

رطیبہ بفتح راے مہملہ و سکون طا ایک قسم کا پودہ ہو جسکو ترکی بابغین پونچہ کہتے ہین اور خشک کو اسکے عربی مین قست کہتے ہین اور اسکا اوپر ذکر بھی بخوبی ہو چکا ہے۔

رتیاہ یہ بھی ایک مچھلی ہے **طبیعت** ابن ماسویہ کہتا ہے کہ یہ مچھلی مچھلی سے گرم ہو **اعضاے نفض** باہ کو برانگیختہ کرتی ہے۔

حرف شین معجمہ

جو دوائین حرف شین سے شروع ہین انکا بیان۔

شقائق النعمان جسکو فارسی مین لالہ کہتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہو اور خشک **خواص** بہت جلا کرتی ہو اور محلل ہے اور جالینوس کہتا ہو کہ جلا کرتی ہو اور چرک وغیرہ کو دھو ڈالتی ہو۔ جذاب ہو مفتح ہو **زینت** لالہ بالون کو سیاہ کرتا ہو جب پوست اخروٹ ملاکر لگایا جاے اور جب اسکا پیا او اوسکی شاخین بجنسہ استعمال کیجائین یا اسکو پکاکر استعمال کرین بالون کو خوشنما کردیتی ہین۔ **اورام و بثور** جو سرخ کہ اون اورام پر طلا کیجاتی ہو جو سخت سوداوی ہون اور استفراغ اسکے ذریعہ سے بسبب تحلیل کے کیا جاتا ہو اور ان بثور کا جو حرارت سے پیدا ہوے ہون **جراح و قروح** لالہ خشک کیا ہوا ان قروح کو فائدہ کرتا ہو جنمین چرک بھرے ہون اور ان قروح کا اندمال کردیتا ہو اور پوست اوترنے کو بدن سے فائدہ کرتا ہو قروح کا تنقیہ کرتا ہو۔ اور پوست اترنے کو بہت مفید ہو اور بھی اس خارش کو جو متقرح ہو **اعضاے سر** عصارہ اسکا بطور سعوط کے واسطے تنقیہ سر۔ اور دماغ کے مفید ہو۔ اور جڑ اسکی چبانے سے رطوبات سر کے جذب ہو جاتے ہین۔ **اعضاے چشم** عصارہ اسکا تاریکی بصر کو نافع ہو اور سپیدی چشم کو اور قروح کے جو نشانات آنکھ مین ہون انکو فائدہ کرتا ہو اور جس وقت طلا اورام شراب مین جو سرخ ہو کر اسکا ضماد کیا جاے اور ورام سخت کو اطراف چشم سودو کردیتی ہو۔ **اعضاے صدر** اگر اسکی پتی اور شاخونکو گیاہ سعتر کے ہمراہ جو سرخ کر کھایا جا

HAKEEM SHOUKAT ALI

دودھ کا ادرار کردیتی ہے۔ **اعضائے نفض** ادرار حیض کرتی ہے۔

شہدانج یہ تخم بھانگ کے درخت میں پیدا ہوتا ہے اور قنب کے بیان میں ہم کچھ لکھ چکے ہیں پس عجب ہے کہ دونوں مقام کے معنا میں کون فرق کتاب بعد الائیگا جمعیں شہدانج کی ایک قسم بستانی ہے جو مشہور ہے اور ایک قسم اسکی جنگلی ہے جنین کہتا ہے کہ شہدانج صحرائی ایک نبت ہے جو ویران زمینوں میں پیدا ہوتا ہے ایک ہاتھ اونچا ہوتا ہے۔ اور پتی پر اسکے سپیدی غالب ہوتی ہے اور پھل اسکا مرچ سیاہ کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور حب اسکا یعنی پھل کے اندر جو دانے نکلتے ہیں شل حب کمند کے ہے۔ اوس دانہ کو دبانے سے تیل نکلتا ہے جو بہت بہنے کے بارہ میں کلام کر چکے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** ریاح کی تحلیل کرتا ہے اور تجفیف بقوت کرتا ہے۔ خلط جو اس سے پیدا ہوتی ہے قلیل اور خراب پیدا ہوتی ہے **اورام و ثبور** قنب صحرائی کے حب و کی جڑ کو لیکر جوش دیں اور اسکے بعد اورام گرم کے اون مقامات پر ضماد کریں جو سخت ہو گئے ہوں اور جنھیں کیموسات لاجیچنے و کیموس جو چپک ہو بھرے ہوں پر ضماد ادون ورام گرم میں سکون پیدا کریگا اور اونکے سخت مقامات کی تحلیل کر دیگا **اعضائے سر** بسبب تیز حرارت کے درد پیدا کرتا ہے۔ اور عصارہ اسکا بطور قطور کان کے درد کو فائدہ کرتا ہے جو سدے کو اور رطوبت سے ہو۔ اسیطرح اسکا روغن بھی فائدہ کرتا ہے پتی اسکی نچوڑ نیسے سر کی بفا کو اچھی طرح اوڑا دیتی ہے **اعضائے چشم** تاریکی بصر پیدا کرتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کو مضر ہے **اعضائے نفض** منی اور دودھ میں خشکی پیدا کرتی ہے اور شہدانج صحرائی کی نبری دست لاتا ہے اور نصف رطل اسکا نچوڑا ہوا پانی اسکی طبیعت کو کھول دیتا ہے اور بلغم اور صفرا کا اخراج دستوں میں کرتا ہے اور قائم مقام موفق قولم ہے

شاہترج جسکو شہترا کہتے ہیں **اختیار** اچھا شہترہ وہی ہے جو سبز اور تازہ اور تلخ ہو۔ **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** خون کو صاف کر دیتا ہے اور سدون کی تفتیح کرتا ہے۔ اور اسمیں برودت ہے باین نظر کہ مزہ میں اسکے قبض ہے کہ زبان کو سمیٹتا ہے اور تلخی ذوق کی سبب سے حرارت بھی اسمیں ہے۔ اسیطرح تخم شہترا کی بھی کیفیت ہے **قروح** خشک اور تر کھجلی کیواسطے پلایا جاتا ہے **اعضائے سر** مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کو قوی کرتا ہے اور جگر کے سدوں کی تفتیح کرتا ہے **اعضائے نفض** میں طبیعت ہے اور ادرار بول کرتا ہے۔ اور مقدار شربت اسکی عرق میں سے نصف رطل تک اور دو ثلث رطل تک ہمراہ شکر کے ہے۔ یہ مقدار ہرے شہترے کی تھی۔ اور خشک یعنی سوکھا ہوا شہترہ ہمراہ اور دواؤں کے جو شافہ میں پس رہیک بڑا ہے۔ اور مسلم پیسا ہوا شہترہ تین درہم سے سات درہم تک اور بدل اسکا کھجلی پرانی میں یعنی بدل اسکا نصف وزن اوسکے سناء مکی ہے۔

شیطرج بکسر شین جسکو ہندی میں چیت کی لکڑی کہتے ہیں **ماہیت** شیطرج ہندی لکڑی کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے اور پتلے پتلے ہوتے ہیں اور چھلکے مثل اونگ کے جسکا تورڑ مائل بسرخی اور سیاہی ہوتا ہے شیطرج پرانی دیواروں میں اوگتی ہے۔ اور اوس مقام پر جہاں برف نہ گرتی ہو۔ پتی اسکی مثل برگ حرف یعنی حالم کی پتی کے ہوتی ہے شیطرج گرمیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ پتیاں اسمیں بہت ہوتی ہیں اور پتی چھوٹی ہونے کے ہوتے اسقدر چھوٹی ہو جاتی ہے کہ نظر نہیں آتی۔ شیطرج میں کسی قسم کی بو نہیں ہے۔ اور مثل الم کے ہے۔ اور اسکا فرد اعلیٰ قردمانا کے مشابہ ہے اور قوت بھی اسکی وہی قوت ہے **طبیعت** آخر دوم میں گرم خشک ہے **خواص** جلا دینے میں تیز ہے اور قرحہ ڈالتی ہے **زینت** سرکہ ملا کر بہق سفید اور برص پر طلا کرنے سے نفع کرتی ہے **قروح** بدن کی کھال اودھڑنے پر اور تر کھجلی پر سرکہ ملا کر لگانے سے دونوں کو دور کر دیتی ہے **آلات مفاصل** وجع مفاصل کیواسطے پلائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے **اعضائے غذا** تلی پر طلا کیجاتی ہے پس اوسکو گھٹا دیتی ہے **اعضائے نفض** جس شخص کے مثانہ میں درد ہو پس شیطرج کی جڑ اوسکے کانوں میں ٹپکانے سے سکون پیدا کرتی ہے جیسا کہا گیا ہے ابدال اسکا عوض

شیلم بفتح شین معجمہ سکون یائے و فتح لام فارسی کی گندم دیوانہ ہے **طبیعت** جالینوس تجویز کرتا ہے کہ دوسرے درجہ میں گرم ہے **خواص** لطیف ہے بہت جلا کرتی ہے محلل ہے۔ **زینت** گندم کے ساتھ بہق پر طلا کرنے سے نفع کرتی ہے **اورام و ثبور** اورام اور خنازیر کی تحلیل کرتی ہے جب تخم کتان کے ساتھ لگائی جاے اور اورام کو شگافتہ کرتی ہے۔ اور بخیال کبوتر اور تخم کتان ملاکر اورام شگافتہ کرتی ہے **جراح و قروح** جو درد گندم دیوانہ ہمراہ گیہوں کے بیسکر قروح پر لگائی جائے جو اور خشک ہے بیسکر قروح پر چھوڑ کی بھی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے اور دردوں کے اقسام پر طلا کی جاتی ہے گیہوں کے چھلکے میں بیسکر بھی قروح پر ضماد کی جاتی ہے پس نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** گندم دیوانہ کی جڑ بایسقراطون میں جوش دیکر عرق النساء پر ضماد کیجاتی ہے **اعضائے سر** سکر و مستی پیدا کرتا ہے اور اعضائے سر میں سدہ ڈالدیتا ہے **اعضائے نفض** جب اسکی دھونی دیجائے خصوصاً جو ملاکر تو حمل کے ٹھہرانے پر مدد میں ہوگی

شیح بکسر اول سکون یا و شحاۃ فارسی میں درمنہ کہتے ہیں **ماہیت** شیح کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین ایک کٹیلی خاردار ہوتی ہو کہ جسکی پتی سرو کی پتی کے مشابہ ہو اور لکڑی
لکڑی مین جوف ہوتا ہو۔ اسکا استعمال نقطہ دھونی دینے مین ہوتا ہو دوسرے
قسم اس کی وہ ہے جسکی پتی مثل جھاؤ کی پتی کے ہوتی ہو کبھی کبھی تیسری قسم
بھی سکی پائی جاتی ہو جسکا نام سرسون ارمنی زرد رنگ کی ہوتی ہو اسکو اشنتین
دریائی کہتے ہین **اختیار** بہتر اسکی ہی قسم ہو جو ارمنی ہو **طبیعت** دوسرے
درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہو **افعال و خواص** تمام اصناف سکے
مقطع اور محلل ریاح ہین اور ساتھ مین قبض بھی ہو جو اشنتین کے قبض سے کمتر ہو اور
تسخین اسکی افسنتین کی تسخین سے زیادہ ہو اور تلخی اسکی بھی اسکی تلخی سے زیادہ ہو
اور اسمین ملاحت بھی ہو یعنی نمکینی اسکا اسیقدر عکس ہو **زینت** خاکستر کی
زیت یا روغن بادام ملا کر یا بخورہ کیواسطے طلا کرنیسے نافع ہو اور روغن اسکا
داڑھی کے بال نکال ڈالتا ہو جو دیر مین نکلتے ہون **ورم و بثور** اقسام اور اسکا
دماميل مین سکون پیدا کرتی ہو **جراح و قروح** اسکا کو منع کرتی ہو **اعضاے سر**
درد سر پیدا کرتی ہو **اعضاے چشم** اسکے پانی سے آنکھ کو آشوب چشم مین سینکتے مین
پس آشوب چشم کو دور کرتی ہو **اعضاے نفس** عسر نفس کو فائدہ کرتی ہو
اعضاے غذا معدہ کو مضر ہو خصوصاً تیسری قسم جسکا نام سرسون ارمنی
ہو **اعضاے نفض** پیٹ کے کیڑے اور کدو دانہ کو نکال دیتی ہو اور اوڈن کو
قتل کرتی ہو اور حیض اور بول کا ادرار کرتی ہو اور اسکا عمل اشنتین سے زیادہ قوی
ہو **سمیات** زہرون مین جو عقربی معلوم ہوتی ہو اسکو نفع کرتی ہو **سموم** [illegible]
شنجار بشین معجمہ مفتوحہ و سکون نون و فتح جیم اسکو ابو خلسا بھی کہتے ہین
ماہیت یہ وہی خس لحار ہو جسکی پتی شکل ہوکی پتی کے ہوتی ہو جسمین کانٹے
تیز اور چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہین رنگ اسکا سیاہی مائل اور جڑ مین اسکی
رنگ مثل خون کے سرخ ہوجاتا ہو اور اسقدر سرخ ہوتا ہو کہ دیکھنے سے
ہاتھ سرخ ہوجاتے ہین **اختیار** سب سے ضعیف دیکھے اجزا مین تلی ذکی ہو
طبیعت پہلے درجہ مین سرد اور دوسرے درجہ مین خشک ہو **خواص** جس قسم کا
نام ابو خلسا ہو وہ قابض ہو کہ اسمین تلخی ہو اور جسکا نام ملوسی ہو اسمین قبض
شدید ہو کہ زبان کو زیادہ گرفت کرتی ہو اور جسکا نام اقوس ہو اسکا قبض
دونون سے بڑھا ہوا ہو اور تیزی بھی زیادہ ہو اور جس قسم کا کچھ نام نہین وہ بھی سب
باتون مین اقوس کے قریب ہو اور جملہ اقسام مین اسکی قبض اور تجفیف ہو جب کسی
روغن مین اسکو ملا کر بدن پر مالش کرین پسینہ لاتی ہو **زینت** بہق اور یرقان
کو اسکا طلا کرنا نفع کرتا ہو **اورام** خنازیر پر چربی ملا کر اسکا ضماد کیا جاتا ہو
اور جلد کے تقشر پر طلا کیا جاتی ہو۔ آرد جو ملا کر حمرہ پر لگائی جاتی ہو خصوصاً وہ قسم
جسکا ابو خلسا نام ہو **جراح و قروح** اندمال قروح کرتی ہو جب کہ روغنی مین داخل
کرکے اسکا استعمال کرین **اعضاے سر** کان کے درد کیواسطے نہایت
مفید ہو **اعضاے غذا** پلانے سے یرقان کو نفع کرتی ہو خصوصاً وہ قسم جسکو
ابو خلسا کہتے ہین اور یہ قسم طحال کے درد کو بھی بہت فائدہ کرتی ہو۔ پوست
اسکا معدہ کی دباغت کرتا ہو یعنے جرم کو مضبوط کرتا ہو **اعضاے نفض** جب
ڈیڑھ مثقال اسکو ہمراہ عقر دماما یا زوفا یا ماء العسل کے پلائین چھوٹے کیڑے اور
کدو دانہ کو نکال دیتی ہو خصوصاً وہ قسم جسکا کچھ نام نہین ہو اور جس قسم کا نام
ابو خلسا ہو وہ درد گردہ کو نافع ہو **سموم** جس قسم کا نام اقوس ہو سانپ کے کاٹے
کو بہت فائدہ کرتا ہو اگر اسکا ضماد کیا جاے یا پلائی جاے۔ اور جس قسم کا
نام کچھ نہین ہو وہ بھی اس اثر مین اسی کے قریب ہے۔

شل بفتح شین و تشدید لام **ماہیت** یہ ایک دوا ہے ہندی جو زنجبیل کے
مشابہ ہوتی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** تلخ ہوتا ہو قریب
تیز ہو ریاح شکن ہے۔ شہد کی امیزش قوت ہو تحلیل اسکی عجیب ہے اور لطیف ہے
آلات مفاصل پٹھے کو مفید ہو اور فسخ کے جملہ اقسام کو۔

شوکران بفتح شین و سکون واو و فتح کاف و راے مہملہ و الف و نون **ماہیت**
ویسقوریدوس کہتا ہو کہ ساق اسکی مثل ساق رازیانہ ہوتی ہو اور پتیاں اسکا
کھیرے کی پتی کے مشابہ ہو اور پھول اسکا سپید و تخم اسکا مثل انیسون کے اور
رو فسی کہتا ہو کہ پتی اسکی مثل سیرج کی پتی کے ہوتی ہو اور زرد ہوتی ہے
جسکی زردی زیادہ ہوتی ہو جڑ اسکی تلی ہوتی ہو پھل اسمین سبز ہوتا ہو اور بیج اسکا
بہ رنگ جوائن کے ہوتا ہو مگر کچھ اسمین بو اور بو نہین ہوتی اور بیج مین بو بھی
ہوتا ہو مسیح کہتا ہو کہ بیش کی ایک قسم ہو اور اچھی بات یہ نہین کہی مین کہتا ہون
کہ ایک لفظ یونانی زبان مین قورنیون کا وارد ہوا ہو اور اسکا ترجمہ شوکران
کیا گیا ہو اور کبھی اسی کا ترجمہ بیش سے بھی کیا گیا ہو اور جو اغراض بیش کے ہین
وہ اسی قورنیون کی طرف منسوب کیے گئے لہذا طبیبون کو شوکران مین بھی یہی
اختلاف رائے ہوا **طبیعت** سرد خشک تیسرے درجہ مین اور چوتھے درجہ
خواص نزف الدم کو روکتی ہو خون کا انجماد کرتی ہو مخدر ہو **زینت** جب
کسی مقام سے بال اکھاڑ کر اسکو طلا کرین سرد ملی اسکی دوبارہ اس مقام پر

HAKEEM SHOUKAT ALI

بال دگنے کو منع کریگی۔ باکرہ عورتوں کے پستان پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے تو انکے بڑے ہونیکو منع کرتی ہے **اورام و بثور** عصارہ اسکا نملہ اور حمرہ میں سکون پیدا کرتا ہے **آلات مفاصل** نقرس گرم پر اسکو طلا کرتے ہیں **اعضائے سر** کان کے رطوبات کی اچھی دوا ہے **اعضائے چشم** عصارہ اسکا آنکھ کے درد میں استعمال کیا جاتا ہے **اعضائے صدر** پستان پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے پس بڑی ہونے نہیں پاتی اور دودھ کے بہت بے اندازہ ہونیکو بھی روکتا بخود پستان سے دودھ بہنے کو بھی منع کرتی ہے **اعضائے نفض** حیض کو بند کرتی ہے اور رحم کے درد کو نفع کرتی ہے اور خصیہ پر اسکا ضماد کرتے ہیں تو بڑھنے نہیں پاتا **اعضائے منی** پر اسکی مالش کرتے ہیں احتلام رک جاتا ہے **سموم** یہ زہر قاتل ہے اسکا علاج شراب خالص سے کیا جاتا ہے۔

شقاقل بفتح شین و قاف اول و قاف کو فتحہ اور دوسرے کو ضمہ عربی کو ہندی میں [illegible] اور کہتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم مائل طرف رطوبت **خواص** اسمیں تلئین ہے اور شقاقل مربی کی قوت مثل گاجر کے ہے **اعضائے نفض** شہوت باہ کو برانگیختہ کرتی ہے **ابدال** بدل اسکا بوزیدان ہے۔

شجرہ مریم یہ وہی بخور مریم ہے اور اسکا بیان ہوچکا ہے اسکی تین قسمیں ہیں ایک قسم میں تو پھل نہیں لگتا اور دو قسم میں پھل آتا ہے **اعضائے سر** زکام بارد کو نفع کرتی ہے **اعضائے چشم** آنکھ میں پانی اترنے کو فائدہ کرتا ہے

شہانج اور شاہ بانج بھی اسکو کہتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** محلل ہے زیادہ ملطف ہے اگر بچوں کے سرہانے تکیہ کے نیچے رکھی جاوے منھ سے انکے لعاب آنیکو منع کرتی ہے **آلات مفاصل** فالج کو بھلا کرتی ہے بطور سعوط کے اور پانی سے ہمراہ شراب کے نفع کرتی ہے **اعضائے سر** جبکہ پانی کا سعوط کیا جاتا دماغ کو پاک کرتی ہے۔ اور لقوے اور مرگی کو بھی شراب ملا کر پلانے سے مفید ہے **اعضائے غذا** رطوبات معدہ کو نفع کرتی ہے اور لڑکوں کے منھ کے لعاب آنیکو مفید ہے جبکہ انکے سر کے نیچے رکھی جاتی جیسا کہ لوگوں نے گمان کیا ہے **اعضائے نفض** ریاح رحم کیواسطے مفید ہے۔

شب سیقوریدوس کہتا ہے کہ اسرقلات کی بہت سی قسمیں ہیں اور علاج طبی میں ان اقسام سے فقط تین قسمیں بکار آمد ہیں۔ ایک متشقق دوسری رطب تیسری مدحرج متشقق وہی شب یمانی ہے وہ سپید مائل زرد دیکھی جاتی ہے فا بفتح او سین ترشی ہے گویا کہ وہ شگوفہ شب ہے ایک صنف حجری بھی ہے کی ہوتی ہے جس میں ہر وقت چکھنے کے قبض بنیگی زبان نہیں تی وہ از قبیل شب نہیں ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** [illegible] منع سیلان مادہ اور تجفیف کی قوت ہے اور خوشبو ہے ایک واثقی کو اور سیلان فضول کے جمیع اقسام کو منع کرتی ہے اور فضول کے انصباب کو بھی روکتی ہے اور قبض اسکا بادام کے قبض سے بہت زیادہ ہے خصوصاً اسکے چھلکے میں اور اسکی بیخ میں۔ اور اسی سبب سے یہ دونوں بادام اور درد سے ہر ایک فعل میں قوی زیادہ ہیں **زینت** آب نفث کے ہمراہ نقبا پر لگائی جاتی ہے اور جوں کے قتل کرنے کیواسطے اور بغل کی بوئے بد دور کرنے کیواسطے **جراح و قروح** ورد کی شراب کے ہمراہ شب کے نمک وار قروح کیواسطے استعمال کرتے ہیں جنکا اندمال مشکل ہو اور جو لوگ نقطہ زن شب کے ملا کر اکال اور آگ کے جلے ہوئے مقام پر لگاتے ہیں

شکاعی بضم شین آخر میں الف مقصورہ ہے **افعال و خواص** قبض اسکا بادام کے قبض سے زیادہ ہے خصوصاً اسکے چھلکے اور جڑ کا قبض اور اسیطرح جڑ دونوں فعل میں بادام اور درد سے قوی ہیں۔ **اعضائے سر** جوشاندہ سے اسکے اگر کلی کیجائے دانتوں کے درد کو فائدہ کرتا ہے شکاعی اور اسکی جڑ اور اسکا پھل کوٹ کے کے ورم کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** جوشاندہ اسکی جڑ کا زرب الدم کو نفع کرتا ہے اور شکاعی بطور حمول کے اور بطور آبزن کے بھی مفید ہے واسطے ورم مقعد کے جب استعمال کیا جائے **حمیات** یہ پرانی تپوں کو خصوصاً لڑکوں کی تپوں کو فائدہ کرتا ہے۔

شونیز بضم شین و سکون واو و کسرہ نون و سکون یا آخر میں زائے معجمہ ہندی میں کلونجی کہتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** تیز ہے اور بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا کرتی ہے ریاح اور نفخ کی تحلیل کرتی ہے تنقیہ اسکا ان چیزوں میں پورا ہوتا ہے **زینت** جو سے منکوس ہوں بیٹھ گئے ہوں انکو اور خیلان نمیشے کلوں کو دور کرتی ہے اور بہق و برص کو خاصکر **اورام و بثور** سرکہ ملا کر بثور لبنیہ پر لگائی جاتی ہے اور ورام بلغمی اور سخت ورام کی تحلیل کرتی ہے **قروح** سرکہ ملا کر قروح بلغمی پر اور تر کھجلی پر جسمیں پھوڑے نکلے ہوں لگائی جاتی ہے **اعضائے سر** زکام کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً اگر کلونجی کو بھون کر پارچہ کتان کی پوٹلی میں باندھ کر سونگھیں جس شخص کے سر میں درد سردی سے ہو جسطرف درد ہو اسیطرف لگائی جاتی ہے جب اسکو سرکہ میں ایک شب بھگو کر صبح کو پیسیں اور ایسے بیمار کے پاس لائیں جو پرانے اقسام درد میں گرفتار ہو یا لقوے میں اور اس کلونجی کو ناک میں چڑھائے فائدہ کریگی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کلونجی اون دواؤن مین داخل ہی جو ناک کی ہڈی مصفاۃ کے سدون کی پوری تفتیح کرتی ہی - اور جوشاندہ اسکا سرکہ مین ملاکر دانتونکے درد کو نفع کرتا ہی اسکو جوش دیکے کلی کرنا بھی یہی فایدہ کرتا ہی خصوصًا صنوبر کی لکڑی ملاکر جب جوش دیا جائے **اعضاے چشم** اگر کلونجی کو پیسکر روغن ایرسا ملاکر سعوط کیا جائے ابتدا نزول الماء کو فائدہ کرتی ہی **اعضاے نفس** نطرون کے ہمراہ انتصاب نفس کو منع کرتی ہے **اعضاے نفض** چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو قتل کرتی ہی اگر ضماد ناف پر بطور طلا استعمال کیجاے اور اگر چند روز وہ یعنی مستعمل ہے اور ادرار حیض کرتی ہے اور شہد اور گرم پانی ملاکر مثانہ اور گردہ کی پتھری کیواسطے پلائی جاتی ہے **حمیات** بلغمی ور سوداوی تپون کو دور کرتی ہی - **سموم** دھوان اسکا ہوام کو بھگا دیتا ہی اور ایک قوم نے گمان کیا ہی کہ زیادہ کھانا اسکا قاتل ہے جب ایک خمی اسکی پلائی جاے رتیلا کے کاٹنے کو نفع کرتی ہی **مترجم** نے بارہا تجربہ کیا ہی کہ ہچکی کا مرض کلونجی کے استعمال سے زائل ہوجاتا ہی جب اسکو مکھن کے ساتھ کیا جائے خاص شہر لکھنؤ مین بعض ایسے بیمار کو جو تپ شدید کے بعد فواق یبسی مین مبتلا ہوا تھا اور اطبا موجود مین نے اوسکو جواب دیدیا تھا ہچکی بھی سقدر تلخ اور متواتر تھی کہ سانس لینی دشوار تھی اوسکا علاج مین نے کلونجی اور مسکہ سے کیا اور اتنا مؤثر پایا کہ حلق سے اوترنیکے بعد پھر ہچکی نہین آئی اور مریض کو فورًا شفا ہوگئی اس مریض کا نام داروغہ احمد علی ساکن یحیی گنج تھا اور اس معالجہ کو اوسکے جاننے پہچاننے والے سب جانتے ہین -

شبت بکسر شین و فتح باے موحدہ آخر مین تاے مثناۃ ہی ہندی مین سویہ کہتے ہین **طبیعت** گرمی سکی دوسرے اور تیسرے درجہ کے درمیان مین ہی اور خشکی اوسکی اول دوم کے بیچ مین ہی اور جلانیکے بعد دوسرے درجہ مین گرم خشک ہوجاتی ہی **خواص** اخلاط باردہ کا منضج ہی اور سردی سے جو درد ہو اوسمین بھی سکون پیدا کرتی ہی - ریاح کو منتشر کر دیتا ہی - اسیطرح روغن اسکا اسمین تحلیل کی پوری قوت ہی - اور مزاج اسکا قریب روغن دانے منضج کے ہی جو تفتیح بھی کرتی ہی - مگر اسمین گرمی زیادہ ہی - اور ہرا سویہ تفتیح بشدت کرتا ہی - اور خشک سویہ مین تحلیل کی قوت زیادہ ہی **اورام** مین نضج پیدا کرتا ہی **قروح** سویہ کی راکھ ڈھیلے اور نرم قروح کو فائدہ کرتی ہی **آلات مفاصل** روغن اسکا پٹھے کے درد کو اور جس عضو کا مزاج مناسب پٹھے کے ہی اوسکو فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** نیند پیدا کرتا ہی - خصوصًا روغن اسکا - اور عصارہ اسکی ہچکی کان کے درد سوداوی کو فائدہ کرتا ہی - اور کان کے رطوبت کی خشکی کو فائدہ کرتا ہی **اعضاے چشم** ہمیشہ کھانا سویہ کا ضعف بصارت پیدا کرتا ہی **اعضاے نفس** سویہ کا ساگ اور سویہ کا بیج دودھ کو زیادہ کرتا ہی خصوصًا ایسے حریرہ کے کے ہمراہ جسمین دودھ زیادہ مقدار کا شریک ہو **اعضاے غذا** جو ہچکی ہو امتلا کیوجہ سے آتی ہو جو طعام کے معدہ کے اوپر اوپر ٹھہرے رہنے سے عارض ہو ہی اوس ہچکی کو فائدہ کرتا ہی جالینوس کہتا ہی کہ سویہ معدہ کو مضر ہی - اور بیج مین اسکے قولنج کی قوت ہی **اعضاے نفض** مروڑے کو فائدہ کرتا ہے اور منی کی تقطیع کرتا ہی جب اسکا حقنہ دیا جاے یا اسکا بیج کو جوش دیکر آبزن کیا جاے بیج اسکا اوس بواسیر کو جسکے مسے اونچے نیچے ہوگئے ہون کاٹ کر گرا دیتا ہی - خاکستر اسکی مقعد اور ذکر کے قروح کیواسطے جید ہے -

شمع موم کو کہتے ہین موم کے بیان مین ہم اسکو لکھ چکے ہین **اعضاے نفض** باہ کو زیادہ کرتا ہی اور ادرار کرتا ہی -

شبرم بضم شین و سکون باے موحدہ و ضم راے مہملہ اور اول ور سوم کو کسرہ بھی پڑھا گیا ہی **ماہیت** یہ نبات باغون مین اوگتی ہی اسکی نے خواہ لکڑی پتلی پتلی و گچھے دار ہوتی ہین - اور پتی اسکی مثل ترخون کی پتی کے ہوتی ہین جسقدر مین اندازہ کر سکتا ہون - اور نرم ہوتی ہین **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہی جو سبک ہو مائل بسرخی جیسے پٹی ہوئی جھلی - لحا نیفے ریشے اسکے باریک ہون - اور جو قسم ایسی ہو کہ اسمین و قصبہ یعنے دو ہری ٹہنی ہو اور ریشے بھی سبک ہون اور گندہ ہو سرخی اسکی کم ہو اور جو قسم کے سخت ہیچ اور اسمین ڈورے ڈورے سے پڑے ہون خراب ہوتی ہی - اور فارس سے جو قسم آتی ہی وہ بھی خراب سکا استعمال جایز نہین - اور کوئی جز اسکا قابل استعمال کے نہین **طبیعت** حنین کہتا ہی کہ اول دوم مین گرم ہی اور آخر سوم مین خشک ہی لیکن دودھ اسکا دونون کیفیت حرارت اور برودت مین پورا ہی بلکہ چوتھے درجہ مین **افعال خواص** اسمین قبض و حدت ہی اور منھ کی رگون کو شگافتہ کرنیکی قوت ہے اور یہ ایک مضر ایسا ہی جسکی وجہ سے اسکا استعمال ترک ہوگیا ہے اور اگر اوسکی اصلاح بھی کر دیجاے سبب بھی سکی انتفاع نہین ہوتا چنانچہ اپنے مقام پر اسکا بیان کیا گیا ہی - اور خلاصہ یہ ہی کہ یہ مضر جنین ہی خصوصًا گرم مزاج والون کو **اعضاے سر** دودھ اسکا دانت کے اوکھاڑنے پر اعانت کرتا ہی **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو مضر ہی یہ استسقا کے علاج مین پلایا جاتا ہی مگر واجب ہی کہ پہلے

HAKEEM SHOUKAT ALI

تین دن آبہائے کاسنی سبز اور رازیانہ اور مکو میں اسکو بھگو دین بعد اوسکے خشک کر کے تھوڑا سا نمک ہندی اور تربد اور ہلیلہ اوسمین ملا کر قرص بنالیں کہ اسکا نفع قوی ہو جائیگا **اعضائے نفض** سودا اور بلغم اور رطوبتائی کا مسہل ہے اور قدیم زمانے میں مسہلات شدید میں اسکا استعمال کیا جاتا تھا جب اسکا ضرر بہ نسبت باہ اور منی کے دیکھا گیا اور مقعدہ کے رگ کو شگافتہ کرنیکا ضرر بھی پایا گیا پس اسکا استعمال متروک ہو گیا اصلاح کرنیکے لیے اسکا نفع یکرنا اس سبب سے ہے کہ اسکو مسلمے بے کوٹے ہوئے شیر تازہ میں شبانہ روز بھگوتے ہیں اور چند مرتبہ یہی ترکیب کیجاتی ہے اور یہ ترکیب ایسی ہے کہ اسکی قوت کو ضعیف کر دیتی ہے اور قلع مادہ اور اخلاط خراب کی جو اسمین قوت ہے اوسکو باطل کر دیتی ہے۔ لہذا اوسکا استعمال بے سود ہو جاتا ہے جو شخص اسکے استعمال میں مضطر اور بیچارہ ہو جائے اوسکو چاہیے کہ انیسون اور رازیانہ اور زیرہ اسمین ملائے بمقدار شربت اسکی نیم دانگ سے ایک جو برابر چہرستی کے ہوتا ہے چار دانگ یعنے تین ماشہ تک اور یہ سب حال اسکی لکڑی کا بیان ہوا لیکن دودھ اسکا اس میں کسی طرح کی خوبی نہیں ہے اور نہ مین اسکا پلانا تجویز کرتا ہون۔ جب اسکی لکڑی کی استعمال سے دست زیادہ آئین ٹھنڈھے پانی میں بیٹھنے سے دست بند ہو جائینگے اگر قولنج کیواسطے اسکو پلائیں چاہیے کہ اشق اور مقل و سکبینج تھوڑی سی ملکی بھیڑے کی جسکی صفت قولنج کے بیان میں کی گئی ہے پلائیں حمیات جو کہ اسکے استعمال سے پیدا ہوتی تھیں لہذا ترک کر دیا گیا۔ **سموم** دو درہم یعنے ساٹ ماشہ اسکی مقدار سم قاتل ہے

شلجم یہ وہی لغت ہے جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے۔

شادنج یہ ایک پتھر معروف ہے۔ کبھی تو معدان میں پایا جاتا اور کبھی مقناطیس کے جلانے میں ایسا عمدہ طریقہ ہوتا ہے کہ شادنج نکل آتا ہے یعنے شادنج کے افعال اوسکے ظاہر ہونے ہیں **اختیار** اچھی وہی قسم ہے جو بہت جلد ریزہ ریزہ ہو جائے ڈلی اوسکی ہموار ہو اور سخت او سمین چرک وغیرہ کی آمیزش نہو اور اس میں رگین سی نمودار ہوں **طبیعت** بے دھویا ہوا شادنج پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے اور دھویا ہوا دوسرے درجہ تک سرد ہے جسقدر اسکے دھونے میں کوشش کیجائے **افعال و خواص** او سمین قبض شدید ہے اور جسوقت پانی میں گھولا جاتا تا اینکہ محلول ہو جائے اوسوقت ظہور اس قوت کا بخوبی ہوتا ہے کہ جرک نہیں ہوتا اور قوت اسکی مانع فضول وغیرہ کی ہے۔ جسقدر اسمین گرمی پیدا ہوتی بھی قوت ہے تلطیف بھی کرتی ہے اور تجفیف پوری کرتی ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ اسمین قوت مارقشیشا کی ہے مگر یہ وست اسکی جو بجھی ہوئی ہے حرارت اسمین کم ہے بدون تلطیف اور جلا کے **قروح** میں کہ مثل فرد بہ کے گوشت زائد پر چھڑکی جاتی ہے اوسکو گلا دیتی ہے **اعضائے چشم** آنکھ کے قروح کا جلا کر دیتی ہے اور اونکا اندمال کرتی ہے جب ہمراہ سپیدی بیضہ کے استعمال کیجاوے اور تنہا شادنج اگر لگائی جائے پلکونکی خشونت کو نفع کرتی ہے پھر اگر آنکھوں میں ورام گرم ہوں پہلے پانی کے ہمراہ استعمال کیجاے گی۔ تیلی تیلی بعد اوسکے رفتہ رفتہ گاڑھی کر کے لگائی جائے گی یا خشک شادنج کے بہیکر گوزائد پر چھڑکی جائیگی شادنج قروح چشم کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** شراب کے ہمراہ عسر بول کیواسطے مفید ہے اور جن عورت کا حیض ہمیشہ جاری رہتا ہو انکی بھی اسیطرح فائدہ کرتی ہے اور شادنج منی کے بے اندازہ نکلنے کو بھی بند کر دیتی ہے۔

شعر الغول غین معجمہ کو پیش ہے اور آخر مین لام ہے **ماہیت** یہ ایک نبات ہے جو کہ جڑون کے ریشہ سمیت اوکھاڑی جاتی ہے۔ رنگت اسکی سرخی و سیاہی کے بیچ میں ہے۔ اور رگین اسکی ورادیہ کی شاخیں خوب پھیلی ہوتی ہیں اور اونمین شگاف بھی ہوتے ہیں **طبیعت** گرم خشک ہے **اعضائے نفض صدر** پھیپھڑے اور سینہ کو پاک کر دیتی ہے۔

شاہ بابک اور اسکو شاہ بانج بھی کہتے ہیں **ماہیت** یہ فیسون کے مشابہ قوت میں ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **اعضائے سر** مرگی کو نفع کرتا ہے اور لعاب کو قطع کر دیتا ہے خصوصاً لڑکونکے منہ سے جو نکلتا ہے

ابدال بدل اوسکا مرگی وغیرہ کے منفعت میں مرزنجوش ہے۔

شبر مین یہ قطران کا درخت ہے جسکا بیان لفظ قطران میں ہم نے کیا ہے اسوقت اسکے وہ افعال خواص ہم بیان کرتے ہیں جو درخت سے متعلق ہیں یہ درخت صنوبر کی قسم سے ہے اور پھل اسکا مثل سرو کے پھل کے ہوتا ہے مگر اوس سے چھوٹا ہوتا ہے اور اوسمین کانٹے ہوتے ہیں اور یہ درخت لانبا بھی ہوتا ہے اور چھوٹا بھی ہوتا ہے **خواص** اس درخت کے چھلکے میں قبض کی قوت ہے **اعضائے سر** جو شخص اسکے پھل کا زیادہ استعمال کرے درد سر میں گرفتار ہوگا بسبب گرمی پیدا کرنیکے اور بسبب شدت معدہ کے گلا اوسمین لذع پیدا کرتا ہے۔ جب سرکہ مین جوش کیا اسکی پتی کلی کرائی جائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دانتون کے درد مین سکون پیدا کرتا ہو اعضاے صدر سعال سکا کھانسی
کو فائدہ کرتا ہو اعضاے غذا سعال سکا معدہ کیواسطے خراب چیز ہے
اور سمین لذع پیدا کرتا ہو لیکن جگر کو مفید ہو اعضاے نفض سعال اس کا
تقطیر البول کو مفید ہو۔ اور اگر فلفل کے ہمراہ پیا جاے اور ادرار بول کریگا اور
اگر اسکے چھلکے کی دھونی دیجاتی ہو جنین کا اخراج کریگی۔ اور مشیمہ کو نکال
دیتی ہو اور اگر پلائی جاے روان خلم بند کریگی۔ اور کبھی پیشاب بھی بند کرتا
ہو سموم سعال سکا ہمراہ آب شراب کے ارنب بحری کے سمیت دور کرنیکو اسطے پلایا
جاتا ہو۔ اور اگر اونٹ کی چربی ملا کر بدن پر ملا جاے ہوام قریب بدن کے نہ آئیگے
شعیر بفتح شین معجمۂ آخر مین راے مہملہ ہو جسکو ہندی مین جو کہتے ہین۔ یہ مشہور
چیز ہو اور سلت بھوسی نکالے ہوے جو کو کہتے ہین یا دو کو جسمین قسم کی غلاف تہ
سے بھوسی نہین ہوتی ہو۔ اسکا فعل قریب فعل شعیر کے ہو۔ طبیعت
پہلے درجہ مین سرد خشک ہے افعال و خواص سمین جلا کی قوت ہو اور
غذائیت اسکی گیہون کی غذائیت سے کم ہو۔ اور آب جو کی قوت جو کے ستو
سے زیادہ ہو۔ اور دونون حدت اخلاط کو توڑتی ہین۔ پانی اوس جو کا
جسکا سلت نام ہو رطوبت زیادہ رکھتا ہو۔ اور ہر قسم کا آب جو نضج پیدا
کرتا ہو زینت کلف پر بطور طلا کے لگایا جاتا ہو۔ گرم کرکے۔ اورام و ثبور
زفت و زراوند ملا کر جو کا لیپٹا گاڑھا بنا کر اورام سخت پر ضماد کیا جاتا ہے
اور کشک جو تنہا مثل مہیری کے اورام گرم پر لگائی جاتی ہو قروح اگر پرانے
سرکہ مین اسکو پکا کر اول کھجلی پر لگا لین جسمین قرحے پڑگئے ہون زائل کرتا
ہو آلات مفاصل ہی کے ہمراہ سرکہ مین پکا کر نقرس پر ضماد کیا جاتا ہو
اور جو مواد بہ کر مفاصل مین آتے ہون اونکی آمد کو روکتا ہو اعضاے نفض و صدر
سینے کے امراض کو مفید ہو۔ اور جب تخم بازرانہ کے ساتھ پیا جاے دودھ کو
زیادہ کرتا ہو آرد جو اور اکلیل الملک اور پوست خشخاش ملا کر پہلو کے درد پر لگا لیتے
ہو اعضاے غذا آب جو معدہ کیواسطے خراب چیز ہو اعضاے نفض ستو جو
کا روانی خلم کو روکتا ہو۔ اور اسی طرح بوشاندہ جو کے ستو کا سا اور کشک جو
ادرار بول کرتا ہو۔ اور کشک گندم کا پانی ادرار شدید کرتا ہو۔ حمیات آب جو بتدریج
ترطیب حمیات کی کرتا ہو گرم تپون کا فائدہ اوسوقت ہو جب نضج ہو نیسے غلیان ہو چکا ہو
اور سرد تپون مین کرفس اور رازیانہ ملا کر جو کا پانی ترطیب کرتا ہو ایضاً جو کو انجیر
ملا کر اگر جوش دیکر ان مٹی قراطون کے ہمراہ تپ ہاے بلغمی مین پلایا جاتا ہے

شحم بفتح شین معجمہ و سکون حاے حطی ہندی مین چربی کہتے ہین۔ نر جانور کی
چربی مین گرمی اور خشکی زیادہ ہو اور بدھیا کیا ہوا ناو سکی چربی کی گرمی اور
خشکی بعد نر جانور کے ہو۔ اور مسن جانور کی چربی سبکے زیادہ ہوتی ہو خواص
بط کی چربی لطیف زیادہ ہوتی ہو۔ اور مرغیون کی چربی سے زیادہ ہوتی ہے
اور مرغ کی چربی درمیانی ہو۔ بارہ سنگے کی چربی مین گرمی زیادہ ہوگی
کی چربی شیر اور گوسفند کی چربی کے بیچ مین ہو اور ریچھ کی چربی کے بیچ بیچ
ریچھ کی چربی بھی لطیف ہو اور ان جمیع اقسام مین نر کی چربی قوی زیادہ ہے
اور مسن جانور کی چربی ان مین سے زیادہ سبک ہو بکری کی چربی یا بھیڑ کی
چربی مین قبض زیادہ ہو۔ نر بکری کی چربی مین تحلیل زیادہ ہو زینت
ریچھ کی چربی اور مرغابی کی چربی بالخورہ کو مفید ہو گدھے کی چربی جلد کے
نشانات پر لگائی جاتی ہو۔ مرغابی کی چربی چہرہ اور ہونٹھ کے پھٹنے کو
نفع کرتی ہو اورام و ثبور سور کی چربی اورام کو مفید ہو شیر کی چربی اورام
سخت کی تحلیل کرتی ہو قروح سور کی چربی آگ کے جلے ہوے مقام پر
فائدہ کرتی ہو اعضاے سر مرغابی کی چربی کان کے درد مین سکون پیدا
کرتی ہو۔ لومڑی کی چربی اوس درد کو بہت مفید ہو مرغی کی چربی زبان کی
خشونت کو نفع کرتی ہو آلات مفاصل اونٹ کی چربی تشنج کو مفید ہے
اعضاے چشم مچھلی کی چربی آنکھ مین جو پانی اوترآیا ہو اوسکو فائدہ کرتی
ہو اور بصارت کو تیز کرتی ہو جب شہد کے ساتھ لگائی جاے۔ سانپ کی چربی
جو تازہ ہو پانی ہو آنکھ کی جھلی اور آنکھ کے پانی کو فائدہ کرتی ہو اور اسواسطے
لگائی جاتی ہو کہ جو بال پلک کا اوکھاڑ لیا ہو وہ دوبارہ نہ جمے اعضاے نفض گوسفند
کی چربی آنتون کی لذع کو فائدہ کرتی ہو اگر اوسکا استعمال کیا جاے اور آنتون کے قروح
کو بھی نفع کرتی ہو بھیڑ کی چربی قروح امعا کے علاج مین زیادہ قوی ہے بہ نسبت سور کی
چربی کے۔ اور یہ فائدہ بھیڑ کی چربی مین اس سبب سے ہو کہ بہت جلد جم جاتی ہو
لیکن سور کی چربی مین تسکین لذع کا فائدہ زیادہ ہو۔ کوہان شتر یعنی اونٹ
کے پٹھے پر کا سفید گوشت بواسیر کو نفع کرتا ہو اور جملہ اقسام کی چربیان جیسے
مرغ وغیرہ کی چربی رحم کے درد کو مفید ہو۔ اور یہی چربی ان دردون کو مفید ہو
اسیطرح مرغابی کی چربی رحم کو نفع کرتی ہو سموم سور کی چربی ہوام کے
کاٹنے کو مفید ہو۔ اور ہاتھی اور اونٹ کی چربی جب بدن پر ملی جاے
ہوام بھاگ جاتے ہین۔ اور گوسفند کی چربی نو ابع کے پینیکو نفع کرتی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

شعر بکسر شین و سکون عین آخر مین راے مہملہ ہو ہندی مین بال کو کہتے ہین خواص جلے ہوے بال سخن اور مجفف بقوت ہین زینت جلے ہوے بال انتون مین جلا کر دیتے ہین - اور بانی جو بال کا ٹیکا نیسے قریبا ابیق وغیرہ مین نکلتا ہو اسکے لگانیسے بال جلدی نکل آتے ہین قروح جلے ہوے بال ہر کا بودہ اور ڈھیلے قروح مین تجفیف بقوت پیدا کرتے ہین - اعضاے سر جلے ہوے بال انتون مین جلا پیدا کرتے ہین سموم آدمی کے بال سرکہ مین ملا کر دیوانے کتے کے کاٹنے کے مقام پر لگائے جاتے ہین

شقور بریون یونانی دوا ہو طبیعت قوت اسکی گرم ہو خواص عصارہ اسکا اقسام درد کیواسطے پلایا جاتا ہو زینت تازہ شقور بریون شراب ملا کر بہق پر طلا کیجاتی ہو قروح پرانے قروح مین چپچپہ گی پیدا کرتی ہو اور گوشت زائد پر چھڑکی جاتی ہو آلات مفاصل سرکہ ملا کر پرانے نقرس پر طلا کیجاتی ہو - اور درد پشت کیواسطے اسکی قیروطی بنائی جاتی ہے اعضاے نفس حلوے کے اقسام اور میٹھی چیزین ملا کے اسکا لوق کھانسی کیواسطے تیار کیا جاتا ہو اعضاے غذا دو درہم اسکو اور دو ماہی کے ہمراہ نفخ معدہ کیواسطے پلاتے ہین اعضاے نفض دو درہم اسکی او دو ماہی کے ہمراہ دو سنطاریا او عسر بول کو مفید ہو - جب عورتین اسکو بطور حمول کے استعمال کرین او دراحیض کرتی ہو -

شجرۃ البق اسکو فارسی مین درخت پشہ کہتے ہین ماہیت وہی دردار ہو جسکا بیان حرف دال مین ہو چکا ہو طبیعت پہلے درجہ مین سرد خشک ہے زینت کھال دودھنے مین جو کھال کے چھلکے چھلکے اوترتے ہون سرکہ ملا کر اسکو طلا کرتے ہین - اور ریشا اسکے جراحات پر لگائے جاتے ہین یہ زخمون کا اندمال کردیتے ہین -

شوکہ بیضا یہ وہی بادآورد ہو طبیعت پہلے درجہ مین سرد خشک ہے آلات مفاصل اسکا جوشاندہ نقرس کو فائدہ کرتا ہو اعضاے غذا استرخاے معدہ کو مفید ہے -

شوکہ یہودیہ طبیعت اسکی گرم ہو خواص لطیف اور محلل ہے آلات مفاصل کزاز کو نفع کرتی ہو اعضاے سر دانتونکے درد کیواسطے اسکی کلی کیجاتی ہو اعضاے نفس نفث الدم کو فائدہ کرتی ہے

شوکہ مصریہ - طبیعت اسکی سرد ہو پہلے درجہ مین اور خشک دوسرے درجہ

کی ہو خواص مجفف ہو نزلہ کی اقسام کی قاطع ہو - جراح و قروح جراسکی اور خصوصا اسکا بیج بشدت اندمال کرتا ہو اعضاے غذا ورم معدہ کو نہایت مفید ہے اعضاے صدر - ورم حلق کو مفید ہو -

حرف تای قرشت

اس حرف سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان -

تمر ہندی جسکو ہندی مین املی کہتے ہین - اختیار عمدہ قسم املی کی وہ ہو جو نئی اور تازہ ہو پانی نہوئی ہو کہ بالکل خشک ہو جاے اور اوسکے اوپر پھپھوندیا اور طرح کی خراب پھپلی نہ آگئی ہو ترشی اوسکی کھلی ہوئی ہو طبیعت دوسرے درجہ مین سرد خشک ہے خواص مسہل ہے آلو بخارا سے اسمین لطافت زیادہ ہو اور رطوبت بھی اسمین بہ نسبت اوسکے کم ہے اعضاے غذا قے کو اور پیاس کو جو تپون مین ہو فائدہ کرتی ہو اور ڈھیلے معدہ کو سمیٹ دیتی ہو یعنی جو معدہ قے کرتے کرتے ڈھیلا ہو گیا ہو اعضاے نفض صفرا کی مسہل ہے مقدار شربت اسکی جوشاندہ سے قریب نصف رطل کے ہو جو تخمینا [illegible] ہو احمیات جن تپون مین ورم مقرر ہو اور تپون مین غشی او کرب عارض ہوتا ہو انکو فائدہ کرتی ہو خصوصا اگر حاجت طبیعت [illegible]

تودری جسکو ہندی مین تودری کہتے ہین ماہیت دیسقوریدوس کہتا ہے کہ یہ گھاس ایسی ہے جسکی پتی فراسیون کی پتی کے مشابہ ہو اور جڑ اسکی جو کو دہ ہوتی ہے آدھے ہاتھ لانبی اسمین بوندیان جنمین لانبے سیاہ سیاہ بیج بھرے ہوتے ہین اور یہی قسم تودری کے انڈیا مین مستعمل ہے صحرائی تودری کے بیج ہوتے ہین طبیعت دوسرے درجہ مین گرم ہو اور پہلے درجہ مین تر ہو خواص اسمین ایک قسم کی سوزش ایسی ہو جیسے ہالم مین ہوتی ہو اور اسمین تقریح بھی ہے اور ورم و ثبور جو سرطان متقرح نہوا ہو اوسکو پانی او شہد ملا کر طلا کرنیسے فائدہ کرتی ہو اور تمام اقسام کے ورم سخت پر لگانیسے مفید ہو اور [illegible] پر بھی ضماد کیجاتی ہو آلات مفاصل نقرس کی صلابت پر اسکا ضماد کیا جاتا ہو اعضاے سر کانکی جڑکے ورم پر لگانے سے نفع کرتی ہو اعضاے چشم اگر شہد ملا کر آنکھ مین لگائین قروح چشم کو پاک کردیتی ہو اعضاے نفس حب الموق کی دوا ہو یعنی داخل کیجاے اخلاط کے نکالنے پر [illegible] کے ذریعہ سے فائدہ کرتی ہو مگر پہلے اسکو پانی مین بھگو کر جوش دے لین

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا کسی کلھیا میں ڈالکر گندھے ہوئے آٹے کے بیچ میں اسکو رکھکر بھولن
ڈالیں **اعضائے نفض** ہاضی یاد تی کا نفع کرتی ہی خصوصاً اگر اسکو شراب میں بھگو کر
تنوب اسکی ماہیت یہ ہی کہ یہ ایک درخت مشہور ہی اور خونی اسی کی ایک
قسم ہی اور تقضم قریش اسکے درخت کا بیج ہی اور زفت صحرائی اسی سے بنائی
جاتی ہی **خواص** اسکا بیج جسکو تقضم قریش کہتے ہیں اسمین قوت قابضہ
اور گرمی پیدا کرنیکی لطیف قوت اسمین ہی۔ اور ام تبلی اس درخت کی
اور ام گرم پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہی **جراح و قروح** جب تبلی اور
اسکے بیج کو مرغابی کی چربی اور مردا سنج اور دقاق کندر ملا کر لگائیں۔
قروح ظاہری کو نفع کریگی اور جب اسکو موم اور روغن آس ملا کر استعمال
کریں اون قروح کو نفع کریگی جو نرم بدن میں ہوں اور تمام قروح گرم کو
اور تازہ قروح کو چھلکا اسکا زخموں کو مفید ہی جب بطور ذرور کے
چھڑکا جاے اور اگر اسکی پتی تازہ زخموں پر لگائی جا نکے فاسد ہونیکو
اور بگڑ جانیکو منع کریگی **اعضائے سر** اسکی کلی اور اسکے جوشاندہ کی کلی
خصوصاً سرکہ میں جوش دیکر دانتوں کے درد کو مفید ہی کبھی اسکی لکڑی کو
پھاڑ کر سرکہ میں اسیواسطے جوش دیتے ہیں **اعضائے چشم** دخان اسکا سرمہ
میں داخل کیا جاتا ہی **اعضائے نفس** تخم اسکا جسکو تقضم قریش کہتے ہیں
سینہ سے رطوبات وغیرہ کے نکالنے پر معین ہوتا ہی۔ تنوب کا گوند پرانی
کھانسی کو مفید ہی۔ اور وہ بھی ایکقسم زفت کی ہے **اعضائے غذا** ایک مثقال
اسکی ماء العسل کے ہمراہ اُس جگر کو فائدہ کرتی ہی جسمیں کوئی آفت پہونچی ہو
اعضائے نفض اگر پیا جاے قبض طبیعت پیدا کرتا ہی اور پیشاب کو رکتا ہی
ترنجبین یہ شبنم ہی اکثر خراسان اور ماوراء النہر میں گرتی ہی۔ اور
ہمارے ملک میں اکثر یہ شبنم اس درخت پر گرتی ہی جو کانٹے سے بھرا
ہوا درخت ہوتا ہی جسکو حاج کہتے ہیں اور خار شتر بھی اسیکا نام ہے **اختیار**
بہتر وہی ہی جو تازہ اور سفید ہو **طبیعت** معتدل مائل بحرارت ہی **افعال و
خواص** ملین ہی جلا بخوبی کرتی ہی **اعضائے نفس و صدر** کھانسی کو نفع
کرتی ہی اور سینہ کو نرم کرتی ہی **اعضائے غذا** پیاس میں سکون پیدا کرتی
ہی **اعضائے نفض** اسہال صفراء بنرمی کرتی ہی۔ اور یہ اسہال اسکا
نظر ایک خاصیت کے ہے جو اسمین ہی مقدار شربت اسکی دس مثقال سے بیس
مثقال یعنے پونے چار تولہ سے ساڑھے سات تولہ تک ہی۔

توتیا اصل توتیا کی یہ ہی کہ جسوقت تانبے کو اون بھٹیوں سے صاف کرتے ہیں
اور اوس آہک سے جدا کرتے ہیں جو معدن میں تانبے سے ملا ہوتا ہی تو بھٹیوں سے
جو دھواں اوٹھتا ہی اوسی دخان کا نام توتیا ہی اور کبھی اوس دخان کیساتھ
اقلیمیا بھی صعود کرتی ہی پس اوس سے تصعید کیا ہوا توتیا بہت عمدہ ہوتا ہی
اور رسوب یعنی جو چیز اسکی اوڑانے میں نیچے بیٹھتی ہی اقلیمیا نام ہی اور بعض لوگ
بھی اسکو کہتے ہیں۔ توتیا سپید بھی ہوتی ہی اور زرد بھی اور سبز بھی اور مائل
بسرخی بھی ہوتی ہی اور توتیای ہندی غسالہ توتیا کا ہی۔ یعنی توتیا کے دھونے
میں جو پانی گرتا ہی اوسکے نیچے جو دُرد جمع ہوتا ہی وہی توتیای ہندی ہے اور
یہی سقوردیون بھی ہی۔ سقوردیون اور توتیا میں فرق یہ ہی کہ توتیا جسوقت
آگ پر رکھی جاتی اوڑتی ہی۔ اور سقوردیون نیچے اون برتنوں کے بیٹھتی ہی جنمیں تانبے
کو گھلاتے ہیں۔ اس سقوردیون کی نسبت تانبے سے وہی ہی جو اقلیمیا کو
تانبے سے ہی۔ اور اگر اسمیں سے کوئی چیز اوڑتی ہو وہی توتیا ہوتی ہی **اختیار** بہتر
وہی توتیا ہی جو سپید ہو اور اوڑتی ہو اوسکے بعد جو سبزی اور زردی ہو اوسکے بعد
جسکا رنگ پستئی کرمانی ہو۔ اور جملہ اقسام میں جو زیادہ تر تازہ ہو وہی سب سے
بہتر ہی **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہی اور دوسرے درجہ میں خشک ہی **خواص**
مجفف بدون لذع کے ہی اور دھلی ہوئی توتیا تمام مجففات اور اوس سے بہتر ہی
زینت گندہ بغلی کو دور کردیتی ہی **قروح** توتیای مغسول قروح کو نفع کرتی ہی
سیاہ اور نمک کے قروح سرطانیہ کو بھی فائدہ کرتی ہی **اعضائے چشم** آنکھ کے درد کو
نفع کرتی ہی اور جو فضول خبیث کہ آنکھ میں محتقن ہو گئے ہوں اور آنکھ کی
رگوں میں ہو کر طبقات میں پہونچ رہے ہوں اونکو منع کرتی ہی خصوصاً
توتیا مغسول **اعضائے نفض** قروح مقعد اور مذاکیر اور اونکے اورام کو نفع کرتی ہی
تنکا بفتح تا آخر میں رائے مہملہ ہی ہندی میں سہاگہ کہتے ہیں **ماہیت** معدنی
بھی ہوتا ہی اور مصنوعی بھی۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ لحام الذہب یہی ہے
اعضائے سر مزات کے درد کو اور دانت کے سڑ جانیکو فائدہ کرتا ہی اور یہ فائدہ بنظر خاصیت کے ہی
تشمیزج بفتح تای مثناۃ و سکون شین و کسر میم و سکون یا و فتح زای معجمہ
آخر میں جیم ہی ہندی میں چاکسو کہتے ہیں **طبیعت** گرم خشک ہی **خواص** دافع رطوبت ہے
ترمس بضم تا و سکون را و میم مہملہ و کسر میم آخر میں سین مہملہ ہی اسکو باقلای
مصری بھی کہتے ہیں **ماہیت** یہ دانے چوڑے چپٹے ہوتے ہیں خرے میں تلخ بیج
ہیں دانے گرد ساپڑا ہوا یہی باقلای مصری **اختیار** جنگلی جاکسو تمام خصال

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین قوی ہوتا ہو مگر اوسکا دانہ چھوٹا ہوتا ہو طبیعت پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے خواص جس ترمس مین تلخی ہو جلا کرتا ہو اور تحلیل بدون لذع کے کرتا ہو۔ جالینوس کہتا ہو کہ جس ترمس سے تلخی نکالی گئی ہو وہ غلیظ ہو جاتا ہو اور کچھ دور پہنچ کے مغری ہو اور جلا اوسمین باقی نرہے خلاصہ یہ ہو کہ وہ ردی ہو اور دیر مین ہضم ہوتا ہو اور رگون مین خامی پیدا کرتا ہو جب بخوبی ہضم ہو اور خوشبو ترمس کثیر الغذا ہو بشرطیکہ خوب پکایا گیا ہو پھر اسوقت ہضم ہو جاتا ہو اور اوسکی خلط خراب نہین بنتی اسمین یہ بوستا او لزوجت پیدا کرنیکی قوت ہو اور قوت جلیکی ہو کہ اوسے بھگو کر اتنی دیر رہنے دین کہ اوسکی تلخی جاتی رہے بعد اوسکے مثل آٹے کے پیس ڈالین خلاصہ یہ ہو کہ ترمس کا دوا کے طور پر استعمال کرنا بہتر ہو بہ نسبت اسکے کہ غذا بنایا جاے زینت بالونکو باریک کردیتی ہو اور کلف اور بہق اور نشانات کو اور خون کے دھبے کو دور کردیتی ہو اور دانے جو بدن مین ہون انکو مٹا دیتی ہو چہرے کی جلا کرتی ہو خصوصاً اگر آب باران مین پکائی جا کے خوب گل جاے استعمال سکے جوشاندہ کا بطور لطوخ کے برص کو فائدہ کرتا ہو اور اورام و بثور چہرے پر جو بثور ہون انکو اور قروح اور اورام گرم اور خنازیر اور صلابات کو فائدہ کرتا ہو سرکہ اور شہد ملا کر یا جو چیز مناسب بدنکے ہو اوسکو ملا کر لگائی جاتی ہو جوشاندہ اسکا جب غانغرایا پر لگایا جاے اوسکے فساد کو منع کریگا **جراح و قروح** تر کھجلی کو فائدہ کرتا ہو تنہا انیکہ مازریون سیاہ کی جڑ ملا کر مواشی کی کھجلی کو فائدہ کرتا ہو اور آکلہ اور حصف اور قروح خبیثہ کو بھی نفع کرتا ہو۔ ترمس کا آٹا آردجو ملا کر زخمون کے درد مین سکون پیدا کرتا ہو۔ اور نار فارسی کو نفع کرتا ہو **آلات مفاصل** اسکا ضماد عرق النسا پر لگایا جاتا ہو پس نفع کرتا ہو **اعضاے سر** آٹا سرکہ مین ملا کر سرکے قروح جو تر ہون انکو فائدہ کرتا ہو **اعضاے غذا** جگر اور طحال کے سدون کی تفتیح کرتا ہو خصوصاً جب سرکہ اور شہد مین پکایا جاے اور اگر شہد مین سیماب اور فلفل ملا کر جوش دیا جاے تب زیادہ تفتیح کریگا جس ترمس مین تلخی ہو تلی مین سکون پیدا کرتا ہو اور اشتہا کو کھولتا ہو لیکن جسکی تلخی پکانے وغیرہ کے ذریعہ سے نکال دی گئی ہو اوسکے نفوذ مین کمی ہوتی ہو **اعضاے نفض** چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو نکال دیتی ہے جوش کرکے پلائی جاے۔ یا ناف پر اسکا لیپ لگایا جاے یا شہد مین پکا کر چٹائی جاے یا سرکہ مین بھیگو کر پانی ملا کر پلائی جاے۔ عورتون کے بعض جو مخصوص درد ہوتے ہیں انکو بھی نفع کرتی ہو۔ اور حیض کا ادرار کرتی ہو اور سداب اور فلفل ملا کر حیض کا اخراج کرتی ہو پلائی جاے یا حمول کیجاے کبھی اسکا حمول مر اور شہد ملا کر بھی اسی غرض سے کیا جاتا ہو چھوٹے کیڑون کو بھی پلانیسے ہمراہ شہد اور سرکہ کے نکال دیتی ہو۔ لیکن شیرینی مین یہ ورد دہ کیا ہو ترمس بنا بر قول بعض اطبا کے نہ دست آور ہے نہ قابض ہے۔

تنین بحری بکسر تا و نون مشددہ و سکون یاء تازی اژدھی کو کہتے مین **افعال** جالینوس کہتا ہو کہ اسکا پیٹ چاک کرکے اسیلئے کاٹے ہوے مقام پر رکھا جاتا ہو پس نفع کرتا ہو اسی طرح سے وہ حیوان جسکا نام طریفلا ہے کہ اوسکا پیٹ چاک کرکے جہان پر تنین بحری نے کاٹا ہو رکھتے ہین۔

تمساح بکسر اول و سکون میم و فتح سین مہملہ و الف آخر مین حاے حطی ہے مگر کچھ لوگ کہتے ہین **اعضاے چشم** مینگنی اسکی آنکھ کی سپیدی کو فائدہ کرتی ہو۔ سموم چربی اسکی اسی کے کاٹے ہوے مقام پر لگائی جاتی ہو پس درد مین فوراً سکون ہوتا ہے۔

تانبول۔ طبیعت اسکی سرد درجہ اول کی ہے اور خشک دوسرے درجہ دوم مین۔ **خواص**۔ قابض ہو مجفف ہو **اعضاے سر** مسوڑھے کی جڑون کو مضبوط کرتا ہو اسیواسطے اہل ہند ہمیشہ اسکو کھایا کرتے ہین

تافیفا۔ جسکو تا فیفا بھی کہتے ہین۔

تفاح بضم تا و فتح فاے مشددہ و الف آخر مین حاے حطی ہو۔ سیب کو کہتے ہین۔ **اختیار** بہتر سیب کی وہ قسم ہو جو بستانی ہو اور بیجکا سیب بدمزہ خراب ہے۔ اور اوس مین کچھ منفعت نہین ہے اور نہ اوس سے کوئی فعل ہوتا ہو۔ سواے اوس فعل کے جو اوس کی شکل کی نظر سے اوس سے خصوصیت رکھتا ہو۔ اسیطرح کچا سیب بھی خراب چیز ہو **طبیعت** پھیکے اور بدمزہ سیب مین برودت اور رطوبت زیادہ ہو اسلیئے کہ اوسمین مائیت ہے اور کھٹے اور کھٹّا سیب سرد اور غلیظ ہو اور میٹھے سیب مین مائیت ہے حرارت ہوتا ہو بہ نسبت اور سیب کے اگرچہ غالب اوسپر بھی ہوتی ہے مگر اوس برودت مین بہ نسبت اقسام مذکورہ کے اختلاف ہوتا ہو اسی طرح سیب کی تی اور درخت کی بھی برودت مختلف ہوتی ہو مگر مجملاً یہی ہے کہ سیب کے اصلی و ذاتی اجزا مین رطوبت فضلیہ بانفع ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور شاید جو قسم سیب کی زیادہ میٹھی ہو حرارت میں معتدل ہو یا مائل بگرمی ہو۔ افعال و خواص سیب میں فضول کے منع کرنیکی قوت ہو خصوصاً اور سیب کی پتی میں اور خود سیب میں نفع ہو۔ خصوصاً جو شیرین ہو سیب شیرین اور کھٹے سیب میں مائیت اور رقیت اور میٹھے سیب میں مائیت ہو اور پھیکے سیب میں زیادہ مائیت ہو جسکی وجہ سے اسکی رطوبت فضلیہ باقی رہے اور اسیواسطے اسکے عصارہ میں جلدی جوش آ جاتا ہو اور شہد اسکے عصارہ کی حفاظت کرتا ہو اور میٹھے اور پھیکے سیب سے خلط ارضی پیدا ہوتی ہو اور ترش اور خام سیب سے نفخ نہیں پیدا کرتا ہو اور دھنیا کو اپنی خلط کی خاصیت کیوجہ سے اور اپنی خامی کیوجہ سے اور اس سیب کا عصارہ کو قبول کر لیتا ہو اور ترش سیب کی خلط سیب قابض کے خلط سے زیادہ لطیف ہوتی ہو۔ اور سیب وغیرہ کی شراب یا شربت جب پرانا ہو جائے بہتر ہو بہ نسبت تازہ شراب یا شربت کے اسلیئے کہ بخارات خواب کی بعد کھنگی کے اوس سے تحلیل ہو جاتی ہو اور رام و بثور سیب کی پتی اور اسکا عصارہ اورام گرم کو فائدہ کرتا ہو جراح و قروح سیب کی پتی اور اسکا عصارہ اندمال قروح کرتا ہو۔ اسیطرح سیب قابض کا عصارہ آلات مفاصل ہمیشہ سیب کا کھانا پٹھے میں درد پیدا کرتا ہو خصوصاً جو سیب ترش ہو اور پیدا کرتا ہو اعضائے صدر مقوی قلب ہو خصوصاً وہ سیب شامی جو خوشبو ہو اور معقول شیرین ہو خوشبو ہو۔ اور ترش سیب جسمین عطریت ہو اور اگر قلب میں غم ہو بسبب حرارت کے ہو سیب بڑا نفع کریگا اور سیب کا ستو بھی بڑا فائدہ کرتا ہو اعضائے غذا معدہ ضعیف کی تقویت کرتا ہو اور سیب قابض ہو اوس ضعف معدہ کو نفع کرتا ہو جو حرارت اور رطوبت سے ہو اسیطرح میٹھا اور کھٹا سیب ضعیف معدہ والا قوت نفع کرتا ہو جس معدہ میں کوئی خلط غلیظ ایسی ہو جو زیادہ سرد ہو یہ ہونا ہو اسکے پانی کیا میں بند کرکے قلت اشتہا کو مفید ہو اور سیب کا ستو معدہ کو قوی کرتا ہو اور قے کو روکتا ہو اعضائے نفض سیب شیرین اور سیب ترش جب معدہ میں کوئی خلط غلیظ پائے اکثر بپارس کیطرف اوتار دیتا ہو اور اگر معدہ خالی ہو قبض پیدا کرتا ہو۔ آٹے میں بھنا ہوا سیب پیٹ کو فائدہ کرتا ہے۔ اور ذوسنطاریا کو اور زیادہ تر منا سب ذوسنطاریا کو کھٹا سیب اور اسکا ستو ہو ہاں اگر شکر کی ملیئن و سیر غالب ہو جائے اوسوقت مفید ہو گا جیسا کہ کبھی سیب کے پانی سے بہت سی بیتین پیدا ہوتی ہین کیسلیئے کہ اسکی خلط خام ہوتی ہے

سموم خود سیب اکثر سموم کو نافع ہو۔ اور اسیطرح اسکی پتی کا عصارہ

تربد بفتح تا و سکون را و فتح با و دال مہملہ آخر بای موحدہ آخر دال ہے مہملہ ہو جسکو ہندی مین نسوت کہتے ہین اور ناگ تیرا اور بارہ بھی اسکے نام ہو اختیار بہتر وہی قسم ہو جسکی لکڑی سپید ہو کہ باہر سے دیکھنے مین بھی سپید نظر آئے اور اندر سے پیسنے مین بھی سپید نکلے شکل او سکی ایسی ہو جیسے بارکیئے کے پور ہوتے ہین چکنی ہو اور جلدی ٹوٹ جاتی ہو غلیظ اور گندہ نہو کبھی یہ لکڑی گھن جاتی ہو۔ پس اسکی قوت ضعیف ہو جاتی ہے اور بہت ہلکی ہو اور جسمین سوراخ سوراخ سے ہون وہ بھی ضعیف ہوتی ہو تربد کی اصلاح یہ ہو کہ اوسکے اوپر کا چھلکا جو سیاہی مائل ہوتا ہو چھیل ڈالا جائے یہانتک کہ سپید جرم باقی رہجائے اور انکھا اوسکو پیسکر روغن بادام اکٹھا کرلین خواص اسکے استعمال سے خشکی اور یبوست بدن میں پیدا ہوتی ہو اسلیئے کہ رطوبات رقیق کو نکال دیتا ہو۔ اور اسی سبب سے روغن بادام کے ہمراہ اسکا استعمال کیا جاتا ہو کہ خشکی کم پیدا کرے آلات مفاصل امراض عصب کو مفید ہو اعضائے نفض بلغم رقیق کا اخراج کرتا ہو اور کسیقدر اخلاط محترقہ کو بھی تھوڑا تھوڑا نکالتا ہو یہ بات جب ہے جب کہ استعمال کیا جائے لیکن جوش دینے کے بعد یہ معاملہ بالعکس ہوتا ہو یعنی اخلاط محترقہ کو زیادہ نکالتا ہو اور بلغم کو کم نکالتا ہو یا سرطویہ کہتا ہو کہ اخلاط غلیظ بالزوجیت کو نکالتا ہو اور بعض کہتا ہو کہ خام کا اسہال دونون کو دور کرتا ہو اور صحیح بات یہ ہو کہ بلغم رقیق کا اخراج کرتا ہو۔ اور اگر زنجبیل سے اسکو قوت دیجائے خواہ اور کوئی ایسی چیز سے جسکی حدت قوی ہو بلغم غلیظ اور خام کا بھی اخراج کرتا ہو لیکن تنہا تربد غلیظ کا اخراج نہین کرتا ہو مگر یہ کہ خلط غلیظ کو معدہ اور امعا مین ڈوبا ہوا پائے مقدار شربت اسکی دو درہم تک ہے اور جو شاندہ مین کرکے چار درہم تک۔

تین بکسر تا ے مثناۃ و سکون یا و کسر نون جسکو ہندی مین انجیر کہتے ہین انجیر کی نبات خود اور طبیعت ہو اور اسکے پتون کی ورطبیعت ہو اور دودھ مین اسکے وہی قوت ہو جو زہریلے دودھ مین ہوتی ہو جب انجیر کی پتی نبائی جائین اوسوقت انجیر صحرائی کی شاخین لیکر اونکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے کچل کر او نکا پانی نکالا جاتا ہو اور اسکی عصارہ تیار ہوتا ہے جسطرح اور سب لکڑیون کا عصارہ اسی طور سے بنایا جاتا ہو دوشاب انجیر کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

مشابہ شہد کے ہوتا ہے تمام افعال مین اختیار سبکا عمدہ قسم انجیر کی وہی ہے جو سپید ہو اوسکے بعد سرخ اوسکے بعد سیاہ اور جو انجیر زیادہ پختہ ہوگیا ہو وہ سبسے بہتر ہے اور اسکی کیفیت یہ ہے کہ شاید ضرر نکرے اور انجیر خشک اپنے افعال مین محمود ہے لیکن جو خون اوس سے پیدا ہوتا ہو وہ اچھا نہین ہوتا اسیواسطے اسکے کھانے سے جوئین پڑجاتی ہین ہان اگر اخروٹ کے ساتھ کھایا جائے اسکا کیموس جید ہوجائیگا - اور بعد اخروٹ کے پھر بادام کے ساتھ - سبک ترین اقسام انجیر کی سپید ہے طبیعت تازہ و تر انجیر مین تھوڑی سی حرارت ہے اور قوت دوائی اسمین کم ہے اور مائیت زیادہ ہے کچا انجیر جلا زیادہ کرتا ہے - اور مائل برودت ہے مگر دودھ مین کچے انجیر کی یہ خاصیت ہے - اور سوکھا انجیر خام پہلے درجہ مین گرم ہے اور آخر اول مین خشک ہے خواص لطیف ہے اور اگر سوکھا ہوا ہو - خصوصاً اگر جزیرہ مین اوسکے تیزی ہو اور جلا اوسکی قوی ہے اور نضج محلل ہے اور موٹا انجیر کہ دانہ کا انضاج کی قوت زیادہ رکھتا ہے اور اس مین تفتیح اور تقطیع او تلطیف بھی ہے صحرائی انجیر سب سے زیادہ ہے - اور تقطیع اور تلطیف مین اسکے شدت ہے انجیر کی غذا دہی تمام فواکہ سے زیادہ ہے اور نفخ بھی اسکا خفیف ہے - قریب اسکے ہے کہ کچھ مضرت نہ پہونچائے اور اسمین نفخ بھی ہے اور بیشتر جو انجیر تر حریف اور خشک تا ہے اور اسکی شدت جلا قرحہ ڈالنے کی حد تک پہونچ جاتی ہے تا انیکہ اوسکی سوکھی تی جب بیخ مازریون سیاہ کے ساتھ جوش کیجائے - بہائم کی ترکھجلی کا علاج اوس سے کیا جاتا ہے - عصارہ انجیر کی تی کا تسخین قوی اور جلا پیدا کرتا ہے کہ وہ بھی قوی ہوتی ہے - انجیر کی تلئین اسدرجہ تک پہونچی ہے کہ عفونت ہائے بدنی کو بطرف جلد کے دفع کردیتا ہے اور پسینہ نکال دیتا ہے انجیر کے کھانے مین تسکین حرارت ہوتی ہے اسی سبب سے کہ پورا ملین ہے - جیسا مجھے گمان ہے انجیر خشک بھی عفونت کو بطرف خارج بدن کے دفع کرتا ہے اور پسینہ لاتا ہے انجیر کا دودھ کھلے ہوئے خون اور دودھ جو رقیق ہوگئے ہون اونکو منجمد کرتا ہے اور منجمد کو پگھلا کر قوام درست کرتا ہے انجیر تازہ سے بہت جلد غذا بنجاتی ہے اور بہت جلد معدہ اور بدن مین نافذ ہوجاتا ہے - انجیر کی غذا اگرچہ پختگی اور فراہمی مین مثل غذا گوشت اور حبوب یعنی اون غلون کے جو دانے شمار کیے گئے ہین نہین ہے پھر بھی اسکی غذا اجملہ فواکہ سے زیادہ پختگی اور فراہمی اجزا رکھتی ہے انجیر کثیر تاخون

کے عصارہ کی قوت قبل از ان کہ شاخون مین تیمیان نکل آئین قریب اسکے دودھ کی قوت کے ہے انجیر کی لکڑی کی راکھ جب کہ پانی مین بھگوئی جائے اس پانی کو پیٹ مین جو دودھ بستہ ہوگیا ہو اوسکے واسطے پلاتے ہین - اور بلوط کی لکڑی کی راکھ بھی اسی کے قریب فعال مین ہے انجیر کی شراب لطیف ہے خلط ردی پیدا کرتی ہے انجیر کی شاخون مین اسقدر لطافت ہے کہ اگر گوشت مین پکتے وقت ڈالدیجائین وسکو گلا دیتی ہے - انجیر کی وہ قسم جسکا جمیز نام ہے اوسمین قوت حادہ ہے کہ اندرون بدن سے کھینچ لاتی ہے اور جس دوا کو کھینچ لائے اوسکی تحلیل بھی کردیتی ہے ورنیت انجیر خام ثالیل ورمسون پر اور بہق پر بطور طلا اور ضماد کے لگایا جاتا ہے - اسیطرح انجیر کا تیا بھی ہے انجیر کے کھانے سے اوس خراب تمک کی اصلاح ہوجاتی ہے جو بسبب امراض کے بدنما ہوگیا ہو اور اورام گرم اور اورام ہو ڈھیلے ہون اونکو فائدہ کرتا ہے اور دنبل مین نضج پیدا کرتا ہے خصوصاً ایرسا اور نطرون اور چونا ملا کر - اور پوست انار ملا کر انجیر بسہری پر لگایا جاتا ہے اور جس قسم کو جمیز کہتے ہین اسکا دودھ ان اورام کو مفید ہے جنکی تحلیل مین دشواری ہو - اور خنازیر اور عقد کی بھی خواہ پیچیدگی عصب کی بھی تحلیل کردیتا ہے اسیطرح جمیز کا جوشاندہ اور توث کو بھی نفع کرتا ہے خصوصاً جمیز کا جوشاندہ عصارہ برگ انجیر گزندے کے داغ کو زائل کردیتا ہے اور قیروطی مین داخل کرکے سردی سے جو بدن پھٹ گیا ہو اسپر لگایا جاتا ہے اسیطرح انجیر کا دودھ بھی ان جملہ خواص مین انجیر سے جو فربہی پیدا ہوتی ہے جلدی جاتی رہتی ہے انجیر کھانے سے جوئین بھی پڑجاتی ہین بعضے کہتے ہین کہ انجیر بہت جلد اس خلط کو بطرف خارج بدن کے دفع کرتا ہے جس سے جیوان یا جاندار جسم پیدا ہوتا ہے اور اورام وثبور سخت ورم پر جمیز کو جوش دیکر آرد جو ملا کر ضماد کرتے ہین - اور کچا انجیر اسی قسم کا جسکا جمیز نام ہے بہق پر لگایا جاتا ہے - اور دنبلون مین نضج پیدا کرتا ہے - اور تر انجیر عصب پیدا کرتا ہے جسوقت استعمال کیا جائے اور جوشاندہ انجیر کا درد حلق اور ورم بیخ گوش کیواسطے معہ پوست انار کے بطور غرغرہ کے استعمال کیا جاتا ہے اور بسہری کیواسطے قند ملا کر - سوکھا انجیر ورم جگر اور ورم طحال کو بسبب اپنی شیرینی کے مضر ہے لیکن اگر ورم جگر یا طحال سخت ہوگیا اور اسمین سوداویت آگئی ہو اوسوقت نہ مضر ہوگا نہ مفید ہان اگر ادویہ ملطفہ محللہ انجیر کے ساتھ پلائے جائین زیادہ نفع کریگا - جمیز مین قوت

HAKEEM SHOUKAT ALI

تحلیل ورم اور اورام کی زیادہ ہو جنکی تحلیل منظور ہو **جراح و قروح عفنہ**
برگ انجیر قروح کو الٹا ہی جو شاندہ اسکا رائی کا لعاب ملا کر خشک کھجلی پر لگایا
جاتا ہے۔ انجیر کی پتی داد کو نفع کرتی ہے اور پتی پر لگائی جاتی ہے۔ اور ان
قروح پر جن میں رطوبات غلیظ بھری ہوں خاکستر چوب انجیر کا پانی جو کہ
راکھ ڈالکر بنایا گیا ہو اکال ہے۔ اور ان قروح کو صاف کر دیتا ہے جنمین بوجہ
کہنگی کے عفونت آگئی ہو۔ اور اگر اسکا استعمال انار کے چھلکون کے
ساتھ کیا جائے بھری کا اچھا کر دیتا ہے اور قلقند کے ہمراہ دونون پنڈلیون
کے قروح جو خبیث ہوں انکو مفید ہے جمیز کا دودھ جراحات میں چسپیدگی
پیدا کرتا ہے **آلات مفاصل** انجیر خام ہلیلہ اور رائی کے ہمراہ برگ خشخاش ملا کر ذبلان
سے جو ڈھیلے اور ترے ہوں دیہر لگایا جاتا ہے خاکستر چوب انجیر کا پانی مکرر پٹھے کے درد پر لگایا
جاتا ہے اور ڈیڑھ اوقیہ جو برابر سوا چار تولہ کے ہے پلایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے
اعضائے سر تازہ انجیر اور خشک انجیر دونوں مرگی کو مفید ہیں اور جو شاندہ
اسکا رائی کا ساتھ بین گرم کرکے کانمین ٹپکایا جاتا ہے جب طنین کا مرض
اوسمین ہو اور انجیر کا دودھ اور عصارہ اسکی ہری شاخون کا قبل از انکہ اسمین پتی
پھوٹے اگر سڑے ہوئے کرم خوردہ دانت پر رکھا جائے فائدہ کرتا ہے۔ انجیر کا استعمال دوا
اور ام کو نفع کرتا ہے جو کان کے نیچے پیدا ہون انجیر خام کے ذریعے قروح راس اچھے ہو جاتے ہیں
اعضائے چشم انجیر کا دودھ شہد ملاکر تازہ جو کھلی آنکھ میں پڑی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور
ابتدائے نزول الماء کو اور طبقات چشم کے غلیظ ہو جانیکو انجیر کی پتی پلکون کی کھجلی کے
واسطے ملی جاتی ہے **اعضائے نفس و صدر** انجیر تر اور خشک
دونوں خشونت حلق کو نافع کرتے ہیں اور سینہ اور قصبۂ ریہ کو مفید ہیں
انجیر کی شراب یا شربت دودھ کو زیادہ کرتا ہے اور اسیطرح پرانی کھانسی
اور سینے کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور قصبۂ ریہ کے ورم کو اور خود ریہ کے ورم
کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے غذا** جگر اور طحال کے سدون کی تفتیح کرتا ہے
جالینوس کہتا ہے کہ انجیر تازہ معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور انجیر خشک
معدہ کیواسطے بد نہیں ہے اور جب انجیر مری کے ساتھ کھایا جائے فضول
معدہ کو پاک کر دیتا ہے۔ اور جو پیاس بلغم شور کے سبب سے ہو اسکو قطع
کر دیتا ہے اور خود انجیر کے کھانے سے پیاس کی زیادتی ہوتی ہے پستے کو مفید ہے
خصوصاً ہمراہ افسنتین کے اسی طرح شراب انجیر پینے سے معدہ کو نفع
ہوتا ہے اور اشتہا کھانیکی بوقت یا زیادہ پیدا ہو جاتی ہے انجیر بہت

جلد معدہ سے اوترجاتا ہے اور نفوذ بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے اسلیئے کہ
اسمین قوت جلا کی ہے خشک انجیر اوس جگر اور طحال کو مضر ہے جسمین
ورم ہو۔ اور یہ مضر بھی اس جلا کی وجہ سے ہے پھر اگر ورم جگر یا طحال
کا درد سوداوی ہے اور سخت ہو گیا ہو مضر ہوگا نہ فائدہ کریگا تنہا خشک
انجیر کھانیکی منفعت عجیب ہے کہ مجاری غذا کی تفتیح کرتا ہے خصوصاً اگر بادام
یا اخروٹ کے ساتھ کھایا جائے علاوہ بریں بات ہے کہ اسکی غذائیت اخروٹ کیساتھ
زیادہ ہے بہ نسبت بادام کے پھر اگر انجیر افیار مغلظہ کے ساتھ کھایا جائے اوسوقت
اسکا ضرر بہت بڑھ جاتا ہے نیز معدہ کیواسطے بہت خراب ہے غذائیت بھی
اسکی کم ہے مگر صلابت طحال یعنی جو سختی مشابہ ورم کے ہوتی ہے اسکو مفید ہے
اگر ہمراہ اشق کے یا اسی کے دودھ میں پیسکر ضماد کیا جائے تمام قسم
انجیر کے اسوقت مضر ہوتے ہیں جب کہ سیلان مواد کا طرف معدہ اور
امعاء کے ہو **اعضائے نفض** گردہ اور مثانہ کو خشک اور تر انجیر فائدہ کرتا
ہے اور پیشاب کے روکنے پر قدرت بڑھاتا ہے اور اگر سیلان مواد کا انتوں
کیطرف ہو اوسوقت اوسکا کھانا مناسب نہیں عصارہ برگ انجیر مقعد
کی رگون کے منہ کو کھول دیتا ہے۔ انجیر تازہ ملین ہے تھوڑا اسہال
بھی کرتا ہے خصوصاً اگر کٹے ہوئے بادام کیساتھ کھایا جائے۔ اسیطرح
صلابت رحم کو بھی مفید ہوتا ہے ایضاً اگر نطرون اور قرطم ملاکر قبل غذا کے استعمال کیا جائے
جب بھی صلابت رحم کو مفید ہوگا۔ انجیر کا دودھ انڈے کی زردی ملاکر حمول کرنیسے رحم کو
پاک کرتا ہے اور حیض کو ادرار کرتا ہے اور رحم میں تھی کے ہمراہ داخل کیا جاتا ہے اور دردزے کے
حقنہ میں سداب ملا کر استعمال کیا جاتا ہے انجیر کا دودھ ریگ گردہ کو نکال دیتا ہے اگر ماء الجبن
اسطرح تیار بنایا جائے کہ دودھ میں چند قطرے انجیر کے دودھ کے ٹپکائیں
اور انجیر کی لکڑی سے تھوڑی دیر ہلاتے رہیں ایسا ماء الجبن دست لانے
میں اور گردہ کے تنقیہ میں بہت قوی ہوتا ہے انجیر کی لکڑی کی راکھ
کا پانی جو مکرر بنایا گیا ہو موجب طریقہ مذکورہ بالا کے اوس شخص کو شفا دیتا
ہے جسکو اسہال و دوسنطاریا کا مرض ہو جب بقدر ڈیڑھ اوقیہ کے
جو برابر چار تولہ سات ماشہ کے ہے پلایا جائے اور دونوں مرض میں اسکو
کو زیت میں ملا کر حقنہ کرتے ہیں۔ شراب انجیر ادرار اور تلیین کرتی ہے
اور بہ سبب قوت جلا کے معدہ سے اور پیٹ سے جلد ملی اوترجاتی ہے
اور نفوذ بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے **سموم** انجیر کے دودھ کی مالش بچھو

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہو اور اسیطرح رتیلے کے کاٹنے سے کچا انجیر یا اسکا ہرا بتا دیوانے کتے کے کاٹنے پر لگایا جاتا ہو پس نفع کرتا ہو اسیطرح مرطے ساتھ پیسکر مرغانی پر لگایا جاتا ہو - انجیر کی لکڑی کی راکھ جب مکرر تیار کیجاے رتیلے کے کاٹنے کیواسطے پلانیسے اور ملنے سے فائدہ کرتی ہو جمیع اکثر اقسام کے ڈنک مارنے والے حیوانات کے زہرون کو پلانے سے مفید ہے -

توت جسکو ہندی مین تو ت کہتے ہین **ماہیت** توت کی دو قسمین ہین ایک قسم فرصاد جو میٹھی ہوتی ہو یہ قائم مقام انجیر کے ہو نفخ پیدا کرنے مین مگر غذا شہتوت کی بہت خراب ہو اور کمتر غذا پیدا ہوتی ہو اور بہت فساد اس غذا مین ہوتا ہو اور معدہ کیواسطے نہایت ردی ہو اور تمام اوصاف اور حالات انجیر کے اسمین ہین لیکن انجیر سے ہر اثر مین اسکو کمی ہو جو توت میخوش ہوتا ہو جسکو توت شامی کہتے ہین چاہیے کہ اسوقت ہم اسی مین کلام کرین - میخوش توت جب تک کچا رہے اور خشک کیا جاے قائم مقام سماق شامی کے ہوتا ہو **طبیعت** میٹھا توت گرم تر اور کھٹا توت شامی کہلاتا ہو مائل برودت اور رطوبت ہو **افعال و خواص** اسمین قبض اور تبرید ہو عصارہ توت کا قابض ہو خصوصاً اگر تانبے کے برتن مین پکایا جاے اور سیلان مواد کو طرف اعضا کے منع کرتا ہو خصوصاً اگر کچے توت کا عصارہ لیا جاے کچا شہتوت مثل سماق کے ہوتا ہو **زینت** جب شہتوت کی پتی ورا انگور اور انجیر سیاہ کی پتی آب باران مین جوش دیکر بالون پر لگائین بالون کو سیاہ کردیگا **اورام و بثور** کھٹا شہتوت منھ کے ورم اور حلق کے ورم کو منع کرتا ہو اور شہتوت کی پتی بجاے خود خناق کو مفید ہے - **جراح و قروح** کھٹا شہتوت خشک کیا ہوا قروح خبیثہ کو بھی مفید ہو اور اوسکا عصارہ بھی مفید ہو **اعضاے سر** کھٹے شہتوت کا رب منھ کے چھالون کو مفید ہو - اور جو شاندہ شہتوت کی جڑ کا دانتون کی جڑ کو ڈھیلا کر دیتا ہو - ترش قسم کے شہتوت کی پتی کا عصارہ اور شہتوت دانت کیواسطے اچھی دوا ہو جسمین درد ہو رہا ہو **اعضای غذا** معدہ کیواسطے مضر ہو اور اوسمین فساد پیدا کرتا ہو خصوصاً جبکہ توت کا نام فرصاد ہو اور اگر یہی فرصاد جلدی معدہ مین بگڑ نجاے بہت مضر نہین ہوتا او اچھا ہو کہ ایکقسم شہتوت کی طعام سے پہلے تناول کیجاے اور وہی شخص اسکو کھاے جسکے معدہ مین کوئی فساد پہلے سے نہو - توت شامی معدہ صفراوی کو مضر نہین کرتا اور نہ اوسمین کسی قسم کی خرابی ہو جو معدہ کو موافق نہو - جیسے کہ فرصاد مین ہو - اوسمین رداوت تھوڑیسی ہو مگر کم ہو اور غذا اسکی تھوڑی ہوتی ہو - اشتہاے طعام پیدا کرتا ہو اور طعام کو جلدی پھسلا کر نکال دیتا ہو - خلاصہ یہ ہو کہ معدہ سے اسکا انحدار جلدی ہوتا ہو اور آنتون سے دیر مین اترتا ہو **اعضاے نفض** کھٹا توت نمک ملا یا ہوا جب خشک کرکے استعمال کیا جاے حبس شکم پیدا کرتا ہو اور دوسنطاریا کو نفع کرتا ہے شہتوت کے درخت سے جو پانی مثل تو کے ٹپکے اوسمین قوت مسہلہ ہو اور ریشہ یا برن جو شہتوت کے درخت مین لٹکتے ہین اوسمین تنقیہ اور اسہال کی قوت ہو اور اسہال کی قوت بسبب تنقیہ کے زیادہ ہو میٹھے شہتوت مین معدہ سے جلدی ورجانیکی خاصیت یا اوسکی رطوبت کے سبب سے زیادہ تیزی اور حرارت جو اوسمین آمیز ہوتی ہو اوسکے سببسے حکیم ارجیجانس کہتا ہو کہ شہتوت کا نکلنا بدن سے دیر مین ہوتا ہو اور ادرار کرتا ہو اور میرے گمان مین یہ قول کھٹے شہتوت کی نسبت ہو اور باوجودیکہ شہتوت مین طبیعت مسہلہ ہو تاہم اسہال کو منع اور امعا کے قروح کو منع کرتا ہے - خصوصاً سکھایا ہوا شہتوت تمام اقسام مین شہتوت کے ادرار بول کی قوت ہو اور توت شامی اگرچہ معدہ سے جلدی نکل آتا ہو مگر امعا مین دیر تک ٹھہرتا ہو **سموم** شہتوت کے درخت کا پوست مثہ کر اوسکا تریاق ہو اور تر شہتوت کی پتی کے عصارہ سے بقدر ڈیڑھ اوقیہ جو برابر چار تولہ ساڑھے تین ماشہ کے ہو پلایا جاے رتیلہ کے کاٹنے کو مفید ہو اور طبیعت کو نرم کرتا ہو - حب لزوجت اور نفخ کے جواس مین ہے -

ترس - یہ ہی الوسون ہے جسکا ذکر باب الف مین ہوچکا ہے -

توبال چھوٹے چھوٹے ریزے دھات کے جو بوقت پگھلانے اور پیچ دینے کے الگ ہوتے ہین اوسی کو توبال کہتے ہین سبسے زیادہ توی تانبے کا توبال ہو اوسکے بعد تانبے کا اور یہ وہ چیز ہو جب دھات کو پیچ دینے کے بعد ہتوڑے اور کھن پر ٹھونکنے بڑھاتے ہین وہ شے جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اجزا گرتے ہین ہر ایک توبال کا دھات مجفف ہو - اور ہر ایکا بیان پہلے ہوچکا ہو

حرف تاے مثلثہ

حرف تاے سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان -

HAKEEM SHOUKAT ALI

ثوم بضم ثا و سکون واو لہسن کو کہتے ہین **ماہیت** بستانی بھی ہوتا ہے جو مشہور ہے اور ایک قسم اسکی کراثی ہوتی ہے۔ اور لہسن مین تلخی و تیزی ہوتا ہے اور اسیکا نام الحیہ ہے اور ثوم کراثی مرکب القوۃ ہے لہسن اور گندنا کی قوت سے **طبیعت** گرمی اور خشکی دوسرے درجہ سے لیکر چوتھے درجہ تک پیدا کرتا ہے اور صحرائی لہسن مین اس سے بھی زیادہ گرمی و خشکی ہے **خواص** لہسن ہے نفخ کی تحلیل شدید کرتا ہے قرحہ ہے جلد کو جلا دیتا ہے پانی مین جو خرابی بہت تیز کے آجاتا اسکو دور کردیتا ہے **زینت** تو تنج کوہی کے جوشاندہ کے ہمراہ پینے سے جون اور چیلڑ وغیرہ کو قتل کرتا ہے۔ اور انگشن و بولغ اسکی راکھ کی مالش کیجاتی ہے۔ جب شہد مین پکسکوتون ورخون کے سرخ داغ یا لہسن پر لگائین نفع کرتا ہے جو بالخزہ مادہ متعفن سے پیدا ہوتا ہے اسکو نفع کرتا ہے اور **اورام و بثور** اندرونی دبیلون کی تفتیح کرتا ہے اور لہسن کی راکھ دبیلون پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** جلد مین قرحہ ڈالتا ہے۔ لہسن کی راکھ شہد ملاکر داد پر اور کھجلی پر جسمین قرحہ پڑ جاتے ہون لگائی جاتی ہے صحرائی لہسن اور زخمون مین چیپ پیدا کرتا ہے جنکا مادہ خبیث ہے جسوقت تازہ لہسن او نیر رکھا جائے **آلات مفاصل** جسوقت لہسن کا حقنہ دیا جائے عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے اسلیے کہ اسہال مادہ دموی اور اخلاط صفراوی کا کرتا ہے **اعضاے سر** لہسن درد سر پیدا کرتا ہے اور جوشاندہ لہسن کا اور بھنا ہوا لہسن دانتون کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے۔ لہسن کے جوشاندہ سے کلی کرنی بھی یہی نفع کرتی ہے خصوصا جب دمصین کندر ملایا جائے **اعضاے چشم** بصارت مین ضعف پیدا کرتا ہے اور آنکھون مین شور اور دانہ نکال دیتا ہے **اعضاے نفس** جوشاندہ اسکا حلق کو صاف کرتا ہے اور پرانی کھانسی کو اور درد سینہ بسبب برودت کے ہو اسکو نفع کرتا ہے۔ جونک جو حلق مین چپک گئی ہو اسکو نکال دیتا ہے **اعضاے غذا** معدہ مین جب دودھ کا پنیر بنجاتا ہو اسکو نفع کرتا ہے یا یہ مراد ہے کہ پنیر خوردنی مین جو ضرر ہو اسکو دور کرتا ہے خصوصا لہسن کا وہ جوشاندہ جسکو قوم انصاری لہسن اور زیتون اور جز زیتے کا جرملاکر تیار کرتے ہین۔
اعضاے نفض جب لہسن کی پتی اور شاخ کے جوشاندہ مین آبزن کیا جائے ادرار بول و حیض کریگا اور مشیمہ کو خارج کردیگا اور اسیطرح اگر اسکا تمول کیا جائے خواہ پلایا جائے اور یہی اثر اور طعام مین ہے جسکو نصرانی بناتا ہے کہ ذکر ابھی ہوچکا ہے کہ یہ بھی بہت نافع جب لہسن بقدر دو درم بھی پینے سات ماشہ کے کوٹ کر ہمراہ ماء العسل کے پلایا جائے بلغم خارج کریگا اور کیڑون کو بھی نکال دیگا اور اسمین طبیعت کے اطلاق کی بھی قوت ہے یعنے دست آور ہے خرابی باہ مین اسکے فعل کی یہ کیفیت ہے کہ بسبب شدت تجفیف و تحلیل کے کبھی باہ کو مضر ہوتا ہے پھر اگر پانی مین اسکو یہانتک جوش دین کہ اسکی حدت پانی مین بالکل آجائے کچھ بعید نہین کہ اب ابالے ہوے لہسن مین جو کسیقدر حرارت باقی رہ گئی ہے وہ تخفیف پیدا کرے اور اس سے مادہ منی پیدا ہوا ور یہ بھی اثر اسمین ہوجائے کہ مواد بلغمی کو مرا جائے بلغمی مین بطرف ریاح کے مائل دے اور چونکہ حدت اب اسمین کم رہی ہے ان ریاح کو پراگندہ نہ کرسکا اور جب یہ ریاح رگون مین در آئین کچھ دور نہین کہ معین شہوت باہ ہون **سموم** ہوام کے کاٹنے سے اور سانپ کے کاٹنے سے مفید ہے جب کسی شراب مین ملاکر پلایا جائے اسکو ہمنے تجربہ کیا ہے اور اسیطرح دیوانہ کتے کے کاٹے کو فائدہ کرتا ہے۔ جسوقت لہسن اور برگ انجیر اور زیرہ کا ضماد مرغابی کے کاٹنے کے مقام پر کیا جائے نفع کریگا۔

ترموں اسکے بیج کی طبیعت مین حرارت قوی ہے **اعضاے نفض** ادرار کرتا ہے اور جنین مردہ کا اخراج کرتا ہے اور خون اور اخلاط صفراوی کا بذریعہ اخراج بذریعہ اسہال کردیتا ہے مقدار شربت اسکی نصف درہم ہے اور کثیر خرد کا لاریب ہے

ثیل بکسر ثا و سکون یا آخر مین لام مہملہ ہے جسکو بیدگیاہ بھی کہتے ہین **ماہیت** کہتے ہین یہ ہی بید گیاہ ہے **طبیعت** سرد خشک دوسرے درجہ مین ہے خصوصا وہ قسم جو سیاہ ہے **افعال و خواص** قوت اسکی قابض ہے اور اسمین لذع بھی ہے اور اسکا عصارہ مواد کی کشش کو بطرف احشائے اندرونی کے منع کرتا ہے **جراح و قروح** تازہ جراحات کو نفع کرتا ہے جب ان پر لگایا جائے اور خصوصا اسکی جڑ اسمین قوت مندمل کرنیکی بھی ہے **اعضاے سر** جملہ اقسام کے نزلون کو منع کرتا ہے **اعضاے چشم** عصارہ اسکا جب شراب و در شہد مین جوش دیا جاوے بشرطیکہ یہ ایک ان مین سے ہو تو ان ہوا نکھ کی عمدہ دوا مین پڑتا ہے اور اسکے بنانے مین تفصیل یہ ہے کہ عصارہ اسکا لیکر اور نصف اوسکے شراب اور ثلث وزن اسکے فلفل اور اسیقدر کندر ان سب کو ملاکر کسی تانبے کے ڈبہ مین رکھ چھوڑین یہ دوا بہت عمدہ ہے **اعضاے غذا** اسکی جڑ اور اسکے بیج مرطوب لڑے کو دشواری بول کو نفع کرتے ہین اور قولنج کو دفع کرتے ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور چاہا وہ معدہ کیطرف کھنچتا ہوا وسکو منع کرتے ہین اور خلاصہ یہ ہے کہ اسکا
تخم معدہ کے لیے ہر طرح اچھا ہے اعضاے نفض تخم اسکا بطور لعوق کے
ادرار کرتا ہے اور پتھری کو ریزہ ریزہ کرتا ہے - اسلیے کہ اسمین یبوست مع تلطیف
کے ہے اور اسیطرح اسکی جڑ مروڑے اور دشواری بول کو نفع کرتی ہے
اور جوشاندہ اسکا قروح مثانہ کو مفید ہے -

ثفل بضم ثا و سکون فا آخر مین لام ہے جو چیز تر چیزونکے ظرف مین نیچے
بیٹھ جاے اوسکو ثفل کہتے ہین **اختیار** سب سے بہتر ثفل دہن زعفران
کا ہے جو وزنی ہو **طبیعت** ثفل عصیر زیت کا حرارت کے درجہ اول
مین ہے **خواص** بعضے اوپر بیان کیا ہے کہ ثفل دہن زعفران کا زبان اور
دانتون کو ایسا رنگ دیتا ہے کہ چند گھنٹہ تک رنگ باقی رہتا ہے -
مترجم چند گھنٹہ رنگ باقی رہنے کی قید اوپر نہین لگائی ہے یہان یا تو
مصنف نے سہواً ذکر کیا ہے یا غلطی نساخ سے اوپر یہ لفظ چھوٹ گئی
قروح ثفل عصیر زیت کا ان قروح کا اندمال کرتا ہے جو خشک نہین ہون

ثلج بفتح ثا و سکون لام و جیم برف کو کہتے ہین **خواص** بعضون کیواسطے خاص
چیز ہے اور اوس شخص کیواسطے جسکے بدن مین اخلاط سرد پیدا ہوتے ہون
اعضاے سر آب برف دانت کے اوس درد کو سکون دیتا ہے جو گرمی
سے پیدا ہو **آلات مفاصل** برف پٹھے کو مضر ہے اسلیے کہ بخارات گرم
جو پٹھے مین جاری ہوتے ہین اونکو منع کرتی ہے اور مادونکو تحلیل سے روکتی ہے
اعضاے غذا معدہ کو مضر ہے خصوصاً اوس معدہ کو جسمین اخلاط سرد
پیدا ہوتے ہین برف سے کبھی پیاس بھی زیادہ لگتی ہے اسلیے کہ حرارت
کو معدہ مین اکٹھا کر دیتی ہے -

ثعلب بفتح اول و سکون عین مہملہ و فتح لام آخر مین باے موحدہ ہے لومڑی
کو کہتے ہین **خواص** اسمین تحلیل کی قوت ہے اور پوست اسکی جملہ حیوانات
کے پوست سے زیادہ گرم ہے - جسمین مرطوب مزاج آدمیون کو نفع ہوتا ہے
اس سبب سے کہ تحلیل کرتی ہے **اعضاے مفاصل** جب لومڑی کو پانی مین
پکا کر اوس پانی کا نطول ان مفاصل پر کیا جاے جن مین درد ہوتا ہو تو بہت
نفع کریگا اسیطرح جبکہ زیت مین اسکو پکائین جسوقت زندہ ہو وہ جب
ہو کر اسکی آبزن مین دیر تک مریض کو بٹھلائین - اور بعد استفراغ مادہ
کے اور بعد تنقیہ کے ایسا آبزن کرین ورنہ اپنی قوت جذب سے تحلیل سے
کسی خلط خراب کو مفاصل کیطرف کھینچ لائے گا - اور جسوقت بدن کا
استفراغ ہو جاے اور یہ آبزن کرین اور بعد آبزن کے پھر استفراغ بدن کا
کیا جائیگا البتہ کوئی مادہ بطرف بدن کے نہ کھینچیگا - اور اگر اسمین کسیقدر
کھینچیگا تو خفیف ہوگا اسیطرح لومڑی کی چربی بہت سا مادہ کو جذب کرتی
ہے - اور جتنی مقدار جذب کرتی ہے وہ زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوس مقدار
کے جسکی تحلیل کرے - اور یہ اثر اوسکا اوسوقت ہوتا ہے کہ جب زیت مین
زندہ لومڑی پکائی جاے اور ذبح کرکے جوش دیا جاے جو طریقہ ان دونون
مین سے کرکے وہ زیت مفاصل پر لگایا جاے مفاصل کے پانی کو جذب کریگا
اعضاے سر لومڑی کی چربی جبکہ کان مین ٹپکائی جاے درد مین سکون پیدا کرتی ہے
اعضاے نفض لومڑی کا پھیپھڑا سکھایا ہوا ربو کے بیمار کو بہت نافع ہے
اور مقدار شربت اوسکی ایک درہم ہے -

ثافسیا یہ سداب کا گوند ہے **اختیار** سوائے تازہ ثافسیا کے اور کوئی قسم
اسکی نہین نفع کرتی - جب سال بھر کا زمانہ اسپر گذر جاتا ضعیف ہو جاتا ہے اور کچھ نفع نہین
کرتا - اسلیے کہ جو رطوبات اسمین ہین ان سب کی تحلیل ہو جاتی ہے اسکی کیفیت ہوتی ہے اگر
لگایا اسکو جسمین گھنٹہ بھر کے بعد جلتا ہے ثافسیا اثر ہے کہ اندرون بدن سے ایسا جذب شدید کرتا ہے
جسمین درشتی ہوتی ہے لیکن اس جذب کا ظہور بعد مدت کے ہوتا ہے جسکا سبب
اوسی مانع کے جو رطوبت فضلیہ کا اسمین ہے **طبیعت** بہت گرم ہے اور محرق ہے
گرمی پیدا اثر کی اسمین بہت قوت ہے اور خشکی پیدا اثر کی اور اسمین ایک
رطوبت فضلیہ غریبہ ہے وہ اسی کے سبب سے فوراً اللذع نہین پیدا کرتا
خواص تنقیہ کرتا ہے مسہل ہے منفضج ہے اور ورم کو شگافتہ کرتا ہے اور بسبب
رطوبت فضلیہ کے احراق اسکا بعد ایک ساعت کے ظاہر ہوتا ہے -
اندرون بدن سے مادہ کو بشدت اور بدرشتی جذب کرتا ہے مگر لذع کی کیفیت
اسکے لگانیکے بعد فوراً ظاہر نہین ہوتی بسبب اسی رطوبت فضلیہ کے -
ثافسیا کا نظیر نہین ہے مزاج کے بدلنے مین بطرف حرارت کے رقیق بادکو
اوگالا آتا ہے - اور با لخوزہ کو زیادہ نفع کرتا ہے اور اس اثر مین ثافسیا کا
نظیر کمتر پایا جاتا ہے - اور بعضے اسکے استعمال کا طریقہ با لخوزہ کے بیان مین
لکھا ہے - خون کا سرخ دھبہ جو پڑ جاتا ہے اوسکو بھی نفع کرتا ہے اور ایک
گھنٹہ سے زیادہ اوسپر لگا رہنا چاہیے اسیطرح اور نشانات کہا ور کلف
اور برص کو بھی فائدہ کرتا ہے **آلات مفاصل** استرخا اور نقرس پر اوس کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

مفاصل پر جنکو سردی پہونچ گئی ہو ملا جاتا ہے اور عرق النسا کیواسطے اسکا
حقنہ کیا جاتا ہے **اعضاے نفس** پیپ کے تھوکنے کو اور عسر نفس کو فائدہ
کرتا ہے جنین کیوجہ سے جو تخم مین درد ہوتا ہے اوسکو مفید ہے خصوصًا اگر یہ درد
پرانا ہو گیا ہو یا اسکو طلا کرنیسے اور ضماد کرنیسے اور اسکے ذریعہ سے **استفراغ**
کرنیسے فائدہ کرتا ہے فضول کے نکالنے پر منہ کیطرف سے اعانت کرتا ہے جب
اسکو طلا کرین بہ لطافت اور کمی مقدار کے اسکو لعوق مین داخل کرکے
چاٹین **اعضاے نفض** اسکی جڑ مین اور چھلکون مین اور اوسکے درخت
سے جو رطوبت بطور آنسو کے نکلتی ہے اوسمین اسہال کی قوت ہے چنانچہ
اسکے درخت کے چھلکون سے تین درمی اور اسکے عصارہ سے تین اوبولوسات
اور اوسکے آنسو سے ایک درمی کا استعمال کیا جاتا ہے اور جب اس سے
زیادہ مقدار لیجایا کریگی ابدال اسکا دو ثلث وزن اوسکے تیراجون ہالم کو ملاکر

حرف خاے معجمہ

حرف خ سے جو دوائین شروع ہین انکا بیان۔

خشخاش جسکو ہندی مین پوست کہتے ہین **ماہیت** خشخاش کی
چند قسمین ہوتی ہین بستانی اور صحرائی اسیطرح ایک قسم اسکی سیاہ بھی
ہوتی ہے اور ایک قسم خشخاش مقرن ہے اور وہ دریائی ہوتی ہے اور اسکا
پھل گھوما ہوا سر اوسکا جھکا ہوا ہوتا ہے اور ایک قسم اسکی خشخاش زبدی
ہرقلی ہے اختیار بہتر اور بے ضرر خشخاش سپید ہے اور رواجب ہے کہ خشخاش
کے سرے اور بونڈی تازہ ہر قسم کی کوٹ کر قرص بنالئے جائین اور باحتیاط
رکھ لئے اونکا استعمال کیا جاوے **طبیعت** بستانی خشخاش سرد خشک درجہ دوم
مین ہے۔ اور خشخاش سیاہ سرد خشک تیسرے درجہ مین ہے اور یہ بھی کہا گیا
ہے کہ چوتھے درجہ تک سرد خشک ہے **افعال و خواص**، جملہ اصناف خشخاش
کی برودت پیدا کرتی ہے اور غذائیت معتدبہ کسی مین نہین ہے اور خشخاش سیاہ
تغلیظ اور تجفیف پیدا کرتی ہے اور خشخاش بحری کہ وہی خشخاش مقرن ہے جسکا
پھل کج ہوتا ہے کہ جسکی کجی یا تخم خلل بیل کے سینگ کے ہوتی ہے منقطع ہے
اور جلا شدید کرتی ہے۔ اور خشخاش صحرائی کا پھول قروح کے نشانات کو
صاف کر دیتا ہے سوائے مواشی قروح کے نشانات کے اور ام و شبور سوائے
خشخاش بحری کے اور اقسام خشخاش کا طلا ورم حمرہ پر کیا جاتا ہے جراحت قروح
تیا خشخاش مقرن کا اون قروح کو مفید ہے جو چرک آلودہ ہون اور گوشت
زائد کو بسبب اپنی جلا کے سڑا دیتا ہے اور پپڑی کو اوکھاڑ دیتا ہے اسیطرح پھل
خشخاش مقرن کا بھی اثر رکھتا ہے۔ جو قروح ظاہر بدن مین ہون اونکے واسطے
بسبب اپنی جلا کے بکار آمد نہین ہے خشخاش بحری کا ضماد زیت ملاکر قروح
پر لگایا جاتا ہے پیل انکو دور کر دیتا ہے **آلات مفاصل** خشخاش بحری تخم دو درم
کے نقرس پر طلا کیجاتی ہے پس اوسکو نفع کرتی ہے جب خشخاش صحرائی کی جڑ
پانی مین اتنی پکائی جاے کہ آدھا پانی جلجاے اسکے پلانیسے عرق النسا کو فائدہ
ہوتا ہے **اعضاے سر** نیند پیدا کرتی ہے خصوصًا خشخاش سیاہ کہ یہ مخدر
بھی ہے اور ایک فتیلہ مین آلودہ کرکے استعمال کیجاے پس نیند پیدا کرتی ہے نزلہ
کو منع کرتی ہے جس شخص کو بیماری نفرط کا مرض ہو جب اپنی پیشانی پر اسکو
لگاے نفع کرتی ہے اسیطرح اگر اسکے جوشاندہ کا نطول کرے خشخاش زبدی
کے ذریعہ سے جب قے کیجائے اس طرح پر کہ ماء العسل کے ہمراہ ایک
اکسوافون پلائی جاے مرگی کے بیمار کو فائدہ ہوگا روغن خشخاش مع
روغن گل جسوقت سر پر اسکی مالش کیجائے درد سر کو مفید ہوگا علاوہ یہ ہے
کہ جہانتک ممکن ہو اسکے استعمال سے بچنا چاہئے کبھی اسکا جوشاندہ اس
کانمین ٹپکایا جاتا ہے جسمین ایذا شدید ہو پس درد مین سکون ہو جاتا ہے
اعضاے چشم سبز قسم خشخاش کی آنکھ مین جب درد شدید ہو بطور اس ضرورت کے
استعمال کیجاے مگر اسمین خطرہ بھی ہے جیسا منجملہ افیون کے بیان مین کہا ہے
اعضاے نفس گرم کھانسی اور گرم نزلے جو سینہ پر گرتے ہین اونکو اور نفث الدم
کو فائدہ کرتا ہے اور اسکا لعوق بھی بنایا جاتا ہے جو انھین امراض کو فائدہ کرتا ہے
خصوصًا جب اوسمین اقاقیا و عصارہ لحیۃ التیس ملایا جاے ابن ماسویہ کہتا ہے
کہ تخم خشخاش سیاہ سینہ کو فائدہ کرتا ہے۔ مگر پوست خشخاش اسکا اثر ظاہر ہے یہی
ہے کہ نفث مین دشواری پیدا کرتا ہے اور جملہ اقسام مین تخم خشخاش کے نفث
مین سہولت پیدا کرتے ہین **اعضاے غذا** رطوبات معدہ کو فائدہ کرتا ہے
اور خشخاش بحری جسکا نام مقرن ہے جب اسکی جڑ کے پانی مین پکائی جاے تا اسکا
نصف پانی جل جاوے امراض جگر کو نفع کریگی اور اس شخص کو کہ جسکے
اندرونی اعضا مین خلط غلیظ موجود ہو تخم خشخاش زبدی سے قے ہوجاتی
ہے اور کہتے ہین کہ یہی اثر خشخاش صحرائی کے تخم مین ہے۔ **اعضاے نفض**
خشخاش سپید اور سیاہ جسوقت نرم نرم کوٹ کر شراب سیاہ مازو کے ہمراہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

پی جائے اسہال کہنہ کو بند کرتی ہے اور باینہمہ اسکی طبیعت قوت مسہلہ
سے خالی نہیں ہے جو پانی میں بھگونے سے دور ہو جاتی ہے جو شاندہ اسکا جو کوفتہ
جوش پا گیا ہو جب اوس کا حقنہ کیا جائے دو سنطاریا کو مفید ہے اور
جب تخم خشخاش مع ماء العسل کے ہمراہ پلایا جائے طبیعت کو نرم کرتا ہے
اور جسوقت خشخاش زبدی سے بلغم خام کا اسہال ہوتا ہے اور اسیطرح
تخم خشخاش مصری کو خشک پیسکر پوڑی ورا طریہ یعنی سوئیوں پر چھڑکتے
ہیں اور تخم خشخاش بستانی کا شہد کے ہمراہ منی کو زیادہ کرتا ہے۔
خطمی جسکو ہندی میں خیرو کہتے ہیں **ماہیت** ایک قسم اسکی وہ ہے جسکا
پھول سپید اور سرخ ہوتا ہے اور سرخ پھول کی خطمی میں جلا زیادہ ہے
یونانی زبان میں جو اسکا نام ہے وہ مشتق ہے ایسی لفظ سے جسکے معنی کثیر المنافع
کے ہیں یعنی اسمیں بہت سے فائدہ ہیں **طبیعت** گرم باعتدال ہے **خواص**
اسمیں تلئین ہے اور نضج دینے کی قوت ہے اور سخت اعضا کو ڈھیلے کرنے
کی اور تحلیل بھی ہے۔ اور تخم خطمی ور خطمی کی جڑ کی قوت وہی ہے جو خطمی کی
میں ہے اور تجفیف میں خطمی کی جڑ اور اوسکا بیج قوی اور زیادہ لطیف
ہے **زینت** سرکہ ملاکر بہق پر طلا کیجاتی ہے اور بعد طلا کرنیکے دھوپ میں
بٹھاتے ہیں تخم خطمی اس بارہ میں قوی ہے **اورام** و **بثور** اورام کی
تلئین کرتی ہے اور اونکے بڑھنے کو منع کرتی ہے اور اورام دموی کی
تحلیل کرتی ہے جراحات میں نضج پیدا کرتی ہے اور ورم پھوٹے ہوئے
ہوں اونکو نفع کرتی ہے۔ اور خنازیر کو مفید ہے صمغ البطم کے ہمراہ
اسکا حمول کرنیسے صلابت رحم کو نفع کرتا ہے۔ اور زیت کے ہمراہ ملاکر
خنازیر پر لگائی جاتی ہے **آلات مفاصل** درد مفاصل میں سکون
پیدا کرتی ہے خصوصاً بط کی چربی ملاکر اور عرق النسا کو فائدہ
کرتی ہے۔ اور ارتعاش یعنی بدن کی کپکپی یا رعشہ کو
فائدہ کرتی ہے۔ درمیان میں عضل کے جو پھٹ جانے
کا صدمہ پہونچے اور تمدد اعصاب کو فائدہ کرتی ہے۔
اعضائے سر جب خطمی کا ضماد کیا جائے جو ورم کہ کان کے نرم گوشت
میں ہوتے ہیں اونکو نفع کرتی ہے **اعضائے چشم** نفخہ اور تہیج جو پلکوں میں ہیا
ہوا وسکی تحلیل کردیتی ہے **اعضائے نفس** گرم کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور نفث
میں سہولیت پیدا کرتی ہے اور نفث الدم کو بسبب اپنی قوت قابضہ کے

منع کرتی ہے اور برگ خطمی ورم پستان کو نفع کرتی ہے اور ضماد میں فتوات الجنب
اور ذات الریہ کے داخل کیجاتی ہے **اعضائے غذا** خطمی کا گوند پیاس میں
سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے نفض** جوشاندہ خطمی کی جڑ کا جب پلایا
جائے پیشاب کی سوزش کو اور آنتوں کی سوزش کو نفع کرتا ہے اور مقعد کے
اورام کو بھی مفید ہے اسیطرح برگ خطمی بھی یہی اثر رکھتی ہے اور جو اسہال دموی
اور خراب ہو اوسکو بھی اسیطرح مفید ہے خطمی کا بیج صمغ البطم ملاکر صلابت
رحم کیواسطے بطور حمول کے استعمال کیا جاتا ہے اور رحم کے طلا نے اور سپید ہونے
کیواسطے اسیطرح اسکا جوشاندہ نفاس سے پاک کردیتا ہے خطمی کی جڑ کا جوشاندہ
جب شراب ملاکر پلایا جائے عسر بول اور پتھری کو فائدہ کرتا ہے اور تھوکا بھی
مفید ہے خصوصاً تخم خطمی۔ خطمی کا گوند حبس نفث کم کرتا ہے **سموم** جسوقت خطمی سرکہ اور زیت
ملاکر طلا کیجاتی ہے ہوام کے مضرت کو فائدہ کریگا جوشاندہ اسکا سرکہ اور پانی ملاکر شہد
مکھی کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے اور یہ نفع میرے اندازہ میں طلا کرنیسے ہے
خردل بفتح خا و سکون را و فتح دال آخر میں لام ہے ہندی میں رائی کہتے ہیں
طبیعت چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** بلغم کو قطع کرتی
ہے اور روغن اسکا مولی کے روغن سے زیادہ گرم ہے اسکے دھوئیں سے
ہوام بھاگ جاتے ہیں اور جنگلی رائی غلط خراب پیدا کرتی ہے رائی میں
جلا اور تحلیل کی بھی قوت ہے ادمی اکثر مقامات پر رائی کی پتی درختوں کو
پکاکر کھاتے ہیں جسکو کاٹ کا ساگ کہتے ہیں **زینت** چہرہ کو صاف کرتی
ہے اور خون کا دھبہ یا لمسی ورخوں مردہ کے نشان کو زائل کردیتی ہے
جنگلی رائی کا ضماد بہت عمدہ ہے اور زبان کو خشک کردیتا ہے بابخورہ کو
نفع کرتا ہے **اورام** و **بثور** گرم اورام اور جو قروح پیدا ہوں اوسکی تحلیل
کردیتا ہے اور گندھک ملاکر خنازیر پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح**
رتکھلی اور داد کو فائدہ کرتی ہے **آلات مفاصل** عرق النسا کو فائدہ
کرتی ہے **اعضائے سر** رطوبت سر کا تنقیہ کرتی ہے اور جس شخص کو
مرض لیثارغوس کا ہو اوسکے سر پر ضماد کیجاتی ہے رائی کا نچوڑا ہوا پانی
کان کے درد اور دانت کے درد کیواسطے ٹپکایا جاتا ہے۔ اسیطرح اسکا
تیل بھی خصوصاً جب اسمیں ہینگ کو جوش دیں ایسی بھی نمہ اودنی اور دیدے کے
ہے جو مصفاۃ نامی ناک کی ہڈی کے سدوں کی تفتیح کرتی ہے بعض طبیبوں
نے کہا ہے کہ اگر نہار منہ رائی کھائی جائے فہم کو تیز کرتی ہے **اعضائے چشم**

HAKEEM SHOUKAT ALI

آنکھ کی جھلی اور پلکون کی خشونت کیواسطے جو سرمہ بنتے ہین اوسمین تو ی ہ
اعضائے نفس اگر اسکو کوٹ کر ماء العسل کے ہمراہ پئین پرانی کھانسی
کو تھبۂ سینہ کو دور کردیتی ہے اعضائے غذا تلی کو گھٹا دیتی ہے اور پیاس بجھاتی ہے
اعضائے نفض اختناق الرحم کو فائدہ کرتی ہے باہ کی خواہش پیدا کرتی ہے
حمیات دورے سے جو تپین آتی ہون انکو اور پرانی تپون کو نفع کرتی ہے ،
خصی الثعلب بضم خاء معجمہ وسکون صاد مہملہ اسکو سہ برگ بھی کہتے ہین
ماہیت جڑ اوسکی سخت اور میٹھی ہوتی ہے **طبیعت** گرم تر اول
درجہ مین ہے اور اسمین رطوبت فضلیہ ہے **آلات مفاصل** تشنج اور تمدد
جو بدن کے پیچھے کے اعضا مین ہوان انکو اور فالج کو نفع کرتی ہے اعضائے
نفض باہ کی خواہش پیدا کرتی ہے اور باہ پر اعانت کرتی ہے خصوصاً شراب
کے ہمراہ اور قائم مقام سقنقور کے ہے -

خصی الکلب یہ بھی مثل خصی الثعلب کے ہوتی ہے اور اسکی دو قسمین
ہوتی مین ایک تو چھوٹی ہوتی ہے اور اسمین دو دو نعج ہوتے مین ایک بڑا
نیچے اور ایک جوڑا اوپر ایک دن مین کا ڈھیلا اور نرم اور دوسرا ابھرا
ہوا سخت ہوتا ہے دوسری قسم اسکی بڑی ہوتی ہے **خواص** بڑی قسم مین
رطوبت فضلیہ ہے اور اورام بلغمی کی تحلیل کردیتی ہے قروح چرک وغیرہ
سے قروح کو پاک کرتی ہے اور غذا کے پھیلنے کو منع کرتی ہے قروح خبیثہ جنمین
آکل پیدا ہوگیا ہو اون کا اندمال کرتی ہے **اعضائے سر**
فالج کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفض** جب آدمی اسکی چھوٹی قسم کو کھائے
حافظ اوسکا بڑھجاتا ہے۔ اور اگر عورت چھوٹی قسم کو کھائے نر بچہ جننے والی
ہوجائیگی اور یہ بھی کہتے ہین کہ یہ دوا جب تک تر اور تازہ ہو قوت جماع کو
زیادہ کرتی ہے۔ اور خشک ہوجانے کے بعد اس قوت کو قطع کرتی ہے
ان دونون قسمون مین یہ بھی اثر ہے کہ ہر ایک قسم دوسرے کے فعل کو باطل کرتی
ہے اور یہ سب فوائد بڑی اور چھوٹی قسمون کے لوگون نے کیے ہین -

خصیہ بضم خاء معجمہ وسکون صاد مہملہ و یای مفتوحہ آخر مین ہای ہوز ہو
ماہیت یہ عضو نرم گوشت کی قسم سے ہے **اختیار** بہترین اقسام خصیہ کی یہ
ہے جس جانور کے خصیہ ہر ایک اوصاف مین جید ہون اور وہ جانور جوان
بھی ہو اور بڑے بڑے خصیے جیسے پہاڑی بکرے کے خصیے کا قد بڑا ہو خصیہ تیتران کا
ہضم نہین ہوتے کسی طور کا خصیہ مثل خصیہ ہاے مرغ کے نہین ہوتا خصوصاً
جو مرغ فربہ ہون اور اون کے خصیے بھی فربہ ہون کہ یہ بہت اچھی چیز ہے
خواص خصیہ کی غذا مین وہ جودت نہین ہے جو شیر تیتین یعنی دونون
پستان کے کھانے مین ہے سوای خصیہاے مرغ فربہ کے کہ اسکی غذا اچھی
ہوتی ہے اور بہت بھی ہوتی ہے اور جملہ اقسام خصیہ کے جسوقت ہضم ہوجائین
خصوصاً وہ قسم کہ بدشواری ہضم ہوتی ہو اوسکی غذاے کثیر بنے گی **اعضائے**
غذا اکثر اقسام خصیہ کے بدشواری ہضم ہوتے ہین اور غذائیت اونمین
زیادہ ہوتی ہے خصوصاً جو جانور بڑا ہو اور گوشت اوسکا غلیظ ہو

خربق اسود جسکو ہندی مین سیاہ کٹکی کہتے ہین **ماہیت** سیاہ کٹکی کی
شکل یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نوکدار ہوتے ہین اور تیزی و تندی بنسبت
سپید کٹکی کے زیادہ ہوتی ہے اور جو لوگ اسکو درخت سے چنتے ہین اسکے
ضرر سے اپنی حفاظت اور بچاؤ اور لہسن کھانے اور شراب کے پینے سے
کرتے ہین اور تیلہ اسکا مشابہ خیار کی بتی کے ہوتا ہے جسمین سیاہی خیار کے
پتے سے زیادہ ہوتی ہے شاخین اسکی بڑی اور رنگ مین بنفشی شکل مثل شاخ
انگور کے اسمین پھل ہوتے ہین اور پتلی پتلی رگین سیاہ ایک ہی جڑ سے نکل
پیاز کے دونون سرون کے نکلتے ہین اور اونہین جڑ اوسکا استعمال بھی
کیجاتا ہے **مقام** روئیدگی اس نبات کا خشک زمین ہے جسمین تری ہو **انتخاب**
بہتر وہی قسم ہے جو نئی اور پرانی کے بیچ بیچ مین ہو اور موٹی اور باریک کی درمیانی
ہو رنگ اسکا خاکستری توڑنے سے بہت جلد ٹوٹ جائے تشخیص یہ ہے کہ
ہو کہ جسکے اندر مثل عنکبوت کے جالے کے کوئی چیز نظر آئے مزہ اسکا
تیز ہو زبان کو چھیلتی ہو اور سب سے بہتر اسکی وہی قسم ہو کہ پتلی پتلی لکڑیان
جو اسکی جڑ کے پاس ہین انکو لیکر تھوڑا پانی نکالکر اسکا چھلکا اوتار لین
اور ان چھلکون کو لیکر سایہ مین خشک کرلین اور پھر پیسکر چھاننے کے
بعد استعمال کرین مقدار شربت اسکی تین قیراط ہے اور بہتر یہ ہے
کہ اسکا استعمال ہمراہ دو قوا اور قطرا سالیون کے ایک درخمی تک کیا جائے
طبیعت تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** محلل ہے اور
ملطف ہے اور جلا کرنے مین قوی ہے تا انیکہ مردار گوشت کو سڑا دیتی ہے اور اگر
انگور کے درخت کی جڑ کے قریب پیدا ہوا ہو اسکی شراب کی قوت مسہلہ ہو جائیگی منجملہ خواص
خربق کے یہ بھی ہے کہ بدنکو اپنے مزاج سے بدل دیتی ہے اور بہت اچھا مزاج جیسا
حالت جوانی مین ہوتا ہو ویسا پیدا کرتی ہے اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جس شخص نے

HAKEEM SHOUKAT ALI

خربق سفید پلائی ہو اوسکو قے نہ آئے اور نہ دست آئیں مگر اتنا ضرور ہو
کہ جو فعل دوائے مقئی کا بعد قے کے ہوتا ہے وہ اوس سے ضرور ظاہر ہو خواہ فعل دوائی
مسہل کا ہوتا ہے ظاہر ہوگا۔ موافق آثار خربق کے مردون کیواسطے اور لڑکون
عورتون کیواسطے جو مردانہ مزاج ہین اور قوی لوگون کیواسطے اور جوانون
کیواسطے اور اون لوگون کیواسطے جنکے بدن مین تروتازگی ہو اور خون
کی زیادتی ہو الغرض ایسے ہی ابدان کو خربق زیادہ موافق آتی ہے اور
جو لوگ ڈرپوک نرم بدن ہین انکو موافق نہین ہوتی۔ موافق ہونا
خربق کا ماہ نیسان مین زیادہ ہے بعد اوسکے تسرین مین جو ایک مہینہ رومی
ہے لیکن واجب ہے کہ خربق کے استعمال سے پہلے تین دن ایسی چیزونکے
کھانے اور پینے سے پرہیز کرین جو غلیظ کرین اور یہ بھی چاہئے کہ اسکے
استعمال سے پہلے کھیل کود اور سرود اور ناچ گانے کیطرف توجہ کرین اور بعد
غذائے شب کے دو مرتبہ قے کرائین خواہ تین مرتبہ بعد اسکے خربق کا استعمال
کیا جائے زنیت سرکہ ملاکر بہق پر لگائی جاتی ہے اسیطرح ونمش پر اسیطرح خربق
سپید بھی ہو دسون کو گرادیتی ہے اور جس شخص کو سپیدا کا مرض ہو اسکو خربق
سے استفراغ کرنا مفید ہے اور یہی حال خربق سپید کا ہے اورام وقوباء تر کھجلی
اور داد و سرکہ ملاکر سپید و سیاہ خربق کے دودھ کو ملاکر تمام [illegible] کو فائدہ
کرتا ہے اور تقشر جلد پر بھی طلا کیا جاتا ہے اوسکی صلابت کو بھی فائدہ کرتی ہے
خربق سے ایک بتی مثل فتالہ کے بناکر ناصور کے اندر رکھتے ہین اور چند روز
اوسکو رہنے دیتے ہین پھر جب وہ بتی نکالی جاتی ہے ناصور کو پھاڑ کر نکلتی ہے
آلات مفاصل وجع اور اوجاع مفاصل کو فائدہ کرتی اور استفراغ
کرنا خربق سے دوائے قوی ان سب امراض کی ہے اعضائے سر جب خربق کا
سرکہ مین جوش دیکر کانون مین ٹپکائین کانکے گونجنے کو فائدہ کریگی اور اگر اس
سرکہ سے کلی کرین دانتون کے درد کو مفید ہوگی اور جس وقت اسکے
جوشاندہ کو ایسے کانون مین ٹپکائین جنکی سماعت ضعیف ہو قوت سماعت
کو قوی کردیگا وسواس اور شقیقہ کہنہ کو بھی فائدہ کرتی ہے اور امراض سر
مین مرگی اور [illegible] کو بھی اعضائے چشم بصارت کو قوت دیتی ہے جب سر
مین داخل کیجائے اعضائے نفض سوداکو اور اوسکے غلبہ کو نفع کرتی
ہے اور تمام بدن سے اوسکو بدون اکراہ کے نکالتی ہے اور صفرا کو بھی نکالدیتی
ہے اور جو فضلہ خون مین شریک ہوتا اینکہ نہایت درجہ ور عضو جو بدن ہے

اوس کے اور جلد سے بھی نکالدیتی ہے واجب ہے کہ خربق کو اس قوت کیلا استعمال
کرین سقمونیا ملاکر کہ جلدی دست آجائے اور اوسکے ہمراہ فطر اسالیون اور
دوقو کو بھی شریک کرین کبھی خربق اسطرح پلاتے ہین کہ پہلے اوسکو سکنجبین یا کسی اور
شراب شیرین میں بھگو کر ایک رات رکھ چھوڑتے ہین بعد اسکے جرم خربق کا
نکال کر اوسی شراب کا مسود یا چوزہ مرغ کے گوشت کو پکا کر وہی شوربا کھلایا
جاتا ہے اور کبھی درخمی خربق کی تین اور دو ستا سقمونیا مین ملاکر سویق کیساتھ [illegible]
ہضمے اوپر سطور مین [illegible] اس سرخی جہان لکھی ہے جو تدبیر اور اصلاح لاحق ہے
اوسکو لکھدیا ہے واجب ہے کہ اون سطرون کے پڑھتے وقت بھی اسکو بطور دیکھیں
آنتونمیں اور مثانہ مین جو ورم ہو اسکو بھی خربق مفید ہے اور حیض اور بول
کا ادرار کرتی ہے ابدال خربق سیاہ کا بدل نصف وزن اوسکے مازریون ہے
اور دوثلث وزن اسکے غاریقون ہے اور ابن سمونہ نے بیان کیا ہے کہ بدل اسکا چھی ہے
خسرو دارو ماسرجویہ کہتا ہے کہ یہ خونیجان ہے طبیعت گرم خشک ہے۔
خواص محلل ہے رطوبات غلیظہ کو پگھلا دیتی ہے افعال نفض قولنج اور گردہ
اور درد سینہ کو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور اکثر اوسکی گردہ کے درد مین ہے
خربق ابیض سپید کلکی کو کہتے ہین ماہیت سپید شکل ریشے اور چھلکے چھوٹے
چھوٹے ہوتے ہین جابجا چٹخے ہوئے مشابہ بوسیدہ چیز کے ہوتے ہین سپید
سپید جسمین کچھ وزن نہین ہوتا اور خطمی کی جڑون کے بھی مشابہ
بارتنگ کے درخت کے ہوتا ہے اور مثل چقندر صحرائی کے درخت کے لیکن
اوس سے چھوٹا ہوتا ہے رنگت مین سرخی ہوتی ہے طول اسکی شہنی کا چار انگل
تک ہوتا ہے جب کہ او انگلیان ملی ہوئی ہون اور اندر سے شہنی خالی
ہوتی ہے اور مثل پیاز کے ایک جڑ سے بہت سی رنگین پھوٹتی ہین اور
پہاڑی مقامات مین پیدا ہوتی ہے اور جب درخت تیار اور پختہ ہوجاتا
ہے اور کاٹنے کا زمانہ آتا ہے اوسیوقت توڑکر رکھتے ہین اور خشک کر لیتے
ہین اختیار مختار اور پسندیدہ خربق سپید کی وہی قسم ہے جسکے
سطح کا پھیلاؤ حد اعتدال پر ہو اور رنگ اوسکا سپید ہو جلدی ٹکڑے ٹکڑے
ٹوٹ جائے اور ریزہ ریزہ ہو جائے تخم اوسکا بڑا ہو اور رقیق یعنی باریک ہو
زبان پر رکھنے سے فوراً لذع شدید پیدا نہ کرے لعاب منہ کا کھینچ لائے
اور جو خربق لذع شدید پیدا کرے وہ زہر ہے کہ خناق مین مبتلا کرتی ہے
افعال خربق مدبر کے جسکی اصلاح ہو چکی ہے باب خواص مین مذکور ہونگے

HAKEEM SHOUKAT ALI

طبیعت گرم خشک وسط درجہ سوم میں ہے افعال و خواص خربق سپید میں تلخی زیادہ ہے اور خربق سیاہ میں حرارت کی زیادتی ہے جو جاہ قوت اسکو کھاے مرجاتا ہے اور چوہے کے مارنے کیواسطے عمداً یہ تدبیر کیجاتی ہے کہ اسکو ستوؤن میں پیسکر شہد میں ملاکر چوہے کے مارنے کیواسطے رکھ دیتے ہیں۔ جسوقت خربق سپید گوشت کے ساتھ پکائی جاے کہ گوشت خوب گلجایگا بہت کمزور وہی خربق ہے جو اس طرح پر درست کیجاے پانچ درہمی خربق کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر نو اوقیہ جو بار سوا چھبیس تولہ کے ہے آب باران میں تین دن بھگو رکھیں اور صاف کر کے نیم گرم اوس پانی کو ملائیں بعد اوسکے ایک رطل وہی خربق جسکے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ لیے ہوں دو قسط آب باران میں تین دن بھگو کر جوش دیں کہ تہائی پانی باقی رہجاوے بعد اوسکے خربق کو نکالکر جو پانی جوش دینے سے تیار ہوا ہے اوسمیں بقدر دو رطل کے شہد خالص ملاکر قوام درست کریں اور اسی سے ایک ملعقہ بڑا تناول کریں یا گرم پانی میں گھول کر اوس کو پئیں اس طرح سے خربق کا استعمال بے خطر ہے اور بیخوف۔ اسکے بعد چھلکے خربق کے جو ٹکڑے ٹکڑے نئے کئے ہوں اوسکے بعد کٹی ہوئی خربق جو وہ دی ہو اوسکو آب غیرہ میں ڈالکر ملائیں تا کہ حلق میں کوئی چیز پھنس نجاے اور نہ معدہ میں بعد اوسکے باریک پسی ہوئی خربق جو ماء العسل کے ساتھ بجنسہ کری جاے اور یہ طریقہ خربق کے استعمال کا وہی ہے جو اکثر قتل کرتا ہے اسلیے کہ سالک ور راہوں میں بدن کے جرم خربق کا باقی رہجاتا ہے۔ واجب ہے کہ خربق کے پینے والے کے قریب ایسی چیزیں موجود کر دیجائیں جنسے اوس کا ضرر دفع کیا جاتا ہے جسکے واقع ہونیکا خوف از قسم تشنج وغیرہ خربق کے پینے سے ہوتا ہے جیسے مرغ کا شوربا یا شراب در دفاق تشنج اور سداب اور مسور ملاکر اور خوشبو روغن جو سعد اور سوسن اور نرگس سے بنائی گئی ہوں اور یہ بھی چاہیے کہ اوسکے پاس سرکہ تند جسکی بو تیز ہو موجود رہے اور سیب بھی گرم روٹی اور شراب پکائی اور چھینک لانیوالی اشیا اور پیاو کرسی اور تخت اور فرش اور بچھونا اور بیگیاں طرح طرح کی ورزشیں بھی تیار رہیں پھر اگر خربق پینے کے بعد آسانی دست آئیں آب سرد نوش کرے اور پاکیزہ خوشبو سونگھے اور غذا ایسی کھاے جسکا کیموس جید ہے اور اگر تشنج یا ضعف عارض ہوگیا ہو پس روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے شراب میں یا تر ماء العسل میں بھگو کر کھلانا چاہیے اور اکثر دوبارہ سوتی کو سرد پانی میں بھگو کر کھلاتے ہیں پھر اگر اثناے عمل کرنے میں خربق کے دست آجائیں یا آرہے ہوں یا ابھی نہ آئے ہوں ہچکی آنے لگے ماء العسل میں موئی کو جوش دیکر دینا چاہیے اور دیر تک دوا پینے کے بعد کوئی حرکت ظاہر نہ ہو ماء العسل میں گرم پانی ملاکر گھونٹ گھونٹ پلانا چاہیے جسمیں سداب کو جوش دیا ہو یا تیل گرم پانی میں ملاکر قے کرائی جاے اس طرح پر کہ ایک پر کو روغن سداب میں سے چپڑ کر حلق میں ڈالا جاے تا کہ باسانی قے ہو جاے اور جھولے میں نرم نرم جھونکوں سے جھلایا جاے پھر اگر کیفیت اختناق کی طاری ہو جو شاندانہ خربق کا بقدر تین اوقیہ پلانا چاہیے کہ یہ بات دوائے سابق کی اعانت کریگی اختناق عارضی کو دور کریگی پھر اگر ان تدبیروں سے فائدہ نہ ہو پس تیز حقنوں سے عمل لیا جایگا اور تین ابو سات خربق کی نہ اس غرض سے پلائی جائیں کہ قے آجاے بلکہ اس غرض سے کہ اختناق دفع ہو جاے اور چھینک لانے والی دواؤں سے چھینک پیدا کیجاے پھر اگر ہمیشہ یعنی ہر وقت ہچکی اور قے برابر آیا کرے دونوں شانوں کے بیچ میں جو بڑی گوریا ہے اسپر پچھنے لگانے سے جو التوا اعضا پیچیدگی عضلات وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے دور ہو جاتی ہے اور جس اعضا میں تشنج آگیا ہو اوسپر ایسا تیل ملنا چاہیے جسکو گرم کرنیکی پوری طاقت ہو اور آب حمام سے خواہ اور قسم کے آبزن سے بدن کو ملنا اور دھونا چاہیے جراح و قروح سپید کلکی بھی جراح و قروح کے بارے میں وہی فعل کرتی ہے جو خربق سیاہ کرتی ہے زینت اس بارے میں خربق سپید کا فعل ہی ہے جو خربق سیاہ کا ہے اعضاے سر جب خربق کو پیسکر سونگھا جاے چھینک کو ہیجان میں لاتی ہے آنکھ بصارت کو تیز کرتی ہے اعضاے غذا خربق سپید بقوت قے پیدا کرتی ہے اور اوسکے استعمال میں خطرہ ہے اسلیے کہ یہ خناق پیدا کرتی ہے اور کبھی خربق و خبیص بھی بس چیزیں پھیلائے اور گھی سے بنائی جاتی ہیں ڈالتے ہیں اور کھلاتے ہیں کہ تجھے جس شخص کو خوف اختناق کا ہونیکا خربق کے پینے سے ہو مناسب نہیں ہے کہ خالی معدہ پیا سکے اور یہی لوگ ہیں جنکے بدن میں ضعف اور کمزوری ہو عموماً زیادہ اور بافراط اسکے استعمال سے آدمی بھی مرجاتا ہے اور چوہے اور سوا ہے اسکے کھاتے ہی مر جاتے ہیں اور فضلہ بیزار خربق کے کھانیوالا کا اگر مرغیان کھالیں وہ بھی مرجاتی ہیں۔

خیار شنبر جسکو املتاس کہتے ہیں ماہیت ایک قسم املتاس کی کابلی ہے اور ایک قسم اوسکی مصری ہے اختیار بہتر املتاس وہی ہے جو اسکی پھلی سے نکالا جاے اور براق اور بادام سے سوموت ہو اور بہتر پھلی اوسکی بھی وہی ہے جو براق

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور چکنی ہو **طبیعت** معتدل حرارت اور برودت میں ہو اور تر ہو **خواص** محلل ہو اور ملین ہو **اورام و بثور** اندرونی اور ام گرم کو فائدہ کرتی ہو خصوصاً حلق کے اورام کو جب آب مکوی سبز میں املتاس حل کرکے کلی کریں اور اورام صلبہ کو پر طلا کیا جاتا ہو۔ پس نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** نقرس پر کیا جاتا ہو اور جن مفاصل میں درد ہو اونپر بھی **اعضائے نفس** جب آب کشنیز سبز میں املتاس کو ملکر لعاب اسپغول ملاکر کلی کریں خوانیق کو فائدہ کرتی **اعضائے غذا** جگر کا تنقیہ کرتا ہو یرقان کو اور درد جگر کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** ملین تسکم ہو مرہ محترقہ اور بلغم کو نکال دیتا ہو مسہل اسکا بے اذیت ہو یہانتک کہ حاملہ عورتکو بھی املتاس پلانے کی صلاحیت ہو اور ماء ذکا مسہل بھی املتاس سے ہو سکتا ہو **ابدال** مثل اسکا نصف وزن اوسکے ترنجبین اور سہ چند وزن اوسکے جرم منقی کلان اور آٹھواں حصہ دس وزن کا تربد اور کبھی منقی کی جگہ رب السوس اضافہ کرتے ہیں

خس بفتح خاء نحوا آخر میں سین ہو ہندی میں کا ہو کہتے ہیں **ماہیت** جنگلی کا ہو کی قوت خشخاش سیاہ کی ہو **طبیعت** جالینوس کہتا ہو کہ بستانی کا ہو کی برودت کچھ زیادہ نہیں ہو بلکہ مثل برودت تالاب کے پانیکے ہو اور رطوبت سے زیادہ تر لطیف ہو اور یہ بھی ایک قول ہے کہ اسکی ترکیب اور تغیف کرنب اور تھوہے اور چولائی کے بیچ میں ہے میں کہتا ہوں جس شخص کا یہ قول ہو کہ تیسرے درجہ کا ہو سرد ہو اونے یہ بھی حکم کیا ہو کہ غذا اسکی خراب اور تھوڑی غنی ہو اور یہ قول صحیح نہیں ہے اور کیا عجب ہے کہ دوسرے درجہ میں اسکی برودت ہو **خواص** اسمین جلا کی قوت ہو نہ قبض ہو نہ اطلاق یعنی دست لانیکی قوت ہو اسلیے کہ اسمین نہ نمکین مزہ ہو نہ بکٹھا ہو اور یہ دونوں مزون کا درمیانی مزہ۔ جو خون کا ہو کھانیسے پیدا ہوتا ہو بہت عمدہ ہو بہ نسبت اور خون کے جو بکاکر بقول یعنی ساگ ترکاری وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے بہت خراب نہ ہووے ہو جو بکاکر کھایا جاوے۔ پانی جو بدل کر کے جائیں اونکے اختلاف کے ضرر کو کا ہو نفع کرتا ہو۔ بے دھویا ہوا کا ہو بہتر ہوتا ہے اور دھونے سے اسکا نفع بڑھ جاتا ہو اسیطرح جملہ اقسام البقول کے دھونے سے نفاخ ہو جاتے ہیں۔ کا ہو سریع الہضم ہو اور بوقت دورہ مے نوشی کے کا ہو کا استعمال کیا جاوے سکر اور مستی کے جو اعراض

ہوتے ہیں اونکو منع کرتا ہو صحرائی کا ہو میں قوت خشخاش سیاہ کی ہے **اورام** دبیلوں اور ام گرم اور حمرہ کو طلا کرنیسے فائدہ کرتا ہو بشرطیکہ دم مقدار میں بڑے اور امراض میں شدید نہوں **آلات مفاصل** کا ہو کا ضماد نقرس پر کیا جاتا ہو **اعضائے سر** نیند پیدا کرتا ہو اور مرض بیداری کو زائل کرتا ہے اور بالاہو کا کھانا کہ جاجا خام تناول کریں ورندیان کو نفع کرتا ہو۔ دھوپ سے جلجانیکی۔ ابتدا سرمیں پہونچے اسکو فائدہ کرتا ہو دونوں نتھنوں میں دعدہ پڑے اور سکی بھی دوا ہو **اعضائے چشم** دریائی کا ہو کا دودھ طبقہ قرنیہ کے قروح میں جلا پیدا کرتا ہو اور بستانی کا ہو کا دودھ اوسکے قریب ہے کا ہو تما دگرمی سے جو آشوب چشم ہو اوسپر کیا جاتا ہو صحرائی کا ہو کا دودھ ناصور گوشہ چشم کو نفع کرتا ہو۔ کا ہو کے کھانیکی مداومت سے آنکھوں میں تاریکی پیدا ہوتی ہو **اعضائے صدر** دودھ کو زیادہ کرتا ہو **اعضائے غذا** پیاس کو اور حرارت معدہ اور سوزش معدہ کو نفع کرتا ہو بستانی کا ہو معدہ کے واسطے اچھی چیز ہو زود ہضم ہو مگر کیسا ہی کھلانے سے اشتہا پیدا ہوتی ہو کا ہو کے کھانیسے یرقان کو فائدہ ہوتا ہے۔ **اعضائے نفض** تخم کا ہو منی کو خشک کر دیتا ہے اور شہوت جماع کو ٹھہرا دیتا ہے۔ کثرت احتلام کو نفع کرتا ہے۔ کا ہو کا ساگ اس نفع میں تخم کا ہو سے کمتر ہے کا ہو کا دودھ اگر نصف درہم پیا جاوے اکثر کیموس ردی کا مسہل ہوتا ہے بستانی کا ہو کا دودھ جسوقت اسکا درخت بڑا ہو جاتا ہو فعل میں قریب صحرائی کا ہو کے ہو خاص تخم کا ہو کا نہ دستونکو روکتا ہو نہ دست لاتا ہو اسلیے کہ نہ اوسمیں نمکین مزہ ہو نہ بکٹھا ہو نہ جلا کرتا ہو ہاں ادرار خون کرتا ہو صحرائی کا ہو کا دودھ ادرار حیض کرتا ہو **سموم** صحرائی کا ہو کا دودھ تیلہ اور بچھو کے کاٹنے کو نفع کرتا ہو

خنشی بالضم خاء معجمہ و سکون نون و فتح تا و شین معجمہ آخر میں الف ہو **ماہیت** اسکی پتی مثل گندنا شامی کے ہو اور اسکی ٹہنی چکنی ہو جسکے سرے پر ایک پھل ہوتا ہو اور اوسمیں جڑیں لانبی اور گول مثل بلوط کے ہوتی ہیں مزہ میں اسکے تیزی ہو **طبیعت** گرم خشک ہے اور بعضوں نے کہا ہو کہ سرد تر ہو یہ بعید از قیاس ہو **افعال و خواص** جلا شدید کرتا ہو محلل ہو خصوصاً اسکی جڑ اور جب گرم کیا جاوے تسخین اور تجفیف و تحلیل کرتا ہو اور ان افعال میں جڑ اسکی زیادہ موثر ہو اور قوت اسکی مثل گروہ ابن ...

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے ہو زینت بالحوزہ اور دار لحیہ کو فائدہ کرتا ہو خصوصاً خاکستر اسکے جڑ
کی اگر اسکی راکھ کو طلا کرکے بہت سپید پر دھوپ مین بیٹھین نفع
کریگی اورام و بثور اسکی جڑ شراب ملاکر تمام اورام غددی پر اور دنبالون
پر لگائی جائے اور جب کہ روغن ملاکر اسکا ضماد کرین ابتدا مین اورام گرم پر
نفع کریگا **جراحات و قروح** اگر اسکی جڑ کو دردی شراب مین پیکر قروح
خبیثہ اور جرب آلودہ پر لگائین نفع کریگا **آلات مفاصل** عضل کے
سست ہو جانیکو اور اسکے کوفتہ ہونے کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے سر** جب
اسکا عصارہ یا کندر اور شہد شراب مین ملاکر کان مین ٹپکایا جاتا کان کی پیپ بہنے
کو نفع کرتا ہو اور اگر اوسی عصارہ کو اوس کان مین ٹپکائین جو بہ جانب مخالف
دانت کے درد کے واقع ہو مثلاً اگر داہنی طرف کے دانت مین درد ہو تو بائین
کان مین ٹپکائین پس دانت کے درد کو فائدہ کریگا **اعضاے چشم** اسکے جڑ کا
عصارہ مین آنکھ کی منفعت ہو **اعضاے نفس** اگر ایک درہم اسکی شراب
ملاکر پلائی جائے پہلو راست اور جنب کے درد کو فائدہ کریگی اور کھانسی کو
اسکی جڑ شراب کی دردی مین گھسکر ورم پستان کیواسطے اچھی دوا ہے
اعضاے غذا یرقان کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے نفض** بول اور حیض
کا ادرار کرتا ہو اور پھل اسکا اور پھول جب شراب مین پیسکر دونون حصون کے ورم کی
دوا ہے جید ہو **سموم** تین درم اسکی ہوام کے کاٹنے کیواسطے پلائی جاتی ہو جب
اسکے پھل کو اور پھول کو شراب مین ملاکر پلائین بچھو کے کاٹنے مین بہت نفع
ہو اور زود ارلبعہ اور رتیلے کاٹنے سے اور ساتھ اس نفع کے دست بھی لاتا ہے

خولنجان بفتح خاے معجمہ و سکون واو و کسر لام و سکون نون و فتح جیم ہندی
مین کلیجن کہتے مین **ماہیت** یہ جڑ شکل مین چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہین جیسے گرہ
ہوتی ہو سرخ اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہو۔ ماسرجویہ کہتا ہو کہ بعض عصفور الدم ہے
طبیعت دوسرے درجہ مین گرم خشک ہو **افعال و خواص** لطیف و محلل
ریاح ہو زینت نکہت کو پاکیزہ کرتی ہو **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے اچھی ہو کھانا کو ہضم
کرتی ہو **اعضاے نفض** قوت بیج اور درد گردہ کو مفید ہو۔ باہ مین جیسے ایلاجی کا خرنوع

خس الحمار جسکو ابو خلسا کہتے ہین **ماہیت** اسکی پتی باریک مثل تیتی کے
ہوتی ہو شمار مین زیادہ سیاہی مائل اور پتیان اسکی جڑون سے ملی ہوئی اور جڑ
دونون پہلو مین ہوتی ہین اسکی جڑ کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہو کہ ہاتھ کو اور
زمین کو سرخ کردیتا ہو اور جس زمین پر اوگتی ہو اوسمین مٹی فقط ہوتی ہو جسکو
ٹیاری زمین کہتے ہین۔ یہ دوا جو ہر مائی اور ارضی ہو مرکب ہے اور یہ بھی
شنگار ہو جسکا بیان حرف شین مین ہوچکا ہو **اختیار** زرد قسم اسکی قوت
زیادہ رکھتی ہو اور سپید قسم اسکی مائی اور ضعیف ہو **طبیعت** گرم خشک
اول دوم مین ہو **خواص** ملطف ہو منقی ہو سدد کی تفتیح کرتی ہو اور سوکھا ہوا
اسکا ان افعال مین زیادہ قوی ہو اور اسکی جڑ کی طبیعت تخم کی طبیعت سے
قوی ہو مگر جڑ مین قوت زیادہ ہو خصوصاً سوکھی جڑ مین بولس حکیم کہتا ہو بعض قوت
جاذبہ ہو جو بشدت عمق بدن کو جذب کیتی ہو تا اینکہ کلے کی ہڈی وغیرہ کو بھی باہر
کھینچ لاتی ہو اور اورام سوداوی اور سخت ورم کو کسی مقام پہ کیون نہو نفع کرتی ہو
جراح اگر اسکو قیروطی مین داخل کرکے استعمال کرین زخمون کا اندمال
کرتا ہو اسیطرح اگر اسکا پانی قیروطی مین ملاکر استعمال کیا جاے **آلات مفاصل**
خس الحمار کو مع اوسکی تیلی جڑون کے نقرس پر ضماد کرتے ہین اور اسیطرح ایضاً
سرکہ مین پیسکر عرق النسا پر لگاتے ہین **اعضاے سر** عصارہ اسکا بطور سعوط
کے سر کا تنقیہ کرتا ہو۔ اور شہد ملاکر بطور بطورخ کے لگانیسے قلاع کو نفع کرتا ہو
اعضاے چشم خس الحمار خشک کیا ہوا اگر آنکھ مین لگایا جاے جو نشان کسی
قرحہ وغیرہ کا آنکھ مین باقی رہگیا ہو اوسکو دور کردیتا ہو اور طرفہ کے چشم
کی گندگی کو مٹا دیتا ہو **اعضاے غذا** جگر کا تنقیہ کرتا ہو سرکہ مین بھگوکر جو
خس الحمار کھلانیسے تلی کے ورم کو فائدہ کرتا ہو اور لگانیسے بھی فائدہ کرتا ہو
اعضاے نفض حیض کا اور ادرار بقوت کرتا ہو اور زندہ بچہ کو رحم مین
قتل کرتا ہو اور مردہ بچہ کو رحم کے باہر نکال دیتا ہو جو اورام سخت سوداوی
رحم مین ہون اونکو نفع کرتا ہو حیض کی ادرار کرانیوالی جتنی دوائین ہین
اون سب کا اسمین قوت زیادہ ہو اور رحم کی اصلاح کرنے مین بھی اسکو
بہت قوت ہو مقدار شربت اسکا پینے مین ایک مثقال تک ہو اور حمول
کرنے مین بھی یہی مقدار ہو اور شقاق مقعد پر قیروطی ملاکر لگایا جاتا ہے
انجو سا بھی اسیکا نام ہو جیساکہ حرف الف مین بیان ہوچکا ہے

خرنوب بضم اول و سکون راے مہملہ و ضم نون آخر مین باے موحدہ ہو
اختیار بہتر خرنوب شامی ہو جو خشک ہو **طبیعت** خرنوب نبطی مین یبوست
اور برودت زیادہ ہو **افعال و خواص** خرنوب شامی جو خشک ہو مجفف ہو اور بہت
قبض پیدا کرتی ہو اسیطرح اوسکا پھل مگر پھل مین جسقدر حلاوت ہو اور باوجود
حلاوت کے قبض کرتا ہو اور نبطی مین یبوست اور تخفیف زیادہ ہو اور نفع مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرتی ہے خربوزہ نبطی تر و تازہ بھی کھائی جاتی ہے خلط جو اس سے پیدا ہوتی ہے
خراب اور ثقیل ہوتی ہے زینت اگر سون کو خربوزہ نبطی خام سے گھس
گھس کر ملین مشک و تمگو دور کرینگی اعضاے خربوزہ کے جوشاندہ سے مضمضہ کرنا
دانتون کے درد کیواسطے دوائے مفید ہے اعضاے غذا خربوزہ شامی جو تر و تازہ
ہو معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور ہضم نہیں ہوتی ہے اور معدہ سے دیر مین
اوترتی ہے جالینوس کہتا ہے کاش یہ خراب پھل جہان پیدا ہوتا ہے وہین رہتا اور
اور شہرون مین نہ پہونچایا جاتا نبیوت یعنی خربوزہ نبطی یرقان کیواسطے اچھی دوا ہے
اعضاے نفض اسکے جوشاندہ مین آبزن کرنا مقعد کو قوی کرتا ہے اور اسمین
ادرار کی بھی قوت ہے خصوصاً وہ خربوزہ جو شیرہ انگور مین پرورده کیا جائے خربوزہ
شامی دست آور اور خشک ہونیکے بعد قبض پیدا کرتا ہے اور خلط کو نفع کرتا ہے
اور خربوزہ نبطی سیلان حیض جو بافراط ہو اوسکو نفع کرتا ہے کھانے سے بھی اور
حمول کرنے سے بھی اور نبیوت یعنی خربوزہ نبطی مروڑے کو اسہال کو مفید ہے
خزف بفتح خا و راے مہملہ آخر مین فاے سعفص ہے فارسی مین سفال کہتے
ہین اور ہندی مین ٹھیکری جو مٹی کے پکے ہوئے برتن سے ٹوٹ کر رہتی ہے
خواص۔ مجفف ہے جلا زیادہ کرتی ہے۔ خصوصاً تنور کی ٹھیکری زیادہ
تر لطافت سرطان بحری کے پشت پر جو کھلتے ہین انمین ہوتی ہے اور اسکے
کا کھنجر قوت مین اوس بھاوین کے ہے جس سے تلوارون پر جلا دیجاتی ہے **زینت**
سرطان بحری کا ٹھیکرا مجفف ہے اور کلف اور نمش مین جلا پیدا کرتا ہے
اورام و بثور ٹھیکری سے قروطی بنا کر اسکا طلا پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** ٹھیکری
سے جو مرہم بنائے جاتے ہین اندمال کی قوت اونمین زیادہ ہوتی ہے ٹھیکری قروح کو
نفع کرتی ہے اور ترکھجلی مین جلا پیدا کرتی ہے خصوصاً سرطان بحری کی پشت پر کی ٹھیکری
آلات مفاصل تنور کا ٹھیکرا پیسکر نقرس پر لگایا جاتا ہے **اعضاے چشم** ٹھیکری
پیسکر وہ نمک ملا کر جو زمین سے کھود کر نکالا جاتا ہے ناخونہ پر جب لگایا جاتا ہو فائدہ کرتا ہے
خشاف بضم خاے معجمہ و فتح فاے مشدد آخر مین شین معجمہ جسکو فارسی مین
شب پره اور ہندی مین چمگادڑ کہتے ہین **ماہیت** کہتے ہین کہ شیرزق اسکے دودہ
کو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ شیرزق اسکا پیشاب ہے **طبیعت** شیرزق
مین جلاے شدید ہے اور حرارت زیادہ ہے **افعال و خواص** دہن خفاش
باکرہ عورتون کے پستان کے بڑھنے کو منع کرتا ہے۔ اور بالون کے نکلنے کو بھی روکتا
ہے جیسا لوگ کہتے ہین مگر کچھ اسکی صحت نہیں ہے **اعضاے چشم** چمگادڑ کا دماغ

شہد ملا کر ابتداے نزول الماء کو فائدہ کرتا ہے اور خاکستر اسکی جب بطور سرمے کے
آنکھ مین لگائی جائے ابصار کو تیز کرتی ہے اور شیرزق خونہ کو اور آنکھون کی سپیدی کو فائدہ کرتا ہے
خانق الذئب بھیڑیے کی مارنے والی دوا **خواص** بھیڑیے اور سگ کی
کتون کو خناق مین گرفتار کرکے قتل کرتی ہے اور مروڑ پیدا کرتی ہے
آدمی کے بدن مین داخل و خارج کسی طور پر استعمال نہیں کیجاتی ہے
خانق النمر چیتے کے مارنیوالی دوا **خواص** چیتے اور باڑھے اور خنزیر
وغیرہ کو قتل کرتی ہے داخل و خارج کسی طور پر استعمال اسکا جائز نہیں
سموم کہتے ہین کہ اگر بچھوے کے قریب اسکو لیجائین اعضاے بدنی بچھو کے بیکار ہوتی
ہے اور بے حس و حرکت ہو جاتا ہے اور اسکا بیان بعض الفصائل مین گذر چکا ہے
خلاف بکسر خاے معجمہ و لام اور آخر مین فاے سعفص ہے اور بفتح اول بھی
پڑھا گیا ہے۔ بید کو کہتے ہین **ماہیت** کبھی بید کی پتی کو جب جھکا لیتے ہین
اوسمین سے ایک گوند پیدا ہوتا ہے جسکا اثر قوی ہے **افعال** بید کا پھل اور اسکی پتی
دونون قابض بدون لذع کے ہین اور اوسمین تجفیف بھی قوی ہے اور
خاکستر اسکی تجفیف مین شدید ہے جب کوئی تازی پتی بید کی پیسکر کھائیجائے
نزف الدم کو بند کر دیتی ہے۔ کبھی اسکی پتی کو چھیل کر ایسا گوند نکالتے ہین جسمین
جلا اور تلطیف زیادہ ہوتی ہے **زینت** خاکستر اسکی سرکہ ملا کر طلا کرنیسے سیلون
کا و کھا دیتی ہے **جراح و قروح** بڑے بڑے زخمون پر اسکا ضماد کیا جاتا
ہے خصوصاً اسکی پھل و پتی کا اور خاکستر اسکی نملہ کو دور کر دیتی ہے جبکہ سرکہ
ملا کر طلا کیجاے **اعضاے سر** شگوفہ اسکا اور اسکا پانی درد سر مین سکون
پیدا کرتا ہے اور نچوڑا ہوا پانی اسکی پتی کا اوس سے بڑھکر کوئی دوا نہیں ہے
اوس پیپ کیواسطے جو کان سے بہتی ہے **اعضاے چشم** بید کا پھل اور اسکا
پانی حدقہ چشم پر جو چوٹ لگے اوسپر لگایا جاتا ہے۔ بید کا گوند جسکا اوپر ذکر
ہو چکا ہے ضعف چشم کو بہت فائدہ کرتا ہے **اعضاے غذا** سدہ جگر اور یرقان
کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** پھل اسکا مفید ہے اور [illegible]
خبازی بضم اول و فتح باے موحدہ و کسر زاے معجمہ **ماہیت** یہ ایک
قسم ملوخیا کی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ صحرائی قسم خبازی کہتے ہین اور بستانی
کو ملوخیا اور ایک قسم خبازی کی وہ ہے جسکو ملوخیا الشجرہ کہتے ہین جو خطمی کی ہے
اور جسکا خلاف ایسو د نام ہے کچھ دور نہیں کہ وہ اسی کے اقسام سے ہے اور بستانی
رنگ ہوتی ہے **اختیار** صحرائی قسم مین لطافت اور یبوست زیادہ ہوتی ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

ماہیت جو بستانی مین بہت ہے اور اسکی قوت کو کم دیتی ہے **طبیعت** درجۂ اول
مین سرد تر ہے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ بستانی گرم خشک ہے اور اسقول کا کہنے والا
حکیم فولس ہے اور شاید کہ اسکا خیال بقلۃ الیہودیہ کیطرف گیا ہے کہ اوسکا کوئی خبازی
نام رکھا جاتا ہے **خواص** اسمین تلیین ہے اور لطافت اسکی تھوڑے سے زیادہ ہے
اور غلاظت اسمین جسقدر سے زائد ہے۔ اور صحرائی قسم اسکی زیادہ تر لطیف ہے
اور یبوست مین بھی اسکے زیادتی ہے۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ بستانی تھوڑی سی
تسخین کرتی ہے۔ اور بسبب اپنی رطوبت اور لزوجت کے معدہ سے جلد اوتر جاتی
ہے۔ خصوصاً اگر مری زیت کے ساتھ کھائی جائے ہضم ہونیمین اسکے اعتدال
ہے اور رطوبت اسکی جیسا لوگ کہتے ہین کاہو کی رطوبت سے زیادہ غلیظ
ہے۔ اور فولس حکیم کہتا ہے اور شاید اس حکیم کی مراد بقلۃ الیہود سے ہوگی **اورام**
تلذ او رعمرہ کو نفع کرتی ہے اور صحرائی خبازی کی پتی تیل مین ملا کر آگ کے جلے ہوے
مقام پر لگائی جاتی ہے اسیطرح اسکا جوشاندہ بطور نطول کے استعمال کیا جاتا
ہے۔ اور بستانی قسم اسکی ابتداے ورم گرم کو اور زمانہ تزیید ورم مین تحلیل کرتی ہے
جراح و قروح جسوقت اسکو بحالت خامی چبا کر نمک کر نواسیر پر لگائینگے فائدہ
کریگی خصوصاً وہ چھوٹے چھوٹے ناصور جو آنکھون مین ہوتے ہین **اعضاے سر** شبت مین
ملا کر قروح سر پر لگائی جاتی ہے بیخ خبازی نفع کرتی ہے۔ اور تقلاع کیواسطے اگر اسکو چبا کر
اوسکو رکھدیتی ہے **اعضاے چشم** پتی اسکی جب چبا کر تھوڑا سا نمک ملا کر
لگائی جائے نواصیر چشم کو فائدہ کرتی ہے۔ اور گوشت اوگالاتی ہے **اعضاے نفس**
پتی اسکی اور پھول اسکا ہر ایک ملین سینہ کا ہے اور دودھ کو بڑھانیوالی اور کھانسی
جو گرمی اور خشکی سے پیدا ہو اوسمین سکون پیدا کرتی ہے بیج اسکا خبازی سے
سینہ کی خشونت دور کرنے مین بہتر ہے **اعضاے غذا** بستانی خبازی
ہے اور سدہ جگر کی تفتیح کرتی ہے **اعضاے النفض** پھول اسکا گردہ اور مثانہ کے قروح
کو فائدہ کرتا ہے پلانے سے جب زیت مین گھیپ کر استعمال کیا جائے اور بھونا
کا بیج خراش و قروح امعا کو فائدہ کرتا ہے۔ اور پتلی ہری شاخین خبازی
بستانی کی امعا اور مثانہ کو مفید ہے اور ملین شکم ہین اور پیٹ مین جتنے اقسام
کے درد ہوتے ہین انمین خفت پیدا کرتے ہین اور یہ فائدہ اسوقت ہے جب
خبازی کا پانی پلایا جائے یا اوس پانی سے شربت تیار کیا جائے۔ جوشاندہ خبازی
کا رحم کی صلابت کو بطور آبزن کے اور حقنہ کرنے کے مفید ہے۔ اور اسمین
ادرار بول کی بھی قوت ہے۔ اور جنگلی خبازی کی ایک قسم سوربھی ہے

جو آفتاب کی گردش کی محاذات مین گھومتی ہے یہ قسم خام اور مرہ کی مسہل
ہے اور کبھی اسسے افراط اسہال کیوجہ سے خون کے دست آنے لگتے ہین
سموم برگ خبازی کے ضماد کرنیسے زنبور کے کاٹنے کی سوزش مین فائدہ
ہوتا ہے۔ خصوصاً ہمراہ زیت کے اور جس شخص کو زہر دیا گیا ہو خبازی کے
بیج کو ہر وقت پی لیا کرے آرام ہو۔ بیحد فائدہ ہوتا ہے۔ اور رتیلا کو کاٹنے کو بھی
نہایت درجہ مفید ہے۔

خمخم جسکو ہندی مین ماوا کہتے ہین **طبیعت** اسمین حرارت ہے لیکن اسکی خشکی
اور رطوبت مین اسیقدر کی بیشی ہوتی ہے جیسا نمک ورد ہو۔ اکثر بیشتر ملایا
جاتا ہے **افعال و خواص** اسمین قوت جلائی ہے بسبب نمک اور بورقیت
بھی ہے اور گیہون کی خاص قوت حنطیہ بھی ہے۔ اور ترشی کے سبب سے اسمین تقطیع
پیدا کرنیکی قوت ہے اور جو مواد اندرون بدن سائل ہون انکو باہر کھینچ لاتا ہے اور تحلیل کردیتا ہے
آلات مفاصل ہے درد مفاصل قدم مثلاً نقرس وغیرہ مین اسکا ضماد کیا جاتا ہے تو نفع کرتا ہے

خوخ بفتح خاے معجمہ و سکون واو آخر مین بھی خاے معجمہ ہے ہندی مین آڑو کہتے ہین
طبیعت دوسرے درجہ کے آخر مین سرد ہے اور پہلے درجہ مین تر ہے مگر پہلے
درجہ کے آخر مین اسکی رطوبت نہین ہے **خواص** رطوبت اسکی بہت جلد متعفن
ہوجاتی ہے اور اسمین تلیین کی بھی قوت ہے جسمین تھوڑا سا قبض بھی ہے اور
زیادہ تر قابض وہی آڑو ہے جو خشک ہو کر ٹکڑے ٹکڑے کیا ہو اور سیلان مواد
کے منع کرنیکی بھی اسمین قوت ہے کچا آڑو بھی قابض ہے **زینت** جو نیکی ہو کو
جو لوزے مین ہوتی ہے اسکی پتی کا ضماد کیا جاتا ہے قطع کردیتا ہے **اعضاے سر** آڑو
کا پانی نکالنے سے کانکے کیڑے مرجاتے ہین۔ اور اسکا تیل شقیقہ کو فائدہ کرتا ہے
اور کانکے درد کو گرمی سے ہوے یا سردی سے **اعضاے غذا** خوب پکا ہوا آڑو
معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے اور اشتہاے طعام کو برانگیختہ کرنیکی اسمین قوت ہے
واجب ہے کہ آڑو سے پہلے کوئی چیز نہ کھائین ورنہ اسکو معدہ مین فاسد کردیگا بلکہ
طعام سے پیشتر آڑو کھائین اور سوکھا ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا آڑو دیر ہضم ہے
غذا جید نہین ہے اگرچہ غذائیت اسکی زیادہ ہے **اعضاے نفض**
آڑو کی پتی کا ضماد ناف پر کیا جاتا ہے۔ پس پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہے
اور اسیطرح اگر عصارہ اسکے شگوفہ کا پلایا جائے آڑو کی پتی جو خام نہ ہو کچی
ہو چکی ہو ملین شکم ہے۔ پکی پتی قابض ہے۔ بعضون نے کہا ہے کہ آڑو باہ
کو زیادہ کرتا ہے اور شاید یہ بات بہ نسبت اون ابدان کے صحیح ہو جو گرم خشک مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

خطاف بضم خاے معجمہ و فتح طاے مشددہ آخر مین فاے سنفص ہے جسکو ہندی مین سیاہی کہتے ہین اعضاے سر دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ خطاف کے پہلے بچے کا پیٹ جب چاک کیا جاے اوسمین دو سنگریزے نکلتے ہین ایک کا تو رنگ یکہی ہوتا ہے۔ اور دوسرے سنگریزے مین بہت سے رنگ ہوتے ہین۔ جب ان دونون سنگریزون کو بچھیا گاو کی کہال مین لپیٹ کر مرگی کے بیمار کے بازو پر باندھین یا اوسکی گردن پر باندھ دین بہت نفع ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ کہال مین مٹی نہ لگ گئی ہو یعنے زمین پر نہ رکھی گئی ہو۔ دیسقوریدوس کہتا ہے کہ مینے خود اسکا تجربہ کیا ہے اور اسقدر بہتر ہو گئی جاتی رہی اعضاے چشم خطاف کا گوشت کھانا بصارت کو تیز کرتا ہے اور کبھی خشک کرکے اسکا سفوف استعمال کیا جاتا ہے مقدار شربت اسکی ایک مثقال ہے اور خصوصاً اسکے بچہ کو ظرف آبگینہ مین جلاکر شہد ملاکر بطور سرمہ کے لگایئن آنکھ مین جلا زیادہ پیدا کریگا یہ بھی کہا گیا ہے کہ خطاف کا دماغ شہد ملاکر ابتداے نزول الماء کو مفید ہے۔ اور اسیطرح خفاش کا دماغ مفید ہے اعضاے نفس خطاف جلاکر اوسکی راکھ جبڑے پر خناق کیوقت لگائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے اسیطرح جسوقت خطاف کو نمک سود کرکے خشک کرین اور بوزن ایک درہم اسکا سفوف پانی ملاکر پلائین خناق کو نفع کرے گا

خل بفتح خاے معجمہ و تشدید لام اسکو ہندی مین سرکہ کہتے ہین طبیعت مرکب جز حار اور بارد سے ہے اور جز بارد اسکا غالب ہے اور جس سرکہ مین مہیج کی سی تیزی ہو وہ زیادہ گرم ہوتا ہے اور جسمین تیزی نہو وہ سرد تر ہے اور پکانے سے سرکہ کی برودت کم ہو جاتی ہے افعال و خواص تخفیف اسکی قوی ہے اسقدر کہ ریزش مواد کو بطرف اندرون جسم کے منع کرتا ہے اور تلطیف و تقطیع بھی کرتا ہے کبھی سرکہ پلایا جاتا ہے خواہ جس مقام سے خون جاری ہو اور ٹپکایا جاتا ہے بشرطیکہ خون کے نکلنے کی جگہ ظاہر ہو نہیں محسوس ہے یعنے نفث الدم کو منع کرتا ہے مراد یہ ہے کہ اگر خون اندرون جسم سے آتا ہو سرکہ پلانیسے بند ہو جاتا ہے اور اگر بیرون جسم مین کسی زخم وغیرہ سے آتا ہو سرکہ چھڑکنے سے بند ہو جائیگا جس مقام پر ورم پیدا ہونیوالا ہو سرکہ کے استعمال سے رکجاتا ہے سرکہ ہضم غذا پر اعانت کرتا ہے اور بلغم کی ضد ہے یعنے بلغم کو فنا کر دیتا ہے اور صفراوی بیماری کو مفید ہے اور سوداوی مزاج والونکو اسکا ضرر بہت محسوس ہوتا ہے زینت شہد ملاکر خونکے نشانات پر لگایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے۔ مگر زیادہ ملنا سرکہ کا رنگت روکردیتا ہے اور اورام و بثور اورام کے پیدا ہونیکو منع کرتا ہے اور نملہ اکالہ یا اور حمرہ کو کھلانے اور لگانے سے دور کردیتا ہے اور پھر ایکے ورم کے مادہ کو پھیلنے سے منع کرتا ہے اور سبہری کو نفع کرتا ہے۔ نملہ اور حمرہ پر جسوقت طلا کیا جاے دونون کے مادہ کو روکتا ہے کہ ورم پیدا ہو جراح و قروح جسوقت سرکہ مین صوف بھگو کر زخمون پر رکھین انکے سڑنے کو منع کرتا ہے اور جن قروح کا مادہ پھیلنے والا ہو اوسکو پھیلنے سے روکتا ہے اور ترکھجلی اور داد کو نفع کرتا ہے اور آگ سے جلنے کو جسقدر جلد سرکہ نفع کرتا ہے اتنی جلد کوئی دوا نفع نہین کرتی آلات مفاصل پٹھے کو مضر کرتا ہے اور جب گندھک ملاکر نقرس پر اسکا نطول کیا جاے نفع کریگا اعضاے سر جب روغن زیت یا روغن گل مین ڈالکر خوب کھپایا جاے اور ایک کپڑا نیا جسپر شوب پڑا ہو اوسمین بھگو کر سر پر رکھا جاے اوس وقت سر کو فائدہ کریگا جو گرمی سے ہو اسیطرح مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے ایضاً اگر سرکہ مین سویا جوش دیکر کلی کرائی جاے یا نطول کیا جاے دانتون کے ہل جانیکو فائدہ کرتا ہے اور دانتونسے جو خون آتا ہو اوسکو بند کردیتا ہے۔ سرکہ سے جو بخارات اوٹھتے ہین اونکا کان مین پہونچانا بیسے سماعت کی دشواری دور ہو جاتی ہے اور مصفاۃ ناک کی ہڈی کے سدے کی بقوت تفتیح کرتی ہے۔ اور کان کے گونجنے کو دور کرتا ہے۔ اعضاے چشم شہد ملاکر خون کے اوس سرخ داغ پر لگایا جاتا ہے جو آنکھ کے نیچے پڑ گیا ہو ہمیشہ سرکہ کا کھانا ضعف بصارت پیدا کرتا ہے اعضاے نفس جو شخص سرکہ کی کلی کرے اوسکے وہ جونکین جو بطرف حلق کے جاتی ہین رک جاتی ہے۔ اسیطرح پینے کو فائدہ کرتا ہے اور کوا اوتر گیا ہو اوسکو درست کردیتا ہے۔ جو نمک جو حلق مین چپٹ گئی ہو سرکہ کے پلانیسے چھوٹ کر گر پڑتی ہے پرانی کھانسی اور ضیق انتصاب کو گرم کرکے فائدہ کرتا ہے اعضاے غذا اگر گرم ہو معدہ کو مناسب ہے اشتہا کو کھولدیتا ہے ہضم پر اعانت کرتا ہے یہ سب [illegible] سرکہ مین اسی جہت سے ہین کہ معدہ کی دباغت کرتا ہے سرکہ کا بخار دماغ پر پہونچانا استسقا کے تحلیل کرتا ہے صحیح آدمی کو ہمیشہ سرکہ کھانا بیشتر منجر باستسقا ہو جاتا ہے اعضاے نفض حمی مین برودت پیدا کرتا ہے اور سرکہ مین نمک ڈالکر پھر گرم کرکے اون قروح امعا کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہے جنکا مادہ پھیلتا ہو۔ اور یہ حقنہ بعد حقنہ ہاے نرم کے تجویز کرنا چاہیے سموم جس شخص کو کسی حیوان نے ڈنک مارا ہو اوسی جگہ پر سرکہ ٹپکایا جاتا ہے او۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

افیون اور شوکران کی سمیت کو نفع کرتا ہے - جو کھجاری انگور سے نمک ڈالکر بنایا جاتا دیوانے کتے وغیرہ کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے اور کبھی اسی سرکہ کو گرم کرکے اوسوقت پلاتے ہیں جبکہ آدمی کوئی دوا منجملہ ادویہ قتالہ کے کھالی گیا ہو پس نفع کرتا ہے خنافس کیکڑا یا گینگلا کو کہتے ہیں اعضاے سر جنمیں یہ تین کیکڑے کو بھون دیتی ور اوسکو کانین یکائین کانکے درد کو فائدہ کرتا ہے اور اسیطرح حرم گینگلے کا خشک کرکے کانین ڈالنے سے بہلی ٹراور روردزائل ہوجاتا ہے

خبز بفتح خا معجمہ وسکون باے موحدہ وزاے معجمہ روٹی کو کہتے ہیں اختیار واجب ہے کہ روٹی صاف نمک ملی ہوئی آٹا بہ نرمی گوندھا گیا ہو خمیر اچھی طرح اوٹھایا گیا ہو تنور میں بخوبی پک گئی ہو گرما گرم جیسے تنور سے نکلتی ہے نہ کھائی جائے اور گرم روٹی طبیعت کو قبول نہیں ہوتی ہے تنوری روٹی کے بعد خبز فرنی یعنے بھٹی کی روٹی کا رتبہ ہے - اور تمام اقسام اسکے خراب ہیں - موٹی روٹی باریک چھلکے سے افضل ہے - اور جسقدر زیادہ آٹا صاف کیا جائے بعد گوندھنے کے واجب ہے کہ خمیر کرڈالیں اور اتنی دیر تک بننے دیں کہ خمیر درست ہو جائے اور گوندھنے میں اسکے بہت نرمی کیجائے اور خوب گوندھے اور نمک خوب ڈالا جائے - فرن جو ایک بھٹی چونہ اور پتھر سے یا پکی اینٹ اور چونہ سے نان پزلوگ بناتے ہیں (جیسے) ہندوستان میں نان پاؤ اور بسکٹ پکانیوالوں کی بھٹی ہوتی ہے اور اسی بھٹی کی پکی ہوئی روٹی کو خبز فرنی - روٹی جو دیچہ میں اب اوس تنوری روٹی کے نہیں ہے جو ایک مدت دینے اسکی تنور میں پکی ہو جسکے دونون رخ اوسکے خوب پک گئے ہوں اور انگاروں پر پکی ہوئی روٹی اثر سے بکی رہجاتی ہے اور دھوئی ہوئی روٹی برودت پیدا کرتی ہے اور غذائیت اوسمین کم ہوتی ہے معدہ کے اوپر ٹھہری رہتی ہے نیچے نہیں اوترتی ہے گرم مزاج والونکو موافق ہوتی ہے سدے نہیں پیدا کرتی ہے اور دگرمی پیدا کرتی ہے - روٹی کے دھونیکا طریقہ یہ ہے کہ جس روٹی میں چھلکا اور خمیر الگ الگ ہو اوسکا گودا نکالکر گرم پانی میں بھگو دیں بعد اوسکے جو پانی اوپر کا ہے اوسکو پھینکدیں اور دوسرا پانی ڈالیں پھر اوسکو بھی پھینکدیں اور جو کچھ قوت خمیر وغیرہ کی روٹی میں ہو سب نکل جائیگا اور نہایت درجہ پھول جائیگا اختیار میدہ کی روٹی میں غذائیت بہ نسبت اور روٹیوں کے زیادہ ہے اور غذا عمدہ بھی ہے لیکن نفوذ اسکا دیر میں ہوتا ہے خبز خواری یعنے وہ روٹی جو سپید گیہونکو دھوکر اور چھلکا بالکل نکالکر میدہ بنایا ہو اوسکی روٹی بھی خبز سمید کے قریب قریب ہے اور خشکار یعنے

جو روٹی بے دھوئے ہوئے گیہوں کے آٹے سے بھوسی سمیت اور بھوسی اوسمین زیادہ ہو جلدی نفوذ کرجاتی ہے لیکن اوسکی غذائیت کم ہے اور جو روٹی خوب نہ پک گئی ہو اوسمین غذائیت زیادہ ہوتی ہے اسیطرح جسقدر روٹی میں خمیر کم ڈالا ہو لیکن اوسکی غذائیت میں لزوجت ہوتی ہے اور سدے بھی ڈالتی ہے - اور سواے اوس شخص کے جو زیادہ ریاضت کرتا ہو اور کسی کو کھانا مناسب نہیں ہے - انگاروں پر پکائی ہوئی روٹی بھی اسی قبیل سے ہے اور اکثر پک جاتی ہے بلکہ خام رہجاتی ہے جو دھوئی ہوئی روٹی جس طریقہ سے اوپر بیان ہوا غذائیت اسمین کم ہے اور سدہ ڈالنا اسکی شان سے بعید ہے اور نفخ اور وزن دونوں خفت اوسکی ہے اور گھٹنے سے گیہوں کی روٹی خبز خشکار کے حکم میں ہے - اور موٹے اناج کی روٹی جیسے کراؤ مٹھو وغیرہ یا وہ اناج جسکو اہل عرب نہیں پہچانتے تھے اوسکی روٹی خلط غلیظ پیدا کرتی ہے - اور بھری بھری روٹی جو چھوٹے ٹکڑے کرکے پکائی ہے جیسے روغنی روٹی اوسکی یہ کیفیت ہے کہ نفخ پیدا کرتی ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے - اور بہتر روغنی روٹی وہی ہے جو بادام ملاکر پکائی جائے اور وہ بھی ہے کہ ایسی روٹی کو سایہ میں خشک کریں دودھ میں آٹا ملاکر جو روٹی پکائی جاتی ہے اوسکی غذائیت زیادہ ہوتی ہے اور معدہ سے دیر میں اوترتی ہے اور سدہ ڈالتی ہے - روٹی کا ضماد کرنا گرمی زیادہ پیدا کرتا ہے بہ نسبت گیہوں کے ضماد کرنیکا اسلیے کہ روٹی میں نمک کی شرکت ہوتی ہے اور گیہوں کی روٹی بہت جلد فربہی پیدا کرتی ہے اور ام ودشبو گیہونکی روٹی ماء العسل اور دیگر اقسام کے عصارات مناسب ملاکر اور ام گرم کی بھی دواء ہے کانکو ورم کردیتی ہے اور تبرید پیدا کرتی ہے قرح روٹی کو جبکہ پانی میں بھگوکر اوسکا قسام پر رکھیں نفع کرتی ہے اعصاب خنک کو - اور گرم روٹی ٹھنڈے سے پیاس بجھ جاتی ہے بسبب اوسکی حرارت ظاہری کے اور معدہ کے اوپر ٹھہری رہتی ہے بسبب اپنی رطوبت بخاری کے اور بہت جلد آدمی کا پیٹ بھر جاتا ہے اسی رطوبت بخاری کیوجہ سے گرم روٹی ہضم جلد ہوتی ہے اور جو گرم نیچے دیر میں اوترتی ہے اعضاے تقیف خبز خشکار طبیعت کو نرم کرتی ہے - اور خبز خواری قبض پیدا کرتی ہے - خمیری روٹی جلد ہضم ہوتی ہے اور فطیری یعنے بے خمیر کی روٹی قبض پیدا کرتی ہے اور انگاروں پر پکائی ہوئی روٹی بھی قابض ہے اور دیر میں پانی روٹی جو خشک ہوگئی ہو وہ بھی قابض ہے گرچہ اوسمین کچھ ورم ملا ہو اور موٹے اناج کی روٹی بھی قابض ہے - اور پتلا چھلکا بہ نسبت موٹی روٹی کے زیادہ قبض پیدا کرتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

خبث بفتح خا و سکون باے موحدہ آخر مین ثاے مثلثہ ہے جو ہر دھاتو نکے میل کو کہتے مین اختیار زیادہ تر قوی تجفیف پیدا کرنے مین ہر ایک جوہر کے میل کا لوہے کا میل ہے جسکو خبث الحدید کہتے ہین **طبیعت** خبث الحدید گرم ہے درجہ مین خشک ہے اور تانبے کا میل بھی ویسے ہی قریب ہے اور جملہ اقسام رنگی دھاتو نکا میل ان دونون سے یبوست مین کم ہے **افعال و خواص** ہر ایک دھات کا میل خشکی پیدا کرتا ہے اون سب سے خبث الحدید مین تجفیف کی قوت زیادہ ہے اور ہر ایک دھات کا میل رطوبت کو خشک کر دیتا ہے **اورام** لوہے کا میل اورام گرم کی تحلیل کرتا ہے **قروح** چاندی کا میل ترکھجلی اور سعفہ کو فائدہ کرتا ہے اور قروح کا اندمال کرتا ہے اور نواصیر اور بواسیر سے جو رطوبت جاری ہو اوسکو منع کرتا ہے **اعضاے چشم** خبث الحدید پلکون کی خشونت کو نفع کرتا ہے اور رانگے کا میل آنکھ کے قروح کو مفید ہے بدلے مردار سنگ کے **اعضاے غذا** لوہے کا میل معدہ کو قوی کرتا ہے اور معدہ کی تری کو خشک کر دیتا ہے اور معدہ کے استرخا یعنے ڈھیلے ہو جانیکو دور کرتا ہے اگر پرانی نبیذ مین داخل کر کے پلایا جاے اور طلا نام شراب کے ہمراہ بھی یہی اثر رکھتا ہے **اعضاے نفض** خبث الحدید نواصیر اور بواسیر کی رطوبت کے نکلنے کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً اگر پرانے نبیذ مین خبث الحدید کو ملا کر مریض کو پلائین اور عورت کے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہے حیض کے جاری ہونیکو قطع کرتا ہے اور یہ دوا آخری درجہ کی نفع مین حیض روکنے کیواسطے ہے اور اسیطرح پیشاب کے بارہ مین بھی یہی اثر کرتا ہے اور مخرج براز پر اگر طلا کیا جاے اوسکو مضبوط کر دیتا ہے **سموم** خبث الحدید سکنجبین ملا کر اوس زہریلی دوا کی مضرت کو فائدہ کرتا ہے جسکا نام افونیطن ہے

خالیدوموں یونانی لغت ہے **ماہیت** بعضون نے کہا ہے کہ یہ وہی ہلدی کی قسم ہے جسکو مامیران کہتے ہین اور دیگر اطبا نے کہا ہے کہ اسکی چھوٹی قسم کو مامیران کہتے ہین اور بڑی قسم کو زرد چوب یعنے ہلدی کہتے ہین **افعال و خواص** ایک قسم اسکی چھوٹی اوسمین حدت ہے اور قرحہ ڈالدیتی ہے **اورام و بثور** پر طلا کر کے لگائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے **قروح** چھوٹی قسم اسکی ترکھجلی کو دور کرتی ہے **اعضاے سر** اسکی جڑ کے چبانے سے دانت کے درد مین سکون پیدا ہوتا ہے **اعضاے چشم** جب اسکے عصارہ کو کوئلے کی آگ پر اتنا جوش دیا جاے کہ نصف رہجاے اسکے آنکھ مین لگانے سے بصارت مین تیزی ہو جاتی ہے جسوقت شیر کا بچہ اندھا ہو جاتا ہے اوسکی ماں اسکی جڑ لیجا کر بچہ کے پاس ہو جاتی ہے پس بچہ کی بصارت عود کر آتی ہے اور اسیواسطے اس کا نام بھی خطافی رکھا گیا ہے

خمسۃ اوراق پانچ پتیونکی یہ نبات ہوتی ہے **ماہیت** یہ وہی پنیطافلون ہے **خواص** تجفیف اسکی قوی ہے نہ حدت پیدا کرتی ہے سوزش خلع اور نزف رطوبت کیواسطے اسکا ضماد کیا جاتا ہے پس بند کر دیتی ہے **اورام و بثور** دبیلے اور خنازیر اور صلابات بلغمی اور داخس یعنے بسہری پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے اور اسکی جڑ کا جوشاندہ اون قروح کیواسطے ہے جنکا مادہ پھیلتا ہو اور سرکہ مین جوش دیکر نملہ کیواسطے پلایا جاتا ہے اور حمرہ اور داخس اور ترکھجلی کو نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** کے درد اور عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے اور تپہ الماء کو پلانے اور ضماد کرنے سے مفید ہے **اعضاے سر** اسکی جڑ کا جوشاندہ اوس دانت کو مفید ہے جسمین درد ہوتا ہو جب وہ اسکے کلی کیجاے اور قلاع یعنے جوشش دہن کو بھی فائدہ کرتا ہے پتی اسکی شراب کے ساتھ تیس دن مرگی کیواسطے پلائی جاتی ہے **اعضاے نفس و صدر** اسکے جوشاندہ کا غرغرہ خشونت حلق کیواسطے کیا جاتا ہے اسکی جڑ کا عصارہ پھیپھڑے کے درد کیواسطے پلایا جاتا ہے **اعضاے غذا** عصارہ اسکی جڑ کا اگر چند روز نمک اور شہد ملا کر پلایا جاے درد جگر اور یرقان کو فائدہ کریگا مقدار شربت اسکی ثمن اوقیہ ہے **اعضاے نفض** اسکی جڑ اسہال کو اور قروح امعا اور بواسیر کو فائدہ کرتی ہے اور اسیطرح اسکی جڑ کا جوشاندہ **حمیات** اسکی پتی ماء العسل خالص یا شراب ملا کر جو تپ لرزے اور بخار کو اور جو تپ نوبت سے آتی ہو اوسکو مفید ہے **سموم** اسکی جڑ کا عصارہ دواے قاتل ہے۔

خندروس بفتح خاے و سکون نون و فتح دال مہملہ و ضمہ راے مہملہ و سکون واو آخر مین سین مہملہ جسکو ہندی مین جوار کہتے ہین **ماہیت** یہ وہی رومیہ ہے یعنے روم کا گیہون ہے **طبیعت** **غذا** اسکی گیہون کی غذا سے برودت زیادہ اور غذائیت کم رکھتی ہے اور با اینہمہ غذا سے جید ہے اور زیادہ غذائیت رکھتی ہے

خامالاون یہ مازریون کی ایک قسم ہے یا اخیص سیاہ ہے **خواص** کسی بیماری مین کھلائی پلائی نہین جاتی مگر خارج بدن پر استعمال کیجاتی ہے اور یہ دوا ادویہ جالیہ مین داخل ہے کہ ظاہر بدن پر لگانے سے جلا پیدا کرتی ہے اور ضماد کرنے سے تمکین بھی اسکا اثر ہے **زینت** بہق پر طلا کیجاتی ہے **قروح** دادیہ اور ترکھجلی پر طلا کیجاتی ہے اور ضماد اسکا قروح پر کیا جاتا ہے **اعضاے غذا** سیسہ کی قسم کی اسکو انفن مریض استسقا کو پلائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے **اعضاے نفض**

HAKEEM SHOUKAT ALI

سپید قسم کی جڑ پیٹ کے کیڑے کو قتل کرتی سموم سیاہ قسم اسکی مہلک ہے جتنی زیادہ ہو کم فائدہ ہے
خرؤ بضم خائے معجمہ و سکون راے مہملہ آخر مین ہمزہ ہر جانور کی بیٹ کو
کہتے ہین اسکا بیان زبل کے لغت مین ہو چکا ہو مترجم عرض کرتا ہو خرؤ
مین بظاہر یہی معلوم ہوتا ہو کہ جمیع جانورون کا فضلہ بتہ ہو اور بشکل مختلف برآمد ہو
گول ہو خواہ اور شکل کا جسکو ہند مین مینگنی کہتے ہین وہ تو زبل ہو اور باقی
اقسام کو عموماً خرؤ کہتے ہین پھر اوسمین بھی بعض جانورون کے فضلے کے نام
جدا گانہ بھی رکھے گئے ہین خواص ہر ایک قسم کی بیٹ مجفف و محلل ہو
خراطین کیچوے کو کہتے ہین طبیعت میرے اندازہ اور تجفیف سے
کہ طبیعت اسکی گرم ہو اور ورم و ثبور خراطین خشک کو کوٹ کر
پر ضماد کیا جاتا ہو اور تین دن تک نہیں چھڑایا جاتا ہو یہ بہت نفع کرتا ہے
اعضائے سر جوشاندہ اسکا مرغابی کی چربی ملا کر اگر کان مین ٹپکایا جاے
کان کے درد کو دور کر دیتا ہو اور کبھی زیت ملا کر جس جانب مین درد ہو اسکی
جانب مخالف کے کان مین ٹپکاتے ہین اعضائے غذا اجسوقت طلا نام
شراب کے ہمراہ پلایا جاے یرقان کو فائدہ کرتا ہو اعضائے نفض آہستہ آہستہ
کوٹ کر طلا نام شراب کے ہمراہ ادرار بول کرتا ہو اور پتھری کو فائدہ کرتا ہو
خیر بوا چھوٹی الائچی کو کہتے ہین ماہیت یہ چھوٹے چھوٹے دانے صورت مین
بڑی الائچی کے ہوتے ہین اور سقالیہ کی طرف سے آتی ہو طبیعت قوت اسکی مثل
قوت لونگ کے ہو جلا اور تلطیف کرتی ہو اور بڑی الائچی سے اسمین زیادہ ہے
اعضائے غذا معدہ اور جگر بارد کیواسطے اچھی چیز ہو اور چھوٹی الائچی
معدہ کیواسطے بڑی الائچی سے بہت بہتر ہو۔ قے کو بند کر دیتی ہے
خافیقطوس یہ وہی تخم فیطوس ہو جسکے لگر وندھا اسکا بیان ہو چکا ہے

حرف ذال معجمہ

حرف ذال سے جو دوائین شروع ہین اون کا بیان

ذہب سونے کو کہتے ہین طبیعت معتدل اور لطیف ہو خواص اسکی چھیلن
سونے کا خلط سودا کے امراض کی دواؤنمین داخل کیا جاتا ہو داغ لگانا
آدمی کے بدن پر سونے کے آلہ سے بہتر اور کسی دھات کے آلہ سے نہین ہے
کہ اسکا زخم جلد اچھا ہو جاتا ہو زینت سونے کو منہ مین رکھنا گندہ دہنی
کو زائل کرتا ہو اور سونیکا چھیلن بالخورہ اور داء الحیہ کی دواؤنمین داخل ہے
طلا کی دواؤنمین بھی اور پلانے کی دواؤن مین بھی اعضائے چشم سونے کی
سلائی آنکھ مین پھیرنے سے یا جرم سونے کا کسی اور طریقے سے آنکھ مین لگانے
سے آنکھ کی تقویت ہوتی ہو اعضائے نفس دل مین جو درد ہو اور
خفقان یعنے دل کا اوچھلنا اور جنث نفس کو فائدہ ہوتا ہے۔
ذریرہ اسکا بیان قصب الذریرہ یعنے چرائتہ کے باب مین ہو چکا قروح
کہا گیا ہو کہ آگ کے جلنے کی دوا اس سے بہتر نہیں ہو کہ ذریرہ کو روغن گل
سرکہ ملا کر لگائین اعضائے غذا ورم معدہ اور جگر اور استسقا کو نافع ہو
ذنب الخیل چونکہ یہ بوٹی گھوڑے کی دم سے مشابہ ہوتی ہو اسیواسطے اسکا
نام ذنب الخیل کہا گیا ہو ماہیت یہ بوٹی گز بھر اور خندقون میں اگتی ہے
اور اسکی شاخین پتلی پتلی مجوف مائل بسرخی ہوتی ہین جنمین خشونت و
سختی لکڑی کی ہوتی ہو اور گرہین اوسکی ملی ہوئی جیسے کہ ایک گرہ دوسری
گرہ کے اندر سمائی ہوئی ہوتی ہو اور گرہون کے پاس پتیان مثل ذخیرہ
باریک باریک گھنی متکاثف ہوتی ہین یہی پتیان جو درخت اس سے نزدیک
قریب ہو اوس سے لپٹ جاتی ہین پھر اوس درخت سے بعد لٹکنے کے نیچے تک
مشابہ گھوڑے کی دم کے ہو جاتی ہو۔ جڑ اسکی بہت سخت ہوتی ہو طبیعت
پہلے درجہ مین سرد اور دوسرے درجہ مین خشک ہے خواص قابض ہو خصوصاً
عصارہ اسکا کہ تجفیف شدید بدون لذع کے کرتا ہو اور زینت اسکو بہت مفید
ہو جراح و قروح قروح اور جراحات کا اندمال عجیب قسم کا کرتی ہو
اور اگر پٹھے مین قرحہ یا زخم ہو اوسکو بھی مندمل کر دیتی ہو آلات مفاصل
اگر اسکو بطور ضماد یا بطور طلا کے استعمال کرین درمیانی مقامات عضل
مین جو شگاف ہو گیا ہو اوسکو فائدہ کرتی ہو۔ آنت پانی اوترنے سے جو بڑھ
گئی ہو اوسکو لاغر کر دیتی ہو اعضائے غذا ورم معدہ اور جگر اور استسقا کو نافع ذکر کیا ہو
ذراریح بفتح اول و دوم و کسرہ راے مہملہ و سکون یا و آخر مین حاے مہملہ
طبیعت بعضون نے کہا ہو کہ اسکی حرارت بہت بڑھی ہوئی ہو اور ایک
گروہ کا قول ہو کہ گرم خشک دوسرے درجہ کا ہو اور صحیح قول رازی کا ماہیت
یہ ایک جانور یا کیڑا ہو مکھی سے بڑا ہوتا ہو جسپر سیاہ چتیان سرخی مائل کی
ہوتی ہین خواص حدت اور تیزی رکھتا ہو اور عفونت پیدا کرتا ہو اور محرق ہے
زینت طلا کرنیسے مسون کو گرا دیتا ہو اسکی قیروطی بنا کر طلا کیجاتی ہے
پیس نیا خون کی سپیدی کو دور کر دیتا ہو اور جو ناخون بیکار بڑھ گیا ہو اسکو

HAKEEM SHOUKAT ALI

بہت جلد جدا کر دیتا ہے اگر اسکا ضماد کیا جاوے اور سرکہ ملا کر طلا کریں تو
بہق و برص کو زائل کر دیتا ہے۔ اور اگر رائی کے ساتھ پیسکر لگایا جاوے تو کو
اوکھاڑ لاتا ہے۔ اسیطرح اگر زیت مین اسقدر پکائین کہ غلیظ ہو جاوے اور استعمال
کرین اور اورام سرطانی اور اورام پر طلا کیا جاتا ہے یہ ان کی تحلیل کر دیتا ہے قروح
تر کھجلی اور داد پر طلا کیا جاتا ہے اعضاے چشم ابن ماسویہ کہتا ہے کہ ناخونہ کو بھی
دور کر دیتا ہے اعضاے غذا بہت تھوڑی مقدار اسکی اگر پی لی جاوے اور ادرار بول ہو اور دو
ہوتا اسکا استسقا کو فائدہ کرتا ہے اعضاے نفض تھوڑی مقدار اسکی ادرار بول
حیض بھی کرتی ہے اور ادویہ مدرہ کی بلا مضرت مین آتی ہے حیض کا بھی ادرار کرتی
ہے اور اسقاط بھی کر دیتی ہے اور بعض طبیبون نے کہا ہے کہ ایک ٹکڑا ذرایح کو
اگر وہ شخص تناول کرے جسکو مثانہ مین کسی ایسے مرض کی شکایت ہو کہ جسمین
کوئی دوا اثر نہ کرتی ہو فائدہ کریگی اور تین طسوج جو بار بھیرتی کے ہو ذرایح
کے پینے سے مثانہ مین قرحہ پڑتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ مثانہ مین قرحہ ڈالنا
ذراریح کا اس سببسے ہے کہ جو مادہ حاد اور تیز ہے ایک بدن مین بہتا ہے اور جب
کوئی بدن خالی نہین ہو ذراریح اور سل دق کا مالہ کرتا ہے۔ اور باوجود اسکے
خاصیت قرحہ ڈالنے کی بھی ہے اور سل دق مین ہے اسکے قرحہ ڈالنے پر معین ہوتی ہے

حرف ضاد معجمہ

حرف ضاد سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان

ضرو بکسر ضاد و سکون را ے مہملہ دوا ڈوبان کو کہتے ہین اور ضاد کو فتح
بھی پڑھا گیا ہے **ماہیت** لوبان ایک مشہور ہے اور ضرو جوانی زخت کا
گوند ہے جو مشک کی طرف سے آتا ہے اور اسی نام سے مشہور ہے **طبیعت** بعضو ہر دو مین
گرم ہے اور پہلے درجہ مین تر ہے **خواص** بہت جلا کرتا ہے اور محلل ہے اور اعماق
بدن سے مادہ کو کھینچ لاتا ہے اور گوند اوسکا جو اوس درخت کا ہوتا ہے جسکا کلام ہو رہا ہے
یہ گوند مثل لاذن کے قوت مین ہوتا ہے خوشبو ہے عورتون کی خاص خوشبو مین داخل
کیا جاتا ہے **اعضاے سر** سب ضرو منھ سے رطوبت بہنے کو مفید ہے اور قروح جو منھ
مین پڑتے ہون اونکو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** لوبان مین قبض تسکین کی بھی قوت ہے
ضمیران بفتح ضاد معجمہ و کسر میم جسکو مرزبان اور ضومران بھی کہتے ہین
ماہیت یہ شاہسفرم حاتم نیٹے عسکی کا درخت ہے **طبیعت** ابن ماسویہ
کہتا ہے کہ اسمین حرارت ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور بہت آدمی

اسکو سرد کہتے ہین اسلیئے کہ کسی گرم مزاج کو اسکی حرارت سے ایذا نہین
پہونچی بلکہ حاتم پہلے درجہ مین سرد ہے اور صحیح یہ بات ہے کہ اسکی قوت مرکب
حرارت اور برودت سے ہے اور یہ جائز ہے کہ برودت اسمین غالب ہو **خواص** گرم مزاج
والون کو خصوصا اوسوقت مفید ہوتی ہے جبکہ یہ گلاب چھڑک کر استعمال کرتا ہے
قروح جلنے کے مقام پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے **اعضاے** نزلہ کو بہت نفع کرتا ہے
حاتم سدہاے دماغ کی تفتیح کرتی ہے **اعضاے نفض** تخم اسکا بھون کر
پرانے اسہال کے مرض مین روغن گل اور آب سرد ملاکر بھی پلایا جاتا ہے۔
ضرع بفتح ضاد و سکون را علمین پستان کے اور خاص مقام کو کہتے ہین جہان سے
دھار دودھ کی نکلتی ہے **طبیعت** سرد خشک ہے اس سببسے کہ مجھے اسمین یاد ہوتی
ہے خاص اختیار غذا اس پستان کی جسمین دودھ بھرا ہو اگر خوب ہضم ہو جاوے گوشت کی
غذا کے ہے اور بہت اچھی غذا اسکی ہی جسمین دودھ بھرا ہو اور نمک ملا کر کھائی
گئی ہو کہ وہ جلدی معدہ سے اتر جاتی ہے اور جرم اس پستان کا اوس حیوان کے بدن
کا جسکا گوشت اچھا ہوتا ہے کہ اوسکی خلط جید نیک ہے اور غلیظ اور قوی ہوتی ہے
ضفدع بفتح ضاد و سکون فا و فتح دال مہملہ یعنی عین مہملہ جسکو مینڈک کہتے ہین
خواص مینڈک کی راکھ جس جگہ سے خون آتا ہو اگر وہان پر رکھی جاوے
خون کو بند کر دیتی ہے **زینت** اگر نمک و زیت کے ساتھ مینڈک کو پکائین
جیسا لوگ کہتے ہین جذام کا فادزہر ہو جاتا ہے اور جملہ ہوام کا زہر دور کرتا ہے
جب بطور کھلانیکے استعمال کیا جاوے اور ام مینڈک کا شوربا وتار نفیسہ داد
کے ورم کو فائدہ کرتا ہے جسوقت اوس پر ٹپکایا جاوے **اعضاے سر** کہا گیا ہے کہ جنگلی
مینڈک کا ادبالا ہوا پانی جسوقت اوس سے کلی کیجاوے دانتون کے درد مین سکون
پیدا کرتا ہے۔ مگر اس قول مین جو خرابی ہے وہ خود ظاہر ہے۔ مینڈک کا جرم خصوصا
اوسکی چربی سے دانت بہ آسانی اوکھڑ جاتے ہین اور مجھے گمان ہے کہ یہ اثر مینڈک کی
اوسی قسم مین ہے جو شجری بستانی ہوتا ہے کیونکہ اسی قسم کی شہادت طبیب اور
صاحبان تجربہ جانتے ہین اس بات کی تجربین کہ اگر اس مینڈک کے جرم
چرنے کے وقت بہائم کے دانت لگی ہین اون کے دانت گر جاتے ہین جو
جو شخص جرم مینڈک کو کھاوے یا اوسکا خون پی لے بدن اسکا پھول جاویگا
اور بدن کا رنگ پیلا ہو جاوے گا۔ اور اسقدر منی اوسکے بدن سے نکلے گی کہ
منزل ہوتے ہوتے مرجاوے گا۔ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ اگر مینڈک کو
نمک و زیت مین پکائین۔ فادزہر اور ہوام اور جذام کا ہوگا یہی قول اطبا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضان بیر کو کہتے ہین خواص اسکے پتے کی ڈوٹ شل کا رے کے پتے کے ہے
ضب بفتح ضاد و باے مشدد ہندی مین گوہ کو کہتے ہین ماہیت ضب نیز گوہ اور چیز ہے اور ورل جسکو ہندی مین گوئی کہتے ہین جو ہمارے ملک مین موجود ہے اور چیز ہے اگرچہ ضب مشابہ ورل کے ہے اور احوال مین بھی اوسکے قریب ہے اور اس سے قوی بھی اور شاید ضب کا وجود سواے صحرا ے ترک کے اور مقامون پر کم ہوتا ہے زینت گوہ کی مینگنی کلف اور نمش پر طلا کیجاتی ہے پس نفع کرتی ہے اعضاے چشم گوہ کی مینگنی آنکھ کی سپیدی اور آنکھ مین پانی اوترنیکو فائدہ کرتی ہے
ضیح بفتح ضاد و ضم باے موحدہ و عین مہملہ بجو کو کہتے ہین خواص جیسے کہ باب سوم بیان امراض خاصہ مین بیان کیا ہے کہ نقرس اور درد مفاصل مین بجو کا فائدہ کس درجہ تک پہونچتا ہے۔

حرف ظاے معجمہ

حرف ظاے سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان
ظلیم اسکا بیان نعام کے لغت مین ہو چکا ہے۔
ظلف بکسر ظاے معجمہ و سکون لام آخر مین فاے سفص ہے ہندی مین کھر اور فارسی مین سم کہتے ہین زینت گوسفند کا سم جلاکر سرکہ ملا کر جب با لخورہ پر طلا کیا جاے بہت نفع کرے گا۔

حرف غین معجمہ

جو دوائین حرف غین سے شروع ہین ان کا بیان
غبیرا بضم غین معجمہ و فتح باے موحدہ و سکون یاے تحتانیہ و فتح راے مہملہ آخر مین الف ہے فارسی سنجد کہتے ہین طبیعت اول مین درجہ اول کے سرد ہے اور آخر دوم مین خشک ہے خواص ہر ایک رطوبت کے سیلان کو بند کرتا ہے اور اسمین قبض اور بستگی تسکر زعرور سے کمتر ہے اور جو صفرا بطرف احشاے اندرونی کے ریزش کرآیا ہو اوسکو دکھا دیتا ہے اور قے کو تسکین اور اگر شراب پینے کے بعد اسکا تنقل کرین مستی کو دور کردیگا اعضاے نفس گرم کھانسی کو فائدہ کرتا ہے اعضاے غذا قے کو بند کردیتا ہے اعضاے نفض خراش امعا جو صفراوی ہو اوسکو فائدہ کرتا ہے اور حبس شکم کرتا ہے قے کو بھی بند کرتا ہے اور زعرور کا بھی یہی فائدہ ہے اور کثرت بول کو بھی مفید ہے

غاریقون مشہور دوا ہے ماہیت ابن ماسویہ کہتا ہے کہ نر اور مادہ دو نون قسم کی ہوتی ہے اور بعض قسم غاریقون کی وہ ہے جو بیخ انجدان کے مشابہ ہوتی ہے مگر ظاہری سطح اوسکی ایسی کھر کھری نہین ہوتی ہے جیسے ظاہری سطح بیخ انجدان کی کھر کھری ہوتی ہے اور ایک قوم کا یہ قول ہے کہ غاریقون اون درختون مین پیدا ہوتی ہے جو سڑ گئے ہون اور بطریق عفونت اونمین غاریقون پیدا ہوتی ہے اسکے مزے مین تیزی مرتخ کی سی ہے اور قبض یعنے گرفتگی زبان بھی ہے اور جو جزو ہوائی ارضی لطیف بھی اسمین ہے اختیار بہتر وہی غاریقون ہے جو چکنی و سپید ہو اور جلدی ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاے اور بہت خشک نہو گئی ہو اطراف اور کنارے بھی اسکے چکنے ہون اور تلخی مین اسکی کسی قدر شیرینی بھی ہو اور جو غاریقون دلی ہوتی اور اسمین جھو تڑے نکلے ہوے ہون وہی قسم مادہ کہلاتی ہے اور نر قسم اسکی اچھی نہین ہوتی ہے اور سخت اور سیاہ دونون خراب ہین طبیعت پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے خواص محلل ہے اخلاط غلیظہ کی تفتیح کرتی ہے جمیع اقسام کے سدون کی تفتیح کرتی ہے اور ملطف ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسمین قبض بھی ہے اور پہلے جب منہ مین رکھی جاتی ہے شیرین معلوم ہوتی ہے پھر اوسکے بعد تلخی محسوس ہوتی ہے اور ورم جلد اور ورم کو مفید ہے آلات مفاصل سکنجبین ملاکر عرق النسا مین پلائی جاتی ہے بنظر اپنی خاصیت کے پٹھے کے فضلات کو پاک کردیتی ہے اور عضل کے سست ہوجانیکو مفید ہے اور گر پڑنے سے جو چوٹ لگے اوسکو فائدہ کرتا ہے مقدار شربت اسکی تین قیراط ہے جو برابر دو دنگ کے ہے اور اگر تپ ہو ماء العسل یا جلاب کے ہمراہ پلائی جاتی ہے اعضاے سر مرگی کے بیمارون کو نفع کرتی ہے اور دماغ کے فضول کو ہمراہ اپنی خاصیت کے پاک کردیتی ہے اعضاے نفس ربو کو مفید ہے اور پھیپھڑے کے قرحہ کو بھی فائدہ کرتی ہے جب ہمراہ طلا کے پلائی جاے مقدار شربت اسکی ایک درخمی ہے اور اگر تین ابولوسات جو برابر پونے سات ماشہ کے ہے پلائی جاے نفث الدم کو فائدہ کریگی اگر سینہ سے خون آتا ہو اعضاے غذا یرقان کو فائدہ کرتی ہے اور سکنجبین ملاکر تلی کے ورم مین پلائی جاتی ہے اور تنہا اسکو چبا یئن یا نگل جائین درد معدہ کو مفید ہے اور کھٹی ڈکار کو بند کردیتی ہے اور ایک درخمی اسکی جگر مین پلائی جاتی ہے اعضاے نفض اخلاط غلیظ جو بلغم اور سودا اور سرخ رطوبات کی قسم سے ہون انکو براہ اسہال دفع کرتی ہے اور ایک درخمی سے لیکر دو درخمی تک پلائی جاتی ہے خصوصًا ماء العسل کے ہمراہ اور ادویہ مسہلہ کے اسہال

HAKEEM SHOUKAT ALI

معین ہوتی ہے اور اونکے اوتر نیکو نہایت دور مقامات بدن میں پہنچا دیتی ہے اور ادرار بول اور حیض کرتی ہے اور گردہ میں سکون پیدا کرتی ہے اور اسی غرض سے اسکی مقدار شربت ایک اوقیہ ہے اختناق رحم کو مفید ہے **حمیات** لرزہ کو اور پرانی تپتیں جنکا مادہ غلیظ ہو اونکو نفع کرتا ہے اگر ایک مثقال شراب کے ساتھ قبل دورے کے پلائی جائے لرزہ کو روک دیتی ہے **سموم** ہوام کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہے اگر ایک مثقال اسکی شراب میں ملا کر ضماد کیجائے نہایت درد زخم تک بس بہت فائدہ کریگی اور جن ہوام کی سمیت میں برودت ہے اونکے کاٹے ہوئے مقام پر ضماد کیجاتی ہے

غار بفتح غین و الف و آخر میں رائے مہملہ ہے **ماہیت** یہ ایک درخت بندق کی شکل پر ہوتا ہے مگر اسکے دانے چھوٹے چھوٹے جن پر سیاہ چھلکے باریک چڑھے دبانے سے دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور اندر سے مغز سیاہ زردی مائل نکلتا ہے جسکا مزہ تلخ ہوتا ہے اور بو پاکیزہ ہوتی ہے پتیاں اسکی آس کے پتے سے مشابہ ہوتا ہے مگر آس کے پتے سے بڑا ہوتا ہے پھول اسکا سرخ رنگ ہوتا ہے پہاڑی مقامات پر پیدا ہوتا ہے اور قوت اسکے پھول اور پتے میں ہے **طبیعت** حب الغار میں گرمی زیادہ ہے اور پوست میں اس دانہ کے حرارت کمتر ہے مجملاً طبیعت اسکی دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے

افعال و خواص حب الغار میں رخا پیدا کرنے و ڈھیلا کر دینے کی قوت ہے اور تمام اجزا میں اسکے تسخین کی قوت ہے حب الغار میں حدت اسکی پتی سے زیادہ ہے اور اسکی تسخین اور تجفیف قوی ہے مگر حب الغار میں یہ قوت تیسرے درجہ کو پہونچی ہے اور ریشہ اس درخت کا اون تو توں میں زیادہ ضعیف ہے اور حرارت بھی اسمیں کم ہے اور روغن اسکا اخروط کے روغن سے زیادہ گرم ہے **زینت** بہق پر شراب ملا کر طلا کیا جاتا ہے **اورام** ردی ورم اور ستو ملا کر اورام گرم پر ضماد کیا جاتا ہے یا کھلایا جاتا ہے **آلات مفاصل** جملہ اقسام کے درد عصب کو فائدہ کرتا ہے روغن اسکا تھکن اور ماندگی کو دور کرتا ہے **اعضائے سر** درد سر کو گھٹا دیتا ہے روغن میں بھی اسکے یہی اثر ہے۔ اسیطرح یہ دونوں یعنے اسکا جرم اور اسکا روغن سردی سے جو کان میں درد ہو اوسکو فائدہ کرتی ہے اور سماعت اگر جاتی رہی ہو اوسکو پھیر لاتے ہے اور کان میں جو آواز گونجنے کی پیدا ہو اوسکو نفع کرتا ہے اور نزلہ کے اقسام جو سر میں ہوں اونکو مفید ہے **اعضائے نفس و صدر** ضیق النفس اور نفس انتصاب کو فائدہ کرتا ہے بطور لعوق کے ہمراہ شہد یا طلا نام شراب کے چاٹا جائے۔ اسیطرح جو فضول بطرف پھیپھڑے کے بہکر آتے ہوں اونکو فائدہ کرتا ہے پھیپھڑے کے قروح کیواسطے اسکا لعوق شہد ملا کر بنایا جاتا ہے اور یہی لعوق نفس انتصاب کو بھی مفید ہے خصوصاً اگر حب الغار سے بنایا جائے **اعضائے غذا** روغن اسکا درد جگر کو فائدہ کرتا ہے اگر شراب ریحانی کے ساتھ پلایا جائے اسیطرح پوست اسکے بھی فائدہ کرتے ہیں مگر غار اور حب الغار دونوں معدہ کو ڈھیلا کر دیتے ہیں اور قے کی تحریک کرتے ہیں **اعضائے نفض** روغن اسکا تلی پیدا کرتا ہے اور قے لاتا ہے اور اسمیں ادرار حیض اور بول کی قوت ہے جو شاندہ اسکی پتی کا امراض مثانہ اور رحم کو فائدہ کرتا ہے تا اینکہ اگر اوس جوشاندہ سے آبزن کیا جائے جب بھی مفید ہے مقدار شربت اسکی مسہل میں دو درہم ہمراہ ماء العسل اور سکنجبین کے ہے اور جب اسکی پوست ایک درہمی جو برابر ایک درہم کے ہے پلائی جائے پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہے اور جنین کو قتل کرتی ہے بسبب اوس تلخی کے جو اسمیں بہ نسبت اور دواؤں کے زیادہ ہے مقدار شربت نو قیراط جو برابر نو رتی کے ہے حب الغار بھی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے **حمیات** روغن اسکا اگر بدن پر ملا جائے قشعریرہ یعنے پھریری کو فائدہ کرتا ہے **سموم** شراب ملا کر بچھو کے کاٹنے کیواسطے پیا جاتا ہے اور تر و تازہ غار کا ضماد زیتون اور شہد مکھی کے کاٹے ہوئے مقام پر لگایا جاتا ہے اور مجملاً یہ ہے کہ جملہ سموم مشروبہ کا تریاق ہے **ابدال** بدل اسکا برگ غار ہے

غافث فائے سعفص کو کسرہ ہے **ماہیت** یہ ایک خار دار اور گٹھیلی گھاس ہے جسکی پتی مثل شہدانج کی پتی کے ہوتی ہے یا مثل نیطافلون کے اور پھول اسکا مثل گل نیلوفر کے ہوتا ہے مستعمل دوا میں یہی پھول ہے یا غافث کے عصارہ کا استعمال کیا جاتا ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے

افعال و خواص لطیف ہے تقطیع بشدت کرتا ہے جلائے زائد بدون جذب اور بدون پیدا کرنے حرارت ظاہری کے کرتا ہے۔ اور اسمیں تھوڑا سا قبض بھی ہے تلخی زبان اور عفوصت یعنے کشیلا پن ہے اور تلخی اسکی مثل تلخی صبر کے ہے بلکہ اس سے زیادہ ہے **زینت** ابتدا داء الفیل اور شروع میں بالخورہ کی دوائے جید ہے **جراح و قروح** پرانی چربی ملا کر اون قروح پر لگایا جاتا ہے جنکا اندمال دشوار ہو اور عصارہ غافث تر اور خشک دونوں قسم کی کھجلی کو مفید ہے۔ اگر آب شیرہ اور سکنجبین کے ساتھ پلائی جائے اسیطرح پھول بھی اسکا یہی فائدہ کرتا ہے مگر عصارہ زیادہ قوی ہے **اعضائے غذا** جگر کے درد اور سدہ کو فائدہ کرتا ہے اور جگر کی تقویت کرتا ہے اور طحال کی سختی اور درد جگر بلغمی معدہ کو غافث کی لکڑی بھی عصارہ غافث مفید ہے اور سوء القنیہ اور امراض استسقا کو مفید ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

اعضاے نفض شراب کے ہمراہ پلانے سے قروح امعا کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً
پرانی پیچش اور تپہاے مزمنہ کو مفید ہے خصوصاً عصارہ غافث کا علی الخصوص
جب عصارہ افسنتین کا بعض میں ملایا جاے۔ ابدال اسکا ہموزن
اسکے اسارون اور نصف وزن اوسکے افسنتین ہے۔

غاغاطی یہ ایک پتھر ہے وزن مین ہلکا جسکی بو مثل مومیائی یا غیرہ کے ہوتی ہے
آلات مفاصل نقرس کو فائدہ کرتا ہے اعضاے سر مرگی۔ اسکی
دھونی فائدہ کرتی ہے اعضاے نفض اختناق رحم کو مفید ہے سموم
اسکو دھوان ہوام کو بھگا دیتا ہے۔

غری بکسر غین معجمہ و فتح راے مہملہ آخر مین الف مقصورہ ہم فارسی مین
سریشم اور ہندی مین سریش کہتے ہین طبیعت جانور کی کھال ہے جو
سریش بنایا جاتا ہے پہلے درجہ مین گرم خشک ہے۔ اور سریشم ماہی مین حرارت کم
ہے مگر یبوست ہے افعال و خواص ہر ایک سریش مین قوت مغریہ ہے اور
تجفیف کی بھی قوت ہے۔ زینت سریشم غرہ یعنی اوبٹنے مین پڑتا ہے اور برص
کی دواؤن مین بھی داخل کیا جاتا ہے۔ کھال سے بنا ہوا سریش جب جلایا جاے
اور جلانیکے بعد دھو ڈالا جاے تا مقام توتیا کے ہو جاتا ہے ورم کو نکے امراض کے
علاج مین داخل کیا جاتا ہے اور ام و شیور کھالون کا بنا ہوا سریشم معفر
طلا کیا جاتا ہے۔ اور بدن کے جس مقام کو آگ نے جلایا ہو سریش کے لگانے سے آبلے
نہین پڑتا ہے۔ سریشم ماہی اور گاے کی کھال کا سریش جب سرکہ ملا کر اوس
اور اس سے ترکھجلی پر لگایا جاے جسمین چھلکے اوترتے ہون بشرطیکہ زیادہ پرانے
نہو یعنی داد اور کھجلی کا مادہ جلد سے گزر کر زیادہ اندرون بدن کے نہ پیوست
ہوا ہو اوسوقت نفع کریگا۔ جسوقت شہد اور سرکہ ملا کر جراحات پر طلا کیا
جاے مفید ہوگا۔ سریشم ماہی ترکھجلی کے مرہم مین پڑتا ہے جسمین قرحہ پڑگئے
ہون اعضاے سر سریشم ماہی قروح سر کے مرہم مین داخل کیا جاتا ہے۔
اعضاے نفس سریشم ماہی سرکہ ملا کر نفث الدم کیواسطے پلایا جاتا ہے اور
جو حریرہ وغیرہ نفث الدم کیواسطے پیتے ہین اونمین داخل کیا جاتا ہے

غالیون اسکے معنے یونانی زبان مین دودھ بستہ کرنیوالی کے ہین مترجم نسخے جو
قانون مین غالیون بغین معجمہ و الف و لام و یاے مثناۃ لکھا ہے اور صاحب
مخزن کو جو نسخہ کتاب قانون کا ملا ہے اوسمین بجاے یاے مثناۃ کے میم مندرج
تھا لہذا صاحب مخزن نے غالیون اور غالمون دو لغت جدا جدا لکھے ہین۔
خواص ور افعال غالمون کے وہی بیان کیے ہین جو نسخہ حاضرہ مین غالیون کے
ترجمہ کیے جاتے ہین ماہیت غالیون بیاے مثناۃ ایک دوا ہے خوشبودار
افعال و خواص تخفیف پیدا کرتی ہے دودھ کو بستہ کرتی ہے اور اسمین
تھوڑی سی حدت بھی ہے رگون کے شگافتہ ہونے سے جو خون جاری ہو
اسکو بند کر دیتی ہے جراح و قروح آگ سے جلنے کو فائدہ کرتی ہے۔

غوشنہ بفتح غین و سکون واو و کسر شین معجمہ و نون ماہیت
ایک قسم کماۃ یا فطر کی ہے جسکو بعض چھتر کہتے ہین خشک ہونیکے بعد سمٹ کر
ملجاتی ہے شکل اسکی مثلا ایک چھوٹے کا سر کے ہے جو ٹیڑھا ہو گیا ہو۔ اس سے
کپڑے دھوے جاتے ہین اور کھٹائی کی جگہہ کھائی جاتی ہے اوسمین لذت
ویسی ہے جیسے اور کھٹائیون مین ہوتی ہے بلکہ اسکی ترشی زیادہ ہے طبیعت
اسکی برودت مثل اور اقسام کماۃ کے نہین ہے۔ خواص اسکی خلط بھی
ویسی خراب نہین ہوتی ہے جیسے اور اقسام کماۃ کی ہوتی ہے اور شاید کہ اسکی طبیعت مین
کسیقدر تعمیر یعنی جلد کی نرخ کرنیکی قوت ہے اور کسیقدر اسمین چکنی بھی ہے

غرب ایک بہت بڑا درخت ہے جسمین ریشہ بھی نکلتے ہین جیسے برگد کی ہوتی
ہوتی ہے اسکے ریشہ کا استعمال کیا جاتا ہے اور گوند کا بھی۔ اور گوند اسکا کچھ
نکالا جاتا ہے کہ اسکے درخت کے بعض مقامات کو سوئیون سے گود گود کر سوراخ کر
جاتے ہین اور اوسکے اوپر ایک قسم کا ورق یعنی تہ پیدا ہوتا ہے جو عمدہ اقسام
کا ورق ہے اور قابل خوردنی ہے افعال و خواص پھول اسکا اور پتی اسکی انکے
کا عصارہ ایسی دوا ہے مجفف ہے جو لذع نہین پیدا کرتی ہے اور اسکا درخت
جلا کر اوسکی راکھ مسون پر لگائی جاتی ہے پس انکو سکھا کر گرا دیتی ہے
عام اسکے کہ وہ مسّے منکوس یعنی نیچے اوتے نکلتے ہون یا ایسے ہون مترجم مسّے
بواسیر کے اور علاوہ بواسیر کے اور مسے جو بدن پر ہوتے ہین کبھی جڑ کی طرف پتلا اور
سرا اوسکا موٹا ہوتا ہے اور کبھی اسکے برعکس ہوتے ہین اور تعلق بھی مسون کا کبھی جلد
کے اندر رہتا ہے اور کبھی اسکے برعکس یعنی باہر ہوتا ہے بواسیر کے بیان مین اسکی تفصیل بخوبی آجائیگی
غلق ریشہ اسکی جڑ کا بالون کے خضاب مین داخل کیا جاتا ہے جراح و قروح
چھلکے اسکے اور پتی اسکی جب پیسکر رکھے گئے ہوے مقام پر جو زخم ہوا اور ورم
کے جراحات اور زخم جو تازہ ہون اون پر رکھی جاے فائدہ کریگی آلات مفاصل
جو شاندہ اسکا نقرس کے واسطے نطول جید ہے اعضاے سر جب اسکی پتی کا
راکھ یا روغن گل ملا کر انار کے چھلکے مین بھر کر آگ پر رکھین اور جوش آنیکے بعد

HAKEEM SHOUKAT ALI

کا ٹپکائین کان کے درد کو فائدہ کرے گی اسی طرح تازہ چھلکا
اُس کا جب اوس کی یہی تدبیر کیجائے یہی فائدہ کرتا ہے۔ جوشاندہ
اس کا نفاخ کے واسطے غسول جید ہے یعنے اس کے جوشاندہ سے نفاخ
سر مین ہو اوس سر کو دھوتے ہین **اعضاے چشم** اس کا گوند
اور اس کا پھول تاریکی چشم کو دور کرتا ہے **اعضاے نفس** اس کا
پھل نفث الدم کو مفید ہے۔ اور اس کا پوست بھی یہی فائدہ کرتا ہے
اعضاے غذا اعصارہ اسکا جونک کو نکال دیتا ہے۔

غالیہ یہ ایک دواے مرکب قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے جسکو جالینوس
نے اختراع کیا ہے **اورام** غالیہ اورام سخت کو نرم کر دیتا ہے
اعضاے سر غالیہ کو روغن بان یا روغن خیری مین گھول کر
اوس کان مین ٹپکائین جس مین درد ہو۔ غالیہ کو سونگھنے سے مرگی
کے بیمار کو فائدہ ہوتا ہے اور ہوش مین آجاتا ہے۔ اور مست شراب
کی بھی مستی دور ہوتی ہے اور سردی کے درد سر مین سکون پیدا ہوتا ہے اور اگر اسکو
شراب مین ملا کر پیئین سکر یعنے مستی پیدا کرتا ہے **اعضاے صدر** غالیہ کا سونگھنا
قلب کی تفریح پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** غالیہ رحم کی اون درد کو مفید ہے جو
سردی سے ہو جب اسکا حمول کیا جاے اور جو ورم سخت سوداوی ہو ان کو بھی
اورام کو بھی فائدہ کرتا ہے۔ حیض کا ادرار کرتا ہے۔ رحم مین جو
اختناق یعنے تنگی پیدا ہو یا کسی طرف کج ہو گیا ہو اوس کو بھی
خاص جگہ پر اوتار لاتا ہے اور اوس کو پاک اور صاف کر دیتا ہے
اور حمل رہجانے پر آمادہ کرتا ہے۔

تمام ہوئی کتاب دوم منجملہ کتب پنجگانہ قانون کے جو طب
مین ہے اور درود خدا کا اوپر بہترین خلائق کے جن کا نام
نامی محمدؐ ہے جو نبی خدا ہین اور ان کی آل و اصحاب سب پر

تفسیر و معانی

اون چند کلمات یونانی وغیرہ کے جنکا استعمال فن طب مین ہوتا ہے اور ہر چند وہ
بدون ترجمہ مستعمل ہوتی ہین جو از قبیل الفاظ مصطلحہ کے ہین۔

مالی قراطون ماء العسل کو کہتے ہین یعنے شہد کو ایک مقدار معین
پر پانی ملا کر پلانے سے جو چیز حسب تجویز طبیب تیار کیجاے

افومالی اوسکی ترکیب یہ ہے کہ شہد کو لے کر پانی مین جوش دین
اور اوس پانی کو بے پکائے ہوئے رکھ چھوڑین۔

اودرومالی اوس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حصہ شہد اور ایک حصہ آب باران
جو بہت دنون کا رکھا ہوا ہو ملا کر دھوپ مین رکھدین۔

شراب معسل اوس کی یہ ترکیب ہے کہ شیرہ انگور جس مین
کسی قدر خامی کی وجہ سے قبض یعنے گرفتگی زبان ہو پانچ جز
اور شہد ایک جز لے کر کسی بڑے برتن مین رکھین تا کہ جوش
کھانے سے باہر نکل جاے بعد اوس کے اوس پر تھوڑا سا نمک
ڈالین تا کہ اوس کا جھاگ اوٹھنے لگے جھاگ کو الگ کرتے جائین جب
اوسکا جوش مٹ جاے مرتبان وغیرہ مین اوسکو رکھ چھوڑین

شراب العسل اوس کا طریقہ یہ ہے کہ شراب کہنہ جو قابض
ہو یعنے بکٹھی ہو دو جز اور شہد عمدہ ایک جز لے کر برتنون مین
بحفاظت بند کر کے رکھین تا کہ درست بن جاے اور درست
بننے کی یہ صورت ہے کہ انگور کو لیکر دھوپ مین رکھین اور پھر نچوڑ کر
شیرہ کو پکا لین۔

اوکسومالی اوس کا یہ طریقہ ہے کہ سرکہ پانچ قوطولی جو برابر
سوا سیر کے ہے اور نمک پانی دو سیر اور شہد دس سیر اور پانی
دس قوطولی جو برابر ڈھائی سیر کے ہو ان سب کو جوش
دیکر تا آنکہ دس جوش یا اوبال آ جائین پھر اوتار کر رکھ لین۔

اوکسامالی یہ وہ سرکہ ہے جس مین نمک کا پانی ملایا جاے

اردومالی یہ وہ شراب یعنے شربت ہے جو گل سرخ
کو نچوڑ کر بنایا جاتا ہے۔ حمد کرتا ہون مین خدا کی اور شکر
بجا لاتا ہون اور وہی خدا ہر امر مین مجھے کافی ہے اور بہتر
نگاہبان میرا ہے۔ فقط

تمت

HAKEEM SHOUKAT ALI

خاتمۂ کتاب از طرف مترجم

الحمد للہ علی احسانہ کہ آج تاریخ ۱۴ رجب یوم پنجشنبہ ۱۳۰۲ ہجری مین یہ ترجمہ جلد دوم ادویہ مفردہ قانون کا بمقام لکھنؤ تمام ہوا جسکی ابتدا بیچ وطن مالوف قصبہ کنتور مین بتاریخ یکم ربیع الثانی سنہ رواں مین کی تھی اس ترجمہ مین جسکو مینے جلد اول و چہارم اور سوم کے بعد کیا ہے بڑی جانکاہی کی ہے اور جسقدر لغات مشکل و فقرات عبارات اس جلد مین شیخ نے لکھے ہین تمام کتب قانون مین ایسی عمدہ اور طرز اسلوب کے فقرات نہین وارد کیے ہین اور مینے تا امکان ان لغات اور فقرات کا ایسا بامحاورہ اور سلیس ترجمہ کردیا ہے کہ طالبعلم کو اوستاد معلم کی حاجت ان مقامات مشکلہ کے مطالب سمجھنے مین باقی نرہے۔ اسکا دعوی کرنا کہ مجھسے کسی مقام پر غلطی واقع نہین ہوئی بشریت کے خلاف ہے اور اس کی درخواست کرنی بزرگان باانصاف سے میرے لائق ہے کہ میری نافہمی سے درگذر فرماکر خطا پوشی کو مدنظر رکھین۔ فقط

خاتمۃ الطبع

سزاوار حمد و ثنا وہ حکیم مطلق اور خالق برحق ہے جسکی ادنی ادنی حکمتون اور آسان آسان صنعتون کی کنہ حقیقت کو پہونچنا اور اونکی ماہیت کا جاننا تمامی افہام اور جملا ادراکات ذوی العقول سے خارج ہے۔ درود نامحدود اور نعت غیر معدود اوس برگزیدہ باری کی جناب مین جسکے قدم مبارک نے ہم سب کو مہلک مرض جہالت و گمراہی سے نجات دی اور ہمین شاہراہ ہدایت و رستگاری دکھا دی صلے اللہ علیہ و آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المکرمین بمصداق و مفہوم العلم علمان علم الادیان و علم الابدان۔ فی الواقع علم ابدان یعنے طب جسمانی کے فوائد و منافع کما حقہ بیان نہین ہوسکتے ہر چند علم طب مین بہت سی کتابین مدون ہوئین مگر اب تو علی العموم اطبا کا دار و مدار قانون شیخ الرئیس پر ہے اور سب اقوال کی مستند یہی کتاب نفیس ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کارخانہ اودھ اخبار لکھنؤ کی عالی ہمتی اور دریا دلی سے اس ساری کتاب کا ترجمہ بزبان اردو ہو گیا اور چھپ بھی گیا چنانچہ جلد دوم کتاب مذکور (منجملہ کتب پنجگانہ) کے ہے اور جسمین ادویہ مفردہ کا بیان معہ افعال و خواص و تعریف و شناخت مزاج ادویہ مفردہ کا بیان ہے۔

المختصر یہ کتاب لاجواب مطبع منشی **نول کشور** واقع لکھنؤ مین اس سے پیشتر چند بار طبع ہوئی اور کثرت شائقین نے ہاتھون ہاتھ فروخت ہوئی فی الحال بصد حسن و خوبی و ہزاران خوش اسلوبی بتصحیح تمام و تنقیح مالا کلام باہتمام کیسری داس سپرنٹنڈنٹ مطبع بماہ مئی ۱۹۳۱ء پانچوین بار چھپی **والحمد للہ علے ذلک**۔

کتب خانہ طبیب

HAKEEM SHOUKAT ALI

ناشر ندیم بک ہاؤس
میاں چیمبر نمبر۔ ۳، ٹیمپل روڈ۔ لاہور فون ۳۶۲۲۶۰۶
۸ - ۱ مرکز۔ اسلام آباد ---- فون ۲۱۶۳۱۸

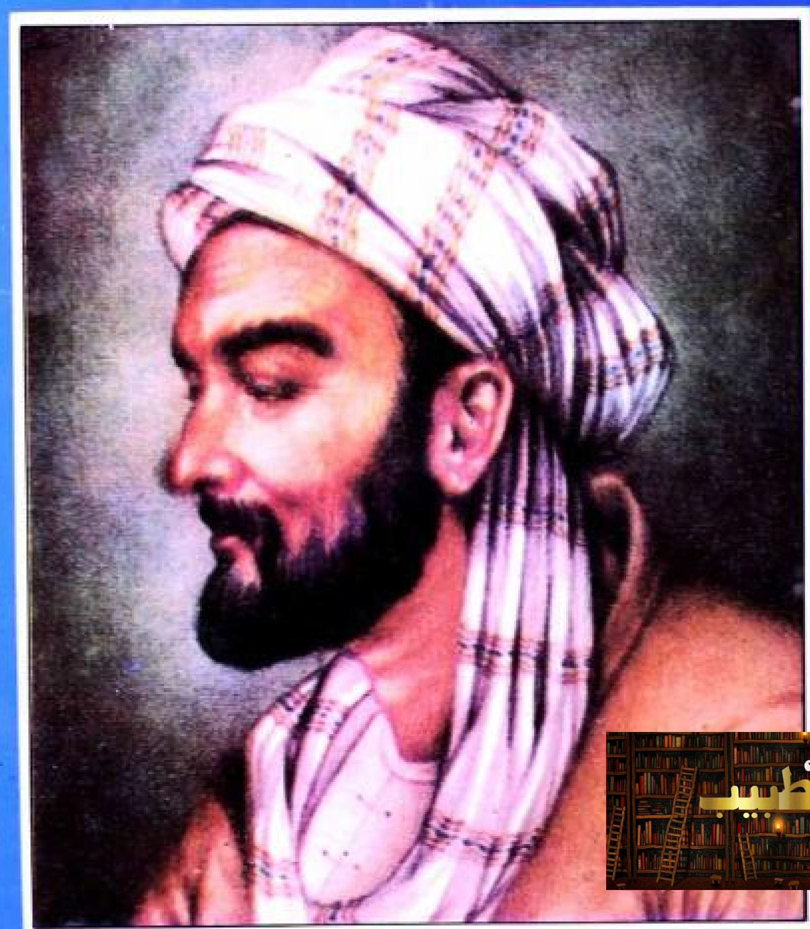
قیمت ۴ جلدیں (۶ حصے مکمل) /۱۲۵۰ روپے

ISBN 969-479-000-X

HAKEEM SHOUKAT ALI

چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا



عظیم مسلمان سائنسدان بو علی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

قانون کا اردو ترجمہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

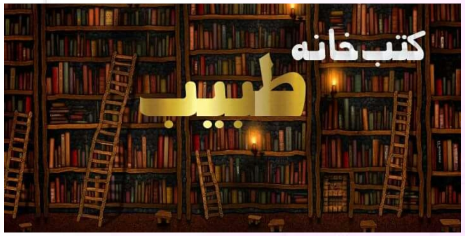
چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بو علی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

جلد سوم حصہ اول



نگارشات ○ میاں چیمبرز ۳۰، ٹمپل روڈ ○ لاہور

فون: ۳۶۲۳۱۲

HAKEEM SHOUKAT ALI

ناشر
آصف جاوید

مطبع
بک پرنٹرز لاہور

۱۹۹۲

تزئین
نعیم احسن

قیمت
مکمل سیٹ ۱۲۵۰/-

HAKEEM SHOUKAT ALI

فہرست حصہ اول جلد سوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

فہرست مضامین حصہ دوم جلد سوم ترجمہ قانون شیخ الرئیس

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

ان دنوں کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیۂ مطاوی آرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا حصۂ اول از جلد سوم

ترجمہ ۱۹۳۳
قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتاے مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایماے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بہ طبع زرین مطبوع جہان ہوئی

HAKEEM SHOUKAT ALI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس اور ستایش خداے یگانہ کے بعد و درود نامحدود و نبی آخر الانبیا پر اور انکی آل اطہار ائمہ اخیار پر ہو۔ اسکے بعد ہیچمدان غلام حسنین کنتوری کہتا ہے کہ تیسری جلد ہے مجلدات پنجگانہ قانون سے جسکا ترجمہ خاکسار نے بڑی جانکاہی سے کیا ہے امید ہے کہ مقبول طبائع عام ہو اور جو شروط اس تمام کتاب کے ترجمہ مین ملحوظ ہین انکو شروع ترجمہ جلد اول مین تفصیل لکھ چکا ہون اب متوکلا علی اللہ شروع ترجمہ مین کرتا ہون کتاب سوم مین امراض جزئیہ کا بیان ہے یعنی جو بیماریان کہ انسان کے اعضا مین سے ہر ہر عضو مین پیدا ہوتی ہین سر سے لیکر قدم تک عام اس سے کہ وہ اعضا ظاہری ہون خواہ باطنی اندرون بدن کے واقع ہون اور اس کتاب مین بائیس فن ہین۔

پہلا فن شامل ہے پانچ مقالہ پر

پہلا مقالہ کلیات امراض سر اور دماغ کے بیان مین ہے جسمین سولہ فصلین ہین **پہلی فصل** منفعت سر اور جن اجزا سے عضو سر مرکب ہے انکی منفعت کا بیان ہے **جالینوس** کہتا ہے کہ منفعت سر کی فقط یہی نہین ہے کہ جوہر دماغ اسمین رکھا گیا ہے اور نہ فقط یہی منفعت انکی ہے کہ قوت سامعہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ اس عضو مین رکھی گئی ہے اسلیے کہ یہ اعضا اور جن اعضا مین یہ قوتین ہین ایسے حیوانات مین موجود ہین جنکے سر نہین ہے بلکہ غرض سر کی خلقت سے یہ ہے کہ آنکھ کی حالت اچھی رہنے اور کسی قسم کی بدحالی آنکھ کو نہ پیدا ہو اور جن افعال کیواسطے آنکھ بنائی گئی ہے انمین تصرف آنکھ کا بخوبی ہو سکے اور عمدگی اور حسن حال آنکھ کا یہ ہے کہ اسے بلند جگہ اور اونچا مقام جملہ اعضاے بدنی پر ملے اور کل جہات اور اطراف جو پیش رو ہین سب مین آنکھ اپنا کام دیکھے اسلیے کہ آنکھ کو اگر ہم قیاس کرین تو انکی مثال اعضاے بدنی سے وہی ہے جو طلایہ لشکر کیواسطے لشکر سے ہوتی ہے اور بخوبی معلوم ہے کہ نہایت عمدہ اور نہایت مناسب مقام طلایہ لشکر کیواسطے وہی ہے جو بلند تر اور زیادہ اونچا ہو کہ وہانسے ہر طرف نظر دوڑ سکے پھر یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ ہر ایک آنکھ کیواسطے ہر ایک حیوان مین سر کی خلقت کچھ ضروری بات نہین ہے بلکہ اسی حیوان کے واسطے سر کی خلقت ضروری ہے جسکی آنکھین نرم اور نازک ہون جنکو حاجت حفاظت چشم زخم سے بچانے کی زیادہ ہو اور مقام محفوظ آفات سے انکے واسطے مقرر کرنا ازبس واجب ہے۔ اسلیے کہ اکثر حیوانات کیواسطے بجاے سر کے دو زیادتیان محفوظ پیدا کرکے انکی دونون آنکھین انھین دو زوائد مین درست بٹھادی گئی ہین تاکہ ہر ایک آنکھ کیواسطے ایک مقام بلند پیدا ہو گیا اور بصر یعنی قوت باصرہ ایسے حیوان کی شرف

HAKEEM SHOUKAT ALI

جملا مور زیر نگاہ پر ہوگئی پھر سر کے پیدا کرنیکی ایسے حیوانمین حاجت باقی نرہی تا کہ اس حیوان کی آنکھ کا ڈھیلا سخت پیدا کیا جائے پھر حاجت بطرف خلقت سر کی بعض ان حیوانات کیواسطے ہو جنکی آنکھین محتاج پردہ کی ہین اور وقایہ یعنی آفات سے بچانیکی انکو زیادہ حاجت ہے اور اسکے بھی محتاج ہین کہ اُن حیوانات کی آنکھو نین بہت سے اعصاب اور پٹھے بغرض چند حرکات مقلہ چشم یعنی آنکھو نکے ڈھیلے کی اور پلکو نکی حرکت کیواسطے آئے ہین اور ایسے مختلف حرکات کی صلاحیت عضو واحد کو جیسی کہ آنکھ ہو نہین تھی مصوصاً کہ وہ عضو یعنی آنکھ مبدا اعصاب حرکت سے دور بھی تھا اور باوجود دور ہونیکے مقدار اور رتبے مین بھی نہایت چھوٹا ہو پھر کیونکر بدون توسط عضو کلان مثلاً سر کے یہ اعصاب آنکھ تک پہونچتے اور ہم پورا پورا بیان اس مصلحت کا آنکھ کے باب مین کرینگے اسجگہ بخوبی یہ مصلحت سمجھ مین آجائیگی سر کے اجزاء ذاتی اور جو قریب اجزاء ذاتی کے ہین وہ یہ ہین (۱) بال (۲) اسکے بعد جلد یعنی کھال (۳) پھر جھلی (۴) کھوپڑی یعنی استخوان سر (۵) پھر سخت جھلی (۶) پھر پتلی جھلی جسکو مشیمی کہتے ہین (۷) پھر جوہر دماغ اور بطنہائے دماغ اور جو کچھ بطنے کے اندر ہو (۸) پھر دونون جھلیان جو دماغ کے نیچے ہین (۹) پھر شبکہ یعنی جال کی صورت پر جو ایک جھلی ہو (۱۰) پھر وہ ہڈی جو قاعدہ ہو دماغ کا

فصل دوسری

دماغ کی تشریح انسان کا دماغ منقسم ہو ایک جوہر حجابی اور ایک جوہر مخی پر اور تیسری قسم اسکی تجاویف کی ہو جو دماغ مین روح سے بھرے ہوے ہین مگر اعصاب جو دماغ مین ہین انکی صورت ایسی ہو جیسے شاخین اور فروع کہ اسی دماغ سے برآمد ہوے ہین اور پھیل گئے ہین اور پھر ان پٹھونکی یہ کیفیت بھی نہین ہو کہ خاص جوہر دماغ کے اجزاء ہون کل جسم دماغ کی تنصیف ہوگئی ہو طول کی جانب مین اور تنصیف تمام حجابہائے دماغ اور مخ اور بطون مین نافذ ہوگئی ہو یعنی حجاب اور مخ اور بطون سب کے سب برابر دو حصے اسی تنصیف کیوجہ سے ہوگئے ہین اسلیے کہ دو ٹکڑے ہونے سے ذی منفعت جو معلوم ہو حاصل ہوگی اگرچہ ظاہر اور کھلا ہوا دو حصہ کا ہونا فقط بطن مقدم دماغ مین اچھی طرح معلوم ہوتا ہو اور حس بصر فقط اسی کو دریافت کرتی ہو۔ دماغ کی خلقت کی کیفیت اولی مین بارد رطب تجویز ہوئی ہو برودت اسواسطے ہو کہ دماغ مین اشتعال اور بطرک نہ پیدا ہوا ان حرکات قویہ کے سبب سے جو دماغ مین حرکات اعصاب اور انفعالات حواس اور حرکات روح جو تخیلات تخلیہ مین ہوتے ہین اسکے حرکات اور نیز حرکات فکریہ اور ذکریہ مین جو حرکت روح کو ہوتی ہو اسکی حرارت کہ یہ سب حرکات مورث حرارت ہین لہذا برودت جوہر دماغ کی انکا عمل کرلیتی ہو۔ ایضاً برودت دماغ کی یہ بھی ایک منفعت ہو کہ جو روح گرم قلب سے دماغ مین آتی ہو بذریعہ ان دونون رگون کے جو قلب سے دماغ کو چڑھ کر پہونچتی ہین اُس روح گرم کی بھی تعدیل برودت جوہر دماغ کی کرتی ہو اور رطب ہونے کی وجہ یہ ہو کہ اس جوہر دماغی کو یہ روح گرم باعانت حرکات مجففہ مذکورہ بالا کے خشک نہ کردے دوسری منفعت اسکی رطب ہونیکی یہ ہو کہ تشکل کو اچھی طرح قبول کرے جوہر دماغ نرم اور بادسومت پیدا کیا گیا دسومت اور چکنائی کا فائدہ یہ ہو کہ جو شے جوہر دماغ سے اُگتی ہو اور قسم پٹھے کے وہ علاک یعنی چسپندہ بالزوجت ہو اور نرم ہو اسواسطے پیدا ہوا بنا بر قول جالینوس کے تاکہ اسکا تشکل بسہولت ہو اور تخیلات سے اسکا استحالہ بآسانی ہوا کرے اسلیے کہ لین یعنی نرم عضو تخیلات کو بہت آسانی سے قبول کرتا ہو یہ تو وہی سبب ہے جسکو جالینوس نے تجویز کیا ہو اور مین کہتا ہون کہ نرم اسواسطے مخلوق ہوا کہ بادسومت ہو اور اس سے جو غذا اعصاب سخت کو پہونچتی ہو وہ اچھی طرح بتدریج سختی کو پہونچے اسلیے کہ اعصاب بھی جوہر دماغ سے بھی غذا پاتے ہین اور نخاع سے بھی اعصاب کو غذا ملتی ہو پھر چونکہ جو شے کہ اپنے جوہر اصلی مین سخت ہو اس سے امداد غذا دہی کی اسی شے کو جو سخت ہو نہین ملتی ہو جیسے کہ نرم شے سے امداد غذا کی سخت چیز کو ملتی ہو لہذا جب دماغ کا جوہر نرم ہوا عصب سخت کو اپنی غذا اُس سے بخوبی ملے گی دوسری منفعت اسکی نرم ہونیمین یہ ہو کہ جو شے جوہر دماغ سے اُگتی ہو وہ نرم پیدا ہوا اسلیے کہ بعض اشیاء جو دماغ سے اُگتی ہین انکو حاجت اس امر کی ہوتی ہے کہ اطراف اور کنارون پر سخت ہوجائین چنانچہ بروقت بیان منافع عصب کے ہم اسکا ذکر کرینگے۔ اور چونکہ یہ اُگنے والی شے دماغ سے محتاج اپنے سخت ہوجانیکی تدریج تھی اور اسکی صلابت کی وہی قسم تھی جسطرح کوئی شے نرم رفتہ رفتہ سختی پکڑتی ہو لہذا واجب ہوا کہ اصل اس اُگنے والے کی اور منشا خواہ مبدا اسکے برآمد ہونے کا ایک جوہر نرم اور بادسومت ہو اور جو شے چکنی اور بادسومت ہوتی ہو وہ نرم ضرور ہوتی ہو پس یہ اُگنے والی شے بھی بابتداے نشو مین نرم ہوگی اگرچہ رفتہ رفتہ اسکے اطراف وغیرہ مین صلابت آجائے) ایضاً جو روح کہ دماغ کو حادی ہو اور محتاج سرعت حرکت کی ہو دماغ کے نرم مخلوق ہونیسے اس روح کو مدد رطوبت سے بخوبی پہونچے گی ایضاً دماغ کے نرم ہونیکی ایک یہ بھی منفعت ہو کہ بسبب تخلخل کے وزن مین سبک ہوگا اسلیے کہ جو عضو اعضاے بدن سے صلب اور زیادہ ہے وہ اثقل بھی ہو بہ نسبت اُس عضو کے جو نرم اور تر اور متخلخل ہو جیسے ہڈی اور پھیپھڑا اگرچہ جوہر دماغ کی نرمی اور سختی مین جا بجا تفاوت ہو پس جزو مقدم دماغ کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

بہت نرم ہے اور جزء مؤخر دماغ کا اسکی نسبت زیادہ سخت ہے اور ان دو کو اجزا میں بسبب اندراج اور در آنے حجاب سخت کے جسکا بیان آئیندہ ہم کرینگے بہت بڑا فرق ہو
اور یہ حجاب سخت وہی ہے جو درمیان مقدم اور موخر اجزاء دماغ کے قدام یعنی آگے تک در آیا ہو۔ مقدم دماغ نرم اسواسطے مخلوق ہوا کہ اکثر اعصاب حس کے
اور خصوصاً وہ عصب جو ابصار اور سماعت اور شم کے لیے مخلوق ہوئے ہیں اسی مقدم دماغ سے انکا نشو ہوا ہے اسلیے کہ ہر ایک حس بمنزلہ طلیعہ اور طلایہ کے ہے اور طلایہ کا
سیلان جہت مقدم میں اولی ہے اور عصب حرکت اکثر مؤخر دماغ سے نکلے ہیں اور نخاع جو بمنزلہ رسول اور پیغمبر یا خلیفہ دماغ کے ہے بجاے صلب میں واسطے پیدائش عصب
حرکت کے وہ بھی مؤخر دماغ سے نکلا ہے اور وہ نخاع انہیں مقامات میں پہونچ گیا ہے جن مقامات سے حاجت پیدا ہونے اعصاب قویہ کے تھی عصب حرکت کو حاجت زیادہ
صلابت کی اسقدر ہے کہ اتنی حاجت عصب حس کو نہیں ہے بلکہ نہایت موافق اور مناسب واسطے عصب حس کے وہی مقام ہے جو نرم ہو پس مبدا و نشو عصب حرکت کا
سخت مقام تجویز کیا گیا۔ حجاب جو درمیان دونوں بطن مقدم اور مؤخر دماغ کے مندرج کیا گیا اس سے غرض یہی ہے کہ فاصلہ دونوں جزء نرم اور سخت میں ہے
اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حجاب کے درمیان میں ہونیسے فائدہ یہ ہے کہ جزء نرم مماس ہونیسے جزء سخت کے جدا رہے۔ اور جو حجاب کہ ان دونوں میں در آیا ہے وہ بہت
نرم پیدا کیا گیا۔ اور یہ لپیٹ اور پیچیدگی جسکے ذریعہ سے دماغ کے دو حصے مقدم اور موخر ہو گئے ہیں ایسی عمدہ چیز ہے جسکے چند منافع اور بھی ہیں اسلیے کہ جو اوردہ
اور ساکن رگیں دماغ میں اُتری ہیں اور اسی دماغ میں متفرق ہو کر پھیل گئی ہیں ان رگوں کو حاجت بطرف ایک مستند اور تکیہ گاہ کی تھی اور ایک ایسی چیز کیطرف احتیاج
تھی جو ان رگوں کو مضبوط کر دے کہ اسکے سہارے سے ان رگوں کا قیام اچھی طرح ہو سکے۔ اور جوہر دماغ بسبب نرم اور پلپلے ہونیکے اس قابل نہ تھا کہ اسپر سہارا ان رگوں کا ہوتا
پس یہی پیچیدگی اور جوڑ کا مقام یعنی حجاب بمنزلہ ستون کے ان رگوں کیواسطے بنایا گیا۔ اسی پیچیدگی کے آخری سرے کے نیچے اور اسی پیچیدگی کے نیچے معصرہ یعنی نچوڑنیکی جگہ
بنائی گئی اور معصرہ جاے ریزش خون کی ہے جہانتک اسکی فضا اور خالی جگہ پڑی ہے جو مثل حوض کے ہے اور بعض اجزا اسی فضا اور معصرہ کے مثل چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ہیں
کہ جنمیں خون متفرق ہوتا ہے اور اس جزء کو نرمی میں مشابہت جوہر دماغ سے ہے پھر یہانسے اس خون کو وہی رگیں اپنے منھ سے چوس چوس کر دونوں رگوں میں جمع
کر دیتی ہیں جس طرح انکا بیان ہم تشریح میں انھیں رگوں کے آئندہ کرینگے۔ اسی پیچیدگی اور جوڑ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جاے روئیدگی رباطات قرار پائی ہے وہ رباطات جو حجاب
گندہ سے ملتے ہیں سوا ان کے جو درز سے اس قحف کے جو متصل اسی حجاب کے ہے۔ مقدم دماغ میں نبت اور جاے روئیدگی ان دونوں زائدتین کی ہے جس سے قوت شم
کی پیدا ہوتی ہے اور یہ دونوں زائدہ نرمی جوہر دماغ سے جدا ہو گئے ہیں یعنی ویسی نرمی انمیں نہیں ہے اور قدرے قلیل سخت ہو گئے ہیں اور بقدر صلابت پٹھے کے
ان دونوں زائدتین کی سختی نہیں پہنچتی ہے سارا دماغ دو جھلیوں سے منڈھا ہوا ہے ایک تو رقیق یعنی پتلی جھلی ہے جو دماغ سے متصل ہے اور دوسری جھلی صفیق ہے یعنی گندہ
جو کہ استخوان سے متصل ہے یہ دونوں جھلیاں اسواسطے مخلوق ہوئی ہیں تاکہ درمیان بھیجے اور ہڈی کے آڑ اور روک ہو جاے اور جوہر نرم دماغ کا سخت ہڈی سے
چھو نجاے اور اسی ہڈی سے جوہر دماغ کو آفات نہ پہونچے اور یہ مماست اور چھو جانا ہڈی اور دماغ کا اسوقت ظنون تھا جبکہ دماغ کے جوہر میں بیطرح کی کشش اور درازی پیدا ہوتی
خواہ بروقت انبساط اور پھیلاؤ کے جو دماغ کو بعد انقباض اور سمٹنے کے عارض ہوتا ہے کبھی جوہر دماغ چڑھ کر قحف تک پہونچ جاتا ہے چند حالتوں میں جیسے بروقت زیادہ چیخنے
اور چلانیکے پس ایسی ہی منفعت کیواسطے درمیان دماغ اور قحف کے دو آڑیں اور حاجز بنائے گئے اور ان دونوں پردوں اور حجابوں میں نرمی اور سختی کا توسط اختیار کیا گیا اور دو
پردے جھلیوں کے اسواسطے بنائے گئے تاکہ جو شے ہڈی سے بلاواسطہ ملاقی ہے وہی بعینہ مغز اور بھیجے سے بلاواسطہ ملاقی نرہے بلکہ جدا جدا دو ملاقی دماغ اور قحف کے پیدا کیے گئے۔
اور جوہر دماغ کے قریب جو جھلی ہے وہ تو رقیق اور باریک مخلوق ہوئی اور قحف کے متصل جو غشا اور جھلی ہے وہ صفیق اور گندہ بنائی گئی اور پھر یہ دونوں جھلیاں ملکر مثل
ایک ہی وقایہ اور نگہبان کے ہو گئیں۔ یہ جھلی باوجودیکہ دماغ کے بچاؤ کا ذریعہ ہے اسکے علاوہ رباط یعنی ذریعہ بندش بھی ان رگوں کے واسطے ہے جو دماغ میں مخلوق ہوئی
ہیں ساکن رگیں اور جہندہ دونوں کیواسطے اور یہی جھلی مثل شیمہ کے ہے جسطرح مشیمہ وضع جنین کی حفاظت کرتا ہے اسیطرح یہ جھلی اوضاع عروق کی حفاظت کرتی ہے یعنی
بناوٹ ان رگوں کی ایسی ہے کہ اسکی وجہ سے یہ حفاظت پیدا ہوئی ہے اور اسیطرح سے جو مقدار اسکی جوہر دماغ کے اندر داخل ہو گئی ہے اکثر مقامات میں درزہاے دماغ سے
اور جو مقدار اسکے بطون دماغ میں در آئی ہے جھلی موخر دماغ تک پہونچکر منقطع ہو کر تمام ہو جاتی ہے اسلیے کہ پھر اسکو بسبب صلابت اور سختی جوہر کے کسی چیز سے تعلق
اور اتصال کی حاجت نہیں ہے گندہ جھلی یعنی غشاء ثخین نہ دماغ سے ملصق اور ملی ہوئی ہے اور نہ باریک جھلی سے ہر جگہ چسپیدہ ہے ایسی کہ اسپر دوست ہو کر جم گئی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

بلکہ وہ گند جھلی باریک جھلی سے بے لگاؤ ہو مگر ان دونوں جھلیوں میں جو گہین نافذ ہوتی ہیں یعنی گند جھلی سے باریک جھلی تک پہنچی ہوئی ہیں ان میں باہم اتصال ہے اور وہ اتصال فقط تک ستر ہوا ہے ایسے روابط اور بندش کی چیزوں سے جو غشائیہ ہیں اور گند جھلی سے اگی ہیں اور ان روابط کی مضبوطی درزوں کے سبب سے ہوتی ہے تاکہ دماغ پر بوجھ ان رباطات کا نہ پڑے جدا یعنی دیوار ان رباطات کی نمایاں ہوتی ہیں ان شئونوں سے یعنی ان مقامات سے جو شئون کہلاتے ہیں اور جہاں پر جائے وصل و التقائے ال راس اور مقدم سر کے اجزا کا ہے پس ان مقامات سے یہ جدار نمایاں ہو کر ظاہر قحف تک پہونچ جاتی ہے پھر اسی جگہ سے اسقدر یہ دیوار ظاہر ہوکر گند جھلی جس سے پوشش قحف کی ہے اسکی بناوٹ ہوتی ہے اور اسی تار و پود کیوجہ سے بخوبی ارتباط گند جھلی کا قحف سے ہو جاتا ہے۔ دماغ کے جہت طول میں تین بطن ہیں اگرچہ یہی تینوں بطن ہر ایک کے عرض میں دو حصے ہو گئے ہیں جزو مقدم ان بطون ثلثہ کا دو حصوں پر منقسم ہونا محسوس بھی ہوتا ہے ایک حصہ بطرف یمین کے اور دوسرا بطرف یسار کے یہی جزو مقدم استنشاق پر بھی معین ہے اور جو فضلہ دماغی ہوا سے چھینک کے ذریعہ سے وہ بھی کر دیتا ہے اور اکثر روح حاسہ کی توزیع اور تقسیم بھی کر دیتا ہے اور افعال قوت مصورہ باطنی جو قوی ادراک سے ہے اسکا بھی معین یہی جزو مقدم ہے بطن موخر وہ بھی بڑا ہے اسلیے کہ وہ بجوف عضو بزرگ کو پر کرتا ہے اور اسلیے کہ وہ مبدا ایک بڑے عضو کا ہے جسکو نخاع کہتے ہیں اور اسی بطن سے تقسیم کثیر مقدار روح محرک کی ہوتی ہے اور اسی بطن موخر میں افعال قوت حافظہ کے پیدا ہوتے ہیں مگر یہ بطن موخر باوجود اسقدر بڑائی کے بعض بھی بطن مقدم سے چھوٹا ہے بلکہ بطن مقدم میں دونوں حصے جو ہیں ہر ایک حصہ سے اسکے بطن موخر چھوٹا ہے اور چھوٹے ہونیکی بھی یہ صورت ہے کہ اسکی خوردی درجہ بدرجہ نخاع تک گھٹتی چلی آئی ہے اور کثافت اسکا بڑھتے بڑھتے آخر کو مائل بصلابت ہو گیا ہے بطن اوسط دماغ کا بمنزلہ منفذ اور راہ کے ہے بطن مقدم سے بطرف بطن موخر کے اور مثل دہلیز کے جو درمیان بطن مقدم اور بطن موخر کے جڑ دی گئی ہے اور یہی بطن وسط عظیم اور طویل اس غرض سے بنایا گیا کہ ایک بڑی چیز سے دوسری بڑی چیز کو پہونچاتا ہے اور اسی بطن اوسط سے روح بطن مقدم کی بطن موخر سے متصل ہوتی ہے اور اسی بطن اوسط سے اشباح اور صورتیں جو یاد میں حافظہ کے ہیں متادی ہوتی ہیں بطن اوسط کا مبدا اور محل آغاز کی چھت بصورت کردی الباطن ہوتی ہے جیسے برآمدہ گول چھت کا اور یہی ازج اسکا نام بھی اسیوجہ سے رکھا گیا ہے اس چھت کی شکل گول ہونے کا سبب یہ ہے کہ منفذ اور گذرگاہ ہونیکی منفعت زیادہ ہو اور بوجہ مستدیر ہونیکے آفات واردہ سے بھی دور رہیگا اور جو بوجھ اور بار گران سر حجاب مروح کا پڑتا ہے اسکی برداشت بھی اس شکل مستدیر کیوجہ سے اچھی طرح کریگا اسی گول مقام میں دونوں حصے بطن مقدم کے فراہم ہوتے ہیں اور یہ اجتماع انکا ایسا ہے کہ بطن موخر دماغ سے انکی جدائی اسی منفذ یعنی بطن اوسط کیوجہ سے بخوبی معلوم ہوتی ہے اور یہی مقام مجمع دونوں بطن کا نام نہاد ہے حالانکہ یہ منفذ خود ایک بطن ہے جسکو ہم نے بطن اوسط بیان کیا ہے اور چونکہ یہ بطن بطور ایسے منفذ کے ہے کہ جو چیز صورت پذیر اور منقش ہوتی ہے اسے یاد رکھنے تک پہونچا دیتا ہے لہذا نہایت اچھا مقام تخیل اور تفکر کا بھی یہی ہے چنانچہ کلیات میں اسکو بخوبی معلوم کر چکے ہیں۔ اس دعوی پر کہ یہ بطون مقامات ان قوی کے ہیں جن سے یہ افعال مذکورہ صادر ہوتے ہیں چند طرح سے استدلال کیا جاتا ہے ایک تو یہ طریقہ ہے کہ جو آفت کسی بطن میں پہونچتی ہے اسکی وجہ سے وہی فعل باطل خواہ ماؤف ہوتا ہے جو فعل اسی قوت سے صادر ہوتا ہے جسکا یہ بطن موضع اور محل قرار دیا گیا ہے باریک جھلی کا بعض حصہ بطون دماغ کے اندر جا کر اس فرجہ اور شگاف تک پہونچ جاتا ہے جو طاق کے نزدیک ہے اور اس سے جدا اور علاوہ مقامات میں اسکی صلابت اور سختی جو ہے واسطے تغشیہ اور ڈھانپنے حجاب کے کافی ہے جو ترائد یعنی زیادتی ایک بطن کی دوسرے بطن دماغ پر آتی ہیں ہر ایک جا پر افزونی دماغ کے بڑھنے سے پیدا ہوئی اسکی وجہ یہی ہے تاکہ نفوذ روح نفسانی کا جوہر دماغ میں اسی طرح ہو جسطرح کہ بطون دماغ میں نفوذ ہے اسلیے کہ ہر وقت بطون دماغ متسع اور پھیلے ہوئے نہیں ہوتے یا ہر وقت روح نفسانی میں کمی نہیں ہوتی ہے کہ فقط بطون کی وسعت کو کافی ہو اور زیادہ وسعت بطون سے نہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ روح کا پورا اور تمام و کمال استحالہ اس مزاج سے جو قلب کی موجودگی میں ہوتا ہے بطرف اس مزاج کے جو دماغ میں پہونچکر ہو جانا چاہیے اسی وقت ہوتا ہے جبکہ وہ روح دماغ میں پہونچے اور یہاں آکر اس روح کا طبخ جید ہو اور اس بحث کا آغاز اسیوقت شروع ہوتا ہے جب یہ روح دماغ میں پہونچے اور وصول رسائی اسکی بطن اول دماغ میں ہوتی ہے تاکہ اسکو طبخ ہو بعد ازاں بطن اوسط میں یہ روح نافذ ہوتی ہے یہاں پہونچکر اسکا طبخ اور زیادہ ہوتا ہے اور جو مزاج مناسب دماغ کے ہے اسی طرح کے طبخ سے اسکا فیضان روح پر شروع ہوتا ہے پھر پورا طبخ اسکا بطن موخر میں جا کر تمام ہوتا ہے طبخ کامل ہر ایک شے کا تو اسیوقت ہوتا ہے جبکہ شے مطبوخ میں اجزا طابخ کے داخل اور مختلط ہو جائیں جیسے غذا کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ جگر میں پہونچکر غذا کا طبخ جید ہوتا ہے چنانچہ آئندہ بحث میں بمقام جگر ہم اسکو بیان کرینگے

HAKEEM SHOUKAT ALI

لیکن مقدم دماغ کا اکثر اجزاء غذا کو بلع اور جذب کر لینا زیادہ ہے بہ نسبت موخر دماغ کے اسلیے کہ نسبت ہضم اور ابتلاع کیطرف دوسرے ہضم اور ابتلاع کے مثل نسبت عضو کیطرف کے بالتقریب ہو مراد یہ ہو کہ جسقدر کوئی عضو بڑا ہو اسکا ہضم اور بلع واسطے غذا کے زیادہ ہو بہ نسبت چھوٹے عضو کے جو سبب کہ اسکی وجہ سے بطن موخر کا بلع اور ہضم چھوٹا ہوتا ہو بہ نسبت بطن مقدم کے وہ یہ ہین موجود ہو بطن اوسط اور بطن موخر مین اور نیچے ان دونو کی ایک جگہ ایسی ہو جو محل توزیع اور تقسیم ان دونون کو ہو جو بڑی بڑی اور دماغ تک صعود کرتی ہین اور جنکا ذکر ہم آیندہ کرینگے اور انکا صعود انکے دونون شعبون تک ہو جنسے شبکہ کی بناوٹ ہوتی ہو دماغ کے نیچے اور ان شعبون نے اعتماد کیا ہو ایک ایسے جرم پر جو کہ قسم غدود کے ہو کہ ان دونون شعبونکی درمیانی جگہ کو وہی جرم غدودی بھر دیتی ہو اور بمنزلہ دعامہ کے ان دونون کیواسطے ہوتی ہو جیسا حال تمام متوزعات عرقیہ کا ہو یعنی ان تقسیم یافتہ چیزونکا ہو جو از قسم رگ کے ہین اسلیے کہ خلا کی شان یہ ہو کہ جو خلا درمیان انھین مقامات متوزعہ کے ہوتی ہو وہ لحم غدودی سے بھر جائے اور یہ اجزاء غدودی اسی شکل کے شکل ہوتے ہین جس شکل سے وہ شعبے واقع ہوے ہین اور انکی ہیئت وہی ہوتی ہو جو توزیع اور تقسیم مذکور کی ہیئت ہو پس جسطرح کہ شعبہ خواہ توزیع مذکور تنگی اور کوتاہی سے شروع ہو کر آخر مین جا کر وسیع ہو جاتے ہین اور وہ وسعت اسقدر ہوتی ہو جسکو وہ انبساط اور پھیلاو مقتضی ہو اسیطرح یہ اجزاء غدودی بھی اسی شکل صنوبری پر ہوتے ہین اور ایک سرا انکا متصل ہو مقام توزیع کے جو محل نسج اور بافت کا ہو فوقانی طرف اور پھر متوجہ بطرف اپنی غایت اور نہایت کے ہو کر یہانتک بڑھ جاتے ہین کہ یہ تمام اور پوری صورت پر پہونچ جاتی اور اسی تمامی جگہ پر پہونچکر محل نسج اور بناوٹ شبکہ کا ہوتا ہو پھر اسی جگہ اسکا استقرار اور ٹھہراو ہو جاتا ہو جو مقدار اجزاے دماغ کی مشتمل بطن اوسط پر ہو عام حصہ اسکا اور وہ اجزاء جو اوپر کیطرف ہین وہ دودی شکل مین یعنی کیڑونکی اسی شکل ہو کہ جیسے کیڑے لپٹا ہوا اور یہ کیڑے طول مین اسی بطن اوسط کے رکھے ہوے ہین اور بعض اجزاء بعض سے بندھے ہوے ہین اور یہ شکل اسواسطے بنائی گئی ہو تا کہ اس بطن کا بڑھنا اور گھٹنا خواہ کھچاو اور تناو سمٹنے اور پھیلنے مین مثل کیڑونکے ہو باطن اور جانب اندرونی اس بطن کی اس جھلی سے منڈھی ہوئی ہو جو دماغ کو حد موخر تک ڈھانپتی ہو اور یہی مقام مرکب ہے دو زائدتین پر اجزاء دماغی سے کہ دونون مستدیر ہین مانند طولانی جسطرح دونو ایک این طول اور استدارت مین مخلوق ہوئی ہین اور جدھر دونون زائدتین مین تماس ہوا ہو اسطرف قریب قریب ہو گئی ہین اور جدھر انفراغ اور کشادگی انکی بڑھی ہو ادھر آپس مین انکی دوری ہو گئی ہو یہ ترکیب دونون زائدتین کی جید رباطات سے ہوئی ہو جنکو وترات کہتے ہین تا کہ یہ ترکیب ان زائدتانکے زائل نہوا اور ان وترات کی بندش کیوجہ سے وہ اجزاء جو کیڑونکی شکل پر ہین جسوقت انمین تمدد اور کھچاو پیدا ہو اور عرض انکا تنگ ہو جاے زائدتین مین زیادہ تنگی پیدا کرین تا اینکہ وہ دونون مجتمع ہو جاتی ہین پس مجری درمیانی ان دونون کا بند ہو جاتا ہو اور جسوقت ان کیڑون مین تقاص پیدا ہو اور اینٹھ کر چھوٹے ہو جاتی ہین اور عرض انکا بڑھ جائے اور افتراق اور جدائی کیوجہ سے دونون مین دوری پیدا ہو اسوقت مجری کھلجاے۔ جو مقدار بطن اوسط کی موخر دماغ سے متصل ہو وہ باریک اور مائل بتحدیب زیادہ ہو کہ موخر دماغ مین پوری پوری درست ہو کر سما جاتی ہو جیسے کوئی اور اندر گھسنے والی شے کسی سوراخ مین در آئی ہو اور مقدم اس بطن کا زیادہ ترسیع ہو موخر سے اسکے بنابراس حیثیت کے جسکا دماغ احتمال کر سکتا ہو دونون زائدتان مذکورہ کا نام نہین رکھا گیا ہو اور ان دونون مین باہم کچھ تزائد اور زیادتی نہین ہو بلکہ یہ دونون مساوی ہین تا کہ انکا بند ہونا اور پیچیدہ ہونا بہت درستی کے ساتھ ہوا ور تا کہ قبول کر لینا تحریک کا ان دونونکو کسی سبب محرک سے ایسا یکسان ہو جیسے ایک ہی چیز مین حرکت واحدہ پیدا ہوئی ہو فضول دماغی کے دور کرنیکے واسطے دو مجرے اور راہین مخلوق ہوئی ہین۔ ایک مجری تو بطن مقدم مین نزدیک اس حد مشترک کے ہین جو درمیان بطن مقدم اور بطن اوسط کے ہے اور دوسرا مجری بطن اوسط مین ہو اور بطن موخر کیواسطے کوئی مجری جداگانہ اسواسطے نہین ہو کہ وہ کنارہ پر واقع ہو اور چھوٹا بھی ہو اور سوراخ کا تحمل بھی نہین کر سکتا ہو اور اسکے لیے بطن اوسط کے ایک ہی مجری کافی ہو دونون مشترک ہو اور خصوصا وہ مجری مخرج نخاع کا بھی مقرر کیا گیا کہ اسی مجری سے بعض فضول نخاع کی جدا ہو جاتی ہین اور اسی مجری سے فضول نخاع دفع بھی ہو جاتے ہین یہ دونون مجری جسوقت دونون بطنون سے نکلتے ہین اور دماغ مین نفوذ کرتے ہین مائل ہوتے ہین بطرف التقا اور ملجانے کے قریب ایک ہی منفذ کے جو [illegible] اور گہرا ہو بعد اس منفذ کا حجاب رقیق ہو اور آخر یعنی تمامی اسکی وہی نیچے کا سرا اسکا ہو نزدیک حجاب سخت کے اور وہ مجرا آخری تنگ اسلیے ہوا کہ وہ جز مثل کونڈی کے ہو جو کشادہ جگہ مستدیر سے کسی محل تنگ تک شروع ہو کر پہونچی اور اسی جہت سے نام بھی اسکا قمع یعنی کونڈی رکھا گیا ہو مستنقع بھی اسے کہتے ہین اسلیے کہ وہ آلہ پاک کرنے فضول کا ہو جب یہ کونڈی خواہ قمع سخت جھلی سے ملتی ہو اسجگہ ایک ایسے مجری سے ملاقی ہوتی ہو جیسے چھلنی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ دونوں طرف سے بھری ہوئی ہے اور یہ دونوں طرف جو مقابل ہیں ایک تو اوپر کی طرف ہے اور دوسری نیچے کی طرف اور یہ بیچ میں درمیان سخت جھلی اور مجرائے حنک کے ہو پھر اسی جگہ وہ منافذ اور سوراخ پائے جاتے ہیں جو نرم ہڈی مصفاۃ میں حنک کے اوپر واقع ہیں **فصل تیسری بیان عام امراض سر کا** اور ان اسباب کا جو اسباب فاعلی امراض سر اور اعراض امراض سر کے ہیں۔ جب ہو جانا اسباب کا کہ جو امراض سر کے شمار کیے گئے ہیں وہ سب امراض سر کو عارض ہوتے ہیں اگر ہماری غرض اس مقام پر لفظ سر بولنے سے یہ ہو کہ اس سے دماغ مراد لیں اور حجاب دماغ کا ارادہ کریں اور اس مقام پر ہم بالوں کے امراض سے تعرض نہ کرینگے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ دماغ کو جملہ انواع سوء مزاج کے عارض ہوتے ہیں اور آٹھوں اقسام کے سوء مزاج دماغ میں پیدا ہوتے ہیں مفرد اور مرکب با مادہ عام اس سے کہ وہ مادہ بخاری ہو خواہ اس مادہ میں قوام بھی ہو اور اکثر امراض رطوبت دماغ میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ ہر ایک دماغ کی اصلی خلقت میں رطوبت ضرور ہوتی ہے اور رطوبت محتاج اسکی ہے کہ یا تو رحم ہی میں جبتک جنین ہو تحلیل ہو جائے خواہ اس زمانہ کے بعد تک بھی باقی رہے اور اگر یہ رطوبت باقی رہے بڑی دشواری اور اذیت کا باعث آفت کا سامنا ہوگا۔ ہر ایک قسم کا سوء مزاج یا تو جرم دماغ میں عارض ہوتا ہے یا کہ بطون دماغ کے خواہ حجاب ہائے دماغی میں پیدا ہوتا ہے۔ امراض ترکیب بھی دماغ کو عارض ہوتے ہیں یا تو مقدار میں مثلاً مقدار مناسب سے چھوٹا ہو جائے خواہ شکل میں کوئی مرض ترکیب پیدا ہو مثلاً شکل دماغ کی مجرائے طبعی سے بدل جائے اور اس تبدل کی وجہ سے افعال دماغی میں آفت پہونچے خواہ مجاری دماغ اور اوعیہ جیسے بطون وغیرہ بند ہو جائیں اور یہ سدے جن سے انسداد مجاری وغیرہ کا جو پیدا ہوتا ہے یا تو بطن مقدم میں پڑتا ہے یا بطن مؤخر میں یا اینکہ دونوں بطنوں میں اور بہر حال کبھی ناقص ہوتا ہے اور کبھی پورا اور کامل ہوتا ہے یا اور وہ اور شرائین میں پڑتا ہے خواہ مقام رویدگی عصب میں سدہ پڑتا ہے۔ یا مرض ترکیب اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ جو رباطات اور بندش کی چیزیں حجابہائے دماغ کی ہیں وہ اتر جاتی ہیں یا اینکہ افتراق اور جدائی اجزا دماغ میں پڑتی ہیں اسوقت امراض اتصال دماغ میں بسبب انحلال فرد کے نفس دماغ میں پیدا ہوتے ہیں خواہ شرائین اور اوردہ اور حجابہائے دماغ اور تجویف میں انحلال فرد کے واقع ہونے سے امراض اتصال پیدا ہوتے ہیں اور اورام کے اقسام بھی دماغ میں عارض ہوتے ہیں اس طرح کہ کبھی نفس جوہر دماغ متورم ہو جاتا ہے اور کبھی باریک جھلی یا اگندہ جھلی میں ورم آجاتا ہے خواہ شبکہ اور بیرونی جھلی میں ورم پیدا ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کے ورم کا مادہ اخلاط حارہ خواہ باردہ ہوتا ہے جو مادہ بارد متعفن ہو جائے اسکو اورام حارہ سے لاحق کرنا چاہیے یعنی اسکا فعل ورم حار پیدا کرنیکا ہے اور جو مادہ بارد کہ ساکن ہے اور حرکت عفونت میں نہیں ہے اسکا فعل ایسے اورام کے پیدا کرنیکا ہے جنکو اورام بارد کہنا سزاوار ہے۔ امراض دماغی خاص بھی ہوتے ہیں اور مشترک بھی ہوتے ہیں بسبب مشارکت اور اعضا کے۔ اکثر دشواری اور صعوبت امراض مشارکت میں ایسی بڑھ جاتی ہے کہ امراض مشارکت سے خاص امراض اصلی دماغی مہلک پیدا ہوتے ہیں مثلاً اکثر امراض خوانیق اور ذات الجنب وادنا لہ مہلکہ بطرف دماغ کے توجہ کر دیتے ہیں اور اکثر کسی مریض کو سکتہ مہلک سو جسے عارض ہوتا ہے کہ اسکے کسی عضو شارکت دماغ میں ایک طرح کی ایذا ہوتی ہے **فصل چوتھی بیان ان دلائل کا جنکے ذریعہ سے معرفت احوال دماغ کی درست ہوتی ہے** ہم کہتے ہیں کہ مبادی اور احکام کلیہ کہ انسے معرفت احوال دماغ کی طرف پہونچ سکتے یا افعال حس ظاہری سے بھی ہے اور افعال سیاسیہ یعنی حس باطنی سے مثلاً فکر اور تذکر اور تصور اور وہم اور حدس سے بھی ہیں اور افعال حرکت سے یعنی جو افعال قوت محرکہ کے ہیں کہ بواسطہ عضل کے تحریک پیدا کرتی ہے انسے بھی معرفت احوال دماغ کی ہوتی ہے (۲) جو فضول دماغ سے برآمد ہوتے ہیں انکے قوام اور رنگ اور مزہ سے مثلاً تیزی اور شوریت اور تلخی اور پھیکا پن سے خواہ ان فضول کی مقدار کثرت اور قلت کی رو سے انکی احتباس یعنی بند ہونے اور رک جانے سے بالاستفراغ یا بنظر موافقت ہوا اور طعام کے اقسام کی موافقت یا مخالفت سے خواہ اقسام تدبیر طعام اور ہوا سے اور ضرر رسانی طعام اور ہوا وغیرہ کی دماغ کو کہ ان سب طرح سے بھی شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہے (۳) سر کے بڑے اور چھوٹے ہونے اور اسکی خوبی صورت سے جو اپنے مقام میں بیان ہوئی ہے خواہ اسکی بدصورتی سے بھی شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہے (۴) سر کی گرانی اور ہلکی سے بھی (۵) لمس سے (۶) سر کے رنگ سے اور سر کی رگوں کے رنگ سے (۷) قروح و اورام جو سر کی جلد میں عارض ہوتے ہیں (۸) آنکھوں کی رنگت سے اور آنکھوں کی رگوں سے اور آنکھوں کی سلامت حال اور مرض اور آنکھوں کے لمس سے احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہے (۹) خواب و بیداری سے (۱۰) بالوں کے حال سے مقدار میں یعنی کمی خواہ کثرت مقدار خواہ موٹا ہونا اور باریک ہونا اور کیفیت شکل سے بالوں کی مثلاً گھونگھر والے ہونا خواہ سیدھے سپاٹ ہونا اور رنگ سے بالوں کے مثلاً سیاہ ہونا خواہ میگون یا سرخ ہونا خواہ جلدی سپید ہو جانا یا دیر میں سپیدی آنی بالوں میں خواہ حالت صحت پر بالوں کا پائدار رہنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ حالت صحت سے انکا جدا ہو جانا مثلاً پھٹ جانا خواہ پریشان ہو جانا یعنے ہر وقت پھولا رہنا خواہ بالونکا اکھڑ جانا اور گر جانا خود بخود اور دیگر حالات جو بالون سے متعلق ہین ان سب سے بھی شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہے (۱۱) رقبہ یعنی گردن کے احوال سے مثلاً گردن کا غلیظ اور گندہ ہونا خواہ پتلا ہونا اور سلامت حال گردن کا خواہ ورم کا آجانا یا وہ پیدا ہونا اور خنازیر کا زیادہ برآمد ہونا یا کم پیدا ہونا اس سے بھی احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہے (۱۲) اسیطرح لثات یعنی کاگ اور لوزتین یعنی کانونکی لوین اور دانتونسے بھی احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہے (۱۳) اسیطرح حال سے قوی اور افعال اعضا عصبانیہ جو مشارک دماغ ہین جیسے معدہ اور فم معدہ اور مثانہ سے بھی شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہے عضلے مشارکہ سے استدلال دو طرح سے کیا جاتا ہے ایک تو یہ کہ عضو مشارک دماغ کے حال سے جو کچھ دماغ کو عارض ہوتا ہے اسپر استدلال کیا جاتا ہے دوسرے اسکے حال سے جسکی مشارکت سے دماغ کو الم اور ایذا پہنچتی ہے اسکو یہ دیکھتے ہین کہ وہ کونسا عضو اور کیا بیماری اسکو ہے اور کیونکر یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہے جسکا طریقہ استدلال کے بیان ہو گے کبھی انکے ذریعہ سے کیفیت موجودہ اور حاضرہ پر استدلال کرتے ہین اور کبھی آیندہ جو امور اور حالات واقع ہونیوالے ہین انپر استدلال کیا جاتا ہے مثلاً مرض کا زمانہ دراز تک محزون اور غمناک رہنا مالیخولیا کے قریب الوقوع پر دلیل ہوتا ہے یا اضطراب پر جو بہت جلد واقع ہوا چاہتا ہے یا بیجا غصہ جو کسی شخص کی عادت کے مناسب نہو صرع پر خواہ مالیخولیاے حار پر یا مانیا پر دلیل ہوتا ہے یا بیجا ہنسی اور بے سبب عرض حمق یا رعونت یا خود پر دلیل ہوتی ہے **فصل پانچوین** بیان کیفیت استدلال دلائل مذکورہ کا احوال دماغی پر تفصیل ان طریقون کی جنکا شمار اوپر ہوا ہے ترتیب وار تا اینکہ آخر تفصیل تک یہ بیان پہنچ جاے **استدلال کلی افعال دماغی سے** جو استدلال اقسام افعال کے مذکور ہوا پس افعال دماغی اگر صحیح ہون سلامت دماغ کی دلالت پر معین ہونگے اور اگر افعال دماغ ماؤف ہون آفت پر دماغ کی دلیل ہونگے. افعال کی آفات تین قسم کی ہین جیسے ہمنے بیان کیا ہے ضعف اور تغیر اور تشویش ان سب کے بعد پھر بطلان. بیان عام افعال کے استدلال سے یہ ہے کہ نقصان افعال اور بطلان یہ دونون بسبب برودت کے ہوتے ہین اور روح دماغی ہین جب تلافت بسبب رطوبت کے آجاے خواہ سدہ منافذ روح مین پڑجاے اسوقت نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہے حرارت سے افعال کا نقصان یا بطلان نہین ہوتا ہے ہان بقدر اگر حرارت بڑھ جاے کہ سقوط قوت ہو جاے اسکا تو حساب ہی نہین ہے تشویش افعال دماغی ہین خواہ اور کوئی فتور جو مناسب حرکت کے ہے کبھی حرکت سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی خشکی اور یبوست سے **فصل چھٹی استدلال بذریعہ افعال نفسانی** افعال حس ظاہری ہون خواہ باطنی اور حرکت اور خواب کے اقسام کہ یہ بھی از قسم افعال سیاسیہ کے ہین ان افعال مین آفت پہونچنی جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے بطلان اور ضعف اور تشویش بس انھین صورتون سے ہوتا ہے مثال اسکی حواس مین ہم بصارت سے شروع کرتے ہین. بعض مین آفت کبھی اسطرح پہونچتی ہے کہ بصارت باطل ہو جاتی ہے اور یا اسطرح کہ بصارت مین ضعف آجاتا ہے یا اینکہ فعل باصرہ مین تشویش پیدا ہوتی ہے اور مجراے طبعی سے اسکو تغیر ہو جاتا ہے مثلاً جو شے خارج مین نہین موجود ہے اسکو تخیل کرتی ہے خیالات ورنگے خواہ بھنگے اوڑتے ہوے نظر آنے اور شعلہ اور دخان وغیرہ نابود چیزونکا دکھائی پڑنا کہ یہ سب اقسام آفات کے اگر خاصکر آنکھونمین انکا مادہ نہو ضرور آفت دماغی پر دلیل ہونگے. کبھی خیالات اپنے الوان سے بھی دلیل ہوتے ہین کسی معترض کو اس مقام پر زیبا ہے اگر یہ اعتراض کرے کہ خیال سپید بلغم کی زیادتی پر دماغ مین کیونکر دلیل ہو سکتا ہے اسلیے کہ خیالات کا پیدا ہونا تشویش بصر مین داخل ہے اور تمنے تشویش کی پیدایش حرارت سے قرار دی ہے ہم اس اعتراض کے جواب مین یہ کہین گے کہ یہ علامت یعنی تشویش افعال کی دلالت جو حرارت پر تجویز ہوئی ہے واسطے شناخت مزاج اصلی دماغ کے ہے نہ مزاج عارضی کے جو قوت بہ سبب کی حرارت غریزی پر غالب ہو کر سواے مزاج طبعی اور اصلی کے پیدا ہو مراد یہ ہے کہ مزاج مرضی مین تشویش کا برودت سے پیدا ہونا اسکو ہمنے منع نہین کیا ہے قوت سامعہ مین آفت پہونچنے سے دماغ کے حالات پر استدلال اسوجہ سے کیا جاتا ہے کہ مثلاً نزدیک کی آواز خواہ جہر یعنے بلند آواز کے سوا نہ سن سکے خواہ تشویش اسطرح کی پیدا ہو کہ بے آوازونکا وجود نہین خود بخود سنائی پڑے جیسے کان گونجنا ہے اور اس قبیل ہو کہ پانی کے گرنے کی سی آوازونکا شور کیا جاتا ہے خواہ گھونگھرونکے بجنے کا اثر آتا خواہ ڈھول خواہ دف خواہ زنجیر کی جھنکار خواہ خفیف سی آوازون ہوا کی غیرکی ان سبکا تو نمے استدلال کیا جاتا ہے ایک یہ بدستور مزاج دماغی پر جو مقام وسط وغیرہ مین عارض ہوا اور اجزو پر استدلال کیا جاتا ہے جو وسط دماغ مین محتبس ہون خواہ اسکی طرف صعود کر رہے ہون خواہ اور ریاح ہین جو ایسے مزاج دماغی پر دلالت کرتی ہین. یا یہ کہ بالکل قوت سماعت باطل ہو جاے ضعف اور بطلان سماعت اکثر بسبب کثرت برودت کے ہوتا ہے اور جس شخص کو بروقت سننے آواز قریب کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دور کی آواز سن رہا ہے یہ نقصان بسبب

HAKEEM SHOUKAT ALI

رطوبت دماغ کے ہوتا ہے قوت شامہ میں خلل تین طرح سے ہوتا ہے یا تو بالکل یہ قوت معدوم ہو جاوے یا ضعیف ہو جاوے یا سننے میں تشویش واقع ہو جو ایسی ہے کہ جن چیزوں کا وجود
خارج میں نہیں ہے وہ بو ہوں یا بدبو ہوں انکی بو آپ ہی آپ دماغ میں پہونچے یہ بات اکثر دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ ایک خلط مقدم دماغ میں محتبس ہو رہی ہے
اسی کا فعل ہے کہ طرح طرح کی بدبو یا خوشبو خود بخود دماغ میں آیا کرتی ہے مگر یہ استدلال مشروط بایں شرط ہے کہ ناک میں خاص کوئی ایسی چیز بدبو یا خوشبو موجود نہو ذائقہ
کا خلل اور لامسہ کا یہ دونوں بھی مثل خلل شامہ کے اسباب میں ہوتے ہیں مگر ذائقہ اور لامسہ کا تغیر مجاری طبعی سے اکثر اوقات اسی پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی فساد
خاص ان دونوں کے آلات قریبہ میں پڑ گیا ہے اور کمتر اسباب پر دلالت کرتا ہے کہ ان دونوں کے فساد میں شرکت دماغ کی بھی ہے خصوصاً وہ خلل قوت لامسہ کا جو تمام
بدن میں عام ہو مثلاً تمام بدن میں خدر کا پیدا ہونا اور سُن ہو جانا کبھی یہ حواس مذکورہ بالا ایک خاص قسم کی قوت و ضعف میں مشترک ہو جاتے ہیں اور یہ شرکت
ایک حالت خاص پر دلالت کرتی ہے جو دماغ میں ہمیشہ رہتی ہے اور یہ کدورت اور صفائی سے تمثیل دیجا سکتی ہے اور یہ بھی لحاظ رہے کہ ہر ایک ضعف نفس
کدورت نہیں ہے اسلیے کہ کمی نور ہمراہ صفائی کے بھی ہوتا ہے مثلاً کبھی انسان نزدیک کی چیز اور کم روشن قلیل الشعاع چیز کو بخوبی اور صاف دیکھتا ہے اور چھوٹی
چیزیں اسی قسم کی یعنی کم روشن چیزوں کو نزدیک سے دیکھ لیتا ہے پھر جب یہی چیزیں دور ہو جاویں خواہ انکی چمک اور روشنی بڑھ جاوے انکے دیکھنے سے عاجز ہو جاتا ہے
پس اب اسوقت معلوم ہوا کہ کدورت اور صفائی کبھی یہ دونوں ہمراہ ضعف کے ہوتی ہیں اور صفائی کبھی ہمراہ قوت کے بھی ہوتی ہے لیکن کدورت ہمیشہ
دلالت کرتی ہے ایک مادہ رطوبی پر اور صفائی ہمیشہ دلالت کرتی ہے یبوست پر یہی کدورت مذکورہ بالا کبھی مستحکم ہو کر اس سے مرض سدر پیدا ہو جاتا ہے جو
دلالت کرتا ہے ایک مادہ بخاری پر جو گرد نما ہے دماغ اور شبکہ میں موجود ہے ان جملہ اقسام آفات سے استدلال پر حکم کرنا بھی اسطرح پر ہے جو امور مذکورہ
بالا میں از قسم تشویش ہے وہ تو اکثر تابع مزاج حار یابس کے ہوتا ہے اور جو چیز از قسم نقصان و ضعف ہے وہ اکثر تابع برودت کی ہوتی ہے ہاں اگر اس ضعف
یا نقصان کے ہمراہ بشدت ظہور فساد یا سقوط قوت کا ہو اسوقت اکثر یہ فساد حرارت سے پیدا ہوگا لیکن چونکہ حرارت قوائے طبعی کی ملائم اور مناسب زیادہ ہے
نسبت برودت کے پس جبتک زیادہ مضرت و ضرر رسانی مزاج اصلی کی حرارت سے پیدا نہو اور زیادہ فساد مزاج کی حرارت کا باعث نہو قوائے طبعی میں
نقصان کی صورت نہوگی پر ایسے وقت میں مناسب نہیں ہے کہ فقط اسی دلیل پر اعتماد کیا جاوے بلکہ اور دلائل مذکورہ جو ہر دو مزاج کیواسطے اوپر مذکور ہو چکے ہیں
ان سے مزاج حار اور بارد پر استدلال کیا جاتا ہے اسکا بھی لحاظ کریں کبھی بطلان حواس زیادہ ہونے اسباب نقصان پر دلیل ہوتا ہے اگر یہ بطلان کسی سبب
دماغی کی وجہ سے ہو اور آفات اور آلات حس سے فساد اور انقطاع اور سدہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے انکی وجہ سے یہ بطلان نہ عارض ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے
آلات اپنی صلاحیت سے زائل ہو جاتے ہیں انکی آفات کے سبب سے یہ بطلان عارض نہوا ہو یا بطلان کسی عضو حساس میں خاصکر موجود نہونے کہ اسوقت بھی تاکد اسباب
نقصان پر دلیل ہوگا بعض اعضائے حاسہ ایسے ہیں کہ جن سے دماغ زیادہ قریب ہے ایسے اعضا میں کمتر یہ بات ہوتی ہے کہ انکی آفت دماغ سے شرکت نہ رکھتی ہو جیسے
شامہ اور سامعہ کہ اکثر آفات ان دونوں عضو کے بدون تنقیہ اور تعدیل مزاج دماغ نہیں زائل ہوتے۔ اور یہی سبب ہے یہ بات کہ سائر حواس پنجگانہ جسوقت تک
محسوسات سے ایذا پاتے ہوں دلیل اسی بات کی ہوتی ہے کہ نہیں حواس میں فقط کوئی آفت حرارت یا یبوست کی اسقدر پہونچتی ہے کہ بعد ازاں سقوط قوت نہیں ہوئی اور
فساد سماعت اور نیز فساد شامہ یہ دونوں اکثر اسی پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ سوء مزاج دماغ ہی میں پیدا ہوا ہے اور افعال سیاسیہ جو حواس باطنی سے متعلق ہیں
ان سے استدلال امراض دماغ کا اسطرح پر ہوتا ہے وہم قوی اور حدس قوی تمام جو ہر دماغ کی قوت مزاج پر دلالت کرتے ہیں او ضعف وہم اور حدث اسباب پر دلیل
ہوتے ہیں کہ دماغ میں کسی قسم کی آفت ہے جسکے مقام خاص کا علم موقوف اسباب پر ہے کہ اور افعال دماغ کا بھی اختلال ظاہر ہو جاوے تب وہ مقام ماؤف بعینہ معلوم ہو
پس منجملہ اس افعال کے فساد قوت خیال اور تصور اور انکی آفتیں ہیں پس انکا قوی ہونا صحت مقدم دماغ کی دلالت پر معین ہوتا ہے اور یہ قوت اسوقت قوی ہوتی ہے
جب انسان بخوبی یاد رکھنے اور پر صور محسوسات کے قادر ہو مثلاً اشکال اور صورتیں اور نقوش اور خلقت اور مذاقات اور آوازیں اور نغمہ وغیرہ کی حفظ پر قادر
ہو اسلیے کہ بعض آدمی اس قوت میں ایسے قوی اور تام الخلقت ہوتے ہیں یا اینکہ کوئی فاضل مہندس کسی شکل مخطوط میں نظر واحد کرتا ہے اسی نظر واحد سے اسکے
نفس میں صورت اس شکل کی اور حروف اسکے سب مرتسم ہو جاتے ہیں اور اسے ایک ہی مرتبہ کے دیکھنے سے جس مسئلہ سے اس شکل کو تعلق ہے ابتدا سے انتہا تک

HAKEEM SHOUKAT ALI

ب پر ظلم کر دیتا ہے کچھ اسکو حاجت دوبارہ نظر کرنیکی نہیں ہوتی یہی حال ایک گروہ کا طرف نغمات موسیقی اور یہی حال ایک گروہ کا طرف امور مراقبہ کے ہے اور سوا اسکے اور بھی چیزیں ہیں۔ اور اسی قوت سے نبض کو تعلق ہے اسلیے کہ نبض شناخت اپنی جودت میں خیال قوی کی محتاج ہے جو نفس میں بذریعہ ملمس انگلیوں کے مرتسم ہوتا ہے یہی قوت ایسی ہے جسمیں کوئی آفت عارض ہو مثلاً اگر بطلان فعل کی عارض ہو اسوقت کیفیت عارض ہوگی کہ صورت خیال محسوس اس نسبت پر بعد زوال ہونیکے باقی نہیں رہتی ہے جو درمیان حاس اور محسوس کے اسکے مانع تک ہونی چاہیے جبتک وہ حس کر سکے یا اسکا ضعف اور نقصان یا کوئی تغیر خیال کو مجرائے طبعی سے ہووے باینطور کہ غیر موجود اشیاء کا تخیل کرے یہ بات یعنی قوت خیال کا ضعف اور تغیر اور بطلان فعل اکثر اوقات افراط برودت و یبس مقدم دماغ پر دلالت کریگا یا رطوبت مقدم دماغ پر دلالت کریگا۔ برودت سبب ذاتی ان آفات کا ہے اور رطوبت اور یبوست بالعرض سبب ہوتی ہے اسلیے کہ یہ دونوں مقدم کی جلا کرتی ہیں تغیر فعل اور تشویش افعال سیاسیہ کا اکثر زیادتی حرارت پر دلیل ہوتی ہے بنا بر اسی طریقہ کے جو قوائے حاسہ ظاہرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے کبھی یہ مرض صاحبان عقل کو اسقدر عارض ہوتا ہے کہ شناخت حسن و قبح کی پوری ہوتی ہے اور کلام کرنا انکا آدمیوں سے صحیح ہوتا ہے باوجود اس وصف کے پھر ایسے عقلاء وایک ایسے گروہ کو موجود سمجھتے ہیں کہ جنکا وجود نہیں ہے جیسے بھوت و پریت اور خیال کرتے ہیں ایسی آوازوں کو جو ناموجود ڈھول بجانے والی آتی ہوں۔ یا اور چیزیں چنانچہ جالینوس نے روفس طبیب کا حال اسی قسم کا بیان کیا ہے کہ اسے ایطریکا فساد دماغی عارض ہوا تھا۔ از انجملہ فساد قوت فکر و تخیل کا ہے یا تو بطلان تک پہونچا ہے اور اسکو زوال عقل کہتے ہیں اور یا ضعف ان دونوں قوتوں کا ہے اسکو حمق کہتے ہیں مبادی دونوں مرض کا اور آغاز مقدم دماغ کی برودت سے یا وسط دماغ کی برودت سے ہوتا ہے اور انکی یبوست یا رطوبت اس بطن میں عارض ہے اس سے ہوتا ہے اور یہ حکم اکثریہ بنا بر قول بعض اطباء کے کیا گیا ہے یا تغیر یا تشویش قوت فکریہ میں یہانتک پیدا ہوتی ہے کہ غیر موجود اشیا میں فکر کیا کرتا ہے۔ اور غیر صواب امور کو صواب تصور کرتا ہے اسکو اختلاط عقل کہتے ہیں۔ یہ اختلاط عقل یا ورم پر دلیل ہوتا ہے یا مادہ صفراوی حار یابس پر اور یہی جنون سبعی ہے اسمیں اختلاط کے ہمراہ شرارت بھی ہوتی ہے یا مادہ سوداویہ پر دلالت کرتا ہے اسکا نام مالیخولیا ہے اسمیں اختلاط عقل بدگمانی اور فکر لاحاصل کے ہمراہ ہوتا ہے اور یہ سب اخلاق رزیلہ اگر مائل بجنون ہوں زیادہ تر دلیل مادہ برودت پر ہونگے اور اگر مائل بحرارت غضب ہوں حرارت مادہ پر دلالت کرینگے مطابق ان فرقوں کے جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے۔ اکثر یہ مرض بشرکت کسی اور عضو کے پیدا ہوتا ہے اور بہ شرکت کی شناخت میں وہ دلائل جزئیہ بکار آمد ہوتے ہیں جنکو ہم آئندہ لکھینگے خلاصہ یہ ہے کہ جسوقت افکار میں حرکات سخت بکثرت واقع ہوں اور تشویشیں بھی زائد پڑنے لگیں اور طرح طرح کے افکار نئے نئے قسم کے ہوا کریں اسوقت حرارت مادہ سمجھنا چاہیے کبھی کبھی ایسا بھی واقع ہوتا ہے کہ تشویش فکر امراض بارد میں ہوتی ہے جسوقت یہ امراض بارد حرارت سے خالی نہوں جیسے اختلاط ذہن لیثرغس میں ہوتا ہے۔ از انجملہ وہ آفت ہے جو قوت ذکر میں پڑتی ہے اسطرح یا تو حافظہ میں ضعف ہو جائے یا بالکل باطل ہو جاے چنانچہ جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک وبا اطراف حبشہ میں پیدا ہوئی تھی جسکا عروض ان لوگوں میں اس سبب سے تھا کہ بہت سے مردے سڑے ہوئے ایک کشت و خون اور لڑائی کے بعد پڑے رہگئے تھے اور یہ وبا بلاد یونان تک پہونچ گئی تھی اہل یونان کو اس وبا میں یہ واقعات پیش آئے کہ انکو ایسا مرض نسیان عارض ہوا کہ آدمی اپنا نام اور اپنے بیٹے کا نام بھول گئے۔ اکثر اوقات جو ضعف قوت ذکر میں عارض ہوتا ہے بسبب ایسے فساد کے عارض ہوتا ہے کہ موخر دماغ میں برودت یا رطوبت یا یبوست سے پیدا ہو۔ یا ضعف حافظہ بسبب تشویش کے عارض ہو پس ایسے آدمی کو یہ بات واقع ہوتی ہے کہ یاد کرتا ہے اس چیز کو جسکا ذکر پہلے کچھ نہو اور پہلے سے وہ چیز معہود اور معین نہوئی ہو یہ تشویش مزاج حار مادی یا ساذج پر دلالت کرتی ہے اور مادہ یابسہ لائق ہے کہ یہ تشویش پیدا کرے۔ یہ سب خرابیاں قوت ذکر میں ہوتی ہیں جبتک اس مزاج نامناسب میں افراط اسقدر نہو کہ قوت حافظہ بالکل ساقط ہو جاوے۔ اب ہم اجمالاً بیان کرتے ہیں کہ بطلان افعال حواس مذکورہ بالا کا بیشتر سبب غلبہ برودت کے جرم دماغ پر ہوتا ہے پس یہ سبلا اور غلبہ رفتہ رفتہ چند دنوں میں پیدا ہوتا ہے اور اکثر اس بطلان کو یبوست بسرعت پیدا کر دیتی ہے یا تجاویف دماغ پر غلبہ برودت سے یہ بات پیدا ہوتی ہے اور کبھی برودت ہمراہ رطوبت کے اسکا باعث ہوتی ہے اور کبھی غلبہ یبوست سے یہ بطلان پیدا ہوتا ہے یہی حال ضعف افعال حواس کا ہے جو بطلان کا مذکور ہوا ہے سوائے غلبہ برودت اور یبوست کے بطلان یا ضعف افعال کبھی تو کسی ورم کی جہت سے ہوتا ہے یا مزاج صفراوی یابسہ ادویہ کی جہت سے یا حر مجرد یعنی حرارت ساذجہ کے سبب سے ہوتا ہے خواہ بہانے مختلفہ کے ذریعہ سے بھی استدلال کرنا مناسب ہے کہ اس مقام پر بڑھا دیا جائے اسلیے کہ بکثرت زرد

HAKEEM SHOUKAT ALI

چیزوں کا یا گرم چیزوں کا خواب میں دیکھنا غلبہ صفرا پر دلالت کرتا ہے اور اسیطرح بکثرت ان چیزوں کا دیکھنا جو مزاج صفراوی کے مناسب ہوں کہ ہم انکے جدا جدا شمار کرنیکے محتاج نہیں ہیں خوابہائے پریشان و مشوش حرارت اور یبوست پر دلالت کرتے ہیں اسیطرح وہ خواب کہ جنکے دیکھنے سے آدمی ڈرے جو خواب بعد بیداری کے یاد نہیں رہتے اکثر برودت اور رطوبت دماغ پر دلیل ہوتے ہیں

فصل ساتوین بیان استدلال احوال حرکت سے اور جو چیزیں مشابہ حرکت سے ہیں مثل خواب و بیداری کے افعال حرکت سے

جو دلائل جنس افعال حرکت سے لیے جاتے ہیں انمیں سے بطلان اور ضعف حرکت کو رطوبت فضلیہ پر دلیل سمجھنا چاہیے کہ آلات حرکت میں یہ رطوبت رقیق بکثرت آگئی ہے اور یہ بھی دلالت ہوتی ہے کہ بطلان و ضعف حرکت کسی عضو میں کیوں نہ ہو آفت دماغ پر دلیل ہوتی ہے لیکن خاصکر وہ ضعف اور بطلان جو کہ تمام بدن میں ہو جیسے سکتہ میں یا ایک ہی جانب ہو جیسے فالج اور لقوہ زم میں ایسکی دلالت اس رطوبت پر خاص تر ہے کبھی دونوں باتیں بطلان و ضعف حرکت خاصکر جو یہ دماغ کی حرارت یا یبوست سے بھی پیدا ہوتا ہے یا ان اعصاب کی حرارت اور یبوست سے جو دماغ سے نکلے ہیں لیکن یہ بات بعد امراض کثیرہ کے ہوتی ہے اور تھوڑی تھوڑی اور بہت دنوں میں جاکر پیدا ہوتی ہے جو ضعف اور بطلان حرکت کسی ایک ہی عضو میں ہو جیسے استرخا وغیرہ پس یہ امراض مخصوص ایسے عضو سے اکثر ہوتے ہیں کبھی یہ ضعف اور بطلان بسبب دفع ہونے فضلہ دماغ کے ایسے عضو خاص کیطرف پیدا ہوتا ہے تغیر حرکت یا تو دفعۃً ہو پس یہ تغیر رطوبت پر دلالت کرتا ہے اور اگر تھوڑا تھوڑا ہو تو یبوست پر دلالت کریگا یعنی آلات حرکت کی یبوست پر جو تغیر حرکت دماغ سے خاص ہے مثلاً حرکات مصروع کا تغیر جو اس صرع میں ہوتا ہے جسکو تشنج عام کہنا چاہیے ایسا تغیر سوائے رطوبت کے اور کسی وجہ سے نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ یہ تغیر دفعۃً پیدا ہوجاتا ہے یا بمشارکت کسی اور عضو کے ہوتا ہے چنانچہ ہم اسکو اپنے مقام پر بیان کرینگے پس یہ تغیر سر کی سدہ غیر کاملہ پر دلالت کرتا ہے۔ دوسری مثال تغیر حرکات کی جیسے وہ رعشہ جو سرسام میں ہوتا ہے کہ یہ سب تغیر مادہ غلیظہ پر اسی جانب دماغ کے دلالت کرتے ہیں جسطرف یہ تغیر واقع ہوں یا ضعف اور یبوست پر دلالت کرتے ہوں کہ اگر بعد امراض سابقہ کے پیدا ہوئے ہوں اور تھوڑے عارض ہوتے جائیں جو رعشہ ایسے اعضا میں ہو جو دماغ سے دور ہیں اسکا سبب یہی ہوگا کہ جسکو ہمنے چند مرتبہ بیان کیا یعنی اندفاع مادہ یا فضول کا دماغ سے۔ یہ سب حرکات جو اوپر مذکور ہوئے خلاف مجرائے طبعی کے ہیں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی خوشنما حرکات اپنے مزاج دماغی کیوجہ سے پیدا ہو اصلی خلقت میں اسکا دماغ حار یابس ہوگا اور اگر اسکے حرکات میں کسل اور سستی براہ اصل خلقت ہو اسکا مزاج بارد رطب ہوگا اور اگر کسی آدمی کو کوئی مرض ہو اور حرکات اسکے مائل بطرف قلق کے ہوں وہ مرض بھی حار ہوگا اور اگر حرکات اسکے لغو اور بیکار ہوں یا حرکات میں سستی ہو اور قوت میں سقوط زیادہ نہ ہو وہ مرض مائل بہ برودت ہوگا۔ اکثر مناسب اس مقام کے یہی ہوتا ہے کہ خواب اور بیداری کے حال سے استدلال کیا جائے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ نیند ہمیشہ تابع مزاج رطب کے ہوتی ہے جو ارخا اور ڈھیلا پن پیدا کریگا یا تابع مزاج بارد کے ہوتی ہے جو حرکت میں قوائے حسیہ کے جمود اور بستگی پیدا کرے یا تابع زیادہ تحلل ہونے روح نفسانی کی ہوتی ہے جو افراط حرکت سے عارض ہو یا تابع مندفع ہونے قوی کی طرف باطن کے ہوتی ہے کہ واسطے ہضم مادہ وہ قوی بطرف باطن جاتے ہیں پھر انکے ہمراہ روح نفسانی بھی بتبعیت جاتی ہے پھر نیند آجاتی ہے جیسے بعد کھانا کھانے نیند اسی سبب سے آتی ہے پس جبتک نیند اپنے مجرائے طبعی پر نہ ہو اور تابع کسی تعب اور حرکت کی ہو اس نیند کا سبب رطوبت یا جمود قوی ہوگا پھر اگر اسباب جمود و بستگی پیدا کرنیوالے نہ ہوئے ہوں نہ افراط برودت پر وہ دلائل موجود ہوں جنکا قریب ہم ذکر کرینگے ایسے نوم صحیح کا سبب رطوبت ہوتی ہے پھر بھی ہر ایک رطوبت کو وجہ نہیں ہے کہ نیند پیدا کرے اسلیے مشائخ باوجود اپنی رطوبت مزاج کے مدتوں بیداری میں مبتلا رہتے ہیں اور جالینوس کی رائے میں مشائخ کو نیند نہ آنیکا سبب یہ ہے کہ انکے رطوبات اور قیہ کی کیفیت مقتضی بیداری مفرط کا ہوتی ہے اسلیے کہ وہ رطوبت ایسی ہے جسکی ایذا سے دماغ کو بیخوابی لاحق ہوتی ہے مگر یبوست ہر حال میں لامحالہ سبب بیداری کا ہوتی ہے۔ جو دلائل کہ جنس افعال طبعی سے ماخوذ ہیں انکا ظہور فضول دماغی کی کمیت اور کیفیت سے ہوتا ہے یا ان فضول کے برآمد ہونے سے یا برآمد ہونے سے بطرف حنک کے یا ناک یا کان کے ہوتا ہے بیشتر سر پر چند قروح اور بھنسیاں اور ورم ظاہر ہوتے ہیں اکثر بال اگ آتے ہیں اسلیے کہ بالوں کا اگنا بھی فضول دماغ سے متعلق ہے یا انکے جلد اگنے سے یا دیر میں اگنے سے بھی استدلال احوال دماغ پر کیا جاتا ہے اور نیز تمام وہ امور جنکو ہم اوپر اجمالاً شمار کرچکے ہیں اب چاہیے کہ ہم ذکر کریں ان دلائل کا جو فضول کے نکلنے سے لیے جاتے ہیں بشرطیکہ وہ فضول صحیح ہونے نکلیں جو اوپر مذکور ہوچکیں گے یہی فضول اگر زیادہ نکلیں مادہ ہائے مذکورہ پر دلالت اور اس سبب پر دلیل ہونگے جو کسی عضو خاص میں ان فضول کو زیادہ کرتا ہو چنانچہ اوپر معلوم ہوچکا ہے اور اساسات پر بھی دلیل کرینگے کہ قوت دافعہ دماغی میں ضعف نہیں ہے لیکن اگر یہ فضول

HAKEEM SHOUKAT ALI

زیادہ بلغمی یا کم بلغمی اور اسکے ہمراہ گرانی سر پائی جائے یا کم جیسے خشکی لینے سے ہوتی ہے پائی جائے یا لذع اور سوزش پائی جائے یا کھنچاؤ یا ہذیان اور لپک یا گھمنی آنکھوں میں کا بجھا پایا جائے یہ سب امور دلالت سدہ پڑ جانے پر کرینگے اور قوت دافعہ کے ضعیف ہونے پر اور دماغ کے مادہ سے ممتلی ہونے پر اب اس مادہ کی جنس پہ ظاہر ہے استدلال کیا جاویگا کہ جس مادہ سے سوزش اور چبھن ایسی پیدا ہوتی ہے کہ جلائے دیتی ہے اور گرانی آئی کم ہے اور آنکھ اور چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا ہے تو مادہ صفراوی ہے اور جس مادہ سے ضربان پیدا ہو اور دماغ بوجھل ہو جائے اور چہرے اور آنکھ کا رنگ سرخ ہو جائے رگیں سر کی پھول جائیں وہ مادہ دموی ہے جس مادہ سے کسل اور بلادت پیدا ہو چہرہ اور آنکھ کا رنگ رصاصی ہو جائے نیند اور پینک بنی رہے وہ مادہ بلغمی ہے پھر اگر رنگ تیرہ ہو جائے اور فکر فاسد ہو جائے اور سر کا بوجھ خفیف سا ہو نیند زیادہ غالب نہو اور تمام علامت مذکورہ بالا کا وجود نہو تو یہ مادہ سوداوی ہے اگر کوئی شے اُن علامات کے ہمراہ طنین اور دوار کے ہو اور اسکا انتقال اور ہٹنا کسیطرف معلوم ہوتا ہو دلیل اسبات پر ہوگی کہ یہ مادہ ریح اور نفخ اور بخارات پیدا کرتا ہے یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس مادہ کیواسطے ایک حرارت ہے کہ اسمیں اپنا فعل کر رہی ہے اگر اعتبار فضول ہمراہ خفت اور ہلکی سرکی ہے علی الاطلاق یبوست پر دلالت کریگا۔ یہ جتنے قواعد ہمنے بیان کیے مخصوص ہیں مقدار خروج اور عدم خروج مادہ سے اب کیفیت مادہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے مثلاً جو مادہ کہ مائل بزردی اور رقت قوام اور حرارت اور تلخی اور لذع یعنے سوزش کی ہو یہ دلیل اسکے صفراوی ہونے پر ہے اور جو مادہ مائل بسرخی رنگ اور شیرینی ہو اور آنکھوں اور چہرہ کا رنگ سرخ ہو جائے رگوں کی پری نمایان ہو اور لمس گرم ہو یہ مادہ دموی ہے نمکین اور شیرین مادہ جسمیں تمام علامات مذکورہ نہوں یا بورقی مادہ ہمراہ لمس بارد کے خواہ ہمراہ لمس حار ایسے بلغم پر دلالت کرتا ہے جسمیں کسی حرارت نے فعل کیا ہے پھیکا غلیظ القوام بارد اللمس بلغم خام پر دلالت کرتا ہے یہ سب استدلال کے اقسام کیفیت سے ان فضول کی ہیں جو دماغ سے برآمد ہوتے ہیں بذریعہ طعم اور لون و لمس اور قوام لیکن خوشبو اور بدبو کی راہ سے پس بدبو مادہ یا تیز بو کا مادہ حرارت پر دلالت کرتا ہے اور جن فضول میں بو نہو اکثر برودت پر دلالت کرتا ہے لیکن اسکی دلالت برودت پر مثل بدبو مادہ کے دلالت حرارت پر کلی نہیں ہے جو چیزیں جلد راس پر نمایان ہوتی ہیں خواہ متصل جلد کے قروح اور پھنسیان یا اورام پیدا ہوتے ہیں انکو دلالت اکثر انہیں مواد پر ہوتی ہے کہ پہلے دماغ میں تھے اور اب نکل آئے اور دماغ پر انکو اسوقت کو دماغ سے الگ ہو چکا ہے کوئی دلالت واضح نہیں ہوتی ہاں اگر یہ اورام اور بثور زمانہ تزید میں ہوں اسوقت البتہ کسیقدر حال دماغ پر انکی دلالت ہوگی پھر جو کہ تو اسباب اورام حارہ یا باردہ اور اورام سوداویہ سے واقف ہے اور سرطانی اورام اور پھیلنے والے قروح یا انہیں پھیلنے والے ان سبکے اسباب کو بخوبی جانتا ہے پھر تجکو ان چیزوں سے حال دماغ پر خواہ بالوں پر استدلال کرنا کچھ دشوار نہیں ہے۔ کتاب اول کلیات میں اسباب پیدا ہونے بالونکے معلوم ہو چکے اور سبب بالونکے گھونگر والے ہونیکا اور سیدھے سپاٹ ہونیکا اور موٹے ہونیکا اور کم زیادہ ہونیکا اور جلدی سپیدی آنیکا یا دیر میں سپید ہونیکا معلوم ہو چکا ہے اور قریب ہے کہ سبب بالوں کے پھٹ جانیکا خود بخود گرنیکا یا بالونکے پریشان رہنے کا ابواب مخصوصہ کتاب زینت میں آتا ہے انہیں قواعد سے استدلال احوال دماغ پر بالونکے ذریعہ سے اور ہم اس بیان کو اس مقام پر بخوف تطویل کثرت کلام محول کرتے ہیں۔ جو علامات از قسم موافقت اور مخالفت کے ماخوذ ہیں خواہ سرعت انفعال اور بدیر منفعل ہونے سے ماخوذ ہیں امور موافقہ اور مخالفہ یا اعتبار انکا ایسی حالت میں کیا جائے جو انکی اپنی اس صحت پر نہو جو انکی حسب حال ہر چیز میں ہونی چاہیے یا ان امور کا ایسے حال پر لحاظ کیا جائے جسوقت اس شخص کو خروج صحت سے ہو اور مزاج طبعی سے اسکو تغیر ہو رہا ہو حالت صحت کے موافق وہی امور ہیں کہ جو مشابہ اسکے مزاج کے ہیں اور مزاج اسکا اسی سے بچایا جاتا ہے پس مخالف اسکے اس حالت صحت میں وہ امور ہیں کہ جو اسکے مزاج کی ضد پر واقع ہوں لیکن جسوقت یہ شخص اپنی صحت سے خارج ہو اور مزاج اسکا اس سے متغیر ہو پس حکم موافقت کا بالضد حکم سابق ہے اور ہم اوپر کہہ چکے ہیں اور بہت سے امور کلیہ بیان کر چکے کہ صحت تمام ابدان میں مزاج واحد نہیں ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت کر چکے ہیں کہ بعض بدنکی صحت ایسے مزاج پر قائم رہنے پر ہوتی ہے کہ اگر وہ مزاج دوسرے بدنمیں ہو مرض پیدا کرے لیکن واجب ہے کہ امور مخالفہ کا اعتبار دوسری طرف بھی بقیاس ان امور مخالفہ کے کیا جائے جو سطرف کیواسطے تجویز ہوئے ہیں مراد یہ ہے کہ جو امور مخالفہ طرف صحت کے تجویز ہوئے ہیں انہیں کے قیاس سے امور مخالفہ مرض کے تجویز کرنے چاہییں تاکہ بحدس صائب وہ مقدار خاص معلوم ہو کہ جو اس مزاج کیواسطے لائق ہے اسلیے کہ افراط دونوں قسم کی دونکے مخالف ضرور ہے اور دونوں طرف سے ایذا دیتی ہے صحت میں تو اس مزاج کے جو خارج اعتدال سے ہو وہی چیز موافق ہے جو زیادہ با افراط نہو جو دماغ کہ اس میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوے مزاج حار نہیں بارد اور رطلا ہاے بارده اور خوشبوہاے سرد سے کافوری ہوں یا صندلی یا نیلوفری وغیرہ ان سب سے نفع پاتا ہے اور جو چیزیں بدبو یا گندہ ہوں جیسے
سڑے ہوے پانی جن میں گھاس پڑکے سڑ گئی ہو یا کائی جم کر سڑائن آ گئی ہو انسے بھی نفع پاتا ہے اور آرام اور سکون سے بھی نفع ہوتا ہے جس دماغ کو سوء مزاج بارد
عارض ہوا اسکو نفع ان اشیاء سے ہوتا ہے جو اضداد امور مذکورہ سوء مزاج حار ہیں لہذا ایسے شخص کو ہواے گرم سے نفع ہوتا ہے اور پاکیزہ خوشبو کی چیزیں جو گرم مزاج
ہوں خواہ بدبو اشیاء حارہ جنمیں قوت تحلیل اور تسخین کی ہو اور بھی ریاضات اور حرکات سے ایسے شخص کو نفع ہوتا ہے جس شخص کو سوء مزاج یابس دماغ میں ہو
اسکو ایذا استفراغ اور برآمد ہونے ان اشیاء سے ہوتی ہے جو اسکے دماغ سے نکلتی ہیں اور جسکو سوء مزاج رطب ہوا سکو اخراج فضول دماغی سے نفع ہوتا ہے استدلال
سرعت انفعالات سے دماغ کے اسطرف کرنا چاہیے مثلاً اگر کسی شخص کا دماغ بسرعت گرم ہو جاتا ہو یا بہت جلد سرد ہو جاتا ہو یہ بات دلیل ہوگی یعنی بسرعت
دماغ کا گرم ہو جانا حرارت مزاج دماغ پر بشروط مذکورہ فن کلیات دلیل ہوگا۔ اور اسیطرح بسرعت دماغ میں برودت کا اثر کرنا برودت مزاج پر دلالت کریگا
اسیطرح بسرعت دماغ کا خشک ہونا یبوست مزاج پر اور کبھی قلت رطوبت پر اور کبھی حرارت مزاج پر دلیل ہوتا ہے۔ مگر فرق ان تینوں دلالتوں میں یہ ہے کہ یبوست
پر دلالت کرتے وقت ہمراہ اسکے اور علامات یبوست بھی موجود ہونگے مثلاً بیداری وغیرہ جنکا بیان ہم آیندہ علامات خاصہ دماغی کے باب میں کرینگے اور
قلت رطوبت کیوجہ سے جو یبوست بسرعت پیدا ہو یہ یبوست انھیں احیان اور اوقات میں ہوگی جس وقت کوئی حرکت عنیفہ یا حرارت شدیدہ پیدا ہوئی ہو خواہ
کوئی اور ہی بات جو قائم مقام اسباب یبوست کے ہے جو اوپر مذکور بھی ہو چکے ہیں پھر بھی جملہ اوقات میں ایسے مزاج کیواسطے دلائل یبوست کا ہونا کچھ ضرور
نہیں ہے جو سرعت یبوست دماغ کو بسبب غلبہ حرارت کے لاحق ہوتی ہے اسکے ہمراہ اور جملہ علامات حرارت کا ہونا بھی ضرور ہے جو دماغ جلد نمناک اور مرطوب
ہو جاتا ہو کبھی تو یہ کیفیت اُسکے بسبب حرارت جوہر دماغ کے عارض ہوتی ہے اور کبھی بسبب برودت جوہر دماغ کے اور کبھی اسوجہ سے کہ مزاج جوہر دماغ کا در اصل
مرطوب ہے اور کبھی اسلیے بھی جلدی رطوبت کو قبول کرتا ہے کہ اسکا مزاج اصلی یابس ہے اب اگر بسرعت مرطوب ہونا حرارت کیوجہ سے ہو اسوقت اور علامات حرارت
بھی موجود ہونگے اور پھر یہ ترطیب جو دماغ کو عارض ہو جاتی ہے اسکو دوام اور بکثرت پیدا ہونا عارض نہوگا مگر بعد حرارت مفرطہ کے جو دماغ میں پہونچکر جاذب رطوبت
کا بطرف دماغ کے کرتی ہے اور فضا دماغ کو اس سے بھر دیتی ہے بوجہ جلب رطوبت کے جو حرارت نے کیا ہے اگر مزاج حار کا غلبہ باقی رہا ضرور اسکے عقب میں
یبوست پیدا ہوگی بسبب نفض اور خارج ہو جانے انہی رطوبت کے اور اگر رطوبات کا غلبہ ہو گیا پھر تو دماغ بارد رطب ہو جائیگا۔ اور اگر دونوں برابر رہے یعنی حرارت
اور رطوبت میں سے کوئی غالب نہوا عفونت پیدا ہوگی اور اکثر امراض عفنہ ایسے وقت پیدا ہونگے اور اورام بھی اکثر عارض ہونگے اسلیے کہ یہ رطوبت مجذوبہ کچھ
رطوبت عزیزی اور اصلی تو ہے نہیں بلکہ رطوبت غریبہ ہے لہذا اسمیں حرارت کا تصرف طبعی نہوگا بلکہ تصرف غریب جو خارج از اعتدال ہے وہی ہوگا اور اسی کو عفونت
کہتے ہیں۔ اگر حدوث رطوبت کا دماغ میں برودت مزاج کیوجہ سے ہو یہ حدوث دفعی نہوگا بلکہ بعد گذرنے ایام اور زمانہ دراز کے ہوگا پھر اسکے بعد ترطیب بسرعت
پیدا ہوگی مراد یہ ہے کہ برودت کے زمانہ اجتماع رطوبات میں البتہ دیر ہوگی اور بعد اجتماع رطوبات کے ترطیب دماغ بسرعت ہو جائیگی اور علامات برودت دماغ کے
بھی موجود ہونگے اور اگر بسرعت قبول رطوبت دماغ کا بسبب نفس رطوبت مزاج دماغ کے ہے اس صورت میں بسرعت انفعال دو چیزوں میں سے کسی وجہ سے ہوگا
یا اسلیے کہ رطوبت تو فعل برودت کرتی ہے اور برودت کیوجہ سے فساد قوت ہاضمہ میں آجاتا ہے کہ اس فساد کے رستے جو شئے دماغ میں اس قابل پہونچی ہے کہ بعد ہضم
دماغی کے دماغ کی غذا بنتی ہے اب فساد ہضم کیوجہ سے خام رہجاتی ہے لہذا ترطیب دماغ اسی خام چیز سے ہوتی ہے پھر جسوقت یہ ترطیب جو دفعتہ پیدا ہوتی ہے اسکے ہمراہ
سدہ بھی مجاری دماغ میں پیدا ہو جائیں اب فضول دماغی کا اخراج بھی بند ہو جائیگا اور سب دماغ میں محتبس ہونگے پھر یہی کیفیت ہمیشہ اور لازم ہوتی ہے اور
بطور دورہ کے گاہ بیگاہ نہیں ہوتی ہے اور نہ دفعتہ ہو جایا کرتی ہے بلکہ رفتہ رفتہ واقع ہوتی ہے۔ جو انفعال بسرعت رطوبت بوجہ یبوست کے ہوتا ہے کہ دماغ اپنی
خشکی کیوجہ سے نشف رطوبت زیادہ کرلیتا ہے یہ انفعال دفعتہ پیدا ہوتا ہے اگر یبوست کا عروض بھی دفعی ہوا ہو اور نیز اسکے ہمراہ علامات یبوست دماغ کے جو
اوپر مذکور ہو چکے موجود ہوتے ہیں اور یہ صورت انفعال مشابہ بسرعت الانفعال حرارت کے ہوتا ہے کیونکہ ان احوال کے جنمیں یبوست اور حرارت باہم مختلف ہیں
از قسم علامات خاصہ حرارت اور یبوست کے۔ یہ دلائل جسقدر بسرعت انفعال اور بطوء انفعال کے لکھے گئے ضرور نہیں ہے کہ سرعت انفعال مرض ضعف قوی

HAKEEM SHOUKAT ALI

طبیعیہ کا بھی لحاظ ہو خصوصاً طبیب میں سرعت انفعال اسلیے کہ ضعف قوائے طبیعیہ کا تابع ہوتا ہے کسی ایک سبب کے نہیں اسباب ہے اور انکے بعد عارض ہوتا ہے پس اسکا وجود ہمراہ انکے کیونکر ہوگا۔ تمام قسم مخالفات اور موافقات براہ کیفیت ایسے دماغی استدلال ہذا میں نہیں ماخوذ ہو سکتی ہیں بلکہ کبھی لحاظ امور موافقہ یا مخالفہ کا بلحاظ ہئیت اور حرکت کے بھی ہوتا ہے جیسے مریض اس درد سر کا جسکو بیضہ کہتے ہیں چت لیٹنا تمام اوضاع پر اختیار کرتا ہے **فصل آٹھوین مقدار سر کو جسکے جو طریقے استدلال کے احوال دماغی پر ہین انکا بیان** سر کے چھوٹی مقدار ہونے سے خواہ بڑی مقدار ہونے سے جو معرفت اور شناخت کیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ سر کا چھوٹا ہونا اصلی خلقت میں کمی مادہ کا سبب تجویز ہوا ہے جسطرح کہ سر کا بڑا ہونا بسبب کثرت مادہ کے ہوتا ہے یعنی مادہ نطفہ کا جسکی تقسیم بر اقسمت طبعی واسطے سر کے ہوئی تھی اسی میں کمی بیشی کیوجہ سے چھوٹا اور بڑا ہونا مقدار سر کا عارض ہوا پھر اگرچہ کمی مادہ ہمراہ قوت مادہ کے ہو اور قوت مصورہ اولی بھی قوی ہو اسوقت صورت اور شکل اس سر کی اگرچہ مقدار میں چھوٹا ہو اچھی ہوگی اور خرابی اور بدحالی اسکی کمتر ہوگی بنسبت اس سر کے جو کہ چھوٹا بھی ہے اور باوجود چھوٹے ہونیکے خرابی شکل کی آمیں برا اصلی خلقت کے ہے اور یہ امر دلیل اس سر کے ضعف قوت پر ہے پھر بھی یہ قسم سر کی اگرچہ شکل اسکی اچھی ہے مگر دماغ کی ہیئت اور شکل کی خرابی سے خالی نہوگی اور قوائے دماغی میں اسکے ضعف بھی ہوگا اور مجاری قوائے سیاسیہ یعنی قوائے باطنہ اور قوائے طبیعیہ میں اسکے تنگی ہوگی اور اسیوجہ سے صاحبان علم فراست عصب کہتے ہین اور قیافہ کے علم سے حکم کرتے ہین کہ یہ آدمی بیچ اور چاپلوس ڈرپوک زود خشم ہوگا اور جملہ امور مین تحیر رہا کریگا۔ اور جالینوس کا قول ہے کہ سر کا چھوٹا ہونا بدحالی ہیئت دماغ کے خالی نہین ہے اور اگرچہ سر کا بڑا ہونا ہمیشہ اسکو دلالت دماغ کی جودت حالات پر بھی نہین ہے جبتک کہ بزرگی سر کی ہمراہ جودت شکل اور گردن موٹی اور سینہ کشادہ نہو اسلیے کہ سینہ کی کشادگی پشت کے بڑے ہونے اور اضلاع یعنے پسلیون کے بڑے ہونیکی تابع ہے اور پشت اور پسلیونکا بڑا ہونا تابع ہے نخاع کے بڑے ہونے اور قوی ہونیکے اور نخاع کا بڑا اور قوی ہونا قوت دماغ کے تابع ہے۔ اور اس صورت مفروضہ مین سر کی بزرگی سے جو دماغ کی خوشحالی پیدا ہوئی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ مادہ کی کثرت جب اسکے ہمراہ قوت اور زور از جانب قوت مصورہ بھی موجود ہو اسوقت سر کا اپنی اچھی ہیئت پر ہونا ضرور ہوگا۔ مؤکد اسکا ان دلائل کے یہی ہے کہ اور اعضائے بدنی سے عضو سر کو مناسبت کا لحاظ کیا جائے پھر اگر اور اعضائے بدنی میں ضعف کے ہمراہ شکل سر کے صحیح ہو اسوقت سر کی شکل بھی خراب ہے گی اور گردن ضعیف ہوگی یا وہ پشت چھوٹی اور جو کچھ اوس قسم رباطات اور جلد وغیرہ کے محیط صلب کے ہے سب آفت رسیدہ اور جو چیز پشت سے اوگتی ہے اور پیدا ہوتی ہے وہ بھی ماؤف ہوگی۔ علاوہ برین کبھی سر کے زیادہ بڑے ہونے سے ایسی ایسی خرابیان پیدا ہوتی ہین جو خلاف امور طبعی کے ہین شمار کو نہین یہ بات عارض ہوتی ہے کہ انکے سر پھول جاتے ہین اور اسقدر بڑے ہوجاتے ہین جو خلاف مقدار طبعی کے ہے بلکہ وہ بزرگی سر کی بسبیل مرض اور بیماری کے ہوتی ہے اور سبب اس بزرگی سر کا ایک مادہ ہوتا ہے کہ وہ مادہ اپنی کثرت مقدار سے جوش مین آجاتا ہے اسطرح سر کے بڑے ہونے سے تمام درد سر کے ایسے عارض ہوتے ہین جنکا علاج دشوار ہے کبھی سر کے بڑے ہونے سے یہ بد حالی پیدا ہوتی ہے کہ یافوخ چھوٹا ہوجاتا ہے اور صدغ یعنی کنپٹی بروقت ہنسنے اور غلبہ بحران کے دماغ کے پیوستہ ہوجاتی ہے اب دلائل سر کے چھوٹے اور بڑے ہونے سے اور دماغ کی جودت اور خراب حالی اسوجہ سے تو معلوم ہو چکی منجملہ علامات جودت دماغ سے یہ بھی ہے کہ شراب کے بخارات سے منفعل نہوتا ہو خواہ ان چیزون سے منفعل نہو جنکو ہم بیان کرینگے ہمراہ بخارات مذکورہ کے بیان کے اور باوجود یکہ یہ سر بخارات شراب سے تو متاثر نہوتا ہو مگر لطیف شراب سے اور شراب کی حرارت سے منفعل ہو کر ذہن مین اس شخص کے زیادتی پیدا ہوجاتی ہو **فصل نوین سر کی شکل سے جو استدلال کیا جاتا ہے** شکل سے سر کی جو دلائل ماخوذ ہین انکا ذکر اور بیان سر کی ہڈیونکے بیان مین ہو چکا ہے اور یہ امر وہان بیان ہو چکا ہے کہ شکل طبعی سر کی کونسی ہے اور خراب شکل سر کی کیسی ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اگر خرابی شکل کی کسی جزو مین اجزائے سر کے عارض ہو لا محالہ اسی جزو کے افعال کی خرابی پر ضرور خبر دیگی جالینوس نے کہا ہے کہ سقط اور مربع یعنے جس شخص کا سر چپٹا ہوا ہو اور جو مغز ہمیشہ اور بہر حال قابل مذمت کے ہے اور جس شخص کے سر کے دونون کنارے اونچے ہون وہ بھی برا ہے مگر اسکا افراط قوت اور زور سے فعل کرنے قوت مصورہ کے یہ فزونی طرفین کے پیدا ہوئی ہو اور اس افراط پر دلیل شکل سے گردن کی اور مقدار سے گردن اور سینہ کے ہوتی ہے **فصل دسوین سر کے چھونے سے جو محسوس ہو اس سے استدلال** سر کی حالت پر از قسم گرانی اور سبکی اور حرارت خواہ برودت اور درد ہائے سر وغیرہ۔ گرانی سر اور سبکی سے سر کے استدلال اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ سر کا بھاری ہونا ہمیشہ سر میں کسی مادہ کی موجودگی پر دلیل ہوتا ہے مگر مادہ صفراوی سے گرانی سر مین کم پیدا ہوتی ہے اور احتراق اس مادہ کا شدید تر ہوتا ہے۔ اور سوداوی مادہ سے گرانی سر کی زیادہ ہوتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بہ نسبت مادہ صفراوی کے اور وسوسہ اسکی وجہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے اور دموی مادہ کا ثقل دونوں مادہ صفراوی اور سوداوی سے زیادہ ہوتا ہے اور ضربان اور درد آنکھوں کی جڑوں میں ایسے مادہ کی وجہ سے اسلیے ہوتا ہے کہ یہ بھی گرم ہی مادہ کا نفوذ انہیں مقامات میں ہوتا ہے اور سرخی بھی آنکھوں میں آجاتی ہے اور بشدت رگیں پھول جاتی ہیں بلغمی مادہ کا ثقل ہر قسم کے مادہ سے زیادہ ہوتا ہے اور درد اس مادہ سے کمتر لاحق ہوتا ہے بہ نسبت مادہ دموی اور صفراوی کے اور نیند اسمیں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت مادہ سوداوی کے اور فکر میں بلادت اور نشاط میں کمی ہوتی ہے چھونے سے گرمی اور سردی کا سر میں محسوس ہونا اسکی دلالت کا یہ حال ہے کہ سر کے چھونے سے اگر گرمی محسوس ہو سر کی حرارت پر دلیل ہوگی اور اگر یہ حرارت مستمر ہے پس مزاجی ہے یعنی مزاج سر کا در اصل خلقت حار ہے اور اگر عارض ہو کر حادث ہوا اور ایذا دہی کرے تو یہ حرارت بھی عرضی ہے اور یہی حکم ہے سر کے بارد ہونیکا بطرف لمس کے اور اسیطرح سوکھا ہوا اور خشک سر اگر محسوس ہو بشرطیکہ برودت کسی امر خارجی سے نہ پہونچی ہو جو کہ خشکی زائد اور خشونت بے اندازہ پیدا کرتا ہے اور یہی حال سر کی رطوبت کا ہے اگر کسی امر داخلی سے یہ رطوبت نہ آئی ہو کہ اسنے عرق اور پسینا زیادہ پیدا کیا ہو اوجاع اکالہ وہ ہیں جن میں تخیل بیانات ہوتی ہے کہ آدمی کے سر میں کوئی شے آہستہ آہستہ مثل چونٹی کے چلتی ہے خواہ رینگتی پھرتی ہے اور سر کا بھیجا وغیرہ کھا رہی ہے اور اوجاع لذاعہ مادہ حادہ پر دلالت کرتے ہیں اور اوجاع ضربانی ورم گرم پر دلیل ہوتے ہیں اور تپ کا لازم ہونا ورم کے وجود پر تاکیدی دلالت کرتا ہے اوجاع ثقیلہ ضاغطہ یعنے ایسے درد جنمیں گرانی اور تنگی مجاری روح کی پیدا ہو دلالت کرتے ہیں کہ مادہ ثقیل اور بارد ہے اور جن اوجاع میں تمدد اور کھچاؤ پیدا ہوتا ہے انکی دلالت وجود ریح پر ہوتی ہے اور درد کا ایک جگہ سے دوسری جگہ سرک جانا ریحی مادہ کے وجود پر موکد ہوتا ہے جو درد ایسا ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ سر کو کیلین سے کوئی ٹھونکتا ہے خواہ ہتھوڑی سے ٹھونکتا ہو ایسے درد سر کو دلالت بیضہ اور شقیقہ مزمنہ پر ہوتی ہے۔ درد کو دلالت اپنی جہت اور سمت کی راہ سے بھی ہوتی ہے مثلاً جو درد بشرکت معدہ کے ہوتا ہو وہ ایک جہت پر ہوتا ہے اور جو درد بشرکت جگر ہو وہ اور جہت میں ہوتا ہے چنانچہ اسکو ہم آیندہ مقامات میں بیان کرینگے۔ کبھی درد کے ہمیشہ رہنے سے بھی دلالت ہوتی ہے اسلیے کہ درد اگر مقدم سر یا موخر میں سر کے ہمیشہ رہے منذر ہوگا اس بیماری پر جسکا نام قرانیطس ہے

فصل گیارھویں ما استدلال احوال ان اعضا کے جو مثل فروع دماغ کے ہیں جیسے آنکھ اور زبان اور چہرہ اور مجاری انہیں اعضا کی اور دونوں کانوں کی اور رقبہ اور ثدیان آنکھ کے ذریعہ استدلال کی یہ صورت ہے کہ چند طرق سے استدلال کیا جاتا ہے ازانجملہ آنکھ کی رگیں اور آنکھونکی گرانی اور سبکی انہیں وجوہ سے احوال رنگ کا آنکھونکی زردی خواہ تیرگی یا سرخی رنگ خواہ سرخی چشم اور آنکھونکے لمس سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اور یہ سب طریقے قریباً اسی استدلال کے ہیں جو نفس دماغ کے امراض پر ہوتا ہے کبھی آنکھوں کی جو رطوبت بہتی ہے اس سے امراض سر پر استدلال کرتے ہیں جیسے آنسو اور چیپڑ وغیرہ۔ اور آنکھونپر چھیپان پڑنے سے اور آنکھونکی تحدیق یعنی ہر وقت کھلے رہنے اور ڈھیلے کے ابھرے ہونیسے اور اور جو حالات آنکھونکی برہم زنی اور لحظہ لحظہ جھپکنا اور کھولنا پھر بند کرنے سے اور آنکھونکے اندر گھس جانے اور انکے پھر جانیسے اور بڑے اور چھوٹے ہونیسے اور دیگر اقسام کے الم اور درد ہاے چشم سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اسلیے کہ آنکھونکی خشکی دماغ کی یبوست پر دلیل ہے اور آنسوؤنکا بہنا اور چیپڑ زیادہ برآمد ہونی بشرطیکہ خاص آنکھ میں کوئی مرض رمد وغیرہ کا نہو رطوبت مقدم دماغ پر دلیل ہوتا ہے آنکھونکی رگونکا بڑا ہونا جوہر دماغ کی سخونت پر دلیل ہوتا ہے آنسوؤنکا بہنا بدون کسی سبب ظاہری امراض حارہ میں اشتعال دماغ پر دلیل ہوتا ہے اور اورام دماغ پر خصوصاً اگر آنسوونکی روانی فقط ایک ہی آنکھ سے ہو جسوقت حدقہ چشم کو چیپڑ اسطرح ڈھانپلے اور بند کردے جیسے مکڑی نے جالا لگایا ہو بعد ازاں پھر وہی چیپڑ جمکر آنکھ کے کنارے جمع ہونے لگے یہ بات عین وقت موت کے پیدا ہوتی ہے جب دونوں آنکھیں کھلی رہجائیں اور بند کرنیکو پلک نہ جھپکے جیسے مرض قرانیطس میں اور کبھی کبھی لیثرغس میں اور قرانیطس میں ہر وقت انحلال قوت کی جب یہ کیفیت آنکھونکی ہوتی ہے تو دماغ میں آفت عظیم کی موجودگی پر دلیل ہوتی ہے بکثرت نگاہ جماکر ہر طرف دیکھتے رہنا اشتعال دماغ اور سرسام و جنون پر دلیل ہوتا ہے اور ایک ہی چیز کیطرف نگاہ جماکر دیکھنا اور اسی کو مبرسمہ کہتے ہیں برسمہ وسواس اور مالیخولیا پر دلالت کرتی ہے۔ کبھی حرکات چشم سے اوہام دماغی پر جو قسم اعتقادات غضب اور غم اور خوف کے ہوتے ہیں استدلال کیا جاتا ہے قشف یعنی خشونت جلد اور جحوظ یعنی آنکھونکا اپنی جگہ سے نکل اورام دماغ پر یا امتلاء اوعیہ دماغ پر دلیل ہوتا ہے۔ آنکھونکے ڈھیلونکا اندر گھس جانا جوہر دماغ کے زیادہ تحلیل ہو جانے پر دلیل ہوتا ہے جسطرح کہ سہر اور قطرب اور عشق میں یہی کیفیت عارض ہوتی ہے اگرچہ ہیئت آنکھونکے اندر بیٹھنے کی ہر ایک مرض سہ گانہ میں جدا جدا ہوتی ہے چنانچہ اسکی تفصیل انھیں امراض کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اب میں کہ جاتی ہی سطرح کیفیت آنکھوں کے اندر گھس جانے کی کبھی ورم دماغی اور ورم حجرہ دماغی پر دلیل ہوتی ہے زبان کے حال سے جو استدلال دماغ پر کیا جاتا ہے اسکی یہ صورت ہے کہ زبان اپنے رنگ کے ذریعہ سے اکثر احوال دماغی پر دلالت کرتی ہے چنانچہ زبان کی سپیدی لیثرغس پر دلیل ہوتی ہے یا اسکا پہلے زبان کا زرد ہوجانا اور پھر دوبارہ سیاہ ہوجانا قرانیطس پر دلالت کرتا ہے یا جیسے کہ زبان پر زردی کا غلبہ اور زبان کے نیچے کی رگوں کی سبزی مریض کے مصروع ہونے پر بالخصوص دلالت کرتی ہے۔ زبان کے رنگ سے استدلال کرنا دماغی حالات پر ایسا درست اور صحیح نہیں ہے جسطرح آنکھوں کے رنگ سے استدلال احوال دماغی صحیح ہوتا ہے اسلیے کہ آنکھوں کی رنگت کو خصوصیت دماغ سے بہت زیادہ ہے اور زبان کی رنگت سے کبھی احوال معدہ پر استدلال کرتے ہیں لیکن اگر اور کسی طریقہ استدلال سے معلوم ہوجائے کہ دماغ ماؤف ہے اسوقت زبان کی رنگت سے بھی استدلال احوال دماغ پر کرنا کچھ بعید نہو گا چہرہ کے احوال سے جو استدلال احوال دماغ پر ماخوذ ہے یہ ہیں رنگت چہرہ کی بھی ہے اور یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ ہر ایک رنگ کو خاص خاص مزاج پر دلالت ہوتی ہے چہرہ کی فربہی اور لاغری سے استدلال یوں کیا جاتا ہے کہ چہرہ کا فربہ ہونا اور سرخی رنگ چہرہ کی خون کے غلبہ پر دلیل ہے اور چہرہ کی لاغری اور اسکے ہمراہ زردی رنگ کی غلبہ صفرا پر دلالت کرتی ہے اور لاغری کے ہمراہ تیرگی چہرہ کی غلبہ سوداء پر اور چہرہ کی بھربھری جسکو تہیج کہتے ہیں غلبہ خون اور رطوبت پر دلیل ہوتی ہے مگر یہ استدلال اسوقت صحیح ہو گا جب پہلے معلوم ہوجائے کہ یہ احوال چہرہ کے عارضی ہیں اور اصلی خلقت کے نہیں ہیں اور بعد اسکے استدلال کیا جائے اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ تمام بدن میں کوئی ایسا مرض نہیں ہے جس سے تغیر سحنہ کا ہوتا ہے سوا دماغ کے کہ اسی میں یہ مرض ہے جس سے تغیر سحنہ کا ہوا ہے اسوقت ان اعراض سے چہرہ کے استدلال احوال دماغی پر کیا جائیگا۔ رقبہ یعنی گردن کے احوال سے استدلال احوال دماغی پر اسطرح کرتے ہیں کہ اگر موٹی گردن ہے اور قوی ہے تو دماغی قوت کے قوی اور وافر ہونے پر دلیل ہو گی اور کوتاہی اور گردن کا پتلا ہونا ضعف قوت اور کمی قوت دماغ پر دلیل ہے اور اگر گردن خنازیر کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہے اور اورام کو زیادہ قبول کرتی ہے تو یہ سبب اسکا ضعف قوت ہے جو گردن میں ہے گردن اگر ان امراض سے بچی رہے اس بچنے کا اور ان امراض کے کشش کرنیکا سبب قوت گردن کی نہو گی بلکہ سبب ان امراض کے گردن میں کھچ آنیکا وہی ضعف قوت ہاضمہ دماغ کا ہے جو کسی قسم سے اقسام سوء مزاج ہائے دماغی کے پیدا ہوتا ہے اور اسکو ہم آیندہ بیان کرینگے اور ہاضمہ کے ضعف کے ہمراہ قوت دافعہ دماغ کے قوی ہونیسے یہ امراض بطرف گردن کے اتر آتے ہیں اسلیے کہ نواحی عنق اور گردن کی جانب جو راہیں بنائی گئی ہیں انکو قابلیت ہے ان مواد کی جنکو دماغ دفع کرتا ہے اور یہ قابلیت بوجہ اس گوشت کے ہے جو نرم اور غددی ہے اور گردن میں اسکی خلقت ہوئی ہے یہی حال ان دلائل کا ہے جو نخاع اور وترین اور ودجان سے ماخوذ ہیں جو دلائل اعصاب باطن سے ماخوذ ہوتے ہیں پس انکا لینا اور دلیل گردانا بطور احکام مشارکت کے ہے یعنی مستقل دلائل نہیں ہیں اسلیے کہ نخاع جو ایک شے باطنی ہے اسکو دماغ سے شرکت ضرور ہے جیسے اگر ہمیشہ آفات اور سوء مزاجات نخاع میں ہیں تو ضرور انکا اثر دماغ تک پہنچیگا اور جو مرض نخاع میں ہے کچھ دماغ تک آئیگا اور شیر برعکس اسکے یہ ہو گا کہ دماغی امراض اور سوء مزاج دماغ کا اثر نخاع کو پہنچیگا اب نتیجہ تقریر یہ ہوا کہ اعصاب جسوقت قوی ہوں اور گندہ ہوں اور جن مسالک اور راہوں پر انکی خلقت ہوئی ہے وہ بھی قوی ہوں یہ بات دماغ کی قوت پر دلیل ہے اور اسکے خلاف کو ضعف دماغ پر دلالت ہو گی **فصل بارھویں استدلال اس عضو کے حالات سے جسکی شرکت سے دماغ متألم ہوتا ہے** سب سے زیادہ عضو مشارک دماغ کا ایذا دہی میں کہ جسکی شرکت سے دماغ کو زیادہ ایذا پہنچتی ہے معدہ ہے لہذا واجب ہے کہ معدہ کے حالات سے دماغ کے حالات پر استدلال کیا جائے اور [illegible] معدہ اور ہضم کا حال اور ڈکار اور قراقر کی کیفیت اور ہچکی کی آمد اور متلی اور خفقان معدہ کی کیفیت ملاحظہ کرکے انھیں اعراض سے معدہ کے حالات کو [illegible] مقام پر جہاں ہم نے معدہ کے اعراض اور امراض پر کلام کیا ہے نظر کریں خواہ یعنی گرسنگی اور امتلا یعنی شکم سیر ہونیکے اوقات کو لحاظ کریں اسلیے کہ مشارکات معدہ کے دماغ سے جو ہیں وہ کبھی وقت بخوبی ظاہر ہوتے ہیں جبکہ معدہ پر ہوا اور نفخہ معدہ میں پیدا ہو لیکن وہ مشارکات دماغ اور معدہ کے جو بسبب حرارت کے ہوتے ہیں اور بسبب مرہ صفرا کے اور وہ اقسام ورم کے جو دماغ میں بشرکت معدہ کے پیدا ہوتے ہیں اور بسبب شدت حس دماغ کے محسوس ہوتے ہیں ایسے مشارکات کا ظہور بروقت خوا اور گرسنگی کے ہوتا ہے اکثر اوقات یہ ہے کہ امتلاء معدہ سے مزاج دماغی کی تعدیل ہوجاتی ہے اور جو بخار حاد معدہ سے دماغ کو چڑھتا تھا بوجہ امتلاء معدہ اسکا انسداد ہوجاتا ہے سب سے زیادہ خاص تر لائق استدلال کے مقام درد کا ہے یعنی جس جگہ سے درد شروع ہوا اور جہاں ٹھہرا ہے

زبان کی رنگت سے احوال دماغ پر استدلال کافی نہیں ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

پس جو درد کہ دماغ میں بشرکت معدہ ہوتا ہے اسپر استدلال اس طرح کرتے ہیں کہ وہ درد شروع یافوخ سے ہوکر دونوں کنپٹی اور رکھوے تک اُتر آتا ہے اور بروقت ہضم
معدہ کے اسمیں شدت ہوتی ہے کبھی سر کے امراض جگر کی شارکت سے بھی پیدا ہوتے ہیں پس یہ تمام درد بطرف راست ہیں اور داہنی جانب سر کے مائل ہوتے ہیں جیسے
اکرادجاع سر بشارکت طحال کے پیدا ہوں اسوقت بائیں طرف سر کے مائل ہونگے کبھی مراق کی شرکت بھی دماغ کو ہوتی ہے اور ان اعضا کے جو قریب شراسیف کے ہیں
اسوقت دردہاے دماغی کے جسقدر اقسام عارض ہونگے اگلے دھڑ کیطرف جو حصہ دماغ کا ہے اسی میں زیادہ ہونگے کبھی رحم کی شرکت بھی دماغ کو ہوتی ہے پس ہمراہ امراض
رحم کے دماغ بھی ماؤف ہوگا خواہ اور اعضا جو قریب رحم کے ہیں انکے امراض سے دماغ کو ضرر پہونچیگا چنانچہ امراض رحم میں یہ شرکت مذکور ہوگی اور اسوقت قیام
درد سر کا ٹھیک یافوخ میں ہوگا اکثر شارکات دماغی جو اور اعضا کی شرکت سے مودی ہوتے ہیں انکا وقوع بسبب بخرہ کے ہوتا ہے جو کہ صعود کرکے انھیں اعضا سے دماغ
کے مقامات مذکورہ تک پہونچتے ہیں اب رہے ابخرہ کے صعود کی راہیں جدھر سے وہ ابخرے دماغ تک چڑھتے ہیں پس جو عضو متصل شراسیف کے اگلی جانب میں ہے اسکے بخرہ
کا صعود بطرح محسوس ہوتا ہے کہ پہلے شراسیف میں تمدد اور کھچاؤ اوپر کیطرف محسوس ہوکر اور توتر یعنی تناؤ اور دھمک انھی رگونمیں پیدا ہوتی ہے جو شراسیف کے متصل ہیں
اور ابتدا اور آغاز الم اور ایذا کا اگلی جانب سے دماغ کے ہوتا ہے اور جو اعضا مشارکہ دماغ کے پیچھے اور پشت سر کے پیچھے ہیں اور انکے بخارات کے صعود کرنے سے دماغ میں
کوئی مرض پیدا ہوتا ہے انکی یہ صورت ہے کہ ابتدا ایذا پشت سر سے ہوتی ہے اور جو رگیں پشت سر کی جہت میں سر سے نیچے تمام جسم میں ہیں انھیں رگونمیں کھچاؤ اور ضربان پیدا ہوتا ہے
جب کوئی عضو مشارکت دماغ کا انکے اعراض کا مشاہدہ ہو لازم ہے کہ ان اعراض کے ملاحظہ کرنے سے غرض اصلی دریافت کرنا حالات اس عضو مشارک کا بذاتہ نہو اور نہ اسکے
اصلاح کی تدبیر بالذات مقصود ہو بلکہ اسکے اعراض اور حالات وہی ملاحظہ کرنے چاہییں جو بسبب مشارکت دماغ کے پیدا ہوے ہوں اور نہ محض مشارکت دماغ کو غرض
اصلی قرار دینا چاہیے اسلیے کہ اگر کوئی شخص غثیان اور متلی سے جو مثلاً ہمراہ درد سر کے ہو استدلال اس امر پر کرے کہ یہ مرض دماغی مثلاً درد سر بشرکت معدہ کے پیدا ہوا ہے
تو کچھ دور نہیں ہے کہ اس مستدل کو ایسے استدلال میں غلطی واقع ہو اور درحقیقت یہ بات ہو کہ مرض مذکور پہلے سے موجود تھا یعنی پہلے درد سر عارض ہوا تھا اور خفیف تھا
یا پوشیدہ اسقدر تھا کہ اسکا اثر مریض کو زیادہ پہونچا نہیں تھا اور متلی جواب ظاہر ہونے لگی اسکا سبب یہ ہے کہ چونکہ دماغ سے معدہ کو شرکت ہے اور دماغ میں
ایک مرض پوشیدہ مدت کا موجود تھا اسی وجہ سے معدہ بھی بشرکت دماغ ماؤف ہوگیا. لہٰذا واجب ہے کہ اُن قواعد کلیہ کیطرف رجوع کریں جو کتاب اول فن کلیات میں
بیان ہوے ہیں جنکے ذریعہ سے تفرقہ درمیان امراض اصلی اور امراض مشارکت کا کیا جاتا ہے

فصل تیرھوین دماغ معتدل المزاج کے دلائل

معتدل المزاج کا
دماغ وہی ہے جسکے افعال حواس خمسہ ظاہری اور باطنی اور افعال قواے محرکہ سب درست ہوں کہ جن چیزوں کو دماغ سے اخراج کردینا چاہیے قواے محرکہ انکا پورا پورا اخراج
کردیں اور جنکو روکنا چاہیے انکا احتباس اور وہ دماغ اعراض موذیہ کے مقابلہ پر قوی ہو اور انکی ایذا کی برداشت کرسکتا ہو. بالونکا رنگ سن طفولیت میں اشقر اور بیگون
ہو اور احمر ناری بالونکا رنگ سن ترعرع میں ہو اور سیاہی مائل ہوجائیں جسوقت بالونکی خلقت کا زمانہ پورا گذر جاے سیدھے سپاٹ اور گھونگر والے بالونکے بیچ کی
ہیئت بالونکی ہو بکثرت ہو بالونکا جھڑنا اور گرنا خواہ زیادہ پائدار رہنا اسمیں درمیانی حالت ہونی چاہیے اور بہت گھنے بھی نہوں اور نہ بہت پاشان جوانی کا زمانہ
اس شخص کا اسلیے اپنے وقت میں ہو اور پیری بھی اپنے ہی خاص وقت میں آجاے نہ جلدی پیر ہوجاے اور نہ جوانی تادیر رہے کہ اپنے اور زمانہ طبعی سے زیادہ زمانہ تک
جوان رہے. بالونکے گرنے اور جھڑنے کا زمانہ جسکو صلع کہتے ہیں جلدی نہ آجاے. یہ علامات دماغ معتدل مزاج کے ہیں

فصل چودھوین دماغ کے مزاج ردی کے دلائل

جو بسبب خلقت اصلی ہوتے ہیں جالینوس کی راے یہ ہے کہ حرارت دماغ سے اختلاط عقل اور ہذیان پیدا ہوتا ہے اور مناسب ہے کہ انھیں
اعراض کے لواحق میں سے طیش بھی تجویز کیا جاے اور بہت جلد درآنا امور ابتدائی میں بے سوچے سمجھے اور طرح طرح کے ارادہ ہاے مختلف کرنے بھی اسی حرارت
کیطرف منسوب کرنے چاہییں اور برودت کی نسبت راے جالینوس کی یہ ہے کہ اس سے بلادت اور سکون حرکت میں پیدا ہوتا ہے اسی کے لواحق میں بدفہمی
اور فکر کا تعذر اور کسل تجویز کیا ہے اور یبوست کی نسبت جالینوس تجویز کرتا ہے کہ سہر کا مرض اس سے پیدا ہوتا ہے اور بیداری کا زیادہ رہنا اسپر دلیل ہے لازم
ہے کہ اس حکم میں جالینوس کی یہ شرط بڑھائی جاے کہ بشرطیکہ یہ سہر رطوبات بورقیہ سے پیدا نہوا ہو اور بیداری کے ساتھ سر میں گرانی اور ہروقت فضول دماغی کا
اخراج ہوتا ہو خواہ اور امور جو دلائل رطوبت اعمہ اور بورقیہ کے ہیں موجود نہوں اسلیے کہ وہ دلائل خود جالینوس ہی کے قول سے بیداری پیدا کرتے ہیں جیسے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مشائخ میں بیداری کا سبب جالینوس نے ان رطوبات مالحہ بورقیہ کو خود کہتا ہے۔ رطوبت دماغ سے نوم غرق یعنی گہری نیند پیدا ہوتی ہے اور ہمکو بجائے خود یہاں بھی وہی شرط کرنی لازم ہے یعنی یہ رطوبت مالحہ اور بورقیہ نہو۔ جالینوس کی رائے ہے کہ سوء مزاج ساذج بلا مادہ کی علامت یہ ہے کہ سیلان فضول دماغی کا نہو اور سوء مزاج کے علامات موجود ہوں اور سوء مادی کی علامت سیلان فضول کا ہے بشرطیکہ فضول کیوں نہوں اور میں کہتا ہوں کہ یہ حکم بھی علی الاطلاق نکرنا چاہیے بلکہ عدم سیلان فضول بسبب وقوع سدہ راے دماغی کے یا ضعف قوت دافعہ دماغی کے اگر نہو اور اسکی علامت وہی ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں اور اسکے بیان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اب ہم ابتدا سے پھر کہتے ہیں۔ حرارت مزاج دماغ کی علامت یہ ہے کہ اوائل ولادت میں سر کے بال بہت جلد نکل آئیں خواہ شکم ہی کے بال نکل آئیں اور وہ بال پہلے ہی سے سیاہ ہوں خواہ پہلے میگون ہو کر بہت جلد سیاہ ہو جائیں اور پیچیدہ ہوں اور جلدی صلع پیدا ہو یعنی بال جلد جھڑ جائیں اور سر کا امتلا اور سر گرانی بہت جلد اسباب واقعہ سے ہو جایا کرے جیسے روائح وغیرہ اور تیز بو کے سونگھنے سے دماغ کو ایذا پہونچتی ہو نیند بہت کم آتی ہو اور باوصف کم آنے نیند کے سر ہلکا رہے دونوں آنکھوں کی رگیں زیادہ نمایاں ہوں اور خوب کھچی ہوئی اور رام میں تقلب آدمی جلد آجایا کرے۔ ارادوں میں ناپختگی اور ضد کرنی اور ہٹ جیسے لڑکوں کی کیفیت ہے کہ جو بات دل میں سما گئی اُسی کی ہٹ رہیگی اور ذرا سے حیلہ میں پھر دوسری ہٹ کرنے لگے لمس کرنے سے بھی حرارت کا احساس ہوتا ہو اور حمرت اور سرخی بھی اسپر دلیل ہے فضول حسب قدر دماغ سے ریزش کرتے ہیں پختہ اور نضج یافتہ ہوتے ہیں اور تھوک کی راہ سے جو فضول گرتے ہیں وہ بھی پختہ اور نضیج ہوتے ہیں اور قوام ان فضول کا معتدل ہوتا ہے بقیاس اور فضول کے جو اور دماغ سے برآمد ہوں یعنی ایسے دماغ سے جو گرم مزاج نہو۔ دماغ کے مزاج بارد کے دلائل فضول کا زیادہ نکلنا شروط مذکورہ بالا پر یعنے لزوجت اور بورقیت کا نہونا۔ بالونکا سیدھا اور سپاٹ ہونا سیاہی بالونمیں کمی کے ساتھ ہونی پیری کا جلد آجانا آفات افعال اور اثر پذیر جلدی ہو جانا نوازل کی کثرت زکام ادنی سبب سے عارض ہونا آنکھوں کی رگوں کا مخفی اور پوشیدہ ہونا نیند کی زیادتی اسکی صورت پر ہر وقت رہے جیسے کہ ابھی سو کر اٹھا ہے اور نیند آنکھوں میں بھری ہے پلکوں کی حرکت میں سستی اور رونگ بوجہ بوجھل ہونیکے۔ ارادہ جو کریگا پختہ اور برقرار رہیگا جیسے مشائخ کے ارادہ کی یہی کیفیت ہوتی ہے یابس مزاج کا دماغ اسکے دلائل یہ ہیں کہ مجاری فضول پاک و صاف رہیں اور حواس میں صفائی رہے کدورت نہ ہو جاگنے اور بیداری پر قوی ہو بال اسکے مضبوط ہوں بدشواری اکھڑ سکیں بالونکے نکلنے میں اول یعنی لڑکپن میں بوجہ دخانیت کے سرعت ہو اور صلع بھی جلدی عارض ہو اور بوجہ پیچیدگی بالونمیں ہو دماغ کا مزاج رطب اسکے دلائل یہ ہیں کہ بال سیدھے ہوں اور دیر میں نکلیں اور صلع بھی دیر میں عارض ہو حواس میں کدورت فضول اور نوازل کی کثرت ہو اور نیند گہری آیا کرے۔ حار یابس مزاج دماغ کے علامات اور دلائل یہ ہیں کہ فضول برآمد نہوں اور حواس میں صفائی بیداری پر قوی ہو نیند کم آتی ہو سن اطفال میں بالونکے نکلنے میں جلدی ہو اور بالونمیں مضبوطی اور سیاہ رنگ ہو اور گھونگھر والے ہونا اور صلع کا جلدی آجانا اور سر کا لمس گرم رہے اور سر میں خشکی کے ہمراہ سرخی نمایاں ہو اور آنکھوں میں بھی بسطح خشکی اور سرخی نمایاں ہو ارادوں میں بناوٹ اور اظہار اور جلدی انکے وقوع میں کرتا ہو فہم اور یاد رکھنا مطالب کا قوت کے ساتھ ہو افعال نفسانیہ میں سرعت کرتا ہو۔ دماغ حار رطب مزاج کے دلائل یہ ہیں کہ اگر یہ مزاج اعتدال سے زیادہ دور نہو یعنے حرارت اور رطوبت کا زیادہ غلبہ نہو اسوقت رنگ چہرہ کا خوشنما اور رگیں نمایاں ہونگی اور لمس گرم اور نرم ہوگا اور فضول زیادہ ہوں اور بخوبی نضج یافتہ اور بال بہت سیدھے مائل بشقرت صلع جلدی عارض ہوگا گرم اور تر ہو جانا ایسے دماغ کو جلدی عارض ہو جاتا ہو اور اگر حرارت اور رطوبت دماغ کے اعتدال سے زیادہ دور ہو ایسا دماغ سقم اور امراض کا قابل زیادہ ہوگا اور زیادہ تر قبول کرنیوالا انکا بات ورایذا ہائے حرارت اور برودت کا اور امراض عفنہ بھی قبول زیادہ کرتا ہوگا اور بسرعت ایسے امراض جو ہر دماغ میں پیدا ہونگے حواس اس شخص کے ثقیل اور مکدر آنکھیں و نوع ضعیف نیند پر صبر نہ کر سکے گا خوابہائے پریشان دیکھا کریگا بارد یابس مزاج دماغ کے دلائل یہ ہیں کہ سر کا لمس سرد ہو رنگ اسکا بجھا ہوا رگیں سر میں اور آنکھوں میں پوشیدہ بال اسکے دیر میں نکلیں رنگ بالونکا ہے سب ہو صلع دیر میں پیدا ہو خصوصاً اگر یبوست اسکی برودت پر غالب نہو برودت سے اُسکو ضرر پہونچتا ہو بشرطیکہ لزوجت اور بورقیت نہو حواس اسکے جوانی میں صاف ہوں جب سن اسکا زیادہ ہو جائے جلدی ضعیف ہو جائیگا اور پیری آجائیگی اور شیخ کے آثار ظاہر ہو جائینگے اور تعفن اور تقبض اطراف سر میں ہو جلد ہوگا یعنے جھریاں چہرہ پر جلدی پڑینگی اور سختی اور خشونت اُسکو جلدی آجائیگی صحت جسمانی میں اسکے اضطراب ہوگا کبھی تو اسکا سر ہلکا اور مسامات کھلے ہوئے اور کبھی برخلاف اسکے سر بھاری اور مسامات سب بند بارد رطب مزاج کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دلائل یہ ہین کہ نیند ایسے آدمی کو زیادہ آتی ہے اور گہری نیند سے سوتا ہے حواس اسکے ردی اور خراب ہوتے ہین کسلمند اور بلید الطبع ہوتا ہے سر سے اسکے فضول دماغی زیادہ برآمد ہوا کرتے ہین اور رطوبت صلع یعنی دیر ہین بالونکا گرجانا بھی اسی پر دلیل ہوتا ہے اور نزلات مین جلدی گرفتار ہو جانا بھی اسکی علامت ہے۔ اورام وغیرہ کے دلائل کو مفصلاً ہم آیندہ ذکر کرینگے

فصل پندرھوین علامات امراض سر کے

ہر ایک مرض کے علامات جدا جدا ہم بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ بات اور اسکے پہلے دلائل مزاج دماغ کا باب جو گذرا ہے بمنزلہ نتیجہ کے ہے اُن اصول اور قواعد کلیہ کیواسطے جو احوال سر پر استدلال کیواسطے ہم نے لکھا ہے اور واجب ہے کہ یہ دلائل بخوبی محفوظ اور یاد رہین تاکہ ہر باب مرض مین انکے اعادہ اور مکرر بیان کرنیکی حاجت نرہے اور جتنے ابواب امراض نواحی سر کے ہم بیان کرتے ہین سب جگہ یہی قواعد اور انکے نتائج کا لحاظ ہو سکے پھر ہم اگر کسی جگہ کسی قاعدہ کا اعادہ کرینگے تو اس سے غرض ہماری یہ ہوگی کہ وہ ذکر اجمالی معین ہو اور پر کیفیت رجوع کرنیکی طرف انھین قواعد کلیہ کے اور ابواب مین جو آیندہ آتے ہین کہ جنمین ہم نے اقتصار کیا ہے انھین قواعد پر جنکو اسی باب مین ذکر کیا ہے اسیطرح واجب ہے کہ طبیب اپنے نفس کو اسکا خوگر کرے کہ قوانین کلیہ کیطرف رجوع کرے معالجات جزئیہ مین امراض سر کے سوا ان قواعد کلیہ کے جنکو ہمنے قوانین کلیات کے باب مین بیان نہین کیا ہے اور خاص انکا بیان کرنا ابواب امراض جزئیہ مین واجب تھا۔ علامت سوء مزاج حار بلا مادہ کی یہ ہے کہ اسپر التہاب و گرانی کا نہونا دلیل ہوتا ہے اور سہر قلق حرکات مین اور تشویش تخائیل یعنے پریشانی خیالات کی اور غصہ کا جلدی آجانا آنکھونکی سرخی اور مبردات کے استعمال سے نفع پانا اور مسخنات سے ضرر پہونچنا علامت سوء مزاج بارد بلا مادہ کی یہ ہے کہ برودت کا سر مین احساس ہو اور گرانی سر مین نہو کسل اور سستی ہو چہرہ کا رنگ سپید اور آنکھ کا بھی رنگ سپید تخیلات مین کمی ہو بہین کیطرف میلان طبع زیادہ ہو مسخنات سے نفع پہونچے اور مبردات سے ضرر پیدا ہو۔ علامات سوء مزاج یابس بلا مادہ کی سر مین سبکی ہو استفراغات کے اقسام پہلے ہو چکے ہون نتھنے خشک رہین بیداری کی زیادتی اور غلبہ ہے۔ علامت سوء مزاج رطب بلا مادہ کی کسل اور فتور یعنے سستی ہے اور گرانی کمتر ہو اور دماغ سے جو رطوبات بہتے ہین انمین کمی ہو خواہ اعتدال انکی مقدار مین ہو اور نسیان مین افراط اور نیند کا غلبہ۔ امزجہ مرکبہ کے علامات یعنی وہ امزجہ جنکا سوء مزاج مرکب بلا مادہ ہو یہ کہ دو یا مفرد سوء مزاج کی علامات کو ملا کر اسکی شناخت کرین۔ حرارت کے غلبہ پر جو ہمراہ یبوست کے ہو سہر اور اختلاط عقل سے استدلال کرنا چاہیے اور جب سہر کا غلبہ ہمراہ اختلاط عقل کے ہوتا ہے پس کیفیت مشابہ اس مرض کے پیدا ہوتی ہے جو بنام جمود مشہور ہے اور بیشتر اسی طرف انجام اسکا ہو جاتا ہے۔ رطوبت کا غلبہ اگر حرارت کے ہمراہ ہو اُسپر استدلال غلبہ نوم سے کیا جاتا ہے مگر یہ نیند ایسی نہین ہوتی کہ زیادہ جھپکی آئے اور برودت کا غلبہ اگر ہمراہ رطوبت کے ہو نوم نسیانی کا غلبہ ہوگا اور اس علامت پر تمام دلائل جو مرکب دلائل مفردہ سے ہون اور ہم بیان کر چکے ہین انکو بڑھا لینا چاہیے مواد صفراویہ کے غلبہ کی علامت یہ ہے کہ ثقل اور گرانی ہو مگر درد نہو اور لذع اور التہاب اور احتراق شدید ہو وہ اور نتھنے خشک رہین اور پیاس زیادہ لگتی ہو بیداری اور چہرہ کی زردی اور آنکھین بھی زرد رہین دموی مواد کے غلبہ کی علامت یہ ہے کہ گرانی زیادہ ہو اور کبھی ہمراہ گرانی کے ضربان بھی رہتا ہے اور چہرہ پھولا ہوا اور آنکھین بھی پھولی پھولی معلوم ہوتی ہین اور رنگ چہرہ کا بھی سرخ ہوتا ہے رگین بھری ہوئی اور ابھری ہوئی اور سبات بھی رہتا ہے۔ علامات مواد بارد بلغمیہ کے یہ ہین کہ برودت محسوس ہو اور جو ایذا سر کو پہونچے زمانہ دراز تک رہے اور مزمن ہو جاے چہرہ اور آنکھ کی رنگت مین سرخی کم ہو اور زردی بھی کم ہو اور گرانی سر مین محسوس ہو مگر یہ گرانی امتلاء بلغمی کی زیادہ ہوتی ہے اور اسکے ہمراہ کسل اور بلادت اور سبات اور نسیان بھی ہوتا ہے اور چہرہ اور آنکھ کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور زبان کا رنگ بھی اسیطرح کا ہوتا ہے۔ علامت مواد سوداویہ کی یہ ہے کہ گرانی کم ہو اور بیداری زیادہ ہو وسوسہ اور فکر فاسد تیرگی رنگ کی چہرہ اور آنکھ اور تمامی اعضا بدنی مین ہو۔ علامت اورام حارہ کی تپ کا لازم ہونا اور ثقل اور ضربان اور درد اسقدر کہ آنکھونکی جڑون تک پہونچتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ جحوظ عینین پیدا ہوتا ہے اور آنکھین پھر جاتی ہین اور اختلاط عقل اور سرعت نبض اور حرارت یعنے گرمی نبض مین ہوتی ہے پھر اگر یہ ورم نفس جوہر دماغ مین ہو نبض مائل بطرف موجیت کے ہوگی اور اگر ورم حجاب کے دماغ مین ہو الم اور ایذا زیادہ ہوگی اور نبض مائل منشاریت کیطرف ہوگی۔ اورام بلغمی کی علامت نسیان و سبات اور گرانی کی کثرت اور نبض موجی ورم کا ڈھیلا ہونا اور چہرہ کا تہبج۔ اورام سوداویہ کی علامت سہر اور وسواس جسکے ہمراہ ثقل محسوس ہو اور نبض کی صلابت اور ہم نے اس مقام پر ان دلائل کا ذکر چھوڑ دیا جو قسم دلائل ضعف دماغ اور قوت دماغ کے واجب الذکر تھے اور علامات اختلاط غالباً انکے مذکور کرنیکے لائق تھے اور یہ ترک کرنا ہمارا ایسے دلائل کو جو امراض خاصہ اور اُن امراض کے ہین جو بشرکت پیدا ہوتے ہین فقط اسی نظر سے ہے کہ ہم نے اعتماد کیا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اپنے اس بیان پر جو ہمنے علامات کا باب لکھا ہو اُسمین بخوبی کیا ہو پس لازم ہو کہ یہی جگہ بغور اور تامل کیجائے کہ وہی مقام مناسب اور لائق وارد کرنے ان امور کا ہو لہٰذا ہم پر کہ ہم ادوا بواب کیطرف رجوع کریں

فصل سولھوین قوانین علاج کا بیان

ہم جسوقت ارادہ کرتے ہین کہ استفراغ کسی مادہ کا کرین اور ہمکو دلائل سے یہ ثابت ہوجائے کہ خون کی کثرت ہو اور اس خون مین کسیطرح کا نقصان نہین ہو اور کوئی مادہ کیون نہو ابتدائے علاج ہم سر رو کی فصد سے کرتے ہین اور سر کی ان رگون کی فصد کھولتے ہین جنکو فن کلیات کے باب فصد مین ہم نے بیان کیا ہو جیسے عرق جبہہ و رانف یعنی پیشانی اور ناک کی رگ اور اطراف گوش کی رگین اور واجب ہو کہ ان رگون کی فصد سے جذب خون کا خلاف جہت درد مین ہو یعنی داہنی طرف کے درد مین بائین طرف کی فصد اور بالعکس پھر اگر مرض عظیم ہو یعنی مرض مین شدت ہو اور خون کا غلبہ زیادہ ہو تو دواج کی فصد بھی کردیتے ہین فصد کیطرف ہماری توجہ (باوجودیکہ اور اخلاط بھی غالب ہوتے ہین) ابتدا اسواسطے ہوتی ہو کہ فصد استفراغ کلی ہے اور مشترک جملہ اخلاط کیواسطے ہو پھر اگر فقط مادہ خون کا ہو فصد تمام ہی کافی ہوجاتی ہو اور اگر مادہ اور اخلاط کا ہو تو نظر کرینگے اگر یہ مادہ تمام بدن کی شرکت سے ہو اسکا تنقیہ تمام سے استفراغ کرینگے اسکے بعد تنہا فصد سر کرنے سے تنقیہ خاص کرینگے اور تمام استفراغات کی تدابیر جو مختص تنقیہ دماغ ہین ہم انکو استعمال کرینگے اور اس تنقیہ خاص کی اقدام اور پیشقدمی ہرگز نکرینگے مگر بعد استفراغ تمام بدن کے اگر تمام بدن مین خلط غالب ہو اور تنقیہ عام یا خاص اسیوقت ہم کرتے ہین جب معلوم ہوجاوے کہ خلط مین نضج آچکا ہو اور نضج کی شناخت ان رطوبات کے مشاہدہ سے کیجاتی ہو جو خارج ہوتی ہین کہ نہ زیادہ رقیق ہون اور نہ زیادہ غلیظ اور گاڑھی ہون اور اگر مرض اپنے زمانہ منتہی کو پہونچ گیا ہو اور ہمنے بشدت تمام مادہ کے انضاج مین کی ہو اور قبل پورے ہونے زمانہ منتہی کے مروخات اور نطولات اور ضمادات منضجہ سے تدبیر کرچکے ہون ایسی صورتمین استفراغ فقط مادہ سر کا غرغرہ سے کرینگے بشرطیکہ ہمکو پھیپھڑے کی آفت ہونیکا خوف نہو اور نوازل جو مشترک غرغرہ سے ہین از قسم خلط لاذع نہون اور نہ از قسم خلط حاد کے ہون اور نہ وہ آدمی جو مریض ہو امراض ریہ مین مبتلا ہونیکا زیادہ قابل ہو اور اس مریض کو ممکن ہو کہ اپنے پھیپھڑے کی حفاظت خراب شے کے نزول سے کرلے اور پھر یہ بھی شرط ضروری ہو کہ سر کی حالت ایسی ہو کہ اسکا اہتمام زیادہ ضروری ہو بنسبت پھیپھڑے کے ایضاً ہم شمومات اور سونگھانے کی دوائین جو مفتح ہون اور جنسے چھینک پیہم آئے اور سعوط یعنی ناس اور نطولات یعنی سر پر تریڑ کا بھی استعمال کرتے ہین تاکہ مواد سر سے کسی اور طرف جذب ہوجائین اکثر ہم سر مونڈنے کے بعد سر پر ایسے ادویہ کا لیپ کردیتے ہین جو مسہل اُسی خلط کے ہون کہ سر مین موجود ہو جسوقت ہمکو ان ضمادات سے فاسد کردینے مزاج دماغ کا خوف نہو اور ہمکو امید کی ہو کہ مادہ نضج پاچکا ہو اور اب اسکا دفع ہونا آسان ہو اور ان شروط کے بعد بھی ہمکو استفراغات باردہ صناعیہ مین اسکا بچانا ضرور مدنظر رہتا ہو کہ مادہ رقیقہ کا اسہال اور مادہ غلیظہ کا حبس ہوجائے یعنے ایسا نہو کہ رقیق مادہ تو خارج اور غلیظ مادہ رکے رہے اور اس غرض تک پہونچنے کی تدبیر ہماری یہ ہو کہ پہلے ہم تلیین اور نرم کرنا مادہ کا ملینات منضجہ سے کرکے بعد ازان استفراغ مادہ کا کرتے ہین اور جب استفراغ بذریعہ مسہل کے کرچکے پھر اسکے بعد ملین ادویہ کا استعمال کرتے ہین اور ہم مریض کو جہانتک ممکن ہو اس سے بھی بچاتے ہین کہ استفراغ اور تنقیہ اخلاط حادہ مین جو باضطرار ادویہ حارہ دینے کی حاجت ہوتی ہو اور بعض اوقات مین بدون ایسے ادویہ مسہلہ حارہ دینے کے چارہ نہین ہوتا جیسے ایارج اور سقمونیا اور تربد ہمراہ اسطوخودوس کے پس بعد استعمال ایسی ادویہ کے ہم خوف کرتے ہین کہ سوء مزاج حار باقی نہ رہجائے بلکہ ہم کوشش کرتے ہین کہ ہرگز یہ گرمی ادویہ کی باقی نرہجائے اسکا تدارک ہم اسطرح کرتے ہین کہ ان ادویہ کے استعمال کے بعد جب اسہال ہوچکے غرغرہ وغیرہ کراتے ہین پھر ضماد ایسے لگاتے ہین جو حرارت ادویہ کو دفع کردین اور ان ادویہ مسہلہ کے استعمال مین ہم یہ احتیاط کرتے ہین کہ مادہ مریض سے جب پورا اطمینان ہوجائے کہ دوا اسکو اسے دیجائیگی اس سے ضرور اسکو اسہال ہوگا اور استفراغ مادہ موذیہ کریگی تاکہ یہ دوا ایسی نہو کہ اسکا کھلانا پلانا ایسے مریض کو سبب اسکے ہلاک و فساد کا ہو پھر اگر اخلاط مین نضج نہو تو تدبیر انضاج ہم کرینگے اور ہر ایک خلط کے مناسب جو تدبیر اسکی نضج پانے کی ہو پہلے ہی کا استعمال کرینگے چنانچہ اسے ہم آیندہ بیان کرینگے اور اگر اخلاط موذیہ سر مین کسی عضو سافل سے صعود کرکے آتے ہون خواہ تمام بدن سے وہ بخارات صعود کرکے سر مین پہونچتے ہون انکو بجانب خلاف کے ہم جذب کرتے ہین مثلاً اگر اسافل سے خواہ تمام بدن سے بخارات صعود کرتے ہون حقنہ اور حمولات کا استعمال ہم کرینگے اور اطراف بدن کی بندش بٹونے کرینگے خصوصاً پاؤن کی بندش ضرور کرینگے اور اس عضو خاص کا استفراغ کرینگے جس سے کہ صعود مادہ کا ممکن ہوتا ہو مثلاً اگر وہ عضو جس سے کہ صعود مادہ کا طرف سر کے ہوتا ہو معدہ ہو یا ایارج فیقرا سے اور اگر طحال ہو پس جو دوا کہ مسہل مختص بہ طحال ہو اس سے اور اسیطرح

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو عضو ہو اسکی وہی خاص دوا تجویز کرینگے جو اسی عضو سے مختص ہو یہ وہی قوانین کلیہ علاج کے ہیں بارہ مواد امراض سر کے۔ اور جو مادہ کہ استفراغ اسکا کیا جاوے اور توجہ استفراغ کے سوء مزاج پیدا ہو سکا علاج ہم بالضد کرتے ہیں منجملہ اس مقام کے جہاں مواد مختلفہ اقسام رطوبات کے سر میں مشترک ہوتے ہیں وہ جگہ ہے دنبالہ برلے صاحب کی کے یعنی جو لوگ داغ لگانیکے ذریعہ سے علاج کرتے ہیں کہ کنارے کی انگلی اور کلمہ کی انگلی یعنی خنصر اور سبابہ بیچ کی جگہ کو محیط ہو اسطرح پر کہ اگر ناک کے کنارے کسی انگلی کو گردش دیں جہانتک انگلی سر کو چھوڑے وہی جگہ مقام مواد مشترکہ کا ہے یا اینکہ ایک ڈورا جسکا طول کان سے دوسرے کان تک ہو وہ ڈورا جہانتک سر کے مقامات کو مس کرے وہی مقام مشترک ہے اور چاہیے کہ سر کے بال پہلے مونڈ ڈالیں اس باب لازم ہے کہ ہم تفصیلی بیان طرق معالجہ کا کریں جو کہ مادہ اگر تمام بدن میں ہو اور سر میں بافراط یہ مادہ حاصل ہو گیا ہو اسوقت فصد سر رو کی کھولنی چاہیے اور اگر ابھی سر میں یہ مادہ پیدا نہوا ہو مگر قریب ہو کہ حاصل ہو جاے گویا کہ طرق حصول میں آچکا ہو اسوقت اکحل کی فصد کھولنی چاہیے اور اگر خوف حصول مادہ کا ہو قبل ازینکہ حاصل ہوا ہو مثلاً جذب اخلاط کر دینے کے مقامات میں سر کے ہوا ہو کسی امر خارجی کیوجہ سے یا ضرب وغیرہ کے سبب سے اسوقت باسلیق کی فصد کرنی چاہیے اور اگر زیادہ جذب کرنیکا ارادہ ہو صافن کی فصد کرنی چاہیے اور کعب سے اوپر ایک بالشت ساق میں حجامت کرنی چاہیے اور پاؤنکی رگونکی فصد کرنی چاہیے اور اگر کوئی اور عضو سر کی مشارکت ہو جو رگ کہ دونوں میں مشترک ہے اسکی فصد کرنی چاہیے۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ دونوں عضو کا استفراغ کیا جاے اور مادہ بھی دونوں عضو میں پہنچگیا ہو یعنی سر میں اور عضو مشارک سر میں مادہ پہونچگیا ہو اور اگر ارادہ جذب مادہ کا کسی خاص جانب میں ہو اور عضو مشارک کا استفراغ بھی اسکے ہمراہ مطلوب ہو اس رگ کی فصد کرنی چاہیے جو عضو مقدم کے مشارک ہو مرض بڑا ہیں۔ ورنہ جذب مادہ خلاف جہت آمیں واقع ہونا چاہیے پھر جسوقت کہ توجہ معالج کی تنہا خاص بطرف سر کے ہو یا اینکہ خواہ اول ہی مرض سے فقط سر میں ہو پس جو مرض بجا ہے خارج قحف سے ہو جیسے امراض جزئیہ کے ابواب میں ہم ذکر کرینگے یا اینکہ درد محسوس ہو قریب شئون اور درد زدہ نگے اور ارادہ طبیب کا یہ ہو کہ علاج خفیف کرے اسوقت حجامت قریب نقرہ و اذن اور گردن کی کرنی چاہیے۔ اور اگر مادہ اندر زیادہ ڈوبا ہوا ور امید اسکے کچھ آنیکی بطرف خارج قحف کے نہو اسوقت پیشانی کی رگ کی فصد کیجاے اور اگر درد و پس سر میں ہو بعد اخراج خون کے جس طرح سے ہو یعنے فصد سے ہو خواہ حجامت وغیرہ سے ایسے ادویہ کیفرغہ یعنی مسہلہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے ہلیلہ و عصارہ تو اکہ داخل ہوں اگر انکی حاجت باقی رہے اور حقنہ ہاے مناسبہ کا استعمال کیا جاے۔ اور اگر مرض صعب ہو جیسے سکتہ دمویہ مثلاً اسوقت ودج کی فصد کرنی چاہیے منضجات کی تفصیل یہ ہو کہ اگر مادہ بلغمی ہو پس امہات ادویہ جو انضاج میں بلغم کے مستعمل ہوتی ہیں انکا عام اثر یہ ہونا چاہیے کہ انمیں تلطیف اور تقطیع اور تحلیل ہو جیسے مرزنجوش اور ورق غار اور شیح اور قیصوم اور سا ذخر اور بابونہ اکلیل الملک شبت بسفائج افتیمون اور یہ دونوں پچھلی دوائیں مادہ سوداوی سے زیادہ خصوصیت رکھتی ہیں اور حاشا اور زوفا اور فودنج اور سداب اور برنجاسف اور جسقدر کہ ادویہ ہمنے تحلیل اور انضاج کی جداول اور نقشہ جات میں کتاب ادویہ مفردہ کے لکھی ہیں ادویہ ہاے حارہ سے۔ پھر اگر تحصیل تدبیر یعنے انضاج کا پیدا ہونا مادہ بلغمی اور مادہ سوداوی میں مختلف ہو پس اسطرح سے کرنا چاہیے جسکو آئندہ بیان کرینگے۔ اور یہ ادویہ منضجہ واجب ہے کہ انکے درجات حرارت اور دیگر خواص کے درجہ بدرجہ بڑھتے جائیں بقدر زیادتی کیفیت مادہ کے اور کمیت ہی مادہ کے پھر اگر مادہ کی مقدار بہت ہو اور کیفیت بھی اسکی شدید ہو ادویہ حارہ کو ہم قوی کرینگے کہ چوتھے درجہ تک کی گرم دوا دینگے جیسے عاقرقرحا اور فربیون وغیرہ۔ بالکل غلیان مواد کا خوف ہو اور یہ امر اسوقت ہوتا ہے جب مادہ کثیر ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر زیادہ گرم ہو اسکا حجم بڑھ جائیگا اور تمدد مولم یعنی کھنچاؤ ایسا جو ایذا دہندہ ہو پیدا کریگا اور ورم بڑھائیگا پس ایسے وقت میں واجب ہے کہ ہم استفراغ شروع کردیں اور تھوڑا مادہ خارج کرکے پھر باقی کا انضاج اور اخراج کریں۔ نہایت اصوب تدبیر انضاج میں اخلاط خام اور نرم کے یہ ہے کہ علاج اور تدبیر ضماد کی ادویہ معتدلۃ التسخین سے ہو اور ہو یعنی آرام وہی اور تعصیب یعنی بندش پٹی کی کریں تاکہ آسانی نضج پاجاے۔ اور اگر مادہ قلیل ہو خواہ کیفیت میں ضعیف ہو اسوقت ہم اقتصار کرینگے ان ادویہ پر کہ جنمیں زیادہ گرمی نہو اور لطیف حرارت انمیں درجہ اولی تک کی ہو اور مادہ کمیت اور کیفیت میں متوسط ہو تو ادویہ متوسط پر اقتصار کرینگے۔ اور اگر مادہ سوداوی ہو ان ادویہ پر ہم اقتصار نکرینگے بلکہ درجہ حرارت ادویہ کے یہانتک بڑھائینگے جبتک تخفیف مادہ کی زیادہ نہو جاے خصوصاً اگر سودا غیر طبعی ہو بلکہ احتراقی ہو بلکہ مادہ سوداوی کے انضاج میں ہمکو حاجت بطرف تلئین اور ترطیب کے بالضرور ہوتی ہے پھر اسکے بعد ایسے منضجات محللہ جسکی لطیف تحلیل درجہ دوم خواہ درجہ سوم تک ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ ملینہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

مذکورۂ بالا کو جو زیادہ قوی نہوں اور مرطب کو ادویہ حارہ کے ہمراہ جو تقطیع اور تحلیل کریں ملا کر استعمال کریں جو مادہ گرم ہو اسکا انضاج یہ ہے کہ تمام اسکا مجتمع ہو اور تفتیح اور تقطیع بھی کیجائے اور یہ فائدہ ان سرد دواؤں سے حاصل ہوتا ہے جو مرطب بھی ہوں اور انمیں جلا اور غسل کی بھی قوت ہو جیسے آب جو اور شیر گوسپند تازہ مگر دودھ کا استعمال اُس شخص کیواسطے مضر ہے جسکے دماغ میں ضعف ہو اور دردسر قوی ہو اور منضجات بھی وہی استعمال کرنے چاہییں جنمیں یہی شروط پائے جائیں اور جوشاندے ایسے استعمال کرنے چاہییں جنمیں برگ بید سادہ اور بنفشہ اور نیلوفر اور عصی الراعی یعنی لال ساگ اور تمام ترکاریاں سرد جوش دیگئی ہوں اور گل یا اشیا ادویہ مفردہ کی جدول اور نقشوں میں لکھی ہیں دوا پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور ان دواؤں کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ بھی شریک کرنا ضرور ہے اگر مادہ مذکورہ میں کسیقدر غلاظت ہو بابونہ اور خطمی بڑھانی چاہیے اور اگر مریض کو بیداری عارض ہو اور مرکوز خاطر یہ ہو کہ بیدار نہ رہے پوست خشخاش کا اضافہ کرنا چاہیے یہ بھی واضح ہو کہ سرکہ جمیع مواد سے خصوصیت رکھتا ہے اور اسکی حدت تھوڑی سی چیز کے ملانے سے ٹوٹ جاتی ہے اور باوجود زائل ہونے تیزی کے قوت غوص اور سرایت کرنیکی جو سرکہ میں ہے باقی رہتی ہے اور جب ادویہ کے ہمراہ سرکہ کا استعمال ہوتا ہے انمیں یہ قوت بذریعہ سرکہ کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ سب بخوبی کہ اندر بدن کے غواص ہو جاتی ہیں یہ تدبیر شرکت سرکہ وغیرہ کی جب ہے کہ مادہ گرم کے انضاج وغیرہ میں سرکہ اور دوسری چیز کو اختیار کرنا چاہیے گرم روغن جسقدر کہ قرابادین میں مذکور ہو چکے ہیں اور جنکی ساخت پھول اور کلی سے ہوتی ہے خواہ گرم گیاہ سے وہ روغن تیار ہوں وہ دوبارہ کے نضج میں بکار آمد ہیں اور اگر برودت مادہ میں شدید ہو خواہ کیست اور مقدار زیادہ ہو کہ اسکی تحلیل بدشواری ہو سکے پس وہ روغن مفید ہوگا جو صمغ یعنی گوند کی چیزوں جیسے مصطگی وغیرہ خواہ گرم خوشبودار چیزوں جو افاویہ کہلاتی ہیں مثل لونگ وغیرہ سے تیار کیا جائے اور روغن بان یا زنبق اور نرگس اور سوسن اور زعفران اور غار اور مرزنجوش اور ناردین اور دیگر روغن جنمیں سداب یعنی ہری تلی جوش دیگئی ہو اور تر فودنج یا سرسوں یا اور بابونہ پکایا گیا ہو خواہ اور ایسی چیزیں جو قرابادین میں بیان ہوئی ہیں وہ اور انکا بھی یہی خاصیت رکھتا ہے مگر روغن بلسان چونکہ زیادہ لطیف ہے بہت جلد تحلیل کرتا ہے اسوجہ سے کلاوا اور مالش میں اسکا نفع زیادہ اسقدر نہیں ہے جیسا لائق اسکی قوت کے ہے ہم مادہ کا مقابلہ بذریعہ استفراغ بھی کرتے ہیں اور اسکو بجانب مخالف جاذب کر کے بھی اسکے جوش اور تیزی اور ضرر کو دفع کرتے ہیں اور جذب جانب مخالف یہ ہے کہ ہاتھ خواہ پاؤں کیطرف اس مادہ کو جذب کرتے ہیں اور جذب پر بجانب مخالف اس ترکیب سے بھی اعانت ہوتی ہے کہ ہاتھ خواہ پاؤں کی مالش نمک اور روغن بنفشہ خواہ روغن بابونہ وغیرہ سے بحسب مزاج کے کریں ایسے وقت یعنی جسوقت تدبیر اصلاح خواہ دفع مادہ کی ہم کریں اگر کسی ریاضت کا استعمال کیا جائے وہ ریاضت ایسی ہونی ہے جسمیں سر کو ہرگز حرکت ہمراہ بدن کے نہونے پائے اور فقط نیچے کا بدن متحرک ہو اور یہ ریاضت ایسی ہے کہ آدمی کسی رسی وغیرہ سے لٹکے خواہ کسی دیوار سے چمٹے اور لپٹے کہ اسکے بدن کے اوپر کے اعضا متحرک نہونے پائیں اور فقط پاؤنکو ہلایا کریں اور تعب ریاضت کا پاؤنکو پہونچایا کریں اور یہ ریاضت بعد استفراغ کے ہو اطراف کی مالش اور انکا اوپر سے نیچے تک مضبوط باندھنا بھی یہی فائدہ رکھتا ہے خصوصاً بروقت غذا دینے کے کبھی فقط سر کا تنقیہ ریاضت خفیفہ سے کیا جاتا ہے جیسے مالش اور دبانا بدنکا خواہ مشت مال کرنا خواہ سوتنا وغیرہ استعمال چھوٹے کاسے کے خاص تنقیہ میں داخل ہے جیسا آخر تشریح غش میں کیا جاتا ہے جو تدبیر دونوں فائدہ پر مشتمل ہے کہ اسکا امالہ اور استفراغ مع نضج کے ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ حقنہ اور حمول اور مدرات کا استعمال کریں اور پسینا نکالنے والی تدبیر کا بھی استعمال کریں بر طبق مادہ اور قوت مریض کے اور سب اقسام تدابیر قرابادین میں مذکور ہو چکیں ہیں جو مسہل ایسے ہیں کہ انسے استفراغ سر کے مادہ کا بشرکت تمام بدن کے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حب ایارج اور حب قوقایا اور حب اسطوخودوس کا استعمال کریں اور یہ ادویہ ان اخلاط سوختہ کے مناسب ہیں جسپر غلبہ مرار کا ہو اور باوجود غلبہ مرار کے وہ مادہ غلیظ بھی ہو جیسے وہ مادہ بلغمی جسمیں صفرا بھی شریک ہو اور اس سے زیادہ خیساندہ صبر یعنی ایلوہ کا ہے جو آب کاسنی اور شربت فواکہ اور شربت بنفشہ سے ملا کر تیار ہو اور جوشاندہ افتیمون وغیرہ کا اور انکی تقویت سقمونیا وغیرہ سے بحسب حال بدن اور خلو اسکا تپ سے خواہ تپ کا یقین ہونا اور برعکس ان اور تقویت کے پس یہ ادویہ اخلاط صفراوی رقیق کے مناسب ہیں ایارج ارکاغانیس اور ایارج روفس اور ایارج لوغاذیا اور ایارج جالینوس اور وہ حب جو لاجورد اور خربق سے بنائی جائیں جیسا ہم ذکر کرینگے اخلاط غلیظ اور سوداوی کیواسطے مناسب ہیں اسیطرح جس دوا میں اسطوخودوس شریک ہو اور ایسے مواد کے مناسب ہے کہ سکنجبین اور تخم ترب اور شحم حنظل کے ذریعہ سے قے کرائیں اور خواہ اور ادویہ جو اخلاط غلیظ اور بالزوجت کو بذریعہ قے کے اخراج کردیتے ہیں جنکی صفت ہم کرچکے ہیں اور ان سب کا بیان قرابادین میں تفصیل ہو چکا ہے یا اسی طرح ادویہ انکے بھی چند طبقات ہیں پہلے طبقہ میں وہ دوا ہے جو ایارج اور تربد اور افتیمون اور غاریقون اور چند بید ستر سے مرکب ہو اسکے بعد طبقہ حبوب کا ہے کہ اسکے بعد ایارجات اسکے بعد

HAKEEM SHOUKAT ALI

دونوں خربق یعنی سیاہ کنگی واسطے خلط سوداکے اور سپید خربق واسطے خلط بلغم کے مگر خربق کے استعمال میں احتیاط بھی ملحوظ رہے اور ضعیف دوا کا ابتدا کرنا واجب ہے تنقیہ
میں اور بتدریج دوا قوی کا استعمال کرنا چاہیے تا اینکہ حال مرض کا جانا جاوے کہ زائل ہو گیا یا ابھی باقی ہے۔ رقیق مسہل سر کے تنقیہ کیواسطے شبیارات جو حب کبار سے
بنائے جاتے ہیں تاکہ تھوڑا سا وزن دوا کا فعل اسہال بقوت کرے اور دیر تک ٹھہرنا اسکا مضر نہو اور مکروہ دوا نہ دیجاوے اور اس دوا کو استعمال کرکے سو رہیں کہ حرکت
اور بیداری سے اسکا فعل باطل ہوجاتا اور گویا قانون وغیرہ اسکا صبر اور ایارج ہو اور بعد اسکے مصطگی واسطے تقویت معدہ شریک کیجاتی ہے اور بلیلہ بھی بغرض
شریک کرتے ہیں کہ بخار حاد معدہ سے اٹھکر دماغ تک نہ پہونچے اگر اخلاط صفراوی کے اخراج کیواسطے شبیارات کا استعمال کیا جاوے سقمونیا وغیرہ بھی شریک کر لیتے
ہیں اور کبھی استعمال سقمونیا کا صبر سے مرکب دواؤں کے ساتھ واسطے تنقیہ سر اور معدہ کے کیا جاتا ہے اور اگر مرض دماغ کا بشرکت معدہ کے مانع تسکین بافراط معدہ میں ہوں
اور کچھ زیادہ معدہ میں ٹھہرنے اور زیادہ ہیجان لانیسے مادہ سے احتراز کرکے اسقدر ٹھہرنیوالی دوا کا استعمال کرینگے جو تمام اور کمال تنقیہ سے قاصر ہو اور اگر اخلاط
بلغمی کے اخراج کا معین درکار ہو تو شحم حنظل اور زنجبیل سے استعانت کرینگے اور تربد اور اسطوخودوس کو شریک کرینگے اور اگر اخلاط سوداوی کے اخراج کا معین
درکار ہو تو ایسی خربق سیاہ اور افتیمون اور بسفائج بھی شریک کرینگے اور ایسے حبوب کے بہت سے نسخہ قرابادین میں مذکور ہیں انکے منافع اور اختیار کرنا ہی مقام
پر سے ڈھونڈھنا چاہیے خاص تنقیہ کرنیوالی سر کے مادہ کی ادویہ منجملہ انکے غرغرے ہیں اور گویا کہ آبکامہ سب قسم کے غرغروں میں مستعمل ہوتے ہیں اور اگر اخلاط مراری
صفراوی ہوں انکے استفراغ اور تنقیہ میں غرغروں کا استعمال بخوف نزول ان مواد کے بطرف سینہ کے مناسب نہیں کہ یہ مواد اولا تو خود تیز ہوتے ہیں اور بوجہ آمیزش
ان ادویہ کے حدت انکی اور زیادہ ہوجاتی ہے اگرچہ ادویہ گرم ہوں اسلیے کہ ادویہ ملطفہ صفراوی مادہ کی ترقیق اور تلطیف کرتی ہیں اور معتدل مزاجکی دوا کچھ اثر
مترتب نہیں ہوتا اگر غرغرہ کے طور سے مستعمل ہوں اگر اسطرح کوئی دوا اس قسم کی کسیقدر نافع ہو تو سکنجبین بزوری ہمراہ کاسنی کے تنہا خواہ سکنجبین عنصلی جو بشرکت
سقمونیا اور آب لبلاب اور زلال آلو بخارا اور شربت بنفشہ اور زلال تمر ہندی کے بنائی جاوے خواہ اور چیزیں قائم مقام انکے ہوں اگر اخلاط مراری غلیظ
ہوں غرغرہ مری اور صبر سے خواہ سکنجبین بزوری اور سکنجبین عنصلی ہمراہ ایارج کے کرنا چاہیے اور اس دوا کو سقمونیا اور تھوڑے سے تربد سے قوی کرکے استعمال
کریں اور زیادتی وزن سقمونیا اور تربد کی مناسب نہیں ہے اگر اخلاط بلغمی غلیظ ہوں ان ادویہ پر شحم حنظل اور زنجبیل اور اسطوخودوس اور تربد اور ایارج
انکا غانیس اور قسطوس کا اضافہ کرتے ہیں اور کبھی احتیاج ہوتی ہے استعمال خردل یعنے رائی کی اور عاقرقرحا اور فلفل و مصطگی کے جو واسطے قوت بڑھانے
ادویہ کے شریک کیجاتی ہے اگر اخلاط کی قوت میں شدت نہو اسیطرح کبھی عاقرقرحا کے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور وج ترکی بلکہ مویزمنقے وغیرہ بھی چبائے جاتے ہیں چھینک
لانیوالی دوائیں جنکو عطوسات کہتے ہیں اخلاط مراری کیواسطے سر کا بخار جیسے تھوڑی سی سقمونیا بھی شریک ہو اور قطاع ترش کا سونگھنا بھی بشرطیکہ
اسکی بو تیز ہو اور بلغمی مواد کیواسطے کندش یعنی نکچھنی اور فلفل اور پیاز اور لسن اور حرف اور رائی اور گرم مزاج کیواسطے تخم پیاز خواہ اور جو چیزیں قائم مقام
انکے ہوں اور کبھی ان دواؤں کی ترکیب سے ضمادات اور طلا بنا کے کنپٹی پر رکھے جاتے ہیں ناس کی دوائیں چند قسم کی ہیں بعض ادویہ سے تبرید اور ترطیب
مقصود ہوتی ہے اور بعض ادویہ سے تحلیل مادہ کی اور بعض قسم ناس سے تقویت۔ اگر استعمال سعوطات محللہ کا واسطے تقویت کے کیا جاوے انکا استعمال بتدریج
کرنا چاہیے اور مرتبہ اول میں روغن گل خواہ لبن کے ذریعہ سے استعمال کرنا چاہیے اور دوسری مرتبہ آب برگ چقندر وغیرہ اور تیسری مرتبہ آب مرزنجوش وغیرہ
اگر مبداء مادہ بخارات کا معدہ ہو پس جو ہر خلط میں تامل کرنا چاہیے جو معدہ میں پیدا ہوا ہے اور اسکی شناخت اُن قواعد سے کرنی چاہیے جو باب امراض معدہ میں
آئندہ مذکور ہونگے۔ اور اسکے استفراغ کا طریقہ بھی وہیں سے دریافت کرنا چاہیے اور اگر مادہ ایسا ہو کہ اسکے بخارات بہ نشیں اور اسکے ریاح محتقن یعنے بستہ ہوں
اس مادہ کی تحلیل ایسے جوشاندہ سے واجب ہے جسمیں شیح اور افتیمون اور حاشا وغیرہ وہ ادویہ جو مقامات مناسب میں اسی مادہ کے مذکور ہیں داخل ہوں
اور روغن یاسمین اور غار مرزنجوش کا ٹپکانا کانوں میں بھی درکار ہے اگر جرم دماغ کی تقویت کا ارادہ ہو اور اخلاط مراریہ کے صعود کا منع کرنا بطرف دماغ کے مطلوب
ہو کہ معدہ اور متصل معدہ کے اعضا سے بطرف دماغ کے چڑھنے نہ پائیں ترش فواکہ کا کھلانا اس مراد کو پوری کریگا اور انار ترش خواہ سیب اور امرود اور انگور
ترش خصوصًا بعد طعام کے اس فائدہ کیواسطے کھلانا چاہیے سدہ ہائے دماغ کا معالجہ ایسے نطول اور نزلوں سے ہمیشہ کرنا چاہیے جو تفتیح سدہ کی کرتی ہوں اور تیزیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

دینے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ اونچے سے پانی گرایا جائے کسی غرض کیواسطے تڑیڑا کیوں نہ دیا جائے ایسے تڑیڑے کی قوت غوص اور سرایت کی بہت قوی ہوتی ہے اور سر کو وقت تڑیڑا دینے کے سیدھا رکھنا چاہیے تاکہ پانی کی دھار یافوخ اور سر کی گدی تک پہونچے پشت سر کے اوپر جہاں سخت ہڈیاں ہیں۔ سدہ کا معالجہ چپانیوالی ادویہ اور حبوب اور شیافات سے بھی ہوتا ہے اور محلل روغن بھی علاج سدہ کا ہوتا ہے اگر سبب الم اور اذیت سر کا ریاح معدہ کے ہوں پہلے معدہ کو ریاح سے پاک کرے بعد ازاں روغن بادام شیریں خواہ بادام تلخ لیسے جوشاندہ جسمیں آب اصول اور حلبہ یعنی میتھی اور قرومانا وغیرہ جوش دیا جائے استعمال کرانا چاہیے اور روغن بید انجیر خیسانده صبر کے ہمراہ بھی مناسب ہے اورام گرم کا علاج یہ ہے کہ معالجے کی ابتدا ایسی چیزوں سے چاہیے جو حرارت کو فی الجملہ دفع کریں اور وہ ادویہ مذکورہ ہیں کہ انکو سرکہ اور گلاب میں ملاکر استعمال کرنا چاہیے لیکن اگر ورم گرم میں درد شدید ہو اسوقت سرکہ کے استعمال سے احتراز واجب ہے اور ایسے اورام میں روغن گل سرد کیا ہوا بمقدار مناسب مفید ہوتا ہے مگر زائد مقدار مناسب نہیں ہے اور اسمیں تھوڑا سا سرکہ خواہ بہت سا ملاکر پیشانی اور سر میں لگایا جائے اور آب کوے سبز اور لونگ اور زعفران اور صندل اور شیاف مامیثا اور گل ارمنی اور عدس مقشر وغیرہ اور وہ جوشاندے جنمیں قوابض باردہ پکائے جائیں اور گرم سے قوی قابضات ایسے جنمیں ترکیب ہو اور دوسے مزاج کے برودت سے جیسے جھاؤ وغیرہ اور جو دوائیں کہ انمیں برودت شدید ہے انسے پرہیز کرنا لازم ہے کہ انکے اجزا خشخاش اور افیون وغیرہ ہوں مگر جسوقت کہ ایسی دواؤں کی حاجت شدید ہو خواہ درد بشدت ہو اور یا ہونے سے قوت مخدرات کی اکثر باطل ہوجاتی ہے طول کے طور پر اگر مستعمل ہوتے کرانا امراض سر کے معالجہ میں کچھ مفید تدبیر نہیں ہے ہاں اگر بشرکت معدہ کے ہو اسوقت عمدہ تدبیرات سے قے بھی ہے جالینوس نے کہا ہے کہ صداع یعنے درد سر کی حاجت بطرف مخدرات مثل قولنج کے ہے اسلیے کہ قولنج کبھی اس درجہ شدت کو پہونچتی ہے کہ ہلاک کردیتی ہے اور صداع اکثر اوقات ایسا شدید نہیں ہوتا ہے اگر مواد میں حدت زیادہ ہو استعمال آب فواکہ مذکورہ کا کرکے پھر منضجات کا استعمال کرنا چاہیے جو واسطے مواد حارہ کے بیان ہوچکے بعد ازاں ایسی چیزوں کا استعمال کرنا چاہیے جنمیں تھوڑی سی تحلیل کی قوت ہو جیسے وہ جوشاندہ جسمیں کشک جو اور بیخ آس جوش دیجائے اور روغن بابونہ تازہ تنہا خواہ روغن گل ملاکر بموجب حدت مرض اور قوام مادہ اور برعایت قریب ہونے مرض کے منتہی سے خواہ دوری اسکی زمانہ منتہی سے استعمال کرنا چاہیے بعد ازاں وہ جوشاندہ جسمیں بیخ کرفس اور بیخ رازیانہ اور سبوس گندم اور تخم کرفس اور تخم رازیانہ اور میتھی اور خطمی اور اکلیل الملک اور اقحوان جو ایک قسم کا بابونہ ہے استعمال کیا جائے اور روغن کے اقسام سے روغن شبت وغیرہ تا اینکہ تحلیل مواد کا ہوجائے اور ایسے ادویے ضمادات مرکب کرکے اور استفراغات ضروری ہیں جب مادہ کے ہیں وہ ان تدبیرات سے پہلے کرنی چاہیں جیسے سر میں ورم صفراوی ہو اسکی غذا وہی چیزیں ہیں کہ جو سبک اور تر ہوں اور اورام بارد کے معالجہ میں مثل اور اورام کے ابتدا استفراغ سے کرنی چاہیے اور ایسی دوائیں وہ مستعمل کرنی چاہیے جسمیں روغن بید انجیر اور روغن بادام تلخ اور فنجرا وغیرہ شریک ہو اور پینے کی دوائیں جو مشہور ہیں سیاہ اصول کے نام سے اور ابتدا میں روادعات میں سے فقط روغن گل پر اکتفا کرنی چاہیے کہ اسمیں ملطفات کی شرکت ہو جیسے حاشا اور فودنج اور جند بیدستر ہر واحد بقدر تین ماشہ کے خصوصا مرضا کیغرض کیواسطے بعد ازاں وہ منضجات جنمیں پر رخا اور قدرے تحلیل بھی ہو جسکا بیان ہوچکا ہے بعد اسکے اور قریب منتہائے مرض کے کل اقسام کے اورام باردہ میں اور حارہ میں مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے مگر باردہ اورام میں مرخیات تامہ اور محللات قوی کا استعمال کرنا چاہیے خواہ وہ اقسم جوشاندہ ہوں یا ضمادات خواہ اقسم روغن کے **یہ بھی** جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو کسی مرض مادی کی سر میں شکایت ہو اسکو شراب اور حمام میں زیادہ ٹھہرنے سے ضرر ہوتا ہے اور جسکے دماغ کے حجابوں میں مرض ہو اسکو سرد پانی سے ضرر پہونچتا ہے فقط سوء مزاج کا معالجہ وہ چیزیں جن سے تبرید حاصل ہو نقول اور روغن سرد کے اقسام سے کرنا چاہیے جیسے روغن گل اور روغن بید سادہ اور نیلوفر اور بنفشہ اور سب سے بہتر روغن گل اور روغن مغز کدو اور روغن تخم خشخاش اور شیر روغن بزرالبنج کا بھی استعمال کرتے ہیں جسوقت درد شدید ہو اور سب روغنوں سے بہتر وہ روغن ہے جسمیں زیت پکڑکر زیتون خام سے ڈالا ہو اور اسمیں نمکینی نہو اور جس چیز سے اسے پرورده کریں اسکے پتے اسمیں زیادہ پڑے ہوں اور تر و تازہ ہوں سو ترکاری وغیرہ سب کی سب مفردات میں مفصل مذکور ہوچکیں جیسے کاہو اور خرفہ اور تراشہ کدو وغیرہ اور ایضا برگ بید سادہ اور برگ نیلوفر اور برگ مکو اور عصی الراعی یعنے لال ساگ اور حی العالم یا آب خیار اور آرد جو ہمراہ سرکہ کے اور گلاب اور کافور اور صندل اور اقاقیا اور مخلخلہ روغن گل اور سرکہ سے کرنا چاہیے اس سے زیادہ ایسی دوا مخلخلہ میں ڈالنی نہ چاہیے جو مخدر یا درینگی روح میں ... اگر

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر بروقت ضرورت شدید کے یہ بھی کہتے ہیں کہ سرکہ میں زیادہ تیزی اور تندی نہو اور سرکہ شراب میں ضرر زیادہ ہو ایضاً لخلخلہ لعاب اسبغول اور آب کشنیز خشک یا خواہ برگ کشنیز تازہ سے کرنا چاہیے ایسے سرد ضماد موخر دماغ میں جو مقام پیچھے کے اوگنے کا ہے لگانا جائز نہیں اسلیے کہ یہ ضمادات نافع ہوتے ہیں بوجہ پہونچنے دماغ کے اس راہ سے جو یافوخ میں ہے خواہ بوجہ پہونچنے کے براہ درز اکلیلی کے، اگر پیچھے کیطرف پہونچیں اول تو خاص دماغ میں نہیں پہونچتی دوم جو مقام اگنے عصب کا ہے انمیں فساد پیدا ہوتا ہے منجملہ معالجات کے ایک معالجہ یہ بھی ہے سرد چیزیں خوشبو سونگھاتے ہیں اور ناس ایسے روغن کی دیتے ہیں خواہ ایسی ہی چیزوں کے عرق نچوڑ کر ناک میں ٹپکاتے ہیں غذا ان بیماروں کی مسور اور مج یعنی مونگ اور ساگ جو ایک خوشبو بوٹی ہے اور بتھوا خواہ پالک اور خشخاش یعنے سوکھی ہوئی سرکہ میں پکائی جاے اور ان میں قبیل اور غذا میں اور یہی بقول اور ساگ اسکے بستر بیماری پر جابجا بچھونے کے بچھائے جاتے ہیں تاکہ سرد گھر میں سرد بچھونے پر جہاں شاخیں سرد مزاج درختوں کی مفروش اور گسترده ہوں اسکی جاے خواب ہو اور میں اجازت دیتا ہوں کہ آب برگ کسی اور گل حنا بھی چھڑکیں اور مجھے گمان ہے کہ یہ تدبیر صائب ہے کہ مریض کے قریب شاہسفرم سرد پانی چھڑکی ہوئی رکھی جاے اسیطرح سرد فواکہ اور یخ بستہ اور آب بستہ کے قریب مریض کا رہنا نافع ہے اگر ان ورام میں ہمراہ حرارت کے یبوست نہو بلکہ رطوبت بلا مادہ ہو اگرچہ یہ بات کم ہوتی ہے امراض دماغی میں اسوقت طلا ان فواکہ کے پانی سے کرنا چاہیے جنمیں قوت قبض کی ہو خصوصاً ابتدا اورام گرم میں اور سبب مرض یا ورم دماغی کے حرکت نفسانی سے باز رکھے جائیں اور روشنی کیطرف بار بار ڈھیلے آنکھ کے نہ پھیریں اور چمکتی ہوئی چیزیں اور خوشنما کھیل اور سونگھنے کی تکلیف انکو نہ دیجائے بلکہ انمیں تخفیف ملحوظ رہے اگر سوء مزاج بارد ہو ایسے ضمادات اور شروبات جو گرم دواؤں سے مرکب ہوں استعمال کرنے چاہییں اور روغنہاے جو اوپر مذکور ہو چکے خصوصاً روغن سلاب جو بہت گرمی پیدا کرتا ہے مستعمل رہے اور اگر اس روغن کی زیادہ تقویت مطلوب ہو فربیون کا اضافہ کریں دہن الغار اور مرزنجوش وغیرہ بھی مفید ہے اگر سوء مزاج بارد سوداوی ہو اور سودا طبعی خواہ بلغمی ہو اسکی تسخین اور ترطیب دونوں کرنی چاہیے اور اگر سودا احتراقی ہو اسوقت احتیاط رہے کہ جو چیز خشکی یا گرمی پیدا کرتی ہے اسکا استعمال نہونے پائے اور فقط مرطبات از قسم دودھ خواہ روغن کے اور نطول اور ضمادات اسی قسم کے استعمال کیے جائیں اور ایسی ہی غذائیں بھی کھلانی چاہییں پھر اگر ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو تدبیر میں ترطیب اور تسخین دونوں کا لحاظ رہے اور اگر ہمراہ برودت کے رطوبت ہو وہ غرغرے جو اوپر مذکور ہو چکے استعمال کرنے چاہییں جنمیں نشف رطوبت یعنے رطوبت کا خشک کرنا بھی اور فائدہ حرارت کا بھی کرے اور انکا بیان جداول اور نقشوں میں ہو چکا۔ یہ بھی ایک عام قاعدہ ہے کہ تر چیزیں سر پر کسی چیز کی آڑ میں مستعمل ہوتی ہیں یعنے کپڑے وغیرہ میں لگا کر سر پر رکھی جاتی ہیں اسطرح پر کہ جرم کپڑے وغیرہ کا جلد سر اور جو ہو وا میں فاصل ہوتا ہے جیسا ہمنے بیان کیا ہے اور کسی قسم کی شی ایسی جسمیں یہ تر چیزیں پکائی جائیں اختیار کیجاتی ہے خواہ کوئی چیز گوندھی ہوئی ہو یا کوئی کپڑا اوس تر کیا جاے کہ اس سے سر کو بطور ٹوپی کے چھپائیں اور اس تر دوا کا مقام دماغ تک پہونچنے کا مقدم سر ہو خواہ یافوخ کے قریب اور اگر تر چیز مثل دودھ کے ہو واجب ہے کہ اس سے سر کو آلودہ کرنے پر اکتفا نکریں بلکہ سر کو دھو ڈالیں اور خود اس دودھ کو اس مقام پر جہاں کپڑا وغیرہ بطور ٹوپی کے اوڑھایا ہے بعینہ باقی نرہنے دیں اگر دیر تک باقی رہیگا متعفن ہو جائیگا بلکہ اسے لحظہ بلحظہ بدل ڈالیں اور بہتر یہی ہے کہ بعد سر کے بال تراشنے کے ایسی تدبیر کریں اسطرح کل ضمادات اور مالش کی چیزیں بعد سر تراشنے کے استعمال کرنی چاہییں جن لوگوں کے سر میں بیماری ہو انکو غذا دینے کا اگر ارادہ ہو پہلے اطراف بدن کی مالش کرنی چاہیے مگر سر کی جانب مالش خفیف ہو اور اسکی تقویت رادعات سے کرکے بعد ازاں بحسب مناسب وقت غذا دینی چاہیے جیسی مقدار مادہ کی ہو اور کیفیت مادے کی اور اسیطرح اور تدبیر بھی کرنی چاہیے

مقالہ دوسرا اوجاع سر کے بیان میں اور اسکے چند اصناف ہیں اور اس مقالے میں اکیس فصلیں ہیں

فصل پہلی صداع کے بیان میں صداع سے مراد یہ ہے کہ اعضاے سر میں کسیطرح کا الم اور اذیت پہونچے اور سبب اس الم کے پہونچنے کا یا تو یہ ہے دفعتہ کوئی تغیر ہو جاے خواہ اختلاف مزاج ہو دفعتہ حاصل ہو یا سبب الم کا تفرق اتصال پیدا ہونا اعضاے سر میں یا انکہ تغیر مزاج اور تفرق اتصال دونوں جمع ہو کر سبب الم کے ہوں تغیر مزاج کی سولہ قسم جنکی تفصیل فصل دوسری تعلیم تیسری فن دوم کلیات میں بیان ہوئی اگر تغیر مزاج کا بوجہ رطوبت کے ہو سر میں اسکا اثر موجب اذیت نہیں ہوتا اسلیے کہ دماغ اصل میں خود ہی مرطوب ہے ہاں اگر رطوبت کسی مادے کے ہمراہ ہو اور اس مادے کو حرکت ہو کر تفرق اتصال پیدا ہو اسوقت یہ تغیر باعث الم اور اذیت کا ہوگا تفرق اتصال کی کیفیت بھی کلیات کے فن میں بیان ہو چکی اور اسکے اقسام بحسب اقسام اسباب تفرق

HAKEEM SHOUKAT ALI

اتصال فصل سولھویں جلد دوم تعلیم اول فن ثانی میں مذکور ہو چکے اور یہ بھی اسی مقام پر مذکور ہو چکا کہ دونوں اسباب یعنی تغیر مزاج اور تفرق اتصال کا اجتماع ساتھ ہی اورام میں ہوتا ہے اور اورام کے اقسام بھی جسقدر ہیں سب مذکور ہو چکے کہ وہ چار قسمیں ہیں اور یہ سب امور جنسے الم دماغی پیدا ہوتا ہے کبھی خاص جوہر دماغ میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی دماغ کی رگوں میں اور کبھی ان جھلیوں میں جو اخوان قحف سے خارج ہیں بوجہ ان علائق اور اتصال کے جو سب اعضاے دماغ میں ہیں اور انکی تصریح مقام تشریح میں بخوبی ہو چکی پھر یہ سبب موذی کبھی ابتداءً اسی عضو خاص میں ہوتا ہے اور کبھی بسبب شرکت دوسرے عضو کے جو اس عضو کے شریک ہے اسمیں پیدا ہوتا ہے اور یہ عضو مشارک یا تو ایسا ہوتا ہے کہ پٹھے کی جڑیں درمیان عضو مشارک اور دماغ کے پہونچتی ہیں جیسے معدہ اور رحم اور حجاب اور دیگر اعضا جو ایسے ہیں خواہ عضو مشارک میں اور دماغ میں رگوں کی جڑیں موجب اتصال ہوتی ہیں جیسے قلب و جگر اور طحال خواہ عضو مشارک کے قریب پٹھا شامل ہو دیگر اعضا کے ہوتا ہے جیسے رسے و نیچے پٹھے کے موضوع ہے کہ اسکی آفت دماغ تک پہونچتی ہے خواہ عضو مشارک ایک جہت سے کسی اور عضو کا مشارک ہو اور دوسری جہت سے مشارک دماغ کا ہو جیسے مشارکت دماغ کی گردے سے اوجاع گردہ میں یا بوجہ مشارکت تمام بدن کے اذیت دماغ کو پہونچے جیسے حمیات میں اور جو الم دماغ کو فقط بشارکت بعض اعضا ہوتا ہے اسکے دورے اور نوائب مطابق ادوار اور نوائب اسکے سبب کے ہوتے ہیں جو عضو مشارک میں موجود ہے جیسے اگر صداع بشرکت معدہ کے ہو بروقت حدوث الم کے سر میں بھی اذیت پیدا ہوگی مثلاً اگر بوجہ انصباب مواد صفراوی کے معدہ میں کوئی الم پیدا ہوتا ہو خواہ اور قسم کے مواد کے انصباب سے بطرف معدہ کے یہ اذیت ہوتی ہے جب دورہ انصباب مادہ کا معدہ میں ہوگا اسوقت دماغ کو بھی خاص قسم کا الم عارض ہوگا اور جیسے دورہ اور تزید حمیات کے وقت دماغ کا الم بھی پیدا ہوتا ہے صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہے پس کوئی صداع کا سبب ایک صنف اسباب بادی یعنے خارجی سے ہوتا ہے جیسے صداع خمار کا جبتک اسکا خمار باقی رہے اور اس درد سر کو زیادہ رسوخ اور ثبات ایسا نہو جائے کہ بعد زوال خمار کے بھی رہے خواہ وہ درد سر کو جو کسی گرم چیز کے کھانے وغیرہ سے پیدا ہو جیسے لہسن وغیرہ بعض قسم صداع کی وہ ہے جسکا سبب سابق ہوتا ہے درد سر پر اور جب درد سر پیدا ہو جاتا ہے جب وہ باقی رہتا ہے اور اسکی موجودگی سے پھر صداع بھی رہتا ہے ایک قسم کا صداع پہلے عرض کسی مرض کا ہوتا ہے بعد ازاں خود مستقل مرض ہو جاتا ہے گو اصلی مرض زائل بھی ہو جائے اگر ایسا درد سر بعد حمیات حارہ کے باقی رہجائے امراض دماغی کے حدوث کی خبر دیتا ہے اور عجز طبیعت سے دفع کرنے مادے پر دلیل ہوتا ہے کہ تمام اور کمال مادے کو طبیعت بذریعہ رعاف وغیرہ کے دفع نہیں کر سکتی خواہ اور امراض پر مخبر ہوتا ہے مثل سبات اور سکات اور جنون اور استرخا اور صمم یعنی کری اور یہ دلالت بحسب جوہر مادہ صداع کے مختلف ہوتی ہے اقسام صداع کے ایضاً بنظر مقامات سر کے بھی ہوتے ہیں اسلیئے کبھی صداع سر کے ایک ہی جانب میں ہوتا ہے داہنے خواہ بائیں اور ایسا درد سر اگر لازم اور بطور عادت کے ہو اسکا نام شقیقہ ہے اور کبھی درد سر مقدم سر میں ہوتا ہے اور کبھی موخر سر میں ہوتا ہے اور کبھی گرد تمام سر کے اور ایسا درد سر لازم اور معتاد ہو اسے بیضہ اور خودہ بھی کہتے ہیں بنظر مشابہت اس ہتیار کے جس سے تمام سر پوشیدہ ہو جاتا ہے ایضاً صداع کا اختلاف بنظر شدت اور ضعف اور توسط کے بھی ہوتا ہے کہ بعض قسم کا صداع بہت شدید ہوتا ہے یہانتک کہ اگر وہ درد سر کسی لڑکے کے یافوخ میں ہو جسکی ہڈی نرم ہے اسکو پھاڑ ڈالے اور درز میں شگاف پیدا کردے اور کوئی درد سر ضعیف ہوتا ہے جیسے اکثر لاغروں میں درد سر دھیما دھیما ہوتا ہے اور ضعیف درد گرم کی بعض قسم لازم ہوتی ہے اور ایک قسم غیر لازم ہوتی ہے کبھی حس صداع کا سبب ضعیف ہے کسی شخص کو عارض ہوتا ہے اور محسوس ہوتا ہے اور بعض کو اسکی اذیت محسوس نہیں ہوتی ہے محسوس اسکو ہوتا ہے جسکا دماغ قوی ہے اور جسکی حس دماغی ضعیف ہے اسے ایسے صداع کی مطلق حس نہیں ہوتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جسکی حس دماغ قوی ہے اسے درد سر ادنی سبب صداع سے پیدا ہوتا ہے اگرچہ سبب کیسا ہی ضعیف کیوں نہو اور حاصل یہ ہے کہ دماغ کا سریع القبول ہونا صدمات کا یا بوجہ ضعف دماغی کے ہوتا ہے اور اسکا سبب کلیات میں بیان ہو چکا کہ ضعف دماغ تابع سوء مزاج کے ہے یا بوجہ قوت حس دماغ کے سرعت قبول ہوتی ہے پس ادنی سبب سے گو خفیف ہو متاذی ہوتا ہے ایضاً بعض اقسام صداع کے اور کچھ اعراض نہیں ہوتے اور بعض قسم صداع کے اور اعراض پیدا ہوتے ہیں جیسے صداع کی اذیت اور ضرر رسانی اور ورم پیدا کرنے اعصاب کی جڑوں تک پہونچتی ہے پس تشنج پیدا ہوتا ہے خواہ اسکا ضرر معدہ تک پہونچتا ہے پس سقوط شہوت اور فواق یعنی ہچکی اور متلی اور ضعف ہضم وغیرہ پیدا ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صداع مزمنی اور دیرینہ یا بلغمی ہوتا ہے یا سوداوی یا بوجہ ضعف سر کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا بوجہ ورم صفاق کے جو شروع ہوا ہو خواہ ورم گرم جو سخت ہو گیا اور یہ قسم اکثر ہوتی ہے درد سر اور جمیع اعراض میں ایک اور قسم کا اختلاف ہوتا ہے کبھی کوئی صداع یا عرض مسلم ہوتا ہے اور مسلم اُسے کہتے ہیں جسکی تدبیر واجبی اور مناسب کا کوئی مانع نہو اور بعض قسم کا صداع غیر مسلم بلکہ ذو قرینہ ہوتا ہے یہ وہ قسم ہے کہ اسکی تدبیر مناسب کرنیکا کوئی مانع بھی ہو جیسے اگر درد سر کے ہمراہ نزلہ ہو کہ جو تدبیر واجبی صداع کی ہو سکے گی نزلہ کو ضرر پہونچے ایضاً صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہے بعض اقسام صداع کے صحیح مزاج کو عارض ہوتے ہیں جسکے مزاج میں کسیطرح کا تغیر نہیں ہے اور بعض اقسام صداع انھیں لوگوں کو عارض ہوتا ہے جو دوام اور انواع تغیرات مزاج میں گرفتار ہوں بعض لوگ ایسے ہیں کہ انھیں استعداد صداع کی زیادہ ہے یہ وہ لوگ ہیں جنکے سر میں ضعف اور جنکے اعضاء ہضم بھی ضعیف ہیں کہ انکے سر میں بخارات ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ ان بخارات سے اخلاط مراری انکے معدہ پر گرتے ہیں اسی وجہ سے صداع پیدا ہوتا ہے ایضاً بعض قسم کی چیزیں کھانے پینے والی ایسی ہیں جنسے صداع پیدا ہوتا ہے خصوصاً سلیخہ لیعنی تج اور قسط یعنی کوٹ اور زعفران اور دارچینی اور حماما اور جنطیانا ایسی چیزیں ہیں جنسے تبخیر پیدا ہوتی ہے گرم ہوں خواہ سرد لیکن اگر ایک کے بعد دوسرے سے مخالف مزاج شے اول سے استعمال کیجائے ایک دوسرے کی تبخیر کو باطل کر دیتی ہے پس مبخر حار کے بعد مبخر سرد اور بالعکس استعمال کرنے چاہییں پھر اگر اذیت وہی ان اشیا کی بنظر کیفیت محض کے نہو بلکہ مقدار کی زیادتی سے تبخیر ہوتی ہو پس یہ تدبیر تعاقب مفید نہوگی بلکہ چونکہ ایک کے بعد دوسرے کے استعمال سے مقدار کی زیادتی ہو جائیگی اور تبخیر بڑھ جائیگی اور ضرر پیدا ہوگا کبھی صداع بارد بوجہ احتقان حرارت کے فصل شتا میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی صداع اس جہت سے کہ شریان بخارات خبیثہ کو سر تک پہونچاتی ہے

فصل دوسری تفصیل مین اقسام اُس صداع کے جو سوء مزاج سے پیدا ہو

اب ایسا کلام کرنا چاہیے کہ اس مجمل بیان کی جو فصل اول میں گذر گیا ہے تفصیل کر دے اور یہ تفصیل اولی ہے بلحاظ مزاج کی یہ کیفیت ہے کہ مزاج گرم اور سرد اور مزاج خشک اور تر میں کبھی ایسے آلام پیدا ہوتے ہیں جنکا بیان قواعد کلیہ میں ہو چکا ہے اگرچہ خشک مزاج کو بنظر مزاج خاص کی ایذا دہی میں دماغ کی تاثیر بہت کم ہے اور مزاج رطب براہ رطوبت کے دماغ کو ایذا نہیں دیتا ہے مگر یہ رطوبت جسوقت بوجہ کسی مادہ کے ہو کہ مادہ بوجہ رطوبت کے ایذا دہی کرے کہ سر میں تبخیر پیدا ہو خواہ ریاح انھیں کا کہ جس سے تفرق اتصال پیدا ہو اور گرم خشک مزاج خواہ سرد خشک یہ دونوں بنظر کیفیت خاص کے ایذا دماغ کو دیتے ہیں اور بوجہ حرکت کے کبھی جس سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اذیت دیتے ہیں اور حار رطب خواہ بارد رطب مزاج سے کچھ اذیت دماغ کو نہیں ہوتی نہ بوجہ حرارت اور برودت کے اور نہ بوجہ رطوبت کے مگر رطوبت اگر بادی ہو البتہ موذی ہوتی ہے مزاج حار کا سبب یا مادہ حار موذی ہے یا صفراوی یا مرکب اور حدت پیدا کرتا ہے اور بوجہ کیفیت خاص کے اسباب پیدا کرتا ہے یا مادہ گرم کا سبب ہے اور بخار گرم ہو یا سبب اسکا حرکت جسکے تسخین پیدا ہو حرکت بدنی ہو خواہ نفسانی چنانچہ ہر ایک کے اقسام قواعد کلیہ میں بخوبی بیان ہو چکے سبب حرارت کا ملاقات آگ خواہ سوزش آفتاب کی ہو خواہ کسی گرم غذا کھانے سے یا کوئی دوا گرم کے استعمال سے یا قرب ہونا دماغ کا کسی ایسے عضو سے جو بوجہ مرض کے گرم ہو گیا ہو سرد مزاج کے اسباب اضداد اسباب گرم مزاج کے ہیں اور انکا شمار ناظر کتاب ہذا بوجہ تقابل کے کر سکتا ہے اسباب مزاج یابس کے یا ایسی چیزیں ہیں خارجی جو خشکی پیدا کریں بوجہ تحلیل رطوبات کے خواہ بوجہ احراق اور جلانے کے جیسے باد سموم خواہ ایسی چیزیں قابض جنسے جمود رطوبت پیدا ہو خواہ امور عارضی جو دفعتہً عارض ہوں خواہ رفتہ رفتہ عارض ہو کر غذا کو دماغ میں نافذ ہونے سے منع کریں اسوجہ سے اعضاء دماغی میں خشکی پیدا ہو خواہ مشروب چیزوں کا استعمال ترک ہو خواہ رطوبت اصلی میں تحلیل پیدا ہو خواہ اندرون جسم کے خشکی پیدا کرنے والی چیزیں پیدا ہوں بوجہ تحلیل یا استفراغ رطوبات کے یا اُن چیزوں کی قوت میں تخفیف ہو جو غذا سے پیدا ہوتی ہیں خشک ہو خواہ اُن میں رطوبت کم ہو خواہ قریب ہونا ایسے اعضاء کا جنمیں خشکی عارض ہوتی ہے یا مشارکت دماغ کی ایسی اعضاء سے حرکات بدنی اور نفسانی میں جو با فراط ہوا اس سے تخفیف بطریق استفراغ اور تحلیل پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح جماع اور دوا اور ادرار اور نزف الدم اور ریاضت قوی اور وہ استفراغ ہر قسم کے کہ انمیں سے وہ استفراغ ہیں جو اعضاء سر میں پیدا ہوں جیسے زکام اور نزلہ اور رعاف یعنی نکسیر اور کچھ آنا رطوبات کا بذریعہ سعوط اور چھینک لانیوالی دوا کے اور غرغرے منجملہ اسباب یبوست دماغ کے ہیں مواد رطوبت کا منقطع ہو جانا اگرچہ بلا استفراغ ہو جیسے روزہ کا رکھنا خواہ ترک غذا کرنا خواہ مفقود ہونا غذا کا

فصل تیسری اقسام صداع کے جو بسبب تفرق اتصال کے ہوتا ہے

تفرق اتصال کبھی دماغ کے پردوں میں عارض ہوتا ہے اور کبھی جوہر دماغ میں اور کبھی دماغی رگوں میں اور یہ تفرق اتصال یعنی پارہ پارہ ہونا رگوں میں پیدا ہو کبھی تفرق اتصال بوجہ حرکت بخارات اور ریاح کے ابتداءً پیدا ہوتا ہے خواہ جب حرکت ریاح کو شدید ہو کبھی تفرق اتصال بسبب کسی خلط اکال یعنی شرانیوالی چیز کے پیدا ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کبھی بوجہ چوٹ لگنے خواہ گر پڑنیکے خواہ کٹ جانیکے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہو اور جو تفرق اتصال اندرونی ہوتا ہو اکثر پھوڑا نہیں ہوتا اور بطور قرحہ کے باقی رہتا ہو اور سر کو اذیت دیتا ہو اور درد سر پیدا کرتا ہو اور ضربہ اور سقطہ کبھی ہلکے اور آسان ہوتا ہو کہ اسکا علاج ہو سکتا ہو اور کبھی اس درجہ کو پہونچتا ہو کہ دماغ بوجہ اسکے ہلنے لگتا ہو اور ہلاک کر دیتا ہو بعض اطبائے ہندنے ذکر کیا ہو کہ اکثر درد سر بوجہ پیدا ہونے کیڑونکے اطراف سر میں عارض ہوتا ہو چونکہ وہ کیڑے حرکت کرتے ہیں اور اجزائے دماغ کو متفرق کرتیکے اور بوجہ اسکے کہ دماغ کو کھالے جاتے ہیں درد سر پیدا ہوتا ہو بعض لوگ حکمائے ہند کے اس قول کو بعید از قیاس تجویز کرتے ہیں مگر اسکو بعید جاننا نہ چاہیے اسلیے کہ اکثر کیڑے درمیان مقدم اور اعلے خیشوم کے پیدا ہوتے ہیں پس یہ بھی ممکن ہو کہ نزدیک حجاب دماغ کے بھی پیدا ہوں گو یہ امر شاذ و نادر واقع ہو مگر محال نہیں ہو

فصل چوتھی بیانمین صداع کے جو بوجہ ورم کے پیدا ہو جس ورم سے درد سر پیدا ہو کبھی حجاب دماغ میں ہوتا ہو اگر یہ ورم گرم ہو سرسام حار کا نام ہو اور اگر بارد ہو لیثرغس کہتے ہیں یعنے نسیان اور کبھی ورم مرکب ہوتا ہو اور جس حال میں اس ورم کا مریض رہتا ہو اسکو سبات سہری کہتے ہیں اور کبھی یہ ورم سخت ہوتا ہو اور کبھی یہ ورم جوہر دماغ میں ہوتا ہو یا حار بلغمونی ہوتا ہو یا حمرہ یا بارد ہوتا ہو اور تفصیل جمیع اقسام کی بہت قریب آتی ہو اور یہ اورام اکثر اسطرح سے تحلیل پاتے ہیں کہ کان وغیرہ مین ریم خواہ صدید نکلتا ہو خواہ مادہ ورم مائی ہوتا ہو

فصل پانچوین بیان کیفیت عروض صداع مادی کا مواد کے جمیع اقسام میں سے بعض قسم صداع کو بالذات پیدا کرتے ہیں اور بعض اقسام بالعرض صداع پیدا کرتے ہیں جو مادہ صداع کو بالذات پیدا کرتا ہو اسطرح پیدا کرتا ہو کہ دماغ کے مزاج میں تغیر پیدا کرے خواہ بالذات تفرق اتصال پیدا کرے اور تغیر مزاج میں دو طرح سے پیدا کرتا ہو یا بوجہ مجاورت اور قرب کے خواہ بوجہ تحلیف کے یعنے مادہ خود دفع ہو جائے مگر درد سر چھوڑ جائے مجاورت اسطرح سے ہوتی ہو کہ مادہ سر میں جو موجود ہو خلط حار ہو خواہ بارد کہ اسکی وجہ سے گرمی پیدا ہو خواہ سردی مگر ایسی گرمی اور سردی پیدا ہو کہ جسوقت خلط موذی دماغ سے نکلجائے پھر درد سر بھی پراگندہ خواہ فانی ہو جائے اور بعد اخراج مادہ کے کسیقدر زمانہ تک درد باقی نرہے اور جو مادہ بوجہ تحلیف کے صداع پیدا کرتا ہو اسکی یہ کیفیت ہو کہ جب اسکا مادہ دماغ مین پیدا ہو کر ثابت ہو جائے پھر اگر بذریعہ استفراغ وغیرہ کے وہ مادہ نکل جائے خواہ تحلل ہو جائے جب بھی کیفیت صداع کی باستواری باقی رہتی ہو مادہ کا سبب اسطے صداع کے بالذات ہونا بطور تفرق اتصال کے اسطرح پر ہوتا ہو کہ دماغ میں حرکت کرے اور آئے اور لذع پیدا کرے اور جوہر دماغ کو سڑائے جو مادہ بوجہ تحریک کے صداع پیدا کرتا ہو وہ اکثر ریاح کو برانگیختہ کرتا ہو خواہ مواد بارد جنمین حرارت رکھی شامل ہو اور جو مادہ لذاع اور اکال ہوتا ہو وہ اخلاط گرم سے پیدا ہوتا ہو جو درد سر مادہ سے بالعرض پیدا ہوتا ہو جسوقت سدہ ورمی پیدا کرے کہ اسکے تابع تغیر مزاج پیدا کرتا ہو جیسا اوپر بیان ہوا اور اسکے تابع تفرق اتصال ہوتا ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ جس مواد کو طبیعت حرکت دے بوجہ دفع کرنیکے خواہ بوجہ اسکے کہ تمیز دے اور اسے بطور غذا کے تقسیم کرتی ہو اور یہ تحریک منافذ طبعی میں ہوتی ہو جسوقت وہ راہیں بند ہو جائیں تو طبیعت اپنے فعل سے باز رہیگی اور جب باز رہے اور فعل ترک کریگا اسباب اور موانع سے مقابلہ کریگی کیونکہ شامہ اور مقابلہ کی وجہ سے منافذ میں تمدد اور کھچاؤ پیدا ہوگا اور تمدد سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہو سدے کبھی جوہر دماغ میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی اُن رگوں میں جو کہ جوہر دماغ میں ہیں اور کبھی اُن متحرک رگوں میں جو جوہر دماغ میں موجود ہیں اور کبھی اُن حجابوں میں جو دماغ میں ہیں اور سدے یا اخلاط کی لزوجت کے سبب پیدا ہوتے ہیں یا بوجہ غلاظت اخلاط کے یا بوجہ کثرت اخلاط کے اور لزوجت فقط بلغم میں پیدا ہوتی ہو اور غلاظت بلغم اور سودا دونوں میں پیدا ہوتی ہو اور بلغم بوجہ لزوجت اور غلاظت اور کثرت تینوں کیفیت کے سدے پیدا کرتا ہے اور سودا بوجہ غلاظت اور کثرت کے موجب سدہ کا ہوتا ہو اور صفرا فقط بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہو کیونکہ اسمیں غلاظت اور لزوجت نہیں ہوتی اسیطرح خون بھی بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہو صداع جو بوجہ بحران کے پیدا ہو از قسم اُس صداع کے ہو جو بسبب تحریک طبعی کے بطور دفع مادہ کے پیدا ہوتا ہو اور جو درد سر بعد ہضم طعام کے پیدا ہو وہ اس صداع میں داخل ہو جو بطور تمیز اور جدا کرنے طبیعت کے ہوتا ہو جس طرح سے کسی عضو میں ایذا پیدا ہو اُسے قواعد کلیہ میں دیکھنا چاہیے کہ مذکور ہو چکا ہو مگر اسکے ملاحظہ کے وقت پہلے اس امر کو جان لینا چاہیے کہ وہ مادہ جس سے پیدا ہو کر منتشر ہو وہ یا بوجہ غذا امر دودہ کے آج ہی پیدا ہوا ہو چنانچہ بعد ہضم کے کیموس ردی کا جوہر اور بد کیفیت پیدا ہوتا ہو بوجہ کسی فساد کے جو نفس غذا ماکول میں ہو خواہ اس غذا کی ترتیب خواہ خورش خواہ مقدار میں فساد ہو خواہ اسکے ہضم کیوقت کوئی فساد پیدا ہو خواہ اور وجوہ فساد جو مقام غذا میں بیان ہو چکے فن کلیات میں اور از قبیل وہ صداع ہو جو لہسن اور پیاز اور رائی کی خورش سے پیدا ہو اور صداع خمار اور وہ صداع جو تناول سر چیزونکے پیدا ہو حرکات مواد کو جو اعضا میں ہوتے ہیں انکا بیان بھی قواعد کلیہ میں ہو چکا ہو سیج بھی منجملہ اُن چیزونکے ہو جنسے

HAKEEM SHOUKAT ALI

صداع پیدا ہوتا ہے اور ریح بوجہ تمدید اور کشش کے دردسر پیدا کرتی ہے اور تمدید اسوقت پیدا ہوتی ہے جب منفذ اور گذر ریح کا تنگ مخلوق ہو یا ایسی طرف نکاس
چاہے ایک خاص وقت میں جو تنگ پیدا ہوا ہے اور وہ منفذ ریح کا غیر طبعی ہے بخارات سے بھی صداع پیدا ہوتا ہے یا بوجہ کیفیت بخار کے یا چونکہ بخارات اخلاط کے
مقامات میں داخل ہوکر جگہ انکی تنگ کردیتے ہیں پس اسوجہ سے اخلاط میں حرکت پیدا ہوتی ہے ریاح اور بخارات کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتے ہیں اور خاص میں بھی
کبھی پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بذریعہ سونگھنے کے خارج دماغ میں پہونچتے ہیں یا از طرف مسامات داخل دماغ میں ہوجاتے ہیں اس سے دردسر پیدا ہوتا ہے اور ماز ین قبیل
وہ صداع ہے جو بدبو یا خوشبو سے پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ریاح بلغمی اور بخارات بلغمی ثقیل ہوتے ہیں اور انکی حرکت بطی اور سست ہوتی ہے
اور تحبس ہوتے ہیں اور ریاح سوداوی سے وحشت پیدا ہوتی ہے اور ٹھہرے ہوتے ہیں مقدار میں کم اور کیفیت میں بہت خراب اور اخلاط حادہ سے ریاح نہیں اُٹھتے
بلکہ بخارات پیدا ہوتے ہیں اور بخارات مادہ دموی کے خوشگوار ہوتے ہیں اور ضرر انسے کم پیدا ہوتا ہے اور مقدار انکی زیادہ ہوتی ہے اور صفراوی مادہ سے
بخارات تیز اور جلتے ہوئے ہوتے ہیں یہ سب باتیں قابل یاد رکھنے کے ہیں **فصل چھٹی صداع شرکی کے اقسام کے بیان میں** جو درد بوجہ شرکت
سے کسی عضو کے پیدا ہو اسکی دو صورتیں ہیں یا بوجہ مشارکت مطلق کے ہو یا بجہت شرکت خاص کے مشارکت مطلق سے یہ مراد ہے کہ دماغ تک عضو شارکت
کوئی شے جسمانی چڑھ کر نہ پہونچے بلکہ فقط اس عضو سے اذیت دماغ کو پہونچے اور مشارکت غیر مطلق یہ ہے کہ اس عضو سے دماغ تک ایک مادہ خلطی خواہ بخارات
پہونچیں پہلی قسم یعنے مطلق شرکت کی مثال وہ صداع ہے جو تشنج اور کزاز اور تمدد اور ریاح افرسہ اور اوجاع مفاصل میں خواہ نقرس اور عرق النساء ہو جسمیں
میں عارض ہوتا ہے اور کبھی جس کیفیت مشترک سے ایذا پیدا ہوتی ہے وہ کیفیت سازج اور خالص ہوتی ہے خواہ کیفیات طبعی سے ہو یا غیر طبعی سے کہ غریب
اور ردی ہو پس اسکو منسوب بطرف حرارت کے کرسکیں ورنہ بطرف برودت کے جیسے کیفیات سمی زہر کے پس کبھی بعض اعضا میں ایک خلط سمی ہوتی ہے جسکا
جوہر فاسد ہوتا ہے اور اسکی کیفیت کی برائی دماغ تک پہونچکر ایذا دیتی ہے اور کبھی موجب ایذا دہی مواد غریب ہوتا ہے کہ انکی طبیعت مخالف طبیعت جوہر
دماغ کے ہوتی ہے اور انکی ایذا دہی کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ انمیں کوئی کیفیت شدید ہوتی ہے خواہ انکی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور کبھی ایذا دہی ایک مادہ غریب
کرتا ہے جو بعض اعضا میں پیدا ہوا ہے اور اسکی پیدائش بھی غریب دور از طبیعت ہے اور فاسد بھی ہے جیسے اختناق رحم کا مادہ یا جسکو جلوس کرنیکا زمانہ دراز گذرا
ہو اور منی میں خواہ آلات میں رداوت پیدا ہو جاتی خواہ مراق میں کوئی خلط ردی پیدا ہوا اطراف میں کوئی خلط ردی پیدا ہو جسکو کبھی کیفیت سمی کی عادت ہوچکی ہو بسبب حصول ایک
مادہ موذی کے ہوتی ہے اور اسکی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ کیفیت معتادہ جو چیز اطراف دماغ میں پہلے اسکو فاسد کردے یعنی جو مادہ جدید اطراف میں پہلے
خواہ جو کچھ خلط جدید سے دماغ میں پہونچتا ہے اسکو یہ کیفیت فاسد کردے دوسری صورت یہ ہے کہ وہ کیفیت معتادہ دماغ کو قابل مواد اور ردی کے کردے
اور قابل مواد ردی کے دو طرح سے کرتی ہے ایک تو یہ کہ دماغ کو قابل جذب مواد کے کردے مثلاً بوجہ اس کیفیت معتادہ کے دماغ میں سخونت پیدا ہوجائے
پس بوجہ سخونت کے مواد کو دماغ اپنی طرف جذب کرے دوسرے یہ کہ یہ کیفیت معتادہ دماغ کو ایسا ضعیف کردے کہ مقابلہ انصباب مواد کا دماغ نکرسکے
پس جبکہ مادہ عضو ضعیف پر ضرور گرتا ہے انصباب مواد کا بطرف دماغ کے ہوا کرے اور اصول کلی میں یہ بات مذکور ہوچکی ہے کہ جو عضو ضعیف ہوجاتا ہے جو مادہ
اسکی طرف آتا ہے اسکو قبول کرلیتا ہے جو مشارکت دماغ کو تمام بدن سے پیدا ہوتی ہے یا کوئی کیفیت ایسی ہوتی ہے جو تمام بدن میں منتشر ہو یا کوئی مادہ تمام بدن میں پھیلا ہوا ہو
جیسے حمیات میں ہوتا ہے اور صداع بحرانی اسی قسم میں داخل ہے جسوقت حمیات حادہ میں دردسر کی شدت ہو یہ شدت علامت ردی ہے بلکہ قاتل ہے اگر
اسکے ہمراہ علامات ردی بھی ہوں اور تنہا دردسر میں شدت ہو بحران رعاف پر دلیل ہوتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ قے پر دلیل ہوتی ہے جو اعضا شارک
دماغ کے ہیں سب سے اول اور سب سے ادنی اور مناسب معدہ ہے اسلیے کہ معدہ میں اخلاط کا فضلہ باقی رہتا ہے خواہ جسمیں اخلاط پیدا ہوتے ہیں یا معدہ پر صفرا بطور دورہ کے
خواہ بلا دورہ گرتا ہے یا امراض خاص معدہ کے ہوتا ہے اسطرح کہ انصباب مرار کا و عار غلیظ سے سوائے رقیق کے بطرف معدہ کے ہوتا ہے جسطرح کہ مفصلاً باب
معدہ میں مذکور ہوا یہ کہ معدہ میں احتباس ریاح کا ہوتا ہے یا معدہ سے بخارات اٹھتے ہیں پس صداع پیدا ہوتا ہے بخار اور اسکے دردسر پیدا ہوتا ہے اور برودت
اسے بسرعت عارض ہوتی ہے اسلیے کہ اسکے اطراف میں تخلخل پیدا ہوتا ہے رحم بھی ایسا عضو ہے جسکو دماغ سے شرکت قوی ہے اور مراق کو شارکت دماغ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہے اور جگر اور طحال اور حجاب اور گردے اور تمامی اطراف بدن کے اور جانب پشت کے پہلے مشارکت دماغ کی وہ جھلی ہے جو استخوان قحف کو ڈھانپے ہوئے ہے اکثر
صداع شرکی بروقت انتقال مادہ کے اورام اعضاے اندرونی سے ہوتا ہے جو مشارک دماغ کے ہیں جسوقت ان مواد کو حرکت ہو

بیان عام ان علامات کا جو اقسام صداع پر دلالت کرتے ہیں اور انکے اقسام کا

جو درد سر اسباب خارجی سے پیدا ہوتا ہے جیسے ضربہ اور
سقطہ اور ملاقات اشیاء گرم خواہ سرد خواہ سموم گرم جلنے خشکی پیدا ہو یا ریاح تیز خوشبو ہوں یا بدبو خواہ احتقان ریح کا ناک وغیرہ کانوں میں ایسے اسباب صداع پر استدلال
انکے وجود خارجی سے ہوتا ہے اگر انکے وجود سے غفلت ہو جائے انکے آثار سے استدلال کرنا چاہیے جسطرح ہم بیان کرتے ہیں اور جو درد سر بوجہ ضعف دماغ
کے ہوتا ہے اسپر دلیل یہ ہے کہ تھوڑے سبب سے اسکا ہیجان ہوتا ہے اور حواس میں کدورت اور افعال دماغی میں آفت بھی اسکے ہمراہ ہوتی ہے اور جو درد سر قوت
حس دماغ سے پیدا ہوتا ہے اسپر دلیل یہ ہے کہ دماغ بہت جلد اثر قبول کرتا ہے ادنی سبب کا جو دماغ میں محسوس ہو خواہ آواز ہو خواہ سونگھنے کی چیز ہو خواہ سوا
انکے اور اشیاء مگر حس دماغ ذکی ہوتا ہے کند نہیں ہوتا اور مجاری دماغ کے پاک صاف ہوتے ہیں اور افعال دماغی میں کچھ آفت نہیں ہوتی جو صداع تمامی اسباب
مادی سے پیدا ہوتا ہے اسکے تمام اقسام میں گرانی سر میں موجود ہوتی ہے اور نتھنے میں تری بھی ہوتی ہے اگر مادہ تیز ہو باوجود ثقل کے سرخی اور حرارت بھی ہوتی ہے
خصوصا جو مادہ غلیظ ہے اور کبھی اسکے ہمراہ ضربان اور دھمک بھی ہوتی ہے مگر رطوبت منخر کی بشرطیکہ مادہ غلیظ ہو کم ہوتی ہے اور ناک کا خشک ہونا ایسے صداع
میں دلیل اسبات کا نہیں ہوتا کہ مواد نہیں ہے بشرطیکہ ثقل اور گرانی موجود ہو صفراوی مادہ لذع اور حرقت شدید سے خاص ہے اور نخس یعنے چبھنا کانٹو کا ایسا بھی ہوتا
ہے اور یہ امور نسبت اور مواد کے صفراوی میں زیادہ ہوتے ہیں اور نتھنے بھی خشک ہو جاتے ہیں اور پیاس اور بیداری اور زردی رنگ کی اور گرانی اسمیں
کم ہوتی ہے اور مادہ بارد پر دلالت لون سے اور درد کے مزمن ہونیسے اور لون یعنی رنگ کبھی ہوتی ہے اگر یہ امتلاء اخلاط بوجہ تخمہ کے ہو اسپر دلیل سقوط اشتہا اور
کسل ہوتے ہیں اور مادہ رطب سرد ہو خواہ گرم اسپر سبات دلالت کرتا ہے بلغمی اور سوداوی مادہ سے دماغ کو الم نہیں پہونچتا ہے اور یابس مواد کے ہمراہ ثقل
کم ہوتا ہے اور بیداری زیادہ ہوتی ہے اور سر مادہ التہاب سے خالی ہوتا ہے اور فکر فاسد زیادہ ہوتی ہے اور رنگ میں تیرگی پیدا ہوتی ہے کبھی استدلال ہر خلط پر
چہرہ اور آنکھ کے رنگ سے کیا جاتا ہے اور کبھی اگر قلیل مادہ ہو اس دلالت میں اختلاف ہوتا ہے اسکا سبب یا دفع ہونا خلط سوداوی کا بطرف عمق اور اندرون کے
خواہ عمق میں محتقن ہونا یا جذب ہونا مواد حادہ سے آنکھ اور چہرہ کیطرف بوجہ درد کے ایسے مواد کا جو سرد ہوں اور موجب درد کے نہوں اسلیے کہ درد کا قاعدہ ہے
جب کسی عضو میں پیدا ہوتا ہے بطرف اس عضو یا قریب کے جذب مواد کرتا ہے اور اگر ایسے وقت بطرف عضو کے خون کا جذب ہوتا ہے اور کبھی سوا خون کے اور خلط کا
بھی جذب ہوتا ہے جو درد بوجہ ریاح کے پیدا ہوتا ہے اسمیں گرانی کم ہوتی ہے اور تمدد زیادہ ہوتا ہے اور کبھی تمدد کے ہمراہ نخس اور چبھن بھی ہوتی ہے اور کبھی ایسا معلوم
ہوتا ہے جیسے اکال مادہ جو عضو کو کھائے لیتا ہو اور ثقل ریحی میں ہرگز نہیں ہوتا ہے کبھی صداع ریحی اور بخاری پر دوی اور طنین بھی دلالت کرتی ہے اور انتشار اوداج
میں پری پیدا ہوتی ہے اور نیز صداع ریحی میں انتقال درد کا ایک مقام سے دوسرے مقام تک ہوتا ہے اور جسوقت بخارات بکثرت اٹھتے ہیں ضربان شرائین
میں بشدت پیدا ہوتا ہے اور تخیلات فاسد دماغ میں پیچیدہ ہوتے ہیں اور اسکے ہمراہ سدر اور دوار بھی ہوتا ہے جو صداع مزاج ساذج یعنے بلا مادہ سے ہوتا ہے
اسکی علامت احساس اسی مزاج خاص کا ہے مع عدم ثقل اور گرانی کے جو مادہ میں ہوتی ہے اور نیز خشکی ناک کی بھی صداع ساذج میں ہوتی ہے اسلیے کہ خشکی بینی کی
ایسے صداع سے بہت مناسب ہے حرارت مزاج سے اگر صداع پیدا ہو مریض کو خود اور نیز جو شخص اسکے سر کو چھوے حرارت اور التہاب محسوس ہوگا اور سرخی
چشم بھی موجود ہوگی اور سرد چیزوں سے نفع ہوگا سرد مزاج سے اگر درد سر پیدا ہو پس حکم برعکس اول کے ہوگا اور چہرہ ایسے بیمار کا لاغر نہوگا اور نہ رنگ میں
سرخی اور نہ درد میں افراط ہوگی اگرچہ درد مزمن ہو خشک مزاج کے صداع پر دلیل یہ ہے کہ اس سے پہلے کسیطرح کا استفراغ خواہ ریاضات خواہ بیداری بکثرت یا
اور اقسام کے درد ہو چکے ہونگے اور انواع رنج اور غم کے بھی اس پر مقدم ہوتے ہیں اور یہی اس صداع کا خاصہ ہے کہ جب کوئی بات انکی مورد مذکورہ بالا سے
پھر پیدا ہوگی زیادتی درد کی بھی اسکے ہمراہ ہوتی ہے جو صداع بوجہ مشارکت کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے اسکا پیدا ہونا اور جاتا رہنا اور شدت اور ضعف سب
امور بطور اسی عضو کے ہوتے ہیں بلکہ شرکت ہے یہ درد پیدا ہوا ہے اور جسقدر الم اس عضو کو پہونچتا ہے خواہ اسکا الم باطل ہوتا ہے اسیقدر شدت اور خفت

HAKEEM SHOUKAT ALI

صداع میں بھی ہوتی ہے اور اگر بشرکت نہو آفت تمام افعال دماغ میں ہوگی جیسے آنکھ کے تاریکی اور سبات اور ثقل دماغ اور تمام اعضا کا حال اچھا ہوگا اگر آفت نفس حجاب دماغی میں ہو اور آفت بھی قوی ہو اسپر دلیل یہ ہوتی ہے کہ آنکھوں کی جڑ تک الم پہونچتا ہے اور اگر آفت باہری جھلی میں ہو یا اور کسی مقام میں آنکھوں تک الم نہ پہونچے گا اور جلد کے چھونے سے درد پیدا ہوگا جو صداع بمشارکت معدہ پیدا ہوتا ہے اسپر دلیل ہے کرب و غشی کا پیدا ہونا اور غشی کے ساتھ اشتہا میں کمی خواہ بطلان اشتہا اور ہضم کی خرابی خواہ کمی یا بطلان ہضم بعد وجود دلائل مذکورۂ سابق کے اور اگر معدہ پر انصباب مرار کیوجہ سے صداع عارض ہو بروقت خلوے معدہ کے ایسی درد سر میں شدت ہوتی ہے خواہ نہار منھ سونے سے یہ درد زیادہ ہوتا ہے کبھی صداع بسبب کسی ایسی چیز کے پیدا ہوتا ہے جو خاص دماغ میں ہے اسکی وجہ سے معدہ میں یہ کیفیات پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ آفات معدہ میں عارض ہوتے ہیں بشرکت دماغ کے اور ایسی صورت میں ابتدا مرض کی معدہ سے نہیں ہوتی ہے گو بعد ماؤف ہونے معدہ کے پھر صداع بوجہ فساد معدہ کے بھی پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ بخوبی غور کر لیا جائے کہ جو صداع بشرکت معدہ کے ہو ابتدا مرض کی سر سے ہے یا معدہ سے اور دونوں عضو کا حال دریافت کر کے علاج میں دست اندازی کرنی چاہیے کہ احداث مرض اس عضو سے ہوگا جو سابق سے ماؤف ہو دماغ ہو خواہ معدہ۔ معدہ کے سابق ہونے پر کبھی بوجہ اختلاف حال ہضم اور اختلاف حال خلوء معدہ اور امتلاے معدہ سے استدلال کیا جاتا ہے اسلیے کہ الم معدہ کا اگر بوجہ صفرا کے ہوگا بروقت خلاے معدہ کے ہیجان الم کا ہوگا اور اگر بوجہ کسی خلط بارد کے ہوتا ہے حالت گرسنگی میں کم ہوتا ہے اور بھوک سے اسمیں سکون پیدا ہوتا ہے اور شیر بوجہ جوع کے ایک بخار کا ہیجان ہوتا ہے کہ اس سے اذیت پیدا ہوتی ہے مگر ایسے کچھ کھانے سے اس الم میں تسکین تمام جمیع امور میں پیدا نہیں ہوتی اور کبھی شاذ و نادر کھانے سے تسکین بھی پیدا ہو جاتی ہے پھر کبھی التہاب اور سوزش اور ڈکار سے ان دونوں قسموں میں تفرقہ کیا جاتا ہے ڈکار کو جن امور پر دلالت ہے اپنے مقام خاص پر اسکا بیان آتا ہے اسطرح ان دونوں قسم میں تفرقہ بوجہ ان علامات کے کیا جاتا ہے جو باب معدہ میں مذکور ہونگے کبھی اسپر استدلال اُس شے سے بھی کیا جاتا ہے جو قے میں برآمد ہوتی ہے اور اختلاف صداع کا بروقت وارد ہونے کسی شے کے معدہ پر بھی اس قسم پر دلالت کرتا ہے اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ انکے معدہ پر صفرا یا سودا گرتا ہے پھر اگر درد سر میں شدت ہو اور کچھ کھالیں صداع میں تسکین پیدا ہوتی ہے اسباب سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ صداع بمشارکت معدہ ہے اکثر یہ صداع جب شروع ہوتا ہے جزو مقدم یافوخ سے شروع ہوتا ہے اور کبھی وسط یافوخ کیطرف جھکا ہوا شروع ہو کر بعد ازاں نیچے اُترتا ہے جو صداع بشرکت جگر کے ہوتا ہے داہنی طرف کو مائل ہوتا ہے اور طحال کی شرکت سے درد سر اگر ہو بائیں طرف مائل ہوگا اور جو صداع بشرکت مراق کے ہو آگے کیطرف زیادہ مائل ہوگا اور جو بشرکت رحم پیدا ہو عین وسط یافوخ میں ہوگا اور اکثر یہ درد سر بعد ولادت خواہ اسقاط یا احتباس حیض خواہ کمی حیض کے پیدا ہوتا ہے شناخت اس صداع کی جو بوجہ پیدا ہونے کیڑونکے دماغ میں بموجب قول حکماء ہند کے عارض ہوتا ہے یہ ہے کہ کال اور اسوقت دماغ میں بوے بد آتی ہے اور درد سر میں شدت بروقت متحرک ہونے کیڑونکے پیدا ہوتی ہے اور بروقت ساکن ہونے دود کے درد بھی ساکن رہتا ہے اور جو درد سر بشرکت گردہ اور اعضاء پشت کے ہوتا ہے وہ مائل بطرف پشت کے زیادہ ہوتا ہے اور جو صداع بوجہ مشارکت اوجاع اور اعضا کے ہوتا ہے جسوقت اس عضو کے درد کا ہیجان ہوتا ہے اُسی وقت اسکی بھی زیادتی ہوتی ہے اور جو صداع ہمراہ حمیات اور بروز بحران ہوتا ہے وہ انھیں اوقات میں پیدا ہوتا ہے اور جب انمیں سکون پیدا ہو یہ بھی ساکن ہو جاتا ہے اور جب انمیں ضعف پیدا ہو یہ بھی ضعیف ہوتا ہے کبھی انقباض اور سمٹنا بدن کا بروقت زیادتی حمی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اخلاط صفراوی بجانب دماغ متوجہ ہوے ہیں اور کیا عجب ہے کہ درد سر پیدا ہو یا اگر صداع موجود ہو اسمیں شدت عارض ہو اکثر اشیاء جیسے روانی شکم کی پیدا ہوتی ہے وہ بھی بسبب حدوث درد سر کے ہوتے ہیں اسلیے کہ وہ اشیا چونکہ تفتیح ان راہونکی کرتے ہیں جن راہوں سے بخارات اوپر صعود کریں اگرچہ خود وہ اشیا گرم نہوں جیسے سکنجبین وغیرہ اور شقیقہ کا بھی حال یہی ہے اور تدبیر لطیف مضر ہے اس شخص کو جسے درد سر عارض ہوا ہے بوجہ علاج غلیظ کے جو واسطے اصلاح مادہ صفرا کے مستعمل ہوا ہے اور کبھی صداع میں زیادتی خود بخود پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اسوقت درد شدید ہوتا ہے پس شدت وجع کی صداع کو زیادہ کر دیتی ہے۔ یہ سب باتیں جو مذکور ہوئیں انکو بخوبی معلوم کر کے یاد رکھنی چاہییں **فصل ساتویں علامات منذرہ صداع کے بیان میں جو امراض میں پیدا ہوں** جو علامات ایسے ہیں کہ اکثر انکی دلالت درد سر کی وجود سابق خواہ فی الحال یا آیندہ پر ہوتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نکا بیان بھی مناسب ہے اگر بول مشابہ خچر کے پیشاب کے ہو دلیل ہو کہ درد سر پہلے تھا اب نہیں باقی ہو خواہ آئندہ ہونیوالا ہو سپید ہونا بول کا حمیات حادہ کے وقت
بحران مین دلالت کرتا ہو کہ مادہ مرض بطرف سر کے منتقل ہوا ہو اور یہ انتقال ضرور صداع پیدا کرتا ہو

فصل آٹھوین مین تدبیر کلی صداع کا بیان

یہ تو معلوم ہو کہ صداع کے علاج کا اہتمام بہ نسبت اور امراض کے زیادہ ہو اور وہ اہتمام یہی ہو کہ اسکا سبب دور کیا جائے اور مقابلہ سبب کا بالقصد کیا جائے
اور بعد ازان یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو امور درد سر کے ازالہ اور دور کرنے مین نافع ہین وہ یہی ہین کہ خورش مین کمی اور مشروبات مین بھی کمی کرنی چاہیے اور
کثرت نوم بھی مفید ہو اگرچہ کھانے مین کمی کرنے سے صداع حار کو ضرر ہوتا ہو جسطرح صداع مزمن کو زیادہ خورش سے ضرر پہونچتا ہو اور درد سر کے لیے
اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہو کہ جہانتک ممکن ہو آرام کرے اور جو چیز موجب حرکت اور تعب کی ہو مثل جماع وغیرہ کے اسے ترک کرے اور فکر اور تردد ہو تو اُسے
بھی ترک کرے اگر صداع مادی ہو تو یہی کوشش کرے کہ مواد بطرف اسفل جھکے اور تر آئین اگرچہ بذریعہ حقنہ کے اُترین مگر واجب ہے کہ ادویہ حقنہ اتنے قوی ہون
کہ انمین قوت اخراج مواد کی اطراف جگر اور معدہ سے ہو اور اجزا ایسے شریک ہون جنمین قوت جذب مادہ صداع کی بطرف اسفل کے پوری ہو جو قسم
صداع کی سلیم ہو انمین فقط پاؤنکی مالش کیجاتی ہو کہ اکثر جس شخص کو درد سر کی شکایت ہوتی ہو پاؤن ملتے ملتے سو جاتا ہو اور کبھی جب پاؤن بخوبی ملے
جاتے ہین درد سر بھی کم ہو جاتا ہو اگر زیادہ استعمال طلا اور ضماد کا ہو اور مرض صداع کا مزمن ہو گرم ہو خواہ سرد پہلے سر کے بال تراشنا ضرور ہو یہ تدبیر بہت
معین ہو قوت دوا کی نفوذ پر اور منجملہ معین چیزونکے ایک تدبیر یہ بھی ہو کہ یافوخ پر یعنی سر کے بیچ پر ٹوپی کی شکل خمیر کا ایک سانچہ سا بنا کر رکھین خواہ پشمینہ
وغیرہ کی ٹوپی اُڑھائین تاکہ جو دوا سر پر رکھی جائے اس ٹوپی مین رُک رہے اور گرنے نہ پائے اور رقیق دوا سیلان اور بہ جانے سے باز رہے اور بہت دیر تک
ٹھہرنے دوا کے دماغ مین اسکو سرایت بخوبی ہو اور چونکہ یہ دوا اس ٹوپی مین بند ہو جائیگی اور اثر ہوا کا اس تک نہ پہونچے گا اسکے اثر کو ہوا باطل
نکر سکے گی **فیلغریوس** حکیم نے کہا ہو کہ فصد عرق جبہہ کی اور بالتزام سر مین پچھنے لگانا سر کے نیچے تکیہ اور اطراف کی مالش اور انکو گرم پانی مین
رکھنا اور تھوڑی سی تشنگی کرنا اور جو غذا نفخ اور تبخیر پیدا کرتی ہو اور دیر مین ہضم ہوتی ہو اسکو ترک کرنا اس شخص کو نافع ہو جو پسند کرے اسباب کو کہ اسکا درد سر زائل ہو اور
پھر عود نکرے مین کہتا ہون اکثر آب گرم اطراف پر مریض صداع کے بہنے گرایا اور دیر تک گراتے رہے پس مریض کو ایسا معلوم ہوا کہ درد سر سے بطرف اطراف کے اُترتا
ہو اور کم بھی ہو جاتا ہے اور اگر اسیطرح اُترتا رہے بالکل زائل ہو جائے **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ ترش غذا بیماران صداع کو موافق نہین ہو مگر جو درد سر شرکت
معدہ کے ہو اور یہ غذا اس قسم کی ہو کہ فم معدہ کو گندہ کرے اور تقویت دے اور مرار کے گرنے کو روکے اور منع کرے اگر ہمراہ درد سر کے اور آلام ایذادہ پیدا ہون پس
مبالغہ اور کوشش زائد دفع مین اس عارضے کے کرنی چاہیے کہ اکثر یہ امر عارضی بسبب زیادتی اصل مرض صداع کے ہوتا ہو جیسے بیداری کہ اگر بوجہ صداع کے
بیداری عارض ہوئی اسکے بعد درد سر مین شدت ہو پھر یہ بیداری خود سبب زیادتی صداع کے ہو جاتی ہو پس حاجت ایسی ہوتی ہو کہ پہلے ازالہ صداع سے دفع
بیداری کی تدبیر کیجائے پس اس مثال خاص مین واسطے دفع بیداری کے روغن کدو خواہ روغن بید سادہ اور روغن نیلوفر کا استعمال کرے اور دودھ کو کافور وغیرہ
سے معطر کر کے بھی استعمال کرین اور کبھی ایسی بیداری کے علاج مین مخدرات کی ضرورت ہوتی ہو کہ اسوقت نیند آجاتی ہو جو صداع ایسا ہو کہ اسکے ہمراہ نزلہ ہو تو اسمین
توجہ ایسی تدبیر کیطرف کرنا چاہیے جس سے تبرید سر کی حاصل ہو خواہ سر مین ترطیب پیدا ہو روغن وغیرہ سے بلکہ بفراغ خاطر بطرف استفراغ کے متوجہ ہو کر تدبیر کرنی چاہیے
اور اطراف کو مستحکم باندھ کر اور انکی مالش کرنی چاہیے اور انکو آب گرم مین رکھنا چاہیے اور اگر ارادہ ہو کہ سر پر ایسی چیز رکھے جسکی قوت باطن سر تک نافذ ہو یہ بھی
ہو سکتا ہو سوا بطرف مقدم دماغ کے جس مقام پر درز اکلیلی ہو اور سوا مقام یافوخ کے کہ ان دونون مقام پر ہر چیز کا نفوذ بخوبی ہو جاتا ہو جیسا تشریح مین بیان
ہو چکا اور مقام پر ایسی حاجت ہوتی ہو موخر دماغ مین جو ہڈی دماغ کو محیط ہو وہ کثیف ہو اس جسے کوئی دوا وہان نفوذ نہین کرتی جسکے نفوذ کی ضرورت ہو کہ دماغ
تک پہونچے پھر اگر زیادہ اہتمام شدید ایسے مقام پر دوا لگانے مین کیا جائے بانہمہ ایسا نفع نہو گا جسقدر نفع مقدم دماغ پر دوا کے لگانے سے ہوتا ہو خواہ اُسیک
یافوخ پر لگانے سے جو فائدہ ہوتا ہو پھر اگر دوا مذکور سے تبرید پیدا ہوئی عصب کے مبادی اور جڑ کو ضرر پہونچے گا اور اصل نخاع کو مضرت پہونچے گی صداع ضربانی کے
ہمراہ کبھی ورم گرم یا ورم سرد ہوتا ہو اور صداع ضربانی ایسا ہوتا ہو جیسے نبض کی رگ دھکتی ہو اسطرح سر مین دھمک پیدا ہوتی ہو پھر اگر سبب صداع ضربانی کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

مادہ گرم ہو ایسے مبردات کا استعمال کرنا چاہیے جسمیں دودھ بھی شریک ہو اور حجامت نقرہ یعنے گدی کے جو پس سر ہو اور دونون کنپٹی پر جونک لگائی جائیں اور اطراف کی بندش کیجائے اور اگر یہ صداع مادہ باردہ سے پیدا ہوا ہو پس تدبیر کا میلان ایسی شے کیطرف ہو جو مادے کو بکھیرے اور اسکے ہمراہ ایسی دوا بھی ضرور ہو جسمین تقویت اور برودت ہو جسطرح روغن گل میں سداب اور پودینہ بھی شریک کیا جائے اگر یہ درد سر اتنا شدید ہو کہ لڑکونکے درز نہیں سوراخ پڑ جائیں ایسے وقت انکے علاج میں بہتر یہ ہے کہ ہلدی باریک پیسکر روغن گل اور سرکہ ملا کر استعمال کریں مگر پہلے سر کو پانی اور نمک سے دھو ڈالیں اور اگر استعمال سعوط قوی کا کریں جو محلل قوی ہوں تدریج استعمال کرنا جیسا قواعد کلیہ میں بیان ہو چکا معالج کو واجب ہے کہ مخدرات کا استعمال تا امکان نہ کرے مگر ہم آیندہ بعض طرق ایسے لکھینگے کہ واسطے تسکین درد کے کبھی استعمال مخدر کا جائز ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قے سے درد سر کا علاج نہیں ہو سکتا ہو بلکہ قے کرنا مریض صداع کو نہایت مضر ہے مگر جو درد سر بشرکت معدہ کے ہو اسمیں قے سے نفع ہوتا ہے جو درد سر جانب پشت سر ہوتا ہے اگر اسکے ہمراہ تپ نہو اسکا علاج پہلے جوشاندہ مسہل سے بقدر قوت کے کرے بعد ازان فصد کرانی چاہیے جس شخص کا درد سر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہو اور برودت کے اس صداع میں تسکین پیدا ہو پس شاید اسکے حق میں پھر فصد ضرور ہو خواہ حجامت یعنے پچھنے لگانا تاکہ بوجہ ہمیشہ رہنے درد کے جذب فضول بطرف سر کے نہو جائے اور مرض میں زیادتی ہو

فصل نوین بیان میں اس صداع حار کے جو بلا مادہ ہو جیسے دھوپ کی سوزش وغیرہ خواہ مادہ صفراوی اور دموی سے ہو غرض ایسے صداع کے علاج سے تبرید ہو اور ابتدا میں روغن گل خالص سے زیادہ نافع کوئی شے نہیں ہے کہ اسمیں عصارہ بقول بارد خواہ اصناف نباتات بارد کے عصارات ملائے جائیں اور ایسی شے جس سے زیادہ نافع ممکن نہو یہ ہے کہ مریض دودھ اور روغن بنفشہ خواہ روغن گل کو ناک کیطرف سے دماغ میں چڑھائے مگر برف سے روغن کو سرد کر لینا ضرور ہے اور یہ بھی درست ہے کہ روغن گل اور سرکہ ملا کر سعوط کریں اسلئے کہ سرکہ بشرط مذکور نفوذ دوا پہنچنے میں ہوتا ہے اور شیر سرکہ تھوڑا سا ہے کہ پانی میں ملا کر پینا بھی بتجربہ نافع ہوتا ہے جو درد سر بوجہ حرارت آفتاب کے پیدا ہوا اسکا علاج بھی بعینہ یہی علاج ہے مگر ہوا کے اعتدال اور سرد کرنے میں اہتمام زیادہ درکار ہے اور ایسے مکانات کیطرف ٹھہرنا چاہیے اور جگہ ایسی اختیار کرنی چاہیے جو سرد ہوں اور ضماد اور نطول اور مرخات یعنی مالش کی چیزیں روغن وغیرہ سے جسقدر مستعمل ہوں سب کا مزاج بھی سرد ہو اور بالفعل بھی بذریعہ برف وغیرہ کے سرد کیے جائیں اسی طرح شموفات یعنی اور شمومات یعنی سونگھنے کی چیزیں اور سب کا بیان ہو چکا ہے اور واجب ہے کہ یہ مریض اور ہر قسم صداع حار کا بیمار ایسی حرکت سے احتراز کرے کہ حرکت ہوا ور چلانے اور چیخنے سے اور کثرت افکار اور جماع اور بھوک سے بھی پرہیز واجب ہے جو درد سر حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہے اگر ابتدا میں اسکا تدارک واجبی کیا جائے آسانی دفع ہو جاتا ہے اور اگر چندے اسکی تدبیر نہ کریں اور بجائے خود چھوڑ دیں شاید اسکا علاج متعذر اور دشوار ہو جاتا ہے خواہ زیادہ اہتمام اسکے علاج میں کرنا پڑتا ہے اکثر جو صداع حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہے فقط اسیطرح کا نہیں ہوتا جیسا حرارت آفتاب سے ہونا چاہیے یعنی فقط صداع ساذج نہیں ہوتا بلکہ بخارات بھی اٹھنے لگتے ہیں اور اخلاط ساکن کو اس صداع میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے یہ صداع محتاج الی استفراغات کا بھی ہوتا ہے جو اوپر مذکور ہو چکے بموجب شرط مذکورہ کے اور کبھی اگر ایسے صداع میں فقط بخارات اٹھیں اور اخلاط میں حرکت پیدا نہو جب بھی حاجت استفراغ کی ہوتی ہے اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے کہ امتلا پیدا ہو اور جذب اخلاط اور مواد کا مقامات الم میں ہو جیسا اصول کلیہ میں بیان ہو چکا اسوقت اگر استفراغ سے غفلت کیجائے اور خلط غالب کا اخراج نکیا جائے بہت جلد وقوع آفت سے امان نہوگی جسوقت سر میں التہاب شدید کسی قسم کے صداع حار میں پیدا ہو اور وہ التہاب حد سے متجاوز ہو جائے جو کے ستو اور اسبغول لیکر آب عصی الراعی میں گوندھکر اور برف میں سرد کرکے ضماد کرنا چاہیے جو درد سر مادہ حارہ دموی سے پیدا ہو بہت جلد فصد لینی چاہیے اور بقدر حاجت اور طاقت خون نکالنا چاہیے اور اگر فصد ہاتھ کی رگونسے نہو اور اس سے مراد پوری نہو اور درد باقی رہجائے اور رگیں سب کی سب بھری ہوئی نظر آئیں اور سر چہرہ اور آنکھوں میں امتلا معلوم ہو اسوقت واجب ہے کہ اس رگ کی فصد کریں جس سے خاص دماغ کا تنقیہ حاصل ہو جیسے ان رگونکی فصد جو ناک میں ہیں دونوں نتھنے کیطرف یا فصد ان رگونکی جو پیشانی میں ہیں اسلئے کہ یہ رگیں ایسی ہیں کہ انکی فصد سے استیصال آلام سر کا ہوتا ہے یعنے جسقدر امراض مادی سر میں پیدا ہوتے ہیں ان رگونکی فصد سے زائل ہو جاتے ہیں مگر اس فصد میں جانب درد کے رعایت ضرور ہے اگر درد بطرف موخر دماغ کے ہوتا ہو پیشانی کی ان رگونکی فصد کرنی چاہیے جو انکی طرف مائل ہیں اور درد کسی اور طرف ہو درد کی جانب مقابل کی رگ پیشانی کی **کھولنی چاہیے اگر جانب**

HAKEEM SHOUKAT ALI

مقابل کی رگ پوشیدہ ہو اور معلوم نہو بدلے فصد کے پچھنے لگانے چاہییں حکیم ارکاغانیس کا قول ہو اگر اس تدبیر سے برآمد کار نہو پس واجب ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان پچھنے لگائے جائیں اور بہت سا خون نکالا جاوے اور مقام حجامت کو نمک سے پوچھنا چاہیے اور اوسی جگہ پشمینہ کا ایک ٹکڑا روغن زیتون میں بھگو کر لگا دینا چاہیے پھر اوسپر دوسرے دن کوئی دوائے جراحی رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر فقط صداع کی اسی قسم سے خاص نہیں ہو بلکہ جمیع اقسام درد سر کے جو پرانے ہوں اور جنکا مادہ خبیث ہو کسی قسم کا مادہ کیوں نہو سب میں یہ تدبیر مفید ہو کبھی اس قسم میں درد سر کے اور جو قریب اسکے ہو فصد سافن سے بھی فائدہ ہوتا ہو اور حجامت ساق بھی مفید ہوتی ہو یہ تدبیر بیمار رعنکے فصد وغیرہ کی ہو اگر بول میں رسوب صفراوی نظر آئیں تو استفراغ مادہ کا بھی ایسی دوا سے جو تلیین طبیعت کرے اور مزلق بھی ہو جائز ہو جسکا ذکر ہم بیان صداع صفراوی میں کرینگے اور واجب ہو کہ ہمیشہ تلیین طبیعت کی تدبیر کرتے رہیں امثال شوربا ہائے غشوقیہ اور اجاصیہ کے یعنی وہ شوربے جنمیں آلو بخارا شریک ہوں اور مسور اور ماش کا شوربا خواہ اور غذا جسمیں جرم اسکا داخل نہو جائز ہو اور یہ بھی جائز ہو کہ ایسے بیماروں کیلئے اغذیہ تجویز کریں ایسی غذاؤں سے جو سرد ہوں اور خون سرد مائل بہ یبوست اور غلاظت پیدا کریں اور وہ ایسی غذا ہونی چاہیے جسمیں کسیقدر قبض بھی ہو جیسے سماقیہ اور رمانیہ اور عدسیہ ہمراہ سرکہ کے اور عدس مقشر جسکی پخت میں سرکہ پڑا ہو اور کل وہ چیزیں جنسے قبض پیدا ہو اور ساتھ انکے تلیین بھی نہو اور خشکی طبیعت پیدا کرنیوالے چیزوں سے ہو علاج میں امراض سر کے زیادہ حاجت تلیین طبیعت کی ہوتی ہو ایسے وقت میں تعدیل ان قابض غذاؤں کی سکنجبین اور شیرخشت سے اور جتنی چیزیں میٹھی ہیں اور انسے تلیین طبیعت کی پیدا ہوتی ہو کرنی چاہییں واجب ہے کہ یہ غذائیں ایسی ہوں کہ انکا کیموس اچھا ہے اور مقدار انکی کم ہو زیادہ مقدار نہ کھائی جاوے جسوقت استعمال مروخات کا کیا جاوے وہ چیزیں اختیار کیجائیں جنمیں تبرید ہو اور ترطیب شدید نہو بلکہ کسیقدر رادع ہوں اور قابض بھی ہوں جیسے آب انار یا عصارات سرد اور قابض فواکہ کے خواہ آب برگ یا بارالاصول یا لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ کے یا آب عصی الراعی علاج اس درد سر کا جو مادہ صفراوی سے پیدا ہو یہ ہو کہ اگر خون میں تھوڑی سی حرکت معلوم ہو اخراج تھوڑے سے خون کا کریں ورنہ ابتدا استفراغ کی ہلیلہ سے کرنی چاہیے اگر تپ ہو ایسی مرطب دوائیں جنمیں خشونت ہو اور بشدت مادہ کو نچوڑیں جیسے شیرخشت اور شربت فواکہ اور آب لبلاب یعنی عشق پیچاں کا استعمال کریں اور کبھی شاہترہ سے بھی استفراغ کیا جاتا ہو اور نرم اور خفیف حقنہ سے بھی کرتے ہیں اگر مادہ صفراوی غلیظ ہو اور تمامی طبقات معدہ میں ڈوبا ہوا اور پھیلا ہوا ہو کہ قے کے ذریعہ سے بخوبی نکل نہ سکے اور نہ بذریعہ مسہلات کے پھسل کر اخراج پاوے خواہ طبیخ ہلیلہ جو قرابادین میں ایسے مادہ کیواسطے مذکور ہو اس سے کارروائی نہو تبدیل مزاج کا ایسی چیزوں سے جسمیں تبرید اور ترطیب ہو تمام بدنکا بذریعہ اکول و شروب کے اور فقط سر کی تبرید اور ترطیب اگر سبب مرض کا فقط سر میں ہو ان معالجات سے جو قواعد کلیہ میں مذکور ہو چکے اور نیز جسطرح والسے علاج سوء مزاج یابس کا کیا جاتا ہو اور بموجب اسباب عام حرارت کے اور اسباب عام یبوست کے ازالہ انہیں اسباب کی رعایت کریں لطوخات یعنی چپیدہ کرنیکی چیزیں جو صداع گرم میں نافع ہیں منجملہ انکے قرص زعفران ہو اور بیداری کو مفید ہو نسخہ اس قرص کا یہ ہو زعفران ۲ مثقال مرکی ڈیڑھ مثقال پھٹکری سفید ۸ مثقال پھٹکری زرد ۵ مثقال یہ سب چیزیں نہری کو نکر شراب مازو سے گوندھ کر قرص تیار کریں اور بروقت حاجت کے تھوڑے سرکہ اور روغن گل میں گھول کر دونوں کنپٹی پر طلا کریں حمیات میں جو صداع حار پیدا ہوں اسوقت ایسی دوا انکا استعمال جو بخارات کو بچیدہ کرکے پھیر دیں نار دا ہو اور فقط سرکہ اور گل سرخ کا سونگھنا ایسے درد سے عافیت پیدا کرتا ہو

فصل نویں بیان میں علاج صداع سرد کے جو بلا مادہ پیدا ہو یا مادہ بلغمی اور سوداوی سے پیدا ہوا ہے

درد سر میں تکمید اور سینکنا ایسی چیزوں سے چاہیے جو بالفعل سخونت پیدا کریں ان چیزوں سے جو گرم ہوں اور باجرا گرم کیا ہوا اور نمک گرم کیا ہوا مگر باجرا لطیف اور زیادہ معتدل ہو کبھی ایسی حجامت خصوصا جو لوگ اذیت سرما سے مریض ہوئے ہوں بشرطیکہ انکے بدن اخلاط سے پاک ہوں اور خوف حرکت اخلاط کا نہو الغرض ان لوگوں کو یہ تدبیر نفع کرتی ہو کہ اپنے سر کو دھوپ میں برہنہ کرکے کھڑے رہیں تا اینکہ صحت حاصل ہو اور درد سر زائل ہو جاوے بعض شخص کو اذیت سرما کی پہونچی ہو واجب ہو کہ غذا اپنی کم کرے اور طبیعت کو بذریعہ اسہال کے نرم رکھے گو بذریعہ حقنہ کے اور حرکات بدنی اور نفسانی اور حرکات فکری میں ایسی تدبیر کریں کہ اسے کرنی نہ پڑے اور شراب سرد کے استعمال سے اسکو باز رکھنا چاہیے اور ہوائے سرد میں نکلنا اسپر حرام ہو اور جمیع بیماران صداع بارد کو بعد تنقیہ کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بشرط حاجت کے مروخات اور سعوط اور نشوق اور شموم اور لطول اور ضماد سخن مذکور مفید ہوتا ہے اور ایضاً ان لوگوں کو شراب ریحانی جو رقیق اور قوی ہو ہمراہ بزور کے یعنے
تخم کرفس اور رازیانہ اور تخم گندنا اور انیسون کے اور زیرہ اور رود قوا اور فطراسالیون وغیرہ نافع ہے اور یہ دوا اسوقت مناسب ہے کہ اخلاط کی طرف سے اطمینان
ہو کہ وہ معدہ مین آمادہ انتشار کے نہین ہین اور اسوقت مفید ہے کہ مریض تپ مین مبتلا ہو اور خوف شدت حمی کا پیدا ہو اور ایضاً انکو مفید ہے ضماد خردل کا اور کل
ایسے ضماد مجمرہ خصوصاً جنمین ائی دخل ہو اور شاقضیا بھی شریک ہو اور اگر راکھ کو سرکہ مین ملا کر طلا کرین یہ بھی مجرب ہے اسیطرح مجلبہ ہمراہ روغن بادام تلخ کے
بطور چپڑنے کے بھی مجرب ہے مگر یہ سب دوائین بعد بال ترشوانے کے کرنی چاہین لسن کا کھانا بھی صداع بارد کو دفع کر دیتا ہے جو درد سر بوجہ مادہ بلغمی کے پیدا
ہوا سکا علاج یہ ہے کہ بدن کو مادہ سے بذریعہ استفراغ کے پاک کرین اگر خلط مذکور تمام بدن مین ہو بعد ازان تقلیل غذا مین کرین اور تلطیف غذا کی بھی کرنی چاہیے جو
بازیر یعنے مصالح گرم کہ انسے درد سر پیدا نہین ہوتا انکو استعمال کرین اور جو منضجات اوپر مذکور ہو چکے اور جو مسہلات اور ادویہ استفراغ کا بیان گذر چکا ہے انکا
استعمال کرین مگر ابتدا اقل سے کرتے کرتے بڑھاتے جائین اسکے بعد وہ معالجات جو قواعد کلیہ مین بیان ہو چکے انکا استعمال کرین اور جو چیزین مسکن وجاع ہین اور جنسے
فوراً تسکین درد مین پیدا ہوتی ہے انکا بھی استعمال کرین اور بھی جن چیزون کا استعمال علاج بارد اور علاج رطب مین واجب ہے اور استعمال تریاقات کا معاجین ہفتہ مین
ایک مرتبہ کرین یہ بھی نافع ہے جو صداع بارد مادہ سوداوی سے پیدا ہوا سکے علاج مین بھی وہی تدبیر کرین جو قواعد کلیہ مین بیان ہو چکی ہے دربارہ فصد کے
اگر حاجت فصد کی ہو مثلاً خون کا غلبہ ہو یا خون فاسد ہو گیا ہو اور دیگر استفراغات بھی درجہ بدرجہ کرین بعد منضجات مفصلہ بالا کے بعد ازان تبدیل مزاج بطریق
مذکورہ کرین اور ایسی چیزون کا استعمال کرین جنسے خون صالح لطیف اور رطب اور رقیق پیدا ہو جس دوا سے اس درد سر مین زیادہ فائدہ ہوتا ہے حب قرنفل
ہے اسکو ہم اس مقام پر لکھتے ہین اور حکیم ارکاغانیس نے باب فصد عام مین بیان کیا ہے بلکہ ہمنے بھی اسکا ذکر کیا ہے بطور طلا کے نافع ہین واسطے صداع بارد پہلے
سر کے بال ترشین اسکے بعد دو مثقال فربیون اور ایک مثقال بورہ ارمنی اور دو مثقال سداب بری یعنے جنگلی اور ایک مثقال تخم حرمل یعنے اسپند اور دو
مثقال رائی سب دوائین کوٹکر دو نامروہ کے پانی مین گوندھکر سر پر طلا کرین دوسرا نسخہ از قسم طلاے جید کے ہے فلفل ایک مثقال روغن زعفران ۲ ماشہ
فربیون تازہ ایک مثقال فضلہ کبوتر صحرائی دو مثقال سب کو جمع کر کے پرانے سرکہ مین پیسکر سر پر طلا کرین اس مقام پر جہان پر درد ہے ایضاً طلاے جید ہے
فربیون اور نمک اور بورہ ارمنی ایضاً فربیون مرکی ابوا صمغ عربی جند بیدستر زعفران فربیون انزروت قسط کندر آب سداب سے طلا تیار کرین دوسرا نسخہ از قسم
طلاے جید کے ہے اور جو درد سر مزمن ہو خودہ او شقیقہ باردہ کو بھی نافع ہے تخم مصری پیسکر طلا کرین دوسرا نسخہ ہے فلفل سپید اور زعفران ہر ایک دو درم فربیون
یکدرم فضلہ کبوتر صحرائی ایکدرم اور نصف درم سرکہ مین گوندھکر پیشانی پر طلا کرین اور نسخہ ہے ابوا مرکی فربیون جند بیدستر فطیون قسط عاقرقرحا اور فلفل شراب
کہنہ کے ہمراہ طلا کرین ایضاً دواے فضلہ کبوتر دواے قوی ہے دوسرا نسخہ فلفل اور قرص زعفران ہر یک دو مثقال فربیون نصف مثقال اور مجموع کا نصف
سرکہ لیکر بقدر حاجت استعمال کرین یہ سب دوائین جو مذکور ہوئین کبھی انکا استعمال آٹے مین گوندھکر ہوتا ہے اور کبھی دودھ مین ملا کر اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ مین
اور کبھی تیلی کر کے مستعمل ہوتی ہین سعوطات یعنی وہ دوا جو خشک پیسکر ناک مین پہونچائی جاے اور درد سر بارد کو نافع ہو ازانجملہ کلونجی ہے جسکا ذکر مفردات مین
گذر چکا ہے ازانجملہ موسیائی ہے ہمراہ جند بیدستر اور مشک کے بعض لوگون کا قول ہے کہ اگر سات پتیان نسرین کی اور سات دانہ رائی کو پیسکر ناس لین اس طرح پر کہ روغن
بنفشہ بھی شریک ہو مفید ہوگا منجملہ مجربات کے مشک اور میعہ سائلہ اور عنبر بقدر روانہ مسور کے لیکر ناس لین اور ہر وقت ناس لیا کرین ازانجملہ یہ دوا ہے
کہ اگر ناس لین دماغ مین گرمی پیدا کرتی ہے اور استفراغ مادہ کا بھی کرتی ہے روغن شحم حنظل یا وہ روغن جسمین عصارہ قثاء الحمار یعنی جنگلی کریلہ شریک ہو ایک قوم کا یہ
مقولہ ہے کہ دوا بہت مفید ہے کہ آب برگ حاج نچوڑ کر بے آمیزش پانی کے سعوط کرین اور صبح کو نہار منہ مین قطرہ پکی ناک مین ڈالکر بعد ایک گھنٹہ کے روغن بنفشہ
ٹپکائین اور سفیداج جو خوب روغن دار ہو کھلایا جاے اس دوا کی بھی مدح اور ستائش اکثر لوگ اسی فائدہ مین کرتے ہین تخم گاؤ جو سرخ رنگ ہو تین درم اور موسیائی
دو درم اور سک (جو ایک دوا ہے مرکب ہے) ایک درم کافور نصف درم مجموع اجزاء سے سعوط تیار کرین دوسرا نسخہ ثافیثا ڈیڑھ مثقال شہد خالص ڈیڑھ مثقال
آب برگ چقندر کے ساتھ ملا کر سعوط کرین دوسرا نسخہ فربیون اور اسکے دو ثلث برابر ازو آب برگ چقندر مین گوندھ کر ناک مین ٹپکائین دوسرا نسخہ بکور مریم

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنی تخم مریم خشک آٹھ مثقال بورق اور سماق ہر ایک چار مثقال خشک پیسکر ناک میں پھونکیں کسی نے کے ذریعہ سے اسطرح کہ بیمار اسکا سر پکڑے اور دوسری طرف کو ناک میں رکھ کر زور سے سونگھے اور اوپر کو کھینچے دوسرا نسخہ کلونجی چار مثقال عصارہ قثاء الحمار دو مثقال زراوند دو مثقال روغن حنا میں گھی اور غرق اکحار میں آمیختہ کرکے ناک کے اندر طلا کریں اور اسکی بو کو مریض بقوت سونگھے اگر اسکی ناک کیطرف سے بعد ایک گھنٹہ کے سر سے بہت سی رطوبت گرے گرم پانی سے ناک کو دھو ڈالے صفت اس روغن کی جسکی مالش سر میں اس شخص کے کیجاتی ہو جو صداع بارد میں گرفتار ہو اور اسکا بیان یہ ہو کہ جمیع ایسے روغن جو گرم ہیں خواہ جن روغنوں میں سویا اور فرنجمشک اور دونا مروا اور شیح اور نمام اور سداب اور ورق غار پختہ کیے جائیں خواہ وہ روغن جنکا بیان قواعد کلیہ میں ہو چکا ہے اور روغن بلسان کی کیفیت بھی وہی ہو جو اوپر مذکور ہو چکی اور ان روغنوں سے سعوط اور قطور بھی ہو سکتا ہو کہ کانوں میں ٹپکائے جائیں صفت نفوخ کے یعنی دوا جو پھونکنے کے ذریعہ سے دماغ تک پہونچے درد سر مزمن کو نافع ہو یہ دوا ہو کہ عصارہ قثاء الحمار اور کلونجی اور تھوڑا سا ثافسیا لیکر پیسیں اور ناک میں پھونکیں اور بخور مریم اور نطرون اور عصارہ قثاء الحمار **بیان علاج صداع یابس کا** جو درد سر خشکی کے ساتھ مادہ صفراوی یا دموی سے پیدا ہوا ہو اسکا بیان اوپر ہو چکا فقط وہ صداع یابس جو بلا مادہ ہو اسکا بیان باقی ہو اول علاج اسکا یہ ہو کہ مریض کی تدبیر غذاے مرطب سے جسکا کیموس جید ہو کریں خصوصاً جو شے کثیر الغذا ہو جیسے زردی بیضہ خواہ شوربا ہاے چوزہا ہاے مرغ وغیرہ جو فربہ ہوں خواہ بچہ کبک اور تیہو کے شوربے خواہ حریرہ جو روغن سے چکنے کیے جائیں بعد ازاں جانب حرارت اور برودت کیطرف سے میلان کرنا چاہیے اسطرف جو مناسب وقت اور مزاج کے ہو بلا ان چیزوں کے جو نافع ہیں استعمال سعوط کا جو مرطب ہو اور انمیں ترطیب بذریعہ اچھے روغن کے پیدا ہوئی ہو جیسے روغن بادام اور روغن کدو وغیرہ اور اگر انمیں سے کوئی شے محتاج تبرید ہو تو انمیں کوئی ہوا ایسے روغن ملانے چاہییں جو انکی تعدیل کریں کبھی خشکی سے نقصان واضح جوہر دماغ میں پیدا کرتا ہو بوجہ اسکے ضعف اور ناتوانی جو اوجاع سے پیدا ہوتی ہو ایسے وقت واجب ہے کہ استعمال ایسے سعوط کا کریں جسمیں حرام مغز استخوان گوسفند اور بچہ ہاے گاؤ کا اور چربی مرغ اور دراج اور تیہو اور تدرو کے اور سگ گاؤ اور گوسفند داخل ہو سر میں ضماد فالودہ رقیق کا جو سپیدہ تخم دار جو سے بسبب حاجت بنایا گیا ہو اور اسمیں مصری خواہ قند بھی داخل ہو اور روغن بادام اور روغن کدو بھی شریک کیے یا پتلا آمیں سے یا فوخ پر گرایا جائے بشرطیکہ گرد یا فوخ کے ایک ٹوپی سے گوندھی ہوئی آٹے سے بنائی گئی ہو کہ اسمیں جو شے رقیق سر پر ڈالی جائے ٹھہرے اور گرنہ جائے

علاج صداع ورمی کا علاج اقسام صداع ورمی کا ہم جدا جدا ابواب جداگانہ میں ذکر کرینگے اس مقالہ میں جو اس مقالہ کے بعد ہو اور اسمیں علاج سدہ کا مذکور اور علاج صداع سدہ کا بذریعہ انضاج کے اسطرح جو معلوم ہو چکا ہو کرکے بعد ازاں استفراغ کرنا چاہیے اور بعد ازاں استعمال شبیارات کا اسکے بعد تحلیل سدہ کی بذریعہ نطول اور ضماد اور شموم اور غرغرہ کے کرنا چاہیے پھر انضاج دوبارہ کرکے پھر استفراغ اور تحلیل کرنا چاہیے اور یہی تدبیر برابر چلی جاے تا اینکہ درد سر زائل ہو جائے اور اسکی کیفیت تفصیلی معلوم ہو چکی ہو اپنے مقام خاص پر پھر اگر مزاج خلط موجود کا سر میں حدت رکھتا ہو اور سدہ غلیظ ہو علاج اسکا دشوار ہوگا ایسے وقت واجب ہو کہ استعمال تفتیح کا کیا جائے پھر مفتحات کے استعمال سے اگر صداع میں ہیجان پیدا ہو اور گرمی وہ اگی سر کو مضر ہو اسکا تدارک ایسے مبردات سے کرنا چاہیے جنمیں ارخا موجود ہو اور قبض نہو پھر جب حرارت میں سکون اور درد سر میں تسکین پیدا ہو از سر نو پھر مفتحات کا استعمال کریں اور ہمیشہ یونہیں کرتے رہیں تا اینکہ تفتیح سدہ کی ہو جاے اور ان سب امور کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہو **علاج اس صداع کا جو سر کے ریاح اور ابخرہ محتقنہ سے پیدا ہوا ہے** اور اسکا سبب خارجی ہو جو صداع ریاح غلیظ سے پیدا ہوا اُسکے علاج میں اول ترک ان چیزوں کا کرنا جو مبخر ہیں جیسے جوز اور خرما ے خشک اور رائی اور ایسی چیزیں گرم ہوں خواہ سرد ہوں دونوں کے استعمال سے اجتناب واجب ہو پھر بعد ازاں استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ اور شمومات اور سعوطات جنکی تفصیل قانون کلی میں بیان ہو چکی ہو کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور مشک خاصکر ایسے درد سر میں سونگھنا چاہیے اگر نہار منہ حمام میں داخل ہو اس درد سر کے واسطے بہت نافع ہو اگر اس درد سر کا مبدا فساد معدہ کا ہو اسکے علاج میں جو استفراغات اوپر مذکور ہو چکے انکا استعمال کرنا چاہیے خصوصاً وہ نسخے جنمیں روغن بید انجیر داخل کیا جاتا ہو خواہ اسکے بدلے روغن زیت کہنہ پتا ہوا اور معجون کموٹی وغیرہ جا دو یہ باب امراض معدہ میں مذکور ہونگے انہیں استعمال کرنا چاہیے اور تقویت سر کی بعد معالجہ کے روغن آس اور لاذن سے کرنی چاہیے اور روغن سوسن اور آب برگ سرو اور آب برگ اثل یعنی جھاؤ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ناگر موتھہ سے اور ایسی دوائیں جنمین تسخین اور تحلیل ہو اور ان دواؤنکو اطراف پر استعمال کرتے ہین تاکہ جذب مادہ بطرف مخالف کرین جو صداع بوجہ بخارات کے عارض ہو اگر یہ بخارات خاص سر مین پیدا ہوئے ہین مریض کے معدہ مین نفخ اور قراقر نہو گا اور نہ کمی اور زیادتی صداع مین بروقت خلو معدہ اور امتلا کے ہوا کریگی اور اسیطرح کی چیزین ایسی غذاؤنکے استعمال سے جو زیادہ منجر ہین خواہ انمین تبخیر کم ہی محسوس ہوگی بہرحال ایسے صداع کا علاج نطول مفردہ سے کرنا چاہیے اور تقویت سر کی ایسے ضمادوں سے جو محلل ہون اور تھوڑا قبض بھی انمین ہو کرین اور شمومات جو لطیف ہون بس انہین تدبیرات سے کفایت اس معالجہ مین ہوگی اور کچھ ضرور نہین ہو اگر بخارات معدہ سے اٹھکر سر مین جاکر صداع پیدا کرتے ہون اسکا علاج ایسی دوا ہے جو معدہ کو تقویت دے جیسے مصطگی اور گلقند بعد اسکے کمونی وغیرہ کا استعمال کرین جب کھانا کھاکر تبخیر شروع ہو اور درد سر پیدا ہو چاہیے کہ لعاب اسبغول اور کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرین پھر اگر خوف برودت معدہ کا لعاب اسبغول سے ہو اسکے عوض لعاب تخم کتان ہمراہ کشنیز خشک کے تناول کرین اور تقویت سر کی انہین دواؤن سے جو اوپر مذکور ہو چکی ہین کرنی چاہیے اور بعد اس علاج کے تسکین درد سر کی جس دوا سے پسند خاطر معالج ہو کرینگے خواہ از قسم نطولات اور شمومات موصوفہ بالا ہو خصوصا مرزنجوش کہ اکثر وہی تنہا بطور نطول کے صحت کامل کا سبب ہوتا ہے اور جذب کا استعمال بجانب مخالف کرنا لازم ہے جیسا مذکور ہوا اگر مادہ بخاری مین احساس حرارت زائد کا ہو اور بعلامات دریافت ہو کہ حرارت زائد ہے ایسے محللات سے پرہیز کرنا چاہیے جن مین تسخین زیادہ ہو جیسے فربیون وغیرہ اور اگر ابتدا علاج کی جذب بطرف خلاف سے کیجائے اسوقت ایسے محللات سے زیادہ اجتناب کرنا لازم ہے خواہ بذریعہ غرغرون کے شروع معالجہ مین ہو جب بھی بہت احتیاط ایسے محللات کی کرنی چاہیے اور بعد اسکے استعمال نطولات معتدل کا کرنا چاہیے

فصل گیارھوین علاج اس صداع کا جو ریحی ہو اور وہ ریح خارج سے سر مین نفوذ کرے

جو صداع ایسے ریح سے پیدا ہوا ہو کہ خارج سے وہ ریح داخل مین سر کے نفوذ کر گئی ہو پہلے اسکے علاج مین تامل کرنا چاہیے کہ وہ ہوا گرم فصل صیف کی ہے یا ہواے سرد شمالی ہے پھر یہ دیکھنا چاہیے کہ سر مین کسطرف سے وہ ریح داخل ہوئی ہے اگر ہواے گرم کان کی راہ سے سر مین داخل ہوئی ہے روغن بابونہ نیم گرم خواہ روغن خیری اور یا روغن شبت بنفشہ سوا جسکی گرمی روغن گل سے کم کر دیجاے ٹپکایا جاے اسیطرح اگر وہ ہواے گرم ناک کیطرف سے سر مین پہنچی ناک مین بھی یہی روغن ٹپکانا چاہیے اور نطول ایسی چیزونکے استعمال کرینگے جو بہ نرمی تحلیل ریح کی کر دین بموجب بیان بالا کے پھر اگر اس ریح سے سوء مزاج حار سر مین پیدا ہوا اسکے علاج مین بہ نرمی ابتدا ایسی بارد شے سے کرینگے جسکی برودت کم ہو اگر اس سے نفع نہو زیادہ تدبیر کرینگے اور اگر سرد ہوا سر مین داخل ہوئی ہے دونون قسم کے روغن یعنی گرم اور سرد انمین جنکا استعمال واجب ٹھہرے گرم کرکے تقطیر کرینگے مگر روغن مین جند بیدستر اور مشک تھوڑی خواہ بہت ہی بقدر حاجت شریک کرینگے اور استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ کا بحسب حاجت کرین جسمین تحلیل کی قوت اور گرم مزاج ہون اور نضج طبیعت اور تلیین پیدا کرین

فصل بارھوین علاج مین اس صداع کے جو بخار بد کے سر مین پہونچنے سے پیدا ہو

اسیطرح اگر بخار ردی خارج سے سر مین پہونچے اور درد سر پیدا ہو اسکا علاج بھی کیا جاتا ہے مگر یہ بخار سرد بہت کم ہوتا ہے جیسے بخارات ان مواضع کے جہان سیاہ مٹی مین کائی پڑ گئی ہو کہ انکی تاثیر بارد ہے اور اکثر بخارات گرم ہوتے ہین اور انکی تحلیل نطولات معتدل سے کرنی چاہیے اگر بخارات کثیر دماغ مین احتباس ہوا ہو اور سر مین سدد اور درد اور پیدا کرین ایضا خوشبو کی چیزین معتدل جیسے گلاب یا روغن گل خواہ روغن نیلوفر و بنفشہ سونگھانا چاہیے اور اگر حرارت زیادہ محسوس ہو کافور اور صندل تجویز کیا جاے اور حمام مین جاکر سر مین آب گرم اور خطمی کو ملین اور اگر بخارات بارد سے درد سر پیدا ہو فائدہ مشک اور جند بیدستر کے سونگھنے سے ہوگا اور یہی تدبیر کافی ہے اگر بخارات دخانی ہون ترطیب شدید کی احتیاج ہوگی بذریعہ ادہان مذکورہ کے اور بذریعہ مرطبات کے جنکا شمار ہو چکا ہے اور ناک کا دھونا ایسے ہی ادہان سے اور استنشاق شدید اس زور سے کرنا کہ اوپر تک دوا پہونچے مگر دماغ مین چڑھ نہ جاے اور روکے رہے پھر نیچے اتار لین اور پھر مکرر یہی تدبیر کرین اور ہمیشہ اسیطرح کرتے رہین اسیطرح گلاب اور عرق بید سادہ اور آب کدو کا بھی استعمال کرین اور اپنا سر عرق کے بخارات پر سر جھکاے اور دیر تک جھکاے رہے اگر ایسے بخارات سے کوئی آفت خواہ سوء مزاج دماغ مین پیدا ہو جیسے گندہ خاک خواہ ہڑتال کے دھوئین سے پیدا ہوتا ہے کافور کو روغن کدو مین آمیز کرکے استعمال کرین تاکہ کافور سے تبرید اور روغن کدو سے ترطیب حاصل ہو اسیطرح کافور روغن کاہو خواہ روغن بنفشہ مین ملا کر بھی نافع ہے اور برگ بید سادہ اور خوشبو پھول سے پرہیز کرین

فصل تیرھوین بیان علاج اس درد سر کا جو خوشبو کے سونگھنے سے پیدا ہوتا ہے

جو صداع

HAKEEM SHOUKAT ALI

روائح طیبہ سے پیدا ہو اگر انکی خوشبو سے حرارت کا ضرر پہونچا ہوا اور یبوست پیدا نہوئی ہو اسکا علاج ایسی خوشبو کی چیزونسے جو سرد ہون کرنا چاہیے جیسے اگر مشک خواہ زعفران کے سونگھنے سے اثر حرارت سر تک پہونچکر صداع عارض ہوا ہو۔ با وجود حرارت کے خشکی کا ضرر بھی پیدا ہوا ہو پس فقط سرد و واشل کا فور کے کافی سمجھنی چاہیے جیسے مشک کے سونگھنے کے صداع مین بیان کیا ہو بلکہ اگر ممکن ہو سرد تر روغن کا سعوط بھی کرائین تو یہ تدبیر کافی ہوگی اور اگر ممکن نہو کافور ایسے روغن میں ملا کر استعمال کرین **فصل چودھوین علاج اس صداع کا جو بدبو چیزون کے سونگھنے سے پیدا ہوا** اس صداع کا علاج ایسی خوشبو اشیاء کے سونگھانے سے کرنا چاہیے جسکا مزاج ضد مزاج ان بدبو چیزونکے ہو اگر ان بدبو چیزونمین اثر تخفیف کا ہو جو و استعمال ہوا ہے مرطب نافع ہو جیسے نیلوفر و بنفشہ روغن بید پاکیزہ کو تمامی خوشبو اور بدبو جو بوجہ حرارت کے مضر ہین مزیت اور فوقیت ہوا سے جاننا چاہیے **فصل پندرھوین بیان مین علاج صداع خمار کے** درد سر جو بوجہ خمار کے پیدا ہوا اول اسکے علاج مین تنقیہ معدہ کا کرنا لازم ہو خواہ بذریعہ قے کے سکنجبین اور تخم ترب اور عصارہ ترب اور خواہ سکنجبین اور آب گرم یا ادراد و میقی یعنی قے پیدا کرنیوالی جو نرم اور متوسط ہون اور قرابادین مین انکا ذکر ہو چکا ہو اور اگر قے کو مریض گوارا نکرے ایارج کے ذریعہ سے جو شربت سقمونیا قوی کیا گیا ہو مسہل دینا چاہیے تاد برنک دوا معدہ مین ٹھہرے اور اگر گرم دوائے مسہل کے استعمال سے کوئی مانع ہو مثلاً مرض حار ہو جو شاندہ ہلیلہ کابلی سے اور شربت فواکہ جو مسہل ہو اسے اختیار کرین اور اگر طبیعت کو یہ ادویہ بھی ناپسند ہون آب انارین مع پوست اندرونی کے نچوڑ کر اور تھوڑی سی سقمونیا سے قوی کرکے استعمال کرین اور حرارت کا خوف کچھ نکرین پھر اگر بوجہ استفراغ کے پیدا ہوا اور اسپر دلیل ہو رنگین ہونا بول کا اور مختلف طور پر متلون ہونا اور اس مریض کے پاؤن نمک اور روغن بنفشہ سے ملے جائین اور اسکے اطراف پر نطول اپزنہ کا استعمال کرکے حمام مین داخل کیا جاے اور اسکا سر روغن گل مین بشرطیکہ سرد کیا گیا ہو ڈبو یا جاے لیکن بہت سرد نہو اور غذا انکی انگور اور مسور وغیرہ کے تجویز کیجاے اور کرنب کو ایک خاصیت عجیب ہو اس صداع کے علاج مین کہ بخار کو سر کی طرف چڑھنے کو مانع ہوتا ہو جالینوس کا قول ہو اگر اس مریض کو بچہ کبوتر کے غذا دین درد سر مین کمی ہوگی اور غالبا اسکا سبب یہ ہو کہ اس غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہو اور اسکو تحلیل پر قوت زیادہ ہو اور فواکہ قابضہ بھی دینے ضرور ہین اور مشروبات مین فقط پانی پر اکتفا کرنی چاہیے لیکن اگر معدہ ضعیف اور خوف استرخا کا ہو اسوقت زیادہ سرد پانی سے ممانعت کرنی چاہیے اور آب انار ترش اور آب ریباس بالخصوص رب ریباس اور حماض اترج اور رب اترج اور بہی اور سیب اور سفوف کشنیز خشک ہموزن شکر ملاکر بھی مفید ہو از ین قبیل اور دوچیزین قبض اور برودت ہو مفید ہین بعد اسکے انکے سوا ایکی تدبیر کرنی چاہیے کہ عمدہ تدبیر اور اصل علاج ہو اگر ان تمامیر سے سکون درد مین نہو اسی دن دوبارہ اور دوسرے دن پھر بھی تدبیر کرین اور غذاے مبرد اور مرطب کھلائین اور تلطیف غذا مین بذریعہ زردی بیضہ کے کرین اور بہت سا آب گرم اسکے بدن پر ڈالین اور سولانیکی تدبیر مین زیادہ اہتمام کرین پھر جب تلی اسکی زائل ہو جاے بشرطیکہ پہلے سے تھی اور درد سر باقی رہے اسوقت روغن گل کا استعمال جو مذکور ہوا ہے ترک کرنا چاہیے کہ اب وہ مضر ہوگا اسلیے کہ اسکی حاجت فقط واسطے تقویت سر کے تھی اور بخارات کے صعود کے منع کی غرض سے اسکا استعمال تجویز کیا گیا تھا اب وہ ضرورت باقی نہین ہو ہان اب اسکے عوض روغن بابونہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جسطرح سر کو روغن گل مین ڈبوتے تھے اب اس روغن مین غرق کرین تاکہ بخارات موجودہ کی تحلیل ہو جاے اگر بابونہ کا روغن کافی نہو پھر روغن سوسن کا استعمال کرین کہ یہ ضرور مفید ہوگا اور نہایت عمدہ ہو اور مجرب بھی ہو جب شدت خمار مین انحطاط پیدا ہو تھوڑا تھوڑا اسے مشی کرنا چاہیے اور جھولے مین بٹھا کر سولائین اور اسوقت اسکی غذا سمک رضراضی اور خصیۂ مرغ ہمراہ سرد ترکاریون کے تجویز کرین اور بعد کھانا کھلانے کے اسکو مشی کرانا جائز نہین ہو بلکہ کھانے سے تین گھنٹہ کے بعد بلکہ مناسب یہ ہو کہ انتظار ہضم بذریعہ خواب اور سکون طویل کے کیا جاے اگر اسکے معدہ مین تلخی پیدا ہوا اسکے بعد سکنجبین جو شکر سے بنی ہو اس مریض کو جو محرور ہو اور شہد سے بنی ہوئی سکنجبین مرطوب مزاج کو دینی چاہیے اور پھر دونون پاؤن کی مالش کراے اسکے بعد ایسی مشی کرے جس سے تعب پیدا نہو خواہ کوئی اور طرح حرکت ایسی کرے جو تعب پیدا نکرے اور علاوہ یہ ہو کہ سرکہ خالص اور سری سے پرہیز کرے اور بدون اسکے استعمال کے چارہ نہو تو مجبوری اس سرکہ کا استعمال کر سکتا ہو جو زیادہ ترش نہو اور جب تھوڑی سی مشی کر چکے آبزن اور حمام کا بھی استعمال کرانا چاہیے اور آخر کار یہ تدبیر ہو کہ نطولات معتدلہ سے ترتیبے سر پر دیے جائین جنکی تحلیل باعتدال ہو اور سبک کم غذا مین تجویز کیے جائین **صفت دوائے خمار** تخم کاسنی تخم کرنب اور زرشک بیدانہ سماق عدس مقشر گل سرخ طباشیر ہموزن لیکر سفوف بنائین اور تین سفوف مین ایک قیراط کافور ملاکر تناول کرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور بہ رقہ ایک اوقیہ آب انار خواہ آب ریباس خواہ حماض اترج تجویز کرین

فصل سولھوین علاج صداع کا جو بوجہ جماع کے پیدا ہو

اگر جماع بکثرت کرنے سے دماغ مین خشکی پیدا ہو کر صداع پیدا ہو اسکا علاج صداع یابس کے ہمراہ بیان ہو چکا وہی کرنا چاہیے بعد ازانکہ امالۃ الطبیعت مرطبات سے کیا جاے اور اگر یہ صداع اس سبب سے پیدا ہو کہ بدن اخلاط سے ممتلی تھا اور حالت امتلا مین حرکات بدنی اور نفسانی جیسے حرکت جماع کی مرکب واقع ہوے اور بخارات خبیثہ اس حرکت سے برانگیختہ ہون اور اسی جہت سے صداع پیدا ہو پس جسے ایسا درد سر عارض ہو اور امتلا بھی اسکے بدن مین ہو ابتدا معالجہ کی فصد سے بشرط وجوب کے بعد ازان اگر واجب ہو اسہال کیا جاے بعد اسکے تقویت دماغ کی مقوی روغن سے مثل روغن گل اور روغن آس سے کرنی چاہیے اور قوی جوشاندے جنمین گل سرخ اور اس سے پختہ کیے جائین اور غذا جو بسرعت ہضم ہو اور اسکا کیموس جید ہو کھلانی چاہیے اور جماع کو ترک کرے پھر اگر چارہ نہو بروقت خلوے معدہ کے ہرگز جماع نکرے

فصل سترھوین بیان مین علاج اس صداع کے جو ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہو

اور تدبیر اس شخص کی جسکے دماغ مین ضرب یا شکستگی پیدا ہو واجب ہے کہ ابتداے قصد معالجہ مین اس شخص کے سر مین درد بوجہ ضربہ اور سقطہ کے پیدا ہو کہ پہلے تا امکان درد مین تسکین پیدا ہو اور مادہ جس مقام پر اکٹھا ہوا ہو وہانسے دور کیا جاے خواہ بذریعہ استفراغ کے خواہ بذریعہ جذب کے بجانب مخالف تاکہ ورم پیدا نہو اور جراحت اگر پیدا ہوئی ہو اسکا علاج ایسا کرین کہ اندمال ہو جاے اور تاوقتیکہ سوء مزاج ثابت ہے اندمال چونکہ ممکن نہین ہے اسلیے اسکی تعدیل بھی برابر کرنی چاہیے اور اندمال کی بھی تدبیر چلی جائے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ایسے شخص کو آفت حمی کی پہونچے اور اختلاط عقل عارض ہو پس ورم شروع ہوا ہے پس اول سعی اور کوشش یہی ہے کہ فصد سر رو خواہ ہفت اندام کی کرین تاکہ ورم زیادہ نہو اور اگر امتلاے اخلاط ہو حقنہ کا استعمال کرنا چاہیے گو فقط شحم حنظل سے ہو لیکن اگر تپ ہو حقنہ کو معتدل کر لینا چاہیے اگر مریض احتقان کو پسند نہ کرے حب قاقیا سے استفراغ کرنا چاہیے بشرطیکہ تپ نہو اور بروقت تپ کے خواہ ایسی حرارت کے جو حمی سے کم ہو بجز سیال استاول مسہل کا ضرور ہو اور استفراغ واجب ہے تاکہ ورم سے امان حاصل ہو بعد ازان دیکھین کہ اگر زخم پڑ گیا ہے پہلے اسکا علاج کرین اور تعدیل مقام جراحت کی اسقدر ضرور کرنی چاہیے کہ علاج قبول کرے اور اگر جراحت نہو مقام ماؤف مین ضماد مقوی لگانا چاہیے آس اور بید سادہ کے پانی سے خواہ دونون کے روغن اور روغن سوسن اور روغن گل اور ان روغنون مین ایسی چیزین ملائین جنمین تھوڑا سا قبض اور تحلیل لطیف ہو جیسے گل سرخ اور اکلیل الملک اور قصب الذریرہ گل ارمنی اور شب یمانی ہمراہ شراب ریحانی کے اور کبھی ضماد مین فقط روغن پر اقتصار کرتے ہین اور کبھی روغن نیمگرم سر پر گراتے ہین اور نیز بنظر درد اور خوف ورم کے روغن کا سرد کر لینا ضرور ہوتا ہے خواہ ایسے روغن کا استعمال واجب ہوتا ہے کہ بسرعت تبرید پیدا کرے حمام اور شراب اور غضب اور ایسی علامت سے جو منجر اور مسخن ہو پرہیز کرانا واجب ہے اور اگر ورم مقام مین چوٹ کے پیدا ہوتا ہو اسوقت استعمال قوابض قوی کا ضرور ہے جنمین تبرید بھی قوی ہو جیسے پوست انار اور گلنار اور مسور اور گل سرخ اور سر پر نطول انھین چیزونکو جوش دیکر کرین اور ثفل سے ضماد کرین بعد استعمال ایسی چیزونکے پھر وہ اجزا تجویز کرین جنمین باوجود اس اثر کے کسیقدر تلطیف بھی ہو جیسے سرو اور رجاؤ اور بہ اور کندر اگر چوٹ ایسی لگی ہو کہ تمام سر مین جنبش پیدا ہو بہت جلد اسطوخودوس ہمراہ پانی یا شراب العسل کے پلانا چاہیے کہ اسی علاج سے نجات ہو جائیگی اور صحت حاصل ہوگی یہ بھی جاننا کہ اگر چوٹ کا صدمہ حجابہاے دماغ تک پہونچے اسوقت زیادہ ہوتا ہے اور اگر بسبب ضربہ کے دماغ سے خون نکل آے مرغ کا مغز کھلانا مفید ہے جسقدر بہم پہونچے اسکے بعد آب انار ترش اور جب ورم مین تحلیل پیدا ہو مغز مرغ کھلانے کی کثرت کرنی چاہیے تیسرے دن کے بعد اور نیز بعد فصد کے بھی اسکا استعمال بکثرت چاہیے

فصل اٹھارھوین بیان علاج صداع ضعفی کا

سر کے ضعیف ہونیکی وجہ سے اگر درد سر پیدا ہو پہلے اس سوء مزاج کی تدبیر ضرور ہے جس سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا ہے اور سر کی تقویت ایسی چیزون سے جو مقوی سر کی ہین جیسے وہ غذا خوشبو ہو اور اسمین تلطیف اور قبض بوجہ اجتماع اسباب محرکہ کے ہو اکثر جو سبب فاعلی صداع کا بروقت ضعف سر کے پیدا ہوتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ معدہ مین اخلاط ردی حارہ یا غیر حارہ مجتمع ہوتے ہین ایسے وقت مین ضرور یہی ہے کہ تنقیہ اور استفراغ معدہ کا جن دواؤن سے مناسب ہو کیا جاے اور غذا ایسی نہ دیجاے کہ جو خلط اس سے پیدا ہو اسمین قوت متخلل ہونیکی اور ہضم ہو جانیکی نہو اگر دونون صفت کی غذا ممکن نہو تو پہلے صفت یعنے متخلل ہونیکی قوت کا ضرور خیال کرنا چاہیے غذا کا وقت عمدہ یہی ہے کہ بعد فراغ حمام کے کھلائی جاے اور غذا انکی سبک ہونی چاہیے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

انکے طعام مین تسب (جو ایک قسم کا خرما ہے سخت ہے) اور روغن زیتون ہمراہ پنیر کے یکجا کرنا چاہیے تاکہ فم معدہ مین قوت پیدا ہو بقراط حکیم مطلق شراب کے استعمال کی اجازت انکو دیتا ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ پانی ملا کر دینی چاہیے خواہ شراب رقیق ریحانی ہو خواہ رقیق مین پانی ملا ہو اور روٹی کے ساتھ تناول کرین **فصل**

انیسوین علاج اس صداع کا جو قوت حس سے پیدا ہو سر کے حس قوی کے پیدا ہونے سے جو صداع پیدا ہو اسکا علاج یہ ہے کہ حس مین بلادت کی پیدا کیجائے ایسطرح پر کہ دماغ کی غذا مین تغلیظ کرین اور ہریسہ جو نخود اور جو سے تیار ہوں اور گوشت گاؤ بشرط قوت ہضم کے کھلائین یا وہ غذا جو کاہو اور خرفہ کے ساگ اور گوشت ماہی سے بنے اسے کھلائین مثبر بعض مخدرات جیسے شربت خشخاش کا بھی استعمال کرتے ہین اور کبھی بطور طلا کے اسکا استعمال کیا جاتا ہے **فصل**

بیسوین علاج صداع عرضی کا حمیات خواہ اور امراض حادہ مین جو صداع بالعرض پیدا ہوتا ہے وہ صداع کبھی بروقت اشتداد مرض خواہ بشدت نوبت مرض مین لاحق ہوتا ہے اور بعد زوال شدت کے درد سر بھی زائل ہو جاتا ہے اور حمیات مین جو صداع عرضی پیدا ہوتا ہے اس سے کبھی مریض کو ایسی بے چینی اور قلق عارض ہوتا ہے کہ اس قلق کی جہت سے اصل مرض یعنی تپ مین زیادتی ہو جاتی ہے اور اسپر دلیل کمی بول کی دفعتہ اور بول کا ہمرنگ ہونا خچر کے پیشاب سے ہوتی ہے لیکن مشابہت خچر کے بول کی بھی ظاہر کرتی ہے کہ فی الحال صداع موجود ہے اور کبھی یہی ثابت کرتی ہے کہ درد سر زائل ہو چکا اسلیے واجب ہے کہ اوائل خاص کیطرف رجوع کرین اور تدبیر صائب اس صداع کی یہ ہے کہ سر کو روغن زیتون مین ڈبوئین جو روغن گل معتاد سے بنایا گیا ہو اور سرکہ مین کلخنہ بنکر ہم فصل شتا مین اگر تپ نرم اور خفیف ہو اور فصل صیف مین خواہ بروقت شدت حمی کے سرد کرکے اور نطول سے بھی نفع ہوتا ہے اگر جو اور خشخاش اور بنفشہ اور گل سرخ کو پانی مین جوش دیکر ترکیا ہو اور یہ نطول اسوقت کرنا چاہیے کہ بخارات کی حدت سے ایذا پہونچے اور اگر کثرت بخارات موجب ایذا کے ہو اسوقت یہ نطول اور تدبیرات مذکورہ جائز نہین ہین بلکہ بروقت کثرت اخلاط کے استفراغ کرنا اور محللات کا استعمال برفق کرنا چاہیے مثلا روغن زیتون مین نمام اور عصی الراعی اور مرزنجوش کو جوش دیکر استعمال کرین اگر معلوم ہو کہ تحلیل اس مادہ کی ایسی دوا سے ہو جائیگی حتی کہ بعض قدماے اطبا نے بابونہ سے طلا تجویز کی ہے اور اگر باضطرار احتیاج مخدرات اور منومات کے ہو وہ بھی کرنا جائز ہے مگر احتیاط شرط ہے کبھی سویق جو اور اسبغول کے استعمال سے ابتداے مرض مین ارتفاع مواد کو منع کرتے ہین اور کبھی کشنیز کے استعمال سے اور روغنگل سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اور کبھی حجامت بھی اس غرض کو پورا کرتی ہے اور اطراف کو باندھنا اور مالش کرنی بھی مفید ہے اور مخمور کے صداع کی جو تدبیر بیان ہو چکی اسکا استعمال بہت ہی عمدہ ہے اگر اطراف کی بندش کا ارادہ ہو تو بس واجب ہے کہ انھین سرکہ سے نکالکر آب گرم مین رکھین پھر ان سب تدبیرون سے سکون درد نہ ہو تو سر کے بال تراش کر بابونہ اور خطمی اور بنفشہ اور مشک خالص کا ضماد کرین اور یہ ضماد بعد حلق راس کے کرنا چاہیے اور مثبر حاجت حجامت کی بھی ہوتی ہے اور جونک لگانا بھی پڑتا ہے کبھی تپ خواہ کوئی اور مرض ہو تو زائل ہو جاتا ہے مگر صداع باقی رہجاتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ سرد و تر غذا کھلائین اور سر کی تقویت روغنگل اور روغن بابونہ سے کرین اور دن بھر مین دو مرتبہ ہاتھ پانون پر گرم پانی ڈالین صبح اور شام اور مالش روغن بنفشہ کی کرین بعد وجب اختلاط بحسب علامات کے ظاہر ہو ملطفات سے اعانت کرین **فصل**

اکیسوین بیان علاج صداع بحرانی کا جب بحران مرض مین صداع عارض ہو دیکھنا چاہیے کہ مریض کو متلی ہے اور سانس الٹی پلٹی چلتی ہے اور منہ پھیرتا ہے اور دوار عارض ہے یا نہین خلاصہ یہ ہے کہ اگر علامات سیلان مادہ کے بجانب تحت پاے جائین اعانت طبیعت کی تلیین پر کرین ایسی دواؤن سے جنمین خفیف ازلاق ہو جیسے شربت آلو بخارا یا زلال آلو بخارا کہ جلاب مین بھگو یا جاے بعد غرغرے کے تاکہ خوب اثر کرے اور شربت بنفشہ اور شربت تمرہندی اور شیرخشت جو وزن مین کم ہو یعنی بقدر پانچ درم کے دینی چاہیے از قبیل اور سبک دوائین جو انکے قائم مقام ہون پھر اگر مریض کے اطراف گردے مین یا پسلیون کے نیچے پشت کیطرف گرانی پیدا ہو خلاصہ یہ ہے کہ میلان مادہ کا بول کیطرف ہو تو مدر ادرار کی تخمین جسمین دو درم تخم خربزہ اور اسکا نصف تخم خیار ڈالا ہو استعمال کرین اور یہی کھلائین کہ بخارات کو منع کرتی ہے اور ادرار بھی کرتی ہے اگر آنکھون کے سامنے شعاع یا سرخی یا زرد خیالات پیدا ہون اور درد یہ کہ باقی رہین اور رعاف پیدا نہو سر کی ہوا اور اسکے بخارات سے چھینک پیدا کرنی چاہیے اور اسکی ناک مین پھونکنا چاہیے یا کوئی سخت چیز ناک مین پھیرنی چاہیے یا اسکی آنکھ آفتاب کے سامنے کیجاے اگر ممکن ہو کہ اسکی تیزی تحمل کر سکے اور اسکی طرف بتامل دیکھ سکے پھر آنکھ ادھر سے ہٹاے اور اگر بعض تن ڈھیلا ہو اور جلد مین نرمی ہو تو ایسی چیزون کی مالش کرنی چاہیے کہ جن سے پسینا برآمد ہو اور پلانا بھی اور سر پر لگانا بھی اسی قسم کی دوا کا چاہیے مگر ان دواؤن کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

مستعمل ہونا ضرور ہے اور اگر لذع یا درد ماندگی کا کان کے نیچے یا نیچے کنارہ ہڈی کے پیدا ہوا ایسے ضماد جو کہ جاذب ہون لگانے چاہیئن جیسے پودینہ کرفس پرانا مسکہ کبھی احتیاج خالی پہنچنے کی بھی ہوتی ہو تاکہ مادہ دماغ سے اتر کر جدھر متوجہ ہو پہونچ جاے اور ورم پیدا ہو

فصل بائیسوین بیان مین علاج اُس صداع کے جو سر مین کیڑے پڑنے سے پیدا ہو جیسے بعض ہندنے دعوے کیا ہو ابتدا اس درد سر کے علاج مین بدن کے تنقیہ سے کرکے اسکے تھوڑے سے ایارج فیقرا سے دماغ کا تنقیہ کرین اور ہفتہ مین چند مرتبہ یہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسکے بعد وہی غذا اور دوا جو فصل تین انف یعنے ناک کی بدبو مین مذکور ہوگی استعمال کرین اور کل وہ چیزین جو پیٹ کے کیڑونکو قتل کرتی ہین جیسے آب برگ شفتالو آب بیخ توت اور صبر وغیرہ اسکے بعد سعوطا اور عطوس جو دماغ کا تنقیہ کرتا ہو اور آیندہ اسکا بیان ہوگا استعمال مین لاوین

فصل تیئیسوین بیان علاج اُس صداع کا جو بعد نوم کے پیدا ہوتا ہو اسکا علاج تمام بدن کے تنقیہ اور سر کے تنقیہ سے جیسا معلوم ہو چکا ہو کرنا چاہیے اور دونون کنپٹیون پر اور پیشانی پر راکھ اور سرکہ کا لیپ کیا جاے افضل یہ ہو کہ راکھ انجیر کی لکڑی کی ہو

فصل چوبیسوین علاج صداع شرکی کا جو درد سر مشارکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہو اسکے علاج مین پہلے ایک قول جامع ہم کہتے ہین کہ جمیع اقسام صداع شرکی مین جب عضو کی شرکت سے یہ درد سر پیدا ہوا ہو انکی طرف متوجہ ہو کر پہلے اس عضو کا استفراغ خصوصی کرکے اسکا مزاج بدل دیا جاے اور بروقت اس تدبیر کے تقویت سر کی مقویات سے کرنی چاہیے تاکہ زیادہ قبول مادہ کو نکرے. اگر زمانہ ابتدا مین درد سر ہو سرد دواون سے تقویت کرنی چاہیے جیسے روغن گل اور سرکہ اور بعد زمانہ ابتدا کے اگر مادہ گرم ہو اور کیفیت مین تیزی ہو یہی تدبیر روغن گل وغیرہ کی بعینہ ہمیشہ کرنی چاہیے اور اگر مادہ بارد ہو روغن بابونہ یا دہن آس یا وہ روغن جسمین صمغ سرو بھگویا جاے یا برگ سرو سے بنایا جاے یا آب برگ سرو اور جھاو سے بنا ہو ہمیشہ استعمال کرنا چاہیے جب تدبیر عضو خاص سے فراغت ہو چکے اب دیکھنا چاہیے کہ یہ درد سر عارضی بذات خود مرض مستقل ہو گیا ہو اور اسکا سبب سر مین مستحکم ٹھہر گیا یا نہین اور مادہ اور کیفیت مین فرق سمجھ لینا چاہیے اور جیسا معلوم ہو ویسی تدبیر کرنی چاہیے جو درد سر ساق کی مشارکت ہو اور مریض کو ایسا محسوس ہو کہ کوئی چیز ساق سے اٹھکر سر تک آتی ہو اسکے علاج مین بشرط امتلا مادہ واجب ہو کہ فصد سافن کی اور حجامت ساقین کی کرنی چاہیے اور بدن کا تنقیہ حب اصطمخیقون سے کرنا چاہیے اور اگر امتلا ظاہر نہو ساقین کو بیخ ران تک باندھین اور دونون قدم کی مالش نمک اور روغن خیری سے کرین. اور اگر وہ مقام جہانسے مادہ مرتفع ہوتا ہو پہچان لیا جاے اسکو داغ دینا چاہیے اور قرحہ ڈالنے والی دوا کا استعمال کیا جاے تاکہ زخم پیدا ہو جو درد سر بسبب صعود بخارات کے اعضا ہضم سے پیدا ہو اگر اسکا سبب فقط صعود بخارات کا ہو درد سے پہلے فواکہ تناول کرنے چاہیے اگر اس سے فائدہ نہو آب سرد کو نہار منہ ہو پینا چاہیے اکثر ایسے اوقات فواکہ مین سے بہی اور جھنیا مفید ہوتی ہو کہ وہ مانع صعود بخار کو بھی ہو یہی حال اُس درد سر کا ہو جو بمشارکت جگر پیدا ہو اور ادرار اور جگر پر ضماد بحسب مادہ لگانا بھی مخصوص اس درد مین نافع ہو سر مین جو ضعف بوجہ مشارکت معدہ کے پیدا ہو اور اسکی جہت سے صداع ہو کبھی یہ ضعف فم معدہ کے ضعیف ہونے سے پیدا ہوتا ہو کہ فم معدہ مواد کو قبول کرتا ہو اور کیموس اسمین فاسد ہو جاتا ہو مگر یہ درد سر اکثر بروقت گرسنگی کے پیدا ہوتا ہو کہ ایک لقمہ آب انگور یا آب سیب یا وغیرہ مین ڈبو مین یا رب فواکہ مین جو قابض اور خوشبو ہون بھگو کر کھلائین اور حریرہ گیہون کی روٹی کا یا چنے کے آٹے کا آب انار وغیرہ مین ترش کرکے استعمال کیا جاے اگر ان چیزونکا بکثرت استعمال ہو فم معدہ مین قوت آجاتی ہو جبکہ ان چیزونکا استعمال ہوتا ہو اگر اسی زمانہ مین متلی پیدا ہو شاید کہ قے صفراوی عارض ہوگی اور جو صفرا معدہ پر گرتا ہو اس سے راحت حاصل ہوگی پھر اگر معدہ مین برودت ہو ان چیزونمین مصالح گرم شریک کرنا چاہیے اور لقمہ بھی [illegible] بھگونا چاہیے اور اگر ترشی اور مصالح کی تیزی مریض کے مناسب نہو اور درد سر کی اذیت زیادہ ہو لقمہ کو جلاب سادہ مین بھگوئین خواہ مصالح بحسب حال شریک کرین ایضا مریض اگر قبل دورہ صداع کے کچھ کھالے یا کسی قسم کا حریرہ پی لے بہت منتفع ہوتا ہو اگر انحدار طعام اور ہضم طعام محسوس ہو چاہیے کہ ایسی چیز تناول کرے جو قبض پیدا کرے جیسے ایک لقمہ روٹی کا رب فواکہ مین یا خود فواکہ روٹی ہمراہ قسب اور زیتون کے اور جو صداع بسبب اخلاط معدہ کے پیدا ہو اول تنقیہ معدہ کا کرنا چاہیے اور بعد تنقیہ کے نیز بروقت تنقیہ غذاے لطیف پسندیدہ خفیف الہضم جیسا کیموس جید ہو کھلاوین بعد اسکے اسیقدر غذاے کثیف تجویز کرین لیکن اسیقدر جو بنظر وقت اور طاقت کے واجب اور مناسب ہو مگر اسمین بھی تحلیل ہضم اور شکم نرم کرنیکی صفت ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر غذا ایسی متصف بصفات مذکورہ بالا دستیاب نہ ہو فقط وہی غذا جسمین تولید خون جید کی صفت ہو اختیار کرین گے گو وہ صفات نہون بہتر ہی اوقات تغذیہ ہر کہ بعد دخول حمام کے واقع ہو ایسی بیماری کے حق مین مناسب یہی ہو کہ انکے بخارات بدنکے تخفیف کیے جائین اور اگر اخلاط انکے صفراوی ہون جو علاج قانون کلی مین اوپر بیان ہو چکا ہو وہی کرنا چاہیے اور تقویت دماغ کی روغن گل اور روغن آس سے بھی ملحوظ رہے اگر اخلاط بلغمی ہون اور ریاح شدید کا ہیجان ہو پھر ایسے مقویات جو شدید ہون اور ملطفات بھی استعمال کرینگے اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض نہوا یا رجات کبیر ہمراہ جوشاندہ فتیون کے استعمال کرین ایسے دردسر کے علاج مین دونون کنپٹیون کے شریان کا قطع کرنا بھی نافع ہو اور خفیف داغ دینے سے اسی مقام پر بشرطیکہ سر جل نہ جائے گو دونون شریان پر آلہ چسپیدہ ہو جائے اکثر شریان کو قطع کرکے رطوبت جاری کردیتے ہین خواہ قطع شریان کرکے یونہی چھوڑ دیتے ہین یا اسپر داغ بھی لگا دیتے ہین داغ دینے کا اچھا طریقہ یہی ہو کہ شریان کو نمودار کردین یعنی اس مقام کی جلد الگ ہٹا دین تاکہ اثر حرارت کا جلد تک نہ پہونچے اور جلنے کا داغ کنپٹی پر نہ پڑے اور نشتر وغیرہ کے دستہ خواہ دنبالہ سے گرم کرکے داغ لگانا چاہیے پھر بھی اگر ممکن ہو خصوصاً فصل صیف اور شدت سرما مین داغ دینے سے احتیاط اور اجتناب بہتر ہو۔ اور بعد داغ دینے کے واجب ہو کہ غذا از قسم حریرہ کے تجویز کیجائے اور دس دن تک کوئی چیز چبانیوالی اسکو نہ دیجائے اور گرمیون مین اُسکی غذا کا وقت ٹھنڈا تجویز کیا جائے اور بہت کلام کرنیکی ممانعت رہے۔ اسیطرح ادویہ قابضہ شرائین پر چسپان کرنی چاہیے اور انمین انزروت اور زعفران بھی شریک کیا جائے اور قرابادین مین اسکا بیان ہوا ہو کبھی شرائین پر اسرب یعنی سیسا چپٹا کرکے رکھتے ہین اور ایک پٹی سے خوب کسکر باندھتے ہین تاکہ حرکت شریان کی اور دھمک برطرف ہو کہ اس سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہو اسیطرح بجائے سیسے کے فقط ایک ٹکڑا لکڑی کا باندھنا بھی مفید ہوتا ہو اس قسم کے صداع کیواسطے داغ تو تین طرح پر ہوتا ہو ایک تو سر پر دوسرا صدغین پر جو ابھی مذکور ہوا تیسرا اس فقرہ پر جو پس سر واقع ہو یعنی وہ مقام جہان گڑھا سا پڑجاتا ہو شراب کا استعمال اس مریض کو ہر حال مین مضر ہو۔ اور اگر سبب صداع کا بخارات کا صعود معدہ سے ہو وہ صداع اسی قسم مین داخل ہو جو ہمنے اوپر بیان کیا یعنی اعضا سے بخارات چڑھنے سے جو صداع پیدا ہوتا ہو اُسکا جیسا علاج اوپر مذکور ہوا ہو وہی علاج اسکا بھی کرنا چاہیے اور از انقبیل وہ صداع بھی ہو جو پانی پینے سے پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی ضعف معدہ سے پیدا ہوتا ہو اور اسکا علاج عمدہ یہی ہو کہ شراب ریحانی تھوڑے سے پانی مین ملا کر پئین اور آیندہ پانی بھی شریک کرین جو اسکے پینے مین روز مرہ آتا ہو تاکہ معدہ پر کچھ اذیت نہ پہونچے جو دردسر شرکت گردہ اور مراق کے ہوتا ہو یا رحم وغیرہ کی شرکت سے پیدا ہو اسکے علاج مین تدبیر وہی کافی ہو جو اول کتاب مین ہم کہہ چکے اور حمیات مین جو صداع عارض ہوتا ہو اسکا علاج بھی بیان کرچکے

فصل پچیسوین بیان مین علاج گرانی سر کے گرانی سر کو فائدہ استفراغ سے ہوتا ہو اور استعمال شمیامات کا بھی مفید ہو اگر گرانی سر کی بوجہ غلبہ خونکے ہو پہلے فصد سر رو کی کرین اسکے بعد عرق جبہہ کی فصد کرنی چاہیے خصوصاً اگر گرانی سر کی پشت سر مین ہو ایضاً فصد عروق کی اور اس شریان کی جو دونون کانون کے پیچھے ہین خصوصاً اگر گرانی سر کی آگے کی طرف ہو بہت مفید ہے

فصل چھبیسوین علاج اُس دردسر کا جسکا نام بیضہ اور خوذہ ہو چونکہ یہ درد تمام سر مین ہوتا ہو اسواسطے اسکو بیضہ اور خوذہ کہتے ہین یہ درد مزمن ثابت اور برقرار رہتا ہو اور دیر تک رہتا ہو اور مزمن ہوتا ہو اور ہر ساعت اسکی سختی مین ہیجان ہوتا ہو تھوڑی سی حرکت یا تھوڑی سی شراب پینے سے یا تھوڑی سی چیز منجر کھانے سے درد مین شدت ہوتی ہو اگر اس مریض کے پاس کوئی چلا کر بولے بلکہ اکثر اوقات متوسط آواز بھی ناگوار ہوتی ہو اور درد مین شدت ہوتی ہو تاانکہ مریض کو بولنا کسی شخص کا بالکل ناگوار ہوتا ہو اور روشنی آفتاب وغیرہ کی اور آدمیون مین بیٹھنا اسکو برا معلوم ہوتا ہو تنہائی اور تاریکی اور ہر طرحکی راحت اور چپ لیٹنا اسکو مرغوب ہوتا ہو اس مرض کے بیمارونکو جن چیزونسے اذیت پہونچتی ہو وہ مختلف طور کی ہوتی ہین بعض لوگونکو کوئی چیز اذیت دیتی ہو اور بعض کو دوسری چیز گر اسکی کیفیت مین سب برابر ہین کہ ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہو کہ گویا سر ہتھوڑی یا گھن سے کوئی شخص توڑ رہا ہو یا کسیطرح کھینچ رہا ہو یا کوئی سر کو پھاڑے ڈالتا ہو یہ دردسر آنکھ کی جڑون تک پہونچتا ہو جالینوس کے نزدیک سبب کھینچنے والا اس درد کا ضعف دماغ ہو یا دماغ مین شدت حس پیدا ہونے اور سبب مولد اس درد کا خلط ردی یا ورم حار یا ورم بارد ہوتا ہو علاوہ اسکے یہ ہو کہ اکثر ورم سوداوی یا ورم سخت سے یہ دردسر پیدا ہوتا ہو اور اکثر یہ ورم وسط حجاب مین ہوتا ہے استخوان قحف سے خارج ہو یا داخل یہ بات اوپر معلوم ہو چکی کہ جسوقت سبب صداع کا ورم وغیرہ ہو لیکن اُس حجاب کا ورم جو اندر قحف کے ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس درد کا حس اس طرح پر ہوگا جیسے آنکھ تک یہ درد پھیلا ہوا ہو اسلیے کہ جو جھلی عصبہ مجوفہ پر شامل ہو اسکا ایک جزو حدقہ چشم تک پہونچا ہوا ہو اور اگر ورم حجاب خارجی قحف مین ہو اُسکا درد ہاتھ کے چھونے سے محسوس ہوگا اور مریض کو ناگوار ہوگا کہ اس مقام تک ہاتھ پہونچے اکثر یہ درد سر امراض سابقہ سے پیدا ہوتا ہو جو امراض کہ جوہر دماغ اور دماغ کے حجابہاے داخلی اور خارجی کو اسقدر ضعیف کردین کہ تھوڑی سی حرکت سے ایذا پہونچنے لگے اور تھوڑی حرکات بدنی غذائی یا بخاری اور حرکات خارجی سے اذیت پہونچے اور ایسا ضعف ہوجاے کہ دماغ فضول موذی کو قبول کرلے بعض اطبا بیضہ مین شروط مذکورہ بالا کی رعایت نہین کرتے بلکہ ہر ایک درد جو تمام سر کو شامل ہو اُسکو بیضہ کہتے ہین خواہ قحف ہو یا داخل بخارات معدہ سے پیدا ہو یا سر کے بخارات سے خلط صفراوی ہو یا ورم بلغمی یعنی تعفن دماغ مین ہو یا دماغ کے پردون مین کہ اسوقت ہمراہ گرانی سر کے ضربان ہوگا یا ورم حمرہ کہ اسوقت ہمراہ التہاب و سوزش کے لذع بھی بدون ثقل کثیر کے پیدا ہوگا یا اور اخلاط سے ورم ہو مگر ہمراہ نہو اور گرانی زیادہ محسوس ہو اور اس مقام پر علامات اخلاط باردہ کے پاے جائین تو علاج بہر حال ہر ایک کا جب اسکے سبب کے کرینگے لیکن نام بیضہ کا باصطلاح ماہران فن اسی درد کیواسطے مخصوص ہے جسمین شرائط مذکورہ صدر موجود ہون **علاج** اگر معلوم ہو کہ خون کی کثرت ہے اور سبب اولی خواہ سبب محرک وہی خون ہے فصد کرنی چاہیے لیکن اگر دلائل برودت اخلاط موجودہ پر قائم اور زمانہ مرض کا طولانی ہوچکا ہو اور پہلے استعمال ادعات کا ہوچکا ہو اسوقت ایسے نطولات کا استعمال کرینگے جسمین تھوڑے سے محللات سخنہ بھی ہون اور کسیقدر قوت قبض بھی انمین ہو مثل فقاح اذخر و بابونہ و پودینہ وغیرہ تمامی وہ اجزا جنکا بیان قانون عام مین بخوبی ہوچکا ہو اور پھر رفتہ رفتہ محللات قوی کا اضافہ کرتے رہین اور استفراغ مناسب بھی ضرور کرنا چاہیے اور استعمال حب سبکا ہمراہ مصطگی کے زیادہ نافع ہو اور ہر ہفتہ مین ایک شب اسکا استعمال ضرور کرنا چاہیے اور جب تو قتا یا اس صداع کے استفراغ مین ضرور مستعمل ہے اگر دوا قوی کی حاجت ہو بعدہ جوشاندہ خیارشنبر ہمراہ چار مثقال روغن بیدانجیر کے استعمال کرین **یہ بھی** جاننا ضرور ہو کہ بعد استفراغ کے تنقیہ دماغ اور حجابہاے دماغ کا ایسی دواؤن سے جو مقوی دماغ ہون کرنا چاہیے از انجملہ وہ شمومات ہین جنمین مشک اور عنبر شریک ہو اور کافور بھی داخل کرتے ہین اور شبیر ہمراہ ان ادویہ کے صبر بھی داخل ہوتا ہے تاکہ تقویت اور تحلیل ساتھ ہی حاصل ہو اور بالتزام ضمادات حارہ اور مخدرہ جو اوپر بیان ہوچکے لگاے جاتے ہین جب زمانہ انحطاط مرض کا پہونچے اور کمی ظاہر ہو حمام اور ضماد قوی کا استعمال کرین مگر زمانہ ابتدا مین خواہ اگر مادہ حارہ سبب مرض کا ہو وہی تدبیر کرینگے جو قانون عام مین تدبیر دماغ کی مذکور ہوئی ہو اور چند روز متواتر آب خیارشنبر اور روغن بادام کا استعمال ضرور ہو کبھی انکو سعوط مومیائی اور روغن بنفشہ کا بھی مفید ہوتا ہے **یہ بھی** جاننا ضرور ہو کہ بیضہ جب مزمن ہوجاے اور زمانہ دراز گذر جائے پھر مزاج مین برودت پیدا ہوتی ہو گو ابتدا مین اسکا سبب حار ہو اور یہ بھی ضرور ہو کہ بیضہ مزمن کا ازالہ ایسی دوا سے ہوتا ہو کہ جسمین تحلیل قوی اور تسخین شدید ہو کبھی ایسے لوگونکو سعوط اقراص کوکب اور سلیسا اور دواء المسک وغیرہ کا مفید ہوتا ہو کہ ایسی کوئی دوا شیر مرضعہ دختر مین گھولکر سعوط کرائین خصوصاً بروقت شدت وجع اور بیداری کا غلبہ ہو۔ داغ دینا اور فصد شرائین خواہ شریان جبہہ کا قطع بیضہ مین وہی فائدہ رکھتا ہو جو صداع کہنہ مین اوپر مذکور ہوچکا۔ غذا ایسی دینی چاہیے جو زیادہ تبخیر نہ کرے تا کہ انکا مسور بھی گو کہ اسکی تبخیر بہت کم ہو یہ بھی نہ دینی چاہیے کہ اسکے ہمراہ روغن بادام بھی شریک کرین اسطرح شوربا بے بقول مگر غذاے مبرود مین استعمال ان چیزونکا کچھ مضر نہین ہو اسلیے کہ بخارات انکے بدنمین کم پیدا ہوتے ہین طلا اس مرض مین کبھی ایسے چاہیے جو کسیقدر مخدر ہون مگر غرض اصلی یہی ہو کہ تحلیل پیدا ہو از انجملہ یہ طلاے مخصوص ہو۔ افیون دم الاخوین زعفران صمغ عربی کہ اس سے کنپٹی پر طلا کرین اگر ضرورت تخدیر پیدا کرینکی از انجملہ زعفران مازو قرص کوکب کہ اس سے تمام جبہہ پر طلا کرنا چاہیے اور قرابادین و دوا ابواب ادویہ مفردہ مین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ ادویہ مفصلاً ان مذکور ہین

فصل ستائیسوین شقیقہ کے بیان مین

شقیقہ کو آدھا سیسی بھی کہتے ہین اور یہ درد سر کے ایک طرف اٹھتا ہو اور جالینوس اسکی تعریف یون کرتا ہو کہ یہ درد بھڑا رہتا ہو اور اصلی مقام اسکا وسط سر تین ہو کبھی اس درد کا سبب اندرون قحف کے ہوتا ہو اور کبھی اُس جھلی مین جو قحف پر لپٹی ہوئی ہو اور اکثر کنپٹی کے عضل مین اسکا سبب ہوتا ہو اور جو سبب خارج قحف پیدا ہوتا ہو اس سے جو شقیقہ پیدا ہوتا ہو اسمین ایسی شدت ہوتی ہو کہ سر کا چھونا دشوار ہوتا ہو۔ مواد اس صداع کے یا اسی مقام خاص مین سے پیدا ہون خواہ وہ اور شرائین خارجہ سے آتے ہون خواہ نفس دماغ اور دماغی حجابون سے براہ ان درزون کے پہونچین جو فصل اول مقالہ اولی مین اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

کنا کے بیان ہو چکے ہیں۔ اور کبھی یہ صداع ان بخارات سے پیدا ہوتا ہو جو تمام بدن سے مرتفع ہوتا ہو خواہ کسی عضو خاص سے جو اسی نصف جانب سر کے واقع ہو جیسے شقیقہ
پیدا ہوتا ہو۔ اکثر شقیقہ کے دورے ہوتے ہیں اور اکثر تو یہی ہو کہ اسکی پیدائش اخلاط سے ہوتی ہو اور کوئی شقیقہ ایسا نہیں ہوتا ہو جسکے واسطے کسیقدر سوء مزاج مفرد
ہو اور جو شقیقہ اخلاط سے پیدا ہوتا ہو کبھی وہ اخلاط گرم ہوتے ہیں اور کبھی بارد ہوتے ہیں اور کبھی ریاح اور بخارات ہوتے ہیں اور ان سب اسباب کے علامات
متعدد مقامات پر مذکور ہو چکے اگر سوء اخلاط خواہ ریاح اور بخارات سے شقیقہ پیدا ہو آمین گرمی پہونچنے سے سکون و خفت پیدا ہوتی ہو اور تمدد قریب
اور گرم شقیقہ میں لمس سر کا گرم رہتا ہو اور کنپٹیاں چمکتی رہتی ہیں اور مبردات کے استعمال سے راحت پہونچتی ہو ایضاً شقیقہ بارد میں برودت محسوس
ہوتی ہو اور گرم میں حرارت پیدا ہوتی ہو اور یہ بات بروقت اشتداد وجع کے دونوں قسم میں ہوتی ہو **علاج** علاج شقیقہ کا فصد سے بطریقہ مذکور بالا
کرنا چاہیے خصوصاً فصد عرق جبہہ کی اور کنپٹی کے رگوں کی فصد اور اسہال اور حقنہ اور جذب مخالف جانب کیطرف بنا بر رعایت انہیں قواعد کے
کرنا چاہیے جو قانون عام میں مذکور ہیں شقیقہ حار میں خیساندہ صبر کاسنی میں جسطرح قرابادین میں درج ہو مفید ہوتا ہو اور مقدار شربت اسکی ایک اوقیہ سے
چھ اوقیہ تک جائز ہو اور فصد جبہہ اور فصد ناک کے رگونکی اس سے زیادہ مفید ہو اور بروقت دورہ کے تبدیل مزاج کی تدبیر کرنی چاہیے اور دورہ کے
پہلے تنقیہ کرنا چاہیے۔ اگر مادہ گرم ہو مخدرات صندلین پر فربیون اور پوست بیخ تفاح اور شبت اور بنگ اور کافور سے استعمال کریں اور تبرید مقام درد
کی جسطرح قانون عام میں لکھی ہو کرنی چاہیے کبھی وہ سیاہی جس سے کتاب لکھی جاتی ہو جدھر درد ہو اس پیشانی پر لگانے سے نفع ہوتا ہو از انجملہ زعفران ہے
جو ارباب شقیقہ کے جبہہ پر لگانی چاہیے اور سداب و نعناع سے ضماد بنا کر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہو اسیطرح طلا قرص پولس کا جو قرابادین میں مذکور ہے
اسیطرح استعمال ضماد لب غار اور برگ سداب ایک جزو اور رائی نصف جزو پانی میں پیسکر طلا کریں اس سے بھی عمدہ قیروطی جو ذراریح سے تیار کیجاے
کہ اسکے استعمال سے مقام استعمال پر دانہ دانہ سے پڑ جاتے ہیں خواہ وہ قیروطی جو تافسیا سے (جو سداب بری کا گوند ہی) تیار کریں کہ اسکی منفعت داغ دینے کی
منفعت سے برابر ہو اور اگر مادہ بارد ہو اور برودت بھی شدید ہو فربیون اور رائی اور عاقرقرحا وغیرہ سے ضماد کرنا چاہیے جو شقیقہ مزمن ہو اور زمانہ دراز
گذر چکا ہو پھر وہ بہر حال سرد ہو اور محتاج تحلیل مادہ اور تسخین قوی کا ہو اور جتنے طلا اور نطولات مشترکہ اور خاص مرض شقیقہ کے قرابادین میں ذکر کیے ہیں
انہیں کا استعمال کرنا ضرور ہو اگر استعمال طلا کا بعد تنقیہ بدن کے اتفاق ہو پہلے مالش اس کنپٹی کے عضل کی جدھر درد ہوتا ہو رومال خواہ انگلی سے
بروقت دورہ کے کرکے بعد ازان طلا کا استعمال کریں اگر مادہ تخدیر پیدا کرنیکا ہو اور اگرچہ وجع ضربانی کی شدت ہو کنپٹی کے شریان پر اس جگہ جدھر
درد زیادہ ہو فربیون اور انزروت اور قوابض کے طلا کرنیسے فائدہ ہوتا ہو اور اسی مقام شریان پر سیسہ اور درست کی ہوئی لکڑی بطور چھچہ کے مفید ہے
اگر مستحکم بندش کریں تاکہ شریان کی جنبندگی جو باعث وجع ضربانی کے ہو کم ہو جاے جیسا کہ اوپر کی فصل میں بمقام داغ دینے کے بیان ہو چکا۔ بعض
متقدمین نے شقیقہ مزمنہ کیواسطے ایک دواے مجرب نافع ایسے ذکر کی ہو کہ وہ دوا انہیں ایک عورت سے بہم پہونچی تھی صفت اسکی یہ ہو قثاء الحمار اور
افسنتین کو آب خالص اور روغن زیتون میں جوش دیں تا اینکہ مہترا ہو جاے اور گھل جاے بعد ازان جس جانب درد ہو پہلے زیت اور اسی پانی سے
نطول کریں بعد ازان ثفل کو بطور لیپ کے ضماد کریں یہ حکیم کہتا ہو کہ اس دوا کا استعمال جسوقت کیا فوراً شقیقہ برطرف ہو جاتا ہو تپ یا ہو یا نہو ضماد میں
رائی سے بہتر کوئی ضماد نہیں ہو جب مرض میں طول ہو تافسیا کا ضماد کرنا مفید ہوتا ہو اور پوست بیخ کبر اور فربیون پیسکر شراب ریحانی میں گوندھ کر
تافسیا بھی اسمین شریک کریں کہ یہ علاج عظیم النفع ہو منجملہ اس علاج کے جو بہت مفید ہو یہ ہو کہ حمام میں داخل ہو کر بکثرت گرم پانی کے بخارات
پر سر جھکاے رہیں اسکے بعد روغن بیتہ سے سعوط کریں کہ اس ترکیب سے درد شقیقہ کا مادہ اپنے مقام سے ٹھہر کر شانوں تک آجاتا ہو پھر وہ نسخہ
قرابادین اور وہ اجزاء مفردہ جو جداول مفردات میں درج ہیں تلاش کرکے استعمال کرنے چاہییں

فصل اٹھائیسوین ورم اور اسکے تفرق اتصال کے بیان مین

پہلے ذکر قرانیطس کا ہم کرتے ہیں قرانیطس سرسام گرم کو کہتے ہیں یعنے ورم گرم جو دماغ کے باریک
پردہ خواہ گندہ پردہ میں ہو اور جرم دماغ میں ورم نہو اگرچہ کبھی جرم دماغ میں ورم عارض ہوتا ہو بعض اطبانے جو ایسا گمان کیا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ نفس جوہر دماغ میں ورم نہیں ہوتا ہے یہ گمان غلط ہے اس شخص کی دلیل یہ ہے کہ جو شے نرم ہو جیسے جوہر دماغ خواہ سخت ہو جیسے ہڈی اس میں تمدد اور کشش نہیں ہوتی اور
جس شے میں تمدد اور کشش نہ ہو اس میں ورم بھی نہیں ہو سکتا اور غلطی صغری میں اس قیاس کے یہ ہے کہ جو شے نرم اور بالرطوبت ہو اس میں تمدد ہوتا ہے اور ہڈی بھی
متورم ہو جاتی ہے اور اس حکم کا خود جالینوس مقر ہے۔ دانتوں کے باب میں اس قول کو ہم مفصلاً بیان کرینگے ہم یہ کہتے ہیں کہ جو شے غذا کو قبول کرے اس میں تمدد
ضرور پیدا ہوگا اور بوجہ غذا کے بڑھنے کے پھر حسب غذا سے اسکا جوہر اصلی مقدار میں بڑھتا ہے فضلہ کی وجہ اس میں زیادتی پیدا ہونے کو کون مانع ہے اور ورم کی وجہ یہی زیادتی
ہے جو فضلہ کی جہت سے ہو لیکن اگرچہ دماغ کا جوہر بھی متورم ہوتا ہے مگر قرانیطس اور سرسام مخصوص ورم حجاب کو کہتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ورم گرم ہو اگرچہ بعض مواضع
استعمال میں اطلاق اس لفظ سرسام کا جوہر دماغ کے ورم پر بھی ہوا ہے مگر یہ استعمال بعلاقہ کے ہے اس عرض لازم سے جو ہذیان اور اختلاط عقل مع حرارت محرقہ
کے ہے پس اطلاق اور استعمال عامی اس لفظ کا اختلاط اور ہذیان پر ہے اور استعمال اصطلاحی یعنی عرف اطبا میں اس ورم پر بھی اطلاق سرسام کا کرتے ہیں بطور
تسمیہ معروض باسم عرض کے اور وہ عرض نسیان ہے جو باعث اختلاط اور ہذیان کا ہوتا ہے اور وہ سرسام بارد ہے جسے لیثرغس بھی کہتے ہیں اور جس وقت لفظ
سرسام بطور عرف عام کے استعمال کیا جائے اس میں یہ سرسام دماغی بھی داخل ہے وہ بھی سرسام ہے بعض آدمی چونکہ لغات سے واقف نہیں ہوتے انکا گمان یہ ہوتا
ہے کہ برسام نام اسی ورم کا ہے اور کہتے ہیں کہ سرسام بہ نسبت برسام کے زیادہ استحقاق رکھتا ہے کہ اس ورم کو کہیں حالانکہ یہ قول انکا محض لغو ہے اسلیے کہ برسام
لفظ فارسی ہے بر کی لفظ فارسی میں بمعنے سینہ کے ہے اور سام بمعنے ورم کے پس برسام سینہ کے ورم کو کہنا چاہیے اور لفظ سر فارسی بمعنے راس کے ہے عربی
میں اور سام وہی ورم پس سرسام بقلب اضافت بمعنی ورم سر کے ہے سرسام حمیات میں بھی پیدا ہوتا ہے اور رقم معدہ کے اخلاط سے جو محترق اور سوختہ ہو جاتے ہیں
یہ ورم بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اطراف سر کے ورم خارجی سے بھی سرسام پیدا ہوتا ہے خواہ اطراف سر کے خارج جو غشا یعنی جھلی ہے اسکے ورم سے سرسام پیدا
ہوتا ہے اور جو سرسام ہمراہ برسام کے ہوتا ہے وہ بشرکت حجاب دماغ اور ورام حجاب اور تمامی عضلات صدر کے ہوتا ہے اور نیز وہ سرسام جو ورم مثانہ اور
ورم معدہ میں ہوتا ہے لفظ سرسام میں جو اشتراک لفظی پیدا ہوا ہے اسی سے اسکے بیان میں ارباب تصنیف مختلف ہوتے ہیں جیسے بیانات مصنفین کے اکثر
کی لفظ میں مختلف ہیں جسے ہم سرسام بارد ابھی کہہ چکے۔ مگر سرسام حقیقی وہی ہے باصطلاح اطبا ماہرین جو صدر فصل میں لکھا گیا کبھی جوہر دماغ بھی اگر متورم
ہو جاتا ہے وہ سرسام نہایت ردی ہے اور جوہر دماغ کا ورم بوجہ مشارکت حجاب خواہ بوجہ انتقال اور ورم کے بطرف جوہر دماغ کے پیدا ہوتا ہے اور جو ہفتے
دن قتل کرتا ہے اگر یہ چوتھا دن گذر جائے پھر نجات کی امید ہوتی ہے اکثر جو مریض سرسام میں مرتے ہیں نفس کی آفت سے مرتے ہیں یہ ورم جوہر دماغ کے
مختلف مقامات میں پیدا ہوتا ہے بحسب اجزاء دماغ کے اور بطون دماغ کے اور کبھی ساتھ ہی دو بطن میں ورم پیدا ہوتا ہے خواہ تینوں بطن میں یکبارگی
ورم پیدا ہو جاتا ہے اور اکثر عمود اس ورم کا یعنے وہ مقام جہاں سے ابتدا ہو کر کمی اور بیشی ہوتی ہے متصل تجویف مقدم کے تا تجویف اوسط ہوتا ہے مبدا اور سبب
اس ورم کا خون ہوتا ہے خواہ صفرائے صحیح یعنے غیر متعفن یا خالص خواہ حمی صحیحہ خواہ صفراء محترقہ مائل بسودا اور یہ قسم زبون ہے شاید ورم دماغی اکثر خون
صفراوی سے ہوتا ہے اور خون محض سے نہیں ہوتا ہے خواہ صفرائے محض سے ہوتا ہے اور شاید کہ نجات اس مرض سے اکثر بذریعہ عرق خواہ رعاف ہی
کے ہوتی ہے اور اکثر حجاب کا ورم ہمراہ ان رگوں کے ہوتا ہے جو سر سے باہر نکلی ہیں اور انکے ورم میں وریدیں سر کی پھول جاتی ہیں جس سرسام میں اختلاط
عقل کے ہمراہ بکا اور ضحک ساعت بساعت ہو وہ نہایت ردی ہے۔ اگر ذات الریہ کا انتقال طرف سرسام کے ہو شدت حرارت خلط کی اس پر دلیل
ہوگی اسیطرح اگر ذات الریہ بطرف سرسام غیر حقیقی کے منتقل ہو جائے۔ اگر یہ بات عارض ہو کہ ثقل اور گرانی اطراف سر اور درد یہ میں ہر وقت ہے اور بعد ازاں
تشنج اور قے زنگاری پیدا ہو اسیوقت مریض ہلاک ہوتا ہے اور زیادہ مدت مہلت کی ایسے وقت بشرطیکہ قوت قوی ہو ایک دن خواہ دو دن کی ہوتی
ہے زیادہ تر امید نجات کی قرانیطس کی اس قسم میں ہوتی ہے کہ مریض بعد خفت خمار کے ہر وقت ہذیان اور بیہوشی کے جو جو حرکات اور کلمات کہتا اور
کرتا ہو تحقیق یاد کرے اور اس میں غلطی نہ کرے اور اگر اس مرض میں امور ردیہ عارض ہوں یعنے خون بواسیر کا جاری ہو جائے دلیل محمود ہے جس وقت صاحب
برسام کی آنکھیں بند ہو جائیں اور بعد ازاں قے صفراوی عارض ہو اور ضعف بھی اسے ہو اسی دن مر جائے گا اور اگر قوت وفا کرے دوسرے روز

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضرور مریگا کبھی ایسا مریض دیکھا نہین گیا کہ اسکے اطراف دماغ مین ورم ہوا ور بول بھی اسکا مائی ہوتا ہو یعنی مادہ بتمامہ متوجہ بطرف اعلیٰ کے ہوا وپھر وہ مریض
بچ جاے اور نجات پاے اکثر تو قرانیطس بوجہ سیلان بواسیر کے زائل ہو جاتا ہو اور کبھی ایسے مادہ مین برودت پیدا ہو کر بطرف لیثرغس کے منتقل ہو جاتا ہو اور
کبھی اگر قرانیطس سے نجات بھی ملتی ہو تو انجام کار مین دق خواہ جنون پیدا ہوتا ہو اور اکثر انتقال غیر حقیقی کا بطرف سرسام حقیقی کے ہو جاتا ہو اور شاذ ہے بہت کم قرانیطس
سے نجات پاتے ہین بعض اطبا اسکے مدعی ہین کہ بشیتر ایک مرض ایسا عارض ہوتا ہو شبیہ قرانیطس کے بدون تپ کے اور تپ سے خالی ہوتا و لیل ہوتا ہو کہ وہ مرض بھی نہین ہے
اسی شخص کا قول ہو کہ اگرچہ ورم اور تپ سے مین نہوتا ہو قلق زیادہ اور اچھل پھاند مریض بہت کرتا ہو اور قرار بہت دشوار ہوتا ہو بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ دیوار کو
پھاند جائیگا اور اسکا ضجر شدید اور تنگی نفس اور پیاس شدید ہوتی ہو اور جب پانی پیتا ہو گلے مین پھنستا ہو اور قے ہو جاتی ہو یعنی وہی پانی گر پڑتا ہو اسی طبیب کا
مقولہ ہو کہ اکثر یہ مرض اسی دن قتل کر ڈالتا ہو اور بشیتر چار دن کی مہلت ملتی ہو اور نجات اس سے کسیکو ملتی نہین بلکہ مریض کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہو اور زبان بھی
سیاہ ہو جاتی ہو اور آنکھین خشک ہو کر ٹھہرا جاتی ہین اور ایسے بیمارون کی حالت مظلوم فریادی کی سی ہو جاتی ہو اسکے بعد انکے حرکات مین ترقی پیدا ہوتی
ہو اور انکی نبض ساقط ہو جاتی ہو اور مرجاتے ہین اور اکثر یہی ہو کہ انکی موت بوجہ اختناق کے ہوتی ہو ابھی دوڑتے پھرتے تھے یکا یک دیکھو تو گر پڑے اور مرگئے
اس مرض کے وجود اور عروض مین کچھ عجب نہین کہ دماغ کو شرکت کسی اور عضو کریم سے ہو جیسے عضل نفس مین اگر تشنج عظیم عارض ہو خواہ کسی اور طرح کا فساد اس
عضلہ مین پیدا ہو جس سے خناق کا عروض ہو جاے اور دماغ کو اسکے ایذا پہونچے اسوقت دماغ کو شرکت ہوگی اور فاسد ہو جائیگا اور اختلاط عقل پیدا ہوگا اور
پیاس کا غلبہ بوجہ خشکی اطراف سر اور حلق اور سینہ کے بھی ہوگا **فصل تیئسوین بیان مین علامات مشترکہ کے** جو علامات اقسام قرانیطس حقیقی
کے ہین انمین سے ایک تو یہ ہو کہ حمی لازم ہوتی ہو اور یبوست اس تپ مین زیادہ ہوتی ہو کہ اکثر دو پہر کو تپ کی زیادتی ہو اور ہذیان مین کبھی افراط اور
کبھی خفت پیدا ہوتی ہو بلکہ جاگتا رہتا ہو اور کلام کرنا ناگوار ہوتا ہو اور اگر کلام کرے کسل اور ماندگی پیدا ہوتی ہو اور عقل مین اختلاط پیدا ہوتا ہو اور اکثر یہ اختلاط
قریب روز چہارم کے عارض ہوتا ہو اور عبث اور بیکار اطراف سے بازی کرتا ہو اور کھیلتا ہو اور نفس مین اضطراب غیر منتظم ہوتا ہو اور لیکن سانس بڑی بڑی لیتا ہے
اور شراسیف مین امتلاء اور پر کیطرف زیادہ ہوتا ہو اور اکثر اعضا مین اختلاج پیدا ہوتا ہو کہ قبل امتلاء شراسیف اور اسکے ہمراہ اور اسکی وجہ سے اعضا پھڑکتے
ہین اور اکثر ہمراہ اسکے نیند بھی پیدا ہوتی ہو مگر مضطرب کہ جب نیند سے چونکتے ہین چلاتے ہین اور کبھی سوتے ہین اور کبھی بیدار رہتے ہین پھر نیند بھی مضطرب اور
مشوش ہوتی ہو کہ خیالات اور اوہام فاسدہ اور خوفناک پیدا ہوتے ہین اور جاگنے کے وقت چیختے ہوے اٹھتے ہین اور بروقت بیدار ہونیکے بیشرمی اور اور
جسارت امور عظام پر اور غضب عادت سے زیادہ اور ناگواری روشنی اور شعاع شمس کی پیدا ہوتی ہو اور خشونت زبان مین پیدا ہوتی اور دانت سے زبان کاٹتے ہین
اور بشیتر زبان پر ورم پیدا ہوتا ہو اور اکثر آواز بند ہو جاتی ہو اور پانی کی خواہش کرتے ہین مگر تھوڑا سا پیتے ہین اور خواہش بھی زیادہ نہین ہوتی اور اکثر انکے
اطراف سرد ہو جاتے ہین بدون کسی برودت خارجی کے جو اطراف کو سرد کردے بول ان مریضون کا مائل بلطافت اور رقت ہوتا ہو اور نبض انکی صلب
بوجہ ورم کے جو عضو عصبی مین پیدا ہوا ہو اور سخت ہو بوجہ صلابت رگون کے اور قوت نے ضعیف ہو کر مادہ کو نبض کی قوت مین کسیقدر افزائش پیدا کی ہو
لیکن اگر قریب بہلاکت ہونگے اسوقت قوت نبض مین نہوگی ہان اگر اسوقت بھی نبض قوت کو مجتمع کرے اور شدت پیدا کرے اور اخیر حرکت انقباض نبض
کی اور بیطرح آخر انبساط زیادہ سریع ہوتا ہو مگر اس نبض کی نشاریت کسیقدر موجب سے خالی نہین ہوتی اسلیے کہ جوہر دماغ رطب ہے کبھی انکی نبض مین عرض بھی
چند مرتبہ پیدا ہوتا ہو اور عظیم بھی ہو جاتی ہو بنظر کسی حاجت کے اور متواتر بھی ہو جاتی ہو اور اجزا و وضع مین اختلاف بھی پیدا ہوتا ہو اور رعشہ بھی ہوتی
ہو اور مرتعش ہوتا اس نبض کا مند تغیشی ہوتا ہو لیکن ایک قسم خاص کا ارتعاش جو بوجہ صلابت رگ کے ہو کہ وہ دلیل غشی پر نہین ہوتا۔ ارتعاش کا
موجب صلابت رگ کی ہوتی ہو اور قوت کا قوی ہونا اور اسوجہ سے مند تغیشی نہین ہو کبھی انکی نبض مین تشنج پیدا ہوتا ہو اور یہ نبض مند تشنج ہوتی ہو
اگر کسی شخص مین علامات امراض حادہ کے اور نیز حمیات سخت کے علامات موجود ہون اور طبیعت مین قبض پیدا ہو پس یہ خاص علامت ایسی ہو
کہ منذر بہ سرسام ہو اور گویا کہ یہ علامت منذرات قوی سے ہو واسطے عروض سرسام کے قرانیطس سے پہلے اور اسکے عروض سے مقدم یہ بات پیدا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتی ہو کہ قریب کی چیز کو فراموش کرتا ہو اور بے سبب جی اُلٹ اور ملال عارض ہوتا ہو اور خواب بُرے بُرے اور درد سر زیادہ اور گرانی اور امتلا پیدا ہوتی ہو اور چہرہ
کا رنگ خود بخود صاف ہو جاتا ہو اور بیداری میں طول پیدا ہوتا ہو اور نوم میں اضطراب اور ان اعراض میں شدت اسوقت تک رہتی ہو جبتک مواد متوجہ بطرف
دماغ کے ہوتے ہیں اور دماغ کی رگوں میں بھرتے رہتے ہیں اور ہر طرف اور جانب دماغ میں یہ مواد دوڑا کرتے ہیں پھر جب زمانہ حدوث قرانیطس کا قریب پہونچا
اور مادہ دماغ میں جاگزین ہو گیا اور پشت سر کیطرف سے نزدیک قفا کے شروع ہوتا ہو خصوصاً صفراوی سرسام میں اور جب سرسام پیدا ہو گیا اور دماغ میں
ورم آگیا پہلے کیفیت یہ ہوتی ہو کہ مریض کی آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں اور آنکھونکی خشکی زیادہ ہوتی ہو بعدازاں آنسو جاری ہوتے ہیں خصوصاً دونوں سے
کسی ایک آنکھ سے اور اکثر آنکھ کی رگوں میں سُرخی شدید پیدا ہو جاتی ہو اور کبھی اس سرخی کے بعد چند قطرہ خون ناک سے ٹپکتے ہیں اور اکثر یہ لوگ اپنی آنکھونکو ملا کرتے
ہیں اور بطرف سکون اور آرام کے انکا میلان خاطر زیادہ ہوتا ہے حتےٰ کہ تمام بدن کو آرام میں رکھتے ہیں مگر دونوں ہاتھونکو البتہ حرکات دیا کرتے ہیں کبھی بیکار
ہلایا کرتے ہیں اور کبھی کچھ چنتے ہیں خواہ کپڑوں میں شکن ڈالا کرتے ہیں اور یہ حرکات کبھی آنکھ بند کیے کرتے ہیں اور کبھی بروقت ان حرکات کے تیز نگاہ کرکے
اور آنکھیں نکالکر اور دل تنگی اور چلانا بھی عارض رہتا ہو کبھی کلام فصیح سے بھی انکو کسل پیدا ہوتا ہو کہ زبان کو ہلانا نہیں چاہتے اور کبھی تقطیر البول انہیں
عارض ہوتا ہو اسطرح کہ انکی خبر انکو ہوتی ہو اور کبھی خبر بھی نہیں ہوتی اور قطرات بول کے ٹپکتے رہتے ہیں مگر یہ بات حمیات کے ہمراہ دلالت قوی سرسام حاضر
کرتی ہو اور جو آلام اور تکلیفات انکے اعضا میں ہوتے ہیں انسے یہ لوگ غافل رہتے ہیں بلکہ اگر بدرشتی اور سختی کوئی شے انکے اعضا مرکب سے مس کرائی جاے
انکی بھی انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی اور نہ اس عضو کو ہٹاتے ہیں۔ اب ہم بیان تفصیلی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ورم سر کی جانب مقدم میں ہو تخیل کو فاسد کردیتا
ہو اور ایسے بیماروں کا یہ حال ہوتا ہو کہ پھونٹے کپڑونکی درزونکے اسپید جون جنکو چیلڑ بھی کہتے ہیں چنا کرتے ہیں اور تنکے دیوار کے خواہ دیوار کے مثل اور
چیزونکے چھوڑا یا کرتے ہیں اور ایسے اشباح اور صور تونکا خیال کرتے ہیں جنکا وجود نہو اور اگر ورم وسط میں دماغ کے ہو فکر فاسد ہو جاتی ہو اسلیے کہ جو عمل
فکری کرتا ہو اسمیں خلط پیدا ہوتا ہو اور ہذیان اور بیجا الفاظ ایسا مریض زیادہ بولتا ہو اور اگر ورم متصل موخر کے ہو جو شے دیکھتا ہو فراموش کرتا ہے اور
فی الحال بھول جاتا ہو یہانتک کہ اسکی یہ نوبت ہوتی ہو کہ ابھی ایک شے طلب کی ہو اور جب وہ شے سامنے لیجائیں اسے یاد نہو گا کہ اسنے طلب کی تھی اور کبھی پیشاب
کا طسلا خواہ طشت مانگتا ہو اور جب لائیں اسے یاد نہیں رہتا اور اگر تینوں مقام میں سر کے یعنے تمام سر میں ورم پیدا ہو یہ سب علامات یکجا پیدا ہوتے ہیں
اور اگر مادہ سینہ جو ہر دماغ میں بھی ورم پیدا ہو چہرہ سرخ ہو جاتا ہو اور آنکھیں باہر نکل آتی ہیں اور سرخی بھی زیادہ ہوتی ہو اگر مادہ دموی ہو اور زرد ہو جاتی
اگر مادہ صفرائے خالص ہو اور جو ورم بشرکت اور اعضا کے ہو اسپر یہ دلیل ہوتی ہو کہ دفعتہً پیدا ہو جاتا ہو اور اسکی شدت وغیرہ تابع اسی عضو کے ہوتی ہو
اور اسکی نوبت بھی ہمراہ شدت نوائب اسی عضو کے ہوتی ہو اور کمی بیشی اسکی ہر طرح تابع کمی بیشی اسی عضو کی ہوتی ہو جسکی شرکت سے یہ ورم پیدا ہوا ہے
خاص دماغی سرسام تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہو اور لازم ہوتا ہو یعنے ہر وقت اسکے اعراض جو پیدا ہوچکے ہیں باقی رہتے ہیں اور سرسام حقیقی کے علامات پہلے
پیدا ہو لیتے ہیں اسکے بعد اصل مرض کا ظہور ہوتا ہو اور غیر حقیقی میں پہلے وہ امراض پیدا ہوتے ہیں بعدازاں سرسام عارض ہوتا ہو اور اسکے علامات ظاہر ہوتے ہیں
جو سرسام بوجہ ورم حجاب حاجز کے ہوتا ہو اور بوجہ عضلات سینہ کے اس سے پہلے علامات برسام کے پیدا ہوتے ہیں اور نیز علامات ذات الجنب اسمیں جمع ہیں
یعنے پہلو میں درد چبھتا ہوا بروقت تنفس کے اور ضیق النفس اور نبض منشاری اور سرفہ خشک پہلے اور بعدازاں تر کھانسی اکثر اوقات اور نفث مدہ وغیرہ اور
اسکا سکون بروقت حمی لازمہ کے جسکی حرارت زیادہ نواحی سینہ میں ہو پیدا ہوتا ہو اور حقیقی سرسام میں اطراف سر میں حرارت زیادہ محسوس ہوتی ہو
اور زیادہ تر دو نواحی شراسیف میں محسوس ہوتا ہو اور پرکیطرف اور یہ بھی ایک خاص علامات سے ہو کہ درد سر میں کھوپڑی کے اوپر ایسا ہوتا ہے
کہ تمام سر میں اسکا شمول نہو اور نہ اسکے اعراض عظیم ہوں اور نہ علامات مذکورہ سابقہ بسبب تجربہ زیادہ ہوتے ہیں اور سانس اس شخص کی مختلف
طور پر چلتی ہو کبھی ضعیف ہوکر متواتر ہو جاتی ہو اور کبھی عظیم ہو جاتی ہو مگر صغیر اور ضعیف زیادہ رہتی ہو اور کبھی ٹھنڈی سانس لیتا ہو قرانیطس حقیقی
اور واقعی میں نفس زیادہ عظیم ہو جاتا ہو دونوں قسم کے سرسام توسط اختلاط میں شریک ہوتے ہیں لیکن جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو یعنے غیر حقیقی اسمیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور حقیقی میں فرق یہ ہے کہ تابع کی قوت اور اسکے تپ کی قوت تابع کسی دوسرے عضو کی ہوگی اور خفت اسکی بھی تابع اسی عضو کے ہوتی ہے اور جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو جو قسم اول میں ہے اسمیں حساس لزع کا ہوتا ہے اور تشنگی اور پیاس اور تلخی منھ کی بھی ہوتی ہے اور جو سرسام اور اعضا کے ورم سے پیدا ہو اسکا حال ان اعضا کے احوال سے معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اگر ان اعضا کے اورام بخوبی ظاہر اور جلی نہوں اختلاط عقل اور سرسام کی نوبت نہ پہونچے گی پس پہلے اسی کو بخوبی جاننا چاہیے **اب لازم ہے کہ ہم** علامات اقسام سرسام حقیقی کے بیان کریں پس ہم کہتے ہیں کہ جو سرسام حقیقی اور دموی سے پیدا ہو پس بعد علامات عامہ اور مشترکہ کے اول یہ علامت ہے کہ ضحک بیجا عارض ہوگا اور قطرات خون کے رعاف میں برآمد ہونگے اور نفس عظیم ہوگی اور آنکھوں میں آنسو بھرے رہینگے اور گرتے رہینگے اور کیچڑ آنکھ سے زیادہ نکلیگی اور اگر کبھی بیداری عارض ہوگی ایسی زیادہ نہوگی اور زبانکی خشونت اس قسم میں مائل بسرخی ہوگی اور سرخی مائل بسیاہی ہوکر پھر زبان سیاہ ہو جائیگی اور زبان بھاری بھی ہوگی کہ اکثر کلام کرنیسے کسل پیدا ہوگا اور جو خیالات اُسکے سامنے پیدا ہونگے سرخ رنگ ہونگے اور چہرے کی رگیں سرخ اور آنکھیں بھری ہوئی اور منھ بھینے میں اسکے افزائش اور بے حاجت سویا کریگا اور اگر مادہ صفراوی ہوگا مگر صفرا صحیح تو یہ مریض بیدار اکثر رہیگا اور بیداری میں خفت ہمراہ غشیان اور تشنگی شدید کے پیدا ہوگی اور زبانمیں خشونت زیادہ ہوگی اور رنگت زبانکی زرد ہوگی پھر سیاہ ہو جائیگی اور تپ میں شدت ہوگی اور حرص آنکھوں کے چھونیکی زیادہ ہوگی اور خیالات زرد ہوتے رہینگے اور اخلاق ایسے مرضا کے درندوں کے ایسے ہوتے ہیں اور تیزی اور حرص خصومت اور جھگڑے پر ہوتی ہے اور جب کلام کرتے ہیں جیسے کسی سے لڑتے ہیں اور ناک سے خون وغیرہ نکلتا رہتا ہے خصوصا اطراف بینی سے اور پیشانی ان لوگوں کی اوپر کیطرف زیادہ کھنچی جاتی ہے اور جو سرسام صفرائے محترقہ سے پیدا ہوا اور یہ نہایت ردی اور مہلک ہوتا ہے اول علامات اسکے بشرطیکہ اسکے عوارض سب پیدا ہو جائیں یہ ہے کہ ہمراہ جنون کے دل تنگی اور نفس عظیم اور آنکھوں میں کدورت مشابہ غبار کے اور گویا وہی غبار رہا ہو سرسام کے انتقال کے علامات پس اگر سرسام غش کیطرف منتقل ہوا اور یہ انتقال بہت اچھا ہے کہ اسمیں امید صحت اور بقاے حیات کی زیادہ ہوتی ہے اسکی نشانی یہ ہے کہ آنکھیں اندر کیطرف گھسی جاتی ہیں اور آنکھوں کا بند رہنا زیادہ پیدا ہوتا ہے اور لعاب دہن زیادہ بہتا ہے اور نبض میں بطوء اور نرمی پیدا ہوتی ہے علامات انتقال سرسام کے بطرف شقاقلوس اور ورم جوہر دماغ کے یہ ہیں کہ علامات شقاقلوس کے ظاہر ہو جائیں اور آنکھوں کی سیاہی غائب ہو جائے اور بعض اوقات سپیدی دکھائی دے اور سوائے چت کے اور طرح لیٹنے سے انکار کرے اور پیٹ میں نفخ پیدا ہوا اور شراسیف میں تمدد اور کشش نمودار ہو اور اعضا میں تشنج اختلاج پیدا ہو دق کیطرف سرسام کا انتقال اگر ہو اسکی علامت یہ ہے کہ آنکھیں اندر کیطرف گھس جائیں اور تپ میں نرمی پیدا ہو جائے اور تمام بدنمیں قحولت یعنے بے رونقی اور خشکی پیدا ہو اور نبض صغیر اور سخت ہو جائے تشنج کیطرف انتقال سرسام کی علامت یہ ہے جو باب تشنج میں ہم نے بیان کی ہے **فصل تیسوین**

علاج جملہ اقسام سرسام کا جتنے اقسام سرسام کے حقیقی ہیں انکا علاج مشترک یہ ہے کہ فصد سر رو کی لیں اور بمقدار صالح خون نکالیں بلکہ بہت زیادہ خونکا نکالنا بہتر ہے اور فصد میں عجلت کرنی چاہیے کہ ادھر اخلاط کی آمد بطرف سر کے دریافت ہوا اور فورا فصد لیجاے بشرطیکہ فصد سے کوئی مانع قوی نہو اور یہ بھی واجب ہے کہ اسکے فصد کے وقت شناخت کرلیں کہ غش میں پڑا ہے یا نہیں۔ اور جب قریب بغشی کے پہونچے اسوقت خون کو روک دیں اور اس امر کی شناخت میں بہت سے تدابیر درکار ہوتی ہیں اسلیے کہ اس مرض میں چونکہ غشی خود بخود پیدا ہوا کرتی ہے پس ثبوت اسبات کا کہ بوجہ فصد کے غشی پیدا ہوئی البتہ گونہ دشوار ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب یہ لوگ غشی سے افاقہ پاتے ہیں انکی کیفیت اسوقت کی حالت غشی کی کیفیت سے کمتر متمیز ہوتی ہے لیکن نبض کے ذریعہ سے البتہ دلالت اور امتیاز کامل ہو سکتی ہے اسلیے کہ جب نبض کی یہ کیفیت ہو کہ مرتعش ہو جائے اور انخفاض نبض میں پیدا ہوا اور اختلاف بلا انتظام نمودار ہوتا اینکہ ایک قرعہ عظیم اور دوسرا صغیر ہونے لگے یہ کیفیت نبض کی قریب زمانہ غشی پر کامل دلیل ہوتی ہے اور رسی باندھنے میں بھی واسطے فصد کے احتیاط کامل چاہیے کہ ایسی مضبوط اور مستحکم بندش کیجاے کہ مریض کے حرکات اور اچھل کود سے جو حالت بیخودی اور زوال عقل میں کرتا ہے پٹی کھل نہ جاے اسلیے کہ بیشتر یہ مریض خود بھی اس پٹی کو بخیال فاسد کھول کر پھینکدیتا ہے اور بعد شناخت انکا سو مذکورہ بالا کے اگر قوت قوی ہو فصد رگ جبہہ کی لینی چاہیے بشرطیکہ حال اور قوت بھی اس رگ کی فصد کو واجب کرے اور اگر قوت مساعد نہو خواہ حال

HAKEEM SHOUKAT ALI

مریض کا اس قابل نہو کہ فصد ہاتھ کے رگ کی کھولی جاے خواہ اگر ہاتھ کی فصد بھی ممکن نہو کہ اسسے دل تنگی اور قلق شدید پیدا ہوتا ہو پس فصد جبہہ کی کرنی
لازم ہو اور پہلے فصد سے اسکے سر پر روغن گل اور سرکہ کسر کیا ہوا لگانا چاہیے اور اسیطرح جمیع عصارات باردہ جنکا ذکر مفصل اوپر ہوچکا ہو اور خاص صفراوی سرسام
مین ضماد سرکا برگ علیق یعنی توت سہ گل سے کرنا بہت نافع ہو اور معتدل جگہ اسے ٹھہرا مین جہان کی ہوا معتدل ہو اور فرش ساج کا وہان ہو نہ اس جگہ چکتی ہوئی
اور براق چیزین ہون اور نہ تصویرات موجود ہون کہ اسکے خیالات ایسی چیزونکی طرف زیادہ رہتے ہین اور ایسے اشیا کا حریص رہتا ہو اور انمین تامل کیا کرتا ہو اور
اس تامل سے اسکے دماغ اور حجب دماغ کو ایذا پہونچتی ہو۔ اور اسکے مسکن اور بستر کے قریب مشمومات باردہ مثل نیلوفر اور بنفشہ اور گل سرخ اور کافور وغیرہ جنکا قانون
عام مین مذکور ہوچکے رکھنے چاہیین اور اسکی صحبت مین اسکے یار صادق جنکے مزاج مین ظرافت اور خوش طبعی ہو اور جنہین مریض دل سے چاہتا ہوے اور جنہین
اسکے حال پر شفقت بے اندازہ ہو موجود رہین خواہ جن لوگون سے بیمار کو شرم اور حیا عارض ہوتی ہو وہ لوگ اسکے جلیس گردانے جائین کہ انکے رعب و لحاظ سے تخلیط
اور اضطراب حرکات سے باز رہے جو اسکے حق مین مضر ہین اور اسکی نیند پیدا کرنے مین زیادہ کوشش کرین کو بتقویت افیون وغیرہ کے ہو جو پیشانی وغیرہ پر لگائین
خواہ ناک مین لیکن افیون کا استعمال اُسوقت چاہیے کہ قوت قوی ہو ورنہ ہرگز جائز نہین ہو کہ ہلاک ہے بلکہ اگر ضعف ہو سکا فیونکے اور چیزین مخدرا و منوم جیسے
شربت خشخاش وغیرہ کا استعمال کرین اور سر پر ضماد کا ہو کا اور تخم خشخاش آب جو مین شریک کرکے لگائین اور فصد جہانتک ممکن ہو ٹالتے رہین اگر تاخیر مین فصد
کے کوئی ضرر محتمل نہو مگر یہ تامل ابتداے مرض مین دو تین روز مناسب ہے اور جب ہوچکے خونکے زیادہ نکلنے مین مبالغہ نہ کرین تاکہ بدن مین اسقدر خون باقی رہے جسکے
زور سے طبیعت قوی رہے اور بحرانات مرض سے مقابلہ کر سکے اور معدہ مین غذا باقی نہ رہنے کا بھی اہتمام کرین اگر قوت مرض اسکے مناسب ہو اور بعد فصد کے
خاص اسکی طرف زیادہ توجہ درکار ہو اسلیئے کہ تدبیر صائب یہ ہو کہ نرم حقنہ سے جذب مواد بطرف اسفل کرین جیسے روغن گل ہمراہ آب چقندر کے خواہ پانی روغن زیتون
ملاکر اور اگر بوجہ عصیان طبیعت وغیرہ کے اس سے زیادہ قوی اجزا کی حقنہ مین ضرورت ہو مگر نرمی کی صفت مفقود نہو وہ بھی جائز ہو اور جسطرح جذب جذب
مواد بطرف اسفل کے کرنا چاہیے خواہ پانو کی مالش سے خواہ انپر گرم پانی ڈالنے سے یا انکو مستحکم بندش کرنے بلکہ سینگی توڑنے خصوصًا بر وقت تپ اتر جانیکے
اور قبل از وقت شدت حمی کے اگر انکی تپ کی یہ کیفیت ہو یعنی لازم اور بحال واحد نہ رہتی ہو پس اکثر حجامت درمیان دونون شانونکے واجب ہوتی ہے
اول مین تدبیر لطیف غذا کی ایسے مرض مین اسقدر کرنی چاہیے کہ فقط سکنجبین شکری پر اکتفا کرین اور پھر تغلیظ تدبیر کرتے جائین مگر دونون تدبیرون زمانہ
قوت اور مرض کی برابر ملحوظ رہے۔ اور جسقدر ابتداے مرض مین اعراض مرض کے شدید ہون تلطیف غذا کی زیادہ کیجاے بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا
نہو کہ اسوقت پوری دینی چاہیے اور بہت سرد پانی سے اسکو پرہیز کرانا لازم ہو خصوصًا اگر ورم حجاب حاجز خواہ احشا مین ہو اور جب مرض مین انحطاط
اور کمی شروع ہو رفتہ رفتہ تدبیر افزایش غذا کی کرین اور کدو کے ہمراہ اور سرد ترکاریان کھلانی چاہیین اور ایسے وقت میدہ کی روٹی خوب سرد پانی مین بھیگی
ہوئی بہت مفید ہوتی ہو اور جلاب برف مین سرد کیا ہوا بھی مفید ہو ابتداے مرض مین صرف رادعات کا استعمال مناسب ہو ہان اگر سرسام کی وہ قسم
ہو جسمین وہ رگین متورم ہون جو سر سے نکلتی ہین ہمراہ حجاب کے کہ ایسی قسم مین حاجت ابتدا مین ایسے اجزا کی ہوتی ہو جنمین تھوڑا سا ارخا اور تسکین درد بھی
ہو بعد ازان قوابض کی حاجت ہوتی ہو مگر حقنہ کا استعمال برابر جاری رہے۔ اسکے بعد اکثر وہ نطول بار دجنمین قبض نہو اور انمین خشخاش واسطے نوم پیدا
کرنیکے اور اسکی اصلاح بابونہ سے کرین تاکہ تھوڑی سی تحلیل بھی پیدا ہو جب ایسے علاج سے مرض مین کمی پیدا ہوا اور ہذیان باقی رہجا سر پر دودھ لپستان سے
دوہین کہ اگر قوت قوی ہو شیر بزا اور بشرط ضعف قوت شیر دختر اور جب دودھ دوہنے کو ایک گھنٹہ گذر جاے نطولات معتدلہ کا جنمین بنفشہ اور
اصل السوس اور بابونہ اور تمام مبردات شریک ہون استعمال کرین جیسے بقراط کی قرابادین مین مذکور ہوے اگر مرض مین طول ہوجا اور ان معالجات سے
فائدہ کچھ نہو خواہ مادہ ثقیل ایسا ہو کہ اس سے سبات پیدا ہوتا ہو اور حد ابتداے گذر گیا اور سکون نسبت حرکت کے زیادہ ہوتا ہو سوقت مبردات کے
استعمال سے احتراز واجب ہو اور خاصکر خشخاش سے بلکہ نطولات مین ایسے وقت بعد روز ہفتم کے تمام روز تو دیخ اور سداب اور عصارہ نعناع
اکلیل الملک تجویز کرین اور سر پر لعاب تخم کتان اور روغن زیت اور بابونہ رکھین اور تمام بدن کو روغن گرم خوب سا ملتے رہین کہ اسمین نفع ہوا رہا اور

جب بعد روز ہفتم کے ارادہ حفظ قوت کا ہو خواہ بعد اس مدت کے حفظ قوت کا ارادہ کریں تو ایسی شراب پانی سے ملی ہوئی پلائیں اور اکثر اسکے پینے سے قے
پیدا ہوتی ہے کہ اس سے نفع ہوتا ہے اور بعض بیمار و نکو پانی کسی روغن سرد و تر میں ملا کر پلاتے ہیں تاکہ آسانی قے ہو جائے اگر بوجہ فقدان عقل ور اوراک و غلبہ
بیہوشی کے پیشاب کرتے ہوں اور اسمیں ضعف پیدا ہو چاہیے کہ انکے مثانہ پر روغن نیم گرم کی مالش کریں اور فضل روغن نیم گرم خواہ مثانہ پر بابونہ کو جوش دیکر نطول
کریں بعد اسکے مثانہ کو دبائیں تاکہ بول کا ادرار ہو اور بیمار کی اعانت انکی ہر وقت کرتے رہیں اور مثانہ کو دباتے رہیں جسوقت امید بول کرنیکی ہو پھر اگر
یہ تدبیر کارآمد نہو اور اخراج بول کا نہو جو نطولات مدر بول مذکور ہیں انکو استعمال کریں اگر ہاتھ پاؤں زیادہ مٹکتے ہوں اور کروٹیں زیادہ لیتے ہوں کہ انسے
انکو ضرر زیادہ پہونچتا ہے اسوقت انکے ہاتھ پاؤنکو باندھنا ضرور ہے خصوصاً بروقت فصد کرنیکے کہ زیادہ واجب ہے۔ اگر زخم ابھی آلہ ہوا اور بھرنہ آیا ہو پھر جب
خوب سا اختلاط کا زمانہ پہونچ جائے اور جبل مرض سے نکل آئیں یعنے افزائش مادہ وغیرہ کا وقت گذر جائے اور اختلاط اور کمی بخوبی محسوس ہو انکی تدبیر
مثل تدبیر ناقہین کے کرنی چاہیے اور جھولے گہوارے تیار کرکے انکو جھولائیں اور ہوا خواہ بیچ بدسے خواہ گرم ہوا اور لو سے اور دھوپ سے انکو بچانا چاہیے
ایسا نہو کہ کس مرض پیدا ہو اور اگر نہیں حمام کرانے کا خواہ نہلانے کا قصد ہو آب شیرین جسمیں گرمی نرم ہو نہلا کر انکے سلانے کا قصد زیادہ کریں کہ
سولانے کے منافع زیادہ ہیں اور گوشت سبک سریع الہضم کھلانے مفید ہیں یہ بیان عام سرسام کے علاج کا بطور شرکت تھا اب جو تفرقہ صفراوی اور
دموی کے علاج میں ہے وہ یہ ہے کہ صفراوی کے علاج میں زیادہ حاجت اسہال کی ہے اور فصد کی حاجت کم ہے اور اسہال خلط صفراوی کا ایسے اجزا سے
کرنا چاہیے کہ بسہولت دفع ہو اور وہ ادویہ از قسم مزلقات لطیفہ ہیں جو مذکور ہو چکیں اور خونکے صاف کرنیوالی دوائیں اور انہیں شاہترہ بھی شریک ہو سکتا
ہے اگر طبیعت کا مجیب ہونا ہر حال میں دریافت ہو اور شیر سقمونیا بھی داخل کرتے ہیں جسوقت اسبابکا اطمینان ہو کہ طبیعت مجیب ہے اور عادت مریض کی بغض
طبیعت کی نہیں ہے اور صفراوی سرسام میں اسقدر فصد قوی نہیں کھولنی چاہیے کہ قریب غشی کے نوبت پہونچے بلکہ ایسی فصد کھولنی چاہیے جو لائق بحال قوت
ہو اور غش میں نہ ڈالے اور بعد از فصد استفراغ مادہ کا اسہال سے کرینگے اور غذاے بارد و رطب اختیار کرینگے اور دموی سرسام میں سرد غذا مناسب ہے اور
رطب نہیں درکار ہے اور قابض ہونا غذا کا جائز ہے بعد انفراغ کے مسہلات کے جیسے غذاے حصرمی اور رمانی اور سفرجلی اور تفاحی اور صفراوی سرسام قابل
استعمال ایسی غذا کے نہیں ہے بلکہ اسمیں ایسی غذا جو کدو سے بنے خواہ کشک جو یعنے جو مقشر سے اسلیے کہ جو کی بھوسی بھی قابض ہے اور اسفیدباج اور طلیب وغیرہ
وغیرہ اور ان غذاؤنکو سرکہ سے ترش کرنا چاہیے یا نشوق یعنے آلو بالو خواہ آلوے بخارا سے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ سرسام صفراوی میں احتیاج اطفاے
حرارت کی زیادہ ہوتی ہے اور دموی میں احتیاج تحلیل کی زیادہ ہے اور تبرید سے خدر صفراوی میں زیادہ نکرنا چاہیے بنسبت دموی کے اور نہ آب سرد سے
اسقدر اجتناب صفراوی میں درکار ہے اور توجہ معالج کی بطرف پیدا کرنے نیند کے زیادہ درکار ہے کہ نطولات مرطبہ کے ذریعہ سے خواہ روغن کا ہو اور کدو
کے لگانے سے جسطور پر پیدا ہو سکے خواہ سعوط ہی فائدہ کے استعمال کرنے سے اور جو سرسام بوجہ صفراے سوختہ کے پیدا ہوا ہو اسمیں ترطیب کیطرف توجہ زیادہ کرینگے
اور حقنے سرد اور مرطب تا امکان زیادہ استعمال کرینگے **فصل تئیسوین قلغمونی کے بیان مین** جو ورم قلغمونی جوہر دماغ میں عارض ہو اکثر اسکا
عروض متعفن خون سے ہوتا ہے کہ جوہر دماغ میں ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی پردہاے دماغ کو متفرق اور جدا کرکے شکبہ دماغی میں ثقل پیدا کر دیتا ہے سر کا حال
یہ ہوتا ہے جیسے پھٹا جاتا ہے اور اسمیں شگاف پیدا ہوا چاہتا ہے اور درد کی بہت ہی شدت ہوتی ہے اور آنکھیں سرخ ہو کر باہر نکل آتی ہیں اور دونوں رخسارے
بھی سرخ ہو جاتے ہیں اور یہ سرخی ویسی نہیں ہوتی جیسے کہ رخسارہ کے بھل ہونے سے پیدا ہو جاتی ہے اور سرخی میں رخساروں کی بے ترتیبی ہوتی ہے یعنے
جہاں زیادہ چاہیے وہاں کم اور برعکس۔ یہ ورم اکثر تیسرے روز قاتل ہوتا ہے اگر تین دن گذر جائیں بچنے کی امید ہوگی **یہ بھی جاننا ضرور ہے**
کہ یہ مرض زیادہ سخت نہیں ہے ورنہ یہ عضو شریف اسقدر اسکا تحمل نکر سکتا اس ورم کا علاج مثل علاج سرسام کے اور کسیقدر بنسبت سرسام کے
اسکا علاج قوی ہونا چاہیے۔ اور فصد اس رگ کی جو زیر زبان ہے زیادہ نافع ہوتی ہے مگر یہ فصد بعد مشترک عروق کے فصد کے جو سرسام میں بیان ہو چکی ہیں
کرنی چاہیں اور نیز بعد فصد اور رگونکے جو ایسے اورام میں باب کلیات میں بیان ہو چکی ہیں **فصل تیسوین حمرہ دماغی اور قوبا کے بیان مین**

ع جو کہ ایک قسم کا حریرہ ہے اور نشاستہ و شیرہ بادام وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

کبھی نفس دماغ مین حمرہ اور قوبا یعنے داد پیدا ہوتا ہو اور درد شدید اور سوزش بے اندازہ ظاہر ہوتی ہو مگر چہرہ پر اثر برودت کا ظاہر ہوتا ہو اسلیے کہ حرارت اس ورم مین کم ہوتی ہو اور زردی بھی چہرہ پر آجاتی ہو اسیوجہ سے اور خصوصاً آنکھ مین زردی زیادہ پیدا ہوتی ہو بعد ازان دفعۃً آنکھ مین گرمی پیدا ہوتی ہو اور سُرخ ہو جاتی ہین لیکن اکثر یہی ہو کہ آنکھین زردی مائل ہوتی ہین اور منھ کے اندر خشکی زیادہ ہوتی ہو اور اس ورم مین مثل فلغمونی کے سبات نہین ہوتا ہے مگر اعراض اس ورم کے خوفناک زیادہ ہوتے ہین اور تپ مین شدت بھی زیادہ ہوتی ہو اور اسکا علاج مثل علاج صبار کے ہو اور اکثر قریب دو دن کے ہوتا ہو اور جو تین دن بچگیا پھر نجات کی امید ہو۔ لڑکونکے دماغ مین حمرہ جب پیدا ہوتا ہو سر کا چاند بیٹھ جاتا ہو اور گڑھا پڑ جاتا ہو اور دونون آنکھین بھی اندر کیطرف گھس جاتی ہین اور زرد ہو جاتی ہین اور تمام بدن خشک ہو جاتا ہو اسوقت کا علاج یہ ہو کہ زردی بیضہ اور روغن گل بہم سو کر کے گھڑی گھڑی بھر کے بعد لگایا جاے اور عصارات بقول باردہ کے جو مرطوب ہین سر پر رکھے جائین خصوصاً آب کدو وغیرہ جیسا معلوم ہو چکا

فصل تینتیسوین صبار کے بیان مین

صبار ایک جنون مفرطہ ہو جو سرسام گرم صفراوی مین پیدا ہوتا ہو تا اینکہ مریض باوجودیکہ مبتلاے سرسام ہو ہذیان اور بیہودہ گوئی مثل مجنون کے کرتا ہو اور اضطراب و شورش بھی ہوتا ہو۔ اور قرانیطس خالص بعد ہذیان کے ہوتا ہو اور بعد اختلاط عقل کے اور اسکے ہمراہ جنون نہین ہوتا پھر اگر جنون بھی ہو اسے صبار کہین گے قرانیطس نہ کہین گے اور شاید نام بھی یہی ہو مگر قرانیطس سے مرکب ہو گیا ہو جیسے قرانیطس گویا مالیخولیا کی قسم ہو جو ورم اور تپ سے مرکب ہو جاے کہ اکثر اسمین پہلے جنون ہو کر پھر ورم اور تپ پیدا ہوتی ہو اور صبار جب ہی پیدا ہو گا کہ قرانیطس صفراے خالص اور محترقہ سے پیدا ہوا ہو اسلیے کہ یہ خلط جسوقت دفع ہوئی اور جنون اسنے پیدا کیا پس اول وصول مین اسکے خواہ بعد وصول کے فوراً صبار پیدا ہوتا ہو اور اسکی پیدائش کا سبب ہوتا ہو قرانیطس مین جنون ورم سے عارض ہوتا ہو اور صبار امین جنون اور ورم دونون مادہ سے پیدا ہوتے ہین اور یہ جنون سبب ورم کا ہوتا ہو اور نہ ورم سبب جنون کا اگرچہ ہر ایک انمین سے سبب زیادتی دوسرے کا ہوتا ہو جب صبار کا ظہور شروع ہوتا ہو بیداری طول اور نیند مین اضطراب پیدا ہوتا ہو اور فزع یعنے خوف خواب مین ہوتا ہو اور کودنے اور اچھلنے کی نوبت پہونچتی ہو اور سانس زیادہ اور پیہم چلتی ہے اور نسیان غالب ہو جاتا ہو اور جواب نامناسب بہ نسبت سوال کے دیتا ہو اور آنکھوں مین سرخی اور انمین اضطراب اور گرانی اور گویا کہ دبہ خورد روغن کے ہین اور کبھی دونون آنکھون مین بموجب بیان بالا کے زردی بھی ہوتی ہو اور تمدد کا احساس نزدیک قفا کے ہوتا ہو اور درد ایسا جو صعود بخارات سے پیدا ہوتا ہو اور دونون آنکھون سے یا ایک سے آنسو بھی روان رہتے ہین بدون ارادہ کے جب مرض مستقر ہوا اور ٹھہرا تپ مین سختی اور خشونت اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور پھر آخر مرض مین جا کر حرکات جنون مین ضعف پیدا ہوتا ہو وہ حرکت اعضا مین ثقل تا اینکہ پلکونکی حرکت بھی بھاری ہوتی ہو اور جنون مین فقط ہذیان باقی رہ جاتا ہو اور کلام کرنے مین کمی اور عجز اور اکثر توجہ اسکا کپڑونسے پھونسڑے اور جو ان چیزون مین خواہ تنکے چننے کیطرف رہتا ہو اور بعض مین ضعف اور صفراو صلابت بوجہ نبض کے زیادہ ہوتی ہو کبھی صبار کی بعض قسم خالص نہین ہوتی بانیوجہ حالات کلام اور یاد وغیرہ خواہ اور حرکات مین اختلاف ہوتا ہو لیکن کبھی منتظم ہوتے ہین اور کبھی غیر منتظم علاج صبار کا بعینہ مثل علاج سرسام صفراوی کے ہو مگر اسمین ترطیب کی زیادتی درکار ہو اور ہاتھ پانونکی بندش استواری ضرور ہو

فصل چونتیسوین لیثرغس کے بیان مین

سرسام بارد کو لیثرغس کہتے ہین یونانی زبان مین اور اسکا ترجمہ عربی مین نسیان سے کیا جاتا ہو اور لیثرغس اس ورم بلغمی کو کہتے ہین جو اندرون قحف یعنے کھوپڑی کے ہو اور یہی سرسام بلغمی ہو۔ اکثر یہ ورم مجاری جوہر دماغ مین ہوتا ہو اور پردونمین خواہ جوہر دماغ مین نہین ہوتا اسلیے کہ بلغم کثیر مجتمع ہو کر جھلی کے اندر نفوذ کرتا ہو کیونکہ جھلیان سخت ہین اور بلغم نرم ہے اور پردونمین خواہ جوہر دماغ مین اسوجہ سے نافذ نہین ہوتا کہ جوہر دماغ خواہ بلغم مین لزوجت ہو اور لزوجت مانع نفوذ ہو جیسے کہ ورم سخت اکثر صفراوی ہوتا ہو اور اکثر بلغمی ہوتا ہو اسلیے کہ جوہر صفاقی اور جوہر عصبی مین نفوذ بلغم کا بہت کم ہو سکتا ہو۔ علاوہ یہان یہ بھی کثیر ہو سکتا ہو کہ ان دونون سے یہ کم ہو اور ممکن یہ ہو کہ یہ ورم جوہر دماغ مین بھی ہو اور حجاب ہاے دماغی مین بھی یہ مرض پیدا ہو۔ لیثرغس کا یہ نام باعتبار اسکے عرض کے ہو اسلیے کہ لیثرغس یعنی نسیان اس مرض کو لازم ہوتا ہو اور اسکے نام مین اکثر اطبا کو خطا واقع ہوئی ہو اور یہی وجہ ہو کہ انھین دریافت نہوا کہ یہ عرض نسیان کا اس مرض سے پیدا ہوتا

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو ورم بارد سے موجود ہوا ہو بلکہ انھیں ایسا دھوکھا ہوا ہو کہ وہ نفس نسیان کو مرض تجویز کرتے ہیں پھر یہ بھی ہو کہ بعض اطبا ہر ایک ورم بارد کا نام لیثرغس رکھتے ہیں یعنے جو ورم بارد دماغ میں ہو وہ لیثرغس ہو اگرچہ ورم بارد سوداوی ہو خواہ بلغمی ہو لیکن اکثر لوگ اور متقدمین لیثرغس فقط ورم بلغمی کو کہتے ہیں اور اگر دونوں کا نام لیثرغس اصطلاح میں رکھا جائے تو ہمیں کیا ضرر ہو۔ مادہ لیثرغس بلغمی کا قریب مادہ سدر کے ہوتا ہے لیکن اسکا مادہ سخت کم زیادہ ہوتا ہو مگر اس مرض کی پیدائش جمیع ایسی چیزوں سے ہوتی ہو جنکے استعمال سے خلط بلغمی پیدا ہوا اور ہمیں تجربہ بھی ہو اسیواسطے اکثر اسکی پیدائش پیاز کھانے سے ہوتی ہو اور تجربہ سے بھی جو بکثرت پیدا ہو یہ مرض پیدا ہوتا ہو اور بکثرت مشروبات کے استعمال سے اور زیادہ فواکہ کھانے سے **علامت** اس مرض کی صداع خفیف اور حمی نرم اسلیے کہ تپ کا کوئی ورم اندرونی خالی نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ ورم خلط متعفن سے پیدا ہوا ہو اور یہی علامت ہے اس مرض اور سبات میں تفرقہ کیا جاتا ہو یا ان تپ اسکی نہایت نرم ہوتی ہو اسلیے کہ مادہ بلغمی ہو اور شبیہ بہ تپ محسوس بھی نہیں ہوتی اور لیثرغس کے ہمراہ سبات ثقیل بھی ہوتا ہو کہ ادھر مریض نے آنکھ کھولی اور پھر فورًا بند کرلیتا ہو اور نسیان بھی اسکے ہمراہ لازم ہو اور سانس بھولی ہوتی اور دیر میں آتی ہو اور ضعیف ہوتی ہو اور یہ سب امور مع اندک ضعف کے ہوتے ہیں اور تھوک منھ سے زیادہ نکلتا ہو اور جمائی بھی بہت لیتا ہو اور بار بار منھ کھولتا ہو اور پھر بند کرتا ہو اور کبھی جمائی لینے کے بعد اسکا منھ کھلا ہوا رہجاتا ہو بوجہ غلبہ نسیان کے کہ وہ منھ بند کرنا بھول جاتا ہو خواہ اسے منھ کے بند کرنے میں کسل و تنگی ہوتا ہو خواہ اسکا ارادہ ہی ہوتا ہو کہ تھوڑی دیر تک منھ کھلا رہے۔ بوجہ شرکت معدہ کے اسکو ہچکی بھی آتی ہو زبان میں سپیدی پیدا ہوتی ہو جواب دینے میں کسل پیدا ہوتا ہو اور پلکوں کی حرکت میں بھی کسل معلوم ہوتا ہو عقل میں اختلاط اور براز اکثر تر اور پتلا ہوتا ہو اگر کبھی قوام میں براز کے خشکی پیدا ہوئی تو بمقدار معتدل خشکی ہوتی ہو پیشاب اسکا مشابہ بول حمیر یعنے تھرکے ہوتا ہو اور کبھی کپکپی اور اطراف میں عرق بھی پیدا ہوتا ہو نبض ان لوگوں کی بخلاف نبض اصحاب قرانیطس کے عظیم اور متفاوت بطی اور رزلین یعنی لہتی ہوئی اور متموج شبیہ نبض ذات الریہ کے ہوتی ہو اور بطوء میں کمتر اور تفاوت میں شدید اور اختلاف میں کمتر اسلیے کہ اذیت قلب کو اس مرض میں کمتر پہونچتی ہو اور اس مرض میں دو قسم نبض کی جسے واقع فی الوسط کہتے ہیں زیادہ پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ قوت حیوانی اس مرض میں سلیم رہتی ہو اور تپ میں کمی ہوتی ہو اسلیے کہ قلب سے اس مادہ کو بعد اور دوری ہو اور سبات زیادہ ہوتا ہو اسلیے کہ مادہ اسی جگہ یعنے دماغ میں ہو اور ذات الریہ میں ورم ریہ سے مادہ بطرف دماغ کے چڑھتا ہو اگر ہم فرض کریں کہ مادہ سوداوی کے ورم کو بھی لیثرغس کہتے ہیں اسکی علامت یہ ہو کہ درد شدید اور دل تنگی اور ہذیان اور آنکھ کھولے ہوے مبہوت اور اگر لیثرغس جو ہر دماغ میں ہو سبات بہت کم، زیادہ اور دشواری میں زائد اور زبان سپید زیادہ ہوتی ہو اور آنکھیں باہر کیطرف نکلی ہوئی ہیں اور جلد اُبلی پڑتی ہیں اور بدشواری حرکت پیدا ہوتی ہو اور اگر حجاب دماغ میں ورم ہو درد شدید اور حرکات میں خفت اور بیکلی اور احتباس بول اکثر پیدا ہوتا ہو بوجہ نسیان کے اور نیز بوجہ اُن عضل کے جو بول کے گرانے میں کام دیتے ہیں اور منجملہ ان علامات کے جو آدمی کو لیثرغس کیطرف لیجاتے ہیں یہ ہو کہ اختلاج سر میں بکثرت ہو اور کسل اور گرانی بھی زیادہ ہو اور قریب اعراض لیثرغس کے شدید ہوں اور عرق زیادہ نکلے پس وہ قاتل ہو اسلیے کہ عرق مسقط قوت ہو جسوقت سانس پھیل جائے اور اعراض میں انحطاط پیدا ہو البتہ انجام کار میں سلامتی مریض پیدا ہوگی اور خصوصًا اگر اورام پس گوش پیدا ہوں اسلیے کہ اکثر بحران اس مرض کے انھیں اورام سے ہوتے ہیں **علاج** اگر کوئی مانع نہو پہلے فصد سے ابتدا کرنی چاہیے اسکے بعد حقنہ ہائے حادہ کا استعمال کرکے جذب مواد بطرف اسفل کے کرنا چاہیے اور اسکو قے کرانی چاہیے اسطرح کہ ایک پر میں رائی اور شہد لگا کر حلق میں ڈالیں اور قے کرائیں اور ایسے مکان میں جو خوب روشن ہو اسے ٹھہرانا چاہیے اور زیادہ پینکی خواہ اونگھ میں ہر وقت آنکھیں بند کیے پڑے رہنے سے اسے باز رکھنا چاہیے اور جب وہ اونگھے باضرار بار بار جگایا اور ہوشیار کردیا جائے۔ اور ابتدائے مرض میں مادہ کو روغن گل اور سرکہ سے روکنا لازم ہو یعنی اسکی مالش ان دواؤں سے بعد ابتدائے مرض کے کرنی چاہیے اور بعد دو دن کے اسمیں جند بیدستر اور سرکہ عنصل بھی شریک کیا جائے اور بارد وشتا اسکو بہت کم پلانی چاہیے خصوصًا ابتدا اور انتہا میں علی الخصوص انتہا آخر زمانہ میں اسکی احتیاط ضرور ہو اور بخوبی ممانعت رہے کہ ایسی چیز مستعمل نہو پھر بعد اس مالش کے تمریخ بدن کی روغن زیتون اور اجوائن اور تخم بادیان اور فلفل اور عاقرقرحا سے کرینگے خواہ ایسی ہی خشک اور دواؤں سے اور لطل ایسے قوی استعمال کریں جو تحلیل کی قوت زیادہ رکھتے ہیں اور شمومات اور عطوسات اور لطیف غرغرہ جنکا یگان یگان ذکر قانون عام میں ہو چکا ہی

HAKEEM SHOUKAT ALI

استعمال کرین۔ اگر عنصل تر و تازہ کا اسکے سر پر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور تمامی ایسی چیزین جو محمر ہین یعنی جلد مین سرخی پیدا کرتی ہین خون کو جذب کر کے وہ بھی اور خردل کا لطوخ بھی استعمال کرنا چاہیے اور اطراف اسکے اسقدر ملے جائین اور اسقدر دبائے جائین کہ سرخ ہوجائین اور انکی دلک اور دبانے سے مریض کو خوب اذیت محسوس ہو کہ اس سے بھی نفع عظیم پیدا ہوتا ہے اور اگر گہری غنودگی مین پڑجائے بالونکو زور سے کھینچنا چاہیے اور ایک ایک بال پر سیدھا کھڑا کیا جائے اور سر کے پیچھے نزدیک نقرہ کے محاجم یعنی پچھنے چسپان کرین بہت سے مگر خالی پچھنے بلا شرط لگانے چاہیین اور کبھی بھرے ہوے پچھنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے جس وقت خون نکالنے کی ضرورت ہو اگر کسی ایسے مریض کو غذا دینے کی ضرورت ہو آب ترمس اور آب نخود ہمراہ آب کشک کے دینی چاہیے اور بعد غذا دینے کے اطراف کے دبانے پر اہتمام کرنا چاہیے چند ساعت تک تاکہ جذب بخار کا اوپر کی طرف نہونے پائے اگر بوجہ طول مرض کے مسہل کی حاجت ہو خصوصاً جب ارتعاش متخلل وغیرہ پیدا ہو اور ہاتھ پاؤن ہلا کرتے ہین ماشہ جندبیدستر اور تھوڑی سی سقمونیا کہ ایک دانق سے کم ہو دینی چاہیے اور اگر افراط اور زیادتی حمی کا خوف ہو سقمونیا کو ترک کر کے فقط جندبیدستر کو دینا چاہیے اور فقط تبدیل مزاج مریض پر اکتفا کرنا بہتر ہے عمدہ استفراغات سے یہ ہے کہ حقنہ کا استعمال کیا جائے اور اگر اضطرار سوائے حقنہ اور طرح کے مسہل کی ضرورت ہو ایارج فیقرا ایکدرم اور ربع درم شحم حنظل اور ثلث درم لبلبہ اور ایک دانگ مصطکی بشرطیکہ حمی شدید نہو اور اجابت کا بھی وثوق پورا ہو دینا چاہیے اور اگر بنظر عادت مریض خواہ اور وجوہ سے اجابت ہونیکی پوری امید نہو باوجود پلانے مسہل کے حمول اور شیاف کا بھی استعمال کیا جائے تاکہ دونون قسم کی دوا سے اجابت ضرور پیدا ہوجا اور بعد استعمال دوا مسہل کے مریض کو بیدار اور ہوشیار کرتے رہین اور بہ تکلف قضائے حاجت پر اسے آمادہ کرین اگر باوجود پیدا ہونے حاجت مریض براہ نسیان بول اور براز کے دفع کو بھول جاتا ہے ین پر یعنی دو رگین جو ناف کے دونون طرف واقع ہین اور نیز شکم پر نطول ایسے پانی سے کرین جسمین بابونہ اکلیل الملک بنفشہ بیخ سوسن جوش دیا ہو اور مثانہ کو خوب دبائین اور بول کو دباکر نکالین پھر مرض زمانہ ختمی کو سونگھے جیسے اور گھوڑے جیسے اوپر مذکور ہوچکا استعمال کرین اور مریض کو تھوڑی سی ریاضت کرائین اور جو تدبیر نقیہ لوگونکی ہو وہی تدبیر انکی نسبت جاری رکھین

فصل پینتیسوین اُس پانی کے بیان مین جو اندر قحف کے پیدا ہو

کبھی اندر قحف کے یعنے استخوان سر کے رطوبات مائی ایسے مجتمع ہوجاتے ہین اور کبھی قحف کے باہر انکا اجتماع ہوتا ہے خارج قحف اگر مجتمع ہون انپر دلالت ورم کرتے ہین جنھین ہم بیان کرینگے اور اندر قحف کے یعنے اوپر اُس جھلی کے جو سخت ہے اگر اجتماع رطوبات مائیہ ہو گرانی سر مین پیدا ہوگی اور آنکھ بند کرنے مین وقت اور دشواری ایسی پیدا ہو کہ بند کرنا ممکن نہین ہوتا اور آنکھ مین رطوبت زیادہ بھری رہتی ہے اور ہمیشہ آنسو روان رہتے ہین اور آنکھین کھلی رہ جاتی ہین اور اس مرض کا علاج کچھ ہو نہین سکتا ہے

فصل چھتیسوین خارج کے اورام اور خارج قحف کے پانی اور لڑکون کے عطاس کے بیان مین

کبھی اُن حجابونمین جو خارج سر سے ہین اورام حارہ خواہ بارد پیدا ہوتے ہین اور کبھی اجتماع پانی کا سر مین خصوصاً لڑکونکے سر مین عارض ہوتا ہے اور جوانون کو بھی کبھی یہ کیفیت عارض ہوجاتی ہے سبب اس مرض کا یہی ہے کہ بہت سے رطوبات درمیان قحف اور جلد کے خواہ درمیان دو حجابون کے جو خارج دماغ ہین مجتمع ہوجاتے ہین اور اسی وجہ سے اس مقام مین سر کے ایک پستی سی پیدا ہوتی ہے اور بکا یعنے رونا اور بیداری پیدا ہوتی ہے اور لڑکونکو یہ مرض اکثر بوجہ خطائے قابلہ کے پیدا ہوتا ہے کہ وہ براہ خطا اور نادانی سر کو اس زور سے دباتی ہے کہ اسکے اجزا مین جدائی اور تفرقہ پیدا ہو کر رگون کے منہ کھل جاتے ہین اور جلد کے نیچے سے خون رقیق مائی سیلان کر کے اپنی جگہ پہونچ جاتا ہے اور کبھی اور قسم کے رطوبات سوائے رطوبات مائی کے بھی پیدا ہوجاتے ہین پس اگر رنگ جلد سر کا بحال خود باقی ہو اور شے مجتمع ملتے اور سرکتے ہوے اور دبتے ہوے نظر آئے یہ پانی سر مین بھرا ہوا ہے اور اگر رنگ جلد کا متغیر ہوجائے اور لمس صحیح لمس کے مخالف ہو اور مقام اجتماع مین ایک قوت سے ہوا اور بیٹھنے اور سرکنے پر امتناع ہو خواہ کسیطرح کی لذع یا درد پیدا ہو ورم خارج قحف مین لڑکونکے سر مین جب پانی پڑجاتا ہے اور اکثر یہ پانی لڑکونکے سر مین پیدا ہوتا ہے اسکی زیادتی اور کمی کی شناخت ضرور کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ اندر سے باہر کو آجاتا ہے یا نہین اگر ایسی صورت ہو اور کثرت سے آتا ہو اسکا بھی علاج ہو نہین سکتا ہے اور اگر تھوڑا سا ہو اور جلد خواہ استخوان قحف سے لپٹا ہوا ہو اُسکو عرض مین چاک کر کے نکال لینا چاہیے خواہ اگر کچھ زیادہ ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

دو طرف چاک کرینگے کہ دونوں زخم آپس میں متقاطع ہوں خواہ تین طرف متقاطع چاک کریں اگر مقدار اس سے بھی زیادہ ہو اور جسقدر پانی بھرا ہوا ہو اُسے نکال ڈالیں اور اسکے بعد پٹی وغیرہ سے خوب درست کر کے اسطرح بندش کریں کہ زخم کے منہ باہم وصل ہو جائیں اور تین دن تک روغن زیتون اور شراب اُسپر ٹپکائیں اور تیسرے روز بندش کھول کر مرہم اور فتیلہ سے زخم بھرنیکا علاج کریں اگر اسکی حاجت ہو خواہ ٹانکیں لگائیں اور یہی دن زخم کو اگر خط تنگ کرنے سے کفایت ہوتے معلوم ہو پھر مرہم وغیرہ کی کچھ حاجت نہیں اور اگر گوشت بھرنے میں اور اوگنے میں دیر ہو تو بعض اطبا ایسے وقت ہڈی کا چھیل ڈالنا تجویز کرتے ہیں کہ خفیف خفیف چھیل ڈالیں تاکہ گوشت بہت جلد پیدا ہو اور اگر بہت ہی کم ہو فقط تحلیل خلط ایسے ضماد سے جو مانع زیادتی کا ہو کافی ہوگی اور اورام گرم کی شناخت اور اورام سرد کی بخوبی اوپر کے فصول سے ہو چکی ہے کہ لمس اور لون سے بخوبی معرفت ہو سکتی ہے اور سرد گرم جو چیز ورم تک پہونچے اسکی موافقت اور ناموافقت سے شناخت ہو سکتی ہے اور جمیع اقسام میں ورم کے ایک الم اور اذیت ایسی پیدا ہوتی ہے کہ قحف میں ضغطہ اور تنگی پیدا ہو کر یہ الم پیدا ہوتا ہے جب مقام ورم کو مس کریں الم اور اذیت پیدا ہوگی علاج اُن اورام کا بعینہ وہی کرینگے جو سرسام کا علاج ہے اور اتنا خیال ضرور چاہیے کہ چونکہ یہ اورام خارج از قحف ہیں ادویہ قوی بھی مستعمل ہو سکتے ہیں اور ضرر کا امان ہے اگر دوا کو قوی مستعمل ہو حجامت کا فائدہ ان اورام میں فصد سے یقیناً زیادہ ہے لڑکوں کو متواتر چھینک جو عارض ہو چاہیے کہ انکی مرضعہ اور دودھ پلانیوالی کو آب جو خواہ آب سویق کھلائیں اگر لڑکے کو دست آتے ہوں اور تھوڑی سی طباشیر بریان کرکے و تخم خرفہ بریان استعمال کریں اسلیے کہ اس مرض میں اسہال کا عارض ہونا بہت برا ہے ایضاً مرضعہ کو چاہیے کہ گرمی سے اور گرمی پیدا کرنیوالی چیزوں سے پرہیز کرے اور یافوخ پر بنفشہ سرد کیا ہوا رکھے کہ بہت سود مند ہے

فصل ستائیسویں سبات سہری کے بیان میں

بعض اطبا اسکو شخوص سے بھی نامزد کرتے ہیں اور یہ صحیح نہیں ہے بلکہ شخوص ایک قسم جمود کی ہے میں کہتا ہوں سبات سہری وہ مرض ہے جو سرسام بارد اور سرسام حار سے مرکب ہوتا ہے اسلیے کہ یہ ورم دونوں خلط یعنے بلغم اور صفرا سے پیدا ہوتا ہے اور سبب اسکی پیدائش کا یہ ہے کہ امتلا دونوں اخلاط کا آلات میں ہوتا ہے اور کثرت خورش اور زیادتی مشروبات کی ہمراہ سکر کے اسکا باعث ہوتی ہے کبھی دونوں خلط میں بوجہ تساوی کیفیت کے اعتدال ہوتا ہے اور کبھی ایک خلط انمیں سے دوسرے پر غالب ہوتی ہے اسوقت غالب خلط کے علامات زیادہ ہوتے ہیں اگر خلط بلغم کا غلبہ ہو اسوقت اس مرض کا نام سبات سہری رکھا جاتا ہے اور اگر صفرا غالب ہو سہر سباتی کہتے ہیں اور کبھی اس مرض میں یہ بات ہوتی ہے کہ بعض اوقات میں خلط صفراوی غالب ہو جاتی ہے اور کسی وقت غلبۂ بلغم کو ہوتا ہے بلغم کے غلبہ کے وقت سبات اور ثقل اور کسل پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں کا بند رہنا اور جواب کلام بناگواری دینا اور اگر دیا بھی تو جیسے کوئی ناتا ہو اور سوچ سوچ کے بے پروائی سے دیتا ہے اور صفراوی خلط کا فعل یہ ہوتا ہے کہ بیداری اور ہذیان اور تیز نگاہ سے دیکھنا برابر علی الاتصال اور گہری نیند خواہ جنکی پیدا نہیں ہونے پاتی ہے بلکہ ہر وقت جنکی کے آگے ہی افعال اور حرکات آواز وغیرہ برابر رہتی ہے پھر جب بلغم کا غلبہ دوبارہ ہوتا ہے سبات ثقیل اور پلکوں کا بند ہو جانا جسوقت کھولنے کا ارادہ کرے پیدا ہوتا ہے اور پھر صفرا کا غلبہ جب پیدا ہو بہت جلد متنبہ ہو جاتا ہے اگر کوئی اسے جگائے اور آگاہ کرے اور ہذیان شروع ہو جاتا ہے اور قصد حرکت کا کرتا ہے اور آنکھ بھی کھولتا ہے مگر دیکھنے کی طور کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی اور نہ بند ہونیکی سی صورت ہوتی ہے بلکہ اوپر کی پلک فقط اٹھ جاتی ہے اور جیسے اصحاب سرسام کی آنکھ پھوٹے کھلنے میں ہوتی ہے وہی صورت اسکی آنکھ کی بعینہ ہوتی ہے اور خواہش اسکی بھی رہتی ہے کہ ہر وقت لیٹا رہے اور رجوع وضع طبعی لیٹنے کی ہوتی ہے اسکے خلاف طور پر لیٹنے کی خواہش کرتا ہے اور چہرہ پر اسکے تہیج پیدا ہوتا ہے اور رنگ چہرہ کا بسرخی اور سبزی مائل ہوتا ہے علاوہ بریں اکثر حالات میں اسکی پلک اوپر کیطرف کھنچی رہتی ہے پھر جب آنکھ کھولتا ہے مثل اصحاب شخوص اور جمود کے آنکھ کھولے ہوئے رہ جاتا ہے اور کسی طرف نگاہ نہیں جماتا اور اگر کچھ کلام کرتا ہے کلام اس کا منتظم اور تمام نہیں ہوتا اور پانی اسکے حلق سے نہیں اترتا بلکہ ٹھہرا رہتا ہے تا اینکہ اکثر نتھنوں کیطرف سے گر پڑتا ہے اور اسیطرح اگر حریرہ وغیرہ کوئی پتلی غذا کھلائی جائے اسکا بھی اُتر جانا دشوار ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہونچے زبون حالی اسکی زیادہ سمجھنی چاہیے اکثر اسے احتباس بول اور براز بھی عارض ہوتا ہے ساتھ ہی خواہ بول اور براز میں کمی

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیدا ہوتی ہو اور ضیق نفس بھی پیدا ہوتا ہو اور کبھی اس مریض کے آثار مشابہ مریض اختناق رحم کے ایسے ہو جاتے ہین مگر فرق یہ ہو کہ اختناق رحم مین چہرہ
بحالت خود باقی رہتا ہو اور تمام علامات اختناق رحم کے جو اسکے مقام خاص مین مذکور ہین وہ بھی عارض ہوتے ہین ایک یہ بھی فرق ہو کہ اس مرض مین اگر کسی
بات کی خبر مریض کو عین حالت بیہوشی مین کرین ہو سکتا ہو اور اگر سمجھنے دین تو سمجھ بھی سکتا ہو اور مختنق باختناق رحم کو یہ بات ممکن نہین ہو یہ مرض لیثرغس سے بھی
مشابہ ہو لیکن اتنا فرق ہو کہ جیسا لیثرغس کے مریض کا بحال خود باقی رہتا ہو اس مریض کا چہرہ ویسا باقی نہین رہتا لیکن متغیر ہو جاتا ہو **ایضا** ان بیمارون کو
سہر اور آنکھ کا کھولنا بدون دیکھنے کے کیفیت کے جیسے اوپر ابھی مذکور ہوا عارض ہوتا ہو اور تپ انمین شدید ہوتی ہو اور قرانیطس سے بھی اس مرض کو تشابہ ہو
فرق یہ ہو کہ سبات اس مرض مین زیادہ ہوتا ہو اور ہذیان کم نبض اس مریض کی سریع اور متواتر بسبب ورم کے ہوتی ہو اور تیز بسبب ورم کے ہوتی ہو
اور نیز بسبب اخلاط جمودی کے نبض مین سرعت اور تواتر پیدا ہوتا ہو اسیوجہ سے صاحب لیثرغس کی نبض سے جدا ہوتی ہو اور عریض اور قصیر بسبب بلغم
اور ورم بلغمی کے ہوتی ہو اس جہت سے مخالف نبض قرانیطس کے ہوتی ہو اور قصیر ہونگی جبکہ نبض عریض ہو جاتی ہو پھر یہ بھی بات ہو کہ اس مریض
کی نبض نسبت لیثرغس کے قوی زیادہ ہوتی ہو اور قرانیطس کی نبض سے ضعیف ہوتی ہو اور نبض مین امتداد اور تشنج متفاوت نہین ہوتا جیسے اختناق رحم
کی نبض اور نہ قوت اس نبض کی ثابت ہوتی اور نہ انتظام سے یہ نبض خارج ہو جاتی ہو ایسی کہ نہایت غیر منتظم ہو جائے جیسے کہ اختناق رحم مین بلکہ قوت ساقط
ہوتی ہو اور نبض متواتر ہو جاتی ہو **علاج** علاج مشترک اس مرض کا فصد ہو جیسے کہ قانون عام مین مذکور ہو چکا اسکے بعد حقنہ کا استعمال کہ اسکی زیادتی اور
تیزی اور نرمی بقدر مادہ کے تجویز کرنی چاہیے بذریعہ علامات مذکورہ کے اور جیسا معلوم ہو ویسا کرنا چاہیے اگر بلغم کی زیادتی ہو اسکی تدبیر کرینگے اور اگر
صفرا زیادہ ہو اسکا علاج کیا جائے اور غذا سے بھی ممانعت کیجائیگی جیسا قرانیطس مین بیان ہو چکا خصوصا اگر سبب مرض کا کثرت طعام ہو اسیطرح
اگر سبب اکثار طعام ہو مریض کو قے کرائین اور طعام اور غذا سے معدہ کو خالی کرکے پھر اور تدبیرات کرینگے اور اگر سبب سکر اور مستی شراب کے یہ مرض
پیدا ہوا ہو تا وقتیکہ سکر برطرف نہو جائے کچھ علاج نہ کرینگے اور بعد افاقہ کے بیہوشی سے فقط مرطبات سر پر اقتصار کرینگے اور اخیر مین وہی علاج جو آخر
خمار مین کیا جاتا ہو کرینگے۔ اس مرض کے جمیع اقسام نطولات اور ضمادات اور عطوسات مذکورہ بالا مین مشترک ہین اسیطرح استفراغات مشروبی جو لطیف
ہین خواہ لطیف اقسام کے حقنہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے وہ بھی باشتراک جمیع اقسام مین بکار آمد ہین اور یہ سب دوائین اس مرض مین اتنی قوی نہونی چاہئین
جسقدر کہ قرانیطس مین قوی ہوتی ہین اور نہ اسقدر جیسے اس لیثرغس مین جو بوجہ شخوص کے پیدا ہو لیکن دوائین ترکیب دینگے سب ایسی درکار ہین جو دونون مادون
کے مناسب ہون یعنے صفرا اور بلغم دونون کی رعایت ملحوظ رہے اور غالب وہی اجزا ہون جو خلط غالب معلوم ہو قانون عام مین ان سب کی تفصیل
بطور واجب بیان ہو چکی ہو۔ اس مرض کے نطولات مین جسوقت خلط صفراوی غالب ہو برگ بید سادہ اور بنفشہ اور اصل السوس اور جو مع بابونہ کے
اور اکلیل الملک اور شبت داخل ہونا چاہیے۔ اور بیشتر شربت خشخاش بھی پلانا چاہیے اگر خوف غلبہ بلغم کا نہو اور اسکے پلانے سے غرض یہ ہوتی ہو کہ نیند پیدا ہو
پھر اگر دونون مادہ برابر ہون مرزنجوش اور شیح ارمنی زیادہ کرنی چاہیے اور اگر غلبہ بلغم کا ہو ورق غار اور سداب اور فودنج اور زوفا اور جند بیدستر اور صعتر
اضافہ کرین اور یہی حال ضمادات اور حقنہ کا بھی ہو اور بلحاظ قواعد مذکورہ قانون کا بھی ضرور ہو اور ان ضمادات کو انتخاب کر لینا قرابادین سے بھی ممکن ہے
آخر مرض مین اور بعد انحطاط مرض کے نطولات باردہ سے اجتناب بہتر ہو اور فقط ان ملطفات پر اقتصار کرنا چاہیے جو مذکور ہو چکے اور پرہیز بھی چلا جائے
اور تدبیر انہین کی جاری رہے **فصل اڑتیسوین شجہ اور قطع جلد سر کے بیان مین** اور جو کچھ قائم مقام اسکے ہو سر مین جو تفرق اتصال
واقع ہو اسکی چند صورتین ہین یا فقط جلد سر کی ہٹ جائے اور گوشت تک اثر ہو پہنچے خواہ ہڈی تک بھی اثر اسکا پہونچ جائے اور موضع ہڈی کا کھل جائے
خواہ متصل ہو کہ ہڈی پھٹ جائے خواہ سمحاق ہو اور سمحاق کے اقسام مین سے ایک چوٹ کا نام قطرہ بھی ہو اور اسکی صورت یہ ہو کہ حجاب اور پردہ دماغ کھل جائے
اور اسمین ورم پیدا ہو جائے اور چربی اسطرح نکل آئے کہ اسکی صورت مثل قطرہ یعنے سماروغ کے جسے ہندی مین کھمبی چھتر اور بعض اطراف مین کچھ بھی کہتے ہین
ہو جائے اور ایک قسم کی سر کی چوٹ کا لامہ بھی نام ہو کہ اسکا منہ سخت ہوتا ہو اور ایک اور قسم کو جائفہ کہتے ہین اور اسی قسم مین خطرہ اور اندیشہ زیادہ ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو زخم دماغ کی جھلی تک پہنچ جاتا ہی بطرف جانب اوف کے استرخا اور جانب مقابل مین چوٹ کے تشنج پیدا ہوتا ہی اور اگر قطع کی نوبت بطون دماغ تک پہونچے بلکہ رقیق پردہ کی حد تک پہونچکر ٹھہر جاے بہتر ہی اور امید اصلاح کی ہو سکتی ہی اور اگر جو ہر دماغ تک صدمہ قطع کا پہونچے حمی اور قے صفراوی پیدا ہوتی ہی اور کم نجات ملتی ہی ایسی قسم مین ہلاکت سے زیادہ سلامت حال وسی قسم کی چوٹ مین ہوتی ہی جسکی شکل شل قطرہ کے ہو اور مقام اسکا دونون بطون مقدم مین ہو اور تدارک بھی فورًا کیا جاے اسوقت درست ہو کر مل جاتا ہی. اور جو شجہ بطن موخر کے دونون حصہ سے کسی حصہ مین پہونچے اسکے علاج مین صعوبت ہی اور بطن اوسط کی چوٹ اور شگاف کا علاج اس سے بھی زیادہ دشوار ہی اور ہیئت اصلی اور طبعی کیطرف اسکا عود کرنا مشکل ہی اور بعید از قیاس ہے ہان اگر تھوڑا ہو اور جلد اسکی تدبیر کیجاے کہ اسکی اصلاح اور ملانیکی تدبیر شاید ایسے وقت کچھ موثر ہو خواہ بہت جلد ایسی تدبیر کرین کہ ورم پیدا نہونے پاے تفصیل معالجہ کی ہمنے جراحت شجی کے علاج مین ذکر کی ہی کتاب چہارم مین جہان ذکر قروح کا ہی اور علاج کسر کو باب کسر اور جبر مین بیان کیا ہی. اطبا کے علاج کسر قحف مین جو منقلع ہو یعنی جسمین کاسہ سر اتر جاے اور اسی کو شجہ شقلہ بھی کہتے ہین دو مذہب ہین بعض کی راے یہ ہی کہ ایسے شجہ کا علاج ان اجزا سے کرنا چاہیے جو سکون شدید پیدا کرین اور الم اور درد کو بڑھنے نہ دین اور بعض کی راے یہ ہی کہ ایسی دواؤنکا استعمال کرین جو تجفیف زائد پیدا کرتے ہین اور بعد قطع کر ڈالنے اور کھڑے ہوے جیزے کے اور کاٹ ڈالنے ٹوٹے ہوے اور کھینچ لینے شکستہ کے استعمال ادویہ جذاب کا اسقسم مرہم وغیرہ کے اسی مقام پر اوپر کیطرف استعمال کرتے ہین اور سرکہ اور شہد وغیرہ بھی استعمال مین رکھتے ہین. اور صحت اور سلامت مریض دوسری قسم کے معالجین کے ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت پہلی قسم کے علاج کے اور کچھ مقام تعجب نہین ہی اسلیے جالینوس نے کہا ہی کہ مزاج ہڈی اور جھلی کا خشک ہے

مقالہ چوتھا

بیا مین امراض سر کے اور اُن امراض کے جنکی مضرت افعال حس اور افعال سیاسی مین زیادہ ہی اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین

فصل پہلی سبات اور نوم کے بیان مین

سبات اس نیند کو کہتے ہین جو با فراط ہو اور اسمین ثقل اور گرانی بھی ہو پھر ہر ایک نیند ثقیل کو سبات نہین سمجھتے بلکہ جسکے ثقل مین مدت اور کیفیت بھی ساتھ ہی پائی جاے یعنے مدت ثقل کی طولانی ہو اور ہیئت نیند کی اقوی ہو ایسطور پر کہ جاگنا دشوار ہو اگرچہ بار بار جگایا جاے نوم کی ایک قسم طبعی ہوتی ہی یعنے اسکی مقدار و کیفیت بطور طبیعت کے ہوتی ہی اور ایک قسم نیند کی ثقیل ہوتی ہی اور ایک قسم سبات مستغرق جسے گہری نیند اور بیخبر ہو کر سونا بولتے ہین مگر مجملا یہ ہی کہ نیند کے جمیع اقسام مین روح نفسانی آلات حس و حرکت سے بطرف مبدا کے رجوع کرتی ہی اور اسیوجہ سے آلات حس و حرکت اپنے افعال سے بالفعل معطل اور بیکار رہجاتے ہین سواے چند حرکات اور افعال کے جنکا بقا ادام حیات ضرور ہی اور زندہ اور مردہ کا فرق انہین افعال کیوجہ سے ہو سکتا ہی جیسے آلات حس اور سانس لینے کے نوم طبعی علی الاطلاق وہی نیند ہی جسمین روح نفسانی اندر کیطرف بروقت کم ہونے روح حیوانی کے چلی جاے کیونکہ بسبب روح حیوانی کے نفسانی روح بھی اندر کو جاتی ہی جسطرح حرکات لطیف اجسام کے باہر آمیختہ اجسام کثیف سے بنظر ضرورت خلا کے پیدا ہوتے ہین اور ہمراہ اجسام لطیفہ کے اجسام کثیفہ بھی چڑھ جاتے ہین جیسے پانی کھینچنے والی کل مین پتھر اور ریت وغیرہ بھی چڑھ آتی ہی اور اکثر اندر جانا اس روح کا واسطے راحت کے بھی ہوتا ہی اور یہ بھی غرض ہوتی ہی کہ روح اندر جسم کے جا کو کچا ہو اور غذا پکاے اور اسمین نمو پیدا ہو اور زیادہ ہو جاے اور اسکا جوہر ذاتی بڑھ جاے اور جسقدر بروقت بیداری کے تحلل ہو کر کم ہو گئی ہی اسکے عوض اتنی اور پیدا ہو جاے اسیسے پچھلی ہوتی کہ قریب جالینوس نے ایک شخص کی نیند کا ہی جو بیمار ہوا اور بایں مانہ انحطاط اسکے مرض کا قریب پہونچے کہ ایسے شخص کو گہری نیند اسی جہت سے آتی ہی اور یہی نیند اسکی بیماری کے سکون پر دلیل ہوتی ہی مگر ایسی نیند تندرست صحیح آدمی کو عارض ہو دلیل خوبی پر نہوگی اور جس شخص کے بدن سے استفراغ اخلاط خوب کیا جاے بذریعہ دوا کے بعد استفراغ تام اور نقاہت کامل کے نوم غرق پیدا ہوتی ہی اور مفید بھی ہوتی ہی اور تقویت اسکی زیادہ کرتی ہی کبھی نوم غیر طبعی بھی علی الاطلاق عارض ہوتی ہی جیسے اگر با فراط تحلل روح کا اندر جسم کے ہو بیرونی روح بطرف مبدا کے رجوع کرتی ہی اسلیے کہ جو روح تحلل سے باقی اندر رہگئی ہی اسے اسقدر انبساط کی گنجایش نہین ہی اور اسکی زیادتی مقدار اسقدر کم ہو گئی ہی کہ بقدر کفایت باقی نہین ہی کہ سب جگہ پہونچ سکے جسطرح تحلل روح کا حرکت کیوجہ سے ہوتا ہی کہ بعد تحلل کے بوجہ کمی روح اندرونی کے روح بیرونی اندر کیطرف رجوع کرتی ہی خواہ بروقت ریاضت قوی کے جو تعب پیدا ہوتا ہی اسکی وجہ سے کہ چونکہ روح نفسانی کا با فراط استفراغ ہو جاتا ہی اس نظر طبیعت مین حرص پیدا ہوتی ہی کہ باقیماندہ روح کو روک لیتی ہی تاوقتیکہ غذا سے کسیقدر مدد پہونچے اس غیر طبعی نیند مین اور پہلی قسم کی نیند مین فرق یہ ہی کہ جسطرح بدن صحیح طالب غذا کا واسطے قائم ہونے بدل ما یتحلل طبعی کے ہوتا ہی اور جو بدن بوجہ اسہال اور نکلنے اخلاط کے بدن سے طالب غذا کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

بوجہ کسی اخلاط کے ہوتا ہے اسیطرح پہلی قسم کی نیند جو طبعی ہے وہ بدلہ تحلل بیداری کا چاہتی ہے اور یہ امر طبعی ہے اور دوسری قسم کی نیند غیر طبعی بدلہ تحلیل تعب اور ماندگی
کا طلب کرتی ہے اور یہ خواہش غیر طبعی ہے کبھی سبات غیر طبعی بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی بہ سبیل اطلاق کے عارض ہوتا ہے اسکے عروض کی یہ کیفیت ہے کہ رجوع
روح نفسانی کا آلات حس وحرکت سے بسبب کسی ایسے امر کے ہو جو مبرد ہو یعنے برودت پیدا کرتا ہو اور جو ہر روح کی ضد ہو خواہ وہ سبب خارج بدن سے عارض
ہو خواہ کوئی دوا مبرد کا استعمال ہو کہ اسکا اثر داخل جسم سے تبرید پیدا کرے اور اس سبب کے جہت سے آلات کو برودت حاصل ہو کہ مانع نفوذ روح حیوانی
بطرف آلات کے ہو یعنی جو روح حیوانی آلات میں موجود ہو اسے بطور لائق نفوذ ہونے سے روکے خواہ اسی روح موجود کے گرنے کو آلات میں سست کردے
اور جس مزاج کی جہت سے قبول قوت نفسانی کا مبداء سے ہوتا ہے اسے فاسد کردے پس جو روح باقی ہے وہ اندر جانے سے باز رہے بوجہ ضد مزاج کے اور اسکا
انبساط بھی متبلد اور کند ہو جائے اور خدر یعنے سُن کا پیدا ہونا اسیطرح ہوتا ہے اور کبھی بوجہ پیدا ہونے کسی امر مرطب کے جو آلات میں ترطیب پیدا کرے جوہر روح
کو مکدر کردے اور مسالک کو بند کردے اور جوہر عصب میں ارخا پیدا کرے اور عضل میں بھی ارخا پیدا کرے یعنے ایسا ارخا پیدا ہو جائے کہ اسکے بعد سدہ
پیدا ہو جائے اور چسپیدگی ایک دوسرے میں ایسی پیدا ہو کہ نفوذ روح کو مانع ہو اسلیئے کہ جوہر روح کا غلیظ اور مکدر ہو گیا ہے اور آلات میں بوجہ
رطوبت کے فساد پیدا ہوا ہے اور جمیع آلات ڈھیلے اور مسترخی ہو گئے ہیں اور یہ وہی نیند ہے جو بروقت سکر اور مستی کے پیدا ہوتی ہے اور اسی کے
قریب وہ بھی نیند ہے جو بسبب تخمہ کے اور بوجہ زیادہ کھانے طعام کے معدہ میں عارض ہوتی ہے اور ان لوگوں کا سبات بذریعہ قے کے دفع ہو جاتا ہے اور یہی دونوں
سبب اکثر سبات کے عارض ہونیکے ہوتے ہیں بشرطیکہ ان دونوں کے وجود میں استحکام ہو جائے اور کبھی برودت اور رطوبت دونوں ملکر ساتھ ہی سبب نوم
کے ہوتے ہیں مگر ان دونوں میں مقدم سبب برودت ہوتی ہے اور رطوبت اسکی معین ہو جاتی ہے جسطرح اجتماع حرارت اور یبوست کا سہر میں ہوتا ہے اور سبب
حقیقی اس جگہ سہر میں وہی حرارت ہے اور یبوست اسکی معین ہے سبات کے اور بھی اسباب ہیں از انجملہ اشتداد نوائب حمی کا اور متوجہ ہونا کل طبیعت کا اور صلاح
مرض کی اور طبیعت نیچے مادہ کے تنگی اور کشمکش میں ہوتی ہے پھر اسوقت روح نفسانی بھی طبیعت کے پیچھے اسی جگہ جا پہونچتی ہے جیسا بعض اطبا نے کہا ہے خصوصا
اگر وہ تپ کا بلغمی ہو اور بارد ہو اور عفونت اسمیں فقط بوجہ عفونت کے پیدا ہوئی ہو اور کبھی بوجہ ردائت اخلاط اور بخارات کے جو بطرف دماغ کے صعود کریں
نیند پیدا ہوتی ہے جبکہ معدہ کے بخارات مقدم دماغ کیطرف صعود کریں خواہ ریہ کے بخارات امراض ریہ میں بطرف دماغ کے چڑھیں اور اسیطرح سائر اعضا کے
بخارات کا یہی حال ہے کبھی بوجہ کثرت تولد دیدان اور حب القرع کے بھی سبات پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ تنگی میں پڑجانے دماغ کے نیچے استخوان قحف کے خواہ صفح
قحف کے خواہ بشرہ اور پوست کے نیچے دماغ تنگ ہوجانے سے نیند پیدا ہوتی ہے اور یہ تنگی اسوقت ہے جب کہ سر میں کسیطرح چوٹ لگے اور جو بطن زیادہ سبات بروقت قلع
کے پیدا کرتا ہو وہی ہے جو بروقت تنگی کے زیادہ سبات پیدا کرے کبھی نیند اور سبات بجہت درد شدید کے اس ضربت کے جو عضلات صدغ کو پہونچے پیدا ہوتی ہے
خواہ بوجہ مشارکت اذیت فم معدہ خواہ رحم کے پیدا ہو اسلیئے کہ ایسے اوقات میں دماغ منقبض ہو جاتا ہے اور مسالک روح حساس کے بند ہو جاتے ہیں
اور اسطرح اسکا انسداد ہوتا ہے کہ اسمیں حرکت روح کی دشوار ہوتی ہے بطرف ظاہر کے اور کبھی بوجہ ضعف روح اور تحلل روح کے بھی سبات پیدا ہوتا ہے اسلیئے
کہ انبساط روح کا متعسر ہوتا ہے اور پھر چونکہ جو حواس بروقت سبات خواہ نیند کے معطل ہوتے ہیں ایک تو بصارت ہے اور دوسرے سماعت لہذا واجب ہے کہ جو
آفت مقدم دماغ میں پہونچے جہاں ان دونوں حس کا مبدا ہے اسی آفت سے نوم خواہ سبات پیدا ہوں اور اسکی شرکت سے فساد تخئیل بھی ہوتا ہے اسلیئے کہ اگر مقدم
دماغ صحیح اور سالم رہے اور آفت فقط موخر دماغ میں پہونچے سماعت اور بصارت میں آفت کا پہونچنا کچھ ضرور نہوگا اور نہ یہ دونوں حس بیکار اور معطل ہونگے
اور نہ وجود نوم کا ہوگا بلکہ بطلان حرکت خواہ بطلان لمس کا البتہ پیدا ہوگا اور حواس بحال خود ثابت رہینگے جسطرح کہ امراض جمود اور شخوص میں بھی یہی کیفیت
ہوتی ہے اور ضرر سبات کا حس میں بہ نسبت حرکت کے زیادہ ہوتا ہے حس بالکل باطل ہو جاتی ہے اور حرکت بالکل باطل نہیں ہوتی کہ حرکت تنفس میں سالم رہتی
ہے یہ بھی واجب ہے کہ جو سدہ مرض سبات میں پڑے سدہ تامہ نہو اور نہ زیادہ کثیف ہو ورنہ تنفس میں ضرر پہونچے گا اور ہر ایک سبات ایک مزاج خاص سے
متعلق ہوتا ہے برودت سے اسکا تعلق پہلے ہوتا ہے اور رطوبت سے دوبارہ کبھی بطرف سبات کے اورام امراض مثل ذات الجنب اور ذات الریہ وغیرہ کے منتقل ہو جاتے ہیں

بعض آدمیوں کے اخلاط میں حبس ہوتا ہے اور انکی تیزی میں شکستگی ہوتی ہے کہ زیادہ ایفا نہیں ہو جاتی پس ایسے شخص پر نعاس یعنی آمامی نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور ہر لیٹنا قصد نیند کے اور حرارت غریزی اندر جسم کے چلی جاتی ہے اور اندرون جسم کے پھیلکر ابخرہ دماغی کو ہیجان میں لاتی ہے اسی جہت سے اسکو نیند نہیں آتی خصوصاً جسکا مزاج خشک ہو اور جب نیند کے آنے میں کمی اکثر ہونے لگے کسی مرض کے پیدا ہونیکی خبر دیتی ہے آب انار ایسی چیز ہے کہ دیر تک معدہ میں ٹھہرتا ہے اور بخارات معدہ کو دماغ کیطرف چڑھنے سے منع کرتا ہے اور سہر یعنے بیداری ایسے رنگاری دیتا ہے جیسے اوپر بیان کیا ہے کہ غذا کے استعمال کے بعد کس ہیئت پر لیٹنا چاہیے اور اب پھر کہتے ہیں کہ بکثرت چت لیٹنا پشت میں سستی پیدا کرتا ہے اور پشت کے جوڑ بند ڈھیلے کر دیتا ہے پھر اسکے علاج میں بکثرت استعمال انتصاب یعنی سیدھے کھڑے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے اور دھوپ میں سونا سر کیواسطے برا ہے اور چاندنی میں سونا خون کے خاص پیدا ہونیکو مضر ہے اس جہت سے کہ جمیع اخلاط میں حرکت پیدا کرتا ہے اور خرخرہ بھی پیدا کرتا ہے سبب خرخرہ کا یہ ہے کہ فم معدہ چسپیدہ ہو جاتا ہے پس آواز بدن ہمراہی رطوبت کے نہیں نکلتی اور رطوبت کے ساتھ جب نکلتی ہے تو خرخرہ پیدا ہوتا ہے

علامات اگر سبات بجہت برد سافج یعنے بلا مادہ کے پیدا ہو اور برودت خارجی ہو اسکی علامت یہ ہے کہ پیچھے اس برودت شدید کے عارض ہوتا ہے جو سر میں خارج سے پہونچا ہو یا بجہت برودت اندرونی بدن اور دماغ کے سبات عارض ہو اور چہرہ اور پلکوں میں تہیج نہیں ہوتا اور رنگ مائل بسبزی ہو اور نبض متمدد مائل بصلابت جسمیں تفاوت شدید ہو پیدا ہوتی ہے اگر سبات کسی مشروب دوا کی برودت سے جو خود بھی ہو پیدا ہو جیسے افیون اور بنج اور بیخ بیروج تخم لفاح جو زمائل اور نظر اور دودھ جو معدہ میں پھٹ جائے یا کشنیز تر یا اسبغول بمقدار کثیر ایسے سبات پر استدلال بذریعہ اُن علامات کے کیا جاتا ہے جنکا بیان باب سموم میں ہم کرینگے اور یہ بھی علامت ایسے وقت میں پائی جاتی ہے کہ ایسے سبات کے ہمراہ چند اعراض اور بھی ہوتے ہیں جیسے اختناق یا سبزی اور سردی اطراف میں پیدا ہوتی ہے زبان میں ورم ہونا بوے دہن کا متغیر ہو جانا نبض کا ساقط ہو جانا کہ نہایت ضعیف ہو جائے متفاوت نہو بلکہ متواتر ہو جیسے دوری متواتر ہوتی ہے اور نبض اگر متفاوت ہو اسکے تفاوت میں نظام اور ثبات نہو بلکہ کبھی تفاوت چھوڑ کر تواتر پیدا ہو اور کبھی تواتر سے پھر تفاوت کیطرف پہونچے اسوقت معلوم ہو جاتا ہے کہ انھیں ادویہ باردہ میں سے کوئی چیز کھالی ہے یا پی گیا ہے اور اسکا علاج اسی طور پر کیا جاتا ہے جو باب سموم میں مذکور ہوگا بعض آدمیونکا یہ قول ہے کہ جو سبات برودت سافج سے پیدا ہوتا ہے وہ بہت خفیف ہوتا ہے بہ نسبت اُس سبات کے جو مادہ رطب سے پیدا ہو یہ قول بخوبی صحیح نہیں ہے بلکہ اکثر وہی سبات جو برودت سافج سے پیدا ہوتا زیادہ قوی ہوتا ہے تمامی اقسام اس سبات کے جو برودت جوہر دماغ سے پیدا ہوں خواہ کسی دوا مشروب کی برودت سے عارض ہوں ان اقسام کے تابع فساد ذکر بھی ہوتا ہے اور فساد جگر بھی لاحق ہوتا ہے۔ اگر سبات کی پیدائش رطوبت سادجہ بلا مادہ سے ہو اسکی علامت یہ ہے کہ علامات غلبۂ خون خواہ ثقل یا غلبۂ بلغم کے نہ پائے جائیں اور بلغم کیوجہ سے جو سبات پیدا ہو اسکی شناخت تقدم امتلا اور پہلے سے تخمہ پیدا ہونا خواہ کثرت استعمال مشروبات کا اور نبض کی نرمی اور موجی ہونا اور نبض میں عرض پیدا ہونا اور ایضاً سبات کا مستغرق جمیع اوقات میں ہونا یعنے گہری نیند ہر وقت بنی رہے اور گرانی بھی ہو اور چہرہ کا رنگ سپید اسیطرح آنکھ اور زبان میں بھی سپیدی پیدا ہو اور سر میں بوجھ پیدا ہو اور پلکوں میں تہیج پیدا ہو اور لمس سر کا سرد ہے اور قبل حدوث اس مرض کے جو تدبیر غذائی وغیرہ ہے اس سے بلغم پیدا ہونیکی امید ہو اور سن بھی ایسا ہو خواہ بلد اور شہر ایسا ہو کہ اسمیں بلغم پیدا ہو اور سوا ان علامتوں کے اور علامات جو بلغمی ہیں وہ بھی ذریعہ شناخت ہو سکتے ہیں جو سبات خلط خون سے پیدا ہوتا ہے اسکے علامات یہ ہیں کہ اوداج یعنی رگوں میں انتفاخ پیدا ہو کہ پھولی ہوئی نظر آئیں اور آنکھیں اور رخسارے اور گال سرخ رہیں اور سر وغیرہ میں گرمی محسوس ہو جیسے اور امراض دموی میں بیان ہو چکا اور اگر بلغم اور خون ساتھ ہی مجتمع ہو جیسے گلابی رنگ میں سرخی اور سپیدی کا اجتماع ہو جاتا ہے اسوقت علامات قرانیطس اور لیثرغس اور سبات سہری کے ساتھ ہی مجتمع ہونگے۔ اور اگر سبات سہری میں بخارات بدن کے اٹھکر سر میں یکجا ہوتے ہوں جیسے حمیات میں اور خصوصاً بروقت ورود یہ خواہ جب یہ میں ورم پیدا ہو خواہ معدہ سے بخارات اٹھکر دماغ میں مجتمع ہوتے ہوں ہر ایک قسم بخارات کو اسکی خاص علامت سے پہچان لینا چاہیے مثلاً اگر معدہ سے بخارات آتے ہیں انکے پیشتر سدر اور دوار اور دوی اور طنین اور خیالات پیدا ہونگے اور بروقت گرسنگی کے انکے صعود میں خفت ظاہر ہوگی اور امتلاے طعام کے وقت زیادتی پیدا ہوگی اور اگر اطراف ریہ سے آمد بخارات کی ہو خواہ سینہ اس سے پہلے وجع ثقیل اور درد اطراف صدر میں اور ضیق النفس اور سرفہ وغیرہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

عارض ہونگے خواہ اور اعراض ذات الجنب اور ذات الریہ کے ظاہر ہونگے اسیطرح اگر جگر سے یہ بخارات آتے ہوں تو انکے بیشتر دلائل امراض جگر کے اور اگر رحم سے بخارات
صعود کریں امراض رحم کے دلائل موجود ہونگے اور اسی قسم کا امتلا جو رحم وغیرہ میں ہوتا ہو پیدا ہوگا اور جو سبات ضربہ اور سر میں صدمہ چوٹ کے پہونچنے
سے خواہ کنپٹی کے صدمے سے عارض ہو اسکی شناخت اپنے خاص سے ہوتی ہو سبات اور سکتہ میں فرق یہ ہو کہ سبات کا مریض بات بھی سمجھتا ہو اور بیدار ہو سکتا ہو
اور حرکات اسکے بآسانی نسبت احساس کے ہوتے ہیں اور سکتہ کا مریض اسکے حس اور حرکت دونوں باطل ہوتے ہیں اور کلی فرق درمیان مریض
سبات اور غشی کے مریض میں جو بوجہ ضعف قلب کے ہو یہ ہو کہ مسبوت کی نبض قوی اور مشابہ نبض صحیح لوگوں کے ہوتی ہو اور نبض غشی کی بسبب ضعیف اور
بے صلابت ہوتی ہو اور دوسرا فرق یہ ہو کہ غشی تھوڑی تھوڑی پیدا ہوتی ہو اور اسمیں تغیر لون کا بطرف زردی کے ہوتا ہو اور مشابہ لون موتی یعنے
مردونکے رنگ کے اور برد اطراف بھی ظاہر ہوتا ہو اور سبات میں تغیر لون کا جو ہوتا ہو اسمیں حسن زیادہ ظاہر ہوتا ہو اور چہرہ اور ناک میں یکبارگی
خفت ظاہر نہیں ہوتی اور اسکا سحنہ سوتے ہوے آدمی کے سحنہ سے زیادہ مخالف نہیں ہوتا سوا اسکے کہ تھوڑا سا تہبج اور انتفاخ یعنے پھول جانا
چہرہ کا البتہ زیادہ بہ نسبت نائم کے ہوتا ہو مسبوت اور اس مریض میں جسے اختناق رحم عارض ہو یہ فرق ہو کہ مسبوت کو فہم کلام کی قوت ہوتی ہو اور
بہ تکلف کلام بھی کر سکتا ہو اور مرض اختناق رحم کی عورت بہت دشواری سے بات کو سمجھتی ہو اور کلام کی قدرت ہرگز نہیں ہوتی اور مسبوت پر
بالتخصیص حرکت گردن اور سر کی اور حرکت پاؤنکی آسان ہوتی ہو اور حس بھی ان مقاموں میں ہوتی ہو اور پلکون کے کھلنے میں بھی آسانی بہ نسبت اختناق رحم
کے ہوتی ہو اور اختناق رحم ایسے سبب سے ہوتا ہو جو دفعۃً پیدا ہو اور اسکا غلبہ بڑھتا جاتا ہو تاکہ منقضی ہو جاے یا قتل کرے۔ اور سبات کبھی ممتد ہوتا ہو اور اسکا
اور مستغرق ہونا رفتہ رفتہ ہوتا ہو اور نیند سے پہلے شروع ہوتا ہو مگر لزوم ثقیل ہوتی ہو ہاں اگر سبب سبات کا برودت ہو کہ اسوقت سبات بھی دفعۃً پیدا ہو جاتا
اور جھٹ پٹ واقع ہوتا ہو تا کوئی دوا کا استعمال ہوا ہو کہ اسکے حدوث میں بھی جلدی ہوتی ہو اور اسکا علم بھی یقیناً ہو جاتا ہو اور مخفی نہیں رہتا **علاج**
سبات اور گہری نیند کا جو حمیات میں پیدا ہو جو سبات کسی عضو کے مرض کا عرض ہو اسکے علاج کا طریقہ یہ ہو کہ اسی عضو کی فصد
کریں تدبیر مناسب سے تاکہ اس عضو کا تنقیہ ہو جاے اور جو سوء مزاج اس عضو کو عارض ہو وہ زائل ہو جاے اور دماغ کی تقویت کی ایسی صورت تجویز
کریں کہ اس مادہ کو قبول نہ کرے مثلاً روغن گل اور سرکہ بکثرت استعمال کریں تاکہ تنہا روغن کیوجہ سے جو نیند پیدا ہوتی ہو اسے سرکہ منع کرے اور فواکہ قوی
کے عصارات کا استعمال کریں اور اسکے بعد نطولات محلل اگر دماغ میں کوئی شے محتبس ہوئی ہو اور یہ سب چیزیں قانون عام میں مذکور ہو چکی ہیں اور
جو سبات حمیات اور تپ کے دورہ میں پیدا ہوتا ہو اسمیں بہت جلد اطراف کی بندش کرے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر ہمیشہ کرنی چاہیے اور سرکہ کا
بخار بھی سونگھایا جاے اور سر کا پسینہ کسیطرح نکالیں مثلاً روغن گل اور سرکہ بافراط ملکر خواہ آب انگور اور آب انار یا اور قسم کے قابضات کا استعمال
کریں اور جو سبات کسی دواے مخدر کے استعمال سے پیدا ہوا اسکا علاج خاص وہی کرنا چاہیے جو کہ اس مخدر کا علاج ہو اور اسی مخدر کا تریاق جو کچھ
مقرر ہوا ہو اسکو استعمال کرنا چاہیے جیسے کتاب پنجم میں ہم بیان کرینگے جو سبات برودت خارجی کے پہونچنے سے عارض ہو اسکا علاج تریاق کبیر اور
مثرودیطوس اور دواء المسک کا استعمال کرنا اور سر پر نطول اس پانی کا جسمیں سداب اور جندبیدستر اور عنصل جوش دیا ہو اور اسیطرح عاقرقرحا
بھی شریک کریں اور سر میں تمریخ یعنے مالش روغن بان اور روغن ناردین کی جندبیدستر ملاکر اور روغن مشک اور روغن قسط بھی داخل کرنا چاہیے
ہمراہ جندبیدستر کے اسیطرح ضماد جو مرکب جندبیدستر اور عنصل اور مشک سے ہو کہ جندبیدستر دو جزو اور عنصل ایک جزو اور تھوڑی سی مشک ڈالکر لیپ
کریں اور مشک ہمیشہ ہر وقت سونگھاتے رہیں۔ اور جتنی چیزیں تسخین دماغ کی اوپر بجا مذکور ہو چکی ہیں انمیں سے جو جو قوی التاثیر چیزیں ہیں انکا استعمال
کریں اور نرم خواہ ضعیف الاثر کا استعمال اسوقت نکریں جو سبات بوجہ غلبہ خون کے پیدا ہوا اسکے علاج میں بہت جلد فصد قیفال کی اور حجامت
ساق کی کرنی چاہیے اور حقنہ معتدل کا بھی استعمال ضرور ہو اور تلطیف غذا کی بھی کیجاے اور آب نخود کا بھی استعمال مفید ہو اور جو سبات غلبہ رطوبت سے
پیدا ہو مگر رطوبت ساذج یعنے بے مادہ کے ہو اسکے علاج میں وہ ضماد جنکی ترکیب جندبیدستر اور نفاح اذخر اور قسط اور جوز السرو اور ابہل اور فربیون

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور عاقرقرحا سے ہو استعمال کرنے چاہییں اور سبک غذا کھلائیں اور داو ہان اور نطولات سے اجتناب کرین مگر بعد احتیاط تام کے اسلیے کہ جو ترطیب روغن کی ہو قوت ادویہ کو فنا کردیتی ہو ہان اگر قوت دوا کی ایسی ہی قوی ہو اسوقت مضائقہ نہین ہو یہ بھی واجب ہے کہ سر کی مالش کرین اور اسقدر مالش ہو کہ سرخ ہو جاے اور مشک کا سونگھانا بھی مستعمل رہے۔ اور جو سبات بوجہ رطوبت مادہ بلغم کے پیدا ہو اسوقت پہلے استفراغ مادہ کا بذریعۂ حقنہ قوی کے کرکے ایسی تدبیر کرین کہ قے کرائین اور چونکہ یہ سبات بوجہ اجتماع بلغم کے معدہ مین اکثر پیدا ہوتا ہو اسلیے واجب ہو کہ تنقیہ معدہ کا بلغم سے اسطرح کرین کہ قطع مادہ ہو جاے جیسا ہم باب امراض معدہ مین ذکر کرینگے اور نطول منضجہ جو قوی ہون اور سعوط اور عطوس اور غرغرہ جو سب کے سب اوپر کے مقام مین مفصل بیان ہو چکے ہین قانون عام کی فصل مین اسطرح وہ تدابیر جیسے آواز کرخت عریض کو سنائین خو اایسی شے اسے دکھلائین جسکے دیکھنے سے مغموم ہو ضرور کرنی چاہیے اسلیے کہ غم کا پیدا کرنا ایسے امراض مین جو فکر کو ضعیف کرتے ہین اور قوت فکریہ مین جمود اور بستگی پیدا کرتے ہین تحریک نفس پیدا کرتا ہو اور بوجہ عروض غم کے صلاح از سرنو حاصل ہو جاتی ہو منجملہ ان ادویہ کے جو بیداری پیدا کرین یہ ہیکہ نتھنے مین سبز پھٹکری طلا کرین اور چہرہ پر سرکہ ملین اور نیچے کے اعضا کو مضبوط اور درشت باندھین اور چھینک لانیوالی چیزین استعمال کرین **فصل دوسری**

بیداری اور سہر کے بیان مین یقظہ یعنے بیداری خواہ جاگتے رہنا وہ حالت ہو جو ہر حیوان او روہی روح کو ہر وقت قائم ہونے روح نفسانی کے عارض ہوتی ہو جب کہ قیام اس روح کا بطرف آلات حس اور حرکت کے ہو اور ان آلات کو انکے خاص افعال مین استعمال بھی کرے اور سہر کے معنے یہ ہین کہ بیداری مین افراط پیدا ہو اور منشا افراط بیداری کا یا رطوبت بورقی یعنی وہ رطوبت شور جو دماغ مین متمکن ہو جیسے بڈھون مین یہی منشا بیداری مفرط کا ہوتا ہو خواہ بوجہ درد کے بیداری پیدا ہو خواہ بوجہ فکر زائد کے پیدا ہو اور بعض اقسام سہر بوجہ روشنی اور نور کے اور مکان کی چمک اور مستنیر ہونے سے پیدا ہوتے ہین جو لوگ مستعد سہر کے ہون ایسے مکان مین رہین اور بعض اقسام سہر کے بوجہ بدہضمی کے پیدا ہوتے ہین اور کثرت امتلا اسکی باعث ہوتی ہو اور ایک قسم بیداری کی اس چیز کے استعمال سے پیدا ہوتی ہو جو نفخ پیدا کرے اور تشویش اخلاط اور پریشانی خواب کی اس سے پیدا ہو اور بوقت خواب یعنی بحالت نوم فزع اور خوف اسکے استعمال سے عارض ہو جیسے باقلا وغیرہ بعض قسم سہر کی بوجہ صعود بخارات یا ایسے جیسے لذع دماغ مین پیدا ہو اور درد عارض جو بھی عارض ہوتی ہو اور جو بیداری مفرط مشائخ کو عارض ہوتی ہو اسکا سبب انکے اخلاط کی بورقیت اور اخلاط کا نمکین ہو جانا اور انکے جوہر دماغ کی یبوست ہوتی ہو بعض اقسام سہر کے بوجہ ورم سوداوی خواہ ورم سرطانی جو اطراف دماغ مین پیدا ہو عارض ہوتے ہین۔ یہ بھی اطبا کہتے ہین کہ جسکو سہر عارض ہو اور بعد ازان کھانسی پیدا ہو وہ مرجاے گا جیسے فصل اول مین اسی مقالہ کے خواہ فن کلیات مین جہان ذکر نوم کا کیا ہو علامات ضروری کا بھی ذکر وہان کردیا ہو **علامات** اُس سہر کے جو بسبب سوء مزاج یعنی خشکی بلا مادہ کے عارض ہو اور حرارت اس یبوست کے ہمراہ نہو یہ ہین کہ حواس اور سر مین خشکی ہوتی ہو اور آنکھین اور زبان اور نتھنے بھی خشک ہو جاتے ہین اور سر مین گرمی خواہ سردی کی حس باقی رہتی ہو اور جو بیداری حرارت اور یبوست سے ملکر پیدا ہوتی ہو اسکی علامت یہ ہو کہ خشکی کے ہمراہ التہاب اور سوزش بھی پائی جاے اور بھی پیاس کا غلبہ اور احتراق آنکھو نکی جڑ مین ہو۔ اور جو بیداری بوجہ بورقیت اخلاط کے ہو اسکی علامت یہ ہو کہ نتھنو مین تری بنی رہے اور آنکھ سے کیچڑ نکلے اور تھوڑی سی گرانی اور ثقل بھی سر مین پیدا ہو اور نیند سے بہت جلد بیدار ہو جاے اور ہر وقت بیداری کے بستر خواب سے اچھل پڑے خواہ کود کر فرش خواب سے الگ ہو جاے اس بیداری پر تدبیر سابق غذائی خواہ اور طرح کی تدبیر جو مولد ایسے اخلاط کی ہو دلیل ہوتی ہو اور سن شیخوخت مثلاً کہ یہ بھی دلیل اسی بیداری پر ہو اور جو مکان کی روشنی سے بیخوابی پیدا ہوتی ہو خواہ کسی غذا سے عارض ہو اسکی شناخت اسی کے سبب خاص سے ہوتی ہو اور جو بیداری بوجہ ورم سوداوی کے پیدا ہو اسکی علامت مکرر بیان ہو چکی جہان جہان ذکر ورم کا آتا ہو۔ اور جو بیداری افکار اور ترددات سے عارض ہو خواہ حمیات حادہ کی وجہ سے بیداری پیدا ہو اسکی علامت وہی سبب خاص ہو جو ہمراہ مرض کے موجود ہوتا ہو **معالجات** جس بیداری کا سبب یبوست ہو اسکے علاج مین مریض کو چاہیے غذاے مرطب کا استعمال کرے اور استعمال حمام معتدل بالخصوص کرے اگر حمام سے بھی نیند پیدا نہو واضح ہوگا کہ اس شخص کا مزاج بدنی معتدل نہین ہو اور نہ اسکا مزاج جید اور درست ہو بلکہ اسپر یبوست کا غلبہ زیادہ ہو گیا ہو خواہ اخلاط فاسدہ اسکے بدن مین اسقدر موجود ہین کہ انکو

HAKEEM SHOUKAT ALI

حمام سے ثوران اور جوش پیدا ہوتا ہو ایسے مریض کو فکر اور جماع کا ترک قطعاً کر دینا چاہیے اور تعب کو ترک کر کے سکون اور راحت کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ وہی روغن جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں ان میں سر کو ڈبونا چاہیے یعنی اسقدر روغن کا استعمال کریں کہ تمام سر ڈوبا رہے اور دودھ بھی سر پہ دوہا کریں اور وہی نطولات مرطبہ کا استعمال کرتا رہے اور استنشاق اور سعوط بھی اور انہیں روغن کی کانوں میں تقطیر کرتا رہے خصوصاً روغن نیلوفر اور تخفیف بھی اسکا سعوط اور غسل قدم میں مالش اور جو بیداری بوجہ یبوست کے مع حرارت کے ہو اسکی تدبیر اس سے زیادہ بارد رطب دوا سے کرنی چاہیے جیسے تراشہ کدو اور خرفہ اور لعاب اسبغول اور عصی الراعی حی العالم وغیرہ منجملہ منوم کے غذائے لذیذ اور رقیق ہو ایسی ہی غذا علاج ہو اور تال اسکا کھلا ہو جیسے ترنم نغمے سرود کا ترانہ ہوتا ہو اور تال برابر ہو کہ سانس اور سکتہ نسے ہی وجہ سے پانی گرنے کی آواز جو بلندی سے نشیب میں گرتا ہو خواہ درخت کے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ بروقت چلنے ہوا کے منوم نہیں ہو یعنی ان دونوں صورتوں میں جو کہ فرحت اور دل تنگی برابر پیدا ہوتی ہو لہذا منوم نہیں ہیں جو بیداری بوجہ درد کے پیدا ہو اسکی تدبیر یہی ہے کہ جمیع میں تسکین پیدا کریں درد جو علاج مخصوص اس درد کا ہو اسکے باب میں مذکور ہو اور جو بیداری حمیات میں پیدا ہو اسکی تدبیر بھی وہیں مذکور ہوگی باکثرہ یا قوزہ سا بھی نیند پیدا کرتا ہو اور منہ کا دھونا اور نطول چہرہ پر کرنا اور کنپٹی اور پیشانی پر روغن خشخاش بافراط لگانا خواہ روغن کا ہو اس سے بھی نیند پیدا ہوتی ہو خرزہ میں تخم خشخاش سپید کا استعمال بھی مفید ہو اور شیرہ اور یہ مقدر جسکا ذکر قرابادین میں آئیگا ہو بھی مستعمل ہوتی ہیں اور قرص زعفران جو صداع حار کی فصل میں مذکور ہو چکا اگر اس قرص کو عصارہ خشخاش خواہ ایسے گلاب میں کہ جسمیں خشخاش پکا ہو جوش دیا ہو بھگو کر پیشانی پر طلا کریں بہتر ہوگا منجملہ مجربات کے یہ دوا ہے سیلخا اور مامیثا زعفران کو عرق گل میں تر کر کے آگ میں یہ ترغن لگائیں جس طرح جو طلا پوست خشخاش اور بیخ بیر بہوج سے بنا کر دونوں کنپٹیوں پر لگائیں وہ بھی مجرب ہے اور اس دوا کے سونگھنے سے بھی نفع میں ہوتا ہو ان بیماروں میں جو شخص مقدار یک حبہ کرسنہ یعنی مٹر کا استعمال کرے فوراً سو جائیگا اگر اخلاط غلیظ کے صعود سے بطرف دماغ کے سہر پیدا ہوا ہو پیشانی پر بابونہ اور افسنتین کا ضماد کرنا چاہیے محموم وغیرہ اور بیماروں کی نیند پیدا کرنیکے واسطے یہی ایک تدبیر جید ہو کہ اطراف کو زور سے باندھیں جو تکلیف دہ ہو اور درد پیدا کرے اور اسکے سامنے چراغ روشن کر کے حاضرین اور موجودین کو حکم دیا جائے کہ خوب زور زور سے باتیں کریں اور تھوڑی دیر کے بعد ہاتھ پاؤں کی بندش کھول دی جائے اور یکبار کے سنّاٹا مثل ہو جائیں بس مریض سو جائیگا مترجم کہتا ہو زمانہ حال میں میں تمسیر کی ایک ایجاد دریافت ہوئی اور فقط چراغ کی طرف اگر مریض بغور دیکھے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا ورنہ کم سے کم دس منٹ میں نیند پیدا ہو جائیگی اور خاص مجرب و ایجاد مترجم سے گل جعفری اور گل نیلوفر کا عرق کھینچ کر کسی برتن میں مثل گیلاس وغیرہ کے رکھکر دکھلانے سے بھی فوراً نیند پیدا ہوتی ہو اور کل منوم جو حمیات کی فصل میں عنقریب بیان ہوگا وہ بھی بغایت مجرب ہو اور اسکے موجد مجمع فضائل و منبع فواضل برادر مکرم حکیم سید برکت علیخان جلیوری ہیں اور وہ گیارہ عمل سمرزیم جو فن جدید دریافت ہوا ہو تنویم کے باب میں نہایت مفید اسکے قواعد میں سواے اور امراض کے جسکے کرنے میں شیخوخت کا سہر بھی دفع ہوتا ہو متن جو بیداری رطوبت بورقی اور شور سے پیدا ہو اسکے علاج میں تیز اور نمکین شے کھانے سے پرہیز واجب ہو اور کھانا اسکا مزخی اور گوشت لطیف سے شوربا جسمیں نمک پھیکا ہو کھلانا چاہیے اور حب شبیار سے استفراغ کرنا لازم ہو اور ہمیشہ سر میں روغن بکثرت لگانا اگرچہ روغن شیرین اور نیم گرم ہوں اگر ایسا مرض بیداری کا سن شیخوخت میں پیدا ہو تو اسکا علاج دشوار ہوتا ہو تاہم استعمال نطول کا جسمیں سعتر اور بابونہ اور اقحوان جوش دیا ہو ہر شب کرنا ضرور ہو کہ اس سے اچھی طرح نیند آ جائیگی اسیطرح روغن اقحوان خواہ روغن بریانہ سے یخ سوسن کا استنشاق کریں خواہ روغن زعفران کا بھی جب مریض سہر کی انحلال قوت کا خوف ہوتا ہو باضطرار افیون بقدر ایک قیراط کے کھلانی پڑتی ہو تا کہ نیند پیدا ہو اور جب یہ مرض بافراط اور بشدت عارض نہوا سکو بعد تعب و ریاضت اور استحمام کر نیکے ایسی چیز کھانی جو سدہ ہوا سکے بعد طعام کا استعمال کرنا کافی ہوتا ہو کہ بعد ان تدبیرات کے فوراً نیند آ جاتی ہو

فصل تیسری آفات ذہن کا بیان

جتنے ضرر افعال باطنی میں واقع ہوتے ہیں انکی شناخت تین طرح سے ہوتی ہو اگر مریض کی حس صحیح اور سالم ہو اور اشیاء اور تماثیل اشیاء کو جاگتے اور سوتے وقت ٹھیک ٹھیک خیال کرتا ہو مگر جو چیزیں خواب یا بیداری کے اوقات میں دیکھے انہیں بیان نہ کر سکے اور بروقت بیان کے تعبیر اپنی اشیاے مرئی خواہ مسموع کے قادر نہو اور وہ چیزیں انکی یاد سے جاتی رہیں تو اس شخص کی قوت ذکر میں آفت پہونچی ہو اور محل آفت مؤخر دماغ ہو اور اگر غیر مناسب باتیں کہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جو چیزین قابل پسند کے نہین ہین انھین دوست رکھے خواہ جن چیزون کا طلب کرنا عقلاً اچھا نہین ہو انھین طلب کرے اور جن چیزون کی صنعت خوب نہین انھین بنائے اور جن چیزون سے احتیاط اور حذر کرنا اچھا نہین ہو انسے حذر کرے اور قادر رویت پر مرئیات کے نہو ایسے شخص کی فکر مین آفت ہوگی اور محل آفت بطن اوسط دماغ کا ہو اور اگر باتین جیسی چاہئین ویسی ہی صحیح ہون اور قول و فعل مین کوئی آفت تازہ پیدا نہوئی ہو بلکہ وہی استواری اور عمدگی جیسی چاہیے قول اور فعل مین باقی ہو مگر خیالات اشیاء محسوسہ کا اکثر اوقات کیا کرے اور کپڑون سے روئین خواہ جون چنتا رہے اور ناموجود اشخاص کو دیکھے اور آگ خواہ شعلہ ہائے روشن اور غیر موجود نظر آئین خواہ اور چیزین بے اصل محض دکھلائی دین خواہ تخیل اشباح کا سوتے جاگتے کیا کرے ایسے شخص کے خیال مین آفت ہوگی اور موضع آفت بطن مقدم دماغ کا ہو اور اگر ان تینون صورتون مین سے دو خواہ تین مجتمع ہون آفت دو بطن خواہ بطون ثلاثہ مین ہوگی اگرچہ نقصان قوت ذکر کے آفت فکر مین پیدا ہو اسکا اتنا ضرر نہین ہو جیسے بوجہ فکر کے آفت ذکر مین بتبعیت عارض ہو ان تینون صورتون مین اگر فساد ذکر خواہ فکر یا خیال مین بطور نقصان کے پیدا ہو اسکا منشا برودت سمجھنا چاہیے اور اگر نقصان تشویش اور اضطراب کا پیدا ہو اسکا سبب حرارت ہو بعض اطبا نے زعم کیا ہو کہ ان قوتون کا نقصان کبھی بوجہ نقصان جوہر دماغ کے بھی ہوتا ہو اور یہ گمان بھی چندان بعید نہین ہو پھر جمیع اقسام مذکورہ بالا کا سبب ابتدائی جوہر دماغ مین ہوتا ہو خواہ کسی اور عضو مشارک سے شروع ہو کر دماغ تک پہونچتا ہو اور کبھی سبب خارجی ضربہ اور سقطہ بھی ہوتا ہو **معالجات** ان سب اقسام کے قانون عام یعنے فصل ہشتم مقالہ اولی مین بیان ہو چکے اور جو نقشہ جات امراض اعضا و راس کے جداگانہ لکھے ہوئے ہین انسے التقاط کرنا چاہیے اور کتاب دوم ادویہ مفردہ مین بہت سے بیان ہو چکے ہین جو ان امراض کے جملہ اقسام کو مفید ہین وہان سے سوچ سمجھکر نکالنا چاہیے اور جو غذائین انکو مضر ہین وہ بھی مذکور ہو چکی ہین انسے پرہیز کرنا چاہیے

فصل چوتھی اختلاط ذہن اور رفع ہذیان کا بیان اختلاط ذہن اور ہذیان منجملہ امراض دماغی کے ہو جو بوجہ دماغ کی آفت کے پیدا ہو اسکا سبب مرہ سودا ہوتا ہو یا خون گرم جو ملتہب ہو خواہ صفرا خواہ صفرائے دموی یعنی مرہ حمرا خواہ حرارت ساذجہ بلا مادہ خواہ گرم سبب اختلاط کا ہو مگر اس قسم کے اختلاط مین یا اکثر ہوتی ہو یا خشکی یا یبوست جو بوجہ مقدم ہونے سہر اور بیداری خواہ فکر وغیرہ کے عارض ہو الغرض ایسی چیز کہ خشکی پیدا کرے اور دماغ سے وہ رطوبت غریزی جسکے ذریعہ سے طریقۂ عقل کی حفاظت کیجاتی فنا ہو جائے اور اگر اختلاط بوجہ مشارکت کسی دوسرے عضو کے پیدا ہو خواہ تمام بدن کی شرکت سے ہو عضو مشارک جیسے معدہ خواہ فم معدہ اور مراق خواہ رحم اور تمام بدن کی شرکت کی مثال جیسے حمیات مین اختلاط عارض ہوتا ہو اور یہ سب اقسام شرکی خواہ بوجہ کسی کیفیت ساذج کے ہون جو عضو مشارک سے دماغ تک پہونچے جیسے پاؤن کی انگلی سے اٹھکر سر تک پہونچے خواہ ہاتھ مین سے بوجہ ورم کے کوئی کیفیت سر تک جائے خواہ اور اعضاء سے جو مزاج فاسد رکھتے ہون اور انمین ورم بھی ہو یا اختلاط بخار گرم صفرا سے اور بلغم سے متعفن ہو گیا ہو اور حدت انمین پیدا ہو گئی ہو عارض ہو بہت اسلم اور بے خطر اختلاط عقل کی وہ قسم ہو جسکے ہمراہ ضحک اور سکون ہو اور نہایت بد وہ ہو جسمین اضطراب اور تنگی اور اقدام یعنی در آنا ہو الکن مین ہو **علامات** واضح ہو کہ جس شخص کے بدن مین کسی قسم کا درد ہو اور پھر وہ شکایت درد کی نہ کرے اور نہ اس شخص کو درد محسوس ہو ضرور اختلاط عقل مین گرفتار ہو بول ذہنی حمیات مین اکثر دلیل اختلاط عقل پر ہوتا ہو جو اختلاط عقل خلط سوداوی سے عارض ہوتا ہو اسکے ہمراہ غم اور ظنون فاسدہ خواہ اور علامات مالیخولیا بھی ہوتے ہین جو باب مالیخولیا مین ہم لکھین گے پھر اگر سودائے صفراوی سے پیدا ہو اخلاق سبعی یعنے درندون کے سے عادات اور اطوار پیدا ہوتے ہین اور حمیات خواہ بیدھڑک ہر ایک کام مین در آنا اسکا شیوہ ہوتا ہو اور اگر سودا دموی طرب اور ضحک کے ہمراہ رگون کا پر ہونا خون سے ہوتا ہو صرف خلط صفراوی سے اگر پیدا ہوا ہو تو التہاب اور حرارت لمس اور دل تنگی اور بدخلقی اور اضطراب شدید اور خیالات آتشین اور شرارہ کا آنکھ کے سامنے نمودار ہونا اور آنکھون کے کویون مین سوزش اور جلن اور رنگ مین زردی سر مین التہاب پیشانی کی جلد مین تمدد اور کھچاؤ آنکھ کا اندر کیطرف گھس جانا پیدا ہوتا ہو اور ہر وقت جیسے مقاتلہ کے واسطے اچھلتا اور کودتا ہو جو اختلاط عقل خلط حمرا سے یعنے صفرائے دموی سے عارض ہوتا ہو انمین یہ اعراض زیادہ شدید اور بہت سخت ہوتے ہین اسیطرح وہ عقل جو حمیات مین عارض ہوتا ہو اسکے اعراض بھی ایسے ہی شدید ہوتے ہین اور سب سے زیادہ حمیات بالی کا اختلاط عقل شدید ہو جو اختلاط حرارت اور یبوست

HAKEEM SHOUKAT ALI

بلا مادہ سے پیدا ہو تو اسمین ثقل اور علامات مواد مذکورہ بالا نہیں ہوتے اور نہ وہ علامات ظاہر ہوتے ہین جو باب سابق مین ہر ایک مادہ کے بیان ہو چکے
بلغم یا عفونت اور تیزی سے جو اختلاط عارض ہوتا ہے اسمین مریض کو رزانت اور تمامہ سنجیدگی ہوتی ہے اور اپنے حوائج ضروری خود ہی کرتے رہتے ہین اور ہر وقت کام
مین مشغول رہتے ہین مگر انکے سر بھاری ہو جاتے ہین اور سبات مین مبتلا ہوتے ہین بوجہ مادہ بلغمی کے جس طرح بالعرض حرارت بلغم سے بوجہ عفونت کے اختلاط
عقل پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ اصل مادہ بلغم کا فعل حرارت نہین ہے اسی وجہ سے بنظر خواص اصلی کے سبات پیدا ہوتا ہے اور بنظر حرارت عارضی کے اختلاط عقل
یہ لوگ جس چیز کو گرفت کرتے ہین اس سے خود ہی الگ ہو جاتے ہین خواہ الگ کر دیتے ہین اور کبھی ان پر ایک حالت عجیب طاری ہوتی ہے
کہ اپنے کو دواب یعنی چوپایہ خواہ پرند تجویز کرتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ اگر اختلاط عقل بوجہ حرارت اور یبوست کے عارض ہو اسکو دلالت سہر اور بیداری پر ہوتی ہے
اور اگر حرارت اور رطوبت سے خون کے خواہ حرارت عارضی بلغم سے عارض ہو اسپر سبات اور نیند دلالت کرتی ہے جو اختلاط عقل کہ اسکا سبب صعود بخار کا کسی عضو خاص
سے بطرف دماغ کے ہو اسکا حال اسی عضو متالم سے خواہ اگر تمام بدن کے بخارات سے پیدا ہو تو تمام بدن کے حالات سے دریافت ہوتا ہے جسطرح حمیات مین یہی صورت
ہوتی ہے اور اسی عضو خواہ بدن کے اعراض سے یہی پہچانا جاتا ہے کہ یہ مرض مادی ہے یا ساذج خواہ مادہ بخاری ہے اور جمیع اقسام مشارکت کے علامات باب
صداع مین بیان ہو چکے وہان سے دیکھو **معالجات** مالیخولیا کے ہمراہ جو اختلاط عقل پیدا ہو اسکا علاج باب مالیخولیا مین مذکور ہوگا۔ مادہ دموی سے جو اختلاط
پیدا ہو فصد بہت جلد لینی چاہیئے اسیطرح تمامی وہ امور جیسے تعدیل اور تبرید خون مین پیدا ہوتی ہے جھٹ پٹ استعمال کرنے چاہیئین اور خون کا قوام درست
کیا جائے اور جو اختلاط بوجہ خلط صفراوی کے پیدا ہو خواہ حمراسے اسکے علاج مین بہت جلد استفراغ کرنا لازم ہے اور تبدیل مزاج خواہ تمام بدن یا فقط سر
کی واجب ہے اور جو تبریدات اور مرطبات قانون عام مین بیان ہو چکے ہین انکا استعمال کرنا چاہیئے اور ضمادہائے سر جیسے اوپر مذکور ہو چکے بعد سر مونڈنے
کے استعمال کرین پھر اگر روز بروز بعد تدبیرات کے شدت اور قوت بڑھتی جائے جو تدبیر برسانیا کے علاج مین بیان ہوئی وہی یہان بھی کرنی چاہیئے اختلاط حار
کی اصلاح مین تیر وطی اور روغن گل اور سرکہ یا فوخ پر لگانا بہت نافع ہے خواہ روغن بنفشہ اور دودھ بشرطیکہ تپ نہو ملا جائے یا روغن گل اور روغن خشخاش بعد اسکے
اس امر کے کہ جو بخارات اس دوا کے استعمال سے پلٹ جائینگے ضعیف اور کمزور ہونگے اور اگر کسی عضو رئیس خواہ شریف کیطرف پھر جائینگے کچھ ایسے مضر نہونگے
ہمراہ اختلاط کے سہر بھی ہو اسوقت کوئی ضماد نافع نہوگا کبھی حقنہ ہائے حادہ اور تیز سے اختلاط پیدا ہوتا ہے اور زیادہ ہو جاتا ہے ایسے وقت زیادہ جذب مادہ کا
بذریعہ حقنہ کے جائز نہیں ہے بلکہ ان تیز حقنون کے بعد حقنہ نرم کا استعمال کرنا چاہیئے جو اختلاط شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے اسمین استعمال تقویت سر کا اور اسکی
تبرید اور جذب مادہ کا بطرف مخالف سر کے چاہیئے اور یہ سب قاعدے کلی اور جزئی کلیات سے لیکر بیان مکرر سے کر معلوم ہو چکے ہین اگر ہمراہ اختلاط کے
ضعف قوت نہو چاہیئے کہ مریض کو طمانچہ مارین اور زور سے طمانچہ منہ پر لگائین اور بشیر طمانچہ کا مارنا واجب وضرور ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ اسکی
عقل پھر پلٹ آئے اور کبھی سر کا داغ دینا بھی واجب ہو جاتا ہے اگرچہ تدبیرات مفید نہون مگر داغ بشکل صلیب ہوتا ہے یعنی اس شکل پر × اگر جوشاندہ
کلہ و پارچہ حیوانات سر بڑا لیں اور فاشرا لیعنی ہزار نشان کو بجنسہ خواہ اور پھلونکے ہمراہ استعمال کرنا اس مرض سے نجات دیتا ہے اگر چند روز پیہم استعمال
کیا جائے شیری خلوے کی اسکے ہمراہ خاص ہے اور جو اسمین عیب ہے اسے پوشیدہ کر دیتی ہے **فصل پانچوین رعونت اور حمق کا بیان** اختلاط
ذہن اور رعونت اور حمق مین اگرچہ دونون آفت عقل سے پیدا ہوتے ہین اور دونون کا سبب بھی کبھی درمیان بطن اوسط دماغ کے ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ
اختلاط ذہن سے جو آفت افعال فکریہ مین پیدا ہوتی ہے وہ آفت تغیر افعال کی ہے اور رعونت اور حمق مین نقصان یا فنا افعال خواہ بطلان پیدا ہوتا ہے اور
ایک حالت مشابہ خرفیت کے یعنی ایسی عادت پیدا ہوتی ہے جو خرق عادت پر دلیل ہوتی ہے جیسے خرافت یعنی وہ بے عقلی جو پیرانہ سالی مین پیدا ہوتی ہے
خواہ بچون کی عقل اور ذہن کے ایسے افعال اور حرکات کرتا ہے یہ بات تو یہی اختلاط عقل کی عنوان کے فصل مین بیان ہو چکی ہے کہ اصناف آفات
افعال دماغی کے تین ہین لیکن رعونت اور حمق کا سبب فاعلی برودت ساذج بلا مادہ کے ہوتا ہے خواہ برودت کے ہمراہ یبس بھی ہوتا ہے کہ زمانہ دراز
مین یہ مزاج بارد خواہ بارد یابس جو ہر بطن اوسط دماغ کے غالب ہو جاتا ہے یا برودت بلغمی یعنے برودت اور رطوبت تجاویف اوعیہ دماغی

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین بھرتی ہو اس مرض کا سبب منحصر برودت مین جو ہوا اور حرارت کی جہت سے یہ مرض عارض نہین ہوتا اسکی دلیل یہ ہو کہ اس مرض مین نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہو جو مشابہ سکون کے ہے اور حرارت فکر کے افعال سے متعلق ہو کہ مشابہ حرکت کے ہو یعنے حرارت مین بطلان افعال نہین ہو سکتا اسیقدر حرکت خواہ وجود افعال کو بطور تغیر کے ہو ضرور ہونا چاہیے کہ اسیوقت اسیقدر حرکت روح دماغی کو ایسی ہوگی جو مقدم دماغ کو موخر دماغ تک متحرک کرے گی یا موخر کو مقدم تک حرکت دیگی اسلیے کہ حرارت ہمراہ حرکت کے ہوتی ہو اور حرکت کی معین ہو اور جمود خواہ بطلان افعال حرکت بلکہ حرارت کو مانع ہو اور اسکی مناقض ہو اور اسیوجہ سے مزاج دماغ کے اس حصہ کا یعنے بطن اوسط کا مائل بحرارت رکھا گیا اور درمیان موضع حرارت اور موضع برودت کے وسط قرار دیا گیا تاکہ اسکو رجوع تخیل سے بطرف تذکر کے ہوتا ہے تخیل اور تذکر کا بیان فن کلیات مین ہو چکا ہو اور جسطرح یہ افعال بطون دماغ سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی تفصیل مذکور ہو چکے **علاج** رعونت اور حمق کا یہی ہو کہ دماغ کی تسخین کیجاے اگر برودت ساذج سے پیدا ہوا ور تسخین اور ترطیب دونون کرینگے جبکہ ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو خواہ تحلیل رطوبات موجودہ دماغ کی ادویہ کیا سے جنکے نسخے قرابادین مین مذکور ہین از قسم ایارج اور شبیارات کے اور سکنجبین عنصلی سے خواہ تخم ترب سے قے کرائین اگر اسیطرح کا مادہ بھی خواہ شرکت معدہ کی مگر قلب کی تنقیہ اور تقویت کی رعایت بھی ضرور ہمراہ اس تدبیر کے کرینگے مثل دواءالمسک وغیرہ سے خواہ مثرودیطوس اور مفرح وغیرہ کے اب زیادہ تطویل اسکے معالجہ مین نہ کرینگے اسلیے کہ اوپر کے ابحاث مین قواعد کلیہ اور جزئیہ بخوبی ایسے بیان ہو چکے ہین جو لائق اس مرض کے ہین بالجملہ مریض کا مسکن اور بود باش کا مقام روشن تجویز کرنا چاہیے ایک اور اندھیرا گھر اسکے لائق نہین خلاصہ تدبیرات یہ ہو کہ تنقیہ اور سہر اور غذاے لطیف اور تقلیل اور گرم غذا اسقدر کہ جوش و غلیان پیدا کرے خواہ تبخیر زیادہ بڑھ جاے بلکہ گرم لطیف اور بے ضرر تزکیہ اور صفائی ذہن کی پیدا کرتی ہو اور ذہن کا دشمن اس سے زیادہ کوئی چیز نہین ہو کہ غذاے لذیذ اور رطوبت نا ملائم سے امتلا ہے یبوست سے ذہن کو فقط یہی ضرر ہوتا ہو کہ بافراط سرعت حرکت اور انتقال ذہن پیدا ہوتا ہو اور چونکہ قلت روح کی زیادہ ہوتی ہو اسوجہ سے انحلال روح کا تھوڑی سی حرکت سے پیدا ہو جاتا ہو

فصل چھٹی فساد ذکر کے بیان مین

یہ مرض نظیر اس عقل کے ہو جو رعونت اور حمق مین ہوتا ہو مگر فساد ذکر موخر دماغ سے پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ فساد ذکر مین خواہ کسی فعل کے افعال موخر دماغ مین نقصان پیدا ہوتا ہو خواہ بطلان جمیع کا ہو جاتا ہو اس مرض کا سبب اول جالینوس کے نزدیک برودت بلا مادہ خواہ برودت ساذج اور یبوست ملکر ہوتا ہو کہ اسوقت مثل اشیاے محسوسہ کے منطبع یعنے منقش نہین ہوتے۔ یا رطوبت خواہ برودت ملکر ہوتا ہو کہ اسوقت اگرچہ انطباع صور محسوسات تو ہوتا ہو مگر یہ انطباع چونکہ سریع الزوال ہو اسی جہت سے وہ صورتین یاد نہ رہین گی پھر اگر برودت کے ہمراہ یبوست ہو تو پر سہر اور بیداری دلیل ہو اور یہ بھی دلیل ہوگی کہ امور ماضیہ تو یاد رہین مگر جو امور حالیہ مین انکے یاد کرنے پر قادر نہو گا اگر یہ مرض بوجہ رطوبت کے ہو سبات اسپر دلیل ہوگا اور گذشتہ امور ہرگز یاد نہ ہونگے اور شاید سوانح حالیہ اور واقعی یاد رکھے اور بنسبت امور ماضی کے یہ امور زیادہ کرے گا۔ اگر اسمین برودت ساذج ہو خدر اور سدر بھی پیدا ہوگا۔ اور کبھی بوجہ یبوست مع حرارت کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہو اسوقت اختلاط ذہن بھی اسکے ہمراہ ہوتا ہو اور یہ حرارت اور یبس یا دماغ کے کسی جز مین ہوتا ہو یا اسکے کسی بطن مین بطون سہ گانہ سے خواہ کسی ظرف مین اوعیہ دماغی سے ہوتا ہو اور کبھی یہ مرض بوجہ اخلاط خواہ اور سوء مزاج کے ہوتا ہو جو معدہ مین یعنی دونون پہلوؤن مین پیدا ہو اور وہان سے دماغ تک اوپر اخلاط خواہ سوء مزاج کا اثر پہونچے۔ یہ صورت بعض متقدمین اطبا نے ذکر کی ہو اور بروقت تحریر درامتحان کے صحیح اور درست ٹھہری اور مشاہدہ مین آچکی ہو اب کسی طرح کا اشتباہ وقوع مین اس قسم کے فساد ذکر کے ہمکو نہین ہے اور اکثر نسیان بھی عارض ہو جاتا ہے یعنے جو امور یاد ہون وہ بھی فراموش کر دیتا ہے تنہا فساد ذکر بلا اختلاط اور نسیان کے بدون برودت اور رطوبت کے پیدا نہوگا۔ اور کبھی اورام دماغی سے خصوصًا اورام بارده سے فساد ذکر عارض ہوتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ نسیان اور فساد ذکر کبھی حالت صحت عارض ہو مثلا امراض قوی کا ہوتا ہو جیسے صرع اور سکتہ و لیثرغس **علامات** جو تو اعلاوہ پر بیان ہوے ہین انھین یاد کرکے انکے علامات پیدا کرنے چاہیین کچھ تکرار اور اعادہ کی ضرورت نہین ہو کہ ہر ایک مرض مین یہی علامات بار بار لکھے جائین **معالجات** جو فساد ذکر حرارت و یبوست کے ہمراہ ہو اسکا علاج بہت آسان ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اسکا علاج وہی تبرید اور ترطیب ہے جو کہ بیان ہو چکی اور جو یبوست سے پیدا ہو ان مین غذا بیمار کو مرطب و معتدل حرارت اور برودت مین دیجاے اور ریاضت
اطراف سر کی مالش اور داہنے سے کرنی چاہیے اور ایک کپڑے کھرے اور باخشونت سے مالش کرین اور دونون ہاتھ اور دونون پانؤن ملا مین حاصل ہے
کہ جو ریاضت زیادہ سخت ہو بلکہ تھوڑی مقدار کی اور جسقدر غذا مین زیادتی ہو اسیقدر ریاضت بھی بڑھتی جاے اور آسایش اور نوم اور حمام بھی بقدر
لائق روز بروز کمی بیشی سے کرانا چاہیے اور تسخین سر کی بذریعہ ضمد و سعوط جو معروف ہین کیجاے انکے ذکر کو مکرر ہم کیون کرین اور سینگیان خالی لگانی چاہین
اور جن دواؤن سے سرخی سر کی جلد مین پیدا ہو انکو ملین اور بشیر و جگہ داغ دینے کی بھی ضرورت ہوتی ہے پس گردن اور آب نے ان لیسے جنمین بابونہ و اکلیل الملک
یا پایہ گوسفند جوش دیا جاے سفید ہین روغن سوسن اور نرگس اور شب بو کا استعمال کرین جو رعونت اور حمق مادہ بارد رطب سے پیدا ہو پہلے نضیج مادہ کا کرے
استفراغ کرنا چاہیے ان ادویہ سے جو اوپر معلوم ہو چکی ہین اور جس گھر مین روشنی زیادہ ہو اسمین مریض کی سکونت تجویز کیجاے اور ابتدا ایسے استفراغ سے
لازم ہے جو خفیف ہون جیسے ایارج اور شحم حنظل اور جند بیدستر بعد ازان رفتہ رفتہ ایارجات کبار کا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر سوء مزاج حار کیطرف اطمینان ہم
پہونچے معجون بلادر کا استعمال کرین کہ یہ معجون تقویت ذہن مین بدرجہ قوی ہے اور حافظہ کو بہت فائدہ بخشتی ہے **ایضاً** تمام مسخنات جو کہ گرم ہون یا غرغرے
اور شمومات جو معلوم ہو چکے ہین استعمال مین رہین تخفیف رطوبت مین زیادہ مبالغہ نہ کرین اور اسکا لحاظ رہے کہ تخفیف اس حد تک پہونچے جس سے
فنا رطوبات اصلی دماغ کے ہو جاے کہ اسکے بعد برودت مزاج عارضی پیدا ہو اسلیے کہ اس جہت سے نسیان مین زیادتی ہو جائیگی اور مسکرات سے خواہ
ایسے مقامات سے جہان گذر ہوا کا زیادہ ہو اور زیادہ امتلا اور پرخوری سے مریض کو بچانا ضرور ہے اور پانی کے نہانے سے کمال اجتناب در کار ہے
گرم پانی تو اسوجہ سے مضر ہے کہ ارخا اور سستی پیدا کریگا اور سرد پانی خدر اور سن پیدا کرتا ہے اور روح حساس دماغی کی اسمین مضرت ہے اگر ایسے بیمار کے
بدن مین امتلا پیدا ہو تلطیف تدبیر بذریعہ تقلیل غذا کے خواہ اور طریق سے بعد ظہور امتلا کے کرنی چاہیے اور جو غذا معدہ مین چمٹ جاتی ہے خواہ ثقیل
غذا اور نفخ دہ خواہ غذاے متجر سے بھی ہر وقت احتیاط واجب ہے اور شراب سے امتلا بہت مضر ہے ہان تھوڑی سی شراب نفس مین نشاط پیدا کرتی ہے اور
روح کو تقویت و تزکیہ روح پیدا کرتی ہے اور زیادہ پانی پینے کی حاجت بعد شراب پینے کے باقی نہین رہتی بہت پانی پینا بھی ان مرضون کے حق مین نہایت
درجہ مضر ہے اور قیلولہ کثیر یعنی دوپہر کو زیادہ سونا بھی خصوصاً امتلاے معدہ پر مضر ہے اور زیادہ بیداری سے روح مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور تحلیل
ارواح ہو جاتی ہے اور باوجود ان مضار کے دماغ مین بخارات بھر جاتے ہین ان بیماریون کے علاج مین وج ترکی مربے یعنے پروردہ خواہ مربے دار فلفل
یوزنان یکدرم مجرب ہے اور یہ بھی تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ دونون مربیات حفظ کی قوت بھی زیادہ کرتے ہین اور تنبہ اس قوت کا بڑھاتے ہین یہ دوا بھی
مجرب ہو چکی ہے کندر سعد فلفل ابہیش زعفران مرمکی ہموزن لیکر شہد مین معجون بنائین اور ہر روز بقدر ایک درم کے استعمال کرین **ایضاً** مجرب ہے
فلفل دو جزو زیرہ دو جزو شکر طبرزد تین جزو لیکر استعمال کرین **ایضاً** ہر روز نہار منہ یہ دوا استعمال کرین کندر ۲ ماشہ فلفل ۱ ماشہ مجموع سات
چار ماشہ ہوے **ایضاً** زیرہ پانچ حصہ فلفل ایک حصہ وج ترکی دو حصہ سعد کوفی دو حصہ ہلیلہ سیاہ دو حصہ عسل بلادر ایک حصہ اور دو چند
مجموع ادویہ کے شہد لیکر معجون تیار کرین۔ ادویہ مفردہ کے باب مین ملاحظہ کرنے سے جہان پر نقشہ جات لکھے ہوے ہین ادر امراض سر کی خاص آئین
مذکور ہوئی ہین وہان سے ادویہ مجربہ اس مرض کے مل سکتے ہین مکان اور نشستگاہ اس مریض کی ایسی چاہیے جہان روشنی ہو جو رعونت اور حمق سبب
امراض دماغ کے عارض ہوا سکا علاج وہی ہے جو فرانیطس اور لیثرغس اور سبات سہر کا علاج ہے

فصل ساتوین فساد تخیل کا بیان

یہ مرض بھی انھین اسباب اور علامات مذکورہ سے پیدا ہوتا ہے جو ابواب مقدم مین بیان ہو چکے لیکن آفت کا مقام اس مرض مین مقدم
حصہ دماغ کا ہے۔ اور فساد کی صورت کبھی یہ ہوتی ہے کہ جو شے دیکھی خواہ سنی نہ جاے اسے خیال کرے اور یہ کیفیت بروقت غلبہ صفرا کے مقدم
دماغ پر ہوتی ہے خواہ سوء مزاج حار بلا مادہ غالب ہو خواہ یہ صورت فساد تخیل کی ہو کہ تخیل مین نقصان پیدا ہو جاے یا امور تخیلی کے تخیل
سے ضعیف ہو جاے اور خواب اچھے اور برے کسی قسم کے نہ دیکھے خواہ بہت ہی کم خواب دیکھے اور جو دیکھے خواب مین بھول جاے خواہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

صور محسوسات ہر قسم کی فراموش کرے اور انکا تخیل نہ کرے اسکا سبب بعینہ وہی امور ہیں جو نقصان ذکر کے مذکور ہو چکے اور اسیطرح نقصان ذکر اکثر برودت اور رطوبت سے ہوتا ہے اور کمتر یبوست سے اسکے برعکس فساد تخیل اکثر یبوست سے پیدا ہوتا ہے اور کمتر رطوبت سے اسلیے کہ یہ بطن یعنی بطن مقدم لین اور نرم پیدا کیا گیا ہے تاکہ بسرعت انطباع اور انتقاش صور خیالیہ کا ہوا کرے اور وہ بطن یعنے بطن موخر بہ نسبت اسکے سخت ہے اسواسطے کہ جو چیزین منطبع ہو جائیں اسلیے زوال اور محو کو دشواری ہو پس دونون بطن کے حالات اور انفعالات میں عکس واقع ہے. فساد ذکر کا معانی محسوسہ میں ہوتا ہے اور نسبت ترکیب این ان معانی کے اور فساد تخیل کا محسوسات اور اشباح محسوسات میں پڑتا ہے اسباب کا مفصل بیان اور صناعت میں کیا جاتا ہے یعنے صناعت اخلاق میں سب سے پہلے اور نہایت کامل دلیل اسباب پر کہ مرض رطوبت سے ہے خواہ یبوست سے نیند کا حال ہے اور بیداری اور آنکھ اور ناک کی خشکی خواہ رطوبت اور حال زبان کی خشکی اور رطوبت کا اگر مرض فساد تخیل کا ہو نہ اینکہ تخیل میں نقصان ہو گیا ہے تو اسوقت اسکی شناخت کہ مادہ سوداوی ہے یا صفراوی کچھ دشوار نہیں اور یہ بھی آسان ہے کہ مادی ہے یا ساذج یہ سب امور اوپر کے مباحث کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہیں اور معالجات بھی وہی ہیں جو اونکے کے ابواب میں بیان ہوئے لیکن اسکا علاج قریب جانب مبداء حس کے کرنا چاہیے اور اگر حاجت دلک اور مالش خواہ سینگی لگانے کی مقدم دماغ میں بحسب قواعد مندرجہ صدر کرنا چاہیے کہ وہی تدبیر ہے

فصل آٹھوین مانیا اور داء الکلب کا بیان

مانیا کا ترجمہ زبان عربی میں جنون سبعی سے کیا گیا اور داء الکلب مانیا کی ایک قسم خاص ہے کہ اسمین غضب کے ہمراہ لعب اور عبث یعنے کھیلنا اور بے فائدہ حرکات کرنا بھی ہوتا ہے اسیطرح ایذادہی کے ہمراہ مہربانی بھی ہوتی ہے جیسے کتون کی بھی یہی عادت ہوتی ہے کہ بھونکتے بھی ہیں اور کھیلتے بھی ہیں **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ مادہ فاعلی جنون سبعی کا وہی مادہ ہوتا ہے جو سبب مالیخولیا کا ہے اسلیے کہ یہ دونون مرض سوداوی ہیں فرق یہ ہے کہ اکثر جنون سبعی کا مادہ وہ سودا محترق ہے جو صفرا سے جلکر پیدا ہوا ہو اور یہ نہایت ردی ہوتا ہے اور مالیخولیا کا مادہ اکثر سودا طبعی ہوتا ہے خواہ سودا احتراقی مگر بلغم یا خون شیرین سے جلکر پیدا ہوا ہو اور کمتر یہ بات ہے کہ بلغم محترق سے جنون سبعی پیدا ہو اگرچہ مالیخولیا اس سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر حدوث مالیخولیا کا بوجہ حصول مادہ سوداوی کے اوعیہ دماغ میں ہوتا ہے اور مانیا کا حصول بوجہ وجود مادہ کے مقدم دماغ اور جوہر باطنی میں ہوتا ہے اسلیے کہ وصول اس مادہ کا دماغ تک مثل وصول مادہ قرانیطس کے ہوتا ہے مالیخولیا کے ہمراہ بدگمانی اور فکر فاسد اور خوف اور سکون ہوتا ہے اور اضطراب شدید نہیں ہوتا اور مانیا میں یہ سب امور بھی ہوتے ہیں اور زیادہ بران اوچھل کود اور حرکات بیجا اور عبث اور درندون کے خصال اور نگاہ ایسی جو مشابہ آدمیون کی نگاہ کے نہو بلکہ انکی نگاہ اور نظر بہت مشابہ درندون کی نظر سے ہوتی ہے اور باوجودیکہ جنون میں مانیا اور قرانیطس یکسان ہیں پھر بھی فرق یہ ہے کہ مانیا میں حمی نہیں ہوتی اور قرانیطس بدون تپ کے نہیں ہو سکتا اور داء الکلب ایک قسم مانیا کی ہے کہ اس قسم میں معاشرت اور اختلاط ہم جنس کا اور کشتی اور جسمانی زور اور طاقت کرنا آپسمین اور مساعدت اور زور بازو اور مددگار ہو جانا اور موافقت کرنا اشخاص سے پیدا ہوتا ہے اور اس مرض میں اعتقاد فاسد اور بد نہیں ہوتا ہے جیسا کہ مانیا میں ہوتا ہے شاید یہ مرض دموی ہے کہ اکثر یہ خواص خون کا دہ کے ہیں اور اکثر یہ مرض فصل خریف میں پیدا ہوتا ہے بوجہ حرارت اخلاط کے اور کبھی ربیع اور صیف میں بھی عارض ہوتا ہے اور جب ہوا اوتر ہری چلے اس مرض میں ہیجان بوجہ پیدا ہونے خشکی کے جو باد شمالی سے پیدا ہوتی ہے زیادہ ہوتا ہے اکثر یہ مرض بواسیر اور دوالی کے پیدا ہونے سے جاتا رہتا ہے اور اگر بعد اس مرض کے استسقا پیدا ہو یہ مرض جاتا رہیگا بوجہ پیدا ہونے رطوبت کے خصوصاً اگر سبب اس مرض کا جگر کی حرارت ہو خواہ یبوست سے جگر کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اکثر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے اور قے کے عارض ہونے سے شفا ہو جاتی ہے

علامات مانیا کی بالاجمال اور مانیا کے اصناف اور اقسام کے علامات تفصیلی کا بیان مجمل علامات مانیا کے یہ ہیں کہ افعال باطنی میں تغیر پیدا ہو جاے اور افعال حرکت میں بھی تغیر واقع ہو اور تغیر اسیطرح کا ہو جو اوپر مذکور ہو چکا جو علامات منذر اور مخبر وقوع مانیا کے ہیں وہ یہ ہیں کہ مثلاً کابوس کے ساتھ حرارت دماغ کی پیدا ہو خواہ دونون قدم خون سے بھر جائیں اور سرخ ہو جائیں خواہ خون عورت کے پستان میں بستہ ہو جاے کہ یہ دونون باتیں ایسے حرکات پر دلالت کرتی ہیں جنسے خون میں فساد پیدا ہوتا ہے اور قدمین کا امتلا خون سے کبھی اسپر دلیل ہوتا ہے کہ قریب ہوتا ہے کہ فساد خون کا کسی ایسے عضو میں واقع ہو جسمین حرارت عزیزی قوی نہیں ہے جو خون کے اصلاح کی تدبیر جید کر سکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بلکہ اس عضو ضعیف مین خون کا ایک ایسا فساد ہونیوالا ہے جس سے دماغ کو کسی قسم کی ایذا پہونچیگی اگر پہلے علامت آخر مانیا مین پائی جاے اسکے زوال کی امید اسطرح کرنی چاہیے جیسے عرض دوالی سے کرتے ہین اکثر مانیا امراض حادہ مین دلیل بحران پر ہوتا ہے پھر اگر اور دلائل جید ایسے پاے جائین جنکی دلالت جودت بحران پر ہو خود مانیا کے بحران پر وہی دلائل دلیل جید ہونگے کبھی شدت مانیا کی خود اپنے بحران پر دلیل ہوتی ہے جو مانیا سوداے محترقہ سے پیدا ہوا ہے اسمین جنون اور سبعیت کے ساتھ فکر اور سکون بھی ہوتا ہے اور یہ سکون دیر تک ٹھہرتا ہے پھر اگر حرکت کرے اور کچھ بات کرے شروع مین عاقلانہ اور متفکر ہو کر بات کرتا ہے پھر جب مکرر سہ کرر کلام کر چکا چپ نہوگا اور نہ سکوت اسکا ممکن ہوگا اور نحافت بدن کی اس قسم مین زیادہ ہوتی ہے اور رنگ سیاہی مائل اور خواب برے برے اور کبھی کشتی سے کبھی ہوتی ہے کہ زمین مین جوش آجاے. جو مانیا سوداے صفراوی سے ہوتا ہے اسمین انتقالات بطرف شر اور برائی کے جھٹ پٹ ہوتی ہین اور اس شر سے ٹھہرا دینا بھی بہت جلد ہو سکتا ہے اور شر اور کینہ کی بات اسکو اسقدر یاد نہین رہتی جیسے اس مریض کو یاد رہتی ہے جسے سوداے محترقہ سے یہ مرض لاحق ہوا اور سکون اسے کم ہوتا ہے اور حرکت زیادہ اور دلتنگی اور اضطراب بھی زیادہ ہوتا ہے **معالجات** اگر امتلاے اخلاط معلوم ہو فصد فوراً لینی چاہیے اور اگر غلبہ صفرا کا معلوم ہو تمام بدن بذریعہ رنگ وغیرہ کے اسوقت طبیخ افتیمون کی خواہ طبیخ ہلیلہ اگر صفراے سوداوی ہوا اور اگر سوداے خالص طبعی ہو پس اکثر حاجت استفراغ کی بذریعہ افتیمون سائج بوزن آٹھ درہم ہمراہ سکنجبین کے اور حجر لاجورد کے ہوتی ہے اسکے بعد بطرف تنقیہ خاص سر کے توجہ کرین اگر سر مین امتلاے خون ہو یا سودا کا ہو اس رگ کی فصد کرین جو زیر زبان ہے اور ہمیشہ تنقیہ سر کا اس حب سے کرنا چاہیے ایارج افتیمون اسطوخودوس ملکر ایک جز سقمونیا نصف جز ہلیلہ ایک جز مجموع ادویہ ایک بڑی گولی بناکر بعد استفراغ کلی یعنے فصد اور استفراغ عام کے جو فصد سے پہلے مذکور ہو چکا متفرق شبوں مین بوزن دو درم کے دینا چاہیے یعنے کبھی کھلائین اور پھر ناغہ کرین اور پھر کھلائین اور دورہ اور تعین نہ کرین ایک یہ حب بھی بہت نافع ہے افتیمون بسفائج ہر ایک پنجدرم حجر ارمنی ایکدرم نمک ہندی شحم حنظل ۴ درم ہلیلہ آملہ حاشا خربق سیاہ ہر ایک تین درم تربد تین درم سکنجبین عسلی ہلیلہ کابلی ایکدرم اسطوخودوس دس درم معجون بناکر استعمال کرین غرغرہ مویز ادویہ استعمال کرین سکنجبین اور سقمونیا ملاکر غرغرہ کرین حب شبیار کی افراط استعمال مین نکرین بلکہ اسکا استعمال اسی وقت تک کرنا درست ہے جبتک خفت ظاہر نہو پھر اگر سیطرہ کا سوء مزاج گرم اس دوا کے استعمال سے پیدا ہو جاے ترک کردینا چاہیے اور بعد استفراغ کے توجہ تبرید اور ترطیب پر بذریعہ نطولات وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی حاجت ایسی ہوتی ہے کہ ایک دن مین پانچ مرتبہ نطول کرنا پڑتا ہے اور سر پر طبیخ کلے پاے کا طلا کرنا چاہیے اور دودھ دوہنا بھی ضرور ہے اور مسکہ بھی سر پر رکھنا مفید ہے مگر ترطیب مین اہتمام بہ نسبت تبرید کے زیادہ کرنا چاہیے پھر اگر ایسی دوا جسمین ترطیب شدید ہو سوا اسکے اور وہ باردہ کے اور مزاج کی دستیاب نہو لا چار انھین ادویہ مین بابونہ شریک کر کے استعمال کرینگے اور کبھی مریض پر نوم پیدا کرنیکی غرض سے دیا قوزہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے اسکی یبوست کے دفع کے غرض سے آب انار شیرین بغرض ترطیب پلانا چاہیے خواہ آب آلوے بخارا الغرض تلیین طبیعت کے بدرقہ کرین خواہ آب جو پلائین اور نطول خشخاش کو جوش کر کے واسطے تنویم کے تجویز کرین لیکن بہتر یہ ہے کہ تھوڑا سا بابونہ بھی داخل کردین اور سر پر دودھ دوہین اور روغن بھی اس باب مین زیادہ نافع ہین اور جب استعمال نطولات اور سعوطات مرطبہ کا ہو چکے پھر ایسی تدبیر کرین کہ نیند پیدا ہو جاے اور وہ تدبیر ایسے روغن کے ساتھ پیدا کرتے ہین خواہ ایسے نطولات سے جو نیند پیدا کرین خصوصاً روغن کا ہو کہ سبات کو پیدا کرتا ہو ماشر بہ یعنے پلانیکی چیزین ایسی ہون جنسے فائدہ ترطیب حاصل ہو جیسے آب شعیر وغیرہ اور جو چیز قائم مقام سکنجبین کے ہو خواہ اسمین تلطیف و تجفیف اور تقطیع ہو انکا پلانا مضر ہے اور جب طبیعت مین قبض معلوم ہو فوراً حقنہ کرنا لازم ہے تاکہ بخارات موذی سر تک نہ چڑھ جائین بوجہ گرانی شکم کے پانی جوان لوگون کو پلایا جاے اسمین بیخ رازیانہ دشتی اور تخم رازیانہ اور بیخ کرمۃ البیضا جسے فاشرا بھی کہتے ہین جوش کرنا چاہیے کہ یہ بہت نافع ہے اور مقدار شربت اس پانی کی ۱۰ ماشہ ہے اگر نظر بد ہو خواہ بد ذائقگی یا اور کسیوجہ سے نہ پین انکے کھانے مین یہ جوشاندہ یا خفا ڈال دینا چاہیے مریض کے پاس اور اسکی صحبت مین وہ لوگ بیٹھین جنسے شرم اور حیا مریض پر پیدا ہو اور جنکی ہیبت مریض پر بخوبی اثر کرے اور دونون ران اور پنڈلیان ہر وقت بندھی رہین تاکہ بخارات بجانب اسفل جذب ہوا کرین اگر خوف اسبات کا ہو کہ اپنے اوپر کوئی صدمہ زخم وغیرہ کا پہونچاے گا زیادہ استواری سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بندش کیجاوے اور کسی قفس خواہ کٹہرے وغیرہ مین بند کرکے اونچی جگہ لٹکا دینا چاہیے جیسے ہنڈولا خواہ جھولا ہوتا ہے اور غذا انکی مرطب بالفعل ہر حال مین تجویز کیجاوے مگر مزاج بھی اسکا مرطوب ہونا ضرور ہے۔ باینہمہ یہ بھی ضرور ہے کہ وہ غذا ایسی نہو جس سے سدہ پڑجاوے جیسے نشاستہ اسواسطے کہ ایسی غذا انکو بہت مضر ہے اور جس چیز سے ادرار بول بکثرت ہو وہ بھی انھین نہ دیجاوے کہ ضرر پہونچیگا اور تمام تدبیرات علاج اور پرہیز کے جو مالیخولیا مین کرنے چاہیین انھین ور کار ہین اور مالیخولیا کے باب مین انکی تفصیل بخوبی مذکور ہوگی اور جب مرض کا زمانہ انحطاط پہونچے پھر اسوقت اگر تھوڑی سی شراب جسمین بہت سا پانی ملا ہو دیجاوے کچھ مضر نہین ہے کہ اس سے ترطیب اور نوم پیدا ہوگی اور جتنی چیزین گرم اور مسخن ہین انسے احتیاط ہر وقت واجب ہے

فصل نوین مالیخولیا کے بیان مین

مالیخولیا اس مرض کو کہتے ہین جسمین گمان اور فکر صحیح اور طبعی باقی نہ رہے اور فساد ظن اور فساد فکر اور خوف اور زبونحالی پیدا ہو اور منشا اس ابتری اور خرابی کا ایک مزاج یا خلط سوداوی جس سے روح دماغی مین توحش پیدا ہو کہ اندر دماغ کے یہ خلط ہوکر خوف پیدا کرے جسطرح ظلمت خارجی سے دم گھٹتا ہے اور خوف پیدا ہوتا ہے اور پھر چونکہ مزاج خلط سوداوی کا بارد یابس مخالف مزاج روح کے ہے جو حار رطب ہے باین لحاظ روح مین بوجہ تضاد مزاج کے ضعف بھی پیدا ہوتا ہے جیسے شراب خواہ اور کسی شے کا مزاج گرم اور تر مناسب مزاج روح کے ہے اس سے روح کو تقویت حاصل ہوتی ہے پھر اگر مالیخولیا مین دنگئی اور اوچھل بچاند بھی ہو اور شرارت اور ایذا دہی بھی پیدا ہو اُسے مانیا کہتے ہین مالیخولیا اسی مرض کو کہتے ہین جسکا حدوث سودا غیر محترقہ سے ہو پھر سبب مالیخولیا کا یا خاص جوہر دماغ مین ہو یا دماغ سے خالی ہے اگر دماغ مین ہو وہ بھی یا برودت اور یبوست سادج بلامادہ ہو کہ یہ مزاج جوہر دماغ خواہ روح دماغی جو روشن ہے اُسین نفوذ کرکے تاریکی اور گرانباری پیدا کرے خواہ مادہ بارد یابس دماغ مین پیدا ہوا ہو پھر یہ مادہ یا دماغ کے عروق مین اور مقامات سے آتا ہو اور جب ان رگون مین پہونچے مستحیل بسوداویت ہو جاوے بوجہ احتراق کے ان رگونمین خواہ تکدر اور رد دین جانے کے چنانچہ اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہے خواہ مادہ جرم دماغ مین سما گیا ہے خواہ یہ مادہ اپنی کیفیت مخالف کیوجہ سے دماغ کو ایذا دیتا ہو اور براہ جوہر مادہ بھی دماغ کو ایذا پہونچتی ہو کہ اسکا انصباب یعنی ریزش بطون دماغ مین ہوتی ہو اور یہ بات اکثر بوجہ انتقال صرع کے پیدا ہوتی ہے پھر جو مالیخولیا کا سبب خارج دماغ سے ہے اور بشرکت کسی اور عضو کے وہ سبب دماغ کیطرف مرتفع ہوتا ہے خلط ہو خواہ بخار مظلم بہر حال یا تمام بدن پر چونکہ غلبہ مزاج سوداوی کا ہوا ہے اسی جہت سے دماغ کیطرف بھی تکایت پہونچتی ہے خواہ طحال مین احتباس سودا کا ہوا ہے اور طحال اسکے تنقیہ اور اخراج سے عاجز ہے یعنے خون سے اسکا جذب بخوبی نہین کرسکتی یا اسلئے کہ طحال مین ورم پیدا ہوا ہے خواہ ورم نہین ہے مگر کوئی اور آفت پیدا ہوئی ہے یا بسبب شدت حرارت جگر کے یہ آفت پیدا ہوئی ہو خواہ یہ عضو جسکے بخارات خواہ مواد موذی دماغ کے ہون پردہ مراق ہو کہ اسکے فضول غذاے متراکم اور تو بتو ہوکر جو اخلاط اس غذا سے پیدا ہون سوختہ ہو جائین اور بطرف خلط سوداوی کے مستحیل ہو جاتے ہین اور اسیوجہ سے مراق مین ورم پیدا ہو جائے خواہ ورم پیدا نہو مگر بخار مظلم اور تیرہ مراق سے اٹھکر دماغ تک پہونچتا ہو اور اس قسم کو نفخہ مراقیہ اور مالیخولیا ے نافخ اور مالیخولیاے مراقی کہتے ہین اور یہ قسم اکثر بوجہ ورم ابواب کبد کے پیدا ہوتی ہے کہ اسوقت خون مراق کا سوختہ ہو جاتا ہے اور مستحیل بسوداویت ہو جاتا ہے اور اسیکو جالینوس مالیخولیاے مراقی کا سبب قرار دیتا ہے اور روفس حکیم اس قسم کا سبب شدت حرارت جگر اور شدت حرارت امعا کی تجویز کرتا ہے اور ایک قوم سبب اس مالیخولیا کا وہ سدہ قرار دیتے ہین جو ماساریقا نام کی رگونمین پڑتے ہین اس جہت سے غذا ان لوگون کے عروق مین نفوذ نہین کرتی پس غذا مین فساد مذکور پیدا ہوا ہے جس شخص کا یہ مذہب ہے کہ یہ قسم بوجہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ طعام انکے امعا مین دیر تک ٹھہرا رہتا ہے اور خام ہوتا ہے اور اکثر سیلان کا تغیر طعام مین پیدا نہین ہوتا ہے پس یہ ورم گرم نہوگا کیونکہ پیاس اور تپ اور قے صفراوی اور جو لوازم اورام حارہ احشا کے ہین اس ورم کے ہمراہ نہین ہوتے کبھی سبب تولد اس مرض کا خارج دماغ مین اور مبدا تولد اس مرض کا اندر دماغ کے ہوتا ہے جیسے اگر معدہ مین ورم گرم ہوا سکے بخارات رطوبات دماغی کو جلا دیتے ہین سیطرح ورم رحم اور اورام دیگر اعضا کے جو مشارک دماغ کے ہین کہ انسے بھی بعینہ یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو مالیخولیا برودت اور یبوست سادج بلامادہ سے پیدا ہوا اسکا سبب سوء مزاج سوداے قلب کا ہوتا ہے مادی ہو خواہ بلامادہ کہ اس سوء مزاج قلب کی دماغ بھی شرکت

کرتا ہو یا بن وجہ کہ روح نفسانی متصل روح حیوانی کے ہو اور روح نفسانی کے جوہر سے اسکا جوہر پیدا ہوتا ہو اور چونکہ بوجہ سوء مزاج قلب کے روح نفسانی فاسد ہو جاتی ہو پس روح حیوانی میں بھی فساد پیدا ہوتا ہو اور اس روح کا مزاج فاسد سوداوی دماغ کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہو اور مائل بسوداویت مزاج دماغ کا بھی ہو جاتا ہو کبھی اور اسباب جو برودت اور یبوست پیدا کرتے ہیں اور وہ فقط قلب میں پیدا نہیں ہوتے بلکہ اور مقامات میں پیدا ہوتے ہیں مگر قلب کی شرکت ضرور ہوتی ہو بلکہ شاید زیادتی ان اسباب کی قلب ہی میں ہوتی ہو الغرض ایسے اسباب سے بھی مالیخولیا پیدا ہوتا ہو اور چونکہ شرکت قلب کی ضرور ہوتی ہو اسیواسطے علاج میں اس مرض کے ہمراہ علاج دماغ کے علاج قلب کا ضرور کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ قلب کا خون اگر صیقل یعنی چکنا ہوا پتلا اور صاف و شرح یعنی خوشنما ہو دماغ کے فساد کا مقابلہ کر کے اصلاح اسکی کر دیتا ہو کچھ اسکا بھی عجب نہیں کہ مبدا اس فساد کا قلب اگرچہ ہو حکام اس مرض کا دماغ میں ہوتا ہو اسلیے کہ یہ بھی دور از قیاس نہیں ہو کہ پہلے مزاج قلب کا فاسد ہو جاتا ہو اسکے بعد بہ تبعیت قلب کے مزاج دماغ میں بھی فساد عارض ہوتا ہو یا یہ کہ دماغ کے فساد سے مزاج روح کا فاسد ہو جائے اور اسیوجہ سے قلب میں وحشت پیدا ہو کر جو چیز قلب سے بطرف دماغ کے جا کر نفوذ کرتی ہو اسے فاسد کرے اور دماغ کی اعانت کرے اسکے فاسد ہونے پر کبھی آخر میں امراض مادی کے خصوصاً وہ امراض مادی جو حادہ ہیں مالیخولیا پیدا ہو جاتا ہو اسوقت اس مرض کا پیدا ہونا علامات موت سے ہو اور ایسا مریض بعد عروض مالیخولیا کے اکثر موت کو اور مرے ہوئے آدمیوں کو بہت یاد کرتا ہو خلاصہ بیان یہ ہو کہ خلط سوداوی کی پیدائش بکثرت کبھی بسبب اس عضو کے فساد کی ہوتی ہو جو غذا میں فاعل ہو یعنی جگر میں کہ جسوقت خون کو جلا دے خواہ دفع فضول سوداوی سے عاجز ہو اور یہ صورت تولد سودا کی بہت کم واقع ہوتی ہو اور کبھی خلط سودا کا تولد بکثرت بسبب اس عضو کے ہوتا ہو جو بمنزلہ سانچہ اور گھر کے واسطے سودا کے ہو جیسے طحال کہ جسوقت دفع فضول سوداویہ اور جذب ثقل خون سے عاجز ہو سودا زیادہ پیدا ہوگا یعنے جسوقت طحال خون کے ثقل و درد کو جگر سے جذب نہ کرے یا جو کچھ جگر سے جذب کرے اسکے فضلہ کو جدھر دفع کرنا چاہیے دفع نہ کر سکے جب بھی سودا بکثرت پیدا ہوگا کبھی کسی عضو میں بھی سودا کی پیدائش ہو جاتی ہو کہ یا یہ عضو اپنی غذا کو زیادہ سوختہ کر دیتا ہو خواہ اپنی غذا کے فضلہ کے دفع پر قادر نہیں ہوتا کہ اسوقت جز لطیف اس غذا کا تحلل ہو جاتا ہو اور جز کثیف متعکر اور تہ نشین ہو کر سودا بن جاتا ہو خواہ یہ عضو بشدت غذا میں برودت اور خشکی پیدا کر دے کبھی خاص قسم کی غذا سے تولد سودا کا بکثرت ہوتا ہو بعض اطبا کی یہ رائے ہو کہ مالیخولیا آسیب جن اور پری کیوجہ سے پیدا ہوتا ہو اور ہم کو اسکی کچھ پروا نہیں ہو کہ جن کی شرکت سے مالیخولیا ہوتا ہو یا نہیں ہوتا بہرحال چونکہ اس مقام پر تعلیم مسائل طب کی ہم کرتے ہیں وجود جن اور انکی ایذا دہی کا انکار خواہ اقرار کا یہ مقام نہیں ہو پھر اتنا ہم ضرور کہتے ہیں کہ اگر جن کے آسیب سے بھی پیدا مالیخولیا کی ہوتی اس سے خالی نہیں ہو کہ وہ جن مزاج مریض مائل بسوداویت کر دیتا ہو پھر سبب قریب مالیخولیا کو شرکت جن ہو یہی خلط سودا ہوگا چاہے یہ خلط جن پیدا کرے خواہ کوئی اور شے علاوہ جن کے اس خلط کو پیدا کرے منجملہ قوی اسباب کے تولید مالیخولیا میں افراط غم اور خوف بھی ہوتا ہو اور یہ بھی ضرور معلوم ہو کہ جس سودا سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہو وہ سودائے طبعی ہوتا ہو خواہ بلغم اگر مستحیل بطرف سودا کے بوجہ تکاثف خواہ احتراق کے ہو جائے اگرچہ اس پچھلی صورت کا وقوع شاذ و نادر ہو یا خون کا استحالہ اگر بوجہ تکاثف کے بدون احتراق شدید کے بطرف سودا کے ہو جائے وہ بھی سبب مالیخولیا کا ہوتا ہو لیکن خلط صفرا میں اگر احتراق پیدا ہوا اس سے مانیا پیدا ہوگا جو مالیخولیا سے بڑھ کر بد ہو اور فقط مالیخولیا پر اقتصار نہ ہوگا ہر ایک قسم سودا کی جسوقت دماغ کے ان مقامات میں پیدا ہو خواہ پہونچے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اس سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہو مگر اقسام جو نہایت ردی ہو اقسام سودا ہو اس سے مانیا پیدا ہوتا ہو بہت سالم مالیخولیا کی وہ قسم کی ہو جو ردی خون کے پیدا ہو اور جسکے ہمراہ فرحت بھی ہو اور اکثر مالیخولیا کا زوال بواسیر جاری ہونے سے اور دوالی کے پیدا ہونے سے ہو جاتا ہو اور مالیخولیا کا عروض سفید رنگ اور فربہ آدمیوں میں کم ہوتا ہو اور گندم گون کثیر الشعر لاغر اندام میں زیادہ پیدا ہوتا ہو اور جسکا قلب زیادہ گرم ہو اور دماغ میں رطوبت ہو اسے بھی یہ مرض زیادہ عارض ہوتا ہو اسلیے کہ حرارت زائدہ قلب کی مولد سودا کی قلب میں ہوتی ہو اور دماغ بوجہ زیادتی رطوبت کے قابل تاثیر سودا کا بخوبی ہوگا جن لوگوں کی زبان سے حرف راء مہملہ لام ہو کر ادا ہو خواہ سین کو ثا مثلثہ یا کاف کو جیم و لیس اور جیم کو شین بھی کہتے ہیں ایسے لوگ بھی مالیخولیا پر مستعد اور بالطبع اس مرض کے قابل ہوتے ہیں اور جنکی زبان اکثر خشک رہے خواہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

شدت حرارت بوجہ سرخی چہرہ کے ہو اور گندم گون لوگ جنکے بالون کی کثرت ہو خصوصاً جنکے بال سینہ پر زیادہ ہون اور جنکے بالون مین سیاہی بوجہ گندہ ہونیکے زیادہ ہو اور
جنکی رگین چوڑی ہون اور ہونٹھ موٹے ہون اسلیے کہ بعض انمین سے ایسے ہین جنکے قلب مین حرارت بڑھی ہوئی ہو اور بعض ایسے ہین کہ انکے دماغ مین رطوبت
زیادہ ہو جیسا کہ جلد اول فن کلیات مین بیان ہوا۔ اور اکثر ظاہر مین یہ لوگ بلغمی معلوم ہوتے ہین۔ مالیخولیا کا مرض مردون مین اکثر ہوتا ہو اور عورات مین کم اُسی اور بدتر
اور سن کہولت اور شیخوخت مین اسکی کثرت ہوتی ہو اور جاڑون مین کمی اور گرمی اور صیف مین زیادتی اور ربیع مین بھی ہیجان اسکا زیادہ ہوتا ہو اسلیے کہ ربیع مین ثوران
اخلاط کا اسطرح ہوتا ہو کہ سودا کو خون سے فصیل ملا دیتی ہو کبھی ہیجان اس مرض کا با دوار ہوتا ہو کہ بروقت ورود کے سودا مین ہیجان اور ثوران خواہ جوش
پیدا ہوتا ہو جو شخص مستعد مالیخولیا کا ہو اُسپر کیفیت اس مرض کی ہروقت غم یا خوف خواہ بیداری مفرط کی فوراً طاری ہوجاتی ہو خواہ اگر سیلان اور روانی خون
معتاد مین احتباس پیدا ہولیتے سوداوی جسکا خوگر ہو رک جاے خواہ اور امور از قبیل عادت کے برخلاف پیدا ہون جب بھی اس مرض کے آثار
اُسپر ظاہر ہوجاتے ہین **علامات** ابتداے مالیخولیا مین گمان ردی اور خوف بلا سبب پیدا ہوتا ہو اور غصہ بہت جلد آجاتا ہو اور تنہا خلوت مین بیٹھنے کی
رغبت پیدا ہوتی ہو اور اختلاج اور دوار اور دوی اور طنین کا پیدا ہونا خصوصاً مالیخولیاے مراقی مین۔ پھر جب مرض مستحکم ہوگیا ڈرنا اور بدگمانی اور
غم اور وحشت اور کرب اور ہذیان بیہودہ گوئی اور آرزو کثرت جماع کی بوجہ کثرت ریاح کے اور طرح طرح کے خوف ہونیوالی چیزکے خواہ ناشدنی سے مگر اکثر
خوف ایسے امور کا ہوتا ہو کہ عادت انسان کی انسے ڈرنے پر جاری نہو اور یہ اقسام خوف کے معین نہین ہین و المجنون فنون انھین معنون پر کہا گیا ہو۔ بعض کو
خوف ہوتا ہو ایسا نہو مجھ پر آسمان ٹوٹ پڑے اور بعض ایسا خیال کرتے ہین کہ مجھے زمین نہ نگل جاے بعضون کو خوف کسی بادشاہ کا ہوتا ہو اور بعض کو
خوف کسی جن کا ہوتا ہو بعض مبتلاے مالیخولیا کو چورون کا خوف غالب ہوتا ہو اور بعض ایسا خیال کرتے ڈرتے ہین ایسا نہو کوئی درندہ انپر جھپٹے اور
اذیت دے۔ کبھی گذشتہ امور کو اس خوف کے پیدا کرنے مین تاثیر ہوتی ہو۔ پھر کبھی ایسے امور کا خیال کرتے ہین کہ ظاہر مین وہ موجود نہین اور انکے سامنے
موجود ہین کبھی اپنے کو بادشاہ تصور کرتے ہین۔ اور کبھی شیر خواہ بھیڑیا خواہ کوئی اور درندہ خیال کرتے ہین خواہ بھتنا یا شیطان بن جاتے ہین خواہ طیور کے
اقسام مین اپنے کو داخل سمجھتے ہین خواہ کوئی مصنوعی برتن خواہ بنائی ہوئی کل اپنے کو جانتے ہین پھر انھین مین سے بعض کو ہنسی زیادہ آتی ہو خصوصاً
جسے مالیخولیاے دموی عارض ہوا سلیے کہ اسکے خیال مین اکثر وہی امور جاگزین ہوتے ہین جنسے لذت حاصل ہو اور سرور پیدا ہوتا ہو اور بعض مریضا
رویا کرتے ہین خصوصاً جنکا مادہ محض سوداوی ہو اور بعض مریضا کو موت کی محبت زیادہ بڑھ جاتی ہو اور بعض کو موت کی دشمنی پیدا ہوجاتی ہو جو مالیخولیا
خاص اسکا سبب دماغ مین ہو اسکی علامات افراط فکر اور دوام وسواس اور ہمیشہ ایک ہی شے کیطرف دیکھنا خواہ ہر وقت زمین کیطرف نظر جمانا اور
چہرہ کا رنگ و نیز آنکھ اور سر کا رنگ بھی اُسپر دلالت کرتا ہو اور سر کے بالون کا سیاہ اور کثیف ہونا اور پہلے اس مرض کے بیداری مفرط اور فکر کا پیدا ہونا
اور دھوپ مین جاگنا خواہ اور امراض دماغی کا پہلے عارض ہونا اور جو علامات مالیخولیاے شرکی کے آیندہ ہم لکھین گے پس انمین کسی علامت کا موجود
نہونا اور اگر علاج کرین اور تنقیہ بھی کیا جاے فائدہ کا ظاہر نہونا اور اعراض کا عظیم اور شدید ہونا یہ سب امور دلیل ہین کہ مادہ خاص دماغ مین ہو۔ اگر تمام
بدن کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوا اسکی علامت یہ ہو کہ تمام بدن کا رنگ سیاہ ہوگا اور بے رونق ایسا جیسے مرض سل مین بے آب و تاب ہوتا ہے اور جو
فضول معدہ اور طحال سے نکلتے ہین انکا احتباس ہو خواہ بذریعہ ادرار اور براز اور رحم کے دفع ہوتے ہون وہ بھی رک جائین اور کثرت احتباس
حیض کی اور بدن پر بالون کا زیادہ ہونا اور بہت سیاہی بالونکی اور پہلے اس مرض سے استعمال مجری غذاؤنکا جنسے تولد سودا ہوتا ہو جنکا بیان کتاب دوم
مین ہوچکا جن امراض عام کے بعد مالیخولیا پیدا ہوتا ہو جیسے حمیات مزمنہ خواہ حمیات مختلطہ کا پہلے بدن مین ہونا یہ سب علامات اسکے ہین کہ مالیخولیا
تمام بدن کی شرکت سے ہو۔ طحال کی شرکت سے اگر مالیخولیا پیدا ہو اسکی علامت یہ ہو کہ اشتہا بڑھ جائیگی۔ اسلیے کہ سودا کا انصباب اور گرنا معدہ پر زیادہ ہوگا
اور ہضم مین کمی بوجہ برودت مزاج کے اور بائین طرف قراقر زیادہ ہوگا اور جرم طحال پھول جاے گا اور یہ بات انمین ضرور ہوتی ہو اور شبق شدید پیدا ہوتا ہو
بوجہ نفخ طحال کے اور کبھی ایسے مالیخولیا کے ہمراہ جمی رنج بھی ہوتی ہو۔ اور کبھی طبیعت نرم ہوتی ہو اور کبھی بوجہ لذع سودا کے الم پیدا ہوتا ہو اگر معدہ کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوگی علامات وہی ہین جو ورم معدہ کے علامات باب معدہ مین مذکور ہونگے اور اس قسم کی زیادتی بروقت تخمہ اور بد ہضمی اور امتلاے معدہ کے ہوتی ہو اور بروقت ہضم کے بھی مرض مین زیادتی ہوتی ہو اور اکثر ہیجان مرض کا کھانا کھانے کے بعد سے تاوقت ہضم کے رہتا ہو خواہ بھوک جبتک نہ پیدا ہو سوزش باقی رہیگی اور بعد ہضم جید کے سکون ہوجاتا ہو اگر ورم گرم ہوا التہاب اور سوزش مراق کی اسپر دلیل ہوگی اور قے صفراوی اور پیاس بھی پیدا ہوگی اکثر مریض مالیخولیا کا تلی کے مرض مین ضرور مبتلا ہوتا ہو۔ اور مالیخولیاے مراقی کی شناخت یہ ہو کہ مراق مین گرانی پیدا ہوا اور پردہ مراق اوپر کیطرف کھچا کرے اور ابکائی آیا کرے اور خبث نفس اور فساد ہضم اور کھٹی ڈکار تھوک منھ سے تر نکلا کرے اور کبھی قے ایسی کھٹی ہو جس سے دانت کھٹے ہو جائین اور قرقرہ اور خروج ریح کا اور تلہب یعنے تنور بدن خواہ سینہ بھڑکا کرے معدہ مین خواہ درمیان دونون شانون کے درد پیدا ہو خصوصًا بعد طعام کے اور قبل ہضم کامل کے کبھی قے مین بلغم ترش صفراوی بھی برآمد ہوتا ہو اور کبھی ترش ایسا جس سے دانت کھٹے ہو جائین۔ اور مریض کو یہ اعراض بعد کھانے کے بلکہ کھانے سے چند گھنٹہ کے بعد عارض ہوتے ہین اور اسکا براز بلغمی ہوتا ہو۔ اور جسقدر قوت ہضم اسکی درست رہے مرض مین خفت رہتی ہو۔ اور جقدر فساد ہضم پیدا ہو شدت مرض کی ہوجاتی ہو کبھی مراقی مالیخولیا سے پہلے ورم مراق کا پیدا ہوتا ہو اور کبھی ہمراہ مرض کے بھی ورم مراق کا ہوتا ہو اور مراق مین اختلاج بھی ہوتا ہو مگر بعض اوقات اور تخمہ اور عسر ہضم سے یہ مرض بڑھتا ہو ہم یہ بھی کہتے ہین کہ جس سوداکیوجہ سے مالیخولیا عارض ہوا ہو وہ سودا اگر دموی ہو فرح اور ضحک ہوگا اور اسپر غم شدید طاری نہوگا اور اگر سوداے بلغمی ہو کسل اور قلت حرکت اور سکون لازم ہوگا اور اگر صفراوی سودا ہو اضطراب اور تھوڑا سا جنون مثل مانیا کے ہوگا اور اگر سوداے صرف ہو تو مین فکر زیادہ ہوگی اور عداوت کم ہوگی اگر جسوقت حرکت کرے اسوقت وسنگی اور کینہ کشی مثل حالت ہوشیاری کے ہوگی **معالجات** اس مرض کے علاج مین بہت جلد متوجہ ہونا چاہیے اور اسقدر اہتمام کرنا چاہیے کہ مرض مستحکم نہو جاے اسواسطے کہ ابتدا مین اسکا علاج آسان ہوتا ہو اور بعد استحکام کے بہ صعوبت اور دشواری زیادہ جاتی ہو اور بہرحال جسوقت اتفاق علاج کا ہو مریض کی فرحت اور سرور خواہ طرب اور عیش کی تدبیر لازم ہو اور غذا عمدہ جسکا کیموس جید بنے اور معتدل حرارت اور برودت مین اور مرطب زیادہ ہون اور بدن کے فربہ کرنیکی تدبیر غذا ہاے مناسب سے چلی جاے اور حمام بھی ایسا کہ جس سے فربہی پیدا ہو قبل غذا کے کرانا چاہیے۔ اور مکان مریض کے ہوا کی ترطیب کرین اور بچھونے پھولون کے بچھائین خلاصہ یہ ہو کہ خوشبو سونگھانے کا ہر وقت التزام کرین پھولون کی خوشبو خواہ خوشبو روغن اور سر پر مریض کے آب نیم گرم جسمین حرارت زیادہ نہو دوسے گرائین اور جب حمام سے برآمد ہوا اور پیاس کی شکایت کرے اسوقت تھوڑا پانی پلانا کچھ برا نہین ہو اور مالش ایسی جس سے بدن فربہ ہو بھی کرتے ہین اس طریقہ سے جو فن کلیات مین بیان ہوا ہے اور ترطیب مزاج پیدا کرتے کیطرف بسبب تسخین کے توجہ خاطر زیادہ رہے اور جماع سے خواہ زیادہ پسینہ نکلنے سے اجتناب کرانا چاہیے۔ غذا مین سکے باقلا اور گوشت بریان اور سور اور کرم کلہ اور شراب غلیظ کا ہرگز لگاؤ نہونے پاے۔ اور شراب تازہ بھی ممنوع ہو اور جو چیز نمکین خواہ نمک شور اور تیز تند ہوا اور جو شے زیادہ کھٹی ہو بلکہ چکنی اور میٹھی چیزونکا استعمال کرنا چاہیے جب انکے سولانے کا ارادہ ہو سر پر نطول آب خشخاش اور بابونہ اور اقحوان کا کرین اسلیے کہ نیند سے بہتر اسکا کوئی علاج نہین اور جو فساد استعمال خشخاش سے یبوست کا پیدا ہوتا ہو اسکی تلافی نیند سے ہوجاتی ہو۔ اگر مالیخولیا سوء مزاج ساذج سے پیدا ہوا ہو اور وہ سوء مزاج برودت اور یبوست کا ہو چاہیے کہ قلب کی تسخین کی تدبیر کرین خواہ مفرحات سے خواہ دواءالمسک اور تریاق اور مثرودیطوس وغیرہ سے اور سر کا علاج اسی تدبیر سے کرین جو فصل رعونت مین اسی مقالہ کے مذکور ہوا ہو قوی قسم مالیخولیا کی وہ ہو جو بعد کسی مرض حار کے عارض ہوا اسکا علاج ایسا آسان ہوتا ہو کہ فقط بذریعہ نطولات کے دفع ہوجاتا ہو لیکن اگر مالیخولیا ایسے مادہ سوداوی سے عارض ہو جو دماغ مین جاگرفتہ ہو اسکے علاج مین مدار کار تین باتون پر ہو اول استفراغ مادہ کا اور کبھی حقنہ کے ذریعہ سے خواہ بذریعہ قے کے استفراغ کراتے ہین البتہ جسکا معدہ ضعیف ہو اسے قے کرانی جائز نہین ہو خصوصًا اس مرض مین قطعًا ناجائز ہو بلکہ مالیخولیاے مراقی مین بھی بشرط ضعف معدہ قے کرانی درست نہین ہو دوسرے ہمراہ استفراغ کے ترطیب بھی ہمیشہ چلی جاے نطولات خواہ ادہان وغیرہ سے جو گرم ہون اور طلائین بابونہ اور شبت اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اکلیل الملک اور اصل سوس آسمان گونی شریک کریں تاکہ خلط میں غلاظت پیدا نہو جائے کہ محض تحلیل ساذج سے جسمیں تلیین نہو تغلیظ پیدا ہوتی ہے اور ایسی تغلیظ بوجہ
ایسی ترطیب کے نہ کریں جسمیں تحلیل نہو بلکہ جسطرح ترطیب پیدا کرتی ہے تحلیل بھی پیدا ہو جائے اگر سودا میں حرارت نہو شیح ارمنی اور ورق غار اور فودنج بھی شریک
کرسکتے ہیں بارعایت ترطیب اور کچھ پروا نہیں ہے اور نہ کچھ خطرہ ہے اور غذا ایسی جو کیموس محمود پیدا کرے جیسے سمک رضراضی اور سبک سریع الہضم گوشت جو
کتاب دوم میں مذکور ہوچکے اور بعض اوقات شراب سپید جسمیں پانی کی آمیزش زیادہ ہو نہ اینکہ شراب کہنہ قوی کا استعمال کریں تیسری تدبیر تقویت قلب
کی اگر مزاج میں قلب کے برودت محسوس ہو مفرحات حارہ کا استعمال لازم ہے اور اگر اندکے مائل بحرارت مزاج قلب کا ہو مفرحات معتدل اور اگر حرارت
قلب کی شدید ہو مفرحات باردہ جنکی برودت بافراط نہو اور ان امور کی یعنے کیفیت حرارت اور برودت قلب کی شناخت نبض کے ذریعہ سے کرنی
چاہیے اب ہم تفصیل ان تدبیرات کی جدا جدا بیان کرتے ہیں استفراغ کی نسبت یہ مناسب ہے کہ اگر یہ گونہ امتلا کسی قسم کا محسوس ہو اور سودا دموی ہو تو اکحل
کی فصد کھولنی چاہیے بلکہ ابتدا فصد سے ہر حال میں مناسب ہے ہاں اگر فصد سے خوف ضعف شدید کا ہو اُسوقت ترک کرنا ممکن ہے خواہ یہ دریافت ہو کہ مواد
کم ہے اور فقط دماغ میں مادہ ہے اور خشکی مزاج پر غالب ہے پھر جب فصد کھلے اور خون رقیق برآمد فقط اسیوجہ سے فصد کو بند نہ کریں اسلیے کہ اکثر پہلے خون رقیق ہی
نکلتا ہے اسکے بعد خون غلیظ برآمد ہوتا ہے اور اسیواسطے چوڑی فصد کھولنی مناسب ہے تاکہ دقیق ٹپک کر بشرط باریک ہونے فصد کے خون غلیظ بند ہو جائیگا
اور شر اور فساد بڑھ جائے گا۔ یہ بھی نظر کریں کہ سر کے کونسی طرف زیادہ گرانی ہے جدھر بوجھ زیادہ معلوم ہو اسی طرف کی باسلیق کھولدینی چاہیے اور کبھی حاجت
دونوں باسلیق کے کھولنے کی ہوتی ہے اگر باسلیق کی فصد کھولنے کا موقع ہوتا ہے کہتے ہیں کہ پیشانی کی رگوں کی فصد سے تحریک زیادہ ہوتی ہے۔ اگر علامات
تمام بدن میں عام ہوں اور باہمہ خلط درحقیقت سوداوی ہو اور مائل بطرف برودت کے اسکا استفراغ ان حبوب سے ہے جو افتیموں اور صبر اور خربق سے
تیار ہوں کرنا چاہیے اور ابتدا میں افضل خلط کا کر کے شروع استفراغ ادویہ خفیفہ سے جسمیں افتیموں اور شحم حنظل اور تھوڑی سی سقمونیا پڑی ہو کرنا چاہیے
اسکے بعد افتیموں اور غاریقون۔ پھر جب اس استفراغ سے بھی برآمد کار نہو ایارجات کبار پھر اسکے بعد بھی اگر حاجت باقی رہے خربق کا استعمال کریں مگر خوف
اور احتیاط سے اور حجر لاجورد اور حجر ارمنی اور ان دونوں سے گولی بنا کر بے خوف استعمال کر سکتے ہیں۔ اکثر استعمال ان ادویہ کا ماء الجبن میں بسبیل قمات
مفید ہوتا ہے بشرطیکہ مقدار دوا مستعمل کی کم ہو پھر جب ان تدابیر سے بھی فائدہ مترتب نہو از سر نو استفراغ بترتیب مذکور شروع کریں اور ہر ہفتہ میں ایکمرتبہ
استفراغ واقع کرنا چاہیے کہ ایک مرتبہ لطیف حبوب جو عمل اسہال میں درمیانی قوت پر ہوں اور درمیان ان تدابیر کے اطریفل افتیمونی کا بھی استعمال
چلا جائے اطریفل ہمراہ افتیموں کے بالخصوص خاص ان بیماریوں کے علاج میں مجرب ہے نسخہ اطریفل ۳ درم افتیموں ایکدرم ایارج نصف درم۔ اور ہر مہینے
میں ایک مرتبہ ایارجات کبار اور حبوب کبار سے استفراغ کرنا چاہیے تاآنکہ مرض کا زوال ہو جائے قے کا بھی استعمال خصوصاً اگر معدہ میں کوئی شے
ایسی معلوم ہو جس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہو اور معدہ بشدت ضعیف نہو۔ واجب ہے کہ قے اسے پانی پلا کر کرائی جاوے جسمیں فودنج اور کنکر زد جو ایک
قسم کی مٹی ہے ہو اور تخم ترب جوش دیا ہو عصارہ ترب جسمیں خربق ڈالدیا ہو اور چند روز اسمیں پڑا رہے تاکہ قوت خربق کی اسمیں آجائے ہمراہ سکنجبین کے
پلا کر قے کرائیں خواہ وہی مولی جسمیں خربق چھوڑ کر رکھی ہو بعد احراق خربق کے سکنجبین میں بھگو کے کھلائیں اور قے کرائیں اور چاہیے کہ مقدار عصارہ
کی ایک استار یعنے بوزن ۴۔ ماشہ ہو اور سکنجبین میں استار یعنے ۱۲۔ ماشہ ہو اور اس وزن سے کمی اور بیشی بقدر قوت اور طاقت موکول ہے بتجویز طبیب کے
لیکن اگر خوف ضعف قوت کا ہو خربق کا استعمال جائز نہیں ہے۔ جب قے سے خواہ تنقیہ سے فراغ ہو جائے اصلاح قلب کی جو تدبیرات اوپر مذکور
ہو چکے ہیں انھیں کا استعمال کریں یہ اطریفل افتیمونی جو مذکور ہوا ہے اس مرض کے علاج میں مجرب ہے جب مرض پرانا ہو جائے بذریعہ خربق کے
قے کرانی چاہیے اور جانے والی چیزیں اور غرغرے جو معروف اور مشہور ہیں اور قرابادین میں مذکور بھی ہونگے انھیں استعمال کریں اور شمومات
خوشبو اور مشک اور عنبر اور گرم دوائیں خوشبو اور عود کا سونگھنا لازم ہے۔ پھر اگر مادہ مائل بصفرا ہو طبیخ افتیموں اور حب اصطمخیقون معتدل استعمال
کریں اور کبھی استفراغ صفرائے محترقہ کا ایسی دوا سے کیا جاتا ہے جو اسکے استفراغ خاص میں بیان کیا گیا ہے۔ ترطیب میں زیادتی کرنی چاہیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور سکنجبین میں کمی۔ علاوہ یہ ہے کہ اگر استعمال نطولات کا کیا ہو یا ہو نہ خواہ جو دوا قوت میں بابونہ کے ہو اسکی آمیزش نطولات میں جائز نہیں ہے اور فقط سرد اسکے استعمال
سر پر بھی درست نہیں ہے بعض قدماء اطبا نے ایسے مقام پر اس دوا کی ثنا زیادہ کی ہے کہ ہر شب کو پرانا سرکہ خصوصاً خل عنصل پلایا کریں۔ مگر مجھے اس مرض
میں سرکہ کے ضرر کا خوف زیادہ ہے ہاں اگر اسبات کا اطمینان ہو کہ مرض صفرائے محترقہ سے پیدا ہوا ہے اور صفرائے حادہ سے عارض ہوا ہے کہ اسوقت سرکہ
سے بہتر اس مرض کیواسطے کوئی شے نہیں ہے خصوصاً خل عنصل خواہ سکنجبین جو خل عنصل سے بنائی گئی ہو اور اسیطرح بعض قدمائے اطبا نے ایسے مقام پر
تعریف اس دوا کی کی ہے کہ ہر روز صبر تھوڑا سا استعمال کرے خواہ جس پانی میں تین اوقیہ افسنتین یعنی بوزن ۸ تولہ ۶ ماشہ ۵ سرخ اور دس قیراط عصارہ
افسنتین جوش دیا ہو اسمیں سے تھوڑا سا ہر روز پی لیا کرے جس سرکہ میں جعدہ یعنی پرسیاوشان اور زراوند دخل ہو وہ بھی اس مرض میں بشرطیکہ
صفراوی ہو مفید ہے۔ اور اگر مرض بشرکت طحال کے ہو اور مادہ بھی طحال میں ہو جب بھی سرکہ فائدہ مند ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسکے مشام کو خوشبو کرینگی ترکیب
ایسی چیزوں سے کریں جسمیں کافور اور مشک اور تمام روائح باردہ مع روغن بنفشہ کے پڑیں اور جنکی بو پر یبوست کافور اور مشک کی غالب نہو بلکہ
رطوبت بنفشہ وغیرہ کی غالب ہو خواہ اور خوشبودار چیزیں مثل نیلوفر وغیرہ کے جو سرد ہیں انکی بو غالب ہو خلاصہ یہ ہے کہ خشک چیز کی خشکی خلط سودا
کے منافی ہے اسکا خیال رہے کہ خوشبودار چیزوں میں ایسی چیز کی خوشبو غالب رہے جو مرطوب ہے اگر سبب مالیخولیا کا ورم مقعد ہو خواہ اور ورم اندرونی
یا کوئی اور مزاج حار جو احشا میں پیدا ہو خواہ کوئی اور مزاج محترق احشا کا موجب مالیخولیا کا ہو اسکا تدارک کرینگے اور سر کی تبرید اور ترطیب
میں مبالغہ کرکے سر کی تقویت زیادہ کرینگے تاکہ جو اثر موذی اس مقام سے سر میں آتا ہے بوجہ زیادتی روا وسکے قبول نکرے۔ پھر اگر سبب مالیخولیا کا
مراق میں ہو اور ریاح اور قراقر پیدا ہوا ور ورم مراق کا حار ہو پہلے علاج اسکے ورم کا کرینگے اور ورم کی تحلیل جسطرح واجب ہے کرینگے جسطرح باب امراض
اورام میں مذکور ہوگا اور سر کی تقویت بخوبی کرتے رہیں گے اور تیل میں سر کو خوب تر کرینگے کہ ہر وقت سر تیل میں ڈوبا رہے اور مرطبات قوی کا استعمال
واسطے تقویت سر کے کرینگے اور محجمہ باشرط بغرض استفراغ خون کے لگائیں اور جگر کی تسخین ایسے حالات میں کبھی نہ کریں بلکہ جہانتک ہوسکے تبرید میں جگر
کی اہتمام اور مبالغہ کریں اور خوب تدبیر اسکی تبرید کی کرتے رہیں اگر معلوم ہو کہ جگر میں گرمی ہے اور خون کو جلا دیتا ہے بوجہ اپنی حرارت کے اور طحال کے
بھی تقویت کرنی چاہیے اور مراق پر محاجم اور دوا و خردل وغیرہ رکھیں تاکہ طحال سے مادہ بطرف دماغ کے نہ پہونچے۔ پھر اگر مراق کا مزاج بارد ہو
اور نفخ بھی بنا رہے اور ورم ہو خواہ شعلہ سا مراق سے اٹھتا ہو جوشاندہ افسنتین خواہ عصارہ افسنتین جیسا بیان ہو چکا استعمال کریں اور معدہ پر نطولات
گرم جو کہ ربیان ہوچکے ہیں استعمال کرنا چاہیے اور انھیں ضمادات سے لیپ بھی کرنا چاہیے۔ اور ضمادات میں تخم فنجنکشت اور تخم سداب اصل
السوس آسمان گونی اور شجرہ مریم تجویز کریں اور دیر تک ضماد لگا رہے اور جب لیپ چھوڑ دیں اسی مقام پر روئی خواہ پشم دھنا ہوا خواہ ٹکڑا اسفنج کا
آب گرم میں ڈبو کر رکھیں۔ رائی کے ضماد کا استعمال مراق اور ان دونوں شانوں کے نافع ہے۔ اور ضمادہائے حکیم دورد یتوس بھی اسیطرح نافع ہیں
جیسے قرابادین میں مذکور ہونگے۔ اگر معدہ پر محاجم بلا شرط لگائیں یہ بھی مفید تدبیر ہے بشرطیکہ ورم خواہ درد معدہ کا مانع استعمال محاجم کا نہو۔ اکثر
صاحبان مالیخولیائے مراقی ایسی سرد چیزوں سے جو ترطیب بھی پیدا کرتی ہوں نفع پاتے ہیں اسلیے کہ ترطیب کو خلط سوداوی سے ضد ہے اور
ایسی دوا کا فائدہ اسوجہ سے ہوتا ہے کہ تولد ریح اور بخار کو چیزیں مانع ہوتی ہیں اور جو اذیت بوجہ صعود بخارات کے دماغ کو پہونچتی ہے بعد استعمال
ان ادویہ کے مفقود ہوجاتی ہے اگرچہ بوجہ برودت ادویہ کے حقیقت میں انکا نافع ہونا خلاف قیاس ہے اور قاطع مرض سوداوی نہیں ہے کیونکہ
برودت ادویہ خلط سوداوی سے مماثلت رکھتی ہے۔ مگر اتنی منفعت ان ادویہ کو ضرور ہے کہ جو شے بارد رطب ہوتی ہے اس سے خلط بارد یابس یعنے
سودا پیدا نہیں ہوسکتا اور یبوست سودائے موجودہ کی گھٹ جاتی ہے اور رطوبت پیدا ہوجاتی ہے اور بعد تولید رطوبت کے چونکہ سہل القبول ہوجاتی ہے
حرارت غریزی اور طبیعت کا اثر اسپر بخوبی ہوکر اصلاح کیفیت برودت کر لیتا ہے پس زوال مرض بھی ہوجاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس
تدبیر سے تغلیظ مادہ اور تولید بلغم کی ہو بیشتر ایسی ہی تدبیر سے تولید سودا کی ہوجاتی ہے اور یہ تدبیر بمنزلہ اسی تدبیر کے ہوتی ہے جو سودا پیدا کرینگی

HAKEEM SHOUKAT ALI

تدبیر ہی اور تدبیر لطیف بھی چونکہ احتراق پیدا کرتی ہی یعنے کم غذا دینے سے چونکہ رطوبات بدنی متحلل ہو ہو کر سوختہ ہوتے ہین با این نظر کبھی ایسی لطیف تدبیر
بھی معین تولید سودا پر ہوتی ہو اگر کسی شخص کی قے خواہ براز مین خلط بلغمی کا اخراج ہو اور نفع کرے طبیب کو فریفتہ ہونا نہ چاہیے اور مخرجات بلغم تائید
مین طبیعت کی استعمال کرنا مفید نہو گا اسلیے کہ استفراغ بلغم کا نافع نہین ہوتا بلکہ اس مریض کے بدن مین چونکہ اخلاط بکثرت بھرے تھے اور گنجایش مین اخلاط کے
نفوذ کا نا خواہ تنگی پیدا ہوتی تھی اسواسطے سہل الدفع خلط کا اخراج ہو جانے مین کسیقدر خفت کا نفع حاصل ہوا۔ نافع بالذات اس مرض مین یہی ہی کہ خلط سودا کا
اخراج ہو خواہ براہ طبیعت خواہ براہ صناعت اور تدبیر کے **قانون** علاج مالیخولیا کا یہ ہو کہ ترطیب مین زیادہ توجہ کرین اور مبالغہ ملحوظ رہے اور
اخراج مین خلط سودا کے کسیطرح کی کمی نہونے پاے۔ اور جسوقت شکم مین اصحاب مالیخولیا کے طعام فاسد ہو فوراً قے کرا کر اسے نکالڈالنا چاہیے خصوصاً
جسوقت منہ مین ترشی کا ذائقہ پیدا ہو کہ ایسے وقت پر ضرور ہی کہ انھین قے کرانے پر آمادہ کرین اور جسطرح ہو سکے قے کراوین اور جبتک طعام فاسد
بذریعہ قے کے دفع نہو جاے طعام جدید انپر حرام ہی اور جوارشات مقوی فم معدہ کی کھلانا چاہیے اور ہمیشہ طعام فاسد پر غذا سے انکو بچانا ضرور ہے
واجب ہو کہ مریض مالیخولیا کا ہر وقت کسی شغل مین مصروف رہے اسکی صحبت مین ایسے لوگ جنکا دباؤ اور لحاظ کسیقدر مریض پر ہو موجود رہین خواہ جن لوگون کی
صحبت سے اسکی طبیعت خوش ہو وہ لوگ یار بے تکلف اور رفیق اسکے رہین اور شراب سپید جسمین تھوڑا سا پانی ملا ہو بقدر معتدل پلائی جاے اور خوش آواز
گانا بھی سنایا جاے اور کسیوقت تخلیہ اور فراغ نہ کرنے پائین اسلیے کہ تنہائی سے زیادہ مضر انکو کوئی چیز نہین ہی اکثر یہ لوگ غمناک ہو جاتے ہین اور ایسی چیزون کے
رنجیدہ ہوتے ہین جو انھین اسقسم عوارض اور سوانح در پیش ہوتے ہین۔ اور کسی بات کا خوف انھین پیدا ہوتا ہی اسیطرف مشغول ہو کر فکر اور ترحش سے جدا ہو جاتے
ہین اور اسیوجہ سے انکو شفا حاصل ہو جاتی ہی اسلیے کہ فقط فکر اور سوچ سے انکا الگ ہو جانا اور کسیقدر فکر کا برطرف ہو جانا یہی علاج کامل انکا ہی اور وہ اصل
علاج یہی ہی کہ انکی فکر کسیطرح زائل ہو جاے کسی حیلہ سے کیون نہو **مترجم کہتا ہی** اسیوجہ سے بعض لوگ جو حاضرات وغیرہ کرتے ہین آسیب کے دھوکے مین
اکثر مجانین خصوصاً نسلون کو اچھا کر دیتے ہین۔ سبب یہی ہی کہ انکی فکر اور تشویش پر انکو بوجہ اُن تدبیرات کے جو تعلق اُمور نفسانی سے رکھتے ہین اور مسمریزم کا فن
انکے بیان کا خوب حاوی ہی۔ غالب ہو جاتے ہین اور انکی قوت متفکرہ بلکہ اکثر قوتین مطیع عامل کی ہو جاتی ہین پس مرض مالیخولیا کا فقط اسی تدبیر سے دفع ہو جاتا ہی
اور کامل علاج مالیخولیا کا بقول شیخ یہی ہی کہ انکی فکر کی تدبیر کیجاے گو ترطیب وغیرہ بھی بذریعہ دوا کے ہوتی رہے لیکن جسقدر فائدہ ایسی تدبیرات کے نمایان کا
ہووے اتنا نہوگا۔ چنانچہ آج کل کے حکماء یورپ خصوصاً فرانس کے وہ حکیم جو اس عمل کو بخوبی جانتے ہین کس عمدگی سے علاج مالیخولیا کا کرتے ہین اور راقم
خاکسار بھی کسیقدر تجربہ کر چکا ہی اور مفید ہوا ہی اور ہوتا ہی **متن** اگر بسبب بند ہونے کسی ادرار کے مثلاً حیض خواہ خون بواسیر وغیرہ کے مرض مالیخولیا کا
پیدا ہوا ہو تو اسکے جاری کرانے اور کھولنے کی تدبیر پہلے کرنی واجب ہے۔ پھر اگر قوت اشتہا ساقط ہو جاے خواہ اُس شئے محتبس کے کھولنے سے یا خود بخود مرض
نہایت ردی ہی اور خشکی کا غلبہ زیادہ ہو گا یعنے ایسے مزاج پر خشکی غالب ہوگی۔ اور اگر بدن مین کسیطرح کے قروح باوجود حدوث مالیخولیا کے بشرط سقوط
قوت کے پیدا ہون موت قریب ہو جس شخص کے بدن مین خلط سوداوی متحرک ہو وہ شخص علاج پذیر آسانی ہوتا ہی اور جس شخص کے بدن مین خلط سوداوی ہو وہی
مریض مالیخولیا کا ہو جسکی قے خواہ براز سے اخراج خلط سوداوی ہوا کرے خواہ بول مین اور جلد کے رنگ مین خواہ بہق اور کلف اور قروح اور خارش اور
دوالی اور داء الفیل اور سیلان مقعد وغیرہ مین خلط سودا نکلتی رہے کہ ان سب صورتون مین دریافت ہوتا ہی کہ وہ مریض خواہ اسکی طبیعت قابلیت تمیز سودا
کی خون سے رکھتی ہی اور انمین سے کسی خروج کا پایا جانا علامت خوبی کی ہی اگر کسی مریض کو انمین سے بعد اسہال کے خواہ بعد کسی قسم کے استفراغ کے تشنج
عارض ہو تو انھین یبوست کا عارض ہونا زیادہ اولی ہی بہ نسبت اور بیماریون کے جو مبتلاے تشنج بعد استفراغ کے نہون۔ ایسے لوگ جنھین تشنج پیدا ہوتا ہے
نیم گرم پانی مین بٹھاے جائین اور روٹی جلاب مین بھگو کر انھین کھلانی چاہیے کہ اُس جلاب مین تھوڑی شراب بھی ملی ہو خواہ شراب مین پانی ملا کر بعد
اُس روٹی کے پلانی چاہیے بعد اسکے نیند انپر طاری کیجاے اور جب سو چکین حمام کرا کے فوراً غذا دینی چاہیے **فصل دسوین قطرب کے بیان مین**
قطرب بھی مالیخولیا کی ایک قسم ہی۔ اور اکثر یہ مرض ماہ شباط مین جو خریف کا مہینہ ہی پیدا ہوتا ہی۔ اور آدمی کا حال اس مرض مین یہانتک پہنچتا ہی کہ زندہ آدمیونکی

صورت دیکھکر بھاگتا پھرتا ہے اور مردہ آدمی کو خواہ قبرونکو دوست رکھتا ہے۔ اور جس شخص کو یکبارگی جھپٹ کر گرفت کر لیتا ہے اس سے بُرے طور سے پیش آنیکا قصد کرتا ہے۔ اور راتکو باہر نکلتا ہے اور دنکو چھپا ہوا تنہا کبھی بیٹھا رہتا ہے اور یہ سب حرکات اسکے اسی غرض سے ہوتے ہین کہ تنہائی پسند ہوتی ہے اور آدمیون اور انکی صحبت سے دوری مرغوب ہے اور باوجودیکہ رات کو نکلتا ہے پھر بھی ایک ساعت خاص مقام پر نہین ٹھہرتا ہے بلکہ ہروقت ٹہلتا ہوا اور چلتا پھرتا رہتا ہے اور چلنا بھی ایک طرز خاص یا کسی طرف نہین کبھی ادھر کبھی اُدھر اور اسے خبر نہین ہوتی کہ مین کدھر جاتا ہون اور نشا اس مشی اور تردد کا آدمیون سے خوف کرنا ہوتا ہے اور کبھی بعض مریض ایسے غافل اور بیخبر ہوتے ہین کہ آدمیون سے خوف کرنیکی بھی انکو خبر نہین ہوتی اور اسقدر شعور انمین باقی نہین ہوتا ہے کہ جو کچھ مشاہدہ کرین اور دیکھین اسے پہچان لین خواہ معلوم کرلین باوجود اس غفلت اور بیہوشی کے نہایت ترش رو اور خشک مزاج کارہ ملاقات سے زندہ آدمیون کی اور بہت ہی متاسف اور محزون اور زرد رنگ خشکیدہ زبان تشنہ کام ہوتا ہے اور پنڈلیون پر ان بیمارون کے ایسے زخم پیدا ہوجاتے ہین جو مندمل نہین ہوتے اور مندمل ہونے کا سبب وہی مادہ فاسد انکے ہوتے ہین اور چونکہ زیادہ چلتا پھرتا رہتا ہے اسوجہ سے جو زخم پڑتے ہین مندمل نہین ہونے پاتے اور مواد سوداوی ہروقت بطرف پاؤن کے اُترا کرتے ہین خصوصًا چونکہ وہ بیخبر چلتا ہے ہروقت ٹھوکر کھا کر گرتا ہے اور اسکے قدم کو لغزش ہوا کرتی ہے اس صدمہ سے اور بھی زخم پڑجاتے ہین خواہ اسکی یہ دیوانی صورت دیکھکر کتے بھونکتے ہین اور کاٹ کاٹ کھاتے ہین اس سے زخم بکثرت ہوجاتے ہین اور انصباب مادہ کا بطرف ساقین کے اسوجہ سے اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور دوا از قسم مرہم وغیرہ چونکہ استعمال نہین کیجاتی ہے یہ بھی زیادہ باقی رہنے قروح کا سبب قوی ہے۔ آنکھین اس مریض کی خشک رہتی ہین کہ انمین آنسو نام کو نہین ہوتے اور باعث خشکی کے ضعف بصر بھی لازم ہوتا ہے اور اندر کیطرف آنکھین دھنسی ہوئی اور یہ حال آنکھونکا اسیوجہ سے ہوتا ہے کہ یبوست مزاج پر انکے غالب ہوتی ہے اس مرض کا نام قطرب اسواسطے رکھا گیا ہے کہ یہ مریض گریز اسطرح کرتا ہے کہ اسکا کچھ انتظام درست نہین ہوتا ہے اور مختلف طور پر چلتا پھرتا ہے اور بیخبر جاتا ہے اسے شناخت نہین کرتا ہے اور جس شخص کے خوف سے کسی طرف گریز کا قصد کرتا ہے چونکہ اسکے حواس باطل ہوتے ہین اور حافظہ کم اور رائے صواب مفقود ہوتی ہے اسیوجہ سے ایک سمت خاص مین چلتا ہے ناگاہ اور دوسرا شخص ملتا ہے اس سے پھر بھاگتا ہے اور از سر نو گریز شروع کرتا ہے اور قطرب ایک چھوٹا کیڑا ہے پانی کے اوپر دوڑتا پھرتا ہے۔ اور ہندی مین اسکو بیٹر کوا کہتے ہین اسکا یہی حال ہے کہ پانی پر کسی جگہ خاص مین نہین ٹھہرتا ہے اور دوڑتا پھرتا ہے اور بے نظم حرکات اسکے ایسے تیز اور چست ہوتے ہین اور کبھی ڈوب جاتا ہے اور پورا ڈوبا نہین کہ ابھرا اور ابھرتا ہے اور دوڑتا ہے اور پھر بھاگتا ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ قطرب ایک اور جانور چھوٹا سا ہے کہ وہ استراحت نہین کرتا ہے اور بعض کا مقولہ یہ ہے کہ قطرب غول بیابانی کے نرکو کہتے ہین اور بعض کا قول ہے قطرب اُس بھیڑیے کو کہتے ہین جسکے بال جھڑ گئے ہون خواہ اسکی داڑھی گرگئی ہو ہماری غرض کے مناسب ان چار معنون مین پہلے دو معنے ہین سبب مرض قطرب کا سودا اور صفراے سوختہ ہوتا ہے **علاج** اس مرض کا علاج بعینہ وہی ہے جو علاج مالیخولیا کا مذکور ہوا اگر سودا اور صفرا کا احتراق سبب مرض ہو تو فصد مین اسکے زیادہ مبالغہ کرنا لازم ہے تاکہ خون بکثرت نکل جاے اور نوبت غشی کی پہونچے اور غذا ہاے محمودہ سے تدبیر کرنی چاہیے اور حمام بھی خوشگوار مستعمل رہین اور تین دن ماء الجبن پلا کر اسکے بعد ایارج ارکاغانیس حکیم کے ذریعہ سے استفراغ کرین اور پھر اسکے سولانے کی تدبیر کرین اسکے بعد تقویت قلب کرنی چاہیے بعد ازانکہ استفراغ ہوچکے اور تقویت قلب کی تریاق وغیرہ سے کرین۔ اور باینہمہ زیادہ خیال ترطیب کا رہے۔ اور نطولات ایسے جنسے نیند پیدا ہو برابر کرتے رہین تاکہ ان ادویہ سے تسخین پیدا نہو یعنے وہ بوجہ استفراغ مادہ کے باوجود حرکات اور ریاضات چونکہ ضرور پیدا ہوگی لہذا اسکی حفاظت کی بھی تدبیر ملحوظ رہے۔ بلکہ اسکے قلب کی تسخین ایسی دواؤن سے کرین جو تقویت قلب اور ترطیب بدنی بھی پیدا کرے اور نیند بھی اسی دوا سے پیدا ہوا کرے تاکہ اسکا مزاج معتدل ہوجاے اور پورا علاج اس شخص کا یہی ہے کہ نیند آجاے اور گہری نیند پیدا ہوجاے۔ اور کبھی کبھی افیمون کا بھی استعمال کیا جاے تاکہ طبیعت اسکی ٹھہر جاے اور فکر منقطع ہو اور جب کوئی علاج نافع نہو بہراہ تادیب اسے مارنا چاہیے اور ادب دینا چاہیے کہ بدن مین درد پیدا ہو اور سر پر چوٹ زیادہ لگے کہ اسکے صدمہ سے کسیقدر فکر لاطائل کو چھوڑ دیگا اور یا فرق پر داغ دیا جاے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس تدبیر سے افاقہ ہوگا پھر اگر بعد افاقہ کے مرض عود کرے پھر داغ دینگے

فصل گیارھوین عشق کے بیان مین

عشق وسواسی مرض ہے مشابہ مالیخولیا کے اس مرض مین آدمی اپنے نفس کو مشتاق کر لیتا ہے اور فکر کو ایک صورت محبوب دائمی خواہ محبوب فرضی پسند کرنے پر اور اسپر فریفتہ اور والہ اور شیدا ہونے پر ہر وقت متوجہ کرتا ہے اور یہ فکر اسکی اسکے حواس کو مغلوب کر دیتی ہے اور کبھی اس فکر پر معین اسکی شہوت بھی ہوتی ہے اور کبھی فقط صورت پرستی ہوتی ہے شہوت کو کچھ دخل نہین ہوتا **علامات** آنکھین اندر کو گھس جاتی ہین اور خشک رہتی ہین آنسو سوائے بروقت بکا کے اور کسی وقت نہین نکلتے اور آنکھونمین تری بھی نہین ہوتی پلکین ہر وقت حرکت کرتی رہتی ہین اور صورت آنکھون کی ایسی ہوتی ہے جیسے بروقت مستی کے کسی ایسی چیز کو دیکھ رہا ہے جو لذیذ ہو خواہ کوئی ایسی بات سن رہا ہے جسکے سننے سے خوشی پیدا ہو خواہ مزاح کرتا ہو سانس عاشق کی بہت منقطع ہوتی ہے۔ اور الٹی سانس زیادہ آتی ہے اسی جہت سے ٹھنڈی سانس اور دراز ہوتی ہے۔ عاشق کی خوشی اور ہنسی اور غم اور بکا کی حالت ہمیشہ متغیر رہتی ہے خصوصًا بروقت سننے غزل عاشقانہ کے اور بالتخصیص جسوقت غزل خواہ واسوخت مین ذکر ہجر اور فراق یا دجفا کا اور بیان ایام جدائی کا ہو۔ عاشق کے بدن کے سب اعضا لاغر ہوتے ہین سوائے آنکھ کے کہ باوجودیکہ اندر گھسی ہوئی ہوتی ہے مگر پلکین موٹی اور سوجی ہوئی اور بال پلکونمین زیادہ اور آنکھین موٹی ہوتی ہین اسلیے کہ اکثر بیداری مین رہتا ہے اور یاد محبوب اسے سونے نہین دیتی اور بیداری کی وجہ سے بخارات اسکے سر پر پہونچتے رہتے ہین شکل اور شمائل عاشق کے نظم واحد پر نہین رہتے اسی طرح نبض بھی اسکی منتظم نہین ہوتی بلکہ مختلف بے نظام کے ہوتی ہے جیسے نبض صاحب ہم اور فکر مند لوگون کی۔ اور جسوقت اسکے روبرو ذکر اسکے معشوق کا کیا جاوے اسوقت نبض مین تغیر زیادہ ہوتا ہے اور بروقت وصال محبوب کے اگر نصیب ہو نبض کا تغیر دفعتہ ہو جاتا ہے۔ اسی دلیل خاص سے شناخت ہو سکتی ہے کہ اسکا معشوق کون ہے اسکے علاج کی تدبیر یہ بھی ہے کہ اسکے معشوق کو معالج پہچان لے۔ اور شناخت کا حیلہ یہ ہے کہ بہت سے آدمیون کے نام اسکے سامنے لینے چاہیین اور بار بار نام لیا کرین اور نبض پر ہاتھ رکھا ہو جسکے نام پر نبض مین اختلاف زیادہ پیدا ہو اور مکرر ایسا ہی اختلاف پایا جاوے پھر وہ لاکھ چھپاوے مگر اسکا معشوق وہی ہوگا۔ نام سے معشوق کے نبض کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ نبض شبیہ نبض منقطع کے ہو جاتی ہے اور بحال خود عود کرتی ہے جب نام معشوق کا اسطور سے دریافت ہو جاوے اور یہ معلوم نہو کہ اسکا مکان اور شہر کونسا ہے خواہ اسکا پیشہ کیا ہے اور صناعت کونسی ہے اور نسب اسکا کیا ہے اور اس نام اور نسب اور پیشہ اور حرفہ کے چند لوگ ہون اسوقت یہ سب قیود اس نام پر جدا جدا اضافہ کر کے امتحان کرین اور دیکھین کہ جب تمام عوارض مخصوصہ سے ملکر یہ نام عاشق کے سامنے لیا جائیگا اسوقت اسکی کیا صورت ہوتی ہے اور نبض کا حال کیسا ہوتا ہے اور دل پر کیا گذرتی ہے ٹھنڈی سانس کا ضبط کیونکر ہوتا ہے یقین تو یہی ہے کہ ہرگز طبیب کو بعد رعایت ان شروط کے غلط واقع نہو اور پہچان لے اور پھر جب خاص شکل اور شمائل اس محبوب کی جسکی تھوڑی سی شناخت ہو چکی اور اسکا شعار بیوفائی اور غداری خواہ وفا اور حیا جو کچھ خاص اسکے صفات ہون اور جس ناز اور ادا سے وہ متصف ہو خواہ جس خاص عضو یا فعل جسمانی خواہ اخلاق کا یہ مریض کشتہ اور فریفتہ ہو الغرض جب یہ امور بھی اسکے نام اور نسب اور شہر اور بلد اور شکل اور شمائل پر اضافہ کر کے سامنے عاشق کے مذکور ہونگے پھر کسیطرح کا شبہ تعیین معشوق مین نرہیگا ہم نے اس طریقہ خاص سے شناخت کی ہے اور مکرر تجربہ اسکا کیا ہے اور یہی اپنی جگہ اس تجربہ نے کام دیا ہے جہان فائدہ اس شناخت کا زیادہ تھا پھر اگر سوائے وصل اور جمعیت عاشق اور معشوق کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آئے اور کسیطرح کی حرمت شرعی مثل زنائے محصنہ خواہ اغلام وغیرہ مانع وصال نہو بہتر یہی ہے کہ تدبیر وصل کی بہنج شرعی اور مرسوم ملت مریض کی کر دیجائے کہ اس تدبیر سے ہمنے اسقدر سلامت حال اور صحت بدنی کا عود فورًا ہوتے دیکھا ہے کہ قوت دفعتہ فورًا عود کرتی ہے اور گوشت اور خون بدستور بڑھ جاتا ہے بلکہ بقدر حالت صحت کے ہو جاتا ہے حالانکہ مرتبہ ذبول کو لاغری پہونچی ہو اور بہت سے امراض صعب اور مزمن کا گذر اسکے جسم پر ہو چکا اور ایسے حمیات طویل مین مبتلا ہو چکا ہو بسبب ضعف قوت کے جو شدت ضعیف عشق کی جہت سے عارض ہوئی ہو پھر ادھر وصال معشوق نصیب ہوا اور تھوڑے سے زمانہ مین ایسا تناور اور قوی ہو جاتا ہے کہ دیکھنے والون کو تعجب عظیم پیدا ہوتا ہے اور حکیم دانشمند جسکو تصرفات نفسانی اور اطاعت کا حال واسطے نفس کے معلوم ہے اسکا استدلال اس مسئلہ خاص پر زیادہ ہوتا ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکو تعجب نہین کرنا ہو **مترجم کہتا ہو** اس مقام پر شیخ کو فقط اتنا ہی کہدینا باقی ہو کہ نفسانی قواعد سے علاج کرنا بہ نسبت قواعد ظاہری کسقدر عجیب ہے
مین نے جسقدر تجربہ کیا ہو اس سے بہ نسبت امراض دماغی کے بالخصوص جو فوائد مشاہدہ مین آئے اُنکا بیان مبالغہ سے خالی نہین ہو **متن** یہ شفاے
عاجل بعد وصال کے جو ہوتی ہو وہ اس سے ہم اسبات پر استدلال کرتے ہین کہ طبیعت ہماری اوہام نفسانیہ کی زیادہ مطیع ہو جب تو اسقدر تصرف
کامل بلکہ ایجاد ذاتی جواہر کا مثل لحم اور دم وغیرہ کے بلا مدد خارجی کر دیتی ہو اور جتنی غذا اور تغذیہ کے بعد اسقدر تسمین اور خوشحالی ہونی چاہیے اس سے
بہت کم مقدار اور زمانہ مین اسکا پیدا ہونا کیسا امر عجیب ہے **علاج** عشق کا علاج خاص یہ ہو کہ تامل کیا جاے اور دیکھا جاے اگر عاشق کی حالت
کسی خلط کے احتراق تک پہونچی ہو پس اس خلط کی شناخت بذریعہ علامات عامہ معلومہ کرنیکے بعد اسکا استفراغ کرنا چاہیے بعد ازان مریض کی ترطیب
اور تنویم کیطرف مشغول ہونا چاہیے۔ تغذیہ انکا غذاہاے محمودہ اور جیدہ سے کیا جاے اور انھین حمام بھی کرایا جاے مگر وہی حمام جو مرطب ہو اور
جسکے طریقے معلوم ہو چکے ایک یہ بھی تدبیر انکے معالجہ کی ہو کہ عاشق انواع خصومات اور منازعات اور دیگر اشغال مین مشغول رکھا جاے اور
ہر قسم کے مشغلو مین مبتلا رکھا جاے تاکہ وہ اپنے خیالات اور افکار خاص کیطرف متوجہ نہونے پاے بسا اوقات اس حیلہ سے وہ اپنی اس فکر خاص کو
بھول جاتے ہین جسنے انکو بیمار کر رکھا ہو یا انکے علاج مین یہ حیلہ کیا جاے کہ وہ معشوق موجود کے علاوہ کسی دوسرے پر عاشق کرایے جائین جن تک
وصول اور دسترس بحسب شریعت حلال و مباح ہو پھر قبل ازینکہ یہ دوسرا عشق مستحکم اور پایدار ہو جاے اور بعد ازانکہ معشوق اول سے قطع تعلق اور دلچسپی
ہو جاے اس دوسرے سے بھی انکے فکر و خیال کو مناسب حیلوں سے قطع کر دیا جاے اگر مریض اور مبتلاے عشق کوئی شخص عاقل و دانا ہو پس اسکی
تدبیر وعظ و پند سے کیجاے اور اسطرحسے کہ اسکی اس حرکت پر سخریہ اور استہزا کیا جاے اور اسکو یہ بات سمجھائی جاے کہ تیرے خیالات اور افکار محض امور
وسواسی از قسم جنون و خیالات فاسدہ کے ہین (نفع عظیم بخشتی ہو اسلیے کہ اس قسم کی گفتگوؤن کو اس بارہ مین بہت کچھ اثر ہو نیز یہ بھی ایک عمدہ تدبیر ہو
کہ بیماران عشق پر بوڑھی کٹنیان ایسی مسلط اور انکی ہمنشین کیجائین جو عاشق کے دل مین معشوق کیطرف سے نفرت و بغض پیدا کرین باینطور کہ اُسکے روبرو
معشوق کی برائیان اور بدحالیان ذکر کرین اور ایسی باتون کی حکایت کرین جو فیما بین عاشق و معشوق نفاق و جدائی ڈالدین اور بھی اُس کی
جفاؤن اور معشوق کی بے نہایت کج ادائیون کو خوب اچھی طرحسے بیان کرتی رہین کہ ان حیلون سے عاشق کو تسلی اور تسکین اکثر حاصل ہوتی ہو اگرچہ
کبھی شاذ و نادر اس طریقہ سے اور دوگنا اسی معشوق کی صحبت پر آمادگی اور برانگیختگی پیدا ہوتی ہو منجملہ مفید اور سودمند حیلوں کے یہ بھی ہو کہ یہی کٹنیان
اور عجائز معلومہ معشوق کی صورت کو روبرو عاشق بیان کرین اور اسکو نہایت بد ہیئت اور قبیح المنظر صورت سے تشبیہ دین اور اسکے خط و خال اور
عارض وغیرہ کو بُری طرح بیان کرین اور خاص اس طریقہ کو ہر وقت مرعی رکھین اور اسمین مبالغہ کرتی رہین اسلیے کہ یہ تو انکا پیشہ ہی ہو اور ان عورتون کو
بہ نسبت رجال کے فن مذکور مین مہارت اور وشاقی تام حاصل ہوتی ہو سوا ہمنشین اور ہمجولیون کے کہ انکو البتہ کٹنے پن مین ایسی مداخلت ہوتی ہو
جو کٹنیون کی کاریگری سے کچھ کم نہین ہوتی۔ کٹنیون کو یہ بات بھی حاصل ہو کہ کوشش کرکے رفتہ رفتہ عاشق کے دل کو کسی دوسرے معشوق کیطرف
پھیر دین بعد ازان اس ترغیب اور تشویق کو قبل از استحکام اور پایداری موقوف کردین منجملہ اُن شواغل کے جو ازالہ مرض مذکور مین مفید ہین یہ ہین
کہ عاشق کی صحبت مین حسین اور خوشرو کنیزین رکھی جائین اور وہ انکے ساتھ بکثرت جماع کرتا رہے اور انکا گانا اور سرود ترانہ سنا کرے اور بھی انکے
ساتھ خوش طبعی اور مزاح و طرب کیا کرے گروہ عشاق سے بعضے ایسے ہوتے ہین کہ انکو طرب اور سماع (یعنے گانے کا سننا) مرض عشق مین تسلی
اور تسکین دہ ہوتا ہو اور بعضو نکا مرض اور بیماری اس سے اور زیادہ ہوتی ہو پس چاہیے کہ طبیب بخوبی حال مریض دریافت کرکے اسکی اجازت
دے اسیطرح صید و شکار اور دیگر اقسام لعب کے اور بادشاہو نکی طرف سے پے در پے عطا اور انعامات کا ہونا اسیطرح تمام قسم کے غم و رنج عظیم
ہون کہ ان سب تدبیرون سے مریض عشق کو تسلی حاصل ہوتی ہو۔ اکثر حاجت اسکی ہوتی ہو کہ ان لوگون کی تدبیر وہی کیجاے جو صاحبان مالیخولیا اور
مانیا اور قطرب کے لیے مقرر ہو۔ اور اسکی بھی احتیاج ہوتی ہو کہ ایارجات کبار سے انکا استفراغ کیا جاے اور اقسام مرطبات جنکا ذکر ہو چکا انسے انکی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ترطیب کیجائے۔ اور یہ تدابیر اسوقت کرنی چاہییں جب انکی شکل اور شمائل اور انکی سحنہ بیماران مالیخولیا وغیرہ کے مشابہ ہوجائیں۔ واجب ہے کہ معالج ہمیشہ انکے ابدان کی ترطیب کرتا رہے **پانچواں مقالہ** ایسے امراض دماغی کے بیان میں جنکی آفت افعال حرکت ارادی میں ہوتی ہے اور اسمیں چند فصلیں ہیں **فصل پہلی دوار کے بیان میں** دوار کو ہندی میں گھمنی کہتے ہیں اور صورت اسکی یہ ہوتی ہے کہ مریض خیال کرتا ہے کہ سب چیزیں اسکے سامنے جسقدر ہیں گھوم رہی ہیں اور چکر میں ہیں یا اسکا دماغ اور بدن بھی گردش کر رہا ہے یہی خیال کرتے کرتے اسکی یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ اپنے جسم کو سنبھال نہیں سکتا اور گر پڑتا ہے اور اکثر بولنا اور بات کرنی بھی اسے ناگوار ہوتی ہے خواہ اور کسی کا بولنا ناگوار ہوتا ہے اور خود بخود اسپر یہ کیفیت طاری ہوتی ہے جیسے کوئی چکر کھاتے کھاتے گر پڑے اور اپنے سنبھالنے پر قادر نہو کہ نہ کھڑا رہ سکے اور نہ سیدھا بیٹھ سکے خواہ آنکھ کھول سکے۔ سبب اسکا یہ ہے کہ روح بطن دماغ اور دماغ کے اور دوسرے اعضا میں ہے اسپر وہ کیفیت خود بخود طاری ہوتی ہے جو کیفیت بروقت گھوم جانے صحیح آدمی کی اس روح پر طاری ہو اور جسوقت کوئی صحیح آدمی متصل چکر لگائے اور گھومتے گھومتے جو حال اسکے دماغ کا ہوتا ہے وہی حال اس مریض کا بدون گردش کے ہوتا ہے صرع اور دوار میں فرق اتنا ہے کہ دوار دیر تک ٹھہرتا ہے اور مرگی دفعتہ عارض ہوتی ہے اور مریض گر پڑتا ہے گو ٹھہرا ہو اور ساکن ہو اور بعد گرنے کے پھر افاقہ بھی ہوتا ہے اور سدر اس مریض کو کہتے ہیں کہ جب آدمی کھڑا ہو آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آجائے اور گرنے پر آمادہ ہوجائے جب اس مرض میں شدت ہوتی ہے مشابہ صرع کے ہوجاتا ہے مگر اسکے ہمراہ تشنج نہیں ہوتا جیسے صرع میں تشنج ہوتا ہے یہ دوار کی بیماری کبھی کسی شخص کو اس وجہ سے عارض ہوتی ہے کہ بہت گھومے اور چکر لگاتا رہے کہ اسکی وجہ سے بخارات اور ارواح بدنی میں بھی چکر پیدا ہوتا ہے جیسے کسی طشت میں پانی بھر کے پھرائیں اور دیر تک پھراتے رہیں پھر جب ٹھہرالیں تو پانی وغیرہ جو اسمیں بھرا ہے دیر تک پھرتا رہیگا۔ جب روح میں گردش پیدا ہوتی ہے اسکے خیال میں ایسا گذرتا ہے کہ سب چیزیں جو اسکے سامنے ہیں وہ بھی گردش کر رہی ہیں اسلیے کہ دو چیزوں میں سے ایک کی گردش سے حرکت دوری کا تخیل یکساں ہوتا ہے یعنی اگر چاہیں خواہ ہمارے بدن کی ارواح کو حرکت دوری ہو جب بھی اور اگر اشیاء عالم کی گردش کریں تب بھی ہمکو ایک ہی سی نسبت ادراک حرکت دوری میں ہوگی حرکت دوری کا محسوس ہونا اسطرح پر ہوتا ہے کہ شے مقابل کے اجزا کی نسبت دیکھنے والے کے حساب سے بدل جائے اور تبدیل نسبت شے مرئی کی بروقت حرکت ارواح کے ویسی ہی ہوتی ہے جیسے بروقت گردش اشیا کے ہوتی ہے آسمانی گردش اور زمین کا سکون خواہ زمین کی گردش اور آسمان کا سکون بھی اسیطرح یکساں نتائج احکام ہیئت میں تجویز کیا گیا ہے بہ نسبت ناظر کے۔ اور چونکہ مقابلہ حاس اور مدرک کا بروقت حرکت اشیا کے بھی ایسا ہی بدلتا ہے جسطرح اگر اجزاء حاس کے متحرک ہوں لہذا فقط گردش سے ارواح کی دوار پیدا ہوتا ہے۔ دوار کا پیدا ہونا کبھی پھرتی اور گھومتی ہوئی چیزوں کیطرف دیکھنے سے بھی ہوتا ہے جیسے بعض لوگ نیر ہنڈولا دیکھنے سے خواہ کوئی اور پھرتی ہوئی کل کے ملاحظہ سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ پھرنے والی شے کی صورت نفس میں بطور رسوخ کے مرتسم ہوجاتی ہے اور ہم پیچھے طبعیات میں بیان کیا ہے کہ جتنے افعال حسی ہیں سبکا تعلق آلات جسمانی سے ہے اور ان سب آلات میں اول اور اولیٰ تر روح حساس یعنی روح حیوانی ہے کہ اس سے تعلق ان افعال کا اول اور اولیٰ ہے اور ہر روح میں ہر ایک ہیئت فعل جسمانی خواہ صورت حرکت باقی رہ جاتی ہے بعد اسکے کہ شے متحرک خواہ فاعل سے وہ حرکت اور فعل جدا جدا ہوجائے بشرطیکہ وہ محسوس قوی ہو لیکن وہ فعل اس سے بقوت صادر ہوا ہو اسلیے کہ ہر ایک محسوس کا اثر ہمارے آلات حس میں یہی ہوتا ہے کہ اسکی ہیئت مثالی ہمارے آلہ حس تک پہونچتی ہے۔ اور اس ہیئت کا ثبات اور برقرار رہنا خواہ ہمارے حس سے زائل اور معدوم ہونا بمقدار قبول آلہ حس اور قوت محسوس کے بنظر اسی ہیئت کے ہوتا ہے چنانچہ ہیئت روشن چیز کی بعد اسکے کہ ہماری نظر سے غائب ہوجائے تھوڑی دیر تک اسکی روشنی ہمارے خیال میں قائم رہیگی خواہ سریع الحرکت اور از ین قسم بہت سے امور بدیہی اسکی مثال ہو سکتے ہیں مگر اسکی شرح اور بیان شافی کا مقام فن طبعیات ہے طبیب کو مسلم ماننا اس حکم کا کافی ہے پھر جب یہ بات مسلم ہوچکی کہ اثر آلہ حس کا محسوسات سے بنظر ہیئت مثالی کے بقدر قبول اور انفعال آلہ حس کے ہوتا ہے۔ اور یہی واضح ہے کہ جسقدر بدن ضعیف زیادہ ہوتا ہے اسیقدر اسکو انفعال اور قبول آثار خارجیہ سے زیادہ ہوتا ہے اور اس حکم کا تجربہ اور مشاہدہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضعیف بیمار نہیں کرنا چاہیے کہ بعض بیماروں کا ضعف میں یہ حال ہو جاتا ہے کہ تھوڑی سی حرکت خفیف سے انہیں دوار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور زیادہ بتکلف شدید کی انکے حرکت دینے میں حاجت ہوتی ہے تاکہ انکی روح کو اذیت اور انفعال اور جنبش عارض ہو جانے نتیجہ یہ ہوا کہ بعد مقاسات امراض اور ضعف بدن کے پیدا ہونا دوار کا اندک سبب سے ہوتا ہے کبھی مرض دوار کا اسباب بدنی سے بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ اسباب خواہ بالفعل موجود ہیں کہ جوہر دماغ میں اور قسم بخارات پیدا ہو کر گو نہیں دماغ کی اوپر تے ہوں خواہ دماغ کے اعصاب میں ٹھہرے ہوں خواہ اخلاط کچھ ایسے ہوں جو دماغ میں متحقق ہوں اور ہر جنس سے ہوں کہ تھوڑی سی حرکت سے خواہ اندک حرارت سے اُن بخارات وغیرہ میں تغیر پیدا ہو جائے پھر جسوقت ان بخارات میں حرکت پیدا ہوئی اپنی حرکت سے بخارات اس روح نفسانی کو بھی متحرک کرتے ہیں جو ان گو نہیں قائم ہے اور نہیں گو نہیں تفتیح پاتی ہے اور بعد تفتیح کے اس مقام سے جو ہر دماغ میں جاتی ہے اور وہاں سے پھر کر عصب کے ذریعہ سے تمام بدن میں متفرق ہوتی ہے **ایضاً** کبھی چونکہ دماغ میں بخارات بکثرت متحقق ہوتے ہیں اور مختلف مقامات سے بخارات دماغ تک چڑھ کر پہونچتے ہیں اور دماغ میں مستقر ہو جاتے ہیں اور وہیں باقی رہجاتے ہیں اور یہ بخارات کبھی مرض حاد متقدم سے اور کبھی مرض بارد سے جو پہلے دوا سے پیدا ہوا تھا اسکی جہت سے دماغ میں ٹھہر جاتے ہیں پھر چند ریاح خام ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ انکو قوت منضجہ حرکت دیتی ہے خواہ قوت محللا ان ریاح کو متحرک کرتی ہے اور اس جہت سے بخارات مذکورہ میں بھی حرکت پیدا ہو کر دوار پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی تحریک دوار کی بخارات دماغی سے نہیں ہوتی بلکہ ایک قسم کا سوء مزاج مختلف ایسا دفعۃً پیدا ہوتا ہے کہ اس سے ہیجان حرکت مضطربہ کا روح میں پیدا ہوتا ہے اور یہ اضطراب حرکت کسی متحرک جسمانی کی وجہ سے نہیں ہوتا کہ اس محرک کے کوئی شے از قسم بخار وغیرہ مختلط ہو اور مل جائے جیسے پانی میں بروقت جوش اور ابلنے کے بوجہ اختلاط آگ و پانی کے یہ حرکت مضطربہ پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی دوار بوجہ ایک محرک خارجی کے جو روح کو متحرک کرے بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً سر پر کوئی چوٹ کا صدمہ پہونچے خواہ کھوپڑی ٹوٹ جائے تا اینکہ دماغ میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور روح ساکن بھی گھٹ کر بہ تبعیت اس انضغاط کے حرکات مختلفہ دائرہ یعنے گھومنے والی حاصل کرتی ہے اور بطور موج اور لہروں کے روح میں یہ حرکت پیدا ہوتی ہے جیسے پانی میں کوئی ڈھیلا وغیرہ پھینکیں اور لہریں پیدا ہوتی ہیں خواہ کسی لاٹھی وغیرہ سے پانی میں تھپیڑ لگے کہ اسوقت موج پانی کی مستدیر اور گول اٹھتی ہے۔ اور جب پانی میں ایسے صدمہ سے تموج پیدا ہوتا ہے پھر جسم لطیف ہوائی یعنی روح میں اس تموج کا پیدا ہونا بشل ایسے ہی حرکات اور صدمات کے زیادہ اولیٰ اور انسب ہے لیکن چونکہ خود ہوا کا جسم بوجہ شدت لطافت کے محسوس بحس بصر نہیں ہے اسلیے کہ اسکے امواج خواہ تموج جو اعراض جسمانی ہیں وہ بھی محسوس نہیں ہوتے اور جیسے غیر محسوس ہونا ہوا کا بحس بصر مقتضی اسکی غیر موجودگی کا نہیں ہے اسیطرح اسکے تموج کا بھی حال ہے کبھی دوار کی پیدائش ایسے بخارات سے ہوتی ہے جو دماغ کیطرف صعود کرتے ہیں اور بروقت انکے چڑھنے کے دوار پیدا ہوتا ہے اور اگرچہ بخارات جوہر دماغ میں پیدا نہوں اور نہ جوہر دماغ میں پہلے سے متحقق ہوں لیکن جسوقت صعود ان بخارات کا ہوتا ہے روح دماغ کو حرکت دیتے ہیں اور ان بخارات کا صعود خواہ پہلے سے منافذ عصب کی راہ سے ہوتا ہے۔ اسوقت معدہ اور مرارہ بتوسط معدہ کے اور مثانہ اور رحم اور حجاب کے ہوتا ہے جسوقت ان اعضا میں کچھ امراض پیدا ہوں خواہ ان اعضا کے اخلاط میں حرکت پیدا ہو اور اکثر صعود ایسے بخارات کا معدہ سے ہوتا ہے اور بعد اسکے اکثر رحم سے ایسے بخارات اٹھتے ہیں اسواسطے کہ رحم کو قابلیت وصول کی زیادہ ہے خواہ اور وہ اور شرائین سے خواہ وہ رگیں غائر اور پوشیدہ ہوں خواہ ابھری ہوئی اور ظاہر ہوں ایسے بخارات صعود کرتے ہیں مادہ ان بخارات کا کبھی صفرا ہوتا ہے اور کبھی بلغم۔ دوار بلغمی صرع سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ اکثر سدر اور دوار کی کیفیت سدر اور دوار میں یعنے اس کیفیت میں جس سے اندھیرا آنکھوں کے آگے پیدا ہو خواہ آنکھوں کے سامنے چیزیں پھرنے لگیں الغرض یہ کیفیت مشارکت بوجہ مادہ کے نہیں ہوتی بلکہ ایک قسم خاص کی اذیت دماغ تک ایسی پہونچتی ہے کہ اسکی کیفیت سے سدر اور دوار ساتھ ہی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً حالت گرسنگی اور بھوک میں بعض آدمیوں کو ایسی ہی اذیت پہونچتی ہے اور بعض آدمی بھوک کی برداشت نہیں کر سکتے اسلیے کہ انکا فم معدہ متاذی ہوتا ہے اور اسکی شرکت سے دماغ کو بھی ایذا پہونچ جاتی ہے لہذا وہ بے طاقت ہو جاتے ہیں کبھی دوار اور سدر بطریق بحران کے بھی عارض ہوتا ہے جو دوار متواتر ہو اور خصوصاً مشائخ میں منذر بسکتہ ہوتا ہے اسیطرح جو دوار کسی عضو میں خدر لازم ہونیکے بعد پیدا ہو وہ بھی منذر بسکتہ ہے کبھی درد سر کے پیدا ہونے سے دوار

HAKEEM SHOUKAT ALI

زائل ہوجاتا ہے اور کبھی دوار کے عروض سے درد سر زائل ہوتا ہے **علامات** جو دوار آدمی کو حرکت دوری کرنیسے اور چکر لگانیسے پیدا ہو خواہ چکر کرنیوالی
چیزونکے دیکھنے خواہ کھڑی اور سیدھی چیزونکے ملاحظہ سے پیدا ہو اسکی علامت موجودہ ہی موجود اور ظاہر ہوتی ہے اسیطرح جو دوار کسی چوٹ وغیرہ کی
جہت سے عارض ہو وہ بھی سبب محسوس سے پیدا ہوتا ہے جو دوار بسبب بخارات کہنہ اور قدیمہ کے خواہ جدید بخارات نفس دماغ مین پیدا ہو کر عارض ہو
اسوقت مرض دوار کا دائمی اور مستقل ہوگا کسی اور مرض کے تابع نہوگا اور کسی اور عضو کے مرض سے دورہ گھومنے کا نہوتا ہوگا اور نہ اسکی یہ کیفیت
ہوگی کہ بروقت امتلاء کے ہیجان مرض کا ہو اور بروقت خلو معدہ کے سکون ہو اور اس دوار مین یہ بھی ہوگا کہ اس سے پہلے اوجاع سر اور
دوی اور طنین اور گرانی سر بھی پیدا ہوگی اور آنکھونمین تاریکی ثابت رہیگی اور حواس مین کمی حتی کہ ذوق اور شم مین بھی نقصان ہوگا اور شریانات
مذکورہ بالا مین ضربان شدید پیدا ہوگا اور ثقل شامہ بھی عارض ہوگا۔ پھر جو خلط دماغ مین خواہ سوے خلط دماغی کے اور کسی جگہ جہان سے بخارات
دماغ مین آتے ہین وہ دونون بلغم ہون اسوقت ثقل اور جبن اور کثرت نوم اور دشواری حرکت اور دیگر علامات بلغمی بھی موجود ہونگے جنکا ذکر تفصیلی
قانون عام مین ہوچکا ہے۔ اگر وہ خلط خواہ ریاح وغیرہ صفراوی ہون بیداری مفرط اور التہاب اور سوزش محسوس ہوگی بدن ثقل زائل کے اور خیالات
زرد پیدا ہونگے جنکا رنگ سونے کا ایسا ہوگا۔ اور اگر وہ خلط خون ہوگا رگین پھولی ہوئی اور چہرہ اور سر اور آنکھین سرخ اور گرم ہونگا گرانی اور ماندگی اور
نیند اور ضربان یعنی دھمک پیدا ہوگی۔ اور اگر سوداوی ہو ثقل باندازہ زائد اور بیداری اور بالونکا اور سیاہ چیزونکا اور دخانکا اور فکر فاسد اور تمام
علامات سودا کے جو اسی فصل مین بیان ہوچکے ہین پیدا ہونگے جس دوار کا سبب معدہ سے پیدا ہوا ہو اسمین بطلان اشتہا اور آفت معدہ مین اور
فساد ہضم اور خفقان اور فتور نفس یعنے سانس مین سستی اور معدہ کا الٹ پلٹ کرنا اور اذیت سر کا میلان مقدم سر اور وسط سر کیطرف ہوگا۔
اور کچھ بعید نہین کہ یہ اذیت مؤخر دماغ تک بھی پہونچے اور درد کی کیفیت مین اختلاف اسطرح پر ہوگا کہ کبھی زیادہ ہوگا جب معدہ ممتلی ہو اور بھی
ٹھہر جاے کہ جسوقت معدہ خالی ہو اور تخمہ اس سے پہلے عارض ہوا ہوگا اور معدہ مین درد اور نفخ بھی ہوگا بعض اوقات مین اور بطریق شرکت
عصب کے پیدا ہوگا اور قبل اسکے خواہ آخر مین جب شدت مرض کی ہو یافوخ کے پیچھے جہان نبت روح سادس کا ہے چھوٹے سے درد پیدا ہوگا اور اسیطرح
اطراف قفا مین درد ہوگا۔ اگر دوار بوجہ رحم کے پیدا ہو اس سے پہلے اختناق رحم اور احتباس منی اور حیض اور نیز ورم رحم پیدا ہوگا اسیطرح اگر مثانہ
سے دوار پیدا ہوا ہو اور اگر مبدا مرض دوار کا جملہ اعضا ہون وہ عضو جو سرچشمہ اور معدہ غذا ہے وہ مبدا دوار واقع ہو جیسے جگر خواہ مبدا مرض
معدہ ہو مثل تلی کے ہو اسوقت نفوذ مادہ فاعلہ دوار کا انہین عروق کیطرف سے ہوگا جو قلب اور جگر سے دماغ مین پہونچے ہین خواہ وہ رگ جو ہیکل گردن
ہو خواہ وہ رگ جو قفا مین ہے الغرض علامت ایسے وقت یہی ہوتی ہے کہ ضربان شدید اس رگ مین پیدا ہوگا۔ اور وہ رگ کھچکر تن جائیگی جو گردن مین
واقع ہے۔ اور ایسا درد جو معتدبہ ہو رقبہ مین نہوگا اور عصب رقبہ خواہ اعصاب مین بھی درد شدید نہوگا۔ جسوقت شرائین بیرونی جو نزدیک قفا
کے ہین متمدد ہون اور اگر نبض کو بذریعہ ہاتھ کے خواہ بذریعہ رباط عجمی کے ہلنے سے منع کرین خواہ اسرب کے ذریعے سے حرکت کو منع کرین
خواہ اسپر تو انبض کو طلا کرین جو مذکور ہوچکے ہین اور اس تدبیر سے کچھ درد مین پیدا ہو پس صاف ظاہر ہوگا کہ مادہ مرض انہین کی راہ سے آتا ہے
ورنہ ان شرائین کیطرف سے مادہ کا آنا نہین ہے بلکہ اور طرق سے مادہ کی آمد و شد ہے اسیطرح دوسری رگ وغیرہ مین بھی تجربہ کرنا چاہیے پھر دوسری
رگ کے امتحان سے بھی درد مین خفت نہ پائی جاے تو وہ مادہ غائر یعنے اندرونی رگونمین ہوگا۔ جو دوار بوجہ سوء مزاج مختلف کے ہو اسکی شناخت
خفت دماغ اور مقدم ہونے ان اسباب کے جو اوپر مذکور ہوچکے ہوتی ہے اور اسیطرح برودت خواہ حرارت جو دفعۃً خارج سے پیدا ہو خواہ
کھانے پینے کی اشیاء گرم یا سرد کا استعمال ہوا ہو اسکے بعد بھی دوار پیدا ہوتا ہے جس شخص کو مرض سدر کا ہو شراب سے کچھ اسے نفع نہین ہوتا جسقدر
اسکو نفع پانی پینے سے ہوتا ہے یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ سدر اور دوار کا زمانہ جب طولانی ہوجاے ضرور یہ مرض بادد ہے۔ جو دوار بروز بحران
کسی مرض کے واقع ہو اسکی علامت بھی ظاہر ہوتی ہے **معالجات** جو دوار بوجہ گردش اور دوران انسان کے پیدا ہو خواہ گھومنے والی

HAKEEM SHOUKAT ALI

چیزون کیطرف دیکھنے سے خواہ بلند مقام سے نیچے کی چیزونکے نظر کرنیسے پیدا ہوا سکا علاج سکون اور قرار اور نوم سے پہلے کرنا چاہیے اگر اس سے سکون مرض مین پیدا نہو ترش چیزین جو قابض ہون انکا استعمال کرین اور ایسی ترش چیزونمین لقمہ توڑ توڑ کر ڈالین اور تناول کرین اور جو دوار کہ خون کے مادہ سے پیدا ہو خواہ اخلاط محتقنہ بدنی سے اسکی تولید ہوئی ہو اسکا علاج سر رو کی فصد سے شروع کرین اور بعد اس فصد کے جو رگ ساکن پس گوش ہو اسکی فصد کرین کہ یہ فصد افضل علاج ہو واسطے جمیع اقسام دوار کے جو ادمی ہون اور کبھی اس رگ پر داغ بھی لگا دیتے ہین خصوصاً جس دوار کا سبب صعود ابخرہ ہو کسیطرف سے بہنکے اور حجامت بھی مفید ہوتی ہو اگر فقرہ پر گردنکے پیچھے استعمال کرین اور سر پر بھی حجامت کرنا مفید ہو اور اگر ہمراہ خونکے اور قسم کے اخلاط بھی آمیختہ ہون خواہ اور قسم کے اخلاط سوائے خونکے سبب عروض دوار کے ہون چاہیے کہ فوراً استفراغ مادہ کا بذریعہ حب ایارج اور خیسانده صبر کے کرین۔ اگر اخلاط حادہ ہون خواہ جوشانده ہلیلہ یا جوشانده افتیمون اور حب اصطمخیقون سے استفراغ کرین۔ اگر اخلاط مختلف ہون اور بعد استفراغ کے حقنہ کا استعمال کرین اسطرحپر کہ قنطوریون اور حنظل کو پانی مین جوش دیکر حقنہ کرین اسکے بعد سر اور فقرہ پر حجامت کرین اسکے بعد استعمال غرغرہ کا کرین اور عطوس کا بھی استعمال مفید ہو اور شموم جنمین مشک اور جند بیدستر اور مرزنجوش اور کلونجی داخل ہو بھی اُسے مفید ہو جسوقت نوبت مین ہیجان ہو بذریعہ مالش اسافل کے استعانت کرنی چاہیے۔ اگر سبب دوار کا معدہ اور اخلاط معدہ کے ہون اسوقت قے کا استعمال کرنا چاہیے ایسے پانی سے جسمین شبت اور مولی داخل ہو اور جسمین شہد اور نمک و تمامی مقیات معتدل شریک ہون پھر اسکے بعد استفراغ حب قوقایا سے کرنا چاہیے اگر قوت قوی ہو خواہ حب ایارج اور خیسانده صبر کا استعمال کرین اگر قوت مین کمی ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ اخلاط لزج اور ساذج ہین اُس وقت طبیخ ہلیلہ ہمراہ شاہترہ کے دینا چاہیے۔ اور ان اخلاط کی شناخت دلائل مذکورہ جو اس قسم کے ہین انسے ہوئی ہو۔ خواہ جو امراض معدہ مین مذکور ہین انسے معلوم کرنا چاہیے۔ اور اگر کسی اور عضو سے یہ مرض پیدا ہوا اسی عضو کا علاج جیسا اسکے امراض مین مذکور ہوا ہو اور جو علاج اس عضو کا واجب ہو اسکا استعمال کرنا لازم ہو۔ اور ابتدا مین دوار کے تقویت سرکی روغن گل سے جسمین تھوڑا روغن بابونہ شریک ہو کرنی چاہیے اور بعد استحکام کے تنہا روغن بابونہ سے تقویت سرکی کرنی چاہیے۔ اور اگر دریافت ہو کہ مادہ مرض کا فقط سر مین ہو سر پر حجامت کرین اور نیز حجامت فقرہ مذکورہ کی بھی کرنی ضرور ہو خواہ اور مقامات کی حجامت جو مثل انھین مقامات کے ہون مفید ہوگی اور جدھر مواد کا استقرار اور میلان دریافت ہو اسیطرف حجامت کا موقع ہو چنانچہ قانون عام مین بیان ہو چکا۔ اور اگر معلوم ہو کہ سبب دوار کا سوء مزاج مختلف ہو اسوقت پہلے شناخت سبب کی بخوبی کرکے اور اسکی علامت اچھی طرح انھین قواعد عام اور خاص سے دریافت کرکے علاج اسکا بالضد کرنا لازم ہو اسقدر کہ سوء مزاج دفع ہو کر اعتدال مزاج طبعی پیدا ہو جاے۔ اور اگر سبب دوار کا ضربہ اور سقطہ ہو پہلے چوٹ اور زخم کا علاج خاص جو معلوم ہو کرکے بعد ازان ملاحظہ کرین کہ اگر بعد اچھے ہوجانے ضربہ وغیرہ کے پھر بھی دوار باقی رہے خاص دوار کا علاج جو اوپر مذکور ہوا ہو کرین دوار کے مریض پر واجب ہو کہ ہر ایک چیز جو جلد جلد پھرتی ہو جیسے پھرکی خواہ لٹو یا کمہار کا چاک اسکی طرف دیکھنے سے احتراز کرے۔ اور بلندی سے نیچے کیطرف زمین پست خواہ نیچی زمین کو دیکھنا خواہ پہاڑون کی چوٹی اور ٹیلون سے اور اونچی اونچی چھتون سے نیچے کیطرف دیکھنے سے پرہیز کرے۔ جو سدر اور دوار بوجہ خلوے معدہ کے عارض ہو اسکی تسکین کیواسطے چند لقمہ روٹی کے خواہ آب فواکہ مین ڈبو کر استعمال کرین خصوصاً آب انگور ترش مین ڈبو کر کھلانے سے نفع بین پیدا ہوگا

فصل دوسری لوی کے بیان مین

اور اسکو بیچیدن بھی کہتے ہین فارسی مین اسکا ترجمہ پیچ دہ اور عربی مین مقطوع العصب یعنے پٹھا کٹا ہوا اور لوی کے معنے بیچیدگی کے ہین اور اصل مرض کی یہ صورت ہو کہ کبھی بوجہ امتلاء وغیرہ کے عضلات خواہ عروق مین ایک حالت ماندگی کی ایسی پیدا ہوتی ہو کہ اسمین رگین کھچنے لگتی ہین اور جمائی اور انگڑائی بکثرت آتی ہو یا بوجہ کہ سراج ورمجاذات کی اسوقت کثرت ہوتی ہو۔ اور چہرہ اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور ایسا تمدد رگونمین خواہ عضلات خیز مین پیدا ہوتا ہو کہ آدمی دوہرا ہوا جاتا ہو اور پیچیدگی بدن مین پیدا ہوتی ہو کہ کبھی انگڑائی لیتے ہوے داہنی طرف اور کبھی بائین طرف جھکا جاتا ہو اور باینہمہ متواتر جمائی اور انگڑائی لینا ہو پھر بھی وہ آرام جو بعد انگڑائی لینے کے پیدا ہونا چاہیے پیدا نہین ہوتا اور دوہرا ہونے اور پھر انگڑائی لینے کو جی چاہتا ہو اگر یہ حالت

زیادہ پیدا ہو ضرور امتلاء بدن پر اخلاط سے دلالت کریگی اور اسوقت استفراغ خلط دموی او صفراوی کا ضرور کرنا چاہیے اور سرد پانی کا بھی پلانا اکثر ایسی حالت مین تسکین دیتا ہو اسلیے کہ جوش اخلاط کو فوراً فرو کر دیتا ہو اور روح ترکی بالخاصہ اس مرض کے دور کرنے مین مفید ہو جبکہ استعمال کرین خواہ بطور سفوف کے فائدہ اسکا اسوجہ سے ہو کہ ریح مغلی یعنے جس ریح مین جوش خروش اور زیادتی ہو اسکو روح ترکی تحلیل کر دیتی ہو اسیطرح کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرنے سے بھی فائدہ عظیم ہوتا ہو حمامی یعنے جو لوگ حمام مین نہلانے وغیرہ کا پیشہ کرتے ہین انھین اس مرض کے ازالہ کی ایک تدبیر خاص معلوم ہو وہ تدبیر یہ ہو کہ مریض کے ہاتھ کو رگ ساق پر زور سے باندھ دیتے ہین اور اس بندش سے ایسی اذیت پہونچتی ہو کہ قریب غشی کے مریض پہونچ جاتا ہو اور شفا حاصل ہوتی ہو شاید اس تدبیر کے نفع ہونے کا یہ سبب ہو کہ جو روح دماغ تک چڑھتی ہو اس مین انزعاج اور ناگواری پیدا کر کے اسے تحمل شدید اور درشت مواد پر استیلا اور غلبہ پیدا کرتی ہو کہ اس غلبہ کیوجہ سے تحلیل ریاح خواہ مواد کی ہو جاتی ہو مگر اس تدبیر مین اندیشہ بھی ہو اور خلاف احتیاط کے ہو واجب ہو کہ اسپر ہاتھ اس سے زیادہ نہ ٹھہرانا چاہیے کہ اسکی برداشت مریض سے دشوار ہو اور اپنے تئین سنبھال سکے

فصل تیسری کابوس کا بیان

کابوس وہ بیماری ہو کہ آدمی کو سوتے کے ساتھ ہی خیالات گرانی اور بوجھ کے پیدا ہوتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اسکے سینہ پر کوئی چڑھا ہوا ہو اور جیسے کوئی اسکو فشار مین گرفتار کر رہا ہو اسوقت سانس رک جاتی ہو اور آواز بند ہو جاتی ہو اور حرکت بھی نہین کر سکتا ہو اور قریب اسکے پہونچتا ہو کہ اختناق اور گلو فشردہ ہو جاے اسلیے کہ مسامات بند ہو جاتے ہین اور جب دورہ اس کیفیت کا تمام ہو جاتا ہے دفعتہً بیدار اور متنبہ ہوتا ہو کابوس مقدمہ تین بیماریون کا ہو یعنے اسکی موجودگی آیندہ زمانے مین تین بیماریون سے کسی ایک مرض کے وقوع کی خبر دیتی ہے صرع خواہ سکتہ خواہ مانیا مگر مانیا کے ہونے کا مقدمہ کابوس اسوقت ہوتا ہو جب یہ مرض بسبب مواد مزدحم یعنی یکجا اور فراہم شدہ کے ہوا وغیرہ کے اسباب سے نہو مگر کابوس کا عروض اکثر اوقات بخارات مواد غلیظہ دموی خواہ بلغمی یا سوداوی سے ہوتا ہو کہ یہ بخارات بطرف دماغ کے صعود کرتے ہین اور انکا صعود دفعتہً ہوتا ہو اسوقت جبکہ حرکت بیداری جو محلل بخارات ہو اس مین سکون پیدا ہوا اور ہر ایک خلط کا بخار اپنے خاص رنگ سے متخیل ہوتا ہو سرخ خواہ سپید خواہ سیاہ جیسا مادہ ہوگا وہی رنگ نظر آئیگا اور ہر ایک خلط کی علامت قواعد مذکورہ سے واضح ہو سکتی ہو کبھی برودت نوم کے یہ مرض برودت شدیدہ سے جو دماغ کو پہونچے پیدا ہوتا ہو کہ یہ برودت دماغ کو فشردہ کرتی ہو اور اسکے مسامات مین تکثیف پیدا کرتی ہو اور قبض خواہ صحا و دماغ مین پیدا ہوتا ہو اور وہی خیالات بعینہ جو اوپر بیان ہوے متخیل ہوتے ہین مگر یہ صورت بدون ضعف دماغ کے پیدا نہین ہوتی ایضاً کبھی بوجہ حرارت خواہ سوء مزاج دماغ کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہو **معالجات** فصد اور اسہال جو خاصہ ہر خلط کا ہو کرین اور اگر اخلاط مین غلاظت زیادہ ہو یہ مسہل خاص نافع ہو نسخہ خربق ایکدرم سقمونیا ۲ درم شحم حنظل چوتھائی درم اور دو دانگ افیون اگر قوت قوی ہو ان دواؤن سے علاج کرین ورنہ حب لاجورد خواہ حب اسطوخودوس خواہ حب غاریقون کا استعمال مناسب ہوگا ایارج کبار ایارج فیقرا خواہ ایارج روفس خاصکر مفید ہو اسکے بعد تقویت سر کی اسطرح کرنی چاہیے جو قانون عام مین مذکور ہوئی ہو منجملہ دویہ کے اگر حب فاوانیا ہمیشہ استعمال کرین بہت نافع ہو اگر کابوس بوجہ برودت کے جو دفعتہً دماغ کو پہونچے پیدا ہوا ہو اور ایسے خیال کو پیدا کرے چاہیے اسکے علاج مین روغنہاے گرم جو قابض ہون خواہ ضمادات محمرہ کا استعمال کرین اور از قبیل اون چیزون کے جو خارج سے لگائی جاتی ہین انھین کا استعمال کافی ہو اور انکا ہر جگہ بیان مکرر کرنا کچھ ضرور نہین ہو کہ بخوبی مذکور ہو چکے ہین

فصل چوتھی صرع کا بیان

صرع مرگی کو کہتے ہین اور مرگی وہ بیماری ہو جسکا مادہ اعضاے نفسانیہ کو افعال حس و حرکت سے مانع ہوتا ہو اور انتصاب یعنے سیدھے کھڑے ہونے کو بھی منع کرتا ہو مگر پورے طور پر منع نہین کرتا یعنے ایسا نہین ہوتا کہ بالکل یہ افعال باطل ہو جائین بلکہ کسیقدر باقی بھی رہتے ہین اور یہ خرابی ان افعال مین بوجہ ایک سدہ کے واقع ہوتی ہو اور اکثر سبب موقوع سدہ کا ایک تشنج عام سے ہوتا ہو جو بوجہ ماؤف ہونے بطن مقدم دماغ کے عارض ہوتا ہو اور اسی جہت سے یہ سدہ پیدا ہو جاتا ہو مگر پورا سدہ نہین پڑتا ہو ایسا کہ نفوذ قوت حس اور حرکت کو اسی بطن مین خواہ اور اعضا مین بالکل منع کرے اور روکے اور بالکل بلا انقطاع حرکت و حس کو معدوم کر دے اور کھڑے ہونے سے بھی باز رکھے اور آدمی کو قدرت اسکی باقی نرہے کہ تا بقاے سدہ مذکور

HAKEEM SHOUKAT ALI

سیدھا کھڑا نہو سکے اور اپنے بدن کو درست اور راست کر سکے پھر چونکہ تشنج کے جمیع اقسام جیسا ہم بیان کرینگے خواہ بوجہ امتلا کے پیدا ہوتے ہیں خواہ بوجہ یبوست کے خواہ بوجہ
ایک تقبض یعنے کھچاؤ کے جو اعصاب وغیرہ میں پیدا ہو کر ایذا دہی کرے پیدا ہوتے ہیں اسیطرح صرع کے بھی اقسام یعنی اسباب تشنج سے پیدا ہونگے لیکن
صرع کی پیدائش اس تشنج سے جو بوجہ یبوست کے عارض ہو نہیں ہوتی اسلیے کہ صرع کا عروض دفعتہ ہو جاتا ہے اور تشنج یبس رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہوتا ہے
ایک یہ بھی دلیل ہے تشنج یبسی کے علت نہونے پر واسطے صرع کے کہ دماغ میں اسقدر یبس پیدا نہیں ہو سکتا ہے کہ تشنج پیدا ہو اور بدن بحال خود صحیح باقی رہے
اور حیات بدنی کا ازالہ نہو جاے بلکہ ایسی یبوست جس سے دماغ میں تشنج پیدا ہو سکے ہنوز پیدا نہو گی کہ نوبت ہلاکت بدن کی ہو جائیگی اب فقط وہی دو
قسمیں تشنج کی جن سے صرع کی پیدائش ممکن ہے باقی رہیں یعنے امتلائی اور تقبض یعنی تقبض دماغ میں کسی شے موذی کے دفع کرنیکے واسطے پیدا ہوتا ہے مثلاً کوئی بخار دخانی
خواہ کوئی کیفیت لاذع یعنے سوزش پیدا کرنیوالی خواہ کوئی رطوبت ردی ابلوہرے کے ہٹانے کیواسطے دماغ میں کھچاؤ پیدا ہو خواہ کوئی خلط تھوڑی سی ہو جو سدہ
غیر طعام پیدا کرے بطون دماغ میں خواہ پٹھوں کے مقام روئیدگی کی جڑوں میں کبھی یہ تشنج بوجہ حرکت کسی خلط کے جو موجی ہو خواہ بوجہ غلیان اور جوش
بوجہ حرارت زائد کے جو بوجہ پڑنے سدہ کے پیدا ہوتا ہو کہ اسوقت نفوذ قوت حس اور حرکت کا بمقدار طبعی نہیں ہو سکتا ہو اسوجہ سے بھی تشنج پیدا ہوتا ہو اور
چونکہ قوت حس اور حرکت کا نفوذ ایک مقدار معین پر نہیں ہوتا اسی جہت سے اعضا کی حس اور حرکت بالکل معدوم نہیں ہوتی خواہ کوئی ریح غلیظ منافذ و مجاری
دماغی میں محتبس ہو جاتی ہے جو صورت تشنج مذکور ہو کر صرع پیدا کرے چنانچہ راے حکیم ارسطاطالیس کی یہی ہے کہ کبھی ایسی ریح بھی سبب عروض صرع کی ہوتی ہے
اگر دماغ میں کوئی خلط مانع نفوذ قوت حس وحرکت پیدا ہو اسوقت دماغ میں باوجود اس کیفیت کے انقباض بھی پیدا ہوگا تاکہ دفع موذی کیا بذریعہ اس انقباض
کے کرے جیسا معدہ کا حال بروقت ہچکی اور متلی کے یہی ہوتا ہے۔ خواہ جیسے اختلاج اسوقت پیدا ہوتا ہے جب دفع کسی مادہ کا کسی عضو سے طبیعت کرتی ہے
اسلیے کہ تقبض اور انعصار یہ دونوں حرکت گویا اصل کلی اور قاعدہ ہیں ہر ایک عضو کے موذی کے دفع کرنے میں انکے ذریعہ سے کارروائی ہوتی ہے دماغ
میں اگر بغرض دفع موذی کے تقبض پیدا ہو پس ضرور ہے کہ اسکا تقبض اور کھچاؤ اور اعضا کے کھنچنے کے برابر نہو گا اسلیے کہ یہ عضو اشرف ہے اور جو جو اعضا اعصاب
میں سب میں کسیقدر اثر دماغ کے تقبض سے پہونچے گا پس جسوقت دماغ میں تقبض پیدا ہوا اسکے حرکات مختلف طور پر ہونگے اور بتبعیت تقبض دماغ کے عصاب
میں چہرہ وغیرہ کے بھی تقبض پیدا ہوگا اور ان پٹھوں کے حرکات بھی مختلف ہونگے اور یہی سبب مریض کے مصروع ہونے یعنے گر پڑنے کا ہوتا ہے اور بعد اس تقبض کے
افاقہ اور بحال جانا مریض کا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ وہ خلط موذی بعد ان حرکات کے دفع ہو جاتی ہے خواہ ریح موذی متحلل ہو جاتی ہے یا وہ شے موذی کسی قسم کی
ہو ایسی دفع ہو جاتی ہے کہ بالفعل اسکی اذیت باقی نہیں رہی پھر جب اسکی ایذا دہی ہو گی پھر یہی کیفیت طاری ہوگی صرع میں جو تشنج اور اعضا کیطرف ازالہ ہوتا
اسکا بھی سبب یہی ہے کہ جو مادہ دماغ میں بھر جاتا ہے خواہ جو اذیت دماغ کو امور مذکورہ بالا سے پہونچتی ہے اسکی تبعیت سے پٹھوں کو بھی وہی ایذا لاحق ہوتی ہے اور یہ وجہ
سے جو اعضاے عصبانی اس ایذا میں دماغ کے شریک ہوتے ہیں اور جو حال دماغ کے تشنج اور تقبض وغیرہ میں ہوتا ہے وہی حال ان اعضا کا تین وجہوں سے
ہوتا ہے اولاً تو یہ اعضا جو ہر دماغ کے تابع ہیں اور دوسرے دماغ کی ایذا سے انہیں بھی ایذا پہونچتی ہے اور تیسرے ان اعضا میں بھی امتلا اسی خلط سے ہو جاتی ہے
جو دماغ سے دفع ہو کر اعضاے مذکورہ تک پہونچتی ہے اسلیے کہ انکے مبادی کا عرض بڑھ جاتا ہے اور طول میں ان مبادی کے تقلص یعنے سمٹنا پیدا ہوتا ہے
صرع میں ایسے وقت تشنج پیدا ہو کر اس اذیت کا دفع حاصل ہوا اور استرخا کے ذریعہ سے انبساط پیدا ہو کر اور روانہ ہو کر کیوں اندفاع اس اذیت کا نہو
اسکی دلیل یہ ہے کہ ایسے وقت دماغ کو خواہش بھی ہوتی ہے کہ خاص اپنے مقام سے کسی شے موذی کو دفع کردے اور جو چیز موجب ایذا ہے اسے الگ ہٹا کے
اور دفع کر دینا کسی چیز کا بدون انقباض اور انعصار یعنے بدون تنگی پیدا کرنے اور نچوڑنے کے نہیں ہوتا ہے جو تشنج مادی ہو اسکو حمی پیدا ہونے سے
نفع ہوتا ہے اور صرع بھی تشنج مادی ہے پس بحکم ضرب ثالث شکل اول خواہ رابع کے نتیجہ یہ ہوگا کہ صرع کو بھی حمی سے نفع ہوگا اور دام اگر مرض سے بحاجت
پیدا ہوں اس مرض کو دفع کر دینگے اور صرع کے مادہ کو کم کر دیتے ہیں اکثر انتقال صرع کا بطرف مالیخولیا کے بھی ہوتا ہے اور مالیخولیا کا انتقال بطرف انتقال
صرع کے ہوتا ہے بعض لوگوں نے ایسا خیال کیا ہے کہ صرع کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو مادہ سے پیدا نہیں ہوتی ہے اگر اسکی یہ مراد ہے کہ فقط تجاذب

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ کوئی اور کیفیت موذی دماغ تک پہونچکر مرض صرع کا پیدا کرتی ہو اور کسی قسم کا مادہ دماغ میں پیدا نہیں ہوتا البتہ اس قول کے معنے صحیح ہیں اور کچھ اصلیت ہو سکتی ہے اور اگر اسکی مراد یہ ہو کہ فقط نفس مزاج ساذج یعنے فقط یہی سوء مزاج دماغ میں پیدا ہو کر مرض صرع کو پیدا کرتا ہو یہ بات محض بیوجہ اور بے اصل ہے اسلیئے کہ یہ کیفیت اگر ایسی ہو کہ دماغ اس سے متکیف ہو گیا اور اپنی کیفیت کیطرف دماغ کو اس سوء مزاج نے پھیر لیا ہو اسوقت لازم یہ ہو گا کہ صرع کو لزوم اور دوام مشروط پیدا ہو اور فوراً زوال کیفیت مصروع کا نہو سکے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مصروع فوراً سنبھل جاتا ہے اور کیفیت ردی کا زوال دفعۃً ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وجود سبب بھی دفعی ہے لازم نہیں ہے اور وہ سوء مزاج جسکا یہ قائل مدعی ہے صرع کا سبب نہیں ہو سکتا اگر یہ مزاج ساذج ایسا غالب ہو کہ اسکے باعث شدت نکایت سے نوبت قتل اور ہلاکت مریض کی پہونچے ایسی کیفیت نفس دماغ میں حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ کوئی مادہ خواہ کیفیت کسی مادہ کی اور جا بجا سے دماغ تک پہونچتی ہے جب یہ ہلاکت پیدا ہوتی ہے خواہ جوہر متحلل تولد لیسے مضر مزاج کا نہیں ہے زبد یعنی کف منھ سے مصروع کے بروقت دورے کے جو برآمد ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ حرکت نفس میں اضطراب پیدا ہوتا ہے نا اینکہ اختناق اور گھٹنا پیدا ہو اور یہ اضطراب ہی ہے جو حرکت اضطرابی تشنج سے پیدا ہوتا ہے اور سکتہ میں بوجہ اختناق کے پیدا ہوتا ہے اور بوجہ اسکراہ نفس کے۔ اب خلاصہ یہ معلوم ہوا کہ صرع اس تشنج کو کہتے ہیں جو خاص دماغ میں پیدا ہو اور تشنج وہ صرع ہے جو خاص کر کسی ایک عضو معین میں پائی جائے۔ اور گویا کہ عطاس یعنے چھینک میں حرکت صرع ضعیف کی ہوتی ہے اور گویا کہ صرع بڑی چھینک خواہ عطاس کبیر کو کہتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ عطاس کا دفع اکثر مقدم دماغ میں بوجہ قوی ہونے قوت کے ہوتا ہے اور مادہ عطاس کا بھی ضعیف ہوتا ہے اور صرع میں دفع مادہ خواہ شے موذی کا جسطرح ممکن اور سہل ہو بطرف [illegible] ہوتا ہے اوپر کے بیانات سے یہی اچھی طرح دریافت ہوتا ہے کہ صرع اگر خاص جوہر دماغ میں ہو اسکا سبب ضرور ایک مادہ ایسا ہو گا جس سے پیدائش ایک ریح کی ہوتی ہو جو مجاری حس اور حرکت میں محتبس ہو جائے خواہ دونوں بطون مقدم کو کسیقدر یہ ریح بھر دے پھر یہ مادہ یا خون ہے جو غالب اور کثیر ہو خواہ بلغم ہے یا سودا خواہ صفرا ہے مگر صفرا ہونا مادہ کا بہت کم ہوتا ہے اسکی قلت کے بعد کم خون محض کا ہونا ہاں وہ خون جسکا مزاج مائل بسوداویت ہو خواہ بلغم ان دونوں کا سبب ہونا واسطے مصروع کے زیادہ متصور ہوتا ہے لیکن سبب اکثری فقط رطوبت ہوتی ہے خواہ رطوبت مائل بسوداویت اسلیئے کہ غالباً عارض صرع کا مادہ بلغمی سے ہوتا ہے بقراط کہتا ہے کہ جو بکثر کہ اکثر مصروع ہو جسوقت اسکا دماغ چاک کر کے دیکھا جائے ضرور دماغ میں ایک رطوبت پائی جاتی ہے اور وہ رطوبت ردی اور بدبو ہوتی ہے صرع کا جو سبب دماغی ہے اسکی نسبت بطرف ضعف ہضم کے ہوتی ہے یعنے دماغ کا ضعف ہضم پھر یہ ضعف ہضم دو حال سے خالی نہیں ہے یا جوہر دماغ اور دماغ کے بھیجے میں ہو اور یہ قسم نہایت درجہ ردی اور فاسد ہے خواہ یہ ضعف ہضم دماغ کی جھلیوں میں ہو اور یہ قسم خفیف اور سبک ہوتی ہے صرع سوداوی جو قوی ہو زیادہ ردی ہوتی ہے اگرچہ اکثر پیدائش مرض صرع کی مادہ بلغمی سے ہوتی ہے اسلیئے کہ سوداوی مادہ روح کی آمد و شد کا مانع بقوت ہوتا ہے اور بوجہ جس کے سدہ بھی سخت اور قوی ہو گا جو صرع بعض اطبا کی اصطلاح میں ام الصبیان کہلاتی ہے زیادہ قاتل ہوتی ہے اسیطرح اگر دورے صرع کے پیہم آنے شروع ہوں وہ بھی قاتل ہے جس صرع کا سبب کسی اور عضو میں ہو اسکی صورت یا تو اس طرح ہو گی کہ اس عضو سے بخارات موذی اٹھکر دماغ تک پہونچیں خواہ ریاح موذی اٹھیں اور ایذا دہی ان بخارات اور ریاح میں بجہت مقدار کی قلت اور کثرت کے نہو بلکہ انکی کیفیت ایسی ردی ہو کہ اس سے جو کیفیت دماغ میں پہونچے موذی ہو یا بوجہ کثرت کرنے کے تکاثف اسکا بعد اجتماع کے ایسا ہو کہ اس سے ایک مادہ پیدا ہو جائے اور اپنے قوام سے خواہ جوہر ریح اس مادے سے اٹھے اس سے ایذا دہی کرے خواہ دماغ کیطرف ایک بخار یا ریح موذی کی کیفیت پہونچے اور اسکی مقدار دماغ تک اٹھ جائے اور اس کیفیت سے انجماد خواہ بستگی جوہر دماغ میں پیدا ہو خواہ احتراق رطوبت میں دماغ کے پہونچے بوجہ اسی کیفیت صاعدہ کے خواہ اس کیفیت کی سمیت اور رداءت جوہر کی ایسی ہو جو موذی دماغ کی ہو خواہ ایک محض کیفیت سادہ بطرف دماغ کے پہونچے خواہ ایسی چیز دماغ کیطرف صعود کرے جو بنظر کیفیت اور کمیت دونوں طرح موذی ہو پھر جس عضو کے بخارات دماغ میں پہونچکر مورث مرض صرع کے ہوتے ہیں بوجہ کثرت کے یا جمیع بدن کے بخارات ہوں فقط معدہ یا فقط طحال کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا مراق کے بلکہ تمامی اعضاے بدنی مین یہ بات فرداً فرداً بھی پیدا ہو سکتی ہے اسیطرح جو بخارات ردی ایسے ہر موذی دماغ کا ہو وہ بھی تمام بدن کے ہر عضو سے اٹھ سکتا ہے حتی کہ پاؤن خواہ ہاتھ کی انگلی سے بھی ممکن ہے اور سبب اس صعود بخارات کا کبھی احتباس خون خواہ کسی خلط کا کسی ایسے منفذ اور راہ مین ہوتا ہے کہ بوجہ سدہ بڑھ جانے کے وہ راہ اسقدر تنگ ہو جاتی ہے کہ بخوبی نفوذ خون اس خلط کی گنجائش نہین ہوتی اور اسیوجہ سے حرارت غریزی کا پہونچنا اوسوقت تلک موقوف ہوتا ہے اور موت اس عضو پر واقع ہوتی ہے اور اسکا استحالہ ایک کیفیت ردی کیطرف ہوتا ہے اسیوجہ سے بطور دورہ کے اس عضو متعفن اور بدبو سے ایک کیفیت سمی خواہ بخاری اُٹھتا ہے اور دماغ کو ایذا دیتا ہے یا اس عضو تک کوئی سم اور زہر پہونچکر ایسا اثر کرتا ہے کہ اُسکے پیچھے کو اذیت پہونچاتا ہے مثلاً بچھو کا ڈنک کسی عضو کے پیچھے مین سمیت ایسی پیدا کرے اور بواسطہ پٹھے کے وہ سمیت دماغ تک پہونچکر ایذا دہی کرے یا بن نظر دماغ مین تشنج اور انقباض پیدا ہو اور حرکات دماغ سے اختلاف شدید پیدا ہو جاے جیسے معدہ مین یہ کیفیت بروقت تناول کسی شے حاد اور لذاع کے پیدا ہوتی ہے۔ اکثر یہ استعمال زمانہ خلوے معدہ مین واقع ہو اور فوراً ہچکی آنے لگتی ہے خواہ اگر فم معدہ کی حس قوی ہو۔ فواق ایک قسم کا تشنج جو معدہ مین پیدا ہوتا ہے اور دماغ مین اگر ایسا انقباض خواہ تشنج مثل فواق کے اسیطرح کے سبب سے پیدا ہوا سوقت بتبعیت دماغ کے جمیع اعصاب مین انقباض اور تشنج پیدا ہوگا۔ جالینوس نے حکایت کی ہے کہ خاص اُسی کو بعد کھانے فلافلی کے ہچکی عارض ہوتی تھی پھر بعد اسکے شراب کا استعمال کرتا تھا تاکہ فم معدہ اسکی حدت اور تیزی سے متاذی ہو ہم نے بچشم خود اسی کے قریب اور شخص پر یہی کیفیت طاری ہوتی مشاہدہ کی ہے جالینوس وغیرہ نے بھی حکایت کی ہے اور ہمنے خود بھی ملاحظہ کیا ہے کہ اکثر مصروع کے پاؤن کے انگوٹھے سے ایک چیز سرد سوش مثل ہوا کے اٹھتی تھی اور دماغ کیطرف چڑھتی تھی جب یہ شے اسکے قلب اور دماغ مین پہونچی صرع پیدا ہوتی تھی۔ جالینوس کہتا ہے کہ ایسے مریض کے ساق پر جب زور سے پٹی باندھ کر خوب کس دیتے تھے اور یہ ترکیب زمانہ نوبت سے پہلے عمل مین آتی تھی اکثر تو یہی دیکھا کہ دورہ رک گیا ورنہ خفت دورہ مین ضرور پیدا ہوتی تھی ہمنے اسی صرع کے اقسام شرکی مین عجائب امور کا ملاحظہ کیا ہے یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض بیمارون کے ابہام پر داغ دیا ہے اور کبھی اور انگلی پر داغ دیا جہان مادہ صرع صعود کرتا تھا اور مریض کو شفا حاصل ہوگئی اور قبیل وہ بھی صرع ہے جو بوجہ دیدان یعنی چھوٹے کیڑے اور لانبے جنھین ہمردے کہتے ہین پیدا ہوتی ہے خواہ حب القرع سے یعنی وہ کیڑے جنکو کدو دانہ کہتے ہین عارض ہوتی ہے ایک قسم کی مرگی ایسی بھی ہے جو غشی کے ہمراہ پیدا ہوتی ہے شاید اطبا اسے صرع کے اقسام سے خارج سمجھین گے حالانکہ وہ اقسام صرع مین داخل ہے مثل اسکے وہ بھی صرع ہے جسکا اختناق رحم نام رکھتے ہین وہ اسطرح سے پیدا ہوتی ہے کہ اگر عورت کا خون حیض بند ہو جاے اور اپنے وقت مناسب پر بند نہوا اور خون مذکور رک کر متعفن ہو جاے خواہ اسکی منی رحم مین حبس پیدا ہو بوجہ ترک جماع کے اس حبس سے خون خواہ منی اسکی رحم مین بند اور متعفن ہو کر ایک کیفیت سمی پیدا کرتی ہے اور اسکے حرکات اور بخارات بطور دورہ کے خواہ ہمیشہ ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اکثر اوقات وہی بخارات بطرف قلب اور دماغ کے چڑھتے ہین اور اس عورت پر کیفیت صرع کی طاری ہوتی ہے اسیطرح بعض مردون کو بھی کبھی بوجہ ترک جماع وغیرہ یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ انکے اوعیہ منی مین زیادہ مقدار منی کی یکجا ہو کر آپس مین تراکم اور تردد پیدا ہو کر مثل بطرف کیفیت سمی کے ہو جاتی ہے اسوقت جو حال عورت کا اوپر بیان ہوا اس مرد کا حال بھی وہی ہوتا ہے اسی طرح بعض عورات کو ایام حمل مین بھی صرع کا مرض عارض ہوتا ہے اور بعد وضع حمل کے جب خون نفاس کا اخراج ہوا خود بخود صرع زائل ہو جاتی ہے بعض معتبرین نے ہمسے بیان کیا کہ اکثر صرع کی ابتدا نقرس سے بھی ہوتی ہے اور بعض اقسام مرگی کے مثانہ سے پیدا ہوتے ہین جو صرع معدہ اور مراق سے پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ تخمہ کے جسکی جہت سے رگون مین سدہ پیدا ہو کے عارض ہو کہ اسوقت بوجہ سدہ کے غذاے محمود وہان تک نہین پہونچتی ہے خواہ پہونچکر فاسد ہو جاتی ہے خواہ محمود پہونچکر محتقن اور بند ہو جاتی ہے۔ اور بوجہ سدہ کے چونکہ بخوبی قوت منضجہ کی رسائی نہین ہوتی لہذا وہ غذاے محمود فاسد ہو جاتی ہے اور اکثر اسیوجہ سے قے بھی عارض ہوتی ہے اور طعام غیر منہضم برآمد ہوتا ہے بہرحال صرع خواہ بشرکت کسی عضو کے ہو یا بلاشرکت عارض ہو مبدا اور قریباً اس مرض کا دماغ ہے خواہ بطن مقدم دماغ کا خواہ اور بطون ہمراہ بطن مقدم کے اسلیے کہ طول جو آفت معتدبہ اور واقعی پڑتی ہے وہ حس بصر اور سماعت مین پڑتی ہے اور حرکات عضل وجہ اور جفن یعنی اور پلکون کے عضلات مین نمودار ہوتی ہے اکثر تمام حواس اور اعضاے متحرکہ آفت رسیدہ ہونے مین شریک ہوتے ہین اسلیے کہ مشارکت آفت مین جملہ بطون کو ہوتی فہم اور ادراک مین بطلان نہوتا اور تنفس کا ضرر متقدم

HAKEEM SHOUKAT ALI

تشنج پر ہوتا جسکے بعد صرع واقع ہوتی ہو یعنی صرع مین اکثر یہی ہوتا ہو کہ پہلے تشنج واقع ہو لیتا ہو اسکے بعد مریض مصروع ہو کر گر پڑتا ہو اسلیے کہ تشنج مین استحکام ہو لیتا ہو
اُسی کے بعد صرع پیدا ہوتی ہو پھر جب وہ ذی دماغ دفع ہو جاتا ہو خواہ ریاح موذیہ کی تحلیل پیدا ہو گئی افعال حس اور حرکات بحال خود عود کرتے ہین اور کبھی
منخرین خواہ ایک ہی نتھنے کیطرف سے بعینہ شے موذی دفع ہو کر برآمد ہو جاتی ہو اور معائنہ مین آجاتی ہو خواہ بطرف حلق کے ریزش اسکی معلوم ہوتی ہو لیکن
اکثر صرع کا حدوث بدون تشنج محسوس کے بھی ہوتا ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ جس مادہ سے صرع پیدا ہوتی ہو وہ رقیق ہوتا ہو لیکن اسمین کثرت اتنی ہوتی ہو کہ بوجہ
کثرت امتلا کے اذیت رسانی دماغ کی پیدا ہوتی ہو کوئی غلظت خواہ رداوت مادہ مین ایسی ہوتی ہو جو اسقدر ایذا دہی کرے کہ اس سے تشنج اور انقباض
دماغی پیدا ہو لڑکونکو صرع بوجہ رطوبت زائدہ کے جو انکے دماغ مین ہو اکثر عارض ہوتی ہو کبھی تو اول ولادت خواہ ایام رضاع مین یہ مرض لڑکونکو عارض ہوتی ہے
اور کبھی جب سن ترعرع کو پہونچین اسوقت مصروع ہوتے ہین اگر مدبر صائب انکے معالجہ مین ہو اکثر یہی ہو کہ مرض بالکل زائل ہو جاتا ہو ورنہ سن شباب تک
باقی رہتا ہو گر واجب ہو کہ انکی نسبت ایسی تدبیر کا لحاظ کیا جائے کہ قبل نبات یعنے پختہ دانتون کے نکلنے کے خواہ قبل از برآمد ہونے ریش اور بروت کے
یہ مرض اُنکا زائل ہو جائے جو لڑکے ایسے ہین کہ انکے اطراف سر مین قروح اور اورام پیدا ہوتے ہون خواہ نتھنے انکے ہمیشہ بہا کرین انسے یہ مرض دور ہو یعنی کمتر
انھین اس مرض کا ضرر پہونچے گا کیونکہ رطوبات انکی دفع ہو جاتے ہین دماغ کی اصل خلقت مین ایسی رطوبت ہو کہ اسکے حق مین یہی درکار ہو کہ کسی طرف
سے اسکا تنقیہ ہوتا رہے کبھی رحم مادر مین اسکا تنقیہ ہو جاتا ہو اور کبھی بعد ولادت کے اخراج اسکا ہوتا ہو اور کبھی بعد ولادت بھی تنقیہ اس رطوبت کا
نہین ہوتا ہو پھر اسوقت ضرور صرع عارض ہوتی ہو اکثر جو صرع لڑکونکو عارض ہوتی ہو اسکا علاج آسان ہوتا ہو اور کبھی بعد بلوغ کے خود بخود زائل
ہو جاتی ہو بشرطیکہ کوئی سوء تدبیری ایسی نہو جو مادہ صرع کی معین ہو یعنے جو رطوبت مادہ مرض ہو اسکی زیادتی اس تدبیر سے پیدا ہو خواہ علاج متروک رہے
کہ لامحالہ مرض اپنی شدت پر باقی رہیگا شبان اور جوانونکو بھی اکثر صرع عارض ہوتی ہو اگر جوانونکی صرع مین کثرت دورات کی بعد پچیس برس کے سن کے
ہو اور مرض دماغی ہو یعنے بشرکت اعضاے دیگر نہو بلکہ خاص جوہر دماغ سے پیدا ہوا ہو یہ صرع لازم ہوتی ہو اور اسکا زوال تا مرگ نہوگا اور بہت
درجہ اشد دواکا خواہ غایت معالجہ کی انکی نسبت یہی ہو کہ مرض کی اذیت کسیقدر کم رہے خواہ نوبت صرع مین بطوء اور درنگ پیدا ہو بقراط نے
حکم قطعی دیا ہو کہ تا مرگ صرع زائل نہوگی مشائخ کو صرع بوجہ سدہ کے کمتر عارض ہوتی ہو کبھی صرع کے اسباب مذکورہ بالا کی اعانت کچھ اور قسم کے
اسباب خارجی بھی کرتے ہین مثلاً زیادہ خوری طعام اور شراب کی خواہ بحالت تخمہ کے خورش کا واقع ہونا خواہ دھوپ مین زیادہ چلنا پھرنا کہ اسکی
جہت سے جذب مواد کا بطرف سر کے ہوتا ہو بایں وجہ کہ یہ فعل انتشار مواد کو دونون جانب اور تحت بدن سے منع کرکے اوپر کیطرف حرکت دیتا ہو اور
جماع کثیر بھی انھین اسباب معین مین داخل ہو اور سکون اور خوش عیش اور آرام طلبی اور ریاضت مین کمی بھی اسمین داخل ہو ازانجملہ امتلاء بدن خواہ
معدہ پر ریاضت کا استعمال کرنا کہ اس جہت سے اخلاط مین تحرک بطرف مخلخل ہونیکے پیدا ہوتا ہو مگر یہ تحلل پورا اور تمام نہین ہوتا ہو اور تجویفات
بدنی کو رطوبات سے بھر دیتا ہو منجملہ اسباب مذکور کے وہ امور ہین جو قلب کو ضعیف کر دین جیسے خوف خواہ دھمکی خواہ کوئی شخص زور سے چیخے اور یکبارگی
چلائے خواہ پانی کی آواز دریاے مہیب سنائی دے منجملہ اسباب مذکورہ کے صوم اور فاقہ کشی اس شخص کو جسکا معدہ ضعیف ہو مگر یہ جتنے اسباب مذکور ہوئے
ہین یہ اسباب بعیدہ ہین کہ انسے اسباب قریب کی پیدائش ہوتی ہو اور وہ اسباب قریبہ مورث مرض صرع کے ہوتے ہین ہم ایسے اسباب کے ذکر کیواسطے
جداگانہ ایک باب مقرر کرتے ہین کہ وہان پر انکی تفصیل بخوبی کرینگے بعض لوگ کہتے ہین کہ مصروع اگر بھیڑیے کی کھال بعد ذبح کے فوراً نکالی گئی ہو اور ہنوز
گرمی اسکی باقی ہو پہن لے اور پہنکر پانی مین اترے فوراً دورہ صرع کا واقع ہوگا اسیطرح اگر شاخ گوسپند اور مرار حافا کی دھونی مصروع کے قریب دیجائے
اور ان چیزونکا دھوان اسکے دماغ تک پہونچے فوراً دورہ واقع ہوگا اکثر زوال صرع کا ایسے حمیات سے بدل جاتا ہو جسکی اذیت اور تکلیف مریض زیادہ
اٹھاتا ہو خصوصاً وہ حمیات جو زمانہ دراز سے لاحق ہون اور بالتخصیص حمی ربع چونکہ طولانی ہوتی ہو اور مادہ سوداوی کا انضاج کر دیتی ہو اور لرزہ کے
بھی صرع کو دور کرتا ہو اسلیے کہ لرزہ سے جو چیز دماغ مین چسپیدہ ہوتی ہو اکھڑ جاتی ہو اور دفع ہو جاتی ہو اور جو فضول دماغی چسپان ہوتے ہین انھین پریشان

HAKEEM SHOUKAT ALI

گردیتا ہو اور جو پسینا بعد لرزہ کے برآمد ہوتا ہو وہ ان رطوبات کو پریشان کردیتا ہو اور جسطرح سکتہ سے اکثر فالج پیدا ہوتا ہو اسیطرح صرع کا بھی انجام اکثر فالج کیطرف ہوجاتا ہو۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہو کہ صرع بلغمی کے ہمراہ فقط ارتعاش اور اضطراب اسوجہ سے پیدا ہوتا ہو کہ مادہ بلغمی اسدرجہ کثیف نہیں ہو سکتا ہو کہ مجاری میں سدہ ڈالکر بالکل بند کردے اور سوداوی مادہ البتہ چونکہ اسمیں کثافت زیادہ ہوتی ہو سدہ پورا ڈالدیتا ہو۔ اور بخوبی مجاری کو بند کرتا ہو اسوجہ سے اس مادہ میں اضطراب پیدا نہیں ہوتا ہو خواہ کم پیدا ہوتا ہو۔ بعض کی راے برعکس اس راے کے ہو وہ کہتے ہیں جس مادہ سے اضطراب زیادہ پیدا ہو مناسب یہی ہو کہ اسکی مقدار قلیل ہو جیسے خلط سوداوی قلیل المقدار ہوتی ہو اور مجاری میں نفوذ بھی اسکا کم ہو سکے۔ ہمارے نزدیک دونوں قول ایسے نہیں ہیں کہ انمیں سے کسی ایک پر بھی یقین کریں۔ روفس حکیم نے یہ کہا ہو اگر برص یا بعض گرد سر مصروع کے پیدا ہو دریافت ہوگا کہ مادہ صرع کا متحلل ہو کر دفع ہو گیا اور مریض کو شفا حاصل ہو گئی۔ اور اکثر صرع کی تحلیل خواہ انتقال اس مادہ کا بطرف فالج خواہ مالیخولیا کے ہوتا ہو **مستعد اور آمادہ صرع پر کون لوگ ہوتے ہیں** جن لوگوں کے سر میں رطوبت ہو جیسے لڑکے خواہ جنکی تدبیر مرطوب ہو رہی ہو جیسے وہ لوگ جو تخمہ میں گرفتار ہوں یا وہ جو لوگ ایسے بلاد میں رہتے ہیں جہاں جنوبی ہوا بکثرت چلتی ہو کہ یہ ہوا رطوبت کو سر میں بھر دیتی ہو اور نسوان اور لڑکوں میں صرع پیدا کرتی ہو اسیطرح جنکے بدن میں خون کم ہو اور رگیں انکی تنگ ہوں وہ بھی آمادہ اس مرض کے ہوتے ہیں **علامات** کہتے ہیں کہ مشترک علامت مصروع کی یہ ہو کہ زبان انکی زرد ہو اور رگیں سبز ہوں یعنے جو رگیں زبان کے نیچے ہیں وہ سبز ہوں۔ اور اکثر یہ بھی ہوتا ہو کہ قبل عروض اس مرض کے کوئی تغیر بدنی اس شخص کو عارض ہوتا ہو جو تغیر اسکے مزاج سے پیدا ہو یعنے وہ تغیر کسی امر خارجی کیطرف منسوب نہیں ہوتا ہو خصوصاً جب اس شخص پر غضب طاری ہو اور اسکے شکم میں نفخ پیدا ہو اور نیز قبل مرض صرع کے ضعف حرکت زبان میں پیدا ہوتا ہو اور خواب لے روی خواہ بدخوابی اور نسیان اور فزع اور خوف اور جبن اور خبث نفس اور تنگی سینہ میں اور غضب اور حدت۔ ہر ایک قسم اس مرض کی علاج پذیر نہیں ہو صرع موذی وہی ہو جس سے پہلے سہر شدید اور اضطراب کثیر اور قوی عارض ہو اور اسکے بعد سکون شدید دیر پا جسمیں بادی شدید ہو اور ضرر نفس میں بھی عارض ہو کہ یہ امور کثرت مادہ اور ضعف قوت پر دلالت کرینگے۔ اگر امتحان اس امر کا مرکوز ہو کہ خاص سر میں مادہ مرض ہو خواہ اور اعضا کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اسوقت بخوبی تامل کرنا چاہیے کہ سر میں گرانی ہر وقت یکساں موجود رہتی ہو۔ اور دوار اور ظلمت آنکھ میں اور گرانی حواس میں اور ثقل زبان اور اضطراب حرکات اور زردی چہرہ بھی یکساں اور ہمیشہ رہتی ہو اگر یہ علامات موجود ہوں اور انکے ساتھ اختلاط عقل اور نسیان دائمی اور بلادت اور رعونت بھی ہو اور کسی عروض میں اعراض مذکورہ سے کمی اور قلت ہر وقت خلا معدہ کے نہوتی ہو خواہ بعد نرم ہونے طبیعت کے خواہ کسی استفراغ کے بعد جو غیر استفراغ دماغی ہو یہ کمی پیدا نہو پس یقیناً مادہ مرض خاص دماغی ہو۔ پھر اگر اعضاے عصبانی میں خواہ طحال یا جگر میں اور نہ کسی اطراف اور مفاصل میں کوئی آفت معلوم ہو اور نہ بیمار کو کوئی شے بطرف سر کے کسی عضو سے چڑھتی ہوئی محسوس ہو اسوقت اس گمان کی زیادہ صحت پیدا ہوگی کہ خاص دماغ میں مادہ مرض پیدا ہوا ہو۔ علامت اس صرع کی جو سہل الدفع اور آسان ہو یہ ہو کہ اسکے اعراض سلیم اور خطیر ہوں اور مریض کی عقل بعد فراغ کے دورہ سے بہت جلد صحیح ہو جاتی ہو اور ادھر افاقہ ہوا اور خیالات اور ہمت مریض کو ان حرکات بے اختیاری کو یاد کر کے بہت پیدا ہو جو حالت دورہ میں اس سے سرزد ہوے تھے اور اگر چھینک لانیوالی چیزیں خواہ اور شمومات اسے سونگھاے جائیں افاقہ بہت جلد پیدا ہو خواہ جن چیزوں سے قے پیدا ہوتی ہو اگر اسے دیجائیں اسطرح پر کہ اسکے حلق میں داخل کیجائیں خواہ اسے قے عارض ہو خواہ نہو اگر ظہور افاقہ کا بخوبی ہو جاے وہ بھی صرع سخت میں مبتلا نہوگا۔ جو صرع صعب اور دشواری سے علاج پذیر ہوتی ہو اسکی علامت یہ ہو کہ عسر نفس اور اضطراب طویل اور اسکے بعد جمود اور سکون بھی طولانی سونگھانے کی چیزوں سے خواہ چھینک لانیوالی دوا سے افاقہ کم پیدا ہو اور اس قسم سے کمتر دشواری میں وہ صرع ہو جسمیں اضطراب گو طولانی ہو مگر جمود جمیع طولانی نہو خواہ جمود طولانی ہو مگر اضطراب میں طول کم ہو جس صرع کی علت ریح غلیظ ایسی ہو جو دماغ میں پیدا ہوتی ہو اسکی شناخت یہ ہو کہ عین وقت نوبت میں خواہ قریب دورہ کے گرانی سر میں پیدا نہو بلکہ ایک قسم کی دوی یعنے گونجنا اور تمدد پیدا ہو اور تشنج اسمیں اشدت نہیں ہوتا۔ جس صرع کا سبب بلغم ہو اسمیں لعاب دہن زیادہ گرم اور کف دار اور غلیظ ہوتا ہو۔ اور دل میں ایک ، شے مثل آبگینہ کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دکھائی دیتی ہی جیسے پگھلا ہوا شیشہ اور جبن اور فزع یعنی ڈر مرگی مین مریض پر زیادہ غالب ہوتا ہی اور ترسناکی اور کسل اور ثقل اور نسیان بھی غالب ہوتا ہی
اور قے بلغمی سے خواہ کف کے رنگ سے بھی شناخت اس قسم کی ممکن ہی اور خون کے رنگ سے بھی شناخت کر سکتے ہین کبھی بہ اعتبار سن اور بلد کے بھی استدلال
مادہ بلغمی پر ہوتا ہی اور جو اسباب سابق مین تولید بلغم کے از قسم غذا وغیرہ خواہ اور تدبیرات ہو چکے ہون وہ بھی اسپر دلیل ہوتے ہین اور زیادہ سکون اور آرام سے
زیادتی بلغم پر استدلال ہو سکتا ہی اور چہرہ کا رنگ خواہ آنکھون کا بھی اسپر دلیل ہو سکتا ہی اسیطرح اور سب علامات جو قانون عام مین مذکور ہو چکے انسے شناخت
صرع کے بلغمی ہونے پر کر سکتے ہین پھر اگر بلغم خام اور بارد ہو اور اسمین کسیقدر آمیزش خلط حار کی خواہ کسی قسم کی حرارت نہو نسیان اور بلادت اور گرانی سر اور
نیز تمام بدن کی گرانی ہمراہ صرع کے ہوگی اور سبات اکثر اوقات پیدا ہوگا اور صرع مین خواہ مریض کے گر پڑنے مین ارخا اور اعصاب کا ڈھیلا ہونا اور ضعیف
ہو جانا زیادہ نظر آئیگا یہ قسم صرع کی نہایت ردی اور بد ہی جسکا مادہ بلغم شور اور محترق ہوتا ہی اسمین سبات بہت کم اور برودت دماغ مین خفت اور حرکات
مین سلامت زیادہ ہوتی ہی سوداوی صرع کی علامت بحسب اختلاف مواد سوداوی کے مختلف ہی اگر سودا ایسا ہی کہ مثل خون سیاہ کے خواہ تیز اور سوختہ
ہی خواہ ترش ایسا ہی کہ اگر ایک قطرہ اسکا زمین پر گرے زمین مین جوش پیدا ہو بہر حال جس مریض کو صرع سوداوی ان اقسام کا ہو اسکی طبیعت اختلاط
ذہن سے خالی نہین ہوتی اور میلان اسکی طبیعت کا بطرف مالیخولیا کے ہوتا ہی گویا ایک قسم کا مالیخولیا اسے عارض ہی اور بعد افاقہ کے بھی اسکا ذہن صاف
اور عقل صحیح اور درست نہین ہوتی ہی سوداوی خلط کا استدلال چہرہ اور آنکھ کے رنگ سے بھی کیا جاتا ہی اور نتھنے کی خشکی اور زبان کی یبوست اور پہلے
سے ایسی تدبیر کا واقع ہونا جو خلط سوداوی پیدا کرتی ہی یہ علامات بھی موجود ہوتے ہین پھر اگر سودا خون طبعی کا دردا اور عکر ہو اور اسی کیوجہ سے صرع پیدا
ہوئی ہو اسوقت ہمراہ صرع کے استرخا اور قلت کلام اور کسیقدر سکون اضطراب فعال مین بھی پایا جائیگا اور مریض کے افکار مین سکون اور نرمی ہوگی یعنی
زیادہ توحش افکار مین نہوگا اور اگر صفرائے محترق سے سودا پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہی اور اسیکو سودائے حریف کہتے ہین ایسے مریض کے اختلاط عقل
مین کیفیت جنون کی پیدا ہوگی اور کلام کثرت کرتا رہیگا اور چلانا اور چیخنا زیادہ عارض ہوگا اور بروقت دورے کے گرنے مین اضطراب پیدا ہوگا اور خفت
دورے مین ہوگی اور زوال اس حالت کا بہت آسانی سے ہو جائیگا یعنی دورے کا زوال آسان ہوگا اور کبھی اسکے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہی خصوصاً اگر سودا
رقیق ہو زیادہ غلاظت اسمین نہو اور اگر سودائے دموی ہو یعنی خون سے پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہی اس مریض پر اکثر احوال مین ضحک پیدا ہوگا اور ہنستا
رہیگا ہر ایک شخص کو شناخت جوہر مادہ سوداوی کی اسطرح پر کہ اسکے اصناف اور انواع مخصوصہ کو جدا جدا پہچانے ممکن ہی اسطرح پر کہ جو کچھ ثفل کو ملاحظہ
کرے اگر دردی نشین ہوتا ہی وہ سودائے طبعی ہی اور اگر شبیہ ثفل نبیذ کے ہو وہ سودائے محترق اور سوختہ ہی خواہ اسمین خشونت ہو وہ گندھا ہوتا ہی اور حلق
مین خشونت پیدا کرتا ہی اور چھیل ڈالتا ہی اور یہ کیفیت اسکی نہایت برودت اور یبوست پر دلیل ہوتی ہی خواہ ترش اور رقیق ہو کسیقدر رکھت خواہ اسمین بھی
نہین ہو یہی سودا زمین پر گرکے جیسے جوش پیدا کرتا ہی خواہ غلیظ ہوتا ہی اور اسمین رغوہ یعنی جھاگ نہین ہوتا ہی علامت اس صرع کی جسکا سبب مادہ خون کا ہی
اسکی نسبت ہم یہ کہتے ہین کہ اگر جوش خون سے حس صرع کا پیدا ہوا اور جوش حرکت سے فقط یہ کیفیت طاری ہو کچھ زیادتی مقدار خون اسکا باعث نہوا تو
رنگ بدن اور چہرہ کا چندان متغیر نہوگا اور نہ اوداج اور رگین اسقدر پھولین گی جو کثرت خون مین پھولتی ہین اور کیفیت اختناق کی ایسی قلیل دورے کے خواہ
قبل اوقات عروض صرع کے کیفیت اختناق کی پیدا ہوگی مگر ثقل اور بلادت اور استرخا اور تھوک کا زیادہ نکلنا اور مخاط یعنی حلق سے بلغم بر آمد ہونا جیسا
بلغمی مین ظاہر ہوتا ہی پیدا ہوگا لیکن اسمین کسیقدر گرمی بھی ہوگی اور آنکھوں مین سرخی اور سر پر بخارات دموی چڑھین اگر بوجہ کثرت مقدار خون کے صرع پیدا ہو
علامات دموی مذکورہ بالا کے ساتھ بڑی رگون کی خون سے خصوصاً اوداج کا پر ہونا اور قبل اس مرض کے ایک حالت مثل اختناق کے پیدا ہونی یہ بھی
ہوگی اور جو صرع مادہ صفراوی سے پیدا ہو اگرچہ اس قسم کا وجود کم ہوتا ہی اور جب ہوتا ہی اسکی علامت یہ ہی کہ ایذا اور کرب مین شدت ہوتی ہی اور تشنج کم ہوتا ہی
اور مدت دورے کی تھوڑی مگر حرکات مین اضطراب زیادہ ہوتا ہی صفراوی قے اور التہاب اور شدت اختلاط عقل اور زردی آنکھوں کی بھی اسپر دلیل ہوتی ہی
جس صرع کا وجود معدہ کے سبب سے ہوتا ہی اسکی علامت اختلاج فم معدہ خصوصاً اگر غذا مین تاخیر ہو اور لرزنا اور رعشہ بدنی اور ہلنا زیادہ بروقت دورے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے اور چلانا اور چیخنا خصوصا ابتدا مین جسوقت دورہ کی آمد ہو اور روانی شکم و ادرار بول اور مذی اور منی کا زیادہ برآمد ہونا اور خفقان و درد سر شدت دار و دورہ صرع کا بکثرت ہوتا ہو خواہ بآسانی زوال اسکا ہو جاتا ہو اور دورہ سے نجات آسانی سے ہو جاتی ہو جسوقت استعمال قے کا کرین۔ و نیز دیگر حالات جو فساد معدہ پر دلیل ہین وہ بھی پیدا ہوتے ہین اور صرع کی زیادتی و کمی بموجب آلودگی و صفائی معدہ کی ہوتی ہو کبھی صرع معدی بوجہ کثرت دوار اور پے در پے واقع ہونے دورانت کے ہلاکت مریض کی پیدا کرتی ہو کبھی صرع بوجہ زیادتی اس مادہ کے پیدا ہوتی ہو جو معدہ مین بھرا ہوا ہو خواہ اسکے بخارات زیادہ اٹھکر سر تک پہونچتے ہین اور یہ مادہ بلغمی ہوتا ہو اکثر اوقات بلغم صرف ہوتا ہو اور بیشتر آمیزش اوکسی خلط کی بھی آمیزش ہو جاتی ہو بہرحال اگر بسبب کثرت خلط معدہ کے صرع پیدا ہو اسکے علامات یہ ہین کہ اوقات امتلا مین خواہ اوقات تخمہ مین عارض ہو اور بوقت خلوے معدہ اور گرسنگی کے خواہ بروقت ہیجان تخم جو کسی غذا کی وجہ سے لاحق ہو صرع مین خفت پیدا ہو او تخمہ کے بعد اکثر پیدا ہو پھر اگر یہ مادہ بلغمی یا صفراوی سے آمیختہ ہو پیاس اور لسیب یعنی سوزش خواہ بجز کر و درد اور احتراق بھی عارض ہوگا۔ اور اگر بلغم مین آمیزش خلط سوداوی کی ہوگی کثرت اشتہا اکثر اوقات پیدا ہوگی اور مزہ منہ کا ترش ہوگا او فکر و وسواس بھی پیدا ہوگا۔ تاہم علامات بلغم کے ہرحال مین غالب ہونگے ایک قسم کی صرع معدی کی وہ ہو کہ رداءت سے اس خلط کے جو معدہ مین بھری ہوتی ہو صرع پیدا ہو بوجہ کثرت مقدار کے اسکے علامات یہ ہین کہ دورہ صرع کا اوقات خلوے معدہ مین پیدا ہو اور جسوقت مادہ فم معدہ کو خالی پاے اسوقت دورے کی شدت ظاہر کرے اور جب غذا کا استعمال ہو دورہ موقوف ہو جاے بشرطیکہ اچھی غذا موافق طبیعت کے کھلائی جاے پھر اگر یہ خلط ردی صفراوی خالص ہو اسکی شناخت انہین دلائل سے کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہو چکے اور بارہا انکا ذکر ہوا ہو اگر صرع بشرکت مراق کے پیدا ہو اسکی علامت کھٹی ڈکار اور نفخ اور قراقر جو درد پیدا کرے اور دیر تک ٹھہرے اور آہستہ سکون دیر مین پیدا ہو اور مراق مین التہاب بھی عارض ہوگا۔ اور کبھی اسکے ہمراہ درمیان دونو شانون کے درد بھی اٹھا کرتا ہو مگر یہ درد کھانے سے تھوڑی دیر کے بعد پیدا ہوتا ہو اور بدون ہضم طعام کے موقوف نہین ہوتا اور پھر جب کھانا کھایا جا عود کرتا ہو۔ اور اگر کبھی بروقت خلاء معدہ کے یہ درد عارض ہو اکثر بروقت قبض اور صلابت طبع کے عارض ہوگا اور جب طبیعت مین نرمی پیدا ہوگی باطل اور زائل ہو جائیگا۔ ان بیماریون کو اکثر قے غیر منہضم طعام کی ہوتی ہو اسلیے کہ ہم نے بیان کر دیا ہو کہ انکی غذا بوجہ فساد کے او نیز بند ہونے راہ کے بجنسہ واپس آتی ہو اسی مراق کی شرکت مین کبھی جو بخار مراق سے اٹھکر صرع پیدا کرتا ہو صفراوی ہوتا ہو اور اسکی شناخت بوجہ اس التہاب کے ہوگی جو ایسے بخار کے اٹھنے سے پیدا ہوتا ہو اور رنگ کی زردی اور اختلاط عقل جو مائل بطرف دیوانگی کے ہو خواہ بطرف عتہ یعنے وہ ماندگی یا عبث بیکار افعال اور حرکات کے طرف میلان بھی ہوگا۔ اور بعض اقسام صرع مراقی کے بوجہ بخار سوداوی کے پیدا ہوتے ہین اسکے ہمراہ ایک شعبہ مالیخولیا کا بھی نمایان ہوگا اور یہ ہین او خبث نفس اور خوف بوجہ ظلمت اور تیرگی مادہ کے بھی عارض ہوگا جس صرع کا سبب وہ مادہ جگر مین ہوتا ہو خواہ تمام بدن مین ہو اسپر لون اور شعر یعنے بال اور جلد کی خشکی اور سوختگی خواہ ڈھیلا پن اور فربہی یا لاغری اور کثرت تمدد کا ہونا بوجہ بخار خون کے دلیل ہوگا اور نبض اور بول اور حالات غذا کے جو پہلے استعمال مین آچکی اور کیفیت تدبیرات سابقہ بھی دلالت کرینگی۔ اور جو شے مستفرغ ہوا کرتی تھی اسکا محتبس ہونا اور معدہ خواہ رحم مین رک جانا خواہ پسینہ نہ برآمد ہونا اور از ین قبیل اور بھی امور اس صرع پر دلیل ہوتے ہین۔ پھر اگر یہ شے محتبس مادہ دموی مائل باحتراق ہو رنگ مین سرخی اور حبوب عرق کی پیدا ہوگی اور بروقت گرنیکے دورہ مین ہنستا ہوا گریگا۔ اور اگر یہ مادہ صفراوی خواہ بلغمی ہو اسکی علامات مذکورہ بالا سے شناخت ہو سکتی ہو جس صرع کا سبب مشارکت رحم کی ہو ضرور ہو کہ احتباس خون حیض خواہ احتباس منی ہوگا خواہ کچھ رطوبات بطرف رحم کے گرتے ہونگے مگر اس مرگی مین پہلے دورہ کے درد پیڑو کا خواہ درد دونون کش ران جنہین گلاری کہتے ہین اور اطراف پشت کا درد اور رحم مین گرانی پیدا ہوگی۔ اور صرع جو مشارکت سے طحال کے خواہ بوجہ صلابت طحال کے عارض ہو اسکے ہمراہ قراقر بطرف طحال کے اور نفخہ طحال بھی ہوگا اور مشارکت تمام بدن کی اسکے ساتھ ہوگی اکثر اوقات وہ صرع جو بوجہ کسی مادہ سمی کے پیدا ہو اور بواسطہ عصب بعض اعضا کے وہ اثر سمی دماغ تک پہونچتا ہو اگر مبدا اس سم کا خارج بدن سے ہو اسکی علامت ظاہر ہوگی مثلاً بچھو وغیرہ نے کاٹا ہو خواہ رتیلا خواہ شہد کی مکھی نے اگر ایسے جانور زہرناک کے ڈنک کا اثر پٹھے پر پہونچتا ہو صرع پیدا ہوتی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اگر یہ مادہ سمی باطن جسم میں ہو اسکے بخارات اٹھکر دماغ تک پہونچیں اور صرع پیدا کرتے ہیں اسطرح کہ اسکی آنکھوں کے سامنے تاریکی سی پیدا ہوتی ہو اسی سبب سے گر پڑتا ہو اور یہ عضو جہاں سے مادہ کے بخارات اٹھتے ہوں ہاتھ خواہ پشت خواہ عانہ ہو خواہ اوجھ میں سے کوئی عضو ہو جیسے معدہ اور رحم جو صرع دیدیتا یعنے کیڑوں کیوجہ سے پیدا ہوتی ہو اسمیں سیلان لعاب ورو دیدان کا گرنا خواہ حب القرع یعنے کدو دانہ کا اخراج ہوگا **بیان ایسے اسباب کا جو صرع پر محرک ہیں** منجملہ اسباب کے یہ بھی ایک سبب ہو کہ ایسی ہوا میں مشغول ہو جو صرع کے پیدا ہونے پر معین ہو جسطرح صرع کے دور ہونے اور زوال کے اسباب میں وہ سبب ہو کہ ایسی ہوا میں چلا جاے جو صرع کے دور کرنے پر معین ہو۔ جو گرمی بافراط ہو دھوپ کی خواہ آگ کی اسی طرح جو برودت بحد افراط ہو اور جماع بافراط کرنا یہ بھی صرع پر معین ہوتا ہو۔ کبھی بکثرت بارش باران اور ہواے شمالی اور جنوبی کا ساتھ ہی چلنا بھی صرع کے دور پر معین ہوتا ہو۔ بادشمالی اور بلاد شمالی اس جہت سے معین ہوتے ہیں کہ اس ہوا سے خواہ شمالی بلاد میں احتقان مواد ہوتا ہو اور تحلیل مواد کو یہ ہوا مانع ہو اور باد جنوب خواہ بلاد جنوبی چونکہ تحریک اخلاط کرتے ہیں اور دماغ کو اخلاط سے پُر کردیتے ہیں اور اخلاط میں رقت پیدا کرکے انھیں پراگندہ کرتے ہیں اسوجہ سے صرع کے حدوث پر معین ہیں۔ جاڑوں کی فصل میں ہیجان صرع کا اکثر ہوتا ہو جیسے بادشمالی سے بھی صرع ہیجان میں آتی ہو اور خریف میں چونکہ اخلاط فاسد ہوتے ہیں اسوجہ سے صرع کا ہیجان ہوتا ہو۔ بلاد شمالی میں اگرچہ حدوث مرض صرع کا کم ہوتا ہو مگر جب ہوتا ہو تو اکثر قاتل اور مہلک ہوتا ہو اسلیے کہ ان بلاد میں بدون پیدا ہونے سبب قوی کے صرع عارض نہیں ہوتی ہو۔ خوشبو رائحہ بھی اکثر اس مرض کی تحریک کرتے ہیں اور بسرعت حرکت کرنیوالی چیزوں کی طرف خواہ حرکت دوری کرنیوالی اشیا کا ملاحظہ مثل لٹو اور چاک کمہار وغیرہ کے بھی حدوث مرض صرع پر معین ہو اور اونچی جگہ سے نیچے کو دیکھنا بھی اسی قسم میں داخل ہو اور زیادہ دیر تک حمام میں قبل ہضم غذا کے ٹھہرنا اور گرم پانی کا سر پر ڈالنا خواہ ایسی چیزوں کا استعمال جنسے خون بخاری اور وردی پیدا ہو جیسے شراب کہنہ جسمیں دروز یادہ ہو یہ بھی اس مرض کیواسطے مضر ہو اور شراب تازہ جو ابھی بخوبی صاف نہوئی ہو اور کسی تدبیر سے ٹپکا کر خوب صاف نہوئی ہو اور شراب خالص جو کہنہ ہو اور دماغ کو زیادہ گزند اسکا پہونچے۔ اور کرفس میں بالخاصیت یہ امر ہو اسیطرح مسور میں بھی چونکہ خون سوداوی پیدا کرتی ہو یہی اثر ہو کہ مصروع کو مضر ہو۔ ہاں اگر کشک جو میں اسکو ملاکر استعمال کریں اسوقت بوجہ ترطیب کے یہ ضرر برطرف ہوجاتا ہو باقلا اور ثوم یعنے لہسن چونکہ سر میں بخارات بھردیتا ہو۔ اور علے ہذا پیاس کی بھی یہی کیفیت ہو کہ اسکی رطوبت سے جوہر ردی دماغ میں پیدا ہوکر بھرجاتا ہو اور دودھ کا بھی ایسا ہی ضرر ہو اور اقسام حلاوی یعنے مٹھائی خواہ حلوے کے اقسام سب کے سب اور زیادہ تر وہ حلوے مرغن جو غذا میں داخل ہیں اسیطرح جو چیز غلیظ اور نفاخ اور قبض پیدا کرنیوالی اور سرد مزاج ہو اسیطرح جو شے حاد اور حریف ہو جیسے مرچ وغیرہ ہمیشہ چونکہ اخلاط بدنی کو برانگیختہ کرتا ہو اور اخلاط کو حرکت دیتا ہو وہ صرع کا محرک ہو اور اسیطرح تخمہ اور بدہضمی اور بیداری بیش از حد خواہ آلام نفسانی جو قوی ہوں از قسم غم اور غضب اور خوف کے **ایضا** جو انفعالات اور اثر حواس ظاہری کو بقوت پہونچیں مثلاً مہیب اور سخت آوازوں کا سننا جیسے بادل گرجنے کی آواز خواہ طبل اور بڑے ڈھول کا بجانا خواہ شیر کا گونجنا اور جس آواز میں جھنکار پیدا ہو جیسے جھانجھ کی آواز اور جو آوازیں باریک اور سخت ہوں جیسے کواڑ کی چول تنگ بولتی ہو خواہ جنمیں کھٹکا کا زیادہ ہو جیسے کواڑ کے پٹ کھولنے اور بند کرنے میں آواز دیتے ہیں اسیطرح زیادہ روشن چیزوں کا دیکھنا جیسے بجلی کو تڑپتے خواہ گرتے ہوے دیکھے خواہ جرم آفتاب کیطرف نظر کرے اسیطرح تیز اور تند ہوا کا اسکے بدن سے لگنا جیسے آندھی وغیرہ میں سامنے کھڑا رہے کہ ان چیزوں سے بھی صرع کو ہیجان ہوتا ہو اسیطرح اگر بوجہ امتلاء معدہ کی ریاضت کرے خواہ اس غرض سے کہ تحلیل مادہ ممتلی کی ہوجاے یا کوئی اور غرض ہو اس سے بھی صرع میں ہیجان ہوتا ہو **ایضا** جماع بھی انھیں چیزوں میں داخل ہو جو صرع پیدا کرتی ہیں۔ ہمنے کتاب ادویہ مفردہ میں ایسی دوائیں بہت سی لکھی ہیں جو صرع پیدا کرتی ہیں اور جنکے ذریعے سے آدمی کے مصروع ہونیکی شناخت بخوبی ہوجاتی ہو یہ ادویہ خانہ امراض راس میں تلاش کرنی چاہییں۔ مثلاً قنہ یعنے بارزد کی دھونی خواہ مرلے بکری کے سینگ کی یا گھابن کرنیوالے بکرے کی کلیجی کھانا اور اسکی خوشبو سونگھنا اس سے بھی صرع کی شناخت ہوتی ہو اسیطرح اگر مر کی ناک میں ڈالیں فوراً حال مریض مصروع کا دریافت ہوجائیگا **علاج** لڑکپن میں جب صرع پیدا ہوا سکا علاج ضروری یہ ہو کہ غذا مرضعہ کی لطیف مائل بحرارت کیجاے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکا بھی خیال رہے کہ اس غذا سے کیموس جید بنے۔ اور جو چیز ایسا دودھ پیدا کرتی ہو جسکی مائیت زیادہ ہو خواہ شیر فاسد یا غلیظ پیدا کرتی ہو اس سے پرہیز کرے اور اسکا خیال رہے کہ مرضعہ سے کوئی ہم بستر ہونے پائے اور نہ وہ حاملہ ہونے پائے یہ تدبیرات وہ ہیں جو متعلق مرضعہ سے تھیں۔ اور طفل مصروع کو ایسے مقامات میں نہ لیجائیں جہاں تنگی اور دل گرفتگی پیدا اور ناگواری خاطر کا باعث ہو جیسے وہ مقام جہاں آوازیں ہولناک ہوں یا محسوسات مذکورہ بالا کا سامنا ہو مثلاً آواز طبل اور چمک بجلی کی اور جھنکار جھانجھ کی خواہ مجمع ایسے آدمیوں کا جو چلا رہے ہوں اور چیختے ہوں اور شور و غوغا پیدا ہو جیسے بازار وغیرہ نیز اس طفل کو بیداری مفرط اور غضب اور خوف اور سردی خواہ گرمی زائد سے بھی بچانا واجب ہے اور بدہضمی میں اسکا مبتلا ہونا مضر ہے اور قبل کھانا کھلانے کے کسیقدر ریاضت بسبب حال برفق و نرمی کرائی جائے اور بعد طعام حرکت کسی قسم کی کیوں نہو اسے نہ کرنی چاہیے پھر اگر اسکے قوی متحمل استفراغ دوائی کے ہوں جن ادویہ سے بلغم رقیق کا استفراغ ہو جاتا ہے انکا استعمال کرنا چاہیے گاہ بگاہ اگر ایارج ایسے لڑکوں کو پلائیں بہت نفع کرتا ہے اور گلقند جسکی ساخت شکر خواہ شہد سے ہو انکے استعمال میں رہے اور سداب خواہ اور اقسام کے ملطفات کا سونگھانا بھی مفید ہے اسلیے کہ سونگھانا ان چیزوں کا جو آئندہ سطور میں لکھی جاتی ہیں کبھی اسی سے فقط کارروائی ہو جاتی ہے اور کسیطرحکی تدبیر کی حاجت باقی نہیں رہتی جمیع اصناف کے مصروع کی عام تدبیر یہ ہے کہ غذائے محمود جنمیں ترطیب بدرجہ مناسب ہو استعمال کریں اور جو چیزیں بافراط ترطیب پیدا کرتی ہیں انسے پرہیز کریں۔ اور سوء ہضمی سے ہمیشہ بچتے رہیں تدبیر حفظ کی یہ ہے کہ سیر ہونے سے پیشتر کہ ابھی کسیقدر اشتہا باقی ہو کھانے سے ہاتھ کھینچ لیں جس شخص کی عادت ایک وقت کھانیکی نہو بلکہ آٹھ پہر میں دو خواہ تین وقت کھاتا ہو اسکی غذا لینے کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ دن کو اور تین مرتبہ شب کو ایسے غذا دیں اگر مجموع مقدار غذا کی اوقات مذکورہ پر اس حساب سے تقسیم کیجائے کہ اسکی پوری بھوک سے کم ہو مثلاً اگر ۹ مار غذا کھاتا ہو ۹ مار کو چھ وقت پر تقسیم کریں خواہ اس سے کم و بیش اور شب کو ریاضت لطیف کرا کے غذا دینی چاہیے اور شراب بکثرت پلانی بہت مضر ہے کہ اس سے دماغ کا امتلا زیادہ بڑھتا ہے۔ پھر اگر وہ ایسا خوگر شراب کا ہے کہ بدون استعمال کے چارہ نہیں ہے بناچاری تھوڑی سی شراب کہنہ جو مروق ہو اور مائل لطوضت جائز ہے اور نہایت درجہ مضر انکو شراب بعد حمام کے ہے اسیطرح بعد ایسی سردی کے جو یکبارگی پہونچی ہو اسکے بعد بھی شراب نہایت مضر ہے انپر واجب ہے کہ اپنے سر کو ہمیشہ حرارت مفرط اور برودت زائد سے بچاتے رہیں اور زیادہ دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں مصروع پر یہ بھی واجب ہے کہ لحوم غلیظ سے کلیتہً احتراز کرے خواہ جو لحوم تغذیہ بقوت کرتے ہیں اور جمیع اقسام کی مچھلی سے پرہیز کرے بلکہ جتنے جانور چوپائے ہیں اور قد انکے بڑے ہیں ان سب کے لحوم سے پرہیز کرے اور چوزہ ہائے مرغ اور کبک اور تیہو اور گنجشک خانگی خواہ کوہی سے غذا مقرر کریں اور چکاوک اور بگلا اور زرغال اور آہو اور خرگوش کے لحوم سے غذا اختیار کریں بعض اطبا نے یہی کہا ہے کہ خنزیر صحرائی کا گوشت بہت نافع ہے مصروع کیواسطے۔ اور گوشت گوسپند کی بھی مدح انکے واسطے کرتے ہیں کہ اسمیں تخفیف زیادہ ہے اور ترطیب کم ہے اور حلوے اور چکنی چکنی چیزیں انکے حق میں مضر ہیں۔ مصروع کو جمیع بقول اور سرد ترکاریاں قطعاً چھوڑ دینی چاہییں خصوصاً کرفس کا ترک پر ضرور ہے کہ اسمیں خاصیت ایسی ہے کہ صرع پیدا کرتی ہے پھر اگر ایسا موقع ہو کہ بدون استعمال بقول کے چارہ نہو چاہیے کہ شاہترہ سبز اور کاسنی کا استعمال کرے بعض اطبا کاہوے سبز کا استعمال بھی بوقت ضرورت و اضطرار جائز جانتے ہیں مگر مجھے کچھ خوب پسند نہیں ہے اسیطرح کشنیز سبز کا استعمال بھی اچھا تجویز کیا گیا ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ صعود بخارات کو بطرف سر کے مانع ہے گو میں اسکو پسند کرتا ہوں اور اسکی کثرت استعمال کو انکے حق میں برا جانتا ہوں ہاں اگر صرع دموی خواہ صفراوی ہو کچھ مضائقہ نہیں ہے چقندر پانی میں ابالا ہوا جسکی اصلاح روغن زیت اور مری وغیرہ سے کیجائے اور قبل غذا کے واسطے تلیین طبیعت کے استعمال کیا جائے البتہ جائز ہے۔ سداب از قسم بقول ایسی چیز ہے کہ بنظر اپنے رائحہ اور بو کے مصروع کو نافع ہے خصوصاً اگر شبت اور سداب انکے کھانے میں شریک ہو بہت نافع ہوگا جتنے فواکہ رطب ہیں اور اسیطرح جو فواکہ غلیظ ہیں انسے بھی احتراز واجب ہے ہاں بعض فواکہ جنمیں قوت قبض کی زیادہ ہے اگر قبل غذا کے بایں غرض کھلائے جائیں کہ فم معدہ کو مضبوط کر دیں تاکہ غذا کا انحدار بخوبی ہو جائے اور طبیعت میں بالعرض نرمی پیدا ہو اور بخارات کا صعود بطرف دماغ کے بوجہ استواری فم معدہ برطرف ہو جائے البتہ ایسے فواکہ اگر بمقدار قلیل اور خفیف الوزن مستعمل ہوں بہتر ہے جتنی غذائیں ثقیل اور دیر ہضم از قبیل شلغم اور مولی کرم کلہ گاجر وغیرہ کے ہیں انکا ترک بھی ضرور ہے۔ اسی طرح جو چیز حریف اور مبخر ہو خردل یعنی رائی کی تخم بھی مصروع کو ایذا دیتی ہے اور فضول ردی بطرف دماغ کے ایسے اٹھاتی ہے جیسے دماغ کو گزند پہونچتا ہے اور اسکی بو

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین ایسی حرقت اور سوزش ہوتی ہو کہ جس سے ایذا پہونچتی ہو مصروع کو سکر اور مدہوشی سے بھی اجتناب ضرور ہو اور جن مقامات مین ہوائین مختلف چلتی ہون
وہان ٹھہرنا مضر ہو اور امتلا یعنے معدہ کا پُر کرنا بھی مضر ہو اور پانی سے غسل کرنا بھی نہ چاہیے اور بکثرت نہانا بھی مضر ہو۔ آب گرم سے نہانا اسلیے مضر
ہو کہ اس سے ارخا دماغ مین پیدا ہوتا ہو اور سرد پانی چونکہ مخدر ہو لہذا روح حساس کو ضرر پہونچتا ہو۔ اگر مصروع کے معدہ مین امتلاء طعام سے پیدا ہو فورا
قے کر ڈالے اور اسکے بعد ترطیب لطیف غذائی استعمال کرے یہ بھی واجب ہو کہ جو غذا یبوست پیدا کرتی ہو اور ثقل اور گرانی زیادہ کرتی ہو خواہ جس
تخدیر کا اثر ہوتا ہو خواہ زیادہ منجر ہو اس سے بھی پرہیز کرے شراب سے امتلاء معدہ بہت ہی مضر ہو ہان مقدار قلیل سے انبساط نفس اور تقویت روح
کی حاصل ہوتی ہو اور تزکیہ نفس کا بھی فائدہ ہوتا ہو اور استکثار شراب سے مراد یہ ہو کہ پانی بکثرت نہ پلایا جاے اسلیے کہ بکثرت پانی کا پینا بہت ہی مضر ہو
اور قیلولہ کثیر یعنے دنکو سونا بھی مضر ہو حاصل یہ ہو کہ جب زیادہ سوئیگا ضرر ہوگا رات ہو یا دن خصوصا اگر امتلاء معدے کے وقت سوے اور بافراط
بیداری سے روح ضعیف ہوجاتی ہو اور تحلل روح کا بھی بیداری مفرط سے زیادہ ہوتا ہو۔ اسیوجہ سے دماغ مین بخارات بھر جاتے ہین سب سے پہلے
تدبیر معالجہ صرع کی یہی ہو کہ جو جو چیزین محرک صرع کی ہین انسے احتراز کرے اور انکا بیان اوپر ہم کر چکے ہین۔ اور سکون اور آرام مصروع کے حق مین زیادہ
مناسب اور اولی ہو۔ پھر اگر احیانا حاجت ریاضت کی ہو بعد اسکے کہ استفراغ اور تنقیہ بدن کا بموجب بیان سابق ہو چکا ہو واجب ہے کہ استعمال
ریاضت کا بوقت امتلاء معدہ اسقدر ہو کہ تھکنے اور ماندگی کی نوبت نہ پہونچے۔ اور بعد ریاضت کے کسیقدر سستالے اور آرام لے۔ اور یہ بھی
ضرور ہو کہ ریاضت ایسی قسم کی ہو جو کھڑے کھڑے اور بدن کے راست ہونیکی حالت مین ہوسکتی ہو۔ اور جہانتک نرمی ریاضت مین ہوسکے اسکا لحاظ
ضرور ہو۔ اور اسمین زیادہ حرکت بھی نہ کرنی پڑے کہ اس سے جذب مواد بطرف سر کے پیدا ہوگا۔ اور بروقت حرکت دینے اعضاے اعالی کے اگر
ممکن ہو اسافل کو حرکت دے۔ جو چیز جذب مادہ اعلی سے بطرف اسفل کے کرتی ہو۔ از انجملہ ایک یہ بھی تدبیر ہو کہ پانونکو اوپر سے نیچے کیطرف ملتے ہوے
چلے آئین۔ اور شروع مالش کا صدغین سے ہو خواہ کنپٹی کے قریب سے کہ موٹے اور کھرے کپڑے سے اسقدر مالش کرین کہ جلد مین سرخی پیدا ہو جاے
اور بتدریج صدغین سے اترتے اترتے پنڈلیون تک اترین اور جب کپڑا جلد پر رگڑین بہ نسبت اول کے دوبارہ زیادہ زور سے مالش کرین اور بوقت
اختتام اس مالش کے سر مصروع کا سیدھا کھڑا رہے کسیطرف کج اور خمیدہ نہو اور بعد اس مالش کے مصروع سے کہین کہ کشتی کرے مگر یہ بھی واجب ہو
کہ تا زمانہ ریاضت اکثر اسے سانس لینے اور آرام کرنیکی مہلت دین تاکہ نفس اسکا درست ہوجاے اور اضطراب مین سکون پیدا ہو اور بعد از ان اسی
مقام سے پھر ریاضت شروع کرین جہان سے چھوڑی تھی جب سارا مادہ بطرف اسفل کے جذب ہو جاے اور کسیطرح سے اسکی شناخت بھی ہو جاے پھر اسکے
سر کے مالش کی اجازت دیسکتے ہین تاکہ بذریعہ دلک کے تسخین سر مین پیدا ہو اور مزاج سر کا بدل جاے۔ محجمہ سر پر لگانا اور داغ کا استعمال بھی سر کے
گرم کرنیکے واسطے بہت مفید ہو۔ اور بعد از تنقیہ اور اسہال کے جب چند روز راحت اور آرام کے اندر گذر جائین پھر حمام مین داخل کرانا کچھ مضائقہ
نہین ہو اور پچھنے انکے شراسیف کے نیچے لگاے جائین اور سر کی تسخین کی وہی تدبیر مذکورہ بالا کرین۔ کبھی بروقت نوبت مصروع منہ مین ایک چیز گول
مثل گرہ کے رکھ دیتے ہین جو اوپر اور نیچے کے دانتونکے بیچ مین ٹھہر جاتی ہو تاکہ دانت سے دانت اڑ نہ جائین اور زبانکے کٹ جانیکی بھی اس تدبیر سے
حفاظت بخوبی ہوتی ہو۔ اگر کوئی گیند بالو کا تیار کیا جاے وہ پر تکلیف ہوگا اور بہت کار برآری اس سے نہوگی علاج استفراغ بموجب مادہ کے شروع
کرین اور جسقدر قلت اور کثرت وغیرہ مادہ کی مظنون ہو اسیطرح اسکا استفراغ بھی کرین اور بعد تنقیہ عام کے خاص تنقیہ سر کا ایسے غرغرہ سے کرین جو مادہ کو
جذب کر سکے بشرطیکہ صرع دوری ہو اور بوقت کثرت اخلاط کے عارض ہوتی ہو۔ اور فصل ربیع مین احتیاطا بھی استفراغ مادہ کا کرنا ضرور ہو۔ اور جو خلط
غالب صرع کی مورث ہو اسی کے اخراج کا قصد زیادہ کرین اور اگر کوئی مانع فصد کا نہو ضرور فصد بھی کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ فصد مصروع کی ربیع مین خصوصا
باسلیق کی فصد بہت نافع ہوتی ہو جسوقت تدبیر دماغ کی بدرجۂ غایت نہ پہونچے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے۔ اور اگر وقت نوبت اور دورے کا پہونچگیا ہو اور
قے کرانی مریض کو ممکن ہو اسطرح کہ ایک پر کو روغن سوسن مین ڈبو کر منہ مین داخل کرے بہت اچھا ہو خصوصا اگر معدہ کی شرکت سے صرع لاحق ہوئی

HAKEEM SHOUKAT ALI

نی المال نفع کرنے کا فائدہ ظاہر ہوگا اگرچہ نے کی افراط صرع دماغی کو مضر ہے ہر وقت دورہ کے اور غیر وقت میں بھی وجور یعنی قطرہ قطرہ ٹپکانا جندبیدستر اور
حلتیت کا سکنجبین عسلی میں نافع ہے اور نفوخات صرع کے شحم حنظل اور قثاء الحمار اور عصارہ قثاء الحمار کا اور نوشادر کلونجی کندش خربق سپید اور فلفل
پھیل مرفربیون جندبیدستر اسطوخودوس ہر ایک تنہا بھی اور مرکب کرکے کسی نے کے ذریعہ سے ناک میں پھونکا جاتا ہے اور حلتیت اور زفت اور
مکران بھی از قبیل ہے اور بخورات یعنی دھونی کی ادویہ میں فاوانیا مفید ہے اور شمومات میں سے سداب ایسی دوا ہے کہ عین دورہ کے وقت اور وقت
راحت اسکے سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہے اور بعضوں نے لاذنیا کے آردجو اور سرکہ شراب میں گوندھ کر لفافات بنانا پسند کیا ہے اور ہمیشہ اسکا سونگھنا تجویز
کرتا ہے مشروبات میں سکنجبین عنصلی خاصکر ہر روز پلانی چاہیے اور اسیطرح شربت افسنتین اور طبیخ زوفا اور جو کا خواہ سکنجبین یہ اجزا شریک کریں اور سکنجبین
عنصلی آب گرم کے ہمراہ جاڑوں میں اور آب سرد کے ہمراہ گرمیوں میں پلانی چاہیے۔ مروخات جیدہ میں بعض لوگ تجویز کرتے ہیں مغ ساق بچہ گاؤ کو رنگ
میں ملاکر مالش کریں کنپٹی اور دور وز پر جو سر میں ہیں اور سینہ پر فاوانیا کی تعلیق یعنی کسی ڈورے وغیرہ میں باندھ کر لٹکانا اوائل اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ صرع
کے دورے کو روکتی ہے مجھے ایسا خیال ہے کہ فاوانیا رومی جو تر ہو اسمیں یہ خاصیت زیادہ ہوگی جو دوا ہمیشہ بطور مشروب کے استعمال ہونی چاہیے
وہ یہ ہے کہ غاریقون اور بیخ زراوند مدحرج اور سیالیوس اور سقوردیون اور فاوانیا کو جب استعمال بطور مشروب کریں چاہیے کہ شام کے وقت کریں بخت
تجربہ ہوا ہے کہ فقط فاوانیا کا بوقت مذکور استعمال کرنا اور نیادر یطوس اسکے صبح کو دو مرتبہ اور پھر سوتے وقت استعمال کرنا صرع سے نجات دیتا ہے بعض اطبا
نے پسند کیا ہے کہ ہر روز دو مرتبہ زبد البحر کو پلایا کریں اور جعدہ یعنی پرسیاوشان بھی پلائیں کہ جعدہ بالخاصیت اس مرض کو مفید ہے اور خنثی یعنی برگ سیرش پلانا
بھی مفید ہے اور منجملہ ادویہ کے جو مصروع کو نافع ہیں دوا اسقیل ہے ہمیں صفت استعمال کر لیں اور اسکا نسخہ یہ ہے کہ اسقیل جسے ہند میں کانڈہ اور کندری کہتے ہیں
اور اسی برتن میں جسمیں پہلے سے رکھی بھی رکھ کر اسکا منھ استواری بند کریں اور چالیس روز تک اسی میں پڑی رہنے دیں اور ابتدا اس تدبیر کی طلوع
شعری عبور سے بیس روز پہلے جو مطابق ماہ ہندی چند روز ماہ ساون کے باقی رہیں وہ وقت ابتدائے عمل ٹھہرتا ہے کرنی چاہیے اور وہ برتن دھوپ میں
طرف ترچھا کھڑا کرنا چاہیے اور تھوڑی تھوڑی دیر اس برتن کو الٹ پلٹ دینا چاہیے جیسا طریقہ تعفین اور حل کا ارباب اکسیر کے نزدیک مقرر ہے کہ
چوتھے روز خواہ ساتویں روز برتن کو ہلا دیتے ہیں تاکہ اجزاء دوا کو حرارت یکساں پہونچے ورنہ نیچے پیندے کیطرف خواہ پہلو کے اجزا اور وسط کے اجزا
میں وصول حرارت کا اختلاف ہوگا اور دوا میں خامی اور نقصان پیدا ہوگا جب ایک چلہ پورے چالیس دن کا گذرجائے اور شاید ماہ کنوار بھی ادھ
چھٹنے تک ختم ہوگا تب برتن کو نکالیں اور جوڑا اسکا کھولیں یقین ہے کہ بشرط درستی تدبیر مذکورہ بالا اسقیل پختہ اور مہرا ہو جائیگی۔ اور یہ ادنی درجہ ہے ورنہ شاید
محلول ہوکر مثل پانی کے ہو جائے بہرحال اسقیل کو نچوڑیں اور اسکا عصارہ شہد میں آمیختہ کرکے بقدر ایک چمچہ کے استعمال کریں اگر جلد اس دوا کا
بنانا مرکوز ہو پانی میں بذریعہ طبخ کے تحلیل کریں **مترجم کہتا ہے** میں نے اکثر تجربہ کیا ہے کہ چھ گھنٹہ میں خواہ نو گھنٹہ میں شے مطلوب کا حل پانی کے جوش کے
ذریعہ سے ہو جاتا ہے اور جو فائدہ چالیس دن کی تحلیل کا ہے وہی آئیں حاصل ہوتا ہے طریقہ اس حل کا معروف ہے اور شیخ الرئیس اپنے رسالہ میں جو علم صناعت
میں تصنیف کیا ہے خاص اس طریقہ کو لکھتا ہے کہ مثانہ ثور میں دوا کو بھر کے پانی کی دیگ میں ڈالدیں اور جوش دیا کریں کہ محلول ہو جائے اور مترجم نے بھی
تجربہ کیا ہے **متن** الغرض پانی کے ذریعہ سے تحلیل اسقیل کرکے سکنجبین عسلی تیار کریں مصروع کیواسطے ادویہ جیدہ میں سے ایک دوا یہ ہے سیالیوس تین مثقال
حب الغار تین مثقال زراوند مدحرج دو مثقال بیخ فاوانیا دو مثقال جندبیدستر اقراص اسقیل ہر واحد ایک مثقال ان ادویہ کو شہد کف نکالکر
ملائیں اور معجون تیار کریں اور ہر روز ہمراہ سکنجبین کے استعمال کریں **ایضا** مصروع کو انتقال یعنی تبدیل آب و ہوا خواہ تبدیل سن اور فصل کی بھی مفید ہے
جیسے سن صبی سے سن شباب میں داخل ہونے سے اکثر یہ مرض خود بخود زائل ہو جاتا ہے اور اسیطرح تبدیل آب و ہوا سے اگر کسی ایسی جگہ لیجائیں جہاں کی
ہوا لطیف اور مجفف ہو ضرور نفع پہونچے گا۔ اگر مصروع کے کسی عضو میں کبھی خواہ تشنج عارض ہو بذریعہ مالش کے اسے برابر کرینگے اسطرح کہ آب گرم اور
روغن کی مالش کریں اور بہت زور سے دبائیں۔ اور اگر صرع دماغی ہو بہتر یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا خربق سے کریں خواہ جو دوا قوت میں مثل خربق کے ہو اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

تخم حنظل اور سقمونیا اور ایارج کا استعمال کرنا چاہیے اور طبیخ غاریقون بھی مستعمل رہے اور سال بھر تین مسہل پے در پے برابر چلے جائیں تب زوال مرض کی امید ہوگی اور اگر فصد کرنی بنظر کسی خلط کے واجب ہو اسوقت ایک ہی رگ کی فصد پر اکتفا نہ کریں بلکہ قیفالین کی فصد معا کھولکر ان رگوں کی فصد کھولیں جو زبان کے نیچے واقع ہیں۔ اور کبھی حجامت قفا کی واسطے جذب دماغی مادہ کے ہر ہفتہ میں کیجاتی ہے اگر بنظر مزاج دماغ خواہ ضعف دماغ کے مانع حجامت سے ہو اور کبھی کثرت فصد کی حاجت ہوتی ہے اگر ایسا منظور ہو پہلے فصد کھولکر مریض کو ایک ہفتہ راحت دیں اور اسکے بعد اسہال ادویہ مشروب سے اور حقنہ سے کریں اور حقنہ ہائے قوی کا استعمال کرنا چاہیے جنمیں قنطوریون اور شحم حنظل اور خروع یعنے بید انجیر شریک ہو بعد ازان پھر راحت اور آرام مریض کو دیکر حجامت کاہل پر کریں اور نیز حجامت سر اور مغاگچہ قفا اور ساق کی کریں۔ پھر ایک ہفتہ راحت دیکر مسہل دیں اور اسیطرح ہموارہ راحت اور آرام دے دیکر تنقیہ اور حجامت کا استعمال کرتے رہیں تا اینکہ تنقیہ کامل ہوجاوے اور بعد تنقیہ کامل کے استعمال غرغروں اور عطوسات کا اور ایسی چیزوں کا استعمال جنسے خاص سر کا تنقیہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کے مباحث میں مفصلاً بیان ہوچکا۔ اگر مصروع کو ناس شلیثا اور اسکے بعد شاہانک جو مشابہ قیسوم کے ہوتی ہے اور آب مرزنجوش جسے دونا مروا کہتے ہیں دیا جاوے نافع ہوگا۔ یہ بھی پر ضرور ہے کہ اگر دورہ کا وقت اور دن معلوم ہو ہر وقت دورے کے معدہ غذا سے خالی ہو اور اگر مصروع سے ہوسکے اور زیادہ ناگوار نہو کہ قبل از طعام نمکین مچھلی وغیرہ سے قے کر ڈالے پس مناسب ہے اور بعد تدبیرات متقدم الذکر کے پھر مزاج دماغ کی تبدیل مسخنات قوی سے جنکا ضماد مستعمل ہوتا ہے جیسے رائی وغیرہ کرنی چاہیے۔ اور سداب سونگھانا چاہیے۔ مگر تبدیل مزاج کے واسطے دفعۃً مسخنات قویہ کے استعمال پر جسارت نہ کرنی چاہیے بلکہ بتدریج تسخین بڑھانی لازم ہے اگر ان ادویہ کے استعمال سے کسی قسم کا ضرر افعال دماغی میں پیدا ہو مریض کو راحت و آرام دینے کے بعد چندے انکا استعمال ترک کردیا جاوے جس صرع کا مادہ بلغمی ہو عمدہ استفراغ اسکا یہی ہے کہ ایارج حنظل اور ایارج ہرمس سے استفراغ کرائیں اور اگر ایارج ہرمس کا استعمال ہر روز نصف درہم صبح کو اور اسیقدر شام کو کریں فائدہ عظیم ہوگا۔ اور اگر ہمراہ مادہ بلغمی کے امتلائے کلی یعنے عام اخلاط کا تمام بدن میں ہو پھر فصد کا استعمال بموجب بیان بالا کرانا واجب ہے اور نافع ہے اسیطرح ایسے وقت استعمال تربد اور غاریقون اور اسطوخودوس اور بسفائج اور ہلیلہ کا مناسب ہے اور مروخات میں سے مغز ساق گاؤ روغن گل کے ہمراہ نقرات اور اضلاع صدر پر استعمال کرنا چاہیے اگر صرع کا مادہ صفراوی ہو تبرید اور ترطیب کیطرف توجہ کرنی چاہیے خصوصاً بذریعہ حقنہ کے اور اگر صفرائے محترق ہو اسکا حکم صرع سوداوی کا ہے خواہ درمیان سوداوی اور صفراوی جو درمیانی تدابیر ہیں انکے استعمال پر توجہ ملحوظ رہے جس صرع کو ام الصبیان کہتے ہیں شاید وہ از قسم صرع صفراوی ہوتی ہے اور بعض اطبا کی رائے یہی ہے کہ وہ صفراوی ہوتی ہے اسیوجہ سے اسکے علاج میں آبزن کی تجویز ہوتی ہے اور سعوطات باردہ جو رطب بھی ہوں اور اسیطرح دودھ کا سر پر گرانا اور تمام بدن کی ترطیب کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور اگر بچہ کو مرض ام صبیان کا ہوتا ہے اسکے مرضعہ کے دودھ کی تدبیر کیجاتی ہے اور مرضعہ کے سکونت کا مکان نہایت سرد جیسے سرداب یعنی تہ خانہ وغیرہ تجویز کیا جاتا ہے مگر یہ تجویز بعض اطبا کی بہ نسبت ام صبیان کے شاید اسوجہ سے ہو کہ اسے صرع صبا را خواہ مانیا تجویز کرتا ہے مگر محققین اطبا کے نزدیک اس نام سے ام صبیان مشہور نہیں ہے۔ اور اگر بعض اعضا میں التوا اور خم جاتی تشنج پیدا ہو اسوقت روغن اور آب نیم گرم سے مالش مفید ہوتی ہے اور خوب اچھی طرح عضو مذکور کو دبا کر سیدھا کرنا چاہیے اگر صرع معدی ہو اسوقت استفراغ عمدہ یہی ہے کہ تخم حنظل اور اسطوخودوس سے تنقیہ کرائیں اور سال کے اندر چند بار مسہل کا استعمال کریں اور ہر ایک تنقیہ معدہ کے بعد تقویت معدہ کا التزام کریں اور سوائے ایسی غذا کے جو سریع الہضم ہو اور جید الکیموس ہو اور کوئی غذا کا استعمال نہ کریں۔ اور یہ غذا بھی جسطور سے ہم امراض معدہ میں بیان کرینگے استعمال کریں اور جو وقت ہضم کے پیدا ہوتی ہے ہر طرح فکر کریں۔ اور اکثر معدہ کو غذا سے خالی دیر تک رہنے دیا کریں۔ اور جو قسم صرع کی بروقت گرسنگی کی دورہ کرتی ہو اسکا علاج اسیطور پر کریں جو باب صرع وغیرہ میں اوپر مذکور ہوچکا ہے جو صرع بوجہ صعود کسی شے بخاری وغیرہ کے ایک عضو میں سے بطرف سر کے پیدا ہوتی ہے اسکی تدبیر یہ ہے کہ اس عضو سے اوپر چاک سترہ وغیرہ سے کردیں جسوقت نوبت کا زمانہ قریب ہو اور جو خلط خاص اس عضو میں ہے اسکا استفراغ خاص جسطور سے ممکن ہو کریں اگر قوت ادویہ کی اس عضو تک پہونچ سکے ورنہ قرحہ اور زخم ڈالکر مرہم وغیرہ کیطرف سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس مادے کو بہا دین مگر یہ تدبیر بروقت سکون اور فرو ہونے دورہ کے کرنی چاہیے خواہ احتراق مادہ کا طلاء ادویہ محرقہ سے جیسے ثافیا اور فربیون وغیرہ کے کرین یہی ادویہ کو ناظر کتاب نقشہ حصہ دوم مین تلاش کرسکتا ہو کبھی اس عضو کے قرحہ ڈلنے مین اسقدر زیادہ اہتمام درکار ہوتا ہو کہ بہت تیز اور سخت ادویہ جیسے ذراریح اور کیبکج جسے اٹومری کہتے ہین اور فضلہ بلادر کا استعمال ضرور ہوتا ہو جو صرع تمام بدن کی صعود بخارات کیوجہ سے پیدا ہو اسکے علاج مین بعض اطبا کا قول یہ ہو کہ اگر شریان سباتی کے قطع مین خوف نہوتا اور بعد قطع خون کا بند کرنا آسانی ممکن ہوتا اور تبرید دماغ اور انقطاع روح کا نہوتا کہ جسکے بعد سکتہ پیدا ہوجاتا ہو تو اس تدبیر سے بہتر ایسی صرع کے ازالہ تام کی کوئی تدبیر نہتھی اور میرا قول یہ ہو کہ اگر رگ سباتی کا قطع مستلزم اتنے مضار کا ہو اور اسوجہ سے ممکن نہین کہ اسپر جسارت کیجائے جو شرائین دماغ کیطرف چڑھتے ہین انکے قطع مین یہ خطرہ نہین ہو پس شاید اس تدبیر کا بھی نفع عظیم ہو جمیع قواعد مذکورۂ بالا کو بخوبی معلوم کرکے علاج مین صرع کے دست اندازی کرنی چاہیے

فصل پانچوین سکتہ کے بیان مین

سکتہ کے یہ معنی ہین کہ اعضا حس و حرکت سے معطل اور بیکار ہوجائین اور وجہ تعطل کی یہ ہوتی ہو کہ مجاری روح مین سدہ وغیرہ پڑکے روح حساس کی آمد و شد کی راہ بند کردے پھر اگر روح حساس کے ہمراہ آلات حرکت اور آلات تنفس بھی معطل ہوجائین خواہ ضعیف ہوجائین اور بہ آسانی تنفس نہو سکلے بلکہ بروقت تنفس کے کف اور جھین بھی برآمد ہوا و جھین اور رک رک کر سانس برآمد ہو اور آوازیسی نکلے جیسے گلا فشردہ خواہ ذبیحہ کی ہوتی ہو یہ سکتہ بہت سخت اور اس سے جان بری دشوار ہوتی ہو اور اس سے دلالت ہوتی ہو کہ قوت محرکہ اعضائے نفس کی ضعیف ہوچلی ہو اس سے بہت سخت اور دشوار سکتہ کی وہ قسم ہو کہ نہ سانس برآمد ہو اور نہ کف پیدا ہو اور نہ غطیط یعنے آواز کا خرخرہ پیدا ہو اور اگر آفت سدہ کی تنفس کو نہ پہونچے اور حلق کی راہ ایسی صاف ہو کہ جو دوا ٹپکائی جاوے وہ اتر سکے اور ناک کیطرف باہر نکل نہ آوے یہ قسم اگرچہ بنسبت قسم سابق کے امید نجات کی زیادہ رکھتی ہو تاہم خطر عظیم سے خالی نہین ہو بقراط کا قول ہو کہ اگر سکتہ قوی ہو اس سے نجات محال ہو اور اگر ضعیف ہو جب بھی نجات مریض کی آسان نہین یہ انسداد مجاری جو اس مرض مین ہوتا ہو اسکا وجود دو صورت سے خالی نہین ہو یا انطباق کے طور سے یا امتلا کیطرح سے انطباق یعنے چپیدہ ہوجانا اسطور سے ہوتا ہو کہ دماغ تک کوئی ایسی شے ایذا دہندہ پہونچے کہ اسکی وجہ سے حرکت انقباضی دماغ مین پیدا ہو خواہ جو کیفیت دماغ تک پہونچے اسکی وجہ سے قبض اور تکثیف پیدا ہو بوجہ اسکے کہ اس شے کی خواہ اس کیفیت کی طبیعت مین برودت شدید موجود ہو اور امتلا کبھی ایسا ہوتا ہو کہ مورم یعنے ورم پیدا کرتا ہو اور کبھی ورم پیدا نہین کرتا ہو امتلائے مورم ایسا ہوتا ہو کہ اس مقام خاص مین ایک مادہ ایسا حائل ہوتا ہو کہ بوجہ پری اسی کے سدہ پڑجاتا ہو اور مجاری کی تسدید بوجہ تمدید کے ہوجاتی ہو ایسے امتلاء سے جو قسم سکتہ کی پیدا ہوتی ہو صعب اور دشوار ہوتی ہو یہ مادہ حار ہو خواہ بارد اور جو امتلاء بلا ورم ہو اور اکثر یہی امتلا موجود ہوتا ہو اسکی بھی یہ صورت ہو کہ یا نفس دماغ مین خواہ قریب اسکے مجاری روح دماغی مین ہوتا ہو اور یہ خلط کبھی خون ہوتا ہو کہ بطرف بطون دماغ کے گرتا ہو یا خلط بلغمی ہو اور یہ خلط غالباً اور اکثر اوقات سبب انسداد اور سکتہ کی ہوتی ہو اور جو مادہ مجاری روح سے دماغ تک پہونچتا ہو اسکا حدوث اسوقت ہوتا ہو جسوقت بوجہ کثرت امتلا کے شرائین اور عروق بوجہ کثرت امتلا کے اور کثرت خون کے بند ہوجاتے ہین پھر اسوقت روح کو راہ نفوذ کی نہین ملتی اور بیدرنگ مختنق ہوجاتی ہو اور وہی کیفیت عارض ہوتی ہو جو کیفیت دونون رگ سباتی کے باندھنے سے پیدا ہوتی ہو کہ سقوط حس اور حرکت پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ ایسے انسداد کا وجود اگر کسی بدنی مادہ کیوجہ سے ہو وہ بھی یہی کیفیت پیدا کرے یہ سب اقسام سکتہ کے اور اسکے اسباب کی تفصیل ہو کبھی اطبا لفظ سکتہ سے فالج مراد لیتے ہین یعنے وہ فالج عام جو دونون جانب مین بدن کے عارض ہو اگرچہ اعضا بدن کے سب درست ہون اور کبھی سکتہ سے استرخا ہر ایک شق اور جانب کی مراد لیتے ہین جو اس شق خاص مین واقع ہو اور کلام بقراط مین بھی ان معنونکا استعمال وارد ہوا ہو اور کبھی ایسا سکتہ پیدا ہوتا ہو کہ مردے مین اور مسکوت مین کسیطرح کا تفرقہ باقی نہین رہتا ہو نہ اسکی سانس جاتی ہے اور نہ اسکی نبض مین حرکت ہوتی ہو اور نہ کسی ذریعہ سے شناخت ہوسکتی ہو کہ یہ شخص زندہ ہو یا مرگیا ہم نے خلق کثیر کو مبتلا اسی قسم مین سکتہ کے دیکھا ہو یہ لوگ ایسے تھے کہ انکی سانس رک گئی تھی اور نبض مین سقوط بتمامہ پیدا ہوگیا تھا شاید ایسے لوگ جو زندہ رہتے ہین انکی حیات کا سبب یہی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر حار غریزی انکا زیادہ محتاج ترویح کا نہین ہوتا اور نہ بخار دخانی کے دور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے از طرف حار غریزی کے کہ اسکی جہت سے زیادہ سانس کی درآمد برآمد ہو اور یہ عدم احتیاج اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ برودت حار غریزی کو عارض ہوتی ہے نہ اسقدر کہ حرارت غریزی کو بالکل فنا کردے اور نہ اتنی کم کہ حاجت ترویح اور نفض بخارات کے باقی رہے اسیواسطے شارع علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایسے مردے جنکی موت مشکوک ہو اور سکتہ سے مشتبہ ہو انکے دفن مین تاخیر مستحب ہے جبتک کہ انکا حال حیات اور موت بخوبی منکشف نہوجائے کم سے کم دو دن اور زیادہ مدت یہ ہے سترگھنٹہ تک انتظار کرین۔ سکتہ کا انجام اور انحلال بطرف فالج کے ہوتا ہے اسواسطے کہ جب طبیعت دفع مادہ کا دونون طرف نہ کرسکیگی پھر جو بدن کی شق زیادہ قابلیت قبول مادہ کی رکھتی ہے اسیطرف اس مادہ کو گرا دے گی خواہ جو شق زیادہ ضعیف ہوگی اُدھر گرا دے گی اور بحاری کے نکالنے سے مادہ کو دفع کرکے دماغ اور بطون دماغ سے دور ہٹا دیگی کبھی شناخت اسباب کی کہ سدہ جو موجب سکتہ کا ہے بطون دماغ کو شامل ہے اسطرح ہوتی ہے کہ اگر فقط موخر دماغ مین سدہ ہوتا جو حس متعلق مقدم دماغ سے ہے اسکا بطلان نہوتا خواہ چہرہ سے متعلق حس کا بطلان ایسے سدہ سے جو عام جمیع کو نہین ہے نہین ہوسکتا تھا بقراط نے کہا ہے جس صحیح آدمی کو دفعۃً دردسر عارض ہوکر سکتہ عارض ہوجائے وہ شخص قبل روز ہفتم کے مرجائے گا مگر اسکا اس امر مین اسے تپ لاحق ہو کہ اسکی حیات کی امید کرسکتے ہین یعنی تپ کیوجہ سے امید ہے کہ تحلیل سدہ کی ہوجائے اور سکتہ زائل ہوجائے

یہ بھی جاننا ضرور ہے اکثر سکتہ انہین لوگون کو عارض ہوتا ہے جنکے دانت نکل چکے ہین اور سن زیادہ ہو خواہ وہ لوگ جنکے بدنمین رطوبت زائدہ ہو خواہ کوئی تدبیر مرطوب کرتے ہون خصوصاً اگر باوجود رطوبت کے برودت بھی ہو۔ پھر اگر کسی حار مزاج یا خشک مزاج کو سکتہ عارض ہو نہایت درجہ کی دشواری واقع ہوگی اسلیئے کہ مضرت اس مرض کی ایسے مزاج کو بدون سبب عظیم کے نہین پہونچتی ہے اور سبب عظیم کا دفع بھی صعب اور دشوار ہوتا ہے اور ایسے سبب کے عروض سے مزاج بعد بعید رکھتا ہے اور تحمل بھی نہین ہوتا ہے کمتر عروض سکتہ کا بوجہ حرارت کے ہوتا ہے۔ فالج کا مادہ جب بدن کے دونون جانب مین منتشر ہوتا ہے سکتہ پیدا ہوتا ہے جیسے سکتہ کا مادہ جب کم ہوجائے کسی شق مین بدن کے فالج پیدا کرتا ہے اکثر سبب مورث سکتہ دونون بطن موخر دماغ مین ہوتا ہے اگر ہمراہ سکتہ کے تپ بھی غالباً ورم بھی ضرور ہوگا۔ جن لوگون کے خون مین غلبہ سوداویت کا ہو اور احتیاج فصد کی انھین زیادہ ہوتی ہے اور کثرت فصد سے انھین نفع بین حاصل ہوتا ہے کبھی جب فصد کسی مقام عصبی کی کھولی جائے اور نشتر براہ غلط عصب تک پہونچ جاتا ہے فوراً سکتہ انھین عارض ہوتا ہے اسیطرح استعداد سکتہ دوری کے بوجہ استعمال ادویہ حارہ حادہ کے ہوتی ہے اور علت عروض سکتہ کا بدورہی دواؤن کے استعمال سے اسلیے ہوتا ہے کہ اخلاط جو پہلے بھرے ہوے ہین انمین قابلیت پیدا ہوجاتی ہے اور اسکی تفصیل کسیقدر کلیات اور کتاب دوم مین جہان ذکر ادویہ حارہ حادہ کا ہے ہم کرچکے ہین انھین مقامات مین دیکھنا چاہیے

علامات فرق درمیان سکتہ اور سبات کے یہ ہے کہ سکوت کی آواز مین غطیط پیدا ہوتی ہے اور سانس مین اسکے آفت رفتہ رفتہ پیدا ہوتی ہے اور سبات یعنے جسکو سبات بوجہ برودت کے عارض ہو اسکو یہ بات دفعۃً عارض ہوتی ہے سکتہ مین اکثر اوقات صداع اور انتفاخ اوداج یعنے پھولنا وداجین کا اور درد کا اور سدر اور تاریکی بصر اور اختلاج تمام بدن مین عارض ہوتا ہے اور سوتے وقت دانت پیستا ہے اور کسل اور بدن زیادہ بھاری رہتا ہے اور بول مریض سکتہ مین زنگاری خواہ سیاہ برآمد ہوتا ہے اور اسمین رسوب مثل نشارہ یعنے برادہ کے خواہ نخالی یعنے مثل سبوس کے ہوتے ہین۔ جو سکتہ بوجہ اذیت کسی ضربہ خواہ سقطہ کے اور بشارکت اوف ہونے کسی عضو کے پیدا ہوا اسکی شناخت انھین قواعد سے جو بار بار امراض شرکی مین مذکور ہوچکے ہین اور جو سکتہ بوجہ ورم کے پیدا ہو کسیقدر تپ سے خالی نہین ہوتا ہے اور جو علامات اورام کے ہین وہ بھی مقدم سکتہ پر ہوتے ہین اور جو سکتہ بوجہ غلبہ خون کے ہو اسپر غلبۂ خون کے علامات جو کرر مذکور ہوچکے دلالت کرینگے اور چہرہ مین سرخی اور دونون آنکھین زیادہ سرخ ہونگی اور اوداج اونگھا سے گردنمین تمدد اور کشش ایسی ہوگی کہ تنی ہوئی رہین گی اور فصد زمانہ دراز سے نہ کھلی ہوگی اور جو چیزین مولد سودا ہون ان کا استعمال مرض سے پہلے ہوچکا ہوگا اور بلغم سے جو سکتہ پیدا ہوا ہے سپیدی اور آنکھوں کا رنگ و رخسارون کی تری وغیرہ دلیل ہوگی جیسے اوپر جا بجا مذکور ہوچکا۔ اگر ہمراہ تشنج کے دوار لازم پیدا ہوا اور تکرار عارض ہوتا ہو منذر بسکتہ ہے

معالجات جو سکتہ کسی اذیت خارجی کی وجہ سے عارض ہوا اسکا علاج یہی ہے کہ امراض دماغی اور خارجی کی تدبیر ایسی کرین کہ برطرف ہوجائے۔ اور جو سکتہ بشرکت کسی عضو کے پیدا ہوا اسی عضو کی تدبیر مناسب کرنی چاہیے کہ جسکی شرکت سے پیدا ہوا ہے جسطرح قانون عام مین بیان ہوچکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور دیگر مقامات میں امراض شرکی میں بھی مذکور ہوچکا۔ اور کثرت خون سے جو سکتہ پیدا ہو اسکی تدبیر یہ ہے کہ فصد فوراً کھولدیجائے اور خون بمقدار کثیر نکالا جائے کہ فی الحال افاقہ ہوجائیگا۔ اور بعد فصد حقنہ ان اجزا سے جو اوپر مذکور ہوچکے کرنا چاہیے کہ مادہ مرض سر سے نیچے اُتر آئے۔ اور غذا میں تدبیر لطیف کرنی چاہیے کہ فقط جلاب و ماء الشعیر کی جو قسم رقیق ہے وہی مستعمل ہو اور ماء الجبن کا بھی استعمال کریں اور جن چیزوں سے تقویت دماغ کی پیدا ہو انہیں سونگھائیں اور انمیں کسی قسم کی پیدا نہ کریں جیسے بخوبی ان تدابیر کا بیان ہوچکا ہے جو سکتہ مادہ بلغم سے پیدا ہو اگر با اینہمہ علامات خون کے بھی موجود ہوں جب بھی فصد کرنی چاہیے اور بعد فصد کے حقنہ کا استعمال کریں گر حقنہ قوی ہوں اور قوی شیافات کا حمول کرایا جائے جسمیں صوغ اور تلخہ لگاؤ اسکے بعد جرعہ جرعہ ایسی چیز پلائیں جسکا نگل جانا آسان ہو جو حبوب کہ معتدد ابحیطر انکے استعمال کے لائق ہیں انمیں سے حب فرفیون ہے اور ان تدبیرات کے بعد انکے سر اور اعضاء اعالی کی تکمید کمادات سخنہ سے کریں اور وہ نطولات استعمال کریں جنکے اجزا حشائش سخنہ ہوں مثل شبت اور شیح اور مرزنجوش اور برگ اترج اور ترنج اور حاشا و زوفا و اکلیل الملک صعتر قیسوم اور ایسے روغن جنمیں قوت اور اثر انہیں حشائش کا اور روغن سداب میں عاقرقرحا اور جند بیدستر اور جاوشیر لگا کر ملا کر استعمال کریں اور تمام بدنمیں روغن زیت کو جسمیں گندھک بھی پڑی ہو ملیں اور اگر کمادات قرنفل اور ہال یعنے خیر بوا اور ربباسہ اور جوز بوا او جنج سے کریں بہت صائب تدبیر ہے اور پاؤں کی مالش روغن حار سے جو بالفعل بھی گرم ہو اور آب گرم اور نمک سے کریں اور تمریخ مہرہ گردن کی سبعہ اور زنبق سے کریں اور صل نخاع یعنے سر کے چاند پر خردل اور سکبینج اور جند بیدستر اور فرفیون کی مالش کریں ادہان جیدہ میں سکوت کو یہ روغن مفید ہے کہ قثاء الحمار کا روغن تیار کریں خواہ روغن سداب یا روغن سقیل تازہ جو زیت کہنہ میں چالیس دن بھگو کر تیار کیا ہو خواہ زیت میں پکا کر سقیل کا عرق نکالا گیا ہو اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ روغن زیت کا کسی قسط خواہ مقدار معین سے لیکر دو اوقیہ اسقیل ڈالکر اسقدر جوش دیں کہ قابل ملنے کے ہوجائے اور ملکر اسکا اثر نکالیں اسیطرح روغن عاقرقرحا بھی دونوں طرح سے تیار کریں یعنی خواہ چالیس روز بھگو کر یا جوش دیکر بنائیں مگر جو روغن کہ اسکا استعمال کرنا منظور ہو اسمیں تھوڑا موم ضرور شریک کریں تاکہ بدنمیں کسیقدر ٹھہرے اور بوجہ چکنائی کے پھسل نہ جائے اور مروخات کی ابتدا دوائے ضعیف العمل سے کرنی چاہیے اگر ضعیف القوت دوا سے برآمد کار ہوجائے بہتر ہے ورنہ قوت ادویہ کی زیادہ کرنی چاہیے۔ اور انتقال ضعیف سے بطرف قوی کے بطور مناسب کرینگے۔ اور جب استفراغ مسکوت کے مادہ کا بذریعہ حقنہ وغیرہ کے ہوچکے پھر کچھ مضائقہ نہیں کہ انکی ناک کے قریب ایسی چیزیں لیجائیں جنسے عطسہ پیدا ہوتا ہے خصوصاً کندش جسے نکچھکنی کہتے ہیں خواہ اور سعوطات قوی یا قوی روغن اسی قسم کے۔ اور لوہا گرم کرکے انکے سر پر خود کیطرح رکھنا چاہیے اور سر پر ضمادات محللہ جو اوپر جابجا مذکور ہوچکے ہیں لگانے چاہییں۔ اور اگر ممکن ہو ایک پر روغن سوسن اور زیت میں ڈبو کر قے کرائیں خصوصاً اگر انکے معدہ میں کسیقدر امتلا محسوس ہو خواہ سکتہ سے پیشتر تخمہ ہوچکا ہو کہ ایسے وقت انتفاع قے کا زیادہ ہوگا۔ قے کرانے میں ایک اور قسم کا فائدہ ہے کہ ابکائی اور بہ تکلف قے پر آمادہ ہونیسے سر کے مزاج میں گرمی پیدا ہوتی ہے پس اگر سکتہ برودت اور رطوبت سے عارض ہوا ہے ضرور نفع ہوگا ریاح جو انکے بدنمیں ہوں انکے اخراج کی تدبیر بھی ضرور ہے کہ انکے اخراج سے خفت پیدا ہوتی ہے کبھی بہت جلد انکے منہ میں گول شے داخل کردیجاتی ہے جیسے مصروع کیواسطے اسکی صفت ہم بیان کرچکے تاکہ حالت سکتہ میں انکے دانتوں کو ضرر نہ پہونچے جب کسیقدر کیفیت سکتہ کی طاری ہونے لگے اور گویا افاقہ کا ہو واجب ہے کہ تھوڑا سا روغن بیدانجیر جو آب سداب میں پختہ کیا ہو بمقدار دو درم کے ہمراہ ماء الاصول کے دیا جائے اور رفتہ رفتہ مقدار میں زیادتی کیجائے تاکہ پانچ درم تک نوبت پہونچے۔ اور اگر استفراغ ممکن ہو بمقدار ایک بندق تریاق خواہ مثرودیطوس خواہ شلیثا اور انقرویا او سنجرینا انکے حلق میں ٹپکایا جائے اور ادویہ مفردہ سے جند بیدستر ایک مثقال ہمراہ ماء العسل خواہ سکنجبین کے اگر پینے کی طاقت ہو بقدر ایک باقلہ کے پینے کی چیز مناسب انکے واسطے تنہا ماء العسل یا اسمیں افادیہ بقدر حاجت کے شریک کرکے مناسب ہے پھر جب ور کسیقدر خفت پیدا ہو غرغرے اور عطوسات کا استعمال کیا جائے۔ اور پچھنے پس گردن اور فقرہ پر بھرے ہوئے یا بلا شرط یعنے خالی لگائے جائیں جبکہ مادہ ہو اور گہوارہ میں بٹھاکر انہیں بآسانی جھلانا چاہیے اور بعد تین ہفتہ کے حمام کرانا چاہیے اور بروز حمام تمریخ ادہان گرم سے کرنی چاہیے بعد تنقیہ کلی کے انکے واسطے غرغرہ مفید ہے کہ طبیخ حاشا اور زوفا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور فوتنج اور صعتر وغیرہ سرکہ مین جوش دے کر تھوڑا سا شہد ملا کر غرغرہ کرائین خواہ آب چقندر مین عاقرقرحا اور موزیج اور حاشا اور سماق جوش دین اور اس سے قوی تر یہ ہو کہ فلفل دارفلفل زنجبیل موزیج بورہ ارمنی گل سرخ کو کوفتہ کر کے سکنجبین مین آمیختہ کر کے شیاف تیار کرین اور انکا استعمال خواہ بطور مضغ اور چبانے کے ہو یا بطور غرغرے کے طبیخ زوفا اور مصطگی مین ملائین قریباً اسی کے فائدہ مین اگر استعمال ہو سکے یہ بھی دوا ہو کہ فلفل اور دارفلفل اور خردل اور فوتنج کا استعمال منجملہ مضوغات کے یہ ہو کہ فوتنج اور موزیج اور فلفل اور مرزنجوش اور خردل کو جدا جدا خواہ یکجا کر کے چبائین اور نہین گل سرخ بھی ملائین اور سماق کا استعمال پر ضرور رہو اور وج ترکی تنہا اس مرض کو زائل کر دیتی ہو اور اسکی تاثیر بھی قوی ہو اگر ادہان حارہ سے جو قوی التاثیر ہین تدہین کرین کہ انسے تقویت روح کی ہوتی ہو یعنے جو روح اعصاب مین ہو انکو یہ روغن قوی کرین اور جو فضول بہت پرانے ہون خواہ انکی تحلیل مین کسیطرحکی درشتی نہونے پائے انکو تحلیل کر دین. اسکا فائدہ بھی بہت ہو جیسے روغن سوسن اور اسکے بعد روغن مرزنجوش اور روغن بابونہ اور روغن قسط اور اذخر خصوصاً ایسے روغن کا سر پر ملنا کہ اس تدبیر پر تمام امراض راس مین اعتماد ہو خصوصاً جب ان ادہان مین کسیقدر اثر اور زوفا اور حاشا اور صعتر وغیرہ کی بھی ہو سکے مریضونکی غذا نسبت ارباب صرع کے زیادہ لطیف ہونی چاہیے. رائے صائب یہ ہو کہ انکی غذا مین فقط روٹی ہو اور انجیر خشک کے ساتھ روٹی کا استعمال بہت اچھا ہو اور اب کھانیکے کسی شروب کا استعمال انکے حق مین نہایت درجہ مضر ہو. اور جب رات کو کچھ کھانیکا قصد کرین اُس سے پہلے کسیقدر ریاضت خفیف کر لینے مین کوئی مضائقہ نہین ہو اور جو اعضا مسترخی ہو گئے ہین انکو کسیقدر حرکت دین اور جب غذا کھا چکین اسکے بعد بہت جلد سونے کا ارادہ نکرین بلکہ اتنا ٹھہرین کہ معدہ سے اتر جائے اور ہضم شروع ہو اسلیے کہ حالت نوم مین بخارات غیر منہضم ایسے اٹھین گے کہ غذا ہضم سے باز رہیگی اور ہضم غذا مسدود کو انسے بخارات کے منع کرتا ہو. بعض اطبا ایسے مرضا کے حق مین صعتر ہمراہ عدس کے پسند کرتے ہین اور زبیب اور بادام اور انجیر زردآلو اور ازین قسم اور فواکہ جنکا نقل انکے مناسب حال ہو بھی تجویز کرتے ہین اور شراب جدید انکو ناموافق ہو کہ اسمین فضول زیادہ ہوتے ہین اور شراب کہنہ چونکہ سریع النفوذ ہو اور دماغ تک اسکا اثر جلد پہونچ جاتا ہو اور دماغ مین نرمی پیدا ہوتی ہو بلکہ انکے واسطے ایسی شراب جو نہ جدید ہو اور نہ عتیق بلکہ بین بین ہو درکار ہو. مسکوت کو جب تپ عارض اسکی تدبیر مین توقف کرنا چاہیے تاکہ حقیقت حال کا انکشاف ہو جائے. اور بہتر گھنٹہ یعنے تین شبانہ روز کا انتظار کرنا چاہیے کبھی یہ تپ بطور بحران کے ہوتی ہو اگر اتنی دیر تک توقف کے بعد حال بخوبی معلوم ہو جائے کہ یہ تپ بحرانی نہین ہو بلکہ کسی ورم خواہ کسی مادہ کی عفونت سے پیدا ہوئی ہو پس یہ تپ مہلک ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ سکتہ اور فالج مین چونکہ مجاری اور منافذ تنگ ہو جاتے ہین اسیوجہ سے ادویہ مستفرغہ مسہلہ وغیرہ سے خاص مادہ مرض کا استفراغ دشوار ہوتا ہے لہذا ضرر استفراغ کا زیادہ اور فائدہ کم ہوتا ہے. یہ سب قواعد اچھی طرح معلوم کرنے چاہیین

فن دوسرا امراض عصب کے بیان مین

اس فن مین ایک ہی مقالہ ہو **مقالہ پہلا** عصب یعنے پٹھے کا محل نشو اور جگہ پیدائش اور اسکی تقسیم اور شکل اور طبیعت اور تشریح یہ سب امور فن کلیات کے فصول اور ابواب مناسب مین مذکور ہو چکے اب ہم امراض عصب کا بیان بیان پر کرتے ہین. امراض عصب تین قسم کے ہوتے ہین. امراض مزاجی امراض آلیہ اور انحلال فرد جو تفرق اتصال کی قسم خاص ہو بنسبت عصب کے پٹھونکے افعال طبعی اور افعال حس اور افعال حرکت تینون مین آفت پیدا ہوتی ہو جو محرک سخت اور تند ہین انھین احداث امراض عصب مین اتنا زیادہ دخل ہو کہ اور اعضا کے امراض پیدا کرنے مین اتنا دخل انکو نہین ہو اسلیے کہ اعصاب خود آلہ حرکات ہین محرک ضعیف کی مثال یہ ہو کہ مثلاً کسی رسی کو کپڑے زور سے کھینچنا خواہ کسی گرانبار شے کو اٹھانا اور اسیطرح جس حرکت مین تمدید قوی خواہ عصر اور تقبض پیدا ہو وہی مثال محرک قوی اور ضعیف کی ہو. ایسے محرک کے ضرر پر استدلال کی ابتدا پٹھے کے افعال حس اور حرکت سے ونیز اس کی نرمی اور سختی سے کرتے ہین اور دماغ کی مشارکت اور فقرون کی شرکت جو عصب سے ہو اور جو اوجاع عصب مین پیدا ہوتے ہین ونیز جو مواد کہ عصب سے مخصوص ہین انسے بھی استدلال کیا جاتا ہو اکثر اور بیشتر وہ علامات جنکے ذریعہ سے احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

وہی ہیں جو ضرر افعال اور تغیر لمس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جب عصب کے مرض میں اشتباہ ہو کہ رطب ہے یا خشک ہے انکی شناخت کیفیت عروض سے کرتے
ہیں کہ اگر دفعۃً عارض ہوا ہے بیشک رطب ہے اور عضو ماؤف کی کیفیت جذب رطوبات میں بھی ملاحظہ کرتے ہیں خصوصاً روغن کو اگر جذب کرے بلاشک
مرض یابس ہے بشرطیکہ وہ عضو کسی گرمی خارجی سے گرم نہ کیا گیا ہو اور بعد تنقیہ کے ریاضت کرنی تبدیل مزاج کا افضل طریقہ ہے بشرطیکہ وہ ریاضت مناسب
اور خاص اسی عضو کے ہو جیسے کلیات میں بیان ہو چکا۔ اعصاب کے تنقیہ میں جو حاجت بنظر تبدیل مزاج کے ہوتی ہے پس اکثر کل مادہ کے استفراغ کی ضرورت
اسوقت ہوتی ہے اگر مادہ بارد ہو اور ایسے مادہ کے ادویہ مستفرغہ قوی دوائیں ہیں جیسے شحم حنظل اور خربق وغیرہ خصوصاً خربق سپید کے ذریعہ سے جب کہ
گرائی جائے اور فربیون اور لاتیغ اور سکبینج اور تمام صموغ قویہ اور ایارجات کبار جو قوی ہیں اور استفراغ لطیف واسطے بلغم کے حمام یابس سے اور ریاضت
معتدل سے ہوتا ہے جیسا ادویہ عصب کے مزاج کو بدل دیں انکا ذکر دماغ کی بحث امراض میں ہو چکا خصوصاً جو چیز کہ اسمیں دہنیت ہو خواہ وہ خود دہن کے اقسام
سے ہیں۔ اور اگر چربی کا استعمال کیا جائے سباع اور درندہ جانوروں کی چربی مفید ہوگی اور روغنہائے گرم کا ملکر لینے درد جیسے ہندی ہیں [illegible]
کہتے ہیں جیسے ملکر زیت خواہ ملکر روغن بان کہ یہ سب امراض بارد عصب کے مناسب ہیں اور انکی صلابت کو نرم کر دینگے۔ روغن قسط اور روغن
حندقوقی جسکو بسکھپرا کہتے ہیں امراض باردہ عصبانیہ کیواسطے خصوصیت رکھتا ہے۔ بعد ان ادویہ کے نطول اور عصارات مسخن مزاج کے مفید ہیں مگر انکے
قوی ہونے کی زیادہ ضرورت ہے اور مبالغہ اور اہتمام زائد ان امراض کی تدبیر میں بھی کرنا چاہیے یعنی نفوذ دوا کا زیادہ ہو خواہ بذریعہ تحلیل کے خواہ تفتیح
مسامات کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر امراض عصب میں بقصد علاج کے موخر دماغ جو منبت اعصاب ہے اسی کا قصد کیا جاتا ہے سوائے اس مرض
کے جو چہرہ میں ہو اسکے بعد جو عصب عضو مریض کی حرکت پوری کرتا ہے اسکا قصد کیا جاتا ہے عصب کو بہت سی چیزیں مضر ہیں اور بہت سی چیزیں
مفید بھی ہیں۔ اور اکثر ایسی اشیا کا بیان نقشہ جات ادویہ مفردہ میں ہم کر چکے ہیں اور اسکا اعتبار اسکے خاص احوال اور امراض میں کیا جاتا ہے جو
عصب سے متعلق ہوں۔ جو چیزیں مقوی اعصاب ہیں مشروبات میں انکی مثال جیسے دج مرغی اور جندبیدستر حب الصنوبر دماغ خرگوش صحرائی برنج
اسطوخودوس خاصکر مقدار شربت ان اجزا کی خواہ فقط اسطوخودوس کی ایک درہم گولی بناکر تنہا خواہ ہمراہ شراب عسل کے استعمال کریں۔ اور ریاضت
بدرجہ اعتدال بھی اعصاب کو مفید ہوتی ہے۔ اور ادہان حارہ کی مالش بھی مفید عصب کو ہے مضرات جیسے جماع بحد افراط اور کثرت سے اور امتلاء معدہ
پر سونا اور بہت سرد پانی خواہ برف کا پانی۔ اور بکثرت پانی کا استعمال کرنا اور سکر اور شراب کثیر اسلیے کہ بوجہ شدت لذع کے مضر ہوتی ہے اور چونکہ ہمارا سرکا
طبیعت خل اور سرکہ کی طرف ہوتا ہے برودت پیدا کرکے مزاج عصب کی منافی ہوتی ہے اسیطرح جو شئے ترش اور نفاخ ہو اور رقبوت عمر وہ ہو وہ بھی ضرر
اور کثرت فصد کی بھی ضرر کرتی ہے۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ اس مقالہ میں وہ امراض عصب کے بیان کریں جو مزاجی اور سددی ہوں اور جو اورام اور قروح
اعصاب میں پیدا ہوتے ہیں انکا بیان کتاب چہارم میں کیا جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب سرد عصب کو بایں وجہ مضر ہے کہ اسکو ہضم رطوبات
سے عاجز کر دیتا ہے اور جب ہضم رطوبات نہو ویسی ہی خام بلانضج باقی رہتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غاریقون مقوی عصب ہے اور اسمیں تحلیل
پیدا کرتی ہے اور تنقیہ فضول عصب بھی کرتی ہے **فصل پہلی فالج اور استرخا کا بیان** لفظ فالج کا اطلاق کبھی بلاقید اور بدون تخصیص کے ہوتا ہے
اور کبھی تخصیص بطور محقق ہوتا ہے مطلق فالج سے مراد استرخا کسی عضو کا ہوتا ہے کسی جانب میں ہو خواہ طرفین میں اور مخصوص فالج وہی ہے کہ ایک جانب میں
بدن کے سر سے پاؤں تک جتنے اعضا طولاً واقع ہیں سب میں استرخا واقع ہو اور اسی خاص قسم سے فالج کے ایک قسم وہ بھی ہے کہ اسکی ابتدا گردن سے
ہو اور چہرہ اور سر میں کچھ آفت نہ پہونچے اور دونوں صحیح ہوں۔ اور ایک وہ قسم ہے کہ زسرتا پا کوئی آفت سے محفوظ نہو اور زبان عرب اور انکے محاورہ میں
لفظ فالج کے یہی معنی ہیں جو بیان ہوچکے ہیں اسلیے کہ لفظ فالج کی مشتق فلج سے ہے اور اسکے معنے دو حصہ برابر کرنا خواہ تنصیف کرنیکے ہیں جب فالج کے معنے مطلق
استرخا کے مراد ہوں کبھی اس سے وہ بھی قسم مراد ہوتی ہے کہ دونوں شق میں بدن کے عام ہو سوائے اُن اعضائے سر کے کہ اگر انمیں بھی آفت ہوتی ہے
پھر سکتہ میں اور اسمیں کچھ فرق نہ باقی رہتا۔ اسیطرح مطلق فالج کی ایک وہ بھی قسم ہے کہ ایک ہی انگلی بحس ہو جائے۔ یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ حس اور حرکت کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

بطلان اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ روح حساس اور محرک کا نفوذ اور پہونچنا بطرف اعضا کے بند ہو جائے خواہ پہونچنا روح کا بند نہو مگر اس عضو میں ایسا فساد ہو کہ اثر اس روح کا قبول نہ کر سکے۔ اور فساد مزاج عضو کا کبھی بوجہ حرارت کے ہوتا ہے اور کبھی بوجہ برودت کے بھی ہو جاتا ہے خواہ رطوبت کا غلبہ یا خشکی کی زیادتی سے فساد عضو میں پیدا ہوتا ہے لیکن افراط حرارت اگر کسی عضو میں ہو شاید مانع حس اور تاثیر روح کو بدرجہ غایت نہو گی جیسے ارباب ذبول اور مدقوقین کی کیفیت مشاہدہ میں آتی ہے کہ باوجودیکہ حرارت انکے اعضائے اصلی میں بدرجۂ غایت ہوتی ہے تاہم انکی حس اور حرکت باطل نہیں ہوتی اور یہی صورت غلبۂ یبوست کی بھی ہے کہ مانع حس اور حرکت اور قبول تاثیر روح کی نہیں ہوتی۔ ہاں غلبہ برودت اور رطوبت البتہ اگر مزاج میں کسی عضو کے ہو اکثر مانع حس وحرکت ہوگا اور یہ بات از روے دلیل کے بھی چندان بعید نہیں ہے اسلیے کہ برودت مزاج روح کی ضد ہے۔ اور روح میں تخدیر پیدا کرتی ہے اور رطوبت چونکہ عضو مرطوب المزاج کو آمادہ بلادت اور کندی پر کرتی ہے بایں وجہ مانع حس وحرکت ہوگی اگرچہ ضد مزاج روح کی نہیں ہے۔ اب یہ امر محقق ہوگیا کہ بعض اسباب بطلان حس اور حرکت سے غلبۂ برودت اور رطوبت سازجہ کا ہے جو بلا مادہ ہو۔ مگر ایسی برودت اور رطوبت کے ضرر کی تلافی میں فقط تسخین کافی ہوتی ہے۔ اور شاید یہ برودت اور رطوبت سازج تمام بدن میں عام نہیں ہوتی خواہ شق واحد میں ہو اور دوسری جانب میں نہ ہو بلکہ اگر ایسی برودت اور رطوبت پیدا ہوگی فقط ایک ہی عضو میں پیدا ہوگی۔ گمان غالب یہ ہے کہ جو فالج اور استرخا اکثر پیدا ہوتا ہے اسکا سبب یہی ہے کہ احتباس روح کا ہو جائے۔ اور احتباس روح بسبب انسداد اور احتراق مسام کے اور بند ہو جانے ان مسامات کے ہوتا ہے جنکی راہ سے روح بطرف اعضا کے پہونچتی ہے اور منشا اس انسداد کا قطع ایک جانا ہوتا ہے پھر انسداد کبھی بطریق انقباض مسام کے ہوتا ہے اور کبھی اسطرح پر کہ خلط اگر مسامات میں راہ کو روک کر مانع نفوذ ہوتی ہے۔ اور کبھی دونوں باتیں جمع ہو جاتی ہیں اور یہ اجتماع ورم میں پیدا ہوتا ہے پس سبب استرخا اور فالج کا جو انقطاع آمد شد روح کا اعضا سے کرتا ہے یہی ہے کہ انقباض مسام میں پیدا ہو اور امتلا مادہ مسامات میں ہو جائے خواہ ورم اور انحلال فرد عارض ہو۔ اور اگر انسداد آمد وشد روح کی بوجہ بندش سخت کے جو بدن کے اوپر کی جانب ہو پیدا ہو اس جہت سے جو استرخا اور بطلان حس وحرکت عارض ہوتا ہے وہ ایک امر عارضی ہے اور فقط بندش کے کھل جانے سے اسکا زوال ہو جاتا ہے اور زیادہ تدبیر خواہ علاج کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اور کبھی استرخا خواہ انقطاع مذکور بوجہ انضغاط شدید کے عارض ہوتا ہے جیسے بروقت ضربہ اور سقطہ کے تنگی مسامات میں پیدا ہو خواہ اگر فقرات بدن کے کسی طرف جھک جائیں اور مائل ہو جائیں یا کسی ایک جانب سے فقرات ٹوٹ جائیں داہنی طرف کے خواہ بائیں جانب کے پس اسی وجہ سے اس عصب میں انضغاط اور تنگی پیدا ہو جو ان فقرات سے نکلتا ہے مگر یہ انضغاط بطور تمدید کے پیدا ہوگا نہ یہ کہ ضغطہ پیدا ہو اسلیے کہ فقروں کے ملنے کی صورت یہ ہے کہ دونوں طرف پیش اور پس مخارج عصب نہیں ہیں کیونکہ مخارج عصب جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے جہت پیش اور پس سے نہیں ہیں کبھی انقباض مسام بوجہ غلیظ ہو جانے جوہر عضو کے پیدا ہوتا ہے جو امتلاے شاذ یعنے مانع نفوذ روح ہے اسکا وجود بوجہ ایسے مواد رطب و سیال کے ہوتا ہے جس سے عضو معلوم بھیگ جاتا ہے اور اسکے بھیگنے اور تر ہونیکے بعد یہ مادہ شگافوں میں عصب کے جاری ہوتا ہے خواہ مبادی اعصاب میں اور اعصاب کے شعبوں میں ہو کر ٹھہر جاتا ہے اور جس راہ سے روح کی آمد ورفت ہے اسے بند کر دیتا ہے ورم کا حال بھی ایسا ہی ہے کہ جب کبھی منابت اعصاب یعنے مقام روئیدگی میں پھوڑے عارض ہو خواہ جو شعب اعصاب کے ہیں انمیں پیدا ہو اس جہت سے منافذ بند ہو جائیں۔ پٹھے کے کٹ جانیکی کیفیت ہے جو پٹھا طول میں قطع ہو جاے اس سے کچھ بڑا ضرر حس وحرکت کو نہیں پہونچتا اور اگر عرض میں عصب مقطوع ہو حس وحرکت کو مانع ہوگا انہیں اعضا کی جو کسی شق میں جسم کے واقع ہیں اور ان اعضا کی جو مجاری متصل درمیان عضو مذکور اور لیف مقطوع کے ہیں انہیں مجاری کے ماؤف ہونیسے حس وحرکت باطل ہوگی اب اس جگہ یہی جاننا ضرور ہے کہ نخاع کا حال دو حصوں میں منقسم ہونے کا مثل دماغ کے ہے اگرچہ حس کو تمیز اس انقسام کی نہیں ہے اور کیونکہ تقسیم نخاع کی دو حصوں میں نہو حالانکہ نخاع بھی دماغ کی دونوں قسم سے اگتا ہے اور شئے واحد کے دو منبت نہیں ہو سکتے۔ اور جب نخاع کے دو حصہ ثابت ہوے پھر کیا بعید ہے کہ ایک حصہ کی بوجہ قوت اور کمی استعداد وقبول مادہ مرض کے طبیعت حفاظت صحت پر کرے اور دوسرا شعبہ خواہ حصہ نخاع کا جو ضعیف ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ مین قبول مواد کی لیاقت زیادہ ہو سطرف مادہ کو گرائے اور اسیطرح یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ صدمہ ضربہ او سقطہ کا ایک شعبہ مین نخاع کے پہونچے خواہ جو شعبہ اس حصہ سے دماغ کے متصل اور قریب ہو جو عضو فضلہ دماغی مجتمع ہوا اور بوجہ اس قریب کے اسی شعبہ کیطرف طبیعت دفع فضول دماغی کرے۔ عاقل کو سزاوار نہیں ہو کہ فالج کے مادہ کا اختصاص ایک ہی شق بدن خیال کرکے تعجب کرے اور اسلیئے کہ طبیعت کو باذن اپنے خالق تعالی شانہ کے ایسی قدرت ہو کہ اس سے باریک تر امور مین تمیز اور امتیاز کر لیتی ہو اور جس شخص کو وہ قواعد اور احکام جو فن کلیات مین اس قسم تصرفات طبعیہ کے سمجھنے بیان کیئے ہین جو ضوابط اور یہ مختلف التاثیر مین جو فعل طبیعت کا مذکور ہوا ہو بخوبی یاد ہون وہ کبھی اس مادہ کی ریزش سے ایک جانب مین سوائے دوسری جانب کے متعجب نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اکثر مادہ رطب بطرف اطراف کے بوجہ غلبہ حرارت کے انھین اطراف پر گرتا ہو خواہ بوجہ کسی حرکت ناگہانی کے اسقسم خوف یا بیتابی اور غضب اور حزن اور غم کے یہ مادہ دفع ہوتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اگر آفت خواہ مادہ جو مورث فالج ہو کسی پوری شق مین بطون دماغ کے پورا متصل ہو اس سے جس شق مین بدن کے یہ مرض پیدا ہوگا تمام شق اور جانب کو ماؤف کریگا اور چہرہ کی شق بھی ماؤف ہو جائیگی اسیطرح اگر مجاری شق واحد دماغ کے یہ مادہ موجود ہو جب بھی یہی صورت ہوگی اسیطرح دونون جانب مین بطون دماغ کے خواہ دونون شق کے مجاری مین یہ مادہ ہو سکتہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ مادہ نزدیک نبت نخاع کے ہو تمام بدن مفلوج ہوگا اور اعضاے وجہ مفلوج نہونگے اور بیشتر باوجود مفلوج ہونیکے جلد مین سر کے خدر بھی پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ نفوذ حس ممتنع ہوا سواسطے کہ سر کی جلد مین عصب حساس عنق سے آتا ہو جیسا کتاب اول کے فن تشریح مین بیان ہو چکا اور نبت نخاع کی کسی شق مین یہ مادہ ہو اس شق مین بدن کے تمام و کمال مرض پیدا ہوگا سوائے چہرہ کے اور اگر نبت عصب سے اتر کے یہ مادہ ہو اور مستغرق ہو یعنی بخوبی ہو خواہ ایک ہی شق مین اس مقام کے ہو اور مستغرق نہو اسوقت استرخا یا فالج اس عصب مین اس شق کے ہوگا جو متصل اس مقام کے ہو اور اگر نبت عصب مین نہو بلکہ یہ مادہ کسی عصب مین ہو فقط وہی عضو مفلوج یا استرخی ہوگا جو اس عصب سے خاص ہو بشرطیکہ تمام عصب مین مادہ ہو اور اگر یہ مادہ نصف مین عصب کے خواہ کسی حصہ مین مجموع عصب کے ہو استرخا اور فالج اسیقدر حصہ مین عضو کے ہوگا جس سے قوت حرکت کی اس عضو ماؤف مین آتی تھی اور اب بوجہ مادہ خواہ انحلال فرد یا ورم اس حرکت مین نقصان پڑ گیا ہو بعض قسم فالج کی بطور بحران مرض قولنج کے ہوتی ہو اور اکثر ایسے فالج مین حس باقی رہتا ہو اسلیئے کہ یہ مادہ اعصاب حرکت مین ہوتا ہو اور اعصاب حس مین نہین ہوتا بعض اوائل اطبانے ذکر کیا ہو کہ جب قولنج بعض شق مین شقین جسم سے عام ہوا اکثر قاتل ہوتا ہو اور اگر کسیکو نجات ایسے قولنج سے ملتی ہو فقط اسیوجہ سے ہوتی ہو کہ فالج سے بحران ہوا و طبیعت اس مادہ قولنج کو جسکی ردائت وہانتک آئی تھی بطرف خارج کے دفع کرے اور چونکہ غلظ اس مادہ مین زیادہ ہوتا ہو اور بذریعہ عرق اور پسینہ کے باہر نہین نکل سکتا لہذا اعصاب مین پوشیدہ ہو کر فالج پیدا کرتا ہو اور اکثر ایسے فالج مین حس بحال خود ثابت رہتا ہو ایک فالج کی قسم وہ بھی ہو جس سے بحران امراض حادہ کا ہوتا ہو کہ مادہ کا انتقال بطرف اعصاب کے ہوتا ہو اور یہ بحران اسوقت ہوتا ہو کہ طبیعت بوجہ ضعف کے جو بنظر مرض خواہ ضعف مرض کے تھا اور استفراغ تام پر نہوا اسوقت دفع ناقص کرکے فالج وغیرہ پیدا کر دیتی ہو اکثر فالج کے عروض کا زمانہ بروقت شدت برودت کے فصل زمستان مین ہوتا ہو اور کبھی فصل ربیع مین بھی فالج عارض ہوتا ہو جیسے حرکت امتلاے مادہ کی ربیع مین ہوتی ہو۔ بلاد جنوبی مین جن لوگون کے سن پچاس برس خواہ اس سے قریب ہو دیکھے ہین انھین کو یہ مرض لاحق ہوتا ہو بسبب کثرت نوازل کے جو انکے سرون سے دفع ہوتے ہین اور نوازل کی کثرت کا سبب یہ ہو کہ مزاج جنوبی رطوبات سے سرون کو پر کر دیتا ہو نبض مفلوج کی ضعیف بطی متفاوت ہوتی ہو اور جب قوت کو مرض گھٹا دے اسوقت ضعف اور تواتر بھی پیدا ہوتا ہو اور معہذا نبض مین فترات غیر منتظم پیدا ہوتے ہین۔ بول مفلوج کا اکثر اوقات ابیض اور زیادہ سرخ ہو جاتا ہو جب کہ بدن مین اسقدر ضعف پیدا ہو کہ تمیز خون کی مائیت سے نہ کر سکے خواہ رگونمین بوجہ ضعف کے جاذب خون کی قوت باقی نہ رہے یا کوئی درد ہمراہ فالج کے پیدا ہوا ہو کوئی اور مرض اسکے ہمراہ لاحق ہو کبھی مفلوج کی جانب صحیح ایسی گرم ہوتی ہو جیسے آگ بھڑک رہی ہو اور شق مفلوج اتنی سرد ہوتی ہو گویا کہ برف ہو رہی ہو اور شق بارد کی نبض ساقط معلوم ہوگی جیسا کہ قاعدہ برودت یہی ہو کہ مانع حرکت ہوتی ہو اور بیشتر یہ برودت اتنی زیادہ ہوتی ہو کہ اس طرف کی آنکھ چھوٹی ہو جاتی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر اعضاے مفلوج کی رنگت مثل صحیح اعضا کے ہو اور زردی اعضا مین پیدا ہو جاے اور نہ زیادہ ضمور اور لاغری عارض ہو تو اسکی صحت کی امید زیادہ
ہو بہ نسبت اسکے کہ اگر رنگ زرد ہو جاے خواہ عضو مفلوج لاغر ہو جاے کبھی انتقال بطرف فالج کے سکتہ او صرع اور قولنج اور اختناق رحم او
نیز حمیات اور اورام سے بھی بطور بحران کے ہوتا ہے اور جو فالج فقرون کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے عارض ہو اکثر مہلک اور قاتل ہوتا ہو او
جو فالج ایسے صدمہ سے عارض ہو جسمین عصب زیادہ کوفتہ نہو جاے وہ بھی کبھی زائل ہو جاتا ہو۔ اور اگر زیادہ کوفتہ ہو جاے امید صحت کی نہین ہوتی
اور جس قسم مین امید صحت کی ہو ابتدا مین اسکا علاج کرنا چاہیے۔ اور انبساط مادہ فالج کا بطرف سکتہ کے اور مادہ سکتہ کو بطرف فالج کے سکتہ کی فصل
مین ہم بیان کر چکے **علامات** جو فالج بوجہ التواے عصب خواہ سقطہ او ضربہ یا قطع عصب کے ہو اسپر دلالت سبب کی ہی ہو کہ دفعتہ عارض ہوتا ہو او
کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی اور جو قبول اثر علاج کرے یقین کرنا چاہیے کہ قطع عصب سے پیدا نہین ہوا ہو بلکہ ورم وغیرہ سے عارض ہوا ہو اور اگر سبب
ورم گرم کے فالج عارض ہو اسکی علامت یہ ہو کہ تمدد اور وجع اور تپ بھی ہوگی اور اگر ورم صلب سوداوی سے ہو لامسہ سے دریافت ہوگا او عصب
مین ایک سنگی بخوبی محسوس ہوگی۔ اور اگر درد قبل از عروض فالج کے ہوا ہو پس اکثر یہ بعد ضربہ او سقطہ ورا التوا اور ورم حار کے ہوتا ہو اور اگر ورم رخو اور نرم
سے عارض ہوا ہو اسپر استدلال شاق اور دشوار ہو۔ لیکن جمیع احوال مین خفیف درد اور خدر اور تپ نرم سے خالی نہین ہوتا او جب زیادہ حرکات
خواہ اغذیہ منافی کا استعمال ہوتا ہو کمی بیشی درد مین پیدا ہوتی ہو۔ اور دفعتہ ایسا فالج عارض نہین ہوتا ہو اور ان سب امور کے بعد ایک شناخت یہ بھی
ہو کہ بیمار کو بر وقت ارادہ حرکت کے اسی مقام متورم مین ایک مانع حرکت کا دفعتہ محسوس ہوتا ہو جو فالج بوجہ کسی رطوبت فاش او کھلی ہوئی کے پیدا
مریض کو احساس سبب کا بخوبی عضو مفلوج مین ہوتا ہو۔ اور جو فالج بوجہ غلاظت عصب کے پیدا ہو اسپر دلیل یہ ہو کہ اگر بہ تکلف خود بیمار اس عضو مین
قبض پیدا کرے یا کوئی او قبض پیدا کرے پھر اس عضو کا پلٹنا اور بطرف انبساط اور استرخا کے رد کرنا بہت دشوار ہوتا ہو اور اعضا بدن کے اسقدر نرم
نہین ہوتے جیسے فالج مطلق مین نرم ہوتے ہین۔ اور اگر مادہ فالج مین خون بھی داخل ہو اوداج کی پری اور عروق او چشم کی کیفیت اسپر دلیل ہوگی
او بعض مین بھی امتلا زائد پایا جائیگا او سب دلائل کثرت خون کے جو مکرر مذکور ہو چکے موجود ہونگے۔ اگر مادہ رطوبت سے تنہا فالج پیدا ہو سپیدی
رنگ کی اور ترہل اسپر دلیل ہوگا۔ اور اگر قولنج کے بعد خواہ حمیات حادہ کے فالج عارض ہو اسپر خود یہی امراض دلیل ہونگے۔ اور اگر سبب فالج کا سوء
مزاج سازج بلا مادہ ہو بارد ہو خواہ رطب وہ بھی دفعتہ عارض نہوگا اور نہ اور علامات مادی اسوقت پاے جائینگے اور بذریعہ لمس کے اسپر حکم قطعی
کرینگے خواہ او اسباب موثر جو عضو خاص مین موجود ہونگے انسے استدلال کیا جائیگا بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر لڑکا پیشاب برنگ سبز کرے یہ
رنگ منذر فالج یا تشنج کا ہوتا ہو **معالجات** واجب ہو کہ پانچون امراض عصب یعنی خدر اور تشنج اور رعشہ اور فالج اور اختلاج مین فصد اصلاح
موخر دماغ کا رہے اور بعجلت استعمال ادویہ قوی کا اوائل مرض مین نہ کرنا چاہیے یعنی چہارم او ہفتم تک قوی دوا کے استعمال مین تاخیر مناسب ہو اور اگر مرض قوی ہو
روز چہاردہم تک بھی تاخیر مناسب ہو اور اس زمانہ مین اقتصار ادویہ ملطفہ پر کرے جنسے تلیین حاصل ہو اور اسہال بذریعہ حقنہ کے اس زمانہ مین جو خطیر ہو اور بعد
اس زمانہ کے استفراغ مادہ کا بذریعہ مستفرغات قوی کے کرین۔ غذائی تدبیر یہ ہو کہ اول ظہور مین اس مرض کے مفلوج کو ماء الشعیر اور ماء العسل دو دن خواہ
تین دن دینا چاہیے۔ اور اگر قوت متحمل ہو روز چہاردہم تک اسی پر اکتفا کرین اور اگر تحمل دشوار ہو سکے خفیف گوشت طائرون کا کھلائین او بھوکا
رہنا مریض کا زیادہ ملحوظ خاطر رہے او خشک غذا پر زیادہ خوگر کرین اور بعد غذا کے پیاسا دیر تک رکھین اور لب صنوبر کبار سے تنقل کرنا بالخاصیت
اسکو مفید ہو یہ بھی **جاننا ضرور** ہو کہ پانی انکے حق مین شراب سے زیادہ بہتر ہو اسلیے کہ شراب کا نفوذ اعصاب مین زیادہ ہوتا ہو اور زیادہ مقدار شراب
کی شیر ترش ہو کر مزاج سر کا پیدا کرتی ہو اور زہر کا اعصاب کو سب چیزون سے زیادہ مضر ہو جو فالج بوجہ التواء اور انضغاط کے عارض ہو اسکا علاج
جیسا ہم باب التوا مین آیندہ اوراق مین لکھینگے ویسا کرنا چاہیے۔ اور اگر بوجہ ضربہ او سقطہ کے فالج پیدا ہو اسکا علاج دشوار ہو اور بہر حال بروقت معالجہ
کے اسکا خیال کرنا چاہیے کہ اس چوٹ سے التوا حادث ہوا یا ورم خواہ جذب مادہ کسی مقام خاص مین ہو گیا ہو اور جو ضرر ثابت ہو اسی کا علاج کرنا چاہیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جیسا اسکا علاج واجب ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسے فالج میں دوا کو مقام ضربہ اور خاص چوٹ کی جگہ پر رکھیں اور جہاں سے اُس پٹھے کا مبدا ہے جو اس عضو مفلوج تک آیا ہے اسی مبدا پر دوا لگائیں اور خاص عضو مفلوج پر لگانا دوا کا کچھ اتنا نافع نہیں ہوتا کہ اسکا نفع بقدر معتد بہ ظاہر ہو البتہ مناسبت اعصاب ملنے جانے سے یہ پٹھے اُگے ہیں اُن مقامات پر دوا لگانا مفید ہے کیسی ہی دوا کیوں نہو خواہ مقصود اس سے ورم کو منع کرنا ہو خواہ ارخا اور ڈھیلا کرنا خواہ تسخین اور تبدیل مزاج اس سے مطلوب ہو اور بشیر قریب عضو ضرب رسیدہ خواہ عضو مفلوج اور متورم کے جب تحلیل شروع ہو پچھنے لگانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ خون کو دوسری طرف جذب کریں خواہ ظاہر بدن کیطرف خون نکل آئے۔ اگر سبب فالج کا استرخاء عصب ہو اور فالج حقیقی یہی ہے اسکا علاج بعد تدبیر مشترک کے جو اوپر بیان ہو چکا یہ ہے کہ استفراغ مادہ بموجب طرق مذکورہ بالا جو مواد رقیق کے استفراغ کے بارہ میں گزر چکے ہیں کریں اور کچھ زیادتی اور کمی میں جائز نہیں ہے سب سے زیادہ نافع انکے مادہ کے استفراغ کیواسطے حب فربیون و حب بیمارستانی اور حب شیطرج اور حب منتن اور ایارج ہرمس ہے اور خربق سپید کا جرم خواہ عصارہ مولی اسکا اثر بھگونے کے ذریعہ سے شریک کریں اسیطرح تمام مقیّات مفلوج کو نافع ہیں اور کبھی اسکے علاج میں تدریج کرتے ہیں کہ رفتہ رفتہ ایک انگ تریاق سے شروع کرکے تھوڑا تھوڑا روز بڑھاتے ہیں مگر ایک درہم سے زیادہ مقدار نہ دینی چاہیے اور کبھی کندر معشر اور شکر بھی تریاق میں شریک کرتے ہیں اور کبھی سکنجبین اور جاؤشیر مسلم شراب العسل میں بمقدار ایک باقلا کے دیتے ہیں اور یہ دوا انکو زیادہ نافع ہے اور واجب ہے کہ حقنہائے قوی سے انکا تنقیہ کیا جائے اور شیافات قوی کا حمول کریں اور انکے مواد کا امالہ بطرف اسفل جس طرح ممکن ہو کیا جائے۔ اور فقرات پر تمریخ ادہان قویہ کی بھی ضرور ہے اور مروخات حارہ اقسام ادہان اور ضمادات کے خواہ ایسے ضمادات کہ ملتے ملتے سرخی جلد میں پیدا ہو اور انکا ذکر کیا ہو چکا ہے خصوصاً یہ مالش اُسوقت پر ضرور ہے جب حس میں بطلان واقع ہوا ہو اور بیخ سوسن نہایت عمدہ دوا ہے اور سرخی اسطرح جلد میں پیدا کرنی چاہیے کہ دوا کے ملنے سے جلد سرخ ہو جائے۔ اگر عضلہ کے سرے پر خالی پچھنے لگائے جائیں اور بلاشرط ہوں یہ بھی تدبیر نافع ہے لیکن اس تدبیر کا وقت استفراغ مادہ کے بعد ہے تاکہ عضل میں تسخین پیدا ہو جائے اور کبھی محجمہ باشرط کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن پچھنے ایسے چاہییں کہ منہ انکے تنگ ہوں اور بہت سی آگ میں گرم کیے جائیں اور زیادہ زور سے چوسنا چاہیے اور بعد چوسنے کے جھٹ پٹ چھڑا لینا چاہیے اور استعمال محجمہ کا ہو چاہیے کہ مختلف مقامات میں بوضع محاجم کیا جائے اگر استرخا مقامات کثیرہ میں ہو اور متفرق مقامات جسم کے مسترخی ہوں اور اگر زیادہ مقامات میں استرخا ہو پھر ایک مقام پر وضع محاجم کافی ہوگا اور بعد پچھنے اکھاڑنے کے زفت رومی اور صمغ صنوبر کا استعمال کرنا چاہیے اور ضمادات حارہ جنسے تحمیر جلد کی ہوتی ہے جیسے آرد شیلم جسے ہندی میں من منا کہتے ہیں خواہ آرد بیخ سوسن شہد ملا کر خواہ ضماد خردل کا بھی نافع ہے اور جو ضماد مستعمل ہو جب اسکی قوت ضعیف ہو جائے پھر از سر نو بدلکر دوسرا استعمال کریں تا آنکہ عضو مفلوج سرخ ہو جائے اور آبلے سے نمودار ہوں اور ضماد شیطرج کا بھی نفع عظیم ہوتا ہے اور یہ ضماد نزدیک اکثر اطبا کے تافسیا اور خردل کے ضماد سے بے پرواہ کرتا ہے اور ضماد زفت کا بھی نافع ہے خصوصاً اگر نطرون اور کبریت شریک ہو۔ مالش روغن زیت انطرون اور سیاہ کبریتی اور آب دریا کے بھی مفید ہے اور نطول ایسے جو ملطف ہوں۔ اور اگر حس میں ضعف ہو اکثر ضماد قوی مضر ہوتا ہے گو عضو ماؤف کو حس اس ضرر کا نہو اور اسکا ضرر اسقدر آفت برپا کرتا ہے کہ قرحہ شدیدہ پیدا ہوتا ہے باین لحاظ ضرور ہے کہ اس سے احتراز کریں اور اثر ضماد کی کیفیت میں تامل کرتے رہیں جب سرخی پیدا کردے اور جلد پھول جائے ایسی سرخی کے ساتھ کہ جلد سے تجاوز کرکے وہ سرخی اندر جلد کے نہ پہونچے اور اگر یہ سرخی پائیں وہ سرخی متفرق ہو جائے اور اس جگہ سپیدی آ جائے خواہ سرخی جلد سے زیادہ بطرف داخل کے نہ پہونچے کہ دبانے سے سرخی الگ نہو اور اپنی جگہ باقی رہے اور گرمی بھی اس مقام کی بخوبی ظاہر ہو اسوقت ٹھہر جانا چاہیے اور مالش سے ہاتھ روک لینا مناسب ہے۔ اسکی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ تبدیل ضماد کی ہر وقت کرتے رہیں اور حالت جلد کا امتحان کیا کریں اگر مشاہدہ کیفیت سے ٹھہر جانا مناسب معلوم ہو مالش ترک کریں اور اگر ضرورت اعادہ کی ہو دوبارہ ضماد کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کھلکنی پیکر انکی ناک میں پھونکنا بہت نافع ہے اسیطرح جو اور دوا ایسی ہو کہ اس سے چھینک پیدا ہو کہ اسکے ذریعہ سے تنقیہ دماغ کا ہوتا ہے اور جو مادہ مورث مرض ہے اسکی توجہ بطرف جہت مفلوج کے رک جاتی ہے اور بھرائی

HAKEEM SHOUKAT ALI

شراب بمقدار قلیل بہت نافع ہے جملہ امراض عصب کو اور بمقدار کثیر نہایت درجہ مضر ہے اور استعمال وج ترکی کا جو مربی ہو بھی نافع ہے اسیطرح رفتہ
رفتہ ایارج کا استعمال جسمین جندبیدستر ہموزن کی بھی شرکت ہوتا اینکہ نوبت پانچ درہم مجموع ایارج اور جندبیدستر کے ہمراہ دس درہم ماء العسل
کے پہونچے اسیطرح استعمال روغن بیدانجیر کا ہمراہ ماء الاصول کے زیادہ نافع ہے بعض اطبا نے علاج فالج کا اسطرح کیا کہ ہر روز ایک مثقال ایارج
کو ایک مثقال فلفل کے ساتھ کھلایا اور شفا حاصل ہوئی یہ بھی واجب ہے کہ جب اس قسم کی ادویہ کا استعمال کرین پھر اسکے بعد پانی ہرگز نہ پلائیں تاکہ دوا معدہ
مین تادیر باقی رہے اور کبھی بوجہ ترک آب کے پوری ایکدن ایک دوا باقی رہتی ہے اور بعد اس زمانہ کے اسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اور کبھی شب کو
ایک مثقال فلفل ہمراہ ایک مثقال جندبیدستر کے بھی استعمال کرتے ہین مگر اس مرض کیواسطے تریاق اور مثرودیطوس اور شلیثا اور خصوصًا انقردیا
سے بڑھکر کوئی دوا مفید نہین ہے اور حلتیت بھی زیادہ نفع کرتی ہے خواہ بطور مشروب کے مستعمل ہو یا ضماد کرین خصوصًا ایک دن دو مرتبہ
استعمال کرین اور رتہ یعنی بندق ہندی بھی عجیب النفع ہے۔ اور جب دوا کیوجہ سے عضو مین قابلیت حس وغیرہ کی پیدا ہوجاے خواہ دوا کا حس کر لیکے
اسوقت ریاضت عضو کی بھی ضرور ہے اور اسے سمیٹنا اور پھیلانا بھی چاہیے تاکہ پوری عافیت عود کرے۔ اور کبھی گرمی پہونچانے خواہ تپ آجانے سے
بھی انکو نفع پہونچتا ہے۔ اور چلاکر کچھ پڑھنا اور زور سے ادائے حروف اپنے مخارج سے کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔ اور بعد استفراغ کے بشرطیکہ اس سے نافع
بھی ظاہر ہو حمام یا ابزن کا استعمال زمانہ طولانی تک کرتے ہین یعنے دیر تک اسمین ٹھہرتے ہین خواہ میاہ حمات مین سکون اختیار کرتے ہین اور آخرکار
بعد استفراغات مفیدہ کے جب تحلیل بقایاے مواد کی ضرورت ہو چاہیے کہ فقط محللات ملینہ سے تدبیر نہ کیجاے بلکہ کچھ ایسے بھی اجزا ہون جنمین
کسیقدر قبض بھی ہو اسیواسطے چاہیے کہ تحلیل آب انیسون اور میعہ اور اذخر اور جندبیدستر وغیرہ اجزاے حارہ قابضہ سے کرین۔ اور جو فالج
بعد قولنج کے پیدا ہو اسمین وہ دوا جو بشرکت جوزرومی بنائی جاتی ہے نافع ہے اور اسکا نسخہ قرابادین مین لکھا ہے اور جو ادہان زیادہ قوی ہون اور جسکے
اجزاے انکی ترکیب نہو وہ نافع ہین جیسے روغن سوسن اور روغن ناردین اور روغن بیدانجیر اور روغن نرگس اور روغن زنبق اور روغن جوزرومی
کا اس مرض مین مجرب ہوچکا ہے اور اسیطرح روغن نرجس جو صمغ بلادر نسخہ سے مرکب ہوکہ یہ بھی نافع ہوا ہے بالخاصہ اور ایک جماعت کثیرہ کو نفع
ہوا ہے ایسی تدبیر سے جو مقوی اور مبرد ہو اور ریزش مادہ کو منع کرے اور اگر اس مرض کا علاج اجزاے حارہ سے کرین ضرور زیادتی مرض
مین ہوجاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ مادہ رقیق مین بوجہ اجزاء حارہ کے انبساط ہوتا ہے۔ اور اگر اجزاے باردہ سے تدبیر کرین قوت عضو کی بوجہ برودت کے
زیادہ ہوکر حجم مادہ کا صغیر ہوجاتا ہے اور چھوٹا ہوتے ہوتے تلاشی اور فنا کی نوبت پہونچتی ہے تسخین زائد مین بنسبت ان بیماروں کے مبالغہ مناسب
نہین ہان انکی احتیاج ہے کہ ان دواؤن مین کسیقدر قوت اور اثر مثل بابونہ اور اکلیل الملک مرزنجوش نعناع اور فرنجمشک کا ہو اور دیگر ادویہ
ضعیف الحرارت مثل انکے ہین ادویہ کے بمقدار قلیل شریک رہین اور جن ادویہ مین تھوڑی سی تبرید ہو مثلا رب السوس تخم کاسنی وغیرہ وہ بھی
مستعمل رہین ایسی چیزین اگر مستعمل رہین گی خوب مفید ہونگی جو فالج قطع عصب سے عارض ہوا سکا علاج یقینًا محال ہے اور جو فالج برودت
مزاج سے پیدا ہو مسخنات معروفہ سے تبدیل مزاج کرنی چاہیے اور جس شخص کے مزاج مین یہ برودت بوجہ کثرت استعمال پانی کے ہوئی ہو چاہیے
کہ استعمال حمام یا ابزن کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر فالج کے ہمراہ حمی بھی عارض ہو پہلے علاج تپ کا کرینگے اور سکنجبین ہمراہ گلقند کے
ایسے وقت بہت عمدہ دوا ہے نافع ہے کہ دونون مرض کے مناسب ہے

فصل دوسری تشنج کے بیان مین

تشنج ایک مرض عصبی ہے
کہ عضل اپنے مبادی کیطرف متحرک ہونیکو چاہتا ہے پھر اسکا انبساط اور پھیلنا نہین ہوسکتا پھر ایسے وقت کبھی اسی حال پر باقی رہ جاتا ہے
اور کبھی باسانی اسکا پلٹ کر پھیلنا ممکن ہوتا ہے جیسے جمائی اور ہچکی مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہے اور سبب تشنج کا کبھی کوئی مادہ ہوتا ہے اور کبھی
کوئی غیر مادہ ہوتا ہے مثلاً حرارت خواہ یبس اور مادہ اور مادہ تشنج کا اکثر بلغم ہوتا ہے اور کبھی خلط سودا بھی مورث تشنج کی ہوتی ہے اور رکتر خون
بھی کبھی مورث تشنج کا ہوتا ہے جیسے اورام عضل مین جسوقت مادہ ورم مین تحلیل پیدا ہو لیف عصب کشادہ ہوکر عرض مین زیادہ ہوجاتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور طول مین گھٹ جاتی ہی جو تشنج مادی ہو یا اسکا مادہ تمام عضل مین ہوتا ہی اور یہ بات اسوقت ہوتی ہی جب تشنج بدون ورم کے ہو خواہ مادہ تشنج کا عضلہ کے
ایک ہی جز مین حاصل ہو مگر اس جزو کی تبعیت سے تمام اجزا مین تشنج پیدا ہو جیسے تشنج روی ہین جب ایسے مادہ سے پیدا ہوا ہو کہ بوجہ چوٹ وغیرہ کے کسی مقام
پر گرا ہو خواہ بوجہ قطع یا کسی اور سبب سے اسباب ورم کے گرا ہو یہ بھی کچھ بعید نہین ہی کہ بعض اقسام تشنج کے فقط ریح نافخہ سے پیدا ہون بشرطیکہ وہ ریح کثیف ہو
میری تجویز یہ ہی کہ ایسا تشنج اکثر عارض ہوتا ہی اور فی الفور زائل بھی ہو جاتا ہی تشنج مادی کبھی بوجہ انتقال کسی مادہ کے عارض ہوتا ہے جیسے بعد
خوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے پیدا ہوتا ہی جو قسم تشنج کی بوجہ فقدان مادہ اور رطوبت اور غلبہ یبوست کے عارض ہوتی ہی اسکی صورت یہی
ہوتی ہی کہ طول اور عرض دونون جہت مین انقباض پیدا ہوتا ہی اور بریان ہونے مین گوشت کی جو کیفیت ہوتی ہی کہ اسکے اجزا دونون جہت مین
سمٹتے جاتے ہین وہی کیفیت اس تشنج مین بھی پیدا ہو جاتی ہی جیسے لسن کو جب آگ مین ڈالو تو کھنچتا اور سمٹتا ہی وہی حال یہان بھی پیدا ہوتا ہے
یہ بات سب پر ظاہر ہی کہ اوتار جسم کے زمانہ نشا مین واسطے ترطیب کے چھوٹے نہین ہوتے ہین اور گرمیو مین بغرض تخفیف کے انمین کوتاہی پیدا ہوتی
ہے اسی طرح کا حال بچھو کا بھی ہی کبھی تشنج غیر مادی بسبب کسی شے موذی کے جس سے عصب کو تنفر ہوتا ہی پیدا ہوتا ہی کہ اسوقت عصب نفرت
کرکے اسکے دفع کیواسطے مجتمع ہو جاتا ہی اور یہ سبب یا وجع موذی ہی جو اکثر بوجہ کسی خلط لاذع کے عارض ہو یا کوئی کیفیت سمی ہی کہ اس سے تشنج پیدا ہو جیسے
اگر کسیکو بچھو کے ڈنک کا صدمہ پہونچے خواہ برودت شدید ہو کہ اسکے جہت سے عصب اور عضل مجتمع ہو جائین اور یہ برودت انمین تکثیف اور تقبض
سرے تنگ پیدا کردے اسیطرح استرخا کہ اعضا مین مختلف طور پر واقع ہوتا ہی بحسب اختلاف مبادی اعضا کے اسیطرح تشنج بھی مختلف طور پر ہوتا
ہی اور یہ قیاس اتحاد استرخا اور تشنج کا جب ہی کہ تشنج گردن سے اوپر ہو خواہ آگے پیچھے کیطرف ہو خواہ جبہہ مین ہو یا قبہ کے اوپر کسی اور جگہ تشنج امتلائی
رطب کا سبب ذاتی رطوبت ہی اور برودت اُسکے اجماد اور تغلیظ پر معین ہو کر انبساط کو منع کرتی ہی اور حرارت اور یبوست بطور مبالغہ کے معین تحلیل
رطوبت پر ہوتی ہی جو مادہ مورث تشنج کا ہوتا ہی اس سے فقط تشنج پیدا ہوتا ہی اور استرخا کا سبب نہین ہوتا اسلیے کہ وہ غلیظ ہوتا ہی اور بھی اسلیے کہ وہ مادہ
جوہر لیف کے اندر بطور سریان اور حلول کے داخل نہین ہوتا اور اور اجزا لیف کے ہر ایک حصہ مین سرایت نہین کرتا اسطرح پر کہ انمین منقسم ہو جاے
یا ان لیف کے شگافون مین پہونچکر مانع و مزاحم آمد و شد روح وغیرہ کا ہوتا ہی تشنج گویا صرع ایک عضو خاص کی ہی جیسے صرع تشنج تمام بدن کا ہی اور فرق صرع
اور تشنج مین عموم اور خصوص کا ہی کہ صرع تمام بدن مین عام ہوتی ہی اور تشنج کسی عضو خاص مین پیدا ہوتا ہی دوسرا فرق یہ ہی کہ دورہ صرع کا بسرعت زائل ہو جاتا
اور بطور دورہ کے یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور تشنج دیرپا بھی ہی اور بلا دورہ کے بطور لزوم کے ہوتا ہی اور سوائے اسکے اور طرح کے فرق بھی ہین کہ باب
صرع مین معلوم ہو چکے ایک قسم کا تشنج رطب دودھ پلانیوالی عورات کو مجاورت پستان سے عارض ہوتا ہی اور لبن سے ترطیب اوتار ہو کر جمود لبن کا
اوتار پستان مین بوجہ برودت کے پیدا ہوتا ہی اور سکارٰی یعنی مست شرابخوارونکو بھی تشنج رطوبی لاحق ہوتا ہی اور لڑکونکو بھی یہی قسم بوجہ رطوبت مزاج کے عارض
ہوتی ہی مگر بیشتر اطفال کو حمیات حارہ مین یا بروقت قبض طبیعت کے خواہ جب بیداری مفرط پیدا ہو یا بکثرت بکا کرین اور ہر وقت روتے رہین ایسے اوقات
مین تشنج عارض ہوتا ہی ایضاً خفیف حمیات مین بھی کبھی تشنج لڑکونکو عارض ہوتا ہی حاصل یہ ہی کہ اطفال کا مبتلائے تشنج ہونا ایک امر آسان ہی اسلیے کہ انکے دماغ
کی قوتین ضعیف ہوتی ہین اور اعصاب و عضلات مین بھی ضعف ہوتا ہی اور زوال تشنج اطفال بھی سہل ہی کہ انکے جگر اور قلب مین قوت ہوتی ہی اور انکے
اخلاط چندان غلیظ ایسے نہین ہوتے کہ جنکا تحلل دشوار ہو اسوجہ سے بہت جلد تشنج یابس سے نجات پاتے ہین کہ رطوبت انمین جھٹ پٹ پیدا ہو جاتی ہی
اور غذائین بھی مرطوب انکے استعمال مین ہمیشہ رہتی ہی اور جو لوگ سن بلوغ کو پہونچ جائین انمین تشنج کا عروض دشوار ہی اور بعد عروض کے زوال مرض بھی
چندان آسان نہین ہوتا۔ با اینہمہ پھر اطفال کو کبھی بعد حمیات حارہ کے ایسا تشنج سخت عارض ہوتا ہی جنکی علامات ہم آگے ذکر کرتے ہین کہ اس سے
کمتر جانبر ہوتے ہین اور بہت کم رستگاری پاتے ہین لیکن جبکا سن سات برس سے متجاوز ہو جاے اسے تشنج بدون عروض حمی حادہ کے نہین لاحق ہوتا ایک
قسم کا تشنج بوجہ خوف کے بھی عارض ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ روح جو تمام جسم مین پھیلی ہوتی ہی دفعۃً اندر جسم کے چلی جاتی ہی اور عضل محرک جس

HAKEEM SHOUKAT ALI

کیفیت پر ہو اسی حالت پر باقی رہجاتے ہیں مثلاً اگر عضل نے حرکت اپنے مبداء کیطرف شروع کی تھی یہاں ہیئت کذائی رہ جاتا ہے اور حرکت انبساطی پیدا نہیں ہوتی (اور نہ استرخاء پیدا ہوگا) کبھی ایک قسم کا تشنج اسطرح پیدا ہوتا ہے کہ آدمی کسی عضو پر ٹیک لگائے اور زور دے گویا جیسے خواہ کھڑا رہے یا لیٹے اور چونکہ وہ عضو اسوقت متقبض اور سمٹا ہوا ہوتا ہے اور رخ اسکا مائل بمرکز ہوتا ہے اسی وجہ سے مادہ کا انصباب بوجہ جذب مرکزی کے اسمیں مادہ ہوکر مادہ اسمیں محتبس ہو جاتا ہے پھر وہ عضو اسی ہیئت اور انداز پر سمٹا ہوا رہجاتا ہے جس وضع پر بروقت اعتماد اور ٹیک لگانے کے رکھا گیا تھا مترجم کہتا ہے اسیطرح بعض فقراے ہنود جو خاص قسم کی عبادت میں ہاتھ اٹھائے رہتے ہیں اور کبھی مٹھی بند رکھتے ہیں اور زمانہ دراز تک اسی حالت میں بسر کرتے ہیں اور روح بحرکت طبعی وہاں تک بوجہ منع جذب مرکزی کے نہیں پہونچتی ہے صلابت اور سختی اور تشنج اور خدر پیدا ہوتا ہے اور یہ مثال عکس مثال مندرج المتن کی ہے متن کبھی عروض تشنج کا بجہت چوٹ لگنے کے ہوتا ہے خواہ کوئی گران اور وزنی چیز اٹھائے خواہ سخت گہوارہ یا بستر پر سو جاے اور یہ تشنج خود بخود زائل ہو جاتا ہے اور کبھی یہ خدر جو بوجہ تشنج کے لازم ہوتا ہے کسی عضو میں بوجہ انصباب مادہ کے اور مزاحمت روح متحرک کے پیدا ہوتا ہے جبکہ مادہ مذکورہ نفوذ روح کو مانع ہو پس حرکت انبساطی کا امکان باقی نہیں رہتا اور پھر جب قوت عضو کی عود کرتی ہے اور مادہ مذکورہ کو متفرق کر دیتی ہے حرکت انبساطی بھی خود بخود عود کرتی ہے اور تشنج زائل ہو جاتا ہے کبھی بوجہ امتداد اور پھیلا دینے عضو کے بھی تشنج پیدا ہوتا ہے اور یہ تشنج اکثر بعد نوم کے واقع ہوتا ہے جسوقت آدمی سوتے سے جاگے کہ اسوقت جو اعضا مقبوض اور سمٹے ہوے ہوتے ہیں انہیں تمدد بھی پیدا نہیں ہو سکتا اسلیے کہ روح صافی بروقت نیند کے چونکہ اسمیں کسل پیدا ہوتا ہے باین سبب تکلیف انبساط کی بوجہ ہمیشی استبطان یعنے اندر جانے کے نہیں اٹھا سکتی تشنج یابس کی ایک قسم بعد شراب دوائے مسہل کے ہوتی ہے اور یہ مہلک ہے اسیطرح جو تشنج یابس کسی استفراغ طبعی خواہ صناعی کے بعد عارض ہو وہ بھی ردی ہے۔ ایک قسم تشنج صبی کی بعد حمیات حادہ کے ہوتی ہے خصوصاً حمیات سرسام میں اور بدن کے حرکات جو سخت ہیں خواہ حرکات نفسانی جو درشت ہیں انکے بعد بھی تشنج صبی لاحق ہوتا ہے جیسے بیداری مفرط اور غم اور خوف اور اس قسم سے نجات کمتر ہوتی ہے اور کبھی ایک قسم کا تشنج جو حمیات میں عارض ہوتا ہے وہ زیادہ ردی نہیں ہے اور یہ وہ قسم ہے کہ حمیات کیوجہ سے مواد اونچے ہو کر عصب اور عضل تک ہو پہنچتے ہیں خصوصاً جبکہ بدن مواد سے پر ہو اور کبھی یہ تشنج حمیات میں بشرکت فم معدہ کے عارض ہوتا ہے۔ اور بذریعہ قے کے زائل ہو جاتا ہے اسطرح کا تشنج جو حمیات میں ہو گر اتنا ردی نہیں ہے اور نہ اسکا زوال چندان دشوار ہے ہاں صعب و ردی حمیات میں وہی تشنج ہے جو حمیات محرقہ اور سرسام میں عارض ہو جنمیں تجفیف عصب اور عضل بلکہ تجفیف رطوبت دماغ کی ہو جاتی ہے اور رطوبت غریزی کا فنا پیدا ہوتا ہے اور اسوجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے اور جسوقت یہ تشنج پیدا ہوتا ہے بسرعت پیدا ہوتا ہے اور زوال بھی اگر ہوتا ہے بہت جلد ہوتا ہے اور سبب اس تشنج کا یبوست دماغ کی بسبب ضعف کے ہے کہ اسکی وجہ سے رطوبت اعصاب اور نخاع کی بھی کم ہو کر انقباض اعصاب میں پیدا ہوتا ہے پھر اگر اعانت طبیعت کی اسطرح پر کریں کہ اسمیں کافی قوت افادہ ترطیب دماغ کے پیدا ہو جاے اور اس رطوبت سے مدد اعصاب و نخاع کو بذریعہ دماغ کے پہونچے دوبارہ بلکہ از سر نو اعضا میں کیفیت انبساط کی پیدا ہوگی گو بتکلف اور قصداً پہلے انبساط پیدا کیا جاے اور پھر رفتہ رفتہ از خود پھیلیں گے۔ اسیطرح جو تشنج بوجہ شدت برودت کے عارض ہوتا ہے وہ بھی اکثر یہ بوجہ برودت دماغ کے لاحق ہوتا ہے اور بوجہ مشارکت دماغ کے جو عضل تشنج سے ہے پیدا ہوتا ہے تشنج موذی اور تکلیف دہ وہی ہے جو یبوست سے پیدا ہو اسی قسم میں ایک تشنج وہ بھی ہے کہ یبوست بوجہ جمود اور تنگی رطوبت کے جسکی جہت سے جسم میں رطوبت کی کمی آجاے یا زیادہ بہ تکاثف واقع ہو پیدا ہوتا ہے جیسے بروقت شدت برد کے جمود واقع ہوتا ہے یا جیسے کوئی شخص استعمال ادویہ مخدرہ کا مثل افیون وغیرہ کے کرے جو تشنج بوجہ ایذا اور اذیت کے ہوتا ہے جیسے تشنج بعد استعمال خربق کے جب اسہال زیادہ ہو عارض ہوتا ہے بوجہ یبوست کے اور یہ تشنج موذی ہے۔ اور ایک تشنج بعد از اسہال اور بعد شرب خربق کے پیدا ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ خربق کی کیفیت مضاد ہے اور سمی ہے عصب کو اذیت شدید اسقدر پہونچتی ہے کہ اسکی وجہ سے اینٹھنا ہے اور انقباض پیدا ہوتا ہے۔ از این قبیل وہ تشنج بھی ہے جو زنگاری قے کرنے سے پیدا ہو اور اس خلط سے فم معدہ کو زیادہ ایذا اور گزند پہونچے خواہ وہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

تشنج جو بسبب قے ت فم معدہ کے بروقت انصباب مرار کے اُسپر عارض اور اسیطرح جو تشنج بشارکت دماغ کے رحم اور مثانہ کے امراض مین علاض ہو اور جو تشنج بچھو کے کاٹنے سے خواہ رتیلا اور سانپ کے عصب پر کاٹنے سے پیدا ہو خواہ عصب کے مقطوع ہونیسے خواہ عصب کے سڑجانیسے لاحق ہو خواہ کسی مرض سعدی یا مرض رحمی خواہ دیگر اعضاء عصبی کے امراض سے پیدا ہو قریب انھین اقسام کے وہ تشنج ہے جو بوجہ ویدان کے لاحق ہو منجملہ تشنج ردی کے وہ اقسام ہین جو خاصکر ہونٹھ اور پلک اور زبان مین پیدا ہون پس معلوم کرنا چاہیے کہ سبب اس تشنج کا دماغ مین ہے۔ اگر بروقت تشنج کے بدن آگے جھکے تشنج عضلات مقدم جسم مین ہوگا اور اگر پیچھے کیطرف میلان جسم کا ہو تشنج عضلات خلف مین ہوگا اور اگر دونون طرف بدن جھکے پس دونون طرف کے عضلات مین تشنج ہے جیسے فالج کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کبھی کسی تشنج مین ایسی شدت ہوتی ہے کہ گردن پھری ہوئی اور پیچیدہ ہوئی جاتی ہے اور دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین اور پسے جاتے ہین اور جو شخص تشنج کیوجہ سے مرجاے اور گرمی اسکے بدن مین ہنوز باقی ہو جاننا چاہیے کہ بوجہ اختناق کے مرگیا ہے اور اختناق سے مرنیکی وجہ یہ ہے کہ عضل تنفس مین تشنج پیدا ہو کر اسکی حرکت باطل ہوگئی ہے جو تشنج تابع کسی جراحت کے ہو قاتل ہے اور علامات موت مین اسے شمار کرنا چاہیے۔ مگر یہ حکم اکثری ہے **علامات** نبض مین ارباب تشنج کے تمدد مختلف پیدا ہوتا ہے اور اختلاف صعود اور نزول کا مراد ہے جیسے تیر جب کمان سے چھوٹے اور اسکے رودہ مین الجھکر وہین پھنس جاے اور ٹھہرا ہے اسیطرح تشنج کے جوڑ بند کے حرکات سرعت اور بطوء مین مختلف ہوتے ہین اور رگ مین گرمی بہ نسبت اور دردونکے زیادہ ہوتی ہے اور جرم عرق کا مجتمع ہوتا ہے جسطرح لرزہ مین کہا ہو لیکن یہ اجتماع مثل اجتماع نبض منضغط کے نہین ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بوجہ صلابت کے طول مین ہوتا ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بروقت درد احشا کے ہوتا ہے بلکہ یہ اجتماع ایسا ہوتا ہے جسطرح رودہ کے اجزا مجتمع ہوجائین اور طرفین اسکے متمدد ہون۔ ہم وجع کے علامات و امارات جو تشنج مین عارض ہوتا ہے بعد چند سطور کے لکھین گے جو قسم تشنج کی امتلا کیوجہ سے ہو اسکی علامت یہ ہے کہ دفعتہ پیدا ہوا اور عضو تشنج پر جو چیز از قسم روغن وغیرہ کے لگائی جاے اسے جلد جذب نہ کرے ہان اگر کسی قسم کی گرمی قریب زمانہ مدہین کے اس عضو کو پہونچی ہو اسوقت کا جذب معتبر نہین ہے جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوتا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا لاحق ہوتا ہے اور عقیب امراض استفراغی کے کسی قسم کا استفراغ کیون نہو خواہ بعد استفراغ دوا کے یا بعد ہیضہ خواہ بعد اس استفراغ کے جو از خود براہ دفع طبیعت ہو یا بحرین کے عارض ہوتا ہے۔ اور جو تشنج از جہت اذیت لاحق ہوتا ہے اسکی شناخت کسی سبب خارجی سے جو موذی ہو کیجاتی ہے خواہ استعمال شربات کا جیسے فربیون اور خربق وغیرہ اور یہ بھی طریقہ ہے کہ اگر معدہ کی اذیت سے تشنج پیدا ہوگا اسکی شرکت سے پہلے اذیت دماغ کو ہوگی اور اسکے بعد عصب کو ایذا پہونچے گی اور قبل اس ایذا کے متلی اور کرب اور معدہ کا انعصار یعنے وہ ایذا جو نچوڑنے مین پیدا ہوتی ہے پہونچے گی اور کبھی یہ ایذاے معدہ تا بقاے تشنج قائم رہیگی۔ اور کبھی یہ تشنج بعد قے زنجاری اور کراثی کے عارض ہوگا نتیجہ جو تشنج بوجہ قوت حس فم معدہ کے ہو کہ جب اسپر مادہ کا انصباب ہوگا اسیوقت تشنج ہوگا لیکن اذیت فم معدہ کی اور لذع اس تشنج پر مقدم ہوگی۔ کبھی ایسا تشنج امراض رحم اور مثانہ وغیرہ مین عارض ہوتا ہے جسوقت ان امراض مین قوت ہو اور اسکے ہمراہ الم اور وجع شدید بھی ہوتا ہے اور اس سے عضو تشنج مین قبل تشنج کے آفت ظاہر ہوتی ہے اب ابتداء نہ اقسام تشنج کے دو حال سے خالی نہین۔ یا تشنج کے ہمراہ الم نہو یا کہ الم تشنج سے پیدا ہوگا۔ اور تشنج الم سے پیدا نہوا ہو جو تشنج الم سے پیدا ہو اسکی شناخت اوپر کے بیانات سے کرنی چاہیے۔ اور منجملہ دیگر دلائل کے حدوث تشنج پر نبض کا صغیر ہونا اور پہلے متفاوت ہو کر پھر حالت سابق پر آجانا۔ اور اکثر چہرہ بھی سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھوں مین حول یعنے کر بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور میلان یعنے جھکنا کسیطرف آنکھونکا اور تنفس مین انقطاع واقع ہوتا ہے اور پے در پے سانس کا چلنا بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی ضحک بھی عارض ہوتا ہے اگر یہ ضحک اصلی اور اگلی طبیعت سے نہین ہوتا ہے پھر کم ہوجاتا ہے۔ اور بول مین بھی کبھی احتباس پیدا ہوتا ہے اور کبھی نہین بھی ہوتا ہے اور ایسا برآمد ہوتا ہے جیسے مائیت خون کے جابجا بلبلے حباب وار نمودار ہوتے ہین اور ہچکی اور بیداری مفرط و درد سر عشہ اور درد گردن کے جوڑ کے نیچے درمیان کتفین کے بھی لاحق ہوتا ہے اور تہیگاہ کے جوڑ کے پاس اور عصعص یعنی استخوان تہیگاہ کے قریب اور اسکے نیچے بھی درد پیدا ہوتا ہے جو تشنج حمی کیوجہ سے عارض ہوتا ہے اسپر دلیل کمی گردن اور سرخی آنکھ کی اور حول کا آنکھ مین پیدا ہونا اور دانتونکا کڑکڑانا اور زبانکا سیاہ ہوجانا اور سر کی جلد کا سخت ہوجانا اور پہلے بول مین سرخی اور بعد از ان

HAKEEM SHOUKAT ALI

بوجہ سوء مادہ کے مقدار رطوبت سپید اور غیر نضیج ہوتا کنپٹی مین ضربان کا پیدا ہونا اور اسیطرح سر کی رگون کا دھمکنا اور کبھی شکم مین جفاف اور خشکی بھی پیدا ہوتی ہو بقراط کہتا ہے
کہ اگر حمی بعد تشنج کے عارض ہو بہتر ہو اور اسکی مضرت کم ہو بہ نسبت اسکے کہ تشنج بعد حمی کے عارض ہو اور اس قول کی تفسیر یہ ہو کہ اگر بعد تشنج رطب کے حمی عارض
ہوگی مادہ تشنج کی تحلیل کریگی اور حمی کے بعد تشنج بدون غلبہ یبوست کے طاری نہوگا اور یہ تشنج کمتر علاج کو قبول کرتا ہو اور اسی تشنج مین جو بعد حمیات کے عارض
ہوتا ہو قبل از عروض تشنج کے خواب مین تفزع یعنے ڈرنا اور خوف طاری ہوتا ہو۔ اور تغیر رنگ کا بطرف سرخی اور سبزی اور تیرگی اور تنگی طبیعت کے اور بول قمی
اس تپ مین ہوتا ہو جسمین نہایۃ تشنج پیدا ہوا و قشعریرہ بھی پیدا ہوتا ہو اور جسوقت اسکے ہمراہ عرق اور پسینا سر مین برآمد ہو اور آنکھ مین تاریکی ہو جاے علامات ایسے
تشنج یہ ہونگی جسکا سبب ایک دبیلہ احشا کا ہو پھر اگر تشنج حمی مین بنظر قوت اور شدت تپ کے خواہ بنظر اسکے طول مدت کے نہو کہ بوجہ شدت اور امتداد زمانہ کے رطوبات کو
بلاکر تشنج یبسی پیدا کرے خواہ رطوبات فنا اور فاش کرکے تشنج پیدا کردے پس یہ قسیم تشنج کی علاوہ اس تشنج یابس کے ہو جسکا ذکر ابھی ہوچکا تشنج رطب مین ایک علامت یہ بھی
یہ ہو کہ اعضا مین ریح کی کثرت ہو خصوصاً اگر شکم مین نفخ ریحی پیدا ہوا ابتداے تشنج مین بول حاد تشنج اور تمدد مین ردی ہو اور دلالت کرتا ہو کہ سبب تشنج کا حرارت ساذج ہو
اگر تشنج کے ہمراہ ضربان اور اختلاج احشا بھی ہو یہ بھی زبون ہو ضربان کو دلالت اسبات پر ہو کہ یا تو احشا مین ایسا ورم پیدا ہوا ہو جو ضربان عظیم پیدا کرتا ہو خواہ حشا
مین ہمانت ہو گئی ہو اسی جہت سے نبض عظیم جسمین ضربان کثیر ہو پیدا ہوئی ہو خوانیق کے مواد کا میلان جب بطرف عصب کے ہوتا ہو اور گرانی ان مواد کی اعصاب کو
پہنچی ہو کہ انکی وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہو اسپر دلیل تشنج نبض کا ہوتا ہو۔ اور ذات الجنب کا مادہ جب مائل بطرف ہوتا ہو شدت ضیق نفس کی اسپر دلیل ہوتی ہو اور
تپ مین شدت نہین ہوتی ہو۔ اور جب مادہ سرسام مائل بطرف تشنج کے ہو ابتدا مین کثرت طرف یعنی پلکون کے مارنے کی خواہ ایک ہی سمت زیادہ دیکھنے کی حالت
پیدا ہوگی اور آنکھین ڈبڈبی ہوئی رہینگی اور دانت پیسنے لگے گا اور بعدازان حول پیدا ہوگا اور گردن ترچھی ہو جائیگی اور اسکے بعد تشنج کا بخوبی ظہور ہوگا معالجہ
جو تشنج چوٹ کیوجہ سے پیدا ہو۔ اسمین نطولات مرخیہ کا استعمال کرنا چاہیے کہ کشک جو اور بابونہ اور خطمی اور دقیق حلبہ سے مرکب ہون اور انکا بیان وطریقہ
استعمال قانون عام مین گذرگیا ہو اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ موضع استعمال نطول کا کیا ہو جو تشنج بوجہ اذیت کسی دواے سمی کے پیدا ہوا اسکا علاج اب سموم مین آئیگا
ہو اگر بوجہ تپ کے تشنج پیدا ہو دماغ کی ترطیب شدید کرنی چاہیے اور اعصاب و عضلات کی ترطیب ایسے مروخات سے جنمین ترطیب شدید کی قوت ہو جسطرح
اوپر مذکور ہوچکی کرنی چاہیے اور جس گھر مین برودت پیدا ہو اسمین ٹھہرنیکی مداومت اور التزام کیا جاے۔ اور اگر تشنج بوجہ وجع کے پیدا ہوا ہو تسکین وجع کی کرکے
اس درد کا سبب اصلی دریافت کرین اور اسی سبب کے قطع کرنیکی تدبیر پوری کرنی چاہیے۔ اور اگر تشنج بوجہ بچھو وغیرہ کے کاٹنے کے پیدا ہوا ہو اسکا معالجہ جسطرح
اور گزندہ جانورون کے لسوع کا علاج ہم ذکر کرینگے اسیطور سے کرنا چاہیے اور اگر تشنج بوجہ ورم کے پیدا ہوا ہو علاج اورام عصب مین جو تدبیرات ہم بیان کرینگے
اسیطور سے کرنا چاہیے۔ اور جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوا اگرچہ اسکا علاج دشوار ہو تاہم آبزن اور تمریخ دہن مرطب سے کرنا چاہیے اور مکرر یہی ترکیب کیجاے
بشرطیکہ تپ نہو اور تکرار عمل مین لحاظ رہے کہ بیچ مین دو آبزنون کے کچھ وقفہ نہو اور کل مفاصل کی تمریخ کا لحاظ رہے۔ اگر ممکن ہو آبزن دودھ سے کرنا بہت مفید
ہوتا ہو خواہ ایسے پانی سے دھونا جسمین برگ بید سادہ اور کشک جو اور بنفشہ اور نیلوفر اور کدو اور خیار جوش دیا ہو اس سے غسل کرائین۔ خواہ عصارہ قثا
اور عصارہ کدو سے آبزن تیار کرین اور یہ سب تدبیرات غسل اور آبزن کی ایسے پانی سے کرین کہ عرق گلاب خواہ آب طبیخ ہندی خواہ آب بید سادہ مین
ادویہ باردہ مذکورہ بالا کو جوش دیا ہو۔ اور اگر انھین اجزا کے عصارات سے حقنہ خواہ روغن یا سلاقات مرطبہ جو روغن دار ہون بنالے جائین زیادہ نافع ہو
اور استعمال ان چیزونکا مفاصل پر اور منبت عضلات پر اور پان کا کرکے تفریق پے درپے کرائین اور توجہ صلاح دماغ کیطرف ضرور ہے۔ اور اسکی ترطیب مین اہتمام
زائد کرنا چاہیے جسطرح ہمنے بیان کیا ہو اور پلانے مین شیر تازہ سے مقدار مناسب کا استعمال کرین بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو ماء الشعیر اور ماء القرع آب جو بزا
اور جلاب کا استعمال کرین اور یہ غذا اگر تپ نہو تب بھی مفید ہو۔ اور اگر ان چیزون مین تھوڑی سی شراب سپید رقیق کی آمیزش کرین بنظر تنفیذ کے مناسب ہو
اسیطرح جب پانی پلائین شراب ملاکر پلائین اور اسی علاج کی مداومت رکھین اور کسیطرح کی تحریک اسکی نسبت مناسب نہین ہو اور نہ اسے التزام
ریاضت کی تکلیف دینی چاہیے اگر ممکن ہو اسکا سارا بدن کسی روغن بارد مزاج نیمگرم مین غوطہ دیا جاے سوطاً اسکو عصارات اور ادہان باردہ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرانا چاہیے اور دوسری کی ترطیب دوئیہ سابق الذکر سے کرنی چاہیے اور واجب ہے کہ رات کو بروقت خواب کے اسپغول اور روغن گل کا استعمال کریں اور سکنجبین کا
شربت استعمال کریں اسوقت خصوصاً اطفال کو اور اگر کسی وجہ سے ممکن نہو دائیہ الاطفال کو استعمال سکنجبین کا کرانا چاہیے مریض تشنج مرطوب کا اگر ضعیف ہے تو اسکی غذا سے
گوشت کو موقوف کرنا چاہیے۔ مگر جو گوشت ایسے ہیں کہ انمیں یبوست غالب ہے جیسے گوشت کنجشک اور کبک اور قنبرہ اور تیہو وغیرہ کا کھلائیں اور اگر قوت قوی ہو تو
اسکی غذا میں روٹی اور شہد خواہ آب نخود ہمراہ آب سویا اور خردل کے تجویز کریں خواہ مری ہمراہ زیت کے اور فلفل گرد اسکی غذا میں ضرور شریک کریں تشنج
یابس کے مریض کی غذا کل وہی چیزیں ہیں جنسے ترطیب و تلیین حاصل ہوتی ہے اور سب قسم کے حریرے جو روغندار ہوں اور نرم ہوں کہ انکی ساخت آب جو
روغن بادام اور عمدہ شکر سے ہو اور ماءاللحم جو گوشت برہ تازہ خواہ بزغالہ یا آہو برہ سے تیار کیا جاے اور ہمیں ایسے بقولات از قسم ساگ خواہ ترکاری وغیرہ
سے پڑے ہوں جنسے گوشت کی حرارت خفیف کی ایذا ابھی باقی نرہے بشرطیکہ ہمراہ میں کے حرارت بھی ہو اور اگر تھوڑی سی شراب انکے مشروبات میں داخل
کیجاے اور شراب ملاکر مشروبات کا استعمال کرایا جاے۔ یہ بھی ممکن ہے اور جائز ہے۔ تدبیر علاجی یہ ہے کہ تشنج رطب کا علاج استفراغ اور تنقیہ قوی سے کرنا چاہیے جو
عصب کے مسہلات میں ہم استفراغ خلط غلیظ کے مسہل تجویز کرینگے اسیطرح وہی حقنہ ہاے حادہ جو قوی ہیں انکے ذریعہ سے استفراغ کرنا لازم ہے۔ اور اگر علامات
غلبۂ خون کے پیدا ہوں اور بخوبی واضح ہوں پہلے فصد کرنی چاہیے خصوصاً اگر تشنج کا امتلاے کثیر شراب سے ہوا ہو اور جتنی مقدار نکالنے کی ضرورت ہے پوری
نکالنی مناسب نہیں ہے ورنہ احداث تشنج مبسی کا پھر کریگی خواہ کوئی اور مرض جو لازم اخراج خون کثیر کا ہے پیدا ہوجائیگا بلکہ اس مقدار واجب الاخراج سے
اتنی مقدار خون کی باقی رہنے دیں جو مقابلہ تشنج کا کر سکے اور خود تشنج کے حرکات سے اس بقیہ کی تحلیل ہوجاے۔ اسی قسم کے معالجات میں سے آب ہاے حمات میں
غوطہ مارنا شمار کیا گیا ہے اور زیت الثعلب و روسماد جسکو ہم آخر باب مفاصل میں ذکر کرینگے اسمیں بیٹھنا بھی مفید ہے اسیطرح مالش شحم ضباع اور روغن
سوسن کی اگر تپ نہو اسیطرح طبیخ سرگین گلاب کا اور جلوس ایسے پانی میں جسمیں عقاقیر لطیفہ پختہ کیے گئے ہوں جیسے قیسوم اور برگ سداب اور قصب الزریرہ اور
ورق غار الطبیخ کی ترکیب بیخ شوکہ یہودیہ جو ایک قسم قرصعنہ کی ہے اور تخم شوکۃ البیضاء یعنی بادآورد سے اور تخم شوکہ مصریہ اور عصارہ قنطوریون دقیق سے تیار
کریں ان اجزا کو مفرداً اور مرکباً دونوں طرح سے لطبیخ میں استعمال کرتے ہیں یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ دیر تک آبزن وغیرہ میں ٹھہرنا مضر ہے کہ ارخا قوت
پیدا کرکے تشنج میں زیادتی پیدا کرتا ہے اسواسطے بجاے زیادہ ٹھہرنیکے آبزن وغیرہ میں عدد یعنے جلد جلد آبزن بدلنے کا استعمال کرتے ہیں اور ایکدن میں دو مرتبہ
آبزن کا استعمال کراتے ہیں تشنج عام جیسے طاطالس کہتے ہیں اور اسیطرح تمدد جسوقت یہ دونوں مرض کسی مادہ سے پیدا ہوں ہر ایک کو دفعۃً آب سرد
میں بدن کا بھگو دینا بنا بر قول بقراط کے مفید ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ ظاہر بدن چونکہ برودت سے پانی کی متکاثف ہوجاتا ہے اور حرارت غریزی اندرون
جسم کے جمع اور بند ہوکر قوی ہوجاتی ہے اور تحلیل مادہ کا بخوبی کردیتی ہے لیکن ہر ایک بدن کو متحمل اس ترکیب خاص کا نہیں ہے کہ بلا خطر فائدہ مند ہو
بلکہ جوان آدمی جو لحیم ہو اور اسکے جسم میں قروح نہوں اور فصل صیف میں اسکا استعمال کریں وہ البتہ بیخطر ہے۔ اس تدبیر کے ذریعہ سے ایک قوم کا علاج
کیا گیا اور سب کو صحت حاصل ہوئی میں ان مقامات پر محجمہ بلا شرط کا بھی استعمال کرتا ہوں جسطرف اجزا وترکے ممتد ہوتے ہیں بشرطیکہ تمدد خواہ تشنج
خفیف ہو اور اگر خفیف نہو محجمہ مع شرط کے بھی حاجت ہوتی ہے کہ اسوقت اگر خالی پچھنے لگائے جائیں بوجہ جذب مادہ کے جو خاصہ محجمہ کا ہے ضرر پہونچیگا
اسلیے کہ بعد جذب مادہ کے اسکا اخراج نہوگا۔ مقامات پچھنے لگانے کے رقبہ اور فقرات پشت دونوں طرف سے اور اجزاے عضلہ صدر اور مثانے کے
سامنے خواہ مقام گردے پر اسیوقت پچھنے لگانا چاہییں جب خوف ہو حول کے ضرر کا اور توجہ خاطر اخراج خون کیطرف بحد غایت ہو اور زیادہ
عدد پچھنے کے اور دفعۃً کیبارگی بھی نہ لگانا چاہیے۔ اور مواضع محجوم کے سرد ہونے کا بھی لحاظ رہے ایسا نہو کہ سرد ہوجائیں اور وہ برودت بدن میں
پھیل جاے۔ یہ بھی ایک علاج ہے کہ یہ نرمی عضو متشنج کو برابر کردیں۔ ایک علاج تشنج کا جو بذریعہ دفع طبیعت پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ حمی حادہ عارض ہوجاے
اور بقراط نے یہی سمجھ کر کہا ہے کہ اگر تپ بعد تشنج کے پیدا ہو بہتر ہے بنسبت اسکے کہ بعد تپ کے تشنج پیدا ہو۔ حمی ربع اگر بعد تشنج کے پیدا ہو خوب فائدہ
ہوگا کہ اسکا لرزہ مقام متشنج کو بھی ہلاے گا اور کثرت سے جب پسینہ نکلے گا عضو متشنج میں نرمی پیدا ہوگی۔ اور جس شخص کو حمی ربع عارض ہوئی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

پھر تا بقائے مرض مذکور تشنج عارض نہیں ہوتا اسلیے کہ حمی ربع ذریعہ امان کا ہو تشنج سے منجملہ ادویہ عجیبہ مجربہ کیواسطے تشنج کے یہ ہو کہ آلیہ کو موضع تشنج کے قریب ملاکر رکھیں اور چسپاں رہنے دیں تاکہ اسمیں تعفن پیدا ہو جائے اور بو بدآنے لگے اسکو دوبارہ بدلکر اور مقدار رکھیں جو تشنج تمام بدن میں واقع ہو اسکے علاج میں فصد دماغ کے تنقیہ کا اگر بذریعہ چھینکنے والی دواؤنکے کریں منفعت عظیم پیدا ہوگی ایسے تشنج میں ایک دوائے مجرب یہ بھی ہو کہ ایک گردن بند صوف کا جسمیں بہت سی پشم داخل ہو گی گردن میں ڈالا جائے کہ خوب نرم پشمینہ کا بنا ہوا ہو اور ہر وقت اسپر روغن گرم ٹپکایا کریں حمام یابس سے انکو نفع ہوتا ہو اور کسی پتھر پر شراب کو بعد خوب گرم کرنے پتھر کے چھڑکائیں اور جھکاکر اسکے بخارات کا اثر دماغ میں پہونچائیں اور ریگ میں دفن کرکے پسینا انکے بدنسے نکالا جائے ضماد انکے واسطے بہت عمدہ یہ ہو کہ ایک مرہم میعہ سائلہ اور فرفیون اور جندبیدستر موم زرد روغن سوسن سے مرکب کریں۔ اور بہت سے مرہم اور جریان قابل مالش کے جو قرابادین میں مذکور ہیں تمریخ انکے جسم میں روغن کنجد کے دردی خواہ انکی تیل کی تلچھٹ اور لعاب حلبہ سے کریں کماد خواہ سینک یہ ہو کہ نمک کو گرم کرکے مواضع عصب یعنی جن مقامات سے پٹھے نکلے ہیں وہاں پر کریں اور جو ایسی چیزیں کہ انکے استعمال سے شروع میں تپ پیدا ہو جائے یہ ہو جند بیدستر اور حلتیت دونوکو شہد میں ملاکر بقدر ایک جوزہ یعنی ایک درخمی کے کھلائیں کہ اس سے تپ پیدا ہوگی۔ اور تشنج بدوائے قتال مادہ کے کسی دوسری طرف منتقل ہو جائیگا اسیطرح روغن بید انجیر و ماء العسل ہمراہ حلتیت کے بھی فائدہ رکھتا ہو کہ جوشاندہ حب بلسان میں استعمال کیا جائے زیادہ نافع نہیں استعمال تریاق اور معاجین کبار کا ہو اور کبھی مدرات کا استعمال بھی مفید ہوتا ہو یہ دوا بھی مجرب ہو بیخ قنطوریون دو درہم دو رطل پانی میں جوش دیں تاکہ ایک ثلث باقی رہے اور بقدر چار اوقیہ کے نیم گرم استعمال کریں دو درہم روغن بادام شریک کرکے کہ بہت نافع ہو خصوصاً اگر تشنج بجانب خلف واقع ہوا ہو اور کبھی بدلے بیخ قنطوریون کے حب بلسان دس درہم جوش دیکر اسمیں سے تین اوقیہ پلاتے ہیں اسیطرح فودنج بری بہت زیادہ نافع یہ دوا ہو کہ جاوشیر قوی آدمی کو بقدر ایک مثقال کے اور متوسط کو ایک درہم اور ضعیف القوۃ کو قریب ربع درہم کے اور جاوشیر کے استعمال کے وقت مراعات معدہ کی زیادہ کرنی چاہیے کہ اسکے استعمال سے بہت ضعیف ہو جاتا ہو اور حلتیت بھی مقدار ایک حبہ کرسنہ کے یعنے برابر ایک مٹر کے دینی چاہیے ساڑھے چار اوقیہ شہد میں ملاکر اسیطرح اشق بھی تنہا دیجاتی ہو اور کبھی یہ سب دوائیں یکجا کرکے استعمال کرتے ہیں اور طبیخ زوفا اور طبیخ انجدان بھی پلاتے ہیں جند بیدستر کا نفع زیادہ ہو اور ضرر کم ہو مقدار شربت اسکی دو حبہ سے تین حبہ تک کہ چند مرتبہ یہ مقدار پوری کرنیکے واسطے بطور تفریق کے استعمال کرتے ہیں اور بہت کم ضرر اس دوا کا اسوقت ہوتا ہو جب بعد طعام کے دیجائے کسیطرح چربیوں نہ دیں ضرر سے بچونی ہو منجملہ معالجات اس مرض کے یہ ہو کہ تمریخ اور مالش ایسے ادہان کی جنکی قوت تحلیل کی قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکی مثلاً روغن قثاء الحمار اور روغن بید انجیر روغن سداب روغن قسط مع جند بیدستر اور عاقرقرحا کہ اس ترکیب سے زیادہ نافع ہو اور الیہ کو پگھلاکے اور روغن نرجس صفت روغن مرکب کی جو اس مرض کو نافع ہو۔ روغن ناردین اور قسط کچھ زو اور روغن حضض اور موم دو دو اوقیہ جعدہ اور حماما مصطگی ہر واحد سے ایک اوقیہ فلفل افربیون ہر واحد سے چار مثقال سنبل الطیب ایک اوقیہ روغن بلسان ایک اوقیہ ان سب دوائیوں کو جمع کرکے ترکیب دیں ضمادات بھی اس مرض میں نافع ہوتے ہیں مثلاً فربیون کا ضماد زیادہ نافع ہو جو تشنج مرضعہ کو عارض ہو انہیں فقط یہی کافی ہو کہ مفاصل پر ضماد شہد کو زعفران اصل السوس انیسون ملاکر لیپ کریں مگر بیخ سوسن کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے اسکے بعد انیسون کی اور زعفران تھوڑی سی داخل کریں اور ہمیشہ انکے اعضائے متشنجہ ایسے پانی میں رکھنے چاہییں جسمیں بابونہ اکلیل الملک حلبہ کو جوش دیا ہو اور بیشتر تنہا روغن بابونہ سے نفع ہوتا ہو تھوڑی مقدار شراب کی بیماران تشنج رطب کو نافع ہو کہ تشنج کو مثل حمی کے تحلیل کردیتی ہو۔ اور زیادہ مقدار اسکی بہت زیادہ موجب ضرر ہو۔ اگر مقدار قلیل کا استعمال کریں چاہیے کہ شراب کہنہ سے بمقدار قلیل اختیار کریں بعد غذا کے جو قلیل ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ تشنج اگر تمام بدن کے اعضا میں سوائے اعضائے وجہ کے عام ہو اسوقت اطبا کا طریقہ علاج یہ ہو کہ ضماد اور مروخات کے واسطے فقرات عنق کا مقام مناسب تجویز کرتے ہیں اور اگر باوجود عام ہونے تمام بدنکے اعضائے وجہ میں بھی عارض ہو اسوقت استعمال ان دواؤنکا دماغ میں بھی کرتے ہیں اور مقصود ضماد اور مروخات سے اثر پہونچانا دماغ میں بھی ہوتا ہو اگر تشنج بوجہ مشارکت معدہ کے عارض ہو اور علامات مذکورہ بالا جو صدر میں اس فصل کے مذکور ہو چکے پیدا ہوں فوراً اس مریض کا تنقیہ کردینا چاہیے اسلیے کہ اکثر ایسے مرض میں بذریعہ تنقیہ کے مدہ حادہ خواہ کوئی خلط متعفن نکل جاتی ہے اور فوراً شفا حاصل ہوتی ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

فصل تیسری تمدد اور کزاز کے بیان میں تمدد ایک مرض آلی ہے یعنی مرکب مرض ہے کہ قوت محرکہ کو اعضا کے قبض و کشش سے باز رکھتا ہے اسی جہت سے جو اعضا اسکی شان سے منقبض ہونا ہے بوجہ ایک آفت کے جو عضل میں پہنچتی ہے خواہ وہ آفت عصب میں پہنچتی ہے اور رہتے ہیں کزاز کی لفظ کا استعمال اس فن میں کئی معنوں میں ہوتا ہے کبھی کزاز سے وہ حالت مراد لیتے ہیں کہ ترقوہ یعنی چنبر گردن سے ایک تمدد اور کھچاؤ پیدا ہوتا ہے اور اسکو آگے خواہ پیچھے کیطرف کھینچتا ہے خواہ دونوں طرف چنبر گردن کو کشش کرتا ہے اور کبھی ہر ایک عضو کے تمدد کو کزاز کہتے ہیں اور کبھی خود تشنج کو بنام کزاز نامزد کرتے ہیں اور کبھی خاص گردن کے تشنج کو کزاز کہتے ہیں اور کبھی کزاز اس مرض کو کہتے ہیں جو دو تشنج خواہ دو تمدد سے پیدا ہو یعنے آگے اور پیچھے دونوں طرف کا تشنج اور تمدد جو کھچاؤ پیدا ہوا ہے کزاز کہتے ہیں بیشتر کزاز اسی تمدد خاص کو کہتے ہیں جو بر وجہ سے پیدا ہو تمدد حقیقت میں منجملہ تشنج کی گو جنس تشنج میں داخل ہے جیسے اور اضداد نوعی مثل انسان اور فرس کے جنس واحد کی تحت میں داخل ہوتے ہیں مثل حیوان کے ماتحت انسان اور فرس اضداد نوعیہ داخل ہیں اسیطرح علت عصبانیہ جو بمنزلہ جنس کے ہے اسکے ماتحت تشنج اور تمدد دونوں داخل ہیں اور دونوں مرض یعنے تشنج اور تمدد ایک ہی سبب کے وجود سے پیدا ہوتے ہیں پھر چونکہ وہ سبب مختلف طور پر واقع ہوتا ہے اس جہت سے کبھی مورث تشنج کا ہوتا ہے اور کبھی مورث تمدد کا مثلاً اگر پٹھے وغیرہ کی ایسی کیفیت ردی پیدا ہو کہ ایک ہی جانب حرکت طبعی انبساط کی برطرف ہو جاے اسوقت فقط تشنج پیدا ہوگا اور اگر یہی کیفیت دونوں طرف کی حرکت میں بشرطیکہ ان دونوں جانبین میں تضاد جہت ہو عارض ہو اسوقت دو تشنج پیدا ہونگے دو جہت متضاد میں ایسے تشنج کو تمدد کہتے ہیں جیسے کسی شخص کو آگے اور پیچھے دونوں طرف میں کسی عضو کے تشنج پیدا ہوا اس سے دونوں حرکت جو متضاد ہیں اعضاے بدن میں دشوار ہونگی اور تمدد پیدا ہوگا اب اس بیان سے بخوبی واضح ہوا کہ تمدد ایسے تشنج مرکب کو کہتے ہیں جو طرفین متضادین کی حرکت میں پایا جاے اور چونکہ ہر ایک شے مرکب کی ترکیب جن اجزا سے ہوتی ہے اگر وہ اجزا جنس واحد کے مکرر ہوں جیسے چار وحدات سے ملکر چار کا وجود خواہ دو تشنج قدامی اور خلفی سے ملکر تمدد کا عروض پس اسوقت اس جزو واحد جنسی بسیط کا بھی وجود جداگانہ ہو سکتا ہے اور یہی قسم مسمی بہ تشنج بسیط ہے اور باین لحاظ کہ تشنج بہ نسبت تمدد کے بسیط ہے اسکو ہم امراض آلیہ میں شمار کرتے ہیں اور یہی وجہ بھی لازم آتا ہے کہ بحران تشنج کا بہ نسبت تمدد کے زود تر واقع ہو یعنی اگر تمدد کا بحران جیسے دو ہرا تشنج ہمنے بیان کیا مثلاً آٹھ دن میں ہو پس تشنج بسیط کا نصف میں اس مدت کے مثلاً چار دن میں ہونا چاہیے کبھی یہ تشنج مضاعف یعنی تمدد فقط دو تشنج سے مرکب نہیں ہوتا بلکہ دو قسم کے تمدد سے جو برابر چار تشنج کے ہے مرکب ہوتا گو تشنج بسیط اکثر خالی وجع شدید سے نہیں ہوتا کزاز کے اسباب تشنج کے اسباب مشابہ بھی ایک جہ سے ہیں اور ایک جہ سے مخالف بھی ہیں مشابہت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اسطرحپر ہے کہ جیسے تشنج بسبب امتلا اور یبوست اور اذیت سے اعضاء عصبیہ کے خواہ ورم سے پیدا ہوتا ہے اسیطرح کزاز بھی کبھی انھیں اسباب سے عارض ہوتا ہے اور مخالفت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اسطرحپر ہے کہ تشنج کمتر بوجہ ریاح کے پیدا ہوتا ہے اور کزاز بیشتر بوجہ ریح مدد کے عارض ہوتا ہے بلکہ جو قسم کزاز کی مرکب دو تشنج سے ہے اسکا عروض اکثر ریح سے ہوتا ہے جسوقت کہ ریح کا غلبہ بدن پر ہو اور باوجودیکہ یہ کزاز مرض بری ہے پھر بھی مرض میں صعوبت زیادہ ہوتی ہے اور اگر تشنج بسیط کبھی کسی عضو واحد میں بوجہ ریح کے عارض ہوتا ہے چنداں صعب اور دشوار نہیں ہوتا اسلیے کہ ایسے تشنج کا عروض اس سبب سے نہیں ہوتا کہ ریح کا غلبہ تمام جسم میں ہو اور کبھی تشنج مفرد میں جب غلبہ ریح کا ہوتا ہے خطرہ اور اندیشہ ہلاک زیادہ ہوتا ہے بلکہ اسے علامت موت کی شمار کرتے ہیں پھر اگر تشنج مضاعف یعنی تمدد میں یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ اسکی رداوت اور صعوبت کا کیا ذکر ہے ایک فرق اور لطیف درمیان تشنج اور کزاز کے سبب کے اسطرحپر ہے کہ تشنج مادی کا وقوع عصب کے ایک مقام خاص میں اس ہیئت اور صورت پر ہوتا ہے کہ وہ صورت خلاف مانع انبساط ہوتی ہے اور مانع انبساط اس جہت سے ہوتی ہے کہ لیف کو عرض میں دراز کرتی ہے خواہ لیف کو انکی اصل اور بیخ کیطرف کھینچتی ہے اسوجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے اور کزاز مادی کا وقوع برخلاف اسکے ہوتا ہے اسلیے کہ جس رطوبت سے کزاز پیدا ہوتا ہے کبھی وہ رطوبت اندرون لیف کے در آکر منجمد ہو جاتی ہے اور بعد انجماد کے صلابت پر باقی رہجاتی ہے اور اسوجہ سے بطرف انقباض کے رجوع اسکا دشوار ہوتا ہے اور کبھی وہی رطوبت کہ جس سے کزاز پیدا ہوتا ہے دفعتہً پیدا ہو کر تمام لیف کو پُر کردیتی ہے اور اسکی مقدار اجزا کی موجودگی میں بہ نسبت اجزاے لیف کے کچھ اختلاف کمی اور بیشی کا نہیں ہوتا بلکہ جسقدر لیف دراز ہے ہر جگہ برابر برابر اس رطوبت کی مقدار بھر جاتی ہے اور بوجہ زیادہ پُر ہونیکے عرض میں لیف کے زیادتی پیدا ہوتی ہے اور طول میں کسیقدر نقصان واقع

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہین ہوتا بلکہ مقدار طول کی محفوظ رہتی ہو کمی سے اسلیے کہ وہ رطوبت لیف کے فرجات اور مسامات مین جگہ پاکر سما جاتی ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ
اس مرض کا یہ ہو کہ تشنج مین عرض لیف کا بڑھتا ہو اور طول کم ہوتا ہو اور کزاز مین مقدار طول کم نہین ہوتی ہو گو عرض بڑھ جاے ممکن اور تشنج کا
حال یہ ہو کہ اسکا مادہ اندرون عصب کے مختلف الوضع ہوتا ہو اور اسکے مسامات مین نفوذ متشابہ اس مادہ کا نہین ہوتا ہو اور بکثرت اس مادہ
کو نفوذ بھی نہین ہونے پاتا۔ اور شاید کہ مادہ اس کزاز کا جسکی کیفیت مذکور ہوئی مثل اس مادہ کے نفوذ کرتا ہو جیسا مادۂ استرخا کا نفوذ کرتا ہے
مگر استرخا کا مادہ رقیق اور مرخی ہوتا ہو اور کزاز کا مادہ جامد اور سخت ہوتا ہو ایسا کہ عضو مریض مین پیچیدگی اور قبض کی گنجائش باقی رہنے نہین دیتا
یا مادہ کزاز کا اکثر واسطہ عضلہ اور وتر اور عصب مین واقع نہین ہوتا بلکہ مبدا مین وتر خواہ عصب کے یہ مادہ پیدا ہوتا ہو۔ اسیوجہ سے وتر خواہ
عصب کے طول مین گڑھا سا پڑ جاتا ہو اور قابل انقباض کے باقی نہین رہتا یا کہ متصل اسی مقام کے یعنی مبدا کے ورم ہوتا ہو جب بھی
حرکت انقباض کا ضرر پیدا ہوتا ہو یا مادہ اندرون لیف کے اس طرح واقع ہوتا ہو کہ اگر حرکت انقباضی کرے اسوقت لیف مین تضاغط اور درد
پیدا ہو کر درد کی اذیت زیادہ پہونچے لہذا حرکت نہین ہوتی ہو۔ کبھی جو شے سبب ایذا رسانی وجع کا ہوتا ہو مادی ہو یا غیر مادی اسکی پیدائش
مبادی اوتار اور عضلات مین ہوتی ہو اسی جہت سے یہ مبادی اس مادہ سے گریز کرتے ہین بجانب طول کے جیسے ایک قسم کا کزاز قے کے بعد
عارض ہوتا ہو بشرطیکہ قے بہت سخت ہوئی ہو خواہ کوئی اور استفراغ کثیر کے بعد کہ ان دونون صورتون مین بوجہ اذیت کے کزاز پیدا ہوتا ہو گویا
کہ اوتار اور عصب کو معدہ خواہ خلط معدہ سے اذیت پہونچتی ہو یہ صورتین کزاز خواہ تمدد مادی کی تھین جو مذکور ہوئین۔ اگر سبب کزاز کا یبوست
ہو اسکے عروض کی وجہ یہ ہو کہ جسوقت عضل مین کمی بوجہ انحلال رطوبت کے پیدا ہو جاے خواہ طول عضل کا اسوجہ سے بڑھ جاے اور اسوجہ سے
منافذ مین تقبض پیدا ہو یعنے منافذ کسیقدر سمٹ جائین اُسوقت نفوذ قوت محرکہ کا منافذ مین دشوار ہوتا ہو اور بوجہ اس دشواری کے عضلات اوتار
اعضا کے نقل اور تحریک انقباض سے ہو جاتے ہین خصوصا جب اس ضعف کی اعانت وہ صلابت بھی کرے جو بوجہ خشکی کے پیدا ہوئی ہے
اور عصیان اور نافرمانی حرکت سے اسکا خاصہ ہو۔ اور جو تشنج اسی قسم کا پیدا ہوتا ہو یعنے تشنج یبسی اسمین انقباض عضل وغیرہ کا طول اور عرض مین
ساتھ ہی پیدا ہوتا ہو جیسے بروقت بریان کرنے خواہ سوختہ ہونے گوشت وغیرہ کے ایک کیفیت اینٹھنے کی پیدا ہوتی ہو چنانچہ اوپر بھی کہا
ہو چکی اسی جہت سے تشنج یابس بہ نسبت کزاز یابس کے رواوت مین زیادہ ہو اور جسطرح سے استرخا کبھی بوجہ قطع کے عارض ہوتا ہو اسیطرح تمدد بھی
کبھی بوجہ جراحت کے پیدا ہوتا ہو اگر ایسی جراحت پہونچے جو عضلے کو انقباض مین اذیت دے۔ کزاز سے کبھی ایک شے عظیم خطرہ خواہ ضرر کی پیدا
ہوتی ہو جب اسکا سبب قوی ہو اور مادہ کزاز کا کثیر اور قوی ہو اور کبھی کزاز کا وقوع مشابہ عروض اس تشنج کے ہوتا ہو جو بوجہ خلا و امتلائی کے پیدا ہو کہ
مسالک روح کو بند کردے اور اعضاے ممدود جو بجاے خود دراز مخلوق ہین خواہ دراز کیے گئے ہون اسیطرح دراز باقی رہجاتے ہین اور انمین انقباض پیدا
نہین ہو سکتا جو اعضا سمٹ چکے ہون اُسی حالت پر رہ جاتے ہین اور پھر دوبارہ دراز نہین ہو سکتے جبتک کہ روح اپنے منفذ سے گذر کے مقامات مناسب
مین پہونچکر تمدد خواہ انقباض پیدا کرے۔ ایسا کزاز اکثر بعد نوم کے پیدا ہوتا ہو جیسا اوپر بھی بحث تشنج مین اسکا بیان ہوا اور وجہ یہ ہو کہ بروقت نوم کے
روح کا اجتماع چونکہ اندرون جسم کے ہوتا ہو کبھی عروض کزاز کا بوجہ ایک ہیئت غیر طبعی کے ہوتا ہو جو شاق اور ناگوار ہوتی ہو اور وہ ہیئت عضل کو عارض
ہوتی ہو کہ اُسکی قوت کم ہو جاتی ہو خواہ ہیئت ایسا درد پیدا کرتی ہو عضل مین کہ اس سے تحریک کا تحمل اسوقت نہین ہوتا پس اسوقت اسی شکل پر باقی
رہ جاتا ہو جیسے کوئی شخص کسی رسی وغیرہ سے لٹک کر بدن پر زور دے اور ایک حالت خلاف ہیئت طبعی کے پیدا ہو خواہ بھاری بوجھ اُٹھاے خواہ
اپنی پیٹ پر کوئی شے گران اُٹھاے۔ خواہ زمین پر بدون بستر وغیرہ کے بے آرام جگہ سو رہے کہ اُسکے عضلات کو یہ انداز سونے کا ایذا پہونچاے اور ہڈی
ہی مین درد پیدا کرے جیسے توڑ ڈالی ہو خواہ پس گئی ہو۔ خواہ صدمہ چوٹ کا گر پڑنے سے یا ضربت شدید سے ایسا پہونچے جو عضل کو پارہ پارہ کردے
خواہ قطع اور سوختگی آتش کا اثر نہ ہو بلکہ عضلات مین درد پیدا کرے اور ایسے اوقات مین عضلات کو انقباض سے عجز پیدا ہو جو موجب کزاز ہو اور کبھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

باوجود عروض اس ہیئت غیر طبعی کے ایک مادہ کا بھی بطرف عضل کے انصباب ہوتا ہو خواہ ریاح غلیظہ جو خاص عضلات مین پیدا ہوے ہون اور اُسی
جگہ سے عضلات مین پہونچے ہون اور انکی جہت سے تمدد پیدا ہوا ہو جسطرح کہ تمدد جو خاص اعضاے وجہ مین ہو ردی ہو اسطرح اگر انکو مین خواہ زبان
اور ہونٹھ مین تنہا لاحق ہو وہ بھی ردی ہو کبھی کزاز کی ایک قسم ردی میہی وہ بھی پیدا ہوتی ہو جس سے مقدم حمیات لازمہ ہمراہ قلق اور بکلے کے ہوتے ہین
اور ہذیان بھی ہوتا ہو اور رنگ زرد ہو جاتا ہو منہ اور ہونٹھ مین خشکی اور زبان مین سیاہی پیدا ہوتی ہو اور طبیعت مین قبض اور اعتقال اور جلد مین چھان
لینے والنے دانے سے پڑجاتے اور تمدد عارض ہوتا ہو یہ کزاز زیادہ ردی ہو جو کزاز بسبب ضربت کے پیدا ہوا ہو اور اسکے ہمراہ ہچکی اور مغص یعنی مروڑ اور
اختلاط خواہ زوال عقل بھی عارض ہو ضرور ہلاک ہوتا ہو اور باینہمہ تخفیف عضل اور اسکی رطوبت مین غلیان اور جوش پیدا کرکے طول مین عضلہ کو دراز
کر دیتا ہو اور بعد دراز کرنیکے یہی حالت پر اسکو بجہت خشکی کے چھوڑ دیتا ہو کہ وہ خشکی درجۂ انتہا کو پہونچ جاتی ہو کزاز اکثر لڑکون کو لاحق ہوتا ہو اور شیر
سہولت بھی اس مرض مین کچھ تی ہو جسقدر کم سن ہون اور جسقدر تولید رطوبات انمین زیادہ ہو جیسا تشنج کی فصل مین بیان ہو چکا کبھی کزاز سے پیشتر اختلاج
تمام بدن مین اور بدن کا بھاری ہونا اور بولنے مین ثقل کلام اور صلابت عضلات مین اور بجانب نقارے عصعص یعنی استخوان سر سینہ تک اور
بدشواری نوالا اترنا اور ایسی کھجلی کہ بعد کھجلانے کے خواہ کھجلانے کے وقت کچھ لذت نہو یہ امور قبل از کزاز پیدا ہوتے ہین جب بول مین کوئی چیز مثل
دمہ کے ہو اور قشعریرہ اور آنکھو نپر جھلی سی نمودار اور پسینا سر اور گردن مین برآمد ہو دونون جانب کے استداد آیندہ پر دلیل ہوگا یعنی بہت جلد یہ
استداد پیدا ہونیوالا ہو اسلیے کہ ایسی قسم کا مادہ ایسا نہین ہوتا کہ اعضاے اسفل کیطرف اخراج پاکر تنقیہ تام اسکا ہو جاے یعنی فقط اخراج مدہ کا بول میں کافی
اس مادہ کی صفائی پر نہین ہو بلکہ تا زمانہ نقا تام کے کسیقدر یہ مادہ بطرف دماغ کے بھی ضرور صعود کرتا ہو اور اذیت دیتا ہو اور تمام بدن مین تکسیر یعنی پہونچنا
پیدا کرتا ہو جب کزاز شروع ہوتا ہو اسکی علامت یہ ہو کہ منہ بند ہو جاتا ہو اور چہرہ سرخ ہو کر درد مین شدت ہوتی ہو۔ اور کوئی شے کھانے پینے والی گلے سے
باسانی نہین اترتی اور طرف مین کثرت ہوتی ہو یعنی پلک زیادہ جھپکے گی اور آنکھ سے آنسو روان رہتے ہین ہمنے بچشم خود دیکھا ہو کہ ایک عورت کو
کزاز عام جب شروع ہوا اسکا منہ بند ہو گیا اور چہرہ زرد ہو گیا اور اُسوقت منہ کھولنے کی قدرت نہ تھی یہانتک کہ ایک زمانہ دراز تک چت پڑی
رہی اور ہاتھ پاؤن دراز کیے ہوے تھی اور کروٹ لینے پر قادر نہ تھی اسکے بعد کزاز اس سے برطرف ہو گیا اور دونون کروٹین لینے لگی اور روٹی بھی کھا
پھر اسوقت سے لیکر صبح تک سوتی رہی اس عورت کی یہ سب کیفیتین ہمنے خود دیکھین اسکا علاج بھی کیا ہر دورہ مین اور مدت مین دورہ کے باقی ہم
فرق درمیان تشنج اور تمدد کے ابتدا مین یہ ہو کہ انتقال تمدد سے بطرف خوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے اسیطرح ہوتا ہو جیسے تشنج کا انتقال اُن
امراض کیطرف ہوتا ہو اور تشنج بلاد جنوبی مین (بہ نسبت بلد شیخ کے) بسبب شالا و حرکت اخلاط سے خصوصًا بلغمی لوگونکو لاحق ہوتا ہو اور بلاد شمالی مین بھی
اکثر بجہت احتقان فضول کے پیدا ہوتا ہو خصوصًا نسوان کو کہ انکے اعصاب مین ضعف زیادہ ہو **علامات** تمدد مطلق کی علامت یہ ہو کہ عضو ما دُن
انقباض اور سمٹنے پر اطاعت نکرے کزاز کی علامت یہ ہو کہ اگلے جانب مین ہو وہ شخص مثل مخنوق اور گلو فشردہ کے ایسا ہوتا ہو کہ اُسکے چہرہ پر بہت
اختناق کی پیدا ہوتی ہو۔ اور اُسکا سر آگے کیطرف کھچا جاتا ہو اور کسیقدر بطرف قدام کے اسکا سر ہٹ جاتا ہو اور گردن مین استلا بھی معلوم ہوتا ہو اور پیٹ
اور دست پھرنیکی طاقت اسے نہین ہوتی اور کبھی پیشاب کرنے پر بھی قادر نہین ہوتا اسلیے کہ عضلہ بطن مین تمدد پیدا ہوتا ہو اور قوت دافعہ ضعیف ہو جاتی
ہو اور کبھی بے ارادہ پیشاب خطا ہوتا ہو اسلیے کہ عضلہ مثانہ کا متمدد ہو جاتا ہو اور ہمین انقباض باقی نہین رہتا ہو اور کبھی خون کا پیشاب بھی کرتا ہے
جب کوئی رگ بوجہ شدت انضغاط کے شگافتہ ہو جاے اور کبھی ہچکی عارض ہوتی ہو۔ اور اگر کزاز بطرف خلف کے عارض ہوا سوقت سر اور دونون شانے
اور عضلہ پشت کیطرف کھنچتے ہوے معلوم ہونگے اور یہ کیفیت اسوجہ سے پیدا ہوتی ہو کہ عضل بطن مین امتداد بطرف خلف کے بشارکت پیدا ہوتا ہے
اور عضلہ مقعدہ مین امتداد عارض ہوتا ہو اور جو کچھ اسکے اعلاے مستقیم مین ہو اسکے روکنے پر قادر نہین ہوتا اور جو کچھ امعا و دقاق مین ہو اسکے نیچے اتار
پر بھی اسکو قدرت نہین ہوتی۔ اور دونون طرف کے کزاز خواہ آگے ہو یا پیچھے اور تمدد اتنی چیزون مین شرکت رکھتے ہین اختناق اور سرا در ہائیت بول کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور بول مین نفاخات کی کثرت ہوتی بوجہ ریح کے اور بوجہ بول کی گرفتگی کے سقوط کا عارض ہونا۔ اور رطب و یابس کزاز خواہ تمدد کی شناخت وہی ہے جو تشنج کی مذکور ہوئی ہی طرح دریمی اور جو بوجہ کسی اذیت اور ایذا کے عارض ہو اسکی بھی وہی شناخت ہے اور اکثر ان بیمارونکو قولنج بھی عارض ہوتا ہے اگر مرض بوجہ برودت کے ہو **علاج** بعینہ علاج تشنج کا او محجمہ کا استعمال اعضا پر بہ نسبت تشنج کے زیادہ کرنا چاہیے۔ تاکہ حرارت جو زائل ہو گئی ہو واپس آئے او محجمہ مع شرط کے خصوصا عصب عنق پر اور فقرات اور شراسیف پر کرنی چاہیے مگر وزیعنے جسے کزاز کا مرض لاحق ہو اسکے بدن مین جب بوجہ شدت وجع کے پسینا برآمد ہو خواہ بوجہ علاج اور تدبیر کے عرق برآمد ہو ہمیشہ اسکے بدن کو سرد کرنا مناسب نہین ہے کہ اس سے اسکو ایذا پہونچتی ہے ہان کسی صوف وغیرہ سے جو تر ہو پسینہ کو پونچھ لینا کچھ مضر نہین ہے اور شیر زیت کو گرم کر کے اسکو اسمین بٹھاتے ہین کہ اسکی تحلیل قوی ہے اور جاوشیر ایک درہم تک بحسب قوت کھلانا اسیطرح حلتیت کا بھی اسی مقدار تک استعمال مناسب ہے کزاز کے معالجہ مین عجلت بہ نسبت تشنج کے زیادہ مناسب ہے اسلیے کہ کزاز موذی اور خناق پیدا کرنیوالا اور قاتل ہوتا ہے کزاز کے علاج مین ایک دوائے نافع یہ مذکور ہے جو تشنج کو بھی مفید ہے کہ سلاقہ شبت کو جوش دیکر ایک حصہ ضبع یعنے سوسمار کے بدن کا ٹکڑا اور ایک حصہ گوشت سگ اور ثعلب داخل کر کے اسی طرح سے پختہ کرین کہ مہرا ہوجائے جسے عوام کہتے ہین گل کر حلوا ہوجائے اور بیمار کو اسمین دو مرتبہ داخل کرین اسیطرح مالش بیہ کبوتر صحرائی کی اور اونٹ کی چربی کی تمریخ اور شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور سوسمار کی جدا جدا خواہ اور دواؤن مین ملا کر مالش کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور حقنہ روغن سداب اور جندبیدستر اور قنطوریون کا بھی نافع ہے۔ اور جتنے حمولات لاذعہ ہین اور گرم ہین کہ ان مین بورق اور شحم حنظل وغیرہ داخل ہو اگر بوجہ حقنہ حارہ لاذعہ کے احتراق پیدا ہو اس حقنہ کے بعد مادہ خر کے دودھ سے حقنہ کر دین خواہ روغن گل اور روغن الیہ سے تنہا یا ہمراہ انھین چربیون کے جو مذکور ہو چکین زیادہ مفید ہو۔ بارد کیواسطے ونیز تمدد رطب کو جندبیدستر ہے کہ وہ ایسی دوا ہے جسکا التزام ہر روز چاہیے اور جب کزوز کو غذا دیجائے چاہیے کہ بہت چھوٹے چھوٹے لقمے ہون اور اگر حریرہ پتلا کھلائین بہت خوب ہے اسلیے کہ بلع اور نوالہ اتارنا انپر دشوار ہوتا ہے ایسا نہو کہ انکے نتھنون مین چڑھ کر پھندہ پہونچ جاے اور ایک آفت جدید برپا ہو اور اضطراب پیدا ہو کر انکا مرض زیادہ ہوجائے بہت سی دوا و یہ جو انکے پلانے اور مالش کرنے مین اعضا پر وہ سب کی سب قرابادین مین لکھ دی ہین اسیطرح مروخات جو انکو نافع ہین جیسے روغن حنا وغیرہ اور اسیطرح سعوط اور عطوس جیسے مومیائی او میعہ ہمراہ بعض ادہان مناسبہ کے بالطبع جو حمی پیدا ہوجائے وہ نہایت عمدہ علاج اس کزاز کا ہے جو مرطوب ہو اور رطوبت سے پیدا ہوا ہو

فصل چوتھی لقوہ کے بیان مین

لقوہ مرض مرکب ہے چہرہ مین کہ اسکی جہت سے ایک جانب چہرہ کی کھچ کر ہیئت غیر طبعی پر ہو جاتی ہے اور بخوبی دونون ہونٹھون کا ملنا درست نہین ہوتا اور نہ دونون پلکین اچھی طرح ملتی ہین ایک طرف کے لقوہ کا سبب یا استرخا ہے یا تشنج عضل اجفان اور چہرہ کے عضل کا ہونا ہے اور باب تشریح مین ہر ایک عضل کا بیان اچھی طرح ہو چکا ہے اور جانسے عضل پیدا ہوے ہین اور آگے مین انکا بیان بھی کر دیا گیا ہے استرخا سے جو لقوہ پیدا ہوتا ہے اگر ایک جانب جھکے گی اسکے ہمراہ دوسری جانب بھی مائل ہوگی پس ڈھیلی ہو کر اپنی ہیئت اصلی سے متغیر ہوجائیگی بشرطیکہ استرخاے قوی سے لقوہ پیدا ہوا ہو اور اگر بسبب استرخا ضعیف کے پیدا ہوا ایک ہی جانب مین استرخا پیدا ہوگا۔ اور نزدیک بعض اطبا کے یہ بات ہے کہ استرخا طرف جانب سلیم کے ہوتا ہے اور وہ ترچھے طور پر جذب ہونیکو استرخا کہتا ہے اور یہ قول معتمد نہین ہے اور حکیم قولس بھی اسی کا قائل ہے اور یہ لقوہ جو بوجہ استرخا کے پیدا ہوتا ہے انھین اسباب سے پیدا ہوتا ہے جنکا شمار ہم فالج کے بیان مین کر چکے اور اب ہمکو تکرار مضامین کی ضرورت نہین ہے اور جو لقوہ تشنج سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہی قسم لقوہ کی پیدا ہوتی ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ جسوقت ایک شق مین پیدا ہوا دوسری شق اسکی طرف کھچ جاتی ہے اور سبب اسکا وہی ہے جو تشنج بسیط کا سبب مذکور ہو چکا اور جو کچھ تشنج یابس کے بیان مین کہا گیا ہے جیسے حمیات حادہ خواہ استفراغ بحد افراط جیسے دست اور قے اور رعاف وغیرہ اور یہ قسم لقوہ کی ردی اور قاتل ہے اور بعض اطبا کا یہ قول ہے کہ جانب مریض لقوہ مین وہی ہے جو سیدھی اور سالم رہتی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ جانب صحیح اپنی جذب کا قصد کرتی ہے کہ برابری کرے اور یہ قول اچھا نہین ہے اکثر اوقات مین اور بنظر تشریح کے بھی اسکی اچھائی درست نہین ہے کہ جو حال عضل وجہ کا تشریح مین بیان ہوا اسکے مخالف ہے اور اسکے قول کے فساد پر دلیل وہی بیانات ہین جو مقام تشریح مین درج کیے گئے اور ایک دلیل اس قول کے بطلان کی یہ بھی ہے کہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کبھی لقوہ بطور عموم کے دونون طرف چہرہ کے پیدا ہوتا ہے اور تیسری دلیل یہ ہے کہ جس شخص کو لقوہ عارض ہوتا ہے اسکی حس اسی طرف کی باطل ہوتی ہے جو جانب علیل ہے اکثر آدمی کے عضل رقبہ مین ورم پیدا ہوتا ہے اور اس ورم کے پیدا ہونیسے ایک قسم خوانیق کی لاحق ہوتی ہے اور خوانیق کیوجہ سے لقوہ پیدا ہوتا ہے اور انہین بیمارونکو فالج بھی ایسا عارض ہوتا ہے جو دونون ہاتھون تک پہونچتا ہے اسواسطے کہ جس عضل سے عضل رقبہ کی قوت تحریک حاصل کرتے ہین یا کانبت یعنی فقرات رقبہ ہین جو برابر برابر چھ مہینہ ممتد رہے پھر اس سے نجات کی امید کرنی مناسب نہین **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ لقوہ کبھی منذر بفالج ہوتا ہے بلکہ اکثر منذر بسکتہ ہوتا ہے پس مریض کو بتامل دیکھنا چاہیے کہ لقوہ کے ہمراہ مقدمات صرع اور سکتہ کے ہین یا نہین اگر پائے جائین بہت جلد تنقیہ قوی کرنا چاہیے تاکہ وقوع صرع یا سکتہ سے امان حاصل ہو بعض اطبانے ایسا خیال کیا ہے کہ مریض لقوہ کو چار دن تک مرگ مفاجات کا خوف رہتا ہے اگر اس زمانہ مین بچگیا پھر امید صحت کی قوی ہے اور شاید یہ خیال بہ نسبت اس مرض کے صحیح ہو جسکے عروض کا انذار لقوہ کرتا تھا یعنے اگر لقوہ منذر بسکتہ ہو اور چار دن تک سکتہ واقع نہو پھر سکتہ کے عروض سے ہلاکت مریض کی ہوگی) **علامات** چہرہ کی ایک جانب مین نفخ اور رقت واقع یعنی ایک طرف کا چہرہ پھولا پھولا اور جلد پتلی نظر آئے اور ریح کی اور لعاب دہن کی گرفت اس جانب سے نہو سکے۔ اور اکثر ہمراہ لقوہ کے دردسر پیدا ہوتا ہے خصوصًا اگر لقوہ تشنجیہ ہو جانب ماؤف کی شناخت بہ نسبت صحیح جانب کے یہ ہے کہ اگر کھینچکر ہاتھ کے ذریعہ سے اصلاح اور درستی اسکی کرین دوسری جانب کی شکل اپنی اصلی حالت پر خود بخود باسانی آجائے۔ لقوہ استرخاء کی علامت یہ ہے کہ حرکت مین اس جانب کے ضعف ہو اور حواس مکدر ہوجائین اور جلد مین نرمی پیدا ہو اور عضل مین بھی لینت ظاہر ہو اور تمدد محسوس نہو اور نیچے والی پلک کچھ اتری ہوئی نظر آئے اور نصف اس جھلی کا جو حنک سامنے اس آنکھ کے ہے مسترخی اور تر اور ڈھیلا ہوجائے اور ظہور اس استرخاء وغیرہ تینون اوصاف کا اسطرح ہوتا ہے کہ زبان کو نیچے کیطرف بار کھینچین پھر اپنی صورت پر جلد لپٹتی ہے یا نہین اور اسکا سبب یہ ہے کہ جو صفاق اور جھلی حنک پر کھنچی ہے اس صفاق سے متصل ہے جو طرق لسان سے خارج ہوئی ہے اور طول مین صفاق حنک کو قاطع ہے پس یہ صفاق صفاق حنک سے شرکت رکھتا ہے کہ اسکے استرخاء اور ترہل سے صفاق سے لسان مین استرخاء وغیرہ پیدا ہوگا اور جلد جبہہ کی نواحی رقبہ سے جھکی ہوئی اور اس سے کسیقدر دور ہو جاتی ہے اور بدشواری رقبہ کیطرف پھرتی ہے لقوہ تشنجی کے علامات یہ ہین کہ خوانیق مین کدورت نہین ہوتی اکثر اوقات حواس برجا ہوتے ہین اور جلد مین جبہہ کے تمدد اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ شکن نہین ہوتی اور عضل وجہ کے سخت ہو جاتے ہین اور اس جانب کا تمدد رقبہ کیطرف ہوتا ہے اور ریق اور بزاق مین اکثر کمی پیدا ہوتی ہے اور میلان جلد کا نواحی رقبہ مین قطعًا ہوتا ہے اور اسطرف سے جلد کا پھیرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ اور تشنج رطب خواہ یابس سے جو لقوہ پیدا ہوتا ہے اسکے علامات تشنج کے مقام سے دریافت کرو ایک علامت حدوث لقوہ کی یہ بھی ہے کہ چہرہ کی ڈونمین درد اور جلد مین خدر اور اختلاج پیدا ہوتا ہے **معالجات** مقتضائے ہوشیاری اور احتیاط یہی ہے کہ ساتوین روز تک مریض لقوہ کے کسی قسم کی تحریک نہ کرین اور ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ چوتھے دن تک اسکے مادہ کو نہ چھیڑین اور غذا بھی ایسی ان ایام مین تجویز کرین جو اتنی تلطیف پیدا کرے جسقدر نخود آب ہمراہ زیت کے پیدا کرتا ہے اور غذا مین تخفیف اسقدر نہو جتنی شہد اور چوزہ مرغ مین ہوتی ہے اگر طبیعت مین خشکی زیادہ ہو دوسرے دن حقنہ لینے سے تحریک ہوسکتی ہے بشرطیکہ زیادہ نرم حقنہ ہو کہ موافق ہوگا اور ابتدا مین غرغرہ کو جلد تجویز کرنا مضر ہے کہ بیشتر قریب کے مادہ کو جذب کرتے ہین اور مادہ خام کی تحلیل نہین کرسکتے پس آفت دوچند ہوجاتی ہے لقوہ تشنجی کا استفراغ دوائے قوی اولی ہے اور دوائے ضعیف سے جو کافی نہو بدون انضاج مادہ کے استفراغ اسکا نہ کرنا چاہیے اور عجلت استعمال دوائے حادہ کا نہایت مضر ہے اور بد معالجہ ہے کہ بوجہ حدت کے مادہ کی تخفیف اور تغلیظ کردیتا ہے اور عصب مین خشکی پیدا کرکے یہ حالت ہوجاتی ہے کہ تاثیر کسی دوا کی قبول نہین کرتا بلکہ دوائے حار کے استعمال پر صبر کرنا مناسب ہے۔ واجب ہے کہ علاج لقوہ کا مثل علاج فالج اور تشنج کے بحسب مناسب اور بتدریج کیا جائے جسطرح مفصلًا اپنی جگہ پر بیان ہوچکا اکثر تجربہ کیا ہے کہ ملقوہ یعنے مریض لقوہ کو اگر ہر روز دو درم ایارج ہرمس بے درپے ایک مہینہ تک دیا کرین اثر قوی کرتا ہے اور اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر ہر روز زنجبیل شامی اور روح تمر کی شہد ملا کر صبح اور شام بقدر ایک جوزہ کے استعمال کرے بخوبی مفیدہ ہوگی ماء العسل کا استعمال

HAKEEM SHOUKAT ALI

کسی وقت ترک کرنا مناسب نہین ہے بعض اطبا ہندنے ذکر کیا ہو کہ لقوہ کا عمدہ علاج یہ ہو کہ جس جانب لقوہ نے مارا ہو اُسپر خواہ سر پر گوشت وحشی جانور کا پختہ کرکے اسطرح ملین کہ خون سے بہی گوشت کے آلودہ ہو جاے۔ اور شاید وہ جانور جسکا گوشت اس کام کے لائق ہو خرگوش اور سوسمار اور لومڑی اور نیل گاؤ اور گوزن یعنی بارہ سنگھا اور حمار وحشی ہو۔ اور ہرن وغیرہ کے گوشت مین یہ فائدہ نہین ہو جسمین تقویت تسخین نہو اور اگر مریض کا مزاج مرطوب ہو وہی شے جسمین مبداء مرض ہو اسے اسطرح بندش سے درست کرین کہ اپنی شکل طبعی پر ہو جاے پھر سبب لقوہ کا تشنج ہو پہلے اسکی ملئین مین کوشش کرکے پھر اسکی تحلیل کی تدبیر کرین۔ اور پشت سر کو اوہان رطب و نرم سے خوب چپڑنا چاہیے جیسے روغن بنفشہ اور روغن بادام اور روغن کدو اور اگر روغن بابونہ تک ترقی کرین کچھ مضائقہ نہین۔ اور انھین اوہان سے استنشاق اور ناک مین چڑھانا شب و روز بار بار مفید ہو اور شراب ممزوج کا پلانا مفید ہو شکر کا شربت دینا چاہیے اگر علامات غلبہ خون کے پاے جائین فصد اُس رگ کی جو زیر زبان واقع ہو کرنی چاہیے اور فقرہ اول پر منجملہ فقرات گردن کی حجامت بلاشرط کرین۔ اسمین کچھ شک نہین ہو کہ مادہ لقوہ کا مبادی عصب و عضل وجہ کی راہ مین آتا ہو اسواسطے مناسب ہو کہ استعمال ایسی ادویہ کا جو گرمی اور سرخی جلد کی پیدا کرتی ہین فقرات عنق اور فک پر استعمال کیجائین اسواسطے کہ لیف کثیر انھین مبادی عصب و عضل کیوجہ سے اس عضل تک آتی ہین جو چہرہ پر واقع ہو یہ تدبیر اسوقت کی ہو کہ لقوہ استرخائی ہو اور اگر بوجہ تشنج یابس کے عارض ہوا ہو اسوقت ہر گز استعمال ادویہ حارہ کا اوقسم طلا اور کماد اور روغن وغیرہ خواہ ادویہ مشروبہ حارہ کا نہ کرنا چاہیے۔ ہمنے مشاہدہ کیا ہو کہ ایک شخص کو لقوہ بوجہ تشنج یابس کے عارض ہوا تھا اسکا علاج بعض اطباء معاصرین نے تکمید اور مشروبات حارہ سے کیا اس معالجہ کے ضرر سے اسکا چہرہ زیادہ ترچھا بہ نسبت سابق کے ہو گیا اور زبان کا ثقل بوقت کلام کے زیادہ بڑھ گیا جب ہمنے اسکا علاج سابق کے مبردات وغیرہ سے کیا بعد کمال محنت اور مشقت کے جو معالجہ مین کرنی پڑی ازالہ مرض کا ہوا عضل ملکوتین کے اس قسم مین داخل نہین ہین یعنے انمین سے لیف کثیر مبادی عصب سے نہین آتی پس انکی تدبیر یہ ہو کہ جزو مقدم دماغ کا تنقیہ کرین اور تکمید یابس جیسے دھورہ کہتے ہین انھین فقرات اور لحی پر جو مقام ریش ہو کرین اور انھین مقام کی مالش اور اُن شرائین کی مالش جو ان مقامات پر واقع ہین اور دلک اسی یعنی مالش سر کی خصوصا جسوقت بھوک زیادہ ہو منجملہ اُن چیزونکے جو لقوہ کو مفید ہین یہ ہو کہ ہمیشہ چہرہ کو سرکہ سے دھایا کرین اور مقامات مذکورہ کو سرکہ سے آلودہ رکھین خصوصا اگر سرکہ مین ادویہ ملطفہ کو جوش دیکر استعمال کرین بہت مفید ہو خواہ سرکہ مین رائی پیسکر استعمال کرین نفع عجیب ظاہر ہوگا اگر بجہت استرخا کے لقوہ ہو نہ بوجہ تشنج کے۔ اور جو شاندہ شیح اور قیسوم اور حرمل اور فار اور بابونہ وغیرہ کے بخارات پر جھکا کر بخارات کا اثر پہونچائین کہ یہ ترکیب دونون قسم مین لقوہ کے مفید ہو تشنجی ہو خواہ استرخائی اور جھاؤ کی لکڑی خواہ اثل[عہ] کی لکڑی سلگائین اور اسکی گرمی خواہ دھوان عضو ملقو تک پہونچایا کرین اور جب ان ادویہ سے فائدہ نہو جو رگ پس گوش ہو اسپر داغ لگادین۔ اگر لقوہ استرخائی یابس ہو حمام سے پرہیز کرین اور ہر روز چند مرتبہ لقوہ تشنجی مین حمام کا التزام کرین اور مریض کو تکلیف غرغرہ سے اُن ادویہ کے جو معلوم ہین دینی چاہیے بخلاف اورام اض تشنجی کے اور مضوغات یعنے چبانے کی چیزین خصوصا وج ترکی جو زبوا عاقرقرحا کا چبانا ضرور ہو اور ہلیلہ سیاہ کا چبانا بھی انکو مفید ہو اور جدوار چبائی جاے بعد چبانے کے اُسی جانب مین اسے لیے رہین جو مریض ہو۔ اور خانہ تاریک مین اس مریض کو رکھین اور بعض اطبانے اجازت دی ہو کہ اگر اپنے حوائج ضروری مین آمدورفت کرے کیا مضائقہ۔ اور تلخہ کلنگ خواہ تلخہ گرگ خواہ اشق سے سعوط کرین یا قسبوط یعنے ماراہی یا عصارہ شہدانج اور مرزنجوش اور چقندر اور آب سکبینج معہ روغن سوسن کے خواہ فربیون بمقدار عدسہ عورت کے دودھ مین پیسکر سعوط کرائین۔ اور سر کا علاج بذریعہ تنقیہ کے انطرح کرین جو قانون امراض راس مین بیان ہو چکا کرین۔ اور یہ عطوس مجرب واسطے لقوہ کے ہو کہ ریٹھہ اور خصوصا اُسکا چھلکا اور پروالا اور اذان الفار یعنے موسی کنی عصارہ قثاء الحمار اور عرطینثا سے عطوس تیار کرکے استعمال کرین اور کبھی یہ ادویہ ایسی دواسے مخلوط کرتے ہین جو باوجود فائدہ چھینک پیدا کرنیکے تسخین بھی پیدا کرے جیسے جندبیدستر اور کلونجی وغیرہ سب سے بہتر چھینک لانیوالی دوا اذان الفار کا پانی ہو مگر اذان الفار کی وہ قسم جسے اباغلس کہتے ہین جب اباغلس کے پانی سے دو درہم ہمراہ ایک دانگ سکبینج اور نصف درہم زیت کے عطوس بناکر استعمال کرین ضرور نفع کریگا۔ بلکہ مرض کو

عضل وجہ کے

عہ اثل بنا برقول صاحب ضیا ایک درخت ہے شبیہ جھاؤ کے مگر اس سے بڑا ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

زائل کردیگا پانچ دن کے اندر پھر مرض کا اثر باقی نرہیگا کبھی آئینہ چینی کیطرف ملقو کو نظر کرنیکی تکلیف بیجاتی ہے تاکہ بتکلف اپنے چہرہ کو جو کج نظر آتا ہو درست کرے اور برابر کرنے کرتے سیدھا کرلے سب سے بہتر وہ قسم ہو جسمین مختلف طور کے عکس نظر پڑین اور یہ آئینہ چینی کہلاتا ہو چہرہ کی درستی کیواسطے اسی کو اختیار کرنا چاہیے **مترجم کہتا ہو** علم مرایا مین ثابت ہوا ہو کہ شوشہ بنانیکی کیا ترکیب ہو اور کس زاویہ کے پیدا ہونے سے یہ بات آئینہ کو حاصل ہوتی ہو اور اکثر چھوٹے قسم کے آئینہ جو مدور خواہ بیضاوی ہوتے ہین انمین یہ صفت زیادہ ہوتی ہو بہ حال شفاے مریض لقوہ آئینہ کیطرف دیکھنے سے گو حکماے سابق نے براہ تجربہ مستند اسی طرف کیا ہو کہ وہ اپنے چہرہ کو درست کرتا رہیگا اور ہوجائیگا لیکن تجربہ خاکسار مترجم کا نسبت چند مرضاے ملقو کے ایسا ہوا ہو کہ ایک قطاع اکبر کرہ مجسمہ کا جو غالبا ڈھلا ہوا تھا اور اسمین تشویش عکس جو شیخ لکھتا ہو نہ تھی مگر عکس لیکن ٹیک نظر آتا ہو اور وہ سیدھے رخ پر ہوجاتا تھا جیسے بہ برہان ہندسے ثابت ہو اور زوایا اسکے چند مقامات پر مختلف ہونے سے کسی شے مرئی کی بخوبی ہوتی تھی نہ مقام حادہ مین کچھ اور منفرجہ مین کچھ نظر آتا تھا اور دو مریض ملقو کا ایک کا سن ۳۵- اور دوسرا مقام گوالیار مین اس کا سن ۶۰ برس کا تھا اور شاید چھ مہینے سے زیادہ اسکے مرض کا امتداد ہوا تھا اس قطاع اکبر کیطرف دیکھنے سے اچھا ہو گیا اگرچہ تائید اس معالجہ کی ادویہ مجربہ خوردنی سے بھی کی گئی لیکن شاید ان ادویہ کا وقت اثر باقی نہ تھا مترجم خاکسار کو ایسا خیال ہو کہ جس طرح رمد وغیرہ دیگر تاثیرات اور انفعالات نفسانی کو شیخ نے فن کلیات مین ثابت کیا ہو کیا عجب ہو کہ یہ معالجہ بھی اسی قسم مین داخل ہو اور زیادہ تفصیل اوسکی باعث خلاف واب اطباے حال کے لازم آتا ہو ورنہ ماہران فن تعلق مجربات یا مادیات کو بخوبی اسکی حقیقت واضح ہو **متن** لیکن چونکہ اگر آخر بیچ مین لقوہ مارے سات دن تک اطریفل صغیر کھلانا چاہیے اور غذا آب نخود لقوہ کے جمیع اقسام مین مفید ہو بلکہ جملہ امراض عصبی مین یہ غذا عموما تجویز کرنی چاہیے

فصل پانچوین رعشہ کے بیان مین

رعشہ ایک مرض آلی ہو کہ بوجہ عجز قوت محرکہ کے پیدا ہوتا ہو جب اسکی قوت محرکہ کو طاقت تحریک عضل کی علی الاتصال باقی نہین رہتی کہ واسطے مقاومت اور مقابلہ اس ثقل کے جو معاوق اور مانع دخلی ہو واسطے تحریک ارادہ کے اور اسی جہت سے حرکات ارادیہ کا اختلاط اور آمیزش حرکات غیر ارادیہ سے ہوجاتی ہو خواہ ثبات اور سکون ارادی حرکات غیر ارادی ملجاتے ہین **مترجم کہتا ہو** قوت محرکہ جسمانی جو بذریعہ عضل کے حرکت پیدا کرتی ہو جب ارادہ تحریک کسی عضو کا شخص حیوانی کرے پھر اگر کوئی مادہ ثقیل اور بھاری خواہ اور کوئی آفت مبدا حرکت مین واقع ہو کہ اسکے وقوع سے کسی قسم کا ثقل اور گرانی پیدا ہوا سوقت مقتضاے ثقل کا مثلاً میلان بجانب اسفل ہوگا اور خواہش قوت محرکہ کی اس عضو کے اٹھانے کی مگر یہ میلان جو مخالف جہت کا پیدا ہوا ہو ضد خواہش قوت محرکہ ارادیہ کی ہو اسیوجہ سے معاوق یعنی مانع ہو اور دخلی اسواسطے ہو کہ اندرون جسم کے اس قسم مادہ وغیرہ کے موجود ہو ایسا نہین ہو کسی بوجھل چیز کو اٹھانے سے جیسے ہاتھ مین رعشہ پیدا ہوتا ہو اور تھرتھراتا ہو کہ وہ شے ثقیل بھی اگرچہ مانع اور معاوق ہوتی ہو مگر یہ مانع خارجی ہو دخلی نہین ہو خواہ اگر کوئی شے وزنی جیسے مگدر وغیرہ کی ورزش کرنیوالے سیدھا بے لاگ اٹھا کر پھر اسے زمین تک اتارتے ہین خواہ بیچ مین کسی جگہ ٹھہرایا چاہین اور ٹھہراتے وقت چونکہ قوت ہماری اسی کا ثبات چاہتی ہو اور ثقل مرکزی یعنے بوجہ مخالف ہماری قوت کے اسے زمین پر گرانا چاہتا ہو اسوقت بھی ایک قسم کا رعشہ پیدا ہوتا ہو مگر وہ میل معاوق خارجی ہو اسیطرح اندرون جسم کے مبادی حرکت مین جب کسی قسم کا بوجھ اور ثقل مادہ وغیرہ پیدا ہوجاے اور ہم کسی عضو کو ٹھہرایا چاہین اور مقتضاے ثقل اسکا گرنا ہو اسوقت ثبات ارادی و حرکت غیر ارادی مین اختلاط پیدا ہو کر رعشہ عارض ہوگا پس خلاصہ تعریف رعشہ کی ہماری عبارت مین یہ ہوئی کہ جب قوت محرکہ مین اسقدر ضعف پیدا ہو کہ ثقل عضو کا مقابلہ بوقت حرکت دینے اور نیز بروقت ساکن رکھنے اسی عضو کے اسطرح پر نہ کر سکے کہ ثقل پر بخوبی غالب تحریک خواہ ثبات عضو بطور خواہش اور ارادے کے کردے بلکہ اسکا یہ حال ہو کبھی تو قوت محرکہ غالب آئے اور وہ عضو اوپر خواہ نیچے کو جھکے اور کبھی جب غلبہ معاوق کا ہو وہ عضو جھکنے اور چڑھنے سے باز رہے اسوقت رعشہ پیدا ہوگا یہ توضیح تعریف رعشہ کی اگرچہ اچھی نہین ہو مگر تفہیم عوام کیواسطے شاید کافی ہو **متن** رعشہ کی آفت قوت محرکہ مین ہوتی ہو جیسے خدر کی آفت قوت حاسہ مین ہوتی ہو اور سبب آفت کا مرض رعشہ مین کبھی نفس قوت مین ہوتا ہو اور کبھی آلہ تحریک مثل عصب وغیرہ کے اور کبھی قوت اور آلہ دونون مین ہوتا ہو اسلیے کہ قوت مین جب بوجہ کسی عرض کے ضعف پیدا ہو مثلاً بوجہ خوف کے قوت ضعیف ہوجاے خواہ کوئی شے ہائل اور خوفناک کا وصول باعث اس مرض کا ہو جیسے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مقام بلند سے نیچے کی طرف دیکھنا خواہ کسی دیوار بلند پر چلنا خواہ بلند مرتبہ مثل حاکم جابر وغیرہ کے سامنے جا کر ہم کلام ہونا کہ اسکی حشمت اور ہیبت سے ہاتھ پاؤن تھرتھرانے لگین از ین قبیل اور امور جنسے روح مین مختلف طور کے حرکات پیدا ہون۔ جماع بھی چونکہ جب بکثرت واقع کیا جاے ایسا ان قوت پیدا کرتا ہے منصوصا اگر بروقت امتلا او شکم سیری کے زیادہ وہن اور سستی پیدا کرتا ہو اسیوجہ سے باعث اس مرض کا ہوتا ہو آلہ حرکت کی وجہ سے جو سکو پیدا ہوتا ہو اسکا حدوث کبھی بوجہ استرخاے عصب کے ہوتا ہو کہ بعض قسم کا استرخا عصب مین پیدا ہو کر چونکہ اتنا شدید نہین ہوتا کہ فالج پیدا کرے۔ لہذا اسیقدر بے عنوانی پیدا ہوتی ہو کہ بروقت تحریک کے بخوبی گرفت اور ٹھہرانا عضو کا عصب سے نہین ہوسکتا جیسے بروقت استعمال شراب کثیر اور سکر متواتر کے خواہ بکثرت آب سرد کے پینے سے خواہ غیر وقت مین اسکا استعمال کرنے سے رعشہ پیدا ہوتا ہو۔ یا اعصاب مین سدے پیدا ہون اور سبب ان سدون کا امتلاے کثیر بوجہ اپنے اسباب معلومہ مثل تخمہ وغیرہ کے ہوتا ہو خواہ ترک ریاضت کرنے سے چونکہ نفوذ قوت کا جیسا چاہیے نہین ہوتا لہذا سدے پڑجاتے ہین اور جب مادہ سے سدے پڑتے ہین کبھی اسی مجاری سے کسی قسم کا انفعال اور اثر پیدا ہوتا ہو کہ اس اثر کے پہونچنے سے مادہ مذکورہ کو مجاری مین حرکت بطور نفوذ کے پیدا ہوتی ہو اور نفوذ کو مانع ہوتا ہو لہذا رعشہ پیدا ہوتا ہو اور کبھی اس مادہ کو کسی طرح کا انفعال نہین ہوتا۔ اور کبھی آلہ حرکت اسقدر خشک ہو جاتا ہو کہ عطف اور پیچیدہ ہونے پر مطیع نہین رہتا اور بروقت استرسال اور جھولنے کسی عضو کے اگر اسے پلٹنا خواہ پھیرنا چاہین بوجہ خشک ہونے آلہ حرکت کے یہ فعل بخوبی پیدا نہین ہوتا بلکہ لرزش پیدا ہو کر رعشہ نمودار ہوتا ہو جو رعشہ بشرکت ضعف قوت اور آلات حرکت پیدا ہوا اسکی وجہ یہ ہو کہ آلہ حرکت کو ایسا ضرر پہونچے کہ رفتہ رفتہ وہ ضرر قوت کو بھی پہونچ جاتا ہو۔ مثلا اگر آلہ حرکت کو برد شدید خارج سے پہونچے خواہ لسع حیوان کا ضرر یا کسی خلط بارد کی اذیت پہونچے خواہ حرارت شدید جیسے احتراق سے حرارت کا ضرر پہونچے کہ ایسے مضار کا اثر آلہ حرکت سے گذر کر قوت محرکہ تک بھی آفت پہونچاتا ہو خواہ کوئی آفت مخصوصہ قوت کو جداگانہ ایسی پہونچے جو قوت سے مخصوص ہو اور عضو خاص کو آفت خاص علیحدہ پہونچے کہ ان دو آفت کے ضرر ساتھ ہی پیدا ہون اور رعشہ پیدا کرین۔ رعشہ کبھی جمیع اعضا مین پیدا ہوتا ہو اور کبھی فقط دونون ہاتھون مین اور کبھی فقط سر مین عارض ہوتا ہو اور وجہ اسکی یہ ہو کہ آفت کسی عضل کو پہونچتی ہے اور کسی کو نہین پہونچتی کبھی دونون ہاتھون مین رعشہ پیدا ہوتا ہو اور پاؤن مین نہین ہوتا اسکی وجہ یہ ہو کہ سبب رعشہ کا اصل نخاع مین نہین ہوتا بلکہ انھین شعبون مین نخاع کے جو بطرف دونون ہاتھ کے پہونچے ہین عصب سے انھین شعبون مین وجود اس سبب کا ہوتا ہو یا اسوجہ سے کہ اگرچہ سبب رعشہ کا اصل نخاع مین ہو مگر اسکا نقص بطرف اقرب مواضع کے نسبت اصل نخاع کے ہوتا ہو اور اقرب جانب مین یہ مادہ مندفع ہوتا ہو اور طبیعت براہ تدبیر اسکا حفظ کرتی ہو کہ یہ مادہ نخاع تک پہونچنے پاے کہ اسکی نہایت اور اصل تک پہونچ جاے اسیوجہ سے فقط ہاتھون مین رعشہ پیدا ہوتا ہو کبھی پاؤن مین رعشہ پیدا نہونے کا سبب یہ ہوتا ہو کہ روح محرک چونکہ اسافل بدن مین قوی تر اور شدید تر ہو۔ کیونکہ حاجت ان اعضا کو اسیقدر قوی اور شدید روح کی ہو لہذا وہ روح ایسے اسباب رعشہ سے جو زیادہ قوت نہین رکھتے زیادہ منفعل نہین ہوتی۔ اور اگر آلہ حرکت کو اسیقدر انفعال ہوتا ہو قوت روح محرکہ اسپر غالب ہو کر دفع اس انفعال کا کردیتی ہو اور ہاتھون مین چونکہ ایسی روح قوی نہین ہو لہذا انفعال زیادہ ہوتی ہو اور رعشہ پیدا ہوتا ہو۔ رعشہ یابس کے پیدا کرنیکا سبب اکثر یہی ہو کہ ایک قسم کی برودت روح اور عصب مین ضعف پیدا کرتی ہو خواہ کوئی رطوبت جو بعد افراط ہوا اس سے ارخا پیدا ہو لیکن یہ ارخا حد فالج تک نہ پہونچے۔ بقراط نے کہا ہو کہ جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو وہ رعشہ بوجہ پیدا ہونے اختلاط ذہن کے خود بخود زائل ہوجاتا ہو اگر اسی زمانہ مین اختلاط ذہن پیدا ہو اور جالینوس نے اس قول کو پسند نہین کیا ہو حالانکہ ناپسند کرنیکی کوئی وجہ موجہ نہین ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ سب سے زیادہ دشوار رعشہ کی وہ قسم ہو جو بائین طرف سے جانب زیرین شروع ہو اور مشائخ کا رعشہ کسی دوا سے زائل نہین ہوتا

علامات رعشہ کے بھی یہی علامات مذکورہ سابق ہین کہ وہ سب ظاہر ہین لہذا انکی توضیح کی ضرورت نہین **معالجات** رعشہ کے جمیع اقسام مین تفتیح سدون سے علاج کرنا چاہیے اور استرخا کو باطل کرنا۔ اور استفراغ مادہ کا جسطرح ممکن ہو اور تقویت عصب کی اور اسکی ترطیب بھی کرنی چاہیے اگر ترطیب کی حاجت ہو جو ارتعاش بوجہ ضعف مرض کے پیدا ہو اسمین تقویت عصب کی ضرورت ہو اور اگر بوجہ برودت ناگہانی کے خواہ کسی مشروب کے ضرر سے پیدا ہوا ہو اسوقت تسخین بذریعہ دوا کے پیدا کرنی چاہیے۔ اور غمز یعنی دبانا اور دلک یعنی مالش کرنا اور نفض یعنی پاشان کرنا مادہ کا جس جہت مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو سکے بشرطیکہ واجب ہو یہ سب اسیطرح قانون عام مین مذکور ہوے اسیطور پر کرنے چاہیئن اور آب دریا خواہ میاہ حامہ یعنے کبریت کے اثر کے
پانی جیسے نطرونی اور زرنیخی اور قفری اور کبریتی اور آب دریا سے نہلانا بھی نافع ہو اگر سبب رعشہ کا استعمال آب سرد کا ہو نطرون اور خردل سے
تکمید کرنی چاہیے اور تمریخ روغن قسط کی بھی کرین۔ اور اگر بوجہ کثرت تشرب شراب کے یہ مرض پیدا ہو پہلے استفراغ کرین اور روغن قثا الحمار
وغیرہ اور جو چیز اسکے قریب ہین استعمال کرین اور ہمیشہ مالش روغن بارد جیسے سورہ کہتے ہین کرنی چاہیے اور روغن خند قوقی یعنے بسکھپرہ کو رعشے کے
علاج مین خاصیت عجیب ہو اسیطرح اگر بسکھپرہ تر و تازہ پیکر ضماد کرین اگر سبب رعشہ کا اخلاط ایسے غلیظ ہون جو سرایت کر گئے ہین اور مجاری
وغیرہ مین ڈوبے ہوے ہین اور انکے تشرب سے مرض مین رسوخ ہو گیا ہو چاہیے کہ پچھنے کا استعمال پہلے فقرہ پر فقرات گردن سے کرین اور ایسے آبزن
مین بٹھائین جسمین روغن گرم اور شوربا ان حیوانات کا داخل ہو جو باب فالج مین خواہ تشنج اور کزاز مین مذکور ہو چکے۔ اور آخر کار جب ان تدابیر سے فائدہ
نہو جندبیدستر شراب العسل کے ہمراہ پلائین کہ اسکے ساتھ ایارجات کبار کا بھی استعمال ہو اور یہ گولی جو سداب اور اسقولوقندریون سے مرکب ہو استعمال کرین اور
دماغ ارنب یعنے خرگوش کے بھیجے کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہو کہ اسے بھونکر کھلانا چاہیے۔ مرتعش کو یہ بھی مفید ہو کہ شراب العسل کو ہمراہ ایسے جوشاندہ کے پیے
جسمین خطمی اور برگ امونیون نصف اوقیہ جوش دیا ہو اسیطرح عصارہ غافث ہمراہ پانی کے پلائین اور بعینہ جو علاج استرخا کا ہو اسکا استعمال کرین اگر رعشہ خاص
سر مین ہو اسکی دوائے مجرب یہ ہو اسطوخودوس ایک درہم خواہ دو درہم تنہا خواہ معہ ایارج فیقرا کے گولی باندھکر خواہ شراب عسل مین گھولکر استعمال کرین جب تک یا
بھی انکے واسطے مجرب ہو کہ ایک درہم سے ڈیڑھ درہم تک ہر ایک عشرہ مین ایک مرتبہ استعمال کرین غذا ایسی چاہیے کہ سریع الہضم ہو اور شراب انکے مین مضر ہے
اسیطرح آب سرد بھی مضر ہو بہت اچھا او بہتر انکے واسطے آب باران ہو اور اسیطرح ہر ایک مرض عصبی کیواسطے آب باران مفید ہو اور کثرت غذاے غلیظ سے
ان بیماروں کو ضرر پہونچتا ہو اور غذاے رطب اور فصد بھی انکو مضر ہو **فصل چھٹی بیان مین خدر کے** خدر کی لفظ طب کی کتابون مین مختلف طور پر
استعمال کیجاتی ہو کبھی لفظ خدر کو بمعنی رعشہ کے بولتے ہین مگر ہم اور بھی اکثر لوگ لفظ خدر کو جب بولتے ہین اس سے مراد یہ ہوتی ہو کہ خدر وہ مرض ہو جسمین
حس لمس کو آفت پہونچے یا اتنی آفت پہونچے کہ اس حس کا بطلان ہو جاے خواہ کم آفت ہو کہ نقصان قوت لمس مین پیدا کرے اور اسکے ہمراہ رعشہ ہوتا ہو اور
اگر ضعیف ہو استرخا پیدا ہو گا اگر خدر کو استحکام ہو جاے اسلیے کہ قوت حس کے نفوذ سے باز نہین رہتی مگر اسکے ہمراہ حرکت بھی ممتنع ہو جاتی ہو چنانچہ اس حکم کو
بار بار ہم ثابت کر چکے ہین گو بعض اوقات مین خدر کا عروض بدون غیر حرکت کے بھی ہو اسکا سبب یہی ہوتا ہو کہ عصب حس و حرکت کے انفعال مین اختلاف
ہو خدر کا سبب یا ضعف قوت ہوتا ہو جیسا حمیات قوی مین جو حادہ ہون اور نوبت خدر کی پہونچادین جیسے جو شخص قریب غشی ہو خواہ نزدیک مانہ موت کے
خدر عارض ہوتا ہو بوجہ ضعف قوت کے یا سبب خدر کا آلہ حرکت مین پیدا ہوتا ہو کہ اسکا مزاج بوجہ برد شدید کے فاسد ہو جاے مثلاً کسی دوا کے پینے کیوجہ سے
خواہ کسی حیوان کے کاٹنے سے جیسے وہ بچھو جو پانی مین رہتا ہو خواہ وہ مچھلی جسے رعادہ کہتے ہین اسکے چھونے سے پیدا ہوتا ہو اور اس مچھلی کو ارتا بھی کہتے ہین خواہ
کسی دواے مخدر کے پینے سے جیسے افیون اسکی وجہ سے اس روح مین غلظ پیدا ہوتا ہو جو آلہ قوت ہو خواہ اُسی روح مین ضعف پیدا ہوتا ہو خواہ اسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہو
اور کسی حرارت شدید کے پہونچنے سے جیسے کسیکو سانپ کاٹے خواہ حمام مین دیر تک ٹھہرے اور وہ حمام زیادہ گرم ہو خواہ حمیات محرقہ کی حرارت زیادہ روح کو پہونچے
خواہ جوہر عصب مین غلظ پیدا ہو اور اسوجہ سے اچھی طرح نفوذ روح کا نہو سکے اور یہی وجہ ہو کہ پاؤن کے چھونے مین بقیاس ہاتھ کے چھونے کے ایکطرح کا خدر محسوس
ہوتا ہو کہ پاؤن کے اعصاب غلیظ ہین خواہ سدہ غلیظ اخلاط کے واقع ہون خون غلیظ ہو یا بلغم یا سودا اور اس جہت سے خدر واقع ہو اور کبھی یہ بھی ممکن ہے
کہ خلط صفراوی کیوجہ سے خدر پیدا ہو خواہ سدے بوجہ تنگی اور انضغاط ورم کے پیدا ہون خواہ تنگی کسی خراج کیوجہ سے پیدا ہوئی ہو یا اور کسی قسم کی تنگی بوجہ بندش
کے پیدا ہوئی ہو خواہ لپٹنے کیوجہ سے وضع مین عصب کے ایسی تنگی پیدا ہو کہ نچلا پٹ جاے اور فشار مین واقع ہو خواہ کوئی وضع خاص موجب اس انضغاط کی ہو کہ
اسکی وجہ سے مسالک روح کے بند ہو جائین انسداد مسالک کے سبب سے جو خدر پیدا ہوتا ہو اکثر اسکا سبب خون کا نہ پہونچنا ہوتا ہو جب خون کی رسائی
بوجہ تبدیل وضع ہو پھر فوراً زائل ہو جاتا ہو۔ اور پھر خون اپنے خاص مقام پر پہونچ جاتا ہو اور حس بدستور عود کر آتی ہو اور کبھی بوجہ خشکی کے مسالک بند ہو جاتے ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسواسطے کہ لیف کا اجتماع اور انطباق پیدا ہوتا ہے اور باہم چسپیدہ ہو کر مانع نفوذ روح کے ہوتی ہے یہ قسم نہایت بد ہے کبھی سدہ بوجہ استرخا کے بھی عارض ہوتا ہے کہ وہ استرخا ایک رطوبت مزاجی سے اور ساذج سے پیدا ہوتا ہے جو بلا مادہ ہوتی ہے اور اس استرخا کے تابع انطباق مجاری بھی ہوتا ہے اسباب خدر کے کبھی دماغ میں پیدا ہوتے ہیں پھر اگر تمام دماغ میں یہ اسباب پیدا ہو جائیں خدر بھی تمام جسم میں عارض ہوگا اور اسی دن قاتل ہے مہلت اسمیں نہیں ہوتی اور کبھی فقط نخاع میں سبب خدر کا پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی فقرہ سے اسکا شروع ہوتا ہے اور کبھی کسی عصب کے شعبہ میں ابتدا ہوتی ہے جب خدر مزمن ہو جائے اور وہ خدر بارد ہو اور زمانہ اسکا طولانی ہو جائے استرخا پیدا ہوگا اور جو خدر غالب ہو منذر بسکتہ اور صرع اور تشنج ہوتا ہے خواہ منذر بہ کزاز ہوگا اسطرح کہ یہ امراض اس مریض کو آیندہ عارض ہونگے اور چہرہ کا خدر منذر بہ لقوہ ہوتا ہے اور اکثر ذات الریہ اور ذات الجنب اور سرسام بارد کے بعد خدر پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ کے اجزا میں قرطم کی شرکت سے عصب میں سخونت پیدا ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ بعد تسخین عصب کے جو قرطم سے پیدا ہو گمان عروض خدر یابس کا ہے لہذا حقنہ میں قرطم کی شرکت جائز نہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت خدر میں لزوم ہو اور استفراغ سے بھی اسکا ازالہ نہو بلکہ بعد استفراغ کے دوار پیدا ہو پس وہ خدر منذر بہ سکتہ ہوتا ہے **علامات** وہی علامات جو مکرر مذکور ہو چکے خدر کے علامات ہیں اور جو علامات رعشہ میں بیان ہوے یہان بھی انکا لحاظ کرنا چاہیے اور انھین سے استدلال اقسام خدر پر کرنا چاہیے اور خدر کی زیادتی و کمی انہین اسباب کی زیادتی اور کمی سے ہوتی ہے **معالجات** علاج بھی وہی ہے جو رعشہ کے معالجات میں مذکور ہوا ہاں فرق اتنا ہے کہ اگر خدر بوجہ غلبۂ خون کے ہو اور علامات اور دلائل غلبۂ خون کے قائم ہون کہ امتلا رگون میں پیدا ہو اور اوداج میں انتفاخ بدن میں ثقل اور گرانی نیند کا غلبہ چہرہ پر سرخی اور آنکھون میں سرخی علی ہذا القیاس اور علامات غلبۂ خون کے بھی اسوقت فصد کرنی مناسب ہے اور فصد بھی ایسی گہری اور پوری کھولی جائے کہ خون کی مقدار کثیر نکلے غالباً یہی تدبیر کافی اور وافی ہوگی اور ازالہ خدر ہو جائیگا خواہ اور تدابیر کے اصلاح کی بھی حاجت ہوگی اور غذا کی تخفیف کرنے سے بعد فصد کے زوال مرض ہو جائیگا اگر خدر کسی عضو میں بوجہ سبب سابق خواہ بادی یعنی غیر بدنی کے ظاہر ہو جیسے برودت خارجی مبدا میں عصب کے پہونچے جو اس عضو تک آیا ہے اسوقت فقط علاج محل خدر اور موضع خاص پر اکتفا کرنا چاہیے بلکہ داغ بھی لگانا ضرور ہے اور اسیطرح علاج مبدا کا اسی عصب کے جو اس تک آیا ہے کرنا لازم ہے خدر کا معالجہ بہت مفید یہ بھی ہے کہ اسی عضو کی ریاضت خاص کریں اور ہمیشہ اسے حرکت دیتے رہیں

فصل ساتوین اختلاج کے بیان میں

اختلاج حرکت عضلانی ہے یعنی عضل کی حرکت سے جو حرکت جسم میں پیدا ہو کبھی عضلہ کے ہمراہ وہ جلد جو عضلہ سے ملی ہوئی ہے بھی متحرک ہوتی ہے اور پیدایش اس حرکت اختلاجی کی ایسی ریح سے ہوتی ہے جو غلیظ اور نفاخ ہوتی ہے اس امر کی دلیل کہ ریح سے ہوتی ہے یہ ہے کہ بہت جلد اختلاج کا زوال ہو جاتا ہے اور سوائے ان ابدان کے جو بارد ہیں خواہ اسباب باردہ اور شراب اشیاء باردہ سے اور کہیں اسیطرح پیدا نہیں ہوتی اور مسخنات کے استعمال سے اسمیں تسکین پیدا ہوتی ہے اور ریح غلیظ سے اسکے پیدا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ بدون تحریک عضو مختلج کے اسکا زوال نہیں ہوتا اور متحلل ہوتی ہے اور اختلاج کی حرکت عضلانی کبھی عصبی ہوتی ہے پر دلیل یہ ہے کہ جو چیز نرم زیادہ ہے جیسے جوہر دماغ اسمیں احتقان ریح کا نہیں ہوتا اسیطرح جو شے زیادہ سخت مثل ہڈی کے ہے اسمیں بھی احتقان ریح کا ممکن نہیں ہے بلکہ ریح کا احتقان اسی جگہ ہوگا جو درمیان نرمی اور سختی کے متوسط ہو اور عضل کا حال سختی اور نرمی میں یہی ہے جیسا تشریح میں ثابت ہو چکا اسباب اختلاج کی قوت مبردہ اور مادہ رطب ہے اور کبھی اختلاج بوجہ بعض اعراض نفسانی کے بھی عارض ہوتا ہے خصوصاً فرح اور خوشی سے اور اسیطرح غم اور غضب وغیرہ سے اسلیے کہ حرکت سے روح کے مواد کی تحلیل بطرف ریاح کے ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر اختلاج تمام بدن میں عام ہو جائے منذر بسکتہ اور کزاز ہوگا۔ اور اگر اختلاج ہمیشہ مراق میں رہے مالیخولیا اور صرع کا منذر ہے اور اگر چہرہ پر اختلاج ہمیشہ رہے لقوہ کا منذر ہے اور شراسیف کے نیچے کا اختلاج جو ورم حجاب پر دلیل ہوگا اسلیے کہ وہان کا اختلاج اسی ورم کے توابع سے ہے **معالجات** کمادات مسخنہ سے تکمید کریں اگر اس سے زائل ہو جائے فبہا ورنہ ادہان محللہ کا استعمال کریں مگر ضعیف القوۃ سے شروع کریں اور رفتہ رفتہ قوت ادہان کی بڑھائیں جب اس سے بھی فائدہ نہو مسہل کا استعمال کریں اور بعد فراغ کے مسہل سے ہمیشہ تمریخ عضو مختلج کے ادویہ مسخنہ سے کرتے رہیں جندبیدستر ہمراہ زنبق کے اختلاج کیواسطے عجیب النفع ہے اور پانی برف کا اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

مگر کثیر خواہ جو چیز کہ اسمین نفخ اور تبرید ہو استعمال نکرنا چاہیے۔ اور علاج اختلاج کا قریب بہ علاج رعشہ اور خدر وغیرہ کے ہے اب امراض سر کے ذکر سے ہم فارغ ہو کر ختم کلام کرتے ہین اور فقط امراض حسیہ اور امراض حرکت خواہ امراض وضع جو اعضاے راس کے ہین انہین پر اقتصار کیا گیا اور ورم اور تفرق اتصال وغیرہ کا بیان کتاب چہارم مین انشاء اللہ تعالے کیا جائے گا۔

فن سوم آنکھ کی تشریح اور اسکے احوال اور امراض کے بیان مین

اور اسمین چار مقالہ ہین مقالہ پہلا اسمین چند فصلین ہین فصل اول تشریح مین آنکھ کی قوت ابصار کی اور مادہ روح باصرہ کا آنکھ تک پہونچنا ان دونون عصب کے ذریعہ سے جو مجوف ہین اور انکا ذکر باب تشریح مین بخوبی ہو چکا کہ انمین تقاطع صلیبی واقع ہوا ہے اور جب عصبیہ و چھلیان جو اسکے ہمراہ ہین طرف اسفل منحدر ہوتی ہین ہر ایک طرف اور سرا ان دونون کا وسیع ہو جاتا ہے اور اسمین بذریعہ رطوبت کے امتلا پیدا ہوتا ہے اور اتساع یعنی چھلیا اطراف ان دونون کا شکل ہوتا ہے کہ جو رطوبت حدقہ مین ہے اسپر محیط ہوتے ہین یہ رطوبت جو حدقہ مین ہے اسکے بیچ کے حصہ کو رطوبت جلیدیہ کہتے ہین اور جلیدیہ ایک رطوبت صاف کو کہتے ہین جو شکل برف یعنی اولے کے ہے اور شکل جلیدیہ کی مستدیر یعنی گول ہے اور سکی سطح یعنی پھیل کر گسترہ ہونے سے آگے کی جانب مستدیر ہونے مین کمی ہو گئی اور جو پھیلی ہے یعنے بطرف قدام کے اسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کی شبح خواہ صورت اسمین منطبع ہو اسکی مقدار وافر ہو جاوے۔ اور چھوٹی چھوٹی چیزین جو دیکھی جاتی ہین انکی شبح کی مقدار بڑی اسمین منقش ہو جب یہ رطوبت بطرف قدام کے پھیل گئی پھر اسکی مقدار استدارت کی بطرف اندر وہ کے کم ہوگی اور اندر کیطرف تھوڑی سی دقیق اور دبلی ہو گی اسکا فائدہ یہ ہے کہ جو اجسام مرئیہ بذریعہ اشباح اس سے ملاقی ہوتے ہین اور اسمین مرتسم ہوتے ہین وسعت بوجہ دقت یعنی باریکی کے اس سے پیدا ہوتا ہے اس سے انطباق اس رطوبت کا بخوبی ہو اور وجہ معترض اور وقت ان اجسام کے بھی ہے تاکہ بخوبی انطباق کا اس سے ہو جاوے ورنہ اسمین سمانے کی گنجائش نہ پاوے۔ رطوبت جلیدیہ جو بیچ مین ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس مقام سے بہتر کوئی اور جاے محفوظ نہ تھی جو نازک اور بکار آمد چیز کیواسطے ہو اس رطوبت جلیدیہ کے پیچھے ایک رطوبت اور مخلوق ہوئی ہے واسطے تغذیہ رطوبت جلیدیہ کے بواسطے کہ خون اور رطوبت جلیدیہ مین چونکہ تفاوت اور اختلاف جوہری ہے لہذا خون سے اسکی غذا نہین ہو سکتی اور یہ رطوبت بنام زجاجی موسوم ہوئی کہ شیشہ زجاج یعنی آبگینہ گداختہ کے ہے قوام مین اور رنگ مین بھی شیشہ کے مشابہ ہے یعنی صاف اور مائل بانک حمرت ہے صفائی کی ضرورت یہ تھی کہ اس رطوبت سے غذا ایک شے صاف یعنی جلیدیہ کی پہونچے اور سرخی انکی جو اس مین ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جو چیز خون سے پیدا ہوتی اور ہمیشہ بوجہ اسکا استحالہ یا نہین ہوا ہے کہ جسکی غذا یہ ہوتی ہے اسکے جوہر سے جمیع عرض اور کیفیات مین ہم رنگ اور مشابہ ہو جاوے اور یہ رطوبت زجاجی رطوبت جلیدیہ کے پیچھے اسواسطے رکھی گئی کہ اس رطوبت کو دماغ نے بیچ مین ٹھیکے کے رکھا کہ آگے آتا ہے بھیجا ہو اور جب اسکا طرف دماغ اور اسکی جانب میں ہے رطوبت زجاجی اوپر نصف موخر رطوبت جلیدیہ کے محیط ہے اس بڑے دائرہ کو جو بمنزلہ منطقہ کے ہر ایک کرہ مین ہوتا ہے اور اس سے بڑا کوئی دائرہ نہین مترجم کہتا ہے کبھی اوپر مذکور ہو چکا کہ رطوبت جلیدیہ آگے کیطرف پھیلی ہے اور پیچھے کیطرف سمٹی ہوئی ہے پس مجموع شکل اسکی کروی تام الاستدارہ نہوگی اور اسی شکل کا اعظم دوائر یعنے منطقہ ضرور نہین ہے کہ ٹھیک نصف اور وسط حقیقی پر ہو بلکہ جیسا کہ بعض مدققون نے کتاب لالاکرمین ثابت کیا ہے کہ بقدر خروج شکل مستدیرہ کے کرویت سے اعظم دوائر کا الگ ہونا نصف صحیح سے ہوتا ہے اسی طرح بیان بھی احوال رطوبت زجاجی کا کرہ جلیدیہ کے اعظم دوائر پر نصف سے الگ ہوگا اور اسیواسطے عبارت شیخ مین لفظ واقع ہے کہ نصف موخر مین جو بڑا دائرہ ہے اسپر واقع ہے اور یہ نہ کہا کہ رطوبت جلیدیہ کے نصف پر جو بڑا دائرہ ہے اسپر محیط ہے متن رطوبت جلیدیہ سے آگے ایک اور رطوبت واقع ہے کہ اسے بیضیہ کہتے ہین اسلیے کہ وہ مشابہ سپیدی بیضہ کے ہے یہ رطوبت بیضیہ گویا رطوبت جلیدیہ کی فضلہ ہے اور صاف چیز کا فضلہ بھی صاف ہی ہوتا ہے رطوبت بیضیہ کی جگہ آگے رطوبت جلیدیہ کے منسوب دو سبب کیطرف ہے ایک سبب مقدم اور سابق جسے علت فاعلی کہتے ہین دوسرا سبب تمامی جسے علت غائی کہتے ہین سبب فاعلی یہ ہے کہ ہر ایک غذا کا فضلہ جہت مین بجانب مقابل اس غذا کے رہنا چاہیے اور چونکہ غذا جلیدیہ کی رطوبت زجاجی اوپر جلیدیہ کے ہے پس فضلہ اسکا یعنی رطوبت بیضیہ جلیدیہ سے نیچے ضرور رہیگا اور سبب تمامی یعنی علت غائی اس رطوبت کے آگے جلیدیہ کے رہنے کی یہ ہے تاکہ اثر ضو کا تدریج رطوبت جلیدیہ تک پہونچے اور رطوبت بیضیہ بمنزلہ سپر محافظ کے جلیدیہ کیواسطے رہے پھر چونکہ جو عصب حامل رطوبت ہے اسکا کنارہ دونون رطوبت زجاجی و جلیدیہ کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس مقام تک محتوی اور شامل ہو جہان سے رطوبت بیضیہ کی ابتدا اور جلیدیہ کی انتہا ہو اور یہی مقام اکلیل کا ہو اور اس عصبہ کا کنارہ بطرح محتوی ان رطوبتکا ہو
جیسے شبکہ کے اندر صید سما جاتا ہو اسیواسطے اس کنارہ کو شبکیہ کہتے ہین اور اسی عصبہ کے کنارہ سے ایک شے مثل نسج عنکبوت کے اوگتی ہو کہ اس نسج عنکبوتی سے ایک پردہ
باریک لطیف ایسا اُگتا ہو جسکے ہمراہ چند ڈورے بھی نفوذ کرتے ہین جنکا خروج اُس جزو سے ہوتا ہو جو مشیمی نام رکھتا ہو اور آیندہ اسکا بیان ہم کرینگے اور یہ صفاق
لطیف درمیان رطوبت جلیدیہ اور بیضیہ کے حاجز اور رافع مقرر کیا گیا تاکہ درمیان لطیف اور کثیف یعنے جلیدیہ اور بیضیہ کے مانع رہے اور تاکہ اُسکی یعنے
جلیدیہ کی غذا آگے کی جانب سے شبکی اور مشیمی مین نفوذ کرتی ہوئی آیا کرے یہ صفاق رقیق اور مثل نسج عنکبوت کے اس غرض سے مخلوق ہوا کہ اگر کثیف ہوتا
اور جالدار تیلا نہوتا اور باہم منجمد پر جلیدیہ کے قائم رہتا کچھ عجب نہ تھا کہ جو ضوء اور روشنی رطوبت بیضیہ سے اُسکی طرف آتی اسکا حاجب اور مانع ہوتا پس جلی یعنے
صفاق مذکور کے کنارہ سے بعد ازان کہ ممتلی ہو جاوے اپنے مادہ خلقت سے چند عروق ایسے ہین جیسے مشیمہ کی شکل ہو اور کنارہ مذکورہ سے ان عروق کا پیدا
ہونا اسواسطے تجویز کیا گیا کہ درحقیقت منفذ غذا کا وہی ہو اور اسکے جمیع اجزا کو ضرور نہین ہو کہ منفعت غذائی پر آمادہ اور مہیا کیے جائین بلکہ وہ جزو موخر
جنکو ہم کنارہ اور طرف کہتے ہین اور جہان سے یہ عروق بطور مشیمہ کے منتسج ہوے ہین قابل اس منفعت کے تھا اور اسکا نام مشیمی رکھا گیا اور اس کنارہ سے بڑھکر
آگے کیطرف جو کچھ مقدار صفاق کی متجاوز ہوئی ہو وہ کسیقدر ثخین اور گندہ مائل بغلاظت ہو اور اسکا رنگ آسمان گونی درمیان سپیدی اور سیاہی کے بنایا گیا تاکہ
بصر کو جمع کرے اور تعدیل ضوء کی بوجہ نیلگون ہونیکے اسطرح پر کرے جیسے ہماری آنکھ بند کرنے سے ایک قسم کی ظلمت پیدا ہو کر وہ فعل کرتی ہو یعنے جسوقت ہماری
بصارت مین کلال اور خیرگی بوجہ زیادتی ضوء خواہ کسی اور وجہ سے پیدا ہوتی ہو اور اسکے دفع کرنیکی تدبیر ہم یہی کرتے ہین کہ آنکھین بند کرکے پناہ اور ملجا بطرف ظلمت کے
ڈھونڈھتے ہین تاکہ ظلمت اور ضوء سے جو ترکیب حاصل ہوا ور اس ترکیب سے بھی آسمانی رنگ سے مشابہت ہوجاتی ہو اور ہماری آنکھ اور بصارت کی حفاظت اور
رفع کلال مین پوری مددملتی ہو اسیطرح یہ صفاق غلیظ ہر وقت ہمارے بصر کو ایسی ہی آرام دہی باذن خالق حکیم تعالیٰ شانہ وجل برہانہ کے کیا کرتی ہو بوجہ اپنے
رنگ کے جو آسمانی مخلوق ہوا ہو دوسرا فائدہ اس صفاق گندہ کا یہ ہو کہ بیچ مین ان رطوبات اور قرنی کے جو زیادہ سخت ہے حائل ہو اور مثل متوسط عدل کے
نرم اور سخت کے اتصال کو درست کرے کہ ایک کو دوسرے کا گزند نہ پہونچنے پاوے اور تیسرا فائدہ اسکا یہ ہو کہ قرنیہ کی غذا اس چیز سے دیا کرے جو مشیمہ سے اس تک
پہونچتی ہو اس صفاق ثخین کا احاطہ آگے کیطرف تمام و کمال نہین ہوا ہو بلکہ اسکے آگے ایک فرجہ اور سوراخ کے طور پر چھوڑا گیا ہو فائدہ اسکا یہ ہو کہ اشباح اور
ضوء کے پہونچنے کو مانع نہو یعنی اگر پورا احاطہ اسکا ہو جو بوجہ ثخن اور ظلمت رنگ کے رسائی اشباح مین رخنہ عظیم واقع ہوتا وہ ثقبہ اور سوراخ جو اس صفاق
غلیظ مین چھوٹ رہا ہو اسکی صورت ایسی ہو جیسے انگور کی بھٹنی توڑنے کے بعد ایک گڑھا وسط مین انگور کے پڑجاتا ہو اسی سوراخ کی راہ سے اشباح کا گذر
ہوتا ہو اور یہی سوراخ ہو کہ جب بند ہو جاتا ہو بصارت کو مانع ہوتا ہو اور اسی صفاق گندہ کو طبقہ عنبیہ کہتے ہین اسی مشابہت سے جو ابھی مذکور ہوئی
اس طبقہ عنبیہ کے اندر جہان کہ یہ ملاقی رطوبت جلیدیہ سے ہو چند ریشہ پیدا ہوے ہین تاکہ مثل جسم نرم او متخلخل کے ہو جاوے اور اسکے ملنے کی اذیت رطوبت عنبیہ
مذکورہ سے بہت کم پہونچے اس طبقہ عنبیہ کے سب سے زیادہ سخت وہی اجزا ہین آگے کیطرف جہان پر اس سے ملاقات طبقہ قرنیہ سے ہوئی ہو جو خود بھی
بہت سخت ہو ایضاً جس مقام پر عنبیہ مین ثقبہ پیدا ہوا ہو وہ مقام بھی سخت اور صلب ہے اور اس ثقبہ مین رطوبت اور روح بھری ہوئی ہو رطوبت
سے ممتلی ہونے کا فائدہ اوپر مذکور ہو چکا اور روح بھرنے کا ثبوت یہ ہو کہ بروقت قرب موت کے لاغر اور چپیدہ ہونا اس مقام کا جو موازی ثقبۂ
مذکورہ کے ہو واضح دلیل وجود روح پر ہو دوسرا حجاب یعنے پردہ بہت ہی تنگ اور سخت ہو تاکہ ضبط اجسام محویہ کا بخوبی کرسکے اور اسکی سطح موخر تنگ
و رقیق ہو اور سخت ہو اور جزو مقدم اس پردہ کا جمیع حدقہ چشم پر محیط ہو اور شفاف اسقدر ہو کہ مانع ابصار نہین ہوتا ہو اسی جہت سے اسکا رنگ مثل اس
قرن سینگ کے ہو جو بوجہ تراشنے اور چھیلنے کے رقیق اور تیلا ہو جاوے اور اسی سبب سے اسکا نام قرنیہ رکھا گیا سب سے زیادہ ضعیف اسکا وہ جزو ہے جو
آگے کیطرف متصل ہو یعنی بیرون چشم کیطرف طبقہ قرنیہ درحقیقت گویا مرکب چند طبقات باریک سے ہو جنکا شمار چار طبقات سے کیا جاتا ہو ہر ایک ان
چارونمین بمنزلہ ایک چھلکے کے ہو اسطرح پر انکی ترکیب ہوئی ہو کہ قرنیہ جو واحد بالترکیب ہوا ہو انہین قشور کے اجتماع سے اگر ایک قشر ان چارونمین جدا ہو کر گر پڑے

HAKEEM SHOUKAT ALI

تمام طبقہ قرنیہ پر آفت نہ پہونچے بعض اطبا نے قرنیہ مین چار طبقون کی جگہ تین ہی طبقے شمار کیے ہین انکا قول یہ ہو کہ قرنیہ مرکب تین طبقات سے ہو نہین طبقات سے قرنیہ کے ایک وہ بھی ہو جو محاذی ثقبۂ مذکورہ کے ہو اسلیے کہ وہ مقام مستور رکھنے اور بچانے کیطرف زیادہ تر محتاج ہو تیسرا حجاب خواہ طبقہ جسکو ملتحمہ کہتے ہین اسکی کیفیت یہ ہو کہ عضل حرکت مقلہ یعنے آنکھ کے ڈھیلے سے مختلط ہو سب کو ہم نے باب تشریح مین بخوبی بیان کیا ہو مژہ کی خلقت سے غرض یہ ہے کہ آنکھو مین اوڑکے جو چیز پہونچے اور گزند پہونچاے اُسے منع کرین خواہ سر سے جو چیز اوترکے آنکھ مین ایذا پہونچاے اسے روکین اور جب بند کیجائین خواہ جھپکا زیادہ بوجہ پیدا ہونے تاریکی کے اندر آنکھو نکی تعدیل غوا کی بسبب اس تاریکی کے ہو اکرے اسلیے کہ سیاہی کا خاصہ ہو کہ نور کو جمع کر دیتی ہو مژہ کا مغرس یعنی مقام انکی رویدگی کا ایک جھلی جو مشابہ غضروف کے ہو مقرر کیگئی تاکہ انکا کھڑا ہونا اور سیدھا ہونا اچھی طرحسے درست رہے اور بوجہ ضعف اور بطالت ہونے جڑ کے ڈھیلی ہو کر گر نہ پڑین جیسا ہر ایک چیز کے گاڑنے مین یہی قاعدہ ہو کہ جبتک وہ مغاک جو گاڑنے کیواسطے کھودا جاتا ہو مستحکم نہو سیدھی کھڑی نہین رہتی اور اسی غشاء غضروفی کا دوسرا فائدہ یہ ہو کہ جو عضلہ کہ اس سے آنکھو نکا کھولنا متعلق ہو اور اسی جھلی پر اسکا تکیہ اور سہارا ہو جب یہ غشاء غضروفی استواری مین مثل استخوان کے ہوئی بوجہ استواری تحریک چشم پر اُس عضلہ کو بخوبی اقتدار حاصل ہوتا ہو۔ پلکون کے اجزا مین پہلے تو جلد ہو اسکے بعد ایک پرت جھلی کی اُسکے بعد وہ چربی جو درمیان دونون پرت کے واقع ہو اسکے بعد عضلہ جفن اسکے بعد دوسری پرت جھلی کا در یہ اوپر والی پرت ہو اور نیچے کی پرت کا انعقاد اور بستگی اجزاے عضلہ سے ہوئی ہو اور جس مقام کی شق مین خطر ہو وہی ہے جو متصل جانب فوق سے نزدیک مبداء عضلہ کے ہو

فصل دوسری بیان مین شناخت احوال اور امراض چشم کے

اور بیان عام امراض چشم کا آنکھ کا مزاج بذریعہ لمس کے اور حرکت کے بھی پہچانا جاتا ہو اور آنکھ کی رگون سے اور انکے رنگ سے اور شکل اور مقدار اور فعل خاص سے اور جو کچھ آنکھ سے بہ کر نکلے اس سے بھی شناخت ہو سکتی ہو۔ اور جن چیزون سے آنکھ کو انفعال ہوتا ہو اور اثر پہونچتا ہو وہ بھی ذریعہ شناخت احوال اور مزاج آنکھ کی ہوتی ہین لمس کے ذریعہ سے شناخت یہ ہو کہ بروقت لمس کے آنکھ مین گرمی خواہ سردی خواہ صلابت میں کی یا نرمی رطوبت کی محسوس ہو۔ اور حرکت کے ذریعہ سے شناخت یہ ہو کہ اگر یہ سب کی حرکت ہو حرارت خواہ یبوست پر دلالت کرے گی اور ان دونو مین تفرقہ بذریعہ لمس کے ہو جائیگا۔ اور اگر حرکت ثقیل ہو اور آنکھین بوجھل رہین برودت اور رطوبت پر دلیل ہے رگون سے آنکھ کی شناخت اسطرح کرنی چاہیے کہ اگر موٹی اور چوڑی ہون حرارت مزاج چشم پر دلیل ہونگی اور اگر باریک اور سبک ہون برودت مزاج پر دلالت کرینگی پھر اگر خالی ہون یبوست مزاج پر دلالت ہوگی اور اگر رگو مین امتلا ہو کثرت مادہ اور رطوبت مزاج پر آگاہی دینگی۔ آنکھون کے رنگ سے شناخت اسطرح ہوتی ہو کہ ہر ایک رنگ خلط غالب پر دلیل ہوتا ہو کہ دموی پر سرخ اور صفراوی پر زرد اور بلغمی پر رصاصی اور سوداوی پر کمد یعنی تیرہ شکل سے آنکھ کے مزاج کی شناخت یہ ہو کہ آنکھو نکی شکل اچھی ہوتی بہ نسبت ہر بلید کے انکی قوت خلقت پر دلیل ہو۔ اور بد شکل کو دلالت ضعف خلقت پر ہو چھوٹا بڑا ہونا آنکھ کا دلیل خوبی اور زبونی پر اسطرح ہو جیسا سر کی بزرگی اور کوچکی بیان ہوئی خاص افعال آنکھ کی دلالت احوال چشم پر یہ ہو کہ اگر باریک اشیا کو دور اور نزدیک سے یکسان اور بہ نسبت مشابہ مقدار واجب پر دیکھین (اور جو مقدار بذریعہ علم مناظر کے ہر ایک مبصر کیواسطے بمقدار مبصرہ کی بنظر اختلاف حجم اور مسافت کے ثابت ہو چکی اور جو زاویہ رویت مقتضی کسی مقدار معین مثلاً ثلث اور ربع اور خمس وغیرہ کے دیکھنے کا ہو مین کی بیشی حسابی واقع نہو اور جس مقام سے زاویہ رویت قائم پیدا ہو وہانسے پوری شکل اور جہانسے منفرجہ خواہ حادہ یعنے بڑی اور چھوٹی بمقدار بزرگی اور کوچکی زاویہ کے نظر آے) اور باینہمہ جو چیزین مبصرات مین سے قوی ہون انکے دیکھنے سے آنکھو نکو ایذا نہ پہونچے اور نہ انکی طرف دیکھنے سے کوئی ایسا اثر جو مخالف الوان اور اشکال مبصرات مذکورہ کے ہو آنکھو مین پیدا ہو بس ان جمیع صورتو مین مزاج آنکھو نکا قوی ہوگا۔ اور اگر بخلاف امور بالا کے ابصار مین ضعف اور نا متناسب ہون اور مبصرات قوی سے اذیت پائین آنکھون کا مزاج یا خلقت فساد سے خالی نہین ہو پھر اس فساد مین بھی اختلاف ہو مثلاً اگر قریب کی چیز کیسی ہی باریک کیون نہو اُسکے دیکھنے سے قصور نہو اور دور کی چیز بخوبی نظر نہ آوے اور نگاہ قاصر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ صاف ہو اور تھوڑی ہو۔ اور اطبا گمان کرتے ہین کہ اسقدر مادہ روح باصرہ کا نہین ہو کہ اسکا انتشار مسافت بعید تک ہو سکے بوجہ رقیق ہونے مادہ کے اور مراد خروج اور انتشار سے اطبا کی یہ ہو کہ اسقدر روح باصرہ نہین کہ بذریعہ خطوط شعاعی کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مقام بصر تک منتشر ہو اور یہی شعاع منجملہ روح باصرہ کے یہ لوگ اعتقاد کرتے ہین کہ وہی روح آنکھ سے خارج ہو کر بشکل مخروط بن جاتی ہے اور قاعدہ اسی مخروط کا مماس سے مبصر کے ہوتا ہے اگر دور کی چیز دیکھنے سے آنکھ قاصر ہو لیکن باریک چیز کو قریب سے نہ دیکھ سکے اور جب اسی باریک شے کو ایک مسافت معین اور دوری محدود پر لیجائیں بخوبی نظر آئے معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ مین کثرت ہے اور باوجود کثرت کے کدورت بھی ہے کہ صاف اور لطیف نہین ہے بلکہ رطوبت کی ایلائی ہے اور مزاج بھی آنکھ کا رطب ہے ایسی حالت مین اطبا مدعی ہوتے ہین کہ اس روح کمدر رقت اور صفائی ایسی جو قابلیت ابصار کی رکھے بدون طے کرنے مسافت بعیدہ کے پیدا نہین ہوتی اور جب شعاع کو پوری حرکت مسافت بعید تک ہوتی ہے روح باصرہ رقیق اور صاف کدورت سے ملنع ہو کر ذریعہ ابصار ہوتی اور اگر نزدیک اور دور ہر ایک مسافت کے اشیا کے دیکھنے مین کوتاہی ہو روح باصرہ مین بھی کمی ہوگی اور کدورت بھی آنکھون سے جو چیزین بطور سیلان کے برآمد ہوتی ہون خواہ نہو تی ہون اس سے شناخت یہ ہے اگر آنکھ ہمیشہ خشک ہے اور کچھ نہ نکلے اسکا مزاج یابس ہے اور اگر با فراط کچھ نکلا کرے مزاج اسکا مرطوب ہے انفعالات کا حال یہ ہے کہ اگر آنکھو کو حرارت سے ایذا ہو پہنچے اور برودت سے آرام ملے اسکو سوء مزاج حار لاحق ہے اور اگر اذیت اور آرام اسکے خلاف ہو سوء مزاج بارد ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ درمیانی حالت ان سب حالات مین معتدل ہے سوا اُس صورت کے کہ جودت ابصار ہو اور بخوبی ہر شے کو دیکھے کہ اگرچہ افراط کی جانب ہو مگر دلالت اعتدال پر کریگی آنکھون مین جمیع اقسام کے امراض پیدا ہوتے ہین مادی بھی اور ساذج اور امراض آلیہ امراض شرکی آنکھ کیواسطے اُن احوال مین جو منظر بیت کو لئے اور بند رکھنے اور دیکھنے کے عارض ہوتے ہین خواہ منظر دمو کے لاحق ہوتے ہین چند احکام خاص ہین کہ انھین امراض مادہ سے زیادہ تعلق ہے اُن احکام کو انھین مقامات مین ملاحظہ کرنا چاہیے جہان امراض مادہ کا ذکر کیا گیا ہے امراض چشم کے خاص بھی ہوتے ہین اور شرکت بھی ہوتے ہین اور امراض شرکی آنکھ مین اکثر بشرکت دماغ کے پیدا ہوتے ہین بسطرح سر اور حجاب ہائے سر داخلی اور خارجی کی شرکت سے ایضاً بشرکت معدہ بھی پیدا ہوتے ہین اور جو مرض آنکھ مین بشرکت حجاب خارج کے پیدا ہو وہ سلم ہے بہ نسبت اُس مرض کے جو بشرکت حجاب اندرونی دماغ کے عارض ہو

فصل تیسری احوال چشم کے بیان مین

اگر کوئی مرض آنکھون مین بشرکت دماغ کے پیدا ہو اسکی علامت یہی ہے کہ دماغ مین کوئی نہ کوئی آفت منجملہ آفات مذکورہ ابواب امراض دماغیہ کے ہو پھر اگر بواسطہ مرض چشم کا باطنی حجابون مین سے کوئی حجاب ہو درد اور الم کی زیادتی آنکھ کے اندر خواہ اسکے ڈھیلے سے شروع ہوگی بعض مین بھی اگر مادہ حار کے سبب سے یہ مرض اُٹھ کھڑا ہوا ہے ناک مین کھجلی اور چھینک کی آمد پیدا ہوگی اور اگر یہ مادہ بارد ہوگا رطوبات سر کی آمد زیادہ ہوگی اور کثر ایسی مشارکت امراض چشم کو حجاب داخلی سے بوجہ سوء مزاج مفرد کے ہوتی ہے اور اگر بوجہ مشارکت خارجی حجابون کے مرض آنکھ مین پیدا ہو اور مادہ کی توجہ اور رکی آمد انھین حجابون سے ہوتی ہے ایک تمدد ایسا محسوس ہوگا کہ جبہہ اور عرق خارجی سر سے شروع ہوگا اور ظہور ضرر کا متصل پلکون کے زیادہ ہوگا اور اگر بشرکت معدہ کے آنکھون مین کوئی مرض پیدا ہو جو علامات باب معدہ مین مذکور ہونگے کہ انکی دلالت مشارکت معدہ کے دماغ پر دلالت ہے اور آنکھون مین خیالات کا عروض اگر بسبب معدہ کے ہوگا حالت گرسنگی مین ان خیالات کی قلت اور بروقت امتلا کے زیادتی ہوگی جو مرض مادی خاص آنکھون مین بلا شرکت پیدا ہو اسکی شناخت یہ ہے کہ دموی مادہ کا مرض اُسپر گرانی چشم اور سُرخی اور آنسو اور آنکھون کا پھولا رہنا اور رگون کا پر ہونا اور کنپٹیون کی دھمک اور چپیدہ ہونا پلکون کا کچھ کیوجہ سے اور زیادہ کیچڑ کا نکلنا اور لمس کا گرم ہونا دلالت کریگا خصوصاً اس مرض کے ہمراہ علامات سر کے دموی ہونے کی موجود ہون اور اگر یہ مادہ بلغمی ہوئے اسپر دلیل یہ ہے کہ ثقل زیادہ اور شدید ہوگا اور سرخی خفیف یعنی گلابی رنگ کہ اسکے ہمراہ کسیقدر رمصات اور چپیدگی پلک کی اور ورم چشم اور تہیج اور قلت آنسوون کی بھی ہوگی صفراوی مادہ پر آنکھون کی جلن اور التہاب اور سرخی زردی لیے ہوئے جو مشابہ سرخی مادہ دموی کے نہو اور آنسو کا رقیق ہونا اور تیز باحدت ہونا اور پلکون مین چپیدگی کم ہونی دلالت کرتی ہے آنکھ کے مزاج ساذج بلا مادہ پر گرانی چشم مین نہونی اور باوجود بیکی کے خشکی نہونی اور دیگر دلائل مذکورہ بالا نیز فصل دوسری مین مذکور ہوئے دلالت کرتے ہین امراض آلیہ یعنی مرکبہ خواہ امراض مشترک جو آنکھون مین پیدا ہوتے ہین انکا بیان ہر ایک فصل مین جداگانہ کیا جاتا ہے

فصل چوتھی بیان مین قواعد کلیہ معالجہ چشم کے

ہر ایک مرض آنکھ کا علاج بمقابلہ اسی مرض کے بالضد کرنا چاہیے اور چونکہ جمیع امراض چشم کے منحصر تین قسم مین ہین مادی اور ساذج اور امراض تفرق اتصال پس علاج کی تین قسمین

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہونگی امراض مادی کا علاج استفراغ مادہ سے ہوتا ہے اور یہی طریقہ مین تدبیر اورام بھی داخل ہے اور مرض سازج مین تبدیل کیجاتی ہے اور تفرق اتصال مین اصلاح ہیئت اور درستی شکل کی کرنی چاہیے جسطرح جو کچھ خواہ اندمال اور التحام کی ضرورت ہوتی ہے استفراغ مادہ چشم کا کبھی اسطرح پر ہوتا ہے کہ اس طرف سے مادہ کو پھیر کر دوسری طرف لیجاتے ہین اور کبھی تحلیب کی ضرورت ہوتی ہے صرف مادہ کا اس مین پہلے تنقیہ عام کی ضرورت ہوگی اگر تمام بدن ممتلی ہو اسکے بعد تنقیہ خاص دماغ کا انھین ادویہ خاص سے جو منقی دماغ ہین اور جنھین اوپر کے مباحث مین مفصلاً بیان کر چکے ہین اسکے بعد باقیماندہ کو آنکھ سے بطرف ناک کے اور قریب کی رگونکے جیسے دونون رگ ماقین کی نقل کرتے ہین تحلیب کی صورت یہ ہے کہ مادہ آنسوؤنکے ذریعہ سے استعمال ادویہ مدمعہ کرکے نکال ڈالتے ہین تبدیل مزاج بروقت سوء مزاج سازج کے خاص ادویہ سے کرتے ہین اور تفرق اتصال جو آنکھو مین ہو اسکا ازالہ ایسی دواؤن سے جنمین تخفیف زیادہ نہو اور لذع اسیقدر پیدا نکرینگی اور ان ادویہ پر عنقریب ناظر کتاب ہذا کو اطلاع ہو جائیگی جب مد کا علاج بیان کرینگے خواہ اور امراض خاص آنکھونکے تفصیل کو جو ہونگے سطاوی کلام مین ادویہ کا ذکر کیا جائیگا۔ ایک قاعدہ ضروری یہ بھی ملحوظ رہے کہ آنکھ کے جمیع امراض مادی مین تقلیل غذا اور استعمال ایسی غذا کا جو خلط محمود پیدا کرے کرنا چاہیے۔ اور جو چیز منجر ہو خواہ اس سے بدہضمی پیدا ہو اس سے احتراز کرنا چاہیے اور اگر مادہ کسی عضو خاص سے آتا ہو اور برانگیختہ ہوتا ہو پہلے فصد اسی عضو کیطرف کرنا چاہیے اور اگر حجاب خارجی سے توجہ مادہ کی ہو استعمال حجامت کا کرکے استعمال رادع کا جبہہ پر کرنا چاہیے منجملہ رادع کے چھلکا تربوز کا مادہ حار کیواسطے اور قلقدیس مادہ بارد مین استعمال کرنا چاہیے جو رگین امراض چشم مین بذریعہ فصد کے کھولی جاتی ہین انکی تفصیل یہ ہے سر روا سکے بعد وہ رگین جو اطراف سر مین ہین پھر انمین بھی جو رگین پیش سر ہین انکی فصد نقل مادہ کیواسطے کرنی چاہیے اور جو رگین پس سر واقع ہین انکی فصد جذب مادہ مین مفید ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو مواد آنکھو مین پیدا ہوئے ہین اور ان مواد کا نقل بطرف اور اعضا کے ضرور ہے اسوقت اصوب تدبیر یہ ہے کہ منخرین کیطرف نقل مادہ کا کرنا چاہیے بشرطیکہ اس نقل سے خوف انصباب مادہ کا بطرف آنکھ کے نہو اور یہ نقل ان ادویہ سے کرین جو عطوس اور نشوق کہلاتی ہین اور اسی عنوان سے انکا ذکر اور مقامات مین کیا ہے چنانچہ اوجاع راس کے باب مین بھی مذکور ہو چکے ہین جو ادویہ آنکھ کے مزاج کی تبدیل کرتی ہین ان مین سے اسیقدر ایسی ہین کہ تبرید کرکے مزاج چشم کا معتدل کرتی ہین جیسے آب برگ عنب الثعلب و عصارۂ عصی الراعی جسے یونانی زبان مین بطاطا اور ہندی مین لال ساگ خواہ راج کہری کہتے ہین آب برگ کاسنی آب برگ کاہو اور گلاب خواہ عصارہ گل اور لعاب اسبغول اور بعض ادویہ تسخین پیدا کرکے مزاج چشم کو تبدیل کرتے ہین جیسے مشک اور فلفل اور دوج اور مامیران وغیرہ اور بعض ادویہ مجفف ہین جیسے توتیا اور اثمد یعنے سرمہ سفید اور اقلیمیا یعنے میل چاندی اور سونے کا اور بعض انھین ادویہ سے مقبضات ہین مثلاً شیاف مامیثا اور صبر اور زعفران اور فیلزہرج اور گل سرخ اور بعض ادویہ ملین ہین جیسے دودھ خواہ برادہ بادام اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب یعنے آب دہن اور بعض ادویہ منضجہ ہین جیسے عروق یعنی ہلدی اور آب حلبہ اور آب منفیتج (جو ایک دوا سے مرکب ہے) خصوصاً کہ اسمین روٹی بھگو کر استعمال کرین اور بعض ادویہ محللہ ہین جیسے انزروت آب رازیانہ اور بعض ادویہ مخدرہ ہین مثلاً عصارہ تفاح اور خشخاش اور لبیون **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اگر امراض چشم کے ہمراہ درد سر بھی ہو پہلے علاج صداع کا واجب ہے اور آنکھ کے مرض کا علاج نہ کرنا چاہیے بدون اسکے کہ دردسر زائل ہو جاوے اگر استفراغ اور تنقیہ سے خواہ کسی اور تدبیر صائب سے ازالہ مرض کا نہو اور باوجودیکہ تشخیص مرض کی صحیح ہو اور تدبیر بھی صحت کے ساتھ واضع ہو اور سود مند معلوم کرنا چاہیے کہ مزاج آنکھ کا بارد ہے خواہ طبقات چشم مین ایسا مادہ خبیث آگیا ہے کہ جو غذا وہانتک پہونچتی ہے اسے فاسد کردیتا ہے یا اس شخص کے دماغ مین ایسا ضعف ہے خواہ اور مقامات مین ضعف پیدا ہوا ہے کہ وہانسے نوازل بطرف آنکھ کے اترتے ہین یہ سب قواعد اچھی طرح ذہن نشین کرنے چاہیئن

فصل پانچوین آنکھ کی حفظ صحت کی تدبیر اور بیان اُن چیزون کا جو آنکھ کو مضر ہین

جو شخص آنکھونکی حفظ صحت کا خواہشگار ہو اسے چاہیے کہ غبار اور دخان سے خواہ ایسی ہواؤن سے جو اعتدال سے خارج ہین یعنی انمین گرمی زیادہ ہے خواہ سردی خواہ جو ہوا انمین اخلاط مین خامی پیدا کرتی ہین اور بارد ہین خواہ باد سموم جیسے لو ان کہتے ہین ایسی چیزونسے آنکھونکو بچاتا رہے۔ اور کسی ایک شے کیطرف ہر وقت بغور دیکھنے سے بھی اپنی نظر ایسی جا دے گویا وہانسے اب نہ ہٹائے گا پرہیز کرے ایضاً کثرت بکا سے بخوبی بچاتا رہے اور باریک چیزونکی طرف کمتر نظر کرے مگر کبھی گاہ بیگاہ بطور

HAKEEM SHOUKAT ALI

ریاضت کے مضائقہ نہیں۔ اور زیادہ پیٹھ کے بل سونے سے بھی احتراز کرے اور یہ بھی معلوم کرے کہ جماع کی زیادتی بھی آنکھ کو بہت مضر ہے۔ اور سکر پینے مستی اور پرخواری اور بدہضمی اور شکم سیر ہونیکے فوراً سونا بھی اچھا نہیں ہے اور کل اقسام کے اغذیہ غلیظہ اور اشربہ غلیظہ اور جمیع متعرات کہ جنکے بخارات سر تک پہونچتے ہیں پھر انمیں سے جو مالح حریف اشیا ہیں جیسے کراث اور چند قوتی اسیطرح جو چیزیں بافراط مجفف ہیں منجملہ انکے زیادہ نمک کھانا ہے بطرحیکہ جس سے زیادہ بخارات پیدا ہوتے ہیں جیسے کرم کلہ خواہ مسور اور تمامی ادویہ جو اوپر مفردہ میں مضرات چشم کے خانہ میں لکھی گئی ہیں اُنسے زیادہ پرہیز کرے اور یہ بھی واضح رہے کہ زیادہ سونا اور زیادہ جاگنا آنکھ کو مضر ہے اور اعتدال نوم اور یقظہ کا موافق ہے جو چیزیں کہ انکا استعمال آنکھوں کو مفید ہے اور آنکھونکی قوت کا حفظ انسے ہوتا ہے انمیں ایسی چیزیں ہیں جو کہ سرمہ اور توتیاے پروردہ سے بنائی جائیں اور پروردہ کرنا توتیا کا آب مرزنجوش اور رازیانہ میں چاہیے اسیطرح آب رازیانہ سے جو کہ عظیم النفع ہے **ایضاً** بردو آب انارین کا جو پوست اندرونی انارین سے نچوڑا جاے اور انکو تنور میں شہد کے ساتھ پختہ کیا ہو جیسے اسکا طریقہ اپنے مقام خاص پر مفصلاً بیان کیا جائیگا۔ اور آنکھ کی جلا کرنیوالی اور تیزی نگاہ کی پیدا کرنیوالی چیزونمیں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ شفاف پانی میں غوطہ لگا کر آنکھیں کھولے۔ مضر چیزیں آنکھونکی نسبت چند اقسام کی ہیں۔ افعال اور حرکات اور اغذیہ میں تصرف نازیبا کرنا۔ افعال وہی مضر ہیں جنسے تجفیف پیدا ہوتی ہے جیسے جماع کثیر اور دیر تک روشن چیزوں کیطرف دیکھنا اور باریک خط پڑھنا بافراط اور توسط خط کا باریک اور موٹے ہونے میں بہت مفید ہے اسیطرح اور باریک چیزونکا بنانا اور امتلاے طعام کے بعد فوراً سونا اور بھوک میں سونا بلکہ واجب ہے جس شخص کو ضعف بصر ہو اتنی دیر کہ طعام ہضم ہو جاے بعد اسکے سوے۔ ہر قسم کی امتلا ابصارت کو مضر ہے اور خشکی پیدا کرنیوالی ہر ایک شے آنکھ کو ضرر پہونچاتی ہے اور جو چیز خون میں درد سوداوی پیدا کرتی ہے شور ہو خواہ حریف اور تیز وہ بھی مضر ہے قے کرنے سے ابصارت کو فائدہ بھی ہے اور ضرر بھی۔ فائدہ اسوجہ سے کہ قے سے معدہ پاک ہوتا ہے اور مضر اسلیے ہے کہ دماغ کے مواد کو متحرک کر کے بطرف آنکھونکے دفع کرتی ہے اگر کسی شخص کو بدون قے کے چارہ نہو چاہیے کہ بعد طعام کے برفق اور نرمی قے کرے اہتمام بھی مضر ہے سونا اور زیادہ رونا اور زیادہ خون فصد کھلوا کر نکالنا خصوصاً پیہم پچھنے لگانے مضر ہیں غذا کے استعمال کے وہی طریقے ہیں جو اکثر مذکور ہو چکے اور خصوصاً کتاب اول کی تعلیم دوم فن ثانی فصل ۱۵ میں بیان ہوے جنسے غرض یہ ہے کہ فساد ہضم غذا میں نہوے اور اس کتاب یعنی تیسرے حصہ میں جابجا ان قواعد سے اور بھی وقفیت ہوتی جائیگی۔

فصل چھٹی رمد اور تکدر کے بیان میں

رمد آنکھونمیں جوش آنیکو کہتے ہیں کبھی رمد حقیقی ہوتا ہے اور اسکا عروض بوجہ اسباب خارجی کے ہوتا ہے کہ آنکھونمیں ثوران پیدا کر کے آنکھ سرخ کر دیتے ہیں جیسے دھوپ کیوجہ سے آنکھونمیں جوش پیدا ہو خواہ صداع احتراقی اور حمی احتراقی اور غبار اور دخان اور بعض اوقات سردی اور برودت بھی بوجہ تقبیض کے مورث رمد کی ہوتی ہے اور چوٹ لگنے سے بھی چونکہ ہیجان آنکھ میں ہوتا ہے اسیطرح ہواے تند سے چونکہ آنکھ میں تھپیڑ لگتی ہے مگر یہ سب اسباب خفیف ہیں کہ انکے بقا کا زمانہ معتد بہ نہیں ہے بہت جلد اور بآسانی زائل ہو جاتے ہیں حتی کہ اگر ایسے رمد کا علاج نہ کیا جاے تب بھی بروقت زوال سبب کے خود بخود زائل ہو جاتا ہے اس رمد کا نام یونانی زبان میں طاراکسیس ہے اگر ایسے اسباب رمد کی اعانت کوئی اور سبب بدنی یا کوئی سبب بادی جو معاضدت اور اعانت سبب بادی اول کی کرے ممکن ہے کہ بعجلت انتقال اسکا ورم ظاہری خفیف کیطرف اسیطرح ہو جاے جیسے انتقال حمیات یومی کا بطرف حمیات عفنہ خواہ حمی سانوخ کیطرف ہوتا ہے اور جسوقت اس رمد کا انتقال شروع ہوتا ہے اسی زمانہ ابتدا میں اسکا نام یونانی افوکیا رکھتے ہیں بعض اصناف رمد کے وہ ہیں جو تابع آنکھ کے جرب کے ہوتے ہیں ایسے اقسام کا سبب کسی قسم کا خدش یعنے تفرق اتصال چشم کا ہوتا ہے اور اول امر میں یہ رمد بمنزلہ تکدر کے ہوتا ہے اور اسکا علاج بعد حک جرب کے ہوتا ہے یعنی پہلے کھجلی مٹا دیجاے تب اسکا علاج پورا ہو سکتا ہے مجملاً رمد سے مراد یہ ہے کہ ملتحمہ میں ورم پیدا ہو کبھی یہ ورم بسیط ہوتا ہے اور حد سے زیادہ متجاوز نہیں ہوتا ہے اور بہت بزرگ اور عظیم نہیں ہوتا ہے اور اکثر اسمیں یہ کیفیت ہوتی ہے کہ رگیں پُر ہو جاتی ہیں اور سیلان اشک کا اور درد چشم ہوتا ہے او ایک قسم میں ورم عظیم حد سے بڑھا ہوا اسقدر کہ سپیدی زیادہ ہو کر حدقہ چشم پر آ کر اسے ڈھانپ لیتی ہے اور آنکھ بند نہیں ہو سکتی اسکو یونانی میں کیموسس کہتے ہیں اور ہم اپنی زبان میں ورد و قیح کہتے ہیں لڑکونکو اکثر یہ ورم بوجہ کثرت کواد و ضعف چشم کے عارض ہوتا ہے اور فقط مادہ حار سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ مادہ بلغمی اور سوداوی سے بھی پیدا ہوتا ہے پھر جبکہ رمد حقیقی ورم حدقہ چشم بلکہ ورم ملتحمہ کو کہتے ہیں اور جو ورم ہے اُسکا عروض یا مادہ دموی سے ہوتا ہے یا صفراوی

HAKEEM SHOUKAT ALI

مادہ سے خواہ بلغمی یا سوداوی سے خواہ ریح سے (پس بحکم ضرب دل شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا) کہ رمد کا سبب بھی اُن پانچ اسباب میں سے کسی ایک سبب سے ضرور ہوگا البتہ کبھی جس خلط سے ورم پیدا ہوتا ہے خاص آنکھ میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ خلط دماغ سے بطرف آنکھ کے آتی ہے یعنی بسبیل نزلہ کے اس حجاب خارجی میں ہوکر آتی ہے جو مجلل راس ہے یعنی تمام سر کو ڈھانپے ہوئے ہے حاصل یہ ہے کہ وہ خلط دماغ خواہ دماغ کے اطراف سے آنکھوں میں آتی ہے اسلیے کہ دماغ میں جب مواد کثیر مجتمع ہوں اور امتلا زیادہ ہوجاے اسوقت رمد چشم کا یقین کرنا چاہیے ہاں اگر آنکھ زیادہ قوی ہو کبھی جب شرائین داخلی یا خارجی سر کے فضول کثیرہ سے پُر ہوتے ہیں اسوقت اُنکے فضول بطرف آنکھوں کے گرتے ہیں اور کبھی آنکھوں میں یہ مادہ سر سے اور نواحی سر سے نہیں آتا ہے بلکہ انصباب آتا ہے ضعفا اگر آنکھوں میں کسی قسم کا سوء مزاج ایسا لاحق ہو کہ اُنکو ضعیف کرکے قابل اُن آفات کا کردے جو ان فضول کے انصباب سے پیدا ہوسکتا ہے بعض اقسام کے رمد دوری ہوتے ہیں اور بطور نوبت کے پیدا ہوتے ہیں کہ انکا دورہ اور انکی نوبت برطبق دورہ انصباب مواد کے واقع ہوتا ہے اور جسوقت انصباب مواد کا ہوتا ہے اسیوقت شدت وجع کی رمد میں ہوتی ہے اور یہ شدت کبھی بوجہ لذع خلط کے ہوتی ہے جو اکال ہوتی ہے اور طبقات چشم کو گلانا اور رشانا شروع کرتی ہے خواہ کوئی خلط کثیر اتنی ہوتی ہے کہ اسکی وجہ سے آنکھوں میں تمدد پیدا ہوتا ہے یا غبار غلیظ آنکھوں میں پڑ کر ایذا دہی کرتا ہے ایسے اوقات میں تفاوت کمی بیشی کا موجب تفاوت اسباب مذکورہ کے ہوتا ہے اور جسقدر مواد مذکورہ زیادہ لاذع خواہ کثیر ہوتے ہیں اتنا ہی درد میں اختلاف ہوتا ہے جیسا اور امراض میں بیان ہوچکا جو دوری ہوتے ہیں خواہ تمام بدن سے وہ مواد بطرف آنکھوں کے رجوع کریں یا فقط سر سے خواہ سر کی اُن رگوں سے جو بطرف آنکھوں کے مادہ ردی کو جار ہوا یا رد پہونچاوے۔ کبھی خود آنکھوں کے مادہ سے رمد پیدا ہوتا ہے اسطرح پر کہ طبقات چشم میں ایک قسم کا سوء مزاج بوجہ احتباس کسی خاص مادہ کے عارض ہوا آشوب چشم کا زمانہ طولانی ہوجاے پس بوجہ اسکے جو مقدار رفتارگی آنکھوں میں پہونچتی ہے سب فاسد ہوجایا کرے۔ جس شخص کی آنکھ میں ڈھیلے بڑے ہوں اور باہر کیطرف ابھرے ہوے ہوں اسکی آنکھ رمد عظیم کی قابلیت زیادہ رکھتی ہے اور حدقہ چشم کا باہر نکل آنا بروقت عروض رمد کے ایسی آنکھوں میں زیادہ صورت پذیر ہے اسلیے کہ رطوبت اسکی آنکھوں میں زیادہ ہے اور مسامات وسیع ہیں کبھی بعض اقسام رمد میں سرد آنسو زیادہ نکلتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ہضم غذاے چشم کا بخوبی ہونے نہیں پاتا۔ اکثر رمد کا زوال خود بخود اسہال کے عارض ہونے سے بھی ہوجاتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ رداوت رمد کی بحسب کیفیت مادہ کے ہوتی ہے اور عظیم ہونا ورم کا بموجب مقدار مادہ کے ہوتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بلاد جنوبی میں رمد بکثرت عارض ہوتا ہے اور بسرعت زائل ہوجاتا ہے بکثرت عارض ہونیکا سبب یہ ہے کہ انکے مواد میں سیلان و رقت زیادہ ہے اور بخارات کی تولید انکے اجسام میں زیادہ ہوتی ہے اور بسرعت زوال رمد کا اس سبب سے ہوتا ہے کہ انکے مسامات میں تحلل زیادہ ہے اور بیشتر انمیں بوجہ نرمی طبیعت کے اسہال عارض ہوتا ہے جس سے زوال رمد ہوجاتا ہے پھر اگر کبھی ناگہان کسی قسم کا برد انکو عارض ہو اُسوقت رمد ضرور پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ظہور مانع اور قابض حرکت خلط متحرک کا بوجہ برودت اتفاقی کے ناگاہ ہوکر ورم رمد پیدا کرتا ہے جو بلاد سرد میں خواہ جو اوقات فصول بارد میں انمیں رمد اگرچہ کمتر پیدا ہوتا ہے لیکن اسکا زوال دشوار ہوتا ہے کمتر پیدا ہونا رمد کا ایسے بلاد اور اوقات میں اسوجہ سے ہے کہ اخلاط میں سکون اور جمود ہوتا ہے۔ اور صعوبت انحلال کیوجہ یہ ہے کہ ایسا مادہ جب کسی عضو میں حاصل ہوتا ہے اسکا تحلل بسرعت اور سہولت نہیں ہوسکتا اسلیے کہ مجاری میں تنگی اور ہمتنا بوجہ برودت کے عارض ہوتا ہے اور اسقدر تمدد عظیم پیدا کرتا ہے کہ پردہ خواہ جھلی کے پھٹ جانے کی نوبت پہونچتی ہے جب شتاء شمالی کے بعد ربیع جنوبی آوے اور ربیع جنوبی میں بارش باران بھی ہو اور اسکی صیف نہایت گرم ہو خواہ صیف کی رات میں گرمی زیادہ ہو اسوقت رمد کی زیادتی ہوگی اسیطرح شتاء والی یعنے زمستان سرد اور ناگوار ہو اور ہواے جنوبی کے چلنے سے بدنمیں اخلاط بھر جائیں اسکے بعد ربیع شمالی پیدا ہوکر ان مواد کو محقق کردے صیف شمالی میں رمد بکثرت عارض ہوتا ہے خصوصا اگر ایسی فصل صیف کے بعد شتاے جنوبی کے واقع ہو کبھی رمد کی کثرت اس صیف میں بھی ہوتی ہے جس سے پہلے ربیع جنوبی اور شتاء شمالی گذر چکی ہو کہ اسمیں خشکی زیادہ ہو فصل زمستان میں جو ابدان سخت میں حکم بلاد شمالی میں اور نرم اور متخلخل ابدان حکم بلاد جنوبی میں در بارہ کثرت عروض رمد کے داخل ہیں اور جسطرح بلاد حار میں رمد زیادہ ہوتا ہے ویسی ہی زیادہ گرم حمام میں جسوقت آدمی زیادہ داخل ہو شاید کہ رمد پیدا ہوجاے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اگر باوجود طبائع صحیح

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور تنقیہ کامل کے رمد چشم اور تغیر حال چشم کا برقرار رہے اور زائل نہو اسوقت سبب اس مرض کا ایک مادہ ردی ایسا ہوگا جو آنکھ مین بند ہو اور غذا کو فاسد کردیتا ہو خواہ دماغ اور سر سے نوازل بکثرت آنکھوں مین گرتے ہین چنانچہ اوپر بھی بیان ہوچکا ہو **علامات** واضح ہو کہ جتنے اقسام درد کے آنکھوں مین پیدا ہوتے ہین انمین سے بعض اوجاع لذاع اور اکال ہوتے ہین اور بعض اوجاع متمدد ہوتے ہین جو اوجاع لذاع ہین انکی دلالت کیفیت مادہ اور حدت مادہ پر ہوتی ہو اور جو اوجاع تمدد پیدا کرین وہ کثرت مواد خواہ ریح پر دلالت کرتے ہین اور جس رمد مین آنسو زیادہ جاری رہین اور لذع مین تیزی ہو اسکا منتہی بسرعت ہوگا اور اگر آنسو زیادہ نہون بلکہ رمد یابس ہو اسکا منتہی بطی ہوتا ہو کیچڑ کو اس مرض مین کبھی نضج مادہ پر دلالت ہوتی ہو اور کبھی غلظ مادہ پر اگر کیچڑ جلد جلد نکلے اور سب اعراض مین خفت ہو سوائے گرانی چشم کے ایسی کیچڑ غلظ مادہ پر دلیل ہو اور جو کیچڑ ہمراہ نضج کے ہو اور اسکے نکلنے سے آنکھون سکی اول ایام مین تھوڑی سی پیدا ہو اور بہت جلد چھوٹ کر آنکھ سے گر پڑے یعنے زیادہ چسپیدہ نہو وہی قسم کیچڑ کی محمود ہو جس کیچڑ کے دانے چھوٹے چھوٹے ہون اسے دلالت خیریت پر کم ہو اسلیے کہ چھوٹے چھوٹے ریزے بطوء نضج پر دلالت کرتے ہین جب پلکین چسپیدہ ہونے لگین اور اسقدر چمٹ جائین کہ بدون دقت خواہ کسی تدبیر خاص کے کھل سکین وہی زمانہ نضج کا ہو جیسے جبتک سیلان رطوبت مائی کا ہو آخر وہ زمانہ ابتدا کا ہو اس مختصر بیان کے بعد اب کہتے ہین کہ تکدر کی شناخت خفت سبب سے ہوتی ہو اور اسطرح بھی شناخت کرنی چاہیے کہ پہلے سے کوئی ورم بادی نہوا ہو جو رمد بشرکت سر کے پیدا ہوا ہو پر درد سر اور گرانی سر کی دلالت کریگی پھر راہ اس نزلہ کے آنے کی آنکھ مین دماغ کیطرف سے وہی حجاب خارجی ہو جو سر کو ڈھانپے ہوئے ہو اسوقت جبہہ مین بھی تمدد ہوگا اور خارجی رگین جو سر مین ہین انمین پری مادہ کی اور پلکین پھولی ہوئی ہونگی اور جبہہ مین سرخی اور ضربان ہوگا اور اگر اس مادہ کی آمد حجاب اندرونی سے ہو ان امور کا ظہور نہوگا بلکہ چھینک ورتالو اور ناک مین کھجلی رہا کریگی اور اگر شرکت معدہ سے یہ مرض ہوگا اسکے ہمراہ اپھار اور کرب اور معدہ مین علامت وجود اسی خلط کی ہوگی۔ اگر رمد کا ورم دموی ہو آنکھونکا سرخ رنگ اور رگونکا درد اور کنپٹیون کا ضربان اور تمام علامات غلبہ خون کے ظاہر ہونگے اطراف دماغ مین اور آنسو زیادہ نہین جاری ہوتے البتہ کیچڑ کی اسقدر افزایش ہوتی ہو کہ آنکھین بعد بیداری کے کھل نہین سکتین اور پلکین چسپیدہ ہوتی ہین صفراوی رمد پر دلیل یہ ہو کہ آنکھونمین چبھن زیادہ اور درد محرق اور ملتہب بہت شدید اور سرخی کم آنسو رقیق اور گرم کبھی نکلتے ہین اور کبھی مثل رمد دموی کے آنسوؤن سے آنکھ خالی رہتی ہو اور سوتے وقت پلکین چسپیدہ نہین ہوتین کبھی رمد صفراوی سے ایک قسم وہ ہوتی ہو جسے حمرہ کہتے ہین کہ اسمین آنکھ کی رگ ضربان پیدا کرتی ہو اور قرحہ پڑتا ہو کہ آنکھ کا جرم گھلا جاتا ہو اور کبھی پیدا ہوتی ہو جس مادہ سے یہ قسم پیدا ہوتی ہو نہایت خبیث اور برا ہوتا ہو ایک اور قسم رمد صفراوی کی ایسی ہوتی ہو کہ آنکھ مین کھجلی زیادہ اٹھتی ہو جیسے کوئی چھیلے ڈالتا ہو اور خشکی آنکھ مین ایسی پیدا کرتی ہو کہ رطوبات کا نام نہین رہتا اور سرخی بہت کم ہوتی ہو کیچڑ مین بھی کمی ہوتی ہو اور ورم کا حجم معتدبہ ایسا کہ اسکی مقدار کسیقدر محسوس ہو ظاہر نہین ہوتا اس قسم کا مادہ قلیل ہوتا ہو لیکن اسمین حدت زیادہ ہوتی ہو بلغمی رمد مین ثقل شدید آنکھ مین پیدا ہوتا ہو اور حرارت مین کمی سرخی بہت خفیف بلکہ غلبہ سپیدی کا زیادہ ہوتا ہو اور کیچڑ اتنی کہ جس سے سوتے وقت پلکین چسپیدہ ہو جائین اور کسیقدر تہیج بھی پیدا ہوتا ہو اور تہیج مین آنکھ کے چہرہ بھی شریک ہوتا ہو اور رنگ کی سپیدی چہرہ پر بھی ظاہر ہوتی ہو اگر سدہ اور رمد بلغمی کا معدہ ہو مریض کو ابکائی بھی لاحق ہوتی ہو کبھی رمد بلغمی اس درجہ کو پہونچتی ہو کہ طبقہ ملتحمہ بوجہ ورم کے سیاہی سے اونچا ہو کر نکل آتا ہو اور ابھرا ہوا معلوم ہوتا ہو لیکن اس ورم مین سرخی بخوبی ظاہر اور شدید نہین ہوتی اور نہ اسمین آنسو بکثرت نکلتے ہین بلکہ رمص یعنے کیچڑ البتہ نکلتا رہتا ہو سوداوی رمد مین گرانی چشم مع کدورت اور جفاف کے ہوتی ہو اور مرض مین ازمان یعنے دیر پا ہونا اور صباق یعنے تھوک منہ سے کم نکلتا ہو ریحی رمد مین فقط تمدد ہوتا ہو اور گرانی اور سیلان اشک نہین ہوتا اور کبھی تمدد کیوجہ سے حمرت بھی پیدا ہوجاتی ہو **معالجات** تکدر وغیرہ اقسام رمد خفیف کے علاج مین کبھی فقط سبب کا دور کرنا کافی ہوتا ہو اور اگر سبب مرض کا کوئی مادہ معین از قسم امتلاے خون وغیرہ کے ہو اسکا استفراغ کردینا چاہیے اور بشیر فقط حرکت چشم مین تسکین پیدا کرنی اور دودھ اور سپیدی بیضہ مرغ کی تقطیر کافی ہوتی ہو اگر تکدر آنکھ مین کسی قسم کے چوٹ لگنے سے عارض ہوا ہو کبوتر کے پر زن کا خون گرم خواہ خود کبوتر کا خون ٹپکانا چاہیے اور کبھی اسفنج خواہ پشم کی تکمید کافی ہوتی ہو اس طرح کہ اسفنج وغیرہ کو کسی

HAKEEM SHOUKAT ALI

مطبوخ یا روغن گل خواہ طبیخ عدس مین ڈبو کر تکمید کرین خواہ عورتون کا دودھ گرما گرم پستان سے آنکھ پر ٹپکائین۔ اگر اس تدبیر سے برآمد کار نہو جو شافہ جلیہ اور شیاف ابیض کا استعمال کرین چونکہ رمد بوجہ برودت کے عارض ہوا سے حمام نافع ہوتا ہو بشرطیکہ رمد کے درجہ تک نہ پہونچ جاے اور ورم پیدا نہ ہو جاے اور بدن اور سر مین امتلا مادہ کی نہو اور اسی تکدر کو تکمید طبیخ بابونہ اور شراب لطیف کی تین ساعت بعد کھانا کھانے کے مفید ہوتی ہو اور دیر تک سونا شراب پی کر اسکے واسطے علاج نافع ہو واسطے اقسام تکدر کے دھوپ کی جہت سے پیدا ہوا ہو خواہ برودت سے عارض ہو خواہ اور کسی جہت سے جو رمد مشابہ جرب کے ہوا ور پھر خفیف بھی ہو پہلے جرب کو چھیل کر اسکے بعد علاج رمد کا کرنا چاہیے۔ اور کبھی بعد چھیلنے جرب کے خود بخود رمد زائل ہو جاتا ہو اور اگر ورم عظیم ہو کہ عمل چھیلنے اور کھجلانے کا نہو سکے نرمی آور ئین اور تنقیہ بیانتک کوین کہ عمل اور برداشت ہو سکے اور ایام مین اسی تدبیر کے تدبیر حک کی بھی تھوڑی تھوڑی کرتے جائین

فصل ساتوین علاج مشترک اصناف رمد اور انصباب نوازل کا آنکھ مین

مشترک قانون تدبیر مین رمد اور سائر امراض عین کے جو مادی ہون تقلیل غذا کی ہو اور سبک غذا کو اختیار کرنا اور اختیار کرنا ایسی چیز کا جو خلط محمود پیدا کرے اور مبخرات سے اجتناب کرنا اور ہر قسم کے سوء ہضم سے اور جماع سے اور حرکت سے اور سر مین تیل لگانے اور ترش اور تیز اور شور چیزون کے کھانے سے پرہیز کرنا اور ہمیشہ طبیعت کو نرم اور لین رکھنا اور فصد سر رو کھلوانی کہ جمیع اقسام امراض چشم کو نافع ہو۔ اور جس شخص کی آنکھو مین آشوب ہو سپید چیز اور شعاع کے دیکھنے سے اجتناب کرے بلکہ اسکے فرش اور بچھاون خواہ چیزین اُسکے گرد مین سیاہ اور سبز ہون اور ایک کپڑا سیاہ اسکے منھ پر ہر وقت پڑا رہنا چاہیے جبتک مرض ہو سیاہ رنگ کپڑے کا چاہیے اور حالت صحت مین بعد مرض کے آسمانی رنگ مناسب ہو جس گھر مین رمد کا مریض رہتا ہو وہ تاریک اور مظلم ہو۔ اور ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ نیند اس مریض کو جسطرح ممکن ہو آجاے کہ یہ علاج بہت عمدہ ہو اور سر کے بالونکی درازی بھی رمد کو مضر ہو لہذا ترشوانا چاہیے۔ ہان اگر بال اتنے دراز ہون کہ لٹکتے ہون اور گردن پر پڑے رہین انکا بڑھنا مضر نہین ہو بلکہ نافع ہو کہ تخفیف رطوبات کی انکی وجہ سے ہوتی ہو اسلیے کہ وہ اپنی غذا کے جذب کرنے مین رطوبات کو خشک کرتے ہین اگر تمام بدن امتلا سے پاک ہوا اور جس خلط سے رمد پیدا ہوا ہو، رگونمین پیوست ہوا اور وہ خلط از قسم خون غلیظ کے ہو خصوصاً آخر مین رمد کے استحمام بغرض ترقیق مادہ اور پینا شراب خالص کا کہ مادہ کو بقرار کرکے نکالدے۔ یہ دونون باتین بہت نافع ہین اور بعد استفراغ خلط کے تمام فضل علاج رمد کا ہے خصوصاً اگر تکمید سے درد مین تسکین پیدا ہوتی ہو کہ اسوقت حمام کا نفع عجیب ہو۔ رمد اور تمام امراض چشم کا ایک علاج کامل یہی ہو کہ تکیہ اونچا ہوا ور نیچے جھکنے اور بچھونے سے احتراز کرنا چاہیے اور تیل لگانا مریض آشوب چشم کے سر مین ضرر شدید پیدا کرتا ہو اور اس سے زیادہ مضرت تیل کے ٹپکانے مین ہو اگرچہ روغن گل کا نمین ٹپکایا جاے کہ وہ بھی نہایت درجہ مضر ہو اور کبھی رمد مین اسقدر زیادتی پیدا کرتا ہو کہ طبقات چشم مین تنگی پیدا ہوتی ہو۔ اگر مادہ رمد کا کسی عضو سے بطرف آنکھ آتا ہو چاہیے کہ اسی عضو کا تنقیہ کیا جاے اور جہت مخالف مین اُس عضو کے اس مادہ کو جذب کرنا چاہیے جسطرح پر جذب ہو سکے فصد سے خواہ حقنہ وغیرہ سے کبھی فقط سر رو کی فصد کافی نہین ہوتی اور شریان صدغ کی فصد خواہ کان کے قریب کی شریان کھولنی پڑتی ہو تاکہ جس راہ سے مادہ کی آمد ہو منقطع ہو جاے مگر یہ تدبیر اُسوقت کرتے ہین جب مادہ کی آمد اُن شرائین سے بطرف آنکھ کے ہو جو خارج سر سے واقع ہین جب اس شریان کو جلد چاک کرکے باہر نکالنا خواہ چھیدنا منظور ہو پہلے سر کے بال منڈوائین اور دیکھین کہ ان چھوٹی چھوٹی رگونمین سب سے زیادہ بڑی کونسی ہو اور کسکو جنبش اور حرکت زیادہ ہو اور گرمی سب سے زیادہ کس مین ہو اسی رگ کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور اسکے استعمال مین از حد مبالغہ کرنا چاہیے اگر اس قسم کی ہو جو کٹ سکتی ہے اور وہ چھوٹی شریان ہے بڑی کو چھیڑنا نہ چاہیے۔ اور کبھی پیشانی پر کی شریان کی اسیطرح تدبیر کرتے ہین یہی وجہ ہو کہ پہلے اس شریان کو خوب زور زور ملین تاکہ مضمحل اور پژمردہ ہو جاے اسکے بعد قطع کرین مگر اس بات کا اچھی طرح لحاظ کرلین کہ جس رگ کا تراشنا خواہ کاٹنا منظور ہو وہی ہو جو سب چھوٹی رگونمین بڑی ہو اور کاٹنے سے پہلے اسکے نزدیک کے مقامات کو ریشمی ڈورے سے استواری باندھنا چاہیے اور باندھ کر تھوڑی دیر تک ٹھہر جائین اسکے بعد قطع کرین مقام بندش سے جدا گانہ جو مقام ہو اور اگر بعد کاٹنے کے زخم سڑ جاے خواہ عفونت پیدا ہو جاے اسوقت بندش کو کھولڈالنا جائز ہو تاکہ جسقدر خون متعفن اسمین کجا ہو خارج ہو جاے کبھی حجامت نقرہ یعنی معا کہ گردن کی بھی قطع شریان کے برابر مفید ہوتی ہو اور پیشانی پر

HAKEEM SHOUKAT ALI

جونک لگانے کا فائدہ بھی اسیقدر ہے۔ اور جب یہ تدابیر مفید نہون آنکھ کے کوے کی فصد اور عروق جبہہ کی کھولنی چاہیے اگرچہ حجامت نقرہ زیادہ نافع ہے
جب مرض کا زمانہ طولانی ہو وہ شیاف ابیض جسمین تانبا جلا ہوا اور پھٹکری جلی ہوئی ڈالی جاتی ہے استعمال کرین اور مشیر فقط ایلوا کا آنکھ مین سرمہ کے
طور پر لگانا کافی ہوتا ہے۔ اور جب باوجود ان تدبیرات کے کسیقدر فائدہ مترتب نہو معلوم کرنا چاہیے کہ طبقات چشم مین کوئی مادہ ردی ایسا ٹھہر گیا
ہے جو غذاے وارد کو فاسد کر دیتا ہے پھر اسوقت استعمال توتیا کا جسمین ملینات مخلوط ہون جیسے سفیدہ اور اقلیمیاے ذہبی جو مغسول ہو اور نشاستہ
صمغ عربی وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی باضطرار یافوخ پر داغ لگانیکی حاجت ہوتی ہے تاکہ نزلہ کا احتباس ہو جاے اور رک جاے۔ اسلیے کہ اکثر دوام رمد بسبب
دوام نزلہ کے ہوتا ہے اگر مبدا اس مرض کا اندرونی حجاب چشم مین ہو البتہ علاج مین صعوبت اور دشواری واقع ہوگی مگر منتہاے تدبیر اسوقت یہی ہے
کہ استفراغ ادویہ قوی سے خواہ اور قسم کا استفراغ قوی کرتے رہین اور تقویت سر کی ضمادہاے معروف سے جنکا اثر یہی ہے کرتے رہین جیسے وہ ضماد جو صندل
اور گل سرخ اقاقیا سے بذریعہ آب کشنیز خواہ کشنیز تازہ سے بنایا جاے۔ خواہ کشنیز خشک اور تھوڑی سی زعفران ملا کر ضماد بناتے ہین اور ایک ساعت خواہ دو
ساعت مقام رمد پر لگا کر پھر چھوڑ دیتے ہین کبھی ایسے مرض مین ادویہ مغری خواہ کسی ادویہ جو مواد حارہ کی تعدیل کرین بھی مستعمل ہوتی ہین دودھ کا
استعمال بھی اسی غرض سے ہوتا ہے کہ تعدیل مواد کرین لیکن دودھ کا قطور اسطرحپر جائز ہے کہ آنکھ مین زیادہ دیر تک ٹھہرنے نہ پاے بلکہ جو قطرہ آنکھ مین پہونچے
فوراً اسے گرا دینا چاہیے اور ہروقت تجدید تقطیر کی کرنی چاہیے اور سپیدہ بیضہ بھی یہی خاصیت رکھتا ہے۔ مگر اسکی تجدید ہروقت مثل دودھ کے ضرور
نہین ہے بلکہ اگر تھوڑی دیر تک بھی آنکھ مین ٹھہرا رہنے دین مضر نہوگا اور دودھ سے بہرحال یہ بہتر ہے اگرچہ دودھ مین جلا زیادہ ہے اور سپیدی بیضہ
مین قوت جمع کی ہمراہ تلیین کے ہے اور ملاست ایسی پیدا کرتا ہے کہ تنگی اور انسداد مسامات پیدا نہین ہوتا۔ طبیخ حلبہ مین باوجود تحلیل اور انضاج کے یہی
اثر ہے کہ ملاست پیدا کرتا ہے اور درد مین تسکین بھی کر دیتا ہے۔ روغن گل مین یہی کیفیت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آنکھ کے امراض مین جو دوا مستعمل ہو اور خاصکر رمد کے
علاج مین ایسی ہی دوا درکار ہے جو خشونت پیدا نہ کرے اور نہ خود اسمین خشونت ہو اور نہ اسکی کسی قسم کا مزہ ناگوار ہو مثلاً تلخ خواہ ترش یا تیز نہو اور خوب
باریک پسی جاے تاکہ خشونت ظاہری اسکی برطرف ہو جاے اور تاامکان دواے سپید یعنی بے مزہ کو استعمال کرنا بہتر ہے۔ کبھی رمد کے معالجہ مین سعوط سلق وغیرہ
بھی استعمال کرتے ہین جنکے ذریعہ سے ناک کیطرف اخراج مواد ہو جاتا ہے۔ مگر سعوط کے استعمال مین بلحاظ اسکا ضرور ہے کہ ایسے وقت استعمال کرین کہ آنکھ کیطرف
جذب مواد کا خوف نہو اور کبھی غرغرہ کا استعمال بھی کیا جاتا ہے معالجات نافع سے واسطے رمد کے تکمید بگرم پانی سے بذریعہ اسفنج خواہ پشمینہ کے ہے۔ کبھی ایکبار دو
مرتبہ کی تکمید علاج رمد مین کافی ہو جاتی ہے کہ پھر اور دوا کی ضرورت نہین رہتی اور کبھی دس پانچ مرتبہ تکمید کرنیکی ضرورت ہوتی ہے جیسے رمد کی قوت اور
ضعف ہو جس پانی سے تکمید کرین اگر اسمین اکلیل الملک اور حلبہ جوش دیا ہو زیادہ مفید ہوگا کبھی پیشانی پر ضماد اور روادع کا بھی لگاتے ہین خصوصاً جسوقت
انصباب مادہ کی راہ حجاب خارجی سے ہو یہ روادع مثل پوست طبیخ خاص کرکے یا شیاف مامیثا اور فیلزہرج اور صبر اور تخم گل اور زعفران ابزروت
اور آب عنب الثعلب اور آب عصی الراعی اور اسیطرح آب برگ عوسج اور سویق شعیر خواہ کوے خشک اور سفرجل کا اگر فضلہ مواد مین حدت اور تیزی
زیادہ ہو ایسے لطوخ کا استعمال کرین جو قوت قابضہ زیادہ رکھتا ہو جیسے مازو اور گلنار اور مشک اور ایسے اجزا کی تضمید مجاری نوازل پر کرنی چاہیے
کہ ضماد مذکور کی تاثیر عظیم ہے لیکن یہ ادویہ اسوقت مفید ہونگی جبکہ مادہ حار ہو اور اگر بارد مادہ ہو پھر ایسی دوائین درکار ہین جنمین تجفیف اور قبض اور تقویت عضو
کی مع کسیقدر تسخین کے ہو جیسے لطوخ زنبق اور کرنب اور بورق کا ضرور ہے کہ آنکھ کا تنقیہ خاص کیچڑ کا دودھ ٹپکا کر کرتے رہین خواہ سپیدی بیضہ مرغ وغیرہ
اور کیچڑ کا چھوڑنا بدون مس کرنے اور ہاتھ لگانیکے نہو سکے بہت نرمی سے ہاتھ لگائین اور کیچڑ پونچھ لین اور اگر رمد مین شدت ہو ایسی تو بھی فصد کھولنی چاہیے کہ
نوبت غشی کی پہونچ جاے کہ زیادہ خون نکالنے سے فوراً صحت ہو جاتی ہے اور جبتک ممکن ہو تین روز اول مین شیاف کا استعمال نکرین۔ بلکہ جو تدابیر
استفراغ اور جذب مواد کے بجانب اطراف مذکور ہو چکے ہین اور جیسے مکان اور حالات پر مریض کا قیام اوپر تجویز کیا گیا ہے اسی پر تین دن تک اکتفا
کرین اور بعد اسکے اگر کوئی شے از قسم شیاف ابیض وغیرہ استعمال کرین کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ اکثر زوال رمد کا اولی تین روز مین فقط انھین تدبیرات سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو جاتا ہے اور زیادہ کلفت معالجہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ ہاں تلیین طبیعت کی اُس وقت بلکہ ہر وقت ضرور ہے بلکہ بعد فصد بھی جو خلط خون پر غالب ہو اُسے بذریعہ اسہال کے اخراج کرنا ضرور ہے اور تکمید کا استعمال قبل تنقیہ کے ہرگز مفید نہیں ہے اسیطرح حمام کا فائدہ بھی منحصر ہے بعد تنقیہ کے بلکہ قبل از تنقیہ کبھی حمام سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ بطرف طبقات چشم کے جذب ہو کر طبقات کو پھاڑ ڈالتا ہے اسیطرح ابتدا میں مکثفات قوی اور ادویہ قابضہ کا بھی استعمال نہ چاہیے کہ طبقہ چشم میں تکثیف پیدا کر کے تحلل کو منع کرینگے اور درد کی زیادتی ہوگی خصوصاً اگر درد زیادہ ہو اسوقت ہرگز نہ کرنا چاہیے اور جن ادویہ میں تبرید کم ہے انکا استعمال بھی ابتدا میں مفید نہیں ہے اسلیے کہ نزول مادہ کو روک نہیں سکتا اور طبقہ چشم میں تکثیف پیدا کر کے احتقان مادہ طبقات میں کر دیتا ہے اگر حسب اتفاق استعمال ایسے ادویہ قابضہ اور مکثفہ کا ابتدا میں کر دیا ہے اسکا تدارک گرم پانی سے تکمید کر کے کرنا چاہیے۔ اور اگر شیاف ابیض کو آب کلیل الملک میں محلول کر کے استعمال کریں اور اسی پر اقتصار کریں بہت بہتر ہے اسلیے کہ اس سے زیادہ قوی دوا بروقت امتلائے سر کے بیشتر مضر ہوتی ہے اور محللہ سے بھی ابتدا میں زیادہ اجتناب کرنا چاہیے۔ کبھی بعد استعمال ادویہ قابضہ کے خصوصاً اگر انکے ہمراہ ادویہ مخدرہ بھی ہوں حاجت تقطیر آب شکر اور ماء العسل کی بھی ہوتی ہے۔ اگر اس تقطیر سے مرض میں ہیجان پیدا ہو اور گرمی آنکھ کی بڑھ جائے ایسی دوا سے تبرید کرنی چاہیے جسمیں تکثیف نہو کہ اس ہیجان کا تدارک ہو جائیگا۔ لیکن تبرید سے پہلے کیچڑ کے چھوڑانے کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو اوپر مذکور ہوئی اور اسمیں نرمی کا لحاظ رہے کہ آنکھ کو ایذا نہ پہونچے اسلیے کہ کیچڑ کے نکالنے سے درد میں تخفیف ہوتی ہے اور جلا پیدا ہوتی ہے اور دوا کے ٹھہرنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ کبھی جب درد میں شدت ہوتی ہے حاجت استعمال مخدرات کی پڑتی ہے جیسے عصارہ لفاح اور کاہو اور خشخاش اور کسیقدر سماق پھر تا امکان ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ استعمال مخدرات کا نہ کیا جائے اور اگر بنظر ضرورت ناچار استعمال مخدرات کیا جائے بہت احتیاط اور خوف کے ساتھ استعمال کریں اور اگر ہو سکے فقط سپیدہ بیضہ کو جوشاندہ خشخاش میں حل کر کے استعمال کریں اور بیشتر واجب ہوتا ہے کہ اسمیں حلبہ بھی شریک کریں تاکہ تسکین درد پر معین ہو بوجہ تحلیل کے کہ اندر آنکھ کے اثر کرے اور تحلیل بھی کرے اور آفت مخدرہ کی زائل کر دے لیکن اگر مادہ رقیق اور حاد ہو اور اکال ہو میرے نزدیک افیون اور مخدرات کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں کہ شفا حاصل ہوتی ہے اور بعد آرام کے کوئی درد بھی پیدا نہیں ہوتا ہے اگرچہ اسکا اعتقاد بھی ضرور ہے کہ چونکہ خاص بصارت کو افیون مضر ہے باین لحاظ اسکا استعمال مکروہ اور ناپسندیدہ ہے باانیہمہ چونکہ درد مادۂ اکال سے پیدا ہوا اور اسمیں تمدید نہو اسکی شفا بہت جلد افیون سے حاصل ہوتی ہے باین لحاظ میں استعمال افیون تجویز کرتا ہوں آنکھ میں بوجہ رمد کے اگر لذع پیدا ہو اسکا علاج دوائے مغری اور تبرید سے اور تلطیف سے کرنا چاہیے۔ اور اگر تمدد پیدا ہو ارخا و تحلیل سے کرنا چاہیے اور ہر ایک قسم کی دوا اپنے مقام خاص میں مذکور ہوگی۔ اور تقلیل مادہ کی بھی درصورت تمدد کے کرنی چاہیے جب مرض رمد کا مزمن ہو جائے ماقین کی فصد اور راس شریان کی جو پس گوش ہے کھولنی چاہیے اور جمیع اصحاب اور ارباب نوازل یعنی جنکی آنکھوں میں نزلہ گرتا ہو انھیں بموجب بیان بالا کے اجتناب سر کی تدہین سے اور کان میں بھی تیل کے ٹپکانے سے چاہیے۔ خلاصہ علاج رمد کا یہ ہے کہ جیسے اورام میں پہلے ردع کرتے ہیں بعد اسکے تحلیل کرتے ہیں رمد میں بھی یہی قاعدہ ملحوظ ہے لیکن بنظر لطافت اور نزاکت عضو کے رمد کے علاج میں نرمی اور رفق کی زیادہ ضرورت ہے یعنے اگر رادع کا استعمال کریں اسمیں قوت قمع کی ہو اور محلل دوا میں تلطیف اور جلا بھی ہو اور آنکھ میں تیزی نہ کرے اور ایذا نہ دے اور خشونت پیدا نہ کرے اور یہ سب اوصاف ایسی دوا میں ہونگے جسمیں قبض باعتدال ہو اور محلل میں لذع خفی اور پوشیدہ ہو یا خفیف ہو بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ دوائے محلل میں قوت تخفیف کی اور لذع مطلق نہو اور اگر کسیقدر درشتی ہو اسے سپیدہ کی آمیزش سے توڑ ڈالنا چاہیے خواہ شیر دختر کو اس سلائی پر دو جس سے شیاف لگایا جاتا ہے اگر مادہ کا استفراغ ہو چکا ہے اور درد کی شدت زیادہ نہیں ہے شیاف مشہور باسم شیاف یومی کا استعمال کرو اور اسمیں سپیدی بیضہ کی ملا لینی چاہیے شاید اسی دن مریض کو صحت حاصل ہو جائے اور جس دن اسکا استعمال ہو اسکی شام کو حمام میں داخل ہونا چاہیے اور جو کسیقدر مادہ تحلیل ہونیسے باقی رہ جائے شیاف سنبلی سے اسکی تحلیل کرنی چاہیے کبھی بنظر وقت اور زمانہ مرض کے بروز اول استعمال شیاف اصطفیقان کا مناسب ہوتا ہے مگر پہلے دن تھوڑا سا اور دوسرے روز مقدار میں زیادتی کیجاتی ہے کہ اس سے آرام ہو جاتا ہے اور جب مادہ رمد کہنہ کا خروج پر نافرمانی کرے اور کسی قسم کا تنقیہ مفید نہ ہو تو

HAKEEM SHOUKAT ALI

قشار الحمار وغیرہ ایسی دوا استعمال ہوتی ہے جو معلوم ہو چکی

علاج رمد صفراوی اور دموی اور حمرہ کا مشترک

تدبیر رمد صفراوی اور دموی کی فصد اور استفراغ ہے پھر اگر خون گرم صفراوی ہو خواہ محض خلط صفراوی سبب رمد ہو ہمراہ فصد کے استفراغ طبیخ ہلیلہ کا نافع ہوگا اور بیشتر اس مطبوخ میں ترنجبین شریک کر دیتے ہیں اور اگر مادہ رمد میں کسیقدر غلظ ہوا اور مادہ حجابوں میں دماغ کے ڈوبا ہوا ہوا اور سما گیا ہو اس مطبوخ کو ایارج فیقرا سے قوی کر کے استعمال کرنا چاہیے بیشتر ایسے مقام پر اگر نقیع صبر پر اکتفا کریں تو اچھا ہے اور اگر باینہمہ حرارت کا بھی کھٹکا ہو تو یہ ادویہ مطبوخ کے خواہ نقیع صبر تیار کرنی چاہیے جسمیں کاسنی پہلے بھگوئی ہو خواہ آب باران کا استعمال ان سب صورتوں میں واجب ہے کہ ابتدا معالجہ آنکھ کی سرد ضماد لگانے سے کریں جیسے عصارہ بارتنگ اور برگ بید سادہ اور لعابات باردہ اور انھیں ادویہ کی تقطیر بھی آنکھ میں ضرور ہے بعد اسکے سپیدی بیضہ شیرا دہ خرما کہ و نیز دیگر اور شیافات جنھیں ہم روادع میں ذکر کرینگے لیکن اسقدر زیادہ استعمال ان ادویہ کا نہ کریں کہ طبقات چشم میں تکثیف پیدا کریں اور مادہ محتقن ہو جائے اور درد میں شدت پیدا ہو جسمیں مادہ رمد کا بذریعہ استفراغ اور جذب و استعمال روادع کے مقسور ہو جائے اور اسمیں جنبش پیدا ہو تو بتدریج استعمال منضجات کا شروع کریں پہلے منضجات کا استعمال روادع ملا کر کریں بعد ازاں روادع ساقط کر دیں اور خالص منضجات کا استعمال کریں اور پہلے منضج میں نرمی ہو کہ اسمیں گلاب اور دودھ انسان و دودھ کے ملائیں جنمیں قوت انضاج کی ہے لعاب اسبغول میں یہ لطف ہے کہ باوجودیکہ رادع ہے منضج بھی ہے اور لعاب بہدانہ میں قوت انضاج کی شدید ہے بہ نسبت لعاب اسبغول کے اور آب حلبہ کا انضاج بہت جید ہے اور مسکن وجع بھی ہے اور اسی سے ابتدا منضج کی کرنی چاہیے اور اسمیں جلد کی قوت نہیں ہے اور اگر احتیاج تغلیظ مادہ کی ہو اسوقت لعابات مذکورہ کا استعمال کریں اور تبرید کی احتیاج ہو تو عصارات سے کریں ایک درخت جسکو عربی میں غرب کہتے ہیں اور یونانی میں اطاطا اور طاطاس اور فارسی میں وشاک کہتے ہیں اسکے پھول اور برگ کا عصارہ ابتدائے رمد حار اور نیز زمانہ انتہا میں نہایت درجہ مجرب ہے اور بالخاصیت اس مرض کے ازالہ میں بہت مناسب ہے کبھی ان عصارات کو نکال کر بستہ کر کے رکھ لیتے ہیں بعد بہرہ مندی ایسے امراض میں ایسے اجزاء سے ہوتی ہے کہ طبیخ اکلیل الملک کہ اسمیں انزروت بھی گھول دیجائے خصوصاً اگر اسکو شیر دختران اور شیر بادہ خرمیں پرورده کریں جب … رمد کا انحطاط شروع ہو تو استعمال ایسے محللات کا زیادہ کریں جو قوی ہوں مثلاً انزروت کو آب حلبہ اور رازیانہ میں ملا کر استعمال کریں اور تکمید ایسے پانی سے کریں جسمیں زعفران اور مرکو طبخ کیا ہو اور اگر دماغ کا تنقیہ ہو جائے حمام کا بھی استعمال کریں اور بعد غذائے قلیل کے چند ساعت ٹھہر کے تھوڑی شراب خالص آہستہ پلائیں پھر اگر آب گرم سے نہائے خواہ بھپارہ لے بہت نافع ہوگا اور جو شیافات کہ قرابادین میں خاص اسی قسم کے مذکور ہیں انکا بھی استعمال کریں جنکا استعمال انحطاط رمد اور زمانہ آخر میں تجویز کیا گیا ہے اگر مادہ دموی ہو بعد فصد کے حجامت بھی کرنی چاہیے اور ہمیشہ اطراف کی مالش اس مرض میں بہ نسبت دیگر امراض کے کرنی چاہیے اور اول مرض میں عصارات مذکورہ بالا کو استعمال کر کے بعد ازاں آب لباب خبز کی آمیزش کرنی چاہیے بعد اسکے روئی کو منفج میں بھگو کر اور مخلوط کر کے استعمال کریں کبھی اسمیں تھوڑی سی افیون کی شرکت بھی ضرور ہوتی ہے جسوقت درد میں شدت ہو اگر مادہ صفراوی ہو بعد فصد کے استفراغ خلط صفرا کا کرنا چاہیے اور آب شیریں سے غسل کرائیں بیشتر آب سرد شیریں سر پر گرانا اور آنکھ پر بھی موافق ہوتا ہے اور سرد پانی میں سرکہ ملا کر منہ دھونا نافع ہوتا ہے اول رمد صفراوی میں استعمال قابضات پر جرات کرنا بشرطیکہ حد افراط کو نہ پہونچے واجب ہے اور شیافات قابضہ عصارات باردہ میں محلول کر کے بھی استعمال کریں حمرہ بھی رمد صفراوی میں داخل ہے لہذا واجب ہے کہ بعد استفراغ کے حقنہ اور مسہلات سے تدبیر کریں خواہ پوست انار کے ضماد سے جو آتش نرم میں جوش دیا گیا ہو اور منفج کے ہمراہ دیا ہو خواہ شہد ملا کر تکمید حمرہ کی طبیخ جاسے اور تضمید آرد گندم کی اور کرسنہ سے جو شراب العسل میں خواہ ماء السوس کو خستہ میں بنایا جائے نافع ہو واجب ہے کہ ہمیشہ تا زوال مرض دودھ سے آنکھیں دھوئی جائیں اور تبرید اور ترطیب میں کوشش کیجائے لیکن فقط تبرید ترطیب سے بیجا اگر نے سے صحت میں دیر اور مادہ میں تحلیل اور گندگی پیدا ہوتی ہے جب مرض حمرہ دور ہو جائے اور جراحت باقی رہ جائے زردی بیضہ کو بریان کر کے ہمراہ زعفران اور شہد وغیرہ دیگر ادویہ مذکورہ قرابادین میں واسطے حمرہ کے انکا ضماد کرنا چاہیے فقط

علاج رمد بارد کا

جو رمد مادہ باردہ سے پیدا ہو اسکے علاج میں پہلے استفراغ مادہ بارد کا کرنا چاہیے اور ایک مرتبہ استفراغ پھر دوبارہ استفراغ کی بھی اکثر احتیاج ہوتی ہے مسہل مشروب ہو یا حقنہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ذریعہ سے استفراغ کیا ہو یا غرغرہ سے استفراغ کرایا ہو اور پہلے پہل انھین رادعات کا استعمال کرین جو زیادہ باردہ ہون بلکہ انمین کسیقدر لطیف ہو جیسے مرا ور انزروت۔ اور اگر استعمال شیاف سنبل یعنے سنبل الطیب کا ہمراہ بعض میاہ معتدل کے کرین بہت اچھا ہوگا۔ اور اگر طبقات حدقہ مین کوئی آفت نہو کہ احتمال ایسے پانی سے جسمین زعفران اور قلقدیس کو جوش دیا ہو اور غسل کو۔ اور ابتدا مین پیشانی کو قلقدیس سے آلودہ کرنا واجب ہو خصوصا اگر طریق مادہ کا تجاوز خارجی سے ہو اسیطرح جس پانی مین قلقدیس گھولی گئی ہو اسکا لگانا بھی اچھا ہو اور اگر پلکون مین ابتدا مین تریاق اور کبریت اور زرنیخ لگائین جید اور بہتر ہو اور تریاق کا استعمال شرابا بھی نافع ہو اس رمد مین استعمال برگ بید انجیر کا کو کنار شبت اور برگ خطمی شریک کرکے شراب مین مطبوخ کرکے استعمال کرنا اسطرح پر کہ آنکھ وغیرہ مین پہونچین مجرب ہو قرابادین مین چند نسخے قرص کے ہم ایسے لکھین گے جو پلکون مین لگانے کے لائق ہین آب حلبہ اور لعاب تخم کتان کی تقطیر بھی اگر آنکھ مین کرین رمد باردہ مین عظیم النفع ہو اور اسکے بعد شیاف احمر لین اور شیاف احمر دوسرا جو بڑا ہو اور کبھی کبھی شیاف اقرد او رانزروت عصارہ لبلاب کبر مین ہیکر بھی مفید ہو۔ اور فقط برگ کبر کی تضمید بھی۔ ایسے سب بیمارون کو تدبیر لطیف اور استعمال حمام اور شراب سپید خالص علی العموم مفید ہو **درد نیج کا علاج** جو رمد بطرف درد نیج کے منتقل ہوگیا اسکا علاج استفراغ اور فصد اور حجامت سے کیا جاتا ہو اور کبھی احتیاج شریان کے چھیدنے کی وہ کاٹنے کی ہوتی ہو۔ اگر ورم گرم سے درد نیج پیدا ہوا ہو اور سب طرح سے استفراغ ہو چکا اور سر کی رگ کے تنقیہ سے ہو وقت حجامت کا استعمال کرین بعد اسکے استعمال شیاف ابیض کا رادعات اور عصارات لینہ باردہ سے کرین۔ خارج سے ضماد مثل زعفران برگ کشنیز اور اکلیل الملک ہمراہ زردی بیضہ کے اور روئی بھگوئین رب انگور مین اور کبھی حاجت ایسی ہوتی ہو کہ اسمین کوئی چیز مخدرات سے بھی مخلوط کرین۔ اور طلاؤن کی بھی ضرورت ہوتی ہو جو ایسی دواؤن سے مرکب ہون اور مامیثا و حضض اور صبر وغیرہ منجملہ مجربات کے زردی بیضہ ہمراہ چربی ریچھ کے مثل مرہم کے بناکر ایک پارچہ کو آلودہ کرکے آنکھ پر رکھین اسیطرح گل سرخ دو شاب انگور مین بھگوکر بعد ازان گرم کرکے ہمراہ زردی بیضہ کے آنکھ پر رکھنی چاہیے جب درد مین شدت ہو زعفران دودھ مین پیکر اور آب برگ کشنیز ملاکر آنکھ مین ٹپکائین۔ درد نیج مین نہایت پسندیدہ یہ ہو کہ خارج کے علاجات سے مشغول ہون اور تین روز پہلے فقط آنکھ مین دودھ کی تقطیر پر اقتصار کرتے ہین اگر حال مریض اور وقت اسکا متحمل ہو کمال کے تجربہ مین ایک دوا سے مجرب درد نیج کے مرض مین وجع متفرح کیواسطے یہ ہو کہ انزروت اور زعفران اور شیاف مامیثا اور ابہون کا استعمال کرتے ہین اور اگر درد نیج بعد رمد غلیظ بارد کے عارض ہوا یا رجات سے استفراغ کرین اور لعابات لینہ عصارہ کرنب خام فشردہ کرنب سے بناکر استعمال کرین۔ اور کبھی احتیاج مالش کی آب کمو سے ہوتی ہو اور کبھی حاجت مر اور زعفران کے مالش کی ہوتی ہو **رمد ریحی کا علاج** رمد ریحی کا علاج طلا اور تکمید باجرہ سے کرنی زیادہ نافع ہو کبھی جن لوگون کو مخاطرہ وجع شدید کا ایسا ہوتا ہو کہ خوف زائد ہوائن کے واسطے استعمال مخدرات کا بھی کیا جاتا ہو اور جراءت اور جسارت کیجاتی ہو اور اس تدبیر سے اگرچہ فی الفور درد مین تسکین ہو جاتی ہو مگر تھوڑی دیر تک اسقدر ہیجان درد مین ہوتا ہو کہ پہلے اسقدر نہ تھا اسلیے کہ مخدرات منع حرکت ریاح کرتے ہین اسیواسطے طبیب کو واجب ہو کہ محللات لطیفہ سے علاج کرے **فصل آٹھوین مختصر کلام ادویہ رمد کے بیان مین** شیاف ابیض مغری اور مبرد اور مسکن وجع ہو۔ اور خلط لذع کی اصلاح کرتا ہو اور کبھی اسمین افیون بھی شریک کرتے ہین پھر درد کے سکون مین زیادہ تجویز ہوتا ہو لیکن کبھی بصارت کو مضر ہوتا ہو اور مرض مین طول پیدا کرتا ہو بسبب تخدیر اور خام کردینے مادہ کے ایسے شیاف ابیض کے قائم مقام قرص وردی ہو کہ وہ بھی عظیم النفع ہو التہاب اور وجع کو اور اسکے دو نسخہ ہین جو بنام قرص ورد صغیر اور کبیر قرابادین مین مذکور ہین۔ **ایضا** قرابادین مین بہت سے نسخے قرص کے اور شیافات کے ازین قبیل کے ہین اور جدول میں ہین ادویہ مفردہ کے رادعات کو تلاش کرو جیسے مرداسنج اور کثیرا اور حضض اور ورد اور اثمد یعنے سرمہ اصفہانی اقاقیا مامیثا صندل عفص گل مختوم اور جمیع عصارات اور گوند جمیع اقسام کے علاوہ انکے اور ادویہ مفردہ جو مواد غلیظہ کو خاص مفید ہین جیسے مر زعفران اور کندر اور سنبل اور جند بیدستر اور تھوڑا سا نحاس احمر اور صبر خاص کرکے حماما اور بارہ سنگھا جلایا ہوا اور قرص بھی اسکا اندازہ اور مقدار کہ گرم اور سرد سے کسقدر آمیزش کرنی چاہیے متعلق بہ حدس صناعی ہو اور قواعد حزنیہ مین داخل ہو **ایضا** بعض رادعات مجرب سے بروقت شدت وجع

اور مادہ غلیظ کے جیسے سیاہی اور روشنائی اسالفہ کی ہمراہ شہد خالص کے ہو اور آب حلبہ ماقین مین ڈالکر آنکھ کو کج کرتے ہین اور مرکبات مین سے شیاف ابیض طقیقان اور شیاف احمرلین اور شادنج اکبر اقراص بزور منجملان مرکبات کے بہت عمدہ ہو اور زیادہ نافع ہو **مقالہ دوسرا** بائی امراض مقلہ کے بیان مین اور اکثر یہ امراض ترکیبی اور اتصالی ہین اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین **فصل اول لفاخات کے بیان مین** کبھی لفاخات مائی بعض قشور قرنیہ مین پیدا ہوتے ہین یعنے قرنیہ کے چار طبقہ خواہ تین طبقہ جو اوپر مذکور ہوچکے انمین سے یہ مائیت دو طبقہ مین پیدا ہوجاتی ہو اور اس رطوبت کا مقام تولد ضرور مختلف ہوتا ہو پھر جتنی زیادہ بطرف اندرون کے گھسی ہوگی اسیقدر ردی اور بد ہوگی اور کمی بیشی مقدار اس رطوبت کی بھی مختلف ہوتی ہو اور بنظر لیف کے بھی آپس مین اختلاف ہوتا ہو اور باعتبار کیفیت اور رنگ اور قوام اور شیرین ہونے اور حدت کے بھی یہ رطوبت مختلف ہوتی ہو جو رطوبت پہلے طبقہ مین طبقات اربعہ قرنیہ کے ہو ردی اور سیاہ ہوتی ہو اسلیے کہ یہ رطوبت بصر کو عائق اور مانع ادراک خفیہ سے نہین ہوتی اور جو غائر اور اندر کیطرف زیادہ فرورفتہ ہو آپین چونکہ تشفیف شعاع نہین ہوتی یعنے شعاع بصر کو شفاف ہوجانے سے باز رکھتی ہو لہذا مانع ادراک مبصرات ہوتی ہو اور اس رطوبت کا رنگ سپید دکھلائی دیتا ہو اور مقدار مین جس رطوبت کی کثرت ہو اور اسکی مائیت مین حدت ہو اسکی رداوت اسوجہ سے ہوتی ہو کہ بوجہ تمدید اور تاکل کے ایذا دیتی ہو پھر جسقدر اندر کیطرف فرورفتہ ہوتی ہو تمدید زیادہ ہوگی اور انتشار اور تاکل بھی زیادہ ہوگا اور جو رطوبت محاذی ثقبہ او سوراخ کے ہوتی ہو بصارت کو زیادہ مضر ہوتی ہو خصوصا جسوقت آپین تاکل پیدا ہو اور قرحہ ڈالدے **علاج** اس رطوبت کا جبتک کم ہو اور جسم مین چھوٹی ہو اور یہ مجفف سے کرنا چاہیے جیسے دوا ہے طین شاموسی یعنی طین کوکب سے کرنا چاہیے ترکیب اسکی یہ ہو کہ طین شاموس جسے کوکب الارض اور گل سفید یعنی چھوہی مٹی کہتے ہین آپین سے بمقدار تین اوقیہ اور توتیا ایک اوقیہ اور اقلیمیا مغسول اور کحل مغسول دو اوقیہ اور توبال نحاس یعنے تانبا کا چرک دو اوقیہ اور بعض نسخو نمین توبال نحاس چار اوقیہ بھی مندرج ہو اور افیون تین اوقیہ اور صمغ چار اوقیہ لیکر سب کو آب باران مین پیکر شیافات تیار کرین اور آب حلبہ کے ہمراہ استعمال کرین اور جب یہ رطوبت زیادہ ہوجائے آلہ حدید سے علاج کرنا چاہیے ہمنے نشتر کے ذریعہ سے ایک ایسے ہی مریض کا علاج کیا اور جسقدر رطوبت قرنیہ کے نیچے مجتمع تھی نکل گئی اور سطح قرنیہ کی برابر ہوگئی اور اسکے بعد دودھ اور شیاف ابار سے اصلاح کی اور صحت کامل حاصل ہوئی **فصل دوسری قروح چشم اور قرنیہ کے خروق کے بیان مین** قروح چشم کی پیدایش اکثر اخلاط حادہ محترقہ سے ہوتی ہو اور اسکی سات قسمین ہین چار قسم سطح قرنیہ مین پیدا ہوتی ہین جنکو جالینوس قروح چشم نام رکھتا ہو اور جالینوس سے مقدم بعض اطبا انکو خشونت سے تعبیر کرتے تھے پہلا قرحہ ان چارونمین سے وہ ہو جو مشابہ دخان کے سیاہی چشم پر ہوتا ہو اور سیاہی چشم مین پھیل جاتا ہو اور بہت سی جگہ روک لیتا ہو اور اسکو خفی کہتے ہین اسلیے کہ تمام جگہ گھیر لیتا ہو اور کبھی قیام بھی اسی قرحہ کو کہتے ہین دوسری قسم اور ہو جو اندر کیطرف زیادہ فرورفتہ ہوتی ہو اور پہلے سے زیادہ ہوتی ہو اور حجم مین بہت ہی چھوٹی اسکا نام سحاب رکھا جاتا ہو اور کبھی اسکو بھی قیام کہتے ہین تیسری قسم کا نام اکلیل ہو اور رطوبت اکلیل یعنے سیاہی کے تاج پر ہوتی ہو اور کبھی سپیدی تک پہنچتی ہو اسیقدر ردائیتی ہو کہ اسکی وجہ سے جسقدر حدقہ پر ہوتی ہو سپید دکھائی دیتی ہو اور جسقدر ملتحمہ پر ہوتی ہے سرخ نظر آتی ہو چوتھے قرحہ کا نام احتراقی اور صوفی ہو اس رطوبت سے ظاہر حدقہ چشم پر ایسا معلوم ہوتا ہو جیسے ایک چھوٹا ٹکڑا صوف کا اسپر گر گیا ہو اور تین قسم کے قرحہ غائر ہوتے ہین ایک کا نام لولیون یعنے عمیق ہو اور غور اور یہ ایک قرحہ عمیق اور ضیق اور تنگ اور آلائش سے پاک اور نقی ہو اور دوسرے گڑھے کا نام یونانی مین لولوا یعنے حافر خواہ سم ہو آپین عمق کم ہو اور وسیع زیادہ ہوتا ہو اور تیسرا گڑھا او قوما یعنے احتراقی ہو آپین چرک اور خشک ریشہ ہوتا ہو اور اسکے پاک کرنے اور چرک چھوڑانے مین مخاطرہ ہو اسلیے کہ رطوبت کا سیلان ہوکر پردہ کو شگافتہ کر دیگا اور پردہ کے تاکل سے آنکھ مین بھی فساد پیدا ہوگا قرحہ آنکھ کبھی رمد کے بعد اور کبھی بعد بثور کے پیدا ہوتا ہو اور چوٹ لگنے کے بعد بھی پیدا ہوتا ہو اور اکثر مبدا قرحہ کا اندرون چشم کے ہوتا ہو کہ باہر کیطرف شگافتہ ہوکر نمودار ہوتا ہو اور کبھی بالعکس باہر کیطرف مبدا ہوتا ہو **علامات** علامت قرحہ کی مقلہ یعنے بیغولہ چشم مین یہ ہو کہ ایک نقطہ سپید معلوم ہوتا ہے اگر حدقہ چشم پر ہو اور سرخ نقطہ نظر آتا ہو اگر ملتحمہ پر ہو اور اسکے ہمراہ وجع شدید اور ضربان قوی ہوتا ہو اور اگر وہ مدہ جو بزیادتی پایا گیا سپید رنگ ہو اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضعیف اور ضربان قوی پر دلیل ہوگا اور اسکا رنگ زرد ہو خواہ تیرہ اور رقیق ان اعراض مین سبک زیادہ ہوگا اور اگر سُرخ رنگ کا ہو درد نہایت خفیف ہوگا

علاج داہنی آنکھ مین اگر قرحہ پیدا ہو بائین کروٹ سونا چاہیے اور اگر بائین آنکھ مین قرحہ پڑے داہنی کروٹ سونا چاہیے پہلے تدبیر لطیف غذائی کرنی چاہیے جب قرحہ شگافتہ ہوجائے غذا احرات اور قرابیج کیطرف میل کرنا چاہیے اور پارچہ حیوانات اور چوزے کی غذا تجویز کرنی چاہیے تاکہ قوت مریض ضعف پیدا نہو اور اندمال قرحہ مین بوجہ ضعف کے فتور پیدا ہوتا ہو اور فضول بدنی کی زیادتی ہوجاے۔ اور بہت امتلاء سے بھی محفوظ رہے اور چھینکنے اور چلانے سے پرہیز کرے اور بقدر امکان پیاسا نہ رہے اور حمام مین بدون نضج مادہ مرض کے داخل نہو اور اگر داخل ہو تو زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے۔ عمدہ تدابیرات اسوقت یہی ہو کہ سر کا تنقیہ استفراغ جاذب سے کیا کرے اور مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرین اسیطرح سے حجامت ساق کرنی اور فصد صافن کی بھی مفید ہو اور چوتھے روز ہمیشہ اسہال کے ذریعے مادہ کا اخراج کرنا جس سے فضلہ گرم اور رقیق برآمد ہو مطبوخ سے خواہ جوشاندہ سے کرنا چاہیے اور اگر ہمراہ قرحہ کے رمد بھی ہو پہلے استفراغ مذکور سے علاج رمد کا اسیطور پر کرین جو فصل رمد مین مذکور ہوچکا اور ایسی دوائین مستعمل ہون جو وصفت کی ہون تسکین وجع کی بھی کرین اور اندمال قرحہ کیواسطے بھی مفید ہون جیسے شیاف نشاستہ اور شیاف کندر اور شیاف سفیداج کا اور عورت کا دودھ آنکھ مین ٹپکائین۔ اگر اسوقت سیلان خلط کا ہو انھین ادویہ مین وہ دوا شریک کرین جو مانع سیلان ہو خلاصہ یہ ہو کہ قانون اختیار دوا کا یہ ہو کہ جو شئے تخفیف بدون لذع کے پیدا کرے وہی استعمال کرین اگر بروقت شدت حرارت کے شیاف شادنج لین کا استعمال کرین خواہ شیاف کندری کا استعمال کرین نافع ہوگا منجملہ شیاف نافع کے شیاف [illegible] اور فرپیس ہو اور اگر سیلان بھی ہو شیاف ماذرقوس ماروسوس کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر سیلان مع حدت ہو شیاف سائریانو کا استعمال کرین اور اگر حدت نہو اسوقت مروناردین کا شیاف مفید ہوتا ہو اور اگر قروح مین چرک پیدا ہوا ہو شراب عسل سے خواہ آب حلبہ سے پاک کرنا چاہیے کہ آمین کوئی شیاف ان شیافات مذکورہ سے بھی شریک ہو خواہ لعاب بزرکتان خواہ شیر زنان سے اس چرک کو صاف کردینا چاہیے اور اگر تاکل مادہ مین زیادہ ہو باضطرار طرخماطیقون کا استعمال کرنا چاہیے جب قرحہ چرک سے پاک ہوجاے ایسے مجففات سے علاج کرینگے جسمین لذع نہو جیسے شیاف کندر اور یا کندر خود اور نشاستہ اور سپیدہ اور قلعی سوختہ جو مغسول ہو اور ہموزن اسکے شادنج بھی ملانی چاہیے **صفت** شیاف لوائیس کی اور دو قوی ہو اقلیمیا سولہ مثقال سپیدہ مغسول ایک اوقیہ نشاستہ افیون کتیرا ہر ایک دو مثقال کوٹکر آب باران سے لت کرکے انڈے کی سپیدی سے گوندھین دوسرا نسخہ اسی لوائیس حکیم کے نام سے مشہور ہو اور پہلے سے قوی تر ہو اقلیمیاے سوختہ مغسول اور سپیدہ مغسول ہر واحد آٹھ درہم [illegible] کحل بحرق مغسول ایک درم نشاستہ قلعی سوختہ اور مغسول طلق ہر واحد چار درم کتیرا آٹھ درم پانی سے پیکر سپیدی بیضہ سے گوندھکر استعمال کرین انشاء اللہ تعالیٰ نافع ہو

فصل تیسری خروق قرنیہ کے بیان مین

قرنیہ کے شگاف کبھی کسی ایسے قرحہ کیوجہ سے ہوتے ہین جو نافذ ہوکر بہت غائر ہوگیا ہو اور کبھی کسی سبب خارجی کیوجہ سے مثلاً چوٹ لگے یا دوسیطرحکا صدمہ ایسا پہونچے جو پردہ کو پھاڑ دے اور اسوقت طبقہ عنبیہ [illegible] پھر تھوڑی مقدار عنبیہ کی کھل جاے اسکو نملی و مورسرج کہتے ہین اور وبالی بھی اسی کا نام ہو اور یہ تینون القاب بحسب عظم و صغر کے کیے جاتے ہین پھر اگر خرق عنبیہ کا اس سے بھی زیادہ ہو یہانتک کہ طبقہ عنبیہ بخوبی ظاہر اور محسوس ہوجاے اسوقت اسکا نام عنبی رکھا جاتا ہو اور اگر اس سے بھی عظیم ہو اسکا نام نفاخی ہو اور اگر عنبیہ زیادہ خارج ہوکر دونون پلکون کے درمیان حاجب ہوجاے کہ انھین سپیدہ نہونے دے اسکا نام مسماری ہو اور جب عنبیہ مین بعد شگافتہ ہونے کے سپیدی آجاے پھر امید شفا کی نہین رہتی **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ اگر عنبیہ طول مین شگافتہ ہوا سوقت سپید نظر نہ آئیگی اور شگاف نظر پڑیگا اور ناظر کو دیر تک دیکھے خروق عنبیہ کی توضیح اور طرح سے بھی بیان ہوسکتی ہو مثلاً ہم کہتے ہین کہ خرق او شگاف کبھی تمام اجزاء طبقہ قرنیہ مین ہوتا ہو اور کبھی بعض اجزاے قرنیہ مین اور اسوقت خود مقدار قرنیہ کی بلند ہوتی ہو اور کبھی بعض قشور قرنیہ مین تاکل پیدا ہوکے بھی خرق پیدا ہوتا ہو اور یہ خرق مشابہ نفاخہ کے ہوتا ہو اور اس فرق مین اور نفاخات اور نقاطات مین فرق اسطرح ہوتا ہو کہ نفاخات اور نقاطات مین آنکھ کی سپیدی مین کسیقدر سرخی بھی ہوتی ہو اور دمعہ یعنے ڈھلکا اور ضربان بھی ہوتا ہو اور جو فرق نئی پیدا ہو وہ سلائی کے نیچے دیکر مٹ [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور خرق میں یہ بات نہیں ہوتی اور جو بلندی اور فرزونی بسبب انخراق اور شگافتہ ہونے جمیع اجزائے قرنیہ کے اور اسکے تمام جوڑ کے شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتی ہے اور عنبیہ کے باہر نکل آنے خواہ تمام کمال باہر نکل آنے یا بعض اجزا اسکے باہر آجانے سے عارض ہوتا ہے اس خرق کی چار قسمیں ہیں پہلی قسم چھوٹی جسے ذبابی اور نملی کہتے ہیں اور یہ قسم جب چھوٹی ہوتی ہے سلائی کے نیچے مشابہ نفاخہ اور قاطعے کے ہوتی ہے اور فارق ہمیں اور نفاخہ وغیرہ میں یہی ہے کہ اسکا رنگ مثل انگور کے سیاہی اور کبودی اور مثل چشمی میں ہوتا ہے اگر اسکا رنگ انگور کے رنگ کے خلاف ہو بالضرور یہ نفاخہ کہلائیگی کبھی حدس صناعی سے تحقیق اسکی اسطرح سے ہوتی ہے کہ اسکی اصل اور جڑ میں ایک چیز سپید مثل طراز یعنے جامہ خز جسپیدہ کے نظر آتی ہے اور یہ چیز اخیر خشک ہوتی ہے کہ قرنیہ کو پھاڑ کر بوقت اندمال کے سپید ہو جاتی ہے۔ دوسری قسم خرق کی وہی ہے جسکا نام ہمنے عنبی رکھا ہے تیسری قسم اس سے بڑی ہوتی ہے اور آنکھ بند نہیں ہونے دیتی اسی کو نفاخی اور مساری کہتے ہیں چوتھی قسم بھی گویا از قسم نفاخی کے ہے لیکن یہ کسیقدر آراستہ اور پر گوشت ہوتی ہے اور اسکا التیام اس چیز سے ہوتا ہے جو قرنیہ سے خارج ہوتی ہے اور باہر نکلکر ظاہر اور نمودار ہو گئی ہے اور اسکا نام فلکی ہے اسواسطے کہ مشابہ چرخی ریسمان کے ہوتی ہے جسکی ساخت سوت وغیرہ سے کریں **معالجات** جب مرض زمانہ تکون میں ہو اسکا علاج مثل علاج قروح اور خروج اور بثور کے ہے جیسے ہمنے بیان کیا اور تنقیہ بدن کی ضرورت ہوتی ہے کسی قسم کا مرض کیوں نہ ہو استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے کرنا چاہیے۔ اور بعد استفراغ کے حمام آب شیرین سے کرنا خصوصاً اگر مزاج میں حدت ہو اور ہوائے حمام میں زیادہ درنگ نہ کرنا اور سر کو بکثرت پانی میں آبزن کے نہ ڈبونا چاہیے وہ پانی گرم ہو خواہ ٹھنڈا اور روغن کا استعمال سر پر نہ کرنا اسلیے کہ بعض ادہان تحلیل مادہ کی دماغ سے کرکے آنکھ کیطرف اسی مادہ تحلیل یافتہ کو پہونچاتے ہیں اور جو چیز آمیں ہستی ہوتی ہے وہ بھی اسکی طرف کرلاتے ہیں اور بعض انمیں سے تکثیف مسام تحلل پیدا کرکے چونکہ تحلل پیدا نہیں ہوتا لہذا اطراف دماغ کیطرف سیلان مواد مذکور کا کرتے ہیں اور غذا کا بعید الکیموس ہونا واجب ہے اور معتدل بارد رطب ہوں۔ اور سب تدابیر اسیطرح کے جاری رہیں جبتک یہ مرض بطور بثر اور دانہ کے ہے نضیج مادہ کا کرینگے اور علاج قروح کا کریں جب قرحہ ٹرجاے پہلے سر ضمرہ قابضہ کا استعمال مع ادویہ جالیہ کے کرینگے جیسے سفرجل اور عدس جو شہد میں پکائے جائیں خواہ انار کے بیج اور زیتون زردی بیضہ اور زعفران خواہ انار کو تھوڑے سرکہ میں خواہ آب انگور میں ملا کریں اور اسکے بعد ضماد تیار کریں اگر احتمال آنکھ میں دوا پگھلنے کا ہو ہمراہ نشاستہ وغیرہ کے جب شگاف پیدا ہو جاے علاج خرق کا جو مخصوص ہے کیا جاے قسم نملی کا علاج مانعات قابضہ سے کیا جاتا ہے اور تکمید سرکہ سے اور پانی سے اور شراب اور مازو سے خواہ پانی میں گل سرخ کو جوش دیکر اور قلعی سوختہ اور قیمولیا اور گل مختوم اور سپیدہ مستعمل ہوتا ہے سرمہ جو ایسے وقت مفید ہے انمیں سے ایک نسخہ یہ ہے۔ مازو دو حصہ سرمہ دس حصہ اور شیاف قابض بھی اکتحال کرتے ہیں منجملہ ان چیزوں کے جو اسوقت نافع ہیں عصارہ برگ زیتون عصارہ عصی الراعی ادویہ مفردہ قابضہ میں سے گل سرخ سنبل و رصاص سوختہ۔ اور قیمولیا گل مختوم سپیدہ سرمہ میں یہ سرمہ بہتر ہے مازو دو جزو سرمہ سیاہ دس جزو شیافات میں شیاف حیون اور افرابیون اور بارو طیون اور ردیالیاس اور شیاف عزلی اور اس سے قوی اور زیادہ مفید شیاف بربطوسس ہے۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ جب آنکھ میں کسی شیاف کی تقطیر کریں پٹی باندھیں اور چت لٹائیں **نسخہ شیاف** جو نہایت قوی ہے۔ مادہ مسکت جسمیں تا ناصاف کرتے ہیں اور زعفران کثیر سپیدی بیضہ مرغ میں اسی مرغ کے جنے اسی دن بیضہ دیا ہو گوندھیں اور کبھی اس دوا میں مجربائی بھی شریک کرتے ہیں شیاف جیدا سکا نام شیاف مازریون ہے اور جمیع انواع بثور چشم میں فائدہ مند ہے سرمہ سوختہ مغسول چار مثقال سپیدہ سوختہ مغسول چھ مثقال جعدہ دو مثقال اقلیمیا محرق مغسول آٹھ مثقال اقاقیا زرد بیس مثقال جند بیدستر چھ مثقال صبر چھ مثقال صمغ عربی بیس مثقال آب باران میں پیکر خشک کرکے رکھ چھوڑیں **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جوقت قرحہ اونچا اور بلند ہونے لگے آنکھ میں پٹی ہروقت بندھی رہے اور چت لیٹنے کا التزام رہے۔ جس قسم کا نام مساری ہے اسکا علاج کچھ نہیں ہے بعض لوگ نظر حس کے وہ فرزونی جو مورسرج میں پیدا ہوتی ہے اسے قطع کر ڈالتے ہیں اور صواب راے یہ ہے کہ اسے کاٹنا نہ چاہیے اور نہ کسی طرح حرکت دینی چاہیے کہ اکثر انصباب مواد کا پیدا ہوتا ہے اور آنکھ میں اس مادہ کو منتقل کرتا ہے

فصل چوتھی بثور چشم کے بیان میں

جو دانہ قرنیہ پر ہوگا مائل بسپیدی ہوگا اور جو دانہ ملتحمہ پر ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مائل بسرخی علاج یہ ہے کہ فصد کھولکر آنکھ مین خون کی تقطیر کرین جیسے ہم باب طرفہ مین بیان کرینگے اور تضمید آنکھ کی صوف کو سپیدی بیضہ مین جو شراب مین
ت کی ہوا و . روغن گل بھی اسمین شریک ہو ٹپکائین اور دودھ مین تخم مرو بھگو کر استعمال کرتے ہین اور شیاف ابیار اور شیاف حنا فیون کا استعمال کرین **فصل**
پانچوین مدہ کے بیان مین جو صفاق کے نیچے ہو یہ مدہ قرنیہ کے نیچے محتبس ہوتا ہو کبھی عمق مین اور کبھی قریب اسکے اسوقت موضع قرنیہ کا
مشابہ ناخونہ کے ہوتا ہو اور اگر اس پردہ کے ہمراہ شطیہ یعنے کنارہ کو بھی سڑا دے اس مرض کا نام اسوقت قلطان رکھا جاتا ہو **علاج** فولس اغنیا طی
حکیم کہتا ہو کہ اسکا علاج شراب عسل اور عصارۂ حلبہ سے کرنا چاہیے اگر مزمن ہو جاے اور غلیظ ہو اور شیاف کندر ہمراہ زعفران اور ابار کے
استعمال کرین خواہ تفتیح اکلیل الملک اور لعاب تخم کتان اور ترب تازہ سے جو مطبوخ ہون بشرطیکہ رمد مانع استعمال ادویہ مذکورہ کا نہو اور تنقیہ مد
کا مثل شیاف مرارا ور شاہترہ کے کرنا چاہیے اور اگر قرحہ نہو اس شیاف کو استعمال کرو **نسخہ** قلقدیس زعفران کمد ایک اوقیہ مرکی ڈیڑہ درہم شہد خالص
ایک رطل دوا کو تیار کرین اور سایہ مین خشک کرکے رکھ چھوڑین **ایضاً** دوالے مقناطیس جو ظفرہ کیواسطے بنائی جاتی ہو وہ بھی مفید ہو اور دوا ے
طین شاموس جو نفاخات کی فصل مین مذکور ہو اسکا استعمال کرینگے **فصل چھٹی سرطان چشم کے بیان مین** اکثر یہ مرض صفاق قرنیہ عارض
ہوتا ہو **علامات** درد شدید اور آنکھو نکی رگو نمین تمدد اور نخس قوی کہ اسکا اثر صدغین تک پہونچتا ہو خصوصاً جسوقت مریض حرکت کرے اور پرد ونمین چشم کے
سرخی اشتہاے طعام کا سقوط اور گزند پہونچتا ہر ایک گرم چیز سے اور یہ مرض ایسا ہو کہ اسکے صحت کی چشم داشت نہین ہوتی ہو اگرچہ تسکین اعراض کی
امید کرسکتے ہین ۔ اور جسقدر درد آنکھو نمین سرطان پیدا کرتا ہو اسقدر اور اعضا کا سرطان درد نہین پیدا کرتا ہو اور اگر ادویہ حادہ کا استعمال کرین بعض
کو بہت ایذا ہوتی ہو اور طاقت برداشت کی نہین رہتی اور اسقدر درد کا انتشار ادویہ حادہ سے ہوتا ہو کہ مریض کو تحمل نہین ہو سکتا **علاج** اگر بدون علاج کرنیکے
چارہ نہو ایسی تدبیر کرین کہ درد مین تسکین پیدا ہو اور بدن اور نواحی سر کا خلط عکر اور ردی سے تنقیہ کرتے رہین اور اغذیہ جیدۃ الکیموس سے جو گندم
سے بنائی جائین اور انمین تسخین کسیقدر نہو بیمار کو غذا دینی چاہیے اور دودھ کا پلانا بہت نافع ہو اور سپیدی بیضہ مع اکلیل الملک اور تھوڑی سی زعفران کے
لگانے مین استعمال کرین اور جو شیاف نشاستہ اور سپیدہ اور صمغ عربی اور افیون سے تیار ہو خواہ جمیع شیافات جسمین ملینات اور مخدرات شریک ہون اور
شیاف شمریون اور شیاف مامون اور قیروطی جو زردی بیضہ اور روغن گل سے بنائی جاے وہ بھی استعمال کرین **فصل ساتوین غرب و ورم موق**
کے بیان مین آنکھ کے کویہ مین ایک قسم کا خراج پیدا ہوتا ہو کبھی وہ سخت اور صلب ہوتا ہو کہ چھونے سے متحرک ہوتا ہو اور شگافتہ نہین ہوتا ہو
اور از قسم غدد کے ہوتا ہو اکثر اس ورم کی تکلیف یہی ہوتی ہو کہ ایک قسم کی فربہی اور بلندی کویہ مین نظر آتی ہو اور دبانے سے درد پایا جاتا ہو اور
دبانے سے ایذا ہوتی ہو اور رمد اسکے ہمراہ اکثر ہوتا ہو اور کبھی خراج بطور دانہ کے ہو اسکا مادہ جمع ہو کر پھوٹ جاتا ہو اور پھوٹ جانیکے بعد اکثر ناسور
پڑجاتا ہو اور دونون قسم کے خراج یعنے ناسور ہوا نہو اس بات مین شریک ہوتے ہین کہ چھونے سے ملتے ہین اور دبانے سے چھپ جاتے ہین اور جب
ہاتھ اٹھالین پھر اونچا ہو جاتا ہو کبھی جو ہر اور جرم اس دانہ کا اور اسکی فربہی اندر کیطرف ہوتی ہو مگر اسپر خارش اور کھجلی دلالت کرتی ہو اور کبھی اسقدر اندر
کیطرف غائر ہوتا ہو کہ جب زور سے دبائین تب ہاتھ کے نیچے اسکا جرم محسوس ہوتا ہو **غرب** اُس ناسور کو کہتے ہین کہ آنکھ کے کویہ مین پیدا ہوتا ہے
اور اندرونی کویہ مین ہوتا ہو اور اکثر اس ناسور کی پیدائش بعد خراج اور دانہ کے ہوتی ہو جو مقام مذکور مین ظاہر ہوتا ہو اور شگافتہ ہوکر ناسور
پڑجاتا ہو اس خراج کا نام قبل شگافتہ ہونیکے اخیلوس ہو اور چونکہ یہ عضو رقیق الجوہر ہو اور اسکا اندرونی جوہر باہر سے دریافت ہوتا ہو جیسے وہ بلندی
جو ناک کی ہڈی کے قریب نظر آتی ہو اور محسوس ہوتی ہو اور وہ بطرف مقلہ کے معلوم ہوتی ہو جب اس خراج مین انفجار پیدا ہوتا ہو بمجرد اسطرح رہتا
اور التیام اسکا اور بھر جانا اس ناسور کا دشوار ہوتا ہو اسلیے کہ عضو مخصوص تر ہو اور باوجود رطوبت کے ہمیشہ حرکت مین رہتا ہو اور اسیوجہ سے
ناسور کبھی پیدا ہوتا ہو کبھی شگافتہ ہونا اسکا باہر کیجانب داہنے اور بائین طرف ہوتا ہو اور کبھی اندر کیطرف اور کبھی دونون طرف اور کبھی اسکا
پھوٹنا ناک کے اندر ہوتا ہو اور مواد اسکا ناک مین بہتا ہو اور کبھی اس ناسور کے ریم کی خباثت استخوان تک پہونچتی ہو اور ہڈی کو بھی فاسد

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرتا ہو اور سیاہ کرکے سڑا دیتا ہو اور غضروف جفن کو بھی فاسد کردیتا ہو اور آنکھ مین اس ناسور کا مادہ اور ریم بھرا رہتا ہو دبانے سے نکل آتا ہو علاج خوب ورم مزمن ہو اور جو نیا ہو اسکے علاج مین سبک تدبیر کافی ہو اور ادویہ سہل سے علاج کرنا چاہیے جیسے آیندہ ہم ذکر کرینگے غرب مزمن کا علاج واقعی یہ ہو کہ داغ دین بطرحیکہ جو ہم بیان کرینگے خواہ اور کوئی تدبیر جو قائم مقام داغ کے ہو جیسے دیگ بردیگ کہ اسمین ابتدا اسطرح سے ہوتی ہو کہ ناسور کو ایک چھری سے چھیلتے ہین بعدازان ایک بتی دیگ بردیگ نامی بناکر ناسور مین بھر دیتے ہین بعض اطبا کہتے ہین کہ جب ناسور کو صاف کرکے گوشت مردہ اس سے دور کرڈالین اور تھوڑی سی روئی آب خرنوب شبطی مین ڈبو کر اسمین رکھدین نفع شدید ظاہر ہوگا اور اگر سواے داغ کے اور دوا کے استعمال کا ارادہ ہو پہلے افضل تدبیر یہ ہو کہ ناسور خوب سا نچوڑ دین تاکہ جسقدر مواد اسمین بھرا ہوا ہو بالکل خارج ہو جاے اسکے بعد کسی شراب قابض سے دھوئین کہ ایک ایک بوند ٹپکایا کرین تاکہ اسکی کثافت دور ہو جاے اور اگر ریم اسقدر تھوڑی ہو کہ دبانے سے نکل نہ سکے دو دن خواہ تین دن پٹی بندھی ہوئی رہنے دین تاکہ اسقدر مجتمع ہو جاے کہ اسکی ایک مقدار معین ہو سکے اور اخراج اسکا آسان ہو اسکے بعد دھوئین اور دھونے کے بعد وہ شیاف غرب جسکو محمد بن ذکریا رازی نے اپنی طرف منسوب کیا ہو خصوصا اگر اس شیاف کو آب مازو مین بھگویا ہو استعمال کرین تقطیر کا طریقہ یہی بہتر ہو کہ قطرہ قطرہ ٹپکائین اور ہر ایک تقطیر کے بعد ایک گھنٹہ ٹھہر کر دوسرا قطرہ ڈالین افضل تدبیر یہ ہو کہ غرب کا گڑھا سلائی سے ٹٹولکر سلائی پر تھوڑی سی روئی دواؤن مین ڈبو کر ناسور مین رکھدین اگر دوا تر ہو یا خشک بطور ذرور دونون حال مین روئی کو دوا سے آلودہ کرنا چاہیے یہ بھی واجب ہو کہ جب دوا کا استعمال کرنا منظور ہو اور استعمال کر چکین اسکے بعد پٹی آنکھ مین باندھ دین اور حرکت سے بچاتے رہین مجرب شیافات مین ایک نسخہ یہ ہو زرنیخ احمر زاج کلس نوشادر دواے شب یمانی اجزا ہموزن بول صبی مین پیسکر خشک کرلین اور سوکھا کر استعمال کرین کبھی ابتداے مرض مین قبل شگافتہ ہونے کے یہ دوا مفید ہوتی ہو کہ زاج اسپر چھڑکین خواہ اشق اور مومیز ج اسیطرح جوز الزنج اور جو دوا قوی التحلیل ہو اسکا استعمال ابتدا مین سودمند ہو اگر ورق سداب بستانی کو راکھ کے پانی مین پیسکر افیون لوس پر قبل از انکہ مقدار ورم کی عظیم ہو استعمال کرین خواہ بعد عظیم ہونیکے بہرحال اندمال پیدا کریگا اور گوشت کی اصلاح کرتا ہو مگر کھلنے کے ساتھ ہی ایک لذع پیدا کرتا ہو اور پھر جب تھوڑی دیر گذر گئی کسیطرح کی لذع نہین ہوتی جب یہ ورم غرب ہو جاے اور ناسور محسوس ہو اسوقت کے علاج کا قاعدہ یہ ہو کہ پہلے تنقیہ کرین بعدازان علاج کرین منجملہ ان ادویہ کے جو تنقیہ غرب کا کرتی ہین یہ ہو کہ دونون ریشہ جو نے مین ہوتے ہین اندر کی طرف خصوصا وہ ریشہ جو قریب جڑ کے ہوتا ہو اور کسیقدر موٹا بھی ہوتا ہو اسے عسل مین ڈبو کر غرب مین استعمال کرین کہ تنقیہ غرب کا کردیگا اسکے بعد مقام خاص کو اسفنج سے دھوئین ماء العسل مین بھگو کر اور اکثر بعد اس تدبیر کے خشک ریشہ قصب کو غرب مین رکھنا بدون آمیزش دوا کے بھی کافی ہوتا ہو غرب کے علاج مین شیاف مامیثا بھی ہو اور زعفران ہمراہ آب طرخشقوق کے اور ہر وقت دوا کو بدلتے رہین منجملہ انھین ادویہ مجربہ غرب کے یہ ہو کہ حلزون یعنی گھونگھے کو پیسکر اسمین مر اور صبر ملا کر استعمال کرین مگر یہ دوا بعد دوانہ ابھرنے کے مفید ہو جبتک مادہ مجتمع نہونے پاے خواہ جسوقت قرحہ پڑجاے اسوقت بھی نافع ہوتی ہے از انجملہ جلیا سوختہ زعفران طرخشقوق یابس آب سماق جو دھوپ کھا چکا ہو اور عجیب النفع دوا یہ ہو کہ برگ سداب آب انار کے ہمراہ غرب پر رکھین نحاس فائدہ اسکا یہ ہو کہ بقیہ اثر فاحش کو نہین چھوڑتا ہو اور زائل کردیتا ہو مگر اس دوا کے لذع اور گزندگی سے خوف نہ کرین خراج غرب کو بنفشہ بھی توڑ دیتا ہو اگر جاج مین ہو روئی اور تخم مرو اور کندر ہمراہ شیر زنان کے خواہ زعفران آب جرجیر کے ہمراہ خواہ مرکی مین تین جزو صمغ عربی مرارہ گاؤ مین بھگو کر غرب پر لگا دین اور جبتک اچھا نہو دوا کو نہ ہلائین اور نہ چھوڑائین منجملہ ادویہ غرب کے یہ ہو کہ ایک فتیلہ زنجار کا بنائین جو کندر اور اشق سے تیار کیا جاے اہل ہند کا تجربہ ہو کہ مونگ چبا کر غرب پر رکھنے سے ناسور بند ہو جاتا ہو اور بعض اطباے ہند کہتے ہین کہ تنہا مرکی بھی غرب کو دور کر دیتا ہو اگر غرب پر رکھا ہے از انجملہ ذرور مجرب کے یہ ہو کہ ایک جزو عروق صفر تین جزو نانخواہ ملا کر پیسین اور غرب پر چھڑکین **ایضا** دواے مرکب برادہ نحاس اور شب اور نوسادر نافع ہو اور نجات مرض سے دیتی ہو بہت مفید دوا یہ ہو زاج اور صبر انزروت قشور کندر سوختہ مامیثا ہموزن لیکر کوٹ پیس رکھین اور تنہا صبر ہمراہ نشار کندر کے بھی نافع ہو اور قرابادین مین جو خاص ادویہ مذکور ہین انھین بھی خیال کرکے جو مناسب ہون استعمال کرین خصوصا دواے سبز جو حاد ہو اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

ادویۂ مفردہ مین جو ادویہ مخصوص کتاب دوم کے الواح مین درج ہین وہ بھی قابل غور کے ہین جب یہ مقدار غرب کی بہت بڑھ جاے اور دوا سے فائدہ
مترتب نہو چاک کرنا ضرور ہے اور اندر کا گوشت جسقدر بیجا اور مردہ ہوگیا ہو اُسے نکال ڈالنا چاہیے اگر ہڈی تک یہ گوشت مردہ ہوپہنچ گیا ہو بعد اس تدبیر
کے اس طرح تدبیر کرنا چاہیے اگر ہڈی صحیح ہو اور کسیطرح کی آفت ہڈی کو نہ پہونچی ہو سیاہی جو ہڈی پر ہوا سے چھیل ڈالین بشرطیکہ سیاہی ظاہر ہو اور کوئی
دواے مدمل رکھ کر بندش کردین اور ایک زمانہ تک بدستور بندھی رہنے دین اور اگر اس سے زیادہ دشواری ہو داغ دینا چاہیے اور بیشتر احتیاج اسکی
ہوتی ہے کہ فاسد گوشت مین سوراخ کرکے داغ لگاتے ہین اور غرض یہ ہوتی ہے کہ داغ کا اثر اندر تک بخوبی پہونچے جانتک جو ہے یعنی وہ بلندی جو ناک
کی جو ناک کیطرف معلوم ہوتی ہے اور ایسی درست تدبیر سے داغ کا اثر پہونچے کہ نہ طرف بینی کے مائل ہو اور نہ بطرف آنکھ کے پہونچکر ملتحمہ تک شامل ہو بلکہ بطرف
ناک کے اندر کیجانب اثر پہونچے اگر ایک سوراخ خواہ چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کرین اور روا رہا سوراخ ہوجائین اور خون جاری ہوکر منفذ ناک تک
پہونچے اسوقت داغ بطور کامل لگا دینگے اور اسکی احتیاط رہیگی کہ مقلہ تک کسیطرح کا اثر نہ پہونچے بلکہ پہلے مقلہ کو مضبوط ڈوری سے باندھکر اور بندش مین احتیاط
بلیغ کرکے پھر داغ لگا دینگے اور داغ کے بعد ذرور اور ادویہ معلومہ سے کرینگے اور بہی باندھین گے کبھی سوراخ کرنیکی ضرورت نہین ہوتی اور بعضے داغ دیتے ہین و
جبتک ممکن ہو اسی پر اقتصار کرنا اولیٰ ہے دوا مخصوص بامراض سرایسے وقت ادویۂ جیدہ سے تجویز کرین یہی وجہ ہے کہ بعد داغ لگانیکے جب دوا کو بطور
ذرور کے استعمال کرین خاص آنکھ پر اسفنج سرد پانی مین بھگو کر رکھ دین خواہ آٹا گوندھا ہوا اور برف سے ٹھنڈا کیا ہو آنکھ پر رکھین تاکہ اثر دوا کا آنکھ تک نہ پہونچے
اور جبتک اسفنج خواہ آٹا گرم ہوجاے اور دوسرا بدلین **فصل آٹھوین زیادتی گوشت کویہ کی اور نقصان اسی گوشت کا بیان**
آنکھ کے کویہ کا گوشت کبھی اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ مانع ابصار ہوتا ہے اور کبھی اسقدر کم ہوجاتا ہے کہ آنسو کو روک نہین سکتا ہے اکثر کمی کیوجہ یہ ہوتی ہے کہ
طبیب ظفرۂ چشم یعنے ناخونہ کے کاٹنے مین خطا کرکے جرم گوشت کو بھی کاٹ ڈالتا ہے گوشت کی زیادتی کا علاج ایسی دوویہ سے کرین جو تھوڑا گوشت جدا کرتی
ہین اور گھٹانے لگتی ہین سب زیادتی دور کردین اور استیصال مادہ زائد کا دفع کرنا چاہیے کہ اسمین خطرہ زیادہ ہے کہ دمعہ پیدا ہوگا اور اگر نقصان اس گوشت
مین بوجہ قطع ظفرہ وغیرہ کے پیدا ہوا ہو اسکا علاج کچھ نہین ہے اور اگر کسی اور وجہ سے نقصان پیدا ہوا ہو جبتک اسکا معالجہ ممکن نہ ہو کہ ادویہ منبتہ لحم سے اسکا
علاج کرین مگر وہ دوائین ایسی ہون کہ انمین قوت قبض کی اور تجفیف کی ہو جیسے وہ ادویہ جو ماميثا اور زعفران اور صبر اور شراب سے بنائی جائین خواہ جو ادویہ صبر اور
بھنگ اور شراب سے تنہا صبر اگر مقام مخصوص پر بطور ذرور کے استعمال کیا جاے نافع ہوگا اور تنہا شراب کی بھی یہی تاثیر ہے خصوصا جب آب
ایسی دوا جوش دین کہ قوت قابضہ رکھتی ہو **فصل نوین آنکھ کی سپیدی کے بیان مین** آنکھ کی سپیدی کی ایک قسم رقیق ہے جو سطح خارج مین پیدا ہوتی ہے
اسکا نام غمام ہے اور ایک قسم کی سپیدی جسکا نام بیاض ہے وہ غلیظ ہوتی ہے اور یہ مین اندمال سے کسی قرحہ کے خواہ کسی چھالے کے پیدا ہوتی ہین یعنی چھالا خواہ جب
شگافتہ ہوکر مندمل ہوتا ہے اس سے یہی سپیدی پیدا ہوتی ہے **علاج** رقیق اور پتلی سپیدی کا خواہ جو سپیدی نرم اجسام مین پیدا ہو اسکے علاج مین چشم
بخارات آب گرم سے تبخیر کرنی چاہیے اور اسکے بعد بعض بینے چاٹنے کا استعمال کرنا چاہیے کبھی اسی قسم کو عصارہ شقائق نعمان اور عصارہ قنطوریون دقیق اور
بھی یہ اجزا نافع ہین ہلدی ایک حصہ اجوائن تین حصہ اس سے ذرور تیار کرین اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ انزروت شکر طبرزد زبد البحر زرد و
بورۂ ارمنی سب کو ملاکر بطور سرمہ کے باریک پیسین اور لگائین ایسی ہی قسم کو کحل اسطراخون اور کحل ایارقوی اور اسطیقان اور طرطاطیقون بھی مفید ہے
جو سپیدی مزمن اور غلیظ ہو خواہ ابدان غلیظہ مین پیدا ہو اسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے سپیدی کے نرم کرنے مین اہتمام کرین کہ تبخیرات اور حمام بکثرت کرائین انھین
طریقون سے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اور جن شیافات کا استعمال ہو پہلے انھین آب وج ترکی اور آب ملح اندرانی محلول مین بھگولین اور حمام مین جب خوب نرمی
دواؤن مذکور مین آجاے اسوقت ادویہ مذکورہ کو لگائین اگر حمام مین ان دواؤن کا لگانا کچھ فائدہ نہ کرے قطران اور نحاس محرق سے شیاف بناکر استعمال کرین
ایضاً شیافات بارہ سنگھا خواہ شیاف دیچہ کے فضلہ کا تنہا خواہ ہمراہ اسقوتنیا اور نحاس محرق کے یا ہمراہ ملح اندرانی سوختہ کے۔ اس سے زیادہ قوی چھال
کنجشک ہمراہ شہد کے خواہ شہد اور ہنگنی سام ابرص صبح کے وقت اور شام کے وقت لگائین قوت اور ضعف مین معتدل یہ دوا ہے کہ شیح سوختہ کو ہمراہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

سرطان بحری کے اور قلیمیاے ذہبی کے استعمال کریں اگر سپیدی اندر کیطرف گھسی ہوئی ہو ماميران اور شیح اور مرکی اور سیاہ ریچھ کی مینگنی اور دودھ کے ساتھ جو باب ظفرہ میں مذکور ہے اسکا استعمال کریں کبھی استعمال اصباغ کا ہمراہ صبغ بیاض کے ہوتا ہے ازانجملہ یہ ہے کہ انار کی کلی جو خود بخود گر پڑتی ہے اور چھوٹی ہوتی ہے اور اقاقیا اور قلقدیس اور صمغ عربی ہر ایک ایک وقیہ انزروت عفص ہر ایک تین درہم پانی میں بھگو کر استعمال کریں اور اگر انار کی کلی نہ ملے انار کا چھلکا اسکی جگہ خواہ اسکے بیج کا استعمال کریں خواہ وہ چھلکا جو انار کے بیج میں ہوتا ہے **ایضاً** مازو اقاقیا ہر ایک دو درہم قلقدیس ایکدرہم انہی سے صبغ تیار کریں منجملہ اصباغ کے ایک یہ سرمہ بھی ہے نسخہ قلعی سوختہ مغسول زعفران صمغ عربی ہر ایک دو مثقال خاکستر اس گھریا کی جسمیں تانبا پگھلایا جاتا ہے اور اس خاکستر کو آب باران سے دھوئیں دو مثقال توبال نحاس مغسول نصف مثقال اس سے سرمہ بنا کر استعمال کریں۔ ایک اور سرمہ بہت عمدہ ہے نسخہ قلقطار مازوے سبز ہر ایک چار مثقال لیکر پانی میں حل کر کے چند مرتبہ استعمال کریں نسخہ مازو اقاقیا ہر ایک ایک حصہ قلقند نصف جزو آب شقائق نعمان میں پیکر استعمال کریں اسیطرح پشک کبوتر اور گنجشک بھی مفید ہے

فصل دسویں سبل کے بیان میں

سبل ایک جھلی ہے جو آنکھ میں بوجہ پھولنے ظاہری رگوں کے سطح ملتحمہ اور قرنیہ میں بوجہ بافتہ ہونے ایک شے کے درمیان رگوں اور سطوح کے مثل دخان کے پیدا ہوتی ہے اور سبب اسکے تولد کا انہیں رگوں کا امتلا ہوتا ہے خواہ کبھی وہ غشاء ظاہری سے بطرف ان رگوں کے پر آتا ہے یا غشاء باطنی سے وہ مادہ ان رگوں میں پہونچتا ہے اور وہاں سے مادہ کا آنا بوجہ امتلاے سر کے ہوتا ہے اور آنکھ میں چونکہ ضعف ہوتا ہے لہذا ضعیف عضو پر گرتا ہے کبھی اسی جھلی سے جسکو سبل کہتے ہیں ایک قسم کی کھجلی اور دمعہ اور غشاوہ عارض ہوتا ہے اور دھوپ کی روشنی سے ایذا اور چراغ کی ضو سے گزند پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے ضعف بصر بھی پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ وہ اذیت اور قلق میں گرفتار رہتی ہے ہر ایک چیز کا تحمل اسے ایذا دیتا ہے کبھی جس آنکھ میں بیماری سبل کی ہوتی ہے وہ آنکھ چھوٹی ہو جاتی ہے اور رجوب حدقہ کا سمٹ جاتا ہے سبل انہیں امراض میں سے ہے جو متوارث اور متعدی ہیں **علامات** جس سبل کا مبدا وہ حجاب خارجی ہے جسکا ذکر ہم کر چکے ہیں اسکی علامت یہ ہے کہ خارجی رگوں میں پری اور چہرہ میں سرخی اور صدغین میں ضربان شدید اور قرنیہ کی رگوں میں ضربان ہوگا۔ اور جس سبل کا مبدا خارجی حجاب کے سوا اور چیز ہے اسکی علامت یہ ہے کہ علامات مذکورۃ الصدر نہ پائی جائیں جیسا قانون عام میں مذکور ہو چکا یعنی حجب داخلی اور خارجی کے مبدا ہونے میں جن چیزوں کو ارباب نزلہ چشم ترک کرتے ہیں واجب ہے کہ یہ بھی انہیں ترک کردیں اور اب دوبارہ ہم انہیں بنظر تکرار کے ذکر نہیں کرتے اور جو استفراغ ہمنے اوپر لکھے ہیں انہیں کا استعمال کریں اور دہن اور ضمادات سے سر کو بچاے رہیں اور سعوط کو بھی اس مرض میں ناپسند اور مکروہ تجویز کیا ہے مگر میرے گمان میں کچھ مضر نہیں ہے اگر سر کا تنقیہ ہو چکا ہے۔ اور جالینوس نے شراب کی اجازت دی ہے۔ اور شراب پلانے کے بعد سلانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور سر کا تنقیہ ہو چکا ہے اور بدن بھی مادہ سے پاک ہو اور شاید یہ تدبیر سبل خفیف میں درست ہو اور قوی سبل میں چن لینا اور دستکاری کی ضرورت ہوتی ہے بہتر اور اچھا طریقہ اسکا یہ ہے کہ چند ڈورے رگوں کے نیچے داخل کردیں جب وہ ڈورے پورے بھر جائیں اوپر کیطرف انکو کھینچیں تاکہ سبل بھی انکے ہمراہ اوپر کیطرف کھنچ جاے اور نیز مقراض سے اسطرح سبل کو جدا کریں کہ پھر کسیقدر باقی نہ رہے اور بعد دستکاری کے وہ تدبیر جو باب ظفرہ میں دربارہ عدم التزاق اور چسپیدہ ہونیکے لکھی ہے کرنی چاہیے اگر بوجہ اس دستکاری کے آنکھ میں درد پیدا ہو زردی بیضہ کی مداومت کریں کہ اسی سے شفا ہو جائیگی اسکے بعد شیاف احمر اور شیاف خضر کا استعمال کریں تاکہ بقیہ مواد سبل کی تحلیل اور آنکھ پاک اور صاف ہو جاے۔ عمدہ اوقات دستکاری مذکور کے فصل ربیع اور خریف ہے اور لیکن بعد تنقیہ اور استفراغ کے چاہیے ورنہ بوجہ درد کے فضول بطرف آنکھ کے زیادہ رجوع کرینگے۔ دوائیں جو اس مرض میں نافع ہیں جبتک مرض جدید ہے اسوقت تک مفید ہوتی ہیں اور بعد مزمن ہونیکے پھر کچھ اثر نہیں کرتیں منجملہ مجربات کے پوست بیضہ تازہ کا ابھی چوزہ مرغ سے نکلا ہو اسے دس دن تک سرکہ میں جوش دیں بعد ازاں صاف کرکے بعد ازاں پوشیدہ مقام پر سکھلائیں اور سرمہ سا کرکے اکتحال کریں **ایضاً** آنکھ میں بطور سرمہ کے مادی کو ہمراہ ہموزن مارقشیشا کے لگانا بھی مجرب ہے اسیطرح نحاس قبرسی کو پیشاب میں چند روز ڈالکر آنکھ میں لگانا۔ مرکبات معروفہ سے شیاف طیطفیقان اور شیاف احمر لین اور شیاف احمر حاد اور شیاف خضر اور طرخماطیقون اور شیاف دینیج اور دواء مقناطیس جو قراباذین میں مذکور ہے اور شیاف جلنار اور شیاف... جب سبل میں خارش ہو اسوقت شیاف سماق مجرب ہوا ہے کہ فقط سماق سے بنایا جاتا ہے اور کبھی تھوڑا سا صمغ عربی اور انزروت بھی اس میں داخل کرتے ہیں کہ اسکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

استعمال سے سبل کٹ جاتا ہے اور خارش بھی دور ہو جاتی ہے **فصل گیارھوین ظفرہ کے بیان مین** ظفرہ ناخونہ کو کہتے ہین اور ناخونہ ملتحمہ مین ایک زائد اور زیادتی پیدا ہوتی ہے خواہ وہ حجاب تمام آنکھ کو محیط ہے آنکھ مین ایک زیادتی پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر ابتدا اس مرض کی کویہ اور کنارہ سے ہوتی ہے اور ہمیشہ ملتحمہ پر یہ زیادتی بڑھتی جاتی ہے کبھی اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ قرنیہ کو چھپا لیتی ہے اور اسپر نافذ ہو کر سوراخ چشم کو بند کر دیتی ہے ایک قسم کی سخت اور با صلابت ہوتی ہے اور ایک قسم نرم ہوتی ہے کبھی سرخ رنگ اور کبھی تیرہ گون ہوتی ہے ایک قسم ظفرہ کی ملتحمہ سے ایسی مجاور ہوتی ہے کہ اس سے ملتصق اور چسپان ہوتی ہے اور اسکا چھیلنا آسان ہوتا ہے اور تھوڑی سی تعلیق اور بوجھ ڈالنے سے چھل جاتی ہے اور ایک قسم کی مجاورت ایسی ہوتی ہے کہ قرنیہ سے متحد اور ملتحم ہو جاتی ہے اور بدون سلخ اور مادہ چیرنے کے جدا نہین ہوتی ہے جیسا آگے معلوم ہوگا **علاج** اصل علاج ظفرہ کا کشط یعنے چھیلنا ہے لوہے سے خصوصا جو ظفرہ نرم ہو اور سخت ظفرہ کا چھیلنا اگر بہ نرمی اور رفق نہو سکے کسیقدر ضرر پہونچاتا ہے لیکن پہلے بنظر امتحان ظفرہ کو منقارات یعنے اونچا کرکے دیکھین اگر تنگ پڑے آسانی کٹ جائیگا اور اگر نہ لٹکے بال خواہ ریشم سے اسے جدا کرنا چاہیے اسطرح پر کہ اسکے نیچے سوئی خواہ پر کی نوک سے ریشم وغیرہ کو پہونچائین اور دو جگہ خواہ ایک ہی جگہ اسکے پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہے اگر یہ تدبیر کارگر ہوے بہ نرمی ۱۶ تار لینا چاہیے مگر جس لوہے سے اسکے چھیلنے کا قصد کرین زیادہ تیز نہو اور چاہیے کہ استیصال ناخونہ کا بیخ و بن سے کر ڈالیں اور تا امکان باقی نہ چھوڑیں اور کویہ کے گوشت کو ویسا ہی چھوڑ دین ورنہ دمعہ پیدا ہوتا ہے ناخونہ مین اور کویہ کے گوشت مین رنگ کا فرق ہے جب ناخونہ کٹ جائے آنکھ مین زیرہ نمک کے ساتھ ملاکر ٹپکانا چاہیے اور اس دوا کی وجہ سے جو لذع پیدا ہو زردی بیضہ اور روغن گل اور بنفشہ سے اسکی تلافی کرنی چاہیے اگر زیرہ اور نمک کی تقطیر بطور مذکورہ کرینگے ملتحمہ پلک سے لپٹ جائیگی اسطرح مریض کو چاہیے کہ ہر وقت آنکھ الٹا پلٹا کرے تا کہ اس ضرر سے نجات ہو اور تین دن کے بعد شیافات حادہ کا استعمال کرین تا کہ بقیہ کا استیصال ہو جائے فقط ادویہ کا استعمال کرکے ظفرہ کو کاٹنا امر عظیم ہے اور ظاہرا دشوار بھی ہے خصوصا اگر ظفرہ غلیظ ہو اور باینہمہ چونکہ ایسی ادویہ حدت سے خالی نہین ہوتین کچھ نہ کچھ ایذا حدقہ چشم کو ضرور پہونچے گی اسلیے کہ جبتک ان ادویہ مین زیادہ جلا ہوتی ہے اور انمین شرکت ادویہ معفنہ کی ہوتی ہے لہذا ادویہ بھی ایذا ہوتی ہے منجملہ اکحال مجربہ کے شیاف طرخماتیقون اور شیاف قلقطاری اور شیاف قیصر اور باسلیقون حاد اور روشنایا اور دینارجون ہے اور یہ سب ادویہ قرابادین مین مندرج ہین یہ بھی دوا مجرب ہوئی ہے کہ نحاس محرق اور قلقدیس اور تخم بزر یعنے کبرا ہموزن لیکر شیاف تیار کرین خواہ قلقدیس اور صمغ اندرانی کمدا یعنے صمغ عربی نصف جزو لیکر ہمراہ شراب کے شیاف بنائین یا نحاس محرق اور قلقند اور بیخ کبر اور نوشادر اور تخم بزر خواہ تلخہ گاؤ ہمراہ شہد کے یا فقط شہد ہمراہ تلخہ گوسپند کے یا مقناطیس اور زنگار اور مغرہ یعنی گیرو اور اشق کمد دو جزو زعفران ایک جزو اور ایک اوقیہ اس سے قوطولی ہمراہ عسل کے ایضا قلقند نوشادر سے کحل عجیب النفع تیار ہوتا ہے ظفرہ کے علاج مین ایک دوا جسکا فائدہ قریب کشط اور چھیلنے کے ہے یہ ہے کہ خزف یعنے ٹھیکرا خزف غضار چینی سے لیکر اوپر کے پوست جو روغن سے پیدا ہوتی ہے چینی برتن کے ٹکڑے مین سے اتار کر اچھی طرح پیسین اور جب خوب پس جائے روغن حب القطن سے مخلوط کرکے پھر دونوں ملاکر پیسین اور سلائی جلد مین آنکھ کے داخل کرکے اور اسی سلائی سے دوا لگا کر ظفرہ کو چھیلنا چاہیے اور ہر روز ہمیشہ چند مرتبہ یہی ترکیب کرتے جائین کہ ظفرہ پتلا ہوتے ہوتے بالکل دور ہو جائیگا اور قبل استعمال اس دوا کے آب گرم کے بخار پر سر جھکائین تا کہ آنکھ گرم اور چہرہ سرخ ہو جائے یا حمام مین داخل ہون اور میری رائے یہ ہے کہ شراب کو دیکر اسکے بخارات پر سر جھکائین خواہ تھوڑی سی شراب ممزوج پلائین بعد ازان دوائے مذکورہ سے ظفرہ کو چھیلین کبھی ظفرہ رقیق بلکہ غلیظ مین یہ دوا نافع ہوتی ہے کندر کو پیسکر آب گرم مین بھگوئین تا کہ ایک گھنٹہ گذر جائے اور صاف کرکے اکتحال کرین اور مین نے تجربہ کیا ہے کہ جس شخص کے ظفرہ غلیظ سرخ عارض ہو اور کہنہ ہو کندر کہنہ کو نرم نرم پیسکر آب گرم اسکے سر پر گرائین اور ابھی ہاون سے اسے باہر نکالین اور گرم پانی گراکر دستہ ہاون سے خوب حل کرین تا اینکہ رنگ اسکا سبزی مائل ہو جائے اور بعد ازان استعمال کیا تو اس دوا کو بہت نافع پایا ہے

فصل بارھوین طرفہ کے بیان مین طرفہ ایک نقطہ خون تازہ سرخ رنگ کو کہتے ہین یا کہنہ مائیت جسکی سرخی خالص ہو اور سیاہی آمیز ہو کہ بعض رگون کے شگافتہ ہونے سے یہ قطرہ خون کا جاری ہوا ہے کسیطرح کی چوٹ لگنے سے خواہ کوئی اور سبب ایسا حادث ہوا ہے جس سے رگ پھٹ جاتی ہے مثلا

امتلاے شدید خواہ ورم وغیرہ اور بعد ٹپکنے کے آنکھ مین ٹھہر گیا اور کہنہ ہو گیا منجملہ ان اسباب کے تنگی وجہ سے رگ پھٹ جاتی ہو اور دہلانا اور چھینا اور حرکت عنیف اور روزش سخت واقع کرتی ہو کبھی غلیان خون سے کبھی رگون مین خون ٹپکتا ہو اور طرفہ کا مرض پیدا ہوتا ہو کبھی جو طرفہ چوٹ کیوجہ سے پیدا ہوتا ہو آمین حدقہ چشم بھی تھوڑا سا شگافتہ ہوتا ہو اور جو طرفہ ملتحمہ مین پیدا ہوتا ہو حدقہ کے شگاف سے آمین بے خونی ہوتی ہو علاج کبوتر کا خون یا خون شفانین یعنی بوتیار کا اور خون فاختون کا خواہ وراشین یعنی قمریون کا خصوصا وہ خون جو پرون کے نیچے سے نکلے طرفہ پر ٹپکانا چاہیے اگر مرض کی ابتدا ہو اسی خون مین کوئی دوا دافع بھی ملا دین جیسے وہ مٹی جو بنام قیمولیا معروف ہو خواہ طین ارمنی اور آخر مین اس مرض کے محللات کو ملانا چاہیے حتی کہ زرنیخ تک بھی ملا سکتے ہین ہمراہ گل مختوم کے اور کبھی عورت کے دودھ مین کندر اور آب شور خصوصا جس پانی مین ملح اندرانی گھلا ہوا اور نوشادر خصوصا جب اسمین کندر کی شرکت ہو ٹپکاتے ہین ایضا شیاف دینارجون بہت نفع کرتا ہو ایک دوا کی ترکیب حجر فلفل اور انزروت سے ہموزن دونون لیکر اور دونون کے برابر زرنیخ ملائین ہوتی ہے اور کبھی اسمین ملح اندرانی ملا کر شیاف تیار کرتے ہین اور کبھی خارج سے بھی کو جلا کر شراب خواہ سرکہ سے ملا کر استعمال کرتے ہین اسیطرح کبوتر کی بیٹ سرکہ خواہ شراب سے ملا کر استعمال کرتے ہین یا زبیب خستہ برآوردہ کا ضماد کرتے ہین تنہا خواہ سرکہ ملا کر خواہ اور اجزاے مذکورہ بالا کے ہمراہ خصوصا اگر ورم بھی ہو اسیطرح جبن تازہ اور تھوڑا سا ملح اندرانی خواہ جبن تازہ اور مولی کا چھلکا کلیل الملک مع دم الاخوین اور بیخ سوسن اور زعفران کے خواہ عدس ہمراہ روغن گل اور زردی بیضہ کی اور اکباب یعنے سر جو کا نالیسے آبہاے گرم مین جنمین بابونہ اکلیل الملک خواہ انکے عصارے اور سلاقہ برگ کرنب جوش دیا گیا ہو خواہ برگ کرنب کی تکمید کرین اسے خوب کوٹکر جوش دیکر جو طرفہ قوی اور مزمن ہو گیا ہو اسکی دوا یہ ہو کہ رائی مین دو چند اسکے وزن کے بکرے کی چربی ملا کر ضماد کرین خواہ زرنیخ کو دودھ مین محلول کر کے خواہ انار کو شراب مین جوش دیکر ضماد کرین یا اجوائن اور زوفا کو مادہ گاؤ کے دودھ مین ملا کر استعمال کرین اگر ہمراہ طرفہ کے ملتحمہ مین شگاف بھی پیدا ہو زیرہ چبا کر اور نمک ملا کر تھوڑا سا آب دہن اسپر ٹپکائین اور آنکھ مین ڈالین برگ بید سادہ کا بھی ضماد بہت نافع ہو **فصل تیرھوین دمعہ کے بیان مین** یہ مرض جدید بھی ہوتا ہو اور خلقی بھی ہوتا ہو ابتداے ولادت سے اور جو قسم خلقی نہین ہو آمین سے ایک قسم لازم زمانہ صحت کے ہوتی ہے اور ایک قسم تابع کسی مرض کے کہ اگر وہ مرض جاتا رہے یہ قسم دمعہ کی بھی زائل ہو جاے جسطرح حمیات مین جو دمعہ عارض ہوتا ہو اسکا یہی حال ہو اور سبب دمعہ کا یعنے اس ڈھلکہ کا جو عارضی ہو اور خلقی نہین ہو ضعف قوت ماسکہ ہاضمہ کا ہو جو منبع رطوبات ہو یا کوئی مین آنکھ کے گوسیط جسکا نقصان بنظر طبیعت کے پیدا ہو خواہ کسی تیز دوا کے لگانے سے یا ناخونہ کے قطع کرنیکے بعد یہ مرض بموجب بیان سابق عارض ہوتا ہو مبدا اس رطوبت کا دماغ ہو اور دماغ سے آنکھ مین یہ رطوبت انھین دوراہون مین سے کسی ایک راہ سے آتی ہو جنکا ذکر مکرر ہو چکا ہو جو دمعہ مولود ہو خواہ بعد کٹ جانے گوشہ کے پیدا ہوا اسکا علاج کچھ نہین اور حمیات خواہ اور امراض حادہ مین جو ڈھلکہ عارض ہوتا ہو یعنے وہ امراض جنمین سہر بھی عارض ہو اور حمیات یو میہ مین خواہ حمیات عفنہ دمویہ مین دمعہ اکثر عارض ہوتا ہو اسیطرح اکثر سہر کیوجہ سے جو دمعہ لاحق ہوتا ہو یہ سب اقسام ڈھلکہ کے جلد زائل ہو جاتے ہین اور اگر بعد زوال اصل مرض کے زائل ہو جاے اسی مرض کا تابع ہوگا علاج قانون اسکے علاج مین یہ ہو کہ ایسی دواؤن کا استعمال کرین جنمین قبض کی قوت باعتدال ہو خاص وہ دمعہ جو بعد قطع ظفرہ کے خواہ تاکل سے کسی دوا کے پیدا ہوتا ہو اسکا علاج ذرور اصفر سے اور قرص زعفران اور شیاف صبر اور شیاف زعفران سے ہمراہ بھنگ کے کرنا چاہیے اور آماق چشم پر کندر خواہ دخان کندر کا استعمال کرین اور صبر اور ماميثا اور زعفران سے بھی علاج کرین اور اگر گوشہ بالکل نابود ہو گیا اور از بیخ و بن مستاصل ہوا ہو پھر دوبارہ اسکا اگنا محال ہو اور جو دمعہ ناخونہ کے قطع سے پیدا ہوا ہو اسکا علاج توتیائی ادویہ سے خصوصا کحل جسکا ذکر باب بیاض چشم مین کیا گیا ہو کرین اور جملہ شیاف بازرجت مین اور شیاف ہیض انزروتی اور شیاف سم الطفیقاں ودیگر ادویہ مذکورہ جو قرابادین مین مندرج ہین علاج کون مجرب دوا دمعہ کیواسطے آب انار ترش ہمراہ اور ادویہ مندرجہ ذیل کے ہو صفت اسکی یہ ہو ایک رطل آب انار ترش کو پکائین تا کہ نصف جل جاے اسکے بعد صبر سقوطری اور حضض فلیز ہرج اور زعفران اور شیاف ماميثا ہر ایک سے ایک مثقال مشک بمقدار دو دانگ سب اجزا کو ملا کر چالیس روز تک آفتاب کی گرمی مین رکھین کسی شیشہ کے برتن مین بند کر کے بعد اسکے استعمال کرین نہار منہ حمام مین داخل ہونا بھی اس مرض کے علاج مین نہایت مجرب ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسی طرح حمام مین ٹھہرنا اور سرکہ اور پانی ملا کر آنکھ مین اکثر ٹپکانا اور جو معہ خلقی ہو وہ علاج پذیر نہین ہوتا ہو

فصل چودھوین حول کے بیان مین

حول کثر چشم کو کہتے ہین کبھی یہ مرض اسوجہ سے پیدا ہوتا ہو کہ بعض عضلات محرکہ مقلہ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہو کر مقلہ کو جہت صحیح سے بطرف جہت مخالف کے جھکا دیتا ہو اور کبھی بوجہ بعض عضلات کے حول پیدا ہوتا ہو کہ مقلہ کسی جہت نامناسب مین جھک جاتا ہو بہر حال کبھی بوجہ رطوبت کے کبھی پیدا ہوتی ہو اور کبھی بسبب یبوست کے جیسے امراض حادہ مین عارض ہوتا ہو اگر حول بوجہ تشنج عضل کے پیدا ہو اسکا حدوث فقط عضل محرک سے ہوتا ہو اسلیے کہ تشنج عضلات سے آنکھ مین آفت پیدا ہوتی ہو اکثر حول بعد امراض دماغی مثل صرع اور قرانیطس اور سدر وغیرہ کے عارض ہوتا ہو بوجہ احراق اور یبس یا امتلاء کے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ آنکھ کا زوال اور ہٹ جانا اوپر کیطرف خواہ نیچے کیطرف اس سے وہی مرض پیدا ہوتا ہو کہ ایک چیز کی دو دو دکھلائی دین اور اگر زوال آنکھ کا دونون طرف ہو یعنی نیچے اور اوپر برابر ہو اس سے چندان ضرر پیدا نہین ہوتا ہو **علاج** جو حول پیدائشی ہوتا ہو اسکا زوال نہین ہوسکتا ہو ہان اگر حالت طفلی مین بوجہ رطوبت کے ہو اسکا علاج ممکن ہو اور امید اسکے زوال کی بھی ہو خصوصاً اگر حادث ہو اسکے علاج کی تدبیر یہ ہو گہوارہ کو درست کرین اور چراغ کو جانب مقابل مین حول کے رکھین یعنی جدھر کجی ہو اسکی دوسری جانب مین چراغ رکھین تاکہ طفل ادھر دیکھتا رہے اسیطرح چاہیے کہ سرخ ڈورے جانب مقابل مین باندھین خواہ کوئی اور سرخ چیز کنپٹی کے قریب رکھین یعنے جو کنپٹی مقابل جانب کے ہو یا کان کے قریب رکھین اور یہ ڈورا وغیرہ جو باندھین خواہ رکھین ہمین اسکا لحاظ رہے کہ بآسانی مریض اسے تامل کر سکے اور دیکھ سکے اور بتھوڑی کلفت اسکے دیکھنے سے حاصل ہو کہ بشیر سفید رنگلیت آنکھونکی درستی مین کافی ہوجاتی ہو خونکا نکلوانا بھی آنکھ کو مستقیم اور نظر کو درست کر دیتا ہو جن لوگون کو یہ مرض بڑی عمر مین یا سن شیخوخت مین عارض ہوتا ہو اور سبب عروض کا استرخا یا تشنج رطب ہو واجب ہو کہ استعمال تنقیہ کا بذریعہ استفراغ مذکورہ اور قسم ایارجات کبار وغیرہ کے کوین اور تلطیف تدبیر کا لحاظ کرین اور استعمال حمام محلل کا کرتے رہین منجملہ ادویہ نافع کے حول مین ایک یہ بھی دوا ہو کہ عصارہ برگ زیتون کا سعوط کرین پھر اگر عروض حول کا تشنج یبسی سے ہو نطولات مرطبہ کا استعمال کرین اور اگر تپ نہو شیر مادہ خر پلائے جائین اور ہمین او ورادہان جو زیادہ مرطب ہون شریک کوین حاصل یہ ہو کہ انکی تدبیر مین ترطیب زیادہ کرنی چاہیے اور آنکھ مین آب شفا مین کی تقطیر اور سپیدی بیضہ اور روغن گل کا ضماد کرین کہ ہمین تھوڑی سی شراب ملائین اور چند روز آنکھ کی بندش کرنی چاہیے

فصل پندرھوین جحوظ کے بیان مین

جحوظ کے معنے یہ ہین کہ آنکھونکے ڈھیلے باہر نکل آئین۔ یہ مرض کبھی بوجہ انتفاخ مقلہ چشم سے جو بوجہ ثقل کا ہو اور ہمین امتلا کسی مادہ کا ہو اس سے پیدا ہوتا ہو یا کسی ایسے مقام چشم ضغطہ اور تنگی پیدا ہو جو آنکھین باہر نکل آئین خواہ جو چیزین آنکھ کو باہر نکلنے سے روکے ہوئے ہین یعنی جو عضلات حافظ ہین آنکھونکے باہر نکل آنے سے انمین استرخا پیدا ہو جائے اسوجہ سے جحوظ پیدا ہو پہلی قسم جحوز کی جو بوجہ شدت انتفاخ مقلہ و ثقل اور امتلائے مقلہ سے پیدا ہو انمین امتلا خاص مقلہ مین ہوتی ہو اور کبھی تمام دماغ بلکہ تمام بدن کی امتلاء سے ثقل اور انتفاخ مقلہ مین پیدا ہوتا ہو چنانچہ بروقت احتباس طمث عورات کے یہ امتلائے عام پیدا ہوتی ہے دوسری قسم کا جحوز جو بوجہ تنگی کے پیدا ہو اسکی مثال یہ ہو جیسے بروقت گلا گھونٹنے کے آنکھین باہر نکل آتی ہین یا جیسے بروقت دورہ شدید صرع کے خواہ بعد قے کے یا چلانے کے وقت خواہ عورات کو بعد ایسے دردزہ کے جسمین پیچش زیادہ ہو اور بشیر ہمراہ اسی دردزہ کے ایک مادہ بھی بطرف آنکھ کے رجوع کرتا ہو جسوقت نفاس اچھی طرح جاری نہو کہ تنقیہ رحم کا بخوبی ہو جائے۔ اور کبھی بوجہ فساد جنین خواہ موت جنین اور تعفن جنین کے جحوظ پیدا ہوتا ہو جحوظ کی جو قسم بوجہ استرخاء عضلہ کے پیدا ہوتی ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ جو عضلہ محیط اس عصبہ کو ہو جو مجوف ہو جب عضلہ مین استرخا پیدا ہو اسوقت مقلہ کو سنبھال نہین سکتا اور باہر کیطرف مقلہ مائل ہوتا ہو جسوقت جحوظ فقط استرخائے عضلہ سے پیدا ہوتا ہو بصارت مین بطلان پیدا نہین ہوتا اور کبھی باوجود استرخائے عضلہ کے انہتاک اور لاغری بھی پیدا ہوتی ہو اسوقت بصارت باطل ہوجاتی ہو کبھی دونون آنکھین باہر نکل آتی ہین جیسے خوانیق اور اورام حجب دماغی مین اور ذات الریہ مین اور کبھی اسکا سبب انضغاط ہوتا ہو اور کبھی امتلا بھی ہوتا ہو اور اکثر جحوظ مین ایک دسومت سی نظر آتی ہو اور قرنیہ مین ورم پیدا ہوتا ہو **علامات** جحوظ کی جو قسم بوجہ کثرت اجتماع کسی چیز کے آنکھ مین ہوتی ہو اسوقت ہمراہ جحوظ کے ڈھیلا آنکھ کا مقدار مین بھی بڑا معلوم ہوتا ہو اور اگر جحوظ بوجہ انضغاط

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور تنگی کے پیدا ہو پھر اگر کسی مادہ کی اعانت اس انضغاط پر ہووے جب بھی عظم اور بزرگی مقدار چشم کی پائی جائیگی اور کبھی عظم کا وجود نہوگا اور دونوں
صورت مین احساس ایک تمدد کا ہوتا ہو جو پیچھے کیطرف سے دفع کرتا ہو اور اس تمدد کی شناخت سبب مرض سے بخوبی ہوتی ہو اور جو قسم جحوظ کی
بوجہ استرخائے عضلہ کے پیدا ہو اُسمین حدقہ چشم عظیم نہین ہوتا اور نہ زیادہ تمدد محسوس ہوتا ہو باطن کیطرف اور آنکھ باوجود جحوظ کے بے آرام اور [illegible] ہوتی ہو
علاج خفیف جحوظ کیواسطے فقط ایسی بندش جو اسے اندر کرے کافی ہوتی ہو کہ بعد پٹی باندھنے کے چت لیٹا رہے اور غذا مین خفت ملحوظ رہے اور
حرکت بھی کم کرنے پاے اور آنکھ ہر وقت بند رہے. اگر باوجود ان تدبیرات کے کسی دوا کی اعانت کی ضرورت ہو شیاف سماق کا استعمال کرین
جحوظ قوی اگر بوجہ مادہ کے ہو تنقیہ کی ضرورت تمام بدن خواہ فقط سر کے تنقیہ کی ہوگی انہین ادویہ سے جو مکرر مذکور ہو چکی ہین مسہلات اور فصد اور
حجامت صدغین اور حقنہ ہاے گرم وغیرہ اور حاصل یہ ہو کہ اسہال اس مرض مین نہایت نافع ہو اور اکثر اصناف جحوظ مین منفعت اسکی ظاہر ہوتی ہو
اور اسیطرح قفا پر سینگیان لگوانا اور واجب ہو کہ ہمیشہ ابتداے جحوظ مین ضماد صوف سے کرین جیسے سرکہ مین ڈبویا ہوا اور نطول وجہ کا آب سرد سے خواہ آب
نمک بارد سے کرین خصوصاً جب اس پانی مین قابضات مسدد مثل پوست انار اور طلیق اور خشخاش اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ کے پکائی گئی ہون اور
اگر جحوظ بوجہ امتلاء کے ہو تو یہ سب تدبیرات ہر وقت مفید ہونگے اور اگر امتلا ہو بعد زمانہ ابتدا کے تحلیل مادہ کی کرنی چاہیے اور اگر استرخا سے یہ مرض
پیدا ہو واجب ہو کہ استعمال ایارجات اور غرغرہ کا اور شمومات اور بخورات مشہورہ کا کرین اور اگر بوجہ انضغاط کے جحوظ پیدا ہو تو قابض کا استعمال کرین منجملہ ادویہ نافع
کے توتیا اور جحوظ مین آرد باقلے کا ہمراہ گل سرخ اور کندر اور سپیدی انڈے کی بطور ضماد کے استعمال کرین اور خستہ خرما جلا کر سنبل الطیب کے ہمراہ توتیا اور جحوظ کو
مفید ہو **فصل سولھوین غور عین کے بیان مین** یہ مرض عکس جحوظ کا ہو آنکھین اندر گھس جانا خواہ انکا چھوٹا ہونا حیات مین ہوتا ہو خصوصاً جب
بیداری مفرط عارض ہو اور بعد استفراغات اور خواب و رغم اور الم کے جو افراط سے ہو خواب کی وجہ سے جب یہ مرض عارض ہوتا ہو اُسمین آنکھ کی تنگی
اور بوجھ اور بدشواری حرکت کرنا پلکون کا پیدا ہوتا ہو مگر حدقہ چشم کی حرکت مین دشواری نہین ہوتی حکایت ہو کہ بعض آدمیون کو اختلاف شقین یعنے
دونون جانب داہنی بائین مین برودت شدید اور حرارت شدید عارض ہوئی اسیوجہ سے جس جانب مین برودت تھی ادھر کی آنکھ مین غور اور صغر عارض
ہوا یہ سب امور بخوبی معلوم رہین **فصل سترھوین زرقت کے بیان مین** کبودی چشم کی کبھی اس سبب سے پیدا ہوتی ہو کہ طبقات چشم مین ایک
سبب پیدا ہوتا ہو یا بوجہ رطوبات چشم مین کوئی سبب پیدا ہوتا ہو. رطوبات کے سبب کا حال یہ ہو کہ اگر جلیدیہ کی مقدار زیادہ ہو اور رطوبت بیضیہ صاف
اور قریبہ الوضع بطرف خارج کے ہو اور مقدار انکی معتدل ہو خواہ کم ہو اسوجہ سے آنکھ مین کبودی پیدا ہوگی اگر طبقات سے کسی قسم کی ممانعت نسبت
اثر رطوبات کے نہ پہونچے اور اگر رطوبات مکدر ہون خواہ رطوبت جلیدیہ کم ہو اور بیضیہ زیادہ اور بکثرت ہو اسوقت ایک تاریکی مثل ظلمت آب کے
پیدا ہوگی خواہ اگر جلیدیہ غائر ہو یعنی اندر کیطرف زیادہ چھپی ہو اُسوقت آنکھ کی رنگت سرمہ گون ہوگی. طبقات مین جو سبب آنکھونکی رنگت کا ہوتا ہو اسکا
بیان یہ ہو کہ طبقہ عنبیہ اگر سیاہ ہو اسکے سبب سے آنکھ سرمہ گون ہوگی اور اگر آنکھ مین زرقت ہو بوجہ عدم نضج کے یہ رنگ پیدا ہوگا جیسے نبات اور
اقسام میوون کے کہ ابتداے ظہور اور بروز مین انکا رنگ بخوبی ظاہر نہین ہوتا بلکہ مائل بسپیدی ہوتا ہو پھر جیون جیون نضج اور پختگی اُنمین ظاہر ہوتی جاتی
سبزی رنگ مین آتی جاتی ہو اور اسیوجہ سے لڑکونکی آنکھون مین بھی کبودی ہوتی ہو اور بعض لڑکونکی آنکھ شہلا یعنے میش چشم ہوتی ہو اور یہ کبودی رطوبت
زائدہ سے ہوتی ہو کبھی زرقت بوجہ تحلل اس رطوبت کے ہوتی ہو جسکے تابع آنکھ کا رنگ ہو بشرطیکہ رطوبت محللہ مین بخوبی نضج آگیا ہو جیسے نبات کے اقسام
کی جب رطوبت تحلل ہو جاتی ہو مائل بسپیدی ہو جاتی ہو اور یہ زرقت بوجہ غلبہ یبوست کے پیدا ہوتی ہو بیمارونکی آنکھ مین بھی میش چشمی اور اسیطرح مشائخ
کی آنکھ اسیوجہ سے شہلا ہو جاتی ہو اسلیے کہ مشائخ کی رطوبت غریزی متحلل ہو جاتی ہو اور رطوبت غریب کی انکے ابدان مین کثرت ہوتی ہو کبھی کوئی آنکھ
کبود چشم بوجہ سبب کے اول خلقت سے ہوتا ہو اسلیے کہ خلقت چشم جس چیز سے ہوئی ہو اُسی مین یبوست تھی اور کبھی خلقت زرقت اسوجہ سے ہوتی ہے
کہ دو آنکھون مین سے کوئی ایک آفت رطوبت خواہ یبوست کی ابتداے خلقت سے عارض ہوتی ہو. ایسی زرقت چشم کی شناخت بصارت کی جودت اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

کدورات سے ہوتی ہو ان بیانات سے معلوم ہوا کہ زرقت طبعی بھی ہوتی ہو اور عارضی بھی ہوتی ہو اور شہلت یعنی میش چشمی کا حدوث بوجہ اجتماع اسباب
قلت اور زرقت کے ہوتا ہو کہ جس وقت آنکھ میں سرمہ گونی اور کبود ہونے کے اسباب مجتمع ہوں انہیں کے اجتماع سے میش چشمی پیدا ہوتی ہے اگرچہ
میش چشمی جو اسباب بادی سے عارض ہو بنا برگمان اینادقلس حکیم کے اس آنکھ میں کبودی ہوگی اور ابصارت نہوگی اسلیے کہ جو رطوبت آلۂ ابصارت ہو
اس آنکھ میں مفقود ہوتی ہو بعض ایسے لوگ جنکی آنکھ سرمہ گون ہوتی ہو کبودی آنمیں کم ہوتی ہو اور ابصار میں بھی کمی کرتی ہو بشرطیکہ زرقت کسی آفت سے
پیدا نہوئی ہو سبب اسکا یہ ہو کہ جو سرمہ گونی چشم کی بسبب رطوبت بیضیہ کے ہوتی ہو نفوذ اشباح الوان کو بوجہ بیاض کے مانع ہوتی ہو اسلیے کہ بیاض کو شفافت
تضاد ہو اسیطرح جو زرقت چشم بوجہ کدورت رطوبت کے پیدا ہوتی ہو اور یہی جو کبودی کثرت رطوبت سے عارض ہو کہ یہی جب درجہ کثرت کو پہونچے گی
تیز بینی اور خروج شعاع کو آگے کیطرف پر اجابت تام نہ کرسکے گی اگر آنکھ میں کبودی بسبب قلت رطوبت بیضیہ کے پیدا ہوئی ہو رات کو خواہ تاریکی میں
بنسبت دن کے ایسی آنکھ زیادہ دیکھے گی اور خوب نظر آئیگا اسلیے کہ روشنی اور ضوء نہار سے تحریک مادہ قلیل میں عارض ہوتی ہو اور اسی تحریک کی وجہ
ابصار اور تبین سے وہ آنکھ باز رہتی ہو اور ایسی حرکت تبین اور انکشاف سے ضرور باز رکھتی ہو جیسے اندھیرے کی چیز اوجالے سے معلوم نہیں ہوتی ہو اور روشنی
سے تاریکی میں اگر دفعۃً داخل ہوں مطلق نظر نہ آئیگا. جو آنکھ سرمہ گون بوجہ رطوبت کے ہو اس سے رات کو کم نظر آتا ہو وجہ اسکی یہ ہو کہ ابصار محتاج تیز بینی
اور تحریک مادہ بصارت کا بطرف خارج کے ہو اور مادہ رطوبت کا بوجہ کثرت اس فعل کو قبول نہیں کرتا ہو جسطرح کہ مادہ قلیل شب کو مطیع ہوتا ہو اور جو آنکھ
سرمہ گون بسبب طبقہ کے ہو اس سے جمیع بصر زیادہ ہوتی ہو **علاج** اکتحال بیخ خشک سے جسکو پانی میں جوش دیکر اسقدر گہرا کیا ہو کہ مثل شہد
کے ہو جاوے اور بعد اسکے خشک کریں بہت مفید اور مجرب ہو خواہ اثمد اصفہانی تین درہم مروارید ایک درہم مشک اور کافور ہر ایک ایک دانگ وہ دوا
چراغ کا جسمیں زیت اور روغن زنبق جلایا ہو دو درہم زعفران ایک درہم سب کو بذریعہ سحق ایک ذات کرکے استعمال کریں اور تنہا زعفران خواہ
روغن زعفران حدقہ چشم کو سیاہ کرتا ہو اسیطرح عصارہ عنب الثعلب یا عصارہ کشک دو درہم مازو سائیدہ ایک درہم خستہ زیتون جو درخت پر سیاہ
ہو گئی ہو روغن کنجد سیاہ عنبر مقشر ہر ایک ایک درہم آتش نرم میں پختہ کرکے اکتحال کریں یہ بھی مجرب ہو کہ بندق یعنی ریٹھہ کو جلا کر زیت میں ملا کر بیخ چقل
زرق کی مالش کریں **ایضاً** سلائی کو اندرائن کے پھل میں داخل کرکے اکتحال کریں اسکے اثر کا اسقدر دعویٰ کرتے ہیں کہ بلی کی آنکھ کو سیاہ کردیتا ہو
اسیطرح جیسے چلغوزہ یعنی چلغوزے کے چھلکے مسحوق اور سائیدہ کرکے استعمال کریں خواہ ایک جزو اقاقیا اور چھٹا حصہ اسکا مازو بذریعہ آب شقائق نعمان کے
گیلا کریں اور اسکا عصارہ بطور قطور کے استعمال کریں اسیطرح عصارہ بھنگ اور عصارہ پوست انار اسیطرح طیر سیاہ زنجی ہو یا حبشی اسکے گوشت کا
استعمال خواہ حبش کی دایہ دودھ لڑکے کو پلاوے جب بھی زرقت چشم کی زائل ہو جاتی ہو **مقالہ تیسرا جفن کے احوال کا بیان** اور اس
مقالہ میں چند فصلیں ہیں **فصل اول قمل اجفان کے بیان میں** قمل جوں کو کہتے ہیں مادہ قمل کا ایک رطوبت عفن ہو کہ اسے طبیعت بطرف
جلد کے دفع کرتی ہو اور قوت مسیہ کی بھی اعانت ہوتی ہو اسلیے کہ یہ قوت حرارت غیر طبعی کو متولد کرتی ہو. اکثر جسے یہ مرض لاحق ہوتا ہو وہی ہو جسکی
غذا میں متعفن چیزوں کا استعمال زیادہ ہو اور ریاضت کم کرتا ہو اور اسکے مزاج میں تنظیف اور نفاست نہو اور حمام کا استعمال بھی نہ کرتا ہو اور میلا کثیف
اکثر رہتا ہو **علاج** یہ ہو کہ پہلے تنقیہ بدن اور سر کا کریں اور اطراف چشم کے مادہ کو بموجب قواعد مذکورۃ الصدر نکال ڈالیں خصوصاً غرغروں سے
جنمیں رائی اور سرکہ شریک ہو اسکے بعد آنکھ کے دھونے کا اہتمام کریں اور طلا آب دریائے شور خواہ اور شور پانی اور کبھی پانی سے کریں اور پلکوں کی
بانہہ پر اسطرح ایسی دوا کا کریں جیسے پھٹکری اور نصف مقدار مویزج اور کبھی صبر اور بورۂ ارمنی ہر ایک جزو بھی زیادہ کرتے ہیں اور بہتر یہ ہو کہ دوا یہ
خل میں گوندھی جائیں اگر مویزج کو ہمراہ بورۂ ارمنی کے استعمال کریں اس مرض کیواسطے دوائے جید ہو **فصل دوسری سلاق کے بیان میں**
پلکوں کے موٹے ہوجانے کو سلاق کہتے ہیں زبان عربی میں اور یونانی میں انجوسیا پلکیں کبھی اسقدر موٹی ہوتی ہیں کہ بال گر پڑتے ہیں اور پپوٹے کی بانہہ
میں قرحہ پیدا ہو جاتا ہو اسکے تابع فساد چشم ہوتا ہو. اکثر سلاق کا مرض بعد آشوب چشم اور رمد کے عارض ہوتا ہو بعض اقسام اسکے حدیث العہد

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتے ہین اور ایک قسم عتیق اور کہنہ وہ نہایت ردی ہے **علاج** اگر سلاق تازہ حادث ہوا ہے اسکے واسطے یہ ضماد نافع ہے مسور کو گلاب مین جوش دیکر استعمال کرین خواہ تخم خرفہ تخم کاسنی ہمراہ رونگل اور سپیدی بیضہ کی لگائین مگر اسکا استعمال شب کو کرنا چاہیے اور بعد استعمال دوا کے اہتمام کرین یا مسور مقشر اور سماق شحم رمان اور گل سرخ ان سب کو سفنج مین شب کو گوندھین اور استعمال کر کے صبح کو اہتمام کرین ہمیشہ حمام کا استعمال کرنا اس مرض کیواسطے نہایت نافع ہے اگر سلاق کہنہ اور مزمن ہو چکا ہے اسکے علاج مین حجامت ساق اور فصد عروق جبہہ کرنا چاہیے اور ہمیشہ استعمال حمام کا کرنا چاہیے جو ادویہ خاص موضع مرض پر لگانے کے ہین انمین سے ایک یہ ہے کہ نحاس محرق نصف درہم زاج تین درہم زعفران فلفل ایک درہم شراب مازو مین بقدر پین کہ مثل شہد کے قوام ہو جاے اور رقیق ہو اور اجفان کے باہر استعمال کرین بطور لیپ کے جو سلاق بعد رمد کے عارض ہوا سکے واسطے شیاف مجرب ہو چکا ہے نسخہ زاج اصفر سوختہ زعفران سنبل الطیب کمد ایک جزو شادنج دس جزو شیاف بنا کر ملک کو اس سے کھجلائین

فصل تیسری جشار اجفان کے بیان مین جشار اجفان کے یہ معنے ہین کہ اجفان مین دشواری حرکت کی عارض ہو بند کرنے مین یعنے کھولنے کے بعد آنکھ کا بند کرنا دشوار ہو اسیطرح بند کرنیکے بعد کھولنا بھی دشوار ہو اور باوجود اس دشواری کے درد اور سرخی بلا رطوبت بھی اکثر پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ بات بھی ضرور ہوتی ہے کہ آنکھ کھولنے کو پسند نہین کرتا جب نیند سے چونکے. اور یہ بھی ضرور ہے کہ اس مرض مین اکثر خشک کیچڑ آنکھوں سے جدا ہوتا رہتا ہے اور اسمین صلابت بھی ہوتی ہے اور سیلان اشک اس مرض مین نہین ہوتا مگر کسی سبب عارضی کیوجہ سے البتہ کبھی سیلان بھی عارض ہو جاتا ہے اسلیے کہ یہ مرض اکثر بوجہ یبوست کے یا خلط لزج مائل بہ یبوست کے پیدا ہوتا ہے مگر کبھی درد اور سرخی ہوتی ہے لیکن اگر کھجلی ہو اور مادہ ایسا نہو کہ بطرف آنکھ کے گرتا ہو اسوقت اس یبوست کا نام عین رکھتے ہین اور اکثر اس مقام پر ایک مزاج حار یا مادہ کثیر غلیظ ہوتا ہے کہ اسکے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے **علاج** واجب ہے کہ ہمیشہ آنکھ کو تکمید کرتے رہین اسفنج کو نیم گرم پانی مین ڈبو کر اور ہمیشہ اہتمام آب شیرین سے کرتے رہین جو حرارت برودت مین معتدل ہو اور آنکھ پر سوتے وقت سپیدی بیضہ کی رکھین رونگل مین لت کر کے اور سر کو ہمیشہ مرطبات اور ادہان مین غرق رکھین نطولات اور سعوطات مرطبہ مثل روغن بنفشہ اور نیلوفر وغیرہ کا استعمال کرتے رہین اور کسی قرینہ حالیہ سے دریافت ہو کہ یبوست کے ہمراہ مادہ صفراوی بھی موجود ہے تو ہین راس کی لبلاب سے کرین کہ اسمین خاصیت نفع کی ہے اور اگر کوئی مادہ غلیظ مجفف کا وجود مظنون ہو کہ وہ محتاج تحلیل کا ہے لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان کو دودھ مین نکالکر استعمال کرین کہ یہ دونون ملا کر اگر آنکھ پر لگاے جائین جشار کو بھی زائل کرینگے اور خلط ردی کا استفراغ بھی ہو جائیگا منجملہ ادویہ مجربہ کے اس مرض مین چربی مرغ کی اور لعاب اسبغول ہے اور موم اور روغن گل ہمیشہ آنکھ پر لگایا کرین اور کبھی کبھی اگر شیاف ارسطراطس سے آنسو جاری کرین بھی مفید ہوتا ہے چنانچہ اگر ابتدا مین اس مرض کے اگر مرض ہو استعمال ایسے سرمہ کا کرین جنکے لگانے سے آنسو جاری ہوتے ہین تحلیل مادہ غلیظ کی ہوتی ہے اور بسیلان مین آکر مادہ مذکورہ بہ جاتا ہے اور جو رطوبات رقیق ہین خواہ قریب بہ رقت ہین وہ نکلکر نکل جاتے ہین اور انکی تحلیل اور فنا بذریعہ تحلل ہو جاتی ہے

فصل چوتھی غلظ اجفان کے بیان مین گندہ ہو جانا اجفان کا تابع جرب و رخارش کے ہوتا ہے اور کبھی بوجہ استعمال طلاہاے باردہ کے جو پلکون پر بکثرت کیا ہو غلظ اجفان پیدا ہوتا ہے **علاج** اسکا یہ ہے کہ جو رداور حجر ارمنی اور خستہ خرما جلا کر روغن ناردین مین تحنیک کر کے اکتحال کرین اور حمام کا استعمال ہمیشہ کرتے رہین اور پرہیز کرین نبیذ کے استعمال سے کبھی سلائی ارشیاف حجر لین سے چھیلتے ہین اور چھیلنے سے کبھی رمد کا بھی علاج کیا جاتا ہے جیسا کہ مرض سلاق مین بیان ہوا

فصل پانچوین تہیج اجفان کے بیان مین کبھی تہیج اسباب خاص سے مثلاً سوء مزاج رقیق اور بخارات سے عارض ہوتا ہے خواہ ضعف ہضم اور بدہضمی سے عارض ہوتا ہے جیسے کہ سہر اور حمیات مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی اوائل استسقا مین خواہ سوء القنیہ مین یا اورام باطنی مین جو رطوبت سے پیدا ہوں جیسے ذات الریہ اور شرغس وغیرہ انمین بھی تہیج اجفان عارض ہوتا ہے اگر ناقہین کے اجفان مین تہیج پیدا ہو جس بیماری سے انکو نقاہت عارض ہوئی ہے اسکے نکس کا خوف ہو گا خصوصاً جسوقت تمام اعضا مین ضمور اور لاغری ہو اور آنکھ مین تہیج اور انتفاخ باقی ہو **علاج** تہیج اجفان کا قطع سبب سے کرنا چاہیے اور تکمید بخار گندم سے علاج عام ہے

فصل چھٹی ثقل اجفان کے بیان مین کبھی ثقل اجفان بسبب تہیج اور اسباب تہیج کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ ضعف

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوت اجفان کے ثقل پیدا ہو خواہ سقوط قوت عارض ہو جس طرح دق میں اسیوجہ سے گرانی پلکوں میں عارض ہوتی ہے اور کبھی بوجہ غلط اور شرناق کے عارض ہوتا ہے اور کبھی ابتدائے نوائب حمیات میں ثقل اجفان پیدا ہوتا ہے اور استرخا بھی عارض ہوتا ہے **فصل ساتوین التصاق دونون پلکوں کا نزدیک** کویہ کے کویہ اور کنارے کے قریب خواہ اور کسی جگہ چسپیدہ ہونا اجفان کا کبھی عارض ہوتا ہے۔ اور کبھی آنکھ کے ڈھیلے سے بھی پلکین چسپیدہ ہوتی ہین خواہ ملتحمہ سے یا قرنیہ سے خواہ دونوں سے اور کبھی کویہ کے ایک جانب سے منجملہ دونون جانب کے اور وسط سے چسپیدہ ہوتی ہین اور کبھی ساری پلک چسپیدہ ہوجاتی ہے سبب اس مرض کا یا قروح ہوتے ہین جو حادث ہون خواہ شگاف اور چھل جانا کسی پردہ کا آنکھ کے ڈھیلے سے جیسے سبل وغیرہ خواہ ہتھ کے چھیلنے سے خواہ جرب جفن کے چھیلنے سے بشرطیکہ بعد چھیلنے کے داغ امس آلہ داغ سے نہ دیا گیا ہو جسکا بیان ہم ابواب سابق مین کرچکے ہین اور بخوبی رعایت ان شروط کی جو چھیلنے کے بعد خواہ عین بروقت چھیلنے کے درکار ہونہ کی ہو اور بخوبی سرانجام کا رمین اہتمام نہوا ہو **فصل آٹھوین سدیہ کے بیانمین** زیادتی لحمی ہے پھنسی کی شکل پر آنکھ کے ڈھیلے پر پیدا ہوتی ہے اگر یہ زیادتی کویہ اور کنارے پر ہو تدبیر صائب یہی ہے کہ آہنی جراحت ڈالین اسکے بعد جو علاج غرب کا ہے وہی علاج کرین خواہ باسلیقون اور دوائے نظیمی سے اور ادویۂ ظفرہ خصوصا شیاف زرنیخ ہواور پرہیز کو رہو چکا اس سے علاج کرین۔ اگر اس زیادتی لحمی مین سپیدی اور سیاہی ہو اسکا علاج ناخونہ کے علاج خاص سے کرنا چاہیے جیسا ہم نے بیان کیا ہے **فصل نوین انقلاب جفن کے بیانمین** اور اسکو شترہ کہتے ہین پلکوں کا پلٹ جانا تین اقسام پر ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ پلک مین تقلص اور سمٹنا پیدا ہو کہ سپیدی چشم کو نہ چھپا سکے اسکا عروض کبھی براہ خلقت کے ہوتا ہے اور کبھی بوجہ قطع اور بریدہ کے جو عمل بالید سے سبطر نکا ضرر پلکوں کو پہونچے پیدا ہوتا ہے اور ایسی آنکھ کو عین ارنبیہ کہتے ہین۔ دوسری قسم جو صنف اوسط ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ بعض مقدار کو سپیدی چشم کی قطع نہ کرے اور کھلی رہین اور اسکا نام قصر جفن ہے یعنے پلک چھوٹی ہوگئی ہے اس قسم کا سبب بھی بعینہ سبب قسم اول کا ہے مگر بنسبت اسکے اقل اور کمتر ہے اثر مین تیسری قسم یہ ہے کہ اوپر کی پلک نیچے والی پلک پر منطبق ہو کبھی یہ تینون قسمین بوجہ تشنج عضلہ منطبقہ جفن کے عارض ہوتی ہین یعنے جس عضلہ سے چسپیدہ ہونا پلک کا متعلق ہے اس مین تشنج پیدا ہو کر اس فعل کو ناقص خواہ باطل کردیتا ہے **فصل دسوین بردہ کے بیانمین** بردہ ایک رطوبت ہے جو غلیظ اور متحجر ہوجاتی ہے اندرون جفن کے اور چونکہ مائل بسپیدی ہوتی ہے اسیوجہ سے مشابہ بردہ یعنے تگرگ خواہ اولے کے ہوتی ہے **علاج** لطوخ کرین جرک اور میل سے کوزہ آہنگران کے اور گھراغیرہ کا چرک جو فلزات کے گھلانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی اسپر دو ملنگل اور صمغ بطم اور انزروت زیادہ کرکے استعمال کرتے ہین خواہ اشق کو سرکہ مین ہمراہ بارزد اور حلتیت کے پیسکر طلا کرین خواہ طلاے اور بیاسوس جو علاج شعیرہ مین مذکور ہے اسکو طلا کرین **فصل گیارھوین شعیرہ کے بیانمین** شعیرہ ایک ورم مستطیل کا نام ہے جو پلکوں کی باڑھ پر ظاہر ہوتا ہے مشابہ جو کے شکل مین اور مادہ اس ورم کا اکثر خون ہوتا ہے **علاج** فصد اور استفراغ بذریعہ ایارج کے جیسا مکرر معلوم ہو چکا کرنا چاہیے اسکے بعد کیکنچ کو پانی مین گھولکر مقام مرض کو اس سے آلودہ کرین کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ ہے۔ کما قال شحم گداختہ اور آرد جو خواہ شورہ کے خواہ پنیر گرم کرکے مکرر اسپر پھیرنا بہت نافع ہے اسیطرح زیت مغلوف الراس یعنی سر تراشیدہ خواہ سر خراشیدہ خواہ پانی مین جو کو جوش دین یا خون کبوتر یا خون ورشین اور شغانین سے ضماد کرین۔ خواہ تھوڑا سا بورہ ارمنی اور بہت سا شورہ ملا کر کے اور خاص شعیرہ کی ذمین خواہ طلاے اور بیاسیوس کا استعمال کرین نسخہ اسکا یہ ہے۔ کندر مرکی مکدا ایک جزو لاذن ربع جزو موم پھٹکری بورہ ارمنی مکد نصف جزو دو روغن سوسن مین ملا کر طلا کرین **فصل بارھوین شرناق کے بیانمین** شرناق ایک سفروتی لحمی ہے جو اوپر کی پلک مین پڑجاتی ہے اور اس فزونی کیوجہ سے آنکھ کے کھلنے مین دشواری ہوتی ہے اور پلک کو مثل عضو مسترخی کے کردیتی ہے اور یہ زیادتی ملتحمی یعنی پر گوشت ہوتی ہے اور متحرک رہتی ہے جیسے سلعہ حرکت کرتی ہے اور اکثر عروض شرناق کا صبیان اور مرطوبین کی آنکھ مین ہوتا ہے خواہ جن لوگونکی آنکھ مین دمعہ اور رمد بکثرت عارض رہے۔ انکی آنکھ مین شرناق عارض ہوتا ہے ایک علامت خاص شرناق کی یہی ہے کہ جب اسے دو انگلیوں سے دابین اور پھر انگلیونکو جدا کرین بیچ مین انتفاخ کے نتو اور بلندی زیادہ پیدا ہوگی **علاج** اسکا دستکاری اور عمل بالید سے اسطرح کرین کہ مریض کو سیدھا بٹھا کر اسکا سر پیچھے کیطرف کھینچین اور پیشانی کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

جلد آنکھ کے قریب سے اوپر کیطرف چڑھائین کہ اوپر والی پلک بخوبی اُٹھ جاے اور معالج پلک کو بیچ مین سبابہ اور انگشت میانہ لیکر تھوڑا سا دبا ے پس مادہ مجتمع ہو کر دونون انگلیون کے بیچ مین آجائیگا اور جلد کا سرا وسط حاجب سے باہر کیطرف کھینچین جسوقت فزونی شرناق کی اونچی ہو کر بخوبی ظاہر ہو جاے جلد کو اس مقام کی بہت نزاکت اور سبکی سے کاٹین کہ اثر قطع کا اندر تک نہ پہونچے اور احتیاط اسی مین ہو کہ جلد کو دو تین مرتبہ مین کاٹین تاکہ ایسا نہو کہ دفعہ واحد سے زخم گہرا لگ جاے اور ضرر پہونچے پھر چونکہ اصلی غرض اس زخم لگانے سے یہی ہو کہ جرم شرناق کا نمایان ہو جاسکو پہلے ہی زخم مین کھل جاے اس سے بہتر کیا بات ہو ورنہ اور زیادہ چاک کرین تاآنکہ خوب کھل جاے جب شرناق کا جرم جدا ہو کر بخوبی نمایان ہو معالج کو چاہیے کہ اپنے ہاتھو مین پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو نکال لے اور داہنے بائین حرکت دیکر خوب ہلاے تاکہ اپنی جگہ سے ہٹ جاے اور جگہ چھوڑ کر الگ ہو جاے اور باینہمہ اسکا بھی لحاظ رکھین کہ جسقدر شرناق کا جرم داہنی خواہ بائین جانب سے جدا ہو گیا ہو اسی کو جدا کرین اور جسطرف متصل ہو اور جدا نہین ہوا ہو اسے بجنسہ رہنے دین کہ اسکا ازالہ تحلیل سے بذریعہ نمک کے کیجیے اسطرح پر کہ نمک اسپر چھڑک کر ایک کپڑا سرکہ مین تر کر کے اسپر رکھین پہلے دن فقط یہی ترکیب کرین جب دوسرے دن کی صبح تک مریض رمد سے محفوظ رہے اور آشوب چشم سے عارض نہوا دو یہ طرز سے علاج کرین اور انمین حضض اور شیاف مامیثا زعفران وغیرہ داخل کرین کبھی جو شرناق کہ جلد سے بعد ایسی تدبیر کے جدا نہو بذریعہ بالون کے اسطرح پر سے چھیلتے ہین اور الگ کرتے ہین کہ بالونکو ایک چھوٹی سی گدی کپڑے وغیرہ کی ہو مین گاڑکر نیچے شرناق کے رکھین اور داہنے بائین حرکت دین غالبًا جدا ہو جائیگا خواہ یہی ترکیب پر کی نوک سے کرین شرناق کے چاک کرنمین اتنی احتیاط ضرور ہو کہ اندر تک اثر زخم کا نہ پہونچے اسلیے کہ چاک کرنیوالا اگر پلک کو زور سے کھینچیگا اور گہرا چاک کریگا کہ جلد اور جھلی جو شرناق کے نیچے ہو اس تک صدمہ اسکا پہونچے اور اس مقام کی چربی نمودار ہو جاے اور پھر جب انگلیون سے شرناق کو چھوڑائیگا یعنے جن انگلیون کو اوپر ہم کہہ چکے ہین کہ سبابہ اور وسطی مین پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو جدا کریگا تو بوجہ اشتباہ جرم شرناق اور اس چربی کے جو کہ جھلی کے اندر سے نمایان ہوئی ہو تمام جرم شرناق جدا نہو گی بلکہ کسیقدر بقیہ رہجائیگا کہ اسکی جہت سے جذب مواد بذریعہ پیدا ہونے درد کے ہوگا اور ورم حار پیدا ہوگا اور خواہ یہ بقیہ سخت اور با صلابت بطور نوک اور بڑھکے باقی رہے گا جو شرناق سے زیادہ موذی ہوگا اور بیشتر اس تیزدستی کا ثمرہ یہ بھی ہوگا کہ جو عضلہ آنکھ کو اوپر اٹھانے کی حرکت دیتا ہو اسمین سے ایک مقدار صالح کٹ جائیگی اسکے کٹنے سے خرابی یہ ہوگی کہ پلک کا کھلنا اوپر کیطرف اچھی طرح نہو سکیگا. جو شرناق حدیث العہد اور ضعیف ہو یعنی خوب گندہ اور مستحکم نہوا ہو اسکے ازالہ مین فقط ادویہ محللہ کافی ہوتی ہین عمل جراحی کی ضرورت نہین ہوتی **فصل تیرھوین توثہ کے بیانمین** توثہ ایک نرم گوشت اندر پلک کے پیدا ہوتا ہو کہ اس سے ہمیشہ خون سرخ بہا کرتا ہو خواہ سیاہ خون اور سبز جاری رہتا ہو **علاج** اسکا تنقیہ مجففات اکالہ سے کرین اور شیافات حارہ کا استعمال کرین جب توثہ گل کر فنا ہو جاے اسوقت ایسے ذرور اور شیافات کا استعمال کرین جو انبات لحم کردین جنکا ذکر قروح اجفان مین کیا جاتا ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ علاج حکہ او جرب کے قریب اسکا بھی علاج ہو **فصل چودھوین تحجر کے بیانمین** ورم صغیر جو پلکھنے مین آے اور متحجر ہو جاے اس سے نجات بذریعہ عمل جراحی کے ہوتی ہو اسکے بعد استعمال ادویہ قروح اجفان کا کرتے ہین **فصل پندرھوین قروح جفن اور انخراق کے بیانمین** اگر پلکونمین زخم پڑجائین خواہ شگاف کسی قسم کا عارض ہوا سپر ضماد عدس اور پوست انار کا جو سرکہ مین جوش دیا ہو لگاتے ہین جب خشک ہو کر ریشہ پڑ کے گر جاے اور کچھ بقیہ باطن جفن مین باقی رہے شیاف کندر اور شیاف آبار معہ شیاف صطفیقان اور شیاف احمر لین کے استعمال کرین پلکوکا شگاف التیام اور پورے کو قبول کرتا ہو اسیطرح اور جلد کا انخراق علاج پذیر ہوتا ہو اور علاج اسکا مذکور ہو چکا اسیطرح اسکا بھی علاج کرنا چاہیے **فصل سولھوین جرب اور حکہ اجفان کے بیان مین** پلکونمین جرب اور حکہ کے حدوث کا سبب ایک مادہ شور بورقی خون گرم سے خواہ کسی اخلاط حارہ سے ہوتا ہو اور پہلے حکہ یعنے خارش خشک پیدا ہوتی ہو بعد ازان تر ہو جاتی ہو اور اکثر پیچھے قروح چشم کے یہ مرض پیدا ہوتا ہو ابتدا مین تھوڑی سی خارش خشک پیدا ہو کر خشونت عارض ہوتی ہو اسکے بعد پلک سرخ ہو جاتی ہو. اسکے بعد جرب تینی یعنے دانہ بشکل دانہ انجیر کے پیدا ہوتے ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور یونانی میں اسکو سوقونیس کہتے ہیں پھر اسکے بعد جرب صلب بروقت شدت انشقاق حکہ اور ورم کے پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر جرب کے ہمراہ رمد بھی ہو پہلے رمد کا علاج کرنا چاہیے بعد ازاں جرب کا مداوا کرینگے لیکن رمد کے علاج کرتے وقت بھی رعایت جرب کی ضرور کرنی چاہیے اور یہی حال اور یہی حکم علی العموم جہاں پر دو مرض خواہ زیادہ مجتمع ہوں ملحوظ ہے کہ ابتدا علاج کی اشد اور اہم سے کریں اور اگر تقرح خواہ ورم پیدا ہو ہرگز استعمال ادویہ حادہ وغیرہ وکانہ کریں لیکن دوسری اور تیسری قسم جرب کی انواع مذکورۂ بالا سے اسکے علاج میں حکاک یعنی چھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے خواہ بذریعہ لوہے کے چھیلیں خواہ ایسی ادویہ تیار کریں جو چھیلنے کی طاقت رکھتی ہوں جیسے زبد البحر خصوصا وہ قسم زبد البحر کی جسکا نام قیسور ہے خواہ بورق اطین کے ذریعہ چھیلیں یا حکاک یعنی چھیلنے والی دوا شادنج زعفران مارقشیشا سے بنائیں اور شیاف کے طور پر تیار کرکے اس سے چھیل ڈالیں جو قسم اقسام مذکورہ بالا سے علاج دوائی قبول کر سکتی ہے اور اسکی شدت درجہ قسم دوم اور سوم تک نہیں پہونچی ہے علاج اولی اسی قسم کا یہی ہے کہ ہموارہ استفراغ مادہ کا کرتے رہیں اگرچہ ایک مہینے میں دو مرتبہ تنقیہ کی نوبت پہونچے اور ماقین کی فصد بعد تنقیہ کے کریں بعد اسکے فصد کلی اور حمام کا استعمال کریں اور مداومت حمام کی اور ہر وقت گرد وغبار اور دخان سے آنکھوں کا بچانا اور صیل یعنی چلانے سے اور درازی ہجود سے پرہیز کرنا اور جو چیز مواد کو بطرف فوق کے اور بطرف چہرہ کے جذب کرتی ہے اس سے پرہیز کریں ابتدا میں شیاف احمر لین مفید ہوتا ہے اسکے بعد شیاف اخضر لین مفید ہے اور اگر مرض زیادہ ہوئی ہو شیاف احمر حاد اور شیاف اخضر حاد کا استعمال کرنا چاہیے اور طرحاطیقون اور کحل اسطراطیس اور شیاف زعفران نافع ہوگا کبھی تلخہ گاؤ اور تلخہ خوک اور نوشادر اور نحاس محرق اور قلقدیس مجموعا خواہ منفردا مستعمل ہوتا ہے اور باسلیقون اور شیاف رمادی بہت عمدہ ہے **ایضا** دوائی اراطیس بھی جید ہے ایک دوا اسکی صفت یہ ہے بہت نافع ہے کہ ہلا ایک جزو قشور نحاس دو جزو شہد میں ملا کر استعمال کریں. دوسری ترکیب سے نحاس محرق دس مثقال فلفل آٹھ مثقال اقلیمیا چار مثقال مرکی دو مثقال زعفران دو مثقال زنگار پانچ مثقال صمغ عربی بیس مثقال سب کو جمع کرکے آب باران میں تیار کریں

فصل سترھویں انتفاخ کے بیان میں انتفاخ ورم بارد متحرک ہوتا ہے اور کبھی غالب اس ورم پر اور کبھی فضلہ بلغمی رقیق مائی ہوتا ہے اور کبھی فضلہ سوداوی سے یہ ورم پیدا ہوتا ہے **علامات** انتفاخ ریحی کے دفعتہ عارض ہوتا ہے اور بطرف کویہ کے مائل ہوتا ہے اور صورت اسکی ایسی ہوتی ہے جیسے کسی شخص کو مکھی کاٹے اور وہ مقام خاص سوج کر متورم ہو جاتا ہے اور فصل صیف میں اور مشائخ کو عارض ہوتا ہے. اور اس ورم میں ثقل اور گرانی نہیں ہوتی ہے اور بلغمی بہت سرد اور ثقیل ہوتا ہے اور دبانے سے جو نشان اسمیں پڑے ایک ساعت بدستور اپنی شکل پر باقی رہتا ہے اور مٹنے اثر دبانے کا نہیں رہتا ہے اور نہ اسمیں درد ہوتا ہے اور سوداوی اکثر تمام پلک کو شامل ہوتا ہے اور تمام آنکھ کو شامل ہوتا ہے اور اسمیں صلابت اور تعقد ہوتا ہے جو حاجبین اور وجنتین یعنی دونوں رخساروں تک پہونچتا ہے مگر اس ورم میں درد شدید معتد بہ نہیں ہوتا ہے اور رنگ اسکا تیرہ ہوتا ہے اور اکثر بعد رمد کے لاحق ہوتا ہے خواہ بعد جدری کے یقینا **علاج** واجب ہے کہ ابتدا علاج کی استفراغ بدن اور تنقیہ سر سے کرنی چاہیے جو ورم مائل بلغمی مادہ کیطرف ہو ضماد خطمی کا استعمال اس سے زیادہ قوی برگ بید انجیر پیکر چکری ملا کر لیپ کریں تکمید اسفنج کو سرکہ میں بھگو کر اور گرم پانی سے کریں **ایضا** طبیخ حسبرز و فیلزہرج اور شیاف ابیشا اور فوفل اور زعفران آب برگ کو میں تیار کریں کہ یہ نافع ہے

فصل اٹھارھویں کثرت طرف کے بیان میں زیادہ پلکوں کا جھپکنا کبھی آنکھ میں تنکا یا خس و خاشاک پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور یہ خفیف ہوتا ہے اور کبھی بوجہ کٹ جانے کے بھی پلکیں جھپکتی ہیں اور اکثر بسبب تمدد جو آمادہ اور مبادی تمدد کے ہوتے ہیں انھیں اکثر یہ امر لاحق ہوتا ہے اگر پلکوں کا جھپکنا امراض حادہ میں عارض ہو منذر تشنج اور تمدد کا ہوتا ہے

فصل انیسویں انتشار الشعر کے بیان میں پلکوں کے بال کبھی بوجہ مادہ کے منتشر ہوتے ہیں اور کبھی بسبب موضع اور مقام خاص کے سبب مادی یا اسطرح پر ہو کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو جیسے آخر امراض حادہ میں بروقت ضعف کے یہ بات عارض ہوتی ہے خواہ فساد عارض ہو اس مادہ میں جو قریب منبت شعر کے ہوتا ہے جیسے داء الثعلب اسکی صورت یہ ہے کہ باطن جفن میں رطوبت حارہ خواہ مالحہ یا بورقیہ پیدا ہو اور ظاہر جفن میں کوئی آفت محسوس نہیں ہوتی ہے مگر بالوں کو ضرر البتہ پہونچتا ہے جو انتشار شعر بوجہ موضع اور مقام کے ہوتا ہے اسمیں یہ بات ہوتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ آفت مقام خاص میں ظاہر ہوتی ہو خواہ صلابت اس مقام میں پیدا ہو جاتی ہو یا غلاظت اور گندگی ہو جاتی ہو کہ انکی وجہ سے جو بخار پیدا ہوتا ہو اسے راہ اور منفذ خروج کا نہیں ملتا ہو خواہ ورم یا اکال پیدا ہوتا ہو اور اسپر سرخی اور لذع شدید دلالت کرتی ہو **علاج** جو انتشار شعر بوجہ خصوصیت مرض کے ہو اسکا علاج پہلے یہی ہو کہ اُسی آفت کا علاج کریں جو اس مقام خاص میں ظاہر ہو جیسے ہر ایک آفت کا جداگانہ علاج مقامات خاص میں مذکور ہو اور جسکا سبب مادہ منو میں انتقاش بدن کا اور تغذیہ کرنا چاہیے اور استعمال ادویہ جاذبہ کا جو مادہ بالونکا پلکونکی طرف جذب کریں اور وہ ادویہ جنکا ذکر ہم قرابادین میں خواہ الواح ادویہ مفردہ میں کرینگے اور کرچکے ہیں انکا استعمال کریں اور جو انتشار بوجہ رطوبت فاسدہ کے ہو اسکے علاج میں ترجیح تنقیہ سر اور تنقیہ عضو خاص کا کریں اسکے بعد علاج شعر کا کرنا چاہیے۔ سرمے جو اس مرض میں نافع ہیں آمیں سے حجر ارمنی لاجورد ہے اور مرکبات میں سر سوختہ خرمائے خشک ہمراہ لاذن کے جو قرابادین میں مذکور ہو خواہ خرمائے خام کی گٹھلی جلاکر سو درہم اور ناردین دو درہم لیکر سرمہ تیار کریں مجرب دوا ایک یہ ہو کہ سنبل اسود کو سرمہ سا پیکر سلائی سے لگائیں **ایضاً** چوہے کی مینگنی جلاکر خواہ بدون جلانے کے شہد ملاکر استعمال کریں خصوصاً اگر بوجہ سلاق کے انتشار شعر عارض ہوا ہو۔ خواہ جس زمین میں انگور پیدا ہوا ہو اسکی مٹی اور زعفران رومی جسے قلیطی کہتے ہیں ساتھ ہی ہم وزن لیکر بطور سرمہ کے استعمال کریں۔ اگر انتشار شعر کے ساتھ کھجلی اور سرخی اور تاکل بھی ہو اسکے واسطے یہ دوا **مجرب** ہو انار مسلم ایک عدد سرکہ میں جوش دیں تاآنکہ خوب مہرا ہو جائے اور اسی میں سے مقدار مناسب عضو ماؤف پر لگائیں جتنی چیزیں چسپان کرنے کے لائق ہیں اس مرض میں علی العموم نافع ہیں **ایضاً** اسوجہ سے کہ ہیا قلقطار زاج ہموزن لیکر پیسیں اور استعمال کریں **منجملہ مجربات** کے یہ دوا ہو فضلہ سوختہ خرگوش آٹھ درہم مینگنی بکرے کی تین درہم دونوں سے اکتحال کریں خواہ کھیون کے سر کو جداکرکے خشک کریں اور سرمہ بنائیں خواہ رشیہ کو جلاکر پیسیں اور رگ سپند خواہ بچھو کی چربی میں لت کرکے طلا کریں کہ اس دوا سے اچھی طرح بال اگ آتے ہیں اور سیاہ بھی کرتی ہو **ایضاً** سرمہ ہیران ایک جزو قلقل ایک جزو قلقطار ایک جزو قلمی سوختہ سنبل چار جزو زعفران چار جزو لاذن میں جزو خستہ خرما سوختہ دو جزو مجموع اجزائے سرمہ تیار کریں اور لگائیں

فصل بیسوین شعر منقلب کے بیان میں کبھی ایسا ہوتا ہو کہ کوئی بال پلٹ کر اور دوہرا ہو کر جم جاتا ہو خواہ کوئی بال زیادہ حد سے بڑھ کر پیدا ہوتا ہو اور ایذا دیتا ہو اسکا علاج پانچ طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے لازم ہو التزاق اور نظم بالابرہ تقصیر جفن بذریعہ قطع کے اور کی داغ دینا اور نتف التزاق کے معنے چسپیدہ کر دینے کے ہیں اسکا طریقہ یہ ہو کہ جو بال دوہرا ہوا ہو اسے اٹھا کر بذریعہ مصطکی راتیانج اور صمغ اور دبق یعنے لاسہ جس سے چڑیاں چڑیا پکڑتے ہیں خواہ موزرک اہلی جسکے اندر ایک رطوبت چسپیدہ ہوتی ہو اور وہ سریش جو صدف کے اندر سے نکلتا ہو الغرض ایسی دواؤں سے درست اور برابر کر دیں خواہ صبر اور انزروت اور کتیرا اور کندر محلول سپیدی بیضہ میں اسکے ذریعہ سے چسپان کریں۔ ایک طریقہ التزاق کا عمدہ یہ ہو کہ روغن چینی سے الصاق کریں اس سے بہتر یہ ہو کہ غری جین جسکا ذکر قرابادین میں ہوا ہو التزاق کریں۔ نظم بالابرہ سے یہ مراد ہو کہ سوئی کے ذریعہ سے بال کی نوک جو دوہری ہونے سے پلک میں گھس گئی ہو اسطرح نکالیں کہ سوئی کو پلک کے اندر آنکھ کے باہر سے گزار کر اس طرح پر داخل کریں کہ اول کی نوک گڑ گئی ہو ٹھیک اسی جگہ سوئی کی نوک پہونچے اور جب اسکے پہونچنے کا ٹھیک مطلوب جگہ پر یقین ہو جائے بال کو جسکی سمت میں کہ سوئی کو دوسری طرف نکال لیں اور بال کو اٹھالیں تاکہ سیدھا ہو جائے پھر اگر دوسری طرف سوئی کی نوک وار پار کرنے میں دشواری ہو اور تکلیف زیادہ ہو سوئی کے ناکہ میں اس بال کو اسطرف سے داخل کرکے سیدھا کر دیں تاکہ مثل اور بالونکے سیدھا ہو جائے۔ اور اگر دوبارہ سوئی کے داخل کرنے میں اضطرار ہو اور اس مقام خاص میں تکرار اس عمل کی نہ سوجھے کر دو بارہ گزرنا سوئی کا اور ایک سوراخ میں دو مرتبہ داخل کرنا موجب توسیع ثقبہ اور پھیل جانے سوراخ کا ہوتا ہو اور سوراخ کے وسیع ہونے سے بال کی گرفت اچھی طرح نہیں ہوسکتی بنظر اس دشواری کے چاہیے کہ دوبارہ کسی اور مقام میں سوراخ کریں تقصیر جفن بذریعہ قطع کے یہ غرض ہو کہ جو مقام روئیدگی اس بال کا پلک میں ہو اسے کاٹ ڈالیں بعض اطبانے یہ تجویز کیا ہو کہ جس مقام کا نام اجانہ ہے یعنے پلکوں کی باڑھ کے قریب یہاں بال پلٹ کر چسپیدہ ہو گیا ہو اسی مقام کو چاک کرکے بال کو سیدھا کریں اور زخم کا اندمال کریں کہ نیا گوشت ضرور پیدا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوگا اور اس گوشت سے بال کو کچھ تعلق نہوگا اور اس زمانہ مین بال کو خوب درست کرتے رہین اور خیال رکھین کہ پھر ادھر ادھر نہونے پائے۔ داغ دینا عمدہ وہی ہو کہ ٹیڑھی اور خمدار سوئی سے ہو اور وہ سوئی سونے کی بنی ہوئی ہو جسکا بیان سابقًا ہوچکا ہو پس لازم ہو کہ پلک کو کھینچکر دراز کرین اور اسی سوئی سے مقام روئیدگی شعر کو داغ دین پھر عود نہ کریگا اور کبھی ایک مرتبہ داغ دینے پر کفایت نہین ہوتی لہذا دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ داغ دیتے ہین کہ پھر ہرگز انقلاب شعر کا عود نہین ہوتا یعنی بال اکھیڑنا جو مانع روئیدگی ہو اسکا دستور یہ ہو کہ بال اکھیڑ کر مقام خاص پر دوائیان جو مانع اُگنے بالونکی ہین استعمال کرین خصوصًا وہ ادویہ جو خاص پلکون کے بال اُگنے کی مانع ہین اور ادویۂ مفردہ کے الواح مین مذکور ہوچکی ہین اور شعر زائد کے علاج مین مذکور ہوتی ہین انسے علاج کرین **فصل اکیسوین شعر زائد کے بیان مین** شعر زائد کی پیدایش کثرت رطوبت متعفن سے ہوتی ہو جو اجفان مین کچا ہوجاتی ہو **علاج** پہلے تنقیہ بدن اور سر اور آنکھ کا کرین اسطرح پر جو معلوم ہوچکا ہو بعد اسکے استعمال تیز سرمون کا جن سے تنقیہ پلکون کا رطوبت سے ہوجائے کرنا چاہیے جیسے باسلیقون اور روشنایا احمر حاد اور اخضر حاد اور شیاف الملکی خصوصًا اگر دمعہ یعنی ڈھلکا بھی ہو خواہ کوئی اور عارض اعراض اخلاط سے پیدا ہو اگر یہ تدبیرات کارگر نہون بال جو زائد ہو اسے اکھیڑ ڈالین۔ اور جہان یہ بال پیدا ہوا تھا اس مقام پر ساہی کا خون خواہ اسی کا پتہ خواہ تلخہ تمالاون یا تلخہ نسر یعنی گدھ کا تلخہ خواہ تلخۂ گوسپند کو جدا جدا استعمال کرین۔ اور کبھی یہ سب پتے معہ خون کے جند بید ستر مین ملاکر بطور شیاف کے تیار کیے جاتے ہین بشکل فلس ماہی کے اور بروقت حاجت کے استعمال کیے جاتے ہین اسطرح پر کہ اسکو چھیل کر لعاب دہن انسان سے ترکر کے پلک پر چسپان کرتے ہین اور نصف ساعت تک صبر کرتے ہین کہ دوا خوب اثر کرے منجملہ معالجات جید کے یہ دوا ہو کہ تلخہ قنفذ اور تلخہ تمالاون اور جند بید ستر ہموزن لیکر کبوتر کے خون مین ملاکر استعمال کرین قراد یعنی کلنی جو جانور کے بدن مین پڑتے ہین خصوصًا کتے کی کلنی کا خون اسکے واسطے بہت نافع تجویز کیا ہو اور مینڈک کا خون بھی اسیطرح مفید کہتے ہین مگر تجربہ کرنے سے کچھ اسکا فائدہ ظاہر نہوا بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ قطران سے مخلوط کرکے استعمال کرین تو خطا نہو۔ یہ بھی ایک ترکیب لوگون نے لکھی ہو کہ تلخہ نسر یعنے گدھ کو خاکستر یا نوشادر یا عصیر کراث مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے اور خصوصًا اگر دونون آگ پر بھنتے وقت ملائے جائین اور ملکر خشک ہوجائین اور خاکستر صدف کی اگر ملے بہت ہی عمدہ ہو۔ زنگار کو دہ لوہے کے چرک کو آب دہن انسان کے ساتھ استعمال کرنا نہایت مفید ہو اگرچہ درد بھی پیدا کرے۔ آرمینیہ اور نوشادر ملاکر بھی مجرب ہوا ہو خصوصًا گوبھے کا تخم جلاکر پرانے سرکہ مین داخل کرین اسیطرح زبد البحر اسفیوش کے پانی مین بوجہ تجفیف اور تبرید مقام کے پر بال کے اُگنے کو روکتا ہو **فصل بائیسوین التصاق اشفار کے بیان مین** یعنے پلکون کی جڑ جو بطور باڑھ کے ہو اسکا چپٹ جانا اکثر بعد رمد کے ہوتا ہو لہذا واجب ہو انزروت اور شکر طبرزد ہموزن دونون لیکر ربع جزو زبد البحر ملاکر پیسین اور موضع اشفار پر چھڑکین بہت نافع ہوگا **مقالہ چوتھا احوال قوت باصرہ اور افعال مین اسی قوت کے** اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین **فصل اول ضعف بصر اور رقت بصر کے بیان مین** موجب و سبب اسکا کبھی مزاج عام جو تمام بدن مین ہوتا ہو خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ ساذج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن مین ہوتا ہو خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ ساذج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن خواہ معدہ سے بالتخصیص الحقی ہو یا برودت مادی خواہ ساذج خواہ حرارت مادی یا غیر مادی سبب اس مرض کا ہو۔ اور پھر یہ کیفیات تابع کسی دماغی سبب کے ہون جو امراض دماغیہ مشہورہ سے ہو اور وہ مرض خاص جو ہر دماغ مین پیدا ہوا ہو یا تمام بطن مقدم مین یہ مرض مثل ضربہ وغیرہ کے عارض ہو کہ اسکی وجہ سے تنگی اس بطن مین پیدا ہوئی ہو اور بصارت چشم کی متضرر ہوگئی ہو یا جزو مقدم مین بطن مقدم کے یہ فتور عارض ہوا ہو۔ اکثر یہ ضرر بطن مقدم مین خواہ یہ ضرر آنکھون مین بوجہ غلبۂ رطوبت خواہ یبوست کے ہوتا ہو جو بعض امراض اور حرکات مفرطہ بدنی اور نفسانی کے خواہ بعد استفراغ مفرط کے جن سے سقوط اور خشکی مادہ بصر مین پیدا ہوتی ہو اور کبھی بسبب کسی ایسے امر کے جو خاص روح باصرہ سے یا جو چیزین متصل دماغ باصرہ کے از قسم اعصاب وغیرہ ہین انکے ضرر سے یہ مرض پیدا ہوتا ہو جیسے عصبہ مجوفہ مین کوئی خلل پیدا ہو خواہ رطوبات اور طبقات مین حادث ہو۔ روح باصرہ کو کبھی خلل عارض ہوتا ہو کہ رقیق ہوجاتی ہو اور کبھی غلیظ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو جاتی ہے اور کبھی کم ہو جاتی ہے لیکن اگر روح باصرہ میں کثرت پیدا ہو اس سے افضل کوئی شے نہیں اور سوائے نفع کے ضرر کا احتمال کثرت روح باصرہ سے
نہیں ہوتا ہے رقت روح باصرہ کی اکثر بوجہ یبوست کے ہوتی ہے اور کبھی بوجہ شدت تفریق بصر کے جو بروقت نظر کرنے اور دیکھنے کے طرف آفتاب
وغیرہ اشیاء مشرقہ کے عارض ہوتا ہے رقت بصر پیدا ہوتی ہے اور کبھی تفریق بصر سے چونکہ اجتماع مفرط عارض ہوتا ہے لہذا نوبت احتقان محلل کی پہونچتی ہے
اسی وجہ سے پہلے کثیف پیدا ہوتی ہے اسکے بعد دوبارہ زیادہ رقت پیدا ہوتی ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے تاریکی میں زیادہ دیر تک ٹھہرنے سے یہی کیفیت
عارض ہوتی ہے غلظ روح باصرہ میں بوجہ رطوبت کے عارض ہوتا ہے اور اجتماع شدید اس درجہ کا کہ وہاں احتمال مزاج رقیق کا نہو سکے ایضاً باعث غلظ
کا ہوتا ہے کبھی سبب قت اور غلظ دونوں کا اصل خلقت میں اور کبھی بیماری سے ہوتا ہے اور کبھی شدت یبوست اور کثرت استفراغ اور ضعف مقدم دماغ سے اور یبوست سے مرض
کے ہوتا ہے اور قرب موت میں جب تحلل روح کا ہو سوقت بھی یہی ضرر آنکھ میں پیدا ہوتا ہے خواہ ضعف کی وجہ سے قرب موت میں یہ امر عارض ہوتا ہے جو آفت بسبب طبقات
خارجی کے بدون شرکت طبقات اندرونی کے عارض ہو اسکی بھی وجہ یا جو ہر طبقہ کے فساد سے ہوتی ہے خواہ جو منفذ اسمیں ہے اسکے خلل سے پیدا ہوتا ہے پھر جو آفت جو
نفس طبقات کے عارض ہو اسکا کبھی تو ایک مزاج ردی ہوتا ہے اور اکثر یہ بوجہ احتباس بخارات کے اسی طبقہ میں خواہ کوئی رطوبت فضلی اسکے مخالط ہوتی ہے
خواہ جفاف اور خشکی اور سوختگی اور تخسف یعنی اندر گھس جانا جو اس طبقہ میں عارض ہو خواہ کسیطرحکا صدمہ رض اور کوفت کا عنبیہ خواہ قرنیہ کو پہونچے خواہ اسکے درمیان
اور وسط میں خواہ فساد بوجہ آثار اور نشان قروح ظاہرہ یا پوشیدہ قروح کے پہونچنے سے خواہ رمد کے صدمات اور تکلیفات اٹھانیکی وجہ سے جو ایسے کثیر ہوں کہ انکی
وجہ سے اشفاف اور صفائی طبقہ کی باطل ہو جائے خواہ کوئی رنگ نیا اور غریب یعنی خلاف لون اصلی کے ہو جیسے طبقہ قرنیہ کو مرض یرقان میں زردی
عارض ہو کر یہ مرض پیدا کرتی ہے خواہ کوئی آفت سرخی کی طبقہ کو پہونچے یا لون طبعی کا زوال ہو جانے جیسے عنبیہ کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ اسکی
شفافی زیادہ ہو جاتی ہے اور ٹھہرنا ضو کا اسمیں قوی ہوتا ہے اور ضو کسی عضو کی اُسے چمکا دیتی ہے اور روح باصرہ کو متفرق کر دیتی ہے اور کبھی تخفیف
اور تسخین پیدا کرتی ہے بوجہ اسکے کہ ہوا کو قوت کمون کی زیادہ پیدا کرتی اور رطوبات سے جسوقت کہ رقیق رطوبات ہو جائیں بسبب کسی تاکل کے جو عارض ہو
اسوقت رفتہ رفتہ نفوذ اور پہونچنا ضو کا روح میں نہیں ہوتا بلکہ دفعہ واحدہ میں نفوذ اور پہونچنا ضو کا ایسا ہوتا ہے کہ جلیدیہ پر اسکا بار گراں پڑتا ہے
کبھی ظلمت بصر بوجہ پیدا ہونے ایک پردہ اور جھلی کے عارض ہوتا ہے جیسے مرض ناخونہ میں یہی کیفیت عارض ہوتی ہے خواہ آنکھ کی رگوں میں
انتفاخ یا غلظ پیدا ہو کر مورث اس مرض کا ہوتا ہے جیسے سل العین میں ثقبہ اور منفذ چشم میں عارض اور پیدا ہو کر ضعف بصر پیدا کرتا ہے اسکی مثال ایسی
ہے کہ مثلاً ثقبہ وغیرہ میں تنگی بیش از حد مناسب بوجہ ان اسباب کے پیدا ہو جنھیں آیندہ سطور میں ہم بیان کرینگے خواہ ثقبہ میں اتساع عارض ہو خواہ
کوئی سدہ پورا ہو یا ناقص پیدا ہو جیسے بروقت نزول الماء کے جب ابتدا میں پانی اترتا ہے سدہ ناقص ہوتا ہے اور آخر پورا ہو جاتا ہے یا کوئی قرحہ و جنیہ
قرنیہ کو عارض ہوتا ہے کہ ثقبہ عنبیہ چرک سے بھر جاتا ہے اور یہ سب صورتیں ہم اسباب جداگانہ میں بتفصیل تمام لکھینگے جو ضعف بصر رطوبات چشم کے فساد
سے عارض ہوتا ہے اسکی تفصیل یہ ہے جلیدیہ اگر اپنے قوام سے متغیر ہو جائے اور بعد تغیر کے غلیظ ہو جائے خواہ دفعتہ چرکناک ہو جائے یا اپنے مکان طبعی سے
الگ ہٹ جائے یہ انحراف غیر طبعی قبول ضو اور الوان کے دیکھنے کو مضر ہوگا رطوبت بیضیہ میں اگر کثرت بیش از حد پیدا ہو یا غلیظ ہو جائے اور اسکے وسط میں
سامنے ثقبہ کے ہو خواہ گرد وسط کے ہو یا جمیع اجزا میں اس رطوبت کے غلظ پیدا ہوا ہو ان سب صورتوں میں سبب قلت اشفاف کا ہوگا خواہ کچھ رطوبات اور اجزا اسکے
مخالط ہوں اور اشفاف کو بدل دیں اسلیے کہ بخارات اور دخنہ غریب جو خارج سے اٹھتے ہیں فقط انکے اٹھنے سے اس رطوبت کو ایذا پہونچتی ہے چہ جائیکہ اسمیں خلل
ہو جائے اور تجربہ ہوں جتنے حبوب از قسم بقول اور رغاء وغیرہ کے ایسے ہیں کہ نفخ پیدا کرتے ہیں اور بعض ہیں انسے ثقل دماغ بھی ضرور پیدا ہوتا ہے رطوبت زجاجی
کی مضرت قوت ابصار میں اولی اور بالذات نہیں ہے بلکہ چونکہ اس رطوبت کی خرابی سے جلیدیہ کو ایسا ضرر پہونچتا ہے کہ اعتدال سے جاتی رہتی ہے بوجہ اسکے
کہ جلیدیہ پر غذائے غیر معتدل وارد کرتی ہے لہذا ابصار کو بالعرض مضر ہوتی ہے جو آفت بوجہ عصبہ مجوفہ کے پیدا ہوتی ہے اسکی صورت یہ ہے کہ سدہ عارض ہو
خواہ ورم یا انتہاک اور ناتوانی پیدا ہو **علامات** یہ مرض اکثر بوجہ شرکت تمام بدن کے عارض ہو اسکی علامات وہی ہیں جو تمام بدن کے مزاج پر دلیل ہوں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اگر فقط بشرکت دماغ کے عارض ہو کوئی علامت ان علامات سے ہوگی جو دماغ کی آفت پر دلیل ہوتے ہیں اور اسکے ہمراہ تمام حواس بھی آفت رسیدہ ہونگے اس علامت سے دماغ کی شرکت بخوبی پہچانی جاتی ہے بعض قسم کے ضرر ایسے ہیں کہ انھیں خصوصیت قوت شامہ سے بہ نسبت سامعہ کے زیادہ ہے جیسے چوٹ ایسی لگے جو تنگی چشم جز و مقدم دماغ میں پیدا کرے کہ سماعت اکثر اپنے حال پر باقی رہتی ہے اور آنکھ کھلی رہتی ہے کہ اسکا بند کرنا ممکن نہیں ہوتا اور باوصف کھلے رہنے کے کچھ نظر نہیں آتا علامت اُس ضرر کی جو خاص بوح باصرہ میں ہو بچکر موجب ضعف ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر روح باصرہ رقیق اور قلیل ہوگی نزدیک کے شے ہر شے کو پورا اور بخوبی دیکھے گی اور دور سے بخوبی دیکھ نہ سکے گی اور اگر رقت کے ساتھ مقدار میں کثرت بھی ہوگی اسوقت قریب اور بعید دونوں کو پورا دیکھے گی اور لیکن رقت زیادہ ہوگی روشن اور منیر چیز کے دیکھنے پر زیادہ قادر نہ ہوگی بلکہ ضوا ور چمک جسم منیر روح کو جدا کردیگی اور تفریق پیدا کردیگی اور اگر روح باصرہ زیادہ غلیظ ہوگی دور کی چیز بعد تامل کے بخوبی دیکھے گی اور قریب کی شے اچھی طرح نظر نہ آویگی سبب ان امور کا ان لوگوں کے نزدیک جو قائل بخروج شعاع ہیں اور کہتے ہیں کہ ابصار اسی طرح سے ہوتا ہے کہ خطوط شعاعی آنکھ سے نکلکر شے مبصر سے مل جاتے ہیں اور مخروط شعاعی کا قاعدہ شے مبصر پر منطبق ہوتا ہے اور راس مخروط مذکور آنکھ میں ہوتا ہے۔ الغرض انکے مذہب پر اس طرح درست ہوتا ہے کہ جو حرکت اس شعاع کی مکان بعید میں ہوتی ہے اسوقت رطوبت غلیظ کی تلطیف اور تعدیل قوام ہو جاتی ہے جیسے اکثر حرکت مسافت بعید کی بوقت کم ہونے روح باصرہ کے تحلیل روح کی کردیتی ہے پس کسیقدر نظر نہیں آتا اور جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ شبح مرئی کے بذریعہ مشف آنکھ میں پہونچتی ہے خواہ اور مذاہب کی بنا پر سبب اس مرض کا یہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جلیدیہ کی حرکت بعید شے کی دیکھنے میں شدید ہوتی ہے اور شدت حرکت سے ترقیق روح غلیظ کی پیدا ہوتی ہے جو اسی جلیدیہ میں جاگزین ہے لہذا روئیت بعید کی بخوبی ہوتی ہے اور روح رقیق کی تحلیل ہو جاتی ہے خصوصاً اگر باوجود رقت کے قلت بھی ہو پھر اسوقت کچھ نظر نہ آئے گا ان دونوں تجویزوں میں تحقیق رائے صائب کی حکمائے طبیعین کے ذمہ پر ہے اطبا کا منصب اسکے تحقیق کا نہیں **شناخت اس ضعف بصر کی** جو بوجہ آفت رسیدہ ہونے طبقات اور اُن رطوبات کے پیدا ہو جو اندرون طبقات چشم کے غائر ہیں البتہ کسیقدر دشوار ہے بشرطیکہ سوائے اسی آفت کے جو محض طبقات رطوبات مذکورہ میں پیدا ہوئی ہے اور کوئی شے موجب آفت نہو لیکن ایسے وقت کبھی طبقات کے رنگ کیطرف خیال کر کے شناخت مرض کرتے ہیں اور کبھی طبقات کا چھوٹا ہونا اور تمدد اور سمٹنا خواہ خشکیدہ ہونا اور انھیں وجوہات سے چھوٹا پڑجانا بھی معین شناخت پر ہوتا ہے اور اسی طرح وہ رطوبت رقیق ہو کر طبقات پر ظاہر ہوتی ہے خواہ کوئی شے از قسم رطوبات مشابہ قوس قزح کے متخیل ہوتی ہے اس سے بھی شناخت ہو جاتی ہے اور کبھی طبقات میں ایک قسم کی یبوست اور کدورت ایسی پیدا ہوتی ہے کہ آنکھ کے باہر سے تو نظر آتی ہے اور نہ پتلی آنکھ کی اسکی وجہ سے دکھائی دیتی ہے اور کسی شخص کی صورت عکسی اس پتلی میں نظر آتی ہے کبھی یہی خرابی جو بوجہ یبوست اور کدورت مذکورہ بالا سے پیدا ہوتی ہے خرابی حال قرنیہ پر دلیل ہوتی ہے اور کبھی رطوبت بیضیہ کی خرابی پر دلالت کرتی ہے جسکی آنکھ میں یہ کدورت خواہ یبوست پیدا ہوتی ہے اسے اپنی آنکھ کبھی کی ایسی صورت نظر آیا کرتی ہے پھر اگر یہی کدورت سامنے ثقبہ کے نظر آئے اور سب اجزا قرنیہ کے مکدر نہوں اسوقت یہی سمجھنا چاہیے کہ یہ کدورت فقط رطوبت بیضیہ میں پیدا ہوئی ہے اور رطوبت بیضیہ اپنی صفائی پر باقی نہیں رہی ہے اور اگر تمام اجزائے قرنیہ میں کدورت مذکورہ پھیل جائے اور سب اجزا قرنیہ کے مکدر ہو جائیں اُسوقت اتنی بات تو متیقن ہوگی کہ یہ کدورت قرنیہ میں ضرور ہے مگر اسمیں شک ہیگا کہ بیضیہ میں بھی یہ کدورت پہونچی ہے یا نہیں کبھی خشکی بیضیہ میں عارض ہوتی ہے اور کبھی اسی یبوست کیوجہ سے جسوقت بعض اجزائے رطوبت مجتمع ہو کر تکاثف پیدا کرتے ہیں اور انکی شفافی زائل ہو جاتی ہے اسوقت آنکھ کے سامنے ایک روزن خواہ بہت سے سوراخ نظر آتے ہیں اور کبھی یہ آثار بطور پوشیدہ ثبور کے قرنیہ میں ایسے متخیل ہوتے ہیں جیسے خیالات پانی اُترتے وقت پیدا ہوا کرتے ہیں اور اکثر براہ غلطی یہی گمان کیا جاتا ہے کہ یہ خیالات وہی ہیں جو پانی اترنے سے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ انسے یہ الگ ہیں تنگی ثقبہ کی اور کشادہ ہونا اسکا اور پانی اترنا خواہ دیگر حالات عصبیہ مجوفہ کیوجہ سے جو ضعف بصارت میں پیدا ہوتا ہے اسکے بیان میں ہمکو تاخیر کرنی چاہیے کہ اپنے اپنے مقامات میں آئندہ بیان ہوگا یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ جو فساد بوجہ یبس اور خشکی کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیدا ہوتا ہے بروقت بھوک اور ریاضت محللہ کے اسمین شدت پیدا ہو جاتی ہے اور بروقت استفراغ اور خالی ہو جانے کسی خلط بدنی کے اور ٹھیک دوپہر اور گرمی کے وقت اسمین شدت ہوتی ہے اور جو فساد بوجہ رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اسکی شدت کے اوقات برخلاف اوقات مذکورہ بالا ہیں یعنی جو اوقات زیادہ ہونے رطوبت کے ہیں انھیں اوقات میں شدت ہوتی ہے **معالجات** اگر ضعف بصارت کا سبب یبوست ہو تو انھیں اور مرطبات اور مرطب دوائیں مفید ہوتی ہیں اور دودھ کو دوہانا اور پینے میں بھی استعمال دودھ کا کرنا فائدہ بخشے گا اور جتنے روغن مرطب ہیں انکو سر پر لگانا خصوصاً اگر ضعف بصر اقہین میں پیدا ہوا ہو اور نوم کا استعمال اور مرطب سعوطات کا خصوصاً روغن نیلوفر زیادہ سود مند ہے جو ضعف بصر بوجہ یبوست کے کسی طبقہ میں پیدا ہوا ہو اسکا علاج البتہ دشوار ہے اگر یہ ضعف بصر بوجہ رطوبت کے پیدا ہوا ہو تو استعمال ایسی چیزوں کا کرنا چاہیے جو محلل ہیں اور موقع ایسی چیزوں کے استعمال کا بعد استفراغ کے ہوتے کرنے سے بھی کسیقدر نفع ہوتا ہے بشرطیکہ یہ رفق اور نرمی سے کیجائے خصوصاً مشائخ کو زیادہ مفید ہے اور دشوار یہی ہے خواہ عنیف نے زیادہ مضر ہوتی ہے غرغرہ اور سعوطات اور عطوسات بھی نافع ہیں منجملہ استفراغات نافعہ کے ضعف بصارت میں یہ ہے کہ روغن بیدانجیر کا استعمال کریں جو چیزیں سر پر بخارات کے چڑھنے کو منع کرتی ہیں انکے استعمال کا بھی لحاظ رہے جیسے اطریفل خصوصاً سوتے وقت استعمال ایسی چیزوں کا ضروری ہے یہ مرض نیچے کے بدن سے جسقدر ریاضتیں ہوتی ہیں انسے بھی منتفع ہوتا ہے اسیطرح نیچے کے اعضا کی مالش بھی اسے مفید ہے پھر اگر سبب مرض کا مادہ غلیظ ہو اسکا علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جو خراش جلد میں پیدا کریں۔ اور آنکھ کی کوچ یعنی نقش جو ادویہ مفردہ کی جلد میں ہے انمیں سے تلاش کریں اور جسوقت ادویہ حادہ کا استعمال کیا جائے ضرور ہے کہ اسکے ہمراہ ادویہ قابضہ بھی استعمال میں ہوں ایسے موقع پر توتیائے مغسول کا استعمال جو پرورده ہوئے ہمراہ آب مرزنجوش خواہ آب رازیانہ خواہ آب بادروج اور عصارہ فراسیون کے بھی مفید ہے اور سرمہ کی مداومت ہمراہ حضض کے آنکھ کو نافع ہے اور مدت دراز تک اسکی قوت کو محفوظ رکھتی ہے تراشہ ہلیلہ ہمراہ گلاب کے بھی بہت نافع ہے جسوقت رطوبات رقیق ہوں اور آنکھ میں خارش بھی پیدا ہو منجملہ اکحال کے ایسے وقت میں مرارات یعنی تلخوں کا استعمال بھی مفید ہے تنہا کسی ایک جانور کا تلخہ ہو جیسے تلخۂ کبک اور تلخۂ آہو یا تلخۂ شیوط یعنی ماماہی خواہ تلخۂ رخمہ جسے موش گیر بھی کہتے ہیں اور تلخۂ سگ بازاری اور کیش کوہی وغیرہ اور تلخۂ چار یا بعض چیزوں کو اس باب خاص میں خاصہ عجیبہ ہے اور چاہیں انھیں تلخوں کو مرکب کریں روغن جو اس مرض میں بکار آمد ہیں انمنجملہ ہے بیدانجیر اور روغن نرجس روغن حب الغار روغن ترب روغن حلبہ روغن سوسن اور روغن مرزنجوش روغن بابونہ روغن اقحوان بادروج کے پانی سے اکتحال بہت زیادہ مفید ہے **منجملہ ادویہ** جیدہ اور معدلہ کے ایک دوا یہ ہے کہ دو عدد جوز اور تیس گٹھلیاں ہلیلہ زرد کی جلائیں اور خاکستر سیاہ انکی لیکر پیسیں اور ایک مثقال مرچ سیاہ بدون جلائے ہوئے اسپر اضافہ کریں اور ایکا سرمہ بنا کر اکتحال کریں منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ ہے کہ عصارۂ انار میخوش کو پکائیں تاکہ نصف جل جائے باقیماندہ کا نصف وزن شہد خالص ملا کر دھوپ میں رکھیں اور استعمال کریں اسیطرح اگر آب انار میں دو مہینہ گرمیوں کی دھوپ میں رکھیں اور صاف کرکے اسمین صبر اور دارفلفل اور نوشادر اور کبھی بدون آمیزش نوشادر کے نرم نرم پیسیں اور پسی ہوئی دوائیں فی رطل آب انار میں بقدر تین درہم کے ملائیں اور بحفاظت رکھ چھوڑیں کہ جتنا پرانا ہوگا اتنا ہی فائدہ زیادہ بخشے گا اور اجود ہوگا منجملہ ادویہ نافعہ کے ایسے وقت میں موج ترکی اور مامیران سرمہ سا پیسکر استعمال کرنا اسیطرح سے آب پیاز ہمراہ شہد کے مفید ہے اور شیاف تلخوں کا قوی تر ہے اور زیادہ قوت دار تلخۂ باز اور گدھ کا ہے اور اگر ایک کھرل مع بتہ تانبے کا ہو اور اسمین چند قطرے سرکے اور ایک قطرہ شہد کا ڈالیں اور پیسیں یہانتک کہ سیاہ ہو جائے اور بعد اسکے اس سے اکتحال کریں نافع ہوگا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ چربی بھنی ہوئی خواہ پختہ اور مطبوخ کرکے کھانا اسقدر مقوی ہے کہ ضعف بصر مزمن کو زائل کر دیتی ہے اور جو شخص سانپ کے گوشت کھانے پر قادر ہو یعنی ممیت سانپ کی اسے مضر نہو اور وہ گوشت اسی ترکیب سے پختہ کرتا ہو جسطرح تریاق کے نسخہ میں پختہ ہوتا ہے اور اس ترکیب کی تفصیل باب جذام میں اچھی طرح مذکور ہوئی ہے اسکی آنکھ ضعف سے محفوظ رہیگی اور کمال حفظ صحت چشم اس شخص کو نصیب ہوگا منجملہ ادویہ جیدہ کیواسطے مشائخ کے اگر انکی آنکھ میں ضعف پیدا ہوا ہو بوجہ کثرت جماع کے خواہ اسی قسم کے اور استفراغ اخلاط اور مواد کیوجہ سے یہ دوا ہے پنج قیراط توتیائے مغسول شراب بقدر حاجت داخل کرکے روغن بلسان توتیا سے اتنا زیادہ کہ توتیا اسمین گھل جائے پہلے توتیا کو پیس لیں اسکے بعد روغن بلسان ملائیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعد ازاں شراب داخل کریں پھر جیسا چاہیے اسطرح سینیں اور اٹھا رکھیں **دوا ے آخر** کہ اسے اطبا نے عظیم النفع تجویز کیا ہے حتی کہ اگر اسے لگا کر آفتاب کیطرف نظر کریں تو ہرگز کسیطرح کا ضرر آنکھ کو نہ پہونچے گا حجر ساسعس اور حجر مقناطیس اور حجر اجاطیس یعنے لیشب یمنی اور شادنج اور بابونہ اور فودنج عصارہ کندش ہر واحد ایک جزو تلخہ نسترن ہر واحد ایک جزو یہ سب لیکر استعمال کریں سر میں کنگھی کرنا خصوصًا مشایخ کو بہت نافع ہے پس چاہیے کہ ہر روز چند مرتبہ سر میں کنگھی کیا کریں اسلیے کہ بخارات کو اوپر کیطرف جذب کرتی ہے اور آنکھ کی جہت سے جدا کہ اُنہ جہت میں جذب کرتی ہے صاف پانی خواہ کبود رنگ پانی میں ڈوبنا اور غوطہ لگانا اور آنکھیں کھولنا اسقدر کہ ممکن ہو یہ آنکھ کی حفظ صحت ہے خصوصًا جبکہ آنکھوں کے لیے زیادہ درکار ہو اور قبل طعام کے طریخ اسفیتین اور سکنجبین عنصلی کا استعمال کرنا یا کوئی اور ایسی دوا جو ملین ہو اور فضول معدہ کو قطع کرے ہر ایک شخص کو ضرور ہے خصوصًا جو شکایت صعود بخارات کی معدے سے طرف سر کے کرتا ہو اور رطوبت سے اُسکو ضرر پہونچتا ہو اسکو نہایت ضرور ہے **بصارت کی مضر چیزیں** جتنی چیزیں بصارت کو مضر ہیں اُنمیں سے کچھ تو افعال و حرکات ایسے ہیں کہ انسے بصر کو ضرر پہونچتا ہے اور چند غذائیں بھی مضر ہیں اور چند تصرف اور تدبیرات غذائیہ ایسے ہیں اگرچہ وہ غذا فی نفسہ مضر نہیں ہے لیکن ایسے بُرے طور سے استعمال اسکا ہوتا ہے کہ مضر بصارت کو ہوتی ہے افعال اور حرکات مضر بصارت کی عام شناخت یہ ہے جو فعل اور جو حرکت مجفف ہو اور خشکی پیدا کرے وہ ضرور بصارت کو مضر ہوتی ہے مثلًا بکثرت جماع کرنا خواہ مشرقات یعنی روشن اور چمکتی ہوئی چیزوں کو دیر تک دیکھنا باریک خط کو اکثر پڑھنا کہ ایسے حرکات اور افعال کی کثرت مضر ہے اور وسط اور اندازِ معین پر ایسے افعال باصرہ کو نافع ہوتے ہیں اسیطرح باریک اعمال اور کاریگری جیسے درزی اور رفوگر خواہ اور پیشہ ور جو باریک کام بنانے ہیں کہ انکی آنکھوں کو بھی بہت ضرر پہونچتا ہے جب حد اعتدال سے انکی محنت بڑھ جائے اسیطرح اکثر بروقت امتلائے معدہ کے خواہ حالت گرسنگی میں سونا اس سے بھی ضعف بصر زیادہ ہوتا ہے بلکہ جس شخص کو ضعف بصر کی شکایت ہو اسکو مناسب ہے کہ بعد غذا کے اتنا صبر کرے کہ ہضم اول طعام کا ہو جائے پھر سوے ہے اسیطرح ہر ایک قسم کی امتلا غذائی یا خلطی وہ بھی بصارت کو مضر ہے اسیطرح جس چیز سے طبیعت میں جفاف اور خشکی پیدا ہوتی ہے وہ بھی مضر ہے اور جس چیز سے حکہ یعنے کھجلی خون میں زیادہ پیدا ہو جیسے نمکین چیزیں اور تیز مثل مرچ وغیرہ کے وہ بھی مضر ہے اور سکر یعنی مستی شراب وغیرہ کی بھی مضر ہوتی ہے گر اس لحاظ سے کہ معدہ کو پاک کرتی ہے بصارت کو بھی مفید ہے اور قے مضر اسوجہ سے ہے کہ مواد دماغی کی تحریک کیطرف اُنکا اُسطرف آنکھ کے دفع کرتی ہے پھر اگر ایسی ہی ضرورت ہو کہ بدون قے کرنیکے چارہ نہو مناسب یہ ہے کہ بعد طعام کے بہ نرمی قے کرائی جائے استحمام بھی بصارت کو مضر ہے بہت زیادہ سونا اور زیادہ رونا اور بکثرت فصد کا استعمال اور خصوصًا پے درپے پچھنے لگانے بھی مضر ہیں۔ غذاؤں میں نمکین غذا اور تیز اور بخار دہ اسیطرح جو غذا کہ معدہ کو ایذا دے اور شراب غلیظ جو باکدورت ہو اور کراث یعنے گندنا اور بصل یعنے پیاز اور بادروج کا کھانا اور زیتون خام اور سویا اور کرنب اور عدس یعنی مسور **عشا کا بیان**

فارسی زبان میں شبکوری اور ہندی میں رتوندھی کہتے ہیں کیفیت اسکی یہ ہے کہ رات کو مطلق نظر نہیں آتا اور دن کو نظر آتا ہے مگر آخر روز سے بصارت میں ضعف شروع ہوتا ہے سبب اس مرض کے پیدا ہونے کا کوئی رطوبت ہے رطوبات چشم سے یا غلیظ ہو جانا رطوبت کا یا رطوبت روح باصرہ کی خواہ اسکا غلیظ ہونا اکثر یہ مرض انہیں لوگوں کو ستاتا ہے جنکی آنکھ سرمہ گوں ورا زرق نہیں ہے خواہ جن لوگوں کے حدقہ چشم چھوٹے ہیں خواہ جو لوگ نمکین چیزوں کو بکثرت دیکھا کرتے ہیں اور اسکی آنکھیں زیادہ ہو اسلیے کہ اسکو دلالت ہے اسبات پر کہ روح باصرہ اصل خلقت میں کم پیدا ہوئی ہے کبھی شبکوری کے حدوث کا سبب کوئی اور مرض آنکھ کا ہوتا ہے اور کبھی بشرکت معدہ اور دماغ کے بھی شبکوری پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک قسم کی شناخت انہیں علامات سے ہوتی ہے جنھیں ہمنے بیان کیا ہے اور امراض چشم کے ابواب میں دیکھو **علاج شبکوری کا** اگر خون کی زیادتی ہو تو قیفال کی فصد خواہ ماقین کی فصد کرنی چاہیے اور جتنی چیزیں مستفرغ اور پرہیز کو رہ جکی ہیں جنسے استفراغ مادہ بخوبی ہوتا ہے اور معروف اور مشہور ہیں انکا استعمال کریں اور مکرر یہی کرتے رہیں تا اینکہ وہ کثرت خون کی جو مظنون تھی نہ رہے اکثر سقمونیا اور جدیدتر سے اگر استفراغ کیا گیا تو مفید ہوا ہے اور قبل طعام کے غرغرہ خردل خواہ زوفا اور سداب خشک سفوف بنا کر استعمال کریں اور بعد ہضم طعام اور قبل ہضم کے تھوڑی سی شراب کہنہ پلانی چاہیے منجملہ ادویہ مجربہ کے وہ پانی ہے جو بکری کی کلیجی سے ٹپکے اسکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے کلیجی کو چھری وغیرہ سے گودیں اور بعد اسکے کوئلے کے انگاروں پر اُسے رکھیں جب اُس میں سے پانی ٹپکے اُسے لیکر نمک ہندی اور دار فلفل اُسپر چھڑک کر سلائی سے آنکھ میں لگائیں بعض آدمی ان دواؤں کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

چھڑک کر کلیجی کو آگ پر رکھتے ہین اور جو پانی ٹپکتا ہو اسکو بعینہٖ استعمال کرتے ہین اس سے بھی وہی فائدہ پیدا ہوتا ہو اور جسوقت اس سے بخارات اٹھین اس بخار پر سر جھکا نا کہ آنکھ مین اثر پہونچے اور بعد بھن جانے کے اسی کلیجی کو کھانا بھی فائدہ مند ہو۔ اور کبھی چوڑے چوڑے ٹکڑے کلیجی کے کوٹ کے انسے شیاف بناتے ہین اور اسیطرح دارفلفل سے چوڑے چوڑے ٹکڑے کاٹتے ہین اور بیچ مین دارفلفل کے ٹکڑے کو رکھکر نیچے اوپر کلیجی کے ٹکڑے رکھکر تنور مین بریان کرتے ہین مگر بھوننے مین مبالغہ نہین کرتے یعنے نیم خام رہنے دیتے ہین بعد ازان تنور سے نکالکر نچوڑتے ہین اور جسقدر پانی نکلتا ہو اسے کام مین لاتے ہین خرگوش کی کلیجی کا بھی کہ استعمال اسیطرح مفید ہو اسیطرح شیاف دارفلفل بھی مجرب ہو جسکا نسخہ یہ ہو۔ دارفلفل فلفل سیاہ قنبل سب ہموزن لیکر استعمال کرین نکتہ جانور دیکھے بھی بہت نافع ہین خصوصاً پتہ بکرے کا اور بھیڑ کا پتہ اسیطرح استعمال روغن بلسان سے جسکی حدت تھوڑسی افیون ڈالکر توڑی جاے۔ اور استعمال میون فلفل کا کہ انھین مثل غبار کے باریک پیسکر بطور سرمہ کے لگائین بہت زیادہ نافع ہوتا ہو۔ اس سے زیادہ تر قوی استعمال قوی شہد کا ہو جسمین تھوڑسی پھٹکری اور نوشادر پڑی ہو جن حیوانوں کا مزاج گرم ہو انکے بدنکے رطوبات سے استعمال بھی خوب فائدہ کرتا ہو اسیطرح عصارۂ قثاء الحمار جو بقلہ الحمقا یعنے خرفہ ملا کر اسکی تیزی توڑی گئی ہو بھی مفید ہو اور شیاف بھی کا خواہ شیاف زنگار کا اور ضماد افین کی بھی آہین مفید ہوتی ہو **جہر کا بیان** روزکوری اور عوام ہند دِ توندھی اس بیماری کو کہتے ہین کیفیت اسکی یہ ہو کہ دنکو مطلق سوجھائی نہین دیتا ہو سبب روزکوری کا یہ ہوتا ہو کہ روح باصرہ مین رقت اور قلت پیدا ہوتی ہو آفتاب کی روشنی مین وہ روح بالکل تحلیل اور فنا ہوتی ہو اور تاریکی شب خواہ اندھیرے مکانمین بوجہ اجتماع اور غلظت کے کام دیتی ہو کبھی ضعیف بصر کے روزکوری پیدا ہوتی ہو اسوقت تاریکی شب خواہ دنکو مکان تاریک مین نظر آتا ہو اور روشنی مین ضعف پیدا ہوتا ہو **علاج** روزکوری کا یہ ہو کہ ترطیب اور تغلیظ خون مین اہتمام زیادہ کرین **خیالات کا بیان** کئی طرح کے رنگ آسمان کے سامنے اسطرح نظر آتے ہین جیسے جو سماء مین وہ الوان پھیلے ہوے ہین۔ اس مرض کا نام خیالات رکھا گیا ہو سبب اس مرض کا یہی ہو کہ ایک چیز غیر شفاف جلیدیہ اور مبصرات کے بیچ مین ٹھہر جاتی ہو اور یہ شے یا تو ایسی ہو کہ اسکی مثل براہ عادت مبصرات مین نہین دیکھی گئی ہو اور سوا ایسے شخص کے جو قوی البصر ہو اور خارج از عادت کے چیزین دیکھ لیتا ہو اور اسکو وہ شے نظر نہ آے۔ یہ ہرج اسیوقت پیدا ہوتا ہو جب آنکھ کی قوت اوسط درجہ کی ہو اگرچہ غایت درجہ کی ذکاوت حس پر نہو بلکہ بھری عادت پر ہو اور پہلی قسم کی آنکھ یعنے جو عادت سے بڑھ کر دیکھ سکتی ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ جب آنکھ قوی ہوتی ہو تو ضعیف اور پوشیدہ چیزین جو ہوا مین ہین انھین بھی بر وقت قریب آنے بصر کے دیکھ لیتی ہو حتی کہ وہ چھوٹے چھوٹے ذرے جو ہوا مین اڑتے پھرتے ہین جب ایسے ذرات قریب ایسے قوی النظر کے آجاتے ہین کھلتی ہو اور چونکہ وہ ذرات قریب آنکھ کے آجاتے ہین اور ضوء اور روشنی انمین ہوتی ہو حدید النظر پر پوشیدہ نہین رہتے اسیطرح جو شخص کہ حدید البصر ہو اسکے جسم کے اندر جو اجزء قلیل ہر وقت اٹھتے رہتے ہین اور کوئی بدن صحیح اور علیل اور کوئی مزاج اور طبیعت اس سے خالی نہین ہو وہ اجزء بھی ایسے تیز نظر کے سامنے آنکھ کے نظر آتے ہین اسوجہ سے کہ اسکی نگاہ اوسط درجہ سے زیادہ ہو البتہ جو لوگ نہایت درجہ کے ذکی الحس نظر مین نہین ہین انکو یہ دونون چیزین یعنی ذرات جو اور بخارات اندرون جسم کے نظر نہین آتے حدید البصر کو البتہ دکھائی دیتے ہین اور ایسی غیر عادی چیزونکا دیکھنا مرض مین داخل نہین ہو اور نہ آنکھ کے مضرت کی یہ بات ہو۔ دوسری قسم خیالات کے پیدا ہونیکی یہ ہو کہ سبب اسکا یا طبقات چشم مین ہو۔ یا رطوبت چشم مین ہو اگر طبقات چشم مین ہو اسکی ایک صورت تو یہ ہو کہ طبقہ قرنیہ مین نہایت چھوٹے چھوٹے اور پوشیدہ نشان اور آثار جدری یا رمد کے خواہ اور بثور کے آثار باقی رہگئے ہین کہ آنکھ سے باہر تو کچھ نظر نہین آتا اور اندر آنکھ کے جہان وہ نشان باقی ہین خود صاحب چشم کو نظر آتے ہین اور جتنی مقدار ہواے شفاف کی خواہ اور محسوسات کی اُن نشان اور آثار کے سامنے خارج از چشم کے مقابل اس حصہ کے ثقبۂ عنبیہ سے ہوتی ہو جو مقابل اس نشان کے پڑا ہو وہ مقدار نظر نہین آتی ہو جیسے کہ وہ داغ چیچک وغیرہ کا بمنزلہ حاجب کے ہو اور بعوض شے مرئی کے خود وہ داغ نظر آتا ہو اگر وہ داغ خواہ نشان نہوتا تو ضرور وہ مقدار جواب نظر نہین آتی ہو نظر آتی۔ اور اگر سبب مرض خیالات کا طبقات چشم مین ہو اسکی بھی دو قسمین ہین ایک قسم تو یہ ہو کہ خود جوہر رطوبت چشم کا بطرف اس جوہر غریب کے مستحیل ہو گیا ہو مراد یہ ہو کہ رطوبت چشم کی ہیئت بدل گئی ہو اور کسی دوسری خراب ہیئت کیطرف بدل گیا ہو جس سے خیالات پیدا ہوتے ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوسری قسم یہ ہے کہ اصلی رطوبت پر کوئی جوہر غریب خارج سے وارد ہو کر بڑھ گیا ہو اور عمدگی میں فرق پیدا کیا ہو پہلی صورت یعنی استحالہ رطوبت اصلی میں کبھی تو یہ بات ہوتی ہے کہ رطوبت جلیدیہ کے کسی جزو کو سوء مزاج ایسا عارض ہو کہ اسکے لون میں تغیر پیدا کرے اور اسکی شفافی کو زائل کر دے پس اسکے جزو کے مقابل کی شے مرئی خوب شفاف ہو کر انکی صورت آنکھ میں منطبع نہو سکے گی اور یہ تغیر یا بوجہ غلبہ برودت کے رطوبت جلیدیہ پر پیدا ہو خواہ رطوبت کا غلبہ ہو جائے یا کسی قسم کی حرارت اس مقدار خاص کو غلیان اور جوش میں لائے اور اسکی وجہ سے ہوائیت میں انتشار پیدا ہو جائے اسلیئے کہ ہوائیت کی شان سے یہ بات ہے کہ جب کسی رقیق اور شفاف شے سے ملتی ہے اسکے رنگ کو کثیف کر دیتی ہے اور زبدیت اور غیر شفافی اسپر غالب کر دیتی ہے اور یبوست کا کثیف ہونا تو ایک امر یقینی ہے جس چیز کو ہوائیت اس حصہ رطوبت میں مضر ہوتی ہے اور جوش اور غلیان اسی چیز کا کسی اور غیر سے حاصل ہوتا ہے اسکا حال دو امر سے خالی نہیں یا تو وہ شے عرض نا پائدار اور غیر متمکن ہے جیسے وہ بخارات جو تمام بدن سے خواہ بالخصوص معدہ سے بطرف دماغ کے صعود کرتے ہیں خواہ نفس دماغ سے وہ بخارات اٹھتے ہیں۔ اور جس وقت یہ بخارات لطیف ہوتے ہیں اور متحلل ہو جاتے ہیں جیسا کہ ایام بحران میں بروقت بحران کے ایسے ہی بخارات پیدا ہوتے ہیں یا قے کرنے کے بعد اور غضب کے بعد بھی اسیطرح کے بخارات اٹھتے ہیں اور انکو چنداں ثبات اور قرار نہیں ہوتا ہے بلکہ فوراً نابود بھی ہو جاتے ہیں۔ اور اگر وہ شے جو مضر رطوبت چشم مرض کے ہے کوئی چیز پائدار اور جاگزین چیز ہو ایسی چیز سے بعض اقسام تو وہی ہیں جیسے نزول الماء کا کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور منذر نزول الماء کے ہوتی ہے کبھی خیالات چشم کی مقدار میں بھی اختلاف چھوٹائی اور بڑائی کا ہوتا ہے اور قوام میں رقت اور کثافت کا اختلاف ہوتا ہے اور کبھی اختلاف وضع کا ہوتا ہے کہ متخلل ہوتے ہیں خواہ متکاثف مثل لکہ ہائے ابر کے اور کبھی اختلاف شکل میں بھی ہوتا ہے پس گول گول مثل دانوں کی شکل پر ہوتے ہیں اور کبھی بشکل مچھر اور مکھی کے ہوتے ہیں اور کبھی مثل دانہ گندم خواہ مثل جو کے لانبے ہوتے ہیں اور طول انکا یہانتک ہوتا ہے جسقدر سر کی مانگ کے حصے یکجا ہو کر ایک لانبی راہ سی پیدا ہو جاتی ہے علامات جو قسم خیالات کی بوجہ تیزی اور رکاوٹ حس کے ہوتی ہے انکی علامت یہ ہے کہ پوشیدہ ہوتی ہے اور شکل واحد اور نہج واحد پر نہیں ہوتی ہے اور تا زمان صحت چشم یہ قسم خیالات کی آدمی کی آنکھ میں باقی رہتی ہے اور اسکے بعد کوئی خلل بھی پیدا نہیں ہوتا جو قسم خیالات کی بوجہ فساد قرنیہ کے پیدا ہوتی ہے اسپر وہی اسباب دلالت کرتے ہیں جو قرنیہ کے فسادات میں اوپر مذکور ہو چکے ہیں کہ دیر تک رہتے ہیں اور بصارت میں اور کچھ ضرر سوائے خیالات کے نہیں ہوتا ہے جو خیالات بسبب ضرر بیضیہ کے پہونچنے کے عارض ہوتے ہیں وہ بھی مدت دراز تک رہتے ہیں اور آفت عظیم تک انکا انتہا نہیں ہوتا انکا عارض ہونا یا تو ورد گرم کے بعد ہوتا ہے یا بعد سبب مبرد خواہ مسخن کے ہوتا ہے اور یہ قسم خیالات کی بذریعہ حس کے پہچانی جاتی ہے خصوصاً اگر قرنیہ صیقل اور شفاف ہو اور کسیقدر خشونت اسمیں نہو اور باینہمہ ایک چیز ثابت اور برقرار رہتی معلوم ہو کہ اسمیں زیادتی پیدا نہو اور نہ کسی ضرر عظیم تک منتہی ہو جو قسم خیالات کی بسبب بخارات معدہ کے خواہ اور بدنی بخارات کے عارض ہو اسکی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ بروقت استعمال مبخرات کے خواہ بروقت امتلا یا بروقت ہضم کے اور بروقت حرکات اور دوار کے اور سدر کے پیدا ہوتی ہے اور یہ خیالات حال واحد پر ثابت نہیں رہتے بلکہ اسمیں زیادتی اور نقصان ہوا کرتا ہے اور کسی ایک آنکھ سے اسکو خصوصیت نہیں ہوتی ہے بلکہ دونوں آنکھوں میں ہوتے ہیں اگر ان خیالات کے ہمراہ متلی اور غثیان بھی ہو پھر اسکے بخارات سے پیدا ہونے کا یقین کامل ہو جائیگا اسیطرح اگر اسکے ہمراہ قے بھی ہو ایسے خیالات کا ازالہ فقط اس تدبیر سے ہوتا ہے کہ استفراغ بذریعہ ایارج کے کریں اور تلطیف غذا اور تہضیم غذا کیطرف زیادہ توجہ کیجائے ایسی تدبیروں سے اگر تو یہی ہے کہ زائل ہو جائے اور نہیں کمی تو ضرور ہو جائیگی جہاں ہمنے ضعف بصر کا ذکر کیا ہے وہاں اسباب کا ذکر کر دیا ہے کہ جو ضعف بوجہ سبب رطوبت بیضیہ وغیرہ کے ہوتا ہے ضمنی اسباب سے ان خیالات کی بھی شناخت کرنی چاہیے جس شخص کو چھ مہینے تک مرض خیالات کا عارض رہے اور آنکھ اسکی اور امراض سے صحیح رہے اور کسی قسم کا ضرر سوائے خیالات کے اسے نہ پہونچے اکثر ایسا شخص امن و امان میں رہیگا اور جو قسم خیالات کی مقدمہ نزول الماء کا ہے اسکا یہ حال ہے کہ رفتہ رفتہ کدورت بصر کی زیادہ کرتی جاتی ہے تا اینکہ پانی اتر آتا ہے خواہ دفعۃً پانی اترتا ہے اور چھ مہینے سے زیادہ تجاوز نہیں ہوتا ہے اگر خیالات کا یہ حال ہو کہ جاتے رہیں اور پھر عود کریں اور زیادہ ہوں اور پھر کم ہوں اسوقت یقین کرو کہ یہ وہ قسم نہیں ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو مقدمہ نزول الماء کی ہوتی ہے۔ اگر بائیت دیرپا ہوا و ضعف بصر پیدا کرنے میں اسکو استمرار نہوا سوقت بھی وہ خیالات مقدمہ نزول الماء نہونگے **علاج** خیالات اور ابتداء نزول الماء کا زیادہ تر لائق اہتمام کے علاج میں وہی قسم خیالات کی ہے جو مقدمہ نزول الماء کی ہو کہ اسکے علاج کیطرف متوجہ ہوں اور باقیماندہ اقسام جو بوجہ یبوست کے عارض ہوتے ہیں انہیں کبھی فقط مرطبات معلومہ مفید ہوتے ہیں اور اگر خیالات رطوبت وغیرہ کیوجہ سے پیدا ہوئے ہوں اور خلاصہ یہ ہے کہ یبوست کیوجہ سے عارض نہوے ہوں ایسے خیالات کو جو دوا جلا پیدا کرتی ہے سرمہ وغیرہ سے مفید ہوتی ہے اور جو قسم خیالات کی نزول الماء کا مقدمہ ہے اسکے علاج میں ابتدا تنقیہ بدن سے کرنی چاہیے خصوصاً معدہ کا تنقیہ اور بعد ازاں تنقیہ سر کا خاص طور پر کریں یعنی غرغرہ اور سعوط اور مضوغات یعنی چبانے کی دواؤں سے اور عطوسات کا استعمال بغرض ازخار کے لازم ہے اور انسے تنقیہ بھی ہو جاتا ہے اور چکو تحریک نگی تحریک بمادہ پر ہوتی ہے خصوصاً جب پانی قریب عصبہ کے ہو اور عصبہ کو مضر ہو ایں لحاظ مضر ہے یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ ایارج فیقرا ایسی قسم کے خیالات میں جلیل النفع ہے اسیطرح حب الذہب بھی نافع زیادہ ہیں اور ادویہ میں سے قنطوریون اور قثاء اور مرکی ہے ابواب علاج راس میں و دماغ تنقیہ راس میں ایسی بہی دواؤں کا ذکر ہوچکا ہے جسپر اعتماد ہوسکتا ہے۔ لازم ہے کہ تنقیہ ایارج فیقرا اور حب الذہب سے بطور حبوب شبیار کے متواتر اور علی الاتصال کیا جاے اور ادویہ لطیفہ خواہ ادویہ جالیہ کا بطور اکتحال کے استعمال کرنا بدون تنقیہ کے جائز نہیں ابتدا نزول الماء میں فصد اس شریان کی جو پس گوش ہے مفید ہے مناسب ہے کہ ابتدا معالجہ ادویہ لینہ سے کیجاے جیسے آب لازیانہ ہمراہ شہد اور زیت از قبیل یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرزنجوش کا سونگھنا مفید ہے اسکو جسے خوف پانی اترنے کا آنکھ میں ہو اسیطرح روغن مرزنجوش کا استنشاق کرے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ دونوں کنپٹیوں پر جونک لگانے سے ابتدا نزول میں نفع ہوتا ہے نیل کے بیج کا سرمہ لگانا اسکی بھی بڑی مدح کرتے ہیں اور یہانتک کہا گیا ہے کہ بزر کتم کے اکتحال سے نزول الماء بالکل زائل ہو جاتا ہے اور تمام پانی جسقدر اترا ہے تحلیل کر دیتا ہے اور یہ نہایت درجہ کی مفید دوا ہے بعد ان خفیف تدبیرات کی پھر رفتہ رفتہ ادویہ مرکبہ کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور جو ادویہ سکبینج وغیرہ سے مرکب ہوں انکو استعمال کریں اس طرح کہ سکبینج میں قوطولی اور حلتیت اور سپید کشکی ہرایک آٹھ قوطولی مجربات ادویہ سے یہ ہے کہ حنظل کا سر جلا کر شہد کے ہمراہ آنکھوں میں لگائیں شیاف صطیقان اور جملہ نسخہ ہاے مذکورہ جو باب ضعف بصر میں مذکور ہو چکے اقوی سب سے مرارات کا شیاف ہے جو آب سمانی سے تیار کیا جاے **ایضاً** کحل اوقلادس اور ساروس اور مرو خوبونا ہے اور روغن بلسان بھی نافع ہے ابتدا میں جو ادویہ مفید ہوتی ہیں انہیں سے یہ بھی دوا ہے نسخہ زرکا و جوان و صحیح البدن کا لیکر کسی برتن میں تانبے کے رکھیں اور دس روز تک رہنے دیں بعد ازینکہ خوب اثر تانبے کا اسمیں آجاے اور زعفران سائیدہ اور نسخہ سنگ پشت نہری اور روغن بلسان کمدود دو درہم اسمیں اچھی طرح سے ملائیں جب خوب ملکر ایک ذات ہو جاے اسی کا اکتحال کریں **ایضاً** خربق ایک جزو اور حلتیت ایک جزو سکبینج تین عشر جزو کالعینے ہے کا شیاف تیار کریں **ایضاً** خربق سپید اور فلفل ہر واحد ایک جزو اشق تین جزو مولی کے عصارہ میں اسکا شیاف تیار کریں اور استعمال کریں۔ واجب ہے کہ مچھلی سے اور غلیظ اقسام غذا سے اور جو چیزیں منجر ہیں اور زیادہ مقدار سے شراب کی اور زیادہ پانی پینے سے پرہیز کریں۔ متواتر فصد اور حجامت سے اجتناب کریں جبتک ممکن ہو ہاں اگر حاجت اخراج خون کی زیادہ ہو اور بخوبی وثوق اس امر کا ہو کہ خون گرم کی بدن میں کثرت ہے بمجبوری ہے **انتشار** یہ وہ مرض ہے کہ ثقبہ یعنے سوراخ آنکھ کا پھیل جاے بہ نسبت خلقت اصلی کے کبھی یہ مرض بعد درد سر کے ہوتا ہے خواہ کسی صدمہ خارجی اور چوٹ وغیرہ کے لگنے سے عارض ہوتا ہے کبھی کچھ اسباب خاص حدقہ چشم میں ایسے ہوتے ہیں جنکی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے یا تو وہ اسباب بیضیہ میں پیدا ہوں خواہ عنبیہ میں اسلیے کہ بیضیہ جسوقت اسمیں زیادہ مقدار مناسب سے رطوبت آجاتی ہے عنبیہ کی مزاحمت کرتی ہے اور اسکو بطرف کشادہ اور پھیل جانیکے متحرک کرتی ہے اگر یبوست بیضیہ کی بالذات موجب اتساع نہیں ہوتی ہے بلکہ بالعرض موجب اتساع ہوتی ہے اسلیے کہ بیضیہ کی یبوست سے عنبیہ کی یبوست پیدا ہوتی ہے خواہ عنبیہ اگر اسمیں یبوست آجاے خواہ اطراف کیطرف کھنچ جاے تو وہ طبقات جلد جنمیں سوراخ اور ثقبہ چشم ہوا ہے وہ بھی عرض کیطرف سے کھنچ جائینگے پھر اتساع پیدا ہوگا جیسے بروقت ظہور اسی تمدد کے ثقبہ اور سوراخ جلد کے بھی پھیل جاتے ہیں خصوصاً اگر رطوبات کے اقسام بھی ان مسامات میں پہنچیں کبھی تقبض میں اتساع

HAKEEM SHOUKAT ALI

رطوبت کیوجہ سے آ جاتا ہو کہ وہ رطوبت داخل جو ہر ثقبہ مین ہوتی ہو اور اُسکے ثخن کو بڑھا دیتی ہو اور بطرف غلظ کے اُسے کشش کرتی ہو اُسوقت ثقبہ کو اتساع عارض ہوتا ہو کبھی انتشار خواہ اتساع ثقبہ ایک ورم سے پیدا ہوتا ہو کہ وہ ورم بوجہ تمدد کے انتشار خواہ اتساع ثقبہ پیدا کر دیتا ہو کبھی بسبب وسعت خلقی کے جو آنکھ مین ہوتی ہو انتشار عارض ہوتا ہو یہ مرض انتشار بصارت کو مضر اسلیے ہو کہ ایسا آدمی اشیاء موجودہ کو انکی مقدار اصلی اور مناسب سے چھوٹا دیکھتا ہو **مترجم کہتا ہو** چھوٹا اور بڑا دیکھنا اشیاء کا یہ تو کچھ مرض انتشار کا لازم مساوی نہین ہو بلکہ علم مناظر مین ثابت ہو چکا ہو کہ ہر شے کسی مسافت معین پر اپنی پوری مقدار پر نظر آتی ہو اور اس سے دور مسافت سے چھوٹی اور اس سے نزدیک مسافت سے بڑی مگر یہان غرض اطبا کی یہ ہو کہ جو مسافت کسی شے کی مقدار نظر آنیکی ہو مثلاً جس جگہ زاویہ رویت قائمہ پیدا ہوتا ہو وہان سے بھی مریض انتشار کی نظر مین وہ شے چھوٹی اپنی مقدار اصلی سے دکھائی دیتی ہو اگرچہ مناسب اتساع سے تو یہ ہو کہ وہ شے بڑی نظر آئے چنانچہ فقرہ آیندہ سے یہی بات پیدا ہوتی ہو کہ بجاے صغر کے لفظ اکبر کی ہو **متن** کبھی اتساع اور انتشار اس درجہ کو پہونچ جاتا ہو کہ کوئی شے نظر ہی نہین آتی اسلیے کہ اکثر آنکھ کا اتساع اسقدر ہوتا ہو کہ وسعت اکلیل تک پہونچ جاتی ہو یعنی وہ مقام جو حد فاصل سیاہی اور سپیدی چشم مین ہو وہانتک یہ کشادگی مردمک چشم کی ہوتی ہو اور بصر یعنی دیکھنے کا ذریعہ جو مخروط شعاعی ہو مقدار معتدبہ پر ایسی آنکھ کی شعاعی خطوط سے نہین پیدا ہوتا ہو **مترجم کہتا ہو** بہت نزدیک یعنی قریب آنکھ کے ہر شخص جب کوئی شے رکھے بصارت کارگر نہین ہوتی سبب اسکا یہ ہو کہ جسقدر شے مرئی قریب آنکھ کے آگے جاتی ہو زاویہ رویت کا منفرجہ ہوتا جاتا ہو شکل ۲۱ مقالہ پہلا اقلیدس کا دیکھو اور شے مرئی کی مقدار بڑے زاویہ سے بڑی ہوتی ہو تو جب اسقدر قرب ہو گیا کہ انفراج سے دونون خط بمنزلہ خط واحد کے ہو گئے ابصار باطل ہو جاتا ہو یہ توضیح العین کا ذکر تھا اب جسکو اتساع مردمک چشم ہوا اور وہ اتساع اتنا زیادہ ہو جسقدر شیخ نے لکھا ہو ضرور ہو کہ رویت باطل ہو گی **متن** جسکی آنکھ کی تپلی اسقدر پھیل گئی ہو کی آنکھ علاج پذیر نہو گی **علامات** مرض انتشار کے علامات کو ہم نے باب ضعف چشم مین لکھدیا ہو **علاج** جو انتشار چشم خلقی اور طبعی ہو اسکا علاج ممکن نہین ہو. اور جو انتشار بوجہ یبوست کے ہو اسکو مرطبات سے آنکھ کی ترطیب مفید ہو گی اور جو انتشار بسبب رطوبت کے ہو اسکو فصد نفع کرتی ہو اگر بدن مین کثرت خون کی ہو **ایضاً** دونون ماقین اور کویہ کی دونون رگین انکی فصد سے مادہ اسی جگہ سے نکل جاتا ہو اور فائدہ ہوتا ہو کنپٹی کے رگونکی فصد بھی اسیطرح مفید ہوتی ہو اور انکا کاٹ ڈالنا بھی فائدہ کرتا ہو جو استفراغ کے اقسام اوپر بیان ہو چکے اس مرض مین بھی کرنے چاہیین نمک کا پانی سر پر ڈالنا خصوصاً اسمین سرکہ ملا کر بھی مفید ہوتا ہو مناسب نہین ہو کہ زیادہ استفراغ مسہل دینے سے کیا جاے کہ آنکھ کی قوت ضعیف ہو جائیگی اور مقدار مطلوب پر بھی استفراغ نہ کرنا چاہیے بلکہ اکثر تو اسیطرح کا استفراغ کافی ہوتا ہو کہ دس دن مین ایک مرتبہ حب قوقایا ایکدرہم خواہ ڈیڑھ درہم کھلا دیجاے. غذا آب نخود دینی چاہیے جب حب قوقایا کھلائی جاے آنکھ دوسری جسمین انتشار نہین ہو اسمین بھی توتیا کا سرمہ اسلیے لگانا چاہیے جسطرح اس آنکھ مین لگایا جاتا ہو جسمین انتشار کا مرض ہو جو سرمے اب خیالات اور نزول الماء کے اسمین بیان ہوے اس مرض مین بھی مفید ہین. گدی پر پچھنے لگانے اسلیے مفید ہوتے ہین کہ آنکھ کے مادہ کو پیچھے کیطرف جذب کرتے ہین جو انتشار چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہو اسکے علاج مین یہ بات بےتکلف تجویز ہوتی ہو کہ پہلے فصد کیجاے بعد اسکے پچھنے لگائے جائین اسکے بعد ادویہ مبردہ کا استعمال ہو آرد باقلا کا ضماد پے درپے کیا جاے خواہ آرد جو کا ضماد و برگ بید سادہ کے پانی مین خواہ آب برگ کاسنی مین بھگو کے کیا جاے یا کسی کپڑے کو انڈے کی سفیدی مین گلاب و تھوڑی سی شراب ملا کر آنکھ مین رکھین بکری کا خون آنکھ مین ٹپکانا اور اسیطرح پرندونکے پوٹے کا خون ٹپکانا چاہیے اور اسکے تیسرے دن دودھ آنکھ مین ٹپکایا جاے اور جو سرمے قوی ہین وہ لگائے جائین خلاصہ یہ ہو کہ اس مرض کا علاج وہی ہو جو آنکھ کے ورم گرم کا علاج ہو اور بعد اس علاج کے اس شیاف کا استعمال کرین کہ جسکا نسخہ یہ ہو کندر زعفران مرمکی ملہ یکجزو ہڑتال نصف جزو یہ دوا نافع ہو اموناسیس کیواسطے اور اتساع اسی مرض کو کہتے ہین تلخہ بز غالہ تلخہ کلنگ دو دو مثقال زعفران ایک درہم مرچ سیاہ ایکسو اکتیس دانہ ربالسوس دو مثقال لبان اشیح دو مثقال شہد بقدر حاجت اسکا سرمہ لگائین سنگ سرمہ آب رازیانہ مین پیسکر شہد ملا کر آنکھ مین لگائین جو انتشار چوٹ لگنے سے پیدا ہوا ہو اسکے واسطے یہ دوائین مولی کے عرق مین اسقدر پیسین کہ خشک ہو جائین بعد اسکے استعمال کرین **ایضاً** بڑے کبوے کا پتہ ایک مثقال ساہی کی مینگنی اور گوہ صحرائی کی مینگنی سوکھی ہوئی ڈیڑھ مثقال نطرون نصف مثقال فلفل اور تلخہ کلنگ ہر واحد ایک مثقال لبان زعفران ایک مثقال اشیح نصف مثقال اشق خربق سپید ایک مثقال

HAKEEM SHOUKAT ALI

آب رازیانہ سے پیکر شہد ملا کر استعمال کریں **ضیق ثقبہ** یہ مرض اسطرح پر ہوتا ہے کہ ثقبہ عنبیہ عادت خلقی سے جو آدمیوں میں رائج ہے چھوٹا ہو جاتا ہے اگر یہ بات اصل خلقت میں ہو نہایت اچھی ہے اور اگر تنگی ثقبہ کا مرض پیدا ہو خراب بات ہے اور بہ نسبت انتشار کے اسمیں خرابی زیادہ ہے اور بیشتر اسی مرض میں ثقبہ بند ہو جاتا ہے اسباب ثقبہ کے چھوٹے ہونیکے یا تو قرنیہ کی یبوست ہے کہ اسکو کثیف کرکے سمیٹتی ہے اور جمع کرتی ہے اور ثقبہ سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے یا سدہ ثقبہ میں پڑکے اسکو چھوٹا کر دیتا ہے یا کوئی رطوبت قرنیہ کو اطراف و جوانب سے کھینچے اور بیچ سے بھی کشش کرکے ایسی حالت پر کر دیتی ہے کہ ثقبہ میں تنگی پیدا کرتا ہے جسطرح کوئی شخص نہایت تامل اور غور سے کسی طرف دیکھے جب یہ عادت کیسی پڑ جائے اور استرخا اور تمدد جہات چشم میں آجائے یا یبوست شدید بیضیہ میں آجاتی ہے پس گرانی پیدا ہوتی ہے جسکی اعانت یہ ہی طبقہ کرکے ضمور یعنی لاغری اور اجتماع ایسا جو مخالف جحوظ کے ہو پیدا کرتا ہے اکثر یہ مرض جو عارض ہوتا ہے تو یبوست ہی سے عارض ہوتا ہے **علامات** اسکے ضعف چشم کے باب میں بیان ہو چکے ہیں علاج خشکی سے یہ مرض اکثر عارض ہو اسکا علاج مرطب چیزیں آنکھ میں ٹپکانے سے کرنا چاہیے اور ناک میں ٹپکانے کی چیزیں اسی قسم کی بھی مستعمل ہوں نطول ایسی چیزوں کے جو تر و تازہ ہوں یا سرد تر دوا انکو جوش دیکے نطول کیا جائے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے غذا نرم اور چکنی کھلانی چاہیئں۔ اور بعضے اوقات ایسی چیز کا بھی استعمال ضرور ہوتا ہے جس میں بقدر حرارت ہو تاکہ مادہ رطوبت کو آنکھ تک کھینچ لائے سر کی مالش کرنی اور چہرے کی اور آنکھ کی مالش ہمیشہ پے در پے کرتے رہیں مگر تھوڑی دیر تک مالش کرکے ٹھہر جائیں اور پھر کریں یہ سب تدبیریں اسی غرض سے ہیں کہ رطوبت کو آنکھ کیطرف کھینچ لیں اسلیے کہ استعمال مرطبات کا تنہا کبھی مضر بھی ہوتا ہے جس وقت جاذب سر پہ لگائے جائیں بعد اسکے مرطبات کا بھی استعمال کیا جائے رطوبت سے اگر یہ مرض پیدا ہوا اسکا علاج انھیں سرموں سے کرنا چاہیے جو مشہور ہیں اور ضعف بصر اور نزول الماء اور خیالات کے بیان میں مذکور ہوئے از انجملہ ایک شیاف یہ بھی ہے۔ زنگار اور اشق ہر واحد ایک جزو زعفران ایک جزو اور تہائی جزو کی صبر پانچ جزو مشک نصف جزو اسی کا شیاف بنائیں **ایضاً** شیح دو مثقال زنگار چار مثقال گوبھرائی کی مینگنی تین مثقال زعفران دو مثقال صمغ عربی ایک مثقال سب کو شہد ملا کر پیسیں و استعمال کریں **ایضاً** فلفل و شیح ہر واحد دو مثقال، روغن بلسان نو مثقال اشق ایک مثقال آب بادیان میں اشق کو گھولکر اسپر روغن بلسان ڈالیں اور شہد ملا کر تیار کریں کہ یہ بہت عمدہ ہے

نزول الماء کا بیان آنکھ میں پانی اترنے کا مرض سدہ سے پیدا ہوتا ہے اور وہ ایک رطوبت بیکار سی جو ثقبہ عنبیہ میں اگر درمیان رطوبت بیضیہ اور اس جلیدیہ کے جو قرنیہ کی ہے ٹھہر جاتی ہے پس اشباح کے نفوذ کو آنکھ تک منع کرتی ہے اور کچھ نہیں نظر آتا۔ یہ بیکار رطوبت مقدار اور کیفیت دونوں میں مختلف ہوتی ہے مقدار میں اختلاف کے یہ صورت ہے کہ کبھی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ثقبہ کی تمام جگہ کو گھیر لیتی ہے پھر آنکھ سے کچھ نہیں نظر آتا۔ اور کبھی تھوڑی ہوتی ہے اور اتنی کم ہوتی ہے کہ پورا ثقبہ نہیں بھرتا ہے پس جسطرف یہ رطوبت ہوتی ہے ادھر سے نظر نہیں آتا اور جدھر یہ رطوبت نہیں ہوتی ادھر کچھ کچھ دکھائی پڑتا ہے اسطرح پر کہ جو دیکھنے کی چیز سامنے ثقبہ کے اس سوراخ کی ہو جدھر یہ رطوبت بھری ہے ادھر کچھ نہیں نظر آتا ہے اور جدھر یہ رطوبت نہیں ہے اور ثقبہ کھلا ہوا ہے ادھر سے نظر آتا ہے کبھی آنکھ کسی چیز کی نصف مقدار خواہ اس سے کم و بیش دیکھتی ہے اور باقی کو نہیں دیکھتی ہاں اگر حلقہ چشم کو داہنے بائیں ہٹا دیں اسوقت دیکھ لیتی ہے اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک چیز کو پورا پورا ایک مرتبہ دیکھ لیتی ہے اور دوبارہ نہیں دیکھ سکتی اور یہ بات بسبب مقام اُس شے کے ہوتی ہے یعنی اگر وہ شے پوری پوری مقابل سدہ کے ہو گئی نظر نہ پڑیگی۔ اور اگر مقابل ثقبہ کے اس حصہ کے ہوئی جو کھلا ہوا ہے سب نظر آئیگی یہ سدہ ناقصہ کبھی ثقبہ کے اوپر کیطرف پڑتا ہے اور کبھی نیچے کیطرف اور کبھی نیچے اوپر دونوں ساتھ ہی پڑتا ہے اور کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ٹھیک بیچ میں ثقبہ کے سدہ پڑتا ہے اور اسکے ارد گرد کھلا رہتا ہے ایسا بیمار ہر شے کے کنارہ کو دیکھتا ہے اور بیچ کسی شے کا اسکو نظر نہیں آتا بلکہ بیچ میں ہر شے کے ایک خالی خالی گڑھا سا نظر آتا ہے اور اسیطرح جب اسے نہیں نظر آتا ہے تو ایک تاریکی اسکو تخیل ہوتی ہے کیفیت میں اس رطوبت کا اختلاف یوں ہوتا ہے کہ کبھی اسکا قوام پتلا اور صاف ہوتا ہے کہ روشنی ہر شے کی اور دھوپ کو نہیں پوشیدہ کرتی ہے اور بعضی رطوبت بہت گاڑھی ہوتی ہے رنگ میں بھی اسکے اختلاف اسطرح پر ہوتا ہے کہ بعض رطوبت کا رنگ ہوائی ہوتا ہے شفاف اور بعض رطوبت کا رنگ سپید مثل چونے کے ہوتا ہے اور بعض رطوبت کا رنگ سپید جیسے موتی اسی کو موتیا بند کہتے ہیں اور رطوبت کا رنگ سپید مائل بہ کبودی اور فیروزئی خواہ سنہری ہوتا ہے اور بعض رطوبت زرد

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ایک قسم کی سیاہ ہوا و بعض کا رنگ مثل غبار کے ہوتا ہو قابل علاج کے وہی پانی ہو جسکا رنگ شفاف ہوائی ہو خواہ سپید مثل موتی کے یا وہ سپید جو تھوڑا سا مائل بہ کبودی ہو خواہ وہ فیروزئی ہو لیکن وہ رطوبت جسکا رنگ چونے کا سا ہو خواہ سبز ہو خواہ مثل غبار کے مکدر ہو خواہ زیادہ سیاہ ہو یا زرد ہو یہ قابل علاج نہین ہو غلیظ رطوبت کے اقسام مین سے ایک وہ بھی ہو جو نہایت سخت ہوتی ہو اور پانی نہین رہتا بلکہ بستہ ہو کر مثل پتھر کے ہوجاتی ہو اسکا علاج کچھ نہین ہو قوام کی راہ سے وہی رطوبت قابل علاج ہو جو پتلی ہو اور ایسی ہو کہ جسوقت اسکو چٹکی سے پکڑکے دائین یا بائین جلدی متفرق ہوجائے اور پھر سمٹ کے یکجا ہوجاے یہ رطوبت ایسی ہو جسکے نکل جانیکی امید بہبود قدح کرانے سے ہوسکتی ہو مگر اسکا بھی خیال رہے کہ ہمیشہ اسطرحکا امتحان کرنا بُرا ہی اس رطوبت کو مشوش کر دیتا ہو یا اسکے قدح کرنے مین دشواری ہوتی ہو آنکھ کے کھولنے والے قداح لوگون نے ایک اور طریقہ نکالا ہو وہ یہ ہو کہ آنکھون پر ایک روئی کا گالا رکھین اور رکھ کر خوب زور سے پھونکین اور پھر اسکو ہٹالین اور جلدی سے دیکھین کہ آنکھ کا پانی ہل رہا ہو یا نہین اگر ہلتا ہو تو قابل قدح کرانے کے ہو ورنہ قابل کھلوانے کے نہین ہو اسیطرح اگر ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کا پانی پھیل جاتا ہو جب بھی قدح کے قابل ہو جو نزول الماء بعد چوٹ لگنے کے یا کسی مرض دماغی سے پیدا ہوا ہو اسکا علاج بہت دشوار ہو **علامات** جن علامتون سے پانی اترنے کا خوف ہوتا ہو اور جو خیالات اور پتنگے اڑتے آنکھ کے سامنے کسی اور اسباب سے نہون وہی علامت پانی اترنے کی ہو اور انکو ہم نے باب خیالات مین بیان کر دیا ہو اور یہ علامت ہو کہ ان خیالات کے ہمراہ کدورت خراب بھی ہوتی ہو خصوصاً اگر یہ پانی ایک ہی آنکھ مین ہو اور یہ بھی ہوتا ہو کہ ایسے شخص کو مشعل اور روشن چیزین جیسے چراغ وغیرہ دو چند مقدار پر خواہ اس سے بھی سوا نظر آتی ہین کبھی پانی اترنے اور سدہ پڑنے مین شناخت جدائی کی اسطرح کیجاتی ہو کہ اگر پانی اترا ہو تو ایک آنکھ بند کرکے دیکھنے سے دوسری پھیل جائیگی اور اگر سدہ پڑا ہو یہ صورت پیدا نہوگی پانی کے اترنے مین اس کیفیت کا سبب یہ ہو کہ روح باصرہ جو بند کی ہوئی آنکھ مین ہو دوسری آنکھ کیطرف مندفع ہو کر آجاتی ہو لہذا اس آنکھ مین اتساع پیدا ہوتا ہو پھر اگر سدہ ہوتا ہو وہ سدہ روح باصرہ کو دوسری آنکھ مین آنے کو روکتا ہو اور نفوذ کرنے نہین دیتا اسی سبب سے اکثر گاہ دوسری آنکھ مین بروقت بند کرنے ایک آنکھ کے اتساع پیدا ہو ہان اگر پانی زیادہ غلیظ اور گاڑھا ہوا سوقت یہ اتساع پیدا نہوگا اگرچہ سدہ نہوا اور انتشار مین بھی ایسی ہی کیفیت ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کی ہوتی ہو مگر اسکا سدہ ہوا یا پانی غلیظ ہوگیا ہو **علاج** مین نے خود ایک مرد ذی علم کو جو طالب علم تھا اور بہت کچھ حاصل کر چکا تھا، دیکھا ہو کہ اسکی آنکھون مین پانی اتر آیا تھا اور خود وہی مرد فاضل اپنا علاج آپ ہی کرتا تھا اسطرح پر کہ استفراغات کثیرہ اور پرہیز رطوبات سے کرتا تھا اور غذا مین کمی رکھتا تھا شوربے کے اقسام سے اور مرطب غذا وغیرہ سے اجتناب کرتا تھا اور بریان گوشت اور قلیہ پر اکتفا کرتا تھا اور سرمہ ہاے محللہ و ملطفہ لگاتا تھا پس ایسے ہی تدابیر کرتے کرتے اسکی بصارت بخوبی عود کر آئی اور جیسی پہلی نگاہ تھی اسیطرح کی ہوگئی سچ تو یہ ہو کہ اگر ابتداء نزول الماء مین تدارک واقعی کیا جاے تدبیر علاجی مفید ہوتی ہو اور جب مستحکم ہوگیا اور پورا اثر اور ضرر پیدا ہوگیا پھر تو بجز قدح کے اور کوئی علاج نہین پس واجب ہو کہ جس شخص کو آثار پانی اترنے کے آنکھ مین معلوم ہون اسیوقت سے امتلاء یعنی پرخوری سے اور زیادہ پانی پینے سے اور جماع سے پرہیز کرے اور بقدر واجب اور باندازہٗ مناسب بوقت دوپہر دن کے استعمال آب وغذا وغیرہ کا کرتا رہے مچھلی اور فواکہ اور گوشت ہاے غلیظ کو بالخصوص چھوڑ دے قے کرنے کا یہ حال ہو کہ براہ تنقیہ اور پاک کرنے معدہ کے مفید ہوتی ہو مگر خاص نزول الماء کیوجہ سے مضر ہوتی ہو ہم نے نزول الماء کا قانون دوائی باب خیالات مین بیان کر دیا ہو یہان پر چند تجربات کا ذکر کرتے ہین حب الغار مقشر دس جزو صمغ ایک جزو دونون کو پسر نابالغ کے پیشاب مین پیسین نزول الماء کیواسطے اور ضعف بصر کیواسطے خاص پانی سے پیکر استعمال کرین کبوس اسدی کو تلخہ مار اور شہد ملا کر آنکھون مین لگائین کہ نہایت عمدہ ہو مین کہتا ہون کہ بہت سے آدمی ذی علم نے تجربہ کیا ہو کہ تلخہ مار مین فعل [illegible] اور یہ تجربہ نقیض اُس حکم کلی کی ہو جو کہتے ہین کہ استعمال مرارات افعی خواہ استعمال افعی سے اجتناب کرنا واجب ہو **مترجم کہتا ہو** اب تو یہ بات بخوبی تحقیق ہوچکی کہ سانپ کا زہر فقط ایک چھالا اسکے منھ مین ہوتا ہو اسی مین ہو اور اسیوجہ سے سانپ کے پالنے والے جب اس چھالے کو نکال ڈالتے ہین کچھ بھی اثر اسکے کاٹنے کا نہین ہوتا پس سانپ وہی زہریلا ہو جسکا چھالا ٹوٹ نہ گیا ہو البتہ بعض اقسام سانپ کے جسکو دھامن کہتے ہین انکے دم مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

ابھی زہر ہوتا ہو پس مراد وہی مین سمیت نہونے سے حکم کلی وجوب احتراز کا کیونکر منتقض ہوگا **متن** دوسرا نسخہ مجرب عصارہ اُس رانہ کا جو کہ جزیرہ سقلیہ
سے آتا ہو اور کماذریوس اور لسبد ہر واحد ایک مثقال آب رازیانہ مین پیسکر استعمال کرین **قدح کا بیان** آنکھونکے کھلوانے سے پہلے واجب ہو
کہ تنقیہ عام تمام بدن کا کرین پھر خاص تنقیہ سر کا پھر اگر احتیاج ہو تو فصد بھی کھولی جاے پھر اسکی رعایت کرین کہ جسکی آنکھ کھولی جاتی ہو اسکو دردسر
تو نہین ہو تاکہ اسبات سے اطمینان ہوجاے کہ طبقات چشم مین ورم پیدا ہوگا اور اسکا بھی لحاظ کرین کہ اس شخص کو مرض سل تو نہین ہو یا زیادہ دل
رہتا ہو یا بہت جلد غصہ مین آجاتا ہو اسلیے کہ تنگی اور غصہ دونونکی یہ خاصیت ہو کہ عود مرض کیطرف تحریک کرتے ہین یہ بھی واجب ہے کہ وہ شخص شراب
اور جماع اور حمام کو ترک کردے اور بعد پورے ہونے ان شروط کے پھر بھی جائز نہین ہو کہ آنکھین کسی قسم کی کھولی جائین جبتک پورا پانی اتر نہ آے اور
اسیقدر اسکا قوام غلیظ نہ ہوجاے اور اسیکو اصطلاح طب مین انکمال کہتے ہین اور ہندی زبان مین پکا پانی اسی کا نام ہو اس شرط کے لحاظ سے
یہ فائدہ ہو کہ سارا پانی اسی مقام پر جمع ہوجاتا ہو جس مقام پر کمال سلائی ڈالکر نکالتا ہو اور کبھی یہ پانی اسی مقام سے نکالا جاتا ہو جہان سے آمد
اسکی شروع ہوئی ہو جب قدح کرنیکا ارادہ کرین مریض کو اس سے پہلے تازہ تازہ چیزین کھلانی چاہیین اور ایسی غذا دینی چاہیے جو بسبب رطوبت
کے آنکھونکے پانی مین بوجھ زیادہ پیدا کرے اور ایسی چیزین دینی چاہیین جو پانی کے ضرر کو زیادہ قوی کردین اور خلاصہ یہ ہو کہ اگر پانی زیادہ صاف ہو یا بہت
گاڑھا ہو وہ آنکھ ہرگز قابل قدح کے نہین ہو جب قداح سامنے آنکھ کھولنے بیٹھے بیمار کو حکم دے کہ آنکھ کا اندرونی گوشہ یعنی وہ کنارہ جو ناک کیطرف ہو اور خود
ناک کیطرف نظر کرے اور اسی شکل پر اپنی آنکھ کے ڈھیلے کو سنبھالے رہے اور آنکھ کو سامنے گڑھے کے نیچے اور نہ ایسے مقام پر بیٹھے جہان روشنی زیادہ ہو پس
ایسے وقت آنکھ کا کھولنا اس طرح شروع کرے کہ سلائی کو ثقبہ مین ڈالے وہ سلائی دونون طبقونکے بیچ مین ہوکر ثقبہ کے مقابل ہوجائیگی اور اس مقام پر
قداح کو ایک خالی جگہ معلوم ہوگی یا جیسے چھوٹی ڈولچی پانی سے بھری ہوگی بعد اسکے بعض دستکار یہ تیز دستی کرتے ہین کہ سلائی کو جھٹ پٹ نکال کر اور
ایک آلہ دوم واجبکا اطلیہ نام ہو ثقبہ کی حد تک داخل کردیتے ہین تاکہ اسکی پتلی نوک پوری جگہ پکڑ اپنا کام اچھی طرح کرے اور مریض اپنی آنکھ کو سیدھی کیے رکھے
بعد اسکے اسی آلہ کی نوک کو سامنے اس مقام کے پہونچاتا ہو جہان پانی بھرا ہوا اٹک رہا ہو اور ہر وقت اسکو پھر اتارتا رہتا ہو یہانتک کہ آنکھ مین گڑھا پڑجاتا
اور پانی دیگر قرنیہ کے پیچھے نیچے کیطرف چلا جاتا ہو بعد اسکے اسی آلہ کو جسے مست کہتے ہین تھوڑی دیر تک بقدر مناسب ٹہرنے دیتا ہو تاکہ پانی اسی جگہ پر ٹھہر جائے
بعد اسکے مست کو جگہ سے ہٹا لیتا ہو اور دیکھتا ہو کہ آیا پانی ہٹ کر لوٹ آیا یا نہین پلٹا اگر پانی ہٹا پھر وہی تدبیر کرتا ہو تاآنکہ اطمینان ہوجاے کہ اب
باقی نہ رہیگا اور اگر پانی کسیطرف نہ ہٹتا ہو یا کسی اور طرف ہٹتا ہو تو اس آلہ کو جسطرف پانی ٹھہرا رہے اور جدھر اس پانی کے ہٹنے کی خواہش ہو لیجاتا ہو
اور وہین سے اسکو جدا کردیتا ہو پھر اگر پانی دوبارہ بعد قدح کرنیکے اسی زمانے مین اتر آے جس زمانے مین آنکھ قدح کی گئی ہو پس آلہ مست کو دوبارہ اسی ثقبہ
مین داخل کرنا چاہیے کہ پانی ابھی باقی رہ گیا ہو اگر آنکھ کھولتے وقت ثقبہ مین خون آجاے تو اسکو تھام لینا چاہیے اور یہانتک پونچھتے رہین کہ خون بند ہوجاے
اور اسکا علاج پھر کچھ نہین ہوسکتا ہو جب آنکھ کھل چکے اسی آنکھ کھلی ہوئی پانڈے کی سفیدی اور روغن بنفشہ ملاکر روئی کے پھاہے مین ترکرکے رکھنی چاہیے اور
پٹی باندھ دے اور جو آنکھ صحیح ہو اسے بھی پٹی سے بند کردین ورنہ اسکے ہلنے سے کھلی ہوئی آنکھ بھی ہلجائیگی اور بگڑجائیگی بیمار کو پیٹھ کے بل لٹانا چاہیے اور تین
شبانہ روز اندھیرے مکان مین اسطرح پڑا رہے اگر احتیاج اس لیپ لگانیکی زیادہ ہوتی ہو کہ اور چند بار یہی لیپ بدل بدل کر لگایا جاتا ہو اور اس لیپ کی نگرانی
کرنی چاہیے کہ چھوٹکر گر نہ جاے اور ایک ہفتہ تک مریض کو چت لٹانا ضرور ہو اگر آنکھ مین ورم یا دردسر وغیرہ ہو لیکن ورم مین پٹی کھولڈالنا اور ڈھیلی کرکے باندھنا
مناسب ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ بیمار گھبرا نہو جبتک درد موقوف نہوجاے یہ پٹی نہ کھولی جائیگی مگر یہ کہ ہر تین روز کے بعد جب پٹی بدلی جائیگی تو صرف
دواے مذکور کو بھی بدلین گے یہ بھی جائز ہو کہ جو قرص پٹی کھولین آنکھ کو گلاب اور عرق بید سادہ یا آب کدو یا آب عصی الراعی وغیرہ سے سینکین قداح لوگ
آنکھ کھولنے کے بہت سے طریقے ہین یہانتک کہ بعض لوگ قرنیہ کے نیچے تنگ گرفت کرکے پانی کو ایکطرف سے نکالدیتے ہین مگر اس طریقہ مین اندیشہ ہو اسلیے
اگر پانی بہت غلیظ ہوگا تو اسکے ساتھ رطوبت بیضیہ بھی نکل آئیگی **ابطلان بصر** نگاہ کا باطل ہونا چند اسباب سے پیدا ہوتا ہو کبھی اسباب ضعف بصر کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جب بافراط ہو جائیں اُس سے بھی بطلان بصر عارض ہوتا ہے اس بطلان بصر کو ضعف بصر کے بابین لکھنا چاہیے مگر ہم پھر از سر نو اس تقریر کو شروع کرتے
ہیں اور اس قسم کو بطلان بصر کی بیان نہ بیان کرینگے جو شارکت دماغ وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ قسم ہی مقام کے دیکھنے سے سمجھ میں آجائیگی بطلان بصر
یا اسطرح پر ہوکہ اجزائے ظاہری آنکھ کے سلیم ہوں یعنی نہیں کوئی خرابی نہ ظاہر ہوتی ہو یا بطلان بصر کے ہمراہ اجزائے چشم میں بھی کوئی فتور آگیا ہو مثلاً پانی یا دم
بہتا ہو یا کوئی اور آفت پیدا ہوئی ہو اُسوقت کلام ہمارا پہلی قسم میں ہے کہ اجزا آنکھ کے سلیم ہوں لیکن اجزائے چشم کو کوئی آفت مخفی ایسی پہونچی ہو جو عام لوگوں کی
نظر سے مخفی ہو اسوقت میں یا ثقبہ اپنی حالت صحت پر ہوگا یا نہوگا اگر ثقبہ بھی اپنی حالت صحت پر ہو پھر یا تو اسجگہ پر سدہ مائی پڑگیا ہو یا سدہ اس مقام پر تو نہیں
بلکہ عصبہ مجوفہ میں ہو یا یہ کہ کوئی چیز عصبہ کے انبوبہ یعنی نے میں ٹھہر گئی یا آمین چسپیدگی عارض ہوئی ہو خشکی کیوجہ سے خواہ مسترخا ہو گیا ہو اور آمین ورم آگیا ہو یا خود اسکے
عضلات میں ورم آگیا ہو یا وہ ورم خود آمین تو نہیں مگر تابع ورم مقدم دماغ کے ہو چنانچہ اسکے معنے اوپر کے بیانات میں لکھدیا ہے یا عصبہ مجوفہ میں انتہا کی یعنی لاغری
وغیرہ پیدا ہوگئی ہو یا رطوبت جلیدیہ کی محاذات ثقبہ سے جاتی رہی ہو یا مزاج رطوبت جلیدیہ کا بگڑ گیا ہو کہ اب آمین قابلیت ابصار کی نہیں ہے اکثر یہ خرابی زیادتی
جلیدیہ میں غلبہ سے رطوبت غریبہ کے پڑتی ہے جو اسپر زیادہ غالب ہے جاتی ہے یا بسبب یبوست کے پڑتی ہے جو رطوبت جلیدیہ پر غالب آکر اسکو کم کر دیتی ہے اور آمین
خشکی پیدا کر دیتی ہے اس مرض کو طفو ملکتے ہیں اسکی کچھ دوا نہیں ہوسکتی آنکھ اس بیماری میں سوکھی سوکھی سی ہوجاتی ہے جیسے کسی نے اسکی رطوبت نچوڑ لی
یا ہر وقت بہا کرتی ہے پھر بھی آنکھ میں اگر رطوبت غریبہ کا غلبہ ہے حد سے زیادہ پھیل جاتی ہے اور اگر یبوست کا غلبہ ہے نہایت تنگ و چسپیدہ ہوجاتی ہے
علامات پانی اترنے کی علامت اور پھیل جانے کی اور تنگ ہو جانے کی خواہ اور اسباب کی یبوست تو اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکیں وہ بطلان بصر
جسکا سبب عصبہ مجوفہ ہو اس کو بخوبی جان لینا نزول الماء کے بیان سے ممکن ہوسکتا ہے مگر تفصیل اسکی دشوار ہے اور شاید علم بشر اسکا احاطہ نہ کرسکے اگر
بطلان بصر کے ساتھ تپکا اور سرخی بھی ہو خوب جاننا چاہیے کہ عصبہ میں ورم گرم ہے پھر اگر ثقل ہو اور حرارت لمس کم ہو ورم بارد ہوگا اور اگر ثقل زیادہ ہو
اور آنکھ میں تری بہت ہو تو مادہ رطب ہے اور اگر آنکھ خشک ہو اور حرارت لمس بھی ہو مادہ سوداوی ہے اور اگر سر پر صدمہ چوٹ لگنے کا یا گر پڑنے کا پہونچے
یا آنکھ پہلے پتھرا جاے بعد اسکے پھر تو شین اور تپلی نظر نہ آے معلوم کرنا چاہیے کہ عصبہ ناپدید ہوگیا ہے کبھی آنکھونکو روشنی ناگوار ہوتی ہے یہ امر محض روح باصرہ
کے گرم ہو جانے پر اور اسکے رقیق ہو جانے پر دلالت کرتا ہے اور اکثر یہ مرض قرانیطس کے حادث ہونیکی خبر دیتا ہے یعنے سرسام ہونیوالا ہے اور اگر پلکونکی
کھجلی اور خارشت کیوجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اُسوقت سرسام کی خبر نہ دیگا **علاج** اسکا معروف ہے اور اوپر بیان بھی ہوچکا ہے **فقور کا بیان** کبھی زیادہ
روشنی کیطرف دیکھنے سے یا نہایت سپید چیز کیطرف دیکھنے سے آنکھونکو ایک تعب عارض ہوتا ہے برف کیطرف بھی ہمیشہ نظر کرنے سے یہی کیفیت پیدا
ہوتی ہے یا تو کوئی چیز دکھائی نہیں پڑتی یا نزدیک کی چیزیں تو نظر آتی ہیں اور دور کی چیزیں نہیں دکھائی دیتیں اسلیے کہ روح باصرہ ضعیف ہوجاتی
ہے پھر جب اور قسم کی رنگین چیزیں دیکھتا ہے اسکو ایسا نظر آتا ہے کہ اسپر سپیدی دوڑ رہی ہے **علاج** ایسے آدمی کو حکم دینا چاہیے کہ ہر وقت سبز اور
آسمانی رنگ کو دیکھا کرے اور سیاہ رنگ کا کپڑا اسکی آنکھ کے سامنے لٹکا رہے اور اگر برف سپید سے کمی بصارت کے ہمراہ سردی برف کی بھی آنکھ
کو پہونچ گئی ہے آنکھ میں ایسا پانی ٹپکانا چاہیے کہ جسمین بوس گندم کو جوش دیا ہوا اور یہ پانی نیم گرم آنکھ میں ٹپکایا جاے کہ ایذا نہ دے کبھی شہد اور سن سے
پانی کو بھی آنکھ میں لگاتے ہیں الفصا سنگ آسیا کو گرم کرکے نبیذ اسپر ٹپکانے سے جو بخار اٹھے اس سے آنکھ کو سینکیں خواہ آنکھ کو اس بخار پر کھولے رکھتے
ہیں یا جس پانی میں حشائش لطیفہ جو مشہور ہیں جیسے زوفا اکلیل الملک بابونہ وغیرہ کو جوش دیا ہوا اسپر آنکھ کو سر جھکا کر کھولدیتے ہیں خواہ اور اسی قسم کی
دواؤنکو پانی میں جوش دیکر اسکے بخار کی گرمی آنکھ کو پہونچاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب **مترجم** کہتا ہے کہ فن تیسرا امراض چشم کا یہاں تمام ہوا
اکثر امراض کا بیان اس فن میں جیسا چاہیے ویسا نہیں ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اطبا خاصکر ہمارے زمانہ کے اطبا معالجہ امراض چشم میں رہ جاتے
ہیں اور چونکہ اکثر امراض چشم کے معالجہ میں دستکاری کی حاجت پڑتی ہے اسنے اور بھی ہماری ہمت توڑ دی شیخ الرئیس کے حالات بھی امراض چشم
کے معالجہ میں اس فن کے دیکھنے سے معلوم ہوگئے زیادہ کیا لکھوں

HAKEEM SHOUKAT ALI

فن چوتھا کانون کے احوال مین

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہے **تشریح گوش** کی کان ایک عضو خاص ہے جو سننے کیواسطے پیدا کیا گیا ہے اسکے واسطے ایک شکل مثل صدف کے بنائی گئی ہے تاکہ ساری آوازین بھرے اور سب کا احساس کرے اور آواز کی طنین خواہ جھنکار ہی صدف کیوجہ سے پیدا ہو اور سوراخ ہاے گوش عظم حجری تک پہونچے ہوے ہین اور انہین قریب بھی ہے اور ترچھے رکھے گئے ہین اور اس سوراخ کے ترچھے ہونیکی وجہ سے مسافت اس ہوا کی جو اندر کان کے پہونچتی ہے طولانی ہو گئی ہے کہ باوجود چھوٹی ہونے جگہ کے جہان وہ پہونچتا ہے اور سیدھا نفوذ کرتا ہے انہین گھماو اور ترچھا پن کر دیا گیا تاکہ مسافت بڑھ جاے اور تطویل مسافت کی تدبیر اسواسطے کی گئی ہے کہ حرارت اور برودت جو بحد افراط ہون دفعۃً باطن گوش تک نہ پہونچین بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج وہانتک انکی رسائی ہو کان کے سوراخ ایسے بناے گئے کہ ہوا کو انہین ٹھہرالین اور بستہ ہو کر ہوا انہین گونجنے لگے سامنے والے سطح گوش مین فرش کیا گیا ہے لیف اس عصب کی جسے عصب سامع کہتے ہین اور وہ عصب زوج پنجم از ازواج اعصاب دماغی سے اترا ہے اور سختی مین اس عصب کی خواہ سطح اگلی کے زیادہ اہتمام اسواسطے کیا گیا ہے تاکہ بوجہ نرمی اور ضعف کے ہواے خارج کے قرع سے منفعل نہو اور نہ کیفیت سے ہواے مذکور اور اسکے اثر حرارت برودت کے گزند رسیدہ ہو جسوقت موج صوتی عصب سامع تک پہونچتی ہے سمع اسے ادراک کرتا ہے اس عصبہ کا امر احوال سمع مین وہی ہے جو حال جلیدیہ کا ابصار مین ہے اسیطرح تمام اعضاے گوش کا وہی حال ہے جو حال ان چیزونکا ہے جو گرد جلیدیہ کے رطوبات اور طبقات سے ہین یعنی وہ رطوبات اور طبقات جو واسطے خدمتگذاری جلیدیہ کے مخلوق ہوے ہین خواہ اسکی اعانت کرنیکے واسطے صماخ یعنی سوراخ گوش کی مثال ایسی ہے جیسے ثقبہ عنبیہ کی خلقت گوش کی غضرونی ہے اسلیے کہ اگر یہ عضو لحمی یا غشائی بنایا جاتا وہ شکل تقعیری اور ترچھی جو اسکے مناسب ہے بوجہ نرمی کے اسکی حفاظت نہ کرسکتا اور اگر اسکی خلقت ہڈی کی ہوتی ہر ایک صدمہ سے متاذی ہوتا سو جہ سے اسکی خلقت غضرونی ہوئی تاکہ باوجود محافظت شکل کے پھرنے اور پیچیدہ ہونے مین نرم بھی ہو دونون طرف دو کان اسواسطے پیدا کیے گئے کہ مقدم سر بصر کیواسطے مناسب تھا جیسا اوپر معلوم ہوچکا پس وہی مقدم سر آنکھونکی جگہ بنا دیا گیا بالونکے اوگنے کے نیچے اسواسطے کانونکی خلقت تجویز ہوئی خاص انسان کے جسم مین تاکہ بالونکے پردہ آڑ مین کپڑے وغیرہ کے جو سر پر پہنا اوڑھا جاتا ہے کانونکا مقام نہو کان کو چند اصناف کے امراض لاحق ہوتے ہین اور کبھی اوجاع گوش اسقدر شدید ہوتے ہین کہ نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور اکثر اسکے مرض کیوجہ سے اقسام حمیات عارض ہوتے ہین **حفظ صحت گوش** اس عضو کی حفظ صحت کیطرف توجہ ضرور ہے اسطرح کہ برودت اور حرارت اور سخت ہواؤن اور اشیاء ضربیہ سے کانونکو بچانا چاہیے اور اس امر کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے کہ انہین مضر پانی اور حیوانات از قسم حشرات وغیرہ کے نہ پڑین اور چرک گوش کی صفائی ہمیشہ کرنی چاہیے اور ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ روغن بادام تلخ کا انہین ٹپکانا چاہیے کہ یہ عجیب النفع ہے اس امر کی بھی رعایت ضرور ہے کہ انہین اورام اور بثور اور قروح پیدا نہونے پائین کہ انکی وجہ سے فساد سماعت مین بھی پیدا ہو جاتا ہے اور اگر کسی ذریعہ سے دریافت ہو جاے کہ بثور خواہ اورام انہین پیدا ہونیوالے ہین لازم ہے کہ قطور شیاف امیثا اندرون گوش کے ٹپکایا جاے. قطور شیاف امیثا ہر ایک ہفتہ مین اگر ایکبار استعمال کیا جاے تو نوازل کے اترنے سے امان حاصل ہوتی ہے منجملہ ان چیزونکے جو کان کو اور اکثر حواس کو مضر ہین تخمہ اور امتلا خصوصاً امتلا کی حالت مین سونا کہ یہ بھی مضر ہے **آفات سمع** جس طرح اور افعال آفت رسیدہ ہوتے ہین سماعت بھی آفت رسیدہ ہوتی ہے اسلیے کہ ہر ایک فعل کا آفت رسیدہ ہونا یہی کہ وہ فعل باطل ہو جاے کبھی براہ فطرت اور خلقت کے بطلان سمع ہوتا ہے نظیر اسکی اس مقام پر یہ ہے کہ نقصان ہو جاے اس چیز مین جو ناقص نہو جیسے کانمین دوی اور طنین یا صفیر پیدا ہوتی ہے یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ آفت گوش اگر اصلی اور خلقی ہوگی اس سے صمم اور طرش پیدا ہونگے یا وہ عارضی ہو کر آفت گوش عارض ہوگی اور صمم کے معنی اور ہین اور طرش کے اور ہین صمم تو اسوقت پیدا ہوتا ہے کہ صماخ یعنی سوراخ گوش کا باطن ٹھوس مخلوق ہو کہ انہین تجویف نہو یعنی وہ تجویف جو مثل تھیلی خواہ جامہ دان کے واسطے ٹھہرنے ہوا کی ہوتی ہے جسکا بیان اوپر ہمنے ابھی تشریح مین اچھی طرح کیا ہے اگر وہ تجویف ہو لیکن

HAKEEM SHOUKAT ALI

سکے واسطے مخلوق ہوئی ہو کہ اسی مقام پر متوجہ ہوا کا جب ہوتا ہو آواز سنائی دیتی ہو

طرش کا بیان

اور یہی کو وقر بھی کہتے ہیں اور معنے اسکے نقصان سماعت کے ہیں اور اسکے عارض ہونیکی صورت یہ ہو کہ آفت اتنی زیادہ نہو کہ بطلان سماعت کی نوبت پہونچے اور بعید نہیں کہ وقر میں بطلان عام عارض ہو جیسے کم ہی ہوتا ہو کہ وہ تجویف اور گڑھا نہیں رہتا ہو جسمیں آواز دینے والی ہوا ٹھہرتی ہو یا وہ تجویف تو ہو لیکن وہ پٹھہ یعنے عصب سماع تو حس کو موذی نہو اور سماعت مفقود ہو جاوے یا طرش کے معنی وہی ہیں جو وقر کے بیان ہوئے یعنی نقصان سماعت جو بدرجہ بطلان نہ پہونچے خواہ لفظ طرش و وقر ان دونوں معنوں پر بالعکس علی سبیل التواتر دلالت کرتے ہیں مترجم کہتا ہو شاید مراد شیخ کی یہ ہو کہ دونوں لفظ بسبیل مجاز ایک دوسرے کے مقام پر بے کم و کاست مستعمل ہوتے ہیں اور تواتر سے یہی مراد ہو کہ جو معنی وقر کے ہیں بعینہ انہیں معنی پر طرش کا استعمال ہوتا ہو اور طرش کے معنوں پر وقر کا اسیطرح ہوتا ہو جیسا شارح اسباب نے لکھا ہو متن طرش یعنے نقصان سماعت کبھی بعد قذف کے پیدا ہوتا ہو جیسے بعد اسہال کے اور یہ قسم طرش کی بہت جلد زائل ہو جاتی ہو مفقود ہونا سماعت کا بعض لوگونکو ابتدائے ولادت سے عارض ہوتا ہو اور یہ بات خلقت اور طبیعت میں داخل ہوتی ہو اسکا علاج ممکن نہیں ہے اسیطرح تمام اقسام وقر کے بھی لا علاج ہیں اور اسیطرح طرش طبعی بھی لا علاج ہو اور جو نقصان سماعت حادث ہو اور زمانہ اسکے حدوث کا دراز گذر جاوے اور زائل نہو وہ بھی علاج پذیر نہیں ہوتا ہو اسکے زوال سے بھی یاس ہوتی ہو یا بہت دشواری سے علاج پذیر ہوتا ہو ہاں جو طرش تھوڑے دنوں سے حادث ہوا ہو کبھی زائل ہو جاتا ہو اور علاج پذیر ہوتا ہو **اسباب طرش** کے مختلف ہوتے ہیں کبھی تو شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہو مثلاً شرکت سے دماغ کی خواہ اعضائے قریبۂ دماغ کی شرکت سے جیسے پہلے مرتبہ جب دانت نکلنے لگتے ہیں خواہ دانت میں کسی قسم کا درد عارض ہوتا ہو اس سے نقصان سماعت میں ہوتا ہو اور کبھی خاص آلۂ سماعت کے آفت رسیدہ ہونے سے نقصان سماعت پیدا ہوتا ہو خواہ یہ آفت عصب سماعت میں ہو یا سوراخ میں کوئی آفت پہونچے جو آفت عصب سماعت میں پہونچتی ہو اسکے عروض کے اسباب وہی ہیں جو امراض اعضائے متشابہ الاجزاء کے ہیں خواہ جو اسباب امراض اعضائے مرکبہ کے ہیں یا جو اسباب انحلال فرد کے ہیں امراض اعضائے متشابہ الاجزاء کے جمیع اقسام سوء مزاج مفرد اور سوء مزاج مرکب کے عارض ہوتے ہیں مگر اکثر وہی سوء مزاج پیدا ہوتا ہو جو بارد ہو کبھی جمیع اقسام کے امراض خاص اس مرض میں سا فج بلا مادہ بھی ہوتا ہو اور کبھی مادہ سوداوی خواہ صفراوی یا بلغم خام اور کبھی ریحی سبب اس مرض کا ہوتا ہو اور اکثر اسہال صفراوی کے بند ہو جانے سے بھی کری گوش پیدا ہوتی ہو اور بعید نہیں کہ اور اسباب طبعی جو عارض ہوں اور طبیعت کو منع کریں کہ خوب روان نہونے پاوے یا بالکل رک جاوے اور وقت اسکے رکنے کا نہو اس سے صمم پیدا ہو جاوے عصب کی آفت جو موجب نقصان سماعت ہوتی ہو اسکی بھی چند صورتیں ہیں مثلاً کوئی سدہ اسکا موجب ہو خواہ کوئی خلط یا مادہ اور ورم یا دبیلہ خواہ ورم حار خواہ ورم صلب خواہ کوئی پا چھلی جرک گوش کی خواہ ترہل یعنے ڈھیلا ہونا محل سماعت کا یا اسی جگہ نفخہ پیدا ہونا خواہ انحلال فرد کا اسی مقام پر پیدا ہونا بوجہ تاکل یعنی سڑ جانے کے یا بوجہ کسی قرحہ کے جو نقصان سماعت بوجہ مجرے کے فتور کے پیدا ہوتا ہو اکثر تو یہی ہو کہ وہ بوجہ کثرت سدوں کے جو بوجہ کسی بدنی سبب کے پیدا ہوتے ہیں پڑ جاتا ہو یا کوئی سبب خارج از بدن باعث وقوع سدہ کا ہوتا ہو بدنی سدہ کی مثال جیسے مسہ خواہ ورم یا گوشت زائد خواہ کوئی کیڑا خواہ میل کی کثرت خواہ کوئی خلط غلیظ خواہ کان کا میل خواہ مدہ کا بستہ ہو جانا جو کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے جم گیا ہو یا کسی کیڑے کے مرجانے سے وہ مدہ بستہ ہوا ہو یہ سب مثالیں سدہ بدنی کے اسباب ہیں اور خارجی اسباب ہیں جیسے ریگ خواہ سنگریزہ کا نیم گھس جاوے یا خون کان سے بہتا ہوا تھوڑا سا جم جاوے ایسے سدے کبھی تو دفعۃً پیدا ہو جاتے ہیں اور کبھی رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہیں کبھی آفت سماعت میں بسبیل بحران اور بطور انتقال مادہ کے پیدا ہوتی ہو آخر میں امراض حادہ کے اور جب وقت بعد زوال تپ کے سرگرانی باقی رہجاوے تب بھی آفت سمع پیدا ہوتی ہو کبھی آفت اس تپ کی جو اسی ہو بطور عرض مفارق کے ہوتی ہو جیسے بوقت حرکت بحران حمی کے اتفاق ہوتا ہو اور کبھی ایسے بحران سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہو جو ثابت اور برقرار رہیگا یعنے بحران حمی کا اسیطرح ہو کہ دفع مادہ مرض بطرف گوش کے کرے اور وہان پر مادہ کو ٹھہراوے اور یہ بحران فقط بسبب مجاورت کے ہوتا ہو اور اکثر انذار ایسے عارضی کا بوجہ تپ یا رعاف کے ہوتا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور بشیر بطلان اس ضرر کا بھی اسی نے خواہ رعاف سے ہو جاتا ہے علامات جو نقصان سماعت بوجہ شرکت دماغ کے ہوتا ہے اسپر دلالت دماغ اور
حواس کے اختلال سے ہوتی ہے مگر ان حواس کے اختلال سماعت کو شرکت قوی ہوتی ہے یعنے زیادہ نقصان سماعت میں ہوتا ہے گو اور حواس میں بھی
نقصان کسیقدر ہوتا ہے اور قوائے حرکت بھی اس نقصان سماعت کے شریک نقصان میں ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ واضح دلیل ایسے نقصان
سمع پر زبان کی حرکت کو ہوتی ہے خصوصا جب یہ نقصان سماعت بعد سرسام کے پیدا ہوا ہو اور بعد اختلاط عقل خواہ بعد آفات دماغیہ مزاجی کے
جو امراض دماغ میں مذکور ہو چکے اگر طرش اور نقصان سماعت خاص پٹھے کیوجہ سے ہو سلامت حال دماغ اور درستی عقبہ کی اور سلامتی منافذ سمع
اور راہوں کی اور پہلے سے ستمر ہونا یہی دلیل کامل اسی پر ہے اگر سبب اسکا دبیلہ خواہ ورم حار ہو جو خاص پٹھے میں حادث ہوا ہو اسپر دلالت حمیات
کو ہوتی ہے جنکے ہمراہ لرزہ اور قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور ایسے دبیلہ کو حمی اور اختلاط عقل اور ہذیان لازم ہوتا ہے اور اس قسم کے طرش میں خطرہ عظیم ہے ہاں اگر
دبیلہ مستقیم ہو جائے پھر کچھ خوف زیادہ نہیں ہوتا ہے پھر اگر ورم خاص عضو عصبانی میں نہو اسوقت حمی کا لازم ہونا کچھ ضرور نہیں البتہ حمی ہو جائے گی تو کچھ
عجب ہے لیکن درد اور تمدد اور ثقل اور ضربان ضرور ہوگا جمیع اقسام طرش جو بوجہ ورم خواہ کسی مادہ کے عارض ہوں وجع اور ثقل میں سب شریک ہیں
اور کوئی قسم ایسی طرش کی مادی اور ورمی نہیں ہے جسمیں وجع اور ثقل نہو اگر سبب طرش کا ریح معض ہے دوی اور طنین جسکے ہمراہ ثقل نہو اسپر دلالت کرتا
ہے اور اگر قرحہ اور بثور کیوجہ سے طرش پیدا ہوا ہے خارش اور درد اسکے ہمراہ ہوگی سدہ جو سبب طرش کا ہو کبھی اسمیں ثقل ہوتا ہے اور کبھی ثقل نہیں ہوتا
ہے اگر طرش میں ثقل نہو اور کوئی سوء مزاج بھی ایسا غالب نہو پھر اسوقت سدہ ضرور سبب طرش کا ہوگا اور قبل مرض کچھ ضرب دوائی یا غذائی واقع
ہوئی ہے اس سے دلالت وقوع سدہ پر اچھی طرح ہو سکتی ہے اگر سدہ دمل وغیرہ کیوجہ سے پڑ گیا ہو اسپر ضربان دلالت کریگا اور اگر خون کا سدہ پڑا ہے خون کا
بہنا دلیل ہوگا جو قبل از وقوع سدہ روان تھا جو قسم طرش سوء مزاج مفرد کیوجہ سے پیدا ہوئی ہے کبھی درد عمیق یعنے اندرون گوش کا درد اسپر دلیل ہوگا مگر
ثقل اور گرانی اس درد کے ہمراہ نہوگی اور نہ تمدد ہوگا اگر یہ سوء مزاج بارد ہے مریض استعمال باردات سے ایذا پائے گا اور دن کے اوقات میں جو وقت
زیادہ ٹھنڈا ہو اسوقت مرض خواہ اعراض مرض کی شدت ہوگی اور اگر سوء مزاج حار ہوگا معاملہ بالعکس ہوگا یعنے گرم چیزوں سے ایذا ہوگی
اور نہایت گرم اوقات نہار میں شدت ہوگی یا انہیں التہاب ورلذع بھی محسوس ہوگا اور اگر سوء مزاج مع مادہ کے ہے انھیں علامات کے علاوہ
ثقل اور گرانی بھی پیدا ہوگی خصوصا بروقت سجدہ کرنے کے اگر بوجہ یبس کے طرش عارض ہوا ہے بعد بیداری اور فاقہ کے ہوگا اور لاغری چہرہ اور
کوتاہی مقدار جشم بوجہ خشکی کے ہوگی جو طرش بوجہ کیڑوں کے عارض ہوتا ہے انمیں ہمیشہ دغدغہ اور غلغلی پیدا ہوگی اور وقت بے وقت ایک آدھ کیڑہ بھی
کانوں سے نکلے گا علاج پہلے ہم بطور قانون عام کے یہ کہتے ہیں کہ جو دوا کانوں میں ٹپکائی جائے نیم گرم ہونا اسکا ضرور ہے نہ بالکل سرد ہو نہ زیادہ گرم بعد ازاں
مفصلا اب ہر ایک قسم کا علاج بیان ہوتا ہے طرش کی جو قسم صفراوی ہو اسمیں بھی استعمال مسہل صفرا کا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر اسہال صفراوی جو خود بخود
عارض ہوتا ہے اسی سے زوال صمم کا ہو جاتا ہے جیسے اکثر جب اسہال مراری کسیقدر رہ کر بند ہو جاتا ہے صمم عارض ہو جاتا ہے اگر فقط حرارت صمم میں ہو
وہاں سبزہ وغیرہ ٹپکانے سے زائل ہوگا اور ترش انار کا پانی ٹپکاتے ہیں اور دوبارہ اسکا پانی مع چھلکے کے نچوڑتے ہیں اور تھوڑا سا سرکہ اسمیں داخل
کرکے کندر اور روغن گل ملا کر اتنا جوش دیتے ہیں کہ قوام گاڑھا ہو جائے بعد ازاں تقطیر کرتے ہیں آب کاہو اور آب کوے سبز بھی ٹپکاتے ہیں جو قسم طرش کی
برودت سے مادہ بارد کے عارض ہو اسمیں جمیع روغنہائے گرم کی تقطیر مفید ہے انھیں روغنہائے گرم میں خاص جب روغن میں جندبیدستر کو اس قدر
بھگوئیں کہ شگفتہ ہو کر کھل جائے اور خوب سا بھیگ جائے خصوصا اگر روغن لبان میں یا روغن قسط یا روغن بادام تلخ اور عصارہ افسنتین یا روغن بابونہ
ہمراہ گائے کی چربی کے اور تلخہ گاؤ خواہ روغن کیجند قسم حنظل یا بیخ حنظل پختہ کرکے ٹپکائیں کبھی بیل کا پیشاب اسمیں مر کی بھگو کر قطور کرنا مفید ہوتا ہے ایسا ہی
قثاء الحمار کا قطور مگر یہ سب دوائیں بعد استفراغ مادہ بارد کے بشرطیکہ وہ مادہ متحقق ہو ڈالیں ادویہ مسہلہ عامہ سے جو معروف ہیں اور تمام بدن کا تنقیہ عام
انسے کیا جاتا ہے یا وہ خاص ادویہ جو اعضا سر کے تنقیہ کیواسطے خصوصیت رکھتے ہیں۔ اور بشیر بعد استعمال غطولات کے جنھیں ہم اب بیان کرینگے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعض کا بیان ہو بھی بچہ خصوصاً جنین برگ و رست غار اور حب الغار روغنل ہو رہا نست بھی اس قسم کے طرش میں زیادہ مفید ہو اسطرح چیخ مارنا اور زور سے
کان کے اندر چلانا اور بوق وغیرہ اور قسم کے باجونکی آواز کا نونکے اندر پہونچانی کبھی تیر طرے اور روئی وغیرہ کی ٹونٹی کانونمین رکھتے ہین تاکہ بخارات اور یہ مطبوخ
محللہ کا کانون تک پہونچے جمیع امور مین طرش کے سداب ہمراہ شہد اور جندبیدستر اور روغن شبت یعنی سویہ کے اور شباب گو سفند اور تلخہ بز خصوصاً
بعد تنقیہ کے اچھی طرح مفید ہوتا ہو منجملہ مجربات کے اس مرض مین یہ دوا ہو جندبیدستر تین درم نطرون ڈیڑھ درم خربق ڈیڑھ درم مثل قرص کے بنائین
اور قطورکی طرح استعمال کرین ایک نسخہ مین خربق ½ درم یعنے پون درم بھی اور نطرون ½ درم یعنے ثلث ایکدرم کا مذکور ہو ایضاً کندش اور زعفران ہم
جندبیدستر ہموزن ایک ایک جزو خربق اور بورق ہر واحد چار جزو شراب مین گھلا کر استعمال کرین صبر جندبیدستر شحم حنظل فربیون ہمراہ تلخہ گاؤ کے بعض
کے تجربہ مین یہ دوا ہو کہ روغن ترب کی تقطیر کرین اور روغن مویزج کا نفع بھی زیادہ ہو خواہ عصارہ افسنتین یا طبیخ افسنتین خواہ عصارہ ترب ہمراہ نمک کے
خصوصاً اگر تری ہو یا سدہ پڑکر طرش پیدا ہوا ہو اسی قسم مین تجربہ ہوا کہ رائی اور انجیر کو پیسکر فتیلہ بنائین اور کبھی نطرون کا بھی اسمین اضافہ کرتے ہین آب بیاز
گرم گرم بھی اسمین ٹپکاتے ہین اور نفع کرتا ہو اور خربق سیاہ اور تلخہ ہاے جانوران بھی مفید ہین خصوصاً تلخہ گاؤ اور بز کوہی کا تلخہ ہمراہ روغنگل کے بعض
لوگ کہتے ہین کہ اگر ابہل کو روغن کنجد مین ملا کر کسی چمچہ وغیرہ مین اسقدر جوش دین کہ ابہل سیاہ ہوجاے یہ قطور بھی صمم کو نافع ہو منجملہ ان چیزون کے
جو نافع ہین روغن شبت اور روغن غار اور سوسن اور ناردین ہمراہ جندبیدستر کے یا افسنتین کا خواہ فشردہ سداب کا۔ اگر سبب طرش کا یبس اور
خشکی ہو اسکا علاج عمدہ یہی ہو کہ حمام کو بالتزام اوقات جایا کرے۔ اور غذا اور شراب رطب کا استعمال رہے اور روغن معتدل اور پانی نیمگرم سے تر
کرایا جاے اور سعوط روغن نیلوفر اور روغن بید اور روغن کدو وغیرہ کا جو طرش بوجہ سدہ کے عارض ہو اسکا علاج وہی ہو جو سدہ کے باب مین مذکور ہو چکا
اسی قسم مین عصارہ حب شہدانج کا اور عصارہ حنظل کا جو تر ہو عجیب منفعت رکھتا ہو جو قسم طرش کی بسبب اورام کے پیدا ہو اگر ورم حار ہو یا بارد دونو کا
علاج وہی ہو جو اورام حارہ اور باردہ مین مذکور ہوا ہو اور اگر طرش دفعۃً پیدا ہوا ہو اسکے علاج مین جو شاندہ افسنتین خواہ عصارہ اسکا جسمین تلخہ گاؤ
یا تلخہ مار ماہی خواہ کچھوکا پتہ پڑا ہو مفید ہوتا ہو یا تلخہ گاؤ اور روغن یا خربق ہمراہ سرکے یا پوست مار ہمراہ سرکہ کے اگر طرش بعد صداع کے حادث ہوا ہو
آب ترب اور روغنگل مفید ہوتا ہو یا جندبیدستر اور حب الغار ہمراہ روغنگل کے جو طرش بعد سرسام کے پیدا ہو واجب ہو کہ اسکے علاج مین ابتدا استفراغات
ایارج فیقرا سے کرین اسکے بعد جندبیدستر اور روغنگل کی تقطیر کرین یا روغن قسط نفط خواہ روغن بادام شیرین بھی ملا لین یا آب ترب اور روغنگل اور جندبیدستر
ہمراہ غار کے اور روغنگل بھی شریک کرین منجملہ حبوب مجربہ کے اس طرش کیواسطے جو سدہ کیوجہ سے عارض ہوا ہو خواہ رطجی قسم ہو یہ حب ہو۔ تربد مبیض ہم
اور حنظل دس درہم انزروت اڑھائی درم کتیرا نو درم ہلیلہ دس درہم حب بیار کے طور سے تیار کرین مقدار شربت ایک درہم ہو اب ہم پھر از سر نو
کلام علاج طرش مین شروع کرتے ہین اور کہتے ہین جو طرش اور ثقل سماعت اور درد ہاے گوش یعنے مقام سماعت کے اوجاع اور ریاح اور دوی
اور طنین الغرض یہ سب امراض اگر بوجہ مادہ ہاے باردہ کے پیدا ہون خواہ برد ساذج انکا سبب ہو پس دواے مشترک نافع جمیع اقسام مین بعد تنقیہ
سرکے یہ ہو کہ تقطیر کرین کانمین بورق اور سرکہ اور شہد اور بھیڑ کا پتہ ہمراہ شراب کے خواہ ہمراہ روغن بادام تلخ کے یا ہمراہ آب گندنا یا آب پیاز ہمراہ
شہد یا عورت کا دودھ اور بھی دوائین مشترک ہین جنکا ذکر باب وجاع مین ہم نے کیا ہو دو قطرے قطران کے دن کو اور رات کو کانونمین ٹپکائین یا خربق
سیاہ خواہ سپید ہمراہ جعدہ وہان کے استعمال کرین خصوصاً ہمراہ روغن سوسن کے یا آب افسنتین خواہ مولی کے چھلکو نکا پانی اسیطرح جس روغن مین پوست مار
پکائی گئی ہو یا حب الغار اور فرفیون اور جندبیدستر ہمراہ روغن کے خواہ روغن بلسان خواہ نفط یا علک الانباط ایک وقیہ اور روغن شبو دو وقیہ
روغن بادام تلخ نصف اوقیہ سب کو ساتھ ہی جوش دین اور تین قطرہ صبح کو اور تین رات کو ٹپکائین اسیطرح عسل لبنی یعنی میعہ سائلہ اور عصارہ فیل گوش
اور حاشا جسے ہزار چشان بھی کہتے ہین منفعت شدیدہ اور قوت قوی رکھتے ہین چند اور بھی مشترکہ او بھی ہین جنکا ذکر باب وجاع مین ہم نے کیا ہو اگر ایسا
ضرر سماعت بوجہ برودت کے صبیان کو عارض ہو روغن وازی جو ایک قسم ہو فاریقون کی ہو اور دانہ اسکا مثل چنے کے خواہ اس سے لانبا زیادہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ہو اسکے روغن میں سداب ورمرزنجوش کو پکائیں اور استعمال کریں تو مفید ہوگا یا کسی شخص سے کہیں کہ وہ صعتر کو چبائے اور اسکا تھوک مع اندرانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ کمادات اینی سینک جو ایسے اقسام میں نافع ہیں وہ یہی ہیں کہ طبیخ بابونہ اور شبت اور ورق الغار اور مرزنجوش اور حبق یعنے پودینہ خشک اور عاقرقرحا اس سے گردن کی تکمید کریں اور دونوں کانوں کے نیچے کی بھی تکمید کرنی چاہیے اسیطرح وہ نطولات جو امراض سر میں مذکور ہوئے اور طریقہ یہ ہو کہ ایک بلبلہ یعنے ظرف جیسے لوٹا وغیرہ میں نطول کا پانی بھر کے ٹونٹی اسکی کانوں کے محاذی لائیں تاکہ بخارات اسکے کان تک داخل ہوں جو لوگ طرش میں مبتلا ہیں انکے استفراغ کا عمدہ طریقہ یہی ہو کہ مقدار مادہ مستفرغہ کی کم ہو اور عدد مسہلات وغیرہ کے زیادہ ہو مراد یہ ہو کہ تھوڑا تھوڑا مادہ چند دفعہ میں اخراج کرنا چاہیے تاکہ قوت محفوظ رہے اور نضیج مادہ کا پورا ہوا کرے اور خامی باقی نہ رہے۔ ورنہ خام غیر نضیج مادہ بوجہ کثرت استفراغ کے نکل جائیگا جو طرش بوجہ اورام کے پیدا ہوا اسکا علاج وہی ہو جو اورام کا علاج ہو حار ورم ہو خواہ بارد **درد گوش** یا تو سوء مزاج کیوجہ سے پیدا ہوتا ہو یا بسبب ورم کے یا کوئی پھنسی پھوڑا کانمیں برآمد ہو یا کوئی تفرق اتصال عارض ہو اور سوء مزاج یا گرم ہو اور بلا مادہ ہو اس طرح کہ بسبب کسی ہوائے گرم کے خواہ ریح حارہ کے خصوصا بروقت نقل کرنیکے مکان بارد سے طرف ایسے مکان کے جہاں کی ہوا گرم ہو خواہ گرم پانی سے جو نہاتے وقت کسی قدر کانوں میں چلا جائے۔ یا کوئی اور ایسا پانی مفرد خواہ مرکب جسکا مزاج گرم ہو کانمیں پڑجائے اسکی وجہ سے درد گوش پیدا ہو یا سوء مزاج کسی مادۂ حار دموی خواہ صفراوی سے عارض ہو اور سوء مزاج بارد جو مورث درد گوش ہوتا ہو وہ بھی ساذج اور بلا مادہ ہوتا ہو کہ اضداد سے ان اسباب کے پیدا ہوتا ہو جو سوء مزاج حار میں بیان ہوئے یعنی ہوا اور ریح بارد خصوصا جسوقت گرم ہوا سے دفعتہ سرد ہوا کیطرف منتقل ہو خواہ ٹھنڈا پانی خواہ وہ پانی جسکی تاثیر ٹھنڈی ہو کہ اس سے بھی درد گوش پیدا ہوتا ہو۔ جو درد گوش بسبب تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ کبھی کوئی ریح ایسی کانمیں سما جائے جو تمدد پیدا کرے۔ یا چند اقسام کے جراحات ہیں جو کانمیں پیدا ہو کر درد پیدا کریں۔ ایک قسم کی ریح بھی ایسی ہو جو کانمیں پیدا ہو کر تفرق اتصال پیدا کرتی ہو اس سے بھی درد گوش عارض ہوتا ہو۔ اور پانی پڑجانے سے خواہ کسی چھوٹی جاندار چیز مثل مچھر اور بھنگے وغیرہ کے پڑجانے سے خواہ چھوٹے کیڑے جو کانمیں پیدا ہوتے ہیں ان اسباب سے بھی درد عارض ہوتا ہو کبھی بعد ضربہ اور سقطہ کے بھی عارض ہوتا ہو بہت دشوار اور سخت تر اقسام درد گوش سے وہی قسم ہو جو بسبب کسی ایسے ورم کے پیدا ہو جو اندر کیطرف زیادہ عارض ہو اور ایسے درد کے ہمراہ تپ ضرور ہوتی ہو اور تپ لازم ہوتی ہو خصوصا اگر اس ورم کیوجہ سے اختلاط عقل پیدا ہوا ہو کہ اسکا علاج سب سے زیادہ سخت ہو اور جو ورم ان غضاریف میں ہو جو باطن گوش سے خارج ہیں اسمیں درد کی شدت نہیں ہوتی۔ اور پہلی قسم یعنی جو بسبب ورم باطنی کے عارض ہوتی ہو اور اختلاط عقل بھی اسکے ہمراہ ہوتی ہو اسمیں کبھی تو مریض فورا مرجاتا ہو اور مہلت علاج کی نہیں ملتی ہو جسطرح سکتہ کی کیفیت بھی یہی ہو لیکن جوان آدمی کا قاتل یہ درد گوش بنسبت بوڑھے کے زیادہ ہو اور جوان بہت جلد ہلاک ہوتا ہو اور بوڑھے کے قتل میں اتنی جلدی نہیں ہو اور اکثر ساتویں دن اس درد میں ہلاکت واقع ہوتی ہو۔ لیکن اکثر مشائخ کا اس ورم میں یہ حال ہوتا ہو کہ یہ ورم منفجر ہوجاتا ہو اور جوانوں کے کانمیں یہ ورم منفجر نہیں ہونے پاتا کہ وہ مر جاتے ہیں پھر اگر ریم پڑجائے اور دیگر علامات محمودہ اور بھی اسکے ہمراہ ہوں تو پھر جوانوں کے بچنے کی بھی امید ہوتی ہو کان کے درد میں کبھی کھجلی بھی ہوتی ہو اور کبھی خارش نہیں ہوتی ہو۔ کانوں کی خارش کا بیان ہم نے ایک فصل میں علیحدہ لکھا ہو **علامات** علامت درد گوش کی ہر ایک قسم کی وہی ہو جو طرش میں مذکور ہوئی **علاج** پہلے یہ قاعدہ عام ہو اور اسکی رعایت ہمیشہ کرنی ضرور ہو کہ جو چیز کانوں میں ٹپکائی جائے واجب ہو کہ نہ بہت گرم ہو اور نہ زیادہ سرد۔ جو درد گوش بسبب کسی امتلاء بدنی کے ہو یا خصوصا امتلائے سر کیوجہ سے عارض ہو پہلے تنقیہ سر کا مناسب اسی امتلا کے کرلینا چاہیے مثلاً اگر امتلا کسی مادہ حارہ سے ہو فصد کے ذریعہ سے تنقیہ کرنا درکار ہو اور ان چیزوں سے تنقیہ کریں جو سر کے مادہ حارہ کے تنقیہ کرنے کے لیے اوپر کے ابواب میں مذکور ہو چکی ہیں اگر اس خلط میں لزوجت ہو اور خوب چسپیدگی پیدا ہو گئی ہو حبوب شبیار جو مشہور ہیں انسے تنقیہ کرنا چاہیے اور غرغرے بھی جو بار ہا مذکور ہو چکے انھیں استعمال کریں۔ اگر وہ خلط کسیطرف کانمیں چپک کر لگ رہی ہو اور ایسی تر نہیں ہو کہ بدون بخارات پہونچانے کے چھوٹ سکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

لازم ہو کہ بعد اسہال اور تنقیۂ مادہ کے بخارات ملینہ اور قطورات ملینہ کا استعمال کرین بعد ازان پھر دوبارہ عضو خاص کے مادہ کا استفراغ کرین اگر سبب
درد کا حرارت بافراط ہو تبرید دماغ کی مطفیات معروفہ سے کرین جنکا ذکر باب دماغ مین ہو چکا ہو اور کانمین روغن گل اور سپیدی بیضہ کی ٹپکائین اور اگر درد
مین شدت ہو اسکے ہمراہ کافور بھی شریک کرین کبھی روغن بنفشہ کافور ملا کر درد کی تسکین بنسبت روغن گل کے زیادہ کرتا ہو اسلیے کہ اس سے ارخا پیدا ہوتا ہے
ایضاً جو شیاف درد چشم کی تسکین کیواسطے مذکور ہو انکی تقطیر ہمراہ سپیدی بیضہ مرغ وغیرہ کی کرنی چاہیے اسلیے کہ تنہا سپیدی بیضہ کی درد گوش مین
عجیب النفع ہو اور دودھ مین آب برگ عنب الثعلب و آب برگ کشنیز کی تقطیر کرین دودھ وہی عمدہ ہو جو پستان سے تازہ دودھ کر استعمال کرین کہ نفع
زیادہ کرتا ہو یا خراطین روغن گل مین جوش دیکر کانمین ٹپکائین یا حلزون یعنے دریائی گھونگھے کو روغن گل مین جوش دیکر کانمین ڈالین یا روغن گل کو سرکہ مین
جوش دین تا اینکہ سرکہ جل جاے اور روغن گل باقی رہجاے اور اسی کا قطور کانمین ڈالین یہ قطور شدت ضربان کو نافع ہوتا ہو اسیطرح روغن تخم کدو اور روغن
نیلوفر اور روغن بید سادہ اور دیگر ادہان بارده اسیطرح عصارات اُن چیزونکے جو کدو کے مشابہ ہین چھلکے اور تخمین اور مزاج انکے بھی مثل مزاج کدو کے
ہین اسیطرح وہ ضمادات جو خارجی تبرید پیدا کرتے ہین بعض اطبانے ذکر کیا ہو کہ آب لبلاب بھی ایسے وقت بہت عمدہ ہو اور خوب فائدہ کرتا ہو اور عصارہ
شہدانج تازہ بھی ایسا ہی مفید ہو اگر ضربان اور درد مین شدت ہو اور خوف تشنج پیدا ہونیکا ہو اسوقت استعمال مرخیات سے چارہ نہوگا اور مرخیات مین
پرانے روغن گاو سے بڑھ کر کوئی چیز نہین ہو جب گرم کرکے ٹپکائین کبھی بڑی دشواری اور اذیت شدیدہ کا نکے درد کی اس تدبیر سے دفع ہوجاتی ہو کہ ایک
ٹونٹی دار چیز جسکا منھ درست ہو کسی قمقمہ یا ہانڈی وغیرہ جسمین گرم پانی بھرا ہو لگائین تاکہ اس پانی کے ذریعہ سے بخارات گرم کانون تک پہونچین اس تجربہ
اکثر توایسا ہی ہوتا ہو کہ اور علاج کی کچھ احتیاج نہین رہتی ہو اور مخدرات کے استعمال سے استغنا حاصل ہوتی ہو خصوصاً اگر اس گرم پانی مین دوا مرخیہ بھی ڈالی
جاوین لیکن ایسی دوا مرخیہ آپ جوش دینی چاہیین جو ارخا دافع اور نرمی کرین اور ایسی دوا مرخیہ کے ہمراہ کسیقدر کوئی مخدر دوا بھی آمیختہ ہو اگر اسوقت دوا ے
مخدر کی حاجت ہو سب سے زیادہ سلم اور بے ضرر شیاف ماشا کا ہو جسمین بہت تھوڑی مقدار افیونکی داخل کرکے شیر زنان مین حل کرکا نمین ٹپکائین اگر درد
گوش بوجہ پانی مین مثلینے خواہ نہانے کے پیدا ہوا اسکا علاج وہی ہو جو اپنے مقام خاص مین بیان کیا گیا ہو جہان پانی کا ذکر ہو اور اگر درد گوش بسبب کسی
برودت جاگرفتہ اور اندر کانون کے ٹھہری ہوئی سردی کے عارض ہو یا وہ سردی خارج سے پہونچی ہو اسوقت قطورات روغنہاے گرم کرکے ٹپکائین
جیسے روغن سداب اور روغن شبت اور روغن سنبل رومی اور روغن اقحوان روغن بلسان روغن بید انجیر خواہ اسی قسم کے اور روغن یا کہ زیت مین کسنی جوش دین
اور صاف کرکے تقطیر کرین خواہ زیت ہمراہ فلفل اور فرفیون اور جندبیدستر کے یا غالیہ جندبیدستر بقدر ایک دانگ کے ایکمثقال روغن بان خواہ کسی اور
روغن گرم اور خوشبو مین ملا کر استعمال کرین اور کبھی ایسا مریض شراب خاص اور تیز نشہ کی پیتا ہو اور سورہتا ہو جب سو کر اٹھتا ہو اور بیدار ہوتا ہو مرض کا
نام و نشان نہین ہوتا ہو اگر سبب درد گوش کا ریح بارد ہو اسمین وہی علاج نافع ہوگا جو باب دوی اور طنین مین مذکور ہو یعنے وہ اقسام دوی اور طنین کے
خواہ اور کسیطرح مرض گوش کا جسکا سبب فاعلی خواہ جسمین مادہ فاسد خلط چسپندہ ہوتا ہو خواہ بسبب برودت کے وہ مرض پیدا ہوتا ہو اسکے علاج مین ایسے
درد گوش کا معالجہ مذکور ہوگا ایسے ہی درد گوش کے معالجہ مین نہایت مناسب یہی ایک تدبیر ہو کہ محجمہ مین آب گرم بھر کر کانونکے اردگرد انمین لگا دین
یا کانمین سداب اور حاما یا قیسوم اور مرزنجوش انمین سے ایک خواہ دو یا سب کو روغن سوسن مین ملا کر ٹپکائین یا جندبیدستر اور قیسوم اور مرزنجوش کے
ساتھ استعمال کرین روغن سوسن مین پکا کر چھانین اور ٹپکائین یا نطرون اور سرکہ ہمراہ روغن گل کے استعمال کرین یا عصارہ پیل گوش مین نطرون و سرکہ ملا کر ٹپکائین
اگر ان دواؤن سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو تو فرفیون اور جندبیدستر روغن قسط کے ہمراہ یا قسط بحری اور زراوند کا استعمال کرین کبھی درد شدید مین
باجرہ کی سینک بھی نافع ہوتی ہو کہ نمدہ کی پوٹلی مین گرم کرکے سینکین اگر درد گوش بوجہ بثور اور چھوٹی چھوٹی پھنسیونکے پیدا ہوا ہو اسکا علاج آیندہ
باب بثور گوش مین بیان ہوگا اور اگر کانمین کیڑے پیدا ہونے سے درد ہوتا ہو اسکا علاج بھی آیندہ بیان ہوگا اور اگر کوئی چیز کان کے اندر پڑگئی
ہو اسکا علاج بھی آیندہ بیان ہوگا پانی پڑگیا ہو خواہ پتھری اور سنگریزہ وغیرہ اگر بسبب ورم داخل گوش کے درد پیدا ہوا ہو اسمین خطرہ زیادہ ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر یہ ورم قریب دہان کے ہو اور اندیشہ جب ہی تک ہے کہ ورم کا مادہ مجتمع ہو کر پیپ نہ پڑ جائے ایسے درد ورمی میں بعد فصد اور استفراغ مادہ کے پہلے ملینات کا استعمال واجب ہے جو تبرید پیدا کریں خصوصاً دودھ کا ٹپکانا بار بار چاہیے تا روز سیوم اور اسیطرح روغن گل سرکہ میں پکا کر بطریق مذکور سابق اوائل مرض میں استعمال کریں۔ اسکے بعد لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان اور لعاب تخم مرو دودھ میں ملا کر ٹپکائیں آب لبلاب کا ٹپکانا بھی ایسے وقت نافع ہے اور کنبد کوفتہ بھی ایسے وقت مجرب ہو چکی ہے۔ بعد ازاں تا زوال مرض ہمیشہ کماد ات یعنی سینک روغن زیت سے کرنی چاہیے جو اچھی طرح گرم ہو۔ روغن زیت کا شیریں ہونا چاہیے اور نیم گرم ہو کہ اسمیں اس روئی کو ڈبوئیں جو باریک سلائی کے کنارے پر لپٹی ہوئی ہو اور گرم ہی گرم اسی کا میں داخل کریں اور بار بار اسیطرح کرتے رہیں اور خارج از گوش ضماد و ملینات منضجہ کا کریں جو زیادہ قوی نہوں جب یہ ورم زمانہ ابتداء سے تجاوز کر جائے اسوقت کانمیں لومڑی کی چربی اور ورل یعنے گوہ کی چربی کا لیپ کریں یا مرہم باسلیقون ہمراہ روغن گل کے یا روغن خطمی یا چربی بط یا بڑے چوہے کی چربی کے ساتھ یا مرغ کی چربی اور بط کی چربی ملا کر مرہم بنائیں اور ضماد کریں اگر ورم گوش زیادہ حار نہو اسوقت اس دوا کا استعمال کریں جو چربی بز کوہی اور اسکے ہموزن شہد اور سکنجبین اور زوفا سے مرکب کر کے اور بوزن مجموع چربی ڈالکر تیار کی ہو اور کانمیں اس دوا کو ڈالنا چاہیے۔ اس دوا سے زیادہ یہ دوا قوی ہے جو بقوت نضج پیدا کرتی ہے۔ مردار سنگ سپید اور سپیدہ ہر واحد ایک اوقیہ کندر غبار آسیا صمغ صنوبر کبا ر ہر واحد تین اوقیہ زیت ایک رطل سور کی چربی اور تازہ پیہ گوسپند دو رطل عصارہ تخم کتان بقدر کفایت ان سب کو بطور مرہم کے بناؤ کبھی شدت درد کیوجہ سے مخدرات کی ضرورت ہوتی ہے مخدرات کا استعمال اسیطرح کرنا چاہیے جیسے ہم آئندہ بیان کرینگے جب اس ورم میں پیپ پڑ جائے اور پک جائے اسوقت لعاب تخم کتان یا روغن گل اور روغن بابونہ مع جملہ ان اشیا کے استعمال کرنا چاہیے جو باب ورم میں ہم لکھیں گے۔ اگر ورم کان سے باہر ہو اسمیں اندیشہ اور خطرہ کم ہے اسپر آرد جو کا ضماد کریں یا وہ ضماد جو آرد باقلا سے بنایا جاتا ہے اور اسکا استعمال اجود ہے وہ ضماد یہ ہے۔ آرد باقلا بابونہ بنفشہ آرد جو خطمی اکلیل الملک ان سب کو کوٹ پیسکر چھان لو اور آب نیم گرم روغن بنفشہ میں تر کر دو اگر کو اور روغن سمسم غیر مقشر آرد گندم کا لیپ کافی ہوتا ہے جو شور اور ہیجان کا ورمیں ہوتی ہیں انکے علاج میں اکثر تو جو شاندہ تین یعنی انجیر خشک ہمراہ گندم کے کافی ہے کہ اسے کانمیں ٹپکائیں یا اسی سے فتیلہ بنا کر کانمیں رکھیں۔ کبھی تسکین درد اس بابونہ سے بھی حاصل ہو جاتی ہے جو ہم بیان کر چکے۔ اور کبھی تخدیر پیدا کرنیکے واسطے وہ طریقہ بھی کافی ہوتا ہے کہ جسکو انبوبہ کے بعد متصل ہم نے بیان کیا ہے اسی فصل میں مشترک دوا اکثر اقسام درد گوش کے لیے خصوصاً وہ اوجاع جو مائل بہ برودت ہوں یہ ہے کہ زیت انفاق میں چھچوندر یا کھوپرے کو پختہ کریں یا ان کیڑوں کو پختہ کریں جو پانی کے گھڑے اور ٹھیلیوں کے نیچے ہوتے ہیں یا مچھلی کا پتہ زیت انفاق میں ملا کریں یا چربی ورل یعنے گوہ کی یا چربی موش کبیر کی یا چربی لومڑی کی یا گنگ کی یا روغن عقارب کہ بہت نافع ہے یا آب مرزنجوش تازہ یا سلافہ ورق غرب یا سلافہ خراطین مطبوخ مصفی جنمیں پیہ بط پگھلا کر داخل کیا جائے۔ اگر برودت مادہ کی شدید ہو تخمہ گاؤ کو روغن خیری میں اسقدر پکائیں کہ گمان یہ ہو کہ مرارہ گل گیا اور فنا ہو گیا اسوقت اتار کر رکھیں اور اس روغن کی تقطیر کریں یہ قطور بھی عجیب النفع ہے کبھی جب درد گوش میں شدت ہوتی ہے اسوقت استعمال مخدرات کی حاجت ہوتی ہے وہ مخدرات مثلاً فلونیا یا طین یا قرص زعفران یا قرص کوکب یا افیون اور جند بیدستر یا زعفران عورت کے دودھ میں پیسکر استعمال کریں۔ لیکن ان مخدرات کے استعمال میں اتنا تامل کریں کہ جب احتمال قوی یہی ہو کہ اگر آپ مخدرات کا استعمال نہو گا مریض پر غشی طاری ہوگی اسوقت استعمال مخدرات کی اجازت ہے خصوصاً اگر اخلاط باردہ سے درد گوش عارض ہوا ہے اسوقت استعمال مخدرات میں ضرور تامل کرنا چاہیے کیونکہ بارد مادہ کو مخدرات سے ضرر شدید پہونچے گا۔ اگر استعمال مخدرات سے کوئی ضرر پیدا ہو جائے اسوقت تنہا جند بیدستر کا استعمال کرنا چاہیے کبھی جند بیدستر سے قرص اسطور سے بنا لیتے ہیں کہ پہلے جند بیدستر کو اچھی طرح پیسا پھر افیون ڈالکر پیسا بعد ازاں شراب خالص سے قرص بنا لیا اگر درد گوش بوجہ کسی قرحہ مولدہ کے ہو جسمیں عفص اور افیون دودھ کے ہمراہ استعمال کریں یا بیس عدد بادام مقشر اور بورہ اور افیون کندر ہر واحد ڈیڑھ درہم زعفران ڈ ا چھ اوقیہ ان سبکو کیا کر کے سرکہ شراب میں پیسیں اور خشک کر کے رکھ چھوڑیں اور بروقت احتیاج روغن گل میں بھگو کر تقطیر کریں اگر پیپ پڑ گئی ہو سرکہ کے عوض شہد یا سکنجبین ملائیں

فصل دوی اور طنین اور صفیر کا بیان

جسوقت یہ مرض پیدا ہوتا ہے ہمیشہ آدمی ایک آواز ایسی سنا کرتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ اسکا سبب معلوم نہین ہوتا مگر اتنا ضرور معلوم ہوتا ہو کہ کانونکے باہر سے آواز آرہی ہو کانونکے واسطے یہ مرض ایسا ہو جیسے آدمی کی آنکھونکے سامنے خیالات اور پتنگے سے اڑتے ہین اور جسطرح ان خیالات کا وجود خارج مین نہین ہوتا فقط اہلی آنکھ کے مادہ کا اثر ان خیالات کی طرح طرح صورت دکھلاتا ہو اسیطرح یہ آواز دوی اور طنین کی بھی تصور کرنی چاہیے۔ اور چونکہ جو آواز کانون تک پہونچکر محسوس ہوتی ہو اسکا سبب یہی ہوتا ہو کہ ہوائے خارجی مین تموج پیدا ہو کر کانونتک پہونچکر آواز پیدا کرتا ہو اور ہمنے فرض کیا ہو کہ طنین اور دوی مین بلا تموج ہوائے خارجی کے آواز محسوس ہوتی ہو پس ضرور ہوا کہ اگر تموج ہوائے خارج مین نہو تو کانونکے اندر کوئی مادہ ایسا ہو کہ اُسی کے تموج سے آواز پیدا ہوتی ہو پس وہ مادہ بخاری ہو جو تجاویف اندرون گوش مین قدرت خالق سے بھرا ہوا ہو اس مادہ بخاری کا تموج کبھی تو ایسا خفیف ہوتا ہو کہ اس سے کوئی مادہ بخاری موجودہ تجاویف گوش خالی ہو ہی نہین سکتا اور کبھی اسمین تموج زیادہ بھی ہوتا ہو گو یہ بھی خفی اور پوشیدہ رہتا ہو اور اسی قسم کا تموج یہی ہوتا ہو جس سے ہمارے کانونکا خالی رہنا دشوار ہو **مترجم کا قول** جو مادہ ہمارے بدنمین بھرا ہوا ہو اس سے بخارات ہمیشہ اٹھا کرتے ہین ہر وقت صعود بخارات کے تموج ضرور پیدا ہوتا ہو لیکن چونکہ وہ تموج ایسا شکم یہ نہین ہو اور ہم کو عادت بھی پڑی ہے لہذا اس سے جو آواز پیدا ہوتی ہو ہمکو سنائی نہین دیتی ورنہ جبتک ہم زندہ ہین اور غذا کا تناول وغیرہ اچھی طرح کرتے ہین ان بخارات کی پیدائش اور اس تموج کا ہر وقت واقع ہونا لازم ہو **متن** جب یہ بات معلوم ہوئی کہ بعض ابدان مین اتنی ہی تموج پیدا ہونے سے آواز دوی اور طنین کی سنائی دیتی ہو اور بعض کو سنائی نہین دیتی تو ہمکو دریافت کرنا چاہیے کہ جنکو سنائی دیتی ہو کس وجہ سے سنائی دیتی ہو پس دو حال سے خالی نہین یا تو یہ سبب ہو کہ جن لوگونکو ادنی سے تموج بخارات سے دوی اور طنین کا احساس ہوتا ہو انکی حس بہت تیز ہو اور وہ لوگ ذکی الحس ہین جیسے ہم نے تخیل خیالات چشم مین بیان کیا ہو یا انکو وہ لوگ ضعیف الحس ہین کہ تھوڑے سے تموج کو بوجہ ضعف کے دریافت کر لیتے ہین ورنہ انکو انفعال ہو جاتا ہو جسطرح کہ ضعیف آدمی کو تھوڑی سی سردی مین سردی اور تھوڑی سی گرمی مین گرمی کی ایذا پہونچتی ہو۔ اور اسباب ضعف مزاج گوش کے وہی ہین جنکو اصناف سوء مزاج مین تم دریافت کر چکے پھر اگر تموج بخارات اتنا خفی اور پوشیدہ نہو جو اوپر بیان کیا بلکہ اس سے زیادہ ہو اور اسکی مقدار اس سے بڑھ کر ہو جسمین قوی الحس اور ضعیف الحس کا حال مختلف ہوتا ہو یعنی اتنا زیادہ ہو کہ قوی اور ضعیف دونون اسکا احساس کرین اسوقت معلوم کرو کہ یہ دوی اور طنین بسبب ایسے محرک بخار کے پیدا ہوتی ہو جو تموج معتاد سے زیادہ تحریک اس درتموج بخارات کرتا ہو بخار مین تموج پیدا کرنیوالا یا تو ریاح ہین جو اطراف اور نواحی سر مین پیدا ہوئے ہین کہ اسی جگہ وہ ریاح متحرک ہوتے ہین۔ یا کوئی آواز جو کسی زرداب اور صدید سے نکلتی ہو جو سر مین پیدا ہوا ہو یا ریم مین جوش اور غلیان ہوتا ہو جو سر مین بھرا ہو۔ یا کیڑے سر مین پڑ گئے ہین کہ جب وہ مجاری اور مقامات سر مین چلتے پھرتے ہین اسوقت تموج پیدا ہوتا ہو۔ ان اسباب مذکورہ کی پیدائش کا سبب یا تو اضطراب اور جوش اخلاط بدن کا ہو جیسے حمیات مین ہوتا ہو۔ یا ابتدائے نوبہائے حمیات مین ایسا ہی غلیان ہوتا ہو یا امتلاء زائد بعد افراط اور خصوصاً سر مین امتلاء ہونا اسکا سبب ہے جیسے بعد سکر اور مستی زائد کے ہوتا ہو یا کوئی اضطراب ایسا ہو جو بطرف دماغ کے متوجہ ہو۔ مثلاً ہو جیسے بعد سخت قے کرنے کے اور بعد پہونچنے کسی صدمہ اور ضربہ کے ایسا ہی ہوتا ہو کبھی یہ اضطراب بسبب اضطراب حرکت کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک مادہ لزج کے ہوتا ہو جو تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ تحلیل ہو ہو کر ریح بنتا جاتا ہو اسی سبب سے ہمیشہ دوی اور طنین موجود رہتی ہو کبھی یہ بات شدت خلا یعنی خلوے معدہ کیوجہ سے ہوتی ہو اسکا سبب یہی ہو کہ طبیعت ان رطوبات کا جو بدنمین پراگندہ ہین مگر ٹھہرے ہوئے کیونکہ جب طبیعت غذا کو نہین پاتی ناچار انہین رطوبات کیطرف متوجہ ہو تحلیل ہوتی ہو اور انمین حرکت پیدا کرتی ہو کبھی دوی اور طنین بعد استعمال ایسے ادویہ کے پیدا ہوتی ہو جنکی خاصیت یہ ہو کہ اخلاط اور ریاح کو اطراف سر مین جلب کر دین اور سبب مرض دوی کا کبھی خود کان ہی کے اندر موجود ہوتا ہو اور کبھی بشرکت معدہ خواہ اعضائے دیگر یہ ریاح جو مورث دوی ہین کانون تک پہونچتے ہین

علامات جو دوی ہمیشہ متصل رہے پس اسکا سبب خاص سر مین ہو اور اگر کبھی دوی مین سکون ہو جائے اور پھر ہیجان ہو اور یہ اختلاف سیری اور گرسنگی مین یا بوقت حرکت اور شدت حرارت اور برودت کے پیدا ہو ایسی دوی بشارکت دیگر اعضا کے ہوتی ہو۔ پھر اسکے بعد ہیئت خاص اس آواز کی بھی اسکی شناخت کراتی ہو مثلاً کبھی دوی کی آواز ایسی معلوم ہوتی ہو جیسے کوئی شے اوپر کو چڑھتی ہو یہ قسم دوی کی اکثر بشرکت تمام بدن فقط

HAKEEM SHOUKAT ALI

معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے۔ یا آواز دوی کی اپنی ہی جگہ گونجتی ہوئی محسوس ہو جیسے درختوں کے پتوں کی آواز کہ اپنی جگہ گھوم گھوم کے جا رہے ہیں اس دوی کا مادہ ریحی سرشن ٹھہرا ہوا ہے اور اگر ہمراہ دوی کے تپ اور درد بھی ہو اور اس سے پھریری اور قشعریرہ بھی پیدا ہو جائے معلوم کرو کہ بلغم اور قیح مجتمع ہوتا ہے اور اگر دوی کی پیدائش بسبیل خفیہ علے الاتصال ہوا کرے اسکی پیدائش کسی خلط یا لزوجت سے ہوتی ہے۔ جو دوی بسبب ذکاوت حس کے ہے اسپر دلیل یہ ہے کہ بدن مریض کا مزاج اور امتلاء اخلاط سے پاک ہو اور سماعت بھی اچھی ہو اور بوقت گرسنگی اور خلوے معدہ کے ہیجان دوی کا ہوتا ہو جو دوی بوجہ بہت سے کے پیدا ہوتی ہے وہ بعد استفراغات اور حمیات کے ہوتی ہے۔ جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہوتی ہے اس سے پہلے بیدا افراط اور زیادتیاں نامناسب گذری ہیں وہی اسپر دلیل ہوتی ہیں۔ اکثر دوی سوء مزاج حار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ دفعۃً عارض ہوتی ہے اور ہمراہ دوی کے التہاب بھی ہوتا ہے۔ اور جو دوی سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہے وہ رفتہ رفتہ بے التہاب کے ہوتی ہے علاج جمیع بیماران مرض دوی و طنین کو حمام اور دھوپ اور حرکت عنیف اور چیخنے چلانے سے اور قے کرنے اور زیادہ امتلاء معدہ سے پرہیز کرنا واجب ہے اور طبیعت انکی ملین اور نرم رہنی چاہیئے قبض پیدا نہونے پائے جو دوی بشرکت کسی عضو کے پیدا ہوئی ہو اسکے علاج میں اول مقصود علاج اسی عضو کا رہے جسکی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہے خصوصاً معدہ کہ اگر اسکی شرکت سے دوی عارض ہوئی ہو پہلے اسکا تنقیہ کریں پھر دماغ اور کانوں کی اصلاح کا قصد کریں کہ دماغ اور کانوں کی تقویت کریں۔ دماغ کی تقویت روغن آس اور کانوں کی تقویت روغن بادام وغیرہ سے کرنی چاہیئے تقویت کی تدبیر کرتے وقت دماغ اور کانوں کا مزاج اصلی جو ہے اسکی بھی رعایت کرنی چاہیئے۔ اور اسکی معونت سے ان قواعد معلومہ کا برتاؤ کیا جائے گا جو ایسے مزاج کے لیے بکار آمد ہیں اسیطرح جو دوی بسبب امتلاء بدن کے پیدا ہوئی ہو پہلے بدن اور سر کا تنقیہ کرنا چاہیئے ان ادویہ سے جو معلوم ہو چکی ہیں اور تلطیف تدبیر یعنے غذا میں کمی اور لطیف غذاؤں کا استعمال کرنا چاہیئے جو دوی کسی تپ کے بحران میں عارض ہو اسکے علاج میں تحریک طبیعت سے بچنا چاہیئے اور کچھ تدبیر اسکی نہ کرنی چاہیئے اسلیئے کہ یہ دوی تپ کے دور ہوتے ہی خود بخود دفع ہو جائیگی جو دوی بسرعۃ حس اور ذکاوت حس کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اسکے علاج میں بعض اطبا مخدرات کا استعمال تجویز کرتے ہیں مثلاً روغن گل کو سرکہ میں بطور مذکور سابق پکاکر ہمراہ افیون یا روغن بنگ کے استعمال کریں یا شوکران اور جند بیدستر کو روغن مناسب کے ہمراہ۔ ان سب ادویہ میں اصلح تجویزات یہ ہے کہ حب صنوبر اور جند بیدستر کو کسی روغن کے ہمراہ کانوں میں تقطیر کریں۔ جو دوی بسبب قیح کے پیدا ہوئی ہو علاج ورم اور قیح سے اسکی تدبیر کریں۔ جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہو استعمال ان دواؤں کا کریں جنسے تعدیل مزاج عارضی کی ہو اور وہ قطورات اوپر مذکور ہو چکے۔ اور جو دوی ایسے مادہ سے پیدا ہو کہ بوجہ سرسام کے طبیعت نے کان کیطرف دفع کیا ہے اسکے علاج کے طریقے سب مذکور ہو چکے

طرش کا بیان جو طرش بعد سرسام اور حمیات حادہ کے پیدا ہوتا ہے اسکے لیے دوائے خاص یہ ہے کہ عصارۂ افسنتین کو روغن گل اور سرکہ اور روغن سوسن کے ہمراہ استعمال کریں یہ علاج نہایت اچھا ہے اور جو طرش کسی خلط یا ریاح لزوجت کے سبب سے پیدا ہوا ہے اسکے لیے یہ قرص مخصوص مجرب ہوا ہے خربق ابیض تین درم زعفران پانچ درہم نطرون دس درہم ان سب کے قرص تیار کریں منجملہ ادویہ مجربہ کے جو مشترک در جامع فوائد اقسام طرش کو ہے خواہ وہ طرش ضعف سے پیدا ہوا ہو یا سدہ سے یا کسی خلط سے وہ یہ دوا ہے قرنفل تخم گندنا ہر واحد نصف درہم مشک یک دانگ آب مرزنجوش میں پیسکر پکائیں یا آب سداب یا شراب میں ملاکر استعمال کریں علاج شیخ برگ صنوبر اور طبیخ برگ شبنا و طبیخ ورق غار بھی موثر ہے قریب ہے کہ جمیع اقسام کے طرش کے بیمارات کی غذا سے پرہیز کریں یعنی رات کو فاقہ سے رہیں۔ بعض متقدمین علمائے علم طب کا قول ہے کہ صغیر اور مسن کے واسطے کوئی شے دوائے فوتنج سے زیادہ واسطے حافظے کے نافع نہیں ہے اور یہ دوا اس فائدہ کے واسطے بار با تجربہ میں آئی ہے کہ جتنی دوائیں خدا نے پیدا کی ہیں ان سب سے اسکا نفع زیادہ ہے اسکے واسطے قطور رقبا بھی نافع ہے۔ زوفا برگ صنوبر حب غار باہم ملاکر قطور تیار کریں۔ معالجہ طرش اور وجع میں تامل کرنا ضرور ہے ان معالجات مشترکہ میں اور خصوصاً وہ معالجات مشترکہ جو امراض باردہ میں مذکور ہو چکیں

علاج قیح اور مدہ کا کان میں جو مدہ یا قروح پیدا ہوتے ہیں۔ اول اور مقدم سب سے یہ تدبیر ہے کہ تلطیف غذا کرنی چاہیئے اور ایسی غذا کا استعمال کرنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

لازم ہو جس سے خلط پاکیزہ اور شیریں اور محمود یعنی خون پیدا ہو اور یہ غذا لحوم اور بقول مناسبہ سے ہونی چاہیے اور امالہ تدبیر کا اس جانب کرنا چاہیے
جسے کیفیت معتدلہ مقتضی ہو اور اگر مزاج مریض بنظر خصوصیت کیفیت موجودہ کے ماء الشعیر کے استعمال کو مقتضی ہو ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ ریاضت
میں خفت کرنی لازم ہو اور عطوسات اور غرغروں سے مادہ کو ناک و منہ کیطرف مائل اور راجع کر دینا چاہیے پھر چونکہ قروح گوش دو حال سے خالی نہونگے یا تو ایسے
ہیں کہ حس بصری وغیرہ سے محسوس ہو سکتے ہیں اور دور تر اور عمیق ہیں جہاں نظر کام نہیں کرتی ہے اور نہ ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھنے سے مقدار اور کیفیت معلوم ہو سکتی
ہو پس جو قروح ظاہر ہیں انکو شہد اور سرکہ سے سرد پانی میں ملا کر دھو ڈالنا چاہیے یا سکنجبین اور پانی خواہ شراب اور پانی سے دھونا چاہیے یا طبیخ [illegible]
گل سرخ ملا کر اسکے بعد ایسی چیزوں سے پھونکنا چاہیے جو خشکی پیدا کریں جیسے زاج سوختہ وغیرہ کبھی جن قروح میں سبب پڑ گئی ہو انمیں روغن شہدانج کا نفع کیا جاتا ہے
اور مناسب یہ ہے کہ روغن کا استعمال کیا جائے اور جریان ریم کو روکنا چاہیے جبتک ابتدا جاری نہ ہو لیکن ادویہ مناسبہ سے دھو کر یہی دوا جیسے آب مرو اور روغنگل کا استعمال کریں ایضاً عصارہ برگ
زیتون و شہد کا قطور استعمال کریں اور خیر آب انگور ناز کی تقطیر کا مضائقہ نہیں کرتی خصوصاً اگر اسکے ہمراہ شہد بھی ہو مفید ہوتی ہے اسیطرح عصیر برگ بید یا اسکے جوشاندہ کا قطور کرنا چاہیے یا شیاف
سوختہ اور مر ایک ایک درہم پیکر ہمراہ شہد کے صوف کے ذریعہ سے کانمیں جلوہ دیا ہے کہ ٹپکیں خواہ دم الاخوین اور زہرہ بحر اور انزروت اور بورہ ارمنی اور مر اور ریان
اور شیاف مامیثا یہ سب اجزا ہموزن پیکر زرور کریں اسطرح پر کہ ان دواؤں کو پیس کے ایک بتی پر چھڑکیں اور اس بتی کو ایک سلائی پر لپیٹ کر اسکو شہد
میں ڈبو کر کانمیں رکھیں اگر قروح میں درد ہوتا ہو انکا علاج خبث الحدید سے کریں کہ اسکو اور کتیرے کو پیکر آب وسی دوا ملائیں جس سے تخفیف بھی پیدا
ہو اور درد میں بھی سکون ہو جائے۔ یہ دوا جیسے روغن بادام ہمراہ صبر اور مر اور زعفران کے۔ اور کبھی بوجہ شدت درد کے تھوڑی سی افیون بھی ملائی جاتی
ہے اور استعمال دوائے رہی کا جو مدکو۔ ہو جیسی ہو بھی نافع ہے اسلیے کہ دولے رہی ہیں یا انکہ قوت تخفیف ہو ساتھ ہی اسکے سکن وجع بھی ہے اور ایسے وقت
وہ مرکبات جنکا ذکر قرابادین میں ہم نے کیا ہے وہ بھی نافع ہوتے ہیں اور کبھی اقراص انزروت بھی مفید ہوتے ہیں یہ بھی مفید ہے کہ خستہ اہلیلہ و مازو کو
سوختہ کرکے روغن خیری میں آمیختہ کریں اور السی کے تیل کی تلچھٹ ملا کر استعمال کریں مرہم اسفیداج اور مرہم باسلیقون دونوں ملا کر اسکا قطور بھی نافع
ہے جو قروح اندر کانکے دور تر واقع ہوں اور پرانے ہو جائیں انکی رداءت زیادہ ہوتی ہے کہ بعض ہڈیاں گھل جاتی ہیں۔ ان قروح پر اتساع مجری یعنی مریض
پھیل کر ہونے سے استدلال کیا جاتا ہے اور بدبو ریم بکثرت نکلنے سے انکی شناخت ہوتی ہے۔ اسوقت قطران شہد میں ملا کر ٹپکانیکی ضرورت ہوتی ہے یا مخ
زاغ اور سنگ پشت کو شیر زنان میں ملا کر قطور کریں۔ یا قرومانا اور قطروں انجیر کے دانہ نکالکر اس سے فتیلہ تیار کریں اور چرک وغیرہ صاف کرکے استعمال کریں
اور اسیطرح جملہ ادویہ کے استعمال کے لیے چرک و ریم وغیرہ کو پاک کرنا لازم ہے منجملہ ادویہ قوی کے ایسے قروح کیواسطے توبال نحاس ہمراہ زرنیخ اور شہد اور سرکے
یا مثل خبث الحدید کا یا کہ خود خبث الحدید بریان کرکے اور پیکر جب مثل غبار کے باریک ہو جائے اور یہ کیفیت متواتر بریان کرنے سے پیدا ہوگی اگر
سرکہ شراب کے ہمراہ بریان کریں اور جب سرکہ میں آمیختہ ہو کر مثل شہد کے گاڑھا ہو جائے اسوقت انکی تقطیر کرنی چاہیے۔ اس سے زیادہ تر قوی
یہ دوا ہے زنگار اور تانبے کے چھلکے جو خراد سے اترتے ہیں ہر واحد چار درہم عصارہ کراث یعنے گندنا ایک اوقیہ شہد سپید بقدر ضرورت سبکو ملا کر استعمال
کریں جب پیپ زیادہ نکلنے لگے اسوقت ضرور ہے کہ فتیلہ کا استعمال کریں اسطرح پر کہ اس فتیلہ کو لخلخہ کا دوا میں ڈبو کر کانمیں رکھیں یا چھوٹے چھوٹے لڑکوں کا پیشاب
بطور قطور کے استعمال کریں اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ خبث الحدید کو دھو کر چند مرتبہ کسی ماہی توے پر بریان کریں اور سرکہ میں پکا کر قطور کریں اگر
ہمراہ قیح کے درد بھی ہو اور قرحہ مزمنہ بھی ہو اسوقت نبیذ غلیظ کو روغنگل میں گھیسپ کر قطور کریں خواہ نبیذ مذکور کو آب گندنا یا آب ماہی شور جسے
سمک مالح کہتے ہیں انمیں گھیسپ کر استعمال کریں بشرطیکہ بوجہ شدت درد کے احتیاج استعمال مخدرات کی ہوتی ہے۔ پس مناسب ہے کہ صبر اور افیون
اور زعفران کو شہد میں ملا کر تقطیر کریں۔ جبکہ استعمال ادویہ مجففہ سے رطوبت کا نکلنا بند ہو جائے اسوقت روغنگل کی تقطیر کرنی چاہیے اور لازم ہے کہ خشک ریشہ
جو کانمیں ہو اسکو بخوبی اخراج کریں اسکے بعد دوائے منبت کہ منبے گوشت پیدا کرنیوالی کا استعمال کریں خلاصہ یہ ہے کہ ریم کا نکلنا بند کرنا چاہیے
بلکہ ایسی ہی تدبیر کرنی چاہیے کہ ریم پیدا نہ ہونے پائے اور جسقدر پڑ گئی ہے وہ نکلجائے اور قرحہ خشک ہو جائے اکثر معالج لوگ جو حیلہ سے امراض کا علاج

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرتے ہیں انکا یہی طریقہ ہو کہ قرحۂ گوش کے علاج میں چیتھڑے بھر دیتے ہیں کہ سیلان ریم بظاہر ان خرقون کے جذب کرنے سے رُک جاتا ہو اور بیمار کو منع کرتے
ہیں کہ اس کروٹ نہ سوے جس کا نمین قرحہ پڑا ہو اور یہ ممانعت فقط اسلئے فریب دہی کی راہ سے کرتے ہیں تاکہ ریم کا سیلان مریض کو معلوم نہ ہو اس لئے
کہ وہ ریم اندر کیطرف جائیگی ایسی تدبیر سے چونکہ ریم اندر کیطرف چلی جاتی ہو اور اس نرم گوشت پر گرتی ہو جو کان کے اندر ہو لہذا ورم بیخ گوش میں پیدا
ہوتا ہو پھر اس ورم کو بعد انضاج کے دفع کردیتے ہیں اور سیلان مدہ دفع ہو جاتا ہو **کانونسے خونکا انفجار** کبھی کانونسے خونکا برآمد ہونا بطور رعاف بحرانی
کے ہوتا ہو اور ایسا انفجار دم مفید ہو۔ اور کبھی امتلاے خون فاسد کیوجہ سے کسی رگ کے پھٹ جانے یا رگ کے منہ کھل جانے یا کٹ جانے سے خونجاری
ہوتا ہو۔ اور کبھی کسی دھمک کا صدمہ پہونچنے سے یا کسی قسم کے چوٹ لگنے سے انفجار خونکا ہوتا ہو **علاج** جو خون بطور بحران کے ہو اسکا حبس کرنا ہرگز جائز
نہین ہو جبتک کہ اسکی وجہ سے غشی کی نوبت نہ پہونچے اور ضعف مفرط پیدا ہو۔ سواے ایسے خون کے اور جملہ اقسام کا انفجار خون روکنا چاہیے حبس
خونکا تین قسم کی دواؤن سے ہوتا ہو یا تو ادویۂ قابضہ کا استعمال کرین یا ادویۂ کاویہ یا ادویۂ مبردہ سے۔ ادویۂ قابضہ جیسے مازو کو سرکہ خواہ پانی میں جوش
دین یا طبیخ عوسج کو اور اکثر اس طبیخ مین شراب کہنہ بھی یا سرکہ بھی ملایا جاتا ہو اسیطرح شیاف مامیثا اور حضض اور طبیخ برگ ودرخت مصطگی یا انار کو سرکہ
مین پختہ کرکے نچوڑلین۔ مبردات سے علاج اسکا جیسے عصارۂ عصی الراعی اور لسان الحمل ہمراہ شراب کے یا شیاف مامیثا اور افیون کا ویہ ادویہ
جیسے عصارۂ بادروج۔ ایک دوا اسکے واسطے عجیب النفع ہو کہ انفحۂ ارنب کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کرین یا عصارہ کراث کو سرکہ ملاکر منجملہ مجربات کے
یہ ہو کہ دونوں گردہ نرگاؤ کے اور اسی کی تھوڑی سی چربی آہن تھوڑا سا نمک ملاکر نیم بریان کرکے پانی اسکا نچوڑین اور کانمین ٹپکائین **چرک اور
سدۂ گوش کا علاج** علاج خفیف اسکا یہ ہو کہ روغن بادام شیرین کا وہ بادام جو پہاڑ پر پیدا ہوتا ہو خاصکر شکوہی کی تقطیر کرین اور صبح کو حمام کرین
اور کان کو زمین گرم پر رکھین کہ چرک اسکی گرمی سے پگھل جاے چرک کے لیے سرخ پھٹکری پیسکر پھونکنا بھی نافع ہو **ایضاً** فرماتا ایک مثقال بورہ ارمنی
نصف مثقال انجیر سپید اسقدر جسمین یہ دوائین لت ہو جائین اس مرکب سے ایک فتیلہ بناکر تیار کرین۔ تلخہ بکری کا روغن افراسیون مین ملاکر
ٹپکانا یا افراسیون سوختہ سائیدہ یا آب غراسیون سوختہ سائیدہ یا آب عشر پیون یا شورہ کو سرکہ مین پگھلا کر اتنی دیر اور آگ پر پکنے دین کہ اسکا جوش فرو ہو جائے پھر گل
کی آمیزش کرکے تقطیر کرین۔ یا بورہ کو انجیر کے بیچ نکالکر انجیر کے ساتھ پیسکر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور کانمین رکھین اور تیسرے روز گولی کو نکالین
کہ اسکے ہمراہ چرک وغیرہ بھی نکل آئیگی اور زیادہ نکلے گی اسکے بعد کان کا بوجھ جاتا رہیگا اور ہلکا پن بخوبی پایا جائیگا اور یشتر اس گولی مین قرومانا اور
ہینگ بھی شریک کردیتے ہیں۔ ان سب سے قوی تر یہ ہو کہ برگ حنظل کو نچوڑ کر اسکا عصارہ کانمین ٹپکائین۔ یا بورہ اور ہڑتال برابر لیکر شہد مین
گوندھ کر سرکہ مین تر کرین اور کانمین ٹپکائین اور ایک گھنٹہ تک صبر کرین بعد از ان ماء العسل سے دھوڈالین خواہ گرم پانی سے دھوئین انھین ادویہ
مین سے یہ فتیلہ بھی ہو کہ زیت اور روغن بابونہ اور روغن ناردین مین فتیلہ کو تر کرکے رکھین بعض لوگ کہتے ہیں کہ طرش جو بسبب چرک کے عارض ہو
اسکے لیے کافور بھی بہت نافع ہو اور شاید طرش مادی کے لیے مفید بھی ہو۔ منجملہ مجربات کے زیت العقارب بھی ہو کہ صمم کو دور کرتا ہو۔ اور سدہ وسخیمہ
کیواسطے یہ فتیلہ بھی نافع ہو۔ ترہ تیزک اور بورہ سے فتیلہ بناکر تین شبانہ روز کانمین رکھین تیسرے روز جب نکالین گے اسکے ہمراہ چرک بھی بہت سا
نکلے گا اسیطرح فقط شہد سے فتیلہ بناکر رکھنا بھی مفید ہو **سدہ جو کانمین پڑجاے** کبھی یہ سدہ اصل خلقت مین ہوتا ہو کہ ایک جھلی روزن گوش پر
ایسی ہوتی ہو جیسے سدہ۔ اور کبھی چرک اور میل کے سبب سے سدہ پڑتا ہو۔ اور کبھی خون بستہ ہو کر سدہ ڈالتا ہو کبھی کسی گوشت زائد کا سدہ ہو جاتا ہو یا کوئی
ثؤلول یعنی مسہ بطور سدہ کے ہوتا ہو اور کبھی کوئی ٹھیکری سنگریزہ یا کوئی چھوٹی سی گٹھلی وغیرہ کانمین پڑجاتی ہو اور سدہ معلوم ہوتا ہو۔ اور کبھی کوئی حیوان
چھوٹا سا جیسے پسو وغیرہ کانمین گھسکر مرجاتا ہو اور سدہ کا گمان ہوتا ہو کبھی کسی خلط بالزوجت کی موجودگی سے سوراخ گوش بند ہو کر سدہ کا گمان پیدا
کرتا ہو یا مجاری عصبہ گوش کے اسی خلط سے مسدود ہو جانے سے آدمی کو ایسا محسوس ہوتا ہو کہ اسکے کان بند ہو گئے ہیں۔ اور کبھی بسبب کسی ریح
شدید کے جو کانمین داخل ہوتی ہو اسکے بعد ایسی ہی کیفیت پیدا ہوتی ہو **علاج** اگر یہ سدہ کسی صفاق یعنے پردہ اور جھلی یا گوشت کے سبب سے

پیدا ہوا ہو براہ اصل خلقت کے اور اندر وار زیادہ ہٹا ہوا ہو اسکا علاج تو بہت دشوار ہو۔ اور اگر ظاہر مین ہو یعنے اندر وار زیادہ نہین ہو تو علاج بسہولت ہو سکتا ہو اندرونی سدۂ مذکورہ کے علاج مین کسی باریک آلہ سے ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ سدہ کو آسانی کاٹ لین پھر خون کو بند کرنا اور زخم کو اچھا کرینگی وہ تدبیر کرین جسے ہم عنقریب بیان کرتے ہین اور اگر سدہ ظاہر مین ہو اسے ایسی چھری سے کاٹنا چاہیے کہ دندانہ دار اسکی [illegible] ہو جس سے بواسیر الانف کو بیچ سے گول گول قطع کرتے ہین اور اس چھری کا نام سکین شوکی ہو یعنے کانٹے دار چھری اور بعدازان کہ وہ سدہ کٹ جاے سبز پھٹکری کا ذرور کرین خواہ اور کوئی دوا جو خواص مین قائم مقام اسکے ہو کہ گوشت اُگنے کو منع کرتی ہو۔ اگر سدہ کسی چیز کے چبھ جانے سے پڑا ہو پس تقطیر روغن کی کرین جیسے روغن گل یا سوسن اور خیری وغیرہ پھر اگر یہ گرنے والی شے جو کان مین چبھ گئی ہو کوئی حیوان مثل پشہ وغیرہ کے ہو کہ وہ کان کے اندر گھس کر مرگیا ہو اسوقت کان مین کسی روغن کو زور سے ڈالین کہ اس شے کو ہٹا دے اور روزن گوش کو کھول دے بعدازان اس آلہ سے جو منقیلادن کہلاتا ہو یعنے جس سے کان میلے کان کو صاف کرتے ہین اسکے ذریعہ سے باہر نکال لین اسی جانور وغیرہ کو۔ اگر سدہ کسی زائد گوشت کے سبب سے پڑا ہو یا ثولول اور مسہ کے سبب سے پیدا ہوا ہو پس لازم ہو کہ پہلے کان کو آب گرم اور نطرون سے دھوئین بعدازان مس سوختہ اور ہرتال سرخ خوب پیسکر ملاکر پکائین کہ اس گوشت کو جلادے اسکے بعد زخم کا علاج کرین۔ اطبا نے ذکر کیا ہو کہ ہمیشہ مرارہ خنزیر کا ایسے سدہ کیواسطے ٹپکانا بہت نافع ہو اور جس سدہ مین انسان کو تخیل ہوتا ہو کہ اسکا کان بند ہوگیا ہو اسکے واسطے ٹپکانا روغن سوسن یا مرارۂ نرگاؤ آب برگ چقندر کے ساتھ مفید ہو عصارہ شسلاج اور عصارۂ حنظل کو سدۂ گوش مین خاصیت عجیب ہو۔ اور اگر سدہ چرک کیوجہ سے پڑا ہو اسکا علاج تو ابھی اوپر کی فصل مین بیان ہو چکا ہو منجملہ دواے نافع کے جو سدۂ وسخیہ مین مفید ہوتی ہین یہ فتیلہ ہے یعنی ترہ تیزک اور ثوم یعنے لسن سے ایک فتیلہ تیار کرین اور تین شبانہ روز برابر کان مین رکھے رہین اسکے بعد نکالڈالین اس سے زیادہ قوی دوا کہ جو سوراخ گوش کو بھی پاک کردیتی ہو قرص خربق ہو اسکا نسخہ یہ ہو۔ خربق سپید دو مثقال نطرون سولہ مثقال زعفران تین مثقال باریک کوٹکر سرکہ ملاکر پیسین اور قرص تیار کرین۔ اور بروقت حاجت سرکہ مین گھول کر تقطیر کرین کہ نفع عجیب پیدا کرتا ہو جو سدہ براہ خلقت پڑجاتا ہو اسکی یہ صورت ہو کہ اصل خلقت مین سوراخ ہی کان مین نہین ہوتا یا سوراخ تو ہوتا ہو مگر اندر سے بند ہوتا ہو ایسے کان مین سوراخ عمل میں یعنے جراحی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہو کہ اگر خراش اور ٹھوکنا اپنا اثر اندرون پردہ صماخ تک کرے نفع ہو جاتا ہو اور کبھی کوئی حیلہ و تدبیر ازالہ سدہ خلقی مین بکار آمد نہین ہوتی **رض گوش** یعنی کان کا کسی صدمہ سے پارہ پارہ ہونا۔ بقراط کی راے یہ ہو کہ اسکا علاج نہ کرنا چاہیے اور بعد زمانہ بقراط کے لوگون نے اسکا علاج کرنا اختیار کیا ہو کہ اقاقیا اور مر اور صبر اور کندر لیکر سرکہ کے ذریعہ سے ایک لطوخ تیار کرکے استعمال کرتے ہین یا سپیدۂ بیضہ یا آب خبز کو شہد کے ساتھ **حکۃ الاذن** یعنی کان مین خارش پیدا ہونی آب افسنتین مین بعض دوا ان کو ملاکر یا افسنتین کو کسی روغن مین جوش دیکر استعمال کرین **دخول الماء فی الاذن** کان مین پانی چلا جانا کبھی نہانے مین بے احتیاطی کرنے سے اور اچھی طرح رکھ رکھاؤ نہ کرنے سے کان کے اندر پانی چلا جاتا ہو حمام مین غسل کرے یا اور کہین نہائے پھر نہایت ایذا ہوتی ہو اور ورم پیدا ہو جاتا ہو اور درد شدید ہوتا ہو **معالجات** انبوبہ سے چوسنا اور اسکے ذریعہ سے پانی کھینچ لینا بہت مفید ہو اسکے بعد روغن بادام شیرین کو ٹپکانا چاہیے اور کبھی کھانسنے اور چھینک آنے سے بھی پانی نکلجاتا ہو۔ یا ایک لکڑی سوئے کی لین خواہ ایک چھوٹا سا لکڑا چوب بردی کا لین جو بقدر ایک شبر یعنے بالشت کے ہو اور اسکے ایک سرے پر چار انگل تک روئی لپیٹین اور زیت مین ڈبو دین لیکن دوسرا سرا اسکا نوکدار بنا ہوا ہو اسکو کان مین درست بٹھائین اور اس شخص کو دوسرے پہلو لٹائین بعدازان جس کنارہ پر روغن زیت لگایا ہے اسے جلاکر روشن کرین تاکہ سوراخ سے لکڑی کی حرارت کا اثر کان کے اندر پہونچے اسی وقت بسرعت اس لکڑی کو کھینچ لین کہ اسکے ہمراہ جو پانی وغیرہ کان میں ہے وہ بھی نکل آئیگا منجملہ ان معالجات کے جو ایسے وقت خصوصاً ابتدا مین نافع ہو یہ ہو کہ ایک چلو پانی سے کان کو بھر دین اور اس شخص کی اسطرف کا کان جھکا کر ایک پانون پر کھڑا کرین تاکہ سارا پانی نکلجائیگا۔ کبھی زراقہ کے ذریعہ سے بھی پانی کو نکالتے ہین اسطرح کہ اسکا سرا پکڑ کے اور اسکے عمود کو کھینچتے ہین کہ اسکے ہمراہ پانی سب نکل آتا ہو کبھی اگر تھوڑا سا پانی کان مین پڑجاے تو فقط روغن کا ڈالنا ہی کافی ہوتا ہو یا دودھ کو گرم کرکے ڈالنا پے در پے خصوصاً

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر درد باقی ہو اور ریاح نکل گیا ہو اسوقت یہ ترکیب بہت مناسب ہے اور اگر درد زیادہ اذیت دے ضماد پوست خشخاش اور اکلیل الملک ور بابونہ اور
بنفشہ اور خطمی اور تخم کتان اور آرد جو کا شیر زنان کے ساتھ کرنا چاہیے **دخول حیوانات کا کانمین** کبھی جانور اور دیدان کان کے اندر کان کے پڑجاتا ہے بعید
شدت درد کے معلوم ہوتا ہے اور درد کے ہمراہ خدش یعنی رگڑنا اور خود بخود حرکت ہونے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاید کوئی جانور گھس گیا ہے اور یہ حرکت خواہ
زگر مقدار مین اتنی ہی ہوتی ہے جتنا اس حیوان کا جثہ ہو اور دیدان کا دخول بذریعہ دغدغہ کے دریافت ہوتا ہے کہ بار بار کوئی شے الٹی اوپچتی ہے معالجہ
عام طور کا علاج ان جملہ اقسام مین قطران کی تقطیر سے کیا جاتا ہے کہ اس تقطیر سے فوراً تسکین حرکت حیوان مین ہوجاتی ہے اور اسکا اپنا موقوف ہوجاتا ہے
یا تو مرجاتا ہے خصوصاً اگر کوئی چھوٹا کیڑا داخل گوش ہوا ہو تو فوراً مرجاتا ہے اسیطرح عصارہ قثاء الحمار کی تنہا یا مع سقمونیا کے تقطیر کرنی اسیطرح کبریت اور
زراوند طویل اور فلفدیس اور میعہ کی تقطیر دوائے جید یہ بھی ہے کہ جو پانی گوشت گاؤ کے بریان کرنے سے برآمد ہوتا ہے اسکا نمین منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ ہے
کہ زیت کو کانمین ڈالکر دھوپ مین بیٹھے تو نفع کریگا عصارات سے بھی نفع ہوتا ہے خصوصاً دیدان کے اخراج کو عصارہ بیخ کبر اور عصارہ بیخ شہتوت اور
عصارہ حوک یعنی تلسی اور عصارہ برگ آلو بخارا اور عصارہ خوخ یعنے شفتالو اور عصارہ افسنتین و قنطوریون و فراسیون و عصارہ برگ حنظل خضر یعنی ہین اور
عصارہ برگ شمشاد یا برگ صنوبر خصوصاً جب سرکہ شراب مین پختہ کرین اور عصارہ قثاء الحمار اور عصارہ خربق ابیض اور اسکا جوشاندہ یا افتیمون و عصارہ
فوتیخ کا ہمراہ سقمونیا کے یا عصارہ مرماحوز یعنی کنوچہ جنگلی کا یا ماء العسل ہمراہ ان ادویہ کے اسیطرح عصارہ فجل یعنی مولی کا اور عصارہ بصل یعنی پیاز کا خصوصاً تخم
پیاز کی جسکو ظلما کہتے ہین یا تخم پیاز ہمراہ ماء العسل کے اور بعض مرارات خصوصاً اگر انار کے اندر بھرکے گرم کرین اسوقت انکا نفع زیادہ ہوتا ہے مگر شرط یہ ہے
کہ انار مسلم ہو اسیطرح جوشاندہ حب کبر تازہ کا یا اسکا عصارہ یا عصارہ میں یعنی اکاس بیل کا یا صبر کو آب گرم کے ہمراہ یا الین یا قسط کو سیکر یا عاقرقرحا اور
حب ادویہ دیدان کیواسطے زیادہ مفید اور قوی ترین مجربات ادویہ سے دیدان کیواسطے یہ بھی ہے کہ شراب دو درہم اور شہد مین درہم زنجبیل ایکدرہم ان سبکو
سپیدی بیضہ مین ملاکر بشیر گرم کرکے ایک صوف کو اسمین ڈبو کر کانمین رکھین اور مقدار اسکی اتنی ہو کہ سارا کان بھرجاے اور اسی پر تکیہ کی ٹیک لگا کر لیٹ جائے
اور سونے نہ پاے اسکے بعد دفعتاً دو چاک کر کھڑا ہوجاے پس بہت سے دیدان گر پڑینگے کبھی ایذائے دیدان کو عصارہ خس اور عصارہ عوسج او افسنتین یا اس کا
جوشاندہ بھی مفید ہوتا ہے یا بیخ کبر کا اور بیخ کنوچہ جنگلی کا ریشہ اور آب مرزنجوش اور بہت دنون کا پیشاب **اورام جو بیخ گوش مین پیدا ہوتے ہین**
یہ ورم اسی قسم کے ہین جیسے کہ وہ رخوہ یعنی نرم گوشت مین کسی اور جگہ اورام پیدا ہوتے ہین خصوصاً وہ گوشت جو غددی ہین اور انکا نام باربطوس ہے اور بنات آذن
بھی انکو بولتے ہین کبھی ان اورام کی شدت یہانتک بڑھ جاتی ہے کہ آدمی کو قتل کر ڈالتی ہے ایسے قاتل ورم مین پہلے بشدت اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے پردہ دماغ
کا ورم بہ نسبت مشائخ کے جوانونکا زیادہ قاتل ہے اسلیے کہ مشائخ مین یہ ورم نرم ہوتا ہے اور جوانونکا مزاج چونکہ زیادہ گرم ہے اور مادہ ورم موئلم جوانکے بدنمین
ہوتا ہے اسکی کیفیت مین حدت زیادہ ہوتی ہے اور اتنی مہلت اسے نہین ملتی کہ مجتمع ہو کر پختہ ہوجاے جو اورام زیر گوش ہوتے ہین ان سب مین ظلم وہی ورم
ہے جو بطور بحران نیک و جید کے ہو **علامات** اگر ورم بحرانی کے ہمراہ علامت نضج یا تفتیح کی نہو یا وقت حسابی بحران سے پیشتر ورم پیدا ہوجاے ایسا ورم
ردی اور خراب ہوتا ہے اور یہ اورام اکثر یہ ہین کہ یا تو مادہ صفراوی سے پیدا ہوتے ہین یا مادہ دموی سے اور کبھی بلغم یا سوداسے بھی پیدا ہوتے ہین دموی
ورم پر ثقل اور حمرت دلیل ہوتی ہے اور یہ بات کہ چھونے سے نہین دبتے بلکہ سخت ہوتے ہین اور مجاری مادہ کی تنگی بھی ہوتی ہے صفراوی ورم اور بھی جو ورم
خون رقیق سے پیدا ہو اسکی شناخت یہ ہے کہ وجع لاذع یعنے درد بسوزش ہوتا ہے جیسا اشرامین ہونا چاہیے اور ورم مین ثقل اور ضیق مجاری نہین ہوتا
ہے ہان مگر التہاب و سوزش بشدت ہوتی ہے اور ورم بلغمی مین ترہل یعنے ڈھیلاپن اور نرمی اور کمی حمرت کی ہوتی ہے اور ورم سوداوی مین صلابت
اور کمی درد کی بڑی علامت ہوتی ہے زیادہ تر عنایت بحال مریض بوقت معالجہ اس امر کی چاہیے کہ اکثر علاج ایسے اورام کے تبرید اور جذب مادہ
سے کرین اور ادویہ رادعہ کا استعمال ہرگز نہ کرین اگر وہ مادہ کسی عضو رئیس کا فضلہ ہو خصوصاً یہ انصباب مادہ اگر بطور بحران امراض اعضائے رئیسہ
کے ہوا ہو جیسے کہ سرسام مین اکثر حدوث ایسے ورم کا بطور بحران کے ہوتا ہے اور اسکی شناخت کو ہم نے کلیات مین اشارۃً ذکر کیا ہے ایسے وقت مادہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اہتمام اس ورم کے علاج مین ورم سمجھکر کرنا چاہیے۔ اور جو تدبیر علاج ورم کی ہو کہ ابتدا مین ورم مستحق ادویہ قابضہ اور رادعہ کا ہوتا ہے اسکے بعد ترکیب تدبیر کا اسکے بعد محللات کا پس اس عنوان سے اورام بحرانیہ مذکورہ کا علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ ان اورام مین خصوصاً اگر بحران حمیات یا اوجاع سر کے بحران سے پیدا ہوے ہون واجب ہو کہ کل مادہ کے جذب کی تدبیر اسی ورم کیطرف ہر ایک حیلہ سے کرین اگرچہ پچھنے لگانیکے ذریعہ سے ہو کہ بدون اسکے اس مادہ کا جذب اچھی طرح نہ ہو سکتا ہو اور بسرعت قابل انجذاب کے وہ مادہ نہو اور اگر کسی رداوت یا اور سبب سے اس مادہ کا کم کردینا مناسب ہو تو بشرط حاجت فصد کے ذریعہ سے مادہ کی تقلیل کردین اور اگر شدید الانجذاب ہو یعنی خود ہی بخوبی کھنچ رہا ہو اسی کی طبیعت پر چھوڑ دین تاکہ مخالف تدبیر جذب طبیعت کر جیسے ایسا نہو کہ وجع شدید پیدا کردے اور حمی دوچند بڑھ جاے بلکہ اگر درد شدید ہو تو قیصار ہی دوا پر کرین جو ارخا پیدا کرے اور مسکن درد ہو اور یہ دوا ارخار طب ہونی چاہیے اور اگر ابتدا ہی سے اس ورم مین درد شدید ہو فقط تکمید پر اکتفا کرنی چاہیے اور آب خالص سے تکمید کرین اور اگر درد بخفت ہو فقط نمک سے تکمید کرنے پر قیصار کرین یا دوائے قیموں یا دخلیون یا مرہم باشلیقون اور اگر زیادہ خفت کے ساتھ درد نہو اور ورم متحجر آیا ہو مثل پھوڑے کے تو ایسی دوا کا استعمال کرین کہ خواص تقریہ اور پھوٹ جانیکے آمادہ کرنے پر شامل ہو اور انضاج مادہ بھی کرے جیسے آرد گندم اور کتان ہمراہ شراب عسل کے اور آب حلبہ اور خطمی اور بابونہ پھر اگر یہ بمدد صناعی دریافت ہوجاے کہ یہ ورم تحلیل نہ پائیگا بلکہ ضرور پھوٹے گا اور پیپ دیگا ضرور ہو کہ اخراج ریم وغیرہ کی تدبیر کرین خواہ تھوڑا منہ پچھنے وغیرہ سے کہکے اگر ممکن ہو چوسنے کے ذریعہ سے مدہ کو نکالین یا زیادہ گہرے پچھنے لگا کر پیپ نکالدالین بعد چاک کرنے خواہ پچھنے لگانے کے اخراج مدہ دوائے شلیمون سے بھی ہوتا ہو اور ایسے مرض ورمی کے مناسب بھی ہو کہ جذب بھی کرتی ہو اور تحلیل بھی اور باخاصہ بھیڑ کی مینگنی اور مرغابی یا مرغ کی چربی وہبی یہی فعل کرتی ہو۔ اور اسی قبیل سے کعک شعیر اور بیہ گاو ہو جسمین نمک نہ پڑا ہو۔ جو ورم مزمن اور کہنہ ہوا سے احتیاج استعمال خاکستر صدف اور کوڑی راکھ ہو کہ ہمراہ شہد کے استعمال کیجاے یا پرانی چربی کے ہمراہ یا انجیر کو آب دریا مین پختہ کرکے لگائین یا اشق کو تنہا خواہ کسی اور دوائے مناسب کو ملا کر اسیطرح زفت کو جو تازہ ہو اور مقل کو چرک خانہ زنبور کے ساتھ اور میعہ سائلہ اور مخ شتر کا بھی یہ ورم اگر ... بہت خنازیر کی پیدا کرے اور بھر جاے یا بخوبی ثابت ہوجاے کہ مادہ خنازیر کا ہو اسوقت ان ادویہ سے مرہم تیار کرین علک البطم اور زفت اور حب ومشت یعنی غار اور مویزج اور کمون اور صمغ اور فلفل اور بیخ لوف اور قنہ یعنی غار اور کزبرہ ہمراہ چربیونکے یا فرفرانا اور خاکستر پوست بیخ کبر اور عاقرقرحا اور مینگنی بکری اور گوسپند کی اور چربیان خصوصاً سور کی چربی اور گوسپند کی اور سوسن کو ہی خصوصاً خنازیر سوداوی کیواسطے اسیطرح دماغ مرغیون کے اور جگر کے اور گاؤ کے اور گاے کے گردے خصوصاً بیل گاؤ کا روغن حیوان اورام کے مناسب ہین پس جو ورم براہ مادہ سخونت زیادہ رکھتا ہو اسکے لیے روغن گل اور بنفشہ کا ادہان اختیار کرنا چاہیے اور جس ورم کا مادہ بارد ہو اسمین روغن سوسن اور شبت اور بابونہ اور خروع کا استعمال کرین جب اورام مین دشواری علاج کی پڑتی ہو اسوقت مرہم رتیانج (اور بعض نسخون مین کتاب کے مرہم مرد اسنج بھی وارد ہو) بہت نفع کرتا ہو **سخت آواز سے کان کا ہر جانا**

جب قوت نفسانیہ دماغی مین ضعف آجاتا ہو اسی سبب سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہو یا قوت قابضہ بطرف سمع کے یعنے جو قوت سماعت کے آلہ سمع پر قابض ہوئی ہے اسمین ضعف ہوا اور اس مرض مین تقویت دماغ کی انھین تدابیر سے جو معلوم ہو چکی ہین ضرور کرنی چاہیے

فن پانچوان احوال انف مین

اس فن مین دو مقالہ ہین **مقالہ پہلا** سونگھنے کے بیان مین۔ اور جو آفات آلہ شم مین پڑتی ہین انکا بیان اور جو رطوبات ناک سے بہتی ہین انکا بیان **فصل پہلی** تشریح ناک کی ہڈیون اور غضروف اور عضل محرکہ جو دونون طرف کے نتھنون کو حرکت دیتے ہین انکی تشریح پر شامل ہو اور یہ حرکت نتھنون کی ایسے سے ہوتی ہو کہ یہ دونون اسی عضلہ سے ڈھانپے گئے ہین اور دونون مجراے بینی نافذ ہو کر اس شے تک پہونچے ہین جسکو مصفات کہتے ہین جو بہ شکل کفگیر کے ہو اور وہ مصفات نیچے دوا ایسے جسمونکے واقع ہوا ہو جو مشابہ پستان کی گھنڈی یعنے سرون کے ہین۔ اور وہی جگہ حجاب دماغی مین ہو ان مقابل

سوراخ مصفات مذکورہ کے پڑے ہیں تاکہ ہوا وہاں پہونچے اور وہاں سے دماغ تک ہوا کا گذر ہو اور ہر ایک مجرائے انف کیواسطے ایک مجری ایسا ہے جو حلق تک پہونچا ہے اور اسی فصل میں تشریح اس آلہ کی ہے جس سے سونگھنے کی خاصیت پیدا ہوتی ہے اور یہ کام جس سے برآمد ہوتا ہے اور یہ آلہ وہی دو زائدہ پستانی ہیں جسکا نام حلمتیان ہے جو مقدم دماغ میں ہیں اور اسی سبب سے فضول دماغی کا تصفیہ ہوتا ہے انھیں سوراخوں کیطرف سے اور اسی کے راہ سے خود دماغ اور اس سے جو وہ زائدہ پستان دماغ سے آگے ہیں ان تک ہر ایک رائحہ کا پہونچنا بذریعہ استنشاق ہوا کے ہوتا ہے اور خود دماغ بھی تنفس کرتا ہے تاکہ حار غریزی کی حفاظت کرے اور اپنے میں اسے محفوظ رکھے اور اسی کی تائید سے بڑھے اور گھٹے جسطرح رگ نابض کا بھی یہی حال ہے کبھی دماغ بڑھ جاتا ہے بروقت چھینکنے اور چلانے کے اور بروقت اختناق ہوا کے اور اختناق رحم کے اوپر کیطرف منتہائے بینی میں دو مجری اقفن تک پہونچے ہیں اسی سبب سے سرمہ کا مزہ زبان تک پہونچتا ہے کہ سرمہ وہاں سے زبان تک اتر آتا ہے کیفیت سونگھنے کی ہمنے کلیات کے فن میں باب قوی میں بیان کر دی ہے اب رہی یہ بات کہ رائحہ ہوا میں کیونکر ہوتی ہے اسطرح کہ ہوا اس سے منفعل ہو جاتی ہے یا ہوا سے تادیہ ہوتا ہے یا بسبب تحلل بخار کے احساس رائحہ کا ہوتا ہے اسکی تحقیق حکیم فلسفی کو کرنی مناسب ہے اور طبیب کو لازم ہے اتنا مان لے کہ فعل سونگھنے کا دخیل ایک قسم کی استحالہ ہوا سے بر سبیل تادیہ کے ہوتا ہے بعد از ان اخس بخارات کا جو بو دار جسم سے اٹھتے ہیں وہ اس فعل کے معین ہوتا ہے اب ہم تشریح انف اور اسکی منفعت اور عضل محرکہ کے حالات بیان کر چکے پس مناسب ہے کہ امراض اور اسباب ان امراض کے جو اس عضو میں ہوتے ہیں بیان کریں اور علامات اور معالجات امراض کے بھی بیان کریں

ناک میں استعمال ادویہ کے طریقے معالجات انف کے بعض اقسام تو وہ ہیں جو ناک کے مقام سے خصوصیت نہیں رکھتے ہیں کہ ناک کی راہ سے مستعمل ہوں جیسے غرغرے اور جیسے طلا جو سر پر لگایا جائے اور بعض اقسام ایسے ہیں جو خصوصیت مقام بینی سے رکھتے ہیں جیسے شمومات یعنی نخلخے اور عطوسات یعنی چھینک پیدا کرنیوالی دوائیں اور یہ ایسی تر دوائیں ہوتی ہیں جو ناک میں ٹپکائی جاتی ہیں از انجملہ نشوقات اور یہ وہ تر دوائیں ہیں جو بذریعہ ہوا کے ناک میں کھچکر پہونچتی ہیں از انجملہ نفوخات ہیں اور یہ خشک دوائیں جو غبار آسا باریک ہوتی ہیں اور پھونک کر ناک تک پہونچائی جاتی ہیں ان دواؤں کو کسی نل اور پھونکنے کے ذریعہ سے پہونچانا چاہیے جس شخص کو کسی قسم کا سعوط دیا جائے تو صواب یہ امر ہے کہ اسکے منھ میں پانی بھر دیں اور اس سے کہیں کہ چت لیٹے اور سر اپنا پشت کیطرف دوہرا کرے اسکے بعد ناک میں سعوط ڈالا جائے۔ اور یہ بھی واجب ہے کہ جب کوئی دوا ناک میں ڈالی جائے اسے اوپر کیطرف کھینچیں بذریعہ استنشاق یعنی ناک دم کے ذریعہ سے اور خوب طرح اس دوا کو اوپر تک چڑھا لینا چاہیے کہ اسکا فعل اور اثر پورا ہو جائے۔ اکثر بعد استعمال ادویہ حادہ کے جو ناک میں بطور قطور یا نفوخ کے پہونچتی ہیں اوجاع شدید سر میں پیدا ہوتی ہے کہ وہ وجع کبھی تو خود بخود زائل ہو جاتی ہے اور کبھی مسکنات کی ضرورت ہوتی ہے جو صواب طریقہ یہ ہے کہ جسوقت کوئی دوائے حادہ ناک میں ڈالی جائے سر پر ایسے خرقہ یعنی چیتھڑے آب گرم میں بھگو کر رکھیں جو پہلے سے چکنے ہو چکے ہوں یا تو دودھ میں چکنے ہوئے ہوں کہ دودھ ان پر دوڑا گیا ہو اور یا کوئی روغن جیسے روغن کدو یا روغن گل یا روغن بید سے انمیں دہنیت آگئی ہو جب سعوط کا اثر پورا ہو جائے یعنی ریزش مادہ اور چھینک وغیرہ جس غرض سے سعوط کا استعمال کیا ہے وہ غرض پوری ہو جائے لازم ہے کہ اسکے بعد ناک میں دودھ کو روغنہائے باردہ کے ہمراہ تقطیر کریں **آفتہ الشم** سونگھنے میں فرق بھی اسی طرح آجاتا ہے جسطرح اور افعال میں آتا ہے قوت شامہ کے آفات اتنے ہیں یا تو بالکل قوت شامہ باطل ہو جائے یعنی کسی قسم کی خوشبو یا بدبو سونگھائی نہ دے یا اینکہ قوت شامہ ضعیف ہو جائے یا اسمیں تغیر اور فساد پیدا ہو بطلان اور ضعف شامہ تین طرح سے ہوتا ہے یا تو خوشبو اور بدبو دونوں معلوم نہوں یا دونوں کے احساس میں ضعف ہو یا فقط خوشبو خواہ فقط بدبو سونگھنے میں بطلان شامہ یا ضعف شامہ پیدا ہو فساد شامہ و تغیر کی بھی دو قسم ہیں ایک تو یہ کہ کسی طرح کی بدبو دماغ میں پہونچا کرے گو اس قسم کی کوئی بدبو شے بظاہر موجود نہو دوسری قسم یہ ہے کہ اقسام گوناگون کی بوہائے ناخوش سے خود بخود دماغ بھرا رہے اور بدبو اشیاء سے رغبت پیدا ہو جیسے بعض لوگ چرگین اور غلیظ کی بو کو بہت ہی خوشبو خیال کر کے سونگھتے ہیں اور بوئے خوش سے انکو نفرت ہوتی ہے سبب ان آفات کا یا سوء مزاج مفرد ہوتا ہے یا خلط ردی جو مقدم دماغ میں بھر جاتی ہے یا دونوں بطن جو مقدم دماغ میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہین انمین بھرجاتی ہو یا وہ خلط اور سوء مزاج خاص ان دونون فزونی مین بھرجاتی ہو جو مشابہ حلمتی الثدی یعنے سرپستان کی صورت ہین۔ یا کوئی سدہ عظم مشاشی یعنے نرم ہڈی مین پڑجاتا ہو وہ سدہ کسی خلط سے ہو یا ریح سے یا ورم سرطان یا کوئی گوشت زائد پیدا ہو جانیسے وہ سدہ پڑے یا اس حجاب مین سدہ پڑے جو اس مقام کے اوپر ہو۔ اکثر اقسام آفت شم جو سوء مزاج مفرد سے پیدا ہوتے ہین انکا سبب یہی ہوتا ہو کہ پہلے ادویہ مسخنہ کا استعمال کیا گیا یا قطورات گرم ٹپکائے گئے ان ادویہ نے مزاج مین سخونت بڑھادی یا مخدرات کے استعمال سے تخدیر زائد پیدا ہو گئی خواہ برودت سے زیادہ تبرید کا یہ اثر ہو۔ یا اسلئے کہ تند ہواؤن نے انھین افعال اور مضارین سے کسی ضرر خاص کا فعل کیا۔ اور کبھی آفت شم کسی ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہوتی ہو جو استخوان مذکورہ کو ماؤف کردے **علامات** جب کسی آدمی کا یہ حال ہو کہ روائح اور بوہائے اشیا کو قطعاً اسکا شامہ احساس نہ کرسکے اور سیلان فضول یعنی رینٹھ وغیرہ کا نکلنا ناک سے برطبق عادت کے ہوتا ہو کہ اسمین کسیطرح کا فرق نہ ہو اسوقت یقین جاننا چاہیے کہ مصفات نامی ہڈی پر سدہ ہرگز نہین ہو۔ اور اگر اولٹی سانس لینے خواہ سیدھی سانس لینے مین ناک کیطرف رکاوٹ معلوم ہو اور بولتے وقت ناک مین بولے اور غنہ پیدا ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ سدہ خاص مقام خیشوم مین پڑگیا ہو۔ اور اگر سیلان بہی رک جائے اور یہ رکنا کسی سوء مزاج دماغی یا قلت فضول دماغی کیوجہ سے نہ ہو اور مصفات کے نیچے صاف اور کھلا ہوا محسوس ہو تو اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ سدہ اندر کیطرف ہٹا ہوا ہو۔ اور اگر سیلان فضول عادت معہودہ پر ہو اور تحت خیشوم یا متصل اس مقام کے سدہ بھی نہو تو آفت نفس دماغ مین ہو اسوقت مزاج دماغ اور افعال اور احوال دماغی کی شناخت اُن قواعد سے کرنی چاہیے جو فضول دماغ مین ہم لکھ چکے ہین اسیطرح اگر ضعف اور نقصان قوت شامہ مین پیدا ہو تب بھی آفت دماغ کا یقین کرین اگر کوئی شخص ہمیشہ غیر موجود بدبو سونگھتا ہو اسکا سبب ایک خلط عفن ہو جو انھین مقامات مذکورہ بالا مین سے کسی مقام پر موجود ہو اس خلط کے محل وجود اور قسم پر انھین قواعد سے استدلال کرین جو ابھی مذکور ہوئے اگر امراض حادہ مین کوئی بیمار روائح غیر معتادہ اور غیر معہودہ سونگھتا ہو اور وہ روائح پاکیزہ اور پسندیدہ نفس نہ ہون اور نہ کسی جسم موجود سے ان روائح کے پہونچنے کا احتمال ہو اور باینہمہ بھی خود بخود اسکی ناک مین بوے مشک یا بھیگی ہوئی مٹی یا چربی وغیرہ کی بو آیا کرے اور علامات مرض کے بھی ردی ہون پس موت اسکے سر پکڑی ہوئی ہو یعنی اسکو قریب مرگ سمجھنا چاہیے **معالجات** اگر سبب آفات شم کا کوئی سوء مزاج ہو اسوقت اسکی ضد سے علاج کرنا چاہیے یعنے سوء مزاج حار مین تبرید اور ترطیب کرنا چاہیے اور لازم ہو کہ مقصود اصلاح مقدم دماغ کی ہو نطولات ہون یا شمومات ہون اور نشوقات اور اطلیہ وغیرہ خواہ ضمادات جو امراض راس کے باب مین مذکور ہو چکے۔ اکثر جو سوء مزاج یہان پیدا ہوتا ہو وہ اسیطرح کا ہوتا ہو کہ بارد سوء مزاج یا تو دونون بطن مقدم مین بالکل حاضر ہوتا ہو یا نفس حلمتی الثدی مین عارض ہوتا ہو۔ زیادہ تر نافع دوا اسوقت وہ سعوط ہین جو روغنہاے گرم سے تیار کیے جائین اور فربیون اور جند بیدستر اونکے اسمین بھگو کر ڈالی گئی ہو۔ اور اگر سبب ان آفات کا کوئی خلط ایسی ہو جو بطون دماغ مین بھری ہو اس خلط پر استدلال ان دلائل سے کرنا چاہیے جو امراض دماغی کے باب مین مذکور ہو چکے۔ اور تمام بدنکا تنقیہ عام کرنا چاہیے اگر غلبہ خلط کا سارے بدن مین ہو یا خاص تنقیہ دماغی کرنا چاہیے ایسی ادویہ سے جو دماغ سے اس خلط کا اخراج کردین وہی شبیابات اور غرغرے اور سعوط اور نفوخ اور شمومات ہین جو تلطیف پیدا کرین۔ اور انکے علاوہ اور ادویہ سب کے سب بخوبی وہان مذکور ہو چکی ہین۔ اگر فصد کی حاجت ہو کرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہو کہ ان جملہ تدابیر مین انھین قواعد کیطرف رجوع کرنا لازم ہو جو علاج امراض دماغی مین بیان ہو چکے۔ اگر سدہ عظم مشاشی مین پڑا ہو جسکا نام مصفات بھی ہو اسوقت نطولات مفتحہ کا جو امراض راس مین مذکور ہو چکے ہین استعمال کرنا چاہیے انھین سے نطول کرین اور انھین کے بخارات پر انکباب کرین اور انھین کی بو کا استنشاق کرین اور ان نطولات مین فلفل اور قرنفل اور جاوشیر کی بھی شرکت ہونی چاہیے۔ واجب ہو کہ بعد ان تدبیر کے سر مجچہ لگانیکا التزام کرین اور اشیا مفتحہ حادہ سے غرغرے کی تجویز کرین مجربات ادویہ مین سے یہ ہو کہ تھوڑی کلونجی سرکہ مین چند روز بھگو کر کے نرم نرم پیسین اسکے بعد زیت ملا کر ناک مین ٹپکائین اور خوب زور سے اسکا استنشاق کرین یا اسکو خشک مثل غبار باریک پیسکر زیت کہنہ ملا کر پھر اسقدر پیستے ہین کہ بالکل باریک ہو جاتی ہو ایضاً مجرب ہو جیسے بعض نے ذکر کیا ہو کہ زنجفر ...

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیشکر بول شتر اعرابی مین ڈال کر دھوپ مین رکھین اور ہلایا کرین ہر روز دو مرتبہ جب پیشاب کی تری جاتی رہے پھر دوبارہ اسمین بول جدید داخل کرین بعد اسکے اسکی دھونی ناک مین دین جو بقدر ایک درہم کے وزن مین ہو بعد اسکے روغن گل مین ناک کو ڈبو دین۔ سدۂ ریحی کے اخراج کیواسطے روغن بادام تلخ جو پہاڑی ہو اسکا سعوط مفید زائد ہوتا ہو بالخصوص اور فلفل سپید دونون کو پیسکر روغن بادام تلخ مین بھگو کر نفوخ تیار کرکے استعمال کرنا چاہیے بعض اطبانے ذکر کیا ہو کہ پوست بندق ہندی خشک کرکے پیسین اور اسکا نفوخ ناک مین پہونچائین یہ بھی نافع ہو۔ اگر ناکمین بواسیر ہونے سے یہ آفت ہوئی ہو بواسیر کا علاج کرنا چاہیے۔ جو شخص خوشبو کو تو سونگھ لیتا ہو اور بدبو اسے مطلق معلوم نہوتی ہو پس ہمیشہ جند بیدستر کا سعوط اسے کرایا جاے تاکہ اصلاح شامہ ہو جاے۔ اور برعکس جو شخص کہ بدبو کو سونگھنے سے احساس کرتا ہو اور خوشبو کا احساس اسے نہوتا ہو اسے ہمیشہ سعوط مشک کرائین تاکہ اسکے شامہ کی اصلاح ہوجاے **رعاف یعنے نکسیر** کبھی نکسیر بوند بوند ٹپکتی ہو۔ اور کبھی بہت دھڑلے سے بکثرت خون گرتا ہو کہ اسکی جہت سے خوف معلوم ہوتا ہو ایسے شدید رعاف کا سبب یہی ہو کہ جب خون مین جوش آتا ہو تو اوپر کیطرف اٹھکر ناک کی راہ سے برآمد ہوتا ہو۔ اور کبھی رعاف اس شبکہ اور جال کے شگافتہ ہونے سے ہوتا ہو کہ جو دماغ کے عروق اور شرائین سے بن گیا ہو۔ یہ قسم رعاف کی بیشتر علاج پذیر نہین ہوتی۔ اور اکثر بعد حدوث صداع اور التہاب اور مرض حاد کے یا بعد سقطہ اور ضربہ کے بھی رعاف پیدا ہوتا ہو اور اسکے بعد اعراض فساد دماغ کے مثل تعقل وغیرہ کے لامحالہ پیدا ہوتے ہین اور کبھی بسبب بخارات حادہ کے جو دماغ کیطرف صعود کرتے ہین بھی یہ قسم رعاف کی عارض ہوتی ہو جو رعاف شرائین کیطرف سے ہوتا ہو اسکی تمیز اس رعاف سے جو اوردہ سے ہو یون کرنی چاہیے کہ شرائین کے رعاف کا خون رقیق اور سرخ گرم ہوتا ہو **ایضاً** مطلق رعاف کبھی بطور دورہ کے بار بار ہوتا ہو اور کبھی ایک دفعہ ہوجاتا ہو۔ نکسیر کا جانا بھی انہین احوال سے ہو کہ جنکے ہونے سے نفع اور ضرر دونو کا احتمال ہوتا ہو۔ پس جس شخص کو نکسیر جانیکے بعد خفت اور اسکی سر مین امتلا سے معلوم ہو اور وہ زیادہ سرخی جو قبل از رعاف کے تھی اسمین اعتدال ہو جاے اور سحنہ بھی خوشنما اور معتدل نظر آے کہ پہلے تو چہرہ پر بھبھری سی نظر آتی تھی اور اب رعاف کے بعد چہرہ اچھی حالت پر آگیا ایسا رعاف مفید ہوتا ہو خصوصاً امراض حادہ اور اورام باطنہ مین علے الخصوص اگر یہ اورام دموی ہون یا صفراوی دماغ مین ہون اسکے بعد نفع رعاف کا اورام کبد مین اسکے بعد حجاب اور اورام اسکے بعد ریہ کے اورام کو ہو اسلیے کہ نفع رعاف کا ذات الجنب مین بنسبت ذات الریہ کے زیادہ ہو۔ رعاف سے بحران اکثر امراض حادہ کا ہوتا ہو خصوصاً جدری اور حصبہ کا بحران تو زیادہ رعاف ہی سے ہوتا ہو اگر رعاف بکثرت ہو کر زردی غیر معتاد یا رصاصیت اور کمودت جو مرکب صفرت اور مواد سے ہو پیدا کرے یا ذبول یعنی لاغری بیش از حد اور برد اطراف کا اثر پیدا کرے پھر اگرچہ وہ رعاف بند بھی ہوجاے مگر انجام اسکا خطرہ سے خالی نہین۔ جسکا رنگ بعد رعاف کے مائل بصفرت ہو جاے اسپر غلبہ صفراے زرد کا ہو جو خون سے پیدا ہوتا ہو اور اخراج دم سے اسے ضرر کم پہونچتا ہو اور جسکا رنگ بعد رعاف کے رصاصی ہوجاے اسپر غلبہ بلغم کا ہوتا ہو۔ اور جسکا رنگ تیرہ اور با کمودت ہو اسپر غلبہ مرار اسود کا ہو اور یہ دو پچھلی قسمین زیادہ مضر ہین اسلیے کہ خون کی کمی انمین زیادہ ہوجاتی ہو۔ اور جملہ اقسام رعاف کی کثرت سے صاحب رعاف پر خوف امراض ضعف کبد اور استسقا وغیرہ کا ہوتا ہو زیادہ تر وہی بدن قابلیت رعاف کی رکھتا ہو جو مراری اور صفراوی ہو اور خون اس بدنکا رقیق ہو اور ایسا ہی شخص رعاف معتدل سے منتفع بھی ہوتا ہو۔ رعاف کی آمد آمد پر بہت سے دلائل ہوتے ہین مثلاً تارین یعنے چمکتے ہوے پتنگے آنکھونکے سامنے نظر آتے ہین یا سپید سپید لکیرین خواہ زرد زرد یا سرخ سرخ خصوصاً بعد صداع کے جو رعاف ہوتا ہو اسمین یہ علامات زیادہ ہوتے ہین اور ان جملہ امور کو ہم نے تفصیل امراض حادہ اور انکے بحرانکے مقامات مین اچھی طرحسے بیان کیا ہو کبھی بذریعہ رعاف کے احوال امراض حادہ پر استدلال کیا جاتا ہو اور انکے بحرانات پر اور مقامات مخصوصہ مین ہم نے اسکا ذکر بھی کیا ہو **علاج**۔ رعاف بحرانی یا شبیہ برعاف بحرانی جیسے وہ رعاف جو خود بخود بدون کسی اسباب مذکورہ کے واقع ہوا ان دونون قسم کے رعاف کے علاج مین طریقہ یہی ہو کہ جبتک ضعف اور سقوط قوت کا خوف نہو ہرگز بند نہ کرنا چاہیے بیشتر ایسے رعاف مین چار رطل تک خون نکلجاتا ہو۔ اور جب بافراط شدید رعاف ہو واجب ہو کہ بند کر دین۔ سواے ان دونون قسم کے اور اقسام رعاف کا علاج ان دواؤن سے کرنا چاہیے جو رعاف کی بند کرنیوالی ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو رعاف بسبب استعداد بدن اور غلبہ حرارت کے ہوتا ہو واجب ہے کہ استفراغ مرار کا ہمیشہ کیا جائے اور تعدیل خون کی فکر ہمیشہ رہے کہ غذا اور دوا دونوں ایسی ہی چلی جائیں جیسے تعدیل خون کی ہوتی ہے فصد نہایت افضل تدابیر ہے جسکے ذریعہ سے رعاف بند کیا جاتا ہے بشرطیکہ فصد عرق جانب موازی یعنے مقابل سے اسی رگ کے ہو جو مشارک عضو ہے خصوصاً اگر رعاف کیوجہ سے غشی عارض ہو جو ادویہ کہ رعاف کی حابس ہیں انکے اثر کی دو قسمیں صورتیں ہیں یا تو بشدت قابض اور بشدت بارد ہیں اور تغلیظ اور تغریہ اور تجمید بھی بشدت کرتی ہیں یا آنکہ وہ ادویہ حادہ اور کاویہ ہیں یا آنکہ بالخاصیت مانع رعاف ہیں یا ان اوصاف میں سے دو خواہ زیادہ کو جامع ہیں۔ قوابض کی مثال جیسے عصارہ لحیۃ التیس اور اقاقیا یا جیسے گلنار اور ورد اور عدس اور مازو یا مثل عصارہ ہائے برگ عوسج اور برگ کنٹری اور بہی اور عصارہ عصی الراعی مبردات جیسے افیون اور کافور اور بزر البنج اور حبس اور تخم کاہو اور بید اور آب غورہ خرما اور بارتنگ عصارہ کاہو یہ سب خام ہوں جوش نہ دیجائیں مغریات ادویہ جیسے غبار آسیا اور دقاق کندر کاویہ جیسے توتیا پھٹکری اور قلقطار اور یہ ادویہ جب مستعمل ہوں بڑی احتیاط رکھنی چاہیے اسلیے کہ بیشتر ان ادویہ سے خشکریشہ پیدا ہوتا ہے اور جب وہ خشکریشہ گر پڑتا ہے رعاف سے زیادہ خرابی اسکے سقوط سے پیدا ہوتی ہے جو ادویہ کہ بالخاصہ مانع رعاف ہیں جیسے غلیظ گدھے کا اور آب بادروج اور آب نعناع **علاج خفیف سے رعاف کا** سعوطات جیسے آب غورہ خرما اور اقاقیا ہر ایک نصف اوقیہ کافور ایک حبہ برابر اسکے تقطیر کرنی چاہیے ازانجملہ عصارہ غورہ خرما ہمراہ عصارہ لحیۃ التیس اور کافور کے **ایضاً** آب ثلج ہمراہ عصارہ کراث **ایضاً** آب شورا اور مرکی تقطیر کریں اور آب کشنیز **ایضاً** عصارۂ القاقلہ اسطرح کہ جوش دیا گیا ہو **ایضاً** آب قثاء اور کافور **ایضاً** عصارہ بادروج ہمراہ کافور کے **ایضاً** عصارۂ لسان الحمل اور گل مختوم اور کافور او عصارہ عصی الراعی دونوں کے ہمراہ۔ بہت زیادہ اثر دار دوا یہ ہے کہ سرگین حمار کو نچوڑ کر ٹپکائیں اور اگر خون بکثرت آرہا ہو تو زنجار محلول سرکہ میں تھوڑا تھوڑا سا ٹپکائیں **ایضاً** استعمال سعوط سحیق گلنار کا جو ہمراہ آب بارتنگ کے باریک پسا ہو **ایضاً** وہ پانی جسمیں افیون گھلی ہوئی ہو۔ واجب نہیں ہے کہ بہت سرد پانی سر پر ڈالا جائے کہ بیشتر خون کو منجمد کرکے بعض جھلیوں میں دماغ کی بستہ کردیتا ہے رعاف کے لیے چند سعوط جید ہیں جو ہم نے قرابادین میں لکھے ہیں **فتیلہ جو رعاف میں بکار آمد ہیں** انمیں سے ایک فتیلہ یہ بھی ہے کہ فتیلہ کو پہلے سیاہی دوات میں ڈبوئیں بعد ازان اسپر سرخ پھٹکری پیسکر چھڑکیں تا کہ سب ملکر ایک ہو جائے اسکے بعد ناک میں اچھی طرح اندر کیطرف رکھیں کہ چپ جائے **ایضاً** عصارۂ برگ بابونہ اور قلقطار اور پشم خرگوش اور سرگین خر خشک ہو یا تر اور عصارۂ کراث اور کندر ان سب سے فتیلہ بنائیں **ایضاً** فتیلہ حضض ہندی سوختہ اور آب بادروج سے بنایا جاتا ہے **ایضاً** فتیلہ غبار رنگ آسیا اور دقاق کندر اور صبر ہمراہ سرکہ اور سپیدہ بیضہ مرغ سے **ایضاً** فتیلہ زاج لو قرطاس سوختہ اور نشاستہ کندر آب بادروج سے بنتا ہے **ایضاً** فتیلہ گلاب میں ڈبو کر قلقطار اور صبر سے بنتا ہے **ایضاً** آب کراث میں بھگو کر پودینہ پسا ہوا چھڑک کر فتیلہ بنایا جاتا ہے۔ یا اسفنج سے فتیلہ بنا کر زفت گداختہ سرکہ میں اضافہ کرتے ہیں۔ ایک فتیلہ سراج القطرب اور مکڑی کا جالا اور قلقطار اور زاج [illegible] سے بنتا ہے یا فتیلہ پشم خرگوش جو دہنا ہوا ہو کندر اور صبر کو سپیدہ بیضہ میں گوندھ کر تر کرلیتے ہیں **ایضاً** فتیلہ زاج سوختہ دو جزو افیون ایک جزو صبر کہ ان میں گوندھ کر بنایا کریں۔ یا فتیلہ پوست بیضہ کو جلا کر سیاہی دوات اور مازو اور صبر سے بنتا ہے **نفوخات** انمیں سے حضض ہندی سوختہ پیسکر نفوخ کریں **ایضاً** مینڈک کو جلا کر نفوخ کریں **ایضاً** غبار آسیا اور مٹی حرف حبش کی یا نورہ **ایضاً** قشور کندر اور کاغذ سوختہ اور زاج سب ہی۔ ناک میں نفوخ کریں **ایضاً** پوست درخت خیار خشک پیسکر واجب ہے کہ اسکو دستانہ سے لیں کہ نہ پراتھ پھیرنے جائیں اور جسقدر ریزے پوست مذکور کے دستانہ میں لگجائیں انکو چن کر جدید کوزہ وغیرہ میں رکھتے جائیں خواہ انکی مٹی ہیں اور اگر مٹی کوزہ گردن کی جلی ہوئی ہو تو اور بھی خوب ہے بعد ازاں منہ اسکا مضبوطی سے بند کرکے سایہ میں خشک کریں اور بروقت پیسکر استعمال کریں لیکن باریک مثل غبار کے پیسیں ورنا کمیں ڈالیں کہ فوراً یہ نفوخ رعاف کو بند کردیتا ہے **ایضاً** قشور بیضہ پسے ہوئے **ایضاً** قصب الذریرہ اور شگوفہ نسرین تخم گل اور قرنفل ہر واحد ایک درہم مازو مرکی ہر ایک نصف درہم تھوڑی سی مشک اور ذراسا کافور ملا کر خوب باریک پسا ہوا چند روز ناکمیں بطور ناس کے چڑھایا کریں اور جب یہ دوا ناکمیں پہنچ جائے قریب ایک ساعت کے ناک بند کریں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جو رطوبت وغیرہ منخرین نیسے وقت بھر جاے اسے ٹھوک دیا کرین ایسی دوا کا ناکمین چڑھانا بذریعہ آئی ل اور انبوبہ کے وجب ہو جسمین رو رعاف کے سلانے کی گنجائش ہو طلا اور ضماد وغیرہ ازانجملہ یہ طلا ہو جو پیشانی پر لگانا چاہیے. آب برگ بید آب برگ انگور اور آب برگ آس اور گلاب ان سبکو ٹھنڈا کرکے پارچہ کتان پر چسپان کردین اسیطرح جسقدر ادویہ باردہ اور قابض اور مخدر ہین اور اُنکے نام معروف اور مشہور ہین انکو عصارات مبردہ مین جو قابض ہین جیسے عصارہ بید کی کونپلونکا اور فوتنج اور نرم نرم کونپل انگور کی اور کمثری یعنے امرود کی نرم نرم کونپل اور بہی کی اور عصی الراعی کی کہ یہ سب چیزین بطور طلا اور ضماد کے مستعمل ہین مشمومات یعنی سونگھانے کی ادویہ پس سرگین تازہ گدھے کی ناکمین بھر دینے کی دوا یہ ہو کہ قصب کے سرونکو خواہ رؤوس مکانس اور قطن بردی یا جملہ اقسام نباتات کے روئی جو برآمد ہوتی ہو ناکمین واسطے بند کرنے رعاف کے مفید ہو جو رعاف صعب اور دشوار ہو جیسے غلیان حرارت اور کسی شریان کے پھٹ جانیسے پیدا ہوا ہو ایسے رعاف مین فصد سرہ رو کی جو اُسی نتھنے کیطرف ہو جدھر نکسیر چلتی ہو کرنی چاہیے مگر فصد عمیق اور نہایت باریک شگاف سے لازم ہو اور اسیطرح ضرور ہو کہ سر کی گردون اور خرازہ مین حجامت بہت سا سب پچھنے سے کرین اور سطرف نکسیر چلتی ہو اُسی جانب کے پستان پر بھی خالی پچھنے لگائین اور وہ پچھنے بلا شرط ہون اور بیشتر اسکی حاجت ہوتی ہو کہ بذریعہ فصد قیفال کے یا بذریعہ اس عرق کتفی کے جو پشت شانہ کے ہو بقدر خون نکالا جاتا ہو کہ نوبت غشی کی آجاے اور یہ تدبیر بدرجہ مفید ہوتی ہو اسلیے کہ خون کو بطرف سر کے چڑھنے سے روکتی ہو اور سبب نفع کا یہ ہو کہ ادھر غشی پیدا ہوئی اور خون اپنی جگہ پر ٹھہر گیا لیکن یہ تدبیر رعاف شدید مین کرنی چاہیے بلکہ ادھر معلوم ہوا کہ یہ رعاف شدید ہو کسی قرائن وغیرہ سے اور فوراً ایسی تدبیر کرنی ضرور ہو اور اتنی جلدی کرنی چاہیے کہ قوت ساقط نہونے پاے لیکن اگر دھار نکسیر کی موٹی اور شدید نہو بلکہ خون بوند بوند ٹپکتا ہو اور نوبت نوبت سے آتا ہو یعنے علے الاتصال تقطیر بھی نہو اسوقت مناسب ہو کہ فصد بھی تھوڑی تھوڑی چند مرتبہ علی التوالی کرنی چاہیے اور جب فصد درجہ کافی کو پہونچ جاے پھر تغلیظ اور تبرید خون کی تدبیر کرنی چاہیے ایسے ادویہ سے کہ خون کی حرارت کو سرد کردین اور اگر تبرید نہ کرین تو کم سے کم یہ بات ہو کہ خون کی تخمیر کردین جیسے عناب وغیرہ کی ہی کیفیت ہو پچھنے مین اتنی قوت نہین ہو کہ خون غالب اور اسکے زور کی دھار کو روک سکے بلکہ اولا خون کے زور کو بذریعہ فصد کے روکنا چاہیے اسکے بعد پچھنے لگانا چاہیین جگر پر اسوقت پچھنے لگانا چاہیین جب نکسیر داہنے نتھنے سے چلتی ہو اور طحال پر بائین طرف کی نکسیر مین پچھنے لگانے چاہیین اور دونون عضو پر مجمہ اسوقت چسپان کرین کہ نکسیر دونون نتھنون سے چلتی ہو اور اس طریقے سے پچھنے لگانا رعاف کیواسطے بہترین معالجہ ہو اطراف کا باندھنا اور خوب سخت بندش کرنی حتی کہ مردونکے دونون خصیہ اور پستان پر بھی عورتونکے بندش کرنی اور دونون کانونکو باندھنا یہ بھی انتہا کی تدبیر ہو نطول آب سرد سے بھی ضرور کرنا چاہیے اور بیشتر ضرورت ہوتی ہو کہ برف سے سرد کیے ہوے پانی مین بیمار کو بٹھا دین تاکہ اعضا اکڑ کھڑے ہو جائین کبھی سر پر مرے ہوے چونے سے لیپ کرنیکی ضرورت ہوتی ہو خواہ اس چونے کی جو سرکہ مین محلول کیا گیا ہو اور سر پر برف سے سرد کیا ہوا پانی ڈالا جاتا ہو تا انیکہ تخدیر پیدا ہو اور کبھی بدون اسکے چارہ نہین ہوتا کہ قوی فتیلے دیے جائین زنجار اور آب بادروج مین کافور ملاکر اور مومیائی بوزن ایک درہم بشرطیکہ خالص ہو اسکا سعوط کرایا جاے ورنہ اقل یہ امر ہو کہ برف سے سرد کیا ہوا پانی منہ مین بیمار کے بھر جاے یہ بھی جاننا ضرور ہو نکسیر والے آدمی کی زندگی کبھی اتنی دیر تک رہتی ہو کہ بیس رطل سے پچیس رطل تک خون نکل جاے اسکے بعد مر جاتا ہو اور بیشتر غشی بسبب رعاف کے پیدا ہوتی ہو اُسی کیوجہ سے نکسیر بند ہو جاتی ہو غذا مین مسور ہمراہ سماق کے خواہ ہمراہ سرکہ کے یا انگور خام یا مثل اسکے اور کوئی میوہ تجویز کیا جاے نیز تازہ اور تر نہایت مناسب غذا مرعوفین کے لیے ہو اسیطرح رابڑی دودھ کی ابلے ہوے انڈے اس شخص کو مفید ہین جو بسبب غلبہ صفرا کے مستعد رعاف کا ہو خواہ مبتلاے رعاف اسی سبب سے ہوا ہو. علاوہ بران یہ بھی یاد رہے کہ ترش چیزین اکثر نکسیر والونکو مضر بھی ہوتی ہین اسلیے کہ انمین تقطیع اور تلطیف کی قوت ہو بعض ارباب تجربہ نے کہا ہو کہ دماغ مرغ خانگی کے ان مرعوفین کیواسطے افضل غذا ہو جنکو بسبب سقطہ اور ضربہ کے رعاف عارض ہوا ہو مگر اسکی خورش بکثرت اور بمرات متوالیہ پے در پے کرنی چاہیے شراب کا یہ حال ہو کہ نافع بھی ہو اسلیے کہ قوت پیدا کرتی ہو اور مضر اسواسطے ہو کہ خون کو ہیجان مین لاتی ہو پھر اگر بسبب شدت ضعف کے اضطرار ہو تھوڑی سی شراب پانی مین ملا کر دینی چاہیے اور اگر اضطرار شواور

HAKEEM SHOUKAT ALI

رعاف نے قوت کو زائل نہ کر دیا ہو شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے۔ رعاف کی تدبیر کرنے میں اس امر کی رعایت ضرور ہو کہ خون کسیقدر شکم مین اُترنے نپاے ورنہ معدہ مین نفخ پیدا ہوگا اور نبض مین ضعف آجائیگا اور اگر کسیقدر اُتر گیا ہو جبتک اسکا اخراج نہو جاے قے کرانی چاہیے اور جبتک اسکا اخراج کا یقین کامل نہو جلاب قے جاری رکھیں پھر اگر وہ خون معدہ سے نیچے اوتر گیا ہو بذریعہ حقنہ کے بہت جلد اسے نکالڈالنا چاہیے اور معدہ وغیرہ مین اسکو باقی نہ رہنے دین **رعاف پیدا کرنے کی تدبیر** ضرورت کی نظر سے کبھی نکسیر کو جاری کرنا صواب معلوم ہوتا ہو خصوصًا امراض دماغی مین اور اسی سبب سے قدماے اطبا ایک ایسا آلہ تیار رکھتے تھے کہ جسکے ذریعہ سے ناک کو نچوڑ کر رعاف پیدا کر دیتے تھے اور اس تدبیر سے بہت سے ایسے امراض کا علاج کرتے تھے جنکے ازالہ مین رعاف سائل کی ضرورت ہو منجملہ انھین تدابیر کے ناک کا کھجلانا اور ٹھوکنا اس نرم گھاس کی تنگی سے ہو جو کہ چوب اذخری پر مثل شگوفہ کے اوگتی ہو اور باریک مثل عنکبوت کے ہوتی ہو شیاف جو فقاح اذخر اور فوذنج بری سے بنایا جاے یا دویہ حادہ جیسے کندش اور مویزج اور فرفیون سے ملکر گاؤمین تیار کیا جاے اس شیاف سے بھی رعاف پیدا ہوتا ہو **زکام اور نزلہ** یہ دونون مرض اس امر مین تو مشترک ہین کہ سیلان مادہ دماغ سے کرتے ہین مگر بعض اطبا نزلہ اسی کو کہتے ہین جسمین کہ مادہ بطرف حلق کے اترتا ہو اور زکام اسکا نام رکھتے ہین کہ مادہ ناک کیطرف سے گرتا ہو اور بعض آدمی ان دونو نکا نام نزلہ رکھتے ہین اور زکام اس مرض کا نام رکھتے ہین جو از طرف بینی کے رقیق ہو کر جاری ہو اور کہین اور متواتر ریزش رہے کہ قوت شم کو مانع ہو اور آنکھون مین بھی ایکی رطوبت پہونچے اور چہرہ کی جلد کو بھی تر کر دے خلاصہ یہ ہو کہ چہرہ کے سب اعضا جو سامنے کے ہین نہ بطرف پشت سر کے انھین ریزش اور اثر اس رطوبت کا ہو نزلہ کبھی حلق اور ریہ اور معدہ تک پہونچ جاتا ہو اور بسا اوقات ان مقامات مین قرحہ ڈالدیتا ہو اور اکثر بسبب نزلہ کے شہوت کلبی کا مرض پیدا ہوتا ہو۔ اور کبھی کسی عصب مین ہو کر دور ترین اعضا تک بھی پہونچ جاتا ہو کبھی نزلہ سے خوانیق اور ذات الریہ اور ذات الجنب علے الخصوص بیماری سل کی پیدا ہوتی ہو اگر نزلہ حار اور حاد ہو اسیطرح اوجاع معدہ اور اسہال اور سحج پیدا ہوتا ہو اگر نزلہ مالح اور ترش ہو اور قولنج بھی نزلہ سے پیدا ہوتا ہو خصوصًا جو نزلہ مخاطی اور خام ہو جملہ اقسام نزلہ حار کا سبب یا حرارت مزاج خاص کی ہو یا حرارت خارجی دھوپ وغیرہ کی یا زہر کا اثر یا سونگھنا ادویہ حارہ کا جیسے مشک زعفران پیاز اور نزلہ بارد کا سبب بھی یا برودت مزاج مخصوص یا برودت خارجی ہواے باردکی یا بادشمال کی برودت خصوصًا اگر سر کھلے ہوے ایسی ہوا مین رہے علی الخصوص جن اوقات مین دماغ متخلخل ہوتا ہو مثلًا حمام اور ریاضت یا غضب اور فکر وغیرہ کے وقت کبھی فصد کے بعد ایسا تخلخل پیدا ہوتا ہو کہ بدنکو آمادہ قبول حرارت اور برودت کر دیتا ہو اسی سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہو خصوصًا اگر فصد مین خون کثیر نکالا گیا ہو اسیطرح جو سوء مزاج حار کو ریزش کرتا ہو اور برد مزاجی جسوقت قوی ہو جاے اور مستحکم ہو جیسے مشائخ مین برودت کا استحکام ہوتا ہو۔ اور اسکا سبب یہی ہو کہ ایسے سوء مزاج کی ریزش مین نضج نہین ہوتا ہو تا وقتیکہ نہایت درجہ صحت مزاج پر وہ لوگ نہ پہونچین اور درجہ غایت کی حرارت انمین نہ آجاے اور یہ بھی سبب ہو کہ غذاے بارد جسوقت دماغ مشائخ کو پہونچتی ہے خواہ ضعفا دماغ کو سرد غذا پہونچے اور ہضم جید اس شے کا نہین ہوتا ہو جو دماغ مین نفوذ کرتی ہو اسلیے کہ دماغ ضعیف ہو لہذا اس غذا مین فضلہ زیادہ پیدا ہوتا ہو اور فضلہ ہو کر بطور نزلہ کے روان ہوتی ہو۔ برودت جبلی سے نزلہ کی پیدائش زیادہ ہو اور حرارت سے اسقدر نہین ہو جن لوگون کا مزاج حار ہو انکو ایسے اسباب خارجی کے قبول کرنیکی استعداد زیادہ ہو جیسے زکام اور نزلہ پیدا ہوتا ہو بہ نسبت سرد مزاج والونکے حار مزاج والونکے خود ذاتی مزاج مین یا مرگ زدہ یا این نظر کہ عروض اس کیفیت کا اسباب بدنی سے انکے زیادہ ہوتا ہو بہ نسبت سرد مزاج والونکے۔ اسواسطے کہ دماغ بارد مین جو غذا پہونچتی ہو اسکا نضج نہ ہو اور جو بخارات پہونچتے ہین انکی تحلیل نہین ہونے پاتی بلکہ غذا اسیطرح ہو نکلے اسکے فضول ٹپک جاتے ہین اور بخارات بستہ ہو جاتے ہین جسطرح انبیق مین جسقدر بخارات قرع سے چڑھتے ہین فورًا ٹپک کر بہ جاتے ہین اسوجہ سے نوازل دائمی ایسے مزاج مین رہتے ہین نزلہ کبھی غلیظ ہوتا ہو اور کبھی رقیق مائی اور کبھی حاد اور تلخ اور کبھی شور اور ردی الطعم اور کبھی حار اور لذاع اور کبھی بارد کہ تپ سے نضج پاتا ہو۔ مگر نزلہ حار کا نضج تپ سے نہین ہوتا۔ نوازل اور جو امراض نزلہ سے پیدا ہوتے ہین انکی پیدائش اور زیادتی بادشمالی کے چلنے سے ہوتی ہو خصوصًا اگر بعد چلنے ہواے جنوبی کے بادشمالی چلے اسیطرح جاڑون مین انکی شدت ہوتی ہو خصوصًا اگر صیف بعد شمال کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسی ہو کہ ہوائے شمالی اسمین چلے اور بارش اس مین کمی ہو۔ اور خریف مین ہوائے جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو۔ کبھی نوازل کی کثرت جنوبی بلاد مین اسوجہ سے ہوتی ہے کہ امتلائے مواد سر مین ہوتا ہے۔ بقراط نے کہا ہے کہ اکثر جن لوگون کو نزلہ ہوتا ہے مرض طحال سے وہ دور رہتے ہین۔ جالینوس نے اسکا سبب یون بیان کیا ہے کہ جس شخص کے بدن کے کسی عضو مین مرض ہو پس اور اعضا اسکے سلیم رہتے ہین۔ اور مین کہتا ہون کہ مرض طحال سے محفوظ رہنے کا سبب یہ ہے کہ جو شخص آمادہ نوازل ہے اسکے اخلاط رقیق ہوتے ہین اور جسکے اخلاط غلیظ ہونگے وہ آمادہ اور مستعد نوازل کا نہوگا **مترجم کہتا ہے** یعنے مرض طحال مین ویسے ہی اشخاص مبتلا ہونگے جنکے اخلاط رقیق نہون پس گویا نوازل اور طحال مین ضد واقع ہے **متن** درد سر اگر ہمراہ نزلہ کے ہو بسبب جذب اخلاط کے نزلہ مین زیادتی ہوگی **علامات** نزلہ حار اور حار اگر زکامی ہو اسکی علامت سرخی چہرہ اور آنکھونکی ہے۔ اور جو رطوبت بہتی ہے گرم ہوگی اور رقیق بھی ہوگی اور لمس بھی گرم ہوگا اور نیز اسکے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے اسوقت نفع ہوتا ہے اور اگر یہ نزلہ گرم زکامی نہو بلکہ خلقی ہو اسکی علامت حدت اور تیزی اس رطوبت کی ہے جو حلق مین اترتی ہے۔ اور بشدت احراق اسمین ہوتا ہے اور التہاب ایسا جو اچھی طرح محسوس ہو جسوقت کھنکھار کرا سے تھوکین اور زردی اور سرخی مائل خون تھوکنا بھی حرارت نزلہ پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی نزلہ حار مین سدہ بھی ہوتا ہے اور غنہ اور ناکمین دغدغہ تیز بھی رہتا ہے **نزلہ بارد کی علامت** جو رطوبت بہتی ہو وہ سرد ہو اور ناکمین دغدغہ اسکے ہمراہ پیشانی کھنچی جاتی ہو اور سدہ اور غنہ اور بیشتر غلیظ ہونا مادہ کا بھی برودت پر دال ہوتا ہے اور اگر بطرف حلق کے گرتا ہو کھنکھار مین جو چیز برآمد ہو سرد اور سپید رنگ ہو اور تپ آجانے سے نفع ہونا یہ بھی نزلہ بارد کی علامت ہے **علاج** نزلہ کا علاج چند چیزون مین محصور ہے یعنے انسے باہر نہین ہوتا ہے (۱) جس مادہ سے نزلہ پیدا ہوتا ہو اسکو کم کردینا (۲) جو سبب فاعلی نزلہ کا ہے یعنی جس سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اسکی ضد مقابل سے تدبیر کرنی (۳) سیلان رطوبت نزلہ کو قطع کردینا خواہ اسکی تعدیل قوام کرنی یا اسی رطوبت کو کسی دوسری جانب مثالیجانا (۴) حفظ ماتقدم کے لحاظ سے ایسے مضرات سے بچانا جو شاید اگر ان امور کا لحاظ کیا جاتا تو ضرور نزلے پیدا ہوتے جیسے مرض خشم یعنے بطلان قوت شم یا قروح منخر جو نزلہ کی تیزی سے تھوڑے مین پڑجاتے ہین یا خشونت حلق مین پیدا ہوتی ہے اور کھانسی اور قرحہ ریہ یا متصل پھیپھڑے کے قرحہ پڑنا اور ورم کا پیدا ہونا ان سب ہضرار کا اثنائے معالجہ مین روکنا اور بچانا بھی ضرور ہے۔ یہ چارون تدبیرین علاج نزلہ کی محتاج ہین کہ مریض تخمہ سے بچے اور امتلا اور پرخوری کو ترک کرے اور شراب یعنی مشروبات مین بھی کمی کرے۔ زیادہ تشنگی ابتدائے حدوث نزلہ مین مضر ہے اور زکام ان اخلاط کے نضج کو روکتا ہے جنسے نزلہ کی پیدائش ہوتی ہے اور بدون سکون کے انکا نضج ہو نہین سکتا اور باینہمہ زکام اور اقسام کے فضول کو بھی جذب کرتا ہے اسوجہ سے البتہ اگر نزلہ مین نضج ہوجاے اسکے بعد زکام کا ہونا سود مند ہے کہ فضلہ نضج یافتہ کو خارج کردیتا ہے جو شخص نزلہ مین مبتلا ہو اسکو لازم ہے کہ رات کو زیادہ پیٹ بھر کے غذا تناول نہ کرے کہ اسکے بخارات سے ہکا سر بھاری رہیگا۔ اور ہمیشہ سر کی تسخین کرتا رہے اور سردی سے سر کو دور رکھے اور باد شمالی سے بھی اپنے سر کو دور رکھے خصوصًا وہ اوتر ہری ہوا جو بعد دکھنہر یعنے باد جنوبی کی چلے اسلیے کہ جنوبی ہوا فضول کو بھردیتی ہے اور تحلیل کرتی ہے اور شمالی ہوا قبض پیدا کرکے فضول کو نچوڑتی ہے اور یکجا کردیتی ہے۔ نزلہ والے کو برف کا استعمال بھی نہ کرنا چاہیے اور دنکے سونے سے پرہیز کرے اور اکثر پیاسا اور بھوکا رہے اور جسقدر ہوسکے بیداری اختیار کرے اسلیے کہ نیند کو ترک کرنا نزلہ کا اصلی علاج ہے اسیطرح اسہال اور اخراج خونکا بھی نزلہ کا علاج ابتدائی ہے۔ مگر پہلے خون نکلنے کی تدبیر کرنی چاہیے اسکے بعد مسہل کرنا مناسب ہے بشرطیکہ دونونکی حاجت ہو ورنہ فقط اخراج دم کافی ہے فصد کا استعمال خصوصًا ابتدائے نزلہ مین بہت کم ہوتا ہے ہان اگر اسقدر کثرت مادہ کی ہو کہ تحمل نہوسکے اسوقت فصد کرنی چاہیے۔ اور تھوڑے سے نزلہ مین فصد کی حاجت نہین ہے اور اسیطرح جس نزلہ مین کھانسی نہو اسمین بھی فصد کی ضرورت نہین ہے۔ پھر اگر تھوڑی سی کھانسی ہو اور نفث کم آتا ہو فصد خفیف کردینی چاہیے کہ شاید مکرر اسکی ضرورت ہو اور شربت خشخاش سادہ کا استعمال کرنا لازم ہے اگر بیداری ہو یعنے نیند کم آتی ہو ورنہ فقط سکون اور آرام دینے پر اکتفا کرین حقنہ کرنے سے فضول کا جذب سفل کیطرف ہوتا ہے اور طریق یعنی راہ آمد فضول کی نرم اور لین ہوجانیکی غرض سے مثل ماء الشعیر کے استعمال کرین تاکہ نفوذ اچھی طرح ہوجائے جسوقت ہمراہ نزلہ کے نفس کی شدت معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ بطرف جنب کے مائل ہے پس جلدی فصد کرنی چاہیے۔ مدتین سے اکثر حملی پیدا ہوتا ہے۔ اور کھانسی کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

گولیاں فقط خشونت صدر کی غرض سے دیجاتی ہیں۔ مواد موجودہ فراہم شدہ سر کیواسطے حب سعال کچھ مفید نہیں ہو پیاس کو روکنا اور صبر کرنا واجب ہے اور اکثر شربت خشخاش پانی میں آمیز کرکے پینا چاہیے اور اگر تقویت کا ارادہ ہو تو ماء الشعیر اور سویق کا استعمال کریں۔ اگر ہمراہ نزلہ کے تپ ہو تو حمام کرنا چاہیے جس شخص کو جاڑے اور گرمیوں میں برابر نزلہ رہے استعمال حب قوقایا اسے انفع اشیا ہو۔ اعضاے سافلہ کو حرکت دینا بھی نزلہ میں زیادہ مفید ہو کہ مواد کو بطرف اسفل کے جذب کرتی ہو اور بعد تحریک اعضاے اسفل کے جو تکمیدات اور تبخیرات کہ آئندہ مذکور ہوتے ہیں انہیں استعمال کریں۔ مگر اسکی رعایت رہے کہ بروقت امتلاے معدہ کے یہ تدبیر نہونی چاہیے۔ جو شخص خوگر نزلہ کا ہو کہ اکثر اسے ہوجایا کرتا ہو قبل اسکے کہ نزلہ اسے عارض ہو اگر حمام میں استعدر ٹھہرے کہ تعرق ہوجاے یہ تدبیر کبھی اسکے نزلہ کا انسداد کردیتی ہو اور ہمیشہ صاحب نزلہ کو سر کا واژگون رکھنا اور بچھاون کا تہ دار اور بنا ہوا ہونا ضرور ہو اور سونے کے وقت چت لیٹنا نہ چاہیے۔ مادہ نوازل کو کم کرنیکا طریقہ یہی ہو کہ تنقیہ بدن کا کریں نزلہ حار میں تو فصد اور اسہال سے بذریعہ ایسی دواؤنکے جو اخلاط حارہ کو خارج کردیں اور حقنہ ایسی دواون سے مرکب ہو جو مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرے۔ اور نزلہ بارد میں تنقیہ اور دیگر مخرج بلغم سے کریں جو سر کے بلغم کو بھی خارج کردیں خواہ مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے ذریعہ سے اور دونوں تدبیر کے بعد کھانے پینے کی تقلیل کرنی چاہیے اور ایک شبانہ روز بالکل ترک آب و غذا کردیں کہ نزلہ دور ہوجائیگا۔ نزلہ کے سبب فاعلی کا مقابلہ بالضد اسطرح کریں کہ حار نزلہ میں سر کی تدبیر مبرد بالقوہ سے کرنی چاہیے یعنے ایسی تدبیر کہ اس سے انجام کار میں تبرید پیدا ہو گو سردست وہ بارد نہو جیسے حمام آب شیرین سے ہر صبح کو کرنا بدون کچھ کھانے پینے کے اور اکثر سر پر پانی ڈالنا اسیطرح سر کی مالش اور اطراف کی اور ناف کی اور حلقہ اور مذاکیر کی اور جو اعضا انکے متصل ہیں روغن بنفشہ سے اور نطول جو شعیر اور بنفشہ اور بابونہ اور خشخاش سے تیار کیا جاے جو مبردات قوی ہیں انکو سر پر ڈالنا اور غذاے سبک جو بارد و رطب ہو اسی کو اختیار کرنا ہر زہ جلنجبین کا استعمال کرنا چاہیے۔ نزلہ بارد میں جب دغدغہ اور پیاس ظاہر ہو فوراً تدبیر میں کوشش کرے کہ سر کی تسخین اور تکمید خرقہ ہاے گرم سے کیجاے تا انکہ وہ گرمی محسوس ہو کر اسکا اثر دماغ تک پہونچے مگر اس تسخین اور تکمید میں سر کی حفاظت بھی اور ضرر اسے لازم ہو کبھی نمک اور باجرہ سے بھی تکمید کی حاجت ہوتی ہو اور کبھی آب گرم سے اور کبھی بہت زیادہ گرم پانی سے تکمید کرتے ہیں کہ اس سے زیادہ گرمی کا تحمل نہو سکے نزلہ بارد میں نطولات منضجہ محللہ کا بھی استعمال ہوتا ہو اور تمریخ اطراف کی روغنہاے گرم سے جیسے روغن شبت اور بابونہ اور مرزنجوش اور انسے زیادہ قوی روغن سداب اور روغن غار اور روغن سوسن کہ ان روغنوں سے ذکر اور اعضاے قریبہ ذکر اور حلقہ اور ناف اور اطراف کو ملتے ہیں اور سر کو صابون قسطیطلی سے دھوتے ہیں جہانتک ممکن ہو روغن سر میں چھوڑنا ہے ہاں اگر کوئی چارہ نہو مثلاً تبرید سر کی خواہ تسخین ایسی کرنی ضرور ہو کہ دیر پا ہے اسوقت روغن کا استعمال کرنا جائز ہو مگر جبھی بعد استفراغ اخلاط کی تدہین کرنی چاہیے۔ سر پر خواہ پیشانی پر لطوخات جو خردل اور قسط وغیرہ سے تیار ہوں لگانے چاہییں اور صابون وغیرہ سے ان کو دھو ڈالنا چاہیے۔ غذا ایسی تناول کریں جو سبک اور لطیف ہو اور سخونت ہمراہ تلئین صدر کے پیدا کرے یعنے سینہ کی خشونت کو دور کردے حشیش اور تمرہ کی بھی حاجت ہوتی ہو کہ انہیں سرگین کبوتر اور خردل اور انجیر اور ثافسیا ڈالا جاتا ہو بلکہ داغ لگانیکی بھی احتیاج ہوتی ہو خلاصہ یہ ہو کہ سر کو گرم ہمیشہ اور خشک رکھنا نزلہ بارد میں زیادہ نافع ہو اگر پیدا ہو چکا ہو اور آئندہ جو نزلہ حادث ہونیوالا ہو اسے یہ تدبیر روک بھی دیتی ہو۔ نزلہ بارد میں جو شخص مبتلا ہو اسے چاہیے کہ قبل نضج مادہ کے دخل حمام نہو بلکہ تکمیدات یابسہ کا استعمال کرے مشک کو سونگھنا بھی اس نزلہ کو نافع ہو اسیطرح کلونجی بھنا ہوا جو کسی روغن گرم میں ڈبو یا گیا ہو رکھنے سے نفع ہوتا ہو سیلان اور ریزش کو قطع کردینا ایسے غرغروں سے چاہیے جو مبرد اور بارد ہوں جیسے سرد پانی سے غرغرہ کرنا خواہ گلاب اور آب عنب الثعلب اور آب کشنیز خواہ جس پانی میں پوست خشخاش کو جوش دیا ہو اور آب انار سے بھی غرغرہ کراتے ہیں ان غرغروں میں نزلہ حار کے واسطے بارد اور نزلہ بارد کیواسطے غرغرہ حار کو اختیار کریں حلق پر شراب میں لخلخہ کو بھیگا لطوخ کے طور پر لگائیں خصوصاً نزلہ بارد میں اسیطرح کھانسی کی گولیاں منہ میں رکھیں جو افیون اور میعہ اور کندر اور زعفران سے مرکب ہوں مگر ان گولیوں کو نگل نجاے فقط عرق انکا چوسا کرے اسیطرح وہ اشربہ جو کہ مخصوص دونوں قسم کے نزلہ کیواسطے ہیں جیسے شربت خشخاش تازہ نزلہ حار کیواسطے اور شربت کرنب اور شربت خشخاش جو سلافہ سے بنایا جاے اور انمیں مرکی وغیرہ

داخل ہو نزلہ بارد کیواسطے اور یہی قسم کے مرکبات ادویہ جو کہ قرابادین میں لکھی جاتی ہیں شربت خشخاش کا استعمال ابتدائے نزلہ میں البتہ جائز ہے کہ انصباب کی طرف صدر کے روکے اور جب نزلہ محتبس ہو گیا اور محتاج نفث کا ہوا یعنے کھنکھار کے تھوکنے سے اسکا اخراج ہوتا ہے اسوقت یہ شربت ہرگز قابل استعمال کے نہیں ہے اسیطرح بخورات جاذبہ کہ جو خیشوم میں پہونچیں اور حنک میں جیسے بخارات کریں۔ یہ بخورات جیسے سندروس کی دھونی نزلہ حار اور بارد دونوں کیواسطے یا کلونجی کی دھونی نزلہ بارد کیواسطے بلکہ اسکا سونگھنا بھی مفید ہے اور قسط کی بھی یہی تاثیر ہے اور بھنی ہوئی کلونجی کی تھیلی وغیرہ میں کپڑے کی پوٹلی باندھ کر سونگھنا زیادہ نافع ہے اسیطرح بخور قسم کے جسکا نام عود ہے اسیطرح بخارات شراب کے خواہ شہد کسی چکنی کے پاٹ کو آگ سے گرم کرکے اسپران چیزوں کے چھڑکنے سے جو بخارات اٹھیں انکو سونگھنا۔ کندر کی تبخیر ہمراہ عود خام اور سندروس کے اور قسط اور لبنی اور عود کی تبخیر مگر ظرفہ اور درد مخصوص نزلہ حار کیواسطے اسیطرح طبرزد اور قلم اور شعیر جو گائے کے دہی میں بھگویا ہوا اور شکر اور کافور اور سبوس جسکو سرکہ میں تر کیا ہو اسکی تبخیر نزلہ گرم میں کرنی چاہیے اسیطرح فقط سرکہ گرم پتھر پر ڈالکر بخارات کی دھونی لینی لیکن پتھر خوب دھویا ہوا اور صاف ہو تعدیل قوام نزلہ استعمال سے لعوقات کے حاصل ہوتی ہے اور کتیرا منہ میں رکھنا اور رب سفرجل کا منہ میں رکھنا تاکہ اسکی آمیزش سے جو رقیق مادہ خارج ہوتا ہے وہ غلظ پیدا کرے اور لزوجت بھی آجائے اور بسبب غلظ اور لزوجت کے اندر عمق بدن کے نہ آوے اور تھوکنے میں اسکے آسانی ہو خواہ اور کوئی ایسی ہی دوا کا استعمال کرے گر وہ دوا ایسی ہونی ضرور ہے کہ زیادہ غلظ اور شوریت اسکی موذی نہو اگر نزلہ بارد ہو تو قبل نضج کے دخول حمام جائز نہیں ہے اور اگر حار نزلہ ہو اسوقت قبل نضج کے حمام سے زیادہ خوف نہیں ہے بلکہ نفع بھی ہوتا ہے مادہ کی تحریک دوسری طرف اسکی یہی صورتیں ہیں کہ اگر بطرف حلق کے انصباب نزلہ کا ہو اسکو چھینک لانیوالی ادویہ سے بطرف ناک کے لیجائیں اور یہ دوائیں وہی چیزیں ہونگی جو چھینکے میں لقوع پیدا کریں یا جسطرح اگر کسی کا نزلہ حار بطرف نقل کے گر رہا ہے اسے بذریعہ حجامت نقرہ کے خواہ نطولات محللہ پر اکباب کرانے یعنے سر جھکانے سے یا اچھیں جاذب مادہ کے سونگھانے سے بطرف ناک کے اسی مادہ حار کو لیجائیں حفظ ما تقدم اور تدبیر پیش از وقوع ضرر اسکی یہ صورت ہے کہ مثلاً حلق اور ریہ کو آفت سے نزلہ کی بچائیں اور اکثر یہ حفاظت بذریعہ غذاؤں کے ہوتی ہے نزلہ حار میں سینہ پر روغن بنفشہ کی تمریخ اور ماء الشعیر بنفشہ مربے ملا کر خواہ آب انار شیرین ملا کر استعمال کرانا چاہیے۔ اور احشا جو نشاستہ اور آرد جو اور باقلا سے تیار ہوں ہمراہ شیر تازہ کے اگر تپ نہو اور تپ ہو تو اسوقت دودھ ضرر کریگا اور لعوقات لینہ کا استعمال جو بارد ہوں اور اشربہ زوفائیہ یعنی شراب زوفا جو بارد ہو اور نزلہ بارد میں تدبیر حفاظت سینہ اور حلق کی یہ ہے کہ سینہ پر تمریخ روغن بنفشہ اور روغن بان کی کریں اور احساء حارہ ملینہ کو غذا میں اختیار کریں جیسے وہ ستو جسمیں اطریہ داخل ہو ہمراہ شہد کے یا چینی کا ستو ہمراہ روغن بادام کے یا روٹی ہمراہ مشخشخیہ کے اور لعوقات ملینہ حارہ اور اشربہ زوفائیہ جو حار ہوں **ایضاً** خود زوفا ہمراہ صعتر کے اور گرم پانی کا استعمال نزلہ میں نافع ہے کہ نزلہ کو نضج دیتا ہے اور اس غالملو ضرر کو اسکے دفع کرتا ہے جو اعضائے نفس پر ہوتا ہے اسطرح کہ جسقدر نزلہ اتر چکا ہے اسکو نضج دیتا ہے اور تقطیع بھی کر دیتا ہے مبداء باب نزلہ کو موافق نہیں ہے اور کبھی حسب اتفاق ابتدائے نزلہ میں موافق بھی ہو جاتی اور بعد نضج کے مقدار معتدل موافق ہوتی ہے گر واجب ہے کہ اسوقت بھی قلیل المرارت ہو اور پانی ملا کر استعمال کریں زہومات یعنے وہ اشیا جنمیں چکنے کی بدبو آتی ہو نضج نزلہ کو ابتدا میں منع کرتے ہیں

مقالہ دوسرا باقی احوال انف کے بیان میں بدبو کا مرض جو ناک میں پیدا ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ یا تو بخارات متعفن نواحی صدر اور معدہ اور ریہ سے ناک میں صعود کرتے ہیں یا کوئی خلط متعفن خیشوم کی ہڈیوں میں ایسی بھر جاتی ہے جو حاد اور تیز ہو اور اسی کیوجہ سے قرحہ پڑ جاتا ہے اور یہ بوے بد بیشتر اوپر تک بھی بڑھتی ہے یا کوئی خلط متعفن کل دماغ میں خواہ مقدم دماغ میں خواہ اس مقام میں جو قریب ناک کے ہے بھر جاتی ہے یا کوئی عفونت اور فساد خاص انھیں ہڈیوں کو عارض ہوتا ہے اور اسکا علاج دشوار ہوتا ہے یا بواسیر انف جو متعفن ہو اسکی وجہ سے یہ بدبو پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر کوئی خلط ردی خیشوم اور اندرون خیشوم کے فراہم نہو بلکہ معدہ خواہ دماغ میں اس خلط کا اجتماع ہو پہلے اسکا تنقیہ کر لینا ضرور ہے اسکے بعد وہ ادویہ جنکا بیان اب کیا جاتا ہے استعمال کریں جو فتیلہ اور سعوطات اور نفوخات وغیرہ سے ہیں فتیلہ کے ذریعہ سے استعمال ادویہ کا اس مرض میں زیادہ مجرب ہے اور اصوب یہ ہے کہ پہلے ناک کو دھو ڈالیں شراب سے بعدازاں ان فتیلوں کو استعمال کریں جو مرکی اور حماما اور اقاقیا سے بنائے جائیں شہد کے ذریعہ سے یا حماما اور مرکی اور ورد روغن

HAKEEM SHOUKAT ALI

ناردین بہت اصناف کے فتیلے بنتے ہیں ادویہ سے باختلاف اوزان تیار ہوتے ہیں جیسے سعد اور سنبل اور نسرین اور ذریرہ حماما قرنفل آس اور صبر اور زرد اور کسیقدر زنگ. اختیار ہو کہ یہ سب دوائیں اپنے اپنے اوزان سے ملا کر خواہ انمیں سے بعض ادویہ کو ملا کر فتیلہ تیار کریں یا شراب مثلث جو رقیق ہو اسکو اس ذرور پر چھڑکیں جو سعد اور قرنفل اور رامک اور لاذن جملہ اجزا ہموزن سے بنایا جاے **ایضاً** آس اور قصب الذریرہ اور نسرین اور قرنفل ہر واحد ایکدرہم مرکی مازو ہر واحد نصف درہم شک چار جبہ کافور چار جبہ اقلیمیا لؤلؤ اندرانی ہر واحد چار قیراط اسکا فتیلہ بنا کر استعمال کریں سعوطات میں سے عصارہ فرنج بھی مفید ہے اور نفیس سعوطات اس مرض میں خچر کا پیشاب ہو کہ اسکے استعمال سے ازالہ مرض میں کبھی تخلف نہیں ہوتا ہے مجرب کامل یہ دوا ہے کہ قرص اندروخون کو جو تہ یا قی میں پڑتا ہو شراب میں محلول کر کے ناکمیں ٹپکایا جاے تو مرض جاتا رہیگا. طبیخ دار شیشعان شراب میں ملا کر بھی عمدہ اور جید ہو کہ چندروز اسکا استنشاق کریں. لطوخات میں سے یہ ہو کہ اندر ناک کے قلقطار کا لطوخ کریں **ایضاً** برگ یاسمین پانی میں پیسکر ناکمیں طلا کریں اور دوا قریطن حکیم کی اسکے یہ اجزا ہیں مرکی چار درہم اور دو ثلث درہم کے بلیلہ ایک درہم اور سدس درہم حماما اسی کے ہموزن سب کو کسی چیز سے گوندھیں نفوخات میں سے یہ دوا ہے کہ فودنج کو نفوخ کریں یا خربق سپید اور صدف سوختہ کا نفوخ کریں اور جو دوا اجزا میں فتیلوں کے مذکور ہو چکی ہے اسکا بھی نفوخ ہو سکتا ہے عود بلسان کا نفوخ بھی کیا جاتا ہے نشوقات مجربہ سے طبیخ دار شیشعان پانی یا شراب کے ہمراہ اور چند روز مستعمل ہوتا ہے امرض میں منجملہ مجربات کے خصوصاً اگر دماغ یا مقدم دماغ میں عفونت ہو یہ بھی ترکیب ہے کہ دو داغ داہنے اور بائیں پر یا فوخ کے لگائیں کانوں کے سامنے ورمائل بطرف صدغین کے خواہ ایک ہی داغ وسط میں سر کے لگایا جاے

قروح انف کبھی ناک میں قروح پیدا ہوتے ہیں بخارات حارہ سے جو ردی ہوں خواہ نزلہ ہاے حادہ سے اور یہ قروح یا تو بے بو اور متعفن ہوتے ہیں یا خشکریشہ کیطرح یا قروح ثبور کے طور پر ہوتے ہیں یا قروح ساعیہ اور پھر یہی قروح کبھی ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی باطن میں ہوتے ہیں

معالجات ناک ایک ایسا عضو ہے جو بہ نسبت کانکے رطب ہے اور بہ نسبت آنکھ کے خشک ہے لہذا ناک کے قروح کا علاج ایسا واجب ہے جو درمیانی علاج قروح گوش اور چشم کے ہو لہذا حاجت اس امر کی ہے کہ جو ادویہ مجفف قروح بینی کیواسطے تجویز کیجائیں انکی قوت تجفیف کمتر ہو بہ نسبت ادویہ مجففہ قروح گوش کے اور زیادہ مجفف ہوں بہ نسبت ادویہ قروح چشم کے. اسلیے کہ قروح گوش زیادہ تجفیف کے اثر کو خوشگوار ہیں اور قروح چشم ادنی سا اثر ادنی تجفیف کا بھی انکے واسطے کافی ہے پھر اگر مواد قروح انف کا بوجہ سیلان کے سبب حدوث ان قروح کا ہو خواہ بخارات کے صعود سے یہ قروح پیدا ہوے ہوں ایسے قروح کا علاج استفراغ اور جذب مادے دوسری طرف کو کرنا چاہیے چنانچہ معلوم ہو جاےگا اور بھی علاج یہ ہے کہ سر کی تجفیف کریں اور تقویت بھی انھیں طریقوں سے کریں جو کہ پہ مذکور ہو چکے ہیں بعد ازان دونوں جہنونکی فصد کرنی چاہیے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ علاوہ دیگر جو اسیر انف اور ناربیا میں نافع ہوتی ہیں اور جنکا ذکر ہم عنقریب کیا چاہتے ہیں وہ سب ادویہ قروح انف میں بھی نافع ہیں بشرطیکہ وہ ادویہ قوی الاثر ہوں اور جب وہ ادویہ لعاب دار کر دیجائیں بذریعہ لعابات وغیرہ کے یہانتک کہ نرم ہو جائیں کہ تمام قروح خفیفہ میں بھی استعمال کے لائق ہو جائینگی قروح یابسہ کا علاج ایک مرہم سے کیا جاتا ہے جو موم سے بنایا جاتا ہے کہ موم میں نصف وزن اسکے حرام مغز ساق گاؤ کا روغن نیلوفر اور روغن شیرج میں پگھلا کر تیار کرتے ہیں اور مصلح میرے نزدیک روغن گل ہے خصوصاً وہ روغن گل جو زیت انفاق سے بنایا جاے **ایضاً** ایسے قروح یابسہ کا علاج اس مرہم سے کرتے ہیں جو روغن بنفشہ اور کتیرا اور تھوڑا سا کف سفول اور خطمی کا **ایضاً** فتیلہ کو زوفا اور بط کی چربی اور موم زرد اور اونٹ کی چربی اور مرغ کی چربی اور شہد میں ڈبو کر استعمال کریں **ایضاً** موم اور روغن ہلیلہ زرد یا مازو کا روغن اور مشیر اس رگ کی فصد جو ناک کے کنارہ پر ہے بعد قیفال کی فصد کے اور حجامت اور اسہال کے نافع ہوتی ہے جو قروح کہ انکی طرف کوئی مادہ حریف اور ردی خواہ منتن نیچے بدبو بہکر آتا ہے ان قروح کا علاج دشوار ہے پھر بھی فصد اور اسہال تو ضرور ہی کرنا چاہیے اور بیشتر اسہال بذریعہ ایارجات کبار کے کرنا مناسب ہوتا ہے اور ان قروح کو ہمیشہ نطرون سے دھونا اور صابون سے واجب ہے خصوصاً وہ صابون جو غلیاوس کیطرف خواہ وہ صابون جو قسطنطین کیطرف منسوب ہے بعد ازان وہ ادویہ جنمیں قوت تجفیف زیادہ ہے استعمال کریں انھیں ادویہ میں سے یہ نسخہ ہے پوست خشخاش اور قلقدیس اور زرنیخ احمر اور خربق ان سبکو پیسکر تلخہ گاؤ میں چند روز برابر خمیر اٹھائیں بعد ازان استعمال کریں کبھی اسی نسخہ میں حماما

HAKEEM SHOUKAT ALI

کبھی بڑھا دیا جاتا ہے اور مُر اور فوتنج اور فراسیون اور زعفران اور شب کو اضافہ کرتے ہیں۔ دوائے روفس حکیم کی مجرب ہے سعد اور شب اور مازو اور مُر اور زعفران اور زرنیخ ہم وزن مستعمل ہیں جن قروح میں درد بشدت ہوتا ہے انکا علاج یہ ہے کہ اسرب سوختہ جو مغسول ہو اور سفیداج اور مرداسنج کا مرہم روغن گل اور موم ملا کر بنائیں اور استعمال کریں قروح شربہ کا علاج روغن گل اور روغن آس اور مرداسنج اور گلاب اور تھوڑا سا سرکہ ان سب سے مرہم تیار کریں قروح ظاہرہ کا علاج اس مرہم سے کرنا چاہیے سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ چرک قلمی سوختہ تین اوقیہ شراب ملا کر استعمال کریں اور قراس اندرون سے بھی کبھی شراب اور کبھی سرکہ ملا کر علاج کیا جاتا ہے اور کبھی پانی ملا کر غرض جیسا موقع اور مناسب ہو مراہم جیدہ سے یہ بھی ایک مرہم ہے خبث اسرب اور شراب کہنہ اور روغن آس کجا پیکر کوئلوں کی آنچ پر تیار کریں اور ہلاتے رہیں تا انکہ غلیظ ہو جائے اور تانبے کے برتن میں بحفاظت رکھ چھوڑیں اسرب، سوختہ اور خبث اسرب کا ایک ہی اثر ہے عصارۂ چقندر کو تنہا خواہ اور ادویہ کے ہمراہ استعمال کرنا بھی سزاوار ہے کہ بہت نافع ہے **علاج قروح حادہ کا** ابتدا میں تنہا روغن گل کافی ہے خواہ موم یا مرغ کی چربی کے ساتھ اور اس سے زیادہ قوی مرہم اسفیداج ہے خصوصاً اگر لعاب بہدانہ ملا یا جائے۔ اور اگر زیادہ تجفیف منظور ہو فقط خبث فضہ ملادیں روغن آس کے ساتھ۔ مگر جب مرض تھوڑا سا شدید ہو جائے اسوقت یہ مرہم استعمال کریں سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ خبث الرصاص تین اوقیہ قلمی سوختہ اور مفسول بذریعہ شراب، کے چار اوقیہ اسی کا مرہم بنائیں روغن آس اور سرکہ ملا کر پھر جب مرض کہنہ ہو جائے اور شدت زیادہ ہو اسوقت یہ مرہم لگائیں مرداسنج چار درہم سداب تازہ چار درہم شبت دو درہم روغن آس اور سرکہ میں مرہم تیار کریں اس سے زیادہ قوی مرہم یہ ہے زاج اور قلقند اور مرہم ہر واحد سات جزو قلقدیس چھ جزو شب یمانی مازو و توبال نحاس ہر واحد چار جزو کندر ایک جزو اور نصف جزو سرکہ ایک رطل اور آٹھ اوقیہ تانبے کے برتن میں اسقدر پکائیں کہ شہد کے قوام میں آجائے اور یہی کالطوخ تیار کریں **سدہ خیشوم کا بیان** سدہ خیشوم وہی چیز ہے جو خیشوم کے اندر محتبس ہو اور جو چیز حلق سے ناک میں آتی جاتی ہے اسکی آمد و رفت کو بند کر دے کبھی یہ سدہ ایک خلط لزج کا ہوتا ہے اور کبھی گوشت اُگ کر بطور سدہ کے بن جاتا ہے اور کبھی خشکریشہ اور پڑی کی طرح سے ہوتا ہے **علاج** گزوی مسو ایک درہم جند بیدستر نصف درہم افیون ایک قیراط زعفران ایک قیراط مر نصف درہم اسکی گولیاں بنالیں اور آب مرزنجوش تازہ میں پیکر سعوط کریں اکثر اس سدہ کا انحلال اور مٹانا دستکاری اور عمل ید کا محتاج ہوتا ہے اور ناک کا سوتنا اس خاص سلائی سے جو ناک ہی کے واسطے بنائی جاتی ہے اور وہ سلائی ایسی بھی ہوتی ہے کہ اس سے سدہ وغیرہ کا کھینچ لینا خواہ نکالنا بھی ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ چھیلتے چھیلتے بالکل اسکو صاف کردیں اور نیز چھیلنے سے اسکے اسقدر بد گوشت وغیرہ نکلتا ہے کہ اسکی کثرت مقدار سے سخت تعجب ہوتا ہے شاید کبھی نصف رطل تک وزن میں پہنچ جاتا ہے پھر اگر یہ تدبیر بھی کافی اور مفید نہ ہو ناچار اس تدبیر کو اختیار کریں جو ہم باب بواسیر میں لکھ چکے ہیں **جیان کا علاج** اسکے علاج میں ایک سعوط اور غرغرہ ہے جو ادویہ ذیل سے کیا جائے پہلے مازو وسائیدہ کو آب انار شیریں میں جو بقدر غرغرہ کے ہو بھگو دیں وہ سفوف مازو کا اسمیں ڈوب جائے جوش دیں کہ سارا پانی اسمیں جذب ہو جائے پھر اسے سکھا کے نصف اسکا کندر اور انزروت ملا کر اسے آب انار سے ملائیں جسمیں مازو کا جوش کیا گیا ہے اور چند روز اس کا سعوط کریں یہ بھی دوا ہے کہ سہاگہ کو موم روغن ملا کر ناک میں ڈالا کریں تا اینکہ ازالہ مرض ہو جائے **رض انف** کوفتہ ہو جانا بینی کا ادنی اور افضل یہ ہے کہ پہلے ناک کو اندر سے خوب بھوس بھوس کر کسی کپڑے وغیرہ سے بھریں بعد ازاں اسکے اسکی کجی اور خم وغیرہ کو درست کریں اور جو شے اندر بھری ہے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نکالیں طلا جو اسمیں نافع ہے اسمیں اسی قسم کی دوا داخل ہے جو کسر اعضاء دیگر میں بیان کی گئی جیسے برادہ بالش اور مر اور زعفران اور رامک اور سک اور طین مختوم رومی اور خطمی اور لاذن اسکو ارامل بنتے قسم خاص جھاڑ کی آب طرفا میں ملا کر طلا کریں علاوہ یہ ہے کہ ایسی ادویہ کا بیان ہم نے باب کسر اور جبر میں بخوبی کر دیا **بواسیر اور ریان انف کا بیان** بواسیر انف سے مراد وہ زیادتی خاص ہے جو ناک میں گوشت زائد سے پیدا ہوتی ہے کبھی تو برنگ سرخ مثل گوشت کے ہوتی ہے اور سپید بھی ہوتی ہے اور اسمیں درد نہیں ہوتا ہے اور اسکا علاج آسان ہے اور کبھی سرخ اور تیرہ گون ہوتی ہے کہ اسمیں درد شدید ہوتا ہے اسکا علاج دشوار ہے خصوصاً اگر اسمیں سے پیپ بھی بہتا ہو اور اس ریم میں عفونت بھی ہو اور بیشتر اسی قسم میں وہ کبھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

فزونی ہوتی ہے جو سرطانی ہے اور ناک کی شکل کو بگاڑ دیتی ہے اور تمدید شدید سے درد پیدا کرتی ہے یہ وہی بواسیر انف ہے جو تیرہ رنگ اور بہت خراب پیدا ہوتی
ہے اور اندر گوشت کے زیادہ دھنسی ہوئی اور متعدد اجسامت میں بٹی ہے۔ اسکی تدبیر یہی ہے کہ بآسانی اور بعد ازاں ازالہ کیجائے قطع کرنا اور چھیلنا ہی کا مناسب
نہیں ہے سرطان اور بواسیر پر گوشت میں کبھی تفرقہ اسطرح بھی کیا جاتا ہے کہ اگر بعد امراض راس اور نوازل کے ہو اسے بواسیر کہتے ہیں اور اگر محض ناک
کی صفائی اور بدون سیلان کسی رطوبت حادہ کے پیدا ہو اسکو سرطان کہتے ہیں خصوصاً اگر اس سے پہلے دماغ میں اعراض سوداوی ہوں اور ابتدا میں
برابر دانہ نخود کے ہو یا برابر فندق کے پھر بڑھتی جائے اور حنک میں صلابت پیدا کرے۔ سرطان میں اکثر صدیہ یا سیلان کسی اور رطوبت کا نہیں ہوتا ہے
حلق کیطرف بلکہ وہ خشک اور سخت ہوتا ہے اور بواسیر کبھی اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ بمنزلہ بواسیر لقلقہ کے ہو جاتی ہے اور کبھی بڑھکے ناک سے باہر بھی آجاتی
ہے یا حنک میں پہنچ جاتی ہے جتنی ادویہ ادبیان کو مفید ہیں بواسیر کو بھی نافع ہیں **معالجہ** بواسیر قسم اول ہو جسمیں درد وغیرہ نہو اسے چھری سے
کاٹ ڈالنا چاہیے بعد ازاں سوہن خواہ آری سے بہ نرمی چھیلنا لازم ہے اور دوسری قسم کی بواسیر جو بدگوشت اور خراب قسم ہو مناسب ہے کہ اس کا
علاج یا قوی ادویہ سے کریں جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے خواہ آگ کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے اور باریک داغ دیں یا مجارہ یعنی سوہن وغیرہ سے آہستہ آہستہ
کاٹیں اور جسقدر فزونیاں گوشت وغیرہ کی ناک میں ہوں اُسے نکالڈالیں۔ سوہن اور ریتی کی عمدہ قسم وہی ہے جو انبوبہ دار ہو یعنے اسمیں بطور نل کے اندر خالی
ہو۔ اور بعد کاٹ ڈالنے کے ناک میں سرکہ اور پانی ڈالیں اگر سانس کی اچھی طرح آمد برآمد ہونے لگے اور سدہ مانع آمد و شد نفس کا دور ہو جائے تو کام درست
ہو گیا اور مرض بھی جاتا رہا ورنہ ابھی بقیہ رہ گیا ہے جو کسیقدر عمق کیطرف باقی ہے اسوقت منشار خیطی سے کام لیں طریقہ منشار خیطی کی ساخت کا یہ ہے ایک
ڈورا بالوں کا خواہ ریشم کا لیکر اسمیں گرہ ایسی دیں جیسے گنڈا سوت کا گرہ دار ہوتا ہے کہ اسمیں مثل ارہ کے دندانہ بن جاتے ہیں پھر اس ڈورے کو اسرب کی خمدار
سوئی میں پرو کے ناک میں ڈالیں اور حنک کی راہ سے حلق میں نکال لیں اب ایک سرا تو اس ڈورے کا حلق میں ہے اور دوسرا ناک کے باہر دونوں سروں کو پکڑکے
اسطرح کھینچیں جیسے ارہ کی کشش ہوتی ہے اسی کھینچنے کھینچنے جو کچھ بقیہ فزونی کا رہ گیا ہے بواسیر مذکور کا وہ کٹ جائیگا۔ بعد ازاں ایک باریک نل خواہ چوبی خواہ
قلعی کی یا پروں کی لیکر اسپر کپڑا وغیرہ لپیٹیں اور پھر اسپر ادویہ بواسیر کو چھڑکیں جیسے دوائے قرطاس اور دوائے اندرون اور جملہ ادویہ مذکورہ ذیل کو اور اسی
نل کو کہ دونوں طرف منہ اسکا کھلا ہوا ہے مع اس ذرور کے ناک میں ڈالیں منہ کھلے رہنے سے فائدہ یہ ہے کہ سانس کی آمد و رفت بند نہو گی اور دوا دیر تک
رکھ سکتے ہیں اگر کوئی آلہ چھیلنے کا مثل سوہن کے تیار کریں مگر وہ آلہ بھی انبوبہ دار ہو یعنے ٹھوس نہو چنانچہ اوپر بھی بیان کیا گیا الغرض ایسے آلے سے بھی مراد
پوری ہو سکتی ہے اور صفائی بدگوشت کی چھیلنے خواہ رتینے سے ہو جائیگی جسوقت بواسیر پر آلات قطع اور جرد کے مستعمل ہوں خواہ ادویہ اکالہ کا استعمال
کیا جائے اسکے چھینک لانیکی بھی ضرورت ہے تاکہ جو عفونت باقی رہ گئی ہو وہ چھینک کی حرکت سے منتشر ہو جائے اور پراگندہ ہو کر کچھ باقی نہ رہے
جن دواؤں سے علاج خفیف بواسیر کا کیا جاتا ہے تاکہ رفتہ رفتہ ازالہ مرض کریں وہ ادویہ بنائی جاتی ہیں پوست انار سے جو پانی میں بھیگا گیا ہو مقدر پینا
چاہیے کہ پختہ ہو جائے اور ہمیشہ اسکا استعمال کریں کہ مجرب ہے مگر نفع اسکا دیر میں ظاہر ہوتا ہے (گھبرانا نہ چاہیے) یا فتیلہ جو اشنان سبز اور سافج سے با تخم حنظل
اور جوز السرو جسکے ہمراہ کسیقدر زنجبیل بھی ہے اور چند روز استعمال کیا جاتا ہے۔ یا فتیلہ عصارہ حبق سے تنہا خواہ کسی اور عصارہ میں ڈبو کر اسکے بعد سوکھی ہوئی
حبق اسپر چھڑکتے ہیں یا شراب میں ڈبو کر اسپر حبق حبق کو چھڑکتے ہیں یا عقید آب انار میں یعنے جما ہوا اور خشک آب انار میں جو مع پوست وغیرہ کے کوٹا جائے
اور اس سے جو فتیلہ بنایا جاتا ہے اور دن میں چند مرتبہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یا نفوخ زرد نیخ اور قلقند دونوں کو ملیکر سرکہ میں بعد ازاں خشک کرلیں یہ وہ ادویہ
ہیں جن سے بواسیر مزمن کا علاج کیا جائے فتیلہ اور ذرور اور مرہم سب قسم کے ہوتے ہیں جو شب اور مر اور نحاس سوختہ اور تانبے کا چھیلن جو اور اثرہ
اور اصل السوس ابیض اور قلقند اور قلقطار اور زاج اور قطرون کہ انہیں ادویہ سے شراب خواہ آب حبق یا آب انار میں جو مسلم انار سے نچوڑا جائے اسمیں ملا کر
فتیلہ تیار کرتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں خواہ نفوخ بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ اگر یہ فتیلہ اور نفوخ کارگر نہوں ایسے ہی پانی اور تر چیزوں کو لیکر اسپر بھی
مقدار قلقدیس اور قلقطار اور سبھی اور زنگار اور پھٹکری کی ہموزن چھڑک کر استعمال کرتے ہیں اور اصوب یہ ہے کہ یہ دوا بعد چھیلنے لگانے کیلئے استعمال کیجائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر یہ بھی مفید نہو اسوقت دوائے قلقندیون کا استعمال کرین بعض لوگ کہتے ہین کہ بزرلوف بواسیر انف کو اگرچہ سرطانی بھی ہو دور کرتا ہو اگر اس
خوشہ کو جو کنارہ پر لوف جبہ کے ہوتا ہو نچوڑ کر پیئین اور تھنون مین بھی چھوڑین گوشت زائد کو اور سرطان کو دور کر دیتا ہو اربیان جو دو فرزوی زخم کی
تھنونمین پیدا ہوتی ہین انکے علاج مین صواب یہ ہو کہ دستکاری سے تدبیر کیجائے مگر بعد تنقیہ بدن کے کہ امتلاء سے خالی ہوجاے اور سر کا تنقیہ کرین
اگر یہ فرزوی کم ہو ادویہ قویہ جو قروح کیواسطے مفید ہین استعمال کرین جیسے نفوخ جو شب اور مرایک جزو قلقطار اور مازو نصف جزو ناکمین پھونکا جاے یا
فتیلہ اسکا بنا کر ڈالا جاے۔ جالینوس جس دوا کو اس مرض مین اختیار کرتا ہو وہ دوا یہ ہو کہ آب انار مین جو مسلم انار سے نچوڑا جاے اور تھوڑا سا جوش
اسے دیکر سیسہ کے برتن مین اٹھا رکھین پھر اسکا ثفل لیکر اسقدر کوٹین کہ مثل عجین کے ہوجاے آب مذکور اتنا پلانا چاہیے کہ تلئین حاصل ہو بعدازان اسی سے
مع ثفل کے شیافات تیار کرکے ناکمین بیمار کے داخل کرین مگر شیاف دراز اور طولانی تیار کرین اور اثناے معالجہ مین کبھی کبھی ناغہ بھی کرنا چاہیے اور جب
شیاف کو نکالدین ناک و دہنک مین طلا اسی عصارہ کا کرین اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہین یہ تدبیر قروح اور بواسیر کو بھی نافع ہو اور یہ نفع اسمین زیادہ ہو
کہ مولم اور اسقدر ایذادہندہ نہین ہو جو عادت سے باہر ہو۔ کبھی تینون قسم کے انار سے یعنے کھٹا اور ترش اور شیرین ملا کر یہ دوا تیار کیجاتی ہو۔ پھر
اگر ناصور اربیان کا سخت ہو ترش انار زیادہ ملانا چاہیے اور اگر رطوبت زیادہ بہتی ہو انار عفص کو زیادہ کرین۔ ایک قوم جو بعد جالینوس کے اطبا
سے ہوئی انھون نے اس دوا مین قلقطار اور نوشادر اور زنجار کو بڑھایا ہو۔ دواے صفر بھی بواسیر انف کو جڑ سے اوکھیڑ دیتی ہو۔ ادویہ حادہ اکالہ
سب کی سب اس مرض مین بطور نفوخ کے مستعمل ہین جب ورم آجاے ٹھہر جائین تا اینکہ تسکین پیدا ہو پھر موم اور روغن شہد کا استعمال کرین۔ پھر
انھین ادویہ کو بطور نفوخ کے استعمال کرین پچھنے ہمیشہ لگاتے رہین تا اینکہ وہ فرزوی ساقط ہوجاے خرنوب نبطی جو تازہ ہو وہ بھی اس مرض مین مجرب
ہو چکی ہو کہ جسوقت ہمراہ صوف کے ناک مین بھر دیجاے اربیان کو کاٹکر گرا دیتی ہو جیسے مسہ کو کاٹ ڈالین **ایضاً** جوز السرو بھی نافع ہو **ایضاً** مجربات
سے یہ دوا ہو زاج سبز کو مثل سرمہ کے پیسین اور صبح کو ناکمین پھونکین اور شام کو بھی کہ اس سے مرض جاتا رہیگا جب اربیان کٹ کر گر پڑے خون
روکنے والی دوا یہ ہو کہ مٹی کو اوسکے پانی مین گوندھین یہانتک کہ خوب گندہ جاے اور غلیظ ہوجاے اور خوب سرد کرکے ناک پر طلا کرین

عطاس کا بیان چھینک ایک خاص حرکت دماغ کی ہو جو واسطے دفع کرنے اور نکالدینے کسی خلط کے یا کسی اور شے ایذادہندہ کے ہوتی ہو کہ اسکو
ہمراہ ہواے مستنشق کے دماغ ناک کی راہ سے دفع کر دیتا ہو اور منہ کی راہ سے چھینک دماغ کیواسطے ایسی ہو جیسے ریہ کیواسطے یا ریہ کے قریبی اور
اعضا کیواسطے کھانسی کا فائدہ ہو۔ بعض لوگون نے خیال کیا ہو کہ دماغ چھینک کیطرف جب ہی مائل ہوتا ہو کہ خلط موذی کا استحالہ ہوا کیطرف
ہوجاے کہ اسے ہمراہ ہواے مستنشق کے نکالدیتا ہو اور یہ امر یعنے ہوا کیطرف اس خلط کا تحلیل ہونا کچھ ضرور نہین ہو بلکہ دماغ کو حاجت ہواے مذکور
کیطرف اسلیے ہوتی ہو اور موجود ہوا سے زیادہ جو ہر وقت چھینکنے کے دماغ ہواے خارجی کو کھینچکر شے موذی کو دفع کرتا ہو تاکہ بدن اور اندرونی اعضا
مجوفہ جنمین ہوا بھری ہو ہواے ضروری سے بھرا رہے اور خلط موذی کے ہمراہ وہ ہواے ضروری بھی خارج نہوجاے اگر وہ ہوا خارج ہوجاے یا اسمین
تزعزع اور جنبش پیدا ہو عضلات سینہ کے اور حجاب کو بھی حرکت عنیفہ پیدا ہوگی اسوقت اندر سے باہر کیطرف حجاب وغیرہ ہٹیگا اور اسکے ہمراہ جو اجزا اسکے سینہ
سے ، ، ورواقع ہین انھین بھی حرکت ہوگی کہ باہر نکلنے لگینگے اسلیے کہ حرکت ہواے داخلی کے بعد یہی کیفیت پیدا ہوا کرتی ہو بضرورت امتناع خلا کے
لہذا قوت دافعہ مادہ موذی کے جدا کرنے اور دفع کرنے اور تنفس مین استعانت ہواے خارجی کی چاہتی ہو چھینک آنے سے اول نزلہ اور زکام مین
ضرر ہوتا ہو اسلیے کہ جو خلط نزلہ مین ہو اور اسکا نضج مطلوب ہو وہ بدون سکون کے نضج نہین پاتی اور چھینک سے حرکت پیدا ہو کر سکون مطلوب کو زائل کرتی
ہو کبھی اکثر اقسام حمیات مین اس کثرت سے چھینک آتی ہو کہ سقوط قوت ہوجاتا ہو اور سر ہوا وغیرہ بھر کے بھاری ہوجاتا ہو اور بیشتر کثرت عطاس رعاف
شدید کو پیدا کرتا ہو ایسے وقت بہت جلد چھینک کے بند کرنیکی تدبیر کرنی ضرور ہو لیکن فواک مادی کے اسکے جس سے پیدا ہونے کا مظنہ ہو بعض
اقسام عطاس ابتداے نوائب حمیات مین عارض ہوتے ہین اطباء ہند نے گمان کیا ہو مگر انکی راے یہ اچھی نہین ہو کہ چھینک آنیکے وقت

HAKEEM SHOUKAT ALI

شکل اعضاے بدنی کی اسطرح مناسب ہو کہ سر آگے کیطرف مائل ہو اور سینہ پیچیدہ نہو بلکہ کشادہ ہو اور واژگون ہو تاکہ گردن پشت کیطرف جھکی ہو جائز
نہین ہو اس شکل سے اگر چھینکنے والا اپنے بدن کو سنبھالے اُسے ضرر چھینک کا نہ پہونچے گا۔ چھینک بہت نافع اُسوقت ہوتی ہو اور تخفیف راس کی کرتی
ہو جب مادہ تھوڑا ہو کہ بذریعہ عطاس کے دماغ اسکے دفع کرنے پر قادر ہو یا اینکہ مادہ ریحی ہو اگرچہ کثیر بھی ہو یا مادہ بخاری ہو اسلیے کہ چھینک امتلاے بخاری
کیواسطے انفع اشیاء ہو اگر وہ مادہ دماغ مین ہو یا مادہ غلیظ ہو اور نضج پا چکا ہو اگرچہ زیادہ بھی ہو اسلیے کہ ایسے وقت بلکہ ہمیشہ چھینک قوت دماغ پر دلالت کرتی ہو
اسواسطے جب آدمی کی موت قریب ہوتی ہو چھینکنے پر اسکو استطاعت نہین باقی رہتی پھر اگر چھینک لانیوالی ادویہ سے ایسے بیمار کی تدبیر کیجاے اور عطسہ
پیدا نہو اسکے بچنے کی البتہ امید نرکھنی چاہیے چھینک سے اعانت گرانی پر فضول محتبسہ کے ہوتی ہو اور بسہولت وضع حمل اور اخراج مشیمہ بھی اسکے ذریعہ سے
ہو جاتا ہو اور گرانی سر مین بھی سکون پیدا ہوتا ہو مگر اس شخص کے لیے مضر ہو جسکے سر مین کوئی مادہ خام موجود ہو اور اسکے نضج پانے مین حاجت سکون کی
ہو اور ایکی حاجت ہو کہ اسی مادہ کے قریب جو اجزا ہین انمین گرمی نہ پیدا ہو اور نہ حرکت اجزاے قریبہ کو ہو کہ اسکی جہت سے خوف اس امر کا ہو کہ اس
مادہ کا بھی جذب ہو گا اور مقدار مادہ موجودہ کی بڑھ جائیگی چھینک اس شخص کیواسطے بھی مضر ہو جسکے سینہ مین مادہ کثیر ہو اور مادہ خام ہو **چھینک**
روکنے والی ادویہ روغن گل جو تر و تازہ پھول سے گلاب کے بنایا جاے وہ چھینک کو روکتا ہو سعوط کرنے سے اور روغن خلاف سے بھی زیادہ سکون
عطاس مین پیدا ہوتا ہو اور کبھی کوئی گرم شے مثل روئی وغیرہ کے ناکمین بھر دینے سے بھی چھینک کی آمد رک جاتی ہو آب گرم سے سر کو دھونا اور روغن گرم
کانو مین ڈالنا اور چت لیٹ کر پس گردن کے نیچے گرم تکیہ رکھنے سے اور سیب اور ستو کے سونگھنے سے اسیطرح اسفنج بحری کے سونگھنے سے اور فکر زائد کسی امر مین
کرنی اور چھینک کے تصور سے غافل ہو جانے سے چھینک کی آمد بند ہو جاتی ہو اور لڑکے کے واسطے رطوبت گردہ کی مانع عطاس ہو اسطرح کہ پورا اور مسلم
گردہ آگ پر رکھ کر بریان کرین اور قبل پختہ ہونے کے جو پانی اس سے ٹپکے اسے لیکر استنشاق کرین خواہ اسکی ناس لین۔ زیادہ صبر کرنا چھینک آنے پر یعنے
اسے روکنا یہ بھی کافی علاج اسکا ہو مگر اسی قسم کا جو ضعیف ہو اور آنکھو کا ملنا اور کانو کا اور اسیطرح اطراف اور حنک اور فقرات کے جوڑون کے مقام
کا اور اسیطرح مالش عدۂ فقرہ کے بھی مانع عطاس ہو اور بقوت منہ کھلا رکھنا اور ڈکار لینی اور دور تک اوپر بطرف آسمان کے نظر کو بلند کرنا اور تململ
یعنے بے آرامی پیدا کرنی اور جسم کو اولٹنا پلٹنا یہ بھی مفید ہو تمریخ عضلہاے قریبۂ دماغ کی ادہان مرطبہ سے خصوصًا عضل جبین کی۔ اور نیند کے پیدا کرنے
مین مستغرق ہو جانا خواہ نوم غرق سے سو رہنا اور بیداری سے بچنا بھی مانع عطاس ہو غبار اور دخان سے تحرز کرنا کہ دماغ تک نہ پہونچے یہ بھی چھینک
کو روکتا ہو **معطسات** چھینک لانیوالی ادویہ خربق سپید اور جند بید ستر اور کندش اور فلفل اور خردل سب کو یکجا کرین خواہ ایک ایک کو جداگانہ لیکر کسی
پر کے ذریعہ سے ناکمین پہونچائین یا عاقر قرحا اور نیل اور مشک برانی اور کلکلنی اور صبر ان سب کو بھی لیکر پر وغیرہ پر لگا کر ناکمین پہونچائین معطسات خفیف
مین سے ایسون جسوقت سوراخ دار ہو جاے اور شاخہاے بادروج اور زرادند گل سرخ محرورین کیواسطے معطس ہو ناک کے اندر دوا لگانا بہتر ہو بہ نسبت
اسکے کہ دوا کو پھونک کر پہونچائین واسطے چھینک پیدا کرنے کے **کوئی شے ناک مین پڑ جاتی ہو** جسکی ناکمین کوئی چیز پڑ جاے لازم ہو کہ بعض ادویہ
معطسہ سے اسکی چھینک پیدا کرین اور منہ اسکا بند کر دین اسیطرح جو نتھنا کھلا ہو یعنے جدھر وہ شے نہین پڑی ہو اسکو بھی بند کر دین چھینک کے آنے سے
وہ چیز گر پڑیگی اور شاید اس تدبیر کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہو **خشکی ناک مین پیدا ہونی** کبھی حرارت سے اور کبھی یبوست شدید سے اور کبھی کسی خلط لزج
کے ناکمین سوکھ جانیسے خشکی پیدا ہوتی ہو اور سب کا علاج ظاہر جسم سے کیا جاتا ہو ادہان اور عصارات بارد و رطب کا استعمال انفع اشیا ہو اور اگر کوئی خلط سوکھی
ہوئی موجود ہو جسکی پپڑی سی پڑی ہو محسوس ہوتی ہو اسکو کسی روغن اور عصارہ سے بھگو کر نکالنا چاہیے تاکہ وہ شے خارج نہو جاے جسکا اخراج نہ کرنا چاہیے
حکۃ الانف کھجلی ناکمین کبھی کسی بخار حاد خواہ نزلہ حادہ کے سبب سے جو پہلے تھا خواہ ابھی ہو اور اسکا سیلان نوی ہو اگرچہ بارد ہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی
چھوٹے بثور ناک مین پڑ جانے سے خارش ہوتی ہو اور کبھی حرکت رعاف سے اور ایسی کھجلی دلائل بحران سے ہو اور منجملہ علامات جدری اور حصبہ کے ہے
چنانچہ آیندہ معلوم ہو گا۔ اور علاج جملہ اقسام مذکورہ کا ان قواعد کو خیال کرکے جو مذکور ہو چکے آسان ہے

فن چھٹا احوال فم کا بیان

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہو کہ اسمین منھ اور زبان کا حال بیان کیا جائیگا. فم ایک عضو ضروری ہو کہ جوف اسفل تک غذا کو پہونچاتا ہو اور عضو مشارک ہو کہ ہوا کو جوف اعلی تک پہونچاتا ہو اور نافع ہو کہ جسقدر فضول فم معدہ مین یکجا ہوتے ہین انکو نکالدیتا ہو اگر ان فضول کا دفع اسفل معدہ کیطرف متعذر خواہ متعسر ہو. فم پورا ظرف ہو انسان کے اعضاے کلام کیواسطے اور دیگر حیوانات کے آواز پیدا ہونے مین جنکی آواز نفخ سے پیدا ہوتی ہو. زبان ایک عضو اعضاے فم سے ہو اس عضو کی خلقت فوائد مندرجۂ ذیل کیواسطے ہوئی ہو (۱) جو چیز چبائی جاتی ہو منھ سے اسکا الٹنا پلٹنا بذریعہ زبان کے ہوتا ہو (۲) صوت کی تقطیع یعنے آواز کو جدا جدا کرنا (۳) حروف کا آواز سے پیدا کرنا (۴) ذوق کی قوت کا زبان خود آلہ ہو. زبان کی سطح زیرین کی جلد متصل ہو جلد مری اور باطن معدہ کی وہ جھلی جو زبان کو چھاے ہوے ہو جسکو قطع کہتے ہین اسکے دو حصے ہین نصف تو سامنے ورزسمی کے ہو اور دونون حصون مین شراکت اربطہ کی ہو اور اتصال قوی و دونون مین ہو عضلہ محرکہ اور عضلہ حسستہ کی باب تشریح سے اچھی طرح شناخت کرو. بہترین اور افضلترین اقسام زبانکی جو کلام جید پر قادر ہو وہی ہو کہ طول عرض مین معتدل ہو اور جڑ کے قریب باریک اور سندق ہو. اور اگر زبان بڑی اور زیادہ عریض ہو خواہ چھوٹی ہو جیسے تشنج کی حالت ہوتی ہو ایسی زبان جسکی ہوگی اسکو قدرت کلام کرنے پر نہوگی جوہر اور مادہ اصلی زبان کا نرم گوشت ہو سپید رنگ کا اسکو بہت سی چھوٹی چھوٹی رگون نے گھیر لیا ہو جو گوشت کے اندر داخل ہورہی ہین اور وہ رگین دموی اور سرخ رنگ ہین کچھ ان رگونمین سے اوردہ ہین اور کچھ تمام شرائین سے ہین اور اسمین اعصاب بھی بکثرت ہین جنکا انشعاب اور خروج اعصاب اربطہ نابتہ سے ہو جیسے تشریح اعصاب مین ہمنے بیان کیا ہو. زبانمین اعصاب و عروق کا اسقدر مجمع ہو کہ مثل ایسے چھوٹے سے عضو کے اسقدر اجتماع اور فراہمی کی توقع ہو نہین سکتی نیچے کیطرف زبانمین دو فزونی منھ کی شکل پر بنی ہین کہ جنمین میل اور سلائی جاسکتی ہو. یہ دونون سوراخ چشمہ لعاب کہلاتے ہین کہ اسی لعاب کو اس لحم غذائی تک پہونچاتی ہین جو بیچ زبانمین ہو اور جس کا نام مولد لعاب ہو. یہ دونون چشمہ لعاب مسائب لعاب کہلاتے ہین اور زبانکی نداوت اور تری کی حفاظت کرتے ہین غشا اور جھلی جو ساری زبان پر ہو متصل ہو اس جھلی سے جو تمام منھ مین ہو اور وہی جھلی مری اور معدہ تک اتر آئی ہو. زبانکے نیچے دو رگین سبز رنگ کی ہین کہ انسے اور بہت سی رگین پھیلتی ہین ان دونون رگونکا نام صردین رکھا جاتا ہو اور صرادان بھی انہین کو کہتے ہین **امراض لسان** زبانمین کبھی ایسے امراض پیدا ہوجاتے ہین جنکی وجہ سے زبانکی حرکت مین آفت پیدا ہوتی ہو خواہ تو بالکل اسکی حرکت باطل ہوجاتی ہو یا ضعیف ہوجاتی ہو خواہ متغیر ہوجاتی ہو اور کبھی ایسے اعراض پیدا ہوتے ہین جنسے زبانکی حس لمس اور ذوق مین آفت پہونچتی ہو کہ یا تو بطلان دونون حس کا ہوتا ہو خواہ انمین ضعف پیدا ہوتا ہو یا تغیر آجاتا ہو اور بیشتر ایک حس زبانکی باطل ہوتی ہو اور دوسری بدستور باقی رہتی ہو مثلاً ذوق کی حس کا بطلان ہوتا ہو اور حس لمس بدستور صحیح رہتی ہو اور یہ بات اسوقت ہوتی ہو کہ جو مرض پیدا ہوا ہے اسکو قدرت اسیقدر ہو کہ ضعیف ترین قوت زبان کو فنا کردے. کبھی مرض زبانکا از قسم سوء مزاج ہوتا ہو. اور کبھی مرض ترکیب اور بنا کہ زبان بڑی ہوجاے خواہ چھوٹی ہوجاے یا شکل مین فساد پیدا ہو خواہ وضع اور محاذات مین فساد آجاے مثلاً انبساط نہ کرسکے خواہ انقباض پر قادر نرہے. کبھی انحلال فرد مرکب سے مرض زبان ہوتا ہو اور کبھی مرض مین ترکیب ہوتی ہو جیسے بعض اورام کبھی آفت خاص زبانمین ہوتی ہو اور کبھی بشارکت دماغ کے آفت زبان کو پہونچتی ہو اور جب دماغ کی شرکت سے آفت پہونچے تو رخسارہ اور ہونٹھ کو اکثر ضرور پہونچے گی اور بیشتر یہ آفت جملہ حواس کی مشارکت کرتی ہو اگر آفت زبانکی خاص اس شعبہ مین عصب کے نہو جو مخصوص زبان کا پٹھا ہو. کبھی زبان کو ایذا مشارکت سے معدہ کی بھی ہوتی ہو اور کمتر مشارکت ریہ او صدر سے زبان کو الم پہونچتا ہو زبان کے مزاج پر استدلال اسکی رنگت سے کیا جاتا ہو سپیدی اور زردی اور سرخی اور سیاہی اخلاط اربعہ کے غلبہ پر دلالت کرتی ہین اور بذریعہ طعم کے بھی استدلال ہوتا ہو جو طعم کہ زبان پر غالب رہے اسکے سبب کا احساس ہوتا ہو ترشی ہو خواہ حلاوت یا تفہ یعنے پھیکاپن خواہ تلخی اور بشاعت یعنے بدمزہ جو عفونت سے پیدا ہوتی ہو یا عفونت اور قبض سے. علاوہ یہ ہو کہ زبانکے رنگ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ جو مزہ زبان پر ہے اسکے ذریعہ سے اور اعضا کے امراض پر استدلال ہو سکتا ہو مثلاً سرخی زبان کی خصوصاً اگر سرخی کے ہمراہ خشونت بھی ہو ان
ورام دموی پر دلالت کرتی ہو جو اطراف سر اور معدہ اور جگر مین ہون اور سپیدی زبان کی برودت معدہ اور جگر اور بلغمیت سر پر دلیل ہوتی ہو اور
کبھی سپیدی زبان کی برقان سددی پر دلالت کرتی ہو اگرچہ رنگ بدن کا برخلاف اسکے زرد ہو طعم زبان کا دلالت صحیح کرتا ہو کہ تمام بدن کس خلط کا غلبہ
ہو یا معدہ اور سر مین کونسی خلط غالب ہو۔ کبھی بذریعہ رطوبت اور یبوست زبان کی بھی استدلال کیا جاتا ہو خود زبان کے اعراض پر۔ یبوست زبان پر دو
طرح سے پیدا ہوتی ہو ایک خشکی تو ایسی ہوتی ہو کہ سطح زبان کی صاف رہتی ہو اور اصلی یبوست یہی ہو اور دوسری وہ خشکی کہ جسمین سیلان رطوبت چیپ ان کا بھی
ہو اور حرارت زبان کو خشک کر دیتی ہو اور یہ قسم خود جو ہر زبان کی خشکی پر دلالت نہین کرتی ہو بلکہ اس رطوبت لزجہ پر دلیل ہوتی ہو جو زبان پر از قسم
نزلہ یا بخرہ غلیظہ کے فراہم ہوتی ہو اور اسی استدلال مین اکثر اطبا کو غلطی واقع ہوتی ہو کہ انھون نے بظاہر مریض کا منہ سوکھا ہوا دیکھا اور یبوست کا حکم کر دیا
اور اسکا خیال نہ کیا کہ پہلے کس قسم کی خشکی تھی اور اب کیسی ہو خشونت زبان تابع جفاف حقیقی کے ہو اور ملاست تابع رطوبت کے کبھی زبان کی کیفیت
پر اسکی حالت موجودہ جو بر وقت کلام کرنے اور بولنے کے ہو جاتی ہو بھی استدلال کیا جاتا ہو اسطرح کہ ضمور یعنے لاغری اور خفت اسمین ہو یا غلظ اور گرانی
ہو کہ ہر وقت زبان کو جھٹکا لگتا ہو اور حرکت تکلم مین گرانی اور ثقل معلوم ہوتا ہو یہی کیفیت زبان کی امتلاء خون یا رطوبت کے امتلا پر دلالت کرتی ہو کبھی
اورام اور بثور جو زبان مین پیدا ہون انسے بھی استدلال کیا جاتا ہو ناظر کتاب ہذا کو ممکن ہو کہ انھین قواعد کلیہ سے اور جزئیات کا استدلال پیدا کرے اگر
اچھی طرح ان کلیات کو ذہن نشین کر چکا ہو کبھی زبان تنہا متالم ہوتی ہو۔ اور کبھی بشرکت دماغ اور معدہ کے متالم ہوتی ہو۔ اور چونکہ عصبہ لسان متصل چند
اعصاب کے ہو لہذا دو حال سے اس عصبہ کے ایک حال ضرور رہتا ہو اگر وہ سب اعصاب بھی موافق عصبہ زبان کے متحرک ہوے اور عصبہ زبان کی حرکت
مین عائق اور مانع نہوے اسوقت کلام اور تکلم اس زبان کا صحت اور درستی پورا ادا ہوگا اور اگر وہ اعصاب عائق اور مانع حرکت عصبہ زبان کے ہوے
اور بسہولت اسکو حرکت نکرنے دین اسوقت تمتمہ اور حبسہ یعنے بستہ ہونا زبان کا پیدا ہوگا۔ اور مجھے امید یہ بھی ہو کہ تمتمہ اور حبسہ شاید اس جہت سے بھی واقع
ہوتا ہو کہ عصبہ زبان قوت کو دوسرے عصب سے حاصل کرتا ہو اس زمانہ مین جبکہ کلام پیدا ہوتا ہو تا اینکہ پھر درست ہو کہ عصبہ متوجہ حرکت ہو معالجات
زبان کے امراض کا معالجہ کبھی بہ مشارکت معالجہ سر اور معدہ کے ایسی ادویہ وغیرہ سے ہوتا ہو جو اصلاح انکی کر دین اور یہ ادویہ سب بخوبی معلوم ہوئی ہین
اور کبھی علاج اسکا معالجہ خاص سے بذریعہ مشروبات کے ہوتا ہو جو بذریعہ اسہال کے استفراغ مادہ کر دین اور یہ ادویہ زیادہ نافع ہین بنسبت ادویہ مقییا اور ادویہ مبدلہ مزاج کے
یا ادویہ قابضہ اور محللہ اور مقطعہ ملطفہ کے ایسے ادویہ کہ جسوقت شربا انکا استعمال ہو انکی قوت اور اثر زبان تک پہونچے۔ پلانے کی ادویہ بعض تمام کی انکی
نسبت مناسب یہی ہو کہ بعد طعام کے مستعمل ہون کبھی بذریعہ مضمضہ اور دلوکات اور غرغرہ اور ادہان کے جو منہ مین دیر تک ٹھہراے جائین بھی علاج
کیا جاتا ہو بسطرح گولیان بھی منہ مین رکھی جاتی ہین اور ان عقاقیر سے بھی علاج کیا جاتا ہو جنمین یہی قوی ہون یعنے اسی قسم کے اثر ہون جو مذکور ہوے
بہتر اور واجب یہ ہو کہ عقاقیر وہی اختیار کیے جائین جو خوشطعم ہون یعنے وہ نباتات جنکی جھاڑ زمین پر پھیلتی ہین زبان اور منہ کے علاج مین احتیاط اس امر
کی ضرور ہو کہ ایسی ادویہ اختیار کیجائین کہ شاید حلق مین خواہ ادویہ تک اترنہ جائین اور انکے ہمراہ لعاب مادہ فاسدکا بھی پہونچے اور ضرر پیدا کرے فساد ذوق
ذوق مین آفت انھین تینون وجوہ سے پہونچتی ہو جنکا ذکر ابھی ہو چکا اور یہ تینون اقسام فساد ذوق کی مشارکت دماغ سے بھی ہوتے ہین جب کوئی مرض دماغ
مین سوء مزاج سے خواہ مرض آلی اور مشترک عارض ہو اور استدلال اس مرض پر انھین دلائل سے کیا جاتا ہو جنکی طرف ہم اشارہ کر چکے ہین علاج اگر
بمشارکت دماغ کے فساد ذوق عارض ہوا ہو پہلے معرفت حال دماغ کی کرنی چاہیے کہ دماغ کی اصلاح انھین تدابیر سے کیجاے جو امراض دماغ مین
ہم بیان کر چکے اور اگر مشارکت دماغ سے فساد ذوق عارض نہوا ہو تو معدہ کے حالات کو دریافت کرنا چاہیے اور اگر بلا مشارکت کسی عضو کے خاص
زبان ہی کے تغیر حال سے فساد ذوق پیدا ہوا اسوقت زبان ہی کے اعراض اور احوال کیطرف توجہ کرین۔ اگر کسی قسم کا امتلا یا کوئی خلط ردی سبب
اس مرض کا ہو پہلے اسی کا استفراغ کرین پھر اگر وہ خلط حاد ہو مثل ایارج فیقرا یا حب قوقایا اور ان حبوب سے جو سقمونیا اور شحم حنظل اور ملح نبطی سے

زبان سے رنگ ... پر استدلال

علاج ... فساد ذوق

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرکب ہوں استفراغ کریں۔ اور اگر خلط غلیظ ہو تو ایارجات اور غرغروں کا استعمال کریں اور وہی غرغرے استعمال کریں جو باب استرخاے زبان میں لکھے جاتے ہیں اور مریض کو اغذیہ حریفہ جیسے پیاز اور لہسن اور رائی کھلانی چاہیے اور سرکہ بھی ہمراہ غذا کے دیا جاے **استرخاے لسان** اور ثقل زبان اور جو خلل ایسا ہو کہ اسکو کلام کرنے میں دخل ہو استرخاء زبان کا منجملہ استرخا مذکور کے ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے اور سبب اسکا معلوم ہو چکا کبھی رطوبت دموی سے بھی ہوتا ہے اور کبھی وجود سبب اولا دماغ میں ہوتا ہے اسکے بعد زبان میں استرخا پیدا ہوتا ہے کبھی سبب عصب مجوف میں ہوتا ہے یا اس شعبہ میں ہوتا ہے جو اسی عصبہ سے زبان تک آتا ہے [illegible] علم طب کو معلوم ہے کہ شرکت دماغ سے جو مرض دیگر اعضا میں پیدا ہوتا ہے اور جو بلا شرکت ہوتا ہے اسکی کیفیت اور حالت انہیں اعراض سے دریافت ہوتی ہے جو حس اور حرکت سے تعلق رکھتی ہے یعنے جو اعضا اپنی حس اور حرکت میں تابع دماغ کے ہیں انمیں ایسے وقت جبکہ دماغ میں کوئی فساد پیدا ہوا اور اسکی طبیعت سے ان اعضا میں بھی فساد ہو جاے تو کمی بیشی اور جملہ عوارض ان امراض کے تابع حالات اور تغیرات دماغ کے ہوتے ہیں۔ کبھی دموی مادہ ہونے پر سرخی اور حرارت زبان کی بھی دلیل ہوتی ہے کبھی مادے کے رقیق مائی یعنے بلغمی ہونے پر کثرت سیلان لعاب رقیق سے استدلال کرتے ہیں اور یہی شناخت اسکی ہے کہ محللات سے انتفاع کم ہوتا ہے اور جن چیزوں میں قبض ہے انکے استعمال سے نفع ہوتا ہے کبھی استرخاء زبان یہانتک ہو جاتا ہے کہ کلام کرنا بالکل معدوم ہو جاتا ہے خواہ تکلم متعسر ہوتا ہے یا تغیر کلام میں پیدا ہوتا ہے اسی اقسام سے فافا اور تمتام بھی ہے۔ لڑکوں میں بعضے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ مدت تک بولنے سے عاجز رہتے ہیں اور انکی زبانیں بھاری ہوتی ہیں کیونکہ بعض وہ لوگ جنکے بولنے میں اور کلام کرنے میں انکے حرج ہے جب کسی مرض حار میں مبتلا ہوتے ہیں انکی زبان کھل جاتی ہے اور بے تکلف بولنے لگتے ہیں اسلیے جو رطوبت زبانمیں بھری تھی اور جڑوں میں عصبہ مذکورہ کے محتبس ہو رہی تھی اس مرض حار میں اسکا ذوبان ہو جاتا ہے اور تحلیل ہو جاتی ہے اور اسی سبب سے کوئی لڑکا الثغ ہوتا ہے اور جب ہی لڑکا جوان ہوا اور رطوبت میں اسکے اعتدال آیا فصیح الکلام خود بخود ہو جاتا ہے **علاج** پہلے بدن کا تنقیہ ایارج صغیر سے اسکے بعد ایارجات کبار سے کرنا چاہیے بعد ازاں فصد ناحیہ سر کی اسکے بعد وہی ادویہ جو مخصوص سر کیواسطے ہیں انکو استعمال کریں۔ اگر گمان ایسا ہو کہ ہمراہ رطوبت کے غلبہ خون کا بھی ہے رگہاے زبان کی فصد اور ذقن پر حجامت کریں اسکے بعد غرغروں سے علاج کریں اور دلوکات یعنے ملنے والی ادویہ جو زبان پر ملی جاتی ہیں اور ہمیشہ تحریک زبان کی کرتے رہیں بعد استفراغ کے پہلی دونوں تدبیریں اچھی طرح امراض سر میں مذکور ہو چکیں اور تیسری تدبیر یعنے زبان پر ملنے والی دوائیں سو اکثر اوقات محللات مقطعہ اور ملطفہ سے کام لیا جاتا ہے اور ایسی ہی ادویہ سے غرغرہ اور انہیں سے مضمضہ بھی کیا جاتا ہے یہ ادویہ جیسے کہ سعتر اور حاشا اور خردل اور عاقرقرحا اور پوست بیخ کبر بلکہ خردل اور کندش یہ سب مثل مری اور خل عنصل کے کبھی زبان کی مالش نوشادر کے ہمراہ انہیں یعنے قراقروت خواہ اصل سے کرنا کہ بہت سا لعاب بہ جاے کہ یہی مفید ہوتا ہے اور سکنجبین عنصلی جسوقت بطور غرغرہ کے یا بطور مضمضہ کے مستعمل ہو بہت نافع ہوتی ہے اور روح ترکی استرخا اور ثقل زبان کو نافع ہے جسوقت استرخا شدید ہو جاے اور کلام کرنا بالکل بند ہو جاے کسیقدر فربیون اور کندش لیکر ہمیشہ زبان اور بیخ زبان پر ملا کریں۔ اور انہیں ادویہ کو خواہ ایسی ہی اور ادویہ گردن پر رکھنی ضرور ہیں کبھی ایسی ہی ادویہ سے حبوب تیار کرتے ہیں ایسی چیزوں میں گھولکر جلدی گھل نہ جائیں جیسے لاذن اور عنبر اور راتیانج اور صموغ ازجہ سے نسخہ گولیوں کا جو زیر زبان رکھی جاتی ہیں اور استرخاے زبان اور لذع لسان کو مفید ہے علک الانباط دو درہم حلتیت ایکدرہم انکی گولیاں چنے کے برابر بنا لو اور زبانکے نیچے رکھو مجرب دوا اس مرض کی یہ ہے کہ نوشادر اور فلفل اور عاقرقرحا اور خردل اور بورق اور زنجبیل اور مویزج اور سعتر اور شونیز اور مرزنجوش خشک شدہ اور ملح نفطی ان سب کو کوٹ کے اور چھانکر آب گرم میں ڈالیں اور غرغرہ کریں اور چند روز تک کیا کریں۔ جوارش جو اسکے واسطے اہل ہند لکھتے ہیں منجملہ اسکے ایک جوارش یہ ہے۔ کمون کرمانی اور قرنفل اور ملح ہندی ہر واحد نصف مثقال دار فلفل سو عدد فلفل دو سو عدد شکر آٹھ استاتیر اور ایک استار برابر ہے ساڑھے چھ درہم کے پس اس حساب سے ۵۲ درہم شکر ہوئی ہر وقت اس جوارش میں سے کسیقدر استعمال کرتے رہیں جب محللات سے فائدہ نہو اور حدس طبیب معلوم کرے کہ رطوبت رقیقہ سیالہ سبب مرض کا ہے اسوقت محللات قابضہ سے استعانت کرنی چاہیے جیسے دار شیشعان گلاب میں ملا کر یا نقلاح اذخر طباشیر ملا کر اکثر اوقات زبان کی مالش جو عفص اور قوابض سے بھی نافع ہوتی ہے اسلیے کہ یہ ادویہ استواری زبان کی پیدا کرتی ہیں اور لعاب کو تحلیل کرتی ہیں اور اسکو بہا کر نکال دیتی ہیں سبب

HAKEEM SHOUKAT ALI

ترسی کے با جیسے انگور خام یا اور فواکہ جو خام ہون وہ بھی ایسے ہی اثر دار ہین جسوقت صبی یعنے لڑکا کلام مین توتلا ہو ہمیشہ اسکی زبان کی تحریک اور مالش
کرنی ضرور ہو اور اسکی زبان کا لعاب نکالنا چاہیے ایسے وقت شہد اور نمک اندرانی خصوصًا بطور مالش کے زیادہ مفید ہوتا ہو اور اسیطرح جملہ ادویہ جو رطوبت
لسان کے بارہ مین مذکور ہو چکی ہین زیادہ کلام لڑکون سے کرانا اور تاکیدا نہ بولنے کی رکھنی بھی اس مرض کیواسطے بہت مفید ہو **تشنج لسان** کبھی باین
تشنج ایسی رطوبت لزجہ کے سبب سے ہوتا ہو جو عضلہ لسان کو عرض مین کھینچتی ہو اور تمدد پیدا کرتی ہو اور کبھی سودا سے متقبضہ سے تشنج پیدا ہوتا ہو اور کبھی
امراض حادہ سے بطور تجفیف کے تشنج پیدا ہو جاتا ہو اور تجفیف اسقدر ہوتی ہو جیسے زبان کو خشک کر دیا ہو کبھی تشنج سے کلام کرنے مین ضرر ظاہر ہوتا ہو **علاج**
زبان کے تشنج کا علاج قریب قریب اسی معالجہ کے ہو جو فن اول مین اس کتاب کے تشنج عام کے معالجات مین ذکر کیا گیا ہو اور طریقہ خاص جو زبان ہی کے تشنج سے
متعلق ہو وہ یہ ہو کہ گردن کی جڑ کی تکمید مثل بابونہ اور اکلیل الملک اور رطبلہ اور مرزنجوش سے اور شبت سے جدا جدا خواہ سب کو یکجا کرکے کرین اسیطرح غرغرہ بعین
دوائون کے روغن سے اور بعین ادویہ کو نیمگرم منھ مین بھرین اور دیر تک رکھین اور ایک قسم کا خاص حلوا یعنے خبیصہ جو ادہان حارہ سے بناے جائین اور حلاوات
محللا اور بزور جیسے حلبہ وغیرہ کا بھی ستعمال کرین اور اگر تشنج حمیات مین ہو اسوقت ادہان ایسے ستعمال کرنے چاہیئین جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور روغن بید
مقشر اور واجب ہو کہ مواضع پر نطول آب نیمگرم اور عصارات طبخ شدہ کا کرین جو ایک ہی مفرد دوا کے عصارہ ہون **عظم اللسان** کبھی خون کے غلبہ سے
زبان بڑی ہو جاتی ہو اور کبھی رطوبت کثیرہ بلغمیہ مرخیہ تہیجہ کے سبب سے زبان بڑی ہو جاتی ہو کبھی اسقدر بڑھ جاتی ہو کہ منھ سے باہر نکل آتی ہو اور یہی بزرگی
اور عظم لسان کا بیان جدا گانہ ہمنے باب ورام مین بھی کیا ہو بسبب خصوصیت کے جو اس کو ورم سے ہو **علاج** دموی یا عظم لسان کسی مادہ حارہ سے پیدا ہو سکا علاج
یہ ہو کہ ہمیشہ مالش اور دلک بانکا مقطعات حامضہ اور قابضہ سے کرین جیسے ریباس اور حماض اترج. اور جو عظم لسان رطوبت سے پیدا ہوا ہو اسکے علاج مین
زبانکے نوشادر اور عنصل اور سرکہ سے مالش کرین بعد ستفراغ کے یا زنجبیل او رفلفل اور دار فلفل اور نمک اندرانی کو خوب کوٹکر زبانکی مالش اس سے کرین تب اپنے حجم اصلی کیطرف
عود کر گئی اور جسقدر زبان خارج ہوئی ہو اسکو منھ کے اندر داخل کر دین استرخاے لسان اگر لڑکون کو عارض ہو فقط پرہیز کرانا اور گوشت کنجشک اور توہ یعنے
چوزہ تازہ کا کھلانا بھی اسکے معالجہ مین کافی ہو. ایک شخص نے پچھنے لگاے تھے ناگاہ مبضع کی ضرب لیعت پر اس عصب کے بڑی جو قریب غشاے مفصل
زبانکے ہو اسی ضربت کے اثر سے زبانکا استرخا خود بخود پیدا ہوا **مترجم** اس حکایت سے غرض یہ ہو کہ ناگہانی غلطی بھی کبھی کبھی نتیج امراض ہوتی ہو **زبان کا**
چھوٹا ہونا کبھی یہ حالت اسوجہ سے پیدا ہوتی ہو کہ جو رباط زبان نیچے سرے پر زبانکے اور کنارہ پر اسکے واقع ہو وہ متصل ہو جاتا ہو پس آدمی کو طاقت
زبانکے بقدر معتدل پھیلانیکی نہین رہتی ہو اور کبھی بسبب تشنج کے زبان چھوٹی ہو جاتی ہو **علاج** تشنج کے سبب سے جو چھوٹا ہو جانا زبانکا عارض ہو اسکے علاج مین
تو بہت تفصیل سے باب تشنج عام مین بیان ہو چکا ہو. اور رباط کے کوتاہ ہو جانے سے اگر زبان چھوٹی ہو جاے اسکا علاج یہی ہو کہ اس رباط کو یہی کنارہ کی
طرف سے کاٹ ڈالین اور زاج کو مپکر یعنی موضع مقطوع کی مالش کرین تاکہ خون بند ہو جاے کاٹنے کی مقدار محتاج الیہ اس رباط کیواسطے بس یہی ہو ورنہ
اطلاق اور روانی کیواسطے اسیقدر کاٹنا اس رباط کا کافی ہو کہ زبان حنک اعلی تک پہنچنے لگے اور منھ سے باہر بھی جسوقت نکالین نکل سکے اگر یہ
ڈر ہے اس رباط کے کاٹنے پر خون وغیرہ کے زیادہ نکلنے سے خواہ کسی اور خوف کیوجہ سے جرات نہو جائز ہو کہ رباط کے نیچے ایک سوئی مین ایک ڈورا ڈالکر
پہنچا دین کہ اسکی رگڑ سے رباط مذکور چھل چھل کر جدا ہو جاے مگر اس ترکیب کے ستعمال تک عضو مذکور پر ادویہ کاویہ کو لگاتے رہین اور اسکا بھی لحاظ
پر ضرور ہو کہ جو عروق زبانکے نیچے ہین انکی حفاظت بھی کرتے رہین ایسا نہو کہ انکو قطع کا گزند پہونچے اور خون مفرط کا سیلان ہو جاے **اورام لسان** زبان
مین بہت سے اورام حارہ پیدا ہوتے ہین اور اورام بلغمی اور اورام ریحی اور اورام صلب اور سرطانی بھی پیدا ہوتے ہین اور علامات جملہ اقسام کے
ظاہر ہین اور بآسانی معلوم ہو سکتے ہین اگر ان علامات کو خیال کیا جاے جو علامات اورام عام مین بیان ہو چکے ہین کبھی زبان مین ورم سموم اور زہر کے
کھانے پینے سے بھی ہو جاتا ہو مثلًا قطر اور افیون کے ستعمال سے **علاج** اورام حارہ کا علاج اولًا تو فصد کرنی چاہیے اور اسہال اور یہ طریقہ ورم زبان مین
نے کرانے سے بہتر ہو اور مشیر بدون فصد کرنے اس رگ کے جو زیر زبان ہو ستغنا علاج سے نہین ہوتی اور ناچار کرنی ہی پڑتی ہو. اور بعد تنقیہ کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ابتدائے مرض میں عصارۂ کاسنی خواہ عصارۂ کاہو منہ میں رکھنا چاہیے خواہ عصارۂ کاہو اور عصارۂ عنب الثعلب کو منہ میں رکھیں۔ دودھ جو ترش
ہو جائے اور گلاب یا جس پانی میں گلاب کا پھول جوش دیا ہو اور انار کے چھلکے یہ بھی بہت نافع ہیں۔ زبان کی مالش خرخ رطب سے بہت نافع
ہے جب ان تدبیروں سے ورم تحلیل نہو یا نضج پیدا نہو آخر میں منضجات محللہ کی حاجت ہوگی کہ انسے غرغرہ تیار ہو مثلاً شہد اور دودھ یا جوشاندہ اصل السوس یا
خواہ جوشاندہ بیخ سوسن اور حلبہ خواہ طبیخ زبیب اور رازیانہ۔ ایارج فیقرا کے استعمال سے مادہ غلیظ فم معدہ سے بآسانی دفع ہو جاتا ہے۔ غذا بھی ایسی ہی
تجویز کرنی چاہیے جو منضج اور محلل ہو جیسے کرنب خواہ تنہا خواہ روغن کنجد کے ہمراہ۔ اگر ورم پک جائے اور ریم پڑ جائے اسوقت قوابض کو منہ میں رکھنا
چاہیے جیسے طبیخ سماق اور آس اور عدس اور برگ زیتون اور شراب عفص ورم نضیج کو ایک مرہم (جو عصارۂ عنب الثعلب و روغن گل اور عدس مقشر اور گل سرخ سے
بنایا جاتا ہے) بھی مفید ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ ورم نرم منتہی ہوا ہے بھی یہ مرہم مفید ہوتا ہے پھر اگر ورم حار اپنے منتہی کو پہونچ گیا ہو بیخ رازیانہ کو جلا کر ورم پر
لگا دینا چاہیے ایسے ہی ورموں میں اور بعض اورام حارہ جنمیں غلظ مادہ ہو اس دوا کے ذریعہ سے سعوط دلاتے ہیں زعفران ایارج فیقرا ہر واحد ایک جزو
کافور اور مشک ہر واحد ثلث جزو شکر طبرزد ڈیڑھ جزو ان سب دواؤں سے مرکب دو دانگ لیکر شیر دختر میں گھولکر سعوط کریں۔ جالینوس نے ذکر کیا ہے
کہ ایک آدمی شصت سالہ کی زبان میں بہت بڑا ورم پیدا ہوا اور اسکا سن قابل فصد کھلوانے کے نہ تھا لہذا میں نے فصد پر جرات نہ کی اور قوقایا اسے
پلایا اور میرا ارادہ ہوا کہ اسکی زبان کو ضمادات باردہ سے خوب سالتھیر دوں کہ زبان چھپ جائے اور یہ ارادہ میرا شب کے وقت ہوا تھا لہذا ایک
طبیب نے برودت وقت کو خیال کرکے میری تجویز سے مخالفت کی شب کو جو وہ سو گیا خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ عصارۂ کاہو منہ میں رکھ لے
اسنے ایسا ہی کیا بالکل صحیح ہو گیا اور ورم زائل ہو گیا لیکن باوجود خواب میں دیکھنے کے پھر بھی اس بیمار نے مجھ سے بھی پوچھ لیا تھا اور میں نے اسے اجازت
دی تھی کہ اس دوا کو استعمال میں لائے اور موافق میرے مشورہ کے اسنے استعمال کیا تھا۔ اگر ورم مذکور میں صلابت ہو اسوقت تلطیف تدبیر کرنی ضرور ہے
اور غذائے جید الہضم دینی چاہیے اور اخلاط غلیظہ کا ایارجات کبار سے استفراغ کرنا چاہیے جو ابواب سابقہ میں مذکور ہو چکے اور غرغرہ ایسے ملطف کا
استعمال درکار ہے اور طبیخ حلبہ اور حلبہ کا نضیج جسمیں حب الغار اور زبیب خستہ برابر اور دو بھی شریک ہو استعمال کرنا چاہیے۔ عورتوں کا دودھ اور مادہ شتر اور
بکری کا دودھ منہ میں بھرنا چاہیے اور جوشاندہ خرمائے خشک اور انجیر کا نبیذ شیریں اور رب عنب الثعلب اور عسل خیار شنبر کے ہمراہ دینا چاہیے اور ہمیشہ
تلیین طبیعت کی ایارج فیقرا اور خیار شنبر کے ذریعہ سے کرنی چاہیے **کلام کرنے میں خلل کا ہونا** اس بارہ میں بعض امور ضروری تو ہمنے استرخائے
زبان کے باب میں بیان کر دیے ہیں اور اب اسوقت ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ خرس یعنے گونگا ہونا اور ازین قبیل اور آفات جو بولنے میں پیدا ہوتے ہیں
کبھی یہ آفات بسبب کسی آفت دماغ کے پیدا ہوتے ہیں اور اس عصب کے مخرج میں جو زبان تک آیا ہے اور زبان کی حرکت اسی سے متعلق ہے آفت
پیدا ہونے سے کلام کرنے میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی یہ آفت نفس شعبہ میں ہوتی ہے۔ اور سبب خلل کا یا تشنج ہے یا تمدد خواہ تصلب یعنی سختی یا استرخا یا [illegible]
ہونا رباط کا خواہ کوئی زخم مندمل ہو کہ اسی رباط میں تنگی ہو جائے اور گرہ پڑ جائے اور کبھی یہ خرابی رطوبت سے بھی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے
اور کبھی یبوست سے پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی آفت کلام کرنے میں اورام اور قروح سے پیدا ہوتی ہے جو زبان میں عارض ہوں خواہ اطراف زبان میں کبھی
یہ آفات کلام میں بعد سرسام کے پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ فضول دماغ سے اعصاب کیطرف دفع ہوتے ہیں اور حمیات حارہ میں انکا عروض بسبب شدت
تجفیف کے ہوتا ہے اور زبان پر خشکی کے ساتھ لاغری اور تشنج بھی ہوتا ہے مگر یہ قسم کمتر واقع ہوتی ہے اور یہ اقسام آفات عرضیہ سے ہیں اصلی نہیں ہیں کبھی
آفت کلام میں بسبب عضل حنجرہ کے ہوتی ہے جسوقت کہ ان عضل میں تمدد ہو کسی قسم کا یا استرخا انمیں پیدا ہو کبھی آدمی کو اول امر میں تصویت اور آواز نکالنا
متعذر ہوتا ہے اسلیے کہ تصویت سے عضل صدر اور حنجرہ کی تحریک میں تعنیف اور دشواری پیدا ہوتی ہے کہ اس دشواری اور ناگواری کی برداشت آدمی
نہیں کر سکتا ہے پھر پہلے پہل جب کوئی لفظ بولتا ہے اور کوئی کلمہ پورا ادا کر لیتا ہے اسکے بعد پھر آسانی ہو جاتی ہے اور بے تکلف کلام کرنے لگتا ہے ایسے آدمی کو
چاہیے کہ زور سے کلام کرنے پر آمادہ اور مستعد نہو بلکہ آہستگی سے بولنا شروع کرے جب عادت اسکی کلام کرنے اور بولنے کی پڑ جائیگی پھر کلام کرنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اُسے آسان ہو جائیگا اور سہولت سے کلام کرنے میں خوگر ہو جائیگا جتنے اسباب آفت تکلم کے یہاں مذکور ہوے اوپر کے ابحاث میں انکے علاج کا بیان گذر چکا ہو اور بعد سرسام کے جو خلل تکلم میں عارض ہوا اسکو فصد اُن دونوں رگوں کی جو زبان کے نیچے ہیں بہت نافع ہو **ضفدع لسان** ایک غدہ بہت بشکل مینڈک کے ہو سرخ اور سبز ہم رنگ سطح زبان اور اُن رگوں کے جو زبان میں ہیں پڑتا ہو اسیوجہ سے اسکو ضفدع یعنے مینڈک کہتے ہیں اور سبب اسکی پیدائش کا ایک رطوبت لزجہ ہوتی ہو **علاج** واجب ہو کہ پہلے استفراغ اسپر ادویۂ اکالہ جنمین قوت تحلیل اور تقطیع کی ہو لگائیں اور وہ ادویہ جو بشدت خشکی پیدا کرتے ہیں جیسے نوشادر اور سرکا اور نمک اور زنگار سے مالش کرین اور پھٹکری سے اگر ایسے ادویہ سے برآمد کار نہو ادویۂ حادہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے دواء بارون اور دواے سقارات اور دواے بعض رطب جو قرابادین میں مذکور ہونگی استعمال کرنا فصد کا زیر زبان اور ادویۂ قلاع کا بھی ایسے وقت ضرور ہو جب اس سے زوال مرض نہو ناچار نشتر کا ایسے علاج کرنا پڑیگا قابل ستائش کے دوا اس مرض کی یہ ہو کہ صعتر فارسی اور پوست انار اور نمک کو لیکر اس لڑکے کی زبان پر ملین جسکے ضفدع لسان پیدا ہوا ہو کہ فوراً زائل ہو جاتا ہو مجربات سے یہ دوا ہو کہ زاج سوختہ اور سورنجان کو سپیدی بیضہ ملا کر زبان کے نیچے رکھو **حرقت لسان** زبان میں سوزش حرارت باطنی کے سبب سے ہوتی ہو جو فم معدہ میں ہو یا دماغ میں اور وہ حرارت اتنی نہو کہ تپ پیدا کرے یا بسبب تناول اشیاء حریفہ اور اشیاء تلخ یا شور خواہ شیرین کے خواہ ایسی چیز جو پیاس بہت پیدا کرے اور ان اسباب سے زیادہ اور قوی اسباب جیسے حمیات حادہ اور اورام باطنہ کہ وہ بھی سبب حرقت لسان کے ہوتے ہیں **علاج** مجمل علاج تو یہ ہو کہ اس مرض کا جو شاکی ہو خصوصاً وہ شخص جو کسی اور مرض میں مثل تپ وغیرہ کے مبتلا ہو اور زبان کی سوزش بھی ہو اسکو چت لیٹنے سے منع کرنا چاہیے اور اس سے روکنا ضرور ہو کہ ہر وقت منھ کھلا رکھے اور التزام کرے منھ میں ان گولیوں کے رکھنے کا جو تخم تربوز اور ککڑی اور کھیرا اور کدو اور ترنجبین اور نشاستہ وغیرہ سے بنائے گئے ہیں اور جستہ آلوے بخارا اور تمر ہندی اور شکر حجاز کو منھ میں رکھے اور لعابات معلومہ اور عصارات مرطبہ کو منھ میں ڈالا کرے اگر کوئی خلط لزج بھی ہمراہ حرقت لسان کے ہو روغن مناسب زبان پر لگا دیا کرے بعد ازان متعہد اور پابند ہو جاے کہ سر میں اور مقام فم معدہ کے تدہین کیا کرے اور مضمضہ ادہان اور موم روغن سے اور لعابات اور عصارات سے اور پرندون کی چربی سے کیا کرے بعض اطبا پودینہ سے بھی اس مرض کا علاج کرتے ہیں **شقوق لسان** زبان پھٹ جانے کا علاج یہ ہو کہ لعاب اسبغول کو منھ میں رکھے اور جرعہ جرعہ پینا اسکا بھی مناسب ہو اور اکارع یعنے پایہ جانوران اور بیضہ نیمبرشت غذا میں اختیار کرے مجربات میں سے یہ ہو کہ کھیرے کے کاٹنے میں دونوں ٹکڑے کے رگڑنے سے جو کف پیدا ہوتا ہو اسے ہمراہ سپستان کے استعمال کرے **ولع لسان** بڑے بڑے شگاف جو زبان میں پڑ جاتے ہیں کبھی اورام لسان جو عظیم ہوں انکی وجہ سے اور کبھی خوانیق کے تولد سے اور قوت طبیعت اور ارادہ زبان کو واسطے کشادہ کرنے مجری نفس کی جا بجا سے ترفیدہ کر دیتی ہو **بثور فم** اکثر جو بثور اور دانہ منھ میں نکلتے ہیں حرارت اطراف معدہ سے اور سر سے اور بخارات حارہ سے ہوتے ہیں اور کبھی حمیات میں یہ دانہ منھ میں نکل آتے ہیں بعض لوگوں نے براہ تجربہ یہ بھی کہا ہو کہ اگر حمیات حادہ میں سیاہ دانہ منھ میں پڑ جائیں اسکے دوسرے روز بیمار مر جائیگا۔ مفردات ادویہ میں سے جو ابتداے بروز میں بثور فم کو نافع ہو بشرطیکہ تبرید اور تجفیف اسکی منظور ہو یہ ہیں اہلیلہ اور مازو اور تخم گل اور نشاستہ اور ثمرۃ الطرفا اور رشیان ماميثا اور جلنار اور کتیرا اور صندلین اور گل سرخ اور طباشیر اور سماق اور عدس اور گل ارمنی اور رمان اور انار کے اقماع یعنے پونڈی جو ٹوپی کی شکل نکلتی ہو اور جفت بلوط اور قیمولیا اور فوفل اور عصارات باردہ مثل عصارہ کاہو اور کوکو اور عصی الراعی اور خرفہ اطراف شاخہاے نرم انگور کا عصارہ اکثر لڑکوں کے منھ کے دانے شکر طبرزد اور کافور سے اچھے ہو جاتے ہیں ادویہ حارہ جنکی حاجت آخر علاج میں پڑتی ہو جیسے مامیران اور دارشیشعان خصوصاً جوز بوا اور سعد اور زعفران اور جوز السرو اور لسان الثور عاقرقرحا قرنفل اور فوتنج اور سک۔ ادویۂ قذرہ یعنے گندہ اور بدبو میں سے کتے کی لیدی ہو۔ جو بثور متقرح ہو جاتے ہیں انکے علاج میں زرنیخ کی بھی ضرورت ہوتی ہو بثور غلیظہ کے علاج میں طبیخ دارشیشعان ایک اوقیہ عروق نصف اوقیہ مامیران چہارم اوقیہ صبر دو درہم زعفران ایک مثقال مجرب ہو اسی طرح وہ جوشاندہ جسمیں قرنفل اور جوز بوا دارشیشعان جملہ اجزا ہموزن ہوں اور قریب قریب اوزان کے جوش دیا ہو جب دانہ پک کر ریم پڑنے لگے اسوقت

HAKEEM SHOUKAT ALI

لعابات کا استعمال واجب ہو جیسا کہ لعاب تخم کتان اور تخم مرو اور شاہسفرم اور تخم خطمی ادویہ بزور خود بھی ہمراہ دقیق شعیر کے اور شیرا دہ خرتنہا خواہ ہمراہ کسی شے کے انھین بزور مذکورہ سے کبھی حاجت جوشاندہ تخم کتان اور انجیر کی ہوتی ہو کہ آمین روغن زرد اور آرد نخود اور نعناع اور حلبہ بھی داخل ہو بعض مصلین اطبانے ذکر کیا ہو کہ شبو رقم کے علاج مین اس سے بہتر کوئی دوا نہین ہو کہ دہن اذخر کو نیم گرم منھ مین رکھے **قلاع اور قروح خبیثہ** قلاع ایک قرحہ ہو جو منھ کی اوپر باکی جلد مین پڑجاتا ہو اور اسکے ساتھ انتشار عروق اور اتساع یعنے کھلا رہنا منھ کا بھی ہوتا ہو اور لڑکو نکو یہ مرض اکثر عارض ہوتا ہو بلکہ اکثر یہ بیماری اگر ہوتی ہو تو انھین کو عارض ہوتی ہو دودھ کی خرابی سے جسکو وہ پیتے ہون خواہ دودھ کا ہضم معدہ مین بری طرح سے ہوتا ہو ہر ایک خلط اخلاط اربعہ کے فساد سے قلاع پیدا ہوتا ہو اور رنگ سے اسکی شناخت کرنی چاہیے سپید رنگ کی بلغمی ہو اسکی پیدائش بلغم شورسے اکثر ہوتی ہو اور زرد رنگ قلاع صفراوی ہو اور اسکی سوزش دیگر قروح صفراوی سے زیادہ اور شدید ہوتی ہو۔ اور سیاہ رنگ کی پیدائش مادہ سوداوی سے ہوتی ہو اور سرخ احمرناصع کے مادہ دموی سے سب سے زیادہ خبیث اور بدقلاع سوداوی ہو بعض قسم اسکی ایسی ہوتی ہو کہ زیادہ سرائت ہو اور بعض قسم مین سکون زیادہ ہوتا ہو کبھی قرحہ کے ہمراہ ورم بھی ہوتا ہو اور کبھی تنہا قرحہ ہوتا ہو۔ جو قرحہ سطح دہن مین پڑیگا بہت جلد پھیل جائیگا۔ اسلیے کہ منھ مین حرارت ہر وقت رہتی ہو اور جلد منھ کی نرم ہو اور ہر وقت تر رہتی ہو۔ جالینوس کی عادت ہو کہ جبتک قرحہ دہن کے سطح جلد مین رہے اسکا قلاع نام رکھتا ہے پھر جب وہ قرحہ متاکل اور متعفن ہوا اور اندر تک ہو نچا اسکا نام قلاع نرکھے گا بلکہ اسے قروح خبیثہ مین شمار کریگا۔ اور یہی قروح ایسے ہین جو محتاج ادویہ کاویہ کے ہین کبھی جب بارش کی کثرت ہوتی ہو قلاع کی پیدایش زیادہ ہوتی ہو اور حمیات وبائیہ مین بھی یہ مرض زیادہ ہوتا ہو **علاج** پہلے اس خلط کا تدارک کرین جسکے غلبہ سے مرض قلاع پیدا ہوا ہو اور تمام بدن سے اسکا استفراغ کر ڈالین اگر غلبہ اسکا زیادہ ہو۔ بعد اسکے اس رگ کی فصد کھولین جو زیر ذقن ہو اور خصوصًا فصد چار رگ کی اسلیے کہ جملہ امراض دہن مین چار رگ کی فصد مفید ہو جو چار اور بادی ہون بعد اسکے ادویہ نشریہ یعنے جلد پر لگانیوالی جو بار بار مذکور ہو چکین لگائین ہان مگر اتنا خیال اور بھی ضرور کرنا چاہیے کہ جو قلاع کہ قوی ہو اور اسمین رطوبت اور صدید بکثرت ہو اسکا علاج قوی دوا سے کرین اور جو قلاع درجہ اوسط پر ہو اسمین ادویہ معتدل التاثیر اور ضعیف اور خفیف مین ادویہ ضعیفہ کا استعمال کرین جب قروح استخوان تک پہونچ جائین اسوقت زیادہ قوت کی ادویہ کی حاجت ہو جیسے فلدفیون اقاقیا کے ساتھ کل ادہان سے اجتناب واجب ہو حتی کہ زیت بھی نہ لگایا جائے انقاط او چیدہ کرلینا ادویہ قلاع کا اور ام باردہ اور حارہ کی دواؤن سے ممکن ہو جنکو ہم نے باب اول مین بیان کر دیا ہو۔ جو قسم قلاع کی سرخ رنگ کی ہی ہو اسکے لیے مناسب ترین ادویہ ابتدا مین وہ اشیا ہین جنمین تھوڑا سا قبض اور تبرید ہو بعد اسکے دوائے محلل درکار ہو اور جس قلاع کی سرخی زردی آمیز ہو اور شقرت لون کی اسمین نظر آئے اسکے علاج مین تبرید کا زیادہ لحاظ ہے اس قسم کے علاوہ اور اقسام ابتدا مین انکا علاج مجفف اور مجلی دوا سے ہوتا ہے کہ اپنی کیفیت معتدلہ سے یہ دونون اثر پیدا کرے پھر دوائے مجفف اور محلل قوی کی ضرورت ہو اور سن مریض کی رعایت جملہ اقسام قلاع اور جملہ تدبیرات مین ضرور ہو لڑکون کے معالجہ مین دوا کا ضعیف ہونا پر ضرور ہو اور دودھ کی اصلاح مقدم ہو اور سن اور عمر لوگ جوان ہون خواہ بڈھے انکے واسطے دوائے قوی درکار ہو۔ لڑکون کو بیشتر فقط غذا کے استعمال سے نفع ہو جاتا ہو اور اگر وہ محض شیرخوارہ ہون وہی غذائے نافع مرضعہ کو کھلانی چاہیے جو دوائے قلاع حار کیواسطے لائق ہو جیسے تھوہ کے ساگ کو چبانا یا عدس اور سرکہ اور جملہ اقسام حرام مغز کے جب آب بہ سے ملا کر مستعمل ہون خصوصًا اونٹ اور گوسالہ کے حرام مغز کو اور سیب ترش یا نام اسطرح ناشپاتی اور زعرور یعنے آلوچہ اور بہی اور عناب و اطراف انگور اور خبازی بستانی سوکھی ہوئی اور آرد عدس اور آرد ترنج ان سب سے قوی تر وہ ذرور ہو جو مازو اور طباشیر اور گل سرخ اور اقاقیا وغیرہ سے بنایا جائے۔ ماسیران کا جب قوابض کے ہمراہ استعمال کیا جائے عجیب قوت اسمین ہو اور کافور کی منفعت قلاع مین زیادہ ہو۔ بارد قسم کی قلاع کی ادویہ حالیہ خفیفہ خصوصًا بلغمی قلاع پر ان ادویہ کو لگانا چاہیے اور محللات جنمین قوت تحلیل کی زیادہ ہو اور تجفیف بھی کرین خصوصًا قلاع سوداوی مین جیسے آرد کرسنہ اور شہد ہمراہ تلخہ سنگ پشت نرینہ کے زیادہ نافع ہو خصوصًا واسطے لڑکون کے جب سرکہ ملا کر استعمال کیا جائے اور قلاع خبیث کیواسطے زاج اور سرکہ اور اگر قلاع اور قروح خبیثہ سڑنے اور روات مین زیادہ ہون سرقت زنگار

فصد چار رگ مفید امراض دہن [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہمراہ قلقطار اور مازو اور میفختج کے یا مازو اور شب ورگلنار ہموزن اقراص موں سا اور کل طرح اطیقون ہمراہ کسی عصارہ قابضہ کے جیسے عصارۂ انگور. اور شیر کیا واسطے اکثر قسام قلاع کے شب اور مازو دونوں پسے ہوئے جیسے ذرور پیا جاتا ہو اور مثل غبار کے باریک ہو کہ منھ میں نرم نرم اسکی مالش کیجاے. ازوجملہ قسام قلاع کو جو خبیث ہو نافع ہو خصوصًا جب سرکہ اور نمک میں پختہ کیا جاے اور لڑکونکے قلاع میں اسکی کلی کرائی جاے منہا دمازریون کو خاصیت ہو قلاع ردی میں اور یہ دوا دو یہ مشترکہ سے ہو جملہ اصناف قلاع کیواسطے اسیطرح بستان افروز. مازنخالی اور وردی سوختہ بھی اسیطرح ہو. قلاع سوداوی اور سیاہ رنگ کا قلاع اسے نفع کرتی ہو یہ دوا کہ سرکہ میں زبیب خستہ برآوردہ اور مانیسون کو ملا کر طلا کریں. پھر اگر ورم بھی ہمراہ قلاع کے ہو اس مرہم کا استعمال کریں آب باورج ایک سکرجہ روغن گل نصف سکرجہ عدس نصف سکرجہ زعفران دو مثقال ان سب کو ملا کر مرہم تیار کریں **کثرت بزاق اور لعاب کی** اور فنید میں منھ سے رطوبت کا زیادہ برآمد ہونا کبھی یہ بات کثرت حرارت اور رطوبت سے خصوصًا رطوبت معدہ سے پیدا ہوتی ہو اور کبھی تنہا غلبہ حرارت سے جیسے کہ روزہ دار کے منھ سے پانی بہت چھوٹتا ہو اور جو شخص غذا میں کمی کرے اور جو شخص کہ اسے غذا بہم نہ پہونچے ہر وقت اسکے منھ سے پانی چھوٹتا ہوتا اینکہ جب کچھ کھالے اسوقت آمد بزاق کی رک جاتی ہو. اور کبھی برودت اور بلغم کی زیادتی سے بھی بزاق کی زیادتی ہوتی ہو **علاج** اگر حرارت کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو واجب ہو کہ اول فصد باسلیق کی کھولیں اور رب حامضہ اور فواکہ باردہ اور زنبیذ جو کہنہ نہو آمیں بہت سا پانی ملا کر استعمال کریں اور گوشت کے سبک اقسام جیسے گوشت بزغالہ اور طیر کا گوشت غذا میں تجویز کریں اور ہمیشہ سلاقات قابضہ جو عدس اور سماق وغیرہ سے تیار کیے جائیں استعمال کریں اور اگر برودت اور بلغم سے کثرت بزاق کی ہو ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ قے کا استعمال اسی طور سے کریں جو طریقہ ہم بیان کر چکے ہیں اور یہ دوا استعمال کریں ایارج فیقرا دو درہم مع ہندی دو دانگ انیسون نانخواہ ہر واحد ایک دانگ سکنجبین عنصلی خواہ سکنجبین بزوری ملا کر استعمال کریں اور اسکے بعد جوارشات اور تریاقات اور جوارشات حارہ کا استعمال کریں غذا ایسے مریض کی چوزہاے گرم جو اقادیہ اور خردل اور ثوم ڈالکر پختہ کریں اور رات کو کعک ہمراہ مری نحلی کے اسکے بعد آب گرم جرعہ جرعہ کر کے پلایا جاے اور سوائے مسواک کرے معاجات جیدہ اور مشترکہ سے یہ ہو کہ ہر روز ایک درہم لحم جرجیل کا سنی تازہ کے ساتھ تناول کریں اسکے بعد اطریفل صغیر کو استعمال کریں اور ہمیشہ مسواک دیر تک کرتا رہے میں نے موش بریان کا امتحان کیا اسے نافع پایا خصوصًا صبیان کیواسطے **ماکولات کی بدبو کو دور کرنا** بعض قسم کے ماکولات کے کھانے کے بعد منھ سے بد بو آنے لگتی ہو اس بدبو کے دور کرنیکے واسطے سداب کا چبانا یا برگ علیق کا جو ایک خار دار درخت ہو مفید ہو اور اسکے بعد خل عنصل سے مضمضہ کرنا اور سعد اور زرنباد کو منھ میں رکھنا **منھ سے خون نکلنا** اگر منھ اور منھ کی جلد سے آمد خون کی ہو اسکا علاج ان قوابض سے کریں جو باب شبور میں مذکور ہو چکے اور شاخہاے انگور اور زرم زرم کو لیں اسکی بکا کر جوشاندہ کے طور سے پلانا بہت مفید ہو اور اگر آمد خون کی کسی اور جگہ سے ہو اسکے علاج اور تدبیرات کیواسطے ہمنے جداگانہ ایک باب بلکہ چند ابواب تجویز کیے ہیں **بخر یعنے گندہ دہنی** بعد اس مرض کا یا تو مسوڑہ ہو یا وجہ کسی قسم کے عفونت پڑجانے یا کوئی استرخا جو لثہ میں پیدا ہوا کوئی عفونت بیخ دندانمیں پیدا ہو خواہ وہ عفونت خود جوہر دندان کی ہو. جو بخر کی قسم کہ اسکا مبدا لثہ اور مسوڑہ ہو اسکے علاج میں ہمیشہ دانتونکا پاک کرنا اور دھونا انکا سرکہ اور پانی سے کرنا چاہیے اگر یہی تدبیر کافی ہو جاے تو کیا اچھی بات ہو اور اگر اس سے برآمد کار نہو بلکہ عفونت کی زیادتی ہو اسوقت بعد دھونے اور پاک کرنے دانتون کے ثمرۃ الطرفا اور عاقرقرحا اور سداب اور ساذج اور عود اور مصطگی اور پوست اترج اور قرنفل کو چبانا چاہیے اور لثہ پر مر اور صبر وغیرہ رکھنا لازم ہو اور خل عنصل سے مضمضہ کرنا اور انیسون کی مالش طلا (جو ایک قسم کی شراب ہو اور جسکو عجم میفختج کہتے ہیں) اور نبیذ شیرین کا ملنا. پھر اگر اس سے بھی زیادہ مرض قوی ہو موبزج کی مالش کریں اور رال جو صبح کو نہار اور باسی منھ میں اسکی مالش ہوتی ہے. پھر اگر عفونت اس سے زیادہ ظاہر ہو اور بخوبی اسکا ظہور ہو جاے اسوقت زاج سوختہ ایک جزو اور بیخ سوسن اور زعفران نصف جز شہد میں ملا کر قرص تیار کریں اور اس قرص کا استعمال کریں اور اسکے بعد فقط سرکہ سے مضمضہ کریں یا سرکہ میں گلاب کی آمیزش کریں یا اس سے زیادہ قوی دوا کو اختیار کریں وہ دوا یہ ہو کاغذ سوختہ تین درہم زرنیخ اڑھائی درہم سک ورساق اور زنجبیل اور فلفل سوختہ اور اقراص فلدفیون ہر واحد دو درہم

ان ادویہ سے دلوک یا سفوف تیار کریں اور یہی تنہا اگر استعمال کیجائے عفونت کو دور کر دیتی ہے اور سڑا ہوا سوڑھا کاٹ کر گرا دیتی ہے اور گوشت عمدہ پیدا کرتی ہے مجربات ادویہ میں سے اقاقیا اور زرنیخ اصفر زرنیخ احمر نورہ شب سرکہ ملا کر قرص تیار کریں اور قرص کو ماء العسل خواہ طبیخ ابہل میں پیکر استعمال کریں اگر عفونت خاص جوہر دندان میں ہو ایسی دوا یہ ہو کہ اگر کنارہ اور طرف میں چھپل نہ جائیں اور سوہن وغیرہ سے ریت کر اسکو دور کر دیں اور اگر دانت کی جڑ تک پہنچگئی ہو اس دانت کو اکھڑوا ڈالیں اور اگر اسکے ہمراہ استرخاء لثہ بھی ہو یعنی سوڑھے کے گوشت میں استرخا پیدا ہوا ہو اور یہی امر سبب حدوث عفونت کا ہو اسکا علاج وہی بندش ہے جسکو ہم باب استرخاء لثہ میں بیان کرینگے پھر اگر خلط صفراوی معدہ خواہ جلد میں متعفن ہو گئی ہو اسکے لیے خوبانی تازہ سے زیادہ نافع کوئی چیز نہیں ہے جو نہار اور پیاسی منہ کھلائی جائے اسی طرح خربوزہ اور گھیرا اور شفتالو پھر اگر خوبانی و شفتالو تازہ دستیاب نہو تو خشک اور سوکھے ان دونوں کو سب کو پانی میں بھگو دیں خصوصاً سوکھی ہوئی خوبانی کو اور نقوع اسکا نہار منہ پلائیں ستو شکر کے ہمراہ استعمال کرنا بھی اسکو مفید ہے اور برف کا پانی اور حبوب صبر جسکو ہمنے قراباذین میں ذکر کیا ہے انکا استعمال۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ غسال اخلاط ہو اور تبرید کرے اور تحلیل تصفرا ہو جائے اور اگر خلط بلغمی ہو پہلے قے کا استعمال کریں اور ایارجات جو بلغم کا تنقیہ معدہ سے کرتے ہیں اور امراض معدہ کے ابواب میں انکا ذکر ہے استعمال کریں اور پھر اطریفل صغیر اور زنجبیل مربی اور جوارشات کا استعمال خصوصاً اور غذا میں مطبخات یعنے پکائی ہوئی چیزیں اختیار کرنی چاہییں اور زیادہ پانی پینے سے احتیاط کرائی جائے اور فواکہ اور بقول کو کیسر ترک کرے۔ اور تلخ لکڑی کی مسواک کی مداومت رہے جیسے اراک اور زیتون منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ دوا ہے کہ صبح کو برگ آس اور ہموزن اسکے زبیب خستہ برآوردہ برابر ایک جوزہ کی مقدار میں تناول کریں یا بقدر جوز السرو اور ابہل زبیب کے ساتھ حب صنوبر بھی ان لوگوں کو نافع ہے اور حب فوفل بھی اسی طرح اور اسکا نسخہ یہ ہے فوفل اور قرنفل خولنجان ہر واحد نصف درہم مشک کافور ہر واحد ایک دانگ عاقرقرحا ایک درہم صبر تین درہم رائی ایک درہم طلاء جو ایک قسم کی شراب ہے اسکے ذریعہ سے گولیاں تیار کریں ادویہ بسیطہ مجربہ کندر اور عود ہندی اور قرفہ اور پوست اترج اور گل سرخ کافور صندل قرنفل کبابہ مصطگی بسباسہ جوز بوا بیخ اذخر اور ارمال جو ایک لکڑی شبیہ بیخ کے ہوتی ہے اور راسنہ اظفار الطیب قاقلہ تلخ مشک برگ اترج اور سنبل نارمشک زنجبیل اور تمام ادویہ جو نقشہ جات ادویہ مفردہ میں مل سکتے ہیں اور گوندھنے کے ادویہ جنمیں انکے قرص وغیرہ تیار ہوں میبہ اور میسوس اور عصارہ اترج ہے منہ کا کھلا رہ جانا اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ منہ کھلا رہ جاتا ہے تو سبب یہ ہوتا ہے کہ بڑی بڑی سانس لینے کی ضرورت اور حاجت ہوتی ہے کسی التہاب و بھڑک کیوجہ سے جو اندر اعضائے نفس کے ہوتی ہے یا تنگی اور خناق کیوجہ سے منہ کی یہ کیفیت ہوتی ہے یا عضل فک میں ضعف آجاتا ہے اسوقت سوتے وقت وہ عضلہ اپنا فعل اچھی طرح نہیں کرتا ہے یہ کیفیت منہ کی امراض حادہ میں نہایت ردی ہے۔ زبان کے رنگ سے استدلال کرنا اسکے بیان کے مناسب اور مقامات ہیں یعنے جسوقت ہم امراض حادہ کا بیان کرینگے

فن ساتواں دانتوں کے احوال کا بیان

اور اس فن میں ایک ہی مقالہ ہے۔ اوپر معلوم ہو چکا کہ ہم نے دانتوں کی تشریح اور منافع کو فن کلیات میں بیان کر دیا ہے اسی جگہ انکو دیکھنا چاہیے اور یہ بھی معلوم رہے کہ دانت بھی اسی قسم کی ہڈی ہیں جنمیں حس موجود ہے اور وہ حس ایک عصب دماغی سے آتی ہے جو نرم اور لین ہے جب دانت کو کوئی الم اور اذیت پہونچائی جائے ضربان اور اختلاج جو کبھی انمیں عارض ہوتا ہے محسوس ہوتا ہے اور بیشتر ایک حکہ اور دغدغہ سا معلوم ہوتا ہے کبھی دانتوں میں امراض چندمیں سے کوئی ایک مرض عارض ہوتا ہے جیسے استرخا اور قلق اور انقلاع اور نتو اور جوہر دندان میں تغیر لون پیدا ہوتا ہے خواہ زردی سی دانت کے اوپر جم جاتی ہے اور تآکل اور تعفن اور تکسر بھی دانتوں میں عارض ہوتا ہے اور اوجاع شدیدہ اور حکہ بھی انمیں ہوتی ہے اور کبھی ضرس کا مرض پیدا ہوتا ہے اور یہ مرض ایک قسم اوجاع دندان سے ہے اور سبب اسکے شیرین اور ترش چیز چبانے سے عجز پیدا ہوتا ہے اور سرد اور گرم چیزوں سے ضرر پہونچتا اور تھوڑی دیر تک بھی ان دونوں اشیاء کا منہ میں رکھنے کو گوارا نہ کرنا خواہ ایک کا یہ بھی پیدا ہوتا ہے کبھی مقدار میں دانتوں کے تغیر بالطبع پیدا ہوتا ہے کہ دانت بڑھ جاتا ہے طول میں خواہ اقطار ثلثہ میں بڑا ہوتا ہے یا گھس کر باریک ہو جاتا ہے اور صغیر ہو جاتا ہے کبھی دانتوں میں ایک قسم کا ورم پیدا ہوتا ہے اور کچھ عجب نہیں ہے اسلیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر جو چیز نمو کو بذریعہ نمو دینے غذا کے قبول کرے یعنے جس چیز مین غذا پہونچے اور اسکے پہونچنے سے وہ مقدار مین بڑھے تو کیا بعید ہو کہ اسی شے مین قبول نمو د بوجہ فضول کے بھی پیدا ہو اور اگر دانت قابل مواد ناقذہ کے نہوتے اور وہ مادہ غذائی مقدار مین دانتونکو زیادہ نہ کرتا تو سبزی اور سیاہی (جو عوارض مواد ناقذہ سے ہو) اسکو بھی قبول نکرتے اور یہ سبزی اور سیاہی فقط نفوذ فضول سے دانتونمین پیدا ہوتی ہو **مترجم کہتا ہو** اس مقام پر شیخ نے دانتونکے جوہر مین ورم پیدا ہونے کا ثبوت دیا ہو اور خلاصہ استدلال یہ ہو کہ جب دانت قبول غذا کر کے نمو پاتے ہین اور بڑھتے ہین تو مادہ ورمی جو منافی طبیعت ہو اسے بھی قبول کرنا کیا دشوار ہو یعنے اگر غذا کا نفوذ دانتونمین مسلم ہو تو نفوذ فضول منافی طبع کا ضرور ہو سکیگا اسلیے کہ قابلیت نفوذ کی ثابت ہو گئی اور جملہ اعضاے بدنی جنمین حلول حیات ہو انکا یہی طرز ہو کہ جو عضو غذاے ملائم کو قابل ہو وہ فضول غیر ملائم کی بھی قابلیت نفوذ رکھتا ہو اب رہا ثبوت اس امر کا کہ دانت بذریعہ غذا کے نمو پاتے ہین اسکو شیخ نے یون ثابت کیا کہ اکثر دانت کا رنگ سبز خواہ سیاہ ہو جاتا ہو اور حامل الوان جوہر غذائی ہو یعنے عرض کا کسی شے مین سرایت کرنا بدون سرایت اور نفوذ معروض کے محال ہو مثلاً شیرینی مزہ کی کسی شے مین ہو اور جوہر حلو مین نہو ایسا نہین ممکن ہو پس لازم ہوا کہ جوہر غذا جو معروض اور حامل خضرت اور سواد ہے وہ بھی دانتونمین نفوذ کرتا ہو اور اس استدلال سے کبرے دلیل اول ثابت ہو گیا **متن** دانتونکی خلقت خدانے ایسی کی ہو کہ ہمیشہ قابل نمو اور زیادتی کے ہین اور یہ نمو اور زیادتی دانتونمین اس مصلحت سے تجویز کی گئی کہ رگڑنے اور پیسنے سے جسقدر دانت گھس جائین اسکا بدل نمو اور زیادتی مقدار سے پیدا ہوتا رہے اور یہانتک دانتونکے بڑھنے اور نمو پانے مین حکمت بالغہ الٰہیہ کا اہتمام ہو کہ اگر کوئی دانت از خود گرجاے خواہ اکھاڑ ڈالا جاے اسکے مقابل اور محاذی جو دانت ہوتا ہو وہ طول مین بڑھ جاتا ہو اور یہ طول مین زیادہ ہونا اسوقت ہوتا ہو کہ زیادتی تو اس دندان محاذی مین ہوتی ہو مگر ان سحاق اور پیسنے کے مقابل نہو سکے یہی جاننا ضرور ہو کہ دانتونکے مزاج پر کبھی بذریعہ لثہ کے استدلال کیا جاتا ہو کہ صفراوی اور دموی ہین یا سپید لغمی یا سرخ دموی یا کمودت اور سواد کے ہونے سے دانتونکا مزاج سوداوی ہو **حفظ اسنان** جس شخص کو اپنے دانتونکی سلامتی اور حفاظت مطلوب ہو اسکو لازم ہو کہ آٹھ چیزونکی رعایت کرے (۱) پے درپے غذا اور طعام اور شراب کے معدہ مین فاسد ہونے سے احتراز کرے اور وہ شے کھانے پینے مین اختیار نہ کرے جو قابلیت فساد کی رکھتی ہے جیسے دودھ اور مچھلی نمک سود خواہ صحنا جو ایک قسم کی نانخورش مچھلی سے بنائی جاتی ہو خواہ بسبب سوء تدبیر کے وہ غذا اگرچہ قابل فساد نہو مگر فاسد ہو جاے چنانچہ اپنی جگہ پر اس سوء تدبیر کا بیان ہو چکا ہو (۲) زیادہ صراوا اور خوگری قے کرنے پر نہ کرے خصوصاً جو شے کہ بذریعہ قے کے برآمد ہو وہ ترش ہو کہ اس سے بھی دانتون کو ضرر پہونچتا ہو (۳) گوندا اور چپکتی ہوئی شے کے چبانے سے بھی احتراز کرے خصوصاً وہ شے اگر شیرین ہو جیسے ناطف اور انجیر چسپندہ (۴) سخت چیز کا دانتون سے توڑنا اس سے بھی احتیاط کرے (۵) مضرسات اور دردی اور کرکری چیزونکے منھ مین ڈالنے سے احتیاط کرے (۶) بہت سرد اور زیادہ گرم اشیا کے استعمال سے احتیاط کرے خصوصاً زیادہ سرد چیز سے (۷) دانتونکے مانجنے اور صاف رکھنے مین تو ہمیشہ مصروف رہے مگر اتنی زیادہ صفائی جو عمور کو مضر ہو یعنے جس سے گوشت درمیانی دانتون کا کٹ جاے خواہ رگڑ جاے اس سے پرہیز کرے کہ اس مبالغہ سے دانت کی جڑ نکل آتی ہو خواہ دانت ہل جاتے ہین (۸) ان چیزون سے اجتناب کرے جو بالخاصیت دانتونکو مضر ہین جیسے کراث کہ شدید ضرر دانتونکو اور لثہ کو اس سے پہونچتا ہو اسیطرح اور جملہ اشیا جو مفردات ادویہ مین مذکور ہین مسواک کرنا درجہ اعتدال پر واجب ہو لیکن اتنی زیادتی نہ کرنی چاہیے کہ چمک دانتونکی اور انکی آبداری جاتی رہے اور دانتون کو آمادہ قبول نوازل پر کرے اور قابلیت قبول ان ابخرہ کی پیدا کرے جو معدہ سے صعود کرتے ہین اور اسقدر زیادہ مسواک کرنے سے خطرہ دانتونکے گرجانیکا ہو اور جب درجۂ اعتدال پر مسواک کا استعمال کیا جاے موجب تقویت دندان و عمور کے ہوگا اور بخر اور بدبو کو دور کرتا ہو اور طیب نکہت پیدا کرتا ہو افضل ترین اقسام مین لکڑیون کے واسطے مسواک بنانیکے وہ لکڑی ہو جسمین قبض اور تلخی ہو سوتے وقت ہمیشہ تدہین دندان کا التزام کرے اگر تبرید مطلوب ہو روغن گل وغیرہ اور اگر تسخین منظور ہو روغن بان اور ناردین سے تدہین کرے اور کبھی دونکے ملانے کی حاجت ہوتی ہو اولی یہ ہو کہ پہلے شہد کی مالش کرے اگر دانتونمین برودت کا خلل ہو یا شکر کی مالش کرے اگر مزاج اسنان کا مائل بحرارت ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

کیطرف ہو یا حرارت کی کمی ہو یہ دونون ادویہ جامع فضائل اور اوصاف محمودہ کے ہین جلا اور تغریہ اور تسخین اور تنقیہ سب کچھ انسے حاصل ہوتا ہی مگر لیکن بہ نسبت شہد کے یہ اوصاف کم ہین۔ طبرزد کو پیسکر اور شہد ملا کر اگر مالش کیجاے جلا اور تنقیہ اور ہمواری لثہ پیدا کریگا اسکے بعد پھر روغن کا ملنا بطور مذکور لازم ہو صحت دندان کی حفاظت اس سے بھی ہوتی ہو کہ مہینے مین دو مرتبہ مضمضہ کرے اس پانی سے جسمین بیخ ینبوع کو جوش دیا ہو کہ یہ دوا بہت عمدہ ہے اور جو اسکا استعمال ہمیشہ کرے درد دندان سے محفوظ رہیگا اسیطرح سری خرگوش کی جلا کر اسکا منجن ملنا اسیطرح نمک کو شہد ملا کر اور جلا کر استعمال کرنا یا بدون جلاے ہوے اور جلایا ہوا زیادہ مفید ہو اور لازم ہو کہ نمک اور شہد کو ملا کر گولی باندھلے اور ایک کپڑے مین رکھ کر دانتونکو اس سے ملے اسیطرح ترس سے دانتونکو ملنا اسیطرح شب یمانی مین کسیقدر مرکی ملا کر خصوصا اگر پھٹکری کو سرکہ ملا کر جلا دیا ہو جب دانت ان ادویہ سے مل لیے جائین اسکے بعد شہد کی مالش کرنی ضرور ہو یا شکر کی بعد ازان ادہان سے دلک کرنا چاہیے جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ہو اگر دانتونپر نزلہ گر رہا ہو سوقت منہ مین جوشاندہ اشیاء قابضہ کا رکھنا ضرور ہو اور ہمیشہ پھٹکری اور نمک جلا کر اسپر چھڑکتا رہے

بیان عام علاج دندان اور ادویہ مناسب دندان کا

ادویہ جو دانتونکے لیے چیدہ ہوئی ہین انمین بعض ادویہ تو حافظ صحت ہین اور بعض ادویہ سے علاج امراض دندان کا کیا جاتا ہو اور چونکہ جوہر دندان کا یابس ہو پس جو دوا کہ حفظ صحت دانتون کی کرے اور انکو اکثر کیفیت مناسب پر مزاج اصلی کیطرف پھیر لاے وہی درکار ہو کہ وہ دوا مجفف ہو مگر خواہ سرد ادویہ کی تو اسوقت ضرورت ہوگی جب مزاج دانتونکا ایک کیفیت سے منحرف ہو کر دوسری طرف پہونچے۔ ادویہ مناسبہ جو مصالح دندان کے لائق ہون وہی ہین جو تجفیف کے ساتھ حرارت اور برودت مین معتدل ہون جو دوا دانت کے واسطے درکار ہو وہ مجفف ضرور ہوتی ہو سوا اس دوا کے جو دانتونمین بضرورت کسی مرض اور عارضہ کے مستعمل ہو کہ اسکا اسی کیفیت پر ہونا چاہیے جو مقتضاے مرض اور عارضہ کا ہو پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ دوا سے مجفف بارد یابس بھی ہوتی ہو اور حار یابس بھی ہوتی ہو افضل دوا جو دانتونکے واسطے درکار ہو وہی دوا ہو جسمین تجفیف اور نشف رطوبت واسطے جلا دینے کے ہو اور جو فضول دانتون کیطرف دفع ہون انکو باعتدال تحلیل کردے اور جو مادہ دانتونکی طرف کھچتا ہو اسے روکے مجففات باردہ خواہ مائل بہ برودت ایسے ادویہ ہون جو تعفن پس پیدا نہ کرین اپنی ترشی خواہ عفوصت کیوجہ سے جیسے انگور خام اور حماض اترج اور وہ ادویہ سک اور کافور اور صندل اور گل سرخ اور تخم گل اور گلنار دم الاخوین طرفا اور مازو کہربا اور رسوتی اور فوفل آرد جو اور ریشہ درخت توت برگ طرفا بیخ حماض ادویہ حارہ خواہ مائل بہ حرارت کی دو قسمین ہین ایک تو وہ جنکی حرارت اصلی اور ذاتی ہو دوسرے وہ جنکی حرارت مکتسب اور کسی دوسری شے سے حاصل ہوئی ہو اصلی حار دوا جیسے نمک سوختہ اور شیح سوختہ اور سعد کوفی اور عاقرقرحا اور دارچینی زوفا فقاح اذخر ثمرۃ الفلفل اور انسے قوی تر پوست بیخ کبر اور عود اور مشک اور برسیاوشان گرم کی ہوئی اور سوختہ اور مر اور ابہل اور ساذج اور شاخ گوزن سوختہ اور غیر سوختہ اور فودنج اور خاکستر فودنج اور مصطگی اور زجاج سوختہ اور بورق کی خاکستر زراوند مدحرج اور خاکستر پوست چوب انگور اور خاکستر خرگوش کے سری کی اور جہینگے سر کی جو ادویہ حار بقوت مکتسبہ ہین یعنے حرارت کو دوسری چیز سے حاصل کرتے ہین جیسے خاکستر مازو کی اور اگر مازو جلا کر سرکہ مین بجھائین معتدل حرارت اور برودت مین ہوگا یا خاکستر چوب انگور اور خاکستر قصب سوختہ اور ازین قبیل اور چیزونکی خاکستر معتدل ادویہ جیسے شاخ گوزن سوختہ جب دھو ڈالی جاے یا جوز دلب یعنے چنار جو درخت صنوبر کا ہو بعض ادویہ وہ ہین جو ترکیب دینے سے تیار ہوتے ہین جیسے آرد جو کو نمک اور سرکہ مین گوندھا جاے بعد اسکے جلایا جاے اور چھوارا قطران مین گوندھکر جلایا ہوا کہ خاکستر ہو جاے اور پھر اسپر میوسن کو چھڑکین مجرب منجن یہ بھی ہے شاخ گوزن سوختہ دس درہم برگ سرو دس درہم جوز دلب سلم بیخ بنطافلیون یعنے سنبھالو کی جڑ دس درہم برسیاوشان سوختہ پانچ درہم گل سرخ زنبیہ ہر آوردہ تین درہم نرم نرم پیسکر سنون تیار کرین **سنون آخر** شاخ گوزن سوختہ اور کزمازج اور سعد اور گل سرخ اور سنبل الطیب ہر ایک ایکدرہم طلح اندرانی چہارم درہم کا اسکا منجن تیار کرو۔ ابواب آیندہ مین اور بہت سے منجن ہم بیان کرینگے اور بہت سے نسخہ جات سنون کے قرابادین مین مذکور ہین اور اب ہم ابتداے بیان علاج کرکے کہتے ہین کہ دانتون کا علاج مجففات سے کرنا ہی علاج صحیح ہو چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور مسخنات اور مبردات سے علاج کرنا انکی حاجت بروقت انحراف شدیدہ کے حد اعتدال سے ہوتی ہے اور ادویہ مخصوصہ دندان یا منجن کے اقسام سے ہین یا چبانے کی دوائین یا لطوخات اور لیپ کے اقسام سے ہین جو دانتون پر خواہ جبڑے پر لگائی جاتی ہین اور یا مضمضہ کے اقسام سے ہین یا دلوکات یعنے مالش کرنیکی ادویہ اور بعض ادویہ ایسی جو منہ مین دیر تک بھری رہتی ہین اور بعض اقسام کمادات یعنی سینک کرنیکی دوا اور بعض کادیات مین اور قالعات اور بخورات اور سعوطات اور قطورات جو کانمین ٹپکائے جاتے ہین اور استفراغات جو مادہ کو فصد اور حجامت سے نکالدین یا قرب مواضع اسی طرح بعض ادویہ اسنان محللہ ہین اور بعض مبردہ اور بعض مخدرہ اور مخدرات جسوقت دانتونکے علاج مین مستعمل ہون خطرہ بہت کم ہوتا ہے مگر کثرت انکے استعمال سے اکثر جوہر دندان فاسد ہوجاتا ہے اسیطرح ادویہ شدیدۃ التحلیل اور جو بشدت تسخین پیدا کرین کہ انکا استعمال شدت ضرورت مین کرنا چاہیے جیسے حنظل اور خربق اور قثاء الحمار وغیرہ اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہے کہ زیادہ مسخن اور محلل دوا اور اسیطرح ادویہ مخدر اندر شکم کے نہ جانے پائین اکثر دانتونمین کسی باریک برمہ وغیرہ سے سوراخ کرنیکی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مادہ موذی نکل جاے اور دواے استعمال شدہ قعر دندان تک پہونچ جاے۔ سرکہ اگرچہ مضر ہے لیکن ادویہ مسخنہ اور مبردہ دونو مین پڑتا ہے مبردہ مین تو اسواسطے سرکہ پڑتا ہے کہ بذات خود سرکہ تبرید پیدا کرتا ہے اور نفوذ اچھی طرح کرتا ہے اور ادویہ مسخنہ مین بغرض نفوذ کے ڈالا جاتا ہے اور بھی اس غرض سے کہ بوجہ تقطیع کے معین تحلیل پر ہوتا ہے۔ اور جو ضرر رسانی سرکہ کی نسبت دانتونکے ہے اسوقت کہ جب ہمراہ ادویۂ مذکورہ کے مستعمل ہو نہین ادویہ کی آمیزش سے اسمین کمی ہوتی ہے **اوجاع اسنان** یہ بھی جاننا چاہیے کہ دانتونمین درد کبھی ہی سبب سے پیدا ہوتا ہے جو کہ جوہر دندانمین موجود ہوتا ہے جیسا کہ ہمنے نفوذ فضول کو جوہر دندانمین ثابت کردیا ہے اور کبھی ایک سبب موجع اور درد پیدا کنندہ اُس عصب مین پیدا ہوتا ہے جو بیخ دندانمین ہے۔ اور ان دونون اقسام مین تفرقہ کرنا اور تمیز کرنی ایک کی دوسرے سے اکثر معالجین کو دشوار ہوتی ہے حالانکہ دونون قسم کے علاج کا طریقہ الگ الگ ہے اسباب اوجاع دندان یا سوء مزاج سادج بارد ہو خواہ گرم ہو یا خشکی جو بے غذائی سے پیدا ہوتی ہے جسطرح مشائخ مین ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے اور سوء مزاج رطب انمین بجز اسکے درد کا ہو نہین سکتا چنانچہ اپنے مقام پر معلوم ہوگا۔ یا سوء مزاج مذکور ہمراہ کسی مادہ کے یا ریح کے ہو کر سبب درد دندان کا ہوتا ہے اور مادہ یا تو بسبب کثرت مقدار کے درد پیدا کرتا ہے یا بوجہ غلظ کے یا بوجہ حدت کے۔ اور کبھی مادہ نفس جوہر دندان مین ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی مادہ اکال ہوتا ہے اور کبھی دود یعنے کرم پیدا کرتا ہے مبدا مادہ کا یا معدہ ہے یا سر ہے۔ یا دونون مقام۔ اور اگر تمام بدن ایسے مادہ سے پر ہو اسوقت بھی دانتونکی طرف مادہ نہین دونون طرف سے آئیگا۔ کبھی درد دانتونمین حمیات حادہ سے پیدا ہوتا ہے بسبیل مشارکت کے سوء مزاج جیسے جب کسی کرم خوردہ اور نادرست دانت مین خواہ اسکے نیچے درد پیدا ہوا اور ضربان بھی ہو اس دانت کی جڑ مین فضلہ خام موجود ہوگا پہلے ورم اور درد کا علاج کرکے بعد ازان اس دانت کو اکھیڑ ڈالو **علامات** خوب تامل کرکے ملاحظہ کرنا چاہیے کہ درد دندان کے ہمراہ ورم لثہ بھی ہے یا نہین خواہ اطراف لثہ مین ورم ہے۔ اگر ورم لثہ مین ہو اسوقت اکثر یہی حکم کرنا چاہیے کہ سبب مرض نفس دندانمین نہین ہے اسیطرح اگر لثہ کے دبانے سے درد ہوتا ہے جب بھی وہی حکم کرنا چاہیے اور اگر ورم لثہ مین نہو اسوقت سبب مرض یا نفس جوہر دندانمین ہے یا اس عصب مین جو بیخ دندان پر ہے پھر اگر ورم خواہ تاکل خود دندانمین محسوس ہو تو مادہ اسی مین ہوگا اسیطرح اگر درد کا امتداد اور پھیلاؤ طولین دانت کے ہوتا ہے جب بھی مادہ جوہر دندانمین ہے اور اگر الم کا احساس غور اور اندرون کیطرف ہو اسوقت معلوم کرو کہ مادہ عصبۂ مذکورہ مین ہے جو بیخ دندانمین پہونچا ہے خصوصاً اگر درد عمود اسنان تک پھیلا ہو یا فک اور جبڑے تک پہونچتا ہو اور مثل ضرس کے محسوس ہو مزاج حار خواہ بارد پر دانتونکے استدلال انھین علامات سے کرنا چاہیے جو ہمنے اوپر بیان کردیے ہین اور یبوست مزاج کی ظہور اور پتلی ہونے سے دانت کے اور قلق جو دانتونمین ہو پہچاننا چاہیے اور ریحی درد کی شناخت یہ ہے کہ درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے اور تمدد اسمین پیدا ہوتی ہے اور مادہ غلیظہ سے جو درد ہوگا وہ ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوگا بدون اسکے کہ حرارت یا برودت ظاہر ہو اور خلط حادہ سے جو درد ہوگا دموی خلط ہو یا صفراوی اسمین ایذا بسرعت ہوگی اور وجع یعنے درد جلد جلد اوٹھے گا اور سوئیان سی ہر وقت چبھتی ہونگی اور رنگ کا تغیر مشابہ رنگ خلط کے ہوگا اور حرارت حادہ بروقت چھونے اور لمس کرنیکے پیدا ہوگی۔ اس امر کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

شناخت کہ یہ خلط معدہ سے آتی ہو یا دماغ سے یون کرنی چاہیے کہ امتلا دماغ مین ہو یا معدہ مین اگر سبب وجع اور درد کا لثہ مین ہو اور کھیڑنا دانت
کا کچھ علاج کافی نہوگا بلکہ او کھیڑنے کی حاجت نہوگی اور اگر درد خاص دانت مین ہوگا او کھیڑنے سے دور ہو جائیگا۔ اور اگر عصبہ مین ہوگا کبھی اکھیڑنے
سے دور ہو جائیگا اور کبھی نہ دور ہوگا اور جب زائل ہوگا اسکا سبب یہی ہوگا کہ طبیعت خواہ دوا جو خادم طبیعت ہو ایسے مادہ کو جسکی تحلیل مطلوب ہے
ایسی وسیع جگہ مین پائیگی جو وسیع اور کشادہ ہو اور پہلے وہ مادہ گھٹا ہوا اور محبوس دانت مین تھا اب کہ جگہ وسیع اس مادہ کے پھیلنے کی ملی اور طبیعت نے
بذریعۂ اعانت دوا کے اسکی تحلیل کردی لہذا درد زائل ہوگیا **علاج** اگر یہ درد بشرکت کسی عضو کے ہو ابتداے معالجہ تنقیہ سے اسی عضو مشارک کے
کرنا چاہیے فصد کرنے سے تنقیہ مناسب ہو خواہ اسہال کے ذریعہ سے اور اسہال ایارج فیقرا اور شحم حنظل یا سقمونیا یا انقوحات اور غرغرہ جو سر کا
تنقیہ کرتے ہین اگر مادہ سر مین ہو اور اگر لثہ مین ورم محسوس ہو اور عمور دندانمین فصد سے ابتداے علاج کرین اور اسہال سے بقدر قوت اور حسب
شرائط مندرجہ بالا۔ اور جملہ اقسام ورم عصارات مبردہ اور سلاقات وغیرہ کو منہ مین رکھین اور انہین مبردات مین کسیقدر کافور شریک کرین جو بافراط
قابض نہو جائین اور شیر رونگل اور طبلگی خواہ زیت انفاق یا روغن آس اسپر انحصار کرنا کافی ہوتا ہے اور نبیذ زبیب کہنہ اور رونگل جو خام ہو بھی
نافع ہوتا ہے اسطرح کہ نبیذ کو روغن مذکور مین خوب طرح جوش دین اور منہ مین رکھین بعد ان تدبیرات کے رفتہ رفتہ محللات منضجہ کے استعمال کو تجویز
کرین اور لحاظ رہے کہ محللات قوی ہین سے کوئی مقدار اندر شکم کے نہ جانے پاے اور استفراغ مادہ مین بھی بتدریج اور رفتہ رفتہ اہتمام کرین کہ نفس عضو
سے استفراغ اسطرح کرنا چاہیے کہ دانت کی جڑ پر جونک لگائین یا اس رگ کی فصد کرین جو زیر زبان ہے خواہ حجامت زیر لحیہ کی کرین۔ اگر درد مین
شدت ہو لازم ہے کہ عاقرقرحا او کافور بیخ دندان پر چسپان کرین اور جب کھل جاے پھر چسپان کرین اور اگر درد کی شدت بڑھ جاے افیون
اور رونگل کی اکثر حاجت ہوتی ہے مگر جسقدر افیون کے لگانے سے بچاؤ ہو سکے اور جسقدر بچانا ممکن ہو اسکا ترک ہی اولی ہے بلکہ انضاج مادہ کی طرف
استعمال اور توجہ کرنا چاہیے اگر سبب خود دانت مین ہو یا عصبۂ مذکورہ مین اور وہ سبب مادہ نہو بلکہ سوء مزاج ہو اسکا علاج ان ادویہ دندان سے
کرنا چاہیے جو ضد مخالف اسی سبب کے ہون پھر اگر سوء مزاج او ضعف دندان کا یہ سبب ہو کہ کسی گرم شے کو دانت سے کاٹا ہے پہلے کسی روغن بارد
کی کلی کرنی چاہیے جو نیم گرم ہو پھر اسی روغن کو بارد بالفعل کرکے مضمضہ کرین۔ اور اگر کسی سرد چیز کے کاٹنے سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا ہے ادہان حارہ
جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور زردی بیضہ کو بریان کرکے گرم گرم اسکو دانت سے کاٹنا یا گرم روٹی کو دانت سے کاٹنا اور یہ دونون تدبیرین
دونون قسم کے سوء مزاج حار اور بارد مین نافع ہوتے ہین پھر اگر سبب سافج یبس او خشکی ہو نہ مادہ او چربی بط کی مالش کرنی نافع ہوتی ہے۔ اور اگر سبب
درد کا کوئی مادہ ہے کسی قسم کا کیون نہو حاد مادہ ہو یا غلیظ یا کثیر ہو استفراغ مادہ بقدر اسی مادہ کے ضرور ہے اور ابتدا مین ایسی دوا جو تبرید پیدا کرے
اور رادع ہو جمیع اقسام مین اختیار کرنی چاہیے اگرچہ ایسی دوا مادہ حارہ مین اختیار کرنی زیادہ تر واجب ہے اور مادہ غلیظ کمتر اسکا استعمال
کرنا چاہیے رادعات قویہ مین سے او خصوص مواد کے بارہ مین شب سوختہ جو سرکہ مین بجھائی جاے اور اسیقدر نمک دونون اچھی طرح پیسکر استعمال
کرین بعد اسکے شراب سے مضمضہ کرین۔ ردع مادہ کے واسطے مازو ہمراہ سرکہ کے بھی صلاحیت رکھتا ہے اگر مادہ حاد اور تیز ہو عصارات مبردہ سے
علاج کرنا چاہیے مگر انکی تعدیل مین تدبیر کامل کرلینی چاہیے اگر یہ علاج مفید نہو تحلیل مادہ کی فکر کرین خواہ مخدرات کے استعمال سے سکون درد
مین پیدا کرین اور اگر مادہ کثیر ہو ابتداے علاج جو اوپر مذکور ہو چکا ہے کرکے تحلیل مادہ کی فکر کرین۔ اولی یہ ہے کہ اگر مضمضہ سرکہ سے کیا جاے
تو رونگل اسمین ضرور شریک کرین اسلیے کہ سرکہ اکثر بعد جذب فضول کے رطوبات صلبیہ کو بھی جذب کرتا ہے اور اکثر محللات کے ہمراہ ادویہ قابضہ کی بھی حاجت
ہوتی ہے اسلیے کہ عضو او فنا یعنی دندان یابس المزاج ہے۔ اگر سبب مرض کا ریح فقط ہو اسوقت علاج ان محللات سے کرنا چاہیے جو اب مذکور ہونگے
خصوصا سکبینج اور وقنہ او حب حرمل۔ ادویہ محللہ کا استعمال اس درد دندانمین ہوتا ہے جسکا مادہ محتاج تحلیل کا ہو انمین سے چند مضمضہ ایسے ہین
جنکو دیر تک منہ مین رکھنا لازم ہے جیسے سرکہ کہ اسمین پوست انار جوش کیا ہوا سرکہ کہ اسمین حنظل جوش دیا ہو کہ یہ قوی ہے اور نافع ہے اور اگر بعد

HAKEEM SHOUKAT ALI

ظاہر ہو شراب اور زرنباد اور عاقرقرحا اور پوست کبر اور پوست صنوبر اور فودنج برگ دلب اور جعدہ اور پوست جعدہ ہمراہ سرکہ کے اسی طرح
ورق غار اور شلم اسیطرح لکڑیان اور دنخل لسن کے ہمراہ عاقرقرحا کے یا سرکہ جسمین کندش ڈالی گئی ہو کہ انکو منھ مین دیر تک رکھین یا عاقرقرحا اور
ثمرۃ الطرفا سرکہ ملاکر یا مرزنجوش خشک شدہ یا بیخ کبر یا بیخ قثا، الحمار خواہ اسی کا عصارہ اور سرکہ یا بیخ مذکورہ اور حرمل دونون سرکہ مین جوش دین یا بیخ
کو سرکہ مین پختہ کرین۔ وجع ضربانی کیواسطے طبیخ مازو سے خام سرکہ مین یا انکو سرکہ مین خواہ طبیخ بیخ ہمراہ سرکہ کے خواہ شاخ گوزن نخل عنصل مین جوش دین
یا سکنجبین مین جوشاندہ تیار کرین۔ ادویہ محللہ مین سے غرغرہ ہائے مناسب تیار کرین انھین ادویہ سے از قبیل یہ دوا ہے کہ زبیب جبلی اور ثوم کو پانی
مین جوش دیکر غرغرہ کرین اور دیر تک منھ مین رکھین کہ لعاب کثیر برآمد ہو۔ انھین ادویہ مین سے مضوغات یعنی چبانیکے ادویہ ہین کہ وہ بھی ادویہ مذکورہ
سے بنائے جاتے ہین۔ اور منجملہ مضوغات کے ایک نسخہ یہ ہے کہ فودنج کوہی اور عاقرقرحا اور فلفل بعض اطبا سرکہ انکو زبیب کے ساتھ گوندھین اور گولیان
بناکر ایک ایک گولی کو چبائین۔ انھین ادویہ مین سے لطوخات ہین اور طلا کرنیکی ادویہ اور لصوقات اور ضماد جو ادویہ محللہ مشہورہ سے بنائے جاتے ہین اور
فراہم کرنا انکے اجزا کا ایسی شے سے ہوتا ہے جو لسدار ہو اور قوام چسپان رکھتی ہو جیسے شہد اور قطران یہ ادویہ دانت پر ملے جاتے ہین خواہ اسی پر چسپان
کر دیتے ہین یا بیخ دندان پر رکھ دیتے ہین۔ مجرب یہ دوا ہے کہ مغز خستہ خوخ اور نصف وزن اسکے فلفل لیکر قطران سے ملاکر دانت پر ملین یا اسپر چپکا دین خواہ
تنہا زیت کا لطوخ تیار کرین یا حلتیت کا فقط لطوخ کرین خواہ انجبزیا یا اسطخان یا شوسطیحان یا شونیز کو پیسکر زیت ملاکر لطوخ تیار کرین۔ یہ بھی مجرب
دوا ہے کہ مر اور فلفل اور عاقرقرحا اور میویزج اور زنجبیل ہر واحد ایک جزو بورہ ارمنی ڈیڑھ جزو نرم نرم پیسکر دانتونپر اور لثہ پر مالش کرین کہ اس دوا سے
خوب نفع ہوتا ہے کبھی بجیہ خطمی اور بابونہ اور شبت اور حلبہ تخم کتان ہمراہ طبیخ شبت یا روغن شبت کے ضماد کیا جاتا ہے۔ جالینوس نے کہا ہے یا گمان کیا ہے
کہ جگر سام ابرص کا اگر اس دانت پر رکھا جائے جسمین درد ہو خواہ متاکل ہو فوراً درد ساکن ہو جائیگا۔ انھین ادویہ مین سے کمادات ہین جو خارج سے
مستعمل ہوتے ہین لیکن انکا استعمال یا قبل از طعام کرنا چاہیے دو گھنٹہ پہلے اور بعد طعام کے چار گھنٹہ کے بعد اور اس دوا کی حاجت شدت درد مین
ہوتی ہے جیسے نمک اور باجرہ سے سینکنا خواہ زیت گرم خواہ موم گداختہ سے تکمید کرنی اور کبھی فقط گرم رکھنے کی غرض سے پے درپے سینکتے جاتے ہین
تاکہ مادہ اسی طرف کھنچ کر آجائے۔ پھر جب کنپٹی اور داڑھی کے مقام پر ورم آگیا اور دانت کا ٹھہر جاتا ہے خصوصاً اگر اسوقت روغن جوش کردہ سے دانت
کو داغ دین انھین ادویہ مین سے کاویات جو داغ کرنیکی تدبیر مین کام آتے ہین جیسے زیت کو بعض ادویہ محللہ مذکورہ کے ساتھ جوش دین خواہ تنہا زیت
کا استعمال کرین یا سلہ یعنے جوالدوز لیکر گرم کرین اور اسی زیت مین ڈبوئین اور کسی انبوبہ دست کے اندر جوالدوز کو رکھکر اس دانت تک پہنچائین
جسمین درد ہو رہا ہو اور داغ اسی سے لگادین اور جو گوشت اور دانت وغیرہ گرد مین اس دانت کے ہین جسکو داغ دینا منظور ہو انپر موم خواہ اور
کوئی چیز گوندھی ہوئی لگا دین تاکہ ایذا حرارت اور گرمی کی دوسری جگہ نہ پہونچے اور اس تدبیر کا نفع اسوقت زیادہ ہے جبکہ مادہ خاص جوہر مین دانت
کے زیادہ ہو کبھی ایسے ہی انبوبہ مین روغن کو جوش دیکر اور احتیاط مذکورہ دربارہ حفاظت عمور اور لثہ وغیرہ کے لحاظ کیے ہی انبوبہ مین نکالتے
ہین۔ زیت زیادہ تر مناسب ہے بہ نسبت اور ادہان کے اور بیشتر حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ دانت مین کسی برما وغیرہ سے باریک سوراخ کرین
تاکہ ادویہ کاویہ کا اثر اچھی طرح پہونچے اور نفوذ دوا کا بخوبی ہو اور جب معالجات مذکورہ سے کچھ فائدہ نہو۔ دانت کو کسی مسلہ یعنے جوالدوز سے
گرم کرکے داغ دیتے ہین اور چند مرتبہ داغ دیتے ہین یہانتک کہ درد مین سکون ہو۔ انھین ادویہ سے دلوکات ہین کہ وہ بھی ادویہ بالا سے مرکب کیے
جاتے ہین سونٹھ ہمراہ شہد کے دلوک جید ہے ایضاً سرکہ اور نمک اور شحم حنظل۔ اور سرکہ اور عاقرقرحا انھین ادویہ سے دخن اور بخورات بھی مرکب ہوتے
ہین اور بہتر یہ ہے کہ قمع مین دوا بھر کے دھونی لیجائے اور دنگیردان وغیرہ کے ذریعہ سے دھونی کا اثر اچھی طرح پہونچے گا۔ کبھی یہی بخورات ادویہ محللہ
جیسے آب قثا، الحمار اور عصارہ بیخ چقندر اور رطبہ اور آب مرزنجوش سے تیار ہوتے ہین۔ انھین ادویہ مین سے قطورات جو اسی کانمین ٹپکائے جاتے
ہین جو قریب درد کے ہو مثلاً یہی سعوطات بطور قطور کے کانونمین ٹپکائے جائین خواہ عصارہ کبر تر و تازہ۔ اور انھین ادویہ مین سے حشو یعنے بھرنے کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوائین اگر دانت مین گڑھا پڑ گیا ہو اور سبب درد کا وہی تاکل ہو لیکن ضرور ہو کہ نرمی کیجاے اور بہت زیادہ دوا کہ ناگوار ہو نہ بھرین ورنہ درد مین زیادتی ہوگی اور وہ دوا جیسے سک ہمراہ سعد کے یا ہمراہ مصطگی کے اور اس سے قوی تر حلتیت ہمراہ کبیکج کے یا کلونجی زیت مین پسی ہوئی یا فلفل اور زردی سوختہ یا فربیون اور عاقرقرحا یا دوا سے مغز خوخ اور فلفل سے پُر کرین جو اوپر مذکور ہو چکی ہو اور حار قسم مین درد کی باردات اور بارد قسم مین ادویہ حارہ کو پُر کرین بعض ادویہ مین سے قلوعات ہین کہ انکے واسطے ایک باب جداگانہ ہم تجویز کرتے ہین اور قلوعات یعنی اکھیڑنے والی ادویہ کا استعمال اسیوقت جائز ہو جب درد خود دانت ہی مین ہو اور کسی وقت جائز نہین ہو۔ ادویہ مخدرہ کبھی تحلیل کے طریقو مین کسی طریقہ پر استعمال ادویہ مخدرہ کا ہوتا ہو مگر اولیٰ یہ ہو کہ بطور لطوخ بالصوق یا حشو کے استعمال کرین علاوہ بران بطور مضمضہ اور بخورات کے بھی ادویہ مخدرہ کا استعمال ہوتا ہو از انجملہ یہ دوا ہو بزرالبنج اور افیون میعہ سائلہ اور قنہ ہر واحد دو درہم فلفل حلتیت شامی ہر واحد ایکدرہم شیرۂ انگور ملا کر شیاف تیار کرین اور جس دانت مین درد ہو اسپر رکھین یا افیون اور جند بیدستر ہموزن لیکر ایک حبہ خواہ دو حبہ روغن گل ملا کر کان مین ٹپکائین جسطرف درد ہوتا ہو یا لطوخ بیخ بیروج ایسی چکدار شے مین بنائین جو کہ گرفت کر سکے یا تبخیر اور دھونی اسطرح سے دین جنکا بیان اوپر ہو چکا ہو بزرالبنج یا طلیخ بیروج سے تنہا خواہ بیخ اور شراب ملا کر اور منہ مین بھی اسی کو رکھین کبھی ہلانے مین بھی مخدرات کو اختیار کرتے ہین جیسے فلونیا کہ اسے مریض درد دندان پی بھی لے اور کسیقدر منہ مین بھی رکھ سو جاے کہ مرض مین اسکے صحت اور درد مین سکون پیدا ہوگا منجملہ ایسے مخدرات کے جو بلا اذیت اثر کرین برف سے سرد کیا ہوا پانی جو بہت زیادہ سرد ہو جاے منہ مین رکھنا اور پھر جب اسکی برودت کم ہو جاے اور پانی بدلکر رکھنا یہانتک کہ دانت سن ہو جاے اور درد مین ضرور سکون پیدا ہوگا اگرچہ ابتدا مین رکھنے کے ساتھ درد مین زیادتی ہوگی مگر تھوڑی دیر کے بعد سکون اور آرام ضرور پیدا ہوگا **ہلتا ہوا دانت** کبھی دانت مین بسبب کسی مادہ کے سقطہ اور ضربہ وغیرہ سے حرکت پیدا ہو جاتی ہو یعنے دانت اٹک کر ہلنے لگتا ہو اور کبھی ایک ایسی شے پیدا ہوتی ہو جو اس عصب کو ڈھیلا کر دیتی ہو جس سے دانت کی استواری قائم تھی اور باوجود ہلنے کے دانت اپنی پوری مقدار پر موٹا اور تر و تازہ ہوتا ہو اور دبلا نہین ہوتا ہو کبھی جنبش دندانین کسی تاکل کیوجہ سے پیدا ہوتی ہو جو مناہت دندانین ہوتا ہو کہ اسی تاکل کیوجہ سے مناہت مین وسعت پیدا ہوتی ہو یا دانت باریک ہو جاتا ہو اس سبب سے کہ انمین سے کوئی مقدار کم ہو جاتی ہو یا درزون اور ریخو مین رخنہ اور سوراخ پڑ جانے سے دانت مین جنبش پیدا ہوتی ہو اور کبھی کسی لاغری کی وجہ سے جو دانت مین ہوتی ہو جنبش اور ہلنا دانت کا پیدا ہوتا ہو اور یہ ضمور و لاغری کسی سبب غالب کی وجہ سے ہوتی ہو جیسے ناقہین اور وہ شائخ جو زیادہ مریض رہین اور غذا مین انھون نے کوتاہی کی ہو اور کبھی جنبش دندان بوجہ کبھی گوشت ضمور کے ہوتی ہو **علاج** جو دانت ہل رہا ہو اس سے کسی چیز کا چبانا اور کاٹنا بالکل ترک کر دیا جاے اور کلام کرنے اور سونے مین کمی کر دینی چاہیے اور ہاتھ سے بھی اسکے ہلانے مین خواہ زبان سے ٹھیلنے مین زیادہ چھیڑ چھاڑ نہ کرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہو کہ پسی ہوئی شے جیسے ستو وغیرہ اسکے چبانے مین بھی اس دانت کو جہانتک ہو سکے بچاتا رہے پھر اگر سبب جنبش کا تاکل ہو اسی کا علاج کیا جائیگا اور اسکے بعد وہ قوابض جو استواری دندان کرتے ہین بطور مضمضہ اور دلوکات وغیرہ کے استعمال کرین اور اگر سبب تحریک دندان کا ضمور اور لاغری ہو اسکا تدارک بذریعہ غذا کے کرنا چاہیے علاوہ یہ ہو کہ اس کا تدارک دشوار ہو اسکے بعد مرطبات سے بطور لصوق اور دلوک اور قطور کے علاج کرین قطور جو کان مین ٹپکایا جاے مثل روغن گل اور روغن بید اور عصارہ برگ عنب الثعلب بلکہ قوابض سے علاج کرنا چاہیے اور اگر دانت کی لاغری سے جنبش پیدا ہوئی ہو اسوقت غذا کے ذریعہ سے تدبیر چندان مفید نہوگی اسلیے کہ غذا سے جلدی لاغری دندان کی دور کرنی دشوار ہو کہ بہت کمتر غذا پہونچتی ہو بلکہ قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے اور اسیطرح قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے اگر جنبش دندانین بسبب رطوبت کے پیدا ہوئی ہو اور اگر رطوبت مرخیہ سے یہ کیفیت پیدا ہو تو قوابض سخنہ سے علاج کرین جیسے مضمضہ اس پانی سے جسمین سداب اور برگ سرو اور مفید زبیب جسمین شبت اور نصف وزن سے نمک جوش دیا ہو یا اس پانی سے جسمین سکبینج کو جوش دیا ہو لصوقات مین یہ مرکب بھی اسوقت مفید ہو شب دو درہم نمک ایک درہم بیخ پر دندان کے لگا دین

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا تانبے کا تراشہ جو خراد نے مین اوترتا ہو زیت کے ہمراہ یا بیخ سوسن اور سر دکے چھلکے ہر واحد چار درہم شب ایکدرہم یا خاکستر طرفا کی اور نمک ابر
وزن مین یا شاخ گوزن جلا کر اور نمک شہد مین آمیختہ کر کے سب کو جلائین اور ہر واحد سے دس درہم لین اور مر اور زعفران اور سنبل اور مصطگی
ہر واحد دو جزو سداب خشک شدہ سماق جلنار ہر واحد تین جزو اسکا منجن تیار کرین خواہ لصوق بنائین **ایضاً** قوابض کو صبر اور قلقطار اور قلیمیا
مین مخلوط کر کے استعمال کرین سنون جو لائق اسی قسم کے ہو اور دیگر اقسام مین بھی بکار آمد ہو سعد اور ورد اور مر اور سنبل الطیب لم اندرانی کز مازک
شاخ گوزن جلا کر سب کو ہموزن اختیار کرین جو قسم جنبش دندان کی بسبب کمی گوشت عمور کے ہو شب یمانی اور عود سوختہ سعد اور سماق اور
گلنار کا استعمال کرین **تثقب اسنان** دانتون مین سوراخ پڑنا خواہ اسکا شر جانا یہ سب امور رطوبت ردی سے پیدا ہوتے ہین جو دانت مین
متعفن ہو جاتی ہو **علاج** تاکل کے علاج سے غرض یہ ہوتی ہو کہ اب زیادہ متاکل نہو اور یہ غرض تنقیہ جوہر فاسد کا دانتون سے کرنے کے
ذریعہ سے پوری ہوگی اور تحلیل اس مادہ کی کرین جسکی نوبت بتاکل پہونچی ہو اور دانت کے ساتھ ایسی تدبیر کرین کہ اب اس مادہ کو قبول
نہ کرے اور وہ مادہ اسمین تصرف کرنے نہ پاے اور یہ تدبیر استفراغات کے ذریعہ سے ہوگی اگر احتیاج اور ضرورت استفراغ کی ہو ادویہ مانع تاکل سے
وہی ہین جو مجفف ہون اور خشکی پیدا کرین پھر اگر تاکل شدید ہو ادویہ شدید التجفیف کی ضرورت ہوگی اور نیز قوت اسخان بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ اور اگر
تاکل خفیف ہو وہی ادویہ درکار ہونگے جنمین کسیقدر تجفیف اور قوت قابضہ ہو جیسے آس اور حضض اور نار دین او استعمال ان ادویہ کا ہر طرح سے ہو سکتا ہو
جو طریقہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین۔ اور اکثر یہ ادویہ از قبیل حشو کے ہوتے ہین جو سوراخ مذکور مین بھر دیے جائین انہین ادویہ مین سے یہ ہو کہ سک اور سعد خواہ
سعد تنہا ہی کو منہ مین رکھین کہ مانع تاکل ہوتی ہو اور درد مین سکون پیدا کرتی ہو۔ یا مصطگی اور سعد خواہ مرکی خواہ میعہ سائلہ خواہ مازو اور حضض یا میعہ اور
افیون یا قنہ یا کبریت زرد اور حضض خواہ علک البطم یعنی صمغ بن اور فلفل یا علک البطم اور سک یا فو تیخ یا شونیز کوفتہ جو سرکہ مین ملا کر استعمال کرین خواہ کبریت کو
ان سب ادویہ کو بطور حشو کے یا بطور طلا کے استعمال کرین خواہ زنجبیل کو شہد مین پختہ کر کے خواہ سرکہ مین پختہ کرین کہ نہایت درجہ کی یہ دوا ہو خواہ حلتیت
کے ہمراہ یا قطران کے ساتھ ہمراہ اشیع کے خواہ تنہا حلتیت یا موم کے ساتھ جوش دیکر تاکہ متحلل نہو جاے کہ درد کی تسکین مین زیادہ تر موثر ہو یا قیر کو تنہا
اور ادویہ کے ساتھ یا حضض اور زاج کا فور بھر کے سوراخ دندان مین تجربہ کیا گیا بدرجہ انتہا نافع ہوا کہ تاکل کی زیادتی کو روک دیا اور تسکین درد مین
بھی پیدا کی وجہ یہ ہو کہ جو امور باب وجع اسنان مین مذکور ہوے انسے بھی ہمیشہ اعانت چاہی جاے کبھی اس مرض مین طلا جند بیدستر اور عاقرقرحا اور
افیون اور قنہ کہ سب اجزا کو ہموزن لیکر استعمال کرتے ہین خواہ فلفل اور قاقلہ شہد ملا کر یا عاقرقرحا اور مر شہد کے ساتھ اور حبۃ الخضرا شہد کے ہمراہ یا شراب
طیب اور یا کندر جسپر سرکہ جوش دیا ہو ڈالا جاے۔ یا جگر غطایا یعنے سام برص یا کبریت تازہ ہموزن اسکے حضض یا فلفل اور لبن یتوع یا بورن اور عاقرقرحا یا
قنہ اور بزرالبنج یا میعہ اور افیون **دواے جید** بورق اور بنج ہر واحد دو جزو عاقرقرحا اور فلفل ہر واحد نصف جزو افیون تین جزو سکو موضع ماؤف پر
رکھین **ایضاً** انار کی اقماع یعنے بونڈیان اور فلفل اور ابہل ہر ایک سے نصف جزو میویزج اور تخم انجرہ اور افیون ہر واحد نصف جزو کبھی حشو اور طلا
دونون طرح سے ساتھ ہی علاج کیا جاتا ہو اور کبھی موضع درد پر فلدفیون قوی یا سورنجان یا بورہ دو جزو اور نوشادر شب اور مر مازو اقاقیا اور ایرسا ایک ایک
جزو یا صعتر سوختہ اور زبد البحر اور کبھی اسمین قنہ زیادہ کیا جاتا ہو کبھی مضمضہ کی ادویہ جو دیر تک منہ مین رکھی جائین انسے بھی نفع عظیم ہوتا ہو کہ بیخ کبر کو
سرکہ مین جوش دین جب نصف جل جاے اسکو منہ مین رکھین اور کبھی قطورات کا استعمال خاص موضع تاکل مین کیا جاتا ہو جیسے زرنیخ کو زیت میں جوش
دیکر گھلائین اور موضع متاکل مین ٹپکائین روغن بادام کی تقطیر طرف دندان ماکولہ کے بھی مفید ہو **تفتیت اور تکسر اسنان** ٹوٹ جانا اور ریزہ
ریزہ ہونا دانت کا اکثر اسکا سبب یہی ہوتا ہو کہ مزاج دندان کا یبوست اصلی پر باقی نرہے اور رطوبت غریبہ جو صالح تغذیہ او جزو جوہری ہونے کی
تھو دانت مین بڑھ جاے۔ اور کبھی شدت یبس کیوجہ سے بھی یہ کیفیت پیدا ہوتی ہو۔ ان دونون قسم مین تفرقہ لاغری اور گندگی دندان سے کیا جاتا ہو
کہ زیادتی رطوبت مین یہ خیال نہوگا اگر ہمیشہ کوئی دلیل تغیر لون کی خواہ تاکل کی ہو دلالت کریگا کہ مزاج مین رطوبت ذی مادہ ہو۔ علاج قسم اول کا یعنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

رطوبت غریبہ کا یہ ہو کہ اس رطوبت کی پیدائش کو منع کرین اور دانت کی تقویت قوابض قوی سے جو اوپر مذکور ہوے کرنی چاہیے شب اور نوشادر اس بارہ مین قوی الاثر ہین اگر وہ رطوبت حارہ بھی ہو اسوقت خربق سیاہ ہمراہ شہد کے خواہ اسی قسم اور مزاج کی دوا مفید ہوگی اور اگر یہ کیفیت خشکی اور یبوست سے پیدا ہو تو وہی علاج جو خشکی کا اوپر مذکور ہو چکا کرنا چاہیے **تغیر لون اسنان** کبھی تغیر دانتون کے رنگ مین اسی چیز سے ہو جاتا ہے جو بار بار انپر لگائی جاے کہ اسکی وجہ سے قلح یعنے زردی دندان کی پیدا ہوتی ہو اور بیشتر یہ زردی متحجر اور سخت ہو کر بیخ دندان مین اس طرح جم جاتی ہو کہ اسکا اوکھیڑنا دشوار ہوتا ہو اور کبھی یہ مادہ ایسا ردی ہوتا ہو کہ جوہر دندان مین نفوذ کر جاتا ہو اور اوسمین تغیر اور فساد لون پیدا کر دیتا ہو کہ رنگ دانت کا بجلی کر دیتا ہو خواہ کوئی اور رنگ بدل دیتا ہو اور زردی مذکور بھی رہتی ہو **علاج** پہلی قسم کا علاج ادویہ منقیہ اور مجلیہ سے کرنا چاہیے جیسے زبد البحر اور نمک اور حرف یعنے سپند سائیدہ اور خاکستر صدف اور خاکستر بیخ قصب اور زراوند مدحرج اور صعتر سوختہ اور اگر مناسب ہو تو آمین صدف حلزون یعنے سنکھ کو جلا کر ملا دین یا قیسوم سوختہ ایک جزو اور فلفل ایک جزو حماما تین جزو سانج دو جزو نمک سوختہ دس جزو کوٹکر استعمال کرین ہمراہ اگر تغیر بافراط ہو تو زنجار اور شہد کا استعمال کرین فی الحال جو دوا سپیدی دندان کی پیدا کرے وہ یہ ہو کہ طین خزف جسے عضا رچینی کہتے ہین یا زجاج کو پیکر خواہ سقمونیا اور سنبادج جسے ہندی مین کرنڈ کہتے ہین اور حجر الماس اور سقوقنیا کو استعمال کرین اور دوسری قسم کا علاج محلل مادہ سے کرنا لازم ہو جو تحلیل کے ہمراہ اخراج مادہ کرے اور جلا بھی ساتھ ہی اسکے پیدا کرے جیسے فلفل اور فرفیون اور قسط اور زراوند مدحرج اور حلتیت ان اجزا کو ادویہ جالیہ جو علاج قسم اول مین مذکور ہین انکے ہمراہ استعمال کرین خواہ وہ سنون ملاکر جنکو اس باب سے پہلے ہمنے بیان کیا ہو (سنون جدید) بیخ زراوند ایک جزو شاخ گوزن سوختہ دو جزو مصطگی تین جزو رونگشک پانچ جزو پیکر استعمال کرین (دوسرا نسخہ) قیسوم اور نمک بریان اور سوسن ہر واحد چار جزو سعد پانچ جزو سنبل ایک جزو (اور نسخہ) نمک جسکو جلا کر مثل انگار ریگ کے کیا ہو تین جزو ساذج دو جزو سنبل جزو واحد **ایضاً** خاکستر صدف چار جزو گل سرخ خشک شدہ پانچ جزو سعد بیخ نعناع اذخر ایک جزو **تسہیل نبات اسنان** یعنے دانتون کے نکلنے مین آسانی پیدا کرنی کبھی لڑکون کو دانت نکلنے مین بڑی تکلیف ہوتی ہو کہ درد مین مبتلا ہو جاتے ہین اور اسی کے ہمراہ کبھی درد شکم اور اسہال بھی پیدا ہوتا ہو پس احتیاج اسکی ہوتی ہو کہ تعدیل مزاج کرین شکم پر طلا کرنے سے ادویہ مناسبہ کے اور عصارات مستنقیہ سے اور انکے منہ مین رکھنے سے پس لازم ہو کہ وہی شیافات جو فن کلی مین تسہیل نبات اسنان کے واسطے مذکور ہو چکے انکے ذریعہ سے روانگی شکم کی پیدا کرین اور اکثر آسانی سے بر آمد کرنا دندان کا مالش سے چربی اور دماغہاے حیوانات کے پیدا ہوتا ہے خصوصاً دماغ ارنب جو اسکے سر سے بعد پختہ کرنے کے نکالا جاے خواہ حنا اور گھی اور روغن سوسن کہتے ہین کہ دودھ مادہ سگ کا بھی اس بارہ مین بالخاصہ نفع کلی رکھتا ہو اگر درد مین شدت ہو عصارہ عنب الثعلب گرم گل روغن ملاکر طلا کرین واجب ہو کہ جو شے قوام سخت رکھتی ہو اسکے چبانے سے منع کرین بلکہ دایہ اپنی انگلی لڑکے کے منہ مین داخل کرے جب دانت کے نکلنے سے درد شروع ہوا ہو اور اسکے بعد لثہ کو بشدت اور زور سے مالش کرے تاکہ مسوڑھے سے رطوبت بہ جاے اسکے بعد ادویہ مذکورہ سے مسح کرے۔ اور جب تھوڑے سے دانت بر آمد ہو جائین سر اور گردن اور دونون جبڑون مین ضماد کرین سوت سے جو روغن نیم گرم مین ڈوبا گیا ہو اور کانون مین اسکے اسی روغن کو ٹپکانا بھی چاہیے ہمنے فن کلیات مین اچھی طرح اس تدبیر اور معالجہ کو بیان کر دیا ہو اسی جگہ دیکھنا چاہیے **تدبیر قلع اسنان** کبھی جس دانت مین درد ہوتا ہو اسقدر اسمین خرابی پڑتی ہو کہ قبول علاج کسی قسم کا نہین کرتا ہو یا یہ حال ہوتا ہو کہ جب درد مین سکون پیدا کیا جاے اور مادہ موجودہ مین تدبیر اور علاج سے اسکی ایذا دہی دور کیجاے پھر تھوڑی دیر کے بعد وہی کیفیت درد کی پیدا ہوتی ہو اور پھر اس دانت کے قریب جو اور دانت ہین انکو بھی مضرت اسکی پہونچتی ہو اور اسکے اصلاح کی کوئی سبیل پیدا نہین ہوتی ہو نا چار اس دانت کو اکھیڑنا ضرور ہوتا ہو کبھی زنبور سے اسکو اکھیڑتے ہین اور پہلے جو کچھ اسکی جڑ مین لگا ہوا ہو اسے چھیل ڈالتے ہین واجب ہو کہ اکھیڑنے سے پہلے تامل کرین اور تشخیص کرلین کہ مرض خود جوہر دندان مین ہو یا نہین۔ اگر خود دانت مین مرض نہو اسوقت اکھیڑنا واجب نہوگا اور یہ امر اسوقت ضرور نہوگا جبکہ سبب مرض کا لثہ مین یا اس عصب مین جو زیر دندان ہو اسلیے کہ ایسے وقت مین اگرچہ اکھیڑنے سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

درد میں کسیقدر تخفیف ہوگی مگر بالکل دور نہوگا بلکہ پھر عود کریگا اور تخفیف اسوجہ سے ہوگی کہ جو مادہ موجود ہو اوکھیڑنے سے اسکی تحلیل ہوجاتی ہو اور بسرعت
سکون درد میں اسی وجہ سے ہوجاتا ہو اور کسیقدر اثر دوا کا بھی موضع ماؤف تک پہونچ جاتا ہو جو دانت ہلتا نہو اکثر اوقات اسکے اکھیڑنے میں
خطرہ ہو کہ بیشتر جبڑہ کھلجاتا ہو اور جوہر فک میں عفونت پیدا ہوتی ہو اور درد شدید کا ہیجان ہوتا ہو اور بیشتر درد چشم اور تپ اسکی جہت سے پیدا ہوتی ہو
جب معلوم ہو کہ اوکھیڑنا دشوار ہو یا مریض اسکی برداشت نہیں کریگا اسوقت بشدت دانت کا ہلانا صواب پر نہوگا اسلیے کہ زیادہ ہلانے سے درد میں شدت
ہوتی ہو علاوہ یہ کہ کبھی درد کا مادہ جوہر دندان میں نہیں ہوتا اسوقت اگر جنبش دیں اور ہلائیں جو مادہ زیر دندان ہو تحلل ہوجائیگا اور درد بھی ٹھہرجاے گا
کبھی دوا کے ذریعہ سے بھی قلع دندان کیا جاتا ہو۔ اصوب یہ ہو کہ گرد دانت کے مبضع وغیرہ سے نشتر دیں۔ اور اسپر دواے قالعہ کو لگائیں منجملہ ایسی دوا کے
پوست بیخ توت اور عاقرقرحا دھوپ میں کہنہ سرکہ ملاکر خوب زور زور سے پیسیں کہ مثل شہد کے ہوجاے بعد ازان بیخ دندان پر اسکو طلا کریں ہر
دن تین مرتبہ یا عاقرقرحا کو پیسکر اور چالیس روز دھوپ میں رکھیں بعد ازان شروط مذکور پر تقطیر کریں اور ایک گھنٹہ خواہ دو گھنٹہ یونہیں چھوڑ دیں
اور صحیح بے مرض دانتوں میں موم کو چپکا دیں اسکے بعد کھینچکر اکھیڑ ڈالیں یا پہلے عاقرقرحا کے بیخ توت و انکار کو داخل کریں اور زرنیخ مربہ کے ہمراہ طلا کریں
کہ دانت ڈھیلا ہوجانے گا یا تخم انگلن اور قنہ برابر لیکر خواہ تخم اونٹکس اور دو چند وزن اسکے کندر کو بیخ دندان پر رکھیں اور بیشتر برگ انجیر کے ساتھ
جوش دیکر استعمال کریں کہ دانت کو ڈھیلا کرتی ہو اور بسہولت اوکھڑجاتا ہو۔ سرکہ کا درد بھی اس امر میں بہت نافع ہو۔ اور عجیب الاثر ہو۔ یا پوست
توت اور پوست کبر اور زرنیخ زرد اور عاقرقرحا اور عروق اور اصول حنظل اور شبرم آب شبث خواہ سرکہ کہنہ میں ڈالکر تین روز رکھ چھوڑیں یا عروق
صفر اور قشور توت ہر واحد ایک جزو زرنیخ زرد دو جزو شہد ملاکر اسکو گرد دانت کے مدت تک رکھیں کہ اس سے دانت اکھڑ جائیگا۔ یا لبن تیوع
اور اصول قیسوم ایک جزو اور بیخ تیوع دو جزو اسکو دانت پر رکھیں اور اگر دانت ضعیف ہو موم کو شہد ملاکر دھوپ میں گھلائیں اور پھر اسپر زیت
کی بوند ٹپکائیں اور بیمار سے کہیں کہ اسے چبائے **تفتیت اسنان متاکلہ** ریزہ ریزہ کرنا دندان متاکلہ کا اسکی ایسی مثال ہو جیسے دندان کو اکھاڑیں اور
درد نہو آرد جو کو لبن تیوع ملاکر چند ساعت اسپر رکھیں کہ یہ دوا اسکو ریزہ ریزہ کردیگی۔ واجب ہو کہ اسپر ورق لبلاب عظیم جادینے طلا اور زرد مینڈک کی
چربی جو گھانس اور درختوں میں پناہ گزین رہتا ہو اور درخت آبی شجرہ پر ملتا ہو اسکی چربی بھی دانت کو ریزہ ریزہ کردیتی ہو **دود اسنان** بزر البنج اور
تخم گندنا ہر واحد چار جزو تخم پیاز اڑھائی جزو گوسپند کی چربی ملاکر گولیان بنائیں کہ ایک گولی برابر وزن درہم کے ہو اور سرکو ڈھانپ کر ایک گولی کی دھونی
لیں **صریر اسنان** سوتے وقت دانت پیسنے کی بیماری ضعف سے عضل میں دونوں جبڑے کے پیدا ہوتی ہو جیسے کہ تشنج اعضاء جبڑوں میں پیدا ہوجاے
اور یہ مرض اکثر لڑکوں کو زیادہ ہوتا ہو اور جب سن تمیز کو پہونچے یا بالغ ہووے خود بخود زائل بھی ہوجاتا ہو جب زیادہ صریر اسنان میں ہو اور سوتے وقت
زور زور سے دانت پیسنے کی آواز آے خوف سکتہ کے پیدا ہونیکا ہوتا ہو یا تشنج کے حدوث کا خواہ دیدان اور کرم شکم پر جو صریر اسنان دیدان شکم پر مبنی ہو وہ
متواتر اور روزمرہ نہیں ہوتا بلکہ اسمیں فترات اور ناغہ ہوا کرتے ہیں صریر اسنان کے مریض کا علاج تنقیہ سر اور گردن کی تدہین ادہان حارہ سے جو خوشبو
ہیں اور انمیں قوت قابضہ بھی ہو کرنا چاہیے **دانت جو طول میں بڑھ جاے** لازم ہو کہ دونوں انگلیوں سے خواہ آلہ قابضہ سے اسکو پکڑکے رگڑیں
سے ریت ڈالیں اسکے بعد حب الغار اور شب اور زراوند طویل کا منجن ملیں **ضرس کا بیان** خدر اور سن ہوجانا دانت کا کسی چیز ترش یعنی کھٹی
کرنیوالی کیوجہ سے پیدا ہوتا ہو قابض ہو یا عفص یعنے کسیلی۔ اور کبھی کسی شے خارجی کے دانت تک پہونچنے سے ضرس پیدا ہوتا ہو اور کبھی معدہ سے
ترش بخارات یا کھٹی ڈکار وغیرہ کے آنے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہو اور کبھی بروقت مشاہدہ اس شخص کے جو کھٹی چیز کو بیباکانہ طور سے کاٹ کاٹ کر کھاتا ہو
محض تصور وہمی اور خیال اس امر کا کہ اگر میں اس طرح اس چیز کو کھاتا تو میرے دانت کند ہوجاتے مورث اس مرض کا ہوتا ہو **علاج** چبانا بقلۃ الحمقا کا اس
مرض کو زیادہ مفید ہو اور خوک یعنے بادروج اور تخم خرفہ کو نگلنا اور پانی میں تر کرکے خواہ علک الانباط اور جوز ملکی اور بادام اور ناجیل خصوصاً زیادہ مفید
ہو بندق اور زیت انفاق کی مالش خواہ زیت غلیظ کا کہ تانبے کے برتن میں جو قوام میں مثل شہد کے ہو دھوپ میں خواہ آگ پر رکھیں اور استعمال کرنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ مضمضہ نیم گرم کے دودھ سے شیر گرم کر کے خواہ روغن نیم گرم کر کے یا قرو ما نا شراب کے ہمراہ خواہ حب لفار زراوند طویل یا حلتیت یا بیخ تریخ یا عنصل اور نمک جو ترشی کی ضد ہو بہت نافع ہو **ذہاب ماء الاسنان** دانتوں کی آبداری جانے سے یہ مراد ہو کہ دانت کچے ہو جائیں اور سرد یا گرم خواہ سخت چیز کے توڑنے اور چبانے سے کند ہو جائیں اور اکثر یہ کیفیت برودت سے پیدا ہوتی ہو اور یہ مرض درد دندان کا مقدمہ ہو **علاج** اگر کسی بارد شے کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوا ہو حب لفار اور زراوند طویل اور شب کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ زردی بیضہ نیم برشت کی تکمید کرتے رہیں۔ اگر اس سے تخفیف نہو ایارج فیقرا کی مالش کرنی چاہیے اگر اس سے بھی آرام نہو تریاق اور روغن خردل زیادہ نافع ہو اور قطران گرم کر کے جب چند مرتبہ ملا جائے وہ بھی زیادہ مفید ہو۔ اور اگر بسبب حرارت کے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہو اگرچہ یہ بات کمتر ہوتی ہو اور سوڑھوں کا رنگ اسپر دلالت کرتا ہو اور لمس اسکا لمس دندان ہو پس واجب ہو کہ ہمیشہ تبریخ اور مالش روغنگل کی جسمین صندل و کافور ٹکڑے ٹکڑے کر کے ڈالا ہو کریں اور اسکے اوپر لعاب اسبغول گلاب میں نکالکر استعمال کریں اور خرفہ اور تخم خرفہ کا چبانا خصوصًا زیادہ تر نافع ہو **ضعف اسنان** تو بعض مذکورۂ بالا اور مازو سے سوختہ جو سرکہ میں بجھایا جائے اور حب الآس بعض اور طلع اندرانی بریان جو سرکہ میں بجھایا جائے اسکو مفید ہو اور دراک عمدہ اقسام منجن کے۔ **نسخہ** منجن کا بہت عمدہ ہو سعد تین درہم ہلیلہ زرد خستہ برآوردہ پانچ درہم قرفہ پندرہ درہم دار چینی تین درہم پھٹکری دو درہم عاقر قرحا سات درہم نوشادر ایک درہم فلفل دار فلفل سک زعفران ہر واحد ایکدرہم نمک پانچ درہم سماق الدباغین دو درہم ثمرۃ الطرفا تین درہم قاقلہ چار درہم زرنباد سولہ درہم گلنار چار درہم سب کو پیسکر منجن تیار کریں۔ سنون جید صندل سرخ کبابہ فوفل ہر واحد پانچ درہم قرفہ پانچ درہم دار چینی تخم چار درہم چنے کے نشاستہ کے ہمراہ منجن تیار کریں۔ سنون اسی قسم کا عمدہ ہو کشک شعیر کو ریزہ ریزہ کریں اور سرکہ اور قطران لیہ شامی اور قرص بنا کر کاغذ کی تھیلی میں بھر کر اس اینٹ پر رکھیں جو تنور کی جڑ میں بنائی جاتی ہو جب سیاہ ہو جائے ایک جزو اس مرکب میں سے اور ریزہ ہائے عود اور گلنار اور سعد اور پوست انار اور نمک ہر ایک سے ایک جزو سب کو پیسکر منجن تیار کریں۔ اکثر جو کو جلا کر اسی طور سے جو ابھی مذکور ہوا ہو اسمیں سے بیس جزو لیں اور سعد و فوفل کرمازک ہر ایک سے چار جزو زنجبیل ایک جزو کا منجن تیار کریں

سنون عجیبہ

فن آٹھواں امراض لثہ اور ہونٹھ کے بیان میں

کبھی ایک ہی مقالہ ہو اورام لثہ یعنے سوڑھے میں اورام اکثر پیدا ہوتے ہیں بسبب نزول مادہ کے جو بیشتر سر سے لثہ پر گرتا ہو۔ اور کبھی بمشارکت معدہ لثہ میں ورم ہوتا ہو اور کبھی ابتدائے استسقا میں یا سوء القنیہ کے عروض میں ورم لثہ پر آجاتا ہو اسلیے کہ ابخرہ فاسدہ بطرف لثہ کے صعود کرتے ہیں یہ قسم مادہ ورم پر رنگ اور لمس سے استدلال کیا جاتا ہو اور کبھی ورم خواہ سبب ورم ظاہر اور قریب سریع القبول واسطے علاج کے ہوتا ہو۔ اور کبھی ورم غائر یعنی اندرون جلد اور دور تر اور بدیر علاج پذیر ہوتا ہو۔ اور کبھی ورم لثہ کے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہو **علاج** اگر مادہ فضلہ حارہ ہو استفراغ اور فصد چار رگ کا استعمال کریں اور ابتدا مضمضات باردہ و مبردہ سے کہ جنمیں قبض بھی ہو علاج کرنا چاہیے جیسے انار اور دواؤں حامض اور آب آس اور آب اوراق قوابض باردہ اور سلاقہ گلنار اور آب بارتنگ اور نقیع بلوط اور عصارہ بقلۃ الحمقاء۔ اور پھر اسکے بعد مضمضہ زیت انفاق اور روغن درخت مصطگی اور روغن آس جسکے ہمراہ تین درہم مصطگی یا روغنگل شریک ہو اور سنبل اور گل سرخ سوکھا ہوا اور مصطگی کو جوش دیا ہوا ہو۔ روغن درخت مصطگی میں قوت شدید ہو تسکین اوجاع اور اورام لثہ کیواسطے خصوصًا اگر تازہ ہو کہ وہ قمع کرتا ہو اور خشونت نہیں کرتا ہے اور خاص منفعت اسکی بحالت درد کے ہو پھر اسکے بعد عصارہ ایرسا ہے تازہ کا استعمال کریں کہ خون کو بہا دیگا اور عصارۂ برگ زیتون اور دردی خمر اور عصارۂ سداب اور روغن حب الخضرا اس پانی میں جوش دیا جو جسمیں اسکا برگ خواہ سلاقہ زراوند ہو۔ پھر اگر ورم گرم غائر ہو جسکا نام ماردیس ہو اور ادویہ سے تحلل نہیں ہوتا بلکہ متقیح ہو جاتا ہو تو بیشتر لوہے کے اوزار سے علاج کی ضرورت ہوتی ہو۔ اور کبھی جوہر لثہ محتاج بڑھانے جدید گوشت کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ہو جسبے قبض پڑجاے زنگار اور مازو اور برادہ مس چند روز سرکہ مین بھیگر استعمال کرین یا سوری یعنے سرخ پھٹکری جلاکر اسکے ہمراہ مازو کو لگائین۔ پھر اگر لثہ کا قیح ہردم بڑھتا جاے اور ورم مین بھی زیادتی ہو اوسیطرح صورت صحت اور آرام کی نظر نہ آئے اسوقت داغ دینے کی حاجت ہوگی۔ عمدہ طریقہ اسکا یہ ہو کہ زیت کو جوش دیکر صوف کو سلائی پر لپیٹین اور چند مرتبہ لثہ پر اسے رکھین تا اینکہ سپید ہوجاے اور ورم بھی جاتا رہے اور اگر ورم رطوبت فضلیہ خارجیہ سے ہو ابتدا مین مضمضہ ادہان حارہ اور شہد اور زیت اور رب سے کرین اسکے بعد محللات قوی جو اکثر مذکور ہوچکے ہین انکا استعمال کرین **لثہ دامیہ** کہ اس سے خون نکلتا ہے ایسے مسوڑھے کو پھٹکری بریان جو سرکہ مین بجھائی گئی ہو اور دو چند وزن اسکے نمک طعام اور ڈیوڑھے وزن پر سرخ پھٹکری کہ ان سب کو لثہ پر چھڑکتے رہین نافع ہو **ایضا** طریخ نمک سود اسقدر جلائین کہ مثل کوئلے کی چنگاری کے ہو اسکی خاکستر سے ایک جزو اور گل سرخ خشک شدہ دو جزو **ایضا** آس اور عدس سوختہ ہر واحد ایک جزو سماق اور سرخ پھٹکری دو جزو فقاح اذخر تین جزو سب کو مخلوط کرکے استعمال کرین **شقوق لثہ** مسوڑھے کے پھٹ جانیکا علاج اسی طریقہ سے کرنا لازم ہو جسطرح ہونٹھون کے پھٹ جانے کا علاج کیا جاتا ہو **قروح لثہ اور تاکل اسکا اور نواصیر لثہ کی** قروح لثہ کی بعض قسم ساذج ہوتی ہو اور بعض اقسام تعفن کی ابتدا ہوتی ہو اور بعض اقسام متاکل ہوتے ہین **علاج** قروح ساذجہ کا علاج مثل علاج قلاع کے ہو اور جو قروح کہ انمین تعفن کی ابتدا ہو اسکا علاج اہیل اور خشک کرنا لازم ہو اگر یہ دوا نافع ہو تو خیر ورنہ مازو ایک جزو مر نصف جزو ورد گل ملاکر استعمال کرین۔ اعتنا مضمضہ سے مضمضہ ہو کہ خل عنصل مضمضہ کرین یا شیرہ وہ خر سے کلی کرین خواہ مضمضہ سلاقہ برگ زیتون اور سلاقہ گل سرخ اور عدس اور انار کی بوٹیاں جو قروح متاکل ہون اور انکا تاکل عمیق ہوگیا ہو اسکے معالجہ مین اُس فلدفیون کی حاجت ہوتی ہو جو خاص قروح لثہ کے واسطے ہو اور قرابادین مین اسکا بیان کیا جائیگا اور اسیطرح نواصیر کا بھی علاج کرنا چاہیے بعد ازان ادویہ قابضہ اسپر چھڑکی جائینگی مجربات مین سے اسوقت مین ثمرۃ الطرفا اور عاقرقرحا ہر واحد تین درہم ہلیلہ زرد دو درہم مامیران ایکدرہم گلسرخ خشک شدہ دو درہم باقلہ نوشادر کبابہ زنجبیل ہر واحد نصف درہم گلنار زعفران ہر واحد ایکدرہم کافور چہارم درہم سفون تیار کرین **ایضا** جو سفون کہ اسمین زراوند اور قلقطار اور توابلات اور زرنیخ پڑتا ہو۔ درمیانی قسم یعنے جو شروع عفونت مین ہو اسکی دوا عاقرقرحا بیخ سوسن ہر واحد ایک جزو سماق اور مازو بے سوراخ اور گلنار شب ہر واحد دو درہم بھیگر منجن تیار کرین اور قسم درمیانی پر جو متاکل اور ناصور کے وسط مین ہو اسکو استعمال کرین اسیطرح گلنار اور خبث الحدید کی تحلیل مسوڑھے پر چڑھائین بعد ازان خل عنصل کا مضمضہ کرین خواہ سرکہ مین برگ زیتون جوش دیکر مضمضہ کرین **ایضا** فلونیا موضع تاکل پر لگائین کہ یہی عمدہ علاج ہو اور فودنجی اور دیگر معجون کہ مانع عفونت کی ہین اور جسقدر عفونت ہو اسکی تحلیل کرتے ہین۔ از انجملہ معجون حرملی ہو پھر اگر یہ علاج کارگر نہو فلدفیون کا ضرور استعمال کرین اسکے قریب اثر مین یہ دوا ہو شب اور مازو اور نورہ اور دونون قسم کی ہڑتال ہموزن اجزا لیکر یکجا کرین ہین سے ایک دانگ خوب بھیگر استعمال کرین اور خوب طرح اسکی مالش کرین بعد اسکے ایک گھنٹہ صبر کرکے روغن گل سے مضمضہ کرین اور اکثر اسمین اقاقیا بھی داخل کیا جاتا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہو کہ اسی دوا کے قرص تیار کرکے رکھ چھوڑین کہ وقت ضرورت کام آے اور بعض دونون زرنیخ اور نورہ اور اقاقیا پر انحصار کرکے قرص بنالیتے ہین اور کبھی داغ لگانا بھی بطور مذکور نافع ہوتا ہو کہ اس سے متاکل مقام گرجاتا ہو اور اچھا گوشت پیدا ہوتا ہو۔ سفون مازو اور ثلث اسکا مر کہ یہ بھی گوشت اچھا اوگاتا ہو اور لثہ کو مضبوط کرتا ہو اور فصد چار رگ بھی نافع ہو **نتن لثہ** اسکا علاج بخر کے بیان مین گذرچکا ہو **نقصان لحم لثہ** کندر نرینہ اور زراوند مدحرج اور دم الاخوین آرد کرسنہ اصل سوسن سب کو ہموزن لیکر شہد مین ملائین خل عنصل کے ساتھ اور بطور دلوک کے استعمال کرین۔ کبھی آرد کرسنہ دس درہم شہد ملاکر قرص تیار کرتے ہین بعد ازان تنور کی اینٹ پر خواہ ٹھیکرہ پر جو بیچ تنور مین نصب ہوتا ہو خواہ تنور ہی مین اسے پختہ کرتے ہین اسقدر کہ پسنے کے قابل اور قریب سوختہ ہونے کے ہوجائے پھر اسے بھیگر اسپر دم الاخوین چار درہم کندر ذکر اسکے برابر زراوند مدحرج اور ایرسا ہر واحد دو درہم ور طرق مذکورہ بالا پر اسکا بھی استعمال کیا جاتا ہو **استرخاء لثہ** اگر استرخا قلیل ہو اسکے علاج مین مضمضہ اس پانی سے جسمین توابل حارہ اور بادرہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

جوش دیا ہو بحسب مزاج کافی ہے اور پھٹکری سرکہ میں جوش دیکر اسکا مضمضہ زیادہ نافع ہے۔ اور اگر استرخا زیادہ ہو اصوب رائے یہ ہے کہ پچھنے ہوئے پچھنے لگائیں اور خون کو نکلنے دیں اور جسقدر خون نکلتا ہو اسے ہٹا دیں اسکے بعد قوابض کے سلافہ سے بطرق مذکور مضمضہ کریں۔ منجملہ اس سلافہ کے جو اسکو مناسب ہے ثمرۃ الطرفا کوٹا ہوا تین درہم برگ حنا دو درہم زراوند دو درہم نیمگرم کرکے استعمال کریں۔ یا گلنار اور پوستانار ہر واحد چھ جزو دونوں زرنیخ اور شب یمانی تین جزو ورد اور سماق بغدادی آٹھ جزو سنبل الطیب فقاح اذخر ہر واحد دس جزو الیا لطوخ تیار کریں جو خوب چسپاں ہو جائے اور فصد چار رگ کی بھی نافع ہے **صفت لصوق کی** جو لائق اسی کے ہے اور بعد مضمضہ کے استعمال کیا جاتا ہے دردمع بوڈیوں کے فلفل سات جزو جفت بلوط گلنار حب الآس سبز چار چار جزو خرنوب نبطی سماق منقی پوست بیخ کیوڑہ ہر واحد پانچ جزو خواہ پوست بیخ کاذی کے بدلے آس آٹھ جزو شریک کیا جاتا ہے کبھی عفص یا ارج صغیر کا یعنے جبڑے پر اسکو لگانا اور مضمضہ خل عنصل کا اور خل حنظل کا بھی مفید ہوتا ہے اور سنون تو یہ کا استعمال بھی موثر ہے **لحم زائد** گوشت زائد کیواسطے قلقند اور مرکا استعمال کریں کہ دوائے مذکور اسکو گھلا کر بہادے گی **شفتین کا بیان** اور انکے امراض کا دونوں لب بطور پردہ منھ کے واسطے پیدا کیے گئے اور دانتوں کے واسطے بھی انکی یہی منفعت ہے اور جائے آمد لعاب اور آدمیوں کے واسطے کلام کرنے پر معین اور خوبصورتی بھی ان سے حاصل ہوتی ہے دونوں لب کی خلقت گوشت اور عصب سے ہے اور یہ دونوں عضل مطبقہ کی ہیں **شقوق شفتین** یعنے دونوں ہونٹھ کا پھٹ جانا جو ادویہ کہ انکی حاجت ہونٹھ کے پھٹ جانے میں ہے وہ ایسی ہونی چاہیے کہ جامع قبض او تجفیف کی ہوں او تلیین بھی پیدا کریں انھیں ادویہ نافعہ میں سے کتیرا ہے کہ اسے منھ میں رکھیں خواہ آب سپستان یا آب جو یا لعاب اسبغول یا اسپر طلا کریں اور زبان سے اسکو پھیرتے جائیں۔ تدابیر نافعہ سے اس مرض میں یہ ہے کہ ناف اور مقعد کی تدہین کریں یا آنکہ جو کف کھیرے کے تراشنے اور دونوں ٹکڑوں کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اسکی مالش کریں یا اسپر آب سپستان یا آش جو اور لعاب اسبغول کو طلا کریں چکنی اشیا میں سے زبد اور نمک اور چربی بچہ گاؤ کی یا چربی اوز یعنے مرغابی کی کہ اسکو شہد اور روغن بنفشہ یا روغن گل کے ساتھ لگائیں اور اکثر سپیدی بیضہ مرغ کی اور آٹا خصوصا آرد کرسنہ بھی اسمیں داخل کرتے ہیں اور قیروطی روغن گل کی جس میں کبھی مرداسنگ بھی ملاتے ہیں۔ ادویہ مجربہ میں سے انزروت سائیدہ اور سپیدہ قلعی نشاستہ اور کتیرا مرغ کی چربی ہے **ایضا** انزروت سائیدہ سرکہ ملا کر **ایضا** مصطگی اور علک البطم اور زوفا اور شہد مثل مرہم کے بنائیں **ایضا** مرداسنگ شادنج عروق کرکم ہر واحد نصف جزو ونج نصف جزو ناخن گوسپند جلا کر اور زعفران ہر واحد دو ثلث جزو کافور چھ جزو اور سولہ جزو موم چھ جزو روغن گل ملا کر تیار کریں **ایضا** عنبر روغن بان میں گداختہ کرکے خواہ روغن اترج میں ربع جزو اسی کی قیروطی تیار کریں۔ غذا ایسے شخص کی اکارع اور بیضہ نیمبرشت تجویز کرنی چاہیے **اورام شفتین و قروح شفتین** ان دونوں کے علاج کی ابتدا استفراغ خلط غالب سے کرنی چاہیے اسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کیا جائے گا۔ اورام لب کے احکام قریب اورام لثہ کے ہے اور یہی حاجت انکے علاج میں اکثر ہوتی ہے ادویہ موضعیہ قروح لب کے واسطے قوابض سے تیار کیجاتی ہیں جیسے ہلیلہ اور عفص اور تخم گل جوز السرو اصول کرکم اور کبھی انھیں ونج اور ناخن سوختہ گوسپند کی بھی شرکت ہوتی ہے اور شعیر سوختہ اور دخان مجموع اور اشنہ۔ ادہان جو مستعمل ہیں روغن مشمش اور روغن جوز ہندی یعنے ناریل کا **بواسیر لب** اگر اس جگہ بواسیر موجود ہو خبث الحدید اور مردارسنگ اور سپیدہ زعفران شب یہ سب اجزا ہموزن ملاکر مرہم تیار کریں مرہم اسکا موم اور روغن جوز ہندی اور روغن بادام میں بنے گا **اختلاج لب** اکثر ہونٹھ میں پھڑکن معدہ کی شرکت سے ہوتی ہے خصوصا اگر ہمراہ اختلاج لب کے غثیان اور حرکت طبیعت کی دفع پر کسی شے کی ہو بدبوے تذنت یعنے منھ سے ڈالنے اور قے کرنے کے خصوصا امراض حادہ میں اور اوقات بحران میں اور کبھی اختلاج لب بشارکت اس عصب کے ہوتا ہے جو دماغ اور نخاع سے اترا ہے اور اس اختلاج میں شرکت دماغ کی بھی ہوتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

فن نوان احوال حلق کے بیان مین

اس فن مین بھی ایک ہی مقالہ ہو تشریح اعضاے حلق کی حلق سے ہماری مراد وہ فضا اور خالی جگہ ہو جسمین سانس اور غذا کی آمد و شد ہو اور اسی مین وہ زوائد بھی ہین جنکو لہاۃ اور لوزتان و غلصمہ کہتے ہین اور مری اور حنجرہ کی تشریح تو اوپر معلوم ہو چکی۔ لہات جسے ہندی مین کاگ کہتے ہین ایک جوہر لحمی ہو جو حنجرہ پر لٹکا رہتا ہو مثل پردہ کے اسکی منفعت یہ ہو کہ ہواے خارجی آہستہ آہستہ اور بتدریج پہونچے تاکہ ریہ یعنے پھیپھڑے پر چوٹ ہوا کی نہ لگے اور ہوا کی سردی دفعتہ ریہ کو لگنے نہ پاے اور دخان اور غبار کو روکے اور آواز کے واسطے مقرع یعنے جاے کوفت بھی لہاۃ مقرر ہوئی کہ اسمین لگ کر اور اچھی طرح پیدا ہوتی ہو آواز مین قوت اسی کے سبب سے ہوتی ہو اور آواز کی عظمت اور بڑا ہونا اسی سے ہو گویا کہ لہاۃ دروازہ ہو تو اور مخرج صوت پر بنا یا گیا ہو کہ اندازہ آواز کا اسی سے ہوتا ہو اور اسیوجہ سے لہات کا قطع کرنا خواہ اسکا کسی مرض وغیرہ سے گر پڑنا آواز کے حق مین مضر ہو اور ریہ کو لہات آمادہ قبول برد اور آمادہ تازی برودت سے کرتا ہے اور کھانسی اٹھنے ریہ سے اسپر لہات مدد کرتی ہو لوزتان یہ دونون لحم یعنے گوشت کی گھنڈیان سی ہین جو بیچ زبان کے اوپر اگی ہوئی ہین گویا دو گوش اور چھوٹے چھوٹے کان ہین اور یہ دونون دو پارہ گوشت کے عصبی مزاج ہین جیسے دو غدد اور غدد کی شکل پر اسکا ہونا اسلیے مناسب ہوا تاکہ قوی اور قوت دار ہو جائین اور وہ دونون ایک طرح سے گویا دو جڑین ہین اذنین کی اور راہ مری کی ان دونون کیطرف سے ہو منفعت انکی دونون کی یہ ہو کہ ہوا کو سرے پر قصبہ کے مثل خزانہ کے نگاہ رکھین اور دوسری منفعت یہ ہو کہ ہوا یکبارگی بروقت استنشاق اور کشش قلب کے فوراً نہ دفع ہونے پاے غلصمہ ایک لحم صفاقی ہو جو حنک سے ملا ہوا ہو لہات کے نیچے یون ہی چھٹا ہوا اور اس قصبہ پر اور غلصمہ کے اوپر ایک استخوان ہو جسکا الفانی نام رکھا گیا ہو اس ہڈی مین چار ضلع ہین دو اوپر کیطرف اور دو نیچے اور قصبہ اور مری کی تشریح آیندہ ہم بیان کرینگے **امراض اعضاے حلق** ہر واحد کیا ان اعضا کے چند امراض لاحق ہوتے ہین اور اقسام اورام اور اختلال فرد کے بھی پیدا ہوتے ہین **طعام جو گلو گیر ہوتا ہو** خواہ اور کوئی شے جو اترتے ہوے پھنسے جب کوئی شے ایسی پھنس جاے کہ حجم رکھتی ہو لازم ہو کہ گھونسا اور طمانچہ گردن اور بائین کتفین کے بار بار مارین اگر یہ کہ جب کافی نہوئے کرائین مگر قے کرانے مین اکثر خطرہ ہوتا ہو **شوک وغیرہ** جو حلق مین چبھ جاے کانٹا اور لکڑی خواہ ہڈی کی کرچ یا اور کوئی شے اسی طرح کی جب حلق مین چبھ جاے پہلے اسے بغور دیکھنا چاہیے اور اگر حس بصر خواہ لمس اسے محسوس نہین کر سکتی ہو غالب اور پنخواہ بید کی جبہ وغیرہ خوام رودہ کمان جو کمان سے متباین اور طرز مخالف پر ہو نکالنا چاہیے کہ وہ یا تو دفع کر دیگا خواہ کھینچ لے گا اور اگر کھینچنے والا آلہ کانٹے اور کرچ وغیرہ کا تک پہونچ سکتا ہو صواب یہ ہو کہ اسی کانٹے وغیرہ کے اخراج مین کوشش کیجاے جسطرح ہم آیندہ بیان کرتے ہین اور اگر حس سے محسوس نہو تو نشتو احساء و مزلقہ سے پر کرنا چاہیے پھر اس تدبیر سے کانٹا وغیرہ نکلجاے تو بہتر ہو ورنہ نچلی اور قے کو ہیجان نہین لانا چاہیے انگلی ڈالکر خواہ پر کے ذریعہ سے اور دواے معین کا بھی استعمال کرین مجربات سے یہ ہو کہ ہر روز ایک دانہ سپید ایک درہم گرم پانی مین پیسا ہوا ملا کر قے کرانی چاہیے کہ یہ دوا چبھے ہوے کانٹے وغیرہ کو بھی لیکر نکل آتی ہی اور بہتر یہ ہو کہ جب شکم سیر ہو کر کھانا کھا چکا ہو اسکے بعد قے کرائین کبھی ڈورے مین ایک ٹکڑا گوشت کا خوب مضبوط باندھ کر نگل جاتے ہین اور جب اسے کھینچکر نکالتے ہین چبھی ہوئی شے کو لیکر بر آمد ہوتا ہو اسیطرح انجیر خشک ڈورے مین باندھ کر بھی یہی فعل کرتا ہے کہ تھوڑا سا اسے چبا کر نگل جائین اور کبھی غرغرہ رب عنب الثعلب کا جسمین انجیر کو جوش دیا ہو کہ چبھی ہوئی شے کو اسکے مقام سے جدا کر دیتا ہو کبھی حلق پر ضماد خارج سے کیا جاتا ہو ایسی ادویہ سے جو منفجح ہون اور تقطیع رقیق انمین ہو کہ مقام ناشب کو متفتح کرکے کانٹے وغیرہ کو نکالدین ایسے ضماد کی مثال جیسے آرد جو زبیب اور آب گرم کے ساتھ **علق** یعنے جونک کا گلے مین پھنس جانا کبھی کسی جگہ کا پانی ایسا خراب ہوتا ہو کہ اسمین چھوٹی چھوٹی جونکین پڑی ہوتی ہین جو نظر نہین آتی ہین اور انکی کو چلی آدمی کو غافل کر دیتی ہو کہ اس پانی کو بے چھانے اور صاف کیے ہوے پی لیتا ہو لہذا وہی جونک اٹک کر رہ جاتی ہو باطن مری مین اور کبھی معدہ مین پہونچ جاتی ہو اور کبھی وہ جونک اسقدر چھوٹی ہوتی ہو کہ بڑے نال سے بھی اسکو کھینچنے سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بروقت چسپیدگی کے نظر نہین آتی ہو جب تھوڑی دیر تک چسپان رہے اور خون سے مقدار صالح جثہ اپنے کی اسنے چوسا اسوقت اسکا جثہ بڑھ جاتا
ہو اور حجم اسکا ظاہر اور نمایان ہوتا ہو **علامات** جو شخص کہ جونک اسکے چسپان ہو جاے غم اور کرب اور نفث دم اسکو عارض ہوتا ہو جب کسی
صحیح آدمی کو دیکھو کہ رقیق خون تھوکتا ہو یا کبھی کبھی خون تھوکنے لگا ہو اسکے حلق کے حال پر تامل کرنا چاہیے کہ بیشتر جونک چسپان ہوگی **معالجات** جو جونک
آنکھ سے نظر آتی ہو اسکا علاج گرفت سے کیا جاتا ہو چنانچہ ہم اسکا طریقہ بیان کرینگے اور کبھی ادویہ سے بھی اسکا علاج کیا جاتا ہو اور وہ ادویہ از قسم غرغرہ کے
ہونی چاہیین اگر چسپیدگی قریب حلق کے ہو اور بخورات سے بھی علاج کیا جاتا ہو اور اگر اسکی چسپیدگی مائل بطرف ناک کے ہو سعوطات سے علاج کرنا چاہیے
اور ادویہ مقیہ سے خواہ ادویہ مسہلہ دیدان سے اگر جونک اندر اور معدہ مین چسپان ہوئی ہو۔ اور کبھی اسکے نکالنے کیواسطے اور طرح کے حیلے اختیار کیے
جاتے ہین از انجملہ ایک یہ بھی ہو کہ آب گرم مین آدمی غوطہ زنی کرے یا حمام گرم مین بیٹھے خصوصاً ثوم کو تناول کرکے بعد ازان ہروقت برف کا بجھا ہوا
پانی بار بار منہ مین وقتاً فوقتاً لیا کرے تا اینکہ جونک اس جگہ کو چھوڑ دے حرارت سے گریز کرکے برودت کیطرف مائل ہوگی پھر اگر اسقدر تحمل ہو سکتا ہے
کہ اس گرمی مین حمام خواہ آب گرم کے اتنا ٹھہرے کہ نوبت غشی کی آجاے ٹھہرا رہے کہ یہ تدبیر اخراج علق کی از بس عمدہ ہو اور اکثر اس تدبیر سے تناول
ثوم اور دھوپ مین بیٹھنا منہ کھولکر سامنے آب سرد کے جو برف سے ٹھنڈا کیا گیا ہو کافی ہوتا ہو بعض آدمی جسکے جونک لپٹی ہو اسے قسانس یعنے
شب گز پلاتے ہین خواہ ایک قسم کی بق حمراء دموی جو شبیہ قراد یعنے چیچڑے کے ہوتی ہو اور جلد اسکی ضعیف اسقدر ہو کہ چھونے سے پھٹ جانے کا
گمان ہوتا ہو اگرچہ نرمی سے اسکو مس کرین اس کرم کو شراب سرکہ مین ملا کر پلاتے ہین خواہ حلق مین اسکی دھونی دین شمع مین رکھ کر شمع وہی برتن ہو شاید
کہ اسکو ہمارے ملک مین اجکل کہتے ہین سرکہ تنہا اگر پلایا جاے تو جونک کو حلق سے نکالدیتا ہو خصوصاً نمک ملا کر اگر سرکہ کا استعمال ہو۔ غرغرہ جو اسی جگہ بکار آمد
ہین انمین سے غرغرہ سرکہ اور حلتیت کا ہر ایک کو تنہا اختیار کرین خواہ نمک اور خردل سے جسمین وہ چند وزن بورق پڑا ہو یا خردل کے ہموزن نوشادر
یا غرغرہ شیح کے نصف وزن کبریت اور افسنتین اور ہموزن اسکے شونیز یا سرکہ شراب مین۔ ثوم اور شیح اور ترمس اور حنظل اور خرس کو جوش دیکر یا سرکہ خمر واقیہ
آمیز مین دہم پورہ اور دو جوے لسن کے۔ عصیر برگ غار کے غرغرہ مین بھی خاصیت عجیب ہو۔ جونک کے اخراج مین سیلطیح غرغرہ سرکہ اور حلتیت اور
قلقطار کا۔ اگر جونک معدہ مین پہونچ گئی ہو اس دوا کا استعمال واجب ہو شیح قیسوم افسنتین شونیز ترمس قسط حرف برنج کابلی خرس ہر واحد دو درہم سرکہ کر
ایضاً ایسے شخص کو ثوم اور بصل اور کرنب اور فوتنج نہری تازہ و تر اور خردل خوشبو ڈالکر اور جوشے جاوا اور حریف ہو اسکے پلانے سے بھی یہی اثر ہوگا
بعد ازان اگر سہولت ہو سکے تو قے کرانی چاہیے اور اگر آسانی سے نہ کر سکے تو کوئی شے مالح اور تیز اسکو دیجائیگی۔ اگر ناک مین جونک چسپان ہوئی ہو سعوط
سرکہ اور شونیز اور عصارہ قثاء الحمار اور خربق کا کرانا چاہیے اور جب قریب چھوٹنے کے ہو اسوقت وہ شخص چلانے اور چیخنے اور کلام کرنے سے باز رہے پھر
اگر خون بہنے لگے یا تھوکنے مین خون آے یا اسہال خون کا ہو ہر ایک کا علاج انہین قواعد سے کرنا چاہیے جو معلوم ہو چکا ہو اور آئندہ اپنے ابواب مین
معلوم ہوگا سورنجان کو خاصیت عجیب ہو اسکے دفع کرنے مین۔ قالب سے جونک کے گرفت کرنے کی یہ کیفیت ہو کہ اس شخص کو جو پی گیا ہو دھوپ مین
کھڑا کرین اور منہ اسکا کھولدین اور زبان اسکی نیچے کیطرف دبائین کنارہ سے اس میل اور سلائی کے جو مثل مغرفہ کے ہو جب جونک دکھائی دے اور نظر پڑے
قالب اسکے اصل عنق پر رکھین تاکہ چھوٹ نہ جاے اور یہ قالب وہی ہو جس سے بواسیر کاٹی جاتی ہو **خوانیق اور دفع اختناق** سے مراد یہ ہو کہ سانس
کا ریہ اور قلب تک پہونچنا اور نفوذ کرنے مین امتناع پیدا ہوا اور یہ کیفیت اسباب کثیرہ سے عارض ہوتی ہو مثلاً ادویہ خانقہ یعنے جو ادویہ گرفت گلو پیدا
کرتی ہین یا ادویہ سخت انکا استعمال کرنا کہ انمین سمیت بھی ہو یا جمود اور تنگی خون کی بعض اعضاے اندرونی مین۔ لیکن وہ اختناق جسمین ہم اسوقت بحث
کرینگے یعنے خوانیق اس سے مراد وہی ہو کہ بسبب مرض کا نفس آلات تنفس مین پیدا ہوا ہو جو قریب حنجرہ کے ہین ورم ہو خواہ انطباق اور چسپیدگی
اعضا کی یا عجز قوت کا تحریک آلات استنشاق سے۔ یہ امر تو بخوبی معلوم ہو کہ ورم سے راہ آمد برآمد نفس کی بند ہو جاتی ہو اور یہ بھی امر واضح ہو کہ
تنگی اور ضغطہ عضو مجاور اور قریب کا اپنے قرب وجوار کے اعضا مین تنگی پیدا کرتا ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ جو عضل محرک اعضا کے ایسی تحریک سے ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس تحریک کے ذریعہ سے ہوا بطرف اعضاے مذکورہ کے جذب ہوجاے اور کھچے اور یہ خاصہ عضل حنجرہ کا ہو جیسا کہ ہم باب تنفس مین بیان کرینگے
الغرض ایسا عضل مگر کہ جب اپنے فعل یعنے تحریک سے عاجز ہو اور یہ عجز اسکا یا تو بسبب استیلا اور غلبہ یبوست کے پیدا ہو یعنے اسی عضل مین جو داخل
حنجرہ ہو خشکی پیدا ہونے سے خواہ اسکے قرب کے عضلات مین یبوست کے پیدا ہونے سے فعل تحریک سے عاجز ہوجاے یا استرخا یا تشنج یا کوئی اور آفت
پیدا ہونے سے فعل تحریک مین عجز ہوجاے ایسے اوقات مین کسی متنفس ذی روح سے ممکن نہین ہو کہ وہ سانس لے سکے اگرچہ مجری نفس کا بند نہوا اور کھلا ہے
انطباق جو بسبب ضغط مجاور کے پیدا ہوتا ہو کبھی اسکا سبب زوال ان فقرات کا ہوتا ہو جو اول عنق مین اندر کیطرف واقع ہین اور یہ زوال فقرات
بسبب ضربہ یا سقطہ کے پیدا ہوتا ہو اور اسکا علاج نہین ہو یا انطباق مذکور بسبب ورم کے عضل خرز یعنے فقرہ او گریا کے عضلہ یا رباطات مین یا عضل مری
اور اسی کے اربطہ مین بالمشارکت یا کوئی سبب اسباب مین سے جو فقرات کو اندر کیطرف کھینچے یا تشنج جو عضل مری مین پیدا ہو کہ وہ بھی ان فقرات کو
اندر کیطرف جذب کرتا ہو مگر سب سے زیادہ ردی اور خراب حال وہی انطباق ہو جو بسبب یبوست کے پیدا ہو یا انطباق کسی اور آفت سے
مثلاً ورم اور تشنج وغیرہ سے پیدا ہوا ور وہ آفات عصب کو آمادہ جذب کردین اکثر یہ انطباق جب عارض ہوتا ہو تو صبیان کو عارض ہوتا ہو اسلیے
کہ انکے رباطات نرم ہین زیادہ خطرناک اس انطباق کی وہی قسم ہو جو فقرہ ثانیہ اور اسکے اوپر مین ہو اور اگر اسکے نیچے ہو وہ اسلم ہو اور سخت اور شدید
انطباق کی وہ قسم ہو جو فقرہ اولی مین ہو کہ وہ اشد اور زیادہ تیز ہوتا ہو۔ انطباق کی وہ قسم جو بسبب عضو مجاور اور قریب کے ہو وہ ہو جسکا سبب
ویسا ہی ہوتا ہو اور اسکا بیان ہمنے باب عسر ازدراد مین کیا ہو۔ اقسام ورم کے بر طبق اعضاء متورمہ چار ہین (۱) پہلا تو ورم عضلات خارجہ مین حنجرہ سے
جو مائل قدام کیطرف خواہ اسفل کیطرف ہین پیدا ہو حتی کہ ورم خود بھی ظاہر اور اسکی سرخی اور حمرت بھی ظاہر ہوتی ہو مقدم عنق مین یا صدر مین یا نفس مین (۲) یا ورم
عضلات خارجہ حنجرہ سے ہو مگر ان عضلات خارجہ مین ہو جو خلف کیطرف ہین اور عضلات مری مین ہو کہ ورم اور اسکی سرخی منھ کے اندر معلوم ہوتی
ہو اور بیشتر یہ ورم نغانغ اور نخاع تک بمشارکت متادی ہوتا ہو (۳) یا ورم عضلات باطنہ مین مری کے یا جو چیز متصل مری کے پیدا ہو ہو وقت تنگی
نفس مین بجا ورت اور قرب کے ہوگی اور ورم محسوس نہوگا (۴) یا ورم عضلات باطنہ حنجرہ مین ہوگا اور غشا مستبطن حنجرہ مین اور یہ چوتھی قسم سب سے
زیادہ بری ہو اور حس اسکو بھی دریافت نہین کرتی ہو۔ کبھی ان چارون اقسام سے دو خواہ تین قسمین یکجا ہوجاتی ہین سبب ان اورام کے وہی ہین جو اور
جملہ اقسام اورام کے اسباب ہین اور اکثر بعض اقسام کی غذا کو ان اورام کے پیدا کرنے مین خصوصیت ہو جیسے خند قوقی اور کہتے ہین کہ تریاق معتبر
خند قوقی کا کاڑھا اور کاسنی ہو اور بیشتر سبب ورم کا تمام بدن کا امتلا نہین ہوتا ہو بلکہ بدن تو فضول سے پاک ہوتا ہو مگر تھوڑا سا فضلہ اعضاے مجاورہ
مین حلق کے فراہم ہو کر احداث ورم کرتا ہو کبھی تقسیم اس ورم کی اسطرح پر کیجاتی ہو کہ یہ ورم یا تو حس سے محسوس ہوتا ہو اور خارج بدن سے ظاہر ہو
یا حس سے بعد تامل کے محسوس ہو جب اندرون حلق کے احساس کرے یا حس سے بالکل محسوس نہو اور اسکی دو قسمین ہین یا داخل حنجرہ ہو یا مری مین ہو
اس ورم مین تامل کرنا اسطرح سے ہو سکتا ہو کہ زبان کو نکالدین اور منھ خوب کشادہ رکھین اور اسکے ساتھ زبان کو دباتے رہین نیچے کیطرف کبھی یہ اورام
خون کے سبب سے عارض ہوتے ہین اور کبھی مرہ صفرا کی زیادتی سے اور کبھی بلغم سے۔ اور اکثر بلغم کا اختناق اسی طور سے ہوتا ہو کہ ارخاے عضل
سے اطباق پیدا کرتا ہو۔ ورم بلغمی بھی سلیم ہو اور اسکا زائل ہونا بھی سہل ہو اور بیشتر چالیس روز تک ٹھہرتا ہو پھر بلغمی ورم بھی کبھی تو بلغم لزج بارد سے پیدا ہوتا ہے
اور بعض اقسام اسکے بلغم لطیف حار سے پیدا ہوتی ہو۔ ایسا بلغم جب سر سے اُترے اسلیے کہ اکثر قسم بلغم کی سر ہی مین ہوتی ہو۔ ممکن ہو کہ عضلات زیرین تک
پہونچ جاے جو حنجرہ کے نیچے ہین جو ورم بلغم غلیظ سے پیدا ہو عضلات اعلیٰ حنجرہ مین ہوتا ہو اسلیے کہ خلط ثقیل ہو اسمین قوت نفوذ کمتر ہو۔ کمتر یہ ورم سوداوی
ہوتا ہو بعض اطبانے کہا ہو کہ ہرگز خلط سوداے یہ ورم پیدا نہین ہوتا اسلیے کہ سودا کا انصباب ایک عضو سے دوسرے عضو پر دفعۃً نہین ہوتا ہو
اگر بندرت اس ورم کا خلط سوداے پیدا ہونا کچھ تعجب کی جگہ نہین ہو دفعۃً یہ مادہ اتر آے خواہ تھوڑا تھوڑا اترکے اختناق پیدا کرے اور بیشتر ورم حار
منتقل خناق کیطرف ہوجاتا ہو اور جسطرح یہ مرض پیدا ہو ردی اور خراب ہو۔ جو ورم خناقی ہو یا تو مہلک اور قاتل ہوتا ہو یا اسکا مادہ کسیطرف

HAKEEM SHOUKAT ALI

منتقل ہو جاتا ہے یا مادہ مجتمع ہو کر متشنج ہو جاتا ہے کبھی داخل قصبہ میں ورم پیدا ہوتا ہے لیکن وہ ورم حد خناق تک نہیں پہونچتا ہے خناق ردی جسمیں ہمیشہ آدمی کا منھ کھلا رہے اور زبان باہر نکلی ہوئی ہو اسی کو خناق کلبی کہتے ہیں۔ کبھی تو خناق کلبی اسکا نام ہوتا ہے جو عضل داخل حنجرہ میں ہوگا اور کبھی خناق کلبی اسکو کہتے ہیں جو دونوں صنف ورم عضل سے پیدا ہوا اور کبھی اسے بھی کہتے ہیں جو زوال فقرات کیوجہ سے پیدا ہو کبھی خناق ذات الریہ کیطرف منتقل ہو جاتا ہے اگر مادہ ریہ کیطرف رجوع کرے اور کبھی اسکا انتقال تشنج کیطرف ہوتا ہے اگر اعصاب پر یہ مادہ گرے اور کبھی قلب پر اسکا انصباب ہوتا ہے اور ہلاک کر دیتا ہے۔ اور کبھی معدہ پر اسکی ریزش ہوتی ہے جو مریض عارضۂ خناق سے مریگا پہلے اسے تشنج ضرور لاحق ہوگا۔ خناق کلبی کبھی درمیان روز اول اور چہارم کے قتل کرتا ہے کثرت خناق اور اشباہ ورم خناق کے اور اورام کے جیسے ورم لہات اور لوزتین بیچ شتوی المزاج میں ہوتی ہے جب خناق کی شدت ہو تو سانس نتھنوں کیطرف سے زیادہ آتی ہے اور ایسے وقت آمد نفس میں تحریک روثہ کی اعانت درکار ہے یعنے وہ ہتھوان جو کنارہ پر عضل منخرین کے ہے اسکی تحریک سے سانس کی آمد میں اعانت ہوتی ہے۔ اور اکثر تحریک صدر اور روثہ دونوں کی حاجت ہوتی ہے اور باایں ہمہ جلدی اور متواتر آمد برآمد نفس کی ہوتی ہے اگر قوت معین ہووے اور نفخہ اور پھونکنا ہمراہ نفس کے نہو۔ کبھی خناق حمیات مطبقہ میں عارض ہوتا ہے اور ایسے حمیات میں اختناق سے انذار جدری کا ہوتا ہے اسیطرح حمیات حادہ کا خناق ردی ہے اسلیے کہ ایسے حمیات میں تنفس کی حاجت زیادہ ہے اور اختناق مانع تنفس کا ہے اگر بروز بحران خناق عارض ہو یہ خناق زیادہ خوفناک ورقاتل ہوتا ہے اسلیے کہ بحران اورام خناقیہ سے ہونا ضرور قاتل ہوتا ہے **علامات** عام کیفیت جو کہ جملہ اصناف خوانیق کو عارض ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ضیق اور تنگی سانس کے آنے میں اور منھ کا کھلا رہنا اور نوالہ وغیرہ کے نگلنے اور بلع کرنے میں صعوبت پیدا ہوتی یہانتک کہ بیشتر مریض خناق پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے اور منخرین سے نکل آتا ہے آنکھیں دونوں نیم وا رہتی ہیں۔ زبان کا باہر نکلے رہنا خناق شدید میں پیدا ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ ضعف حرکت زبان بھی ہوتا ہے اور بیشتر زبان زیادہ نکل آتی ہے بولنے میں (من منانا پن) ہوتا ہے یعنے نتھنوں سے بولتا ہے حالانکہ یہ الٹی بات ہے اسلیے کہ عادت میں جو شخص اس امر سے منسوب ہے وہی ہے جسکے دونوں نتھنے بند ہوں یا بند کر لے اور جب منخرین بند ہوئے پھر درحقیقت وہ نتھنے سے کیونکر بولے گا۔ درد کی شدت خناق بلغمی اور سوداوی میں نہیں ہوتی اور قسم حار میں البتہ ہوتی ہے جب درد شدید ہو تو بیشتر سارا ہی گردن پھول جاتی ہے اور اسکے ساتھ منھ بھی اور زبان باہر نکلکر تنگ پڑتی ہے اسلم قسم ذبحہ کی وہ ہے جسمیں سانس تنگی نہ کرے نبض صاحب خناق کی ابتدائے مرض میں متواتر مختلف ہوتی ہے بعد ازان صغیر متفاوت ہو جاتی ہے ورم خناق کے جملہ اقسام کو مشابہت اور شرکت اسمیں ہے کہ محسوس ہوتا ہے یا حس بصر سے یا حس لمس سے اطراف حلق کا عضلے مری اور حنجرہ سخت محسوس ہوتے ہیں اور کھچے ہوئے اور مریض کی ایسی حالت ہوتی ہے جسطرح قے کرنے پر مقدم ہے اور خناق زوالی جو زوال فقرات سے عارض ہوتا ہے اسمیں انجذاب اور گڑھا رقبہ کا اندر کیطرف اور جو فقرہ اتر گیا ہے وہاں پر بلندی اور اونچائی معلوم ہوتی ہے۔ اور جب اسے چھوئیں درد پیدا کرتا ہے اور جب پیٹھ کے بل لیٹے ہرگز کوئی شے کھانے پینے والی نگل نہیں سکتا **فرق** درمیان مختنق النفس جو بسبب ذبحہ کے پیدا ہوا اور وہ ضیق النفس جو ذات الریہ سے ہو یہ ہے کہ مریض ذات الریہ دفعتہ مختنق نہیں ہوتا اور صاحب ذبحہ کبھی دفعتہ مختنق ہو جاتا ہے اور **فرق** ورم حنجرہ اور ورم مری میں یہ ہے کہ اگر بلع ممکن ہو اور سانس رکتی ہوئی ہو تو ورم حنجرہ میں ہوگا اور اگر بالعکس ہو ورم مری میں ہوگا۔ بیشتر ورم حنجرہ بھی اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ بلع دشوار ہوتا ہے بلکہ بلع ممتنع ہو جاتا ہے اور کبھی مری کا ورم اسقدر زیادہ ہوتا ہے کہ نفس کی آمد ممتنع ہو جاتی ہے اور اورام مری میں وہی قسم مانع نفس کی ہے جو اعلائے مری کیطرف ہو اور اس سے نیچے کا ورم کبھی مانع تنفس نہیں ہوتا ہے اگر عسر اور تنگی سانس کی آمد برآمد میں پیدا کرے اسلیے کہ وہ ورم زیریں اسقدر نہیں بڑھ سکتا ہے کہ مزاحم قصبہ اور طرف قصبہ ریہ کا اسقدر ہو جائے کہ اسمیں ہوا داخل ہو نہ سکے جسوقت کہ ورم خناقی مری اور عضلات داخلی میں ہوتا ہے جس سے کسیطرح محسوس نہیں ہوتا ہے اور زبان ایسی پیچیدہ حنک سے ہو جاتی ہے کہ بشدت چسپیدگی اسمیں ہوتی ہے اور **فرق** ورم ردی اور مہلک میں جو کسیطرح زائل نہیں ہوتا ہے اور اس ورم میں جو اسقدر ردی نہو بلکہ آخر عضل مری میں وہ ورم ہوتا ہے اور اگرچہ وہ بھی دکھائی نہیں دیتا ہے) یہ ہے کہ ورم غیر ردی میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضیق نفس فقط بروقت بلع اور نگلنے کے ہوتا ہو اور ورم ردی خناق کا وہی ہو جو داخل حنجرہ مین ہوتا ہو اور جس سے خارج مین کچھ محسوس نہین ہوتا ہو اور نہ نام حلق کے اگر تامل سے دیکھا جاے خواہ لمس کیا جاے کچھ معلوم ہوتا ہو بلکہ بہت زیادہ اندر کیطرف ہٹا ہوا ہوتا ہو اسکے بعد رواوت اس ورم کی ہو کہ اندر سے کچھ نہ محسوس ہو اور باہر سے معلوم ہو خناق ردی مانع نفس کو بہت جلد ہوتا ہو اور چت لیٹنے مین تو اس خناق مین کسی طرح سانس کی آمد ورفت ممکن ہی نہین ہوتی پھر اگر چت نہ لیٹے اسوقت عسر نفس ہوگا اور ہمیشہ لانبی اور دراز کرتا گردن کا نفس کی آمد کے واسطے حیلہ قرار دیگا بیقراری مین بیٹھنا اور سیدھا ہونیکو بہت خواہش کریگا اور داہنی پہلو پر نہ لیٹ سکے گا جب ضیق نفس حد سے زیادہ ہوجاے اور اخراج بخار دخانی کے اندر سے باہر تغیر اسقدر حاجت کہ جو قوت پراگندہ کرنیوالی اور نکالنے والی رطوبات کی بطرف خارج کے ہو کہ وہ نفس کے ذریعہ سے اخراج بخلاف کردیتی ہو وہ قوت تھک جاے اور کف اور زبد منھ سے جاری ہو اس بیمار مخنوق کی صحت اور زوال مرض کی امید باقی نہین رہتی ہو اور نہ اسکا علاج کرنا درست علاوہ بران کبھی مخنوق کی حالت ردی اس سے زیادہ خراب ہوجاتی ہو اور پھر صحت پاتا ہو اور صحت پاتا اسوقت ہوتا ہو کہ قوت قوی ہو اور خواہش غذا کی باقی ہو مگر جسوقت چہرہ اسکا سبز ہوجاے اور آنکھوکے پپوٹے سیاہ ہوجائین پھر اسے مردہ ہی سمجھنا چاہیے اسیطرح اگر نبض صغیر ہوجاے اور برد اطراف پیدا ہو زبان کا گندہ ہوجانا اور سیاہی زبان کی بھی علامات ردیہ سے ہو اگر ہمراہ خوانیق ردیہ کے تپ شدید بھی ہو موت جلد واقع ہوگی اسلیے کہ حمی نفس کثیر کی محوج ہو اور خوانیق سے سانس مین کمی ہوتی ہو علامات موت مخنوق کیے جو بسرعت واقع ہو یہی لوگ کہتے ہین کہ جس شخص کو خوانیق کے مرض مین موخر عنق کی سرخی معمولی بلکہ سپیدی یا سبزی کیطرف تغیر لون پیدا ہو اور بغل اور اُسکے سے سر دسینا برآمد ہو وہ ایک ہی دو روز کے اندر مرجاے گا اور علامات رجا و امید صحت کے بعض انھین سے یہین کہ سرخی اندرونی جو ہو وہ باہر کیطرف آجاے اور اکثر ایسے وقت یہ لوگ آنکھین کھولدیتے ہین اور افاقہ انھین ہوجاتا ہو اسیطرح جب انکی سانس مین تغیر ہو اور کوتاہ اور صغیر سانس لینے لگین اسوقت بھی افاقہ انکو ہوتا ہو اسلیے کہ بحالت شدت مرض کے نفس طویل کے یہ لوگ محتاج ہوتے ہین تاکہ اس طویل نفس کو تھوڑا تھوڑا اندر داخل کرین جب سانس کوتاہ لینے لگے وہ شدت مرض جو سبب نفس طولانی کی تھی زائل ہوگئی اور اعضانے اپنے حال طبعی کیطرف عود کیا جسوقت ورم جانب مقابل مین پیدا ہو امید زوال مرض کی بوجہ انحلال کے ہوتی ہو جیسا کہ ہم بیان کرچکے۔ علامات انتقال خناق کے یہین کہ ورم مین کمی اور انحلال تو معلوم ہو اور شگفتہ ہونا بظاہر معلوم نہو اور استراحت بھی مریض کو حاصل ہو۔ پھر ثبوت انتقال کے بعد نبض کو بتامل ملاحظہ کرنا چاہیے اگر نبض عظیم ہوجاے اور کھانسی بھی ہو یہ کیفیت ردی ہو کہ ذات الریہ کیطرف منتقل ہوا ہو اور اگر نبض متشنج ہو تشنج کیطرف منتقل ہوگا اور اگر نبض زیادہ ضعیف ہو اور صغیر ہوجاے اور تفاوت نبض مین پیدا ہو اور خفقان کا ہیجان زیادہ ہو اور قوت غریزی مختل ہوجاے اور غشی پیدا ہو پس مادہ مرض بجانب قلب انصباب کررہا ہو اور اگر درد معدہ اور غثیان پیدا ہو مادہ نے معدہ کیطرف ریزش کی ہو۔ علامات فراہم ہونے مادہ کے یہین کہ تھوڑی سی نرمی پائی جاے اور روز چہارم گذر جاے کبھی اس خناق مین جسکی سرخی عنق مین اور اطراف صدر مین ظاہر ہوتے ہی یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ سرخی آپ ہی آپ غائب ہوجاتی ہو اور یہ امر دو وجہون سے پیدا ہوتا ہو یا تو مادہ باطن کیطرف رجوع کرتا ہو اور یا مادہ کا استفراغ ہوجاتا ہو پھر اگر بسبب استفراغ مادہ کے سرخی مذکورہ غائب ہوگئی ہو اسمین امید بہبودی کی ہو اور سانس مین سبکی اور خفت بھی پیدا ہوگی۔ اور اگر باطن کیطرف رجوع مادہ ہو کر سرخی غائب ہوئی ہو یہ علامت ردی ہو۔ دموی خناق کی علامت وہی ہو جو علامت خون کی معلوم ہوچکی ہو سرخی زبان کی اور سرخی چشم اور چہرہ کی سرخی اور خون کا مزہ منھ مین ہونا یا تو شیرین ہوجانا خواہ تیز شراب کا ایسا مزہ اور درد شدید کہ اسمین تمدد بھی ہو اور سانس مین زیادہ تنگی پیدا ہوتی ہو علامات صفراوی کے التہاب اور حرارت اور غم شدید اور عطش بہت زیادہ اور درد شدید جسمین لذع بھی ہو اور تلخی ذائقہ کی اور خشکی اور بیداری مگر تنگی نفس مین اسقدر زیادہ نہین ہوتی جسقدر کہ دموی خناق مین ہوتی ہو۔ کبھی زبان اور چہرہ کا رنگ اور سوزش مقام ورم اور حدت مادہ کی دلیل اسکے صفراوی ہونے پر ہوتی ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو جیسے کوئی شے لاذع اور حریف اسجگہ ٹھہری ہوئی ہو۔ درد خناق صفراوی مین نسبت

HAKEEM SHOUKAT ALI

موی کے کم ہوتا ہے بلغمی خناق کی علامت ملوحت اور برودت مع حرارت اور لزوجت کے ہوتی ہے اسلیے کہ یہ بلغم فاسد اور متعفن ہوتا ہے اور کبھی سپیدی
زبان کی اور سپیدی چہرہ اور پیاس مین کمی اور قلت التہاب بھی بلغمی ہونے پر دلالت کرتی ہے کبھی زبان باہر کیطرف ڈھیلی ہو کر نکل آتی ہے اور اگر
خناق بلغمی مین ورم غددی عارض ہوتا ہے اور درد یا تو قلیل یا بالکل معدوم ہوتا ہے اور تپ نہین ہوتی چالیس روز تک اسکی مدت ہے اور اگر مریض
برداشت کرے اور ہمت نہ ہارے ممکن ہے کہ ایذا کو اٹھالے اسلیے کہ جو چیز نگلی جاتی ہے نرم ورم مین ہو کر اتر جاتی ہے لہذا اسقدر موذی نہین ہے سوداوی
خناق کی علامت صلابت اور ترشی ذائقہ مین یا عفوصت اور کم کم عارض ہوتا اور کبھی ورم حار منتقل خناق سوداوی کیطرف ہوتا ہے۔ جو خناق ہے بسبب انصباب
تنفسہ کے سبب سے ہے اسکی علامت منہ مین رطوبت کی کمی اور فوراً آب گرم سے نفع ہو جانا اسلیے کہ ترطیب اور ارخا پیدا کرتا ہے **یہ بھی جاننا**
ضرور ہے کبھی آدمی ایک درد مین مبتلا ہوتا ہے جس کا قیام سال بھر خواہ دو برس تک رہتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ نواحی حلق مین کوئی فضلہ منجمد ہو گیا
ہے **بیان عام** معالجہ اورام نواحی اور اطراف حلق اور حنجرہ اور ان غدد کا جو حلق اور بلعوم اور لہات اور لوزتین کے اندر خواہ قریب تر واقع ہین
پہلی تدبیر اس معالجہ کی یہی ہے کہ فصد کے ذریعہ سے استفراغ مادہ کیا جاے اور وہ مادہ جو سبب فاعلی ان اورام کا ہے فصد کے ذریعہ سے نکال دیا جاے
اور اسہال سے بھی استفراغ مادہ کرین اور جذب مادہ جانب مخالف مین اگرچہ بذریعہ محاجم کے ہو اور مواضع بعیدہ پر جانب مقابل ورم مین
چسپان کیے جائین اور اطراف کی بندش ایسی کہ مولم اور ایذا دہندہ ہو کرنی چاہیے اور شروع معالجہ مین ادویہ قابضہ مین ایسی چیزین ملائی جائین
جنمین جلا کرنے کی قوت تھوڑی سی ہو جیسے شہد اور فلفل ادویہ پوست جوز ہے بعد ازان رب لسن **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ سرکہ سے غرغرہ کرنا
جسوقت ورم لہات یا خناق شروع ہو منجملہ رادعات کے ہے اور مانع ازدیاد مرض اور بہت سی رطوبت کو کھینچ لاتا ہے اور جو فساد کہ قریب الوقوع
ہوتا ہے اسے روک دیتا ہے انھین ادویہ مین سے شب اور مازو گلنار اور دونون انار جو پکانے پکانے سے ہرا ہو جائین اور لعوق انھین ادویہ سے
تیار ہو از انجملہ تعلیل یہ بھی ہے کہ یافوخ سر کو منڈوا کے عصارہ اقاقیا کو اسپر طلا کرین یہ تدبیرات اول امر مین جب مرض کی ابتدا ہو کرنی چاہئین
ادویہ مجربہ یہ ہین جو بالخاصہ اورام خوانیق اور لہات اور لوزتین کو مفید ہین بلکہ جملہ اعضاء حلق کے امراض کو وہ دوا یہ ہے کہ خیوط یعنی ڈورے کو اور
خصوصاً وہ سوت جو ارجوان بحری مین رنگ لیا گیا ہو لے کر سانپ کے گلے مین ڈالین اسکے بعد مریض اورام مذکورہ کی گردن مین اسکا لچھا باندھین
یہ دوا اسقدر مفید ہے کہ قدر متوقع سے اسکی منفعت بہت زیادہ ہے۔ ادویہ بھی ادویۂ شریفہ سے اس مرض کی ابتدا اور انتہا مین ہے کہ ردع بھی
کرتا ہے اور نرمی طبیعت اور تسکین درد مین اس سے پیدا ہوتی ہے۔ ادویہ قابضہ اور محللہ اور منضجہ مین حالت بدن کیطرف بھی غور اور تامل کرنا چاہیے کہ
نرم ہے یا سخت اگر سختی ہو قوی ادویہ کو اختیار کرین اور نرم ہو تو نرم ادویہ اور اسیطرح سن اور مزاج و فصل اور عادت کا بھی لحاظ رکھنا جب کہ
کبھی اورام لہات اور لوزتین کا اور استرخا اعضاے مذکورہ کا خاصکر علاج قطع کرنے سے ضرور ہوتا ہے اور اسکو ہم جداگانہ ایک باب مین بیان
کرینگے منجملہ طرق معالجہ کے موضع ماؤف کو دبانا بھی ہے اور اسکے تین مقام ہین (۱) جسوقت زوال فقرات سے ورم خناق عارض ہو (۲) اورام لہات
اور لوزتین جنکے اٹھانے اور بلند کرنے کی حاجت اسوجہ سے ہے کہ سقوط اور گر پڑنے سے محفوظ رہین (۳) اورام بلغمی جسوقت دونون منخرین اور دونون
سوراخون کو بند کر دین اسوقت دبانے سے اورام کا پراگندہ کر دینا خواہ انکو رقیق اور پتلا کر دینا ضرور چاہیے **علاج ذبح اور خوانیق کا اور علاج**
ہر ایک خناق جو کسی سبب سے کیون نہ عارض ہو۔ حار خناق کا علاج یہ ہے کہ ابتداً فصد سے کیجاے اور زیادہ خون دفعۃً نہ لیا جاے خصوصاً جسوقت
قوت مین ضعف آنے لگا ہو۔ بلکہ دس دس قطرہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد لیا جاے تیسرے روز تک تفاریق متوالیہ کر کے۔ اور اگر قوت مین ضعف آیا ہو تو
اسقدر خون نکالنا چاہیے کہ غشی کی نوبت پہونچے قوی آدمی کو واجب ہے کہ تفریق اور بار بار کھولنے سے فصد کے مقصود ہے حفظ قوت مریض ہو اور
بچانا اس امر سے کہ غشی نہ پیدا ہو اسلیے کہ غشی ادھر پیدا ہوئی اور قوت ساقط ہو گئی پھر اسکے ہمراہ عسر نفس کم ہو جائیگا خصوصاً وہ لوگ تقلیل غذا
کر رہے ہون کہ کبھی ضعف آور ہے اور یہ کمی غذا مین اختیاراً اور مصلحۃً ہو یا بنظر ضرورت کے اور اس سے زیادہ اسوقت بقاے قوت کا لحاظ

HAKEEM SHOUKAT ALI

گر کمی بھی ہو فصد کے بارہ مین ایک اور چیز کا بھی خیال کرنا ضرور ہو وہ کہ بیشتر ورم خوانیق کسی خون معتاد الخروج کے بند ہو جانے سے جیسے
حیض اور بواسیر کے بند ہونے سے بھی پیدا ہوتا ہو ایسے خناق مین فصد اسی قسم کی ضرور ہو جو مادہ کو اسیطرف جذب کرے جدھر احتباس واقع
ہوا ہو چنانچہ بواسیر او حیض کے بند ہو جانے سے اگر خناق پیدا ہوا ہو فصد صافن اور حجامت ساق کی کرنی واجب ہو جب خون کثیر نکلجائے گا
بیشتر سکون عارضہ مین اسی گھڑی ہو جاتا ہو اور کبھی دوسرے روز پھر فصد یا حجامت کی حاجت رہتی ہو اور درحقیقت اگر حالت مریض ایسی ہو کہ
فصد کو تا زمانہ نضیج مادہ ٹالنا مناسب ہو یہ امر افضل ہو اسلیے کہ قوت بھی بخوبی باقی رہیگی اور بعد نضیج کے استفراغ اصل مادہ کا بھی ہو گا اور اگر حال مریض
متحمل تاخیر کا نہو تھوڑی تھوڑی مقدار خون کی مثلاً عشر یا خمس چند روز پے درپے نکالنی چاہیے تاکہ نفس مین آمد برآمد کی آسانی ہو اسیطرح غرغرہ کرانے
مین بھی تاخیر واجب ہو اگر امتلاء مادہ ہو اور غرغرہ سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہو اور یہ تاخیر بنظر خوف جذب مادہ کی ہو کہ غرغرہ سے پیدا نہو جاے
بلکہ غرغرہ بعد تنقیہ کے کرانا چاہیے۔ ذبح کی ایک قسم وہ بھی ہو جو قصی او اخیر مین غلصمہ کے ہوتی ہو اس قسم مین اگر فصد قبل زمانہ انتہا او انحطاط مرض
کے ہوگی مقام خناق پر چند ضرر پہونچین گے از دیاد اور لقمہ وغیرہ اتارنے کے وقت اور عسر از دیاد خواہ اسکا وقت اور ٹھہر جانا یا انحطاط اسکا
دشوار ہوگا جبتک مرض خناق تزاید کے زمانہ مین ہو اور ضرورت شدید بھی نہین ہو پوری فصد کبھی جائز نہین ہو بلکہ اسے بتدریج اور آہستگی
سے کرنی چاہیے جسطرح ہمنے لکھا ہو اگر خناق تمام بدن کی مشارکت سے نہو بلکہ فضلہ اور مادہ مرض جانب حلق مین ہو اور خوف امتداد نہ ہو
جائز ہو کہ فصد نہ کرین بلکہ اسباب تحلیل یعنے جن تدبیرون سے قوت اصلی اور اخلاط صحیحہ بھی نکل جاتے ہین ایسی تدبیرے اسکو باز رکھین اسلیے کہ اسباب
محللہ بدن کثیر کے محتاج ہین اور غذا سے اسے باز رکھین اور بھوکا زیادہ رکھین تاکہ جو خون اسکے بدن مین پیدا ہوتا ہو طبیعت مدبرہ اسکو تغذیہ بدن مین صرف
کرے اور ورم کیطرف نہ جانے پائے یہ تدبیر ایسی ہو کہ جیسے اسکو خون پلایا جاتا ہو اور جزو بدن مثل غذا کے ہوتا ہو بعد ازان تحلیل و انضاج کیطرف توجہ
کرین پھر اگر فصد ایسے شخص کی کیجاے برداشت نہو سکے گی اور غذا دینی ضرور ہوگی تغذیہ مین ایک قسم کی ایذا دہی بھی ہو خصوصاً جبکہ اچھی طرح نوالہ اترتا نہو
کہ اسوقت بڑی مصیبت ہو زیر زبان جو رگ ہو اسکی فصد مین بالکل تاخیر نہ کرنی چاہیے بلکہ فوراً کرنی چاہیے اگرچہ اسے روزانہ کرین یا جو ساعات اور
اوقات فصد نہ لینے کے مقرر ہو چکے ہین اور اسکے ذریعہ سے ایک فصد سے دوسری فصد مین تفرقہ اور فاصلہ ہوتا ہو اسی زمانہ تفاریق مین فصد مذکور
واقع ہو بیشتر فصد وداج کی بھی ضرورت ہوتی ہو اور اکثر زبان پر پچھنے لگانے اور حجامت ساق کی بھی واجب ہوتی ہو کہ یہ بھی نافع ہو جو شخص خوگر خوانیق کا
ہو اور اکثر اوقات مقررہ اور معینہ وہ مبتلا اس مرض کا ہو جاتا ہو واجب کہ قبل عروض اس مرض کے اسکی فصد کردیجاے جسوقت امتلاء مادہ اسکے بدن مین ثابت
اور وقت ربیع مین بھی اسکی فصد کرنی ضرور ہو زیادہ تر مفید تدبیر یہ بھی ہو کہ حقنہ ہاے قویہ پر مبادرت کرین ہان اگر کوئی مانع استعمال احتقان قوی کے ہو تو فقط
حقنہ ہاے لینہ پر اکتفا کرین حقنہ ہاے قوی اور شیافات اس مرض مین نافع زیادہ ہوتے ہین۔ اطراف پر نطول اور عنق پر صوف کا لپیٹنا واجب ہو
خصوصاً صوف زوفا کو زیت مین خواہ کسی پانی مین مثلاً آب بابونہ کہ ملین ہو اور مسکن درد بھی ہو بھگو کر اخیر مین ادویہ جاذبہ کو ملانا چاہیے جب یہ ادویہ نافع
نہون قوی دوائین جیسے بورق اور خردل اور جند بیدستر اور سلیخہ اور کبریت اور مراہم تو یہ مجمرہ ایضاً عسل بلادر اور جو چیز دانہ جلد پر اٹھادے استعمال
کرین تیسرے روز انکو جب غذا دیجاے تو بحسب مزاج سکنجبین خواہ شراب العسل پر اقتصار کرین اسکے بعد ماء الشعیر ہمراہ بعض شربتہاے مناسبہ لذیذہ
کے (جیسے شربت نیلوفر اور عناب اور بنفشہ) پھر زردی بیضہ نیمبرشت پھر جب بسہولت نوالہ اترنے لگے احشاے خندروس وغیرہ اور سب سے اخیر مین
احشاء منضجہ (جیسے نشاستہ اور آرد باقلا اسکے بعد محللات کا استعمال کرین پھر جب عسر بلع مین ہو محاجم رقبہ پر نزدیک دوسری گرہ کے رکھکر چوسنے
سے خواہ حرارت نار کی کشش سے منفذ کو وسیع کر دینا چاہیے کہ تھوڑا تھوڑا وسیع ہو جاے اور جو غذا گھونٹ گھونٹ کرکے اتارے اسے گوارا کر سکے
جب اسکے اتارنے سے فراغت ہو جاے محجمہ کو اٹھا لینا چاہیے اور محجمہ نا رہی تو خود بخود گر جاتے ہین اور بھرے ہوے پچھنے لگا کر خون اسجگہ کا اور اخلاط بھی
نکالدے اسکے بعد ایک محجمہ سر پر چسپان کرے اور ذقن پر حلق کے نیچے بھی رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر محجمہ کی بعد تدبیرات مذکورہ بالا اسوقت کرنی چاہیے کہ مادہ کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

قطع کر لیا ہو اور تقطیع مادہ کے بعد پھر یہ جملہ تدابیر جذب مادہ کو جانب مخالف میں کرینگے اور تحلیل اور تقلیل مادہ بھی کرتے رہیں اور چوسنے کی تدبیر جو اوپر مذکور ہوئی
وہ بھی ایسی ہی موثر ہے محجمہ کو زیر پستان اور کاہل پینے کو ہاں پر بھی رکھنا مفید ہے چوب خیزران وغیرہ جو نفقی مادہ ہو اسے روئی میں لپیٹکر رکھنا بھی کچھ خوف کی
بات نہیں ہے اسلئے کہ تنقیہ سے توسیع اور کشائش مخرج نفس میں پیدا ہوتی ہے اور شیر حلق میں ایک نلی ایک جو سونے خواہ چاندی وغیرہ کی بنائی ہوئی ہو
ابھی داخل کرتے ہیں کہ سانس کی برآمد پر معین ہوتی ہے اسیطرح جب ضیق اور تنگی نفس میں زیادہ ہو رقبہ پر محجمہ ضرور لگانے پڑینگے کبھی توسیع حلق اور سہولت طبع
اور آسانی سے سانس لینے ان جملہ امور کیواسطے اکتناف قوی لینے زور سے کھینچنا اور دبانا بھی مفید ہوتا ہے ابتداے مرض کے ادویہ قابضات میں خصوصاً
خناق دموی میں) اور قوابض میں افضل اور بہتر وہ دوا ہے جسمیں ہمراہ قوت قابضہ کے ایک جوہر لطیف ایسا ہو جسکے ذریعہ سے دوا غواص ہو جاے اور
خوب گھل مل جاے تجربہ کرکے ایسی دوا جو ہم نے پائی ہے وہ یہی ہے کہ تو بعض مرکبہ زیادہ تر نافع ہیں بہ نسبت تو بعض مفردہ بسیطہ کے کبھی ابتدا میں بھی درد
کی شدت ہوتی ہے اسوقت قوابض کے ساتھ مرخیات اور ملینات مسکنہ درد بھی ملانے کی حاجت ہے جیسے شربت بنفشہ اور فانیذ اور دودہ نیمگرم اور لعاب
تخم کتان اسفیغول اور جب انصباب مادہ کی کثرت ہوتی ہے اسوقت ادویہ محللہ بھی داخل کرنی ضرور ہیں اور جب زیادہ میں کثرت انصباب نہیں ہوتی اور ورم بھی
قوی نہیں ہوتا اسوقت ابتدائی علاج کرنا چاہیے اور مازو اور نوشادر کا استعمال کیا جاے کہ مانع بقوت ہے اور تحلیل قوی کرتے ہیں صفراوی خناق
میں زیادہ تر مقصود یہی رہے کہ جو دوا وغیرہ کیجاے اس سے تبرید اور قبض حاصل ہو کبھی لطوخات بھی مستعمل ہوتے ہیں اور کبھی خناق صفراوی میں
بلکہ جملہ اقسام اورام حارہ خناقیہ میں غرغرہ ہاے مناسبہ کا استعمال ہوتا ہے نفوخات کا استعمال کسی منفخ اور پھونکنے کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے اور نطولات
یعنے پاشیدہ کرنیوالی ادویہ بھی اسیطرح از قبیل سکنجبین حار اور سرکہ سے غرغرہ کرنا ابتداے مرض حار میں انفع اشیا ہے اور بارد ورم میں بھی اور رب توت
خصوصاً توت صحرائی سے غرغرہ کرنا اسکے بعد نافع وہ غرغرہ ہے جسمیں شکر یا شہد کی آمیزش نہو ابتداے مرض میں عصارہ سماق اور عصارہ انگور دونوں
خالص اور ترش کا استعمال کرنا چاہیے خواہ دونوں کا عصارہ مع گلنار کے ایسے عصارات میں شہد وغیرہ بغرض تنقیہ کے داخل کیا جاتا ہو نہ بایں غرض
کہ غرغرہ کی قوت بڑھ جاے اسیطرح جوشاندہ بنگ ہمراہ شہد کے خواہ طبیخ سماق دو شیدہ انگور ملاکر اس سے زیادہ قوی تر عصارہ جوز تازہ جو محلل ادویہ
ہے اور ورام خناقیہ کے واسطے اور عصارہ برگ گل جو تازہ ہو اور رب خشخاش جسوقت قوابض سے ملایا جاے (جیسے عدس مقشر اور گلنار وغیرہ) یہ بھی ابتدا
میں عظیم النفع ہے اس سے بھی قوی تر طبیخ راسن اور بلوط اور سماق آب کشنیز آب پوست جوز آب آس یا وہ پانی جسمیں اچھی طرح عدس کو پختہ کیا ہو اور آب
سفرجل ترش۔ زعرور یعنی آلوبالو کو خاصیت عجیب ہے اس مرض میں اور شب یمانی کو بھی اسیطرح خاصیت ہے۔ **ایضاً** حلق میں بطور نفوخ کے اس دواکو
پہونچائیں تخم گل سماق اور گلنار ہموزن اور کافور کی مقدار قلیل صفراوی خناق کے واسطے عصارات باردہ انمیں ایسے اجزا ملاے جائیں کہ تھوڑا سا
قبض پیدا کریں آب عصا عصی الراعی اور عصارہ عنب الثعلب اور عصارہ چوبہاے نرم انگور کے ادویہ مشترکہ میں سے ابتداے مرض میں تخم
گل تخم خرفہ لعاب سبغول اور ربا شیر نشاستہ کثیرا کافور انکی گولیاں چوڑی اور پتلی تیار کرکے زبان کے نیچے رکھیں اور جسوقت تحلب اور ترشح ہو توقف
ہو جاے انہیں ادویہ میں رب توت تلخ اور زعفران کی آمیزش کریں اسلئے کہ میوفرش میں قوت غوص کی زیادہ ہے اسی سبب سے قبض اور تحلیل اچھی کرتا ہے
اور اپنے ہمراہ زعفران کو بھی اندر پہونچا دیتا ہے پھر یہ دونوں ملکر انضاج مادہ بخوبی کرتے ہیں اگر ورم میں صلابت کیطرف میلان ہو توت کے ہمراہ
اسیقدر بورق بھی داخل کر دینا چاہیے جب مرض قریب زمانہ منتہی کے پہونچے خواہ منتہی کا زمانہ آگیا ہو اسوقت مسکنات اور ملینات کا بھی اضافہ
کرنا چاہیے جیسے خمیر تازہ کہ مغز فلوس میں بھگو کر ملدیا ہو یا توت میں زفت کی شرکت ہو خواہ جوشاندہ انجیر اور حلبہ یا رب الآس اور اسفنج یا فشردہ کرنب
شہد خواہ اسفنج یا مثل عرق جو آب عنب الثعلب میں گھولا جاے کہ یہ زیادہ نافع ہے خواہ ماء الاصول میں زبیب اور حلبہ اور زعفران دارچینی جوش دیکر
غرغرہ کریں سکنجبین یا ماء العسل ضمادات بھی انضاج مادہ کے واسطے لگاے جاتے ہیں جیسے ضماد دساہر نامی طبیب کا اور روغن بادام کی تقطیر بھی کانوں میں
ایسے وقت نافع ہے جبان تدبیرات سے نفع نہ پاے اور صلابت زیادہ ہو اسوقت ادویہ میں کبریت داخل کرنا چاہیے اور اگر نفع ہو چکا ہے ورم کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

شگافتہ ہونے کی فکر اور تدبیر ایسے غرغرون کے ذریعہ سے کرنی چاہیے جنمین تلیین کے ہمراہ تفجیر کی قوت بھی ہو جیسے بعض ادویہ حادہ مین دودھ ملا کر غرغرہ کرانا
اور اگر ورم ظاہر اور محسوس ہو اور بڑھ گیا ہو اور شگافتہ نہین ہوتا اسوقت لوہے کے آلات سے چاک کرنے مین کچھ خوف نہین۔ ادویہ معتدلہ جنمین قوت
جلد شگافتہ کرنیکی ہو انمین سے جوشاندہ انجیر اور حلبہ اور تمر کا ہو اور جوشاندہ عدس گل سرخ ملا کر اور رب السوس اور تخم مرو اسکے بعد رفتہ رفتہ قوی ادویہ
کو اختیار کرین مثلاً رب توت مین بورق اور مر بقدار کثیر داخل کرین **ایضاً** تخم مرو کو شیر بز مین بھگو کر اور دہان مسخنہ خصوصاً شہد اور سک ملا کر غرغرہ
ماء العسل سے کہ اسمین انجیر کو جوش دیا ہو ہمراہ فودنج اور مرزنجوش او شبت اور نعنع اور نمام اور بیخ سوسن کے اور جملہ ادویہ ملا کر خواہ جدا جدا استعمال
کرین قسط اور خصوصاً قسط بحری ایسے وقت مین زیادہ منفعت رکھتی ہے۔ زمانہ انتہا مین جلائے تام اور تفجیر ورم کی مقصود ہوتی ہے جو نطرون اور بورق
اور حلتیت اور مر اور فلفل چند بیدستر اور فضلہ شیر ک فضلہ مرغ خانگی سے بذریعہ غرغرہ کرانے کے حاصل ہوتی ہے کہ اسمین رب توت بلکہ نوشادر اور عاقرقرحا
اور تخم حرمل اور خردل اور تخم ترب سکنجبین اور رب انی بھی داخل ہو اور ایسے ہی اجزا سے نفوخ بھی کیا جاتا ہے۔ نوشادر کا نفوخ بھی راحت رسان یا مزیل مرض ہے
جب مرض کا زمانہ انحطاط ہو پہنچ جائے شراب اور حمام اور نطولات کا استعمال کیا جائیگا **صفت** یہ گولی ہے جو زمانہ انتہا مین استعمال کیجائے بیخ سوسن
چار جزو حلتیت نصف جزو عصارہ کرنب خواہ دوشیدہ انگور مین گولیان تیار کرین **خناق بلغمی کا علاج** منجملہ اسکے یہ ہے کہ حلق مین کوئی نے مثل
خیزران کے ترچھی کرکے اور اسپر چیتھڑے لپیٹ کر حلق مین اس طرح داخل کرین کہ ورم اسمین لپٹ جائے رطوبت اس ذریعہ سے خارج ہو جائے
اور ورم بلغمی کہنہ مین حلتیت ہمراہ دارچینی کے اور قوقایا اور ایارج وغیرہ سے مسہل دینا اور احتقان حقنہ ہائے قوی سے کرانا **علاج خناق**
سوداوی کا اسکے واسطے انفع ادویہ دوائے حرمل سے غرغرہ کیا جائے خواہ لطوخ اسکا اندر یا باہر لگایا جائے وہ ادویہ جو بالخاصیت ہر دو قسم
مفید ہون فضلہ سپید سگ اور ذئب سپید یعنے سپید بھیڑیا پہلے کتے کو بھوکا رکھین اسکے بعد تنہا ہڈی انکی غذا تجویز کرین تا اینکہ سپید فضلہ اس سے
خارج ہو کہ اسمین بدبو کمتر ہوتی ہے اسیطرح فضلہ آدمی کا خصوصاً لڑکے کا فضلہ واجب ہے کہ مریض خناق کے واسطے جس آدمی کا فضلہ لیا جائے غذا سے
اسقدر تناول کرے جو ہضم ہو جائے افضل غذا نان ترمس مقدار قلیل ہے اسکے بعد شراب کہنہ کا استعمال کرنا اسکے بعد جو فضلہ برآمد ہو اسے لینا چاہیے
اور خشک کرکے رکھ چھوڑے کہ اسمین بدبو کم ہوگی۔ اگر روٹی کے ساتھ کسی اور چیز کی خواہش کرے تو وہی چیزین دینی چاہیین کہ جید الکیموس اور
حار مزاج باعتدال ہون جیسے گوشت چوزہ ہائے مرغ اور حجل اور پایہ گوسپند کہ ایسی غذا باینکہ جید الہضم ہے فضلہ بھی کم دیتی ہے اور انکے فضلہ مین بدبو
بھی نہین ہوتی۔ ادویہ جو موثر بالخاصہ ہین ابابیل سوختہ جسکے سوختہ کرنیکا طریقہ یہ ہے پہلے اسے ذبح کرکے اور خون کو پر اور بازو پر چھڑکین پھر اسپر نمک چھڑکین
اور مٹی کے کوزہ مین گل حکمت کرکے تنور مین رکھین یا ظرف آبگینہ مین گل حکمت کرکے رکھین میری رائے مین یہی طریقہ اصوب ہے اسیطرح فضلہ شیر ک جو خوب طرح جلایا گیا ہو بعض لوگ
خناق کی تحنیک نمک اور شہد سے کرتے ہین یا سرکہ اور زیت سے۔ اسیطرح اورام لہات مین۔ اور تلخہ گاؤ کو شہد ملا کر بھی اور تلخہ سنگ پشت سے
اور زہرۃ النحاس جو بروقت گداختہ کرنے تانبے کے بطور چرک کے اوپر آتا ہے اور مچھلی کے سر و نمک خصوصاً لہات کی تحنیک بھی کیجاتی ہے۔ اسی طرح
غرغرہ سکنجبین سے جسمین تخم ترب پختہ کیا ہو اور قلقطار اور قلقدیس درم لوزتین کے واسطے جید ادویہ مین سے ہین۔ مرکبات مین سے دوائے توت مر اور
زعفران کے ساتھ اور دواء الخطاطیف اور دوائے حرمل اور دوائے پوست جوز تازہ اور اقراص اندروس اور ایک دوا جسکے اوزان مین پلیدی
سگ جو سپید ہو جلائی ہوئی مٹی کے برتن مین یا غیر سوختہ ایک اوقیہ فلفل دو درہم مازوے سوختہ اور انار کے چھلکے موے رخسارہ خنزیر اور بوزنہ
اور کندر ہر واحد ایک اوقیہ مر اور قسط ہر واحد نصف اوقیہ بطور نفوخ کے خواہ شہد کے ذریعہ سے لطوخ تیار کرین **ایضاً** آخر مرض مین جب
شدت ہو فضلہ کودک جو ترمس کی روٹی کھلا کر خارج ہوا ہے اور فضلہ سگ اور خطاطیف جلایا ہوا اور اسی کو مکرر ہر روز چند مرتبہ استعمال کرین
اکثر زبان مخنوق کی ورم کر جاتی ہے اور بیشتر اسکے معالجہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور ہم نے اورام لسان مین اسکو بیان کر دیا ہے اور جو اس موضع
کے لائق ہے (اگرچہ اس مقام کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے) وہ یہ ہے کہ بعد فصد کے ایسے حیلے کرنے چاہیین کہ جذب مادہ کا اسفل کیطرف ہو اور اس جگہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا رب نیفرسے کام لیا جاتا ہو کہ اسکوان اخلاط کے کم کرنے مین خاصیت عجیب ہو جواعلے فم معدہ کے متصل ہون یا متصل مری اور حلق کے اسکے بعد مبرات راوند جیسے عصارہ کا ہو کہ یہ بھی خاصیت عجیب رکھتا ہو اور رو ب صادقہ سے اسکی خاصیت معلوم ہوئی ہو پھر اسکے بعد اگر تحلیل لطیف کی حاجت ہو کرنی چاہیے خناق فقاری جو کہ فقرات کے اورام وغیرہ سے پیدا ہوتا کی تدبیر نافع یہ ہو کہ موضع ورم کے دبانے سے خلف کیطرف بزمی توسیع مخرج کرین بشیر فقرہ پلٹ جاتا ہو اور یہ دبانا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہو یا انگلی کے ذریعہ سے اور کبھی ہتیلی سے کوشش کیجاتی ہو آلہ کی شکل مثل لگام کے ہوتی ہو کہ ہوحلق مین داخل کرکے جسقدر اندر جاچکا ہو اسے باہر کیطرف دفع کرتے ہین وہا نا زیادہ مضر ہو اورام مین جب خوانیق مین شدت ہو اور ادویہ کا اثر اور فائدہ کچھ ظاہر نہو اور ہلاک مریض پر یقین ہوجاے ایسے وقت جس تدبیر سے امید صحت ہو سکتی ہو وہ یہ ہو کہ قصبہ کو چاک کرین اور یہ امران رباطات کے شق کرنے سے حاصل ہوتا ہو جو درمیان دو حلقہ کے حلقہاے قصبہ کے ہین مگر یہ شق اور چاک کرنا غضروف تک نہ پہونچے کہ سانس اسی شگاف سے آنے لگے پھر جب تدبیر ورم سے فارغ ہوجائین اس شگاف مین ٹانکے دین اور علاج کرین کہ صحت ہوجائیگی صورت علاج کی یہ ہو کہ سر کو پیچھے کی طرف کھینچین اور اسی کھچاؤ پر ٹھہرا دین اور جلد موضع مطلوب کی پکڑ کے شق کرین صواب یہ ہو کہ جلد کو کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑ کر اٹھائین اور پھر قصبہ کھولدین اور رباط دونون حلقون کے بیچ مین جہان سے جلد شگافتہ ہوئی ہو چاک کرین بعد ازان ٹانکے لگاکر ذرور جھڑکوا پر چھڑکین اور ٹانکے لگاتے وقت زخم کے دونون بازعین موڑکر جلد کو دوختہ کرین تاکہ ٹانکا غضروف تک ڈوب نہ جاے اور نہ اغشیہ تک اسکا اثر پہونچے یہی قاعدہ ایسی جگہ شق کرنے اور ٹانکے وغیرہ لگانے کا ہو اگرچہ کسی اور غرض سے شق کیا جاے پھر اگر اس امر کا ظن غالب ہو کہ انھین اربطہ مین ورم اور آفت ہو اسوقت شق کا استعمال کرنا درست نہوگا جب مریض پر غشی طاری ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق کام مریض کا تمام کردیگا بہت جلد حقنہ ہاے قویہ کیطرف رجوع کرین اور فصد رگ کی جو زیر زبان ہو اور فصد عرق جبہہ اور پچھنے قفا پر لگانے اور ذقن کے نیچے بھرے ہوئے پچھنے ہون یا خالی اگر سبب اختناق اور غشی کا پانی مین ڈوبنا ہو اس شخص کو الٹا لٹکائین تاکہ پانی سارا نکل جاے اسکے بعد دھونی ایسی شے کی دیجائے جو قوی اور خوشبو ہوتاکہ بیدار ہوجاے سخت بندش کرنے سے اگر خناق پیدا ہوا ہو اسکی فصد اور حقنہ کرکے چند روز احسا شیرین آرد نخود سے اور دودھ خواہ ماء اللحم مین روٹی بھگوکر اور زردی بیضہ کی کھلائین یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس شخص کے حلق مین کسی قسم کا درد ہو اولی اور انسب یہ ہو کہ ترک بولنے اور کلام کرنے کا کرے کسی قسم کا درد کیون نہو

لہات اور لوزتین کے بیان مین

ان دونون اعضا مین کبھی نزلہ کے سبب سے ورم پیدا ہوتا ہو جسکی وجہ سے تنفس رک جاتا ہو اور کبھی لہات مین استرخا بدون ورم کے پیدا ہوتا ہو پس اسکے لیے حاجت ایسی دوا کی ہو جو قبض اور کھچاؤ پیدا کرے اور خشکی آمین لاے وہ ادویہ حارہ ہون یا باردہ اور کبھی اسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہو اسکے معالجات قریب بعلاج خوانیق کے ہین ابتدا مین لطوخات سے علاج کیا جاتا ہو اور چھونے اور مس کرنے مین اسکے نرمی کرنی چاہیے کہ پر وغیرہ نرم چیز سے دوا لگائی جاے اسلیے کہ انگلی سے چھونا یا غیر وقت پر یا زور سے انگلی سے ملنا اکثر دشواری اور تکلیف پیدا کرتی ہو جو ورم ان اعضا کا عظیم ہو اور التہاب اسمین کم ہو یعنے قسم دموی ہو اسپر ادویہ عفصہ کا استعمال کرنا چاہیے اور ملتہب صفراوی ورم کے واسطے جس دوا مین تبرید شدید ہو مناسب ہو جیسے آب عنب الثعلب خواہ تخم گل یا برگ گل کہ ان چیزون کا اثر قوی ہو اور دانہ سے زیادہ تر قوی صمغ عربی اور کتیرا اور انزروت اور شادنج ہو **ایضا** گلنار دو جزو شب یمانی ایک جزو پارچہ ریشمی میں چھانکر کسی چمچے مین جو عرض مین سر کے طرف سے ٹوٹا ہوا ہو اسمین بھر کر استعمال کرین اور اسی دوا مین زعفران اور کافور زیادہ کرین جب لطوخ کے طور سے مستعمل ہو **ایضا** مازو سرکہ مین پیسکر پر کے ذریعہ سے لگائین **ایضا** آب انار ترش ہمراہ اور قابضات کے **ایضا** حجر شادنج اور حجر فرو خیوس کو جلاکر اور وہ دوا جسکو آخراطوس کہتے ہین اور حجر افروق اور طباشیر اور گل مختوم اور گل ارمنی اور رب حصرم اور ثمرہ شوکہ مصریہ اور شب یمانی اور تخم گل ان ادویہ سے بھی مثل ادویہ اول کے بنانا چاہیے کندر کی لکڑیون سے دھونی دینی بھی لہات کو خوشک کرتی ہو **ایضا** عصارہ انار شیرین جو مع پوست کے کوٹا گیا ہو اور سدس وزن عصارہ کے شہد قوام کیا ہوا اور گرم سے لطوخ جید تیار ہوتا ہو جب غرغرہ ادویہ قابضہ کا کیا جاے اسکے ہمراہ آب گرم سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھی ہمیشہ غرغرہ کرانا چاہیے اسلیے کہ آب گرم سے غرغرہ کرنا قوابض کو اپنے فعل پر آمادہ کرتا ہے اور تلیین موضع ماؤف اور سختی پیدا کرنے سے قوابض کم روکتا ہے اگر قوابض سختی اور انعصار مولم پیدا کریں یعنے اسقدر مادہ کو نچوڑیں کہ ایذا پیدا ہو بنظر اصلاح اور تدارک کے صمغ اور لعاب اسبغول اور کتیرا اور نشاستہ اور انزروت اور تخم خطمی اور جو کی بھوسی کا پانی استعمال کریں۔ خواہ اطراف عوسج کو خمس وزن شہد میں قوام بناکر یا رب توت وغیرہ خواہ طبیخ ورد اور سماق میں چھٹا حصہ شہد ڈالکر جوش دیں اور قوام درست بنائیں۔ خارج بدن میں طلا ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جسمیں تخفیف قوی اور قبض شدید ہو جیسے مازو اور شب یمانی اور نمک سب پر مقدم ہے۔ سوداوی قسم کے واسطے مازوے خام ایک جزو سرخ پھٹکری سماق ہر واحد تین جزو اور ثلث جزو نمک بریان کیا ہوا بیس جزو کے استعمال کرنے کو بھی لوگوں نے کہا ہے۔ دوائے جید اکثر احوال اور اوقات میں شب یمانی تین جزو تخم گل دو جزو قسط ایک جزو ضماد بناکر پر کے ذریعہ سے لگائیں خواہ ایسی دوا سے جو لہات کو اٹھا دے علاج کریں اور یہ دوائے جید ہے عصارہ انار مسلم کو خمس وزن شہد میں قوام کرکے اور طلا کریں **ایضاً** شب یمانی ایک جزو نوشادر ایک جزو مازوے خام دو ثلث جزو راج تین جزو جب یہ مرض منتہی کو پہونچے یا قریب زمانہ منتہی کے ہو اور زعفران اور سعد وغیرہ کا استعمال کریں اور داشیشعان کو خاصکر اور تفاح اذخر اور عود بلسان اور اشنان ادویہ سے المطبوخ تیار ہوتا ہے اور انکے پانی سے غرغرے اور خصوصاً جب یہ غرغرہ طبیخ بیخ سوسن اور تخم گل سے شہد ملاکر بنایا جاوے روغن بادام کی تقطیر کانوں میں ہر وقت نافع ہے۔ اگر لوزتان اور متصل انکے اجتماع مادہ ہو سلاقات مذکورہ جو باب خناق میں لکھے گئے انکا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر درد ہر وقت رہے اور سکون و آرام نہ ہو اسہال دوبارہ کیا جاوے اگر یہ تدبیر بھی تمام نہ ہو ادویہ قویۃ التحلیل کا استعمال کریں جیسے عصارہ قثاء الحمار اور کبریت اور قنطوریون اور نطرون احمر شہد کے ساتھ خواہ تنہا جب ورم سخت ہو جاوے اور طولانی ہو اسوقت حلتیت سے بہتر کوئی دوا نہیں جب ورم کسی جگہ تو باریک اور کسی جگہ غلیظ اور گندہ ہو اسوقت قطع کرنا چاہیے اور جہاں تک ممکن ہو قطع سے بچاتے رہیں اور ورم کی لاغری نوشادر سے کرنی چاہیے اور اسکو اوپر کی طرف اٹھانا المعقہ سے جو بشکل لگام کے ہوتا ہے اولی ہے اور جبتک بیخ ورم لاغر نہ ہو جاوے قطع کرنا ضرور نہیں ہے کہ اسمیں خطر عظیم ہے یہ غرغرہ اورام نفانغ کی تخفیف کرتا ہے اور تنقیہ ان اورام کا بھی کر دیتا ہے۔ عدس گلنار ہر واحد پانچ درم شیاف مامیثا زعفران قسط ہر واحد ایکدرم پانی میں جوش دیکر اسکا سلافہ ایک حصہ لیکر نصف وزن اسکے رب التوت اور چہارم وزن اسکا شہد ملاکر خوب آمیختہ کریں اور اسی کا غرغرہ کیا جاوے **سقوط لہات** کبھی لہات گر پڑتی ہے تپ کے مرض میں اور کبھی تپ نہیں ہوتی اور سقوط اسکا ہوتا ہے گر پڑنا اسکا یہی ہے کہ دراز ہو جاوے اور نیچے کیطرف جھک جاوے اور اپنے موضع اصلی کیطرف پلٹ نہ سکے ایسے وقت میں بعض اوقات نوالہ اتارنے والا لہات کو انگلی سے دباتا ہے تب جاکر اچھی طرح نوالہ اترتا ہے **علاج** اگر حرارت ہو اور سرخی بھی موجود ہو فصد کرنی چاہیے اسکے بعد وہی غرغرے جو ابواب سابقہ میں مذکور ہوئے استعمال کریں جسطرح غرغرہ سرکہ اور گلاب سے بعد ازاں لہات کے بلند کرنے اور اوپر اٹھانے کی تدبیر کریں ایسے آلہ سے جو مشابہ لگام کے ہے اور اٹھانے میں جہانتک ہو سکے رفق اور نرمی کرنی چاہیے اور اگر حرارت اور سرخی نہ ہو غرغرہ سکنجبین اور خردل اور مری نبطی سے کرکے اٹھانے کی تدبیر آلہ مذکورہ سے کریں۔ دوا جو لہات کے اٹھانے اور بلند کرنے میں بکار آمد ہے یہ ہے کہ مازو اور نوشادر مسحوق اور سائیدہ کرکے استعمال کریں اور قوی علاج یہ ہے کہ آلہ مذکورہ سے دباکر اوپر کی طرف اٹھائیں اور خارج کیطرف اسکو مائل کرتے جائیں اور ادویہ قابضہ خواہ انمیں محللات ملاکر جیسا مناسب ہو استعمال کریں کبھی انگلی پر رب توت اور جوز وغیرہ لگاکر اسکو لگاتے ہیں۔ ادویہ جیدہ میں واسطے دبانے ہوئے لہات کے گلنار اور شب اور کافور ہے اور بلند کرتے وقت سک ساتھ نوشادر کے اگر سک لطیف زیادہ ہو مگر اسوقت اسکو اختیار کریں کہ ورم اور امتلاء وغیرہ کی آفت اسمیں نہ ہو جب اٹھانے سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاوے آب برف سے غرغرہ پے درپے کرانا چاہیے۔ اسیواسطے مجرب یہ ہے کہ تخم گل نصف رطل عصارہ لحیۃ التیس تین اوقیہ سرکہ میں خواہ طلاء جو ایک قسم کی شراب ہے جوش دیں اور طلا میں جوش دینے سے زیادہ قوت ہوتی ہے۔ لڑکوں کا لہات مازو سرکہ میں پیسکر اٹھایا جاتا ہے خصوصاً جب اسکو انکے یافوخ پر طلا کریں

جداگانہ بیان قطع لہات اور لوزتین کا (بموجب وعدہ سابقہ) لہات کی باریکی اور لاغری۔ اور خصوصاً نیچے کے جانب کی پہلے ملاحظہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

چاہیے گو اسکے سر کیطرف گندہ اور موٹا ہوا اور ایک رطوبت مثل ریم و ریم کے اس سے ترشح کرتی ہو یہ اول وقت ہو لوہے سے خواہ ادویہ کا ویہ سے قطع کرنا چاہیے اور قطع سے پہلے مسہل لطیف سے طبیعت کو صاف کر لینا چاہیے اور بدن کو امتلاء سے پاک کر لینا ضرور ہے اگر امتلا خون وغیرہ کا بدن میں پایا جاتا ہو اسلیے کہ امتلا کی حالت میں قطع کرنا خطرہ سے خالی نہیں۔ جو لہات باریک اور دراز مثل چوہے کی دم کے ہو اور زبان پر چڑھا ہوا ہے امتلا اور بدون سرخی کے ہو اور شہمیں سیاہی ہو اسکے کاٹنے میں خطرہ کمتر ہو طریقہ قطع کرنے کا یہ ہو کہ زبان کو نیچے کیطرف دبائیں اور لہات کو قالب سے پکڑ کے نیچے کیطرف کھینچیں اور بالکل استیصال اسکا کریں بلکہ اسمیں سے کسیقدر چھوڑ دیں اسلیے کہ اگر جڑ سے اسے کاٹ ڈالیں گے خون بند نہو گا اور دشواری پڑیگی اور بہت تھوڑی مقدار کاٹنی بھی جائز نہیں ہو کہ بدستور باقی رہے گا بلکہ جتنی مقدار اسکی خلقی اور اصلی مقدار سے زیادہ ہو اسیقدر قطع کر ڈالی جائے اگر لہات متورم اور سرخ ہو اسکے کاٹنے میں خطرہ ہو کہ بیشتر خون اسقدر برآمد ہوتا ہو کہ پھر وہ کسیطرح بند نہیں ہوتا اور یہ قاطع حلتیت اور شب کہ ہمیشہ لہات کی جڑ پر چھڑکی جائے کہ اسے کاٹکر گرا دیتی ہو داغ دینے کے ذریعہ سے جو دوا لہات کو قطع کر دیتی ہو نوشادر اور حلتیت اور زاجات میں یہ امر ضرور ہو کہ یہ ادویہ لہات پر چمٹی ہوئی رہیں آلہ موصوفہ کے ہمراہ اور ایک گھنٹہ کامل اسیطرح رکھیں اور نگلنے نہ پائیں کہ عمل دوا کا پورا ہو جائے پھر دوا بدلکر دوسری دوا کو رکھیں تا اینکہ سیاہ ہو جائے سیاہ ہو جانیکے بعد اکثر تو یہی تجربہ ہوا ہو کہ تین روز میں گر پڑتا ہو۔ ضرور ہو کہ معالج یعنے مریض تکیہ لگائے ہوئے ہو اور منہ اسکا کھلا ہو تاکہ لعاب بہ کر باہر کرے اور منہ میں نہ ٹھہرے۔ لوزتان کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچے جاتے ہیں جسقدر کہ ممکن ہو اور اغشیہ انکے ہمراہ کھنچنے نہ پائیں اسکے بعد جڑ کی اوپر کیطرف سے چارم طول جس جگہ ہو وہاں گول اور مستدیر شکل پر کاٹ دیتے ہیں آلہ قاطعہ سے اور آلہ مذکورہ کو لٹنے ملنے نہیں اور ایک لوزہ کاٹکر دوسرے کو کاٹتے ہیں بعد مراعات شروط مذکورہ کے جو کوئی اور حجم میں در باب لہات مذکور ہوئے ہیں جب جزو مقطوع کٹ کر گر پڑتا ہو خون بقدر صلاح برآمد ہونے لگتا ہو اور مریض منہ کے بھل جھکا ہوا رہتا ہو تاکہ خون حلق میں چلا نہ جائے اسکے بعد سرکا اور سرد پانی سے مضمضہ کرتا ہو اور نیز بھی کرانی چاہیے تاکہ اندر کی صفائی حاصل ہو اسکے بعد خون بند کرنیوالی ادویہ جیسے شب اور زاج اور قلقطار کا استعمال کرتے ہیں اور طبیخ ورق آس سے شیر گرم غرغرہ کیا جاتا ہو **آفات قطع کا بیان** آواز کو ضرر بھی قطع لہات سے پہونچتا ہو اور پھیپھڑا ہوائے سرد کے سامنے پڑ جاتا ہو اسیطرح ہوائے گرم کی ایذا اسے پہونچتی ہو لہذا ادنی حرارت اور برودت سے کھانسی عارض ہوتی ہو اور پیاس پر ایسا آدمی صبر نہیں کر سکتا انھیں نقصانات میں سے یہ بھی ہو کہ معدہ کو سوء مزاج اسباب بادیہ اور خارجہ مثل ریح اور غبار کے عارض ہوتا ہو اور اکثر لوگ اسکے سینہ میں اور ریہ میں استحکام برد ہو جاتا ہو یہانتک کہ مرجاتے ہیں اور کبھی نزف دم ایسا عارض ہوتا ہو کہ بند نہیں ہوتا ہو **علاج** اس نزف الدم کا جو قطع لوزتین اور لہات سے پیدا ہو گردن پر محجمہ چسپاں کریں اور دونوں پشتانوں پر اور فصد رگہائے سافلہ جو مشارک ہیں جیسے ابطی وغیرہ کی بارادہ جذب خون کے کھولنی چاہیے مفردات حابسہ خون اور لطوخات مستعملہ اسی غرض کے واسطے انکا استعمال کریں مثلا زاج کا لطوخ خواہ اسی کا ذرور اسی پر کریں اور مبردات بالفعل جیسے آب برف اور عصارات باردہ قابضہ جو معروف ہیں جیسے عصارہ انگور اور شاخہائے باریک انگور اور درد بیاس اور عنب الثعلب اور آب سفرجل ترش اشیاء مجرب جنکو خاصیت اس امر میں ہو واجب ہو کہ فی الحال اس دوا کا استعمال کریں جسکے فائدہ کی گواہی ایک عالم دیتا ہو اور وہ کوہ شارک ہو **ایضا** عصارہ بارتنگ جو قت اقراص کہربا کے ہمراہ استعمال کریں گل مختوم داخل کر کے واجب ہو کہ اسمیں کوئی شے گرم نہ ملائیں بلکہ باردہ بالفعل کا استعمال کریں اس لیے کہ حرارت بوجہ جذب کے فعل دوا کو باطل کر دیتی ہے واللہ اعلم بالصواب

فن دسواں احوال صدر اور ریہ کے بیان میں

اور اس فن میں پانچ مقالے ہیں **پہلا مقالہ** اصوات اور نفس اور تشریح حنجرہ اور قصبہ اور ریہ کا بیان ہو قصبۂ ریہ ایک عضو مولف یعنے مرکب ہو بہت سے غضروف سے جو پورے دائرے اور اجزاء دائرہ کی شکل پر ہوتے ہیں اور وہ دوائر ایسے ہوتے ہیں کہ بعض دائرہ نے بعض کو جمع کیا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ان غضروف میں سے جو منفذ طعام سے مل جاتا ہے یعنے مری سے وہی غضروف پورا دائرہ نہیں ہوتا بلکہ نصف دائرہ بنجاتا ہے اور اسکا محل قطع مری تک
مقرر کیا گیا ہے اور مری کو مماس ہیں سے ایک جسم غشائی جسم غضروفی ہوتا ہے بلکہ جوہر غضروفی قدام تک. یہ غضاریف ملائے گئے ہیں غضاریف باہم
سے کہ انسے انکی پناہ اور حفاظت ہوتی ہے اور ان سب پر اندر کیطرف سے ایک جھلی شامل ہوتی ہے جو خوب املس اور چکنی ہے اور ملاست کے ساتھ ان میں
اور صلابت بھی ہے اسیطرح ظاہر کیطرف بھی یہی صورت ہے اور پروالا سرا اسکا یعنے قصبہ کا جو فم اور حنجرہ سے ملتا ہے اور نیچے والا کنارہ پہلے دو قسموں پر تقسیم ہوتا ہے
پھر اسکے چھ اقسام ریہ میں قریب اور مجاور عروق ضاربہ یعنے شریان وریدی اور عروق ساکنہ یعنے ورید شریانی کے پہونچتا ہے اور اسکی تقسیم چھوٹے چھوٹے
منہ پر تمام ہوتی ہے جو زیادہ تنگ اور ضیق ہوتے ہیں اور جسقدر فوہات یعنی منہ انکے مشابہ ہیں اور انکے ساتھ وہ بھی پہونچ جاتے ہیں سب سے یہ فوہات
چھوٹے ہیں پیدائش انکی غضروف سے بایں مصلحت ہوئی ہے تاکہ استقدر انفتاح اور کھل جانا درست رہے جو دربارہ تشریح جینی کے مذکور ہو چکا اور یہی
کے سبب سے انمیں انطباق اور چسپیدگی نہونے پاوے تاکہ انکی صلابت اسی کی نگہبان رہے جب انکی وضع قدام کیطرف ہو اور وہی عملا
سبب حدوث صوت کا ہو اور معین حدوث آواز پر ہو اور ترکیب اسکی بہت سے غضاریف سے جو غشیہ سے بندھے ہوئے ہیں اسواسطے ہوئی ہے
تاکہ قصبہ کو امتداد اور اجتماع بروقت استنشاق اور نفس کے رہے اور ان صدمات سے جو قصبہ کو پہونچتے ہیں متضرر نہو جنکا ضرر نیچے سے خواہ اوپر سے
پہونچتا ہے اور وہ انجذابات اور کشش ہائے بیشمار جو دو کنارہ پر قصبہ کے عارض ہوتے ہیں انسے بھی محفوظ رہے. اور اگر کوئی آفت پہونچے بھی تو سارے
عضو کو شامل نہو مستدیر اور گول اسواسطے مخلوق ہوئی تاکہ قوی اور اسلم ہو ہوا سے مستنشق پر اور پورا دائرہ اس حصہ کا جو مماس مری کے ہے اسواسطے نہ بنایا گیا
تاکہ لقمہ نافذہ کی مزاحمت نہ کرے بلکہ اسی کے سامنے ہو کر لقمہ اتر جاوے اور جب مری میں تمدد اور کشش پیدا ہو کھلنے اور وسیع ہونیکی غرض سے اسوقت
ایسی عمدگی ہو جیسے کہ گویا اسکی تجویف مری کیواسطے مستعار لیگئی ہے اسلیے کہ مری سے انبساط شروع ہوتا ہے اور تجویف مذکور میں پہونچ جاتا ہے اور خصوصاً ازدراد
ہمراہ تنفس کے جمع نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ ازدراد میں تو اوپر سے انطباق اور چسپاں ہونا قصبہ ریہ کا درکار ہے تاکہ جو طعام اسی قصبہ کے اوپر ہو کر گذرتا ہے خود
قصبہ ریہ میں داخل نہونے پاوے اور یہ انطباق اوپر چڑھ جانے سے اور سوار ہونے سے اس غضروف کے حاصل ہوتا ہے جو مجری پر ہے اور اسیطرح سے اس
عضو کے رکوب سے جسکا نام اصطلاحی کچھ نہیں رکھا گیا ہے اور جب ازدراد اور قے دونوں میں انطباق فم مجری مذکور کی حاجت ہے بس بروقت تنفس اور
سانس کے آنے کے نہ ازدراد کا وجود ہوگا اور نہ قے کا تصویت کی غرض سے ایک شے پیدا کی گئی جسکا نام لسان المزمار ہے اسکے قریب کنارہ قصبہ ریہ کا
تنگ ہوتا ہے اور حنجرہ کے قریب جا کر وسیع ہو جاتا ہے یہ کنارہ وسعت اور پھیلاؤ سے شروع ہو کر تنگی اور کوتاہی کیطرف آتا ہے اسکے بعد فضا واسع کیطرف
پہونچتا ہے جیسے مزمار قانون اور ستارہ وغیرہ کی یہی شکل ہے اسواسطے کہ آواز پیدا ہونیکے واسطے محبس یعنی محل ضربت مزمار کی کوتاہی اور تنگی ضرور ہے یہ جرم جو
شبیہ لسان المزمار کی ہے اسکی شان سے یہ امر ہے کہ مل بھی جاتی ہے اور کھل بھی جاتی ہے اور اسی حرکت انضمام اور انفتاح سے قرع صوت ہوتا ہے سختی اس
جھلی کی جو قصبہ ریہ پر لپٹی ہے اسکا فائدہ حدت نوازل کا مقابلہ کرنا اور جو نفوث ریہ جیسے نفث وغیرہ ہوتے ہیں یا بخار دخانی جو تاپ سے لپٹ کر
باہر آتا ہے اسکے ضرر سے قصبہ کو بچانا اور یہ بھی فائدہ ہے کہ قرع صوت سے سترخی اور ڈھیلا نہو جاوے پہلی مرتبہ جو انقسام کنارہ اسفل قصبہ ریہ کا دو قسم پر ہو
اسکا سبب یہ ہے کہ ریہ کی دو قسمیں ہیں اور شعبہ. اسکا عروق ساکنہ کے ہمراہ اسواسطے کہ ان عروق سے غذا کو قصبہ لیتا ہے اور تنگی منہ اسکے اقسام کی اسواسطے
ہے کہ جسقدر نسیم جاتی ہے اسیقدر کھلے ہوں تاکہ وہ نسیم مشرب ہیں ہو کر قلب تک پہونچے اور ان فوہات اور سوراخوں میں خون پہونچنے نہ پاوے اسلیے کہ اگر
خون پہونچتا تو نفث الدم پیدا ہوتا یہ صورت تشریحی قصبہ ریہ کی ہے اور حنجرہ آلہ ہے تمام ہونے صوت کا اور حبس نفس کا اسکے اندر کیطرف ایک جرم شبیہ لسان المزمار
کی ہے جسکو ہم اوپر بیان کر چکے لسان المزمار کے مقابل میں جنک یعنی لہات سے جسقدر ہے وہ ایک ایسی زیادتی ہے جس سے راس مزمار کی بندش اور استواری ہوتی ہے اور اسی استواری کے
سبب صوت پوری اور تمام ہو جاتی ہے حنجرہ قصبہ کے ساتھ مری سے مستحکم ہو رہا ہے اور اسیطرح مسدود ہے کہ جسوقت مری ازدراد کا قصد کرے اور
نیچے کیطرف مائل ہو کر لقمہ کو جذب کرے اور کھینچے حنجرہ میں انطباق اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور اوپر کیطرف بلند ہو جاتا ہے بعض غضروف حنجرہ کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

انطباق بعض سے بشدت ہو جاتا ہے اسی سبب سے غشیۂ وعضل میں تمدد پیدا ہوتا ہے اور جس وقت کہ طعام مجری مری کے سامنے پہونچتا ہے اسوقت منھ
قصبۂ ریہ کا اور منھ حنجرہ کا حنک سے پٹ جاتا ہے اور کیطرف سے یہ چسپیدگی جو ہوتی ہے لہذا ممکن نہیں ہے کہ جو چیز مری کے پاس پہونچی ہے ان
دونوں میں جا سکے اور اسی سبب سے طعام اور شراب تمیز ہو کر گذر کرتے ہیں اور اتر جاتے ہیں اور قصبۂ ریہ میں انکی کوئی مقدار جانے نہیں پاتی ہے مگر
بعض اوقات کہ لقمہ اتارنے میں اسقدر جلدی کرے کہ یہ حرکت انضمام اور ارتفاع کی تمام ہونے نہ پائے یا طعام کو ایک حرکت مشوشہ ایسی عارض
ہو مری کیطرف اسوقت بھی کسیقدر طعام قصبہ میں پہونچ جاتا ہے اور طبیعت ہمیشہ بذریعۂ کھانسی کے اسکے اخراج کی تدبیر کرتی ہے تا اینکہ وہ غذا نکلجائے ہم
نے تشریح غضاریف حنجرہ کی کتاب اول یعنے جلد کلیات میں بیان کر دی ہے۔ ریہ مرکب چند اجزا سے ہے (۱) شعبہ ہاے قصبہ (۲) شعبہ ہاے شریان وریدی
(۳) شعبہ ہاے ورید شریانی ان سب کو ایک گوشت نرم و متخلخل ہوائی فراہم کرتا ہے جس گوشت کی خلقت خون رقیق اور لطیف سے ہے اور یہی خون اسکی
کی غذا بھی ہے۔ ریہ کثیر المنافذ ہے اور رنگ پھیپھڑے کا سپیدی مائل ہے خصوصاً تمامی خلقت حیوان کی بعد سپیدی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اگرچہ ابتدائے خلقت
میں اسقدر بیاض نہیں ہوتی اور ڈھیلا متخلخل اسواسطے بنایا گیا تاکہ ہوا منبسط ہو اور اسمین بھرے اور فضلہ یعنے بیکار رہوا بخوبی اس سے خارج ہو سکے جسطرح
جگر کی خلقت بقیاس غذا کے ہوئی ہے ریہ کی دو قسمیں ہیں ایک داہنی اور دوسری بائیں اور بائیں قسم میں دو شعبہ ہیں اور داہنی قسم میں تین شعبے جو کہ
ہیں نفعت ریہ کی مجملاً یہی ہے کہ استنشاق ہوا کرتا ہے اور استنشاق کی منفعت یہ کہ سرمایہ کافی ہوا سے واسطے قلب کے فراہم رہتا ہے جسکی مقدار بہت زیادہ ہوتی
ہے اس مقدار ہوائے ضروری سے جو ایک دفعہ میں درکار ہے اور اس سرمایہ کے فراہم رہنے کی منفعت یہ ہے کہ جسوقت حیوان کسی وجہ سے ہوائے بیرونی
کا استنشاق نہ کر سکے مثلاً پانی میں غوطہ لگائے خواہ دیر تک آواز لگانے سے جیسے گانے والا آواز لگاتا ہے اسوقت بھی استنشاق ہوائے خارجی ممکن نہیں
ہوتا یا اینکہ ہوائے خارجی کا کسی بدبو اور خرابی وغیرہ کیوجہ سے استنشاق ناگوار ہو ایسے اوقات میں یہ ذخیرہ ہوا کا جو ریہ میں فراہم رہتا ہے قلب کے
ہوا دینے میں کام آتا ہے اور منفعت اس ہوائے فراہم شدہ کی یہ ہے کہ بوجہ تبرید کے تعدیل مزاج قلب کی کرتی ہے اور روح کی مدد اس رطوبت جوہری سے
جو اغلب مزاج روح کا ہے نہ اینکہ ہوا تنہا جسطرح بعض اطبا نے (یعنے جالینوس نے) گمان کیا ہے متحیل بروح ہو جائے جسوقت کہ تنہا پانی تغذیہ کسی
عضو کا نہ کر سکے مگر صحیح یہ امر ہے کہ پانی اور ہوا دونوں یا تو جزء غاذی ہیں یا منفذ مبدرق ہیں یعنے غذا وغیرہ کے نفوذ کرنے میں بطور بدرقہ کے
کام دیتا ہے پانی تو غذائے بدنی کے نفوذ کرنے میں اور ہوا غذائے روح کے نفوذ کرنے میں بکار آمد ہیں۔ اور ہر ایک غذائے بدن یعنے اخلاط اور غذائے
روح مرکب ہے بسیط نہیں۔ اخراج فضلہ محترق جو روح سے ہو اور وہی اسکے اجزائے دخانی ہیں انکی منفعت یہ ہے کہ ریہ خالی ہو جائے تاکہ ہوائے بارد اسمین
داخل ہو اسلیئے کہ یہ ہوائے مستنشق ضرور کسیقدر سخونت اسمین آجاتی ہے پس تعدیل روح کا فائدہ اس سے نہیں ہو سکے گا عروق کا تشعب و قصبہ کا پھیلاؤ
ریہ میں اسواسطے ہے کہ قصبہ اور شریان وریدی یہ دونوں فعل نفس کے اتمام میں شریک ہیں اور شریان وریدی جو ایک طبقہ کی ہے اور ورید شریانی
جسمین دو طبقہ ہیں یہ دونوں غذا دینے میں ریہ کے خون پختہ سے جو قلب سے آنیوالا ہے شریک ہیں منفعت لحم کے سوا خون کا بند کرنا اور شعبوں کا
جمع کر دینا و متخلخل اس گوشت کا اسواسطے ہے کہ استنشاق کی صلاحیت رکھے اسلیئے کہ ہوا فقط قصبہ میں داخل نہیں ہوتی بلکہ جرم ریہ تک بھی اکثر پہونچ
جاتی ہے کہ اسمین استکثار استنشاق کو مدد ملتی ہے اور نیز تاکہ بذریعۂ انقباض کے معین ہو رفع پر کہ پھر مستعد دونوں حرکت کا ہو اور یہی وجہ ہے کہ ریہ تلخ
ریح سے پھول جاتا ہے۔ بیاض اور سپیدی رنگ کی اس ریہ میں بوجہ غلبۂ ہوا کے ہے جس سے اسکو غذا ملتی ہے اور کثرت آمد و رفت ہوا کی اسکے رنگ کو
سپیدی مائل کرتی ہے منقسم ہونا ریہ کا دو قسموں یمین و یسار پر اسکی منفعت یہ ہے تاکہ نفس معطل نہ ہو جائے اگر کسی آفت میں ایک شعبہ ان دونوں میں سے
مبتلا ہو اور ہر ایک شعبہ کے پھر اسیطرح دو شعبے ہوئے ہیں اور پانچواں شعبہ کہ جو بطرف یمین کے ہے یہ فراش ہے کہ بچھا یا گیا ہے اس رگ کیواسطے جسکا نام
جوف ہے اور نفس کے بارہ میں اس شعبہ کا نفع چندان نہیں ہے اور چونکہ قلب تھوڑا سا مائل بطرف یسار کے ہے یعنے شمال کے لہذا بطرف یسار کے ایک
شاغل یعنے پر کنندہ و فضائے صدر کا پایا گیا تھا اور یمین کیطرف یہ شاغل نہیں تھا لہذا پسندیدہ یہ ہوا کہ ریہ بطرف یمین کے زیادہ ہو اسقدر کہ فرش واسطے

غذائے روح اور نفوذ کے متعلق دونوں مرکب ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

عروق کے بجائے کہ انکی حاجت پڑتی ہے ریہ کو ایک جھلی عصبی ڈھانپے ہوئے ہے تاکہ ریہ مین بنا بر بیان گذشتہ کے ایک قسم کی حس بھی ہو پھر اگر یہ ذریعہ حس داخل جوہر ریہ نہو تا لا محل یہ ہے کہ اسپر ڈھانپے والے کے طور سے ہو کہ اسکا بھی فائدہ وہی ہوگا جو کہ جوہر داخلی مین ہونے سے ہوتا علاوہ ازین کہ خود ریہ بمنزلہ فرش کے ہے قلب کیواسطے اور وقایہ یعنے محافظت قلب کی ریہ سے ہوتی ہے صدر جسکو سینہ کہتے ہین منقسم دو تجویفون پر ہے ان دونوکے بیچ مین ایک جھلی حائل ہے جو سامنے سے منصف قص یعنے موضع انصاف سے پیدا ہوئی ہے پس کسی تجویف صدر مین دونون تجاویف سے منفذ نہین ہے دوسرے کیطرف اور یہ غشاء درمیانی حائل ہین دو جھلیان ہین پیچھے کیطرف یہ جھلی فقارہ سے متصل ہے اور اوپر سے موضع التقاء ترقوتین سے ملتی ہے ان دونون جھلیون کی خلقت سے غرض یہ ہے کہ سینہ کے دو بطن ہو جائین اگر ایک بطن کو کوئی آفت پہونچے دوسرا بطن اپنے افعال تنفس اور اعراض تنفس یعنے صوت وغیرہ کو پورا کرے منجملہ منافع انہین جھلیونکے مری اور ریہ کو انہین ربط دینا اور دیگر اعضاء صدر کو یکے با دیگرے مرتبط کرنا ہے حجاب حاجز (جو مرکب ہے لحم اور اوتار وغیرہ سے) اسکی صورت اور منفعت ہم نے تشریح عضل مین ہم نے بیان کی ہے اسلیے کہ حجاب مذکور درحقیقت ایک عضل ہے عضلات مین سے یہ حجاب مرکب ہے تین طبقات سے اور طبقہ درمیانی حقیقۃً وہی وتر ہے کہ جس سے فعل ان سب کا تمام ہوتا ہے اور جو طبقہ اس طبقہ درمیانی کے اوپر ہے وہ گویا اساس اور قاعدہ ہے غشیہ صدر کا جو اندر سینہ کے ہین اور نیچے والا طبقہ درمیانی طبقہ کے وہ بمنزلہ اساس اور قاعدہ کے ہے غشیہ صفاقی کیواسطے حجاب مذکور مین دو سوراخ ہین بڑا سوراخ واسطے مری اور شریان کبیر کے ہے اور چھوٹا سوراخ اسمین وہ ورید داخل ہوتی ہے جسکا نام ابہر ہے اور اسی ابہر سے اس سوراخ کو تعلق شدید ہے اور التحام اور پیوستگی بھی انمین زیادہ ہے **امزجۂ ریہ اور علامات** اور احوال ریہ کا بیان

یعنے ریہ کے مزاج حار پر سینہ کی کشادگی اور سانس کا عظیم ہونا دلیل ہے اور بیشتر نفس متضاعف یعنے دوہرا بھی ہو جاتا ہے اور نفخہ عظیم اور آواز کا عظیم ہونا اور ثقل صوت اور ہوائے سرد سے ضرر کم پہونچنا اور ہوائے گرم سے ضرر کثیر پہونچنا اور پیاس کا زیادہ لگنا کہ فقط ہوائے سرد سے اس تشنگی مین سکون ہو جاتا ہے اور اکثر پانی وغیرہ پینے کی نوبت بھی نہین آتی اور اکثر اسکے ہمراہ تپ اور سعال بھی پیدا ہوتا ہے بارد مزاج کی علامت کوتاہی صدر اور سانس کا بھی چھوٹا ہونا اور آواز کا اور باریکی نفس و صوت کی اور جملہ اشیاء بارد سے ضرر پہونچنا بلغم سینہ مین زیادہ پیدا ہونا اور اکثر سانس مین افزونی اور تضاعف بھی ہو جاتا ہے اور ربو اور سعال بھی اسکے ہمراہ رہتا ہے مزاج رطب کی علامت کثرت فضول اور گرفتگی اور خرخرہ خصوصاً جسوقت کوئی مادہ بھی ہو اور وہ مادہ حلق کیطرف مائل اور آواز بلند کرنے سے عاجز رہنا باوجودیکہ بدن ضعیف نہو مزاج یابس کی علامت قلت فضول اور خشونت آواز کی اور اسکی آواز صوت کرا کے یعنے تیہو سے مشتبہ ہوتی ہے اور بیشتر ایسے مزاج مین بوجہ شدت تکاثف کے ربو عارض رہتا ہے ہر ایک مزاج ان امزجۂ مذکورہ سے کبھی طبعی او خلقی ہوتا ہے اور کبھی عرضی ہوتا ہے طبعی مزاج اور عرضی یہ دونون بعض امور مین مشترک ہوتے ہین اور بعض علامات مین مختلف ہوتے ہین جن امور مین یہ دونون مشترک ہین پس وہی علامات ہین جو اوپر مذکور ہوے سوائے بعض کے جنکو بعد ازین مستثنی کرینگے جن علامات مین یہ دونون امزجہ طبعی اور عرضی متفرق اور جدا ہین وہ دو باتین ہین اول یہ کہ اگر مزاج طبعی ہوگا تو علامات کا وقوع اور ظہور بھی بالطبع رہیگا اور اگر مزاج عرضی ہوگا تو علامات بھی بالعرض حادث ہونگے اور مزاج اصلی پر یہ علامات عرضی عارض ہونگی ہان اگر وہ علامت ایسی ہو کہ سوائے طبعی ہونے کے عارضی نہو سکے جیسے سینہ کا عظیم ہونا خواہ صغیر ہونا کہ ایسی علامت سوائے طبعی اور خلقی ہونے کے عرضی ہو نہین سکتی ہے لہذا وہ علامات مشترک علامات مین داخل ہو سکے گی **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ خصوص دلائل احوال پر صدر اور ریہ کے سانس کی سردی اور گرمی اور سانس کا عظیم اور صغیر ہونا اور آسانی تنفس ہونا خواہ دشواری اور بوے بد کا سانس کے ہمراہ آنا یا بوے خوش کی آمد مع دیگر حالات اور کیفیات تنفس کے ہین اور اسیطرح آواز کی اچھائی اور برائی بھی ریہ اور صدر کی خواص ادلہ سے ہے مثلاً خناقی آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ آفت عضل باسطہ مین ہے اور پھولی ہوئی آواز دلالت کرتی ہے کہ آفت عضل قابضہ مین ہے اور یہ استدلال اسوقت درست ہونگے جبکہ آفت عضلہ مین ہو اور کھانسی اور نفث او نبض سے بھی استدلال ہو سکتا ہے ہم کیفیت دلائل نفس کے اور نیز دلائل صوت اور سعال اور نفث کے جدا جدا ذیل مین بیان کرتے ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

نبض کی دلالت اور جو امور کہ نبض کو بسبب اختلاف امزجہ اور امراض کے لازم ہیں انکی تفصیل تو اوپر بخوبی مذکور ہو چکی ریہ چونکہ مجاور اور نزدیک قلب کے ہو لہذا احوال قلب سے ریہ کے حالات دریافت کرنے کا طریقہ اچھا ہو اور بہمین لحاظ یہ دلالت بھی قوی تر ہوگی اور نبض کو زیادہ دلالت ان شرائین پر ہو جو متصل شعبہ قصبہ ریہ کے واقع ہیں اور سعال کو دلالت قصبہ ریہ اور بھیہ ریہ پر ہو ثقل اور گرانی دلیل خاص ہو کہ مادہ ریہ میں ہو نخع اور نخس یعنے چبھن کو خاص دلالت ہو کہ مادہ غشیہ اور عضلات میں ہو۔ اور اگر برآمد نفث کی خفیف سی کھانسی کے ذریعہ سے ہو تو مادہ قریب اعلی جانب قصبہ ریہ ہو اور جو مقام متصل اعلی ہو اسی جگہ ہوگا اور اگر بدون سعال شدیدہ کے برآمد نفث کی نہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ غائر اور دور اندر کیطرف ہو کبھی آفات اعضاء صدر کے ہمراہ علامات از قبیل اعضاء بعیدہ کے بھی ہوتے ہیں مثلاً دوار جو اورام حجاب صدر کے ساتھ ہو خواہ رخی عصبہ کی اورام ریہ کے ہمراہ **امراض ریہ** وہ امراض جو ریہ کو عارض ہوتے ہیں امراض مختصہ بھی ہیں جو بمشابہت اجزا اور امراض آلیہ کے عارض ہوتے ہیں خصوصاً جو سدد کہ عروق میں ریہ کے اور اجزاء قصبہ ریہ کے پڑجاتے ہیں اور علی الخصوص جو سدد۔ گمائے خشنہ یعنے سخت رگوں میں پڑیں اور یا خلخلہ جرم ریہ میں پڑجائیں اور کبھی یہ سدد اسباب عامہ مولدہ سدد سے بھی پڑتے ہیں حتے کہ انطباق سے بھی تولد سدد ہوتا ہو اسیطرح امراض مشترکہ مثل تفرق اتصال کے بھی ریہ کو لاحق ہوتے ہیں کبھی فصل شتا میں اور فصل خریف میں بسبب کثرت نوازل کے امراض ریہ کی کثرت ہوتی ہو علی الخصوص خریف مطیر جو بعد صیف یابس شمالی کے ہو سرد ہوا ریہ کو ہمیشہ مضر ہو۔ البتہ اگر حرارت شدیدہ سے ریہ متاذی ہو رہا ہو اسوقت سرد ہوا سے ضرر نہیں پہنچتا اکثر امراض ریہ سے جگر میں امراض پیدا ہوتے ہیں جیسے کہ شدت حرارت اور شدت برودت سے ریہ کی استسقا پیدا ہوتا ہو اسیطرح امراض ریہ سے امراض حجاب کا بھی یہی حال ہو **معالجات ریہ**۔ ربو اور نفس کے باب میں جو بیان ہوا ہو اسکو نظر تامل دیکھنا چاہیے اسکے علاوہ اور جو ہو کہ انھیں اسباب امراض ریہ میں شرکت ہو انکو بھی لحاظ کرنا چاہیے مثلاً تدبیر رفع صوت اور سانس پھولی ہوئی سے تاکہ فضول ریہ کے اس ذریعہ سے لطیف ہو جائیں۔ ادویہ صدریہ سے بھی خصوصاً علاج ریہ کا کرنا چاہیے۔ اور بطور حبوب خواہ لعوق کے استعمال کرنا چاہیے کہ وہ ادویہ منہ میں دیر تک لیے رہے اور جو تھوڑی تھوڑی مقدار دوا کی گھلتی جاے رفتہ رفتہ پہونچتی جاے تاکہ جوہر عصبہ میں اسکا عبور مدت دراز میں ہو اور پھر اسی دوا کو بعد سب گھل جانے کے منہ میں رکھے تاکہ قصبہ اور ریہ تک پہونچے خصوصاً سوتے وقت اگر چت ہو کر لیٹے۔ اور جتنے عضل متصل ریہ اور قصبہ کے ہیں انکو ڈھیلا کردے اسوقت استعمال ان ادویہ کا زیادہ مؤثر ہوگا۔ اقرب طرق ازالہ فضول ریہ کی یہ صورت ہو کہ ان فضول کو اسطرف لیجائیں جو جانب متصل مری کے ہو اور اسی جہت سے اکثر قے کرنی نافع ہوتی ہو بشرطیکہ قروح اور ضیق صدر وغیرہ کوئی مانع قے کرنے سے نہو **مواد ناشبہ کا بیان** اور احکام اور معالجہ ایسے ہی مواد کا جو ناشب یعنے فرو رفتہ اور خاص ریہ میں پیوستہ ہوں یہ مادہ جو کہ خاص ریہ میں داخل ہوتا ہو کبھی از قسم رطوبت کے ہوتا ہو۔ اور کبھی قیح اور ریم اور کبھی خون اور کبھی مواد حادہ رقیقہ اور جو مادہ کہ خاص ریہ میں فرو رفتہ ہوتا ہو اسکا انتقال دوسری طرف بہت دشوار ہو اسلیے کہ اسکا غلظ اور لزوجت مانع تنقیہ کی ہو اور اگر رقیق ہو تو اسکے ہمراہ وہ ریح جو اسے دفع کرے اور ہٹادے سعال کے ذریعہ سے نہیں ہوتی بلکہ رطوبت ہوا کے لگنے سے پھٹ جاتی ہو اور پھر جب ہوا کا صدمہ برطرف ہوگیا رطوبت بدستور ملجاتی ہو اسی جہت سے ایسے مادہ کو ریح قلع نہیں کرسکتی۔ یا انکہ مواد ناشبہ چونکہ بمقدار کثیر ہوتے ہیں لہذا انکا انتقال دشوار ہوتا ہو۔ اگر اخلاط سینہ کے غلیظ ہوں اسوقت طبیب کو تخفیف اخلاط میں مبالغہ اور اہتمام بلیغ نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ تلیین کرے اور تقطیع مع تحلیل کے تدبیر بنرمی کرنا لازم ہو اور تحلیل اور تقطیع ان دونوں میں سے زیادہ تر توجہ تقطیع ہی کیطرف واجب ہو اور ان سب ادویہ کے ہمراہ ماء العسل کا استعمال ضرور ہو کہ نفوذ ادویہ کا معین ہے اور خود بھی جالی اور ملین ہو **ادویہ صدریہ** مفردہ اور مرکبہ ادویہ صدریہ وہ دوائیں ہیں جو سینہ کو مواد سے پاک کرتی ہیں انکے اسجگہ چند مراتب اور مدارج ہیں مرتبہ اولی جیسے دقیق باقلا اور ماء العسل اور بزرکتان بریان روغن بادام اور شراب شیریں کہ اس سے تقطیع شدید ریہ کے سدوں سے ہوتی ہو جسطرح کہ یہی ادویہ سدہ جگر کی بشدت تولید کرتی ہیں اور اسکی علت باب امراض جگر میں عنقریب معلوم ہوگی۔ بارادات

HAKEEM SHOUKAT ALI

ادویہ میں کھیرا اور ککڑی اور تربوز اور کدو ہیں یعنے گھی اگر اسی پر انحصار کریں کہ اسمیں انضاج بہ نسبت تنقیہ کے زیادہ ہو اور اگر ہمراہ شہد اور بادام تلخ کے لعوق کے طور پر استعمال کریں انضاج تو کم ہوگا اور تنقیہ زیادہ کریگا۔ اس سے زیادہ قوی علک البطم اور بادام تلخ اور سکنجبین عنصلی اور حلبہ اور کندر ہے اور تمر ہیزون جو ایک قسم خاص چھوہارے کی ہے اسکی قوت اسبارہ میں زیادہ ہے اس سے زیادہ قوی تر زیرہ اور فلفل اور کرسنہ اور بیخ سوسن اور بیخ جاؤشیر اور جندبیدستر اور شہد عنصل شوی میں معجون کرکے اور شہد میں پیکر اور قنطوریون کبیر زراوند مدحرج اور شونیز اور وہ کیڑے جو نیچے جرار یعنے گھڑے کے ہوتے ہیں انکو کسی ٹھیکرے میں رکھ کر کوئلہ کی آگ سے خشک کریں خواہ تنور میں رکھدیں تا اینکہ سپید ہو جائیں اور پھر شہد ملا کر استعمال کریں اسیطرح زنجبیل شامی اگر ادویہ مذکورہ میں داخل کیجائے اور آب زنجبیل مذکور بھی شدید النفع ہے۔ ریوند بھی آسانی نفس کو جاری کردیتی ہے اور سالیوس یا سیسالی بھی ریہ کو نافع ہے اور ملبوس یعنے تخم پیاز زیادہ نافع اور منقی ہے خصوصاً ملبوس خام اور اسکے بعد جو ایک مرتبہ بریان کی گئی ہو۔ زعفران مقوی آلات نفس کی ہے اور نفس کی سہولت پیدا کرتی ہے۔ یہ سب ادویہ شرباً اور بطور ضماد کے بھی لائق استعمال کے ہیں ادویہ مرکبہ میں سے جب افلاطون جو مرکب میدہ اور شراب زوفا سے ہو باختلاف نسخہ ہا اور دوائے اندروماخس اور دوائے اسقلیانوس اور دوائے جالینوس اور شربہائے خشخاش کے مختلف نسخے اور دوائے متاؤس اور دوائے بلاد و ملیحات کے ہمراہ اخلاط غلیظ اور مدہ کے نفث کے ذریعہ سے خارج کرنیوالی یہ بھی عمدہ دوا ہے سکنجبین اور مرمکی ہر چہار دو مثقال جندبیدستر قرومانا دو مثقال افیون ایک مثقال شراب شیریں میں معجون کریں مقدار شربت نصف مثقال مجربات سے ہے کندر چار مثقال کو تین اوقیہ سکنجبین میں گاڑھا قوام اتنا کرے جیسے شہد کا قوام ہوتا ہے اور بطور لعوق کے استعمال کرے یا عصارہ کرنب خواہ اسکا سلاقہ دو وزنیں سے ہر ایک کو ہموزن شہد میں اسقدر پختہ کرے کہ منعقد ہو جائے مگر آگ کوئلہ کی چاہیے **ایضاً** مرفلفل بزرالجزر سکنجبین خردل سے گولیاں تیار کرکے بروقت سونے کے دن کو خواہ شب کو کھلائے **ایضاً** خردل ایک درہم بورہ نو قیراط عصارہ قثاء الحمار افیون ہر واحد ڈیڑھ قیراط مجموع ایک شربت ہے کہ فضول کثیرہ کو اخراج کرتا ہے اور بے اذیت تنقیہ کردیتا ہے۔ قوی ادویہ سے اسی بارہ میں بیخ انجدان خردل بزرالجزر عصارہ قثاء الحمار اور افیون سب کو شہد ملا کر معجون تیار کریں۔ اجزاء مائل بحرارت یہ ہیں حلبہ دو اوقیہ تخم کتان ڈیڑھ اوقیہ مغز منبہ دانہ ایک اوقیہ رب السوس دو اوقیہ سب کو روغن بادام میں چرب کرکے شہد ملا دیں۔ **ایضاً** سپستان انجیر سپید زبیب خستہ برآوردہ بیخ سوسن پرسیاوشان شب کو پانی میں جوش دو اور اگر بسفائج اور تربد اضافہ کیا جائے وہ بھی نافع ہوگا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر کوئی چیز سینہ میں پھنس جاتی ہے اور قابل اخراج بذریعہ نفث کے تو ہوتی ہے مگر قوت اسکی اخراج پر بوجہ ضعف کے قادر نہیں ہوتے ایسے وقت چھینک پیدا کرنے سے استعانت مفید ہوگی

کلام در بارہ تنفس دو حرکت سے جنکے ہمراہ دو وقفہ ہوتے ہیں تمام ہوتا ہے جسطرح نبض کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے مگر تنفس کی حرکت ارادی ہے قصد کرلینے سے اصلی اور طبعی کیفیت تنفس کی بدل سکتی ہے اور نبض کے حرکات اور سکون اختیاری نہیں بلکہ محض طبعی ہیں غرض تنفس سے یہ ہے کہ ریہ نسیم سرد سے بھر جائے اور یہی نسیم بطور سرمایہ اور ذخیرہ کے ریہ میں فراہم رہے تاکہ قلب اپنے حرکات نبضیہ میں اس سے نسیم کو لیا کرے اور بخار دخانی اسکے یعنے قلب کیطرف پھر پھر کر آیا کرے اور نسیم بارد کا لینا اسوقت تک جاری رہے جبتک کہ استنشاق یعنے نسیم بارد کو دو امر عارض ہوں ایک تو یہ کہ اسکی برودت اور سردی دور ہو جائے بسبب تسخین اور گرم کرنے ان اشیاء کے جو قلب اور قریب قلب کے واقع ہیں اور بسبب مخالطت اور آمیزش ہوائے گرم کے جو قلب میں ہے۔ دوسرے یہ امر ہے کہ نسیم بارد اپنی صفائی اور لطافت پر بوجہ آمیزش بخار دخانی کے باقی نرہے اور جب یہ نسیم بارد گرم اور کثیف ہو جائے اسوقت اسے قابلیت اسکی نہ رہے کہ واسطے قلب کے ذخیرہ نبضات بنی رہے بلکہ اب اسکا رہنا فضول اور مضر قلب کے ہو جائے لہذا قلب کو اسکے اخراج کی حاجت ہو اور برآمد نفس سے اسکا اخراج ہو جائے اور اسکے بدلے اور مقدار نسیم بارد کی پھر ریہ سے قلب لیا کرے انہیں دو امر کے بیچ میں وہ دونوں وقفے پیدا ہوتے ہیں جن سے تنفس کی تمامی ہوتی ہے۔ قلب میں نسیم بارد کا داخل ہونا جسے کہ استنشاق کہتے ہیں بذریعہ انبساط ریہ کے ہوتا ہے جو تابع حرکت ان اجرام کے ہے جو گرداگرد ریہ کے ہیں اور اخراج اسی نسیم کا بعد گرم اور کثیف ہو جانیکے تابع انقباض ریہ کے ہے جو حرکت

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے انھین اجرام مذکورہ کے ہوتا ہو نفس یعنے سانس عامہ خلق کی سمجھ مین وہ ہوا ہو جو قلب سے نکلکر باہر آتی ہو اور اطبا اور طب کی اصطلاح مین کبھی تو نفس سے مراد وہی ہوتی ہو جو مراد عامہ خلائق کی ہو۔ اور کبھی اس مجموع دونون حرکت اور وقفہ کو نفس کہتے ہین چنانچہ نبض سے بھی عامہ خلائق وہی حرکت انبساطی جسکی دھمک ہاتھ مین نباض کے پہونچتی ہو مراد لیتے ہین اور اطبا کی اصطلاح مین ایک معنی خاص ہین جو معلوم اور مشہور ہین حرکت نفس کی طبعی معتدل جو خالی آفت سے ہو وہ حرکت ریہ سے باعانت حجاب کے تمام ہوتی ہو۔ پھر اگر اس سے زیادہ قوت کی ضرورت تنفس مین ہو یا واسطے داخل کرنے اس شے کے جو بدون مشقت کے داخل ہوسکتی نہین یا اس وجہ سے کہ نفس قوی ہو کر نفخہ قوی کو خارج کرے ہو تو علاوہ اعانت حجاب کے جملہ عضلات صدر حتی کہ عضلات عالیہ بھی اس اعانت مین شریک حجاب کے ہوتے ہین اور اگر اس سے کم کی ضرورت ہو فقط عضلات سافلہ ہمراہ حجاب کے معین ہوتے ہین پھر آواز پیدا کرنے کے وقت برآمد نفس مین عضل حنجرہ کے بدون اعانت کے چارہ نہوگا۔ پھر اگر آواز سے حروف کا پیدا کرنا اور کلام کرنا منظور ہو عضل لسان کو بھی معین کرنا پڑیگا اور کبھی حروف کے پیدا کرنے مین عضل شفتین کی بھی اعانت درکار ہوتی ہو یعنے جسوقت حروف شفتانی مثل میم اور بائے موحدہ کے بولنا منظور ہو جسطرح نبض کے اقسام مین عظیم صغیر طویل قصیر سریع بطی حار بارد متواتر متفاوت قوی ضعیف متصل متشنج مرتعش فارغ ممتلی ہوتی ہو اور دیگر امور محمودہ اور مذمومہ سے نبض متصف ہوتی ہو اور ہر ایک قسم اقسام مذکورہ نبض کے لیے اسباب جداگانہ ہوتے ہین اور ہر ایک قسم نبض کی دلیل کسی امر خاص پر ہوتی ہو اور اس دلالت کو یا انھین اقسام مختلفہ کو بحسب امزجہ اور اسنان اور اجناس اور عوارض بدنیہ اور نفسانیہ کے اختلاف مناسب لازم ہوتا ہو اسیطرح نفس مین بھی امور معدودہ مذکورہ بالا خواہ مشابہ انھین امور کے اور اوصاف پائے جاتے ہین اور ہر ایک امر کے واسطے نفس مین ایک سبب ہو اور ہر ایک امر سے نفس کے استدلال دیگر امور پر ہوتا ہو بعض قسم نفس کی عظیم ہو اور بعض صغیر اسیطرح طویل اور قصیر اور سریع اور بطی اور متفاوت اور ضیق اور وسیع اور سہل اور عسیر اور قوی اور ضعیف اور حار اور بارد اور مستوی اور مختلف ہوتی ہو بعض اقسام نفس کے ایسے ہین کہ انکے لیے اصطلاح مین اسما خاص مقرر ہوے ہین مثلاً نفس منقطع اور نفس متضاعف اور نفس منتصب اور نفس خناقی اور نفس منکرہ اور ذوفترات جو مرض سکتہ وغیرہ مین ہوتا ہو۔ جو آفات اعضاء نفس کو عارض ہوتے ہین انھین کے سبب سے نفس مین بھی آفت پیدا ہوتی ہو خواہ وہ آفت اعضاے نفس مین ہو یا ان اعضا کے مبادی مین یا قریب اور ہمسایہ کے اعضا مین آفت ہو۔ اعضاء نفس تو یہ ہین حنجرہ اور ریہ اور قصبہ اور عروق تحتیہ اور شرائین اور حجاب اور عضل صدر اور خود سینہ بھی آفت کبھی خاص سینہ مین ہوتی ہو جسوقت کہ سینہ تنگ اور چھوٹا ہو اور ایسے وقت سینہ کی آفت سے آفت نفس مین حادث ہوجاتی ہو۔ مبادی اعضاء نفس کے دماغ ہو نفس خود اور نخاع بھی اسلیے کہ نخاع سے حجاب کی روئیدگی ہو کہ اکثر جرم حجاب کا زوج چہارم عصب نخاع سے پیدا ہوا ہے اور اسی کے متصل ایک شعبہ زوج خامس اور سادس کا بھی ہو اور وہ عصب بھی ہو جو اعضاے نفس کیطرف آیا ہو۔ اعضاے مشارکہ بوجہ جوار اور قرب کے جیسے معدہ اور جگر اور رحم اور امعاء اور کل احشاء۔ یہ آفات یا تو سوء مزاج ایسا ہو جو ضعف آور ہو عام ازین کہ وہ سوء مزاج حار ہو خواہ بارد رطب ہو کہ یابس اور کیسا ہی سوء مزاج کیون نہو سازج ہو یا مادی پھر مادہ بھی کسی خلط محتبس کا ہو یا بطور انصباب اور ریزش کے وہانتک پہونچا ہو اس مادہ مین کثرت ہو یا لزوجت ہو خواہ غلیظ ہو وہ اور قیح بھی اسی مادہ مین داخل ہو یا آنکہ ریح یا بخار سے پیدا ہو خواہ وہ آفت کسی مرض آلی مثل فالج یا تشنج سے پیدا ہوئی ہو خواہ انحلال فرد مثلاً تصدع اور نفض یا قرح اور تاکل سے وہ آفت پیدا ہو خواہ ورم بارد یا ورم حار یا ورم صلب یا وجع سے آفت پیدا ہوئی ہو آیندہ بخوبی معلوم ہوجائیگا کہ نفس کی دلالت قوی ہو اور قائم مقام نبض کے ہو بشرطیکہ لوازم اور شروط کے دلالت نفس مین رعایت کیجاے اور عادت کا لحاظ رہے جسطرح نبض کی دلالت مین امر طبعی اور معتاد کی رعایت کرنی ضرور ہوتی ہو

نفس عظیم اور صغیر کا بیان اور انکے اسباب اور دلائل کا

نفس عظیم وہ ہو جسمین بمقدار ہوا کثیر کا جذب اور اخراج ہو جو زیادہ مقدار معتدل سے ہو اور ایسے ہی نفس کیوقت اعضاے نفس مین انبساط جہات ثلثہ مین پیدا ہوتا ہو تاکہ ہواے مستنشق کی مقدار زیادہ ہوجاے۔ کبھی ایسا خیال کیا جاتا ہو کہ نفس صغیر وہ ہو جسکی حرکت فقط

HAKEEM SHOUKAT ALI

حرکت حجاب ہی سے تمام ہوجاے اور یہ خیال علی الاطلاق صحیح نہین ہو اسلیے کہ اگرچہ نفس کبھی فقط حرکت حجاب ہی سے تمام ہوتا ہو لیکن بشرطیکہ نفس
معتدل بھی ہوتا ہو اسلیے کہ نفس معتدل سوائے حجاب کے اور کسی کی اعانت کا محتاج نہین ہو بشرطیکہ حجاب کی قوت قوی ہو اور بشرطیکہ نفس صغیر ہوتا
ہو اگرچہ سب اعضا وسینہ کے متحرک ہون اور یہ اسوقت ہوگا کہ جملہ اعضاے مذکورہ ضعیف ہون اسوقت تنہا حجاب کی اعانت سے لاغر محتاج الیہ
پیدا نہوگا اگرچہ حاجت اسوقت نفس معتدل ہی کی ہو بلکہ اسوقت بھی جملہ اعضاے صدر کی اعانت سے نفس صغیر پیدا ہوگا گو کہ جملہ اعضاے صدر کی
اعانت ہوئی ہو پھر اسپر بھی باوجودیکہ تمامی اعضاے صدر کی اعانت ہو لیکن ویسا استنشاق ہوا اور اخراج جیسا کہ بحالت صحت اور سلامت اور قوت
حجاب کے پیدا ہوتا ہو انکی اعانت سے بھی پیدا نہوگا اسلیے کہ انمین سے کوئی عضو انبساط تام کو پورا نہین کرسکتا ہو اور نہ اس مقدار انبساط کو پورا
کرسکتا ہو جو بحالت اجتماع اعضا اور معونت کیے یا دیگرے بسطریہ کا مقدار کافی اور معتدل پر ہوجاے بلکہ باوجود اجتماع اعانت اجزا کے پھر نفس
ضعیف صغیر ہی رہتا ہو اور سبب اسکا یہی ہو کہ ضعف قواے اعضا مین فرض کیا گیا ہو اسی جہت سے حرکت انقباضی اور انبساطی دونون بمقدار
معتدل پوری نہین ہوتی ہین اگرچہ یہ پورا ہونا بھی بدون اعانت عضلات صدر کے نہین ہوتا ہو اور عضلات قریبہ عضل صدر کے بھی اسمین شامل ہین
مترجم یہانتک بیان ابطال طرد قضیہ سابقہ کا ہو جو کہ حد نفس صغیر مین گذرا ہو یعنے نفس صغیر وہ ہو جو حرکت سے فقط حجاب کے پورا ہو اب عکس کے
ذریعہ سے اطلاق اس قضیہ کا باطل کیا جاتا ہو **متن** یہ تعریف نفس صغیر کی کلیۃً منعکس بھی نہین ہو اسلیے کہ اگر کلیۃً منعکس ہوتی اسوقت تعریف مین
نفس عظیم کے یون کہنا صحیح ہوتا کہ جس نفس کے واسطے کل عضلات کی حرکت درکار ہو اسی کو نفس عظیم کہتے ہین اور حالانکہ یہ تعریف نفس عظیم کی نہین ہو
بلکہ نفس عظیم وہ ہو جسمین جملہ عضلات ایسی حرکت سے متحرک ہون جس حرکت سے تصرف قبض اور بسط کا ہواے کثیر مین ہوجاے بنابرین نفس عظیم کی حد صحیح
یہ ہوئی اب نفس صغیر جو نقیض اور مقابل نفس عظیم کا ہو اسکی حد (بقاعدہ انقلاب حد) یہ ہوئی کہ نفس صغیر وہ ہو جسمین جملہ عضلات کو ایسی حرکت نہو جس سے
تصرف قبض اور بسط کا ہواے کثیر مین ہوتا ہو کبھی جسوقت بغرض استنشاق کے حرکت اعضاے نفس کی ایسی شدید ہوتی ہو کہ ان اعضا کو انبساط
قدام سے دونون ترقوہ تک ہوجاتا ہو اور بجانب خلف عظم کتفین تک منبسط ہوجاتے ہین اور دونون جانب سے منتظم لحم کتف تک انبساط ہوتا ہے
اور بشرطیکہ منخرین کی اعانت بھی درکار ہوتی ہو بلکہ منخرین کی اعانت اکثر احوال مین درکار ہوتی ہو کبھی حالات انبساط اور انقباض کے عظیم اور
صغیر ہونے مین نفس کے بطرح پر مختلف ہوتے ہین کہ گاہے انبساط زیادہ ہوتا ہو اور گاہے انقباض مین زیادتی ہوتی ہو اور یہ اختلاف بسبب کمی
بیشی اُس مادہ کے ہوتا ہو جسکا اخراج بعد اتنی خارج ہونے نسیم کے مناسب ہوتا ہو کہ انقباض عظیم پیدا ہو یا بنظر ورادت اس کیفیت کے ہوتا ہو
جسکے اعتدال کیواسطے ادخال نسیم بارد اور انبساط عظیم کی حاجت ہو ان دونون مادہ قابل اخراج اور کیفیت غیر معتدلہ مذکورہ مین سے جسکی
زیادتی ہوگی حرکت انقباضی اور انبساطی کی کمی بیشی اسکے سبب سے زائد ہوگی مثلاً اگر بخار دخانی کے اخراج کی حاجت زیادہ ہو اور یہ زیادتی یا تو
کثرت مادہ کیوجہ سے ہو خواہ کیفیت حدت کی تقلیل مادہ بخار دخانی مین زیادہ ہو اسوقت نسیم بارد کا اخراج بغرض تعدیل بخار دخانی کی زیادہ درکار
ہو لہذا انقباض عظیم اور نفخی پیدا ہوگا اور اگر اطفاء حرارت نسیم گرم موجودہ قلب کی زیادہ حاجت ہو بذریعہ کشش نسیم بارد کے ریہ سے تب
انبساط عظیم ہوگا اگر اتفاقاً کسی شخص کا استنشاق عظیم نہو بلکہ انبساط صغیر اسمین ہوا و عظیم الاخراج نفس کا ہوجاے یعنے انقباض عظیم پیدا ہو کیفیت
دلالت اس امر پر کریگی کہ حرارت غریزی اسمین کم تھی اور حرارت غریبی بیرونی جو داخل ہوئی ہو وہ زیادہ ہوگئی **مترجم** اگر حرارت غریزی زیادہ ہوتی
تو اسکے اطفا کے واسطے انبساط عظیم ہونا چاہیے تھا بذریعہ ادخال اور کشش نسیم بارد کے ریہ سے **متن** وہ اسباب جو بہ تکلف ان اعضاے مذکورہ بالا
کو بغرض انقباض اور انبساط نفس کے متحرک کرتے مین اور بعنف و دشواری ان اعضا کو حرکت مین لاتے ہین وہ جملہ چار سبب ہین (۱)
یہ حرکت یا تو اسوجہ سے پیدا ہوتی ہو کہ حرارت نواحی قلب اور ریہ مین زیادہ ہو لہذا حرکت زائد کی حاجت ہو (۲) یا کوئی سبب عضلہ محرکہ مین اسکے
ذاتی ضعف سے پیدا ہوا خواہ بمشارکت اصول عضلات کے یعنے منابت اعصاب وغیرہ کے جسطرح کہ آخر دق اور سل مین (بوجہ ضعف کے انبساط

HAKEEM SHOUKAT ALI

کامل بروقت استنشاق کے ہو نہیں سکتا) اور جمیع مدت اور تمام زمانہ انبساط میں قوت ضعیف رہتی ہو یا کوئی مرض آلی خاص عضلات ہی میں صدر کے ہو نمیں
خواہ اُن عضلا میں ہو نمیں جو عضلات صدر کے شریک ہیں اور اوپر انکا بیان ہو چکا ہو جیسے تشنج یا فالج جو مبادی عضلات کو عارض ہو یا سوء مزاج یا ورم
یا درد وغیرہ کہ ان جملہ صورتوں میں ضعف عضلات محرکہ خواہ اصول میں انکے پیدا ہوگا۔ یا کوئی مانع جو عضل کو انبساط سے روکے مثلاً معدہ غذا ہائے کثیرہ سے پر ہو
خواہ ریاح سے معدہ بھر جائے اور یہ دونوں قسم کا امتلاء معدہ خارج از حد اعتدال ہو کہ حجاب کو انبساط سے روکے اور تنہا اعانت حجاب سے انبساط مطلوب
پیدا نہو سکے (۳) یا اُن منافذ میں تنگی پیدا ہو جو متصل حنجرہ اور جداول قصبۂ ریہ کے یا متصل شرائین اور شرائین کے متصل اعضا میں منافذ تنفس سے ہیں جیسے
وہ باریک منافذ جو ریہ کے تخلخل میں ہیں کہ اگر ان منافذ میں اخلاط بھر جائیں سدہ کے ریہ میں کثرت ہوگی یا ورم ریہ میں پیدا ہوگا سدہ کی مثال صاحب
ربو سے اور ورم کی مثال ذات الریہ سے سمجھنی چاہیے (۴) یا کسی غفلت سے کہ آدمی سانس لینی بھول گیا حالانکہ حاجت اسوقت تنفس کی تھی خواہ حاجت
کی کمی کیوجہ سے دیر تک سانس نہ لے اور درآمد برآمد نفس کے زمانہ دراز گذر گیا کہ ایسے وقت بھی نفس عظیم کی حاجت اسواسطے ہوتی ہو تاکہ اس کمی کی
تلافی ہو جائے جو پہلے ہو چکی تھی مثلاً شخص حواس باختہ جسکی عقل میں فتور ہو اور اسکا قلب زیادہ سرد مزاج بھی نہ رکھتا ہو کہ ایسا شخص اکثر سانس
لینے کو بھول جاتا ہو اور پھر جب یاد کرتا ہو اور جیت میں آتا ہو گہری سانس لیتا ہو اسلیے اسکا نفس عظیم ہوتا ہو منجملہ حاجت نفس کے عظیم ہونیکے سونے والے
کی سانس ہو چونکہ بروقت خواب کے بخارات دخانیہ کی اسکے بدن میں کثرت ہوتی ہو اور طبیعت ارادہ اخراج نفس سے غافل ہوتی ہو تا اینکہ دواعی اور
ضرورت اخراج نفس کی زائد از حد ہو جاتی ہو پس لامحالہ نفس عظیم ہو جاتا ہو اسیطرح سانس اُس شخص کی جسکا قلب زیادہ بارد المزاج نہیں ہو ایسا شخص
سانس کو دیر تک ٹالتا ہو اور وقت ضرورت شدیدہ کے پھر نفس عظیم اور گہری سانس لینے سے اس ٹالنے کا تدارک کرتا ہو **علامات** وہ علامات جنکے
ذریعہ سے اسباب حرکت صدر کے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں اور ان اسباب میں تفرقہ ہو جاتا ہے وہ اسباب یہ ہیں کہ اگر حرکت صدر کی
بسبب کثرت حاجت انبساط یا انقباض کے ہو اور قوت بھی قوی ہو اسوقت نفس کبیر اور بزرگ ہوگا ادخال نسیم میں اور سانس کا چھوٹنا بھی پایا
ہوگا اور اگر تخیلی وغیرہ سے سانس کا لمس دیکھا جائے تو گرم ہوگا اور التہاب نفس میں موجود ہوگا اور نبض بھی عظیم ہوگی کہ اسکو دلالت حرارت پر ہوگی
اسوقت علامات التہاب کے سینہ اور چہرہ اور آنکھوں میں اور زبان میں موجود ہونگے اور زبان کی رنگت اور خشونت وغیرہ جو جو اوصاف لازمہ حرارت
ہیں سب موجود ہونگے۔ پھر اگر یہ امور مذکورہ نہوں اور قوت بھی ساقط نہو لیکن ایسا معلوم ہو گویا قوت سے انبساط پورا نہیں ہو سکتا پس سبب ضیق
اور تنگی نفس کا کسی ایسی ہی جگہ ہوگا جو ہم نے اوپر بیان کیا ہو یعنے آلات تنفس میں ہوگا پھر اگر جملہ اعضائے تنفس قصد حرکت کا کریں اور پھر حرکت معتدل
نہ کر سکیں اور نہ انبساط پورا ہو سکے بلکہ قصد ایسی حرکت کا کریں جو ہو نسکے اور زیادہ اعتماد نخرین پر کشش میں ہوا کے ہو اور واپسی نفس کے وقت
سانس پھولی ہوئی نہو اسوقت قوت محرکہ عضل صدر کی ماؤف ہوگی پھر اگر تنگی نفس کی رطوبت سے قصبۂ ریہ اور متصل اعضائے قصبہ مذکورہ کے
ہو اسوقت علامات مذکورہ کے ہمراہ خرخرہ بھی نفس میں ہوگا اور صاحب نفس کو حاجت کھنکھارنے کی ہوگی اور یہ احتیاج علامت زائدہ ہے
علامت ضیق کلی پر پھر اگر خرخرہ اور کھنکھارنا بھی نہو سبب بہ نسبت قصبہ ریہ کے اور نیچے ہوگا۔ اگر ضیق خرخری دفعۃً پیدا ہو جائے معلوم کرنا چاہیے
اندر یہ پر کوئی مادہ نوازل سے بہکر آیا ہو یا اینکہ پہلے تو ریہ پر اور دوبارہ قصبہ ریہ پر مدہ اور قیح کا نزول ہوا ہو اور یہ نزول کسی عضو سے اعضا
اندرونی کے ہوا ہو **نفس شدیدہ کا بیان** نفس شدیدہ وہ ہو کہ باوجود عظیم ہونے کے ایسا معلوم ہو کہ قوت حیوانی بہ تکلف زیادہ تحریک پر متوجہ ہے
ادخال نسیم میں بھی اور اخراج نسیم میں نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہو لہذا ہمراہ عظم کے قوت بھی ہوگی **نفس شاہق** یہ ایک قسم کا نفس عظیم ہو جسمیں تحریک اعالی
عضل صدر کی حاجت ہوتی ہو اور فقط انہیں اعضا کی تحریک پر انحصار ہوتا ہو جو عضل صدر سے اوپر کیطرف ہیں اور حجاب کی تحریک کی حاجت
نہیں ہوتی اور نہ عضل صدر سے نیچے کے اعضا کی تحریک کی ضرورت ہوتی ہو۔ اور اکثر نفس شاہق حمیات وبائیہ میں پیدا ہوتا ہو **نفس صغیر** کے
اسباب بسبیل مقابلہ و ضد کے اسباب نفس عظیم سے شناخت کرنے چاہییں یعنے جتنے اسباب نفس عظیم کے اوپر مذکور ہو چکے انکے اضداد وہی اسباب نفس صغیر کے اسباب ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

کبھی نفس صغیر بسبب وجع اور درد کے بھی پیدا ہوتا ہے جسوقت درد سانس میں اور ما اعضائے تنفس اور حرکات اعضائے مذکورہ میں حائل ہو کبھی نفس بوجہ تنگی کے بھی صغیر ہوجاتا ہے اگر اسکے ہمراہ تفاوت بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ طبیعت پر موت واقع ہوگی اور اگر اسکے ہمراہ تواتر ہو معلوم ہوگا کہ اعضائے نفس خواہ جو اعضائے متصل انکے ہیں انمیں درد ہے جیسے درد معدہ اور قروح اور اورام معدہ **علامات** اسباب نفس صغیر کے جو ضد و مقابل نفس عظیم کے ہیں مقابلہ اسباب مذکورہ نفس عظیم سے معلوم ہوسکتے ہیں جو نفس صغیر کسی درد کی وجہ ہو اور ضیق نفس نہو اسپر موجودگی اسی درد کی دلیل ہوگی اور یہ بھی ہے کہ اگر صاحب درد ایذائے درد پر صبر کرے اور تحمل ایذا اس سے ہوسکے ممکن ہے کہ پھر اسکا نفس عظیم ہوجاے اور باینہمہ درد والے سے اثنائے تنفس میں کبھی نفس عظیم ہوتا ہے کہ اسکی طرف حاجت ہوتی ہے اور درد کی برداشت کیطرف بھی حاجت ہوتی ہے لیکن اگر اثنائے حاجت میں درد سے کسی سبب سے غفلت ہوجائے اسوقت نفس عظیم نہ پیدا ہوگا۔ اور جو نفس صغیر بوجہ ضیق کے ہے وہ ان جملہ امور اور اسباب میں نفس عظیم ہی کے برخلاف ہے **نفس طویل** وہ ہے جسمیں زمانہ تحریک ہوا کا استنشاق اور رد دونو میں طولانی ہوتا ہے اور فائدہ طول مدت سے یہ ہے کہ اتنی دیر میں قوت حیوانی ہوائے کثیر میں بخوبی تصرف کرلے بشیر نفس عظیم سریع سے کوئی درد خواہ ضیق مانع ہوتا ہے پس نفس طویل اسوقت قائم مقام اسکے کیا جاتا ہے تاکہ مقدار محتاج الیہ ہوائے کثیر کا استیفا کرلے اور جس غرض سے نفس عظیم سریع پیدا ہوتا وہ غرض اسی سے پوری ہوجاے **نفس قصیر** نفس طویل کے مخالف ہے اور اگر اسکے ہمراہ تواتر بھی ہو سبب اسکا درد آلہ تنفس کا خواہ اعضائے متصلا عضلائے نفس کا ہوتا ہے اور اگر اسکے ہمراہ تفاوت ہو موت پر طبیعت غریزی کی دلیل ہوگا **نفس سریع** وہ ہے جسمیں حرکت کا زمانہ کوتاہ ہو اور باوجودیکہ زمانہ کی حاجت برآری اچھی طرح ہوتی ہو قصیر اور صغیر میں یہ بات نہیں ہے سبب نفس سریع کا شدت حاجت کی ہے ایسی کہ نفس عظیم سے بھی رفع حاجت نہیں ہوسکتی یا اسوجہ سے کہ حاجت نفس عظیم سے زیادہ نفس کا بڑھنا چاہتی ہے۔ اور یا یہ وجہ ہے کہ نفس عظیم پیدا ہونے کا کوئی مانع پیدا ہوا ہے جیسا کہ بیان نبض سریع کے گذرچکا اور یہ مانع اور حائل یا آلہ تنفس میں پیدا ہوتا ہے یا قوت میں ضعف وغیرہ کیوجہ سے یہ مانع پیدا ہوتا ہے کبھی سرعت دونوں حرکت انبساطی اور انقباضی میں سے فقط ایک ہی میں زیادہ ہوتی ہے اور دوسری میں نہیں ہوتی ہے اسی سبب سے جسکا بیان نفس عظیم میں ہوچکا **نفس بطی** ضد ہے نفس سریع کا اور ضد اسباب سریع سے پیدا ہوتا ہے کبھی درد کے سبب سے بھی نفس بطی پیدا ہوتا ہے جسوقت عضو تنفس محتاج اس امر کا ہو کہ بہ نرمی و استراحت متحرک ہو **نفس متواتر** وہ ہے کہ اسمیں اور جو نفس اس سے پیشتر تھا بہت کم زمانہ ہو منجملہ اسباب تواتر نفس کے حاجت کا شدید ہونا اسقدر کہ عظیم اور سریع کے پیدا ہونے سے بھی پوری حاجت برآری نہو سکے اسلیے کہ وہ حاجت یا تو اس سے زیادہ ہے کہ اگر نفس اسکا سریع ہوجاے تو کامیابی حاصل ہو یا اس سبب سے کہ نفس عظیم اور سریع ہونے سے کوئی مانع اور حائل از قسم درد اور ورم اور ضیق بوجہ مواد کثیرہ کے پیدا ہوا ہے یا انضغاط اور انصباب قیح کا فضلے صدر پر پڑنے سے وہ مانع پیدا ہوا خواہ کوئی اور شے دوسری اسباب ضیق سے پیدا ہوئی اس امر کا فرق آیندہ معلوم ہوگا کہ تواتر بسبب حاجت کے پیدا ہوا ہے یا بسبب درد وغیرہ کے جو باب نفس عظیم میں مذکور ہوا نفس متواتر بر طبق شہادت بقراط تابع ہوتا ہے تخفیف ریہ کے اور ماندگی اعضائے تنفس اور ان اعضا کی ماندگی کے جو متصل ریہ کے واقع ہیں **نفس بارد** فنائے قوت غریزی اور فرو ہوجانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور یہ بھی دلالت اسکی ہے کہ قلب کا مزاج حار مستحیل بارد کیطرف ہوگیا اور یہ ام بدترین علامات امراض حادہ میں ہے خصوصاً اگر ہمراہ نفس بارد کے کسی قسم کی نرمی بھی ہو اسوقت فنا اور تحلیل حرارت غریزی پر اسکے دلالت تمام ہوجاتی ہے **نفس منتن** جسکے ہمراہ بوے بد آتی ہو نفس اقسام بخر میں داخل ہے اور بخر کے جملہ اقسام اور اسمیں یوں تفرقہ کیا جاتا ہے کہ بخر کی بیماری میں کبھی بد بو غیر حالت تنفس میں بھی آتی ہے اور نفس منتن کی بوے بد فقط حالت نفس میں آتی ہے اور اس نفس کی دلالت وجود اخلاط متعفنہ پر ہوتی ہے جو اعضائے تنفس مثلاً قصبہ خواہ ریہ میں ہوں جسوقت کہ ان اعضا میں کوئی خلط متعفن ہوجاے یا مدہ پڑجاے

انتقالات نفس کا بیان

جو انتقالات اور تبدلات نفس عظیم اور سریع اور نفس متواتر اور انکے اضداد میں ہوتے ہیں اسکا بیان یہ ہے اوپر معلوم ہوچکا کہ حاجت جسوقت زیادہ ہوتی ہے اور کوئی حائل اور مانع بھی نہو نفس عظیم ہوجاتا ہے پھر اگر اس سے زیادہ حاجت ہو سرعت بھی بڑھ جاتی ہے اور اس سے زیادہ حاجت میں تواتر بھی پیدا ہوتا ہے پھر جب

حاجت کی کسطرف رجوع کرے یعنے صحت پیدا ہو پہلے تو اتر مین کمی ہوگی اسکے بعد سرعت مین اسکے بعد عظیم نفس گھٹے گا اور اسیطرح جسقدر حائل اور مانع مین کمی ہوگی اسیقدر بشرطا احتیاج گھٹنا بڑھنا اوصاف ثلثہ کا نفس مین پیدا ہوگا جب طبیعت کو مقصود رجوع کرنا بطرف اوصاف ثلثہ کے اصالۃً خواہ کمی موانع وغیرہ سے ہوتا ہے پہلے تفاوت کثیر نفس مین پایا جاتا ہے اسکے بعد بطو نفس اسکے بعد نفس صغیر پیدا ہوتا ہے اس بیان سے واضح ہوا کہ نفس صغیر کے وقت چونکہ طبیعت مائل بطرف صحت کے ہوتی ہے خروج طبیعت کا حالت اصلی اور طبعی سے بہ نسبت زمانہ بطی ہونے نفس کے زیادہ ہوگا اور نفس متفاوت کے زمانہ مین حالت طبعی پر قیام طبیعت کا بہ نسبت زمانہ نفس صغیر اور بطی کے کم ہوگا اسیطرح خروج طبیعت کا اعتدال سے اور پھر رجوع اسکا اعتدال او رصحت کیطرف انبساط اور انقباض نفس سے بسبب کمی و بیشی حاجت جذب نسیم اور دفع بخار دخانی کے بھی تصور کرنا چاہیے جبوقت سبب انبساط کا زیادہ مستدعی بیشی انبساط کا ہوگا جو زمانہ کہ قبل زمانہ انبساط کے ہے وہ کم ہوگا۔ اور اگر سبب انقباض کا ایسا ہوگا زمانہ اس سکون کا جو قبل انقباض کے تھا کوتاہ ہوگا۔ متتابع اور مہم نفس کا ہونا کسی ورم گرم کا یا ضیق مجاری جو سدہ سے ہو اسکا تابع ہوتا ہے **نفس منخری** یعنے جو نفس کہ پردہ ہائے بینی کو ہلا دیتا ہے اس سے دلالت سستی پر قوت کے ہوتی ہے یا اینکہ ضیق شدید ذبحہ وغیرہ کے ہو خواہ مدہ فراہم ہو رہا ہو یا مدہ کا انصباب یا کسی اور خلط کا وجود ہو تب نفس منخری پیدا ہوگا **بیان عام سوء تنفس کا** سوء تنفس یعنے مجری طبعی سے نفس کا خارج ہونا عموماً انھین احوال مین ہوتا ہے جو احوال کہ حالت طبعی سے خارج ہون اور یہ احوال نفس کے تابع اعراض صحت کے نہین ہوتے بلکہ انکو اعراض مرض کے ہوتے ہین جو موجب سوء نفس کے ہین وہ اعراض جیسے عسر نفس اور تضاعف نفس اور ضیق نفس اور انقطاع نفس اور انتصاب نفس کبھی انواع سوء مزاج اور امتلاء مادہ اور سدہ سے اور قرب اُن ضواغط سے جن سے ضیق پیدا ہوتی ہے اور ان اورام اور اوجاع سے جو مانع حرکت سے ہون اور قروح جو حجاب اور نواحی صدر مین ہون اور سقوط قوت سے جو امراض حادہ اور لاغری آور سے ہوئی ہو اور حمیات حادہ وبائیہ اور سموم مشروبہ ان سب امور مذکورہ سے سوء تنفس عارض ہوتا ہے پھر ایک سوء تنفس مادی اسیطرح عسر نفس مادی زیادہ ہوتا ہے بروقت چت لیٹنے کے اور اوسط درجہ کا ہوتا ہے کروٹ لیٹنے سے اور سبک اور خفیف ہوتا ہے انتصاب اور سیدھے کھڑے ہونے سے۔ جو خوانیق داخلی ہین انمین چت لیٹنا بالکل دشوار ہوتا ہے **ضیق النفس** یہ ہے کہ جس ہوا مین نفس نے تصرف در آمد برآمد کا کیا ہے اس ہوا کو اپنی حرکت مین تنگ منفذ کے سوا کشادہ راہ نہ ملے ایسا اور اسقدر تنگ منفذ ہو کہ تھوڑی ہوا فقط اسمین سما سکے اسباب ضیق نفس کے یا اورام ہین جو منافذ نفس مین پیدا ہون اور منافذ مذکورہ یہی حنجرہ اور قصبہ ریہ اور شعبہ ہائے قصبہ اور خلل اور باریک سوراخ ریہ کے خلخلہ مین اور جرم ریہ مین ہین اور جو ورم ان اورام مین سے زیادہ صلب اور سخت ہوگا وہی ضیق نفس زیادہ پیدا کریگا (۲) اخلاط کثیرہ عام اس سے کہ وہ اخلاط غلیظ ہون یا لزج یا مائی جو ریہ مین فراہم ہون (۳) کسی قسم کا انطباق جو انھین منافذ کو عارض ہو کسی ایسے ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والے کے سبب سے جو ورم حار جگر یا معدہ یا طحال سے جو قریب اور مجاور ان منافذ کے ہے (۴) یا اخلاط ایسے ہون جو فضا اور خالی جگہ مین اوجہ وغیرہ کے بھر جائین جسطرح وہ نفخ یا رجو معدہ کے جوف زیرین مین بھر کر مانع انبساط ہوتا ہے (۵) تکاثف اور سمٹنا جو کسی خشکی اور قبض برودت کی وجہ سے عارض ہو اور یہ برد ریہ اور حجاب کو پہونچا ہو (۶) یا کوئی سبب عصب حجابی مین پیدا ہو کر ضیق نفس پیدا کرے اور ایسی حالت کو عسر نفس کہنا اولی ہے (۷) یا ابخرہ و دخانیہ ضیق اور تنگی مداخل نفس کے تنگ مقامات مین پیدا کرین (۸) یا اصل خلقت مین سینہ کے تنگی ہو اسوجہ سے جو اعضاء کہ نفس سے تعلق رکھتے ہین انھین گنجائش پھیلنے اور حرکت کرنے کی نہ ملے (۹) کبھی ضیق نفس بسبب بحران کے ہوتا ہے اور بحران کی علامت ضیق نفس اسوقت ہے جب مواد مرض کے اوپر کیطرف رجوع کرین (۱۰) کبھی عسر نفس او ضیق نفس بسبب سیلان مواد کے پیدا ہوتا ہے جو اورام باطنہ سے منتقل ہوکر نواحی سر تک پہونچتے ہین اور ایسا ضیق نفس منذر ہوتا ہے اگر اورام پس گوش کا ہے اگر اور علامات سلامت مرض کے ہون خواہ دماغ کے ورم پر دلیل ہوگا اگر علامات صعوبت اور دشواری کے ہون **علامات** اورام خناقیہ کے اوپر مذکور ہو چکے۔ علامت اس ورم کی جو خاص ریہ مین ہو درد کے ہمراہ گرانی ہوتی ہے اور جو ورم عضلات او رحجاب بین صدر کے ہوتا ہے اسکی علامت درد مین چبھن ہوتی ہے اور باطن کیطرف مائل ہونا اور یہ دلالت قوی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور استوار تر ہو اور درد ظاہر کیطرف ہونا علامت ضعیف تر ہو یا درد غضروف ہائے ریہ مین اسکی علامت وہ درد ہو جسمین تھوڑی سی کھجلی اور اندک
ایذا ہو اور بشتر یہ درد کھانسی تک نوبت ہو نچاتا ہو. اور اگر یہ اورام حارہ ہون اسوقت تپ ہوگی. علامات اورام خناقی کے مشہور مین بر پشت
چت لیٹنے کے انمین شدت ہوتی ہو. علامت اُن اخلاط کی جو قصبہ ریہ مین ہون نفث اور شوق طبیعت کا کھانسی کیطرف اور کھانسی سے نفع
کا پیدا ہونا اور جو شے قصبہ مین پھنسی ہوئی ہو قلیل کھانسی خواہ اندک خرخرہ سے اسکا اخراج پا جانا. اور اگر یہ اخلاط ریہ مین ہون تب بھی ایسی ہی
کیفیت ہوگی مگر کھانسی مکان غائر سے یعنے دور سے اٹھتی ہوئی معلوم ہوگی اور خرخرہ اتنا ہی ہوگا جتنا بلغم وغیرہ برآمد ہوتا ہو. اور مقام نفث سے
جدا ہوتا ہو اور اگر وہ اخلاط فضلاے مذکور مین ہون ایک قسم کا ثقل ایک جانب سے پریزان ہوگا بروقت تغیر وضع کے لیٹنے مین پھر اسکے بعد نفث
کا ظہور ہوگا اور اس حالت مین ضیق نفس کے ہمراہ سعال اور کھانسی نہوگی اتنی کہ معتد بہ ہو **نفس مختلف** نفس مین اختلاف انخبر اسباب سے ہوتا
ہو جن اسباب سے تنفس مین اختلاف پیدا ہوتا ہو مثلاً ضعف اور عصیان آلہ وغیرہ اور یہ اختلاف نفس کا منتظم بھی ہوتا ہو اور غیر منتظم بھی ہوتا ہے
نفس متضاعف اقسام نفس مختلف سے ہو اور یہ وہ نفس ہو جسکا انبساط و حرکت سے تمام ہوتا ہو کہ ان دونون کے بیچ مین ایک تفنہ ہوتا ہے
جیسے سانس لڑکے کی روتے وقت کہ اسکے نفس مین فترہ یعنے انقطاع انبساطی بروقت انبساط کے ہوتا ہو اور تغیر یعنے انقطاع انقباضی بروقت انقباض کے
ہوتا ہو سبب نفس متضاعف کا یا حرارت کثیرہ ہو اسقدر کہ مقدار پر ہواے مستنشق کے اسکو ہرگز قناعت نہین ہو بلکہ ابتدا ہی سے زیادتی ہوا کی خواہشگار ہو
یا ضعف آلات نفس جو معلوم ہو چکے کہ استراحت اور آرام نفس کیطرف محتاج کرتا ہو یا سوء مزاج ایسا کہ بوجہ برودت کے قوت کو ساقط کرتا ہو خواہ خشکی اور
صلابت آلہ تنفس مین پیدا کرتا ہو اور یہ سبب اکثر واقع ہوتا ہو یا درد آلات مذکورہ مین خواہ اعضاے قریبہ مین آلات تنفس کے خواہ ورم انہین مقامات کا اور
مجاورات کا ورم مثل حجاب اور جگر اور طحال کے مگر جگر کو بہ نسبت طحال کے مشارکت شدید ہو یا کوئی مرض آلی جو بار بار مذکور ہو چکا سبب تضاعف نفس کا
ہوتا ہو اور بشتر مرض تشنج جو اسوقت موجود ہو خواہ آیندہ ہونیوالا ہو نفس متضاعف امراض حادہ اور حمیات حارہ مین علامت ردی ہو اور اگر سبب
برودت کے یہ نفس پیدا ہو تپ اسکو زائل کر دیتی ہو **نفس منتصف** وہ اسوجہ سے ہوتا ہو کہ آفت نصف حصہ ریہ کے ہو اور نصف صحیح اور سالم ہو
اسوقت نفس بھی آدھا سالم ہوتا ہو **نفس عسر** وہ اسوجہ سے ہوتا ہو کہ تصرف آلات نفس کا کسی ہوا مین شاق اور دشوار ہو عام اس سے کہ ضیق ہو یا نہو
سبب انمین آفات اعضاے نفس کے ہین جیسے اور اقسام بھی مذکور ہوے بشتر ایک سبب اور شرارہ بخاری کی وجہ سے جو قلب پر غالب ہوتا ہے
نفس عسر پیدا ہوتا ہو اور برودت ایسی جو قوت کو مردہ کر دے وہی سبب اسکی ہوتی ہو یا مردہ نہ کرے مگر اور طرحسے ماؤف اور آفت رسیدہ کر دے جسطرح
بروقت شرب طلاے کے جو ایک قسم کی شراب ہو خواہ اور کسی سرد شے کے استعمال سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہو اور کبھی کسی سدہ کیوجہ سے اور اکثر کسی خلط
سے یہ نفس پیدا ہوتا ہو کبھی کسی سوء مزاج سے جو حجاب کو عارض ہو مثلاً برودت ہوا کی خواہ برودت کسی ضماد کی جو حجاب پر رکھا گیا ہو خواہ کوئی
سبب نفس حجاب ہی کا باعث برودت کا ہو یا معدہ اور جگر کے سبب پر اسی کے قریب ضماد مبرد بھی لگا یا جاے اور برودت پیدا ہونے سے انبساط
نفس کی جودت جاتی رہی اور نفس مذکور پیدا ہو اکبھی کسی سدہ کے سبب نفس مذکور پیدا ہوتا ہو کہ نسیم مستنشق سدہ کے قریب محتبس ہو جاتی ہو اور
اسکی انفتاح اور کشودگی مین جہد بلیغ کی حاجت ہوتی ہو اور یہ کیفیت ضیق نفس کے مخالف ہو کبھی دواے مسہل سے جب اسہال پیدا نہو یا حقنہ
حادہ دیا جاے اور اجابت نہو اور اسیطرح اگر ذات الجنب کی فصد مقدار مطلوب کو نہ پہونچے یعنے پوری نہو تب بھی عسر نفس پیدا ہوتا ہو ان سب اسباب
کے علاوہ اور اسباب کو اس مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے جہان ہم نے ضیق نفس کے بیان کا اخیر مقام لکھا ہو **انتصاب نفس** یہ وہ نفس ہو کہ بدون
سیدھے ہوکر بیٹھنے خواہ کھڑے ہونیکے پیدا نہین ہوتا اور سیدھے ہونیکے علاوہ گردن دراز کرنا اور اسقدر گردن کو اٹھانا کہ اوپر تک پہونچ جاے
اسوجہ سے مجری نفس کا کشادہ ہو جاتا ہو اور ایسا مریض گردن جھکانے پر قادر نہین ہوتا اسلیے کہ نفس مین اسکے تنگی اور ضیق پیدا ہوتی ہو جس طرح
ضیق نفس اسوقت پیدا ہوتی ہو جبکی گردن پیچھے کیطرف کھنچ جاے اسیطرح یہ شخص سینہ کو اور پشت کو بجانب خلف جھکا نہین سکتا اور جسوقت یہ سیدھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور سیدھا پن زائل ہوجائے خصوصاً اگر چت لیٹے اسوقت اسکو یہ بات پیدا ہوگی کہ اجزا ریہ کے آپس میں چپاں اور منطبق ہوجائیں گے پس مجاری نفس کے بند ہوجائیں گے اسلیے کہ وہ مجاری وصل لیسے شخص کے جسم میں مسدود ہوتے ہیں اور اگر کشادگی انمیں ہو بھی اسکو سیلان بعض اجزا وریہ کا بعض پر حائل کردیتا ہو کبھی یہ انسداد حمیات وغیرہ میں بسبب ان ابخرات کے عارض ہوتا ہو جو انہیں مقامات میں بھرے ہوے ہیں اور رطوبات جو تحلیل ہوکر وہان آگئے ہیں اور کبھی بدون تپ کے وصل لیسے اخلاط بھرجاتے ہیں اور مجاری کو بند کردیتے ہیں یا اورام موجب انسداد مجاری کے ہوتے ہیں یا سبب عسر نفس کا یہ ہو کہ عضل سینہ اور ڈھیلے ہوگئے ہیں پس جب بجانب سفل اتر سکیں گے سینہ اور پشت کیطرف نزول کرینگے اور ضغط پیدا ہوگا **طبائع مختلفہ کے نفس کا بیان عام** کیفیات اربعہ اور احوال کے ذریعہ سے اختلاف نفس کا بیان سن اور عمر کی راہ سے صبیان کی یہ کیفیت ہو کہ وہ فضول دخانی کے اخراج کے زیادہ محتاج ہیں اسلیے کہ ہضم کی قوت انمیں زیادہ ہو اور ہمیشہ رہتی ہو اور تطفیہ حرارت کی حاجت بھی انمیں کم نہیں ہے اور قوت انکی زیادہ نہیں ہو اسلیے کہ ابھی وہ اپنے ابدان اور قوی کی حد کمال تک نہیں پہونچی لہذا واجب ہو کہ انکی سانس میں سرعت اور تواتر دونا بشدت پاے جائیں اور سیقدر نفس عظیم بھی ہو جسکی زیادتی سرعت اور تواتر کے برابر نہو جوان آدمی کا نفس عظیم ہوتا ہو گر سرعت اور تواتر میں کم اسلیے کہ حاجت برابری نفس عظیم سے ہوجاتی ہو کہول یعنے وہ لوگ جنکا سن پینتیس برس سے ساٹھ برس تک ہو انکا نفس عظیم اور تواتر اور سرعت میں کم ہوتا ہو گر یہ اتنا کم جسقدر کہ مشائخ کے نفس میں کمی ہو مشائخ کا نفس صغیر تر اور زیادہ بطی اور بشدت متفاوت انھیں وجوہ سے جو ظاہر میں ہوتا ہے **نفس ممتلی** غذا سے خواہ حمل سے یا آب ہستسقا سے خواہ اور چیزون سے نفس کا پر ہونا نفس صغیر پیدا کرتا ہو اسلیے کہ حجاب حاجز ان چیزونکے پری کے سبب سے مضغوط اور تنگی میں ہوتا ہو کہ حرکت باسط اور کشادہ نہیں کرسکتا اور جب نفس ان لوگونکا صغیر ہوا ضرور ہو کہ اگر قوت پوری ہو کہ متواتر اور سریع بھی ہوجاے اور اگر قوت میں کمی ہو فقط متواتر ہوگا **نفس مستحم** جو شخص آب گرم سے استحمام کرے اور نہاے اسکا نفس بسبب حاجت اور نرمی آلہ نفس کے عظیم ہوگا اور سریع متواتر بسبب حاجت کے ہوگا اور سرد پانی سے استحمام کرنیکی کیفیت بالعکس ہو کہ انکی سانس صغیر او بطی اور متفاوت ہوگی **نفس نائم** سونیوالے کا نفس اگر قوت قوی ہو عظیم اور متفاوت ہوگا اسی علت سے جو بیان مذنبض میں مذکور ہوچکی اور انقباض اسکا بہ نسبت انبساط کے اعظم اور اسرع ہوگا اسلیے کہ اضطرار بروقت نوم کے زیادہ ہو **نفس وجع** جس شخص کے اعضا سینہ میں درد ہو اسکا نفس بموجب بیان بالا مائل بطرف صغیر او قصیر ہونے کے ہوگا اور کبھی متضاعف اور کبھی نفس عسر اور کبھی بطی ہوگا بشرطیکہ التہاب حرارت قلب کا نہو اور متواتر نہو چنانچہ معلوم ہوچکا ہو صغیر ہونا او قصیر ہونا ان نفس کا بطوء سے زیادہ ہوگا اسلیے کہ ضرورت احتباس او قلت انبساط کی زیادہ ہو بہ نسبت ضرورت بطوء کے اور ایذارسی انبساط کے بڑھجانے میں زیادہ بہ نسبت سرعت کے بڑھ جانے کے ہو پھر اگر قلب میں ایسے شخص کے التہاب پیدا ہو اور سخونت آجاے سرعت کے بدون چارہ نہوگا اگرچہ ایذا پہونچے نفس اس شخص کا جسکی سانس میں تنگی کسی سبب سے کیون نہ پیدا ہوئی ہو اور اسیطرح صاحب ربو کا یہ دونون اکثر اوقات محتاج اس امر کے ہیں کہ تلافی انبساط ضروری کی سرعت اور تواتر سے کرین لہذا انکا نفس صغیر ضیق متواتر ہوگا نفس صاحب ربو کی کیفیت اسی باب میں مشرح بیان کی گئی ہو **نفس صحاب مدہ** اصحاب مدہ کبھی بہ تکلف بسط صدر پیدا کرتے ہیں جسکے ساتھ حرارت اور نفخہ بھی ہوتا ہو پس ایسے وقت عظم نفس او موجبات فوت یعنے سرعت اور تواتر نہونگے اسلیے کہ مریض مذکور میں ضعف کی زیادتی ہو اور قوت اصحاب ذات الریہ او صحاب مدہ میں باقی ہو **نفس صحاب ذبحہ اور اختناق کا** انکے نفس میں انبساط عظیم ہوتا ہو جسکے ہمراہ تواتر اور سرعت بھی بسبب حاجت کے ہوتی ہو اور مادہ اندر کیطرف غائر اور سمایا ہوا ہوتا ہو اور نفخہ انکی سانس میں نہیں ہوتا ہو **ربو یعنے دمہ کا بیان** دمہ ایک مرض بھیپھڑے کا ہے اس مرض کا بیمار مجبور ہوکر متواتر اور پے درپے سانس لیا کرتا ہو جسطرح کہ مخنوق یعنے گلو گرفتہ اور مکدود یعنے جسنے زیادہ مشقت کی ماندگی اٹھائی ہو کہ وہ بھی پے درپے سانس بناچاری لیتا ہو دمہ کا مرض اگر پیرانہ سالی میں عارض ہو اسکا زائل ہونا بدیر معالجہ سے بعید معلوم ہوتا ہو اور [illegible] اسکے مادہ میں نضج پیدا ہوتا ہو مشائخ تو درکنار جوانون کو اگر یہ مرض ہوجاے بدشواری زائل ہوتا ہو اکثر اوقات چت لیٹنے کی حالتین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس مرض کی زیادتی ہوتی ہے یہ مرض امراض متطاولہ میں سے ہے جو زمانہ دراز تک رہتا ہے اور باوجودیکہ زمانہ دراز تک رہتا ہے اسکے دورے اور نوائب بہت تیز اور باحدت ہوتے ہیں جس طرح صرع او تشنج کے دورے اسی قسم کے ہیں (۱) کبھی اس خلط کی پیدائش ریہ کی برودت سے ہوتی ہے پس تھوڑا تھوڑا مرض شروع ہوتا ہے (۲) اور کبھی دمہ بسبب ایسے خلط کے پیدا ہوتا ہے جو ریہ میں نہیں ہوتی اور نہ شرائین ریہ کے بلکہ وہ خلط معدہ میں ہوتی ہے اور سر سے اسکا انصباب بطرف معدہ کے ہوتا ہے (۳) خواہ جگر میں انصباب ان رطوبات کا ہوتا ہے (۴) یا اینکہ خود معدہ میں یہ رطوبات پیدا ہوتے ہیں (۵) کبھی دمہ کی آفت نفس ریہ میں ہوتی ہے اور متصل ریہ میں بسبب پر ہونے اخلاط غلیظہ کے شرائین اور شعبہ ہاے کوچک و رواضع یعنی وہ چھوٹی چھوٹی رگیں جو شرائین سے لگی ہوئی ہیں اور زیادہ تر یہ آفت قصبہ ریہ میں اور کبھی خلل ریہ میں اور جو مسامات خالی ریہ میں ہیں انمیں یہ آفت ہوتی ہے اور یہ رطوبات کبھی ان مقامات میں سر سے ریزش کرکے پہونچتے ہیں خصوصاً بلاد جنوبی میں اور جب بکثرت ہوائے جنوبی چلے اور سوائے سر کے اور مقامات سے بھی مندفع ہو کر ان مقامات میں آتے ہیں (۶) بہر (یعنے دمہ کی وہ قسم جسکا مادہ شرائین میں ہو) جو بروقت اصعاد اور سانس چڑھنے کے پیدا ہو بسبب مزاحمت کرنے معدے کے حجاب کی حرکت میں اور مزاحمت حجاب کی ریہ کی حرکت سے حادث ہوتا ہے (۷) اور کبھی جسوقت جگر پر برودت غالب ہو یا خلط جگر میں پیدا ہو یہ کیفیت معین حدوث ربو پر ہوتی ہے یہ اخلاط مذکورہ بالا کبھی اپنی کیفیت ردی سے موذی ہوتے ہیں اور کبھی کمیت اور کثرت مقدار سے ایذا دیتے ہیں (۸) کبھی دمہ کی ایک قسم شاذ و نادر ریہ کی خشکی اور یبوست سے پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ جس کے ریہ کے اجزا سمٹ کر فراہم ہو جاتے ہیں (۹) کبھی ربو ساذج بلا مادہ ریہ کے برودت ساذجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے (۱۰) کبھی بسبب آفت مبادی اعضائے نفس جیسے عصب اور نخاع اور دماغ کے یا نوازل جو انھیں مبادی سے بطرف اعضائے نفس کے ریزش کرتے ہیں مرض دمہ کا پیدا ہوتا ہے (۱۱) کبھی بسبب مشارکت اعضائے مجاورہ اور قریبہ اعضائے نفس کے دمہ پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ انبساط نفس نہیں ہونے پاتا ہے جیسے کہ معدہ ممتلی مزاحمت حجاب کی کرکے اور انبساط کو روکے (۱۲) کبھی بسبب کثرت بخار دخانی کے جو ریہ میں محتقن ہوں خواہ واپس ہو کر ریہ میں آئے جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہے (۱۳) کبھی بسبب ریح کے جو اعضائے نفس میں محتقن ہو کر نفس کی آمد برآمد کو مزاحم ہو جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہے (۱۴) کبھی بسبب صغیر اور کوتاہ ہونے سینہ کے دمہ پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مقدار محتاج الیہ نفس کی سینہ میں وسعت نہیں ہوتی اور یہ دمہ ایک خلقی مرض ہے اور نفس کی تنگی اس صورت میں براہ خلقت ایسی ہوتی ہے جسطرح کہ غذا کے اترنے میں تنگی بوجہ صغیر ہونے معدہ کے پیدا ہوتی ہے کبھی دمہ ایسا شدید ہوتا ہے کہ نفس کو انتصاب کی نوبت پہونچتی ہے اور اکثر دمہ کا انتقال ذات الریہ کیطرف ہوتا ہے **علامات** اگر سبب ربو کا وہ اخلاط اور رطوبات ہوں جو خاص قصبۂ ریہ میں ہیں اسوقت ضیق پہلے ہی سانس میں ہوگا اسکے ہمراہ کھنکھار اور تحبر اور گھرگھراہٹ ہوگی اور ایک مادہ ٹھہرا ہوا اور بوجھ سا محسوس ہوگا اور کسیقدر جو بسہولت نکلے گا ایسا معلوم ہوگا کہ نزدیک سے آتا ہے اگر یہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہوں دمہ دفعتہً حادث ہوگا ورنہ تھوڑا تھوڑا اور رفتہ رفتہ اگر یہ اخلاط عروق خشنہ میں ہوں جو اقسام قصبہ ریہ کے ہیں ہمیشہ اختلاف اور روش نبض کی خفقانی رہیگی اور اکثر ایسا استحکام اس خفقان میں ہوگا جو مہلک ہے پس ہلاک کردیگا اور اکثر نبض بیماران ربو کی خفقانی ہوتی ہے اگر یہ خلط خارج فضائے قصبہ ریہ کے ہوگی کوئی خلط کیوں نہو اسوقت سعال اور کھانسی نہوگی۔ اور اگر دمہ بمشارکت مبادی اعضائے نفس کے ہوگا وہی دلائل جو اوپر مذکور ہو چکے موجود ہونگے اور اگر بمشارکت اعضائے مجاورہ اور قریبہ کا ہوگا تو یہ دمہ کی زیادتی جب ہی ہوگی جب ان اعضائے مجاورہ کے مرض اور مادہ میں ہیجان پیدا ہو یا امتلا ان اعضا میں واقع ہو اگر نزلہ کیوجہ سے ہوگا حالات نزلہ سے اس دمہ پر استدلال کیا جائیگا۔ اور اگر شگافتہ ہونے سے دمہ کے دفعتہً اور ریزش سے اسکی بطرف اعضائے نفس کے دمہ کا مرض پیدا ہوا ہوگا اس سے وہ ورم اور جملہ امور جو ورم کے شگافتہ ہونے سے حادث ہوتے ہیں اس دمہ پر دلیل ہونگے اگر بسبب یبس اور خشکی کے دمہ عارض ہوگا پیاس اور کھنکھار میں کچھ برآمد نہونا اسپر دلیل ہوگا اگرچہ تھوڑا ساکت وغیرہ ایسے دمہ میں بھی بعد استعمال اشیاء مرطبہ اور تناول مرطبات کے برآمد ہوتا ہے اور اگر بسبب ریح کے دمہ عارض ہوا ہوگا خفت اور ہلکی اطراف صدر کی اور اختلاف ضیق نفس میں اشیاء

HAKEEM SHOUKAT ALI

منافخ کے تناول کرنے سے اور ان اشیاء کے تناول سے جو نفاخ نہیں ہیں اختلاف پیدا ہونا بھی دلیل اس قسم کے دمہ پر ہوگی اگر بردِ مزاج رہے (جس طرح مشائخ کا حال ہے) دمہ عارض ہوگا اسکا عروض اندک اندک ابتدا میں ہوکر پھر مستحکم ہوجائیگا **علاج ربو وضیق النفس** کا رطوبات کے جملہ اقسام سے جو اصناف دمہ کے عارض ہوں ان سب کا علاج عموماً یہی ہے کہ ریہ کے رطوبات کو نرمی اور اعتدال سے بسہولت فنا کردیں اگر یہ معلوم ہو کہ آفت مرض بسبب کثرت مقدار رطوبت کے ہے اسوقت استفراغ بدن کا بذریعہ مسہل کے ضرور کرنا چاہیے پس ادویہ جو اسوقت مستعمل ہوں انکا ملطف اور منضج ہونا ضرور ہے اور تسخین شدید ان ادویہ میں نہونی چاہیے کہ جس سے تجفیف مادہ کی پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی کردیں اسی سبب سے اوائل اور متقدمین اطباء نے معجونہائے ربو میں افیون اور بھنگ کو اور نہ بیروج کو داخل کیا ہے ہاں اگر غرض مطلوب منع کرنا کسی رقیق نزلہ کا انصباب سے ہو اسوقت شرکت افیون وغیرہ کی جائز رکھی۔ اور افیون وغیرہ سے تو زیادہ تغلیظ پیدا ہوتی ہے بلکہ لعاب اسپغول کے استعمال سے بچانا چاہیے لیکن اگر مشیت خدا سے ایسا اتفاق ہو کہ مزاج مریض کا حار ہو اور دمہ یبوست سے پیدا ہوا ہو اسوقت اسپغول کا استعمال ناگزیر کرنا پڑیگا۔ اور چونکہ تجفیف اور تغلیظ مادہ سے ضرر عظیم ہے لہذا واجب ہے کہ طبیب پابند ہو ان اجزا کے استعمال کا جن سے ترطیب مادہ اور انضاج پیدا ہو اگر وہ مادہ غلیظ اور بالزوجت ہے اور مجرد تقطیع اور تلطیف پر اقتصار نہ کرے اسلیے کہ بیشتر درشتی کرنا تقطیع اور تلطیف میں اور عصیان مادہ کا قبول نہ کرنا اثر دوا کا اسیوجہ سے جراحت ریہ کی نوبت پہونچتی ہے اور چونکہ مدرات سے بھی ایک قسم کی تجفیف پیدا ہوتی ہے لہذا جملہ مدرات کثیف ادرار اس مرض میں مضر ہیں کہ اخراج مادہ رقیق کا انکے ذریعے سے ہوتا ہے پھر اگر ربو کے ہمراہ جگر میں تغلیظ محسوس ہو واجب ہے کہ ادویہ صدریہ مذکورہ بالا کے ہمراہ مثل غافث اور افسنتین کے شریک کریں خواہ اور ایسی ہی ادویہ جو دونوں امروں کو جامع ہوں یعنے تغلیظ مادہ ربو کو بھی دور کرے اور تغلیظ جگر کو بھی زائل کرے جیسے جعدہ اور زراوند اور اگر وہ مریض جسکا علاج کیا جاتا ہے صبی اور لڑکا شیرخوار ہو اسکی دوا حبوب یا سفوف کی جیسی کہ ہوا ہیں اسکی مرضعہ کا دودھ بھی شریک کرنا چاہیے لڑکوں کو ادویہ معتدلہ مثل بادیانہ تر و تازہ ہمراہ شیر مرضعہ کے فقط کافی ہونے میں نضج مادہ ربو پر شوربا مرغ پیر کا بھی معین ہوتا ہے منجملہ تدبیر نافع کے یہ ہے کہ سینہ اور پسلیوں کی مالش کیجائے کھردرے رومالوں سے خصوصاً اگر ہمراہ دمہ کے نفس انتصاب بھی ہو اور یہ دلک یابس بھی ہو اور درجۂ اعتدال سے نہ بڑھے اور روغن کے بدوں دلک ہونا چاہیے ہاں اگر خشک مالش سے اعیا اور ماندگی پیدا ہو اسوقت سوائے سینہ کے اور مقامات میں روغن کی مالش کرنی چاہیے اور واجب ہے کہ اگر استعمال روغن کا صدر پر ہو بعض اوقات قیروطی کا استعمال بھی ضرور ہے اور جب یہ دونوں اجزا داخل کریں اسوقت دلک شدید کرنا چاہیے اگر مادہ ربو کا زیادہ ہو اسوقت تنقیہ مسہل سے کرنا لازم ہے اس مسہل میں مثل تخم انگن اور بسفائج اور قثاء الحمار اور شحم حنظل کے داخل کریں منجملہ تدبیر نافع کے اس مرض میں بعد تنقیہ اور قے کرانے کے آواز لگانا اور رفتہ رفتہ اسے بلند کرنا ہے کہ آواز لگانے میں قوت زیادہ کرے اور دیر تک لگاتا رہے **مترجم** اصطلاح موسیقی دانان ہند کے بطرح آواز لگانے کو سرگم پھرنا کہتے ہیں کہ کھرج سے ابتدا کریں اور نیچے درجہ کے ارتفاع تک پہونچادیں جو ارباب تجربہ کی رائے میں انیس درجہ سے زیادہ قوت بشری سے ممکن نہیں ہے اور اڑھائی سپتک پر تمام ہوتی ہے یعنے کھرج سے تیسرے پنچم سر تک بس مراد شیخ کی بھی یہی ہے کہ بعد تنقیہ آواز لگانے کی عادت کریں اور رفتہ رفتہ ارتفاع آواز اور سروں کے اونچا کرنے میں اور سُر کے طولانی کرنے میں اور زور اور قوت سے آواز لگانے پر زیادہ کرنے میں کوشش کریں کہ اس ریاضت سے بقیہ رطوبات سینہ اور شش کے باعتدال فنا پائیں گے اور ضیق جاتا رہیگا **متن** منجملہ تدابیر کے استعمال قے کا علے الاتصال ہے خصوصاً بعد کھلانے مولی کے خواہ پلانے چار درہم بورہ ارمنی اور پانچ اوقیہ شراب العسل کے اور یہ تدبیر اسوقت کرنی چاہیے جب مرض قوی ہوجائے اور صعوبت و دشواری پیدا ہو خربق سپید بھی زیادہ نافع ہے اور امراض صدر میں بےخوف اسکا استعمال کرنا چاہیے۔ اور اصوب یہ ہے کہ خربق کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لیکر مولی کے اندر پیوستہ کردیں اور ایک شبانہ روز اسی مولی میں ان ٹکڑوں کو رہنے دیں بعد ازاں مولی سے خربق کو نکالکر پھینکدیں اور اسی مولی کو تناول کریں **ایضاً** نمک اور رائی ہر واحد ایک درہم اور بورہ ارمنی نصف درہم نطرون ایک دانق پانچ استار ماء العسل میں جسمیں مقدار شہد کی ایک اوقیہ ہو استعمال کریں منجملہ تدابیر کے اس مرض میں طبیعت کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہمیشہ نرم رکھنا اور تلیین طبع کے واسطے بیخ کبر مملح کا استعمال قبل از طعام کافی ہے اور طریخ عتیق جو ایک قسم مچھلی کی ہے اور عتیق سے مراد کہن سالہ ہے اور شوربا مرغ پیر ہمراہ آب قرطم اور آب لبلاب اور آب چقندر کے کہ یہ بھی تلیین طبیعت بخوبی کریگا اگر ان چیزوں سے طبیعت نرم نہو ماء الشعیر میں تھوڑی سی فربیون شریک کر کے خوب جوش دیں تاکہ فربیون کی اصلاح ہو اور پھر اس ماء الشعیر کو تناول کریں افتیمون بھی اس مرض میں زیادہ نافع ہے پھر اگر افتیمون ذوالکرم ماء العسل کو تیار کریں زیادہ نافع ہوگا اسیطرح ماء العسل میں ایک مثقال سکنجبین داخل کریں اسیطرح جوشاندہ انجیر کلان اور فودنج اور سداب کا پانی میں پختہ کر کے ماء العسل تیار کریں۔ **ایضاً** طبیخ حلبہ ہمراہ انجیر کلان کے جسمیں شہد بمقدار کثیر داخل کیا جاوے اور غذا سے بہت پہلے استعمال کریں اور پھر بعد انحدار غذا کے دوبارہ استعمال کریں۔ اسیطرح طبیخ زبیب اور حلبہ کا آب ارا ان میں منجملہ تدابیر کے اس مرض میں ریاضت ہے جو بتدریج سستی سے سرعت کیطرف آتی ہو تاکہ علاج بذریعہ ریاضت کے اگر تدریجی نہو اختناق انکے نفس میں نہ پیدا کرے اسلیے کہ ریاضت شدیدہ تحریک مادہ کی بعنف کرتی ہے۔ غذا دینے کا وقت مناسب انکے لیے بعد اسی ریاضت کے ہے جو ہم نے بیان کی روٹی انکے واسطے اچھی طرح پختہ کی جاوے کہ اسمیں ذرا سی بھی خامی نرہے اور خمیر کے مصلح سے خوشبودار ہو متنقل انکا ان ملطفات سے ہو جنمیں حب الرشاد اور زوفا اور صعتر اور فودنج داخل ہو اور کسیقدر دوست بھی اسمیں ہو طعام میں انکے چربیان ارنب اور ایل یعنے بارہ سنگھا کی اور آہو برہ کی خصوصاً ثعالب کی اور اس سے زیادہ یہ ثعلب کا اسلیے کہ ثعلب کا ریہ خاص اس مرض کی دوا ہے اگر اسکو خشک کر کے اور ہمیکر وزن دو درہم پلایا جاوے اسیطرح ساہی کا ریہ اور گوشت انکے اقسام ان بیمارونکے واسطے پس سمک صخری جو نہری ہو اور آجامی نہو یعنے اس پانی کی جو گڑھونمیں نیستان کے سایہ میں فراہم ہوتا ہے اور گوشت عصافیر اور حجل اور دراج کا اور شوربا مرغ کا بھی انکو نافع ہے۔ شراب کے اقسام اور پینے میں جو شیرین ہو اور واسطے اعانت کے اسمیں ایسی اشیاء ملطفہ کا اضافہ کیا جاوے جنمیں قوت جلا اور تلیین اور تسخین کی بدرجہ اعتدال ہو۔ واجب ہے کہ طعام کے بعد سونے اور خواب کرنے میں انکے فاصلہ رکھا جاوے خصوصاً دنکے سونے میں کہ سونا بعد طعام کے قبل از ہضم کے اضر اشیاء ہے ایسے بیماروں کے واسطے ہاں اگر کسی سبب سے سستی و ماندگی و حرارت انکو پہونچی ہو اسوقت سو جانے میں اگرچہ بعد طعام کے بھی ہو کیا مضائقہ ہے مگر قدرے قلیل سونا چاہیے اسیطرح مشروبات سے بھی بعد طعام کے احتیاط کریں اور دفعۃً زیادہ پانی سے بھی سیراب نہونے پائیں بلکہ دفعہ دفعہ کر کے تھوڑا تھوڑا پانی پلایا جاوے منجملہ انھیں امور کے جن سے پرہیز کرنا لازم ہے حمام کرنا خصوصاً طعام کے بعد کہ زیادہ مضر ہے۔ جو حبوب اقسم قلہ کے نفاخ ہیں انسے بھی اجتناب کرنا واجب ہے اور کل مشروبات سے پانی ہو خواہ شربت ہو طعام کے بعد اجتناب کریں۔ ادویہ مسہلہ قویہ جو انکے لیے مناسب ہیں جیسے جاؤشیر اور شحم حنظل کہ ہر واحد سے نصف درہم ہمراہ ماء العسل کے اور جندبیدستر ہمراہ اشق کے حب غاریقون کا استعمال ہر مہینہ میں دو مرتبہ واجب ہے جب کہ مرض قوی ہو جاوے حب غاریقون کا نسخہ یہ ہے غاریقون تین جزو بیخ سوسن ایک جزو دراسیون ایک جزو تربد پانچ جزو ایارج فیقرا چار جزو شحم حنظل اور [illegible] ہر واحد ایک درہم مرمکی ایک درہم سکنجبین میں گولیاں باندھیں مقدار شربت دو درہم **ایضاً** شحم حنظل نصف مثقال انیسون سدس مثقال پانی میں گولی باندھیں اور بعد استعمال حقنہ کے ان گولیوں کو استعمال کریں اور حقنہ ایک روز پہلے کرنا چاہیے اور یہ حقنہ سادہ آب چقندر اور روغن کنجد اور بورق وغیرہ سے تیار کرنا چاہیے **ایضاً** شحم حنظل دو دانگ تخم شلغم ایک درہم افتیمون نصف درہم ماء العسل میں تیار کریں اور یہ مجموع شربت واحد ہے اسکو تناول کر کے تین گھنٹہ تک صبر کر کے پھر تین اوقیہ ماء العسل خواہ ایک اوقیہ پلایا جاوے **ایضاً** شحم حنظل اور شیح بالسویہ بورق نصف جزو بیخ سوسن ایک جزو جاؤشیر ایک جزو گولیاں تیار کریں مقدار شربت ڈیڑھ درہم سے دو درہم تک اور بعد استعمال اس دوا کے ایک گھنٹہ تک صبر کریں اور پھر بقدر نصف قوطولی کے ماء العسل تناول کریں۔ **ایضاً** خردل ایک مثقال نمک طعام نصف مثقال عصارہ قثاء الحمار نصف مثقال آٹھ قرص ان سب اجزا کے تیار کریں اور ایک قرص ایک دن درمیان کر کے استعمال کریں بدرقہ ماء العسل کا ہے کہ اس سے طبیعت ملین ہوتی ہے اور بسہولت بلغم وغیرہ کا اخراج ہو جاتا ہے۔ اور ادویہ کے استعمال کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ بدل بدل کر مختلف ادویہ کا استعمال کرتے رہیں اور ایک ہی دوا پر ہمیشہ خوگر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ خوگر ہونے سے دوا کی طبیعت عادی ہو جاتی ہے اور اثر پذیر نہیں ہوتی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور یہ بھی لحاظ کرنا چاہیے کہ بعض ادویہ مخصوصہ اور ابدان خاصہ میں ایک مناسبت ہوتی ہے اور یہ مناسبت بدون تجربہ کے معلوم نہیں ہوتی پھر تجربہ سے اگر کسی دوا کی مناسبت کسی بدن سے معلوم ہو جائے پھر اسوقت التزام اسی دوائے انفع کا لازم ہے۔ واجب ہے کہ جہت اور جانب ریزش مادہ کی بھی دریافت کیجائے پس اگر انصباب مادہ کا از جانب سر کے ہو سر کے علاج میں تدبیر ضروری اور مناسب کرنی چاہیے کہ نزلہ کی آمد بند ہو اور تنقیہ بھی سر کا ہو جائے اسی خلط سے جو سر میں ہے بیشتر مفردات بھی سر کے ادویہ میں داخل ہوتے ہیں اور طین ارمنی منع نوازل میں عجیب النفع ہے مفردات ادویہ جیسے دوائے ولیقوریدوس اور جیسے زراوند دحرج کہ ہر روز نصف درہم اسکا استعمال ہمراہ پانی کے کریں یا سکنجبین ہمراہ شراب کے اور ابہل اور جوز السرو۔ **ایضاً** فاشرشتین ساڑھے چار دانق ہمراہ ماء الاصول کے **ایضاً** سرکہ میں تخم شلغم چند مرتبہ بھگو کر اور دو درہم تخم حرف جسپر روغن بادام شیرین چند قطرہ ٹپکایا ہو بیخ محیلیہ نصف یا ربع درہم ہمراہ سکنجبین عنصلی کے نافع زیادہ ہے اور عنصل مشوی خصوصاً ہمراہ شہد کے اور زراوند دحرج **ایضاً** مطبوخ قنطوریون کا اور قنطوریون کی دونوں صنف نافع ہیں دونوں حالتوں میں کہ قنطوریون غلیظ بروقت حرکت کے اور زمانہ ابتدا میں اور قنطوریون دقیق بروقت سکون کے اور زمانہ آخر مرض میں اسکو شہد کے ہمراہ لعوق بنا کر استعمال کیا جائے اور فوتنجان اور شیح اور سوسن اور کمافیطوس اور جند بیدستر اور اذخر **ایضاً** علک الانباط تنہا خواہ ہمراہ قلیل مقدار عاقرقرحا کے اور بارزد اور جاؤشیر قوی الاثر اور نافع ہے مگر جو ضرر عظیم عصب کو اس سے پہنچتا ہے اس سے بچاؤ کی تدبیر بھی ضروری ہے۔ دواء الکبریت شدید النفع ہے **ایضاً** حرف اور سمسم قیں درہم زوفائے خشک سات درہم مقدار شربت مشاہدہ حال مریض پر موقوف ہے **ایضاً** سوکھے ہوئے پھیپھڑے ثعلب کے پانچ عدد فودنج کوہی چار درہم تخم کرفس شانج ہر واحد آٹھ درہم بزر البنج دو درہم اسی سے دوائے مرکب تیار کریں۔ یا عصارہ بیخ عنصل کے ہموزن شہد خالص عمدہ لیکر کوئلے کی آنچ پر بستہ کریں اور استعمال کریں مقدار میں ایک بندقہ کے صبح اور شام دونوں وقت اسکا استعمال کرنا چاہیے **ایضاً** جندہ اور شیح ارمنی اور کمافیطوس اور جند بیدستر اور کندر اور زوفا ہر واحد ایک مثقال یہ دو مقدار شربت ہے یا بورق چار جزو فلفل سپید دو جزو انجدان تین جزو اشق دو جزو سکبینج میں لت کر کے بقدر باقلات کے تناول کریں تنہا خواہ ہمراہ ماء العسل کے۔ یا جند بیدستر اور زراوند اور اشق ہر واحد ایک مثقال فلفل دس حبہ رب انگور ملا کر بقدر باقلات کے ہمراہ سکنجبین کے تناول کریں **ایضاً** فراسیون اور قسط میعہ سائلہ اور حب صنوبر ہر واحد ایک مثقال جندہ اور جند بیدستر ہر واحد ایک مثقال فلفل سپید اور عصارہ قثاء الحمار ہر واحد نصف مثقال شہد میں جمع کریں اور مقدار شربت بوزن باقلاة ماء العسل سخن اور گرم شدہ کے ہمراہ **ایضاً** خردل اور بورق ہر واحد دو جزو فوتنج نہری عصارہ قثاء الحمار ہر واحد ایک جزو خل عنصل میں یکجا کریں اور بمقدار ایک مثر کے آب شہد خام کے ہمراہ تناول کریں نہار منہ خواہ شیح اور افسنتین اور سداب کو شہد سے معجون کریں خواہ جوشاندہ ان ادویہ کا ہمراہ شہد کے خواہ سلاقہ ان اجزا کا شہد کے ساتھ اور ترکیب اول ہمراہ سکنجبین کے مستعمل ہے خواہ جوشاندہ فودنج کا ہمراہ دودھ کے اگر مزاج مریض میں حرارت ہو یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ راسن اور آب راسن اس مرض میں شدید النفع ہے منجملہ ادویہ قویہ کے زرنیخ ہمراہ زیتابخ کے ہے کہ اسکی گولیاں رب کے واسطے تیار کیجاتی ہیں اور زرنیخ ہمراہ ماء العسل کے بھی مستعمل ہے اور کبریت ہمراہ بیضہ نیمبرشت کے بھی مفید ہے۔ ادویہ جیدہ سے جو قریب باعتدال ہوں یہ بھی دوا ہے کہ زیرہ سرکہ آب تجینہ کے ہمراہ استعمال کیا جائے اور یہ دوا انتصاب نفس کیواسطے زیادہ نافع ہے **ایضاً** لعاب خردل ابیض کے ہموزن شہد پکا کر لعوق تیار کریں اور جب اختناق کی شدت ہو اور ضیق النفس کی زیادتی ہو اسوقت بورق چار درہم اور دو درہم حرف کو چار اوقیہ ماء العسل میں ملا کر استعمال کریں کہ فوراً اسی وقت نفع کریگا اور یہ دوا عرق النسا کو بھی نافع ہے جو ادہان اور روغن ان مریضوں کی ادویہ میں ٹپکائے جاتے ہیں وہ جیسے روغن بادام شیریں اور روغن بادام تلخ اور روغن صنوبر۔ مروخات اور مالش کرنے میں روغن سوسن اور دہن الغار کہ اس سے سینہ کی تمریخ کیجاتی ہے اسیطرح روغن شبت کی بھی مالش تجویز اور دھونی میں ہرتال اور گندھک ہمراہ چربی گردہ گوسپند کے **ایضاً** مر اور قسط اور سلیخہ اور زعفران اور زراوند **ایضاً** میعہ سائلہ اور صبر سقوطری **ایضاً** زرنیخ اور زراوند کو پیسکر چربی میں گائے کی ملا کر گولیاں بنائیں اور ایک درہم کے وزن سے روزانہ دس روز تک دھونی لیا کریں دن رات میں تین مرتبہ۔ جو ادویہ اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضیق النفس بسبب ابخرہ و دخانیہ کے پیدا ہوا ہو اور وہ ابخرے قلب پر مستولی ہوتے ہون اور ان اخلاط سے ہون جو شرائین مین جا گزین ہین کبھی ایسے مرض
مین فصد مفید ہوتی ہو مگر اولی یہ ہو کہ فصد بائین جانب کی کھولی جاے اور جو قسم اسکی بسبب ریح کے پیدا ہوا سکے معالجہ مین دو امر مقصود ہوتے ہین ایک
یہ کہ تحلیل ریاح کی آسانی ہو جاے اور یہ امر ملطفات معلومہ سے حاصل ہوتا ہو دوسرے تفتیح سدون کی تاکہ جو ریاح بسبب پڑ جانے سدون کے
تحلیل سے عاصی ہین انکے لیے منفذ اور راہ نکل جانے کی پیدا ہو منجملہ ان ادویہ کے جو ایسے وقت نافع ہون تمریخ روغن ناردین کی ہو اور اسیطرح تمریخ
روغن غار اور روغن سداب کی ضماد ہاے نافعہ سے شبت اور بابونہ اور مرزنجوش ان سب کو پختہ کرکے سینہ اور دونون پہلوئون کی تکمید کرین اور مشروبات
مین سنجرینا اور امروسیا اور انقرودیا ایضاً سکبینج اور جاوشیران دونو مین سے ہر ایک کی مقدار شربت ایک مثقال ہو جسکو چاہین استعمال کرین جو ربو اور
ضیق النفس بسبب نوازل کے پیدا ہوا ہو اسکے معالجہ مین منع نوازل کیطرف زیادہ مشغول ہونا چاہیے اور جو مقدار ریزش سے نزلہ کی سینہ وغیرہ
مین فراہم ہو چکی ہو اسکے اخراج کی تدبیر بذریعہ نفث کے کرنی چاہیے جس قسم مین ضیق النفس کے مظنون یہ ہو کہ بسبب اعصاب کے پیدا ہوا ہو اور
درحقیقت یہ ضیق النفس ایک قسم عسر نفس کی ہو اور سوء نفس کی اور اقسام ضیق النفس مین یہ داخل نہین ہو پس اسکا علاج ہم نے باب سوء نفس مین
لکھ دیا اور جو ربو بسبب یبس اور خشکی کے ہو اسمین دودھ کا استعمال نافع ہو جیسے شیر گدھی کا خواہ بکری کا دودھ اور عصارات اور ادہان باردہ مرطبہ اور
شراب رقیق مین پانی ملا ہوا اور مسخنات قوی کا ترک اسیطرح محللات اور مجففات سے پرہیز کرنا جیسے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہو الغرض یہ سب امور نافع
ہین ایسے بیارون کو طلا ہاے مرطبہ اور مراہم اور مروخات جو بنرمی استعمال ہون بھی نافع ہین جو ضیق النفس بسبب حرارت کے پیدا ہوا ہو اور اسکے
ہمراہ التہاب بھی موجود ہوتا ہو انکے علاج مین مراہم مبردہ اور قیروطی ہاے مبردہ کا استعمال مفید ہو اور یہ قسم بھی قسم سوء نفس کی ہو ضیق النفس اسکو
نہ کہنا چاہیے شراب بنفشہ مربی اور ماء الشعیر ایسے بیارون کو نافع ہو جو ربو برودت سے پیدا ہوا ہو اسمین مسخنات کا استعمال مشروبات اور طلا مین چاہیے
اور جوشاندہ حلبہ ہمراہ زیت کے انکو نافع ہو **علاج سوء نفس کا** جملہ اقسام سوء نفس کا علاج اس طرح پر ہو کہ اگر سوء نفس کے ہمراہ حرارت قلب
کی بھی معلوم ہوتی ہو اور یہ شربا اور طلا کرنیکی ادویہ سب مین باردہ ہون انکا استعمال واجب ہو اور اگر سبب سوء نفس کا کثرت ان بخارات کی ہو جو قلب مین یا وہ بخارات جو ریہ مین
اور مقامات سے آکر بھرے ہوئے ہون اسوقت باسلیق کی فصد کھولنی چاہیے اور استفراغ بذریعہ مامہین کے جو سکنجبین اور ایارج فیقرا سے بنایا گیا ہو اور انکے دونون ہاتھ اور پاؤن کا
کرنا چاہیے اور اگر بسبب رطوبت رقیقہ کے سوء تنفس پیدا ہوا ہو ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ قوام رطوبت کا معتدل ہو جاے بذریعہ غلیظ کے اور اگر رطوبت معتدلہ سے یہ مرض پیدا ہوا سو جہ سے
کہ اگرچہ قوام مین اسکے اعتدال ہو مگر مقدار اور کمیت مین کثرت ہو لہذا انسداد مجاری نفس کرتی ہو اسوقت ایسی دوا جسمین جلا کا اثر کرے استعمال
کرنی چاہیے مثل حب صنوبر اور جوز اور زبیب کے سوء تنفس کو آب بادروج بقدر ایک سکرجہ کے جسکو کسی کہتے ہین بہت نافع ہو یا سداب کا پانی
اور اگر بسبب رطوبت غلیظہ کے یہ مرض پیدا ہوا اسوقت ادویہ منقیہ مذکورہ جنمین جلاء قوی ہو استعمال کرنی چاہیین جیسے عنصل اور زوفا وغیرہ اور
باب ربو مین جن ادویہ کا ذکر ہو چکا ہو خواہ باب صدر مین مذکور ہو چکین انکو یاد کرنا چاہیے اگر ابخرہ اور رطوبات مقامات دیگر سے آتے ہون تو
علاج نزلہ اور تنقیہ سر کا واجب ہو لیکن اگر نزلہ ضعف جوہر دماغ سے ہوا ایسا نزلہ لا علاج ہو اور فقط تدبیر تقویت دماغ کی البتہ ہو سکتی ہو اور جو
نزلہ اور مقامات سے آتا ہو اسکا علاج یہ ہو کہ جذب مادہ کا دوسری طرف کر دیا جاے بعد فصد اور استفراغ کے اور سینہ کی تقویت پر توجہ کرنی نہ اور نطول اور بخور وپون اور واسطہ خود دوسی اور دیا قوزیا سے
سلوہ اور مقوی ادویہ دیگر سے دونون قسم کی تقویت ماس مین نافع ہین اگر سوء تنفس بسبب اعصاب کے حادث ہو تقویت اعصاب کی کرنی چاہیے اور روح اعصاب کی تقویت کر دیگی
اور انتعاش روح کر دینا لازم ہو روغنہاے خوشبو سے اگر سوء تنفس ورم مری خواہ اسی کے سوء مزاج سے حادث ہوا ہو اسکا علاج باب مری کے امراض مین مذکور
ہو چکا اگر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہو معدہ کا تنقیہ اور اسکی تقویت اسی طریقہ سے جو باب معدہ مین مذکور ہوگی کرنی چاہیے اور اگر بسبب
برودت کے یہ مرض پیدا ہو سنجرینا اور امروسیا اور انقرودیا سے علاج کرین اگر بسبب یبوست اور خشکی کے عارض ہو فانیذ ہمراہ شیر تازہ کے تناول
کرایا جاے نیز وہ ادویہ جو رافع یبوست کی اور امراض مین مذکور ہو چکین اور اگر ریاح کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو کمادات جو باب ربو مین مذکور ہو چکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکا استعمال کرنا چاہیے اور کمادات یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زعفران ادویہ نافعہ سے ہے سوء تنفس کے واسطے اسلیے کہ تقویت آلات نفس کی کرتی
ہے اور سانس کی آمد برآمد آسانی کرتی ہے علاج عسر نفس یہی ہے تحلیل سے ہے اگر رطوبت سبب عسر نفس کا ہو اسوقت جالینوس اجازت دیتا ہے
کہ دواے عنصل کو ماء العسل میں ملا کر ہر مہینہ میں دو مرتبہ استعمال کریں اور مقدار شربت کی ۳۷ قیراط ہے اور جس روز اس دوا کا استعمال ہو مریض کو چاہیے
کہ نہ تکلم کرے اور نہ کسی قسم کی حرکت کرے روز استعمال سے دو دن پہلے اور بعد کھانے دوا کے سات گھنٹہ کا زمانہ گذر کے روٹی ہمراہ شراب
کے جو پانی ملی ہوئی کھلائی جاے اور شب کو زردی بیضہ ہمراہ لب جزکے. اور صبح کو دوسرے دن جو زہاے مرغ جو بہت چھوٹے چھوٹے ہوں
انکا شوربا اور دوسرے روز کی شب کو بہلایا جاے پھر اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض کا نہو معجون الہی کا استعمال کریں اور دواے امدو اخس
خصوصاً اگر مرض کا زمانہ طولانی ہوجاے پھر اگر بسبب احداث کا سرے ہو ہر ہفتہ میں صابون اور بورق سے سر دھونے کا التزام کریں اور نمکین
زیادہ پتے رہیں اور رب توت سے غرغرہ کریں حب السواد مرکی ملا کر اور تمریخ کی ریاضت پشت پر کرنی چاہیے اور پاؤں کی پنڈلیوں کی بندش اوپر سے شروع
کر کے نیچے تک باندھتے ہوے چلے آئیں اور ادویہ منقیہ صدر از قسم لعوق اور حبوب کے جو اوپر مذکور ہو چکیں انکا استعمال کریں. ایک حب کا نسخہ یہ ہے
شیح اور شاخہاے نرم سداب کی اور خشخاش سفید سب ہموزن لیکر بقدر دانہ نخود کے گولیاں بنائیں اور ہر روز دو گولیاں ہمراہ سکنجبین یا سکنجبین عنصلی
کے تناول کریں **ایضاً** جند بیدستر اور شیح ہر واحد ایک جزو فرفیون اور کمون ہر واحد نصف جزو کو بقدر دانہ نخود کے گولیاں تیار کریں. لعوق کرنب
بھی انکے واسطے عمدہ دوا ہے **ایضاً** چونہ اس جونک کا جو نیچے گڑھے پانی کے ہوتی ہے اور وہ چونہ اس طرح بنایا جاے کہ جونک کو ایک کوزہ میں
بند کر کے اسقدر سوختہ کریں کہ راکھ ہو کر سپید مثل چونہ کے ہوجاے اسکو ہمراہ شہد کے ہر روز ایک ملعقہ جو بوزن تین درہم کے ہوتا ہے تناول
کریں اسوقت یہ طریقے علاج کیلیے نافع ہیں کہ مرض عسر نفس کا عصبی ہو لیکن اگر حرارت سے ہو اسوقت یہ قرص نافع ہوگا گلسرخ چھ درہم بیخ سوسن
چودہ درہم انبر باریس دو درہم لک ریوند چینی مصطگی خبازی عصارہ غافث عصارہ افسنتین سنبل انیسون رازیانہ ہر واحد تین درہم زعفران نصف
درہم تخم خیار اور قثا اور بطیخ اور کدو ہر واحد ایکدرہم صمغ عربی کثیرا رب السوس ہر واحد ایکدرہم. واجب ہے کہ استفراغ اس طرح کیا جاے کہ اخلاط
حارہ کا اخراج کرے. اگر بسبب ضعف عصب کے یہ مرض پیدا ہوا ہو خواہ کوئی اور آفت عصبی اسکا سبب ہو اسوقت واجب ہے کہ تقویت اس
عصب کی مثل دواء المسک شیریں خواہ تریاق فاروق وغیرہ سے کریں یا دہان حارہ سے جیسے روغن نرجس اور سوسن اور رازقی یعنے زنبق سپید
یا وہ دہان جو مصالحہ ہاے گرم اور خوشبو ہاے مصنوعی سے تیار ہوے ہوں خواہ اطباء جان روغنہاے مذکورہ سے تیار کیجائیں روغن
زعفران اور خود زعفران بدرجہ غایت نافع ہے اگر سبب مرض کا کوئی چوٹ ہو جو منابت میں انہیں اعصاب کے پہونچی ہو اسکا علاج مناسب مقامات
ورم کے کرنا چاہیے **مقالہ دوسرا صوت کا بیان** آواز کے فاعل اور پیدا کرنیوالے وہ عضل ہیں جو حنجرہ کے نیچے واقع ہیں اور جسقدر حنجرہ
کشادہ ہوگا اسیقدر آواز پیدا ہوگی اور جسقدر ہواے مخرج یعنے نکالی ہوئی دفع ہوگی اور قرع لہاۃ واقع ہوگا اسی قدر آواز میں کمی بیشی ہوگی آلہ آواز
کا وہ جسم جو شبیہ لسان المزمار کی ہے اور یہ آلہ پہلا ہے در اصل اور باقی آلات بمنزلہ بواعث اور معینات کے ہیں. باعث یعنے برانگیختہ کرنیوالا
مادہ صوت کا یعنے اس ہوا کا جو ریہ سے برآمد ہوتی ہے حجاب اور عضل صدر ہے اور موری یعنے پہونچانیوالا مادہ صوت کا ریہ ہے اور مادہ صوت کا
وہ ہوا ہے جو حنجرہ کے نزدیک آکر اسمیں تموج اور حرکت پیدا ہوتی ہے جب آواز کی پیدایش کی یہ کیفیت ہے اب ضرور ہوا کہ جو آفت آواز میں پیدا
ہوگی یا تو اسباب فاعل میں آواز کے ہوگی یا سبب برانگیختہ کرنیوالی مادہ صوت کی یعنے حجاب و عضل صدر کی ہوگی یہ آفت جو آواز میں پہونچتی ہے
یا تو بطلان آواز ہوجاے خواہ نقصان آواز کی بلندی اور پستی میں خواہ تغیر اسکی بحوحت یعنے گرفتگی میں یا بارکی میں خواہ گرانی اور ثقل اور خشونت
اور ارتعاش یعنے آواز میں تھرانا وغیرہ بس یہی آفات اور امراض آواز کے ہیں. ہر ایک قسم ان اسباب کی اپنا فعل اضرار کا یا تو سوء مزاج مفرد
سے کرینگے خواہ سوء مزاج مادی خصوصاً کہ مادہ نزلہ سے جو حنجرہ کو عارض ہو یا بسبب عارض ہونے انحلال فرد کے مثلاً جراحت یا انقطاع

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا ورم یا درد خواہ ضربہ اور سقطہ کہ جو حنجرہ کو عارض ہوں۔ کبھی آفت خاص حنجرہ میں ہوتی ہے اور کبھی بشرکت مبداء قریب کے اعصاب وغیرہ سے جو اس عضل تک باریک اور نوکدار ہوکر پہونچتا ہے خواہ بشرکت مبادی معدہ کے ہوتی ہے مثل دماغ کے کبھی یہ آفت بسبب شرکت عضو قریب کے ہوتی ہے اعضائے غذا اور اعضائے نفس سے یا بشرکت ان اعضاء کے جو دونوں اعضاء مذکور کو محیط ہیں جیسے فقرات کی گریان یا حنک سے ہوتی ہے اسلیے کہ تغیر حنک کا بطرف رطوبت خواہ یبوست اور خشونت کے کبھی آواز میں تغیر پیدا کردیتا ہے اور از قبیل لہات اور لوزتین کا قطع ہوجانا کہ ایسا آدمی جب آواز لگاتا ہے ایک دغدغہ قوی کا احساس کرتا ہے جو خواہ مخواہ کھنکھارنے کیطرف بیتاب کردیتا ہے اور بیشتر ایسے آدمی کی حلق ہر ایک چیخنے کے بعد بند ہوجاتی ہے یا تغیر صوت میں بسبب کسی شے ایذا دہندہ کے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ تغیر آواز میں شدت سے حرارت اور برودت ریہ کی اور اسی کی رطوبت خواہ سیلان قیح سے جو ریہ کیطرف ہو اور ورم سے پیدا ہوتا ہے یا سیلان نوازل جو ریہ کیطرف ہو اسیطرح یبوست سے ریہ کی تغیر آواز میں پیدا ہوتا ہے حرارت سے ریہ کی آواز کی مقدار عظیم ہوجاتی ہے اور برودت سے باریک اور چھوٹی پڑجاتی ہے اور خشونت آواز کی ریہ کی یبوست سے پیدا ہوتی ہے اور اسوقت آواز آدمی کی مشابہ آواز کراکی یعنے کلنگ کی ہوجاتی ہے اور رطوبت سے ریہ کی بحوحت یعنے گرفتگی پیدا ہوتی ہے اور ملاست سے ریہ کی آواز معتدل اور املس ہوتی ہے جسوقت ریہ رطوبت سے بھرجائے اور قصبہ ریہ بھی رطوبت وغیرہ سے پاک نہو اسوقت آدمی کو قدرت نہوگی کہ بلند آواز صفائی کے ساتھ لگاسکے اسلیے کہ بلندی اور صفائی آواز کی بقدر صاف ہونے ریہ اور حنجرہ کے ہوتی ہے اور پستی آواز کی اور ناصاف ہونا اسکی ضد میں ہوتا ہے کبھی آواز اپنی گرانی اور ہلکی میں بقدر کشادگی اور تنگی قصبۂ ریہ کے مختلف ہوتی ہے جسوقت آفات مذکورہ اعضائے باعثہ صوت یعنے عضل میں اور اعضاء مؤدیہ مادہ صوت یعنے ریہ میں شدید ہوں اور بالکل باطل ہوجائینگی اور یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ کلام کرنا بھی باطل ہوجائے اسلیے کہ کلام کرنا کبھی نفس معتدل سے بھی پورا ہوجاتا ہے مثلاً کسی شخص کے عصب راجع میں (بروقت حاجت گھونٹنے عصب مذکور کے لوہے سے) [illegible] بسوخ گئی تھی تو نصف آواز اسکی جاتی رہی تھی اور ایک اور آدمی کے مرض خنازیر کے علاج میں ایک عصب دونوں عصب راجعہ میں سے کٹ گیا تھا اسکی بھی نصف آواز منقطع ہوگئی تھی۔ اگر آفت عضلہ منکوسہ میں ہو آواز میں بحوحت زیادہ ہوگی اور اگر آفت عضلہ محرکہ باسطہ میں ہوگی آواز خناقی ہوگی بلکہ اکثر اسی آفت سے مرض خناق پیدا ہوگا پھر اگر آفت عضلہ محرکہ قابضہ میں ہوگی صوت نغنی ہوجائیگی اور جب اس عضلہ کا فعل باطل ہوجائے تو آواز بھی باطل ہوجائیگی۔ اگر اسی عضلہ میں استرخائے ناقص پیدا ہوگا اور حالت شبیہ رعشہ کی آواز میں کپکپی پیدا ہوگی اور اگر رطوبت اسقدر نہو کہ ارخا پیدا کرے بحوحت صوت پیدا ہوگی پس بحۃ الصوت جسوقت عارض ہو رطوبت سے عارض ہوگی اسی رطوبت سے ہوگی کہ اگر اسکی مقدار تھوڑی سی زیادہ ہوتی تو رعشہ اور تھرتھری آواز میں پیدا ہوتی اور اگر زیادہ کثرت آمیز ہوتی آواز کو بالکل باطل کردیتی۔ کبھی بحۃ الصوت بسبب تعب آلات صوت کے عارض ہوتا ہے کہ ان آلات میں اعیاء یعنے ماندگی خواہ ورم یا کھچاؤ اور تناؤ عارض ہو۔ بدترین اقسام بحۃ الصوت کی وہ قسم ہے کہ بعد طعام کے پیدا ہو کبھی بسبب ایسی برودت کے جو خشونت پیدا کرے خواہ حرارت افراط سے ایسی دونوں برودت اور حرارت جو سوء مزاج پیدا کردیں اور اسیطرح سہر اور بیداری مفرط اور اغذیہ مخشنہ جیسے خشونت پیدا ہونے سے بھی بحۃ الصوت واقع ہوتا ہے کبھی زیادہ چیخنے اور چلانے سے اور کبھی آنے ایک تری کے بوجہ چلانے کے طبقہ غشیہ جو حلق اور حنجرہ میں ہے بھی بحۃ الصوت عارض ہوتا ہے۔ بحوحت صوت جو مشائخ کو عارض ہوتی ہے پھر اسکا ازالہ نہیں ہوتا۔ اگر صیف شمالی یابس ہو اور خریف اسکے بعد جنوبی مطیر آئے بحوحت صوت کی اسوقت کثرت ہوگی۔ دوالی جسوقت ظاہر ہوتی ہے وہ زبان ہوجائیں اکثر انھیں اسباب سے ہونگے جن سے صلاح صوت ہوتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ نقبہ آدمی جو بناوٹ سے انکسار نہیں کرتے بلکہ انکی حالت شبیہ ضعفا ہے انکی خشوع اور فروتنی کے لائق ہیں اسلیے کہ قوت انمیں بہت کم ہوتی ہے اور تصرف سے ہولے کثیر ہیں بسبب ضعف کے عاجز ہوتے ہیں وہ لوگ اپنے حنجرہ کو اسقدر تنگ کرتے ہیں کہ بحۃ الصوت پیدا ہوتی ہے ضعیف القوی آدمی اگر کوشش بھی کرے کہ اسکا حنجرہ وسیع اور کشادہ ہوجائے اور اسکی آواز ثقیل اور گراں برآمد ہو ہرگز اس امر پر وہ قادر نہیں ہوسکتا **علاج انقطاع صوت کا** اگر انقطاع صوت کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

کسی سوء مزاج سے جو بعض عضل حنجرہ میں واقع ہو پیدا ہوا ہو خواہ کسی آفت سے یہی عضلہ کی ہو اسکا علاج اسی طرح کرنا لازم ہے جو باب عضلہ میں مذکور ہوا اور معلوم ہو چکا ہے اور جو شخص ابتدائے انقطاع صوت کا احساس کرے اسپر واجب ہے کہ جلدی اسکی تدبیر کرے قبل اسکے کہ مرض میں زور آنے پائے۔ چاہیے کہ زردی بیضہ کی بنی ہوئی اور چکنائی سے چرب نیمگرم تناول کرے خواہ شیر تازہ دوشیدہ ان دونوں سے بقدر ملعقہ یعنی چمچہ دو دم کے تناول کرے اور پانی سے تین روز تک اپنے کو بچائے اور حسو میں اس شے کو اختیار کرے جو امرد انار دیدانہ شیرین سے پختہ ہو جاتا ہے کہ اسے کوئلہ کی خاکستر گرم میں پختہ کرے اور جب نرم ہو جائے اوپر کا سخت چھلکا اوڑھیر کے اندر کی رطوبت کو چمچہ وغیرہ سے خوب ہلائے اور تھوڑا ماء السکر ملا کر پی جائے۔ اگر انقطاع صوت رطوبت سے عضل قریب حنجرہ کے پیدا ہوا ہو یا حنجرہ میں ارخاء بدرجہ نہایت ہو چکر مورث انقطاع صوت ہوا ہو اور درد اس مقام پر نہو اور کدورت اور ثقل موجود ہو اسوقت لازم ہے کہ انجیر خشک اور فودنج لے کر دونوں کو پختہ کرے بعد ازاں مع عرق کو انکے سلاقہ سے اسقدر ملائے کہ شہد کے مانند گاڑھا اور غلیظ ہو جائے اور لعوق کے طور پر استعمال کرے یا مر اور زعفران کو دوشاب انگوری کے ہمراہ تناول کرے۔ یا زعفران ساڑھے تین درہم اور دو درہم مر اور رب السوس اور کندر ہر واحد ایکدرہم کو رب عنب خواہ شہد کے ہمراہ استعمال کرے۔ یا زعفران ایک جزو اور حلتیت نصف جزو اور شہد تین جزو سب کو پکائے تا اینکہ لیثہ ہو جائے اور گولیاں تیار کرکے ایک گولی ہر وقت زبان کے نیچے رکھے۔ لعوق کبریت بھی نافع ہے جیسا شاخہائے نرم کرنب تازہ کا اور گھونٹ گھونٹ پینا اسکے پانی کا تھوڑا تھوڑا کرکے زیادہ نافع ہے اگر لعوق کرنب سے فائدہ نہو اسپر تھوڑا سا حلتیت اور آرد کرسنا اور حلبہ چھڑکنا چاہیے۔ کراث شامی اور بطیخ اور بصل اور انہی کا عصارہ اور ثوم اور پستہ اور انگور شیریں جاڑوں کی فصل میں جو ہوتا ہے یہ بھی نافع ہے الیضاً زنجبیل پروردہ جو نرم ہو گئی ہو اور پروردہ ہونے میں بدرجہ نہایت پہنچ گئی ہو اسے اسقدر باریک کرکے کوفتہ کریں کہ مثل زردی بیضہ کے باریک ہو جائے اسکے اور نصف وزن دارفلفل سرمہ سا باریک پسی ہوئی سپھر لیں اور چہارم حصہ زعفران بھی ایسی ہی باریک اور ہموزن مجموع کے نشاستہ اور نبات گھولکر قوام معجون کا تیار کریں خواہ شہد بجائے نبات کے داخل کریں یہ دوا زیادہ تنقیہ رطوبات کرتی ہے منجملہ اغذیہ کے جو دونوں جنب حنجرہ کی مقوی ہیں جیسے اکارع خصوصاً گائے کے پاچہ کہ مریض انکو ہمراہ شہد کے خواہ شہد میں پختہ کرکے تناول کرے اور فقط پاچہ کی عصب کو کھلانا چاہیے۔ اگر انقطاع صوت بسبب یبوست کے خصوصاً بشارکت مری کے پیدا ہوا ہو اسکی علامت یہ ہے کہ ہمراہ بحوحت کے عظم صوت نہو بلکہ آواز چھوٹی اور حدت اور صفائی کے ساتھ نکلتی ہو اور درد بھی ہو اسکا علاج یہ ہے کہ سوتے وقت تین درہم روغن بنفشہ ہمراہ شکر طبرزد کے تناول کرے۔ لعاب اسبغول ہمراہ شربت شکر کے بھی مفید ہے۔ غذا میں جو ترہیں اور شوربا چوزہائے مرغ بطور یخنی کے اور شوربا بقول معلومہ کا انجیر انقطاع صوت کیواسطے ہر طرح سود مند ہے رطوبت سے یہ مرض پیدا ہو خواہ یبوست سے اور دوائے انجیر جو فودنج سے بنائی گئی ہو بھی نافع ہے۔ چت لیٹنا ضعف صوت اور بحۃ الصوت کیواسطے نافع ہے

علاج بحۃ الصوت و خشونت کا اسباب بحۃ الصوت کے ابھی مذکور ہو چکے ہیں اب اسکا علاج بیان کیا جاتا ہے جسکی آواز گرفتہ ہو اور پڑ جائے اسپر واجب ہے کہ ہر ایک ترش اور مالح خشن اور حریف یعنی تیز چیز سے پرہیز کرے اور اگر ان اشیا کے ذریعہ سے علاج مرض کا قصد ہو لازم ہے کہ ادویہ لینہ کے ساتھ ملا کر استعمال کرے۔ اگر بحۃ الصوت زیادہ چیخنے اور چلانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو انجیر اور نعنع اور صبر ان اجزاء سہ گانہ کو ہموزن لیکر میفختج میں ملائے۔ اور حسو کے طور پر لباب گندم کا اور کشک شعیر اور روغن بادام کو استعمال کرے۔ اور طلاء یعنی بوزہ انگور بھی نافع ہے اور جو ادویہ انقطاع صوت کے باب میں مذکور ہوئی ہیں وہ بھی مفید ہیں خصوصاً وہ دوائے حلتیت ہمراہ زعفران کے اگر اسوقت حرارت ہو پس شوربا سرمق اور خبازی کا اور ماء الشعیر اور تخم خیار نشاستہ اور بادام۔ اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہوا ہو دوائے حلتیت اور زعفران مذکور بھی نافع ہے اور یہ دوا کہ رائی کو بریان کرکے تین جزو اور فلفل ایک جزو مرکی اور لبنی (بضم لام جسکو میعہ سائلہ کہتے ہیں) اور قنہ ہر واحد چار جزو ان سب کی گولیاں بنا کر زبان کے نیچے رکھے۔ یا مرکی دو درہم اور لبان دس درہم طلاء مذکور میں جمع کرے۔ اور اگر چلانے اور تعب سے آواز گرفتہ ہو گئی ہو جائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جملہ اقسام اعیا اور ماندگی کو نفع ہوتا ہے۔ اور اغذیہ مرخیہ اور مغریہ جیسے دودھ اور زردی بیضہ نیمبرشت بے نمک اور اطریہ اور احساء معروفہ اور شوربے
سرش اور خبازی اور جو چیزیں مشابہ اسکے ہیں اور حبوب جو نشاستہ اور کتیرا اور رب السوس اور صمغ عربی سے تیار کیجائیں اور حبوب لینہ اور منضجہ کہ
اگر ورم کے مثل کوئی شے ہو ان حبوب سے تحلیل پاجائیگا اسیطرح غرغرہ اور لعوقات لینہ منجملہ اسکے وہ دوا ہے جس سے خوانیق حارہ کا علاج کیا جاتا ہے
اسیطرح وہ احساء جنمیں آغریہ کے ہمراہ جلا بھی ہو اور لذع نہو جیسے وہ ستو جو آرد باقلا اور تخم کتان سے بنائیں ان سب سے زیادہ قوی صمغ بطم یعنے
بُطم کا گوند۔ واجب ہے ایسے مریض پر کہ شراب کو قطعاً ترک کرے خصوصاً ابتدائے مرض میں۔ اور اگر ورم ہو اور پھر وہ ورم جب ابھرے یا پُرٹ
جائے شراب شیرین کا پینا جائز ہے سوائے پختہ کی ہوئی اور مری بھی انکو نافع ہے۔ اگر رطوبت سے یہ مرض ہو پس ان ادویہ مجلیہ مذکورہ کا استعمال قطعاً
صوت میں ضرور ہے اور یہ سب ادویہ اس مرض کو نافع ہیں۔ احساء جو آرد باقلا اور تخم کتان سے بنائے جائیں اور آرد کرسنہ بھی داخل ہو نافع ہے
اور خود آرد کرسنہ اس مرض میں نافع ہے اسیطرح وہ ادویہ جو درجہ اولی میں جلا کے ہیں اسیطرح اطریہ اور لبن پھر اسکے بعد گھی اور دوشاب انگور اور
اصل السوس اور رب السوس پھر اسکے بعد باقلا ہمراہ شہد کے اور طبیخ انجیر کے ساتھ اسکے بعد مراور عنصل اور جو ادویہ قائم مقام ہیں انکے دونکے
اور اگر یہ رطوبت بسبب نوازل کے ہو مریض کو خشخاش اور رب خشخاش دیا جائے خشونت آواز اور کدورت کو اسکی کباب کا چبانا صاف کرتا
ہے بحوحت صوت کی دور کرنیوالی یہ بھی دوا ہے کہ آب انار شیرین کو جوش دیں اور روغن بنفشہ اسپرٹپکا کر قوام درست کریں **ادویہ جو آواز کی
ملاست کی حفاظت کریں** جو دوائیں کہ آواز کی ملاست اور چکنے پن کو محفوظ رکھیں جیسے باقلا اور حب صنوبر اور زبیب اور انجیر اور صمغ اور
حلبہ اور تخم کتان اور خرما اور اصل السوس اور بادام خصوصاً بادام تلخ اور قصب السکر اور سپستان اور شراب العسل ہمراہ فیلفنج کے جو آیندہ مذکور ہوتی ہے
منجملہ ادویہ حارہ کے مر اور حلتیت اور فلفل اور بارزد اور لبان علک البطم فوتنج رتیانج اور لبنی عنصل اگر حرارت اور یبس سے یہ مرض پیدا نہوا ہو اور جو ل
جاؤشیر ادویہ باردہ سے حب القثا اور حب القرع اور نشاستہ کتیرا اور صمغ عربی اور لعاب اسبغول اور جلاب رب السوس۔ اور زردی بیضہ کی
نہایت لائق مادہ ہے واسطے مرکب کرنے ان ادویہ کے یعنے ہر ایک دوا کو اس قسم میں بحۃ الصوت کے زردی بیضہ سے لت کرکے تیار کریں اسی طرح
شیر دوشیدہ تازہ **صوت خشن کا علاج** خشونت آواز میں برودت سے بھی پیدا ہوتی ہے اور تواتر اور کھینچنے سے عضل صوت کے اور ایک حالت
جو مثل تشنج کے ہے عضل صوت میں پڑتی ہے اور اس سے بھی کہ رطوبت عضل مذکور کی خشک ہو جائے اور کثرت ترنم سے اور قطع لہات کے بعد اندمال
سے جو خشکی پیدا ہوتی ہے اس سے بھی اور جماع سے بھی خشونت صوت پیدا ہوتی ہے علاج اسکا پرہیز کرنا ان اشیا سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا یعنے ترش و تیز
اور ترنم کا ترک کرنا اور ملینات جو باب بحوحت میں مذکور ہو چکے انکا استعمال اور انجیر تر و تازہ اور خشک اور زبیب خصوصاً کہ روغن بادام میں بھگویا ہو
زیادہ نافع ہے اور نفع عظیم پیدا کرتا ہے جو خشونت کہ لہات کے قطع سے عارض ہو پس تجویز صائب یہ ہے کہ عقید عنب یعنے رب انگور کو پختہ کرکے ہموزن
اسکے شہد ملائیں اور دونوں کو اسقدر پختہ کریں کہ رغوہ یعنے کف برآمد ہونے لگے اسکے بعد آب گرم ملا کر اسی سے غرغرہ کریں اور مریض کو اسکا پلانا
بھی ضرور ہے پُرانا رب انگور تازہ سے عمدہ ہے **صوت قصیر کا بیان** کمی آواز کا سبب نفس کا قصیر ہونا ہے۔ اور واجب ہے کہ تطویل نفس کی
اگر کرنی منظور ہو بتدریج اور رفتہ رفتہ کریں اسطرح کہ پہلے عادت حصر نفس کی کریں اور پھر بتدریج ریاضت کو بڑھاتے بڑھاتے اتار چڑھاؤ کو آواز کی
اسکی بلندی اور پستی یعنے سر کے نشیب و فراز میں جسکو سرگم کہتے ہیں آخری درجہ تک پہونچائیں اور احصار یعنے دوڑانا آواز کا ایک سر سے دوسرے
سر تک اسمیں بھی تدریج اور ہم آہنگی کو ملحوظ رکھیں اسلیے کہ احصار محتاج تطویل نفس کا ہے مترجم بسبب اسکے کہ روانی اور چل پھر آواز کی بذریعہ میٹڈ اور
گٹکری خواہ دیگر ظرف کے یہ سب محتاج اسی کے ہیں کہ ایک سُر دیر تک قائم رہے اور فوراً اتار چڑھاؤ جسکو چھوٹ کہتے ہیں بدون قوت شدید اور مشاقی
تام کے بڑے بڑے کلاوتوں سے بھی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ مریض قصیر النفس متن حمام حارہ میں دیر تک ٹھہرنا بھی ایسے شخص کو واجب ہے اور جملہ ایسے
مقامات میں درنگ کرنا اور ٹھہرنا جہاں کہ سانس جلد چلے اور سانس لینے کی وہاں ضرورت ہو اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسا مرض حبس نفس کی بھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

نوگری کرے اور یہ جملہ امور مذکورہ بالا کو برابر کیا کرے اور ریاضت بھی کرے اور استحمام کرے اور حمام سے نکلنے کے بعد شراب کا استعمال کرے
اسلیے کہ شراب سے روح کو زیادہ غذا ملتی ہو اسیطرح بعد طعام کے بھی شراب کا استعمال کرے اور لازم ہو کہ مقدار کثیر شراب کی ایک ہی سانس
مین پی جاے۔ نوم بھی ان لوگون کو نافع ہو **صوت غلیظ** کبھی اسباب بحۃ الصوت جو مرغی اور کشادہ کرنیوالے مجاری کے ہون اور اسیطرح زیادہ
چیخنے اور چلانے سے آواز بھاری اور غلیظ ہوجاتی ہو اور اس مرض کا علاج صعب و دشوار ہو جو لوگ تونبی اور شہنائی روشن چوکی النوزہ وغیرہ
جنکے بجانے مین پھونکنے کی ضرورت ہو اور وہ لوگ ایسے ہی باجے بجانے کی مزاولت اور مشق رکھتے ہین انکی آواز بھی غلیظ اور گندہ ہوجاتی
ہو اسلیے کہ انکی سانس منقطع ہوجاتی ہو اور احتباس اسکا ریہ مین ہوکر احتباس مجاری پیدا کرتا ہو **صوت دقیق** باریک آواز گندہ اور غلیظ آواز
کی ضد ہو۔ اور اسباب اسکی ضد اسباب صوت غلیظ کے ہین جیسے بیداری اور ماندگی اور ترنم خصوصا بعد طعام کے اور ریاضت ایسی جو تعب پیدا
کرے اور استفراغات علاج اسکا یہ ہو کہ آواز لگانی موقوف کردے اور ریاضت معتدل کا جو خشونت آواز کی پیدا کرے التزام کرے اور غذاے
معتدل اور حمام ہر صبح کو اختیار کرے اور قوابض اور مجففات کو قطعا ترک کرے اور باہ یعنے زیادہ مجامعت سے احتراز کرے **صوت مظلم**
اور مکدر یہ آواز ہو جو مشابہ آواز قلعی اور سیسہ کے ہو جب ٹھونک کر اسے بجائین سبب اس آواز کا رطوبت غلیظہ ہو جسمین زیادہ غلیظ ہو اور
ریاضت اور مصارعت یعنے کشتی لڑنا اسمین مفید ہو اور آواز کو بند رکھنا خواہ تھکانا اور دلک یا لبس خرقہ ہاے کتان سے اور حمام مین داخل ہونا
اور غذا ہاے ملطفہ جو تقطیع پیدا کرین جیسے کہ سمک ماع اور شراب کہنہ کا پینا **صوت مرتعش** جس شخص کی آواز مین رعشہ ہو اسے اجازت اس امر
کی دیجاے کہ ہرگز نہ چیخے اور نہ چلاے اور بلند آواز سے نہ بولے پورے ایک مہینہ تک نہ بولے اور کلام کرنے مین بھی کمی کرے جہانتک ممکن ہو انھوکو
اونچی کو ترک کردے اور حرکت اور دوڑنا اور بلند جگہ پر چڑھنا اور اترنا اور غضب اور دونون ہاتھ کو پھیلانے اور دراز کرنے سے باز رکھنا بلکہ انکو
آرام دینا حرکت اور پھیلانے وغیرہ سے جسقدر ممکن ہو بعد ازان چت لیٹنے کو اختیار کرے اور بہ تکلف اس سے کلام کرایا جاے اور بولنے کیوقت
اسکے سینہ پر بوجھ کسی وزنی شے مثل سیسہ کے اتنا رکھا ہو کہ اسکی برداشت کرسکے افضل اغذیہ ایسے شخص کیواسطے وہی غذا ہو جو اسکے دونون پہلو کو
قوت دے اور وہ غذا عسل اور اکارع سے ونیز جس غذا مین تغریہ اور قبض ہو اختیار کرنی چاہیے **مقالہ دوسرا سعال اور نفث الدم کا بیان**
سعال یعنے کھانسی ایک حرکت ہو منجملہ ان حرکات کے جنکے ذریعہ سے طبیعت ایذا کو کسی عضو سے دفع کرتی ہو اور کھانسی کی حرکت سے ایذاے ریہ اور
اعضاے متصل بریہ اور اعضاے مشارک کی ایذا دفع ہوتی ہو جسطرح عطاس اور چھینک سے دماغ کی ایذا دفع ہوتی ہو کھانسی کی حرکت انبساط
اور انقباض سے صدر کے اور حرکت سے حجاب کی تمام ہوتی ہو کھانسی یا کسی سبب خاص سے جو ریہ مین ہو اٹھتی ہو یا بسبیل مشارکت کھانسی پیدا
ہوتی ہو اور سبب موجب سعال کا یا بادی ہو یا واصل ہو یا سابق اسباب بادیہ سعال کے سینہ کو ماؤف کردیتے ہین مزاج مین اور ہیئت مین جیسے
کوئی برودت خارجی جو ریہ اور ان عضلات ریہ کو پہونچے جو سینہ مین ہین خواہ اور اعضا کو برودت پہونچے اس ہوا سے جسکا استنشاق ہوا ہو یا آب سرد
کے پینے سے خواہ اور کسی دوا یا غذا کی برودت پہونچے اسوقت طبیعت اس برودت کے دفع کرنیکے واسطے متحرک ہو اور دفع موذی پر آمادہ ہو خواہ
ورثہ ان اسباب بادیہ سے انھین اعضا تک پہونچکر انمین سخونت پیدا کرے یا کوئی شے یبوست پیدا کرنیوالی یا خشونت پیدا کرنیوالی جیسے دخان
اور غبار خواہ ذائقہ کسی غذاے ترش اور تیز کا یا کوئی شے غریب نادر جو اس مجری مین پڑجاے کہ سواے نفس کے اور کسی چیز کے پڑجانے کو وہ مجری قبول نہین
کرتا ہو جیسے کہ وہ کھانسی جو طعام خواہ پانی کے پڑجانے سے اسی مجری مین اٹھتی ہو جسوقت آدمی غافل ہو خواہ کلام کرنے مین مشغول ہو اور نوالہ اسی مجری
مین اترجاے اسباب واصلہ کھانسی کے جیسے وہ اسباب بدنی جو مسخن ہین مزاج ریہ وغیرہ کے خواہ برودت پیدا کرنے والے ہین یا مرطب ہین یا مجفف اور
وہ اسباب بلا مادہ ہون خواہ مادی ہون دموی ہون یا صفراوی یا بلغمی رقیق ہون یا غلیظ یا سوداوی ہون مگر سوداوی اسباب کا مورث سعال ہونا کمتر
ہو یہ مادہ اوپر سے ریزش کرتا ہو اسلیے کہ جبتک یہ مادہ منصبہ قصبہ ریہ پر پھیلتا رہیگا جیسے کوئی شے اترتی ہوئی اوپر سے دیوار کے پھسلتی ہوئی پر آتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

شدید کھانسی پیدا نہ کریگی ہاں جب فضاے قصبہ پر ریزش کریگی اسوقت کھانسی کا ہیجان ہوگا اوراسیطرح جب اس مادہ مین نفع ہوگا اوراسیطرح جب یہ مادہ ریہ مین جاکر ٹھہر جائیگا اور طبیعت اس مادہ کے دفع کرنے کا ارادہ کریگی یا اینکہ یہ مادہ معدہ اور جگر سے خواہ اور اعضا سے اعضاء صدر کیطرف جنھین اعضاے مذکورہ بالا کے ریزش کررہا ہو خواہ انھین اعضا مین تولد ایسے مادہ کا ہوا ہو کبھی بسبب اختلال فرد یعنے تفرق اتصال کے اور بسبب اورام اور سدد کے جو حجاب مین پیدا ہون خواہ ریہ مین یا حلقوم خواہ اور مواضع قابل مواد مذکورہ کے اور نیز آفات سے ریہ کے اور حجاب حاجز کے جو درمیان قلب اور ریہ کے حاجز ہے بھی کھانسی پیدا ہوتی ہو اسباب سابقہ جیسے امتلا اور تقدم اسباب بدنیہ کا واسطے اسباب واصلہ مذکورہ کے جو کھانسی مشارکت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہو اسکی مثال یہ ہو جیسے کہ مشارکت ورم جگر کی خواہ کسی اور آفت سے جگر کی پیدا ہو یا مری کے ورم وغیرہ سے یا فم معدہ کے ورم وغیرہ سے خواہ ورم سے پستان کے یا وہ کھانسی جو تمام بدن کی مشارکت سے پیدا ہو جو حمیات مین ہوتی ہے خصوصًا ہمراہ حمی محرقہ کے یا حمی یوم تعبی خواہ اور حمیات یا حمیات وبائی کے خواہ بمشارکت سارے بدن کی غیر حمیات مین کھانسی پیدا ہو کھانسی کے بعض اقسام خشک ہوتے ہین اور بعض قسم تر ہوتی ہو خشک کھانسی وہ ہو کہ اسمین کوئی شے برآمد نہین ہوتی ہو ایسی کھانسی سوء مزاج حار خواہ بارد خواہ یابس مفرد سے ہوتی ہو اور کبھی خشک کھانسی ابتداے اورام حارہ مین سینہ کے اطراف کی پیدا ہوتی ہو تا اینکہ نضیج پیدا ہو کبھی ہمراہ ورم صلب کے خشک کھانسی بہت سخت ہوتی ہو کبھی اورام جگر اور اطراف معالیق کے اورام مین اور بعض اوقات اورام طحال مین خشک کھانسی پیدا ہوتی ہو کبھی وہ مدہ جسنے فضاے سینہ کو بھر دیا ہو اور کھانسی کے ذریعہ سے دفع نہوتا ہو تبھی سوکھی کھانسی اٹھتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کبھی کھانستے کھانستے ایک شے مجاری حلق سے نکل آتی ہو جو شبیہ دانہ نخود کے یا مشابہ اولہ کے ہوتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ ایک خلط غلیظ کو حرارت نے متحجر کر دیا ہو حکیم سکندر نے ایسی شے برآمد ہونے کی گواہی دی ہو اور حکیم بولس نے بھی اور خود ہم نے بھی مشاہدہ کیا ہو مترجم مین نے خود اپنے حلق سے مثل دانہ نخود کے ایک شے کو برآمد ہوتے ہوے بارہا دیکھا ہو مگر بدون سعال کے فقط کھنکھار مین برآمد ہوئی ہو اور جب اسے توڑا تو پس گئی اور بدبو ہمین ایسی تھی جیسے کہ چرک دندان مین ان لوگونکے ہوتی ہو جو دیر تک مسواک وغیرہ سے منھ کو صاف نہین کرتے تمت کھانسی جو پیہم آتی ہو اور زیادہ بیتاب کردے اکثر منجر بطرف نفث الدم کے ہوتی ہو۔ اکثر فصل شتا اور ربیع شتوی مین کھانسی کی شدت ہوتی ہو اور مشیر ربیع معتدل مین بھی زیادہ ہوتی ہو اور باد شمالی کے چلنے کے وقت اور جسوقت صیف شمالی اور قلیل المطر ہو اور خریف مین ہواے جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو اسوقت جاڑوں مین سعال کی کثرت ہوگی **علامات** سعال بارد کی علامت یہ ہو کہ برودت سے اسکی زیادتی ہو اور جسقدر سردی کم ہو کھانسی مین بھی کمی پیدا ہو اور حرارت سے بھی اسمین کمی ہو نہ رنگ چہرہ وغیرہ کا رصاصی ہونا اور پیاس مین کمی یہ سب علامات سعال بارد کے ہین کبھی ہمراہ سعال بارد کے نزلہ بھی ہوتا ہو پس کوئی شے سینہ پر اترتی ہوئی محسوس ہوتی ہو اور ابتدا اس شے نازل کا حلق تک معلوم ہوتا ہو اور ایکطرح کا ثقل بھی معلوم ہوتا ہو اور جب ناک کیطرف یہ مادہ کھنچ جاے اس ثقل اور گرانی مین کمی ہوجاتی ہو اور کھنکھارنے سے پہلے اس مادہ کا نزول ہوتا ہو یا یہ مراد ہو کہ اسکا نزول کھنکھارنے کو مستدعی ہوتا ہو اس نزلہ کے علامات دغدغہ سے مجاری نزلہ کے اور تمدد اس جانب مین جدھر سے اسکی ریزش ہو اور سدہ منخر وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہین اور یہ بھی علامت نزلہ کی ہو کہ اول امر مین سعال سے نفث مین کچھ برآمد نہو اسکے بعد ایک شے مثل بلغم خام کے خارج ہو خواہ مائل بہ زردی اور سبزی ہو اور مشیر اس نزلہ کے ہمراہ حمی بھی ہوتی ہو۔ علامات سعال حار کے التہاب اور عطش اور سکون کھانسی مین ہواے بارد سے پیدا ہونا اور بہ نسبت سرد پانی کے ہواے سرد سے زیادہ سکون پیدا ہونا چہرہ کا سرخ ہونا اور نبض کا عظیم ہونا علامات سعال رطب کے رطوبت جوہر ریہ کی اور مشائخ اور مرطوبین کو عارض ہونا اور خرخرہ کا زیادہ ہونا خصوصًا سوتے وقت اور سونے کے بعد علامت سعال یابس کی حرکت سے زیادتی کا پیدا ہونا اور جوع یعنے گرسنگی مین زیادتی اور سکون اور پری شکم مین اسکی خفت اور کمی اسیطرح بعد حمام اور شرب مرطبات کے اسمین خفت کا پیدا ہونا۔ علامت سرفہ سازج جملہ اقسام اربعہ کی یہ ہو کہ اسمین نفث کسی قسم کا نہین ہوتا ہو۔ اور علامت

HAKEEM SHOUKAT ALI

سرفہ مادی کی نفث ہوا وضعف مادہ پر خاص اسی مادہ سے استدلال کیا جاتا ہو علامت اس سرفہ کی جو اورام کیوجہ سے پیدا ہو موجودگی ذات الجنب اور ذات الریہ کی چار قسم ہوان دونون کی خواہ بارد خواہ اور اقسام اورام وغیرہ کی موجودگی جو اپنے اپنے ابواب مین مذکور ہونگے۔ علامت اس سعال کی جو بوجہ تقیح کے ہو وہی علامات تقیح کے ہین جنکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور وجع کا ہونا اور یبوست کھانسی مین ہونی اور کبھی رطوبت بھی ایسی کھانسی مین ہوتی ہو۔ علامت اس سعال کی جو قروح کیوجہ سے پیدا ہو وہی علامات ہین جو قروح ریہ کے بیانمین مذکور ہین کہ تھوکنے مین خشک ریشہ اور قیح اور پارہ جرم ریہ کا خواہ کوئی حلقہ حلقہائے قصبۂ ریہ کا برآمد ہوا اور یہی علامت اسی کی ہو کہ بعد نوازل اکالہ اور بعد نفث الدم اور اورام کے ہوتی ہو اکثر سرفہ یابس اصطلاحی ایوقت عارض ہوتی ہو کہ مادہ تو موجود ہو مگر بسبب ضعف قوت دافعہ کے اسکا اخراج نہو سکے یا اینکہ مادہ کا نضاج تام ہوگیا ہو چنانچہ اپنی جگہ اسکا بیان کیا جائیگا علامت اس کھانسی کی جو بمشارکت پیدا ہو پس اگر بمشارکت معدہ کے ہو اسکی شناخت دلائل امراض معدہ سے کرنی چاہیے اور کھانسی اسوقت زیادہ ہوگی جب حالات تغیر دہندہ معدہ کے زیادہ ہون امتلا اس تغیر کا باعث ہو خواہ معدہ کا خالی ہونا اسیطرح بحسب اختلاف اغذیہ کے تزید اور نقصان کھانسی مین واقع ہوگا۔ اور اکثر یہ قسم کھانسی کی زیادہ ہیجانمین بروقت امتلا کے آتی ہو اور ہضم غذا کے وقت بھی اسکی زیادتی ہوتی ہو اور جو کھانسی مشارکت سے جگر کی پیدا ہوتی ہو علامات مذکورہ امراض ذات الکبد سے اسکی شناخت کرنی چاہیے اور اگر ورم جگر کا حار ہو حمی ضرور ہوگی اور اگر ورم حار نہو ثقل ضرور پیدا ہوگا اسکے بعد تمامی دلائل مذکورہ باب امراض جگر کو بتامل ملاحظہ کرنا چاہیے **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ اشیائے حارہ مادہ کو رقیق کردیتی ہین اور رقیق ہو کر نفث کے ذریعہ سے اسکا اخراج ہوجاتا ہو لیکن اگر حرارت اجزامین زیادہ ہوگی کہ رطوبت رقیقہ کو سوکھا دے پھر اسوقت نفس مین کچھ بھی برآمد نہوگا۔ اور اشیاء باردہ جیسے شراب خشخاش اور حریرہ مادہ کو جمع کرکے آمادہ خروج پر کردیتا ہو لیکن اگر زیادہ برودت پیدا ہوگی بستہ کرکے ناقابل خروج پر کردیگے۔ شراب زوفا ایوقت صلاحیت استعمال کی رکھتی ہو جب ارادہ جلا پیدا کرنے کا اس مادۂ غلیظ مین ہو جسکی وجہ سے کھانسی اٹھتی ہو ایسے مادۂ غلیظ کے واسطے عمدہ دوا ہے جالی شراب زوفا ہو اور اگر مادۂ مذکورہ رقیق ہو اسکے واسطے اسکا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ اور اگر نفث مین کوئی شے رقیق یا غلیظ کچھ بھی برآمد نہوتی ہو سبب اس کھانسی کا خشونت سینہ کی ہو اور علاج لعوقات مغریہ سے کرنا چاہیے کبھی محموم کو کھانسی عارض ہوتی ہو اگر کھانسی مین سکون پیدا نہوا تپ پھر پلٹ آئیگی اور یہ کیفیت زمانہ ابتدائے حملہ تک رہتی ہو۔ تو بعض قوی مجاری نفث مین تنگی پیدا کرتے ہین۔ ماء الشعیر عمدہ غذا ہو کہ مع دیگر وصاف ستودہ کے نفث کا سہل الخروج کرنا بھی اس سے پیدا ہوتا ہو اگر نفث کی آمد بند ہوا اور احتباس پیدا ہوا اور مریض کو تپ آجاے مادہ مین عفونت پیدا ہوگی اور یہ عفونت اس مریض کو یا تو حمی عفنہ مین داخل کرگی یا حمی دق پیدا کرگی (اگر مادہ قیحی ہوگا) **علاج** مزاج بارد کا علاج یہ ہو کہ اگر برودت درجہ خفیف کی ہو اور کسی سبب مادی یعنے خارجی سے وہ برودت پیدا ہوئی ہو اسکی اصلاح فقط حصر نفس سے یعنے سانس کے روکنے سے ہوسکتی ہو اسلیے کہ یہ تدبیر ریہ کو بسہولت فوزا گرم کردیتی ہو۔ اور اگر احتیاج قوی علاج کی ہو یسی برودت کیواسطے خواہ اور قسم کی برودت کے واسطے کسی مزاج بارد خلطی مین اسکا علاج یہ ہو کہ زبان کے نیچے ایک بندقہ مرکی خواہ میعہ کا گولی کی شکل پر بنایا ہوا رکھین خواہ دردی قطران اور علک البطم کو ہمراہ شہد کے استعمال کرین خواہ روغن بلسان اور سکبینج کو ایک مثقال تک استعمال کرین یا کبریت کو بیکر بیضہ نیمبرشت پر چھڑک کر اور لعوقات لعاب ہائے گرم کے بھی استعمال کرین کرسنہ شہد کے ساتھ اور آب انار شیرین جسکا قوام شہد مین کیا جاے خواہ شکر سپید مین مروخات جو سینہ مین مستعمل ہون جیسے روغن سوسن اور روغن نرجس شمع احمر کے ساتھ اور کتیرا کو بھی انمین داخل کرین جلنجبین اور رب السوس اور پرشیاوشان اور روغن بادام ہمراہ ایک مثقال تخم کے جو انمین ملا دیا ہو۔ طبیخ زوفا اور اسارون انجیر کے ہمراہ خواہ ازین قبیل اور چیزونکے ساتھ نافع ہو غذا ان بیمارونکی ستو چنے کے حلبہ اور سمن کے ہمراہ اور انجیر اور چھوہارا اور بیج کراث شامی روغن مین دہن فستق اور روغن حب صنوبر کا اور اطریہ ہمراہ فانیذ کے بھی انکو نافع ہو۔ لحوم کے اقسام مین سے گوشت چوزہائے طیور اور گوشت مرغ اور یخنی

HAKEEM SHOUKAT ALI

انھیں لوم کی خواہ بچہ کیسا لہ ہش کی یخنی بنقل میں لپٹہ اور حب صنوبر اور زبیب ہمراہ حلبہ کے اور گنا اور پونڈا اور انجیر اور شمش یعنی زرد آلو اور کیلہ کی پھلی انجیر خشک کو کھانا ہمراہ بادام کے ایسی کہنہ سرفہ کو زائل کر دیتا ہے شراب ریحانی رقیق اور کہنہ اور ماء العسل سعال حار کا علاج ملطفات معروفہ عصارات اور ادہان سے بذریعہ طلا کے خواہ بطور مروخات کے کرنا چاہیے۔ جلاب بھی ان لوگوں کو نافع ہے اور دیا قوزائے ساذج کا استعمال صبح شام بنا بر اس نسخہ کے جسے ہم آیندہ بیان کریں گے اسیطرح لعوق خشخاش کا استعمال نسخہ جید لعوق خشخاش کا یہ ہے کہ پندرہ عدد خشخاش کی بوڈیاں جو بالکل تازہ نہوں اور نہ بہت کہنہ انکو لے کر ایک قسط یعنی ڈیڑھ رطل کسی چشمہ کے پانی میں خواہ آب باران میں بھگوویں اور پورے آٹھ پہر اسے بھگونا افضل ہے اسکے بعد اتنا پختہ کریں کہ مہرا ہو جائے بعد ازاں اسے چھان لیں اور نصف وزن مصفی کے شکر خواہ شہد داخل کر کے بطور لعوق کے گاڑھا قوام بنا لیں۔ مقدار شربت تین درہم صبح کو اور اسیقدر شام کو۔ ماء الشعیر ہمراہ سپستان کے بھی ان بیماروں کو نافع ہے شربت بنفشہ اور خمیرہ بنفشہ بھی اور طبیخ زوفا جو باردہ کی شرکت سے ادویہ باردہ کی خصوصا جب نضیج ہو جائے خواہ آخر مرض میں آب انار جسکا قوام شکر طبرزد میں کیا ہوا اور قصب السکر یعنی گنا بھی مفید ہے لعوقات انکے واسطے لعاب بزرقطونا اور لعاب بہدانہ اور نشاستہ اور صمغ عربی اور حبوب اور لبوب کہ انکا ذکر ہم آیندہ کرینگے حبوب سعال کے باب میں اور کبھی انمیں مخدرات کو بھی داخل کر دیتے ہیں۔ غذا ان مریضوں کی بقول باردہ اور لبوب جیسے کھیرا اور کدو اور ککڑی روغن بادام کے ہمراہ اور باقلائے کوفتہ جو روغن بادام کے ساتھ خوب طرح پختہ کیا گیا ہو کہ مہرا ہو جائے خواہ روغن کدو سے پکایا گیا ہو ماء الشعیر اور احسا یعنی ستو جو اور باقلا کا اور بقول اور نشاستہ اور سبوس گندم کا پانی۔ اگر طبیعت نرم ہو اور قبض کی شکایت نہو اسوقت جو کا ستو ہمراہ شکر اور اطریہ کے دینا چاہیے۔

اور اگر مرض میں شدت ہو ماء الشعیر ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کر دیے گئے ہوں اور انکو آب خاکستر سے جو نمکین ہو دھو لیا ہو نسخہ دیا قوزائے بارد کا خشخاش تر و تازہ کو مع پوست کے ریزہ ریزہ کریں اور پکانے کے ذریعہ سے مہرا کر لینا چاہیے پانی میں بعد ازاں شکر سے قوام درست کریں جیسے جلاب کا قوام ہوتا ہے اور اگر خشخاش تازہ نہو تخم خشخاش یابس کو کوفتہ کر کے شبانہ روز بھگو رکھیں بعد ازاں اسی پانی میں جوش دیں اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو مع پوست کے بھگو ڈالیں خصوصا خشخاش سیاہ کو اور اگر اس سے بھی زیادہ مرض میں شدت ہو کسیقدر ربع آہین داخل کریں اور افیون کی بھی شرکت بھگو کر کیجاتی ہے۔ علاج مزاج رطب کا کہ جسوقت رطوبت خاص ریہ میں ہو مجففات سے جو ناشف رطوبات ہیں کرنا چاہیے اور انکے ہمراہ ادویہ جالیہ بھی شریک کرنی مناسب ہیں۔ ازانجملہ یہ ترکیب ہے طین ارمنی کتیرا صمغ عربی ہر واحد ایک جزو فودنج زوفا حاشا دارچینی پرسیاوشان ہر واحد نصف جزو انھیں ادویہ کو معجون بنا کر استعمال کریں۔ علاج مزاج یابس کا دو حال سے خالی نہیں ہے۔ یا اسکی یبوست کے ہمراہ حمی بھی ہے یا حمی نہیں ہے۔ اگر تپ نہو اسوقت موافق ترین اشیا یہ ہے کہ لبن اتن یعنی شیر مادہ خر خواہ شیر بز کا استعمال کریں یا اور اقسام کے دودھ اور جملہ تدابیر جو مناسب اس حالت کے ہوں۔ اور اگر تپ بھی ہو تو استعمال مرطبات مشروبہ کا اور استعمال قیروطی مبرد کا جو مشہور ہے اور استعمال ماء الشعیر کا اور قدم کی ترطیب وہاں سے کرنی چاہیے اور بطور حسوہ احسائے لوزیہ جو ترطیب پیدا کریں۔ اگر مزاج مرکب ہو حرارت اور یبوست سے خواہ قسم دیگر کی ترکیب سے تو علاج اور ترکیب ادویہ میں بھی ترکیب مناسب کرنی لازم ہے۔ اگر مادہ مرض رقیق ہو اسکا انضاج دیا قوزائے ساذج اور لعوقات خشخاشیہ اور لعابیہ سے کرنا چاہیے جسکا ذکر ہم نے قرابادین میں کیا ہے اور اگر مادہ غلیظ ہو اسکی تحلیل و جلا بشرط مذکورہ سے کرنی چاہیے جو کہ جگی ہو کہ سخونت درجہ اعتدال سے زیادہ نہ پیدا کرنی چاہیے بلکہ کوشش اسی کی رہے کہ بہ نرمی تلیین اور تقطیع پیدا ہو استعمال منقیات مذکورہ کا بھی کرنا ضرور ہے اور خاص ایسی کھانسی کیواسطے علاک الانباط ہمراہ شہد کے یا قرطم اور شہد خواہ سعد کوفی اور شہد دونوں ہموزن یا رب السوس اور کتیرا ایک اوقیہ بادام شیریں بھی برابر اسی کے صبر سقوطری ہمراہ شہد کے کبھی اسکی گولی منہ میں رکھی جاتی ہے تو زیادہ نفع کرتی ہے۔ یا تین عدد بیضہائے مرغ جو گندہ نہوں لیکر دو چند وزن انڈوں کے شہد اور نصف وزن انکے روغن زرد اور مرچ سیاہ کے چالیس دانہ میکران سب کو مرکب کریں اور بدون گرمی آتش کے ہوا میں بستہ ہونے دیں اور صبح شام بطور لعوق کے چاٹیں **ایضا** سات عدد رؤس یعنی اوپر کے سرے کراث شامی کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ین رطل پانی مین جوش دین تا اینکہ ایک ثلث باقی رہ جاے پھر اسے چھانکر صاف کرین اور عصارہ اسکے پوست کا پھر اسمین زیادہ کرین اور شہد اضافہ کرکے پھر پکائین **ایضاً** گل سرخ تازہ آٹھ حصہ حب صنوبر ایک حصہ شہد بقدر کفایت زبیب خستہ بر آوردہ چار عدد ان سب کا **لعوق** تیار کرین دواے جید فوذنج نہری پانچ اوقیہ حب صنوبر اور انجرہ ہر واحد ایک وقیہ تخم کتان اور فلفل تین اوقیہ ان سب کا معجون بناکر استعمال کرین یا چھوہارا جو کلان ہو پانچ جزو سوسن آٹھ جزو زعفران اور فلفل ہر واحد دو کرسنہ بیس جزو شہد ملاکر معجون بنتی ہے اور کف اور میل کا دور کر دیا جائے یا زعفران اور سنبل الطیب اور فلفل ہر واحد ایک جزو فراسیون اور زوفا ہر واحد تین جزو سوسن ہر واحد دو جزو شہد ملاکر معجون تیار کرین سرفہ کہنہ کیواسطے قطران اور شہد بطور لعوق کے چاٹنا مفید ہے اور قسط ہندی آب شبت مین جوش دیکر تین درہم روغن کنجد ملاکر استعمال کرین **ایضاً** تخم کتان بریان ہمراہ شہد کے نفط خالص اسمین فلفل ہر ایک اس درہم کیواسطے ایک از مرچ سیاہ کا یا اوراق فوذنج کے چبھانا چاہئیں **ایضاً** پیدواہر کا عسل پینے ہمراہ شہد اور جاؤشیر کے **ایضاً** خردل اور بادام تلخ **ایضاً** مثرود یطوس صبیان کو فوذنج کو ہی جو عورت کے دودھ مین جوشش دیجاے فقط یہی کافی ہے اور جوش اتنا دیا جاے کہ قوام مین شہد کے آجاے خواہ آب را زیانہ ترمین فوذنج مذکورہ کو جوش دین. اگر سبب کھانسی کا نزلہ ہو اسی نزلہ کا علاج مقدم ہے اور اگر احتیاج منع ریزش نزلہ مین ضماد انجیر کی ہو سر پر وہ ضماد لگایا جائیگا اور ہر وقت اور خصوصاً رات کے وقت زیر زبان حب نشاستہ رکھنی چاہیے اور غرغرہ ایسے اجزا سے کرنا چاہیے جنکا مزہ ترش اور کھٹا نہو اور دیاقوزا سے سادہ سے غرغرہ اسوقت کرین کہ نزلہ حار ہو خواہ مرکی اور زعفران وغیرہ سے کرین اگر نزلہ بارد ہو جو کھانسی اورام اور قروح ریہ اور صدر سے حادث ہوئی ہو اسکے علاج مین رجوع ان تدابیر کیطرف کرنا چاہیے جو باب ذات الجنب اور ذات الریہ مین ہم بیان کرینگے اور ذات الکبد اور سل کے ابواب کو ملاحظہ کرنا چاہیے کبھی حبوب منہ مین رکھنے کے واسطے تیار کیے جاتے ہین از انجملہ یہ گولیان ہین. سعال حار کے واسطے اور از انجملہ حب واسطے سعال کے جو مشہور ہین از انجملہ وہ گولیان جو رب السوس اور صمغ عربی اور کتیرا نشاستہ لعاب اسبغول لعاب بہدانہ سے مرکب ہوتی ہین اسیطرح لب حبوب کا استعمال جیسے حبوب قثا اور قندا اور قرع اور خبازی کہ انسے بھی ترکیب حبوب کی ہوتی ہے اور حبوب طباشیر اور حب خشخاش وغیرذالک کبھی اسطرح ترکیب حبوب کی ہوتی ہے کتیرا اور رب السوس عصارہ کاہو مین حب بستہ کرین. از انجملہ گولیان سرد کھانسی کیواسطے جو رب السوس اور تمر ہندی منقی یعنے صاف شدہ اور لباب گندم اور زعفران اور کتیرا حب الصنوبر حب القطن حب الآس تخم خشخاش اور پوست خشخاش اور انیسون اور شبت اور مر اور زعفران اور فانیذ سے بنائی جائین. از انجملہ وہ حبوب جنمین بارادہ تخدیر پیدا کرنے کے خواہ نیند اور خواب آجانیکی غرض سے اور ادویہ اضافہ کیجاتی ہین عمدہ تر ان ادویہ مین جنپر وثوق اور اعتماد کیا جاے ادویہ مخدرہ ہین کہ انکے ہمراہ بغرض دفع ضرر کے ادویہ فادزہریہ بھی شریک کیجاتی ہین منجملہ حبوب مجربہ کے اسیواسطے یہ دوا ہے جو سرفہ کہنہ مین سکون پیدا کرتی ہے اگرچہ کیسی ہی موذی کیون نہو اور وہ دوا حب میعہ سائلہ ہے جو معروف اور مشہور ہے **ایضاً** میعہ جند بیدستر اسارون افیون سب کو ہموزن لیکر گولیان تیار کرین اور منہ مین رکھین **ایضاً** بزرالبنج چھ درہم حب صنوبر تین درہم زعفران ایکدرہم تخم مین ملاکر حبوب تیار کرین **ایضاً** میعہ اور مرکی انیسون ہر واحد نصف اوقیہ روغن بلسان اور زعفران ہر واحد دو درہم برابر مشر کے گولیان تیار کرین. کبھی سرفہ کہنہ کے علاج مین وہ دھونیان مستعمل ہوتی ہین جو باب ربو مین مذکور ہو چکین اگر زرنیخ ایک مقدار معتدبہ پر ہویہ بخور استعمال کیا جاے زرنیخ احمر اور فضلہ ارنب آرد جو پوست بیرون پستہ کا ان سب اجزا کو زردی بیضہ مین لت کرکے قرص بوزن تین درہم کے تیار کرین اور دھوپ مین انکو خشک کرین اور تین مرتبہ اسکی دھونی دین **ایضاً** زراوند اور مر و میعہ اور بارزد جملہ ہموزن اور سب کے برابر وزن مین زرنیخ ان سب کو روغن گاؤ مین ملاکر بندقہ بنائین اور ایک گولی سے دھونی دین جو کھانسی ہمراہ حمیات کے ہوتی ہے اسکے علاج کا ذکر حمیات کے بیان مین جداگانہ کیا گیا ہے

نفث الدم کا بیان خون کبھی بطور تھوک کے اور لعاب دہن کے برآمد ہوتا ہے ایسا خون منہ کے کسی جزو سے آتا ہے اور کبھی خون زور سے ناک چھینکتے وقت اطراف حلق سے آتا ہے اور کبھی تنخع یعنے کھنکھارنے سے زور کے آتا ہے کہ خون قصبہ ریہ کا ہے اور کبھی قے کے طور پر آتا ہے ایسا خون مری اور فم معدہ اور معدہ اور جگر اور طحال سے آتا ہے اور کبھی کھانسی مین آتا ہے یہ خون نواحی صدر سے اور ریہ سے آتا ہے

جو خون سینہ سے آتا ہے اس سے چندان خوف نہین ہے جسقدر کہ ریہ سے خون کی آمد کا خوف ہے اسلیے کہ جو خون سینہ سے آتا ہے وہ بہت جلد اور آسانی بند ہو سکتا ہے اور شاید اگر بند بھی نہو تو اسمین اندیشہ ضرر قروح ریہ کا نہین ہے اور اکثر اوقات یہ خون قروح ناصوریہ سے سینہ کے آتا ہے جو بروقت خون تھوکنے کی ہمیشہ معاودت کرتے ہین اسباب قریبہ جمیع اقسام نفث الدم کے جراحت یعنے وہ تفرق اتصال ہے جو کہ ان بدون تقیح کے ہو اور یہ جراحت کسی سبب مادی یعنے خارجی سے از قسم ضربہ و سقطہ کے ہو جو سینہ پر خواہ جگر پر اور حجاب پر پہونچے یا کوئی شے قاطع سے جراحت پیدا ہو خواہ تیز اور زور کی کھانسی سے یا زیادہ چلانا خواہ آواز کو بلا تدریج تیز کرنا۔ خواہ دلتنگی اور ملال۔ اور یہی وجہ ہے کہ مجانین کو اور ان لوگون کو جو ذرا ذرا سی بات پر آزردہ خاطر اور رنجیدہ ہو جاتے ہین نفث الدم بہت عارض ہوتا ہے کبھی اس قے سے جو درشتی اور سختی سے آتی ہے کبھی نفث الدم پیدا ہوتا ہے خصوصًا جو لوگ بالطبع مستعد قے پر ہون۔ اور کبھی تناول مسہلات حادہ اور کھانے سے باحدت غذا کے جیسے لہسن پیاز۔ خوف اور غم ایسا جو خون مین حدت پیدا کرے یا بدون فرش کے سونا۔ یا کوئی حلقہ گوشت جو حلق سے اور اندر حلق کے لپٹ جاے یا سبب واصل سے نفث الدم پیدا ہو اور یہ سبب یا تو عروق مین ہو خواہ رگون سے باہر اور کسی جگہ عروق مین جو سبب ہو یا تو کسی رگ کا کٹ جانا خواہ پھٹ جانا خواہ منھ کھلجانا اور وسیع ہو جانا کسی حدت اور تیزی سے یا استرخا کیوجہ سے ہو خواہ تاکل اور سڑ جانا انکا حدت سے کسی خلط کی یا سخافت اور بوسیدگی سے رشحات خون کے ان سے برآمد ہونے اور اکثر منافذ جو درمیان قصبہ ریہ کے ہین یا شرائین کے منافذ زائد بر مقدار طبعی وسیع ہو جاتے ہین اسی جہت سے خون قصبہ ریہ تک مترشح ہوتا ہے جو سبب واصل رگ مین نہو یا تو از قسم جراحت کے ہوگا یا قرحہ جو کسی جراحت سے پڑ گیا ہو خواہ تاکل اور تعفن اگر عضو مخصوص سے کوئی چیز منقطع ہو کر جدا ہو کبھی ورم دموی سے ریہ کی ترشح خون کا ہوتا ہے پس نفث الدم عارض ہوتا ہے۔ اور ایسا ورم سلیم ہے مہلک نہین ہے اسلیے کہ دموی ہے اور مادہ بطور رشح کے ہے یعنے جو خون اس ورم سے دفع ہوتا ہے وہ مادہ نہین ہے جو بستہ اور معفون ہو جاے یا غلیظ ہو کبھی ریہ مین ان جملہ اسباب کا وجود ہوتا ہے سواے علقہ کے۔ ان اسباب واصلہ کے واسطے چند اسباب اور ہین جو ان پر بھی مقدم ہوتے ہین اور وہ اسباب مقدم یا تو کثرت مادہ کی ہے جو کثرت سے غذا کی اور ترک سے ریاضت کی پیدا ہو یا اس سبب سے کہ وہ غذا طبیعت کے مہیا کرنے سے زیادہ ہے جسطرح یہ امر حاصل ہوتا ہے ترک سے ریاضت کے چنانچہ ہم نے کتاب اول یعنے فن کلیات مین اسے بیان کر دیا ہے۔ خواہ احتباس حیض اور بند ہو جانے سے خون بواسیر کے یا قطع سے کسی عضو کے یہ سبب مقدم پیدا ہو اسباب واصلہ کا یا بسبب حدت اسی مادہ کے اور بشدت حرکت کرنے اسی مادہ کے۔ یا ریاح کثیرہ جو عروق مین بھر کر تنگی پیدا کرین خصوصًا عروق مجنحین مین کہ ایسے آدمیونکو یہ ضرر زیادہ پہونچتا ہے مترجم مجنحین مشتق مادہ جناح سے ہے جسکے معنے بازو کے ہین آدمی کے بدن مین جناح ان دو ہڈیونکو بولتے ہین جو دونون پہلو سے مہرہ ہاے پشت کے چپ و راست نکلی ہین اور شکل اس ہڈی کی مشابہ بازو کے ہے پس شاید مجنحین کے معنے یہ ہون کہ جنکے بدن کے یہ دونون استخوان زیادہ نمودار ہون متن یا بسبب استعداد ان آلات کے جو حاوی مادہ مذکورہ کے ہین واسطے پھٹ جانے کے اور یہ استعداد یا بسبب برودت کے پیدا ہو کہ بسبب برودت کے انبساط ان آلات کا دشوار ہو اور جو قوت کہ انبساط ان آلات مین پیدا کرتی ہے اسکی اطاعت نہ کر سکین بذریعہ امتداد کے بلکہ جب وہ قوت خواہان امتداد ہو یہ آلات پھٹ جائین یا اینکہ یہ استعداد شگافتہ ہونیکی بسبب کسی حرارت خارجی یا داخلی کے یا بسبب یبوست کے پیدا ہو کہ ان آلات کو آمادہ تکثیف پر تخفیف اور کر کے ادنی سبب سے انشقاق کی نوبت پہونچا دے یا بسبب رطوبت کے جو ان آلات مین ارخا پیدا کر کے مسامات کو وسیع کر دے۔ خواہ ملاقات کسی خارق اور شگافتہ کنندہ شے یا اکال خواہ شے قطع کرنیوالی یا عفونت پیدا کرنیوالی سے انشقاق پیدا ہو جسوقت امتلاے دموی عارض ہوتا ہے طبیعت دفع مادہ پر متوجہ ہوتی ہے جسطرف سے ممکن ہو بشرطیکہ استعداد اسمین زیادہ ہو یا مکان سے اس عضل کے قریب ہو جدھر سے بذریعہ نفث کے دفع کرنے پر طبیعت آمادہ ہوئی ہے خواہ بواسیر کیطرف بہانے سے یا حیض کیطرف خواہ رعاف کے ذریعہ سے اسکا اخراج کر دے۔ پھر اگر عروق اسقدر قوی ہون کہ خون کو پکڑ لین اور چھوڑنے سے انکار کرین اسوقت موت ناگہانی واقع ہوگی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسلیے کہ خون تجاویف عروق پر ریزان ہوگا جو شخص کہ اسے نفث الدم عارض ہوتا ہے ایسے شخص کو قرحہ ریہ کا عارض ہونا ہر وقت مظنون ہوتا ہے اسلیے کہ نفث دم اکثر جراحت سے پیدا ہوتا ہے اور جراحت مائل بطرف قرحہ کے ہوتی ہے۔ اگر کسی نفث دم محتبس کے پیچھے کوئی نفث دم دوسرا جاری ہو خوف اس امر کا ہو کہ یہ دوسرا نفث الدم ایک قرحہ سے پیدا ہو جسکی طرف جراحت پہلے نفث الدم کی مستحیل ہوتی ہے اکثر جو خون نفث مین آتا ہے اکثر سے ریہ مین اتر کے خارج ہوتا ہے اگر نفث الدم اطراف ریہ سے ہو اسوقت دو خوف عارض ہوتے ہین ایک خوف تو اسکے افراط کا دوسرا خوف اس امر کا کہ یہ جراحت ریہ مین قرحہ نہ ڈالدے ہر ایک قسم سے نفث الدم کی خوف نہ کرنا چاہیے بلکہ جس قسم مین خون بند نہوتا ہو انکے نفث الدم کے ہمراہ حرارت بھی ہو اکثر نفث الدم کے ذریعہ سے ورم جگر خواہ ورم طحال دور ہو جاتا ہے **علامات** حنجرہ کے قریب سے جو خون آتا ہے خفیف سی کھانسی اٹھکر آتا ہے اور حنجرہ سے دور مقام کا خون سرفہ کثیر کے بعد آتا ہے اور جسقدر مقام خونکی آمد کا دور ہوگا کھانسی مین شدت ہوگی جب وقت آدمی اس پہلو پر خواب کرے جدھر سے خونکی آمد ہے استفاث اور برآمد ہونا خون کا زیادہ ہوگا۔ واجب ہے کہ اچھی طرح غور اور تامل کر لیا جاے اور پہچان لیاجاے کہ جو خون آتا ہے وہ رعاف اور نکسیر کا نہو اور اس امر کی شناخت رعاف کی خوگری سے ہوتی ہے یعنے جو شخص خوگر رعاف کا ہے اسکی عادت وہی دلیل خاص ہے اس امر پر کہ خون رعاف کا ہے **ایضا** بعد خون آنے کے سر کا بوجھ کم اور خفت کا زیادہ ہونا یہ بھی رعاف کی نشانی ہے اور موجودگی دیگر علامات رعاف سے مثلا سرخی چہرہ اور چشم کی اور تبارق جو آنکھوں کے سامنے چنگنے سے اٹھتے ہین **ایضا** خون کا زبدی اور کفدار نہونا اور دفعۃ خون کثیر برآمد ہونا کہ ان جملہ امور سے رعاف کی شناخت ہوتی ہے۔ علامت اس خون کی جو خاص جوہر سے ریہ کے بسبب جراحت یا قرحہ کے آتا ہے یہ ہے کہ وہ خون زبدی ہوتا ہے اور منقطع ہوتا ہے کہ درد اسکے ہمراہ نہین ہوتا اور بہ نسبت رگ کے خون کی اسکی مقدار کمتر اور غائلہ اور شرر اسکا زیادہ تر اور انجام اسکا بہت برا ہوتا ہے۔ کبھی خون زبدی بیماران ذات الجنب اور ذات الریہ کے منہ سے بھی برآمد ہوتا ہے جس وقت انکے پھیپھڑو مین حرارت ناریہ مشتعل ہوتی ہے کہ خون مین جوش پیدا کر دیتی ہے کبھی خون زبدی قصبہ ریہ سے بھی آتا ہے مگر ہمراہ تنحنح اور سعال کے آتا ہے اور کھانسی خفیف ہوتی ہے اور جسقدر خون نکلتا ہے بمقدار قلیل ہوتا ہے اور کسیقدر اسی جگہ یعنے قصبہ ریہ مین الم اور ایذا محسوس ہوتی ہے۔ جو خون رگہاے قصبہ ریہ سے برآمد ہوتا ہے وہ زبدی نہین ہوتا اور زیادہ گرم اور قوام اسکا زیادہ مضبوط اور استوار بہ نسبت اس خون کے جو ریہ سے آتا ہے اور رنگت بھی اس خون کی سیاہی وغیرہ مین زیادہ مشابہ خون کلی سے ہوتی ہے اگرچہ اتنا غلیظ نہین ہوتا جسقدر غلیظ سینہ کا خون ہے سینہ سے جو خون برآمد ہو اسکی رنگت مین سیاہی اور قوام اسکا غلیظ اور بستہ ہوتا ہے اسلیے کہ طول مسافت سے آتا ہے اور کسیقدر زبدیت بھی آمین ہوتی ہے اور کف بھی آمین ہوتا ہے اور سینہ مین درد بھی ایسے مقام پر ہوتا ہے کہ اسی درد سے موضع خاص مرض کا پہچان لیا جاتا ہے اور تاکید ان دلائل کی اس سے ہوتی ہے کہ سینہ کے بل خواب کرنے سے اسکی آمد مین زیادتی ہوتی ہے اس درد کا سبب یہ ہے کہ اعضا سینہ کے عصبی ہین جو بہت جلد متالم ہوتے ہین نفث اس خون کا تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔ یکبارگی بہت سا برآمد نہین ہوتا اور بہت شدید کھانسی اٹھکر جب خون کا اخراج ہوتا ہے تب کھانسی بند ہوتی ہے علامت اس خون کی جو رگون کے کٹ جانے سے آئے کثرت آمد خونکی ہے علامت تاکل کی مقدم ہونا اسباب تاکل کا مثلا اشیاء حریف اور تیز کا زیادہ کھانا خواہ نزلات حریفہ کا اترنا اور قیح اور تپ کا ہونا خواہ چھلکے کے طور پر اشیا کا برآمد ہونا خواہ کوئی جزو اور ٹکڑا پھیپھڑا نفث مین برآمد ہونا اور نفث کا مثل ماء اللحم کے ہونا اور شروع نفث کا اندک اندک ہو کر پھر بیشتر بکثرت خون صالح اور عمدہ کا بمقدار کثیر برآمد ہونا اور لون اسکا خراب۔ علامت اس خون کی جو کسی رگ کے منہ کھل جانے سے آتا ہے یہ ہے بروقت امتلاے عروق کے کہ ایسے خون کے برآمد ہونے مین درد ہرگز نہین ہوتا اور اس کے برآمد ہونے مین راحت و لذت ہوتی ہے اور خروج اولی مین اس کی مقدار کمتر ہوتی ہے بہ نسبت اس خون کے جو بسبب انقطاع اور انشقاق کے اول مرتبہ برآمد ہوتا ہے اور یہ خون انفتاح عروق کا مقدار مین اکثر اوقات اس خون سے زیادہ ہوتا ہے جو تاکل کے سبب سے برآمد ہوتا ہے علامت اس خون کی جو کسی ورم سے بطور رشح ٹپک کر برآمد ہو یہ ہے کہ مقدار مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

کم ہوتا ہو اور علامات ذات الریہ وغیرہ کے سب موجود ہوتے ہیں **معالجات** جو شخص مرض نفث الدم میں مبتلا ہو اسکے حال کی خبر ہر وقت رکھنی چاہیے جب امتلاے خون معلوم ہو فوراً فصد اسکی کھولدیجائے خصوصاً اگر ایسے بیمار کا سینہ اصل خلقت میں تنگ مخلوق ہوا ہو یا کھانسی اُسے آتی ہو اور اصوب یہ ہو کہ خون کا امالہ اعضاے اسفل کیطرف کیا جاے بذریعۂ فصد صافن کے اور بعد ازان امالہ دوم فصد باسلیق کے ذریعہ سے کرنا چاہیے اگر بروقت امالہ کے مثلاً بوجہ کھولنے فصد سافن کے اور احیض کسی عورت کا ہوجاے اور اور ابھی بقدر کفایت یعنے پورا پورا ہوجاے اسی ذریعہ سے اسکا نفث الدم زائل ہوجائیگا جسطرح کبھی احتباس حیض سے نفث الدم عورات میں پیدا ہوتا ہو۔ واجب ہو کہ جملہ امور اور اسباب جو محرک خون کے ہیں احتراز کیا جاے مثلاً غذاے گرم کھانے سے اور وثبہ یعنے کودنا پھاندنا اور چیخنا چلانا اور ضجیع یعنے دلتنگی اور جماع اور نفس عالی یعنے بلند سانس لینے سے اور زیادہ کلام کرنا اور سرخ اشیا کیطرف دیکھنے سے اور شراب کثیر پینے سے اور بکثرت استحمام کرنے سے کہ یہ جملہ امور محرکات خون کے ہیں ادویہ مفتحہ سے بھی اجتناب کرنا ایسے بیماروں کو لازم ہو جیسے کرنس اور صبر اور سسم اور شراب اور روغ کہنہ کہ مرضاے نفث الدم کو مضر ہو اور روغ تازہ نافع ہو غذاے نافع انکے لیے وہ ہو جو مغری ہو اور مسدد اور جو غذا کہ لحم یعنے گوشت آور ہو اسیطرح جس غذا سے خون میں برودت پیدا ہو اور غلیان اور جوش خون کو روکے۔ از انجملہ دودھ جوش دیا ہوا بسبب اسکے کہ اسمین قوت تغریہ کی ہو اور دہی گاے کا کہ اسمین قبض ہو اور مسکہ اور پنیر تازہ بے نمک اور فواکہ قابضہ اور ایک قسم آلو بخارا کی جو چھوٹی ہوتی ہو کہ اسمین بھی قبض کی قوت ہو اور زیت انفاق تازہ انکے طعام مرغن اور چکنا کرنے کی غرض سے ڈالا جاتا ہو میاہ شبیہ یعنے پھٹکری کے معدن کے خواہ اسی خاصیت کے پانی ایسے بیماروں کو زیادہ نافع ہیں قسم نفث الدم کی خاص جرم ریہ سے ہو اس مریض کو ادویۂ لحمہ جو یابسہ ہیں وہی مناسب ہیں جیسے طین اور شادنج آب بارتنگ اور سرکہ آب شخیلہ کے ہمراہ علاج اسکا سواے تدبیر غذائی کے یہ ہو کہ بہت جلد فصد باسلیق کی اس جانب سے کھولی جاے جدھر انحلال فرد معلوم ہوتا ہو مگر فصد کشادہ نہو بلکہ دقیق ہو کہ خون بدفعات لیا جاے اور درمیان دفعات کے تین گھنٹہ خواہ کم وبیش کا وقفہ ہو اور قوت کی رعایت کا لحاظ رہے اسلیے کہ فصد خون کا جذب خلاف جہت میں کریگی اور حدوث ورم کو روکے گی اس جراحت میں جو ریہ میں پڑی ہو۔ اطراف انکے دلک شدید سے مالش کیے جائیں کہ اوپر سے مالش شروع ہو اور نیچے کیطرف اترتی ہوئی چلی آے اور امور مذکورہ جو محرک خون کے ہیں اور ابھی انکا بیان ہوچکا ہو انسے باز رکھے جائیں ہوا انکے واسطے معتدل تجویز کیجاے اور لیٹنا انکا پہلو پر یا ایسی شکل پر جسطرح پر انتصاب اور سیدھے ہونیکے وقت آدمی رہتا ہو تاکہ بعض اجزاے سینہ کے بعض اجزا پر نہ پڑیں۔ کبھی سرکہ پانی ملا ہوا انکو موافق ہوتا ہو۔ اسلیے کہ مانع نزف کا ہو اور اطراف صدر اور ریہ کو خون سے پاک کرتا ہو۔ اگر کسی قسم کا خون وہان منجمد ہوکر بستہ ہو رہا ہو اسے خارج کردیتا ہو اور پھر منجمد ہونے نہیں پاتا ہو ادویہ باردہ کا استعمال انھیں کرانا چاہیے۔ جو مغریہ بھی ہوں اسلیے کہ مغریہ اس مرض میں اولیٰ اور انسب ہیں اور تغریہ پیدا کرنا جملہ تدابیر سے زیادہ واجب ہو۔ اگر ہمراہ نفث کے تنقیہ اور صفائی پائی جاے نہایت درجہ مطلوب کا ہو سبغول باوجود تبریدکے بروقت پیاس کے نافع ہو کبھی ادویہ مغریہ کے ساتھ مخدرات کی آمیزش دو وجہوں سے مناسب ہوتی ہو ایک تسکین اور ترقیق خون کی دوسرے نیند کا پیدا کرنا اور حرکت بدنی کو روکنا۔ ادویہ جو مشترک تمام نفث الدم کی ہیں انھیں اخیر میں اس باب کے ذکر کرینگے جسوقت نفث الدم بسبب نزلہ کے عارض ہو اور وہ نزلہ صفراے حادہ سے ہو فوراً اس مریض کی فصد کھولنی چاہیے اور بندش اطراف کی اوپر سے نیچے تک اور مالش اطراف کی زیت حار سے کرنی چاہیے خواہ کسی اور روغن سے جو گرم ہو جیسے روغن قثاء الحمار وغیرہ مگر سر پر روغن کا لگانا کسی طرح درست نہیں ہو غذا انکی حنطیہ یعنے حریرہ نشاستہ گندم کا خواہ آرد گندم کا لپٹا یا گیہوں کے ستو جسکے ہمراہ کوئی شے عفص اور کبھی کھلائی جاے اور یہ عفوصات کسی چل وغیرہ کے پسے ہوے ہوں۔ اور بروقت ضعف کے روٹی سرکہ میں بھگوکر دیجائیگی آب سرد کی آمیزش اس سرکہ میں کرکے اور حقنہاے حارہ یا حادہ سے احتقان کرنا چاہیے تاکہ مواد جانب سر سے جذب ہوکر اسفل کیطرف آے خصوصاً جسوقت فصد سے پوری کارروائی نہو۔ واجب ہو کہ تبرید راس کی تدبیر داخلی جانتک ممکن ہو کیجاے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

بڑی کوشش ترطیب راس کی بھی پر ضرور رہو اقراص کہربا کا استعمال بھی اسوقت نافع ہوتا ہو پھر اگر یہ تدبیر نافع نہو تو ناچار علاج نزلہ کی خاص قسم کا کیا جائیگا مثلاً حلق راس یعنے سر ترشوانا اور ضمادات جو بیٹ کبوتر کی بنائے جائین انکا استعمال کیا جائیگا ایسے ہی ضماد کبھی لگائے جائین گے اور کبھی چھوڑ دیے جائینگے جیسی حاجت جسوقت ہوگی۔ جالینوس نے کہا ہو کہ ایک عورت کو مرض نفث الدم کا بسبب نزلہ کے عارض ہوا تھا مین نے حقنہ حادہ سے اسکا علاج کیا خصوصاً اسوجہ سے کہ فصد اسکی ممکن نہ تھی اسلیے کہ چار دن پیاپے اسے خون تھوکتے گذر گئے تھے اور ضعیف بدرجہ غایت ہو گئی تھی اور غذا اس مریضہ کو حریرہ اور ایسے فاکہہ سے دی جسمین قبض کی قوت تھی اسلیے کہ چند روز سے برابر فاقہ پر فاقہ اسنے کیا تھا اور سر پر اسکے نفضل خطاف کا لیپ کیا اور حمام کرنیکی اجازت اسکو بغرض دوا کے بغرض نظافت وغیرہ کے دی اور سر پر اسکے تیل ہرگز ملنے نہ دیا اور نہ تیل لگانیکی اجازت دی تاکہ ترطیب راس نہ پیدا ہو اور تریاق طری یعنے تازہ بھی اسے کھلاے تاکہ اسے نیند آجاے اسلیے کہ اس تریاق مین جز قلیل افیون کا چونکہ ہو لہذا نوم پیدا کرتا ہو اور دغدغہ سعال کو بھی منع کرتا ہو اور بسبب تغلیظ کے سیلان مادہ کو ٹھہرا دیتا ہو روز دوم اس تدبیر کی یعنے تریاق دینے سے دوسرے دن پھر جالینوس نے کسی قسم کی تحریک اس مریضہ کے مادہ مین نہ کی بلکہ اسے بآرام اور سکون بحال خود چھوڑ دیا حالانکہ حاجت کثیر اسکے تنقیہ ریہ کی تھی اور اکثر جو تدبیر ایسے وقت کی وہ یہی تھی کہ اسکے اطراف کی مالش کرائی اور بقدر باقلا کے اور تریاق حدیث پلایا جو کثیر مقدار کافی سے تھا اور غرض جالینوس کی یہ تھی کہ رفتہ رفتہ شہد پلانے کے قابل وہ مریضہ ہو جاے تاکہ ریہ اسکا مادہ نزلہ سے پاک ہو پھر اسکو بحال خود ٹھہرا دیا یعنے کسی قسم کی تحریک نہ کی پھر اسکے اطراف کی مالش کی اور اسکے بعد ماء الشعیر اسے دیا اور تھوڑی روٹی بھی واسطے انعاش اور بیدار کرنے قوت کے اسکو کھلائی اور چوتھے دن اسکو تریاق کہنہ بمقدار کثیر ہمراہ شہد کے پلایا تاکہ اسکا ریہ اچھی طرح پاک ہو جاے اور ہر روز پوری غذا جو اسکے مناسب حال تھی دیتا رہا اور جسطرح جسے ناقہین کی تدبیر کیجاتی ہو اسیطرح اسکی تدبیر کرتا رہا اور بانہمہ وقتاً فوقتاً اسکے سر پر قیروطی ثافسیا کو لگاتا رہا اور نہانے سے اسکو بالکل منع کر دیا تھا یہ تدبیر جالینوس نے جو کی نہایت عمدہ تھی۔ واجب ہو کہ تریاق کا استعمال درمیان دو مہینہ کے لغایت چار مہینہ تک برابر کیا جاے اسلیے کہ تریاق سے نیند پیدا ہوتی ہو اور نزلہ بند ہو جاتا ہو اور روغن کسی قسم کا ان لوگون کے سر کے پاس نہ جانے پائے اور سر کے بال ترشوانے ان مریضون کے ضرور ہین اگرچہ مریض عورت ہی کیون نہو تاکہ ادویہ محمرہ یعنے سرخ کرنیوالی جلد کی اچھی طرح موثر ہوکر مستعمل ہو سکین ادویہ مسہل دینا حسب وقتاً فوقتاً سے بشرطیکہ مادہ مین کثرت ہو بھی ضرور ہو۔ مگر یہ مسہل بعد فصد کے دینا چاہیے اسکے بعد التزام استعمال ادویہ محمرہ کا واجب ہو جو نفث الدم بسبب انشقاق کسی رگ کے خواہ کٹ جانے رگ کے پیدا ہوا ہو اسیطرح وہ قسم نفث الدم کی جو بسبب امتلا کے حادث ہو ان اقسام مین جہانتک ہوسکے غذا نہ دینی چاہیے بلکہ تین روز تک بھوکا ہی رہنے دین خواہ تھوڑی سی غذا جسمین لزوجت ہو اسی پر قناعت کرائین۔ اور اگر سقوط قوت کا تیسرے فاقہ سے نہو اور قوت تحقق نظر آے چوتھے روز بھی تغذیہ نہ کرین۔ اور اگر سقوط قوت کا خوف پورا پورا ہو ویسی غذا کھلاے جو خلط صالح پیدا کرے اور مزاج مین معتدل ہو یا مائل برودت کیطرف ہو اور اسمین تغریہ کی قوت ہو اور چسپیدگی اور قبض ہو اور خون کے غلیظ کرنیکی خاصیت بھی ہو جسطرح ہریسہ اکارع سے پکایا ہوا خواہ سری اور بھیجا خواہ بیضہ نیمبرشت خواہ اطریہ خصوصاً ایسے وقت کہ اسکو عدس مین پختہ کیا ہو اور مسور بھی ایسی ہی غذا ہو۔ اور عناب بھی اور جہانتک ممکن ہو کہ قوی آدمی کو غذا نہ دیجاے ایسا ہی کرنا چاہیے اور ماء الشعیر پر اقتصار کرنا خصوصاً کہ اسے عناب یا مسور یا سفرجل کے ہمراہ پختہ کیا ہو۔ خبز یعنے روٹی سرد پانی مین ڈبوئی ہوئی جو مثل شوربا ے رقیق کے ہو یہی مبرد بالفعل ہو گاے کے دودھ کی چھاچھ اور دہی میٹھا جب طول مرض ہو اسوقت نافع ہوتا ہو کہ قبض کرتا ہو اور برودت پیدا کرتا ہو دودھ کے اقسام جو خوب جوش دیکر پختہ کیے جائین یہی نافع ہین کہ تغریہ کرتے ہین اور مادہ مین چسپیدگی پیدا کرتے ہین اور اگر جوش نہ دیا جاے خون زیادہ کرنیکی وجہ سے ضرر کرینگے۔ گمگ رضراضی بھی زیادہ نافع ہو۔ غذا ایسے مریضون کی جو انشقاق یا انصداع کیوجہ سے مبتلا اس مرض کے ہون خواہ ان لوگونکی غذا جنکا ذکر بعد اس قسم کے آئیگا بارد بالفعل

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہونی چاہیے غیر تازہ و بے نمک زیادہ مفید ہو۔ اگر کسی گوشت کے ذریعہ سے ان لوگوں کو غذا دینی منظور ہو اقسام لحوم سے ہی کو اختیار کرنا چاہیے جو خون کم تر پیدا کرے اور اصل خلقت میں وہ گوشت سوکھا اور سبک ہو جیسے لوہ کا گوشت یا بگلہ کا گوشت اور دراج جو اشیاء قابضہ اور کھٹی چیزوں میں پکایا جائے منجملہ اشیاء مجربہ کے تخم خرفہ کا چبانا ہو کہ فوراً خون کو بند کر دیتا ہو اگر اسکا پانی حلق سے اتار لیا جائے۔ فواکہ انکے واسطے بہی اور سیب جو خام اور بکھٹے ہوں اور عناب تازہ اور حب الآس خرنوب شامی اور ازین قبیل اور میوہ ہائے خام کبھی انکے واسطے گل مختوم اور ارمنی سے گوند ملا کر اور تھوڑا سا کافور داخل کر کے نقل تیار کیا جاتا ہو جب خونکی آمد بند ہو جائے اور جو تھے فاقہ کی نوبت پہونچی ہو غذا دینی واجب ہوتی ہو اور تقویت کی تدبیر کرنی پر ضرور ہو اور ابتداء روئی دینے سے کریں جو پانی میں ڈبوئی ہو اور ہر سیہ اور اکارع یعنے پایچہ اور کبیبا وغیرہ بھی بتدریج دیا جائے۔ اگر یہ انشقاق اور انقلاع بسبب حدت اور تیزی خون کے ہوا ہو اسوقت تدبیر امالہ کی جو اوپر مذکور ہو چکی بندش اطراف وغیرہ سے کریں یا خلاف جہت کیطرف امالہ کریں اور خلط حاد یعنے صفرا کا استفراغ کرنا چاہیے بعد ازاں تبرید اور ترطیب قوی لازم ہو اور استعمال قوابض کا ضرور ہو اور مغریات اور ماء الشعیر اور سرطان اور قرع اور دواے اندروماخس جو ایک دواے مرکب ہو اور دواے جالینوس کا استعمال کرنا چاہیے۔ جو نفث الدم کسی رگ کے منہ کھل جانے سے عارض ہوا سکے لیے دوا قابض اور عفص کہ جسمیں تغریہ بھی ہو دینی چاہیے الغرض ایسے ہی ادویہ جو ابھی انشقاق کیواسطے مذکور ہوئیں دینی چاہئیں کہ وہ بھی مغریہ اور ملحمہ اور قابض ہوتی ہیں یہ ادویہ جیسے گلنار اور انار کی کلیاں اور سماق اور عصارہ طراثیث یعنے اشترغار اور عصارہ شاخہاے باریک انگور کا اور بلوط اور برگ عوسج اور کہربا اور اقاقیا اور عفص اور عصارہ ورد عصارہ عصی الراعی اور شکاعی عصارہ انگور خام اور اس انگور کا نام ماسطیداس ہو کبھی یہ ادویہ خواہ انسے جو قرص وغیرہ مرکب ہوں شب اور مازو اور صبر اور نشتین سے قوی کر دیجاتی ہیں اور باہم ترکیب دیگر تیار کیجاتی ہیں اور اقراص جو اسی مرض نفث الدم کیواسطے معدود اور مشہور ہیں انھیں دواؤں سے تیار کیے جاتے ہیں۔ اور کبھی یہ ادویہ آب خالص میں خواہ بعض عصارات میں جوش دیکر بطور مشروب کے مستعمل ہوتی ہیں کبھی انھیں ادویہ سے ضمادات تیار ہوتے ہیں کبھی ان ادویہ میں اور جملہ ادویہ نفث الدم کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں ادویہ صدریہ بھی مثل کرفس اور نانخواہ اور انیسون اور سنبل اور رامک کے داخل ہوتی ہیں اور کبھی مخدرات بھی شریک کر دیے جاتے ہیں جیسے پوست بیخ یبروج اور بنگ اور خشخاش اور کبھی مغریات جیسے صمغ عربی اور قشار کندر اور کوکب شاموش یعنے مٹی شاموش کی اور طباشیر اور بارتنگ اور لعاب اسبغول اور خود اسبغول اور عصارہ بقلۃ الحمقا اور لعاب بہدانہ بھی اضافہ کیا جاتا ہو۔ اگر نفث الدم بطور رشح کے کسی ورم سے ہوتا ہو علاج اسکا فصد اور استفراغ اسکے بعد انضاج مادہ ہو اور قوابض سے ہرگز اس قسم کا علاج نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت استعمال قوابض کا آفت عظیم پیدا کرتا ہو بلکہ مثل علاج ذات الریہ کے اسکا علاج کرنا لازم ہو۔ جو نفث الدم بسبب تاکل کے پیدا ہوا ہو اسکا علاج دشوار ہے اور گویا اسکے علاج سے یاس قطعی ہو اسلیے کہ وہ اچھا نہیں ہوتا اور التحام اسکا بدون زوال سوء مزاج کے ممکن نہیں ہو اور اس سوء مزاج کا جانا بدون امتداد زمانہ دراز کے دشوار ہو اور اتنے زمانہ میں قرحہ میں صلابت اور سختی پیدا ہو جائے گی یا عفونت آجائیگی مگر پیشتر اس تدبیر سے نفع ہوتا ہو کہ تاکل کو مستحکم نہونے دیں اسطرح کہ خلط حار کو کم کرتے رہیں اور بیشتر صفرا رقیق کو بذریعۂ اسہال کے دفع کرتے ہیں اور خلط غلیظ کو بھی جب غاریقون سے اگر احتیاج زیادہ تقویت دینے کی ہو اسی غرض سے کہ مسہل سے ضعف نہ پیدا ہو تقویت دینی چاہیے اور دفع سعال کی تسکین کے واسطے دواے بزور کا استعمال کرنا چاہیے کہ وہ دوا ایسی ہو جس سے امید ایک طرح کے نفع کی اصل مرض میں بھی ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ ایسے بیماروں کا علاج بھی تنقیہ ہو استفراغ اور فصد وغیرہ سے۔ غذاے جید الکیموس انکے واسطے تجویز کرنی چاہیے منجملہ ادویہ مفیدہ کیواسطے اکال یعنے سڑنے والے زخم کی جو مورث نفث الدم کا ہو لبان یعنے کندر اور آذان الجدی جو قسم بڑی بارتنگ کی ہو اور بزر بقلۃ الحمقا اور خطمی ہے اور قرص کوکب میں نصف جز و افیون زیادہ کر کے استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہو چنانچہ ادویہ مرکبہ وہ ہیں جنکو حکیم بولس نے ذکر کیا ہو اور ہم قرابادین میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

انھین ذکر کرینگے ادویہ جو انکو نافع ہوتی ہین جنمین شادنج اور دم الاخوین کہربا سندروس گل مختوم داخل ہو اور مجملاً یہ ہو کہ جو دوا مجفف اور منقی اور مغری
اور ملحم ہو وہی اس قسم نفث الدم کو نافع ہو سینہ سے جو نفث الدم پیدا ہوا اسکا علاج ضمادات سے کرنا چاہیے اور ایسی دواؤن سے جنمین جوہر لطیف
ہو یا انکے ہمراہ جوہر لطیف ہو کہ آپین وہی اجزاے صدر یہ ملاے جائین جنکو ہم نے بیان کیا ہو کہ تا سینہ تک اثر اسکا پہونچے بادروج جسکو تکمی
کہتے ہین آپین ایسی نفسہ یہ اثر ہو کہ جامع دونون امرون کو ہو اگر حدس طبیب سے یہ امر دریافت ہو کہ سبب نفث الدم کا حرارت ہو اسوقت ادویہ مذکورہ
سب کی سب موافق اور نافع ہونگے۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ برودت کیوجہ سے نفث الدم پیدا ہوا ہو اسیطور کا احداث جو اوپر مذکور ہو چکا ہو اسکا علاج
بقول جالینوس اسطرح کرنا چاہیے جسطرح جالینوس نے ایک جوان آدمی کا علاج کیا تھا کیفیت اس معالجہ کی یہ ہو کہ ایک جوان آدمی کو مرض
نفث الدم کا عارض ہوا روز اول جالینوس نے اسکی فصد کھولی اور پھر دوسرے روز بھی فصد کھولی اور اطراف کی مالش کر کے خوب استواری سے
بندش کی جسطرح ہر ایک قسم نزف الدم کے لائق ہو اور غذا مین حسو یعنے ستو کے اقسام سے تجویز کیا اور سینہ پر اسکے قیروطی ثافیسا کی رکھی اور
بوقت عشا یعنے شب کو وہ قیروطی چھوڑ ڈالی تاکہ وہ غرض مطلوب سے زیادہ حرارت پیدا نہ کرے اور غذا اسکو ستو کی پھر دی اور دوسرے بزور پلوائی
اور جب تیسرا دن ہوا سینہ پر تین گھنٹہ تک وہی قیروطی رکھی اور بعد ازان چھوڑ ڈالی اور پھر ماء الشعیر سے اسے غذا دی اور یخنی کے اقسام مین
سے گوشت بط کی یخنی پلائی جب مریض کے ریہ کا مزاج اعتدال پر آیا اور ورم پیدا ہو جانے کا خوف دور ہو گیا تنقیہ ریہ کا تریاق کہنہ سے کیا
جو پورے اجزا پر شامل تھا اور بتدریج مریض کو شیر بادہ خر پر ڈھالا اور جملہ تدابیر نفث الدم کو اسیطرح رفتہ رفتہ کرتا رہا جالینوس کہتا ہو کہ جس
مریض نفث الدم کی روز اول سے یہ تدبیر ہو گئی وہ صحیح اور تندرست ہو گیا۔ اور جن لوگونکے علاج مین وقفہ ہوا یعنے روز اول سے انکا معالجہ شروع
نہوا انمین کسیکو صحت ہوئی اور کسیکو نہوئی ہم نے ایسے لوگ خود بھی دیکھے ہین جنکو اس تدبیر نے خواہ اور قسم کے علاج نے نفع نہین کیا اور ازالہ مرض
ہو گیا ہو جب معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا رطوبت ہو اور استرخاے اعضاے مذکورہ اسوقت ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ تجفیف اور تسخین پیدا ہو
اور تسخین بھی واقع ہو مثلاً اذخر اور مصطگی اور زیرہ بریان اور فودنج کوہی اور قلقدیس اور جند بیدستر اور زعفران واسطے اثر پہونچانے ادویہ کے اور
کبھی ان ادویہ کے ہمراہ قوابض وحشیہ بھی شریک کرتے ہین جیسے شاہ بلوط اور کبھی ان ادویہ سے کوئی دوا ے مرکب تیار کیجاتی ہو کہ اس کا
بیان قرابادین مین ہوا ہو۔ اگر یہ معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا یبوست ہو اور یہ امر کمتر واقع ہوتا ہو اسوقت مرطبات معلومہ کا استعمال کرنا چاہیے
جو اقسام سے دودھ کے ہون خواہ روغن یا عصارات اور مرطبات کا استعمال بعد تدبیر مشترک کے مثل امالہ مادہ خلاف جہت کیطرف کرنا مناسب
ہو مگر جو تدبیر کہ لائق نفث الدم یابس کے فصد وغیرہ سے ہو وہ اقل اور ضعیف تر ہو بہ نسبت اس تدبیر کے جو اور اقسام مین کیجاتی ہو اگر سبب نفث الدم
کا کوئی صدمہ ایسا ہو جو جگر پر پہونچا ہو اسکے علاج مین یہ سفوف استعمال کرنا چاہیے۔ ریوند چینی دس جزو اور لک پانچ جزو گل ارمنی پانچ جزو مقدار
شربت ان اجزا کو اچھی طرح کوٹ کر ڈیڑھ درہم دینا چاہیے۔ ادویہ مشترکہ اقسام نفث الدم کے مفردات کا ذکر تو کتاب دوم مین کیا گیا ہو جدول اسے معلومہ
مین اور دیکھا بیان لائق اس جگہ کے ہو۔ از انجملہ شادنج ہو کہ جب اسکو مثل غبار کے باریک پیس ڈالین اور ایک مثقال اسے ہمراہ بعض ادویہ قابضہ کے
استعمال کرین خواہ ہمراہ عصارات کے تو اسکا نفع جلیل اور زیادہ تر ہو۔ اور جسوقت خرفہ کو چبا کر اس کا پانی حلق مین اتار دین اکثر تو یہی ہے کہ
فی الحال حبس خون کر دیتا ہو۔ اور آب خیار خصوصاً بعض مغریات قابضہ کے ہمراہ اگر گھونٹ گھونٹ کر کے اسکو پی جائین جلا ہوا بارہ سنگھا جب
اور ادویہ کے ساتھ ملا کر مستعمل ہو زیادہ نافع ہوگا اسیطرح آب پودینہ **ایضاً** چنار کا پھل بوزن ایکدرہم کے **ایضاً** شگوفہ کشنیز ہمراہ سرد پانی
کے بقدار تین درہم صبح اور شام دونو وقت اسکا استعمال کرنا چاہیے **ایضاً** بد بھی شدید النفع ہو اور گل مختوم اور طین شاموس اور بعض کہتے ہین
کہ یونانی زبان مین اسے کوکب الارض بولتے ہین اور شاید یہ مٹی طلق کے سوا کوئی اور شے ہو **ایضاً** خون گوسالہ کا قبل انجماد کے لیکر پی جائین بقدر نصف
اوقیہ کے اور تین روز برابر اسکا استعمال کرین **ایضاً** حب الآس اور بارتنگ کو آب بارتنگ سبز مین بوزن دو درہم کے خواہ عصارہ ورد کے ہمراہ کبھی

ذکر ادویہ مشترکہ اقسام نفث الدم

HAKEEM SHOUKAT ALI

بدرجہ غایت مفید ہو سغرجل بھی نافع ہو خصوصاً بھنی ہوئی **ایضاً** نخم یعنے پنیر مایہ ارنب کا گلاب کے ساتھ خواہ یہی پنیر مایہ یا کسی اور حیوان کا انفحہ ہو
مطبوخ مازو یا آب بادروج کے ہمراہ خصوصاً قسم نفث الدم صدری کے واسطے اور طین مختوم اور بدل اسکی طین شاموش جو گل ملتانی سپید ایسی
ہوتی ہو تھوڑے سے سرکہ مین ملا کر **ایضاً** سوفوطون اور یہ حی العالم ہو اور ایک شخص نے اپنی بعض کتب مین لکھا ہو کہ سوفوطون ایک قسم ہو نو تیج کی جو
سنگلاخ مین پیدا ہوتی ہو اور ل کر نمک ملا کر کھائی جاتی ہو اور موصل مین اسکو بیرج بری کہتے ہین خواہ نفاخ بہی اسکا نام ہو مگر اس بیان مین
مجھے نظر اور تردد ہو اور یہ دوا اپنے ہموزن نشاستہ کے ساتھ مستعمل ہوتی ہو **ایضاً** شب یمانی کا پلانا اور کھلانا خصوصاً ایسے جنینہ کی زردی
مین کہ جو کسیقدر متغیر ہو چکی ہو مگر ابھی منعقد ہو کر شکل بچے کی اسمین نہین بنی ہو **ایضاً** غری اہمک یعنے سریش مچھلی کا بھی نافع ہو جبکہ سبب مرض مین شدت
پیدا ہو جسقدر بزرالبنج بقدر ربع درہم ہمراہ ماء العسل کے دیجائی ہو واجب ہو کہ ادویہ حابسہ نفث الدم ہمراہ شراب عفص کے دیجائین ہان اگر تپ ہو
اسوقت کسی اور عصارۂ مناسب حال کے ہمراہ پلانی چاہیے نفث الدم کہنہ کیواسطے تخم کراث نبطی اور حب الآس دونون ہموزن لیکر بقدر دو درہم
کے ہمراہ آب عصی الراعی کے دینا چاہیے یا عصارۂ کراث شامی ایک وقیہ اور سرکہ نصف وقیہ صبح کو پلایا جائے یا تراشہ اسفنج تھوڑی سی نبیذ ملا کر
جالینوس نفث الدم کا علاج تریاق اور مثرودیطوس سے اور ادویہ خوشبو سے کرتا ہو اسلیے کہ ایسی دوائین طبیعت کو حبس خون پر قوی اور تیار
کردیتی ہین اور زخم مین گوشت اگادیتی ہین اسیطرح اقراص کوکب اور دوائے اندروماخس قنطوریون مین دو فائدہ جمع ہین ایک تو یہ کہ حبس نفث
کرتی ہو دوسرا یہ کہ تنقیہ ریہ وغیرہ کا بھی کرتی ہو مناسب ہو کہ محموم تو پانی کے ساتھ اور غیرمحموم شراب کے ہمراہ اسکا استعمال کرے صقالیہ کے لوگ جو
مریض نفث الدم مین ہوتے ہین انکا علاج طبیخ بیخ قنطوریون جلیل سے کیا جاتا ہو منجملہ ادویہ کے عصارہ بارتنگ دو درہم عصارہ گاؤزبان دو درہم
عصارۂ خرفہ عصارۂ شاخہائے سبز درخت گل کا دو درہم بدون پانی چھڑکنے کے ان ادویہ تازہ کو کوٹکر عصارات برآوردہ کرین اور آگ پر جوش دیکر جوش
نہ دین بلکہ اسی حالت خامی مین گل مختوم اضافہ کرکے پلادین یا عصارہ شاخہائے گل لیکر اسمین عصارہ ہوفطیداس یعنے طراثیث کا اور شاخ اور
شاخ گوزن سوختہ بڑھا کر استعمال کرین قرص کے اقسام مین سے یہ قرص عمدہ ہو اقاقیا گلنار گل سرخ عصارہ لحیۃ التیس جفت بلوط قشلا کندر سب اجزا
ہموزن ہین **ایضاً** ریغ اور پوست بیخ تفاح طین البحیرہ اقاقیا تخم خرفہ بزر بادروج گلنار کافور قرص تیار کرین مقدار شربت دو درہم اور نصف
اوقیہ پانی کے خواہ شراب عفص کے یا آب بادروج کے ہمراہ **ایضاً** تخم خشخاش گل مختوم وہوفطیداس کندر کافور آب بادروج کے ہمراہ استعمال کرین
ایضاً اس قرص کو ابن سرافیون نے لکھا ہو اور اسکی ترکیب صمغ بادام سے ہوتی ہو روغن جو سینہ پر مستعمل ہوتے ہین فصل گذرا مین تو روغن مفرد جل
اور دوسرا مین روغن مخبل قرص جید طین البحیرہ دو اور کوکب شامس گل سرخ خشک شدہ ہر واحد دو جزو کہربا صمغ عربی نشاستہ ہر واحد ایک جزو
سب کو ملا کر قرص تیار کرین مقدار شربت کی اگر تپ ہو چار مثقال اسکے کسی عصارہ قابضہ کے ہمراہ اور اگر تپ نہو کسی شراب مین خصوصاً شراب
قابض کے ہمراہ مشترک اقسام سے ضماد کے آرد جو اور دقاق کندر اقاقیا سپیدی بیضہ کی ملا کر جب خون کی آمد بذریعہ علاج کے بند ہو جائے
اسوقت جراحت کے پر ہو جانے اور ورم کے پیدا نہونے کی فکر بہت جلد کرنی ضرور ہو زخم بھر جانے کی تدبیر مغریات قابضہ سے اور ورم کے
روکنے کی تدبیر غذا کے روکنے سے کیجاتی ہو اور جذب مواد کا اطراف مین اور سینہ کی تبرید بالفعل بھی کرنی چاہیے واجب ہو کہ جرعہ جرعہ سرکہ پیا کرین
جسمین پانی ملا ہو اور بار بار اسکے پینے کیطرف توجہ کرین اور جب خون بند ہو جائے یا آمد خون کے آثار نمایان ہون شیافہ کو ردہ بالا سے حقنہ
کرنا واجب ہو جو اخراج خون پر معین ہوتی ہین پانی جو یہ لوگ استعمال کرین آب باران ہو نا اسکا افضل ہو خواہ وہ پانی جسمین کہ طین رومی یا گل سرخ
بھگویا ہو اور آب آہن اور آہن تاب زیادہ نافع ہو اسلیے کہ قبض اسمین زیادہ ہو اگر خون کے بستہ ہونے کا ریہ مین خوف ہو چاہیے کہ ابتدا
مین سرکہ آب آمیختہ کا استعمال کرین ہان اگر کھانسی ہو اسوقت سرکہ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے کبھی خون بستہ کے واسطے نصف درہم کرم
تھوڑا سا کراث کا پانی ملا کر موثر ہوتی ہو کہ اسمین تین درہم سکنجبین بھی شریک ہو اور یہ مرکبہ مین سے حلبہ مطبوخہ دو درہم زراوند ایک درہم

HAKEEM SHOUKAT ALI

سوس ایک درہم فلفل ایک درہم بیخ ایک درہم گل سرخ دو درہم اسکا قرص تیار کریں اور سایہ میں خشک کریں اور آب رازیانہ اور کرفس اسکا بدرقہ ہو ایضاً انجرہ اذخر اور نتھرا ہوا پانی خاکستر چوب انجیر کا ہمراہ حاشا کے خواہ جو ہمراہ شہد کے خواہ مسہلات ایسے دیے جائیں جیسے ستفراغ مادہ ہوجائے اور بہت سے ادویہ مفردہ ہیں جنکو ہمنے کتاب دوم میں اور مرکبات کو قرابادین میں ذکر کیا ہے اور خون بستہ کے تحلیل کرنیکی ادویہ ہمنے کتاب چہارم میں تفصیل لکھی ہیں وہانسے انکو لینا چاہیے۔ **چوتھا مقالہ** قواعد اور اصول نظریہ شناخت اور علاج اورام اعضاے نواحی صدر کے اور قروح انہیں اعضا کے سوا اورام اور قروح کے جو قلب میں ہوتے ہیں **بیان عام** اوجاع نواحی اور اطراف سینہ اور پہلو کا اور پہلے سب سے ذات الجنب کا بیان کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ حجاب اور جھلیاں اور پردہ ہاے صفاق اور عضل جو صدر میں ہیں ان سب اعضا میں اور انکے اطراف میں چند اورام موذی ہیں جو زیادہ دردناک کردیتے ہیں اور ایذا بھی ان اورام کی بہت زیادہ ہوتی ہی پیدا ہوتے ہیں اور حسب اصطلاح ان سے کسی کا نام شوصہ اور کسیکو برسام اور کسیکو ذات الجنب کہتے ہیں اور کبھی بعض اقسام کے اوجاع انہیں اعضا میں پیدا ہوتے ہیں اور بسبب ورم جگر کے نہیں ہوتے لیکن ریاح غلیظہ سے وہ اوجاع پیدا ہوتے ہیں انپر بھی اشتباہ انہیں امراض مذکورہ کا ہوتا ہے اور درحقیقت وہ اوجاع ان امراض سے نہیں ہوتے۔ ذات الجنب ایک ورم حار ہی صدر میں ہوتا ہے یا عضلات باطنہ میں یا حجاب مستبطن صدر میں یا حجاب حاجز میں اور یہ ذات الجنب خالص کہلاتا ہے یا عضل ظاہری خارجی میں یا حجاب خارج میں بمشارکت جلد کے یا بلا مشارکت جلد کے اور عظم اقسام از روے ایذا اور خرابی کے وہی ذات الجنب ہے جو نفس حجاب حاجز کے ورم سے پیدا ہوا اور یہی قسم صعب ترین اقسام ہے اور مادہ اس ورم کا اکثر صفرا یا خون صفراوی ہوتا ہے اسلیے کہ اعضاے صفاقیہ میں سواے خلط رقیق یعنے صفرا کے اور کوئی خلط نفوذ نہیں کرسکتی۔ اور صفراوی ذات الجنب کے بعد اور کمتر پھر خون خالص سے ذات الجنب پیدا ہوتا ہے اور چونکہ اکثر عروض اس ورم کا صفراوی ہے لہذا تپ جو اسمیں ہوتی ہے اسکی شدت کا نوبہ ایک روز درمیان ناغہ سے ہوتا ہے اور یہی سبب ہے کہ جو لوگ اکثر اوقات ترش غذا اور حسو وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں وہ لوگ اس مرض میں کمتر مبتلا ہوتے ہیں کہ انکے مزاج میں بلغمیت زیادہ اور بہت ہوتی ہے۔ اور باینہمہ پھر بھی ذات الجنب کبھی خون محترق سے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی بلغم عفن سے اور کبھی شاذ و نادر سوداے عفن سے بھی پیدا ہوتا ہے جسمیں التہاب ہو ہمنے کتاب کلیات میں بیان کیا ہے کہ ورم حار کی شرط یہ نہیں کہ بلغم اور سودا سے پیدا نہو بلکہ ورم حار کبھی اس بلغم اور سودا سے بھی ہوتا ہے جو صفت عفونت پر ہو کہ مقتضی حرارت کی ہے ہاں یہ ورم حاد اور تیز جب ہی ہوگا کہ مرہ صفرا سے پیدا ہوا ہو یا خون سے اور اگر سواے مرہ صفرا اور خون کے بلغم اور سودا سے پیدا ہوگا وہ ورم مزمن اور دیرپا ہوگا۔ یہ نکتہ باریک ایسا ہے کہ اکثر اطبا اسے بخوبی سمجھ نہیں سکتے۔ اور چونکہ انجام ہر ایک ورم کا تین کیفیتوں سے خالی نہیں (۱) یا متحلل ہو جاتا ہے (۲) یا آنکہ اسکا مادہ مجتمع ہوتا ہے (۳) یا اسمیں صلابت اور سختی آجاتی ہے یہی حال ذات الجنب کا بھی ہے مگر صلابت کا عارض ہونا ذات الجنب میں بہت کم ہے اب اسکا انجام دو ہی صورتوں میں منحصر ہوا یا خود بخود متحلل ہوجاے اور یا مادہ اسکا مجتمع ہو اور اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہے۔ ذات الجنب اگر متحلل ہوجاے ریہ اس مادہ کو زیادہ قبول کرکے اس مقدار متحلل شدہ کو اخراج کردیتا ہے اور کبھی کسی اور طرف سواے جہت ریہ کے مادہ متحلل بھی ہوجاتا ہے۔ اور اگر جمع مدہ کا ہوا اور مدہ فراہم ہوا ضرور احتیاج تفتیح کی ہوگی تاکہ منفجر اور شگافتہ ہو پس بیشتر براہ نفث کے ریہ سے خارج کرتا ہے اور کبھی رگ اجوف کیطرف آتا ہے اسوقت بزدو بول دفع ہوتا ہے اور کبھی مجاری براز کیطرف آجاتا ہے اسوقت براہ اسہال دفع ہوتا ہے اور کبھی خالی مقامات جیسے فضاے صدر اور لحوم غددیہ میں آتا ہے اسوقت اورام اربیتین اور اورام مغابن اور اورام پس گوش وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بطرف دماغ کے پہونچتا ہے خواہ بطرف دیگر اعضا کے چنانچہ ہم ان سب کو بیان کرینگے اور ایسے وقت خطرہ زیادہ ہوتا ہے یا ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہے۔ اور کبھی یہی مادہ اور مدہ اپنی کثرت اور خفت کیوجہ سے مجاری نفس میں اختناق پیدا کرتا ہے اور کبھی اسمیں اتنی کثرت نہیں ہوتی کہ اختناق مجاری نفس میں پیدا کرے اور سواے نفث یعنے مادہ پختہ کے اور کسیطرح نہیں ہوتا مادہ ہو خواہ نفث مشابہ مدہ کے مگر قواے طبعی اسوقت ساقط ہوتے ہیں اسی جہت سے نفث کے ذریعہ سے اسکو خارج کرنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے عاجز ہوتے ہیں اسواسطے واجب ہے کہ ایسے وقت میں تقویت قوی کی زیادہ کریں تاکہ قوی کو قدرت انقباض شدید پر واسطے اس کھانسی کے پیدا ہو جسکے
ذریعہ سے نفث مادہ ہوتا ہے اسلیے کہ یہ نفث ایسا فعل ہے جو دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے ایک تو طبیعت منضجہ اور دافعہ سے دوم طبیعت ارادی سے
جو دافع بھی ہے جب یہ دونوں قوتیں اچھی طرح قوی اور زوردار نہونگی ممکن ہے کہ تنقیہ سے عاجز رہیں گی **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ نفث میں دشواری
یا بسبب ضعف قوت کے ہوتی ہے یا بسبب آلہ نفث کے دشواری ہوتی ہے مثلاً اگر ورم حجاب اور عضل میں ہو اسوقت آلہ کو ایذا اپنی حرکت سے
خواہ اپنے جار اور ہمسایہ کی حرکت سے مثل غشیہ کے ہوگی یا بسبب مادہ کے یہ دشواری پیدا ہوتی ہے اگر مادہ زیادہ رقیق ہو یا غلیظ ہو خواہ مادہ میں
لزوجت ہو اور ایسی ہی اوقات میں کہ نفث میں دشواری ہو ریہ میں مثل غلیان اور جوش کے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ ہوائے متنفس
خارج سے جو ریہ میں جاتی ہے وہ ہوا اسی مادہ غیر منفوثہ سے مل کر جاتی ہے لہذا اس مادہ کی بھی کسیقدر ریزش بسبب اسکے ہوکر غلیان کی کیفیت پیدا کرتی ہے اگر
ورم ذات الجنب باوجود نفث پیہم کے چودہ روز تک پاک نہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ فراہم ہو رہا ہے اور اگر چالیس روز کے بعد بھی قیح کا تنقیہ نہو
معلوم کرنا چاہیے کہ ذات الریہ اور سل کیطرف منتقل ہو گیا کبھی قیح کا پڑنا ساتویں روز بھی ہو جاتا ہے مگر اکثر تو بیسویں روز اور چالیسویں روز اور سات
روز میں ہوتا ہے کبھی انفجار اور شگافتہ ہونا ورم کا قبل نضج کے بھی ہوتا ہے بسبب اسکے کہ طبیعت مادہ موذی کو بسبب کثرت خواہ حدت کے
یا بسبب حرارت مزاج کے یا سن کیوجہ سے اور فصل اور بلد کی حرارت سے دفع کرتی ہے خواہ ادویہ مفجرہ کا استعمال مشروبات میں قبل از وقت
مناسب خطائے طبیب سے زیادہ ہوا لہذا قبل نضج کے انفجار ہو گیا اور ادویہ مفجرہ کو ہم عنقریب بیان کرینگے یا اینکہ مریض نے کوئی حرکت بافراط
خواہ حرکت متعبہ اور حرکت چیخنے اور چلانے کی زیادہ کی ہے لہذا قبل از نضج کے شگافتہ ہو گیا اور بہر حال قبل از نضج کے شگافتہ ہونا خطرہ اور اندیشہ
کی بات ہے کبھی انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف ہوتا ہے اسطرح پر کہ ریہ مادہ ورم کو قبول کرتا ہے اور اخراج مادۂ مذکورہ پر قادر نہیں کیونکہ
حس نہیں ہوتا ہے لہذا وہ مادہ اسی ریہ میں محتبس ہو جاتا ہے اور ریہ میں ورم پڑتا ہے کبھی ذات الجنب سل کیطرف منتقل ہوتا ہے بوساطت ذات الریہ کے
اسیطرح جسکو ہم آیندہ بیان کرینگے اور کبھی بلا وساطت ذات الریہ کے انتقال ذات الجنب کا سل کیطرف ہوتا ہے بلکہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ مادہ
اور مدہ جو متحلل ہوا ہے اپنی حدت اور رداوت سے جوہر ریہ میں قرحہ ڈالدیتا ہے کبھی ذات الجنب تشنج اور کزاز کیطرف منتقل ہوتا ہے اسطرح پر کہ مادہ
ان اعصاب میں مندفع ہوتا ہے جو عضو متورم سے قریب تر واقع ہیں اسلیے کہ جنب ایک عضو عصبانی ہے اور یہ انتقال ضرور قاتل اور مہلک ہے
کبھی ذات الجنب میں کسیطرح نفع علاج کا متصور نہیں ہوتا اگرچہ تمامی علامات جیدہ موجود ہوں کبھی عقب ذات الجنب کے ایک مرض مثل
غدہ کے مؤخر عضد میں جو مصاحب جنب کے ہے خواہ جانب انسی اور اندرونی میں اسی عضد کے یا ساعد قریب میں اسی جنب کے پیدا ہوتا ہے
کنارہ تک انگلیوں کے کبھی غلبہ ذات الجنب کا بجانب قلب کے ہوتا ہے اسوقت خفقان پیدا ہوتا ہے کہ تابع اس خفقان کے غشی ہوتی ہے
اور جانب دماغ تک بھی اسکا اثر پہونچتا ہے جبکہ متحلل مادہ کا قبل جمع ہونے مادہ کے ہو اور حالت جمع میں بھی دماغ کیطرف یہ مادہ جاتا ہے کبھی
مادہ ذات الجنب کا اعضائے ظاہر کیطرف سے بھی منتقل ہوتا ہے اسوقت خراج یا جراحات اور زخم پیدا ہوتے ہیں کبھی یہ انتقال بسبب
نفوذ کرنے مادہ کے جوہر عصب بلکہ جوہر وتر بلکہ جوہر عظام کے ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ بطرف اعضائے سافلہ کے رجوع کرے اور بعد اسکے نضج
پاکر نواصیر پیدا ہوں یہ کیفیت منجملہ اسباب خلاص اور رہائی مریض کی اس مرض سے ہوگی مگر نواصیر خبیثہ ردی پیدا ہونگے اور اگر مادہ
کیطرف میل کرے اور نواصیر پڑ جائیں نجات علیل کی امید بھی ہوگی مگر اکثر وہ عضو جسپر ریزش مادہ کی ہو بیکار ہو جاتا ہے خصوصاً اگر اسوقت استفراغ
مادہ کا بذریعہ براز کے نہو یا بذریعہ بول غلیظ کے جسمیں رسوب زیادہ ہوں یا بذریعہ نفث نضیج اور پختہ کے استفراغ نہو اور اگر کسی قسم کا استفراغ
نہو ہے واقع ہو گیا پس یہ انتقال اسلم ہوگا اسلیے کہ یہ کیفیت دلالت کریگی کہ جس مادہ سے خراج اسفل میں پیدا ہوا ہے اس مادہ کی مقدار قلیل تھی
اور بذریعہ نضج کے اسکی اصلاح ہو سکتی ہے اور یہ خراجات جسوقت پوشیدہ ہوں اور اندرون جلد کے غائر ہو جائیں یعنی بعد بروز و ظہور کے پھر معدوم

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو جائین آفت نکس پر دلیل ہونگے خصوصاً اگر رجوع مادہ کا پھر الٹ کر بطرف ریہ کے ہو کہ آفت عظیم پیدا ہوئی کبھی شدت حمی سے ذات الجنب کے
تواتر نفس مین پیدا ہوتا ہے اور تواتر نفس سے نفث مین لزوجت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ نفث مین بسبب تواتر نفس کے خفت اور سبکی پیدا ہوتی ہے
اور کبھی لزوجت نفث سے شدت مرض مین خواہ درد کی شدت پیدا ہوتی ہے اور بسبب حرارت کی زیادتی ہوتی ہے اور بسبب کی زیادتی سے
پھر تواتر نفس پیدا ہوتا ہے اور تواتر سے پھر لزوجت نفس مین آتی ہے اور اسیطرح تواتر نفس اور لزوجت نفث باہم معین اور مددگار ہو کر ضرر کو زیادہ
ترقی دیتی ہین رہی یہ بات کہ ذات الجنب اور ذات الریہ کی کونسی قسم زیادہ تر ردی ہے پس بدترین اقسام وہی ہے جو بائین طرف مجاور قلب کے ہو
یا وہ قسم جو داہنی طرف ہو کہ بعض اطبائنے اسی کو خراب تر تجویز کیا ہے اور بعض اطبائنے بائین طرف والی کو زیادہ تر خراب تجویز کیا ہے قول
فیصل اور قریب بحق یہ ہے کہ بائین طرف کا ذات الجنب بسبب مکان کے یعنے اتصال قلب کے اردا ہے کہ اسکی نکایت عضو شریف کو پہونچتی
ہے مگر یہ قسم نضج یافتہ ہونے کی زیادہ لائق ہے اور تحلیل پانے کی زیادہ اقرب ہے اگر بذاتہ اسمین قابلیت نضج اور تحلیل کی ہو پس حرارت عضو قریب
یعنے قلب کی بہت جلد اسکی نضج اور تحلیل مین توجہ کر سکتی ہے اور داہنی طرف کا ذات الجنب چونکہ عضو شریف سے دور ہے اس نظر سے تو اسلم ہے
مگر برا نضج اور تحلیل کے عاصی یعنے غیر مطیع ہے اسلیے کہ حرارت کی رسائی وہانتک کمتر ہے بہ نسبت جانب یسار کے جو معدن حرارت ہے کبھی ذات الجنب
مین امتلا و اخلاط نواحی سر اور سینہ کا مبتلا کرتا ہے خواہ امتلا بعض ان عروق کا جو سر سے اتر کے نواحی صدر مین پہونچی ہین ذات الجنب سلیے
سرد پانی کے پینے سے بھی پیدا ہوتا ہے جو احتقان مواد کرتے ہین اور برودت سے ہوائے سرد کی جو نا اندازہ اعتدال ہو اس سے بھی ذات الجنب
پیدا ہوتا ہے جسطرح حرارت شدیدہ سے اسکا حدوث ہوتا ہے خالص شراب کا پینا جو محرک اخلاط ہے اور انہین اخلاط مین ثوران اور جوش پیدا کرتی ہے
اس سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہے۔ ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کیطرف بہت کم ہے مگر ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کیطرف اکثر
ہوتا ہے اور بالنہمہ جب یہ انتقال ہوتا ہے اسوقت ضیق النفس مین کسیقدر خفت ہوتی ہے۔ ذات الجنب اکثر فصل خریف مین بوجہ کثرت مرار کے اور
جاڑے مین بوجہ کثرت برودت کے عارض ہوتا ہے خصوصاً بعد ربیع شتوی کے اور ربیع شتوی مین بھی کثرت اس مرض کی ہوتی ہے باد شمال کے
چلنے سے فضول کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور محتقن ہو کر ٹھہر جاتے ہین لہذا درد پہلو اور پسلیون کے زیادہ ہوتے ہین خصوصاً اگر باد شمالی بعد ہوائے
جنوبی کے چلے گرمیون مین اور ہوائے جنوبی چلنے کے زمانہ مین ذات الجنب مین کمی ہوتی ہے لیکن اگر صیف مین جنوبی ہوا چلے اور بارش
بھی ہو وہ زمانہ مستثنے ہے اس قلت سے آخر فصل خریف مین صفراوی مزاج والونکو ذات الجنب کا مرض زیادہ ہوتا ہے سوائے ان صورتونکے
جو اوپر مذکور ہوئی ہین اور جملہ اوقات مین ذات الجنب کم عارض ہوتا ہے اور جتنے اقسام کی اور ہوائین ہین خواہ شہر اور بستیان اور ریاح جنوبی ہین
ان سب مین ذات الجنب کی کمی رہتی ہے جن عورتون کے ایام حیض جاری ہین انھین بھی ذات الجنب کم عارض ہوتا ہے اسلیے کہ انکا مزاج مائل
برطوبت ہے اور مراریت انکے مزاج مین نہین ہے اگر حوامل کو یہ مرض لاحق ہو مہلک ہوگا۔ اسیطرح شیوخ کو بھی کمتر یہ مرض لاحق ہوتا ہے اور اگر
عارض ہو تو قاتل ہوتا ہے اسلیے کہ انکے قوی اور اعضا بوجہ ضعف کے نفث مادہ اور تنقیہ سے عاجز ہین۔ ذات الجنب کبھی ملتبس اور مشتبہ
ذات الکبد سے ہوتا ہے اسلیے کہ معالیق جسوقت بسبب ورم جگر کے انمین تمدد پیدا ہو ضرور یہ تمدد حجاب اور غشا تک پہونچے گا اسوقت حجاب
مین درد کا بھی کھٹکا ہوگا اور اسی درد سے نوبت ضیق نفس کی پہونچے گی لہذا واجب ہے کہ ان دونون مرض کا فرق اچھی طرح معلوم کر لیا جاے
اور شبہ التباس ذات الجنب کا سرسام سے ہوتا ہے۔ ذات الجنب کبھی مہلک بسبب اپنے اعراض کے عظیم ہونیکے ہوتا ہے اور کبھی اختناق اور
تنگی نفس کیوجہ سے اور کبھی ذات الریہ کیطرف منتقل ہونیسے یا سل کیطرف یا غشی کیطرف منتقل ہونیسے خواہ اور انتقال سے قاتل ہوتا ہے
جیسا کہ اطبانے بیان کیا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ذات الجنب کے ہمراہ اگر نفث الدم بھی ہو اسکی مثال ایسی ہے کہ جسطرح استسقا
کے ہمراہ حمی ہو کہ یہ دو مثال اجتماع ضدین کی ہین پہلی مثال یعنے اجتماع نفث الدم کا ہمراہ ذات الجنب کے اسمین مریض لحاظ نفث دم کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

محتاج استعمال ادویہ قابضہ اور حابسہ کا اور نظیر ذات الجنب کے محتاج تلطیف اور تلیینات کا ہے۔ اور دوسری مثال اجتماع حمی یا استسقا میں ہے۔ استسقا خواہاں دوائے مسخن اور مجفف کا یا مجفف معتدل کا ہے اور حمی محتاج دوائے مبرد اور مرطب کی ہے۔ اکثر اوقات ذات الجنب استعمال سے غذائے غلیظ او
غلظ خون کے شکل قلبطیہ یعنے ناطف کے پیدا ہوتا ہے اور وہ خون غلیظ بستہ ہو کر نواحی صدر اور جنب کیطرف دفع ہوتا ہے۔ علاج ایسی قسم کا تریق مادہ ہے
بذریعہ حمام کے اور حمام سے نکلنے کے ساتھ ہی سکنجبین کا بہت جلد استعمال کرے اور تمریخ یعنے روغن کی مالش کہ مالش جذب مادہ کرتی ہے اور کبھی
اس قسم کی ذات الجنب میں فقط فصد کرنے سے اور تدبیر دنسے استغنا ہو جاتی ہے **علامات** ذات الجنب خالص کی پانچ علامتیں ہیں (۱) تپ کا
لازم ہونا بسبب قرب اور مجاورت قلب کے (۲) پسلیوں کے نیچے درد چبھتا ہوا رہتا ہے اسلیے کہ جنب عضو غشائی ہے اور اکثر اس درد کا ظہور
سانس لینے کے وقت پر ہوتا ہے یوں کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا کبھی ہمراہ نخس کے تمدد بھی ہوتا ہے اور بیشتر تمدد میں زیادتی ہوتی ہے تمدد کے ہونے سے
یہ بات معلوم کرنی چاہیے کہ مادہ میں کثرت ہے اور نخس اور چبھن سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ میں قوت نفوذ اور لذع کی زیادتی ہے (۳) ضیق النفس بسبب
ضغطہ اور تنگی پیدا کرنے ورم کے اور صغر اور تواتر بھی اسی جہت سے پیدا ہوتا ہے (۴) نبض کا منشاری ہونا اور سبب اسکا اختلاف ہے جو ارتفاع اور انخفاض
اور سختی اور نرمی میں اجزائے نبض کے ہوتا ہے اور یہ اختلاف زیادہ تر اور نظام سے خارج تر زمانہ منتہی میں بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہے اور بسبب
کثرت مادہ کے (۵) کھانسی کا ہونا کبھی تو اول مرض میں خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے لیکن بعد کچھ کھانسنے میں برآمد ہوتا ہے اور کبھی ابتدا ہی سے نفث بھی
کھانسی کے ہمراہ برآمد ہوتا ہے اور یہ امر علامات محمودہ میں سے ہے اور نہایت عمدگی کی بات ہے کھانسی کا عارض ہونا بوجہ سے ہے کہ ریہ کو بوجہ
مجاورت اور قرب جنب اور اضلاع کے ایذا پہونچتی ہے اور مادہ کے ریہ میں نہونے سے سوکھی کھانسی بغرض دفع ایذائے مذکور کے اٹھتی ہے اور پھر ترشح
مادہ کا ریہ پر جب ہوتا ہے لہذا نفث پیدا ہوتا ہے پھر اگر اسی نفث کے ذریعہ سے کل مادہ متحلل ہو گیا تو جسقدر فراہم ہو چکا تھا وہ سب پاک ہو گیا
ذات الجنب خالص میں ضربان نہیں ہوتا اسلیے کہ عضو ماؤف یعنے عضلات اور حجاب کثرت شرائین کا عادم ہے پس شرائین کی کثرت ان میں نہونے سے
ضربان بھی نہیں ہوتا ہے اور چونکہ ذات الجنب بوجہ کھانسی کے اور نیز بسبب حمی اور ضیق النفس کے جو تمدد سے معالیق کے پیدا ہوتا ہے اور تمدد معالیق کا
اسلیے کہ الم اور ایذا اغشائے مستبطن کیطرف مندفع ہوتی ہے بہرحال ان تینوں وجوہ سے ذات الجنب کا التباس ذات الکبد سے ہوتا ہے لہذا دونوں میں
تفرقہ سمجھ لینا معالج اور طبیب پر واجب ہے اسیطرح ذات الجنب کا اشتباہ انھیں وجوہ سے اور نیز بوجہ نفث کے ذات الریہ سے ہوتا ہے لہذا اس
اشتباہ کا فرق سمجھنا بھی ضرور ہے فرق ذات الکبد اور ذات الجنب میں یہ ہے کہ نبض بیماران ذات الکبد کی موجی ہوتی ہے اور درد میں گرانی ہوتی
ہے اور چبھن نہیں ہوتی ہے اور رنگ چہرہ کا مائل بزردی مگر زردی خراب ناصاف ہوتی ہے اور کھانسی میں کچھ برآمد نہیں ہوتا بلکہ سرفہ ہائے یابسہ ہوتے
ہیں جو متواتر نہوں بلکہ دیر دیر میں اٹھیں اور بیشتر زبان میں سیاہی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں کہ خراب زردی تھی اور بول غلیظ استسقائی ہوتا ہے اور براز کا
رنگ کبدی ہوتا ہے اور ثقل اور گرانی جانب یمین میں ایسی ہوتی ہے جو حس لمس سے محسوس نہیں ہوتی کہ چھونے سے درد اٹھے اور اکثر ذات الکبد میں
اسہال ایسا ہوتا ہے کہ براز کا رنگ مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ہوتا ہے اور یہ امر بوجہ ضعف قوت کے ہوتا ہے اور اگر ورم حدبہ جگر میں ہو بذریعہ
لمس کے محسوس ہوگا اور اگر ورم مقعر اور اندرونی رخ میں جگر کے ہو اسکا حال نفس مستقصی یعنے بہت بڑی سانس لینے سے (اگر کوئی شے معلق محسوس ہو)
کھل جاتا ہے ضیق النفس ذات الکبد میں ہمیشہ یکساں اور متشابہ رہتی ہے جملہ اوقات میں اور زیادہ شدت اسمیں زمانہ منتہی وغیرہ میں نہیں ہوتی۔
اور ذات الجنب کے مریض کی کھانسی میں نفث ہوتا ہے **مترجم** اوپر ابھی مذکور ہو چکا ہے کہ کبھی ابتدائے ذات الجنب میں بھی سوکھی کھانسی اٹھتی
ہے اور اب بیان ہوا کہ نفث ضرور ہوتا ہے ان دونوں بیانات میں کچھ مغالطہ یا تضاد نہیں ہے اسلیے کہ علامات خاصہ ذات الجنب کے بمقابلہ
ذات الکبد کے بیان ہو رہے ہیں یعنے جب ہمراہ کھانسی کے نفث ہوگا ضرور ذات الجنب ہوگا اور نفث کا ہمراہ کھانسی کے نہونا جسطرح کبھی
ابتدائے ذات الجنب میں ہوتا ہے وہ علامت خاص ذات الجنب کی نہیں بلکہ علامت کمی مادہ ذات الجنب کی ہے **متن** درد اور وجع ذات الجنب کا

ذات الجنب اور ذات الکبد میں امتیاز

ناخس اور باخلش ہوتا ہو اور اگر جانب قدام یعنے آگے کیطرف احساس بذریعہ لمس وغیرہ کے کرین ورم وغیرہ ظاہر ہوگا۔ رنگ اس مریض کا اچھا بلکہ بہت اچھا ضیق النفس کی شدت اور یہ شدت زیادتی پاتی جاتی ہو علی الاتصال تا اینکہ ہر ایک چھ گھنٹہ کے بعد اس زیادتی کا تفاوت خوب نبض پر بخوبی ظاہر ہوجاتا ہو ذات الریہ اور ذات الجنب مین فرق یہ ہو کہ ذات الریہ کی نبض موجی ہوتی ہو اور درد اس مین ثقل اور گرانی کے ساتھ ہوتا ہے اور ضیق النفس اشد اور سانس مین گرمی زیادہ و دیگر علامات خاصہ جو امراض کے بعد مین بیان ہونگے اور چونکہ ذات الجنب مین کبھی اعراض بد اور خراب سرسام کے بھی عارض ہوتے ہین مثل اختلاط ذہن اور ہذیان اور تواتر نفس اور خفقان اور غشی خواہ غشی سے خفیف اور کثرت اور اعراض جو قریب بغشی ہون اور صعوبت کرب کی اور شدت ضجر اور دشنگی ہونی پیاس زیادہ بجز کسی سمت کا تغیر مختلف الوان کیطرف حمی کی شدت اور تے مراری کا ہونا وغیرہ دیگر اعراض ردی اور زبون حالی کے ان سب کا سبب یہی ہو کہ صدر کو مشارکت اعضاے رئیسہ سے ہو اور قرب اور مجاورت بھی صدر کو انھین اعضا سے ہو پس جب اسطرح کا التباس کامل سرسام اور ذات الجنب مین ہوا واجب ہو کہ ان دونون مین بھی تفرقہ کامل دریافت ہوجاے منجملہ فرق کے جو درمیان برسام یعنے ذات الجنب بحال اعراض سرسامی کے اور درمیان سرسام کے ہو وہ یہ ہو کہ اختلاط ذہن سرسام مین پہلے عارض ہوتا ہو اسکے بعد اور اعراض کی شدت ہوتی ہو اور تنفس اسمین سلیم ہوتا ہو اور فساد نفس اسمین اختلاط ذہن کے بعد ہوتا ہو اور اختلاط ذہن کے ہمراہ اسکے اعراض خاص بھی مثل حمرت وجہ اور دونون آنکھونکی سرخی اور اوپر کیطرف کھچنا اور برسام مین اختلاط ذہن اور اعراض ردیہ مذکورہ کے بعد ہوتا ہو حتی کہ بیشتر قریب زمانہ موت کے بھی اختلاط ذہن نہین ہوتا ہو بلکہ عقل مریض برسام کی سلیم ہوتی ہو مگر ذات الجنب اور برسام مین پہلے تغیر نفس اور سوء تنفس پیدا ہوتا ہو اور اول مرض مین تمدد اور کھچاؤ مراق کا پیدا ہوتا ہو کہ اوپر کیطرف چڑھے کھچے جاتے ہوے معلوم ہوتے ہین جیسے کہ ورم پیدا ہونے کا تمدد ہو اور وجع ناخس بھی ہوتی ہو **ایضاً** دوسرا فرق یہ ہو کہ سرسام مین نبض عظیم مائل بہ تفاوت ہوتی ہو اور ذات الجنب مین نبض صغیر اور متواتر ہوتی ہو اور تواتر نبض کا بغرض تلافی اور تدارک ان امور کے ہوتا ہو جو صغیر ہونے سے پیدا ہوے ہین (۲) ذات الجنب جب شدید ہوا اعراض مذکورہ بھی ساتھ ہی اسکے شدید ہوتے ہین اور زبان مین خشکی اور خشونت آجاتی ہو اور جب اس سے بھی زیادہ ہوا سرخی چہرہ اور آنکھون مین نمایان ہوجاتی ہو اور شدید اور فساد نفس اور اختلاط ذہن اور عرق منقطع یعنے پسینا ٹھہر ٹھہر کر برآمد ہونا اور بیشتر اختلاف ردی یعنے براز بدبو اور خراب کی طرف منجر ہوتا ہو **علامات اصناف خالص وغیر خالص ذات الجنب کے** اگر ذات الجنب خالص نہو بلکہ غشاء مجلل یعنے اس جھلی مین جو اضلاع اور عضلات خارجہ کو ڈھانپے ہوے ہو اسمین ورم ہو اور جو علامات اسکے خاص ہین وہ سب موجود ہون اور درد اور آفت ایک حد مین ہو زیادہ نہو پس جو ورم غشاء خارجی مین ہو اسکا احساس لمس سے ہوگا اور بیشتر ورم غشاء خارجی کے ساتھ جلد ظاہری بھی متورم ہوجائیگی اسوقت جس ابھرے بھی احساس ہوگا اور بیشتر یہ ورم اسطرح شگافتہ ہوگا کہ اسکی آلایش بیرون جلد کیطرف آئیگی اور نفث مدہ وغیرہ کی کچھ ضرورت نہوگی یہ شگافتہ ہونا ورم کا کبھی بالطبع اور خود بخود ہوتا ہو اور کبھی بذریعہ صناعت اور دستکاری کے ورم مذکور شگافتہ کیا جاتا ہو اور جو ورم عضل خارجہ مین ہوگا اسمین ضربان بھی ہوگا پھر اگر احساس اس ورم کا بروقت استنشاق ہوا کے ہو یہ ورم عضل باسطہ مین ہوگا اور بروقت رد اور اخراج ہوا کے اگر احساس ورم کا ہو ورم عضل قابضہ مین ہوگا۔ یہ اوپر بیان ہوچکا کہ یہ دونون عضل موجود ہین طبقہ داخلی اور خارجی مین۔ وہانسے بھی قسم ذات الجنب غیر خالص کی محسوس ہوسکتی ہو ذات الجنب غیر خالص مین اسقدر وجع خالص یا ناخس اور ضیق النفس اور کھانسی اور صلابت اور منشاریہ نبض کی اور شدت حمی کی اور دیگر اعراض حمی کے نہین ہوتے جسقدر ذات الجنب خالص مین یہ شدائد ہوتے ہین۔ بیشتر اسمین نبض لین ہوتی ہو یعنے جسوقت ورم عضل مین ہو اور اکثر شدت حمی کی بسبب کسی اور مقام کے ورم کے ہوتی ہو جو مواضع مذکورہ اور ورم ذات الجنب سے علاوہ ہو یا کسی اور سبب سے تپ مین شدت ہوتی ہو جیسے نفث نزلہ کا ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہی پیدا ہو یہ ورم مذکور ذات الجنب جب ہی کہلاے گا جسوقت کہ وجع ناخس اور نبض منشاری یا دیگر علامات مذکورہ بالا موجود ہون۔ اکثر ذات الجنب غیر حقیقی مین درد نیچے چوڑی ہڈی شانہ کے ہوتا ہو یہ قسم ذات الجنب

HAKEEM SHOUKAT ALI

خالص کی ورم سے حجاب حاجز کے عارض ہو اسمین درد شراسیف تک ہوگا اور اختلاط عقل زیادہ اور اعراض مین شدت اور درد بھی شدید اور عسر نفس ہوگا اور شدت حمی کی اتنی زیادہ نہوگی جسقدر اور اقسام مین ذات الجنب کے ہوتی ہو بلکہ شدت حمی کی اتنی دیر تک نہوگی جبتک فضلہ یعنے مادہ زائدہ کہ عضل متعفن ہوجاے پھر اسوقت حمی مین شدت ہوگی اور زیادہ قوی ہوجائیگی اور اگر ورم غشاء مستبطن صدر مین ہو درد ترقوہ یعنے چنبر گردن تک ہوگا اور کمی بیشی درد کی اسیقدر مختلف ہوگی جسقدر اختلاف مماسہ اور لگنے مین اجزاے ترقوہ سے ہوگا اور جسقدر اختلاف نمودار اور ظاہر ہونے اجزا کا جس مین ہو اور ضربان اسمین ہرگز نہوگا۔ درد جو مائل شراسیف تک ہو کبھی بسبب ورم حجاب حاجز کے ہوتا ہو کبھی اور ان اعضاے عضلیہ کے ورم سے جو پسلیون مین ہین اور اسمین زیادہ اندیشہ اور خطرہ نہین ہو **علامات ردی اور سلیم** کی سلامت حال مریض اور قسم سلیم پر ذات الجنب کی دلیل ہو نفث کا بسہولت خارج ہونا اور بسرعت برآمد ہونا اور نضج یعنے پختہ ہونا کہ سپید اور لچکنا اور مستوی القوام ہوا اور نبض ایسی کہ اسمین منشاریت اور صلابت زیادہ نہو درد مین بھی کمی ہو اور دیگر اعراض بھی کمی کے ساتھ ہون اور نیند اچھی طرح آے سانس کی آمدورفت بھی اچھی ہو علاج جس قسم کا تحلیل خواہ انضاج وغیرہ سے کیا جاے اثر دوا کو قبول کرے مریض اس ایذا کا متحمل ہو جو اس مرض سے اسے پہونچی ہو سارے بدن مین حرارت نرمی کے ساتھ یکسان اور برابر ہو پیاس اور کرب مین بھی کمی ہو پسینا اور بول و براز حالت ستودہ پر ہو بول مین نضج کا ہونا علامت زیادہ خوبی کی اس مرض مین ہو جسطرح کہ خرابی کیفیت بول کی علامت رداوت کی ہو رداوت اور خرابی براز کی اور بدبو اور زیادہ زردی کا اسمین ہونا یہ بھی علامت ردی ہو نکسیر کا چلنا یہ بھی علامت عمدہ ہو اور ذات الجنب کو نافع ہو۔ ذات الجنب ردی اور خراب وہ ہو کہ اعراض اور دلائل اسکے قوی اور شدید ہون اور نفث کی آمد بند ہو یا بہت دیر دیر مین اگر آے بھی تو ناپختہ مثلاً سرخ رنگ یا تیرہ گون خواہ سیاہ اور اسکی لزوجت او عُسر و دشواری برآمد ہونے مین او خنق کے پیدا کرنے مین زیادتی ہوتی جاے یا اینکہ جملہ علامات جیدہ کے اضداد پیدا ہون جنھین ہم بیان کرچکے منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ بول عکر یعنے پیشاب مین ذرد زیادہ اور غیر مستوی مثل دردی شراب کے او قسم اسکی دموی ہو اسلیے کہ ذات الجنب دموی مین ایسا بول ورم زہاے دماغ مین التہاب پیدا ہونے پر دلالت کرتا ہو منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ حرارت شدید ہو اور خصوصاً اگر ہمراہ حرارت کے برد اطراف بھی ہو اور درد مائل بجانب پشت کے ہو کر پیچھے کیطرف ممتد اور دراز ہوتا چلا جاے اور جسوقت اس پہلو پر لیٹے جسکو مرض نے ماؤف کر رکھا ہو درد کی شدت ہو پھر جسوقت مریض ہذا پر خواہ مریض ذات الریہ پر اسہال طاری ہو یہ دلیل اس امر پر ہوگا کہ جگر ضعیف ہوگیا ہو اور یہ علامت ردی ہو اور حدوث اسہال کا اول مرض مین علامت جیدہ ہو بلکہ ایک امر نافع ہو اور جو اختلاف یعنے اسہال بعد زمانہ ابتدا کے عارض ہو اور ہمیشہ اسکی موجودگی مین عسر نفس اور کرب بدستور رہے اور زائل نہو ایسا اسہال اکثر تو چوتھے روز یا پہلے چوتھے روز کے قبل کرتا ہو شراسیف کے نیچے اختلاج کا پیدا ہونا ذات الجنب مین اکثر دلالت کرتا ہو کہ اختلاط عقل بسبب مشارکت حجاب کے جو دماغ سے ہے پیدا ہوگا اور یہ اختلاج یا اختلاط عقل حرکت سے مواد حجاب کی عارض ہوتا ہو اور حرکت اس مادہ کی ایسے امراض مین اکثر حرکت ساعدہ ہوتی ہو منجملہ علامات ردیہ کے یہ بھی ہو کہ وہ خراجات بحرانی (جن سے نجات پانے کا مرض ذات الجنب سے یقین تھا) اندر کیطرف بیٹھ جائین اور ابھی تپ مین سکون نہوا ہو اور نفس جید کا بھی ظہور نہوا ہو اسلیے کہ یہ اندر ہو جانا خراجات کا موت پر طبیعت کی دلیل ہو اسلیے کہ اسمین ضرور ہو کہ رجوع مادہ کا بطرف اندرون کے ہوگا (اور بموجب بیان بالا یہ نکس قاتل ہو) وہ علامات جیدہ اور خراب اور ردی علامات جو بعد نضج کے ہوتے ہین انکے بیان کرنے کے واسطے ایک باب جداگانہ تجویز کیا گیا ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ ذات الجنب مین اگر نفس نہو یا تو وہ قسم ذات الجنب کی نہایت ضعیف ہو اور قلیل مادہ سے پیدا ہوئی ہو یا وہ قسم خبیث ہو اور رداوت مادہ کی اسمین زیادہ از حد ہو (دلیل ان دونون دعوے کی بطور لف ونشر مرتب کے یہ ہی) کہ ضعیف اسوجہ سے ہو کہ مادہ مین کثرت معتدبہ نہین ہو کہ محتاج اخراج کی بذریعہ نفس کے ہو یا اسقدر راسخ اور غالب ہو کہ نفث کے ذریعہ سے اسکا اخراج ممکن نہین ہو پس ایسا مادہ خبیث ترین مواد ہوگا۔ بقراط نے کہا ہو کہ اکثر ذات الجنب مین نفث جید از

HAKEEM SHOUKAT ALI

آسانی دفع ہوتا ہو اور اسیطرح نفس کی بھی حالت عمدہ ہوتی ہو۔ مگر پھر اسی قسم مین ذات الجنب کے اور علامات ردی ایسے ہوتے ہین جو قاتل ہین مثلاً ایک صنف ایسی ہوتی ہو کہ درد اسمین مائل بطرف خلف کے ہوتا ہو۔ اور پشت مریض کی یہ حالت ہوتی ہو جسطرح صدمہ ضربہ کا اسے پہونچا ہو اور بول دموی اور قیحی ہوتا ہو ایسا مریض کمتر رستگاری اور نجات مرض سے پاتا ہو بلکہ درمیان روز پنجم او ہفتم کے مرجاتا ہو اور کمتر یہ مرض بحران روز چہاردہم کو پہونچتا ہو۔ اور اگر ساتوان روز گذر جاے اور موت واقع نہو نجات مرض سے اکثر ہوجاتی ہو اور اکثر ایسے مریض کے دونون شانو کے درمیان اسمین حمرہ ظاہر ہوتا ہو اور دونون شانہ اسکے خوب گرم ہوجاتے ہین اور بیٹھنے پر اسکو قدرت نہین ہوتی ہو پھر اگر شکم بھی اسکا گرم ہوجاے اور براز صفر خارج ہو مرجاے گا مگر اینکہ ساتوان روز گذر جاے اور بچ جاے اسی قسم مین اگر نفث رنگ برنگ کا پیدا ہو بعد ازان درد کی شدت ہو تیسرے روز مرجاے گا اور اگر تیسرے روز بچ جاے صحیح اور تندرست ہوجاے گا۔ ایک اور قسم ذات الجنب کی ایسی ہو کہ اسمین ضربان ایسا محسوس ہوتا ہو کہ ترقوہ سے تا بہ ساق قدم وہ ضربان ممتد ہوتا ہو اور تھوک اسمین صاف اور بے آمیزش کسی شے کے آتا ہو اور بول بھی نقی اور صاف ہوتا ہو اسی قسم بھی قاتل ہو اسلیے کہ مادہ بطرف سر کے مائل ہوتا ہو اگر ساتوان روز گذر جاے پھر نجات ہوجاتی ہو۔ **علامات اوقات اربعہ ذات الجنب** کے جبتک نفث برآمد نہو یا برآمد ہو مگر رقیق یا تھوڑا سا غلیظ برآمد ہو خواہ ایسا ہو جسکو بزاق کہتے ہین بنا براس معنی خاص کے جو بزاق کی نسبت ہم بیان کرینگے یہ زمانہ ابتدا کا ہو۔ اور جسوقت سے نفس کی آمد زیادہ شروع ہو اور دیگر اعراض مین بھی زیادتی پیدا ہو اور نفث کا قوام رقت سے نکلکر غلظ کیطرف بڑھے اور سہولت اسکے خروج مین آتی جاے اور رنگ کی سرخی اصلی اگر ہو مائل بزردی مناسب اسی سرخی کے پیدا ہو یہ زمانہ ازدیاد کا ہو **مترجم** زردی مناسب سرخی کے وہی ہو جو بتدریج پیدا ہو علم طبعیات مین ثابت ہوا ہو کہ سرخی حرارت زائد سے پیدا ہوتی ہو اور کمی حرارت سے زردی پس نفث مین جس درجہ کی سرخی تھی اسکا زوال اگر تدریجی ہوتا ہو تو علامات محمودہ سے ہو ورنہ فوراً اور دفعۃً سرخی زائد سے او تیرگی زردی خفیف کیطرف آنے سے دلالت اس امر پر ہوگی کہ برودت بیش از حد نے خارج سے یا موت نے حرارت غریزی سے اسکو پیدا کیا ہو طبقات الوان حمرت اور صفرت کا بیان فن کلیات مقام بول مین مفصلاً مذکور ہوچکا ہو وہان اسے دیکھنا چاہیے اور یہ قید کہ سرخی اصلی اگر نفث مین ہو اسواسطے لگانی ضرور تھی کہ جس نفث مین بالکل سرخی نہو اور دفعۃً اسمین زردی پیدا ہوجاے اولاً تو علامات ردی سے ہو دوم اسی زمانہ ازدیاد مین شامل کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے **متن** پھر اگر بیمار نفث نضیج اور پختہ آسانی تھوکنے لگے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہو (علامات نضیج مین) اور معہذا مقدار بھی نفث کی زیادہ ہو اور درد بھی خفیف ہو یا زمانہ منتہی کا اور پورا ہونے نضیج کا وہی زمانہ ہو پھر جسوقت کہ نفث مین کمی ہو اور قوام ویسا ہی بنا رہے اور سہولت اسیقدر باقی رہے اور درد بھی نہو اور اعراض مین بھی کمی ہو یہ زمانہ انحطاط کا ہو پھر جب نفث کی آمد بند ہوجاے اور اسکے ساتھ اعراض دیگر بھی زائل ہوچکے ہون اور یقیناً کوئی عرض اعراض مذکورہ سے نہ باقی ہو یہ زمانہ انتہاے انحطاط کا ہو **علامات اصناف** ذات الجنب کے بحسب اسباب کے جن چیزون سے استدلال سبب فاعلی پر ذات الجنب کے کیا جاے وہ نفث ہو بنظر اون کے اگر بسیط اللون ہو یا مختلط اللون ہو اور موضع درد سے اور تپ سے اور شدت اور نوبہ سے تپ کے بھی استدلال کیا جاتا ہو پس اگر نفث کا رنگ مائل بہ حمرت ہو مادہ دموی سے اس مرض کی پیدائش ہو اور اگر زردی رنگ مین نفث کے ہو مادہ صفراوی ہو اور اگر رنگ نفث کا اشقر ہو دموی اور صفراوی سے مرکب ہو اگر رنگ مین نفث کے بیاض ہو اور یہ سپیدی نضیج سے پیدا نہوئی ہو مادہ بلغمی ہے اور اگر مائل بہ سواد اور کمودت از خود ہو اور کسی شے صابغ اور رنگ دہندہ کیوجہ سے یہ رنگ نہ پیدا ہوا ہو جیسے دخان وغیرہ مادہ سوداوی ہوگا **ایضاً** درد قسم بلغمی اور سوداوی مین اکثر اوقات منتقل اور مائل بنرمی ہوتا ہو اور دموی اور صفراوی مین متصعد اور ملتہب ہوتا ہے **ایضاً** اگر تپ شدید ہو مواد حارہ سے ہو اور اگر زیادہ شدت تپ مین نہو مواد باردہ سے ہوگا اور اکثر نوائب حمی سے بھی دلالت کامل مادہ مرض پر ہوتی ہو **علامات انتقال** اگر مریض ذات الجنب سے نفث محمود اور سریع برآمد نہو اور چودہ روز کے اندر نفث مین استفا یعنے صفائی مادہ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

حاصل نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم اب جمع ہونے مادہ پر مشتمل ہوا ہو اور شروع یعنے ابتدائے جمع مین اسکے قصد پر شدت وجع کی اور تنگی نفس اور صغیر ہونا اسکا اور تضاعف نفس کا بروقت بسط کے مگر صغر کے ہمراہ اور شدت حمی کی اور خشونت زبان خاصکر اور سرفہ خشک بوجہ لزوجت مادہ کے اور تکاثف خلل اور مسامات حجاب کا اور ضعف قوت یہ سب امور دلیل ہین اور انکے ساتھ سقوط اشتہا اور اختلاط عقل اور بیداری اور گرانی منبع مادہ مین ہوتی۔ پھر جب ورم مجتمع ہوجاے اور یہ اجتماع تمام ہو تپ مین سکون پیدا ہوگا اور درد بھی ٹھہر جاے گا اور گرانی مذکور بڑھ جاسیگی اور جب ورم شگافتہ ہوگا اور نوبے گا لرزہ مختلف طور پر اور نبض کا عریض ہونا اور مختلف ہونا عارض گا اور سقوط قوت اور لاغری جسم کی پیدا ہوگی۔ اور اکثر بسبب لذع مادہ یعنے مدہ مذکورہ کے جو اعضاے قریبہ کو کرتا ہو اور بسبب لذع ورم کے تپ شدید عارض ہوگی۔ ورم کے شگافتہ ہونے سے اگر چالیس روز تک مدہ سے پاک نہو سل کیطرف منتقل ہوگا شگافتہ ہونا ورم متقیح کا اکثر ساتوین روز سے گیارھوین روز تک واقع ہوتا ہے اور اکثر یہ ہو کہ ساتوین روز سے اکیسوین روز تک اور چالیسوین روز اور ساٹھ دن تک جسقدر عوارض جمع کے شدید ہونگے اسیقدر انفجار جلد تر ہوگا اور جسقدر عوارض مین نرمی ہوگی اسیقدر شگافتہ ہونے مین تاخیر ہوگی خصوصاً حمی کی تیزی اور نرمی ان سب عوارض مین زیادہ تر ملحوظ ہے جسوقت علامات ہائلہ خوف دہندہ عارض ہون اور پہلے دلائل محمودہ نفث وغیرہ مین تھے ان علامات ہائلہ سے اب کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ اب ان علامات مخوفہ کا عارض ہونا بسبب جمع مادہ کے ہو کوئی اور بات خطرہ اور اندیشہ کی نہین ہو جس قسم مین ذات الجنب کے درد مین سکون نہ پیدا ہو باوجود آنے نفث کے اور ہوجانے فصد کے اور اسہال طبعی اور صناعی خواہ استعمال ادویہ مشروبہ اور ضمادات وغیرہ کے اس قسم کو زمانہ تقیح یعنے ریم ناک ہونے کے یا قبل تقیح کے قابل ہونے کے امید کرنی چاہیے جیسے دلائل اسوقت موجود ہون جو ذیل مین بیان ہوتے ہین اگر نبض کا تمدد زیادہ ہوتا جاے اور خصوصاً جسوقت اسکا تواتر زیادہ ہو پس یہ علامت اسکی ہو بشرطیکہ قوت بھی قوی ہو ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کیطرف ہو اور تقیح بھی ہو اور مریض سل مین پڑ گیا ہو اور مجملاً یہ ہو کہ اگر اسوقت دلائل قوت اور سلامت حال کے موجود ہون اور پھر سکون درد مین نفث اور اسہال اور فصد اور تکمید سے نہو وہ ورم مائل تقیح کیطرف ہوگا۔ اور اگر دلائل سلامت کے نہون ثبات قوت اور بقاے شہوت وغیرہ سے اور درد مین بھی باینہمہ تدبیرات کمی نہو یہ علامت منذر اسکی ہو کہ ورم قاتل ہو اور منذر اسکی ہو کہ پہلے غشی واقع ہوگی علاوہ یہ ہو کہ اشتہا کا سقوط تو اکثر بروقت انفجار کے ہوجاتا ہو اور دونون رخسارون پر سرخی آجاتی ہو بسبب اسکے کہ انکی طرف صعود بخارات کا زیادہ ہوتا ہو اور انگلیان بھی اسی سبب سے گرم ہوجاتی ہین جب یہ ورم فضاے سینہ کیطرف شگافتہ ہوتا ہو پہلے تو وہم اور دھوکا خفت کا ہوتا ہو اور چند روز تک ایسی ہی خفت موہومہ رہتی ہو اور اسکے بعد انجام مین حال مریض کا ابتر اور خراب ہوجاتا ہو جسوقت ورم شگافتہ ہوتا ہو نبض ویسی ہی جیسی کہ ہم نے اوپر لکھی ہو نظر آتی ہو کہ ضعیف اور مستعرض اور بطی اور متفاوت ہوجاتی ہو اسلیے کہ قوت کا انحلال ہوتا ہو بسبب استفراغ کے اور انطفاء حرارت غریزیہ کا ہوتا ہو اور بموجب بیان بالا انفس بھی پیدا ہوتا ہو کہ تابع اسکے تپ ہوتی ہو بسبب لذع اخلاط کے اگر مادہ ورم منفجر کا زیادہ ہو اور قوت ضعیف ہو اسوقت ہلاک مریض کا واقع ہوجاتا ہو۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اگر قوت ضعیف ہو اور تمدد مین شدت پیدا ہو اور تواتر بھی شدید ہو یہ امر منذر بغشی ہو اور اگر تواتر اس درجہ سے کم ہو اور جیسا تواتر کہ ذات الجنب مین ہونا چاہیے ویسا نہو پس وہ مشیر منذر بسبات اور تشنج کا ہوگا یا بطوء نضج پر دلیل ہوگا۔ سبات کا حدوث اسوجہ سے ہو کہ دماغ قبول ایسے ابخرہ کو کرتا ہو جو رطب ہین اور لامحالہ انہین زیادہ حدت نہین ہو ورنہ تواتر نبض کا زیادہ ہوتا اور قبول کرنا ابخرہ کا اسوقت مین ہمراہ ضعف دماغ کے ہو لہذا اعصاب مین ان ابخرہ کی دفع نہین کر سکتا ہو پس سبات عارض ہوتا ہو اور تشنج اسوجہ سے پیدا ہوتا ہو کہ دماغ قوی ہو پس ان ابخرون کو اعصاب مین دفع کرتا ہو اور یہ کیفیت بطوء نضج پر بسبب غلظت مادہ کے دلیل ہوتی ہو اور اس سبب سے کہ وہ مادہ منتقل نہین ہوتا اسلیے دماغ اور اعصاب قوی ہین جو قبول مادہ نہین کرتے اور مشیر یہ کیفیت منذر تشنج ہوتی ہو جسوقت کہ نفس مین تنگی بشدت ہو اور حمی زیادہ قوی نہو اگر مرض مین کسیقدر سکون پیدا ہو اور تخفیف نظر آئے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور نفس برآمد نہوتا ہو بلکہ سبب اسکا یہ ہوتا ہو کہ مادہ براہ بول اور براز کے دفع ہونے سے کم ہو گیا ہو اور اختلاف مرادی رقیق اسوقت ظاہر ہوگا یا بول غلیظ اور اگر ان دونو مین سے کچھ واقع نہو ضرور کوئی خراج پیدا ہوگا۔ اگر مراق اور شراسیف مین تمدد پیدا ہو اور حرارت اور ثقل بھی اسکے ہمراہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ خراج اربتین کے نزدیک پیدا ہوگا یا ساقین کے نزدیک مگر ساقین کیطرف خراج کا مائل ہونا سلامت حال مریض پر زیادہ دلیل ہو اور ایسے ہی وقت مین کہ میلان مادہ کا ساقین کے خراج پر ہو بقراط اجازت دیتا ہو کہ بذریعہ خربق کے اسہال پیدا کیا جائے پھر باوجود خفت اور سکون مرض کے اگر عسر نفس زائد (اس عسر نفس پر جو ذات الجنب کے مرض مین ہوتا ہو) پیدا ہو اور ضیق صدر اور درد سر اور ترقوہ مین گرانی اور پیشان اور ساعد مین بوجھ اور ثقل اور حرارت اوپر کی جانب تک معلوم ہو یہ علامات منذر بہ میلان مادہ جانب ہر دو گوش اور جانب سر کے ہین اور اگر ایسی ہی کیفیت رہی اور ان مقامات مین یعنی پس گوش خواہ سر مین نہ کسی قسم کا ورم اور نہ خراج پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ نفس جو ہر دماغ کیطرف رجوع کرتا ہو اور قتل کریگا **کلام جامع اوصاف نفث کا** جو ذات الجنب اور ذات الریہ اور ذات الصدر وغیرہ مین برآمد ہوتا ہو۔ نفث کا ظہور دوسرے خواہ تیسرے دن شروع ہوتا ہو۔ افضل اقسام نفث وہی ہو جو بسرعت اور سہولت بمقدار کثیر برآمد ہو اور نفث نضیج وہ ہو جو سپید اور چکنا اور مستوی الاجزا ہو کہ اسمین لزوجت اور چسپیدگی نہ ہو بلکہ معتدل القوام ہو یا وہ نفث عمدہ ہو جو اسی نضیج کے قریب اوصاف مین ہو کہ ثوران اخلاط مین اسکا برآمد ہونا سکون پیدا کرتا ہو اگرچہ مین ثوران ہو اور سہر یعنی بیخوابی خواہ اور اعراض ردی مین سکون پیدا کریگا۔ اور قریب ایسے نفث کے جودت مین وہ نفث ہو جو اوائل ایام مین سرخی یا زردی کیطرف مائل ہو اور اسکے بعد وہ نفث ہو جو زبدی ہو اور اسمین بعض اوصاف حمیدہ مذکورہ بالا بھی ہون سبب زبدی ہونے کا یہ ہو کہ اس خلط مین ایک شے رقیق ہوتی ہو کہ اسمین ہوا المجاتی ہو اور آمیزش ہوا کی شدت سے ہوتی ہو پھر اسپر بھی زبدی نفث چنداں جید نہین ہو بلکہ مائل بر داوت ہو اردا اور خراب ترین اقسام نفث کی یہ ہو کہ اول مین سرخ اور احمر خالص بے آمیزش بیاض کے یا زرد ہو اور اقسام ردی سے سپید اور لزج اور مستدیر ہو اور سب سے زیادہ تر ردی سیاہ ہو خصوصاً جو بدبو ہو۔ اصفر بہ نسبت اسود اور سیاہ کے بہتر ہو اور اس نفث غلیظ سے بہتر ہو جو مدحرج یعنی پھسلتا ہوا نکلے اور گول برآمد ہو۔ اسی گول اور مستدیر کی ایک قسم ایسی ہو جو نفث مہرے اچھی ہو اگرچہ خود یہ مستدیر اردا اور خراب تر ہو اور دلالت کرتا ہو غلظ مادہ پر اور استیلائے حرارت اس سے معلوم ہوتا ہو اور طول مرض پر اور انجام اسکا بطرف سل کے ہوتا ہو یا ذبول واقع ہوگا۔ سرخ نفث بہ نسبت زرد کے بہتر ہو اسلیے کہ خون طبعی اور بلغم معتدل یہ دونوں بہ نسبت صفرا کے نرم اور لین ہین اور انکا ورود اور انتقال اعضائے اندرونی پر چنداں موذی نہین اور صفرا اکال اور محرق ہوتا ہو سبز رنگ کا نفث جمود اور احتراق شدید پر دلالت کرتا ہو کسی نفث کی رداوت کو جو بنظر اور علامات ردیہ کے ہو آسانی اسکا خروج زائل نہین کر سکتا ہو یعنی فقط سہولت خروج سے بشرطیکہ اور اوصاف رداوت موجود ہون اس نفث کی رداوت کم نہین ہوتی جس نفث مین بوے بد آتی ہو وہ بھی ردی ہو۔ انتقالات جو ایسے نفثہائے ردیہ کے خراج وغیرہ کیطرف ہوتے ہین وہ بسبب کثرت مادہ کے ہوتے ہین نہ بسبب نضیج کے جو نفث کہ اسکے ہمراہ اذیت موجود رہے وہ بھی جید نہین ہو **عادات سے اطبا کی یہ ہو** کہ جو رطوبت سانج کہ اسمین کوئی شے غریب اور نضیج یافتہ آمیختہ نہو یا اسمین کسیقدر خون یا صفرا یا سودا کی آمیزش نہو ایسی رطوبت کا نام بزاق یعنی تھوک رکھتے ہین اور نفث اسے نہین کہتے۔ پس ایسی رطوبت جسکا نام بزاق ہو اگر ہمیشہ نکلتی رہے اور کسی شے کی اسمین آمیزش نہو اور نہ کوئی حالت دیگر اسے عارض ہو دلیل اسپر ہوگی کہ ایک خلط جو سبب اس مرض کی ہو ابھی نضیج پا رہی ہو اور بدیر نضیج ہوگی پس یہ امر دلیل طول مرض پر ہو اور اگر بے نضیج کے اسمین رداوت ہو ہلاک مریض پر دلیل ہوگی۔ خلاصہ بیانات سابقہ یہ ہوا کہ نفث کی دلالت اسکے رنگ سے بھی ہو اور قوام کی غلظت اور رقت سے بھی ہو اور شکل کے مستدیر ہونے اور مستدیر نہونے سے بھی اور مقدار کی قلت اور کثرت سے بھی ہو۔ نفث ملح اور شور بزا اکال

HAKEEM SHOUKAT ALI

پر دلالت کرتا ہو۔ نفث خلط غلیظ کا بلکہ قیح کا نفث بھی کبھی بسبب قروح ریہ کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک رطوبت یعنے زرد آب کے ہوتا ہو جو بدن سے ان لوگون کے کھنچکر نکلتی ہو جن کی عمر تیس برس سے پچاس برس تک متجاوز ہو چکی ہو اور ریاضت ان لوگون نے ترک کر دی ہو لہذا اعضا سینہ مین زرد آب فراہم ہوتا ہو اور بذریعہ نفث کے خارج ہوتا ہو ایسے ہی شخص غیر مرتاض کے نفث کی اگر یہی کیفیت رہی چالیس روز سے ساٹھ دن کے اندر مرض استسقا عارض ہو جائیگا لیکن ایسے نفث کا زیادہ اندیشہ نہین ہو **بحرانات کا بیان** ذات الجنب مین اگر بروز اول شے رقیق غیر نضیج بذریعہ نفث کے خارج ہو اسکا بحران گیارھوین روز ہوگا خواہ چودھوین روز۔ اور اگر چوتھے روز کے بعد بھی نفث نہو بعد ازان پانچوین سے آخر روز مین خواہ چھٹے روز نفث برآمد ہو اور اسمین کسیقدر نضیج بھی پایا جاے اسوقت بحران کے وقوع کا حکم متوسط ہو کہ بیس روز سے چوبیس روز کے اندر بحران واقع ہوگا اور اگر نفث مین نضیج نہو تو مرض مین طول ہوگا اور بحران چالیس روز سے ساٹھ روز تک مترقب ہو۔ مگر امید صحت کی قوی ہو خصوصا اگر اور علامات جیدہ بھی موجود ہون مثل قوت اور اشتہا اور سن قوی یعنے شباب کے لیکن اگر ساتوین روز تک نفث برآمد نہو خواہ تھوڑا سا جو برآمد ہوا وہ بھی غیر نضیج اور تمام کرہ وہ خلط ساذج یعنے بزاق کے مثل ہو پس اگر ایسی صورت مین قوت مین ضعف بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ موجود نضیج یافتہ نہوگا مگر زمانہ دراز کے بعد اور قبل ازانکہ اسمین نضیج پیدا ہو اسمین رداءت آجاے گی پس چودھوین روز سے زیادہ تجاوز نہ کریگا اور بیشتر روز چہاردہم سے پہلے ہلاکت مریض کی واقع ہوگی اسلیے کہ بحران تو اسکا چالیس روز اور ساٹھ روز کا ہو اور طبیعت ضعیف ہو کہ اتنی مدت تک سلیم رہنا اسکا متوقع نہین۔ اور اگر قوت قوی ہو اور شہوت آب و طعام کی معتدل اور محمود ہون اور نیند اور سانس کا حال مناسب طور پر نظر آے اور بول نضیج اور جید دفع ہو رہا ہو امید کرنی چاہیے کہ روز چہاردہم بخیریت گذریگا مگر بعد اسکے پھر موت واقع ہوگی اور یہ سب احکام اسی وقت صحیح ہین کہ مادہ صفراے حادے ہو یا خون صفراوی سے۔ المختصر اطول بحران ذات الجنب خفیف کا چودہ روز اور بیشتر بیس روز تک بھی پہونچ جاتا ہو۔ جالینوس نے کہا ہو ایسے مرض کا مادہ تیس دن تک بھی بذریعہ نفث پاک ہوا ہو اور تیسوان روز جب آیا ہو تو اس مرض نے بحران نام پایا ہو اور ہم بھی کہہ چکے ہین کہ نفث ساذج بزاقی طول مرض پر دلیل ہوتا ہو یعنے ہمکو بھی راے جالینوس سے اتفاق ہو کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہو کہ امید وقوع بحران کی ایک وقت معین پر تھی اور ایک دلیل دوسری ایسی عارض ہو گئی کہ اسکی وجہ سے اقرب اور نزدیک زمانہ متوقع سے بحران ہو گیا یعنے جلد تر واقع ہوا یا دوسری دلیل ایسی پیدا ہوئی کہ زمانہ مترقب اور متوقع کے بعد دیر مین بحران واقع ہوا۔ مثلاً اگر نفث اور احوال کو دلالت تھی کہ بروز چہاردہم بحران ہوگا اور ساتوین روز نفث اسود ظاہر ہوا خصوصا خراب دن مین یعنے آٹھوین روز پس یہ کیفیت دلالت کرتی ہو کہ بحران ردی چودھوین روز سے مقدم ہو اور اگر نفث اسود کے بعد کوئی ظاہری دلیل جید پیدا ہوئی جو نضیج محمود پر دلالت کرتی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ بحران ردی چودھوین روز سے متاخر ہوگا اور بحران جید مقدم اس سے ہوگا یعنے روز چہاردہم سے **ذات الریہ کا بیان** ذات الریہ ایک ورم گرم ریہ مین پیدا ہوتا ہو کبھی تو ابتداً اسکا حدوث ریہ مین ہوتا ہو اور کبھی حدوث اسکا تابع اُن نزلات کے ہوتا ہو جو ریہ پر گرتے ہین یا خوانیق جو منتقل ہو کر ریہ کیطرف پہونچتے ہین خواہ ذات الجنب کا انتقال ریہ کیطرف ہوتا ہو ایسے انتقالات ریہ ساتوین روز تک قتل کر ڈالتے ہین اگرچہ طبیعت قوی بھی ہو کہ نفث مادہ کر دے اسلیے کہ یہ اقسام ذات الریہ کے سل کیطرف منجر ہوتے ہین۔ ذات الریہ ہر خلط سے پیدا ہوتا ہو مگر اکثر خلط بلغم سے اسلیے کہ ریہ عضو سخیف اور متخلخل ہے کہ اسمین خلط رقیق محتبس ہوئی ہو جسطرح ذات الجنب اکثر مراری اور صفراوی ہوتا ہو برعکس اسی دلیل سے کہ عضو غشائی کثیف اور مستحکم ہو کہ اسمین کوئی خلط سواے خلط حاد اور لطیف یعنے صفراوی خلط کے نافذ ہوتی ہو۔ علاوہ یہ ہو کہ یہ ذات الریہ کبھی خون سے بھی حادث ہوتا ہے یعنے ورم فلغمونی سے۔ کبھی ذات الریہ جنس حمرہ سے بھی ہوتا ہو اور یہ قسم قتال اور اکثر مہلک ہو کہ حدت اسمین زیادہ ہوتی ہو اور قلب کے قریب ہے اور مشروبات ادویہ سے انتفاع اسمین نہین ہوتا اسیطرح ضمادی دواون سے نفع نہین ہوتا اسلیے کہ پلانے کی دوا ریہ مین جو پہونچتی ہو اتنی

HAKEEM SHOUKAT ALI

تبرید پر باقی نہیں رہی کہ مقابلہ اس حرارت کا کرے جو اس ورم میں ہو بوجہ کسر و انکسار کے جو ریہ میں پہونچنے سے پہلے معدہ وغیرہ میں اس دوائے مشروب کا ہو جاتا ہو اور ضماد سے بھی وہ تبرید جو مقابل حرارت مذکور کے ہو حاصل نہیں ہوتی۔ ذات الریہ کبھی بذریعہ تحلل کے زائل ہوتا ہو اور کبھی انجام کار میں تقیح پیدا ہوتا ہو اور کبھی صلابت میں آجاتی ہو اور اکثر خراجات کیطرف اسکا انتقال ہوتا ہو مثلاً خراج جلبین اور ارتبین کیطرف اور کبھی قرانیطس کیطرف منتقل ہوتا ہو اور یہ انتقال ردی ہو۔ اور کبھی ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کیطرف ہوتا ہو۔ اور یہ انتقال بہت کم پیدا ہوتا ہو اور کبھی ذات الریہ خدر کیطرف منجر ہوتا ہو جیسے کہ ذات الجنب میں مذکور ہو چکا اور یہ مرض یعنے ذات الریہ خدر کو اکثر اپنے زوال کے بعد چھوڑتا ہو اسلیے کہ اکثر بلغمی ہوتا ہو۔ رعاف کا نفع ذات الریہ میں اسقدر نہیں ہو جسقدر ذات الجنب میں ہو اسلیے کہ دونوں مادہ میں اختلاف ہو ذات الریہ تو اکثر بلغمی ہوتا ہو اور رعاف مادہ دموی سے اور دوسری دلیل کمی انتفاع رعاف کی یہ کہ جذب ریہ سے بعید ہو بہ نسبت جذب اس مادہ کے جو حجاب اور اغشیہ صدر سے ذات الجنب میں ہوتا ہو (پس مادہ بھی جذب قریب میں زیادہ کھچے گا اور نفع کم اور زیادہ ہونا بلحاظ کثرت اور قلت جذب کے ہو **علامات** ذات الریہ کے (۱) حمی حادہ بسبب قرب قلب کے اور حمی اسوجہ سے کہ ذات الریہ ورم حار ہے اشامین (۲) ضیق النفس شدید مثل مریض خناق کے کہ مریض سیدھا ہو تب کسیقدر سانس آتی ہو بسبب ورم کے اور اسوجہ سے کہ ورم نے مسالک اور راہونمیں سانس کے تنگی پیدا کی ہو (۳) حرارت نفس میں شدید ہوتی ہو (۴) ثقل اور گرانی زیادہ ہوتی ہو اسلیے کہ مادہ میں کثرت ہو ایسے عضو میں جو بذاتہ حساس نہیں ہو گر جو غشا اور جھلی اس عضو پر لپٹی ہو اسمیں حس ہو (۵) تمام سینہ میں تمدد اسی ورم کے سبب سے پیدا ہوتا ہو (۶) درد جو سینہ سے لیکر استخوان سینہ اور پشت تک ممتد ہوتا ہو اور کبھی اسی درد کا احساس بین الکتفین تک بھی ہوتا ہو (۷) کبھی ضربان زیر شانہ اور ترقوہ اور پستان کے محسوس ہوتا ہو یا تو متصل یہ ضربان موجود رہتا ہو یا بروقت کھانسنے کے چمک جاتا ہو (۸) مریض کو برداشت اور تحمل کسی بھل لیٹنے کی نہیں ہوتی سوائے اسکے کہ پشت کے بھل لیٹے اور کروٹ سے لیٹنے میں اختناق عارض ہوتا ہو (۹) زبان اس مریض کی پہلے سرخ ہو جاتی ہو بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہو اور ایک کیفیت اسکی زبان میں یہ بھی پیدا ہوتی ہو کہ اگر ہاتھ سے اسے مس کریں ہاتھ چپکا جاتا ہو اور ساتھ ہی اسکے غلظ اور گندگی بھی پائی جاتی ہو (۱۰) بیشتر تمدد میں اور امتلا میں ہمراہ زبان کے تمام چہرہ شریک ہوتا ہو (۱۱) دونوں رخسار نمیں سرخی اور انتفاخ پیدا ہوتا ہو بسبب اسکے کہ صعود بخارات ان اعضا میں ہوتا ہو اور یہ دونوں اعضا لحمی اور متخلخل ہیں اور مثل جبہہ کے جلدیت ان میں نہیں ہیں اور بیشتر یہ سرخی رخسار ونکی اسقدر شدید ہو جاتی ہو کہ اشتباہ مصبوغ یعنے کسی رنگ سے رنگ دینے کا رخسار ونپر ہوتا ہو (۱۲) کبھی بخارات کے چڑھنے سے ایسی کیفیت ہوتی ہو جیسے ایک آگ روشن ہو کر اوپر کو چڑھے (۱۳) نفخہ شدید اور نفس عالی اور سریع بسبب زیادتی حمی اور زیادتی آفت حمی کے پیدا ہوتا ہو (۱۴) آنکھونمیں تہیج اور حرکت میں آنکھونکی ثقل اور عروق چشم کی پری اور امتلا اور پلکونمیں بوجھ پیدا ہوتا ہو سبب اسکا بھی صعود بخارات ہو (۱۵) طبقہ قرنیہ میں مشابہ ورم کے زیادتی پیدا ہوتی ہو اور حدقہ چشم میں ایک کیفیت مشابہ چکناہٹ کے جسکو آنکھیں تھرانا بولتے ہیں پیدا ہوتی ہو اور معہذا وسومت اور چکنائی سی اسمیں ہوتی ہو (۱۶) رقبہ گندہ اور موٹا ہو جاتا ہو (۱۷) بیشتر بسبب کثرت بخارات کے جو رطب ہوتے ہیں سبات بھی پیدا ہو جاتا ہو جب کہ ورم حاد نہو (۱۸) کبھی ہمراہ اس مرض کے برد اطراف بھی ہوتا ہے یا مراد یہ ہو کہ ہمراہ سبات کے برد اطراف ہوتا ہو (۱۹) نبض اس مرض میں موجی اور لین ہوتی ہو۔ اسلیے کہ ورم عضو نرم یعنے ریہ میں ہو اور مادہ بلغمی بھی رطب ہو اور موجی نبض مختلف ضرور ہوتی ہو کہ انبساط واحد میں اسکا اختلاف ظاہر ہوتا ہو اور کبھی نبض منقطع بھی پیدا ہوتی ہو اور کبھی ذو قرعتین بھی ہو جاتی ہو اور یہ امر یعنے ذو قرعتین ہونا نبض کا انبساط واحد میں ہوتا ہو اور کبھی بسبب انبساطات کثیرہ کے کیفیت پیدا ہوتی ہو اور کبھی انبساطات کثیرہ میں ایک فترہ بھی پیدا ہوتا ہو۔ کبھی اس مرض میں نبض کی وہ قسم جو واقع فی الوسط کہلاتی ہو بھی پیدا ہوتی ہو۔ نبض اس مریض کی اکثر عظیم ہوتی ہو اسلیے کہ حاجت شدید ہو اور آلہ بسبب مادہ بلغمی کے نرم اور مطیع ہو ان اگر قوت بدرجانتہا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضعیف ہوجاے اسوقت عظیم نرہے گی۔ تو اثر نبض کی یہ کیفیت ہو کہ اسمین شدت اور کمی بحسب حمی کے ہوتی ہو اور بحسب حاجت اور بحسب کفایت قوت کے اس مقدار عظم کو خواہ بقدر عجز قوت کے عظم مطلوب سے **مترجم** مراد یہ ہو کہ تواتر قائم مقام عظم کے ہوتا ہو پس جسقدر طاقت احداث عظم پر قادر ہو تواتر کم ہوگا اور جسقدر طاقت مین ضعف ہو تواتر زیادہ ہوگا کہ قائم مقام عظم کے ہو **متن** بقراط نے لکھا ہو کہ جب ان بیماریون کے ثدیین اور پستانون کے قریب خراجات حادث ہون یا قریب ثدیین کے اور ان خراجات مین ریم پڑکے نواصیر پیدا ہون مرض ذات الریہ سے انکو نجات ہوجائیگی اور یہ حکم بقراط کا معلوم السبب ہو اسیطرح اگر خراجات ساق مین پیدا ہون یہ بھی علامت محمودہ اور عمدہ ہو۔ اگر ذات الریہ بہ ندرت ذات الجنب کیطرف منتقل ہو ضیق النفس مین کمی ہوجائیگی اور دخز یعنے خلش اور چبھن پیدا ہوگی۔ نفث بھی ان لوگون کا الوان مختلفہ پر ہوتا ہو جسطرح ذات الجنب مین بھی نفث کا یہی حال ہو اور اکثر نفث ذات الریہ مین بلغمی ہوتا ہو وہ قسم ذات الریہ کی جو از جنس حمرہ کے ہوتی ہو خواہ شبیہ حمرہ کی اسمین ضیق النفس اور ثقل محسوس سینہ مین کمتر ہوتا ہو لیکن التہاب اسمین زیادہ ہوتا ہو اور نہایت شدید ہوتا ہو علامات انتقال اس ورم کے تقیح کیطرف قریب قریب علامات ذات الجنب کے ہین اسی انتقال تقیح مین اور وہ مماثلت اور مشابہت اس امر مین ہو کہ تپ مین کمی نہین ہوتی اور نہ درد مین اور نہ دفع ہونا مادہ کا براہ نفث اور بول غلیظ اور ذی رسوب کے خواہ براہ براز کے بمقدار معتدبہ ہوتا ہو جب ایسے علامات کی موجودگی مین مریض کو سالم اور قوی دیکھا جاے معلوم ہوگا کہ ورم ذات الریہ متقیح ہوگا یا خراج کیطرف مادہ منتقل ہوگا خواہ وہ خراج اوپر کے اعضا مین پڑین یا اسفل کے مقامات مین حادث ہون جیسے علامات اسوقت پائے جائین جو ذات الجنب کے بیان مین بتصریح مذکور ہو چکے ہین۔ اور اگر ان علامات کے ہمراہ قوت اور سلامت حال مریض کی نہو تو ہلاکت واقع ہوگی جسوقت بصاق اور تھوک مریض کا حلو یعنے شیرین ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ ورم متقیح ہوگیا۔ اگر چالیس روز مین نقاے تام ہوجاے تو خیر ورنہ مرض مین طول ہوگا اور جب طول ہوگا زمانہ مین ذات الریہ کے دونون پاؤن مین تہیج پیدا ہوگا خصوصاً اطراف مین اور جب میلان مادہ کا مثانہ کیطرف ہو امید سلامت زیادہ کرنی چاہیے **ورم صلب ریہ کا** کبھی ریہ مین ورم صلب پیدا ہوتا ہو دلیل اسپر ضیق النفس کے ہمراہ یہ ہوتی ہو کہ ریہ کا حجم بڑھتا چلا جاتا ہو بحسب طوالت ایام کے اور گرانی اور نفث مین کمی بھی ہوتی ہو اور خشکی کی شدت اور کھانسی متواتر اٹھا کرتی ہے اور کبھی کھانسی مین بعض اوقات خفت بھی پیدا ہوتی ہو اور سینہ مین حرارت کم رہتی ہو **ورم رخو ریہ کا** کبھی ورم نرم ریہ مین پیدا ہوتا ہو اسپر دلیل ضیق نفس کے ہمراہ بزاق کثیر کا ہونا اور رطوبت کا سینہ مین بدون حرارت کثیر کے اور چہرہ کا سرخ نہ ہونا بلکہ رصاصی رنگت چہرہ کی ہونی **شبور جو ریہ مین پیدا ہون** کبھی ریہ مین شبور یعنے پھنسیان پیدا ہوتی ہین اسکی شناخت یہ ہو کہ ضیق نفس بسرعت اور تواتر ہوتا ہو اور گرانی محسوس ہوتی ہو اور سینہ مین حرارت اور التہاب بدون اس حمی کے ہوتا ہو جسکی حرارت تمام جسم مین عام ہو **اجتماع ماء کا ریہ مین** کبھی ایک قسم کی مائیت اور تری ریہ مین فراہم ہوجاتی ہو دلیل اسپر طیلہ یعنے وہ جھینی جو تپ کی آمد مین ہوتی ہو اور پھر حمی ندم کا پیدا ہونا اور اطراف کا ورم اور سوء تنفس اور نفث رقیق مائی اور یہ کہ حال اسکا مثل حال مستسقی کے ہوتا ہو **قصبہ ریہ کا ورم اور جراحت** جسوقت قصبہ ریہ مین ورم عارض ہوتا ہو علامت اسکی حمی ضعیف اور ضربان وسط مین ابط یعنے زیر بغل کے اور درد اسلیے کہ یہ عضو مثل ریہ کے عدیم الحس بذاتہ نہین ہو مگر یہ درد خفیف ہوتا ہو اور ان سب امور کے ہمراہ حکہ یعنے کھجلی بدن مین پیدا ہوتی ہو اور بحۃ الصوت بھی پیدا ہوتا ہو۔ پھر اگر یہ جراحت قصبہ ریہ کی متقرح ہوجاے اسکی بو اور نکہت سلیم ہوتی ہو اور نفث قلیل ہوتا ہو **قیح اور جمع مدہ کا بیان** تقیح کلام اطبا مین دو معنے پر بولا جاتا ہو اول معنے عام لغوی جنکا ہر مقام پر استعمال ہو جب ورم مجتمع ہو اور اسمین ریم پڑنے لگے دوسرے معنے تقیح کے (جو اصطلاح خاص اطبا کی ہو) کہ تقیح کا استعمال امراض صدر مین کرتے ہین اور مراد یہ ہوتی ہو کہ جو فضا اور خالی جگہ درمیان سینہ اور ریہ کے ہو اس قیح سے بھر گئی جو شگافتہ ہونے سے کسی ورم وغیرہ کے آیا ہو اور یہ امتلا یا دونون جانب مین اسی فضا کے ہو خواہ جانب واحد مین۔ اسباب اس امتلا کے یہ ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا نزلہ ہو جو ریزش مادہ کی دفعتہً کرتا ہو یا قروح ریہ کے ہین کہ انمین سے مدہ خواہ زرد آب ہو کہ اکثر بعد بیس روز کے یہ تقیح ہوتا ہو ابتدا ان بذریعہ نفث کے دفع ہو جاتا ہو یا یہ امتلا کسی ورم نواحی صدر کے انفجار اور شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتا ہو اور اکثر تقیح اسی کا نام ہو اور اس انفجار سے جو شے کہ فضاے مذکور مین جمع ہوتی ہو وہ یا تو مدہ نضیجہ ہوتی ہو خواہ ایک شے مثل دردی کے ہوتی ہو اس شے کے احوال چار طرح کے ہوتے ہین (۱) یا اسقدر کثیر ہو کہ اسکے اجتماع سے خنق واقع ہو اور دم گھٹ جاے اور مریض کو ہلاک کردے اس حالت کا ظہور اسطرح ہوتا ہو کہ نفس مین تنگی آتی جاتی ہو اور نفث بھی ہو رہا ہو بس یونہین ضیق بڑھتے بڑھتے موت واقع ہو جاتی ہو (۲) یا اس شے کے اجتماع سے . یہ مین عفونت آجاے بس مرض سل پیدا ہوگا (۳) یا بذریعہ نفث پے درپے کے جو بسہولت آتا ہو سارا مادہ فراہم شدہ پاک ہو جاے (۴) یا بذریعۂ عرق عظیم و شریان عظیم کے جو مثانہ تک ہو یہ مادہ براہ بول غلیظ کے دفع ہو جاے اور جب اسطرف دفع ہوگا پہلے اسکی نکاس وریدے جگر مین ہوگی اسکے بعد گردہ مین گذر کر مجاری قریبہ مین بول کے ہو کر دفع ہوگا. اور کبھی امعا کیطرف ہو کر براز دفع ہوگا اور یہ دونون اندفاع محمود اور ستودہ ہین ہم نے اوپر کے مباحث مین مدت انفجار کو بیان کر دیا ہو اور شناخت اسکی بحسب قوت مریض اور سن اور فصل اور مزاج کے ہوتی ہو مشائخ زمانہ تقیح مین بنسبت جوانون کے زیادہ ہلاک ہو جاتے ہین اسلیے کہ انکے قوی مین ضعف ہو اور جوان اگر بیمار ہون اوجاع اور درد کے صدمات سے زیادہ ہلاک ہوتے ہین بہ نسبت مشائخ کے اسلیے جوانون کی حس زیادہ ہو نضج مادہ مذکورہ کے علامات بیان انتقالات ذات الجنب کی فصل مین مذکور ہو چکے اسیطرح علامات انفجار کے بھی مذکور ہو چکے **علامات امتلاء فضاء صدر و تقیح** سے منجملہ ان ثقل اور گرانی سینہ کی اور خشک کھانسی جو بھر یعنے قسم خاص دمہ کے ہمراہ ہو اور درد کا ہونا. اور بیشتر تر کھانسی بھی ہوتی ہو اسوقت خیال مین یہ گذرتا ہو کہ نفث آنے سے خفت پیدا ہوگی نفس ان لوگون کے متواتر ہوتے ہین اسی وجہ سے بولنے اور کلام کرنے مین یہ لوگ جلدی کرتے ہین اور بروقت سانس لینے کا دار ہے یعنی اسقدر متحرک ہوتے ہین کہ انضمام پیدا ہوتا ہو اور تا زمانہ نقا اور صفائی سینہ کے مواد سے تپ نرم لازم رہتی ہو رہی شناخت اس امر کی کہ مادہ سینہ مین کسطرف ہو یہ بات اس طرح معلوم کرنی چاہیے کہ پہلے مریض ایک کروٹ لیٹے اور پھر دوسری کروٹ بدلے پس جسطرف ایک بوجھ اور ثقل مثل ضاغط یعنے تنگی پیدا کرنیوالا معلق معلوم اس جانب کے مقابل جانب مین مدہ کا مقام ہوگا **ایضاً** آواز سے مدہ کے اور خضخضہ جو بروقت ہلنے کے پیدا ہوتا ہو اس سے بھی شناخت ہوتی ہو بعض اطبا یہ تدبیر کرتے ہین کہ ایک پارچہ کتانی گیرو کو پیکر اور پانی مین گھول کر ڈبوتے ہین اور سینہ کے مختلف مقامات پر رکھتے ہین جہان وہ کپڑا سوکھ جاے اور رکھتے ہی اسکی نمی جاتی رہے اسی مقام مدہ جمع ہوگی. انفجار سلیم کی علامت یہ ہو کہ بعد شگافتہ ہونے کے تپ مین سکون پیدا ہو اور اشتہاے آب و طعام کھلجاے نفث اور نفس کی آمد مین سہولت پیدا ہو یا انفجار کے ہمراہ خراجات پہلو مین اور اطراف مین پہلو کے برآمد ہون اور بیشتر یہ خراجات بطور نواصیر کے ہو جاتے ہین یہ انفجار طبعی تھا اسیطرح انفجار صناعی کا حال ہو جو داغ لگانے اور قطع کرنے سے خواہ شگاف دینے سے کیا جاتا ہو اگر مدہ پاکیزہ یعنے خالص و سپید برآمد ہو یہ انفجار عمدہ ہو. انفجار ردی اور خراب کی علامت یہ ہو کہ علامات اختناق اور غشی کے ظاہر ہون یا نفث ردی اور خراب برآمد ہو یا سل پیدا ہو جاے اور جب داغ لگائین خواہ شگاف دین مدہ گرم اور بدبو برآمد ہو **علامات مفرقہ مدہ و بلغم** نفث کے ذریعہ سے جو رطوبت برآمد ہوتی ہو اسکا التباس بلغم سے دفع کرنیکی علامت یہ ہو کہ مدہ پانی مین ڈوب جاتا ہو اور آگ پر جلانے سے بدبو پیدا ہوتی ہو اور بلغم پانی پر تیرتا ہو ڈوبتا نہین اور آگ مین جلانے سے بوے بد نہین آتی علاوہ یہ ہو کہ مدہ کبھی سواے مرض سل کے اور امراض مین بھی بذریعہ نفث کے برآمد ہوتا ہو چنانچہ مباحث متقدمہ مین ہم نے بیان کیا ہو کبھی مریض متقیح مقدار کثیر مدہ کے تھوکتا ہو مین نے بچشم خود ایک مریض کو دیکھا جسنے ایک گھنٹہ مین قریب دو من صغیر کے (جو ہمارے ہندوستان کے حساب سے پختہ دس سیر ہوا) یا ڈیڑھ من یعنے ساڑھے سات سیر پختہ مدہ اسنے تھوکا تھا. اور جالینوس نے مشاہدہ کیا ہو کہ ایک مریض متقیح ہر روز قریب پچاس اوقیہ مدہ کے جو قریب نو قوطولی کے ہے تھوکا

اور ہمارے حساب سے پونے دو سیر ہوتا ہے) ابھی اوپر معلوم ہو چکا کہ مدہ اور دیگر رطوبات میں کیا فرق ہے کہ مدہ کا امتیاز بدبو سے ہوتا ہے جسوقت برآمد ہوتا ہے اور جسوقت اسے آگ پر ڈالیں اور پانی میں ڈوب جاتا ہے اور اوپر نہیں تیرتا ہے۔ انتقال قیح کا سل کیطرف اسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ میں کدورت اور تیرگی ہوتی ہے اور جبین اور گردن میں امتداد پیدا ہوتا ہے اور انگلیاں سب کی سب گرم ہو جاتی ہیں اور گرمی ایسی ہوتی ہے کہ کسی وقت انگلیاں سرد نہیں ہوتی ہیں حتی کہ جسکی عادت ایسی ہو کہ تپ میں برد اطراف اسے ہو جاتا ہو اسکی انگلیاں بھی ہر وقت گرم رہتی ہیں اور تپ کی زیادتی رات کو ہوتی ہے بسبب اسکے کہ غذا شب کو ہوتی ہے۔ ناخن کج ہو جاتے ہیں اسلیے کہ گوشت ناخنوں کے نیچے کا گل جاتا ہے اور آنکھوں میں چربی سی چھائی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور سپیدی اور زردی کیطرف مائل ہوتی ہے اور علامات بھی ہیں جنکو باب سل میں بیان کرینگے **قروح جلد ریہ اور ریہ کے** منجملہ انکے سل بھی ہے یہ قروح یا تو سینہ میں ہوں یا حجاب میں ہوں یا خاص ریہ میں ہوں قسم اخیر یعنے ریہ کے قروح کا نام سل ہے یا اینکہ یہ قروح قصبہ ریہ میں ہوں اور انکا بیان اوپر ہو چکا سب سے زیادہ اسلم قسم ان قروح کی وہی ہے جو سینہ میں قروح ہوں اور یہ بات اسوجہ سے ہے کہ سینہ کی رگیں چھوٹی ہیں اور اجزا سینہ کے اصلب اور سخت تر ہیں اسیوجہ سے شق اور شگاف قرحہ کا بڑا نہیں ہونے پاتا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ صدید سینہ کے عروق اور اجزا میں ٹھہرنے نہیں پاتا بلکہ فضائے صدر یعنے خالی جگہ میں ابکے بہ کر چلا آتا ہے اور ریہ کا حال ایسا نہیں ہے تیسری دلیل یہ ہے کہ حرکت سینہ کی قوی نہیں ہے جیسے کہ حرکت ریہ کی قوی ہوتی ہے بلکہ شاید سینہ اعضائے ساکنہ میں سے ہے چوتھی دلیل یہ ہے کہ سینہ عضو لحمی ہے اور عضو لحمی زیادہ تر قابل التحام کے ہے اکثر قروح سینہ کے (جو بسبب جراحات متعفنہ کے حادث ہوے ہوں) یہ بات پیدا کرتے ہیں کہ ہڈیوں تک کو فاسد کر دیتے ہیں اور ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ استخوان فاسد قطع کر ڈالا جاے تاکہ اسکے قریب کے اعضا صحیح اور سالم باقی رہ جائیں اور کبھی عفونت متعدی اس جھلی تک ہوتی ہے جو متصل سینہ کے ہے حجاب کے قروح میں جو قرحہ نافذ ہو یعنے وار پار ہو گیا ہو اس میں البتہ التیام نہیں ہو سکتا اور جو قرحہ نافذ نہو یا تو اجزاے عصبیہ میں ہوگا وہ بھی ملتحم نہو گا یا اجزا لحمیہ میں پڑے وہ البتہ ملتحم ہو سکتا ہے بشرطیکہ اسکا تدارک ابتدا میں اچھی طرح کیا جاے اور اسے بے علاج اور تدبیر کے نہ رہنے دیں کہ ورم آجاے لیکن اگر اس قرحہ میں بھی ورم آجاے خواہ کہنہ ہو جاے تو وہ بھی زائل نہو گا۔ قروح ریہ کے زائل ہونے اور نہ ہونے میں اطبا نے اختلاف کیا ہے ایک قوم کا یہ قول ہے کہ ہرگز قروح ریہ کے زائل نہیں ہوتے اسلیے کہ التحام محتاج ہے سکون عضو ماؤف کا اور ریہ کسی وقت ساکن نہیں ہوتا۔ جالینوس کی راے اس قوم سے مخالف ہے وہ ایسا خیال کرتا ہے کہ تنہا حرکت مانع التحام نہیں ہو سکتی اگر اسکے ہمراہ اور موانع بھی موجود نہوں اور دلیل دعوے پر جالینوس کے یہ ہے کہ حجاب بھی متحرک ہے مگر اسکے قروح مندمل ہو جاتے ہیں پھر جالینوس کی خاص راے بنسبت قروح ریہ کے یہ ہے کہ اگر قرحہ ریہ کا انحلال فرد سے پیدا ہوا ہو اور ورم اور تاکل سے کسی خلط اکال کے نہو بلکہ اور کسی علت یعنے مرض سے پیدا ہوا ہو بس جبتک کہ یہ قرحہ جراحت محضہ ہے اور ابھی متقیح نہوا ہو اور نہ اسمیں ورم آگیا ہو ایسا قرحہ ریہ کا البتہ التیام پذیر ہے اسیطرح وہ قرحہ ریہ کا جو ٹوٹ کر گرنے کے صدمہ وغیرہ سے پیدا ہوا ہو اور متقیح نہوا ہو وہ بھی التیام پذیر ہے اور جو قرحہ کسی تاکل یا ورم سے ریہ میں پڑے وہ البتہ علاج پذیر نہیں ہوتا اسلیے کہ قرحہ ریم ناک اور متقیح کا اچھا ہونا بدون تنقیہ اور قرحہ کی صفائی کے قیح سے اور پاک ہو جانے مدہ کے ممکن نہیں ہے اور تنقیہ مدہ کا سعال یعنے کھانسی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کھانسی قرحہ کی زخم کو وسیع کرتی ہے اور بڑھاتی ہے اور خرق یعنے شگاف کو زیادہ کرتی ہے اور جو غدغہ اور جنبش کھانسی کیوجہ سے ریہ کو پہنچتی ہے اس سے درد میں زیادتی ہوتی ہے اور درد جسقدر زیادہ ہوگا جذب مادہ عضو دردناک کیطرف زیادہ کریگا اور اگر ادویہ مجففہ کا استعمال کریں نفث رک جائیگا اور اگر ادویہ منفثہ (یعنے وہ ادویہ جنسے نفث کی آمد بڑھے) مستعمل ہوں اسی قرحہ ریہ میں رطوبت بڑھ جائیگی جو قروح کسی خلط اکال کی وجہ سے پیدا ہوے ہوں بالکل اچھے نہیں ہوتے مگر اینکہ انکی اصلاح کیجاے اور اصلاح بدون اتنی مدت کے نہیں ہو سکتی کہ اتنے زمانہ میں واجب ہے کہ یا تو قرحہ شگافتہ ہو جاے اور ناصور پڑ جاے اور وہ ناصور یقیناً ملتحم نہو گا اور یا اس مدت میں قرحہ شگافتہ ہو اور سڑ جاے حتی کہ کوئی جزو

HAKEEM SHOUKAT ALI

جرم ریہ کا نشر جاے جو قروح کہ بعد ورم ریہ کے حادث ہون انمین بھی یہی خرابیان پیدا ہوتی ہین اور صعوبت التحام پر حرکت دائمی ریہ کی معاون اور مددگار ہو **ایضاً** جو عروق کہ ریہ مین ہین وہ بڑی بڑی اور کشادہ اور سخت ہین یہ اوصاف عروق کے بھی (جو ضد اوصاف عروق صدر کے ہین) التحام زخم مین دشواری ڈالتے ہین **ایضاً** بعد مسافت جو درمیان مدخل دواے مشروب کے اور درمیان ریہ کے ہو اور ضعف قوت مین دوا کی اسی سبب سے دو چند ہو جاتا ہو یعنے جسوقت دواے مشروب کا استعمال ہو اور اسوقت تک کہ جرم ریہ تک پھیر پھار کر پہونچے اسکی قوت ضعیف ہو جاتی ہو اور حرارت پر باقی نہین رہتی پھر اثر کیا خاک کرے. یہ بھی ایک معاون عدم التیام کا ہو اور جو دوا بارد ہو وہ خود بلید ہو کہ نفوذ نہین کرتی. اور جو دوا زیادہ حار ہو اس سے تپ مین زیادتی ہوتی ہو جو قروح ریہ کو لازم ہو اور دواے مجفف اس تپ دق کو مضر ہو جو قروح ریہ کو لازم ہو اگر دواے مرطب کا استعمال کرین وہ خود مانع التحام ہو اسلیے کہ علاج جملہ قروح کا بذریعہ تجفیف کے ہوتا ہو خصوصاً ایسا قرحہ جیسا کہ ریہ کا ہو کہ اسمین اوپر کی جانب سے بھی رطوبات پہونچتے ہین اور نیچے سے بھی اسے رطوبت پہونچتی ہو کبھی یہ آکل علاج کو قبول کرتا ہو اگر زمانہ ابتدا مین کیا جاے اور مقام اس آکل کا وہ جھلی ہو جو قصبہ ریہ پر منڈھی ہوئی ہو اندر کیطرف اور جوہر لحمی مین ریہ کے اس آکل کا کچھ اثر نہین پہونچا ہو ایسا آکل قبول علاج بسرعت کرتا ہو اور جو آکل غضاریف مین پڑے وہ ہرگز قبول علاج نکریگا. سب سے زیادہ تر قابل علاج کے مرض سل مین لڑکے ہین اسلم قروح ریہ وہی ہو جو از قسم خشکریشہ کے ہو بشرطیکہ مزاج مریض یا نفس خلط مین کوئی سبب ایسا نہو جو قرحہ کو سوکھا کر قوبائیہ کردے. کبھی مسلول کا مرض ایک زمانہ دراز تک ممتد ہوتا ہو اسیطرح بعض جوان مریض اس مرض مین تا سن کہولت مبتلا رہتے ہین مین نے ایک زن مسلولہ کو دیکھا کہ اسی مرض مین (۲۳) برس مبتلا رہی خواہ اس سے بھی کچھ زیادہ صحاب قروح ریہ کو خریف مین زیادہ ضرر ہوتا ہو اگر کسی مریض کے مسلول ہونے کی تشخیص مین طبیب کو دشواری ہو آمد فصل خریف کا باعث ازالہ احتمال کی ہوگی یعنے فوراً مرض واضح ہو جائیگا **سل کا اطلاق ایک اور بیماری پر** بھی لفظ سل کا اطلاق ایک اور مرض پر کیا جاتا ہو کہ اسکے ہمراہ تپ نہین ہوتی مگر ریہ اپنے اخلاط غلیظ کو قبول کرتا ہے کہ انمین لزوجت بھی ہوتی ہو اور وہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہین جو ہمیشہ ریہ پر گرا کرتے ہین اور یہ مجاری ریہ مین تنگی پیدا کرتے ہین لہذا ایسے مریض گرفتار نفس ضیق اور سرفہ بے تاب کنندہ مین اسطرح گرفتار ہوتے ہین کہ انجام کار مین قوی انکی بے زور ہو جاتے ہین اور بدن انکے لاغری سے گھل جاتے ہین اور وہ لوگ درحقیقت ایسے بیمار ہین جسطرح دمہ والے پس اگر حرارت ان نزلات مین کم ہو واجب ہو کہ انکا علاج ربو کے علاج سے ملا کر کیا جاے یعنے دونون مرض کی رعایت ملحوظ رہے **اسباب قروح ریہ کے** وہ اسباب جن سے کہ ریہ مین قروح پیدا ہوتے ہین ازانجملہ نزلہ ہو جو لذاع اور اکال ہو اور عفونت پیدا کرتا ہو بسبب قرب اور مجاورت کے جو ریہ کو اسسے ہوتی ہو کہ جب تک منقطع نہو جاے بچنا ریہ کا دشوار ہوتا ہو (۲) یا کوئی اور مادہ ایسا ہی ہوتا ہو جو اسی نزلہ کی جنس سے ہو اور کسی اور عضو سے بہ بہ کر ریہ پر گرتا رہے (۳) یا پہلے ذات الریہ کا مرض لاحق ہوا ہو کہ اس سے ریہ مین قرحہ پڑ کر ریم پیدا ہوتی ہو (۴) یا ذات الجنب کا مادہ نضیج پاکر جب شگافتہ ہوا تو ریہ پر گرا (۵) یا کسی سبب نے اسباب نفث الدم کے (جو اوپر مذکور ہو چکے ہین) کسی رگ مین کشادگی پیدا کی یا کسی رگ کو قطع کر دیا خواہ رگ کو پھاڑ دیا (۶) خواہ کوئی اور سبب اندرونی مثل غلیان خون وغیرہ کے پیدا ہوا سواے اسکے اور اسباب جو اوپر بیان ہو چکے (۷) یا کوئی سبب خارجی مثل سقطہ اور ضربہ کے مورث مرض سل کا ہو (۸) کبھی اسباب سل مین عفونت اور اکال ایسا جو خاص جرم ریہ مین پیدا ہوا اور عفونت یا اکال کا پڑنا خاص ریہ کیوجہ سے ہوتا ہو جسطرح اور اعضا مین بھی عارض ہوتا ہو کبھی اس مرض مین کثرت خریف جنوبی مطیر مین ہوتی ہو جب بعد صیف شمالی کے واقع ہو **مستعدین سل کا بیان** جن لوگون کو استعداد آمادگی مرض سل مین پڑنے کی ہو اور یہ استعداد از روے ہیئت کے اور سحنہ اور سن اور بلد اور مزاج کے ہوتی ہو وہ لوگ وہی شخص ہین یعنے جنکے دو استخوان مثل بازو کے چپ و راست مہرہ ہاے پشت سے پیدا ہوے ہون اور سینہ انکا تنگ شانون پر گوشت بہت کم بلکہ بالکل ندارد خصوصاً پیچھے کیطرف اور آگے کیطرف انکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

شانہ جھکے ہوئے اور کھلے ہوئے گویا کہ ایک شخص کے دو بازو ہین اور گویا دونون کتف انکے منقطع اور کٹے ہوئے ہین پہونچے سے آگے کی جانب جدا اور پیچھے کی جدا ہو رہی ہو گردن ان لوگون کی دراز اور آگے کیطرف جھکی ہوئی اور حلق ان لوگون کے ظاہر اور کھلے ہوئے اور ابھرے ہوئے یہ لوگ چونکہ انکے سینہ مین اور سینہ کے قریب جو اعضا ہین مثل معدہ وغیرہ کے انمین ریاح کی کثرت ہوتی ہو اور نفخ بھی زیادہ ہوتا ہو کہ سینہ انکے چھوٹے ہین پھر اگر باوجود ان امور کے ضعف دماغ بھی ہو فضول کو زیادہ قبول کرینگے اور غذاؤنکا نضج بھی نہو گا بس اب شرائط وقوع مرض سل کے پورے تمام ہو چکے علی الخصوص ان سب خرابیونکے ہمراہ اخلاط بھی اگر انکے ابدان مین مراری ہون سحنہ جو قبول سل کا بسرعت کرتا ہے علاوہ تجنیج مذکور کے (جو تجنیج کی لفظ کے ساتھ بیان ہوا) وسحنہ یہ ہو کہ بال کم ہون اور سپیدی بالونکی مائل بشقرت ہو ایضاً ابدان صلب اور سخت جو قشف ہون وہ بھی قابلیت سل کی زیادہ رکھتے ہین اسلیے کہ ایسے ابدانمین شگافتہ ہونا رگونکا زیادہ عارض ہوتا ہو مزاج جو قابل سل کے ہو وہی مزاج ہو جو برد اور سرد زیادہ ہو سن جو قابل وقوع سل کے ہو اٹھارہ برس سے اکتیس برس تک۔ یہ قروح ریہ کے بلاد باردہ مین زیادہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ رگونکا پھٹ جانا ان بلاد مین زیادہ ہوتا ہو اور نفث الدم بھی کثرت سے ہوتا ہو فصل خریف کی ایسی ہو جسمین مرض سل کی کثرت ہوتی ہو **بیماران سل کو پرہیز ان امور سے لازم ہو** واجب ہو ان لوگون پر کہ جتنی غذائین حریف اور حاد ہین اُنسے پرہیز کرین اور جتنی چیزین کہ اعضا ہین سینہ کے تمدد پیدا کرتی ہین جیسے چیخنا اور چلانا اور دنگلی اور اچھل پھاند وغیرہ **علامات سل کے** یہ ہین کہ نفث مدہ کا انمین علامات مدہ پر ظاہر ہو جاوے پر مذکور ہو چکے ہین صورت اسکی رنگ اور تخیر یعنے بھین دار ہونے مین اور اسی قبیل اور علامات جو مدہ مین ہوتے ہین۔ اور حمی دقیہ کا لازم ہونا بسبب قرب اور جوار قلب کے محل مرض سے اور یہ تپ بروقت غذا کے اور شب کو شدت پاتی ہو جس طریقے سے حمی دقیہ مین اسی وقت شدت ہوتی ہو اسلیے کہ غذا سے ترطیب بدن کی ہوتی ہو اور منجملہ ان وجوہ کے جو باب دق مین لکھے جائینگے۔ علاوہ بریں ہمراہ دق کے اور حمیات بھی مرکب ہوتے ہین جو نوبہ سے آتے ہین جیسے ربع اور خمس اور بدترین حمیات حمی خمس ہو اسکے بعد شطر الغب اسکے بعد نائبہ جسوقت سل پیدا ہوتی ہو وہ دلائل بھی ظاہر ہوتے ہین جنکو باب آخر تقیح مین لکھا ہو اور عرق یعنے پسینا انکے جسم سے ہر وقت جاری رہتا ہو اسلیے کہ قوت انکی غذا کے ٹھہرانی اور اسمین تدبیر اور تصرف کرنے سے ضعیف ہوتی ہو اور حرارت مسامات کو کشادہ کر دیتی ہو اور پسینہ کے راہ سے فضول غذائی کو بہا یا کرتی ہو پھر اگر نفث مین خشکریشہ کی آمد ہوئی سل کے پیدا ہونے مین اب کسی طرح کا شبہہ باقی نہ رہا خصوصاً اگر اسباب مذکورہ سابقہ بھی موجود ہون جو سل کیطرف منادی ہوتے ہین (مثل ورم نواحی صدر وغیرہ کے) پھر جسوقت بدنمین ذبول شروع ہوا اور ناخن ٹیڑھے خم اور کج اور بال جھڑ جھڑ کے ساقط ہونے لگے اسلیے کہ غذا بالونکی پہونچنی معدوم ہو گئی ہو اور فضول بدنی مین فساد واقع ہوا ہو اب صحت قطعی حدوث مرض کی ہوئی ابتدا مین کمودت اور تیرگی رنگ کی پیدا ہوتی ہو (بسبب کثرت یبوست کے) مگر وہ رنگ سرخ ہو جاتا ہو بروقت صعود بخارات کے اور پیشانی اور گردن مین تمدد پیدا ہوتا ہو خصوصاً جسوقت مرض مستقر ہو اور ٹھہر جاوے۔ اطراف انکے پھول جاتے ہین خصوصاً آخر ایام مین اور ترہل اور ڈھیلا پن بھی اطراف مین آجاتا ہو بسبب فساد اخلاط اور موت قوت عزیزیہ کنارہ پر اجزاء بدن کے (کہ وہ معدن حرارت سے بہت دور ہین) اور یہ موت حرارت عزیزی کی بسبب رداوت روح کے ہوتی ہو جو لوگ بسبب کسی خلط اکال کے مرض سل مین مبتلا ہوے ہون انکا تھوک ذائقہ مین مثل آب دریاے شور کے ہوتا ہو کہ اسمین شوریت زیادہ ہو اور نبض انکی ثابت اور معتدل السرعت اور صغیر اور کبھی ایسی نبض کو میلان طرف دونون جانب کے ہوتا ہو حرارت اور برودت سے یا سرعت اور بطوء سے بعد ازان شکم مین قراقر پیدا ہوتا ہو اور شراسیف مین کھنچ اوپر کیطرف پیدا ہوتا ہو اور پیاس کی شدت پیدا ہوتی ہو اور اشتہاے طعام باطل ہو جاتی ہو اسلیے کہ قواے طبیعیہ مین ضعف پیدا ہوتا ہو اور آخرش پیٹ چلنے لگتا ہو یعنے دست آتے ہیں بسبب سقوط قوت کے اور بیشتر براہ نفث حلقہ اور جرم رگوں کے برآمد ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت قریب زمانہ موت کے پیدا ہوتی ہو نفث میں رگوں کے ٹکڑے اگر بڑے بڑے خارج ہوں تو ریہ سے ہونگے اور اگر چھوٹے چھوٹے برآمد ہوں قصبہ ریہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے اور اکثر مثل سنگریزون کے نفث مین خارج ہوتے ہین اور حلقہ کا نفث قصبہ ریہ سے بدون قرحہ عظیمہ کے نہین ہوسکتا آخر مین سل کے نفث
اور بیہ...اق غلیظ ہوجاتا ہو بعد اسکے رک جاتا ہو اور بند ہوجاتا ہو بسبب ضعف قوت کے پس بیشتر اختناق مین گرفتار ہوکر مرجاتے ہین اور بیشتر ایسا
نفث غلیظ اور خراب ابتدائے مرض سے آتا ہو اگر مرض سل کا جنس ردی سے ہو جسکی پیدائش مواد غلیظہ سے ہو جو ہضم نہین ہوتے جب نفث
کی آمد آخر مرض سل مین بند ہوجائے بیشتر چار دن سے زیادہ زندہ نہین رہ سکتے کبھی انقطاع نفث کا بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہو تو اسوقت
ضیق نفس انکو ایسا عارض ہوتا ہو جیسے کہ سانس کی آمد غیر محسوس ہوجائے اور اکثر کھانسی کی انمین ایسی شدت ہوتی ہو کہ نفث الدم پے درپے
کرنے لگتے ہین پھر اگر انکا نفث الدم ادویہ مانعہ برآمد خون سے بند کیا جائے فوراً ہلاک ہوجائین گے مگر جسیقدر نفث البتہ پیدا ہوتی ہو اور
اگر بحال خود انہین چھوڑ دیا جائے اور خون روکنے کی تدبیر نہ کیجائے متواتر کھانسی آیا کریگی منجملہ موت سریع کے اس مرض مین یہ ہو کہ اگر کسی
مسلول کے دونون شانون پر دو دانہ مثل دانہ باقلا کے پیدا ہون یہ مریض بعد بادن روز کے مرجائے گا **پانچوان مقالہ** اصول اور قواعد
علاج ان جملہ امراض کے جو مقالہ چہارم مین مذکور ہوئے علاج مشترک اورام نواحی صدر اور ریہ کا امور مشترکہ سے کرنا چاہیے یعنے فصد سے مگر
ابتدائے مرض مین فصد جانب مخالف کی لین بہت جلد تر نافع فصد صافن کی ہو جو طول مین محاذی اور مقابل ہو اسکے بعد باسلیق کی جو عرض
مین محاذی ہو اسکے بعد نافع ہو فصد اکحل کی جو عرض مین محاذی ہو اگر رگ اکحل اچھی طرح ظاہر نہو فصد قیفال ترک کرنی واجب نہین اگرچہ
نفع اسکا ان امراض مین کمتر اور بدیر ہوتا ہو پھر بعد چند روز کے فصد انہین رگون کی جانب موافق سے عرض مین لینی چاہیے کبھی خالی پچھنے
سینہ پر لگائے جاتے ہین اور کبھی بھرے ہوئے پچھنے بھی تاکہ جذب مادہ خارج کیطرف ہوجائے اور کمی مادہ مین ہوجائے خصوصاً اگر پہلے فصد
اکحل کی ہو جالینوس نے کہا ہو کہ حمی اگر شدید ہو تو مسہل سے حذر کرنا چاہیے اور فقط فصد پر اقتصار کرنا لازم ہو اسلیے کہ فصد کرنے مین کوئی خطرہ
نہین ہو یا اسکا خطرہ اسمین کم ہو اور مسہل دینے مین خطر عظیم ہو اسلیے کہ مسہل بیشتر مادہ مین تحریک پیدا کرتا ہو اور بیشتر افراط سے اسہال پیدا ہوتا ہو جب کہ
مخدرات ادویہ انکو تا امکان نہ دیجائین اسلیے کہ مخدرات مانع نضج اور نفث کی بسبب تغلیظ مادہ کے ہین غذا ماء الشعیر اور نخود آب اور طبیخ
برگ خبازی اور چولائی کا ساگ پانی جوش دیا ہوا اور ملوکیہ اور کدو اور آب باقلا اور کشمش بشرطیکہ حرارت مفرطہ نہو اور زبیب اور آخر مرض مین
خاصکر اور جو چیز قائم مقام ادویہ کے ہو پس سب ایسی چیزین جو خشونت کو دور کرین اور درجہ اولی مین تلیین کی قوت انمین ہو جیسے آب عناب
اور بنفشہ خشخاش اصل السوس مغز خیارین وغیرہ جیسے مغز تخم کدو اور مغز تخم تربوز اور تخم کاسنی اور سپستان اور اکثر لعاب بیدانہ اور صمغ عربی اور
کتیرا اور تخم خشخاش بھی اضافہ کیا جاتا ہو اور یہ سب ادویہ قبل شگافتہ ہونے ورم کے دیجاتی ہین افضل ادویہ جالیہ جو منقی ہون ماء العسل ہو اگر
تمام احشا مین ورم نہو اور اگر ورم کے ہونے پر اسکا استعمال کیا جائے واجب ہو کہ اسقدر پھیکا پانی ملا کردین کہ بالکل پانی سا ہوجائے اور جلاب
اور گنے کا رس اگر بہم پہونچے اس سے زیادہ تر موافق ہو اسکے بعد ماء الشعیر اسکے بعد کوئی شراب شیرین اور شراب حلو افضل مشروبات ہو ان امراض
کے بیمارون کے واسطے خصوصاً شراب بعض کہ زیادہ معین نفث پر ہو مگر ذات الریہ مین اسکا پینا درست نہین ہو اور اسیطرح ذات الجنب مین مگر بعد
نضج کے علاوہ یہ ہو کہ ان اشیا مین تعطیش اور سخان بھی ہو کہ پیاس کی بھڑک بسبب گرمی کے اٹھاتی ہین اور کبھی ان دونون مضرت کا تدارک بھی
کردیا جاتا ہو جس شخص کا جگر اور طحال علیل ہو اسے شراب پلانی نچاہیے بعد شراب حلو کے فوائد مین خمرمائی ہو کہ معدہ کو قوی کرتی ہو اور پانی سے
زیادہ اسکو قوت دیتی ہو اور اسی خمرمائی مین تقطیع اور تلطیف بھی ہو سکنجبین جو شہد خواہ شکر سے بنائی جائے اور تھوڑا سا سرکہ اسمین داخل ہو جب
اس سکنجبین کو پانی مین گھولکر استعمال کیا جائے فوائد عدیدہ پر شامل ہو تلطیف حرارت اور تنقیہ مادہ سب کچھ اسی سے ہوجاتا ہو پھر اگر ترشی سرکہ کی کچھ
زیادہ ہوگی یا بوجہ تقطیع کے نفث بکثرت ہوگا یا تبرید زیادہ پیدا ہوگی یا لزوجت بڑھے گی کہ وبال جان ہوگا تا اینکہ جسیقدر تقطیع کرتی بھی ہے بیشتر
محتاج اسکے اخراج مین قوت قوی کی ہوگی پھر اگر ترشی کا استعمال ایسا ہی ضرور ہو واجب ہو کہ نیم گرم اور آب گرم ملاکر اسی سکنجبین جا... کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

تھوڑی سی پلائیں اور ترشی میں جو معتدل ترشی ہو آئیں اس ضرر سے خوف نہیں ہے اور جو ضرر شیرینی کا ہو وہ بھی اور پیاس زیادہ کرنے کا ضرر اور
مرہ صفرا کا ثوران میں لانا اور تولید مرہ صفرا کی وہ سب اس ذریعہ سے دفع ہو جاتے ہیں۔ ماء العسل ترطیب میں زیادہ نافع ہے اور ماء الشعیر تقویت
زیادہ کرتا ہے اور وقت حاجت تعدیل طبیعت کی راہ سے تراشہ ترنج کے ہمراہ روغن بادام کی ہوتی ہے کبھی پانی بھی انکو پلایا جاتا ہے جائز ہیں
وآب گرم اور ماء السکر اور ماء العسل رقیق اور گرم یہ ہیں وہ پانی جو سردی اور گرمی میں درجہ اعتدال پر ہو اور سرد پانی ان لوگوں کو کبھی نہ دینا چاہئے
اور اگر پیاس کی شدت ہو تھوڑا سا پانی جسمیں جلاب و سکنجبین بلا آمیزش ہو اور سرد کیجائیں کسی مبرد بالفعل سے مثلاً برف وغیرہ سے جھلا ہوا
پانی اسکا پلانا مناسب ہے اسلیے کہ سکنجبین بسرعت نفوذ کرتی ہے اور سرد پانی کی مضرت کو دفع کرتی ہے اور انحطاط کے زمانہ میں انکو سفنتقیح پلانی
چاہیے۔ جو مرض ان امراض میں سے اوقات مختلفہ میں تدابیر مختلفہ کا محتاج ہے مثلاً بروقت جمع ورم کے اور بروقت انضاج کے اور بروقت تفجیر
اور شگافتہ ہونے کے خواہ اسکے بعد پس ہم اسکے بیان کے واسطے ایک باب جداگانہ تحریر کرتے ہیں **باب علاج ذات الجنب کا**
واجب ہے کہ جو مادہ متوجہ ورم ڈھلنے پر ہو اسکو روکیں اور اس جانب سے اسکی توجہ کو بذریعہ فصد اور استفراغ کے پھیر دیں خواہ اسے بجانب مخالف
جذب کریں اور ان تدابیر کو اس باب سے پہلے جو ہم نے بیان کیا ہے ملاحظہ کریں اور بہت سے تدبیر کو ہم پھر دوبارہ بیان کرینگے۔ اب ہم کہتے ہیں
کہ ذات الجنب کا علاج اگر خون غالب ہو فصد اسی طریقہ سے کریں جو اوپر مذکور ہو چکا اور اسقدر خون نکالیں کہ رنگت بدل جائے مثلاً اگر
سیاہی خون میں ہو سرخی آجائے یہ تغیر لون دلالت کرتا ہے کہ خون جو موذی تھا وہ نکل گیا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زیادہ تر سیاہ خون بدن میں
اسی مقام کا ہوتا ہے جو ورم ذات الجنب کے قریب ہو علاوہ بریں مراعات قوت کی اخراج میں خون کے پر ضرور ہے پس اگر ضعف قوت میں
اسقدر خون لینے کی رخصت نہیں دیتا ہے۔ اور اگر سوائے خون کے کوئی اور خلط ہو اسکا استفراغ کرنا چاہیے مگر نہ ایسے اجزاء سے جنمیں قبض بھی ہو جیسے
ہلیلہ بلکہ ایسے ادویہ سے جنمیں ہمراہ اسہال کے تلیین بھی ہو جیسے وہ مرکبات جو بنفشہ اور ترنجبین اور شیرخشت اور سکر الحجاز سے مرکب ہوں اور
رات کے وقت مسہل دیا جائے اور ایک قوم جو ارباب معرفت سے ہے اسنے کہا ہے کہ اصوب یہی ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ انکے مادہ کا کیا جائے
بنظر خوف اس اضطراب کے جو اکثر مسہل سے پیدا ہوتا ہے اور ہمنے اسکو بیان کر دیا ہے خصوصاً اگر نفث مراری ہو اور علے الخصوص بنا بر قول جالینوس
کے جس وقت حمی شدید ہو جالینوس سقمونیا کا استعمال جائز نہیں سمجھتا اور منع کرتا ہے اور ایارج اور خربق اگر ساتھ ہی مستعمل ہوں اسکو منع نہیں کرتا ہے
اور غذا دینی مثل ماء الشعیر کے بعد استعمال مسہل کے جالینوس نے پسند کی ہے اور اسکی مدح کرتا ہے اور بعد فراغ مسہل کے بھی پسند کرتا ہے لیکن ہمراہ
مسہل کے ایسی غذا دینے سے فعل دوا باطل ہو جاتا ہے یہ بھی واجب ہے کہ جہت میلان مادہ پر نظر کیجائے اور الم اور درد کے میلان اور توجہ
کا رخ اچھی طرح پہچان لیا جائے اگر میلان مادہ ترقوہ تک اور استخوان سینہ اور ان دونوں مقاموں سے اوپر تک چڑھتا ہوا معلوم ہو ایسے
وقت استفراغ بذریعہ فصد کے اولی ہے اور اگر الم کا میلان شراسیف کیطرف اترتا ہوا معلوم ہو اسوقت اسہال سے تنہا خواہ مسہل اور فصد دونوں
سے استفراغ کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض حکم کرے اور فصد اور اسہال کو جمع کرنا اسواسطے ہے کہ فصد باسلیق کی ان مقامات سے مقدار
معتد بہ کو جذب نہیں کر سکتی استفراغ کی حاجت شدید پر یہ امر بھی دلیل ہے کہ تکمید اور ضماد سے درد میں سکون نہوتا ہو یا انکے تکمید اور ضماد سے
درد میں زیادتی ہوتی ہو اس سے صاف معلوم ہو جائیگا کہ امتلا تام بدنمیں ہے پس استفراغ واجب ہے خصوصاً بذریعہ فصد کے اور جب فصد ہو چکے
اور استفراغ ہو جائے اور اعراض میں سکون پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ جس مادہ کا جمع ہونا روکا گیا ہے وہ بمقدار قلیل ہے اب دوبارہ فصد
نہ کرنی چاہیے ورنہ جسقدر مادہ مجتمع ہے وہ مبتلا ہو جائیگا اور یہ تبلید بسبب نقصان قوت کے نضج اور تقیح کو مانع ہوگی اور فقدان انضاج کی قوت
جو مادہ میں ہے وہ بھی مانع نضج ہوگا جب نضج ہو جائے واجب ہے کہ اسکا مدہ ہونا روکا جائے اور مدہ ہونے سے پہلے بذریعہ نفث کے ادویہ نفث
دے کر اخراج مادہ نضج یافتہ کا کر دیا جائے اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر فصد نہوئی ہو اور نضج ہو گیا ہو اور مادہ نضج یافتہ کا نفث بھی اور مقدار اصلح

HAKEEM SHOUKAT ALI

مستند بذریعہ نفث کے برآمد ہو چکی اور اسکے بعد ضعف قوت بھی معلوم ہو اب فصد ہرگز نہ کرانی چاہیے۔ اور اگر ضعف قوت بروقت فصد اور اسہال کے
حائل ہو تو استعمال حقنہ ہائے متوسطہ کا خواہ حقنہ ہائے حادہ کا کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض اسوقت مقتضی ہو خصوصاً اگر درد شراسیف کی
طرف مائل ہو بقراط اشارہ کرتا ہے۔ ذات الجنب کی اس قسم کے علاج میں کہ درد شدید اسمیں محسوس نہو اور جسقدر محسوس ہو اسے زیادہ میلان
شراسیف ہی کیطرف ہو ایسے وقت خربق سیاہ سے استفراغ کرنا چاہیے اور بذریعہ قلیون کے اور دوسرے نسخہ میں بجائے قلیون کے بقلہ یہ لکھا ہے اور
یہ نبات شبیہ خرفہ کے ہے کہ اسمیں دودھ بھی ہوتا ہے اور اقسم تبوعات کے ہے جب استفراغ سے فراغ ہو جائے اور الم میں خفت پائی جائے فقط ماء الشعیر پر
اقتصار کرنا چاہیے اور اسمیں آشجو پختہ کیا جائے جو کو مقشر کرکے اور بہت سا پانی ملا کر اسطرح کہ خوب جوش دیا جائے یا جوار جسکو مکا بھی کہتے ہیں
اسکا پانی اسیطرح پختہ کرکے اگر بنظر ضعف مریض کے تقویت کرنی ضرور ہو اور آب تربوز اور آب عناب اور آب سپستان اور خمیرہ بنفشہ اور
تخم خشخاش کا استعمال کریں جو روغن ان اشیاء کے ہمراہ قابل استعمال کے ہے وہ روغن بادام ہے۔ انار کے استعمال کو ایک گروہ اطبا نے منع
کیا ہے کہ وہ تبرید زیادہ کرتا ہے اور میری رائے میں انار شیریں کے استعمال میں کچھ خوف نہیں ہے کبھی انھیں ادویہ سے ایک جوشاندہ تیار
کیا جاتا ہے اور واسطے سہولت برآمد نفث کے ملایا جاتا ہے اور وہ ادویہ یہ ہیں جو مقشر عناب سپستان بنفشہ تخم خشخاش اور شربت بنفشہ
نیلوفر اور یہ دونوں شربت جلاب سے افضل ہیں۔ جالینوس ابتدائے مرض میں دیاقوزہ کے اصناف کی اجازت دیتا تھا کہ مادہ کو اجتماع سے
منع کرے اور نضج پیدا ہو جائے اور نیند بخوبی آجائے۔ اور میں کہتا ہوں کہ نیند پیدا کرنی اسوقت مناسب ہے جب شدت بیداری کی ایذا
ہو ورنہ بشیر خشخاش بسبب تبلید پیدا کرنے کے مادہ کے نفث کو روکے گی ہاں مگر شکر مصنوعی جو دیاقوزہ کا جزو ہو وہ اسقدر ہو کہ ضرر خشخاش کو
دور کردے اسوقت کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ اور کیا عجب ہے کہ اسوقت دیاقوزہ جو محض تخم خشخاش سے بنایا جائے وہ زیادہ مفید ہو بہ نسبت
اس دیاقوزہ کے جو پوست اور چھلکوں سمیت بنایا جاتا ہے۔ واجب ہے کہ جو مادہ محتبس ہوا اسکا استفراغ بذریعہ نفث کے کیا جائے۔ غذا کا ایک
اندازہ خاص مقرر کرنا ضرور ہے جو کثیر اور زیادہ نہو بلکہ تلطیف یعنے تقلیل غذا کی بقدر کثرت اور قلت حدت مرض اور اعراض مرض کے کرنی
چاہیے پس اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ مدہ اور سکون کے ساتھ ہو اور آسانی اور خفت اعراض میں ہو اسوقت آش جو سے غذا دیجائے جو خوب طرح
سے پختہ کیا ہو کہ اس سے نفث بھی بسہولت برآمد ہوتا ہے اور تقطیع مادہ اور تنقیہ اسکا بھی ہو جاتا ہے اگر آشجو کو شیریں کرکے دینا منظور ہو شکر
یا شہد سے اسے شیریں کر دیں۔ اور اگر مرض کے اعراض مضطرب ہوں فقط ماء الشعیر پر اقتصار کرنا چاہیے جبتک کہ حال مریض کا اچھا نظر
نہ آئے خصوصاً خونی حال کے بنظر نفث کے اسلیے کہ اگر نفث بکثرت پیدا ہو جائے کثرت مادہ سے جو خوف ہوتا ہے اس سے امان ہو جائیگی
اور بعد اس بخوبی کے اگر حاجت قوت وہی مریض کی ہے۔ ماء الشعیر مقشر یعنے رقیق سے غذا دینی چاہیے اور اگر ماء الشعیر غلیظ بھی دیا جائے تو
ممکن ہے اور اگر مادہ محتبس ہو جائے تقلیل غذا کرنی لازم ہے اور فقط ماء الشعیر یا شربتہائے مذکورہ پر اقتصار کرنا چاہیے اور تا امکان سوائے
اسکے اور کچھ نہ دینا چاہیے۔ اگر ذات الجنب میں اسہال عارض ہوا اور یہ ذات الجنب بعد ذبحہ کے پیدا ہوا ہو یعنے ذبحہ کا انحلال اور
انتقال ذات الجنب کیطرف ہوا ہو اسوقت جملہ علاجات از قسم فصد اور تلیین طبیعت ممنوع اور ناجائز ہونگے اور تدبیر اسکی منحصر اسی میں ہے
کہ جو کے ستو پر اقتصار کریں۔ اگر ضرورت فصد کی اصناف میں ذات الجنب کے داعی ہو اور ابھی نضج مادہ نہوا ہو صواب یہ ہے کہ جسقدر
وزن خون کا نکالنا حدس طبیعت کے روسے درکار ہو اس وزن کا دو ثلث خون نکالا جائے اور دوبارہ فصد کھولنے کے واسطے نشتر کے زخم پر
نمک اور زیت کا استعمال کرنا چاہیے اور بیشتر روزانہ ایک یا دو مرتبہ اجابت ملین ہونے سے حاجت تکرار فصد کی نہیں ہوتی جس شخص کو بعد فصد
کے غشی یا بشدت عسر نفس اور ضیق نفس عارض ہو یہ امر دلیل ہے اس پر کہ فصد سے مادہ مرض کا استفراغ نہیں ہوا ہے مناسب یہ ہے کہ ابتدا میں
اوجاع صدر کے تلیین طبیعت پر زیادہ اہتمام نہ کیا جائے مگر حقنہ ہائے خفیفہ اور شیافات کا مضائقہ نہیں ہے خطا عظیم طبیب کی ہے اگر

HAKEEM SHOUKAT ALI

مبردات شدیدہ کا استعمال کرے بجز اس قسم مین ذات الجنب کی جو مادہ صفراوی سے حادث ہوا ہو اسیطرح مبردات قابضہ کا استعمال دوا مین خواہ طعام مین جیسے مسور ہمراہ ترشی کے اور دیگر اشیاے قابضہ دینا کہ یہ خطاے عظیم ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ آب سرد کا پلانا اس مرض کو مضر ہو اور اسیطرح جملہ ورام باطنہ کو مفید نہین پس جہانتک ممکن ہو آب سرد کی تقلیل کرنی چاہیے اگر پیاس تسکین نہ ہو بدون آب سرد کے نہو تو آب سرد مین سکنجبین ملا دینی چاہیے تاکہ پانی کی سختی برودت کو توڑ دے اور تھوڑا پانی کا غیر منہضم ہو کر بہ نسبت کمتر رہے بلکہ وہ پانی بدرقہ ہو کر ہمراہ سکنجبین کے نفوذ کر جاے اور سکنجبین کی تقطیع اور تلطیف سے نفع دیگر حاصل ہوتا ہو علاوہ رفع تشنگی کے جو پانی سے حاصل ہوا ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ ذات الجنب مین اگر التہاب زیادہ ہو اور تبرید کو مستدعی ہو تو ایسے اجزا سے تبرید کرنی چاہیے جسمین جلا اور ترطیب کی قوت ہو جیسے آب خیار اور آب تربز اور آب کدو بھی اگرچہ بنظر تبرید کے مفید ہو پر بیشتر اسکا پلانا مضر ہو او ضعف پیدا کرتا ہو بسبب ادرار کے (اوتین نسخون مین بجاے ادرار کے تناول لکھا ہو یعنے نسخہ استعمال اسکا مضر ہو) جن مبردات سے اجتناب ضرور ہو جیسے آب خرفہ اور کاسنی اور کل وہ اشیاے باردہ جنمین تبرید اور تکثیف ہو زیادہ تر غرض اس مرض کے علاج مین یہی رہے کہ بآسانی تحفیف یعنے اخراج مادہ بذریعہ نفث کے ہوا کرے منجملہ ان اشیاء کے جس سے نفث بکثرت برآمد ہوتا ہو یہ بھی تدبیر ہو کہ جسطرف پہلو مین مرض ہو اسی کروٹ پر سونا اور اکثر بروقت انفجار ورم کے تھوڑی سی ہلانے کی بھی حاجت ہوتی ہو اور ایسا پانی پلانا جو مائل بحرارت ہو بجرعہاے متواتر کہ یہ بھی آسانی نفث کو نافع ہو اور اکثر جب احتباس نفث سے ضیق نفس پیدا ہو تو حاجت اسکی ہوتی ہو کہ زنگار اور شہد کسیقدر مریض کو چٹایا جاے اور اکثر شدت درد کی وجہ سے باقلا کے برابر حلتیت ہمراہ شہد اور پانی اور سرکہ کے دینی پڑتی ہو اور یہ علاج اسوقت کا ہو کہ شدت درد کی زیادہ ہو اور کسیطرح نہو جب سانس کے رکنے کی نوبت یہانتک پہونچے کہ غطیط اور خرخرہ (جسکو موت کا گھر الگ جانا کہتے ہین) لگ جاے اسوقت اطرون بریان اسقدر جو مین انگلیون سے اٹھ سکے اور زنجار بقدر باقلا کے اور تھوڑا سا زیت اور نیمگرم پانی اور شہد بمقدار قلیل دینا چاہیے اگر اسکے استعمال سے کار برآری نہو شگوفہ انگور اور مرچ سیاہ ان سب کو نیمگرم استعمال کرین اور زوفا اور خردل اور حرف یعنے سپندان ہمراہ پانی اور شہد کے نیمگرم اور یہ دوا اول سے اقوی ہو پھر جب ان ادویہ کے استعمال سے نفث برآمد ہو جاے واسطے دفع ضرر انھین دواؤن کے زردی بیضہ بھربھری کر کے کھلائی جاے۔ اگر ذات الجنب کے بیمار کو غذاے قوی دینے کی ضرورت ہو سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیے جسوقت کہ تپ کی شدت نرہے اسیطرح روٹی ہمراہ شکر اور مسکہ کے کہ یہ اشیاء نضیج اور نفث پر معین ہوتی ہین اور مچھلی جو کراث اور سویا اور نمک کے ہمراہ بریان کیجاے۔ کوشش طبیب کی معدہ اور امعا کے سبک رکھنے مین زیادہ رہنی چاہیے تاکہ نواحی صدر کو انکا امتلا اور گرانی مزاحم نہو اور معدہ وغیرہ کی خفت بذریعہ تلیین طبیعت اور اخراج ثفل محتبس بذریعہ حقنہ نرم کے کرنی چاہیے جیسے آب کشک اور تھوڑا سا ماء الکشک کافی ہو اور نفخ شکم سے بھی بچانا ضرور ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ ثقل اور نفخہ شکم سے جو بخار اٹھتا ہو یہ بخار اس مرض مین زیادہ ضرر پہنچاتا ہو اور زیادہ تر اہتمام اس امر کا کرنا چاہیے کہ نضیج مادہ مین پہلے سے آجاے اور اس مادہ کا مدہ نہونے پاے اور اگر مدہ ہو جاے بہت جلد اسکا تنقیہ ہو جاے قبل ازانکہ تاکل اور سڑنا پیدا ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ ترطیب کا پیدا کرنا ضرور ہو اور طبیب کو مقصود اس ترطیب سے یہ ہو کہ نفث بسہولت پیدا ہو اور جلد پیدا ہو جب نفث زمانہ صعود اور تزید مرض مین ظاہر ہو اور چوتھے روز سے تجاوز کر جاے اس مطبوخ کی تقویت اصل السوس اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیے اگر مادہ غلیظ اور قوت قوی ہو اور آفت تشنج وغیرہ کی عصب مین نہو سکنجبین پلانے مین کچھ خوف نہین ہو جو پانی مین ملی ہوئی ہو تاکہ تقطیع مادہ کی کرے اور اگر طبیعت کو مثل آب انناس اور ترنجبین اور شیرخشت کے نرم کرین تو بہت اچھی تدبیر ہو کبھی ضمادات اور مروخات سے اس بارہ مین اعانت چاہی جاتی ہو اور پہلے واجب ہو استعمال قیروطی کا جو روغن بنفشہ اور موم سپید سے مرکب ہو بعد ازان رفتہ رفتہ چربیون اور لعابہاے مناسبہ سے جیسے لعاب خطمی اور تخم کتان اسکے بعد

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس سے بھی قوی تر مثل ضماد بابونہ اور بیخ خطمی اور بیخ سوسن اور بنفشہ اور جوشاندہ خبازی بستانی اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت اور حاجت ہو ضماد جو کرنب مسلوق اور رازیانہ مسلوق سے مرکب استعمال کریں **ایضاً** حنتین اور اصل السوس مین کیقدر شہد اور روغن ناردین ملا کر ضماد تیار کریں **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ اگر مادہ مین کثرت ہو اسوقت ضماد اور طلاے بارد کا استعمال مضر ہو اور اگر مادہ قلیل ہو کچھ ضرر نہین اسی طرح اگر ورم متحلل ہو گیا اور تھوڑا سا باقی رہ گیا اسوقت بھی بسبب قلت مادہ کے ضرر نہو گا اور اگر کوئی استفراغ نافع سواے فصد کے واقع ہو گیا جب بھی استعمال طلا کا جائز ہو گا **صفت ضماد جید کی** برگ بنفشہ اور خطمی مثلاً ایک جزو اصل السوس دو جزو آرد باقلا آرد جو ہر واحد ڈیڑھ جزو بابونہ کتیرا ایک جزو. پھر اگر مادہ غلیظ ہو اور تحلیل زائد کی حاجت ہو تخم کتان اسمین زیادہ کیا جاے اور کبھی اسفنج مین ان اجزاے کے ہمراہ موم اور روغن بنفشہ کے تجویز کرنا چاہیے. اور اگر حرارت بھی کمتر ہو روغن بنفشہ کے عوض روغن سوسن یا روغن حبین ملانا چاہیے. اور اگر حرارت قوی ہو جاے ادویہ حارہ کے (مثل موم اور نرجس اور تخم کتان) اسی نسخہ مین ورق نیلوفر اور گل سرخ اور برگ کدو ملانا چاہیے **نسخہ مروج جید** موم اور بط کی چربی اور مرغ کی چربی اور چربی بھیڑ کی روغن زرد اور زوفاے تر و تازہ ان سب سے ایک دوا مالش کی تیار کرتے ہین اور یہ ترکیب نہایت عمدہ ہو منجملہ ایسے ضمادات کے جنمین قوت انضاج کی ہمراہ قوت تسکین درد کے ہے.

یہ ضماد ہو جو آرد جو اور اکلیل الملک اور پوست خشخاش سے تیار کیا جاے کبھی ایسے امراض مین کمادات رطبہ خواہ یابسہ سے بھی اعانت لیجاتی ہو لیکن تکمید رطب مناسب اس ورم کے ہو جو حمرہ صفراوی کیطرف مائل ہو اور کماد یابس اس ورم کے مناسب ہو جو مائل بلغموتی اور ورم ریحی کیطرف ہو پھر یہ بھی ہوتا ہو کہ کماد رطب اگر نفع نہ کریگا ضرر بھی نکریگا اور کماد یابس اگر ضرر کریگا ضرر عظیم پیدا ہو گا سب سے اولی اور بہتر یہ ہو کہ اسفنج کو گرم پانی سے بھگو کر سینک کریں اور آب گرم مین اقوی یہ ہو کہ آب دریاے شور ہو خواہ اور کھاری پانی. بعد ازان اس سے بھی تجاوز کرے بشرط حاجت سبوس گندم یا زیت اور پانی سے گرم کرکے تکمید کرتے ہین. اور اس سے زیادہ قوی تر یہ ہو کہ سرکہ ورمشے اور کرنب کو مع پکر صوف کو کسی روغن مین ڈبو مین اور سفوف کرنب اسمین لے کر سینک کریں یہ سب طریقے تکمید رطب کے تھے اور تکمید یابس یعنے سوکھی دواؤن سے سینکنا کماد یہ ہو کہ فقط سبوس گندم سے تکمید کریں. بعد ازان قوت مین یا جرہ اسکے بعد فقط نمک سے تکمید ہے تکمید ہر ایک درد کو اعضاے عالیہ اور سافلہ کے دور کرتی ہو اگر کوئی مادہ بذریعہ تکمید کے جذب نہوتا ہو. فصد سے افاقہ اکثر اوجاع عالیہ کو ہوتا ہو. اگر ضماد کیا خواہ تکمید کی ہو پس اس امر مین کوشش کرنی چاہیے کہ ان ادویہ کے بخارات حجرہ علیل تک نہ پہنچین ورنہ کرب و ضیق نفس کا ہیجان ہو گا بشتر جب مرض مین یبوست زیادہ ہوتی ہو اسوقت بخارات ضماد خواہ کماد کے جو تر ہون اگر تری اعتدال سے زیادہ نہوے اور حجرہ مین اثر انکا پہونچے یا استنشاق کے ذریعہ سے اس بخار کی رسائی ہو اور پہونچے. کبھی لعوقات کے استعمال سے بھی اعانت لیجاتی ہو اور سب سے زیادہ نرم اور محرورین کو موافق موم سپید مصفی اور مغسول ہو روغن بنفشہ کے ساتھ خصوصاً اگر درد کی شدت ہو کبھی محجمہ کا استعمال بھی بعد تنقیہ بدن کے فصد وغیرہ سے کیا جاتا ہو بشرطیکہ نقا مادہ کیطرف سے اطمینان ہو اسلیے کہ محاجم اسوقت اگر موضع درد پر چسپان کیے جائین نفع عظیم پیدا ہو گا کہ اکثر درد مین بالکل سکون ہو جاتا ہو اور کبھی درد جذب ہو کر نواحی اور اطراف خارجہ کی طرف آجاتا ہو ضماد خردل بھی ایسے وقت اگر بعوض محاجم کے استعمال کیا جاے وہی عمل کرتا ہو جو پچھنے سے فائدہ ہوتا جذب کرنے مین درد کے جب ساتوان روز گذر جاے قدماے اطبا کی اجازت بھی ایسے لعوق کے استعمال سے جو بادام اور حب القرطم سے تیار کیا جاے اور شہد اور روغن زرد بھی داخل ہو اور وہ لعوقات جو سمن اور علک البطم سے تیار کیے جائین اور بشتر معاجین کبار کو مثل اثاناسیا کے بھی استعمال کرتے تھے اور یہ طریقہ علاج کا عمدہ ہو کہ اسپر قادر وہی لوگ ہو سکتے ہین جو محقق صناعت ہذا کے ہین اور جنکو بجاے خود اپنے علم اور عمل پر اسقدر اطمینان ہو کہ نفع اور ضرر دوا اور کیفیت مریض کو اچھی طرح جانتے ہین اور اگر اس تدبیر سے کسی قسم کا ضرر خواہ فائدہ غیر مناسب پیدا ہوا اسکا تدارک

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور تلافی بھی کر سکیں اور تلافی سوء تدبیر پر انھیں قدرت بھی ہو پس اس دوا کے استعمال سے خصوصاً شہد داخل کر کے ایسے حذاق اطبا تنقیہ مادہ
کا بقدر کافی کرا کے دوسری مراد کو بھی پہونچ سکتے ہیں جو بعد تنقیہ کے پوری ہوتی ہے۔ نئے طبیب ناواقف جو معالجہ امراض میں تجربہ رہتے
ہیں یا وہ نو آموز جنکو امراض کے علاج میں نومیدی اور اپنی تجویز پر پورا بھروسا نہیں ہے وہ شہد کے استعمال سے ڈرتے ہیں اور بجائے
شہد کے شکر کا استعمال کرتے ہیں **ایضاً** قدمائے کاملین ایسی قوی دواؤں کا استعمال کرتے تھے جنکی قوت تنقیہ کی زیادہ بھی اور شہد میں
گولیاں تیار کر کے زبان کے نیچے ان حبوب کے رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ایسے وقت ان ضمادات کا استعمال تجویز کرتے تھے جنکا نام ذات الرئہ
ہے جنکی ساخت مرزنجوش اور مرہم سدابی اور سرائی سے ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو طبیب قدما کے طریقے پر علاج کا ارادہ کرے اسپر واجب ہے
کہ حفاظت مریض کی اچھی طرح ملحوظ رکھے اور بچاؤ کی صورتیں اپنی رائے میں سوچ کر اور کسی اور عضو کے ورم کے شگافتہ ہو جانیکے خوف سے
مامون ہو کر اور ہیجان حرارت کثیرہ کے روکنے کا اچھی طرح بندوبست کر کے تب اسکا ارادہ کرے اور اسکے بعد یہ بھی اسپر واجب ہے کہ قواعد
فن پر بعد مشاہدہ حال مریض کے وثوق کامل اسکا بھی کرے کہ نجات عاجل ایسے علاج سے ضرور ہو جائیگی پھر اگر چودھویں روز تک مرض
باقی رہجائے چارہ نہوگا بدون استعمال حجامت کے اور تلطیف تدبیر یعنے تقلیل غذا کرنی بھی اسوقت ضرور ہوگی اور جسوقت سہر اور بیداری
کی انپر شدت ہو ضرور ہے کہ شربت خشخاش اور خود جرم خشخاش کا استعمال کیا جاے اور اگر استعمال خشخاش سے نفس متواتر پیدا ہو اس ضرر کا تدارک
فقط ترطیب سے بذریعۂ لعاب اسبغول کے کیا جاتا ہے گھونٹ گھونٹ کر کے خواہ جلاب سے ترطیب کیجاے کبھی نیمگرم پانی سے نطول اسی پہلو
کا کرتے ہیں جو ماؤف ہے تاکہ درد میں کمی پیدا ہو اور تواتر نفس بھی کم ہو جاے اسلیے کہ تواتر نفس بہت مضر ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا بعد
انحطاط ظاہر اور نمایان کے حمام کا استعمال کیا جاے گا اور تبرید شدید سے اجتناب کریں سواے اس ورم ذات الجنب کے جو صفراوی
از قسم حمرہ ہو۔ اسیطرح تدبیر مغلظ سے دور رہنا چاہیے اور تلطیف تدبیر بذریعہ ملطفات کرنی چاہیے۔ آبہاے مذکورہ اور شربتہاے معلومہ
میں کراث اور فودنج کو جوش دیکر پلانا چاہیے آخر مرض میں تخم اُنثلن کو ہمراہ شہد کے لعوق کے طور پر کھلانا چاہیے پھر اگر ورم تنقیہ اور صاف
ہونے سے نفث وغیرہ کے ذریعہ سے باانہمہ تدابیر خاصی رہا اور جمع کیطرف متوجہ ہوا اسوقت وہی تدبیر مخصوص کرنی چاہیے جو اسی باب
خاص میں آیندہ مذکور ہوتی ہے۔ ذات الجنب کا مریض بعد صحت جو نقیہ ہو گیا ہو اسکو نمکین اور تیز چیزوں سے اور امتلاء معدہ اور بری طعام
اور سخت دھوپ اور رنج اور دخان اور بلند آواز اور نفخ اور جماع سے بچانا واجب ہے اسلیے کہ اگر اسکو نکس مرض ہوا فوراً مر جائیگا یہ جملہ تدابیر
مذکورہ ذات الجنب حار اور خالص کی تھیں جو حجاب حاجز کے ورم سے لاحق ہو پھر اگر حار نہو اور غیر خالص اور شدید الحرارت بھی نہو ولک
او ضماد حلبہ اور زفت کا کرنا اور محاجم کا لگانا واجب ہے **ضماد** جو اسی قسم میں نافع ہے خاکستر بیخ کرنب چربی میں ملا کر لیپ کریں۔ ذات الجنب
بلغمی کے علاج میں ابتدا حقنہ ہاے حارہ اور اسہال سے کرنی چاہیے اور فصد ہرگز نہ کھولی جاے اور ضمادات محللا اور کمادات مذکورہ جو قوی
بھی ہوں انکا استعمال کریں اور چقندر اور آب کرنب اور نخود آب اور روغن زیت روغن بادام شیریں یا بادام تلخ کا استعمال کریں اور ضمادات
اور کمادات حارہ کا استعمال کریں اور مطبوخ حکیم یوسف ساحر کا جو روغن بیدانجیر کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔ ذات الجنب سوداوی کے مریض کو
ان احساے غذا دینی چاہیے جو گندم مہروس یعنے خوب پختہ بنائے گئے ہوں اور شہد اور روغن بادام انمیں داخل ہوگا اور لعوقات حارہ
اور لینہ سے اور روغنہاے گرم کو جرعہ جرعہ کر کے نوش کرے جیسے روغن بادام شیریں اور احساء لینہ جو باقلا اور تھوڑی تھی سے بنائی جاتی ہیں
اور شیر تازہ خصوصاً شیر مادہ خراں لوگونکو زیادہ نافع ہے۔ یہ بھی نافع ہے کہ قسط ایکدرہم اور بقدر ایک ملعقہ آب شبت اور روغن بلسان یا شراب
عسل اور یہ دوا سرفہ ردی کو بھی نافع ہے جو پانی ریہ میں فراہم ہو جاے اسکا علاج نہایت سبک ہے بہ نسبت علاج متقیحین کے جو ہم آگے
بیان کرینگے اور بیشتر حاجت شگافتہ کرنے کی ہوتی ہے **علاج ذات الریہ** کا ذات الریہ کا علاج مثل ذات الجنب کے ہے مگر ضمادات

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکے قوی تر ہون اور ان ضماد ون مین وہ اد ویہ بھی داخل ہوتی ہین جو مفوص ہین۔ واجب ہو کہ اہتمام تنقیہ کا بذریعہ نفث کے زیادہ رہے اور بعض جانب ماؤف پر لیٹنے کے پیچھے کے بل لیٹین اور جہت ماؤف پر مائل رہین۔ اگر طبیعت بستہ ہو واجب ہو کہ ہر روز دو مرتبہ اس دوا کو پلانا چاہیے المناس مویز منقی ہر واحد مین استار (جو ہمارے حساب سے تخمیناً ۹ تولہ ہوتا ہی) اور اسپر چار سکرجہ پانی ڈالکر جوش دین جب آدھا جل جاے اور شکر صاف کرکے ایک سکرجہ آب کو سبز اضافہ کرین اور قوی آدمی کی ایک خوراک اور ضعیف کے واسطے نصف اسکا دینا چاہیے اور اگر طبیعت نرم ہو اور بوجہ نرمی طبیعت اور دستون کے ضعف پیدا ہوتا ہو رب آس اور سفرجل شیرین بریان کرکے اور انار شیرین کا استعمال کرین جو ذات الریہ اقسم ماشرا اور حمرا ہو اسکا علاج جسطرح ہمنے بیان کیا دشوار ہو پھر بھی اگر کوئی تدبیر سود مند ہوتی ہو وہ یہی ہو کہ تطفیہ حرارت کا زیادہ تر اور بدرجہ اتم کیا جاے عصارہ ہاے شدید البرد سے جو اکثر مذکور ہوچکے اور حشائش باردہ اور بقول باردہ سے اور انھین مبردات مین سے انکو اختیار کرین جو ملین طبع ہون مثلاً عصارہ کاسنی وغیرہ اور اگر استفراغ صفرا کا شیرخشت اور ترنجبین اور تمر ہندی سے کرین یہ بھی جائز ہو اسی طرح بوقت ہونے امتلا کے حاجت فصد کی ہوتی ہو **تنقیح کا بیان** جسوقت ورم ذات الجنب اور ذات الریہ مین علامات نضج کے ظاہر ہون جو اوپر مذکور ہوچکے اور مرض درجہ ازدیاد پر صعود کرے واجب ہو کہ اسوقت بعد تنقیہ بدن کے اعانت انضاج پر کرین بذریعہ ضمادات اور کمادات کے جو دقیق شعیر اور رعلک الانباط اور شراب ابیض شیرین اور چھوہارا اور انجیر خشک سے بناے ہون زیادہ مفید وہ ضماد ہو جسمین برگ حمام اور نطرون بھی داخل ہو۔ اور یہ ضماد آخر زمانہ مین بوقت تفجیر اور شگافتہ کرنے کے بھی لائق ہو۔ واجب ہو کہ مریض قبل زمانہ انفجار کے اسی پہلو پر لیٹا کرے جدھر مادہ مرض ہو کہ اس طرح لیٹنا نفث اور شگافتہ کرنے پر معین ہو پھر اگر حرارت زیادہ ہو ماء العسل ہمراہ ماء الشعیر کے دینا چاہیے۔ خواہ ماء العسل رقیق تنہا اور اگر حرارت زیادہ قوی نہو اور قوت قوی ہو واجب ہو کہ طبیخ زوفا دیا جاے اور وہ جوشاندہ جسمین ہمراہ زوفا کے حاشا اور فراسیون اور انجیر اور شہد کو پختہ کیا ہو اور ماء الشعیر مین بیخ سوسن کو جوش دیکر استعمال کرین کبھی مثل شرو دیطوس اور ترایق کی بھی حاجت ہوتی ہو تاکہ نضج پیدا ہو اور بہترین اوقات استعمال ترایق وغیرہ کا بعد نضج تام کے ہو تاکہ شگافتہ ہو نا ورم کا مع حفظ طبیعت اور قوت غریزی کے ہو بذریعہ ترایق کے چھوہارا ایسے وقت بہت عمدہ اور مفید ہو اور اسکے بعد بھی اور شراب افراسیون کا نفع بدرجہ غایت ہو شگافتہ کرنے مین اور نفث کے اخراج مین **قرص منضج** تخم خطمی اور خبازی اور خیارا اور طبیخ اور قرع اور رب السوس اور شگوفہ اکلیل الملک اور بنفشہ کثیر العاب بزرکتان مین قرص تیار کرین اور آب انجیر کا بدرقہ ہو **تغذیہ کا بیان** حالت صعود اور ترقی مین روٹی پانی مین بھگو کر خواہ ماء العسل مین بھگو کر دینی چاہیے اور بیضہ نیمبرشت ازین قبیل اور لطیف غذا ہو۔ اور تنقل مین حب صنوبر کبار اور مغز بادام شیرین اور احسا جو آرد جو اور نخود اور باقلا سے روغن بادام اور شکر اور شہد ڈالکر تیار ہون جب وقت انفجار کا آہی پہونچے اور نضج تمام ہوجاے اسوقت اعانت انفجار پر کرنی چاہیے اگر اس اعانت کو نکریگا طبیب نے مرض مین ایک دشواری اور بڑی خرابی پیدا کردی ہوگی۔ دودھ انکے حلقوم مین ٹپکایا جاے اور شراب زوفا قوی جو ابھی مذکور ہوئی ہو پلائی جاے اور ضمادہاے قوی لگاے جائین شرو دیطوس اور ترایق کا استعمال ایسے وقت نافع ہو اگر تپ نہو اور نہ نحافت ہو اور نہ ہزال اور لاغری اور ماہی نمکین کا استعمال غذا مین اور سوتے وقت منہ مین گولی رکھین جو ایارج اور شحم حنظل سے بنی ہو اور حب قوقایا بھی سوتے وقت پلایا جاے۔ واسطے شگافتہ کرنے ورم کے یہ تدبیر بھی نافع ہو کہ مریض کو ایک کرسی پر بٹھائین اور ایک آدمی اسکے دونون کھوے پکڑلے اور کرسی کو مثل جھولے کے حرکت دین خردل کا پلانا ہمراہ ماء العسل کے اور حلتیت کا ہمراہ دودھ کے بھی نافع ہو۔ ذات الجنب مین ایسی جانب صحیح کی کروٹ سے لیٹنا برعکس ذات الریہ کے نافع ہو جسوقت ارادہ انفجار ورم کا ہو۔ بعض اطبانے اجازت دی ہو کہ طعام شب کے بعد قے کرانی بھی ایسے وقت نافع ہو اور یہ امر خالی از خطرہ نہین ہو کہ مشبہ انفجار عظیم کو دفعتہً پیدا کرتا ہو کہ اکثر اس انفجار سے اختناق ہوتا ہو۔ پھر اگر ورم باینہمہ تدبیرات کے شگافتہ نہ ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

داغ دینے کی حاجت ہوگی اور داغ لگانے کے بعد اگر مدہ سپید اور پاکیزہ بے آمیزش خون کے برآمد ہو امید صحت اور زندگی کی ہو سکتی ہے ورنہ امید نہیں ہے شگافتہ ہو کر مدہ کا بہنا جب شروع ہو اور حدس طبیب سے معلوم ہو کہ اسکی مقدار قلیل ہے خواہ معتدل ہے اور ایسی ہے کہ بذریعہ نفث کے چالیس روز تک اسکا تنقیہ اور اخراج ہو جائے گا ایسے انفجار کے بعد ادویہ جالیہ جو غسالہ ہوں اور منقی بھی ہوں استعمال کرنی چاہییں اور جسوقت نفث بعد انفجار کے پیدا ہو اسی وقت پلائی جائیں یہ ادویہ جیسے طبیخ زوفا ہمراہ اصل السوس اور بیخ سوسن آسمانگونی کے ہمراہ شراب عسل اور کزب اور احساء مذکورہ جو آرد نخود اور آرد ہاے مناسبہ سے مرکب ہوں اور انمیں آرد کرسنہ بھی داخل ہو اور لعوق عنصل اور لعوق کرسنا بھی مفید ہے ادویہ مفردہ جو بمنزلہ امہات کے اس مرض میں ہیں وہ مثل آرد کرسنہ اور تخمیق سوسن اور بیخ سوسن اور دونوں قسم کی زراوند اور فلفل کے اقسام سہ گانہ اور خردل اور حرف حتی کہ جاؤشیر بھی اور قسط اور سلیخہ اور سنبل اور مثیران ادویہ کے ہمراہ مخدرات کے ملانے کی بھی حاجت ہوتی ہے ایک مقدار معین پر انھیں ادویہ میں سقور دیون ہے کہ اس مرض میں زیادہ نافع ہے۔ یہ ادویہ امہات ادویہ نافعہ ہیں ایسے وقت یعنے انفجار کے وقت کہ انسے شربتہاے مرکبہ اور ضمادات اور نطولات ہمراہ اسفنج اور روغنہاے مذکورہ کے تیار ہوتے ہیں۔ اور بیشتر وہ روغن جنمیں قوت ان ادویہ کی ہوتی ہے تیار کیا جاتا ہے جیسے روغن سوسن اور نرجس اور بابونہ اور حنا اور ناردین خواہ مثل دہن الغار کے خصوصًا بروقت انحطاط مرض کے اور اکثر بنظر رعایت حرارت مزاج مریض خواہ حرارت فصل کے روغن بنفشہ کو تجویز کرنا چاہیے اور بیشتر انھیں روغنہاے مذکورۂ بالامیں رائحہ شحوم اور قنہ اور نقاح اذخر اور زوفاے تر و تازہ اور حلبہ اور ورق غار اور مقل اور امثال اسکے داخل کر دیتے ہیں اگر حمی قوی ہو اسوقت تسخین میں زیادہ افراط نہ کرنی چاہیے ورنہ قوت بسبب سوء مزاج حار کے ضعیف ہو جائے گی اور اسی ضعف کی وجہ سے نفث پر قادر نرہے گی شگافتہ ہونے کے بعد واجب ہے کہ اخراج قیح میں مبادرت اور جلدی کیجاے بعد انفجار کے جو سینہ تک واقع ہوا ہو۔ یہ اخراج قیح کا ان ایام میں کرنا چاہیے کہ مریض کو حمی اور درد وغیرہ میں خفت معلوم ہوتی ہو لیکن اگر ذات الجنب کا مادہ کثیر دریافت ہو کہ چالیس روز تک اسکا تنقیہ اور اخراج نہوسکے گا خواہ چالیس روز سے زیادہ میں بھی خارج نہوگا بلکہ مرض سل میں ڈالدیگا پس ضرور ایسے وقت کسی باریک آلہ سے داغ دینا چاہیے اور سینہ میں سوراخ کرکے تھوڑا تھوڑا مدہ اسی طرف سے نکالنا چاہیے اور ماء العسل سے دھونا چاہیے اور جذب مادہ کی بطرف خارج کے اعانت کرنی لازم ہے جب خوب طرح سے مدہ کا تنقیہ اور اخراج ہو جاے اور یہ علامہ جسمیں زخم بھر جاتا ہے انکے استعمال کیطرف توجہ کرنی چاہیے۔ واجب ہے اس جہت اور سمت کو پہچان لینا جدھر قیح اور مدہ پڑا ہے انھیں طریقوں سے جو اوپر مذکور ہو چکے کہ قیح کی آواز اور ہلنے سے اسکی جنبش جدھر ہو شناخت ہوتی ہے یا کپڑا کتان کا گیرو میں تر کرکے مواضع سینہ پر رکھیں۔ اور جس جگہ جلد سوکھ جاے وہی مقام مدہ اور قیح کا ہے اسی جگہ نشان دیں اور داغ لگانا خواہ چاک کرنا اسی جگہ کا ہوگا اسلیے کہ اکثر داغ دینے کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ پہلو اور جنب شگافتہ کیا جاتا ہے کسی مبضع سے اور یہ آلہ شگاف دینے کا ایسا ہونا چاہیے کہ اسمیں نل کیطرح جوف بھی ہوتا ہے کہ مدہ اور قیح اسمیں بھر جاے اور جب اس آلہ کو باہر نکالیں اسمیں تھوڑا تھوڑا مدہ بھی نکل آے اور ہر روز اسیطرح سے تھوڑا تھوڑا مادہ نکالنا چاہیے اور مادہ کثیر کو دفعۃً خارج نہ کرنا چاہیے (ورنہ روح حیوانی بکثرت خارج ہو جائیگی) اور جب روزانہ اخراج مادہ کا تھوڑا تھوڑا کیا جاے حفظ قوت مریض کی گوشت اور غذاے معتدل سے ضرور ہے اور تپ کا کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ تپ کا زوال جبتک مدہ باقی ہے کبھی نہوگا اور جب مدہ کا اخراج ہو جائیگا حمی خود بخود زائل ہو جائیگی جسوقت بیمار نفث مدہ پر قادر ہوگا یا معالجہ داغ لگانے کی برداشت کرے گا لا محالہ تپ زائل ہو جائیگی۔ اکثر اوقات ورم قبل نضج کے شگافتہ ہو جاتا ہے اور رطوبت جو اس شگاف سے برآمد ہوتی ہے فقط خون ہوتا ہے ایسے وقت فصد کا استعمال ضرور ہے اور ضمادات جو دافع خون کے دوسری جانب ہیں انکو بھی استعمال کرنا چاہیے۔ مشترکات ادویہ سے ضماد مرہم کزب اور ماء العسل کا ہے بموجب نسخہ ساہر کے ایک اور ضماد اسیطرح کا ہے فلفل پر سیاوشان زوفاے خشک انجرہ زراوند دحرج شہد ملا کر ضماد تیار کریں

علاج قروح نواحی صدر کا اور سل کا علاج جو قرحہ قصبہ ریہ میں ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

وہانتک اثر دوا کا بہت جلد پہونچتا ہے واجب ہے کہ مریض پشت کے بھل لیٹے اور دوا کو منھ مین رکھے اور جو لعاب دوا پگھل پگھل کر پیدا ہوا سے
تھوڑا تھوڑا نگلتا رہے اور یکبارگی بہت سا لعاب نہ اتارے ورنہ کھانسی کا زور ہوگا اور اپنے حلق کے عضل کو ڈھیلا کیے رہے تاکہ لعاب مذکور
حلق سے بآسانی اتر جاوے اور کھانسی کا ہیجان نہو۔ ادویہ منھ مین رکھنے کے وہ ہین جو مغری اور مجفف ہین چنانچہ سل کے علاج مین ہم انھین
لکھین گے جو قروح کہ سینہ اور ریہ مین پیدا ہوتے ہین اور ذکر بھی انکا ہوچکا ہے انکے علاج مین ادویہ غسالہ کے پھونک کر پہونچانے کی ضرورت
ہوتی ہے اور مریض کو اجازت دینی چاہیے کہ وہ جانب علیل پر لیٹے اور زور سے کھانسے اور خود ہلے یا کوئی اور اسکو برفق ہلاتا رہے کبھی ایسے
قروح سے مدہ وغیرہ برآمد ہوتا ہے بعد چھوڑنے اور ڈالنے ماءالعسل کے جو بذریعہ اس آلہ کے پہونچایا جاتا ہے جو کشش اور جذب مدہ بھی کرتا ہے جیسے
تناطیر جب مدہ پاک ہوجاوے اور امید قوی ہے کہ اب بالکل باقی نہین ہے اسوقت ادویہ مدملہ کا استعمال کرنا چاہیے ادویہ منقیہ جنمین
قوت جلا کی بھی ہو اور اسوقت کے بھی مناسب حال ہین شہد سے بہتر کوئی دوا نہین ہے کہ تنقیہ مادہ بھی کرتا ہے اور غذاے مرغوب طبع بھی ہے اور قروح کو
ضرر بھی نہین پہونچاتا۔ ریہ کی قروح کی تدبیر دو طرح سے ہوسکتی ہے ایک تو علاج حق یعنے پورا پورا علاج اور دوسری تدبیر مدارات یعنے رفق اور
ملائمت کی ہے علاج حق اسی وقت ہوسکتا ہے کہ مرض کو قابلیت علاج پذیری کی ہو اور اس بات کو ہم نے بیان کردیا ہے کہ تنقیہ قرحہ کا ادویہ
غسالہ اور مجلیہ سے اور تجفیف قرحہ کی ادویہ مغریہ مجففہ سے کرنا بس یہی صورت علاج کی ہے اور دفع کرنا مواد ان قروح سے اور نزلہ کو روکنا اور
التحام یعنے زخم کے بھر جانے پر ادویہ ملحمہ سے اعانت کرنی اوپر کے مقامات مین نزلہ کے روکنے اور منع انصباب کے طریقے بیان ہوچکے اس
مقام پر اس تدبیر کو اصل معالجہ سمجھنا چاہیے اور خلاصہ ان تدابیر کا یہ ہے کہ تنقیہ بدن کا مواد سے کیا جاوے اور سر کا مادہ جذب کرکے اسافل اور
نیچے کے اعضا کیطرف لایا جاوے اور تقویت سر کی مقویات دماغی سے اسقدر کرین پھر انمین فضول کی کثرت نہونے پاوے اور جو رطوبت دماغ
سے ریزش کرتی ہے اس سے ریہ کو بچانا اور کسی اور عضو کیطرف اسے کھینچکر لیجاتا ہے۔ واجب ہے کہ تنقیہ سر کا فصد اور ایسی ادویہ سے جو فضول مختلفہ
کا اخراج کرنے مین کیا جاوے مثل توقایا کے خصوصًا اسکے ہمراہ مقل اور صمغ کا اضافہ کیا جاوے کبھی احتیاج ان ادویہ کی بھی ہوتی ہے جو اخلاط
سوداویہ کا بھی اخراج کرین مثل افتیمون وغیرہ کے اور معاودت اور تکرار تنقیہ کی بھی ضروری ہوتی ہے اسطرح پر کہ تنقیہ بذریعہ مسہلات
کے کرین اور فضول کم ہوجانے کے بعد مریض کو کسیقدر آرام دیکر پھر فصد کرین اور پھر آرام دیکر استفراغ مسہلات کا اعادہ کرین اور یہ تدبیر
خاصکر ابدان قوی مین زیادہ مؤثر ہے منجملہ اشیاے نافعہ کے نوازل کے روکنے مین استعمال دیاقوزہ کا ہے خصوصًا وہ قسم دیاقوزہ کی جو خشخاش
سے بموجب طریقہ مندرجہ قرابادین وغیرہ کے تیار ہوئی ہو طبیعت کو قبول تدبیر پر آمادہ کرنے کی یہ بھی معین ہے کہ ایسے بلاد اور شہرون کیطرف
سفر کرے جہان کی ہوا مین جفاف اور خشکی ہو اور وہان پہونچکر استعمال دودھ پینے کا کرے۔ واجب ہے کہ نشست یا برخاست مریض کی
اکثر اسی شکل سے ہو جسمین گردن دراز اور کشیدہ بجانب فوق اور آگے کیطرف رہے تاکہ وقوع اجزاے ریہ کا باہم یکے بر دیگرے مساوی ہو اور
اجزاے قرحہ کی چسپیدگی اور محاذات طبعی سے زائل نہو جائین (یعنے جو وضع خلقی انطباق اور محاذات اجزا کی ہے نشست برخاست کی
شکل اسکی محافظ ہونی چاہیے اور وہ شکل بھی جو اوپر مذکور ہوئی) کھانسی کے روکنے کی تدبیر مین زیادہ مبالغہ درکار ہے ان ادویہ سے جو لائق
نفث کے ہین اسلیے کہ کھانسی پیدا ہونے مین خطر عظیم ہے اگرچہ بظاہر بعد کھانسی کے توہم خفت مرض کا ہوتا ہے مگر یہ توہم محض بے بنیاد ہے
دوسرا طریقہ مدارات کا وہ اسطرح پورا کیا جاتا ہے کہ ان قروح کے سخت کرنے اور خشک رہنے کی تدبیر کرتے رہین تاکہ زخمہاے مذکور پھیل کر وسیع
اور کشادہ نہو جائین اگرچہ التحام اور اندمال کی امید ان قروح کی نہین ہے اور اس تدبیر سے امید مہلت پانے مریض کی ایک زمانہ دراز تک
موت سے ہوسکتی ہے اگرچہ وہ زندگی محض بے لطف بلکہ بدتر از موت سمجھنی چاہیے کہ تھوڑی سی خطاے تدبیر مین زیادہ ایذا پہونچتی ہے اسلیے کہ ایسا
مریض جسوقت کوئی حرکت عنیف اس سے صادر ہوتی ہے یا ایسی شے تناول کرے جسمین کسیقدر حرکت اور ازعاج یعنے جنبش مین لاتا ہو۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

پس یہی حرکت خواہ تناول باعث اوکھڑ جانے اس خشکریشہ کا ہوتا ہے جو ادویہ مستعمل سے پڑا ہوا و خشکریشہ کے اوکھڑ جانے سے نفث الدم عظیم پیدا ہوتا ہے کہ مریض مشرف بموت اور قریب مرگ ہو جاتا ہے یہ ادویہ ایسے مجففات ہین جو قبض جرم ریہ کی بھی کرتے ہین اور تجفیف رطوبت قرحہ کی بھی کرتے ہین اور تطبیق یعنے چسپیدگی اجزاے ریہ کی کرتے ہین اگرچہ اندمال زخم کی قوت امین نہین ہو۔ جو شخص اس طریقہ مدارات کا اپنے مرض کے معالجہ مین پابند ہوا سکو دودھ کا استعمال قطعی ترک کردینا چاہیے **مترجم** ہمارے خاندان کے بعض نامور طبیب ایسے تھے کہ ہمنے اپنی آنکھون سے ایک مریضہ مسلولہ کا چالیس برس کے قریب زندہ رہنا اسی طریقہ کی مدارات سے مشاہدہ کیا ہے اور جب ذرا سی سو تدبیری وہ مریضہ کرتی تھی پھر اسکی سنبھال کرکے اسی کیفیت پر کردی جاتی تھی **متن** شہد خالص بمنزلہ مرکب اور سواری کے ہے واسطے ترکیب دینے ادویہ سل کے یعنے ہر ایک دوا شہد سے مرکب ہوسکتی ہے اور بہ نسبت قروح کے شہد کسیطرح مضر بھی نہین ہے قرحہ کا تنقیہ ادویہ منقیہ سے جو مذکور ہو چکین کیا جاتا اور طبیخ زوفا جو قرابادین مین مذکور ہے اس سے بھی تنقیہ قرحہ کا کیا جاتا ہے ان دونون سے زیادہ قوی تر لعوق کرسنہ ہے جو حب القطن سے مرکب ہو کہ وہ بھی قرابادین مین مذکور ہے اس سے بھی قوی تر لعوق اسقیل جو کہ بعض مادہ خر مین تیار ہوتا ہے کبھی ان ادویہ کے ہمراہ ملزجات مغریہ بھی اضافہ کرنے کی حاجت ہوتی ہے یعنے ایسی ادویہ جنمین لزوجت اور اغرا بھی ہو اور کبھی انکے ہمراہ مخدرات کو بڑھا دیتے ہین تاکہ سرفہ کو روکین اور سکون سرفہ کے دوا اچھی ٹھہر کر اپنے فعل کو پورا کرے۔ ایسے وقت تدبیر ناعش قوی یعنے جس قوت مین بیداری پیدا ہو کرنی چاہیے تغذیہ وغیرہ سے ان ادویہ منقیہ کا بیان اول ابواب مین ہمنے کر دیا ہے اور باب تقیح مین بھی انکا بیان دوبارہ ہو چکا ہے۔ انھین ادویہ مین سے متنادیہ ہے کہ جہاں تک کا استعمال کرین یا وہ احسا جنمین کراث شامی داخل ہو اور چنا اور جوار یعنے مکئی سے ستو بنائے جائین اور خود یہ کراث بھی بریان کیا ہوا امین پڑا ہو۔ ماء العسل مین منقیات نفث پیدا کنندہ اور ادویہ ملطفہ کو جوش دیا ہو اور یہ سب ادویہ مع تراکیب کے اوپر مذکور ہو چکین۔ معاجین مجففہ جیسے کمون اور اثاناسیا اور لعوق بزرکتان۔ مثرودیطوس اور تریاقات جب اوقات مناسب پر مستعمل ہون خصوصاً اوائل مرض مین اور جسوقت ہزال اور لاغری شدید نہو وہ بھی نافع ہے اور جب تک حمی دقیہ جو لازم قرحہ ریہ کے ہے درجہ ذبول کو نہ پہونچی ہو اسوقت بھی نفع کرتا ہے گل مختوم انفع اشیا ہے ہر وقت مین اور گل ارمنی بھی۔ اسیطرح جملہ وہ ادویہ جنکو ہم نے بیان کیا ہے ضمادات اور کمادات اور مروخات منقیہ سے۔ جب سینہ کے قروح کہنہ ہو جائین اور نیز قروح ریہ کے اسوقت مریض کو بوقت صبح تھوڑا قطران بطور لعوقہ کے دینا مفید ہوتا ہے یا ہمراہ شہد کے خواہ کسیقدر میعہ سائلہ کے ہمراہ شہد دیا جاے پھر اگر ایسے وقت حرارت بھی ہو اور منقیات حارہ کے دینے سے خوف ہو اور منقیات باردہ کچھ سود مند ہون پس رب ثعلب اور تخم بادیانہ اور رب السوس پاک اور صاف عصارہ پرسیاوشان کو آب شکر یعنے گاڑھے شربت مین تیار کرین یہ دوا بدرجہ غایت مفید ہے کبھی اس مرض مین چند قسم کے بخورات کا استعمال کیا جاتا ہے جو مجفف ہوتے ہین اور تنقیہ مدہ کرتے ہین ان دھونیون کو کسی چنگیر وان وغیرہ مین رکھ کر سلگاتے ہین منجملہ ان بخورات کے زرنیخ او فلفل کو سپیدہ بیضہ مرغ مین لت کرکے سلگاتے ہین اور از انجملہ برگ زیتون شیرین اور اوجھ بیل گاو کا اور چربی پہاڑی بکری کی اور زرنیخ اور خرگوش کی مینگنی مع زن از انجملہ پوست نبق یعنے بیر کے چھلکے اور بیخ سدر کے پوست اور بیخ کبر کے پوست اور زرنیخ اور چربی گردہ بز کوہی کی از انجملہ زرنیخ اور بھیڑ کی چربی از انجملہ زرنیخ اور زراوند مدور پوست بیخ کبر جلے ہوے ان لیکر شہد اور روغن زرد مین جمع کرین **ایضاً** صنوبر کہ آمین وردی قطران کی پڑی ہو **ایضاً** زرنیخ زرد سافج ہندی ہمراہ شیرج کے اور جسوقت مزاج مریض کا گرم ہو جاے اور سخونت اسکے مزاج مین آجاے اس مرض کا فوراً علاج کرنا چاہیے چند روز اور بعد اسکے پھر تجفیف قرحہ کی تدبیر پر عود کیا جاے۔ غذا مین گوشت دراج جو بازیر اور افادیہ سے خوشبو کر دیا گیا ہو۔ اور خالص شراب ابیض کے اول مرض مین کچھ ممانعت نہین ہے۔ ریاحین مرطبہ کو ہمیشہ سونگھنا بھی ہو آرام سے سونا اور آرام سے بے محنت رہنا اور سکون اور قرار کا زیادہ پابند ہونا غصہ اور دلتنگی کو ترک کرنا لازم ہے۔ اور کوئی بات ایسی ایسی وارد نہ کیجاے جس سے غم اور اندوہ پیدا ہو۔ مین نے ابدان کشمیر اور بلاد مختلفہ مین چند بار بلکہ بارہا تجربہ کیا ہے کہ مریض سال گلقند شکری کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

استعمال کرے جو تازہ تیار ہوا ور سالخوردہ نہو گئی ہو اور ہر روز جسقدر مریض سے ہو سکے اسکو کھایا کرے حتی کہ روٹی کے ہمراہ بھی بجائے گوشت وغیرہ کے اسکو کھاتا رہے بعد ازان اسکی کیفیت مزاج پر لحاظ کیا جائے اگر ضیق نفس مین لسبب تجفیف پیدا کرنے گل سرخ کے پیدا ہو شراب زوفا بقدر حاجت پلا کر اس ضیق نفس کا ازالہ کیا جائے اور اگر حلاوت سے گلقند کی تپ اسکی مشتعل ہو جائے قرص کافور سے حمی کے اشتعال کو دور کرین اور اس علاج یعنے گلقند کے استعمال کو نہ بدلین بلکہ بدستور جاری رکھین یقین ہی کہ مریض کو شفا ضرور ہو جائے گی اگر مجھے تقیہ اور خوف تکذیب اپنے بیان کا نہوتا تو اس تجربہ جدیدہ سے جو عجائب مین نے مشاہدہ کیے ہین انکو بیان اور تعداد اور شمار بھی ان بیمارونکا جو خاص اسی طریقہ کے معالجہ سے اچھے ہوے ہین لکھتا۔ از انجملہ ایک مریضہ مسلولہ کا مرض اسقدر بڑھ گیا تھا کہ آثار مرگ کے اس پر طاری ہو چکے تھے اور اپنی تجہیز و تکفین کے واسطے ایسے شخص کو طلب کیا تھا جو اس کام کو کر سکتا تھا۔ اسی مریضہ کا بھائی اسکی سرپرستی پر آمادہ ہوا اور اسی دوا سے اسکا علاج کرنا شروع کیا اور مدت دراز تک علاج رہا کہ وہ زندہ بھی رہی اور صحت بھی اسے حاصل ہوئی اور فربہی بھی اسکے جسم پر آگئی اور جس مقدار و وزن مین اسنے گلقند کا استعمال کیا اسکی تعداد کی تصریح مجھے کرنی مناسب نہین ہی کبھی بسبب یبوست اور ذبول کے استعمال دودھ اور دہی کا ضرور ہی تغذیہ اور ترطیب اور تعدیل خلط فاسد اور حبنیت کی وجہ سے تغریہ قرحہ کا بھی ہو جاتا ہے اور تنقیہ چرک وغیرہ کا بھی حاصل ہوتا ہی اسلیے کہ دودھ کی مائیت صدید اور مدہ کا تنقیہ کرتی ہی بسبب قوت جلا کے جو اسمین ہی۔ بلکہ اکثر یہ تدبیر قروح ریہ کو بالکل زائل کر دیتی ہی اگر اس تدبیر مین تصلیت قرحہ کی منظور نہو سب سے زیادہ تر مفید دودھ عورتون کا ہی اگر پستان سے پیا جائے اسکے بعد دودھ مادہ خر کا کہ اسمین تغریہ زیادہ ہی اسکے بعد شیر بز خصوصًا کہ قوت قبض کی شیر بز مین زیادہ ہی اور لبن رماک بھی منقی ہی اور بہلوت نفث کو دور کر دیتا ہی مگر اسمین تغریہ نہین ہی اور یہ بات میرے گمان اور قیاس کی ہی اور جسقدر مجھے تجربہ ہوا ہی اس سے کہتا ہون کہ شیر مادہ گاؤ اور بھیڑ کا دودھ اسمین کسیقدر غلظت ہی لیکن اگر تھن سے پیا جائے البتہ مفید ہو گا۔ جس حیوان کا دودھ جس غرض سے پلایا جائے اسی اثر پیدا کرنیوالی گھانس سے اس حیوان کو چرانا بھی واجب ہی اگر غرض مطلوب اندمال قرحہ ہی اسوقت حیوان کو عصی الراعی اور فوتنج اور جبل السکین یعنے لبلاب وغیرہ چارہ مین دینا چاہیے اور اگر تنقیہ اور اخراج نفث مطلوب ہو حاشا اور ثقبۃ النحل اور حند قوقی یعنے لسکھہ اور بلکہ توعی یعنے شیر دار درخت جو زہریلے ہین جو شخص دودھ کے استعمال پر آمادہ ہو اسپر واجب ہی کہ جملہ تدابیر مذکورہ سابقہ کی رعایت کرے اسلیے کہ اگر کسی تدبیر مین بھی خطا واقع ہو گی تو اکثر استعمال دودھ کا وبال جان ہو جائے گا۔ بعض اطبا و مصلین نے کیفیت استعمال دودھ کی سطرح بیان کی ہی اور اسکا خلاصہ مع اصلاح بعض امور کے ہم اپنی عبارت مین یون بیان کرتے ہین۔ مادہ خر جسکا دودھ پلانا مرکوز ہی ایسی ہو کہ جسکو بچہ جنے ہوے چار مہینے خواہ پانچ مہینے گذرے ہون۔ اور محلبہ یعنے دودھ دوہنے کا برتن جو چمڑے کا ہوتا ہی اسے لے کر پانی سے خوب ہو دولین اور اگر اس دولنے یعنے ظرف مین پہلے بھی دودھ دوہا گیا ہو لازم ہی کہ اسے گرم پانی سے خوب طرح صاف کرین اور گرم پانی اسمین ڈال کر رکھ چھوڑین تا اینکہ اگر اسمین کسیقدر رطوبت سابق مین جذب ہو چکی تھی وہ بھی متحلل ہو جائے پھر اسے آب گرم سے خوب دھو کر آب سرد سے دھوئین اسکے بعد اسی برتن کو آب گرم مین رکھین اور دودھ کو دوہین نصف سکرجہ کے قریب جو تخمینًا تین تولہ ہوتا ہی اور یہ مقدار استعمال دودھ کی روز اول مین ہی اگر مرض سلیم ہو یعنے زیادہ شدائد نہون ورنہ اس سے زیادہ پلایا جائے گا جسقدر تخمین حدس طبیب سے ہو پھر دوسرے روز پہلے دن سے دوچند وزن دیا جائے گا اور دوہنے وغیرہ کی وہی کیفیت ہی جو روز اول کی گئی۔ اگر روز اول طبیعت نے دودھ کو قبول کر لیا اور ٹھہر الیا دوسرے روز کسی قدر شکر بھی دودھ مین شریک کرنی چاہیے اور تیسرے روز وہی کرنا چاہیے جو روز اول کیا تھا پھر اگر دوسرے روز طبیعت نرم نہو یعنے دست نہ آے خصوصًا اگر تیسرے دن بھی اجابت ملین نہو چھ تولہ دودھ اور ایک ماشہ نمک ہندی اور نصف درہم نشاستہ سے پورے ڈیڑھ درہم تک ملا کر پلانا چاہیے اور پھر ہمیشہ نصف سکرجہ دودھ ہر روز بڑھایا جائے جب چھٹا دن گذر جائے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اجابت طلبین نہو تو تولہ دودھ مین شکر اور نمک اور نشاستہ اور روغن بادام ملا کر استعمال کرین جب تین اجابت طلبین سے زیادہ آنے لگین اسوقت
پھر دودھ مین کسی شے کی آمیزش کرنی جائز نہین ہے اور مقدار دودھ کی بھی کم کرنی چاہیے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شبانہ روز مین تین اجابت
طلبین سے زیادہ اور دو مرتبہ سے کم نہ ہونی چاہیے اگر اس تدبیر سے دودھ پلانا اسیقدر نافع ہو تو تین ہفتہ تک پلانا چاہیے بعض محصلین اطبا نے
کہا ہے کہ عمدہ اور اجود طریقہ شیر مادہ خر وغیرہ کے پلانے مین یہ ہے کہ لکڑی کے برتن مین دوہا بھی جاے اور پلایا بھی جاے دودھ کے جملہ اقسام
مین افضل وہی قسم ہے کہ وہ جانور ایسے مقام پر چرتا ہو جہان کی گھانس مین قوت تلطیف اور تنقیہ مدہ اور قبض اور تجفیف کی قوت ہو جیسے اشنین
وغیرہ اور شیح اور قیصوم اور جعدہ اور علیق وغیرہ بجنسہ کا دودھ اگر دوشیدہ کرکے پلایا جاے اسمین کسیقدر ربائی بھی ملانا ضرور ہے اور سنگریزہ کو گرم
کرکے دودھ مین بجھادین اور مکرر اسیطرح عمل کرین تاآنکہ دودھ کسیقدر پختہ ہو جاے اور اسکی مائیت کم ہو جاے اور اسطرحکا دودھ ہضم ہونے
مین عمدہ تر ہے بہ نسبت اسکے کہ آگ پر پکایا جاے **ایضاً** رعایت نرم ہونے طبیعت کی بھی کرنی چاہیے۔ ان اگر ذرب عارض ہو اسوقت
طباشیر کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر کھانسی زیادہ الحتی ہو دودھ مین کتیرا بوزن ایکدرہم کے ملانا چاہیے۔ اور اگر معدہ ضعیف ہو کمون
اور کرویا اسمین شریک کرنی چاہیے۔ شیر مطبوخ کو اگر مسلول ہضم کرجاے تو اسکے واسطے غذاے کافی ہے اور جسوقت مریض کو تپ آجاے
واجب ہے کہ استعمال دودھ کو ترک کردے۔ دوغ کا استعمال بروقت شدت حمی کے محتاج الیہ ہوتا ہے اور بروقت اسہال کے اور یہ دوغ
انکو نافع ہے اور زیادہ تر مفید ہے اور عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دہی جما ہوا اسکا مسکہ نکال کر رات بھر رہنے دین اور مقام معتدل مین اسے کھینچ کر صبح
کو اسے خوب سا متھنی وغیرہ سے بلائین حتی کہ بعض اجزا اسکے بعض سے خوب ملجائین اُسکے بعد قرص تیار کرین جیسے کامین اور نان گندم جو
خوب پختہ ہو چکی ہو اور ایسی عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اسپر چتیان پڑگئی ہون یہانتک عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اسکا نام فارسی مین ہزار دہ رکھا جاے
انمین اقراص کے دس درہم پر تیس درہم دوغ ڈالا جاے اور بطور لعوق کے چاٹا جاے دوسرے دن دس درہم دوغ اور بڑھایا جاے
اور روٹی ایکدرہم کم کر دیجاے اسیطرح ہمیشہ کم کرتے رہین تاآنکہ فقط دہی باقی رہجاے اسکے بعد اُلٹی چال چلین یعنے دہی کو گھٹائین اور
روٹی کو بڑھاتے جائین تاآنکہ قرص فقط باقی رہجاے اور دہی بالکل چھوٹ جاے اور یہ تدبیر اسوقت کرنی چاہیے کہ دوغ پلانے سے پوری
استغنا ہو جاے اور عافیت مریض کی ظاہر ہو اور جسوقت مرض کے آثار نمایان ہون دوغ مین کمی اور قرص کے وزن مین زیادتی کیا کرین
حتی کہ دودھ اور دہی کا استعمال بالکل چھوٹ جاے۔ اگر کسی مریض کو ذرب کی شکایت ہو لوہا گرم کیا ہوا چند بار اسکو دوغ مین بجھانا کچھ خوف
کی بات نہین ہے اب ہم ان چیزون کو بیان کرین جو قرابادین مین مذکور ہوئی ہین غذا ان بیمارون کی مغریات سے تجویز کرنی چاہیے جیسے خبز سمید
اور اطریہ اور جاورسیہ جو باجرہ سے بنتی ہین۔ چانول بھی تنقیہ مدہ کرتا ہے اور گوشت زخم کا اوگاتا ہے کشک شعیر جو بخوبی پختہ ہوئی ہو مغری بھی ہے
اور منقی ہے اور بوقت شدت تپ کے اسکا استعمال مناسب ہے خصوصاً ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کر دیے گئے ہون اور مکرر پانی اور
راکھ سے انکو دھویا ہو خصوصاً ہمراہ بقول باردہ کے اور مسور کے بھی ہمراہ۔ جو غذا نشاستہ اور خیارا اور تربوز سے تیار ہوتی ہے کبھی اس سے بھی
نفث بآسانی دفع ہوتا ہے اگر تپ خفیف ہو کرنب اور رطبیون سے بہتر کوئی غذا نہوگی خواہ اور منقیات معلومہ سے غذا تجویز کرین ماہی شور
با نمکین اگر ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ کھائی جاے تنقیہ مدہ وغیرہ کو نافع ہے اگر قرحہ ریہ کا خبیث ہو اسوقت مچھلی سے پرہیز کرنا واجب ہے
اور اسیطرح نمکین اور شور چیزون سے۔ اگر گوشت سے انکو غذا دینی منظور ہو تیتر اور مرغ کا گوشت اور چکور اور کنجشک کا دین کہ یہ سب غیر
مسمن یعنے فربہ اور چرب نہون۔ اور بہتر یہ ہے کہ یہ گوشت بھنے ہوے خشک کھلاے جائین تاکہ تجفیف انکی زیادہ ہو اور التحام یعنے گوشت
زخم کا بھر لانا اسکی قوت بھی بھنے ہوے گوشت مین زیادہ تر ہے۔ پایچہ کا استعمال عمدہ ہے کہ اسمین لزوجت زیادہ ہے مچھلی کے کباب بھی جائز
ہین۔ اگر شوربا دینا منظور ہو شہد ملا کر دینا چاہیے۔ کبھی ان بیمارون کو حمام مین داخل کرنا بھی قبل غذا کے جائز ہے اور بعد غذا کے بھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

بشرطیکہ انکے جگر مین سدہ نہو اسوقت حمام سے فربہی بدنکی پیدا ہوگی پانی انکے لائق آب باران ہو اگر ممکن ہو اکثر اوقات ارباب سل کو نفث الدم بنا بر بیان بالا عارض ہوتا ہو اسکے واسطے قرص جید کا یہ نسخہ ہو گل مختوم تین درہم نشاستہ گل ارمنی گل سرخ ہر واحد چار درہم کہربا حب الآس ہر واحد چھ درہم سرطان سوختہ تخم بنفشہ ہر واحد دس درہم لبد کثیرا طباشیر شادنج ہر واحد پانچ درہم صمغ وردی عصارۃ السوس ہر واحد سات درہم خرفہ یا گلاب تازہ مین قرص تیار کرین اور کھیرے کے پانی خواہ آب باران کے ہمراہ استعمال کرین۔ اکثر مسلول کو سقوط لہات یعنے کاگ گر پڑنے کا مرض پیدا ہوتا ہو اسوقت انکی آواز مین تغیر اور غطیط پیدا ہوتی ہو اسے سقوط لہاۃ کی وجہ سے بشتر لہاۃ کے قطع کرنیکی ضرورت ہوتی ہو اسکو باب امراض لہاۃ سے معلوم کرنا چاہیے کہ وہان بخوبی بیان کر دیا ہو مجربات جیدہ سے یہ ہو کہ نواحی صدر اور جانب پشت کو برادہ صندل مین مین گلاب و تھوڑی سی گل مختوم ملا کر ضماد کرین کہ یہ ضماد زیادہ نافع ہو مقالہ پنجم تمام ہوا اسکے بعد فن گیارھواں احوال اور امراض قلب مین لکھا جاتا ہو

فن گیارھوان احوال اور امراض قلب کے بیان مین

اور اس فن مین دو مقالے ہین **پہلا مقالہ** مبادی اور اصول نظری قلب کے بیان مین **تشریح قلب کی** قلب یعنے دل کی خلقت محکم ہوئی ہے تاکہ آفات سے دور تر رہے قلب کی بناوٹ چند اصناف کی لیف یعنے ریشون سے ہوئی ہو جنمین اختلاف شدید ہو کوئی ریشہ طویل ہو کہ بخوبی جذب غذا و نسیم کی کرتا ہو اور کوئی ریشہ عریض اور چوڑا ہو اور کوئی ریشہ مورب اور کج ہو جو ماسک اور ٹھہرانے والا ہو اور یہ لیفہائے مختلفہ اسواسطے بنائے گئے کہ حرکات مختلفہ قلب سے صادر ہون تاکہ حرکت انبساطی اور انقباضی اور طبعی تینون قسم کی پوری ہوا کرین مقدار جسمی قلب کی پوری پوری بقدر کفایت کے ہو نہ اتنی کم جو فضلہ بچ رہے اور نہ اتنی زیادہ کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو جثہ قلب کا عظیم بنایا گیا اور محل روئیدگی شرائین کا مقرر کیا گیا اور جائے تعلق رباط کا تجویز ہوا چوڑا اور عریض اسلیے مخلوق ہوا کہ اُگنے والی اشیاء یعنے شرائین کی جگہ پوری رہے کمی نہ پڑے اور یہ حصہ منبت شرائین کا ہر دو حصہ ہا اور اجزائے قلب سے اعلے قرار دیا گیا تاکہ استخوان سینہ پر تکیہ اور سہارا کرنے سے بچے اور اسکی تو ریب اور کجی کو مماست اور اتصال سے جسم سخت ہڈی کی ایذا نہ پہونچے۔ ایک کنارہ قلب کا باریک اسواسطے مخلوق ہوا اور شکل مخروطی باین لحاظ پسندیدہ ہوئی کہ راس مخروط کو جو بمنزلہ ایک نقطہ کے ہو اسکی ملاقات اور مماست استخوان سے فقط واحد پر پہونچے ایذا مصادمت اور رگڑنے کی کم پہونچے اور یہ نوک یعنے سرا مخروط کا نہایت درجہ سخت اور با صلابت ہو تاکہ ہڈی کی سختی اور اسکی صلابت سے بروقت رگڑنے کے گھس نہ جائے اور زیادہ کمی نہو اور بندبیچ انداز شکل صنوبری پر درست بنایا گیا کہ نیچے اوپر دونون جانب کی انداز درست اور ٹھیک رہے او فضل اور زیادتی نہونے پائے۔ ایک غلاف کے اندر قلب رکھا گیا جو نہایت محکم اور استوار ہو اور وہ غلاف اگرچہ از قسم غشا و جھلی کے ہو لیکن اور جھلیون مین کوئی ایسی معتدل جھلی نہین ہو جو مشابہ اسکی گندگی کے ہو اور یہ استواری اور گندگی اسواسطے تجویز ہوئی کہ قلب کی حفاظت کے واسطے بمنزلہ سپر کے ہو اس غلاف کے اندر سے جرم قلب کا بقدر قلیل نظر آتا ہو مگر نزدیک اصل و بیخ کے اور اس مقام کے جہان سے شرائین اوگتی ہین کہ اسجگہ زیادہ چسپیدگی غلاف کو نہین ہو باین سبب کہ قلب کے پھیلنے اور انبساط کی جگہ رہے بدون اختناق اور تنگی کے اصل قلب کے پاس ایک عضو مثل اساس اور بنیاد کے ہو وہ عضو مشابہ غضروف کے ہو تھوڑا سا تاکہ قاعدہ استوار واسطے خلقت قلب کے رہے۔ قلب مین تین بطن ہین دو بڑے بڑے اور ایک متوسط بڑائی اور چھوٹائی مین کہ جالینوس اسی متوسط کا نام دہلیز رکھتا ہو اور منفذ بھی اسی کو کہتا ہو اور یہ منفذ بطن نہین ہو بطن ایمن جائے ودیعت اور امانت اس غذا کے مقرر ہوا ہے جس سے قلب کی غذا ہوتی ہو اور یہ بطن قوی اور کثیف ہمصورت جرم قلب کے مخلوق ہوا۔ اور بطن ایسر معدن اس روح کا ہے جو لطیف خون سے پیدا ہوتی ہو اور بطن سوم بطور مجری بیچ مین ان دونون کے رکھا گیا جس جگہ قلب عریض ہوتا ہو یہ مجری وسیع ہوجاتا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جس جگہ قلب طویل ہو یعنے انتہاے بطن الیسر کے پاس وہاں یہ مجری منضم اور غیر وسیع ہو۔ قاعدہ بطن الیسر کا ارفع اور بلند ہو اور قاعدہ بطن ایمن کا بہت اترا ہوا ہو جملہ رگہاے جہندہ یعنے شرائین کی خلقت مین دو جہلیان داخل ہین سواے ایک شریان کے ان دونون جہلیون مین اصلب اور سخت وہ جہلی ہو جو اندر کیطرف ہو اسواسطے کہ ملاقی ضربان کی وہی غشاء اندرونی ہو اور حرکت جوہر روح قوی سے بہی اسی جہلی کو اتصال ہو لہذا اسکی حفاظت اور احتراز اور تقویت زیادہ تر مقصود تہی جو صلابت سے حاصل ہوئی منبت شرائین تجویف ایسر ہو دونون تجویفہاے قلب سے اسلیے کہ تجویف ایمن جگر سے قریب ہو لہذا اسکا مشغول رہنا جذب غذا اور استعمال غذا مین واجب ہوا اور پہر چونکہ بطن ایمن قلب کا جوہر قوی اور کثیف پر شامل اور حاوی ہو اور شے غلیظ اور ثقیل یعنے غذا کا مستودع ہو اور بطن ایسر حاوی شے رقیق اور سبک یعنے روح کا ہو لہذا دونون جانب کی تعدیل اسطرحپر کی گئی کہ جو بطن حاوی غذاے غلیظ ہو وہ پتلا اور رقیق بنایا گیا خصوصاً کہ وہ بطن تحلل سے بوجہ ترشح اور تبخر کے مامون اور بیخوف تہا لہذا اسکا رقیق ہونا کچھ محل خوف نہوا اور جو بطن حاوی شے لطیف یعنے روح کا ہے وہ غلیظ بنایا گیا خصوصاً کہ اس بطن کو تحلل سے بذریعہ ترشیح اور تبخیر کے ہر وقت خوف تہا۔ بلکہ جلد اندرونی بطن ایمن کے جو رقیق اور پتلا ہو بہت استوار اور مضبوط بنائی گئی۔ نہایت معتدل خون وہی ہو جو قلب کے بطن اوسط مین ہو قلب کے واسطے دو فرونی مثل منہ کے اس مشترک مقام پر بنائی گئین جہان مدخل مادہ خون کا یعنے ورید شریانی ہو اور مدخل نسیم کا جو قلب مین جاتی ہو یعنے ابہر بہی اسی جگہ ہو اور یہ دونون زیادتیان مثل دو گوش کے عصبی مادہ کی ہین یہ دونون فرونی مثل شاخہاے کثیرہ پہیلی ہوئی اور جہنڈ ایسے نظر آتے ہین اور سست رخی یعنے ڈہیلے رہتے ہین جبتک قلب منقبض اور سمٹا ہوا رہتا ہو اور جسوقت قلب مین انبساط پیدا ہوتا ہو یہ دونون کہنچکر تن جاتے ہین اور جو شے کہ قلب اسکو گہیرتا ہو اندر تک اس شے کے حصر اور گہیر یعنے مین اعانت کرتے ہین گویا دو خزانے ہین کہ اوعیہ اور ظروف دیگر سے خون یا نسیم کو اپنے مین جمع کرکے بروقت ضرورت اور حاجت کے قلب تک اسی ذخیرہ کو بقدر مناسب پہونچا دیتی ہین۔ یہ دونون اذن قلب دقیق اور باریک اسلیے بنائے گئے تاکہ زیادہ تر حاوی ہون اور بہت اچہی طرح انقباض کو قبول کرین اور سخت اسواسطے بنائے گئے ہین کہ انفعال اور قبول اثر سے اپنے ذخیرہ کے دور تر رہین قلب مع اپنے قواے طبعیہ کے قبول غذا کرتا ہو اسطرحپر کہ خون کو اندر تک جذب کرتا ہو جسطرح ہوا کو جذب کرتا ہو۔ قلب درمیان صدر یعنے سینہ کے رکہا گیا اسلیے کہ جسم مین زیادہ تر معتدل وہی جگہ ہو اور تہوڑا سا مائل بائین طرف رہا تاکہ جگر سے دور رہے تب جاکر جگر کے واسطے مکان واسع دستیاب ہو۔ طحال قلب سے بہت اتر کے نیچے کیطرف ہو اور قلب سے دور بہی ہو اور طحال کے نیچے اُترنے مین ایک منفعت ہو جسکو ہم عنقریب بیان کرینگے۔ جگر کے واسطے مکان وسیع جو دور ہونے سے قلب کے پیدا ہوا اور گنجایش زیادہ ہوئی یہ بات اولیٰ اور انسب ہو بہ نسبت اسکے کہ طحال کو دوری قلب سے وسعت مکان حاصل ہوئی اسلیے کہ جگر بہ نسبت طحال کے اشرف ہو اور تیسرا فائدہ قلب کے مائل ہونے کا بطرف یسار کے اور جگر سے دور تر رہنے کا یہ ہو کہ حار غریزی جانب دوم یعنے جانب یمین مین فراہم نہو جاے اور تاکہ جانب یسار بہی معتدل رہے اسلیے کہ طحال بذات خود گرم نہین ہو چوتہا فائدہ قلب کے یسار مین ہونے کا یہ ہو کہ رگ اجوف جو قلب تک آئی ہو اسکی آمد مین مزاحمت اور تنگی مماست قلب سے نہ پیدا ہوا اور تہوڑی سی جگہ اسی رگ کو بہی ملجاے جس حیوان کا دل اور جثہ مقدار مین بڑا ہو اور پہر وہ حیوان ترسندہ اور ڈرپوک ہو جسطرح خرگوش اور بابیل تو سبب اسکا یہ ہو کہ حرارت اسکے قلب مین کمتر ہو اور بڑی جگہ یعنے قلب مین اسی حیوان کے اسیقدر حرارت پہیلتی ہو لہذا بخوبی اسے گرم نہین کرتی ہو کہ ظرف کبیر ہو اور مظروف قلیل اور جس حیوان کا قلب جثہ مین بڑا ہو اور پہر وہ جری بہی ہو اسکا سبب یہی ہو کہ حرارت اسکی قلب مین زیادہ ہو اور مختقن ہوتی ہو اور شدت پاتی ہو۔ مگر اکثر تو یہی ہو کہ جو حیوان جری ہو وہ عظیم القلب بہی ہو۔ قلب کسی الم اور درد اور ورم کو اٹہا نہین سکتا ہو اسی سبب سے کوئی حیوان ایسا ذبح نہین ہوا کہ اسکے قلب مین کوئی آفت پائی گئی ہو جسطرح کہ اور اعضا مین پائی گئی ہو کبہی بعض حیوان

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہن آدر اور کبیر الجثہ کے دلمین ایک ہڈی بھی پائی گئی خصوصاً بیل کے دلمین اور یہ ہڈی غضروفیت کیطرف مائل تھی۔ بزرگتر اور زیادہ بڑی اور صلابت اور سختی مین زیادہ ہاتھی کے دلمین پائی گئی ہو بعض بندرون کے دلمین دو سرائی گئی۔ قوت حیات قلب پر دلیل یہ ہو کہ اگر کسی حیوان کا دل جدا کر لیا جاے تھوڑی دیر تک اوچھلتا ہوا نظر آتا ہو اس شخص کی راے خطا پر ہو جسنے قلب کو ایک عضلہ تجویز کیا ہو اگرچہ زیادہ مشابہ عضلہ سے ہو اگرچہ تھوک قلب کا ارادہ نہین ہو **امراض قلب کا بیان** کبھی خاص جرم قلب مین جملہ اقسام امراض کے عارض ہوتے ہین مثل اصناف سوء مزاج اور کبھی یہ امراض مادی ہوتے ہین اور کبھی ساذج بلا مادہ ہوتے ہین مادہ کبھی عروق اور رگہاے قلب مین ہوتا ہو اور کبھی درمیان غلاف اور جرم قلب کے ہوتا ہو خصوصاً رطوبت کہ اکثر اسی جگہ پائی جاتی ہو۔ اور اکثر اسی جگہ چند طرح کے رطوبات ہوتے ہین اور یہ بات تو بدیہی ہو کہ جسوقت رطوبات کثیرہ قلب مین جمع ہونگے انبساط سے اسکو منع کرینگے کبھی قلب کو اورام اور سدہ عارض ہوے ہین اور کبھی کوئی مرض امراض وضع سے بھی اسکو عارض ہوتا ہو جسطرح کہ احتقان رطوبت ہو کر قلب کو انبساط سے روکتا ہو پس ہلاک مریض کا واقع ہوجاتا ہو۔ انحلال فرد جو قلب کو عارض ہوتا ہو یا تو خاص جرم مین قلب کے یا غلاف مین اسکے ہوتا ہو جب قلب کا کوئی سوء مزاج قلب مین مستحکم ہوجاے پھر علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر مستحکم نہو تب بھی بآسانی علاج پذیر نہین ہوتا ورم حار اگر قلب مین ہو فوراً قاتل ہوگا اور ورم نرم ہو خواہ سخت ہو بہت کم ہو کہ قلب مین واقع ہو بلکہ اکثر اگر ہوتا ہو تو غلاف قلب مین ہوتا ہو پھر اگر اتفاقاً جرم قلب مین ورم بارد ہوا ہو تو مثل ورم حار کے فوراً قاتل نہوگا مگر پھر بھی انجام مین قتل ہی کرتا ہو۔ اور بیشتر ورم صلب جو غلاف قلب مین ہوتا ہو خلط غلیظ سے یا ورم غیر صلب جو خلط مائی سے ہو اور منفط یعنے پلپلا ہوا اسقدر مہلت دیتا ہو کہ ایک زمانہ گذر جاے چنانچہ ایک بندر کی حکایت جالینوس نے لکھی ہو کہ وہ زمانہ دراز تک زندہ رہا جب مرجانے کے بعد اسکے اعضا کی تشریح کی گئی معلوم ہوا کہ زمانہ حیات مین اسکے قلب پر ورم تھا اور اسی سبب سے وہ لاغر نحیف او ضعیف رہتا تھا جب قلب بذات خود متحمل ورم کا نہین ہو پھر اسکا ورم جمع اور تقیح کے قابل کب ہو سکتا ہو اگر قلب مین قروح خبیثہ شریرہ پیدا ہون ایسے قروح بعد رعاف سیاہ کے قاتل ہوتے ہین بنا بر قول بعض اطبا کے کبھی رگہاے قلب مین سدے ایسے پڑجاتے ہین جو افعال قلب کو مضر ہوتے ہین۔ انحلال فرد یعنے تفرق اتصال کا تحمل قلب کو ورم سے بھی زیادہ دشوار ہو اگر جرم قلب مین کسی قسم کا تفرق اتصال عارضی ہو اور بطون ثلثہ تک پہونچے فی الحال قتل کریگا اور اگر نافذ بطون تک نہو تو شاید دوسرے روز تک مہلت ملے گی کبھی قلب کو بمشارکت اسکے غلاف کے چند امراض عارض ہوتے ہین اور بمشارکت دماغ او جنب اور ریہ اور جگر اور امعاء اور جملہ احشا کے خصوصاً مشارکت سے معدہ کی امراض لاحق ہوتے ہین اور کبھی بمشارکت اور اعضا کے یا سارے بدن کی مشارکت عامہ سے جسطرح حمیات مین جب اسکے نوبہ اور بحران متحقق ہوجاتے ہین مشارکت قلب کی واسطے اعضا کے کبھی بسبب اس شے کے ہوتی ہو جو ان اعضا سے منقطع ہو کر قلب کو پہونچے مثلاً جگر جسوقت ضعیف ہوگا تو جو غذا سے اپنی طرف اسوقت کوئی آفت قلب کو بمشارکت جگر کے پہونچے گی یا دماغ اگر ضعیف ہوگا اسوقت عضل منفسہ قلب کے تنفس سے بھی ضعیف ہوگی کبھی امراض شرکی قلب مین اس سبب سے پیدا ہوتے ہین کہ اعضاے مشارکہ سے کوئی شے موذی قلب تک پہونچتی ہے دماغ کو خیال کرو جسوقت اسمین خلط سوداوی کی کثرت ہوگی اور جوہر دماغ مین اسکا نفوذ ہوجائیگا پس براہ شرائین کے قلب تک بھی اسکا ضرر پہونچے گا اور خفقان اور سقوط قوت قلب پیدا ہوگا اور جو شے تابع خفقان کے ہو سوء فکر اور رنج اور اندوہ وغیرہ سے وہ بھی پیدا ہوگی یا انکی کوئی خلط رطب از طرف دماغ بذریعہ شرائین قلب مین پہونچے کہ اسوقت بلادت اور کسل اور سقوط نشاط اور کشادہ دلی کا سقوط عارض ہوگا جگر سے خون ردی حار ہو خواہ بارد یا غلیظ قلب مین پہونچکر مورث امراض ہوتا ہو کبھی یہ امراض بسبب شرکت ایذا کے بوجہ قرب اور مجاورت اعضا کے پیدا ہوتے ہین چنانچہ اگر غلاف قلب مین ورم گرم خواہ ورم بارد عارض ہو قلب کو بھی اس سے ایذا پہونچتی ہو اور تمامی احشا کے اورام سے عموماً قلب متاذی ہوتا ہو خواہ اگر فم معدہ یا خود معدہ کسی خلط لزج یا خلط لذاع سے متاذی ہو خواہ دیدان یا کدو دانہ یا قے لذاع سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

فم معدہ کو گزند پہونچے ان جملہ اوقات میں قلب بھی بشرکت معدہ اور فم معدہ کے متاذی ہوتا ہو اور اس تاذی سے خفقان پیدا ہوتا ہو کبھی بسبب
مشارکت وجع اور درد کے جب بشدت ہو بھی ایذا قلب کو پہونچتی ہو اور اکثر یہ ایذا قاتل ہوتی ہو کبھی بسبب انتقال مادہ خناق یا ذات الجنب
اور ذات الریہ کے بھی مرض قلب پیدا ہوتا ہو کہ مادہ بجانب قلب کے مائل ہوتا ہو پس خناق پیدا کرکے قاتل ہوتا ہو جو مشارکات درمیان
قلب اور غلاف قلب کے واقع ہوتے ہین انکا قاتل ہونا واجب نہین ہو اور اگر بسبب مشارکت کے ورم حار پیدا ہو وہ البتہ قاتل ہوتا ہو کبھی
خاص فم معدہ مین اختلاج پیدا ہوتا ہو اور گمان یہ ہوتا ہو کہ قلب مین اختلاج ہوا ہو **وجوہ استدلال احوال قلب** پر جن وجوہ سے
استدلال احوال قلب پر کیا جاتا ہو آٹھ چیزین ہین (۱) نبض (۲) اور سانس (۳) اور سینہ کی خلقت (۴) اور سینہ پر جو بال وغیرہ اگتے ہین
(۵) لمس بدن کی سختی اور نرمی اور جو امراض بدن مین عارض ہون (۶) اور اخلاق (۷) اور قوت اور ضعف بدن (۸) اور اوہام نبض کا
سرعت اور عظیم ہونا اور تواتر حرارت قلب پر دلالت کرتا ہو اور اضداد ان کیفیات نبض کے برودت قلب پر دلیل ہین اور نبض رطوبت قلب پر
اور صلابت نبض یبوست قلب پر دلیل ہو نبض کا قوی ہونا اور مستوی ہونا اور اختلاف نبض کا منتظم ہونا صحت قلب پر اور اضداد ان کیفیات
کے قلب کی عدم صحت پر دلیل ہو۔ سانس کا عظیم ہونا اور سریع اور متواتر اور گرم ہونا حرارت قلب پر دلیل ہو اور ان کیفیات کی اضداد سانس
مین ہونی برودت قلب پر دلیل ہو سینہ کا کشادہ اور عریض ہونا بشرطیکہ سر کی مقدار چھوٹی یا متوسط ہو اور اسکے ہمراہ نبض بھی قوی ہو حرارت
قلب پر دلیل ہو اور تنگی صدر بشرطیکہ سر کی چھوٹائی اسکا سبب نہو برودت قلب پر دلیل ہو اگر سر کی اس بزرگی کی وجہ سے سینہ کشادہ اور
عریض ہو جو بوجہ کثرت مقدار دماغ کے ہو گا پس بزرگی سر کی دلیل ہو اور بزرگی سر کی موجب کثرت نخاع کے ہوتی ہو اور نخاع کی کثرت موجب
بزرگی ان فقرات کی ہو جس سے اضلاع اور پسلیان اگی ہین اور فقرات کی بزرگی مستلزم بزرگی اضلاع کی ہو پس سینہ بھی کشادہ اور عریض ضرور
ہو گا ایسی کشادگی اور عرض سینہ علامت حرارت خواہ برودت قلب کی نہین ہو سکتی ہو سینہ پر بالون کا بکثرت پیدا ہونا خصوصاً ہمراہ کثرت کے
بالونکا گھونگھروالے اور پیچدار ہونا حرارت قلب پر دلیل ہو اور سینہ بالونسے بالکل خالی ہونا خواہ بہت ہی کم بال سینہ پر ہونے برودت قلب پر دلیل ہو
اسلیے کہ فاعل دخان یعنے حرارت نہین ہو جب تو بال کم پیدا ہوے یا آنکہ یہ کمی بالون کی خواہ مفقود ہونا بالونکا یبوست قلب پر اور فقدان رطوبت
پر قلب کی دلیل ہو اور ظاہر کرتا ہو کہ قلب مین اگرچہ حرارت ہو مگر مادہ دخانی یعنے رطوبت نہین ہو اور یہ دلالت یبوست پر اسوقت تمام ہوگی
کہ مزاج کل بدنکا مرطوب زیادہ نہوا ہوا ہے مرطوب کی عادت خواہ بلد مرطوب اور سن مرطوب نہو۔ سارے بدنکی حرارت قلب کی حرارت پر دلیل
اسوقت ہوگی کہ طحال اور جگر کی برودت قلب کی حرارت کی تبریدنہ کرتی ہو مطلب یہ ہو کہ اگر تمام بدن گرم ہو اور طحال اور جگر مین برودت ہو
اسوقت حرارت سے تمام بدنکی قلب گرم نہو گا اور اگر تمام بدن بارد ہو قلب کی برودت پر دلیل ہوگا بشرطیکہ طحال اور جگر کی حرارت قلب کو گرم
نہ کرے۔ نرمی بدنکی قلب کی نرمی پر دلیل ہو اگر جگر کی صلابت اس نرمی کا مقابلہ نہ کرے اور صلابت بدن بیس قلب پر دلیل ہو اگر رطوبت جگر اسکے
مقابل نہو حمیات عفونت اگر جگر صحیح ہو قلب کی حرارت اور رطوبت پر دلیل ہین۔ اخلاق کے ذریعہ سے استدلال یون ہوتا ہو کہ غضب طبعی اور
خلقی جو براہ خوگری اور عادت کے نہو اور بیدھڑک در آنا ہر ایک کام مین اور حرکات مین خفت اور تیزی یہ سب امور حرارت قلب پر دلیل ہین اور
ان اخلاق کی اضداد یعنے غصہ کا نہونا اور جبن اور گرانی حرکات مین بشرطیکہ یہ امور ستفاد اوہام اور عادات سے نہون برودت قلب پر دلیل
ہین بدنکا قوی ہونا قلب کی قوت پر دلیل ہو اور ضعف بدن جو کسی آفت دماغ اور اعصاب کی وجہ سے نہو ضعف قلب پر دلیل ہے
ضعف قلب دلالت کرتا ہو کہ قلب مین کسی قسم کا سوء مزاج ہوا ہو اور قوت قلب کی اعتدال قلب پر دلیل ہو کہ اپنے مزاج طبعی پر باقی ہو
اور مزاج طبعی یہ ہو کہ حار غریزی اور روح حیوانی کثیر قلب مین ہو اور التہاب آمیز نہو اور نہ دخانیت ہو بلکہ نورانی اور چمکتی ہوئی ہوے
حرارت عارضی پر قلب کی شدت التہاب اور دلتنگی دلالت کرتی ہو اور بشیتر اسی حرارت سے کوئی آفت سانس مین پہونچ جاتی اوہام یعنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

تصورات بے اصل انکی دلالت یون ہو کہ جو اوہام فرحت اور امید اور نیک آرزو کی طرف مائل ہون قوت قلب اور اعتدال پر اسکی دلالت کرتے ہین جو اعتدال قلب کو حرارت اور رطوبت مین اسکے بجس اسکو برپا رکھتا ہو اور جو اوہام مائل بطرف وحشت وہمی اور ایذا کی ہون حرارت قلب پر دلالت کرتے ہین اور جو اوہام مائل بطرف خوف اور غم کے ہون برودت اور یبوست قلب پر دلیل ہوتے ہین جو لوطل کہ خاص قلب مین پائے جاتے ہین مثلاً التہاب جو قلب مین پایا جائے یا خفقان جو قلب مین محسوس ہو ایسے بعض احوال خود جداگانہ مزاج اور کیفیت قلب پر دلیل ہوتے ہین جیسے التہاب قلب اور بعض احوال بدون قرینہ مزاج قلب پر دلیل نہین ہو سکتے جیسے خفقان اسلیے کہ خفقان جملہ اقسام ضعف قلب اور سوء مزاج قلب کے تابع ہو پس کسی خاص قسم اور کسی خاص امر پر دلیل نہین ہو سکتا ہو۔ بشیتر خفقان مین کثرت بسبب قوت حس قلب کے ہوتی ہو پھر اسوقت تھوڑے سے وہم اور تھوڑے سے بخار وغیرہ سے جو قلب تک پہونچتا ہو خفقان عارض ہوتا ہے کبھی امراض قلب کے بشرکت اور اعضا کے پیدا ہوتے ہین خصوصا سر اور فم معدہ اور امراض دماغی جو از قسم مالیخولیا و صرع کے ہین کبھی مشارکت قلب سے خالی نہین ہوتے کبھی بطرف قلب کے انتقال مواد خبیثہ امراض ذات الجنب اور ذات الریہ کا ہوتا ہو ایسے انتقال سے بڑی دشواری پیدا ہوتی ہو اور موجب ہلاک مریض ہوتا ہو۔ اخلاط بدنی جسوقت مقدار واجب سے کم ہو جائین سب سے پہلے اسکا ضرر قلب کو پہونچتا ہو اور مزاج قلب کا متغیر ہو جاتا ہو اگر خالص حرارت خواہ برودت بلا توسط قلب کو پہونچے وہ شخص فوراً مر جائے گا۔ مین نے اکثر برف زدہ کو دیکھا کہ باتین کرتے کرتے پسینا آنے کے بعد مر گیا اور بدون برآمد ہونے پسینہ کے بھی مر گیا **علامات قلب امزجہ طبعی کے** مزاج حار طبعی قلب پر کشادگی سینہ کی جو اصل خلقت مین دلالت کرتی ہو بشرطیکہ دماغ کی بزرگی بموجب بیان سابق مانع اسکی نہو اسی طرح نبض کا بالطبع عظیم ہونا اور مائل تواتر اور سرعت کیطرف ہونا اور نفس کا عظیم ہونا سینہ پر بالون کی زیادتی خصوصا بجانب چپ کہ یہ سب امور قلب کے حرارت طبعی پر دلیل ہین بشرطیکہ اور اعضا کی ترطیب مثلاً دماغ اور جگر کی ترطیب معارض اس حرارت کی بشدت نہو خواہ بلاد اور ہوا کی ترطیب معارضہ اس حرارت کا نکرے۔ شدت غضب اور اقدام امور ہائلہ پر اور حسن ظن کا زیادہ رہنا اور درازی امیدون کی کبھی سینہ کا بزرگ ہونا بھی اُسکی حرارت پر دلالت کرتا ہو اگر یہ عظم صدر بسبب دماغ کے بموجب بیان بالا نہو قلب کا مزاج بارد طبعی اسپر تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہو بشرطیکہ دل سے تنگی نہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہو اور نبض کا بالطبع صغیر ہونا اور بالطبع مائل تفاوت اور بطوء کیطرف ہونا۔ ہان اگر کوئی سبب ایسا ہو جو مقتضی سرعت اور صغر نبض کا ہو اسوقت ان علامات کو دلالت برودت قلب پر نہوگی اسی طرح نفس کا صغیر اور مائل بطوء اور تفاوت کیطرف بالطبع ہونا اور ضعف اور کسل کا رہنا اور حلم یعنے بردباری کا بالطبع ہونا یہ نہین کہ ریاضت اور بناوٹ سے غصہ فرو کر کے اپنے کو حلیم بنایا ہو۔ اسی طرح اور اخلاق و عادات مین زنانہ پن ہونا اور عورتون کے ایسے اخلاق ہونے اور دہشت اور حیرت اور بلادت اور حقیر کرنیوالی چیزون سے شرمانا اور بدنکا سرد ہونا یہ سب علامات برودت قلب کے ہین۔ قلب کا مزاج رطب اگر ہو نرمی نبض اور بسرعت متاثر ہونا ان امور سے جو غضب یا فرح کرین اور پھر بہت جلد اس کیفیت کا جدا ہو جانا یعنے قیام کسی بات کا نہو جیسے مثل مشہور ہو کہ گھڑی مین ولی اور گھڑی مین شیطان) رطوبت جلد کی بھی علامت رطوبت قلب کی ہو اگر یبوست جگر اسکے مقابل نہو مزاج یابس پر قلب کی صلابت نبض اور انفعال مین بطوء یعنے امور وارد کا دیر مین موثر ہونا اور بعد اثر کرنے کے پھر اسکا پائدار اور ساکن رہنا۔ اخلاق سبعی اور بدن کی یبوست بشرطیکہ رطوبت جگر اسکے مقاوم نہو حار یابس مزاج قلب کا اُسپر نبض کا ایک مقدار خاص تک عظیم ہونا دلالت کرتا ہو یعنے پوری عظیم نہو جو اقطار ثلثہ کی حد کو پہونچ جائے اور یہ امر اسوجہ سے ہو کہ عظم نبض تو بسبب حاجت کے درکار ہو اور کمی آلہین مقدار مطلوب سے بوجہ یبوست آلہ کے ہو اور اسیطرح نبض کی سرعت خصوصاً حرکت انقباضی کا سریع ہونا اور نبض کا تواتر اور نفس کا عظیم اور سریع ہونا خصوصاً اخراج ہوا مین سرعت اور تواتر نبض اور بدخلقی اور بے شرمی اور حرکات مین خفت اور شجاعت اور غصہ بہت جلد اور دیر مین خوشنود ہونا بسبب

HAKEEM SHOUKAT ALI

یبوست کے سینہ پر بالونکی کثرت اور کثافت بالونکی بسبب یبوست کے اور گرہ دار ہونا بالونکا لمس بدن کا گرم اور خشک ہونا. حار رطب مزاج
مین بال کی کمی اور سینہ کی چوڑائی اور نبض کا عظیم ہونا مگر نرمی کے ہمراہ اور سرعت اور تواتر کمتر اس مقدار سے جو مزاج یابس مین ہوتی ہے
بشرطیکہ حرارت مین حار یابس اور حار رطب کے مساوات ہو کہ اسوقت غصہ بہت جلد آئے گا اور شدید نہو گا اور لمس بدن کا حار رطب ہو گا اگر
برودت جگر کی بشدت نہو اور یبوست جگر کی اگرچہ کمتر شدت مین فرض کیجاے مقابلہ رطوبت قلب کا نہ کرے ایسے مزاج حار رطب مین امراض
عفونت کی کثرت ہوتی ہے. بارد رطب قلب کی نبض عظیم نہین ہوتی بلکہ مائل بطرف صغیر ہونیکے ہوتی ہے اور لین بھی ہوتی ہے سریع اور متواتر نہین
ہوتی بلکہ بطی اور متفاوت ہوتی ہے جسقدر مزاج مین رطوبت اور برودت ہو ایسا شخص کسلمند اور ڈرپوک دل مردہ بے مو بے عداوت اور
بے غصہ ہوتا ہے اور بدن اسکا بارد رطب ہوتا ہے اگر کبد کی تسخین کثیر اسکے مقابل نہو اور یبوست جگر گو بہ قلت ہو اسکے مقابل نہو. بارد یابس
مزاج قلب پر دلیل یہ ہے کہ نبض ایسے شخص کی اسقدر بطی نہین ہوتی اور غصہ اسکو دیر مین آتا ہے اور بعد آنے کے دیرپا ہوتا ہے صاحب کینہ اور
بے مو ہوتا ہے اور بدن سرد ہوتا ہے اور یابس اگرچہ تسخین کثیر جگر کی اور ترطیب قلیل اسکے مقابل نہو **علامات امراض قلب کے**
ازین جملہ دلائل امر چہ غیر طبعیہ بھی کبھی سوء مزاج قلب پر دلیل ہوتے ہین کبھی سوء مزاج قلب پر ضعف اور انحلال قوت دلیل ہوتا ہے اور جو
ذوبان کسی سبب بادی اور امر خارجی کیطرف خواہ کسی امر سابق کیطرف منسوب نہو وہ بھی خواہ مشارکت سے کسی عضو کے ذوبان ہو وہ بھی
دلیل ہوتا ہے پھر اگر خفقان قلب بھی اس دلالت مین اعانت کسی سبب اسباب مذکورہ بالا کی کرے اسوقت اس سبب کی دلالت تمام ہوجائیگی
اور اگر باوجود ضعف کے نوبت غشی کی پہونچے مرض مستحکم ہوگا خواہ دلالت مین استحکام ہوگا اگر قلب پر کوئی سوء مزاج قوی ہوجاے اور وہ سوء مزاج
بلا مادہ بارد ہو یا حار ہو خواہ یابس ہو اسوقت بدن طرف سل یعنے لاغری اور ذوبان مین پڑیگا. سوء مزاج حار اور سافج سے دق مطلق پیدا
ہوگی اور بارد سے دق شیخوخت اور دق ہرمی اور سوء مزاج یابس سے ایک قسم کی سل اور دق پیدا ہوگی اور یہ سل اور دق مخالف اسکی ہے جو ریہ
کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ ریہ اس دق اور سل مین ماؤف نہین ہوتا ہے اور نہ اس مریض کو کھانسی لاحق ہوتی ہے. اور دق حار سے اسکو
جدائی بوجہ عدم حرارت کے ہوتی ہے. علامت سوء مزاج حار یہ ہے کہ نبض سرعت اور تواتر مین طبعی سرعت سے زیادہ ہوگی اور نفس عظیم اور سریع
اور متواتر ہوگا بہ نسبت اوصاف طبعی کے اور پیاس کی شدت ہوگی مگر ہواے بارد سے یہی تشنگی فرو ہوجاتی ہے اور سرد جگہ اور سرد ہوا مین پہونچنے
سے راحت پیدا ہوگی اور نحول یعنے لاغری جسم کی عموماً اور اسیطرح ذوبان بھی ہر قسم کا بدون کسی اور سبب کے پیدا ہوتا ہے اور غم اور کرب جنکے
ہمراہ التہاب بھی ہوتا ہے سوء مزاج بارد کی علامت نبض کا مائل صغر اور بطوء کیطرف ہونا اور تفاوت نبض کا زیادہ اوصاف طبعی سے لیکن
اگر سقوط قوت ہوجاے اسوقت اضطراب تواتر پیدا ہوگا تاکہ تدارک اس امر فوت شدہ کا کرے جو ان دونون یعنے صغر اور بطوء کے نہونیسے
جاتی رہی. اس سوء مزاج مین ضعف نفس اور انحلال قوت کا بھی ہوتا ہے اور جس شئے مسخن کیطرف از قسم ملموسات خواہ مشمومات اور مذوقات
کے رجوع کرین استراحت پیدا ہوتی اور خوف اور جبن اور نرم دلی اور رحمت بافراط ہوتی ہے. سوء مزاج رطب کی نبض کا میلان طرف نرمی
کے زائد بر لین طبعی اور بسرعت متاثر اور منفعل ہونا ان امور سے جو نفس مین موثر ہوتے ہین اور پھر ان آثار کا بسرعت زائل بھی ہوجانا اور حمیات
عفونت کا بکثرت حادث ہونا. علامت سوء مزاج یابس کی نبض کا یبوست کیطرف مائل ہونا زائد بر یبوست طبعی اور بدشواری تاثیر موثرات
کو قبول کرنا اور پھر جب قبول کرلے قوی اثر ہو یا ضعیف مگر اسکو قرار اور ثبات رہتا ہے اور بدن کی لاغری اور ذوبان. اورام کے دلائل بھی مختلف
ہوتے ہین اورام حارہ ابتدا مین اختلاف عجیب نبض مین ظاہر کرتے ہین کہ وہ اختلاف معہود اور معین نہین ہوتا اور نائرہ حرارت بدن مین عظیم ہوتا ہے
خصوصاً اعضاے نفس مین اور باوجودیکہ بہت بڑی مقدار زیادہ سرد ہوا کی بذریعہ تنفس کے کھچ کر قلب مین پہونچے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کامل
استنشاق ہوا کا نہین ہوا ہے اور اسی کیفیت کے بعد غشی پے در پے عارض ہوتی ہے اورام قلب مین امید صلابت نبض کی کرنی جسطرح او

HAKEEM SHOUKAT ALI

اورام مین کیجاتی ہو واجب نہین ہو اسلیے کہ قلب کا ورم اس درجہ تک کہ نبض مین صلابت آے پہونچنے نہین پاتا اور زائل ہوجاتا ہے انحلال فرد پر آگہی اسباب بادیہ سے ہوتی ہو بعض اطبانے کہا ہو اگر قلب مین کوئی قرحہ عارض ہو اور بائین تجویف سے اسی زمانہ عروض قرحہ مین خون جاری ہو مریض مرجائے گا اور علامات اسکے بائین طرف کے پردہ بینی مین درد ہوتا ہو **اسباب جو قلب مین اثر کرتے ہین** یہ اسباب دو قسم کے ہین ایک تو وہ امور جو خاص قلب مین موثر ہین دوسرے وہ امور جو قلب کے علاوہ اور اعضا مین بھی موثر ہون جیسے وہ اسباب جو برے خون کو پیدا کرتے ہین خواہ اورام کے پیدا کرنے والے اور انحلال فرد کے اسباب ہین اور جملہ اسباب امراض ترکیب وغیرہ کے جسکو ہم نے بارہا ذکر کیا ہو فن کلیات مین پس یہی اسباب مشترکہ ہین۔ مگر قلب کے واسطے مخصوص چند اسباب ایسے ہین جو بذریعہ نفس کے عارض ہوتے ہین اور بذریعہ انفعالات نفسانیہ کے عارض ہوتے ہین نفس یعنے سانس جسوقت تنگ ہو یا زیادہ سخونت اور گرمی آجاے خواہ زیادہ برودت سانس مین پیدا ہو ضرور ہو کہ قلب کو ان کیفیات سے کوئی آفت پہونچے۔ انفعالات نفسانی کی تفصیل کو ہمارے کتب طبیہ مین جہان امور کلیہ کا بیان کیا ہو ملاحظہ کرنا چاہیے وہان ہمنے بیان کردیا ہو کہ انفعالات نفسانی کی تاثیر قلب مین بواسطہ روح کے ہوتی ہو مترجم تفصیلی بیان اور تجربات اسکے اور جو نتائج عمدہ ان انفعالات سے پیدا ہوتے ہین وہ طبیات کے کسی مقام پر ہمنے نہین دیکھے فقط دعاوی لسانیہ شیخ وغیرہ کے سن لیجیے ہان متکلمین اہل اسلام جسوقت امکان صدور معجزات کا انبیا علیہم السلام سے ثابت کرتے ہین کیقدر تاثیرات نفسانی کا ذکر آجاتا ہو۔ البتہ فقراے صوفیہ جو طب روحانی کے ماہر ہین انکے کتب مین برمزو کنایہ ان امور کا ذکر ہوتا ہو اور مترجم خاکسار نے بھی بعض امور کو اسقدر مجرب سمجھ لیا ہو کہ اگر تاثیرات نفسانی کا برتاؤ جسطرح لازم ہو کیا جاے تو اکثر ان جھگڑون سے جو طبیبان خرفہ نویس کو کرنے پڑتے ہین اور کچھ اثر علاج کا ظاہر نہین ہوتا ہو نجات مل جاے مین نے تجربات کو بلا بخل اونہنت کے اکثر اطبا کو سمجھایا اور جو منافع اور فوائد فوری ان تجربات سے ہوتے ہین اسپر ان حضرات کو قدرت بھی ہوئی باانیمہ وہ لوگ پھر بھی اپنی پستی ہمت سے اسی خرفہ نویسی پر جمے رہے ایک بھی تو صاحب حوصلہ ایسا نہ برآمد ہوا جو ان تجربات کے فروع کی ترقی کرتا۔ لیکن پھر بھی بدل خواستگار ہون کہ اپنے تجربات کو جو اصول اور قواعد سے اس فن کے دریافت ہوے ہین یا آیندہ ہونگے انکو ایک کتاب مین جمع کرونگا مثنی جو چیز انھین اسباب مذکورہ سے بافراط ہوگی کہ اسکی وجہ سے حار غریزی یا طن کیطرف جاکر گھٹ جاے جیسے حزن اور ملال مین یہی کیفیت ہوتی ہو خواہ حار غریزی بطرف خارج کے چلا آے جسطرح فرح اور سرور مین یہ بات ہوتی ہو المختصر ان دونون قسم کی افراط سے غشی تک نوبت پہونچتی ہو بلکہ اگر زیادہ افراط ہو تو منجر بہ ہلاکت بھی ہوجائیگا غضب کا بافراط ہونا منجملہ امور نفسانی کے بھی ازین قبیل ہو مگر اسکا مورث غشی ہونا خواہ منجر بہ ہلاکت ہونا بنسبت اور امور نفسانیہ کے بہت کم ہو کہ سلیے کہ غضب کمتر مہلک ہوتا ہو۔ بیداری اور ریاضت وغیرہ انھین اگر افراط ہو بوجہ تحلیل قوت کے ضعف قلب پیدا کرتے ہین **قوانین کلیہ علاج قلب مین** ادویہ قلبیہ مین ہمارا ایک مقالہ خواہ رسالہ جداگانہ ہو کہ اسکا سمجھنا اور اس سے فائدہ مند ہونا اس شخص کو لائق ہو جو قواعد طب کے ہمراہ علوم طبعی کو بھی معلوم کرچکا ہو یعنے اس رسالہ مین معالجات کلیہ کا بھی ذکر ہو اس مقام خاص پر تو ہم انھین علاجات کا ذکر کرینگے جو خاص طب سے متعلق ہین (اور وہ تدابیر جو علم اخلاق مین امراض قلب کیواسطے مذکور ہین انکو بھی یہان ترک کردینگے) واضح ہو کہ چونکہ قلب ایک عضو رئیس ہو اور ہر ایک رئیس اور اشراف کے معالجہ پر پیشقدمی کرنی خوب سوچ سمجھ کر بارادہ محکم واجب ہو مگر اس معالجہ کی نفع دہی پر جزم اور یقین کا ہونا ضرور ہو یہ معالجہ استفراغ سے کسی خلط عضو مذکور کی تمام ہوتا ہو یا محض تبدیل مزاج سے پورا ہوتا ہو۔ استفراغ ایسا جو قائم مقام فصد کے ہو ہم ایسی عمدگی سے اسپر اقدام کرتے ہین کہ اسکے دفع ضرر کے واسطے ہمکو اور تدابیر کا ملانا کچھ ضرور نہین ہوتا۔ بلکہ ہمکو التزام ہو کہ اسقدر بافراط سے خون کا اخراج نہین کرتے جس سے قوت ساقط ہوجاے اور اگر کسیقدر سستی قوت مین ہو اسکا انتعاش یعنے جگانا اور برانگیختہ کرنا غذا خواہ ایسی دوا سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہم کرد یتے ہیں جو قوت کی برانگیختہ کرنیوالی ہیں اگر قوت میں کسی مزاج بارد خواہ حار سے ضعف پیدا ہوا ہو اور یہ تدبیر احتیاطی کچھ فقط اسی ضعف کے دور کرنے سے مختص نہیں ہے جو بعد خون نکالنے کے پیدا ہو بلکہ جملہ اقسام استفراغ کے بعد یہی تدبیر احتیاطا کیجاتی ہے اگرچہ خون کے اخراج کے بعد ایسی احتیاط زیادہ پسندیدہ ہے سوائے فصد کے اور تدابیر سے جو ہمکو معالجہ قلب میں استغنا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ خون کا نکالنا بذریعہ فصد کے ایسی بات نہیں ہے کہ کوئی دوا خارج سے قلب پر وارد ہوتی ہو تاکہ اسکی مصلح اور بدل اور زیادتی خواہ کمی اثر میں آمیزش اور تدابیر کی حاجت ہو پھر چونکہ اکثر ممتلی ہونا قلب کا خون یا بخار ہی سے ہوتا ہے اور اسی فساد اور خوبی سے اسکی صحت اور زوال صحت رہتی ہے اور دونوں کے ضرر سے فصد خلاصی دیتی ہے اور کسی اور تدبیر کی حاجت نہیں ہوتی پس اگر امتلاء خون سے قلب کو ضرر ہو فصد داہنے ہاتھ کی باسلیق کرنی چاہیے اور امتلاء بخاری میں باسلیق بائیں ہاتھ کی اور اور قسم کے استفراغات جو بذریعہ ادویہ کے ہوں انمیں اور تدابیر کی بھی شرکت ضرور ہے اسلیے کہ ادویہ مستفرغہ بدن کی قوت سے ضد رکھتے ہیں پس ضرور ہے کہ انکے ہمراہ ادویہ قلبیہ بھی شریک کیجائیں اور یہ ایسی ادویہ ہیں کہ بالخاصیت قلب میں قوت پیدا کرتی ہیں پس لازم ہے کہ جو دوا استفراغ خلط قلبی کے واسطے مستعمل ہو اسکے ہمراہ ادویہ تریاقیہ فادزہریہ بھی ایسی شریک کیجائیں جو مناسب قلب کے ہوں۔ ایسی اکثر ادویہ کی آمیزش سے نفع زائد ہوتا ہے بلکہ ایک اور جہت سے ان ادویہ تریاقیہ کا نفع یوں ظاہر ہوتا ہے کہ ادویہ تریاقیہ ادویہ مستفرغہ کو قلب تک اپنے ہمراہ نافذ بھی کردیتی ہیں اور سوائے قلب کے اور اعضا کیطرف ادویہ مستفرغہ کے پہونچنے کو مانع بھی ہوتی ہیں۔ تبدیل مزاج کی اگر تجویز ہو تو چار صورتوں سے خالی نہو گی یا تبدیل مزاج بارد کی خواہ مزاج حار کی یا مزاج رطب کی یا مزاج یابس کی تبدیل مقصود ہوگی اگر ہمارا ارادہ مزاج بارد کی تبدیل کا ہو ادویہ حارہ مبدلۃ المزاج کو ادویہ قلبیہ حارہ سے ملاکر استعمال کرینگے مگر اسکی بھی رعایت ضرور کرینگے کہ ان ادویہ سے کوئی تحریک وشرکت کسی خلط کی قلب میں نہو جائے کہ جرم قلب میں کسی ریح کی کشش سے یا کسی مادہ ورم پیدا کرنیوالے کی کشش سے تمدد پیدا نہو خواہ کسی قسم کی تمدد قلب میں واقع نہو اور اگر مزاج حار کی تبدیل کا قصد ہو اسوقت ہمکو جرات اور جسارت اس امر کی نہو گی کہ فقط ادویہ باردہ پر اقتصار کریں اسلیے کہ جس جوہر کی غرض سے قلب کی خلقت ہوئی ہے یعنے وہ روح جو قلب میں بھر دی گئی ہے وہ ایک جوہر حار ہے اور اسکی حرارت غریزی اسقدر نہیں ہے جو بدن کو ضرر پہونچاے اور اسی روح میں سوء مزاج قلب سے اگر بحرارت ہو یہ بات عارض ہوئی ہے کہ اس روح میں کمی اور تحلل پیدا ہوتا ہے اور دخانیت آجاتی ہے اور کدورت پیدا ہوتی ہے پس جسوقت جرم جگر پر کوئی ایسی شے وارد ہو جو اس حرارت کو بجھادے اور اسمیں وہ ادویہ حارہ جن سے کہ تقویت حار غریزی کی ہوتی ہے شریک نہوں اور یہ تقویت کی خاصیت ان ادویہ میں بسبب حرارت کے نہیں ہے بلکہ بنظر ایک خاصیت مزاج کے جو ہمراہ اسی حرارت کے ہے خاصیت تقویت روح کی ان ادویہ میں ہے بہرحال جب دوائے مطفی بدون شرکت ادویہ حارہ مقویہ حار غریزی کے جگر پر وارد ہوگی ممکن ہے کہ ایسی دوا اصل کو یعنے روح کو مضر ہو اگرچہ فرع کو یعنے جرم قلب کو بنظر حرارت کے اطفا کے نافع ہوگی مگر ایسا نفع تعدیل حرارت جرم قلب کا کس کام کا جس سے حرارت روح کی منقطع ہوجاے۔ اسی لحاظ سے علماء متقدمین یعنے اطبا سابقین معالجہ سوء مزاج حار میں قلب کے ادویہ باردہ میں ضرور ادویہ حارہ قلبیہ کو شریک کردیتے تھے اس اعتماد پر کہ اگر طبیعت بدن قوی ہے ادویہ مبردہ اور مسخنہ میں تمیز کرے گی پس ادویہ مبردہ کو قلب پر وارد کریگی اور ادویہ حارہ قلبیہ کو روح پر وارد کریگی ادویہ مبردہ سے حرارت قلب کی تعدیل اور ادویہ حارہ قلبیہ سے روح غریزی کی تقویت پیدا ہوگی اور اگر قدماے اطبا کوئی دواے معتدل یا قریب باعتدال ایسی پاتے تھے جو مقوی روح کی بالخاصیت ہو جیسے گاؤزبان ایسی دوا کے استعمال اور شرکت میں انکا اہتمام زیادہ رہتا تھا اور اگر طبیعت ضعیف ہوچکی ہے اور تمیز کی قوت باقی نہیں ہے اسوقت پھر کوئی تدبیر نافع نہیں ہوتی۔ کبھی استعمال ادویہ حارہ قلبیہ کی حاجت اسواسطے ہوتی ہے کہ ادویہ باردہ از قسم جواہر معدنی کے مستعمل ہوتی ہیں جنکا نفوذ بہت کم ہے اور ثبات یعنے بحال خود باقی رہنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

انکا زیادہ ہو اور جز بدن ہو کر باقی کا فضلہ بنجانا جو ہضم پر موقوف ہو ان اجزا معدنی مین نہین ہوتا لہذا ادویہ حارہ قلبیہ کیہمراہ ایسے اجسام معدنی کی آمیزش ضرور ہوتی ہو بلکہ ان ادویہ حارہ کے ہمراہ انکا بھی کسیقدر نفوذ قلب مین ہوجاے اور طبیعت مدبرہ بدن تمیز کرکے ان ادویہ باردہ کو قلب تک پہونچاے چنانچہ زعفران کی شرکت قرص کافور مین اسی غرض سے تجویز ہوئی ہو کہ زعفران کے ہمراہ اجزاء قرص کافور کے سبکے سب قلب تک پہونچ جاتے ہین پھراب قوت طبعیہ کو اختیار ہو جسقدر اسے تصرف ممکن ہو چاہے تو اثر زعفران کو قلب تک نہ پہونچنے دے اور فقط اسیقدر فعل کرے اور اگر زیادہ قوی ہو اثر زعفران کا روح تک پہونچاے اور قلب کو اسکی حرارت سے باز رکھے اور ادویہ مبردہ قرص ہذا سے تعدیل مزاج جرم قلب کی کرے۔ اور یہ طریقہ آمیزش ادویہ حارہ کا زیادہ تر نافع ہو اور بہت آسان ہو طبیعت پر نسبت اسکے کہ صرف مبردات کا استعمال کیا جاے پھر یہی تو ایک ضرر ہو کہ فقط ادویہ باردہ مجربہ کا نفوذ بھی اچھی طرح بدون آمیزش ادویہ حارہ کے نہین ہوتا ہو اور راہ مین ٹھہر جاتی ہین جن لوگون نے براہ تجویز جدید کے زعفران کو قرص کافور سے ساقط کردیا ہو اور انکا خیال یہ ہو کہ اوائل اطبا کی تجویز مین اصلاح دی ہو انکا یہ فعل قرص کافور کے فائدہ کو بہت کم کردیتا ہو اور انکو اس قلت نفع کی خبر نہین ہو۔ مزاج حار جو قلب کو عارض ہو اسکا علاج ربوب فواکہ سے کیا جاتا ہو خصوصًا رب تفاح شامی اور سفرجل سے کہ یہ شدید النفع ہو اور کیا خوب دوا ہو کہ جسکی خواہش ہو اور ہم آیندہ بیان کرینگے اور طلا و ضمادات مطفیہ سے جنمین مقویات قلب بھی شریک ہون علاج کیا جاتا ہو اور اگر سبب سوء مزاج حار کا کوئی مادہ ہو اسکا استفراغ کیا جاے گا۔ سوء مزاج بارد کا علاج ان معاجین کبار سے کیا جاتا ہو جنکو ہم بیان کرینگے اور شراب ریحانی سے اور ریاضات معتدلہ اور ضماد اور طلاء حار سے جو خوشبو ہون اور اجزاء مناسب قلب کے انمین داخل ہون اور غذاے حار سے اسیقدر جو نافع ہو علاج کیا جاتا ہو اور اگر سبب اس سوء مزاج بارد کا کوئی مادہ ہوگا استفراغ کیا جائیگا۔ اور علاج سوء مزاج یابس کا محتاج غذاے کثیر کا ہو جو ترطیب پیدا کرے اور غذا کے بعد حمام مین داخل ہونا چاہیے اور آبزن کا استعمال کرنا چاہیے اور مریض کو آسودہ حالی مین رکھنا چاہیے اور حرکات متعبہ کا ترک اور آسائش و آرام کی تدبیر سرد پانی پلانے کا التزام اور اگر ہمراہ یبوست کے برودت ہو اسوقت زیادہ سرد پانی نہ دینا چاہیے اور تعدیل مزاج بذریعہ ادویہ اور مشروبات اور غذا کی کرنی چاہیے اور زیادہ سونا انکو لازم ہو بعد گرم گرم طعام کے جو مزاج مین حار ہو اور اگر کوئی مادہ سبب یبوست کا ہوگا اسکا استفراغ کرینگے تفصیل اس معالجہ اور تدبیرات کی عنقریب معلوم ہوگی کتاب چہارم مین جب ہم علاج دق اور ذبول کا بیان کرینگے۔ علاج سوء مزاج رطب کا یہ ہو کہ تلطیف تدبیر یعنے تقلیل غذا کی کرین اور ادویہ مجففہ کا استعمال کرین اور ریاضات معتدلہ کا التزام رکھین اور متواتر قبل طعام کے حمام مین جائین اور آبہاے گرم مزاج سے نہائین اور گرم پانی مین بدن کو تر رکھین اور مسہلات اور مدرات کا زیادہ استعمال کرین اور شراب قوی بمقدار قلیل خوشبو اور غذاے محمود الکیموس ایک خاص مقدار پر نہ اینکہ زیادہ بمقدار کثیر کھائین اور اگر ہمراہ رطوبت کے حرارت ہو حمام سے پرہیز کرنا چاہیے اور جماع سے بھی اجتناب کرین اور اگر مادہ رطب خواہ حار رطب ہو اسکا استفراغ کرنا چاہیے

ادویہ قلبیہ کا بیان

ادویہ قلبیہ تمام و کمال تو الواح اور جداول مین ادویہ مفردہ کی تلاش کرنی چاہیے لوح مین عضلے نفس کے اور بقدر حاجت اسوقت کے ہم ایسی ادویہ کا ذکر کرتے ہین جو بمنزلہ رؤس اور اصول کے ہین اب ہم کہتے ہین کہ ادویہ قریب باعتدال جیسے یاقوت اور بسد سیاہ اور فیروزہ اور چاندی سونا اور گاوزبان اور ادویہ حارہ جدوار اور درونج مشک عنبر زرنباد قرنفل ابریشم خامسکرا اور زعفران اور دونون بہمن کہ بعجلت نفع کرتے ہین اور قرنفل عجیب النفع ہو اور عود خام اور بادرنجبویہ اور تخم بادرنجبویہ ایضًا بادروج اور تخم اسکا اور شاہسفرم یعنے تلسی اور اسکے بیج اور قاقلہ اور کبابہ اور فلنجمشک خصوصًا تخم اسکا اور برگ اترج اور ساذج ہندی اور دراسن عجیب النفع ہو ادویہ باردہ موتی اور کہربا اور بسد اور کافور صندل گلسرخ اور طباشیر اور طین مختوم اور تفاح اور کشنیز تر

مقالہ دوسرا جزئیات امراض مفصلہ مین

از انجملہ خفقان اور اسباب خفقان کا بیان ہو۔ خفقان ایک حرکت اختلاجی

زعفران کا ذکر قرص کافور مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنے حرکت مکانی ہی جو قلب کو عارض ہوتی ہی اور سبب اسکا جو چیز کہ قلب کو ایذا دے اور وہ سبب خاص قلب مین یا غلاف قلب مین خواہ ان
اعضا مین ہو جو متصل بہ قلب ہین اعضاء مجاورہ اور مشارکہ سے اور کبھی کسی مادہ خلطی سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور کبھی سوء مزاج سازج
سے بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی ورم سے اور کبھی انحلال فرد یعنے تفرق اتصال سے پیدا ہوتا ہی اور کبھی کسی سبب غریب سے بھی پیدا ہوتا ہے
مترجم سبب غریب سے مراد یہ ہی کہ مادہ کسی عضو جیسے کا عضو رئیس کیطرف منتقل ہوتا ہو مثلاً مادہ خناق کا یا ذات الجنب کا قلب کیطرف
منتقل ہوکر خفقان پیدا کردے **متن** کبھی حس شدید جو قلب کو ہو اس سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہی مادہ خلطی جو سبب اس مرض کا ہی کبھی دموی
ہوتا ہی اور کبھی رطوبت بلغم اور کبھی سوداوی اور کبھی صفراوی اور کبھی ریحی اور ریحی خفقان سب اقسام سے اخف اور اسہل ہوتا ہی جو خفقان
سوء مزاج سازج سے ہو وہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ ہر ایک مزاج سازج جو غالب اور زیادہ از حد اعتدال ہو موجب ضعف ہوتا ہے اور جو
ضعف قلب ہی جبتک کسیقدر اسکا بقیہ رہتا ہی کسی قسم کا اضطراب قلب پیدا کرتا ہی جیسے کہ قلب اپنی ذات سے اس ایذا کو دفع کرتا ہے جو
سوء مزاج قلب سے اسے پہونچتی ہی پس اسی سبب سے خفقان پیدا ہوتا ہی جب خفقان مین افراط ہوتی ہی غشی کیطرف منتقل ہوتا ہی اور افراط غشی
سے ہلاک مریض واقع ہوتا ہی ایسے خفقان کو ہر ایک قسم کا سوء مزاج سازج پیدا کرسکتا ہی ورم حار ابتدا مین بشدت خفقان پیدا کرتا ہی اسکے
بعد غشی اسکے بعد ہلاک ہوتا ہی ورم بارد کا حال بھی قریب ورم حار کے ہی مگر یہ ورم بیشتر تھوڑی سی مہلت دیتا ہی اسیطرح انحلال فرد بھی خفقان
پیدا کرتا ہی اور وہ سدہ بھی مورث خفقان ہوتے ہین جو مجاری خون اور روح قلب مین خواہ اُن مجاری مین جو قریب قلب کے ہین پڑین خواہ اُن عروق
مین پڑین جو شش ہین اور اجزاء ریہ سے وہ عروق ہین جو خفقان سبب غریب سے پیدا ہو اسکی مثال یہ ہی کہ اوجاع قیحیہ یا اوجاع مسخنہ کا انتقال
قلب کیطرف ہو مثل خناق اور ذات الجنب وغیرہ کے خواہ زہریلی دواؤن کے استعمال سے خواہ گزندہ حیوانات زہریلے کے کاٹنے سے اسیطرح
وہ خفقان جو ان حیات اور کیڑون کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی جو شکم مین پیدا ہوتے ہین خصوصاً جب کیڑے اوپر کے مقامات مین بعد ٹھہرنے غذا
کے اور ثقل کے چڑھین جیسے معاء مستقیم اور امعاء دقاق تک پہونچین کثرت سے خفقان بمشارکت معدہ کے اسطرح پر ہوتا ہی کہ فم معدہ مین کوئی
خلط لزج بلغم زجاجی یا خلط لذاع صفراوی ہو خواہ طعام اسمین فاسد ہوجاتا ہو مشارکت جملہ اعضا سے اسطرح خفقان عارض ہوتا ہی جیسے حمیات
اور خصوصاً حمیات وبائیہ مین مشارکت غلاف قلب سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہی اسطرح پر کہ غلاف مین ورم نرم عارض ہو خواہ ورم صلب پیدا ہو جو خفقان
لطافت حس قلب سے پیدا ہوتا ہی اسکے مریض کو خفقان اندک ہیج سے اٹھتا ہی جو درمیان قلب اور غلاف قلب کے پیدا ہوتی ہی خواہ جرم غلاف مین یا عروق
مین قلب کے پیدا ہوتی ہی اسیطرح تھوڑی سی کیفیت باردہ خواہ حارہ جو قلب تک پہونچے تا اینکہ سرد پانی پینے کے بعد جو برودت پیدا ہوتی ہی اس سے بھی خفقان
عارض ہوتا ہی بدون اسکے کہ اس کیفیت بردہ کسی قسم کا ضعف افعال قلب مین پیدا ہو جو خفقان مشارکت سے معدہ کے پیدا ہو کبھی وہ اسطرح پر بھی
ہوتا ہی کہ اسمین کوئی خلط موجود ہو خواہ ثبور فم معدہ مین ہون خواہ وہ سستی جو بعد قے شدید کے عارض ہوتی ہی کہ اسوقت اسکی تمیز باقی نہین رہتی کہ
یہ کیفیت فم معدہ مین ہی یا خاص قلب مین بیشتر اختلاج فم معدہ مین اور خفقان قلب مین عارض ہوتا ہی اور دونون مترادف یعنے یکے بعد دیگرے
پیدا ہوتے ہین اور خفقان قلبی سے زیادہ تر مشابہ ہوتے ہین کبھی خفقان مشارکت سے ریہ کی پیدا ہوتا ہی جسوقت ریہ مین اس طرف سدہ پڑین جو جگہ
متصل قلب کے ہی پھر اسوقت نفوذ نفس کا اچھی طرح نہین ہوتا اور یہ خفقان منذر اس ضیق نفس کا ہی جسمین امان ہلاکت سے نہین ہی کبھی
خفقان قلب بسبب بحران کے ہوتا ہی اور بسبب ان حرکات کے جو اخلاط کو عارض ہوتے ہین بطرف بحران کے اور اسکی توضیح ہم مقام بحران
مین کرینگے جو شخص شکایت ایسے خفقان کی بعد کسی مرض کے کرے اور ابکائی بھی آرہی ہون اور زیادہ مقدار صفرا کی قے مین برآمد ہوتی ہو اور
پھر ابکائی ہمیشہ بنی رہے یہ خفقان منذر بہ تشنج ہی **علامات** خفقان کے جملہ اقسام پر نبض مختلف جو حد طبعی سے اختلاف مین نہ رہی ہو دلالت
کرتی ہی اور یہ اختلاف محسوس ہوتا ہی عظم اور صغر اور سرعت اور بطوء اور تفاوت اور تواتر مین اور اکثر خفقان کی نبض مشابہ صاحب ربو کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دسہ والون سے ہوتی ہے خفقان رطب پر زیادہ نرمی نبض کی دلالت کرتی ہے اور قلب مریض مین احساس اس قسم کا ہوتا ہے جسطرح کہ اسکا قلب رطب سے اولٹا پلٹا جاتا ہے دموی قسم پر خفقان کی علامات حرارت اور التہاب اور سرعت نبض اور عظیم ہونا نبض کا غیر وقت خفقان مین اور جماع سے ونیز ہواے بارد وغیرہ سے یہ لوگ بالضد منتفع ہوتے ہین صفراوی خفقان پر جو کمتر واقع ہوتا ہے امراض صفراویہ دلیل ہوتے ہین جو اسی خفقان کے تابع اور بعد مین ہوتے ہین اور صلابت تھوڑیسی نبض کی اور التہاب کی شدت سوداوی خفقان پر غم اور وحشت اور صلابت نبض کی دلیل ہے ریحی ساذج پر بسرعت اس خفقان کا منحل ہونا اور خفت اور بیکلی اس گزندکی جو قلب کو پہونچے اور کمی اختلاف نبض کی۔ ورمی خفقان پر جو کہ جرم قلب یا غلاف قلب مین ہو وہی علامات دلالت کرینگے جو دونون قسم کے اورام مین مذکور ہون گے اور انحلال اور زائل ہونے پر سبب زوال ورم دلیل ہوگا جو خفقان سموم خواہ گزند حیوانات کی وجہ سے عارض ہو انھین اسباب سے اسپر استدلال کیا جائیگا اور دیگر اسباب مذکورۂ بالا کی غیر موجودگی بھی اسپر دلیل ہوگی اسیطرح جو خفقان دیدان کی وجہ سے پیدا ہو۔ اور جو خفقان سوء مزاج حار ساذج سے پیدا ہوتا ہے اسمین التہاب شدید بدون احتباس ایسے رطوبات کے ہوتا ہے جسمین قلب آغشتہ اور ڈوبتا ہوا نظر آے اور سرعت نبض اور تواتر نبض کا اگرچہ غیر وقت ہیجان مین خفقان کے وہ سرعت اور تواتر ہو دلیل ہوتا ہے اور یہ بھی ہے کہ وہ خفقان بعد اسباب مسخنہ غیر مادیہ کے ہوتا ہے اور دق وغیرہ مین بھی ایسا ہی خفقان عارض ہوتا ہے۔ اور اسیطرح جو برد ساذج کے مادہ سے پیدا ہو اسپر اسی کے اسباب جو حرارت غریزیہ کی فرو کرنے والی قسم استفراغات سے ہون خواہ امراض برودت پیدا کرنیوالی اور ہوائین سرد وغیرہ اور نبض بطی اور متفاوت جو غیر وقت خفقان کے ہو یہی سب امور دلیل ہوتے ہین۔ جو خفقان سدون سے عارض ہو اسپر اختلاف نبض کا صغر اور کبر اور ضعف اور قوت مین اور عدم امتلا دلیل ہے۔ جو خفقان لطیف حرارت قلب یا تھوڑیسی ریح سے (جو قلب مین پیدا ہو یا تھوڑیسی ایذا سے قلب پیدا ہو) حادث ہوتا ہے اسکی شناخت قوت سے نبض کی اور صحت نفس کی اور سلامتی جملہ اعضا اور قوت نبض اور اسکا عظیم ہونا بڑی قوی دلیل اسپر ہوتی ہے اور بتاکید دلالت ہوتی ہے اس امر سے کہ بدن باوصف پے درپے ہلانے اور جنبش دینے خفقان کے آفات سے سلیم ہوتا ہے اور قوت بحال خود محفوظ ہوتی ہے اور عادت مریض کی افعال مین صحیح رہتی ہے۔ اور اکثر یہ قسم انھین لوگون کو عارض ہوتی ہے جنکے چہرون پر آثار انفعالات نفسانی کے زیادہ نمایان ہوتے ہون مثل غضب اور فرحت وغیرہ۔ جو خفقان مشارکت سے تمام بدن کے عارض ہو جیسے کہ حمیات مین اسکے دلائل خود ظاہر ہین اسی طرح خفقان بحران کے دلائل واضح ہین اور جو خفقان بسبب معدہ کے پیدا ہو اسپر دلائل احوال معدہ کے اور خواہش آب وغذا کی اور اسکی خرابی وغیرہ اور اسیطرح جوشے معدہ سے براہ قے وغیرہ کے برآمد ہو اور خیالات اور متلی اور پیچش کا مروڑہ یہ سب امور اسپر دلیل ہوتے ہین اور بروقت گرسنگی کے اس خفقان مین خفت ہوتی ہے لیکن اگر کسی سبب صفراوی سے جو فم معدہ پر بروقت خلوے معدہ کے ریزش کرتا ہو خفقان پیدا ہو اسمین خفت نہوگی اور یہ بھی اسکی شناخت ہے کہ جسوقت غذا کا ہضم شروع ہوتا ہے اسوقت اس خفقان کی بھی شدت ہوگی جو خفقان بمشارکت ریہ کے ہوتا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ مریض ہروقت معرض آفات ربو کا رہتا ہے اور علامات رطوبت ریہ کے اور انسداد مجاری نفس جملہ علامات جو ربو مین مذکور ہوے سب اسمین موجود ہوتے ہین۔ اور جو خفقان بسبب حمیات کے عارض ہو اسپر وہی دلائل جو باب حمیات مین مذکور ہین دلالت کرتے ہین ازانجملہ یہ بھی ایک شناخت کامل اسکی ہے کہ لعاب منھ سے بہتا ہے اور درد کی وہ قسم جسکو عاض یعنے گزندہ اور وجع غارز یعنے خلندہ کہتے ہین دفعتہ فم معدہ مین پیدا ہوتی ہے

علاجات کلیہ خفقان کے جملہ اقسام خفقان کے جو مادی ہون انمین استفراغ مادہ سے نفع ہوتا ہے۔ دموی خفقان مین فصد سے خون زائد جسکی مقدار اندازۂ مطلوب کو پہونچ گئی مفید ہوتی ہے اور غذا کی مقدار مین تعدیل مقدار اور کیفیت حرارت اور برودت کا اعتدال مفید ہوتا ہے۔ اور اگر خفقان کے دورے پڑتے ہین خواہ کسی فصل مین مثل ربیع اور خریف کے عارض ہوتا ہو واجب ہے کہ نوبت سے خواہ زمانہ اور فصل عروض سے پہلے فصد کیجاے اور تلطیف غذا کی کرنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ور ایسی چیزیں تناول کریں جو مقوی قلب ہوں جو خفقان خلط بلغمی سے عارض ہوا ہو لازم ہے کہ ایسی قوی اور مناسب ادویہ سے اسکا اخراج
کریں جن دواؤں کا اثر قلب تک پہونچے. مناسب ترین ادویہ ایسے ایارجات کبار ہیں جو رطوبات لزجہ کا اخراج کرتے ہیں اگر خون سوداوی
سے خفقان کا عروض ہو اسکا علاج فصد اور تعدیل مزاج جگر کی ہے تاکہ تولید سودا کی نہ کرے چنانچہ باب امراض کبد میں اسکا ذکر ہم کرینگے
اور اگر مجرد خلط سوداوی سے یہ خفقان پیدا ہوا ہو اسوقت علاج یہ ہے کہ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا اور جملہ مسہلات سودا سے جو دور کرکے
مقام سے اس خلط کو کھینچکر اخراج کرتے ہیں استفراغ کریں اور استفراغ کے بعد پھر تعدیل مزاج باقی رہجائیگی خفقان بارد کا علاج مسخنات سے
اور خفقان حار کا مبردات سے خصوصاً وہ مبردات جو ادویہ قلبیہ میں داخل ہیں جو خفقان مشارکت سے معدہ کے ہو اگر خلط غلیظ ہے کا سبب
ہو بعد طعام کے قے کرانی چاہیے اور بعد تناول ملطفات معروفہ کے جیسے تناول عصارہ ترب کا سکنجبین کے ہمراہ اور بعد قے کرانے کے
اسہال ایارجات کبار سے جیسے لوغاذیا اور بنادریطوس اور ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے اور افتیمون اور غاریقون سے قوی کی گئی ہو اور
اگر صفراء لذاع سے خفقان پیدا ہو تقویت معدہ کی ربوب فواکہ اور فواکہ خوشبو سے کیجائے جیسے تفاح اور سفرجل خصوصاً بعد طعام کے اور
کثری وغیرہ سے اور طبیعت کا امالہ نرمی کیطرف کرنا چاہیے اور ایسی چیزوں سے پرہیز کریں جو تحیل بہ صفرا ہوجاتی ہیں اور معدے کی تعدیل کی
تدبیر کرنی چاہیے اسیطرح اگر طعام معدہ میں فاسد ہوجاتا ہو لازم ہے ایسی تدبیر کریں جو ہضم غذاء فاسد پر قادر ہوجائے جسطرح باب معدہ میں ہم
بیان کرینگے جسطرح طبیب پر واجب ہے کہ ان تدبیرات سے قطع سبب مرض کا کرے اسیطرح پر ضرور ہے کہ منفعل یعنے عضو علیل کی تجویب
ہو تقویت بھی ایسی کرے کہ ان ادویہ کے ضرر کو قبول نہ کرے اور فقط قطع سبب پر اقتصار نہ کرے اور تقویت کو چھوڑ دے بلکہ واجب ہے کہ
بالالتزام ادویہ قلبیہ سے تقویت قلب کی بھی کرتا رہے خفقان میں ایک مثقال گاوزبان سفوف کرکے شب کو بروقت خواب کے تناول
کرنا اور پے در پے چند شب اسیطرح پھانکنا بہت نافع ہے مجربات میں سے یہ ہے کہ بقدر ایک توات کے قرنفل ذکر بارہ مثقال دودھ ملاکر
نہار استعمال کریں اسیطرح ایک مثقال مرزنجوش آب سرد میں استعمال کریں اگر حرارت ہو یا شراب ملاکر استعمال کریں اگر حرارت نہو اور
چند روز پے در پے ہی کا استعمال جاری رہے صاحب خفقان کو یہ بھی مفید ہے کہ ہمیشہ اسکے قریب خوشبوہاے مناسب رکھی رہیں اور بخورات
معطرہ سے دھونی لیجاے اور شمومات خوشبو کا بھی استعمال رہے. اور جس شخص کو خفقان حار ہو لازم ہے کہ جس کروٹ پہلو بدلے اسی طرف اسکے
بچھونے پر خوشبو گلاب اور کافور اور صندل اور روغنہاے باردہ کے رہے اور تھوڑی ادویہ لطیفہ حارہ بھی آمیز کیجائیں مثلاً مشک
اور زعفران اور قرنفل ہاں اگر حرارت سے دشواری پیدا ہو اسوقت فقط خوشبوہاے باردہ پر اقتصار کرینگے. اور اگر مزاج بارد سے
خفقان پیدا ہوا ہو تو مشک اور عنبر کا سونگھنا مفید ہے اور روغن بان اور روغن اترج کافور اور غالیہ خواہ مثل اسکے یا اسکے قریب اقسام
دھونیوں کے اور غالیہ جو مرکب مشک وغیرہ سے ہو اور مناسب مزاج مریض کے ہوں وہ بھی مفید ہیں ہم اسجگہ زیادہ بیان تعداد ادویہ
قلبیہ میں نہیں کرتے اور جملہ ادویہ حارہ اور باردہ قلبیہ کو ذکر نہیں کرتے اسلیے کہ وہ سب کے سب نقشہ جات اور جدولہاے اعضاے
نفس میں ادویہ مفردہ جلد دوم کے مندرج ہوچکیں وہاں سے ہر ایک شخص ملاحظہ کرسکتا ہے. خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا خوشبو ہے وہ دواے
قلبی ہے اور باانہمہ ہمنے مکرر ایسے ادویہ کو اس مقام سے پہلے بیان کیا ہے. وہ مریض خفقان جسکو ہمراہ خفقان کے اتکائی بھی آتی ہو اور
جسکو ہم نے اوپر اقسام ردی میں لکھا ہے ایسے مریض کا علاج خصوصاً اگر ہمراہ خفقان کے بقیہ تپ کا بھی ہو یہ ہے کہ جو کے ستو آب گرم
سے پہلے دھوے جائیں اسکے بعد سرد کرکے اور دس درہم شکر ملاکر پلاے جائیں کہ اگر قے بھی کردے گا جب بھی نفع ہوگا اور اگر شکر
بوجہ شدت سوء کے ناگوار ہو اسکے عوض حب الرمان کا استعمال کریں اور دونوں پنڈلیاں مضبوطی اور استواری سے باندھ کر کافور کا
استنشاق کرایا جاے خواہ مثل کافور کے اور کوئی شے ہمراہ سرکہ کے اور سینہ پر خرقہ اور چھیتڑے صندلین کے پانی میں بھگو کر رکھے جائیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

علاج خفقان حار کا یہ خفقان اگر مادی ہوا اور استفراغ مادہ کرنے کے بعد اثر اس مادہ کا کسیقدر باقی رہجاوے یا آنکہ خفقان حار بلا مادہ ہو دونون صورتون مین تغذیہ مریض کا ایسی غذاسے چاہیے کہ مقدار اسکی کم ہو اور نفع زیادہ کرے جسطرح روٹی گلاب اور شراب ریحانی مین بھگو کر یا روٹی شربت سیب مین بھگو کر یا روٹی مرقہ سیب مین یا روٹی اس دوغ مین بھگو کر جو قریب متھنے اور مسکہ نکالنے کے ہوپہنچا ہو یعنے ابھی ترش نہوا ہو یا میٹھا دہی خواہ ایسا دہی جو زیادہ ترش نہو اور کدو اور چولائی کا ساگ اور سرد ترکاریان پھر اگر مریض کو تحمل گوشت کی غذا کا ہو قریص اور ہلام بچہ ہائے ابک سے خاصکر ایسے مریض کو اس مرض مین دینی چاہیے تا اینکہ سرد مزاج والے کو بھی وہ اقسام مصوص جو انھین گوشت کے اقسام سے بنائے گئے ہین اور یہ تینون اقسام قریص اور ہلام اور مصوص مین عصارات فواکہ اور انگور خام اور سیب ترش اور سرکہ تیز مین تیار کیے جائین اور گلاب اور آب بید سادہ انمین چھڑکا جاوے اور اگر حماض اترج خواہ ترشا لیمو کا بہم پہونچے وہ نہایت درجہ نافع ہو اگر مرض مین شدت ہو سرد پانی خواہ برف کا پانی گلاب ملا کر ایک ایک گھونٹ پلانا چاہیے اور اسیطرح جرعہ جرعہ شراب فواکہ اور شراب تفاح شامی وغیرہ پلانی چاہیے ایک کے بعد دوسری شے بدل بدل کر اگر انمین کافور حل کرنا کسی مصلحت سے منظور ہو یہ بھی کر سکتے ہین بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہو کہ فقط دوغ بمقدار ایک رطل خواہ دو رطل پلانے پر اقتصار کرین اور اسی کو بجائے غذائے مریض تجویز کرین پھر اسکی تقویت لباب خبز اور نان تنک سے اگر کرنی منظور ہو یہ بھی جائز ہو اور اگر قوت ضعیف ہو اور ان مبردات سے حرارت غریزی کے بجھ جانے کا خوف ہو ضرور اسوقت ہمراہ ان مبردات کے کبابہ اور قاقلہ اور برگ اترج ملانا چاہیے **ایضاً** کشنیز اور کافور اور گلسرخ طباشیر تاکہ تعدیل ان مبردات کی کرین۔ کافور ان ایسی عمدہ دوا ہو کہ اسکے استعمال پر ہر وقت جرات کرنی چاہیے اور اسکی ضرر حرارت سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اور جو چیز پلانی منظور ہو خواہ کھلانی کی اشیا سب مین ملا کر اور جو قدر شربت اسکا ہو پورا پورا جسطرح عادت اسکے استعمال مین جاری ہو استعمال کرنا چاہیے اور اسیطرح عرق گاؤزبان کا بھی استعمال بیدھڑک کرنا جائز ہو کبھی ایسے خفقان مین استعمال ایکدرہم ریوند چینی کا آب سرد مین چند روز پے درپے نافع ہوتا ہو کوشش زائد کرنی چاہیے کہ ہوا بدرجہ غایت سرد ہو اور نفوخات اور مشمومات خوشبو کافور سے مرکب ہون خواہ صندل سے ہر وقت تیار رہین کچھ خوف کی بات نہین ہو اگر ان خوشبوؤن پر شراب اسقدر چھڑکین کہ عطریت ادویہ کو قلب تک پہونچا دے۔ مریض خفقان کو تبدیل ہوا بھی مفید ہو کہ ہوائے گرم سے ہوائے سرد کی طرف لیجائین کہ اس سے بھی اسکی صحت عود کرتی ہو۔ واجب ہو کہ قلب پر ضمادہ کے لگانے سے غافل نہون اور وہ ضمادات صندل اور گلاب اور ماء الحدادین یعنے کورہ آہنگران کا پانی اور کافور اور گل سرخ اور طباشیر اور عدس سے بنا کر خاصکر اسکے فواد اور دل پر لیپ کرین حمیات مین انکے ضماد مذکورہ لگانے کی زیادہ حاجت ہو۔ مرکبات ادویہ جو اس مرض مین نافع ہین جیسے قرص کافور کو زعفران ملا کر ہمراہ شربت حماض اترج کے استعمال کرین اور انمین برگ اترج بھی داخل کی ہو اور دوا المسک شیرین اور مفرح بارد **نسخہ جید** اس خفقان کے واسطے جو زیادہ حار ہو طباشیر چار جزو عود ہندی سک ہر واحد ایکدرہم کافور نصف درہم تین درہم آب ترنجبین سے قرص تیار کرین اور ہر ایک قرص بوزن نصف درہم کے ہو **دوسرا نسخہ** درونج ایک جزو کافور ربع جزو صندل ثلث جزو مروارید کہربا لبسد عود ہندی گل سرخ ہر واحد ایک جزو گاؤزبان دو جزو آب سیب مین پیسکر قرص تیار کرین مقدار شربت ایکدرہم سے ایک مثقال تک **اور دوا** جو اس سے بھی قوی تر ہو حرارت کے بجھانے مین تخم کاہو تخم کاسنی طباشیر گل سرخ صندل تخم خرفہ گاؤزبان کشنیز خشک لبسد کہربا مروارید سب کو پیسکر آپس سے بوزن دو دو درہم کے تناول کرین کہ نہایت عمدہ ہو اگر حاجت زیادہ ہو طباشیر اور صندل زرد ہر واحد ایک جزو کافور ربع جزو مقدار شربت دو درہم **نسخہ دوسرا** نشاستہ کہربائے شمعی مروارید بادرنجبویہ فرنجمشک شب یمانی بریان ہر واحد تین جزو کشنیز گل ارمنی ہر واحد پانچ جزو مقدار ایک مثقال آب بادرنجبویہ کے ساتھ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر مرض مین شدت ہو جاے اور استعمال حرارت بڑھ جاے اور خوف اسکا ہو کہ ورم شروع ہوتا ہو اکثر ایسے وقت تخم تفاح اور افیون کے استعمال کی حاجت ہوتی ہو اور بہتر یہ ہو کہ تخم تفاح ربع درہم تک اور افیون نصف دانق تک کسی دواے عطری کو ملا کر مثلاً عطر مشک اور عود خام اور کافور اور زعفران بحسب قوت اور وقت حاجت کے استعمال کرین **خفقان بارد کا علاج** استفراغات اس مرض مین اگر مادہ ہو اسی طور سے مستعمل ہونگے جسکو ہم نے بخوبی واضح کر کے بیان کیا ہو اور جو مادہ قریب بلغمی رطب کے ہو جانب قلب مین ہو خواہ معدہ مین اسکا استفراغ اس دواسے کرین غاریقون نصف درہم شحم حنظل ایک دانق تربد بوزن ایکدرہم مقل وزن دانق مشک اور زعفران ہر واحد دو جو عود بلی دانق ملح نفطی چار درہم اور یہ جملہ مقدار شربت واحد ہو خفقان سوداوی کے واسطے یہ دوا مجرب ہو ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی ہر واحد ایک درہم افتیمون نصف درہم حجر ارمنی بوزن ربع درہم دواء المسک مرکی تین درہم شراب ریحانی مین اسقدر بھگوئین کہ یہ دوا بھیگ جاے استعمال کرین اور بیشتر حاجت ہمیشہ ایارج فیقرا کی ہوتی ہو جو بوزن ایک مثقال ہمراہ افتیمون بوزن ایک دانق کے سکنجبین کے ہمراہ پلائی جاے اور یہ اصل دوا ہو اور ادویہ مبدلہ مزاج تریاق اور مثرودیطوس اور دواء المسک شیرین اور تلخ اور دواے قیصر اور البلاتا اور جوارش عنبر اور دواء دفیا اور مفرح کبیر اور معجون نجاح اور اقراص مشک جب برودت قوی ہو حاجت استعمال قرد یا اور اسکے پلانے کی ہوتی ہو کبھی انتفاع نخود آب سے ہمراہ قرنجان کے نیم مثقال تک شراب طلا کے ہمراہ۔ اور کبھی گاؤزبان بھی نافع ہوتی ہو اور غذا آب نخود اور بچہ کبوتر اور گوشت گنجشک اور قنابر کی ہوتی ہو مرکبات مین سے یہ دوا مجرب ہو گاؤزبان ایکدرہم زرنباد درونج ہر واحد چار درہم مقدار شربت ایک درہم اول ماہ اور اوسط ماہ مین اور آخر ماہ مین واجب ہو کہ ہمراہ شراب ریحانی کے ہو **دوسرا نسخہ** کہربا جند بیدستر ہر واحد ایک جزو پوست اترج خشک کی ہوئی تخم فرنجمشک قرنفل سک ہر واحد دو جزو مقدار شربت نصف درہم عصارۂ پوست اترج کے ہمراہ جو چھنا ہوا ورنہ جوش دیا ہوا اس مرض کے واسطے ادویہ جیدہ بالغہ اور نسخہاے طولانی ہین جو قرابادین مین مذکور ہو چکے ہین **غشی کے اصناف اور اسکے اسباب اور مرگ مفاجات کے اسباب** غشی مین تعطل اور بیکار رہنا واضح طور پر قواے محرکہ اور قواے حساسہ کا بسبب ضعف قلب کے پیدا ہوتا ہو اور روح حیوانی سارے قلب مین جمع ہو جاتی ہو اور یہ اجتماع یا اسوجہ سے ہو کہ روح کی حرکت داخل کیطرف ہوتی ہو خواہ اسوجہ سے کہ اندر روح مختنق ہو جاتی ہو اور کوئی منفس یعنے سانس لینے کی راہ اور اسطرف سے باہر آنے کا راستہ روح کو نہین ملتا یا اینکہ روح کی مقدار قلیل خواہ رقیق زیادہ ہوتی ہو کہ معدن روح یعنے قلب مین جسقدر موجود رہنی واجب ہو اس سے زیادہ نہین ہوتی کہ باہر آسکے۔ ناظر کتاب ہذا کو اسوقت تک جو معلوم ہو چکا ہو بخوبی واضح ہوگا کہ اسباب غشی کے خواہ روح کے باہر نہ آنے کے یہی ہین یا تو امتلاء خانقہ کی کثرت ہو یا سدہ پڑ جاے یا استفراغ اسقدر کیا جاے کہ محلل روح کا ہو یا بدل ما یتحلل کا معدوم ہونا یا رجوع شدید روح کا اندر کیطرف ہو زیادہ تر ضعیف آدمی جو غشی پر صبر نہ کر سکین وہی لوگ ہین جو منوبون کہلاتے ہین یعنے وہ لوگ جو نہ صحیح ہین اور نہ مریض جسطرح صبیان اور جو لوگ قریب انکے ہین سن مین اور مشائخ اور ناقہین۔ اور جو لوگ سن مین متناہی ہین یعنے شباب سے لیکر سن وقوف تک انکو تحمل اس مرض کا زیادہ ہوتا ہو اور جاڑون مین تحمل اسکا زیادہ ہو بہ نسبت گرمیون کے۔ یا سوء مزاج مستحکم اور دفعتہ جو سوء مزاج عظیم عارض ہو یہ بھی سبب غشی کا ہوتا ہو یا وجع شدید یا ضعف قوی اور مبادی رئیسہ کا خصوصاً ضعف قلب اسکے بعد ضعف دماغ اور اسکے بعد ضعف جگر بھی سبب غشی کا ہوتا ہو یا ضعف کسی عضو مشارک قلب کا جیسے فم معدہ کا ضعف خواہ ضعف تمام بدن کا خواہ لاغری اور نحافت یا غلبہ کسی عارض نفسانی کا چنانچہ اور مقامات مین اسکا بیان ہو چکا۔ اکثر غشی مشائخ اور ضعفا اور ناقہین کو عارض ہوتی ہو یا سبب وصول ایسی چیزونکے جو مضاد اور مخالف جوہر مزاج قلب اور روح کے ہو اور سونگھنے سے بدبو اور گندہ پانی کے خواہ ہواے وبائی کے وہ قوت مضاد روح اور قلب تک پہونچے اس سے بھی غشی طاری ہوتی ہو جسطرح ابتداے حمیات وبائیہ مین یہی سبب غشی کا ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ مردار جانور وغیرہ کی بدبو یا زہریلی چیز کی بو قلب تک پہونچکر غشی پیدا کرے اور کبھی شرکت کسی شریان سے یہ بات پیدا ہو یعنے غشی پیدا ہوتی ہو یا وصول سمیت کا قلب میں ہوتا ہو اور مورث غشی ہوتا ہو کبھی بسبب صعود کرنے دیدان اور کیڑونکے بطرف فم معدہ کے بھی غشی پیدا ہوتی ہو اب **اس مجملی بیان کی تفصیل بھی کرنی ضرور ہے** مواد کے سبب سے جو غشی پیدا ہوتی ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ یا تو مادہ بسبب کثرت کے مجاری روح کو بند کردیں اور ساری روح کو محصور کرکے قلب میں اس طرح بند کردیں گویا اختناق پیدا ہوجاے۔ اسی قبیل سے یعنے کثرت روح کے مثل انصباب اخلاط کثیرہ خواہ انصباب خون کثیر کا ہو بطرف معدہ اور سینہ وغیرہ کے خواہ انتقال مادہ ورم خناق یا مادہ ورم ذات الجنب اور ذات الریہ کا دفعۃً بطرف قلب کے یا آنکہ اگرچہ وہ مادہ کثیر نہو مگر اسکی چسپیدگی مسامات میں ایسی ہو کہ انسداد مجاری کردے خصوصاً اعضاے تنفس کے مسامات میں یا آنکہ وہ مادہ جمیع بدن میں اندرون عروق کے منتشر ہو اگرچہ اسکی کثرت چندان نہ ہو یا بسبب کسی سدہ کے جسکی ایذا بنظر کیفیت برودت شدید کے یا لذع شدید کے یا احراق شدید کے قلب تک پہونچکر غشی پیدا کرے جو غشی ابتداے نوائب حمیات میں واقع ہوتی ہو وہ اسی قبیل کی ہوتی ہو یا بسبب اخلاط غلیظ بازوجت کے یا بسبب اخلاط بالذع اور محرقہ کے غشی پیدا ہوتی ہو کبھی یہ مادہ قریب قلب کے ہوتا ہو اور کبھی یہ سدہ اور اعضا میں بشرکت دماغ کے ہوتا ہو اسلیے کہ اگر دماغ میں سدہ پورا پڑے اور سکتہ پیدا ہو جاے تو غشی واقع ہوگی۔ اور کبھی معدہ میں کسی سبب قدیم یا کسی ضعف حادث کیوجہ سے یہ سدہ پیدا ہوتا ہو کہ اس ضعف کی وجہ سے دماغ کو ... مواد کی ہوتی ہو خواہ وہ مادہ حار ہو یا بارد کبھی بسبب کثرت ان سدون کے غشی پیدا ہوتی ہو جو رگہاے بدن میں ایسی ہین جنمین یہ مواد قائم موجود ہین کبھی افراط خورد و نوش متواتر بدہضمی اور تخمہ واقع ہونے سے بھی غشی پیدا ہوتی ہو چونکہ تمام بدن میں ایسے اخلاط اور مواد منتشر ہوتے ہین جو رگونکو پر کردیتے ہین اور مسالک نفس کو بند کردیتے ہین یہ مواد کثیرہ کبھی معین غشی پر اسوجہ سے ہوتے ہین کہ بدن انکے امتلائے خراب کیوجہ سے غذاے جید سے محروم ہوجاتا ہو اور راہ آمد غذاے جید کی مسدود ہوجاتی ہو اور یہ مواد خود ایسے نہین کہ انسے غذاے بدنی اعضا کو پہونچے اسلیے کہ یہ مواد بسبب اپنی کثرت مقدار کے طبیعت پر غالب ہوتے ہین اور فعل طبیعت کا اثر قبول نہین کرتے اور پھر انکے ہمراہ یہ بھی ہو کہ مزاج بدن ان مواد کے سبب سے فاسد ہوجاتا ہو۔ یہ مواد جو اپنی کثرت خواہ رداءت کیفیت کیوجہ سے غشی پیدا کرتے ہین وہی مواد ہین جن سے کرب اور غشی اسوقت پیدا ہوتی ہو جب معدہ پر انکا ورود ہو اور مقدار اور رداءت انکی کمی کے ساتھ ہو۔ جو غشی بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوتی ہو اسکی وجہ یہی ہو کہ روح حیوانی اندر جانے سے باز رہتی ہو اور ہمراہ اسی مادہ کے جسکا استفراغ ہو رہا ہو روح کی مقدار کثیر مستفرغ ہوتی ہو تا اینکہ ایسا خیال کیا جاتا ہو کہ جمہور یعنے بہت سی مقدار اسکی نکل گئی ہو اور یہ استفراغ مثلاً روانی شکم سے جو بذریعہ ذرب کے خواہ پے درپے اسہال مفرط کے یا زلق امعا اور معدہ کے خواہ سحج اور خراش سے امعا اور معدہ کے ہو یا نفث کثیر اور رعاف کثیر خواہ نزف الدم کسی اور عضو کا مثلاً کھل جانا رگہاے مقعد کے منھ کا خواہ کسی جراحت کا یا اخراج آب استسقا کا خواہ شگافتہ کرنے سے کسی دبیلہ کے کوئی مادہ کثیرہ دفعۃً بہ نکلے خواہ جریان حیض اور نفاس خواہ ریاضت کثیر سے کسیطرح کا استفراغ پیدا ہو خواہ دیر تک حمام گرم میں قیام رہے اور پسینا بافراط نکلے خواہ کوئی اور سبب قوی اسباب تعرق سے جو بذاتہ تعریق مفرط کا فعل کرتا ہو عارض ہو جیسے حرارت خواہ وہ سبب جو بدنکا تحلل مفرط پیدا کرتا ہو یا آنکہ اخلاط بدنی میں رقت پیدا ہوجاے اور یہ رقت طبائع اور جواہر اخلاط میں عارض ہو اگر غشی استفراغ اخلاط سے پیدا ہو اور قوت حیوانیہ قوی ہو اور ابھی اس میں ضعف نہ آیا ہو ایسی غشی سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے جیسے وہ غشی جو بعد فصد کے واقع ہوتی ہو وجع اور درد سے بھی غشی اسوجہ سے پیدا ہوتی ہو کہ درد محلل روح ہو چنانچہ ایلاؤس اور قولنج میں اسی سبب سے غشی عارض ہوتی ہو۔ خواہ لذع مفرط جو اعضاے حساسہ مثل فم معدہ اور امعا وغیرہ میں ہو اس سے بھی غشی حادث ہوتی ہو اور درد جو قروح ساعیہ یعنے سڑے ہوے زخم میں کہ وہ بسبب درد شدید پیدا کرنے کے غشی میں ڈالتے ہین اور شدت درد کی ایسے قروح میں بسبب حدت اور تآکل کے ہوتی ہو اور انھین قروح سے فساد

اعضا مین پیدا ہوتا ہوتا اینکہ نوبت موت کی پہونچ جاتی ہو پس یہ قروح پہلے تو بسبب درد کے غشی پیدا کرتے ہین اور آخر مین بشدت تبرید قلب کی وجہ سے خواہ بخار سمی کو قلب پر وارد کرنے سے مورث غشی ہوتے ہین اور یہ بخار سمی اسی عضو فاسد سے برانگیختہ ہوتا ہو اور مستحیل ایسے مزاج کیطرف ہو جاتا ہے جو مخالف مزاج مناسب انسان کے ہو عوارض نفس جو مورث غشی ہوتے ہین انکا بیان بخوبی کر دیا گیا اور جس سبب سے یہ عوارض قلب کو ایک زبون حالی مین ڈالدیتے ہین وہ بھی معلوم ہو چکا ورم کا مورث غشی ہونا یا بسبب اسکے بزرگی مقدار کی ہو ظاہر مین ہو خواہ ورم پوشیدہ ہو مگر مزاج قلب کو بتوسط شرائط کے فاسد کردیتا ہو یعنے شرائین کے توسط سے کیفیت ردی ورم کی قلب تک پہونچتی ہو خواہ ورم ایسے عضو مین ہو جیسے غلاف قلب کہ اسکا ضرر قلب کو بہت آسانی سے پہونچ جاتا ہو خواہ عضو متورم قلب سے زیادہ تر قریب ہو اگرچہ مقدار ورم کی عظیم نہو کہ ایسا ورم اگرچہ مقدار اسکی کم ہو مگر بوجہ قرب قلب کے وہی ضرر پہونچاتا ہو جو بڑا ورم دور ہو کر پہونچاتا ہو یا اینکہ ورم بسبب درد کے مورث غشی ہوتا ہو جسوقت درد کے ورم مین شدت ہو معدہ کس طرح پر مورث غشی کا ہوتا ہو اس طرح پر ہوتا ہو کہ چونکہ معدہ ایک ایسا عضو ہو جو قلب سے قریب ہو اور باوجود قریب ہونے کے شدید الحس بھی ہو اور شدید الحس ہونے کے علاوہ معدن اجتماع اخلاط مختلفہ کا بھی ہو پس اب معدہ کا مورث غشی ہونا یا اسوجہ سے ہوگا کہ زیادہ برودت اسمین آجائے جسطرح بولیموس مین یہی کیفیت پیدا ہوتی ہو خواہ حرارت اور سخونت معدہ مین زیادہ ہو جائے یا درد زیادہ اسمین پیدا ہو خواہ یہ بات ہو کہ معدہ مین کوئی مادہ غلیظ ردی بارد ہو خواہ لذاع اور حریف یعنے تیز فراہم ہو جائے یا قروح اور بثور فم معدہ مین پیدا ہوں اور اعضاء بدنی سبب غشی کے کیونکر ہوسکتے ہین انکا سبب غشی ہونا کبھی تو اسوجہ سے ہوتا ہو کہ کسی قسم کا درد ایسی اعضا مین پیدا ہو کر بطرف قلب کے منتقل ہوتا ہو یا کوئی بخار سمی ان اعضا سے اٹھ کر قلب مین پہونچتا ہو جیسے کہ یہ امر اختناق رحم مین پیدا ہوتا ہو یا کوئی استفراغ ایسا ان اعضا مین پیدا ہوتا ہو جس سے تحلیل روح کی ہو جائے جسطرح کہ ضعف شدید فم معدہ مین پیدا ہو یا سدے ایسے پڑ جائین جو تنگی ان مجاری اور دراہو مین پیدا کرین جو گرداگرد قلب کے ہین یا مزاجات فاسد اور ردی اور قوی ان اعضا پر غالب ہون جیسے کہ حمیات محرقہ وبائیہ اور یہ غشی شرکت سے جملہ اعضا کے پیدا ہوتی ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ غشی جو مستحکم ہو جائے اسکا علاج نہین ہے خصوصاً جسوقت کہ چہرہ پر سبزی آجائے اور گردن ڈھل جائے اسقدر کہ سیدھی نہو سکے اور جب سیدھی کیجائے پلٹ کر ڈھلجایا کرے پس جس شخص کی غشی اس درجہ کو پہونچے جب اسکا سر اونچا کرینگے مرجائے گا **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ جس شخص کی فصد منظر قاعدے کے واجب ہو کر کھولی جائے اور اسپر غشی طاری ہو اور یہ غشی بسبب کثرت برآمد ہونے خون کے نہو اور نہ بسبب عادت اور خوگری اس شخص کے یہ غشی پیدا ہوئی ہو جسکی فصد کھولی گئی ہو یعنے اسکی عادت مین یہ امر نہو کہ فصد کرنے سے اسپر غشی طاری ہوتی ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے بدن مین کوئی مرض ہو یا اسکے معدہ مین بذاتہ ضعف ہو خواہ کسی شے کا انصباب اسکے معدہ پر ہوا ہو یا شیخ محموم پر جسوقت اسکا مادہ معدہ کیطرف اترتا ہو غشی پیدا کرتا ہو جس شخص کو اول فصد مین غشی طاری ہو اگر خوگر اسکا نہو تو یہ غشی امر ناگہانی تجویز کرنی چاہیے اور بیشتر چونکہ فصد سے تبرید شدید پیدا ہوتی ہو لہذا مورث غشی کی ہوتی ہو **علامات** جو اسباب غشی پر دلیل ہین خواہ ان اوجاع پر جن سے غشی پیدا ہوتی ہو وہ علامات مناسب اور مشابہ ہین انہین علامات کے جو خفقان کے باب مین مذکور ہو چکے اسلیے کہ وہی علامات اگر ضعیف ہون خفقان پر دلیل ہونگے اور اگر انمین شدت ہو تو غشی پر دلالت کرینگے اور اگر اس سے زیادہ شدت ہو مرگ مفاجات پر دلیل ہونگے نبض بہت بڑی دلیل ہو غشی پر اگر نبض مین انضغاط پیدا ہو اور قوت بحال خود برقرار ہو کسی ایسے مادہ کی موجودگی پر دلیل ہوگی جسنے یہ ضغطہ اور تنگی مجاری کی پیدا کی ہو۔ اور اگر نبض مین اختلاف شدید ہو اور فترات زیادہ واقع ہوتے ہون اور صغر نبض مین زیادہ ہو تو اختلال قوت پر دلیل ہوگی۔ اور جملہ حالات اور کیفیات نبض ودیگر احوال پر انکو تو اچھی طرح ہم بیان کرچکے ہین خلاصہ یہ ہو کہ اگر غشی دفعتہ واقع نہو بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہو اسکی صورت یہ ہوتی ہو کہ پہلے نبض صغیر ہو جاتی ہو بعد ازان خون اندر کیطرف غائب اور پوشیدہ ہونے لگتا ہو اور اسی سبب سے رنگ بدن کا اپنی اصلی کیفیت سے متغیر ہونے لگتا ہو اور پلکین بھاری اسقدر ہوتی ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ انکا جھپکنا اور از خود اٹھنا دشوار بلکہ مفقود ہو جاتا ہے آنکھوں میں ضعف حرکت پتلی چہرہ کا پیدا ہوتا ہے اور رنگ آنکھوں کا بھی متغیر ہو جاتا ہے خیالات اور پتنگے جو موجود نہیں وہ آنکھوں کے آگے نظر آتے معلوم ہوتے ہیں برد اطراف پیدا ہوتا ہے بدن میں ایک تری سی جو ٹھنڈی ہو پیدا ہو جاتی ہے اکثر ان علامات کے بعد غشی پیدا ہوتی ہے اور بشیر تمام بدن سرد ہو جاتا ہے جب یہ علامات بعد فصد کے خواہ بعد اسہال یا بعد مزاولت کسی ایسی ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوں جس سے کسی نہ کسی قدر ایذا ضرور پہونچتی ہو لازم ہے کہ پھر فصد اور اسہال وغیرہ سے باز رہیں اور سبب وقوع ان اعراض کا ازالہ کریں کہ اگر پھر فصد وغیرہ کرینگے غشی پیدا ہوگی۔ اگر غشی پیدا ہونے کا کوئی سبب خارجی بظاہر بالفعل یا سابق سے معلوم نہو اور اس غشی کے ہمراہ خفقان متواتر بھی ہو اور فم معدہ مین کوئی سبب مورث اس غشی وغیرہ کا نہو اور مکرر ایسی ہی غشی پیدا ہوا کرے تو یہ غشی قلبی ہے اور مستحکم ہے جو غشی ہمراہ غثیان اور کرب کے ہوتی ہے وہ کبھی بسبب معدہ کے پیدا و حادث ہوتی ہے۔ اگر غشی پے درپے حادث ہو اور شدت سے ہوا کرے اور کوئی سبب ظاہری مورث اسکا معلوم نہو بلکہ وہ غشی قلبی ہو ایسا مریض دفعۃً مرجاتا ہے اور مرگ مفاجات مین مبتلا ہوتا ہے

علاج قوی غشی اور جو غشی کہ سوء مزاج مستحکم سے حادث ہو وہ لا علاج ہے اور جو ایسی نہو بلکہ خفیف اور سبک تر ہو یا آنکہ تابع ایسے اسباب کی ہو جو قلب سے خارج اور بے تعلق ہیں اسکا علاج ہو سکتا ہے اور کیا جاتا ہے۔ صاحب غشی کبھی عین حالت غشی مین اور کبھی ایسی حالت مین ہوتا ہے جو درمیان غشی اور افاقہ کے ہے۔ اور کبھی ایسے نوبہ اور دورہ مین ہوتا ہے جو غشی سے کمتر اور خفیف ہے اگر مریض حالت غشی مین ہو تو ہمیشہ ہمکو یہ امر ممکن نہیں ہے کہ قطع سبب کیطرف مشغول ہوں بلکہ اسوقت واجب ہوتا ہے کہ جو عرض بالفعل عارض ہو رہا ہے اسکا مقابلہ پورا پورا بذریعہ علاج کے کریں اور بشیر ہمکو دو حاجتیں مختلف اور متضاد بسبب پیدا ہونے دو مختلف سبب کے لاحق ہوتے ہیں اسطرح کہ اعضائے مریض میں نقصان مادہ اور استفراغ اخلاط وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے اور ارواح مین زیادتی غذا کرنے کی احتیاج ہوتی ہے اور غش یعنے ارواح کے بیدار کرنیکی ہر سبب کہ ارواح مین تحلل پیدا ہوا ہے۔ اکثر جو غشی پیدا ہوتی ہے اسکی تدبیر یہی ہے کہ ایسے امور کیطرف اشتغال کریں جو روح کو غذا دے یعنے روائح عطریہ کا استعمال کریں سوائے اس غشی کے جو اختناق رحم کیوجہ سے پیدا ہوئی ہو اور خود اختناق رحم مین بھی یہ تدبیر نہ کرنی چاہیے پس واجب ہے کہ انکی ناک کے پاس بدبو کی چیزین لیجائیں خصوصًا ایسی بدبو اشیا جو فم معدہ کے مناسب ہوں خیار یعنے کھیرا سونگھانے کو غشی کے بارے مین خاصیت عجیب ہے اور مجرب یہی ہے خصوصًا جو غشی کہ حار صفراوی ہو اسیطرح خس کا سونگھانا اسکے بعد علاج اسکا پلانے کی ادویہ سے جو تقویت حواس روح کا کرتے ہیں کیا جائے گا خواہ جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ کرکے وہ ادویہ مستعمل ہونگے اگر بحالت غشی خلوے معدہ یا گرسنگی ہو جائز نہیں ہے کہ تنہا شراب انگور دیجائے بلکہ مقدار کثیر ماء اللحم کی خواہ پانی کی ملا کر دینی چاہیے ورنہ تنہا شراب پلانے سے اکثر اختلاط یا تشنج پیدا ہوتا ہے اکثر اقسام مین غشی کے ایسی تدبیر ضرور کرنی پڑتی ہے جس سے بدن کے مسامات کی تکثیف پیدا ہو اور جب مسامات خارجی بند ہونگے ضرور ہے کہ احتقان روح کا باطن مین ہو کر کثرت روح کی پیدا کریگا اور غشی مین افاقہ ہو جائیگا۔ ہاں اگر اسہال قوی خواہ برد شدید کے سبب سے غشی پیدا ہوئی ہے اسوقت تکثیف مسامات کی تدبیر جائز نہیں پھر اگر اسوقت کوئی سبب برودت ظاہری سے مانع تکثیف مسامات نہو ٹھنڈا پانی چھڑکنا چاہیے اور ہوائے سرد پنکھے وغیرہ سے دینی اور جرعہ جرعہ سرد پانی پلانا اور خصوصًا گلاب سرد کیا ہوا پلانا اور کپڑے جو ایسے ہی بافت کے ہوں جن سے تبرید پیدا ہوتی ہے پہنانے اور روائح باردہ کا سونگھانا چاہیے کہ اکثر اسی تدبیر سے غشی دور ہو جاتی ہے اور افاقہ پیدا ہوتا ہے پھر اگر غشی اس سے زیادہ قوی ہو اور بعد کسی امر محلل حار قوی کے نہ واقع ہوئی ہو مثل استفراغات اور غموم وغیرہ کے اسوقت مشک کا اسکی ناک مین پھونک کر پہونچانا واجب ہے اور غالیہ کا سونگھانا اور ند کی دھونی دینی اور دواء المسک کو جرعہ جرعہ پلانا چاہیے بشرطیکہ پلانے کا امکان ہو۔ اگر سبب غشی کا حرارت ہو عطر بارد جیسے خس اور کیوڑہ اور مٹی وغیرہ کا عطر سونگھانا چاہیے اور سرد پانی چہرہ پر چھڑکنا اور تھوڑی سی مشک پلانے مین کچھ مضائقہ نہیں ہے اس دوا کے ہمراہ جو زیادہ بارد مستعمل ہو کہ اسکے پلانے سے اعانت دوسرے قسم کی پیدا ہوگی مثلًا اگر کافور اور صندل خواہ اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

ادویہ جو تبرید میں ان سے بھی قوی ہیں جب مستعمل ہوں انہیں تھوڑی سی مشک ملانے سے یہ بات پیدا ہوگی کہ ٹھنڈی دوا تو مقابلہ مزاج حار موذی کا جو سبب مرض غشی ہو کریگی اور مشک سے تقویت حار غریزی کی ہوگی۔ سرد پانی گھونٹ گھونٹ انکو پلایا جاے اور اگر حالت ایسی ہو کہ تحمل کا گمان ہو پانی میں کوئی شراب جو مبرد اور رقیق اور لطیف ہو بھی ملائی جاے یہ تدبیر نہایت عمدہ ہے اور ان جملہ تدابیر کے ہمراہ فم معدہ کی مالش متواتر کرنی چاہیے اور خوابگاہ یا بستر مریض کا ہواے سرد میں تجویز کیا جاے اسیطرح جملہ اقسام کے مرضاے غشی کی خوابگاہ ہواے سرد میں تجویز کرنی چاہیے بشرطیکہ سبب غشی کوئی شے باردنہو خصوصا مدقوق کو جو غشی عارض ہو اسکی تبرید ہوا پر ضرور ہے اطراف اور اعضاے رئیسہ کے سرونکی تنطیل گلاب اور عصارات باردہ سے ہمیشہ کرنی چاہیے اور کوئی شربت تبرید پیدا کرنیوالا مثلا شربت انار خواہ آلو بخارا انکا پلانا بھی ضرور ہے اگر غشی کے ہمراہ ہچکی اور متلی بھی ہو اسوقت حرارت غریزی کو بیدار کرنا واجب اور قے کرنے پر اعانت طبیعت کی حلق میں ڈال کر ہلانے سے اور دیگر طرف سے قے کو ہیجان میں لانے سے کرنی لازم ہے اور روح کی تحریک بطرف خارج کے کرنی چاہیے اور ہر وقت مریض کو ہلانا اور تازہ دودھ اسپر دوہانا ضرور ہے اور چینا اور چلانا اس زور سے اسکے کانوں کے پاس چاہیے کہ ما فوق اسکا متصور نہو اور چھینک پیدا کرنی اگرچہ نکچھنی سونگھانے سے بھی چھینک آجاے وہ بھی کرنا چاہیے پھر اگر یہ تدبیریں مفید نہوں اور چھینک پیدا نہو مریض کو مردہ سمجھنا چاہیے واجب ہے خصوصا اس غشی میں جو بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوئی ہو کہ خوشبو ایسے اطعمہ کی انکے دماغ تک پہونچائی جاے جن سے بالطبع رغبت ہو مگر جو لوگ کہ غشی کے ہمراہ غثیان اور متلی میں گرفتار ہیں انکو ایسی خوشبو سونگھانی ممنوع ہے اسیطرح وہ لوگ جنپر غشی بسبب فم معدہ میں کسی خلط کی موجودگی سے طاری ہوئی ہے انکو بھی ایسے اطعمہ کی خوشبو سونگھانی نہ چاہیے شراب کا پلانا اور جرعہ جرعہ کرکے اُتارنا بھی ضرور ہے اگر برودت اطراف وغیرہ طاری ہو گرم کرکے ورنہ سرد کرکے ان حالتونمیں جب حال مریض کے جسطرح مناسب ہو اور وہ شراب ایسی ہو کہ بہت اچھی طرح نفوذ کی قوت اسمیں ہو اور قوام اسکا رقیق ہو ذائقہ نہایت پاکیزہ اور خوشگوار اور کسیقدر قوت قابضہ بھی اسمیں درکار ہے اگرچہ یہ قوت حالت تازگی میں اس شراب کے قوی ہو اور اب بھی کسیقدر اسمیں باقی ہونی ضرور ہے اس قوت کے ہونے سے فائدہ یہ ہے کہ روح کو جمع بھی کریگی اور تقویت بھی دیگی تلخی اس شراب میں زیادہ نہونی چاہیے کہ طبیعت اس سے کراہت کرے اور نہ اسمیں غلاظت قوام کی ہو کہ اچھی طرح جلد نفوذ نہ کر سکے رنگ اس شراب کا زرد ہونا چاہیے لیکن اگر غشی بسبب استفراغ کے خصوصا وہ استفراغ جو مسامات کیطرف سے مثل پسینہ وغیرہ کے ہوتا ہے اس سے پیدا ہوئی ہو خواہ اور قسم سے استفراغ کی اسوقت پسندیدہ یہ امر ہے کہ شراب سیاہ رنگ اور غلیظ کا استعمال کیا جاے کہ اس سے غذائیت زیادہ حاصل ہوگی اور اخلاط کی افزونی ہو کر ضد مقابل اس تحلل کے ہوگی جو ہو چکا اور روح کے قوام اور ثبات کو بسبب غلاظت قوام کے واپس کریگی۔ لیکن جس شخص کی ارواح کی تحلیل اسقدر نہوئی ہو اسکے واسطے وہی شراب موافق ہے جو بسرعت نفوذ کرے طبیب کو ممکن ہے کہ تجربہ سے دریافت کرے کہ اس مریض کو کونسی قسم شراب کی مفید ہے تجربہ اسطرح سے کرنا چاہیے کہ تھوڑی سی شراب مریض کو دیکر ملاحظہ کریں اگر نفوذ اسکا بسرعت ہوتا ہے اور تسخین اسکی وقت نفوذ کے بخوبی موجود رہتی ہے اور حسن قوام رطب بھی موجود ہے پس اسی درجہ اور اسیطرح کی شراب اسوقت مناسب ہے کبھی ہم تھوڑی سی مشک قریب دو حبہ کے شریک کر دیتے ہیں یا دواء المسک کی مقدار شربت خواہ نصف یا ثلث مقدار شربت کو شراب میں اضافہ کرتے ہیں اور یہ طریقہ غشی شدید میں جاری کیا جاتا ہے اسیطرح اقراص مشک جو قرابادین میں مذکور ہیں۔ موافق ترین شراب ایسی غشی میں جو حرارت سے نہو وہی ہے جو سخونت پیدا کرے پھر جسوقت قوت کی تدبیر روٹی وغیرہ سے کیجاے اسوقت حرارت غریزی کا انتعاش اسی شراب سے بسا بعید معلوم ہوتا ہے شراب میبہ جو قرابادین میں مذکور ہے وہ بھی ایسے مریضونکو زیادہ نافع ہوتی ہے زیادہ تر محتاج شراب سخن کا وہ مریض ہے جسکو افاقہ غشی سے دیر میں ہوتا ہو پس ان لوگوں کو شراب باردہ ہرگز نہ دینی چاہیے اسیطرح جس شخص کا بدن غشی میں سرد ہو جاے اور یہی لوگ محتاج دلک اور تمریخ کے بھی ہیں کہ انکے اطراف اور معدہ کی تمریخ روغنہاے گرم اور خوشبو سے کرنی چاہیے۔ اگر غشی بسبب کسی مادہ کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیدا ہوئی ہو اور ان مواد کو کم کرنا ممکن بھی ہو کہ بآسانی قے کرنے سے خواہ حقنہ اور فصد کے ذریعہ سے کمی مواد کی ہو سکتی ہو کرنی چاہیے۔ اور اگر غشی
بسبب استفراغ جات کے مثلاً وہ استفراغ جو رعاف اور ادرار وغیرہ کا ہو اس سے غشی پیدا ہو لازم ہو کہ پہلے اطراف کو گرم کریں اور پھر مالش
کر کے تفریح روغنہاے گرم اور خوشبو سے کریں اور اکثر حاجت باستواری اطراف کے بندش کرنے کی ہوتی ہو اور ہر ایک قسم کے استفراغ میں ایسی
تدبیر کرنے پر جرات کرنی چاہیے جو ابواب میں انھیں استفراغات کے مذکور ہو اور انتعاش قوت کی تدبیر وہی کرنی چاہیے جو بارہا مذکور ہو چکی اگر
افراط ہیضہ سے غشی پیدا ہو ایسے مریض کو لازم ہو کہ سک المسک کو کسی شراب میں ملا کر استعمال کرے کہ حس کرے اور عصارہ سفرجل کسی ماء اللحم
قوی میں شراب المکرر کندر کا چبانا اور گل نیشاپوری کا جو کافور کے ہمراہ ترتیب پا چکی ہو۔ اور اگر غشی بسبب استفراغ جات خارجہ کے جیسے پسینہ
اور فصد اور تیغ وغیرہ کے پیدا ہوئی ہو اسکی ضد عمل میں لانی چاہیے اور اطراف کی تبرید کرنی چاہیے اور جلد بدن پر آس اور طین قیمولیا اور
انار کے چھلکے اور دیگر قوابض پیکر چھڑکنی چاہییں اور بطرف خارج کے تحریک مواد کی ہرگز نہ کرنی چاہیے ایسے ذرور کا استعمال اس غشی
استفراغی میں چاہیے جو داخلی ہو اور اوپر مذکور ہو چکی ہو بلکہ ایسی غشی میں تقویت قوی کی کرنی چاہیے اور ہر ایک غشی استفراغی میں تدبیر قوت کی ضرور
ہو خصوصاً خوشبو غذا ہاے مذکورہ بالا کی نزدیک سے دماغ مریض کے پہونچانی ضرور ہو۔ اگر غشی کسی درد کے سبب سے پیدا ہو مخدرات سے
اس درد میں تخدیر پیدا کرنی چاہیے اگر قطع سبب اس درد کا نہو سکے جسطرح قولنج کا علاج فلونیا اور افیون وغیرہ کا استعمال بغرض تخدیر کے
کیا جاتا ہو۔ اور اگر غشی بسبب استعمال سموم کے پیدا ہوئی ہو فادزہر ہاے مجربہ جو ہر ایک زہر کے واسطے جدا جدا مجربہ میں آ چکے ہیں انکے جرعہ جرعہ
کر کے پلانا چاہیے اور دواء المسک اور دیگر ادویہ مذکورہ جو کتاب سموم میں مذکور ہیں انکا استعمال کرنا لازم ہو۔ اگر مریض غشی حالت فترت اور
آرام میں ہو اور تھوڑا سا افاقہ ہو گیا ہو اسکی تدبیر بھی مثل تدبیر اقسام مذکورہ بالا کے ہونی چاہیے اور کسیقدر زیادتی بھی ایسے شخص کی تدبیر
میں درکار ہو ایسی زیادتی جسکی قدرت ایسی حالت میں ہو۔ مثال تدبیر مشترک کی جو دونوں کے واسطے مفید ہو یہ ہو کہ مثلاً ادویہ نافعہ دونوں کو جرعہ
جرعہ بحسب حال کے پلانا انھیں ادویہ میں سے جو مذکور ہوئی ہیں اور باب خفقان میں انکی شناخت ہو چکی اور اس تدبیر میں جلدی کرنی چاہیے
علاوہ تدبیر مشترک کے اس سے زیادہ تدبیر کی مثال یہ ہو کہ مثلاً اگر فم معدہ میں بروقت غشی کے امتلا معلوم ہو کوشش کرنی چاہیے کہ مریض کو
قے آجاے کہ فوراً شفا پیدا ہوگی اسیطرح اگر امتلا ہو اسے گرسنہ رکھنا اور ایسی ریاضت کرانی چاہیے جسکا تحمل ہو سکے مثلاً گہوارہ میں ہلانا واجب
ہوگا اور مالش جمیع اعضا کی حتی کہ معدہ اور مثانہ کی بھی ضرور ہو اور غذا کا تحمل مریض سے نہ کرانا چاہیے بجز ان شربتوں کے جو اوپر مذکور ہو چکے
کہ انکا پلانا حالت غشی میں جائز ہو اور پرضرور ہو۔ اکثر اطبا وجاہل قصد غذا دینے ان مرضا کا ایں خیال کرتے ہیں کہ غذا دینے سے اصلاح
حال مریض کی اور انتعاش قوت ہوگا اور نتیجہ خراب یہ پیدا ہوتا ہو کہ حرارت غریزی انکی متوجہ ہضم غذا پر ہو کر اندر مختنق ہو جاتی ہو کہ بس
ہلاکت مریض کی واقع ہوتی ہو ایسے مریضوں کو بجاے غذا کے اگر سکنجبین سادہ و بجاے خصوصاً وہ سکنجبین جسمیں کوئی دواے ملطف مثل زوفا وغیرہ
کے مطبوخ ہو زیادہ نفع کرتی ہو۔ اگر غشی بسبب سدہ ہاے اعضاے نفس کے حادث ہو یا ان اعضا کے سددوں سے جو قریب اعضاے
نفس کے ہیں تفتیح سدہ کی غرض سے اسوقت سکنجبین سادہ جرعہ جرعہ پلانی چاہیے اور دونوں پنڈلیاں اور بازوؤں کی مالش کرنی لازم ہو اور ایسے مریضوں کے
ادرار بول میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور شراب جو نہایت رقیق ہو انھیں پلانی چاہیے اگر حرارت بھی موجود ہو اور اگر استفراغ شدید
مورث غشی ہو اور ضعف بھی ہو ماء اللحم معطر پلانا چاہیے اور روٹی شراب ریحانی میں بھگو کر جسمیں گلاب بھی پڑا ہو انکو چوسنے کی اجازت ہے
اور اکثر اوقات اگر دوغ کو برف وغیرہ ملے ٹھنڈا کر کے دیں بھی نفع ہوتا ہو اگر ہمراہ استفراغ کے کسی قسم کی حرارت بھی ہو اسیطرح آب انگور خام
بھی مفید ہو اور افضل یہ ہو کہ رب حماض اترج میں اسکا چھلکا بھی داخل کر کے یعنے پوست اترج ملا کر استعمال کریں۔ خلاصہ یہ ہو کہ جس شخص کو
ہمراہ غشی کے کرب اور التہاب ہو یا جس شخص کو غشی تعریق شدید سے عارض ہوئی ہو اسکو جو دوا یا غذا دیجاے سرد بالفعل دیجاے اگرچہ تاثیر

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس شے کی کسیقدر گرم بھی ہو۔ ماء اللحم جو اچھی طرح پختہ کیا جاے اور اسمین وہ چند شراب ریحانی اور کسیقدر زردی بیضہ اور کسیقدر عصارہ سیب
میخوش یا سیب شیرین یا ترش جس طرح کہ مناسب بحال مریض ہو دینا بھی نافع ہوتا ہے پھر اگر راے طبیب کی اسکی مقتضی ہو کہ تسخین پیدا کرنی
مضر ہے اور شراب پلانے پر جسارت اسیوجہ سے نہو سکے اسوقت وہی کو سرد کرکے میدہ کی روٹی اسمین بھگو کر دینی چاہیے اور اور اقسام
مصوص جو ربوب فواکہ سے تیار ہوے ہوں انکا بھی استعمال کرنا جائز ہے۔ اگر صاحب غشی کسی قسم کی سردی علین حالت غشی مین خواہ بعد غشی کے
یا بروقت پلانے مبردات کے اپنے بدنمین پاتا ہو خصوصًا اگر وہ سردی احشاء اندرونی مین محسوس ہوا سکو معجون فلافلی کھلانی چاہیے اور جوز
فلفل اور فستنین کا استعمال بھی جائز ہے۔ اور کبھی ہمراہ شراب کے یہ ادویہ مذکورۂ بالا دیجاتی ہین اگر طریقہ علاج محتاج تنقیہ کا کرے اور غشی سے
افاقہ پیدا ہو جاے تقویت معدہ کی واجب ہے اور ابتدا مین استعمال شربت افسنتین کا کرنا چاہیے جو شہد سے تیار ہوا ہوا اور ضمادات مقوی
معدہ جو مذکور ہوے ہین لگانے چاہیین اور بعد تنقیہ کے شراب ریحانی پلانی اور غذا ہاے محمودہ کھلانی چاہیین۔ جو غشی ابتداے حمیات
مین اور بسبب اورام کے پیدا ہو اسکا علاج باب حمیات مین ہم بیان کرینگے جس جگہ اعراض حمیات کا ذکر ہوگا۔ او مختصر یہ ہو کہ انکے اطراف
کی مالش کرنی چاہیے اور اطراف کو گرم کرنا اور خوب استواری سے انکو باندھنا درکار ہے تاکہ مادہ اور قوت اندر کیطرف نہ چلی جاے اور کھانے
پینے سے وہ لوگ قطعًا باز رکھے جائین اور سونے نہ پائین ہان اگر ابتداے حمیات مین غشی بسبب ضعف کے عارض ہوئی ہو اسوقت یہ
تدبیر کہ ضعف پیدا کرتی ہو نہ کیجائیگی۔ جو شخص ان بیماریون سے جو ابتداے حمیات مین مبتلاے غشی ہوتے ہین محتاج غذا کا ہو واجب ہے کہ تپ کے
نوبت سے دو گھنٹہ پہلے اسکو غذا کھلا دیجاے خواہ تین گھنٹہ اور غذا جو کے ستو سرد کرکے یا روٹی کسی شوربے کے ہمراہ اور خوشبو سونگھائی جاے
اور اگر طبیعت بستہ ہو اسوقت نوبت سے پہلے ایسی غذا دینی چاہیے جو ملین طبع ہو جیسے یخنی وغیرہ اور شربت سیب ہمراہ سکنجبین کے ایسی
غشی مین بوجہ تفتیح کے نافع ہے اگر حاجت غذاے مطلق کی ہو ماء اللحم اور زردی بیضہ اور احسا وغیرہ ہمراہ لباب خبز اور ماء اللحم کے دینا چاہیے
اور بشیتر ایسی غشی مین کسی شربت پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے جو غشی عوارض نفسانیہ کی وجہ سے واقع ہو اسکا تدارک خوشبو ہاے پاکیزہ سے
کرنا چاہیے اور ناک کو بند کرنا اور تنقیہ اور دلک اطراف اور معدہ کا کرنا چاہیے اور غذا دینی ماء اللحم سے کہ اسمین روٹی بتلی پڑی ہوا اور
شراب سرد کرکے خواہ گرم جیسا موقع ہو مثلًا اگر غشی پے در پے قے کرنے سے مرہ صفرا کی پیدا ہوئی ہو تو واجب ہے کہ پانی ملا کر دین ایطرح
وہ غشی جو بسبب درد کے پیدا ہو۔ قولنج کی ایذا سے جو غشی پیدا ہوتی ہے اسکا بیان باب قولنج مین ہم کرینگے۔ جو غشی بعد فصد کے پیدا ہو
اکثر تو ایسی غشی انھین لوگونکو عارض ہوتی ہے جنکا معدہ چھوٹا اور رگین تنگ ہون اور معدہ ضعیف ہو یا ایسے ابدان جنپر مرۂ صفرا غالب ہو یا
وہ شخص جو فصد کا عادی نہو ایسے لوگونکی تدبیر قبل فصد کے یون کرنی چاہیے کہ تھوڑی سی مقدار رسوب قابضہ کی جو مقوی معدہ اور قلب ہے
دیجاے اور جب انپر غشی طاری ہو جاے وہی علاج جو مذکور ہو چکا ہے کرنا چاہیے اور شراب آب آمیختہ جو برف وغیرہ سے سرد کی گئی ہو اور مقوی
معدہ ہو پلائی جاے اور علاوہ تقویت کے معدہ کی حفاظت بھی کرے خصوصًا کسی عصارہ کے ہمراہ مثل انار اور سیب اور بہی وغیرہ کے
اب پھر از سر نو ہم پر واجب ہے کہ غشی کے علاج کو بہ تفصیل بیان کرین کبھی غشی کے علاج مین چند چیزون کی رعایت ضروری ہو جاتی ہے
قبض پیدا کرنا تاکہ استفراغات کو منع کرے اور جو اعضا مسترخی اور نرم ہین جیسے معدہ اور ریہ اور دماغ اور باوجود مسترخی ہونے کے تحلیل پر
معین ہین انکو تقویت کرنی بھی قبض کے ذریعہ سے واجب ہوتی ہے اور معدہ خواہ فم معدہ کی استواری کرلے تاکہ جو شے بطور ریزش کے اسپر
گرتی ہے اسے قبول نکرے اور قوت دوا کی ایسی نافذ اور سریع النفوذ ہوتی کہ بہت جلد روح کو غذا دے جیسے شراب اور یہ دونون اوصاف
یعنے قابض اور سریع النفوذ ہونا آپسمین ایک دونون کے فعل کو مانع ہین ایک کے ہمراہ دوسرا بے اثر ہو جائیگا لہذا واجب ہے کہ ان
دونون کی حالت استعمال مین تفرقہ کیا جاے۔ دوا خواہ غذاے قابض تو بروقت افاقہ کے دیجاے یا بعد استعمال دواے نافذ کے اسکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

استعمال کیا جائے کہ انتعاش قوت کی جلدی ہو اور جس وقت دوائے نافذ اثر کر چکی ہو اور کسیقدر اسکا اثر غشی مین ظاہر ہو چکا ہو اسکی بعد قابض
کا استعمال کیا جائے اور دوائے نافذ اسیوقت دیجائے کہ بہت جلد احتیاج انتعاش قوت کی ہو اور دوائے قابض دوائے نافذ سے پہلے کبھی
نہ دینی چاہیے کہ اسکی یعنے نافذ کی قوت کو بھی روک دیگی کبھی حاجت ایسی چیز کی ہوتی ہے جسمین قوت تغذیہ کی شراب سے قوی تر ہو خصوصاً
جسوقت غشی بسبب گرسنگی یا تحلل کثیر کے پیدا ہوئی ہو۔ اگر شراب خالص بروقت وارد ہونیکے ابدان پران بیارون کے ایذا رسانی کرتی ہو
اور بسبب تبخیر کے اختلاط عقل اور تشنج پیدا کرے ایسے وقت انکے واسطے اس ماء اللحم سے بہتر جو مذکور ہو چکا ہے کوئی شے نہین ہے کہ اسمین کوئی ترش
اور عصارہ سیب ترش خواہ اور کوئی شے حار بسبب برودت اور حرارت کے شریک ہو اور اگر کوئی مانع از قسم حرارت نہو بہتر یہ ہے کہ اسمین
قرنفل اور مشک بھی داخل کرین کہ معدہ اسکو زیادہ قبول کریگا اور قوت معدہ کو بیداری اور تنبیہ اس سے زیادہ ہوگی اور قلب بھی اسکو زیادہ
جذب کریگا۔ اکثر میدہ کی روٹی بھی آبمین بھگونیکی حاجت ہوتی ہے اگر مریض دیر سے بھوکا ہو اور غذا اسنے نہ پائی ہو۔ دلک اطراف اور باستواری
اطراف کی بندش اور اسیطرح قے کو برانگیختہ کرنا ہے ایک قسم مین غشی کی نافع ہے سوائے اس غشی کے جو زیادہ پسینہ برآمد ہونے سے لاحق
ہو خواہ اور کوئی ایسا استفراغ جسمین حرکت روح کی طرف خارج بدنکے ہوتی ہے ایسی غشی تسکین کی زیادہ تر محتاج ہے اور مناسب نہین ہے کہ ایسی
غشی کے بیارونکی تحریک کیجائے یا قے کرائی جائے خواہ انکے اطراف کی بندش کیجائے جن لوگونکو قے کرانی منظور ہے انھین نیمگرم پانی ہمراہ
روغن اور زیت کے خواہ شراب ملا ہوا قے کرنے پر معین ہوتا ہے اور معدہ اور احشا کو گرم کرنا قبل استعمال ادویہ مقیئہ کے اسیطرح اطراف کو
گرم کرنا واجب ہوتا ہے کہ قے باسانی پیدا ہو یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ اطراف کی مالش اور انکو گرم کرنا اور مروخات طیبہ سے اطراف کو
معطر کر دینا اسیطرح فم معدہ کی تعطیر مروخات طیبہ سے مثل روغن ناردین اور سخنات جیسے خردل اور عاقرقرحا یہ تدبیرین زیادہ مفید اور موافق
اس شخص کے ہین جسکو غشی بسبب استفراغ خون یا استفراغ کسی اور خلط کے خواہ بسبب امتلاء کے عارض ہوئی ہو بلکہ اکثر وہ لوگ جنکو غشی بسبب
حرکت روح کے بطرف خارج بدن کے نہ لاحق ہو انھین بھی یہ تدبیرات مفید ہین اور واجب ہے کہ بندش پٹی کی انکی پنڈلیون پر اور دیگر اعضا پر
مکرر سہ کرر پے در پے ہو اگر اسیطرح کہ بندش ہوئی اور پھر کھولدی گئی اور ایسی تدبیر جو مقابل جانب استفراغ کے ہو برابر چلی جائے ان
لوگون کے زیر بغل کی بندش اور سرد پانی کا چھڑکنا اور فم معدہ کا دلک بھی مفید ہوتا ہے اسیطرح جو غشی استفراغ سے پیدا ہوا اسکو بھی نافع ہے یا انکو
نفع شراب آب آمیختہ سے ملتا ہے اگر کوئی مانع مثل ورم یا خلط ناپختہ اور اختلاط اور درد سر وغیرہ سے نہو۔ اگر بسبب زیادہ تحلل روح کے حاجت
زیادہ تقویت کی ہو اسوقت بھی شراب پلانی ضرور ہے اور ورم وغیرہ کا اندیشہ کچھ نہ کرنا چاہیے۔ مگر یہ اجازت اسی غشی مین ہے جو صعب اور
سخت ہو حمام موافق اس شخص کو ہے جسے غشی بسبب ذرب اور ہیضہ کے ہوئی ہو اور اگر غشی بسبب نزف دم کے پیدا ہوا اسکو حمام مضر ہے
اسلیے کہ حرارت سے حمام کی حدت خون مین پیدا ہوگی اسیطرح اگر عرق کثیر کے برآمد ہونے سے غشی طاری ہو **ایضاً** حمام ان لوگون کو
بھی مفید ہے جنھین ابتدا فاقہ کے غشی سے کسی قسم کی سوزش اور تلسب فم معدہ مین محسوس ہو۔ لیکن اگر غشی بسبب ضعف فم معدہ کے پیدا ہوا اسوقت
ضماد ہائے مقوی کا استعمال کرنا ضرور ہے جیسے وہ ضماد جو مصطگی اور بہی اور زعفران اور سوسن سے بنایا جائے اسیطرح وہ ضماد جو اس شراب سے
تیار ہو جو مشک اور سوسن سے بنائی گئی ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ اطراف کی مالش اور انکو باستواری باندھنے سے بھی نفع زائد ہوتا ہے۔ جو غشی بسبب بھوک
کے طاری ہو بیشتر وزن ایکدرہم روٹی کھلانے سے نفع ہوتا ہے (مگر زیادہ غذا دفعتہ نہ دینی چاہیے) جو غشی بسبب حبس کے خواہ حبس اور احتقان طبیعت
سے ہو اس شخص سے پیش از نوبت چند لقمہ روٹی کے آب انار خواہ شربت سیب مین بھگو کر دینے سے پیش آنا چاہیے اکثر امراض حارہ مین بسبب
غشی کے کسی شربت پلانے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہایت عمدہ وہی شربت ہے جو کثیف ہو جن لوگون پر غشی طاری ہوا کرتی ہے انکو بیدار
رہنے اور ترک کلام کی تکلیف دینی چاہیے **سقوط قوت کا دفعتہ** یہ کیفیت اکثر اسیوقت پیدا ہوتی ہے کہ نہ کسی قسم کا درد ہو اور نہ ہیجان

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور نہ کوئی ورم عظیم اور نہ استفراغ عظیم ہو پس ایسے وقت اسکا حدوث بسبب ان اخلاط کے ہوتا ہے جو بھرے ہوے ہون اور کثرت یہ اخلاط دو قسم
ہوتے ہین اسلیے کہ خون سے جبتک اور قسم کے اعراض پیمانہ ہولین سقوط قوت کا پیدا ہونا دفعتہ خیال مین نہین آتا ہے غالبا یہ کیفیت سقوط
قوت کی اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوتی ہے یا اینکہ وہ اخلاط مجاری نفس کو بند کر دیتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سقوط قوت کبھی حد غشی کو
پہونچ جاتا ہے اور کبھی غشی سے کمتر درجہ پر ہوتا ہے اگر قوت کا بطلان فقط عصب اور عضل سے ہوا ہو کہ یہ دونون عصب اور عضل قوت سے خالی
ہون اسوقت اس آدمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ حرکت نہین کر سکتا ہے اور جسطرح کھڑا ہوا ور جس پہلو پر لیٹا ہوا اس ہیئت سے جدا نہین ہو سکتا ہے
مگر کوشش عظیم سے البتہ زوال ہیئت ہو جائیگا سبب اس قسم سقوط قوت کے بعض وہی امور ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ یہی اسباب
مثلاً اخلاط مالیہ اگر شدید اور زیادہ ہون بالکل قوت کو ساقط کر کے غشی پیدا کر دینگے اور اگر شدید نہون فقط عصب اور عضل کی قوت ساقط
ہوگی اگر سقوط قوت بسبب رقت اخلاط کے ہوتا ہے کہ جوہر اخلاط رقیق اور قابل تحلل کا زیادہ ہو جاے خصوصا حمیات مین یہ لوگ اکثر انکے
افعال تو نہاے باطنی کے صحیح ہوتے ہین اگرچہ تحلل ان افعال کا جب بکثرت اور مکرر سقوط عارض ہو نہین سکتا ہے علاج ان لوگونکا علاج قریب
قریب ہے علاج غشی سے اگر سقوط قوت بوجہ امتلاے خون کے ہو فصد کرنی چاہیے اور اگر کسی اور خلط سے یہ مرض پیدا ہو یعنے اخلاط غلیظہ سے جب
ہو کہ جبوقت اس کیفیت سے افاقہ ہو استفراغ ایارجات سے کیا جاے اور بشیر ایارج فیقرا مین تربد اور ملح ہندی اور غاریقون اور افتیمون ملا کر
دینا کافی ہوتا ہے اور اکثر اعانت ان اجزا مسہلہ کے سقمونیا سے بھی کیجاتی ہے اسلیے کہ سقمونیا سے اور دواؤن کے عمل مین مدد پہونچتی ہے دستے
کرانے بعد اسہال کے پر ضرور ہے اور ہمیشہ تناول مقویات قلب کا جاری رہے اور اجزاے مشتہی کا استعمال بھی واجب ہے اور اطراف
کی مالش کہ حرارت غریزی کا انتعاش ہو اکرے جسطرح باب غشی مین بیان ہو چکا پھر ان سب کے بعد ریاضت معتدل کا استعمال کیا جاے
غذا ایسی چاہیے جو لطیف ہو اور تلطیف اور تقطیع اخلاط پیدا کرے جیسے نخود آب ہمراہ رائی کے اور روغن زیتون اور روغن بادام اور
شراب کہنہ رقیق پلائی جاے۔ حمام بعد استفراغ کے کرایا جاے اور روغنہاے مذکورہ جو حرارت غریزی کو بیدار کر دیتے ہین اور قوت لطیف
بھی انہین ہے انسے بدن کی مالش کیجاے پھر حمام کے بعد خالص شراب اور شراب العسل اور شراب انتین وغیرہ جو مشابہ اسکے ہو پلائی جاے
جب کسی قدر مریض ہوشیار اور رو بصحت نظر آئے غذاے مقوی اور سریع الہضم سے اسکا تغذیہ کرنا چاہیے ایسی غذا کو ناظر کتاب ہذا خوب پہچانتا ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قوت مین زیادتی غذا اور شراب موافق طبیعت سے پیدا ہوتی ہے اور خوشبو اور آرام اور سرور اور حزن وملال دور رہنا اور
دل تنگ کرنیوالی اشیا کو اپنے سے الگ رکھنا اور جو چیزین محبوب اور پسندیدہ ہین انہین روزانہ بطور جدید پیدا کرنا اور احبا یعنے یارانِ صحبت کے
جلسہ مین رہنا انہین امور سے قوت مین زیادتی ہوتی ہے تدبیر اس شخص کی جسکے قلب مین علامات حدوث ورم کے پاے جائین اگر ورم
پیدا ہو گیا پھر تو وہ قاتل ہے اور کچھ علاج اسکا نہین ہو سکتا اور اگر قبل ورم کے خفقان عظیم اور التہاب شدید اور علامات مذکورہ ظاہر ہون تو مریض
قریب بہ ہلاکت ہوگا پھر اگر کوئی تدبیر اسے نجات دیسکتی ہے سواے فصد باسلیق کے اور کوئی شے نہین ہے کبھی اسکے بچ جانیکی امید فصد سے کسی شریان کے جو
اسافل بدن ہے کیجاتی ہے اور اسکے سینہ کی تبرید برف اور کافور اور کشنیز تر و تازہ سے کرنی چاہیے اور ہمیشہ ایک گھونٹ برف کا پانی کافور ملا ہوا اسے پلانا چاہیے

فن بارھوان پستان کے امراض اور احوال مین

اور یہ ایک ہی مقالہ مین ختم ہے **تشریح پستان کی** پستان وہ عضو ہے جسکی خلقت واسطے بنانے دودھ کے ہوئی ہے جس سے مولود کو غذا ملتی ہے
شروع ولادت سے اسوقت تک کہ اس مولود کے اعضا مستحکم ہو جائین اور قوت مین اسکی نمو اور ظہور پیدا ہو اور ہضم کرنیکی غذاے قوی و کثیف
کی قابلیت اسکو ہو جاے پستان کا جسم رگہاے ساکن اور رگہاے متحرک سے مرکب ہے اور عصب سے اور ان چیزونکے درمیانی مقامات کم غدد کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے پرکی گئی ہین جسمین حس نہین ہو اور رنگ اس گوشت کا سپید ہو اور اسی کی سپیدی سے جسوقت خون کو مشابہت پیدا ہوتی ہو غذاے سپید پیدا ہوتی ہو اور جو کچھ اس غذاے سپید سے بچ رہتا ہو وہی دودھ کہلاتا ہو پستان کی کیفیت اور نسبت بطرف اس دودھ کے جو خون حیض سے پیدا ہوتا ہو ایسی ہو جیسے نسبت جگر کو اس خون سے ہو جو کیلوس سے پیدا ہوتا ہو اور یہ نسبت اور مناسبت اس امر مین ہو کہ ایک پستان اور جگر ان رطوبات کو جو انمین پہونچتی ہین اپنی ہمرنگ اور اپنی ہم طبیعت کر دیتا ہو پس جگر تو کیلوس سپید رنگ کو خون سرخ بنا دیتا ہے اور پستان خون سرخ کو سفید دودھ بنا ڈالتی ہو عروق اور شرائین جو پستان مین پراگندہ اور منتشر ہین انسے شعبہ اجزاے لیفیہ کے یعنے ایک مثل پوست خرما کے پیدا ہوتے ہین اور ان اجزا کے واسطے اسی پستان مین پیچیدگیان اور استدارات یعنے گول گول گرہین وغیرہ بھی پیدا ہوتی ہین مشارکت پستان کی رحم سے ان رگون سے ہو جو درمیان رحم اور پستان کے بطور جال کے بافتہ ہوئی ہین اور انکی تشریح رگون کے باب تشریح فن کلیات مین معلوم ہو چکی **دودھ زیادہ کرنے کی تدبیر** دودھ مین کثرت خون جید کثیر کے پیدا ہونے سے ہوتی ہو اور جسوقت دودھ مین کمی ہوگی سبب اسکا قلت خون کے بعض اسباب ہونگے یا اسلیے کہ خون کی عمدگی مین فرق آجاے خون مین کمی یا بسبب کمی مادہ کے ہوگی یا بسبب کسی مزاج نا ملائم کے وہ کمی جو بسبب مادہ کے ہو سطرح پر ہوگی کہ غذا قلیل کا استعمال ہوا یا اسلیے کہ وہ غذا اگرچہ کثیر ہو مگر تولد خون کے مخالف ہو مثلاً بارد یابس غذا ہو اور برودت اور یبوست انکی زیادہ ہو یا کمی خون کی اسوجہ سے ہوگی کہ گرچہ مقدار کثیر پیدا ہوئی مگر بسبب نزف دم کے خواہ کسی ورم کے خواہ کسی اور وجہ سے وہ خون دوسری طرف چلا گیا اور جن اعضا کی غذا اس ہوتی ہو انمین لگی رہے وہ سبب جس سے خون کی جودت اور عمدگی جاتی رہے اور جو شے خون سے پیدا ہو وہ فاسد اور خراب ہو اور صلاحیت انکی نرکھے کہ اس خون سے دودھ پیدا ہو سکے اسلیے کہ دودھ فقط خون صالح سے پیدا ہوتا ہو بہرحال ایسے خون فاسد کی پیدائش غلبہ سے ایک خلط کے اخلاط سہ گانہ یعنے صفرا اور سودا اور بلغم کے ہوتی ہو صفرا کی زیادتی دودھ کے زرد رنگ اور رقت قوام سے معلوم ہوتی ہو اور حدت دودھ کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہو اور بلغم کی زیادتی دودھ کے زیادہ سپید ہونے اور اسمین مائیت زیادہ ہونے سے اور ترشی کیطرف مائل ہونے سے دودھ کی بو اور ذائقہ سے دریافت کرنی چاہیے سودا کا غلبہ دودھ کے زیادہ گاڑھے ہونے سے اور مقدار مین کم ہونے سے اور کثرت قوت سے اسکے برآمد ہونے مین معلوم ہوتا ہو یہ بھی کچھ بعید نہین ہو کہ خون بسبب کثرت اپنی کے فعل طبیعت کے اثر قبول کرنے سے باز رہے اور منفعل نہو اور طبیعت اس خون کے دودھ بنانے سے بسبب ضغطہ اور تنگی پیدا کرنے کے جو کثرت مقدار کو لازم ہو عاجز ہو جاے اور یہ قسم کمی دودھ کی جو کثرت مقدار خون سے عارض ہوتی ہو مخفی نہین رہ سکتی ہو مزاج کی وجہ سے جو کمی دودھ مین ہوئی ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ مثلاً مزاج بدن کا عموماً خواہ مزاج پستان کا خصوصاً ایسا ہو کہ رطوبت کو خشک کر دیتا ہو اور کثافت یعنے غلاظت قوام مین پیدا کرتا ہو پس اب رطوبات غذائی سے خون صالح کی پیدائش ہی نہوتی ہو کہ مائیت کا فنا ہو جاتا ہو اور جو اعتدال اس رطوبت کو قوام وغیرہ مین لائق خون صالح کے درکار ہو وہ باقی نہین رہتا یا حرارت وغیرہ کی زیادتی سے اعتدال اس رطوبت کا جاتا رہتا ہو کبھی خون اور منی کی خشکی اسقدر زیادہ بڑھ جاتی ہو کہ مثل ڈورے کے ایک شے بجاے دودھ خواہ منی کے برآمد ہوتی ہو ایسی خشکی خون کثیر کو بھی غیر محمود کر دیتی ہو اور نہ اس خون مین صلاحیت باقی رکھتی ہو کہ اس سے دودھ کی پوری مقدار یا زیادہ پیدا ہو اور جسقدر پیدا ہوتا ہو وہ دودھ ناقص اور غیر محمود ہوتا ہو جسوقت سبب کمی دودھ کا اسباب مذکورۂ بالا سے معلوم ہو جاے پھر اسکا قطع کرنا طبیب پر پوشیدہ نرہے گا یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس شے سے منی کی افزائش ہوتی ہو اکثر ابدان مین اسی دوا یا غذا سے دودھ کی بھی کثرت ہوتی ہو جیسے دونون تودری اور تخم خشخاش اور پستان گاؤ خواہ بھیڑ کی چھاتی وغیرہ اور جسطرح کوئی شے منی مین خشکی اور کمی پیدا کرتی ہو اور اسکی تولید کو منع کرتی ہو وہی سے دودھ کو بھی کم کر دیتی ہو جیسے شہدانج۔ اگر دودھ مین کمی بسبب قلت غذا کے ہوئی ہو غذا بڑھانی اور زیادہ کرنی چاہیے اور ترفہ یعنے خوشحالی اور عمدگی غذا کی تجویز کرنی چاہیے اور غذا ایسی تجویز

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرنی چاہیے جو حار رطب ہو اور جس کا کیموس محمود ہوتا ہو۔ اور اگر سبب کمی دودھ کا فساد غذا ہو اوسکی اصلاح کرکے جنس مذکور یعنے حار رطب کی طرف لانا چاہیے۔ اور اگر سبب کمی دودھ کا کثرت ریاضت ہو ریاضت مین کمی اور سکون اور آرام دہی مین زیادتی کرنی چاہیے اور اگر سبب اسکا کمی خون کی ہو بسبب اسکے کہ خون کسی طرف سے نکل رہا ہو مثل حیض اور بواسیر کے یا اسلیکہ خون کی ریم اور پیپ بنتی ہو خواہ ورم وغیرہ کی طرف مستحیل ہوتا ہو پس اگر اسافل بدن سے خارج ہوتا ہو خون کا جذب اعالی بدن کی طرف کرنا چاہیے مثلاً پچھنے زیر پستان لگانے سے اور ہاتھونکو سخت بندش سے باندھکر اور اگر اعالی بدن کیطرف خون کا اخراج ہو رہا ہو جذب اسکا اسافل بدنکی طرف کرنا چاہیے۔ اگر سبب کمی دودھ کا فساد مزاج ساذج بلا مادہ ہو اسوقت غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو مقابل اس سوء مزاج کے ہو اور کیموس اس غذا کا زیادہ ہو اگر سبب اسکا کوئی خلط فاسد ہو استفراغ اس خلط کا لائق بحال خلط مذکور کرنا چاہیے اور جن عورات کا مزاج صفراوی ہو انکی غذا مائل برودت اور رطوبت پر تجویز کرنی چاہیے۔ ماء الشعیر ہمراہ جلاب کے بقدر ایک کاسہ بزرگ چوبین کے ایضاً تخم خیارا اور ککڑی کے بیج اسی مقدار تناول کرنا انکو مفید ہو اور ایسے حیوانات کا اور بکری کا دودھ اور گائے کا دودھ اور سمک رضراضی اور گوشت گوسالہ اور چوزہاے مرغ اور احسا جو کشک شعیر اور دودھ سے تیار ہون اور شوربا خبازی بستانی کا بھی انکو مفید ہو بلغمی مزاج کی تدبیر غذا اور دواے مسخن سے کرنی چاہیے لیکن حرارت درجہ اول سے زیادہ نہو نہایت یہ کہ درجہ دوم کی ہو مگر ترطیب اسمین ہمراہ تسخین کے ہو اور کم سے کم یہ ہو کہ اسمین تجفیف کم ہو۔ غذا ایسے اثر کی گاجر اور ترہ تیزک اور رازیانہ اور سویا اور کرفس رطب اور سرسبز ہون ہو یعنے پرسیاوشان تازہ جو سوکھی نہو اسلیے کہ سوکھی ہوئی مجفف اور مسخن ہوتی ہو اور حسو چنے کے آٹے اور تیہی اور رازیانہ سے بنایا گیا ہو۔ اگر دودھ مثل دھاگے اور سوت کے برآمد ہو بسبب غلظ اور چیپ کے اسکا علاج تلطیف سے کرنا چاہیے جو ترطیب زیادہ پیدا کرے اور اسیطرح منی کا علاج ہو جو ایسی ہی خشک برآمد ہو سوداوی مزاج عورت کا علاج فقط اسی مین منحصر ہو کہ ایسی غذا کھلائی جاے جسمین تسخین زائد ہو اور ترطیب اعلیٰ درجہ کی اس سے حاصل ہو مگر قسم سودا کی شناخت کرکے بحسب اقسام علاج کرنا چاہیے منجملہ ان ادویہ کے جنسے دودھ زیادہ پیدا ہوتا ہو یہ دوا ہو کانٹا درخت خرما کا بیس درہم برگ رازیانہ بیس درہم گندم ہر لیسہ کیے ہوے پچیس درہم نخود مقشر اور جو سپید خوب کوٹے ہوے ہر ایک اٹھارہ درہم انجیر کلان دس عدد ان سب اجزا کو تیس رطل پانی مین خوب جوش دین تا اینکہ آٹھ رطل پانی رہ جاے خواہ اس سے بھی کم اور بقدر پانچ اوقیہ کے استعمال کرین ایک اوقیہ روغن بادام اور نصف اوقیہ شکر سلیمانی ملاکر ماہی شکو بھی دودھ کی افزائش کرتی ہو منجملہ ایسی ادویہ کے یہ ہو کہ سمسم یعنے کنجد کو شراب خالص مین تر کرین اور پھر کسی باریک چھلنی مین چھانین اور جو کہ اسکا چھاننے مین نکلے اسکا ضماد پستان پر کرین ایضاً بادنجان کا مغز اندرونی بقدر نصف قفیزے جو ایک پیمانہ خاص ہے کہ پانی مین اوبالین اسقدر کہ ہرا ہوجاے یعنے گھلکر پانی مین ملجاے بعد ازان ہاتھ سے خوب ملین اور کپڑے سے چھانکر کے ایک اوقیہ روغن زرد ملاکر تناول کرین یا نخود کا نقیع یعنے پانی بھیگے ہوے چنے کا چند روز نہار تناول کرین خصوصاً اگر چنے کو دودھ مین بھگوئین اور ماء الشعیر ہمراہ شہد اور جلاب کے یا تخم رطبہ یعنے یونجہ ایک جزو اور کابلی مثر دو جزو مقدار شربت بقدر کفدست کے آب گرم مین استعمال کرین خواہ حب البان دودرہم کسی شربت کے ہمراہ ادویہ جیدہ سے روغن گاؤ ایک اوقیہ اور شراب قدح بزرگ نہار منہ تناول کرین۔ شاخہاے باریک گل لالہ اور برگ اسکا پانی مین جوش دیکر آرد جو کے ہمراہ بطور ستو کے استعمال کرین۔ مولی اور سبوس گندم شراب مین جوش دیکر چھانکر اس شراب کو پی جائین تخم خشخاش بریان اور سویق ہموزن دونون ہمراہ سکنجبین یا سفنجنج کے اسطرح استعمال کرین کہ پہلے خشخاش اور سویق سکنجبین یا سفنجنج مین تین روز بھگودین اسکے بعد استعمال کرین۔ کلونجی ماء العسل کے ہمراہ بھی مستعمل ہو تخم شبت اور تخم گندنا تخم بسکبرہ ہر واحد ایک اوقیہ میتھی اور تخم رطبہ یعنے اسپت تازہ بستانی دونون ہموزن عصارہ رازیانہ ملاکر اور اگر شہد اور گھی ملاکر استعمال کرین افضل ہو

دودھ کم کرنے کی تدبیر اور درود مفرط کے قطع کرنے کی درود مفرط سے مراد یہ ہو کہ دودھ کی دھار کبھی خود بخود جاری ہوتی ہو بسبب کثرت شیر کے اگر کوئی مرض سبب کثرت دودھ کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو اسی کی وجہ سے افراط ہوئی ہو ایسی کثرت سے ایذا اور ورم پستان پیدا ہوتا ہو اور بعض امراض مثل تپ وغیرہ کے پیدا ہوتے ہیں کبھی دودھ پستان میں بدون حمل کے مثلاً مرض رجا میں فراہم ہو جاتا ہو جسوقت حیض بند ہوتا ہو اور مادہ حیض رحم سے پلٹ کر پستان میں آتا ہو اس لیے کہ رحم کو قوت اسکے دفع کرنے کی بذریعہ ادرار حیض نہیں ہوتی اور پستان میں پہونچ کر بنظر مشاکلت عضو کے دودھ بن جاتا ہو بیشتر مردون کی چھاتی مین خصوصاً جوانون کے پستان میں دودھ جمع ہو جاتا ہو اس زمانہ میں کہ انکی چھاتیون میں گھنڈیان اور گٹھلیان پڑتی ہیں اور سرے چھاتیون کے اونچے اور ابھرے ہوے ہوتے ہیں۔ اور اچھی طرح سے معلوم ہو چکا ہو کہ دودھ کی کمی کے اسباب کیا ہیں۔ عمود اور اصل تدبیر دودھ کم کرنے کی وہی ہو جو تجفیف پیدا کرے بسبب خشک کردینے رطوبت کے خواہ بسبب شدت تحلیل کے یا شدت تسخین کی وجہ سے اور جملہ مبردات سے بھی ایسا اثر پیدا ہوگا۔ وہ مرطبات جنمین ترطیب خطلایہ ہو جیسے خرفہ اور کاہو یہ بھی خون کی کمی لطیفی امزجہ مین کرتے ہیں جمیع ادویہ جو منی مین کمی پیدا کرتے ہیں دودھ کی بھی کمی انسے ہوتی ہو۔ ادویہ باردہ انہیں سے جیسے کاہو اور مسور اور حشیش ہمراہ سرکہ کے اطلیہ مین عصارہ درخت حیفول اور اسی کا لعاب اور کاہو وغیرہ اور آرد باقلا روغن بادام کے ہمراہ اور مولی گرم ادویہ ضمادیہ جیسے سداب اور تخم سداب خصوصاً سداب جبلی اور فنجنکشت اور تخم اسکا پوری مقدار شربت دو درہم تک ہو۔ بادروج کی نسبت صحیح رائے براہ تجربہ یہی ہو کہ دودھ مین کمی کرتا ہو اگرچہ بعض لوگ اسکے قائل ہوے ہیں کہ اس سے دودھ کی افزائش ہوتی ہو۔ زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی تجفیف پیدا کرتا ہو اور طلاؤ بھی سرکہ کے ہمراہ بکارآید اطلیہ حارہ سے اشق ہمراہ شراب کے طلا جید یہ ہو بیج کرنب کو لے کر خوب کوٹیں اور اسی کا ضماد کریں خواہ آرد باقلا و مسور و زعفران اور گرد گندم اور نمک کو آب سرد سے ملا کر طلا کریں عصارہ حلبہ کا طلا کرتے ہیں خواہ نمک اور مرتک اور روغن گل اسی خاصیت اور اثر کے قریب اس طلا کا بھی اثر ہو کہ سرطان بحری پسا ہوا اور سرطان نہری سوختہ دونوں کو پستان پر طلا کریں **دودھ کا پھٹ کر بستہ ہو جانا**

پستانمین دودھ کا پھٹ جانا خواہ بستہ ہونا بسبب حرارت مجففہ کے ہوتا ہو اور کبھی یہ کیفیت بسبب برودت کے جو بستہ کردیتی ہو پیدا ہوتی ہو دونون قسم کا بستہ ہونا اسکی جو علامت خاص ہو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو سکتی ہو ادویہ جو نافع تجبن اور بستگی شیر کی ہیں از قسم طلا کے وہ یہ ہیں کہ مثلاً موم بعض روغنہائے لطیف میں جیسے روغن گل شبو اور روغن نعناع وغیرہ نعناع کو گرم ہمراہ جغرات کے طلا کرنا۔ اور گرم قسم مین قیروطی بارد لعاب بزر سے اور روغنہائے باردہ اور موم صاف شدہ کشنیز تازہ اور خرفہ کا ساگ بطور ضماد کے زیادہ نافع ہو۔ ادویہ محللہ واسطے تجبن حار کے سرکہ شراب جسمین روغن گل کو گھیپ کر گرم گرم طلا کریں۔ یا برگ عنب الثعلب کا طلا کریں یا برگ کا کنج اور برگ کوا و برگ کرنب اور عصارات انہیں چیزون سے خصوصاً جب انمین مر اور زعفران ملائی جاے **ایضاً** شراب اور سرکہ اور روغن بنفشہ اور تھوڑی سی مٹھی اسکا ضماد تیار کریں تجبن باردکی محلل دوا یہ ہو کہ ہمیشہ نطول آب گرم سے کیا کریں۔ اور ایک کفدست سفوف رازیانہ تناول کرنا خواہ بزرالبنج۔ اور شبت کا استعمال تجبن بارد سے منع کرتا ہو کل ادویہ جو مدرات لبن سے ہیں ایسے پانی مین جوش دیں جسمین بابونہ اور شبت اور تمام اور حلبہ اور قیسوم اور چند بیدستر داخل ہو۔ روغنو نمین روغن سوسن اور روغن نرگس اور روغن قسط۔ ادویہ معتدل سے یہ ہو کہ خبز جواری (ایک قسم کی روٹی ایسے آٹے کی پکی ہو کہ بھوسی گیہون کی بالکل دور کردیجاتی ہو) اور آرد جو اور جرجیر اور حلبہ اور خطمی اور السی کوٹی ہوئی ہر ایک کو ان مین سے ایک کاسہ بزرگ کی مقدار سے لے کر ضماد تیار کریں۔ بعد تجبن کے جو ورم پیدا ہوا سے یہ دوا مفید ہے کہ اسفنج کو سرکہ اور پانی مین نیمگرم کرکے ڈبوئیں اور ورم پر رکھیں یا چھوہارا اور روٹی سرکہ اور پانی مین پیسکر ضماد کریں نعناع ہمراہ شراب اور سرکہ کے بھی عمدہ ہے مارقشیشا مثل غبار کے پسا ہوا روغن گل اور سپیدی بیضہ ملا کر ضماد کریں۔ پستان مین دودھ کے جو سدہ پڑ جائیں لازم ہے کہ خراطین کو پیسکر طلا کریں خواہ مر کو آب فرنج اور انیسون کے ساتھ یا آرد نخود اور ورق غار اور تخم کرفس اور کمون نبطی اور قاقلہ آب عصی الراعی کے ہمراہ۔ اسی طرح آب چقندر اور نخود اور شونیز **ایضاً** کندر اور تلخہ گاؤ خواہ عسل لبنی کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

لے کر روغن بنفشہ ملا کر پستان کو اس سے ملا کریں کہ تجبن اور ورم دونوں زائل کردیگا اور آب کرنب بطور حسو کے استعمال کریں کہ یہ بھی نافع ہے
دودھ کا پستان میں بستہ ہونا اور عفونت اور امتداد جو پستان کو عارض ہو اور کوفت کا صدمہ جو پستان کو پہونچے علاج اسکا یہ ہے کہ چقندر کو اسقدر پختہ کریں کہ ہرا ہوجائے بعدازاں لباب خبز اور آرد باقلا اور روغن کنجد ملا کر ضماد کریں خواہ وہ گھاس جسکو بردیقیاس کہتے ہیں اسے تروتازہ لے کر ہمراہ موم اور روغن گل کے استعمال کریں یا روئی اور پانی اور رطب ہمراہ شہد اور شراب کے یا سفنج کے کر تضمید کریں اور ان ادویہ میں سے جسکو چاہیں روزانہ دو مرتبہ استعمال کریں خواہ تین مرتبہ اسیطرح کنجد ہمراہ شہد کے خواہ کندر اور روغن زرد اور شہد اور اگر اسمیں نان میدہ خواہ آرد باقلا ملادیں زیادہ نافع ہوگا۔ آب گرم سے تکمید کریں خواہ اسکے بخارات کا اکباب ثدی کو کرنا خصوصاً جب اسمیں تخم کتان اور حلبہ اور خطمی اور تخم ان ادویہ کے اور بابونہ کو جوش دیا ہو تحلیل بھی اسکو نافع ہے بہ نسبت اس شخص کے جو متحمل ثقل ضماد کا نہو پھر اگر بستگی دودھ کی ہمراہ رض اور کوفتگی بھی عارض ہوئی ہو یہ ضماد اسوقت نافع ہے مونگ اور دستہ انگور دونوں کو خوب کوٹکر آب سرد خواہ چوب جھاؤ کے پانی سے ملا کر استعمال کریں جسوقت دودھ پستان میں جبن ہوجائے لازم ہے کہ ہمیشہ اسکی تمریخ روغن بنفشہ سے کریں اسکے بعد آب گرم اسپر گرائیں بعدازاں وہی ضمادات جو شروع میں اس باب کے مذکور ہوئے استعمال کریں **اورام پستان گرم کے** اور درد بھی اقسام جو ثدی یعنے پستان کو عارض ہوں۔ ابتدا میں استعمال رادعات مشہورہ کا کرنا وہی علاج ہے اور لازم ہے کہ رادعات کے ہمراہ کسیقدر ملطفات بھی شریک کریں اور یہ تلطیف مثلاً سرکہ اور گرم پانی سے تکمید کرنے سے حاصل کریں خواہ تھوڑا سا روغن گل اور آرد باقلا سکنجبین کے ہمراہ یا برگ عنب الثعلب روغن گل کے ہمراہ جب زمانہ ابتدائے ورم کا تھوڑا سا گذر جائے پھر ان ضمادات محللہ سے علاج کرنا چاہئے جو باب امتداد اور جمود ورم میں مذکور ہوئے ہیں یہ ضماد بھی جید اور بالغ درجہ غایت ہے نفع کرنے میں آرد باقلا اکلیل الملک دونوں کو پیسکر روغن کنجد ملا کر طلا تیار کریں آب شیرین ملا کر **ایضاً** روئی کوٹ کر اور آرد جو اور آرد باقلا اور میتھی اور خطمی اور زردی بیضہ اور زعفران اور موم ملا کر ضماد کریں **ایضاً** السی کوٹ کر سرکہ ملائیں اور ضماد کریں اکثر ورم برسام منخل ورم ثدی کی طرف ہوتا ہے اسوقت خوف اسکا ہوتا ہے ایسا نہو یہ مادہ فراہم ہوکر ذات الجنب پیدا کرے پس حیلہ اجتماع ورم کے روکنے کا یہ ہے کہ اسفنج تو سرے پر ورم کے رکھیں اور گرداگرد ورم کے نہ رکھیں اور گرد ورم کے نیچے کیطرف رادع کا استعمال کریں اور جسوقت درد شروع ہو تکمید نہ کریں ورنہ مادہ رقیق متحلل ہوجائے گا اور مادہ غلیظ باقی رہ جائیگا اور یہ خطائے عظیم ہے کہ زمانہ بقائے ورم کا طولانی ہوجاتا ہے جب حلمۃ الثدی یعنے پستان کی گھنڈی اور سرے میں درد پیدا ہو لازم ہے کہ فصد کردیں اور طلا صندل اور اقاقیا وغیرہ کے کریں تاکہ سرطان پیدا نہو **اورام پستان بارد کے** بلغمی مزاج کے اورام انکا علاج یہ ہے کہ کرنس کو کوٹ کر خواہ بابونہ کو اسپر رکھیں **صلابت پستان** بتوڑی اور غدد جو پستان میں پیدا ہوں خواہ بروقت بلوغ کے پستان کی استخوان بلند ہوجاتی ہیں ان سب کا علاج۔ اگر ورم ظاہری جو پستان میں ہو مائل بہ صلابت ہوجائے ابتدا میں ایسے ورم پر ضماد چاول کا شراب میں بھگو کر نافع ہوتا ہے۔ یا قیروطی روغن بنفشہ اور زردی بیضہ اور کتیرا کی تمریخ مفید ہوتی ہے پھر اگر ورم میں صلابت آجائے قیروطی موم اور روغن گل اور قطران اور آب کافوری مفید ہے اور بیشتر اسمیں تلمہ گاؤ بھی اضافہ کرتے ہیں کبھی برگ مازو اور کسی روغن مثلاً روغن کنجد سے بھی علاج کیا جاتا ہے اور کبھی دردی شراب کہنہ پختہ کرکے خواہ دردی سرکہ بھی بطور طلا کے نافع ہوتی ہے بتوڑی اور غدد جو اسمیں پیدا ہوں عمدہ تر دوا اسکے واسطے یہ ہے کہ برگ شفتالو تازہ اور برگ سداب رطب دونوں کوٹکر ضماد کریں۔ اور اگر یہ غدد بقیہ سے اس ابھار کے ہوں جو بروقت جوانی کے استخوان پستان میں ہوتا ہے خواہ بعد اس ابھار کے حادث ہوئے ہوں اور تحلل قبول نہ کرتے ہوں یعنے ادویہ محللہ سے متحلل نہوتے ہوں پس واجب ہے کہ چاک کریں اور زخم کو چاک سے کے شحمہ تک پہونچا کر اس فزونی سلعہ وغیرہ کو دور کردینا بعدازاں ٹانکے لگادیں **دبیلہ پستان** جب پستانمیں ورم جامع یعنے ایسا ورم جو مادہ کو فراہم کرتا ہو پیدا ہو اسکے کشادہ کرنے کے واسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوائے جیدیہ ہو کہ تخم کتان اور کنجد اور بیخ سوسن اور میعہ اور گوسفند کی منگینی اور کبوتر کی بیٹ اور نطرون اور راتیانج ان سب کو ہموزن لے کر اور وزن کی کمی بیشی بموجب مشاہدہ کیفیت ورم تجویز کرکے لطوخ تیار کریں ہمراہ روغن کنجد اور شبرم اور مخ ساق گاؤ کی (کمی بیشی اوزان کی اس نظر لکھی گئی کہ اگر نضیج کی حاجت ہو تو انہیں اجزا مین اجزائے منضجہ کا وزن زیادہ کر دیا جائے گا اور اگر احتیاج تفجیر اور شگافتہ کرنے کی زیادہ ہو اجزائے مفجرہ کا وزن بڑھا دیا جائیگا) ایک لطوخ شیرج اور روغن خیری اور مغز ساق گاو سے بھی بنا کر لگانا چاہیے اور اگر چاہین اس مین اسفنج بھی شریک کر دین اور اگر حاجت اور ضرورت جلا کی ہو اجزائے مجلیہ سے بھی کام لیا جائے **قروح اکالہ پستان کے** نبیذ مازو کا بیس رطل اس مین سماق دباغین ایک رطل اور مازوے ناپختہ نصف رطل بلیلہ نصف رطل جوز السرو ایک رطل ان سب کو کسی شراب مین تر کرین اور بیس روز تک بھگو رکھین بعد ازان خوب پختہ کرین اور سرو کی لکڑی سے بروقت طبخ کے چلاتے رہین تا اینکہ نصف جل جائے اسکے بعد ہاتھون سے خوب ملین اور چھانین اور پھر نرم آنچ پر چڑھا کر اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جائے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھ چھوڑین اور یہ دوا عمدہ ہے جملہ ان اعضا کے قروح کے واسطے جو نرم اعضا ہین جیسے مقعد اور زبان وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین اور زخم کے سڑنے کو روکتے ہین **مترجم** کہتا ہے ایک مرض جسکا نام ہماری زبان مین ہاڑا ہے یہ بھی زیر پستان پیدا ہوتا ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ دونون پستان کے نیچے سات سات ناسور پڑ جاتے ہین اور چونکہ رحم کو پستان سے بوجہ عروق کے مشارکت زیادہ ہے جبتک یہ مرض رہتا ہے اجرائے حیض اور انعقاد نطفہ مین خلل عظیم واقع ہوتا ہے مین نے ایک مریضہ کو اپنے اعزہ سے اسمین مبتلا دیکھا اگرچہ عموماً علاج ناسور کا بعض مجربات ادویہ سے اچھی طرح کر سکتا تھا لیکن خاص اس مرض کی تحقیقات کے درپے ہوا بعض بیدون کی زبانی خواہ دائی جنائی جو کسیقدر واقف کار تھین انسے معلوم ہوا کہ اسکا نام ہاڑا ہے اور اسکا علاج بھی اور ناسورون کے علاج سے جداگانہ ہے اور اس مریضہ کو دوران حال مرض چیچک کا بھی اسقدر شدید ہوا تھا کہ ہرگز امید جان بری کی نہ تھی مگر بعنایت ایزدی مین نے بعض قیروطیات کے استعمال سے اگرچہ خلاف قاعدہ عام تھا مگر بحسب مشاہدہ عین مناسب تھا علاج پر جرات کی اور صحت ہوئی اسی کے بعد یہ مرض پیدا ہوا مجکو ظن غالب یہی تھا کہ یہ مرض بقایائے مواد جدری سے ہے جو صفراوی بھی اس گمان فاسد پر میرا ارادہ قطعی ان نواصیر کے علاج کا برطبق انہین قواعد کے ہوا لیکن جب ان لوگون کے بیان سے تحقیق ہو گئی کہ مرض سوداوی ہے اسوقت بلا تنقیہ فصد اور اسہال کے کہ مریضہ بدرجہ غایت ضعیف تھی مین نے اس نبات ہندی کا جسکا نام [illegible] ہے اور جسکو چونا پانی بھی کہتے ہین اور باب بواسیر اور سموم اور باب خنازیر متقرح مین بھی اسے مین ذکر کرونگا ضماداً استعمال کیا شاید مدت دو ہفتہ مین ناسور بھر گئے اور پوری صحت حاصل ہوئی اور وہ مریضہ بحمد اللہ صاحب اولاد بھی ہوئی اگرچہ بید اور دائی وغیرہ کا متفق بیان تھا کہ اگرچہ یہ مرض کسی دوا سے زائل بھی ہو جاتا ہے مگر ہمیشہ وہ عورت بانجھ رہتی ہے یعنے اسکے اولاد نہین ہوتی کہ رحم اور پستان دونون کو اسکی رداوت اسقدر فاسد کر دیتی ہے نہ رحم کو اپنے افعال متعلق جنین اور نہ پستان کو اپنے تصرفات متعلق بلبن کے قوت باقی رہتی ہے مگر مین شکر خدا کا بجا لاتا ہون کہ اس دوا کو اسنے مجھے بذریعہ بعض فقرائے ہند کے عطا کیا جو قروح اور نواصیر سوداویہ کی مزیل ہے اور بعض سموم مخصوصہ جیسے سنکھیا وغیرہ کا تریاق کامل ہے اگرچہ یہ دوا اسرار مجربہ سے ہے مگر مین اسکے نفع عظیم کو خیال کرکے پوشیدہ رکھنا خلاف رفاہ عام جانتا ہون اور جسقدر خواص اس نبات جلیل القدر کے ہین انہین ہین جستہ جستہ مقامات مناسب مین لکھونگا اور مین قول حکیم ارسطاطالیس کو بہت سچ سمجھتا ہون جسکو حکیم جلدکی نے کتاب المصباح فی علم المفتاح یعنے اکسیر حق مین نقل کیا ہے ان دائرة النبات اوسع من دائرة المعادن یعنے نباتات کا علم اور انکے فوائد بہ نسبت معدنیات کے بہت زیادہ ہین خصوصاً وہ نباتات ہندیہ جنکو سائن کہتے ہین اور اکثر انکے خواص مجھے معلوم ہوے ہین انکے فوائد بے شمار ایسے ہین کہ قدرت خدا کو یاد دلاتے ہین

پستان کی حفاظت کا بیان پستان زیادہ بڑھنے اور لٹکنے نہ پائین اور سخت اور مستدیر رہین اسکی تدبیر یہ ہے کہ جس دختر کو منظور ہو کہ اسکے دونون پستان فراہم اور سخت رہین لازم ہے کہ حمام مین کثرت داخل ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور یہ دوا جسے ہم لکھتے ہیں نہایت عمدہ ہے اسی باب میں سپیدہ اور طین قیمولیا ہر واحد دو درہم بزرالبنج کے پانی میں گھولکر اور تھوڑا سا روغن مصطگی
ملاکر طلا کریں۔ ہمیشہ پارچہ کتان کو آب مازو میں جو ٹھنڈا ہو ڈبو کر پستان پر رکھا کریں خصوصاً اگر پستان سرخی اور ڈھیلی ہوتی ہوئی نظر آئیں
ایضاً عورتوں کے تجربہ کی دوا یہ ہے خالص پنڈول اور شہد کو طلا کریں اور اگر اسمین افیون اور روغن ہمراہ سرکہ کے زیادہ کریں قوی ہو جائے
یا اینکہ پنڈول میں درہم اور شوکران دو درہم سرکہ ملاکر طلا کریں۔ خواہ طین شاموس اور اقاقیا اور سپیدہ کو عصارہ درخت بنگ ملاکر طلا کریں
یا کندر اور دوغ اور آرد جو سرکہ کہنہ میں خوب گوندھ کر تین روز پستان پر طلا کریں۔ یا بیضۂ چکور کا اور زنگار اور میعہ اور اقلیمیا کو آب اسبغول
ملاکر طلا کریں۔ خواہ شوکران کی لکڑی جیسے ہو کو نگر سرکہ آمیز کریں اور تین روز تک رہنے دیں جب ارادہ ہو کہ خشک ہو جائے اسفنج کا ٹکڑا
سرکہ اور پانی میں تر کرکے پستان پر رکھیں کہ یہ جذب کرے گا یا عصارہ طراثیث اور پوست انار اور قلعی سوختہ جو بدیعہ گندھک کے سوختہ کی ہو
ہر واحد ان ادویہ میں سے تین درہم پھٹکری سپیدہ قلعی مسور سوختہ ہر واحد ایکدرہم حلزون سوختہ اور قلسور ہر واحد تین درہم آب بارتنگ
میں گوندھ کر طلا کریں یا زیرہ معہ بصل السوس اور شہد اور پانی کے لیکر پستان پر طلا کریں اور تین روز تک لگا رہنے دیں اور نہ چھوڑا ئین یا شوکران
اور اشق کو تین روز پستان پر لگائے رکھیں اور فقط شوکران کو نوروز تک لگائے رہیں۔ دعوی کرکے جو ادویہ اسے فائدہ کے واسطے لوگوں
نے ذکر کی ہیں وہ یہ ہیں کہ خنزیر نر کا خون خواہ ساہی کا خون یا کچھوے کا خون پستان پر طلا کریں۔ زیت اور پھٹکری کو سرمہ سا پیکر کسی
ہانڈی وغیرہ میں شراب بھر کر رکھیں اور قلعی کو اسمین ڈالدیں تا اینکہ قلعی محلول ہو جائے اور اسی محلول کی مالش ہمیشہ کرتے رہیں اسطرح پنڈول
اور مازو سے خام شہد ملاکر طلا کریں۔ یہ مقالہ یعنے فن بارھواں تمام ہوا اور خدا کا ہمیشہ حمد بجا لاتا ہوں

فن تیرھواں مری اور معدہ کا بیان

اور انھیں دونوں کے احوال اور اس فن میں پانچ مقالے ہیں **پہلا مقالہ** احوال مری اور اصول امر معدہ کا بیان **تشریح مری
اور معدہ کی** مری کی ترکیب گوشت اور طبقات غشائیہ سے ہے اس گوشت کے اندر کی طرف درازی لیف کی ہے تاکہ نوالہ اور لقمہ اترتے
وقت اسکو جذب کرنا آسان ہو اسلیے کہ بداہت سے معلوم ہے کہ جذب یعنے ایک جگہ سے دوسری جگہ کشش کرنا اسیوقت ہو سکے گا کہ لیف قصیر
اور چھوٹی ہو کر دراز ہو جائے۔ اور اسی گوشت مری کے اوپر ایک جھلی لیف کی عریض واقع ہے تاکہ دفع کرنا لقمہ وغیرہ کا نیچے کیطرف آسان ہو
اسلیے کہ یہ بھی معلومات بدیہی سے ہے کہ لیف جسوقت کوتاہ ہو کر عریض ہو جائے اسیوقت دفع کرنا ممکن ہوگا۔ اسی لیف میں لحمیت ظاہر ہے
انھیں دونوں طبقہ اندرونی اور بیرونی سے ملکر عمل ازدراد تمام ہوتا ہے میری مراد یہ ہے کہ لیف اندرونی کے جذب کرنے سے اور لیف بیرونی
کے دفع کرنے سے فعل ازدراد تمام ہوتا ہے۔ کبھی دشواری ازدراد کی اس شخص کو عارض ہوتی ہے جسکی مری طول میں شق ہو جائے اسلیے کہ
لیف اندرونی جو جاذب ہے اسکے فعل جذب کا معین یعنے لیف بیرونی معدوم ہو جاتی ہے۔ قے کرنے میں فقط طبقہ بیرونی کام دیتا ہے اسیواسطے
اسمین زیادہ دشواری پیدا ہوتی ہے یعنے فعل ناتمام ہوتا ہے کہ فقط لیف عریض کام دیتی ہے۔ موضع مری کا ان فقرات ہفت گانہ پر ہے جو گردن پر
ہیں کہ ان گریون پر سیدھی ہو کر بدون انحنا اور خم کھانے کے گذری ہے نہایت حفاظت اور وقایہ کے ساتھ اور مری کے ساتھ ایک نوع
عصب کا بھی اترتا ہے خاص دماغ سے جب مری سامنے چوتھے فقرہ منجملہ بارہ فقرات صلب کے جو منسوب طرف سینہ کے ہیں آتی ہے
قدرے قلیل بجانب راست مائل ہو جاتی ہے تاکہ جو رگ قلب سے اوگی ہے اسکی جگہ وسیع ہو جائے۔ پھر آٹھوں فقرات باقیماندہ پر منجملہ فقرات
دوازدہ گانہ مذکورہ کے اترتی ہے تا اینکہ جب حجاب سے ملتی ہے چند رابطہ غشائی سے اسکی بندش ہوتی ہے اور وہ بندش ایسی عمدگی سے ہے
کہ مری کو تھوڑا سا اونچا کر دیتی ہے تاکہ جو لقمہ وغیرہ اس جگہ پہونچے رگ اجوف اور مری میں تنگی اور انضغاط پیدا نہو اور دوسرا فائدہ اسکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اونچا ہونے کا یہ ہو کہ عصب کا اترنا ہمراہ مری کے ایسی کجی او تعریج کے ساتھ ہو کہ بروقت امتلاے معدہ کے جو ثقل اور گرانی معدہ کو عارض ہوتی ہو اسکی آفت سے مری کی درازی مستقیم بے خوف رہے اسلیے کہ سیدھی لانبی شے کو ثقل اور گرانی سے ضرور آفت پہونچتی ہو جب مری حجاب حاجز کے سامنے سے بھی تجاوز کر جاتی ہو دوبارہ بجانب یسار کے معلوم ہوتی ہو بہ نسبت اس میلان کے جو نزدیک چھٹے فقرہ کے اسکو جانب یمین ہوا تھا اور یہ بائین طرف مری کا مڑنا اسوقت ہوتا ہو جب فقرہ دہم سے گذر کے گیارھوین اور بارھوین فقرہ تک پہونچتی ہو بعد ازان مری حجاب مین نفوذ کر کے مستعرض ہو جاتی ہو اور وسیع ہو کر صورت فم معدہ کی اسپر طاری ہوتی ہو اور بعد مری کے جرم معدہ کا اس سے بھی زیادہ وسیع اور منبسط ہو مری کا استر یعنے جلد اندرونی زیادہ تر وسیع اور گندہ (بہ نسبت) اول امعا کے مخلوق ہوا اسلیے کہ مری گذرگاہ سخت اور باصلابت چیزون کی ہو اور معدہ کا استر متوسط درمیان سختی اور نرمی کے ہو اور زیادہ تر نرم یہ استر فم معدہ کے قریب ہو بعد ازان امعا مین جا کر بدرجۂ غایت نرم ہو گیا ہو باطن مری یعنے سطح اندرونی مین جو ایک جھلی بنہائی گئی اور وہ جھلی آخر معدہ تک ممتد اور دراز ہو کر پہونچی ہو اور یہی آمد غشا مجلل یعنے اس جھلی سے جو فم معدہ کو ڈھانپے ہوے ہو اسکا فائدہ یہ ہو تاکہ جذب غذا وغیرہ کا متصل رہے اور طفرہ نہ پڑے اور یہ بھی فائدہ ہو کہ بروقت ازدراد اور نوالہ اترنے کے حنجرہ کے اٹھانے اور بلند کرنے پر مری کی درازی کی وجہ سے معین ہو وہ درازی مری جو نیچے کی طرف ہو (مراد یہ ہو کہ مری چونکہ بجانب اسفل ممتد ہوتی ہو یہ امتداد حنجرہ کے اونچے کرنے پر اعانت کرتا ہو) اگر حقیقت حال پر نظر کیجیے تو مری ایک جزء معدہ کی ہو کہ معدہ تک بتدریج وسیع ہوتی ہوتی چلی آئی ہو اور دونون طبقۂ اندرونی اور بیرونی مری کے بھی مشابہ ہر دو طبقات معدہ کے ہین اندرونی طبقہ مری کا رقت اور بار یکی مین مثل جھلیون کے ہو اور طولانی ہو اور بیرونی طبقہ مری کا گندہ لحمی ہو جسکی لیف عریض ہو اور اسکی لحمیت اور پر گوشت ہونا بہ نسبت طبقہ بیرونی معدہ کے زیادہ ہو باانیہمہ پھر بھی یہ طبقہ بیرونی مری کا اسی معدہ کا جزء ہو اور اسکی وضع اور اتصال اسی معدہ سے ہو. اول امعا جسکو اثنا عشری کہتے ہین وہ معدہ کا جزء نہین ہو بلکہ ایک شے متصل معدہ کے ہو اور وہ اتصال قریب جگہ سے ہوا ہو اور بوجہ جزء معدہ نہونے کے اثنا عشری مین تنگی نہین پیدا ہوئی اور نہ اسکی یعنے اثنا عشری کے طبقات معدہ کے ہوے جسطرح مری کے طبقات کا حال مشابہت مین ہو اور پھر اگرچہ مری جزء معدہ کی ہو مگر جوہر اسکا عضل سے مشابہ ہو اور جوہر معدہ کا عصبی ہو جس جگہ سے معدہ متصل مری کے ہوا ہو جرم معدہ مین شکل مخروطی بن جاتی ہو اور جب متصل حجاب کے ہوتا ہو اس سے نیچے پھیلاؤ اور وسعت جرم مین پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ مستقر اور ٹھہرنے کی جگہ طعام کے اسفل مین ہو پس اسی جگہ وسعت درکار ہو اور مستدیر جرم معدہ اسی منفعت سے مخلوق ہوا ہے جو فائدہ اس شکل کا معلوم ہے اور منفعت ظاہر ہو اور پشت کیطرف جرم معدہ کے سطح اسواسطے بنائی گئی کہ صلب سے اسکا ملنا اچھی طرح بحسن اسلوب حاصل ہو. جرم معدہ مین بھی دو طبقے ہین اندرونی طبقہ کی لیف طولانی ہو اسلیے کہ جذب کی حاجت مقتضی طول کو لیف کی ہو اور اسی جہت سے بروقت ازدراد کے معدہ کوتاہ ہو جاتا ہو اور حنجرہ بلند ہو جاتا ہو اور طبقہ خارجی کی لیف عریض ہو اسلیے کہ دفع کی حاجت اسی کی مقتضی ہو. لیف دافع خارجی طبقہ مین اسلیے مقرر کی گئی کہ جذب غذا پہلا فعل معدہ کا ہو اور اقرب افعال ہو اسکے بعد دفع فضلہ کا فعل صادر ہوتا ہو اور یہ فعل دفع فضول کا بذریعۂ نچوڑنے اور عصر کے تمام ہوتا ہو جو برابر او بسلسل تمام وعا یعنے ظرف غذا مین ہوتا ہو تاکہ جملہ ظرف کے فضول موجودہ دفع ہو جائین. طبقہ باطنی اور اندرونی سے ایک لیف مورب ملتی ہو تاکہ امساک اور ٹھہرانے پر غذا کے معین ہو لیف طولانی کے اور یہ لیف مورب طبقۂ جاذب یعنے اندرونی مین تجویز ہوئی طبقہ بیرونی جو واقع ہو اسمین نہوئی اور مری اس لیف مورب سے نیست اور نابود کر دی گئی اسلیے کہ مری منفذ ہو جو قابلیت امساک اور ٹھہرانے کی نہین رکھتی پھر اب اسکی موجودگی منافی غرض امساک کی تھی. پورا طبقہ اندرونی معدہ کا جسم عصبی اور سخت ہو اسلیے کہ اجسام کثیفہ غذا وغیرہ سے ملتا رہتا ہو اور طبقہ بیرونی کا جرم اندرونی لحمیت زیادہ رکھتا ہو تاکہ حرارت اسمین زیادہ ہو اور بوجہ حار ہونے کے ہضم پر زیادہ قادر ہو. فم معدہ کا عصبی ہو تاکہ حس اسمین زیادہ رہے فم معدہ مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

دماغ کے اعصاب سے یعنے زوج سادس سے ایک شعبہ عصبانی اترتا ہے جو فائدہ حس کا فم معدہ کو دیتا ہے اور اسی حس کے ذریعہ سے بھوک پر
اور کمی غذا پر جو مقدار گرسنگی کے لائق نہو آگہی ہوتی ہے اور اس شعور اور اطلاع کی حاجت اور فم معدہ کے باقیماندہ اجزاے معدہ کو نہیں ہے
تخصیص اس حس کیطرف احتیاج کی فم معدہ کو اسلیے ہوئی کہ معدہ محتاج ہے تنبیہ اور آگہی کا اس امر پر کہ بدن غذا سے کب خالی ہے پھر
معدہ کا طرف اول یعنے کنارہ اور سرا جو فم معدہ کہلاتا ہے اسمین یہ حس پیدا ہو گئی اور غذا کا لینے والا فم معدہ بذات خود یا بذریعہ غیر کے ہو چکا
اب بقیہ اجزاے معدہ کے جو بعد فم معدہ کے ہین انکو حاجت اس احساس کی نرہی اسلیے کہ ان اجزا کا غیر یعنے فم معدہ متحمل اس امر کا ہو چکا
شعبہ عصب فم معدہ کا اوپر کی جانب بپیچیدگی سے اترکر دفعۃ واحدۃ مین قریب معدہ کے مری پر لپٹ جاتا ہے پھر متصل معدہ کے ہوتا جس جگہ
معدہ مین تحدب اور کوز پشتی زیادہ ہے اسی جگہ ایک رگ وریدی شعبہ ہاے اپ کبد سے معدہ پر چڑھتی ہے اور طول معدہ کیطرف جاتی ہے
اور بہت سے شعبے یہ رگ معدہ کیطرف چھوڑتی ہے اور ارتباط ان شعبون کا اسی رگ سے ہوتا ہے اور انشعاب یعنے برآمد ہونا ان شعبوں کا بغرض
استواری اور مضبوطی کے باریک باریک شعبون سے ہے ایک طرف یعنے بجانب یمین یہ شعبہ پیوستہ اور ملے ہوے ہوتے ہین اور بائین طرف سے
اس رگ کے ایک شریان اس سے ملتی ہے اور اس شریان کا بھی وہی حال ہے کہ اس سے باریک باریک شعبہ ہاے متضامہ یعنے باہم پیوستہ
برآمد ہوتے ہین اور دونون ورید اور شریان کا اعتماد اور تکیہ صفاق کی پیچیدگی پر ہوتا ہے اور مجموع ان شعبہ ہاے مذکورہ سے بہت سی شریانات
کا جال سا بندھ جاتا ہے چنانچہ اس جال بندی کی صورت ہم بیان کرینگے معدہ ہضم غذا بسبب ایک حرارت غریزی اور اصلی کے جو اسکی گرمی
اکرتا ہے اور چند حرارتین اور بھی جو معدہ کو بذریعہ اجسام قریبہ کے حاصل ہوتی ہین اسکی حرارت غریزی سے ملکر ہضم پر معین ہوتی ہین اسلیے
کہ جگر داہنی طرف معدہ کے (اس مقام پر جہان سے معدہ کی شکل مخروطی بنی ہے) ملتا ہے اور اسی مخروطیت کی وجہ سے ملنا اور چڑھنا اجزاے جگر
کا معدہ پر بخوبی درست ہوتا ہے پس جگر کی حرارت بھی معدہ مین پہونچتی ہے اور طحال معدہ کے بائین طرف بطور فرش کے بچھی ہوئی ہے تھوڑی
دور حجاب سے ہٹ کر اور یہ دوری دو سبب سے پسندیدہ ہوئی اولا تو اسمین یعنے طحال مین قذارت اور پلیدی ہے کہ ظرف نجاست کا ہے اور
دوسرا سبب یہ ہے کہ اگر طحال اور جگر دونون معدہ پر سوار ہو کر اپنا بوجھ معدہ پر ڈالتے اتنا بوجھ معدہ پر گران باری پیدا کرتا لہذا یہی اختیار
کیا گیا کہ جگر معدہ پر کسیقدر چڑھے اور اپنا بوجھ ڈالے اور وہ چڑھنا جگر کا معدہ ایسا مشکل اور پورا ہو کہ زوائد اسکے ممتد ہون اور جسطرح
کہ انگلیان کسی شے کو مٹھی بند کرتے وقت پوری پوری شامل ہو جاتی ہین اسیطرح رکوب جگر کا جسقدر معدہ پر ہے اشتمال درست پر ہو اور طحال نیچے
معدہ سے مثل فرش کے بچھائی جاے علاوہ اسکے بقیاس طحال کے جگر کی جسامت بھی بڑی ہے اور یہ بزرگی جسامت کی بنظر ضرورت تدبیر
کے ہے اور حاجت اسی کی ہے اور کیون نہ جگر کی جسامت بڑی ہو حالانکہ طحال جگر کے بعض فضلات کا ظرف ہے اور جگر مین پوری پوری وہ اشیاء
جمع ہوتی ہین جنکے بعض فضول طحال مین پہونچتے ہین لہذا واجب ہوا کہ معدہ کا سر اسیقدر بائین طرف جھکا دیا جاے تاکہ جگر کے واسطے وسعت
اور گنجایش پھیلنے کی ملے پس بائین طرف سر اسعدہ کا تنگ کر دیا گیا اور بغل معدہ کا ایک خالی جگہ کیطرف جھکا دیا گیا کہ اس خالی جگہ اور فضا کو
جگر بھی پر نہین کرتا لہذا بائین طرف طحال کے جگہ بھی بہت گنجایش سے نکل آئی اور معدہ کے نیچے بھی یہ فضا پیدا ہو گئی پس اشرف ہر ایک
دونون جہت اور دونون جانبین کا یعنے فوق اور یمین بنظر شرافت عضو کے جگر کے واسطے تجویز ہوا اور داخس اور پست تر دونون جہتین یعنے بائین
جانب اور نیچے کی جانب بنظر فرومائگی عضو کی طحال کے واسطے مقرر ہوئی مترجم اس عبارت مین شیخ کی مسامحہ واقع ہوا جسکو ہم نے لطف ترجمہ سے
دفع کر دیا ہے اسلیے کہ اس جگہ چار جہات ہین فوق اور تحت اور یمین اور یسار دو اشرف ہین اور دو اخس پس حق عبارت یہ تھا کہ اشرف کل جہتین
متقابلتین من الجہات الاربعہ جسکا ترجمہ یون ہوتا کہ اشرف ہر ایک دونون جہت فوقانی اور تحتانی اور دونون جانب یمین اور یسار کا
چنانچہ ہماری عبارت مذکورہ بالا جو ترجمہ مین ہے اس مراد کو شاید اچھی طرح ادا کرتی ہے متن یہ تو ہو چکا اب اور بیان شروع ہوتا ہے معدہ کے بنانے سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک عضو جسکو ثرب کہتے ہیں یعنے چادر کی شکل پر یہ عضو معدہ کو پوشیدہ کرلیتا ہے اپنے اندر معدہ کو لیتا ہے اور یہ ثرب معدہ پر اور جمیع امعا پر فقط انسان کے دراز اور ممتد ہوتی ہے اسلیے کہ یہ لوگ معونت ہضم کے زیادہ محتاج ہیں کہ انکے قوائے ہاضمہ بہ نسبت دیگر حیوانات کے ضعیف زیادہ ہیں۔ اور یہ ثرب کثیف اور اسکے اجزا غیر مضبوط اسوجہ سے بنائے گئے کہ حرارت کو اچھی طرح بند کرے اور محصور کرلے اور سبک اسلیے کہ معدہ پر زیادہ بار نہو اور شحمی یعنے سطح اندرونی انکی چکنی چربی سے اسلیے کی گئی کہ حرارت کو آگے کی جانب سے حفاظت میں رکھے اسلیے کہ چکنی شے خصوصاً شحمی قبول حرارت بھی زیادہ کرتی ہے اور بعد قبول کرنے کے اسکا حفظ بھی اپنی لزوجت اور دسومت کی وجہ سے خوب کرتی ہے ثرب کے اوپر ایک جھلی یعنے صفاق ہے جسکا نام اریطادون رکھا گیا ہے اور صفاق کے اوپر مراق اور جملہ عضلات شکم جو شحمی ہیں واقع ہیں۔ یہ دونوں جھلیاں یعنے صفاق اور مراق اوپر کیطرف سے نزدیک حجاب کے تو متصل ہیں اور نیچے بجانب اسفل دونوں جدا ہو گئی ہیں یہ معدہ کے نیچے خواہ صفاق اور مراق کے پیچھے صلب ہے یعنے پیٹھ ہے کہ اس سے ہر ایک رگ جہندہ ممتد ہے اور یہ رگ بہت بڑی ہے اس رگ کی گرمی کا سبب اسکے ہے کہ روح کثیر اور خون کثیر اسمین بھرا ہے اور ہمراہ اسی شریان کے ایک ورید بھی ہے اسکی حرارت کثرت خون سے ہے صفاق منجملہ ان تینوں جھلیوں کے پہلی جھلی ہے جو کل احشاء غذائی کو حاوی ہے یعنے سب کو گھیرے ہوئے ہے اسلیے کہ صفاق ان سب احشا کو ڈھانپ کر ان کی طرف مائل ہوتی ہے اور صلب کے نزدیک جانبین صلب سے فراہم اور مجتمع ہو کر حجاب سے اوپر کیطرف متصل ہوتی ہے اور نیچے سے تینوں اعضائے مذکورہ بالا کے متصل ہوتی ہے اسیطرح دونوں خاصرہ یعنے کوکھ کے نیچے سے بھی متصل ہوتی ہے اور اس جگہ یعنے جب اسکو کوکھ سے اتصال ہوتا ہے دو سوراخ نزدیک ارتبین کے پیدا ہوتے ہیں یہ دونوں سوراخ دو مجرے ہیں کہ جنمین رگیں اور معالیق خصیین در آتے ہیں اور جب یہ دونوں سوراخ زیادہ چوڑے اور پھیلتے ہیں انمین امعا اعور در آتی ہے جسکا نام فتق اور قیلہ اور قیلۃ الثرب ہے منافع صفاق کے انھیں اعضا کی نگہداشت ہے اور یہ بھی ہے کہ امعا اور عضل مراق میں حاجز اور مانع ہوتا کہ امعا عضل مراق میں آ کر انکے فعل کو باطل نہ کردے صفاق کی شرکت اس بارہ میں وہ جھلیاں بھی کرتی ہیں جو شکم میں ہیں اور معلوم ہو چکیں۔ صفاق بیرونی یعنے مراق کے منافع بھی بہت ہیں اسلیے کہ مراق معدہ کو حرکت سے اس عضل کے جو ہمراہ مراق کے ہے نچوڑتی ہے اور معدہ کو حرکت بھی دیتی ہے اور اس حرکت سے عضل اور صفاق سب مل کر ان اوعیہ پر دراز ہو کر کھنچ جاتے ہیں جن اوعیہ میں وہ اجسام از قسم فضول وغیرہ پر ہیں انکی شان سے یہ بات ہے کہ جسقدر عصر اور نچوڑنا ایسا جو معین دفع ثقل پر ہو اگر اس عصر سے مدد ملے تو وہ اجسام دفع ہو جائیں اسیطرح مراق مثانہ میں عصر پیدا کرتی ہے اور پیشاب کی دھار چھوٹنے پر معین ہوتی ہے اور وہ ریاح جن سے نفخ پیدا ہوتا ہے انھیں بھی بذریعہ عصر محل ریاح کے خارج کرتی ہے پس امعاء کو عجز دفع ریاح میں مراق کی مدد سے نہیں ہونے پاتا اور ولادت مولود پر بھی مراق اسیطرح معین ہوتی ہے۔ صفاق تمام احشا سے مرتبط ہے اور سب احشا میں بعض کو بعض سے ربط دیتی ہے اور صلب سے بھی مرتبط کرتی ہے لہذا اجتماع احشا کا استوار ہوتا ہے اور یہ احشا صلب سے مل کر مثل شے واحد کے ہو جاتے ہیں جسوقت صفاق حجاب سے متصل ہوتی ہے اور دونوں کنارہ اسکے فقرہ پنجم کے قریب مل جاتے ہیں تو اس جگہ مرتبط ہو جاتی ہے اور اسی جگہ اسکا مبدا ہے اسلیے کہ مبدا اسکا ایک فرونی ہے جو حجاب سے فم معدہ کیطرف اترتی ہے اور یہی فرونی سے ایک اور فضلہ یعنے فرونی ملتی ہے جو صفاق سے چڑھ کر صلب تک پہونچتی ہے اور پھر دونوں ملجاتے ہیں اور اس جگہ سے صفاق جزء عشائی بن جاتا ہے جسکی تقسیم محسوس کیطرف نہیں ہے بلکہ حس ظاہری میں ایک جسم بسیط محسوس ہوتا ہے اور یہی صفاق معدہ پر پیچھے ان دونوں صفاق کے حاوی ہوتے ہیں جو دونوں صفاق جو ہر معدہ کے ہیں اور صفاق کبھی کی نگہداشت اسی سے ہوتی ہے اور معدہ تک پہونچکر بذریعہ ان اجزام کے جو متصل صلب کے معدہ سے مرتبط ہوتا ہے اسی صفاق کے واسطے پیچیدگی اور چڑھاو اتار سب کچھ ہوتا ہے اسکی جانب زیرین اور لیبار میں زیادہ گندگی اور غلظ ہے ایک طبقہ اسکا اس جگہ سے شروع ہوا ہے جہاں عضل بطن کا ظہور اچھی طرح سے ہے اور یہ طبقہ اسکو ڈھانپے ہوئے ہے اس طبقہ کے نیچے

HAKEEM SHOUKAT ALI

طبقہ باریک ہے جو درحقیقت صفاق ہے اور وہ باریک طبقہ نہایت رقیق ہے اسی باریک طبقہ سے غشاء مستبطن صدر راوگتی ہے۔ مقام روئیدگی صفاق سے ایک فزونی جانبین سے ایسی جدا ہوتی ہے کہ اسی فزونی ، رامعاء اور طحال اور ماساریقا سے ایک جال سا گندھ جاتا ہے جو جانب سطح کیطرف منقطع ہوتا ہے یہ ثرب باوجود منقطع ہونے کے معدہ سے معلق ہے ایسی چیزون سے جو معدہ اور طحال کی تقعیر یعنے جانب اندرونی اور مواضع شریانات ، اور ان غدد سے جو درمیان عروق متصاصہ جنکو ماساریقا کہتے ہین اور جو درمیان معاء اثناعشری کے ہین نیز ان سب چیزون سے اسکی تعلیق معدہ سے ہوئی ہے مگر تعلیق اسکی قلیل اور ضعیف ہے اور کبھی جگر سے بھی ثرب کو اتصال ہوتا ہے اور ان اضلاع سے جو زور کے ہین مگر یہ اتصال خفی اور پوشیدہ ہے یہ اشیاء جو ذریعہ تعلیق اور اتصال کے ہین پس یہی جائے روئیدگی ثرب کی ہین اور اول ان سب مین معدہ ہے یہ ثرب گویا ایک صرہ یا تھیلی ہے ایسی عمدہ کہ اگر کوئی شے پتلی اور سیال اسمین رکھی جائے اسے بھی تھام لے جب بنظر تحقیق دیکھا جائے معلوم ہوگا کہ جلد اور غشاء یعنے جھلی جو بعد جلد کے ہے اور وہ غشاء بھی ہے او عضل جو طبقہ فوقانیہ پر عضل بطن کے ہے جسکا اوپر بیان ہوچکا یہ سب کے سب مراق مین داخل ہین۔ او رطبقہ زیرین طبقات عضل بطن سے مع اس رقیق جھلی کے جو درحقیقت صفاق ہے منجملہ صفاقات کے ثرب بمنزلہ استر کے صفاق کے واسطے ہے اور بمنزلہ ابرہ کے ہے معدہ کے واسطے اور یہ اجسام باہم دیگر معین معدہ کے ہین اسے گرم کرتے ہین اور معدہ کی وقایت اور نگہبانی مین بھی آپسمین ایک دوسرے کا معین ہے معدہ کے نیچے ایک سوراخ ہے جس سے معاء اثناعشری متصل ہوتی ہے اور اس سوراخ کا نام بواب یعنے چوبدار ہے اور یہ سوراخ اوپر کے سوراخ سے تنگ تر ہے اسلیے کہ بواب منفذ ہے اس شے کا جو ہضم ہو کر پتلی اور رقیق ہوچکی ہے لہذا اسے تنگ ہونا چاہیے اور اوپر کا سوراخ غیر منہضم شے کا منفذ ہے پس وہ بڑا ہوا۔ بواب اسوقت تک بند اور پیوستہ رہتا ہے کہ ہضم پورا ہوجائے بعد ازان کھلجاتا ہے اور جبتک کل شے منہضم دفع نہوجائے کھلا رہتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ معدہ کو غذا تین طرح سے پہونچتی ہے ایک تو یہ کہ جبتک معدہ مشغول اپنے فعل مین رہتا ہے اور طعام اسمین موجود ہوتا ہے وہی ایک قسم کی پری معدہ کی غذا ہے۔ دوسری وہ غذا جو معدہ مین ان رگون سے آتی ہے جو باب تشریح مین رگون کی مذکور ہوئی تیسرے جسوقت زیادہ گرسنگی ہو اسوقت خون سرخ جگر سے معدہ پر گرتا ہے اور معدہ کو غذا دیتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ قدما جسوقت لفظ فم معدہ کی بولتے تھے کبھی تو مراد اس لفظ سے اس مدخل کو لیتے تھے جو موضع تنگ ہے اور اس مین وسعت نہین ہوئی اور وہ موضع اجزاے معدہ سے ہے بعد مری کے اور کبھی فم معدہ سے وہ مدخل مراد لیتے تھے جو حد مشترک درمیان مری اور معدہ کے ہے اور بعض آدمی فم معدہ کو فواد اور قلب کہتے ہین جسطرح بعض لوگون کے کلام مین فم معدہ سے اشارہ بطرف قلب کے ہوتا ہے اور یہ اطلاق اشتراک اسمی کے تھا اور اسوجہ سے کہ تمیز اور جدا کرنے مین اعضاء کے نامون کے ضعف تھا۔ اور بقراط کے زمانہ سے اکثر لفظ فواد کا اطلاق فم معدہ پر بوجہ قرب اور مجاورت کے مجازاً ہوتا ہے

امراض مری مری مین اصناف جب سوء مزاج کے عارض ہوتے ہین اسوقت اپنے فعل خاص یعنے ازدراد مین ضعیف ہوجاتی ہے اور اسمین امراض آلیہ سب کے سب اور امراض مشترکہ بھی پیدا ہوتے ہین اور اورام حارہ اور باردہ اور اورام صلبہ بھی پیدا ہوتے ہین امراض آلیہ مین سے اکثر مری مین سدون کے پڑجانے کا زیادہ گمان ہوتا ہے جو بسبب کسی امر ضاغط خارجی کے پڑین مثلاً کوئی فقرہ اندرونی اپنی جگہ سے ہٹ کر تنگی او ضغطہ پیدا کردے خواہ ورم کسی عضو مجاور اور قریب مین مثلاً حنجرہ یا اوراغشیہ اور رباط قصبہ وغیرہ مین پیدا ہوکر مری مین تنگی پیدا کرے۔ یا خود مری مین خواہ اس عضلہ مین جو مری کو ٹھہراتی ہے ورم پیدا ہوکر یہ تنگی پیدا کرے امراض مشترکہ کے اقسام سے جو مرض زیادہ مری مین لاحق ہوتا ہے نزف الدم اور انفجار دم کی بیماری ہے

ازدراد کی کیفیت فعل ازدراد یعنے نگلنا نوالہ وغیرہ کا مری سے بذریعہ قوت جاذبہ کے تمام ہوتا ہے کہ طعام کو لیف مستطیل اور طولانی جو اندرونی ہے جذب کرتی ہے اور معین اس جذب پر لیف عریض بیرونی بھی اسیطرح سے ہوتی ہے کہ امساک اور روکنا شے معلوم یعنے نوالہ کا پیچھے سے کرتی ہے لہذا شے مبلوع دب کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور نیچے کی طرف اتر جاتی ہے **مترجم کی عبارت** مری کو بمنزلہ ایک چمڑے کے نل کے خیال کرو جو سیدھی کھڑی کی گئی ہو اور مبلوع یعنے لقمہ
اور نوالہ وغیرہ کو بمنزلہ ایک گیند کے سمجھو۔ اب خیال کرو کہ مبلوع یعنے گیند مری میں کسی قدر اترا اور اوپر کی جگہ اس سے خالی ہوئی پس اگر
خالی جگہ اوپر والی کسیقدر سمٹی ضرور ہے کہ اس گیند کو خواہ مبلوع کے نیچے اترنے کے سوا چارہ نہوگا جسطرح ہم گیند کو نل کے اندر کسیقدر
اتار کے پھر نل کا سرا دبائیں اور سمیٹیں ضرور وہ گیند خالی جگہ نیچے والے کی طرف اتر یگا پس لیف عریض کی اعانت ازدراد میں ایسی ہے
جیسے کہ ہمنے اپنے ہاتھ سے دبانے کی اعانت گیند کے اتارنے میں بیان کی اور ظاہر ہے کہ جب تک نوالہ کے پیچھے کسی قدر امساک
اور سمٹنا پیدا نہوگا شے مبلوع پر کسی قسم کا دباؤ نیچے اترنے کا نہوگا شاید اس بیان سے کسیقدر توضیح زیادہ کیفیت ازدراد میں ہوئی ہو
متن نفے کرنے کا فعل فقط مری سے تمام ہوتا ہے مگر ازدراد کا فعل آسان ہے اسلیے کہ نوالہ اترنا نیچے کی طرف یہ حرکت طبعی ہے کہ جملہ اقسام اپنے مرکز
کیطرف بالطبع مائل ہیں پس ازدراد کی آسانی اسوجہ سے ہے کہ لقمہ جو بالطبع نیچے کیطرف مائل تھا ازدراد بھی اسی نیچے ہی کیطرف آجانے کو کہتے ہیں) یا ازدراد جیسا اوپر
بیان ہو چکا دو طبقہ کی اعانت سے پورا ہوتا ہے ایک طبقہ اندرونی جسکی لیف طولانی ہے اور دوسرا طبقہ بیرونی جو طبقہ اندرونی کو ڈھانپے ہوے ہے اسکی لیف عرضی ہے
اور نفے کی حرکت جو برعکس ازدراد کے ہے خلاف مجری طبیعت کے ہے یہ فعل فقط بیرونی طبقہ سے جو عاصر ہے پیدا ہوتا ہے اور دشواری سے بھی ہوتا ہے **ضیق مبلع اور عسر**
ازدراد موضع بلع میں تنگی یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہو جو خاص مری میں حادث ہوا ہے یا وہ سبب مری کی مجاور اور قریب کسی عضو میں پیدا ہو۔ مری میں
جو سبب مورث اس مرض کا ہو یا ورم ہوگا یا خشکی ہے جس سے فناے رطوبت اصلی مری کی ہوجاے خواہ رطوبات زائدہ جو مری میں ہولن
بسبب تپ وغیرہ کے کسیقدر خشک ہو جائیں۔ یا سبب اس مرض کا کسی قسم کا سوء مزاج مفرط ہو اور سقوط قوت خواہ ضعف قوت ہو
خصوصًا آخر میں امراض حادہ کے جو ردی اور ہائل اور مہلک ہوتے ہیں۔ وہ سبب جو اعضاے قریبہ میں مری کے پیدا ہو کر مورث اس
تنگی کا ہو یا تو ورم عضلات حنجرہ کا ہے جیسے خوانیق وغیرہ میں ہوتا ہے اور یہ قسم ضیق مبلع کی ہمراہ ضیق نفس کے ہوتی ہے خواہ ورم اعضاے
عنق کا۔ یا میل اور جھک جانا کسی فقرہ کا فقرات معلومہ سے اندر کیطرف۔ خواہ تولد ریح کا مری میں جو مری کو بند کردے اور تنگی پیدا کرے
خواہ تشنج اور کزاز جو پیدا ہونیوالا ہے یا اینکہ شروع ہوگیا اسلیے کہ ضیق مبلع اکثر کزاز اور جمود پر مقدم ہوتا ہے۔ ہمارے بعض ارباب تعارف اور
دوستوں نے ایک قسم عسر ازدراد کی ایسی بھی دیکھی کہ ایک شے مجہول اور نامعلوم موضع بلع میں پھنس گئی تھی اور اسکے رکنے سے خناق
کی سی کیفیت ہو گئی تھی یکایک اس شخص کو ابکائی آئی اور قے میں بہت سے کیڑے بڑے بڑے از قسم حیات کے زندہ برآمد ہوے انکے
نکلنے ہی بلع میں آسانی پیدا ہو گئی اور خناق بھی زائل ہو گیا اسوقت اس دوست کو ثابت ہوا کہ سبب عسر ازدراد کا اسی شے کا احتباس
تھا جو ان کیڑوں کے نکلنے سے جاتا رہا **علامات** جو قسم اس مرض کی بسبب فقرات کے ہوگی مریض جب چت لیٹے گا تنگی زیادہ ہوگی اور
جب لقمہ اس گرہ کے قریب پہونچے گا جو اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہے اسوقت ایذا اور الم زیادہ ہوگا جو قسم اس مرض کی کسی سوء مزاج ضعف آور
سے پیدا ہوگی اسپر طول زمانہ اور مدت اُترنے لقمہ وغیرہ کا دلیل ہوتا ہے اور ٹھہر ٹھہر کر اترنا اور اترنے کا بہت کم محسوس ہونا جمیع مسافت
ازدراد میں اور باینہمہ امور کے درد کا بالکل نہونا البتہ ہر گز یہ ضعف کسی جزو معین میں مری کے ہو اسوقت نوالہ کا ٹھہرنا خواہ ضیق ازدراد
خاص اسی جگہ پیدا ہوگا اور لقمہ یا نوالہ کا محتبس ہونا اسی جگہ خاص محسوس ہوگا۔ جو قسم اسکی بسبب ورم کے ہو قریب اسی ورم کے تنگی پیدا ہوتی
ہے اور اسی جگہ درد محسوس ہونے سے اسکی شناخت ہوگی اور اگر ورم گرم ہوگا حرارت حمی سے خالی نہوگا اگرچہ یہ تپ اکثر شدید اور قوی نہیں
ہوتی پھر اگر ورم حار ہوگا حرارت لمس اور پیاس بھی اسپر دلیل ہوگی اور اگر حار نہوگا تپ بھی نہوگی۔ بیشتر ورم خراجی ہوتا ہے جو اسقدر زیادہ حار
نہیں ہوتا کہ تپ آجاے اسوقت درد خفیف ہوگا کہ بعض اوقات اسکے صدمہ سے لرزہ اور تپ ہوجایا کرے گی۔ بیشتر یہ خراج یا ورم مجتمع ہو کر
شگافتہ بھی ہوتا ہے اور قے کی راہ سے قیح برآمد ہوتی ہے ان شدائد میں سکون ہو جاتا ہے جو اس ورم کے سبب سے پیدا ہوئی تھی اور قرحہ کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ جو ضیق مبلع مقدمہ کزاز اور جمود کا ہوتا ہے اسپر ہمراہ کزاز وغیرہ اور جملہ دلائل خاصہ دلالت کرتے ہین **علاج** اگر بسبب ورم اور زوال فقرہ کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اسکا علاج بعینہ ورم اور زوال فقرہ کا علاج ہے اور اگر بسبب سوء مزاج کے یہ مرض لاحق ہوا اور التہاب اور حرقت اور حرارت سطح فم معدہ مین پائی جاے واجب ہے کہ لطوخات درمیان دونون شانون کے لگاے جائین اور وہ لطوخات عصارات اور ادویہ باردہ سے مرکب ہون اور انھین عصارات اور ادویہ کو بطور حسو کے پلانا بھی چاہیے اور دوغ ترش خواہی قسم کی اور اشیاء باردہ پلانی چاہیین اور اگر سوء مزاج بارد سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے پس واجب ہے کہ ادویہ مسخنہ سے جو علاج مین معدہ بارد کے مستعمل ہین علاج کرین اور روغن اور مروخات مسخنہ جو باب معدہ مین مذکور ہونگے اور روغن بلسان اور روغن ترب اور روغن مسک وغیرہ اور ضماد جند بید ستر اور اشق اور مُر اور فراسیون وغیرہ کا لگایا جاے۔ اگر سوء مزاج رطب ایسا ہو کہ اسنے ترہل اور ڈھیلا پن زیادہ پیدا کیا ہو اور اسکی شناخت سطح دہان اور زبان کے ترہل سے ہوتی ہے کہ یہ دونون عضو ترہل مین مری کے ترہل سے مشارکت رکھتے ہین اسوقت علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین قبض اور اسخان ہو اور وہ ادویہ جو خوشبو بھی ہون مگر ان ادویہ کا استعمال بعد تنقیہ معدہ کے مناسب ہے اگر احتیاج تنقیہ اور اصلاح کی ہو یہ ادویہ جیسے انیسون بریان اور بہمن اور سنبل اور ناردین اور ساذج ہندی اور کندر اور دقاق کندر اور مُر اگر حاجت ایسی ہو کہ ادویہ عطریہ کے ہمراہ مسخنہ قویہ ہمراہ قوابض باردہ کے اضافہ کیجائین تاکہ مسخنہ کے سبب سے برودت ادویہ شدید البرد کی ٹوٹ جاے اور جو تجفیف مثل ورد اور گلنار وغیرہ سے بوجہ شدت برودت کے پیدا ہوتی ہو وہ باقی نرہے یہ بھی کرنا چاہیے۔ میری راے مین انجداج زیادہ نافع ہے اس مرض مین اگر بسبب یبوست اور خشکی کے یہ مرض پیدا ہوا ہو ترطیب باندازہ یبوست کرنا چاہیے یعنے جسقدر یبس غالب ہو اسی درجہ کی ترطیب کرنی چاہیے اور استعمال اوغذیات مرتبہ معتدلۃ المزاج کا اور نیمبرشت چیزون کا اور شحوم اور زبد اور مخ کا کرنا لازم ہے اور بدن اور معدہ کی تدبیر پوری پوری کیجاے اسلیے کہ مری اکثر امور مین تابع مزاج معدہ کی ہے **اورام مری** کے کبھی حار فلغمونی ہوتے ہین اور کبھی اکثر اپنے خون صفراوی سے پیدا ہوتے ہین اور بارد بلغمی اور صلب سوداوی بھی ہوتے ہین اور اکثر مری کے ورم کا نضج دشوار ہوتا ہے اور دیر مین ہوتا ہے **علامات** لقمہ نگلتے وقت درد کا ہونا اسپر دلالت کرتا ہے اور غیر وقت بلع کے قفا کے پیچھے تک درد پہونچتا ہے اور مقام بلع مین ضیق اور تنگی ہوتی ہے۔ ورم حار مری کا اکثر اسکے ہمراہ تپ ہوتی ہے اور وہ بھی شدید نہین ہوتی اور بیشتر تپ کسی کسی وقت عارض ہوتی ہے جیسے حمی یوم کی کیفیت ہے اور کبھی تابع اس تپ کے لرزہ بھی ہوتا ہے مگر اس لرزہ کے ہمراہ پیاس کی شدت اور حرارت زیادہ ہوتی ہے جب ورم پختہ اور نضج یافتہ ہوتا ہے لرزہ مین زیادتی ہوتی ہے اور جب شگافتہ ہو جاتا ہے تو قے کی راہ سے قیح برآمد ہوتی ہے لیکن اگر ورم حار نو تنگی بلع مین مثل ورم حار کے ہوگی مگر حرارت اور حمی اور پیاس نہوگی **علاج** دواؤن کے چند اقسام سے ہوتا ہے پلانے کی ادویہ اور اوپر رکھنے اور لگانے کی گر خارج سے جو ادویہ لگائی جائین لازم ہے کہ درمیان دونون شانون کے لگاے جائین اور وہ ادویہ رادع اور قابض ہون جو رپاعین یعنے گلھانے خوشبو جیسے گلاب اور آلسی وغیرہ اور سطح فواکہ معطرہ سے مطابق انھین ادویہ کے جو باب اورام معدہ مین مذکور ہونگے بعد ازان انمین اشق اور مقل اور علک الانباط اور انجیر زیادہ کیا جاے مگر قوابض سے خالی نہ رہین اور چربیان بھی اضافہ کیجائین۔ اگر یہ ادویہ مفید نہون تحلیل کثیر کی حاجت ہوگی اور دراصل ورم صلب ہوگا پس واجب ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا مین وہ اجزا ملاے جائین جو قوی التحلیل ہون مثل حب الغار اور عاقرقرحا اور فربیونا اور زراوند اور ایرسا اور بلسان کے بیشتر حاجت مغریات کے ضماد کرنے کی ہوتی ہے تو مثل خردل اور ثافسیا وغیرہ کے لیپ کیا جاتا ہے ان ادویہ مین سے جو دبیلات صدر اور ریہ مین مذکور ہو چکین تاآنکہ جب زیادہ قوی دواے مغر کی حاجت ہوتی ہے کبوتر کی بیخال تک تجویز ہوتی ہے پینے کی ادویہ اورام حار مین از قسم لعوقات اختیار کرنی چاہیین تاکہ ان ادویہ کا گذر اور پہونچنا موضع ورم تک علی الاتصال اور بخوبی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اوائل مرض مین لعوقات عدس اور طباشیر لعاب اسبغول اور تخم خرفہ اور آب کدو وغیرہ سے تیار کرنی چاہئین اسکے بعد رواوع اور محللات کیطرف آنا چاہیے مگر تھوڑا سا انجیر اور رازیانہ اور بابونہ بھی شامل رہے پھر اسپر بھی زیادتی کرنی چاہیے اور حلبہ اور تمر کا استعمال کرنا چاہیے اور غذا مین احسا کا استعمال درکار ہے اول مین رواوع جیسے وہ ستو جو آرد جو اور عدس سے تیار کیے جائین اور ترشی حموضات معلومہ کی انمین پڑے خواہ نہ پڑے چنانچہ مکرر اسکا ذکر ہوچکا ہے جب ورم کا نضج شروع ہو اسوقت حلتیت سبوس گندم اور روغن بادام اور شکر سے تیار کرین اور تخم کتان وغیرہ بھی آبین داخل کرتے ہین اسکے بعد پھر آرد کرسنہ اور نخود شریک کیا جاتا ہے جب شگافتہ ہونے کی نوبت پہونچتی ہے اسوقت ان ادویہ مین یعنے احسا مین کسیقدر بیخ سوسن آسمان گونی اور بادام تلخ اور فراسیون اور تھوڑی سی خردل اور انجیر ورچھوبارا ملاتے ہین **اورام باردہ کا علاج** جو مری مین پیدا ہون جو طریقے علاج کے معدہ باردہ مین مذکور ہین انکا اعتبار کرکے پھر ان ورام کے علاج مین ملینات منضجہ کا استعمال کرتے ہین اندرونی ادویہ مین لعوقات اور وہی احسا جنکو واسطے انضاج اور پختہ کرنے مادہ کے ہم نے بیان کیا ہے اور بیرونی ادویہ مین ضمادات مذکورہ کہ انمین حلبہ اور بابونہ اکلیل الملک اور مقل اور صمغ البطم اشق اور ابرسا اور کسیقدر عطر بھی ملاتے ہین۔ اگر ورم بطرف تقیح اور تشنج کے مائل ہو وہی تدبیر جو اورام حارہ مین بیان ہوئی کرنی چاہیے اور ان امور کا لحاظ بھی کرنا چاہیے جو باب معدہ مین مذکور ہین **مری شگافتہ ہوکر خون کا برآمد ہونا** اسکی تدبیر اور علاج نفث الدم کے باب مین بخوبی بیان ہوچکی ہے اسی مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے ہان نفث الدم اور اسکے علاج مین جو کسیقدر فرق ہے از انقبیل جو باب معدہ مین مذکور ہوا وہ یہی ہے کہ ادویہ انفجار مری مین ایسی ہونی چاہیین کہ انمین کسیقدر لزوجت بھی ہو اور گوندکی ایسی چسپیدگی بھی ہو تاکہ وہ ادویہ دفعتہ معدہ تک نہ پہونچ جائین بلکہ موضع انفجار مری پر ٹھہر ٹھہر کر گذرین کہ انکا اثر قوی بذریعہ اسی ٹھہرنے اور دیر مین گذرنے کے ہو اگرچہ پھر دوبارہ ان ادویہ کا اثر بعد ہضم اور استحالہ کے عروق کے ذریعہ سے بھی پہونچے گا اور نفع کریگا مگر یہ اثر بہت سست اور ضعیف ہوگا اسلیے دور دراز راہونکو طے کرتی اور ان مسالک اور راہونمین منفعل ہوکر وہ اثر آئے گا ضرور وہ قوت جو بروقت ورود دوا کے مری مین ہے گھٹ جائیگی اور تھوڑی سی باقی رہجائیگی **قروح مری سے** مری مین قروح بسبب پھنسیون کے پیدا ہوتے ہین خواہ ان اورام کے جو مری مین حادث ہوے ہون اور پیدا ہوکر شگافتہ ہوجائین یا چند اخلاط حادہ بروقت قے کرنے کے مری مین ہوکر گذرین خواہ اور وجہ سے ان اخلاط کا مرور اور گذر مری مین ہو نزلہ کے بکثرت انصباب سے بھی مری مین قروح کا پیدا ہونا کچھ بعید نہین ہے **علامت** ہم نے باب قروح معدہ مین بیان کیا ہے کہ معدہ کے قروح اور مری کے قروح مین کیا فرق ہے اس امر کو باب معدہ مین دیکھنا چاہیے۔ دلیل خاص اس امر پر کہ مری مین قرحہ ہے اور ورم نہین ہے یہ ہے کہ اگر مری مین ورم ہوگا بسبب بڑی ہونے مقدار لقمہ وغیرہ کے ازدراد یعنے نوالہ وغیرہ اترنے مین زیادہ دشواری بلکہ ایذا ہوگی بہ نسبت اس ایذا کے جو قرحہ کے ہونے سے ہوتی ہے لقمہ کے مزہ تلخ اور تیز اور ترش ہونے کے سبب سے اور قروح مری مین ایذا فقط اختلاف ذائقہ سے نوالہ کے ہوتی ہے لقمہ کی بزرگی اور کوچکی کا اختلاف چندان موثر ایذا دہی مین نہین ہے۔ اور کیا عجب ہے کہ اگر نوالہ چکنا اور روغن دار ہو اور مقدار اس نوالہ کی معتدل خوردی اور بزرگی مین کسیقدر ایذا قروح مری مین نہ پیدا کرے اور جو لقمہ روغنی قلیل المقدار ہو اور کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی اسپر غالب ہو وہ بھی قرحہ مری مین ایذا دیگا تا اینکہ اگرچہ وہ لقمہ اسقدر چھوٹا ہو کہ بروقت نفوذ کے مری مین پھنستا ہوا نہ گذرے اور اسکا حجم مری کے سطح اندرونی سے مزاحم نہو تب بھی اگر کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی اس لقمہ پر غالب ہوگی ضرور ایذا رسانی بوجہ قروح مری کے کریگا جس شخص کے مری مین پہلے سے کسی مادہ تیز اور حاد کے نکلنے سے قروح پیدا ہون اسکے قروح کا علاج دشوار ہوتا ہے اور وہ بیمار اکثر تو یہی ہے کہ قریب برگ ہوتا ہے **علاج قروح مری کا** اگر مری مین قروح پیدا ہون تو ہم دفعتہ ایسی ادویہ جو اصلاح ان قروح کی کرین بے دھڑک استعمال نہین کرتے جسطرح قروح معدہ وغیرہ کے علاج مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہم بے تردد ان ادویہ کو استعمال کرتے ہیں بلکہ ہم قروح مری کے علاج میں یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ وہ ادویہ تھوڑی تھوڑی دینی شروع کرتے ہیں اور پہلے انہیں دواؤں کو ہم اختیار کرتے ہیں جو غلیظ اور بالزوجت ہوں یا انکو غلیظ اور بالزوجت کو باہم ملا کر استعمال کرتے ہیں اس آمیزش کا سبب یہ ہے کہ ادویہ ہوں خواہ اور کوئی چیز ہو مری میں دیر تک ٹھہر نہیں سکتی اور نہ اسے گرفت کر سکتی ہیں بلکہ چونکہ مری ایک راہ اور گذرگاہ ہے لہذا وہ ادویہ مری میں ہو کر جب گذرتے ہیں فوراً نکل جاتے ہیں اور جدا ہو جاتے ہیں اور جب انکے استعمال میں یہ حیلہ اور تدبیر کی گئی کہ بار بار تھوڑی مستعمل ہوں اور دفعہ واحد میں بمقدار کثیر انکا استعمال نہو ضرور ہے کہ جب وہ ادویہ گذریں گے ہر وقت مرور کے ملاقات انکو سطح مری سے وقتاً فوقتاً ہوتی رہے گی اور جب سطح مری سے وہ ادویہ بار بار ملیں گے اپنا اثر بھی ہم کرتے ہوئے گذرینگے اور اگر لزج اور چپندہ ہوں گذرتے وقت ضرور سطح مری سے لپٹیں گے اور کسیقدر چپیدہ ہونگے اور دفعۃً مری سے جدا نہو جائینگے تفصیل ان ادویہ کی باب قروح معدہ میں بیان ہوگی اسلیئے کہ وہ ادویہ بعینہ وہی ہیں جو معدہ کے قروح کے علاج میں کار آمد ہیں

بیان مزاج معدہ کا جو طبعی ہے معدہ کا مزاج حار طبعی اگر ہو اسکی شناخت یہ ہے کہ طعام قوی کو مثل گوشت گاؤ اور نیل گاؤ وغیرہ کے اچھی طرح ہضم کرے اور جو طعام کہ لطیف اور نازک ہیں وہ اس معدہ میں فاسد ہو جاتا ہیں جسطرح گوشت چوزہ ہائے مرغ اور دودھ وغیرہ اور دوسری علامت یہ ہے کہ غذاے گرم کا قبول اس معدہ میں زیادہ ہوتا ہے اور اچھی طرح سے اس غذا کو یہ معدہ بسبب مناسبت مزاج کے قبول کرتا ہے اور مقدار اشتہا اور خواہش سے ہضم زیادہ ہوتا ہے **بارد طبعی** مزاج معدہ کی علامت یہ ہے کہ شہوت میں کمی ہو اور ہضم بھی کم ہو کہ سواے غذا ہائے لطیف اور سبک کے اور قسم کی غذا ہضم نہو سکے اور جو غذا سرد مزاج ہے اسی کو اچھی طرح وہ معدہ قبول کر سکے **علامت مزاج یابس طبعی کی** یہ ہے کہ پیاس عادت سے زیادہ لگتی ہو اور تھوڑے سے پانی وغیرہ کے پلانے سے بہت سی سیرابی ہو جاے اور اگر زیادہ پانی وغیرہ پلایا جاے زحمت پیدا ہو اور جو غذا یابس اور خشک ہے اسے اچھی طرح قبول کرے **علامت مزاج رطب کی** معدہ جو بالطبع مرطوب ہے اسکی علامت یہ ہے کہ پیاس کم لگتی ہو اور باوجود قلت تشنگی کے اگر پانی وغیرہ بمقدار کثیر دیا جاے ناگواری اور زحمت نہو اور جو غذا کہ تر ہے اسے اچھی طرح قبول کرے

امراض معدہ کا بیان معدہ کو سولہ قسم سوء مزاج سادج بھی عارض ہوتے ہیں اور اقسام سوء مزاج مادی دموی ہوں خواہ صفراوی کے جملہ اقسام بھی عارض ہوتے ہیں اسیطرح سوء مزاج بلغمی زجاجی خواہ بلغم رقیق کی جو سیال ہے خواہ ساکن ہے یا آنکہ اسی بلغم میں غلیان اور جوش پیدا ہوا ہے خواہ بلغم ترش یا بلغم شور کے سوء مزاجات خواہ اس بلغم کے جو ہمراہ مادہ سوداوی کے ہو اور وہ سودا ترش ہو خواہ کھٹا ہو۔ اسیطرح معدہ کو اورام اور قروح اور نیز انحلال فرد یعنے جراحت اور جو چیز قائم مقام اسکے ہے کہ سب امور اسباب اندرونی خواہ اسباب خارجی کی وجہ سے مثل صدمہ اور کوفتگی کے لاحق ہوتے ہیں کبھی معدہ کی لیف میں ترہل یعنے ڈھیلا پن عارض ہوتا ہے کہ نسیج یعنے بافت معدہ کی ڈھیلی ہو جاتی ہے اور کھلجاتی ہے اور کبھی معدہ میں سدہ ایسا پڑجاتا ہے جو اسے پر کر دیتا ہے۔ اکثر معدہ محتمل انخراق اور شگافتہ ہونے کا ہوتا ہے تو اسوقت فی الحال مہلک نہیں ہوتا ہے اور اگر انحلال فرد اس درجہ کو پہونچ جاے کہ جرم معدہ شگافتہ ہو جاے پھر مریض ہلاک ہو جائیگا بقراط کہتا ہے جس شخص کا معدہ پھٹ جاے وہ آدمی فوراً مرجاے گا۔ کبھی امراض خلقت کی بھی مقدار معدہ میں عارض ہوتی ہیں مثلاً کہ معدہ زیادہ بڑا ہو خواہ زیادہ چھوٹا ہو امراض شکل کے یہ ہیں کہ مثلاً زیادہ گول اور مستدیر ہو۔ منجملہ امراض معدہ کے یہ بھی ہے کہ ملاست یعنے چکنا ہونا اور خشونت یعنے درردا ہونا پس اگر ملاست زیادہ ہوے معدہ میں ازلاق پیدا ہوگا یعنے جو شے آئیں جاے گی پھسلے گی امراض وضع یعنے انداز اور طرز کی یہ صورت ہے کہ مثلاً معدہ باہر کی طرف زیادہ نکلا ہوا ہو کہ ایسا معدہ حرارت اور برودت خارجی کو زیادہ قبول کریگا **ایضاً** سدہ بھی لیف معدہ میں پیدا ہوتے ہیں اور مجاری معدہ جو کہ جگر تک ہیں انمیں بھی سدہ پڑجاتا ہے خواہ چھجاے

HAKEEM SHOUKAT ALI

سدہ کے طحال تک ہین ان مین سدہ پیدا ہوتے ہین۔ اگر مجاری جگر مین معدہ کے سدے پڑجائین اسوقت ذرب پیدا ہوگا اور اگر مجاری
طحال مین سدہ پیدا ہون اسوقت اشتہا مین کمی واقع ہوگی۔ کبھی معدہ مین ریاح اور نفخ بسبب خرابی غذا کے اور بسبب ضعف معدہ
کے جو غذا اسے ہو پیدا ہوتے ہین اور ہم ریاح اور نفخ کا بیان ایک فصل جداگانہ مین کرینگے۔ سوء مزاج معدہ کا کبھی اسباب خارجی کی
وجہ سے (جیسے حرارت اور برودت) پیدا ہوتا ہو اور کبھی بسبب اسباب اندرونی کے بعض اقسام امراض معدہ کے جب زیادہ
گرمی فصل کی ہو اسوقت انکا ہیجان ہوتا ہو یا تو اس سبب سے کہ حرارت فصل کی مواد ردی کی کشش مین بطرف معدہ معین معدہ کی
ہوتی ہو خواہ اسوجہ سے کہ جو مادہ کہ معدہ مین موجود ہوتا ہو اور اسکی موجودگی سے مزاج معدہ کا بھی حار ہوتا ہو پس حرارت فصل کی اُس
مادہ موجودہ کے استحالہ خراب پر معین ہوتی ہو اور بطرف ہیئت غیر طبعی کے اسی مادہ کو مستحیل کردیتی ہو۔ اگر سوء مزاج معدہ کا مادی ہو خواہ
ہو کہ یا تو وہ مادہ جرم معدہ اور مسامات لیف معدہ مین سمایا ہوا ہوگا خواہ جرم معدہ سے ملصق اور پیوستہ ہوگا یا تجویف معدہ کے اندر داخل
ہوگا۔ اور کبھی خلط اور مادہ جو معدہ مین موجود ہو اسکی تولید بھی اندرون معدہ کے ہوتی ہو جیسے صفرائے زنجاری اور بلغم غیر طبعی اور کبھی وہ مادہ ریزش
کرکے کسی اور عضو سے معدہ مین آتا ہو جسطرح کہ دماغ سے نزلہ ہائے حارہ اور باردہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہو اور اس ریزش کی وجہ سے
مزاج معدہ کا گرم خواہ سرد ہوجاتا ہو اور اسی مزاج کی طرف معدہ کا مزاج مائل ہوجاتا ہو جسکا انصباب اسپر ہورہا ہو۔ اسیطرح کبھی مرارہ
سے اخلاط مراریہ کا انصباب معدہ پر ہوتا ہو اور یہ ریزش بعض ان آدمیون مین ہوتی ہو جنکے بدن مین جداول یعنے چھوٹی چھوٹی نہرین اور راہین
مرارہ سے معدہ تک مخلوق ہوئی ہون اور یہ جداول وہی ہین جو اکثر آدمیون کے بدن مین مرارہ سے امعا تک پہونچتی ہین اور اسی جہت سے
جو شے مرارہ کے امعا مین جانی چاہیے وہ مرارہ سے معدہ مین آتی ہو پھر جب اس طرح کے مواد معدہ مین دیر تک ٹھہرتے ہین مواد شور
اور حار کے ٹھہرنے سے معدہ مین قروح پڑجاتے ہین اور مواد باردہ خواہ پھیکے اور بدمزہ کے طول مکث سے ملاست اور زلق معدہ پیدا
ہوتا ہو اور اسی چکنائی کی وجہ سے غذا وغیرہ معدہ مین ٹھہر نہین سکتی ہو۔ بیشتر تاثیر انھین مواد کی اول امعا یعنے اثنا عشری تک بھی پہونچ
جاتی ہو اور پھر جو چیز متصل اثنا عشری کے ہو اسے بھی اثر ان مواد کا پہونچتا ہو ان مواد کا مورث فساد اشتہا ہونا خواہ ہضم کو فاسد
کردینا یہ ضرر تو اول ہی امر ہو یعنے اور اضرار اور خرابیان تو پیچھے ہونگی پہلے ہی فساد پیدا ہوتا ہو پس بعض آدمی ایسے ہین کہ انکے بدن مین
خلقت ان جداول کی خلاف عادت کے ہوتی ہو اور برخلاف اس نقشہ کے جسکو ہم نے تشریح مین لکھا ہو اور نیز برخلاف اس ہیئت کے
جو اکثر آدمیون کی ہوتی ہو خلقت مین ان رگون کی جو مرارہ سے طرف معدہ کے آتی ہین۔ کبھی معدہ مین جگر اور مرارہ سے انصباب ہوتا ہو اور
یہ انصباب اس بدن مین ہوتا ہو جسمین کہ مرارہ سے معدہ تک ایک بڑی جدول مخلوق ہوئی ہو لہذا بطرف معدہ کے اس چیز کی ریزش ہوتی کہ
جسکو امعا کی طرف ریزش کرنا چاہیے۔ کبھی معدہ مین ریزش خلط سوداوی کی ہوتی ہو طحال سے چنانچہ آیندہ اسکا حال معلوم ہوگا۔ بیشتر جو شے معدہ
پر گرتی ہو وہ خلط صفراوی ہو جو کہ جگر سے بطرف معدہ کے ریزش کرتی ہو کبھی اس ریزش کے چند ایسے اسباب معین ہوتے ہین جو خاص معدہ
مین موجود ہوتے ہین مثلاً معدہ مین درد شدید کا ہونا اور غم شدید جس سے ہیجان اخلاط ہو یا کھانے مین تاخیر اور دیر کرنا اور قوت دافعہ مین معدہ
کے ضعف کا ہونا۔ اور بیشتر سبب انصباب مواد کا غضب اور غم شدید خواہ کوئی اور انفعال نفسانی ایسا ہوتا ہو جو محرک مواد ہو اور تحریک
کرکے اسی معدہ پر گرائے اور ایسی لذع اور چبھن پیدا کرے کہ بدون قے کرنے کے وہ خلش زائل نہو سکے کبھی ایسے ہی محرکات مذکورہ کے
سبب سے معدہ پر اخلاط صدیدیہ کا انصباب ہوتا ہو خصوصاً گرسنگی کی وجہ سے علی الخصوص جبکہ ان اطراف مین جدھر سے مادہ ریزش کرکے
آتا ہو قروح بھی ہون اور پھر ان اخلاط صدیدیہ کے ہمراہ خلط سوداوی کی بھی ریزش ہوتی ہو۔ سوداوی ریزش کا سبب معدہ پر یا تو کثرت مادہ
سوداوی ہو خواہ ضعف معدہ کی وجہ سے اسکی ریزش ہوتی ہو اور کثرت خلط کے اسباب آیندہ معلوم ہونگے۔ خون کی ریزش معدہ پر بھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا تو کثرت خون کی وجہ سے ہوتی ہو اور خون مین ہیجان کا ہونا کسی ایسے عضو مین جو معدہ سے اشرف ہو اور قریب معدہ کے اسی جانب مین ہے جدھر معدہ کو میلان ہو مثلاً جگر خواہ معدہ سے اوپر کیطرف وہ عضو شریف واقع ہو جیسے دماغ اگر دماغ سے خون ریزش کرکے حلق اور مری سے گذر کے معدہ مین پہونچے اور ضعف قوت دافعہ معدہ کی جملہ ان اشیاء کے قبول پر معین ہوتی ہو جو اسپر ریزش کرین منجملہ اسباب انصباب خون کے معدہ پر خواہ کسی اور عضو پر یہ ہو کہ سیلان خون کا کسی مقام معتاد سے بند ہو جائے مثلاً حیض کی آمد رک جائے خواہ بواسیر بند ہو یا ذرب کا حبس ہو خواہ اس ریاضت کا ترک ہو جس سے استفراغ خون کا ہوتا تھا خواہ کسی عضو کا قطع پیدا ہو ایسی اوقات مین جسقدر خون کہ غذائے اعضا کے واسطے طبیعت بدنی بطور ذخیرہ کے فراہم کرتی ہو اس سے زیادہ جمع ہو کر محتاج اسکا ہوتا ہو کہ وہ خون زائد کسی راہ سے نکلجائے اور بشیر معدہ کیطرف آگرنے کی راہ سے وہ خون نکلجاتا ہو **یہ بھی جاننا چاہیے** کہ ضعف معدہ سبب قوی ہر ایک قسم کے انصباب کا جو معدہ پر ہوتا ہو اور اکثر جو شے معدہ مین پائی جاتی ہو خواہ معدہ مین پیدا ہوتی ہو اخلاط سے وہ بلغم ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ کیلوس کی طبیعت قریب طبیعت بلغم کے ہو اسلیے کہ اگر کیلوس کا ہضم تام نہو گا خون اسکا نہ بنیگا اور نہ صفرا اور سودا پیدا ہوگا لہذا بلغم ہی بن کر رہجائیگا **ایضاً** معدہ کیطرف صفرا کا انصباب اکثر اسقدر نہین ہوتا ہو کہ اسے دھو کر پاک کر دے جسطرح امعا کو پاک کر دیتا ہو۔ خلط صفراوی اگر معدہ مین پیدا ہوتی ہو تو بعض لوگونکے معدہ مین اور اکثر یوہی ہو کہ جگر سے اس خلط کا انصباب معدہ پر ہوتا ہو اسکے علاوہ معدہ مین خلط صفراوی اسوقت بھی پیدا ہوتی ہو جب کوئی ایسی غذا معدہ مین پہونچے جسکا استحالہ دخانیت کیطرف بسرعت ہو جائے کبھی معدہ کو بنظر اصل خلقت یا بسبب تعب اٹھانے امراض کے خواہ دردہائے شدیدہ کے تعب سے یا بسبب سوء تدبیر حفظ صحت وغیرہ کے یہ خرابی عارض ہوتی ہو کہ جرم معدہ کی بناوٹ لیف وغیرہ سے جو ہو اسمین تہلہل یعنے ڈھیلاپن اور بوداپن بھی پیدا ہوتا ہو اور جلد اسکی رقیق و پتلی ہو جاتی ہو اس خرابی سے معدہ کے جملہ افعال مین ضعف پیدا ہوتا ہو اور اس کیفیت کا ازالہ براہ معالجہ بھی محنت شدید کو چاہتا ہے

اسباب امراض معدہ کے سب وہی ہین جو اسباب خارجی اور داخلی دیگر اعضا کے امراض کے مذکور ہوئے۔ مگر خاص ایک سبب امراض معدہ مین یہ زیادہ ہو کہ غذا ایسی کھائی جائے جو بذاتہ مقتضی سوء ہضم کو ہو اگرچہ معدہ اسوقت مین اپنے اعلےٰ درجہ صحت پر ہو اور یہ سبب خاص باب سوء ہضم مین مذکور ہوگا یا اینکہ وہ غذا اسقدر قلیل ہو کہ معدہ صحیح کو بسبب قلت مقدار کی خشک کر دے اور لاغر و پژمردہ کر دے یا اینکہ آدمی اسقدر خوگر دوا کے استعمال کا ہو جائے کہ اب اسکا معدہ بدون اعانت دوا کے اپنا فعل پورا نہ کر سکے۔ یا اینکہ معدہ پر تعب کثیر بوجہ قے کرنے اور اسہال کے ڈالا جائے خصوصاً قے کا تعب کہ حرکت شدید غیر طبعی اسمین کرنی پڑتی ہو اس سبب سے معدہ کی صحت باطل ہو جاتی اور تخلخل اور ڈھیلاپن بناوٹ مین معدہ کے پیدا ہو جائے معدہ کی حس بہت زیادہ ہو کہ اسے ایذا و الم ادنی سبب سے پہونچ جاتا ہو جو مزاج مفرط یعنے کیفیت زائد بر اعتدال سے ہو وہ معدہ کے ہر ایک فعل مین نقصان پیدا کرتی ہو تا اینکہ حرارت ساذجہ بلا مادہ بھی اگر بافراط ہو اکثر سبب زلق معدہ کا ہو جاتی ہو اسلیے کہ حرارت مذکورہ سے ضعف قوت ماسکہ مین بوجہ زیادہ پانی پینے کے پیدا ہوتا ہو اور جو حرارت مادہ صفراوی سے پیدا ہوتی ہو اس سے تو اکثر یہ مرض یعنے زلق معدہ پیدا ہو جاتا ہو جو آفات کہ افعال معدہ مین پیدا ہون یا تو وہ قوت شہیہ اور قوت جاذبہ مین اسطرح سے پیدا ہوتی ہین کہ اشتہا بڑھ جائے اور قدر معتدل سے بمقدار کثیر خواہش پیدا ہو یا اینکہ اشتہا مین کمی ہو جائے یا بالکل اشتہا جاتی رہے یا اشتہائے فاسد پیدا ہو اور فساد اشتہا یا تو غذائے فاسد کا ہو خواہ مشروبات فاسدہ کی خواہش پیدا ہو۔ یا اینکہ قوت ماسکہ مین معدہ کے آفت آجائے مثلاً زیادہ امساک پیدا ہو یعنے قبض عارض ہو خواہ امساک ضعیف ہو جائے یعنے ثقیل اور گران غذا کو ٹھہرا نہ سکے یا بالکل قوت ماسکہ باطل ہو جائے کہ جو کچھ کھائے فوراً متفرق ہو جایا کرے یا قوت ہاضمہ مین فتور پیدا ہو کہ ہضم باطل ہو جائے خواہ ضعف ہضم پیدا ہو یا اینکہ ہضم فاسد ہوئے کہ غذائے وارد بطرف دخانیت یا حموضت کے مستحیل کر دے۔ یا قوت دافعہ مین خلل

HAKEEM SHOUKAT ALI

آجائے اسطرح کہ دفع بشدت پیدا ہو مجرائے طبعی کیطرف خواہ مجرائے طبعی سے اوپر کیطرف یا قوت دافعہ ضعیف ہوجائے خواہ اسکا فعل کیبارگی باطل
ہوجائے جو شے معدہ مین زیادہ ٹھہرے اور دیر تک رہے اگرچہ وہ منجر نہو مثل فواکہ کے پھر بھی تغیر پیدا ہوگی جس سے الم اور ایذا متحرکیہ اخلاط
عارض ہوگی کبھی معدہ مین ایسے اوجاع پیدا ہونگے جو تمدید پیدا کرنے والے ہین اور لذاع ہین نیز اور اقسام کے اوجاع کبھی پیدا ہوتے ہین
کبھی ان قوتون کے ضعف کے تابع یہ امور ہوتے ہین۔ طفو طعام یعنے پھولنا اور اوپر کیطرف چڑھنا طعام کا پیدا ہوتا ہو اور دیر ہضمی خواہ
بسرعت متغیر رہنا اور ضعف ہضم خواہ بطلان ہضم یا فساد ہضم یا سقوط قوت اشتہا اور اشتہا کا بالکل باطل ہوجانا یا شہوت فاسد پیدا ہونا اور
ان تابع امور کی تبعیت سے قراقر اور ڈکار اور نفخ اور لذع وغیرہ پیدا ہوتا ہو۔ اور بیشتر انھین امراض مذکورہ بالا سے بشرکت بعض اعضا کے
خصوصًا دماغ کی شرکت سے جو بہت سے اعصاب درمیان معدہ اور دماغ کے مشترک ہورہے ہین بہرحال شرکت کی وجہ سے صرع اور
تشنج اور مالیخولیا وغیرہ پیدا ہوتے ہین خواہ بصارت مین ضرر پیدا ہوتا ہو اور آنکھونکے سامنے ایسا نظر آتا ہو کہ جیسے جون خواہ مچھر یا مکڑیا
جالا خواہ بھنڑ سامنے اوڑ رہی ہو اور در اصل کوئی شے نہین ہوتی اور اکثر معدہ کا ضرر قلب تک بشرکت پہونچتا ہو اسوقت غشی پیدا ہوتی
ہو اور یہ غشی یا شدت درد کے وقت خصوصًا جب معدہ مین ورم ہو عارض ہوتی ہو خواہ کسی کیفیت مفرطہ حرارت اور برودت سے یا کسی
مادہ سے جو تحلیل سمیت کی طرف ہو پھر یہ مادہ بھی ضعیف اور کمی کے ساتھ ہو کہ غشی پیدا نہین کرسکتا اسوقت کرب اور قلق انگڑائی اور جھرجھری
پیدا کریگا یہ وہی لوگ ہین جنکے واسطے بقراط نے تجویز کیا ہو کہ شراب مین بالمناصفہ پانی ملا کر پلانا ان لوگون کو امراض مذکورہ سے نجات
دیتا ہو اسلیئے کہ ایسی شراب آب آمیختہ مین تنقیہ اور غسل کی قوت ہمراہ تقویت کے ہو۔ معدہ بسبب شدت حس کے مستعد اور آمادہ قبول
اثر کا ادنی سبب سے ہوتا ہو اور اسی قبول اثر سے صرع اور تشنج تک نوبت آجاتی ہو اور ایسے نازک طبع آدمی کو تھوڑا سا غضب اور فاقہ
اور غم اور خفیف سبب جو محرک اخلاط ہو ایذا دیتا ہو پھر اگر ان اخلاط سے کوئی مقدار خلط مراری کی ایسے آدمی کے فم معدہ پر ریزش کرے اور بسبب
شدت حس شدت س ریزش سے اسے ایذا پہونچے صرع پیدا ہوگی اور غشی عارض ہوگی خواہ تشنج عارض ہوگا کہ دماغ کو فم معدہ سے مشارکت
ہو ایسا ہی آدمی اسکو وہ امور عارض ہوتے ہین جو امور کہ ضعف سے فم معدہ کے عارض ہوا کرتے ہین مثلاً جب اسکو تخمہ اور بدہضمی ہوگی خواہ
مشروبات کا استعمال زیادہ کرے یا جماع بافراط کرے اسوقت مبتلائے تشنج خواہ صرع ہوجائے گا اور بیشتر ایسے ہی مریض بذریعہ قے کرانی خواہ
زنگاری کے ان امراض سے نجات پاتے ہین۔ اور بیشتر امتلائے طعام جو زیادہ ہو ان لوگونکو سبات طویل مین گرفتار کرتی ہو تا اینکہ جب
قے انھین آتی ہو اسوقت انکو سبات سے افاقہ ہوتا ہو۔ اور بیشتر یہی امتلا وقوع مالیخولیائے مراقی کا سبب ہوتی ہو اور افکار ردی اور فاسد
اور خوابہائے بیہودہ نظر آنے کا بھی سبب یہی امتلا ہوتی ہو یہ بھی **جاننا ضرور ہو** کہ امراض معدہ کے جب دیرپا ہوجائین ضرور
سستی اور ڈھیلا پن لیف معدہ کی بناوٹ مین پیدا کرینگے اور تدارک اور علاج ان امراض کا دشوار ہوجائیگا منجملہ آفات ردی
کے خلقہ مین ایک آفت یہ بڑی ہو کہ سر کا مزاج سرد ہو اور آمادہ حدوث نوازل کا اور معدہ کا مزاج گرم ہو کہ اسکو تحمل ایسی دواؤں کا
نہوسکے جو ایسے نزلہ ہائے باردہ کا تنقیہ کردین جیسے معجون فلافلی اور کمونی **وجوہ استدلال احوال معدہ پر** جن امور سے احوال معدہ پر
استدلال کیا جاتا ہو وہ یہی ہین کہ معدہ کو برداشت طعام خواہ برداشت کا نہونا کیسا ہو یا آنکہ ہضم غذائی کیا کیفیت ہو اور دفع فضلہ
کیونکر اور کسطرح ہوتا ہو شہوت طعام کیسی ہو اور شہوت مشروبات کی کیسی اور کسقدر ہو حرکات معدہ کے اور اضطراب اسکا مثل
خفقان معدہ اور ہچکی کے ملاحظہ کیا جاتا ہو کہ وہ کیسا ہو منہ کا اور زبان کا حال دیکھا جاتا ہو کہ ذائقہ کیسا ہو اور تری منہ اور زبان مین ہو
یا خشکی اور خشونت ہو یا ملاست اور بوئے دہن کیسی ہو۔ معدہ سے جو چیز براہ قے یا براز کے برآمد ہوا سے دیکھنا چاہیے اور ریح جو صادر
ہو کہ اس سے آواز پیدا ہوتی ہو یا آواز نہین پیدا ہوتی خواہ وہ ریح جو معدہ سے اوپر کی طرف چڑھتی ہو جسکو ڈکار کہتے ہین وہ کیسی ہو

اور جو ریح معدہ کی بند ہو جاے اور اوپر نیچے دونون طرف اس کا نکاس نہین ہوتا اور اسی کا نام قراقر ہو اسے بھی خیال کرنا چاہیے۔ رخساروں کا رنگ اور منھ کے اندرون کے رنگ کو بھی دیکھنا چاہیے اوجاع اور اورام معدہ کا بھی لحاظ کرنا چاہیے اور مشارکت سے اور اعضا کی جو ہول معدہ کو لاحق ہو انکو بھی لحاظ کرنا چاہیے۔ جو چیز از قسم طعام اور شراب معدہ کو ایذا دے خواہ معدہ کو موافق ہو اسے بھی بنظر ایذا دہی اور نوقت کے دیکھنا چاہیے طعام کے برداشت کرنے نہ کرنے کو اسطرح ملاحظہ کرین کہ اگر معدہ کو مقدار مناسب جثہ اور بدن سے کم کی برداشت ہو ضرور ہے کہ کسی سبب سے ضعف آگیا ہو اور اگر بقدر معتاد برداشت کرتا ہو تو قوت معدہ کی باقی ہو براز سے خواہ جو شے کہ شکم سے نکلتی ہو اسکی نظر سے استدلال معدہ کے احوال پر اسطرح کرنا چاہیے براز اگر مستوی اور معتدل ہو رنگ اور بو مین جودت ہاضم پر دلالت کرے گا اور جودت قوت معدہ پر اور قوت معدہ اعتدال مزاج معدہ پر دلیل ہوگی۔ اور اگر ہضم جید نہو ضعف معدہ اور سوء مزاج معدہ پر دلیل ہوگا پھر اگر رنگ براز کا زائد خواہ ناقص اعتدال سے ہو اسی مادہ پر دلالت کریگا جو معدہ مین جاگزین ہو پھر اگر براز مین بدبو ہو اور اسکے ہمراہ نرمی بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ براز معدہ سے قبل از وقت مناسب جدا ہوا ہو اور سبب اسکی جلد اُترنے کا یہ ہو کہ معدہ اچھی طرح اس غذا پر حاوی نہین ہو سکا بسبب اسکے کہ قوت ماسکہ اسکی ضعیف ہو۔ اور اگر براز بدبو مین نرمی نہو اسکی دلالت پھر فقط ضعف ہاضمہ پر ہوگی اور ریح کی جو معدہ سے سرزد ہوتی ہو اگرچہ اسکی کیفیت کا بیان خالی مسخرگی سے نہین ہوتا ہم بیان اسکا یہ ہو کہ ریح کا صادر ہونا خواہ براز کا ہمراہ ریح کے اترنا قوت معدہ پر دلیل ہو اور آواز بلند سے ریح کا سرزد ہونا جودت ہضم پر دلیل ہو اور قوت معدہ پر بھی اور اسی طرح بدبو مین ریح کی کمی ہوتی۔ اور صواب یہ ہو کہ ریح کا صدور قوت معدہ پر کبھی دلیل نہین ہو بلکہ اگر ہو تو کسیقدر ضعف معدہ پر دلیل ہو لیکن یہ ضعف معدہ اس سے کم ہو جسکے سبب سے ڈکار پیدا ہوتی ہو کہ ڈکار کا پیدا ہونا ضعف قوت دافعہ پر دلیل ہو جو نیچے اور مبرز کی طرف اسکو دفع نہین کر سکتی ریح کی آواز کا بلند اگر بنظر ذات اسی کے ہو تو غلظت جو ہر مادہ ریح پر دلیل ہو اور اگر بلندی آواز کی بسبب قوت دافعہ کے ہو البتہ کسی قدر قوت معدہ پر دلیل ہوگی جو ریح کہ لطیف اور رقیق ہو اور اسکے برآمد ہوتے وقت آواز نہ پیدا ہو زیادہ دلیل ہو قوت معدہ پر بہ نسبت اس کثیف کے جو آواز پیدا کرے خصوصاً اگر اسمین آواز بدون ارادہ کے بے اختیار پیدا ہو۔ جو آواز خود بخود بدون ارادہ کے گوز کی پیدا ہو اختلاط ذہن پر دلالت کریگی کمی بو کی ریح مین ضرور جودت ہضم پر دلالت کرتی ہو اور بوے بدفساد ہضم پر دلالت کرتی ہو اور بالکل بدبو کا نہونا ہضم کی خامی پر دلیل ہو ہچکی کے ذریعہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ اگر صاحب فواق کسیطرح کا لذاع اور خلش اپنے معدہ مین ہر وقت ہچکی کے پاتا ہو ضرور ہو کوئی خلط ترش خواہ تیز یا تلخ موجود ہوگی اور اگر ہچکی کے ہمراہ تمدد اور کھچاؤ سا معلوم ہو معدہ مین ریح کا وجود ہوگا اور اگر لذع بھی نہو اور تمدد بھی نہو اور پیاس بھی بروقت ہچکی آنے کے نہ لگتی ہو معدہ مین خلط بلغمی یعنے بلغم خام ہوگی اور اگر ہچکی بعد استفراغات کثیرہ اور حمیات کے لاحق ہو اسوقت یبس معدہ کی وجہ سے ہوگی۔ پیاس کے ذریعہ سے استدلال اسطرح پر کرنا چاہیے کہ پیاس اکثر مزاج حار پر معدہ کے دلیل ہوتی ہو پھر اگر پیاس کے ہمراہ تلخی بھی ہو مادہ صفراوی اور بلغم شور پر دلالت کریگی پھر اگر پیاس مین سکون آب گرم کے پینے سے ہوتا ہو تو اکثر مادہ بلغمی شور بورقی ہوگا اور اگر آب گرم کے پینے سے تشنگی زیادہ ہو مادہ مراری ہوگا۔ منھ اور زبان کے حال سے استدلال اس طرح پر ہو کہ اگر بروقت درد معدہ کے زبان کی خشونت اور سرخی شدید ہو غلبہ خون اور ورم گرم پر معدہ کے دلیل ہوگی اور اگر رنگ مائل بزردی ہو تو مرض معدہ کا صفراوی ہوگا اور اگر سیاہی اور سپیدی ہو تو سوداوی اور بلغمی ہو اور اگر یبوست اور خشکی فقط زبان پر ہو سبب مرض کا یبوست ہو ہضم کے ذریعہ سے استدلال یون کرنا لازم ہو کہ ہضم جید جبھی ہوتا ہو کہ جس طعام کا ہضم ہو چکا ہو بعد ہضم کے پھر معدہ مین کسی طرح کی گرانی اور قراقر اور نفخ نہو اور نہ ڈکار آئے اور نہ طعم دخانی یا ترش ہو نہ ہچکی آے نہ اختلاج معدہ کا پیدا ہو نہ تمدد اور کھچاؤ بوجہ زیادتی مقدار طعام کے ہو۔ اور ٹھہرنا طعام کا معدہ مین زمانہ معتدل تک ہو اور اترنا غذا کا معدہ سے ٹھیک اپنے وقت پر

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہ اس سے پہلے اور نہ اسکے بعد اور نیند بھی مستوی یعنے ٹھیک ٹھیک طور سے ہو اور انتباہ یعنے جاگنا نیند سے آسانی اور خفت اور سرعت سے ہو
آنکھوں نہیں یعنے پپوٹوں میں ورم نہو اور نہ سر میں گرانی اجابت طبیعت سے آسانی ہو اور اسفل شکم کا قبل دفع ہونے براز کے کسیقدر پھولا ہوا معلوم
ہو اور یہ پھولا ہونا دلیل ہے اس امر پر کہ معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح ہوا اور شمول بخوبی ہونے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ معدہ قوی ہے اور
غذائے ماکول موافق طبع کے کمیت اور کیفیت میں تھی جس وقت معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح نہوگا اور غذا بھی جید الہضم نہوگی قراقر اور پے در پے
ڈکار آتی ہوگی اور طعام دیر تک معدہ میں غیر منہضم باقی رہیگا یا اپنے قبل از وقت مناسب معدہ سے اتر جائیگا۔ خلط صفراوی کی شان سے
یہ امر نہیں ہے کہ ہضم غذا کو منع کرے اسطرح پر کہ ہضم باطل خواہ ناقص ہو یا خام رہجائے بلکہ کبھی فساد ہضم پیدا کرتی ہے اور خلط سوداوی البتہ اسکی
شان سے ہے کہ ہضم کو بھی منع کرتی ہے اور فاسد بھی کردیتی ہے اور بلغم فساد ہضم زیادہ پیدا کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر معدہ میں ورم نہو
اور نہ قرحہ اور نہ غذا میں کسی قسم کا فساد ذاتی ہو اور پھر بھی اچھی طرح ہضم نہو بسبب اسکا کوئی سوء مزاج معدہ کا ہوگا اور اکثر یہ سوء مزاج
برودت اور رطوبت سے ہوتا ہے لیکن اسکے بعد حرارت سے اور اسکے بعد یبوست سے۔ اوجاع معدہ سے استدلال اس طرح کرنا چاہیے کہ اگر وجع
معدہ ہو تو مرض پر دلالت کریگی اور اگر وجع ثقیل ہو امتلا پر دلیل ہوگی اور اگر وجع لاذع ہو تو خلط حامض خواہ تیز یا تلخی یا ملح پر دلالت کریگی
شہوت اور خواہش طعام اور شراب سے استدلال یوں کیا جاتا ہے کہ زیادتی خواہش کی یا کمی پر خیال کرتے ہیں اور جس قسم کی اشیاء خوردنی
اور نوشیدنی کی خواہش ہو اسے بھی لحاظ کرتے ہیں مثلاً پیاس ہو اور شوق سرد پانی وغیرہ کا ہو اور کبھی ترش چیزون کا شوق زیادہ ہوتا ہے
اور کبھی ناشف یعنے خشک کنندہ رطوبات کیطرف طبیعت کی رغبت ہوتی ہے اور نمکین اور تیز اشیا کیطرف میلان خاطر ہوتا ہے اور بیشتر کبھار گی نمکین
اور تیز اور ترش چیزون کو جی چاہتا ہے اسلیے کہ یہ تینوں قسم کی چیزین تقطیع میں اس خلط کی جو معدہ میں جاگزین ہو باہم مشترک ہیں یہ میلان
خاطر دلیل ضعف معدہ پر ہوگا اسلیے کہ جو معدہ قوی ہے اسکی خواہش دسومات اور چرب اشیا کیطرف خصوصاً چرب شیرینی کیطرف زیادہ
ہوتی ہے بیشتر خواہش طبع خراب اور زبون چیزون کیطرف ہوتی ہے جیسے طبیعت انسانی کو نفرت ہے اور وہ چیزین منافی طبع کی ہیں جیسے کوئلے کھانے
کے یا گاذران اور رہی وغیرہ کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور سبب اس خواہش کا کوئی خلط فاسد غریب یعنے اجنبی ہوتی ہے جو مناسب اخلاط
محمودہ کے نہو اگر حس ذائقہ صحیح ہوگی شیرینی پر کسی چیز کو طبیعت اختیار نہ کریگی اور جب کبھی شہوت فاسد ہوگی اور میٹھی چیز کو جی بچاہے گا
تو ضرور کوئی آفت موجود ہوگی پھر اگر دسومات کی طرف میلان خاطر ہو معدہ میں قبض اور تکاثف اور خشکی ہوگی اور اگر سخن چیزون سے
نفرت پیدا ہو اور سرد اشیا کیطرف بسبب برودت کے نہ کسی اور ذائقہ وغیرہ کے وجہ سے میلان ہو معدہ میں حرارت ہوگی اور اگر سخنات کی
طرف رغبت ہو معدہ میں برودت ہوگی اور اگر مقطعات اور ترش اور تیز چیزون کیطرف رغبت ہو معدہ میں کوئی خلط بالزوجت موجود
ہوگی معدہ گرم کی خواہش پانی کی طرف بہ نسبت غذائے سرد کے زیادہ ہوتی ہے اور بیشتر اوقات شدت حرارت معدہ کی بسبب اسکے کہ
تحلیل رطوبات کرتی ہے اور بدل مایتحلل کی ضرورت ہوتی ہے اور لذع بھی بعد تحلیل کے پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ حرارت شدیدہ گرسنگی
اور جوع شدید کو پیدا کرتی ہے اور یہ بھوک اس سے زیادہ ہوتی ہے کہ اسکے روکنے پر صبر نہیں ہو سکتا ہے اور اگر اس بھوک میں غذا دینے کی تاخیر ہو
ہمراہ اسی گرسنگی کے غشی بھی فوراً پیدا ہوتی ہے اشتہائے زائد اور کثیر اسوقت پیدا ہوتی ہے جب معدہ پر ریزش سودا یا بلغم شور کی ہو اور جو مقدار
سودا یا بلغم کی ریزش کرکے معدہ میں پہونچے وہ زائد اس اندازہ سے نہو جسے معدہ دفع کرسکتا ہے اور یہ شہوت کثیر شہوت کلبی اس سبب
سے ہوتی ہے جسکو ہم باب شہوت کلبی میں بیان کرینگے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ شہوت اور خواہش غذا کی عموماً جملہ اعضا کو ہوتی ہے مگر
یا اعضائے عامہ یعنے سوائے معدہ کے انکی بھوک اور اشتہا فقط طبعی ہوتی ہے اور فقط نہیں علاقون سے ہوتی ہے جو قوت غاذیہ کو قوت جاذبہ
سے تعلق ہے اور معدہ میں علاوہ اس اشتہا کے بالخصوص ایک شہوت نفسانی بھی ہے اسلیے کہ معدہ ذی حس ہے کبھی بعض آدمیوں کی سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کیفیت ہوتی ہو کہ بھوک بھی زیادہ لگتی ہو اور کھانے بھی زیادہ ہین اور باوجود زیادہ خورش کے نہ انھین تخمہ ہوتا ہو اور نہ فضلہ زیادہ انکے
بدن سے برآمد ہوتا ہو اور بدن پر لگنے باوجود پرخوری اور کمی فضلہ کی فربہی جیسی چاہیے نہین آتی سبب اسکا یہی ہو کہ تحلل کثیر انکے ابدان
عارض ہوتا ہو کسی ریاضت وغیرہ کی وجہ سے اور قوت ہاضمہ اور جاذبہ شہوانیہ ان لوگون کی صحیح ہوتی ہین منہ کے ذائقہ سے استدلال
اس طرح کرنا چاہیے کہ تلخی منہ کی حرارت معدہ اور خلط صفراوی پر دلیل ہو۔ اور ترشی منہ کی اکثر برودت معدہ پر دلیل ہو لیکن اسقدر برودت
نہین ہو کہ جس سے طعام بالکل ہضم نہو سکے۔ اور کبھی ترشی منہ کی حرارت قلیل پر مع رطوبت کے دلیل ہوتی ہو وہ حرارت بس اسیقدر ہو
کہ رطوبت مین تھوڑا سا غلیان اور جوش پیدا کرکے پھر اس رطوبت کو چھوڑ کے جدا ہوجاتی ہو اور انفلاج اس رطوبت کا اس حرارت
قلیل سے بوجہ کمی مقدار کے نہین ہوسکتی لہذا ترشی پیدا ہوتی ہو جسطرح دوشاب انگور کا بھی ایسا ہی حال ہو کہ برودت سے بھی ترش
ہوجاتا ہو اور اگر حرارت ضعیف کی وجہ سے اسمین غلیان اور جوش پیدا ہو تب بھی ترش ہوجاتا ہو کبھی ترشی منہ کی اس سبب سے ہوتی
ہو کہ ایک مادہ ترش طحال سے معدہ کیطرف ریزش کرتا ہو اور اسوقت جو ترشی منہ مین ہوتی ہو اسکے ہمراہ اشتہاے معدہ زیادہ ہوتی ہو
اور نفخ اور قراقر بھی زیادہ ہوتا ہو اور ہضم طعام برے طور سے ہوتا ہو یعنے بدہضمی ہوتی ہو اور کھٹی ڈکار آتی ہو۔ اگر منہ کا مزہ پھیکا ہو کثرت بلغم
تفہ یعنے خام پر دلیل ہوگا اور نمکین منہ کا مزہ بلغم مالح پر دلالت کریگا برے برے منہ کے مزے جو عجیب عجیب طرح کے ہون اور بہت
ناگوار اور زبون ہون انکی دلالت اس بات پر ہوتی ہو کہ بدن مین اخلاط غریبہ عجیبہ اور متعفن اور ردی اخلاط بھرے ہوے ہین قے
کے ذریعے سے استدلال اسطرح پر کرنا چاہیے کہ اگر فقط ابکائی ہو تو مادہ چسپندہ ہو اور معدہ مین خوب ڈوبا ہوا ہو اور پیوست ہو
اور اگر قے بسہولت ہو جاے معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ تجویف معدہ مین ریزش کرچکا ہو اور اگر قے ہوکر پھر بھی ابکائی بنی رہے دونو
امور مذکورہ پر دلیل ہوگی یعنے مادہ چسپندہ بھی ہو اور تجویف مین ریزش بھی کرچکا ہو خواہ فقط چسپندگی مادہ پر دلیل ہوگی۔ یہ بھی ہمیشہ
نہین ہو کہ متلی فقط مادہ قشریہ سے پیدا ہو بلکہ بیشتر مادہ غیر قشریہ سے متلی پیدا ہوتی ہو اگر وہ مادہ کثیر ہو اور فم معدہ مین لذع پیدا کرے
یا اینکہ وہ مادہ اگرچہ تھوڑا تھا مگر طعام سے ملکر زیادہ ہوگیا اور اسکے ہمراہ معدہ کے اوپر کی جانب فم معدہ تک چڑھ کر لذع پیدا
کرنے لگا اسی سبب سے اکثر بعد تناول طعام کے نکالنا اخلاط کا براہ قے کے آسان ہوتا ہو اور بدون کچھ کھاے ایسی آسانی
سے اخراج مادہ کا نہین ہوسکتا مگر اینکہ مادہ مین کثرت ہو اسوقت بدون طعام کی مدد کے بھی بآسانی قے ہوسکے گی لیکن اگر متلی اور
ابکائی بطور دورہ کے پیدا ہوتی ہو اسوقت مادہ کی ریزش کا بروقت دورہ کے یقین کرنا لازم ہو اور وہ مادہ ڈوبا ہوا نہین ہو اور اگر
متلی اور ابکائی ہمیشہ علی الاتصال رہے معلوم ہوگا کہ تولد مادہ کا معدہ مین ہمیشہ ہوا کرتا ہو قے اپنے رنگ سے بھی اسی قسم کے مادہ پر
دلالت کرتی ہو جیسا رنگ قے کا ہو اور مزہ سے قے کے خلط موجودہ پہچانی جاتی ہو صفرا اور سودا پر رنگ زرد اور سیاہ کے ذریعہ سے
قے دلالت کرتی ہو اور بلغم شور اور ترش پر رنگ اور مزہ سے قے دلالت کرتی ہو اور بلغم زجاجی ہو فقط رنگ کے ذریعہ سے اور بلغم جو سر سے
اترتا ہو اسپر مخاطی رنگ کی قے دلیل ہو کبھی سر کے بلغم کے ہمراہ قے کرنے سے اور اعضا کے نزلات بھی ہوتے ہین بعض آدمی کی یہ صورت
ہوتی ہو کہ جسوقت کھانا تناول کرین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اگر حرکت زیادہ کرین سب غذا قے کی طرف سے گر جاے گی یہ کیفیت فم معدہ کی
رطوبت یا انکے معدہ کے ضعف پر دلالت کرتی ہو لیکن اگر فم معدہ کی رطوبت سے یہ کیفیت پیدا ہو بحالت گرسنگی بھی قے عارض ہوتی ہے
(خواہ یہ کیفیت حالت گرسنگی مین بھی پیدا ہوتی ہو) اور ضعف معدہ اگر سبب اس کیفیت کا ہو تو فقط بروقت تناول غذا کے یہ بات
پیدا ہوگی۔ رنگ بدن کے ذریعہ سے استدلال کرنا (اور خصوصاً چہرہ کے رنگ سے) یون مناسب ہو کہ بدن کا رنگ زیادہ تر اکثر
امراض مین احوال معدہ اور جگر پر دلیل ہوتا ہو اسلیے کہ اکثر امراض معدہ کے بادر طب ہوتے ہین اور ان بیمارون کا رنگ رصاصی ہوتا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اگر کسی قدر انکی رنگت زرد ہو پھر بھی زردی مائل بسپیدی ہوتی ہو۔ قراقر کے ذریعہ سے استدلال یون ہو کہ قراقر ضعف معدہ پر دلیل ہوگا اور یہ بھی ظاہر ہوگا کہ معدہ کی گرفت غذا پر پوری نہین ہو بلکہ بری طرح سے غذا پر شامل ہوتا ہو اور نیز قراقر کے دلالت یہ بھی ہے کہ براز رطب ہو یعنے بستہ نہوگا۔ تھوک کا زیادہ برآمد ہونا اور اس مین کف کا ہونا معدہ کی ایسی رطوبت پر دلالت کرتا ہو جو رطوبت لعاب تر کو منھ تک بھیجتی ہو منھ کا خشک رہنا اور تھوک کی کمی خشکی معدہ پر دلیل ہو اور گرم تھوک باوجودیکہ قلیل ہو حرارت معدہ پر دلیل ہو بشرطیکہ اسوقت اور قسم کے علامات بھی ایسے موجود ہون جو حرارت کی دلالت پر معین ہون یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ منھ کی خشکی دو طرح کی ہوتی ہو ایک تو بیس حقیقی اور اسکی یہ شناخت ہو کہ ہرگز تھوک پیدا نہو اور ہروقت منھ خشک رہے دوسری قسم منھ کی خشکی یبس ناذب کہلاتی ہو اسکی یہ صورت ہو کہ لعاب دہن اور تھوک تو ہو مگر چپکتا ہوا لسلسا ہو کہ اسکو حرارت بخاریہ نے جو بطرف دہن کے پہونچتی ہو خشک کر دیا ہے اور فرق خشکی دہن اور خشکی ریق مین یہ ہو کہ یبس حقیقی یبس معدہ پر دلالت کرتا ہو اور خشکی ریق ایک رطوبت چسپندہ پر دلالت کرتی ہو جو معدہ سے منھ مین آتی ہو خواہ سر سے اترتی ہو ڈکار کے ذریعہ سے استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہو کہ ڈکار کے بہت سے اقسام ہین کبھی بدبو ہوتی ہو کہ اسکی بوے بد کا سبب یا دخان ہوتا ہو یا بخار جو معدہ سے اٹھتا ہو یا ڈکار بازہومت ہوتی ہو یا گرم اور جلن کے ساتھ یا عفونت ہوتی ہو یا ایسا سندھی ڈکار ہوتی ہو خواہ مچھلی کی ایسی بو کی ڈکار ہوتی ہو اور کبھی ایسی ڈکار ہوتی ہو کہ جس قسم کا کھانا کھاے اسی کی بو ڈکار مین پیدا ہوتی ہو اور کبھی ڈکار فقط ریحی ہوتی ہو کہ اسکی کیفیت کسی اور طرح کی نہین ہوتی یہی ڈکار سب اقسام مین ڈکار کے اچھی ہو جو زیادہ صحت پر دلیل ہو پس اگر ڈکار دخانی ہو اور اسکے دخانی ہونے کا سبب جوہر کسی طعام کا نہو جو بطبیع خود بہت جلد دخانیت کی طرف مستحیل ہو جاتا ہو جیسے زردی بیضہ جو پختہ کی ہو خواہ مولی وغیرہ خواہ ایسا طعام جسکے پکاتے اور تیار کرتے وقت اسمین دخانیت لگئی ہو جیسے حلوا اور شیرینی جو آگ پر زیادہ پکائی جاے یا اور کوئی شے (مثلا کباب) پھر ایسے وقت کہ جب استعمال دخانی غذا کا نہو اور پھر دخانی ڈکار آئے ضرور ہو وہ دخانیت بسبب ناریت اور حرارت معدہ کے ہوگی خواہ کسی مادہ نے مزاج کو گرم کر دیا ہوگا یا یہ سوء مزاج سادج بلا مادہ باعث ناریت معدہ کا ہوا۔ مادہ کا مورث ناریت معدہ ہونا انھین وجوہ مذکورہ بالا مین کسی ایک وجہ سے ہوگا اور اکثر تو مادہ صفراوی اسکا مورث ہوتا ہو جو مرارہ سے بطرف معدہ کے ریزش کرتا ہو جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا خواہ کوئی نزلہ حاد اور تیز جو سر سے بطرف معدہ کے گرتا ہو خصوصاً اگر شخص صفراوی مزاج نہوا سوقت نزلہ کے انصباب کا سر سے اور بھی احتمال زیادہ ہوگا ایک اور طرح سے بھی استدلال اس امر پر (یعنے دخانی ڈکار پر جو حرارت معدہ سے پیدا ہو) کیا جاتا ہو اور معلوم ہوتا ہو کہ حرارت مادی خواہ سوء مزاج سادج معدہ کا سبب دخانی ڈکار کا ہو کہ اس سے پہلے جو غذا اس شخص نے کھائی ہو اور وہ غذا کیفیت دخانی سے دور ہو جیسے نان جو کہ اسکے کھانے کے بعد اگر دخانی ڈکار آے تو سبب اس ڈکار کا ضرور حرارت معدہ کی ہوگی (کیونکہ یہ غذا مستحیل دخانیت کیطرف بدون حرارت معدہ کے خود بخود نہین ہوتی) **ایضاً** براز کو بھی ایسے وقت ملاحظہ کرنا چاہیے اگر مراری براز ہو ضرور یہ امر ثابت ہوگا کہ حرارت معدہ کے باعث دخانی ڈکار اور مراریت براز کی ہو اور اگر مراری یعنے زرد رنگ کا براز نہوا سوقت یہ حکم کرنا کہ سبب دخانی ڈکار کا حرارت معدہ نہین ہو کچھ ضروری نہین ہو اسلیے کہ فقط حرارت سافج معدہ کی بھی مورث دخانی ڈکار کی ہوتی ہو گو براز صفراوی نہو کبھی دخانی ڈکار کو دلالت اسپر بھی ہوتی ہے کہ یہ شخص زیادہ بیدار رہا اور اتنا نہین سویا کہ اس زمانہ مین معدہ حرکات بیداری سے فراغت پاکر اور آرام اٹھاکر اس غذا کے ہضم پر کافی طور سے توجہ کرتا اسی بیداری کی گرمی سے معدہ مین اشتعال اور سخونت پیدا ہوگئی اور دخانی ڈکار آنے لگی۔ کھٹی ڈکار اگر بسبب تناول غذاے ترش کے نہو اور نہ ایسی غذا سے ہو کہ اس غذا کی زیادہ خوری ضرور اسکو ترش کر دیتی ہو اور خصوصاً اگر ایسی غذا کھانے کے بعد ترش ڈکار آے جو ترش ہوتی نہین اور حموضت یعنے ترش ہونے سے وہ غذا

بہت دور ہو جیسے شہد اور باوجودیکہ یہ ترش نہین ہوتا اور پھر کھٹی ڈکار آئے اور یہ غذا ترش ہوجاے اسوقت حکم کردینا چاہیے کہ معدہ مین برودت
آگئی ہو کسی مادہ کی وجہ سے یا بلا مادہ اگر مادہ کی وجہ سے معدہ بارد ہو اسکے ہمراہ ثقل اور گرانی فم معدہ مین بھی ہمیشہ محسوس ہوتی ہو اور اگر کھٹی
ڈکار جو بسبب مادۂ باردہ کے ہو سوداوی مزاج والون کو خواہ طحولین یا ان لوگون کو جنکے معدہ پر نزلہ ہاے باردہ کی ریزش ہوتی ہو عارض ہوتی ہو
کبھی ترش ڈکار بوجہ حرارت ضعیف کے بھی عارض ہوتی ہو کہ ایسی حرارت جوقت کسی شیرین چیز کو معدہ مین پاے اسمین جوش اور غلیان
پیدا کر کے ترشی پیدا کرتی ہو ایسی قسم کی ڈکار کے ہمراہ کوئی علامت حرارت اور التہاب کی بھی ہوتی ہو اور تلخی دہن اور پیاس اور سرد چیزون سے
نفع پائی ہو پس یہی سب امور اس ڈکار پر دلیل ہوتے ہین منجملہ ان امور کے (جن سے استدلال اس امر پر کیا جاتا ہو کہ حرارت مفرط غذا اور
ڈکار کو ترش کردیتی ہو) ایک یہ بھی امر ہو کہ دودھ مین ترشی بسبب حرارت کے بہت جلد آجاتی ہو بہ نسبت برودت کے کبھی مادہ یعنے
غذاے ترش کی مورث کھٹی ڈکار کے ہونے پر بذریعۂ قے کے بھی استدلال کیا جاتا ہو اگر ڈکار بدبو ہو کبھی معدہ کی عفونت پر دلیل ہوتی
ہو یہ دلالت جزئی یعنے ہمیشہ یہ بات نہین ہو کہ بدبو ڈکار معدہ کی عفونت پر دلالت کرے بلکہ کبھی یہ ڈکار قرحہ معدہ پر بھی دلیل ہوتی ہے
بساندھی اور مچھلی کی ایسی سڑاندھی ڈکار اور جو ایسی جلن ہوتی ہو یہ تینون قسمین رطوبت متعفنہ پر دلالت کرتی ہین۔ اور زنگاری بو کی
ڈکار بحدت اور حرارت مع عفونت پر دلالت کرتی ہو اور یہ ڈکار حرارت پر زیادہ اور بشدت دلیل ہو بہ نسبت دخانی ڈکار کے۔ پھر اگر
ڈکار دخانی بھی نہو اور نہ کھٹی ہو مگر کسی ایسی غذا کی بو جس سے آے جسکے تناول کا زمانہ زیادہ گذر چکا ہو یعنے وہ زمانہ ہضم غذا کے معمولی زمانہ سے
زیادہ ہو اسوقت اس ڈکار سے یہ بات پیدا ہوگی کہ معدہ ہضم غذا سے ضعیف ہو اور کیموس بنانے پر قادر نہین ہو جو چیزین معدہ کو موافق
یا منافی ہین یا معدہ کو ایذا دیتی ہین انکے ذریعہ سے استدلال احوال معدہ پر یون کرنا چاہیے اور خیال کرنا چاہیے کہ اشیاء باردہ اس معدہ کو
بذاتہ موافق ہین یا اشیاء سخنہ یعنے گرم چیزین یا خشک چیزین اسکو موافق ہوتی ہین کہ تر چیزین مگر ایسے اشیاء کے موافق ہونے پر نظر کرنی بعد مراعات
ایک ایسے عام قاعدہ کے لازم ہو کہ اگر اس قاعدہ کی رعایت نہ کیجاے اکثر غلطی واقع ہوگی اور اسکی مثال یہ ہو کہ اکثر سرد چیزین جو مضر معدہ
بارد کو نہین ہوتی ہین اسکا اصلی سبب یہ ہوتا ہو کہ خلط رقیق بلغمی مین ایک قسم کا غلیان اور جوش خواہ بلغم شور کی شوریت ایسی ہوتی ہو جس سے
اشیاء باردہ کی برودت ٹوٹ جاتی ہو اور معدہ کو ضرر نہین پہونچتا اور طبیب غلط گمان کرتا ہو کہ اشیاء باردہ نے نفع کیا اور معدہ حار ہو حالانکہ
یہ عدم ضرر خواہ انتفاع بوجہ حرارت معدہ کے نہین ہوا کیونکہ در اصل معدہ حامل خلط بارد کا ہو کیونکر حار ہوسکتا ہو اسیطرح کبھی کوئی گرم غذا
معدہ گرم پر وارد ہو کر جو خلط حار اس معدہ مین ہو اسکو دفع کردیتی ہو اور اسکی تحلیل کردیتی ہو لہذا اگرچہ مزاج معدہ کا گرم ہو مگر سردست غذاے
گرم کا ضرر محسوس نہین ہوتا اور طبیب براہ غلط گمان کرتا ہو کہ غذاے حار سے نفع ہوا ہو لہذا مزاج معدہ کا بارد ہو پس لازم ہو کہ غذاے گرم
اور سرد کے نفع اور ضرر سے استدلال کرنے مین اور جملہ دلائل جو معدہ کی حرارت اور برودت کے مذکور ہوچکے انپر بھی نظر رہے تاکہ ایسی غلطی
واقع نہو جن چیزون کی حس معدہ کو ہو انسے مزاج معدہ کی شناخت کا یہ طریقہ ہو کہ اگر معدہ مین کسی طرح کی لذع محسوس نہو بلکہ ثقل اور گرانی کا
احساس کرے اسوقت مادہ بلغمی زجاجی اسمین ہوگا اور اگر لذع اور التہاب محسوس ہو تو مادہ تلخ صفراوی ہو خواہ مادہ شور بلغمی ہو اور اگر لذع
بدون التہاب کے ہو تو مادہ بلغم ترش کا ہو اور اگر لذع کے ہمراہ خفت ہو تو مادہ لطیف یعنے صفراوی ہوگا یا قلیل بلغمی ہوگا اور اگر لذع کے
ہمراہ ثقل بھی ہو تو مادہ غلیظ یا کثیر ہوگا۔ مشارکت ہاے اعضا کے وجوہ سے جو احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہو وہ اسطرح پر ہو مثلاً کبھی
کہ دماغ پر اسباب نوازل کا اثر زیادہ ہو اور دماغ اپنے نزلات کو بطرف معدہ کے گراتا ہو خواہ جگر مین تولید صفرا زیادہ ہوتی ہو اور معدہ کی
طرف وہ خلط آتی ہو یا اینکہ طحال خلط سودا کے دفع کرنے سے عاجز ہو کہ اسمین ورم آگیا ہو اور سودا کی اسمین زیادتی ہو اور یہ صورتین شناخت
سب سوء مزاج کی ہین یا یون نظر کرین کہ آنکھو نکے سامنے کوئی سے خلاف عادت متخیل ہوتی ہو اور اس شے کو چندان ثبات اور قرار

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہین کہ ادھر نظر آئے اور غائب ہو گئی خواہ یہ دیکھین کہ درد سر اور وسواس بروقت امتلاء معدہ کے پیدا ہوتا ہو اور بحالت گرسنگی سہی خفت
ہوتی ہو اسیطرح دوار یعنے سر گھومنا بحالت امتلاء معدہ اور خفت زمانہ خلو معدہ مین یا اینکہ بروقت امتلا کے خفقان عارض ہوتا ہو یا بروقت
خلو معدہ کے یا غشی اور تشنج ان دونون حالتونمین سے کسی حالت مین پیدا ہوتا ہو اور اس طریقہ سے سوء مزاج معدہ کی شناخت بذریعہ
عرض کے ہو پھر اگر بحالت امتلاے معدہ خیالات چشم یا درد سر یا وسواس یا خوابہاے پریشان یا خفقان یا سبات عظیم پیدا ہو معلوم ہوگا
کہ معدہ اخلاط سے پر ہو اور ضعیف ہو اور اسے سوء مزاج مادی عارض ہوا ہو. اور اگر خفقان معدی اور درد سر اور غشی اور وسواس بحالت
گرسنگی اور خلو معدہ کے پیدا ہو اسوقت جاننا چاہیے کہ اس معدہ کو ایذا کسی خلط مراری یا خلط لاذع کے پہونچتی ہو جو بروقت خلو کے فم معدہ
کی طرف پہونچتی ہو یا کوئی خلط بارد اسیطرح پہونچکر ایذا دیتی ہو اور ان تینون اخلاط مین سے خاص خاص کی شناخت ان علامات سے
کرنی چاہیے جو اوپر کے سطور مین بخوبی بیان ہو چکین انھین اسباب مین جو سبب کہ اسفل معدہ مین اس سے بہت عظیم اور شدید درد سر
اور مرگی اور غشی اور تشنج پیدا نہو گا. جو اعراض کہ معدہ کے احوال پر بمشارکت اعضا دلالت کرتے ہین بعض انمین سے دماغی ہین جیسے
اختلاط ذہن اور درد سر اور سبات اور مجھو اور وسواس اور بعض اعراض قلبی ہین جیسے غشی اور خفقان اور بدحالی نبض کی اور بعض اعراض
مشترک چند اعضا کی مشارکت سے پیدا ہوتے ہین جیسے بطلان نفس خواہ سانس مین دشواری اور سوء تنفس **دلائل امزجہ معدہ**
علامات سوء مزاج حار کے یہ ہین کہ پیاس ہو مگر جب حرارت بافراط اور شدید ہو کہ قوت معدہ کو ساقط کردے اسوقت پیاس نہو گی اور
دخانی ڈکار آنی اور بھوک مین کسیقدر چکنٹی کا ہونا اور سرد اشیاء کے استعمال سے نفع ہونا مگر اس شرط کا بھی لحاظ رہے جو ابھی مذکور ہو چکی
چوتھے لطیف غذاؤن کا معدہ مین سوختہ اور محترق ہو جانا کہ ایسی ہی لطیف غذا جب یہی معدہ اپنے اعتدال طبعی پر تھا امین محترق
نہین ہوتی تھی پانچوین غلیظ غذا کا اعتدالی حالت اسی معدہ کی بہ نسبت زیادہ ہضم ہو جانا لیکن اگر حرارت بافراط ہو کہ قوت معدہ کو
ضعیف کردے اسوقت یہ علامت نہو گی چھٹے پیاس کا زیادہ ہونا ساتوین اشتہاے طعام مین اکثر گاہ کمی ہونی خصوصًا اگر یہ سوء مزاج حار ہمراہ
مادہ صفراوی کے ہو کہ بالکل سقوط اشتہا ہو گا مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہو کہ جو کچھ کھالیا جاے چونکہ ہضم قوی ہو اچھی طرح ہضم ہو جائے گا ہان
اگر اس سوء مزاج مین بھی افراط اسقدر ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کردے اسوقت ہضم نہو گا آٹھوین کبھی ایسے سوء مزاج حار کے ہمراہ
حمی تیخواہ حمی دقیقہ یعنے نرم تپ بھی ہوتی ہو نوین کبھی یہ سوء مزاج گرم جو افراط سے قبل اسکے کہ قوت معدہ کو ساقط کرے سخت گرسنگی کو
پیدا کرتا ہو اور یہ بھوک بسبب تحلل ہونے ایسے سوء مزاج کے پیدا ہوتی ہو اور اس سبب سے کہ فم معدہ مین لذع پیدا کرتا ہو اور مواد اور رطوبات
معدہ کو زیادہ متحلل کرتا ہو جسطرح ماساریقا کی مس یعنے چوسنے سے رطوبات معدہ کو ایسا ہی تحلل اور فنا اور رطوبات پیدا ہو کر شدت گرسنگی
کی پیدا ہوتی ہو اور کبھی یہی بھوک سوء مزاج حار معدہ کی جوع مغشی ہوتی ہو ایسی کہ اگر بھوک لگتی ہو کچھ تناول نہ کیا جاے فورًا غشی پیدا
ہو گی اور اگر ایسی بھوک پر صبر کرین اور دیر تک نہ کھائین اشتہا باطل ہو جائیگی کبھی بکثرت سیلان لعاب کا بحالت گرسنگی ہوتا ہو اور بعد
غذا کھانے کے یہ لعاب کا سیلان مٹ جاتا ہو اور لعاب جانے کا سبب یہ ہو کہ حرارت محللہ ہو یعنے تحلیل رطوبات کرتی ہو اور پھر ان رطوبات
کا صعود اوپر کیطرف ہوتا ہو لہذا لعاب بکثرت پیدا ہوتا ہو پھر اگر یہی حرارت معدہ مین کسیقدر رطوبت پاتی ہو زیادہ سیلان لعاب کا ہوتا ہو
ایسے سیلان کو تناول غذا ہاے غلیظہ کا ٹھہرا دیتا ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ جس شخص کا معدہ ناری یعنے حار ہو اسکے بدن مین خون کم ہو گا اور
جسقدر ہو گا خراب اور بدبو اور تیز ایسا ہو گا کہ جتنے اعضا اس خون سے مزاج اصلی مین مخالف ہین سب اسکو ناگوار پاکر کمروہ سمجھین گے اور اس
خون سے ان اعضا کی غذا نہو گی اسی جہت سے یہی بدن تحلیل اللحم ہو گا اور رگین اس بدن کی کھلی ہوئی اور خون سے پر ہون گی اسلیے
کہ خون جسقدر اس بدن مین ہو سب کا سب رگون مین بطور خزانہ کے جمع ہو کہ اسے طبیعت غذاے اعضا مین خرچ نہین کرتی اور اگر

HAKEEM SHOUKAT ALI

فصد کھولی جائے خراب۔ خون برآمد ہو جاتا ہے **علامات سوء مزاج بارد** برودت پر معدہ کی دیر مین تغیر پانا طعام کا کیموس کیطرف دلیل ہوتا ہے بلکہ یہانتک کہ وہ طعام معدہ سے اترتا ہی نہین اور اسکی بہت سی مقدار مدت معتدبہ کی بعد بذریعہ قے کے گرجاتی ہے اور مسلم غذا جسمین تغیر معتدبہ نہو نکل آتی ہے پھر جب برودت معدہ کی بافراط ہوجاے ہرگز کسی طرح کا تغیر طعام نہین ہوتا اور نہ اسکا ہضم پیدا ہوتا ہے (۲) کبھی کثرت اشتہا اور پیاس کی قلت اور کھٹی ڈکار آنی بدون استعمال کسی ایسی غذا کے جو ترش ہونے کے لائق ہو جیسا اوپر مذکور ہوچکا یہ ہو بھی برودت اور سوء مزاج بارد معدہ پر دلیل ہوتے ہین (۳) سوائے غذائے خفیف کے ایسی غذائے غلیظ کا ہضم نہونا جو قبل ازین ہضم ہوجاتی تھی یہبھی برودت معدہ پر دلیل ہوتی ہے (۴) کبھی سوء مزاج بارد معدہ کا اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ بعد تناول طعام کے جب زمانہ ہضم کا قریب ہو تو مد کثیر معدہ مین اور ایسا درد شدید عارض ہوتا ہے کہ جبتک رطوبت خلیہ یعنے کھٹا پانی جیسے سرکہ بذریعہ قے کرنے کے نکل نہ جاے اس تکدد اور درد کو کسیطرح سکون نہین ہوتا ہے بیشتر برودت معدہ سے استسقا اور ذرب پیدا ہو جاتا ہے سرد معدہ والے کے رنگ پر ایسی زردی سپیدی آمیز غالب آجاتی ہے جو کبھی تجربہ کار طبیب پر مخفی نہین رہتی اور یہ وہی مریض ہے کہ اجوائن کا استعمال اسکے علاج مین بہت عمدہ ہے کبھی دماغ کو برودت معدہ کی آفات مین شرکت ہوتی ہے لہذا صداع ریحی اور طنین وغیرہ پیدا ہوتے ہین۔ اگر سوء مزاج بارد ایسے معدہ کو عارض ہو جسکا اصلی مزاج گرم اور حار تھا اسوقت قراقر اور نفخ اور خشکی اور پیاس کی شدت ہوتی ہے اور اگر کسی ضرورت اور حاجت سے اسکی فصد کھولی جاے فسادات معدہ زیادہ ترقی پذیر ہوتے ہین اور انجام کار مریض مدقوق ہو جاتا ہے ایسے مریض کی دوا یہ ہے کہ پہلے غذا دینے سے کوئی شربت قلیل مقدار سے پلایا جاے جس سے لہاۃ اور حلق تر ہوجاے اور بعد اسکے خشک غذا جیسے کباب وغیرہ اسے کھلائی جاے تاکہ بخوبی حلق سے اتر جاے اور شوربا نخواہ یخنی وغیرہ تر غذائین اسے نہ دینی چاہیین **علامات سوء مزاج یابس کے** بشدت اور کثرت پیاس لگنی اور خشکی زبان بافراط ہونی بشرط مذکور یعنے باب استدلال مین جو فرق جفاف حقیقی اور غیر حقیقی کا مذکور ہوا ہے اسے بھی لحاظ کرو لاغری بدن کی اور ذبول اسکا اصلی اور خلقی لاغری سے بڑھ چڑھ کر اور غذاہاے رطب سے نفع پانا یہی امور سوء مزاج یابس پر دلیل ہوتے ہین **علامات سوء مزاج رطب کے** پیاس مین کمی اور تر غذاؤن سے نفرت اور کھالے تو غذاے تر سے ایذا پہونچے اور کم غذا یا خشک غذا سے نفع پانا یہ سب علامات سوء مزاج رطب معدہ کے ہین کثرت ریق بھی اسی پر دلیل ہے پھر اگر بحالت گرسنگی تھوک زیادہ آے رطوبت کے ساتھ حرارت معدہ بھی اکثر دلیل ہوگا۔ اور تنہا حرارت سے بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ بیشتر بعض آدمیون کے فم معدہ پر ایسی رطوبت بالہ یعنے تر کرنے اور بھگونے والی موجود ہوتی ہے پس اس شخص کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب کچھ کھاتا ہے اسے یہی توہم کرتا ہے کہ ادھر حرکت کی اور بدن ہلا اور قے ہو جائیگی کبھی یہی کیفیت بعینہ توہم قے کرنیکی ضعف جگر سے بھی پیدا ہوتی ہے مگر ہمراہ اسکے اور دلائل جو ضعف پیدا کرنے والے جگر کے ہین بھی موجود ہوتے ہین اور یہ بھی فرق ہے کہ ایسی کیفیت بوجہ ضعف جگر کے ہر وقت جوع یعنے گرسنگی اور خلو معدہ کے بھی پیدا ہوتی ہے اگرچہ کچھ بھی نہ کھاے اور ضعف معدہ مین جب یہ کیفیت ہوتی ہے تو فقط کھانے کے وقت ہوتی ہے **علامات مواد امزجہ کے اور جو کچھ اسکے ہمراہ ہوتا ہے** یعنے جو حالات ان مواد سے پیدا ہوتے ہین جو مزاج معدہ کا مادی ہوتا ہے اسپر قے اور ڈکار اور براز دلالت کرتے ہین خصوصًا براز کا رنگ کہ یہ قوی دلیل ہے اور جو چیز بول سے ملی ہوئی ہے وہ بھی دلیل مادۂ موجودہ پر ہوتی ہے ان اگر وہ مادہ تلخ یعنے چسپیدہ سطح معدہ پر حد سے زیادہ ہوا اسوقت ہمراہ بول کے برآمد نہوگی جو خلط رقیق اور گرم ہے اور صدی یعنے وہ صفرا جو ایئت خون سے آمیختہ ہوا اسپر علاوہ سبک ہونے معدہ کے متلی اور لذع اور عطش اور التہاب دلالت کریگا اور جسوقت طعام غلیظ تناول کریگا فورًا اسپر متلی طاری ہوگی اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوگا ہر وقت جی متلاتا رہے گا اور اگر مادہ کم ہوگا بروقت کھانے کے متلی ہوگی اسیطرح اگر وہ مادہ پیوستہ جلد معدہ مین نہو مگر قعر معدہ مین گھٹا ہوا اور رکا ہوا ہو کہ اسوقت تو متلی نہوگی اور جب

HAKEEM SHOUKAT ALI

طعام اور غذا سے ملا اور اپنی جگہ سے ہٹ کر پھیلا اور منتشر ہو کر فم معدہ تک پہونچا فوراً متلی پیدا ہوگی کبھی اس خلط پر جو فضاے معدہ یعنے خالی جگہ مین معدہ کے ریختہ ہو کر بھری ہوئی ہو اور بجوفی پیوستہ اور ڈوبی ہوئی جلد وغیرہ مین نہو یہ بھی دلیل ہوتی ہو کہ جسوقت ایسے معدہ والا آدمی کوئی جلا کرنیوالی چیز مثلاً آب شہد وغیرہ تناول کرے یعنے ماء العسل خواہ شکر کا استعمال کرے فوراً وہ شئے مشروب باہر نکل آئیگی اور حس بصر کے ملاحظہ مین پہونچے گی جو مادہ مشروب یعنے معدہ مین ڈوبا ہوا ہو اسکی شناخت بذریعہ قے اور براز کے ہو نہین سکتی بلکہ دلائل جو اوپر مذکور ہو چکے انسے اسکی شناخت ہوتی ہو۔ اصل دلیل تو اسپر متلی کا ہونا ہو کہ وہ ضرور ہر ایک مادہ کی موجودگی ظاہر کرتی ہو پھر اگر فقط متلی ہو کر ابکائی آجاے اسوقت چسپیدگی اور مشرب یعنے پیوستہ ہونا مادہ کا ضرور معلوم ہوگا جنس اور قسم مادہ پر پیاس بھی دلیل ہوتی ہو کبھی پیاس حرارت مادہ پر دلالت کرتی ہو خواہ مادہ کے نمکین اور بورقی ہونے پر پھر اگر گرم پانی سے پیاس بجھ جاے تو بلغم شور ہو اور اگر آب گرم سے پیاس مین سکون نہو تو مادہ صفراوی ہو۔ منہ کے مزہ سے بھی اور جو کچھ منہ سے نکلتا ہو اسکے مزہ سے قسم خلط کی شناخت ہوتی ہو اگر متلی اور پیاس دونون مجتمع ہون حرارت پر دلیل ہونگے اور اگر متلی کے ہمراہ پیاس نہو مادہ بارد ہوگا۔ منجملہ دلائل اجتماع مادہ بلغمیہ کے جو بکثرت مقدار ہو اور اسمین لزوجت بھی ہو یہ ہو کہ اشتہا ساقط ہو جاے اور انشراح صدر یعنے میلان خاطر ایسے طعام کی طرف (جو کثیر الغذا ہو یعنے اسمین رطوبت ہو) نہو بلکہ ایسی غذا کی طرف میلان ہو جسمین حدت اور تیزی ہو پھر جب ایسی تیز غذا کو تناول کرے نفخ اور تمدد معدہ اور متلی پیدا ہو اور بدون ڈکار آنے کے ہرگز آرام اور چین نہ ملے منجملہ دلائل اجتماع مادہ ردی کے معدہ مین خواہ جو عضو متصل اور قریب معدہ کے ہو اسمین یہ بھی ہو کہ مراق مین (اور شراسیف کے نیچے) اختلاج اور پھڑکن پیدا ہو اور بیشتر یہ اجتماع منجر صرع اور مالیخولیا کی طرف ہوتا ہو منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ مادہ موجودہ معدہ سوداوی ہو کثرت اشتہا ہمراہ ضعف ہضم کے اور اسکے ساتھ نفخ بھی بکثرت اور وسواس اور وحشت بھی لازم ہو۔ منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ مادہ معدہ کا نزلہ سے ہو اسہال دوری ہونا اسکے ہمراہ کثرت نزلات کی سر سے بطرف معدہ کے اور بطرف ناک اور حلق کے بھی ریزش ہوتی ہو اور جو چیز کہ قے اور براز مین خلط مخاطی برآمد ہوتی ہو وہ بھی ایسے مادہ کی شناخت کامل کرا دیتی ہو منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ یہ مادہ بوجہ غلیان اور جوش کرنے معدہ کو ایذا دیتا ہو یہ بھی ہو کہ پیاس ہو مگر اسکے ہمراہ تلخی اور شوریت منہ مین نہو اور احساس ایسی شئے کا ہو جیسے کوئی چیز چڑھتی اور اترتی ہو اور اسکے ہمراہ رطوبت کثیر منہ اور معدہ کے سرے پر ہو اور التہاب بھی پیدا ہو **دلائل آفات معدہ کے جو غیر مزاجی ہون** یعنے امراض ترکیب وغیرہ۔ معدہ کے بزرگ اور عظیم ہونے پر دلیل یہ ہو کہ غذاے کثیر کو اٹھا لے اور جب زیادہ غذا سے پر ہو جاے اسوقت احشا یعنے اوجھ کا باہم چسپیدہ ہو جانا اور بعض اجزاے احشا کا بعض سے بند اور مسدود ہونا محسوس ہو اور جب غذا سے بعد ہضم وغیرہ کے خالی ہو جاے لٹکنے اور احشا کو اسطرح چھوڑے اور ان سے جدا ہو جاے جیسے کہ احشا معلق اور لٹکے ہوے ہین اور باضطراب ہل رہے ہین معدہ کے صغیر اور چھوٹے ہونے پر دلیل یہ ہو کہ طعام کثیر کو اٹھا نہ سکے اور قبل سیر ہونے کے پر ہو جاے سدون کے پڑنے کی علامت معدہ اور جگر کے درمیان مین یہ ہو کہ براز مین رطوبت ہو اور بکثرت براز برآمد ہوا کرے اور پیاس زیادہ معلوم ہو اور خون کم پیدا ہو اور لون بدن کا مائل برنگ اصحاب استسقا ہو جاے۔ ابتداے خراب حالی کی جو نہایت مشہور صحیح البدن آدمی کو بعد ان سدون کے پڑنے کے ہوتی ہو یہ ہو کہ سوء مزاج پیدا ہوگا یا سوء القنیہ جو سدہ درمیان معدہ اور جگر اور طحال کے پڑتے ہین انکی دلیل کمی اشتہا اور تلی کا بڑھ جانا ہو۔ جو سدہ درمیان معدہ اور امعا کے پڑین انسے ایلاؤس یا قولنج پیدا ہوگا۔ جو سدہ درمیان معدہ اور دماغ کے پڑین انکے دلائل یہ ہین کہ اشتہا مین کمی ہوگی مگر صلاح مزاج معدہ اور جودت ہضم بحال خود باقی رہے گی بشرطیکہ اور کوئی مانع اور عائق پیدا نہو اور جو چیزین نگلنے سے تناول کیجاتی ہین اگرچہ زیادہ لذاع اور تیز ہون انکی اس لذع اور تیزی کا احساس کم ہی ہوتا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اگر معجون فلافلی نہار منہ کھائی جاے اور اُسپر کوئی شربت بھی پیا جاے ہچکی پیدا نہو۔ ریاح معدہ کے دلائل یہ ہین کہ معدہ مین تمدد اور کھچاؤ ہو اور دونون جنب یعنے پہلو اور شراسیف کے نیچے بھی تمدد ہو اور غذا اوپر معدہ سے چڑھتی ہوئی معلوم ہو اور ریاح نازلہ یعنے گوز اور ڈکارون کی کثرت ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جسوقت ہاتھ رکھنے سے درمیان معدہ اور جگر کے سختی پائی جاے اور نخافت بھی ساتھ ہی اسکے پیدا ہو یہ دلیل ایسی ہے جس سے خوف اسہال عارض ہونے کا ہوتا ہے **علاجات کا بیان عام طور پر** معدہ کا علاج پینے والی ادویہ سے بھی ہوتا ہے اور ضمادون سے بھی اور نطولات سے یعنے ترڑیرے جنہین دوائین جوش دیجاتی ہین اور طلاون سے اور مروخات جو روغن اور مرہم سے ہون اور مراہم موم سے تیار ہوتے ہین جو ان پانیونمین جوش دیے جاتے ہین کہ انمین دوائین بھی پڑتی ہین مگر طلا کرنے کی دوا اور ضماد کی بنسبت نطول کے اچھی ہین اسلیے کہ نطول ضعیف الاثر دوا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ علاج ان امراض معدہ کا جو حرارت اور برودت سے عارض ہون آسان تر ہے بسبب اسکے کہ ہمکو ایسے ادویہ جو مخالف دونون کیفیت کے ہون آسانی سے دستیاب ہوسکتی ہین اور انکی قوت بھی شدید ہوتی ہے مگر علاج ان سوءمزاجات کا جو بسبب غلبہ رطوبت اور یبوست کے معدہ کو لاحق ہون وہ نہایت صعب اور دشوار ہے خصوصًا سوءمزاج یابس کا اسلیے کہ قوت ادویہ مقابلہ کی جن سے اس سوءمزاج کا مقابلہ کیا جاتا ہے بہت ضعیف ہوتی ہے سرد معدہ کا گرم کرنا جتنے زمانہ مین ہوسکتا ہے اتنے ہی زمانہ مین گرم معدہ کی تبرید بھی ہوجاتی ہے مگر خطرہ تبرید معدہ کے کرنے مین زیادہ ہے خصوصًا اگر کوئی عضو قریب معدہ کا بھی سوءمزاج بارد سے متکیف ہو خواہ وہ عضو ضعیف ہوگیا ہو اور ترطیب پیدا کرنی خواہ تجفیف اسمین خطرہ یکسان ہے مگر یہ بات ہے کہ زمانہ ترطیب پیدا کرنے کا زیادہ طولانی ہوتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ امراض معدہ کے اگر مادی ہون اور بعد ازان وہ مادہ جو سبب مرض ہے اسکا اخراج مشکل ہو اور دشوار اسوقت ایارج سے زیادہ ترنافع کوئی دوا نہین اسلیے کہ ایارج مصلح معدہ ہے اور اتمام افعال خاصہ پر معدہ کے بڑی معین دوا ہے اور اگر استفراغ معدہ کا کسی ایسی خلط سے کیا ہو جو اور عضو سے معدہ پر ریزش کرتی تھی پس بعد استفراغ کے تقویت معدہ کی اسطرح کرنی چاہیے کہ پھر اس خلط کو قبول نہ کرے اطراف کی بندش اور انکو گرم کرنا یہ بھی بند کرنے پر ریزش کرنے والی مواد معدہ کی اچھی طرح اعانت کرتی ہے شربت خشخاش بشدت مانع ہے انصباب حار مواد سر کو بطرف معدہ کے پھر اگر وہ خلط جسکا استفراغ کرچکے ہین بارد ہو پس حبس مقومات کی حاجت ہوتی ہے وہ جیسے مصطگی اور اقراص ورد اور صعتر اور پودینہ خشک اور عود خام اور قرنفل وغیرہ اور اگر وہ خلط گرم تھی اسوقت تقویت معدہ کی ربوب قابضہ سے (جیسے کہ رب سیب اور بہی اور لیمو وغیرہ) کرنی چاہیے خواہ قرصہاے باردہ جو ورد اور طباشیر وغیرہ سے تیار کیے جائین جو شخص کہ مقام درمیانی معدہ اور جگر کی سختی اور نخافت پاتا ہو جیسے ہم اوپر بیان کرچکے ہین (یعنے اخیر مین اسی فصل مقدم کے) اسکو لازم ہے کہ اپنی غذا اور دوا دونون آب جو سے کرے اور ہر روز اسکے پینے کی مقدار بڑھاتا جاے دس مثقال سے بیس اور سو مثقال تک اور اس مقدار کو تمام دنمین پی لیا کرے اور ایسی تدبیر بڑھائی مقدار مذکور کی کرے کہ آخر کو ایک دفعہ نہایت دو مرتبہ مین اتنی مقدار پی جاے اور کسی دواے مستفرغ یعنے مسہل خواہ مقی کو اپنے پاس نہ آنے دے اور فصد کے استفراغ کو اختیار کرے ایسے ہی یہ قرص بھی لوگون نے بیان کیا ہے مصطگی اور اقراص ورد کمد تین درہم کہربا نعناع یابس یعنے پودینہ خشک مرماخور عود خام کمد دو درہم ہمراہ کسی شراب کہنہ خواہ شراب میبہ کے استعمال کرین۔ واجب ہے کہ تنقیہ معدہ مین عمومًا خواہ اس خلط کے تنقیہ مین جو فضاء معدہ مین مجتمع ہے خواہ پیوستہ اور تشرب ہوگئی ہے ایسی ادویہ کو تجویز کرین جنکا اثر معدہ سے اور ان جداول سے جو قریب معدہ کے ہین زیادہ بڑھ کر اور اعضا تک نہ پہونچے جو معدہ اور ان جداول سے دور ہین۔ اگر ایک مرتبہ کا استعمال کافی بر آمد کار نہو پھر دوبارہ ایسے ہی ادویہ کو اختیار کرین یہ تکرار استعمال ادویہ مسہلہ بروقت حاجت کے اس خطاے عمدہ ہے کہ بلاضرورت اور بدون حاجت ایک ہی مرتبہ استعمال ادویہ مستفرغہ کا کرین۔ حال بول اور براز کی نگرانی امراض معدہ مین پر ضرور ہے اگر معلوم ہوجاے کہ بول اور براز اصلاح پر آگئے اور کوئی

HAKEEM SHOUKAT ALI

خرابی انمین باقی نہین رہی معلوم کرنا چاہیے کہ اب معدہ بھی رو باصلاح ہو گیا۔ واجب ہو کہ معدہ پر کوئی شے زیادہ سرد وارد نہ کیجائے اگرچہ معدہ حار بھی ہو جیسے زیادہ سرد پانی خصوصاً جب کہ وہ شخص خوگر آب سرد کا بحالت صحت بھی نہو اور اگر ادویہ محللہ کا استعمال کیا جائے واسطے تحلیل فضول معدہ کے تو لازم ہو کہ انکے ہمراہ کسیقدر ادویہ قابضہ کی بھی شرکت رہے جو حافظ قوت معدہ کی بھی ہون **علاجات سوء مزاج بارد اور رطب معدہ کے** اگر یہ برودت اور رطوبت معدہ مین بسبب مادہ کے پیدا ہوئی ہو اس مادہ کا استفراغ بطور بتدریج قانون عام کرنا چاہیے پھر اگر مادہ مذکورہ زیادہ نہو تو ایسے وقت ارباب تجربہ کا ایک خاص طریقہ مشہور ہو غذا دینے کا طریقہ انکا تو یہ ہو اگر مادہ نہو کہ ایسی غذا دیتے ہین جسمین قبض اور تلخی ہو تاکہ بسبب قبض کے تجفیف پیدا کرے اور بسبب تلخی کے حرارت پیدا کرے از قبیل شراب مازو بھی تصور کرنی چاہیے اور ادویہ مشروبہ مین افسنتین اور شراب افسنتین اور خود افسنتین کو خواہ وہ ادویہ جو شربت سفرجل سے بنائے جائین ضماد اور طلا اور مروخات مین انکا مختار طریقہ یہ ہو کہ ضماد ایسی ادویہ سے کرتے ہین جنمین ادویہ قابضہ اور خوشبو داخل ہون مثلاً وہ ادویہ جو تماما اور قصب الذریرہ اور سنبل اور ساذج اور لادن اور مقل بیخ سوسن اور بلسان اور روغن بلسان اور حب بلسان اور میعہ سے مرکب ہون مروخات مین قیروطیان جو روغن مصطگی اور زیت اور روغن ناردین سے اور روغن سفرجل سے تیار کیجائین پھر اگر یہ مقدار ضماد کی براہ ت نفوذ کافی نہو اسوقت البتہ استعمال ضمادہ محمرہ کا جنسے جلد مین بوجہ حدت کے سرخی آجائے خواہ ثافسیا کا استعمال کرتے ہین منجملہ قوی ضمادون کے یہ بھی ایک ضماد ہو زعفران سنبل سوری مصطگی روغن بلسان ہر ایک ایک جزو شہد تین جزو (مر ایک جوہر ام غیلان سے آتی ہو) مین سے تین جزو صمغ البطم ڈیڑھ جزو اذفربیون ایک جزو بس ان سب کا ضماد تیار کرین اور اگر تھوڑی مقدار اسکی شرباً استعمال کیجائے وہ بھی جائز ہو **ایضاً** میعہ چار جزو موم تین جزو مغز ساق گوزن دو جزو صمغ البطم ایک جزو روغن بلسان ڈیڑھ جزو روغن ناردین دو جزو **ایضاً** میعہ تین جزو مغز ساق گوزن تین جزو صبر احمر تین جزو مصطگی دو جزو روغن ناردین آٹھ جزو روغن بلسان تین جزو موم پانچ جزو انکی قیروطی بنتی ہو (یہان تک تجویز ارباب تجربہ کی تھی) ارباب قیاس جنکو پابندی قواعد کی بھی ہو وہ لوگ پہلے تو ان بیمارون کو ریاضت معتدل کا حکم کرتے ہین اور غذا ایسی جسکا کیموس اچھا بنے اور زود ہضم ہو اور مقدار مین معتدل بہ کمی کہ جو اچھی طرح ہضم ہو جائے انکو کھلاتے ہین بعد ازان رفتہ رفتہ استعمال ادویہ مذکورہ کا جو سخنہ اور قابضہ ہین کرنا شروع کرتے ہین خواہ اور ادویہ اسی قسم کے از قسم جوارشات خوشبو جو باعتدال گرم ہون خواہ اعتدال سے زیادہ گرم جسقدر حرارت بنظر مقابلہ برودت معدہ کے مناسب ہو کھلاتے ہین تا اینکہ مزاج معدہ کا معتدل ہو جائے انھین جوارشات مین سے معجون فلافلی اور کمونی بھی ہو (دوائے جید) حب عرعر اور صمغ بطم اور فلفل ہر ایک جزو (مر ایک جوہر ام غیلان سے آتی ہو اور مجھے ظن غالب یہ ہو کہ وہ میعہ ہو) اسکے اور ناردین ہر واحد دو جزو قطراسالیون یعنے کرفس جبلی اور کاشم ہر واحد نصف جزو بقدر کفایت شہد لیکر معجون تیار کرین اگر برودت معدہ کی اس سے زیادہ ہو امروسیا اور سنجرینا کا استعمال کرتے ہین منجملہ ادویہ جیدہ کے جو مفید ہو امراض مادہ رطب کو خواہ وہ امراض جنمین رطوبت غلیظ ہو شراب عنصل ہو نسخہ اسکا یہ ہو عنصل مصفی اور پاک کردہ اور ریزہ ریزہ شدہ کو تین مشت لیکر کانچ کے برتن مین منہ بند کرکے رکھین اور چھ مہینہ رہنے دین **علاج مزاج حار معدہ کا** التہاب معدہ کو شیر ترش شدہ اور سرکہ کا پینا نفع کرتا ہو خصوصاً ہمراہ کشنیز سبز کے اور دہی مادہ گاؤ کا اور مغز خیار اور تازہ پھلی بھی خاصکر مسکن التہاب معدہ کی ہو اور آب سرد اور سرد فواکہ اور کاسنی اور کھیرا اور شفتالو وہ جو زیادہ تر نہو کہ مستحیل صفرا کیطرف ہو جائے اور کاہو اور چاول اور مسور اور کشنیز تازہ ہمراہ سرکے کے اور کدو وغیرہ کہ یہ سب کافور اور صندل اور گل سرخ ملاکر استعمال کیے جاتے ہین اگر ان اشیاء کے ملانے کی حاجت ہو **ایضاً** قرص طباشیر اور اگر خصوصاً اسہال صفراوی ہو مزورہ مستعمل ہوتا ہو غذا ان لوگون کی بیضہ جو سرکہ مین ابالا جائے اور مسور اور رمانیہ اور سماقیہ اور حصرمیہ سے بھی غذا دینی چاہیے گوشت جو انکے واسطے تجویز کیا گیا ہو وہ لوہ کا ہو اور تیتر اور چوزہائے مرغ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اگر حرارت اسقدر نہو جو انہاک قوت کردے یعنے قوت کو بہت گھٹادے اسوقت غذاے بارد غلیظ سے بھی انکا تغذیہ ہوسکتا ہے
جیسے قریص ماہی تر اور قریص بطون یعنے شکم حیوانات کا اور قریص کل ایسی چیزون کے جسمین قبض بھی ہو اور رب خشخاش اور شراب
خشخاش بھی اسکے واسطے زیادہ نافع ہی مبردات کا ضماد کرنا بھی ان لوگون کو نفع دیتا ہی۔ کبھی انکے معدہ پر چیکنا سرد پانی سے بھرا ہوا اور
پھولا ہوا باندھا جاتا ہی اس سے بھی نفع ہوتا ہی جسوقت معدہ پر ضمادہاے سرد کا استعمال ہو اس امر سے بچانا چاہیے کہ حجاب کی زیادہ
تبریدان ضمادات سے نہو جاے یا جگر کی اسقدر تبرید جو ان دونون کے افعال کو مضر ہو اسلیے کہ اکثر ایسے ہی ضمادون سے آفت سانس
مین ہوجاتی ہی اگر حجاب کی تبرید زیادہ ہو گئی اور جگر مین برودت پہونچی۔ پھر اگر کسی طرح کا ضرر انھین مضر تہاے مذکورہ مین سے
متوہم ہو فوراً اسکا تدارک کرنا چاہیے روغن مسخن موضع برد رسیدہ پر گراکے خواہ اسی روغن سے تکمید کرنی چاہیے اور ضمادات کے سوقت
بدلکر مشروبات کا استعمال کرنا چاہیے **علاج مزاج بارد کا معدہ کے** اگر خفیف برودت سے مزاج معدہ کا متغیر ہو گیا ہو اسکے
علاج مین ایسے قرص وردو پر اقتصار کرنا چاہیے جسمین افسنتین پڑتی ہی اور دواء جینی اور ہمراہ طبیخ کمون اور نانخواہ کے بشرطیکہ ظرف آگینہ
مین انکو جوش دیا ہو۔ اجوائن کو ایسے مرض مین عجیب منفعت ہی۔ اور اگر برودت اس سے زیادہ قوی ہو اسوقت معاجین قویہ کا استعمال
ضرور ہوگا جو گرم ہین اور بزور حارہ اور فلافلی اور تریاق اور مثرودیطوس ہمراہ شراب کے اور سنجرینا میہ کے ہمراہ اور کمونی اور امرو سیا
اور قندادیقون اور دواء المسک تلخ اور معجون اطمنیقون۔ اور کندری اسوقت نفع کرتی ہی جب طبیعت نرم ہو۔ واجب ہی کہ ایسے مقامات
مین یہ ادویہ سلاقہ سنبل اور مصطگی اور اذخر وغیرہ مین دینا چاہیے زنجبیل مربی بھی ان لوگون کو نافع ہی **ایضاً** اقراص وردہ وزن اسکے
عود **ایضاً** فلافلی ہمراہ شراب کے کہ یہ زیادہ گرمی پیدا کرتی ہی اور بخوبی تسخین معدہ کرتی ہی تاثیر بدرجہ غایت معجون فلافلی کی شناخت
ہو کہ ہچکی آنے لگے۔ واجب ہی کہ حلتیت اور فلفل کو غذا مین بھی شریک کرین کہ زیادہ منفعت رکھتی ہی لہسن بھی ایسے لوگون کو انفع اشیا ہے
روغن جو معدہ کی مالش کے واسطے ہین انمین سے روغن بابونہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن مصطگی جسمین مرغ کی چربی پڑی ہو اور
اگر زیادہ قوت درکار ہو اشق اور مقل بھی داخل کرنی چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ قوی درکار ہو روغن قسط اور روغن بان اور روغن
زنبق مسوحات کی ادویہ جیسے شراب سوسن ہمراہ عود کے اور مشک اور عنبر اور بزور سے جیسے حلبہ اور تخم کرفس اور خطمی اور مشرمحاجم بغیر
پچھنے کا رکھنا معدہ پر اوجاع باردہ مین زیادہ منفعت بخشتا ہی یہ بھی **جاننا ضرور ہی** کہ اطراف کو گرم کرنا معدہ کی تسخین بہت جلد کردیتا ہی
علاج مزاج رطب معدہ کا ادویہ ناشفہ اور مقطعہ سے خواہ جن دواؤن مین تلخی اور تیزی ہی انمین ادویہ عفصہ جیسے اہلیلجات وغیرہ
ملاکر ایسے مزاج کا علاج کیا جاتا ہی اور شراب قوی بمقدار قلیل کا پلانا بھی واجب ہے اور غذاؤن مین بھی ناشفات اور مطجنات یعنے
پختہ اور بھنے ہوے غذا کا استعمال مناسب ہی اور پانی بہت کم پینا چاہیے اقراص وردجوگل سرخ سے بناے جاتے ہین مزاج رطب معدہ کو
زیادہ نافع ہوتے ہین رطوبت معدہ کی زائل کرنے والی یہ بھی دوا ہی کہ ایک درہم افیون اور ایک درہم تخم رازیانہ کو پانی مین جوش
اور پھر اسے چھانکر پانچ درہم گلقند خوب مل کر ملادین اور استعمال کرین **علاج مزاج یابس معدہ کا** ان لوگون کا علاج قریب قریب
علاج دق کے ہی اسلیے کہ یہ مرض گویا معدہ کی دق ہی اور اگر مستحکم ہوجاے پھر ہرگز علاج پذیر نہین ہوتا یہ بات ممکن نہین کہ فقط معدہ کی
ترطیب کیجاے اور جملہ بدن کی ترطیب نہ کیجاے بلکہ معدہ کی ترطیب بدون ترطیب جملہ بدن کے ہو نہین سکتی ان لوگون کی ترطیب کا
طریقہ ایک یہ بھی ہی کہ انکا بٹھانا آبزن کے ظروف مین بغرض انکے تحمیم یعنے گرم اور تر کرنے کے اور اسیطرح کمرر انکو حمام مین لیجانا واجب ہے
اور جسقدر یبوست زیادہ ہو اسی قدر تکرار تحمیم کرنی چاہیے بشرطیکہ بنظر افراط یبوست کے اتنی حاجت ترطیب کی ہوتی ہی کہ انکو پیادہ پا حمام
تک جانے کی اور حمام سے گھر یا بستر خواب تک آنے کی اجازت نہین دیجاتی ہی بلکہ ایک محافہ مثل پالکی خواہ بوچہ وغیرہ کے سواری

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو بالکل بے تکان ہوا سپر حمام جانے کے واسطے سوار کرکے آتے جاتے ہین تاکہ حرکت آمد و شد کی حرارت تحلیل اس رطوبت کی نہ کرے جو بالعرض تدبیر حمام سے پیدا ہوئی ہو اور خفیف لپسینہ کی راہ وہ تری بر آمد نہ ہوجاے جو آبزن کے ذریعہ سے انکے بدن مین سرایت کرگئی ہو اور یہ بھی خوف ہوتا ہو چونکہ حمام سے ارخاے قوت پیدا ہوتا ہو یعنے سب قوتین اور اعضاے بدن ڈھیلے ہوجاتے ہین لہذا واجب ہو کہ بعد حمام کے ایسی حرکت وغیرہ واقع نہو جو تحلیل قوت کی کردے اور خشکی کی مقدار دو چند یعنے زیادہ ہوجاے انکی تحمیم فقط اسیطرح کرنی چاہیے کہ آبزن مین یہ ڈالدیے جائین اور خوب تر ہوجائین پس ہواے حمام مین ٹھہرنے کی انھین حاجت نہین اور آبزن کا پانی حرارت مین معتدل ہو ایسا کہ نہ اس سے پھریری پیدا ہو اور نہ زیادہ گرمی کی وجہ سے لذع بدن مین کرے اور خلاصہ یہ ہو کہ اس پانی کی کیفیت سے زیادہ اور کوئی اثر بدن کو نہ پہونچے بلکہ لذت ملے یہی پانی ترطیب بدن کریگا اور توسیع مسامات بھی کردیگا مدت اور زمانہ استعمال آبزن کا اسیقدر تجویز کرنا واجب ہے جبتک بدن پھولتا رہے اور قبل اس کیفیت کے کہ پھر بدن کا سمٹنا شروع ہو آبزن سے جدا کرلینا چاہیے اور واجب ہو کہ ادھر حمام سے نکالین تھوڑی سی راحت اور آرام دہی کی نظر سے ٹھہر جائین اور بعد ازان لطیف اقسام دودھ کے پلائین خواہ عورت کا دودھ یا مادہ خر کا یا شیر گوسپند اور سب سے بہتر یہ ہو کہ چوس چوس کر دودھ پیا جاے پستان سے اور اگر دوشیدہ پلائین تو فوراً ادھر دوہا جاے اور اسکی گرمی بر طرف نہونے پاے کہ پلا دیا جاے تاکہ ہواے خارجی سے کچھ اثر دودھ مین نہ پہونچا ہو اور جس حیوان کا دودھ پلایا جاے اسکو غذا اسی قدر دی گئی ہو جو ہضم کرسکے اور قبل از انکہ اسکا دودھ مستعمل ہو تھوڑی سی ریاضت باعتدال بھی اس حیوان کو کرائی گئی ہو اور سواے مریض کے اور کوئی بچہ وغیرہ اسکا دودھ نہ پینے پاے پھر اگر آدمی کا دودھ نہو بلکہ مادہ خر یا بکری کا ہو اسکی جودت ہضم کی شناخت اسطرح کرنی چاہیے کہ اسکے فضلہ مین بدبو ہو یا نہین یا خشکی اور تری مین معتدل ہو خواہ کسی کیفیت یبوست اور رطوبت کی براز مین افراط ہے اور قوام اسکا مستوی ہو یا پھولا ہوا ہو کسی ریح کے سبب سے اور ان حیوانات کی ریاضت یہی ہو کہ اچھی طرح لوٹین۔ بعد دودھ پلانے کے مریض کا حال دیکھین کہ دودھ خواہ آب جو وغیرہ جو کچھ اسے پلایا تھا ہضم ہوگیا یا نہین اور یہ کیفیت اسکی ڈکار کے صاف آنے سے دریافت ہوتی ہو اور ادھر کی سبکی بھی اسپر دلیل ہوتی ہو بعد چار گھنٹہ خواہ پانچ گھنٹہ کے جب ہضم ہوجانے کا یقین ہوجاے پھر دودھ خواہ ماء الشعیر دوبارہ پلایا جاے اور اسکے بعد پھر تحمیم کیجاے اور بعد تحمیم کے اسکے اعضا پر مالش روغن کی کرین تاکہ جسقدر مائیت اور رطوبت کو مسامات کے ذریعہ سے چوس لیا ہو وہ سب کے سب اندر جسم کے مختقن ہوجاے اور گھٹ کر اندر رہ جاے۔ اگر یہ مریض خوگر حمام کا ہو سہ بارہ حمام اسکا بھی کرنا چاہیے اگر اصواب یہی ہو کہ دوہی مرتبہ پر اقتصار کرین تو اسوقت مناسب ہو کہ درمیانی گھنٹہ جو دونون تحمیم کے مثلاً چار یا پانچ مذکور ہوے انمین زیادہ وقفہ کردین اور راحت رسانی کا زمانہ زیادہ کرین کہ پوری پوری راحت اسے پیدا ہو پھر اگر اسکا دودھ پینے کو جی چاہے تیسری مرتبہ بھی دودھ پلانا چاہیے ورنہ آب جو کو پلانا مناسب ہو مگر آب جو وہی عمدہ ہو جسکی پخت بخوبی ہوئی ہو اور پخت اسی کی عمدہ ہو کہ زیادہ پانی ڈالکر پکایا جاے اور تھوڑا باقی رہجاے (اسکا طریقہ باب حمیات مین آتا ہو) تنوری روٹی جو خمیر اور نمک ڈال کر پختہ کیجاے اور اچھی طرح پختہ ہو یعنے کچی نہ رہنے پاے یہ بھی اسے کھلانی چاہیے اور سمک رضراضی اور طائران نرم اور سبک گوشت بازو بر کا گوشت اور خصیہ ہاے مرغ فربہ ہمراہ دودھ کے بھی انکی غذا ہوسکتی ہو اور جو غذا بالزوجت اور غلیظ اور سخت ہو اس سے بچانا چاہیے اگر کوئی غذا ایسی ہو جسمین فضلہ کم اور غذائیت زیادہ ہو انمین سے ایسی غذا اختیار کرنی چاہیے جو زود ہضم اور لطیف الکیموس اور بارطوبت ہو مقدار ہر ایک غذا کی اسیقدر ہو کہ معدہ مین گرانی اور کھچاؤ زیادہ پیدا نہ کرے اور تھوڑی مقدار غذا کی تجویز کرنی تو ایسے بیمارون کیواسطے پر ضرور ہو کوئی شربت جو رقیق اور مائل بقبض ہو اور بسبب کثرت مائیت پانی کی آمیزش کو کم تحمل کرسکے ایسی شراب اور شربت کا پلانا بھی پر ضرور ہو تاکہ غذا کے نافذ کرنے مین اعانت کرے اور قوت غریزی کو بیدار کردے اور پھر اس سرد پانی پلانے کی زیادہ ضرورت

HAKEEM SHOUKAT ALI

ندرہے جو بسبب اپنی سردی کے نکایت اور گزند پہونچاتا ہو اور مقدار ایسی شراب کی اسی قدر ہو کہ معدہ کے اوپر چڑھی نہ رہے اور اس سے
قراقر پیدا ہو جب نیچے معدہ کے اُترے اور دوسری مرتبہ غذا کے دینے مین اسی امر کا لحاظ رہے کہ غذاے اول خوب ہضم تام کو پہنچ چکی ہو
اور چند بار تفرقہ دیکر ایسے لوگون کو غذا دینی تا امکان بہت اچھی بات ہو اور یہ بھی لازم ہو کہ طعام سبک ہو تا کہ غذاے دوم سابق کی غذاے
غیر منہضم سے مل نہ جاے اسیطرح ان لوگون کی تدبیر تجمیم اور غذا دہی اور مالش کی چند روز رہے اور جب کسیقدر انکی قوت بڑھتی ہوئی
نظر آے ریاضت اور مالش کی زیادتی کرنی چاہیے لیکن جب قریب صحت ہو جائین آب جو موقوف کر دینا چاہیے اور اسکے بدلے
ایک روز جو خواہ بڑی جوار کے ستو دینے چاہیین اور اب اسے غذا زیادہ دینی چاہیے جو قوت کی نمی یعنے بڑھانے والی ہو اور شروع
ایسی غذا کا پاچہ حیوانات اور طیور کے گوشت نرم سے کیا جاتا ہو **علاج سوء مزاج بارد یابس کا** اگر مزاج بارد یابس ہو پس تدبیر
رفع برودت کی مثل تدبیر رفع یبوست کے ہو اور چونکہ تدبیر ازالہ برودت کی بدون استعمال مسخنات کے اور کچھ نہین ہو پس احتیاط کرنی چاہیے
کہ ایسے مسخنات نہون جو یبوست کو بسبب تحلیل یا بسبب قبض قوی کے ایسے مزاج مین بڑھا دین تجمید کے جملہ اقسام ایسے وقت مضر ہوتے
ہین اور نفع نہین دیتے طبیب پر واجب ہو کہ زیادہ اسخان جو قوی اور سریع الاثر ہو اس سے ایسے بیمار کو بچاے اسلیے کہ یہ تدبیر تجفیف
پیدا کرتی ہو اور یبوست کو زیادہ کر دیتی ہو بلکہ لازم ہو تسخین بھی کرتا جاے اور اسی تسخین کے درمیانی اوقات مین ترطیب بھی کرے اگر کسی
اور جوہر حار غریزی یعنے روح کے زیادہ تولید کی ایسی تدبیر کرے کہ اسکی حرارت اور ناریت نہ بڑھنے پاے شراب جسمین پانی کم ملا ہو اسکے
یہی فعل پیدا ہوتا ہو اور دودھ (خصوصاً شیر مادہ گاؤ) سے اور ماء الشعیر جسمین تھوڑا سا شہد کف گرفتہ ملا ہو کہ اسکی غذائیت کو بڑھاوے
اور فضول کو اسکے یعنے ماء الشعیر کے کم کر دے یہ بھی عمدہ غذا ایسے بیمارون کی ہو معدہ کی مالش ایسے خوشبو روغن سے جو ہمراہ ترطیب کے
تسخین بھی پیدا کرین جیسے روغن سنبل اور ناردین اور روغن مصطگی بھی عمدہ ہو اور بیشتر ان روغنون کے ہمراہ روغن بلسان بھی شریک کر دیا
جاتا ہو اور اکثر فقط روغن بلسان پر اقتصار کیا جاتا ہو کہ یہ بھی نافع ہو اور اجود یہ ہو کہ ان روغنون مین تھوڑا سا موم بھی ملا دین تا کہ تھما اثر انکا
معدہ پر دیر تک رہے منجملہ ان ادویہ کے جو زیادہ نافع ہین یہ ہو کہ مصطگی کو پیسکر روغن ناردین ملا کر معدہ پر رکھین اور مصطگی کے اقسام مین
مختار اور پسندیدہ وہی قسم ہو جو زیادہ چرب ہو اگر برودت زیادہ شدت سے ہو چارہ نہو گا بدون اسکے کہ ہر روز معدہ پر زفت کو طلا کرین
اور جبتک سرد نہو جاے لگی رہنے دین اور سرد ہونے سے پہلے چھوڑا ڈالین مثبتر اس ضماد کا استعمال دن بھر مین دو مرتبہ کیا جاتا ہے
کہ اس تدبیر سے بطرف معدہ کے خون غذا دہندہ کھنچکر پہونچتا ہو۔ زفت کے استعمال کی صورت اور تدبیر جیسے بیان زفت ادویہ مفردہ مین
ہو چکی ہو اسیطرح کرنی چاہیے منجملہ ان چیزون کے جو منفعت عظیم پیدا کرتی ہین ایک یہ بھی تدبیر ہو کہ ایک بچہ آدمی کا جو فربہ اور صحیح المزاج
ہو اسکو سینہ سے چپٹا لین اسطرح کہ اسکا جثہ معدہ سے لگ جاے کہ اس طرح بچہ کو گود مین لینے سے حرارت غریزی معدہ مین گود لینے والے کے
فائدہ ہوتا ہو اور کھانا بہت اچھی طرح ہضم ہوتا ہو پھر اگر بچہ آدمی کا بہم نہ پہونچے سگ بچہ فربہ یا گربہ نر کا بچہ خواہ اور کسی حیوان کا بچہ جسمین گرمی
زیادہ ہوتی ہو اسکو معدہ سے چپٹا لینا چاہیے۔ واجب ہو کہ بچہ گود مین لیا ہوا اتنی دیر نہ رہے کہ پسینہ اسکے نکلکر ٹھنڈا ہو جاے اور معدہ کو
بھی سرد کر دے کبھی ایسی چیز طلا کرنی شکم پر بچہ کے بھی ممکن ہو سکتی ہو جو پسینہ برآمد ہونے کو روکے۔ ایسے صاحب معدہ کو آب سرد با فراط ہرگز
نہ دینا چاہیے کہ اسکے واسطے نہایت مضر سرد پانی ہو **علاج سوء مزاج یابس کا جو ہمراہ حرارت کے ہو** ایسے معدہ کا
علاج یہی ہو کہ دونون تدبیرون کو جمع کر دینا چاہیے جو حرارت معدہ اور یبوست معدہ کی اوپر لکھی گئی ہین پھر اگر حرارت قلیل ہو کسیقدر
کافی ہو کہ تدبیر یابس معدہ والون کی کرین شراب انکے لیے بہت تازہ تجویز کرنی چاہیے اور شراب وغیرہ جو کچھ پئین گرمیون مین برف وغیرہ
سے سرد کر کے اور جاڑون مین شیر گرم رہے اسیطرح انکی غذا بھی دونون فصلون مین سرد اور شیر گرم رہے۔ انکے معدہ کی مالش روغن گل

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور زیت انفاق سے کرنی چاہیے۔ اکثر فقط سرد پانی پینے سے انکو صحت ہو جاتی ہو اگر زیادہ بمقدار کثیر اور خوب ٹھنڈا استعمال کیا جاے بالکل صحت حاصل اسی سے ہو جاتی ہو خصوصاً اگر پیاس معدہ مین بافراط ہو **علاج سوء مزاج حار رطب معدہ کا** ایسے مزاج کو ادویہ ناشفہ مفید ہوتے ہین اور دونون تدبیرین سوء مزاج حار اور رطب کی یکجا کرنے سے ایسے معدہ کی پوری تدبیر ہو جاتی ہو قرص ورد جو گل سرخ تازہ سے تیار ہون وہ بھی مفید ہین۔ اگر ایسے شخص کو اسہال عارض ہو قیروطی ہمراہ روغن سفرجل کے استعمال کرنی چاہیے **علاج سوء مزاج معدہ کا جو مادی ہو** اور علاج معدہ کے سددون کا۔ پہلے مادہ کا حال دریافت کرنا چاہیے کہ اسکو معدہ نے اسطرح جذب کر لیا ہے جسطرح اسفنج پانی کو جذب کرتا ہو یا اسنکہ خوب ڈوبا ہوا ہو جسطرح سے رنگین کپڑا رنگ مین ڈوب جاتا ہو کہ وہ رنگ اسکے ریشہ ریشہ مین پیوست ہو جاتا ہو اور خوب طرح دونون کے اجزا آپسمین ایک دوسرے سے غیر تمیز ہوتے ہین یا وہ مادہ فقط متصل سطح معدہ سے ہو لہے خواہ تجویف معدہ مین بھرا ہو اور رہی کا نام باصطلاح بعض اطبا طافی رکھا گیا ہو اور یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ مبدا اور موضع تولد اس مادہ کا کونسا عضو ہو اور کس جانب یہ مادہ بطرف معدہ کے ریزش کر رہا ہو یا ریزش کر کے معدہ مین آچکا ہو پھر اگر تولد مادہ کا خاص معدہ مین ہو فقط معدہ کی اصلاح اور اخراج مادہ کیطرف قصد کیا جائیگا اور جو سبب کہ تولید مادہ مذکورہ کا معدہ مین ہو اسکی اصلاح کیجاے گی اور اگر کسی اور عضو سے وہ مادہ معدہ کیطرف آتا ہو مثلاً دماغ یا مرارہ خواہ جگر یا طحال پہلے استفراغ مادہ کا معدہ سے کر کے پھر اصلاح مزاج اسی عضو کی کرینگے جس سے مادہ بطرف معدہ کے آتا ہو اور معدہ کی ایسی تقویت کرنی چاہیے کہ پھر انصباب کو قبول نہ کرے کبھی انصباب مادہ کا بروقت گرسنگی کے ہوتا ہو یعنے جسوقت کہ طبیعت قوت جاذبہ مین معدہ کی جذب کی حرکت پیدا کر کے معدہ مین کسی چیز کو کھینچنا چاہتی ہو اور غذا اسوقت نہین ہوتی ہو لہذا کسی مادہ کو جہان سے ملے بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہو اور چونکہ قوت دافعہ معدہ کی اسوقت ٹھہری ہوئی ہوتی ہو لہذا اس مادہ جذب شدہ کو دفع نہین کرتی پس ایسے وقت جسقدر قبول مواد معدہ کو ہوگا اور کسی وقت اتنا نہو گا۔ اور یہ وہی لوگ ہین جنکو بھوک کی تاب نہین ہوتی اور اکثر بروقت بھوک کے انپر غشی طاری ہوتی ہو پس واجب ہو کہ انصباب مادہ سے پہلے ان کو کھانا کھلا دیا جاے اور غذا مین انکی ایسی اشیا ہون جو مقوی معدہ ہین جیسے ربوب قابضہ اور ترش بیشتر انصباب مواد کا بروقت انفعالات نفسانیہ کے ہوتا ہو مثلاً بروقت زیادہ غصہ کرنے کے یا بروقت زیادہ رنج کے وغیرہ وغیرہ اور جو لذع ایسے اوقات انکے معدہ مین پیدا ہوتی ہو بدون قے کرنے کے انہین سکون نہین ہوتا۔ جو مادہ کہ دماغ سے معدہ مین گرتا ہو فلفل سپید پانی مین پسی ہوئی اور افسنتین اسے مفید ہوتی ہے اور صبر کی منفعت ایسے مادہ مین ضعیف ہو ایارج کبھی جو مفید ہوتا ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ ادویہ قوی شدید التحلیل پر شامل ہو اور انمین جلاکی قوت بھی زیادہ ہو۔ ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ منجملہ دشوار صورتون اجتماع سوء مزاج معدہ اور دماغ کے ایک یہ ہو کہ مزاج معدہ کا گرم ہو اور دماغ کا مزاج سرد ہو اسوقت جس مادہ بارد کی ریزش دماغ سے معدہ پر ہوگی بنظر اپنی برودت کے معجون ہاے گرم جیسے فلافلی اور فودنجی کو مقتضی ہوگا اور معدہ حار کی نظر سے یہ ادویہ حارہ مضر ہین۔ جگر سے جو مادہ بطرف معدہ کے ریزش کرے اسکے علاج مین حاجت اسکی ہو کہ پہلے تلیین طبیعت کیجاے بعد ازان استفراغ خلط رقیق صفراوی کا کرین ماء الجبن اور ہلیلہ زرد اور سقمونیا سے اور بیشتر اسکا امالہ جگر اور معدہ سے کسی اور طرف مجرد فصد کرنے سے ہو جاتا ہو اور بعد تدبیر استفراغ اور فصد کے پھر تقویت معدہ کی بھی حاجت ہوتی ہو۔ واجب ہے کہ ملینات کا استعمال طعام سے پہلے کیا جاے اور اسکے ہمراہ یا بعد کسیقدر قوابض تقویت معدہ کی رعایت سے بھی مستعمل ہون چنانچہ آگے بیان کرینگے جو موضع خاص اسکے ذکر کا ہو۔ جو مادہ طحال سے آتا ہو اسکا علاج وہی ہو جو باب شہوت کلبی مین لکھا جاے گا۔ یہ اوپر معلوم ہو چکا ہو کہ اکثر بطرف فم معدہ کے ایسے اخلاط حاد اور لذاع گرتے ہین جو غشی اور تشنج پیدا کرتے ہین اور بیشتر ان اخلاط کا انصباب بطلان شہوت تک ہو جاتا ہو اور یہ اخلاط اکثر سوداوی ہوتے ہین۔ واجب ہو طبیب پر کہ بروقت انصباب مواد کے تقویت فم معدہ کی ضرور

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرے تاکہ جو مواد اسکی طرف کھنچ کر آتے ہین انکو قبول نہ کرے اور یہ تقویت ایسے ضماد سے کرنی چاہیے جنمین قبض اور عطریت ہو ضمہ معدہ کے اجزا
بروقت حرارت معدہ کے یا بروقت حمیات کے جیسے خرمائے خشک نارسیدہ اور بہی اور سک اور عصارۂ انگور خام اور جھوے کی شاخوں
اور روغن مین گل روغن گرم ضماد بروقت معالجہ معدہ بارد کے یا جو وقت حمیات نہون انکے اجزا مر اور زعفران اور صبر اور مصطکی اور شنا
افسنتین اور کندر اور زنجبیل اور سنبل الطیب اور روغن جیسے ناردین اور روغن مصطکی اکثر سبب اجتماع مواد کا معدہ مین فقط رک جانا
اور بند ہو جانا ان استفراغات کا ہوتا ہو جنکی خوگری تھی اور کسی عضو سے انصباب کرکے یہ مواد فراہم ہو چکا ہو اسکا استفراغ کر ڈالین
اور جسطرف سے اسکا سیلان اور بسہولت نکل جانا مظنون طبیب ہو اس راہ کی تفتیح کرین اور اسی طرف امالہ مادہ کا معدہ سے کرین اور کسی
جانب اخراج خلط معدہ کا نہ کرین سوائے اس ظرف کے جدھر میلان اور رجوع اس خلط کا دریافت ہو جائے پھر اگر اس میلان کے دریافت
کرنے مین خواہ امالہ اور اخراج مادہ موجودہ مین اشکال ہو تو جسقدر طافی اور متصل فم معدہ کے ہو اسے بذریعہ قے کے اور اسکے سوا جسقدر ہو
بذریعۂ اسہال کے اخراج کرین پھر اگر خلط مذکور تشرب ہوا اور اچھی طرح اجزائے معدہ مین پیوست ہو گئی ہو اور سوائے خلط رقیق کے یہ بات
کسی اور خلط مین نہو گی اسکے علاج مین صبر کا استعمال افضل ہو تقویت معدہ کے واسطے تو صبر مغسول زیادہ صلح ہو اور تنقیہ کی وجہ سے غیر مغسول
اسلیے کہ مغسول ہونے سے قوت مسہلہ اسکی ضعیف ہو جاتی ہو ایارج دونون غرض تقویت اور استفراغ کو پورا کرتا ہو اسلیے کہ اسمین اجزائے
مسہلہ اور معینہ اور اجزائے مانعہ مضرت اسہال سب موجود ہین خصوصاً ساذج اگر شہد سے ملی نہو اسلیے کہ شہد سے ملی ہوئی اگرچہ اسہال
نواحی اور اطراف مختلفہ سے کرتی ہو بسبب اسکے کہ معدہ مین شیرینی کی مناسبت سے زیادہ ٹھہرتی ہو پھر بھی تقویت اسکی کمتر ہو جاتی ہے
کیونکہ شہد ایارج ساذج کی قوت تقویت اور تنقیہ دونوں توڑ دیتا ہو. واجب ہو کہ ایارج کے استعمال کے بعد میانہ رفتار بھی کرے
اور اسکی حاجت نہین کہ شہد کی آمیزش سے ایارج کی تدبیر کو بدل دین بیشتر یہ مرض ایک ہی مرتبہ کے ایارج پلانے سے دفع ہو جاتا ہو اگر سقوط
سقوط اشتہا اور متلی بھی ہو بجائے زعفران کے گل سرخ ملانا چاہیے. اور اگر معدہ مین حرارت بھڑک رہی ہو تو ایارج کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیے
کہ بیشتر سوء مزاج کی زیادتی ہو جاتی ہو خصوصاً اگر طبیب کو اس بارہ مین خطا ہوئی کہ اسنے وجود مادہ کا گمان کیا اور درحقیقت مادہ نہ تھا فقط
سوء مزاج ساذج کی حرارت تھی اور ایارج کا استعمال کر دیا. گمر مختصر یہ ہو کہ ایارج نہایت نافع دوا ہو اخلاط مراریہ کی جو معدہ مین ہون
خصوصاً ہمراہ طبیخ افسنتین کے یہ نسخہ ایارج کا ایسے ہی وقت کا ہو اور سبک ہو نقاح اذخر عود بلسان اسارون دارچینی ہر ایک جزو
صبر چھ جزو اور اگر قوت مسہلہ زیادہ کرنی مطلوب ہو تو دو یہ مذکورہ بالا ہر واحد ڈیڑھ جزو اور صبر اسی قدر رہے. حبوب نافعہ سے جو مجرب ہین
نسخہ ہو صبر زرد ایک درہم ہلیلہ زرد گل سرخ نصف درہم آب کاسنی اور سفرجل مین گولیان بناؤ. جو مسہل کہ سفرجل اور سقمونیا اور شکر سے
تیار کیا جاے وہ بھی عمدہ ہو کبھی ایک دانگ سقمونیا تین اوقیہ دوغ مصفیٰ مین کہ مکھن اسمین بالکل نرہے فقط اسی پر اقتصار کیا جاتا ہو اور سقمونیا
دوغ مین ملاکر ایک گھنٹہ تک رہنے دیتے ہین کہ مزاج اسکا یعنے آمیزش بخوبی ہو جاے. گلقند مسہل بھی عظیم النفع ہو اسیطرح شاہترہ خصوصاً
حرارت صفراوی کے واسطے طبیخ افسنتین اور آلو بخارا اور تمر ہندی اور شربت ورد مسہل بھی عمدہ دوا ہو خصوصاً گرمیون مین اسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ
اور تھوڑی سی سقمونیا یا صبر کے اس شخص کے واسطے جسکے مادہ صفراوی کے استفراغ کا ارادہ ہو دواے جالینوس بھی جید ہو اور نسخہ اسکا یہ ہے
افسنتین رومی پانچ درہم گل سرخ جو خوب سرخ اور صحیح الاوصاف ہو بیس درہم دو رطل پانی مین جوش دین تا چہارم باقی رہجاے بعد ازان چھانکر
اسیطرح استعمال کرین یا تھوڑی سی شکر ملائین صبر مناسب ہو استفراغات معدہ مین اور سقمونیا موذی معدہ کی ہو پس اسکا استعمال بلا ضرورت
کبھی نہ کرنا چاہیے. ایسے ہی مواد مین کبھی فصد بھی نافع ہوتی ہو اگر رگون مین امتلا اور کثرت خون کی ہو کہ فصد کرنے سے اخلاط بطرف عروق اور
اطراف کے متحرک ہوتے ہین اور معدہ کے اخلاط کے واسطے ایک منفذ پیدا ہو جاتا ہو کہ اسطرف دفع ہو جاتا ہو بتجربہ مین آچکا ہو کہ ایارج ہمراہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

مطبوخ افسنتین کے بغایت درجہ مفید ہو سفرجلی کا نسخہ بھی ایسے وقت مجرب ہو چکا ہو مغز سفرجل یعنے اسکا گودا لے کر کسی آٹے کو ندھے ہوے مین
بند کرکے بھوبھل مین بریان کرین اور بمقدار تین اوقیہ کے اس سے لین اور زعفران اور افسنتین مکہ ڈیرہ درخمی اور روغن درخت مصطگی اور
روغن سفرجل آٹھ درخمی شراب ریحانی مین آمیختہ کرین کہ اسکا استعمال ایسے معدہ کو قوت دیتا ہو اور اخلاط حارہ کے قبول کرنے کو منع کرتا ہی
یہ بھی مجرب ہو افسنتین دس درہم عود لبسان مین درہم برگ گل تازہ دو درہم عود ایکدرہم دارچینی پانچ درہم مصطگی ایکدرہم بہت سے پانی مین
جوش دین جب تھوڑا پانی باقی رہجاے مثلاً ایک رطل خواہ اس سے بھی کمتر اسکو صاف کرین اور صبر کو اسمین بھگو دین مقدار شربت ہر روز ایک
اوقیہ ہو تا اینکہ عافیت او صحت پیدا ہو جاے۔ اگر وہ خلط جو معدہ مین ریزش کرکے بھری ہو ایسی نہو کہ اسمین چسپیدگی ہو اور نہ غلیظ ہو تے
کرنے سے نفع ہوگا کہ سکنجبین اور آب ترب اور ماء العسل کے ذریعہ سے قے کرانی چاہیے آب جو سکنجبین حار ملا ہو یعنے سکنجبین عنصلی سے ملا کر
قے کرانی چاہیے خواہ اسیطرح کی او قسم کی خفیف قے آور دواؤن سے اور بیشتر آب گرم ہی قے کرانے مین کافی ہو جاتا ہو کہ خلط صفرا مسہل الدفع
ہو خواہ آب گرم روغن کنجد وغیرہ کے ہمراہ یا زیت کو گرم کرکے فقط پلانے سے سکنجبین ہمراہ آب گرم کے آب گرم ہمراہ تھوڑے سے شہد کے
مادہ کو دھو ڈالتا ہو پس اکثر تو مادہ کو طبیعت بطرف قے کے دفع کر دیتی ہو۔ اور کبھی بعد اسکے استعمال کے بطرف اسفل کے مادہ کو جذب کرلیتی
ہو اور دست آجاتے ہین کبھی ایسے مادہ کا بذریعہ اسہال کے بھی علاج کیا جاتا ہو اور اسہال انھین ادویہ سے کرنا چاہیے جو ابھی مذکور
ہو چکی ہین اور ضرورت اسہال اسوقت ہوتی ہو جب معلوم ہو کہ فقط قے کرانے سے مراد پوری نہو گی یعنے پورا تنقیہ مادہ کا نہو گا اور مادہ
قعر معدہ کیطرف زیادہ مائل ہو اگر ایارج کے ذریعہ سے ایسے مادہ کا استفراغ منظور ہو تو ایک روز پہلے اس سے حمام کرا کے ماء الشعیر پلا دینا
چاہیے۔ اور بیشتر یہ خلط لذاع مقدار مین قلیل ہوتی ہو پس اسوقت استعمال جو کے ستو کا ہمراہ آب انار کے اسکی ایذا کو دور کر دیتا ہو اسلیے کہ
ستو اس مادہ کا نشف کرتا ہو اور سوکھا دیتا ہو اور آب انار فم معدہ کو قوت دیتا ہو پھر دوبارہ اگر ریزش اسکی کسی طرف سے ہو فم معدہ اسکو
قبول نہین کرتا ہی پھر اگر خلط غلیظ ہو صائب تدبیر یہ ہو کہ پہلے تقطیع اور تلطیف ادویہ مقطعہ اور ملطفہ سے کیجاے جیسے سکنجبین اور کامخ اور کبر اور
خردل اور زیتون اور ضمہ ملطفہ سے بھی تلطیف کرکے بعد ازان مسہل اتنا قوی جو اس خلط کو نکالدے پلایا جاے اور اگر پہلے قے کرا دین اور
اسکے بعد ادویہ مسہلہ کا استعمال کرین زیادہ تر اصوب ہو۔ اور اگر وہ مادہ عاصی ہو اور کسیطرح معدہ کو نہین چھوڑتا ہو اسوقت ایسے ادویہ
پلا کر قے کرائین جو ادویہ مذکورۂ بالا سے زیادہ تر قوی ہون مثلاً جوشاندہ جوز القئے اور خردل اور فلفل کا۔ یہ دوا ایسی ہو جو بلغم کو نکالدیتی ہو
لباب قرطم کوٹے ہوے سوے کے پانی مین بھگو کر صاف کرکے اسپر روغن غار اضافہ کرکے مریض کو پلائین اور کسی پر کو اسکے حلق مین
ڈالکر قے کرائین جب معدہ اس خلط سے پاک ہو جاے اسوقت ایسی دوا دینی چاہیے جو مزاج معدہ کی تعدیل کرے اور بہ نرمی سخونت
پیدا کرے تاکہ اور مادہ بلغمی دوبارہ پیدا نہو اگر اسہال کا استعمال ایسے مادہ کے واسطے کیا جاے لازم ہو کہ ایک روز مسہل سے پہلے
آب نخود پلایا جاے اور یہ آب نخود انکو زیادہ خواہ بمرات کثیرہ پلایا جاے چشمہاے گرم سے نہانا اور متواتر سفر کرنا اور حرکات کثیرہ سے
ریاضت ان لوگونکو نافع ہو بعض آدمیونکی عادت ایسی ہوتی ہو انکے معدہ مین بلغم کثیر فراہم ہو جاتا ہو پھر جب وہ گندنا او چقندر اور رائی
کا استعمال کرتا ہو اچھا ہو جاتا ہو کہ ان چیزون سے جرم خلط کی تقطیع ہوتی ہو اور اسہال اسکو عارض ہوتا ہو اگر بلغم ترش ہو ایارج ہمراہ سکنجبین
کے استعمال کرین اور دواء فوتنج جو ادویہ کہ لائق اخراج اخلاط غلیظہ کے ہین وہ یہ ہین حب افادیہ اور حب صبر اور حب اصطمخیقون صبر ہمراہ
سکنجبین بزوری جسمین بزور قوی داخل ہون اور شہد ڈالکر بنائی جاے **ایارج غلیظ بلغم کے واسطے** تخم کرفس چھ جزو اطراف
افسنتین انیسون تخم رازیانہ مکہ تین جزو فلفل سپید واسارون ہر واحد ڈیڑھ جزو قسط سنبل کا شم رومی ہر واحد دو جزو مصطگی زعفران
ہر واحد ایک جزو صبر تین جزو ان اجزاسے قرص تیار کرین ہر ایک قرص بوزن ایک مثقال کے ہو اور ایک ہی قرص روزانہ استعمال کرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ بہ نرمی معدہ کو بلغم سے پاک کردیگا بشیرزابا رجات کبار کی حاجت ہوتی ہو منجملہ ان ادویہ کے جو ایسے اشخاص کو سود مند ہین او رخصوصاً بعد تنقیہ کے
جو پہلے ہو جاے مربائے ہلیلہ کابلی اور شربت افسنتین اور زنجبیل مربی ہو غذا جو ایسے مریضون کو زیادہ موافق ہو اور انکے مرض کے مناسب ہے
شوربائے چکاوک اور شوربائے کنجشک اور بچہ ہائے طیور کا شوربا انکو دینا چاہیے اسلیے کہ جرم گوشت بچہ ہائے طیور کے زیر ہضم ہوتے ہین
اور دیر تک معدہ مین ٹھہرتے ہین **یہ بھی جاننا ضرور ہی** صحنا جو ایک غذائے مرکب ہو معدہ کی تخفیف کرتی ہو اور فضول معدہ کی جملہ رطوبات کو
خشک کردیتی ہو آب آہن جو معدنی ہو خواہ جس پانی مین لوہا گرم کرکے بجھایا جاے اور چند مرتبہ مکرر سہ کرر لوہے کو گرم کرکے بجھا مین وہ بھی معدہ
مرطوب کو نافع ہو اور سکنجبین عنصلی بھی شدید النفع ہو اور سفرجلی سادہ مواد حارہ معدہ کے واسطے جید ہو اور جس سفرجلی مین فلفل اور زنجبیل پڑتی ہے
مواد غلیظہ باردہ کے واسطے مفید ہو اسکا نسخہ یہ ہو عصارۂ سفرجل ایک جزو مگر یہی کا تر و تازہ ہونا اور اسمین عفونت کم ہونی ضرور ہو شہد ملاکر
بارد مزاج کے واسطے اور شکر ملا کر حار مزاج کیواسطے مگر شہد ہو یا شکر ایک جزو اور سرکہ کہنہ جو تیز اور تند ہو نصف جزو ملا کر نرم آنچ جیسے بھوبل
کی آنچ پر قوام درست کرکے اتارلین پھر اگر زیادہ قوی کرنے کا اور زیادہ نافع ہونے کا ارادہ ہو سرد مزاج کے واسطے زنجبیل اور فلفل کا اضافہ
کرین چھوٹے بچہ آدمی زاد کو سینہ سے چمٹانا بھی تحلیل مواد غلیظہ معدہ کی اچھی طرح کرتا ہو بشرطیکہ وہ بچہ نابالغ ہو اور کپڑے وغیرہ سے کچھ حائل درمیان
اسکی جلد اور بدن مریض کے نہو بیشتر معدہ مین دو خلط متضاد فراہم ہوجاتی ہین مثلاً خلط تشرب رقیق صفراوی ہوتی ہو اور خلط جو اندر تجویف
معدہ کے ہو غلیظ بلغمی ہوتی ہو ایسے وقت قصداً اخراج اور اصلاح اسی خلط کا مقدم کیا جاے جسکی آفت زیادہ ہو اگر خلط موذی حار اور لذاع
ایسی ہو کہ اس سے غشی اور تشنج پیدا ہوتا ہو اسکی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو ہمنے باب غشی مین بیان کی ہو سب سے پہلے جس تدبیر پر طبیب کو مبادرت
کرنی لازم ہو وہ یہ ہو کہ آب نیمگرم اسے جرعہ جرعہ کرکے پلایا جاے جیسا ہمنے بیان کیا ہو اسلیے کہ یہ بیمار جسوقت قے کیطرف سے اپنے اخلاط
کو نکالڈالینگے جملہ اعراض اور کرب وغیرہ مین سکون پیدا ہو جاے گا۔ اگر خلط موذی اور ریزش کنندہ سوداوی ہو اور اسوقت طبیخ فودنج ہمراہ
شہد کے اور طبیخ افتیمون اور فودنج جری نفع کریگی اور اگر شب اور قلقدیس اور جلا ہوا تانبا شہد ملا کر معدہ پر رکھین یہ بھی نافع ہو۔ واجب ہو کہ
بوقت شدت صعوبت کے انکے معدہ پر اسفنج کا ٹکڑا سرکہ مین بھگوکر اور خوب گرم کرکے چسپان کرین اگر خلط بارد و رطب ہو فقط سفوفا محللہ
پر اکتفا کرین اور کوئی دواے مجفف جو بذریعہ قبض کے تخفیف پیدا کرے اسمین داخل نہ کرین کہ ایسی دواے مجفف کے پلانے مین خطرہ عظیم ہو دوا ہو
یا غذا کبھی کوئی مادہ فقط بوجہ اپنی کثرت مقدار کے ایذا دیتا ہو اور بجز کثرت کسی طرح کا فساد اور قسم کا اسمین نہین ہوتا ہو ایسے مادے کے تدارک ضرر
مین ادویہ اور اغذیہ قابضہ کا استعمال بلا خوف کسی امر کے کرنا چاہیے۔ **علاج اورام معدہ کے بیان مین** ہمنے چند باب جداگانہ لکھے ہین جو بعد ازین
آتے ہین اور اسیطرح علاج ریاح اور نفخ کے واسطے بھی معدہ کے تخلخل اور ڈھیلے ہونے کا علاج یہ ہو کہ وہ ضمادہ مسخنہ اور قابضہ مستعمل ہون
جنکو ہم بیان کرینگے خصوصاً ان ضمادات مین جو ضماد خوشبو ہو خواہ وہ ضماد جسمین موافقت قلب اور روح کے اجزا بھی شریک ہین اور جوارشات
خوشبو کا استعمال بھی کرنا چاہیے جو قابض ہین جیسے جوارش جوزیہ اور جوارش قاقلہ وغیرہ ان جوارشون مین سے جنکو ہمنے علاج برودت اور رطوبت
معدہ مین بیان کیا ہو۔ غذا مین لازم ہو کہ مریض سبکی اور لطافت کو پسند کرے اور نمکین آمیز چیزین کھایا کرے اور زیادہ بوجھ غذا کا معدہ پر نہ ڈالے
اور مشروبات کو دفعتہ نہ پیا کرے اور بعد غذا کھانے اور مشروبات پینے کے حرکت نہ کرے اور طعام کے بعد مشروبات کی کوئی قسم نہ پیا کرے۔
اور جو کچھ پینے مین استعمال کرے چاہیے کہ شراب اور قوی الاکثر نائل بہ عفوصت ہو اور تھوڑی تھوڑی سی تناول کرے جو سدہ مجاری معدہ
مین پڑے یعنے ان راہون مین کہ معدہ کیطرف کسی اور عضو سے آتے ہین خواہ معدہ سے کسی اور عضو کیطرف جاتے ہین جیسے وہ مجاری کہ طحال
سے بطرف معدہ کے آئے ہین یا معدہ سے طرف جگر کے گئے ہین ایسے سدہ کا علاج مفتحات سے کرنا چاہیے جیسے ایارج اور افسنتین
چوٹ کا صدمہ اور ضرب پہونچے خواہ سقطہ یعنے کسی چیز کا معدہ پر یا معدہ کا کسی پر گرنے کا علاج انہین سے وہ مرض ہین جو قرابادین مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

لکھے گئے کہ جنمین کہربا اور اکلیل الملک داخل ہو ضماد اسی کو نافع ہو تفاح شامی جو اسقدر پکایا جائے کہ پکتے پکتے حلوا ہو جائے اور گلجائے
اور بعد اسکے نرم نرم کوٹا جائے پچاس درہم اور لاون دس درہم گل سرخ آٹھ درہم صبر چھ درہم سب کو عصارہ برگ گاؤزبان اور برگ صبر
مین آمیختہ کر کے اور روغن سوسن ملا کر نیم گرم کرین اور چند روز تک کسی چھیکے وغیرہ پر اونچی جگہ مین رکھ چھوڑین۔ علاج اس شخص کا جو بسبب
قوت حس معدہ کے ایذا پاتا ہو اگر زیادہ ایذا اور گزند اسوجہ سے ہوپنچے پھر بدون استعمال جوارشات مخدرہ کے چارہ نہو گا مگر ان جوارشات
کے استعمال مین نرمی کا لحاظ رہے ایسا نہو کہ زیادہ تبلد پیدا کر کے معدہ کا حس معتدل بھی باطل کر دین۔ غذا ایسے ذکی الحس معدہ کی ہریسہ
گوشت مادہ گاؤ تجویز کرنی چاہیے تا اینکہ حاجت مخدرات کی ہو پھر اگر ایذا دہندہ خلط یا مزاج گرم ہو نواحی معدہ کا تنقیہ ایارج سے چند مرتبہ
کرنا چاہیے۔ اور بھوک معلوم ہونیکے بعد بلا تاخیر ایسا آدمی کھانا کھالیا کرے بلکہ ابتداے گرسنگی مین ایسے لوگ روٹی ہمراہ رب و فواکہ کے
کھالین خواہ روٹی پانی مین ڈبو کر خواہ گلاب مین ڈبو کر اور بشیر کسی شربت آب آمیختہ مین روٹی ڈوبی ہوئی کھلائی جاتی ہو کہ اس سے
تقویت فم معدہ کی ہوتی ہو۔ اگر موذی کوئی خلط یا مزاج بارد ہو اور اکثر ایسے موذی سے ایک طرح کا رعشہ پیدا ہوتا ہو اور معدہ متشنج ہو کر
کھینچتا ہو پس واجب ہو کہ ایسے معدہ کی تقویت شراب قابض اور ادویہ عطریہ قابضہ سے کیجائے جو ملطف بھی ہوں اور خلط بارد اگر ہو
تو اسکا استفراغ کر دیا جائے **باب تدبیر مین اس شخص کے جسکا معدہ چھوٹا ہو** ایسے شخص کی غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے کہ
مقدار مین تو کم ہو اور غذائیت اسکی زیادہ ہو تا کہ ایک مرتبہ کی غذا قائم مقام دو مرتبہ کے ہو جائے بہ نسبت معدہ معتدلہ کے جو معدہ
کہ معدہ کو موافق ہین غذاؤن سے اجود وہی غذا ہو جسمین قبض اور تلخی بلاحدت اور لذع کے ہو۔ صحیح آدمی کی تقویت معدہ
قوابض اغذیہ سے ہوتی ہو جو لوگ تپ مین گرفتار ہین انکو ایسی قابض غذا نہ دینی چاہیے جسمین قبض شدید ہو کہ ایسی غذا انکے فم معدہ
کو خشک کر دیتی ہو اور ایسی خشکی پیدا کرتی ہے جو مضر ہو لہذا واجب ہو کہ بہ نرمی اور رفتہ رفتہ انکو ایسی غذا دیجائے اگر ضرورت بھی بوجہ
مرض معدہ کے ہو اور بدون غذاے قابض کے چارہ نہو منجملہ ان غذاؤن کے جو معدہ کو ضعف سے نجات دیتی ہین بر طبق شہادت جالینوس
کے مرغیون کی پتھری کے اندر کی کھال بھی ہو ترک جماع بھی تقویت معدہ مین زیادہ نافع ہو۔ اکثر معدہ کو یہ تدبیر موافق پڑتی ہو کہ مہینہ مین
دو مرتبہ قے کر ڈالے تا کہ معدہ مین خلط بلغمی فراہم ہونے نپائے۔ سہل طریقہ قے لانے کا یہ ہو کہ مولی اور مچھلی اسقدر کھائین کہ پیاس
معلوم ہو اور ضبط کرین تا آنکہ زیادہ پیاس جب معلوم ہو سکنجبین عسلی خواہ شکری آب گرم ملا کر خوب پئین اور قے کر ڈالین۔ مگر دو مرتبہ سے
زیادہ ہر مہینے مین قے کرنا نہ چاہیے ورنہ طبیعت کو عادت ہو جائیگی دفع فضول کرنیکی معدہ کیطرف اور یہ بھی معلوم رہے کہ قے جو آسانی
ہو جاے اور اسمین درشتی نہو اور نہ متواتر یعنے پے درپے نہو اور وقت حاجت پر بھی ہو بہت نافع ہوتی ہو اکثر معدہ کو یہ تدبیر بھی موافق
ہوتی ہو کہ ایک ہی مرتبہ کھانے پر اقتصار کرین اور اسمین خوب پیٹ بھر کر نہ کھائین۔ مسہلات مین سے صبر اور افسنتین کی لکڑیان نہ عصارہ
افسنتین اسلیے کہ عصارہ اس قبض سے خالی ہوتا ہو جو جرم افسنتین مین ہو۔ اثقال یعنے سوکھے فواکہ مین سے شیرین منقے بھی بعض معدہ
کو نافع ہوتا ہو اسلیے کہ اسمین جلاء معتدل ہو جو نوع یسیر یعنے خفیف کو ٹھہرا دیتی ہو اور اسقدر لذع خفیف وہی ہو جو معدہ کو بسبب اسکے
ذاتی جلا کے عارض ہوتی ہو اور جو لذع زیادہ ہو اسکے دور کرنے مین منقی سے زیادہ قوی چیز کی احتیاج ہوتی ہو حب الآس بھی بسبب قبض
اور عفوصت کے معدہ کو مفید ہو اور کبر جو خوشبودار ہو۔ ترکاریون مین سے کاہو اس معدہ کو مفید ہو جو مائل بحرارت ہو اسیطرح ہرا شاہترہ
اور کرفس عام النفع ہو اور پودینہ اور ریحان جو سرکہ مین پروردہ کیا جائے بالخاصیت قری بھی معدہ کو نافع ہو سنگ یشب کی یہ کیفیت ہو کہ اگر
کسی ڈوری مین باندھکر اسقدر لٹکائین کہ معدہ کے نیچے تک پہونچ جائے یا اسکا گردن بند یعنے کٹھلا بنا کر پہنا جاے اگر فساد مری مین فقط ہو
تو مجرد اوپر لٹکانے سے مفید ہوتا ہو چہ جائیکہ کسی معجون وغیرہ مین اسے پیسکر داخل کرین خواہ بوزن نصف درہم اسی کو پیسکر استعمال کرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

پھر اسکی نفعت کا کیا ٹھکانا ہو **جوامور کہ انکا استعمال معدہ کو مضر ہو** اور امعا کو بھی انسے مضرت پہونچتی ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو**
کہ اکثر امراض معدہ کے تابع تخمہ اور بدہضمی کے ہوتے ہین پس لازم ہو کہ تخمہ کے پیدا ہونے کی روک کیجاے اور جو اسباب کہ انسے تخمہ
پیدا ہوتا ہو خواہ بوجہ زیادتی مقدار غذا کے یا بسبب خرابی کیفیت غذا کے یا بسبب اسکے کہ وہ غذا غیر معتاد ہو یعنے اسکے کھانے کی عادت
نہین ہو یا ہوائے خراب سے تخمہ پیدا ہوتا ہو یا پانی کی خرابی سے مثلاً کھاری پانی خواہ متعفن اور بدبوانی موجب تخمہ ہوتا ہو اور ہضم جید کو
منع کرتا ہو منجملہ دشمنان معدہ کے امتلا بھی ہو اور اسی سبب سے اس شخص کا بدن جسے زیادہ کھانے کی حرص ہو فربہی سے تازگی نہین پاتا
اسلیے کہ اسکی غذا اچھی طرح سے ہضم نہین ہوتی لہذا بدن کے اعضا کو اسی غذا سے حصہ نہین ملتا ہو لیکن جو ایسا آدمی کہ طعام کو روک روک کر
اور باندازہ مناسب کھاتا ہو اسکے بدن پر فربہی آجاتی ہو اسلیے کہ اسکے معدہ کا ہضم طعام جودت پر ہوتا ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے**
کہ جو غذا فی نفسہ موافق معدہ کو نہو اور یہ خرابی اسکی بسبب اجتماع کسی اور خراب چیز کے نہ پیدا ہوئی ہو جیسے دو غذاے جید کے جمع
سے خرابی پیدا ہوتی ہو چنانچہ باب منع جمع بین الغذائین کے مقام پر تجربہ کارون نے بیان کیا ہو بہر حال بذاتہ ناموافق ہونا غذا کا یا
بسبب کمی بیشی مقدار کے ہوتا ہو یا بنظر اسکے خراب کیفیت کے یہ بات پیدا ہوتی ہو۔ اور پھر یہی دونون قسم غذا کی اگر مائل بہ خفت ہو
اسوقت طافی ہوگی یعنے اوپر معدہ کے ٹھہری رہے گی اور اسکی خواہش یہ ہوگی کہ قے کیطرف سے نکل جاے اور اگر ان دونون قسم کی غذا
مین گرانی ہو نیچے معدہ کے اتر جاے گی اور براز کیطرف نکل جانے کی استدعا کریگی اور کبھی یہ بات ہوگی کہ تھوڑی سی تو اوپر کیطرف چڑھے گی
اور کچھ نیچے کیطرف مائل ہوگی اسلیے کہ اسکے اجزا سبکی اور گرانی مین مختلف ہوتے ہین خواہ جو ریاح ایسی غذا کے تناول سے پیدا ہوتے ہین
یا اختلاف میلان خروج طرفین کا ہوتا ہو کہ قے بھی آتی ہو اور دست بھی جسطرح ہیضہ کی یہی صورت ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو**
کہ براز کو روکنا اور ریح کو ٹالنا بھی نہایت درجہ مضر ہو کہ اکثر بروقت روکنے ان دونون کے براز ایک لفافہ اور پیچیدگی سے آنت
کی ہو کر کسی دوسرے لفافہ کیطرف پلٹ جاتا ہو اور نیچے کیطرف کا میلان اسکا جو رکا جاتا ہو تو اوپر کیطرف چڑھتا ہو اور پھر جب معدہ کیطرف
نامناسب عود اور رجوع کرتا ہو بڑی سخت ایذا دیتا ہو کہ بشتر اسی کی وجہ سے معاذ اللہ ایلاؤس پیدا ہوتا ہو یعنے براز منھ کی طرف سے نکلتا
ہو اور کرب اور سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہو ریح بھی بوجہ روکنے اور ٹالنے کے معدہ کیطرف پلٹ کر کبھی اسکا بخار دماغ تک چڑھ جاتا ہو اور ایک
شدید دردسر خواہ مرگی وغیرہ پیدا ہوتی ہو اور جو کچھ معدہ مین اسوقت موجود ہوتا ہو غذا یا اخلاط وغیرہ اسکو بھی ریح پلٹ کر فاسد کردیتی ہو
یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس چیز مین قبض نہین خصوصاً جو از قسم عصارات ہون جیسے آب کدو وغیرہ خواہ غیر عصارات عموماً وہ سب
غیر قابض اشیاء معدہ کو مضر ہین اور روغن کے جملہ اقسام معدہ کے مرخی ہین یعنے معدہ کو موافق نہین سب روغنون مین اسلم روغن زیت
اور روغن بادام اور روغن پستہ ہو منجملہ ان ادویہ اور غذاؤن کے جو معدہ کو مضر ہین اکثر اوقات جیسے چقندر اور حب صنوبر اور تلسی اور شلجم
جو اچھی طرح گلا ہوا مثل شبدیگ کے پختہ نہ کیا جاے۔ اور حماض یعنے ترشہ ترنج اور خبوہ اور چولائی کا ساگ مگر سرکہ اور مری اور زیت کے
ہمراہ مضر نہین۔ انھین اشیاء مین سے میٹھی اور کنجد کہ یہ دونون مضعف معدہ ہین دودھ بھی معدہ کو مضر ہو اسیطرح مرزساق اور بھیجا
مشروبات مین جو چیز گاڑھی اور نئی تیار ہوئی ہو وہ بھی مضر ہو دواؤن مین سے حب عرعر یعنے سرو کوہی کا پھل اور تخم سنبھالو **یہ بھی جاننا**
ضرور ہو کہ جمیع ادویہ مسہلہ اور کل ایسی اشیاء جنکے کھانے پینے سے کراہت اور نفرت پیدا ہو مضر معدہ کو ہین جماع بھی نہایت درجہ مضر
معدہ کو ہو اور ترک جماع معدہ کو زیادہ نافع ہو۔ قے جو بدشواری کیجاے اگرچہ براہ تنقیہ مفید معدہ ہو لیکن چونکہ ایسی قے ضعف آور ہو لہذا
معدہ کو زیادہ ضرر کرتی ہو زیادہ گرسنگی اور طعام غلیظ بھی معدہ کو مضر ہو **مقالہ دوسرا** اسی فن سے آمین مدبیر المہاے معدہ اور وقف
معدہ اور حال شہوت معدہ کا بیان ہو بائیس فصلون مین **فصل پہلی درد معدہ کے بیان مین** معدہ کا درد یا سوء مزاج سادج

بلا مادہ سے پیدا ہوتا ہو خصوصًا وہ سوء مزاج جسکی حرارت مین لذع اور سوزش ہو (۲) یا سوء مزاج مادی سے خصوصًا وہ مادہ جو حار اور لذاع ہو اس سے وجع معدہ پیدا ہوتا ہو (۳) یا تفرق اتصال جو بسبب ریح ممدد خواہ ریح لاذع اور محرق سے ہو مورث درد معدہ کا ہوتا ہو (۴) خواہ ایسے سوء مزاج مادہ سے جسمین تمدد اور حرارت کے ہمراہ تفرق اتصال بھی ہو جیسے اورام حارہ (۵) کبھی درد معدہ قروح اکالہ اور زخمہاے بوسیدہ سے بھی پیدا ہوتا ہو (۶) بعض آدمیون کو درد معدہ بروقت کھانے پینے کے عارض ہوتا ہو اور جب غذا ہضم ہو جاے پھر خود بخود ٹھہر جاتا ہو اکثر یہ لوگ وہی ہین جو سوداوی امراض مین گرفتار ہون خواہ صاحب الیخولیاے مراقی (۷) بعض آدمیون کے معدہ مین درد بعد ہضم طعام اور بروقت دس گھنٹہ گذرنے تناول غذا کے خواہ نو تین گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہو ان مین کچھ لوگ ایسے ہین کہ انکے درد مین سکون ہرگز نہین ہوتا جبتک کہ وہ کھٹی قے مثل تیز سرکہ کے نہ کرین کہ جسکے زمین پر گرنے سے جوش آجاے اور بلبلے اٹھنے لگے اور ایسی قے کرنے کے بعد درد معدہ کا ٹھہر جاتا ہو اور بعض انمین سے ایسے لوگ ہین کہ انکے درد معدہ مین سکون بروقت اخذ طعام کے خود بخود ہو جاتا ہو اور قے نہین آتی اور یہ دو قسم کے لوگ ہین انمین سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہو کہ مدت دراز تک اسی مجموعی کیفیت پر باقی رہتا ہو۔ پہلے درد کا سبب جو بعد قے کرنے کے زائل ہوتا ہو انصباب سوداے طحال کا معدہ پر ہو اور دوسرے کا سبب انصباب صفرا کا جگر سے معدہ کیطرف اور یہ دونون خلط ابتداے تناول طعام مین اسوجہ سے ایذا نہین دیتے کہ یہ دونون قعر معدہ مین اقع ہوتے ہین جب غذا ان مین آکر ملتی ہو اور مقدار ان دو خلطون کی آمیزش سے غذا کی بڑھتی ہو اور فم معدہ تک چڑھ کر پہونچتی ہین تب درد پیدا ہوتا ہو بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ انکے معدہ مین ایک قسم کا درد خواہ بڑی سوزش معلوم ہوتی ہو اور جب کچھ کھالیا درد اور سوزش مٹ جاتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ بروقت خلو معدہ کے مواد لذاع بطرف معدہ کے ریزش کرتے ہین اور یہ مواد یا ترش سوداوی ہوتے ہین اور کمتر ایسا ہے یا تیز صفراوی ہوتے ہین اور یہی زیادہ ہو بعض آدمی ایسے ہین کہ انکے معدہ مین ایسی سوزش عظیم پیدا ہوتی ہو اور یہ سوزش بسبب زیادہ خوری یا بسبب بار بار غذا کھانے کے بے سچی بھوک کے یا بسبب امتلاے بدنی کے جو تخمہ سے پیدا ہوتی ہو اور اسقدر زیادہ ہوتی ہو کہ بے طاقت کر دیتی ہو۔ کبھی درد معدہ ریحی بھی ہوتا ہو یا قوی درد خواہ مروڑ کی طرح سے بعض آدمیونکی شدت حس معدہ کے ہمراہ اتفاقًا انصباب اخلاط مراریہ کا معدہ پر فراہم ہونا مورث درد شدید معدہ کا ہوتا ہو کہ اس کی برداشت نہین ہو سکتی اور بیشتر غشی پیدا ہو جاتی ہو اور کبھی سرد پانی پینے سے بھی درد معدہ کا پیدا ہوتا ہو جو قلق اور اضطراب پیدا کرتا ہو اور بیتاب ہو کر آدمی چیخنے اور چلانے لگتا ہو اور بیشتر بمرگ مفاجات مر جاتا ہو اسلیے کہ اس درد کی ایذا قلب تک پہونچتی ہو۔ اور کبھی درد معدہ نیچے اتر کر قولنج پیدا کرتا ہو جس شخص کے معدہ مین درد زمانۂ دراز تک رہے خوف اسکا ہو کہ ورم معدہ پیدا کرے۔ حاملہ عورات کو زیادہ دیر تک درد معدہ کا رہنا خوف اختناق رحم دلاتا ہو علاوہ بران یہ بھی ہو کہ فم معدہ کا درد حوامل کو اکثر رہتا ہو کتاب موت سریع مین لکھا ہو کہ جسوقت ہمراہ درد معدہ کے داہنے پاؤن پر ایک چیز مشابہ لفا یعنے مغز استخوان کے اور با خشونت پیدا ہو وہ شخص ساٹھویں روز اسکے برآمد ہونے سے مر جائیگا اور جس شخص کو یہ بات ہوگی اشیاے شیرین کی خواہش کریگا۔ اور یہ بھی اسی کتاب مین لکھا ہو کہ جس شخص کے پیٹ مین درد ہو اسکے ابرو پر کچھ نشان سے خواہ دانہاے سیاہ بر آمد ہون جیسے دانہ باقلا اور پھر انھین نشانات یا بثور مین قرحہ پڑ جاے اور دوسرے روز تک رہے خواہ اس سے زیادہ یہ بھی مر جائیگا ایسے آدمی کو سبات عارض ہوتا ہو اور ابتداے مرض سے نیند زیادہ آتی ہو **علامات** امزجہ ساذجہ کے علامات وہی ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اور علامات ان اوجاع کے جو مادہ سے ہون وہ بھی وہی ہین جو اوپر بخوبی بیان ہو چکے ہین اگر لذع کے ہمراہ التہاب بھی ہو دلیل ہوگی کہ مادہ کی کیفیت مین حدت ہو اور تلخی یا شوریت اس مادہ مین ہو پھر اگر وہ لذع ہر وقت پائدار نہو بلکہ متجدد ہوتا ہو دلیل ہوگا کہ مادہ صفراوی جگر سے معدہ پر گرتا ہو اور بیشتر لذع معدہ سے حمی یوم

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھی پیدا ہوتی ہے جو درد ثابت اور پائدار رہتا ہے جو حمی غب پیدا کرتا ہے اور بیشتر ہمراہ اسی غب کے ایک درد پہلوئے راست میں بھی پیدا ہوتا ہے تو پس علامت
ہو گا کہ اس مادہ مرض سے مشارکت اس جھلی کو بھی ہے جو جگر کو ڈھانپے ہوئے ہے اور اگر تپ ٹھہر جائے اور لذع باقی رہے اسوقت یہ لذع فضول جگر
سے خواہ سوء مزاج حار سے یا ایسے خلط سے جو معدہ میں باستواری ٹھہری ہوئی ہے اور بدون التہاب کے اگر لذع ہو مادہ ترش پر دلالت کرے گی
علامات اس درد کے (جو منجملہ اقسام درد معدہ ایسی قسم ہے کہ کھانا کھانے کے چند ساعت بعد یہ درد انصباب سوداء سے پیدا ہوتا ہے) یہ ہیں (۱) کہ
درد میں قے ترش مثل سرکہ کے آنے کے بعد درد ٹھہر جائے (۲) اور طحال آفت رسیدہ ہو (۳) اور ہضم میں رداءت ہو علامات اس درد کے جو
بسبب انصباب صفرا کے ہو یہ ہیں کہ قے ترش نہ ہو بلکہ اگر کبھی قے بھی ہو تو مراری اور تلخ صفراوی ہو اور دوسری علامت یہ ہے کہ ہضم میں نقصان
نہ ہو اور تیسری علامت یہ ہے کہ علامات صفرا کے ظاہر ہوں اور جگر حار اور سوزش بھی جگر میں ہو علامت اس درد کی جو ریحی ہو یہ ہے کہ ڈکار اور
ہچکی ہو اور شراسیف میں کھچاؤ ہو اور شکم میں بھی تمدد ہو **علاج** جس شخص کو سوء مزاج حار ہو اسکو چاہیے کہ چکہ دہی گائے کا خواہ دوغ کا استعمال
کرے جو ترش ہو اور آب سرد بھی پینا چاہیے اور چوزہ ہائے طیور اور کبک اور دراج ہمراہ مونگ اور کدو کے غذا میں اختیار کرے اور خرفہ بھی ساگ
اور چھوٹی چھوٹی مچھلیاں جو سرکہ میں اوبالی جائیں شربت سکنجبین و رب انگور ترش اور منجملہ ادویہ کے قرص طباشیر ہو اور ضمادات مبردہ کا استعمال
کریں اگر نحافت اور ذبول اسکے معدہ وغیرہ میں نظر آئے اسوقت آبزن کا استعمال کریں اور شراب رقیق جو پانی ملی ہوئی ہو اسے پلانی چاہیے ایسے
شخص کے واسطے احساء سمنہ یعنی پلانے کی غذا جیسے ستو وغیرہ جو فربہی پیدا کریں اور لطیف معتدل ہوں تجویز کریں پھر اگر درد معدہ بسبب
خلط مراری حار کے ہو استفراغ اس خلط کا کر کے اس سکنجبین کا استعمال کرنا چاہیے جو سرکہ میں مدت تک افسنتین بھگو کر بنائی گئی ہو منجملہ اوجاع سوء کے
بارد ہیں اور ریحی بھی ہوتے ہیں پھر اگر ایسے اوجاع خفیف ہوں فقط سینکنے سے ان میں سکون پیدا ہوتا ہے اگر اجرم سے تکمید کیجائے اور مجمرہ ہی سے
بھی تکمید کافی ہوتی ہے اور اگر ایک بڑا تونبا چھپے کا مراق بطن کے بیچ میں یہاں تک کہ ہر طرف سے ناف کو بھی شامل ہو اور ایک گھنٹہ تک رکھا
رہے اور بلا شرط ہونی احوال درد میں تسکین عجیب پیدا کریگا اور شراب خالص پلانی چاہیے روغنہائے گرم سے مالش کرنی کہ یہ بھی سخت درد ہائے معدہ
میں سکون پیدا کرتی ہے نہار منہ طویل بھی درد ہائے شدید معدہ کو دور کر دیتی ہے اسیطرح اگر ریحی درد ہو اسکو بھی اسیطرح جند بیدستر اگر ہمراہ سرکہ شراب کے
پلائی جائے یا انکہ جند بیدستر کو زیت کہنہ میں خوب پیکر لائیں اور پیٹ کی خارج سے تکمید کریں ریحی درد کو خالص شراب دور کر دیتی ہے اور طبیعت
کو خواب اور ریاضت بروقت خلو معدہ کیطرف مائل کرنا یہ بھی مفید ہے اسیطرح استعمال ان تدابیر کا جو باب نفخہ ریحی میں مذکور ہیں وہ بھی نافع
کرتا ہے اگر احتیاج شدید قوی دواؤں کیطرف ہو اور درد بسبب محتقن ہوجانے ریح کے معدہ خواہ اطراف متصلہ معدہ میں مثل جگر اور طحال کے پیدا
ہوا ہو حب الغار اور زیرہ بریاں نافع ہوگا۔ اور اگر درد سوداء نفاخ سے پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ سپید چکری اور زاج کو خوب تند سرکہ میں پیکر
تکمید کریں اور نرم نرم شاخہائے شبت یعنی سویہ کو پیکر اسکی تکمید بھی کرنی چاہیے۔ اگر درد معدہ ورم کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اسکا علاج وہی ہے
جو باب ورم معدہ میں مذکور ہوگا۔ پھر اگر شدت درد کی اتنی مہلت نہ دے کہ علاج ورم کیا جائے سردست ارخاء ورم بذریعہ مالش چربیوں
کے اور نطولات سے جو سویا وغیرہ سے تیار ہوں کر دینا چاہیے۔ جو درد معدہ غذا سے دیر کے بعد مثلاً دس گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہے اور بدون قے
کرنے رطوبت ترش کے نہیں ٹھہرتا ہے ایسے وقت تقویت معدہ کی بذریعہ تسخین کے ضمادات حارہ سے اور شراب خالص اور معاجین کبار سے
کرنی چاہیے غذا میں اسکے طبخ شدہ چیزیں جو معدہ گرم میں متدخن ہوجاتی ہیں جیسے بیضہ بریاں اور شہد علاج اس شخص کا جسکے معدہ میں درد
بھوک کے وقت پیدا ہوتا ہے اور کھانا کھاتے ہی دور ہو جاتا ہے یہ ہے کہ استفراغ مادہ صفرا کا کریں اور حرارت معدہ کی بجھائیں اگر خلط صفراوی
کی حرارت معدہ میں ہو اور اگر مادہ سوداوی ہو اسی کا استفراغ کریں اور دونوں خلط یعنے صفرا ہو یا سوداء اسکا امالہ خلاف جہت معدہ کیطرف
کریں تاکہ معدہ پر ریزش نہ کریں اور طریقہ امالہ کا وہی ہے جو قانون عام میں اوپر گذر چکا ہے اور یہ بھی ہے کہ فم معدہ کی تقویت کرنی چاہیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور بعد استفراغ وغیرہ جملہ تدابیر کے غذا مین تفریق کرنی چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی غذا مختلف اوقات مین دیجاے اور یہ دونون قسم کے مریض گو کہ لائق غذاے کثیر دینے کے ہون پھر بھی ان کو غذاے قلیل ایسی دینی چاہیے جو تغذیہ کی قوت زیادہ رکھتی ہو اور پینے کی کوئی شے جب پلائی جاے اسے جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ کرکے پیین اور اپنے سیراب ہونے کو ڈگ ڈگا کر پانی وغیرہ پینے سے دورۂ درد کے زمانہ تک ٹالتے رہین جب وقت درد کا گذر جاے اسوقت تھوڑا سا پانی اچھی طرح بھی پینا چاہیے۔ جو درد بعد غذا کے اٹھتا ہے اور بدون قے کرنے کے نہین ٹھہرتا ہے یہ قسم نہایت زبون ہے صواب تدبیر اسکی یہ ہے کہ ہر روز غذا سے پہلے تھوڑا سا شہد تناول کرین اور سبب اس درد کا باب قے مین مذکور ہوگا وہان ملاحظہ کرکے دریافت کرین اور بعد تامل کے جو سبب مادی دریافت ہو جاے اسی کا استفراغ تقوع صبر وغیرہ جس سے مناسب ہو کرین اسکے بعد اقراص کوکب کا استعمال کیا جاے ایسے درد کے واسطے کندر اور مصطگی اور کلونجی اجوائن پوست سبز پستہ عود خام سب کو ہموزن استعمال کرنا بھی مفید ہو اس طرح کہ ان اجزا کو خوب طرح کوٹ کر چھا جائین اور شہد آملہ مین یعنے شیرۂ آملہ پختہ سے معجون تیار کرین اور قبل از طعام دو درہم سے دو مثقال تک اسے تناول کرین کشنیز خشک اور شربت انار ہمراہ پودینہ کے بھی مفید ہے اور جملہ تدبیرات جو باب قے مین بیان ہوے ہین وہ بھی منجملہ مفید اشیا کے بالخاصیت اوجاع معدہ مین برطبق شہادت جالینوس پوست اندرونی سنگدانہ مرغ کی ہے اور بہت ایسے آدمی جنکے معدہ مین لذع صفراوی ہو انھین اشیاء بارد مثل خرفہ وغیرہ تسکین لذع کا فائدہ دیتی ہین **ضعف معدہ** جب اچھی طرح سے معدہ ہضم طعام نہ کر سکے یعنے غذا کی صورت نوعیہ کو توڑ نہ سکے اور غذا جب معدہ مین پہونچے اور ٹھہرے تو معدہ کو اس سے کرب شدید لاحق ہو حالانکہ خاص اس غذا مین کسی قسم کی ایسی بات نہو جو کرب پیدا کرنیوالی ہو اور جن اسباب سے فساد ہضم غذا کا پیدا ہوتا ہے انسے وہ غذا خالی ہو ایسی حالت اور کیفیت معدہ کو ضعف کہتے ہین کبھی ہمراہ اسی حالت یعنی ضعف معدہ کے خلل اشتہاے معدہ اور قلت اشتہا بھی ہوتی ہے مگر یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی بلکہ بیشتر اشتہا تو زیادہ ہوتی ہے اور ہضم مین کمی ہوتی ہے اور ایسی اشتہا کچھ قوت معدہ پر دلیل نہین ہو سکتی جب سبب ضعف معدہ مین قوت ہو جاے اسوقت قراقر اور ڈکار بدلی ہوئی معمولی ڈکار سے اور متلی پیدا ہوگی خصوصاً بعد غذا کے حتے کہ جب کھانا کھاے گا اسکا یہی قصد ہوگا کہ ہرگز حرکت نہ کرے خواہ براہ قے اس طعام کو گرا دے اور ایک لذع اور درد درمیان دونون شانون کے پیدا ہوتا ہے پھر اگر سبب اس سے بھی زیادہ قوی ہو ڈکار بند ہوگی اور آسانی خروج براز نہو سکے گا یا اینکہ طعام کا ٹھہرنا اور درد تنگ کرنا نہوگا اور بہت جلد امعا مین پہونچکر روانی شکم پیدا ہوگی اور یہ مریض ساقط النبض ہوگا اور بہت جلد اسپر غشی طاری ہوتی ہوگی کہ طعام کو طلب کرتے کرتے اسکو غش آجائیگا پھر جب غذا اسکے سامنے لیجاؤ نفرت کریگا اور رغبت کریگا تو تھوڑی سی غذا تناول کریگا اور اسی سبب سے اسکو تپ عارض ہوتی ہے اور اعراض مالیخولیاے مراقی کے اسمین ظاہر ہوتے ہین **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ ضعف معدہ شاید جمیع امراض بدن کا سبب ہو سکتا ہے اور یہ ضعف معدہ کبھی اجزاے بالاے معدہ مین ہوتا ہے اور کبھی اجزاے زیرین معدہ مین ہوتا ہے اور بیشتر دونون جگہ مین ہوتا ہے اگر اجزاء فوقانی مین ہو اسوقت شروع تناول طعام سے ایذا پیدا ہوتی ہے اور جب تک وہ غذا اوپر کیطرف معدہ کے رہتی ہے اسوقت تک ایذا برابر رہتی ہے اور اگر اجزاے زیرین معدہ مین ضعف ہوتا ہے ایذا بعد ٹھہر جانے طعام کے قعر معدہ مین پیدا ہوتی ہے اور اسکا اثر براز مین بعض خرابیون سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسباب ضعف معدہ کے وہی امراض ہین جو معدہ مین پیدا ہوتے ہین جو مذکور ہو چکے تخمہ جو پے درپے ہو وہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہے۔ اور کبھی کثرت استعمال قے سے ضعف معدہ عارض ہوتا ہے۔ ارباب تجربہ ضعف معدہ کے علاج مین فقط تخفیف اور خشکی پیدا کرنے پر اقتصار کرتے ہین چنانچہ ہمنے اوپر بیان بھی کر دیا ہے جہان مزاج بارد رطب کے سوء مزاج کا تدارک اور علاج مذکور ہوا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ ضعف معدہ تابع جملہ اقسام سوء مزاج کا ہوتا ہے۔ پس واجب ہے کہ پہلے اس سوء مزاج کو معلوم کرین جس سے ضعف معدہ پیدا ہوا ہے اسکی ضد مقابل سے اسی سوء مزاج کے ضعف معدہ کا علاج کرین۔ کبھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضعف معدہ بسبب یبوست اور خشکی کے بھی پیدا ہوتا ہے اب ایسی صورت میں اگر اقتصار اسی علاج پر کرینگے جو ارباب تجربہ کی تجویز ہے یہ معالجہ سبب ہلاکت مریض کا ہوگا کیسی شفا اور کیسی صحت۔ بلکہ بیشتر ادویہ باردہ کے استعمال سے خواہ جغرات گاؤ کے استعمال سے شفا ہوتی ہے کہ اسکو برف سے ٹھنڈا کر لیا ہو اور استعمال فواکہ باردہ سے کبھی جب ادویہ مسخنہ سے ضعف معدہ کا علاج کیا جاتا ہے اور پیاس اسپر غالب ہوتی ہے اسوقت خلاف رائے متطبب یعنی طبیب معالج کے مریض خوب سیر ہو کر آب سرد سے اپنے معدہ کو بھر لیتا ہے اور سہو قت آرام ہو جاتا ہے اور بیشتر خلط موذی بسبب کثرت امتلاء معدہ کے آب سرد سے دفع ہو جاتی ہے اسطرح پر کہ اگر اس معدہ کی شے موذی خلط ہوتی ہے بذریعہ اسہال کے بسبب آب کثیر کے پینے کے خارج ہو جاتی ہے اور مریض کو اس ایذا اور مرض سے خلاص اور رستگاری ہوتی ہے۔

اسہال کا ہونا یہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہے اور اس سے اصلاح معدہ کی بھی ہو جاتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ قوت تامہ معدہ کی وہی چاروں قوتیں ہیں جنسے افعال جملہ معدہ کے تمام ہوتے ہیں (یعنے ماسکہ جاذبہ ہاضمہ دافعہ) مگر آدمی ایسے خوگر ہو گئے ہیں کہ فقط قوت ہاضمہ کے ضعف کو ضعف معدہ کہتے ہیں اور معدہ کی ہر ایک قوت ہر ایک سوء مزاج سے ضعیف ہو جاتی ہے مگر قوت جاذبہ میں اکثر بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ اس قوت کی حفاظت ادویہ حارہ یابسہ کیجائے ان مگر جسوقت ضعف قوت جاذبہ کا کسی سوء مزاج کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ قوت ماسکہ کا ضعف ادویہ یابسہ مائل برودت سے اکثر روکا جاتا ہے اور قوت دافعہ کا ادویہ رطبہ مائل برودت سے اور قوت ہاضمہ کا ادویہ حارہ مائل برطوبت سے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہت خراب اور ردی ضعف معدہ کا وہی ہے جو بسبب ڈھیلے ہونے نسیج لیف معدہ کے واقع ہوتا ہے اور اس قسم کے ضعف پر دلالت اسطرح ہوتی ہے کہ نہ اسوقت کوئی علامت کسی سوء مزاج کی پائی جاے اور نہ اورام ہوں اور اچھی اچھی غذا اور تدبیرات غذائی جو معدہ میں نفع پیدا ہوا اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا ضعف کہنہ ہو گیا اور ڈھیلا پن اسمیں آگیا آفت جو قوت ماسکہ پر آتی ہے اسطرح سے ہوتی ہے کہ ماسکہ کی آفت کی وجہ سے کسیطرح معدہ غذا پر شامل نہو اسیقدر غذا کو سمیٹے مگر بہت کم خواہ برے طور سے مثلاً مرتعش ہو کر ٹھہراتا ہو اغذا پر شامل ہو یا بروقت سمیٹنے غذا کے معدہ میں خفقان اور دھڑکن پیدا ہو یا تشنج پیدا ہو ایسے خراب حالات میں سے بعض حالات پر کبھی بذریعہ حس کے مریض کو آگہی ہوتی ہے اور بہت اچھی طرح احساس میں ہوتا ہے جیسے تشنج اور خفقان کے ہونے پر خوب آگہی ہوتی ہے مگر رعشہ معدہ پر کبھی بخوبی آگہی نہیں ہوتی مگر اسپر استدلال تعب سے معدہ کے کیا جاتا ہے اور معدہ کے شوق سے انحطاط اور نیچے اترنے کی طرف (جو بدون اور سبب مثل قراقر اور تمدد اور نفخ وغیرہ کے ہو) یہ رعشہ پہچانا جاتا ہے پھر جب رعشہ میں افراط ہو اچھی طرح اسکی موجودگی دریافت ہوتی ہے جس طرح اور عضا کا ارتعاد اور کانپنا بھی محسوس ہوتا ہے۔ قوت جاذبہ پر آفت اس طرح آتی ہے کہ یا تو بالکل جذب غذا نہ کرسکے اور اسی کا نام ایک قوم اطبا نے استرخاء معدہ رکھا ہے یا نہایت کد اور تعب سے جذب کرے جس طرح ابتداے مرض استرخاء معدہ میں ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے یا اینکہ جذب اسکا مشوش ہو جیسے کہ وہ معدہ جو تشنج ہے اور رعشہ میں ہے قوت متغیرہ یعنے غاذیہ میں ضعف ہونے سے استسقاء بھی پیدا ہوتا ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جب معدہ اسقدر ضعیف ہو جاے کہ غذا کی صورت وغیرہ میں تغیر دینے پر کسی طرح قادر نہو اور کیفیت معدہ کی سواے اسکے ضعف کے کسی اور سبب سے پیدا نہو اسوقت اس مرض کا انجام زلق امعا کیطرف ہوتا ہے مگر اکثر ضعف معدہ کا سبب وہی ہوتا ہے جسکے تدارک پر ارباب تجربہ (باوجودیکہ انکو قیاسی دلائل سے وقعی سبب پر آگہی نہیں ہوتی) متوجہ ہوتے ہیں یعنے رطوبت اور برودت کو سبب قرار دیکر اجزاء حارہ یابسہ سے علاج کرتے ہیں اسی وجہ سے علاج اکثر اوقات مفید ہو جاتا ہے۔ واجب ہے کہ ضمادات اور مروخات مذکورہ بالا کو اگر فم معدہ پر استعمال کریں تو خوب گرم کریں اسلیے کہ بیگرم سے فم معدہ ڈھیلا ہو جاے گا کبھی جالینوس ایسے وقت اس قیروطی کو استعمال کرتا تھا موم آٹھ مثقال روغن ناردین فارسی ایک اوقیہ دونوں کو ملا کر استعمال کریں اور اگر معدہ میں ضعف اتنا زیادہ ہو کہ غذا کو کسی طرح ٹھہرا نہ سکے اسوقت ان دونوں میں صبر اور مصطگی ڈیڑھ ڈیڑھ مثقال ملانی چاہیے ورنہ ایک مثقال اور عصارہ انگور خام

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک مثقال اور سب کو ملا کر معدہ پر رکھنا چاہیے جالینوس نے یہی خیال کیا ہے کہ جملہ امراض معدہ ایسے کہ جنمین حرارت شدید اور یبوست نہو وہ سب امراض معجون سفرجلی کے اس نسخہ سے زائل ہو جاتے ہین عصارۂ سفرجل دو رطل اور سرکہ کہنہ تیز اور تند ایک رطل اور شہد بقدر کفایت اسقدر پکائین کہ شہد کے قوام مین آجاے اور بعد تیاری زنجبیل کو پیسکر ایک اوقیہ اور ثلث اوقیہ سے دو اوقیہ تک اسپر چھڑک دین دوسری دوا قریب باول سفرجل بریان تین رطل شہد تین رطل دونون کو ملا کر تین اوقیہ فلفل اور ایک اوقیہ تخم کرفس جبلی اسمین داخل کرین منجملہ ادویۂ نافعہ ضعف معدہ کے چیخ کر آواز لگانا اور جملہ ایسے حرکات جو صفاق کو ہلا دین جید ادویہ سے واسطے ایسے ضعف معدہ کے جو سُستی یعنے ڈھیلا ہو گیا ہو اطریفلات ہین اور دوا فرس نسخہ اسکا یہ ہے ہلیلہ کو روغن گاؤ مین بریان کرین اور دس درہم اسمین سے اور پانچ درہم حرف بریان اور نانخواہ اور صعتر فارسی ہر واحد سے تین درہم خبث الحدید دس درہم مقدار شربت دو درہم کسی شراب قوی کے ہمراہ نسخہ ضماد کا جید ہے اگر ضعف معدہ کے ہمراہ صلابت ہو اسوقت بھی مفید ہوتا ہے سلیخہ نصف اوقیہ سوس آٹھ کرمہ یعنے قریب ستر ہ دانگ کے اور تفاح اذخر تیرہ دانگ ابہل اٹھارہ کرمات یعنے پینتالیس دانگ مقل تیئیس کرمہ موم سولہ اوقیہ صمغ البطم چار اوقیہ راتیانج مغسول ڈیڑھ رطل حماما اٹھارہ درخمی شمع تیئیس کرمہ ناردین چار اوقیہ صبر ایک اوقیہ روغن بلسان دو اوقیہ شراب حب الآس بھی ان لوگون کو نافع اور پودینہ کا نفع تو خود ظاہر ہے تفاح دباغت ضمادات مین پڑتی ہے معدہ گرم اور تر کے واسطے اور زفت اس معدہ کے واسطے جو ضعیف اور بارد ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف معدہ اکثر سبب اس امر کا ہوتا ہے کہ غذا دیر مین منحدر ہو اور معدہ سے اُتر کر امعا وغیرہ مین پہونچے اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے جب قوت دافعہ مین ضعف ہو لہذا واجب ہے کہ ایسے بیمار کے واسطے جو روٹی پکائی جاے اُسکے آٹے کا خمیر زیادہ اٹھا جانا چاہیے اور کبھی ضعف معدہ بسبب سرعت انحدار کے ہوتا ہے اسلیے کہ معدہ مین ایک تری ایسی ہوتی ہے جو غذا کو پھسلا دیتی ہے بسبب ضعف قوت ماسکہ کے ایسے بیمارون کی روٹی چاہیے کہ اسکے خمیر مین کسیقدر خامی رہجاے **علامات تخمہ اور بطلان ہضم** کے منجملہ علامات تخمہ کے چہرہ پر ورم اور ضیق نفس اور سرگرانی اور درد معدہ اور ضعف قوت ماسکہ معدہ کا اور ہچکی اور کسل اور حرکات بدنی مین سستی اور رنگت مین زردی پیٹ مین نفخ اور امعا اور شراسیف مین بھی ڈکار ترش خواہ تیز و دخانی بدبو اور متلی اور قے اور روانی شکم جو بحد افراط ہو یا بالکل قبض ہو علاج تخمہ کا واجب ہے کہ نیچے کیطرف سے اوپر کی غذا نکالی جاے اور اسہال کے ذریعہ سے تلئین طبیعت کیجاے اور فاقہ جہان تک تحمل ہوسکے اور ترک غذا پر طاقت منتہی ہو کرانا چاہیے اور جب زیادہ بھوک بے طاقت کر دے تھوڑی سی غذا دیجاے اور ریاضت او حمام او پسینہ نکالنا جسطرح ممکن ہو اگر اس قسم کا امتلا نہو کہ اسکی حرکت کرنے کا بطرف نامناسب بسبب ان مذکورہ حرکات کے خوف نہو اور اگر یہ خوف ہو سکون اور نوم طویل کا حکم دینا چاہیے بعد ازان رفتہ رفتہ طعام اور حمام کی تجویز کرنی چاہیے اور خوب سمجھ لیا جاے کہ مقدار غذا کی کسقدر بخوبی ہضم ہو جائے گی اور جو علامات خوبی ہضم کے باب جودت ہضم مین مذکور ہوے ہین انھین پیش نظر رکھنا چاہیے کبھی تخمہ کی پیدایش کثرت خواب زیادہ آرام طلبی سے بھی ہوتی ہے اسلیے کہ نیند اگرچہ باعتبار ہضم کے معین ہونے کے مفید چیز ہے لیکن بیداری کی حرکت باعتبار دفع فضول کے بھی مفید ہے پس نیند کا ضرر یہ ہے کہ فضول کا دفع بوجہ سکون کے بحالت نوم ہونے نہین پاتا اور بیداری مین ضرر یہ ہے کہ غذا محتاج ہضم کا انہضام نہین ہونے پاتا۔ کبھی تخمہ سابقہ منجر اس فساد کا ہوتا ہے کہ بروقت اشتہاء صادق کے بھی غذا کھانے سے معدہ مین ایک جلن اور تیزی سی پیدا ہوتی ہے کہ اسکی برداشت بہت دشوار ہوتی ہے ایسے لوگونکو اگرچہ بالفعل علامت تخمہ کی انمین نہو وہی علاج مفید ہوتا ہے جو تخمہ کا ہے اور معجون سوطیرا سے انکا یہ مرض بالکل زائل ہو جاتا ہے یہی لوگ کبھی اس کیفیت پر ہوتے ہین کہ جو کچھ کھایا فوراً نکل پڑا یعنے قے ہو گئی اور غذا معدہ مین نہین ٹھہرتی **بطلان شہوت اور ضعف اشتہا کا بیان** کبھی یہ کیفیت بسبب حرارت ساذج کے پیدا ہوتی ہے یا مادہ کی وجہ سے جو حرارت ہو اس سے پیدا ہوتی ہے اسوقت شوق طبیعت کی خواہش ایسے مشروبات کیطرف ہوتی ہے جو سرد تر ہون

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور گرم خشک کیطرف میلان خاطر نہیں ہوتا یا ایسی خشک چیز کو جی چاہتا ہو جو طعام کی قسم سے ہو جو بطلان شہوت مادہ حارہ سے ہوتا ہو اسمیں خصوصاً شوربہ کا زیادہ ظہور ہوتا ہو اور اشتہا کا بطلان زیادہ تر ہوتا ہو سردی کو اشتہاے طعام سے زیادہ مناسبت ہو اسیوجہ سے ہوا جسمیں تری زیادہ ہو اور فصول میں جاڑون کی فصل اشتہا کو زیادہ برانگیختہ کرتے ہیں اور جو شخص برف زار کوہستان خواہ بیابان کا سفر کرے اسکی اشتہا بہت زیادہ ہوتی ہو سبب عقلی اسکا یہ ہو کہ حرارت سے ارخا اور ڈھیلا پن معدہ میں پیدا ہوتا ہو اور مواد کا سیلان ہو کر منبع مواد کو بھر دیتا ہو اور برودت اسکی ضد پر ہو کہ معدہ قبض پذیر اور مواد میں سمٹاؤ پیدا ہوتا ہو علاوہ بران کبھی سوء مزاج بارد بافراط بھی اشتہا کو مضر ہوتا ہو اور یہ اسوقت مضر ہوگا جب قوت حسیہ جاذبہ فنا ہو جائے پس ضعف اشتہا ضرور پیدا ہوگا پھر بھی یہ امر بہت کم ہے بلکہ اکثر گاہ بطلان اشتہا کا سبب ہر ایک سوء مزاج مفرط کے پیدا ہو جاتا ہو اسلئے کہ استحکام ہر ایک سوء مزاج کا جملہ قوتون کو ضعیف کر دیتا ہو حمیات میں سقوط اشتہا اس سبب سے ہوتا ہو اولاً تو سوء مزاج مضعف پیدا ہوتا ہو اور پیاس کا غلبہ و امتلا اخلاط ہائجہ کا جو نہایت ردی اور خراب ہیں نہایت درجہ کا سقوط اشتہا حمیات وبائیہ میں ہوتا ہو اور جسوقت اسہال مفرط پیدا ہوگا اشتہاے طعام میں بھی شدت ہوگی کہ بدل ما یتحلل کی ضرورت ہو اورام معدہ اور اورام جگر میں بھی سقوط اشتہا کا ہوتا ہو اگر اشتہا ناقہین کی زیادہ ہو اور گھٹتے گھٹتے بالکل ساقط ہو جائے نکس مرض پر دلیل ہوگی ہان مگر کہ یہ سقوط اشتہا بسبب کمی خون اور ضعف بدن کے عارض ہو پھر نکس کا احتمال نہوگا اس بارہ میں یعنے سقوط اشتہاے ناقہین میں بخوبی تامل کرنا چاہیے کہ اکثر دھوکا ہوتا ہو کبھی سبب سقوط اشتہا کا بلغم لزج ہوتا ہو جو بمقدار کثیر معدہ میں موجود ہو لہذا غذا سے طبیعت متنفر ہوتی ہو سواے اس غذا کے جسمین حرافت اور حدت ہو اور ریح ایسی غذا کھانے کے بعد بھی نفخ اور تمدد اور ثقل ہوتی ہو اور جبتک ڈکار خوب کھل کر نہ آے چین نہیں ملتا کبھی سبب سقوط اشتہا کا ہمیشہ نزول کا آنا دماغ سے بطرف معدہ کے ہوتا ہو اور کبھی سبب سقوط اشتہا کا امتلاے تمام بدن کا اخلاط سے ہوتا ہو اور کبھی تحلل مواد موجودہ کی اور طبیعت کا مشغول ہونا کسی اور خلط ردی کے اصلاح کیطرف جسطرح حمیات میں یہ سب امور فراہم ہوتے ہیں اور مدت دراز تک گرسنگی پر صبر مریض محموم کر لیتا ہو اسلیے کہ طبیعت اعضا عروق کی جذب غذا نہیں کرتی اور عروق معدہ سے غذا کو طلب نہیں کرتے طبیعت اعضا کا جذب نہ کرنا اسوجہ سے ہو کہ اسکو انہیں مواد کے دفع کیطرف توجہ ہو رہا ہو جو انہیں پر ہیں اور یہی فرط توجہ کی وجہ سے جدید غذا کے جذب سے اعراض اور بے التفاتی کرتے ہیں جسطرح کہ ریچھ اور ساہی اور اکثر حیوانات فصل زمستان میں مدت دراز تک اپنی غذا پر صبر کر سکتے ہیں اسلیے کہ اس فصل میں انکے بدن میں فضول خام کی کثرت ہوتی ہو اسی سبب سے طبیعت اصلاح اور انضاج میں انہیں فضول کے متوجہ ہوتی ہو اور بدل ما یتحلل کے استعمال کی اسے حاجت نہیں ہوتی خلاصہ یہ ہو کہ غذا کی حاجت بغرض بدل ما یتحلل کے ہوتی ہو پھر جب بدن میں بسبب برودت وغیرہ کے تحلل نہوا جتنا تحلل ہوا اسکا بدلہ خود اسی بدن میں اچھا یا برا موجود ہو اسوقت غذاے بیرونی کی حاجت بدن کو نہوگی کبھی سبب بطلان اشتہا کا یہ ہوتا ہے کہ جو رگیں گوشت اور عضل اور تمام بدن میں موجود ہیں انکو ایسا ضعف عارض ہوتا ہو کہ امتصاص اور چوسنا رطوبات کا ان رگون سے نہیں ہوتا اور جب رگون نے رطوبت کو نہ چوسا تو پھر سلسلہ وار ہر ایک عضو کا طلب غذا معدوم ہوگا پس فم معدہ تک یہی صورت پیدا ہوگی لہذا معدہ بھی غذاے جدید کو طلب نہ کریگا جیسا کہ اکثر بدل ما یتحلل سے استغنا پیدا ہونے سے بھی ایسی کیفیت عارض ہوتی ہو اسلیے کہ جب بدن میں تحلل نہوا پھر حاجت بدل ما یتحلل کی بھی نہوگی پس عروق مذکورہ کا امتصاص رطوبت کا اثر فم معدہ تک بھی نہ پہونچے گا کبھی سقوط اشتہا کا سبب یہ ہوتا ہو کہ ہر وقت انصباب سودا کا طحال سے فم معدہ پر ہوا کرتا ہو لہذا قوت مشتہیہ معدہ کو نہیں ہلاتی ہو اور نہ جنبش دیتی ہو اور نہ دافعہ مادہ معدہ کو دور کرتی ہو اور جسوقت سطح معدہ پر کوئی شے غریب اجنبی باقی رہ جاے اگرچہ یہ شے مقدار میں کتنی ہی کم ہو مگر معدہ مادہ متحرکہ سے مثل مستغنی کے ہوگا یعنے جس مادہ کو معدہ سے دفع ہونے کی خواہش ہو اسکے دفع کرنے سے معدہ کو گویا استغنا ہوگی اور مشتاق اسکے دفع کا ویسا نہ ہوگا جسطرح کہ شے اجنبی کی غیر موجودگی میں ہوتا کبھی سقوط اشتہا بسبب بطلان قوت حاسہ فم معدہ کے ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور یہ بطلان حس کا فم معدہ سے ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ عروق استصاص رطوبات غذائیہ کا فم معدہ سے کرتے ہین مگر فم معدہ کی چونکہ حس باطل
ہو گئی ہے کچھ خبر اور آگاہی اسپر نہین ہوتی اور یہ بطلان حس کبھی کسی ایسے سبب خاص سے ہوتا ہے جو معدہ مین ہو اور کبھی بمشارکت دماغ کے
ہوتا ہے اور کبھی بشرکت عصب شم کے فقط ہوتا ہے کبھی سقوط اشتہا کا سبب ضعف جگر ہوتا ہے کہ قوت شہوانیہ ضعیف ہو جاتی ہے بلکہ کبھی سقوط
اشتہا بسبب موت قوت شہوانیہ و قوت جاذبہ کے تمام بدن سے ہوتا ہے جسطرح بعد اسہال خون کثیر کے یہ موت قوت ہاے مذکورہ پیدا ہوکر موجب ہلاکت
اور موجب سقوط اشتہا کے ہوتی ہے اور یہ قسم سقوط اشتہا کی نہایت ردی ہے اور اسکا علاج بہت دشوار ہے اور یہی سقوط اشتہا یہان تک پہونچتا
ہے کہ اسکے سامنے مختلف غذائین رکھی جاتی ہین انمین سے کسی غذا کی خواہش کرتا ہے اور جب کسی غذا کو سب غذاؤن سے پہلے اسکو کھلانا
چاہیین اسوقت پھر متنفر ہوتا ہے اور ناگواری خاطر ظاہر کرتا ہے یہانتک کبھی خبر ہو کہ کسقدر رجھوٹی خواہش تواناتی ہے اس سے بدتر تو یہ ہے کہ مطلق
کسی چیز کی طرف رغبت نہ کرے بطلان قوت شہوانیہ کا کچھ خاصکر بعد استفراغ مذکور کے نہین ہوتا بلکہ ہر ایک سوء مزاج سے جو بافراط ہو بطلان
اسکا ہو جاتا ہے کبھی سقوط اشتہا بسبب دیدان یعنے کیڑون کے پیدا ہوتا ہے کہ جسوقت دیدان امعا کو ایذا دین اور امعا کی شرکت سے معدہ
کو بھی ایذا پہونچے اور کبھی یہی کیڑے معدہ تک چڑھ کر بلا مشارکت امعا کے موذی معدہ ہوتے ہین کبھی سبب سقوط اشتہا کا سوداے کثیر
ہوتا ہے جو معدہ کو ایذا دیتا ہے اور اسیوقت معدہ کو محتاج بطرف منے کرنے خواہ اسہال کے کرتا ہے نہ بطرف کھانے اور جذب غذا کے یعنے وہ خلط
بسبب ایذا دہی اور کثرت مقدار کے معدہ کی خواہش جذب غذا بر طرف کر کے دفع کی خواہش زیادہ کر دیتی ہے کبھی بطلان اشتہا بسبب حمل اور بند
ہو جانے حیض کے ابتداے زمانہ مین ہوتا ہے مگر اکثر تو حاملہ کو فساد ہضم عارض ہوتا ہے نہ بطلان اور سقوط اشتہا کبھی سقوط اشتہا کا سبب افراط
حرارت خواہ افراط برودت ہوا کا بھی ہوتا ہے افراط حرارت سے چونکہ تحلیل قوت شہوانیہ کی ہوتی ہے اسواسطے اشتہا ساقط ہو جاتی ہے اور افراط برودت
سے تخدیر اور سن ہو جانا قوت شہوانیہ کا خواہ تحلل کا نہ ہونا عارض ہوتا ہے اسوجہ سے اشتہا ساقط ہوتی ہے اسیطرح حرارت معدہ کی شدت سے بھی ہین
سبب سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہے اسیطرح جو شخص خوگر شراب کا ہو اور چھوڑ دے اسکو بھی سقوط اشتہا عارض ہوگا کبھی اشتہا کا حال متغیر ہوتا ہے اور سبب ضعف
بسبب بدحالی اور خرابی زوم کے پیدا ہوتا ہے کبھی سقوط اشتہا بسبب ایسی کمی خون کے ہوتی ہے جسکے بعد ضعف قوتہاے بدنی کا عارض ہوتا ہے
جسطرح ناقہین کو امراض کے بعد باوجودیکہ انکے بدن اخلاط ردی سے پاک ہوتے ہین مگر اشتہا کا سقوط کمی خون اور ضعف قوی سے ہوتا ہے
اور ایسا سقوط اشتہا مین بذریعہ غش یعنے فربہی وغیرہ آنے کے اور خون کے دوبارہ پیدا ہونے سے رفتہ رفتہ اور تھوڑا تھوڑا زائل ہو جاتا ہے
ریاضت بیجا بھی شہوت طعام کو قطع کرتی ہے اور آب کثیر کا پینا بھی سقوط اشتہا پیدا کرتا ہے رنج اور ملال اور غضب وغیرہ حرکات نفسانی
بھی سقوط اشتہا کے اسباب ہین کبھی اشتہا تو ساقط ہوتی ہے مگر جب آدمی کچھ کھانا شروع کرتا ہے دفعتاً اشتہا مین ہیجان پیدا ہوتا ہے اور اچھی طرح
بھوک کھلجاتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ یا تو کھانے کی وجہ سے قوت جاذبہ کو انتباہ پیدا ہوتا ہے یا یہ کہ جو کیفیت کہ بالفعل کسی مزاج معدہ مین
جو مبطل اشتہا ہے موجود ہو تناول غذا سے اسمین تغیر پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر مزاج معدہ گرم ہو اور سرد غذا گو تھوڑی سی کیون نہو معدہ مین
پہونچے اس حرارت کو جو مبطل اشتہا تھی اسکی برودت نے ٹھہرا دیا اور پھر بعد سکون حرارت کے اشتہا صادق پیدا ہوئی یہی سبب ہے
کہ اکثر نہار منھ آب سرد پینے سے ہیجان اشتہاے طعام کا ہوتا ہے اسیطرح محموم کی اشتہا بڑھانی خواہ اسکی اشتہا پیدا کرنے کا طریقہ یہ مقرر
کیا گیا ہے کہ تھوڑی سی روٹی آب سرد مین بھگو کر پہلے اسکو کھلائی جاے کہ اس تدبیر سے اسکی اشتہا کو فائدہ پہونچتا ہے اسیطرح جسوقت
کسی شراب کے پینے سے خمار پیدا ہو اور وہ شراب باوجود موجودگی کسی خلط ناپختہ کے بدن مین موروث خمار ہوئی ہو اسوقت شوربا ہاے
مختلف پینے سے خواہش مین ہیجان ہوتا ہے اسیطرح اگر مبطل شہوت معدہ کی برودت مزاج معدہ ہو اور گرم غذا تھوڑی سی تناول کیجاے
خواہ وہ غذا بالفعل گرم ہو یا بہ نسبت اسکے زیادہ تر گرم ہو تب بھی اشتہاے طعام پیدا ہوگی۔ سقوط اشتہا امراض مزمنہ مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

قلیل خرابی اور زبون حالی کی ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اسباب بطلان اشتہا کے بعینہ اسباب ضعف اشتہا کے ہین اگر قلیل اور ضعیف ہون **علامات** جو بطلان اشتہا بسبب سوء مزاجات کے ہو انکی شناخت اوپر مذکور ہو چکی جو قسم سقوط اشتہا کی بسبب قلت تحلل کے ہو اور وہ کمی تحلل مین بسبب تکاثف جلد کے ہو جو کسی تدبیر مبرد مذکورہ بالا سے پیدا ہوتی ہے بس وہی اسکی علامت ہے اور دوسری علامت یہ ہے کہ براز مین کثرت ہو اور بعد تھوڑی سی ریاضت کے کسیقدر اشتہا کا برانگیختہ ہونا اسی طرح بعد استفراغ کے بھی اشتہا کا پیدا ہونا جو بطلان اشتہا بسبب ضعف فم معدہ کے ہو اسکی علامت ضعف معدہ کے باب مین ہمنے بیان کر دی اور انھین علامات مین سے استفراغات کثیرہ بھی ہین۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جسکا سبب حرارت یا برودت ہوا کی ہو وہ حالات مریض سے معلوم ہوتی ہے کہ آیا ہوائے سرد مین پہلے سے تھا یا آنکہ ہوائے گرم مین۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب قروح کے ہو وہی درد ہے اور وہی اسکی شناخت ہے جو باب قروح معدہ مین مذکور ہو چکی ایضاً کسی شے کا برآمد ہونا براز کے ہمراہ اور روانی شکم اور کثرت ٹھہرنا طعام کا معدہ مین اور لذع پیدا ہونا۔ جب اس قرحہ کے جو کسی خلط حامض اور تیز اور تلخ سے پڑا ہو۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جو حاملہ عورتون کو ہوتا ہے موجودگی زمانہ حمل کی علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب خلط متعفن کے ہو تلی کا ہونا اور سانس کی اولٹ پلٹ اور منھ مین بدبو کا پیدا ہونا ہر وقت اور براز کا خراب اور بدبو ہونا۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب جدا ہونے سودا کے طحال سے اور اسکے ریزش کرنے سے معدہ پر پیدا ہو یہ ہے کہ یہ آدمی جستجو ترش اشیاء و تناول کرے اور یہ اشیاء حامضہ اسکے معدہ کو جنبان کریں اور مادہ موجودہ کو دور کریں اسوقت ایسے آدمی کی اشتہا عود کرتی ہے گویا یہ اشیاء ترش اثر ایسا کرتی ہین جو فعل سبب منقطع کا ہو اگر خود وہ سبب منقطع نہو جائے **مترجم کہتا ہے** اس مسئلہ کا سمجھنا بخوبی اسی وقت ہوگا جب امور عامہ طبیات کو دیکھین **متن** اسی قسم کے سقوط اشتہا پر خواہ انقطاع سودا پر طحال کا عظیم ہونا تاکید دلالت کرتا ہے اور طحال کا اونچا اور بلند ہونا اور یہ بزرگی خواہ اونچا ہونا طحال کا بسبب احتباس اس مادہ سوداوی کے ہوتا ہے جسکا انصباب طحال سے ہوتا ہے۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جسکا سبب سودا ہو کثرت انصباب سودا کی بطرف معدہ کے اور ایذا رسانی اسی خلط کی معدہ کو بوجہ انصباب کے ہوتی ہے اور ترشی طعم اور وسواس اور زبان کا رنگ سیاہی مائل ہونا۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب دیدان کے ہو کیڑون کی موجودگی اور اشتہا کا پیدا ہونا جسوقت صبر کو شراب سیب مین ملاکر بطور ضماد کے استعمال کرین کہ اسوقت دیدان اوپر کے مقامات شکم کے ہٹ کر نیچے کیطرف آتے ہوئے معلوم ہوتے ہین جو بطلان اشتہا بسبب کمی خون کے ہوتا ہے وہ ناقہین اور ضعیف لوگون کو عارض ہوتا ہے جنکو امراض نے ناتوان کر دیا ہو خواہ انکے بدن سے استفراغ کثیر کے سبب مثل بواسیر اور فصد اور رعاف کے خون کثیر نکل گیا ہو۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب بے خالی اور خرابی نیند کے ہو وہی نیند کے اوقات اور مقدار وغیرہ کی زبون حالی ہے اور سوائے اسکے اور علامات بطلان اشتہا کا نہونا علامت اس بطلان شہوت کی جو بسبب موت قوت شہوانیہ کے ہو یہ ہے کہ کسی سوء مزاج مستحکم کے علامات موجود ہین خواہ گذشتہ ایام مین استفراغات ضعف آور جملہ بدن کے ہو چکے ہین اور مریض کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ اگر کسی غذا کو جی چاہا اور اسکے سامنے لیجائین دیکھتے ہی اس سے گریز کریگا اور نفرت پیدا ہوگی اور اس سے زیادہ خراب وہ کیفیت ہے کہ اصلاً و مطلقاً کسی غذا پر رغبت ہی نہو۔ علامت اس بطلان اشتہا کی جو بسبب بطلان حس فم معدہ کے ہو اور بسبب ضعف ہی فم معدہ کے یہ ہے کہ تمام افعال معدہ کے صحیح ہون اور اشیاء حریف اور تیز کے کھانے سے معدہ مین لذع پیدا نہو اور نہ متلی معلوم ہو اور نہ ہچکی آئے بروقت کھلانے معجون فلافلی کی جو ہتھا تا اسکو نہار منھ کھلائی جائے اور اسکے اوپر کوئی شربت کی قسم سے بھی پلا یا جائے **علاج** جید اور نہایت عمدہ علاج اس شخص کا جسکی اشتہائے طعام بوجہ غلبہ حرارت معدہ کے ساقط ہوئی ہو یہ ہے کہ مدت دراز تک اسے کھانے سے منع کرین اور بعد ازان جب اسے غذا دینے لگین تھوڑی تھوڑی دیتے رہین تا اینکہ اسکی قوت اشتہا مین ترقی پیدا ہو اور تخمہ اور بدہضمی اسکی دور ہونے لگے اور اسکے معدہ کا پاک کرنا اخلاط یا غذائے خراب شدہ وغیرہ سے مقدم

HAKEEM SHOUKAT ALI

ملحوظ رہے تاکہ بخوبی اور خوشی سے رغبت غذا کی اسکو پیدا ہو جس طرح مریض بیداری مفرط کو یہ بات پیدا ہوتی کہ جب اسے مدت تک خواب سے روکین پھر جب اسے یکبارگی نیند آنے لگی نہایت گہری نیند اسپر طاری ہوگی منجملہ ان چیزون کے جو ایسے بیماران بطلان اشتہا کو شفا دیتا ہو اور نافع ہوتا ہو جنکی اشتہا بسبب ضعف کے ساقط ہوگئی ہو خواہ کسی مادہ رطب سے جس مین لزوجت ہو ان کی بھوک مین کمی پیدا ہوئی ہو الغرض ایسے اشخاص کو زیتون آبی ہمراہ کسی قدر نمکین اور شور مچھلی کے کھلانا مفید ہوتا ہے اور یہ بھی مفید ہو کہ سرکہ عنصل کو جرعہ جرعہ تھوڑا تھوڑا پی لیا کرین۔ واجب ہو کہ زعفران اسکے کھلانے مین کسی وقت داخل نہونے پائے نمک طعام جو متعارف ہو اور یہی کا استعمال اکثر رہا کرتا ہو نہایت عمدہ شئی ہو جس سے اشتہا بڑھے منجملہ مشہیات کی کبر ہو جو خوشبو کی گئی ہو اور پودینہ اور پیاز اور زیتون اور فلفل اور قرنفل اور خولنجان اور سرکہ اور جملہ مملحات بھی اسی قسم مین داخل ہین اور سرکہ جو بعض مملحات سے بنائے جائین اور مری بھی یہی اثر رکھتی ہو پیاز اور لہسن اور تھوڑی سی ہینگ جسکو بھی قوت اشتہا کو برانگیختہ کرتی ہو اور اس صفت سے علاوہ فم معدہ کا تنقیہ بھی کردیتی ہو منجملہ ان دواؤن کے جو اشتہا مین افاقہ پیدا کرتی ہین ایک دوا ہو جو عصارہ سفرجل اور فلفل سپید اور شہد اور زنجبیل سے بترکیب مذکورۂ بالا تیار ہوتی ہو منجملہ ادویہ کے جن سے اشتہا مین افاقہ ہوتا ہے وہ شخص کے جسکو سوء مزاج حار کی وجہ سقوط اشتہا عارض ہوا تپ کی وجہ سے دوائے سفرجلی بھی ہو جو اس تفاح سے بنائی جائے جسکا ذکر قرابادین مین ہوگا منجملہ ان دواؤن کے جو اشتہا بڑھائے اور معدہ کی الٹ پلٹ کو روکے اس شخص کی جسکا معدہ قبول غذا نہ کرتا ہو رب پودینہ کا ہو جو اس طریقہ سے بنایا جائے انار ترش مسلم معہ پوست کے خوب اچھی طرح کوٹین اور پھر اسکو نچوڑین جو پانی برآمد ہو اس مین سے ایک جزو اور ہرے پودینہ کا پانی نصف جزو اور شہد خالص خواہ شکر نصف جزو کو آنچ پر قوام معتدل مین لائین مقدار شربت کی ایک چمچہ نہار منہ جو سقوط اشتہا بسبب حرارت کے پیدا ہو شیر اسکی اصلاح سرد پانی پینے سے ہوجاتی ہو مگر اتنا پانی سرد نہو کہ حرارت غریزی کو معدہ کی فنا کردے اور اسی مرض کو استعمال ربوب حامضہ کا بھی نافع ہوتا ہو مجربات سے اسوقت آب انار ہمراہ روغن گل کے بھی ہو خصوصاً اگر حرارت مادی ہو اور اگر پیاس کا غلبہ ہو شیر حبوب باردہ جیسے شیرۂ تخم کاہو یا خرفہ کو ہمراہ رب مبردہ کے استعمال کرین اور ضماد ہائے مبردہ کا استعمال بھی نافع ہو پھر اگر مادہ حار موجود ہو پہلے اسکا استفراغ کرنا لازم ہو ایسے ہی لوگون مین وہ لوگ بھی داخل ہین جو بسبب حمیات کے نقیہ ہوگئے ہون اور کسیقدر بقیہ حدت حرارت کا انمین ابھی موجود ہو کہ ایسے لوگون علاج بعینہ یہی علاج ہو مگر فرق اسقدر ہو کہ انکو سرد پانی کا بمقدار کثیر تحمل نہ کرانا چاہیے تاکہ سقوط قوت معدہ کا نہو جائے اور واجب ہو کہ یہ دوا انکو پلائی جائے ورد دس درہم سماق دو درہم الائچی ایک درہم قرص بنالین اور دو درہم کھلائین کہ مشہی بھی ہو اور قاطع تشنگی بھی۔ انکی اشتہا جو گئے ستو کو پانی اور سرکہ مین گھول کر کھلانے سے بھی بڑھتی ہو اور انگلیان حلق مین ڈالکر قے کرانے سے بھی انکی اشتہا کو حرکت ہوتی ہے جو سقوط اشتہا بسبب برودت کے پیدا ہوا اسکو طبیخ افادیہ نافع ہو اسیطرح شراب کمسنا اور فلافلی اور تریاق تو خاص کر زیادہ مفید ہے۔ ایضاً لہسن کہ یہ بھی زیادہ نافع ہے ایسے مرض مین اور قوہ نجی بھی بہت موافق ہو ان لوگون کو اور جمیع جوارشات حارہ اور اسیطرح اترج مربی اور زنجبیل مربی اور شقاقل مربی اور ہلیلہ مربی تکمید بھی خصوصاً اجرہ سے اور نمک کی سینک سے یہ زیادہ مناسب ہے جو سقوط اشتہا بسبب بلغم کثیر کے ہو کہ اسمین لزوجت بھی ہے اسکو قے کرانی مفید ہے اس طرح سے کہ پہلے مولی کھلائی جائے اسکے اوپر سکنجبین عسلی سادہ پلائین اسی طریقہ سے جو باب علاج کلی مین ہم بیان کرچکے سکنجبین بزوری جسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک من شہد کو تین اوقیہ صبر کا اضافہ کرنا چاہیے مراد یہ ہے کہ جن اجزا اور ادویہ سکنجبین بزوری مین ایک من شہد پڑتا ہو فی من شہد کے حساب سے تین اوقیہ صبر کی بھی شرکت کرنی چاہیے اور ہر روز تین لعقہ استعمال کرین۔ ایضاً زیتون املاح ہمراہ زیتون کے اور کبر سرکہ مین بھگویا ہوا ہمراہ شہد کے کبھی غسل کرنا آبہائے گرم سے جو معدنی ہون اور اسی طرح سفر کرنا اور حرکات بدنی کرنے بھی مفید ہوتے ہین اور بعد تنقیہ بلغم کے وہی علاج جو ہمنے تدبیر برودت معدہ مادہ کا لکھا ہو کرنا چاہیے جو سقوط اشتہا بسبب خلط مراری

HAKEEM SHOUKAT ALI

صفراوی کے ہو یا بسبب خلط رقیق کے اسکا استفراغ بعد پوری تنقیہ کے ملینات اور سکنجبین و سقمونیا سے کیا جائیگا اور سکنجبین ہمراہ صبر کے بہتر ہے سقمونیا
سے اسلیے کہ سقمونیا معاند اور مخالف معدہ کی ہو بدون ضرورت شدید اسکا استعمال روا نہین ہو اور قے اسقدر جس سے اخلاط رقیقہ سب نکلجائین اور طبیخ
افسنتین بھی بدرجہ نافع ہو جو سقوط اشتہا شرکت سے اس چیز کی ہو جس کو معدہ مین پہونچاتا ہو یعنی قوت حساسہ معدہ کی دماغ سے بذریعہ ہی پٹھے کے
پیدا ہوئی ہو خواہ جو قسم سقوط اشتہا کی خاص بسبب شرکت دماغ ہی کی ہو ایسے مرض مین واجب یہ ہو کہ توجہ اولی بطرف علاج دماغ کے کیجاے اور دماغ
ہی کی تقویت بخوبی کیجاے جو سقوط اشتہا بسبب تکاثف اور کمی جذب رطوبت عروق کے جگر سے پیدا ہوا اسکے علاج مین واجب ہو کہ تحلیل مسامات
بدن کی بذریعہ حمام اور ریاضت کے کرین مگر ریاضت بدرجہ اعتدال ہونی چاہیے اور پسینہ نکالنے کی تدبیر اچھی طرح کیجاے اور پھر مفتحات کے ذریعہ
سے علاج کرین جو سقوط اشتہا بسبب سودا کے ہو لازم ہو کہ اولا استفراغ سودا کا کرکے بعد ازان نمکین چیزین اور کوامیخ اور مقطعات کا استعمال کرین
تاکہ جسقدر خلط سوداوی باقی رہی ہو اب انکے استعمال سے بالکل دور ہو جاے بعد ازان ایسی غذا جسکا کیموس عمدہ بنے اور خوشبو ہو کھلانی چاہیے جو
سقوط اشتہا انقطاع سودا سے ہو اسکا علاج وہی ہو جو مرض طحال کا علاج ہو اور طحال کی تقویت کرنی اور جو راہین درمیان معدہ اور طحال کے
ہین انکی تفتیح ان ادویہ کے ذریعہ سے جو بطرف طحال کے زیادہ حرکت کرتی ہین جیسے افتیمون اور پوست بیخ کبر ہمراہ سکنجبین کے اور اسیطرح کبر جو سرکہ مین
پروردہ ہو حاملہ عورات کی اشتہا اگر ساقط ہو جاے باعتدال چلنا اور ٹہلنا اور ریاضت معتدل کرنا اور کھانے پینے مین میانہ روی اور شراب ریحانی
جو کہنہ ہو اسے پینا جسمین تقویت معدہ کی قوت دافعہ کی ہو اور تحلیل مواد خراب کی بھی پیدا ہو اور اغذیہ لذیذہ ایسی جنمین حرارت اور تقطیع ہو اگو اغذیہ
کرنا البس [illegible] موسے حوال کی اشتہا بڑھ جاتی ہو جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت جاذبہ کے پیدا ہوا اسکے علاج مین واجب ہو کہ جو سوء مزاج مسقط
اس قوت کا ہو کوئی سا مزاج کیون نہو مبادرت اور جلدی اسی کے اصلاح مین کرنی چاہیے اور اس سوء مزاج کو بطرف اسکے ضد اور
مخالف کے پھیر لانا چاہیے اسیطرح اگر ضعف قوت جاذبہ کا بعد اسہالات کے ہو جیسے سحج کا سقوط اشتہا بسبب موت قوت جاذبہ کے
ہوتا ہو پھر اسکی تدبیر کارگر نہین ہوتی جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت کے پیدا ہوا ایسے لوگون کو قے کرانی انگلیان ڈالکر حلق مین زیادہ اچھی ہے
اسلیے کہ اگرچہ قے انھین نہ بھی آے گی پھر بھی ایک ثوران اور غلبہ حرکت قوت شہوانیہ کا پیدا ہوگا اور انکو معلوم ہوگا اور اکثر ایسے لوگ
محتاج تریاق کے استعمال کے بعض شربتہاے مناسب معدہ کے ہمراہ ہوتے ہین مثلا شربت افسنتین خواہ شربت حب الآس جیسا موافق
و مناسب ہو جو سقوط اشتہا بسبب ضعف حس معدہ کے ہو واجب ہو کہ دماغ کا علاج کیا جاے اور جس سبب کا قطع کرین جسنے آفت کو
دماغ مین پیدا کی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ قے منقی بنرمی اور رفق دواے جید ہو اور عجیب النفع ہو اسکے لیے جسکی اشتہا شیرینی [illegible]
کے جاتی رہی ہو اور فقط انکی ترش اور تیز قسم پر اقتصار کرنا چاہیے اکثر اقسام بطلان اشتہا کو کندر اور مصطگی اور عود اور سک اور قصب الذریرہ
اور گلنار مفید ہوتی ہو اور آب سفرجل اگر شراب ریحانی ملاکر معدہ پر ضماد کرین بشرطیکہ سقوط اشتہا بسبب یبس کے پیدا نہوا ہو یہ بھی مفید ہو منجملہ
ایسی ادویہ کے شراب افسنتین بھی ہو اور یہ دوا کہ ایک درہم بیخ اذخر اور نصف درہم سنبل پانی ملاکر نہار منہ استعمال کرین جو معجون کہ ابن عباد
کیطرف منسوب ہو اور قرابادین مین اسکا نسخہ مندرج ہو وہ بھی نافع ہو لوگون نے یہ بھی کہا ہو کہ مشک کو میکر اگر ایک مثقال ہمراہ آب انار میخوش
کے تناول کرین مہیج اشتہاے معدہ کا ہوتا ہو جسوقت سقوط اشتہا درجہ غشی تک پہونچے اسکا علاج یہی ہو کہ مشمومات لذیذہ غذاؤن کے تمام سے
مریض کو سونگھائین جیسے گوشت بچہ گاؤ یا بچہ گوسپند کا گوشت جو دودھ پیتا ہو اور یہ دونون گوشت بھنے ہوے اور مرغ بھنے ہوے اور اسیطرح
کی اور غذائین اور سونے سے بالکل منع کرنا چاہیے جب ایسے بیمارون کو افاقہ ہونے لگے روٹی شراب مین بھگو کر کھلائی جاے اور احساے
سریعۃ النفوذ یعنی زردہ نیمبرشت کا استعمال کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ روغن جملہ اقسام کے خصوصا روغن زرد مسقط اشتہا ہو اور اشتہا کو
ضعیف کردیتے ہین اسلیے کہ معدہ مین ڈھیلا پن پیدا کرتے ہین اور رگون کے منہ کو بند کردیتے ہین مگر ان جملہ اقسام مین موافق تر واسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

معدہ کے وہ روغن ہو جسمین کسیقدر قبض ہو جیسے زیت انفاق اور روغن بادام اور روغن پستہ **فساد شہوت** جسوقت معدہ مین کوئی خلط ردی اور مخالف کیفیت اس خلط کے جسکا معدہ صحیح خوگر ہو پیدا ہو جاے اسوقت طبیعت مشتاق اس خلط ردی کے ضد کی ہوگی اور جو شے کہ ضد خلط مخالف معتاد کی ہو وہی خلط معتاد کے بھی مخالف ہو مگر ضد خلط عادی کی وہ نہوگی اسلیے کہ منافی وہ چیزین وہی ہین جو درجۂ غایت خلاف پر متضادات کہلتی ہین اور اسی طرح اطراف وہی ہین جو متنافی ہون **مترجم کہتا ہو** جن دو وجودی چیزون مین موجودات محسوسہ سے اختلاف ہو کبھی تو وہ اختلاف درجۂ غایت پر ہوتا جیسے خوب سپید کپڑا اور خوب سیاہ ایسے اختلاف کو اضداد حقیقی کہتے ہین اور شاید مراد شیخ کی اس مقام پر اطراف سے یہی ہو اور اگر اسطرح کا اختلاف شدید نہو جیسے سپید کپڑا جو میلا ہو اور آبی رنگ کا کپڑا یا سرخ اور سپید کہ ان دونون مین اختلاف ایسا نہین ہو کہ پھر ایک درجہ انتہاے مخالفت پر ہو ایسی دو چیزون کو متخالفین اور باصطلاح دیگر ضد مشہوری کہتے ہین اور خلاصہ یہ ہوا کہ متخالفین اضداد حقیقی اور متنافی نہین ہوتے فرض کرو کہ معدہ مین کسی کے کوئی بارد رطب خلط ردی بھر گئی اور مزاج اصلی اسکا حار رطب تھا تو اس خلط کو اصلی مزاج معدہ سے تضاد اور تنافی نہین ہو اب طبیعت بدنی بنظر دفع کرنے اس خلط ردی کے جسکو بارد رطب فرض کیا ہو خواہشمند حار یابس اشیا کے ہوگی اسلیے کہ علاج بالضد مفید ہوتا ہو اور جو چیز حار یابس ہوگی اگرچہ خلط ردی مذکور کی ضد حقیقی ہو مگر اصلی مزاج معدہ کا جو حار رطب فرض کیا ہو اسکے بھی مخالف ہو اور یہی معنی کلام شیخ کے ہین کہ جو شے ضد مخالف معتاد کی ہو وہ امر معتاد کے بھی مخالف ہو پس اسیقدر بیان طالب علم کے سمجھانے کو کافی ہو (متن) یہی سبب ہو (یعنے چونکہ معدہ مین خلط ردی مخالف معتاد فراہم ہوتی ہی) جو اکثر آدمی گیلی مٹی اور کوئلہ اور سوکھی مٹی اور چونا وغیرہ کھانے پر راغب ہوتے ہین اسلیے کہ ان اشیا مین کیفیت ناشفہ رطوبات موجود ہو خواہ کیفیت مقطعہ ان اشیا مین ہوتی ہو جو متضاد ہو کیفیت سے اس خراب خلط کے جو انکے معدہ مین موجود ہو (حالانکہ یہ سب اشیا غذاے معتاد معدہ کی بھی مخالف ہین) کبھی حاملہ عورتون کو بسبب حیض بند ہو جانے کے شہوت فاسدہ زیادہ پیدا ہوتی ہو نسبت اسکے کہ انکی اشتہا باطل ہو جاے (چنانچہ ٹھیکری اور مٹی وغیرہ کھانے کو انکا جی بہت چاہتا ہو) اور سبب اسکا وہی ہو جو ابھی ہم نے بیان کیا اور یہ فساد شہوت ان عورتون کو دوسرے مہینے خواہ تیسرے ماہ کے اخیر مین پیدا ہوتا ہو اور اسوقت کی خصوصیت کا سبب یہ ہو کہ خون حیض انکا واسطے غذا دہی بچہ کے جمع ہوتا ہو اسلیے کہ اگر ایام حمل مین خون جاری رہے خوف اسقاط حمل کا ہو پھر چونکہ اوائل زمانہ انعقاد نطفہ مین جنین کو غذاے کثیر کی حاجت نہین ہوتی کیونکہ اسکا جثہ کم ہے لہذا جسقدر خون حیض فراہم ہوتا ہو اسمین سے ایک مقدار معتد بہ بچ رہتی ہو اور وہی مقدار فاسد ہو جاتی ہو اور اسی کے فضول ردی رحم و معدہ مین جمع ہوتے ہین جسوقت بچہ کا جثہ بڑھا اور زیادہ غذا کی اسکو حاجت ہوئی اور یہ کیفیت حمل کی چوتھے مہینہ ہوتی ہو لہذا ان بقیہ خون حیض اور اسکے فضول مین کمی ہوتی ہو اور پھر وہ اشتہاے خراب مٹی کھانے وغیرہ کی بھی برطرف ہو جاتی ہو اور اسی فساد اشتہاے حوامل کو وحم اور وحام کہتے ہین اس اشتہا کی اچھی قسم تو یہ ہے کہ ترش اور تیز کی رغبت پیدا ہو اور خراب اور فاسد وہ قسم ہے جسمین جاف اور یابس کی خواہش ہو جیسے گل اور انگشت اور ٹھیکری کی کبھی ایسی ہی اشتہاے فاسد مردون کو بھی بسبب فضول ردی معدہ وغیرہ کے عارض ہوتی ہو

علاج فساد شہوت کا واجب ہے کہ جو خلط مورث فساد شہوت کی ہے پہلے اسکا استفراغ کرین بذریعہ ان دواؤن کے جن کا استعمال مناسب ہو مجرب تدبیر اسکی یہ ہے کہ مچھلی دریاے شور خواہ آب شور کی اور مولی سکنجبین مین بھگو کر دونون کو پہلے کھالین اسکے بعد وہ پانی جسمین لوبیاے سرخ اور نمک اور سویا اور حرف اور تخم جرجیر کو پکایا ہو خوب سیر ہو کر پی جائین۔ اور بہتر اسی جوشاندہ مین وہ مٹی جو زعفران مین موجود ہوتی ہو بقدر تین درہم کے داخل کر دیتے ہین اور اسی تدبیر سے فی ماہ ایک مرتبہ قے کرانی چاہیے خواہ دو مرتبہ بعد اسکے معجون بلیل ہمراہ جوز جندم کے استعمال کرین۔ کمون کرمانی اور اجوائن کو نہار منہ چبانا اور بعد غذا کے چبانا اور بطور سفوف بھی استعمال مفید ہوتا ہے۔ یا اینکہ چھوٹی الائچی ایک درہم اور ہموزن اسکے بڑی الائچی اور اسی

HAKEEM SHOUKAT ALI

برابر کبابہ اور سب کے ہموزن شکر سپید ملا کر سفوف تیار کریں اور ہر روز تناول کریں۔ منجملہ ان ادویہ کے جو جفت بلوط کے ساتھ ملا کر مرکب ہوتی ہیں اور زیادہ نفع کرتی ہیں مثلاً ایک کا نسخہ یہ ہے جفت بلوط آٹھ درہم صبر سولہ درہم حشیشہ غافث چھ درہم بیخ اذخر چار درہم مرکی دو درہم سب دواؤں کو ریزہ ریزہ کر کے اسٹھ تولہ پانی میں جوش دیں کہ نصف رہ جائے اور ہر روز بقدر بارہ تولہ کے استعمال کریں۔ ایضاً جفت بلوط دو درہم انیسون تین درہم زبیب مسلم سات درہم ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد آملہ ہر ایک پانچ درہم خبث الحدید جو چند مرتبہ سرکہ تند میں بھگو لیا گیا ہو اور ہر مرتبہ بعد بھگونے کے توے وغیرہ پر بھونا گیا ہو دس درہم آٹھ اوقیہ شراب مازوے کہنہ اور آٹھ اوقیہ پانی میں جوش دیں جب نصف رہ جائے نہار منہ سات روز برابر استعمال کریں۔ مٹی کھانے کی اشتہا کے علاج میں پہلے استفراغ اسی خلط کا کریں جسکے سبب سے یہ شہوت پیدا ہوتی ہے اور یہ استفراغ بذریعہ ان ادویہ مقیئہ کے کریں جو ابھی معلوم ہو چکی ہیں اور ہر ایک مریض کے واسطے مثل اسکے طبیعت اور مزاج کے قوی اور ضعیف دوائے مقیئی تجویز کریں مثلاً جو قے بعد تناول ماہی شور ہمراہ لوبیا اور شبت اور مولی کے ہوتی ہے یہ خفیف دوا ہے ورنہ اس سے زیادہ قوی اور اگر حاجت مسہل کی ہو یہ بھی کیا جائے گا۔ تربد اور حب برنج اور ملح نفطی سے استفراغ کرانا بھی نافع ہے خصوصاً اگر دیدان کے پڑنے کا ظن غالب ہو بعد ازاں وہ ادویہ جنمیں خبث الحدید پڑتا ہے کہ ان کا استعمال کیا جائے گا خواہ اور ادویہ جو قرابادین میں مذکور ہیں۔ واجب ہے کہ مصطگی اور زیرہ اور اجوائن سے چبانے کی دوا تیار کریں کہ اسکو مریض چبا کر اسکا پھوک تھوک ڈالے۔ یہ بھی دوا ہے کہ دونوں الائچی ہر واحد سے ایک درہم شکر سپید ہموزن دونوں کے نہار منہ پھانک کر چند مرتبہ نیم گرم پانی تھوڑا تھوڑا پی لیا کرے اور یہ بھی مجرب ہے ہلیلہ بلیلہ آملہ جوز گندم مصطگی الائچی بڑی اجوائن زنجبیل شہد ملا کر تیار کریں اور بقدر ایک جوزہ کے قبل طعام اور بعد طعام کے تناول کریں۔ عمدہ تدبیر اسوقت یہ بھی ہے کہ مریض کو قے کرائی جائے اور اسکے معدہ کے مزاج کی اصلاح کر کے بعد ازاں خالص اور عمدہ مٹی لیں اور پانی میں گھولیں اور اسمیں ایسی ادویہ مقیئہ جنکا کوئی مزہ غالب نہو داخل کریں اور پھر اسمیں تھوڑا نمک جو گوارا ہو ملا کر دھوپ میں سوکھا لیں۔ اور مٹی کھانے والا التزام کرے کہ اسی میں سے بقدر مناسب کھایا کرے مگر اسکا خیال رہے کہ اس مجموعہ میں جو ادویہ مقیئہ داخل ہیں کسی دوائے مقیئی کی مقدار شربت سے زیادہ استعمال میں نہ آنے پائے بلکہ ایک مقدار شربت خواہ ڈیڑھ مقدار تک کا مضائقہ نہیں ہے اس دوا کے کھانے کے بعد جو کچھ اسنے کھایا ہو سب قے کی راہ سے گرا دے گا خصوصاً اگر قے لانے کی دوا شل کرنب وغیرہ کے اس مرکب میں داخل ہو کہ اس سے اتنا زیادہ فائدہ ہو کہ مٹی کھانے سے اسکو بغض اور تنفر پیدا ہوگا۔ بعض لوگوں نے کہا ہو نہایت نافع اشیائے مخلوقات الٰہی سے واسطے دور کرنے خواہش مٹی کھانے کی یہ ہو کہ نہار منہ بچہ ہائے طیور کا گوشت بھنا ہوا کھایا کرے اور بعد غذا کے بھی بطور تنقل کے اسی کو تناول کرے۔ اجوائن کو بطور تنقل کے کھانا یہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہو اسیطرح ہمراہ بادام تلخ کے اجوائن کا استعمال ایک قوم نے دعویٰ کیا ہو کہ اگر ایک اسکرجہ شیرج یعنی روغن کنجد کو تناول کرے یہ بھی مٹی کھانے کی خواہش کو قطع کر دیگا۔ سزاوار ہو کہ اس مرض کے علاج میں ہم تجربہ پر اعتماد کریں اور قیاسی تدبیرات پر نہ متوجہ ہوں اگر معاملہ حامل کا نازک ہو مٹی کی جگہ اسکو جوز گندم کی خورش اور گلی اور شور اشیا کا چسنا اگرچہ سنگریزہ ہی سہی بھی نافع ہوتا ہو چونکہ انشاستہ شور نمک ملا ہوا بھی مجرب ہے یہ بھی مجرب ہو کہ بوزہ کشمش لینے نبیذ عفص آٹھ اوقیہ کو پکائیں اور جب نصف رطل رہ جائے صاف کریں اور سات روز نہار منہ کر پیا کریں۔ ایک مثقال میں پستہ اور زبیب کشمش یعنی کشمش بھی نافع ہو بعض لوگوں نے تجربہ ہوا کہ شور با جسمیں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اور پیاز اور کرویا اور زیت مغسول اور افاویہ جیسے فلفل اور زنجبیل اور سداب اسمیں داخل ہو اسکے پینے سے فعل صحیح ثابت ہوا ہے کہ بشدت نفع ہوتا ہو جنے اور بیان کیا ہو تدبیر اس شخص کی جسکی اشتہا ترش اور تیز چیزوں کی ہو اور شیرینی اور چرب کو اسکی رغبت نہو اور یہ بھی کہا ہو کہ زیادہ نجات دہندہ ایسے مریض کو قے کرانا ہو **بھوک کا بیان اور شدت گرسنگی اور جوع کلبی کا بیان** اکثر گاہ جوع کلبی کا ہیجان اجساد

HAKEEM SHOUKAT ALI

استفراغات اور حمیات متطاولہ یعنے دیرپا کے جو تحلیل بدن ہونے ہوتا ہے اور کبھی جوع کلبی بسبب ضعف قوت ماسکہ کے جو تمام بدن مین عارض ہو بھی پیدا
ہوتی ہے سبب یہ ہے کہ جب ماسکہ ضعیف ہو جاتی ہے تحلل بافراط ہمیشہ رہتا ہے اور اسی تحلیل کی وجہ سے شوق بدل ما یتحلل کا شدت سے ہوتا ہے
کبھی شہوت کلبی بسبب حرارت مفرط فم معدہ کے پیدا ہوتی ہے کہ یہ حرارت بھی محلل رطوبات ہو کر مستدعی زیادتی بدل ما یتحلل کی ہوتی ہے اور شوق
فم معدہ کی یہ کیفیت ہمیشہ ہوتی ہے جیسے گرسنہ ہو اور یہ سبب تو اکثر پیاس ہی پیدا کرتا ہے اور بعض اوقات جب تحلیل بافراط ہوتی ہے گرسنگی بھی پیدا
کرتا ہے بھوک کی زیادتی یعنے جوع کلبی کی اکثر تو افراط حرارت سے تمام بدن کے اور اطراف بدن کے ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت اگرچہ جسوقت خاص
فم معدہ مین ہو زیادہ خواہش پانی اور تر چیزونکی ہوگی جو مرطب ہون مگر جب یہ حرارت تمام بدن پر غالب ہوگی تحلیل رطوبات کرکے رگون کو
محتاج بطرف چوسنے رطوبات کے ہر گھڑی اور ہمیشہ کرتی ہے کہ اسکا چوسنا سلسلہ وار فم معدہ تک بھی پہونچتا ہے کہ تقاضا اعضا کا مسلسل جمع
ہو جاتا ہے اکثر یہ حرارت خارج سے کسی ہوا وغیرہ کے بدن مین لگنے سے پیدا ہوتی ہے جیسی ہوائے گرم کے پہونچنے سے تحلل بدن مین پیدا ہو جائے
اور تحلیل کی احاجت یعنے قبول کرنے کی حالت زیادہ ہو اور اسی وجہ سے حاجت دائمی بدل ما یتحلل کی پیدا ہو کبھی زیادہ تحلل اور ڈھیلا
ہونا بدن کا بس تنہا یہی امر باعث جوع کلبی کا ہوتا ہے جسوقت کہ اس بدن مین حرارت اندرونی منضجہ اور محللہ ہو اور خاص کر کے جب بیرونی
حرارت خواہ معین ہو یا ضعف ماسکہ کا بھی ایسے ڈھیلے بدن مین موجود ہو کبھی شاذ و نادر بسبب نزلات سر کے بھی جوع کلبی پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی
بسبب دیدان یعنے چھوٹے چھوٹے کیڑے خواہ حیات یعنے بڑے بڑے کیڑے کی جوع کلبی پیدا ہوتی ہے کہ یہ کیڑے بہت جلد کھانے کی
چیزون کو کھا لیتے ہین اور ساری غذا انھین کی خورش مین آکر تمام بدن اور معدہ کو گرسنہ اور بھوکا چھوڑ دیتے ہین اسوقت معدہ مین تقلص اور سمٹنا
اسیطرح کا پیدا ہوتا ہے جیسے گرسنگی مین کبھی بسبب کسی خلط ترش سوداوی ہو خواہ ترش بلغم یہ مرض پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ خلط فم معدہ مین دغدغہ
پیدا کرتی ہے اور جو کیفیت بروقت امتصاص عروق کے پیدا ہوتی ہے وہی اسوقت بھی عارض ہوتی ہے کہ تقاضا غذائے جدید کا بنا رہتا ہے خصوصاً
ایسی خلط کو یہ امر لازم ہوتا ہے کہ خون مین تکاثف پیدا ہوتا ہے اور سمٹ جاتا ہے یعنی اُسکی مقدار بوجہ تکاثف اور تقلص کے گھٹ جاتی ہے لہذا معدہ مین گویا
مثل خلا کے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ جسکی خاصیت مص کرنیکی ہے یعنے خلا جذاب ہے ایضاً چونکہ خلط حامض بسبب اپنی تقطیع اور دباغت یعنے تصفیہ اجزا کے
بالزوجت اخلاط کو جو مخالف اشتہا کے ہین فم معدہ سے خارج کر دیتی ہے اسلیے کہ میل طبیعت بروقت حصول ایسے اخلاط لزجہ کے طرف دفع کرنیکے
زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت جذب کے اور جب دفع زیادہ ہوا جوع ضرور پیدا ہوگی۔ ایضاً چونکہ لیف مستطیل معدہ کا متحرک ہونا تکاثف اور سمٹنے کیطرف
زیادہ ہوتا ہے اور یہ وہی کیفیت ہے جیسے بروقت چوسنے عروق کے اور حرکت قوت جاذبہ کی پیدا ہو کر گرسنگی پیدا کرتی ہے سردی مین جیسے
برف زار وغیرہ کے مسافرون کو جو قسم جوع کلبی کی عارض ہوتی ہے جائز ہے کہ ازین قبیل ہو یعنے بسبب خلط حامض وغیرہ کے منجملہ اسباب محرک
اشتہا اور جوع کی بیماری بھی ہے کہ بافراط تحلیل کرتی ہے اور رطوبات کو بطرف خارج بدن کے جذب کرتی ہے اور یہ رطوبات جو بطرف خارج
کے جذب ہوتے ہین انبساط حرارت کو بطرف خارج کے تابع ہوتے ہین (اور انبساط حرارت کا خارج مین ہونے سے داخل بدن مین
وہی کیفیت پیدا ہوگی جو بحالت گرسنگی پیدا ہوگی اسلیے کہ تحلیل رطوبات کے ہمراہ انبساط حرارت ہوتا ہے) **یہ بھی جاننا ضرور ہے**
کہ شہوت کلبی سے اکثر بولیموس تک نوبت پہونچتی ہے اور سبات اور موت واقع ہوتی ہے **علامات** جو قسم جوع کلبی کی بعد استفراغات اور
امراض محللہ کے ہو انکا پہلے موجود ہونا اسپر دلیل ہوگا اور اسکے ساتھ ہی یہ علامت بھی ہوگی چونکہ طبیعت اکثر اوقات بعد ایسے استفراغات
کے کشادہ نہین ہوتی یعنے وہ کشادگی اور سیری جو چاہیے اسوقت ہرگز نہین ہوتی اسلیے کہ بدن غذا کی تری کو اپنی طرف زیادہ کشش کرتا ہے
بسبب افراط یبوست بدنی کے جو بعد استفراغات پیدا ہو جاتی ہے اور جب تری غذا کی سب کھچ گئی تو ثقل غذا کا سوکھا اور
بمقدار قلیل رہ جائے گا اور جو ذریعہ (یعنے رطوبت) تغذیہ کا ہے اسکے نہونے سے اب غذا بدن کو نہ پہونچے گی لہذا عروق کا جذب

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور امتصاص بند رہیگا علامت اس جوع کلبی کی جو برودت سے عارض ہو پیاس مین کمی اور گرانی اور نفخ کی زیادتی اور جملہ علامات مزاج بارد معدہ کے اور انھین علامات مین سے ہوا محیط بدن علیل کا سرد ہونا. اور علامت اس جوع کلبی کی جو حرارت فم معدہ سے عارض ہو یہ ہو کہ پیاس قوی ہو وقت ترشی نہوا کرے اور طبیعت مین اکثر قبض رہے اور جملہ علامات مزاج حار جیسے دخانی ڈکار وغیرہ. اور علامت اس جوع کلبی کی جو ضعف ماسکہ تمام بدن یا فقط معدہ کی قوت ماسکہ کے ضعیف ہونے سے پیدا ہو یہ ہو کہ براز خام برآمد ہو اور ذرب پیدا ہو اور جملہ علامات جو مناسب ضعف ماسکہ کے اوپر مذکور ہو چکے. علامت اس جوع کلبی کی جو بسبب کثرت تحلل بدنی کے پیدا ہو وہی ہو جو اوپر گذر چکی اور کتاب اول یعنے کلیات مین جو اسباب تحلل کے تفصیل لکھے ہین اور ایک علامت یہ بھی ہو کہ اسوقت ہضم مین آفت نہوگی او منجملہ اسباب تحلل کے حرارت ہوائے محیط بدن کی بھی ہو اور بیخوابی وغیرہ کا موجود ہونا. علامت اس جوع کی جو بسبب خلط حامض کے پیدا ہو خواہ اینکہ خلط سودا سے عارض ہوئے کہ پانی کی خواہش کم ہو اور ڈکار ترش آئے اور جملہ علامات مناسب اسی کے جو ہین علامات نوازل کے جو سر سے اترکے جوع کلبی پیدا کرین وہی ہین جو باب امراض راس مین بیان ہو چکین علامت دیدان کی وہی ہو جو اپنی جگہ مذکور ہو چکی اور آیندہ بھی دیدان کے باب مین ہم بیان کرینگے **علاج** وہ جوع کلبی جو برودت سے عارض ہو اور فضلہ بلغمی سے اسکے علاج مین تنقیہ مشہور اور مسخنات معدہ کا استعمال کرنا واجب ہے اور شراب بقدار کثیر جسمین عفوصت نہو اور نہ ترشی کسیقدر ہو اور مریض کی خواہش اسکی طرف ہو چاہیے کہ نہار منہ اسے پلائین کہ یہ علاج نہایت نافع ہو ہان اگر اسہال بھی ہمراہ جوع کلبی بارد کے ہو اسوقت ایسی شراب کیا بلکہ جملہ مشروبات سے بچانا چاہیے اسلیے کہ اگر شراب خالص پلائی جائے تو جوع کلبی مین زیادتی ہوگی اور تلخ شراب سے اسہال کی زیادتی ہوگی. غذا انکی چرب اور گرم مزاج ہونی چاہیے جیسے گوشت کوہان شتر کا اور زیت اگر ترش نہوا ہو یہ بھی نافع ہو اور کنجھا بھی ایسا نہو جو زیات یعنے وہ غذا جو گوشت اور روٹی اور دودھ اور شکر وغیرہ سے بے مصالح سخت کیجائے بھی انکو نافع ہو زردی بیضہ جو خوب بریان ہو جائے بعد طعام کے انکو کھلانی چاہیے اور جملہ اشیاے ترش اور کل بکٹھی چیزون سے انکو بچانا واجب ہو اور جوارشات خوشبو جیسے جوزی اور جوارش نار مشک خصوصا اگر اسہال بھی ہو انکو مفید ہے سوکھی مالش جسکو دھورہ کہتے ہین مشک اور لادن سے کرنی چاہیے. حبۃ الخضرا یعنے بن جس سے قہوہ بناتے ہین نہار منہ انکو پلانا بہت نافع ہو اور مجرب ہو چکا. جو قسم جوع کلبی کی بسبب ضعف قوت ماسکہ کے عارض ہو پس اگرچہ اکثر یہی ہو کہ ماسکہ مین ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہو مگر کبھی ہر ایک سوء مزاج سے بھی قوت ماسکہ مین ضعف آجاتا ہو اور جو شخص اس امر کا منکر ہو کہ اور کسی قسم کے سوء مزاج سے قوت ماسکہ ضعیف نہین ہوتی اسکے قول کیطرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے اور ہم عنقریب اسکے کلام کو باطل کرینگے بلکہ واجب ہو کہ پہلے اس سوء مزاج کو خوب دریافت کرین جو سبب ضعف ماسکہ کا ہوا ہو اور بعد ازان علاج بالضد کرین. اکثر ضعف ماسکہ کے ہمراہ رطوبت ضرور ہوتی ہو ایسے لوگون کو جوارش جوزی زیادہ مفید ہوتی ہو پھر اگر طبیعت ان لوگون کی زیادہ نرم ہو لازم ہو کہ اسکے حبس کی تدبیر کرین اسلیے کہ حبس کرنے مین طبیعت کے اس مرض کا بھی علاج قوی ہو جاتا ہو اور جس شخص کو یہ مرض بعد حمیات اور استفراغات کے عارض ہوا ہو اسکو ایسی غذا دینی چاہیے جو قعر معدہ مین دیر تک ٹھہرے اور چرب غذا مین جو ردی الجوہر نہون جیسے روغن بادام ہمراہ شکر کے اسکے واسطے تجویز کرنی مناسب ہونگی اور ظاہر بدن کی انکی تکثیف مسام کرنی چاہیے اور اسیطرح علاج اس شخص کا بھی ہو جسکو یہ مرض اسباب کثرت تحلل کے عارض ہوا ہو. واجب ہو ایسے مریض جوع کلبی کے لیے مسخنات اور اشربہ تجویز نہ کیے جائین بلکہ غذا ہاے بارد انکو کھلائی جائین اور ظروف خارج بدن مین ایسے مستعمل ہون جن سے انسداد مسام پیدا ہو جیسے روغن آس خصوصا قیروطی بناکر مالش کرنی خواہ سویا جو سرکہ مین ترکیا ہو اور سرد پانی سے نہانا بشرطیکہ نزلہ وغیرہ کوئی مانع نہو اور غذاے سرد وہی اچھی ہو جو غلیظ اور بالزوجت ہو جیسے بطون جانوران اور سرکہ مین پختہ کی ہوئی غذا اور چنے کی غذا جو حب القفد سے مرکب ہون. بے خمیر کے روٹی جو ثقیل ہوئی ہو وہ بھی کھلانی چاہیے اور جب ایسی تدبیرون سے کسی قدر

HAKEEM SHOUKAT ALI

نفع پیدا ہو برابر کرنی چاہیے اور رفتہ رفتہ بتدریج اسکو ترک کرکے غذاے معتدل کیطرف آنا چاہیے مگر بھی زمانہ استعمال مین ایسی خرابی غذا کی ہو مخرب معدہ صحیحہ کی ہو اور بضرورت مرض اسکا استعمال جائز کیا گیا ہو اسکے ضرر آئندہ سے بچانے کی بھی رعایت رہے اسیطرح علاج اس شخص کا جو مرض جوع کلبی مین بسبب تحلل بدن کے مبتلا ہو جسکو یہ مرض بسبب دیدان کے عارض ہو خواہ حیات کے پیدا ہونے سے واجب ہو کہ پہلے ان کیڑون کے مارنے کی اور انکے اخراج کی تدبیر ویسی کرین جسکو ہم باب دیدان مین لکھتے ہین اور غذا ہاے سرد اور غلیظ سے انکو غذا دین اور روٹی پانی مین بھگو کر خواہ گلاب مین بھگو کر اسکو کھلائین اور گوشت مرغ خواہ مچھلی کا جو خوبی گل نجاے یعنے کسیقدر سخت باقی رہے مگر خام بھی نہو وہ بھی کھلانی چاہیے اور فواکہ قابضہ کا استعمال بھی جائز ہو اگر جوع کلبی بسبب ترش بلغم کے ہو واجب ہو کہ ایسے مریض کو وہ غذا کھلائین جنمین صعتر اور رائی اور فلفل وغیرہ داخل ہو اور شہد اور لہسن اور پیاز اور اخروٹ اور بادام تلخ اور چرب اشیا اور چربی جیسے مرغ کی چربی وغیرہ اُسے دینی چاہیے بعض چیزین تو اسکو بغرض تسخین کے دیجاتی ہین اور یہ ادویہ حارہ سے حاصل ہوگی جو مذکور ہو چکین اور بعض اشیا اسکو بغرض تعدیل حموضت کے دیجاتی ہین اور یہ تعدیل غذا ہاے چرب سے پیدا ہوتی ہو جو بیمار قوی ہو کہ اسہال کی برداشت کر سکے اسکو مسہل دینا بعد استعمال ادویہ ملطفہ کے جائز ہو اور مسہل اسکا ایارج سے کرنا چاہیے جسکی قوت مسہلہ تربد اور غاریقون وغیرہ سے بڑھائی جاتی ہو اور بعد مسہل کے چرب غذاؤن کا استعمال کیا جاے صبیان یعنے لڑکے جسوقت انکے معدہ کی تلطیف پیاز اور لہسن وغیرہ سے کیجاے اور غذا ہاے ملطفہ بھی انکو دے چکین لازم ہو کہ پھر ہمیشہ آب گرم انکو پلایا جاے بعد تدبیر ملطفات کے بس یہی تدبیر ایسی ہو جو انکے اخلاط کو معدہ سے دھوڈالے گی اور ضرورت مسہل وغیرہ کی نہوگی جو قسم جوع کلبی کی بسبب سودا کی ریزش دائمی کے ہو بیشتر ایسے بیمار محتاج فصد باسلیق کے دست چپ سے ہوتے ہین اگر خون کی انکے بدن مین کثرت ہو اسلیے کہ بوجہ کثرت خون کے رسوب سودا بھی انکے بدن مین زیادہ ہوتا ہو اور طحال مین ورم بھی پیدا ہوتا ہو اور جب بذریعہ فصد کے خون کم کیا جائیگا تو سودا کی بھی کمی ہوگی پس انصباب بھی کم کریگا انکے اخلاط کے استفراغ مین وہی قواعد ملحوظ ہین جو قانون عام مین مذکور ہو چکے اور ترش اور قابض چیزون کو قطعا چھوڑ دین بیشتر حجامت کرانی بھی کبھی ان لوگون کو مفید ہوتی ہو کہ خاص مقام طحال پر کیجاے جو قسم جوع کلبی کی بسبب حرارت کے ہوتی ہو اسکا علاج انھین قواعد سے کرنا چاہیے جو معلوم ہو چکے اور غذا ہاے لطیفہ اور ککڑی اور تربوز اور قرع یعنے کدو وغیرہ اور ہواے گرم سے بھی اجتناب کرنا چاہیے **جوع جسکا نام بولیموس ہو** اور بنام جوع بقری مشہور ہے اور اس سے پہلے جوع کلبی پیدا ہوتی ہو پس اشتہا بعد اسکے باطل ہو جاتی ہو اور کبھی بعد جوع کلبی کے نہین ہوتی بلکہ پہلے سے بالکل اشتہا باطل ہو جاتی ہو بولیموس کے معنے یہ ہین کہ سب اعضا گرسنہ ہین اور غذا کے محتاج ہون اور معدہ کو غذا سے بے پروائی ہو اور مانع تناول غذا کا ہو بیشتر بولیموس مین نوبت غشی کی پہونچتی ہو اور رگین خالی اور معدہ غذا کا روکنے والا ہوتا ہو اور کارہ یعنے بیزار ہوتا ہو کبھی اکثر مسافرون کو جو سردی کی ایذا پہونچتی ہو اور انکے معدون مین بوجہ برودت شدیدہ کے تکثیف مسام عارض ہوتا ہو بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہو بسبب اسکا سوء مزاج جو قاتل قوت حس اور قوت جذب کا ہوتا ہو کبھی یہ مرض بسبب اخلاط کے جو غشی پیدا کرنے والے ہین اور فم معدہ کو جلا دیتے ہین اور لیف مین فم معدہ کے وہ مادہ ڈوبے ہوے ہون اور دفع کیطرف انکی حرکت ہوتی ہو اور جذب ناگوار الغرض ایسے اخلاط سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہو اور علامات کی شناخت اسیطرح سے کرنی چاہیے جو مکرر بیان ہوے اور قانون عام سے بھی اسکی شناخت ہو سکتی ہو **علاج** بالکل اشتہا کے ساقط ہو جانے کا جو علاج ہو وہی اس مرض کا بھی ہو اور مختصر یہ ہو کہ طعامہاے مشہیہ جسکے سونگھنے سے اشتہا پیدا ہوتی ہو اور مقوی معدہ کے ہین جیسے چوزہ پا بریان کباب کرکے سونگھانا اور فواکہ خوشبو کا سونگھانا اور خوشبو جیسے عطر اور پھول وغیرہ کا سونگھانا کہ جنمین کسیقدر تقبض بھی ہو تاکہ قوت کو جمع کرے پس تحلیل نہو سکے اور روٹی سے خوشبو شراب مین ڈبو کر کھلائی جاے اور اچھی طرح خواہ جرعہ جرعہ نبیذ ریحانی پلائی جاے خصوصا اگر اسمین کافور کی آمیزش ہو جا رمزاج مریض کے واسطے یا عود اور مشک ملا کر ایسے مریض کو جو حار مزاج نہو شراب سوسن بھی اس مریض کو مفید ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر سبب مرض حرارت نہو ہاتھ پانون ان بیمارون کے باستواری اور سختی سے باندھنا بھی عمدہ علاج ہے اور نیند کو روکنا چاہیے کہ سونے نہ پائین
اور اگر اونگھنے لگین چٹکیان وغیرہ لیکر خواہ کوئی اور شے چبھو کر انکو ایذا دیجائے کہ سونے نہ پائین یا کسی ناخن وغیرہ کو زیادہ تراشنے کی ایذا دیجائے خواہ
باریک باریک لکڑیان جیسے جھاڑو یا نیب کی سینکون سے انکو آہستہ آہستہ مارنے سے چوٹ کی ایذا پہونچائی جائے تاکہ بوجہ درد کے نیند نہ آئے
اور اسقدر چوٹ بھی نہ لگے کہ بدن کوفتہ ہو جائے اور یہ سب تدابیر اسوقت کرنی چاہیین کہ مرض بوجہ حرارت کے پیدا نہوا ہو منجملہ ان چیزون
کے جو انکو مفید ہین تنک سے کر میوسن خواہ اور تر چیزون خوشبو مین اچھی طرح ملکر انکے معدہ پر ضماد کرین خصوصاً غشی کی حالت مین اور
انھین خوشبو چیزون سے بترکیب بالا تکمید بھی کرنی چاہیے اور مراہم خوشبو جیسے مرہم صنوبر اور مرہم مورد سے بھی نفع ہوتا ہے کبھی انکے معدہ پر
ادویہ قلبیہ جو خوشبو ہین انکا ضماد کرین بھی نافع ہوتا ہے دھونی بخورات عنبریہ کی بھی کبھی کیجاتی ہے مفاصل پر انکے وہ ضماد جو گلاب اور آب آس
اور سیوسن کافور اور مشک اور زعفران اور عود اور سک اور گل سرخ سے تیار ہو لگایا جاتا ہے اور انکے گرم کرنے کی تدبیر یہی کہ تمام بدن گرم ہو
کرنی چاہیے بشرطیکہ برودت سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور تبرید بدن کی اگر بسبب حرارت کے مرض پیدا ہوا ہو کرنی چاہیے۔ اور اگر غشی نہ جائے
ہو جو تدبیرین ازالہ غشی کی ہم نے لکھی ہین انکو کرنا چاہیے اور سرد پانی فوراً انکے چہرہ پر چھڑکنا اور ہاتھ پانون کی سخت بندش اور قدم اور پانون کے
تلودن مین کوئی شے چبھونا جس سے انکی آگہی اور شعور مین ایذاے بدنی کے اثر پیدا ہو اور کانون مین انکے زور زور سے آواز پکارنا [illegible]
ازالہ غشی کے جو اوپر اچھی طرح مذکور ہوے کرنے چاہیین اور جب غشی سے افاقہ ہو روٹی شراب ریحانی مین بھگو کر کھلائی جاے۔ اور اگر انکے معدہ
مین خلط مراری خواہ کوئی رقیق خلط ہو بقدر دو چمچہ سکنجبین اور ایک مثقال ایارج یا اس سے کم بشرطیکہ ضعف ہو کھلائی جاے۔ اور اگر برودت
بافراط ہو تریاق اور سنجرنیا اور دحمرثا اور معجون مصطکی خنقون اور جوارش زرور کھلائی جاے کہ یہی ادویہ نافع ہین **جوع مغشی** کہ جسمین بسبب شدت
گرسنگی کے غشی پیدا ہوتی ہے اسکا طریقہ یہ ہے کہ مریض جسوقت بھوکا ہوتا ہے بیتاب ہو جاتا ہے اور اگر ذرا سی دیر غذا دینے مین ہو فوراً اوسے
غش آجاتا ہے اور قوت اسکی ساقط ہو جاتی ہے سبب اس مرض کا حرارت قوی اور شدت ضعف فم معدہ کا ہوتا ہے **علاج** اس مرض کا قریب
علاج بولیموس کے ہے اور تمام قواعد اسکے علاج کے ابھی اوپر کی فصل مین گذر چکے اور اوجاع معدہ کے باب مین بھی مذکور ہوے اور خلاصہ
ان سب کا یہ ہے کہ اسکے علاج تین قسم کے ہوتے ہین ایک تو وہ تدبیر جو بروقت غشی کے کرنی چاہیے جسکا بیان باب غشی مین بخوبی ہو چکا
اور دوسری تدبیر جبکہ غشی سے اسکو افاقہ ہو اور وہ تدبیر یہ ہے کہ روٹی کسی شراب بارد مین گھولکر کھلائی جاے خواہ شراب فواکہ باردہ مین اور بعد ازان
وہی جملہ تدابیر جو باب بولیموس مین مذکور ہوئی ہین عمل مین لائی جائین اور تیسری قسم اسکے علاج کی وہ ہے جو قبل از غشی کیجاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ زیادہ
سونے سے انکو روکنا چاہیے اور غذا دینے مین تاخیر نہو اور جو غذا انکو دیجاے بالفعل بھی برف وغیرہ سے سرد کرکے دیجاے اور جملہ تدابیر جو باب
اوجاع معدہ حار مین مذکور اور مناسب اسی مرض کے ہین عمل مین لاے جائین **عطش کا بیان** کثرت پیاس کی اور اسکی شدت کبھی بسبب
معدہ کی حرارت کے خصوصاً فم معدہ کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے (۲) اور کبھی یہ حرارت التہاب حمیات مین عارض ہوتی ہے اسقدر کہ
بعض تپ کے مریض پانی پیتے چلے جاتے ہین اور کسیطرح سیراب نہین ہوتے تا آنکہ بہت جلد پانی پیتے پیتے مرجاتے ہین (۳) کبھی یہ حرارت
شراب قوی اور کہنہ کے پینے سے پیدا ہوتی ہے خواہ کسی گرما گرم غذا کھانے سے یا ایسی غذا کھانے سے جسکی تاثیر گرم ہو جیسے ہینگ اور لہسن
اور اکثر بعض آدمی شراب کہنہ پینے کے بعد بسبب التہاب اور کرب اور تشنگی کے مرجاتے ہین (۴) کبھی یہ حرارت شور اور نمکین پانی پینے سے
پیدا ہوتی ہے دریاے شور کے پانی سے اسقدر پیاس مین زیادتی ہوتی ہے کہ اسکی تلافی بعض اوقات ہرگز نہین ہوسکتی (۵) کبھی یہ حرارت
بسبب ایسی ادویہ خواہ اغذیہ کے پیدا ہوتی ہے جنکی تاثیر پیاس پیدا کرنے کی بسبب استعمال کے ہوتی ہے یا بنظر استحالہ کے استعمال سے
یہ معنے مین کہ طبیعت بدنی اس غذا یا دوا کے دھوڈالنے کے خواہشمند ہو جیسے نمکین چیز کے معدہ مین ہونے سے مقتضاے طبعی یہ ہے کہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر یہ دھو جائے خواہ قطع شوریت اسکا ہو جائے اور استسقالہ کے معنے یہ ہیں کہ طبیعت اسکی رقیق ہونے کی خواہشمند اسوجہ سے ہوتی ہے کہ اسکے اجزاے لزج یعنے چسپندہ جدا جدا ہو جائیں اور پھیل جائیں اور انمیں سیلان پیدا ہو جائے اور یہ خواہش بروقت تناول شئے لزج کے ہوگی کبھی پیاس کسی شئے غلیظ کے استعمال سے بھی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی اسکے رقیق کرنے کیطرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے نمکین اور باشوریت مچھلی مین یہ تینوں عیب یکجا ہیں کہ شور بھی ہے اور بالزوجت بھی اور غلیظ بھی ہے (۶) کبھی پیاس بسبب یبوست معدہ کے پیدا ہوتی ہے (۷) کبھی بسبب بلغم شور کے جو معدہ میں ہے خواہ بلغم شیرین یا صفرائے تلخ کے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہے (۸) کبھی بسبب ایسی رطوبات کے جنمیں جوش و غلیان ہو بھی تشنگی پیدا ہوتی ہے (۹) کبھی بسبب شرکت اور اعضا کے بھی تشنگی پیدا ہوتی ہے جیسے وہ پیاس جو ذیابیطس میں ہوتی ہے اور یہ مرض امراض گردہ میں سے ہے باب امراض گردہ میں اسکا بیان کیا جائے گا (۱۰) کبھی یہی قسم شرکت اعضاے دیگر سے پیاس پیدا ہونے کے بسبب ان سدون کے ہوتی ہے جو درمیان معدہ اور جگر کے پڑ گئے ہوں اور یہ ایسے سدے ہوتے ہیں کہ پانی کی رسائی اور نفوذ کو معدہ سے تمام بدن میں روکتے ہیں لہذا پیاس [illegible] نہیں ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ پانی پیا جائے اور یہ پیاس جسطرح کہ استسقا اور قولنج میں عارض ہوتی ہے (۱۱) کبھی پیاس شرکت سے جگر کی پیدا ہوتی ہے جب جگر میں حرارت آجائے خواہ ورم پیدا ہو خواہ زیادہ برودت ایسی پیدا ہو کہ جذب غذا اور رطوبات کا نہ کر سکے (۱۲) اور بمشارکت ریہ کے بھی پیدا ہوتی ہے جسوقت ریہ میں حرارت زیادہ آجائے اور بشرکت قلب و [illegible] اور مری اور فلاخم یعنے لوزتین اور لہاۃ وغیرہ کے بھی جسوقت ان اعضا میں جفاف اور خشکی انکے رطوبات کی پیدا ہو اسوقت بھی تشنگی غالب ہوتی ہے اسلیے کہ ان اعضا میں قبض اور کچاؤ پیدا ہوتا ہے خواہ جسوقت سخونت زیادہ ان اعضا میں پیدا ہو (۱۳) کبھی بسبب امراض دماغ مثل سرسام حار اور مانیا اور قطرب کے بھی پیاس عارض ہوتی ہے زیادہ تر شدید اقسام عطش میں جو بشرکت اور اعضا کے ہوتی ہے وہی ہے جو فم معدہ سے ہیجان کرے اور اسکے بعد وہ قسم ہے جو مری سے اسکے بعد وہ ہے جو قعر معدہ سے اسکے بعد شدت اس پیاس کی ہے جو ریہ کی شرکت سے ہو اسکے بعد وہ پیاس جو شرکت جگر سے ہو اسکے بعد جو شرکت معا صائم سے ہو (۱۴) کبھی تمام بدن کی شرکت سے پیاس پیدا ہوتی ہے جیسے پیاس حمیات کی خواہ بحران امراض کی پیاس اور آخر دق اور سل کی پیاس اور جیسے وہ پیاس جو ان سانپوں کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہے جنکی تاثیر پیاس بڑھانے کی ہے اسلیے کہ ایسے سانپوں کے کاٹنے سے مار گزیدہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ہر وقت پانی پیا کرتا ہے اور کسیطرح سیراب نہیں ہوتا تاآنکہ مر جاتا ہے اور اسیطرح وہ بھی پیاس ہے جو ایسے مشروبات کے پینے سے عارض ہو جنمیں سانپ کے اقسام گر کر مر گئے ہوں خواہ کسی طعام اور غذاے دیگر میں خاصیت تشنگی پیدا کرنے کی ہو یا جسطرح بعد استفراغات جو مسہلات اور ذرب مفرط کے بعد پیاس ہوتی ہے وہ بھی بشرکت تمام بدن کے ہوتی ہے دوا مسہل کے پینے والے پر اکثر تو یہی ہے کہ بروقت عمل کرنے دواے مسہل کے اسکو پیاس لگتی ہے اور جب یہ پیاس مٹ جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دواے مسہل کا عمل ہو رہا ہے اور جب اچھا تنقیہ ہو جائے پھر پیاس معلوم ہوگی) کبھی مسہل پینے والے کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وقت عمل مسہل سے پہلے اور نیز عمل دوا کے بعد بھی پیاس معلوم ہوتی ہے عمل دوا سے پہلے پیاس لگنے کا سبب یہ ہے کہ دوا کی حرارت خواہ حرارت معدہ یا یبوست معدہ سے یہ پیاس معلوم ہوتی ہے اور عمل دوا کے بعد ان امور کی اضداد یعنے برودت دوا خواہ معدہ کی برودت اور رطوبت جب خارج ہو چکے تو پیاس معلوم ہوگی اسیطرح جس شخص کا معدہ گرم یا خشک ہو اور دواے حار اسے پلائی جائے اور پیاس معلوم ہو یقین کرنا چاہیے کہ اب دواے مشروب نے اپنا عمل کیا ہے اور جسکا معدہ بارد خواہ رطب ہو اسکو بعد دواے حار پلانے کے پیاس جسوقت معلوم ہو یقین ہوگا کہ دوا کے اثر کرنے کو دیر ہو چکی کثرت کلام اور ریاضت خصوصاً گانے والے کی ریاضت اور تعب سے بھی پیاس کا غلبہ اور ہیجان ہوتا ہے گرم غذاؤں میں کھا کر سو رہنا اس سے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہے لیکن اگر سرد غذا کھا کر سو رہنے کا اتفاق ہو ایسی نیند سے پیاس میں سکون پیدا ہوتا ہے جسوقت امراض حارہ میں زیادہ پیاس کے ہمراہ میں شدید عارض ہو یہ نہایت خراب علامت ہے **علامات** جو پیاس سوء مزاج

HAKEEM SHOUKAT ALI

مذکورہ سے پیدا ہوتی ہو اسکی شناخت وہی ہو جو ابواب سابقہ مین اچھی طرح معلوم ہو چکی اور وہ ابواب جامع ہین ایسے بیانات کے جنہین غیر اسکا
سوء مزاج اور مادی دونون کا بیان ہوا ہو اور مادی ہین تلخ مادہ اور شور اور بورقی اور شیرین کا خواہ جس مادہ کے جوش اور غلیان سے پیاس
کی زیادتی ہو سب کا اچھی طرح مذکور ہو چکا ہو جو پیاس بسبب معدہ کے ہو اسپر کبھی تسکین طبیعت دلیل ہوتی ہو اور جو پیاس بسبب ذیابطیس کے ہو
اور ایسی ہو کہ ہر چند پانی پیا جاے اور پیاس نہ بجھے بلکہ ادھر پانی پیا نہین کہ پیشاب کا خطرہ ہوا اور پیشاب کی راہ سے وہ پانی نکل گیا اور پھر پیاس
ویسی کی ویسی پھر لگتی رہے پس یہ کیفیت ہوگی کہ پیاس اور دورہ پیشاب کرنے کا دو متلازم اور باہم نوبت ہون یعنے جب پیاس لگے ضرور
پیشاب بھی او رجب پیشاب ہو ضرور اسکے بعد پیاس بھی لگتی ہو علامت اس پیاس کی جو بسبب تناول خواہ استعمال اور مباشرت اسباب
معطشہ کے پیدا ہو پہلے ان اسباب کا موجود ہونا ہو- علامت اس پیاس کی جو بشارکت اور اعضا کے ہو پس اگر بشرکت ریہ کے خواہ قلب
کے ہو ایسے لوگون کو ہواے بارد سے سکون ہوتا ہو اور بیداری انکو نفع دیتی ہو اور نیند سے پیاس مین زیادتی ہوتی ہو اور کبھی تھوڑے تھوڑے
پانی سے کلی کرنی بھی ایسی پیاس کے بجھانے مین زیادہ مؤثر ہوتی ہو اور اسکی بھڑک کو مٹا دیتی ہو بہ نسبت یکبارگی پینے کے بلکہ اکثر یکبارگی پینے
سے فضول کا انجماد ہوتا ہو اور انجماد کے بعد سخونت پیدا ہو کر پھر دو چند سہ چند پیاس کو بڑھاتی ہو اور اگر پیاس کو ٹالتے رہین اس سے بھی زیادہ
ہوتی ہو اور جسطرح ابتدا مین پیاس ٹالنے سے نفع ہوتا تھا اب نہین ہوتا جسکو پیاس مری کی جفاف اور خشکی سے لاحق ہوئی ہو اور تھوڑی بھی ہو
یعنے وہ خشکی مری کی خواہ وہ پیاس زیادہ ہو اور ضعیف ہو تو ایسے شخص کو نوم بسبب پیدا کرنے ترطیب اندرونی اعضا کے مفید ہوتی ہے
اور آرام اور ترک کلام بھی مفید ہونا اسکی نشانی ہو اور اگر حرارت مری سے پیاس پیدا ہوئی ہو بیداری سے نفع پانا اسکی علامت سے ہے
جو پیاس مشارکت سے جگر کی ہو شناخت احوال جگر کی حرارت جگر خواہ یبوست مزاج جگر سے ہو خواہ اسکے ورم گرم اور غیر حار ورم سے شناخت
کیجاتی ہو **علاج** ہر ایک قسم اسباب عطش کا اپنی ضد سے علاج پذیر ہوتا ہو ریہ کی پیاس یعنے ریہ کی شرکت سے جو پیاس ہو ہواے سرد
سے اسکا علاج کرنا چاہیے اور اکثر سکون اس پیاس مین فقط زبان پر سرد پانی چھوڑنا نطول خواہ مضمضہ کے طور سے مفید ہوتا ہو جس شخص کو ایام
روزہ داری خواہ فاقہ کرنے کی اوقات مین خوف تشنگی کا ہو پانی باقلا او رچنے کا ترک کرکے سرکہ ہمراہ زیت کے تناول کرے اور باقلا اور نخود
کو قطعاً ترک کردے کہ یہ دونون پیاس مین زیادتی پیدا کرتے ہین جس شخص کو پیاس بسبب کثرت استفراغ عارض ہو اسکو اسقدر صبر کرنا لازم ہو
کہ اسکا ہضم قوی ہو جاے۔ پیاسے کو لازم ہو کہ شراب کثیر دفعتہً نہ پیا کرے اور نہ زیادہ سرد پانی کا استعمال کرے ورنہ وہ حرارت ضعیفہ جس نے
اسی پیاس کی وجہ سے ضعف اٹھایا ہو بالکل فنا ہو جاے گی رطوبات کا قذف یعنے نکل جانا اس سے بھی کبھی پیاس مین شدت ہوتی ہو اور شراب
تفاح ہمراہ گلاب کے اسمین سکون پیدا کرتی ہو معدہ حار یابس کی پیاس آب سرد کے پینے سے زیادہ بھڑکتی ہو اور اسیطرح جس معدہ مین خلط
بلغم اور شور بھرا ہو پس ان دونون کی پیاس کو آب گرم سے مٹانا چاہیے۔ اگر پیاس مین شدت زائد ہو اور تپ نہو لازم ہو کہ تھوڑا سا پانی
جلاب مین ملا کر استعمال کرین تاکہ رطوبت اور سیلان پانی کا اقاصی بدن تک یعنے اطراف اور کنارون تک پہونچ جاے اور کوئی عضو اعضاے
بدنی سے متقاضی باقی نہ رہے **ضربہ اور سقطہ اور صدمہ معدہ کو** یہ ضماد نافع ہو ایسے وقت تفاح شامی کو کسی جوشاندہ خوشبو مین اچھی طرح
پختہ کرین کہ مہرا ہو جاے یعنے پکتے پکتے گل جاے بعد ازان نرم نرم کوٹ کر پچاس درہم آمین سے لیکر دس درہم لاذن اور آٹھ درہم وردا اور
چھ درہم صبر اضافہ کرکے عصارہ ہارتنگ اور برگ سرو مین ملا کر اور روغن سوسن بڑھا کر نیم گرم شکم پر باستواری چند روز متواتر لگا رہنے دین

دوسرا مقالہ ہضم کا بیان اور جو امور متصل یعنے قریب ہضم کے پیدا ہوتے ہین انکا بیان **فصل آفات ہضم کے** (۱) ہضم کی
آفت تابع آفت سفل اجزاے معدہ کے ہوتی ہو (۲) یا غذا مین کوئی سبب آفت پہونچانے والا ہضم کا ہوتا ہو (۳) یا کوئی سبب حرکت اور سکون
ملائم بدن کا آفت ہضم پیدا کرتا ہو جو قسم آفت ہضم کی بسبب کسی امر متعلق بہ قعر معدہ کے ہوتی ہو یا تو زیادتی سوء مزاج معدہ کی ہو اور سبب

HAKEEM SHOUKAT ALI

زیادہ قوی تر سوء مزاج بارد ہی اور سب سے زیادہ ضعیف سوء مزاج حار ہی اسلیے کہ بارد زیادہ مضر ہی واسطے ہضم کے بہ نسبت حار کے سوء مزاج
یابس اور رطب اکثر اوقات اسدرجہ اضرار کو نہین پہونچتے کہ تنہا انھین سے ہضم کو ضرر پہونچے اور حرارت اور برودت معدہ کے معتدل ہون
اگر سوء مزاج یابس اسقدر بڑھ جاے کہ ذبول کی حد تک پہونچے اور سوء مزاج رطب اتنا زیادہ ہوجاے کہ منجر باستسقا ہو اسوقت بیشک ہضم
مین آفت انھین دونون سے پیدا ہوگی اب حال اس آفت ہضم کا جو بسبب تاثیر سکون اور نوم اور حرکت اور بیداری کے ہوتا ہی یون سمجھنا چاہیے
اور جو کچھ کہ ان حالات کے تابع احکام غذاے متعلق بہ ہضم کے ہی اسکو یون خیال کرنا چاہیے کہ غذا مقتضی سکون اور نوم کی اسوقت تک ہی کہ ہضم جید
پیدا ہوجاے اب اگر اسوقت یعنے قبل جودت ہضم کے بدلے سکون اور نوم کی حرکت اور بیداری رہے گی ہضم غذا تام نہوگا. غذاے ثقیل سلیم معدہ
مین دیر تک رہتی ہی پھر جا کر ہضم ہوتی ہی خواہ غیر منہضم باقی رہتی ہی یا قلیل الانہضام ہوتی ہی اور سبک غذا وہ اگر ہضم بھی نہو تب بھی دیر تک
معدہ مین سلیم باقی نہ رہے گی بلکہ اگر معدہ مین کوئی ایسی قوت نہو جو اسکو ہضم کرادے جلدی فاسد ہوجاتی ہی غذا عموماً دو حال سے خالی نہین (۱)
یا تو اسکا استحالہ واجب اور مناسب بذریعہ ہضم تام کے ہوجاے یا استحالہ واجب تو ہوجاے مگر ہضم پورا نہو بلکہ ہضم غیر تام ہو ایسے وقت جسقدر غذا
آدمی کھا سکتا ہی اور اسکی برداشت معدہ کو ہی اتنی مقدار چونکہ پوری ہضم نہین ہوتی لہذا بدن جسقدر محتاج غذا کا ہی وہ مقدار اسکو اپنے ہضم
کے تغذیہ کے واسطے نہین ملتی ضرور ہی کہ ہزال اور لاغری بدن پیدا ہوگی (۲) دوسرا حال غذا کا یہ ہی کہ بالکل ہضم نہو اور اسکی بھی دو صورتین ہین پہلے
تو یہ کہ ساری غذا سلیم باقی رہے (اور سدہ اسی سے پیدا ہوتا ہی) دوسری صورت یہ ہی کہ غذاے غیر منہضم کا استحالہ کسی جوہر غریب اور منافی غذاے
مطلوب بدن کی ہو جو فاسد ہو (اور اسوقت تخمہ پیدا ہوگا) اور یہ فساد ہضم کبھی تینون ہضم مین پیدا ہوتا ہی بلکہ ہضم چہارم مین بھی ہوتا ہی اور اسی سبب سے
استسقا اور سرطان اور غلہ خبیثہ اور حمرہ اور بہق اور برص اور جرب وغیرہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ خون بوجہ خرابی ہضم چہارم کے فاسد پیدا ہوگا
اور جو نضج اور پختگی مناسب طبیعت ہی اسمین نہوگی پس اعضاے بدنی اسے جذب نہ کرینگے اور اپنی غذا اسے نہ بنائینگے گر متعفن اور بدبو ہوگا اور
اگر جذب بھی کرینگے تو اس سے وہ جزو مشابہ اعضا کے بحسن و خوبی پیدا نہوگا پھر اگر غذاے غیر منہضم ثقیل ہو اور اسمین حرارت ہو سیاہ ہوجاے گی اور بیشتر
اسکی سیاہی مثل قیر یعنے رال سیاہ کے ہوجاتی ہی خود معدہ اپنی آفت سے اگر اچھی طرح غذا کو ہضم نہ کرے اسکا آل زلق امعا یا استسقاء طبلی کی طرف
ہوتا ہی مگر استسقاء طبلی اسیوقت ہوگا جب معدہ کو استمرار طعام مین تاثیر ہو اسقدر کہ طبخ غذا مین پیدا ہو اور اسکے بخارات اٹھین مگر ہضم نہونے پاے
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فساد ہضم اور ضعف ہضم اور خلاصہ یہ ہی کہ جملہ آفات ہضم مین اگر مادہ کی وجہ سے پیدا ہون علاج پذیر زیادہ ہین بہ نسبت
اسکے کہ بسبب ضعف قوت معدہ اور سوء مزاج ساذج اور مستحکم سے پیدا ہون **فساد ہضم کا بیان** طعام جو معدہ مین فاسد ہوتا ہی اسکے اسباب
وہی امور ہین جو ضد مخالف اصلاح طعام کے ہین معدہ مین (یعنے جن اسباب سے غذا معدہ مین اصلاح پذیر ہوتی ہی انکی ضد سے بگڑ جاتی ہی
اور فاسد ہوتی ہی) خلاصہ یہ ہی کہ سبب فساد طعام کا یا خود طعام مین بذاتہ موجود ہوتا ہی یا قابل طعام یعنے معدہ وغیرہ مین یا وہ سبب ان امور مین
ہوتا ہی جو طعام اور قابل طعام کو عارض ہوتے ہین. طعام بذاتہ یا بسبب اپنی مقدار کے معدہ مین فاسد ہوتا ہی مثلاً اگر زیادہ مقدار مناسب سے
ہوگا مقدار مناسب سے کمتر ہضم پذیر ہوگا اور اگر مقدار واجب سے کمتر ہوگا ہضم سے زیادہ اثر پاے گا یہانتک کہ سوختہ ہوجاے گا
اور جلکر خاکستر ہوگا. اور قریب اسی کے یعنے زیادتی اثر ہضم کی یہ بھی ہی کہ غذاے لطیف معدہ گرم جسمین ناریت ہو فاسد ہوجاتی ہے
یا اینکہ فساد ہضم بسبب کیفیت غذا کے پیدا ہوتا ہی مثلاً فی نفسہ غذا سریعت قابل فساد کے ہو جیسے دودھ دوہا ہوا اور تربوز اور آڑو یا وہ غذا جو
بدیر صلاح پذیر ہو جیسے کماشہ یعنے کھیونی اور بھینس کا گوشت یا اسکی کیفیت مین افراط ہو حرارت کا افراط جیسے شہد مین خواہ برودت مین جیسے
کدو یا اینکہ وہ غذا منافی اشتہاے طعام کے کسی خاصیت ذاتی سے ہو یا وہ خاصیت کھانے والے مین ہو جیسے کسی شخص کی طبیعت کسی خاص غذا
سے متنفر ہوتی ہی اگرچہ وہ غذا اچھی اور پسندیدہ ہی اور دیگر اشخاص کو اسکی خواہش صحیح ہوتی ہی پس یہ شخص جو متنفر ہی جب اس غذا کو کھائیگا ضرور فاسد

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو جائے گی یا فساد غذا میں بسبب وقت اور زمانہ تناول کرنے کے پیدا ہوا اور یہ اس طرح پر ہوگا کہ غذا کو ایسے وقت تناول کرے کہ ابھی معدہ
میں امتلا باقی ہو اور کسیقدر بقیہ غذا کا ابھی موجود ہو یا اینکہ قبل اس ریاضت کے تناول کرے جسکا خوگر ہو رہا ہو اور بعد نقض اور اخراج
طعام اول کے کیا کرتا ہو یا فساد ہضم بسبب خطائے ترتیب تناول کے پیدا ہوتا ہو یعنے غذاؤں کو کھانے میں ترتیب بری اختیار کرے مثلاً
جو غذا السریعت الہضم ہوتی ہو اسکو اوپر غذائے بطی الہضم کے کھائے پس سریع الانہضام پہلے ہضم ہو کر سطح بالائے معدہ پر طافی رہے گی اور فاسد
ہو جائے گی اور اپنے ہمراہ نیچے والی غذا بطی الہضم کو خراب اور فاسد کردیگی۔ واجب العمل قاعدہ ترتیب غذا میں یہی ہو کہ غذائے سبک کو پہلے تناول
کرے اور ثقیل غذا کو بعد اسکے یا نرم غذا پہلے اور قابض یعنے سخت کو پیچھے ہاں اگر کوئی داعی پسندیدہ اور سبب ضروری اسوقت ایسا موجود ہو جو
قابض کو مقدم کرنے پر مستوجب ہوتا کہ طبیعت میں حبس پیدا ہو اسوقت عکس اس ترتیب خاص کا بھی ہو سکتا ہو۔ یا فساد ہضم بسبب
اختلاف اصناف اور طرح طرح کی غذا کھانے سے ہوتا ہو جب باہم ملا کر سب طرح کی غذا کھائی جائے اور سریع الہضم اور بطی الہضم ایک دوسرے
سے ملجائے قابل غذا کی وجہ سے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہو یا تو وہ سبب خاص جوہر ذات میں اسکے یعنے معدہ کے ہوتا ہو یا بسبب غیر کے یہ بات
آمین پیدا ہوتی ہو جو اسکے گرد میں ہو خواہ وہی میں وہ سبب پیدا ہو جو فساد کا سبب جوہر معدہ میں ہوتا ہو مثلاً کوئی سوء مزاج مادی یا غیر مادی
عارض ہو کہ اسکی جہت سے ہضم غذا کا ضعیف ہو جائے خواہ ہضم مناسب سے تجاوز کر کے زیادہ ہضم کرے اور سوختگی غذا میں پیدا کرے جس طرح
مزاج حار اور بارد کی کیفیت ابھی بیان ہو چکی ہو یا جوہر معدہ کا تنگ اور پتلا ہو اور یہ خواہ جرم معدہ رقیق ہو یا شمول اس معدہ کا غذا پر
مشابہ اور جید نہو یا اینکہ اگرچہ شمول جید بھی ہو مگر بوجہ غذا کا بھاری ہو جو ایذا دیتا ہو اسی ایذا کی وجہ سے معدہ اسکی گرانی اور نیچے اتارنے کا قبل از وقت
مشتاق ہوتا ہو اگرچہ قرار اور نفخ پیدا نہیں ہوتا اور اسوجہ سے ضعف ہضم اور بطلان ہضم بھی عارض ہوتا ہو بسبب غیر معدہ کے جو فساد ہضم پیدا
ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ مثلاً ریاح معدہ میں بھرے ہوں اور پورے پورے شمول معدہ کو غذا سے روکیں اور منع کریں جب یہ بات کوئی کہے کہ منجملہ
اسباب فساد ہضم کے بکثرت ڈکار آئی بھی ہو تو اسکے یہ معنی نہیں کہ ڈکار بنظر ذات خود موجب فساد ہضم کی ہو بلکہ اسیوجہ سے کہ ریح کی کثرت میں زیادہ
ڈکاریں بھی آئی ہیں اور وہی ریح پیدا ہو کر معدہ میں تمدد پیدا کرتی ہو اور طعام اوپر چڑھا رہتا ہو اسیوجہ سے قعر معدہ اس غذا پر بخوبی مشتمل
نہیں ہوتا ہو اور جو شے غذا کو طافی کرتی ہو وہ مانع ہضم کی بھی ہوتی ہو (پس شکل اول کی ضرب اول سے نتیجہ برآمد ہوا کہ ریح کی کثرت مورث فساد
ہضم ہوتی ہو) دوسری مثال اس امر کی کہ غیر معدہ کی وجہ سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہو مثلاً معدہ کیطرف سے خواہ جگر اور طحال سے یا جملہ اعضاء سے
ایسی چیز بہ کر آتی ہو جو طعام میں آمیختہ ہو کر اسکو فاسد کردے اور معدہ قادر اسکی تدبیر اور اصلاح پر نہو اگرچہ فقط خالص اور غیر آمیختہ غذا کے
ہضم پر قادر رہتا ہو اور یہ انصباب اعضائے مذکورہ سے بطرف معدہ کے اکثر بعد ہضم کے ہوتا ہو اور اکثر قبل ہضم کے بھی ہوتا ہو تیسری مثال جو گرد
پیش معدہ کے سبب سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ مثلاً معدہ سے اتصال جگر اور طحال بارد کا ہو خواہ اور کسیطرح کی خرابی طحال اور جگر
میں ہو اور معدہ سے متصل ہونے کی وجہ سے اثر اسکا معدہ میں بھی پہونچتا ہو اب رہی یہ بات کہ غذا پر بعض امور طاری ہونے سے فساد ہضم پیدا
ہوتا ہو خواہ طعام میں قابلیت چند ایسے امور کی ہوتی ہو جن سے وہ فساد ہضم سے متصف ہوتا ہو مثلاً جسقدر لزوم کہ ہاضم ہونے ہو طعام کو
موجودگی معدہ میں نہ ملی خواہ حرکت غیر محتاج الیہ بعد تناول طعام کے واقع ہو جو غذا کو ملا کے فاسد کردے خواہ مشروبات کا استعمال مقدار مناسب
سے زیادہ بعد غذا کے کیا جائے یا کثر مقدار مناسب سے مشروبات کا استعمال ہو یا جماع بعد طعام کے کیا جائے یا کثیر الوان اور اقسام غذا کی
وجہ سے تغیر طبیعت ہاضمہ میں پیدا کیا جائے یا بعد غذا کے حمام خواہ اور کسی طرح سے نہایا جائے یا ہوائے بارد بشدت خواہ ہوائے شدید الحرارت
میں بعد تناول غذا کے انسان پہونچے اور باوجود شدت برد اور حرارت کے وہ ہوا ردی الجوہر یعنے خراب بھی ہو۔ ریاح محتبسہ سے ہضم میں
خرابی کی یہ وجہ ہو کہ غذا کو نامناسب طور پر ہلاتی ہیں اور جنبش دیتی ہیں فساد طعام کا معدہ میں بایں صورت ہوتا ہو کہ یا تو وہ طعام متعفن ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

بدبو ہو جاتا ہو یا جلکر سوختہ ہو جاتا ہو یا ترش ہو جاتا ہو یا ایمین ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہو جو کسی کیفیت معتاد اور خوگر معدہ سے مشابہ نہین ہوتی اور
یہ سب طرح کے فسادات یا تو بسبب اسکے ہوتے ہین کہ طعام خود اُنکی طرف مستحیل ہو جاتا ہو اور یا کوئی خلط متصف بہین فسادات طعام سے ملکر
اسکو اسی خرابی سے متصف کرتی ہو جو اس معدہ مین ہوتی ہو۔ اور بیشتر یہ خلط فاسد طافی اور چڑھی ہوئی معدہ کے اوپر کیطرف ہوتی ہو اور نہ تہ نشین
قعر معدہ مین نہین ہوتی اور کبھی تھوڑی ہوتی ہو مگر تہ نشین اور اسفل معدہ تک پہنچی ہوتی ہو پھیلتی ہو اور … معدہ تک پہونچتی ہو اور ادھر طعام کی
مقدار معدہ مین اس خلط پر بڑھی یعنے ادھر غذا کھائی اور فوراً وہ خلط غذا سے ملکر پھیلی اور فم معدہ تک پہونچی اور ساری غذا سے آمیختہ ہو گئی کبھی
ایسی ہی خلط رگون مین سمائی ہوئی ہوتی ہو اور پھر معدہ کی طرف رجوع کرتی ہو جسوقت کہ سامنے اسکے خروج بطرف اسفل کے سدے پڑ گئے ہون کہ
انکی وجہ سے نفاذ اور پہونچنا اس خلط کا جانب خروج پر نہونے پائے۔ اور اگر معدہ کا مزاج حار بلا مادہ ہو خواہ ایسے مادہ صفراوی سے آمیز حرارت
آگئی ہو جسکا انصباب جگر سے معدہ پر ہوتا ہو بسبب زیادہ پیدا ہونے اس خلط کے جگر مین یا طریق مرارہ سے جسکا ذکر اوپر ہو چکا یہ خلط معدہ پر
گرتی ہو اور اسوقت معدہ مین غذائے سبک تو فاسد ہو جاتی ہین اور غلیظ الہضم جیسے گوشت گاؤ اچھی طرح ہضم ہوتے ہین۔ طحال کا مرض بھی فساد طعام
کا سبب ہوتا ہو یہ بھی معلوم رہے کہ فساد ہضم اکثر امراض کثیرہ خبیثہ تک پہونچاتا ہو جیسے صرع اور مالیخولیائے مراقی وغیرہ بلکہ یہ فساد ہضم
ام الامراض اور منبع اسقام بدنی کا ہو جب ناقہین امراض کا ہضم فاسد ہو جائے اگرچہ اسقدر کہ غذا ترش ہونے لگے نکس مرض کا خوف ہوگا
اسلئے کہ عفونت آجانے کا بقیہ اخلاط موجودہ مین خوف ہوتا ہو اور اکثر فساد ہضم سے خشک خارش پیدا ہوتی ہو

ضعف ہضم کے اسباب کا بیان

ضعف ہضم کے اسباب بالکل وہی ہین جو فساد ہضم کے باب مین شمار کیے گئے اور علامات بھی دونون کے بعینہ
متحد ہین لیکن ان اسباب مین سے انصباب صفرا البتہ ضعف ہضم نہین پیدا کرتا ہو بلکہ کبھی فساد ہضم اس سے بموجب بیان بالا حادث ہوتا ہو
انصباب سودا کا دونون مرض کو یعنے فساد ہضم اور بطلان ہضم کو جامع ہو اسیطرح سوء مزاج یابس اور سوء مزاج رطب معدہ کا جملہ
اسباب مذکورہ بالا مین سے کہ یہ دونون سوء مزاج ایسے نہین کہ فقط فساد ہضم سے بطلان ہضم تک ہی انکی نوبت پہونچکر آگے زیادہ نہ بڑھین بلکہ یہ
دونون سوء مزاج کبھی ضعف ہضم بھی پیدا کرتے ہین اور قبل ازانکہ یہ دونون سوء مزاج بطلان ہضم پیدا کرین انمین سے سوء مزاج رطب منجر
باستسقا ہوتا ہو اور سوء مزاج یابس سے ذبول پیدا ہوتا ہو منجملہ اسباب فساد ہضم کے مراق کا ضعیف اور بودا ہونا اور اسکے گوشت کی کمی ہو
اور اکثر سبب ضعف کا بسرعت اوتر جانا طعام کا ہوتا ہو یا بسبب زلق معدہ کے جلد اُتر جائے چنانچہ باب زلق المعدہ مین اسکی شناخت بیان
ہوگی … یہ جلدی اتر جانا غذا کا اسباب فساد ہضم مین نہین ہو اور نہ کسی سبب مین اسباب فساد ہضم کے داخل ہو بلکہ اسباب ضعف ہضم مین البتہ داخل
ہو اور یہ نزول غذا قبل از وقت کبھی باوجودیکہ معدہ کا احتوا اور شمول غذا پر عمدہ طور سے ہو بھی پیدا ہوتا ہو اور یہ بات اسوقت ہوتی ہو کہ دفعہ
بسرعت اسے حرکت دیتا ہو اور خود دافعہ مین قوت ہوتی ہو۔ اور کبھی یہ سرعت نزول اس سبب سے نہین ہوتا ہو بلکہ بسبب ضعف ماسکہ کے
جلد غذا اوتر جاتی ہو کہ معدہ واسے نہ ٹھہرا سکتا ہو اور نہ اچھی طرح اسپر حاوی کما ینبغی ہوتا ہو تاکہ ہضم تمام ہو جائے کبھی یہ ہضم بسبب ورم حارہ
یا بلغمیہ یا سوداویہ یا قروح اور بثور وغیرہ کے ہوتا ہے کہ اس وجہ سے شمول معدہ کا غذا پر اچھی طرح نہین ہوتا کبھی اچھی طرح
شمول معدہ کا غذا پر بسبب غذا کے نہین ہوتا جسوقت کہ غذا ثقیل ہو یا لذاع مراری ہو یا حار ہو اور معدہ کا بھی مزاج گرم ہو یا ایسا کہ
ایسا شخص کہ جسکے معدہ کا مزاج گرم ہو ایسا کہ مانع جودت ہضم کا ہو کوئی ایسی چیز تناول کرے جو گرم ہو اور مانع ہضم ہو اور یہ شے ایسے وقت
اکثر تو فساد ہضم پیدا کرتی ہو یہ نہین کہ فقط منع ہضم کرکے زیادہ خرابی پیدا نہ کرے اور ایسا ہی آدمی (چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہو) بمقتضائے اسکے شفا اور
اعتدال ہضم فقط آب سرد کے پینے سے ہوتا ہو اور اسیطرح اگر معدہ مین اخلاط خراب ہون خصوصاً لذاع کہ جو معدہ اور غذا کے درمیان
جودت ہضم اور امساک کے مانع ہون اور شوق طبعی بطرف دفع کے شدید تر ہو۔ جو سرعت نزول غذا کا بسبب جودت ہضم کے ہوتا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس لیے کہ احتوا اور شمول معدہ کا طعام پر جب پورا ہوا اور اتنا موذی معدہ نہو کہ ہضم اپنے پورے درجہ کو پہونچ جاے اور جو حق اسکا ہے وہ ادا ہو جاے لیکن چونکہ وہ طعام گرانبار ہے لہذا بعد ہضم کے بھی زیادہ نہیں ٹھہر سکتا اور ابتداے ورود سے تا اینکہ ہضم ہو کر جدا ہو جاے معدہ کی کیفیت ہوتی ہے کہ طعام کو اسطرح ٹھہراتا ہے جیسے کسی شخص کے بعض افعال میں رعشہ ہو لہذا معدہ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس غذا کو چھوڑ دے اور اسکے روکنے سے باز رہے ایسے وقت میں ہضم کم زمانہ جدا ہونے غذا سے ہو جاتا ہے اور ڈکار اور قراقر نہیں ہوتا اور اگر احتواے جید نہوگا تو ضعف ہضم اور ڈکار اور قراقر پیدا ہوگا کبھی ضعف ہضم اور غذا کا بلغم کیطرف مستحیل ہونا پھریری اور برد اطراف پیدا کرتا ہے اور ایسا تو ہم ہوتا ہے جیسے تپ چڑھ گئی ہے مگر نبض ایسی نہیں ہوتی جیسے ابتداے حمیات میں ہوتی ہے کبھی ضعف ہضم بسبب تخمہ اور امتلاے دیرینہ کے ہوتا ہے یعنی کبھی قوت ہضم کا ضعیف ہو جانا بسبب تخمہ اور امتلاے دیرینہ کے ہوتا ہے کتاب موت سریع میں لکھا ہے کہ جس شخص کو تخمہ اور بطوء ہضم کا مرض ہو اور اسکی دونوں آنکھوں پر سیاہ پھنسیاں برابر دانہ نخود کے برآمد ہوں یا بعض عنبسی کی رنگت میں سرخی یا سبزی ہو اس شخص کو ایسے وقت برآمد ہونے بثور کے اختلاط عقل شروع ہوتا ہے اور پھر بعد اسکے سترھویں روز مرجاتا ہے منجملہ اسباب ضعف ہضم خواہ بطلان ہضم کے غم بھی ہے جیسے کہ اسباب جودت ہضم سے خوشی وغیرہ ہے **دلائل ضعف ہضم کا بیان** جو ضعف ہضم خفیف ہے اسپر دلیل ثقل اور تمدد قلیل اور طعام کا معدہ میں زمانہ معتاد سے زیادہ دیر تک ٹھہرنا اور باقی رہنا ہے اور جو ضعف ہضم قوی ہو اسپر دلیل ایسی ڈکار جسکے آنے سے تھوڑی دیر پیچھے اس غذا کی بو معلوم ہو جو کھائی ہے اور قراقر اور متلی کا ہونا اور ہچکی کہ جی الٹا پلٹا جاتا ہو اور جو ضعف ہضم کہ درجۂ انتہا پر پہونچ جاے اسکی شناخت یہ ہے کہ طعام میں کسیطرح کا تغیر ہرگز پیدا نہو مثلاً جسوقت کہ افراط برودت سے مرض ضعف ہضم کا پیدا ہوا ہو جو غذا دیر میں ہضم ہوتی ہے وہ دیر میں معدہ سے اترتی بھی ہے مگر اینکہ کوئی سبب محرک قوت دافعہ کا ایسا پیدا ہو جیسے لذع اور ثقل یا کوئی اور کیفیت جو مخالف اور ضد پڑ اسکے ہو جو ضعف ہضم بسبب کسی سوء مزاج معدہ کے ہو اسکی علامت اوپر کے ابواب میں معلوم ہو چکی اور یہ بھی ہے کہ شمول معدہ کا غذا پر رعشہ کے طور پر ہوگا اور قوی نہوگا اور نزول طعام کا شوق اور ڈکار کا شوق بدون حدوث قراقر اور بہم ڈکار آنے کے اور بدون ہچکی اور نفخہ کے جو مستدعی نزول طعام کا ہو یا شوق نزول قبل پیدا ہونے ان امور کے اقسم ڈکار اور قراقر وغیرہ کے یعنے ابھی یہ امور پیدا نہیں ہونے پاے کہ شوق نزول شروع ہو جاتا ہے علامت اس ضعف ہضم کی جسکا سبب اترنا غذا کا قبل وقت مناسب کے ہو نرمی براز کی اور بدبو ہونا اور جگر اور بدن کا اس غذا سے کمتر حصہ لینا اور کبھی اسکے ہمراہ لذع اور نفخ بھی ہوتا ہے جو ضعف ہضم بسبب اخلاط حارہ کے ہوتا ہے اسکے دلائل میں سے پیاس اور کمی اشتہا ہے اور جو ضعف ہضم اخلاط باردہ کے سبب سے ہوتا ہے اسکے دلائل وہ اشیا ہیں جو نیچے کیطرف سے برآمد ہوتی ہیں اور ترشی اور سقوط اشتہا مع دیگر دلائل برودت مادہ کے جو مقالہ اولی میں مذکور ہو چکے اور جو ضعف ہضم بسبب اورام کے ہوتا ہے اسکے علامات وہی اورام کی علامتیں ہیں **علاج** اگر ضعف ہضم کسی سبب خفیف سے عارض ہو خواہ امتلاے کہنہ کی وجہ سے ہو جو زیادہ نہو ایسے ضعف ہضم کے علاج میں فقط دیر تک سو رہنا اور ریاضت کا ترک کرنا اور جاڑے کا ترک اور حمام کا اور قے کا استعمال آب نیمگرم پی کر اور تلطیف تدبیر یعنے غذا کم کرنی کافی ہے پھر اگر وہ سبب ضعف ہضم اس سے زیادہ ظاہر اور اعظم ہو اور بعد تناول غذا کے لذع اور متلی اور ایسی ڈکار جسمیں غذا کی بو بھی آتی ہو ایسے ضعف ہضم میں قے کرنی آب نیمگرم پلا کر کرید سے کرد واجب ہے اور ہمیشہ تکرار اسکے قے کرا دے تا اینکہ تمام اشیا فاسد معدہ وغیرہ سے نکلجائیں بعد ازاں اسکے سر پر روغن گرایا جاے تاکہ نیند آنے میں مدد پہونچے اور شکم کی تکمید اور اسیطرح دونوں پہلوؤں کی تکمید کیجاے اور پانؤں کو گرم کرنے اور اطراف کی مالش زیت اور روغن گل سے کریں اور انھیں اطراف پر آب نیمگرم کو گرائیں اور نوم کثیر طولانی کا اسے حکم دیا جاے اور اسی دن یعنے جسدن یہ تدبیریں عمل میں لائیں فاقہ کرانا چاہیے جب دوسرے دن کی صبح ہو اور وہ شخص خوش اور قوی ہو حمام میں اسے داخل کریں اور اگر خوشحالی اور قوت نہو پھر اسے سو رہنے کا حکم دیں اور تدبیر لطیف اور قلیل اور خفیف سے اور تنویم سے تین روز برابر پیش آئیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

تاآنکہ حال اسکا اپنی صحت پر عود کرے بیشتر فقط اسہال پر اکتفا کیا جاتا ہے فلفل سیاہ نہایت درجہ قوی دوا ہے ہضم پر اور نیند کی صعوبتین ہضم پر معین ہین مگر بائین کروٹ سے سونا ہضم پر زیادہ اعانت کرتا ہے اسلیے کہ اس کروٹ کے سوتے وقت جگر معدہ پر شامل ہوجاتا ہے اور داہنی کروٹ لیٹنا انحدار غذا کا سبب ہے اسلیے کہ معدہ کا اونچی ہیئت پر ہونا جو اسوقت ہوتا ہے مقتضی اسکا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سینے سے چمٹنا ایسے لڑکے کا جو قریب بلوغ کے ہو مات بھر بڑا معین ہضم غذا پر ہوتا ہے مگر واجب ہے کہ اس طفل کے یا مریض کے پسینہ نہ برآمد ہو اسلیے کہ پسینہ نکلنے سے گرمی اسکے بدن کی جاتی رہے گی اور سردی بدن مین آجاے گی اور یہ سردی مانع اسکی حرارت غریزی کے اثر پہونچنے کی ہے جس لیے اسے گود مین لیا ہے خواہ سینہ سے چمٹایا ہے **ایضاً** واجب ہے کہ مریض کو جب تک وہ لڑکا چمٹا رہے خواہش نفسانی اور شہوت غالب نہو اسلیے کہ شہوت جماع کی اور حرکت شہوت نفسانی کی حرکات قواے غاذیہ مین تشویش پیدا کرتی ہے بعض آدمی (شاید اسی احتیاط سے کہ شہوت کا غلبہ نہو) بجاے لڑکے کے کتے کا بچہ اور گربہ نر کو سینہ سے چمٹا لیتے ہین جو ضعف ہضم حرارت مادہ سے پیدا ہوا اسکو سکنجبین سفرجلی اور غذاہاے ترش اور قابض بطور ہلام کے ہون یا بطور قریض کے خواہ اور بارد اشیاء مفید ہوتی ہین ایسے شخص کو یہ سفوف بھی نافع ہوتا ہے اگر دو درہم استعمال کرے نسخہ سفوف کا یہ ہے گل سرخ دس درہم طباشیر تین درہم کشنیز خشک پانچدرہم آب انار خواہ سکنجبین سفرجلی کے ہمراہ تناول کرین **دلائل فساد ہضم کے** جو علامت کہ اس سے کسی قسم کا فساد ہضم خالی نہین ہوتا وہ بساز کی بدبو ہے اور جو دلائل ایسے ہین کہ کبھی ہوتے ہین اور کبھی نہین ہوتے وہ قراقر اور ڈکار اور لذع ہے جو دلائل بروقت سبب ہونے احوال اغذیہ کے فساد ہضم پر پیدا ہوتے ہین وہی ہین جنکا بیان ہو چکا کہ آیا وہ غذا مقدار مین زیادہ تھی یا قابل تعفن کے تھی یا اسکی ترتیب مین خواہ اسکے وقت تناول مین خطا ہوئی یا حرکت ناملائم بعد اسکے تناول کے واقع ہوئی کسی قسم کی خطا منجملہ خطاہاے مذکورہ بالا کے کیون نہو اور یہ بھی دلیل متعلق احوال غذا سے ہے کہ جسوقت مریض ایسی بے احتیاطی غذا مین کرتا ہے فساد ہضم عارض ہوتا ہے اور جب اس سے اجتناب کرتا ہے اور بچتا ہے اسیوقت ہضم درست ہوتا ہے علامت اس فساد ہضم کی جو بسبب سوء مزاج معدہ اور امراض معدہ کے پیدا ہو وہی امور ہین جو باب جاننے قواعد عام مین درج ہو چکے ہین جسوقت مادہ فاسد خاص معدہ مین ہو اُسوقت مثلی اور وہ اعراض جو ہمراہ فساد ہضم کے ہوتے ہین متواتر ہون گے کہ انہین زمانہ سکون کا نہوگا اور اگر یہ اعراض ٹھہر ٹھہر کے ہون مواد کی موجودگی خود معدہ مین نہوگی بلکہ اور کسی عضو سے ریزش مواد کی جسوقت ہوتی ہے اسیوقت یہ اعراض بھی پیدا ہونگے جو فساد ہضم بسبب سخافت اور بودا ہونے معدہ کے ہوتا ہے اور بسبب ڈھیلا ہونے نسیج لیف معدہ کے اسپر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جیسے کسی پرانی چنیوٹی بودا پن بوجہ کہنگی کے عارض ہوتا ہے الغرض ایسے فساد ہضم کی علامت یہ ہے کہ زمانۂ دراز سے درد اور امراض اور ضعف ہضم و ضعف اشتہا معدہ مین موجود ہون اور بدن نحیف اور لاغر ہوگیا ہو اور ایسے اسباب سے کبھی ضعف ہضم اور بطلان ہضم پیدا ہوتا ہے فساد ہضم نہین پیدا ہوتا ہے علامت وقوع ایسے فساد ہضم کی جو بسبب ریاح کے ہو اسپر خود ریاح مذکورہ دلیل ہوتے ہین اور دلائل انصباب مواد کے اعضاے مشارکہ سے وہی ہین جنکو ہمنے مواضع مناسب پر لکھدیا اور یہ بھی لازم ہے کہ حال عضو مشارک کا فی نفسہ دیکھا جاے اور پہچانا جاے کہ اس عضو سے انصباب اور اعضا پر بھی ہوتا ہے دوسری راہون سے مثلاً جس شخص کی نسبت اسکا گمان ہو کہ فساد ہضم اسکو بسبب انصباب نزلہ کے طرف معدہ کے اور ایذا پانے معدہ کے نزلہ سے ہوتا ہے تو ایسے مریض کی یہ کیفیت بھی دیکھنی چاہیے کہ اسکے حلق اور ریہ وغیرہ پر نزلہ گرتا ہے یا نہین۔ علامت وقوع فساد ہضم کی بسبب بحری انصباب مادہ صفراوی کے یہ ہے کہ دراصل مزاج معدہ کا صفراوی نہو اور پھر اسمین لذع پائی جاے اور غذا طافی ہوا کرے **علاج فساد ہضم کا** پہلے سب سے یہ ہے کہ جسقدر غذا فاسد ہوگئی ہے بالکل اسکو کالڈالین یعنی قے کراکے خواہ مسہل پلاکر اور کھانے پینے کی اشیاء کی اصلاح کرین پس جمیع احوال مین ماکولات اور مشروبات کو مقدار اور ترتیب کی خرابی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کیفیت سے کیفیت واجب اور مناسب کیطرف لائین اور جب تک گرسنگی صادق نہو غذا وہی کو ٹالتے رہین اور غذا دینے سے پہلے تقویت یا تنقیہ معدہ کا گلاب سے کرین کہ اسے گرم کرکے پلا دین اگر بسبب تحلل معدہ کے فساد ہضم پیدا ہوا ہو تو خوشبو اور قابضہ مذکورہ بالا سے اور غذا ہاے خفیفہ الکیموس سریع الہضم جیسے گوشت تیہو اور تیتر وغیرہ سے جو مائل بطرف قشف اور قبض کے ہون علاج کرین اور کیفیت قشف اور قبض کی ان غذاؤن مین انکے بنانے اور پکانے خواہ مصالح ہاے مناسب کے داخل کرنے سے پیدا ہوئی ہو جیسا کہ قانون عام مین ہمنے بیان کیا ہو جس شخص کو فساد ہضم بسبب انصباب صفرا کے مجراے مذکور سے عارض ہو اور یہ قسم شاذ و نادر واقع ہوتی ہو لازم ہو کہ یہ شخص تے کرنے کی عادت ڈالے اسطرح کہ قبل تناول غذا کے چند مرتبہ تے کر ڈالا کرے پھر اگر اسی تدبیر سے اسے آرام ہو جاے اور ہضم کو غذا بدون فاسد ہو جانے کے پہونچ جایا کرے اس عادت کو یعنے قے کرنے کو چھوڑ دے تاکہ ضعف معدہ نہ پیدا ہو جاے اور پھر بھی جب تک تے کرنی مناسب ہو اور کرتا ہے اسوقت بھی استعمال ایسے ربوب قابضہ کا بعد قے کے کرنا چاہیے جو مقوی معدہ ہون اور جو صفرا کہ معدہ پر گرتا ہو اسکی روع اور اخراج کردین اور ہمیشہ معدہ پر ضمادات ایسے لگائین جو مقوی معدہ ہون کہ معدہ کی تقویت دفع کرنے پر ان مواد کے کرین جنکا انصباب معدہ پر ہو رہا ہو اور پھر جب حاجت مین تے کرنے کی کمی ہو بطور دورہ کے اوقات اسکے مقرر کرے اسی قاعدہ سے جو مذکور ہو چکا ہو جن لوگون کے معدہ مین غذا ترش ہو جاتی ہو اگر تھوڑی سی ترشی ہوتی ہو ایسے بیمارون کو سیب شیرین کا چوسنا مفید ہوتا ہو اور کشنیز تر اگر قبل طعام کے پانی ملا کر شراب استعمال کرین بھی فائدہ کرتی ہو اسیطرح اگر مصطکی کو تناول کرین اور اگر ترشی غذا مین زیادہ ہوتی ہو اسوقت انکو فقاح اذخر ہمراہ کو دیا کے نافع ہوتی ہو اور اسیطرح جملہ ایسے جوارشات حارہ اور جوارش خبث الحدید بھی مفید ہوتے ہین کبھی گلقند آب گرم مین بھگو کر بھی نافع ہوتا ہو یہ بھی انکو نافع ہو کہ بوقت سونے کے اس دوا کو کھایا کرین فلفل اور زیرہ تخم سوا ہر ایک جزو گل سرخ صاف کیا ہوا بوزیدی وغیرہ سے دو جزو پہلے خوب طرح سے پیسین اور پھر ریشمی کپڑے سے چھانکر بقدر نصف درہم کے استعمال کرین بہت کم مقدار شراب ملا کر اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو واجب ہو کہ ہر ایک نمکین اور ترش اور تیز چیز جیسے بوزہ وغیرہ کو تناول کر کے تھوڑی دیر ٹھہر کے تے کر ڈالا کرین سکنجبین عسلی پی کر جو گرم ہو اور عصارہ مولی سے اور اسیطرح اور اشیاء کو استعمال کر کے جیسے ماء العسل وغیرہ پھر اسکے بعد قرص ورد کبیر اور اطریفل سے علاج کرین اکثر جب سبب برودت بلا مادہ کی وجہ سے ترشی غذا مین قوی اور زیادہ پیدا ہوتی ہو تے کرنیکی حاجت نہین ہوتی **مترجم** دوسرا نسخہ یہ ہو کہ حاجت تے کی ہوتی ہو اور دونون نسخے صحیح نہین ہو سکتے ہین اسلیے کہ برودت سادجہ کے وقت معدہ مین کوئی مادہ سواے غذا کے جو ترش ہو گئی ہو نہوگا اور غذاے ترش شدہ اگر ابھی معدہ سے کسیقدر پاتر گئی اور کسیقدر نہین اتری پس جسقدر متصل فم معدہ کے ہو اسکا اخراج تے کیطرف سے آسان ہوگا مگر پھر بھی اسہال کی ضرورت ہوگی رہی یہ صورت کہ غذا سے مذکور معدہ سے سب اوتر چلی ہو اب کسیطرح تے کرنا مناسب نہوگا پس ہماری راے مین بہتر وہی عبارت کتاب کی ہو جسمین یہ عبارت ہو کہ حاجت تے کی نہین ہوتی **متن** اگر غذا معدہ کی فصل گرما مین ترش ہو جاتی ہو یہ بات نہایت خراب ہو بخلاف اسکے کہ فصل سرما مین فاسد ہو جاے جسکو گرما مین فساد غذا کی شکایت ہو لازم ہو کہ ثرید یعنے گوشت بھنا ہوا اور شوربا کا تناول ترک کردے اور نواشت یعنے رطوبت پہنچنے والی غذا اور قلیہ اور طبیخات اور گوشت سرخ کھایا کرے اور علاج ایسے لوگون کا فقط تبدیل مزاج معدہ سے کرنا چاہیے جو غذا معدہ مین فاسد ہوتی ہو اسکے لائق یہی ہو کہ نکلجاے اور پھر نہ ٹھہرے پھر اگر طبیعت اسکے اخراج مین کافی ہو تو اسی پر کفایت کرنی چاہیے اور اگر طبیعت کافی نہو کوئی کا استعمال بقدر حاجت کرین اور اگر اس سے بھی برآمد کار نہو اور جوارشات مسہلہ سے اسیقدر بمقدار قلیل جس سے ثقل غذا کا نکل جاے فقط اور زیادہ اسہال کی نوبت نہ پہونچے معجون سفرجلی منجملہ مختار اور معمول بہ دوا کے اسیوقت ہو کہ یہی اثر کرتی ہے

علامات جودت ہضم کے معدہ کا غذا پر اچھی طرح شامل ہونا اور ہضم کا جید ہونا ایسا کہ درجہ غایت پر ہو اور ان دونون کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اضداد وہی ہین جنکو ابواب استدلالات مین ہمنے سابقاً ذکر کیا ہو پھر اگر وہ امور مذکورہ نہون مگر بیمار ایک قسم کا کرب اور گرانی اور شوق طبیعت اسطرف نیچے گرانی غذا کے مع ضیق النفس جو اسکے ہمراہ پیدا ہو دریافت کرے اور جب غذا تناول کرے اسکی یہی کیفیت ہوجایا کرے اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا اشتمال غذا پر بخوبی ہو مگر با اینہمہ اسکو ناگواری اور انزجار کیفیت اور مقدار غذا سے ہوتی ہو اور زیادہ مقدار سے تناول غذا کی یہ خرابی اور بدحالی پیدا ہوتی ہو یہ بھی **جاننا ضرور ہو** کہ ہضم متعلق ہو قعر معدہ سے اور اشتہا متعلق فم معدہ سے ہو **دیر مین اترنا غذا کا معدہ سے اور جلد اترنا اسکا شکم سے** بھی غذا کا بقیہ کسیقدر معدہ مین پندرہ گھنٹہ تک رہتا ہو حالانکہ معدہ اپنی صحت پر ہوتا ہو اور بارہ گھنٹہ بھی رہتا ہو (جیسا کہ تجربہ اور امتحان اسکا شاہد ہو) اور یہ امر بطریق خفت اور غلاظت غذا کے پیدا ہوتا ہو اور غذا کے اتنی دیر تک باقی رہنے پر منہ مین اسکا ذائقہ بنا رہنا اور ڈکار مین بھی اسکے مزہ خواہ بو کا موجود ہونا دلالت کرتا ہو اسلیے کہ ٹھہرنا غذا کا معدہ مین بسبب بطوء ہضم کے ہوتا ہو یعنے جبتک کہ غذا ہضم ہوجاے اور منہضم ہوکر اسکا اخراج بسبب دفع کرنے قوت دافعہ کے نزدیک تمام ہضم کے ہو خواہ کوئی محرک اجنبی ایسا پیدا ہو جو قوت دافعہ مین تحریک پیدا کرے مثلاً لذع صفرا یا سودا و ترش کا یا کوئی اور شے جسکو ہم عنقریب بیان کرینگے الغرض جب تک یہ امور نہون احتباس غذا کا معدہ مین رہتا ہو اور یہ بات صحیح نہین ہو جو ایک گروہ اطبا نے خیال کی ہو کہ سبب کلی احتباس اور ٹھہرنے غذا کا معدہ مین فقط تنگی منفذ سفلانی یعنے معا اثنا عشری کی براہ خلقت ہو اسلیے کہ اگر یہ خیال صحیح ہوتا اور منفذ زیرین اصل خلقت مین تنگ اور چھوٹا ہوتا تو درہم اور دینار کو جو بعض آدمی سلم نگلجاتے ہین پیشاب کا براہ براز خارج ہونا ہرگز ممکن نہوتا بلکہ اوپر کیطرف سے یعنے قے کرنے سے فقط انکا خروج ہو سکتا اور نہ کسی شربت اور دودھ کا معدہ مین دیر تک ٹھہرنا بھی ممکن ہوتا اور نہ ان دونون کا طافی رہنا ضعیف معدہ مین اور قراقر اور نفخ پیدا کرنا متصور ہوتا **مترجم کہتا ہو** کہ مراد شیخ کی مثال اول سے چھوٹا نہونا منفذ اثنا عشری کا ہو اور دوسری اور تیسری مثال سے مطلب یہ ہو کہ چھوٹا منفذ بھی اگر ہر وقت موجود ہے تو شربت اور دودھ کے گرنے اور نکلجانے کو ہرگز منع نہین کرسکتا اب اس بیان سے یہ ثابت ہوگیا کہ اثنا عشری کا منفذ چھوٹا یا بڑا جس قسم کا ہو اسکا کھلنا اسیوقت ہوتا ہو جب طبیعت ادھر سے غذاے ہضم شدہ کو نکالنا چاہے **متن** بلکہ بسبب نزول طبعی غذا کا وہی ہضم ہو اول قوت جو معدہ کو دفع پر معین ہو اسکو سواے ہضم کے اور حالات اور اوصاف غذا سے زیادہ تعلق نہین بشرطیکہ ان حالات غذا سے مثلاً خرابی ترتیب اور ناوقت ہونے اور خرابی کیفیت غذا سے کوئی ایذا ناوقت ہضم ہوجانے ایسی خراب غذا کے نہ پہونچے اور اگر یہ حالات موذی معدہ ہون گے اسوقت کسی قدر قوت دافعہ معدہ کو بھی ان سے بوجہ ازالہ ایذاے معدہ کے تعلق ہوجاے گا مگر وہ تعلق اسیقدر کہ اسکو بہت جلد دفع کردیگی) معدہ صحیحہ کا یہ حال ہو کہ اچھی طرح غذا پر شامل ہوتا ہو اور اسکے نیچے کا منفذ شدت سے بند ہوجاتا ہو پھر جسوقت زمانہ دفع کرنے غذا کا معدہ سے آتا ہو وہی منفذ وسیع ہوکر کھلجاتا ہو اور جو کچھ معدہ مین قابل الدفع موجود ہو اسکو بہ نہایت عرض کے دفع کردیتا ہو اور جسقدر ہضم جلد ہوجاے اترنا غذا کا بھی جلدی سے ہوتا ہو اور اگر دیر مین ہضم ہو نزول بھی دیر مین ہوتا ہو اور منفذ بھی اسیوقت کھلتا ہو ہان اگر بعض اسباب مثلاً کوئی کیفیت خراب غذا مین ایسی ہو جو بوجہ ایذا دہی معدہ کے غذا کو باوجود خامی اور ہضم نہونے کے اترنے کو واجب کردے اسوقت زمانہ ہضم سے پہلے بھی اتر جائیگی چنانچہ امعا کے ابواب مین ہم ایسے نزول کو بیان کرچکے ہین زمانہ معتدل واسطے ٹھہرنے طعام کے شکم مین اور پھر اسکے نکلجانے کا وہی ہو جو درمیان بارہ گھنٹہ کے بائیس گھنٹہ تک ہو جس طعام کی مقدار زیادہ ہو اور بسبب کثرت مقدار کے ہضم نہو اور اسیطرح جو غذا کہ اسکی کوئی کیفیت خراب اور ردی ہو یہ دونون دیر تک معدہ صحیح مین جسکی قوت دافعہ بھی صحیح ہو نہین ٹھہرتی بلکہ بطرف اسفل معدہ کے بسرعت دفع ہوجاتی ہین اور مشیر ایسی ہی غذا کے بعد خلفہ خواہ ہیضہ پیدا ہوتا ہو اور جسوقت معدہ ضعیف ہو کہ غذا سے گرانی اسمین آجاے خواہ اسمین قرحہ پڑا ہوا یا شور اور دانے پڑے ہون یا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس معدہ مین کوئی خلط لزوجت دار اور پھسلنے والی ہو ایسے معدہ مین غذا تھوڑی ہی دیر تک ٹھہرتی ہو اب اسکی قوت ماسکہ اور ہاضمہ ضعیف ہوجاتی ہو۔ ناظر کتاب ہذا کو اسباب سرعت اور بطوء نزول غذا کے بخوبی معلوم ہو سکتے ہین اگر ابواب سابقہ کے تفصیلی بیانات کو خیال کرے اور نظر تامل سے غور کرے **علاج اس شخص کا جسکی غذا دیر مین اترتی ہو** اور اسکے معدہ سے بدیر جدا ہوتی ہو یا اینکہ وہ غذا معدہ کے اوپر کیطرف چڑھتی رہتی ہو۔ منجملہ انھین علاجات کے داہنی کروٹ سونا کہ یہ معین سرعت انحدار اور نزول غذا پر ہو معدہ سے اگرچہ یہ شکل سونے کے ہضم پر ضعیف اعانت کرتی ہو اور منجملہ انھین تدبیرات کے یہ بھی ہو کہ مشی لطیف یعنے پیادہ روی نرمی سے کرے اور دونون پاؤن کی مالش بھی مفید ہو اور کاسر ریاح اشیاء کا استعمال کرنا جس طرح اپنے مقام پر مذکور ہوا **علاج اس شخص کا جسکے معدہ سے غذا جلد اتر جاے** قدیم زمانہ کے اطبا مین ایک گروہ ایسے لوگون کا نام معودین رکھتے تھے (اور مراد معود سے یہ تھی کہ صاحب آفت معدہ جسطرح مطحول اور مکبود وغیرہ) لیکن بعد اس زمانہ کے متاخرین اطبا کی اصطلاح ممعود کی نسبت اور کچھ ہو گئی۔ مجرب دوا ایسے بیمارون کی یہ بھی ہو کہ انکے معدہ پر ضماد آرد حلبہ اور تخم کتان اور شہد سے کیا جاے اور اسی کو کھانے مین بھی استعمال کرین ازانجملہ یہ بھی دوا ہو کہ زردی بیضہ بریان اور ایک چمچہ شہد و دو دانگ مصطگی سب کو مع پوست بیضہ مین رکھکر بند کرین اور پوست اسی بیضہ کی ہو جسکی زردی اور سپیدی نکال لی ہو پھر اس سوراخ کو بند کرکے اور گل حکمت کرکے گرم گرم بھوبل پر اس دوا کو پختہ کرین اور ہلاتے رہین تا اینکہ پختہ ہوجاے بعد ازانکہ تین روز اسیطرح تیار کرکے تناول کرین اور مجملی تدبیر یہ ہو کہ قبل غذا کے اگر مزاج معدہ کا گرم ہو تو فواکہ باردہ اور گرم قوابض ملا کر اگر مزاج مائل برودت ہو استعمال کرانے چاہیین اور یہ سب دوا یہ اوپر معلوم ہو چکی ہین واجب ہو کہ بعد غذا کے فورًا سو جاے اور کسی طرح کی حرکت اور ریاضت نہ کرے اور اوپر کے اطراف مثل ہاتھون وغیرہ کی بندش بجاے **جساوۃ معدہ کی** یعنے سخت ہونا اور صلابت معدہ کی کبھی ایسی سختی اور صلابت معدہ مین پیدا ہوتی ہو جو مشابہ ورم کے ہوتی ہو حالانکہ ورم نہین ہوتا اسکا سبب ایسی برودت ہوتی ہو جو تکثیف مسامات کردے خواہ سوداے غلیظ جو داخل جرم معدہ ہو نہ اسقدر کہ ورم پیدا کرے **علامت** یہ ہو کہ سبب اس سختی کا دریافت ہوجاے اور کوئی علامت ورم کی مثل درد وغیرہ کے نہ پائی جاے **علاج** اکلیل الملک اور زعفران اور مصطگی اور بابونہ اور کندر اور مقل اور سنبل اور قردمانا اور مغاث یعنے میدہ لکڑی اور موم اور روغن گل کا ضماد اسیطرح جملہ معالجات جو اورام سخت کے جا بجا مذکور ہوے اور ہونگے خصوصاً وہ ادویہ جو ضعف معدہ کے اس قسم کے واسطے لکھی گئی ہین کہ بسبب صلابت کے پیدا ہوا ہو ایسے وقت یہ مجرب ہو اور نسخہ اسکا عمدہ یہ ہو موم چھ اوقیہ علک الانباط تین اوقیہ زنجبیل جاوشیر مکہ دو اوقیہ صبر اور قنہ ہر واحد تین اوقیہ روغن سوسن چو بیل اوقیہ ان سب اجزاے ضماد خواہ مرہم تیار کرین **جو چیز ڈکار پیدا کرتی ہو** جسوقت معدہ مین ریاح پیدا ہون اور نیچے کیطرف نہ اتر سکین بلکہ فم معدہ مین محتبس ہو جائین اور اسکی ایذا دہی کو تن واجب ہو تو طبیعت پر کہ ان ریاح کو ڈکار کے ذریعہ سے نکالڈالے جسطرح ایسی فضول غذائی کو جو طافی ہو جاتی ہین قے کیطرف خارج کر دیتی ہو ورنہ ریاح محتبسہ فساد ہضم پیدا کرینگے اور غذا کو لیکر اوپر کیطرف چڑھین گے یعنے غذا کو طافی کر دینگے یا ان اگر رطوبات کی کثرت سے خواہ ایسے بلغم کی کثرت سے جو مستعد اور آمادہ ریاح پر تحلیل ہونے کے ہون یہ کثرت ریاح کی معدہ مین ہو تو وقت زیادہ ہیجان سے ڈکار کی کسی امر صعب اور ضرر شدید پیدا ہونے کا بھی خوف ہوگا اور فقط کثرت پر ڈکار کی اطمینان نہو گا منجملہ ان اشیاء کے جو محرک جشاء ہین صعتر اور برگ سداب اور انیسون اور کرویا اور فوتنج اور پودینہ اجوائن لونگ اور مصطگی اور کندر ہین جلانے اور مشروبات کیطرح استعمال کرنے سے ان اشیاء کے ڈکار زیادہ برانگیختہ ہوتی ہو **علاج زیادہ ڈکار آنے کا** جو اسباب ڈکار آنے کے ہین اور جو حالات اور کیفیات اور اقسام ڈکار کے تھے ان سب کو تو ہمنے باب استدلالات مین بیان کر دیا اب علاج کا بیان یہ ہو جس شخص کو کھٹی ڈکار آئے اسے فلافلی ہمراہ شراب کے مفید ہو بیشتر اگر یہ لوگ قبل غذا کے اور شب کی غذا سے ایک مثقال کشنیز خشک کا استعمال کرین اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکے بعد شراب خالص پینی نافع ہو بشرطیکہ سبب ڈکار کا حرارت ہو بعض لوگون نے ایسا گمان کیا ہو کہ اگر چونہ اور مرغ کی بیٹ معدہ پر لگاوین کثرت مین ڈکار کے سکون ہو جائے گا۔ دخانی ڈکار اگر کسی مادہ سے ہو اسوقت استفراغ مادہ کا افسنتین اور ایارج سے نافع ہوگا اور اگر بلا مادہ ہو تو ایسی دوا سے جو تبرید معدہ اور اطفاء حرارت کرے اور تسدید پیدا کرے (جیسے ربوب فواکہ باردہ اور غذا ہاے سردہ) فائدہ ہوگا

چوتھا مقالہ امراض مرکبہ اور امراض مشترکہ جو معدہ کو عارض ہوتے ہین انکے بیان مین **اورام گرم معدہ کے** معدہ مین ورم حارہ انھین مشہور اسباب سے پیدا ہوتے ہین جو اور اعضا کے اورام حارہ کے اسباب ہین انھین اسباب سے اوجاع اور درد بھی ہین جو ذکر یا ہون کبھی اورام حارہ معدہ کے دموی ہوتے ہین اور کبھی صفراوی **علامات** اورام حارہ معدہ کی علامت یہ ہو کہ جسوقت معدہ مین درد زمانہ دراز سے عارض رہے اور ہمیشہ یعنے ہر وقت بنا رہے اگرچہ اسکی تدبیر اچھی طرح کیجائے معلوم کرنا چاہیے کہ ضرور اب معدہ مین ورم آگیا ہو مگر گرم ورم مین اسکے ہمراہ یہ بھی ہوتا ہو کہ التہاب شدید اور حرقت قوی اور پیاس اور تپ لازم اور درد خلندہ ہو اور سقف بلندی اور افزونی جھلی مین ہوگی بجس لمس دریافت ہوگی اور اکثر اختلاط ذہن اور سرسام تک بلکہ مالیخولیا تک نوبت پہونچے گی جب ان نحیف ہو جائے اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھ جائین اور طبیعت نرم ہو کر دست اور قے کی کثرت ہو اور تپ زائل ہو جائے اور پیشاب کمی سے آنے لگے اور معدہ مین اسقدر سختی آجائے کہ اگر انگلیون سے دبایا جائے دب نہ سکے اور سختی معلوم ہو بس معلوم کرنا چاہیے کہ ورم سے خراج ہوگیا۔ اور جسوقت ہمراہ ورم معدہ کے برد اطراف بھی ہو یہ دلیل نہایت ردی اور خراب ہو **علاج** جسوقت گمان اس امر کا ہو جائے کہ ورم گرم ہو اور ظاہر اچھی طرح ہو گیا ہو خواہ معدہ مین شدت حرارت اور حرقت کا ظہور ہو تو ابتداے ورم مین بسرعت روع کیطرف توجہ کرنی چاہیے اور قیروطی مثل روغن سفرجل اور پوست کدوے شیرین اور خرفہ اور آرد جو وغیرہ کے مفید ہو اور ابانیمہ غذا کو روکنا خواہ کمی کے ساتھ غذا دینی اور تلطیف تدبیر کرنی زیادہ تر ان لوگون کو نافع ہو جب اورام حارہ معدہ کا علاج کرنا منظور ہو تو ہرگز کوئی مسہل قوی یا قوی دوا مقئی نہ دیجائے اسلیے کہ انکا استعمال نہایت پرخطر ہو فصد اکحل اور باسلیق کی ایسے اورام مین ضرور ہو اور بدون اسکے چارہ نہین ہو اور یہ فصد اکثر اوقات مین عموماً ہوسکتی ہو اور جو اسہال بعنف اور درشتی پیدا ہو اسیطرح قے جو بدشواری آتی ہو اس سے بھی بچانا چاہیے اور ادویہ اور اغذیہ ملینہ پر اقتصار کرنا چاہیے جیسے ماء الشعیر اور مونگ اور بتھوا اور کدو۔ اور اگر ادویہ ملینہ دیجائین تو مثل التماس کے ہون اسمین کچھ خوف نہین ہو کہ استفراغ خلط کے ساتھ التماس ورم گرم کو بھی مفید ہو اور تخفیف مادہ بھی کرتا ہو اور بیشتر اسمین صبر اور ایارج بوزن ایک دانگ سے ڈیڑھ دانگ تک ملایا جاتا ہو افضل یہ ہو کہ خیار شنبر آب کاسنی سبز کے ساتھ دیا جائے اور بیشتر اسمین افسنتین بھی تھوڑی سی شراب کیجاتی ہو کہ یہ بھی نافع ہو بسبب اسکے کہ اسمین قوت قبض کی بھی ہو بعض لوگون نے ایسے ورم مین ہلیلہ کا بھی استعمال کیا ہو مگر مین اسکے استعمال پر میلان خاطر نہین رکھتا ہون ہان اگر ابھی ورم کی موجودگی مین شک ہو تو شاید اسکا استعمال بھی ہوسکے اور جب ظاہر ہو جائے اسوقت ہرگز اسکا استعمال جائز نہوگا۔ بیشتر ایسے لوگ سکنجبین ہمراہ سقمونیا کے استعمال کرتے ہین اور مین اسکو ناپسند کرتا ہون۔ اور اگر مثل ایسی دوا کے استعمال سے چارہ نہو اسوقت ایک مثقال صبر کا استعمال ہوسکتا ہو یا صبر کے قریب جو دوا ہو ہمراہ سکنجبین کے علاوہ یہ ہو کہ جہانتک ممکن ہے ایسی دواؤن کو ترک ہی کرنا اولی ہو منجملہ مسہلات نافعہ کے ابتداے ورم مین یہ ہو کہ آب برگ کمو اور آب کاسنی دو اوقیہ زلال خیار شنبر مین دو درہم روغن کدو روغن بادام ہر واحد دو درہم ملا یا جائے اور ہمیشہ طبیعت ملین رکھی جائے انھین اجزا کے پلانے سے اگر طبیعت پر خشکی غالب ہو اور ساتوین روز تک یہ تدبیر جاری رہے واجب ہو کہ زیادہ سرد پانی پینے پر اقدام اور جرات نہ کرین (بموجب راے متاخرین اطبا کے) اور نہ خالی پانی پینے پر جسارت کرین بلکہ جلاب یا رب فواکہ ملا کر پانی کا نفوذ کثیر باطل کر دیا جائے اور اسکی قوت نافذہ توڑ دی جائے۔ کھلانے سے روکنا اسکے حق مین زیادہ نافع ہو اگر درد کی زیادتی ہو تین درہم گل سرخ کے بیج آب سرد مین پیکر اسکو پلانا خواہ آب برف مین پیکر پلانا مفید ہو۔ نبات سفید کا شربت بھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اسیطرح آب برگ کاسنی نافع ہو ضماد جو بیخ اور قنب و رگلنار اور ہوفسطیداس یعنے عصارۂ لحیۃ التیس اور افسنتین سے تیار ہوں اور انکا لیپ کیا جاے ورم کے پھیلنے کو منع کرتا ہو اور تمیع اجزاے معدہ مین ورم کو پھیلنے نہیں دیتا اور جب تک حرارت باقی ہو اگرچہ ساتوین روز کے بعد بھی آب کاسنی اور آب عنب الثعلب اور آب کا کنج اور آب طرخشقوق کا استعمال برابر چلا جاے اور بعد ساتوین روز گذر جانے کے ان ادویہ کے ہمراہ قرص ورد نصف درہم اور کسیقدر عصارۂ افسنتین اور مصطگی بھی ملانی چاہیے اور آب رازیانہ اور کرفس بھی داخل کر دینا چاہیے اور جسقدر غذا تجویز کیجاے ساتوین روز تک فقط دھوئی مونگ کی دال اور بتھوا اور پالک کا ساگ اور کدو روغن بادام اور زیت انفاق سے تجویز کرنی چاہیے اور شراب یعنے پینے کی چیزین جلاب اور زلال آوے بخارا اور عصارۂ کاسنی اور طرخشقوق اور آخر مین مصطگی اور عصارۂ افسنتین لیکن بعد ساتوین دن کے ایسی دوا ملانی چاہیے جسمین جلا کی قوت ہو اور تھوڑا سا نضج بھی پیدا کرے جیسے چقندر اور لبلاب اور ایسے وقت سکنجبین کا پلانا جائز ہو اور شیرخشت چند روز قبل از سابع بھی سکنجبین پلانے کی تجویز کیجاتی ہو کبھی آب ہمراہ بنفشہ مربے کے بھی اسکو پلاتے ہین بشرطیکہ تلی زیادہ موذی نہو اور یہ استعمال چودھوین روز تک رہتا ہو جب بھڑک اور سوزش مین سکون پیدا ہو اور ورم مین نرمی آجاے اب وقت تحلیل یعنے استعمال محللات کا آپہونچا پھر جب کسیقدر انحطاط یعنے کمی ورم کی معلوم ہو ضماد مین مثل مصطگی اور افسنتین کے اضافہ کرنا چاہیے اور پلانے مین سکنجبین بلاخوف تجویز کرنی چاہیے بشرط التباس کا استعمال آب رازیانہ اور کرفس اور روغن بادام شیرین کا اخیر زمانہ ورم مین کافی ہوتا ہو صواب یہ ہو کہ جب نوبت علاج زمانہ ارخا اور تحلیل تک پہونچے فقط مرخیات اور محللات پر اقتصار نہ کیا جاے بلکہ ادویہ مرخیہ کے ہمراہ ادویہ قابضہ بھی کسیقدر ضرور ملانی چاہیین اسلیے کہ فقط مرخیات پر اقتصار کرنا خطر عظیم ہو اور اکثر مریض کو قریب بہلاکت پہونچاتا ہو اور یہ تجویز دونون قسم کی دوائین ملحوظ رہے مشروبات ہون خواہ ضماد وغیرہ جو خارج سے عمل ہوتے ہین اور معدہ ایسے تدبیر کرنے کے زیادہ لائق ہو بنسبت جگر کے جو ادویہ قابضہ اس آمیزش کے لائق ہین وہی ہین کہ جن مین عطریت اور خوشبو ہو جیسے مصطگی اور گل سرخ **ایضا** مازو اور سک اور گلنار اور جو مناسب کی کونپل اور روغنون مین جیسے روغن سفرجل اور روغن مصطگی اور روغن ناردین اور روغن تفاح اور زیت انفاق بلکہ واجب ہو کہ یہ تدبیر گرمی مین کیجاے اور ابتداے ورم مین مراہم کو روغن گل اور زیت انفاق اور روغن سفرجل سے بنانا چاہیے یعنے فصل گرما مین اور ما ابتداے ورم مین ایسے اجزا ہون اور فصل زمستان مین خواہ زمانہ تحلیل ورم مین عموماً کوئی فصل ہو روغن ناردین اور روغن شبت اور روغن بابونہ اور روغن سوسن کا استعمال کرین روغن مصطگی کی کیفیت مین میانہ یعنے بنسبت زمستان اور تابستان کے صفت ضمادہاے جیدہ کے جو زمانہ ابتدا اور تزید و انتہا مین مستعمل ہوسکین آرد جو فوفل نیلوفر ہر یکہ ایک اوقیہ گل سرخ ڈیڑھ اوقیہ زعفران نصف اوقیہ بنفشہ پندرہ اوقیہ کثیرا پانچ اوقیہ خطمی بابونہ ہر واحد دس اوقیہ صندل پندرہ اوقیہ مصطگی اقاقیا گلنار پانچ پانچ اوقیہ موم روغن گل مین گھلا کر ضماد تیار کرین منجملہ اضمدہ جیدہ کے ابتداے ورم مین بیخ سوسن اکلیل الملک موم اور روغن بنفشہ ہو ادویہ مرخیہ کا ضماد بروقت روانگی شکم کے ہرگز نہ کرنا چاہیے بلکہ پہلے تعدیل اسہال کی کرکے بعد ازان ایسی ادویہ سے ضماد کرنا مناسب ہو منجملہ ضمادات کے وقت منتہی سے تا زمانہ انحطاط ایسے ہی مریض کے واسطے جو روانی شکم بھی رکھتا ہو یہ ہو بابونہ اکلیل الملک تفاح افسنتین رومی سنبل بیخ خطمی صندل فوفل زعفران حب الغار اور ان مین قبیل جو ادویہ قابضہ ہون اوائل مین انکو زیادہ ملانا چاہیے اور اخیر مین ادویہ محللہ کو زیادہ کرنا چاہیے منجملہ اضمدہ جیدہ کے جو انفضاج مین اس ورم گرم کا شرا کے بکار آمد ہو جسکی تحلیل منظور ہو اگر تنہ ورد او اطراف افسنتین او اطراف حی العالم پوست اترج یعنے اوپر کا چھلکا اور مصطگی اور کندر ہر یک ڈیڑھ جزو سفرجل خرماے تمام ہر واحد جزو زعفران اور صبر اور مرکی ہر واحد ایک جزو موم اور روغن بابونہ روغن ناردین ہر یکہ دس جزو اگر بسبب حدوث اورام کا درد ہاے کہنہ ہون جنکے لائق معالجہ یہ نہ تھا کہ ملطفات سے مثل قرطم اور بادیان کے علاج کیا جاتا اب جسوقت یہ اوجاع ورم پیدا کرین ملطفات کو قطعاً ترک کردینا چاہیے اور فقط ادویہ مسکنہ درد پر اقتصار کرنا لازم ہو مثلاً بط اور مرغ کی چربی اور جب یہی ورم پرانا اور سخت ہو جاے پلانے مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اقراص سنبل اور ضماد میں ضماد مقل ہمراہ حب البان کے استعمال کریں جیسا کہ قرابادین میں اسکا نسخہ مذکور ہوگا۔ ایسے ورم کہنہ کے واسطے قیروطی روغن البان اور صبر اور موم سپید کی نافع ہوتی ہے واجب ہے کہ وہ قیروطی جالینوس کی جسکا ذکر باب ضعف معدہ میں کیا گیا ہے ایسے وقت بھی استعمال کیجاے (اجزا اسکے یہ ہیں گل بابونہ اکلیل الملک موم سپید روغن گل) اکلیل الملک کا ضماد بموجب ترکیب مندرجہ ذیل بہت نافع ہے اور وہ یہ ہے بابونہ اکلیل الملک تخم کتان گل خطمی کران ادویہ سے ضماد بھی تیار کریں یعنے انکو جوش دیکر جوشاندہ سے تکمید اور ثفل سے ضماد بنالیں مشروبی دوا ایسے وقت یہی ہے گل سرخ دس درہم عود دو درہم مصطگی تین درہم تخم کرفس اور کاسنی اور کشوث ہر واحد تین درہم اگر ورم میں سوزش اور التہاب بھی ہو کافور ملاکر ان اجزا کا شربا استعمال کرنا چاہیے یا انکو تین استار المتاس کو ایک رطل پانی میں پختہ کریں جب آدھا پانی رہ جاے چھانکر آب کوے سبز اور آب کاکنج بقدر ایک سکرجہ ملاکر پھر ایک خفیف جوش دیں پھر اسمیں نصف درہم ایارج فیقرا ملاکر اگر مریض قوی ہو سب پلادیں اور ضعیف کو نصف مقدار۔ پھر اگر سب سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہو اسمیں سویا اور تخم کتان اور حلبہ کو اضافہ کردیں اور اس سے زیادہ قوی دوا کی اگر حاجت ہو تخم کرنب اور داشق اور مغز ساق گوزن اور مرغ کی چربی ملادیں۔ اکثر حاجت ضماد حکیم فیلغریوس کی اور ضماد اسفرکی بھی ہوتی ہے ایسے ہی وقت اقراص المقل کی بھی اکثر حاجت ہوتی ہے منجملہ مراہم نافعہ کے ایسے وقت میں یہ مرہم بھی ہے موم روغن ناردین ایک ایک اوقیہ مصطگی اور صبر اور سعد اور اذخر مکہ ایک مثقال مقل تین درہم شراب میں گھول کر سب ادویہ کو بطور مرہم بنانے کے جمع کریں اگر ایسے وقت اسہال بھی ہو اکثر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ان ادویہ کے ہمراہ عصارہ انگور خام یا عصارہ افسنتین کو بھی داخل کریں خواہ دونوں [illegible] کو شریک کریں طبیب کی خطا عظیم یہ ہے کہ مریض کو زمانہ دراز تک ایذاے ورم کی برداشت کراتا رہے اور ہمیشہ مبردات ہی سے معالجہ کیا کرے اور ورم کے آثار خراج کیطرف انتقال کرنے کے ہوں اور کثرت استعمال مبردات سے نضج نہونے دے پس واجب ہے کہ طبیب ان سب امور کی رعایت کرے بعض لوگوں نے کہا ہے اگر ایک قلادہ یعنے کٹھلا جسمیں سنگ یشب کے ٹکڑے گوندھے ہوں گلے میں لٹکایا جاے اور بقدر انبار ہو کہ معدہ کو چھوتا رہے جملہ اوجاع اور اورام معدہ کو نفع عظیم دیتا ہے جب ورم کا دبیلہ اور پھوڑا ہو جاے اور اسکے علاج کے واسطے ایک باب جداگانہ ہمنے لکھا ہے لیکن اگر ورم صفراوی ہو تو ابتدا میں زیادہ تر تبرید بذریعہ ضمادہاے مبردہ مشہورہ کے کرنی لازم ہے جنمیں صندل اور کافور اور گل سرخ وغیرہ داخل ہوں اور آب جو ہمراہ آب انار میخوش کے جو سرطان داخل کرکے پختہ کیا جاے پلانا چاہیے بعد زمانہ ابتدا کے یا بعد ظہور اثر [illegible] کے جب حدت صفراوی کم ہو جاے آب برگ کمو اور آب کاسنی سبز کو استعمال کریں اور اسکے بعد اور قریب زمانہ منتہی کے آب عنب اور کاسنی میں تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کریں کہ اس سے نفع عظیم ظاہر ہوگا

اورام باردہ بلغمیہ یہ اورام رطوبت اور بدہضمی اور کمی ریاضت خواہ اور جو امور کہ اسباب تولید مواد رطوبیہ کے ہیں اور رطوبات کو اندفاعیہ اور ماغشیہ کے متحقق کردیتے ہیں انسے پیدا ہوتے ہیں اور ان اسباب سے جنکی شناخت اوپر کے مقامات میں گذر چکی

علامات جسوقت علامت ورم کی بذریعہ ایسے درد کے پاے کہ اس درد کا رسوخ اور قیام ہر حال میں یکساں ہو اور گرسنہ ہونے وقت خواہ پری معدہ کی طعام سے ان سب اوقات میں درد یکساں بنا رہے اور بلندی اور اونچا ہونا مقام ورم کا بھی اسیطرح ہر وقت معلوم ہو کرب تپ اور التہاب اور وسواس نہو بلکہ لعاب دہن کی زیادتی اور رنگ کا رصاصی ہونا اور درجہ اعتدال سے پیاس میں کمی اور بدہضمی اور قلت اشتہا بھی موجود ہو اسوقت ورم کا بلغمی ہونا تجویز کرنا چاہیے اور انہیں جملہ دلائل سے استدلال کرنا چاہیے جو رطوبت مزاج معدہ کی بیان میں مذکور ہو چکے

علاج ایسے ورم کے علاج میں قانون عام یہی ہے کہ ادویہ محللہ بے شرکت ادویہ قابضہ کے مستعمل نہوں اسلیے کہ اورام باردہ کے علاج میں ادویہ محللہ وہی درکار ہیں جنکی قوت محللہ شدید ہو اور بس بدون شرکت ادویہ قابضہ کے ایسے ادویہ قویہ کا استعمال پرخطر ہے شروع معالجہ میں ایسے اورام کے آب کرفس اور آب رازیانہ دو دو اوقیہ بورہ تین درہم روغن بادام شیریں بقدر کفایت دینا چاہیے۔ بعدازاں روغن بید انجیر دو درہم اور روغن بادام شیریں طبیخ اکلیل الملک کے ہمراہ باین طریق دیا جاے اکلیل الملک دس جزو

HAKEEM SHOUKAT ALI

بیخ رازیانہ چار جزو پانی چار رطل اسقدر جوش دین کہ چارم باقی رہ جائے اسکے بعد چھانکر بقدر چار اوقیہ کے پلایا جائے طبیخ زوفا جسمین اکلیل الملک جوش دیا جائے اور اسی طبیخ کی مقدار شربت پر تین درہم روغن بیدانجیر اور دو درہم روغن بادام ملایا جائے بھی ایسے بیمارون کو نافع ہے مسوحات اور ضمادون مین سے یہ دوا مجرب ہے جعدہ اکلیل الملک حماما بابونہ شبت کمہ دس درہم افسنتین سنبل ہر واحد سات درہم مصطگی دس درہم کندر چھ درہم خطمی کی جڑ دس درہم اشق جاوشیر میعہ کمہ دس درہم مرغابی کی چربی اور مرغ کی چربی ہر ایک دو اوقیہ موم سرخ نصف رطل ملنے مین افضل روغن ناردین اور روغن سنبل ہے جسمین قردمانا اور مرد خل ہوا **ایضاً** لیمون اور لبلاب اور روغن بادام بھی مفید ہے اور چقندر اور کرنب ہمراہ زیت کے غذا مین اور وہ چیز جو خون سبک پیدا کرے اور بسہولت ہضم ہوجائے۔ واجب ہے کہ قے کرنے سے بالکل اجتناب کرین **اورام سخت اور اورام غلیظہ** کبھی ایسے اورام ابتداً بھی عارض ہوتے ہین اور اورام حارہ منتقل ہو کر بھی اورام صلب پیدا کرتے ہین جیسے کہ قواعد عام کی بحث مین بیان ہوچکا اور بہ ندرت اورام بلغمی سے بھی یہ اورام پیدا ہوتے ہین کہ ورم بلغمی کسی سبب عارضی سے سخت اور باصلابت ہوجاتا ہے علاوہ علامات ورم کے جو مخصوص ہر قسم کے ہے سختی لمس کی یعنے چھونے کے مقام پر سختی اور کثرت وسواس اور نحافت بدن بھی دلیل ہے **علاج** عام قاعدہ معالجہ ان اورام کا بھی یہی ہے کہ ادویہ محللہ بدون ادویہ قابضہ کے مستعمل نہون۔ اور جو ادویہ شدید التحلیل آخر اورام حارہ مین لکھی گئی ان اورام مین بھی نافع ہین ہمیشہ دو دوا مادہ شتر پلانا ضرور ہے منجملہ ان اشیا کے جو انکو نافع ہین تین مثقال روغن بیدانجیر ہے اس آب المتاس تیار پکایا ہوا جو کہ ماءالاصول مین ملکر تیار ہوا ہو اور اگر اس سے زیادہ قوت درکار ہو ماءالاصول مع تفاح اذخر اور مصطگی اور پرسیاوشان ہمراہ جملہ ادویہ داخلہ ماءالاصول کے ایک جزو داخل کیجائین۔ اگر ہمراہ روغن بیدانجیر کے روغن سوسن بمقدار ایک درہم کے ملایا جائے اور روغن بادام دو درہم بھی شریک کرین زیادہ نافع ہوگا۔ اسیطرح اگر یہ سب روغن ہمراہ ماءالعسل کے مستعمل ہون ایسے اورام کے ضماد مین مغز استخوان گوزن اور مغز ساق گاؤ اور شوربائے گوشت کوہان شتر کا مستعمل ہے ادویہ نافعہ سے ایسے ہی اورام اور دبیلات مین اکلیل الملک حلبہ اور بابونہ خطمی افسنتین کمہ ایک جزو اشق کور مقل الیہود **مترجم** لفظ کور مین دو احتمال ہین اگر اخیر مین رائے مہملہ ہے مراد اس سے کور النحل ہے بضم کاف عربی جو شہد کھی کے چھتے کے چرک کو کہتے ہین اور آیندہ کو اثر کا لفظ عبارت شیخ مین اسی کا مؤید ہے دوسرا نسخہ کوز بزاء معجمہ جسکو کوز فارسی کہتے ہین وہ مقل الیہود ہے اور **ایضاً** کور بفتح کاف آخر مین رائے مہملہ لغت عربی مقل الیہود کی ہے مگر مقل الیہود کا ذکر اسکے ہمراہ اس نسخہ کی تغلیط کرتا ہے **متن** ہر واحد ان اجزا سے دو ثلث جزو کے یہ سب اقسام گوند کے انجیر کے بیس دانہ کے جوشاندہ مین جو طلا نامی شراب مین بنایا گیا ہو گھول کر اور شہد مین پکا کر پھر باقیماندہ ادویہ کو ملا کر ضماد تیار کرین کہ یہ ضماد عجیب النفع ہے دوسرا نسخہ ضماد کا چرک آشیانہ زنبور جسکو موم سیاہ بھی کہتے ہین چھ جزو میعہ دو جزو مصطگی ایک جزو علک البطم نصف جزو وردی، روغن ناردین کی بقدر ضرورت دوسرا ضماد اذخر اشق سو درہم موم سو درہم اکلیل الملک بارہ درہم زعفران مرکی مقل الیہود کمہ آٹھ درہم روغن بلسان ایک رطل زیادہ نافع ایسے بیمارون کو دوشاب انگور خام ہے اور جوشاندہ المتاس اور ایرسا بھی زیادہ نافع ہے اور وہ ضماد جسکو ایسے ضعف معدہ کے باب مین ہمنے لکھا ہے جو بوجہ صلابت معدہ کے عارض ہوا ہو **نسخہ ضماد جید** مصطگی کندر افسنتین کمہ ایک جزو زعفران دو جزو یہ قیروطی بذریعہ روغن ناردین کے تیار ہوتی ہے اور مقدار روغن کی اسقدر ہے جو کافی ہو اگر اتفاقاً یہ امر بھی پیدا ہوجائے کہ ورم بلغمی کا انتقال ورم صلب کیطرف ہو مناسب تر اسکے معالجہ مین یہ ضماد ہے اشق مقل تخم کرنب میعہ سائلہ بادام تلخ مصطگی سنبل اذخر سعد گوند کے بعض اقسام کو محلول کرین اور سب اجزا کو پیسین اور ضماد تیار کرکے استعمال کرین غذا انکی جیسے لیمون اور لبلاب اور روغن بادام شیرین خصوصاً جسوقت کہ ورم حار کا انتقال ورم صلب کیطرف ہوا ہو **دبیلہ معدہ کا** اکثر دبیلہ بسبب غلطی طبیب کے جو تبرید ورم معدہ مین کرتا ہے پیدا ہوتا ہے اسطرح کہ ورم کا انتقال خراج کیطرف ہوجاتا ہے اور بیشتر خود بخود اور ابتدا ہی سے دبیلہ معدہ مین پیدا ہوتا ہے **علامات** ابتدائے دبیلہ کی علامات ہمنے باب اورام حارہ معدہ مین بیان کیے ہین کہ انتہائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور حرقت قوی اور عطش اور حمی لازمہ اور درد چبھنے والا اور بلندی موضع ورم کی معدہ مین، **علاج** بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور تبرید معدہ جو بسبب ورم حار کے سوچ گیا ہو ادویہ داخلی اور خارجی دونون طرح سے کرنی چاہیے جسطرح ممکن ہو تاکہ ایسی تدبیر سے ورم کا دبیلہ ہونا رک جاے پھر اگر باوجود فصد اور تبرید کیا نبغی کے ضرور دبیلہ نمایان ہوجاے اور تبریدات کارگر نہون اور نضج مادہ ورم مین شروع ہوا ایسے وقت بشرطیکہ اعراض خفیف ہون اور بہت جلد احتمال نضج پانے کا ہو شیر مادہ گاؤ خواہ شیر گوسپند دوشیدہ بار بار ہمراہ آب گرم کے پلانا چاہیے (بقدر تین اوقیہ ہمراہ شکر کے اور بار بار ورم کو ٹٹول کر دیکھنا چاہیے کہ دبتا ہو مثل پکے ہوے پھوڑے کے یا نہین. اور ہیجان اقشعریرہ اور ورم کے دب جانے کا زیر انگشتان امیدوار رہنا چاہیے کہ یہی علامت ریم پڑنے کی ہو پھر اگر دودھ کا پلانا کافی نہو آب حلبہ اور گوکھرو اور روغن بادام تلخ کا پلانا ضرور ہو اور اگر ایسے زیادہ قوی دوائے نضج کی ضرورت ہو اور نضج بھی ہورہا ہو مگر بنسبت پہلے اوقات کے کسیقدر زیادتی نضج کی ہو روغن بید انجیر بھی ان اجزا پر زیادہ کرنا چاہیے. ایسے وقت مجرب یہ بھی ہو کہ ظرحشقوق خشک بوزن ڈیڑھ درہم تخم مرو حلبہ ایک ایک درہم ان سب کو پیکر ہمراہ بعض اقسام دودھ کے گرما گرم پلانا چاہیے جیسے شیر مادہ خر یا شیر گوسپند اور تعداد دودھ کی تین اوقیہ ہو اور نظر جلا اور مزہ دار کرنے کے تھوڑی شکر بھی ملا دینی چاہیے جو تین درہم سے زیادہ نہو یہ بھی مجرب ہو کہ ظرحشقوق یابس ایک اوقیہ حلبہ دو اوقیہ تخم مرو چار اوقیہ کوٹ کر چھانین اور شیر بز اور روغن کنجد ملا کر ضماد تیار کرین. آب نیم گرم سے نہانا بھی مفید ہو اور دبیلہ پر کسیقدر انجیر اور بابونہ اور حلبہ کو ضماد کرین پختہ کرکے اور تقویت کے واسطے آبِ نعنع آمیز کر پڑھائین اور مراد ان سب تدبیرون سے یہی ہو کہ ورم پختہ ہوجاے اور پھوٹ جاے پھر اگر نضج کا ہونا دریافت ہو اور نہلانے کا استعمال ہو چکا ہو اور ان ضمادات کا بھی استعمال جو مذکور ہوے کر چکے ہون اور بعد نہلانے کے انجیر کا ضماد جو ابھی مذکور ہو چکا بھی لگا چکے ہون اب اس بیمار کے واسطے فرش اور بچھاون نہ برتہ اور اوڑھنے کے کپڑے بھی زیادہ تجویز کرنے چاہیین اور اسکو منہ کے بل لیٹنے اور سو جانے کا حکم دیا جاے تاکہ بدن کے بوجھ سے ورم شگافتہ ہو جاے شگافتہ ہونے کی شناخت طبیب بذریعہ لاغری اور انگلیون کے نیچے دب جانے کے اور نیز بذریعہ قے کے اگر ریم وغیرہ برآمد ہو خواہ دستون کی طرف ریم اور خون برآمد ہونے سے کر سکتا ہو. ایسے وقت لازم ہو کہ صبر آب کاسنی کے ہمراہ پلایا جاے. پھر جب خوب شگافتہ ہو جاے لحمات یعنے گوشت کی پیوند کرنیوالی ادویہ پلانی چاہیے علاوہ بران جس شخص کے معدہ سے قیح بطرف قے کے برآمد ہو اسکی صحت سے یاس اور نومیدی بہ نسبت امیدحیات کے زیادہ ہو باین لحاظ پھر اگر دریافت بھی ہو جاے کہ ابھی کسیقدر قیح معدہ مین باقی ہو اسکو بذریعہ اسہال کے دفع کرنا چاہیے اور قے کی تحریک ہرگز مناسب نہین ہو اور اگر یہ تمام تدابیر مذکورہ بالا کارگر نہون جو تدبیرات اورام صلبہ کے باب مین مذکور ہین انکو استعمال کرنا لازم ہو غذا جو ایسے بیمارون کے لائق بحال ہو ابتداے مرض مین افشا جو نشاستہ اور جو مقشر اور زردی بیضہ سے تیار ہون اور آخر مرض مین وہ غذا جسمین سویا اور میتھی بقدر معلوم داخل کیجاتی ہو **قروح معدہ کے** معدہ مین قروح اور بثور کبھی تو بسبب حدت اور تیزی اس خلط کے پڑجاتے ہین کہ جرم معدہ مین اس خلط کا تشرب ہوتا ہو یعنے وہ خلط جرم معدہ مین سما جاتی ہو خواہ فقط جرم معدہ سے وہ خلط حادث ہوتی ہو اکثر قروح و بثور بسبب اس خلط کے پیدا ہوتے ہین جسکی ریزش اور آمد معدہ مین کسی اور عضو سے ہوتی ہو اسلیے کہ اکثر معدہ مین قرحہ بسبب نزلہاے حادہ دماغی کے پڑتا ہو جو لذاع ہوتا ہو یا اینکہ قابل عفونت ہوتا ہو کہ خود ہی نزلہ سڑنے کے بعد معدہ کے جرم کو بھی کرتا ہو اگر زمانہ دراز تک نزلہ گرتا رہے **علامات** اور فرق کے امور جو بثور فم معدہ اور معدہ اور امعاء کے ہین انکا بیان یہ ہو کہ اکثر قروح معدہ کے خصوصاً جب اسفل معدہ مین ہون صغر نفس یعنے چھوٹی سانس کیطرف پہونچ جاتے ہین (اور قرشی نے صغر نفس سے مراد قلت روح لی ہو) اور رگین اسوقت خوب بھری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ قوت اسکے مین ضعف ہو اور غشی اور برد اطراف بھی پیدا ہوتا ہو کبھی قروح معدہ پر ڈکارین بدبو آتی اور ایسا بخار معدہ سے اٹھتا جس سے زبان پر خشکی پیدا ہو یہ بھی دلیل ہوتی ہو اور قے زیادہ ہوا کرتی ہو اگر معدہ مین بثور پڑے ہون ڈکار بہت زیادہ آتی ہو کبھی قرحہ فم معدہ مین قرحہ مری مین تفرقہ اسطور سے کیا جاتا ہو کہ اگر قرحہ مری مین ہو درد کا احساس پیچھے دونون شانون کے

بیچ میں ہوگا اور گردن کے پیچھے کیطرف بھی اوائل سینہ تک یعنے استخوان قص اور عظام خنجری کے درد محسوس ہوگا اسی طرح ثبوت اس قرحہ کا بروقت
اُترنے لقمہ اور نوالہ کے ہوتا ہو کہ جس جگہ قرحہ پڑ گیا ہو مری ہو خواہ فم معدہ بروقت اسکے اُترنے کے اسی جگہ درد کی زیادتی ہوگی اور جب قرحہ کی
جگہ سے لقمہ آگے بڑھ جائیگا اسیقدر درد میں کمی ہوگی جو قرحہ فم معدہ میں ہو اسپر دلالت اس امر کی ہوتی ہو کہ درد زیرین مقامات سینہ میں ہوتا ہو
اور شکم کے اوپر کے مقامات میں اور لقمہ اُترنے کی ایذا امین جب پیدا ہوتی ہو کہ نوالہ سینہ سے اُتر جاے اور زیادہ میلان درد کا بجانب مراق ہوتا ہے
اور سانس چھوٹی ہو جاتی ہو اور اکثر غشی واقع ہوتی ہو جو قروح اور بثور قعر معدہ میں ہون انپر استدلال براز میں چھلکون کے نکلنے سے کیا جاتا ہو جب دن
بیچ اور خراش امعاء کے یہ چھلکے برآمد ہون اور یہ بھی دلیل ہو کہ جب کوئی شے کھانے پینے والی معدہ میں ہو تکلیف ٹھہر جاے اسوقت اسفل معدہ میں رہا
درد معلوم ہو معدہ کے قرحہ اور آنتون کے قرحہ میں اسطرح فرق کرنا چاہیے کہ بروقت وارد ہونے طعام کے بدن پر موضع درد کا لحاظ کیا جاے پس اگر
قرحہ معدہ میں ہو درد بروقت ورود غذا کے ناف سے اوپر ہوگا اور اگر معاء علیا یعنے اوپر کی آنت میں قرحہ ہو درد مذکور زیر ناف ہوگا اور معدہ
کے قرحہ میں جو چھلکہ ہمراہ براز کے برآمد ہوگا بہت کم اور شاذونادر برآمد ہوگا اور معاء علیا کے قرحہ میں پوست رقیق ہمراہ براز کے برآمد ہوگی پوست کا سعد
سے برآمد ہونا ہمراہ براز کے اسپر یہ بھی دلیل ہوتی ہو کہ درد اطراف امعاء میں نہین ہوتا بلکہ امعاء سے اوپر درد ہوتا ہو مگر پھر بھی اکثر التباس اور دھوکا چلتا
ہو اور ذوسنطاریا معوی جو امعاء علیا کے قروح سے پیدا ہوتا ہو اس سے شتباہ پیدا ہوتا ہو لہذا واجب ہو کہ ان اقسام کی شناخت میں خوب
سوچ سمجھ کر کارروائی کرین نئے کیطرف سے اگر قشرہ یعنے پوست برآمد ہو جلے قرحہ مری یا قرحہ معدہ کے کسی قدر بہا کا احتمال نہوگا اگر امتحان کرنا اس امر کا منظور
ہو کہ قرحہ معدہ میں ہو یا امعاء میں سرکہ اور ریوند پلا کر تے کرانی چاہیے **علاج** قروح معدہ کا تازہ جراحت جو معدہ میں واقع ہو اسکا علاج ادویہ قابضہ
کرنا چاہیے اور غذاے زود ہضم کا استعمال رہے اور جن ادویہ سے زخم پیدا ہوتا ہو زنگار اور سپیدہ اور مرتک اور توتیا پڑنے سے انکو بچانا چاہیے بلکہ
واجب ہو کہ پہلے قروح معدہ اور آکلہ معدہ کا تنقیہ ماء العسل اور جلاب سے کیا جاے اور دواے منقی میں اتنی قوت بھی ضرور چاہیے جو ایذا دہی
کرے اور قرحہ کو بڑھاے اور یہ خاصیت ایذا دہی اور قرحہ بڑھانے کی انمین نسبت پاک کرنے چرک اور نفع دینے سکون درد وغیرہ کے زیادہ ہو
بسبب اسکے کہ قوی الاثر ہو اور زخم کو ہلا دیتی ہو بلکہ واجب ہو کہ جلا اور غسل یعنے چرک دھونے کی قوت اس مین ایسی ہو کہ اہل کیطرف دھو کر خارج
کردے (یعنے مزلق ہو) پھر اگر ہمراہ قروح کے سڑا ہوا کوئی مادہ اور گوشت مردار بھی ہو واجب ہو کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو مردار گوشت پیدا کرکے
زخم بھی پورا کردے بہت ہی عمدہ اور مناسب اس غرض کے پورا کرنے میں ایارج فیقرا ہو جب قرحہ آلائش سے پاک ہو جاے واجب ہو کہ پھر گانے کا شوربا
نکالا ہوا اور شربت بہی اور انار وغیرہ کا استعمال کرین **ایضاً** آب جو آب انار کے ساتھ اور فواکہ کے افشورجات جو قابض ہین بشرط احتیاج غذا میں دین
بطون یعنے اوجھ جوان بیل خواہ بچہ گائے کی ہوتی ہو جو سرکہ میں پختہ کیا ہو یہ بھی **جاننا ضرور ہو** کہ جبتک چرک اور ریم قرحہ کا پاک نہ کر لیا جاے
اور بالکل صاف نہو جاے کسی دواے جاذب کا نفع ظاہر نہوگا اور نہ کسی دواے مدمل سے نفع ہوگا اور اگر استعمال مدملات ادویہ کا کیا جاے اور مرض
یعنے قرحہ بجانب مری خواہ فم معدہ کے ہو اسوقت مدملات مین ادویہ مغریہ سے مقدار مناسب بھی مثل کتیرا اور صمغ عربی کے داخل کرنی ضرور ہے
کبھی قروح معدہ کو طلونیا بھی نافع ہوتی ہو **ایضاً** اقراص کہربا خصوصاً اگر قی الدم عارض ہو مفید ہوتے ہین اور جملہ اقسام ربوب قابضہ کے بھی قرحہ
معدہ کو مفید ہین اور کبھی رب غافث اور رب افسنتین بھی نافع ہوتا ہو اگر معدہ میں قروح ہو اور کسی داعی اور امر ضروری کی وجہ سے بدون اسہال
پیدا کرنے کے چارہ نہو لازم ہو کہ مثل ماء الشعیر کے مسہل دیا جاے اور اگر قروح معدہ سے خود بخود اسہال عارض ہو اسکے بند کرنے میں قرص طباشیر
اور ربوب قابضہ آب سویق یعنے ہمراہ جو کے ستو کے پختہ کرکے دینا چاہیے اور اگر معدہ متقرحہ میں آکلہ پیدا ہو اسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو ہمنے
باب نفث الدم میں لکھا ہو **علاج** **ثبور معدہ** کا نافع یہ تدبیر ہو کہ پہلے نرمی اور سہولت ایسے ادویہ سے تنقیہ کرین جنکی اجازت اور جنکی
باب قروح معدہ میں دی گئی ہو جیسے الماء س وغیرہ اور بعد ایسے تنقیہ کے حب الرمان ہمراہ زبیب کے اور دودھ جسمین لوہا گرم کرکے بجھایا جاے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نافع ہوتا ہے **حکم معدہ کے پھٹ جانیکا** جس شخص کا معدہ پھٹ جائے اسکے زندہ رہنے کی امید کمتر ہو مگر اسکا تھوڑا پھٹ جائے **پانچواں مقالہ** معدہ کے ان احوال کا بیان جو بحیثیت شامل ہونے معدہ کے لاحق ہوتے ہین خواہ جو اشیا معدہ سے خارج ہوتے ہین انکی وجہ سے وہ احوال عارض ہوتے ہین اور کسیقدر احوال مراق اور شراسیف وغیرہ کا **نفخہ معدہ کا بیان** کبھی نفخہ بسبب طعام کے پیدا ہوتا ہو اگر اسمین رطوبت غریبہ ایسی ہو جو ریح کیطرف تحلیل ہوجائے اور حرارت یعنے قوت ہاضمہ اگرچہ درجۂ اعتدال پر ہو اور غذائے جید کو اچھی طرح ہضم کر دیتی ہو مگر ایسی غذائے نفاخ کی تحلیل سوائے اسکے کہ تحلیل بریح کردے اور کسی قسم کی نہ کر سکے کبھی نفخہ بسبب ضعف حرارت ہاضمہ کے پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ غذا اگرچہ بذاتہ نفاخ نہو مگر جسوقت حرارت ہاضمہ کی اسکے ہضم سے ضعیف ہوتی ہو تغیر پیدا کر کے ریاح اُٹھاتی ہو اسلیے کہ جو مادۂ غذا کہ اسمین بنا نفخ ہونیکی خاصیت نہو کبھی اس سے نفخ پیدا نہوگا. جب تک کہ حرارت ہاضمہ مین کمی قوت کی اتنی نہو کہ حرکت کرے اور ہضم نہ کر سکے جیسے اگر بالکل حرارت ہاضمہ کی معدوم ہوجائے پھر اگرچہ غذائے نفاخ بھی کھاجائے مگر نفخ پیدا نہوگا جس غذا سے نفخ پیدا نہین ہوتا تو دراصل وہ غذا بذات خود ایسی اچھی ہو کہ اسکو نفاخ ہونے سے براوت اور دوری ہو یا دو سبب خارج از غذا مین سے کوئی سبب کی موجودگی مانع نفخ سے ہوتی ہو پہلا سبب تو یہ ہو کہ حرارت ہاضمہ نے اسی غذائے نفاخ پر اچھی طرح غلبہ کیا ہو دوسرا سبب یہ ہو کہ فنا حرارت ہاضمہ اور برودت مجمدہ کا وجود اسقدر رہے کہ غذا کی تحریک معدہ مین کسیقدر بھی نہین ہوتی ہو اور سلم ویسی ہی بلا تصرف براز پانے کی راہ سے نکلجاتی ہو بیشتر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہو کہ حرارت ہاضمہ تو مشغول ہضم غذا مین ہوتی ہو اور غذا قابل ہضم ہوجانے کی بھی ہو اور ابھی فعل حرارت ہاضمہ کا پورا نہین ہوا کہ اسکا معارضہ یعنے مقابلہ شرابی وغیرہ کے پینے سے کیا گیا اور بقدار کثیر اسقدر استعمال مشروبات ادوہ کا ہوا جسکی وجہ سے حرارت ہاضمہ مین قصور اور کمی پیدا ہوگئی خواہ کوئی حرکت نازیبا ایسی واقع ہوئی جسنے غذا کو افراط ہلا دیا اور اپنی جگہ پر قرار اسے نہ ہو (ایسی بے احتیاطی سے نفخ پیدا ہونا خیال کیا جاسکتا ہو) کبھی مزاج غذا کا خود نفاخ ہوتا ہو جیسے لوبیا اور مسور وغیرہ کہ اسوقت اگر قوت قوی بھی ہو اور موانع ہضم سے اجتناب بھی کیا جائے پھر بھی نفخ ضرور پیدا ہوگا ہان اگر حرارت شدید ہو اور قوت ہاضمہ بدرجہ قوی ہو تو ایسی غذا بھی بلا نفخ کے ہضم ہوسکتی ہو اکثر ہو مین شراب غلیظ اور شیرین نفاخ ہوتی ہو ہان اگر شیرینی کے ہمراہ رقت قوام ہو جس سے ریح لطیف پیدا ہو وہ نفاخ نہوگی کبھی سبب نفخہ کا طعام گرم طبیعت کا ہوتا ہو اسلیے کہ طعام حار جب بروقت ہضم ہونیکے اسمین حرارت نے معدہ کی اثر کرکے اسکو گرم بالفعل بھی کر دیا یعنے وہ طعام جو گرم بالطبع تھا اب بالفعل بھی گرم ہوگیا اور معدہ مین کوئی مادہ بارد و رطب پہلے سے موجود تھا مثلاً بلغم وغیرہ تو اب اس طعام گرم کی اس مادہ سے ملاقات ہوئی جیسے مادہ کی تحلیل یہ غذائے گرم کر کے اسکا اخراج معدہ سے کر گی اور اسوقت نفخ پیدا ہوگا کبھی سبب نفخہ اور قراقر کا خالی ہونا شکم کا اور معدہ مین رطوبات خام اور زجاجی کا پر ہونا اسیطرح امعا مین ایسی رطوبت کا موجود ہونا بھی ہوتا ہو وجہ یہ ہو کہ جسوقت طبیعت بدنی متوجہ ہضم غذا پر ہوتی ہو اس رطوبت خام مین جو معدہ اور امعا مین بھری ہو تصرف کرنے سے باز رہتی ہو لہذا بروقت امتلائے معدہ کے غذا سے یہ رطوبت بجائے خود ساکن اور ٹھہری ہوئی رہتی ہو پھر جب ہضم غذا سے طبیعت کو فراغ حاصل ہوا ایسے رطوبت کی تحلیل پر متوجہ ہوتی ہو لہذا بروقت خلو معدہ کے ریاح پیدا ہوتے ہین جو اسی رطوبت خام موجودہ معدہ و امعا کی تحلیل سے اٹھتے ہین کبھی بحالت خلو معدہ اگرچہ رطوبت خام بھی معدہ وغیرہ مین نہو نفخہ اسطرح پیدا ہوتا ہو کہ طبیعت بدنی جسوقت خلو معدہ باقی ہو اور قوائے طبعیہ کی تحریک ہوئی ہو اسوقت وہ ہوا جو اندرون فضا یعنے خالی مقامات جسم کے بھری ہوئی ہو اسے بھی حرکت ہوتی ہو خواہ طبیعت اس ہوا کو حرکت دیتی ہو اور ہمراہ اسی ہوا کے باقیماندہ الجزو رطوبات بدنی کے بھی متحرک ہوکر مثل ریاح کے معلوم ہوتے ہین کبھی سبب نفخہ کا کثرت سودا اور امراض طحال ہوتے ہین اور اکثر گاہ جو برودت خارجی بدن پر وارد ہو وہ بھی سبب نفخہ کی ہوتی ہو خواہ ریاح جن سے بدن بھر جاتا ہو انسے بھی نفخہ پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ بروقت ورود برودت خارجی خواہ امتلائے بدن کے ریاح سے غذا کے ہضم سے قدر معتدل سے دوچند مقدار حرارت کی حاجت پڑتی اور حرارت معتدل کا عمل غذا مین نصف نا باقی رہجاتا ہو اور چونکہ پورا عمل حرارت معتدلہ کا یہ ہو کہ انضاج رطوبات بدنی مثل ہضم تام غذا وغیرہ کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرے اور جب نصف عمل اسکا رہگیا اس سے بجائے ہضم تام کے تبخیر پیدا ہوگی اور اسی سے نفخہ پیدا ہوگا جسوقت ناتمین امراض کے شکم مین نفخ زیادہ ہوا کرے عکس مرض کی خبر دیتا ہے **امراض مراق کا بیان** مراقی مرض اکثر بسبب شدت حرارت معدہ اور بند ہوجانے ان راہون کے (جو غذا لینے کے واسطے تمام اعضاے بدنی مین مخلوق ہین) پیدا ہوتا ہے کہ بسبب انسداد ان راہون کے غذا الٹ کر اطراف معدہ مین محتبس ہوجاتی ہے اور اسیوجہ سے کھٹی ڈکارین آتی ہین اور قے ایسی ہوتی ہے جس سے دانت کند ہوجائین خصوصاً اگر طحال کے ادوف ہونے کے ہمراہ امراض مراق کی شرکت ہو برا نا امراض مراقیہ مین نرم اور ڈھیلا ہوتا ہے اور خون مین غلظت آجاتی ہے۔ اکثر مراق کے اطراف مین ورم ہوتا ہے جس سے بخار سوداوی اٹھتا ہے اور مالیخولیاے مراقی پیدا ہوتا ہے **علامات نفخہ معدی کے** جو قسم نفخہ اور تولد ریح کی بسبب جوہر طعام کے ہو یعنے غذاے نفخ اور مولد ریح سے جو قسم پیدا ہو اسپر دلالت اسطرح سے ہوتی ہے کہ جو شے کھانے پینے مین آئی ہو اسکی طرف رجوع کرین اور اسکو پہچانین (۲) یہ بھی اسی قسم کی علامت ہے کہ غذائی نفخہ زیادہ نہین ہوتا اور اکثر اوقات مین ہوتا ہے اور نہ جسوقت غذاے جید کا استعمال ہوا سوقت ہوتا ہے (۳) یہ بھی علامت اسی قسم کے نفخ کی ہے اگر ڈکار مکرر سہ کرر آجاے نفخہ کی ایذا او ضرر مین سکون پیدا ہوجاتا ہے یہی صورت شناخت کرنے اس نفخہ کی ہے جو غذا مین خطا تدبیر کرنے سے پیدا ہو کہ اسپر آب کثیر پیا جاے خواہ حرکت نامناسب سے معدہ مین اسے جنبش زیادہ ہوا اور ہضم نہونے پاے اور مختصر یہ ہے کہ ایسے امور واقع ہون بعد استعمال غذا کے جیسے قوت ہاضمہ کی فعل کا معارضہ اور مقابلہ ہو پس یہ جملہ اقسام نفخہ کے وجود اسباب مذکورہ سے پہچانے جاتے ہین اور اس سے انکی شناخت ہوجاتی ہے کہ جب ان امور کے مخالف امور مناسب کا استعمال کیا جاے نفخ بھی دور ہوجاتا ہے نفخہ سوداوی اور بلغمی یعنے خام اخلاط سے جو نفخہ پیدا ہوتا ہے ان دونون مین فرق یہ ہے کہ نفخہ سوداوی خشکی او یبوست سے ہوتا ہے اور بلغمی نفخہ کے ہمراہ رطوبات بھی ہوتے ہین باقیماندہ اقسام نفخ کے جو اور اقسام سے پیدا ہوتے ہین انکے علامات انھین اسباب کی موجودگی سے معلوم ہوتے ہین

علاج اگر سبب نفخہ کا غذاے نفاخ ہو ایسی غذا کو ترک کردینا چاہیے اور جو سوء تدبیری بعد استعمال غذا کے ہوتی ہو آیندہ جس تدبیر سے بزا کیا جاے اور قوت ہاضمہ سے معارضہ اور مقابلہ افعال اور حرکات نا ملائم کر کے نہونے پاے او جبتک یہ تدابیر عمدہ عمل مین آتی رہین ساتھ ہی انکے یہ بھی التزام رہے کہ مریض ایک مسہری اور چارپائی وغیرہ پر سویا کرے جسمین روئی دار چھت اور پردہ اور فرش اچھی طرح گدگدا اور گرم منڈھا او بچھا ہو اور پیٹ کے بھل اسے سونے کی اجازت دیجاے۔ اگر سبب نفخہ کا برودت معدہ کی ہو خواہ ضعف معدہ سے نفخ پیدا ہوتا ہو اسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو باب ضعف معدہ مین مذکور ہوچکا اور تمریخ معدہ کی روغن سے کرنی چاہیے جسمین ملطفات اور کاسر ریاح کو جوش دیا ہو جیسے اجوائن اور کاشم اور زیرہ اور اگر اس سے زیادہ قوی ادویہ کی ضرورت ہو سداب اور تخم سداب اور حب الغار اور انجدان او سیسالیوس وغیرہ کو جوش دین اور روغنون مین تمریخ کے واسطے روغن غار کو اختیار کرین خواہ روغن بید انجیر وغیرہ کبھی تمریخ معدہ کی ایسے روغن سے کافی ہوتی ہے جسمین سویا خواہ برگ ترسہ برگ سنبھالو اور تخم سنبھالو کو جوش دیا ہو۔ اسکے بعد مرہم قوی کی مالش جیسے وہ مرہم جو زوفا اور شبت اور آب خاکستر وغیرہ سے تیار ہوا ہو اور بیشتر حاجت حقنہ کی ایسے ہی روغن سے ہوتی ہے جو مذکور ہوے۔ اور کبھی مالش کے روغن مین زفت بھی ملائی جاتی ہے۔ اگر یہ برودت کسی مادہ غلیظ سے پیدا ہوئی ہو ہرگز یہ ادویہ نہ دینی چاہیین اسلیے کہ بشیر ہیجان ریاح کا ان سے زیادہ ہوجاتا ہے بلکہ پہلے تنقیہ مادہ کا کرلین اسکے بعد ایسی دواؤن کو استعمال کرین اگر برودت معدہ کی سانج بلا مادہ ہو اسوقت ہیجان ریاح کا چندان خوف ہمکو نہین ہوتا بلکہ انھین ادویہ کو بیخوف پلائین گے منجملہ ان ادویہ کے جو ایسے بیمار کو ہم دیتے ہین اور زیادہ نافع ہوتی ہے کہ ایک خرما یعنے ۲ ماشہ جعدہ کو پانی مین خوب جوش دیکر اسکو پلاتے ہین خواہ طبیخ فودنج نہری مین شہد ملا کر استعمال کرتے ہین خولنجان کا جوشاندہ بھی زیادہ مفید ہے اور خولنجان کو سکنجبین ملا کر برابر نخود کے گولیان بنائین اور ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے کھلائین کہ اس دوا سے اخراج ریح کا زیادہ ہوتا ہے اور رطوبت کم نکالتی ہے نفخہ خاصیہ یعنے ایسے نفخہ کو جو بدشواری علاج پذیر ہو جند بیدستر کو مع سکر کہ اور ماورد اور زیت کہنہ ملا کر مفید ہوتا ہے خصوصاً سرکہ انجدان یا خل عنصل کہتے ہین کہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

لعاب خنزیر کو سوختہ کرکے استعمال کرنا بھی عمدہ علاج اس نفخہ کا ہی جو نفخہ کہ خفیف ہو اسکے علاج مین بعد طعام کے تھوڑی سی شراب پلانی کافی ہی کہ اسکو پی کر سو رہے اور ایذاے نفخ سے بری اور جدا ہو کر اٹھیگا۔ یہ مرخ نافع ہی کہ شونیز اور حب الغار اور سداب کو شراب مین اچھی طرح پختہ کرین اور صاف کرین پھر کسی روغن مناسب کو نصف وزن شراب مذکور کے لے کر اسی شراب مین پختہ کرین تا اینکہ شراب جل جاے اور فقط روغن باقی رہے بعد ازان اسی روغن کی مالش کرین اسیطرح روغن شونیز کی تمریخ بھی مفید ہی بعض اطبا نے کہا ہی کہ حبسفرم یعنے ریحان سلیمانی ان لڑکون کے واسطے زیادہ مفید ہی جنکے پیٹ زیادہ پھولتے ہون۔ نفخہ لازمہ سوداویہ یعنے وہ نفخہ جو ہر وقت موجود رہے اسکا علاج سنجر بینا اور فندادیقون اور اجوائن سے کیا جاتا ہی اور اگر استفراغ قوی کی حاجت ہوتی ہی حب منتن کا استعمال کرتے ہین اور اسفنج کو سرکہ کہنہ مین ترکرکے اوپر رکھتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ سرکہ انجدان سے ترکرین

قراقر کا بیان جمیع اسباب نفخہ کے بعینہ وہی اسباب قراقر کے ہین کہ جسوقت یہ اسباب نفخہ پیدا کرتے ہین اور طبیعت بدن کا ارادہ اس نفخہ کے دفع کرنے کا ہوتا ہی اور یہ نفخہ دفع ہونے مین ایسی اطاعت طبیعت کی نہین کرتا کہ اوپر کیطرف بذریعہ ڈکار کے خواہ نیچے کیطرف بذریعہ اخراج ریاح کے دفع ہو جاے بلکہ ادعیہ امعا یعنے اندرونی مقامات مین آنتون کے متحرک ہوا کرتا ہے اسوقت قراقر پیدا ہوتا ہی اور پیٹ بولنے کی آواز معلوم ہوتی ہی خصوصاً جبتک یہ ریاح چھوٹی چھوٹی آنتون مین متحرک رہتے ہین کہ جنکے منافذ اور سوراخ تنگ ہین اس زمانہ مین تو قراقر زیادہ ہوتا ہی اور چھوٹی آنتون سے جب وہ ریاح جدا ہو کر وسعت مین موٹی اور بڑی آنتون کے آتے ہین قراقر مین نرمی اور کمی ہوتی ہی مگر آواز قرقرہ کی اسوقت بھاری ہوتی ہی اگرچہ کمتر ہوتی ہی اور باریک اور چھوٹی آنتون کے قراقر کی آواز باریک اور پتلی ہوتی ہی اگرچہ زیادہ ہوتی ہی جب یہی ریاح رطوبات سے آمیختہ ہوجاتے ہین اسوقت ان مین صفائی باقی نہین رہتی اور جسوقت یہ ریاح فضا یعنے وسیع جگہ اور خالی رطوبات وغیرہ سے پاتے ہین اور خود ان ریاح کا قوام پختہ اور نضج یافتہ ہوتا ہی اور اچھی طرح ہلانے اور جنبش دینے کی قوت ان مین ہوتی ہی اسوقت اخراج سے ان ریاح کے بڑی آواز اور صفائی کے ساتھ پیدا ہوتی ہی آواز ریح کی صفائی امعا کی پاک صاف ہونے پر خواہ براز کی خشکی پر دلالت کرتی ہی قراقر کا علاج نفخہ کے علاج سے زیادہ قوی کرنا چاہیے۔ جو شخص اپنے شکم مین ریاح کی کثرت دیکھے اور کسیقدر تپ بھی اسے لاحق ہو لازم ہی کہ زیرہ ہمراہ ترنجبین کے تناول کرے اور شکر کو نہ ملاے

ملاست معدہ کا بیان اور زلق معدہ معدہ کا چکنا ہونا اور غذا کا معدہ سے پھسلنا کبھی اسکا سبب حرارت معدہ مع ایسے مادہ کے ہوتی ہی جو لذاع ہی اور طعام کو معدہ کے لذع پیدا کرکے پھسلا دیتا ہی اور اکثر یہ مرض سوء مزاج ساذج گرم سے معدہ کے پیدا ہوتا ہی اور ہوتا ہی تو اسی وقت ہوتا ہی جب سوء مزاج ساذج مذکور اسقدر زیادہ ہو کہ قوت ماسکہ کو ضرر پہونچاے کبھی یہ مرض بسبب ایسے سوء مزاج بارد یا مادہ سے پیدا ہوتا ہی کہ وہ مادہ مزلق ہی اور کبھی سوء مزاج بارد ساذج سے بھی پیدا ہوتا ہی کبھی بسبب قروح معدہ کے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہی کہ بسبب ایذا دہی قروح کے جو درد و غذا کے وقت زیادہ ہوتی ہی معدہ کی حرکت اسی غذا کے دفع کرنے پر جلدی اور دفعتہ ہوتی ہی کبھی یہ مرض ضعف ماسکہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی جب بعد زلق معدہ اور امعا کے اور بعد ملاست معدہ کے کھٹی ڈکار آنے لگے بنا بر قول بقراط یہ علامت جید ہی اسلیے کہ ڈکار کا آنا دلیل ہی کہ جو حرارت معدہ کی کبھی ہلکی تھی اب کسیقدر اسمین نہوض یعنے ترقی پیدا ہوئی اسلیے کہ اگر بالکل حرارت مفقود ہوتی تو پھر معدہ مین ریح کیون پیدا ہوتی اور جب ریح پیدا نہوتی ڈکار بھی نہ آتی مگر اب ڈکار آتی ہی تو ریح پیدا ہوتی ہی اور حرارت بھی کسیقدر بڑھی ہی **علامات** اسکے مشہور ہین دوبارہ لکھنے اور بیان کرنیکی حاجت نہین ہی **علاج** اگر یہ مرض بسبب سوء مزاج حار مادی کے ہو پہلے اخراج خلط کا نرمی سے کرنا چاہیے اور بعد ازان ربوب فواکہ قابضہ اور آب سویق کا استعمال کرین یعنی باجرہ کو پختہ کیا ہو اور اگر مرض مین طول ہو اسوقت حاجت گاے کے دہی کی ہوگی جو پختہ کرکے پلایا جاے یا اسمین لوہا خواہ سنگریزے گرم کرکے بجھاے جائین اور دیگر ادویہ قابضہ بھی دہی کے ساتھ دینی ہونگی جیسے طباشیر اور گل سرخ اور کہربا اور گلنار اور قرظ یعنے سینگری ببول کی اور طراثیث کی اسیطرح پر کہ سترہ تولہ جغرات مین ڈیڑھ تولہ ادویہ ملا کر استعمال کرینگے۔ اور معدہ پر ضمادات مذکورہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

قانون عام مین لگائے جائین اور غذا سوز مقشر اور چاول اور باجرے سے ہمراہ عصارہ فواکہ قابضہ کے جیسے آب انگور خام اور آب انار ترش اور آب سفرجل ترش سے اختیار کیجائے اگر بدون استعمال گوشت کے چارہ نہیں ہوتا چوزہائے مرغ اور تیترا اور لوہ کو خوب طرح بھونکر اور اثنائے بریان کرنے مین ترشی آبہائے مذکورۂ بالا کی انپر چھڑکتے جاتے ہین اور خوب طرح بھونکر کھلاتے ہین قریب قریب اسی تدبیر کے علاج اس مریض کا ہو جسکو سوء مزاج حار بلا مادہ سے گوشا ذونادر زلق المعدہ عارض ہو جیسا کہ باب قانون عام مین بیان کیا گیا ہو اگر یہ مرض برودت معدہ سے پیدا ہوا ہو مشروبات اور ضمادہائے سخنہ سے علاج کرنا چاہیے چنانچہ اپنے مقام پران ادویہ کا ذکر ہوچکا ہو اور غذا مین چکاوک اور کنجشک بریانی اور چوزہائے مرغ بھی کھلانے چاہیین کہ انکا گوشت معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہو اور ان جملہ اقسام گوشت کو قابض یا گرم مصالح سے خوشبو کرنا چاہیے خواہ قابض اور گرم دونون قسم کے مصالحہ کو ملانا چاہیے اور اگر کوئی مادہ بھی موجود ہو اسکا تنقیہ اسی طور سے جیسا کہ بیان ہوچکا پہلے کرلینا چاہیے ہر ہفتہ مین قے کا استعمال اور جوارش خوزی اور جوارش حب الآس اور جوارش خبث الحدید کا بھی کرنا لازم ہو اور نبید غلیظ اور کہنہ بھی پلانی چاہیے اگر بسبب قروح کے مرض پیدا ہو قرحہ کا خاص علاج پہلے کرینگے بعدازان معدہ کے قوی کرنے کی تدبیر کیجائیگی اگر بسبب ضعف قوت ماسکہ کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اسکا علاج یہ ہو کہ مشدودات قابضہ (مثل لبلابہ بریان اور خرنوب وغیرہ کے) ہمراہ مسخنات خوشبو کے شربا اور ضمادا استعمال کرین ایسی قسم مین جوارش خرنوب آب فونج تازہ کے ہمراہ خواہ دوائے سماق آب خرنوب کے ساتھ یا سفوف انار دانہ رب سفرجل ترش کے ساتھ جس رب مین اور کوئی شے نہ ملی ہو یا جوارش خوزی رب الآس کے ہمراہ مفید ہوتی ہو منفعت عظیم پیدا کرنیوالی دوا اس مرض مین یہ بھی ہو کہ اقراص ہوفسطیداس اور اقراص گلنار کو اختیار کرین اور ضمادونشین ہمراہ قوابض کے لگائین غذا ایسے بیمار کی اقرب ہو غذائے سوء مزاج حار رطب کے بھنی ہوئی اشیاء اور طبخات اور رب کے جملہ اقسام جو معلوم ہوچکے یہ بھی **جاننا ضرور ہو** کہ آب جو ہمراہ تمر ہندی کے اندرونی غشا اور جھلی کے امراض کو نافع ہو

قے اور تہوع اور غثیان اور قلق معدہ کا بیان قے سے مراد وہ حرکت معدہ کی ہو جس سے معدہ کسی شے موجود معدہ کو منہ کیطرف سے دفع کرتا ہو اور وہ شے اس معدہ کے دفع کرنے کو قبول بھی کرلیتی ہو یعنے منہ کیطرف سے نکل بھی جاتی ہو اور تہوع یعنے ابکائی اسکو کہتے ہین کہ معدہ تو شے موجودہ کے اخراج پر حرکت کرے مگر وہ شے منہ تک آکر خارج نہو جائے پس آب قے اور تہوع مین فرق یہی ٹھہرا کہ قے کی حالت مین اخراج شے موجودہ کا منہ کیطرف سے ہوجاتا ہو اور ابکائی مین نہین ہوتا مگر معدہ کی حرکت قے اور تہوع دونون مین اخراج شے موجود پر اچھی طرح ظاہر ہوتی ہو اور غثیان یعنے متلی کے یہ معنے ہین کہ معدہ آمادہ حرکت اخراج شے موجودہ پر ہوتا ہو اور گویا کوئی امر معدہ پر متقاضی حرکت اخراج شے مذکور کا ہوتا ہو اور یہ تقاضا اور خواہش اس متقاضی کی ہمیشہ اور دیر تک رہے خواہ تھوڑے زمانہ کے بعد اسکا تقاضا برطرف ہوجائے مگر حرکت معدہ کی ابھی پیدا نہو یہ تینون حالات یعنے قے اور تہوع اور غثیان بالکل اشتہائے معدہ کے مخالف ہین اور ہر طرح سے انکی مخالفت ظاہر ہے تقلب نفس اس متلی کو کہتے ہین جو لازم اور دیرپا ہو اور کبھی اشتہا کے زائل ہوجانے کو بھی تقلب نفس بولتے ہین قے کی بعض قسم حاد اور تیز ایسی ہوتی ہو جس سے قلق اور بیچینی پیدا ہوتی ہو جسطرح ہیضہ کی قے خواہ جو شخص کوئی قے لانیوالی دوا پی چکا ہو اسکی قے۔ اور بعض قسم قے کی باسکون و آرام ہوتی ہو جسطرح قے خوگرفتہ لوگون کی جو بسہولت اور بلا اذیت ہوجاتی ہو جب ابکائی پیدا ہوتی ہو ضرور کوئی ایسی شے بھی پیدا ہوتی ہو جو فم معدہ کو محتاج گرادنیکے کسی غذا وغیرہ کا جانب اقرب یعنے منہ کیطرف سے کردیتی ہو اور یہ شے فم معدہ کی ایسی کیفیت پیدا کرتی ہو یا تو کوئی کیفیت خراب ایسی ہوتی ہو جسکا فعل ایذا رسانی کا معدہ مین وہی ہوتا ہو جو فعل اس خراب مادہ کا ہو جس سے معدہ کو ایذا پہونچتی ہو خواہ معدہ سے عضو شارک کو موذی ہوتا ہو جیسے دماغ پر جب کسی طرح کا صدمہ ضربت وغیرہ کا پہونچے کہ اسوقت ابکائی بشرکت ایذائے دماغ کے پیدا ہوگی یا اینکہ وہ شے مذکورۂ بالا کوئی مادہ غلطی ایسا ہو جو معدہ مین سمایا ہوا ہو خواہ اس مادہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہو کہ اس مادہ سے طعام فاسد ہوجاتا ہو خواہ وہ مادہ صفراوی اور رطوبت ردی کا متعفن ہوتا ہو جسطرح حوامل کو تہوع ایسے ہی مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہو یا اینکہ اگرچہ وہ رطوبت ردی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور غراب نہین ہو مگر فم معدہ کو تر کر کے ڈھیلا کر دیتی ہو بدون اسکے کہ اس رطوبت مین کسی قسم کی خرابی ہو خواہ وہ رطوبت غلیظ چسپندہ ہو یا اپنی کثرت مقدار کی وجہ سے گرانی معدہ پر زیادہ پیدا کرے گو اور کسی قسم کا سبب خرابی کا پیدا نہوا سلیے کہ معدہ اسکی گرانی سے بھی اذیت پاتا ہو اور تہوع پیدا ہوتا ہو اگرچہ وہ شے جو معدہ مین ریختہ ہوئی ہو مثلاً خون یا بلغم شیرین ہو کیون نہو کہ باوجودیکہ تھوڑی دیر بعد اس سے تغذیہ بدن کا ہو جاے اور معدہ خود بھی اس مادہ دموی یا بلغم حلو سے غذا پاے گا اور سبک ہو جائیگا اسلیے کہ خون سے معدہ کو ضرور غذا ملتی ہو اور بلغم شیرین سے خون بنجاتا ہو یعنے اس سے بھی تغذیہ معدہ کا بعد استحالہ کے ہوتا ہو یہ نہین کہ فوراً اس خون سے تغذیہ معدہ کا ہو جاے اور جسطرح وہ خون یا بلغم طبعی شیرین معدہ مین پہونچا ہو ویسا ہی بلا تصرف اور کمی بیشی غذاے معدہ بنجاے بلکہ اس سے تغذیہ بہ نسبت معدہ کے رفتہ رفتہ جسقدر ان رگون مین پہونچکر معدہ کے حصہ مین آتا ہو جن رگون سے یہ خدمت متعلق ہو کہ خون کا مزاج اور کیفیت مشابہ مزاج معدہ کے بدل دیتی ہین اور یہ وہی رگین ہین جنکا ذکر تشریح عام اور خاص معدہ کی تشریح مین ہو چکا ہو الغرض ان رگون سے پلٹ کر اور مزاج یافتہ ہو کر یہ خون اور بلغم شیرین غذاے معدہ ہوتا ہو ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب مانع پیدا ہو جاے کہ غذا پانے معدہ کو منع کرے اور وہ عروق معدہ مین ایسی چیز نہ پہونچا سکین جسپر معدہ قناعت کر کے متوجہ اسکے ہضم پر ہو کر اسکا استحالہ اپنے مناسب مزاج خون کیطرف کر دے ایسے وقت ضرور ہو کہ معدہ کو اس خون سے غذا نہ ملے گی۔ غذا ملنے کا خون سے معدہ کو اکثر گاہ یہ بھی سبب واقع ہوتا ہو کہ جگر معدہ پر خون صالح کو گراتا ہو اور یہ ریزش ان رگون کیطرف سے نہین ہوتی جنکا نام زارفۃ الدم ہے بلکہ ان رگون سے یہ خون جگر سے معدہ مین پہونچتا ہو جدھر سے کیموس کا نفوذ جگر مین ہوتا ہو اور یہ خون صالح جسکی جگر سے آمد تجویز ہوئی ہو زیادہ گرانبار معدہ پر نہین ہوتا اور اسکی آمد جگر سے اسی غرض سے ہوتی ہو کہ معدہ اسکو بطور انتشاف اور پوچھنے کے اپنی طرف کھینچے اور اس جوہر اور مادہ کو معدہ اپنے مادہ کیطرف بدل کر جب یہ خون مشابہ جوہر معدہ کے ہو جاے اسکو اپنی غذا بنالے بڑی غلطی کی ہو جسنے حکم قطعی اس امر پر کیا ہو کہ خون سے معدہ کی غذا بالکل نہین ہوتی بعض آدمیون کو سوداوی قے بطور دورہ کے ہوتی ہو اور وہ شخص ایسی قے کا عادی اور خوگر ہوتا ہو اور قے ہی کرنے مین اسکی تندرستی ہو ورنہ خراب حالی پیدا ہوا ور اکثر یہی قے مری اور حلق مین سوزش پیدا کرتی ہو بلکہ زخم ڈالدیتی ہو متلی کی بعض قسم وہ ہو جو علامت بحران کی ہو اور اکثر متلی علامت ردی ہوتی ہو جسطرح حمیات وبائیہ کی متلی جب ناقہین امراض کو زیادہ غثیان عارض ہو نکس مرض کی خبر دیتی ہو قے کی بعض قسم بھی بحرانی ہوتی ہو جو حمیات حارہ کو مفید ہو اور اورام جگر کو سودمند ہو جو بطرف مقعر جگر کے پیدا ہون۔ اور بعض قسم کی قے زمانہ تزید حمیات مین ہوتی ہو جسوقت معدہ مین خواہ احشاء باطنی مین مثل جگر طحال رحم اور امعاء کے اورام ہون خصوصاً اگر وہ اورام حارہ ہون ضرور ان اورام سے قے حادث ہو گی اسلیے کہ اسوقت میلان طبعی بطرف دفع کے زیادہ ہوتا ہو اور تھوڑے سے مس کرنے اور ملنے غذا یا دوا وغیرہ کے یا قدرے قلیل خلط خواہ کسی ملاقی عضو کی مماست سے بہت بڑی ایذا پیدا ہوتی ہو **مترجم** مراد یہ ہو کہ بوجہ ورم احشا کے تھوڑی سی مقدار غذا اور دوا کی جو معدہ مین پہونچتی ہو اور ورم مانع تدخل ہو لہذا ایذا بیحد پیدا ہوتی ہو اور طبیعت اس غذاے وارد کو دفع کرنے پر بنظر حمایت اعضا آمادہ ہوتی ہو پھر چونکہ دفع کرنا اس غذا وغیرہ کا اسفل کیطرف بعد ہضم کے دیر مین متصور ہو اور بآسانی اور جلدی قے کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہو لہذا واجب ہوا کہ اسی طریق اسہل سے دفع کر دے اور قے واقع ہو جاے۔ عضو ملاقی کے مس کے یہ معنے ہین کہ جب معدہ مین کوئی غذا یا دوا یا خلط وارد ہوا اسوقت حجم معدہ کا ضرور زیادہ ہو جائیگا اور اعضاے متصل معدہ سے اسکو مماست پیدا ہوگی اسیطرح جو اور کسی عضو مین خلط وغیرہ بھر جانے وہ بھی بوجہ اتصال اور قرب معدہ کے مماست کی ایذا دہی کریگا کہ حجم اسکا بھی بڑھ جائیگا اور ورم مین یہ کیفیت ہر وقت پیدا ہوتی ہو **متن** غثیان کبھی اسیطرح باقی رہتا ہو یعنے متلی فقط ہوا کرتی ہو اور قے تک نوبت نہیں پہونچتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ یا تو قوت ماسکہ معدہ کی قوی ہوتی ہو اور غذا وغیرہ کو نہین چھوڑتی کہ منہ کیطرف سے خارج ہو جاے خواہ کیفیت اس غذا یا خلط کی جس سے متلی پیدا ہوتی ہو ضعیف ہو یا مقدار اسکی قلیل ہوتا اینکہ اگر وہ شخص بروقت متلی اٹھنے کے کوئی چیز کھاے بآسانی قے ہو جاے بلکہ اسکے کھانے سے قے پر تحریک ہوتی ہو جس شخص کا معدہ ضعیف ہو اور اتنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضعف اسکے معدہ مین زیادہ ہو کہ اسکا جی متلایا کرے اور قے کرڈالنا اسکو ممکن نہو کیونکہ معدہ خالی ہوتا خالی تو نہین ہو مگر جو خلط موذی معدہ ہو عام اسے
کہ وہ خلط جرم معدہ مین تشرب اور سمائی ہو خواہ تشرب نہین ہو مگر مقدار اس خلط کی بہرحال کم ہو اور یہ ضعیف المعدہ جسکا ذکر ہو رہا ہو ایسا ہو کہ اگر
اس معدہ ضعیف کے بدلے خواہ فم معدہ ضعیف کی جگہ اسکا معدہ یا فم معدہ قوی ہوتا اتنی قلیل مقدار غذا وغیرہ سے خواہ ضعیف موذی سے کبھی اسکو متلی
عارض نہوتی اور نہ ایسے ضعیف الاثر اور کم مقدار خلط کا اثر اسکے معدہ کو پہونچتا مگر اسوقت چونکہ اسکا معدہ ضعیف ہو قلیل اور ضعیف الاثر غذا وغیرہ
سے اسپر اثر پیدا ہوتا ہو یعنے فقط متلی ہوتی ہو اور بسبب ضعف قوت معدہ کے اور کمی مقدار مادہ کے قے کرنی اسے ممکن نہین ہوتی پس ایسا شخص قوت
جی متلانے کے اگر کچھ کھا لیتا ہو تے کرنے پر اسکو دو سبب سے قدرت پیدا ہوتی ہو. پہلا سبب تو یہ ہو کہ خلط موذی کمی کے ساتھ ہوتی ہو اور اسکی
ایذا دہی بھی کمتر ہوتی ہو زیادہ محرک معدہ اور درشتی حرکت کی پیدا نہین کرسکتی اسلیئے کہ وہ خلط قعر معدہ مین ہو اور جب کچھ کھایا طعام وارد معدہ
اس خلط قلیل کو فم معدہ تک چڑھا دیتا ہو اور بسبب آمیزش اور اخلاط باہمی کے اس خلط کی مقدار بڑھ جاتی ہو اور بسہولت پھر قے مین نکلجاتی ہو
دوسرا سبب یہ ہو کہ شخص بسبب حجم طعام کے جو مقدار معدہ پر ہوتا ہو خواستگار اعانت اس خلط کے نکالنے اور خارج کرنے پر ہوتا ہو در ماوی ہو
کہ جسطرح فقط طعام کے کھانے کے بعد قے کرنے مین ہر وقت آسانی ہو موجودگی خلط قلیل مین بھی غذا معین اخراج پر اس خلط کے ہوتی ہو کبھی جی کا
الٹنا پلٹنا اور متلی کا اٹھنا حرارت اور خشکی سے پیدا ہوتا ہو جو فم معدہ کو عارض ہو کر وہی کیفیت پیدا کرتی ہو جو کیفیت کسی خلط حار یابس سے پیدا
ہوتی ہو کہ متصل معدہ کے پیدا ہوتے کا باعتدال استعمال کرنا منفعت عظیم کا باعث ہو مگر ہمیشہ اسکا خوگر ہونا قوت معدہ کو سست کردیتا ہے
خواہ معدہ کو قابل ریزش فضول کے اور اعضا سے کردیتا ہو بحرانی قے اکثر امراض موجودہ سے رستگاری دیتی ہو تپ کا مریض اکثر اسپر حالت
طاری ہوتی ہو کہ اسے تشنج یا صرع یا ایک کیفیت مشابہ صرع کے دفعۃً عارض ہوتی ہو اور ناگاہ اسکو قے زنگاری خواہ نیلی قے ہوتی ہو اور ان
اعراض سے خلاصی اور نجات پاتا ہو کبھی سبات عظیم جو امتلائی ہو اور حمیات وغیرہ مین پیدا ہوا ہو اس سے بھی نجات قے کے ذریعہ سے ہوجاتی
ہو اکثر ہچکی جو پے درپے آتی ہو اور چین لینے نہ دیتی ہو اس سے قے نجات دیتی ہو جو شخص باعتدال قے کا استعمال کرتا رہے اپنے گردہ کی حفاظت
اور امراض گردہ کا علاج اور آفات جو پاؤن کو پہونچتے ہین انکا علاج اسی قے سے گویا کررہا ہو. رگون کے شگافتہ ہونے سے عموماً یعنے اوردہ اور
شرائین دونون کے شگافتہ ہونے سے بھی قے کرنا اشفا دہندہ ہو مستحب اور پسندیدہ یہ امر ہو کہ ہر مہینے مین دو مرتبہ قے کر لیا کرے افضل اوقات قے
کرنے کے بعد حمام کے اور بعد ازان کہ حمام سے برآمد ہو کر کچھ کھالے اور خوب پیٹ بھر لے. ہمنے قے کرنے کے قواعد پورے پورے فن کلیات کتاب
اول مین بخوبی بیان کردیے ہین ضعیف معدہ جسوقت غذا اسمین پہونچتی ہو متلی اسے عارض ہوتی ہو اور جی الٹ پلٹ ہوجاتا ہو اور اگر ضعف معدہ
مین تھوڑا سا ہو قادر ٹھہرانے پر اس شے کے نہین ہوتا جو اس مین پہونچے بلکہ اسے اوپر کیطرف بذریعہ قے کے خواہ نیچے کیطرف اسہال سے دفع کردیتا ہو
ضعف معدہ کبھی اصناف سوء مزاج سے پیدا ہوتا ہو یہ بات تو معلوم ہو کہ اسباب بعض قسم سوء مزاج کے ایسے بھی ہوتے ہین کہ انسے باوجود خرابی مزاج
کے تحلیل روح کا ضرر بھی اسہال وغیرہ پیدا کرنے سے پہونچتا ہو خصوصاً اسہال دموی. اور یہ بھی معلوم ہو کہ منجملہ ضعف اور اعراض کے وہ درد بھی ہو جو
شدید ہو اور غم اور فاقہ کشی اور زیادہ گرسنگی کہ یہ بھی اسباب قے سے ہین بسبب اسکے کہ معدہ کو ضعیف کردیتے ہین اور جو معدہ کہ اسمین درد ہو وہ بھی
بہت جلد طعام کو بذریعہ قے کے گرا دیتا ہو اور دفع کردیتا ہو جس شخص کو متواتر تخمہ عارض ہوتا ہو اور بدون اشتہاء صادق کے غذا کھا لیتا ہو اسکو
کھانے کے ساتھ پہلے تو یہ کیفیت عارض ہوگی کہ ایک سوزش بشدت ایسی اسکے معدہ مین پیدا ہوگی جسکا تحمل نہ کرسکے گا اور بعد ازان انجام کار جو کچھ
اسنے کھایا پیا ہو سب کا سب قے کیطرف سے نکلجائے گا. سب سے زیادہ بدتر وہ قے ہو جسمین خون برآمد ہو سوائے اس قسم خونی قے کے جسکو ہم
آیندہ بیان کرینگے اور سوائے اسوقت کے کہ خونی قے کے ہونے سے قوت طبیعت پر دلالت پائی جائے اور قرب بروات فی الدم کے سوداوی
قے بھی ہو ان دونون اقسام کی خرابی کا سبب یہ ہو کہ دونون قسم کی قے یعنے خونی اور سوداوی مین جو مادہ مورث قے لانے کا ہو خاص معدہ مین

پیدا نہیں ہوتا بلکہ اور جگہ کے اعضا سے وہ مادہ معدہ کیطرف دفع ہو کر آتا ہو جو اُن اعضا کی ذاتی آفت پر اور انکی شرکت سے معدہ کے ماؤف ہونے پر دلالت کرتا ہو اور یہ بھی معلوم ہوتا ہو کہ معدہ ضعیف ہو کر اس مادہ کی ریزش کو قبول کر لیتا ہو قے خون کی خاصتہً اس امر پر بھی دلالت کرتی ہو کہ خون کی حرکت نامناسب اور خارج حد اعتدال سے ہوئی ہو اور خون کی ایسی حرکت جو خارج حد اعتدال سے ہو منذر بہ ہلاکت ہوتی ہے (نتیجہ یہ ہوا کہ خونی قے بھی منذر بہ ہلاکت ہوتی ہو) خالص قے یعنے بے آمیزش کسی رطوبات کے نہایت خراب ہو اور صفراوی قے افراط حرارت پر دلالت کرتی ہو مگر بلغمی قے افراط برودت سادجہ پر دلیل ہوتی ہو مختلف رنگ کی قے مین سب سے زیادہ خراب وہ قسم ہو جو سیاہ ہو اور زنگاری اور کراثی بھی ردی ہو کہ اجتماع اخلاط ردیہ پر دلالت کرتی ہو ترکیب ردی اجتماع امراض کی یہ ہو کہ فم معدہ تو الٹ پلٹ رہا ہے اور اسکے تقلب سے متلی اٹھ رہی ہو اور طبیعت مین امساک اور بخل ہو کہ وہ رطوبات اور موجودات معدہ کا دفع کرنا نہین چاہتی بلکہ اسکا معدہ مین باقی رہنا اگرچہ مورث خرابی معدہ کا ہو پسند کرتی ہو ایسے وقت اگر مسکنات قے یعنے ادویہ یابسہ اور قابضہ کا استعمال کرین امساک طبیعت کی زیادتی ہوگی اور اگر مفتحات اور مرخیات سے امساک طبیعت کے کھولنے کی تدبیر کرین قے کی زیادتی ہوگی۔ ہان اگر وہ خلط جس سے متلی پیدا ہوتی ہو خلط رقیق اور مراری ہو کہ اسوقت مناسب بحالت موجودہ مذکورہ یہ ہو کہ زلال آلو بخارا اور تمر ہندی وغیرہ سے علاج کیا جاتا ہو تا کہ دونون ضرر سے نفع پیدا ہو بعض آدمیون کی ایسی کیفیت ہوتی ہو کہ ہروقت خواہش طعام کی کرتا ہو اور جب غذا کھانے سے معدہ اسکا پر ہو جاتا ہے فوراً یا تو قے کر ڈالتا ہو خواہ بذریعۂ اسہال کے اسکو دفع کر دیتا ہو پھر دوبارہ غذا کھاتا ہو اور پھر وہی قے اور دست سے دفع کر دیتا ہو اور ہمیشہ ایسی ہی اسکی عادت ہوتی ہو اور باانیہمہ خرابی کے وہ شخص مثل صحیح اور تندرست آدمیون کے اپنی زندگی بسر کرتا ہو گویا یہ خراب حالی اسکے واسطے طبعی ہو ایسے مقام پر ایک پرندہ جانور کی کیفیت بھی قابل بیان کے ہو وہ طائر جراد یعنے ٹڈی کو شکار کرتا ہو اور کھاتا جاتا ہو اور پیٹ کو بھرا کرتا ہے اور مدت العمر کبھی سیر نہین ہوتا جہانتک اسے ٹڈی ملتی جاے برابر اسکی ایسی کیفیت رہے گی اور بھی بہت سے ایسے حیوانات ہین جنکی یہی صفت ہے جو اس طائر کی بیان ہوئی مترجم اس طائر اور حیوانات کا ذکر کرنا فقط بنظر تائید ان بیانات کے ہو جو بہ نسبت انسان کے اوپر لکھے گئے ہین متن بعض آدمیون کی کیفیت یہ ہوتی ہو کہ جسوقت کوئی چیز کھانے پینے کی تناول کرتا ہو ظن غالب اسے یہی ہوتا ہو کہ ادھر اسنے حرکت کی اور بدن اسکا ہلاتے ہو جائیگی خواہ اگر غضب یا کلام یا کوئی اور حرکت نفسانی کرینگے تو قے ہو جائیگی سبب اس کیفیت کا وہی ہو جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکا۔ اسلم قے وہی ہو جو صفرا اور بلغم سے ملی ہوئی ہو اور غلظت اور رقت مین متوسط ہو اور انہین اخلاط پر شامل ہو جسکا معدہ خوگر ہو رہا ہے یعنے ان اخلاط کی تولید معدہ مین بطور عادت کے ہوتی ہو کراثی قے دلیل شر اور فساد پر ہو امراض مین۔ اور سبز قے مائل بسیاہی جیسے لاجوردی خواہ نیلی اکثر اوقات حرارت غریزی کے فرو ہونے اور موت قوت حیوانی پر دلیل ہوتی ہو۔ اور یہ دونون قسم یعنے لاجوردی اور نیلی کراثی اور زنگاری سے جدا ہین علاوہ بران یہی دونون قسم کبھی احتراق پر بھی دلالت کرتی ہین مگر جو قسم قے احتراقی کے بسبب سیاہ کرنے برودت اور مکدر کرنے برد کے اور موت قوت طبعیہ کے ہو وہ قے احتراقی مائل بہ اشراق یعنے کسیقدر چمکتی ہوئی اور مائل بصفائی اور کراثیت ہوتی ہے علاوہ بران جس شخص کے جگر مین کوئی مزاج حار موجود ہو اور اسکی حرارت زیادہ ہو ایسے شخص کو بھی اکثر صفراوی یعنے زرد اور کراثی اور زنگاری قے عارض ہوتی ہو جسکے جگر مین ورم حار ہو پہلے اسکو قے صفراوی ہوتی ہو پھر اسکے بعد کراثی اسکے بعد زنگاری ہوتی ہو اور ہمراہ قے کے ہچکی بھی آتی ہو اور متلی بھی ہوتی ہو سیاہ قے نہایت زبون ہو سوائے اسکے کہ اورام طحال مین یا آخر ربیع مین ہو۔ بدبو قے بھی خراب اور ردی ہو خصوصاً ان دونون قسم سے جو قسم حمیات وبائیہ مین حادث ہو۔ اگر کسی شخص کو کسی مرض کے عروض سے چوتھے روز ابکائی آتی ہو لازم ہو کہ قے کر ڈالے کہ اسکو بہت فائدہ ہوگا **علامات** جو قے کے آنے پر خبر دیتے ہین۔ متلی ہونی اور ابکائی آنی یہ دونون مقدمہ قے آنے کے ہین بنے قے سے پہلے یہ دونون خواہ ان مین سے کوئی ایک ضرور پیدا ہوتا ہو جسوقت نیچے والا ہونٹھ پھڑکنے لگے اور سر مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

استمداد یعنے کھچاؤ اوپر کیطرف پیدا ہوا سکو قے آنے کا حکم قطعی کردینا چاہیے۔ **علامات خلط ردی** اور عفن کی جس سے غثیان اور قے پیدا ہوتی ہو اگر یہ خلط حار ہو اسوقت پیاس اور بدطعمی مُنہ کی اور عفونت ظاہر ہوگی۔ اور علامت ایسے خلط کی اگر معدہ پہ ہوتے ہیں اسکے برآمد ہونے سے اطلاع ہوگی اور معلوم ہوجائے گی اور معدہ کو اسکی موجودگی سے ایذائے شدید ہوگی باوجودیکہ خفیف اور سبک ہوگی یعنے گرانبار معدہ پر نہوگی اسلیے کہ اسکی ایذارسانی فقط خرابی کیفیت سے ہوتی ہو زیادتی مقدار کی وجہ سے موذی نہیں ہوتی **علامت خلط جید** اور غیر ردی کی جسکی کثرت مقدار سے متلی اور قے پیدا ہوتی ہو یہ ہو کہ گندہ دہنی اور عفونت قے میں نہو اور نہ برا ذائقہ اور نہ بُرے مزے کی قے ہو اور یہ بھی ہو کہ اگر ایسی خلط جید رقیق ہو بجلدی دوائیں کھلانے پلانے سے قے میں سکون ہوجاتا ہو اور اگر غلیظ ہو اور یہ طلف سے تسکین ہوتی ہو منہ میں رطوبت کا زیادہ ہونا اور بمقدار کثیر قے جید کا ہونا اور کثرت براز اور کثرت لعاب دہن خصوصاً اگر تخمہ اور بدہضمی پہلے ہو چکی ہو یہ سب علامات اسی کے ہیں۔ علامت اس غثیان اور قے کی جو کسی سوء مزاج فم معدہ کی وجہ سے عارض ہو اور فم معدہ پر جو غذا وغیرہ وارد ہو اسکی برداشت نہ کرسکے بلکہ اسکے دفع کرنے پر متحرک ہو یہ ہو کہ کوئی نہ کوئی علامت سوء مزاج چارگانہ مذکورہ بالا میں سے موجود ہوگی جو قسم اس مرض کی بسبب شرکت دماغ کے حادث ہوتی ہو یا جگر یا رحم کی شرکت سے اسکی علامت بس امراض انھیں اعضاء کے ہوتے ہیں **قے الدم کا بیان** خون جسوقت قے کی راہ سے برآمد ہو کر معدہ سے نکلتا ہو یا مری سے اور سبب اسکے برآمد ہونے کا یا شگافتہ ہونا کسی رگ کا طول میں خواہ عرض میں یا کٹ جانا کسی رگ کا ہوتا ہو اور اکثر یہ شگافتہ ہونا بعد قے کثیر کے خواہ بعد بروقت ایسے مسہل کے ہوتا ہو جیا دویہ حارہ سے مرکب ہو یا کسی ورم خام کے انفجار سے خونی قے ہوتی ہو خواہ رعاف کا خون معدہ پر گرتا ہو اور ناک کیطرف سے ادھر آجاتا ہو اس سے قے الدم عارض ہوتی ہو اور لوگ بے خبری ہوتی ہو کہ رعاف کی ریزش کسوقت معدہ پر ہوئی یا اینکہ جگر سے انصباب خون کا معدہ پر ہو کر خواہ کسی اور عضو سے مثل طحال وغیرہ کے ریزش کر کے مورث قے الدم کا ہوتا ہو خصوصاً جسوقت کسی خون معتاد مثل بواسیر اور حیض وغیرہ کے آمد بند ہو کہ ایسے وقت ریزش کا احتمال زیادہ قوی ہو یا اینکہ کوئی عضو اعضائے بدن سے کٹ گیا اور اسکی غذا دہی میں جو خون صرف ہوتا تھا بچ رہا چنانچہ کتاب اول فن کلیات میں بخوبی اسکو ہمنے بیان کیا ہو یا اینکہ ترک ریاضت معتاد کا ہوا خواہ کوئی علقہ یعنے خون بستہ تناول کیا تھا اور وہ معدہ میں معلق رہ گیا خواہ مری میں پھنس گیا۔ یا زحیر معدہ میں پیدا ہوئی ہو یہ سب صورتیں قے الدم کے عارض ہونے کی ہیں رگوں کا عرض خواہ طول میں پھٹ جانیکا سبب کلیات میں اور نیز شروع مقالہ ہذا میں بخوبی بیان ہوچکا ہو واجب ہو کہ اقسام میں قے الدم کے اس قسم کی شناخت میں زیادہ اس امر کا خیال کریں کہ جو قے اور ڈھیلے پن سے رگوں کے قے الدم ہوتی ہو اسکا خون رقیق اور رگیں مترہل یعنے ڈھیلی ہوتی ہیں اور اگر شدت خشکی سے رگوں کی خواہ برودت وغیرہ سے ہوتی ہو اسوقت خون غلیظ ہوتا ہو اکثر قے الدم صحت قوت بدنی کی وجہ سے بھی ہوتی ہو یعنے قوت بدنی خون کو جدھر سے فوراً دفع ہونا آسان جانتی ہو اُسی طرف سے دفع کردیتی ہو اور یہی دفع کرنا مناسب انتظام صحت بدن کے ہوتا ہو یہی سبب ہو کہ اکثر دودھ تلے یعنے قریب (۸) تولہ کے خون جب برامدقے کے نکلجاتا ہو راحت اور منفعت ہوتی ہو (اور اسیطرح کا ضعف وغیرہ پیدا نہیں ہوتا) اور یہ صورت اسوقت ہوتی ہو کہ طحال یا جگر سے بچا ہوا خون جب معدہ پر گرتا ہو فوراً بذریعہ قے کے بمقدار کثیر یا قلیل جتنا گرا ہو نکلجاتا ہو اور کچھ ضرر نہیں ہوتا۔ مگر جو خون طحال سے بجگر معدہ پر آتا ہے اور برامدقے برآمد ہوتا ہو سیاہ اور زردی آمیز زیادہ اور بیشتر وہ ترش بھی ہوتا ہو اور ان دونوں قسم میں قے الدم کے زیادہ درد نہیں ہوتا۔ اکثر کا بعض آدمی کے برامدقے ایک ٹکڑا گوشت کا برآمد ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ وہ گوشت زائد از قسم ثؤول یعنے مسّہ کے خواہ لحم باسوری معدہ میں اوگتا ہو اور جب اسکا تعلق معدہ سے باقی نہیں رہتا یعنے معدہ سے جدا ہوجاتا ہو طبیعت مدبرہ بدن اسکو اوپر کیطرف برامدقے دفع کردیتی ہو جو قے الدم ہمراہ تپ ہو ردی اور خراب ہو لیکن اگر حمی نہو تو اکثر ردی نہیں بھی ہوتی ہو **علامات** جو قے الدم معدہ سے ہوتی ہیں اور مری کی قے الدم میں فرق یہ ہو کہ مقام درد کو دریافت کریں ہاں اگر انفتاح عروق سے ہوگی اور تاکل یا قروح کے پڑنے سے نہوگی پھر اسوقت درد نہوگا یعنے پہ شناخت اسوقت بکار آمد

(ف ۸) [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوگی جو قسم قے الدم کی بسبب تاکل کے ہوگی اسپر کوئی علامت قرحہ سابقہ کی دلیل ہوگی اور خون کی آمد ہین اولاً تو تھوڑی سی تھوڑی سی ہوگی پھر یکبارگی
مقدار کثیر برآمد ہوگی جو قسم قے الدم کی صحت قوت سے ہوگی اسکی شناخت یہ ہو کہ قے کرنیوالا اپنے جملہ امور بدن کو گوارا سمجھے گا اور کسیطرح کی کراہت
اور ناخوشی اسے اپنے افعال صحت مین عارض نہوگی کسیقدر گرانی قبل اس خونی قے کے جو اسے محسوس ہوئی تھی سو بعد قے کے وہ بھی جاتی رہے گی
اور کسی عارض ہوگی اور خون بھی برآمد ہوگا اوصاف صحیحہ پر ہوگا کہ حاد اور اکال اور بدبوا ور قروحی یعنے جس قسم کا خون کچا قرحہ سے نکلتا ہے نہوگا۔ جو
قے الدم علقہ سے حادث ہوتی ہو اسکا خون رقیق اور صدیدی ہوگا اور ایسے پانی پینے سے وہ قے پیدا ہوتی ہو جو عالق ہو یعنے بستگی خون کا موجب ہو
جو قے الدم بواسیر کی وجہ سے عارض ہو وہ ٹھہر ٹھہر کر ایک وقت ہوتی ہو اور ایک وقت نہین ہوتی اور بیمارون کو ایسی قے ہونے سے نفع ہوتا ہے
اور رنگ انکا زرد ہوتا ہو جگر سے خون کر کے جو قسم قے الدم کی عارض ہوتی ہو آمین اور طحال کی ریزش سے قے الدم کے عارض ہونے اور خود
معدہ سے قے الدم کے عارض ہونے مین فرق یہ ہو کہ جگر اور طحال کی ریزش سے قے الدم بدون درد معدہ کے ہوتی ہو اور خود معدہ سے بلا ریزش
قے الدم کسیقدر درد سے خالی نہین ہوتی جو قے الدم طحال کی ریزش سے ہوتی ہو اسکا خون سیاہ اور شعکر ہوتا ہو چنانچہ ابھی مذکور ہوا بیشتر کوئی
آدمی گوشت کا ایک ٹکڑا قے کرتا ہو اور سبب ابھی مذکور ہو چکا **علاج** مطلق جملہ اقسام قے کا اور بیان عام قے کے علاج کا یہ ہو کہ جو قے فساد ہضم
غذا سے پیدا ہوئی ہو غذا کی اصلاح اور جودت کی تدبیر کرنی لازم ہو اور بعض مقویات معدہ جو خوشبودار حارہ ہون خواہ بارد جو مناسب بحال مریض
ہون انسے بھی استعانت درکار ہو اور جس قے کا سبب کوئی مادہ خراب یا کثرت مادہ کی ہو اسکا استفراغ قوانین مذکورۃ الصدر سے کرنا چاہیے ادویہ مشروبہ
سے خواہ حقنہ کے ذریعہ سے اور تقلیل یا تلطیف غذا کی اور فاقہ کی استعمال اور ریاضت لطیفہ کرانی چاہیے حقنہ جو مناسب مرض موجود ہو
اسواسطے نافع ہوتا ہو کہ مادہ کو اسفل کیطرف مائل کردیتا ہو لہذا قے بند ہوجاتی ہو اکثر حقنہ اے حادہ کے استعمال سے قے بالکل بند ہوجاتی ہے
قے کرنے سے بھی وہ قے بند ہوجاتی ہو جو ادنی ہو اسلیے کہ اختیاری قے کرنے سے اخراج اس مادہ کا بخوبی ہوجاتا ہو جس سے قے پیدا ہوتی تھی
وہ قے صناعی یعنے بتجویز طبیب سے جو کرائی جاے فقط آب گرم سے ہو یا اسکا آب گرم مین سکنجبین سادہ بھی ملا دین خواہ سوے کے بیج ملا دین خواہ
آب ترب اور شہد خواہ ادویہ قے چنانچہ اپنے مقام پر انکا بیان ہو چکا جس مادہ کا اخراج بذریعہ قے یا بذریعہ اسہال مرکوز ہوا اور وہ مادہ غلیظ ہو ابتدائی
تدبیر اس طرح ہم کرینگے کہ پہلے اس مادہ کی تلطیف کرینگے پھر اسکی تقطیع کر کے بعد ازان اسکا استفراغ کرینگے اگر متلی بلکہ قے بھی کسی سوء مزاج کی
وجہ سے عارض ہو اسکا علاج اسطرح کرینگے کہ وہ سوء مزاج اپنے ضد کیطرف بدل جاے اگر احتیاج تخدیر یعنے بے حس کرنے فم معدہ کے ہو بطریق
مندرجہ ذیل یہ بھی کیجائیگی۔ نہایت درجہ کی تدبیر متلی کے دور کرنے مین یہ ہو کہ اس خلط کو دفع کردین جو غثیان پیدا کرتی ہو خواہ اس خلط کو
لگم کردین یا اسکی تقطیع کرین اگر وہ خلط غلیظ اور لزوجت دار ہو یا اسکے عفونت کی اصلاح کرین اگر وہ خلط متعفن ہو اور صدیدی ہو اور عطر سے
جسقدر تناول کرسکے اسلیے کہ خوشبو اشیا زیادہ مناسب معدہ کی ہین خصوصاً اگر بارد خلط سے وہ متلی یا قے حادث ہوئی ہو یا اسکی موجودگی
کو بھلا دین یعنے اسکی ایذا سے اپنے تئین گویا غافل تصور کرین اگر حس معدہ کی اس سے زیادہ متعلق ہو یعنے زیادہ متلی کا ہیجان ہوتا ہو خواہ قے کا
ہیجان زیادہ ہو (اور بھلا دینے کے حیلے اکثر مقامات مین مذکور ہو چکے ہین) اور مادہ کا اطراف کیطرف جذب کرنا قے کے بند کرنے مین زیادہ نافع
ہو خصوصاً اگر وہ مادہ یا بعض ان اخلاط سے جو اعضاے محیط سے معدہ کے دفع ہو کر بطرف معدہ کے پہونچا ہو۔ یہ جذب مادہ کا اسطرح ہوتا ہو کہ بہت
استواری اور سختی سے انکی بندش کرین خصوصاً اطراف زیرین کے جیسے دونون پاؤن کی پنڈلیان اور دونون قدم اور بندش اوپر سے شروع ہو اور
نیچے اترتی ہوئی چلی آے کبھی ایسے جذب پر اطراف کو گرم کرنا اور گرم پانی مین انکو رکھنا بھی معین ہوتا ہو اور بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہو کہ بازو اور
ساق پر کوئی دوا لے محمر جس سے جلد سرخ ہوجاے اور قرحہ ڈالدے ملی جاتی ہو۔ بڑے تعجب کی بات ہو کہ اطراف کو گرم کرنا بھی قے کی تسکین کرتا ہو
اسلیے کہ جذب مواد بسمت اطراف کرتا ہو اور اطراف کو سرد کرنا بھی ایسے قے کو نافع ہوتا ہو جو سریع اور تیز ہو اسلیے کہ تبرید پیدا ہوتی ہو اور اسیطرح سدہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی تبرید سے بھی نفع ہوتا ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بادام تلخ کو اگر کوٹ کر پانی میں خوب طرح ملیں اور چھان کر وہ پانی پلایا جائے بڑا عمدہ علاج اس قے کا ہے جو غالب اور ہانچ ہو۔ باقلا کو مع پوست کے سرکہ آب آمیختہ میں اگر پختہ کریں یہ بھی نہایت درجہ ایسے لوگوں کو نافع ہے۔ مسور جس پانی میں بھگوئی گئی ہو اُس پانی کو دور کر کے سرکہ میں جوش دیں یہ بھی اسی طرح مفید ہوتی ہے۔ ایک دوا ایسے بیماروں کی یہ بھی مجرب ہو چکی ہے عود خام اور سک اور قرنفل سب اجزا ہموزن آب بہ میں استعمال کریں۔ قرنفل کا گوندا سکے برگ اور پھول اور خود قرنفل سے بہتر ہے اور جسوقت قرنفل کا گوندا پایا جائے اور خود لونگ ہی کو اسمیں داخل کریں اور ہمراہ اسکے مشکطرامشیع مثل وزن قرنفل کے ملائیں نہایت عمدہ ہے۔ اور قائم مقام صمغ قرنفل کے ہے۔ جہاں تک ممکن ہو ان بیماروں کے سولانے کی تدبیر بخوبی کرنی چاہیے کہ یہ اصل علاج ان کا ہے۔ قے اور متلی کے روکنے میں وہ ماءاللحم جسمیں مصلح گرم زیادہ پڑے ہوں اور کشنیز خشک بھی زیادہ ہو شراب ریحانی چھڑک کر پلانا بھی مفید ہوتا ہے گوارا ہو انکو خواہ ناگوار ہو اور اگر باوجود ان اوصاف کے اسیقدر اس ماءاللحم میں عفوصت بھی ہو نہایت عمدہ ہے اسی ماءاللحم میں نان تنک خواہ میدہ کی روٹی بھی مل دیجائے کہ اس تدبیر سے کبھی وہ لوگ سو جاتے ہیں اور ادھر نیند ان کو آئی اور صحت ہوئی۔ اگر طبیعت خود بخود مائل بہ خشکی اور قبض ہو اسوقت قے کا حبس کرنا ادویۂ قابضہ سے زیادہ مقدار پر استعمال کر کے درست نہیں ہے کہ خشکی زیادہ پیدا ہوگی ہاں مگر اسقدر جائز ہو جس سے نقصان رطوبت خواہ زیادہ ایذادہی تخفیف کی پیدا نہو اور حقنہ کا استعمال کرنا اور طبیعت میں روانی جو منجر بہ تلیین خواہ اسہال ہو پیدا کرنی چاہیے۔ بعد ازاں ربوب مذکورۂ بالا جیسے رب نعناع وغیرہ کو استعمال کرانا چاہیے۔ اکثر اوقات متلی اور قے میں فصد کرنے سے تخفیف ہو جاتی ہو۔ اگر کوئی شخص دوائے قوی حابس قے کو براہ قے گرادے دوبارہ ویسی ہی دوا پھر دینی چاہیے اور اگر بیمار کی ناگواری دوائے مذکور کے دوبارہ استعمال سے بشدت ہو تو اسکے رنگ خواہ بو وغیرہ کو بدل دینے میں کچھ قباحت نہیں ہے

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ متلی جب زیادہ ایذادہی کرے اور اسکے ہمراہ قے نہوتی ہو اسوقت طبیعت کی اعانت ادویۂ لطیفہ سے کرنی چاہیے تاانیکہ اس طعام یا خلط کو جس سے متلی پیدا ہوتی ہے قے کردے۔ اور اگر حاجت اسہال نرم کی ہو کر دینا چاہیے بعد اسکے تقویت معدہ کی ادویۂ مذکورۂ بالا سے کرنی لازم ہو خصوصاً روغن ناردین خالص خواہ آمیز روغن گل ملا کر جیسی رائے طبیب کی ہو اور تسخین معدہ کی تدابیر مندرجہ بالا سے کرنی چاہیے۔ کبھی متلی کھانے کے بعد نہیں ہوتی بلکہ بروقت خلو معدہ کے بھی ہوتی ہو اور اسوقت بوجہ کمی مادہ کے قے کرنی ممکن نہیں ہوتی ایسے شخص پر واجب ہو کہ تناول طعام کرے اسکے بعد معطسات یعنے چھینک پیدا کرنیوالی ادویہ کا استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ علاج کا پرانا طریقہ ہو اور مشوش ہے یعنے انتظام اس کا درست نہیں اور قاعدہ تحقیق پر درست نہیں ہے۔ ہمنے علاج قے کا قانون عام تو بیان کر دیا **اب تفصیلی علاج کے بیان کا ارادہ ہے** ہم کہتے ہیں کہ جو قسم خاتم

قے کی کسی سبب حار سے عارض ہوئی ہو اسمیں خرمائے خشک کھلانے سے خاص کر تسکین پیدا ہوتی ہے اور انار اور سماق اور غبیرا یعنے سنجد اور سفرجل خواہ جو ادویہ از قسم مشروبات ان ادویہ سے تیار کیے جائیں۔ یہ جب کہ جسکا نسخہ ذیل میں ہے بھی مسکن ایسی ہی قے کی ہے۔ بزرالبنج ایک جزو تخم گل سماق خرمائے خشک ہر واحد چار جزو دو چند وزن ادویہ رب سفرجل سے گولیاں بنائی کریں اور بقدر نصف مثقال کے اس مجموعہ سے دینی چاہیے ایک مثقال تک جیسی قوت مریض کی دریافت ہو یہ دوا نافع ہے اس طرح کہ نیند لاتی ہے اور متلی میں سکون پیدا کرتی ہے۔ اور اگر مریض کی طبیعت میں زیادہ قبض نہو رب سا ذجہ کا جو انگور خام یا ریباس یا حماض اترج سے خصوصاً بنائے جائیں تجویز کرنا بھی جائز ہے۔ کافور میں خاصیت متلی روکنے کی اور قے بند کرنے کی عجیب ہے بشرطیکہ حرارت سے متلی یا قے عارض ہوتی ہو اور یہ خاصیت پلانے سے کافور کے کسی رب میں ملا کر اور سونگھانے اور معدہ پر طلا کرنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسطرح سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو شخص بعد تناول غذا وغیرہ کے ایسا خیال کرتا ہے کہ ادھر اس کا جسم ہلا اور قے ہو جائے گی بہترین علاج اسکے واسطے اور یہی اس شخص کے واسطے (جسکی غذا قے کی طرف سے گرجاتی ہو اور غذا کے ہمراہ مرہ صفرا قے مین نہ آتا ہو بلکہ اسکو قے بسبب خلط سوداوی خواہ اور کسی خلط بارد کی وجہ سے ہوتی ہو) وہی علاج ہے جو بذریعہ مجففات مسخنہ کے کیا جائے انھین مجففات سے تخم کرفس اور انیسون اور افسنتین ہے سب اجزا ہموزن لیکر قرص تیار کرین اور مقدار شربت ایک مثقال سرد پانی کے ساتھ تجویز کرین۔ انھین دونون کی نان خورش زیرہ اور فلفل اور تھوڑی سی سداب بھی سرکہ اور مری ملا کر تجویز کرنی چاہیے جو شخص اپنی غذا کو بسبب درد معدہ کے قے کردیتا ہے اسکے واسطے خرمائے خشک کو پیکر اور تھوڑا سا شربت حب الآس اسمین ڈالین اسقدر کہ دونون یکجا ہو جائین اسکے بعد تھوڑا سا سرکہ شراب اور تھوڑا شہد ملا کر استعمال کرائین۔ ایک زردی انڈے کی بریان کرکے شہد ملا کر پندرہ دانہ مصطگی پیکر اسمین داخل کرکے اسکو کھلا دین اور تین روز تک یہی دوا کھلائی جائے۔ جو قرص درد معدہ کے باب مین مندرج ہین اور ان مین افسنتین اور مرکی داخل ہے وہ بھی ایسے مریض کو نافع ہین۔ واجب ہے کہ ایسے بیمار خواہ جو لوگ انکے قائم مقام ہین یعنے مبتلائے اوجاع معدہ ہین انکو بعد غذا کے قوابض کا استعمال کرانا چاہیے اور قبل طعام کے مزلقات مثل لبلاب کے۔ ایسے بیمار بعد طعام کے فوراً اگر یہ سفوف تناول کرین مفید ہوگا کندر بلوط سماق۔ دوائے جید مانع مثلی کے کشنیز خشک اور سداب خشک دونون ہموزن کسی شراب آب آمیختہ ملا کر استعمال کرین اگر قے مین ترشی معلوم ہو خواہ آب سرد مین آمیختہ کرکے اگر کسی طرح کی لذع معلوم ہو۔ یہ دوا نافع ہے اس قے کو جو بسبب برودت کے اور اخلاط باردہ کے عارض ہو زرنباد درونج جندبیدستر اور سب کے برابر شکر مقدار شربت دو درہم تک اور چندروز تک استعمال کرین۔ پھر اگر یہ تدبیرات مذکورۂ بالا کافی نہون اور اقراص مذکورہ سے نفع ظاہر ہو روغن بید انجیر ہمراہ آب بزور معلومہ کے پلانا چاہیے۔ جو قے بعد تخمہ کے عارض ہو اسکا علاج تخمہ کے علاج سے کرنا چاہیے اور معجون شوطیرا کھلانی چاہیے جو قے کسی خلط صدیدی کی وجہ سے عارض ہو اسکا علاج یہ ہے کہ استفراغ اس خلط کا بذریعہ قے کے کیا جائے اور تنقیہ معدہ کا اسی خلط سے کرکے تعدیل مزاج معدہ کی ایسی ہی کیفیت اودیہ سے جسکے رائحہ پاکیزہ ہو کرنی لازم ہے ایسے ہی مریض کو بزور مین مثل انیسون اور تخم کرفس اور زیرہ اور تخم خبازی بری جسکو سیسالیوس کہتے ہین اور دوقو کے نافع ہین۔ وہ تدبیر کرنی بھی واجب ہے جسے ہم بیان کرچکے کہ قبل تناول غذا کے غذاہائے مزلقہ ملینہ اور بعد غذا کے اغذیہ قابضہ اور خوشبو مثل سفرجل وغیرہ کے تناول کرین تاکہ طعام قعر معدہ سے اتر کے قعر معدہ تک پہونچ جائے اور مادہ موجودہ معدہ کا میلان نیچے کیطرف ہو اوپر کیطرف نہو۔ بلکہ بعض غذاہائے مذکورہ اسکے تناول کے بعد زیرہ اور سماق کھلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اور کبھی کسی خفیف دوا کی حاجت ایسے لوگون کو بعد غذا کے ہوتی ہے۔ دوا المسک بھی ایسے بیمارون کو زیادہ نافع ہے اور قرص کوکب کا نفع بدرجہ غایت ہو اگر کسی شربت مناسب کے ہمراہ کھلایا جائے کہ اسمین برابر ایک حبہ کے مشک بھی گھول دی ہو جو قے بسبب خلط سوداوی کے پیدا ہوئی ہو اسکا بند کرنا تا امکان مناسب نہین ہے۔ پھر اگر ایسے مریض کے بدن مین امتلائے خون دریافت ہو باسلیق کی فصد کھول دینی چاہیے اور اخدعین ان دونون رگون پر جو گردن کے دونون طرف ہین حجامت بھی کرانی چاہیے تاکہ اعضائے اعالی جو معدہ سے اوپر کیطرف ہین ان مین اس گرانی سے جو بسبب امتلائے خون اور سودا کے تھی خفت پیدا ہو یہی تدبیر تنہا بعض قسم کے امتلائے مورث قے کو کافی ہوتی ہے پھر اگر امتلا بافراط ہو کہ جسکا تحمل نہو سکے بذریعہ ایسے حقنہ کے جن مین کسی قدر حدت ہو جذب مادہ امتلا کا اسفل کیطرف کرنا ضرور ہوگا وہ حقنہ قرطم اور بسفائج اور خسک اور افتیمون اور حاشا اور بابونہ سے بذریعہ روغن کنجد اور شہد کے تیار کیے جائین۔ اور طحال پر ضماد اکلیل الملک اور آس اور لادن اور اشنہ کا شراب مازو کے ہمراہ بنا کر لگایا جائے۔ ایضاً شربت نعناع آب انار کے ہمراہ اور افادیہ ملا کر پلایا جائے۔ اور اگر پھر بقیہ امتلا کا رہ جائے پانون کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

رگون کی فصد اور صافین کی حجامت کرنی چاہیے جب ان تدبیرات سے قے مین سکون پیدا ہوا سوقت استفراغ سودا کا او ویہ سے مثل ہلیلہ سیاہ اور افتیمون اور غاریقون اور نمک ہندی سے کیا جائے اور اضطراراً اگر روغن بیدانجیر اور ایارج فیقرا اور افتیمون پلانے کی نوبت پہونچے یہ بھی جائز ہے۔ اور اگر طحال مین کوئی مرض ہو اسکا بھی علاج کرنا چاہیے۔ جو قے بسبب انصباب کسی مادہ رقیق اور بالذع کے اس طرح عارض ہوتی ہو کہ وہ مادہ طعام سے مل جاتا ہے اور متلی پیدا ہوتی ہے اسکو اقراص کوکب اوقات نوبت مین اگر پلائے جائین مفید ہوتے ہین اور غیر اوقات نوبت مین نقض مادہ کرنا بذریعہ ایارج اور اسہال بذریعہ سکنجبین کے جسمین صبر کی آمیزش ہو اور سکنجبین جو اسہال کے واسطے تیار ہوتی ہے اس مین سقمونیا داخل ہے خواہ آب آلوے بخارا اور زلال تمر ہندی کہ یہ دونون مادہ کو اسفل کی طرف مائل کرتے ہین اور بسبب ترشی کے قے مین بھی تسکین پیدا کرتے ہین۔ ایسی صورت مین واجب ہے کہ جذب مادہ کا اسفل کی طرف حقنہ لینے سے بھی کیا جائے جو بنفشہ اور عناب اور جو مقشر اور خسک اور بابونہ اور سپستان اور تربد سے روغن بنفشہ ملا کر بنایا جائے اور شکر سرخ اور بورہ بھی آسمین شریک کرین اور شربت خشخاش کا بھی استعمال کرنا لازم ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اگر طبیعت مین یبوست ہو یعنے قبض ہو اسوقت شراب یعنے مشروبات نافع ہوتے ہین اور جملہ ایسے آدمی جنکو سبات کے ہمراہ قے عارض ہوتی ہو اُن کو خشک دوا خواہ غذا سے نفع ہوتا ہے خصوصاً وہ روٹی جو تنور مین خشک ہو گئی ہو اور طباشیر بھی ایسے ہی لوگون کو مفید ہوتی ہے اگر عصارات معلومہ مین میسکر ملائی جائے پس خلاصہ یہ ہوا کہ جو چیز کہ رطوبت معدہ سے چسپیدہ ہو جائے اور اس رطوبت کو چوس لے وہی چیز اس مرض کو مفید ہوتی ہے اکثر ایسے مریض کو حاجت اسکی بھی ہوتی ہو کہ اسکے شکم پر محجمہ چسپان کیے جائین اور پشت پر اور درمیان دونون شانون کے بھی پچھنے لگائے جائین **ایضاً** اسکی نیند پیدا کرنے کی تدبیر کرنی اور کسی جھولے مین اسکو جھولانے کی بھی حاجت ہوتی ہو اگر رطوبت صدیدی مورث اس مرض کی ہو اسوقت مخدرات خوشبو جو مقاومت اور مقابلہ کرین فساد صدید کا اور اسکی بوے بد کا یعنے تخدیر کے ذریعہ سے فساد صدید کا مقابلہ اور بوے خوش کے ذریعہ سے اسکی بوے بد کا مقابلہ کرین اور ایسے قوابض تجویز کرنے چاہیین جو رطوبت صدیدی کو چوس لین خصوصاً ایسے قوابض جو خوشبو ہون بلکہ غذا کی قسم مین سے ہون پھر اگر ایسا مادہ صدیدی مُروبا ہوا اور ترشرب ہو واجب ہو کہ اسوقت استعمال ملطفات اور مقطعات کا مثل سکنجبین کے خواہ افادیہ مشہورہ عود اور قرنفل اور الائچی کا کیا جائے ایطرح اگر وہ مادہ لزج اور غلیظ ہو اسوقت ایسی دواے ملطف وغیرہ سے جو کسیقدر اقوی ہو علاج کرنا چاہیے ایارج ہمراہ سکنجبین کے دواے مشترک اکثر اقسام قے کے واسطے ہے اور یہ بیمار یعنے ارباب مواد صدیدی خواہ مواد غلیظہ کے لوگ بعد ان تدبیرات کے ادویہ مسکنہ قے کا استعمال کرینگے جن مین کسی قدر تسخین بھی ہوگی مثلاً شربت نعناع جو انار کی شرکت سے تیار ہو اور اسمین عود خام بھی داخل کیا جائے خواہ شربت حماض اترج جنمین افادیہ حارہ شریک کیے جائین اور عود اور برگ اترج بھی داخل ہو **ایضاً** دواء المسک جو تلخ ہے اور معجون سفرجلی اور یہ سب ادویہ مرکبہ ہمراہ طبیخ افادیہ کے مستعمل ہونگے **ایضاً** دواء المسک ہمراہ اسیبہ کے اور شراب افسنتین ان کو مفید ہو ہر وقت مین نسخہ جید آب انار ترش اور آب پودینہ ہر واحد ایک باقہ یعنے ایک دستہ ترہ دو رطل پانی مین جوش دیا جائے تاانیکہ نصف رہ جائے پھر آسمین مشک ایک دانگ اور عود چار درہم پسی ہوئی اس سب دوا کو گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پیا کرے۔ منجملہ ادویہ مسکنہ کے ایسی قے کے واسطے رب اترج ہمراہ عود اور قرنفل کے جو شربت نعناع رمانی یعنے آب انار کی آمیزش سے بنا ہو اسکے ہمراہ مستعمل ہو خصوصاً اگر اسمین کندر اور سک اور پوست پستہ اور مشک اور عود بھی پڑی ہو۔ میبہ قے بلغمی کو زیادہ مسکن ہے۔ جسوقت متواتر قے آنے سے سقوط قوت کا خوف ہو اور کثرت قے کا اندیشہ ہو کسی قسم کی قے کیون نہو سواے اس قے کے جو حمیات شدیدۃ الحرارۃ مین ہوتی ہے اسوقت بیمار کو وہ ماء اللحم جو گوشت چوزہ ہاے طیور اور پاچہ بھیڑ اور بکری سے تیار ہوا ہو ہمراہ نان تنک کے جو باریک مثل سرمہ کے

ایسی ہوئی ہوا سے ماءاللحم مین ملائی جائے۔ جرعہ جرعہ پلانا چاہیے اور آب سیب اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور گوشت چوزون کا بھنا ہوا بلکہ مسلم چوزے بریان کرکے اور ان کا پیٹ چاک کرکے مریض کو سونگھانا چاہیے اور مریض کے منھ کے قریب ایسے بھنے ہوے گوشت کو رکھنا لازم ہے اور اسی طرح گرماگرم روٹی کی خوشبو اسکے دماغ تک پہونچانی لازم ہے۔ ازانجملہ یہ بھی عمدہ ترکیب ہے کہ چوزون کو پانی مین ابالین اور اس پانی کو گرادین پھر دوسرے پانی مین ابالین اور خوب گلادین پھر کسی ہاون دستہ مین اسکو کوٹین اور اسمین اس کا پانی نچوڑین اور بزورہ پیکر اسمین چھڑکین اور لباب خبز سمید کو اسمین خوب طرح سے بھگودین اور تھوڑی سی شراب ملائین اور عصارہ سیب اسمین داخل کرین اور پی جائین۔ جو چوزہ پہلے پختہ کرنے سے خوب گل جائے اسکے بعد کوٹا جائے بہتر ہے بہ نسبت اس چوزہ کے جو پہلے کوٹا جائے اور پھر گلایا جائے اسلیے کہ یہ دوسری قسم جو پہلے کوٹی جاتی ہو اسکی رطوبت غریزیہ متحلل ہوجاتی ہے اور اسی وجہ سے قنج ہوتی ہے اور پہلی قسم کی رطوبت اسمین محتقن اور بستہ رہتی ہے بشیر متلی کو اور تقلب نفس اور قے کو ایسی غذا جو کبک اور چوزہ سے تیار ہو اور آب انگور خام سے اسمین ترشی دیجائے خواہ حماض اترج اور سماق آب سیب ترش کی ترشی دیجائے اور زیت انفاق سے بریان کیجائے غرض ایسی غذا ان تینون امراض کو نافع ہوتی ہے۔ اگر جو کے ستو سرد پانی مین گھول کر ان کو پلائے جائین خصوصًا اگر قے کا بقیہ ابھی کسیقدر موجود ہو تو کچھ خوف کی بات نہین ہے۔ اور یہ تدابیر مکرر کرنی چاہیین اگرچہ ان اشیاء کو تناول کرکے قے ہوجایا کرے۔ اور اگر کوئی دوا یا غذائے مذکورہ مریض کو ناگوار معلوم ہو اسکی ہیئت بدل دینی چاہیے **ادویہ مفردہ و مرکبہ نافع متلی اور قے کی جاننا چاہیے** کہ جیا کندر اور مصطگی اور سرو کا کبھی متلی اور قے کو نافع ہوتا ہے اور اسی طرح مُن کا چبانا اور سداب خشک بقدر ملعقہ یعنے چمچہ کے اگر تناول کیا جائے وہ عجیب النفع ہے۔ اور لونگ خوب اچھی طرح مثل سرمہ کے باریک پیسی جائے اور اس حسو پر جو نان تنک سے تیار ہوئی چھڑکی جائے اور عصارات مذکورہ بھی اس مین داخل ہون فورًا پینے کے ساتھ ہی متلی اور قے کو ٹھہرادیتی ہے اور اسی طرح اگر لونگ سرد پانی کے ہمراہ پلائی جائے خواہ کسی پانی مین جوش دیکر او پر او پر کا پانی پلایا جائے خصوصًا لڑکون کی قے اور متلی کے واسطے زیادہ مفید ہے اور اچھا یہ ہے کہ اسپر مصطگی بھی چھڑک لیجائے منجملہ ادویہ مسکنہ قے اور متلی کے رب اترج ہے اس شخص کے واسطے جو قے مراری مین گرفتار ہو فورًا اشفا دیتا ہے اور جو شخص کہ اخلاط باردہ سے مبتلائے قے اور متلی کا ہو اسکو رب اترج ہمراہ عود خام اور قرنفل کے دینا چاہیے **ایضًا** جوشاندہ پوست پستہ کا تنہا یا دیگر خوشبو دواؤن کے ساتھ اور اس سے زیادہ قوی تر آب نقاح کرم تنہا ہو خواہ ادویہ ملاکر اور ہمراہ گرد یا جو قسم خاص زیرہ کی ہو اور میبہ کے ساتھ۔ اور میوسن بھی ایسی شراب ہو جسکی حاجت اس مرض مین ہوتی ہے۔ دایہ طفل جو دودھ پلاتی ہو اگر تھوڑی سی قرنفل تناول کرے اس لڑکے کو مفید ہوتی ہے جو گرفتار قے اور متلی کا ہے۔ اور اسی طرح اگر ایک طسوج قرنفل کوٹ کر دودھ مین گھول دیجائے اور لڑکے کو پلائین اسکی قے بند ہوجاتی ہے اور اسی روز آرام ہوتا ہے اور یہ دوا ایسی ہے جسکو ہمنے خود تجربہ کیا ہے۔ ترکیب مجرب جو استمراء یعنے غذا وغیرہ کے معدہ مین ٹھہرنے اور ہضم جانے پر معین ہوتی ہے تخم کتان ایرسا مصطگی زیرہ ہر واحد کو ماءالعسل مین پختہ کرکے استعمال کرین جب علاج سے درماندگی ہوجائے پھر اسوقت ناچار ان مخدرات کا استعمال کرینگے جنکی طبیعت مین یہ اثر نہین ہے کہ قے کی تحریک کرین جس طرح بنج اور خود جوز ماثل وغیرہ مین ہے ہان ایسے مخدرات کو بھی اگر ادویہ عطریہ سے خوشبو کردین کہ انکی تخدیر تو باقی رہے اور قے لانے کا اثر جو ان مین ہے اسکی اصلاح ہوجائے اور سمیت انکی تریاقیت ادویہ عطریہ سے اصلاح پذیر ہوجائے اسوقت پھر جوز ماثل اور بنج وغیرہ کا بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ بلکہ قے اور متلی کے روکنے کے واسطے مخدرات ضعیفہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے تخم خشخاش اور کاہو اور تخم خشخاش سے زیادہ قوی پوست خشخاش ہے خصوصًا پوست خشخاش سیاہ اور اوسی کے قریب پوست بیخ لفاح بری اور اس سے زیادہ قوی افیون ہے۔ اور تھوڑی مقدار افیون کی نافع ہے اور سلامت حال مریض باقی رہتی ہے

خصوصاً اگر افیون کے ساتھ ادویۂ عطریہ کی آمیزش ہو جو اپنی تریاقیت سے افیون کی سمیت کی اصلاح بھی کریں ترکیب جید ہماری تجویز سے یہ ہے کہ پوست پستہ اور سک اور گل سرخ اور تخم گل ہر واحد ایک جزو اور فادزہر نصف جزو اور اگر فادزہر بہم نہ پہونچے زرنباد ایک جزو اور افیون دو ثلث جزو اور عود خام نصف جزو سب اجزا سے قرص تیار کریں مقدار شربت ایک مثقال تک ہو۔ شروبات جیدہ سے متلی اور قے کے واسطے بھی خاص ہمارا مجوزہ ہے سفرجل خرمائے خام ہر ایک جزو تخم خشخاش ثلث جزو پوست خشخاش آٹھواں حصہ جزو کا پوست بیخ لفاح تیسواں حصہ ایک جزو کا عود خام چالیسواں حصہ جزو کا اور آب پودینہ اسقدر کہ سب اجزا اسمیں تر ہو جائیں اور گلاب اسقدر کہ ایک انگشت اجزا کے اوپر ہو آب خالص اتنا کہ وزن میں سہ چند آب نعناع اور گلاب کے ہو اسکو نرم نرم آنچ سے پختہ کریں یہانتک کہ اجزا ابھرا ہو جائیں اور خرما اور بہی بالکل گھل مل جائے بعد ازاں سب پانی کو چھان لیں اور باہستگی عقد کریں یعنے نتھر جانے دیں اور اسی کو تناول کریں جسوقت مخدرات کا استعمال کیا جائے واجب ہے کہ خوشبو چیزیں ہر وقت سونگھاتے جائیں اور نیند کی تدبیر کرنی چاہیئے اور طبیب لذیذ اس سے جدا نہونے پائے پھر اگر کسی قسم کی خوشبو کو بنظر مزاج خاص کے ناپسند کرتا ہو اسے ہٹا کر اور دوسری قسم اسکے پاس رکھی جائے۔ اقراص امادیوس بنا بر شہادت جالینوس کے بھی مفید ہیں اسلیے کہ یہ اقراص شامل جملہ ان فوائد پر ہیں جو علاج قے کے واسطے درکار ہیں خصوصاً اگر مورث قے کا خلط صدیدی ہو کہ یہ قرص گویا اسکا تریاق ہے نسخہ اسکا وہی ہے جو قرابادین میں درج ہے جالینوس کہتا ہے کہ اس قرص میں انیسون اور تخم کرفس بغرض عطریت اور غذائیت داخل ہے اور افسنتین جلا کے واسطے اور خلط صدیدی کے احدار یعنے معدہ سے نیچے اتر جانے کے واسطے اور تقویت فم معدہ کے واسطے اور فم معدہ کی مضبوطی اور استواری کے واسطے اور دارچینی چونکہ بسبب اپنی بوے خوش کے ضد مخالف خلط صدیدی بدبو کی ہے اس غرض سے داخل ہے اور یہ بھی غرض ہے کہ دارچینی خلط صدیدی کو بدل کر کسیقدر اسکی اصلاح کر دیتی ہے اور اسی خلط صدیدی کی تحلیل بھی کرتی ہے۔ دارچینی میں خوشبو ایسی ہے کہ جملہ اعضاے عصبانی کے مناسب ہے اور افیون واسطے تخدیر کے داخل ہے اور نوم پیدا کرنے کے واسطے اور جند بادستر افیون کے فنا اور خضرت سمیت کے دور کرنے کے واسطے داخل ہے قرص کوکب بھی صدیدی قے کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے۔ متلی اگر بسبب ضعف کے ہو اور قے ہو جانے سے اس متلی میں سکون پیدا ہوتا ہو اسوقت کچھ ضرور نہیں ہے کہ بتکلف قے کرائیں خواہ ادویہ وغیرہ کا استعمال کریں بلکہ اگر قے خود بخود آجایا کرے تو بیشتر نافع ہوتی ہو اور کبھی ایسی متلی میں سویق شعیر پی لینے سے تسکین ہوتی ہے جس شخص کو ابکائی ہر وقت زمانہ ربیع میں آتی ہو اور قے کرنے کا وہ شخص خوگر ہو خصوصاً مثل ایسی فصل کے زمانہ میں پس اس شخص کو چاہیے کہ ہمراہ روٹی کے تھوڑی مقدار پیاز نرگس کے مثلاً چار درہم تناول کرے بعد اسکے آب گرم خواہ سکنجبین لے کر قے کر ڈالے اور اس سے زیادہ پیاز نرگس کا استعمال نکرے کہ اس سے تشنج پیدا ہوتا ہے **علاج قے الدم** کا اگر قروح وغیرہ کا احساس ہو پہلے ان قروح کا علاج کرنا چاہیے اور اگر رعاف زائد کا احساس ہو اسکے سبب کو دور کرنا چاہیے اور اگر امتلاے خون زیادہ معلوم ہو تو اسکے نکال ڈالنے کی تدبیر کرنی چاہیے پس اکثر بعد نکالنے دو رطل خون کے پھر دوبارہ حاجت فصد ضیق کی بھی ہوتی ہے۔ اور جسوقت قے الدم زیادہ تنگ کرے اور مہلت ندے اطراف کی بندش کرنی لازم ہے خصوصاً اگر کسی دواے حاد کے پینے سے قے الدم عارض ہوئی ہو اور بیشتر اس قے الدم میں جو بسبب تناول کسی تیز دوا کے حادث ہوئی ہو شراب دودھ ملا کر پلائی جاتی ہے اور وہ دودھ دوشیدہ ہو اور جزو غالب بھی دودھ ہوتا ہے اور مقدار چار قوطولی تک اسکا استعمال تجویز کیا گیا ہے تھوڑی سی مقدار کے بعد پھر تھوڑی مقدار پیا پے پلائی جاتی ہے بعد اسکے سکنجبین برف سے ٹھنڈی کر کے پلائی جاتی ہے دوا دویہ مجربہ قے الدم کے روکنے میں از انجملہ یہ مرکب مجرب ہے قے الدم شدید کے بند کرنے میں اقاقیا تخم گل طین مختوم گلنار افیون بزر البنج صمغ عربی عصارۂ بارتنگ میں لت کر کے خواہ عصارہ عصی الراعی میں اور سرکہ جسمیں پانی زیادہ ملا ہوا اسکے ساتھ استعمال کریں خواہ آب بارتنگ کے ہمراہ اگر کشش خون کی معدہ سے زیادہ معلوم ہو اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

مقدار شربت اس دوائے مرکب کی ایک مثقال سے ایک درہم تک ہو سکتی ہے۔ ربوب قابضہ کا استعمال بھی قے الدم کو نافع ہے۔ از انجملہ رب جوز بھی ہے۔ اور چند مرکبات جو قرابادین مین مذکور ہوے وہ بھی مفید ہین۔ آسان علاج اسکا یہ ہے کہ مازو اور گلنار ہر واحد ایک تسو فی وزن ایک مثقال کے ایک قیراط افیون ملا کر تناول کرین آب بارتنگ کے ہمراہ **قلق اور کرب معدہ کا بیان** کبھی معدہ مین قلق اور کرب ایسا اٹھتا ہو کہ بیمار کو غم پیدا کرتا ہو اور اسی کرب اور بے آرامی کے سبب سے ایک شکل سے دوسری شکل پر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ الٹ پھیر کیا کرتا ہے اور بیشتر اسکے ہمراہ خفقان ہمیشہ لازم رہتا ہے یا کبھی کبھی خفقان عارض ہوتا ہے اور مریض کو ممکن نہین کہ اپنی بیماری کو پہچانکر بیان کر سکے اور بیشتر اسکی تبعیت سے سدر اور دوار بھی عارض ہوتا ہو اور اکثر آفیرلون ایسے بیمار کا ہو جاتا ہے اور در اصل یہ مرض متلی کا مبداء ہے اور اکثر اسی کرب کے ہمراہ متلی بھی ہوتی ہے اور کبھی پہلے کرب اور قلق پیدا ہو کر اسکا انتقال متلی کی طرف ہو جاتا ہے سبب اس مرض کا وہی مادہ ہے جو متلی پیدا کرنے والا ہے خصوصًا جسوقت وہ مادہ منشرب ہو جاے اسلیے کہ جب تک وہ مادہ منشرب رہے گا کرب اور قلق پیدا کریگا اور جب فم معدہ مین مجتمع ہو جاے گا متلی پیدا ہو گی اور معدہ پر اسکے ریزش ہو گی کہ طبیعت بعد حیرت اور تشویش کے دفع خلط کرتی ہے کبھی بقیہ بو اجزاء ادویہ مقیہ خواہ ادویہ مسہلہ کے بھی کرب پیدا کرتی ہے ایسے وقت رب سفرجل اور رب انگور ترش دینا چاہیے خواہ اور از قبیل ربوب قابضہ جوشے کہ معدہ مین جا کر جوش کھاتی ہے فواکہ کے اقسام سے مثل سیب شیرین وغیرہ پس وہ چیز ضرور کرب بھی پیدا کرتی ہے۔ سرد پانی جو غیر وقت پیا جاے وہ بھی کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر حمیات مین آب سرد موجب زیادتی تپ کا ہوتا ہے اور سواے آب گرم کے حمیات مین سرد پانی پینا ہرگز جائز نہین ہے **علاج** اگر قلق اور کرب معدی قلیل ہو فقط شراب جسمین آدھا پانی ملا ہو ہی سے زائل ہو جاتا ہے اگر اسمین مقوی معدہ بھی اجزا شریک ہون خواہ ماء العسل کے ملانے سے خواہ ایسے ادویہ کے ملانے سے جو تعدیل اس خلط کی کرین اور جو کرب اور قلق زیادہ ہو اسمین ادویہ غثیان کی حاجت ہوتی ہے۔ پھر اگر یہ مرض بسبب حرارت اور خلط حار کے عارض ہوا ہو اور یہی مرض اکثر عارض ہوتی ہے اسمین تسکین مبردات مرطبہ کے استعمال سے اور طلاہاے باردہ سے (جو صندل اور کافور اور گل سرخ سے بنائے جائین) پیدا ہوتی ہے۔ اسی قسم مین ضماد پوست کدوے شیرین اور خرفہ سیاہ اور مسلم جو کے ستو کا سرکہ اور پانی ملا کرنا مجرب ہو چکا ہے کہ معدہ اور جگر پر اس ضماد کو لگائین۔ اور جب زیادہ مرض بڑھ جاے صندل اور گل سرخ وغیرہ کا ضماد کرین۔ منجملہ ان اشیا کے جو کرب معدی کو نافع ہین ستو جو مسلم مع پوست کا خصوصًا انار دانہ کے ہمراہ اور واجب ہے کہ جو دھوے ہوے ہون۔ اسی طرح تفاح جو کا جو انار دانہ سے بدون گرم مصالحہ کے بنایا جاے اور رب سفرجل بھی نافع ہے۔ اگر متلی نہو شراب سے مطلقًا اجتناب کرنا چاہیے۔ پانی جو شراب مین آمیختہ کیا جاے زلال تمر ہندی اور شربت سیب کہنہ جو تحلیل فضول کردے زرد کھیرا یعنے پختہ خیار کا پانی جسکی پوست اوتار لی ہو اور تھوڑا سا جلاب شکر طبرزد اور ایک درہم طباشیر ملا کر دینا اسکی بھی لوگون نے اسکے واسطے ثنا کی ہے **خون جو معدہ اور امعا مین محتبس ہو جاے** دو درہم حرف ابیض بابلی یعنے اسپند خواہ تین درہم پلانا چاہیے آب گرم کے ہمراہ پھر اگر اسکے بعد بھی بستگی رہے تب حاشا اور اسی طرح انفحہ ارنب یعنے معدہ خرگوش کا استعمال کرین **دودھ کا معدہ مین بستہ ہونا** انفحہ ارنب خواہ آب پودینہ بقدر دو اوقیہ کے اور اسمین دو درہم نمک جریش یعنے کھاری نمک ملا کر پلانا چاہیے **فواق** ہچکی حرکت مختلف طبیعت کے جو مرکب تشنج انقباضی اور تمدد انبساطی سے ہوتی ہے اور ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہو کہ فم معدہ اور تمام جرم معدہ کا یا مری کا اسی حرکت سے اپنی جگہ خاص زین بوجہ تشنج کے فراہم ہوتا ہے اور یہ تشنج بوجہ گریز کرنے کے کسی موذی سے پیدا ہوتا ہے اگرچہ موذی موجود ہو اور تمدد یعنے انبساط بسبب استعداد حرکت دافعہ کے جو قوی ہے پیدا ہوتا ہے۔ بعد حرکت تشنجی کے۔ مثال اسکی ایسی ہے جیسے کوئی شخص حملہ کرنے کا ارادہ کرے کہ وہ شخص پہلے تو کسیقدر پیچھے کو ہٹتا ہے اور پھر جھپٹ کر حملہ کرتا ہے کبھی ہچکی ایک قسم کی مشابہت اس کھانسی سے رکھتی ہے جو پھیپھڑہ اور حجاب سے اٹھتی ہے بغرض دفع کرنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کسی خلط کے لیکن اگر ہچکی کسی موذی کی موجودگی سے نہ عارض ہو بلکہ بسبیل افراط یبس کے ہو جسکو فواق یبسی کہتے ہین اسلیے کہ خشکی سے حرکت
مثل تشنج کے پیدا ہوتی ہے اور طبیعت انبساط کیطرف حرکت دیتی ہے مگر اسکی اطاعت سے یہ انبساط پورا پورا بسبب خشکی کے پیدا نہین
ہوتا پس اس انبساط کی تلافی مین یہ تمدد انبساطی جو دوسرا جزو حرکت مرکبہ فواق کا ہے پیدا ہوتا ہے **مترجم** دوسرا احتمال اس فقرہ کے
ترجمہ مین یہ ہے کہ چونکہ طبیعت مطاوع تشنج کی نہین ہے یعنے اسکو قبول نہین کرتی اور بسبب یبس کے قادر انبساط تام پر بھی نہین ہے لہذا بنا بر عدم
اطاعت تشنج کے تمدد انبساطی پیدا ہوتا ہے اور یہ احتمال بھی اگرچہ بعید ہے لیکن محصل اسکا بھی وہی ہے **متن** فم معدہ کو جو ہچکی عارض ہوتی
ہے اکثر بسبب کسی موذی کے عارض ہوتی ہے جسطرح اختلاج بھی فم معدہ کو کسی موذی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر معدہ وغیرہ مین
خشکی ہو کہ اسوقت فم معدہ تھوڑے سے لذع کا بھی متحمل نہین ہوسکتا اور کبھی فواق فم معدہ کا بمشارکت بھی عارض ہوتا ہے کبھی ہچکی بعد قے کے
عارض ہوتی ہے اسلیے کہ اگر قے کسی خلط لاذع سے ہوتی ہے اس قے سے فم معدہ کو گزند پہونچتا ہے یا اس سبب سے کہ خوب کھل کر قے نہین
ہوتی اسوقت کسیقدر خلط کا بقیہ فم معدہ مین رہ جاتا ہے اور براہ قے دفع نہین ہوتا جسطرح ہچکی قے کے بند ہوجانے سے خواہ قے کے روکنے یا
صبر کرنے سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ اسوقت حرکت اختیاری مین سکون اور کمی پیدا ہوتی ہے **مترجم** یہ دلیل اشارہ اپنے مذہب مختار کیطرف ہے
جو شیخ چند سطور کے بعد بیان کریگا کہ فواق کی حرکت بہ نسبت قے کے ضعیف ہوتی ہے **متن** اکثر حرکت معدہ کے اجزا کی بسبب مادہ لذاعہ کے
ہوتی ہے سوائے فم معدہ کے کہ بسبب شدت حس کے اور بقوت متاذی ہونے فم معدہ کے بدون مادہ لذاعہ کے بھی اسمین حرکت ہوتی ہے
بعض اطبانے کہا ہے کہ حرکت فواق کی قے کی حرکت سے زیادہ قوی ہے اسلیے کہ قے معدہ سے اس مادہ کو دفع کرتی ہے جو مصبوب اور ریختہ
ہو رہا ہے (اور اسنے سرایت معدہ مین نہین کی ہے پس اسکا نکالنا ضعیف حرکت سے ہوسکتا ہے) اور ہچکی کی حرکت اس مادہ کے اخراج خواہ
دفع کرنے پر ہوتی ہے جو مادہ ناشب اور چھپا ہوا یعنے فرورفتہ معدہ مین ہے۔ اور یہ قول اس طبیب کا درست نہین ہے (یعنے کلیت صغرائے
دلیل کے ممنوع ہے) اسلیے کہ ہر ایک قے اور تہوع بسبب خلط مصبوب کے نہین حادث ہوتی (بلکہ بموجب اقسام مندرجہ فصل سابق بعض
اقسام قے اور تہوع کے البتہ مادہ مصبوبہ سے ہوتے ہین پس ان اقسام مین حرکت قے کی ضعیف ہوسکتی ہے) **مترجم** پھر چونکہ دوسری دلیل قے
کی حرکت کے ضعیف ہونے پر یہ بھی خیال کیجا سکتی تھی کہ چونکہ قے سے مادہ موجودہ دفع ہوجاتا ہو اور جو حرکت ایسے مادہ کے اخراج پر ہو کہ
کہ دفع ہونے سے عاصی نہین ہے جیسے مصبوبہ غیر مادہ ناشبہ وہ ضرور ضعیف ہوگی بخلاف فواق کی حرکت کے کہ اسمین طبیعت کو قصد اخراج
مادہ پر حرکت ہوتی ہے مگر مادہ بوجہ فرورفتہ ہونے کے ہرگز دفع نہین ہوتا پس ضرور اہتمام زائد اور حرکت قوی ایسی ہی مادہ کے واسطے درکار
ہوگی یعنے ہچکی کی حرکت قوی ہوگی اس دلیل کے ابطال کیطرف اشارہ شیخ نے کرکے کہا **متن** اور یہ بات بھی کلیۃ ضرور نہین ہے کہ جس حرکت
سے (مثلاً قے کی حرکت سے) مادہ دفع ہوجاے تو اس حرکت کو ضعیف ہونا بھی لازم ہے بہ نسبت اس حرکت یعنے فواق کے کہ اسمین طبیعت
قصد اخراج اور دفع مادہ تو کرتی ہے مگر قادر اخراج اور دفع پر نہین **مترجم** دوسرا احتمال اس فقرہ کے ذکر سے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس طبیب
کے قول مین جو کلیت صغرا کے پہلے فقرہ سے منع کیے گئے اب ترقی کرکے یہ بھی کہا کہ اگر صغری جزئیہ بھی ہو پھر تب کلیت کبری ممنوع ہوگی جب
بھی نتیجہ جزئیہ نہین درست ہوگا اور گویا خلاصہ مطلب شیخ کے دونون فقرون کا یہ ہوا کہ نہ تو قے اور مثل جملہ اقسام کی فقط مادہ مصبوبہ سے پیدا
ہوتی ہے اور نہ ہر ایک مادہ مصبوبہ سہل الدفع ہے جسکے اخراج مین حرکت ضعیف کی حاجت ہو بلکہ بعض مواد مصبوبہ عسیر الدفع ہوتے
ہین کہ انمین بھی حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہے اور بعض مواد ناشبہ جس سے فواق پیدا ہوتی ہے بسبب کمی مقدار خواہ کمی رداوت اپنے کے
زیادہ موذی نہین ہوتی ہین پس ہچکی بھی حرکت قوی کو نہین چاہتی یہ مطلب مترجم خاکسار کے ذہن مین آیا ہے شاید صحیح ہو یا نہو واللہ اعلم
متن بلکہ ہچکی کی حرکت ضعیف تر ہے قے کی حرکت سے اور گویا ہچکی آنے کے وقت حرکت طبیعت کی قے کیطرف بہ ضعف شروع ہوتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اسی سبب سے اکثر اوقات ابتدا میں ہچکی آتی ہے اور آخر کو تے ہو جاتی ہے غالباً یہی بات ہے کہ حرکت طبیعت بروقت مس کرنے سبب فواق کے کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب ہچکی کا ایذا دہی کمتر کرتا ہے پھر جب رفتہ رفتہ اس سبب میں عظمت اور بزرگی یعنے زیادہ استحکام پیدا ہوتا ہے اور دام ایذا دہی بڑھ جاتا ہے حرکت بھی شدید ہو کر تے پیدا کرتی ہے تفصیل ان اسباب کی جنسے وہ ہچکی پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ کی ایذا پہونچنے سے عارض ہوتی ہے یہ ہے کہ کبھی یہ فواق کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتی ہے جو موذی فم معدہ کو اپنی برودت کی وجہ سے ہو چنانچہ لرزہ کے ہمراہ جو ہچکی عارض ہوتی ہے اسی قسم کی ہے ونیز ہوا سرد میں جو ہچکی آتی ہے خواہ اخلاط مبردہ معدکی ہچکی خواہ اور کسی قسم کی برودت سے ہچکی کے جسنے مزاج مستحکم فم معدہ میں پیدا کیا ہو ایسا کہ بوجہ برودت مستحکم کے فم معدہ کو سمیٹے اور اسمین تشنج اور انقباض پیدا کرے۔ یہ جملہ اقسام ہچکی کے اسی ذیل میں داخل ہیں۔ اور صبیان اور اطفال کو اسی قسم کی ہچکی عارض ہوتی ہے۔ برودت تین وجہ سے ہچکی پیدا کرتی ہے (۱) کہ مادہ بارد لازم اور پائدار رہتا ہے اور ہر وقت ستاتا ہے (۲) کہ ایذا برودت مادہ بذاتہٖ کی اور اسکی کیفیت جو حد اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے فواق پیدا کرتی ہو (۳) یہ کہ برودت تقبیض یعنے سمیٹنا جلد فم معدہ کا اور تکثیف مسامات کرتی ہے اور اسیوجہ سے جو چیزیں درمیانی مقامات لیف عضو کے متحلل ہوتی تھیں وہ سب انھیں مقامات میں بند اور محتبس ہو کر ہچکی پیدا کرتی ہیں۔ دوسرا سبب فم معدہ کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا حرارت ہے جس طرح حمیات محرقہ میں کہ فم معدہ متشنج ہو کر ہچکی پیدا کرتا ہو۔ تیسرا سبب فم معدہ سے فواق پیدا ہونے کا کسی لاذع چیز کا معدہ میں ہونا مثلاً خردل اور فلافلی وغیرہ کا استعمال خواہ انصباب اخلاط مراریہ کا معدہ پر اور پینا ادویہ لذاع کا جیسے فلافلی ہمراہ شراب کے خصوصاً جسوقت کہ حس معدہ کی صحیح ہو خواہ جوہر فم معدہ کا ضعیف ہو اور از ینقبیل غذائے فاسد جو مستحیل کسی کیفیت لذاع کی طرف ہو جائے صبیان کو ایسی ہچکی زیادہ عارض ہوتی ہے اور اسی طرح وہ ہچکی جو انصباب مراری سے فم معدہ پر عارض ہوتی ہے اور جیسے وہ ہچکی جو بروقت حرکت مواد کے ایام بحران میں اسوقت عارض ہوتی ہے جب حرکت مادہ کی معدہ کے سرے تک بفعل طبیعت ہوتی ہے تاکہ بذریعہ قے کے اس مادہ کو دور کردے چوتھا سبب اس ہچکی کا جو فم معدہ کی ایذا رسی سے حادث ہو یہ ہو کہ کوئی ریح فم معدہ میں بند اور محتبس ہو جائے خواہ طبقات فم معدہ میں یا بیچ میں اور پیدائش اس ریح کی ایسی تھوڑی اور ضعیف سی ہو جو منجر ہوا ور رفادر تحلیل پر نہو۔ پانچواں سبب فم معدہ کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا کوئی شے موذی جو اسپر گرانی پیدا کرے یہ پانچوان اقسام فواق کے وہ ہیں جو سبب موذی کے موجودگی سے حادث ہوتے ہیں۔ وہ ہچکی جو سبب خشکی کے عارض ہوتی ہے وہی خشکی جو بشدت ہو اور تشنج پیدا کرے جیسے اواخر حمیات محرقہ میں ہوتی ہے خواہ بعد استفراغات مفرطہ کے اور بھوک میں جو دیر سے لگی ہو اور غذا نہ پہونچے اور یہ قسم فواق کی دلیل خطرہ کی ہے اور کبھی ایسی خشکی سے جو مستحکم نہو بھی ہچکی عارض ہوتی ہے ایسی ہچکی میں تھوڑے مرطب سے نفع ہو جاتا ہے اور اسی سے زائل ہو جاتی ہے۔ جو ہچکی بسبب مشارکت دیگر اعضا کے حادث ہوتی ہو وہ مثلاً کسی کے جگر میں ورم عظیم پیدا ہوا ورخصوصاً اگر مقعر جگر میں ایسا ورم عارض ہو خواہ معدہ میں ورم ہو یا حجاب ہائے دماغ میں ورم پیدا ہو جاے خواہ ابھی ورم پیدا نہیں ہوا مگر قریب ہے کہ پیدا ہو جاے جسطرح شیخ لاسہ سے یہ جو تشنگی استخوان سر کی ضربت شدید سے عارض ہو خواہ ایسی کوفتگی و درد رسان جس سے تمام سر کوفتہ ہو جاے کہ اگرچہ ابھی ورم پیدا نہیں ہوا ہے مگر قریب پیدا ہونے کے ہے ان اوقات کی ہچکی بھی مشارکت سے ہوتی ہے یا جیسے حمیات کے زمانہ تصعد اور زیادتی میں اور علامات بحران میں کہ یہ ہچکی بھی بشرکت بدن کے عارض ہوتی ہے تخمینی استدلال اس ہچکی کے عروض میں جو ورم جگر سے عارض ہوتی ہے یوں کیا گیا ہے اور بعض ایسا خیال کرتے ہیں کہ چونکہ بروقت ورم جگر کے انصباب مرار کا اثنا عشری آنت پر ہو کر معدہ پر ہوتا ہے اور بعد اسکے فم معدہ پر لہذا ہچکی آتی ہو۔ یہ بھی سبب بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ ورم جگر تنگی او ضغط معدہ اور فم معدہ میں پیدا کرتا ہے لہذا ہچکی پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سبب اسکے حدوث کا مشارکت جگر کے معدہ سے ایک عصبہ دقیقہ سے ہے جو کہ جگر اور معدہ میں اتصال اور وصل کا باعث ہو اگر آدمی کو ہچکی کسی مادہ سے آتی ہو اور از خود اسے چھینک آجائے ہچکی جاتی رہیگی۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اسی طرح اگر قے کروے اور خلط مذکور نکلجاے تب بھی ہچکی فرو ہوجاتی ہے پھر اگر قے کے بعد بھی ہچکی بنی رہے معلوم کرنا چاہیے کہ یا تو ورم اسکے معدہ مین ہے خواہ ورم بیخ مین اس شیجہ کے جو معدہ مین دماغ سے آیا ہے یا دماغ مین ورم ہے اور بیخ عصب اور دماغ کے ورم کے تابع سرخی چشم بھی ہر وقت ہچکی کے ہوتی ہے اور معدہ اور دماغ کے ورم مین تفرقہ اعراض اورام معدہ اور اعراض اورام دماغ سے کر دیا جاتا ہے۔ جو ہچکی کہ علامات بحران مین داخل ہے بیشتر علامات جیدہ مین سے ہوتی ہے اور اکثر علامات ردی مین شمار کیجاتی ہے چنانچہ مقالۂ بحران کتاب چہارم مین مذکور ہوگا۔ کتاب فصول مین لکھا ہے کہ اگر قے ہونے سے ہچکی نہ تھمے اور ہمراہ ہچکی کے سرخی چشم بھی ہو یہ علامت ردی ہے کہ دلالت ورم معدہ خواہ ورم دماغ پر کرتی ہے۔ اور کتاب علامات موت سریع مین وارد ہے کہ جس شخص کو ہچکی آتی ہو اور اسکے داہنی جانب بدن کے کوئی ورم خارج از طبیعت یعنے خارج از ورم معتاد بدون کسی سبب اسباب معروفۂ اورام سے عارض ہوا ور ہچکی بھی شدید آرہی ہو قبل از طلوع آفتاب اسکی جان نکلجاے گی اور مرجاے گا اور اسی کتاب مین ہے کہ جس شخص کو ہچکی کے ہمراہ مروڑ اور قے اور کزاز عارض ہوا ور اسکی عقل زائل ہوجاے مرجاے گا **علامات** جو ہچکی قے آجانے سے ٹھہر جاے اسکا سبب کوئی شے موذی تصور کرنا چاہیے جسکے ثقل سے خواہ اسکی کیفیت لاذعہ سے کسی وجہ پر وجوہ اربعۂ مذکورۂ بالا سے ہچکی پیدا ہوتی ہے اور جو ہچکی بعد استفراغات اور حمیات محرقہ کے پیدا ہوتی ہے اور قے ہوجانے سے اسمین سکون نہین ہوتا بلکہ ہچکی مین قے کے بعد زیادتی ہوجاتی ہے یہ ہچکی یبوست کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو ہچکی بسبب سوء مزاج مادی یا غیر مادی کے حادث ہوتی ہے اسکے علامات ابواب جامعہ یعنے عام بیان ہر ایک عضو کے ابواب سے معلوم ہوسکتے ہین اور جو ہچکی اورام معدہ یا دماغی اورام خواہ جگر کے اورام سے پیدا ہوتی ہے اسپر اعراض خاص ہر ایک ورم کے دلالت کرتے ہین جو اپنی اپنی جگہ مذکور ہوچکے **علاج** قے کرا دینی نافع علاج اس ہچکی کا نہین ہے جو بسبب امتلاء کثیر کے پیدا ہوئی ہو خواہ کسی موذی یا کیفیت کی ایذا سے عارض ہوئی ہو اور اسیطرح ہر ایک تحریک علیف اور سخت جنبش دینی اور زور سے چیخنا اور غصہ مین لانا اور رنج اور فرحت پیدا ہونی یا خوف جو اچانک پیدا ہوجاے **مترجم** جیسے ہندوستان کی عورات بچون کی ہچکی کسی نخوت حکایت کے بیان سے کھو دیتی ہین خواہ کسی دور افتادہ کے یاد دلانے سے چونکہ طبیعت مریض اسوقت متفکر بخوشی یا رنج خواہ کسی طرح کے غصہ ور ہوجاتی ہے لہذا ہچکی رک جاتی ہے اور یہ تدبیرات متعلق بقواعد نفسانی ہین جو طب روحانی مین بخوبی بیان ہوتے ہین چنانچہ ماہران علم نفس پر بخوبی ظاہر ہین **متن** سر دہانی چہرہ پر چھڑکنا اسقدر کہ بدن مین دفعۃً کیفیت لرزہ کی سی پیدا ہو اور حرکت کرنی اور ریاضت اور سواری گھوڑے وغیرہ کی اور کھانسی کے ضبط کرنے پر صبر کرنا اور اسکے ہیجان کو روکنا اور تشنگی پر صبر کرنا یہ سب امور ہچکی کے معالجہ مین داخل ہین چھینک آنے کو قلع اور دور کرنے میں اس مادہ کے جس سے ہچکی پیدا ہوتی ہے تاثیر عظیم ہے **ایضاً** دیر تک سانس روکنے سے بھی ہچکی زائل ہوجاتی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ سانس کا بند کرنا حرارت اندرونی کو جوش مین لاتا ہو۔ اور اسی حرارت کو خارج بدن کی طرف نکلنے کی حرکت دیتا ہے مسامات کی طرف سے بطلب استنشاق ہواے سرد کے اور جب حرارت کو حرکت ہوئی اسوقت اخلاط خام مین بھی حرکت پیدا ہوتی ہے اور اسی حرکت سے وہ اخلاط چسپندہ متحلل ہوجاتے ہین۔ نوم طویل بھی شدید النفع ہے اور اطراف کی بندش اور خالی سینگیون کا معدہ پر توڑنا اور یا ہین دونون شانون کے بطرف پشت کے سینگی لگانی اور ادویہ محمرہ کا انھین مقامات پر ضماد کرنا کہ جلد سرخ ہوجاے یہ بھی نافع ہے منجملہ معالجات نافعہ کے ایسی ہچکی کے واسطے جو کوچی یعنے دم لینے نہ دیتی ہو اور بسبب امتلاے خلط کے پیدا ہوئی ہو یہ تدبیر ہے کہ آغاز معالجہ اسکا قے سے کرکے پھر ایارج فیقرا اور عصارۂ افسنتین ان دونون سے ایک مثقال اور نمک ہندی دو دانق لے کر استعمال کیا جاے اسکے بعد ہڑ کا مربہ کھلایا جاے پھر اگر سبب لازج یعنے خلط چسپندہ ہو اسکے علاج مین تین چیزون کا قصد کرنا واجب ہے (۱) تحلیل مادہ اور تقطیع اسکی مثلاً سکنجبین عنصلی سے کرین (۲) تبدیل مزاج کی اسقدر کرین کہ معتدل ہوجاے اگر اس مادہ کی ایذا دہی فقط رداءت کیفیت غیر معتدلہ سے ہو (۳) فم معدہ کے پہانے کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

تھوڑا سا ضرر مخدرات وغیرہ کے ذریعہ سے ایسا پہونچائین کہ لذع کی اذیت قبول نہ کرے یا کم قبول کرے اس قرص کی نہایت ستائش لوگون نے کی ہے قسط زعفران گل سرخ تازہ مصطگی سنبل کمد چار مثقال اسارون دو مثقال صبر ایک مثقال افیون ایک مثقال عصارہ کاہو پھول مین قرص تیار کرین اور نصف مثقال تناول کرین. اس قرص مین بزرقطونا اور افیون مخدر حس نم معدہ کی ہین اور سنبل مقوی اور محلل اور اسارون رطوبات معدہ کے اسفل کی طرف مائل مجاری بول کی طرف سے انکا اخراج کر دیتی ہے اور صبر ان مین سے رطوبات غلیظہ کو بجائے براز کیطرف مائل کرکے اسی طرف سے انکا اخراج کر دیتی ہے اور قسط اور زعفران دو منضج قوی رطوبات مذکورہ کے ہین کہ بعد نضج کے ہر ایک خلط سہل الدفع ہو جاتی ہے پس انھین خواص اور اوصاف کے ایک جا ہونے سے یہ قرص فواق شدید اور تقلب نفس مین زیادہ تر سود مند تجویز کیا گیا ہے اسلیے کہ جملہ تدابیر محتاج الیہا اسی سے پورے ہوتے ہین پھر اگر ہچکی کہنہ اور دیرینہ ہو جائے روغن کاکلانج سے ایسے وقت نفع بین پیدا ہوتا ہے اور مقدار شربت اسکی ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ اور منجملہ نافع ادویہ کے ایسے وقت طبیخ زنجبیل قند ملا کر پھر اگر اس سے زیادہ بھی شدید اور مزمن ہو جائے معاجین اور جوارشات مثل کمونی کے آب نیم گرم کے ساتھ بلکہ اکثر حاجت معاجین کبار کی زیادہ ہوتی ہے تریاق اور فلونیا کو فواق کے دور کرنے مین منفعت عظیم ہے اسلیے کہ انمین کسیقدر قوت تخدیر کے ہمراہ تقویت معدہ اور تحلیل اور دفع مادہ کی بھی قوت ہے حبوب مرکبہ مین حب سکبینج اور حب اصطمخیقون اور اقراص کوکب ہچکی کے واسطے شدید النفع ہین ادویۂ نافعہ اس فواق کے واسطے جو مادۂ بارد سے یا ایسے مادہ سے جو قریب بارد کے ہو سداب اور نطرون دونون ہمراہ کسی شربت کے پلائے جائین اور اسی طرح آب کرنب اور ماء العسل اور حبق الماء جو ایک قسم کا پودینہ ہے اور اسارون اور ناردین اور مرزنجوش اور انجدان حتے کہ سونگھنا انجدان کا ایسی ہچکی مین سکون پیدا کرتا ہے اور زراوند اور دوقو اور انیسون اور زنجبیل اور راسن خشک شدہ اور عصارۂ غافث اور ساذج ہندی اور وج ترکی اور قیسوم یہ سب ادویہ ایک ایک تنہا اور مرکب چند اجزا انمین سے ہر گونہ نافع ہین انھین ادویہ سے لعوقات اگر بنایا کیے جاتے ہین تو وہ معدہ کو زیادہ موافق ہوتے ہین اور انکا ٹھہرنا معدہ مین دیر تک رہتا ہے بہ نسبت اسکے کہ مشروبات کے طور سے مستعمل ہون اور قعر معدہ کیطرف دفعتہ گر جائین جند بادستر کو ایسی ہچکی مین خاصیت عجیبہ ہے. کبھی تین درہم تک جند بادستر ہمراہ تین اسکرجہ سرکہ اور دو ثلث اسکرجہ پانی کے استعمال کیا جاتا ہے منجملہ ان ادویات کے جنکا فائدہ پلاتے ہی زیادہ معلوم ہوتا ہے یہ دوا ہے کہ سلاقہ قیسوم اور فودنج جبلی اور مصطگی کو ہموزن لیکر پانی مین اوبالین اور شراب کے ساتھ پلائین **ایضاً** مصطگی اور دارچینی اور عنصل تین اوقیہ ایک قسط یعنے بیس اوقیہ شہد مین جوش دین اور چندروز بعد تھوڑا تھوڑا پلایا کرین **ایضاً** جو ہچکی مادہ بارد رطب سے ہو اسکو نطرون ہمراہ ماء العسل کے مفید ہے **ایضاً** خولنجان اور شہد صبح کے وقت تناول کیا جائے اور شام کو بقدر جوزہ کے جو ایک مثقال ہے. ایک دوا جسکی ترکیب یہ ہے قسط اور زعفران اور اذخر اور نمام یابس اور فودنج نہری اور نعنع اور سداب اور تخم کرفس اور کندر اور اسارون کمد دو دو درہم افیون گل سرخ خشک شدہ ہر واحد نصف درہم کبر محلل یعنے سرکہ مین پروردہ کی ہوئی بھی ایسی ہچکی کے دور کرنے مین بڑی ثنا کیجاتی ہے کبھی ان ادویہ مذکورہ کی اعانت استعمال سے ادویہ عطسہ کی کیجاتی ہے کہ چھینک آنے سے مادہ کو حرکت پیدا ہوتی ہے پھر اگر سبب فواق کا برودت ساذجہ بلا مادہ ہو پس ادویہ مذکورہ ہمراہ سرکہ اور پانی کے نافع ہوتی ہین اور انھین ادویہ کا ضماد گردن اور لبہ یعنے مقام نحر اور قربانی پر کیا جاتا ہے اور نیچے شراسیف کے بھی یا انھین ادویہ کو بطور طلاء گردن اور لبہ پر زیت کہنہ خواہ روغن بابونہ خواہ روغن قثاء الحمار کے ہمراہ استعمال کرتے ہین اور اسیطرح جملہ روغنہائے گرم تنہا بدون آمیزش کسی دوا کے نافع ہوتے ہین خصوصاً روغن بابونہ خواہ وہ روغن جسمین جند بادستر اور کمون اور انجدان جوش دیا گیا ہو یا جند بیدستر اور قسط شیرین ہر واحد نصف درہم قطراسالیون ایک درہم آب سیسبر یعنے نام کے ساتھ خواہ مطبوخ فودنج اور انیسون اور مصطگی کے ہمراہ یا پوست بیرون پستہ جو باہر کا چھلکا سرخ ہوتا ہے ہمراہ اذخر کے پانی مین پکائے جائین اور اسی جوشاندہ کو پلائین بعض مجربین نے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کما ہو کہ پوست شگوفہ خرما اگر خشک کرکے خوب پیسی جاے اور ایک مثقال اسکا ہمراہ آب رازیانہ اور تخم سداب کے تناول کیا جاے زیادہ نافع ہوگا اور مجھے باور نہین کہ فواق بارد کو یہ دوا نفع کرے۔ اگر فواق بارد کہنہ ہو جاے اور شدت اسکی بڑھ جاے بدون خالی پچھنے رکھنے کے معدہ پر اور ایسکے ادویہ محمرہ لگانے کے چارہ نہوگا۔ جو ہچکی ریح محتبسہ سے فم معدہ پر خواہ معدہ مین جو ریح محتبس ہو خواہ مری مین احتباس ریاح سے پیدا ہو ایسی ہچکی کو حمام کرنا اور کسیقدر کندر پانی مین پیکر تناول کرنا مفید ہوتا ہو اسکے بعد جرعہ جرعہ آب گرم پلانا۔ راسن خشک بھی ایسی ہچکی کے ازالہ مین نہایت مفید دوا ہو۔ جو ہچکی کسی ایسے خلط لاذع کی وجہ سے پیدا ہو جو خود فم معدہ مین پیدا ہوتی ہے خواہ اسپر ریزش کسی اور جگہ سے کرتی ہو ایسے بیمار کو قے کرانے کی ایذا برداشت کرانی چاہیے بشرطیکہ قے کرنی ممکن ہو اور قے ایسی دوا سے کرائی جاے جس سے اخراج اسی خلط کا ہو یا مسہل ایارج ہمراہ سکنجبین کے اور مثل شراب افسنتین کے دیا جاے اور بیشتر فقط سرکہ اور پانی کا پلانا کافی ہوتا ہو اور مسکہ کو جرعہ جرعہ گھونٹ جانا خواہ روغن بادام کو جرعہ جرعہ پلانا آب گرم کے ہمراہ بھی مفید ہے اور نیند کی طرف اسکو مائل کرنا اور نوم طویل سے اسکو محظوظ کرنا جب تک ممکن ہے۔ اور اسی طرح ماءالشعیر بھی اسکو زیادہ نفع دیتا ہے خصوصاً آب انار شیرین ملا کر اور آب انار میخوش ملا کر دونون انار یعنے شیرین اور ترش کا پانی بھی نافع ہے کہ تنقیہ بھی کرتا ہے اور تقویت معدہ بھی اسکے ہمراہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر سبب ہچکی کا یبوست عارضی ہو اسکا علاج شیر دوشیدہ اور آب روغنہاے مشہورہ ہمراہ روغن بادام اور روغن کدو کے پھر اسکے بعد ماءالشعیر اور آب کدو اور آب خیار اور لعابات باردہ اسیطرح ایسی سرد تر چیزون کی مالش خارج سے بھی کرنی چاہیے اور مفاصل کی تمریخ بھی کرنی ضرور ہو اور آبزن وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے مترجم نے لکھنؤ مین ایک مریض مسمی داروغہ احمد علی کا علاج فواق یبسی کا فقط مکھن اور کلونجی کھلانے سے کیا اور فوراً صحت ہوئی اگرچہ اطبا جواب دے چکے تھے اور مریض آمادہ مرگ ہو چکا تھا اور وصیت کر چکا تھا مگر دوا کے اترنے کے ساتھ ہچکی رک گئی اور پھر نہ آئی۔ متن اگر ہچکی قے کے بعد عارض ہو اور مریض اپنے شعور سے بقیہ خلط لاذع کا معدہ مین دریافت کرے کہ وہ بقیہ ہنوز لذع کرتا ہو اور تھوڑی سی متلی بھی ابھی موجود ہو اسکو متواتر چھینک لانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اس سے پہلے ایسی دوا جو مزلق اس خلط کی ہو پلانی چاہیے۔ مثل رب آلوے بخارا اور رب تمر ہندی اور خصوصاً تمر ہندی کے چوسنے کا حکم پہلے چھینک پیدا کرنے سے دینا چاہیے پھر اگر یہ تدبیر اچھی طرح کارگر نہو بلکہ کسیقدر تمدد محسوس ہو فم معدہ پر ضماد مراہم معتدلہ کا لگانا چاہیے اور نرم تر چیزین کھلانی چاہیین کہ جن مین تشنج کی پیدا کرنے کا نہو بلکہ ان مین کسی قدر تغریہ ہو جیسے لباب نخود اور کسیقدر تسکین بھی پیدا کرین جیسے روغن بادام اور تقویت بھی دین جیسے آب گوشت چوزہ ہاے مرغ کا اور خوشبو بھی ہون جیسے قصب الذریرہ۔ جو ہچکی ورم جگر وغیرہ دیگر اورام سے پیدا ہوتی ہے اس کا علاج اسی ورم کے علاج سے کیا جاے گا اور اگر فصد کی حاجت ہوگی فصد بھی کیجاے گی اور تعدیل مزاج معدہ اور فم معدہ آب انار اور آب جو اور کاسنی اور ضمادہاے مذکورہ سے کیجاے گی **جو احوال مراق اور شراسیف کو عارض ہوتے ہین** کبھی انہین اطراف مین بسبب مواد موجودہ کے اختلاج عارض ہوتا ہے اور بیشتر جو مواد ان مقامات مین فراہم ہوتے ہین ایسے ردی اور خراب ہوتے ہین کہ انکی آفت دماغ تک پہونچتی ہے اور اس جہت سے مالیخولیاے مراقی اور صرع مراقی حادث ہوتی ہے۔ چنانچہ اوپر ہمنے بیان کیا ہے اور کبھی یہ اختلاج قریب فم معدہ کے گوشت اور جلد مین ہوتا ہے خواہ اینکہ خود فم معدہ مین ہوتا ہے اور مشابہ خفقان کے ہو جاتا ہو کبھی مراق اور شراسیف مین انتفاخ لازم اور ثقل پیدا ہو کر دلالت قریبہ کسی آفت اختلاج وغیرہ پر کرتا ہے اور کبھی اسی انتفاخ اور ثقل کو دلالت اورام معدہ اور جگر وغیرہ پر ہوتی ہے۔ پھر اگر کھنچنا مراق اور شراسیف کا اوپر کی طرف محسوس ہوتے ہونے پر دلالت کرے گا۔ اور حمیات حادہ مین یہ کھنچنا ہیجان دردسر اور رعاف پر خواہ حدوث قے پر دلیل ہوتا ہے۔ چنانچہ اسکی تفصیل باب علامات بحران کتاب چہارم مین ہم کرین گے۔ یا اس کھچاؤ سے انتقال مادہ ورم کا اوپر کی طرف ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر کھنچنا اس مقام کا نیچے کی طرف ہو اور ناف کے گرد تک

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس کا اثر پہونچتا ہوا انتقال مادہ بجانب اسفل اور اسہال پر دلیل ہوگا اور تاکید اس دلالت پر مغص یعنے مروڑ سے ہوتی ہے تمدد شراسیف کا اوپر کی طرف حمیات دائیہ مین زیادہ ہوتا ہے اور اگر بھی ایسا تمدد بسبب کسی یبوست کے پیدا ہو جو تابع حرارت خواہ برودت کے ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ تمدد مذکور تابع اورام باطنی کے ہوتا ہے اگرچہ وہ اورام نیچے کی جانب مین بھی ہون۔ لیکن جو اورام اوپر کے اعضا مین ہوتے ہین انکے ہمراہ تمدد شراسیف اوپر کی طرف ہوتا ہے اور تپ اور مزاحمت ورم دونون اس تمدد کے ساتھ ہی باعث ہوتے ہین۔ یہ انتفاخ مراق اور شراسیف امراض حادہ مین ردی ہے اور اسکے ہمراہ یرقان کبدی بھی ہوتا ہے کبھی نہین اعضاے مذکورہ مین شراسیف اور مراق تک درد ہاے لاذعہ اور اوجاع ممدہ بسبب امراض جگر اور امراض طحال اور اورام عضل کے پیدا ہوتے ہین اور حمیات اور بحرانات امراض مین بھی یہی اوجاع حادث ہوتے ہین

خاتمہ

پہلا حصہ جلد سوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس کا امراض معدہ پر ختم ہوا جس مین تیرہ فن کا ترجمہ ہے اب چودھوان فن امراض جگر سے دوسرے حصہ مین جو اسکے بعد آتا ہے شروع ہوگا اور اس حصہ پر دوسرا حصہ جلد سوم کا یعنے امراض خاصہ کا بیان ختم ہوگا انشاء اللہ تعالے وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علےٰ رسولہ وحبیبہ محمد وآلہ المعصومین۔

کتبہ بمیناہ الداثرۃ غلام حسنین الکاظمی الکنتوری عفی عنہ

کتب خانہ طبیب

HAKEEM SHOUKAT ALI

مکتبہ ندیم بک ہاؤس
میاں چیمبر ۔ ۳ ٹمپل روڈ ۔ لاہور فون ۳۶۲۶۰۹
۸ - ۴ مرکز ۔ اسلام آباد ---- فون ۳۱۹۳۱۸

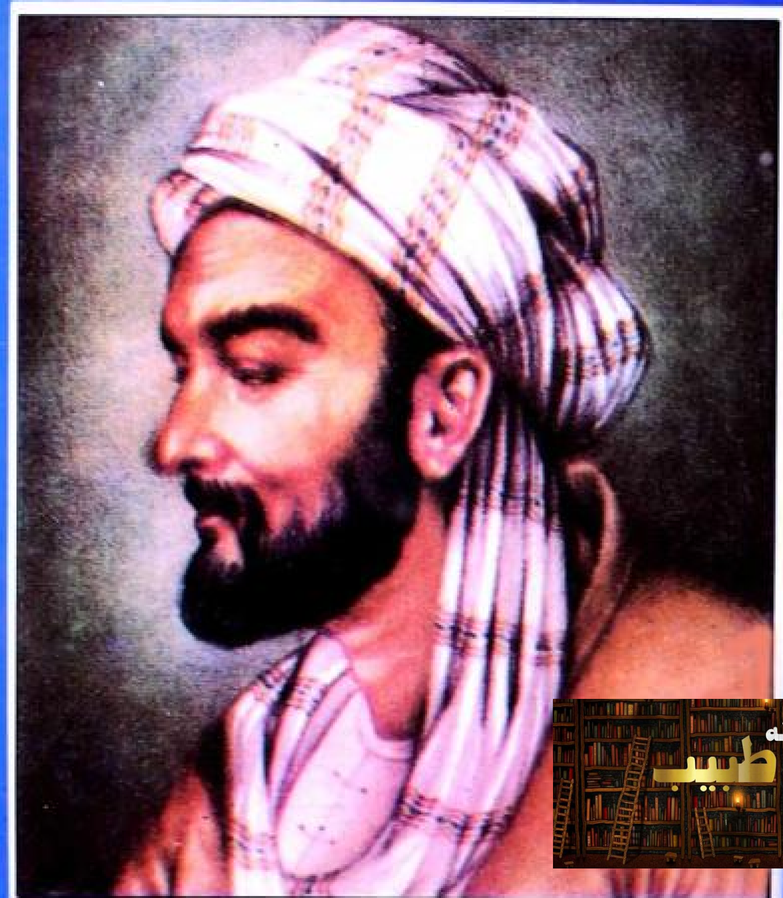
قیمت ۴ جلدیں (۱۱ حصے مکمل) ۱۲۵۰/ روپے

ISBN 969-479-000-X

HAKEEM SHOUKAT ALI

چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا



کتب خانہ طبیب

عظیم مسلمان سائنسدان بو علی سینا کی شہرۂ آفاق کتاب

قانون کا اردو ترجمہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بو علی سینا کی شہرۂ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

جلد سوم حصہ دوم

مترجم

مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری

نگارشات ○ میاں چیمبرز ۳۔ ٹمپل روڈ ○ لاہور

فون: ۳۶۲۳۱۲

HAKEEM SHOUKAT ALI

کتب خانہ
طبیب

ناشر
آصف جاوید

مطبع
بک پرنٹرز لاہور

۱۹۹۲

تزئین
نعیم احسن

قیمت
مکمل سیٹ /۱۲۵۰

HAKEEM SHOUKAT ALI

بہ عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

ان دنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ منطوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا حصہ دوم از جلد سوم

ترجمہ قانون شیخ علی

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار حذاقی مولوی
حکیم سید غلام حسنین صاحب رئیس و مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایمائے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بہ طبع مزین مطبوع جہان ہوئی

HAKEEM SHOUKAT ALI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھوان فن جگر اور احوال جگر کے بیان مین اور اوسمین چار مقالے ہین

پہلا مقالہ کلیات احوال جگر کے بیان مین اور اب اسجگہ ہم تشریح جگر کی لکھتے ہین اور کہتے ہین کہ جگر وہ عضو ہے کہ جس سے تتمیم اور انجام دہی خون بنانے غذا کے دار دہ کی ہوتی ہے اگرچہ ماساریقا بھی کبھی کسیقدر تبدیل کیلوس کی خون کیطرف کردیتی ہے اسلئے کہ ماساریقا مین بھی قوت جگر کی قدرے قدرے مخلوق ہوئی ہے خون درحقیقت وہی نطفہ ہے جیسا استحالہ مخصوصہ جگر کے ہواہے کیونکہ جگر کی صورت کیاہے وہ برخ گوشت کی شکل خون کے مگر وہی خون جو بستہ ہو اور منجمد جگر لیف عصب سے خالی ہے اور جگر کی شحمی جتنہ مین وہ رگین پیدا ہو کر پھیلتی ہین جو بمنزلہ اصول و جڑ کے ہین جملہ ان اشیا کیلئے جنکا انبات اور اوگنا جگر سے پایا گیاہے اور یہ رگین جنکا اصول جنہے نکلاہے اوسی جنہ شحمی جگر مین مانند لیف کے متفرق ہوتی ہین چنانچہ باب تشریح اور دوسرے فن کلیات مین اچھی طرح معلوم ہوچکاہے اور وہی عضو شحمی جگر کا معدہ اور امعاء سے کیلوس وغیرہ کو چوستا ہے بتوسط شعبوں اور سوراخہائے باب ماساریقا نامی کے اور یہ چوسنا اوسکا جانب مقعر یعنی اندرونی رخ سے جگر کے ہوتاہے اور اسی جگہ اندرونی مین کیلوس کی پخت و پز خون بنانے کی غرض سے کرتاہے اور پھر جب پختہ خون بنگیا اوسکو تمام بدن کی غذا دینے کیواسطے بذریعہ اجوف نامی رگ کے روانہ کرتاہے اور اس اجوف کی پیدائش حدبہ جگر یعنی بیرونی رخ سے ہوتی ہے اور جسقدر رقیق رطوبت یعنے رطوبت غذا کی خون کے قوام مین داخل ہونیسے زائد اور بیکار رہتی ہے اوسکو جگر اسی محدب کیطرف سے گردون مین روانہ کرتا واسطے فضلہ بول کا ہوجاتاہے اور خون کے پختہ ہوتے وقت جسقدر جوش آنیسے کف اور رغوہ صفراوی پیدا ہوتاہے اوسکو جگر بطرف مرارہ کے از راہ تقعیر روانہ کرتاہے جو باب کبد سے اوپر ہے اور جو رسوب یعنی درد کیلوس کا جسکو سودا کہتے ہین رہجاتاہے اوسکو بھی براہ تقعیر طحال کی طرف روانہ کرتاہے جگر مین تقعیر یعنی گڑھا اس رخ مین رہا جو رخ جگر کا قریب معدہ کے ہے اس نظر سے تاکہ نشست جگر کی محدب معدہ پر بہت خوبی کیساتھ ہو اور ہر جگہ سے اتصال رہے اور حجاب کے قریب جگر کا محدب اسواسطے تجویز ہوا تاکہ مجال یعنے وسعت گاہ حرکت مین حجاب کے تنگی نہ پیدا ہو بلکہ باوجود متصل ہونے اور ملنے دونون عضو یعنی جگر اور حجاب کے پھر بھی یہ عمدہ صورت پیدا ہوئی گویا قریب مقدار ایک نقطہ کے مماست اور چھونا حجاب کا جگر کو ہوا ہے اور یہ مماست اور ملنا حجاب کا جگر سے قریب مقام اوس بڑی رگ کے ہے جو اسی جگر پر اگی ہے اور یہ مماست مذکورہ قوی ہے - دوسرا فائدہ محدب کا اس انداز پر رہنے سے یہ ہوا کہ ضلوع یعنے وہ پسلیان جن کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

نام زود رکھا گیا ہے اور وہ جگر پر جھلی ہوتی آئی ہیں اور پسلیوں کا اشتمال یعنی شامل ہونا اچھی طرح سے درست ہو گیا ورنہ خلا پیدا ہوتا جگر کو ایک غشاء عصبی ڈھانپے
ہوئے ہے جسکی پیدائش ایک چھوٹے عصب سے ہوتی ہے جو عصب جگر میں اسواسطے آیا ہے کہ اسکو کسیقدر حس عطا کرے جیسا کہ ہمنے تشریح میں اسکا بیان کیا ہے اس جگر کے
جسم کا زیادہ تر ظہور جانب مقعر جگر میں ہے دوسرا فائدہ اس غشاء عصبی کا یہ ہے کہ جگر کو ربط دیگر احشاء سے اسی کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے جگر میں ایک چھوٹی سی عرق ضارب یعنی
شریان بھی آتی ہے اور جگر میں آ کر وہ شریان متفرق ہو گئی ہے اسلئے کہ روح کو جگر میں لاتی ہے اور جگر کی حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور سبب حرکت کے یہ شریان تعدیل حرارت
جگر کی بھی کرتی ہے اور یہ شریان جگر کی جانب مقعر یعنی اندرونی رخ میں نافذ ہوئی ہے اسلئے کہ جانب محدب جگر کے ترویح تو حرکت حجاب سے ہو جاتی ہے اور وہ کسی شریان کی
حرکت کی حاجت نہیں جگر میں خون کیواسطے کوئی جگہ وظرف وسیع نہ مخلوق کیا گیا اسطرح پر کہ خون ایک ہی جگہ بھرا رہتا بلکہ متفرق شعبوں کے اندر یہ جگہ تجویز ہوئی اس حکمت سے تاکہ تمام
اجزائے جگر کا اشتمال کیلوس کے لینے پر پورا پورا ہو اور جسقدر تھے اور اجزاء جگر کیلوس کے بنائے یا ان مختلف جگہ پہلے سے کیلوس کی تقسیم ہو جانے سے اسکے بننے میں تامی فعل استحالہ ادم
بسرعت ہو جائے بسبب ہم اسلئے کہ کسی چیز کی تھوڑی تھوڑی مقدار پر اثر فاعل کا اچھے طور پر ہوتا ہے اور کثرت مقدار کا فعل انفعال تجربہ ہو جانے سے تمام مقدار پر معین کامل ہوتا ہے مثلاً
کسی چیز کا پیسا اگر مطلوب ہے پہلے اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالیں تو جلد پس جائیگی بخلاف اسکے کہ سالم کو پیسا شروع کریں اتنی جو سطح عروق یعنی اوردہ کے جگر سے متصل ہے نہایت
رقیق اور پتلی ہے تاکہ بہت جلد اثر کیفیت جگر کا کیلوس میں پہونچ جائے (مراد یہ ہے کہ جن کو ہمنے کیلوس ٹھیرایا ہے وہ نازک جلد مخلوق ہوئی ہیں اگر سخت و موٹی ہوتیں عضو یعنی جگر اپنی نرمی کی
وجہ سے کیلوس میں اثر جلد ہی نہ کر سکتا) جو غشاء یعنی جھلی کہ جگر پر چڑھی ہے اسکو ربطاً غشاء دیتی ہے جو تمام احشا و معدہ کی تہ ہے وہ جھلی جسکا بیان منافع تشریح میں ہو چکا ہے اور
حجاب سے جگر کو یہی غشاء جو حاوی جگر ہے ایک رباط عظیم اور قوی سے ملاتی ہے اور پشت کی پسلیوں کو یہی غشاء جگر کو اچھی چھوٹے رباطات سے مربوط کرتی ہے جگر اور قلب کے درمیان ایک
چھوٹی سی شریان آ کر ملتی ہے اور اسی شریان کے ذریعہ سے قلب اور جگر میں وصل پیدا ہوا ہے یہ وہی شریان ہے جسکے فائدہ دیر کے سطروں میں بیان ہو چکے قلب سے ہو کر جگر میں خواہ جگر سے
پیدا ہو کر قلب تک پہونچی ہے بسبب اختلاف دو مذہب کے اس شریان کا ربط جگر سے بڑے استحکام کیساتھ بذریعہ ایک جھلی سخت اور گندہ کے کیا گیا ہے اور یہ شریان کسی جھلی پر ہو کر جگر
میں نفوذ کرتی ہے دونوں جانبوں سے زیادہ رقیق اور نازک اس رگ کی وہ جانب ہے جو متصل اندرونی رخ جگر کے ہے اسلئے کہ اس رگ کی ایجاد باین صفت بغرض
اس کے ہوئی ہے کیونکہ یہ رگ اعضائے رقیقہ سے مس کرتی ہے۔ انسان کا جگر ہر ایک ایسے حیوان کے جگر سے بڑا ہے جس کا جثہ اور مساحت مکعب جسمانی برابر
مساحت جسم انسانی کے ہے۔ کہتے ہیں کہ جو حیوان کہ خورش اس کی زیادہ ہو اور قلب اس کا ضعیف ہو اس کا جگر ضرور بڑا ہوتا ہے جگر اور معدہ کے درمیان میں ایک
پٹھہ واصل ہے مگر وہ پٹھہ باریک ہے لہذا یہ دونوں عضو یعنی جگر اور معدہ اپنے اپنے امراض و ایذا رسی میں دوسرے کے شریک نہیں ہوتے ہاں کوئی امر عظیم اور ام
جگر سے ایسا ہی پیدا ہو جائے اس وقت امراض مشارکت بھی ان دونوں کے پیدا ہوتے ہیں پہلے جو چیز جگر سے اگتی ہے وہ رگیں ہیں ایک جانب مقعر و
اندرونی جوف جگر سے اگتی ہے اور زیادہ منفعت اس رگ کی جذب کرنا غذا کا ہے جگر کی طرف اور اسی رگ کا نام باب کبد ہے اور دوسری رگ محدب جگر سے
پیدا ہوتی ہے اسکی منفعت یہ ہے کہ غذائے جملہ اعضائے بدنی کو جگر سے انہیں اعضا تک پہونچاتی ہے اور اسی رگ کا نام اجوف ہے اور ان دونوں رگوں کی
تشریح ہمنے کتاب اول فن تشریح میں بیان کر دی ہے جگر کے واسطے چند فروق اور زوائد بھی ہیں کہ انکی وجہ سے جگر معدہ پر بخوبی اسطرح حاوی اور شامل بنا
ہے اور معدہ کو اس کو لازم پیدا ہوتا ہے جس طرح انگلیوں میں اس شے کی گرفت ہو جاتی ہے جسکو مٹھی میں بھر کر گرفت کریں سب سے بڑی زیادتی زوائد جگر میں وہ ہے
جسکا خاص نام زائدہ رکھا گیا ہے اور اسی پر مرارہ کے رکھنے کی جگہ مقرر کیگئی ہے اور درازی اسکی سفل کیطرف تجویز ہوئی ہے جملہ زوائد جگر کے چار یا پانچ ہیں یہ
بھی جاننا ضرور ہے کہ سب آدمیوں کے بدن میں جگر کو زیادہ انضمام پشت کے اضلاع سے نہیں ہے اور نہ زیادہ استناد اور تکیہ گاہ جگر کی یہ پسلیاں سب
آدمیوں کے بدن میں ہوتی ہیں اگرچہ اکثر افراد انسانی میں انضمام اور استناد جگر کا اضلاع خلف پر اسی طرح ہے مگر سب کا نہیں ہے اور مشارکت جگر کی اضلاع
پشت اور حجاب سے بھی اسی قاعدہ پر کمی و بیشی کے ساتھ ہوتی ہے کہ زیادہ انضمام اور استناد مذکور میں زیادہ اور کمی میں کم تر عضو لحمی جگر کا ذی حس نہیں ہے
اور جو غشا کہ اس عضو لحمی سے متصل ہے اسمیں حس بسبب اسی کے ہوتی ہے کہ چونکہ مقدار قلیل اجزاء غشاء عصبی مذکورہ بالا کی اس غشا تک پہونچتی ہے
پس اسیقدر حس بھی اسمیں ہوتی ہے اور اسی طرح اختلاف اس مشارکت کا اور احکام مشارکت یعنی تاذی اور عروض امراض شرکی وغیرہ کا بھی مختلف آدمیوں میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس طرح پر ہونا بھی معلوم ہوچکا ہے کہ خون کا تولد جگر میں ہوتا ہے اور اسی جگہ مرارہ اور سودا اور مائیت یعنی رطوبت کی تمیز اور جدائی بھی ہوجاتی ہے اور کبھی ان دونوں امر میں یعنی تولد خون اور تمیز اشیاء مذکورہ میں ساتھ ہی اختلال اور خرابی واقع ہوجاتی ہے اور کبھی تولد خون میں تو خلل واقع ہوتا ہے مگر تمیز اشیاء مذکورہ میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ اور جو صرف تمیز اشیاء میں اختلال ہو گا خون جید کی تولید میں بھی ضرور خلل ہوگا کبھی تمیز اشیاء مذکورہ میں خلل بسبب جگر کے نہیں ہوتا بلکہ بسبب اور اعضا کے جو جداگانہ ہر شے کی غذا پانے کے لائق ہیں انکی خواہش میں فتور خواہ اور کوئی وجہ پیدا ہونیسے روانگی ان اشیاء کی جگر سے نہیں ہوتی جگر میں چاروں قوی طبعی موجود ہیں لیکن ہاضمہ کی قوت زیادہ تر جگر کے عضو کے حق میں ہے اور باقیماندہ تین قوتیں جگر کی لیف میں اور ماساریقا میں کچھ وہ نہیں کہ چاروں قوتیں موجود ہوں اگرچہ بعض اطبا یعنی زکریائے رازی اور جو جدید زمانہ اوائل اطبا کے لئے اور طبیب کہلاتے (?) اس مسئلہ میں اوائل اطبا پر ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے خطا پر گئے ہے اس شخص کی جانب (?) ماساریقا میں قوت ماسکہ اور جاذبہ کا ہونا تجویز کیا ہے اسلئے کہ ماساریقا طریق اور راستہ ہے واسطے جذب کیلوس کے کہ اسی راہ سے ہو کر کیلوس جاتا ہے اور جائز نہیں ہے کہ اس راہ میں یعنی ماساریقا میں جذب کی قوت نہ ہو (ورنہ جوہر کیلوس اوسی میں جذب ہوکر چونکہ ماسکہ بھی ہے رکا رہیگا اور آگے نہ بڑھیگا اور اسی دلیل سے زکریا رازی نے دونوں قوت عدم اور نہ ہونا ماساریقا میں خیال کیا تھا) رازی نے چند حجتیں اور بھی علاوہ اس حجت مذکورہ کے وارد کی ہیں اور انکا وجود ہر دو قوت کو ماساریقا میں ان حجتوں نے تقویت دی ہے مگر وہ حجتیں رازی کی مشابہ اور مثل دلائل ضعیف کے ہیں جیسے وہ ہر ایک مسئلہ میں پیش کرکے مخالفت اطبا اولین کی کرتا رہتا ہے چنانچہ اسی مسئلہ کے احتجاج میں کہتا ہے کہ اگر ماساریقا میں قوت جاذبہ ہوتی ضرور ہے کہ اسمیں قوت ہاضمہ بھی ہوتی حالانکہ ہاضمہ اسمیں نہیں ہے پس جاذبہ بھی نہیں ہے) قوت ہاضمہ کی ماساریقا میں کیونکر ہوسکتی ہے اور اسکی ضرورت کیا ہے اسلئے کہ غذا اتنی دیر تک ماساریقا میں نہیں ٹھہرتی ہے جو زمانہ انفعال ہضم کیواسطے درکار ہے بلکہ ادھر آئی اور دیگر اعضا کیطرف روانہ ہوئی دوسری حجت رازی نے یہ پیش کی ہے انکار میں وجود قوت جاذبہ کے اگر ماساریقا میں قوت جاذبہ ہوتی اور جگر میں بھی جاذبہ ہے پس یہ دونوں یعنے ماساریقا اور جگر جوہر جسمانی میں متفق ہوجاتے اسلئے کہ قوتوں کے تعلق سے جوہر ذات کا بھی تعلق ہوتا ہے اس ضعیف استدلال ذکر ضعیف کرنیوالے نے یہ نہ جانا کہ اگر قوت جاذبہ اس مجری اور راستہ میں موجود ہو کر جذب غذا کا ہوتا ہے مثلاً ماساریقا میں تو اسوقت وجود قوت جاذبہ کا زیادہ تر معین جذب ہوگا نہ کہ مانع جذب جسطرح قوت دافعہ اگر اس مجری میں موجود ہو تو فضلہ کو دفع کرتی ہے جیسے امعاء میں پس وجود اس قوت کا زیادہ تر معین دفع پر ہوتا ہے رازی کو بروقت اس استدلال ضعیف کے حال موجودگی قوت جاذبہ کا مری میں یاد نہ رہا اور فراموش ہوگیا ورنہ ایسا خراب احتجاج نہ کرتا اسلئے کہ مری بھی مجرائے غذا طرف معدہ کے ہے اور قوت جاذبہ کی موجودگی سے جذب غذا میں معدہ کی طرف کونسا ہرج واقع ہوتا ہے اور یہ بھی رازی کو معلوم نہ ہوا (بروقت دوسری حجت پیش کرنے کے) کہ ہرگز کچھ خوف کی بات نہیں ہے اگر بعض منافذ اور راہوں میں آمدرفت غذا کی قوت جاذبہ تو ہو اور قوت ہاضمہ اس قدر نہ ہو کہ مقدار معتدبہ کو پہونچے اسلئے کہ اس منفذ میں غذائے مذکور کے ہضم ہونے کی ضرورت اور حاجت نہیں بلکہ جذب کی حاجت ہے اور بھول گیا یہ شخص کہ کیلوس کا استحالہ کسیقدر ماساریقا میں بھی ہوتا ہے پس کیا قباحت ہے کہ سبب اس استحالہ کا کسیقدر قوت ہاضمہ کا ہونا خود ماساریقا میں ہو اور نہ اس امر میں کوئی ہرج ہے کہ ماساریقا میں قوت ماسکہ بھی ہو گو کسیقدر ہی ہی کہ استحالہ خفیف اتنے زمانہ میں ہوجائے اور زیادہ دیر تک وہاں کیلوس نہ ٹھہرے۔ زکریائے رازی یہ بات بھی بھول گیا تیسری حجت کے وقت کہ اعضائے لیف افعال معلومہ کیلئے مختلف جوہر ہوتے ہیں یعنی اتحاد قوی سے اتحاد جوہر جسمانی کی ضرورت نہیں ہے اور اس منکر کو یہ استبعاد جو ہوا کہ جس عضو میں سرعت نفوذ ہو یعنی جسمیں سے کوئی شے جلدی چلی جاتی ہو اسمیں ہضم کی قوت کسیقدر بھی نہ ہوگی حالانکہ اس میں کچھ بعید نہیں ہے اسلئے کہ اطبا قائل ہیں کہ فم معدہ میں خود ایک قسم کا ہضم غذا موجود ہے حالانکہ غذا منہ سے جلدی نفوذ کرجاتی ہے۔ اور اطبا اسکے بھی منکر نہیں کہ معائے صائم میں قوت دافعہ بھی ہے اور قوت ہاضمہ بھی ہے حالانکہ صائم بھی ایسا عضو ہے کہ جو چیز اسکے جانب پہونچتی ہے بہت جلد اسے نکال دیتی ہے اور رازی اس کو بھی بھول گیا کہ جائز ہے کہ اعضا کے جواہر مختلف ہوں اور شے واحد کے جذب کرنے میں یکساں ہوں اگرچہ یہ جذب طریقہ واحد سے پورا ہوتا ہو یعنی قوت چہارگانہ کی اسمیں حاجت ہو جیسے جمیع اعضائے مختلف الجوہر کا حال اپنی غذا کے جذب میں ایسا ہی ہورہا ہے اور یہ بھی رازی کو یاد نہ رہا کہ جذب جگر کا اخر لیف سے عروق جگر کی طرف ہوتا ہے اور وہ لیف مشابہ اور ہم جنس جوہر ماساریقا کے ہے اور چنداں اس لیف کے جوہر کو جوہر ماساریقا سے دوری اور مخالفت نہیں ہے پس ایسی بہت سی خطائیں اس شخص نے یعنی رازی نے اس مسئلہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں کی ہیں انکا شک بیان کیجاتی ہیں) لیکن جالینوس کا قول جو اس مسئلہ میں مذکور ہے کہ ماساریقا میں جذب نہیں ہے اسکی مراد یہ نہیں ہے کہ مطلق بجود قوت جاذبہ کا انکار کرے بلکہ اسکی مراد یہ ہے کہ جذب اول قوی ایسی حیثیت سے کہ ایمیں مبدا حرکت جذب کا بالقدر معتد بہ ہو نہیں ہے بلکہ یہ جذب جگر میں بالاصالۃ ہے اور غرض جالینوس کی یہ ہے کہ جو معالج اور طبیب نقصان جذب کے علاج میں فقط ماساریقا کے اصلاح مزاج پر انحصار کرتا ہو اور جگر کی رعایت اس معالجہ میں نکرے ایسے معالج کی رائے اور تجویز کو جالینوس اس طرح سے بیہودہ بتاتا ہے اور پوری پوری تدبیر کی ہدایت کرتا ہے اور جالینوس کے کلام کے یہ معنی جو ہمنے بیان کئے ہیں انکے صحیح ہونے پر خود اسی جالینوس کا قول ہے بہ نسبت ایسے معالج کے جو اس مرض کے علاج میں توجہ علاج ماساریقا کیطرف کرے اور جگر کا علاج چھوڑ دے اسکے نسبت جالینوس یہ تمثیل ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس معالج کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی طبیب کسی مریض کے پاؤں کا علاج کرے جب پاؤں میں استرخا بسبب کسی ایسی آفت کے آگیا ہو جو اس نخاع میں ہوگی جو پشت میں ہے پس یہ معالج پاؤں کا تو علاج کر رہا ہے اور مبدا اور اصل یعنے نخاع کا علاج اسنے چھوڑ دیا ہے اور یہ قول جالینوس کا متصل ہی قول کے ہے جسکے معنے ہمنے اوپر لکھے ہیں اب تمثیل کے ملاحظہ کرنیوالے کو خوب معلوم ہوگا کہ جسطرح وہ پاؤں جو مسترخی ہوگیا ہے ان قوائے طبیعیہ محرکہ اور حساسہ دونوں سے خالی نہیں ہے جو نخاع میں ہیں مگر فرق قوت میں پاؤں کے اور قوت میں نخاع کے یہی ہے کہ قوت حساسہ اور محرکہ ایک کے واسطے تو اولی ہے یعنی نخاع کیواسطے اور دوسرے کیواسطے یہ دونوں قوتیں دوم درجہ میں ہیں یعنی پاؤں کے واسطے اور یہی حال ماساریقا کا بعینہ سمجھنا چاہئے کہ وہ بھی کسی قوت سے منجملہ قوائے چہارگانہ کے خالی نہیں ہے اگرچہ مبدا ان قوتوں کا جگر واسطے ماساریقا کے ہے اور کیونکر ماساریقا کسی قوت سے خالی ہو سکتا ہے حالانکہ خود ماساریقا بھی تو ایک قسم کا آلۂ جذب ہے اور جملہ آلات جنکے ذریعہ سے جذب اشیا کا دوسرے ہوتا ہے بطریق حرکت مکانی کے جیسے کہ عضل ہے ہو رہا ہے الغرض وہ آلات طبعیہ خالی ایسی قوت جذب سے نہیں ہوتے جو انمیں سرایت کر رہی ہو اور جو شئے ان آلات میں پہونچتی ہے وہ قوت ملاقی نہ ہونے کر وہ جو مقناطیس کو چھوتا ہے فقط اسکے چھوجانیسے لوہے میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ مثل مقناطیس کے دوسرے لوہے کو جذب کرنے لگتا ہے اور اسیطرح جو ہوا کہ درمیان مقناطیس اور لوہے کے ہوتی ہے اکثر اہل تحقیق کی رائے میں اس ہوا میں بھی قوت جذب کی مقناطیس آجاتی ہے چہ جائیکہ ماساریقا جو ہر وقت متصل جگر کے ہے **جن وجوہ سے استدلال جگر کے احوال پر ہوتا ہے** کبھی استدلال جگر کے احوال پر چھونیوالے کے لامسہ سے ہوتا ہے جسطرح کہ اورام جگر پر کبھی کبھی فقط مس کرنیسے استدلال کیا جاتا ہے (۲) جو درد کے اقسام جگر میں حادث ہوتے ہیں انسے بھی استدلال اسکے احوال پر کیا جاتا ہے (۳) جو احوال جگر سے درست خواہ نادرست پیدا ہوتے ہیں انسے استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے (۴) جو اعضا کہ مشارک جگر کے ہیں اور جگر سے قریب ہیں انکے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے جسطرح معدہ اور حجاب اور امعا اور گردہ اور مرارہ (۵) جو مشارکات بعیدہ اعضا جگر کے ہیں جیسے نواحی سر اور محال انکے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے (۶) احوال عامہ جمیع بدن سے مثل رنگ اور سحنہ اور لمس وغیرہ سے بھی جگر کے احوال پر استدلال کیا جاتا ہے (۷) کبھی جو چیزیں نواحی جگر میں اُگتی ہیں جیسے بال (۸) یا جو چیزیں خود جگر سے اُگتی ہیں جیسے اوردہ یعنے ساکن رگیں (۹) یا جو حالات اعضائے دیگر سے (۱۰) جو چیزیں اور اعضا سے پیدا ہوتی ہیں اور ان اعضا سے برانگیختہ ہوتی ہیں (۱۱) اور جو چیزیں موافق جگر کو ہیں (۱۲) خواہ جو چیزیں مخالف جگر کے ہیں (۱۳) اور سن وغیرہ سے (۱۴) اور عادات انسانی خواہ جو چیزیں قریب عادت کے ہوجائیں ان بطریق سے استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے **تفصیل طریق** استدلال کے ان دلائل سے یہ ہے جو لمس کے ذریعہ سے استدلال کی مثال یہ ہے کہ حرارت اور گرمی بطرف جگر کے ان آلات اور تکلم میں جب بحس لمس محسوس ہو جگر کے مزاج حار پر دلالت کرے گی اور سردی اور برودت انہیں مقامات کی جگر کے بارد ہونے پر دلیل ہوگی اور سختی ان مقامونکی جگر کی یبوست پر خواہ جگر میں ورم صلب ہونے پر دلیل ہوگی اور بھلا ہوا اس جگہ کا ورم خواہ نفخ جگر پر اور اگر اس انتفاخ میں شکل ہلالی محسوس ہو معلوم کرنا چاہئے کہ ورم خاص جگر میں ہے اور استطالت یعنے طول شکل اس انتفاخ کی خواہ کوئی اور شکل بر میں انتفاخ کا محسوس ہو تو دلیل اس امر پر ہے کہ ورم عضل کبد میں ہے اور عضل علاوہ میں ہے (۲) اور اوجاع سے استدلال کی یہ صورت ہے کہ اگر وجع میں تمدد کے ہمراہ ثقل بھی ہو تو اس وقت جگر میں سدہ یا اورام ہونگے اور وہ میں تمدد کے ہمراہ ثقل نہ ہو پس جگر میں ریح ہوگی اور اگر ثقل ہو اور نخس نہ ہو پس مادہ جرم کبد میں ہے اب اس مادہ سے ورم پیدا ہوا ہو یا سدہ پڑگیا ہو۔ اور اگر ثقل کے ہمراہ نخس بھی ہو تو وہ خلط یعنی مادہ نزدیک اس غشا کے ہوگی جو ڈھانپنے والی جگر کی ہے (۳) استدلال

[illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو اُن افعال سے کیا جاتا ہے جو کہ جگر سے صادر ہوتے ہیں وہ افعال یہ ہیں کہ ہضم کیلوس کو اور جذب کو خیال کریں اور دفع کرنا خون کا تمام بدن کیواسطے اور ہاتیں
کا دفع کرنا کہ کیطرف اور مرار کا مرارہ کیطرف اور سودا کا طحال کیطرف کیا ہے پھر اگر کسی فعل میں ان افعال سے نقصان پیدا ہو اور کسی عضو شارک جگر کی وجہ سے خلل پیدا
نہ ہوا ہو پس وہ اختلال جگر کی آفت سے ہوگا (۴) استدلال جو شارکات جگر سے کیا جاتا ہے مثلاً پیاس سے استدلال جگر کے حالات پر کرنا کہ اگرچہ پیاس معدہ کی خرابی سے
ہوتی ہے لیکن اکثر احوال جگر پر بھی اسکی دلالت ہوتی ہے اور مثلاً ہچکی کہ یہ بھی اور اشتہائے طعام بھی اور ہضم کہ ان سے بھی جگر کے حالات پر استدلال ہو سکتا ہے اور مثلاً سوء
نفس کہ اگرچہ یہ سینے سے ہوتا ہے اور حجاب سے مگر کبھی بسبب ورم جگر کے بھی ہوتا ہے اور مثل اختلاف اقسام براز کے اور اصناف بول کے کہ یہ بھی احوال جگر پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ
قریب ہے کہ معلوم ہوگا اور مثل احوال صداع اور امراض سر کے۔ اور چند احوال طحال کے بھی ایسے ہیں جو حالات جگر پر دلالت کرتے ہیں اور مثل احوال زبان کے پکنے ہونے
اور خشونت میں اور زبان کا رنگ و دونوں ہونٹوں کا رنگ کہ ان سے بھی استدلال جگر کے حالات پر کیا جاتا ہے کبھی درمیان قلب اور جگر کی مخالفت اور موافقت
اور مقاہرت یعنی غلبہ یکے بر دیگرے کیفیت میں دونوں کے جاری ہیں ہوتا ہے جسکو ہم باب امزجہ قلب میں بیان کرینگے (۵) جو استدلال کہ تمام بدن کے احوال سے
کیا جاتا ہے مثل سکے ہے کہ لون بدن سے دلالت مزاج جگر پر ہوتی ہے کہ رنگ سرخ ہو یا سپید ہو اسوقت مزاج جگر کی صحت پر گمان کرنا چاہئے اگر رنگ بدن کا زرد ہو پس
شدت حرارت جگر پر دلیل ہوگا یا اگر رنگ بدن کا رصاصی ہو برودت جگر پر اور اگر رنگ میں بدن کے کدورت ہو جگر کی برودت اور یبوست پر اور مثل دلالت یرقان کے جگر
کے خراب حالی پر اور نیز فربہی بھی کہ اسکو دلالت حرارت اور رطوبت جگر پر ہے اور فربہی شحمی کہ جسمیں چربی کی زیادتی ہو اُس سے جگر کی برودت اور رطوبت ثابت ہوتی ہے
اور مثلاً لاغری بدن کی یبوست پر دلالت کرتی ہے اور مثل عموم حرارت بدن کے یعنی تمام بدن گرم ہو اگر بسبب شدت حرارت قلب کے نہ ہو حرارت جگر پر دلالت کرتا ہے اور اس
وقت جو دلائل حرارت قلب کے ہو چکے وہ بھی سب پائے جاتے ہیں (۶) ہیئت اور اعضا کے استدلال جگر کے احوال پر اس طرح کرتے ہیں جیسے اور وہ یعنی سلیٰ
رگوں کے بڑے اور وسیع ہونیسے جگر کی بڑائی اور وسعت پر مجاری جگر پر استدلال کیا جاتا ہے خواہ انگلیوں کے چھوٹے اور لانبے ہونیسے جگر کے چھوٹے اور بڑے ہونے پر استدلال
کیا جاتا ہے (۷) بالوں کے اوگنے سے مقام جگر پر استدلال اسیطرح سے کرتے ہیں جسطرح اور اعضا پر اونکے اگنے سے استدلال کرنیکا طریقہ جا بجا ہمنے لکھا ہے (۸) جو چیزیں جگر سے اوگتی ہیں
یعنی اور وہ انکے ذریعے سے احوال جگر پر اسطرح استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر وہ غلیظ اور عظیم اور بھی طرح ظاہر اور نمایاں ہوں پس مزاج اصلی جگر کا حار ہے اور اگر وہ باریک اور تنگی ہوں تو
مزاج اصلی جگر کا بارد ہے لیکن اوردہ کی گرمی اور سردی اور نرمی و سختی جو محسوس ہوتی ہے کبھی تو حرارت و برودت مزاج اصلی جگر کیوجہ سے ہوتی ہے اور کبھی مزاج حار اور بارد عارضی
کیوجہ سے انمیں حرارت اور برودت عارض ہوتی ہے (۹) جگر سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اسکے ذریعے سے استدلال یون کرتے ہیں کہ صفرا کا زیادہ تولد جگر کی حرارت پر اور سودا کا تولد اسکی حرارت شدید
یا خواہ برودت یا یبس پر دلالت کرتا ہے چنانچہ اپنے مقام خاص پر معلوم ہو جائیگا اور خون جید کا جگر میں پیدا ہونا اسکی صحت پر دلیل ہوتا ہے اور جس جگر سے کہ خون جید جو مشابہ غذائے بدن کے ہے پیدا ہوتے ہیں اسکا
مزاج نہایت صحیح اور درست ہے اور جس جگر سے خون صفراوی خواہ سوداوی یا خون رقیق یعنی ڈھیلے قوام کا بدن میں پھیلنے سے پیدا ہونا معلوم ہو یا خون مائی جو قابل تحلیل
اور جزو بدن ہونے کے نہ پیدا ہو جیسے استسقا لحمی میں ہوتا ہے اس جگر کو علیل تصور کرنا چاہئے اور یہ علالت اور انحراف اعتدال سے اُسیقدر معلوم ہوگا جسقدر کہ
یہ اخلاط اعتدال سے بعید ہو کر جگر سے تمام بدن میں پہنچے (۱۰) موافقات اور مخالفات کو یون معلوم کرنا چاہئے کہ شے موافق مشاکل اور مشابہ مزاج طبعی
جگر کے ہوتی ہے اور مضاد مزاج عارضی کیواسطے ہوتی ہے (۱۱) سن اور عادت خواہ جو چیزیں قائم مقام عادت کے ہیں اُن سے استدلال کا طریقہ فن کلیات کی
کتاب اول میں بیان ہو چکا (۱۲) قلب اور جگر کی مخالفت کیفیات کا یہ حال ہے کہ حرارت قلب کی برودت جگر کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہے اور رطوبت قلب
کی جگر کی یبوست کو مقہور نہیں کرتی ہے اور یبوست قلب کی اکثر رطوبت جگر کو اسیقدر مغلوب کرتی ہے اور حرارت جگر کی برودت قلب کو نہ ضعیف کرتی ہے
اور رطوبت جگر کی یبوست قلب کو بھی تھوڑا سا مقہور کرتی ہے اور برودت جگر کی بہت کم حرارت قلب کو مقہور کرتی ہے اور یبوست جگر کی ہمیشہ رطوبت
قلب کو مقہور کرتی ہے اور برودت قلب کی حرارت جگر کو زیادہ مقہور کرتی ہے بہ نسبت مقہور کرنے یبوست قلب کی رطوبت جگر کے واسطے حرارت قلب کی بھی
رطوبت جگر کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہے بہ نسبت مغلوب کرنے یبوست جگر کی رطوبت قلب کو اور وہی حرارت قلب برودت جگر کو اسیقدر مغلوب کرتی ہے
علامات امزجہ طبعی جگر کے جگر کا مزاج طبعی اور اصلی اگر حار ہو اس کی علامت یہ ہے کہ اوردہ بدن وسیع اور کشادہ ہونگی اور خوب طرح

HAKEEM SHOUKAT ALI

ظاہر اور نمایاں نظر آئیگی اور خون جو ان میں ہوگا وہ بھی گرم ہوگا اور تمام بدن میں گرمی محسوس ہوا کرے گی بشرطیکہ جگر کی حرارت کا مقابلہ برودت قلب نہ کرتی ہو اسلئے اوپر بیان ہو چکا ہے کہ برودت قلب کی حرارت جگر کو کسیقدر مقہور کر دیتی ہے اسیطرح علامت حرارت جگر کی قلب کے ذریعہ کبھی پیدا ہو سکتی ہے اس لئے کہ قلب کی حرارت برودت جگر کو زیادہ مقہور کرتی ہے پس اگر قلب کا مزاج گرم معلوم ہو جائے سوقت بھی جگر کی علامت حرارت میں سے یہی علامت تصور کیجائے گی کثرت تولد صفرا انتہائے شباب میں اور کثرت تولد سودا بعد انتہائے شباب کے سیاہ بالونکی کثرت سراشیف میں قوت اشتہائے طعام اور شراب کی پس یہ ساتوں علامات حرارت جگر کی اصلی مزاج حار کی ہیں جگر کا اصلی اور طبعی مزاج بارد اس کی علامات اضداد علامات ہفتگانہ مذکورہ ہیں اور ان میں سے برودت قلب جو کہ اسکا غلبہ حرارت مزاج جگر پر کمتر ہے بہ نسبت غلبہ حرارت قلب کے برودت جگر پر لہذا جو بھی علامت مذکورہ منجملہ علامات ہفتگانہ حرارت جگر کی ضد ہیں برودت قلب سے برودت جگر کا خیال کرنا بھی ضعیف ہوگا۔ یہ بھی ایک علامت برودت اصلی جگر کی ہے کہ چونکہ خون ایسے شخص کے بدن میں رقیق مائی سریع التعفن پیدا ہوتا ہے اور قوت ایسے شخص کی ضعیف ہوتی ہے لہذا اکثر حمیات عفنہ سے بیمار رہا کریگا۔ جگر کا مزاج یابس طبعی اسکی علامت یہ ہے کہ خون میں کمی اور جسقدر خون ہوگا وہ غلیظ القوام اور اوردہ میں صلابت اور جمیع بدن میں سختی بالوں کا گندہ اور پیچیدہ ہونا اغلب اگر رطوبت ہو اپنی رطوبت سے خشکی جگر کا پورا پورا تدارک نہیں کر سکتا ہے بلکہ جگر کی یبوست پر کسی قسم کا غلبہ قلب رطب نہیں ہو سکتا ہے مگر یبوست جگر کی قلب کی رطوبت کو زیادہ مغلوب اور مقہور کر دیتی ہے اور حرارت قلب کی رطوبت جگر کو کامل درجہ پر مغلوب کر دیتی ہے کہ اس سے یبوست جگر پیدا ہو جاتی ہے مزاج رطب جگر کا جو طبعی ہو اسکی علامت ضد علامت مزاج یابس کی ہے اور قلب اپنی یبوست سے بیشتر رطوبت جگر کا تھوڑا سا تدارک کر سکتا ہے مگر جگر اپنی رطوبت سے یبوست قلب کو زیادہ مقہور کرتا ہے جگر کا مزاج حار یابس طبعی اسکی شناخت خون کا غلیظ ہونا سیاہ بالوں کا سراشیف کو قریب زیادہ ہونا اوردہ کی کشادگی ہمراہ امتلا اور صلابت کے اور صفرا کے تولید کی کثرت آخر شباب میں اور اسکے بعد کثرت تولد سودا کی اور حرارت تمام بدن کی بشرطیکہ قلب اس کی مخالفت اپنی برودت سے نہ کرے مزاج جگر کا حار رطب طبعی اسپر زیادہ کثرت خون کی اور قوام کا اچھا ہونا اوردہ کا بہت وسیع اور کشادہ ہونا اور ان میں نرمی بھی ہوتی رنگ کا سرخ ہونا بین زردی کے بالونکا سراشیف میں زیادہ ہونا مگر یہ زیادتی کمتر ہے بہ نسبت حار یابس مزاج کے اور بالوں میں کثافت اور پیچیدگی کا نہونا جملہ بدن کی تقویت جگر کی حرارت اور رطوبت سے ہوتی ہے اور اگر حرارت غالب ہو بدن صحیح باقی رہتا ہے اور اگر رطوبت جگر غالب ہو امراض عفونت بہت جلد بدن کو عارض ہوتے ہیں بارد یابس مزاج طبعی جگر کا اس پر کمی خون کی اور خون کی حرارت کی کمی اور بدن کی حرارت کا بھی کمتر ہونا اور عروق کا تنگ و پوشیدہ ہونا اور انمیں صلابت کا ہونا اور مراق پر بالوں کی کمی اور تمام بدن کی خشکی مزاج بارد رطب جگر کا طبعی اس کی علامت وہ امور ہیں جو ضد علامات حار یابس کے بیان ہو چکے

امراض جگر کا بیان جگر کے خاص جرم جوہری میں امراض سوء مزاج اور امراض ترکیب و اورام عارض ہوتے ہیں اور نفاخات یعنی بثور خصوصاً نزدیک غشاء جگر کے عارض ہو کر اوس فضا اور خالی جگہ میں پھوٹ نکلتے ہیں جو گردہ اور حجاب کے درمیان میں ہے اور ان امراض کے سوا اور امراض بھی جرم کبد کو عارض ہوتے ہیں جنکا ذکر جدا جدا ابواب مخصوصہ میں ہم کرینگے پھٹ جانیکا تحمل جگر زیادہ کرتا ہے بہ نسبت اور اعضا کے پس اسکے پھٹ جانیسے موت عاجل کا چنداں خوف نہیں ہاں اگر ہمراہ خرق جگر کے کسی بڑی رگ سے خون بھی جاری رہے اسوقت موت فجائی کا ضرور خوف ہوتا ہے کبھی جگر میں امراض بشارکت اور اعضا کے بھی عارض ہوتے ہیں خصوصاً معدہ اور طحال و مرارہ کی شارکت سے پہلے تو ان اعضا میں کوئی مرض پیدا ہوتا ہے اور گردہ اور ریہ اور ماساریقا اور بروالی کی شرکت سے لیکن معدہ او طحال و مرارہ او ماساریقا اور دیگر امعا کی شرکت کے پہلے ان رگوں میں مرض پیدا ہوتا ہے جو متصل تقعیر جگر کے ہیں پھر اسکا ضرر جگر تک پہونچتا ہے اور اکثر یہی مرض شرکی خاص جگر میں متمکن اور پائدار ہو کر بمنزلہ اصلی مرض کے ہو جاتا ہے حجاب اور ریہ اور گردہ پہلے عروق جگر کو امراض شارکت سے ماؤف کرتا ہے بعد ازاں جگر تک انکے مرض کی اذیت پہونچتی ہے اور بیشتر یہ مرض بھی جگر میں جاگزین ہو جاتا ہے اکثر جو مرض بشارکت جگر میں پیدا ہوتا ہے معدہ ہی کی شارکت کر ہوتا ہے اور اسوقت ہضم فاسد ہو جاتا ہے اور طعام غیر منہضم دفع ہوتا ہے مگر اسکو کوئی سبب ایسا عارض ہو کہ باوجود شارکت مذکورہ کے ہضم کو فاسد نہ ہونے دے محدب جگر کے امراض کا اکثر اندفاع مواد بذریعہ ادرار بول و رعاف کے اور بذریعہ عرق کے بھی ہوتا ہے۔ امراض تقعیر یعنی

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو امراض مقعر اور اندرونی جہت میں جگر کے عارض ہوتے ہیں انکے مواد کا دفع بذریعہ اسہال اور قے صفراوی اور قے دموی کے ہوتا ہے اور عرق کی طرف سے بھی اکثر اوقات یہ مادہ دفع ہو جاتا ہے **دلائل سوء مزاج حار کبد کے** انکی علامات پیاس کی ایسی شدت جو پانی پینے سے کم نہو اور اشتہائے طعام میں کمی اور التہاب کا ہونا پیشاب کی زردی اور رنگ دینا کپڑے وغیرہ کو اگر اس بول میں تر کیا جائے اور نبض کی سرعت اور تواتر اور حمیات اور خون اور گوشت میں لیسب اور بھڑک سی ہونی اور حرارت خارجی وغیرہ سے زیادہ متاذی ہونا اور اسی حرارت جگر کے تابع ذوبان بھی ہوتا ہے جو اخلاط سے ابتدا کر کے پھر گوشت جگر تک پہونچتا ہے اسی کے تابع تلخ اور خراش بھی ہوتی ہے اور کبھی طبیعت میں قبض پیدا ہوتا ہے اور باوجود قبض کے پسلیوں میں درد نہیں ہوتا اور نہ ثقل اور نہ گرانی ہوتی ہے اسی سوء مزاج کے ہمراہ قے زرد اور سرخ اور کراثی اور سبز ہوا کرتی ہے اور براز مراری بھی سوء مزاج حار میں زیادہ برآمد ہوتا خصوصاً اگر حرارت جگر کے ہمراہ کوئی مادہ حار بھی ہو اور اگر مادہ نہ ہو تو خون کی کمی ہوگی اور زبان میں خشونت اور بدن میں نحافت ہوگی کبھی اس مزاج پر استدلال بذریعہ سن اور عادت اور حرفہ اور پیشہ اور تدبیر کے بھی کیا جاتا ہے جو سوء مزاج حار درمیانی ہے یعنے با فراط نہیں ہے اور نیز قول صفرا ہوتا ہے اور جب با فراط ہو خلط سودا اور امراض سوداوی کو پیدا کرتا ہے مثل مالیخولیا اور جنون وغیرہ کے جب اسہال غسالی شروع ہو اور اسکے ہمراہ سقوط قوت بھی ہو تو اکثر یہ اسہال بسبب ایسے ضعف جگر کے ہوتا ہے جو سوء مزاج حار جگر سے عارض ہو۔ اکثر سوء مزاج حار جگر میں براز خشک اور سوختہ برآمد ہوتا ہے مگر جبکہ یہ سوء مزاج یہانتک پہونچے اور ذوبان پیدا کرے کہ خون اور اخلاط اور لحمیت جگر کو جلا کر اسکو براہ اسہال دفع کرے جب یہ سوء مزاج خون کا احراق شروع کرتا ہے اسوقت براز مثل دردی کے برآمد ہوتا ہے اگر جگر میں احتراق ہو یا ورم ہو خواہ دبیلہ ہو بعد ازاں ہمراہ براز کے کوئی سیاہ شے گاڑھی سی بلا ہو اور سکو لحم جگر خیال کرنا چاہیے کہ جگر سے جدا ہو کر برآمد ہوا ہے اور جلد سیاہ شے جو برآمد ہو دردی اور خراب نہیں ہے اور بیشتر براز غسالی اور صدیدی ملی برآمد ہو کر پھر ٹھہر کے غلیظ ہو جاتا ہے اور سیاہی پکڑ لاتا ہے اور ہوائے بیرونی کے لگنے غلیظ اور سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہے جیسے کہ اصحاب امراض وبائیہ میں یہی کیفیت براز کی پیدا ہوتی ہے اور بیشتر بعد صدیدی کے خون برآمد ہوتا ہے اسکے بعد سودائے رقیق برآمد ہوتا ہے **سوء مزاج بارد جگر کا** اسکی علامت سپیدی ہونٹوں کی اور زبان کی سپیدی اور خون کی کمی اور حرکت بدن کی دشواری بلغم کی کثرت پیاس میں کمی اور رنگ کی خرابی اور آب زناب رنگت میں بالکل نہ ہونی پس بیشتر سیاہ مائل بہ سبزی اور بیشتر زرد مائل پستئی ہوتا ہے ایضاً بول کی سپیدی اور اسکا بلغمی اور غلیظ ہونا بسبب جمود حرارت جگر کے نبض میں فتور اور سستی ہونی بھوک کی زیادتی اسلئے کہ بھوک کی نسبت یہ بات نہیں ہے کہ فقط معدہ سے ہوتی ہو اور باوجودیکہ بھوک کی زیادتی ہو مگر استمرار اور ہضم میں کمی ہو اور جب وقت برودت جگر کی درجۂ انتہا کو پہونچ جائے اشتہا کو بالکل فنا کر دیتی ہے براز کی یہ کیفیت ہے کہ بیشتر تو خشک بدون بو کے ہوتا ہے اور کبھی پتلا ہوتا ہے اسلئے کہ جذب رطوبت میں ضعف ہے اور سپیدی مائل قلیل الرائحہ ہوتا ہے اور کبھی اسکے ہمراہ رقیق بھی ہوتا ہے اور زمینی گیلا اسیوجہ سے ہوتا ہے مگر ہمیشہ تر نہیں رہتا ہے اور اسیطرح متصل درپے درپے براز میں تری نہیں رہتی یعنی ایکمرتبہ براز تر ہوا اور دوبارہ خشک بھی ہوتا ہے اس سوء مزاج میں اختلاف یعنی دستوں کا آنا زیادہ نہیں ہے اگرچہ انتہا اسکی اور ابتدائے عروض میں طول ہوتا ہے اور آخر آخر ایک شے مثل خون کے خارج ہوتی ہے اور متعفن ہوتی ہے گردہ شے مثل خون گداختہ کے نہیں ہوتی کبھی تابع سوء مزاج بارد کے بعد زمانہ دراز کے حمیات بھی ہوتے ہیں اسلئے کہ جو خون رقیق ایسے شخص کے بدن میں پیدا ہوتا ہے ہر ایک عفونت کو جو اس خون پر وارد ہو قبول کر لیتا ہے اور یہ حمیات سخت اور باصعوبت ہیں باب حمیات کتاب چہارم میں ان کو ہم بیان کرینگے اکثر شروع شروع میں دست جو آتے ہیں ان میں صدید رقیق ہوتا ہے بعد ازاں غلیظ ہو جاتا ہے اور پھر سیاہ ہو جاتا ہے جبوقت دستوں کا قوام اور رنگت مثل غسالۂ لحم تازہ کے ہو اور یہ بات ابتدا میں اشتہا کے باقی رہنے کے ہمراہ ہوتی ہو برودت جگر پر دلالت کرے گی اور اگر بعد اسکے سقوط اشتہا عارض ہو تو بیشتر فساد اخلاط سے یہ بات پیدا ہوگی یا کسی اور سبب مثل حمی اور استسقاء وغیرہ کے ہوگی اور اکثر دلالت اسکی اسی ضعف جگر پر ہوگی جو برودت سے عارض ہوتا ہے اور آخر میں کب اسہال کی اشتہا پھر عود کرتی ہے اور افراط اس میں اکثر ہو جاتی ہے اور مراق میں ہمراہ ایسے اسہال کے تشنج پیدا ہوتا ہے کبھی اسی مزاج بارد پر سن اور عادت اور غذا اور اسباب گذشتہ مثلاً سرد پانی پینا نہار منہ خواہ بعد حمام اور بعد جماع کے آب سرد پینا اسلئے کہ جگر ملتہب اور حار بوقت حمام خواہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ بعد جماع کے بہت جلد آب سرد کو بمقدار کثیر جو پی لیتا ہے اور اگر ہمراہ برودت مزاج کے مادہ بھی ہوگا تو ترشی منھ میں اور رطوبت براز میں پائی جائیگی اور بیشتر سیہ براز سیاہ سبزی مائل ہوگا نہ زرد اور نہ سرخ **سوء مزاج یابس جگر کا** اسکی علامت خشکی دہن اور زبان کی خشکی اور پیاس اور نبض کی صلابت بول کی رقت اور کبھی رنگ اوسکا سیاہ ہو جاتا ہے اور اگر ہمراہ ایسے مزاج کے سودا خواہ صفرا ہو ہر ایک کے دلائل اصول در بیان عام کے بیان میں گذر چکے اونسے شناخت کرنی چاہیئے **سوء مزاج رطب جگر کا** اسپر دلالت تہبیج چشم اور چہرے کے بھرے پن سے اور نرمی گوشت مراشیف کی اور کمی پیاس سے ہوتی ہے لیکن اگر حرارت موجود ہوگی وہ رطوبت کو جوش میں لائیگی اور رطوبت زبان کی اور بیاض لون کا اور بیشتر ہمراہ ایسے رنگ کے تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہے پھر اگر برودت شدید ہو جائے رطوبت غالب ہو جائیگی اوسوقت رنگ میں سبزی آجائیگی اور بیشتر تمام بدن ضعیف ہو جاتا ہے اسوجہسے کہ رطوبت اسکو ڈھیلا کرتی ہے **بیان عام معالجات جگر کا** جگر کیواسطے حفظ صحت کی تدبیر بالمثل و تشبیہ کرنی چاہیئے اور دفع مرض کی تدبیر بالضد کرنی چاہیئے اور اورام اور قروح اور آفات مقدار کا مداوا اور تفتیح سدہ دونکا علاج خواہ اور آفات جگر کا اونمیں تدبیر ونسے کرنا چاہیئے جو اور اعضا کے واسطے مناسب تجویز کیا گیا ہے نہایت عمدہ وقت دوا پلانے اور کھلانے کا امراض جگر میں اور خصوصاً سدہ جگر کے امراض میں وہی زمانہ ہے جسوقت یہ بات معلوم ہو جائے کہ جو غذا وغیرہ معدہ سے نفوذ کرکے جگر میں پہونچی ہے ہضم جگر سے بھی منہضم ہو چکی اور جو تمیز اور تقسیم اجزائے غذا کی جگر میں چار حصوں پر ہوتی ہے وہ بھی ہو چکی اور یہ بھی لحاظ رہے کہ غذا کھانے اور دوا پلانیکے درمیان میں زمانہ صالح کا وقفہ ہو اور عادت کی راہ سے آدمیوں کی وہ وقت وہی ہے جو سونے سے ٹھیکر اور نہانے سے پہلے زمانہ ہوتا ہے (بشرطیکہ وہ آدمی پابند قواعد حفظ صحت کے اپنے سونے اور نہانے کی عادت میں ہوں) یہ بھی واجب ہے کہ جگر کے ایسے امراض مادی کے علاج میں جنمیں طبیب کو وہی راہ چلنی پڑتی ہے جس تدبیر کی امراض سدیہ اور ورمیہ میں کرنیکی ضرورت ہوتی ہے یعنی اون امراض میں جنمیں سدہ خواہ ورم پیدا ہوتا ہے پس ایسے امراض کے علاج میں ادویہ محللہ و مفتحہ کو بے آمیزش ادویہ مقویہ قابضہ کے ہرگز استعمال نکرنا چاہیئے ہاں اگر حبس بافراط معلوم ہو تب البتہ تنہا ادویہ محللہ مفتحہ کی اجازت ہے مناسب نہیں ہے کہ تبرید جگر میں زیادہ مبالغہ کیا جائے جہانتک ممکن ہو اسلیئے کہ افراط تبرید سے نوبت استسقا کی پہونچتی ہے اور اسیطرح زیادہ جگر کی تسخین بھی کرنی جائز نہیں ہے ورنہ ذبول پیدا ہو جائیگا اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو طبیب علاج امراض جگر کرتا ہو اسکو مقدار مزاج طبعی جگر کا ضرور علم درکار ہے تاکہ جب جگر بعد تدبیر اور معالجہ کے اپنے مزاج طبعی پر آجائے پس وہیں جگہ ٹھیرجانا چاہیئے اور علاج کو روک لینا چاہیئے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جسوقت جگر کے علاج میں خطا ہوتی ہے وہ خطا جگر کے ضرر سے تجاوز کرکے عروق تک پہونچتی ہے پھر اسکے بعد تمام بدن تک اسکا ضرر عموماً پہونچ جاتا ہے منجملہ خطاؤں کے معالجہ جگر میں ایک بڑی خطا یہ بھی ہے کہ ادرار کیا جائے ایسے وقت کہ وہاں اسہال مناسب ہو اور یہ بات یعنی اسہال کرانا اسوقت مناسب ہوتا ہے کہ مادہ مقعر جگر میں ہو دوسری خطا یہ ہے کہ اسہال کرانا ادرار کی جگہ یعنی جسوقت مادہ محدب جگر میں ہو کہ وہاں مناسب ادرار ہے جو ادویہ جگر کے امراض میں مستعمل ہوں واجب ہے کہ خوب باریک کوٹی ہوئی ہوں اور یہ بھی واجب ہے کہ جو ہمراہ ان دواؤں کے لطیف ہو تاکہ جگر تک پہونچ جائے گرم ادویہ ہوں سرد اور قابض ہوں ادویہ ملطفہ کی شان یہ ہے کہ خون میں حدت پیدا کرتی ہیں اگرچہ تفتیح بھی کرتی ہیں پس واجب ہے کہ ملطفہ کے استعمال میں اسکی رعایت ضرور ہے ماء الاصول بھی کہ منجملہ ملطفات اور مفتحات کے جگر کی ادویہ میں ہے کبھی اسکا استعمال جگر میں اخلاط مختلفہ ایسے پیدا کرتا ہے جو مناسب صحت اور اعتدال جگر کے نہیں ہیں پس واجب ہے کہ اگر دو تین روز پے در پے ماء الاصول کا استعمال ہو اسکے بعد کوئی ایسی دوا بھی پلائی جائے جو معین طبیعت ہو۔ اور ادرار کا فعل تو ماء الاصول خود ہی کرتا ہے۔ اور جملہ اقسام کاسنی کے خصوصاً وہ کاسنی جو تلخی مائل ہے آلام جگر کو عموماً نافع ہے محرورین کیواسطے سکنجبین کے ساتھ اور سرد مزاج والوں کے واسطے ماء العسل کے ہمراہ بھیڑئے کا جگر بالخاصیت امراض جگر میں نافع ہے اسیطرح لحم حلزون یعنی گھونگھے کا گوشت **اشیاء ضارہ جگر کے** جاننا چاہیئے کہ طعام پر بدون ہضم کے دوسری غذا کھانی اور غذا کے تناول کی بدتدبیری نہایت مضر اشیاء ہے جگر کے واسطے (۲) سرد پانی کا دفعتاً نہار انکھ پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے یا بعد ریاضت کے اکثر تبرید شدید جگر کی کرتا ہے (چنانچہ اوپر مذکور ہوا ہے) اسلیئے کہ ان اوقات میں چونکہ جگر میں التہاب حرارت ہوتا ہے اور بمقدار کثیر آب سرد کی جگر کی استصاص یعنی چوسنے میں آتی ہے اسی سبب سے ضرر ہوتا ہے اور بیشتر اسی سے نوبت استسقا کی پہونچتی ہے پس ان اوقات میں اگر پیاس کا غلبہ زیادہ ہو اور صبر نہ ہو سکے لازم ہے کہ پانی مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

کوئی شربت ملالیا جائے اور زیادہ سرد نہ رہنے پائے اور دفعتاً ڈگڈگا کر نہ پینا چاہئے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیا جائے (۳) لزوجات کے جملہ اقسام جگر کو مضر ہیں اس جہت سے کہ سدہ پیدا کرتے ہیں گیہوں بھی ایسی خورش ہے جسمیں نسبت بحال جگر کے لزوجت ہے مگر بعد جگر کے اور اعضا کی نظر سے اسمیں ایسی لزوجت نہیں ہے یعنی جس وقت جگر میں ہضم ہو جائے پھر اور اعضا کو اس کی لزوجت ضرر نہیں پہونچاتی اور ہر ایک طرح کا گیہوں بالزوجت نہیں بلکہ جو چبا کر استعمال کیا جائے اسمیں لزوجت ہوتی ہے (۴) شراب شیرین جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے اور خود وہی شراب سینے میں جلا پیدا کرتی ہے سدہ جگر پیدا کرنیکا سبب یہ ہے کہ شراب شیرین جگر میں بالتدریج کھنچ جاتی ہے اسلیئے کہ جگر جو معدن تولد خون کا بنظر شیرینی کے ہے شراب حلو کو دوست رکھتا ہے اور فوراً بروقت تناول کے اسے اپنی طرف جذب کرتا ہے اور بسرعت نفوذ تو اسمیں اسوجہ سے ہے کہ شراب بہ نسبت اول اشیاء متناولہ کے تنگ دیر ٹھہر کر جگر میں نہیں پہونچتی کہ اسکا ثفل غلیظ جوہر لطیف سے تمیز ہو جائے بلکہ اپنی کثافت سمیت جگر پر وارد ہوتی ہے اور جو مسالک اور راہیں اسکی آمد کی معدہ سے جگر میں ہیں بسبب اشتیاق اور رغبت جگر کے اسکو مہیا اور آمادہ پاکر وہ جگر میں پہونچ جاتی ہے اسلیئے کہ طرق اور راہیں جو درمیان معدہ اور جگر کے ہیں وہ سب کشادہ اور وسیع ہیں بہ نسبت اور راہوں کے جو عروق مشوشہ سے جگر تک پیدا ہوئی ہیں یعنی جن رگوں کیطرف سے کوئی شے جگر میں پہونچتی ہے وہ اگرچہ کشادہ نہیں ہیں جیسے یہ مسالک وسیع ہیں پھر جب جگر میں یہ شراب پہنچی وہاں بھی اسقدر زمانہ تک نہیں ٹھہری کہ ہضم جگر تمام ہو اور قشر اور جدا کئے اجزا کی مہلت ملے بلکہ اسکا جزو لطیف رگہائے تنگ میں دفع ہو جاتا ہے اسلیئے کہ سریع النفوذ ہے اور رسوب سی جگہ رہ جاتا ہے کہ راہ عروق ضیقہ کی تنگ ہے اسی سبب سے جگر میں سدہ پڑتا ہے۔ ریہ کی کیفیت بہ نسبت شراب حلو کے جگر کے مخالف ہے یعنی ریہ میں اسکے سبب سے سدہ نہیں پڑ سکتا ہے اسلیئے کہ ریہ میں صاف ہو کر اسکا گذر ہوتا ہے اور یہ صفائی پہلے تو جب ہوتی ہے کہ ری کے منافذ سے بسبیل رشح کے یہ شراب ریہ میں پہونچتی ہے اور یہی قاعدہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے منافذ سے جو شئے کسی وسیع جگہ میں پہونچتی ہے تو رشح پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر جب اجوف کیطرف سے شراب حلو ریہ میں جاتی ہے یہ پہونچنا اسکا ریہ میں بعد اسکے ہوتا ہے کہ فضلہ اور ثقل وغیرہ جگر میں رہ گیا ہو اور وہ شراب صاف اور سیال ہو کر تنگ راہوں یعنی عروق جگر سے کشادہ مقام یعنی ریہ میں پہونچتی ہے پس گویا دوبارہ صاف ہو کر ریہ میں جاتی ہے اور اب یہ تو ظاہر ہے کہ اسکی ہر اور بسکی طرح اور جملہ حالات میں شراب کو بہ نسبت ریہ کے جگر سے اختلاف ہے اشیا موافق جگر کے دواؤں میں جو شئے تلخ ہے کہ تلخی کیوجہ سے تفتیح کرے خواہ کوئی اور قوت ایسی ہو کہ اسکے ذریعہ سے مفتح ہو اور کسیقدر قبض بھی اسمیں بوجہ عطریت کے ہو جگر کو موافق ہوگی اور مناسب جوہر روح جگر کے ہوگی اور اسکی عفونت کو منع کرے گی جیسے داچینی اور نفاح اذخر اور مرکی وغیرہ (۲) اور وہ چیز جسمیں قوت غسل اور جلا کی ہو اور تنقیہ صدید جگر کا جو وہ ی ہو کرے بشرطیکہ مبالغہ اور زیادتی سے قوت غسل کے اسمیں ارخا اور ڈھیلا کرنا جوہر جگر کا نہ پیدا ہو وہ بھی جگر کو نافع ہے (۳) اسی طرح جس دوا میں قوت انضاج اور تلیین کی ہو خصوصاً اگر کسی قدر قبض اور تقویت بھی اسمیں ہو جیسے زعفران کہ نافع ہے (۴) اور جو شئے باوجود اوصاف مذکورۂ بالا کے لذیذ بھی ہو جیسے زبیب خواہ سریع النفوذ ہو جیسے شراب ریحانی اکثر ایسے لوگوں کے جگر کیواسطے مفید ہوتی ہے کہ جسمیں حرارت شدید نہیں ہوتی اور اگر دوائے مذکور ہمراہ خواص مذکورہ کے لذیذ بھی ہو زیادہ لائق اسکے ہوگی کہ جگر کو محبوب ہو جیسے زبیب اور انجیر اور بندق اور نفع بھی اسکا درجۂ کمال پر پہونچیگا پھر اگر باوجود اسکے اوصاف کے اسمیں یہ بھی صفت ہو کہ فساد اور عفونت کو قبول نہ کرتی ہو اسکے نفع کی کچھ حد نہ ہوگی۔ مثل خشخاش اور ہندبائے بستانی اور بری بھی جگر کے موافق ہے اور امراض حارہ جگر کو (سوائے اسہال حار کے) بالخاصہ بھی مفید ہے اور براہ کیفیت باردہ کی جو مضاد حرارت ہے بھی نافع ہے پس اسکا نفع دونوں طرح سے ہے علاوہ یہ ہے کہ ایک قوم مرکی جس کی تلخی شدید ہے جگر حار کے واسطے نافع تجویز کرتے ہیں اور اسکا نفع بوجہ تفتیح سدہ کے تلخی کے جہت سے اور بسبب تقویت کے براہ قبض کے خیال کیا جاتا ہے اور امراض باردہ میں بالخاصیت بھی نافع ہے اور بہ نظر تفتیح اور تقویت کے بھی نافع ہے دیگر سعال صدری میں مضر ہے) جو قت افراط برودت جگر میں ہو دونوں کاسنی میں جسے چاہیں شہد یا ماءالعسل ملا کر استعمال کریں پس شہد بھی طرح مقابلہ تبرید جگر کا کریگا اگر تبرید کاسنی کا خوف ہو اور تمام افعال کاسنی پر شہد کی آمیزش معین ہوگی۔ کبھی یہ دونوں کاسنی سوکھا کر شہد خواہ ماءالعسل کے ہمراہ پلائی جاتی ہیں اور کبھی شہد کے ہمراہ جوش دیکر تناول کیجاتی ہیں پس خوب نفع دیتی ہیں وہ تفتیح کر کے خلط بارد کو براہ بول خارج کر دیتی ہیں غذا میں جگر کو وہ غذا موافق ہے جسکا کیموس جید ہو شیرینی جگر کو ایسی موافق ہے کہ اوس سے جگر فربہ ہو جاتا ہے اور تقویت و تعظیم حجم جگر کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

حلاوت سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ مگر بہت جلد حلاوت سے جگر میں سُدّہ پڑجاتے ہیں اسلئے کہ شیرین کو بعنف و بشوق مع اور اخلاط کے جگر جذب کرتا ہے
اسواسطے واجب ہے کہ جس شخص کے جگر میں ورم ہو شیرینی سے پرہیز کرے اسلئے کہ شیرینی بہت جلد متخیل مرار کیطرف ہوجاتی ہے اور سدّہ بھی جگر میں
پیدا کرتی ہے (چنانچہ شراب شیرین کے بیان میں گذر چکا) زیادہ تر مضر وہ شیرینی ہے جو غلیظ ہو اسلئے کہ سُدّہ پیدا کرتی ہے اور تیز شیرینی (جیسے قند سیاہ
کہ بہت زیادہ متخیل بمرار ہوجاتی ہے پستہ جگر کو بسبب عطریت اور قبض کے نافع ہے اور تفتیح مجاری غذا بھی کرتا ہے مگر تسخین اوسمین زیادہ ہے۔ اور تین فا
جمیع امزجہ جگر کو نافع ہے اسلئے کہ اوس کی حرارت شدید نہیں ہے اور مفتح بھی ہے اور کیموس اوسکا جید ہے۔ جگر گاؤ اور گھونگھو کا گوشت جگر انسان کو بہت
نافع ہے **علاج سوء مزاج حار جگر کا** تدبیر میں ایسے جگر کے نرمی کرنی چاہیے اور درجۂ انتہا کی تدبیر دوائی اور غذائی نہ کرنی چاہیے۔ زیادہ اجتماع
کہ رطوبات مائی سے پیدا ہوتا ہے اس سے بھی جگر کو بچانا چاہیے اور سدّہ پیدا کرنیوالی تدبیر سے بھی اوس کی نگاہداشت کرنی لازم ہے جیسے استعمال
مبردات غلیظہ کا زیادہ تغذیہ سے بھی اجتناب کرنا چاہیے بلکہ واجب ہے کہ جو مبردات ایسے مزاج کے علاج میں استعمال کیے جائیں اونمیں ہمراہ تبرید کے
جلا اور تفتیح ہو اور تنفیذ غذا اور قبض اسقدر کہ مقوی ہو اور زیادہ نہیں نہ ہو۔ آب جو میں یہ سب باتیں صاف فراہم ہیں (اگر قوت قابضہ زیادہ ہے) ہندبائے بری
اور بستانی اعلٰی درجہ کی دوا ہے ان فوائد کی نظر سے اسلئے کہ مزاج اسکا مائل برودت کیطرف ہے اور افراط برودت نہیں ہے اور اسمیں تلخی ایسی ہے کہ تفتیح کرتی ہے
بدون تسخین کے اور قبض اسمیں بدرجۂ اعتدال ہے کہ باوجود قبض کے مقوی بھی ہے بلکہ اسکی منفعت تو یہانتک پہنچی ہوئی ہے کہ جگر بارد کو نافع ہوتی ہے دونوں قسم کی
کاسنی جگر کی ادویہ میں پڑتی ہے چنانچہ ادویہ مفردہ جگر کے مقام پر ابھی ہمنے لکھا ہے اور تفصیلاً ادویۂ جگر کتاب ادویۂ مفردہ میں بھی لکھ چکے ہیں کبھی
اسکو ابال کر بھی کھلاتے ہیں خصوصاً ہمراہ کشنیز سبز اور کشنیز خشک کے اور سرکہ کیساتھ بھی تناول کیجاتی ہے زرشک میں نفع جگر حار کی خاصیت عظیم ہے اور تمر ہندی
میں بھی جو وقت طبیب اپنی حدس صائب سے (بوجہ کمی بول و وجود ثقل کے) دریافت کرے کہ جگر میں سدّے ہیں ادویہ مذکورہ پر کرفس کا اضافہ کرے
اسلئے کہ کرفس سدہائے جگر کے ہر قسم کی تفتیح کرتی ہے (مقعر جگر کا سدّہ ہو یا محدب جگر کا) اور نفوذ اسکا بسرعت ہوجاتا ہے اور اسیطرح حال سکنجبین کا ہے منجملہ
نافع ادویہ کے یہ ہے عصارہ کاسنی اور عصارہ کاہو اور عصارہ عنب الثعلب ہر دو دو اوقیہ اور عصارہ کشنیز تر اور عصارہ رازیانہ ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ اور ر
نصف درہم زعفران اسمیں داخل کرکے پلائی جائے اور روغن گل تازہ اور رعدہ اور روغن تفاح آب سرد کے ہمراہ استعمال کیا جائے کہ حرارت جگر کی تعدیل کرتا ہے
منجملہ ان دواؤں کے جو کہ جگر حار کو نافع ہوتی ہیں یہ دوا ہے اسفیوس یعنی اسپغول دو مثقال ہمراہ شکر طبرزد اور آب خرفہ کے تناول کریں۔ ایضاً عصارہ
کدوئے بریان اور عصارہ ککڑی کا اور آب انار اور مادۂ گاؤ دہی اور آب سیب اور آب کشری اور بنفشہ اور عصارہ گل سرخ تازہ کو پلائیں
اور اگر حمی اور حرارت میں سکون نہ ہو اسوقت ماء الجبن ہمراہ سکنجبین کے نفع کریگا جو ہر روز ہمراہ تین درہم ہلیلۂ زرد کے اور ایک درہم لک مغسول اور نصف درہم
تخم کرفس کے پلایا جائے اور جب دو ہفتہ اس طرح ماء الجبن کے استعمال سے گذر جائیں مادہ شتر کے دودھ کا استعمال شروع کرنا چاہیے ایک رطل سے
دو رطل تک رفتہ رفتہ اور یہی ادویہ جو مفتحہ اور منفذہ یعنی تنفیذ کا اثر رکھتی ہیں اس دودھ میں بھی داخل ہونگی مثلاً کسیقدر عصارہ غافث خواہ تخم
کاسنی اور تخم کشوث وغیرہ اور بیشتر حاجت اضافہ کرنے تفاح اذخر کی بھی ہوتی ہے اور اکثر احتیاج مخدرات کی بھی اور معاجین افیونیہ اور وہ معاجین
جنمیں بھنگ پڑتی ہے اونکی بھی حاجت ہوتی ہے اور میں ایسے مخدرات کا استعمال جہانتک ان سے بچانا ممکن ہے ناپسند کرتا ہوں جو شخص جوان اور قوی
ہو اسکو بیشتر خیار اور فقط سرد پانی جو خوب ٹھنڈا ہو پی لینا کافی ہوتا ہے جگر حار کی تدبیر میں۔ قرص طباشیر اور قرص زرشک جو بارد اجزا سے مرکب
ہو اور قرص کافور بھی نافع ہے منجملہ اقراص نافعہ کے ایک قرص یہ بھی ہے گل بید مشک اور گل سرخ نیلوفری مکدر دس درہم سرخ گلاب کے پھول کی پتیاں بارہ
درہم کافور ڈھائی درہم صندل سرخ لک مغسول ان ادویہ میں (مثلاً اسارون اور دارچینی و قرنفل وغیرہ) جسطرح کہ صبر بھی انہیں ادویہ میں دھویا جاتا ہے
ایسے لک مغسول سے سات درہم اور قرنفل آٹھ درہم زعفران تین درہم ریوند خطائی پانچ درہم طین قبرسی اور مصطگی پرسیاؤشان ہر واحد تین درہم سب کو
کوٹ اور آب کاسنی میں تر کرکے قرص تیار کریں ہر ایک قرص بوزن ایک مثقال کے ہو اور ایک ہی قرص ہمراہ آب عنب الثعلب کے استعمال کیا جائے۔ کبھی جگر حار

HAKEEM SHOUKAT ALI

کو ضمادات بھی نافع ہوتے ہین یہ ضماد بھی ازین قبیل ہے خرفہ کو کوٹین اور اس پر روغن گل سرد کیا ہوا ڈالین اور ضماد کرین۔ یا صندلین ایک اوقیہ اور نوفل یا بنفشہ خشک نصف اوقیہ گل سرخ ڈیڑھ اوقیہ زعفران نصف اوقیہ افسنتین چہارم اوقیہ کافور دو درہم ان اجزا کو اوس قیروطی پر زیادہ کرین جو روغن بید سادہ سے تیار ہوئی ہو اور کسی چوڑی چیز خصوصا کدو خواہ ہرے نمبو یا چقندر کے پتے پر لگا کر جگر پر ضماد کرین کبھی ضماد عصارہ ہائے بقول بارد سے مثل عصارہ کدو اور ککڑی و دیگر اشیاء از قسم بقول بارد سے کیا جاتا ہے جنکا بیان باب مشروبات ادویہ مین ہم نے کیا ہے اور انہین ضمادات مین جو خواہ مسور کا ستو ڈالا جاتا ہے اور روغن گل ملا کر ضماد کیا جاتا ہے اور یہ ضرور نہین کوئی دوا مثل صندل و قرنفل و کافور کی بھی پڑتی ہے اور کچھ دور نہین اگر ان ضمادات مین از قسم عطریات یعنی خوشبو ادویہ کی داخل ہون اور آب ہائے فواکہ خوشبو مثل سیب بہی وغیرہ کے ملائے جائین اور اکثر تھوڑی سی بیسن بھی انمین چھڑکتے ہین غذا ایسے بیمارونکو دیجاتی ہے جیسے آب جو اور سلاقات بقول مذکورہ اور انہین سرد ترکاریونکا پختہ کیا ہوا اور کاسنی کا ساگ پکایا ہوا ہمراہ کشنیز تر کے اور کاہو اور چقندر او بالے ہوئے اور دوغ اور ترش اور ترش دودھ کا پانی اور گوشت حلزون کا۔ فواکہ مین آلوچہ اور بہی اور امرود مگر اسکو زیادہ نہ کھائے ورنہ قبض زیادہ کریگا اور سدے بھی پیدا کریگا ایضا سیب اور انار میخوش اور انگور ترش اور اسکے قبض کو ایسی شے کے ہمراہ کھانیسے توڑ دینا چاہیے جسمین کسیقدر تلیین ہو اور توت شامی اور ریباس ہمراہ کبر کے اور سرکا اور زیت جو آب لیمو سے بنایا گیا ہو اور انار دانہ قبل طعام کے اور بعد طعام کے۔ اور تربوز کہ زیادہ میٹھا نہ ہو خصوصا وہ قسم جسکا نام رقی ہے اور فلسطی اور ہندی کی یہ اقسام ایسے بیمار کیلئے مناسب ہین جو چیزان ادویہ مین سے ایسی ہے کہ اوسمین تبرید کیساتھ قبض بھی ہے اوسکو پے در پے تناول کرنا چاہیے کہ خوف سدہ پڑجانیکا ہے جو خربوزہ سخت ہو اور شیرین کم ہو اور اسیطرح وہ انگور جنکے مغز مین سختی ہو اور شیرین کم ہو اوسکے کھانے مین کچھ خوف نہین ہے اور خصوصا وہ انگور جو کہنہ ہو اور میخوش۔ مونگ کے پچوان اور قطفیہ اور قرعیہ اور اسفاناخیہ اور عدسیہ کہ انہین ترشی ہو یا نہ ہو ان لوگونکو نافع ہین بعض طبیب ایسے بیمارونکو زبیب کی بھی اجازت دیتے ہین مگر وہی زبیب جو ترشی مائل ہو۔ فندق مین زیادہ تحلیل نہین ہے اور سدہ کی تفتیح بھی اوسکا کام ہے اور جید الغذا ہے پس اسکے ہمراہ ایسی چیز ملانے کی حاجت نہین ہے جسمین کسیقدر تبرید ہو گوشت کے اقسام سے ایسے مریض کو چھوٹی چھوٹی مچھلیان جو پالک کے ساگ مین پختہ ہون خواہ سرکہ مین پختہ کیجائین اور مصوصات اور قریصات جو بکمال لطیفہ ہو جیسے گوشت بدی کے بھی حیوان ہر خواہ سبک اقسام طیور کا گوشت جو باسانی ہضم ہوجائے جیسے کبک اور جنگلی کبوتر کا گوشت جو زیادہ فربہ ہو اور فاختہ کا گوشت ایسی چڑیونکے بطون بھی انکو نافع ہین جیسے اوز یعنی مرغابی اور بچہ ہائے مرغ اور گنجشک کا گوشت ترشی پڑے یا نہ پڑے۔ جانورون اور طیور کا جگر اور طحال اور دل کا کھانا انکو مضر ہے اور جو گوشت غلیظ اور ثقیل ہین جیسے بزکوہی اور مینڈھا اور حیوانات جو چربی زیادہ رکھتے ہین اور جنکا گوشت سخت ہے مگر گوشت جوان گاؤ کا قریض کے طور پر پس انہین بیمارونکو نفع دیتا ہے جنکے معدے قوی ہون ایسے لطیفہ سے بچانے مین سخت ہوجائے خواہ بیماران کے لئے مین سخت ہوگیا ہو بھی انکو پرہیز کرنا چاہیے۔ زیادہ چکنائی کی چیز دینے سے بھی انہین احتیاط کرنی لازم ہے اسلئے کہ یہ جلد صفرا ہوجاتے ہین۔ شراب بھی انکو مضر ہے مگر اسقدر کہ بہت عادت اور خوگری کی اس کے پینے مین اجاری ہو یا ضعف ہضم کی وجہ سے اوسکا دینا ضرور ہو ایسے وقت اگر پلائی جائے وہ بھی تھوڑی سی اور رقیق مائل بسپیدی ہونی چاہیے۔ تدبیر بارد مزاج جگر کی ایسے لوگونکو شراب افسنتین ہمراہ سکنجبین عسلی کے پینا نفع دیتا ہے اور کبھی سرد جگر والے بیمار کو یہ تدبیر مفید ہوتی ہے کہ قرص افسنتین تناول کرکے شب کو سورہے بروز سختہ جو مشہور ہین زیادہ نافع ہوتے ہین اور اسیطرح دودھ مادہ شتر اعرابی کا بھی مفید ہے اور کسی قسم کا دودھ نہ دینا چاہیے مگر اس دودھ کے ہمراہ پانچ درہم سے دس درہم تک شکر العشر بھی ملانی ضرور ہے کہ یہ آمیزش تعدیل مزاج جگر کرتی ہے اور اخلاط باردہ جگر کو اسہال خواہ ادرار کے ذریعے سے نکال دیتی ہے اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتی ہے اور اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ دواء الکرکم کھا کر شب کو سورہے خواہ دواء اللک یا تناول اور دن کو دواء القسط اور زنجبیل پروردہ کی ہوئی آب کرفس مین اور اقراص قسط اور لک کے جو قرابادین مین مذکور ہین۔ اور نہار او تھکر غافث اور اسارون دو درہم تناول کرکے اوسکے بعد خربیغے شراب پی لے۔ منجملہ مطبوخات کے مطبوخ قسط اور افسنتین جو قرابادین مین لکھا ہے روغن بادام شیرین کے ساتھ پلانا چاہیے مقدار روغن کی دو درہم ہے اور روغن پستہ دو درہم اور اس سے زیادہ اقوی یہ ہے کہ روغن ناردین خواہ روغن بادام تلخ اور روغن بید انجیر کے ساتھ تناول کرے ایضا یہ مطبوخ بھی ہے تخم رازیانہ تخم کرفس انیسون مصطگی ہر واحد دو درہم پوست بیخ کرفس پوست بیخ رازیانہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

دس دس درہم حشیش غافث اور افسنتین طرسوس یا پانچ درہم ہر واحد پانچ درہم لک ور قصب الذریرہ اور قسط شیرین اور ریوند ہر واحد تین تین درہم نقاع اذخر چار درہم چار رطل پینے کے پانی میں جوش دیں اسقدر کہ نصف رہ جائے اور ہر روز چار اوقیہ تناول کریں ڈیڑھ درہم روغن پستہ اور دو درہم روغن بادام تلخ ملا کر کبھی ادویہ مذکورہ کا ضماد جگر پر لگانا بھی نافع ہوتا ہے ضماد ہائے حارہ اور مراہم حارہ جیسے مراہم مصطگی الخیلون اور ضماد فیلغریوس حکیم خواہ ضماد اکلیل الملک اور وہ ضماد جو قسط اور مرادسنبل اور ناردین رومی اور درونج ترکی اور حلبہ وغیرہ سے بنائی جائیں یہ ضماد بھی اسی مرض کے واسطے عمدہ ہیں اشنہ ابہل ایرسا مصطگی اکلیل الملک سنبل بیخ سوسن آسمانگونی اور سوکھے پھول گلاب کے سب اجزا ہموزن روغن مصطگی میں اسقدر پکائے جائیں کہ مرہم ہو جائے اور نیم گرم صبح و شام ضماد کیا جائے۔ ایضاً یہ ضماد بھی جید ہے نقاع اذخر حب البان مصطگی قردمانا مکہ درمخی صبر حوب افسنتین اور شگوفہ اسکا مکہ چھ درمخی سنبل الطیب سلیخہ مکہ چھ درمخی ایرسا برگ مرزنجوش مکہ آٹھ درمخی اشق ۲۴ درمخی صمغ البطم کندر مکہ بارہ درمخی موم ڈیڑھ رطل روغن حنا بقدر حاجت۔ ایضاً حماما ایک اوقیہ حب بلسان مقل قردمانا حماما کندر زعفران ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ سنبل شامی دو اوقیہ صمغ البطم چھ اوقیہ کندر اور مقل کو کسی شراب میں پہلے گھولیں اور پھر زعفران کو بھی اسی میں خوب محلول کریں اور صمغ البطم کو روغن ناردین میں بھگو دیں اور باقی ادویہ کو خشک پیسیں اور روغن ناردین اور شراب مذکور سے ملا دیں اور معجون اسا سوم اسپر ڈالیں اور بطور ضماد کے استعمال کریں۔ یا اسکے بجائے آرد جو صمغ عربی اور خرساق گاذ اور روغن گل اور افسنتین وحنا اور سنبل زعفران اسارون ایرسا مقل اشق مصطگی علک الانباط اور ان اجزاء میں سے گرم اور سرد کی مقدار بقدر حاجت کے کم و بیش کرنی چاہئے غذا ایسے بیمار کی لباب خبز عمدہ ہے جو کسی شربت میں بھگو کر استعمال کریں خواہ اسکے خندیقون جو قسم شراب کی ہے او سین۔ اور گوشت کے تمام مے ایسے جو سبک ہیں جیسے گوشت کنجشک کا خواہ اسکے گوشت کبک یعنے چکور کا یا گوشت دراج یعنے تیتر کا یا گوشت حجل یعنے کبک کا اور گوشت جمال کا اور بطون اوز یعنے مرغابی کا خصوصاً یہ سب گوشت بھنے ہوئے اور اگر قلیہ تیار کیا جائے تو اوسمین مصالح خوشبو ڈالیں اور کرنب مطبوخ جو تین مرتبہ پانی میں پانی بدل بدل کر پکایا جائے اور پھر اوسمین خوشبو مصالح گرم بھی داخل ہوں اور دارچینی اور فلفل اور زیرہ وغیرہ بھی ترکیب ہو اور سداب اسپر تراش کر ڈالی جائے۔ احشا جو پینے کے واسطے تیار ہوں مثل حلبہ اور لبوب حارہ کی بنائی جائیں کبھی ایسے بیمار کی غذا میں کاسنی اور خصوصاً جو قسم کاسنی کی زیادہ تلخ ہے وہ بھی پڑتی ہے بعض اطبا نے کہا ہے کہ ماجرہ جو خوب گلا کر پکایا گیا ہو وہ بھی ایسے مریض کو زیادہ نافع ہوتا ہے اور میری رائے میں تجویز ہذا ٹھیک نہیں ہے قابل کی چیزیں فواکہ میں سے جیسے شاہ بلوط اور زبیب کے دانہ بڑے بڑے اور پستہ خاص کر ایسے لوگوں کے واسطے ہے اور بعض طبیب یہ بھی کہتے ہیں کہ پستہ اور بادام دونوں سے پرہیز کرنا چاہئے کہ معدہ پر گرانی پیدا کرینگے مگر پستہ کے نسبت اس قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہئے (اسلئے کہ مقوی معدہ ہے) گوشت حلزون یعنے گھونگھی کا گوشت بھی خصوصاً اگر خوشبودار چیزوں سے تبزیر کیا جائے بہت مفید ہے۔ دودھ اور مچھلی اور فواکہ تر اور گوشت ہائے غلیظ سے ایسے شخص کو بچانا چاہئے **تدبیر مزاج یابس جگر کی** مرطبات مشہور جو از قسم غذا کے ہوں اور نطولات مرطبہ اور طلا ہائے مرطبہ اور ضمادات اسی طرح کے اور اشربہ بھی جو ترطیب پیدا کریں اور حرارت برودت میں مائل باعتدال ہوں بقدر حاجت پس ان ہی اشیا سے ایسے مزاج کی تدبیر کرنی چاہئے اور پھر اسکے ساتھ یہ بھی لحاظ رہے کہ ترطیب بافراط ہونے پائے کہ منجر سوء القنیہ ہو جائے اور زہل اور استسقا وغیرہ پیدا کرے **تدبیر مزاج رطب جگر کی** ریاضت اور کم غذا اور تناول ایسی چیز کا جس میں تلطیف اور تنشیف ہو اسکا علاج ہے خصوصاً وہ چیزیں کہ جس ہمراہ تنشیف کے تخفیف بھی ہو اور پانی کم پینا اور دودھ کے جملہ اقسام کو ترک کرنا مگر زیادہ تخفیف بھی پیدا نہ کرنی چاہئے ورنہ ذبول پیدا ہوگا **تدبیر مزاج گرم خشک کی**۔ ایسا آدمی غذا ہائے بارد رطب اور سرد تر بقول کھایا کرے خصوصاً کاسنی کو اور جس چیز میں قبض شدید اور تنشیف کی قوت ہے اس سے پرہیز کرے زیادہ مفید ایسے مریض کو شیرہ خرکا ہے کہ ضعیف اور ناتوان بقدر سات استاتیر کے پی سکتا ہے قند ملا کر اور قوی و توانا دس استاتیر تک استعمال کر سکتا ہے۔ چانول اور زیرہ اور گرم مصالح اور زائد مقدار پستہ سے بھی پرہیز کرے مگر تھوڑی مقدار پستہ کھانے میں ضرر نہیں ہے بلکہ شاید بنظر مناسبت مزاج کے فائدہ بھی ہو۔ مراہم اور اضمدہ بارد رطب کا بھی استعمال کرے اور باایں ہمہ اس امر کا ضرور خیال رہے کہ زیادہ ترطیب نہ ہونے پائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ ارخا تک نوبت پہونچے اور گوشت ہائے غلیظہ سے بھی پرہیز کرے اور اعضائے غلیظہ حیوانات کے کھانے سے بھی ایسے حیوانات کے اعضا جنکا گوشت عمدہ
ہے پس جگر اور تلی ایسے جانورون کی غلیظ ہے اسکو ترک کر دے **تدبیر مزاج حار رطب کی** اون مبردات کا استعمال کرے جنمین قبض ہو اور نشف
بھی ہے غذا کے اقسام سے ہون خواہ دوا ہون اور اگر ایسے وقت مواد کا موجود ہونا معلوم ہو اوسوقت اون اشیا کا استعمال کرے جو ان مواد کو تلطیف کرین
اگرچہ اونمین نشف کی قوت نہ ہو جیسے ماء الجبن اور شکر طبرزد یا اینکہ عصارہ درخت کوئے سبز خواہ آب سبز کاکنج بقدر بیس درہم کے چالیس درہم تک ہمراہ دو
مثقال صبر کے قوی آدمی کیواسطے اور اس سے کم ضعیف کیواسطے یا نصف مثقال ایارج ہمراہ ایک استار المناس کے جو ایک سکرجہ آب برگ انگور خواہ
آب برگ کاسنی مین تر کیا گیا ہو خواہ تنہا المناس آب کاسنی اور آب رازیانہ یا آب کوہ مین **تدبیر مزاج بارد یابس کی** ضمادہائے گرم اور چرب اور نرم از قسم
مراہم وغیرہ کے مستعمل ہونگے اور معاجین حارہ جیسے دواء اللک اور دواء الکرکم اور معجون تیاد ملک اور امروسیا اور اثاناسیا اور قوی اور معجون نند ادفیقون سے چنے
کے برابر یا باقلا کے مقدار سے ہر ایک ان ادویہ کا ہمراہ ماء الاصول کے جنمین روغنہائے رطب داخل ہون۔ اور شراب رقیق اور قوی کا استعمال کرنا چاہیئے
[illegible] جس صحبت ہو اس حب کا استعمال کیا جائے۔ سکنجبین اشق جاؤشیر موزن اور تخم کرفس اور انیسون ہر واحد برابر مگر ہر ایک کا وزن مساوی تین ربع ہو
ادویہ سابقہ کے ہو یعنے مثلاً اگر سکنجبین ۴ ماشہ ہو تو کرفس ۳ ماشہ اور اسیطرح انیسون بھی اور ان سب اجزاء سے گولیان تیار کرین خواہ فقط سکنجبین کو مع کسی
ایک دوا ادویہ حب مذکورہ سے لیکر گولی تیار کرین اور وزن ایک یا دو دوا کا ایک ادویہ مذکورہ بالا سے مثل وزن مجموع کے ہو مراد یہ ہے کہ جسقدر مجموع
اجزائے حب مذکورہ کا وزن ہوتا اگر ان ادویہ مین سے فقط ایک دوا خواہ دو پر اختصار کرین اب بھی وزن فقط اسی دواء واحد کا خواہ دو دواؤن کا
برابر اسقدر وزن کے ہو جو پانچون ادویہ کا وزن ہوتا) اور قدر شربت ضعیف کیواسطے ایک مثقال اور قوی کیواسطے دو مثقال ہو مترجم دوسرا احتمال
اس فقرہ کے ترجمہ کا اگرچہ بعید ہے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وزن ایک حب کا خواہ دو حب کا مساوی کا وزن مجموع حب کے ہو اور مراد یہ ہے کہ اس
نسخہ کے پانچون اجزا کا وزن اسی حساب سے تجویز کیا جائے کہ شربت واحد ہوسکے بحسب طاقت اور تحمل مریض کے اور اگر اس نسخہ سے فقط ایک خواہ دو دواؤن پر
اقتصار کرین اوسوقت بھی مقدار شربت واحد پر وزن لیا جائے اور چونکہ اس نسخہ کے وزن اجزا کا حساب پیچیدہ طور پہ شیخ نے لکھا ہے گو نسخہ ایسا عمدہ نہ ہو
مگر ہمکو تعیین وزن اجزا حساب صحیح سے بغرض تفہیم طالب علم کے ضرور ہے جب یہ امر معلوم ہوا کہ مقدار شربت اس گولی کی واسطے ضعیف کے ۴ ماشہ ہے اور
قوی کیواسطے ۹ ماشہ ہے تو بقاعدہ مذکورہ ہم پہلے فرض کرتے ہین کہ اگر سکنجبین اور اشق اور جاؤشیر ہر واحد چار چار ماشہ ہو تو پھر تخم کرفس اور انیسون ہر واحد
تین تین ماشہ ہونا چاہیئے پھر چونکہ تین ادویہ اگر چار چار ماشہ لیجائین تو مجموعہ انکا بارہ ماشہ اور دو دوا دویہ تین تین ماشہ کا وزن مجموع چھ ماشہ پس فرضی
مجموعہ کے کل کا وزن اٹھارہ ماشہ ہوا جو برابر چار مثقال کے ہے اب اگر ہم واسطے ضعیف کے اس گولی کو تیار کرین تو سکنجبین اور اشق اور جاؤشیر کو
ایک ایک ماشہ اور تخم کرفس اور انیسون کو چھ چھ رتی لین اب پانچون ادویہ کا وزن ساڑھے چار ماشہ یعنے ایک مثقال کا ہو جائیگا اور قوی کیواسطے ہر ایک دوا
کا وزن دوچند کرنے سے نو ماشہ یعنے دو مثقال ہوگا اور اگر فقط سکنجبین خواہ اسکے ہمراہ کوئی اور دوا لیجائے تو اسی حساب سے وہ بھی سمجھنا چاہیئے متن اس نسخہ
کے استعمال کرتے وقت خواہ اور دوا کے استعمال مین اس امر کا لحاظ ضرور ہے کہ زیادہ استعمال دوائے مرخی کا نہ ہونے پائے **تدبیر بارد رطب جگر کی**
جن دواؤن مین اور غذاؤن مین قبض اور حرارت اور تلطیف اور نشف کی قوت ہے اونکا استعمال کرنا چاہیئے اور اگر کوئی مادہ بارد رطب ہو اوس کا
استفراغ کیا جائے گا ماء الاصول قوی سے خواہ کلکلانج سے یا ایارج ارکاغانیس سے گر استفراغ بہ نرمی اور بہ لطف کرنا چاہیئے اور تدبیر تلطیف اور تسخین جگر
کی بھی کیجائیگی اور گوشت ہائے سبک ہمراہ مصالح خوشبو کے اوسکی غذا مین تجویز کرنے چاہیئن اور شراب قوی رقیق بقدر قلیل پلائی جائے اور
معاجین کبار جیسا موافق اور مناسب بحال مریض ہو وہ بھی کھلائے جائینگے اور اضمدہ محللہ کا استعمال خارج بدن پر کرنا چاہیئے **جگر کا چھوٹا ہو جانا**
بعض آدمیونکا جگر چھوٹا ہو جاتا ہے اور بیشتر کو خلقی مین جگر مثل گردہ کے ہو جاتا ہے جگر کے چھوٹے ہونے کے تابع یہ قباحت ہوتی ہے کہ ایسا آدمی
جس وقت اپنی حاجت اور خواہش کے مقدار پر غذا کھاتا ہے جگر مین اوس کی گنجائش نہین ہوتی اور معدہ سے اتنی مقدار غذا کی جگر مین پہونچتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جس سے تنگی اور ضیق پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے جگر مین سدہ اور طرح طرح کے آلام در دگرانی اور عقدہ پیدا کرنیوالے عارض ہوتے ہین اور قوت جگر مین وہن
اور سستی افعال مین عارض ہوتی ہے اسلئے کہ اوس کی قوت فاعلہ تحت مین قوت منفعلہ کے دبی ہوئی اور تنگی مین رہتی ہے اور اسطرح جو مقدار کیلوس کی اوسمین
پہونچتی ہے اوسکے ثقل سے بھی جگر کی قوت فاعلہ دب جاکر سستی افعال پیدا کرتی ہے لہذا ایسے لوگون کے حالات ہضم جگری اور جذب اور امساک اور
تمیز اور دفع جملہ امور مین اختلال عارض ہوتا ہے اور اکثر جگر کے چھوٹے ہونیسے ذرب اور اسہال کثیر عارض ہوتا ہے اسلئے کہ اکثر مقدار کیلوس کی اوسکا
مادہ صاف سدہ جگر مین عارض نہین ہو سکتا ہے **علامت** کبھی صغر جگر پر سدہ اور ریاح کثیرہ کے پیدا ہونے سے دلالت ہوتی ہے اور جو غذا
بقدار معتدل کھائی جائے وہ بھی گرانی پیدا کرتی ہے اور تمام بدن ضعیف ہوجاتا ہے اسلئے کہ بدن کو غذائے کثیر کی حاجت ہے اور نہین ملتی اور
پر ضعف ہمیشہ یعنی ہر وقت رہتا ہے اور اکثر حدوث اورام اور سدون کا ہوا کرتا ہے زیادہ تاکید شناخت صغر جگر پر انگلیون کے چھوٹے ہونے سے ہوتی
ہے کہ اصل خلقت مین چھوٹی ہون۔ ایک آدمی ایسا تھا کہ کتنی ہی غذا کیون نہ کھاجائے اسکے بدن کو حصہ اوس غذا سے اتنا نہین ملتا تھا کہ فربہی اور
توانائی آجائے اور نہ کوئی شے سدہ یہ از قسم فربہی اور رونق وغیرہ کی اسکے بدن پر تناول غذا ہائے متناولہ سے آتی تھی لہذا جالینوس کی سمجھ مین یہ آیا
کہ اوس شخص کا جگر چھوٹا اور مجاری جگر مین تنگی ہے پس ہی تدبیر اوسکی جالینوس نے کی اور مفید ہوئی **علاج** ایسے لوگون کی تدبیر یہی ہے کہ غذائے
قلیل الحجم کو اختیار کرین جسمین قوت تغذیہ کی زیادہ ہو اور نفوذ اوس غذا کا بسرعت ہوجایا کرے اور چند مرتبہ غذا کو متفرق کرکے کھایا کرین بیچ مین ٹھہر ٹھہر
کر اور ادویہ مدرہ اور مسہلہ کا استعمال کرتے رہین جن سے جگر کا تنقیہ اور تلطیف اور تفتیح سدہ ہائے جگر کی ہوجایا کرے **دوسرا مقالہ** ضعف جگر اور سدہ
ہائے جگر اور اوجاع یعنے دردہائے جگر کے بیان مین اور نفخۂ جگر کا بیان بھی اس مقالہ مین ہوگا۔ **ضعف جگر کا بیان** جالینوس نے کہا ہے کہ بکبود
وہی آدمی ہے جسکے جگر مین ضعف ہو اور کوئی اور خرابی از قسم ورم یا دبیلہ وغیرہ کے اوسمین ظاہر نہ ہو۔ گر ضعف جگر در مجھل دیکھے تابع امراض جگر ضرور
ہوتے ہین۔ ضعف جگر یا تو بہ سبب سوء مزاج مفرد یا با مادہ کے ہو یا سوء مزاج مادی ہو اور یہ مادہ یا تو خود جگر سے شروع ہو کر اوسی مین پھیل گیا ہو خواہ اور
ایسے اعضا سے وہ مادہ پھیل کر جگر مین آیا ہو جنمین اور جگر مین مجاورت اور قرب ہو جیسے مرارہ جو وقت صفرا کو جذب نہین کرتا ہے مادہ صفراوی جگر تک
پہونچ جاتا ہے یا طحال اگر جذب سودا نہ کرے۔ اور کلیہ یعنے گردہ اور مثانہ جو وقت جذب مائیت کیلوس کی نہ کرین یا رحم جو وقت زیادہ رطوبت اس سے
جاری ہو کہ جگر مین برودت آجاتی ہی یا اینکہ حیض بند ہوجائے اوس وقت خون جگر کا فاسد ہوجائیگا یا معدہ جو وقت جگر کیطرف کیلوس جید الہضم روانہ کرے
بلکہ ضعیف الہضم خواہ فاسد الہضم کیلوس معدہ سے جگر مین پہونچے خواہ امعا مین جب کسی قسم کا الم اور گزند پہونچتا ہے خواہ اونمین امعا مین کوئی
خلط بالزوجت بکثرت ہوتی ہے اور اس سبب سے امعا اور مرارہ کے بیچ مین سدہ پڑجاتا ہے لہذا اخلاط مراری جگر سے جدا ہو کر مرارہ مین نہین پہونچتی
اور اسی جگر مین بھری رہتی ہے پس جو تمیز خون کی مرارہ سے ہونی چاہیئے جگر نہین کرتا اور یہ خرابی اکثر قولنج مین پیدا ہوتی ہے (یا اس خرابی سے اکثر
قولنج پیدا ہوتا ہے) یا بہ سبب مشارکت اعضائے صدر کے جگر مین ضعف اور سوء مزاج پیدا ہو یا جمیع بدن کی مشارکت سے سوء مزاج اور ضعف جگر
پیدا ہو جیسے حمیات مین ایسا ہی ہوتا ہے کبھی ضعف جگر فقط سوء مزاج سے نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ کسی ورم دموی خواہ ورم حمرہ یا صلابت اور سرطان
اور تربل یا قرحہ یا شق ہوجانا یا کسی عفونت کے جگر مین عارض ہونے سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے جو ضعف جگر کلی ہے یعنی تمام جگر کے اجزا مین ضعف
ہے اُس سے جمیع قوت ہائے جگر ضعیف ہوجاتے ہین اور اکثر ضعف جگر کلی نہین ہوتا بلکہ بہ نظر کسی قوت کے چارون قوتون سے جگر کے ضعف عائد
ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ قوت جاذبہ اور ہاضمہ جگر مین بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور قوت ماسکہ مین رطوبت سے اور قوت
دافعہ مین بسبب یبوست کے ضعف پیدا ہوتا ہے **علامات** رنگ بدن کا اُن چیزون مین سے ہے جنسے دلالت اکثر اوقات حال جگر پر ہوتی ہے اسلئے کہ
مکبود کا رنگ اکثر زرد و سپیدی مائل ہوتا ہے اور بعض اوقات سبزی مائل اور تیرگی مائل بھی ہوا کرتا ہے جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا دلائل مزاج
کے مقامات مین جس شخص کا رنگ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو اوسکے جگر مین کوئی بیماری نہ ہوگی۔ طبیب تجربہ کار مکبود امعود دینے: ہائے ضعف معدہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے نقطار رنگ بدن کے ذریعہ سے ہر ایک کی شناخت کر لیتا ہے اور اس استدلال کے ہمراہ کسی اور دلیل کی اسکو حاجت نہیں ہوتی جو رنگ خاص مکبود کے بدن کا ہے اسکا کوئی خاص نام ایسا نہیں ہے جو مکبود کے مرض سے خصوصیت اور مناسبت رکھتا ہو براز اور بول جو شبیہ آب گوشت کے ہون اکثر اوقات اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ جگر کو تولید خون پر نصرت قوی نہیں ہے پس مادہ خون کو کیلوس سے اور خالص اور صاف جوہر خون کو مائیت سے جدا نہیں کر سکتا ہے اور یہ خرابی اکثر اوقات دلیل ضعف جگر پر ہوتی ہے اور یہ اختلاف غسالی مثل دستون کا غسالی ہونا [illegible] ایک اور قسم کیطرف منتقل ہو جاتا ہے پس حار مزاج میں صدیدی ہو کر پھر مثل دُردی شراب کے اور مثل خون سوختہ کے ہو جاتا ہے اور اس کیفیت سے پہلے [illegible] مال صفرائے خالص کا ہوتا ہے اور سرد مزاج میں مثل خون متعفن کے ہوتا ہے اور دونوں اقسام جو ابھی مذکور ہوئے ہیں ان میں اشیاء مختلف الکیف اور مختلف القوام ہمراہ براز کے برآمد ہوتے ہیں خصوصاً سرد مزاج والے کے براز میں اور یہ حال ہو جاتا ہے جیسا کہ ضعف ہضم معدہ کے وقت اسہال [illegible] کا ہوتا ہے اکثر جس شخص کے جگر میں ضعف ہو اوسکے ہر وقت اور خصوصاً بروقت نفوذ غذا کے ایک درد ایسا ہوتا ہے جو ضلع قصیری یعنی چھوٹی پسلی تک ممتد اور پھیلا ہوا معلوم نہیں ہوتا ہے مزاجہائے مکبود کی شناخت اونھیں قواعد سے کرنی چاہئے جو سوء مزاجات جگر کے مقام میں مذکور ہو چکے اور علاوہ ان علامات کے حار مزاج کبد اخلاط کو مشتعل یعنی گرم کر دیتا ہے اور بارد مزاج اخلاط کو غلیظ اور بطئی الحرکت کر دیتا ہے اور یابس مزاج اخلاط کو غلیظ اور قلیل اور مرطوب مزاج اخلاط کو رقیق کر دیتا ہے جو ضعف جگر فقط بسبب مرارہ کے ہوتا ہے اسپر لون یرقانی دلالت کرتا ہے اور کبھی اسکے ہمراہ براز سپید بھی ہوتا ہے اگر مرارہ خواہ امعاء میں سدہ پڑ گیا ہو مشارکت طحال سے جو ضعف جگر عارض ہوتا ہے اسپر استدلال امراض طحال سے کیا جاتا ہے اور [illegible] رنگ سواد غالب ہوگا اور معدہ کی شرکت سے ضعف جگر پر استدلال دلائل آفات معدہ اور سوء ہضم سے کیا جاتا ہے۔ امعا کی شرکت سے جو ضعف جگر ہو اوسپر استدلال بذریعہ مغص اور مروڑ کے اور نیز بذریعہ قراقر اور قولنج اور مشابہ الحنین امور سے کیا جاتا ہے گردہ اور مثانہ کی شرکت سے جو ضعف جگر عارض ہو اوس پر استدلال تغیر احوال بول سے کیا جاتا ہے جو خلاف بول طبعی کے ہوتا ہو اور اسطرح کہ سحنہ مائل سوء قنیہ استسقا کیطرف ہو گا جو ضعف جگر بسبب اعضائے صدر کے ہوتا ہے اوسپر سوء تنفس اور سوکھی کھانسی دلیل ہوتی ہے اور بعض [illegible] بعض حالتوں میں ایک گونہ ثقل اور تمدد بھی معلوم کرتا ہے۔ علامات اورام جگر اور صلابت اور قرحہ اور رشح وغیرہ کے جس کی جہت سے ضعف جگر عارض ہوتا ہے۔ اون کو اپنے اپنے خاص مقام پر بیان کرین گے اوس مقام خاص کو ملاحظہ کرنا چاہئے۔ دلائل ضعف قوت ہاضمہ کے یہ ہیں کہ جو غذا جگر سے تمام اعضائے بدن کو پہونچتی ہے غیر منہضم یا قلیل الہضم ہوتی ہے اور مستحیل کسی کیفیت ردی اور خراب کیطرف ہوتی ہے اور اکثر بروقت ضعف قوت ہاضمہ جگر کے آنکھوں کے پپوٹوں میں تہبج اور چہرہ پر بھربھری پیدا ہوتی ہے۔ اور فصد کرنے سے جو خون برآمد ہوتا ہے اوس میں مائیت زیادہ معلوم ہوتی ہے اور بلغمیت سی نظر آتی ہے اور اگر یہ ضعف ہاضمہ بسبب ماسکہ کے ہو کہ اوس وقت زمانہ مناسب ہضم تک جگر قادر ٹھہرانے پر غذا کے نہ ہوگا۔ بدترین اقسام ضعف ہضم جگر یہ ہیں۔ پہلی یہ کہ بالکل ہضم نہ ہوتا ہو دوسری قسم یہ کہ کسیقدر ہضم ہوتا ہو اوسکے بعد تیسری قسم یہ ہے کہ ہضم ردی اور خراب ہوتا ہو بعض اطباء نے کہا ہے کہ پہلے دو صورتوں کے تابع اسہال مختلف اجزائے براز کا ہوتا ہے اور تیسری کے تابع اسہال خون غلیظ کا ہوتا ہے۔ اور یہ کلام ایسا ہے جسکی کوئی دلیل پیدا نہیں ہوتی کہ حصل وسکا دریافت کیا جائے مثالی اسہال ضعف ہضم پر سح کسیقدر ہضم قلیل کی دلیل ہوتا ہے اور سپید خالص براز کا ہونا دلالت کرتا ہے کہ قوت جاذبہ زیادہ ضعیف ہے اور ہاضمہ یقیناً ہضم نہیں کر سکتی ہے خصوصاً اگر یہ بات ہو کہ اودھر غذا جگر میں داخل ہوئی اور فوراً نکل آئی۔ اور اگر اشیاء مختلفہ ہمراہ براز کے برآمد ہون تو فساد ہضم پر دلیل ہوگا۔ بول بھی ایسے دلائل میں داخل ہے کہ اوس کی دلالت ضعف ہاضمہ پر زیادہ ہے اور براز کی دلالت احوال جاذبہ پر ہے دلائل ضعف جاذبہ کے یہ ہیں کہ براز میں کثرت اور نرمی اور سپیدی ہو اور اگر ہمراہ براز کے ان اوصاف کے بول بھی رنگین ہو اور بوقت کثرت براز کے دلالت اوسپر ہوگی کہ آفت فقط جاذبہ میں ہے اور خصوصاً اگر معدہ میں کوئی آفت نہ ہو۔ بدن کا لاغر ہونا ضعف قوت جاذبہ پر بتاکید دلالت کرتا ہے ماسکہ جگر کے ضعف پر دلائل وہی ہیں جو ہاضمہ کے ضعف پر مذکور ہوئے اسلئے کہ زمانہ روکنے غذا کا قصیر ہوتا ہے اور وہ کمی زمانہ امساک کی اس حیثیت کی ہوتی ہے کہ ایسے تھوڑے زمانہ میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

کیونکہ غذائے غیر محمود اور ناپسندیدہ تفتیح خواہ غیر منہضم یا قلیل الہضم اعضا کی طرف جاتی ہے مگر یہ آفات تفتیح غذا کی زیادہ تر ضعیف ہاضمہ پر اور کثر ماسکہ پر دلیل ہوتی ہیں اور خاص ماسکہ کے ضعف کی یہ علامت ہے کہ جو ثقل بروقت ورود غذا کے جگر میں تھوڑا سا محسوس ہوتا تھا اور بوجھ سا معلوم ہوتا تھا بہت جلد اوسکا زوال اگر ہو جائے تو ماسکہ میں ضعف ہوگا۔ دافعہ کے ضعف کی علامت یہ ہے کہ ہر سہ فضول یعنی صفرا اور سودا اور مائیت کی تنبیہ جگر میں کم ہو اور بول میں بھی کمی ہو اور کمی بول کے ہمراہ رنگ میں بھی کمی ہو اور براز کی رنگت میں بھی کمی ہو اور حاجت براز کی بھی کمتر ہوتی ہو اور سودا بہ طرف طحال کے دفع نہ ہوتا ہو بھوک بھی اسی وجہ کر کم ہو اور رنگ بدن میں تبدیل ہمراہ زردی اور سیاہی کے آمیختہ ہو اور اکثر ضعف دافعہ منجر باستسقا ہوتا ہے اور کبھی قولنج بلغمی کیطرف بھی اوسکا انجام ہوتا ہے۔ **علاج ضعف جگر کا** پہلے سبب ضعف جگر کا دریافت کرنا چاہئے کہ کیا سوء مزاج ہے یا کوئی مرض آلی یعنی ترکیبی مرض ہے خواہ کوئی اور سبب ہے ان سب کی شناخت انھیں علامات سے کرنی چاہئے جو مذکور ہو چکی ہیں بعد شناخت سبب کے پھر علاج کیطرف توجہ کرنی چاہئے جو ہر ایک قسم کے مناسب ہے اگر ضعف جگر کا سبب برودت کے ہمراہ خواہ رطوبت ہے اور یبوست سے خواہ ایسے مواد سے جو محتبس ہوں اور اسی وجہ سے اکثر علاج اس مرض کا تسخین لطیف سے مع تفتیح کے کیا جاتا ہے اور انضاج کی اومیں رعایت ہوتی ہے اور تلیین بھی کیجاتی ہے اور تسخین وغیرہ کی ادویہ اُن کے ہمراہ ادویہ قابضہ مقویہ بھی شریک ہوتی ہیں اور ایسی دوا جو مانع عفونت ہو اور اکثر مع عفونت ایسی ادویہ عطریہ سے کیا جاتا ہے جن میں تفتیح اور انضاج اور بھی قبض ہو جیسے زعفران۔ اور کبھی تلخ چیزیں جنمیں تھوڑا قبض بھی ہو کہ ایسی دوائیں بوجہ ترشی کے قبض بھی پیدا کرتی ہیں اور تقطیع بھی بوجہ حلاوت کے جلا اور تفتیح کرتی ہیں جیسے حب الرمان بعد ازاں جانب حرارت اور برودت کے رعایت کیجاتی ہے جیسا مزاج مریض کا مقتضی ہو پھر اُن ادویہ کیساتھ مسخنات خواہ مبردات داخل کئے جاتے ہیں از قبیل مہیب بھی ہے جو خصوصیت خوب طرح چبایا جائے اگر کوئی امر داعی تحلیل اور ورم وغیرہ کے ایسا ہو کہ محلل دوا دینے کی نوبت پہونچے اوسکے ہمراہ قابض دوا بھی ضرور شریک کردیجائے اور وہ امر داعی ورم ہو یا سدہ یا اسکے سوا کوئی اور سبب لیکن اگر طبیعت مریض کی بستہ ہو یعنی قبض خود بخود موجود اور زیادہ ہو اور سوف دوائے قابض کے ملانے کی ضرورت نہیں ہے خصوصاً بہت احتباس مواد جگر کے ہو کہ حاجت فصد کھلوانے کی ہوتی ہے (جو باسلیق اور حبل الذراع دست راست کی خبر ہوئی ہے) اور اسہال کی بھی حاجت ہوتی ہے جسکی مقدار قوت کی تجویز بحسب مادہ کیجاتی ہے اگر مادہ بارد اور بالزوجت ہو تو مثل غاریقون کے مناسب ہے اور اگر رقیق القوام اور باحرارت ہو اور سدے بھی ہوں اوس وقت عصارہ غافث اور افسنتین کہ اونمیں ایسی چیزیں ملائی جائیں جنمیں قوت اسہال ہوں (جیسے ہلیلجات) بغیر اسہال اور ذرب عارض ہو جاتا ہے پھر طبیعت کو بہت جلد ادویہ قابض کے دینے کی حاجت ہوتی ہے اور اس دوا سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے بلکہ ایسے وقت ادویہ مفتحہ اور مقویہ جنمیں قبض معتدل ہو تجویز کرنی چاہئیں اور تفتیح صالح پر شامل ہوں خصوصاً ادویہ عطریہ اور علی الخصوص حب الآس جو شراب ریحانی قابض میں پختہ کیا ہو منجملہ ادویہ مشترکہ اقسام ضعف جگر کے کہ جو بالخاصیت اپنا فعل کرتی ہے جگر گرگ ہو جو خشک کرکے پیسا جائے اور بقدر ایک ملعقہ یعنی چمچے کے تناول کیا جائے کسی شربت کے ہمراہ جب جگر کا علاج بقدر واجب کرلیا جائے پھر اوس وقت شیر بادہ شتر ملانے کی تجویز کرنی چاہئے منجملہ ادویہ جیدہ کے واسطے ضعف جگر کے یہ دوا ہے لک مغسول ریوند چینی ہر یک تین درہم عصارہ غافث تخم رازیانہ تخم تجوہ ہر یک پانچ درہم اسلنبن رومی چھ درہم تخم کاسنی دس درہم تخم کشوث آٹھ درہم تخم کرنس چار درہم اوس کا قرص بنائیں خواہ سفوف کرکے استعمال کریں منجملہ ادویہ پسندیدہ کے جو اور ادویہ پر بنظر نفع مقدم ہے یہ دوا ہے۔ زبیب خستہ برآوردہ چھبیس مثقال زعفران ایک مثقال اور بعض نسخوں میں نصف مثقال قصب الذریرہ دو مثقال مقل الیہود ڈھائی مثقال دارچینی ایک مثقال سلیخہ نصف مثقال سنبل تین مثقال اذخر ڈھائی مثقال مر کی چار مثقال علک البطم چار مثقال دار شیشعان دو مثقال شہد سولہ مثقال شراب بقدر کفایت اور اکثر اس دوا میں افیون اور بزر البنج بھی داخل کرتے ہیں جالینوس نے خیال کیا ہے کہ یہ دوا مرکب ایسی ادویہ سے ہے جو اپنے خواص سے جگر کو نافع ہیں بعض اجزا اسکے ایسے ہیں جنمیں قبض معتدل ہمراہ انضاج کے ہے اور بعض ایسے ہیں جو تجفیف اور تنقیہ صدید ہی کا کرتے ہیں اور بعض ایسے اجزا ہیں جو اصلاح مزاج ردی جگر کا کرتے ہیں اور بعض ایسے ادویہ ہیں جو عفونت جگر کی مضاد اور مخالف ہیں اور اکثر یہ ادویہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

جیسے دارچینی اور سلیخہ کہ یہ دونون دوائین قوی تر جمیع ادویہ عطریہ سے مثل سنبل وغیرہ کے ہین اسلئے کہ یہ دونون یعنے دارچینی اور سلیخہ معناً دعفونت
جگر ہین بس اصلاح مزاج کرکے سبب مفسد کو دفع کردیتی ہین اور صدید روی کو نشف کرلیتی ہین اور نشف کرکے اسکو دفع کردیتی ہین اور ادادئے
نکالا ور سموم کا اپنی تریاقیت کی وجہ سے مقابلہ کرتی ہین اگرچہ دارچینی بہ نسبت سلیخہ کے زیادہ تر قوی ہے اور یہ دونون دوائین جملہ ادویۂ عطریہ سے
اقوی ہین مثل سنبل وغیرہ کے جگر کے بارہ مین دارشیشعان اور زعفران کی یہ کیفیت ہے کہ ان دونون مین قبض کے ہمراہ کسیقدر انضاج بھی
جمع ہوا ہے اور تلیین اور اصلاح عفونت بھی ہے اور زبیب کا وزن جو زیادہ تجویز ہوا بسبب اسکی حلاوت کے یہ تجویز ہے اسلئے کہ حلاوت
موافق زیادہ جگر کو ہے اور بھی زبیب دوائے صدیقہ یعنے مرغوب جگر ہے اور اس کے مشاکل اور مناسب ہے اور یہی صداقت اور محبوب ہونا افضل تحلل
نافعہ دوا سے ہے اور اسی زبیب مین انضاج اور تعدیل اخلاط کی بھی قوت ہے اور جلدی فاسد بھی نہین ہوتا اور شراب بھی ادویہ موافقۂ جگر سے ہے
بشرطیکہ ایسا کوئی مانع نہ ہو جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اسمین مضادت اور مخالفت عفونیت سے بھی ہے اور شہد کے جو فوائد بہ نسبت جگر کے ہین وہ
اوپر بخوبی معلوم ہو چکے اور نقل طین بھی ہے اور نخل بھی اور اسیطرح علک البطم اور اسمین تفتیح اور جلا بھی ہے اور جب اسمین افیون اور بزرالبنج داخل
ہوتی ہے تو اور بھی اوسکا نفع زیادہ ہوتا ہے بشرطیکہ ضعف جگر کے ہمراہ حرارت ہو اور اسی وجہ سے قلونیا مشترک الانتفاع تمام ضعف جگر کیواسطے تجویز
ہوتی ہے بنابرین نسخہ کے جو افیون پر شامل ہو منجملہ اون ادویہ کے جو نافع ضعف جگر کو ہین اور اونمین تسخین شدید نہین ہے یہ دوا ہے ناردین جز و
افسنتین رومی دو جزو پیکر اور شہد ملا کر تناول کرین۔ کمادات خوشبو جو معروف ہین شراب ریحانی قابض مین پکاکر اور کبھی انھین کمادات مین کہگل
بھی داخل کیجاتی ہے اور روغن ناردین بھی خواہ اور روغن مثلاً روغن سلیخہ اور ایک صوف کا ٹکڑا لیکر فقط اسی سے بھی سینک کرتے ہین۔ جو ضماد
قراباذین مین مذکور ہو اسمین انگور خام اور کونپل انگور کی داخل ہین اور گل سرخ اور اسیطرح تمامی ادویہ جو باب ضعف مین از قسم ضمادات کے مذکور
ہوتی ہین یہان بھی مفید ہین اور کلخہ بھی بدستور وہی ہین اور وہ ضمادات جو سعد اور مصطگی اور سنبل اور کندر اور سک اور مشک اور جوز السرو اور
تفاح اذخر اور بزر ورد معروف سے بموسن ملا کر خواہ کوئی اور شراب ملا کر اور جو ضماد کہ اسکے بعد مذکور ہے اور وہ ضماد جسمین صبر اور مصطگی داخل ہے جو ت
ضعف جگر بسبب حرارت کے ہو اور وہ اکثر تو یہی ہو کہ تعلقت عارض ہوتا ہے اور غالباً نہین ہوتا ایسے بیمار کو بہی اور سیب کھانیکی اجازت دینی چاہئے
اور امرود اور خوش انار اور ترش انار بھی تجویز کرنا چاہئے لیکن ان فواکہ کی اجازت اوس وقت ہوگی جب سدہ جگر بکثرت نہ ہون اور آب کاسنی
اور آب کو پلانا چاہئے اور فقط شوربا کہ جسمین سرکہ پڑا ہو اور چربی سے گوشت کو پاک کرلیا ہو اور کسی قسم کی چکنائی اوسمین داخل نہ ہو اور کشنیز خشک ملاکر
پختہ کیا ہو اُن کی غذا مین تجویز کرنا چاہئے اور اگر حرارت زیادہ نہ ہو دارچینی سے اوسکو خوشبو کردینا چاہئے اور سنبل اور مصطگی سے جو مصوصات کہ اونمین
کشنیز تازہ داخل ہو اور کسیقدر پودینہ کی بھی شرکت ہو وہ بھی انکو مفید ہوتے ہین اور اگر حرارت زیادہ نہ ہو ابازیر مذکورہ مثل دارچینی وغیرہ کے بھی
داخل ہو سکتے ہین جبوقت از ضعف جگر کا متوجہ قوت ماسکہ کیطرف معلوم ہو تقویت ماسکہ کی اُنہی چیزون سے جنمین کسیقدر قبض اور عطریت اور
انضاج بھی ہو کرنا لازم ہو جیسے وہ ادویہ جنمین سنبل اور بباسہ اور جوز بوا اور کندر اور مصطگی اور قصب الذریرہ اور سعد وغیرہ پڑتی ہے اور اگر
ضعف جگر متوجہ قوت ماسکہ کی طرف ہو تقویت کی زیادتی کرنی چاہئے اور قبض بھی زیادہ کیا جائے اور اسخان یعنی گرم ادویہ کا استعمال کم کرنا
چاہئے خواہ انھین ادویہ مقویہ قابضہ حارہ مین ایسی دوائین جو اُن کی حرارت کا مقابلہ کرین جیسے گلنار اور ورد اور طراثیث کو اضافہ کردینا
چاہئے اور اگر ضعف قوت جاذبہ مین ہو اوسوقت تقویت ایسی دوا سے کرنی چاہئے جس مین قبض بہت کم ہو بلکہ اسیقدر اوسمین قبض ہو کہ قوت
جگر کی حفاظت کرے اور عطریت اور تسخین بھی اوسمین ہو اور زیادہ توجہ معالجہ مین ایسے ہی ضمادات اور طلاؤن کیطرف کرنی چاہئے اور
مروخات کیطرف بھی اسلئے کہ یہ ادویہ انھین طریقون سے زیادہ موافق اور مناسب جگر کی ہین اور تفتیح سدون کی طرف زیادہ احتیاط
مرعی رہے اور اگر ضعف قوت دافعہ مین ہو اوس کی تقویت اور گردہ کی تسخین کرنی چاہئے اور احشا کی بھی تسخین کرنی چاہئے انھین طریقون سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوا ہے اپنے باب میں مذکور ہیں اور تنقیح سامات کی بھی کرنی چاہئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کبھی ہر قسم کا ضعف ہر ایک سوء مزاج سے ہوتا ہے لیکن بیشتر مناسب
یہ ہوتا ہے کہ اسقدر تبرید کریں کہ ہضم ہونے لگے اور جذب کی قوت آجائے پس سوء مزاج غالب میں تامل کرنا چاہئے۔ قبل تامل کرنے ضعف جگر کے اکثر ضعف
جگر میں کمی ہوتی ہے اور اسکا سبب برودت ہوتی ہے اور اسیطرح جذب میں ضعف کا سبب برودت ہی اکثر ہوتی ہے زیادہ تر مناسب بحال جگر ضعیف
اسکی غذا ہے جسمیں غلظت ہو اور نہ لزوجت ہو جیسے گوشتہائے سبک اور گیہون جنکی بھوسی نکالی نہ گئی ہو اور آب جو کہ کرو کیواسطے بحال خود ہیں بے آمیزش کسی اور چیز کے
اور سوء مزاج کیواسطے ماء العسل ملاکر اور زردی بیضہ نیمبرشت اور مشابہ انکے اور غذائیں بھی جو خفیف اور سبک ہوں شوربا جوان کے واسطے نافع اور جید ہو ریحانیا
ہے کہ اوس میں زبیب اصل ہوں اور دارچینی سے خوشبو کردیا جائے اور مرچ سیاہ سے اور زبیب ایسے ہوں یعنے منقہ بڑے بڑے دانوں کا انمیں زیادہ نافع ہے
جتنے کہ اسہال شبیہ ماء اللحم کو بند کردیتا ہے۔ سدہ جگر کے سدے کبھی تو درمیان خالی مقامات جگر کے عضو کمی میں پڑتا ہے اس جہت سے کہ اوس مقام کا خون
غلیظ ہو جس سے اوس عضو کمی کو غذا ملی ہے خواہ بسبب شدت ضعف دافعہ کے سدہ پڑتا ہو خواہ شدت جاذبہ کیوجہ سے۔ اور کبھی اون رگوں میں سدہ پڑتا ہے
جو کہ جگر میں ہیں یا براہ تنگی خلقت اون رگوں کے یا اینکہ تبض اور کھچاؤ وغیرہ ان رگوں کو عارض ہوتا ہے خواہ اینکہ در اصل خلقت اون میں التواء و پیچیدگی
ہوتی ہے خواہ جو چیز اون رگوں میں جاری ہوتی ہے یعنے مادہ وہی موجب احداث سدون کا ہوتا ہے اور اکثر اسطرح کے سدے جب پڑتے
ہیں شعبہ ہائے باب کبد میں پڑتے ہیں اسلئے کہ مادہ سدہ ڈالنے والا پہلے اونہیں کی طرف پہونچتا ہے پھر وہاں سے صاف ہو کر چھوٹے چھوٹے سخرا اور
ماساہون میں۔ جو طالع نام رگ کی ہیں اون میں آتا ہے اور بہت سا ثقل اور غلیظ مادہ اوس جگہ یعنے باب کبد میں چھوٹ جاتا ہے اسی وجہ
سے اکثر حدوث سدون کا جانب مقعر جگر میں ہوتا ہے۔ اور بیشتر جب زیادتی مادہ کی یہ نوبت یہان تک پہونچتی ہے کہ محدب جگر میں بھی سدے
پیدا ہو جاتے ہیں بشرطیکہ بادصف زیادہ ہونے مادہ کے زمانہ دراز تک سدہائے مقعر جگر باقی رہیں اور ایسے ایسے عفونت کے اقسام پیدا ہوتے ہیں
جن کا انجام حمیات ہیں اور ایسے اقسام کے ورم عارض ہوتے ہیں کہ آخر منجر باستسقا اور تولد ریاح کا ہو کر دردہائے شدید اور صعوبت ناک پیدا
کرتے ہیں۔ شائد امراض جگر کی پیدائش کے واسطے سدہائے جگر بمنزلہ امہات یعنے اصول کے ہوں تو کچھ دور نہیں جو مادہ جگر میں سدہ پیدا کرتا ہے
یا تو کوئی خلط ہو گی جو اپنی تغلیظ سے موجب سدے کی ہوتی ہے خواہ اوس کی لزوجت یا اوس کی کثرت اور امتلا اسکا سبب ہوتا ہے یا کوئی ورم
خواہ ریح یا ایک کیفیت منقبضہ اور سمیٹنے والی رطوبات جگر کی جس سے سدہ پیدا ہو بس یہی امور جگر کے سدہ پیدا کرنے والے ہیں بعض اطبا بیان کرتے
ہیں کہ سدہ جگر کبھی کسی گوشت زائد اوگنے سے خواہ کسی مسے کے پیدا ہونے سے خواہ سوائے خلط غلیظ کے کسی اور شے کے جگر میں ٹھہر جانے سے
بھی سدہ پیدا ہوتا ہے یہ امر بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے اور اگر ہو بھی تو کمتر اور بندرت ایسا ہوتا ہوگا اسلئے کہ رگوں کے منفذ جو ہر عصبی ہیں کہ اون میں
کوئی شے گوشت اور مسہ وغیرہ کا ٹھہرنا ہو نہیں سکتا اور یہ منفذ رگوں کے عصبی الجوہر مقدار اور شمار میں زیادہ بھی ہیں پھر اگر کوئی شے یہان اوگے گی
جدا ہوائے جگر میں عموماً اس کا اوگنا ممکن نہیں ہے جو کہ قیاس واحد سے تصور کیجائے۔ مادہ سدون کا بیان ہو چکا اب سبب فاعلی جو اس مادہ میں
اثر کر کے سدہ بناتا ہے وہ ضعف ہضم جگر اور ضعف تیز اور ضعف قوت دافعہ جگر کسی سوء مزاج سے کیوں نہ ہو حار ہو خواہ بارد خواہ اور کسی قسم کا
سوء مزاج جو خاص جگر میں پیدا ہوا ہو یا خارج سے جگر کے از قسم ہوا وغیرہ کے اوس میں پہونچا ہو منفعل یعنے مادہ (بعیدہ جسمیں یہ فاعل اثر اول کرتا ہے)
غلیظ اشیا خوردنی وغیرہ سے جیسے گوشتہائے غلیظ خواہ سی مترجم کہتا ہے دوسرا نسخہ طیر کا ہے یعنے ایسے طیور کا گوشت جو غلیظ ہوتا ہے خاص
سدہ جگر اس سے پیدا ہوتا ہے متن اور مشتہیات فاسدہ جیسے کوئلا اور چونہ اور روئی اور مشان یعنے وہ گھانس جس کی بگی بنتی ہے اور
بہت سے خراب قسم کے امرود اور آلوچہ اور کلیہ یہ ہے کہ جو شے غلیظ ہو گرم ہو یا سرد اسکے استعمال سے ضرور سدہ پڑے گا۔ بارد چیز اکثر اگر لطیف
اور رقیق ہوتی ہے سدہ نہیں پیدا کرتی اور گرم چیز ایسی کہ جسکی حرارت بقدر اوس کے غلظ کے ہو وہ اکثر موجب سدہ کی ہوتی ہے اور ہم بیان
کر چکے ہیں کہ ایک ہی چیز بقیاس جگر کے غلیظ ہو سکتی ہے اور بہ نظر اور اعضائے بدنی کے جو بعد جگر غذا پاتی ہیں وہی شے غلیظ نہیں ہوتی

HAKEEM SHOUKAT ALI

جیسا ہوا گیون اکثر بروقت حدوث سدہ جگر کے طبیعت بدنی مادہ سدہ کے اخراج اور دفع پر تنہا خود ہی قادر ہوتی ہے یا کوئی علاج اوس کا معین ہوتا ہے اوس وقت ایسے مادہ کو براز کیطرف سے اخراج کر دیتی ہے اگر وہ سدہ مقعر جگر مین ہوا اور بول کی راہ دفع کرتی ہے اگر محدب جگر مین وہ مادہ ہو اور بروقت خارج ہونے ایسے مادہ کے بول براز مین اخلاط غلیظ مختلفہ برآمد ہوتے ہوئے معلوم ہوتے ہین علامات جملہ علامات کا خلاصہ یہ ہے کہ جگر کیلوس کا جذب نہ کرتا ہو اس لئے کہ سدہ پڑنے کیوجہ سے کیلوس کو جگر مین آنے کی راہ نہین ملتی ہے اور یہی سبب ہے کہ قوت جاذبہ کو خواہ مخواہ کوئی آفت ہو پہنچ جاتی ہے اور اوس کے آفت رسیدہ ہونے سے دو امر پیدا ہوتے ہین ایک ہرج تو اس شے مین ہوتا ہے جو جگر سے دفع ہوتی ہے یعنے دیگر اعضا کی طرف جاتی ہے دوسرا ہرج اوس شے مین ہوتا ہے جو کہ جگر مین محتبس ہوتی ہے دفع ہونیوالی شے مین یہ خرابی ہوتی ہے کہ رقیق اور کیلوس ہی کے قوام پر ہوتی ہے رقیق تو اس سبب سے کہ مائیت اور صفوت خون نے جگر مین آنے کی راہ نہین پائی ہے اور کیلوسیت بجنسہ اسواسطے باقی رہتی ہے کہ جگر کا تصرف اور فعل کچھ بھی اوس مین ہونے نہین پایا کہ اوسکی کیلوسیت کو دور کرت اور قوام خون کی طرف بدل دیتا اور اکثر مقدار اسوجہ سے ہوتی ہے کہ جس چیز کے لائق یہ امر تھا کہ براہ براز فضلہ ہو کر دفع ہوتی وہی شے اب ملگئی اور آمیختہ ہو گئی ہے اوس چیز کے ساتھ جو کہ جگر مین چند حصہ پر اوس کے تقسیم ہوتی تھی کسیقدر اوس سے خون اور کسیقدر صفرا اور کسیقدر بلغم اور کسیقدر سودا بن جاتا تھا اور اب یہ سارا مادہ بجنسہ بلا تصرف جگر کے اوس سے ملگیا جو فضلہ براز کے لائق ہے بحالت صحت اتصال جگر ہوتا پس بالضرور براز کی مقدار مین کثرت ہونی چاہیئے جو خرابی اوس چیز مین پڑتی ہے جس کا رکنا اور محتبس ہونا جگر مین چاہیئے وہ ثقل اور گرانی کا زیادہ رہنا ہے اسلئے کہ جو شے جگر مین (قبل ازانکہ کیلوس موجودہ جگر اوس مین سے گو براہ برازہی کے فقط دوبارہ خلاف عادت نکل نہ جائے) پہونچے گی ضرور ہے کہ مواد موجودہ جگر کی کثرت ہوگی اور مجاری جگر مین اوس کے ورود سے امتلا پیدا ہوگی ایسی امتلا بطرح کہ کسی شے مانع نفوذ آب کے پیدا ہونے سے لازم آتی ہے اور گرانی بھی ایسے وقت جگر مین پیدا ہوگی جب ایسے حال مین (کہ اگرچہ شے موجودہ سابق جگر ابھی جگر سے خارج نہین ہوئی مگر آمادہ خروج ہے اور اوسکے نکلنے کا کوئی مانع از قسم سدہ وغیرہ نہین ہے) جگر مین امتلا اور ثقل پیدا ہوتا ہے چہ جائیکہ جس وقت جگر سے بوجہ سدون کے وہ شے موجودہ خارج ہوتی ہی نہو پھر اوس وقت امتلا اور ثقل جگر کا کیا حال ہوگا اور کسقدر زیادہ ہوگی ثقل اور گرانی جگر مین ورم کی جہت سے بھی ہوتی ہے مگر ایسے وقت جو ہوتی ہے وہ گرانی اور جنس گرانی و ثقل ورم کے ہوتی ہے اور زیادہ نہین ہوتی (مراد یہ کہ مقدار ثقل مناسب مقدار ورم کی کمی بیشی مین ہوتی ہے اور کثرت ثقل اوس وقت نہین ہوتی ہے اور نہ شدید ہوتی ہے) مگر ورم کے ثقل کے ہمراہ درد کی زیادتی بہ نسبت ثقل سدہ کے ہوتی ہے اور اس سدہ کے ہمراہ درد کی زیادتی نہین ہوتی ہے جو خالص نہ ہو اور کسی اور سبب کے ہمراہ وہ سدہ نہ ہو پھر اگر ہو نیز کسی کوئی شے از قسم درد ہوگی تو نہایت قلیل ہوگی کبھی ورم خاص دلائل ورم کے اور جو فضول براہ بول اور براز کے خارج ہوتے ہین وہ بھی دلالت کرتے ہین چنانچہ اون کا بیان اورام کے باب مین کیا جائے گا جو شخص سدہ جگر مین گرفتار ہوتا ہے اوس کے بدن مین خون کم ہوتا ہے اور رنگ اوس کے بدن کا فاسد اور خراب ہوتا ہے اگر جگر مین ریح ہوگی اوس پر ہمراہ ثقل کے تمدد منتقل بھی دلالت کریگا جو سدہ بطور تقلص اور سمٹنے جلد اور حجم جگر خواہ عروق جگر وغیرہ کے پڑتا ہے اوس پر تقدم اسباب مقبضہ یعنے پہلے سے اون اسباب کا موجود ہونا دلالت کرتا ہے مثلاً زیادہ قابض پانی کو پینا اور ظاہر بدن کی خشکی اور یبوست بھی اوس کے دلائل سے ہے کبھی سدہ جگر کے تابع عسر نفس بھی ہوتا ہے اسلئے کہ اعضائے تنفس کو جگر سے شارکت ہے **علاج** جگر کے سدون کا جو ادویہ کہ اون کی حاجت جگر کی اون سدون کے علاج مین ہوتی ہے کہ اخلاط سے پیدا ہوئے ہون وہی ادویہ ہین کہ جلا دینے کی ان مین قوت ہو اور وہ ادویہ جنمین یہ اطلاق معتدل ہو اور حسب حاجت کی قوت ہو اگر سدہ جانب مقعر جگر مین ہو دست آور دوا کا استعمال کیا جائے گا اور اگر سدہ محدب جگر مین ہو مدرات سے علاج کرنا چاہیئے اور عمدہ یہ تجویز ہے کہ پہلے استعمال ادویہ مطلقہ یا مدرہ کے مفتحات اور مقطعات اور ادویہ جالیہ کا استعمال کرین اور فصد باسلیق اور اسہال قوی کی حاجت ہوگی اگر مرض سدون کا پرانا اور زمانہ دراز کا ہو جائے دوا پلانے کا وقت اور بعد پلانے مثل ماء الاصول وغیرہ کے جس چیز کی رعایت کرنی واجب ہے اوسکو ہمنے قانون عام مین بیان کر دیا ہے اور یہی ادویہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

جالبہ ہیں جن کو ابھی ہمنے لکھا ہے مثل تخم کاسنی اور آب کاسنی اور شیر مادہ شتر عربی ہیں یہ ادویہ داخل کرکے پلائی جاتی ہیں مادہ شتر وہی درکار ہے جس کی چراگاہ میں رازیانہ اور کاسنی اور شیح جو ایک قسم کی افسنتین ہے اور بابونہ اور اقحوان اور اذخر اور کشوث اور شاہترہ تجویز کیا گیا ہو اور جن بقول سے اوسے چرائے ہوں خواہ کسی شراب میں ادویہ جالبہ داخل کرکے خواہ طبیخ بزور یا طبیخ افسنتین میں داخل کرکے پلانا چاہیے اگر اول میں رسوب نظر نہ آئیں اور نہ علامات نضج کے پائے جائیں اوس وقت ادویہ قویہ کا استعمال نہ کرنا چاہیے لیکن اگر سبب سدہ کا ورم خواہ ریح ہو پہلے علاج سبب کا اوس طریقہ سے کرنا چاہیے جس کو ہم اوس کے باب میں ذکر کرینگے۔ ایسے سدون کے علاج میں شیر مادہ شتر کا استعمال اور اوسکے پیچھے اسہال بذریعہ آب بقول اور خیار شنبر وغیرہ کے اور ادرار لطیف اسکے مدرات سے جن تہیج اور حرارت نہو بھی مفید ہوتا ہے چنانچہ ان مدرات کا بیان بھی بجائے خود کیا جائے گا اگر سبب سدہ کا اصل خلقت جگر کی تنگی اور فساد وضع اور اندازان رگون کا براہ خلقت کے ہو اوس کی تدبیر وہی کیجائے جو صغر کبد کی تدبیر ہے اور اگر قابضات کیوجہ سے اور یبس کے عارض ہونے سے سدہ حادث ہوا ہو ملینات منضجہ کو دودھ کے اقسام مناسب میں خواہ اور مرطبات میں ملاکر استعمال کرنا چاہیے جن کا بیان ترطیب جگر یابس کے باب میں ہو چکا ہے۔ ادویہ منضجہ کے بعد اقسام بارد میں اور بعض معتدل اور بعض حارہ میں جن کی حاجت سدہ مزمنہ میں ہوتی ہے۔ ادویہ منضجہ باردہ جیسے کاسنی بری اور بستانی اور طرخشقوق اور آب بارتنگ مع بیخ کے اور بارتنگ کی جڑ و جملہ مدرات ایسے کہ جنمین تبرید ہو کشوث بھی منضج جید ہے اور اوس میں حرارت بڑھی ہوئی نہیں ہے اور ریوند بھی اسی قبیل ہے اور افسنتین بھی کہ اگرچہ اس میں حرارت ہے لیکن جو سدہ قریب العہد ہوں حرارت سے خواہ برودت سے اون کی تولید ہوئی ہو دونون میں اس کا استعمال کچھ خوف کی بات نہیں ہے وجہ یہ ہے کہ افسنتین کا استعمال شب کو کرکے سو رہے خصوصاً آب کشوث اور آب کاسنی اور بیخ کاسنی کے بعد اور غافث اور بادام اور مرکہ یہ سب اجزا قریب قریب اثر میں ہیں اور انھیں کے قریب عصارہ رازیانہ تر و تازہ اور عصارہ کرفس ہے ہمراہ سکنجبین بزوری کے جو قوی ہو اگر حاجت حرارت قوی ہو پہنچانے کی ہو تو شہد خواہ ماء العسل میں خواہ سکنجبین عسلی کے ساتھ قریب باعتدال ادویہ منضجہ جیسے ترمس کہ یہ افضل ادویہ ہے اقسام میں ان ادویہ کے جن سے تفتیح سدہ کا قصد کیا جائے اور تبرید خواہ تسخین کے بدون تفتیح ہو جائے سنڈی بھی اسی کے قریب ہے لیکن اوس میں کیقدر عفونت بنسبت ترمس کے زیادہ ہے اور اگر ہمراہ آب کاسنی کے پلائی جائے یہ بھی معتدل ہو جائے گی اور خل عنصل خواہ سکنجبین عنصلی کے ہمراہ ہیون اور بیخ سوسن بھی اسی طرح منضج معتدل ہے اور لک بھی اسی طرح ہے اور یہ سب ادویہ بقدر واجب اور مناسب اوزان پر ملائی جاتی ہیں یا تو آب کاسنی اور آب کشوث ملاکر اگر مزاج مائل بحرارت ہو خواہ شراب اور آب بزور ملاکر خواہ آب ترمس و طبیخ افسنتین وغیرہ شریک کرکے اور سکنجبین بزوری مختلف درجہ کی اور سرکہ ثوم پڑا ہوا خواہ خل بصل اور خل زیر یعنی بادروج اور خل کبر۔ منضجہ حارہ وہی ہیں جو مدرات قوی ہیں جیسے اسارون اور سلیخہ اور فطراسالیون زراوند مدحرج اور [illegible] اور ایرسا اور فستق اور غاریقون افتیمون عنصل جعدہ قنطوریون دقیق اور اسی کا عصارہ جنطیانا جس کو پکھان بید کہتے ہیں اور ترمس اور [illegible] اور سکنجبین عنصلی جو طبیخ وغیرہ کی شرکت سے بنائی گئی ہو خواہ انجیر ڈالکر طیار کیجائے جس انجیر کو روغن بادام میں پہلے بھگو لیا ہو۔ ادویہ قویہ میں سے چند قرص ایسے ہیں جن کے نسخے ہمنے قرابادین میں لکھے ہیں اور قرص لک اور قرص افسنتین اور قرص اسقولوقندریون جس کو پتھر پھوڑی بھی کہتے ہیں اور دواء اللک اور کرکم اور امروسیا اور اثاناسیا اور تریاق اربعہ اور بخرنیا اور دارسطون اور معجون جنطیانا اور معجون زراوند جس میں سقمونیا بھی داخل ہو یا بدون سقمونیا کے اور معجون خمارسطون اور معجون انجدان سیاہ اور معجون شہریاران اور معجون فلافلی اور فودنجی خصوصاً اور فلونیا اور دواء المسک اور ایک خاص معجون جس کو ہمنے قرابادین میں بیان کیا ہے جو نمک ملاکر طیار ہوتی ہے اسی طرح سفوف اور حبوب کہ سب کے نسخے اسی جگہ یعنی قرابادین میں درج ہوئے ہیں اور بہت سے ادویہ جنکو ہمنے وہاں درج کیا ہے عجیب اور غریب اثر دار ہیں صلابت جگر اور طحال کے واسطے یہ معجون قوی ہے تفتیح سدہ جگر اور طحال کے واسطے او عجیب بدرجہ غایت ہے اشق ایک اوقیہ مصطگی کندر مکد یا بیخ کرنتہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور غافث مکہ چار کرمہ فلفل دار فلفل ہر واحد چھ درمی سافج ہندی آٹھ کرمہ سنبل الطیب و مرزنجوش کی سینگنی آٹھ کرمہ شہد سے کف نکالکر اوس مین معجون تیار کرین شربت بقدر ایک ملعقہ کے ہے یہی شراب مین جسمین بعض ادویہ مذکورہ پڑی ہون جو سدہ جگر کے لئے لکھی گئی ہین خواہ ماء الاصول کے ہمراہ استعمال اس معجون کا کیا جائے ایک دوا اس معجون سے سبک تر ہے سنبل رومی تین جز افسنتین ایک جزو کوٹ کر شہد ملاکر معجون طیار کرین اور کھلائی جائے۔ ایضاً غاریقون ہمراہ عصارۂ غافث کے زیادہ تر نافع ہے اسیطرح زیخ فاوانیا ہمراہ سکنجبین کے۔ یہ طبیخ ہے کہ سدہ ہائے جگر اور طحال کو نافع ہوتا ہے عنصل پرسیاؤشان بادام تلخ حلبہ اطراف افسنتین یعنی شاخہائے باریک سب اجزا ہموزن لیکر پانی مین جوش دین اور شہد ملاکر استعمال کرین یہ معجون سدہ جدید جگر کے واسطے مفید ہے فلفل و بزر اور تیہ سنبل الطیب تین کرمہ یا چھ کرمہ بحسب اختلاف فنون کے حلبہ اور قسط اور اسارون چھ کرمہ شہد ڈیڑھ رطل اوس مین معجون تیار کرین مقدار شربت بقدر ایک ملعقہ یعنی چمچہ کے ہمراہ بعض ادویہ کے جو اسکے مناسب ہون۔ شربت کے اقسام مین سکنجبین شکری بزوری اور اوس سے زیادہ قوی سکنجبین عسلی بزوری عنصلی ہے اور ماء الاصل پختہ کیا ہوا اور اوسمین ادویہ خوشبو جو کسیقدر قابض بھی ہین اچھے جوش دیکر اون کا عرق نکالا ہوا۔ اور مطبوخ کرنس جو تلخ ہے کہ اوسمین عصارۂ غافث بھی داخل ہو اور مطبوخ کرنس اور اذخر اور لک اور فوہ اور حلبہ اور مطبوخ اصول کبر اور زیخ رازیانہ اور زیخ کرنس اور اذخر اور لک اور فوہ اور حلبہ داخل ہو اور مطبوخ ثمام اور شراب افسنتین اور نقیع یعنی خیساندہ اوس کا اور وہ خیساندہ جو صبر اور انیسون اور بادام تلخ سے تیار کیا گیا ہو مسہلات جو اس مرض مین موافق ہوتے ہین جسوقت کہ حاجت اسہال کی ہو پس واجب نہین کہ قوی مسہلات کا استعمال کیا جائے مگر بوقت ضرورت شدید بلکہ مناسب یہ ہے کہ مسہلات خفیفہ کا استعمال کرین اسلئے کہ مادہ اسی جگہ ہے کہ دوا کی گذرگاہ سے قریب ہے اکثر اثر مین جذب بعید کی ضرورت اور حاجت نہین پڑتی) اور اس سبب سے کہ عضو یعنے جگر اگر اوس مین قوت ہے تھوڑا اسا معین دفع فضلہ پر (یعنے مسہل خفیف) اوسکو کافی ہے اور ادویہ جیدہ سے ایسے وقت ایارج فیقرا اور سجاتج غاریقون افسنتین ہے۔ قوی آدمی کو ایارج سے ڈیڑھ مثقال اور ضعیف کے واسطے مثقال سے نصف مثقال تک اور یہ ایارج سفوف کرکے روغن بیدانجیر کے ساتھ زیادہ قوی ہے بجنسہ ایارج سیاذریطوس اور لوغاذیا کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ ضمادات مین سے جیسے وہ لیپ جو مرکب جعدہ اور آرد ترمس اور برو زمدہ سے ہو اور علاوہ ضماد جو حلتیت اور اشق اور افسنتین اور کمافیطوس اور مصطگی اور زعفران سے روغن ناردین اور موم کی شرکت سے ہو۔ تدبیر غذائی یہ ہے کہ ہر ایک غلیظ گوشت اور روٹی سے پرہیز کیا جائے جو میدہ چھنیدہ سے پکائی گئی ہو اور شراب غلیظ اور شیرین اور باجرہ اور چاول اور پایچہ اور کلہ سے اور سوکھے بھنے ہوئے گوشت سے بلکہ شوربے دار گوشت اچھا ہے۔ تیہو بادام اور جملہ اقسام کی شیرینی اور خصوصاً کہ جن مین لزوجت ہو جیسے افتبہ جو قسم حلوے کی ہے اور نشاستہ اور فالودہ اور ریوڑی اور جملہ ایسی غذائین جن سے کہ سدہ پیدا ہوتا ہے اور ہمنے بیان کر دیا ہے اون سے بھی پرہیز کرانا لازم ہے واجب ہے کہ بعد غذا کے اوسکو حمام نہ کرایا جائے کہ طبیعت بدل ما یتحلل کو بلا ہضم جید کے جذب کریگی اور سدہ پڑیگا اسیطرح بعد غذا کے کسی قسم کی حرکت نہ کسی قسم کی ریاضت کرانی چاہیے اور نہ زیادہ شربہائے اقسام پینے کی اجازت دیجائے اور غذا کے کھانے سے دیر تک اسے پانی وغیرہ پینے سے روکنا چاہیے خصوصاً شراب پینے سے اسلئے کہ شراب کا استعمال غذا کو بدون ہضم کے طرف اور اعضا کے جگر سے پہونچاتا ہے۔ اوس کی روٹی کا آٹا خمیر سے زیادہ آمیختہ ہونا چاہیے اور نمک بھی زیادہ اوسمین داخل ہو جو اور جوارا اور چنا اور نازک سبک قسم کے گیہون اور باقلا یہ سب اوسکے واسطے عمدہ غذا ہین۔ شراب کہنہ خالص جو رقیق ہو اوسکے پلانے مین کچھ اندیشہ نہین ہے اوسکی غذا مین گندنا وغیرہ آمیختہ کرنا ضرور ہے اور تیہون اور کبر بھی ایسے مریض کو نافع ہے

نفخہ اور ریح جگر کا بیان کبھی اجزائے جگر مین اور نیچے اجزائے غشائے جگر کے بخارات فراہم ہوجاتے ہین اور جب یہی بخارات محتبس ہوتے ہین اور کثیف ہوجاتے ہین تو اون کا استحالہ ریح نافخہ کیطرف ہوتا ہے جو کسی طرف منفذ اور راستہ نہین پاتی اور جگر مین پھولی ہوئی رہتی ہے یا تو خود ان ریاح مین کثرت اتنی ہوتی ہے کہ اون کے نکلنے کی راہ نہین ملتی اور یا انکے جگر کے منافذ اور راہون مین سدے پڑگئے ہین اسوجہ سے ان ریاح کو نکلنے کی راہ نہین ملتی نفخہ جگر تو اسی کو کہتے ہین جو ہمنے بیان کیا اور اسی کیفیت کا نام نفخہ ہے۔ کبھی اس نفخ کے ہمراہ تمدد کثیر بھی محسوس ہوتا ہے اور زیادہ ثقل یعنی گرانی نہین ہوتی جیسے کہ سدون مین اور نہ حمی جیسے کہ ورم مین ہوتی ہے۔ نفخہ کا حدوث یا بسبب ضعف قوت ہاضمہ کے ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ مادہ غذائی اور خلطی کے شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ پھولی اور تہیج ریح

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیدا کرے یعنی ہوا اور ریاح کو برانگیختہ کرے اور بیشتر اس ریح کیواسطے مقام ہیجان جگر کے نیچے ہوتا ہے جیسے کہ طحال کے نیچے بھی محتبس ہو کر برانگیختہ
ہوتی ہے اور دبانے سے قرقرہ کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اکثر ریح کی موجودگی پر تمدد سے استدلال ہوتا ہے جو ابتدا میں تھوڑا تھوڑا ہو کر پھر زیادہ
ہو جاتا ہے اور اس تمدد میں انتقال بھی ہوتا ہے یعنے اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بھی پہونچتا ہے۔ اور اسکے تابع تغیر حال سحنہ کا نہیں ہوتا
یعنے سحنہ میں کسی طرح کی خرابی پیدا نہین ہوتی اور نہ رنگ مین ایسی خرابی ہوتی ہے جو خارج لون معتاد سے ہو اور بیشتر دبانے سے نفخ مین
سکون اور مادہ نفخہ کے تحلیل ہو جاتی ہے **علاج نفخہ جگر** اور ریح جگر کا۔ سدہ جگر سے انکا علاج قریب قریب ہے جو ادویہ محللہ ملطفہ مذکورہ
سے کیا جاتا ہے اور معجونات بھی وہی ہین جو باب سدہ جگر مین مذکور ہو چکے۔ حمام نہار منھ کرنا اور خالص شراب نہار منھ تھوڑی پینی اور پانی پینے مین
کمی کرنی بھی اسکو مفید ہے۔ بعد ازان کپڑے اور چنبھڑے گرم کرکے اونسے سینک کرنی اور ادویہ محللہ سے نفع ہوتا ہے۔ ضماد جو مصطکی اور
اذخر اور سنبل الطیب و حب الرمان سے طیار ہو اور مراہم جو روغن ناردین اور مصطکی سے بزور داخل کر کے بنایا جائے پھر اگر تکمید سے تحریک
مادہ مین زیادتی ہو جانب مشارکت کے رعایت کرنی لازم ہوگی پس اگر استداد اور زیادتی درد کی امعا کیطرف منتقل ہوتی ہوئی معلوم
ہو پہلے مسہل دے کر پھر تحلیل ریاح کی تدبیر کیجائے اور اگر درد حجاب اور مراشیف اور نیچے یعنی پشت کیطرف جھکتا ہوا معلوم ہو مدرات
دے کر پھر تحلیل ریاح کی تدبیر کرین **وجع کبد** جگر کا درد یا تو اوس سوء مزاج مختلف سے پیدا ہوتا ہے جو کہ جگر کے جانب غشائی مین عارض
ہوتا ہے۔ اور یا ریح ممدد یا سددون سے یا اورام حارہ اور اورام صلبہ سے اسلئے کہ اورام باردہ بلغمیہ کمتر درد پیدا کرتے ہین اور کبھی درد جگر حرکت
اخلاط سے جو بحرانات امراض مین ہوتے ہین اون سے بھی پیدا ہوتا ہے اوجس طرف سے وہ اخلاط متوجہ ہوئے ہین اوسکی شناخت اون دلائل سے
ہوجاتی ہے جو باب انذار بحرانی مین مذکور ہوتے ہین۔ کبھی بسبب ضعف جگر کے بھی درد پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ بروقت ضعف کے جو غذا جگر مین جا
ہے لفافہ جگر کو اوس سے ایذا پہونچتی ہے کبھی بروقت حرکت مواد بحرانی کے ثقل اور درد اطراف جگر مین حادث ہوتا ہے درد شدید جگر مین جب
ہوگا سوائے ورم گرم اور شدید کے نہوگا یا اینکہ ریح سے پیدا ہوگا اسوجہ سے اگر درد شدید کے ہمراہ تپ نہو وہ درد ریحی ضرور ہوگا اور ریحی ہونے کے سبب سے
اگر مریض پر بعد حدوث درد تحلیل طاری ہو جائے تحلیل ریاح ہو کر درد زائل ہو جاتا ہے جسطرح کہ بقراط نے ذکر کیا ہے بقراط سے اس کے رسالہ قبریہ مین (جسکی طرف
لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ بقراط کی قبر سے ملا ہے) یہ روایت کیگئی ہے کہ اگر درد جگر مین عارض ہو اور اسکے ہمراہ ہچکی بہ شدت فحدودہ یعنی استخوان سر
اور سر کے پیچھے اور پاؤن کے دونون انگوٹھون مین بھی ہو اور تقا یعنے پس گردن پر پھنسیان مشابہ دانہ باقلا کے پیدا ہون اس کیفیت کے پانچوین روز
صبح کو قبل طلوع آفتاب کے مریض مرجائیگا اور جس شخص کو یہ اعراض مذکورہ عارض ہونگے ضرور اسکو عسر بول بوجہ سدہ کے اور تقطیر البول بسبب آفت عضلہ مثانہ
کے عارض ہوگا مین کہتا ہون شاید یہ قیاس صحیح ہو مائیت غبیثہ جسکی خرابی جگر کی سوء مزاج سے ہو جاتی ہے جسوقت براہ بول اچھی طرح یا مطلقاً دفع نہین ہوتی
لہذا اطراف بدن مین مثل فحدودہ اور موخر راس اور پاؤن کے انگشتان مین کسی قسم کا نفوذ غیر مناسب کرتی ہے اوسی مائیت کی حرارت اور بورقیت سے
ہچکی پیدا ہوتی ہے اور شدید بھی ہوتی ہے **علامت** جتنے علامات سوء مزاج اور سدد اور ورم جگر کے (جن سے درد جگر پیدا ہوتا ہے) ان سب کا بیان اپنے
اپنے مقام پر جداگانہ ہو چکا ہے اور سب معلوم ہو چکے ہین **علاج** بھی ہر ایک کا اوپر بجائے خود بخوبی مذکور ہو چکا ہے گر اطبانے درد جگر کیواسطے چند ادویہ
ذکر کی ہین اور اسکے ساتھہ یہ بھی بیان کیا ہے کہ عموماً جملہ اقسام کو درد جگر کے یہ ادویہ نافع ہین اور زیادہ تر نفع ادنکا ضعف جگر کیوجہ سے جو درد ہوتا ہے
اوسی مین ہے ہم بھی ان بعض ادویہ کو بیان کرتے ہین مگر اعتماد ہمارا اونھین علاجات پر ہے جو اوپر کے ابواب مین ہر قسم کیواسطے لکھا گیا ہے اُن لوگون نے کہا
ہے کہ درد جگر کو قرص ریوند کے مختلف نسخہ ہائے معلوم نافع ہوتے ہین اور معجون ریوند اور دوا الکرکم اور معجون سداب مسہل اور قرد مانا اور معجون دمانوس
اور معجون قیصر اور اساناثیائے صغیر اور کبیر اور جو ارشاد اور قوقایا اور معجون سقلنادس اور اقراص عنزہ اور معجون جالینوس جو بطرف فوماشکے منسوب ہے کہتے
ہین کہ منجملہ نافع ادویہ کے یہ دوا بھی ہے کہ دو اوقیہ عصارہ برگ صنوبر تازہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ اوسکی برگ صنوبر کا سلاقہ ہمراہ نصف درہم ریوند

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور تین درہم زعفران اور کسیقدر تخم کرفس و رازیانہ کے بھی ایضاً اور چار درہم سنبل و مصطگی دو درہم عصارہ غافث و عصارہ افسنتین اور لک و ریوند اور زعفران اور تفاح اذخر اور مجیٹھ اور اسارون اور بزور ثلثہ یعنے کرفس بادیان انیسون اور عود خام ہر واحد ایک درہم اور عودبلسان بوزن نصف درہم اگر درد جگر کے ہمراہ اسہال بھی ہو اوسوقت کیواسطے اس دوا کو بیان کرتے ہین ورد دی شراب پختہ کرکے لک و ریوند اور سنبل ہر ایک دو مثقال اور ایک نسخہ مین فقط مثقال واحد پر اکتفا ہے خبث الحدید پانچ درہم دو اوقیہ آب کشنیز کے ساتھ پیا جائے لازم ہے کہ جملہ اقسام مین درد جگر کے مریض غذائے غلیظ اور گوشت کے اقسام سے پرہیز رہے اور اگر گوشت کھائے تو سبک طائرون وغیرہ کا گوشت چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہے خصوصاً اگر ہمراہ درد جگر کے حرارت بھی ہو ضمادات مین قردمانا اور فربیون اور ضماد اکلیل الملک و ضماد جو یحیی بن ماسویہ کی طرف منسوب ہے ۔

دوسرا مقالہ اورام جگر اور تفرق اتصال جگر کے بیان مین اس مقالہ مین کئی فصلین ہین بیان عام اورام جگر

دران اعضا کے اورام کا جو قریب جگر کے ہین جو اورام کہ اطراف جگر مین پیدا ہوتے ہین بعض تو ایسے ہین کہ خاص جگر مین ہوتے ہین اور بعض اورام اون عضلات مین ہوتے ہین جو کہ جگر پر موضوع یعنے رکھے گئے ہین اور بعض ورام ماساریقا مین پیدا ہوتے ہین وہ اورام جو خاص جگر مین پیدا ہوتے ہین اونکے بعض اقسام جو اجزائے عالیہ جگر اور بہ طرف محدب جگر کے عارض ہوتے ہین اور بعض اقسام ان کے اجزائے سافلہ جگر اور بہ طرف مقعر جگر کے عارض ہوتی ہے اور بعض اقسام الخنین اورام کے حجب و اغشیہ جگر اور عروق جگر مین پیدا ہوتی ہے گریہ پچھلی قسم بہت کم پیدا ہوتی ہے اور اکثر ورم زیادہ ہو کر محدب اور مقعر دونون طرف کے اجزا مین پیدا ہوتا ہے پھر ورم اپنے ذاتی نسخے کے لحاظ سے یا تو ملغونی دبیلہ ہوتا ہے یا دبیلہ نہین ہوتا یا صفراوی ہوتا ہے یا بلغمی یا صلب یعنی سوداوی سرطانی ہوتا ہے خواہ محض ریحی کے طور پر ہوتا ہے اسباب ان اورام کے مزاج حار جگر کا مع حمیات ضعیف کنندہ جگر خواہ بدون حمیات کے ہوتا ہے خواہ مزاج بارد جگر کا جو مانع ہضم جگر اور دفع اجزائے غذا بطرف اعضائے بدنی کے ہو خواہ ضعف معدہ کا یا کوئی سدہ ایسا پڑے جو اخلاط کو جمع کرکے پھر اونکو اجزائے جگر مین اسطرح درآوردہ کرے کہ اسطرح کا نفوذ اور پہونچنا ایسے اخلاط کا طبعی اور مناسب جگر کے مزاج کے نہ ہو جگر کا چھوٹا ہونا اور ازین قبیل دیگر اغذیہ اور ادویہ قبضہ بھی اسباب سے ایسے سدہ کے ہین اگر یہ سدہ بطرف مرارہ کے ہو گا خون مین جوش پیدا کریگا اور نتیجہ اس خون کا جگر مین بطور غیر طبعی ہوگا اسلئے کہ مرار کی کثرت ہوگی اور مختصر یہ ہے کہ مرار کی زیادتی بھی ایک سبب اسباب ورم حار جگر سے ہے اور اکثر یہ ورم کسی ایسی آفت جگر سے پیدا ہوتا ہے جو بشرکت معدہ ہوتی ہے اور اسوقت معدہ مین فساد ہضم بھی ضرور ہوتا ہے جتنی غذائین گرم اور غلیظ ہین اور نیز وہ اقسام غذا کے جو اچھی طرح ہضم نہین ہوتے یہ بھی اورام جگر کے حدوث پر معین ہین جسوقت جگر کی قوت جاذبہ شدید ہو ایسی کہ مقدار مناسب سے زیادہ جذب کرے اور جس چیز کو جگر سے اور اعضا کیطرف جانا چاہیے اسکی مقدار معتدبہ جگر مین رُکی رہے اور خارج نہ ہونے پائے یہ کیفیت بھی جگر کو آمادہ متورم ہونے پر کرتی ہے کبھی بسبب کسی ضربہ اور سقطہ خواہ دق سے (جو ایک قسم کا خلع ہے) بھی ورم جگر پیدا ہوتا ہے جو ورم جگر مین ہے اور اسکا بحران ہو پس اگر یہ ورم بطرف محدب جگر کے ہے اسکا بحران عرق اور ادرار یا رعاف سے ہوگا اور اگر بجانب مقعر جگر کے ورم ہے اسکا بحران ہوق یا قے اور اسہال سے ہوگا۔ جو ورم محدبہ جگر مین ہو نہایت ردی ہے بہ نسبت اس ورم کے جو مقعر کیطرف ہے۔ جو ورم جگر مین حادث ہو حار ہو یا بارد دونون قسم کے ورم کی حالت مین جسقدر خون بدن مین جگر سے پہونچتا ہے رقیق مائی ہوتا ہے اور جگر کو عموماً اقسام ورم کے ضعیف کرتے ہین کہ تمیز مائیت خون کی نہین کرسکتا اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی خرابی پیدا ہوتی ہے کہ بہت سی مائیت ماساریقا مین رک جاتی ہے اور یہی اسباب حدوث استسقا لحمی اور زقی کے ہین۔ جسوقت ورم حار جگر کا طحال کیطرف منتقل ہو یہ انتقال جید ہے اور اگر ورم طحال جگر کیطرف منتقل ہو وہ نہایت خراب ہے علامات کلیہ اورام جگر کے بشرکت عام علامات تو یہ ہین کہ بیمار کو شراسیف کے نیچے ثقل و گرانی لازم یعنی ہر وقت معلوم ہوا کرے اور اسی جگہ ایک درد بھی ہوتا ہو جو کبھی کبھی شدت کرتا ہے نہ ایسا درد جو سدہ جگر کی موجودگی مین ہوتا ہے کہ سدہ جگر درد قوی سے خالی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اسکے ہمراہ سحنہ بھی متغیر ہو جاتا ہے اور نہ ایسا درد جیسا کہ نفخہ جگر میں ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ قوی ہوتا ہے مگر اسکی جہت سے کوئی تغیر بدن میں نہیں ہوتا ورم جگر کے ہمراہ چنبر گردن کا نیچے کیطرف کھنچنا اکثر اوقات ہوا کرتا ہے اور ہمیشہ یہ کھچاؤ نہیں ہوتا اور جسوقت یہ انجذاب ہو سبب اسکا یہی ہے کہ رگ اجوف اور معالیق میں تمدد عارض ہوتا ہے۔ اورام حارہ وغیر حارہ جگر میں ضربان یعنی وجع ضربانی نہیں ہوتی اسلئے کہ شریانات جسقدر جگر میں ہیں سب جگر کے غشا میں متفرق ہو رہی ہیں اور ان میں ثقل و گرانی نہیں ہے مگر اتنی جو محسوس نہ ہو سکے (پس ضربان بھی محسوس نہ ہوگا) کبھی اضلاع خلف یعنی پشت کی پسلیاں بھی درد والے جگر اور اورام جگر کی شریک ہوتی ہیں ان اورام کے جو بلندی اور اوپر کیطرف جگر کے ہوں اگرچہ یہ مشارکت دائمی نہیں ہے جن لوگوں کے جگر میں ورم ہے خصوصاً ورم گرم اور ورم عظیم ان کو قدرت داہنی کروٹ لیٹنے اور سونے کی نہیں ہوتی اور بائیں کروٹ لیٹنا اور سونا بھی اونپر بھاری ہوتا ہے اسلئے کہ ورم میں تمدد نیچے کیطرف ہر کروٹ میں پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر ان کی خواہش آرام پانے کی وجہ سے چت لیٹنے کی ہوتی ہے پھر اگر ورم طرف محدب جگر کے ہو اسی جگہ ثقل و گرانی پائی جائیگی اور بزنت کھنچنے معالیق کے محسوس ہوگا اور مس یعنی چھونے سے ہاتھ وغیرہ کے اچھی طرح اوسی ورم پر ہاتھ پہونچیگا اور ورم ہی کو مس کریگا خصوصاً لاغر اندام کا ورم اور خشک کھانسی اور ضیق نفس بھی لاحق ہوگی خصوصاً جسوقت مریض سانس لینے کا ارادہ کرے کہ یہ وقت سانس کی اور یہ امور بسبب شرکت حجاب او۔ ریہ کے جگر سے عارض ہوتے ہیں اور پیشاب میں ہمیشہ کمی ہوگی بلکہ اکثر پیشاب بند ہو جائیگا اگر ورم بڑھ جائے اسلئے کہ سدہ بجانب محدب جگر پڑتا ہے اور ضعف قوت دافعہ بھی عارض ہوتا ہے اور ثقل یعنے گرانی محدب جگر کے ورم میں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت ورم مقعر جگر کے اسلئے کہ جانب مقعر کا بوجھ معدہ پر تکیہ کرنے سے دو جگہ تقسیم ہو جاتا ہے لہذا ورم محدب میں گرانی زیادہ محسوس ہوتی ہے اور کھنچنا ترقوہ یعنی چنبر گردن کا نیچے کیطرف داہنی جانب ورم محدب جگر میں اکثر ہوتا ہے اور خصوصاً جس شخص کے جگر کی ایسی خلقت ہو کہ زیادہ اتصال و ملاقات جگر کی پسلیوں سے نہ ہوئے لیکن انجذاب ترقوہ کا نیچے کیطرف داہنے جانب میں اسوجہ سے کہ ترقوہ کو جگر کے درد میں شرکت ہے پس جب یہ انجذاب ہوتا ہے زیادہ تر ظہور اس کا متصل جگر کے جو پسلیاں ہیں اسی جگہ ہوتا ہے ہچکی ورم محدب میں کمتر آتی ہے اور ورم مقعر میں زیادہ اسلئے کہ فم معدہ سے محدب جگر زیادہ دور ہے اور مقعر جگر فم معدہ کے قریب ہے لیکن جسوقت ورم مقعر کیطرف ہو نیچے اترتا ہوا اوسوقت ثقل میں کمی ہوگی اسلئے کہ اسکو معدہ پر اعتماد ہے چنانچہ ابھی مذکور ہو چکا ہے اور کھانسی اور ضیق نفس بقدر معتدبہ نہ ہوگا اور چھونے سے بھی اچھی طرح معلوم نہ ہوگا مگر درد زیادہ ہوگا اسلئے کہ مزاحمت معدہ کی اس صورت میں زیادہ ہوتی ہے خصوصاً جسوقت بوجہ ورم کے مراق کی بھی کشش پیدا ہو جو وقت اورام جگر عظیم المقدار ہو جاتے ہیں سیلان طبیعت کا چت لیٹنے کیطرف زیادہ ہوتا ہے اور کروٹ لینے سے طبیعت کارہ ہوتی ہے پھر جب زیادتی ورم کی بافراط ہو جاتی ہے چت لیٹنا بھی متعذر ہو جاتا ہے اورام جانب مقعر جگر کے ہمراہ اورام ماساریقا بھی اکثر ہوتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب ورم بجانب مقعر ہوگا معدہ کو مشارکت ایذا وغیرہ کی زیادہ ہوگی اور ہچکی و تشنگی اور پیاس بھی ظاہر ہوگی اگر یہ ورم حار ہو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بشارکت درمیان جگر اور معدہ کے ایک عصب باریک سا ہے جو کہ جگر اور فم معدہ کے درمیان میں پہونچتا ہے اور اسی سبب سے ہچکی آتی ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ ہچکی بدون اسکے کہ ورم اسقدر بڑھا ہو کہ فم معدہ میں تنگی پیدا کرے ہرگز پیدا نہیں ہوتی جالینوس کی رائے ہے کہ ہچکی آنیکا سبب یہ ہے کہ جو خلط حاد اور لذاع ورم حار کے وقت فم معدہ پر گرتا ہے اسی کی وجہ سے ہچکی آتی ہے مگر بالاجمال ان سب لوگوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ہچکی کا ظہور بدون ورم عظیم جگر کے نہیں ہوتا اس لئے کہ مسافت درمیان جگر اور فم معدہ کے زیادہ ہے اگرچہ وہ عصبہ بھی ہو جس کے ذریعہ سے جگر اور فم معدہ میں شرکت تجویز کیگئی ہے کہ وہ عصبہ دونوں میں پہونچتا ہے پھر بھی چونکہ وہ عصبہ نہایت درجہ باریک ہے اس سے کیا آثار مشارکت ظاہر ہو سکتے ہیں۔ بالجملہ تاوقتیکہ ورم عظیم نہ ہوگا جگر اور معدہ میں اکثر قریبی ہے کہ شرکت امراض اور آلام نہ ہوگی جو اورام جگر قریب انثیہ اور عروق جگر کے ہوتے ہیں ان میں درد زیادہ ہوتا ہے اور تپ میں کمی ہوتی ہے اگرچہ اورام حارہ بھی ہوں لیکن جسوقت ورم جگر کی دونوں جانبوں میں ہو بیشتر ظہور جملہ علامات کا ہوتا ہے جو ہر دو جانب کے بیان ہوئے ہیں اور بیشتر اگر ایک جانب میں بالاصالۃ ورم ہوتا ہے دوسری اسکے آفات اور اعراض میں شرکت کرتی ہے کبھی جملہ اقسام ورم جگر کے حار ہوں خواہ بارد انجام اونکا استسقا کی طرف ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور تین درہم زعفران اور کسیقدر تخم کرنس درزیانہ کے بھی ایضاً اور دو چار درہم سنبل اور مصطگی دو درہم عصارہ غافث درعصارہ افسنتین اور لک وریوند اور
زعفران اور نقاح اذخر اور حبیثہ اور اسارون اور بزور ثلثہ یعنے کرنس بادیان انیسون اور عود خام ہر واحد ایک درہم اور عود بلسان بوزن نصف درہم اگر ورم جگر
کے ہمراہ اسہال بھی ہو اوسوقت کیواسطے اس دوا کو بیان کرتے ہین درد دی شراب پختہ کر کے لک وریوند اور سنبل ملکر دو مثقال اور ایک نسخہ مین نقط نقصان
واحد پر اکتفا ہے خبث الحدید بچھ درہم دو اوقیہ آب کشنیز کے ساتھ پیا جائے لازم ہے کہ جملہ اقسام مین درد جگر کے مریض غذائے غلیظ اور گوشت کے اقسام سے پرہیز
ے اور اگر گوشت کھائے تو سبک طائرون وغیرہ کا گوشت چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہے خصوصاً اگر ہمراہ درد جگر کے حرارت بھی ہو ضمادات مین قرو مانا اور فربیون اور
ضماد کلیل الملک ورضماد جو یحیی بن ماسویہ کی طرف منسوب ہے ؛

دوسرا مقالہ اورام جگر اور تفرق اتصال جگر کے بیان مین اس مقالہ مین کئی فصلین ہین بیان عام اورام جگر

دران اعضا کے اورام کا جو قریب جگر کے ہین جو اورام کہ اطراف جگر مین پیدا ہوتے ہین بعض تو ایسے ہین کہ خاص جگر مین ہوتے ہین اور بعض اورام ان عضلات
مین ہوتے ہین جو کہ جگر پر موضوع یعنے رکھے گئے ہین اور بعض ورام ماساریقا مین پیدا ہوتے ہین وہ اورام جو خاص جگر مین پیدا ہوتے ہین اونکے
بعض اقسام جو اجزائے عالیہ جگر اور بہ طرف محدب جگر کے عارض ہوتے ہین اور بعض اقسام ان کے اجزائے سافلہ جگر اور بہ طرف مقعر جگر کے
عارض ہوتی ہے اور بعض اقسام الجنبین اورام کے حجب اور اغشیہ جگر اور عروق جگر مین پیدا ہوتی ہے مگر یہ پچھلی قسم بہت کم پیدا ہوتی ہے
اور اکثر ورم زیادہ ہو کر محدب اور مقعر دونون طرف کے اجزا مین پیدا ہوتا ہے پھر ورم اپنے ذاتی قسم کے لحاظ سے یا تو فلغمونی دبیلہ ہوتا ہے یا دبیلہ نہین
ہوتا یا صفراوی ہوتا ہے یا بلغمی یا صلب یعنی سوداوی سرطانی ہوتا ہے خواہ نفخہ ریحی کے طور پر ہوتا ہے اسباب ان اورام کے مزاج حار جگر کا مع حمیات
ضعیف کنندہ جگر خواہ بدون حمیات کے) ہوتا ہے خواہ مزاج بارد جگر کا جو مانع ہضم جگر اور دفع اجزائے غذا بطرف اعضائے بدنی کے ہو خواہ ضعف معدہ
کا یا کوئی سدہ ایسا پڑے جو اخلاط کو جمع کر کے پھر اونکو اجزائے جگر مین اسطرح در آوردہ کرے کہ اسطرح کا نفوذ اور پہونچنا ایسے اخلاط کا طبعی اور مناسب
جگر کے مزاج کے نہ ہو جگر کا چھوٹا ہونا اور از قبیل دیگر اغذیہ اور ادویہ قبضہ بھی اسباب ایسے سدہ کے ہین اگر یہ سدہ بطرف مرارہ کے ہو گا خون مین جوش پیدا
کریگا اور نتیجہ اس خون کا جگر مین بطور غیر طبعی ہو گا اسلئے کہ مرار کی کثرت ہو گی اور مختصر یہ ہے کہ مرار کی زیادتی بھی ایک سبب اسباب ورم حار جگر سے ہے
اور اکثر یہ ورم کسی ایسی آفت جگر سے پیدا ہوتا ہے جو بشرکت معدہ ہوتی ہے اور اسوقت معدہ مین فساد ہضم بھی ضرور ہوتا ہے جتنی غذا ئین گرم اور غلیظ ہین اور
نیز وہ اقسام غذا کے جو اچھی طرح ہضم نہین ہوتے یہ بھی اورام جگر کے حدوث پر معین ہین جسوقت جگر کی قوت جاذبہ شدید ہو ایسی کہ مقدار مناسب سے زیادہ
جذب کرے اور جس چیز کو جگر سے اور اعضا کیطرف جانا چاہیے اسکی مقدار معتد بہ جگر مین رکی رہے اور خارج نہ ہونے پائے یہ کیفیت بھی جگر کو آمادہ متورم ہونے
پر کرتی ہے کبھی بسبب کسی ضربہ اور سقطہ خواہ وثی سے (جو ایک قسم کا خلع ہے) بھی ورم جگر پیدا ہوتا ہے جو ورم جگر مین ہے اور اسکا بحران ہو پس اگر یہ
ورم بطرف محدب جگر کے ہے اسکا بحران عرق اور ادرار یا رعاف سے ہو گا اور اگر بجانب مقعر جگر کے ورم ہے اسکا بحران عرق یا قے اور اسہال سے
ہو گا۔ جو ورم محدبہ جگر مین ہو نہایت ردی ہے بہ نسبت اس ورم کے جو مقعر کیطرف ہے ۔ جو ورم جگر مین حادث ہو حار ہو یا بارد دونون قسم کے ورم
کی حالت مین جسقدر خون بدنمین جگر سے پہونچتا ہے رقیق مائی ہوتا ہے اور جگر کو عموماً اقسام ورم کے تضعیف کرتے ہین کہ نیز مائیت خون کی نہین
کر سکتا اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی خرابی پیدا ہوتی ہے کہ بہت سی مائیت ماساریقا مین رک جاتی ہے اور یہی اسباب حدوث استسقا ء لحمی اور
زقی کے ہین ۔ جس وقت ورم حار جگر کا طحال کیطرف منتقل ہو یہ انتقال جید ہے اور اگر ورم طحال جگر کیطرف منتقل ہو وہ نہایت خراب ہے
علامات کلیہ اورام جگر کے بشرکت عام علامات تو یہ ہین کہ بیمار کو شراسیف کے نیچے ثقل و دگرانی لازم یعنی ہر وقت معلوم ہوا کرے
اور اسی جگہ ایک درد کی ہوتا ہو جو کبھی کبھی شدت کرتا ہے نہ ایسا درد جو سدہ جگر کی موجودگی مین ہوتا ہے کہ سدہ جگر درد قوی سے خالی نہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اسکے ہمراہ سحنہ بھی متغیر ہوجاتا ہے اور نہ ایسا درد جیسا کہ نفخہ جگر میں ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ قوی ہوتا ہے مگر اسکی جہت سے کوئی تغیر بدن میں نہیں ہوتا ورم جگر کے ہمراہ چنبر گردن کا نیچے کیطرف کھنچنا اکثر اوقات ہوا کرتا ہے اور ہمیشہ یہ کھچاؤ نہیں ہوتا اور جسوقت یہ انجذاب ہو سبب اسکا یہی ہے کہ رگ اجوف اور معالیق میں تمدد عارض ہوتا ہے۔ اورام حارہ وغیر حارہ جگر میں ضربان یعنی درد ضربانی نہیں ہوتی اسلئے کہ شریانات جسقدر جگر میں ہیں سب جگر کے غشا میں متفرق ہو رہی ہیں اور ان میں ثقل اور گرانی نہیں ہے مگر اتنی جو محسوس نہ ہوسکے (پس ضربان بھی محسوس نہ ہوگا) کبھی اضلاع خلف یعنی پشت کی پسلیاں بھی درد ہلاتے جگر اور اورام جگر کی شریک ہوتی ہیں ان اورام کے جو بلندی اور اوپر کیطرف جگر کے ہوں اگرچہ یہ مشارکت دائمی نہیں ہے جن لوگوں کے جگر میں ورم ہے خصوصاً ورم گرم اور ورم عظیم ان کو قدرت داہنی کروٹ لیٹنے اور سونے کی نہیں ہوتی اور بائیں کروٹ لیٹنا اور سونا بھی اونپر بھاری ہوتا ہے اسلئے کہ ورم میں تمدد نیچے کیطرف ہر کروٹ میں پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر ان کی خواہش آرام پانے کی وجہ سے چت لیٹنے کی ہوتی ہے پھر اگر ورم طرف محدب جگر کے ہو اسی جگہ ثقل و گرانی پائی جائیگی اور بزتت کھنچنے معالیق کے محسوس ہوگا اور مس یعنی چھونے سے ہاتھ وغیرہ کے بھی طرح اوسی ورم پر ہاتھ پہونچیگا اور ورم ہی کو مس کریگا خصوصاً لاغر اندام کا ورم اور خشک کھانسی اور ضیق نفس بھی لاحق ہوگی خصوصاً جسوقت مریض سانس لینے کا ارادہ کرے کہ یہ وقت سانس کی اور یہ امور بسبب شرکت حجاب اور ریہ کے جگر سے عارض ہوتے ہیں اور پیشاب میں ہمیشہ کمی ہوگی بلکہ اکثر پیشاب بند ہوجائیگا اگر ورم بڑھ جائے اسلئے کہ سدہ بجانب محدب جگر پڑتا ہے اور ضعف قوت دافعہ بھی عارض ہوتا ہے اور ثقل یعنی گرانی محدب جگر کے ورم میں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت ورم مقعر جگر کے اسلئے کہ جانب مقعر کا بوجھ معدہ پر تکیہ کرنے سے دو جگہ تقسیم ہوجاتا ہے لہذا ورم محدب میں گرانی زیادہ محسوس ہوتی ہے اور کھنچنا ترقوہ یعنی چنبر گردن کا نیچے کیطرف داہنی جانب ورم محدب جگر میں اکثر ہوتا ہے اور خصوصاً جس شخص کے جگر کی ایسی خلقت ہو کہ زیادہ اتصال و ملاقات جگر کی پسلیوں سے نہ ہوئے لیکن انجذاب ترقوہ کا نیچے کیطرف داہنے جانب میں اسوجہ سے کہ ترقوہ کو جگر سے دو دین شرکت ہے پس جب یہ انجذاب ہوتا ہے زیادہ تر ظہور اس کا متصل جگر کے جو پسلیاں ہیں اسی جگہ ہوتا ہے ہچکی ورم محدب میں کمتر آتی ہے اور ورم مقعر میں زیادہ اسلئے کہ فم معدہ سے محدب جگر زیادہ دور ہے اور مقعر جگر فم معدہ کے قریب ہے لیکن جسوقت ورم مقعر کیطرف ہو نیچے اترا ہوا اوسوقت ثقل بہت کمی ہوگی اسلئے کہ اسکو معدہ پر اعتماد ہے چنانچہ ابھی مذکور ہوچکا ہے اور کھانسی اور ضیق نفس بقدر معتدبہ نہ ہوگا اور چھونے سے بھی اچھی طرح معلوم نہ ہوگا مگر درد زیادہ ہوگا اسلئے کہ مزاحمت معدہ کی اس صورت میں زیادہ ہوتی ہے خصوصاً جسوقت بوجہ ورم کے مراق کی بھی کشش پیدا ہو جسوقت اورام جگر عظیمۃ القدار ہوجاتے ہیں میلان طبیعت کا چت لیٹنے کیطرف زیادہ ہوتا ہے اور کروٹ لینے سے طبیعت کارہ ہوتی ہے پھر جب زیادتی ورم کی بافراط ہوجاتی ہے چت لیٹنا بھی متعذر ہوجاتا ہے اورام جانب مقعر جگر کے ہمراہ اورام ماساریقا بھی اکثر ہوتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب ورم بجانب مقعر ہوگا معدہ کو مشارکت ایذا وغیرہ کی زیادہ ہوگی اور ہچکی و متلی اور پیاس بھی ظاہر ہوگی اگر یہ ورم حار ہو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بشارکت درمیان جگر اور معدہ کے ایک عصبہ باریک سا ہے جو کہ جگر اور فم معدہ کے درمیان میں پہونچتا ہے اور اسی سبب سے ہچکی آتی ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ ہچکی بدون اسکے کہ ورم اسقدر بڑھا ہو کہ فم معدہ میں تنگی پیدا کرے ہرگز پیدا نہیں ہوتی جالینوس کی رائے ہے کہ ہچکی آنیکا سبب یہ ہے کہ جو خلط حاد اور لذاع ورم حار کے وقت فم معدہ پر گرتا ہے اسی کیوجہ سے ہچکی آتی ہے مگر بالاجمال ان سب لوگوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ہچکی کا ظہور بدون ورم عظیم جگر کے نہیں ہوتا اس لئے کہ مسافت درمیان جگر اور فم معدہ کے زیادہ ہے اگرچہ وہ عصبہ بھی ہو جس کے ذریعہ سے جگر اور فم معدہ میں شرکت تجویز کیگئی ہے کہ وہ عصبہ دونوں میں پہونچتا ہے پھر بھی چونکہ وہ عصبہ نہایت درجہ باریک ہے اس سے کیا آثار مشارکت ظاہر ہوسکتے ہیں۔ بالجملہ تاوقتیکہ ورم عظیم نہ ہوگا جگر اور معدہ میں اکثر تو یہی ہے کہ شرکت امراض اور آلام نہ ہوگی جو اورام جگر قریب انثیہ اور عروق جگر کے ہوتے ہیں ان میں درد زیادہ ہوتا ہے اور تپ میں کمی ہوتی ہے اگرچہ اورام حارہ بھی ہوں لیکن جسوقت ورم جگر کی دونوں جانبوں میں ہو بیشتر ظہور جملہ علامات کا ہوتا ہے جو ہر دو جانب کے بیان ہوئے ہیں اور بیشتر اگر ایک جانب میں بالاصالۃ ورم ہوتا ہے دوسری اسکے آفات اور اعراض میں شرکت کرتی ہے کبھی جملہ اقسام ورم جگر کے حار ہوں خواہ بارد انجام اونکا استسقا کی طرف ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ ورم جگر کے ہمراہ جب اسہال عارض ہو تو مہلک ہوتا ہے **فرق درمیان ورم جگر اور ورم عضلات کے جو جگر پر موضوع یعنی رکھے ہوئے ہیں** مراق کے
مقام میں ان دونوں ورم کا فرق تین طرح سے پہچانا جاتا ہے وضع اور شکل اور اعراض۔ وضع کے لحاظ سے یہ فرق ہے کہ ورم عضلات ہمیشہ ظاہر اور نمایاں
ہوتا ہے اور ورم جگر خصوصاً تقعیری ظاہر اور نمایاں نہیں ہوتا خصوصاً فربہ اندام کے جگر کا ورم تقعیری ہاں جب ایسا ہی عظیم ہو جائے اسوقت تو یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے
ورم عضلی کی وضع یا تو عرض میں ہوتی ہے یا طول میں یا مورب جیسی وضع عضلہ کی ہے اسی انداز پر ورم ہوتا ہے اور اس وضع مورب کو ہمنے تشریح عضلات
میں اچھی طرح بیان کر دیا ہے شکل کا فرق یہ ہے کہ جو ورم جگر میں ہوتا ہے اوسکی شکل ہلالی ہوتی ہے اور بحسب تصریح شیخ اور شکل جگر فرنی انقطاع مشترک کے اسکی
شکل ہلالی معلوم ہوتی ہے مترجم کہتا ہے قاطع ایک اصطلاحی لفظ فن مساحت کی ہے کہ سطح دائرہ کے حصہ کو جو نصف سے کم ہو خواہ زیادہ قطاع
اصغر یا اکبر کہتے ہیں اور شکل ہلالی میں چونکہ دو قطاع ہوتے ہیں ایک دونوں قوسوں کے اندر بھی درمیان مقعر قوس کبیر اور محدب قوس صغیر کے ہے دوسرا
قطاع اکبر جو مقعر قوس صغیر سے شروع ہوتا ہے اور قوس اکبر کے واسطے یہ قطاع مفروض ہو سکتا ہے مقعر سے قوس کبیر کے مگر شکل ہلالی کے اندر واجبقدر سطح
دائرہ کلاں واقع ہے وہ دائرہ خورد کی سطح سے باہر ہے اور غیر مشترک ہے اور جو سطح قطاع دائرہ صغری کی ہے وہی بعینہ دائرہ کبری کی مع شکل ہلالی
مذکور کے ہے لہذا یہ سطح مشترک قطاع مشترک ہے اسی کی نسبت شیخ کہتا ہے کہ جسقدر حسن اور خوبی جدا ہونے میں قطاع مشترک بذریعہ شکل ہلالی جگر کے
ہوگی اوسیقدر یہ ورم بھی اچھی شکل ہلالی پر محسوس ہوگا اور یہ مراد اسوقت اس فقرہ سے پیدا ہوگی جب لفظ قطاع کا نسخہ صحیح ہو اور اگر بجائے قطاع کے
انقطاع کا نسخہ اور تفصیل کو صاد مہملہ سے پڑھیں اوسوقت جو مراد ہوگی وہ حل ترجمہ میں ہمنے لکھدی ہے **متن** ورم عضلی کی شکل مستطیل ہوتی ہے ایک کنارہ
اوسکا موٹا اور دوسرا باریک جیسے چوہے کی دم اور اسی سبب سے انقطاع مشترک کے فاصلے محسوس نہیں ہوتا ہے بلکہ طول میں تھوڑا تھوڑا لطیف اور
باریک ہوتا ہوا نظر آتا ہے تا اینکہ دوسرے سرے پر آکر بالکل باریک ہو جاتا ہے۔ اور بسبب حجم ورم کا باہر کیطرف کچھ نہیں محسوس ہوتا ہے بلکہ اندر ہی کیطرف مستطیل
اور دراز ہوتا ہے یہ صورت اسوقت ہوتی ہے جب ورم اس عضل میں ہو جو غائر یعنی بجانب اندرون کے مورب ہے اور یہ ورم عضلی مشابہ اورام جگر کے ہوتا
ہے اعراض کے ذریعے سے فرق یہ ہے کہ جسقدر اعراض خاصہ خواہ مشترکہ جو ورم جگر میں ہوتے ہیں ان میں سے کوئی ایسی چیز اورام عضلات کی نہیں ہوتی جو
ستدیہ ہو جو وقت مراق لاغری اور یبوست جلد جلد آتی ہو تجویز قطعی کرنی چاہیے کہ ورم جگر ہے **ورم حار** اسباب ورم حار جگر کے منجملہ اسباب اوسی ورم کے ہیں
جو حار ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جو اور اقسام اورام حارہ کے اسباب جابجا مذکور ہوئے ورم حار جگر کے بھی وہی اسباب ہیں اور علامات بھی وہی ہیں جو علامات عام
میں بیان ہو چکے اور ان علامات کے ذیل میں جو اجزاء جگر کے اورام میں مذکور ہو چکے اور تپ اس جگہ زیادہ تیز ہوتی ہے اگر ورم کیست جگر میں ہو اور پیاس
کی شدت اشتہا میں کمی اور ہچکی اور متلی اور پہلے تے صفراوی یعنی زرد بعد ازاں تے زنگاری اسکے بعد کراثی اسکے بعد سوداوی صرف کی تے پیدا ہوتی
ہے۔ بر اطراف زبان کا سیاہ ہو جانا اور غشی کا عارض ہونا اور یہ سب علامتیں جو مذکور ہوئیں یکجا موجود ہوتی ہیں خصوصاً اگر ورم تقعیری ہو اور سوء تنفس بھی ہوگا
اور جسقدر الم اور ایذا ہوگی وہ نیچے کیطرف اور ترقوہ تک پھیلتی ہوئی معلوم ہوگی اور لذع بھی ہوگی خصوصاً جب ورم حدبہ جگر میں ہو اور جو وقت ورم تقعیر میں
ہوتا ہے سانس لینے میں اور تنگی وغیرہ کا سبب بھی پیدا کرتا ہے کہ بہت گہری سانس لیکر ہوائے کثیر کو اندر کھینچنا چاہیے کہ اسوقت تمیں ہوائے کثیر کے کھینچنے کے
وقت چونکہ ورم مذکور حجاب میں ہے تمدد اور کھنچاؤ پیدا کرتا ہے اور تنگی بھی پیدا کرتا ہے اور استنشاق کو روکتا ہے اور بسبب ضعیف سی کھانسی بھی عارض ہوتی
ہے زبان میں کیسا ہی ورم جگر کیوں نہ ہو پہلے سرخی پیدا ہوتی ہے پھر زردی اوس کے بعد سیاہی مارنے لگتی ہے بعد ازاں تمام بدن کا رنگ متغیر
ہونے لگتا ہے۔ خصوصاً اگر ورم حدبہ جگر میں ہو۔ اگر قوت بدن قوی ہو خصوصاً معدہ کی قوت اور ورم حدبہ جگر میں ہو اسوقت طبیعت میں احتباس
رہیگا اور قبض ہوگا اور اگر بدن اور معدہ کی قوت ضعیف ہوگی اسہال عارض ہوگا بقراط کہتا ہے کہ براز خاثر یعنی بودار اور سیاہ اوائل مرض حار میں
دلیل ہے کہ ورم حار عظیم جگر میں پیدا ہوا ہے اور نبض ورم حار جگر کی موجی عظیم متواتر سریع ہوتی ہے ورم حار یا تو تحلل ہو جائے اسوقت اسکے اعراض
باطل اور نابود ہو جاتے ہیں یا مجتمع ہو اسوقت علامات دبیلہ کے پیدا ہوتے ہیں اور قریب تر ان کا ذکر کیا جائے گا یا اینکہ یہ ورم سخت اور صلب ہو جائے

نبض ورم حار جگر کی موجی عظیم متواتر سریع ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسوقت انتقال علامات ورم صلب یعنے سرطانی کیطرف ہوتا ہے اور علامات ورم حار کے پھر بھی باطل ہوجاتے ہین اکثر سبب انتقال ورم حار کا ورم صلب کیطرف افراط تبرید کی اور بکثرت تقبیض یعنے قابضات کا استعمال اور خلطات کا زیادہ استعمال کرنا ورم حار مین۔ فرق درمیان ورم جگر اور ذات الجنب مین یہ ہے کہ ورم جگر کی کھانسی کے بعد نفث یعنے کچھ بلغم وغیرہ برآمد نہین ہوتا۔ اور درد ورم جگر مین داہنی طرف ہوتا ہے اور ثقیل یعنے گران اور بھاری ہوتا ہے اور رنگ بدن کا ہمراہ ورم جگر کے متغیر ہوجاتا ہے اور بطور بھی درنگ نبض کا زیادہ منشاری نہین ہوتا جیسے ذات الجنب مین اور ہاتھ سے ورم جگر محسوس ہوتا ہے اگر حدبہ مین ہو۔ اور تنفس عظیم کا بتکلیف پیدا ہونا اور اسیطرح استنشاق ہوائے کثیر مین تکلف ہو کہ ورم مقعر جگر مین ہو اس پر دلیل ہوتا ہے اسلئے کہ ورم حجاب مین تنگی اور تمدد پیدا کرتا ہے اور بسا اوقات کہ ہین کھانسی ہیجان کرتی ہے۔ بحران اُن اورام جگر کے جو حار ہون اور حدبہ جگر مین ہون اور اورام عضل جگر جو حار ہون بذریعۂ رعاف کے ہوتا ہے خصوصاً داہنے نتھنے سے نکسیر جاتی یا عرق اور بول سے جو دونون محمود ہون ان اورام کا بحران ہوتا ہے اور اورام تقعیری کا بحران اسہال صفراوی یا قئے سے ہوتا ہے ماشرا جگر کا یعنے ورم صفراوی اسمین ثقل اور گرانی کم ہوتی ہے اور لپک اور لذع اور زبان کی سیاہی اور پیشاب کی گہری رنگت زیادہ ہوتی ہے رنگ بدن کا مائل بزردی اور تپ ہو تو یہ تپ یعنی اگر روز ناغہ کرکے اور نفع پانا اشیائے بارد رطب سے زیادہ ہوتا ہے نبض زیادہ تر باصلابت اور بہ نسبت ہوجی صرف کے زیادہ اشبہ منشاری سے ہوتی ہے اور صغیر زیادہ اور متواتر اور سرعت مین شدید ہوتی ہے فلغمونی جگر ورم دموی جگر پر علامات ورم حار سے استدلال کیا جاتا ہے اور جو خاص علامات ورم صفراوی یا ماشرائے جگر کے ہین ان سے مخالف علامات کا موجود ہونا باوجودیکہ دونون ورم حار ہین یہ بھی شناخت فلغمونی جگر کی ہے اور چہرہ کی سرخی اور رگون کی پری بھی اور اورام بارد جگر کے ان اورام مین ثقل اور گرانی بہ نسبت اورام حارہ کے زیادہ ہوتی ہے مگر پیاس اور تپ نہین ہوتی اور نہ سیاہی زبان مین ہوتی ہے اور معدہ مین بروقت موجودگی ایسے اورام جگر کے ایک کیفیت شبیہ تشنج کے پیدا ہوتی ہے اور نبض کا اور تدبیر سابق اور مزاج اور رنگ بدن وغیرہ علامات کلیہ بھی اورام باردہ پر دلیل ہوتے ہین ورم بلغمی جگر کا جلد کا پھولا ہونا اور رنگ کا رصاصی ہونا اسپر دلیل ہے اور اسکے ہمراہ نرمی اور صلابت محسوس نہین ہوتی اور نبض کی نرمی زیادہ ہوتی اور پھر باقی جملہ علامات اورام بارد کے جو ابھی مذکور ہوئے ہین ورم صلب جگر کا اور سرطانی اکثر حدوث اس ورم کا چنانچہ مذکور ہوا انتقال سے بسبب سوء تدبیر کے ہوتا ہے اور کبھی ابتداءً بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی کسی ضربہ کیوجہ سے ورم عارض ہوکر بہت جلد اسمین صلابت آجاتی ہے مس کرنے اور چھونے سے بھی اس ورم پر دلالت ہوتی ہے اس شخص کے جسم مین جسکے کنارہ جگر تک چھونا ممکن ہو اگر بہت جلد ایسے مریض کو استسقا عارض نہ ہوجاتا تو یہ ورم حس مین بخوبی ظاہر ہوا کرتا اسلئے کہ مراق مین اسکے ہمراہ لاغری اور ضعف پیدا ہوجاتا ہے لہذا ورم ہلالی اور بے درد کے مشاہدہ کیا جاتا ہے بلکہ اکثر روع تناول غذا کے وقت ایذا دیتا ہے اور بروقت گرسنگی کے اس ایذا مین خفت ہوجاتی ہے یہ ورم استسقا کے جانب گویا راہ ہے کبھی اس ورم پر شدت ثقل بدون تپ کے ہونیسے اور بدن کی لاغری اور سقوط اشتہا اور تیرگی رنگ کی اور کمی بول کی دلیل ہوتی ہے پس اکثر اعراض ورم حار کے پیچھے یہ ورم پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ وہ اعراض ورم حار جب زائل ہوتے ہین اور سوائے گرانی کے اور کچھ بھی باقی نہین رہتا اور اسی ثقل کے سبب سے عسر نفس زیادہ ہوجاتا ہے پوری دلالت اس امر پر ہوتی ہے کہ ورم حار مین صلابت آگئی اور عسر نفس کا پیدا ہوجانا اور ثقل بدون تپ کے موجود ہونا یہ دونون علامت ورم صلب جگر اور سدہ جگر مین مشترک ہین اور فرق ان دونون مین تعین امور سے ہے جو اوپر باب سدہ جگر مین اور بیان ورم صلب مین بیان ہوا ہے ورم صلب کے تابع استسقا ہوتا ہے خصوصاً استسقاء لحمی اسلئے کہ جگر کی قوت تمیز مائیت مین ضعف آجاتا ہے اور سوائے رشح رقیق اور اسیطرح کی مائیت جگر سے دفع ہو نہین سکتی لہذا وہ مائیت ہمراہ خون کے تمام اعضا مین جاری ہوتی رہتی ہے اور استسقاء لحمی پیدا ہوتا ہے اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے کثیف حصہ مائیت کا بھی بعض اوقات فضائے بطن یعنے خالی جگہ مین شکم کے پہونچ جاتا ہے چنانچہ اسکو ہم باب استسقا مین بخوبی بیان کرین گے اور اسوقت استسقاء زقی عارض ہوتا ہے اور ایسے مریض اکثر اوقات بوجہ اختلال طبیعت کے مرجاتے ہین یعنی چونکہ مسالک اور مجاری جو بطون جگر کے ہین سب سدہ ہوجاتے ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

لہذا ان کی قوتیں سب تحلیل ورفتہ پذیر ہو جاتی ہیں اور سوائے زمانہ ابتدا مرض کے انکا علاج پھر نہین کرنا چاہیے پس اکثر یہ ہو کہ اس زمانہ مین علاج
کارگر بھی ہوتا ہے اور جب مرض مین طول ہو جائے پھر کچھ نفع علاج سے نہین ہوتا اور اگر ورم صلب سرطانی ہو یعنی موذی اور متحرک اسوقت احتباس
درد کا زیادہ شدید اور آفت لون بدن کی اور اشتہائے طعام کی آفت یا دیگر آفات مذکورہ زیادہ ہونگے اور بیشتر ہچکی اور متلی بدون تپ کے پیدا ہوا
کریگی اور جب درد کا احتباس نہ ہوگا اسوقت مادہ خبیثہ ورم کا عضو کی موت کے درپے ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جگر کے مسامات بہت بند ہو جانے
کے قابل ہین اور بہت جلد اسمین تحجر اور سختی پیدا ہو جاتی ہو خصوصاً اگر بروقت ورم حار جگر کے استعمال مخلطات اور مقبضہ کا بافراط کیا جائے دبیلہ جگر
اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتا ہو اسطرح کہ جب ورم کا مادہ جمع ہونا شروع کرتا ہو دبیلہ بھی بنجاتا ہو اور شروع اجتماع مین تپ کی شدت اور درد کا اشتداد
اور نیز دیگر اعراض مین زیادتی پہلے عارض ہوتی ہو بعدازان قشعریرہ مختلف طور پر کمی بیشی مین پیدا ہوتا ہو اور چت لیٹنا بھی متعذر ہو جاتا ہو جیسا کہ کسی
کروٹ سے لیٹنا اور سونا پھر جب ورم فراہم ہو چکا دبانے کی جگہ ورم کی نرم ہو جاتی ہو اور اعراض مذکورہ مین سکون پیدا ہوتا ہو جب یہ ورم پھوٹ جائے
اور شگافتہ ہو لرزہ پیدا ہوتا ہو اور براز مین قیح اور مدہ اور ایک شے مثل دردی کے برآمد ہوتی ہو اور اسکے برآمد ہونے سے خفت اور گرانی کا رفع ہونا پیدا
ہوتا ہو اگر یہ ورم بطرف امعا کے شگافتہ ہوا اور دبیلہ مقعر جگر مین تھا تو مادہ مذکورہ براہ براز کے دفع ہوگا اور اگر بطرف گردہ کے شگافتہ ہوا بول مین یہ
مادہ قیح وغیرہ برآمد ہوگا اور اگر اس فضا مین جائے وسیع مین شگافتہ ہوا جو کہ جوف اور درمیان جگر کے ہو اسوقت فقط خفت اور لاغری عضو کی
ہوگی اور بول براز مین استفراغ مدہ وغیرہ کا محسوس نہ ہوگا دبیلہ کبھی گوشت مین جگر کے پیوستہ ہوتا ہو اور کبھی ظاہر جگر مین ہوتا ہو اور غار یعنی پیوستہ اندرون جسم کے
نہین ہوتا ہو اور مدہ کا رنگ اسی سبب سے جدا جدا ہوتا ہو پہلی صورت مین کہ جب دبیلہ غائرہ لحم جگر مین ہو تو مدہ سیاہ رنگ ہوگا اور دوسری صورت مین مائل
بسپیدی ورم ماساریقا علامات مین ورم جگر سے یہ مشارکت ہے مگر ورم حار ماساریقا کی تپ ضعیف ہوتی ہو اور جو شدت ورم حار جگر کی تپ مین
ہوتی ہو ویسی اسکی تپ مین نہین ہوتی۔ اور گرانی ہمراہ تمدد کے ورم ماساریقا کے کم اور معدہ تک غائر اور فرورفتہ زیادہ ہوتی ہو اور کبھی تمدد اس ورم کا
بہ نسبت ثقل کے زیادہ ہوتا ہو جبوقت علامات سدہ جگر کے نہ پائے جاویں اور نہ علامات اورام جگر کے اور براز مین کیلوس رقیق برآمد ہوا اور اسکا سبب ضعف ہضم
جگر نہ ہوا اور نہ دلائل ضعف مذکور کے پائے جاوین اور باوجود ان علامات کے تمدد اور حمی خفیف بھی ہو اسوقت حکم کرنا چاہیے کہ ماساریقا مین ورم حار ہو ماساریقا
کا ورم صلب اسمین اور سدہ ماساریقا مین تفرقہ کرنا بہت دشوار ہو اور حدس قوی کی حاجت ہے پھر اگر بعد چند روز کے کوئی شے صدیدی خارج ہو معلوم
کرنا چاہیے کہ ورم ماساریقا سے خارج ہوئی ہو اور اس صدید مین اور ورم صلب جگر سے جو صدید برآمد ہوتا ہو یہ فرق ہو کہ ورم جگر کا صدید مائل بسرخی اور
دمویت ہوگا اور ورم ماساریقا کا صدید مائل بہ قیح اور صفرت ہوتا ہو علاج ورم حار جگر کا پہلے واجب ہے کہ حال امتلائے عضو متصل جگر کا مواد سے اور
حال قوت مریض اور سن اور وقت وغیرہ امور عالم وکلیات کا مشاہدہ کیا جائے چنانچہ فن کلیات مین اسکا بیان کیا گیا اور انھین دلائل سے فصد کرنے اور
نہ کرنیکی اجازت طلب کرنی چاہیے پھر اگر ممکن ہو داہنی باسلیق کی فصد کردینی چاہیے اور اگر باسلیق کی نہو سکے تو ہفت اندام کی ورنہ پھر سرار کی فصد کی
چاہیے اور اگر قوت قوی ہو تو بقدر خون کا نکالنا ضروری ہو ایک ہی دفعہ نکالنا چاہیے ورنہ چند مرتبہ آرام دے دیکر نکالا جائیگا یہ بھی جاننا ضروری ہو اگر فصد نہ کیجائے
اور مادہ جگر مین چھوڑ دیا گیا ہو اور پھر استعمال قوابض اور روادع کا کیا جائے احتمال قریب ہی ہو کہ ورم مین صلابت آجائیگی اور اگر استعمال محللات کیا جائے
شاید کہ ایذا اور ورم مین ہیجان زیادہ ہو پس پہلی تدبیر یہی ہو کہ فصد کردیجائے بشرطیکہ مانع قوی نہ ہو اور بہت سا خون نکال ڈالا جائے یہ بھی جاننا ضروری کہ
ابتدا مین اس ورم کا علاج بھی بدستور دیگر اورام حارہ کے روادع اور تبرید سے بموجب قانون عام کے کرنا چاہیے مگر یہان طبیب کو صلابت ورم سے بچنے کی فکر
زیادہ درکار ہو اسلئے کہ ورم جگر بہت جلد صلابت کو قبول کرتا ہو لہذا ادویہ مطہرہ کہ ادویہ رادعہ اور مبردہ ملطفات اور مفتحات سے مخلوط ہون اطلیہ باردہ کا بافراط
استعمال کرنا بیشتر منجر بہ صلابت ہوتا ہو اور یہ صلابت اکثر تو فقط مسام مین داخل ہونا اسکے ازالہ مین کافی ہوتا ہو اور بیشتر یہ ورم جگر کے اس جانب مین شگافتہ
ہوتا ہو جو بطرف گردہ کے ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ بہت سے ادویہ کہ جنمین قبض اور برودت ہے اور اسیطرح بہت سے اقسام غذا کے جو ہمین صفات متصف ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

جیسے انار اور یہی ورام ورکہ دوا اور غذا اور ہر طرح سے مضر ہوتی ہین اور وہ یہ ہے کہ اس منفذ مین جو درمیان جگر اور مرارہ کے ہے ایسی چیزین تنگی پیدا
کرتی ہین لہذا مرارہ صفرا کی بخوبی کشش نہین کرتا ہے اور اسی کی جذب صفرا سے زیادہ بے ورم کے اور قشعریرہ پیدا ہوتا ہے پس تلطیف یعنی استعمال لطائف
کا اگرچہ اس ورم مین بدون اُسکے زمانہ ابتدا اور آخر مین بھی چارہ نہین ہے اور اسکے ہمراہ تحلیل کی رعایت بھی بنظر حفظ قوت کیجاتی ہے مگر پھر بھی تحقیق
سے وہ مضر کا خوف باقی رہتا ہے تحجر اور صلابت ورم اور حبس ہوجانا صفرا کا جگر مین اسیواسطے طبیب کے مرض ورم جگر مین جلدی اور مبادرت صرف تحلیل کی طرف
زیادہ درکار ہوتی ہے بہ نسبت دیگر اورام حارہ کے بخوف تحجر اور صلابت اور بخیال رفع کرنے ترشح اس رطوبت صدیدی کے جسکی ترشح سے اور
اورام حارہ عموماً خالی نہین ہوتے لیکن پھر تحلیل اور تفتیح بغیر ادخار قوت کرکے قریب موت و ہلاکت کے پہونچا دیتی ہے چنانچہ جالینوس نے ایک طبیب
کی حکایت لکھی ہے جو صاحب ورم جگر کا ادھنین مرخیات سے کیا کرتا تھا جن سے اور مقام کا ورم حارہ کا علاج کیا جاتا ہے مثلاً ضماد جو زبیب اور حنطہ سے تیار
کیا جاتا ہے اور غذا مین خندروس یعنی بڑی جو اور جسکو کہ بھی کہتے ہین دیتا تھا حالانکہ واجب اور مناسب بحال مریض کے یہ تھا کہ غذا ایسی کھلاتا جنمین جلا
ہوتی اور لزوجت اور غلظ نہ ہوتا اور یہ بھی مناسب تھا کہ ادویہ محللہ کے ہمراہ ایسے اشیا جو قابض ہون اور جنمین تقویت اور عطریت ہو دیتا جیسے سعد
اور قصب الزریرہ اور سنبلین اور یہ بھی مناسب تھا کہ ان ادویہ عطریہ کو اسقدر دیتا کہ حفظ قوت کرے اور عمدہ کا نسخہ مدار علاج کا اول ورم مین ردع کرنا
قوی دوا سے اور اوسط زمانہ ورم مین ردع اور تحلیل دونون سے مرکب کرنا اور آخر زمانہ مین تحلیل ہے جسکے ساتھ کسیقدر ایسی ہی قوابض عطریہ بھی ہون اگرچہ
اسوقت حاجت تقویت تحلیل کی زیادہ بھی ہو بہرحال وہ طبیب ان جملہ قواعد کے خلاف کرتا تھا اور جالینوس کی فہمائش کو اس نے قبول نہ کیا اسیطرح
ایک اور بیمار کے نسبت جالینوس نے اسی طبیب کو خوف دلایا تھا کہ یہ مرض انحلال قوت سے اور تھوڑا اسہال بالزوجت برآمد ہونے سے مرجائے گا
اور یہی ہوا کہ یہ بیمار بھی اسیطرح مرگیا اور جیسا جالینوس نے خیال کیا تھا ایسا ہی واقع ہوا پس یہ تحلیل ایسی ضروری بات ہے جسکی طرف مبادرت
اور جلدی کرنے کی حاجت عین بوقت رجوع کے ہے اور تحلیل کے وقت وجوب مین حاجت اس کی ہے کہ ادویہ قابضہ اور مقویہ سے بھی تدبیر خالی
نہ ہو لیکن مراعات ان جملہ امور کے امر دقیق ہے ہر ایک معالج کا کام نہین کہ انکا پورا پورا لحاظ کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جگر جسطرح کہ تحجر کو بسرعت
قبول کرتا ہے اسیطرح تحلیل یا تحلل کو بھی جلد قبول کرتا ہے اور بغیر تفتیح اور تحلیل سبب تحجر اور شگافتہ ہونیکا ہوتا ہے پس اگر کبھی دواء محلل کا استعمال
کیا جائے ایسی قسم کی وہ دوا نہ ہونی چاہیے جو لذع پیدا کرتی ہو کہ ورم مین ہیجان پیدا ہوگا اور ماء العسل اگرچہ بدون لذع کے جلا کرتا ہے مگر وہ شیرین ہے
اور شیرین چیز جگر مین سدہ پیدا کرتی ہے یہی سبب ہے کہ آب جو مین اسیطرح کا اندیشہ نہین اور دیگر غذاؤن سے مستغنا ہوگی اسلیے کہ اسمین جلا
بدون لذع کے بھی ہے اور ایسا سدہ بھی نہین پیدا کرتا ہے جسکی تفتیح نہ ہوسکے ایسے اشیا کے ملانے سے جو ماء الشعیر کی تفتیح اور جلا کی تقویت کر دین
جس وقت زیادہ قوی کرنے جلا کے ماء الشعیر کی حاجت ہو اور ادویہ لذاعہ اور قابضہ کا ضرر مقعر جگر مین زیادہ ہے بہ نسبت محدب جگر کے اسلیے کہ مقعر جگر
مین دفعتاً بدون انکسار قوت کے یہ ادویہ پہونچ جاتی ہین اور اول مجاری مین سدہ پیدا کر دیتی ہین اور محدب جگر مین یہ ادویہ جب پہونچتی ہین
ان کی قوت ٹوٹ جاتی ہے اور آخر فوہات یعنی منھ مین مجاری کے پہونچتی ہین پس ضرر بھی کم ہوتا ہے بعد لحاظ ان قواعد مذکورہ بالا کا واجب ہے کہ جگر کے جانب
علیل کا بھی لحاظ کیا جائے اور بڑی احتیاط اور نہایت خوف کرنا لازم ہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ مدرہ کا استعمال کیا جائے اور مرض مقعر جگر مین ہو یا ادویہ مسہلہ بروقت
علیل ہونے محدب جگر کے مستعمل ہون کہ ان دونون صورتون مین بعوض تنقیہ مادہ کے الٹا اثر پیدا ہوگا کہ مادہ مرض زیادہ تر غائر اندرون عضو کے ہوجائیگا
بلکہ واجب ہے کہ اقرب مقامات سے استفراغ مادہ کا کیا جائے پس جو ورم جانب مقعر جگر ہو اسکے مادہ کا استفراغ بذریعہ اسہال اور محدب جگر کے ورم کا استفراغ بذریعہ ادرار
کرنا لازم ہے یہ بھی احتیاط ضروری ہے کہ طبیعت مین قبض نہ رہنے پائے اسلیے کہ اس سے بڑی ایذا پہنچتی ہے اور خطرہ عظیم ہے اور نہ زیادہ اسہال سے طبیعت کی قوت ساقط
ہونے پائے اور تحیر ہو جائے بلکہ جو طبیعت بستہ ہو اسکا قبض باعتدال دور کرنا چاہیے اور جو طبیعت نرم ہو اسکی نرمی زائد کو دور کرکے قبض باعتدال رکھنا چاہیے
اور ادویہ جو لائق بحال ورم جگر ہین زمانہ ابتدا مین بشرطیکہ اول اورام مین حرارت بافراط ہو آب کاسنی یا آب کو بمراہ سکنجبین سکری کے اور ماء الشعیر اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

عصی الراعی اور آب بارتنگ اور کا کنج آب کشنیز سبز اور کدو اور ککڑی اور کشوث اور افسنتین او دیہ بین بشرطیکہ حرارت زیادہ نہو کسیقدر سنبلین اور قصب الذریرہ بھی
شریک کرلی جایئے اور یہ قرص بھی اسی نسخہ کے موافق زرشک بیدانہ دس درہم گل سرخ طباشیر مکہ پانچدرہم تخم خیار تخم کدو ئے شیرین تخم قثا ہینے ککڑی کے بیج تخم خرفہ
تخم کاسنی ہر ایک تین درہم تخم رازیانہ ایکدرہم قرص تیار کرکے نیم مثقال تک اسکو استعمال کرنا چاہئے اور اگر زیادہ حرارت بجھانے کی حاجت ہو اسی قرص مین تھوڑا کافور
داخل کردیا جائے اور اگر تقویت جگر کی زیادہ کرنی منظور ہو کسیقدر لک اور ریوند بھی اضافہ کردیجائے اور اگر کھانسی آتی ہو رب السوس اور کتیرا خواہ ترنجبین بھی شریک کیجائے
جو ادویہ کہ ان سے زیادہ تر قوی ہین اور اسی ورام جگر کے واسطے لائق ہین جنمین حرارت بدرجہ غائت نہو یہ ہین جیسے آب رازیانہ اور کاوزبان اور اذخر اور کرنب جبلی اور
لبلاب یہ ادویہ ہمراہ سکنجبین کے یہ ادویہ خواہ مثل ان کے اور ادویہ افسنتین اور ام مین نافع ہین جنکی حرارت درجہ اولی مین ہو اور تھوڑا سا نضج بھی آن اورام مین
شروع ہو چکا ہو اور اقراص ورد بھی اسیطرح مفید ہین خصوصا جو ورم مختص رگ مقعر جگر کے ہو۔ اکثر مادہ سبب ورم کا اور اسکی ابتدا کسی صدمہ کو ونے پچھاڑنے سے خواہ کسی چوٹ کے
لگنے سے ہوتی ہے اگر بعد ایسی چوٹ وغیرہ کے فصد لیکر تھوڑی سی ریوند چینی تین روز برابر بقدر تین درہم کے استعمال کرائی جائے ورم کو منع کردیگی جو قت بخوبی معلوم
ہو جائے کہ ورم جانب مقعر جگر مین ہے پس ولی یہ ہے کہ آب لبلاب کو ایسی دوا ملاکر دینا چاہئے جنکی آمیزش ہمراہ لبلاب کے مناسب ہے منجملہ ان ادویہ مبردہ مذکورہ بالا مین
اور آب چقندر اور جملہ ادویہ منضج اور جو ادویہ کہ رادع اور ملین طبیعت ہین انکی آمیزش بھی کرنی چاہئے اور جب نضج ورم بخوبی ظاہر ہو جائے اوسوقت الماس ہمراہ
آب انیسون اور آب کو اور آب لبلاب کے دینا چاہئے اور غذا مین کسیقدر مغز قرطم اور بہت کم تخم انجدان اور بسفائج بھی داخل کرنی لازم ہے اور جب زمانہ انحطاط
کو ورم پہونچ جائے یعنے گھٹنے لگے اوسوقت او ویہ قویہ جیسے غاریقون اور تربد وغیرہ کا استعمال کیا جائے۔ ایک قوم اطبا کی بلیلہ زرد کا استعمال کرتی ہے اور
مین اسے ناپسند کرتا ہون کہ اسمین قوت قبض زمن کی ہے یعنے قبض دیرپا اس سے پیدا ہوتا ہے پس مجھے خوف یہ ہوتا ہے ایسا نہ ہو اسکے استعمال سے رقیق مادہ
تو نکل جائے اور غلیظ مادہ متحجر ہو کر باقی رہجائے کبھی ایسے وقت تخم قرطم اور تخم انجدان اور بسفائج طعام مین داخل کرتے ہین اور افتیمون کا ادخال بخوف کرنا چاہئے
اور بسا اوقات خربق کے استعمال پر بھی جرات ہو سکتی ہے مگر بقدر حاجت حقنہ کا استعمال وائل ورم مین جبکہ اتفاقا طبیعت مین قبض پیدا ہو آب برگ چقندر
اور نمک اور شورہ سے خواہ آب کشک سرخ سے کرنا چاہئے۔ اور انحطاط کے وقت قوی حقنہ دینا چاہئے اور اسمین بسفائج اور قنطوریون اور زوفا اور صعتر داخل کرنا
چاہئے اور بیشتر حنظل بھی داخل کیا جاتا ہے اگر ورم محدب جگر کیطرف ہو واجب ہے کہ مدرات باردہ سے ابتدائے علاج کیا جائے اور پھر مدرات معتدلہ سے
پھر جب نضج اچھی طرح ظاہر ہو جائے ادویہ قویہ جیدہ کا استعمال کرانا چاہئے اور یہ تاخیر ادویہ قویہ کے استعمال مین فقط اسوجہ سے ہے کہ ورم کے متحجر ہو جانیکا خوف ہے
یہ ادویہ قویہ جیسے جعدہ اور فطراسالیون اور اسارون اذخر اقراص امبرباریس کبیر اور اقراص غافث قوی اور جملہ مدرات قویہ جو ہماری لواح قفص کتاب
دوم مین مذکور ہین اور باب ورام مین بھی انکو ہم بیان کرچکے ہین ضمادات جو اورام جگر مین لگائے جاتے ہین انکو سرد اور ٹھنڈا ہونا نہ چاہئے جیسے اور اورام
مین بلکہ گرم ہونا چاہئے اور جملہ ادویہ ضمادیہ کی طرف جلدی کرنی لازم ہے اسی زمانہ مین کہ جب ورم کی ابتدا محسوس ہو وہ عصارات باردہ قابضہ ہین اور عصارہ
برگ خرفہ اور کدو اور حی العالم اور گلاب اور صندل اور کافور اور جو ضمادات نرم کو چلون سے انگور کے اور گل سرخ خشک اور سویق سے تیار ہون انکو
جلدی اسیوقت لگانا چاہئے اور زیادہ کثرت سے ایسے ضمادات کا استعمال نہ کرنا چاہئے بلکہ جب بصحت تمام معلوم ہو جائے کہ ورم ہوتا جاتا ہے اسوقت عمدہ ضمادات
وہی ہین جو کہ سفرجل سے ہمراہ اور ادویہ کے تیار کیجائین منجملہ انکے یہ ہے کہ سفرجل ہمراہ اوجہ کے کوٹ کر گلاب ملاکر ضماد کرین یا سفرجل کو ترکرکے پانی مین تمام
پختہ کرین کہ بھربجائے پھر اسمین صندل ملاکر اور تھوڑا سا روغن گل ڈالکر ضماد کرین از تفصیل یہ بھی ہے کہ سفرجل کو اس شراب ریحانی مین جسمین کسیقدر قبض ہو
پختہ کرین اور پھر اسپر عصارہ عصی الراعی کا اضافہ کرکے کسیقدر سنبل اور سنبلین اور سعد سے اور سے قوی کرکے سویق شعیر وغیرہ سے قوام ضماد کا درست کرین اور پھر
استعمال کرین بیشتر اسکے ہمراہ روغن سفرجل یا مصطگی یا روغن حنا بھی کردیا جاتا ہے میاہ کے اقسام سے آب ثبق اور آب برگ سیب اور آب بہی وغیرہ کبھی ضماد اسطرح
بھی تیار کرتے ہین کہ سفرجل کو طبیخ سنبلین مین پختہ کرتے ہین جب ارادہ یہ ہو کہ یہ ادویہ قوت مین درجہ تحلیل تک پہونچ جائین اسوقت ان مین مصطگی
اور بابونہ اور اکلیل الملک اور کرد مانہ وحب تیمی اور انکے ہمراہ کسیقدر وہ دوائین جنمین تھوڑا سا قبض ہو اور تخم کتان اور روغن پستہ اور روغن بابونہ اور روغن سوسن یا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور صلابت بھی داخل ہوتا ہے۔ ضمادات مرکبہ میں سے ضماد فیلغوریوس اور ضماد اکلیل الملک اور ضماد اقریطون اور وہ ضمادات ہیں جنکو ہم نے قرابادین میں لکھا ہے
نسخہ ضماد کا جو التہاب ورم جگر کی تسکین کرتا ہے خرفہ سبز عصارہ عوسج مکہ ایکجزو زعفران مصطگی مکہ نصف جزو روغن گل چہار جزو موم بقدر حاجت آخر زمانہ
میں اس ورم کے ضماد میں منضجہ محللہ میں ہیں اور بعض بہ رعایت حفظ قوت کے داخل کر دئے جاتے ہیں استعمال کرنا چاہئے جیسے وہ ضماد جو ایرسا اور اسارون
اور اشنہ اور جعدہ اور صبر اور شیح اور تخم کرفس اور مقل وغیرہ سے تیار کیجائیں اور ان میں مقویات زیادہ کر دئے جاتے ہیں اور ضمادات جو آس اور
بنفشہ اور حب الغار زعفران مصطگی کی مرکی اور موم اور روغن زنبق سے تیار ہوں روغن کے اقسام جو کبھی ایسے ضمادات میں مخلوط ہوتے ہیں جیسے روغن نرجس اور
روغن سوسن آزاد نسخہ ضماد کا جو اورام جگر کے تحلیل کر دیتا ہے فالوس کیطرف منسوب ہے اور یہ ہے میعہ اور موم مکہ دس درہمی روغن مصطگی اور زعفران اور حماما مکہ
نو درہمی روغن درخت مصطگی روغن گل ہر واحد دو درہمی شراب اڈھائی قوطولی پہلے موم کو روغنوں میں پگھلا کر پھر ساری دوائیں ملادیں دوسرا نسخہ
زیادہ نافع ہے سوسن حماما سافج مکہ دو درہم اشق میعہ موم ہر واحد بیس درہم کندر زعفران اسارون مکہ بیس درہمی روغن درخت مصطگی بقدر حاجت
اور نسخہ محلل قوی ہے زعفران دو اوقیہ مقل اشق مکہ چھ اوقیہ چرک دیگ لا دو دیگر ظروف کا چار اوقیہ مصطگی تین اوقیہ میعہ زفت موم مکہ سات
اوقیہ حماما سنبل رومی اور حب البلسان ہر واحد چھ اوقیہ روغن سوسن بقدر کفایت ملا کر استعمال کریں لیکن اگر ورم کے ہمراہ اسہال بھی ہو اور اسمیں
درشتی ہو ایسی کہ احتیاط مقتضی اسکے حبس کرنے اور روکنے کی ہو واجب ہے کہ قرص زرشک اور قرص ریوند مسک کا استعمال کریں غذا ان بیماروں کو
عمدہ تو یہ ہے کہ کشک جو دیا جائے کہ تبرید بھی کرتا ہے اور جلا بھی اور سدہ نہیں پیدا کرتا ہے اور جلدی سے نفوذ کرتا ہے جوار کا اور گیہوں ضرور اسمیں غلاظت
ہے اور ورم کی مزاحمت بوجہ غلظ اسکے پیدا ہوتی ہے پھر اگر بدون روٹی کھلانے کے چارہ نہ ہو تو ایسی روٹی دیجائے جو خوب گوندھے ہوئے آٹے کے
بدون خمیر کے نہ ہو اور گندم خالص سے ہو جو تنور میں سخت پکائی گئی ہو واجب ہے کہ انکی غذا کی اصلاح اور تجویز میں توجہ زیادہ کیجائے ترکاریاں جیسے کاہو
اور ہندبا وغیرہ فواکہ میں انار شیریں اس بیمار کیلئے جسکے معدہ میں حلاوت مستحیل صفراء ہو جاتی ہو اور جہانتک ممکن ہو شیرینی کے جملہ اقسام سے ایسے
بیماروں کو بچانا چاہئے **علاج حمرہ** یعنی ورم صفراوی کا جو جگر میں ہو اس ورم کا علاج قریب علاج فلغمونی کے ہے مگر یہاں اسہال اور ادرار میں نرمی کرنی
لازم ہے اور ایسے ادویہ مدرہ اور مسہلہ تجویز کرنی چاہئیں جو مائل برودت کیطرف ہوں اور رکھنے کی دوا اس ورم پر برف سے سرد کرکے استعمال کرنی چاہئے
اور ہمیشہ رکھی جائیں تاکہ بیمار کو معلوم ہو جائے کہ اثر برودت کا خاص اندرون حجم ورم کے ہو چکا ہے ضماد کے ادویہ جیسے نیلوفر اور آب کاسنج آب ہی اور
صندل کافور وغیرہ (مثل آب برگ خرفہ و کاسنی و پالک کے) اور جہانتک ممکن ہو مسخنات کا استعمال اس ورم میں نہ کیا جائے **علاج دبیلہ جگر** کا دبیلہ کے علاج
میں اول دفعات اور جبوقت یہ معلوم ہو کہ ورم حار کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا ہے لازم ہے کہ رادعات کا استعمال باعتدال کیا جائے اور یہ رادعات
از قسم ضماد کے ہوں خواہ طلاء کے طور پر ہوں اور ماء الشعیر اور سکنجبین غذا میں تجویز کیجائے اور اگر مناسب بحال مریض فصد ہو باسلیق کی فصد کر دینی
چاہئے ورنہ محجمہ کا استعمال جگر کے اس مقام پر کرنا چاہئے جو پشت سے متصل ہے اور بیشتر حاجت اسہال کی بھی ہوتی ہے پھر اگر باینہمہ تدبیرات مادہ ورم
ضرور مجتمع ہو جائے واجب ہے کہ بہت جلد انفتاح اور تفتیح کی تدبیر کریں اور تقطیع اور تلطیف سے اس تدبیر کی اعانت کریں اسلئے کہ ایسے اورام میں اخلاط غلیظ
ضرور ہوتے ہیں جنکو عضو متورم مثلاً جگر پی جاتا ہے اور اسکے حجم میں سما جاتے ہیں اور ملین ادویہ کی بھی ضرورت ہے تاکہ غلظ ورم کو سستہ اور آمادہ تحلیل پر
کر دے پھر جب تفتیح اچھی طرح ظاہر ہو جائے اور ورم شگافتہ نہ ہو مفتحات قوی سے شرباً و ضماداً اسکی اعانت کریں پھر طبیعت کی اعانت دفع مادہ
پر کرنی چاہئے بشرطیکہ محتاج اعانت ہو اور جہت میلان اور رجوع دفع مادہ کے معلوم ہو جائے اور جب میلان مادہ کی جہت معلوم ہونے سے اسہال
خواہ ادرار کرنا ضرور ہو کرنا چاہئے مگر ادویہ قوی سے ادرار کرانا نہ چاہئے اور نہ کسی دوائے حاد اور تیز سے ورنہ مثانہ کو ضرر پہونچتا ہے اسلئے کہ مثانہ کی حفاظت
قرحہ وغیرہ پڑ جانے سے اس مرض میں اور بوقت شگافتہ ہونے ورم کے اور خود بخود نضج وہاں ہونے سے بطرف مثانہ کے خواہ کسی دوائے مفجر کے شگافتہ
کرنے سے جو قیح مثانہ میں پہونچے واجب ہے جب کسیقدر ورم شگافتہ ہو جائے اور قیح اسمیں سے نکلنی شروع ہو حاجت اسکی ہوگی کہ بقیہ قیح بھی صاف کرکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نکالدیجائے ماء العسل وغیرہ کے پلانے سے پھر احتیاج ایسی دوا کی ہوگی جو اندمال قرحہ کا کرے اور اگر قوت مریض کو تحمل اور برداشت مسہل کی ہو مسہل سے بہت اچھی اعانت اندمال قرحہ پر ہوتی ہے اگر بافراط اسہال نہ ہو مسہل کی حاجت ایسے مرض میں دو وقت ہوتی ہے ایک تو قبل شگافتہ ہونے ورم کے تا کہ مادہ میں کمی ہوجائے اور طبیعت سبک ہوجائے دوم بعد شگافتہ ہونے کے خواہ قریب شگافتہ ہونے ورم کے اور نضج پورا ہوجانیکے بعد جو وقت یہ بات معلوم ہوجائے کہ مادہ ورم اسکیطرف متوجہ ہوا ہے اور دبیلہ بطرف مقعر جگر کے ہو تو جن ادویہ سے قبل شگافتہ ہونے ورم کے اسہال بنظر اعانت طبیعت کرنا چاہئے خفیف دواؤن سے ترنجبین اور شیرخشت اور املتاس بقدر قلیل اور شکر سرخ وغیرہ ہے جو آب لبلاب اور کاسنی مین پلانا چاہئے اور اس سے زیادہ قوی جوشاندہ بزور اور اصول کا ہے جسمین ترنجبین اور شیرخشت اور املتاس بھی داخل کردیا ہو اور بشیر صبر اور افسنتین بھی ملا دیتے ہین حقنہ کے اقسام مین وہی معروف نسخہ ہے جو خفیف ہین جو مسہلات کہ بعد نضج کے پلائے جاتے ہین اور نضج پر معین ہوتے ہین اور شگافتہ کرنے پر ورم کے معین ہین وہ یہ ہین کہ طبیخ اصول اور عافث ہمراہ روغن خسک بوزن چار درہم اور روغن زنبق تین درہم نصف اوقیہ شکر اور نصف اوقیہ خیار شنبر ملاکر استعمال کرین پھر اگر مادہ دبیلہ کا بطرف محدب جگر کے ہو اسوقت مسہلات کا استعمال اچھا نہین ہے ہان مگر بسبیل معونت کے اول مرض مین اور نضج سے پہلے مسہلات کا استعمال ہوسکتا ہے لیکن جب نضج ہوجائے اسوقت واجب ہے کہ مدرات مذکورہ بالا اسی ترتیب سے جو بیان ہوچکی ہے مشغول ہون کہ جسقدر نضج مین زیادتی ہو اسیقدر مدر قوی کا استعمال بڑھایا جائے پلانے کی ادویہ جو معین نضج کی ہین جیسے شیر مادہ خر شکر سرخ خواہ شکر العشر کے ہمراہ اور جیسے ماء الاصول زبیب اور انجیر اور پرسیاوشان اور حلبہ روغن بادام شیرین یا طلح یا روغن حلبہ اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو خرملے خشک بڑھا دینا چاہئے اور بہار افکار کی طبیخ جعدہ اور شراب زوفائے قوی پلانا چاہئے اور شہد جسکا کف جوش دینے سے نکالدیا ہو اور انجیر اور ماء العسل آب جو مین کھلایا جائے یا طرخشقوق خشک چند درہم اور تخم مرزنجوش درہم ذبیق حلبہ ایکدرہم تین اوقیہ شیر مادہ خر شکر ملاکر ملایا جائے اور جن ادویہ مین تفتیح اور تلطیف ہے اور تقویت بھی وہ بھی مستعمل رہین جیسے افسنتین زعفران سنبل اور اصول نمام اور فادا یا بیخ حاشا اور محلب اور مصطکی اور سنبل الطیب اور سنبل رومی اور تخم سنبھالو عصارہ غافث اصول قنطوریون روغن کے اقسام سے روغن ناردین اور روغن درخت مصطکی اور روغن سوسن اضمدہ محللہ جیسے وہ ضماد جسمین آرد جو اور اکلیل الملک اور بابونہ بیخ سوسن خطمی کی جڑ اور انجیر اور زبیب اور پیاز بھنی ہوئی اور روغن بزر کتان پڑتا ہے پھر اگر اس سے زیادہ قوی ضماد کی حاجت ہو آرد جو اور بورہ برگ حمام اور فرنج اور علک بطم اور زفت و دقاق کندر وغیرہ کا ضماد کیا جائے۔ واجب ہے کہ جو وقت نضج ورم معلوم ہوجائے مریض جگر کے بل داہنی کروٹ لیٹا کرے اور آب گرم سے نہانے کا التزام کرے اور بیشتر احتیاج ریاضت اور کسیقدر محنت کرنے اور چلنے کی بھی ہوتی ہے بشرطیکہ مریض سے ہوسکے پھر جب ورم شگافتہ ہوجائے لازم ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرے جو چرک وغیرہ کو دھو ڈالے اور کم کر ڈالے اسکے بعد ایسی ادویہ تناول کرے کہ اسکو اسی طرف خارج کردے جدھر سے مادہ متوجہ بخروج ہوا ہے خواہ ادرار سے اگر ایسی دوا کے استعمال کی حاجت خواہ انھین ادویہ کو ماء العسل مین ملاکر دین مدرات قوی کا دینا ہرگز مناسب نہین ہے ورنہ مجاری بول کو ایذا اور نکایت پہونچے گی پھر اگر اتفاقاً یہ ضرر پیدا ہوجائے کہ قرحہ مثانہ یا مجاری بول مین پڑجائے خواہ کسی قسم کا ضرر ریح کے وجہ سے انکو پہونچا ہو یا مثانہ کو اسوقت رائے مناسب یہ ہے کہ ایسی غذا کھلائی جائے جسمین جلا ہو اور لذع نہ ہو بلکہ کسیقدر تغریہ ہو جیسے ماء العسل جو طبیخ معتدل سے پختہ کیا ہو اور اسمین تھوڑا سا نشاستہ اور انڈا اور روغن گل ملایا جاوے۔ یا خیاری ہمراہ ادرار کے اور بول یہ ہے کہ وہ تدبیر کرین جو قروح اعضائے باطنی کیواسطے کیجاتی ہے اور اسی روش پر چلین جو قرح گردہ کے علاج مین درکار ہے جب بخوبی صفائی چرک وغیرہ سے ہوجائے صبحکو ادسے ماء الشعیر اور سکنجبین پلانا چاہئے اور اسکے دو گھنٹہ بعد کندر اور دم الاخوین مکد ایک مثقال تخم کاکنج تخم کرفس مصطکی ہر واحد مثقال سکنجبین خواہ جلاب یا ماء العسل مین دیکر اسکے بعد غذا سے اسکی تقویت کرنی چاہئے اور قرحہ کا علاج اسطرح کرنا چاہئے جیسا کہ قرح گردہ مین بیان کرینگے اگر اتفاقاً یہ خرابی پیدا ہو کہ مادہ فضا جوف پر ریزش کرے ضرور ہے کہ اسوقت بذریعہ دستکاری کے جلد جو قریب اربیہ کے ہے کھولدین اور شگافتہ کرکے عضل کو ہٹائین اسقدر کہ صفاق داخل جسکا نام اریطان ہے کھلجائے پھر اسمین سوراخ کرکے ایک چھوٹی سی نل اس مین رکھدین

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ پیپ اسی نل کی راہ سے جاری رہے اور بعد صاف ہو جانے اور ساری پیپ نکلجانے کے زخم کا علاج مرہم سے کرین غذا دینے کی تجویز یہ ہو کہ
ابتدا مین تلطیف غذا کرنی چاہیئے اور فقط کشک شعیر اور سکنجبین پر اقتصار کرنا چاہیئے بعد ازان پھر استعمال غذا کا کرین یا تو وہی غذائے مفتحہ جسکا ذکر
ہم کر چکے ہین اور زردی بیضہ نیمبرشت اور احسا تلیینہ پھر جب ورم یعنی دبیلہ شگافتہ ہو جائے اور ریم وغیرہ سے پاک صاف بھی غذا کی حاجت ہوگی
جو مقوی ہو جیسے ماء اللحم اور گوشت بزبچہ اور بچہ گاؤ اور طیور زرم کا گوشت اور شوربا ہائے ترش جسمین آبازیرداخل ہون اور زردی بیضہ نیمبرشت
وغیرہ اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیئے اور شمومات مقویہ کا استعمال کرنا بھی ایسے وقت لازم ہے **علاج اورام باردہ جگر** کا ان اورام کا
علاج محتاج استعمال ملطفات جالیہ کا ہے اور قریب قریب علاج سدہ جگر اور دبیلہ جگر کے ہے جو آمادہ انضاج کے ہو۔ ادویہ منضجہ اور مدرہ اور
مفتحہ اور ملطفہ تو بخوبی اوپر کے بیانات مین مذکور ہو چکین مگر انکے ہمراہ کسیقدر ادویہ قابضہ مقویہ خوشبو کا داخل کرنا بھی لازم ہے اور روغن کے اقسام مین
سے انجیر کا روغن اور چنبیلی کا تیل اور روغن زیتون ان دواؤن مین پڑتا ہے اور ضماد جو ان اورام کیواسطے تیار کئے جاتے ہین ان مین بھی یہی روغن
داخل ہوتے ہین بہترین ضماد ان اورام کیواسطے ضماد قولاوجون اور مرہم فیلوفوس اور مصطفیقون اور مرہم نزور ہے۔ دوائے کرکم اور دوالک
بھی ان اورام مین زیادہ نافع ہے اور دوا اللک وغیرہ کا نفع بھی عمدہ ہے۔ اور پستہ کی منفعت بھی ان اورام مین زیادہ ہے اور اقراص سنبلین
مشروبات مین بزور ملوسہ جنکے ہمراہ کمافیطوس اور جعدہ کو جوش دیا ہو نافع دوا ہے ایسے اورام مین خصوصاً اگر مائل بصلابت ہون ونیز درد ہائے
گردہ اور طحال کو یہ دوا ہے جو عنصل سے باین صفت تیار کیجائے عنصل مشوی اور سوسن آسمانگونی اور موتبختہ یددادیعنے سنبل جبلی اور فوتنج یعنی
پیخ سنبلا اور تخم کرفس اور انیسون سنبل الطیب سلیخہ جند بیدستر فو درنج کوہی زیرہ فوتنج بحری درج ترکی ایرسا عاقرقرحا دارفلفل جوز بویہ حماما ادخر بیون
تخم خطمی سطوخودوس جعدہ سیالیوس تخم سداب تخم رازیانہ پوست بیخ کرفس زراوند مدحرج تج اور زنجبیل حب الغار مزمار الیبخ افیون قنطوریون
اجوائن تخم کرویا سپید کل اجزا ہموزن پیکر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین استعمال اس دوا کا بھی کیا جاتا ہے جو ثوم بری سے بنائی جاتی ہے اور
وہ بھی ایسا ہی اثر کرتی ہے جو بھی اس معجون کا مذکور ہوا وہ دوا یہ ہے کہ ثوم اور حبطیانائے سپید اور غافث اور قسط شیرین زراوند کا ثم سیالیوس
دارفلفل ہر واحد تین درہمی تخم کرفس اور مرّ اور فو اور گندبری اجوائن انجدان سیاہ ہر واحد پندرہ درہمی برگ سداب خشک درفو نیخ کوہی
زیرہ فو درنج نہری سعتر بری ہر واحد دس درہمی جند بیدستر بارزد یعنے قنہ رمکی ہر واحد بارہ درہمی پہلے اجزا شراب مین گھول کر باقی اجزا پیکر
ملائی جائین اور ایسی آمیزش کر دی جائے کہ بمنزلہ شے واحد کے ہو جائین بعد ازان شہد گرفتہ سے معجون تیار ہو جائے **علاج ورم صلب جگر**
کے ورم سخت کا جو مستقر ہوا اور مستحکم ہو چکا ہوا ازالہ نہین ہو سکتا اور جو لوگ اس بیماری سے شفایاب ہوئے ہین وہی لوگ ہین جنکا علاج ابتدائے مرض
مین کیا گیا ہے اور ان کے علاج کا شاید قانون یہ ہے کہ پہلے تنقیہ بدن کا اخلاط غلیظہ سے کیا جائے بذریعہ ایسے عقاقیر کے جنمین تلیین معتدل
اور تحلیل و تلطیف کی قوت ہو اور اسخان معتدل و تفتیح سدہ کے قوت بہ نسبت تلیین کے غالب ہو اور تقویت اور قبض و حرارت بقدر محتاج الیہ کے
ہو مگر اتنی کم ہو کہ تفتیح اور تلیین کو مانع نہ ہو جائے۔ ان اوصاف سے اکثر وہی ادویہ متصف ہین جنمین تلخی اور تھوڑی سی عفوصت غالب ہے۔ ایسے
ادویہ بطور مشروبات کے بھی مستعمل ہوتے ہین اور ضماد کے طور سے بھی لگائے جاتے ہین اور نطول بھی ایسی ہی ادویہ کے تیار ہوتے ہین واجب ہے کہ
اگر قبض ہو ادویہ خفیفہ اور حقنہ لینہ سے جو خاص ایسے وقت کیلئے تجویز ہوئی ہین تلیین طبیعت اور رفع قبض کی تدبیر کیجائے کبھی حب صنوبر
کبار یعنے چلغوزہ اور تخم کتان علک البطم سے بھی فائدہ پیدا ہوتا ہے اور ورم کو بھی نفع ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ اسہال تکم پر ایسے گرم دواؤن
کے دینے کی جرأت نہ کیجائے یعنی مسہلات ادویہ زیادہ گرم مستعمل ہون یا انکے اگر ہمراہ ورم گرم کے اسہال عارض ہوا سوقت ایسے حابس استعمال نہ ہون کا ایذا رسانی کرین
اور اذیت ورم کو بڑھائین سولانے کی تجویز ایسے بیمار کو داہنی کروٹ کرنی لازم ہے کہ تحلیل ورم پر زیادہ معین ہے اور ادویہ مفردہ جو ایسے ورم کو نافع ہین ان مین سے
حب صنوبر ہے اور مغز ساق اور چربی جو معتدل خواہ مائل بحرارت ہو۔ اور دھلبہ مین کسیقدر تلیین ہمراہ انضاج کے ہے اور قسط شیرین زیادہ نافع ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر نصف درہم سے نصف مثقال تک آب پختہ طلا یعنے شراب خاص خواہ کسی اور شربت مناسب مین ملاکر پلائی جائے نفع مین کرتی ہے کبھی پلانا روغن ناردین کا بھی مفید ہوتا ہے خواہ روغن بلسان یا روغن قسط ہمراہ ایسے جوشاندہ کے جسمین سداب و شبت جوش دیا ہو مقدار شربت روغن ناردین کی چار درہم ہے برابر ایک ہفتہ استعمال کیا جائے تو نفع عظیم پیدا ہوتا ہے منجملہ نافع ادویہ کے شیح ہے جو ایک قسم کی افسنتین ہے اگر تر و تازہ چار روز برابر استعمال ہو بطور عصارہ کے ایضاً تخم کشوث چند درہم بعض شربتہائے مناسب کے ہمراہ۔ اور غافث تر و تازہ ایکدرہم ہمراہ آب کرفس و درانیانہ و کاسنی اور بادرنگ خشک بوزن ایک مثقال کے کرفس کا جوشاندہ کہ اسمین نصف درہم تک سنبل خواہ قدرے کم فلفل داخل کرین بادام تلخ کسی شربت مین بیخ درخت دم الاخوین بھی نافع ہے پوست بلکہ ریشہ درخت و بہت اذھب لخار اور بیخ لحبیثا اور بیخ لوف اور نخود سیاہ اور جعدہ کما فریوس اور کراث ادویہ کبیرہ جو اس ورم کو نافع ہین از انجملہ قرص مقل جسکا نسخہ یہ ہے گل سرخ ساییدہ دس درہم سنبل الطیب دو درہم زعفران ایکدرہم مرکی ایکدرہم قسط شیرین نصف درہم مصطگی ایکدرہم بادام تلخ مرکی ڈیڑھ درہم مقل تین درہم دوا ئین سب کوٹ کر مقل کو شراب مین گھولکر اسی سے ادویہ کو گوندھین اور قرص تیار کرین مقدار شربت تین درہم ہمراہ ماء العسل خواہ طبیخ زوفہ کے اور اگر مزاج مین کسیقدر حرارت ہو تو ہمراہ آب لبلاب کے اور آب کاسنی کے۔ ازین قبیل دوا اسقلیانوس ہے جو کچھ پتہ سے تیار ہوتی ہے کہ یہ دوا بھی مجرب اور نافع ہے اسلئے کہ اسمین چند اصناف کی ادویہ نافعہ ورم صلب کے لحاظ ان شروط کے داخل ہین جنکو ہمنے بیان کیا ذکر نسخہ اسکا یہ ہے کما فیطوس فراسیون تخم کرفس جبلی جنطیانا تخم فنجنکشت تخم خرس خرول لکری کے بیج سقولوقندریون بیخ جاوشیر اذخر تیم مجیرہ اور بجھیٹھ تخم کرنب نبطی و ند فلفل سنبل ہندی قسط اور تخم کرفس بستانی اور تخم جرجیر بقلہ یہودیہ جعدہ انیسون غافث جسمین یہ سب اجزا ہموزن لیکر شہد کے ذریعہ معجون تیار کرین مقدار شربت بقدر ایک بندقہ کے ہمراہ کسی شربت شہد آمیختہ کے نافع ادویہ سے ایسے اورام کو دوا الکرکم بھی ہے اور اسانا سیا اور تریاق اربعہ اور سجزنیا بھی انکو نافع ہین مرکبات خفیفہ مین دوائے طرخشقوق اور وہ ادویہ جنکو ہم نے باب اورام باردہ مین علی الاطلاق ذکر کیا ہے مترجم مراد یہ ہے کہ کتاب چہارم مین جہان اورام باردہ عامہ بلا تخصیص عضو خاص کا ذکر ہے وہان یا اینکہ اعضائے خاصہ کے اورام باردہ مین اسی کتاب کے ذکر ہوئی ہین وہ بھی جگر کے اورام باردہ کو مفید ہین متن اگر ہر روز برابر ایک ہفتہ تک شل قرص زرشک کے ورم باردہ مین جو مائل بحرارت ہو استعمال کیا جائے بھی مفید ہوتا ہے اسطرح کہ ایک درہم خواہ ڈیڑھ درہم سے شروع کیا جائے اگر ورم مین کسیقدر رطوبت مائی فراہم ہو جائے اسوقت قرص صبر اور شبرم کا استعمال کرنا چاہئے اسطرح کہ تہائی درہم سے شروع کرکے رفتہ رفتہ ایک درہم تک بڑھایا جائے اور زمانہ استعمال قرص مذکور مین اس بات کی کوشش بلیغ کرنی چاہئے کہ تمام مدت مین اسہال نہ ہونے پائے اور تفتیح سدون کی بھی رعایت برابر چلی جائے مشروبات ادویہ جو اورام باردہ مین مناسب ہین زلال قسط اور شاہنامہ زم غافث اور حلبہ اور زبیب کا بوزن چار اوقیہ یعنے ۱۰ تولہ ہمراہ ۳ تولہ روغن بادام شیرین خواہ روغن جوز تازہ کے۔ یا اینکہ زلال جنطیانا اور اکلیل الملک اور زبیب و انجیر کا خواہ زلال ریوند و افسنتین اور سداب اور فقاح اذخر اور حلبہ کا خواہ زلال تر کرسل و قسط و افسنتین کا روغن بید انجیر کے ہمراہ ضماد ہائے جیدہ اورام باردہ کے واسطے یہ ہین کہ حماما ئے تر و تازہ یا خشک کو شراب مازہ مین جوش دیکر ضماد کرین خواہ سنبل کو روغن سوسن اور فراسیون کے ہمراہ شبت کے جوش دیکر خواہ ضماد آرد حلبہ اور انجیر اور سداب اور اکلیل الملک اور نطرون سے تیار کرین یا اینکہ اشق سودرہم یعنے ۲۹ تولہ اور مقل ۲ تولہ زعفران ۳۔ تولہ سب کو خوب پیس کر اوس قیروطی مین داخل کرین جو موم اور روغن حنا سے بحسب مشاہدہ حال مریض کے بنائی گئی ہو یا یہ ضماد جو آرد حلبہ و بکری کی مینگنی اور قردمانا و تخ اور کرنب اور اشنہ سے تیار کیا گیا ہو جو ورم بسبب کسی چوٹ لگنے اور صدمہ ضربت سے پیدا ہوا ہو اور مقام ضرب ابھی ابتدائے ورم اور ورم ابتدائے صلابت مین ہو یعنی پوری پوری صلابت کو نہ پہنچا ہو بہترین ضمادات اسکے واسطے مرہم مورد اسفوم ہے۔ تدابیر جیدہ سے برقت استعمال مشروبات اور ضمادات کے اس ورم کی یہ ہے کہ ہمراہ اسکے محجمہ بھی لگائے جائین مگر خالی پچھنے ہون کہ خون نہ لیا جائے بلکہ سینگیان موضع ماؤف پر چپٹا دیجائین اور ایسے ادویہ کا استعمال جنکی قوت تلطیف اقوی ہے اور تحلیل ان مین قوی ہے اور مقام ماؤف پر سرہا بچونین روز مثل نطرون اور کرنب نروکی بطور لیپ کے لگائی جایا کرین خواہ ساتوین روز بعد ازان طلا خردل ہر عشرہ مین ایکمرتبہ بعد ازان تخم مولی کے ذریعہ سے بیمار کو قے کرائی جائے۔ پھر اگر ورم درجہ انتہا کو پہونچ جائے خربق سپید کا استعمال کرانا چاہئے اور اگر ورم سرطانی ہو جائے اب سیدی صحت کی کم ہے اگر اب کوئی دوائے نافع ہاسکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

تو نقطہ داوا اسقلیاؤس حکیم کی ہے جو قرابادین مین لکھی گئی ہے مگر اسمین تلخ خربق داخل نہین ہے غذا ان بیمارون کی وہی عمدہ ہے جو سریع الہضم ہو جیسے زردی بیضہ نیمبرشت خواہ کشک شعیر یا دہ غذا جو سدہ جگر کے بیمارون کے واسطے تجویز ہوئی ہے اور شراب جو بہت رقیق ہو اور تھوڑی مقدار سے اور کثرت سے ہر قسم کے اسکو پرہیز کرنا چاہیے **اور ورام مراق** کا علاج قریب قریب اورام جگر کے ہے دواؤن کی جہت سے مگر فرق اتنا ہے کہ رادعات کے استعمال مین پہلے اور دوبارہ محللات کے استعمال پر ورم مراق مین حرارت زیادہ ہو سکتی ہے اور قبض اور تحلیل سے اور قبض پیدا ہونے سے اورام مراق کے علاج مین اسقدر خوف نہین ہوتا جسقدر ورم جگر مین ان کے پیدا ہونے سے خوف ہوتا ہے **علاج اورام** ماساریقا ان اورام کا علاج مثل اورام تقعیر جگر کے ہے **ضربہ اور سقطہ** اور صدمہ جو کہ جگر پر پہونچے واضح ہو کہ اکثر اوقات جگر پر کسی چیز کا صدمہ پہونچتا ہے خواہ جگر پر کوئی شے گرتی ہے جو وزنی ہو خواہ اور کسیطرح کی چوٹ جگر پر لگتی ہے اسوقت حاجت ان چیزون کے تدارک کی ہوتی ہے تاکہ سیلان خون کا جگر سے نہ ہونے لگے خواہ ورم عظیم اسمین پیدا نہ ہو جائے پھر اگر ان صدمات سے ورم پیدا ہو جائے تو اسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو اوپر ہمنے علاج ورم ضربہ جگر مین بیان کیا ہے بیشتر بعضین صدمون کی وجہ سے وہ بڑی فزونی جو زوائد جگر سے ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے خصوصاً اگر کسی اور وجہ سے اسکی مقدار اصلی مقدار سے کچھ بڑی ہو گئی ہو اسوقت ایک درد نیچے سر اشیف کے داہنی طرف پیدا ہوتا ہے اور یہ درد بعد چوٹ لگنے کے خواہ بعد سقطہ کے یا بروقت اچھل پھاند کرنے کے اٹھتا ہے ایسے درد کی دوا یہی ہے کہ بار بار اسے مس کرتے رہین خواہ جنبش کرتے ہوئے اور ہٹتے ہوئے اسی پہلو کیطرف سیدھے تن جائین اور اسیطرح کھڑے ہو جائین کہ اس طریقہ سے درد مین فوراً سکون پیدا ہوگا اور وہ زائدہ یعنی فزونی جگر اپنی جگہ پر درست بیٹھ جائیگی۔ سوائے ان اوجاع کے اور صدمات کی تدبیر یہ ہے کہ ابتدا فصد سے کیجائے پھر اگر حرارت شدید ہو جانے اور طلا کرنے مین مبردات رادعہ (جیسے عناب تخم کدو گل بنفشہ وغیرہ) کا استعمال کرانا چاہیے اور اگر اس چوٹ وغیرہ کے لگنے سے خون نکلا ہو انہین ادویہ رادعہ کے ہمراہ قابض بھی شریک کرنی چاہئین (جیسے دم الاخوین وغیرہ) اور اگر ان صدمات پہونچنے کے بعد حرارت زیادہ نہ ہو اور نہ جگر سے خون جاری ہوا ہو خواہ پہلے کسیقدر جاری تھا مگر اب بند ہو گیا خواہ سکون پیدا ہوا اور اعراض ورام مذکورہ زمانہ نہی کو پہونچگئے ہون اور چوٹ وغیرہ جس ہو چکی ہو اور اسیطرح اگر خون مردہ ہو کر جگر وغیرہ مین بستہ ہو گیا ہے اسکی تحلیل کرنی منظور ہو ایسے وقت محللات کا استعمال کرنا چاہیے اور موسیائی اور روغن زنبق سے بہتر کوئی طلا کرنیکی دوا نہین ہے اور ان سب صورتون مین وہ ادویہ جو اورام صدمۂ جگر کے واسطے مذکور ہو چکی ہین مفید ہوتی ہین یہ دوا بھی جیسے کہ ابتدائے اعراض مذکورہ مین مفید ہوتی ہے اور جبوقت حرارت اور التہاب ہو خواہ سیلان خون کا خوف کسی علامت سے ہو۔ گلنار اور ریوند دم الاخوین پھٹکری سب ہموزن لیکر سفوف بنالین اور بمقدار ایک مثقال ہمراہ آب بہی کے تناول کرین پھر اگر حرارت زیادہ نہ ہو اور ارادہ استعمال ایسے رادعات کا ہو جنمین تحلیل کی قوت بھی ہو اور تعزیہ بھی ہو اسوقت یہ نسخہ مرکب مفید ہوگا کہربا دس درہم گل سرخ پانچدرہم اقاقیا چار درہم سنبل ہندی زعفران ہر واحد چھ درہم مصطگی قشور کندر ہر واحد چار درہم گل رمنی سات درہم جوز السرو آٹھ درہم سب اجزا کو پیسکر آب بارتنگ کے ذریعے سے قرص تیار کرین ہر ایک قرص بوزن ایک مثقال کے ہو دوائے جید سوہ باقیلون دس درہم لک مغسول سات درہم ریوند چینی چار درہم زعفران ساڑھے تین درہم حاشا چار درہم تخم خسیاہ سات درہم مرکی پانچدرہم گل ارمنی دس درہم روغن سوسن مین گوندھکر تھوڑی سی موسیائی بھی ملا کر قرص تیار کرین مقدار شربت تین درہم تک ہو سکتی ہے ریوند چینی اور گل مختوم تھوڑی سی حب الاٰس کی شرکت کرنے سے ان اوقات مین بموجب ہمارے تجربہ کے نہایت نافع ہے آخر زمانہ مین اور جبوقت بچاؤ اور نگاہداشت ورم اور التہاب سے نہ ہو سکے مراد یہ ہے کہ ورم اور التہاب کی ایذا دہی کسی تدبیر سے کم نہ ہو سکے اسوقت واجب ہے کہ اس قرص کا استعمال کرین ریوند اور لک اور زنجبیل کوٹ پیسکر قرص تیار کرین بیشتر اسی قرص مین کسیقدر زرنیخ اصفر بھی داخل کرتے ہین اسلئے کہ ہرتال کی قوت کوفتگی کے دور کرنے اور ورم کے تحلیل مین عجیب ہے اور اس قرص کو کھانے مین استعمال کرین اور طلا کرنے کی دوا یہ ہے کہ یہ بھی عجیب القوة ہے عود زعفران حب الغار مقل زیرہ مصطگی موم روغن زنبق میوسن العنصین اجزاء سے ضماد تیار کرین **انشقاق وانقطاع** کبد یعنی پھٹ جانا خواہ کٹ جانا جگر کا بقراط نے کہا ہے جس شخص کا جگر شق ہو جائے مر جائے گا اور مراد بقراط کی اس قول مین وہ تفرق اتصال ہے جو تمام جرم اور رگہائے جگر کو لاحق ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

لیکن اگر اس سے کمتر ہو مثلاً فقط گوشت ہی شگافتہ ہوا سکے بچنے کی کبھی امید ہوسکتی ہے اور اکثر اس صدمہ سے بول الدم خواہ اسہال خونی بجانب دونون
جانب جگر کے پیدا ہوتا ہے علاج اسکا ادویۂ قابضہ اور مغریۂ ملومہ سے کرنا چاہئے اور ان ادویہ کو بھی استعمال مین لانا چاہئے جو باب نفث الدم
مین جابجا بیان ہوچکے ہین کبھی ایسے شخص کو اگر دو درہم گل ارمنی ہمراہ سردپانی کے پلائین خواہ گلنار کا استعمال کرین یا دونون کا ضماد کرین خواہ
گل مختوم ہمراہ برادہ صندل کے جو گلاب مین پیا گیا ہو اسکا ضماد کرین بہی نافع ہوتا ہے۔
چوتھا مقالہ ان رطوبات کے بیان مین جنکی کیفیت بسبب ضعف جگر کے یہ ہوتی ہے کہ کبھی براہ اسہال باہر بدن کے خارج ہوتے ہین یا ایکا
سکا احتقان بدن مین ایسا ہوتا ہے کہ اندر سے باہر نہین نکل سکتے ہین ایضاً اسی مقالہ مین بیان اصناف اندفاع ادن اشیار کا ہوگا جو جگر سے
خارج ہوتی ہین جو اشیار جگر سے مندفع ہوتی ہین ان مین اختلاف کبھی تو جوہر اور ذات اشیار خارجہ کا ہوتا ہے اور کبھی اختلاف اس سبب
مین ہوتا ہے جو ان رطوبات کا نکالنے والا ہے جوہر اور ذات کا اختلاف یہ ہے کہ بعض اوقات یہ شے جو جگر سے برآمد ہوتی ہے کیموسی ہوتی ہے اور کبھی مائی
رقیق ہوتی ہے کبھی غسالی اور کبھی مرہ کی شکل پر ہوتی ہے کبھی صدیدی اور کبھی بشکل مدہ اور کبھی سیاہ رقیق اور کبھی سیاہ ایسی جیسے درد کسی شے
کا اور کبھی سیاہ ایسی جیسے سودائے سوختہ کبھی اسمین بدبو ہوتی ہے اور کبھی نہین ہوتی ہے کبھی خالص خون برآمد ہوتا ہے اور اکثر یہ خون معدہ سے
بذریعہ قے کے دفع ہوتا ہے اور دلیل اسپر کہ یہ خون کبد کا ہے درد کا نہ ہونا خیال کیا گیا ہے اور کبھی جو شے جگر سے خارج ہوتی ہے سیاہ رنگ اور غلیظ
جیسے ذوسنطاریائے کبدی مین کہ وہ جوہر لحم جگر کا ہوتا ہے۔ اور سبب جو مابہ الاختلاف ان اشیار کے نکالنے مین ہوتا ہے کبھی تو کوئی ورم جو شگافتہ
ہوجائے یا کوئی سدہ جگر جو کھلجائے اور کھل کر دفع ہو یا انکہ شگافتہ ہونا خواہ چاک ہونا جو کہ جرم جگر یا رگہائے جگر کو عارض ہو اور یہ شگاف خواہ
چاک ہونا بسبب قطع ہونے کے خواہ چوٹ لگنے خواہ کودنے پھاندنے یا جگر مین قرحہ پڑنے خواہ سڑجانے کے پیدا ہوتا ہے (۲) یا سبب اندفاع
ان اشیار کا ضعف قوت ماسکہ جگر کا ہوتا ہے کہ بوجہ اسی ضعف جگر کے جو شے جگر مین پہونچتی ہے اسے ٹھہرا نہین سکتا ہے (۳) یا ضعف جاذبہ جگر
مین ہو کہ جو شے اوسپر وارد ہوا اسے جذب نہ کرسکے (۴) یا ہاضمہ مین ضعف ہو کہ ہضم جگری مفقود ہوجائے اور جب ہضم جگر درست نہ ہوگا اس
غیر منہضم چیز کو بدن قبول نہ کریگا اور بطرف خارج بدن کے دفع کریگا (۵) یا قوت دافعہ جگر قوی ہو اور مادہ موجودہ فاسد ہو (۶) یا کوئی سوء مزاج
ایسا جگر مین عارض ہو کہ اجزائے جوہری کو اسکے پگھلاتا ہو (۷) یا سوء مزاج بارد مضعف جگر اقسام سے ان اسباب کے جو برودت پیدا کرنیوالی
ہین کہ از انجملہ استفراغات کثیرہ بھی مورث برودت ہوتے ہین (۸) یا امتلار مواد اور فضول کا اسقدر ہو کہ طبیعت اسکی دفع کرنیکی محتاج ہو اور
بیشتر یہ امتلا تمام بدن کی راہ سے ہوتا ہے اور کبھی خاص جگر ہی کا امتلا سبب اس اندفاع کا ہوتا ہے اور پہلی صورت امتلائے خاص جگر
کی سوقت ہوتی ہے جب جگر بخوبی تولید خون کی کررہا ہو مگر وہ خون خاص جگر مین ٹھہر جاتا ہے اور عروق مین اسکا نفوذ نہین ہونے پاتا یا تو بوجہ
سے کہ رگون مین تنگی ہے خواہ مجذب عروق مین ضعف آگیا ہے خواہ ان مین سدے پڑگئے ہین یا ورم ایسے عارض ہوئے ہین جو مانع نفوذ خون
کے ہین چنانچہ انکا بیان ہم کرچکے کبھی سبب اس امتلا کا جو مورث اندفاع رطوبات ہے ریاضت کا ترک ہونا یا کثرت غذا خواہ کٹ جانا کسی عضو
کا ہوتا ہے چنانچہ اسکا بیان فن کلیات مین ہم نے بخوبی کردیا ہے (۹) یا سبب اس اندفاع کا پیدا ہوجانا کسی سیلان عادی کا از قسم ناصور یا حیض
وغیرہ کے ہو (۱۰) کبھی سبب اسکا لذع اور حدت مادہ کی ہوتی ہے کہ اس کی جہت سے طبیعت محتاج دفع اور اخراج مادۂ مذکور کے ہوتی ہے اگرچہ
ابھی قوت ہائے بدنی نے اپنے اپنے افعال اس مادہ مین نہین کئے ہون اور اگر بوجہ اس لذع کے ایذا نہ ہوئے تو وہ افعال قوائے بدنی کے
اس مادہ مین پورے ہوتے اور اندفاع غیر طبعی نہ ہوتا۔ کبھی وہی شے جو جگر سے مندفع ہوتی ہے اپنے ساتھ اس رطوبت وغیرہ کو لاتی ہے
جسکو راہ مین آتے ہوئے پاتی ہے اور اسی وجہ سے اسکے خروج مین دشواری اور بے راہ آنے کی بدنظمی بھی عارض ہوتی ہے اور اکثر امراض
کے بحرانوی مین یہ صورت پیدا ہوتی ہے مترجم کہتا ہے۔ یہ فقرہ بظاہر متعلق نقرہ سابقہ کے معلوم ہوتا ہے جسمین ہمراہ رطوبت جگر کے اور مقام

HAKEEM SHOUKAT ALI

رطوبت کا ذکر شیخ نے کیا ہے اور اگر اس فقرہ کو مستقل اور جداگانہ ایک فقرہ سمجھا جائے اسوقت بحران سبب یازدہم قرار دینا چاہیے اور ہندسہ (۱۱) کا اس فقرہ سے پہلے لکھا جائے گا **متن** کبھی سبب اندفاع کبد کا خاص جگر میں نہیں ہوتا بلکہ ماساریقا میں ہوتا ہے اگرچہ یہ امر ممکن نہیں ہے کہ یہ جملہ اقسام دہ گانہ ماساریقا میں فرداً فرداً پائے جائیں پس ہو سکتا ہے کہ سبب اندفاع کا جو ماساریقا میں تجویز ہوا ہے ورم خواہ سدہ ہو اور اگرچہ یہ امر بعید ہے یا شاید ناممکن ہے کہ جگر تو جذب کرتا ہو اور ماساریقا جذب نہ کرے اور ماساریقا کے جذب نہ کرنے سے ایسا اندفاع رطوبات عارض ہو جو معتد بہ ہے اور نہ یہ ممکن ہے کہ جذب اولی کبد کے لئے تو ہو اور ماساریقا کے لئے نہ ہو ماساریقا کا جذب خود ہی کچھ قابل شمار کے نہیں ہے چنانچہ قبل ازیں بیان ہو چکا ہے (۱۱) اکثر قیام کبدی یعنی اسہال کبدی اس سبب سے بھی ہوتا ہے کہ بدن غذا کو قبول نہیں کرتا ہے کسی سدہ ذخیرہ کی وجہ سے لہذا وہ غذا پلٹ کر جگر میں آتی ہے اور براہ اسہال دفع ہوتی ہے یہ دس گیارہ اسباب جو بہ تفصیل بیان ہوئے درحقیقت ان سب کا مرجع اور مآل نقطۂ دو امر اجمالی کیطرف ہے یعنے ضعف یا قوت کا قوی ہونا پس یہی سبب عروض قیام کبدی کا ہوتا ہے اب ہر صورت پر انطباق اسی کا کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قسم اسہال کبدی کے تنگی سے خواہ ورم پڑنے سے ہوتی ہے اور جو قسم ضعف قوت جاذبہ جگر سے اور سوء مزاج سے جگر کے عارض ہوتی ہے یہ سب اقسام ضعفی میں داخل ہیں اور سدہ کا کھل جانا خواہ دبیلہ کا شگافتہ ہونا خواہ دفع فضول سے جو اقسام قیام کبدی کے عارض ہوتے ہیں یہ سب قوت کے قوی ہونے سے منسوب ہیں اسلئے کہ قوت جبتک قوی نہ ہوگی سدون کا کھل جانا خواہ دبیلات کا شگافتہ ہونا یا خون زائد کا دفع ہرگز نہیں ہو سکتا اور یہ خون زائد اور فاسد جو فراہم ہوا تھا بکثرت مقدار (اسکی وجہ یہی تھی کہ بوجہ ضعف کے طبیعت اسکی تقسیم نہیں کر سکی ہے خواہ اعضائے بدنی بوجہ ضعف کے جذب سے عاجز تھی اب کہ قوت پیدا ہوگئی) پس نامناسب اور ردی خون کو حمایت اعضا کے لحاظ سے طبیعت نے براہ اسہال دفع کیا ہے اسیطرح وہ اسہال جو کثرت تولد خون صالح سے عارض ہوتا ہے وہ بھی قوت کے قوی ہونے پر دلالت کریگا خواہ او فضول ردی کا دفع براہ قیام کبدی کرو وہ بھی جب ہی ہوگا کہ قوت قوی ہو اگر اسہال کبدی میں خون بدبو آمد ہوتا ہو پھر واجب نہیں ہے کہ یہ قسم ضعف قوت کیطرف منسوب ہو اسلئے کہ خون میں بدبو کبھی بسبب دیر تک ٹھہرنے کے کسی عضو خاص میں بھی آجاتی ہے پھر جب دفع ہوتا ہے تو اسیطرح ہوتا ہے جیسے سیاہ دردی شے کا ہو کر بسبب کثرت مقدار فراہم شدہ کے طبیعت اسکو دفع کرتی ہے قروح میں بھی چونکہ خون دیر تک جمع رہتا ہے لہذا بدبو ہو جاتا ہے مگر یہ بات ضرور ہے کہ جو خون بسبب قوی ہونے قوت کے دفع ہوتا ہے اسکے خروج کے بعد خفت اور طبیعت کا سبک ہونا اور دیگر احوال صحت کے اوسکے ہمراہ موجود ہوتے ہیں۔

جب بدبو خون کا نکلنا براہ براز ہر صورت میں ردی اور مہلک نہ ہو پھر سیاہ خون کا خروج زیادہ تر لائق اس امر کے ہے کہ ہر صورت میں وہ بھی ردی اور مہلک ہو اسیطرح کبھی اسہال کبدی میں براز رنگ برنگ الوان مختلفہ پر خارج نہ ہوتا ہو جب شفا اور خفت مرض کا ہوتا ہے اور بہت طبیب خطا کرتا ہے جو طبیب ایسے مختلف رنگ کے اسہال کو ہر وقت روکتا اور بند کرتا ہے اور اس سے زیادہ غلط کار وہ طبیب ہے جو اسہال مذکو ادویہ قابضہ سددہ سے بند کرتا ہے کہ قبض بھی پیدا ہوگا اور سدہ بھی پڑ جائیگا یہ بھی معلوم ہے کہ قوت جبتک ضعیف ہوتی ہے فضول بدنی کی تیزی اور استلائے رطوبات کا دفع نہیں کر سکتی پھر جب کسیقدر ضعف میں کمی اور قوت قوی ہوئی خواہ جو مواد فراہم ہو چکے ہیں ان میں کسیوجہ سے (منجملہ وجوہ سہولت دفع مندرجہ فن کلیات) سہولت پیدا ہوئی خواہ جو سدہ مانع خروج فضول تھے وہ کھل گئے الغرض کوئی ایسی بات پیدا ہوئی کہ جس سے سہولت دفع ایسے فضول کی جو صعب اور سخت تھا پیدا ہوئی اسوقت فضول مذکورہ ضرور دفع ہو جائینگے **مترجم** کہتا ہے یہ تدارک اس مصادرہ کا ہے جو ابھی اوپر شیخ سے ہوا تھا اور جسے خط قوسی کر کے اسی جگہ عبارت بڑھادی ہے **متن** اسہال کیلوسی جو بواسطہ جگر یا ماساریقا وغیرہ کے عارض ہوتا ہے اسکا سبب یا تو ضعف قوت جاذبہ جگر کا ہے یا سدہ اور اورام جو تقعیر جگر میں خواہ ماساریقا میں عارض ہوں ایسے کیلوسی اسہال کے مورث ہوتے ہیں اسقدر کہ جگر جذب کیلوس نہیں کر سکتا ہے اور اگر کسیقدر جذب کرے بھی تو اسمیں کسی قسم کا تغیر نہیں دے سکتا ہے۔ ان سدون کی کیفیت ہم باب سدہ میں بیان کرینگے اس اسہال کیلوسی میں خرابی یہ ہوتی ہے کہ اگر اسکو اپنے حال خود چھوڑ دیں اور کچھ تدبیر نہ کریں ذبول پیدا کریگا اور قوت بدن کو یکسر ساقط کر دیگا اور اگر جنبش کریں جگر سے اور جو اعضا ہیں ان میں انفتاح پیدا کرے گا یعنے یہ کیلوس ادھر پلٹ جائیگا اور ان کی ایذا بڑھائیگا اور سانس میں تنگی پیدا کریگا یا اسہال کبدی کیلوسی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مواد کیلوسی میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

کثرت ہونے سے ان کی مقدار اس سے زیادہ ہوتی ہے جسقدر قوت معتدل جاذبہ جگر کی ہے لہذا وہ زائد مقدار ان مواد کیلوسی کی بحال خود باقی رہ جاتی ہے اور جذب نہیں ہو سکتی اور بسا اوقات زیادہ اشتہا معدہ کی اور بافراط جوع کا ہونا بھی ایسے اسہال کیلوسی جگر کا سبب ہوتا ہے اسہال غسالی کا سبب ضعف قوت مغیرہ یعنے ہاضمہ جگر کا یا زیادہ اثر پذیر ہونا غذائے وارد کا قوت فاعلہ جگر سے یا ضعف ماسکہ جگر کا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے غسالی سے اصطلاح اطبا میں وہ رطوبت دموی مراد ہے جسکا نضج تمام نہوا ہو متن جگر ضعیف کو نسبت اسہال غسالی سے ایسی ہے جیسے معدہ کو تعلق اور ہیضہ سے ہے پس دونوں صورتوں میں یعنے اسہال غسالی اور تے میں غذائے تناول شدہ قبل تمام فعل جگر یا معدہ کے دفع ہوتی ہے اسلئے قوت ماسکہ جگر خواہ معدہ میں ضعف ہوتا ہے۔ پھر اگر یہ اسہال قبل تمام ہونے فعل کے نہ ہو یعنی ماسکہ جتنی دیر ٹھہراتی ہے وہ زمانہ گذر جائے اور پھر بھی تغیر اور استحالہ پیدا نہ ہو اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قوت مغیرہ یعنی ہاضمہ ضعیف ہے۔ ضعف ماسکہ اور ضعف مغیرہ یعنے ہاضمہ یہ دونوں ہر ایک سوء مزاج کے تابع ہوتے ہیں لیکن اکثر ضعف ماسکہ بسبب حرارت اور رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اور اکثر ضعف ہاضمہ بسبب برودت کے اس بیان کے بعد ہرگز ایسا گمان نہ کرنا چاہیے کہ غسالی فقط حرارت یا برودت ہی سے عارض ہوتا ہے دونوں حالت ضعف ماسکہ اور ہاضمہ میں اور بالجملہ غسالی کبھی انجام کار میں اوسکے ایسی رطوبت آنے لگتی ہے کہ جسکی دمویت زیادہ ہوتی ہے اسلئے کہ جب بکثرت خروج رطوبات کا ہوگا خون بھی کسیقدر اسمیں آئے گا بعد اس حالت کے غسالی کے برابر میں ایسی رطوبت آتی ہے جو غاڑھی ہوتی ہے جو غسالی سوء مزاج حار سے عارض ہوتا ہے اور جو قسم اسکی سوء مزاج بارد سے ہو ان دونوں کو الگ الگ ہم بیان کریں گے۔ اسہال مراری کا سبب مرار کی کثرت اور قوت دافعہ کا قوی ہونا اور اسہال صدیدی کا سبب خون اور اخلاط کا احتراق یعنی ذوبان اور غلیان اور اکثر انھیں اسباب سے جرم جگر کا سوختہ ہو کر بعد خروج اخلاط مختلفہ کے برآمد ہوتا ہے اور کبھی اسہال صدیدی بسبب ترشح خون کے کسی ورم خواہ کسی دبیلہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر یہ ترشح خاص جگر سے ہوتا ہے اور دست بطور دورہ کے آتے ہیں وہ رطوبت جسکو غاڑھا اوپر لکھ چکے ہیں وہ مشابہ دردی کے ہوتا ہے سبب اسکا یا تو (۱) دبیلہ کا شگافتہ ہونا خواہ کسی سدہ کا کھلجانا خواہ ٹوٹ جانا کسی حاد اور تیز رطوبت کیوجہ سے یا قروح متعفنہ (۲) اور یا سبب اسکا احتراق اور سوختہ ہونا خون کا اور متغیر ہوجانا اسی خون کا نواحی کبد میں بوجہ کمی حرارت جگر کے خواہ دیگر اعضا کے جو قریب جگر کے واقع ہیں یا تغیر اس خون کا رگوں میں جو قت ان عروق کی حرارت زیادہ ہوا در خون کو جلاکر فاسد کردے اور اسی خرابی کیوجہ سے اعضائے بدن اپنا حصہ غذا اس خون سے نہیں لیتے اسوقت یہ خون غلیظ ہو کر مثل دردی کے نہایت بدبو ہوجاتا ہے اور اسمیں کف اور جھین بھی بسبب غلیان اور ذوبان کے پیدا ہوتا ہے اور مرارت بوجہ غلبہ حرارت کے آجاتی ہے اور جو قت اس درجہ کا فساد اسمیں ہوا اور طبیعت میں ابھی قوت دفع کی ہے لہذا طبیعت اس کو بقوت دفع کرتی ہے اور یہ آثار مذکورہ اعضا کے فساد مزاج پر دلیل ہوتے ہیں جن لوگوں کو ایسا اسہال عارض ہوتا ہے ضرور وہ لاغر اور دبلے ہوتے ہیں۔ اس خون میں اور سودا میں رنگ اور قوام اور بدبو کا فرق ہے اسلئے کہ یہ خون سیاہی میں سودا سے کم اور قوام میں سودا سے زیادہ غلیظ اور بدبو اسکی بہت خراب کہ سودا میں ایسی بوئے بد نہیں ہوتی ہے (۳) یا سبب اس رطوبت غاڑھی کا برودت ہے جو خون کو بھر بھرا کردیتی ہے اور اسمیں کسیقدر جمود اور بستگی پیدا کرتی ہے (۴) یا بسبب ضعف جگر کے اسطرح یہ قسم اسہال کی پیدا ہوتی ہے کہ پہلے اسہال غسالی اور دموی ہوا اور پھر انجام کار میں ضعف کی ترقی سے یہ قسم دردی کی پیدا ہوئی اور یہ صورت دفعتاً پیدا نہیں ہوتی مگر بتدریج اور دفعۃً جو ایسا اسہال عارض ہوتا ہے اکثر وہ سوء مزاج حار سے جو محرق ہے پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ سوء مزاج بارد جسکی برودت درجہ جمود کو نہ پہونچے اسکا اثر خون میں یہی ہے کہ اسکو سیال اور نابختہ کردیتا ہے اور سوء مزاج حار جو محرق ہو وہ خون کو غاڑھا مثل دردی کے کردیتا ہے مترجم کہتا ہے ابھی تیسرے سبب میں ایسے اسہال کے گذرچکا ہے کہ برودت خون کو غاڑھا کرتی ہے اور جمود اسمیں پیدا کرتی ہے اور یہاں برودت کو سبب سیلان قرار دیتا ہے اسیواسطے جنے قید درجہ برودت کی اضافہ کردی ہے اور سیال اسکی بلغم اور سودا سے واضح ہے متن (۵) یا سبب اس اسہال کا گلنا خاص جرم گوشت جگر کا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

سوختہ اور غلیظ ہو کر جو اسہال منتن اور بدبو رطوبات کا ہوتا ہے اسکا سبب کوئی عفونت ایسی ہوتی ہے کہ بوجہ سڑ جانے یا قرحہ کے عارض ہو خواہ بکثرت بند رہنا اور احتراق اسمیں آجانا اگرچہ اس سے بھی عفونت پیدا ہوتی ہے اور اوپر بیان ہو چکا خون پاکیزہ اور صاف کا براہ اسہال خارج ہونا اسکا سبب قوت کا قوی ہونا اسقدر کہ محتاج خون زائد کے خرچ کرنے اور صرف میں لانے کی اتنے زمانہ تک نہ ہو کہ اسمیں کچھ تغیر اور تصرف پیدا کر کے پھر اسے دفع کرے اور کبھی کوئی انحلال فرد اور زخم وغیرہ بھی خون صالح کے اسہال میں دفع ہونیکا سبب ہوتا ہے بقراط نے کہا ہے جس شخص کے جگر میں رطوبت مائی بھر جائے اور بعد اسکے یہ رطوبت بوجہ شگافتہ ہونے نقاطات جگر کے غشائے باطنی میں بھرے وہ شخص مر جائیگا جوقت اسکا شکم رطوبت مائی سے ممتلی ہو یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ بکثرت خوگر ہونا نبیذ تازہ کے پینے کا اسہال کبدی میں گرفتار کرتا ہے اور جوف اسہال کبدی کا بند کرنا مریض پر کرب اور بےچینی زیادہ کرے اور جاری رہنا دستوں کا مریض کو راحت پہونچائے ایسا اسہال کبدی مہلک ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضروری ہے جو شخص کہ بوڑھا ہووے نحیف ہو اور ضعف جگر میں گرفتار رہتا ہو جسوقت اخیر امراض میں اسکو اسہال عارض ہو اور وہ شخص ضعیف ہو چکا ہے اور اگر اسکے اسہال کو روکیں تو ایذا پہونچتی ہے یقین کرنا چاہیے کہ اسکا اسہال کبدی ہے اور بدن اسکا غذا کو قبول نہیں کرتا ہے اسلئے کہ مجاری غذا میں یبوست اور خشکی آگئی ہے

اسہال معوی اور کبدی کا فرق

علامات اسہال کبدی اور معوی میں یہ فرق ہے کہ جو اخلاط ردی اور صاد اور خون امعاء سے خارج ہوتا ہے اسکے ہمراہ خراش اور مغص ایسا ہوتا ہے جس سے الم اور ایذا پہونچتی ہے اور وہ تھوڑا تھوڑا سا ہوتا ہے اور مروڑ بھی اسمیں ہوتا ہے اور پیچ اور مروڑ علی الاتصال رہتا ہے بخلاف یہ اسہال معوی خود علی الاتصال ہوتا ہے یعنے جوقت دست آتا ہے تک رک کر نہیں آتا بلکہ متصل اور پیہم جسقدر رستا ہے اور ہوتا ہے اگر بند ہوتا ہے اور اسہال کبدی میں اکثر ایذا اور الم نہیں ہوتا ہے اور تھوڑا تھوڑا نہیں ہوتا بلکہ بمقدار کثیر ہوتا ہے اور ہمیشہ علی الاتصال دفع نہیں ہوتا بلکہ ابھی کسیقدر فضلہ برآمد ہوا اور رک گیا اور پھر ہوا کبھی اسہال کبدی اور معوی میں براز کی آمیزش اور موجودگی اور غیر موجودگی سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہے اور براز کے بعد ابتدا میں دست آنے سے بھی امتیاز دونوں میں اسطرح ہوسکتا ہے کہ اسہال کبدی اکثر بعد براز کے ہوتا ہے اور اسمیں آمیزش براز کی نہیں ہوتی ہے اور معدہ کے اسہال میں اسہال کبدی سے اس امر کا فرق ہے کہ جو رطوبت اسہال کبدی میں دفع ہوتی ہے کیلوس مستوی یعنی قوام کی درست اور پوری ہوتی ہے ایسی کہ جو عمل معدہ کو اسمیں کرنا چاہیے وہ سب پورا پورا ہو چکا ہے ہاں جگر کا جو اثر کیلوس میں ہونا چاہیے وہ اسمیں نہیں ہوتا اور اگر اسہال معدہ کا ہے اسمیں جو رطوبت برآمد ہوگی غیر منہضم اور ناپختہ اور جبتک برآمد ہوگی معدہ پر اسکا بوجھ رہیگا اور اسکے ہمراہ علامات معدہ کے اور بھی موجود ہونگے بیشتر ایک رطوبت غیر منہضم محض بسبب فساد معدہ کے نہیں خارج ہوتی ہے بلکہ بشرکت جگر اور معدہ کے اسکا خروج ہوتا ہے گو پھر بھی اسکا خروج معدہ ہی کیطرف منسوب ہوتا ہے اسلئے کہ آفت پہلے معدہ ہی میں پہونچی ہے اور اسی معدہ کا عمل ماؤف ہوا ہے اسہال کیموی جو بسبب جگر کے ہے اور وہ اسہال کیموی جو بوجہ ماساریقا کے ہو ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جو اسہال کیموی ماساریقا سے ہوتا ہے اسمیں ضعف جگر کے علامات لون براز اور بول وغیرہ میں نہیں ہوتے جو اسہال صدیدی بسبب قرحہ کے یا سخ صدید کے ورم سے ہوتا ہے اسمیں اور اس اسہال صدیدی میں جو احتراق اخلاط اور جرم کبد سے ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ قرحہ اور ورم کا اسہال صدیدی اس سے پہلے تپ ہوتی ہے اور ان اقسام سے پہلے تپ نہیں ہوتی بلکہ ابتدا اس صدیدی کی بدون حمی کے ہوتی ہے پھر بعد اس زمانہ کے اگر کبھی تپ آجائے کوئی اور سبب جدید حادث ہوگا۔ جو صدیدی اوپر بیان کیا کہ بوجہ ماساریقا اور اورام ماساریقا کے حادث ہوتا ہے اس کے دست میں کیلوس خالص برآمد ہوتا ہے اور علامات ضعف جگر کے جو بذریعہ ورم خواہ ایسے درد کے عارض ہو جو رنگ کو کیلوس کے متغیر کردے اسمیں نہیں ہوتے اور جو تپ اس اسہال کے ہمراہ لازم ہوتی ہے وہ بھی ضعیف اور خفیف ہوتی ہے مختصر یہ ہے کہ صدید جگر کا رنگ مائل بطرف سیاہی اور سرخی کے ہوتا ہے اور گویا کہ وہ کسی خون باریک سے ٹپک کر آتا ہے اور صدید ماساریقا کی رنگت سپیدی اور زردی لئے ہوئے ہوتی ہے گویا وہ کسی قرحہ کی پیپ سرخ ہو کر آئی ہے وہ خارش جو کسی قرحہ سے اور دبیلوں کے سڑ جانے سے عارض ہوا اور وہ خارش جو قوت کے قوی ہونے سے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ قوت سے جو خارش ہے اسکے اخراج کے بعد خفت ہوگی اور مختلف الوان عجیب عجیب طرح کے دستوں میں نظر آئینگے اور اسکے ہمراہ علامات اورام کے نہ ہوں گے اور بیشتر اس سے پہلے سدہ بھی پیدا ہوئے ہونگے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بہرکیف اس اسہال سے پہلے تپ اور ذبول نہیں ہوتا اور نہ اس سے پہلے اسہال غسالی یا دموی رقیق یا صدیدی ہوتا ہے جو اسہال خاثر بسبب
ایسے اورام کے عارض ہو کہ ان اورام نے خون کی روانی بند کردی ہو اور ایسے حبس کیوجہ سے وہ خون فاسد ہوگیا ہو اور دبیلہ اسوقت نہ ہوں انکی
علامت یہ ہے کہ ورم کے جمع ہونے کی علامت اسکے ہمراہ نہ ہو اور پہلے رقیق صدیدی ہو جو بطور رشح کے آتا ہو اور اخیر کو غلیظ ہوجائے جو اسہال کرکی
ضعف جگر کیوجہ سے عارض ہوتا ہے اور غسالی سے شروع ہوکر دردی تک ہو پہنچتا ہے بایں طور کہ دردی پر غسالی کا قدم اکثر ہوتا ہے اور کثر یہ بات ہے کہ اسہال
دردی دفعتاً عارض ہو پھر اگر دفعتہً مع تغیر لون کے ہو اور سقوط قوت بھی اسکے ہمراہ ہو وہ بھی ضعف جگر سے ہوگا پھر اگر سبب اسکا کوئی امر مزاجی ہو یعنے
کوئی سوء مزاج کبد اسکا موجب ہو اسپر علامات اسی سوء مزاج کے جو اوپر جان ہوچکے دلالت کرینگے۔ جو اسہال دردی کہ سبب انکی حرارت ہوتی ہے
وہ مشابہ خون سوختہ کے ہوتا ہے اور اس سے پہلے ذوبان اخلاط اور ذوبان اعضا کا بھی ہوتا ہے اور صدیدی دست آتے ہیں پیاس زیادہ اور
بھوک کم ہوتی ہے پیشاب زیادہ سرخ ہوتا ہے اور اکثر اسکے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہیں اور براز اس مریض کا مثل براز تپ وبائی کے بیماروں کے
ہوتا ہے گو بدبو زیادہ ہوتی ہے اور قوام اسکا غلیظ اور گہری سرخی جو سیاہی مارتی ہوئی ہو پھر اخیر میں جاکر خون سیاہ نکلتا ہے جو اسہال دردی (یا خاثر)
بسبب برودت کے ہوتا ہے اوسکی رطوبت مشابہ خون متعفن فی نفسہ کے ہوتی ہے (یعنے جس خون میں بسبب حبس اور بند ہونے کے خود بخود عفونت آجائے
نہ بسبب حرارت کے) اور مثل گوشت گداختہ کے نہیں ہوتا ہے اور نہ اسمیں بدبو زیادہ ہوتی ہے بلکہ اسکی بدبو صدیدی حار سے کمتر ہوتی ہے اور بے
در بے آتے ہیں اسکے بھی بہ نسبت صدیدی جگر کے کمی ہوتی ہے اور رنگت میں بھی اسکے کمی ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہی خاثر خون سیاہ رقیق ہوتا ہے
جیسے دہ خون جو متحیر اور تہ نشین ہوکر کسیقدر برآمد ہوا ہو اور بستہ نہ ہوا ہو اور ہمیشہ اوسکی آمد بطور غسالی کے ہوتی ہے اور پیاس اوائل میں اسکے
اکثر اور اشتہائے طعام زیادہ ہوتی ہے پھر اخیر میں بیشتر بسبب عفونت کے حمیات کیطرف مودی ہوتا ہے اسوقت اشتہائے طعام بھی ساقط ہوجاتی ہے
اور استسقا پیدا ہوتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ یہ قسم اسہال کی زمانہ بقا کی نظر سے زیادہ طولانی ہوتی ہے رطوبت مزاج جگر اور یبوست کے ہمراہ جو اسہال ہوتا ہے اسپر
استدلال نظر کرنے سے حال پر اس شئے کے کیا جاتا ہے جو دستوں میں خارج ہوتی ہے کہ قوام اسکا کیسا ہے غلیظ ہے یا رقیق اور پیاس کے ذریعہ سے بھی
استدلال یبوست اور رطوبت پر کیا جاتا ہے جو اسہال کبدی بسبب دبیلہ کے ہوتا ہے کبھی اسمیں قیح برآمد ہوتا ہے اور کبھی خون مرد کی شکل کا اور کبھی اخلاط
گندیدہ جیسے کہ سدہ کیوجہ سے اسہال میں یہی صورت پیدا ہوتی ہے مگر فرق اتنا ہے کہ یہاں علامات دبیلہ کے شگافتہ ہونے کے اور نضج دبیلہ کے پہلے
ہوتے ہیں جنکا علم اور ان پر آگاہی قبل بحث ہذا کے ہوچکی ہے بیشتر دبیلہ اور ورم جگر کے اسہال میں پہلے تو صدید رقیق برآمد ہوتا ہے پھر جب دبیلہ خواہ
ورم شگافتہ ہوا اور اسوقت مدہ خارج ہوتا ہے اور کبھی ہمراہ مدہ کے خون بھی آتا ہے جو اسہال کبدی بسبب قرحہ کے ہوتا ہے یا بسبب اکلہ کے اسکے ہمراہ
درد جانب جگر میں اور جو رطوبت نکلتی ہے وہ مقدار میں کم ہوتی ہے اور بدبو بھی اسقدر جیسے قرحہ اور اکلہ میں ہوتی ہے اور اس سے پہلے موجبات قرحہ
اور اکال یعنے شرابند کے ہوتے ہیں جو قسم اسہال کبدی کی کہ اسمیں خاص گوشت جگر کا آتا ہے وہ غلیظ اور سیاہ ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ ضعف بسبب
قرب موت کے اور وہ آفات کہ موت سے پہلے نمودار ہوتے ہیں وہ بھی ضرور ہوتے ہیں جو اسہال کبدی بسبب ایسے امتلا کے ہوتا ہے کہ جس امتلا کا
موجب بند ہونے کسی سیلان عادی مثل حیض خواہ بواسیر وغیرہ کے ہو یا کسی عضو کے کٹ جانے سے یا کسی ریاضت کے ترک ہوجانے خواہ اور وجوہ
امتلا کے جو کلیات میں بیان ہوچکے الغرض ایسے اسہال کبدی پر استدلال اسکے سبب خاص سے کرنا لازم ہے اور یہ اسہال دفعۃً بکثرت مقدار
عارض ہوتا ہے اور جلدی بند بھی ہوجاتا ہے یعنے خود بخود جب استفراغ اس رطوبت کا ہوجائے اور یہ اسہال بطور نوبت کے ہوتا ہے جو شخص مدت دراز تک
تلقہ میں مبتلا رہے اور دست اسکے دردی ہوں خواہ صدیدی یا اور کسی قسم کے اور ہوتے ہوتے سیاہ دست آنے لگیں اسکے بچنے کی امید کم
کرنی چاہئے کبھی ایسے مریض کو بعض ادویہ قابضہ جو قوی ہوں اور غذائی ہوں نفع کرجاتی ہیں لیکن اسقدر فائدہ نہیں ہوتا ہے کہ بالکل صحت
اور عافیت پیدا ہوجائے علاج جملہ اقسام اسہال کبدی کا ذکر ہے باب اسہال پر انحصار کہا ہے سوء القنیہ کا بیان جو وقت حال جگر کا خراب ہوتا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ضعف اسپر غالب آتا ہے پہلے جو حالت خراب ہوتی ہے وہ مقدمۂ استسقا کہلاتا ہے اور خاص لفظا کے واسطے سوء القنیہ تجویز ہوئی یعنی اس
حالت کا نام سوء القنیہ ہے اور فساد مزاج بھی اسکا اسم مخصوص ہے اور پہلے جو خرابی ظاہر ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ بدن کا رنگ مائل بسپیدی اور زردی
ہو جاتا ہے اور پلکون اور چہرہ اور اطراف مین دست و پا کے تہیج پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ تہیج تمام بدن مین پھیل جاتا ہے اور رنگت بھی بری ہونے
سے صورت بدن کی ایسی نظر آتی ہے جیسے گوندھا ہوا آٹا اور چارون ہضم کا فساد اسکو لازم ہوتا ہے براز کی آمد مین ایسی بے ترتیبی ہوتی ہے کبھی خود
بخود قبض رہتا ہے اور کبھی سخت قبض ہو کر بخوبی کھل کر آتا ہے نیند کا بھی حال یہی ہے کبھی گہری نیند آتی ہے اور کبھی بیداری زمانہ دراز تک رہتی ہے
اور پیشاب کی مقدار بہت کم ہوتی ہے پسینا زیادہ نکلتا ہے ریاح کی کثرت ہوتی ہے مراق مین نفخ شدید اور کبھی خفیف سا نفخ مراق مین ہوتا ہے
اگر ایسے بیمارون کے بدن مین کوئی زخم اور قرحہ پیدا ہو اسکا اندمال اور بھر جانا بڑی دشواری سے ہوتا ہے اسلئے کہ مزاج تمام اعضا کا فاسد ہو جاتا
ہے دانت کی جڑون مین اور مسوڑھون مین حرارت اور کھجلی بسبب اس بخار کے پیدا ہوتی ہے جو کہ جگر وغیرہ سے صعود کرکے آتا ہے تمام بدن مین کسل اور
ڈھیلا پن ہر وقت لاحق رہتا ہے کبھی ایک حالت مشابہ سوء القنیہ کی بسبب اجتماع رطوبات مائی کے پھیپھڑہ مین پیدا ہوتی ہے اور سحنہ بدن کا شکل
سحنہ سنقی کے ہو جاتا ہے **استسقا کا بیان** استسقا ایک مرض مادی ہے سبب اسکا ایک مادہ غریب ہے جو اعضا مین سما جاتا ہے یا تو جملہ اعضائے
ظاہری محسوس کو بھر دیتا ہے ان مین یا ان خالی مقامات مین نواحی یعنی اطراف کے جنمین تدبیر غذا اور اخلاط کی ہوتی ہے ان مین یہ مادہ
بھر جاتا ہے۔ اقسام استسقا کے تین ہین (۱) لحمی اور اسکا سبب مادۂ مائی بلغمی ہوتا ہے جو تمام اعضا مین ہمراہ خون کے پھیل جاتا ہے (۲) زقی اسکا
سبب رطوبت مائی ہوتی ہے جو خالی جگہ جوف اسفل یعنے زیر شکم کے بھر جاتی ہے خواہ اسکے حوالی مین جو جگہ ہے (۳) طبلی اسکا سبب مادۂ ریحی
ہے جو انھین مقامات مین پھیل کر منتشر ہو جاتا ہے استسقا کیواسطے کچھ اسباب اور احکام ایسے ہین جو عام ہین کہ جملہ اقسام مین مشترک ہین پھر
ہر ایک قسم استسقا کیواسطے ایک ایک سبب اور حکم خاص بھی ہے عام سبب تو یہ ہے کہ استسقا کی کوئی قسم بدون اختلال یعنے انحراف اعتدال
جگر کے بالتخصیص خواہ بشرکت اور اعضا کے ہمراہ اختلال جگر کے حادث نہین ہوتی ہے اگرچہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جگر اعتدال سے خارج ہو
اور استسقا نہ پیدا ہو مجملاً اسباب استسقا کے یا تو وہی امور ہین جنکو خصوصیت جگر سے ہے یا وہ امور جو بشرکت دیگر اعضا مع جگر کے پیدا ہوتے
ہین خاص اسباب کبدی بلا شرکت اعضائے دیگر ان مین سے اول اور عام ترین امور یہ ہے کہ ہضم جگر مین ضعف پیدا ہو اور یہ امر گویا سبب اصل
استسقا کا ہے۔ اسباب سابقۂ استسقا کے وہی جملہ امراض جگر کے ہین جو مزاجی خواہ امراض مرکبہ جیسے محدب جگر کا چھوٹا ہونا اور سدہ اور اورام
گرم ہون خواہ بارد اور نرم اورام ہون یا سخت ایسے جن سے منفذ اوس رگ کا بند ہو جائے جسکا حالت نام ہے اور صلابت اوس صفاق کی
جو جھلی محیط جگر پر ہے۔ امراض مزاجیہ ایسے جنکا استحقاق احداث استسقا مین قوی ہے اکثر وہی ہین جو بتوسط برودت یا کہ یبوست سے استسقا
کے پیدا کرنے مین سبب ہوتے ہین اور ہر ایک قسم ایسے امراض کی جو بتدریج تحلیل حرارت غریزی کی کرتی ہے اور اطفا حرارت غریزی
کا دفعۃً کرتی ہے میری مراد تحلیل حرارت سے یہان وہی معنی متعارف اطبا کے ہین جو برطبق ان کے قول کے حرارت غریزی کو تحلیل
تھوڑا تھوڑا عارض ہوتا ہے خواہ بجھنا اسی حرارت کا کسی برودت غریبہ یا حرارت غریبہ سے یہ امر پیدا ہوتا ہے جیسے نہار منہ ٹھنڈا سرد پانی
پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے آب سرد پینا یا وہ تحلل اور اطفا بسبب افراط استعمال اشیائے مرطبہ کے خواہ مجففہ کے بعد ذوبان
اور استفراغات مفرطہ کے ہے جیسے زیادہ پسینے کا نکلنا خواہ ادرار بول کا زیادہ ہونا یا اسہال کثیر اور قے یعنے خراش اور ادرار حیض کثیر
اور بواسیر کا خون زیادہ برآمد ہونا اور بدترین استفراغات خون کا بحد افراط خارج ہونا کہ اس سے حرارت غریزی کا تحلل اور اطفا
بہت جلد اور زیادہ ہوتا ہے مترجم تحلل چونکہ بہ نظر یعنے تحقیقی کے جو کہ خاصہ اجسام جوہریہ سے ہے اسکا اطلاق حرارت پر جو اعراض کیفیت
سے ہے مجاز ہے اسیطرح اطفا حرارت اشیاء حارہ سے جو مناسب حرارت کے ہون یہ بھی اطلاق مجازی ہے لہذا شیخ نے تصریح کر دی کہ یہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

مراد تحلل ور انطفائے حرارت سے وہی معانی مجازی اصطلاحی و عرفی ہیں جو اطبا کے استعمال میں جاری ہیں اور اگرچہ فن کلیات میں ان دونوں اطلاق کے تعیین اور تصریح اور مناسبت جو معنی حقیقی اور عرفی اطبا میں ہے بخوبی بیان ہو چکی ہے پھر بیان یعنے بحث استسقا میں اسکا تعرض فقط اسی غرض سے ہے کہ اکثر یہی امور مذکورہ جیسے تحلل و انطفائے حرارت کا اس جگہ بیان ہوا مورث استسقا کے ہوتے ہیں ماتن جو امراض کہ لیے مورث استسقا ہوتے ہیں ہر ایک مرض کے باب میں بتفصیل بیان ہو چکا کہ وہ کیونکر استسقا کیطرف منجر ہوتے ہیں اسباب استسقا کے بشارکت دو طرح پر ہیں یا اینکہ تمام بدن کی شرکت ہو مثلاً تمام بدن کا خون گرم ہو جائے خواہ زیادہ سرد ہو جائے کسی سبب سے منجملہ اسباب حرارت اور برودت کے یا بسبب فقط معدہ کی شرکت ہو اور اسی معدہ کا سوء مزاج خصوصاً وہ سوء مزاج جو مضر ہے یعنے اسہال پیدا کرے۔ یا یہ سبب ماساریقا کی شرکت سے ہو خواہ طحال کی شرکت سے اسکے بڑھ جانے کی وجہ سے کسی ورم تحت سوداوی یا زم سے جو طحال میں ہو خواہ ورم حار صفراوی طحال کا یا بکثرت نکل جانا سودا کا طحال سے جسکے افراط انجام کار میں ضعف جگر پیدا کرتی ہے اسلئے کہ بکثرت جذب طحال سودا کو چونکہ غذائے جگر میں کمی پیدا کرتا ہے لہذا ضعف جگر عارض ہوتا ہے (دیکھو اسکا سبب باب ورام طحال میں لکھا گیا ہے) اور کمی غذائے جگر کی علاوہ کثرت جذب سودا سے تبرید جگر بھی ہوتی اور جو ایذا طحال کو ہے وہ بھی جگر تک پہونچتی ہے جسطرح کہ دماغ تک بھی یہ ایذا ہو کر تشویش ظنون پیدا کرتی ہے طحال کا بڑھنا استسقا اور ضعف جگر دو سبب سے پیدا کرتا ہے ایک تو اسوجہ سے کہ جب طحال بڑھ جائے جذب دہ بکثرت کریگا اسوقت غذائے جگر میں کمی واقع ہوگی دوسری وجہ یہ ہے کہ اسکا بڑھجانا جگر کی قوت اور توانائی کو بالعضد توڑ ڈالتا ہے اور تولید خون صالح سے جگر کو منع کرتا ہے کبھی استسقا گردہ کی شرکت سے بھی عارض ہوتا ہے جب گردہ میں برودت آجائے خواہ حرارت خاص جو گردہ میں پیدا ہو یا سدہ جو گردہ میں پڑجائیں کہ انکی وجہ سے جذب مائیت ذکر سکین اور صلابت گردہ بھی اسیطرح مانع جذب مائیت ہے اگرچہ اسوقت جگر میں کوئی تغیر اور سوء مزاج نہ ہو کبھی بسبب شرکت امعا کے استسقا پیدا ہوتا ہے خصوصاً امعاء صائم جو قریب جگر کے ہے اور بہ شرکت رحم اور مثانہ اور ثرب اور حجاب کے بھی استسقا عارض ہوتا ہے یہ کچھ ضرور نہیں کہ جب استسقا بسبب شرکت گردہ کے پیدا ہو اسوقت سوء مزاج گردہ بھی ضرور ہو بلکہ کبھی بسبب سدہ گردہ اور ادرام گردہ ایسے ہوتے ہیں جو مانع جذب رطوبت سے گردہ کو ہو کر جگر کو مضرت پہونچاتے ہیں اور استسقا پیدا ہوتا ہے اور یہی حال ہے اس استسقا کا جو بشارکت امعا کے پیدا ہوتا ہے کہ وہ بھی تغیر حال یعنے سوء مزاج اور تغیر کیفیت امعا پر دلیل نہیں ہوتی بلکہ کبھی بسبب درد ہائے امعا جو مزمن ہو سے خواہ اینکہ قولنج شدید میں لاحق ہوتا ہے خواہ زحیر اور خراش امعا سے جو درد ہوتا ہے کہ ان اوجاع سے بھی ضعف جگر پیدا ہو کر استسقا پیدا ہوتا ہے اسیطرح شرکت رحم سے جو استسقا پیدا ہوتا ہے وہ بھی ضرور نہیں کہ سوء مزاج رحم سے پیدا ہو بلکہ بسبب اوجاع رحم خواہ زیادہ احتباس حیض جو رحم میں رہے اسکی وجہ سے ضعف پیدا ہو کر مورث مرض استسقا ہوتا ہے کبھی استسقا بشارکت مقعد کے اس جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ خون بواسیر امین رک جاتا ہے اور اسیطرح دیگر اعضائے مذکورہ بالا کی شرکت سے استسقا پیدا ہوتا ہے اکثر جو اعضائے بول ہیں جیسے گردہ اور مثانہ وغیرہ ان کی شرکت سے مقعر جگر میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور جو اعضائے براز اور نقص فضلہ مذکورہ میں انکی شرکت سے محدب جگر میں ضعف پیدا ہوتا ہے کبھی استسقا بسبب ان اورام کے عارض ہوتا ہے جو مواضع زیرین خالی ہیں اور ان میں بوجہ سوء مزاج کے یہ اورام پیدا ہوتے ہیں اور وہ سوء مزاج اور اسکا ضرر متعدی جگر تک بھی ہو کر ضعف جگر پیدا کرکے مورث استسقا ہوتا ہے یا اینکہ خون سوداوی جو اکثر اوقات انھیں اعضائے زیرین میں پیدا ہو کر سدہ ڈالتا ہے اور اسی جہت سے ان اعضا کے قرب وجوار کے اعضا میں کہ جنمیں جگر بھی داخل ہے تنگی پیدا ہوتی ہے ذرب یعنی اسہال زیادہ تر مورث استسقا ہے جبکہ مبدء تحلل بذائے راسخ اور دوامی کے اطراف حقوہ یعنی کو ان میں عارض ہوا ہو کہ یہ قسم استسقا کی کسی دوا مخرج مادہ سے زائل نہیں ہوتی اور یہ کلام میرے نزدیک غیر مہذب اور درست نہیں ہے بدترین اقسام استسقا کے وہی ہیں جو ہمراہ کسی مرض حاد جیسے حمی حاد وغیرہ کے ہوں بعض آدمی (جیسے یحیٰی ابن ماسویہ) ایسا خیال کرتے ہیں کہ استسقا لحمی دونوں اقسام باقیماندہ سے بدتر اور زبون تر ہے اسلئے کہ فساد استسقا لحمی کا عام اور شامل جگر اور جملہ عروق بدنی کو ہوتا ہے اور گوشت تک بھی یہ فساد پہونچ جاتا ہے تا اینکہ بیشتر مقدار بلکہ تمام مقدار ہضم ثالث کی بھی

اس مرض میں طحال ہوجاتی ہے دوسرا شخص استسقاء لحمی کو دونوں اقسام باقیماندہ سے خفیف تر خیال کرتا ہے جسکو طبلی سے بھی اخف تجویز کرتا ہے مگر اول کی رائے میں یہ ہے کہ استسقاء زقی تینوں اقسام میں زیادہ برا ہے اور بدشواری زائل ہوتا ہے پھر یہ بھی ہے کہ بعض اقسام لحمی کے ایسے ہیں کہ جملہ اقسام استسقا سے اخف اور سبک تر ہوتے ہیں اور بعض اقسام لحمی کے ایسے ہیں کہ سب اقسام استسقاء سے بدتر ہیں اور یہ بات بحسب خفت اور شدت اسباب استسقاء لحمی کے ہوتی ہے جن اسباب سے استسقا پیدا ہوا ہے وہ نیز بہ نظر ظاہر حال مریض کے بھی خفت اور صعوبت مرض کی آرزو سے مشاہدہ مختلف ہوتی ہے لیکن تجربہ سے تو یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ لحمی کے اقسام عموماً سب قسم کے استسقاء سے خفیف و سبک ہوں باایں ہمہ یہ ضرور نہیں ہے کہ جگر کی حالت ضعف بھی اقسام لحمی میں ویسی ہو جیسی دیگر اصناف میں ہوتی ہے اکثر اوقات انہیں لوگوں پر عروض استسقا سے خطرہ زیادہ ہوتا ہے جنکا مزاج طبعی حار یابس ہے ایسے مزاج کے لوگ جب ہی مبتلائے مرض استسقا ہونگے جب کوئی امر عظیم مخالف ان کے مزاج کے پیدا ہوا ور انکے مزاج کو ضد مقابل کیطرف لیجائے۔ جو استسقا بسبب طحال کی صلابت کے عارض ہوتا ہے وہ اسہل ہے اور اسمیں امید شفا زیادہ ہے بہ نسبت اس قسم کے جو صلابت جگر سے پیدا ہو بلکہ صلابت طحال کا استسقا علاج پذیر ہونے کی اسمیں امید قوی ہے بیشتر بادہ استسقا اسقدر غالب اور زیادہ ہوجاتا ہے کہ دبوا و ضیق النفس اور کھانسی پیدا ہوتی ہے اور یہ علامات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زمانۂ موت مریض کا قریب ہوچکا یا شاید میں روز کے بعد مرجائیگا اور بیشتر تغیر نفس بسبب مزاحم ہونے ورم کے بلیلہ تک ہوتا ہے (یعنے اسقدر تنگی سانس میں ہوتی ہے کہ بلیلہ جو ایک کیفیت خاص بے آرامی کی ہے اور باب حمیات میں اسکا بیان ہوگا پیدا ہوتی ہے اور دوسرے نسخہ میں بجائے بلیلہ کے لیلہ کی لفظ ہے اسوقت معنی یہ ہونگے کہ رات کے وقت بسبب مزاحمت ورم کے تغیر نفس کا زیادہ ہوتا ہے) اور یہ کیفیت بہ نسبت کیفیات سابقہ کے اسلم ہے اکثر قریب زمانۂ موت کے ان لوگوں کے منہ میں اور مسوڑھوں میں قروح پیدا ہوتے ہیں بسبب ردی ہونے ان بخارات کے جو ورم سے متصاعد ہو کر اعلیٰ کیطرف آتے ہیں اور اخیر میں تمام بدن میں قروح پیدا ہوجاتے ہیں بسبب رداءت مزاج کے بعض اطبائے کہا ہے کہ اگر براز میں مستسقی کے رطوبت ہرگز نہ نکلے خارج ہو اسکے ہلاک ہونے کی خبر دینے کی جس شخص کو استسقا بحالت عروض مالیخولیا عارض ہو اسکا مالیخولیا بوجہ ترطیب پیدا کرنے استسقا کے زائل ہوجائیگا یہ بھی جاننا ضروری ہے استسقا میں اسہال کا پیدا ہونا خود بخود بلا تحریک صناعی مہلک ہوتا ہے مریض استسقا کے حالات میں پہلے اس امر کا دریافت کرنا چاہئے کہ نفخ اور ورم اول کہاں سے شروع ہوا ہے آیا خانہ سے یا دونوں پاؤں سے یا پیڑھ سے یا اطراف گردون سے یا قطن سے یا امعا یعنے شکم سے اور اس امر کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے کہ طبیعت مریض کی نرم رہتی ہے یا قبض رہتا ہے اسلئے کہ قبض رہنا ایسے مریض کو بہتر ہے بہ نسبت نرمی طبیعت کے خصوصاً اس قسم میں استسقا کے جو قطن سے شروع ہوا ہے یا دونوں گردون سے جو استسقا قطن سے شروع ہوتا ہے اس میں نرمی طبیعت کی زیادہ رہتی ہے اسلئے کہ رطوبات غذا وہاں سے پلٹ کر امعا کیطرف جاتے ہیں قبض طبیعت ان اقسام میں استسقا کے زیادہ رہتا ہے جو مقادیم بدن سے شروع ہوا ہے یعنے خانہ اور جگر اور طحال اور معدہ وغیرہ سے یہ بھی واجب ہے کہ حال مواضع شیبہ (یعنے جن مقاموں سے آدمی خم ہو کر دوہرا ہوجاتا ہے جیسے ناف سے لیکر پیڑو تک) پس ان مقامات کا حال بھی معلوم رہے کہ آیا ضعیف اور لاغر ہیں یا پر گوشت اور قوی ہیں کہ انکا قوی ہونا اسہال کی برداشت پر دلیل ہوسکتا ہے۔ ایضاً حال صفن کا بھی دریافت کرنا چاہئے کہ انتفاخ اور پھول جانے میں یہ بھی شریک ہیں یا نہیں اسلئے کہ انکی شرکت اگر انتفاخ میں ہوگی خوف رشح رطوبات کا ہوتا ہے اور رشح رطوبات سے شعص اور ذرب اور قروح خبیثہ کا جنکا اچھا ہونا دشوار ہے خوف ہوتا ہے کہ پیدا نہ ہوں اسباب خاصہ اقسام استسقا بعد اسباب عامہ کے سبب خاص استسقائے زقی کا جو اصل ہے وہ یہی امر ہے کہ رطوبت مائیہ جگر میں کیموس سے جدا تو ہوجائے لیکن جدھر سے نکلنا چاہئے مثلاً گردون کی طرف سے ادھر کی راہ سدہ وغیرہ سے بند ہو اور نکل نہ سکے پس بالضرور اس رطوبت کو رجوع اور بازگشت کسی اور طرف ہوگا جو اسکا محل طبعی نہیں ہے اور اسکی کی موجودگی جگر سے بذریعہ رواں گی ان مقامات کے ہوگی جدھر اسکا جانا غیر طبعی ہے اور یہ رفتار اس رطوبت کی یا بطور ترشح اور ٹپکنے کے انہیں مقامات غیر معتادہ پر ہوگی یا اینکہ انکا انفصال اور جدائی بخارات بن کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوگی کہ پھر وہی بخارات بوجہ احتقان شدید کے پانی ہو جائینگے اسلئے کہ مادہ ان بخارات کا زیادہ ہے فقط ہوا ہو کر فنا نہیں ہو سکتے یا اس بخار کے پھر پانی ہونے کا یہ سبب ہے کہ عضو رئیس یعنی جگر کی حمایت کی نظر سے طبیعت اس رطوبت کو بہ شدت دفع کرتی ہے اور یہ ضرورت ظاہر ہے جیسے غالب طبیعت کو اس رطوبت کا بقیہ بہانے ان مجاری میں دفع کراتی ہے جو واسطے ٹھہرنے فضول غذا وغیرہ کے بطن کے اس خالی مقام پر مخلوق ہوئے ہیں جہیں امعا کا مقام ہے اور اگر اس رطوبت متجرہ کا واقف ہونا اور ٹھہر جانا درمیان ثرب یا درمیان صفاق باطن کے ہوتا ہے مگر ثرب میں یہ رکو جب ہی در آتی ہے جب ثرب ناکل ہو جائے یعنے ٹر جائے یہ بات تو بخوبی معلوم ہو چکی ہے کہ دفع طبعی کبھی ایسا قوی ہوتا ہے کہ قیح وغیرہ دیگر رطوبات کو استخوان کے اندر نفوذ کرا دیتا ہے چہ جاکہ ثرب اور صفاق میں ایسی رطوبت کا در آنا یہ کیا دشوار ہے اگر دفع طبعی قوی ہو (۲) یا اینکہ یہ رطوبت اگر بطح سے نہ آسکے تو بعض مجاری غذا کے شگافتہ ہو کر ان میں رطوبت جگر کی بھر جاتی ہے کیونکہ وہ مجاری غذا جگر تک متصل ہو رہی ہیں (۳) یا رطوبت ان مقامات میں اسطرح آتی ہے جیسا کہ بعض قدما اولین نے کہا ہے اور بعض متاخرین نے ناحق اسکو اپنی طرف منسوب کیا ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ یہ رطوبت ان رگوں کے منہ کیطرف پلٹ جاتی ہے جو کہ جنین میں اسکے ناف تک آتی تھیں کہ انھیں کے ذریعہ سے جنین اپنی غذا پاتا تھا خواہ ان رگوں میں جو کہ جنین کی ناف تک آتی تھیں کہ انکی راہ سے جنین بحالت موجودگی اندرون شکم مادر کے پیشاب کرتا تھا اسلئے کہ بچہ کبھی شکم مادر میں ناف کی راہ سے پیشاب کرتا ہے اور نوزائیدہ بچہ قبل از آنکہ اسکی ناف کالی جائے اور اسکا نار کاٹا جائے یہی ناف ہی کیطرف سے پیشاب کرتا ہے اور جب اسطرف سے پیشاب کی آمد بند کر دیجائے جسطرح بعد درست کرنے ناف کے ہوتا ہے تب پیشاب مثانہ کیطرف کے اگر مخرج ذکر سے دفع ہوتا ہے (بیانک یہ امر واضح ہوا کہ پیشاب کے آنیکی راہ ناف تک بھی ہے انھیں عروق کے ذریعہ سے جنکا ابھی ذکر ہوا) پھر جب بکثرت سدے ان مجاری میں پڑ جائیں جدھر سے بول مثانہ میں پہونچتا ہے اور رطوبت بذا ادھر نہ جانے دیں قوت دافعہ مضطر ہو کر ناچار اس رطوبت کو انھیں عروق مذکورہ بالا کی طرف سے لائیگی جنکا تعلق جگر سے بیان ہو چکا اور ان رگوں کے منہ میں پہونچائیگی پھر چونکہ ناف کی راہ از وقت درستی ناف کے بند ہو چکی ہے۔ اب تو ادھر سے پیشاب کا آنا دشوار ہے یا لضرور وہ رطوبت انھیں رگوں کے منہ کھل جانے سے شکم میں بھر جائیگی اور پیٹ پھول جائیگا اسلئے کہ ان رگوں میں نفخ پیدا ہوگا اور یہ رگیں چوڑی بوجہ پر ہونے رطوبات مذکورہ کے زیادہ ہو جائینگی بہ نسبت اپنے اصلی اور اولی خلقت کے اور جو منافذ حدبہ جگر کے قرب میں بسبب نہ جانے رطوبت بول کے اسطرف سے وہ سب منضم ہو جائینگے یعنی ملجائینگے کہ وہ دراصل خلقت میں ضعیف ہیں اور انکا ضعف بہت زیادہ ہے بہ نسبت اس حصہ کے جو نزدیک مقعر جگر کے ہے اور کچھ دور نہیں ہے کہ دوائے مسہل جو استفراغ رطوبات کا شکم سے کرتی ہے اسکا اخراج بھی انھیں رگوں کی طرف سے یوں ہوتا ہے کہ پہلے جگر تک دوائے مسہل کا اثر انھیں کی راہ سے پہونچتا ہو پھر امعا تک۔ اسباب سابقہ جو واسطے اس سبب اصل یعنے رطوبت مائیہ کے تجویز ہو سکتے ہیں وہ یہی ہیں کہ یا تو قوت ممیزہ یا مادہ ممیزہ (بصیغہ اسم مفعول) یا مجاری میں ضعف آجائے جو سبب قوت ممیزہ متمیز ہو وہ اس جہت سے ہوتا ہے کہ تمیز کا فعل قوت دافعہ جگر اور قوت جاذبہ گردہ میں مشترک ہے پس یہ دونوں یعنے دافعہ جگر اور جاذبہ گردہ میں ضعف آجائے خواہ ان میں سے کسی ایک قوت میں ضعف پیدا ہو یا اینکہ مجری میں جو درمیان جگر اور گردہ کے ہے سدہ پڑے خصوصاً جو وقت گردہ میں ورم یا صلابت ہو اسوقت مائیت خون سے جدا نہ ہو سکے گی اب اس خون ناقص کو جو غیر متین ہے بدن قبول نہ کریگا اور نہ مجاری بدن اسکا تحمل کر سکیں گے یعنے اپنی تجویفات میں اسکو جگہ نہ دینگے اب ایک وجہ وجوہ واضح ہونے استسقائے زقی کے ثابت ہوگئی اور اسی جہت سے کبھی استسقائے زقی فقط گردہ کے کسی ضعف خواہ مرض سے پیدا ہوتا ہے اور جگر کے ضعف خواہ اختلال کے پہلے ضرورت نہیں ہوتی۔ رطوبت ممیزہ بصیغہ اسم مفعول میں اس سبب کا اسطرح تصور کرنا چاہیے کہ جو وقت یہ رطوبت بمقدار کثیر اتنی ہو کہ قوت ممیزہ مذکورہ بالا اسکی تمیز اور جدا کرنے پر قادر نہ ہو سکے کیونکہ اول تو اسکی مقدار زیادہ ہے دوم اینکہ اسکا ہضم بھی جگر میں اچھی طرح نہیں ہو سکتا ہے لہذا قوت ممیزہ کا تصرف بھی اسمیں بخوبی نہیں ہو سکتا ہے زیادہ ہونا اس

رطوبت کا سبب زیادہ سرد پانی پینے کے ہوگا اور سرد پانی زیادہ اُسوقت پیا جاتا ہے جب پیاس زیادہ ہو اور پیاس کی زیادتی اکثر کسی مزاج غالب سے جو جگر میں عارض ہوتا ہے اور عطش یعنی تشنگی اور بھی ہوتی ہے خواہ کوئی اور سبب تشنگی پیدا کرنیوالا منجملہ اسباب مذکورہ باب کثرت عطش کے خواہ سبب ایسے سدہ پڑجانے کے جو کہ جذب رطوبت آب مشروب کو جگر تک اتنا نہ ہونے دیں جسقدر کہ درکار ہے لہذا پیاس ہر وقت بنی رہتی ہے اگرچہ زیادہ پانی پیا جائے اور سرد بھی ہو یا اسوجہ سے پیاس زیادہ لگتی ہے کہ جو پانی پینے میں آتا ہے فوراً اسکے پینے سے پیاس فرو نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ ٹھنڈا نہیں ہے گرم ہے یا اینکہ اس پانی میں ایک کیفیت معطشہ یعنی پیاس بڑھانیوالی ہے مثلاً شوریت اور بورقیت ہے اور سوائے ان وجوہ کے اور اسباب کثرت عطش کے بھی ہو سکتے ہیں چنانچہ معلوم ہو چکا ہے پھر جب غذائے تر کا پورا پورا ہضم اپنی حد کو نہ پہنچا بدن یا فقط جگر ساری غذا کو قبول نہ کریگا بلکہ بعض کو قبول کریگا اور بعض کو رد کردیگا پس یہ سوء ہضم بھی تو ایک سبب اسباب استسقائے زقی سے ہوگی جسکو ہمنے اس عنوان سے اوپر لکھا ہے کہ غلبۂ مائیت اور رطوبت سے استسقائے زقی پیدا ہوتا ہے نیز اینکہ یہی سوء ہضم اسباب استسقائے طبلی سے ہوگا اگر افراط حرارت سے اس رطوبت کا بخار بنے اور یہ بات خرابی کی ہضم ثانی میں ہوتی ہے مجاری میں یہ سبب اسطرح پر ہوتی ہے کہ ان مجاری میں سدہ خواہ اورام ایسے ہوں کہ اس رطوبت کو جو جگر سے جدا ہوتی ہے اپنی اصلی اور سیدھی راہ پر گذرنے دیں اور بطرف مجاری غیر معتادہ کے اسکو منعکس کریں جسوقت طبیعت مستسقی کی مائیت کو بذات خود دفع کرے یہ امر دلیل اسکے صحت کا ہے مترجم میری سمجھ میں اس فقرہ کا مطلب یوں آتا ہے کہ جسوقت ادرار بول مستسقی کو بلاتحریک طبیعت بدون استعمال مدرات کے ہو اسوقت اسکی صحت کا گمان غالب ہوگا اسلئے کہ اسہال کو تو اطبا استسقا میں بالاتفاق مہلک تجویز کرتے ہیں اور تفریق استفراغ تام ہے اسکو جگر سے تخصیص نہیں ہے اور واپس آنا ان رطوبات کا انھیں مجاری غیر معتاد کیطرف سے بطرف جگر کے اور وہان سے بسبب جذب گردہ کے براہ بول دفع ہونا کچھ محال نہیں ہے متن اکثر اوقات جسوقت بدن مستسقی کا لاغر ہو جائے یعنے وہ نفخ شکم باقی رہے پھر تیسرے روز انتفاخ مذکور خود بخود عود کرتا ہے اور یہ نفخ دوبارہ اکثر ہی ہوتا ہے بقراط نے کہا ہے جس شخص مستسقی کے احشا میں بلغم کثیر درمیان حجاب اور معدہ کے یعنی درمیان ثرب اور صفاق کے اسقدر ہو کہ درد پیدا کر رہا ہو پس جسوقت وہ بلغم رگوں میں ہو کر مثانہ میں پہونچے اور براہ بول دفع ہو جائے اسکا مرض استسقا زائل ہو جائیگا مترجم میری رائے میں یہ قول بقراط کا شیخ نے بطور شاہد کے اپنے اُس دعوی پر ذکر کیا ہے جو ابھی اوپر گذر چکا ہے کہ طبیعت اس رطوبت کو خود بخود دفع کرے متن جالینوس نے بقراط کے قول پر یہ کہا ہے کہ اولی یہ ہے کہ یہ بلغم بطرف عانہ کے اترے نہ بطرف مثانہ کے اور کیونکر مثانہ پر اسکا ترشح ہو سکتا ہے اسلئے کہ یہ بلغم غلیظ ہے مائیت رقیقہ نہیں میں کہتا ہوں کہ کچھ بعید نہیں کہ تصرف طبیعت سے یہ بلغم تحلل ہو اور رقیق ہو جائے اور کچھ بعید نہیں ہے کہ اس بلغم کا اندفاع کسی جہت سے بحسب اختیار طبیعت مدبرہ بدن کے ہو بنظر ضرورت اور مصلحت بدنی کے یا اینکہ اور جہات میں سوائے جہت مثانہ کے کوئی حائل مانع ہو چنانچہ قیح اور ریم سینہ کا رگ اجوف مثانہ کیطرف دفع کرتا ہے لیکن یہ نفوذ یعنے نفوذ بلغم کا مثانہ میں پس اس سے زیادہ عجب نہیں ہے جسطرح نفوذ قیح کا استخوان ہائے سینہ میں ہوتا ہے بقراط کے قول کی تاویل میں جو بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ بلغم سے مائیت بلغم اور وہ رطوبت جو بلغم میں ہوتی ہے بقراط نے مراد لی ہے پس یہ تاویل بعید ہے کچھ اسکی حاجت نہیں (بلکہ معنے مطابق کے صحیح ابھی بیان ہو چکے) کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ پیٹ میں کسی شخص کے نفخ مثل مستسقی کے ہو جاتا ہے اور استسقا نہیں ہوتا ہے اور یہ کیفیت اس شخص کے بدن میں ہوتی ہے جسکی آنتوں میں قروح ہوں پھر سوراخ پڑجاتے ہیں اور تھوڑی دیر نہیں گذرتی کہ وہ شخص مرجاتا ہے یہ انتفاخ اُس سبب سے ہوتا ہے کہ ثقل موجود شکم کیطرف چڑھتا ہے لہذا پیٹ بڑا ہو جاتا ہے اور یہ امر (اگرچہ اسکے قائل ایک قوم گروہ اطبا ہیں) میرے نزدیک قریب الوقوع نہیں بلکہ بعید از قیاس ہے اسلئے کہ موت اس کیفیت سے پہلے واقع ہوگی خصوصاً اگر یہ شق ہونا اوپر کے اعضا میں ہو اسباب خاصہ استسقائے لحمی بعد اسباب مشترکہ مذکورۂ بالا کے سب سے پہلے اور مقدم فساد ہضم سوم کی حد یہانتک کہ جائے ایسی رہے اور مائیت اور کیفیت ایسی ہو کہ خون کا ملنا اور جزو بدن ہونا مشکل اگر ترشح طبعی نہ ہوتا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسی رطوبت اور خرابی کی وجہ سے اور اکثر یہ سبب مقدم ہے فساد ہضم دوسرے ہضم بلکہ ہضم اولی میں بھی ہوتا ہے یا اسلئے کہ غذائے متناول بذات خود ہی فاسد ہوتی ہے اور اسمیں بلغم کے استحالہ کی استعداد زیادہ ہوتی ہے مترجم یہ تقدم جو یہاں شیخ نے استعمال کیا ہے اس سے مراد تقدم زمانی نہیں ہے جس میں اجتماع متقدم اور متاخر کا زمانہ واحد میں نہیں ہوتا بلکہ تقدم بالعلیۃ مراد ہے پس مطلب یہ ہوا کہ فساد ہضم سوم خواہ اول اور دوم کا سبب عروض استسقا ہے جو ہمراہ استسقا کے باوجود مرض ہذا موجود رہتا ہے اور جب یہ فساد باقی نہ رہے وہاں مرض ہذا بھی ہوجائیگا مثلاً جبکہ قوت ہاضمہ اور ماسکہ اور ممیزہ جگر کی ضعیف ہوجائیں اور قوت جاذبہ دیگر اعضائے بدنی کی قوی ہو اور ہاضمہ میں اعضاء مذکورہ کے بھی ضعف ہو اسی زمانہ میں یہ قسم استسقا کی پیدا ہوگی اسلئے کہ برودت کی کثرت خاص جگر میں ہوگی خواہ بشارکت برودت دیگر اعضا کے جگر بارد ہوجائیگا اگرچہ اسوقت اورام اور ایسے سدے نہ ہوں جو نفوذ غذا کو منع کریں (۲) ہمو رگوں کی برودت سے تمام بدن کے بھی اکثر یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور بعض امراض جو رگ ہائے بدن میں ہوتے ہیں خواہ سدہ ہو اور رگوں میں بسبب استعمال لزوجات کے پڑجانے میں یا مٹی وغیرہ کے کھانے سے یہ سدے پیدا ہوتے ہیں ان سے بھی یہ استسقا پیدا ہوتا ہے (۳) کبھی بسبب جاگزیں ہونے برودت کے جو رگوں میں اثر ہوا ہے بارد اثر قوی کرتی ہے اور برودت کا استقرار ان میں ہوجاتا ہے ان سے بھی یہ استسقا پیدا ہوتا ہے (۴) کبھی بسبب حرارت بدنی کے جو ذوبان اجزائے بدنی کرتی ہے اور اخلاط کو بھی گداختہ کرنا اسکی شان سے ہو ان سے بھی یہ استسقا پیدا ہوتا ہے مترجم بعض نسخوں میں بجائے اخلاط کے اختلاط کی لفظ وارد ہے اسوقت مراد یہ ہے کہ حرارت مذکورہ اختلاط خون کو اجزائے بدنی سے نہیں ہونے دیتی ہے بوجہ اسکے زیادہ رقیق کرنے کے متن جو وقت کوئی سدہ ایسا پڑجائے کہ خلط صدیدی ذوبانی کا دفع اور نکلنا نواحی گردہ سے بطرف مثانہ کے ممکن نہ ہو اور اکثر یہ امر بعینہ وقوع سدہ کا دفعتاً ہوتا ہے اسوقت بھی یہ مرض ہوتا ہے دستور کا جاری ہونا بیشتر مانع حدوث استسقائے لحمی کا ہوتا ہے طبیعت مدبرہ اگرچہ ہمیشہ اسی بات کی کوشش کرتی ہے کہ فضول مائی کو مجاری طبعی خواہ غیر طبعی کی راہ سے دفع کردے مگر بیشتر اس دفع سے عاجز بھی ہوجاتی ہے خواہ اسکے دفع کرنے سے پہلے نفوذ اس رطوبت مائی کا جو غیر طبعی ہوتا ہے اور بعض وجوہ مذکورہ بالا پر جنکا بیان استسقائے زقی میں کیا گیا ہے وہ نفوذ قبل اس زمانہ کے ہوجاتا ہے کہ طبیعت کا فعل اور غلبہ ان رطوبات کے دفع وغیرہ پر ہوا ہوجائے خواہ یہ ہے کہ توجہ طبیعت کی دوسری ضروری تدبیر بدنی کے سبب سے اس رطوبت کے دفع میں بھی ہونے نہ پایا تھا اور نفوذ اس رطوبت کا اعضائے بدنی میں ہوگیا (کبھی مجاری بدن (باوجودیکہ طبیعت نے انکو انکی طرف روانہ کیا تھا) اس رطوبت کو قبول نہیں کرتے کبھی قوت دافعہ اس رطوبت کو خاص بطرف جگر کے دفع کرتی ہے بدین لحاظ کہ یہ رطوبت مائی ہے اور اسی قسم کی چیز ہے جو جگر سے دفع ہونے کے لائق ہے پھر جبکہ جگر اسکو بوجہ برودت وغیرہ کے قبول نہیں کرتا خواہ متصل جگر کے جو اعضا ہیں وہ بھی اسکو قبول نہیں کرتے اور یہ قبول نہ کرنا جگر وغیرہ کا یا بسبب ضعف کے ہوتا ہے یا اسلئے کہ مادہ رطوبت مذکورہ مقدار میں زیادہ ہوتا ہے یا اسلئے کہ بدن باوجودیکہ طبیعت اس رطوبت کو مقامات مناسب میں پہونچائے مگر بدن اسے قبول نہ کرے سدوں وغیرہ کے پڑجانے سے پس ان سب اوقات میں طبیعت کو تحیر پیدا ہوتا ہے دفع غیر طبعی اور دفع طبعی میں اور اسی تحیر کی وجہ سے یہ رطوبت تمام بدن میں جمع ہوتی رہیگی اور استسقا پیدا ہوگا بقراط نے کہا ہے جس شخص کے جگر میں رطوبت مائی بھری ہو پھر یہ مقام جگر کا پھٹ جائے اور بعد شگاف کے یہ پانی غشاء باطن میں پہونچے اسکا شکم اسی پانی سے بھر جائیگا اور مریض مذکور مرجائیگا۔ جالینوس نے اس قول کی شرح یوں کی ہے کہ مراد بقراط کی استلائے جگر سے نفاطات بکثرۃ جگر میں جو ظاہر جگر پر پیدا ہوتے ہیں بطرف محدب جگر کے پھر ان نفاطات میں رطوبت مائی فراہم ہوتی ہے پھر جب یہ نفاطات شگافتہ ہوتے ہیں یہ رطوبت مائی خالی جگہ فضاء باطن میں حاصل ہوتی ہے اور قرب میں اسکا نفوذ بدون پڑجانے ثقب کے اسی رخ میں نہیں ہوتا ہے وہی جالینوس پھر کہتا ہے کہ یہ پانی جیسے کہ مستسقی لوگوں کے جگر میں ہوتا ہے اور کبھی بعض آدمی مستسقی ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس کیفیت کے بعد بھی نہیں مرتے بلکہ یہ رطوبت مائی یا براہ دفع طبیعت خارج ہوجاتی ہے خواہ علاج کے ذریعہ سے نکلجاتی ہے اور اسی وجہ سے کچھ بعید نہیں کہ آدمی زندہ رہے اور یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ یہ رطوبت باقی رہے اور آدمی زندہ رہے شیخ کہتا ہے میرا گمان یہی ہے کہ ایسا مریض لامحالہ مرجائیگا اسلئے کہ یہ رطوبت مائی اپنے جوہر ذات میں نہایت ردی اور خراب ہوتی ہے پس فضائے مذکور میں نفاطات جگر سے جاتی ہے اسکو بھی فاسد کردیگی اور اسکے بخارات ردی سے ہلاکت پیدا ہوگی اور دوسری وجہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ ہر کہ جگر پر جو جھلی محیط ہو وہ بھی ایسے طور کی فاسد ہو جائے گی پس لامحالہ مر جائیگا **استسقای طبلی** کے اسباب اکثر سبب طبلی کا فساد ہضم اول کا ہے
یا دوسرا فساد ہضم یا قوت کے ضعف سے عارض ہوتا ہے یا مادہ غذا اس فساد ہضم کا باعث ہوتا ہے پھر جب یہ مادہ غذائی بخوبی ہضم نہ ہوا اور حرارت
ضعیف نے معدہ کی ہین نا تمام فعل کیا جو قوی نہ تھا اور بدن نے اسکے قبول کرنے سے کراہت کی اور مقامات مناسب سے اسے دور پھینکدیا
اسی مادہ خام کیواسطے مناسب امداد ائی یہ بات ہے کہ اسکا استحالہ بخار اور ریاح کیطرف ہو بشرطیکہ یہ مواد گرد اگرد معدہ اور امعا کے چپیدہ ہوتے ہین اور
اکثر ایسے ہوتے ہین کہ اسی جہت سے ہر وقت مروڑ ابھار رہتا ہے اسلئے کہ حرارت غیر مخلیہ یعنے غیر کافی جو قت ان مواد مین فعل تحلیل ضعف کا کرتی ہے پس
اسکا فعل ناقص اسیقدر ان مین کارگر ہوتا ہے کہ انکا استحالہ ریاح کیطرف کردے خصوصاً جو قت کہ معدہ بارد و رطب ہو کر ہضم جگر کیواسطے یہ مواد آمادہ
نہین ہو سکتے اور پھر جگر کی یہ صورت ہے کہ اسین کیقدر حرارت کے قصد کرتا ہے کہ ایسی شے کو ہضم کرے جو ابھی مستعد اور آمادہ ہضم
جگر پر نہین ہوئی ہے جیسا حال اس رطوبت کا ہے پس لامحالہ اسکے بخارات اور ریاح بنجائینگے کبھی استسقائے طبلی ایک حرارت شدیدہ
جو غریب ہو یعنی حرارت غریزی سے جُدا وہ حرارت معدہ اور جگر مین عارض ہو کر غذا ہائے رطب و رطوبات بدن کو بہت جلد اپنا اثر
پہونچائے قبل اسکے کہ حرارت غریزی اپنا اثر اس غذا اور رطوبات مین کر سکے اور جو ہضم استیلا اور غلبہ حرارت غریزی سے بحد اعتدال ہوتا ہے
وہ اس حرارت غریبہ کے غلبہ کیوجہ سے نہ ہو سکے پس اسوقت اس غریب حرارت کا فعل غیر طبعی اس غذا اور رطوبات مین کہ قبل ہضم جگر اور
معدہ کے انکی ریاح اور بخارات ہوجائینگے اب اسوقت سبب حدوث استسقائے طبلی کا ضعف ہضم اول کا یا ضعف حرارت غریزی کا بسبب
شدت حرارت غریبہ کے جو ایسی غالب ہے کہ غذا اور رطوبات مذکورہ کو اتنی دیر تک مہلت نہین دیتی کہ بحال خود باقی رہین اور ہضم اول
انکا پیدا ہو جائے کبھی حمیات وبائیہ مین اور بھی اخیر مین اکثر امراض حادہ کے نفخ شکم ایسا ہوتا ہے کہ مثل طبل یعنے ڈھول کے پیٹ پھول جاتا
ہے اگر اس پھولی ہوئی جگہ پر ہاتھ مارا جائے آواز طبل کی سی سنائی دیتی ہے اور یہ علامت ردی اور خراب ہے علامات مشترکہ (۱) استسقا کے جمیع
اقسام کے تابع فساد ونون تمام بدن کا ہوتا ہے طحال کی شرکت سے جو استسقا ہو اسمین رنگ بدن کا سبزی مائل ہوتا ہے اور سیاہی بھی ہوتی ہے
جمیع اقسام مین استسقا کے دونون پاؤن یعنی قدمون پر بھری بھری ہوتی ہے بسبب ضعف حرارت غریزی کے جو اطراف مین زیادہ ہوتا
ہے اور خون مین رطوبت اور بخاریت ہوتی ہے لہذا پاؤن مین سوجن زیادہ معلوم ہوتی ہے پلکون مین اور پپوٹون مین بھی تہیج پیدا ہوتا ہے
اور دیگر اطراف مین جیسے ہاتھون مین بھی تہیج اور بھر بھری چڑھتی ہے (۲) جملہ اقسام استسقا کے پیاس سے خالی نہین ہوتے جو ہر وقت رہتی
ہے اور ضیق النفس بھی رہتا ہے اور اکثر یہی ہے کہ یہ پیاس ہمراہ کمی اشتہائے طعام کے ہوتی ہے کسواسطے کہ پیاس صرف پانی پینے کی زیادہ خواہش ہوتی
ہے سوائے اس قسم کے جو برودت جگر سے پیدا ہو علی الخصوص وہ برودت جو زیادہ سرد پانی پینے سے عارض ہو کر گھبائے جگر مین پھر مورث
استسقا ہوئی ہو (۳) جملہ اقسام استسقا مین خصوصاً زقی مین اور اسکے بعد لحمی مین پیشاب کی کمی ہوتی ہے اور اکثر اوقات جسقدر پیشاب آتا
ہے سرخ رنگ ہوتا ہے یا تو اسوجہ سے کہ مقدار اسکی کم ہے (یعنے مائیت قلیل ہے کہ ضا رجوف مین چلی گئی ہے) لہذا جو رنگ کہ مقدار کثیر مین بول سکے
پھیل کر پھیکا ہوجاتا تھا اب کمی مقدار کے وقت وہی رنگ جمع ہو کر سرخی دیتا ہے مترجم یہ بات ہم بذریعہ صباغت رنگ سازی کے تجربہ کر سکتے
ہین کہ جسقدر ایسے رنگین پانی سے کوئی کپڑا گلابی رنگ دیا جائے اگر اس پانی کو خشک کرین پہلے تو گہرا گلابی ہوگا اور اخیر مین شوخ رنگ
سو خواہ گلنار وغیرہ اسی سے رنگا جا سکتا ہے اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جسقدر پانی کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے سرخی مین کمی آتی ہے اور
سرخ ہونا پیشاب کا تو یہی ہے کہ مائیت خون کی جگر سے جدا ہو جاتی ہے متن دوسری وجہ سرخی بول کی استسقا مین یہ ہے کہ جگر مین بوجہ ضعف کے
تیز حرارت اور مرو سرخ کے پیشاب سے بخوبی نہین ہو سکتی ہے لہذا سرخی باقی رہجاتی ہے۔ اسیواسطے مناسب نہین ہے کہ فقط بذریعہ سرخی پیشاب کے
استسقا کے حار ہونے پر حکم کیا جائے (جبتک کہ دیگر علامات حرارت مین غور نہ کرلین) مرضائے استسقا کو اکثر ایسے حمیات جنکی حرارت فاتر ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنے زیادہ تیز نہ ہو عارض ہوتی ہے۔ اور اکثر انکے بدن مین ایسے بثور اور دانہ برآمد ہوتے ہین جنسے ٹوٹ کر زرد پانی برآمد ہوتا ہے اور طبعی اور
کمی مین ذرب یعنی اسہال بکثرت عارض ہوتا ہے اگر ابتدا استسقا کی جگر کے ورم گرم سے ہو اسوقت بشدت قبض طبیعت رہتا ہے اور
دونون قدم پر ورم آجاتا ہے اور کھانسی خشک آیا کرتی ہے کہ اس سے کچھ برآمد نہین ہوتا ہے اور داہنے جانب اور بائین طرف جو اورام
ظاہر ہونے ہین انکی یہ صورت ہوتی ہے کہ کبھی دفعتہً غائب ہو جاتے ہین اور پھر یکایک ظاہر ہوتے ہین اور اکثر یہ بات استسقائے زقی مین
ہوتی ہے۔ اگر ابتدا استسقا کی دونون خاصرہ سے ہو اور قطن یعنے تہیگاہ سے ہو تو ورم دونون قدمون سے شروع ہوتا ہے اور ذرب
طویل پیدا عارض ہوتا ہے جو کسیطرح زائل نہین ہوتا اور باوجودیکہ دست اسقدر آتے ہین مگر وہ پانی جو استسقا کا مادہ ہے دستون کی
طرف سے نہین نکلتا ہے کہ مرض ہذا مین کمی ہو جس استسقا کا سبب کوئی حرارت ہے اسکے ہمراہ علامات حرارت ہوتے ہین جیسے التہاب اور
پیاس کی زیادتی اور زردی رنگ مین تلخی دہان بشدت یبوست بدن پر غالب ہوئے اشتہائے طعام کا سقوط زرد اور سبزے کا آنا
اور اخیر مین سوزش سے پیشاب کا آنا اسلئے کہ حرارت اسکی شدید ہو جاتی ہے اگر استسقا بسبب جنس ایسے مادہ کے ہو جسمین ذوبان کثیر ہو
اور دونون بحران طبعی بول و براز کے سوا اور طرف دفع ہوا ہو ایسے مادہ پر کثرت صفراے استدلال کیا جاتا ہے اور علامات ذوبان
کے بھی موجود ہوتے ہین اور براز اور بول عسالی اور صدیدی پہلے اس سے آتا ہے اور دونون خاصرہ اور قطن یعنی تہیگاہ سے شروع ہوتا ہے
اور اسیطرح جملہ اقسام استسقا کے جو امراض حارہ یعنی اورام حارہ سے عارض ہوتے ہین جس استسقا کا سبب برودت ہے وہ اس حار استسقا
بخلاف علامات اور احوال مین ہوتا ہے کبھی بارد استسقا مین اشتہائے طعام زیادہ ہوتی ہے جیسے کہ برودت معدہ سے اگر یہ مرض پیدا ہوا ہو
پھر جب مرض خواہ برودت معدہ بافراط بڑھجائے اشتہا یکسر ساقط ہو جاتی ہے جس استسقا کا سبب ورم سخت جگر کا ہے اسکی شناخت ورم صلب
کی جو خاص علامات ہین انہین سے کیجاتی ہے اور ذرب جو تابع اس ورم کے ہوتا ہے اس سے اور کمی اشتہائے طعام سے بھی پہچانا جاتا ہے
جس استسقا کا سبب ورم حار جگر کا ہے اسکی ابتدا جہت جگر سے ہوتی ہے یعنے مقعر اور محدب جسطرف ورم ہو اسیطرف سے استسقا کی ابتدا ہوگی
اور قبض طبیعت اسمین ہوتا ہے اور جملہ علامات ورم حار کے بھی موجود ہوتے ہین جو استسقا کہ طحال کی حرکت سے ہوتا ہے اسپر دلیل سبزی رنگ
کی اور جو امراض کہ پہلے طحال مین عارض ہوچکے وہ بھی دلائل سے لئکے ہوتے ہین۔ اور اکثر اس استسقا کے ہمراہ سقوط اشتہائے طعام نہین ہوتا
ہے اور اسیطرح اگر سبب استسقا کا گردہ مین ہو جب بھی اشتہائے طعام ساقط نہ ہوگی یعنے جو وقت بھوک لگنے کا حالت صحت مین تھا اسوقت
بدستور اشتہا ہوگی اور جسقدر غذا کھانے کی اس شخص کو عادت تھی اتنی ہی اب بھی کھایا کریگا بخلاف اس استسقا کے جو خاص جگر سے پیدا
ہو کہ اسمین اشتہا اسطرح نہ رہے گی گردہ سے جو استسقا پیدا ہوتا ہے اس سے پہلے اورام اور قروح گردہ کے پیدا ہوئے ہونگے علامات
زقی استسقائے زقی کے ہمراہ شکم مین ایک گرانی اور بوجھ محسوس ہوتا ہے اور جب شکم کے اوپر ہاتھ مارا جائے آواز نہین دیتا بلکہ جب اچھی طرح سے
ہلایا جائے اسوقت ایسی آواز آتی ہے جیسے مشکیزہ مین پانی بھرا ہوا آواز دیتا ہے اسیطرح اگر مریض ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلے اور چھونے مین
اس شکم کے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مشکیزہ پانی سے بھرا ہو نہ ایسی مشک جسکو ہوا بھر کے پھولایا ہو نبض اس مریض کی صغیر اور متواتر مائل بصلابت ہوتی
ہے جسمین کسیقدر تردد ہوتا ہے اور یہ تردد بسبب کھچاؤ و حجاب یعنی مراق بطن اور صفاق کے ہوتا ہے اور بیشتر اسکی نبض اخیر درجہ مرض مین بوجہ کثرت رطوبت کے
مائل بہ نرمی اور لین ہو جاتی ہے اس استسقا مین جملہ اعضائے بدن فربہ نہین ہو جاتے اور نہ انکا حجم بوجہ شکم کے بڑھجاتا ہے جسطرح استسقائے لحمی مین
بلکہ اور اعضا سوائے پیٹ کے لاغر اور پتلے ہوتے ہین اور پیٹ کی جلد مین ایک چمک و صقالت ایسی ہوتی ہے جیسے کھچی ہوئی اور تناؤ کے وقت
جلد مین چمک پیدا ہو اور بیشتر اسکے ہمراہ آلہ ذکر مین ورم آجاتا ہے اور قیلہ یعنے فوطہ کا پانی یعنے ورم مائی صفن مین پیدا ہوتا ہے جسوقت استسقائے
زقی بعد برآمد ہونے پتھری کے دفعتہً پیدا ہو اور پتھری بدون اسباب ظاہر جگر کے برآمد ہوئی ہو جاننا چاہئے کہ ایک پتھری دونون مجرائے حالب

HAKEEM SHOUKAT ALI

شق ہو گیا ہے **علامات لحمی** اسکے ہمراہ تمام بدن پھول جاتا ہے جسطرح مردہ کے لاش کی یہی کیفیت ہے۔ تمام اعضا اور خصوصاً چہرہ اس بیماری میں مائل بہ فربہی ہوتا ہے لاغری نہیں ہوتی۔ اگر بدن کے کسی مقام کو انگلی سے دبائیں گھس جاتی ہے اور گڑھا پڑ جاتا ہے پیٹ میں اس مرض کے اسقدر نفخہ اور ہلانے میں آواز پانی کے ہلنے کی خواہ ایسی ہوتی جیسے ہوا بھرنے سے مشک میں ہوتی ہے خواہ آواز دینے مثل طبل و ڈھول کے نہیں ہوتا جیسا کہ استسقائے طبلی اور زقی کے مریض میں ہوتا ہے اور اکثر اوقات اس قسم کے تابع ذرب و رزمی طبیعت ہوتی ہے اور جو فضلہ رقیق دفع ہوتا ہے سپیدی مائل ہوتا ہے نبض اس مریض کی موجی اور عریض لین ہوتی ہے **علامات طبلی** ناف اسمین اونچی ہوکر برآمد ہوتی ہے اور بہت زیادہ نکل آتی ہے اور بوجھ اور گرانی اسمین اتنی نہیں ہوتی جیسے زقی میں بلکہ تمدد اور تناؤ اسمین بہ نسبت زقی کے زیادہ ہوتا ہے اور کبھی تو اسقدر تناؤ ہوتا ہے جیسے دودہ کھچا ہوا ہو یہ صورت شکم کے تمدد کی ہے فربہی اعضا کی مثل لحمی کے اسمین نہیں ہوتی بلکہ اعضا میں لاغری ایسی آتی ہے جیسے ذبول کی کیفیت ہو جب پیٹ پر ہاتھ ماریں ہوا سے پھلائی مشک کی آواز آئیگی نہ ایسی مشک جو پانی سے بھر کر پھولی ہو مریض ہمیشہ شائق ڈکار نے کا رہتا ہے اور ڈکار لینے سے اسکو راحت اور آرام ملتا ہے اور اخراج ریاح سے بھی اسے راحت ملتی ہے نبض اس مرض کی دونو قسم زقی اور لحمی والوں کی نبض کے بہ نسبت طویل ہوتی ہے اور ضعیف نہیں ہوتی ہے اسلئے کہ یہ قسم استسقا کی اسقدر زوال قوت کا (براہ کیفیت خواہ ازرہ ثقل و گرانی) نہیں کرتے جسقدر کہ استسقائے زقی کرتا ہے نبض طبلی کی اکثر تو سریع متواتر مائل بصلابت اور تمدد ہوتی ہے اور ہاتھ پاؤں پر بھر بھری آئیں اتنی نہیں ہوتی جتنی اور دونوں قسم میں ہوتی ہے **معالجات** علاج سوء القنیہ کا پہلے دیکھنا چاہئے کہ ان کے بدن اخلاط مختلفہ مراریہ ہیں کہ نہیں اگر ہوں اسوقت ایارج فیقرا کا استعمال کیا جائے کہ وہ فقط فضول کا اخراج کرتا ہے اصلی رطوبات کو نہیں خارج کرتا ہے اور اگر معلوم ہو کہ اخلاط بالزوجت اور غلیظ انکے بدن میں ہیں ایارج حنظل سے مسہل دیا جائے۔ بہتر اس مسہل میں صبر اور حنظل و بسفائج اور غاریقون مع سقمونیا کے بڑھایا جاتا ہے اور اوزان کی تعیین صدق طبیب پر موقوف ہے جسقدر رقت اخلاط خواہ انکا غلیظ ہونا دریافت کرے اور اسیطرح جسقدر قوت اور ضعف مریض کا سمجھا اسیقدر کمی بیشی اوزان کی کرنی چاہئے اور بہتر باضطرار خرابی کے استعمال کرنے کی نوبت پہونچتی ہے جب ادویہ دوائے کا برابری نہ ہو اور تنقیہ مادہ اور ادویہ سے نہ ہوسکے اور فضول میں لزوجت زیادہ ہو بایں ہمہ پھر بھی ان کے مسہلات میں نرمی کا لحاظ رکھنا چاہئے اور فاصلہ دے دیکر دوائے مسہل کا استعمال کرنا چاہئے اور جو وقت خیال میں طبیب کے یہ آجائے کہ اب پھر مادہ جمع ہو گیا دیکھ پر تامل نہ کرنا چاہئے بلکہ دوبارہ مسہل دینا چاہیے اور ساتھ ہی اس تدبیر کے انکے معدہ کی رعایت بھی چلی جائے تاکہ مسہلات کی ایذا نہ پہنچے اور دویہ مسہلہ کو عود خام وغیرہ سے معطر کر دینا بھی ضرور ہے اور اگر قوت قوی ہو پھر زیادہ فکر اور تردد ان امور کا نہ کرنا چاہئے اور پوری مقدار پر تدبیر تنقیہ وغیرہ کی کرنی چاہئے خلاصہ یہ ہے کہ ایسی کامل تدبیر کیجائے جو مانع تولید فضول جدید ہو اور استفراغ فضول موجودہ کا مسہلات نرم سے متواتر کرنا چاہئے فصد سے ان لوگوں کو جہانتک ممکن ہو بچانا چاہئے پھر اگر بدون فصد کے چارہ نہ ہو گا امتلاء خون کا پیدا ہوا اسوقت البتہ فصد پر جرأت کیجائے گی مگر نہایت احتیاط سے اور فاصلہ دے دیکر تین دن خواہ چار روز میں یا زیادہ اس سے ایک فصد کو دوسری سے فاصلہ رہے اگر ضرورت فصد کی جب ہی ہوتی ہے کہ خون بواسیر یا حیض کا بند ہو کر یہ مرض پیدا ہوا ہو مناسب فصد سے پہلے یہ ہے کہ پہلے تنقیہ خون کا مثل ایارج وغیرہ کے کرکے اسکے بعد فصد کرائی جائے اگر چارہ بدون فصد کے نہ ہو اور پھر بھی بہت تھوڑا سا خون نکالا جائے آخر حالات میں پہلے انکو ایسے ہی استفراغ کی حاجت ہوتی ہے کہ اخلاط کا اخراج بذریعہ اسہال کے کرے اور سدوں کی تفتیح کرے پھر دوبارہ ایسی دوا پلانی چاہئے کہ ادرار بھی کرے اور تفتیح سدہ کی کرے حقنہ ہائے نرم اور لطیف کہ محلل رطوبات نرم ہوں وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں جب اچھی طرح استفراغ رطوبات کا انکے بدن سے ہوجائے مناسب زیادہ جو طریقہ علاج انکے واسطے اسوقت ہو یہی ہے کہ ریاضت معتدل کریں اور پانی پینے میں کمی اور آبہائے کبریتی اور بورقی اور شبی سے نہانا بھی انکو زیادہ مفید ہے اور قریب دریائے شور کے رہنا اور آبہائے حمات یعنی گرم اثر والے پانی کے قریب رہنا مفید ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

آب شیرین کے حمام مین نہانا خواہ ٹھہرنا انکو مضر ہے ہان اگر حمام یابس کا استعمال مفید ہو سکتا ہے اور ہوا ایسے گرم مین ایسے حمام کے پسینا نکالنا انکے بدن سے بھی مفید ہے اگر قبل از طعام قے کا استعمال کیا کرین نہایت اچھی تدبیر ہے اوائل مرض مین قے کرانے کیواسطے مولی سکنجبین مین بھگوئی جاوے۔ اور اخیر مین خرق تضعیف پر توجہ انکی کمی اکل و شرب سے حتی الامکان زیادہ رہنی چاہیے اور مفتحات سدد کا استعمال بھی برابر کیا کرین اپنے کھانے اور پینے کی چیزون مین ادویہ بحفظ لطافہ خوشبو کا استعمال کرین مثل سنبل و رسعد اور دارچینی اور لطافہ جیسے افسنتین اور کاشم اور غافث تخم او شکن ہندی اور زراوند مدحرج عصارہ قثاء الحمار اور برگ زیرون تنطوریون جاوشیر کا کنج بالخاصہ اور ضماد مین انکے عصارہ قثاء الحمار اور کبریت اور بیج مازریون اور برگ فرفیون اور نطرون اور خاکستر سوسن کی اور زبد البحر داخل کیا جاتا ہے حمام کرتے وقت انکے بدن مین مالش کرنے کیواسطے بھی ایسی ہی دوائین جو مذکور ہوئین خواہ مثل انکے اور ادویہ مناسب مین شراب عتیق اور چند بقون مینے شراب کہنہ اور شراب ریحانی رقیق اور شراب سوسن انکو زیادہ مفید ہے اور شراب افسنتین نہار انکو پلانی چاہیے بعون خصوصا جبکہ نفخ کے شر و دطوس اور دواے کرکم و دواء اللک اور کلکلانج بزوری دینی چاہیے اور شیر تھوڑی مقدار بول شتر کی انکو پلائی جاتی ہے اور شیر شتر بھی خصوصا فربہ اندام اور قوی کی اور اگر یہ مرض لاحق ہو علی الخصوص جب القینہ پیدا ہو جاے اور سبب ہو کہ استسقا پیدا ہو جائے جنسترود دواؤ قیہ یعنی ۵ تولہ، ماشہ بول شتر ہمراہ ۱۲ ماشہ سکنجبین کے پلایا جاتا ہے اور اکثر سے زیادہ مقدار بھی پلائی جاتی ہے اور اسیطرح بھیڑ کے پیشاب مین سکنجبین ملا کر پلاتے ہین اور بعض اطبا ان دو مرض مین بلیلہ زرد کا پلانا بھی مناسب جانتے ہین اگر مادہ رقیق صفراوی ہو [illegible] واسطے تکمید مادہ کی سنبل اور سلیخہ وغیرہ سے کیجاتی ہے اور انھین ادویہ سے ضماد سوسن وغیرہ کی شرکت سے تیار کرنا چاہیے ہمیشہ تمریخ یعنے مالش انکے شکم کی بورق و کبریت و دہنہاے گرم جیسے [illegible] روغن ناردین وغیرہ ملا کر کرنی چاہیے اور ضمادات مین مرہم کحک ہمراہ سفرجل کے مفید ہے اگر انکے شکم اس ضماد کے استعمال سے نرم نہ ہو اور کسی قبول نہ کرے گائے کا ادھ کری سنگنی ملا کر ضماد استعمال کیا جاتا ہے غذا مریض سوء القینہ کی ایسی لذیذ درکار ہے جس مین طبیعت کی تقویت بھی ہو جیسے گوشت دراج اور تیہو اور شوربائے خوشبو لذیذ ایسے ہی لحوم کا جو دارچینی اور لونگ اور مصطگی اور زعفران سے خوشبو کیا جائے اسیطرح معصرات کا بھی خوشبودار ہونا چاہیے فواکہ مین میٹھا انار اور تھوڑی مقدار بہی کی بھی مضر نہین ہے واجب ہے کہ انکے طعام مین خردل اور گندنا اور لہسن کی شرکت کیجائے خواہ جو اشیا مثل انکے ہین مگر بکثرت ایسی چیزین نہ ڈالی جاوین علاج استسقائے زقی عام مرض ان بیمارون کے سامنے سے رطوبات کا خشک کرنا اور فضول ردی کا اخراج ہے اگر مریض عام دھوپ مین بیٹھنے سے خواہ جس جگہ کی ہوا سرد نہ ہو اور آگ کے تاپنے مین ان لکڑیون کی آگ جو خفیف ہین اور پانی پینے کو ترک کرنے سے پیدا ہو اور تفتیح مسام یعنے مجاری سددون کا کھولنا اور ادرار بول اور اسہال [illegible] کا برقی اور نرمی کرانا پیاس پر صبر کرنا اور صبر کرنیکی تدبیرین جو اکثر جگہ لکھی گئی ہین عمل مین لائے پانی کو آنکھ سے دیکھنے نہ پائے چاہ کہ پینے مین آئے جبتک ممکن ہو اور اگر بدون پلانے کے چارہ نہ ہو تو بعد غذا کے تھوڑی دیر کے بعد کسی شربت وغیرہ مین ملا کر دینا چاہیے غذا کی تقلیل اور زیادہ رقیق ہونی چاہیے یعنے سوتی غذا نہ ہو کہ یہ افضل علاج ہے اور جو ریاضت کہ اسے ہم استسقائے لحمی کے باب مین بیان کرینگے سین بھی کرانی چاہیے قوت مریض کی نگہداشت اور قوت بڑھانیکی تدبیرین اقسام اور طرح طرح کے عطر سونگھانے سے جیسے کیوڑا اور خس اور مٹی اور مشک و عنبر کا عطر خواہ انکا اور تحفہ ہائے خوشبو کے سونگھانے سے ہر وقت کرنی چاہیے اور کھانیکی چیزون مین ایسے مصالح خوشبو پڑے کہ جنکی بو باس سونگھنے سے دماغ معطر اور طبیعت خواہشمند ہو جائے اور ان مین ایک طرح کی شراب یعنی شربت جو خوشبو اور مناسب بحال مریض ہون بھی تجویز کرنی چاہیے۔ زیادہ سکنجبین کا پلانا اس مریض کو اچھا نہین ہے قے کرنی بھی ان بیمارون کو نافع ہے خصوصا قبل طعام کے اور نیز بعد غذا کے بھی ایک روز ناغہ کرکے جو تیسرے روز پڑیگی خواہ دو دو روز ناغہ کرکے کہ چوتھے دن ہوگی خواہ پانچوین روز یعنے تین دن ناغہ کرکے یہ تدبیر بھی زیادہ نافع ہے چھینک لانے زردوایا خشک اس کے ذریعے بہت مفید ہے کہ چھینک کیوجہ سے بابت استسقا کا اغذا نیچے کیطرف ہوتا ہے اور جو مجاری اس رطوبت کے اخراج کے لائق ہین ادھر اس رطوبت کو حرکت ہوتی ہے فصد کا یہ حال ہے کہ نا امکان اسکی قسم کے مستسقی کو اس سے بچانا چاہیے سوائے ان لوگون کے جنمین استسقا بسبب احتباس خون کے عارض ہوا ہو اسلئے کہ فصد انکے اعضا کو غذا لینے سے منع کرتی ہے حالانکہ وہ خود بلا فصد کے پہلے سے قلیل الغذا ہوتے ہین اور علاوہ اس ضرر کے انکے جگر کو سرد کردیتی ہے پس فصد کا ضرر اکثر احوال مین یقینی ہے اگر ہمراہ استسقا کے کوئی ورم مادی ہو سب سے پہلے اسکی طرف توجہ کرنی چاہیے چنانچہ اگر مستسقی بائین جانب کے ثقل یا تمدد کی اکثر شکایت کرتا ہو کہ وہ جانب

HAKEEM SHOUKAT ALI

شرائین پر زیادہ شامل ہے پس یہ سمجھنا چاہیے کہ اسکی شکایت بوجہ جس مرض کے ہو جو بیمارے بوجہ جگر کے زیادہ تعلق رکھتا ہے کیونکہ معدہ اور کھچاؤ کی راہ سے تو اس مرض میں دونوں جانب یکسان اور برابر ہیں بلکہ یہ شکایت بعض کی بسبب ورم جگر ہوتی ہے پس اب ضرور ہے کہ فصد پہلے کیجائے بعد اسکے علاج استسقا کا کرنا چاہیے اگر ورم صلب سے استسقا پیدا ہوا ہو تو پس یقین اسکے زوال کا کرنا چاہیے اگرچہ کسی استفراغ سے اچھا بظاہر ہو جائے اسلئے کہ اگر سو مرتبہ یہ پانی بذریعہ کسی استفراغ کے نکالدیا جائے پھر بدستور عود کریگا اور بھر جائیگا مترجم کو اس سے زیادہ یقین ہے کہ ہر مرتبہ کے اخراج میں اس پانی کی مقدار بر وقت عود کرنے کے دو چند سہ چند بیشک جاتی ہے اور دلائل ظاہری اگرچہ اسکے مساعدت نہیں کرتے مگر تجربات متواترہ سے اب تو میں حکم قطعی کرتا ہوں کہ ضرور اسیطرح ہوتا ہے خصوصاً نشتر کے ذریعے سے جو استفراغ کیا جاتا ہے جاننا چاہیے کہ دوا کے ذریعے سے اس رطوبت کا نکالنا نہایت پسندیدہ ہے بہ نسبت بزل یعنے چاک کرنیکے اور استرشاح یعنے نشتر لگا کر نکالنے سے اسلئے کہ چاک کرنے اور نشتر وغیرہ سے جو زخم پڑتا ہے اسکا بھرنا از بس متعذر ہے یہ بھی واجب ہے کہ استفراغ اس رطوبت کا ایسے وقت کیا جائے کہ تپ نہو اگرچہ تدبیر اخراج رطوبت کی بذریعہ استفراغ کے کبھی تخفیف مرض استسقا میں کرتی ہے مگر وہ پھر اسکو عود کر آتا ہے واجب ہے کہ از قسم قابضہ کا استعمال میں کریں اگر جہاں میں اور ادویہ مقویہ جگر بھی شریک ہوں جیسے قرص زرشک درخصوصاً اگر طبیعت میں خود بخود تعین ہو استسقائے بارد میں تخفیف دوائے حار اور ملطف سے کرنی چاہیے جو مفتح بھی ہو اور استسقائے حار کے واسطے اور تدبیر ہے کہ اوسے ایک جداگانہ باب میں ذکر کرینگے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روغن [illegible] اور روغن بادام جمیع انواع استسقا میں نافع ہیں اور ادویہ مفردہ جو لائق اس قسم استسقا کے ہیں بشرطیکہ بارد ہو جیسے جوشاندہ حند قوقی یعنی بسکھپرہ جو خوب طرح جوش دیا ہو کہ اسکا اثر پورا پورا پانی میں آجائے ہر روز دو اوقیہ یعنے ۵ تولہ ۱ ماشہ پلانا چاہیے یا ایک رطل عنصر چار اقساط یعنے ۵۶ تولہ ۸ ماشہ شراب ملا کر کسی ظرف نگلی میں جو صاف ہو جوش دیں جب نصف حصہ شراب کا جل جائے پہلے تو ہر روز بقدر ایک چمچہ کے پلائیں پھر روزانہ بڑھاتے جائیں تا اینکہ پانچ چمچہ تک نوبت آجائے پھر کم کریں کہ ایک چمچہ تک گھٹ جائے ایضاً ہر روز عصارہ فوتنج بقدر ایک اوقیہ پلائیں بعض معالجین نے بیان کیا ہے کہ ذراریح یعنے وہ کیڑی جسکے ضماد کرنے سے آبلہ پڑتا ہے اسے لیکر اسکا سر اور پر و بازو کاٹ ڈالیں پھر باقیماندہ جو مقدار رہے اوسے ماء العسل میں حل کریں اور مریض کو حمام میں داخل کرکے اسی ماء العسل کو پلائیں خواہ روٹی کے ساتھ کھلائیں اور یہی دوا ہے کہ میرے نزدیک اس میں خطرہ ہے اور زیادہ اندیشہ ہے اور اکثر جو اسکا پلانا اختیار کیا گیا ہے بقدر ایک قیراط کے ہمراہ کسی شربت یعنی پینے کی چیز کے جیسے نشر دہ [illegible] سے حلوہ مثل سکو اور انار وغیرہ کے بعض لوگ کہتے ہیں جب بدن کا تنقیہ ہو جائے بعد اسکے تریاق بقدر نخود ہمراہ طبیخ فودنج کے ہر روز برابر اکیس روز تک استعمال کریں اور غذا میں کسی ایک ہی شے مناسب پر انحصار کریں جو سبک ہو اور از قسم حبوب کے ہو استسقا زائل ہو جائیگا بعض لوگوں کا قول ہے کہ مینڈک کی بیٹ ہمراہ شہد کے نافع ہے اور بکری کا پیشاب یا خچر کا ہمراہ سنبل در ند اوند مدحرج تین درہم سی شربت مناسب کے ساتھ استعمال بعضوں نے [illegible] جو پانی میں صاف کیا جائے بقدر باقلا کے کھلانے کی بڑی ثنا کی ہے ادویہ مرکبہ اسکے واسطے جو نافع ہوں جیسے کلکلانج اور دواء اللک خاصۃً زقی کیواسطے اور دوائے کرکم خاص کرکے اور معجون ارسطون ہر ایک استسقائے مرجئۃ العلاج کیواسطے یعنی جسکا اچھا ہونا محال نہو اور جوارش سوسن اور دواء الشیل اور شراب عنصل اور تریاق یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تریاق اور دوائے کرکم اور کلکلانج زیادہ نافع ہوتے ہیں اخیر زمانہ استسقائے بارد میں منجملہ ادویہ عجیب النفع کے قرص شبرم ہے ترکیب اسکے تیار کرنے کی یہ ہے کہ شبرم اور ہلیلہ سیاہ بھون لیکر قرص تیار کریں اور مقدار شربت ڈیڑھ دانق سے قریباً ایک درہم تک ہے چوتھے روز اگر مرتبہ استعمال کیا جائے اور ناغہ کے درمیانی اوقات میں قرص زرشک کا استعمال ہوگا کبھی اس مرض کی دوا ریوند اور شقط اور حب نجاح [illegible] زرس راسن حنظلیانہ صمغ لوز اور صمغ تنہ یعنے بیروزہ سے بنائی جاتی ہے اور یہ دوا نافع ہوتی ہے جن تدابیر سے اخراج مائیت ہذا کا ہوتا ہے وہ مسہلات اور شیافات اور حقنہ ہائے قوی خاص کرکے اسلئے کہ حقنہ کا فعل نہایت قریب اس رطوبت کے ہے اور طبائع پر سبک تر ہے اور اعضائے رئیسہ سے اسکا اثر بہت دور رہتا ہے اور بہلانا آبہائے معدنی میں اور تنور ہائے گرم سے گرمی پہونچانی اور ان پانیوں کے جنمیں ملطفات کو جوش دیا ہو جیسے بابونہ اور اذخر اور اقسام مرو خاکے اور ضمادات اور کمادات اور بعضی کمادات تدبیرات میں پلانا ابھر کے دودھ کا اور مادہ شتر کے دودھ کا اور ایضاً بول شتر وغیرہ کا پلانا مادہ شتر کا دودھ استسقائے زقی کو زیادہ موافق ہے

ذراریح کا استعمال جلسہ میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر ایک ہفتہ ہمراہ اقراص صفر کے پلایا جائے پہلے نصف درہم مع ایک درہم طباشیر کے تا اینکہ اسکی مقدار بڑھاتے بڑھاتے پورے درہم تک ہو پہنچ جائے
اور بعد ہفتہ کے اگر ماذریون سے استفراغ کیا جائے ہمراہ دو درہم کلکلانج کے پھر دوبارہ انھین قرص کا بہ ترکیب مندرجہ بالا اعادہ کیا جائے اور ہمیشہ اسطرح
کرتے رہین تو بیشتر استسقا جاتا رہتا ہے ضعیف بیمار کو اقراص صفرا ابتدا مین تھوڑے چاہئین مگر بقدر ایک انکے اور نسخہ اقراص صفر کا قرابادین مین لکھا
ہے اور اسیطرح کلکلانج بھی تھوڑی مقدار پر دینے کی ضعیف آدمی کو اجازت ہے اور جو شخص یا دہ مغرور ہو اسکو شیر یادہ شتر موافق نہین آتا ہے چاہئین کہ ہم
یعنے ۱۱ تولہ اور دو ماشہ سے شیر یادہ شتر کی ابتدا کیجاتی ہے اور ہر روز ایک درہم یعنے تین تولہ بڑھایا جاتا ہے مسہلات ایسے تجویز کرنے چاہئین جنمین وہ ادویہ جو کہ
جگر کو مضر ہین اور اگر کسی اضطرار کی وجہ سے انکے استعمال سے چارہ نہ ہو لازم ہے کہ اصلاح کر کے خواہ مع مصلحات کے داخل کیجائین یہ بھی واجب ہے کہ اسہال
یکبارگی نہ کیا جائے بلکہ چند مرتبہ کر کے اسلئے کہ دفعتہً اسہال کرنے سے اخراج اس رطوبت کا قاتل و مہلک ہے اور کم سے کم ضرر اسکا جگر کو ضعیف کرتا ہے
تنہا صبر کا استعمال جگر کیواسطے از بس ردی ہے پس لائق اور سزاوار یہی ہے کہ جگر کے امراض مین اس سے دوری اختیار کرین مگر کوئی ایسی ہی ضرورت ہو
یا اسکی کسی حیلہ سے اصلاح ہوجائے واجب ہے کہ بعد مسہلات کے فاقہ کرایا جائے پس مسہل لینے والا فراغ مسہل کے بعد ایک شبانہ روز فاقہ کرے اگر برداشت
ہو سکے ایضاً بعد مسہل کے دوائے مقوی جو قابض بھی ہو تھوڑی سی کھلائی جائے جیسے قرص زرشک خواہ آب نواکہہ جو لذت کے ہمراہ اسقدر قبض انہین
ہے کہ جگر کی تقویت کرتے ہین خصوصاً بعد ایسے مسہل کے جو فربیون اور ماذریون اور اشق وغیرہ سے کیا گیا ہو بعد اسکے مصلحات مزاج مثل تریاق اور
دوائے کرکم استسقائے بارد مین اور آب کاسنی استسقائے حار مین واجب ہے اگر حرارت ہو اسہال صفرا کا نہ کرین اسلئے کہ صفرا مائیت استسقا کی مقاومت
کر رہا ہے اور اسکے ضرر خواہ زیادتی کو روک رہا ہے اور اسواسطے کہ مائیت خود بطرف اسہال کے محتاج ہے پس دو چند مقدار پر اسہال ہوگا اور قوت کو
آفت کثرت اسہال کی پہونچیگی بلکہ واجب یہ ہے کہ حرارت صفرا کی دیگر ادویہ سے فرو کردیجائے اور فقط مائیت کے اخراج کے واسطے ادویہ مسہلہ بعد اطفائے حرارت
صفرا کے دیجائین ہان اگر صفرا کی مقدار حد سے زیادہ ہو اور بہت کثرت سے ہو اسوقت فقط ہلیلہ پر اکتفا کرین کہ ایسے وقت یہ نہایت عمدہ مسہل ہے
جسطرح کہ سکنجبین عمدہ مسہل ہے بہ وقت برودت یعنے بلغم کے جسطرح کہ افراط استفراغ کی مقدار مین ہو خواہ زمانہ کے رو سے یعنی چند بار مسہل وغیرہ سے
گو بقدر قلیل ہر مرتبہ استفراغ کیا جائے ردی ہے اور یہ افراط استسقائے حار مین اصلح ہے طیبات جیدہ سے گوشت چکور کا اور شوربا بڈھے مرغ کا خصوصاً
بفاتج اور شیت وغیرہ شریک کر کے جب استفراغ رطوبت استسقا کا چودہ روز تک کسی قسم کے استفراغات رقیقہ سے ہو چکے اور شیر شتر اور آبہائے معین
یعنے بہاڑے ہوئے پانی وغیرہ سے کے استعمال سے پانی استسقا کا کم ہوجائے اور ورم کا خوف ہو پس اسوقت رائے صائب یہ ہے کہ شکم پر داغ لگوائے
جائین تاکہ پھر اب پانی کی آمد کو قبول نہ کرے اور یہ داغ دینے کی ترکیب بعد پرہیز اور دو روز مسہل سے گذر کے خواہ تین روز کے بعد ہونی چاہئے اور یہ
داغ چھ عدد لگائے جاتے ہین تین طول مین اسطرح پر کہ تمہ یعنے استخوان نشستگاہ سے شروع ہو کر عانہ تک پہونچتے ہین اور تین داغ شکم کے عرض مین
ہوتے ہین اور معدہ کو بھوک پر صبر کرانا چاہئے اور پیاس بھی روکی چاہئے اور اصوب یہ ہے کہ ماء ابن ماء العسل کے کیفیت مفتحات سدہ کے بھی ضرور استعمال کئے
جائین جیسے قرص بادام شیر شتر کا استعمال خواہ بھیڑ کے دودھ کا خصوصاً مادہ شتر اعرابی جنگلی چراگاہی ایسی گھاس سے کرائی ہو جو مائیت استسقا کی مسہل ہے
(جیسے ماذریون وغیرہ) اور لطیف اور ادرار بھی کرتی ہو جیسے شیح اور قیصوم اور قافلی وغیرہ اور گرم استسقا کے مریضون کے اسکو ایسے نباتات چرایا جائے
کہ باوجود ان اوصاف کے مناسب جگر حار کے بھی ہو جیسے کشوث اور کاسنی وغیرہ پس ایسی مادہ شتر خواہ بھیڑ کے دودھ کے بارہ مین جو بعض اطبا براہ غلط
کہتے ہین کہ محض بت پھیر اور فریب وہی سو نسطائیون کی ہے یعنے ہرگز اس سے کچھ واقعی فائدہ نہین ہوتا اور اسیطرح جو یہ شبہ کرتے ہین کہ طبیعت
دودھ کی بسبب رطوبت کے مخالف استسقا کے ہے یعنے اسکے کم کرنے مین اثر خلاف پیدا کرتا ہے اور رطوبت کو بڑھاتا ہے پس ایسے لوگون کے کلام کیطرف
ہرگز التفات نہ کرنا چاہئے بلکہ یہ جاننا چاہئے کہ یہ دودھ ایک نافع دوا ہے اس سبب سے کہ اسمین جلا کی قوت بہ نرمی ہے اور بالخاصیۃ اسکا فائدہ اس مرض
مین بالخاصہ معلوم ہوچکا ہے اور اکثر بعض دوائے مطلق اثر مین خلاف اثر مطلوب کے ہوتی ہے اور جس مرض خواہ سوء مزاج کا علاج اس سے کیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

جس غرض سے اسکے مخالف براہ کیفیت عملی اپنے کے معلوم ہوتی ہے مگر بالخاصیۃ خواہ اور کسی فائدہ کے رو سے مثلاً اثر استفراغ وغیرہ اجیسے کہ اس دودھ میں سبب جڑ لنے ان سلونات کے پیدا ہوتا ہے وہی دوائے عضر فائدہ دیتی ہے کاسنی جو امراض بارد جگر میں استعمال کیجاتی ہے اسکی بھی ایسی ہی صورت ہے اسیطرح سقمونیا باوجودیکہ بشدت گرم ہے امراض صفراویہ میں مفید ہوتی ہے مترجم بطور لف ونشر مرتب کے دو مثالیں شیخ نے بیان کین کاسنی تو مثال ہے مفید بالخاصیت کی اور سقمونیا مثال ہے استفراغ کی متن بلکہ اس دودھ کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ منفعت اسکی اس مرض پر بہت زیادہ ہے تا اینکہ اگر کوئی شخص مستسقی پانی کے بدلے ہمیشہ اسی کو پیا کرے اور بجائے غذا کے بھی اسی کا استعمال بعینہ خواہ کھویا اوجھڑی وغیرہ بنا کر کرتا رہے ضرور ہے کہ اسکو شفا حاصل ہوگی ایک گروہ متعینہ نے اسکا تجربہ کیا ہے اور بلاد عرب کیطرف جا کر استعمال کیا ہے خواہ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ تجربہ ہے با اضطرار اور ضرورت یعنے اس مرض میں گرفتار ہے اور بمجبوری انکو یہی دودھ کھانا اور پینا پڑا اور شفا حاصل ہوئی خیر یہ دودھ شتر کبھی تنہا پلایا جاتا ہے اور کبھی اور ادویہ ملا کر اور وہ ادویہ ملانے سے غرض تحقیق زائد نہیں ہوتی جیسے ہلیلہ اور کاسنی تخم کشوث نمک سیاہ اور بعض ادویہ کی آمیزش بغرض تدبیر کے ہوتی ہے یعنی تحقیق جس سے تلطیف بھی حاصل ہو جسطرح سکنجبین اور حب سکبینج اور بعض ادویہ بقصد منع کرنے اسکے اور روکنے اسہال مفرط کے ملائے جاتے ہیں جیسے برگ مغیلان وغیرہ کہ بول ناقہ شتر میں آمیزش بھی ہوتی ہے اور کبھی بجائے آب و غذا کے اگر اشتہا کم ہو فقط اسی پر اقتصار کیا جاتا ہے اور کبھی کوئی اور غذا وغیرہ بھی دودھ کے ہمراہ بڑھائی جاتی ہے اور دونوں حال میں یعنے تنہا دودھ پر قناعت کریں خواہ اور غذا بھی دیں اس بات کی پوری تحقیق کرنی چاہیے کہ بدن کو اس سے غذا پہونچتی ہے اور پورا حصہ ملتا ہے یا نہیں اسلیئے کہ جب پورا حصہ اسکا بدن کو ملیگا دست کی راہ سے خارج نہ ہوگا یا اینکہ جسقدر دودھ پینے میں آتا ہے بقدر مشروب دستوں کی راہ سے نکلجاتا ہے یا اینکہ بافراط دست لاتا ہے اور مقدار مستعمل سے زیادہ اخراج اسکا مع رطوبت ہائے بدنی طبیعت کرتی ہے یا اینکہ مجاری میں پھٹ کر مثل پنیر کے بستہ ہو جاتا ہے یا اینکہ تبرید زیادہ پیدا کرتا ہے یا خلط بلغمی کا اخراج کراتا ہے یا اخلاط سوختہ کا اخراج کرتا ہے کسی عفونت کیوجہ سے اگر بول عفونت اسمین ہو یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ افضل اوقات شیر شتر پلانے کی فصل ربیع ہے ابتدائے صیف تک منجملہ اچھی تدبیروں کے اسکے حق میں کہ جسکو یعنے چند مرتبہ تجربہ کیا اور مفید پایا یہ ہے کہ حالت گرسنگی میں پلایا جائے اور چند روز قبل اسکے استعمال کے گذرے ہوں کہ شبانہ روز میں کچھ غذا نہ ہوئی ہو یا اینکہ بہت تھوڑی سی غذا ہوئی ہو اور اگر ممکن ہو کہ بالکل ترک غذا کیا جائے تو یہی بہتر ہے ورنہ دو شب جبکی صبحکو اسکا پلانا منظور ہو ضرور فاقے گذرنے چاہیے پھر جس وقت پلانے لگین تازہ دوشیدہ کہ ابھی گرمی تھن سے نکلنے کی باقی ہو اور جس جگہ دوہا گیا ہے اسی جگہ پلایا جائے اور مقدار وہی ۵ تولے ماشہ خواہ چھ تولہ تجویز کرنی چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ ۲ تولہ دودھ ہمراہ ۲۰ تولہ بول شتر کے پلایا جائے اور پانی چند روز تک بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چند روز بلکہ تین روز تک خیال کرنا چاہیے کہ ادرار بول ہو کر جو کچھ نکلتا ہے اسکی مقدار قریباً اسی کے ہوتی ہے جو پلایا گیا ہے اور بعد تین روز کے اکثر شکم روان ہوتا ہے اور مقدار مشروب سے زیادہ رطوبات ہمراہ دستوں کے برآمد ہوتے ہیں اور بغیر سوائے ثقل قلیل کے اور کچھ برآمد نہیں ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ بدن اپنا حصہ بخوبی اس سے لیتا ہے اگر دست کی راہ سے زیادہ مقدار مشروب سے برآمد ہوتی ہو ایک وزن ٹھہرنا چاہیے یا اینکہ اسمین ادویہ ایسے ملائے جائیں جنمیں کسیقدر قبض ہو اگر اسکے پینے سے دست نہ آئے اسوقت پینے والے کو ضرور ہے کہ خوف پھٹ جانے دودھ کا پیٹ میں کرے اور اسی احتیاط سے اسکا پینا چھوڑ دے اور اسی طرح اگر دست کی مقدار کم ہو بہ نسبت مشروب مقدار دودھ کے اور اسوقت ایسی کوئی چیز اسے استعمال کرنی چاہیے کہ جو کچھ معدہ میں ہے اسکا انحدار کر دے اور پھر جب دودھ کا استعمال کریں اسمین سکنجبین وغیرہ کو ملائے بلکہ احتیاطاً زیادہ یہ ہے کہ تین دن میں ایک مرتبہ تھوڑی سی حب سکبینج وغیرہ تناول کرے تاکہ شاید تھوڑا سا پھٹا ہوا دودھ جو معدہ میں رکھا ہے اسے نکالدے یا اس بقیہ سے جو خوف پیدا ہونے پنیر بننے پھٹے ہوئے دودھ کا ہے اسکا اخراج کر دے خصوصاً اگر اسکو کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ کسیقدر ثقل و گرانی معدہ وغیرہ میں معلوم ہوتی ہو اسوقت اس حب کا استعمال ضرور ہے تدبیرات نافعہ سے ایسے ہی زمانہ میں فرزند حقنہ کرادینا ہے اور واجب ہے کہ ایسی حالت میں دودھ کا استعمال قطعاً موقوف کرے اگر درد خواہ دوروز اور سبک خواہ ضمادات ایسے تجویز کرے جو شکم پر لگانے کے محلل ہوتے ہیں اور اگر دودھ کے پینے سے ان باتوں میں سے کوئی بات

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہر ج اور ضرر کی معلوم نہ ہو اور ہر روز براہ براز ایک فضلہ بمقدار مناسب نکلتا ہو بلکہ بنظر توضیح اور تفہیم کے بیان کیا جاتا ہے کہ مثلاً دو کوزہ چوتھے پہر
فضلہ خارج ہو رہا ہے پھر تو اسی تدبیر پر اقتصار کرے خالی دودھ پیا ہو خواہ سکنجبین وغیرہ ملا کر جیسے چوب مسہلہ جو سکنجبین وغیرہ سے تیار ہوتے ہیں اور اگر
اسہال میں افراط ہو جائے ایک روز خواہ دو روز دودھ کا استعمال چھوڑ دینا چاہئے پھر بتدریج رفتہ رفتہ اسکا پلانا تھوڑی مقدار سے اس مادہ شتر کا
چاہئے جسکو گیاہ اور ادویہ قابضہ کی چرائی گئی ہو اور بروقت دوشیدہ ہونے کے فوراً اس دودھ میں خبث الحدید بصری جو خوب کوٹا ہوا
اور دھویا ہوا اور شراب اور سرکہ میں بریان کیا ہوا ہو خبث الحدید میں ۲ درہم قرظ یعنی سینگری ببول کی اور طراثیث ہر واحد پانچ درہم
تخم کشوث تخم کرفس تین درہم چند ادویہ صعتر اور کرمش اور سداب اضافہ کرکے سب ادویہ مذکورہ دودھ میں ڈالدی جائیں
اور ایک گھنٹہ ٹھہر کر دودھ کو چھان کر صاف کریں اور پلاویں پھر مقدار دوا کی گھٹاتے گھٹاتے اخیر خالص دودھ تک پہونچیں
پھر ایسے اجزا بشرط حاجت شریک کریں جو مسہل ہوں مدرات جو نافع ہیں انکے استعمال میں شرط ضروری یہ ہے کہ ایک ہی دوا پر اقتصار نکریں بلکہ بدل بدلکر استعمال
کیا کریں اور وہ مدرہ یہ ہیں فطراسالیون ناخواہ فودنج تخم کرفس فو تخم اسارون رازیانہ سیسالیوس یعنی تخم انجدان اور ہینگ اونڈی وج سنبل رومی و ہندی دوقو
فو دو اور طیون تخم طیون بیخ کندر دشتی کا بیخ واجب ہے کہ بہت اچھی طرح ادویہ مذکورہ کو پیسیں کہ خوب باریک ہو جائیں اور بسرعت حدبہ جگر تک انکی رسائی
ہو اور مدرات قوی کا استعمال کریں اسکے بعد دغنلہ شوربا فربہ مرغ کا بھی ضرور پلانا چاہئے مترجم کہتا ہے کہ زیادہ پینے کی شرط اسیواسطے لکھی ہے کہ تخم بھی ایک قسم کا
حل حلول شتکانہ سے ہے جیسا کہ علم کیمیا اور فن اکسیر میں ثابت کیا گیا ہے مگر اس سے زیادہ عمدہ طریق وہ ہے جسکو شیخ نے مقدمہ اور اصول کلیہ معالجات جگر میں ذکر
کیا ہے کہ ادویہ جگر بقدر لطیف ہوں اور جوہریت ان پر غالب ہو اسیقدر زیادہ موثر ہوتے ہیں مترجم خاکسار نے اپنی رائے سے یہ نسخہ تجویز کیا اور استعمال کیا ایک
مریض کو تین روز میں بمقام پشاور دوسرے کو ایک ہفتہ میں بمقام جموں اسقدر مفید ہوا کہ بیان اسکا مبالغہ سے خالی نہیں ہر دو مریض کا ورم معدہ تک
پہونچگیا تھا اور بعد ہفتہ کے نام و نشان باقی نہیں رہا اور مجھے پوری امید ہے کہ یہ عرق کبھی خطا نہ کریگا اسلئے کہ اصول کیمیا سے بھی نہایت درست ہے اور قواعد
اصول ادویہ مفردہ کے بھی اوزان وغیرہ سے پوری رعایت کی ہے اور تھوڑی مقدار میں اور قدر ادویہ پلانے سے زیادہ موثر ہے نسخہ یہ ہے پوست بیخ کرفس
۳ تولہ پوست بیخ رازیانہ ۳ تولہ گیاہ غافث ۱ تولہ افسنتین رومی ۱ تولہ لک مغسول ۱ تولہ مرمکی ۱ تولہ قصب الذریرہ ۱ تولہ قسط شیریں ۱ تولہ ریوند خطائی ۱ تولہ
نفاح اذخر ۱ تولہ ۶ ماشہ تخم رازیانہ ۳ تولہ تخم کرفس ۲ تولہ انیسون ۲ تولہ مصطگی ۲ تولہ دواؤں کو نیم کوب کرکے تین حصہ برابر کریں اور ایک حصہ کو بوقت شب
کھولتے ہوئے پانی میں جسکا وزن ۱۲ آثار ہو بھگو دیں اور بقدر ۱۲ آثار عرق کھینچیں پھر دوسرا حصہ ادویہ کا اسی عرق میں بھگو کر قریب بارہ سیر عرق دو آتشہ کھینچیں
پھر تیسرا حصہ ادویہ بھگو کر بقدر دس سیر کے عرق نکالیں یہ عرق بعد تیاری کے نہایت تیز اور خوشبودار ہوتا ہے ۲ تولہ سے لیکر پانچ تولہ تک اسکی مقدار شربت گلاب میں
میٹھا کر تولہ دینا چاہئے اور بچوں کو تولہ بھر کافی ہے اسیطرح ادویہ جگر کیواسطے جوہر ادویہ کا استعمال کرنا عمدہ تدبیر ہو جائے زمانہ کے بلکہ جیسے پہلے زمانہ کے اطبا باوجودیکہ
طب کی کتابوں میں تصریح اسکی ہے مگر نام بھی جوہر ادویہ کا نہیں جانتے ہیں نسخہ پر مترجم خاکسار کو ناز اور افتخار ہے اور درست تیار ہونا اسکا عین اوزان سے مجھکو بسبب تجارت
اعمال کیمیائی کے حاصل ہوا ہے متن ضماد کے ادویہ مفردہ اور مرکبہ جو اس مرض میں نافع ہیں انکا ذکر ہمنے قرابادین میں کر دیا ہے اور جو ادویہ بہا نیز سمجھے جاتے ہیں وہ بیخ
جو ہمارے معمول و مجرب ہیں اور انپر زیادہ اعتماد ہے کہ بالغ تنفع ہیں لگائے گا گوبر بھیڑ کی مینگنی بشرطیکہ ان دونوں کی خورش سوکھی ہوئی گھاس سے ہو اور چارہ
نکھاتے ہوں اسکا نسخہ ضماد یہ ہے کہ اسیقدر یہ دونوں گوبر لیکر نمک و پانی میں جوش دیں جب پانی سب جلجائے اور اسیقدر رطوبت قابل چسپیدگی کے رہجائے تو گوبر کیا
گندھک پیسی ہوئی اسپر چھڑک کر شکم پر لیپ کریں ایضاً بھیڑ کی مینگنی لڑکے کے پیشاب میں پیسکر ضماد کریں ایضاً بنجال کیونکہ حب لغار و اریسا کیا گیا ہے ایضاً جو قوی
زیادہ ہو اس بیماری کیواسطے لگائے گا گوبر اور بھیڑ کی مینگنی اسمیں تھوڑی سی خربق اور فربیون ملاکر بول شتر میں ضماد تیار کریں منجملہ ضمادات کے یہ ہے کہ تخم کو پیٹ چاک
کرکے مستسقی کے پیٹ پر گرم بحبسہ چسپاں کریں اور بعد چسپ جانیکے کسی چادر وغیرہ سے باندھ دیں اور یہانتک صبر کریں کہ خود بخود سوکھ جائے منجملہ ضمادات جید کے یہ ہے
کہ رمتیا بیخ اور قنطوریون اور رزفاق کندر سے گائے کی چربی میں ضماد تیار کریں یہ ضماد بھی سیاہ کو مفید ہے سوکھی انجیر کو پانی میں پکائیں اور اسکے ہمراہ ماذریون ایک جزو

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسی ہوئی اور نطرون دو جزو اور کمافیطوس ڈیڑھ جزو ملا کر سب تیار کرین یہ ضماد زیادہ قوی ہی صمغ صنوبر اور موم اور زوفائے تازہ اور صمغ البطم وزفت مکہ مین درمی بحبہ
اور یہی اصطرک ہی اور مصطگی اور صبر اور زعفران اور اطراف افسنتین اور اشق کمدا ایک درمی جندبیدستر اور کبریت او جماما اور صدف السمک جو بنام سیفا
مشہور ہی ہر واحد سے نصف درمی پنجاکل کبوتر حرف بابلی اور پھول نے کا جوڑا او نہین ہوتی ہی اور دیہاتی زبان مین اسکو گھوا بولتے ہین ہر واحد تین
درمی سوسن آسمانگونی چار درمی بورہ سرخ ایک درمی روغن بابونہ سے ضماد تیار کرین اگر جگر مین ورم ہو اسوقت وہ ضماد نافع ہوگا جو کہ چوب سنبل الطیب
اور زعفران اور حب البان اور مصطگی اور اکلیل الملک در زرم زرم شاخہائے انگور اور بابونہ اور روغنہائے خوشبو سے تیار کیا جائے منجملہ مرہمونکے یہ مرہم بھی
عمدہ ہی مارتیشیا اور کبریت اصفر اور نطرون اور اشق کمدا ایک جزو زیرہ دو جزو اور دو ثلث ایک جزو سے موم اور علک البطم اور شراب ملا کر مرہم تیار کرین
اور شکم پر اسی مرہم کو لگائین مرہم جندبیدستر اور مرہم ایرسا جو خاص ہمارا نسخہ تجویز کیا ہوا ہی اور مرہم زبیون اور مرہم تخم حنظل اور وہ مرہم جو بیہ سے بنایا جائے
اور مرہم حب الغار اور مرہم بزور اور مرہم بوخیدوس بھی مستعمل ہی ذروسات یعنے چھڑکنے کے ادویہ مین سے نطرون اور نمک ہر واحد بریان کیا ہوا پیٹ
پر چھڑکا جاتا ہی خصوصاً بعد لگانے کسی روغن گرم کے جیسے روغن قنار الحمار اور روغن ناردین کبھی انکے بدن پر بطور مالش کے سرخ کرنیوالی دوائین
استعمال کیجاتی ہین اور کبھی انکے اعضائے اطراف بدن کی پتلی پتلی شاخون اور لکڑیون سے مارے جاتے ہین تاکہ مادہ ورم اطراف کیجانب کھنچے اور
میری رائے مین یہ طریقہ پسندیدہ نہین ہی اور کبھی انکے دونون چڑھون پر خواہ انکے قریب جہان ازار اور لنگی باندھنے کی جگہ ہو پچھنے ہوا سے بھرے ہوئے
معلق کئے جاتے ہین (شائد اس غرض سے کہ بوجھ شکم کا ادھین شانون پر پڑے اور مجھے اسمین کوئی فائدہ معلوم نہین ہوتا ہی مترجم کہتا ہی ضمادات
مین ایک نسخہ نہایت مفید جسکو مین نے بار ہا تجربہ کیا ہی اور بعض ایسے بیمارون پر جسکو بوجہ کثرت ورم کے ربو اور ضیق النفس بھی فروع ہوگیا تھا اور دوا
کسی قسم کی اثر نہ دیتی اور دشوار بھی جیسے وہ شخص جو گوالیار مین تھا اور دوسرا شخص دریاآباد محلہ الہ آباد کا الزمن اسوقت بھی اس ضماد نے پورا پورا اثر دکھایا
اور ہمیشہ اورام جگر بائی ہون خواہ اور قسم کے یہ اصول یہی ضماد ہی اور اصل نسخہ چرک بیدانت جو اہل ہنود کی نہایت معتبر کتاب ہی اسمین واسطے
بیل پائے بلغمی کے لکھا تھا مین نے بلا تصرف اسکو استسقا مین بھی استعمال کیا وہ نسخہ یہ ہی خند قوتی سرخ ایک جزو زنجبیل سپید دو جزو سرسون ایک جزو
پرانے سرکہ مین پیسکر بگرم ضماد کرین خند قوتی تین قسم کی ہوتی ہے بس ضماد مین وہ قسم پڑتی ہی جسکو دیہاتی زبان مین گدا پورینہ اور بعض ملکون مین کھر ہوا
کہتے ہین شناخت اسکی یہ ہی کہ اسکے پتون کے گرد سرخی اور ڈانڈ بھی سرخ ہوتی ہی اور بسکھپرہ کی ڈانڈ سرخ نہین ہوتی اسکی جڑ پتلی اور چھوٹی ہوتی ہے
بسکھپرہ کی موٹی اور بڑی ہوتی ہی اسکی بیل زیادہ نہین پھیلتی ہی اور چرچیٹہ جو تیسری قسم ہی اسکی بیل مفروش زیادہ ہوتی ہی بہر حال اس قسم کو تحلیل
اورام مین اس ترکیب خاص کے ساتھ مترجم نے یہانتک موثر پایا ہی کہ فقط جگر پر ضماد کرنے سے چہرہ اور پاؤن کا ورم بھی زائل ہو جاتا ہے
اور بہت جلد یعنے ۲ گھنٹے سے ۴ گھنٹے تک اسکا اثر نمایان ہوتا ہے الا ماشاء اللہ مترجم بزل یعنے شق کرنا مراق کا یہ ایسی تجربی تدبیر ہے کہ بہت
کم کارگر ہوتی ہی اور سوا اس شخص کے جو نہایت درجہ قوی ہو کہ بعد اس تدبیر کے ریاضت معتدل کر سکے اور پیاس پر صبر اور کمی غذا پر بیقرار نہ ہو
اور کسی کیواسطے اسکا کرنا جائز نہین ہی واجب ہی کہ تا امکان جہانتک در علاج ہو سکے اس تدبیر کیطرف توجہ نہ کرین اور اگر کرین تو لازم ہی کہ ایک ہی مرتبہ
تمام مائیت کا اخراج نہ کر ڈالین کیونکہ روح عزیزی کا اخراج بھی دفعتاً اسکے ساتھ ہو جائیگا اور قوت یکسر ساقط ہو گی بلکہ تھوڑا تھوڑا پانی نکالین و اطبائے غرباء
ضعیف الجثہ پر اس ترکیب کو ہرگز نہ کرین طریقہ چاک کرنیکا یہ ہی حکیم انطاس حکم کرتا ہی کہ اس مریض کو سیدھا کھڑا کرین اگر اسمین طاقت کھڑے ہونے
کی ہو یا اینکہ جلوس مستوی سے اسکو سیدھا بٹھائین اور کار گیر یعنے دستکاری کرنیوالے اسکی پسلیون کو دبائین اور نیچے کیطرف آنے کا قصد کرین
ناف کیطرف ہٹاتے رہین اسکے بعد بزل کا عمل کیا جائے اگر مریض ان باتون کا متحمل نہ ہو ہرگز اسے بزل کی تکلیف نہ دینی چاہیے اگر ارادہ چاک
کرنے کا ہو تو ناف کے نیچے سے بزل کرنا چاہیے تین انگشت ملی ہوئی زیر ناف اسکا مقام ہی بعد اسکے چاک کرنا چاہیے اگر ابتدا استسقا کی امعا سے
ہوئی ہو اور اگر ابتدا جگر سے ہوئی ہی اسوقت شق کرنے کی جگہ ناف سے بائین طرف لگا کر تجویز کرنی چاہیے اور اگر ابتدا اس مرض کی طحال سے ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

ناف سے داہنی طرف ہٹا کر چاک کرنا چاہئے اور ایسی نرمی اور سبکدستی کرنی چاہئے کہ صفاق یعنی وہ جھلی جو مراق سے چسپیدہ ہے شق نہ ہونے پائے بلکہ مراق صفاق سے اور علحدہ ہٹ جائے اور بمقدار قلیل اتر جائے نیچے کی طرف جہاں سے مراق کو شق کیا ہے بعد اس کے مراق میں چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کئے جائیں اس طرح پر کہ سوراخ مراق صفاق کے سوراخوں سے نیچے ہو اسکا فائدہ یہ ہے کہ جب انبوبہ یعنے پانی نکالنے کی نلی جو نکل ہوگی جب بقدر مناسب پانی سے پیٹ کے بھر جائے اور پھر اسکو نکال لیں اسوقت صفاق مراق سے چسپیدہ ہو جائے اور سوراخ بند ہو جائیں کہ پھر پانی باہر نکل سکے کیونکہ دونوں کے سوراخوں کی جگہ جدا جدا ہے جب اس قاعدہ سے دونوں میں سوراخ بھی ہو چکے اب ایک انبوبہ یعنی نلی تانبے کی خواہ لوہے کی چکنے منھ کی اور سرا باریک جسکے سب طرف سوراخ ہوں اسی چاک کے مقام پر رکھکر لگائی جائے تا اینکہ پانی برآمد ہو اور بہنے لگے اور مقدار مناسب تک نکلجائے جب رطوبت ایک اندازہ میں تک نکل چکے مریض کو چت لٹانا چاہئے اور واجب ہے کہ نبض کی خبرگیری اسوقت پوری کیجائے جب معلوم ہو کہ نبض میں ضعف آنا شروع ہوا فوراً رطوبت کا اخراج بند کر دینا چاہئے پانی کے نکالنے کا اخیر درجہ یہانتک ختم کرنا چاہئے کہ تھوڑی مقدار اسکی چھوڑ دیجائے کہ اسے دواؤں کے ذریعہ سے نکال لیں گے اور مسہل کی کاروائی اسکے واسطے کافی ہوگی کبھی بعد اس عمل بزل کے داغ لگانے کا عمل بھی اسیطرح کیا جاتا ہے جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ہے۔ کبھی معدہ اور جگر اور طحال اور مقام زیر ناف کو باریک باریک داغ سے داغدار کرتے ہیں۔

کبھی بزل کرنیوالے اس لطف اور نرمی سے بزل کرتے ہیں کہ اسی مائیت کو بعینہ مائے خصیہ کی طرف اتار لاتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا پانی اتار کر اسکے سے سبکو خارج کر دیتے ہیں اور یہ تدبیر صحیح ہے کہ اسکے برآمد کا راز الرمن کا ہوتا ہے اور مفید بھی ہے اور یہ تدبیر ان طریقوں سے کیجاتی ہے جن سے مائیت بطرف اسفل کے اتاری جاتی ہے مثلاً اسپنیگ لانی اور دیگر طرق اور اسوقت واجب ہے اس امر کا لحاظ کامل ہے کہ اس تدبیر سے مرض فتق پیدا نہ ہو جائے اور اس عمدگی سے اسکو کرنا چاہئے کہ کوئی اور ضرر دوسرا مثلاً گوشت کا نکاش ہو جانا وغیرہ پیدا نہ ہو کبھی خصیہ میں ایک موٹی سوئی سے بڑا سا سوراخ کر دیتے ہیں خواہ چند سوراخ کر دیتے ہیں تاکہ اس رطوبت کے رسنے اور بہنے کے مقامات پیدا ہو جائیں اکثر بعد بزل اور شگاف دینے کے مغص اور قروح پیدا ہوتا ہے اور ورم بھی عارض ہوتا ہے اسوقت واجب ہے کہ روغن شبت اور روغن بابونہ اور دیگر ادہان ملینہ کے محل مغص پر مالش کریں یا موضع بزل پر ضماد حلبہ اور تخم کتان تخم خطمی وغیرہ کا لگائیں اگر فقط آب گرم خواہ کوئی روغن کے استعمال پر انتصار کرتے ہیں جب مغص اور پیچ دور ہو جائے جو دوا وغیرہ لگائی خواہ ملی ہے اسے جدا کر دیتے ہیں استفراغ جزئی یعنے خاص خاص استفراغات کو لازم ہے کہ ہم چند ابواب اور مباحث میں بیان کریں یہ وہی ادویہ مسہلہ ہیں جنکو ہمنے جدول اور نقشہ ہائے ادویہ مفردہ کتاب دوم میں لکھا ہے قوی دوائیں ان میں سے زہریلے دودھ (جیسے تھوہڑ اور آکھ اور تدھال وغیرہ) نہایت عمدہ دوائیں ہیں ان توعات یعنے زہریلے دودھ کا ضرر توڑ ڈالے سرکہ اور سیب دریا اور انار دانہ خصوصاً وہ انار دانہ جسمیں بہی پروردہ کی ہو خواہ اور کوئی میوہ اسی مزاج کا یا میں ایسے پھل ڈالدیئے ہوں خواہ اسکا عصارہ اوپر چھڑکا گیا ہو توعات جب شئے میں گوندھے جاتے ہیں مثلاً شبرم کا دودھ سکنجبین میں گوندھکر گولیاں تیار کیجاتی ہیں سکنجبین مطبوخ بھی افضل ہے جو قوت سے تو لے سکنجبین میں ایک دانق شبرم وغیرہ کا دودھ حل کیا جائے خصوصاً وہ درخت جس سے تریاق فرادی تو نجی بنایا جاتا ہے اور مجھے گمان ہے کہ اس درخت کا نام لاغیہ ہے فربیون بھی ایسی دوا ہے کہ ایک درہم اس سے زردی بیضہ نیمبرشت میں کھلائی جاتی ہے اور قوی آدمیوں کو چند مرتبہ کھلانے سے فائدہ بہت ہوتا ہے مگر خطرہ عظیم بھی اس میں ہے۔ روغن خروع اور توبال نحاس خصوصاً رونی کے پانی میں گوندھکر اور گولیاں بنا کر ایک اور گھاس کی قسم سے ہے جسکا نام سندا یا ہے اور عصارہ قثاء الحمار اور شراب جیسے کوئی شربت جسمیں تخم حنظل بھگوئی جائے اور مازریون بھی منجملہ توعات قوی کے ہے استسقا کیواسطے اور اصلاح مازریون کی یہ ہے کہ سرکہ میں اسے بھگوئیں اور اسی سرکہ کی سکنجبین تیار کریں۔ انتن بھی دو درہم تک ہمراہ ماء العسل کے پلائی جاتی ہے اعتدال کے قریب یہ دوا ہے تیزی اور نرمی میں بلبخ اور ایرسا تخم اذخر چھلکے آمار کے پس ان سب اجزاء کو شہد اور ریوند کی کے پتوں کے پانی میں گوندھکر استعمال کریں جو ادویہ بہ نسبت ادویہ مذکورہ بالا کے ضعیف العمل ہیں اور اسلم ہیں یعنی بے ضرر جیسے آب قاقلی یا عرق الاچی کا نصف رطل ہمراہ شکر العشر اور آب کاکنج اور آب مکوئے سبز ہمراہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

سکنجبین ماذریون کے اور شیر مادہ شتر کے اور ماء الجبن جو مدبر کیا جائے ایرسا کی قوت سے اور توبال نحاس و ماذریون وغیرہ کے قوت سے
نسخہ ماء الجبن کا ایک رطل یعنے آدھ سیر ماء الجبن میں ایکدرہم نمک لاہوری اور پانچدرہم تربد پسا ہوا نرم آنچ میں جوش دیں اور جو کف
وغیرہ اوپر آئے اسے دور کرتے رہیں تا اینکہ صاف ہوجائے اور ثلث رطل یعنے ۱۲ تولہ سے شروع کریں پھر تھوڑا تھوڑا بڑھاتے بڑھاتے
پلدرے آدھ سیر تک پلاتے رہیں اس طریقہ سے رطوبت استسقا کی کم ہوجاتی ہے اور حد تحفین تک نہیں پہونچتی ہے عمدہ ماء الجبن وہی ہے جو اونٹنی کے
دودھ سے بنایا جائے اور زیادہ سرد اور افضل واسطے محرورین کے یعنے جو لوگ استسقائے حار میں گرفتار ہوں وہ ماء الجبن ہے جو بکری کے
دودھ سے پھاڑا جائے بانجر کے دودھ سے منجملہ ادویہ کے جو قریب الاثر ہیں دواؤں کے ہیں اور استسقائے حار کو نافع ہوتی ہیں یہ بھی ایک
دوا ہے کہ بہی کے ٹکڑے تین دن سرکہ میں تر کریں بعد ازاں اسکے ہموزن ماذریون تازہ لیکر خوب طرحسے کوٹیں تا اینکہ خوب اختلاط اور آمیزش
پیدا ہوجائے اور پھر صاف کرکے نصف وزن سرکہ کے شکر ملائیں اور اتنا جوش دیں کہ شہد کے قوام میں آجائے اور سب اجزا کو اسمیں ملا دیں
اسی کے قریب وہ گولیاں ہیں جو تخم ماذریون اور سکر العشر سے تیار ہوتی ہیں یہ ایسی دوا ہے کہ اسمیں خطرہ کچھ نہیں ہے حار استسقا میں بھی اس کو
دیتے ہیں معجونات میں سے کلکلانج اور معجون خبث الحدید اور معجون ماذریون جو قرابادین میں درج ہے یہ معجون بعض اطبا نے تجویز کی ہے تخم کاسنی
تخم کشوث دس درہم عصارہ سبزہ عصارہ طرخشقوق یعنے جنگلی کاسنی خشک کیا ہوا بیس درہم عصارۂ زرشک پندرہ درہم ایک شول ریوند چینی مکو
پانچدرہم عصارہ افسنتین سات درہم عصارۂ قثاء الحمار و تخم حنظل پانچ پانچدرہم غاریقون سات درہم جلاب میں یہ معجون تیار ہوتی ہے اور ہمراہ ماء الاصول
کے کھلائی جاتی ہے یہ دوا جید ہے جسکو بعض اوائل اطبا نے ذکر کیا ہے اور بعض متاخرین نے براہ دست برد اپنی طرف منسوب کیا ہے اور یہ دوا بہر نوع
کلکلانج سے بہتر اور بخطر ہے بایں ہمہ اس دوا میں تقویت بھی ہے اور اسہال قوی ہے شربت کے اقسام میں شراب بزوری ساجہ ہمارا نسخہ ہے اور ایک شربت
یہ ہے فقاع کبوتر اور نحاس سوختہ ایک ایک مثقال اور تین مثقال زرم زم شاہتین سداب کی اور تھوڑا سا نمک خیر کا ان سب کا شربت تیار کریں
حبوب میں سے حب فیلغروس صفت اسکی یہ ہے توبال نحاس برگ ماذریون تخم انیسون برابر ہموزن پیس کر گولیاں تیار کریں اور قوی آدمی کو
ایک مثقال اور ضعیف کو ایکدرہم کھلانی چاہیے ایضاً حب شبا اور حب بہرام اور حب خمسہ اور حب سکبینج اور حب ماذریون اور یہ دوا انتہائی
درجہ مفید اور قوی ہے زقی کیواسطے جسطرح کہ حب ریوند استسقائے لحمی کے واسطے ہے اور حب المقل اور حب شبرم اور بہت سے حبوب جنکا ذکر
قرابادین میں لکھا ہے انکے یہ بھی حب اسی قسم کی ہے اینن شبرم اور عصارہ افسنتین سنبل تربد ہر واحد ایک اوقیہ غاریقون گل سرخ نصف درہم آب
کوٹے سبز میں گولیاں بنا ویں یہ بھی حب جید ہے ماہیے کا پھلین کمافیطوس انیسون ہموزن اجزاء سے گولیاں تیار کریں اور شروع ایک درمی سے کریں اور
بڑھاتے جائیں۔ ایضاً قرص بھی بنائے جاتے ہیں انمیں سے قرص ریوند کبیر جو سہل ہے اور قرص ماذریون ہمراہ بزور کے اور قرص ماذریون دوسرے نسخہ
سے جو مشہور ہے استحمام یعنے نہانے خواہ پسینا نکالنے کے طریقہ پر ان بیماروں کو حمام رطب نازیبا ہے اور بہتر انکے واسطے حمام یابس ہے اور یابس میں سب سے
بہتر یہ طریقہ ہے کہ ایک تنور گرم کرے اتنا کہ مریض تحمل کر سکے اوسکے اندر داخل ہونے کو خصوصاً وہ شخص جسکو تپ بھی ہو پھر اس تنور میں داخل ہوجائے کہ سر اپنا
باہر تنور رہنے دے ہولے سر میں تاکہ ہوائے سرد قلب تک پہونچتی رہے اور یہ کہ ہوئے سرد ہو سکا کرے پس قلب سکا سرور ہنگا اور یہ کہ تبرید سے
پیاس سے بھی زیادہ نہ بڑھیگی اور تمام بدن سے اسکے اچھی طرح پسینا جاری ہوگا اور نافع ہوگا پھر اگر استحمام رطب کرنا منظور ہو تو آبہائے معدنی جو گرم ہوں
اور بورقی اور کبریتی یا شبی جو مشہور و معروف ہیں اور تخفیف پیدا کرتے ہیں کہ ایسے پانیوں سے زمانہ منتہی میں مرض کے نفع یاب ہوگا خصوصاً مریض
استسقائے لحمی کا اسکو چاہیے کہ دن بھر میں چند مرتبہ ایسے ہی پانی سے استحمام کیا کرے پھر اگر قوت کے سقوط کا اندیشہ نہ ہو اور تمام دن ایسے ہی
پانی میں ٹھہرنا اسکو ممکن ہو ایسا ہی کرنا چاہیے ایسی قسم سے آب دریائے شور بھی ہے اگر کسی ترکیب سے بگرم ہو سکے یا خوب گرم ہوجائے سرد پانی سے
نہانا خواہ اسمیں پیرنا پس بعد غسل کرنے کے آبہائے مذکورہ سے زیادہ مفید ہوتا ہے منجملہ فضائل آبہائے معدنی کے ایک بڑا فائدہ ان میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہانے سے یہ ہو کہ ٹھنڈی سانس لینے پر مریض کو ہر وقت اس نہانے مین قدرت اور اختیار رہتا ہے اور یہ بات حمام مین کم نصیب ہو سکتی ہے پھر اگر آبہائے معدنی میسر نہ ہون اونکے بعد افضل آب شیرین ہو کہ اسمین ادویہ چند جو شورت اور تجفیف پیدا کرین ملا کر جوش دیجائین جیسے گندھک اور بورہ اور اشنان اور خرول اور گٹھلیان چھوہارے وغیرہ کی خواہ اور ادویہ علاوہ جو مشابہ انکے ہین اور معلوم ہین کہ ایسے مصنوعی پانی سے نہانے مین کچھ خوف اور ضرر نہین ہے ایسے پانی مین صاحب زقی اور طبلی کو چاہیے کہ فقط اپنے شکم کو انکا اثر پہونچائے اور لحمی مستسقی تمام بدن اپنا اُن مین داخل کرے استسقائے حار از قسم زقی یا تو وہ تابع ورم گرم کے ہوتا ہے یا تابع سوء مزاج حار کے جو بلا ورم ہو وہ سوء مزاج جو قوت مغیرہ کو ضعیف کر دیتا ہے پیشاب کا سرخ رنگ ہونا لا محالہ ان اقسام پر دلیل حرارت کی نہین ہے اسلئے کہ اکثر حمرت بول بسبب قلت مقدار کے (بموجب بیان بالا) ہوتی ہے بلکہ اعتماد شناخت حرارت مین اور دلائل پر مثل التہاب وغیرہ کے کر کے علاج کرنا چاہیے واجب ہے کہ دونون قسم کے مریض استسقائے حار کے یعنے ورم اور سوء مزاج والے ادویہ حارہ کے استعمال سے بچائے جائین ورنہ زیادتی سبب کی جو حار اجزا کے استعمال سے ہوگی۔ مرض کو بھی زیادہ کریگی بلکہ اسی زیادتی مرض مین کہ حرارت بھی بڑھتی جاتی ہے خطرہ عظیم ہے اور ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے اُس شخص کے کلام کیطرف جو کلیۃً دعوی کرتا ہے کہ استسقا بدون ادویہ حارہ کے اچھا ہو ہی نہین سکتا اسلئے کہ خاص ہمارے مشاہدہ اور تجربہ مین اور بھی ہم سے پہلے اطبائے حذاق کے تجربات مین اکثر زوال مرض ہذا کا اسیطرح پر ہوا ہے کہ ہم نے اورام حارہ کا علاج انکی خاص ادویہ سے کیا اور مزاج حار کا علاج تبریدسے اور استسقا بھی زائل ہو گیا اور مزاج حار کی بھی اصلاح ہو گئی مین نے بچشم خود ایک عورت کو دیکھا جس کو استسقائے حار نے بنہایت لاغر کر دیا تھا اور مصیبت عظیم اُسپر اسی مرض سے آرہی تھی پس وہ بکثرت انار کھانے پر جھکی اور اسقدر زیادہ انار ادسنے کھائے کہ انکی تعداد کا بیان مکروہ معلوم ہوتا ہے فقط اسی تدبیر سے وہ بالکل تندرست ہو گئی اور اسکا مرض جاتا رہا اگرچہ یہ تدبیر اس نے اپنی ہی رائے سے کی تھی کسی طبیب کی رائے نہ تھی مگر مین نے اسکا مشاہدہ حال خود کیا ہے بااینہمہ پھر بھی مائیت استسقا کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے۔ جو فراہم ہو چکی ہے اسلئے کہ فقط رعایت حرارت حمی کی کرینگے اور مائیت کی تجفیف خواہ اخراج سے بالکل بیخبر ہو جائین یا اینکہ فقط مائیت کے لحاظ سے تپ سے غافل ہو جائین دونون صورتون مین خطا واقع ہوگی پس واجب ہے کہ تدبیر جامع برابر چلی جائے اور رفق اور نرمی تدبیر مین رہے اور معتدل ادویہ کا استعمال زیادہ رہے اور جو اغلب ہے یعنی ضرر جسکا سردست زیادہ ہے اس کا مقابلہ علاج مین زیادہ کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر طبیب ورم اور استسقا کے دور کرنے مین زیادہ کوشش کرے اور تپ ابھی باقی ہو کبھی ممکن نہین ہے کہ ایسی حالت مین یہ تدبیر کارگر ہو تدبیر صحیح ایسے وقت کی یہ ہے کہ آب کاسنی اور آب مکوئے سبز اور آب کرنس اور آب فاقلی اور آب طرخشقوق یعنی کاسنی تلخ کا استعمال کیا جائے اور انھین اشیا مین لک اور مر اور زعفران اور ریوند مع ہلیلہ زرد کے ملا دی جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ بروقت ضرورت اسفل طبیعت کے رضا مین جو مسہلات مازریون وغیرہ زہریلے دودھ کے ہمنے اوپر لکھے ہین مستعمل ہون واجب ہے کہ تامل اور غور سے جالینوس کا وہ کلام دیکھا جائے۔ جو ایک مستسقی حار کے بارہ مین اس نے لکھا ہے اور ہمنے لفظ بلفظ اسکی ذیل مین نقل کر دی ہے جالینوس کہتا ہے مین نے ایک شیخ کی جو ہمارا دوست تھا اور استسقائے زقی یا حرارت مین مبتلا ہے کہ اس کی حرارت قوی تھی اور قوت اسکی ہر رجہ ضعیف ہو گئی تھی اسطرح تدبیر کی کہ اسکی قوت بڑھانیکی غرض سے گوشت بزغالہ اور کبک اور تیتر وغیرہ طیور کا کھلانا اور خبز خشکار اور قرانصل در ہلام اور مصوص جو اقسام گوشت پکانے کے ہین ایسے ہی لحوم سے تیار کرا کے اور سوا اور سرکہ سے مگر چھوٹی مسور بھی اور ان اغذیہ کے کھلانے مین وسعت اور فراخی بر نظر رکھی تا کہ اسکی قوت محفوظ رہے اور شوربا کسی گوشت وغیرہ کا اسے ہرگز نہین دیا سوائے اس روز کے جس دن میرا ارادہ کسی دوائے خاص کے پلانے کا تھا مان اس روز البتہ اس دوا کے پلانے سے پہلے اسکو شوربا دیا تھا اور بعد ایسی دوا کے بھی اسی روز شوربے کا حکم دیتا تھا اور وہ شوربا بھی ایسا ہوتا تھا جو اسکی پیاس نہ بڑھائے مین نے اسے اجازت دی تھی کہ شوربا جو سرکہ سمیت تناول کرے غلیظ اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

رقیق ہونے مین درجہ اوسط پر ہو پھر مین نے اس ہو شاندہ سے اوسکا اسہال کیا ہلیلہ زرد سات درہم شاہترہ چار درہم حشیشہ تنتین دو درہم گیاہ غافث دو درہم ہری کاسنی ایک گڈی سنبل الطیب دو درہم تخم کاسنی دو درہم تین رطل پانی مین جوش دیکر جب ایک رطل رہ جائے اسمین دس درہم شکر طبرزد خوب آمیختہ کرکے اسے پلاتا تھا۔ ایضاً یہ حب لبن شبرم اور ہموزن اسکے شکر بس اسی کو بستہ کرلیتا تھا یعنے گولیان بنالیتا تھا اور یہ گولی قبل غذا کے اسے دیتا تھا اور کبھی اس گولی کو انجیر کے جوہر لحمی سے درست کرتا تھا اور بقدر دو خواہ تین نخود کے برابر اسکو کھلاتا تھا اور اس حب کے بعد اسکو آب حمص اور دیتا تھا اسکے جگر پر ضماد شورہ اور حب المیدس نامی طبیب کا اور مازریون جو سرکہ مین بھگوئی ہو کرتا تھا اور شکم پر گل ارمنی ہمراہ سرکہ اور پانی گلاب اور آرد جو اور باجرہ اور گائے کا گوبر اور بکری کی مینگنی اور رفاکسر بلوط اور انگور کی اور بعض اوقات بورہ اور کبریت اور جملہ ادویہ طلا کے سرکہ کے ذریعہ سے لگاتا تھا اکثر مین نے اسقدر جیات کی کہ ضماد صندلی بھی اسکے جگر پر لگایا کبھی ایسا بھی کرتا تھا کہ ضماد صندل بجانب جگر اور ادویہ محللہ کا ضماد ناف اور شکم پر ساتھ ہی لگاتا تھا اوسکے مسہل مین کبھی شربت ورد جسمین مازریون کو مین نے بھگو لیا تھا بھی تجویز کیا ایک مرتبہ شربت ورد مین لبن شبرم اوسیطرح داخل کیا تھا تو اکہ کے اقسام مین سے خشک انجیر اور بادام اور شکر کی اجازت دی تھی مین نے بتاکید اس سے کہدیا تھا کہ پیاس روکنے پر زیادہ صبر کرے اور اگر زیادہ غلبہ پیاس کا ہوتا تھا پانی مین سرکہ ملاکر تھوڑا سا پلاتا تھا کبھی برگ مازریون کو خوب کوٹ چھان کر شیرہ انجیر مین ملاکر اسے قبل طعام اور بعد طعام کے کھلاتا تھا اور خلاصہ یہ ہے کہ کبھی ایک روز بھی اسکو مین نے ایسا نہ چھوڑا کہ اخراج رطوبت اور مائیت استسقا کا بذریعہ اسہال وغیرہ کے نہ ہوتا ہو یہ خلاصہ کلام جالینوس کا ہے (جسمین سب تدابیر کا بیان ہوا ہے) غذا اصحاب استسقا کی پس واجب ہے کہ تھوڑی ہو اور پسندیدہ ہو اور اگر ممکن ہو گیہون کی روٹی قطعاً نہ کھائے اسلئے کہ اسمین لزوجت ہوتی ہے اور سدہ پیدا کرتی ہے اور فقط چھلکون سمیت جو کی روٹی پر انحصار کرے اور اگر ضرور گیہون کی روٹی کھانا ہو پھر تنوری روٹی بلا خمیر کے جو بنام خشکار موسوم ہے اختیار کرے اور پختہ کرنے مین اسکے زیادہ مبالغہ کرے کہ خشک ہوجائے اور لزوجت اسکی جاتی رہے اور خامی دور ہوجائے اور گیہون کی وہ قسم جسکو علکہ کہتے ہین اور اسمین لزوجت زیادہ ہوتی ہے نہ استعمال کرے بلکہ وہ قسم جو کنٹھیا کہلاتی ہے اور سرخ رنگ ہوتی ہے۔ اسمین لس اور لزوجت بالکل نہین ہے کھلانی چاہیے بعض آدمی گیہون کی روٹی مین چنے کا آٹا ملادیتے ہین اور چکنائی ان لوگون کو زیت کہنہ کی دینی چاہیے۔ منجملہ انکی غذا کے یہ بھی غذا ہے کہ مرکا اور زیت مین مقوی ادویہ اور خوشبو مصالح ملاکر تناول کرین کہ یہ غذا ان کو موافق ہے مرغ کا شوربا بھی انکو موافق ہے کہ اسمین اور اسکے ہمراہ اصلاح جگر بھی ہے فصاری جو طعام انکے واسطے تیار کرتے ہین وہ مرکب زیتون اور کاجر اور لہن سے ہوتا ہے واجب ہے کہ شوربا انکے واسطے چنے کا اور بچا وک اور بڈھے مرغ کا جسمین ساگ اہو دانہ کا داخل ہو اور اکثر جو گوشت ان کو دیا جائے گوشت ہائے طیور جنمین یبوست ہے جیسے دراج اور چکور اور بگلا اور بچاوک اور فاختہ کے اقسام اور گوشت قطا کا جو ایک قسم خاص فاختہ کی ہے اور ہندی تیتر کو کہتے ہین اور صحرائی جانورون مین گوشت آہو اور بز غالہ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان یہ سب انھین مصالح سے جو ملطف ہون تیز چرپری جیسے مرچ سیاہ اور تقطیع بلغم کی کرتے ہون سانپ کا گوشت بھی انکے واسطے اچھی غذا ہے مگر بھی پیاس مین زیادتی کرتا ہے ترکاریان انکے واسطے جیسے کرنس اور چقندر اور بقلہ یہودیہ جسے بابری اور کاسنی اور شاہترہ تھوڑا سا بھتوا اور گندنا اور سداب اور کرویا جو ایک قسم زیرہ کی ہے اور فودنج اور ثوم اور سا خرول اور کبر جو بینی غلہ کے جملہ اقسام انکو مضر ہین خصوصاً اصحاب طحلی کو لبوب مین پستہ اور بندق اور بادام تلخ اور اکثر چاشنت کے وقت انکو چوہارے کی اور منقے کی اجازت دیجاتی ہے اور سواکہ مین سے کسی چیز کی اجازت ان کو نہین ہے سوائے انار شیرین کے شراب اور شربت کے جملہ اقسام کے سکنجے حار اور بارد کو پاس نہ جانا چاہئیے پس واجب ہے کہ سوائے رقیق اور کہنہ شراب کے کسی وقت اور شراب کو تناول نہ کرے نہار منھ ہو یا غذا کھاچکا ہو بلکہ بعد غذا کے جب انحدار غذا کا معدہ سے معلوم ہو جتنا اور شیافات انھین ادویہ کے پانی سے بنائے جاتے ہین جو اخراج مائیت استسقا کرین جیسے کہ سکبینج اور ایرسا وغیرہ یہ شیاف بخوبی اخراج رطوبت استسقا کو کرتا ہے تخم اوشکن پچاس دانہ جمال گوٹا تیس عدد غاریقون سات قیراط تانبے کی مچھلیان جس درمنی لب خنجر مین شیاف تیار کرین اور چھ قراط سے سات تک رکھنے کی اجازت ہے مدرات مین جملہ ادویہ مدرہ انکو مفید ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

منجملہ انھین ادویہ کے جو ادرار بول کرے ایک یہ دوا ہے تخم اذخر نو قیراط خربق سیاہ دو قیراط کا کنج ایک درخمی سنبل ہندی دو درخمی سب ملا کر تناول کرین مقدار شربت ایک مثقال ہے خوشبو ادویہ جو ادرار بول کرین انکا نسخہ درج ذیل ہو شاخہائے بلسان اذخر سنبل سلیخہ زیرہ بیخ سوسن بوغاریقون تفاح اذخر لوف کبیر تخم گاجر حماما سویون جو ایک قسم کرنس کشتی کی ہے فطراسالیون اور وہ تخم کرفس جبلی ہے قصب الذریرہ قلقل کا کنج سیسالیوس اور وہ انجدان رومی ہے ہر واحد ایک درخمی لیکر سب کو بجا کر دین مقدار شربت بقدر دو درخمی کے ہے علاج استسقائے لحمی کا وہ قواعد کلیہ جو استسقائے لحمی کے علاج مین مفید ہین ان کو باب علاج استسقائے زقی مین جہنے بیان کر دیا بطور اشارون کے کبھی اس استسقا مین حاجت فصد کی بھی ہوتی ہے اگر سبب اسکا بند ہونا خون حیض یا خون بواسیر کا ہو اور دلائل امتلا کے بھی موجود ہون اسلئے کہ فصد سے ایسے وقت مین جو کچھ اُس مادہ کا اخراج ہوتا ہے جسنے اختناق حرارت کر لے سے حرارت غریزی کو بجھا دیا ہے فصد کو زیادہ مناسبت استسقائے لحمی سے ہے بہ نسبت استسقائے زقی کے اور طبیعت کا نرم رکھنا ایسے بیارون کی اصلاح کی بات ہے پس مناسب نہین کہ قبض طبیعت مین بہر خواہ پیدا کیا جائے بلکہ واجب ہے کہ ہمیشہ نرم کبھی جائے اگرچہ دوائے معتدل سے کیون نہ ہو جسوقت ہمراہ استسقائے لحمی کے تپ ہو اسوقت مسہل دینا جائز نہ ہوگا بذریعہ دوا کے اور نہ فصد کرنی جائز ہوگی تاآنکہ تپ جاتی رہے قرص شبرم اور اسکا استعمال جسطرح ہمنے اوپر علاج زقی مین لکھا ہے زیادہ مناسب ہے واسطے لحمی کے بہ نسبت اور اقسام استسقا کے فے کرانی اور غرغرے جو دماغ کا تنقیہ کر دین بھی اسمین مفید ہین اور اسہال بھی مفید ہے افضل ادویہ مسہل حب ریوند ہے کہ اسکا اسہال بہت اچھا اور مفید ہے جملہ اقسام استسقا کے واسطے خصوصًا استسقائے لحمی کے واسطے ریاضت بھی تجویز کیجاتی ہے شروع اس کا چت لیٹنے سے ہوتا ہے گہوارہ وغیرہ مین پھر کسی سواری کے جانور پر مضبوط بٹھا کر اسکے بعد پیادہ چلانے کی ریاضت نرم زمین پر تھوڑی تھوڑی اور یہ زمین ریتل کی ہونی چاہئے اور جسوقت وہ چلنے کی ریاضت کرتے ہون ایک آدہ آدمی ایسا ہمراہ ہے جو پسینا ان کے بدن کا پونچھتا جائے کیونکہ پونچھنے سے پسینہ کی آمد زیادہ ہوتی ہے ورنہ جو بوند پسینہ کی برآمد ہو کر بدن پر ٹھہر جاتی ہے وہ دوسری بوند کے نکلنے کو مانع ہوتی ہے بعد ریاضت کے تسخین کی تدبیر کرے خصوصا دھوپ کی گرمی سے کہ آفتاب کی حرارت اور گرمی نفوذ بدن مین زیادہ کرتی ہے اور جسوقت دھوپ کی گرمی زیادہ معلوم ہو سر کو سایہ مین کرے تاکہ دماغی مرض کوئی پیدا نہ ہو جائے اور کل اعضائے بدن کو دھوپ کے سامنے کھلے رہنے دے ۔ سونے کی جگہ اسکی ریگ مین تجویز کرنی چاہئے اگر ریت مل سکے ذرورات حارہ اور مجففہ سے بھی تسخین کیجاتی ہے اور جسوقت پسینا اچھی طرح اور ادرار ہو کر خارج ہو اوسے کپڑہ وغیرہ سے پاک کرنا چاہئے اور پھر اسکے بعد تدہین یعنے تیل ملنے چاہئے جیسے روغن قثاء الحمار وغیرہ اور جو مقامات سرد ہوا کے چلنے خواہ ایسی ہوا کے گذرنے کے ہین ان سے بچانا چاہئے ۔ واجب ہو کہ دوائے کرکم اور دوائے لک اور کلکلانج کا بھی استعمال کیا جائے اور مدرات مذکورہ اور ایسے مسہلات جنمین تلطیف اور تجفیف کی قوت ہے مستعمل ہون انھین ادویہ مین قرص غافث مع اہل کے ماء الاصول کیساتھ اور سکنجبین بزوری کے ساتھ اگر حرارت ہو ۔ جو ادویہ مفردہ زقی مین لکھی گئی ہین وہی سب لحمی مین بھی مفید ہین حتی کہ سکبینج اور قسط اور مازریون اور افربیون ہے ۔ جوشاندہ اہل کا ان لوگون کو زیادہ مفید ہے اسطرح پر کہ اہل کو تنہا اسقدر جوش دین کہ پانی اسکی رنگت سے سرخ ہو جائے بعد ازان تین درہم اہل تناول کرکے اوپر سے اسی پانی کو پئین اجوائن اور زیرہ اور نمک طبرزدی بھی رعایت ہضم کیواسطے مستعمل ہوتا ہے جو استسقا کسی گرم سبب سے پیدا ہوا ہے اوسوقت فصد (ہفت اندام یا باسلیق کی) کھولنی چاہئے تاکہ صدیدردی رگون سے خارج ہو جائے اور ادرار بھی کرانا چاہئے اسلئے کہ جب رگین بوجہ تنقیہ کے پاک ہو جائین مزاج جگر کا اصلاح پذیر ہوگا اس تدبیر سے کہ تبرید جگر کو التہاب سے دور کرکے جگر کو مزاج اصلی کیطرف پھر لائے غذا بیماران استسقائے لحمی کی بارد نم ہو یا حار اور پیاسا رکھنا ان کا اوسیطرح ہے جیسے کہ زقی مین بیان ہوا ۔ **علاج استسقائے طبلی** اسکے علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سبب نفخ شکم کا خلط رطب بلغمی محتبس ہو کر ہوئی ہو تو پہلے اسی خلط کا استفراغ کر دینا چاہئے اقراص مازریون وغیرہ سے بھی کبھی احتیاج

استفراغ کی ہوتی ہے اور بزل یعنے چاک کرنے کی بھی حاجت مثل زقی کے ہوتی ہے (۲) یا تقویت معدہ کی کرین اگر سبب اس مرض کا ضعف معدہ ہو (۳) یا تعدیل مزاج جگر کی کرین طلا وغیرہ کے استعمال سے تاکہ اسکے تغیر مین افراط نہ ہو (اگر سبب مرض کا حرارت جگر کی ہو) فصد کو اس مرض مین کچھ دخل نہین ہے اگر شاذ و نادر کبھی شاید ضروری ہو جائے بلکہ اولی یہ ہے کہ طبیعت کو نرم کرین مسہل خفیف کے استعمال کرنے سے اور بکثرت مسہلات کا استعمال نہ کرین یہ بھی واجب ہے کہ مدرات کا استعمال کرین مگر افراط مین نہ چاہیے اسلئے کہ افراط ادرار سے ابخرہ کثیرہ پیدا ہوتے ہین پھر اسہال و ادرار معتدل کے بعد ایسے اشیاء کا استعمال کرین جن سے ڈکارین زیادہ آنے لگین اور محللات ریاح کا بھی استعمال کرین دن بھر مین چند مرتبہ اسکا پیٹ ملنا چاہیے کہ سرخ ہو جایا کرے اور اگر نفخ معلوم ہو تو باجرہ اور بھوسی گندم سے تکمید کرین اسیطرح حبوب منفخہ اور حلوات جات اور پرخور ہونے سے بھی حاجت خالی پیٹ رکھنے کی اسکے پیٹ پر ہوتی ہے۔ چند مرتبہ حبوب منفخہ کے اور ساگ ترکاری اور دودھ اور فواکہہ تر و تازہ ان سب سے پرہیز کرنا واجب ہوگا استسقائے طبلی اسی سوء مزاج حار سے عارض ہو تو کوئی نہین ہو اسوقت واجب ہے کہ آب مازیانہ اور کرفس اور اکلیل الملک ربا بونہ اور گوگھرو کا استعمال پلانے مین ہو اور اگر استسقاء سوء مزاج بارد سے عارض ہوا ہو اسوقت واجب ہے کہ زیرہ انیسون چند سیر ستر اجوائن ملائی جائے اور کندر اور زیرہ ہر وقت چبانا ہے معجون دج ہمراہ کلونجی کے لیے بیمار کو نافع ہے نسخہ اسکا قرابادین مین دج ہے ایضا اجوائن اور زیرہ اور نمک لاہوری حمولات مین سے یہ حمول ہے زیرہ بورق برگ سداب اسی کے شیاف تیار کرکے رکھے جائین حقنہ فقط روغن سداب کا خواہ ہمراہ ایسے جزو کے جو محلل ریاح ہون۔

پندرھوان فن مرارہ اور طحال کے امراض کے بیان مین اور اسمین دو مقالہ ہین

پہلا مقالہ تشریح مرارہ اور طحال کے اور بیان یرقان کا بھی اسی مین ہے مرارہ جسکو پتہ بھی کہتے ہین ایک کیسہ کی شکل پر ہے جو زائد علیہ جگر سے معدہ تک گئی ہے اسمین ایک ہی طبقہ عصبانی ہے اسمین منہ بھی ہے اور ایک مجری یعنے راہ ہے اسی مین خلط رقیق کو جو مرارہ کے مناسب ہو اور صفرا ہے ادراک کو جذب کرتا ہے یہ مجری خاص جگر سے متصل ہے اور ان رگون سے جو کہ خون بھنے کی رگین ہین بھی ملتا ہے اسی مجری مین محل اتصال مذکور پر بہت سے قسم مین جو تمر جگر تک در آتے ہین اگرچہ عضو مرارہ کا تقعیر جگر سے شروع ہوا ہے منہ اور مجری مرارہ کا جانب معدہ اور امعا تک پہونچا ہے کہ اپنے فم اور مجری سے زائد صفرا کو معدہ کیطرف پہونچاتا ہے جسطرح ہمنے کتاب اول کے باب تشریح مین لکھا ہے اس مجرائے مرارہ کے اکثر شعبہ اثنا عشری سے ملتے ہین اور اکثر آدمیون کے بدن مین صرف ایک ہی مجری ہوتا ہے اور مدخل انبوبہ مقاصہ مرارہ کا مرارہ مین اسطرح پر ہے جسطرح کہ مدخل انبوبہ مثانہ کا مثانہ مین ہے اطبا کی عادت اسیطرح جاری ہوئی ہے کہ مرارہ کا نام کیس اصغر یعنے چھوٹی تھیلی رکھتے ہین جسطرح مثانہ کو بڑی تھیلی کہتے ہین منجملہ منافع خلقت مرارہ کے یہ بھی ایک منفعت ہے کہ جگر کو فضل رغوی سے یعنی اس کف اور جھاگ سے جو کیلوس کے ہضم جگر کے وقت اٹھتا ہے پاک کرتا ہے اور یہ بھی فائدہ ہے کہ جگر کو اپنے حرارت جرم سے گرم رکھتا ہے اور یہ حرارت ظاہری مرارہ کو اس رطوبت گرم سے حاصل ہوتی ہے جو اسمین بھری رہتی ہے جسطرح کہ ملا جو روشن ہو دیگ کے نیچے اپنی گرمی سے دیگ کو گرم رکھتا ہے تیسری منفعت مرارہ خون کو لطیف کرنا اور فضول ناقص کو تحلیل کر دینا اور براز مین واسطے دفع کے تحریک پیدا کرنے اور جو عضلات اصلاح اور بطن سے مسترخی اور ڈھیلا ہو جائے اسکو استوار اور مضبوط کرنا اور اکثر آدمیونکے بدن مین مرارہ سے معدہ تک جو ایک راہ بنائی جاتی ہے اسکی منفعت یہی ہے کہ رطوبات معدہ کو تیزی مرہ کی دھوڈالے جسطرح اسی مرہ کے ذریعہ سے رطوبات امعا کو دھوتا ہے اسلئے کہ معدہ بوجہ اپنے ایسی رطوبات کے متاذی ہوتا ہے اور اسمین متلی پیدا ہوتی ہے اور غذا اسی معدہ مین بسبب آمیزش خلط فاسد یعنے رطوبات مذکورہ کے فاسد ہوجاتی ہے مگر مرہ مذکور سے دھوئی نجائے مرارہ مین اس رگ جہندہ اور عصب سے جو متصل جگر کے ہے دو شعبے چھوٹے چھوٹے آتے ہین مرارہ بھی مثل مثانہ کے ایک ہی طبقہ رکھتا ہے جو مرکب ہے پر سانام لیفون سے جب وقت مرارہ جذب مرہ کا نکرے یا جذب تو کرے مگر اس سے پاک نہو جائے مراد یہ ہے کہ اسی مین مرہ بھرا رہے اسوقت بہت سے آفات پیدا ہونے ہین اسلئے کہ صفرا اگر مرارہ کے اوپر کیطرف منعکس ہو جائے اسوقت جگر مین ورم پیدا ہوگا اور یرقان عارض اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

بیشتر اسکی احتباس سے جب صفرا مین بھی عفونت آجائے حمی محرقہ یا لازمہ پیدا ہوگی اور جب اعضائے بول کیطرف بافراط اس صفرا کا گذر ہوتا ہے قروح مثانہ وغیرہ پیدا کرتا ہے اور اگر کسی اور عضو کیطرف سوائے اعضائے مذکورہ کے جاتا ہے حرا بجائے حلق) اور نملہ پیدا کرتا ہے اگر تمام بدن مین ہو نکلکر ٹھہرجائے اور ہیجانی حرکت اسمین نہ ہو اسوقت بھی یرقان پیدا کرتا ہے اگر مرارہ سے امعا پر بکثرت گرے اسہال مراری اور سحج پیدا کرتا ہے **تشریح طحال کی** طحال کی خلقت بالجملہ جن حیوانات مین ہے اسیواسطے کہ ثفل خون کا اور حراقت اسکی یعنی جو مقدار زیادہ طبخ سے سوختہ ہوجاتی ہے اسکے واسطے طحال بمنزلہ مفرغہ اور سانچہ کے ہے اور یہ دونون یعنی ثفل خون اور حراقت بنام سودا موسوم ہین اوّل تو سودائے طبعی ہے اور دوم سودائے غیر طبعی یا عرضی ہے طحال کے واسطے ایک شان عظیم ہے اور قوت بھی ہے شان اسکی یہ ہے کہ قلب کی حرارت کا نیچے کیطرف سے قلب کا مقابلہ کرتی ہے اور ایک جانب سے جگر کی حرارت کا اور دوسری جانب سے مرارہ کی حرارت کا مقابلہ کرتی ہے اور جسوقت کدورت خون کو طحال نے جذب کیا اسکو ہضم کرتی ہے اور اس ہضم کے بعد جب وہ سودا ترش اور کھٹا ہوگیا اور اسمین قابلیت اسکی ہوئی کہ بسبب ترشی کے دغدغہ فم معدہ کا کرسکے یعنی فم معدہ کو ایک قسم کا سمٹنا اور اینٹھنا سودا کے گرنے سے عارض ہوتا ہے جسکو ہم بھوک کہتے ہین اور بسبب عفوصت اور کھٹاپن کے دباغت فم معدہ کی اسکے اور ان دونون اوصاف کے حصول سے اس فضلہ خون کی حرارت مین بھی اعتدال آجائے اسوقت طحال اسی خلط سوداوی کو فم معدہ کیطرف روانہ کرتی ہے ایک اور بڑا عظیم کیطرف سے قوت کا طحال کی یہ حال ہے کہ جسوقت اسکی قوت اسقدر ضعیف ہوجائے کہ جگر کا تنقیہ سودا سے نکرسکے اور ان اعضا کا تنقیہ خلط سوداوی سے کرسکے جو متصل جگر کے ہے اسوقت بدن مین امراض سودایہ جیسے سرطان اور دوالی اور داء الفیل ورقوبا اور بہق اسود اور برص اسود بلکہ بعض اقسام کا مالیخولیا اور جذام وغیرہ پیدا کرتی ہے اور جسوقت کہ طحال مین ایسا ضعف آجائے کہ جو شے اسمین ہو نکلکر بعد تصرف طحال کے اسکا نکلجانا طحال سے ضرور ہے اسکا اخراج نکرسکے یعنی خلط سوداوی مین بھری رہے ایسے وقت علاوہ اور خرابیون کے یہ بھی خرابی ضرور ہوتی ہے کہ طحال کا حجم بڑھجاتا ہے اور تلی بڑی ہوجاتی ہے اور اسمین ورم آجاتا ہے اور سودا کے پیدا ہونے کے اب طحال مین بوجہ امتلائے سابق کے جگہ باقی نہین رہتی ہے اور جو مقدار اسکے فم معدہ مین دغدغہ پیدا کرتی تھی اسکی روانگی بند ہوجاتی ہے اور اگر بافراط یعنے مقدار مناسب سے زیادہ طحال خلط سوداوی بطرف فم معدہ روانہ کرکے بوجہ اسکے کہ طحال کی قوت ماسکہ مین ضعف ہو اسوقت گرسنگی زیادہ ہوگی یعنے جوع پیدا ہوگی اگر یہ سودا ترش ہوگیا ہے اور اگر کھٹا ہے اور زیادہ ترش نہین اسوقت تلی زیادہ پیدا کریگا اور قے عارض ہوگی اور خبیث اسہال مین سحج سوداوی جو قتال ہے پیدا ہوتا ہے جب طحال زیادہ موٹی ہوتی ہے تمام بدن اور جگر لاغر ہوجاتا ہے اسوقت اسکا مزاج ضد مخالف جگر کے واسطے ہوتا ہے اکثر سودا کا احتراق طحال مین مع بقاء ترشی معتدل کے ہوتا ہے اور یہ بدترین اقسام سودا کی ہے اور خبیث سودا کی مقدار کثیر معدہ کیطرف جاکرتے سوداوی پیدا کرتی ہے اور کبھی اس انصباب کثیر کے دورات ہونے ہین اور اس بے عنوانی سے انقلاب معدہ عارض ہوتا ہے اگر استفراغ سودا کا بکثرت ہو اور تب اسوقت نہ ہو یہ انصباب بسبب ضعف قوت ماسکہ یا قوی ہونے دافعہ کے ہوتا ہے اور جسوقت زیادہ احتباس سودا کا ہو یہ بات کیفیت سابقہ کی ضد ہے یعنے دافعہ کے ضعیف ہونے یا ماسکہ کی قوت سے پیدا ہوتی ہے طحال ایک عضو سیاری ہے یعنے جانب چپ سے بدن کے اعضا مین ہے اور مستطیل ہے جسکو معدہ سے اتصال ہوتا ہے معدہ کے بائین جانب سے بطرف خلف کے یعنے جو رخ معدہ کا بدن کے پشت کیطرف ہے اور جس جگہ صلب کا مقام ہے وہان طحال معدہ سے متصل ہوتا ہے اور سودا کا جذب طحال اس گردن سے کرتا ہے جو کہ جگر کے جانب تقعیر سے ملی ہے یہی محل اتصال گردن مرارہ کے ہے اور سودا کو طحال دفع اس گردن سے کرتا ہے جو اسکے باطن اور جانب تقعیر سے پیدا ہو کر متصل معدہ کے ہوتی ہے معدہ بطحال متصل پہلیو نکے ہے اور اضلاع سے بذریعہ رباطات کثیرہ اور قوی کے یہ معدہ بہ معلق نہین ہے بلکہ تھوڑی رباطات جو پسلیو نکی جھلیون سے مستند ہوری ہین اسیطرف سے طحال متصل جہان ساکن اور اور رگہائے متحرکہ سے ہوتا ہے اور اسکے جانب مقعر جو سطوح بھی ہے جگر اور معدہ کے سامنے رہتی ہے اگرچہ یہ سامنا اس طرح کا ہے کہ طحال محاذی اسفل جگر اور معدہ کے ہے اور واقع ہے اسفل معدہ کے قریب طحال اور معدہ مین بذریعہ ایک رگ کے اتصال پیدا ہوا ہے جو دونون مین ہو نمو پیدا کرتی ہے اور یہی رگ طحال کو معدہ سے لٹکائے ہوئے بھی رہتی ہے طحال کا تکیہ کرتی ہے وہ صفاق جو کہ دوہری دو تہ مین پیدا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوئی ہیں چند شعبوں سے کہ وہ شعبے صفاق سے نکل کر طحال میں پہونچے ہیں اور شمار میں تو یہ شعبہ زیادہ ہیں اور مقدار جسامت میں چھوٹے ہیں اور طحال اور
ثرب دونوں میں یہ شعبہ در آتے ہیں مراد یہ ہے کہ اس صفاق کو بذریعہ انھیں شعبوں کے طحال پر تکیہ ہے اور یہ شعبہ بطور دعامہ یعنے ستون کے ہیں طحال
کی بہت سی رگیں جہندہ اور ساکن رگیں بھی ہیں کہ ان میں خون پختہ ہو کر شبیہ جوہر طحال کے ہو جاتا ہے اور جب اپنی غذا طحال کو اس خون سے
مل چکی ہے اسکے بعد فضلہ بطرف فم معدہ کے دفع کرتا ہے جرم طحال کا نحیف ہے یعنے بھس پھسا کہ دبانے سے پہ نرمی دیتا ہے یہ بخلاف جرم اسواسطے
ہے تاکہ فضلہ غلیظ سوداوی کا جو جگر سے آتا ہے اسکو طحال باسانی قبول کرے اور وہ فضلہ اسی کا جزء داخلی بجائے طحال کو ایک جھلی پہونچی ہے صفاق
سے روئیدہ ہو کر اور اسی جھلی کے ذریعہ سے طحال کو حجاب سے بھی شرکت ہے اسلئے کہ حجاب کی جھلی بھی صفاق سے روئیدہ ہو کر آئی ہے یرقان اصفر
اور اسود یرقان سے مراد یہ ہے کہ بدن کے رنگ میں ایک تغیر فاحش یعنے کھلا ہوا پیدا ہو جائے اسطرح کہ بدن پر زردی یا سیاہی بہ نسبت اصلی رنگ
کے زیادہ آجائے اور یہ تغیر لون بدن کا زرد اور سیاہ اسوجہ سے ہو کہ ایک خلط زرد خواہ سیاہ جلد بدن تک جاری ہو کر پہونچی ہو خواہ جو چیز متصل جلد کے
ہے گوشت وغیرہ سے اور اس خلط مذکور میں عفونت نہ ہو اور اگر عفونت ہوگی تو خلط اصفر کے ہمراہ غب صفراوی اور خلط سیاہ یعنے سودا کے ساتھ ربع
سوداوی بھی ہوگی یرقان زرد کا سبب اکثر از طرف جگر اور از طرف مرارہ کے ہوتا ہے اور یرقان اسود کا سبب اکثر طحال سے ہوتا ہے اتفاق کبھی ایسا
بھی ہو جاتا ہے کہ یرقان زرد اور سیاہ دونوں کا سبب ایک مزاج عام سے ہوتا ہے جو تمام بدن میں عارض ہو گیا ہو اب ہکو لازم ہے کہ پہلے یرقان زرد
کو بیان کریں یرقان صفراوی کی پیدائش یا تو بسبب کثرت تولد خلط صفرا کے ہوتی ہے (۲) یا اینکہ اگرچہ خلط صفرا کا تولد بقدر مناسب ہوتا ہے مگر
اسکا اخراج اور استفراغ چونکہ نہیں ہونے پاتا لہذا فراہم ہوتے ہوتے اسکی مقدار کثیر ہو جاتی ہے نہ زیادہ پیدا ہونا صفراوی خلط کا یا بسبب اس عضو کے
ہے جو تولید خلط کا فعل کرتا ہے یعنے جگر یا بسبب مادہ کے بکثرت تولد صفرا کا ہوتا ہے یعنے اس مادہ میں بطرف صفرا کے استحالہ کی قابلیت زیادہ ہے خواہ اور
اسباب غریب جو اصل عضو اور مادہ سے جداگانہ امور ہیں انکی جہت سے زیادہ صفرا پیدا ہوتا ہے عضو جسمانی جو بالطبع خلط صفرا کی تولید کرے وہ جگر ہے اسلئے
کہ جب جگر میں سخونت آجاتی ہے انھیں اسباب کیوجہ جو سخن جگر ہیں خواہ اورام جگر خواہ اورام مجاری صفرا کے یا سدہ جو صفرا کو مرارہ سے بند کر دیں
خواہ مزاج مرارہ کی حرارت جگر کے مزاج کو گرم کر دے اور صفرا کو جگر اوسیطرح پیدا کرے جسطرح اپنے مقام خاص میں اسکو یعنے باب جگر میں بیان کیا
ہے اور جو عضو کہ براہ اپنی طبیعت کے تولید صفرا نکرے یعنے اس فعل کا صادر ہونا اس عضو سے فعل طبعی نہ ہو پس وہ تمام بدن ہے کہ جبوقت سخونت
بیش از حد تمام بدن میں آجائے گی جسقدر خون اسمیں ہے سب کو تحلیل بطرف صفرا کے کر دیگا مادہ جو متولد خلط صفرا ہے وہی غذائیں ہیں جنکی خاصیت
یہ ہو کہ انسے تولد صفرا زیادہ ہوتا ہو یا اسوجہ سے کہ وہ اغذیہ حارہ ہیں یا اینکہ انکا استحالہ بطرف مرارہ کے زیادہ ہوتا ہے جیسے دودھ کہ جب معدہ
میں پہونچیگا ضرور اس سے صفرائے کثیر پیدا ہوگا اسباب غریبہ جیسے کوئی حرارت خارجی جو بدن کو شامل ہو خواہ تمام بدن میں پھیل جائے جیسے عقرب
جرارہ کا ڈنک مارنا خواہ سانپ کا کاٹنا خواہ زہریلی مکڑی کا کاٹنا خواہ کسی زہردار جانور کا دانت سے کاٹنا جیسے نملۃ النزیعی کہ گس کے جسم میں ہوجوں
ہوتی ہیں انکا کاٹنا کبھی یرقان کو ادویہ مشروبہ بھی پیدا کرتی ہیں جیسے تلخہ تیتر اور سانپ کا لحم بشرطیکہ انکی سمیت کم ہو اور درجہ اہلاک تک نہ پہونچے (خواہ
سبب کمی مقدار مشروب کے یا کہ خود اس قسم کے سانپ میں سمیت کم ہو) یرقان کی بعینی جو یرقان کسی زہر کے پینے کھانے خواہ زہریلے جانور کے کاٹنے وغیرہ
سے عارض ہوتا ہے اسکا خاصہ یہی ہے کہ دفعتہً پیدا ہوتا ہے جو یرقان بسبب کثرت خلط صفرا کے ہوتا ہے پس کبھی انتشار اور پھیلنا اس خلط کا خود بخود
بدون امداد کسی اور سبب کے ہوتا ہے اسلئے کہ اسوقت صفراوی خلط کو خون پر غلبہ ہوتا ہے کبھی یرقان بطور دفع طبیعت کے ہوتا ہے اور اسی کو یرقان
بحرانی کہتے ہیں اور یہ کثرت خلط صفرا کی کبھی تو ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ دفعتہً پیدا ہوتی ہے اور کبھی تھوڑی تھوڑی چند روز میں ظاہر ہوتی ہے اور یہ
تدریج اسوقت ہوتی ہے کہ جسقدر خلط صفرا پیدا ہوئے اسکا تحلل نہیں ہونے پاتا ہے یا اسوجہ سے کہ جلد بدن میں کثافت ہے خواہ یہ سبب ہے کہ مادہ
خلط مذکور خود غلیظ ہے انھیں دونوں سبب یعنے کثافت جلد اور غلظ مادہ کیوجہ سے یرقان کی کثرت ہوتی ہے جب زیادہ ہوائے شمالی چلتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ شاربارد کے وقت اور اسیطرح بروقت بند ہونے عرق ستاد کے بکثرت تولد صفرا کا کبھی تو فقط جگر مین ہوتا ہے اور کبھی تمام بدن مین ہوتا ہے چنانچہ
معلوم ہو چکا ہے۔ اور کبھی بسبب اورام حارہ کے ہوتا ہے یہ اورام حارہ کسی جگہ کیون نہ ہون تمام بدن مین اسلئے کہ یہ اورام تغیر مزاج عضو متورم کا بطرف
حرارت کے کر دیتے ہین لہذا صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے پس یرقان بھی ضرور پیدا ہوگا اور یہ بات یعنے اورام کیوجہ سے حدوث یرقان اسطرح پر تصور
کرنی چاہئے کہ مجاورت یعنے قرب اورام حارہ کا چونکہ مزاج کو بدل دیتا ہے لہذا یرقان حادث ہوتا ہے اگرچہ کبھی بروقت اورام مذکور کے حدوث
یرقان کا بوجہ تسدید یعنے سدہ پڑجانے اور استفراغ صفرا کے رک جانے سے بھی ہوتا ہے اورام باردہ کو مرار اسود کے تولید کی اولویت ہے اور
یرقان اسود کا پیدا ہونا بروقت حدوث اورام باردہ کے اولی ہے یہ جسقدر صورتین اوپر بیان ہوئین اسی یرقان کی ہین جو بسبب کثرت مادۂ
صفراوی کے حادث ہوتا ہے جو یرقان اصفر بسبب عدم استفراغ کے یعنی بسبب رک جانے اخراج صفرا کے کسی مقام پر حادث ہوتا ہے پس یہ عدم
استفراغ یا تو خود جگر مین ہو یعنی جگر سے استفراغ خلط صفراوی کا نہ ہوتا ہو یا مرارہ سے یا امعا سے خواہ اور اعضائے بدنی سے جبکہ جگر سے استفراغ صفرا کا
نہ ہوتا ہو پس عدم استفراغ کا سبب یا تو فاعل استفراغ یعنے خود جگر مین ہے یا آلہ استفراغ یعنے مجاری مین یہ سبب مانع استفراغ ہے۔ فاعل
یعنے جگر مین یہ سبب اسطرح ہوتا ہے کہ جگر کی قوت ممیزہ اور قوت دافعہ مین ضعف آجائے اور آلہ یعنی مجاری اور راہون مین اس سبب کا وجود
اسطرح ہوتا ہے کہ جو راہ درمیان مرارہ اور امعا کے ہے خواہ جو راہ درمیان مرارہ اور جگر کے ہے بند ہوجائے ازین قبیل وہ یرقان بھی بوجہ عدم
استفراغ کے پیدا ہوتا ہے جو اورام حارہ یا اورام صلبہ جگر کے ہونے سے پیدا ہو اور اسی عدم استفراغ کے قبیل سے وہ بھی یرقان ہے جو بسبب یبوست
جگر کے عارض ہو جسکے ضرر سے تو جگر مین ضعف پیدا ہو کر مجاری جگر کے سمٹ جائین اور نیز وہ یرقان بھی اسیطرح کا ہو جو کسی
انضغاط اور تنگی پیدا ہونیکی جہت سے عارض ہو اور جملہ اسباب سدہ ڈالنے والے کہ انکی جہت سے چونکہ منع استفراغ ہوتا ہے لہذا جو یرقان
پیدا ہوگا وہ بھی منع استفراغ کے اقسام مین داخل ہوگا اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قت سدہ پیدا ہوتا ہے کسی جگہ کیون نہ پیدا ہو
پس جگر کے خواہ مرارہ مین سے آمد و رفت صفرا کی بند کر دیتا ہے لہذا مزاج جگر کا بہ نسبت اپنے اصلی مزاج کے زیادہ گرم ہوجاتا ہے اور جب
مزاج مین جگر کے حرارت زیادہ بڑھیگی ضرور تولید صفرا کی بھی زیادہ کریگا بہ نسبت اس مقدار مناسب کے جو بحالت سلامت اور اعتدال
مزاج کے کرتا تھا جو یرقان بسبب عدم استفراغ مرارہ کے حادث ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یا تو مرارہ مین ضعف آگیا ہے کہ جگر سے جذب بخوبی
نہین کر سکتا ہے خصوصاً اگر ضعف جگر بھی ہو تمیز اور دفع کرنے مین۔ یا اینکہ مرارہ مین قوت جاذبہ شدید ہو کہ دفعۃً واحدۃ جگر سے جذب کرکے مرارہ
کو رہ سے بھر دیا کرے اور سوائے اسی مقدار کے جس سے مرارہ بھر جاتا ہے اور کسیقدر مرارہ کی اسمین گنجائش نہ ہو اور وہی مقدار جو اسمین اگر دفعۃً
بھری ہے مرارہ مین کشش اور کھچاؤ پیدا کر رہی ہے اور بعد اس تمدد پیدا کرنے کے پھر مرارہ کی قوت ساقط کر دیتی ہے پھر مرارہ جذب نہین کرتا
ہے یا اینکہ کوئی سدہ بمجرائے مرارہ سے امعا تک پڑ جاتا ہے کبھی یہ سدہ اس جہت سے پڑتا ہے کہ چونکہ مرارہ مین زیادہ مقدار صفرا کی جگر سے
پہونچی ہے اسلئے کہ یا تولد صفرا جگر مین زیادہ تھا یا مرارہ نے زیادہ جذب کیا اسوجہ سے مرارہ مین امتلا زیادہ ہو کر سدہ کا حدوث ہوا ہے خواہ
اینکہ جگر نے بشدت اس خلط کو دفع کیا اور ایسے اوقات مین بوجہ امتلائے کثیر کے مجرائے مذکور کے منھ پر وہ اجزائے غلیظ صفرا کے چپیدہ
ہونگے جس سے اسکا استفراغ اور نکلنا اسی مجری کی طرف بند ہو جائیگا اور باوجود اس چپیدگی کے قوت بسبب ایذا پہونچنے کثرت امتلائے
صفرا کے ضعیف ہوجاتی ہے لہذا اور بھی استفراغ نہین ہو سکتا اور کبھی یہ عدم استفراغ مرارہ سے بھی اور جملہ اسباب سدہ کے پیدا کرنے والا
ہوتا ہے جو یرقان قولنج مین عارض ہوتا ہے وہ اس سبب سے ہوتا ہے کہ خلط لزج مجرے کے منھ مین اغوا پیدا کرتا ہے اور جب اغوا اور
پھسلن مجرا کے منھ مین پیدا ہوئی اسوقت انصباب صفرا کا امعا پر نہ ہونے پائیگا پس یرقان پیدا ہوگا اور یہ وہی یرقان ہے جسکا سبب قولنج
قولنج ہے کبھی ایک قسم یرقان کی ہمراہ قولنج کے تو ضرور ہوتی ہے مگر سبب اسکے عروض کا خود قولنج نہین ہوتا ہے بلکہ قولنج اور یرقان دونون

HAKEEM SHOUKAT ALI

ساتھ ہی کسی اور سبب واحد سے پیدا ہوتے ہین اور وہ سبب کیا ہے ایک سدہ ہے جو پہلے مجرائے مرارہ اور امعا مین پڑا تھا اور ابھی قولنج پیدا نہین ہوا تھا اسوقت اُس سدہ نے فقط اتنا ہی فعل کیا تھا کہ انصباب صفرا کا بطرف امعا کے روک دیا تھا اور صفرا کے انصباب سے جو کثافت اور رطوبات آجا کی دھل جاتی تھی اور اس دھونے کو بھی منع کیا تھا جب اس سدہ نے انصباب صفرا کے روکنے سے غسل امعا کو بھی روکا اسوقت امعا مین یہ خرابی پیدا ہوئی کہ انکی رطوبات کے نہ دھلنے سے کثرت رطوبات کی امعا مین ہوئی اور قولنج پیدا ہوا اور ہیجان مین آگیا اور بالعرض یہ دوسرا امر بھی پیدا ہوا کہ صفرا بوجہ عدم استفراغ کے تمام بدن مین پھیل گیا اسی وجہ سے یرقان عارض ہوا جو سدہ مجرائے جگر مین مرارہ تک خواہ مجرائے مرارہ تا امعا بسبب کسی زخم کے بھرجانے کے خواہ کسی سولول یعنے مسہ کے پیدا ہونے کے پڑے رہنے کے زائل ہونے کی امید نہین ہوتی جو یرقان بسبب امعا کے عارض ہوتا ہے اسکا عوض بنا بر گمان ایک قوم اطبا کے یون ہوتا ہے کہ کبھی کسی آنت مین اور خاص کر قولون مین صفرا بکثرت جمع ہوجاتا ہے کہ کسی جگہ سے انصباب ہو کر وہان پہونچا ہو اور کسی خلل کے سبب سے اس آنت سے خروج اسکا نہین ہوسکتا ایسے وقت مین تو جو مرارہ مین ہے ادنے کاس کیطرف جانے کی راہ نہین ملتی اگرچہ مجری جو درمیان مرارہ اور امعا کے ہے کھلا بھی ہو مگر امتلائے امعا کی وجہ سے وہ مرہ اسطرف آ نہین سکتا ہے لہذا یرقان پیدا ہوتا ہے یہ گمان میری رائے مین اگر واقع بھی ہو تو بہت قلیل الوقوع ہے اور شاید کہ بعید از قیاس بھی ہے اسلئے کہ مرہ جو قت بکثرت ہوتا ہے اور کسی امعا مین پہونچ جاتے خود اپنے آپ کو اور اپنے ہمراہ اور رطوبات کو بھی خارج کرتے ہین مگر ایسے وقت شاید امعا مین رک جاتے کہ حس امعا کی باطل ہوگئی ہو اور قوت دافعہ امعا کی بالکل ساقط ہو یرقان سیاہ جو کہ طحال سے پیدا ہوتا ہے اسکے عروض کے وجوہ اور صورتین بعینہ ویسی ہی ہین جیسے یرقان اصفر کی مذکور ہوئین کہ اسکا عروض بھی دونون مجری کے سدون سے یا ضعف سے بعض قوت کے خواہ زیادہ قوی ہونے سے کسی قوت کے ہوتا ہے اور یرقان سیاہ جو کہ جگر سے پیدا ہوتا ہے بیشتر بسبب حرارت جگر کے عارض ہوتا ہے کہ اسوقت حرارت جگر کی خون کو جلا دیتی ہے اور تحلیل سودا کر دیتی ہے اور خلط سودا کی بدن مین اسوقت کثرت ہوتی ہے پھر اگر طحال اور مجاری دیگر سے کسی معاون اور مددگار نے جگر کی اس بارہ مین اعانت کی کام پورا ہوگیا یعنے یرقان بلا مانع پیدا ہوگا کبھی کوئی شدید برودت ایسے جگر کو پہونچی ہے کہ اسکی جہت سے خون منجمد ہوجاتا ہے اور بسبب اسی انجماد اور سختگی کے غلیظ ہونے کی وجہ سے سیاہ ہوجاتا ہے پھر یہ برودت جو کہ جگر مین پہونچی ہے کبھی ساتھ یبوست کے ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ رطوبت کے اور کبھی یہی برودت بسبب ورم باردہ بلغمیہ یا سوداویہ جگر کے ہوتی ہے (یا اینکہ کبھی یرقان اسود بسبب ورم بارد اور سوداویہ جگر کے پیدا ہوتا ہے) جو یرقان سیاہ تمام بدن کی وجہ سے عارض ہوتا ہے یا تو یہ سبب شدت حرارت تمام بدن کے کہ اسوقت خون سوختہ ہو کر سودا بن جاتا ہے یا بسبب شدت برودت کے کہ سارا بدن خون کو منجمد کر کے سیاہ کر دیتا ہے جو یرقان زرد ہو خواہ سیاہ کہ بسبب تمام بدن کی خرابی کے عارض ہو عام سبب اسکا وہی عروق ہین جو تمام بدن مین پھیلی ہوئی ہین پس فساد اور خرابی خون کے صفرا خواہ سودا کیطرف تحلیل ہونے کی شان وہی ہوگی جسطرح استحالہ خون کا بطرف مائیت کے استسقائے لحمی مین ہوتا ہے اگرچہ اسوقت بظاہر کوئی فساد خاص جگر مین نہو بلکہ فقط عروق ہی مین یہ فساد ہو ممکن ہے کہ اس یرقان کی بھی تقسیم اسیطرح کرین جسطرح یرقان اصفر کے اوپر کر دی ہے یعنے کبھی کثرت مادہ سے اور کبھی حبس استفراغ سے پیدا ہوتا ہے کبھی دونون یرقان یعنی اصفر اور اسود ساتھ ہی جمع ہوجاتے ہین اسلئے کہ صفرا جو تمام بدن مین منتشر ہوا ہے اور وہ خون جو اس صفرا مین ملا ہوا ہے اِن دونون کو احتراق عارض ہوتا ہے اسوقت اس صفرا کا سودا بن جاتا ہے اور دونون خلط یعنے صفرا اور سودا مرکب ہوجاتے ہین یا اینکہ دونون طرف آفت ہو اسطرح کہ جگر اور مرارہ ایکطرف ماؤف ہون اور طحال دوسری طرف پس دونون یرقان پیدا ہونگے بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ یرقان اصفر کبھی دفعتہً پیدا ہوجاتا ہے اور یرقان اسود دفعتہً پیدا نہین ہوسکتا ہے اور اسیطرف بھی انکی رائے گئی ہے کہ بسبب تولید صفرا کا قوی زیادہ بسبب تولید سودا کے اور سودا تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے ہماری رائے مین یہ بات ہمیشہ اسیطرح نہین ہے اگرچہ اکثر یون ہی اتفاق ہوتا ہے جیسا کہ یہ گروہ کہتے ہین ایک قوم کا یہ بھی قول ہے کہ یرقان اصفر سے بحران امراض طحال کا ہوتا ہے خواہ اور امراض طحال کے جو شاید امراض کے ہین انکا بحران اس سے ہوتا ہے اور یہ بحران اسوقت ہوتا ہے جب کہ طبیعت راہ نپائے اخراج مادہ ہذا کی کسی عائق اور مانع کی وجہ سے بطرف امعا کے۔ اکثر اوقات

HAKEEM SHOUKAT ALI

بیماران یرقان اصفر کی طبیعت مین قبض رہتا ہے اس سبب سے کہ جو مادہ بسبب لذع اور خراش کے امعا کو آمادہ اجابت پر کرتا ہے اس مادہ کا تو احتباس اس مرض سے ہوتا ہے چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہے جس شخص کو مرض یرقان کا ہو اور بحال خود چھوڑ دیا جائے کہ اسکا علاج نہ کرین اور جو رطوبت مادہ یرقان کی ہے اسکی تحلیل نہ ہوئی ہو ایسے شخص کی ہلاکت کا خطرہ ہے اور اکثر مرگ مفاجات ہی سے وہ شخص مرجاتا ہے۔ بدتر اصناف یرقان کی وہی ہے جو جگر کے ورم سے پیدا ہوئی ہو یہی یرقان ہے جسکی نسبت بقراط کہتا ہے کہ اگر جگر مریض یرقان کا باصلابت ہو یہ علامت نہایت بد ہے بقراط نے (بنا بر اس روایت کے جو اسکی طرف منسوب ہے) یہ بھی کہا ہے کہ یرقان کی ایک قسم ایسی ہے جو بسرعت مہلک ہوتی ہے اور بول مین اس مرض کے ایک شے مشابہ کرسنہ کے سرخ سرخ ہوتی ہے اور شکم مین اسکے ہمراہ جلن سی معلوم ہوتی ہے اور تپ اور پھریری ضعیف سی ہوتی ہے اور کلام کرنے مین بسبب شدت دوار کے ضعف ہوتا ہے اور یہ یرقان چودہ روز مین قتل کرتا ہے **علامات و اسباب یرقان اصفر** اکثر اقسام مین یرقان کے زرد یرقان ہو یا سیاہ زید بول یعنے کف جوشیدہ پر ہوگا وہ رنگین ہوگا اور جسقدر پیشاب زیادہ رنگین ہو اسیقدر زیادہ اچھی بات ہے اور سلامت جگر مریض پر زیادہ دلیل ہے اور جگر کی قوت پر بھی اسی کو دلالت ہے۔ جو یرقان کہ سوء مزاج حار سے جگر کے عارض ہوا اسکے علامات وہی ہین جو علامات سوء مزاج جگر کے اوپر بیان ہو چکے اور یہ علامات حرارت جگر کے ہمراہ علامات ورم حار کے ہون یا ورم نہ ہو اور خالی حرارت جگر کے ہون جو وقت کہ براز مین اسقدر سپیدی نہ ہو جسقدر کہ یرقان سددی مین ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ رنگت براز کی بھی دلائل سوء مزاج جگر پر ہے) بلکہ اکثر جو یرقان کہ سوء مزاج جگر سے پیدا ہوتا ہے اسمین براز رنگین برآمد ہوتا ہے اور جسقدر ثقل اور گرانی کہ یرقان سددی مین محسوس ہوتی ہے اسمین نہین ہوتی ہے اشتہائے طعام حرارت جگر کیوجہ سے اسمین بہت کم ہوتی ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے پیشاب سرخ آتا ہے۔ اور کمتر یہ قسم یکبارگی پیدا ہوتی ہے بلکہ بتدریج بڑھتی ہے جو یرقان بسبب شدت حرارت مرارہ کے اور التہاب مرارہ کے حادث ہو علامات اسکی ہمیشہ بدن کا رنگ زرد رہنا اور نقط چہرہ کا سیاہ ہونا اور زبان کا سپید ہونا اور لاغر ہونا اور قبض طبیعت زیادہ رہنا اسلئے کہ مرارہ ثفل کو زیادہ سوکھا دیتا ہے بول سپید ہوتا ہے اور رقیق شروع شروع مین اسلئے کہ مرارہ تمام بدن مین محتبس ہوتا ہے اور دفع نہین ہوتا ہے پھر پیشاب مین زردی بشدت آتی ہے پھر آخر کو سیاہ اور غلیظ ہو جاتا ہے اور بوے بد اسمین آتی ہے جو یرقان سوء مزاج حار سے تمام بدن کے پیدا ہو اسکی علامت یہ ہے کہ لمس تمام بدن کا گرم ہو اور بدن مین کھجلی بھی زیادہ اٹھتی ہو اشتہائے طعام کم ہو مگر طعام غلیظ اور شیرین اگر دیا جائے تو اسے طبیعت قبول کرتی ہو براز کی نرمی قریب نرمی براز معتاد کے ہو اور اسیطرح بول کا حال ہے اور یہ بات ہوگی کہ رنگین زیادہ گرم محسوس ہونگی اور رنگ انکا متغیر ہوگا براز سپید نہ ہوگا اور جگر اور مرارہ کیطرف اوتنا ثقل نہ ہوگا جسقدر یرقان سددی مین ہوتا ہے بلکہ بیشتر براز رنگین اور بدن مین سبکی ہوگی اور جو علامات خاص یرقان کبدی کے گذر چکے ہین اونمین سے کوئی نہ ہو اور نہ دفعۃً مثل یرقان صددی کے پیدا ہو جائے اگر ورم گرم خواہ ورم صلب بدن کا سبب یرقان کا ہو اسکے علامات اورام کے علامات سے معلوم ہونگے یرقان صددی کے علامات لازمہ سے یہ ہے کہ اکثر اوقات براز سفید ہوتا ہے خواہ کسیقدر تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہے اور پیشاب کی زردی شدید ہوتی ہے اور مراق اور داہنے طرف گرانی ہوتی ہے اور بروقت غذا کے درد اور نفخ ہوتا ہے تمام بدن کھجلاتا ہے بائین کروٹ نیند مین سہولت اور خفت پائی جاتی ہے مگر جو سدہ مرارہ مین پڑکر یرقان پیدا کرے اس یرقان مین براز دفعۃً بہت سپید ہو جاتا ہے اسطرح کہ پہلے براز سپید آتا ہے اور اسکے بعد یرقان عارض ہوتا ہے اور جگر کے سدہ مین براز کی سپیدی رفتہ رفتہ ہوتی ہے اسلئے کہ مرارہ مین جسقدر مرہ ہے تھوڑا تھوڑا اخراج کرتی ہے تا اینکہ بالکل مرہ سے مرارہ خالی ہو جائے اور اسیوجہ سے تھوڑا تھوڑا براز سفید آنے لگتا ہے تا اینکہ پوری سپیدی اخیر مین جب مرہ مرارہ مین بالکل باقی نہ رہے پیدا ہوتی ہے اور پھر یرقان بھی آپ ظاہر ہو جاتا ہے جو وقت سدہ مجرائے مرارہ مین ہو معلوم ہو پڑے اور جگر کے افعال مین کوئی آفت پہلے سے نہ ہو اور نہ اسوقت بھی جگر ماؤف ہو سوائے اس ایذا کے جو اب بعد احتباس مرہ کے ہونے والی ہے کہ اسوقت مرہ کو کوئی راہ خالی بطرف مرارہ منفذ کے نہین ملتی ہے اسوقت حبس زیادہ پیدا ہوگا اور تلخی دہن اور پیاس کی بھی تخفیف ہوگی یرقان مراری کے تابع اکثر قولنج ہوا کرتا ہے۔ یا ہمراہ اسکے اسی طرح پر جسکو ہم لکھ چکے ہین جو یرقان سددی کہ بسبب اسکابرہ ہو خواہ تقبض

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسے یرقان پر حالت گذشتہ دلیل ہونگے اور منجملہ دیگر معین حالات کے تمام بدن کا حال بھی ہے اور اگر سبب یرقان سدی کا کوئی خلط غلیظ ہو تو تدبیرات سابقہ
اسپر دلالت کرینگے اگر سبب یرقان سدی کا رسیدہ ہونا کسی شے کا خواہ التحام کسی زخم وغیرہ کا ہو اسپر ہمیشہ یرقان کا رہنا اور ہمیشہ سدون کے علامات
کی موجودگی دلیل ہوگی اور مفتحات سدہ کی ادویہ حقنہ وغیرہ سے اگر استعمال کیجائین اسکا نفع کم ظاہر ہونا یہ بھی دلیل اسی قسم کے یرقان پر ہے جس یرقان
کا سبب ضعف قوت دافعہ خواہ قوت ممیزہ جگر کا ہو اسمین پیشاب کا رنگ زیادہ شدید و سیاہ نہ ہوگا جیسا کہ یرقان سدی مین ہوتا ہے جبوقت کہ قوت ممیزہ
اور دافعہ جگر کی قوی ہوتی ہے اور نہ براز اسقدر سپید ہوگا کہ جسکی سپیدی خالص ہو اور نہ ثقل کا اسقدر احساس ہوگا جسقدر یرقان سدی مین ہوتا
ہے اور جملہ افعال جگر مین ضعف پایا جائیگا اور کبھی ہمراہ اس یرقان کے ذرب اور علامات ضعف جگر کے پائے جاتے ہین جو یرقان بسبب فوت ہونے
مرارہ کے پیدا ہو اسکے ہمراہ متلی بے انداز اور تلخی منہ کی بدون ثقل اور گرانی کے ہوگی اور بیشتر تولد اس یرقان کا تھوڑا تھوڑا سا ہوتا ہے اور براز کی
رنگت درمیان سپیدی اور زردی کے ہوگی مگر رنگت پیشاب کی زیادہ قوی ہوتی ہے کہ اسپر یرقانیت غالب ہوتی ہے اگر اسوقت ضعف قوتہائے
ممیزہ و دافعہ جگر مین نہ ہو بعض اطبانے گمان کیا ہے کہ جو یرقان مرارہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور جگر کا حال اسوقت خراب نہ ہو تو ایسے یرقان مین پیشاب
اپنے رنگ اور احوال طبعی پر ہوتا ہے اور یہ گمان میرے نزدیک محال ہے اسلئے کہ جگر جو حالت صحت پر ہے پہلے وہ مرہ مرارہ کیطرف دفع کرتا ہے پھر جب
مرہ کا دفع بطرف مرارہ کے ممکن نہ ہو تو بول کی طرف دفع کرتا ہے اور اسکے نفوذ کو خون مین تا امکان منع کرتا ہے لیکن جب زیادہ دیر تک سپید پیشاب
باقی رہیگا اور یرقان بھی ہو یا اینکہ مرض یرقان مین پیشاب کم رنگ آتا ہے یہ امر نہایت درجہ زبون ہے اور زیادہ خوف اس شخص کی نسبت یہ ہے
کہ استسقا مین گرفتار نہ ہو جائے اسلئے کہ یہ حال صریح دلالت کرتا ہے کہ سدے جو پڑے ہین وہ برودت سے ہین یرقان سمی پر دلیل وہی کاٹنا جانور
زہریلے کا ہوتا ہے اور اگر یہ زہر کھانے پینے کی چیزون کا ہو اسپر دلیل یہ ہوگی کہ قبل اسکے نبض صحت اور اخلاط مین جودت بھی اور دفعتہً یہ مرض
پیدا ہوگیا۔ اور براز سپید رنگ بھی پہلے نہ آتا تھا اور نہ اب ہے۔ یرقان بحرانی کی علامت یہ ہے کہ امراض حادہ مین عارض ہوا اور ایسے امراض مین
جنکے بحرانات مقرر ہین اور ہمراہ یرقان کے اور علامات بحرانی بھی ہون جیسے اوبکائی اور متلی اور صفراوی قے بیداری زیادہ اشتہا مین کمی پیاس بہت
لگے منہ مین تلخی سانس مین کوتاہی پس طبیعت مین ہیجان قبض رہے اور یرقان بحرانی پر فقط بحران ہی دلالت کرتا ہے خوبی اور خرابی حال مریض یرقان
کی بروقت اس بحران کے بنظر ملاحظہ دلائل و دیگر جو ہمراہ ہوتے ہین یا اینکہ اس بحران کا جید اور ردی ہونا اسکا بیان کتاب چہارم مقالہ بحران مین
کیا جائیگا نبض یرقان اصفر کی اکثر حالات مین صغیر ہوتی ہے بسبب ضعف جگر کے مگر بشدت صغر نہین ہوتا اسلئے کہ مرارہ خود سبک چیز ہے اور
اور گرم خلط ہے لیکن صلابت نبض مین بسبب شدت یبوست کے ہوتی ہے اور سرعت کچھ ایسی نہین ہوتی اسلئے کہ قوت بھی چندان قوی نہین
ہے کہ مزاج خراب اور ردی ہو رہا ہے یرقان اصفر مین کبھی پسینا بھی زرد برآمد ہوتا ہے **علامات اسباب یرقان سیاہ کے** جو یرقان اسود
کہ طحال سے پیدا ہوتا ہے فقط اسپر دلیل ہے کہ وہ اسطرح سے نہین پیدا ہوتا ہے کہ پہلے زرد یرقان ہو بعد اسکے یرقان اسود پیدا ہوا اسلئے کہ
یرقان اصفر طحال سے یقیناً عارض نہین ہوتا اگرچہ یرقان سیاہ کبھی جگر سے پیدا ہو جاتا ہے مگر یرقان اسود طحال کی سیاہی شدید ہوتی ہے اور اسکے
ساتھ علامات صلابت طحال اور طحال کا بڑا ہونا اور وہ اقسام درد کے جو بجانب چپ امراض طحال سے عارض ہوتے ہین الغرض یہ سب امور
بھی ہوتے ہین کبھی اسی قسم مین یرقان کے لون براز بھی سیاہ ہوتے ہین اور بیشتر براز مین مُردی سیاہ برآمد ہوتی ہے اور یہ دلیل قوی ہے کہ یرقان
طحالی ہے اور بیشتر بول سلیم اور درست ہوتا ہے اگر جگر مین آفت نہ ہو یا اینکہ یہ آفت طحال کی جگر تک بحد افراط نہ پہونچی ہو اسوقت سلامت حال
جگر دلیل اسی پر ہوگی کہ یہ یرقان طحالی ہے اسی قسم مین یرقان کے کبھی مراق کھنچا ہو اور کھنچاؤ کے ساتھ درد اور گرانی بھی مراق مین ہوتی ہے اکثر اوقات
قبض بھی رہتا ہے اور کبھی نرم بھی براز کھل کر ہو جاتا ہے ہضم خراب قراقر زیادہ خبث نفس یعنے بدمزاجی اور غم اور وسواس بلا سبب ہوتا ہے کبھی
سیاہ پسینا بھی برآمد ہوتا ہے جو یرقان سیاہ مجاری مین سدہ پڑ جانیسے پیدا ہوتا ہے اسپر دلیل یہ ہے کہ گرانی اور ثقل شدید ہوتا ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

بائین کروٹ سونے مین بڑی صعوبت اور دشواری ہوتی ہے۔ جو یرقان سیاہ ورم گرم اور ورم صلب سے عارض ہوتا ہے ہر ایک کے ہمراہ اسی ورم کے علامات بھی ہوتے ہین جو یرقان سیاہ ضعف طحال سے ہوتا ہے اسکے ہمراہ گرانی نہ ہوگی پھر اگر ضعف طحال کے ہمراہ ضعف جگر بھی ہو اسکے علامات بھی موجود ہونگے جو یرقان سیاہ جگر سے ہوتا ہے اوسپر دلالت یہ ہوتی ہے کہ آفات اولی جگر مین بھی ظاہر ہوتے ہین اور طحال سلیم ہو یا ما وف ہو مگر جگر کے ماؤف ہونے کے وہ اشیا جو سودا کی تولید کرنے کے لئے ہین ضرور ہونگے اور سیاہی اسوقت خالص اور زیادہ اوسقدر نہ ہوگی جسقدر طحالی مین ہوتی ہے اور آفت۔ بول کی بھی اسپر دلیل ہوگی پھر اگر فساد جگر مین حرارت اور یبوست کا ہو اسوقت سیاہی یرقان کی مائل بزردی ہوگی اور اگر حرارت اور رطوبت سے فساد جگر پیدا ہوا ہے سیاہی سرخی مائل ہوگی اور گویا شقرت یعنے سیگون کسیقدر نظر آتا ہوگا اور اگر برودت اور یبوست سے فساد جگر پیدا ہوا ہے اسوقت اگر غلبہ برودت کو ہے سیاہی مائل بہ سبزی ہوگی اور اگر یبوست کا غلبہ ہوگا سیاہی سیاہی ہوگی اور کچھ نہین اور اگر برودت اور رطوبت کا فساد جگر مین ہوگا اور رطوبت غالب ہوگی کسیقدر سیاہی زردی مارتی ہوئی اور سستی رنگ ہوگا اور اگر برودت غالب ہوگی سبزی مائل سیاہی طحال سے جتنے اقسام یرقان سیاہ کے پیدا ہوتے ہین اُن سب مین رنگ بدن کا ایک ہی ہوتا ہے۔ **علاج یرقان اصفر** کا معلوم رہے کہ مقصود قطع یرقان اصفر کے علاج مین دو چیزون کا خیال کیا جاتا ہے اور یہی غرض اسکے علاج سے ہوتی ہے (۱) کہ یرقان بالکل زائل ہوجائے اور باقی نہ رہے اور یہ بات ایسے اشیاء کے استعمال سے ہوتی ہے جو کہ جلد بدن اور آنکھ وغیرہ سے مادہ مرض کو تحلیل کرکے فنا کردین از تسم ادویہ معروفہ جن مین قوت غسل اور دھو ڈالنے کی ہے اور انکا استعمال اسوقت کیا جاتا ہے جب منظور ہو کہ یرقان کی زردی خاصۃً ملتحمہ سے دھو کر صاف کردین اور سعوطات جو آنکھ کے واسطے تجویز ہوتے ہین اور ادویہ جیسا کہ جو مادۂ یرقانی کو بذریعہ اسہال کے خارج کردین اور استفراغ بذریعہ قے کے کہ جملہ اقسام مین یرقان کے نافع ہے (۲) قصد ہمارا متوجہ بطرف قطع سبب مورث یرقان کے ہوتا ہے اور یہ فعل ہمارا چند طریقہ سے تمام ہوسکتا ہے یا تو اصلاح مزاج کرین یا قوت بدن کی تقویت کرین یا ورم کی تدبیر مناسب کرین جبکہ ورم سے خوف عوض یرقان کا ہے یا تفتیح سدون کی کرین یا استفراغ بذریعہ فصد اسلم یا باسلیق کے یا اس رگ کی فصد جو زبان کے نیچے ہے جسکی ثنا وصفت بعض اطبائے کی ہے اور اگر یہ تدابیر ممکن نہ ہون یعنے فصد رگہائے مذکورہ کی پھر حجامت ایسے مقام کی کرنی چاہئے جو جگر سے اوپر کی جانب واقع ہے اور داہنے شانہ کے نیچے ہے خواہ پچھنے ایسے مقام کے جو زیر جگر واقع ہے اس فضا اور خالی جگہ کے جو پسلیون کے نیچے ہے یا استفراغ مادۂ یرقانی بذریعہ ایسے مسہل کے جو اخراج ایسی خلط کا کرے جس سے امداد مادۂ یرقان کو ملتی ہے گو کہ یہ مسہل اصل مادہ یرقان کا اخراج نہ کرسکے قے کے ذریعہ سے استفراغ کرنا ہر ایک قسم مین یرقان کے نافع ہے مگر ہر زمانہ مین مفید نہین ہے اور نہ ہر شخص کو (مراد یہ ہے کہ شرط جو انکے بہ نسبت زمانہ وفصل اور شخص کے جو کلیات مین لکھے ہین انکا لحاظ بھی مقدم ہے) یا علاج یرقان کا اگر کہتی ہو فقط زہر کے علاج سے کیا جاتا ہے اور چونکہ قطع کرنا سبب مرض کا مناسب اسکی نسبت یہی ہے کہ جملہ تدبیرات سے مقدم کیا جائے لہذا واجب ہے کہ پہلے تو طبیب کی اسیلاف ہو جیسے زہر کا علاج یرقان سمی مین علاج یرقان پر مقدم کرنا چاہئے جس یرقان کا سبب سوء مزاج حار جگر کا یا سوء مزاج حار جملہ بدن کا ہو خواہ سوء مزاج مرارہ کا کسی سبب سے منجملہ اسباب کے جو مشروب اور ماکول سے نہون یا اینکہ انھین دونون کی وجہ سے سوء مزاج مرارہ وغیرہ مین پیدا ہوا ہے پس علاج ایسے یرقان کا (بشرطیکہ امتلائے خون یا صفرا کا بھی ہو) یہی ہے کہ پہلے استفراغ اس امتلا کا کیا جائے اگر خون کا امتلا ہے تو بذریعہ فصد باسلیق کے اور اگر صفرا کا امتلا ہے تو اسہال بذریعہ ہلیلہ اور شاہترہ اور مثل مغو نیا جو کہ آب یعنے دوغ مین ملا کر پلائی جائے خلاصہ یہ ہے کہ جو مسہلات صفرا کے ہین اور اقسام ماءالجبن کے جیسے تقویت ہلیلہ سے خواہ سقمونیا سے نسخہ ماءالجبن کا جو عمدہ ہے شیرزہ تین رطل اور قرطم ایک کفدست کوٹ کر دودھ مین گھنٹہ بھر تک ملین بعدازان دودھ چھان کر رات بھر رہنے دین کہ مثل پنیر کے بستہ ہوجائے صبح کو اسکا پانی جدا کرین جسطرح پنیر کا پانی جدا کرتے ہین اور کسیقدر شہد یا شکر ملا کر اور دو درہم نمک ہندی داخل کرکے پلانا چاہئے اور اگر چاہین تو

اسکو ایک دانق سقمونیا داخل کرکے اور قوی کرین اور نہار منہ تین روز بقدر تحمل مریض کو پلانا چاہیے کہ جتنا پی سکے منجملہ اُن ادویہ کے جو ہمراہ تنقیہ مادہ یرقان کے ہمراہ اسہال کے کیے یہ دوا ہے کہ آب برگ ترب بوزن ایک اوقیہ املتاس سات درہم تخم بالنگ ایکدرہم صبر ایک دانق زعفران ایک دانق اور یہ دوا اُس شخص کے بھی ہے جسکے جگر مین ورم گرم ہو خواہ مجاری جگر مین اور تپ بھی ہو غذا بروقت مسہل کے آب جو اور سرد ترکاریون سے دینی چاہیے چنانچہ باب اورام جگر مین انکا بیان ہو چکا ہے اب تطویل سے کیا فائدہ ہے جو وقت کہ نضج کا ظہور ہو جائے البتہ جرات مقوی جگر کی ہوسکتی ہے خواہ صبر وغیرہ کی اور یہ بھی جبکہ آب کشوث اور کاسنی وغیرہ سے انکی حدت اور تیزی توڑ ڈالین خلاصہ یہ ہے کہ جبتک ورم ہے اور حال موجودگی بخوبی ظاہر نہین اسوقت تک خاص مرض یرقان کے علاج کی طمع نہ کرنی چاہیے اگر تپ نہو اور قوت قوی ہو یہ امر دلیل ہے اس بات پر کہ ورم نہین ہے پھر اگر التہاب ہو تو غذا مین زمانہ مسہلات کے مصوصات اور قریص سمک اور قریص بقر اور بچہ میش کو اختیار کرنا چاہیے اور آبہائے فواکہ اور انھین کے عصارات خصوصاً آب انار مین نہار منہ اور شوربا گائے کے گوشت کا اور مچھلی کا شوربا اور عصارے سرد ترکاریون کے اسلئے کہ اکثر یہ اشیائے مذکورہ اگرچہ از قسم غذا کے ہین مگر انمین ایک خاصیت ایسی ہے کہ اسی کے ذریعے سے قوی ادویہ مین اس مرض کے باعتبار نفع اور اصلاح مزاج انکو داخل کرنا چاہیے ایسے ہی وقت پینے جبکہ التہاب جگر ہو آب برگ ترب آب برگ شاہ توت دونون ہموزن بقدر تیس درہم کے پلانا چاہیے وہ اخاص یرقان کو مفید ہے (علاوہ ادرار اور تسکین التہاب کے) اور اسیطرح یہی دوا پلانی چاہیے اگر التہاب مرارہ مین ہو ایسے بیمار ونکو شیر مادہ خر کا جسمین قدرے سرکہ جوش دیا ہو نہایت مفید ہوتا ہے یا عصارہ کشنیز ہمراہ آب سرد کے۔ اگر بعض نان فطیری تناول کرین اور نمک ہمراہ کاسنی کے سات روز تک کھاتا رہے فائدہ کرتا ہے اسلئے کہ یہ غذا مرارہ کو دھو ڈالتی ہے اور عفونت مرارہ کی زائل کر دیتی ہے اور جو رقیق شے مرارہ مین ہے اسکو غلیظ کر دیتی ہے کہ سہل للدفع ہو جائے ان بیمار ونکو ہرگز اجازت شراب پینے کی نہین دیجاتی ہے مگر بہت سا پانی ملاکر البتہ پلانا تجویز کر سکتے ہین اور نہ انکو مناسب ہے کہ سوائے گوشتہائے سبک خواہ شوربائے لحوم طیور کے اور کسی قسم کا گوشت تناول کرین جس شخص کو یرقان کسی سبب حار سے لاحق ہوا ہے اوسے لازم ہے کہ بیداری اور غضب اور حرکت کثیر اور حمام کو ترک کرے جو وقت حرارت تمام بدن مین منتشر ہو جگر اور مرارہ اور مثانہ کی تبرید ادویہ عشر وبہ وغیرہ سے کرنی چاہیے اور عروق کی بھی تبرید اسیطرح معلوم ہے کرنی چاہیے۔ خصوصاً اگر آبہائے نیم گرم سے نہلائین کہ انمین ادویہ سرد و تر کو جوش دیا ہو سرد پانی سے نہلانا خواہ ایسے گرم پانی سے نہلانا جسمین ادویہ منفجہ کو پکایا ہو یہ تبرید مادہ یرقان کی تحلیل کو منع کرتی ہے کبھی جگر حار اور مرارہ حار کے علاج مین ضمادات باردہ انھین پر لگائے جاتے ہین۔ اور کبھی قرص کھلائے جاتے ہین۔ از انجملہ یہ قرص ہے بھی مرکب تخم خیار تخم کاسنی تخم کاہو تخم کدو صندل اور طباشیر گل سرخ سب اجزاء ہموزن لیکر پیس کر چھانین اور فی دو درہم وزن ادویہ چار جو کافور ملا کرین اور قرص بنائین اور کھلائین مجرب یہ بھی ہے کہ جگر اور متصل جگر عصارات باردہ تیار کرکے ان کو برف خواہ یخ سے ٹھنڈا کرکے صندلین اور کافور ملا کر ضماد بنائین اور لیپ کر دین اور سردی اس ضماد کی اسقدر ہونی چاہیے کہ جرم باطن کو اس برودت کا اچھی طرح سے حس ہوتا ہو کیونکہ یہ اسی روز یرقان کو دور کرتی ہے اور قارورہ اسی روز سپید ہو جاتا ہے۔ مترجم کے مجربات مین ایک نبات ہندی ہے جو زمین پر ہوتی ہے اور بشکل برگ حلبہ گول گول پتی ہے اور اسکو ہمارے نواح مین بہیتیا اور کہین کھٹی پتی اور کہین چوکا اور کسی جگہ اور نام سے مشہور ہے اور ہر جگہ جائے نمناک مین بکثرت پیدا ہوتی ہے نادر الوجود اور کمیاب نہین ہے فولاد کا جوہر بھی اس سے خوب اٹھایا جاتا ہے زعفران الحدید بھی اسکے ذریعے سے بہت عمدہ تیار ہوتا ہے پھول اسکا زرد ہوتا ہے چاندی پر ملنے سے پتی کو سیاہی آجاتی ہے جیسے گندھک کا بھی اثر ہے بہرحال یہ نبات جلیل القدر جملہ امراض صفراوی مین مجرب خاکسار ہے یرقان قبل از سابع کو بھی بعض بیمارون کے تین گھنٹہ کے زمانہ مین خدا نے فقط اسی نبات کے پلانے سے دور کیا ہے حمائے محرقہ صفراوی بھی ہمروزہ اکثر جاتی رہی ہے مقدار شربت ایک تولہ سے پانچ تولہ تک خاکسار کسی عرق مناسب مین پیکر اور کبھی ادویہ مقویہ قلب بھی شریک کرکے استعمال کرتا ہے میرے تجربات اسوقت تک اس نبات جلیل القدر سے اسقدر ہین جنکا احصار دشوار ہے اور بلاد مختلفہ از کلکتہ تا پٹنا و دربھنگہ و نیپال و گوالیار اکثر بلاد مین جہان جہان سیاحت اور تجربات مطب کے میرے ہوئے ہین سب جگہ اس نبات کا باوجود اختلاف طبائع بلاد اور فصول کے اکثر یکسان پایا ہے اور اب مجھے اسقدر جرات

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوگئی ہے کہ اسکے ظہور اثر کو بطور پیشگوئی پہلے سے کہہ سکتا ہون اور کمتر خطا ہوتی ہے۔ متن اگر سبب یرقان کا ضعف جگر ہو خواہ ضعف مرارہ اسکا علاج انھین تدبیرات سے کرنا چاہیے جو باب ضعف جگر مین مذکور ہوچکے اسلئے کہ علاج خاص مرارہ کا بھی وہی ہے جس سے ضعف جگر کا علاج کیا جائے ورم کی تدبیر کی طرف ہمنے اسجگہ بھی اشارہ کردیا کہ فصد باسلیق وغیرہ کرنی چاہیئے اور باب جگر مین پہلے ہی سے اسکی تصریح بخوبی کردی ہے یرقان سدی کا علاج وہی ہے جو ہر ایک جگہ کے سدہ کا علاج ہے علاج سدہ جگر کا باب جگر مین مذکور ہوچکا کہ فصد اور ادرار کرنا چاہیے اگر سدہ محدب جگر مین ہو اور اسہال کرنا چاہیے اگر سدہ مقعر جگر مین ہو اور یہ دونون یعنی ادرار اور اسہال بقدر حاجت اور ضرورت کے اور بحسب حال عضو مسدود کے اگر فصد کافی ہو تو وہی ورنہ اور تدبیر اور ہر ایک شے قابض اور مجفف سے اگرچہ گرم بھی ہو پرہیز کرنا لازم ہے اسلئے کہ ایسی شے بالضرور مجاری مین تنگی پیدا کرتی اور سدہ کو قوی اور سخت کرتی ہے اور رائے یہ ہے کہ پہلے سدہ کی نرمی اور ترطیب کرلین پھر اسکے بعد تفتیح کی تدبیر کرین اور تلیین کبھی تو حار رطب ہونا چاہیے اور کبھی بارد رطب جسطرح شاہد حال کا مقتضی ہو جسوقت تفتیح سدہ کی کرین عام اس سے کہ تلیین اور ترطیب کے بعد یا ابتداءً تفتیح کرین صواب یہ ہے کہ اسکے بعد اسہال بھی (بقدر برداشت اور بحسب انھین طرق کے جو ابھی مذکور ہوچکے ہین) کردین یہ بھی جاننا ضرور ہے۔ کہ جسوقت مسہلات خفیفہ سے تدبیر شروع کرین جیسا کہ مقتضی احتیاط کا یہی ہے اور یہ ادویہ خفیفہ کچھ اثر نہ کرین پس واجب ہے کہ مفتحات قویہ پلاکر اسکے بعد مسہل قوی دیا جائے اور بعد استعمال مفتحات کے پھر مسہل قوی دفعۃً بلاخطر ایک ہی مرتبہ پلانا چاہیے جسقدر قوت مریض کو تحمل ہو پھر اگر سدہ کسی شے کے اُگنے سے جو مجری مین اگی ہے پیدا ہوا ہو جیسے کوئی زردی گوشت کی لپ مین تو یہی تجویز کرتا ہون کہ اسکے واسطے کوئی علاج کارگر نہین ہے۔ اور بعض اطبا نے اسکا علاج بھی لکھا ہے کہتے ہین کہ عصارہ تخم خربزہ خام اور عصارہ برگ زبد خام اور آب برگ لیمون کلان یہ سب کوٹ کر نکالنا چاہیے اور سب کو جوش دینا چاہیے ساتھ ہی بعد اسکے چھان لینا چاہیے اور اسمین عصارہ حماض اور کسیقدر کرسنہ کوٹ کر ملایا جائے اور اسی شخص نے کہا ہے کہ ایسی دوائے مذکور سے ایک مقدار ہمراہ تخم زبد اور تخم بورہ مقشر کے جسمین چہارم وزن دونون کے ہو اور مثلاً ہو پلانی چاہیے پھر اگر سدہ بسبب سوت اور قولت کے ہو اور یہ ایسی بات ہے کہ حال بدن کا بوجہ خشکی وغیرہ کے خود اسپر دلیل ہوتا ہے تو ایسے وقت وہ ملینات پلانے چاہئین کہ تلطیف صفرا کی کرین جیسے لعابات مثلاً سپستان وغیرہ ہمراہ تخم بادام کے۔ اور اگر سدہ بسبب ورم گرم کے پڑا ہو اسکا علاج وہی ورم کا علاج ہے پھر جسوقت نضج ورم مین آجائے تب مدرات پر جرأت کرنی چاہیے جیسے انیسون رازیانہ وغیرہ بلاخوف حرارت ان ادویہ مدرہ کی یا خراش اور تقرح مثانہ کے اور اسیطرح اسہال صفرا کا بھی بلاخوف رنج وغیرہ کے کرنا چاہیے اور اگر ورم صلب سوداوی ہو اسوقت البتہ دشواری پڑیگی پس لازم ہے کہ علاج ورم ہی کا کرے اور جبتک ورم کا علاج کرتے رہین سزاوار ہے کہ خاص یرقان کی اصلاح وغیرہ اُسطرح کرتے رہین جیسا ہم بیان کرتے ہین ادویہ مفردہ اس یرقان کی باب سدہ جگر مین مذکور ہوچکی ہین۔
مفتحات جیدہ مین جو خاص اسکے واسطے ہین عنصل ور اسارون ہے اور وہ قرص جو بادام تلخ اور افسنتین اور اسارون اور غاریقون سے تیار کیا جائے جو دوا کہ اسمین تفتیح کے ساتھ اور فوائد بھی ہین وہ یہ ہے کہ حب صنوبر کبار تین درہم زبیب پختہ برآوردہ پانچ درہم کبریت زرد نصف مثقال تخم کرنس جبلی نخود سیاہ کندر سپید دو دو درہم کوٹ چھان کر سفوف بنالین اور ڈیڑھ درہم ہمراہ آب رازیانہ کے تناول کرین اور چند روز اسیطرح استعمال کرتے رہین کہ یہی دوا شافی ہے اور نجات اور عافیت دہندہ ہے جسکا بارہا تجربہ کیا ہے منجملہ انکے جو بہترین ادویہ یرقان ہے۔ نہایت صواب کہ یرقان کی اس قسم مین ہے جسمین عروض سدہ کا مجری مرارہ مین ہو کر یرقان پیدا ہوا ہے گر حقنہ اور مسہلات اس قسم مین زیادہ تر موافق ہوتے ہین اسکے واسطے مسہلات مثل افتیمون اور بسفائج اور غاریقون او قنطوریون سیاہ وغیرہ سے تیار کئے جاتے ہین اسیطرح حقنہ بھی ایسی ہی دواؤن سے تیار کئے جاتے ہین نسخہ جیدہ اسی قسم کے واسطے صبر دو درہم سقمونیا ربع درہم غاریقون دو ثلث درہم کے عصارہ غافث تین درہم آب کاسنی مین حب بستہ کرین اور ایک درہم تناول کرین اور مکرر چند مرتبہ اسی کو پیئے یعنی جب یرقان سدی کہنہ ہو جائے ناچار ہو کر دوائے کرکم اور حب باقی وغیرہ جو مفتحات قوی ہین انکی طرف رجوع کرنا پڑیگا کہ تفتیح تقریب کرین اسیطرح دوا الک بھی مفتح قوی ہے اگر ہمراہ سدہ یرقانی کے تپ بھی ہو اسوقت مجرب نہایت اچھی دوا اکرس فلفلی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور شفی حرارت محی (اور ملطف) ہے اسیطرح سنج حشیشۃ الماء دو درہم ہمراہ شہد کے اسی طرح آب کشوث اور کاسنی بیخ کا ہمراہ فلوس خیار شنبر کے تھوڑا سا
روغن بادام شیرین ملا کر یہ سب طرق علاج سدہ یرقانی کے تھے اب رہا خاص مرض یرقان سدے کا علاج اور خاص اسی کے ازالہ کی تدبیر (بوجب
وعدہ سابقہ) اور اگرچہ اس تدبیر مین بھی تفتیح سددون کی ملحوظ ہے مگر بالعرض اور جملہ منافع جو مطلوب ہین وہ بھی ان تدبیرات مین ہین پس ان تدبیرون
مین ادویہ مشروبہ بھی ہین اور حمولات اور سعوطات مگر سعوطات کا نفع اکثر آنکھون کی زردی کھونے مین ہوا اور چہرہ کی زردی دور کرنے کیواسطے
سعوطات کو زیادہ مدخل ہے بعض تدبیرین عام ہین جیسے استعمال حمام کا متواتر کرا سپر مدار علاج یرقان ہے اور اسی طرح آبزن جو قائم مقام حمام
کے ہے ایسے پانی سے جو دواؤن کے جوش دینے سے قوی کرئے جائین اور اگر اثنائے آبزن مین مریض کو پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اسی ظرف
آبزن کے اندر پیشاب کرے کہ یہ علاج بھی براہ تجربہ عمدہ پایا گیا ہے جو وقت حمام یا آبزن سے نکل آئے گرم کپڑا اوڑھا دیا جائے تاکہ اسکو سردی نہ
پہونچے اور اسی طرح اوڑھے ہوئے سو جائے علاوہ حمام کے اور تدبیرات جنکا اثر مثل حمام کے ہے کہ جلد بدن سے یرقان کے خارج کرنے مین پس جو ادویہ کہ
یرقان کو دور کرتی ہین کبھی تو بذریعہ اسہال کے اور کبھی بذریعہ ادرار کے جو قوی ہو اور کبھی بذریعہ تعریق یعنی پسینا برآمد کرنے کے اور پسینے کی آمد یہی بہتر
ہو کہ کسی ریاضت کرنیسے برآمد ہو جب سے تعب یعنے پیاس بھی پیدا ہوتی ہو خصوصاً اگر پسینا نکالنے والی دوا از قسم مشروبات کے ہو اور اسیطرح وہ پسینا جو حمام کے سبب
برآمد ہوتا ہے جس شخص کے یرقان کا علاج بذریعہ تحلیل مادہ یرقانی کے منظور ہو اسے سردی اور ہوائے شمالی مین رہنا مضر ہوگا ہان اگر سردی کا قیام اس
غرض سے تجویز کیا ہو کہ دوائے گرم کا چونکہ استعمال ہو رہا ہے لہذا مقابلہ حرارت دوائے مذکور کے واسطے سردی مین رہنا مناسب ہے تاکہ حرارت زیادہ
بڑھ نہ جائے اور دوائے حار جمع ہو کر زیادہ منتشر نہ ہو جائے تو اسوقت برودت کا پہونچانا کچھ برا نہ ہوگا جسطرح کلکل کے استعمال کرانے کے بعد سرد پانی مین
مریض کو بٹھلاتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اصحاب یرقان اصفر کو (جو بعد تعقیب کے) زرد رنگ کے اشیاء کیطرف دیکھنے سے نفع بین ہوتا ہے اسلئے کہ اس تدبیر
سے مادہ یرقان بقاعدہ جذب ممائل ممن بدن سے کھنچکر باہر جلد کیطرف آجاتا ہے اور علاج کے بکھیڑے اور جھگڑے مین بڑی آسانی ہو جاتی ہے اور مین
ان لوگون مین نہین ہون کہ جو ایسے ایسے معالجات کا زیادہ انکار براہ فلسفیت کرتے ہین مترجم یہ علاج مخالف اس قاعدہ کے ہے جو رمد چشم مین
بیان ہو چکا کہ سرخ اشیاء کیطرف دیکھنے سے رمد مین ترقی ہوتی ہے اسلئے کہ یہان جذب امثال سے گھٹنا مادہ کا عمق بدن سے اور نکالنا اسکا عضو
خسیس یعنی جلد کیطرف مطلوب ہے اور وہان بالعکس ہے۔ شیخ نے بصیغہ تمریض اس علاج کا ذکر کیا اور اگرچہ انکار نہین کیا ہے اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ خود اس کی رائے مین اس تدبیر کی چندان وقعت نہین ہے ہندوستان مین یرقان اور کانور جھاڑنے والے ہزارون آدمی موجود ہین
جو اسی بنا پر علاج یرقان کا کرتے ہین اور دھوکا افسون اور عمل کا دے رکھا ہے مین نے بچشم خود بھی ایسے لوگ دیکھے ہین اور تجربہ بھی اس علاج
کا کیا ہے فوراً موثر ہوا ہے۔ متن۔ ادویہ جیدہ مشہورہ سے جو پلانے کے قابل ہین منجملہ اسکے کہ دو اوقیہ آب ترب مین نصف درہم بورہ اور
ایک اوقیہ طلا یعنے شراب مثلث جسکو میفختج بھی کہتے ہین ملا کر پلایا جائے جو وقت کہ مریض آبزن مین بیٹھا ہو کہ اس دوا کے پلانے کے بعد بلا ناصل
زرد آب خارج ہوگا ایضاً طیون تین درہم دانۂ نخود بقدر کفدست کسی ظرف مین ساڑھے تین سیر پانی ڈالکر جوش دین اور بعد خوب جوش آنے
کے صاف کر کے بقدر تحمل تھوڑی سی شراب ملا کر پلائین بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو شراب کی آمیزش نہ کرین اور بعد پلانے کے آبزن مین داخل کرین
وہ آبزن ایسے پانی کا ہو جسمین پرسیاوشان کو جوش دیا ہو اس ترکیب سے زرد آب خارج ہوتا ہے۔ ایضاً نطرون دو درہم شراب کہنہ مین ملا کر رات بھر
شبنم مین رکھے بعد ازان پلائے اور بجسم آبزن وغیرہ سے اوسیطرح کرے جیسے مذکور ہو چکے یا اسکا اسفیل مشوی مین شش چند نمک سوختہ ملا کر اسمین سے
دو مثقال یعنی ۱۳ ماشہ نہار منہ تناول کرے کرنب بری کو پیس کر بقدر دو درہم کے زردی بیضۂ نیمبرشت پر چھڑکے اور تناول کرے۔ پوست
انار چار درہم ہر تال دو درہم پیس کر اسمین جسقدر انگوٹھے پر ٹھہر جائے تناول کرے اور اسکے اوپر ایک قولہ شیرہ بادہ خرپی جائے خواہ ایک بیجا
درہم سے زیادہ بقدر تحمل کے علیہ ہمراہ ماء اصل کے پلائے اور آبزن سرد پانی کا کرنا چاہئے یا پرسیاوشان کوٹ کر اسمین سے چار درہم انیون کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جوشاندہ سے پلائے یا عصارۂ حماض تھوڑی سی شراب کے ہمراہ تناول کرے یا فضلہ اس کتے کا جو ہڈیان کھاتا ہو بشرطیکہ وہ فضلہ سپید ہو اور انمین سیاہی نہ ہو چار درہم شہد ملا کر کھلائے یا برگ چقندر سوکھا کر چھ درہم ہمراہ مار مسہل کے تناول کرے یا بکری کی مینگنی کسی مطبوخ کے ساتھ پلائی جائے یا نوربیخ خشک چار درہم شراب مین پانی ملا کر تناول کرے اور تین روز برابر اسیطرح کرتا رہے یا نخود سیاہ ایک رطل پر سیاوشان بقدر کف دست پانی مین اسقدر پکائین کہ ثلث پانی جل جائے اس جوشاندہ سے بقدر دو اوقیہ کے پلائین یا عصارہ مولی کا دو اوقیہ ہمراہ شراب کے جا ایک اوقیہ ہو یا نخود سیاہ ایک رطل حب بلسان کندر رازیانہ ہر ایک سے بقدر ایک کف کے دس آثار پانی مین جوش دین تا اینکہ ایک ثلث جل جائے اسمین سے دو اوقیہ پلائین اور اگر تپ نہ ہو ہمراہ کسیقدر شراب کے پلائین یا دارچینی اسقدر کہ تین انگلیون سے اٹھ آئے ہمراہ شراب اور شہد کے جو ڈیڑھ اوقیہ ہو اور اسمین مقدار شہد کی نصف مقدار شراب سے ہو پلائین خواہ ہمراہ پانی اور شراب کے خواہ حب المحلب جسکو ہندی زبانون مین کھیونی کہتے ہین اسکے دونون چھلکے اور پوست دور کرکے دو درہم تناول کرین خواہ مجیٹھ ایکدرہم جعدہ نیمبرشت کے ہمراہ یا برادہ شاخ گوزن یعنے بارہ سنگھہ کا بقدر ۱۸ قیراط کے لیکر ہمراہ شراب قیرو ساطیقون تناول کیا جائے یا حب صنوبر اور اجوائن اور مویزج کو یکجا کرکے اسمین سے کسیقدر بیمار کو کھلائی جائے یا فلفل اور فضلہ سگ ٹدا اور بقدر ایک چمچے کے ہمراہ شراب کے۔ یا اندرائن کا پھل لیکر اندر سے اسکو صاف کر دین اور جو کچھ اسکے اندر مغز وغیرہ ہوتا ہے اسے گرا دین بعد ازان اسمین شراب خواہ پانی بھرین اور پلائین خواہ ہمراہ خرس شراب مین آمیختہ کرکے استعمال کرین یا شاخ گوزن ۲ ماشہ اور گندھک ۱ ماشہ تناول کرکے اسکے بعد شراب پلائین یا جملہ اقسام کے واسطے اور خصوصاً یرقان سدی کیواسطے ریوند اور ہوفاریقون اور پرسیاوشان کندش اور مجیٹھ سب اجزا ہموزن لیکر سفوف تیار کرین مقدار شربت ایکدرہم ہے ادویہ مفردہ جو اس مرض کے علاج مین بکار آمد ہین وہ مفتح ہوتے ہین ایضاً نسخہ تین انیسون اسارون وج اور مجیٹھ جنطیانا عود بلسان غاریقون کندش جوز السرو قسط دونون قسم کے زراوند بعض لوگون نے یہ دوا لیے ضعیف الاثر ذکر کی ہے کہ دماغ کبک کو شراب خالص ملا کر تناول کرین یا زردی خام دوانڈون کی نصف اسکرجہ شراب مین گھولکر پلائی جائے اس دوا کی مدح زیادہ کرتے ہین خراطین کو خشک کرکے کھلا دین کہ فوراً زرد آب کا تنقیہ کر دیتی ہے اور اسی طرح ریچھ کا پتہ۔ یہ بھی مجرب دوا ہے کہ حماض یعنی چوکا کی جڑ بطور سفوف کے تناول کرکے دھوپ مین مریض کو کھڑا کرین اور بعد ازان ایک گھنٹہ تک ٹہلائین تا اینکہ بدن خوب گرم ہو جائے اور پیاس کا غلبہ ہو پھر جوشاندہ پرسیاوشان پلائین کہ اسکے پینے سے فوراً زرد پسینا بشدت برآمد ہوگا خصوصاً اگر ہمراہ پرسیاوشان کے مجیٹھ بھی جوشاندہ مین داخل ہو اور پودینہ بھی شریک ہو اوسیطرح اگر بعد حمام کے اس دوا کا استعمال کرین تدبیرات جو خاص یرقان کے واسطے ہین
ان مین سے یہ بھی ہے کہ جوز السرو دو درہم کو ایکدرہم سلیخہ جو طلائے کہنہ سے کیا ہوا ہو ملا کر پلائین اور بعد پلانے کے مریض کو متفرق مقامات پر دوڑائین [illegible]
اس تدبیر سے تمام مادہ یرقان کو براہ بول دفع کر دیگا بھی ساہی کے گوشت کھلانے سے بھی یرقان کے بیمارونکو نفع پہونچتا ہے اسلئے کہ ادرار کی کی قوت اسمین قوی ہے اور تنقیہ مادہ یرقان زیادہ کرتا ہے اور جگر کے موافق ہے اور غذائی تدبیر ہے آب کشوث اگر ایک اسکرجہ ہمراہ تخم کرنس اور شکر طبرزد کے پلایا جائے نافع ہوتا ہے اور مسہلات خاصہ کے واسطے یرقان کے یہ ہے کہ اندرائن کے پھل مین گڑھا کرکے جو کچھ اسکے اندر آلائش ہے دور کر دین اور اسمین طلا یعنی شراب خاص بھر کے کوئلہ کی آنچ پر پکائین اور صاف کرکے پلائین۔ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ صبر بوزن نصف درہم اور سقمونیا ایک دانگ نمک سیاہ ربع درہم اور ہر واحد مجیٹھ اور غاریقون سے نصف درہم سب کو ملا کر گولی تیار کرین اور آب بزور کے ہمراہ پلائین وہ ادویہ جنکو ہم قبل اسکے لکھ چکے ہین اور بہت سے نسخہ مفتحہ کے اسی مرض کے واسطے قرابا دین مین درج کئے ہین۔ سعوط چند عصارات کا تیار ہو کر استعمال کیا جاتا ہے جیسے عصارۂ قثاء الحمار خواہ عصارۂ برگ ترہ تیزک عصارۂ برگ ہزار جشان عصارۂ قطنیا یعنی چوبک کا بعینہ خواہ قطنیا کو پارہ پارہ کرکے شیر دختر مین بھگو دین اور رات بھر بھگو کر صبح کو نچوڑین اور شیر گرم کرکے سعوط کرین یا عصارۂ بیخ رطبہ کا ہمراہ روغن چنبیلی کے خفیف سا جوش دین اور تھوڑی سی مشک ملا کر سعوط کرین خواہ مولی کو مع پتون کے نچوڑ کر سعوط کرین منجملہ ایسے سعوط کے جو زیادہ تیز نہین عصارۂ برگ چقندر

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھی ہے۔ بارد عصارات مین سے عصارہ حی العالم اور عصارہ بیخ اسپغول تہری ہو سرکہ تنہا اگر اسکو سعوط کرین اور ایک گھنٹہ تک گرنے نہ دین اور
بسیار حوض مین حمام کے ہو یہ بھی کیا اچھا علاج ہے۔ اسی طرح اگر سرکہ مین کلونجی شبانہ روز بھگو کر صاف کرکے فقط سرکہ کا سعوط کرین اور سونگھین تنہا سرکہ کو خواہ
کلونجی سمیت تو یہ بھی عمدہ علاج ہے عصارات کے سوا اور قسم کے سعوط پس جیسے یہ سعوط سونیز چار درہم پیس کر آب کشنیز سبز مین بھگو دین اور ہمون کشنیز
کے روغن بادام بھی ہو اور ہر ایک کا وزن دس درہم ہو اور سعوط کرین اور مریض کو اسوقت آبزن مین ہونا چاہئے خواہ حمام کے حوض مین اور کبھی اسی
سعوط مین کسیقدر صعتر یابسرا ورصوما اسا سرکہ انگوری بھی داخل کیا جاتا ہے آنکھون کے ڈھیلے ہمیشہ گلاب اور آب کشنیز اور آب برف سے دھونے چاہئین
غسولات یعنی نہانے دھونے والے پانی اصحاب یرقان کیواسطے وہ پانی ہین جنمین برسیاؤشان اور شیح اور مرزنجوش اور جعدہ اور بابونہ خصوصاً
اقحوان کو جوش دیا ہو۔ اور اسی طرح خشک اور شبت اصلی دوا ہے پانی کے جوش دینے مین کبھی پانی مین حماض اترج بھی داخل کرتے ہین اگر
یرقان بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اسلئے کہ ترشی مین اسکے جلائے شدید ہے بسبب اسکے کہ ہر رنگ کی تقطیع کرتی ہے کبھی انھین ادویہ
سے ضماد بھی تیار کیا جاتا ہے اور روغن بھی بنائے جاتے ہین چند اجزا ملا کر جیسے روغن اقحوان اور روغن بابونہ اور روغن شبت ایضاً روغن
شیرۂ انگور یعنی دوشاب اور روغن سوسن بحرانی یرقان مین اگر بسبب اس بحران کے اصلی مرض مین کمی ہوئی ہو واجب ہے کہ نفس مرض یرقان
کے ازالہ کا قصد کرین بذریعہ غسولات اور ایسے مدمات کے جنسے تنقیہ مادہ یرقان کا ہو اور اکثر ایسا یرقان محتاج اسہال کا نہین ہوتا ہے اور اکثر فقط
حمام کرنا اس یرقان کے دور کرنے مین کافی ہوتا ہے اگر ایسے بیماران یرقان کے بول و براز وغیرہ مین کسی رنگ کی بو پس معلوم کرنا چاہئے کہ مادہ
غلیظ ہو گیا ہے پس جو ادویہ از قسم نہلانے کی خواہ پسینا لانے کی استعمال کیجائین ان کو قوی کرنا چاہئے یرقان سمی کا علاج تریاق اور شرودیطوس
سے کرنا چاہئے تاکہ مقاومت زہر کی کرے بعد ازان مثل آب سیب ترش و آب انار اور عصارہ برگ کاسنی اور خرفہ اور لعاب اسبغول اور
زرشک و رجلہ ایسے ادویہ جنمین ہمراہ تبرید کے تریاقیت بھی ہو استعمال کرنے چاہئین ابتدائے یرقان سمی مین خصوصاً اگر ایسے زہر سے
پیدا ہوا ہو جو پاگیا ہے یہ دوا مجرب ہے کہ دودھ ہر وقت پیا کرے اور اسمین روغن بادام شریک کرے تدبیر غذائی ان لوگون کی اسکو جنے اس سوء
مزاج حار کے باب مین بیان کیا ہے جسمین ضعف ظاہری اور سدہ نہ ہو مراد یہ ہے کہ فقط سوء مزاج حار جسکے ہمراہ ضعف اور سدہ نہ ہوا سکے
واسطے جو غذا تجویز کی ہے وہی غذا یرقان سمی کے بیمارون کو دینی چاہئے یرقان سددی اور یرقان جو بسبب ضعف جگر کے ہو اسکی شناخت
اور علاج وہی ہے جو باب جگر مین بیان ہو چکے غذا اصحاب یرقان کی وہی ہے جو سبک اور لطیف ہو اور اسمین تفتیح ہو تھلی کا شوربا ان لوگونکو
مفید ہوتا ہے خصوصاً ایسے اجزا شریک کرکے جو ادرار کرین اور تلطیف کی بھی قوت اسمین ہو چنانچہ آخر ابواب یرقان مین ہم ان کو بیان کرینگے
علاج یرقان اسود اور علاج دونون قسم کے یرقان کے جمع ہونیکا اگر طحال کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اسوقت ملاحظہ کرنا چاہئے کہ امتلائے خون بکثرت ہے یا
نہین بشرط امتلائے خون بائین ہاتھ کی باسلیق اور بعد اسکا سیلم کی فصد کرنی چاہئے اسکے بعد خاص طحال کیطرف توجہ کرکے اصلاح اسکے سدے خواہ ورم یا ضعف کی
کرنی چاہئے اور اگر سبب یرقان سیاہ کا سودا کی کثرت ہو بسبب تناول ان بقول اور غذاؤن کے استعمال کے جو مولد سودا ہین جیسا ہمنے اوپر بیان کر دیا ہے
اسوقت واجب ہے کہ استفراغ اسی خلط کا کرین ان ادویہ سے جو اخراج خلط سوداوی سے خاص ہین از انجملہ طبیخ اسقوتندریون ہمراہ اخراج
کے وہ جوشاندہ جو قرابادین مین مذکور ہے اور چند مرتبہ استفراغ سودا کا مطبوخ افتیمون سے بایں صفت کرنا چاہئے ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ کابلی ہر ایک دس
درہم شاہترہ اسقوتندریون بسفائج غاریقون ہر واحد پانچ درہم بیخ کرنب بیخ رازیانہ ہر ایک ایک مٹھی (یعنے بڑا کاسہ) خربق سیاہ دو درہم تین رطل
پانی مین جوش دین تا اینکہ چہارم پانی باقی رہجائے پھر اسمین افتیمون پانچ درہم ڈالکر خفیف سا جوش دے کر صاف کرین اور ایارج فیقرا قریب ۲ ماشہ
کے اوپر چھڑک کر تناول کرین جب استفراغ ہو چکے پھر شیر مادہ شتر پلانا چاہئے اسیطرح وہ گولیان جو ہلیلہ سیاہ اور افتیمون اور نمک ہندی اور
غاریقون پوست بیخ کبر سے تیار کیجاتی ہین جب استفراغ ہو چکے پھر شیر مادہ شتر پلانا چاہئے اور اگر ہم نہ پہونچے وہ ماء الجبن جو سکنجبین بزوری سے بنایا گیا

آنکھون کی زردی کا علاج

بحرانی یرقان کا علاج

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اذخر اور جعدہ سے اور ادویہ طحالیہ سے جیسے اسقولوقندریون یا بیخ کبر وغیرہ اور وہ پانی جس میں جھاؤ کی پتی اور جڑیں اور کرنب جوش دیا ہوا اور سولی کے پتوں کا عرق اور سکنجبین اور اسی طرح آب کو اور آب کرنب اور اگر حرارت ہو اور سوفت سکنجبین جس میں اسقولوقندریون اور برگ کبر اور قرۃ العطرفا اور جعدہ جوش دیا ہو اگر طحال میں ورم گرم ہو واجب ہے کہ مسہلات کو بافراط نہ استعمال کریں اور اگر طحال میں سدے پڑے ہوں وہی مفتحات قوی جنکا بیان باب سدہ ہائے جگر میں لکھا ہے استعمال کریں کہ وہ بھی نافع ہیں اور باب سدہ ہائے طحال میں چند ادویہ مخصوصہ اور بھی لکھیں گے اور اگر یرقان اسود بسبب جذب طحال کے ضعیف ہونے سے پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ حجامہ بلا شرط او سپرز پر رکھیں اور ریاضت کا استعمال کریں اور ایسے ضماد کا استعمال کریں جن سے طحال کی قوت بڑھے جیسے یہ ضماد کہ قردمانا اور نسنتین اور فقاح اذخر اور حاشا اور فطرساليون اور بیخ کبر کہ ایک جز گلسرخ دو جز رتل ڈیڑھ جز اشق سات جز اور دسواں حصہ ایک جز کا اس سے ضماد کرنا چاہیے جب یہ ضماد خواہ طحال دھویا جائے پرانا سرکہ جس میں شبت اور بورہ اور نمک اور سداب اور فودنج جوش دیا ہو اسی سے دھونا چاہیے اگر سبب یرقان اسود کا حرارت جگر کی ہو جگر کا علاج ادویہ مطفیہ حرارت سے کرنا چاہیے اور اگر برودت جگر سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تریاق اکبر سے بالخصوص علاج کرنا لازم ہے اور ادویہ معلومہ جو برودت جگر کے علاج میں بیان ہو چکیں اور اگر سبب یرقان اسود کا تمام بدن ہو پہلے جگر کی تدبیر کرنی چاہیے جس سے سب عروق اور رگیں متاثر ہو جائیں بعد ازاں تمام بدن کو اثر پہونچے اور خاص یرقان ہذا کا علاج ان ادویہ سے کرنا چاہیے جنسے خاص یرقان اصفر کا علاج کیا جاتا ہے مگر یہ ادویہ انسے قوی ہونی چاہئیں جبکہ دونوں قسم کے یرقان جمع ہو جائیں اور امتلائے مادہ بھی ہو اور احتیاج فصد کی نزدیک طبیب کے ہو دونوں ہاتھ کی فصد اسطرح کرنی چاہیے کہ ایک ہاتھ کی فصد کرنے کے بعد چند روز کا وقفہ دیکر دوسرے ہاتھ کی فصد کرائی جائے اور دونوں یرقان کی تدبیریں جو مذکور ہو چکی ہیں اسوقت جمع کر دینی چاہئیں دونوں فصد کے درمیان جو وقفہ کا زمانہ ہے اسمیں افسنتین اور افتیمون کا جوشاندہ پلانا چاہیے اور آب برگ ترب یرقان اصفر کے واسطے اور جھاؤ اور بید کے برگ کا پانی یرقان اسود کیواسطے ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ آب کوکے سبز میں اوقیہ آب برگ کبر دو اوقیہ یہ سب پانی یکجا کر کے دس درہم املتاس بڑھا کر جوش دیا جائے اور دو ثلث درہم ایارج فیقرا اور دو دانگ زعفران اور میں قیراط سقمونیا کے شوی جو پہلے میں بریان کیگئی ہو اضافہ کرکے اس دوا کو پلائیں اور دو روز صبر کریں بعد ازاں ماء الجبن اور سکنجبین پلائیں غذا جملہ اقسام یرقان میں سبک تجویز کرنی چاہیے جو معلوم ہو چکی ہیں اور نمک مضاضی اور شوربا چوزہ ہائے مرغ کا جو خوب تیار اور فربہ ہوں ترکاریوں میں کاسنی اور کرنس خاصکر جو پرورده کی ہوئی ہوں اور کبر جو سرکہ میں اصلاح یافتہ ہو۔ دوسرا مقالہ باقی احوال طحال کا بیان اسمیں کیا جاتا ہے **بیان عام امراض طحال کا** طحال کو جمیع قسم امراض کے جو معلوم ہو چکے لاحق ہوتے ہیں امراض سوء مزاج اور امراض ترکیب جیسے سدہ ہائے طحال و تفرق اتصال وغیرہ اور اورام کے جملہ اقسام بھی طحال میں پیدا ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تلی جب بڑھجاتی ہے تمام بدن لاغر ہو جاتا ہے دو سبب سے اول تو یہ کہ طحال کے بڑھنے سے قوت جگر کی زیادہ سست ہو جاتی ہے بسبب غلبہ ضد کے کہ مزاج کبد کا حار رطب اور طحال کا بارد یابس ہے اور جب قوت جگر کی سست ہوئی خون کی تولید میں کمی ہو گی دوم یہ کہ باوجود کم پیدا ہونے خون کے جسقدر خون پیدا ہوتا ہے اسمیں سے مقدار کثیر طحال اپنی طرف جذب کرتی ہے اسلئے کہ مقدار اوسکی بڑی ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ طحال کی لاغری اخلاط کی جودت اور عمدگی پر دلالت کرتی ہے اور طحال کا بڑا ہونا اخلاط کی خرابی پر دلیل ہے کبھی انجام میں امراض طحال کے حمیات مختلط پیدا ہوتے ہیں جسطرح کہ امراض طحال کی پیدائش بھی انھیں حمیات سے اکثر ہوتی ہے اسلئے کہ امراض طحال کے غب غیر خالص اور حمیات وبائیہ اور حمیات مختلطہ سے پیدا ہوتے ہیں اکثر امراض طحال کے خریفی ہوتے ہیں رنگ مریض طحال کا زرد مائل بہ سیاہی ہوتا ہے کبھی امراض طحال کی نوبت امراض معدہ تک پہونچ جاتی ہے پس اکثر بھوک بڑھجاتی ہے اور اکثر اشتہا باطل ہو جاتی ہے اور کبھی یہ امراض طحال معدہ کو قریب ہضم طعام کے محتاج تے کرنے ایک ترش چیز کا کرتے ہیں کبھی حدت سے زمین پھد پھدانے لگتی ہے اور خمیر سا اوٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور یہ تے بعد ایذا اور درد معدہ کے ہوتی ہے بول دموی امراض طحال میں عمدہ اور جید ہے اسیطرح بول غلیظ جس میں رسوب پراگندہ ہو اسیطرح وہ پیشاب جس میں مثل خون لبستہ کے کوئی شے ہو مبشر ایسے ہی پیشاب کے خارج ہونیسے وہ تپ جو امراض طحال سے پیدا ہوتی ہے دور ہو جاتی ہے اور ورم طحال بھی دفع ہو جاتا ہے **علامات امزجہ طحال کے** حار مزاج طحال پر دلیل ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

گر پیاس زیادہ ہو اور بائین طرف التہاب ہو اور فساد قوت جذب سودا مین بطرف طحال کے عارض ہو بارد مزاج طحال پر دلیل یہ ہے کہ ضعف قوت جاذبہ
طحال مین ہو اور سقوط اشتہا اور مکدر ہینے کدورت آلودہ ہونا آنکھ کے طبقہ ملتحمہ کا زرد رنگ کا زیادہ ہونا اور ڈکار بکثرت آنی یابس مزاج طحال پر دلیل یہ ہے
کہ طحال مین صلابت ہوگی اور بدن لاغر اور نحیف اور خون مین غلظت اور سیاہی خون کے رنگ کی زیادہ ہوگی مزاج رطب طحال کا اوپر بائین جانب کی
نرمی اور ہونکا ڈھیلا پن دلیل ہوتی ہے اور سیاہی رنگ بدن کی ایسی جو سپیدی مائل ہو جیسے اسرب کا رنگ ہوتا ہے علاجات امزجہ غیر طبعیہ طحال
کے علاج کے قریب قریب علاج کبد کے ہین مگر جو ادویہ یہان مستعمل ہون انکی قوت زیادہ ہونی ضرور ہے اسکے ساتھ وہ حیلہ ہائے مناسب جنکے ذریعہ
سے قوت نفوذ ادویہ کی بڑھجائے بھی کرنی لازم ہین اور ایسی تدبیر کرنی کہ یہ قوت ادویہ کی تا اینکہ جرم کثیف طحال مین نفوذ کرے باقی بھی رہے تاکہ اپنا
فعل پورا پورا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فرق سالجات جگر اور طحال مین ضعف اور قوت کا ہے اور نرمی اور درشتی کا اسلئے کہ جگر بوجہ عضو رئیس ہونیکی
نسبت اولی یہی ہے کہ نرمی کیجائے اور جن اشیاء سے اسکا علاج کیا جائے اسکے قوی ہونے مین افراط نکیجائے نہ جگر پر ادویہ حارہ جنکی حرارت شدید
ہو وارد کیجائین جیسے پر یاد رکھو کہ جب کوئی ایسی ہی ضرورت شدید ہو طحال کا حال بخلاف جگر کے ہے اس بارہ مین طحال کی ادویہ کو حاجت ہے کہ قوت
نفوذ انکی بڑھائی جائے اور مزاج مستحکم ایسا پیدا کیا جائے کہ تا زمانہ فعل و انفعال کی قوت دوا کی باقی رہے طحال کیواسطے چند ادویہ مخصوص ہین جیسے
پوست بیخ کبر اسقولوفندریون اور اشق اور ثوم دشتی کبھی امراض طحال مین حاجت فصد باسلیق کبیر یعنی ابطی کی ہوتی ہے اور صافن کی فصد بلکہ دواءون
کی حاجت ہوتی ہے اورام طحال گرم ہون خواہ سرد یا صلب یعنی سوداوی اور فقط صلابت جو بدون ورم کے ہو معلوم رہے کہ طحال مین بہت کم
اورام حارہ عارض ہوتے ہین۔ اور اگر عارض ہوئے بھی تو انکا حرارت پر برقرار رہنا کمتر ہوتا ہے بلکہ جس وقت عارض ہوئے بہت جلد ورم صلب کیطرف
منتقل ہو جاتے ہین اسلئے کہ جو خون طحال کی غذا ہے وہ خود غلیظ ہوتا ہے لہذا اوسکے تراکم اور بستگی سے ورم طحال مین سختی اور صلابت آجاتی ہے پس
معلوم ہوا کہ اکثر اورام طحال سوداوی اور صلب ہوتے ہین بلغمی ورم جو نرم اور ڈھیلا ہو کبھی طحال کو عارض ہوتا ہے اکثر جو ورم حار طحال مین پیدا ہوتا ہے
وہ دموی ہوتا ہے اور صفراوی تو شاید کسوقت عارض ہوتا ہو چنانچہ اکثر ورم بارد جو طحال مین پیدا ہوتا ہے وہی سوداوی ہوتا ہے اور یہ ورم جانب
اسفل طحال مین پیدا ہوتا ہے۔ بسبب گرانی اور بوجہ مادہ کے کہ نیچے کیطرف جذب مرکزی سے کھنچتا ہے شکلین ورم طحال سوداوی کی چار طرح کی ہین
(۱) مستدیر یعنی گول (۲) عریض یعنی چوڑی (۳) طویل غلیظ یعنی لانبی اور گندہ (۴) طویل دقیق یعنی لانبی اور پتلی بلغمی ورم شاذ و نادر طحال مین پیدا
ہوتا ہے مطول اسی شخص کو کہتے ہین جسکی تلی مین سختی ہو یا بسبب غلظ جوہر طحال کے گو درجہ ورم تک یہ صلابت نہ پہونچے یا یہ سختی بسبب ورم صلب کے ہے
اگر پہلی قسم کی صلابت اخف اور سبک ہے یعنے باسانی علاج پذیر ہے بقراط کہتا ہے اگر مطول اپنے طحال کے اندر کسی قسم کا درد پاتا ہو یہ کیفیت الم ہے اسلئے کہ
ابھی طحال مین باوجود صلابت کے کسی قدر حس باقی ہے پھر بقراط کہتا ہے اگر مطول کو خون کے دست آئین انکی خیریت کی دلیل ہے لیکن امید ہے کہ ان دستونکے ذریعہ سے
مادہ ورم طحال نکل جائیگا پھر اگر یہ اسہال خونی ہمیشہ زمانہ دراز تک ہینگے زلق الامعاء اور استسقا پیدا ہو کر مریض مرجائیگا انکا سبب یہ ہے کہ غلبہ برودت کا مزاج پر زیادہ
ہوگا بعض اطبا نے کہا ہے جس کو امراض نزلہ کے ہوتے ہین ورم طحال اسے عارض نہین ہوتا مجھے اس قول پر اعتراض ہے اور شاید کثرت نزلہ کی اس
شخص کی رطوبت مزاج پر دلیل ہوگی جو ورم صلب سوداوی کی ضد ہے پس کثرت نزلہ کی گویا قرینہ عدم عروض ورم طحال کا ہوگا نہ سبب مانع ورم طحال
کا اسلئے کہ ورم سبب مانع دراصل وہی رطوبت مزاج ہے جو کثرت نوازل سے شناخت کیجاتی ہے رسالہ قبریہ بقراط مین لکھا ہے جس شخص کے طحال مین
درد ہو اور خون سرخ سے انکا رعاف وغیرہ ہو اور بدن پر اسکے قروح ایسے ظاہر ہون کہ سپید رنگ ہون اور درد انمین بالکل نہو دوسرے روز اس کیفیت کے
ظاہر ہونیکے مریگا او پہلے مرنے سے اوسکی اشتہا ساقط ہو جائیگی کبھی بحران اورام طحال کا بذریعہ رعاف کے بھی ہوتا ہے خصوصاً بائین نتھنے سے اور کانونکے قریب
کے اورام سے بھی بحران ورم طحال کا ہوتا ہے اور ان اورام بحرانی کا نضج دشوار ہوتا ہے اور اسیطرح انکا پھوٹنا اور بآسانی شگافتہ ہونا بھی دشوار ہے اسلئے کہ مادہ بہت
غلیظ ہوتا ہے بہت اچھا پیشاب بیماران اورام طحال کا یہ ہے کہ غلیظ دموی ہو اور وہ پیشاب جسمین ثفل متشتت یعنے پراگندہ ہو چنانچہ اوپر بیان ہو چکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

دلیل اس امر پر ہوتا ہے کہ مرض طحال جاتا رہا اور اسمین تری آگئی ہو اطبا کا قول ہے کہ اگر پیشاب مین ٹکڑے ٹکڑے خون بستہ کے ہون اور یہ بیمار مبتلائے تپ ورم طحال بھی رکھتا ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ اب اسکی تلی کا ورم جاتا رہا کبھی بعض آدمی براہ اصلی خلقت کے عظیم الطحال پیدا ہوتے ہین اور زمانہ دراز تک اسی کیفیت پر رہتے ہین اور تمام عمر احوال ظاہری مین صحیح اور تندرست رہتے ہین اگرچہ طحال کے بڑے ہونے سے آفات کثیرہ بسبب مادہ فاعلہ اور بسبب قبولیت طحال کے ایسے شخص کو عارض ہوا کرتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ طحال مین ورم کبھی بعد ورم جگر کے ہوتا ہے بر سبیل انتقال مرض کے ایک عضو سے بطرف دوسری عضو کے اور یہ بات افضل ہے بہ نسبت اسکے کہ ورم طحال کا منتقل بطرف جگر کے ہو جائے علامات جمیع اورام طحال کے ان اعراض مین مشترک ہین ثقل اور بڑھجانا مقدار طحال کا اور درد جو حجاب حاجز تک پھیلتا ہے بائین طرف ہٹا ہوا اور کبھی یہ درد ہنسلی تک چڑھ آتا ہے اور درد بائین مونڈھے کا اور بیشتر سانس دوہری چلنے لگتی ہے جیسے بچہ کی رونے کے وقت سانس چلتی ہے اسلئے کہ ورم طحال حجاب کو اپنی اس حرکت سے منع کرتا ہے جس سے کہ سانس پیدا ہوتی ہے لہذا دم ٹھہر جاتا ہے ایذائے مذکور کے پہونچنے کیوجہ سے پھر حجاب اسی حرکت کیطرف جب عود کرتا ہے بڑی سانس لینے دوئی پیدا ہوتی ہے اور جبتک ورم طحال کا زیادہ بڑا ہو حجاب کی مزاحمت یعنی منع حرکت نہین کرتا ہے شاید اسکی لم یہی ہے کہ مشارکت طحال کی حجاب سے بہت کم ہے بہ نسبت مشارکت جگر کیواسطے حجاب کے اور اسیطرح معدہ کی مشارکت سے بھی طحال کی مشارکت واسطے حجاب کے کم ہے یہ بھی ایک مشترک امر اورام طحال مین ہے کہ حس لمس سے ورم طحال کی زیادتی اور کمی معلوم ہوتی ہے اور بدن کی نحافت اور لاغری بھی جملہ اقسام اورام طحال مین عام اور مشترک امر ہے کبھی اورام طحال سے خصوصاً جو ورم نیچے کیطرف زیادہ ہو یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ خون منہ کا پتلا ہو جاتا ہے اسلئے کہ اسوقت جانب طحال بہ نسبت ثقل اور درد خون کے زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ایسے مریض ورم طحال کے دونون قدم اور دونون زانو اور دونون ہتھیلیان گرم رہتی ہین یہ بات اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ فم معدہ کو قربت اسفل طحال سے ہے کیونکہ اسفل طحال سے وہ رگ وریدی صعود کرتی ہے جو خلط سوداوی کو دور کر ڈالتی ہے پھر جسوقت اسفل طحال مین بسبب ورم کے حرارت عزیزی جاتی رہے ضرور وہ حرارت بجانب اطراف تو یہ مثل قدم اور کف دست وغیرہ کے رجوع کریگی کنارہ بینی اور کانون کی لوین بھی ایسے مریض کی سرد ہو جاتی ہین اسلئے کہ خون انھین مقامات کا رقیق ہو جاتا ہے اور کم بھی ہو جاتا ہے اور رقت خون اور قلت سے اسکے سرعت انفعال ہوائے خارجی کی برودت کا زیادہ ہوتا ہے ورم اور نفخ مین یہ فرق ہے کہ ورم مین ثقل و گرانی ہوتی ہے اور نفخ مین نہین ہوتی اور یہ بھی فرق ہے کہ ورم مین چھونیسے درد ہوتا ہے اور نفخ مین اکثر دبانیسے درد ساکن ہو جاتا ہے اور الم اسکا دور ہو جاتا ہے اور قرقرہ اور ڈکار بوقت دبانے نفخ کے پیدا ہوتی ہے اورام حارہ علاوہ اعراض مشترکہ مذکورہ بالا کے التہاب اور تپ اور رنگت مین شریک ہوتے ہین مگر ورم صفراوی کا التہاب شدید اور تشنگی قوی اور ثقل و گرانی اسمین کمتر ہوتی ہے اور درد اس ورم کا التہاب کیطرف بہ نسبت تمدد کے زیادہ مائل ہوتا ہے اور رنگ موضع ورم کا مائل بسرخی ہوتا ہے اورام صلب سوداوی طحال کے ان مین خبث نفس و ہیجان غم اور وسواس کا زیادہ نہین ہوتا ہے سوائے بعض اوقات کے اور اختلاط ذہن جو بقوت غم ان اورام کے ہمراہ نہین پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت مادہ ورم بکثرت ہو اسلئے کہ مادہ ورم سوداوی کا میلان مخالف جہت سر کے ہے یعنی اسفل کی طرف مائل ہے گو کسی اور جہت سے کبھی اختلاط ذہن بھی عارض ہو جاتا ہے اور وہ یہ بات ہے کہ چونکہ طحال کو قربت حجاب سے ہے پھر حجاب کو مشارکت دماغ سے ہے لہذا بتوسط ایذائے حجاب کے دماغ بھی متاذی ہوگا اور اختلاط ذہن عارض ہوگا کبھی زبان پر سیاہی طحال کی اورام صلب مین آجاتی ہے اور رنگ بھی کبھی بھی سیاہ ہو جاتا ہے اور سختی طحال کی بوقت دبانے کے محسوس ہوتی ہے اور قرقرہ نہین ہوتا ہے ہان اگر ہمراہ صلابت کے نفخ بھی ہو پھر تو قرقرہ بھی ضرور پیدا ہوگا صلابت طحال کے ہمراہ تپ لازم نہین ہوتی بلکہ بیشتر غیر منتظم دورہ تپ کے ہوتے ہین بیشتر صلابت طحال کیوجہ سے دونون پنڈلیون مین پاؤن کے قروح پیدا ہوتے ہین اور دانت اور مسوڑھے مین تاکل یعنی سڑ گل کر جھڑ جاتی ہے بسبب غلیظ ہونے اس خون کے جو پنڈلیون تک اور نیچے اسکے قروح پیدا ہوتے ہین اور بسبب فاسد ہونے اس بخار کے جو طحال سے اوپر کی طرف صعود کرتا ہے لہذا اطراف اور حوالی دندان اور لثہ کے سڑجاتے ہین بیشتر قروح ساقین کا پیدا ہونا بحران اس مرض کا ہوتا ہے اسلئے کہ بہت ایسے آدمی جو ورم طحال مین گرفتار ہون جسوقت ورشت اور سخت اقسام ریاضت

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور نے سرزد ہو مواد ورم طحال بطرف ساقین کے جذب ہو کر بثور پیدا کرتے ہیں اور یہ بثور ردی ہیں جنکا نام بطم رکھا گیا ہے اور اکثر بول مطحول کا مثل سلیم اور صحیح آدمی کے ہوتا ہے مگر جو وقت وہ شخص مطحول ریاضت کرے سیاہی ورم طحال کی تحلل ہو کر اسکے پیشاب میں آتی ہے اور ایسے سیاہ رنگ کا پیشاب آنے لگتا ہے جو بول میں پہلے نہ تھا پس اگر سبب اس سیاہی بول کا گردہ سے ہوتا تو ہر وقت اسی رنگ کا پیشاب ہوتا اگرچہ بوقت راحت کے بھی ہو جب ایسی ریاضت نہ کی ہو زیادہ فصد کھولنے سے طحال میں ورم پیدا ہوتا ہے اور فصل خریف مطحول کی دشمن ہے اگر صلابت بعد ورم حار کے طحال میں عارض ہوئی ہو پہلے اعراض ورم حار کے موجود ہو چکے ہونگے پھر وہ اعراض باطل ہو کر اعراض ورم صلب کے پیدا ہوئے ہونگے اکثر طحال خود بخود قوی ہو کر خواہ مقویات اور دیہ وغیرہ سے قوت پا کر تمام مادہ ردی کو جو اسمیں ہے براہ اسہال دفع کرتا ہے اور یہ براز ردی ہوتا ہے مثل ثفل زیتون کے دلیل اس بات کی کہ یہ براز ردی طحال سے ہے اور جگر سے نہیں ہے یہی ہے کہ جگر امراض سے پاک اور طحال میں بیماریاں موجود ہیں اور بعد اخراج اس فضلہ کے طحال میں لاغری آجاتی ہے اور ورم بلغمیہ کے ہمراہ علامات ورم کے علاوہ نرمی لمس کی اور سپید رنگ کی جسمیں تھوڑی سی سیاہی بھی ہو مطحول کو اشتہائے طعام بہ نسبت اور بیماروں کے زیادہ ہوتی ہے اگر تی کرنی بخود خواہ ہوتی ہے طبیعت میں انکے قبض شدید رہتا ہے قے اور دست کرانے میں ان لوگوں کے ادویہ قویہ کی حاجت ہوتی ہے علاج اورام طحال جو گرم ہوں ان اورام کا معالجہ قریب علاج اورام حارہ جگر کے ہے بدون حاجت اس امر کے کہ رعایت جانب قبض کی کیجائے مگر تسخین شدید سے حذر کرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ جھٹ پٹ مادہ غلظ اور صلابت کیطرف مائل ہو جائے اور اس احتیاط میں جگر بھی طحال کا شریک ہے اسلئے کہ یہ دونوں عضو مستعد اس امر کے ہیں کہ ایکے اورام حارہ بطرف اورام صلبہ سوداویہ کے منتقل ہو جائیں ہاں مگر یہ بات ضرور ہے کہ اورام حارہ طحال کے علاج میں ادویۂ ورم کے ہمراہ ایسے ادویہ ملائے جائیں جنمیں کسیقدر تقطیع ہمراہ حرارت معتدل کے ہو اور قبض مع قوت باردہ کے ہو جیسے سویا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرکا ادویہ طحال کو زیادہ نافذ کر دیتا ہے اور واجب ہے کہ طحال کے جملہ اقسام کے ادویہ میں سرکہ شریک رہے واجب ہے کہ ابتداء علاج کی فصد باسلیق سے کیجائے بعد اسکے وہ عصارات اور پانی جو امراض جگر میں مذکور ہو چکے پلائے جائیں جو دوا اکثر ورم طحال سے خاص تجویز کیگئی ہے وہ مطرطہاؤ کی پتی کا پانی یا آب برگ بید یا آب برگ خیار یا آب خرنوب یا آب برپا سیاؤشان تازہ ہے منجملہ ان اشیاء کے جو ادویہ اورام طحال کو نافع ہیں یہ ہے کہ دو درہم خرفہ ہمراہ سرکہ کے پلائیں اسلئے کہ ان دونوں کی خاصیت عجب بیچ تحلیل ورم طحال و صلابات طحال کے حاصل ہے اور یہ دوا ہے کہ بادرنگ خشک کا سفوف روزانہ بقدر ایک چمچہ کے پھانک لیا کرے غذا ان اورام میں وہی ہے جسے ہمنے باب ورام جگر میں ذکر کیا ہے زرشک کی خاصیت نفع رسانی ان اورام میں زیادہ ہے خصوصاً جب اسکی پوست شکرا اور ترنجبین ملانے سے تر ہو جائے جو وقت یہ معلوم ہو کہ سبب اس صلابت کا موجودگی خون کثیر سوداوی کی ہے پس واجب ہے کہ فصد باسلیق اور اسیلم کی کیجائے اور اسیلم کی فصد کھولکر چھوڑ دیں تا اینکہ خون از خود بند ہو جائے اگر قبل سقوط قوت کے از خود بند ہو سکے مگر بیشتر باضطرار فصد باندھنے و رواج کی کرنی پڑتی ہے اور بیشتر یہ بھی واجب ہوتا ہے کہ بعد استفراغ سودا کے اس طریقہ سے جو یرقان اسود میں مذکور ہو چکا ہے فصد کریں اور واجب ہے کہ اوس قاعدہ کو فراموش نہ کریں جو باب علاج صلابات میں مذکور ہو چکا ہے اور وہ قانون یہ ہے کہ ہر دورہ تحلیل کے بعد تلیین کی بھی تدبیر جاری رہے تاکہ غلیظ جو باقی رہ جاوے اور باقیماندہ میں تحجر اور سختی نہ آنے پائے پھر اگر اس تدبیر تلیین اور تحلیل سے فراغت ملے خواہ اسکی حاجت نہ ہو اسوقت واجب ہے کہ استعمال ادویہ مقطعہ کا کریں جنمیں حرارت زیادہ نہ ہو بیشتر یہ اعراض ادویۂ مفردہ میں پائے جاتے ہیں اور کبھی حاجت مرکب کرنے ادویۂ خاص کی ہوتی ہے اور ادویۂ مفردہ جنسے یہ فعل اور اثر پیدا ہو سکتا ہے وہی دوائیں ہیں جن میں تلخی اور قبض ہو خواہ حرارت معتدل ہمراہ قبض کے ہو کبھی چند ادویۂ مفردہ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو با خاصیت یہی اثر پیدا کرتے ہیں پس اگر کوئی دوا ایسی ملجائے جسمیں فقط تلخی ہو اسمیں تھوڑا سا سرکا اور کسیقدر پھٹکری ملا دینی چاہئے اسلئے کہ پھٹکری سے فائدہ تقویت اور تلطیف کا ہوتا ہے داغ لگانا مطحول طحال میں اوس رگ پر جو اندر وار بائیں ذراع کی ہے جسکو اطباء نے ذکر کیا ہے اسکا طریقہ وہی ہے جو ہم نے باب استسقاء وغیرہ میں ذکر کیا ہے اگرچہ اطباء حال میں اسکا نفع کچھ سمجھ میں نہیں آتا کبھی تدبیر تلطیف غذا کی ورم طحال کے ازالہ میں کافی ہوتی ہے کبھی ایسی تدبیر جس سے فربہی بدن کی ہو اتفاقاً مفید ہو جاتی ہے بشرطیکہ تولید سودا کی نہ کرے اور نہ تغلیظ خون کی زیادہ کرے خواہ اگر سدہ اور غلظ بھی ہو مگر جگر میں اسقدر قوت ہو کہ ان دونوں

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضرر کی اصلاح کرلیتا ہو اسلئے کہ تدبیر فربہی جو تحرطیب خون کی کرتی ہے اور تعدیل مزاج خون اور اصلاح اسکی کرتی ہے اسیوجہ سے غلط سوداوی توڑ ڈالتی ہے اور اسکا ضرر باطل کردیتی ہے کبھی سختی طحال کی اسقدر بڑھجاتی ہے کہ فقط پلانیکی دوا سے اعانت ضماد کی کرنی اسکے علاج مین کفایت نہین ہوسکتی بلکہ اور تدابیر کی بھی حاجت ہوتی ہے ہر ایک قسم کا دودھ سوائے شیر مادہ شتر کے طحال کو مضر ہے جو ادویہ مفردہ اس فائدہ کیواسطے مستعمل ہوتی ہین شاہدان سب مین افضل پوست بیخ کبر ہے کہ اکثر اوقات اسکے استعمال سے بول در براز خونی خواہ دردی خارج ہوتا ہے اور مریض کو شفا حاصل ہوتی ہے خصوصاً اگر ہمراہ ایسی سکنجبین بزوری کے استعمال ہو جو مائل بہ ترشی ہو اور تنہا پوست بیخ کبر اس صفت کا نہین ہے بلکہ سنطاریون اور عصارہ قنطاریون خصوصاً قنطوریون دقیق اور بیخ سوسن اور زہر الملیح اور وج جو سرکہ مین پرورده کی ہو ہر روز ایک چمچہ اسکا کھانا مفید ہے تخم سنجالو اور حب الآس اور گرونڈ اور سنڈھی اور یہ ہمراہ سکنجبین کے اور قسم اسیون خصوصاً آب اسنگران جسکو ہم آئندہ بیان کرینگے یہ بھی ادویہ مفید ہین عنصل بھی نہایت درجہ اچھی دوا ہے اور عمدہ یہ ہے کہ سکنجبین عنصل کی تیار کرین اسقولوفندریون ہمراہ عصارہ برگ جھاؤ کے اور حرف اور شونیز اور غاریقون تنہا خواہ سکنجبین کیساتھ اور قنطوریون مقدار شربت ہر ایک دوا کا ان مین سے جسے اختیار کرین ہر ایک مثقال سے دو درہم تک ہے پانچ درہم افیمون ایک اوقیہ سکنجبین کے ساتھ بھی بہی اثر رکھتی ہے پس یہ ہر ایک دوا اگر مکرر استعمال کیجائے بذریعہ اسہال کے جو مادہ طحال کا ہے اسکو دفع کریگی اور طحال کو لاغر کردیگی اشق اور زرنبو خصوصاً جوشاندہ زرنب ہمراہ سکنجبین کے اور جوشاندہ برنجاسف کا آب خالص ہین اور بھی جوشاندہ ہمراہ سکنجبین یا ہمراہ جوشاندہ جعدہ کے پلائین اور ہماض بری سکنجبین مین گھولکر پلائین عصارہ شوک طبری یا شبت ہر ایک سے روزانہ دو درہم پیا جائے اور اسکے اوپر بول مادہ شتر بھی پلایا جائے یا عصارہ قثاء دو درہم ساتھ جوشاندہ انتیون کے بول اور شیر مادہ شتر کے پلانے مین نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر آسنے غوب اور شیح اور کرنس کو چارہ کی جگہ پایا ہو ضعیف اور قوی دونون قسم کے بیمار اس دودھ کو پی سکتے ہین پھر جسوقت اسکے پینے سے یہ بات ظاہر ہو کہ ورم گھٹ گیا اور گرانی کم ہوگئی تقویت عضو کی طرف توجہ کرنی چاہئے بلغم کو سرکہ کہنہ مین بھگو کر سات روز کے بعد ہر روز بقدر تین چمچہ کے تناول کرکے سرکا بدرقہ دیا جائے تخم زب ڈیڑھ درہم ہمراہ سرکہ کہنہ کے خواہ جوشاندہ برگ جوز تازہ سرکہ عنصل مین پکاکر خواہ آب برگ کبر اور سکنجبین یا مادین ہمراہ سرکہ عنصل کے دیا جائے سنجلا دویہ کہ جو با لخاصیہ اس غرض کو پورا کرتے ہین یہ ہین تخم خرفہ دو درہم ہمراہ سرکہ کے خواہ بند بلول بوزن ایک مثقال ہمراہ کسی شربت کے شربت ہائے مذکورہ سے جیسے سکنجبین وغیرہ تراشہ کدو زم زم چھیلا جائے خواہ کدو کو خشک کرکے پیسکر سفوف بنالین اور دو درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین ایضاً تخم قصب در تخم کشوث اور برگ بید سادہ بسبب تلخی اور بعض کے بھی مفید ہوتا ہے تخم حماض اور تخم سرمق بینے بقوہ کے بیج جھاؤ کے پھل اور جھاؤ کی پتی یا لونڑی کا بھیجہ اور اسی کا جگر دو درہم سکنجبین کے ہمراہ یا طحال حمار وحشی خواہ گھوڑے کی تلی خواہ کرہ اسپ یعنی بچہ اسپ کی تلی ان دونون مین جو ہو دو درہم بعد خشک ہونے کے لینی چاہئے یا شترمرغ کو لیکر ذبح کرے اور سوکھا کر کوٹے اور اس برادہ سے اتنی مقدار اسے جو تین انگلیون مین اٹھ سکے خواہ سات عدد شترمرغ موٹی موٹی لیکر ذبح کرے اور کسی مٹی کی دیگ مین ڈالکر اوپر سے اسقدر سرکہ کہنہ ڈالے کہ وہ ڈوب جائین اور گل حکمت کرکے تنور گرم مین اسکو رکھدے جب پختہ ہوجائے دیگ کو تنور ہی مین رہنے دے تا اینکہ سرد ہوجائے بعد سرد ہونے کے نکالے اور سرکہ مین مالش کرے اور ہر روز دو درہم اسمین سے تناول کرے یہ علاج مجرب ہے مثل اضمین اودیہ مفردہ کے جو اول باب اور آخر مین مذکور ہوئے ہین سب کے سب قابل اسکے ہین کہ ہمراہ سکنجبین کے یا سرکہ کے مستعمل ہون یا انکا ضماد تیار کئے جائین اور ان ضمادون کو آمیزش سے سرکہ کی قوت دیجائے۔ ادویہ مرکبہ جو مشروب ہین جیسے اسقولوقندریون اور طباشیر جو مصلح اسقولوقندریون کے ہے دونون ملاکر بقدر دو درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین قرص کبر اور قرص تنجکشت جو سکنجبین مین بنائی گئی ہون اور قرص ریوند جو پوست بیخ کبر کی آمیزش سے تیار ہون سرکہ شدید الحموضت کے ہمراہ تناول کرے اور یہ دوا اسوقت کی ہے جب نفخ طحال نہ ہو قرص مجیٹھ اور تریاق اربعہ بہت اچھی دوا ہے اگر تپ نہ ہو با اینکہ حرف ابیض، اور کلونجی نصف جزو پیس کر شہد کف گرفتہ مین بقدر تین درہم کے سرکہ آب پختہ کے ہمراہ تناول کرے یا سفوف زراوند اور بلیلہ کابلی اس مین سے بقدر ایک چمچہ کے ہمراہ بول مادہ شتر خواہ بھیڑ کے تناول کرے پوست بیخ کبر چار درہم زراوند طویل دو درہم تنجکشت فلفل ہر واحد

ہر ایک جو ہو دو طحال کے واسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اچھا درہم سے قرص تیار کئے جاتے ہیں جنکو تجربہ کیا ہے کہ ربیاوشان پوست بیخ کبر تخم خرفہ تخم سداب تخم نجنکشت زوفا سب اجزا ہموزن لیکر سفوف بنالیں مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین کے یا بیخ کبر اور زبیب اور تخم شلغم زوفا ان سب کو کوٹ کر سرکہ میں بھگو دیں اور آٹھ پہر کے بعد بہت سا پانی ملا کر اسقدر جوش دیں کہ پانی جل جائے اور سرکہ اپنی مقدار پر باقی رہ جائے اور سکنجبین بزوری تیز اسمیں ڈالکر پلائیں خواہ سرکہ میں ابہل اور جوز السرو کو خوب جوش دیکر حقنہ قوت و فاکرے پلائیں اور ثفل اسی دوا کا بطور ضماد کے طحال پر لگائیں خواہ شیر یا دہ شتر کا ادھلین شروط مذکورۂ بالا پر جب ورق خزب کے ہمراہ تناول کریں ایضاً مجیٹھ بارہ درہم پوست بیخ کبر اور زراوند طویل و ایرسا ہر واحد دو درہم خوب باریک پیسکر سکنجبین ترش ملاکر قرص تیار کریں اور ایک مثقال ہمراہ جوشاندۂ افسنتین اور پوست بیخ کبر کے پلائیں۔ یا بغوہ تازہ اور پوست بیخ کبر اور جھاؤ کا پھل اور اسقولوقندریون اور عنصل بریان سب برابر سب اجزا ہموزن لیکر قرص تیار کریں اور دو مثقال ہمراہ سکنجبین کے پلائیں یا طحال حمار وحشی اور طحال بچۂ اسپ کو سکھا کر خوب پیس ڈالیں اور دو درہم اسی سفوف سے ہمراہ شراب آبخنہ کے تناول کریں کہتے ہیں کہ ایسی ادویہ تو پیچکا ذکر ہو رہا ہے اگر چند روز خنزیر کو پلائی جائیں اسکی تلی معدوم ہو جاتی ہے اور نشان اصل عضو کا باقی نہیں رہتا پس ورم طحال کی کیا اصل ہے یا انجیمون اور پوست بیخ کبر نصف وزن پر انجیمون کے پیسکر شہد میں گوندھ کر قریب پانچ مثقال کے تناول کریں یا پوست بیخ کبر اور اسقولوقندریون اور فرفۃ الطرفا اور ریشہ بید اور مجیٹھ اور اسارون اور وج سرکہ تند میں جوش دیں اور پھر صاف کر کے اسی سرکہ سے سکنجبین عنصلی تیار کریں اور ایکدرہم اشق کیساتھ اس سکنجبین کو استعمال کریں کہ دوا عجیب النفع ہے طحال جو قت اسہال دائمی کی شکایت کرے اور ہمراہ اسہال کے تپ اور مروڑ نہیں ہے سفوف انار دانہ تین روز خواہ چار روز اسکو دینا چاہیئے روزانہ بوزن تین درہم کے اور غذا اسکی آدھی بھوک سے کر دینی چاہیئے اگرچہ اسہال سکا طحالی ہو اور سبب تنصیف غذا کا یہ ہے کہ بدن غذا ئے خون کو قبول نہیں کرتا اس کی تولید بھی تنصیف غذا سے کم کر دینی چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے۔ کہ گرم چیزیں زیادہ تر موافق طحال کو نہیں ہیں اسلئے کہ صلابت اور تخفیف پیدا کر کے تحلیل کو منع کرتی ہیں اگر تاورہ میں حرارت ہو اسوقت عمدہ یہ رائے ہے کہ قرص زرشک وغیرہ کا استعمال کریں اور یہ دوا صلابت کہنہ طحال کو بہت نافع ہے بیخ جاؤشیر اشق پوست بیخ کبر اور لبلاب کی وہ قسم جو بنام طوبون مشہور ہے اور لب عنصل شوے حب لبان سوم بری ہموزن لیکر کوٹ پیس کر یکجا کریں اور ہر صبح کو بوزن ایک درمی ہمراہ سکنجبین خواہ سرکۂ انگوری کے پانی ملاکر تناول کریں۔ دوسرا نسخہ لب حب لبان تین درمی پوست بیخ کبر چار درمی قسط ایک درمی سطرون اور ثوم ہر واحد چھ درمی جعدہ تین درمی بیخ ادس نبات کی جو مشہور بنام قولوالبدن ہے اور یہی تخم سکرجہ کے نام سے مشہور ہے دو درمی (یہ گھاس وہی ہے جسکی پتی مشابہ برگ آس کے ہوتی ہے اور پتی کے بیچ میں ایک نشان مشابہ آنکھ کی شکل کے ہوتا ہے جیسے حی العالم کبیر) اور حب لبلاب اکبر چوبیس عدد واشق چار درمی بارزد ایکدرمی تخم درخت مریم ایکدرمی خواہ اسی کی جڑ تین درمی فرد ماما ڈیڑھ درمی حب انانخیل (اور لب عنصل بریان اور ابالا ہوا ہے) سولہ درمی سب یکجا کر کے ہمراہ سکنجبین بوزن ڈیڑھ درمی کے استعمال کریں اور اصل موجد نے دو ونیم درمی تجویز کی ہے۔ اور قرص کا نسخہ جو بعینہ ایسا ہی اثر کرتا ہے۔ تخم سوسن چار درمی فلفل سپید اور سنبل سوری افتق ہر واحد دو درمی قرص بنا کر مثل نسخہ سابق کے اسکا بھی استعمال کرنا چاہیئے یعنے جو نسخہ اس سے پہلے گذر چکا ہے دوسرا قرص جو طحالین کو نافع ہے اشق اور عوسج کا پھل ہر واحد آٹھ درمی پوست بیخ کبر اور فرفۃ الطرفا فلفل سپید ثوم بری اور عنصل مکلا ایک درمی پانی کے ذریعہ سے قرص تیار کریں ایک قرص وزنی ایکدرمی کا ہو اور خوراک دہی ایک قرص کی ہے شراب عنصل کے ہمراہ دوسرا نسخہ لب عنصل شوی دو رطل بیخ کرکم آٹھ رطل فلفل سپید قطراسالیون اور ایک جزو میری را ئے میں شیر کا آنکا اور حب صنوبر مکلا آٹھ اوقیہ بیخ سوسن آسمانگونی او بیخ جاؤشیر ہر واحد تین اوقیہ سب کو پانی میں گوندھکر قرص تیار کریں جبوقت کوئی دوا ان ادویہ مذکورہ بالا میں سے استعمال کیجائے بہتر یہ ہے کہ پانی قطعاً ترک کرا دیں اور پلانے میں بھی پانی کم سے کم رہے تاکہ دوا کی قوت محفوظ رہے اور بجانب محدب جگر کے آب کثیر کے تناول سے اثر دوا کا کھینچکر نہ پہونچے۔ ضمادات میں بہتر یہ ہے کہ قبل ضماد لگانے کے حمام طویل نہار منھ کرایا ہو اور آبزن میں دیر تک بٹھایا ہو اور جب بار آبزن سے باہر نکلے تھوڑی مقدار مقطعات حریف یعنے تیز کے کھلائی جائے جس سے پیاس زیادہ لگتی ہو جیسے نمکین مچھلی خواہ بھنا ہوا گوشت اور رائی اور صحناۃ اور کبر

HAKEEM SHOUKAT ALI

اب دریا ملاکر پلانا چاہئے اور تلطیف تدبیر یعنے تدبیر تقلیل غذا کی کرنی چاہئے اور تین روز یہ تدبیرات کرکے چوتھے دن ریاضت اعتدال کرائی جائے گرمیانہ ہو اور سانس جلدی جلدی متواتر آنے لگے پھر اسکے بعد ضماد ایسے ادویہ کا کرانا چاہئے اگر مرض قوی ہو اور اگر مرض قوی اور سخت نہ ہو اس سے کم درجہ کی تدبیر کرنی چاہئے ماہیت ضمادون کی یعنے اجزا ر مادی اسکے پس یہی ادویہ ہین جو ادویہ مشروبات مین مذکور ہوئے اور تنہا اشق اور بھیڑ کی مینگنی کو جب سرکہ مین پیسکر طحال پر ضماد کرین یہ ضماد بھی قوی ہے اور بکری کی مینگنی ملاکر سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا بھی قوی ہے خاکستر دیگہائے حمام وغیرہ بھی ہمراہ سرکہ کے تخم کبر سپید ہمراہ سرکہ کے اور کرنب دریائی برگ ینبوع اور سرکہ اور سداب ہمراہ سرکہ کے اگر اس گائے کا گوبر جو جنگلی ہو فی چرتی ہوے کو خشک کرین بعد ازان سرکہ مین اسکو پکاکر ضماد تیار کرین یہ بھی عمدہ ضماد ہے اور کبھی اس ضماد پر زرد گندھک پیسکر چھڑکتے ہین زہرۃ الملح کا لیپ کرنا بھی عجیب النفع ہے ازین قبیل یہ ہے کہ حب البان ہمراہ سرکہ کے ضماد کرین - ایضاً حرمل تخم سمیت سرکہ مین پختہ کرین یہانتک کہ مہرا ہو جائے پھر ضماد کرین جو ضماد تر ہوا ور نرمی مین قریب اعتدال کے ہے وہ یہ ہے کہ چقندر کو سرکہ مین پختہ کرکے خواہ اسکا بیخ خطمی کو سرکہ مین پیسکر ضماد کرین مرکبات مین سے مرہم باسلیقون اور مرہم جالینوس اور مرہم اسقلابیدوس اور ضماد ذہبی اور ضماد صبر جسکا موجد جالینوس ہے اور وہ مرہم جسکا نسخہ یہ ہے پوست بیخ کبر کو سرکہ مین چند ساعت بھگوئین تا اینکہ نرم ہو جائے پھر اس کو خشک کرین اور سوکھنے کے بعد کوٹ کر بزری اسی کا مرہم موم اور روغن حنا ملاکر تیار کرین تا اینکہ تانبے کی دیگ کی سیاہی اور آرد جو اور سرکہ اور سکنجبین ضماد کرین کہ یہ بھی نافع ضماد ہے اور درجہ انتہا کو پہونچا ہوا ہے ضماد رائی کا بھی مستعمل ہوتا ہے وہ بھی قوی ہے - ایک اور ضماد ہے جو صلابت کی تحلیل کر دیتا ہے اشق اور موم صمغ صنوبر مقل ازرق درہمی علک البطم اور مقل اور بارزد ہر واحد چھ درہمی کندر اور مر اور روغن حنا اچھا ہر واحد چار درہمی پگھلنے والے اجزا سرکہ مین بھگو کر سب کو باہم ملاکر ضماد کرین دوسرا نسخہ تخم حلبہ آرد کرسنہ ہر واحد دو اوقیہ اشق اور صمغ البطم ہر واحد پانچ اوقیہ پوست بیخ کبر اور تخم سنبھالو بیخ ثوم دشتی اور زوفا ہر واحد ایک درہمی موم دو رطل ادویہ سرکہ مین بھگو کر زیت کہنہ ملاکر ضماد تیار کرکے استعمال کرین یا میتھی کا آٹا اور رائی اور نطرون اور انجیر سرکہ مین پکایا ہوا اس پر چھٹا حصہ اشق ڈالکر ضماد کرین یا شہد کو کسی کاغذ کے ٹکڑے پر جو پیمائش سطحی مین برابر درم کے ہو لگائین - پھر اس پر پسی ہوئی رائی چھڑکین اور مقام طحال پر چپان کردین اور جبتک مریض برداشت کرسکے یونہی چپان رہنے دین خواہ دس دانہ بڑے بڑے انجیر کے چن کر تین گھنٹہ تک سرکہ مین بھگودین بعد ازان جوش دیکر صاف کرین اور ہموزن اس صاف شدہ کے رائی اور بیخ کرنب مجموعاً اضافہ کرکے سب اجزا کو ملادین بعض ان اجزا کے ہمراہ اشق بھی داخل کرتے ہین اور مازریون بقدر حاجت بھی بڑھاتے ہین اور سب ملاکر طلا خواہ ضماد تیار ہوتا ہے یا حلبہ اور فرد مانا اور چونہ اور بورق ہمراہ سرکہ اور اشق اور مر اور کندر کے ہموزن لیکر سرکہ کہنہ مین پیس کر کسی روئی کے گالے پر طلا کرکے موضع ورم پر چپکا دیتے ہین منجملہ مجرب دوا کے جسکو کندی نے پسند کیا ہے یہ ہے سداب اور پوست بیخ کبر اور افسنتین اور فودنج سرکہ تند مین پختہ کرکے کسی نمدے کے ٹکڑے پر گرم گرم لگاکر ضماد کرین اور جب سرد ہو جائے جدید دوا بدلین اور اکیس مرتبہ تک نہار منھ لگاتے رہین منجملہ اضمدہ مفیدہ کے یہ ہے کہ آرد بلوط دو رطل لیکر کوئلہ کی آنچ پر پگھلائین - اور ایک رطل چونہ ملاکر ضماد تیار کرین خواہ چونا اور بورہ اور عاقرقرحا اور رائی ان سب کو نطرون کے ذریعہ سے لگاکر طلا کرین مگر تپ مین یہ دوا اچھی نہین ہے یا عاقرقرحا پانچ اوقیہ خردل پندرہ درہم حب مازریون چار اوقیہ فرد مانا تین اوقیہ اخروٹ خوشبو ایک اوقیہ فلفل چار اوقیہ سب کو فصل متصل مین جمع کرکے تین گھنٹہ طحال کی اسی دوا سے سینک کرین اور پہلے تکمید سے طحال کو خردل اور نطرون کے پانی سے دھو ڈالین پرانے ورم طحال کے واسطے یہ طلا تجویز ہوا ہے اشق اور بادام تلخ دس جز برگ سداب پانچ جز سرکہ ملاکر طلا بنایا جاتا ہے یا بھیڑ کی مینگنی اور تازی رائی کو بعض عصارہ ہائے نافع مذکورۂ بالا کے ہمراہ تھوڑا سرکہ ملاکر نطول اسکے واسطے اسی پانی سے کرنا چاہئے جسمین نرسل اور سداب اور فلفل کو جوش دیا ہو منجملہ قوی اور شدید الاثر ضمادون کے یہ لیپ ہے خربق سیاہ تین اوقیہ اور خربق سپید چار اوقیہ اشق تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ عنبر یا دو اوقیہ فلفل بیس دانہ پہلے شراب کا قوام علک البطم سے درست کرین جو ان اجزا کے ملنے کے بعد قابل ضماد کے رہ سکتی ہے یا کہ مثل مرہم کے قوام اسکا ہو جائے اور بعد تیاری کے اسی دوا کو طلا کرین اور پہلے مقام ورم کو

بجب

HAKEEM SHOUKAT ALI

کو پانی کے ذریعے سے گرم کرین یہ طلا علاوہ تحلیل ورم کے مسہل بھی ہے جب دواؤن سے کچھ فائدہ نہو واجب ہے کہ بھرے ہوئے پچھنے لگائین اور خون کالین
اور کبھی باوجود دیگر دوا کا فائدہ بہ نسبت ورم کے ہو پھر بھی ضرورت خون نکالنے کی ہوتی ہے جو وقت غلبہ خلط سوداوی اور خون کا زیادہ ہو پس واجب
کہ دواج بائین جانب کی فصد کھولنی چاہئے۔ اور پانچ جگہ پر داغ لگانا پڑتا ہے منجملہ جرم طحال کے خواہ جس مقام پر بھی یہ تدبیر بدون اچھا کئے اور ورم کو
دور کئے نہین چھوڑنی ہے یعنے ضرور ورم طحال زائل ہوجاتا ہے اگر مریض آگ کا تحمل داغ لگانے مین نہ کر سکے ادویہ کا ویہ سے داغ لگانا چاہئے۔
جیسے ضماد انجیر اور خردل کا اور مثل ضماد ذنا یا وغیرہ کے اگر حرارت کا غلبہ ہو اور تحمل مریض سے نہ ہوسکے کو ضماد والے قوی لگائے جائین اسوقت اور سکے
طحال کی تبخیر سرکہ مین مع جام ملا کر کرنی چاہئے خواہ نہار منہ اسے چت لٹا کر طحال پر ایک ٹکڑا کمل کا جو بھیڑ کے بالون سے بُنا گیا ہو کسی سرکہ مناسب
مین ڈبو کر رکھا جائے خصوصاً جس سرکہ مین سداب کو جوش دیا ہوا اور بہتر اس تدبیر مین یہ صورت ہے کہ مریض کو نہار منہ حمام گرم مین داخل کرین اگر بقدر
گرمی کا تحمل ہوسکے اور اسی جگہ اسکو چت لٹا کر ہر وقت سرکہ مین ڈبویا ہوا کمل کا ٹکڑا اسکے طحال پر رکھین اور بدلتے رہین جبتک برداشت ہوسکے کہ یہ علاج
قوی ہے اسیطرح قریب اس معالجہ کے بلکہ ورم حار مین بھی کرسکتے ہین یہ طریقہ ہے کہ تخم کاسنی اور تخم خرفہ اور کدوئے خشک اور تخم خنجکشت مجموع ہموزن
لیکر بقدر دو مثقال کے ہمراہ خوب ترش سکنجبین کے پلا کر پھر اسکے بعد علاج کمل کے ٹکڑون سے سرکہ مین بھگو کر کرین اکثر ہین لوگون کو ورم طحال مع
حرارت ہوتا ہے انکو آب کاسنی ہمراہ سکنجبین کے شفا دیتا ہے اگر کرر پلایا جائے غذائے مطحول وہی مناسب ہے جو لطیف اور مکنی ہو اور مثل شوربا کے جو ایسے
گوشت وغیرہ سے بنایا جائے کہ لطیف اور سبک ہو اور حرارت باعتدال پیدا کرے۔ کبر جو سرکہ مین پرورده کیا ہو خواہ بن سرکہ مین پرورده کیا ہو اور تمام
غذاہائے سبک کہ اکثر مقامون پر انکا بیان ہوچکا ہے اور ان غذاؤن کے ہمراہ بھی ضرور ہے کہ مقطعات کا استعمال کرتے رہین جیسے خردل وغیرہ شروبات
اسکے آب آہنگران اور جو پانی کہ اس مین لوہا تفتیدہ بجھایا جائے چندمرتبہ علاج ورم بلغمی طحال کا معتدل معالجات سختی اور نرمی مین کرنا چاہئے اور
استفراغ بلغم اور سودا کا ساتھ ہی کیا جائے اسلئے کہ بلغم اس عضو کا سوداوی ہوتا ہے اور ضماد بھی لگانے چاہئین جو اکلیل الملک اور شبت اور چراینہ
اور سداب خشک وغیرہ سے تیار ہو سدہ ہائے طحال کبھی ریحی ہوتے ہین اور کبھی ورم۔۔۔ اور کبھی اخلاط سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ باب جگر مین
معلوم ہوا ریحی سدہ کے ہمراہ تمدد شدید ہوتا ہے اور بوجھ مین ہلکی ہوتی ہے اور ورمی سدہ کے ہمراہ علامات ورم کے بھی ہوتے ہین اور مادی سدہ کے
ہمراہ ثقل اور گرانی تو ہوتی ہے مگر علامات ورم کے نہین ہوتے علاج بعینہ وہی ہے جو سدہ ہائے جگر کا علاج قوی ہے اور اسی باب مین ہمنے ذکر
بھی کردیا ہے ریح اور نفخہ طحال نفخہ طحال کا یہ ہے کہ اسمین تمدد اور صلابت اور کسیقدر بلندی اسکے حجم مین پائی جائے اور دبانے سے قرقرہ اور ڈکار
پیدا ہو اور باینہمہ وہ گرانی جو ورم کی ہوتی ہے اسمین نہو علاج یہ معلوم کرنا چاہئے کہ ادویہ جو لائق استعمال کے صلابت طحال مین اور وہ ادویہ جو
قریب قریب وقت کے ان دواؤن سے ہون یہ دونون لایق اسکے ہین کہ ایسے نفخہ طحال کا علاج کیا جائے اسلئے کہ نفخہ محتاج دوائے مفتح جالی اور
محلل کا ہے کہ اسمین قوت قابضہ بھی بقوت ہو اور بہ نسبت تحلیل کے تقبض کی قوت زیادہ ہو اسلئے کہ مادہ ریحی ضعیف ہے اور یہ حکم برخلاف اُس قاعدے
کے ہے جو علاج اورام مین کیا گیا ہے اور ان ادویہ کلیہ کے سوا خاص چند ادویہ ایسے ہین جو اسی نفخہ کے مناسب ہین اور اسمین زیادہ اثر کرتی ہین
جیسے خنجکشت اور زیرہ تخم سداب اجوائن وغیرہ۔ زیادہ نفع نفخہ کے علاج مین محجہ ناری کا ہے جو طحال پر رکھے جائین ضرور ہے کہ مریض بھوکا رہے اور
ایک دفعہ پوری غذا نہ کھانے پائے بلکہ چندمرتبہ کرکے تھوڑی تھوڑی غذا اُسے دینی چاہئے اور پانی بھی جبتک ہوسکے نہ پینے دین اور اگر پلائین بھی
تو بہت رقیق اور تلخ اور تھوڑا سا اور جبتک اسکا شکم ہلکا نہ ہوجائے یعنے انحدار غذا وغیرہ کچھ ہونہ لے ہرگز سونے نہ پائے اور جو وقت دکھو خواہ رات کو
مدوقت شکم پر ہونے کے درد کا ہیجان ہوا اور اجابت کی حاجت معلوم ہو پیٹ کو دباو بار بار اور اسیطرح اور حیلہ کرتے کرتے ٹال دیا کرے اور سوجائے جو اگر
یہ سب تدبیرات کارگر نہون تکمید کرنی چاہئے جب معلوم ہوجائے کہ مادہ سوداوی زیادہ ہے اور بسبب کثرت کے خون چوکر منجمد پڑجائے گی اخراج اس کا
کردینا چاہئے مشروبات مین ایسے وقت یہ قرص ہے حرف ابیض بوزن تیس درہم کے کوٹ چھان کر سرکہ تند مین گوندھ کر چھلے چھلے قرص تیار کرکے کسی

HAKEEM SHOUKAT ALI

سفال پر رکھکر تنور مین رکھدین تاآنکہ سوکھ جائین اور جلنے نہ پائین انین سے ایک قرصہ جو قبل پکانے کے منجملہ تین درہم کے ایکدرہم اصل مین تھا لین (مراد یہ ہے کہ قبل آمیزش سرکہ کے اور پکانے کے جسقدر تین انگلیون سے وہ سفوف اٹھ سکتا ہو اسقدر اب بھی لین یا یہ کہ قرصہ کا وزن جو ایکدرہم سے دو درہم تک ہے اتنا ہی لین اور چونکہ لفظ قرصہ کا شریک دونون معنون مین ہے اور شائد براہ وزن کے چندان تفاوت نہو پس ظاہر امراد یہی ہو کہ ان اقراص سے بوزن ایک درہم کے اصلی وزن سفوف کا قبل آمیزش سرکہ کے تجھ کر اٹھا لین) اور اسکو پیسین اور تخم سنبھالو اور جھاؤ کے پھل پانچ پانچ درہم اور اسقولوقندریون سات درہم ملا کر جدید قرص تیار کرین اس جدید قرص سے بمقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین قرص تخم نجنکشت بھی ایسے مریض کو مفید ہوتے ہین یا اینکہ مائین دس درہم حب الاس دس درہم تخم کاسنی تخم خرفہ ہر واحد پانچدرہم ان اجزا سے قرص تیار کرین مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین شکری کبھی ایسے مریض کو سفوف بھی نافع ہوتا ہے نجنکشت اور اجوائن اور پوست بیخ کبر اور سداب خشک درونج کا بقدر ایک مثقال کے ہمراہ شراب کہنہ کے خواہ کسی جوشاندہ ادویہ نافع طحال کے ہمراہ نافع ہوتا ہے مروخات اور ضمادات کے ادویہ پس جیسے روغن انسنتین اور روغن ناردین اور روغن نسطا اور مرہمون مین سے وہ مرہم ہے جو کرنب ورشیت اور نطرون اور زفت اور جاؤشیر سے بنایا جاتا ہے اور فقط ضماد کے ادویہ پس جیسے وہ ضمادات جو ابواب گذشتہ مین لکھے گئے جیسے ضماد انجیر ہمراہ سرکہ اور سداب ونطرون اور تخم نجنکشت اور اکلیل الملک وبابونہ کے نطولات یہ ہین کہ سرکہ مین یہی ادویہ جوش دیکر نطول کیا جائے خصوصا بنابر ان دونون طریق کے جو ہمنے گل کے شکرے کے استعمال کا بیان کیا ہے اور اسمین بہترین یہ ہے کہ سرکہ مین کبر اور بازو اور کرنب اور جھاؤ کا پھل و اسقولوقندریون اور برگ نجنکشت او جوز السرو اور سداب جوش دیا گیا ہو اور اگر ارادہ ہو کہ نطول زیادہ قوی ہو جائے اور تب بھی نہ ہو اسمین اشق اور مقل وغیرہ بڑھادین۔ ایضاً فو دبیخ سداب اور اشنہ اور بورق سرکہ مین پکا کر کیقدر بھنگری ملا کر نطول کرین۔ غذا اس مرض کی وہی ہے جو اور امراض طحال مین بیان ہوئے وجع طحال یا اینکہ بسبب ریح کے درد پیدا ہوا ور نفخ ہو یہ ورم عظیم طحال کا موجب درد کا ہو خواہ تفرق اتصال اس درد کا سبب ہو یا کوئی سوء مزاج طحال کا باعث ہو اور اوپر کے ابواب مین علامات اور علاج ہر قسم کا ان اقسام درد سے معلوم ہو چکا اگر درد ایسا ہو کہ بند مہوس کے نقطہ نہایت اور تمامی طحال مین نزدیک جنب ایسر پہ کے محسوس ہوتا ہو پس یہ ریح ہو کہ درمیان غشا اور صفاق کے مشبک ہو کر سمائی ہوئی ہے پھر اگر ایسے درد کے ہمراہ طبیعت مین قبض ہو لازم ہے کہ نرم کیجائے اور حمام کا استعمال کرنا لازم ہے فصد اس درد مین کیسطرح نہ کرنی چاہئے اگرچہ بڑے بڑے دعوے کرنیوالے فن طب کے جو اپنے کو افضل اطبا سمجھتا ہے اسکی اجازت دی ہے مگر کوئی ایسی ضرورت شدید ہو اوسوقت خفیف فصد کرنی جائز ہے فن سولہوان احوال مین امعا یعنے انتڑیون کے اور مقعد کے بیان مین اور یہ بیان پانچ مقالون مین ہوگا۔ پہلا مقالہ تشریح مقعد اور امعا کی اور دستون کے اقسام اور جو انتڑیان مشہور ہین انکے بیان مین۔ آفریدگار بزرگ یگانہ کو چونکہ پہلے سے توجہ اور عنایت بے غایت نوع انسان کی بہتری پر تھی اور پیدا کرنیسے پہلے اپنے اس مخلوق کے مصالح کو خوب جانتا تھا لہذا اسکے بدن مین امعا کو پیدا کیا جو آلات واسطے دفع فضول یاس یعنے سوکھے ہوئے اور تعداد مین کثیر اور جگہ پا پیدہ گی اور گول ہونے مین بھی انکے زیادتی ملحوظ فرمائی بنظر اس مصلحت کے جو طعام معدہ سے اوتر کر انین پہونچے بسبب امعا کے گول گھماؤ کے زمانہ لائق تک انھین پیچیدگی و استدارات مین ٹھہرے اور اگر ایک ہی آنت مخلوق ہوتی خواہ مقدار مین یہ امعا متعدد چھوٹی ہو تین بہت جلد غذا جوف بدن سے جدا ہو کر باہر نکلجایا کرتی اور ہروقت انسان غذا کھانے کا پابند علی الاتصال رہتا اور اسکے ساتھ براز کے خروج مین بھی ہروقت مضطر ہو کر ہم قضائے حاجت کو اٹھا بیٹھی کیا کرتا۔ پہلے حاجت یعنے ہروقت تناول غذا کیوجہ سے اپنے حوائج ضروری معیشت سے بیکار رہتا ہو کر فقط کھانے پکانے کی فکر سے اسے فرصت نہ ملتی اور دوسری آفت یعنی ہروقت کی اجابت سے ایذائے محنت اور درد رسان سے ہم آغوش رہتا اور ہمیشہ شکم پرستی اور حرص زائد خورش طعام سے جسمین مشابہت بہائم کی ہے بدنام اور ملعون رہتا لہذا خالق تعالےٰ نے عدد امعا کے زیادہ پیدا کئے اور بہت سی آنتون کی مقدار بھی طولانی کردی بنظر اسی منفعت اور مصلحت کے اور استدارات یعنی گھماؤ آنتون کا بھی زیادہ رکھا۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ جو رگین درمیان جگر اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

آلات ہضم غذا کے متصل ہین وہ عروق فقط جزء لطیف کو غذائے ماکول سے براہ اپنے منھ اور سوراخون کے جذب کرتی ہین جو فوہات معدہ اور جگر کے چھیلون مین بلکہ امعا کی جھلی مین پیوستہ ہین اور نفوذ کرگئی ہین اور بیشتر اس جزء لطیف سے اسی مقدار کو جذب کرتی ہین جو کہ مماس جرم عروق مذکورہ ہے یعنے پوری مقدار جزء لطیف کی غذا سے جسقدر ہے اسمین فقط اسی مقدار کو جذب کرتی ہین جو سطوح رگہائے مذکورہ سے ملی اور جسقدر کہ جزء لطیف مذکورہ سے باقی رہجاتا ہے خواہ اوسی قسم اور نوع کا اور جزء لطیف جو عمق اور اندرون غذا کے بعید کی ہے کہ اسکو فوہات اور منھ عروق مذکورہ کے چھو نہین سکتے پس ان مقدارون کا غذا کی اجزائے لطیفہ سے جذب کرنا ان رگون کیلئے یا تو محال ہے اور یا دشوار ہے باین لحاظ لطف باری تعالےٰ کے شامل حال ہوکر بہت سے تلافیف اور پیچیدگی امعا مین بنائین تاکہ جو اجزائے لطیفہ غذا کے کسی معا مین اندرون عمق اسطوانہ غذائی کے ہین اور ان اجزاے مماست سطح کو اس امعا کے نہین ہے وہ مقدار دوسری معا کی اجزا مین مماس ہوجائے پس دوسری قسم کے چند عروق کو مسان اجزا اور لطیف جزء مذکور کے چوس لینے اور جذب کرنیکا موقع جیسے جذب کرنیسے بعض عروق مذکورہ بالا بازرہی تھین شمار مین امعا کے چھ عدد ہین (۱) وہ انتڑی جو بنام اثناعشری کے مشہور ہے اسکے بعد دوسری آنت جو صائم کے نام سے مشہور ہے (۳) معاء طویل جو پیچیدہ ہے اور موسوم بنام دقاق اور لفائف ہے (۴) وہ آنت جسکا نام اعور ہے (۵) قولون (۶) معاء مستقیم جسکو مرد ہضم مین مہلا اور سکون رلائے فرشتے بھی کہتے ہین یہ سب شریان پشت اور صلب سے مضبوط رباطات سے بندھی ہوئی ہین اور وہ بندش اس خوبی سے ہوئی ہے کہ انکے اوٹھ اور مناسب جو وضع ہے اسمین خلل نہین آنے پایا۔ امعاء علیا یعنے اوپر کی آنتین جوہر خلقت مین باریک پیدا ہوئی ہین اسلئے کہ حاجت نضج پانے اور قوت جگر کے نافذ ہونیکی اس مادہ کو جو اوپر کے امعا مین ہے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اُس شئے کے جو نیچے کے امعا مین ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جو مادہ اوپر کی آنتون مین رہتا ہے جوہر معا کے پھاڑ ڈالنے کا خوف اس سے (یاین ہیچ کہ وہ مادہ جوہر معا مین گھس کر انکو پھاڑ ڈالے) ہرگز نہین ہے اور نہ اس مادہ سے خدش یعنے چھلجانے امعاء مذکورہ کا خدشہ ہے نیچے کے امعا اعور سے شروع ہوتی ہین سوٹی اور گندہ اور اندر کی جگہ ان کی گرم رہتی ہے سوٹی اور گندہ ہونیسے یہ فائدہ ہے کہ یہ مضبوطی ور استحکام مقابلہ اس سختی کا کرتا ہے جو ثفل غذا کو اکثر اسی معا مین لاحق ہوتا ہے اور حرارت اندرونی کا فائدہ یہ ہے کہ عفونت ثفل مین جو نت آنے لگے اسی آنت مین آئے یعنے براز کی بوئے بد کا محل یہی آنت ہے اوپر کی آنتون مین چربی متعلق نہین مگر پھر اصل خلقت مین سطح داخلی ان امعا کے تغریہ اور پھیلن سے خالی نہین ہے بسبب ایک طوبت کے جو انکو چت اور مخاطی ہے اور وہی رطوبت انمین قائم مقام چربی کے ہے معاے اثناعشری قعر معدہ سے متصل ہے اور اسکا منھ جو کہ متصل معدہ کے ہے اسکو بواب کہتے ہین اور یہ سب کی سب مقابل مری کے ہے اور جسطرح مری فقط اسیواسطے مخلوق ہوئی ہے کہ معدہ مین اوپر کی طرف کی اشیاء کو جذب کرلائے اسیطرح مری کے مقابل اثناعشری اسواسطے بنائی گئی کہ معدہ سے اشیائے قابل الدفع کو نیچے کیطرف دفع کردیا کرے۔ اثناعشری بہ نسبت مری کے زیادہ تنگ مخلوق ہوئی ہے اور اسکی خلقت کو استغنا بھی اتنی وسعت سے ہے جو مری کیواسطے درکار ہے اور اس استغنا کے موجب دو امر ہین ایک تو یہ کہ جو شے مری مین نافذ ہوتی ہے با خشونت اور باصلابت ہوتی ہے اور حجم اسکا بڑا ہوتا ہے اور جو شے معاء اثناعشری مین آتی ہے اور اس مین نفوذ کرتی ہے نرم اور بالملاست ہوتی ہے اور حجم اسکا باریک ہوتا ہے اسلئے کہ معدہ مین ہضم ہونے کے سبب سے اور رطوبت مائی کے ملنے سے یہ اوصاف اسمین پیدا ہوجاتے ہین دوسری بات یہ ہے کہ جو شے مری مین در آتی ہے اسمین تو نہائے طبیعیہ بدنی سے فقط ایک ہی قوت کا اثر پہونچتا ہے اگرچہ زدرا دینے گلنا اور ادنار ناطقہ کا اسکا سعین ہوتا ہے پر یہ اعانت بھی ایک ہی جہت سے ہے اور وہ قوت جسکا اثر مری مین پہونچتا ہے قوت جاذبہ ہے اسیواسطے مری کی اعانت براہ اصل خلقت کے کشادگی راہ اور وسعت سے کیگئی اور جو شے معاء اول یعنے اثناعشری مین نفوذ کرتی ہے اور وہ دو قوتین اثر پاتی ہے۔ ایک قوت دافعہ معدہ جو مادہ موجودہ معدہ کو دفع کرنا چاہتی ہے دوسری قوت جاذبہ اس مادہ کی جو معاء اثناعشری مین ہے اور مادہ سے مراد دونون کی وہی ثفل ہے غذا کا جو بعد ہضم الطعام سے بطور فضلہ کے بچتا ہے یعنے دونون قوتین جاذبہ اور دافعہ اسی ثفل مین اپنا اثر کرتی ہین لہذا راستہ اور راہ خروج اس ثفل کا درمیان تنگی اور فراخی کے معتدل پیدا کرنا مناسب تھا اور یہ خواہش اس آنت کی اندفاع ثفل کی راہ معتدل سے مخالف خواہش مری کے ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس بارہ مین کہ یہ بمنزلہ جزء معدہ کے ہے اپنی ہیئت تالیفی مین جو طبقات سے اسکو حاصل ہوئی ہے اور یہ اثنا عشری شکل ایک شے غریب ہے بعد اسکا نام
کے ہے جو ملصق اور ملی ہوئی معدہ سے ہے اپنے طبقات کے جوہری اجزاء سے دونون طبقہ سے معدہ کے اور مخالفت ہے کہ معدہ اور جزء معدہ یعنی مری کو حاجت
ہے جذب قوی کی تاکہ غذا نے غیر منہضم اور سخت اس تک پہونچے ایسی حاجت معائے اثنا عشری کو بطرف جذبہ قوی کے اسی سبب سے نہین ہے جوا پڑ کر
ہو بیٹھا ہے۔ اسیوجہ سے غالب دونون طبقہ معائے مذکور پر وہ لیف ہے جو عرض مین چلی گئی ہے گرمعائے مستقیم مین کبھی لیف بکثرت طول مین بھی ظاہر ہوتی
ہے اسلئے کہ یہ آنت سب آنتون سے سیدھی اور مضبوط اور درست اور فعل بھی اسکا بڑا ہے کہ محتاج ہے کل ثقل فضلہ کے جذب کرنے کا جو اس معاء سے
اوپر کیطرف ہے اور یہ استقامت وغیرہ اس غرض سے عطا ہوئی تاکہ بسبب ان امور کے پوری اعانت پہونچے بخوبی نچوڑنے رطوبات فضول پر اور دفع کرنا و
اخراج انھین فضول پر اسلئے کہ طولانی شے نچوڑنے سے رطوبات کے عاصی اور کمزور ہوتی ہے اسی طرح یہ آنت تجویف کی بڑی اور اندرونی جگہ اسکی
با وسعت مخلوق ہوئی ہے اسکو اسلئے دو طبقہ پیدا کئے گئے کہ احتیاطاً اس امر کی ہتی کہ فساد اور عفونت یعنے بوجہ رطوبت فضلہ مین ہوتی ہے دوسری جگہ سبب
دوہری ہونے جلد امعا کے پھیلنے نپائے اور تھوڑی سی آفت جو اس معا کو پہونچتی ہے نتیجہ انتشار عفونت نہو اور دوسری وجہ دو طبقہ ہونیکی یہ ہے کہ ہر ایک طبقہ کا
ایک فعل جداگانہ ہے جو دوسرے سے تعلق نہین ہے یہ آنت براہ خلقت کے مستقیم اور سیدھی پیدا کیگئی کہ معدہ سے اسفل تک سیدھی چلی آئی ہے فائدہ اسمین
یہ ہے کہ اندفاع ثقل وغیرہ آسانی سے ہوا کرے اسلئے کہ نفوذ اور سادہ رجا ثقل کا سیدھے اور دراز رودہ مین بطرف اسفل کے بہت آسان ہے بہ نسبت
اس رودہ اور آنت کے جو پیچ اور کسی پہلو مین جھکا ہوا ہو ایضاً ایسی سیدھی خلقت اس آنت کی ایک اور فائدہ بھی دیتی ہے وہ فائدہ یہ ہے کہ اس کا سیدھا ہونا
بدون سیلان اور خم ہونے کسی جانب کے مفید اس امر کا بھی ہے اور تمامی اعضا جو داہنی بائین طرف گرد معدہ کے بعض اجزا کے واقع ہین ان سکا کشادہ
اور فراہمی کو اس آنت نے بسبب سیدھی اترنے کے منع نہین کیا مثلاً جیسے کسیقدر حصہ جگر کا جو داہنی طرف معدہ سے لگا ہے اور اسیطرح بائین طرف
ایک جزء تلی کا جو معدہ کو چھو رہا ہے اور سب امعا کے بعض بعض مقامات کہ ان سب کے اوضاع خصوصہ کو اثنا عشری کے سیدھی اترنے سے کسی قسم کا دباؤ
اور خلل نہین پہونچا۔ اثنا عشری نام اس آنت کا اسیواسطے رکھا گیا ہے کہ ہر شخص کی ناپ سے پوری بارہ انگشت اسکے بدن مین یہ آنت لانبی ہوتی ہے
اور اسکے منھ کی وسعت بھی ایسی ہی زیادہ ہے جسکا نام بواب رکھا گیا ہے دوسرا جزء معاء رقیقہ کا جو متصل اثنا عشری کے ہے اسکا نام صائم ہے اسی جزء مین پیچیدگی
اور لپیٹ اور گھماؤ شروع ہوا ہے گویا اس آنت کے چند خزانہ اور خانہ ہین اور اس آنت کا نام صائم رکھا گیا ہے کہ اکثر اوقات بالکل خالی رطوبات
اور فضول سے رہتی ہے یا اپنا فضول کو خالی کرتی ہوئی نظر آتی ہے سبب اسکے خالی رہنے کا سعادت دو چیزون کے باہم گرا سکے خالی کرنے پر پہلے
تو یہ کہ جو کیلوس اس آنت کیطرف جذب ہو کر آتا ہے بسرعت تمام اس آنت سے جدا ہو جاتا ہے پس تھوڑا سا حصہ اسی کیلوس کا اس آنت سے طرف جگر کے
کھینچ جاتا ہے اسلئے کہ عروق ماساریقا کا اکثر ان مین اپنا فعل یعنی امتصاص کرتی ہین بسبب اسکے یہ ساحب سے زیادہ قریب جگر کے ہے اور کسی آنت مین شعب
ماساریقا کے اتنے نہین ہین جسقدر اس آنت مین ہین اور بعد اس آنت کے کثرت استعمال شعب ماساریقا مین معاء اثنا عشری ہے اور یہی معاء صائم جس
مین لاغر اور چھوٹی ہو جاتی ہے اور تنگی بھی زیادہ اسی معاء صائم مین بروقت مرض کے آجاتی ہے اور دوسرا حصہ اسی کیلوس کا جو معاء صائم مین آتا ہے اس سے
جدا ہو کر جو آنت اسکے نیچے ہے ادھر کھینچتا ہے اسلئے کہ مرہ صفرا مرارہ سے ان امعا کیطرف کھنچکر آتا ہے اور جب تک یہ مرہ صفرا خالص اور بے میل ہوتا
ہے لہذا قوت غسل و دھونے امعا کی اس صفرا مین شدید ہوتی ہے اور قوت دافعہ کے ہیجان مین لانیکی صفت اسمین بسبب لذع کے زیادہ ہوتی
ہے پس بسبب غسل و دھونے کے اعانت طبیعت رفع کرنے فضول پر بجانب اسفل کرتا ہے۔ اور بسبب برانگیختہ کرنے دافعہ کے اخراج فضول
کی اعانت دونون جانب یعنے بطرف جگر کے اور بھی بطرف اسفل کے کرتا ہے اور انھین دونون احوال مذکورہ بالا کی وجہ سے اکثر یہ آنت خالی رہتی ہے
لہذا نام اسکا صائم رکھا گیا ہے معاء صائم سے متصل ایک جزء معاء طویل کا ہے جو پیچیدہ ہے اور شدید یعنے چکر دار کہ ایک چکر کے بعد دوسرا چکر ہے منفعت اسکے
اکثر چکرون مین اور اسی طرح گول گھماؤ کی منفعت وہی ہے جو ہمنے اوپر بیان کی ہے اور وہ منفعت یہی ہے کہ غذا دیر تک ٹھہرے اور ٹھہرنے کیوجہ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہونے والی رگون کے منھ سے اسکو اتصال و رنگ ہے اور دفعتہً اتصال کے بعد پھر دوسرا اتصال ہوتا رہے یہ آنت جسکا ذکر ہو رہا ہے اخیر آنت امعاء علیا
سے ہے جس کو معاء دقاق کہتے ہین اور ہضم کا فعل انھین امعا مین زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت امعاء زیرین کے جنکو امعاء غلاظ کہتے ہین اسلیے کہ امعاء سفلی کا
پورا پورا فعل یہ ہے کہ براز کو ثقیل کرین اور ہٹا کر باہر خارج کرین مترجم کہتا ہے اور دوسرا نسخہ ثفل کا ہے اسکی صحت پر مبنی یہ ہین کہ تمام و کمال فعل معاء سفلی کا
یہ ہے کہ ثفل غذا کو بصورت براز کے بنا دین اور ہیئت برازی کا اقتضا اس پر کرین متن اگرچہ یہ فعل یعنے افاضہ صورت برازی بھی خالی فعل ہضم
جو ملزوم استحالہ کے نہین ہو سکتا جیسے عروق جگر سے نہایت درجہ اور آخری کیفیت ہضم کی اور جذب کرنیسے اسی شے کے جو ثفل مین ہین ہو بھی یہ آنت
خالی نہین ہوتی تمام اس آنت کا اعور اسواسطے ہے کہ صورت اسکی شکل کیسہ کے ہے اور سوائے ایک منھ کے اور کوئی سوراخ یا روزن اسمین نہین کہ اسی
منھ سے لیتی ہے اس شے کو جو اسمین اوپر کے اعضا سے آتی ہے اور پھر اسی منھ کیطرف سے خارج کر دیتی ہے اور دفع کر دیتی ہے جو مقدار قابل دفع کے
کے ہو دفع اور جائے نہاد اسکی پیچھے کیطرف تھوڑی تھوڑی جھکی ہوئی ہے اور میلان یعنے جھکاؤ اسکا داہنی طرف ہے اعور کی خلقت چند وجوہ سے نافع ہوا سطے
ہوئی ہے از انجملہ ایک یہ ہے کہ ثفل کیواسطے ایک ایسی جگہ چاہیے تھی جہان بند ہو جائے اور اسی سبب سے پھر اسکو حاجت اس بات کی نہ رہی کہ ہر وقت
اور ہر ساعت جبکہ وہ معاء سفلی مین پہونچتا ہے وہان ٹھہر کرے اور تھوڑی مقدار ثفل کیواسطے جائے قیام امعاء سفلی مین ضرور ہو بلکہ ثفل کیواسطے ایک مخزن
اور جائے ذخیرہ ایسی بنی رہے کہ سارا ثفل اسی مخزن مین جمع ہوتا رہے اور پھر بسہولت اسی جگہ سے دفع ہو جائے جو وقت اس کا ثفل ہونا یعنے ہیئت براز کا
ہونے کی اس پر تمام ہو جائے۔ از انجملہ یہ فائدہ ہے کہ یہ معاء ایک ایسا سبب ہے جسمین استحالہ غذا کا بطرف براز اور ثفل ہونے کے تمام ہوتا ہے اور آمادگی معاء
رطوبات پر ایک امر جدید ہے جو اس معاء پر یا ساریقا سے طاری ہوتا ہے اگرچہ خود اعور مین یہ استصاص بالذات نہین ہے کیونکہ وہ متحرک ہے اور منتقل یعنے ایک جگہ سے
دوسری جگہ جانیوالا اور متفرق الاجزا ہے اور استصاص ایسی حالت مین نہین ہو سکتا۔ استصاص کا تمام ہونا فقط اسیوقت ہوتا ہے کہ بسلامت جگر سے برآمد ہوا اور قریب جگر
کے معاء اعور اسواسطے مخلوق ہوئی تا کہ جگر سے بسبب قرب اور مجاورت کے ہضم کا اثر بعد ہضم معدہ کے پہونچے معدہ کے ہضم کے وقت چونکہ یہ عضو خود بھی ہنوز ساکن
تھا اور مجاورت معدہ سے اس کو ایسے حال مین بھی کہ وہ سد العصور اور مجتمع تھی ایک شے واحد مین زمانہ طویل تک در خود وہ عضو یعنے معدہ ساکن اور
مجتمع الاجزا تھا پس بہ نسبت جگر کیطرف معاء غلاظ کے ثفل نسبت معدہ کے بطرف امعاء دقاق کے اور اسی سبب سے اعور محتاج اس بات کی تھی کہ جگر سے
اسکو قرب ہو تا کہ پورا کرے تمام ہضم کو جگر کے قریب ہونے کیوجہ سے اور جو کچھ ہضم ہونے سے باقی رہگیا ہے اور پورا پورا ہضم نہین ہوا اور نہ اسمین صلاحیت
ایسی پیدا ہوئی کہ جگر اس کا استصاص کرے ایسی خام غذا کو بطرف معدہ اخلاط یعنے خون بنجانے کے پھیر دے بوجہ قربت جگر کے اور یہ خامی اسوقت ہوتی
ہے جبکہ معدہ مین ہضم اپنے سے وہ غذا خامی رہے اور پورا ہضم معدہ کا غذا کو نہ پہونچے اور معدہ مین دو مانع قوی اسکے خام رہنے کے تھے ایک تو
کثرت مادہ کی مانع ہضم تام تھی اسلیے کہ معدہ مین تو پوری پوری اور تمام مقدار ماکول و مشروب ہوتی ہے دوسرے یہ کہ انفعال یعنی قبول اثر ہضم معدہ
کا واسطے ایسی غذا کے جو زیادہ سطیع بر ہضم ہے بسبب فرو رفتہ اور ڈوبے ہوئے غذا کے رطوبت مین مد رقہ مائی وغیرہ سے بخوبی ظاہر نہو سکتا تھا پس
وہ غذائے سطیع الہضم ایسی شے مین ڈوبی تھی جو قبول ہضم سے بالکل مانع ہے مترجم خلاصہ ان دونون مضمون کا یہ ہوا کہ خامی ہضم کی کبھی تو بسبب کثرت مقدار
غذا کے ہوتی ہے اور کبھی بسبب کثرت آب مشروب کے ہوتی ہے اور اگر دونون مرجع ہون پھر تخمہ اور بدہضمی ضرور واقع ہوگی متن اور اب کہ غذا جگر مین پہونچکر
رطوبت مائی سے جدا ہوگئی اور اسکے بعد اعور مین پہونچی ہے جو شے یعنے رطوبت ذخیرہ مانع اطاعت ہضم اور نافرمانی کرنیوالی وقت اصحہ کی تھی اس سے یکیلوس
جدا ہو چکا یعنے استصاص رطوبت کا جگر مین ہو چکا ہے پس جو وقت قوت فاعلہ یعنے ہاضمہ اب اس سے ملیگی اسکو مادہ بر قبول انفعال در مجود یعنے خالی اور مانع
اور نافرمان سے پائی گئی جو ہضم کے لائق نہین تھا اور اب سوائے اوس فضلہ کے جسکے نسبت امید اس بات کی تھی کہ برباد ہو کر دفع ہو جائیگا اور اخلاط کیطرف
مستحیل نہوگا اور کوئی شے اس کیموس کے ہمراہ نہین ہے اگرچہ یہ مقدار جو براز بننے کے قابل ہے دونون وقت یعنے اب بھی اور معدہ مین بھی موجود تھی مگر معدہ مین یہ
مقدار ایک اور شے مین ڈوبی ہوئی تھی یعنے اس کیموس کے ہمراہ ثفل بھی تھا اور قوام مین ہو چکر فقط یہی فضلہ رہگیا تھا جسنے معدہ مین کیموس کو ڈبو رکھا تھا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور وہ شے جو اس کیموس کو ملی ہوئی تھی زیادہ تر قابل انفعال اور قبول کرنے ہضم کے تھی خصوصاً جب کہ وہ شے معدہ میں بھی کسی قدر ہضم سے خالی نہ تھی اور تمام انفعال اور بخوبی ہضم ہونے کی استعداد اس کو اسی جگہ یعنے معدہ ہی سے تھی جس وقت کہ موانع تاثیر فاعل سے خالی ہو پس معا قولون ایسی آنت ہے جس میں ہضم اس مقدار خام کا پورا ہوتا ہے جو معدہ میں ہضم سے عاصی ہو اور اس مقدار سے بڑھے جو منہضم ہو جاتی ہے اور اطاعت قوت ہاضمہ کی وہان کرتی ہے اور اس مقدار غیر منہضم کو جو ڈوبی ہوئی رطوبات میں ہے اس میں اور قوت فاعلہ یعنے ہاضمہ میں وہی مانع ہوتی ہے از قسم کیموس رطب کے جو رطوبت میں ڈوبا ہوا ہے اور اب اسی مقدار غیر منہضم کی یہان پہونچ کر یہ کیفیت ہوتی ہے (بسبب ارتفاع موانع کے) کہ تھوڑی سی قوت فاعلہ یعنے ہاضمہ اس کے غلط ہضم کی اصلاح کر دیتی ہے اور یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جس وقت یہ کیموس ایک جگہ ٹھہرے اور سکون کی جگہ مثل سکون اور قرار معدہ کے قولون میں پاوے اور متحرک نہ رہے اور ٹھہرنا بھی اتنی دیر کا ملے کہ پورا ہضم وہان ہو سکے پھر اس جگہ سے جدا ہو کر ایسی آنت میں ہو پہنچے جہان سے معدہ امتصاص کر سکے ایک گروہ اطبا نے کہا کہ یہ آنت اور اس لئے پیدا کی گئی تاکہ اس میں کیلوس دیر تک ٹھہرے اور پاکیزہ اور صاف کر کے جگر سے بقیہ غذا کو تمام و کمال اپنی طرف لے آئے انھیں لوگون نے ایسا ہی گمان کیا ہے کہ ماساریقا سوائے امعا کے اور کسی آنت سے نہین ملتی ہین اور ہر آئینہ اس جدید رائے کے ظاہر کرنیوالے نے خطا کی ہے اور منفعت معا اعور کی وہی ہے جو ہمنے بیان کی ہے اس معا اعور کو ایک ہی منفذ اور ایک ہی سوراخ کافی ہوا اسلئے کہ اس کی وضع اور نہاد مثل معدہ کے طول بدن مین نہین ہے منجملہ منافع اسکے اعور ہونے کے ایک منفعت یہ بھی ہے کہ یہ آنت جائے اجتماع ایسے فضول کی ہے کہ وہ سارے فضول کل امعا مین جاتے اور روان ہوتے تو قولنج پیدا ہونیکا خوف ہوتا پھر جب وہ فضول فقط اسی اعور مین فراہم رہے تو روانگی سے بطرف اللہ امعا کے باز رہے اور بسبب اجتماع اور فراہم ہونے کے یہ بات بھی ممکن ہوئی کہ بانقضائے طبیعت سارا فضلہ یکبارگی دفع ہو جائے اسلئے کہ جو شے یکجا فراہم ہے اسکا دفع ہونا آسان تر ہے بہ نسبت اُس شے کے جو متفرق اور پریشان ہو منجملہ منافع اسی اعور کے یہ بھی ہے کہ یہ آنت جائے امن اون کیڑون کی جنکا پیدا ہونا امعا مین ضروری بات ہے جیسے دیدان اور حیات اسلئے کہ ان کیڑون سے کوئی بدن خالی نہین ہے اور انکی پیدائش مین بدن کے بہت سے منافع ہین بشرطیکہ شمار مین تھوڑے اور مقدار مین چھوٹے چھوٹے پیدا ہون اور یہ آنت نہایت درجہ اولویت اور استحقاق اس بات کا رکھتی ہے کہ نیچے ران مین ہٹ کر اتر آئے اسلئے کہ یہ چھٹی ہوئی بے تعلق ہے نہ کسی سے اس کو ربط ہے اور نہ کسی ایسی شے سے بندھی ہوئی ہے جو ماساریقا مین ہو اس لئے کہ اس آنت مین کوئی شے ماساریقا سے نہین آئی ہے جیسا کہ براہ غلط بعض لوگ کہتے ہین۔ اعور کے نیچے کیطرف وہ آنت ملی ہے جس کا نام قولون ہے اور قولون ایک آنت موٹی اور تنگ مخلوق ہوئی ہے جسقدر کہ اعور سے دور ہوتی جاتی ہے اُسیقدر داہنی جانب کو مائل ہوتی ہے تا اینکہ جگر سے قریب ہو جاتی ہے اور اُسی جگہ پھر بائین طرف کو جھکتی ہے اترتی ہوئی پھر جب محاذی جانب چپ کے ہو جاتی ہے اُسوقت پھر یہ معا دوسری جانب اور پیچھے کیطرف مائل ہوتی ہے اترتی ہوئی اور اس جگہ معا مستقیم سے ملجاتی ہے۔ قولون بروقت گذرنے قریب طحال کے تنگ ہو جاتی ہے اور اسی سبب سے ورم طحال مانع خروج ریاح کا ہوتا ہے اور جبتک کہ ہاتھ سے اُس جگہ نہ دبائین ریاح صادر نہین ہوتی۔ قولون کی خلقت مین یہ منفعت ہے کہ ثفل کو جمع کرے اور روکے رہے جبتک کہ دفع نہ ہو جائے اور دفع کب ہوتا ہے جب پورا پورا یہ ثفل اجزائے غذائی سے بشرطیکہ انکی آمیزش اسمین پاک ہو جائے اور ثفل یعنی مقدار براز کی باقی رہجائے۔ یہی قولون وہ آنت ہے کہ جسمین قولنج اکثر عارض ہوتا ہے اور اسی قولون سے لفظ قولنج کا اشتقاق ہوا ہے معا مستقیم وہ آخری معا ہے قولون سے اسفل کیطرف متصل ہوتی ہے پھر اوسجگہ سے سیدھی اترتی ہوئی مقعد سے ملتی ہے تکیہ اس آنت کا تہیگاہ کی پشت پر ہے اور وسعت اسمین اسقدر ہے کہ معدہ کے برابر معلوم ہوتی ہے اور گویا معدہ کی مقدار حجم بیان کرتی ہے خصوصاً جانب اسفل اس آنت کا کہ وہ زیادہ وسیع ہے منفعت معا مستقیم کی ثفل کا باہر پھینکدینا اور دور کرنا ہے خالق عالم نے جس کی کوشش اور صناعت بہت بڑی ہے معا مستقیم کے واسطے چار عضلہ پیدا کئے ہین چنانچہ اوپر انکا حال معلوم ہو چکا ہے اس آنت کو خدا نے مستقیم اسواسطے پیدا کیا ہے تاکہ دفع ہونا فضلہ کا اُس سے آسانی ہو جائے اور جو عضلہ کہ

نرم عضلہ پر اس آنت کا مین ہے وہ عضلۂ خاص ساز سقیم میں نہیں ہے بلکہ مقعد پر واقع ہے اور یہ آٹھ عضلات ہیں اب چاہیے کہ یہی مقدار کلام کی ہو جسکی
ہے تشریح امعاء اور اکثر منافع امعا کے سمجھانے میں کافی ہو کوئی شے ان اعضا میں سے جو مجری غذا کے ہیں مخرج سے لیکر دونون طرفین تک یعنی سرے
سے لیکر جو مری اور حلقوم سے شروع ہوا ہے اور اسفل کیجانب لٹکے جو مقعد تک پہونچی ہے متحرک نہیں ہے۔ اور کل امعا تک بہت سے اور دہ یعنی ساکن
رگیں اور شرائین اور عصب جو اکثر اعصاب جگر سے ہیں آئے ہیں اسلئے کہ حاجت ان امعا کو کثرت حس کی ہے **فصل دوسری روانگی شکم کا بیان**
تمام وجوہ سے اور جملہ اسباب شکم کی روانگی اور دستون کے آنے کی حتی کہ زلق الامعاء اور ہیضہ اور ذرب اور خون کے دست اور اندفاع اشیاء کا جگر سے
اور طحال سے اور دماغ سے اور جمیع بدن سے اور زحیر کا بیان بھی اسی فصل میں ہوگا۔ جاننا چاہیے کہ جو استطلاق ہے یا بسبب کھانے پینے والی اشیاء
اور ہوا کے ہوتا ہے یا بسبب اعضا کے ہوتا ہے ہم چاہتے ہیں کہ پہلے اسی اسہال کا بیان کریں جو بسبب اعضا کے ہوتا ہے۔ اعضا کے سبب سے
جو اسہال پیدا ہوتا ہے۔ یا تو معدہ سے ہے یا ماساریقا سے یا جگر سے یا طحال سے یا امعاء سے ہوتا ہے خواہ تمام بدن کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور یہ جملہ اقسام اسہال کے بعض باتون
مین شریک ہیں اسلئے کہ یہ اسہال کبھی ایسے سوء مزاج کے ہوگا جو قوت اسکی یا ماسکہ یا دافعہ کو ضعیف کرتا ہے یا دافعہ کو قوی کرتا ہے اور ہر ایک ایسا سوء مزاج یا مفرد
ہوگا یا مرکب ہمراہ ایسے مادہ کے جو اعضا میں در آیا ہوا ہے اور متحجر ہوا ہے اور بعض اعضا میں انہیں طریقون سے جسطرح طریقہ انکے پٹنے کا ہے یا کوئی مرض آلی اسی عضو
میں ہے یا کوئی مرض اور کوفتگی وہان پہونچے خواہ کوئی قرحہ پیدا ہو یا تنگی اسی عضو کی اسکا سبب ہو۔ جگر سے جو اسہال پیدا ہوتا ہے اسکے بیان سے تو
ہم فارغ ہو چکے اور اسی جگہ یعنی ابواب جگر میں ہمنے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اسہال کبدی سوء مزاج سے جگر اور اورام اور سدہ ہائے جگر وغیرہ سے ہوتا ہے اور اسیطرح
جو اسہال ماساریقا سے ہوتا ہے اسکو بھی ہمنے بیان کیا ہے جو اسہال بسبب دماغ کے ہوتا ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ نزلات دماغ سے معدہ پر گرتے ہیں
اور دست لاتے ہیں خواہ امعاء پر گرتے ہیں اور غذا کو فاسد کر دیتے ہیں اور بھی نزلات بعض خود ہمراہ غذا کے بسبب اپنے ازلاق کے گرتے ہیں اور بسبب
قوت دافعہ کے برابر دفع ہوتے ہیں۔ جو اسہال بسبب معدہ کے پیدا ہوتا ہے پس ان دستون میں سارا فضلہ خام اور غیر منہضم نہیں ہوتا ہے بلکہ کبھی
ایسا ہوتا ہے کہ اسکا ہضم پورا ہو چکا ہو اور کبھی غیر منہضم بھی ہوتا ہے۔ اور سبب اس اختلاف کا یہ ہے کہ قوت ماسکہ معدہ کی ضعیف ہوتی ہے پس اتنی دیر تک غذا
کے ٹھہرنے کا تحمل کر سکتی ہے کہ انہیں سے کسیقدر ہضم جیدہ کو پہونچ جائے اور کسیقدر خام اور غیر منہضم باقی رہے پھر اسکے علاوہ چونکہ برودت مزاج معدہ پر غالب ہوتی
ہے قوت ماسکہ رفتہ رفتہ اخراج کیلوس کا معدہ کے بتدریج مثل حالت صحت کے قادر نہیں ہوتی ہے لہذا دست کے طور پر مقدار کثیر دفعتہ نکلتی ہے
اور یہ ضعف اکثر تو سوء مزاج بارد سے عارض ہوتا ہے اور حار رطب اور یابس سوء مزاج سے بھی ہوتا ہے اور خطا پر ہے تجویز اس شخص کی جس نے اس ضعف
ماسکہ معدہ کو فقط کثرت بلغم سے ٹھہرایا ہے اور مزاج بارد رطب اگرچہ غالباً وہی سبب اس ضعف کا ہوتا ہے یہ قسم اسہال دائمی کی ہے جبکہ زمانہ طولانی تک رہے
سے خوف استسقاء کا ہوتا ہے اور کسی سوء مزاج سے کیون نہو اسکا علاج دشوار ہے جبکہ یہ مرض مستحکم ہو جائے۔ اور اکثر سبب اسہال کا بقیہ قوت دوائے مسہل کی ہوتی
ہے جو وقت کہ سطح امعاء اور معدہ اور رگہائے معدہ کے منھ میں رہ جائے اور یہ قسم کبھی بطور دورہ کے جسمیں محافظت اوقات حساب سے پوری ہوتی ہے۔ اور اکثر
منجر یہ ردی اور قروح کیطرف ہو جاتی ہے کبھی یہ قسم اسہال معدی کی بسبب ضعف ہضم کے ہوتی ہے کہ اسوقت غذا کا ہضم فاسد ہو جاتا ہے اور اس کو
طبیعت خواہش کرتی ہے کہ فوراً اخراج کر دے کبھی زلق اور پھسلن معدہ میں بسبب رطوبات کے عارض ہوتی ہے پس معدہ غذا کو بقدر زمانہ ہضم کے ٹھہرانے پر قادر
نہیں رہتا اور یہ قسم دراصل ان اقسام اسہال معدی سے ہے جنکو ہم بیان کر چکے ہیں الگ نہیں ہے مگر ہم نے جو اسکو بالتخصیص جداگانہ بیان کیا ہے اس کا سبب
یہ ہے کہ اس خاص قسم پر آگاہی بخوبی رہے اور یہی قسم اکثر منجر باستسقا ہوتی ہے اور بقراط اسی قسم میں اسہال معدی کے کھٹی ڈکار کی ستایش کرتا ہے اسلئے
کہ ڈکار ترش حرارت زائدہ کے پراگندہ ہونے پر دلیل ہے جس حرارت سے اوٹھنا بخارات حارہ کا ڈکار سے معلوم ہوتا ہے گو کسیقدر کیون نہ اٹھتی ہو
اور اگرچہ وہ حرارت پوری نہ ہو مگر چونکہ بعد اطفائے حرارت اور غلبہ برودت کے تھوڑی سی حرارت پھر پیدا ہوتی ہے لہذا امید اصلاح ہو سکتی
ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ترشی ڈکار کی بہتر قطع لزوجت بلغم کا معدہ سے کر کے جب معدہ لزوجت سے پاک ہو جائیگا تب امساک ورنہ غذا کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

تازہ ہاضمہ جیدہ پیدا کرتی ہے پس اب سنو دوگی ترش ڈکار کی دو راہ سے ہوتی ایک تو براہ دلیل ہونے کے جیسا کہ فائدہ اول میں بیان ہوا کہ ترشی کا
پیدا ہونی حرارت پر دلیل ہے دوسرے براہ سبب ہونے کے کہ یہ ترشی قاطع البلغم ہو کبھی یہ زلق معدہ قروح معدہ سے یا زروح سے اُن اعضا کے جو
قریب معدہ کے ہیں عارض ہوتا ہو قریب کے اعضا کے قروح سے چونکہ درد اور ایذا میں معدہ بھی متاذی بشرکت ہوتا ہے اور پہلے یہ شرکت درد میں قروح سے
ہوتی ہو اور یہ بات معدہ میں اکثر ہوتی ہو کبھی اسہال معدی و ازلاق معدہ کا اس سبب سے ہوتا ہو کہ معدہ شامل ایسے اخلاط ردیہ کا ہے جو اسی معدہ
پر ترشح کرکے تمام بدن سے گرتے ہیں پس طعام اور غذائے ماکول معدہ میں بگڑ جاتی ہے کیسی ہی عمدہ قسم کی غذا کیوں نہ ہو اور اسکے قذف یعنی با
ہر نکالڈالنے کی اور معدہ سے جدا کر دینے کی حاجت ہوتی ہے پھر ایسے وقت اگر جانب عالی معدہ کی قوی ہو یعنی اوپر کی جانب معدہ وغیرہ کی ضعیف نہو تو
اسطرف اس غذا کا اخراج بذریعہ قے کے ہو سکیگا بذریعہ اسہال نیچے ہی اترنا اسکا واجب ہوگا۔ اور بشیتر براہ اسہال بر آمد ہونا اُن اخلاط فاسدہ کا
اسوجہ سے نہیں ہوتا ہو کہ یہ اخلاط غذا کو فاسد کر دیتے اور معدہ کو محتاج اسکے اخراج پر کر دیتے ہیں بلکہ اسی غذا میں ایک قوت ایسی ہوتی ہے کہ معدہ
اسکو کروہ جانتا ہے لہذا اس غذا کو مع اور اشیا یعنی اخلاط کے ہمراہ اسی طعام کے دفع کر دیتا ہے یا اینکہ خود ادویہ میں اخلاط میں بذاتہ (یا اسینج غذا
مین) قوت اسہال خواہ قوت مزلقہ یا مقطعہ مری اور بدذائقگی کے ساتھ ہوتی ہے جیسے کثرت انصباب سودا کا فم معدہ پر ایسا ہی فعل کرتا ہے پس اُن اخلاط
کی کیفیت سبب اسہال معدہ کی ہوتی ہو کبھی اسہال معدی بسبب ریاح اور نفخ کے عارض ہوتا ہو کہ یہ ریاح پیدا ہو کر ہضم کو فاسد کر دیتے ہیں لہذا
وہی امر عارض ہوتا ہے جسکو ہمنے بیان کیا ہے کہ طبیعت غذائے غیر منہضم اور فاسد بسرعت براہ اسہال دفع کر دیتی ہے اور قوت اعالی معدہ کی مانع
نے کو ہوتی ہے) کبھی زلق معدہ کا کسی ایسی شے کیوجہ سے نہیں ہوتا ہو جو علاوہ ماکول کے ہو جیسے ضعف ماسکہ خواہ اخلاط مفسدہ ردیہ جو غذا سے مل کر دست آور
ہوتے ہیں) بلکہ خود اسی غذائے ماکول کیوجہ سے نہ براہ کیفیت مذکورہ غذا کے ہوتا ہے بلکہ براہ کمیت اور مقدار غذا کے ہوتا ہے اسلئے کہ غذا جو بقوت
بکثرت کھائی جائے قوت ماسکہ کو مغلوب کرکے جیسی کھائی گئی ہو ویسی ہی بجنسہٖ برآمد ہوتی ہے بلا تصرف ہضم کے اور کبھی اسوجہ سے ہوتا ہے کہ غذائے ماکو
ل فاسد ہوگئی بسبب کثرت مقدار کے یا بوجہ کمی مقدار خواہ بے ترتیبی اور خراب ہونے ترتیب غذا سے چنانچہ کلیات میں اچھی طرح معلوم ہو چکا ہو۔ کبھی
اسہال معدی بسبب ان دردہائے شدیدہ کے ہوتا ہو جو معدہ میں خواہ قریب کے اعضا میں ہوں کہ اوجاع کیوجہ سے ضعف قوت ماسکہ ہوتا ہو
اور یہ اوجاع کبھی ریحی ہوتے ہیں اور کبھی ورم کیوجہ سے یا سوء مزاج مختلف سے معدہ کے یہ اوجاع پیدا ہوتے ہیں اور یہ سب اسباب درد کے خواہ
نفس معدہ میں ہوں یا گرد و پیش کے اعضا میں ہو کر انکی ایذا معدہ تک پہونچے اسہال معاجو اسہال کہ بسبب امعا کے عارض ہوتا ہے لازم ہے کہ ہم پہلے
ان امعائے علیا کے سبب سے جو اسہال عارض ہوتا ہے اس کو بیان کریں۔ ہم کہتے ہیں کہ جو اسہال ان امعا کے سبب سے ہوتا ہو یا اسکے ہمراہ سحج
یعنی خراش بھی ہو یا نہو سحج سے مراد یہ ہے کہ سطح آنتوں کے چھلنے سے جو درد پیدا ہو اور چھلنے والی شے یا مواد حارہ صفراویہ ہیں یا مواد دموی جو تیز اور
با حدت ہوں خواہ مواد صدیدی ہوں یا مدہ ہو یا درد کے اقسام سے ہو جو خاص امعا سے پیدا ہوتے ہیں خواہ امعا کے اوپر کے اعضا سے برآمد ہوتے ہوں اور
امعا تک پہونچکر خراش مذکور پیدا کرتے ہوں اور اسہال کبدی بھی سحج میں اسیطرح ہو چنانچہ بیان پورا پورا اسکا ہو چکا ہے اور جو اسہال کبدی بسبب ورم کے
پیدا ہوتا ہے اسمیں سلامت مریض کی زیادہ مترقب ہے بہ نسبت اس اسہال کبدی کے جو ضعف جگر سے عارض ہو اور علاج کے قابل بھی وہی اور اسکی
زیادہ ہے سحج اور اسہال طحالی اور مراری اور سددی اور جو اسہال کہ قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہے اور قروح مری کے سبب سے جو اسہال عارض ہو یہ
سب اقسام اور ہر واعدان کا اسی میں داخل ہو کہ مادہ اسہال دوسری جگہ پیدا ہو کر امعا میں پہونچتا ہے اور اسوقت ہمارا کلام ایسے اسہال میں نہیں
ہے بلکہ اب تو ہم اسی اسہال میں گفتگو کرتے ہیں جسکا مادہ خاص امعا میں پیدا ہوتا ہے اور یہ قسم یعنی اسہال معائی یا تو ورم امعا سے پیدا ہوتی ہے
اور یا بسبب لذع مرار کے امعا میں خواہ بسبب خون کے جو کہ جگر سے امعا میں ریختہ ہوا ہے اور حرارت اس خون میں زیادہ ہو خواہ بسبب کھلجانے
کسی رگ کے اوپر کیطرف امعا سے خواہ نیچے امعا کے پیدا ہوتا ہے تا اینکہ کسی دوائے مسہل نے امعا کو مجروح کر دیا ہے جیسے کہ شحم حنظل کا بھی اثر امعا میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ہے بانقلاع یعنی اکھڑ جانے قروح سے جو باعفونت ہوں خواہ سڑجانے قروح سے یا ایسے قروح جنمیں عفونت نہو یا ایسے قروح جنمیں چرک ہو اور یہ سب قروح یا تو سحار غلاظ میں ہوں اور ان امعا میں قروح کا ہونا اسلم ہے یا اسلئے یہ قروح سحار دقاق میں ہوں اور نہایت صعب و دشوار ہیں خصوصاً جو قرحہ سحار صائم میں پڑے پس یہ قرحہ تو شاید کبھی اچھا نہیں ہوتا چہ جائیکہ اگر سحار صائم پھٹ جائے کہ اسکے التیام کی تو کسیطرح امید نہ ہوگی اسلئے کہ رگوں کی اس سحار میں کثرت ہے اور جثہ اور حجم بھی اسکا بڑا ہے اور جسم اسکا باریک ہے اور مرار خالص مرارہ سے بے آمیزش کسی اور خلط کے اسی آنت میں جاتا ہے اور اس سبب سے کہ اسکا ماؤف ہونا مضر اور سخت ایذا دہی کرتا ہے اسلئے کہ اس آنت کو عضو رئیس یعنی جگر سے قرب ہے اور کوئی آنت اسقدر جگر سے قریب نہیں جتنی کہ صائم ہے اور دوا بھی سحار صائم میں ٹھہر نہیں سکتی بلکہ جلدی جلدی نکل جاتی ہے۔ قروح امعا میں یا تو خراش سے ثقل کے پیدا ہونے میں یا تیزی سے مرار کے یا شوریت سے خلط کے یا زیادہ چسپیدگی اور ٹھہرنا خلط بالزوجت سحا میں ہو کر جب وہ خلط وہاں سے جدا ہوتی ہے قرحہ ڈالتی ہے خواہ اورام کے شگافتہ ہونے سے اور جملہ اقسام استفراغات کے جو مواد مختلفہ اور سوزی کو شامل ہوں اور ان کا گذر امعا کیطرف ہو قرحہ پیدا ہوتا ہے جو قسم سحج سوداوی کے ابتداء واقع ہو وہ فال درہلاک ہوتی ہے اسلئے کہ وہ قسم سرطان متعفن پر دلیل ہوتی ہے اور جو قسم اسہال سوداوی کی آخر حیات میں ہو وہ زیادہ تر مہلک ہے اگرچہ ابھی اس سے خراش اور سحج نہ پیدا ہو بلکہ ابھی فقط اسہال سوداوی ہوتا ہو خصوصاً وہ اسہال آخر حیات کا جسکے زمین پر گرنے سے زمین بھد بھدا جائے اور بو اس کی کھٹی ہو اگرچہ ابھی قوت مریض باقی ہو بلکہ ایسا اسہال سوداوی اگرچہ حالت صحت میں بھی ہو جب بھی قاتل ہے اسلئے کہ ایسے اسہال سوداوی کا مریض کبھی نجات موت سے نہیں پاتا ہے۔ لیکن اگر اس خاصیت پر نہو اور نہ زمین پر اسکے گرنے سے جوش آتا ہو اور نہ اسمیں کھٹی بو آتی ہو تو اسکو فضلہ سوداوی تصور کرنا چاہیے جسکو طبیعت نے براہ تدبیر بدلی دفع کردیا ہے اور اکثر ایسے اسہال کے بعد امید عافیت کی ہوتی ہے۔ قرحہ کے سبب سے اسہال کبھی بعد ورم کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک شے قاشر یعنی پوست او کھیڑنے والی اور فار یعنی چھیلنے والی سے ابتداءً پیدا ہوتا ہے مثلاً جیسے کسی دوائے سہل یا غذائے بازوجت سے جو پہلے تو امعا میں چپک جائے اور پھر چھلتا ہوا اٹھائے یا کوئی غذائے سخت کہ اسکے گذرنے سے خراش اور سحج پیدا ہو کبھی چند اخلاط سے جنھوں نے پہلے اسہال پیدا کیا پھر اسکے بعد قرحہ ڈالدیا تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اسہال مراری اگر دو ہفتہ برابر رہے قرحہ ڈالدیتا ہے اور اسہال بلغمی بیس دن کے بعد ایک مہینے کے اور اسہال سوداوی سے بعد چالیس روز کے قرحہ پڑتا ہے اور اس سے زیادہ مدت کے بعد بھی لگتی ہے۔ اکثر اوقات امعا میں بعض اسہال قروحی کے سوراخ پڑجاتے ہیں پس مرجاتا ہے اور بشیتر کوئی مریض جو قوی ہوتا ہے اس زمانہ سے زیادہ تر زندہ باقی رہتا ہے اور ثقل اسکے شکم میں جمع ہو کر نکلتا ہے اور مثل سنقی اسکے شکم کی صورت ہوجاتی ہے پھر بعد اسکے مرجاتا ہے لیکن اکثر بیماروں کا تو یہی حال ہے کہ جب قروح کی روارت یہانتک پہونچے کہ جوہر امعاسے کوئی ٹکڑا ذی حجم اور باجابات نکلے اور عفونت اور اسقاط قوت مریض تک پہونچا دے اور اس کی حرکت اسقاط قوت میں زبون حالی معدہ کی بھی کرے یا یہ مطلب ہے کہ معدہ کی قوت بھی ساقط ہوجائے) پھر موت تک بھی ضرور پہونچا دیتا ہے چہ جائیکہ جب کسی آنت میں ثقبہ اور سوراخ پڑجائے اور خصوصاً اوپر کی آنتوں میں سے کسی آنت میں اگر سوراخ پڑے ایک گروہ اطبا نے ذکر کیا ہے کہ بعض بیماروں کے کسی امعا سفلی میں سوراخ ہوگیا تھا اور اسکے بعد شکم اور مراق میں سوراخ پڑا بسبب ایک ورم کے جو محاذی ثقبہ معا مذکور کے مراق اور شکم میں عارض ہوا تھا اور بشرکت اسی عفونت اور آفت کے جو سحار مذکور میں سوراخ پیدا کرنے والی تھی گویا کہ سوراخ شکم اسی جگہ پر تھا جہاں سوراخ سحار مذکور میں پڑا تھا اور فضلہ براز اسی سوراخ شکم سے نکلتا تھا باینہمہ یہ شخص زندہ رہا (اور زمانہ دراز تک نہ مرا) اور یہ حکایت بھی اگرچہ از قسم ممکنات بعیدہ ہے لیکن زیادہ تر مستبعد یہ ہے کہ فضلہ براز فضائے شکم کیطرف جاتا رہا اور مریض نہ مرا اطبا کہتے ہیں کہ اگر سوراخ آنت اور شکم میں بمقابلہ سحار صائم پڑجائے بھوک باطل جاتی رہے گی اور کوئی شے کھانے پینے والی معدہ میں نہ ٹھہرے گی اور مریض مذکور دبلا ہوجائیگا اور پیٹ اسکا پھول جائیگا اور پھر مرجائیگا۔ اصناف سحج کے سات ہیں (۱) دموی (۲) صدیدی (۳) مری (۴) مدی (۵) خراطی (۶) زبدی (۷) قشاری۔ ان میں سے سحج مری اسلم ہے اور علاج سے اس کا تدارک ہوسکتا ہے اور اکثر امراض حادہ اور حمیات محرقہ اور حمائے عنب سے یہ قسم پیدا ہوتی ہے اور اکثر بحران ان امراض کا اسی سحج کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ذریعہ سے ہوتا ہے۔ جو زحیر مدی کہ مدہ کے اخراج سے شروع ہو پس اس کا سبب یا تو شگافتہ ہونا کسی دبیلہ خواہ ورم احشا کا ہوگا کہ طبیعت نے اس مادہ کو یعنی مدہ کو امعا کی طرف سے دفع کیا ہے اور یہ قسم زحیر مدی کی اسلم اقسام ہے اور دراصل یہ قسم زحیر معوی کے اقسام مین داخل نہین ہے کہ امعا سے اوپر کا مادہ آتا ہے اور اکثر انجام کار اسکا بھی زحیر معوی کیطرف ہو جاتا ہے اور اس سے دوسری قسم کا فساد اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ اس سے اسہال مدی ہوتا ہے کہ پھر بند نہین ہوتا ہے اور اکثر قیح مدی سین برآمد ہوتا ہے اور کبھی اسکے ہمراہ خون بھی۔ یا یہ کہ سبب زحیر مدی کا شگافتہ ہونا دبیلہ وغیرہ کا ہو اور نہ اعضائے باطنی مین ورم نضج یافتہ ایسا ہو جسکے شگافتہ ہونیکا شبہ ہو پھر اسوقت یہ زحیر کسی سرطان متعفن سے جو اندرونی اعضا مین حادث پیدا ہوا ہے پیدا ہوگا اور اس قسم کے زحیر سے نجات نہین ہو سکتی بسبب کثرت مصاکت یعنی کوفتہ ہونے کے جو آمد و رفت غذا وغیرہ اسکو پہونچی ہے اور سکون کرنا اسے نصیب ہوتا ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ خود مرض سرطان بذاتہ دشوار ہے اور صعوبت اسکی زیادہ ہے زحیر صدیدی یا تو ذوبان سے پیدا ہوتا ہے یا رشح اور ٹپکنے سے ایسے ورم کے جو روبراہ نضج اور پختگی کے ہو گیا ہو اور اکثر زحیر صدیدی تمام معوی سے نہین ہوتا ہے زحیر دموی کے بعض اقسام دفعۃً پیدا ہوتی ہے اور بعض قسم اندک اندک پیدا ہوتی ہے پہلی قسم جو دفعۃً پیدا ہو کسی رگ کے منھ کھلجانے سے اور امتلا فرو سے حادث ہوتی ہے اور اگر اسکے ہمراہ درد نہو تو امعا سے اسکو تعلق نہین ہے بلکہ اور اندرونی اعضا مین یہ صدمہ پہونچا ہے خصوصاً اگر باوجود درد نہونے کے اور علامات بھی اسکے ہمراہ ہون اور کبھی زحیر دموی امعا سے بھی ہوتا ہے اور درد نہین ہوتا یہ اسوقت ہوگا جب منھ رگہائے امعا کے کھلنے سے خون جاری ہو اور کوئی سبب منھ رگ کے منھ کھلجانے کا نہ ہو اور یہ اسہال خونی اسلم ہے اگر فصل شتا ہوائے شمالی یابس پر شامل ہو اور اسکے بعد ربیع مطیر جنوبی آجائے یعنی فصل ربیع مین بارش ہو اور گھنہری ہوا چلے اور صیف مطیر بعد ربیع شمالی کے ہو بعد صیف کے اسہال خونی کی کثرت ہوگی اسیطرح اگر شتا جنوبی ہو اور ربیع شمالی قلیل المطر جسمین بارش کم ہو تب بھی اسہال خونی کی کثرت ہوگی خصوصاً ابدان مرطوب المزاج اور ابدان عورات مین اور اگر صیف ایسی کہ جسکی راتون مین سخت گرمی پڑتی ہے بعد ربیع شمالی کے آئے اور شتا جنوبی ہو اسوقت اسہال و زحیر کی کثرت ہوگی اور شاید سبب اس کثرت کا کثرت نوازل کی ہے کبھی اسہال دموی کی زیادتی بلاد جنوبی مین باوجود ہوائے جنوبی چلنے کے اور کثرت بارش کے ہوتی ہے۔ اور اسلئے کہ یہ دونون یعنی ہوا اور بارش مذکور تحریک مواد کرتی ہین اور مسامات کو سست اور ڈھیلا کرتی ہے خصوصاً بعد ایسے نزلات کے جو نمکین اور شور ہون لیکن جو اسہال خونی بعد اسہال مراری کے ہوتا ہے اور بعد زحیر مراری کے اور درد بھی اسکے ساتھ ہوتا ہے وہ نہایت ردی ہے خصوصاً اگر پہلے خراط آئے بعد اسکے صرف خون آنے لگے اسلئے کہ یہ صورت ما دلالت کرتی ہے کہ مرض جرم امعا تک در آیا ہے۔ زحیر خراطی بسبب انخراط اور سوختہ سطح امعا کے پیدا ہوتا ہے اور زحیر مخاطی ایک رطوبت غلیظہ سے عارض ہوتا ہے پس اگر اختلاف مخاطی حمیات مرکبہ مین اور ایک قسم خاص مین اور حمیات کے جنکو ہم باب حمیات کتاب چہارم مین بیان کرین گے اور حمیات وبائیہ مین بھی عارض ہوتا ہے اکثر یہ اسہال جب حمیات وبائیہ مین عارض ہوتا ہے ردی ہوتا ہے۔ زحیر قشاری کبھی تو قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہے اور بذریعہ اسہال کے یہ مادہ دفع ہوتا ہے گر معدہ کے قروح کے اسہال قشاری مین زحیر امعا نہین ہوتا ہے پھر اگر زحیر بھی اسکے ہمراہ ہو تو خاص قرحہ امعا سے ہوگا اب اس مرض کا فرق کہ امعا غلاظ سے ہے یا امعا دقاق سے پس ہمیشہ اس مادہ کا غلیظ ہونا اسی پر دلیل ہوتا ہے کہ امعا غلاظ سے ہے اور کبھی کثرت مقدار سے بھی اسی پر دلالت ہوتی ہے اور ضد اسکی یعنی رقیق ہونا مادہ کا ہمیشہ اور قلیل ہونا اس کا اکثر اس پر دلالت کرتا ہے کہ خراش سے امعا دقاق پیدا ہوا ہے۔ یہ قشارات یعنی چھلکے بروقت دست آنے کے برآمد ہوتے ہین اور اکثر خروج انکا بوقت حقنہ لینے کے ہوتا ہے ایسے دوا کا حقنہ جسمین قوت جلا زیادہ ہو۔ بقراط کہتا ہے علقہ عبیط یعنی سیلا اور یا صاف کدورات وغیرہ سے جو سوداوی ہو کبھی زائل نہین ہوتا۔ اور پھر بقراط کہتا ہے اگر دست رقیق مثل پانی کے آتے ہون اور پھر غلیظ مثل مرہم کے آنے لگین یہ بھی ردی ہے جو وقت بعد استسقا کے اسہال پیدا ہو خصوصاً بعد ایسے استسقا کے جو ورم جگر سے عارض ہوا ہے ایسا اسہال بھی ردی ہے اور یہ اسہال بطور ذرب کے ہوگا کہ ہر وقت جاری رہیگا پس سوائے مائیت استسقا کے اور رطوبات کو براہ دستون کے خارج کریگا اور بند نہ ہوگا اسلئے کہ جو علقہ بعد کسی مرض کے یکبارگی پیدا ہو دلیل موت قریب کی ہے چنانچہ بقراط نے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوسری جگہ پر کہا ہے کبھی ہمراہ استسقا کے ایسا ذرب عارض ہوتا ہے جو بند نہین ہوتا اور کچھ مفید بھی نہین ہوتا اسلئے کہ ان دستون سے مائیت اور رطوبت استسقا
کی دفع نہین ہوتی بلکہ ایسی رطوبات دفع ہوتی ہین جن سے تمام بدن مین ضعف پیدا ہوتا ہے کبھی ریح اور قروح امعاء سے بھی استسقا پیدا ہوتا ہے جس شخص
کو شکایت سنحج یعنی مروڑ کی ہو اور اسکے ہمراہ کزاز و ہچکی اور ذہول عقل بھی ہو یہ سب اعراض اسکی موت پر دلیل ہونگے۔ کتاب تقدمۃ بقراط مین لکھا ہے کہ
جس شخص کو ذوسنطاریا عارض ہو اور اسکے بائین کان کے پیچھے ایک قرو ح یا سیاہ مثل مٹر کے دانہ کے ظاہر ہو اور باوجود اسکے اُسے پیاس بھی عارض ہو بیسوین
روز مر جائیگا اور اس سے زیادہ بچ نہین سکتا ورنہ نجات اسکو مرض سے ہو سکتی ہے ماہین اس میعاد کے۔ لیکن جو اسہال امعاء سے پیدا ہو اور اسمین ریح و گرہ
نہ ہو اور خون نہ ہو) اور بدون سبب قوت امعاء کے ہو یہ اسہال زلق المعدہ کے اسباب مین شریک ہوگا اگر جو اسہال کہ وہ چھلنے قروح امعاء سے پیدا ہو کثرت
حدت سے اسی مادہ کے ہوگا جو معدہ مین ہے بلکہ شائد وخلط سوائے معدہ کے اور کسی جگہ نہین ہوتی ہے پھر اگر یہ مادہ قلاعیہ ہو یعنی خبث اور رداءت
مثل مادہ قلاع کے ہو اور جس مادہ نے اسکو پیدا کیا ہے وہ ہمیشہ سیلان کر رہا ہو منہ ورد انجام کار اس کا ریح دموی اور ایسے اسہال خونی کیطرف
ہوگا جو قوی ہو اور اس مادہ کے شریک لزوم سبب مین (یعنی اس مادہ کے سوا اسہال ہونین برسبیل وجوب ورلزوم کے ہوت ایک دوائے مسہل
کی ہوگی جو منہ مین اُن رگون کے ہے جو امعا کیواسطے مخصوص ہین اور بعضین رگون کے منہ مین وہ قوت ادویہ مسلطفہ اور تحریک ہوتی ہے لہٰذا اسہال پیدا
کرتی ہے جو اسہال بسبب ضعف معا اور معدہ کے ہو اور اسکا نام مادۂ بطن رکھا گیا ہے اور اکثر سبب اس کا ضعف اور قروح اور ایذاب قروح یعنی پگھلانا اونمین
قروح کا ہوتا ہے اور منجملہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اُس خون سے جو ریزش کر رہا ہے کسیقدر شکم مین بستہ ہو جاتا ہے اسکے بستہ ہونے پر ناگاہ دلغہ برد اطراف اور
نفخ شکم دلیل ہوتا ہے اور سقوط قوت اور غشی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے جو اسہال ورم سے معاء مستقیم کے (جو چھٹی آنت ہے) پیدا ہوتا ہے اسکے انسام سے ایک
قسم وہ ہے جو ہمراہ درد کے ہوتا ہے اسکا نام زحیر یعنی پیچش ہے اور زحیر وجع متعدی اور انجرازی ہے جو معاء مستقیم کو عارض ہو یعنی اس درد مین کھچاؤ اور
انجراز ہوتا ہے اور بعض قسم مین اسکے درد نہین ہوتا ہے پیچش کے جملہ انسام اور اسباب زحیر کا سبب یا تو ورم حار ہے جس سے کوئی چیز بہتی ہو (۲) یا ورم صلب
یعنی سوداوی (۳) یا استرخا اور ڈھیلا ہو جانا عضلہ کا کہ اس عضلۂ مسترخیہ کے ساتھ مقعد بھی باہر نکل آئے (۴) یا ندوا اور کزاز عارض ہو کہ اس عضلہ کو جو براز کو عاصم
کر کے اخراج کرتا ہے جانب مقعد مین عارض ہو کر اسی عضلہ کو اسکے فعل سے باز رکھتا ہے (۵) یا نفخہ شور اور بورقی یا کیموس غلیظ ہو جو قوام براز خواہ اندرون
امعاء کے داخل ہوتا ہو (۶) یا ذوسنطاریا کی تبعیت سے اسکے بعد زحیر پیدا ہوتی ہے (۷) یا برودت کا اثر عضو مخصوص یعنی مقعد کو پہونچے اور زحیر واقع ہو (۸) یا زمانہ
دراز تک نیچے رہنے کے واسطے برانکے کسی سخت مقام پر (۹) یا غلیظ اور سخت ہونا براز کا (۱۰) یا اخلاط حارہ (۱۱) یا نواصیر (۱۲) یا بواسیر (۱۳) یا شقاق
(۱۴) یا قروح اور ناکل (۱۵) یا ثقل کا محتبس ہونا یہ پندرہ اسباب زحیر کے باستقرار اور تجربہ معلوم ہوئے اور اکثر اوقات پیچش خلط مخاطی سے ہوتی ہے اور بعد کالی
ہونے کے پھر خراشی ہو جاتی ہے۔ پھر خون ٹپکنا عارض ہوتا ہے۔ اور کبھی زحیر مین ایک شے مثل پتھر کے خارج ہوتی ہے جیسا کہ بعض اطبانے ذکر کیا ہے
اور جالینوس اس حکایت کو مستبعد جانتا ہے اکثر زحیر ایسے بلغمی مزاج والون کو ہوتا ہے جن کا بلغم با عفونت ہو اسلئے کہ بوجہ عفونت اس بلغم کے اجزا اس کا
معاء مستقیم مین باقی رہ جاتا ہے ہر وقت گذرنے اسی بلغم کے جو ہر وقت معاء مستقیم مین ہو کر گذرتا ہے پھر اسکے بعد لزج اور چسپندہ موذی ہو جاتا ہے اور
بیشتر مریض کو زعم اس بات کا ہوتا ہے کہ اسکی مقعد مین نمک بھرا ہوا ہے۔ خواہ کوئی شے بورقی چرچری ہوئی ہے اور بعد ازان اوس مریض کو پیچش عارض
ہو کر اس مرض وہمی یا واقعی سے نجات ملجاتی ہے بشرطیکہ یہ توہم اسکو مع عروض پیچش بعد توہم مذکور کے بعد ذوسنطاریا کے خواہ متولد مرض ذوسنطاریا
سے ہمراہ ذوسنطاریا کے ہو کہ اسوقت فقط زحیر کے واقع ہونے سے نجات نہ ہوگی کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ مقعد خواہ معاء مستقیم رُہ جاتی ہو خواہ
ان مین سے کسی ایک مین تمدد اور کھنچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ پس نقل معاء مستقیم کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ جو فضلہ اسمین آتا ہے اس کو جلب نہین کر سکتی
ہے جیسے کہ اسکو یہ امر بھی عارض ہوتا ہے کہ مقدار بڑھنے کیوجہ سے قادر اتارنے پر کسی فضلہ کے اپنے اوپر کے اعضاء سے نہین رہتی ہے جو زحیر خاص مقعد سے
پیدا ہوتی ہے اور درد اس مین نہ ہو اسمین فقط خون برآمد ہوتا ہے اور کچھ نہین اور اکثر ایسی پیچش برسبیل دفع طبیعت کے واسطے اوس فضلہ کے ہوتی ہے

پیچش یعنی زحیر کا بیان

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو بدن میں موجود ہو۔ غذاؤں کا اور محصور ہونا اسی فضلہ کا بدن میں اسکے چند اسباب ہیں کہ قلت غذا ہائے مختلفہ کا ہو یا بسبب قطع ہوجانے کسی عضو کے خواہ ترک ریاضت خواہ اور اسباب جنس فضلہ جو باب کلیات میں بیان ہوچکے ایسی بجوش مناسب نہیں کہ بند کیجائے مگر اسکو خوف سقوط قوت اور سقوط قوت کا ہو اوسوقت مجبوری سے بند کرنا چاہیے یہانتک جسقدر بیان ہوا یہ اسہال بجوش کے وہ اقسام تھے جو امعا رغسش کا نسے پیدا ہوتے ہیں۔ اب وہ اسہال جو تمام بدن سے پیدا ہو یا تو بسبیل بحران کسی مرض کے ہوگا اور اوسوقت قوت دافعہ قوی ہوگی یا بسبب سقوط قوت ماسکہ کے جس طرح کہ شخص خائف کو جو کود کر کسی شے کو پکڑنا چاہے خواہ میلوس یعنی رنجیدہ اور اندوہگین مبتلائے پاس کو (یا سلول) اور مدقوق کو آخر عمر میں ان کے جب زمانہ موت قریب ہو عارض ہوتی ہے یا بسبیل ذوبان کے ہو اور ابتدا میں اسکے فضلہ رقیق برآمد ہوتا ہے بعد اسکے خاثر یعنی کسیقدر غلیظ اور بودہ ہوجاتا ہے اور بھوک زیادہ ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ ہوتا ہو اور قوت ساقط ہوجاتی ہے اور حمیات پیدا ہوجاتے ہیں اور غشی متلی اور دشواری سے پیشاب کا ہونا اور ریاح اور قراقر اور تیرگی رنگ اور برد اطراف اور خشکی زبان عارض ہوتے ہیں یا بوزحیر تمام بدن سے پیدا ہو خواہ کی تحالل اخلاط کا طرف فساد کے ہو بسبب حمیات ردیہ اور سموم ضارہ کے یا بسبیل نفض اور دور کرنے طبیعت کے ہو امتلا شدید کو جو بوجہ ترک استفراغ کے عارض ہوا ہو خواہ اسوجہ سے کہ سیلان معتاد کا احتباس ہوجائے خواہ کوئی عضو کٹ جائے یا کوئی ریاضت چھوٹ گئی ہو خواہ تحلل رطوبات کا بدن سے کم ہوتا تھا اس وجہ سے اجتماع مواد کا زیادہ ہوگیا خواہ اقسام امتلا کے جنکو فن کلیات میں بیان چکے ہیں خواہ تراکم اور البتہ ہو کر رک جانا تخمہ ہائے کثیرہ جو بوجہ ہوا اور بند ہوگیا پس رجوع کرے بطریق مادہ حارہ کے بطرف اسہال کے اور یہ قسم از قبیل ہیضہ کے ہے جسکو جداگانہ لکھیں گے خواہ نفوذ غذا کا بسبب سدہ ہائے مدقوق کے بدن میں نہوتا ہو اور ان صورتوں کے علاوہ اور بھی ہو سکتی ہیں جن سے زحیر پیدا ہو سکتی ہے ہیضہ کا بیان ہیضہ حرکت مواد فاسدہ کی ہے جو خام اور غیر منہضم شدہ ہوں اور یہ حرکت مواد کی جدا ہونے سے انھیں مواد کے بدن سے اور خارج ہونے سے براہ امعا کے پوری ہوتی ہے کہ یہ مواد اسی انفصال سے رجوع کرتے رہتے ہیں اور بدن سے خارج ہو گئے ہیں قوت دافعہ کی تیزی اور درشتی کے ساتھ اسلئے غذائیں جب خام رہ جاتی ہیں اور خوب ہضم نہیں ہوتی ہیں ایسے اخلاط کیطرف انکا استحالہ ہوتا ہے جو بدن کو موافق نہوں یعنی مناسب تغذیہ بدن کے نہوں اور طبیعت بدنی ان غذاؤں کے دفع کرنے پر حرکت کرتی ہے اسلئے کہ وہ غذائیں طبیعت پر ناگوار اور گران بار ہوتی ہیں پس ان کے دفع کرنیکی حرکت جو طبیعت سے ہوتی ہے کبھی قے مراری اور مائی اور بعض اوقات میں زنگاری قے کے ذریعہ سے اور چند قسم کے اسہال سے بھی طبیعت ان کو دفع کرتی ہے۔ جو ہیضہ فساد سے ایک قسم کے طعام سے پیدا ہوا ہو وہ اسلم ہے بہ نسبت اوس ہیضہ کے جو متواتر فساد غذا اسکے بعد پھر دوسرا فساد غذا عارض ہو کر پیدا ہوا ہو۔ ہیضہ ردی اور مہلک ابتدا اور اول میں عنیف ہوتا ہے پھر بعد اسکے درد اور مروڑ اٹھتا ہے جو معدہ اور امعا میں اسطرح ہوتا ہے کہ پھیلتا ہوا معدہ تک یہ مروڑہ چڑھتا ہے بسبب کثرت ایذادہی انھیں اخلاط حارہ اور تیز کے جو امعا کیطرف رو براہ ہور ہے ہیں۔ اور جاتے ہیں اکثر لوگوں کرتے اور دست ساتھ ہی آتے ہیں پھر جوقت یہ فضول ردی دفع ہونے لگتے ہیں ان کی تبعیت سے اخلاط صالحہ بدن کے بھی نکلنے لگتے ہیں جیسا کہ استفراغ کے ابواب میں بیان ہوچکا کہ اس کا کیا سبب ہے۔ جب شروع مرض ہذا کا ہو اسہال مراری پیدا ہوتا ہے پھر اس کے بعد مائی خالص جس کو عوام پانی سے پتلے دست آنے بولتے ہیں عارض ہوتا ہے مگر یہ کو ضرور ہوتا ہے پھر بیشتر نوبت یہانتک پہونچتی ہے کہ مثل غسالہ لحم یعنی گوشت آب تازہ کے دستوں کا رنگ اور قوام نظر آتا ہے جسمیں چکنائی کی بو ہوتی ہے اور کبھی اسہال خرزی بھی آخر دم میں ہوتا ہے بعد اسکے نوبت نہایت پہونچتی ہے کہ نبضیں ڈھیلی ہوجائیں خواہ چھوٹ جائیں اور تشنج تمام بدن کا اور سردی پیدا آنے لگتا ہے اسکی موت واقع ہوجائے۔ ہیضہ والوں کو پیاس زیادہ لگتی ہے اور جسقدر پانی پلایا جائے اسکے معدہ میں پہونچکر گرم ہوجاتا ہے اور قے کر دیتے ہیں۔ پیاس پر صبر کرنا ان لوگوں کو زیادہ مفید ہے۔ بہ نسبت سیراب ہونے کے۔ اکثر ان لوگوں کی نبض کی حرکت باطل ہوجاتی ہے بسبیل ضغط اور تنگی کے اور بسبب زیادہ ایذا پہونچنے کے جو اعراض فاحشہ یعنی کھلے اور نمایاں اعراض سے ان کو ایذا پہونچتی ہے پھر جسوقت اعراض مذکورہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین سکون پیدا ہوتا ہے بعض اپنی معمولی حالت کیطرف عود کرتی ہے اور چلنے لگتی ہے جو شخص کہ اگر ہیضہ کا ہو اور اس سے اسقدر خطرہ ہیضہ کا نہیں ہے بہ نسبت اس شخص کے جو خوگر نہو اور پہلے پہل اسے یہ مرض لاحق ہو ہیضہ لڑکون مین نماسن میں بھی زیادہ ہوتا ہے اکثر ہیضہ فصل گرما اور خریف مین عارض ہوتا ہے اسلئے کہ ضعف ہضم ان دونون فصلون مین زیادہ ہے اور جاڑون مین اور ربیع مین ہیضہ کمتر پیدا ہوتا ہے بھی بکثرت ہو بعض ہیضہ کا نہار منہ سرد پانی پینے سے ہوتا ہے جو بعد غذائے غلیظ شبینہ کے پیا جائے خصوصاً روزہ افطار کرکے جو پانی پیا جاتا ہے اسکے بعد ہیضہ پیدا ہوتا ہے۔ خوبانی اور خربوزہ بھی اکثر اسکا تناول کرنا ہیجان ہیضہ کا کرتا ہے۔ اکثر ہیضہ بند ہوکر مادۂ ہیضہ کا اعضائے بول کیطرف رجوع کرتا ہے پس حرقت بول پیدا ہوتی ہے جو اسہال بوجہ عدم نفوذ غذا کے بدن مین عارض ہوتا ہے اسی اسہال سددی کے نام مشہور ہے یہ وہی اسہال ہے جسکا نام اسہال دوری بھی ہے یہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ رگہائے مقعدہ ملتی جن رگون مین فساد غذا کو عارض ہوتا ہے ایک مدت معاودہ مین تاسد غذا سے ممتلی اور پر ہو جاتی ہین جو انکا ان کو متحمل ہے پھر پلٹ کر اسی غذائے فاسد کو براہ اسہال مستفرغ کرتی ہین اور درمیان اس مدت کے ایسی حالت رہتی ہے جیسے زمانہ صحت کی ہوتی ہے اکثر یہ مدت تحمل عروج کی بیس روز کے شمار مین آئی ہے اور کبھی اس سے پہلے خواہ پیچھے بھی اسہال پیدا ہو جاتا ہے بسبب ان ہی اسباب کی قلت اور کثرت کے جو تمام ہو چکے ہین جو اسہال بسبب غذاؤن کے پیدا ہوتا ہے اگرچہ تم نواسے ہم باب معدہ مین بیان کرچکے ہیں پھر کچھ خوف نہین گر یہان دوبارہ بیان کرین اور اسکی شرح اور بسط بیان مین زیادہ ہو جائے پس ہم کہتے ہین جو اسہال غذا سے پیدا ہوا تو غذائے ثقیل اسکا سبب ہو خالی معدہ پر اسکا بوجھ زیادہ پڑتا ہے لہذا طبیعت اسکو قبول نہین کرتی اور براہ اسہال دفع کرتی ہے یا اتنی مقدار اس غذا کی کثیر ہوتی ہے وہ بھی بوجہ ثقل کے براہ اسہال دفع ہو گی اور نیچے کیطرف اتر آئیگی یا اسمین لذع ہوتی ہے جیسے پیاز یا اس غذا مین قوت کی ہو جیسے خطر بیخ بہمن پھر خواہ فساد کو جلد قبول کرتی ہو جیسے دودھ یا زیادہ رقیق ہو کہ معدہ سے سرعت ہو کر نکلجائے اور معدہ اسکا باب کہہ مین نہو سکے خواہ اسکی رطوبت اور لزوجت ایسی ہو کہ پھسل کر جدا ہو جائے خواہ غذا کے بعد پانی اس کثرت سے پیا جائے کہ غذا کو اکھیڑ دے اور پھسلکر باہر نکل آئے خواہ اخلاط بالزوجت سے معدہ وغیرہ مین لگائے جیسے بلغم یا اخلاط جالبہ سے ملے جیسے صفرا یا غذا لگے کذب ہو یہ وہ غذا ہے کہ مقدار مین زیادہ اور غذائیت اسکی کم ہو جیسے ترکاریان۔ یا ترتیب خورش طعام کی ایسی خراب ہو جو ازلاق پیدا کرے جیسے پہلے کھانا غذائے لطیف اور سبک اور زود ہضم اور سریع کا اور تاخیر پذیر پیچھے کھانا غذائے قابض و دیر ہضم یا پیچھے کھانا غذائے سریع الاستحالہ کا کر اپنے پیچھے کی غذا جو معدہ مین پہلے پہونچ چکی اسے یہ غذا فاسد کر دیتی ہے اور طبیعت کو خواہشمند اسکے دفع کیطرف کرتی ہے۔ جو اسہال بسبب ہوائے محیط کے عارض ہوتا ہے اسکی یہ صورت ہے کہ ہوائے گرم محلل ہو کر بار رطوبت کی تجفیف کرتی ہے اور ہوائے بارد جمع کرکے تجفیف کرتی ہے اور ہوائے جنوبی اور کثرت بارش امتلاء جنوبیہ سے اسہال پیدا ہوتا ہے اور کبھی بعض قسم کے ریاح جو فساد ہضم پیدا کر دیتے ہین اور تحریک غذا کرتے ہین یا ان سبب اسہال پیدا کرتے ہین۔ بقراط کہتا ہے کہ جو لوگ التخمہ ہین انکو ذرب بکثرت عارض ہوتا ہے اور مراد بقراط کی التخم سے وہ لوگ ہین جو حرفت رازدہی کو اچھی طرح ادا نہ کر سکین سبب اسکا یہ ہے کہ رطوبت کا ان لوگون کے بدن مین غلبہ ہوتا ہے اور اعضائے عصبی پر اور انکے معدہ پر بحرکت دماغ کے خواہ کا خواص بسبب رطوبت دماغ وغیرہ کے ذرب بکثرت عارض ہوتا ہے یہ لوگ بھی اسی قابل ہین کہ اگر انکو مسہل دیا جائے بہت نرم اور ضعیف ادویہ سے مرکب ہو۔ ایضاً بقراط کا قول ہے جو شخص اپنے سن شباب مین نرم طبیعت ہو خواہ اسکی طبیعت مین قبض رہا کرے پس جب سن شیخوخت کو پہونچیگا جوانی کے سن کی نسبت اسکے بالضد ہو جائیگی مگر جس شخص کو جوانی کے سن مین ہمیشہ نرمی طبیعت رہے اب شیخوخت مین اسکا ہمیشہ نرم طبیعت رہنا مناسب نہ ہوگا جو خلفہ بعد کسی مرض شدید کے ناگاہ عارض ہو پس وہ دلیل موت کی ہے اسلئے کہ وہ خلفہ فساد طبیعت پر دفعۃً عارض ہو جاتا ہے اسکی دلیل ہے اسہال زلقی اور زلق معدہ کے فرق پر تھوڑا سا ہضم کا ہونا دلیل ہے جو اسہال زلقی مین ہوتا ہے اور زلق معدہ مین بالکل نہین ہوتا پس جب تھوڑا ہضم پاکر غذا معدہ سے اترتی ہے امعا مین کچھ نہین ٹھہرتی ہے بلکہ بہت جلد خارج ہو جاتی ہے پھر اگر سبب اسہال زلقی کا قروح امعا کے ہون پیچ اور خراش اسپر دلیل ہوگی اور چھچھڑے براہ براز دفع ہوتی ہے وہ بھی دلیل اسپر ہوگی پھر اگر دوران پر بلغم لزج ہو وہی بلغم جو براہ براز کے خارج ہوتا ہے اسپر دلیل ہوگا اور ریاح اور قراقر بھی ہونگے اور بلغم مین کوئی شے پھسلتی ہوئی اور کھنچتی ہوئی محسوس ہوگی اور اسمین گرانی اور ثقل محسوس ہوگا۔ اسہال قروحی کی شناخت درد سے ہوتی ہے جو مکان معدہ سے نیچے محسوس ہو اگر زلق امعا قروح سے نہو اور نہ بلغم سے ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

بلکہ فقط کسی سوء مزاج سے پیدا ہوا اسپر دلیل نہ خارج ہونا اون اشیا کا جو علامات قروح مین دلیل ہونگا اور نیز عدم خروج بلغم کا۔ فوائد جو رقت بطون کو عارض ہو خصوصًا ایسے شخص کو پیش ہے پس یہ دلیل شیر رہا سالے کہ دلالت اسکی جس زائل ہے یعنی وہ خشکی جس سے ذبول پیدا ہوتا ہے جو رقت بطون ضعیف کر غذا دیجاسے اور بعض اسکی قوت پرنہ آئے اسکا علاج کیا جاہئے بطون مجوا ہے اور حال اسکا یہ ہوتا ہے کہ اوسکی بعض تھوڑی تھوڑی ساقط ہو جاتی ہے اور دوری اور علی ہوتی جاتی ہے اور وہ زندہ رہتا ہے اور عقل اسکی درست رہتی ہے پھر اسکے بعد اوسکی بعض باطل ہو جاتی ہے اور وہ زندہ رہتا ہے پھر اسکے بعد مرجاتا ہے یہبھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو رنگ برنگ مختلف اقسام کے دست آئین مراری اور زبدی اور طرح طرح کے دست بدرنگ اور بدصورت بے مزہ اور باوجود اخراج ایسے مواد کے ضعف مریض کو نہو ایسے دستونکو بند نہ کرنا چاہئے کہ بند کرنیسے امراض صعب اور اورام خبیثہ رویہ یعنی مہلک پیدا ہونگے **فصل بیان علامات** اسہال کا کہتے ہین کہ اگر اول حمیات صفراویہ مین سپید ہو اور اسکے ہمراہ علامات اور دلائل سلامت حال مریض یعنی عقل اور ادراک کا ثابت ہونا اور سرکا ہنوا وغیرہ وغیرہ پس اوسوقت توقع اوسکے سپید رجیع اسہالی ہوتی ہے کہ مادہ اسفل کیطرف متوجہ ہے) بعد اسکے فرق درمیان اسہال دماغی اور معدہ کے یہ ہے کہ اسہال معدہ مین ترتیب اور انتظام اوقات کا جیسا نہیں ہوتا کہ او نھین اوقات مین اسکا دوران اور جوش ہو بلکہ طبیعت تدبیر غذائی کے اسکی کمی بیشی ہو پھر اگر ہاضمہ ضعیف ہو کر بالا ہضم غذا نکل آتی ہے اور اگر ماسکہ مین ضعف ہو جلدی اور بسرعت برآمد ہوگی اور اگر ماسکہ اور دافعہ دونون مین ضعف ہو جلدی نکل آئیگی اور بمقدار کثیر دست ہوگا دفعہ واحدہ مین بلکہ متواتر جلد جلد آتا رہیگا اور تھوڑا تھوڑا ہوگا اور اکثر یہ ضعف بسبب برودت کے ہوتا ہے اگر ضعف سوائے ہاضمہ کے اور قوت مین ہو اوسوقت جو فضلہ خارج ہوگا زیادہ غیر منہضم سارا نہ ہوگا بلکہ نکلے گا اور آنحالیکہ اسمین کسیقدر ہضم بھی ہوگا بقدر رہ غذا معدہ مین ٹھہری ہوگی اور جتنی دیر کے بعد خارج ہوئی ہوگی جو اسہال زلق طبعی سے حادث ہو اسکے ہمراہ رطوبات بھی برآمد ہوتے ہین جو اسہال زلق بثوری یا قروحی سے پیدا ہوتا ہے اسکے ہمراہ علامات قروح معدہ کے بھی ہوتے ہین کہ قشاری تے کا ہونا اور دانون کا منہ مین پڑنا اور درد کا موجود ہونا بقراط نے یہ بھی کہا ہے کہ جس شخص کو زلق الامعا کا عرض لاحق ہو اوس نے اسکے لئے ردی اور مہلک ہے اور اس حکم کی علت مخفی ہے یعنی سبب روارت کا پوشیدہ ہے کچھ نہین کھلتا۔ دماغی اسہال اکثر بعد نوم طویل کے ہوتا ہے اور اسکی نوبتین محفوظ ہوتی ہین اور علامات نزلہ کے اسمین موجود اور فساد مزاج دماغ کا بخوبی واضح ہوتا ہے کتاب غریب مین لکھا ہے جو رقت زلق الامعا کے مرض مین پسلیون پر پھنسیان سپید سپید مشابہ دانہ نخود کے برآمد ہون اور پیشاب کا ادرار ہو اور زیادہ مقدار سے پیشاب آئے اوسی گھڑی مین بیمار مرجائیگا۔ اسہال کبدی کے علامات باب امراض جگر مین ہم ذکر کر چکے اسیطرح اوس اسہال کے جو ماساریقا سے پیدا ہوتا ہے طحالی اسہال اکثر سوداوی ہوتا ہے اور اپنی جگہ اوسکا بیان بھی ہو چکا جو اسہال مثل دردی کے ہو اسکے واسطے جو علامات ردی اور سلیم ہین دونون کو ہم بیان کر چکے اور اسہال مین اور دردی مین جو تفرقہ ہے اسکو بھی بتلا چکے اور ثابت کر چکے ہین کہ یہ اسہال بروقت حدود ون اور احوال خارج از طبیعت کے ہوتا ہے دیکھو باب امراض طحال کو اور اس مقام کو جہان ہمنے انفعالات جگر کا حال لکھا ہے اسہال معوی جو امعا سے پیدا ہوتا ہے خونی ہو یا غیر دموی اسپر درد امعا اور مغص سے دلالت ہوتی ہے اور اسہال کبدی مین اور اسمین جیسا کہ معلوم ہو چکا یہی فرق ہے کہ اسہال کبدی مقدار مین زیادہ اور بکثرت اور اسکے واسطے نوبتین اور مرات ہوتے ہین اور ہر نوبت کی ابتدا اور خرابی نوبت سابقہ سے بڑھی ہوئی اور ظاہر تر ہوتی ہے اور مضرت اسکی بہ نسبت قریبی بہ نکے زیادہ تر اور علامات فساد جگر کے بخوبی ظاہر ہوتے رہتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حال اخلاط اور درد اور مغص کا شناخت مین اقسام اسہال کے بہت بڑی شے ہے جسکی طرف طبیب رجوع کرکے دریافت کرسکتا ہے جس بروقت وجود ہر واحد کے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ اسہال ضرور امعا سے ہے اور اگرچہ کبھی بروقت نہونے اس دلیل کے بھی اسہال امعا سے ہوتا ہے اور رجیع اور اسہال خونی جو خاص امعا سے ہو وہ بھی اسہال معوی پر دلالت کرتا ہے اکثر اسہال خونی رگون کے منہ کھلجانیسے ہوتا ہے اور ہمراہ اسکے رجیع اوسوقت ہو جب اس خون کی حدت سے قرحہ پڑ جائے اور بیشتر پہلے قرحہ پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد اسہال خونی عارض ہوتا ہے اسہال معوی ہونے پر اخلاط اور حرارت دلیل ہوتی ہے اور اکثر قرحہ لاحقیہ ہوتا ہے اسمین اخلاط کا ظہور بعد ایک وقت معین کے ہوتا ہے گر زلق اور پھسلن در واقع اقسام معلوم مین ہوتی ہے اور جو شے خارج ہوتی ہے بمقدار مین تھوڑی تھوڑی متصل اور طولانی مدت مین برآمد ہوتی ہے خشار سا نکلنا اسہال مین بدون رجیع کے دلالت کرتا ہے کہ یہ چھلکے معدہ سے آئے ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جو عضو معدہ کے قریب ہے اور درد معدہ کے مع دیگر علامات خاصہ جو باب معدہ مین مذکور ہوئے اسپر دلالت کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خراطہ اور جرادہ یہ دونون دلیل قاطع وجود قروح پر ہین اور اگر ان مین بوے بد بھی آتی ہو تا کل اور سڑ جانے پر بھی دلیل ہونگے اور اگر باوجود اس بدبو کے خراطہ اور جرادہ سوداوی ہون خوف اس امر کا ہوگا کہ قروح مین سرطانیت بھی ہے اور شناخت مکان قرحہ اور محل آفت کی اور مبدا خون کے برآمد ہونیکی درد کی جگہ سے کرنی چاہیے کہ آیا درد ناف سے اوپر ہے یا نیچے ناف سے ہے یا فوت وجع سے شناخت ہوتی ہے اسلئے کہ درد امعاء دقاق کا شدید ہے کیونکہ انکے درد مین اعضائے فوقانیہ بھی شریک ہوتے ہین اور قشور سے بھی شناخت بخوبی ہوتی ہے کہ یہ چھلکے باریک ہین یا موٹے اسلئے کہ موٹے چھلکے اکثر امعاء غلاظ سے برآمد ہوتے ہین اور باریک چھلکے اکثر گاہ امعاء دقاق سے نکلتے ہین۔ اور بکثرت چھلکے اکثر امعاء غلاظ سے اور چھوٹے چھوٹے امعاء دقاق سے برآمد ہوتے ہین۔ اختلاط اور کمی بیشی آمیزش ان چیزونکی جو ہمراہ چھلکون کے برآمد ہوتی ہے بھی دلیل تفرقہ پر ہوتی ہے اسلئے کہ زیادہ آمیختہ ہونا ان رطوبات سے جنکے ہمراہ چھلکے برآمد ہون دلیل اسپر ہے کہ قرحہ امعاء علیا مین ہے اور جدا ہونا یعنی بے آمیزش ہونا دلالت کرتا ہے کہ امعاء زیرین مین قرحہ پڑا ہے اور اکثر اوقات جو اسہال قرحہ امعاء زیرین اور قرحہ مقعد سے عارض ہوتا ہے جب دست آتا ہے اس سے پہلے خون کی آمد ہوتی ہے کہ براز سے پہلے خون برآمد ہوتا ہے جو زمانہ درمیان درد اٹھنے اور دست آنے کے ہے اوس سے بھی شناخت ہوتی ہے اسلئے کہ اگر مابین ان دونون زمانون کے فاصلہ زیادہ ہو یعنی درد اٹھنے سے دیر کے بعد اجابت ہو تو قرحہ امعاء دقاق مین ہے جو شے ہمراہ براز کے آتی ہے اس سے بھی شناخت ہوتی ہے اسلئے کہ اگر وہ کیلوس ہو ایسا کہ مشابہ ماء اللحم کے پس قرحہ امعاء دقاق مین ہوگا بدبو سے بھی اسکی شناخت ہوتی ہے اسلئے کہ امعاء دقاق سے جو آتا ہے اسمین بدبو زیادہ ہوتی ہے درد سے بھی شناخت کرنی چاہیے کہ درد امعاء دقاق کا بہت شدید ہوتا ہے خون کے ذریعہ سے بھی شناخت کرنی چاہیے جو اکثر نکلتا ہے اسلئے کہ جو خون امعاء دقاق سے برآمد ہوتا ہے عنابی ہوتا ہے اور زبل یعنی اصل براز سے نہین ملتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مرض اگر قرحہ کا ہے اور پرانا ہو جائے اور جو کچھ نکلتا ہے اسکی مقدار معین ہو اور پھر درد ایسا ہو کہ جسطرح محسوس نہ ہوتا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ قرحہ گندہ ہے اور چرک ریم وغیرہ اسمین زیادہ ہے۔ فرق سڑے ہوئے زخم اور چرک آلودہ مین جو متآکل نہ ہو یہ ہے کہ سڑا ہوا زخم زیادہ دردناک ہوتا ہے اور جو رطوبت اسمین سے نکلتی ہے اسمین بدبو زیادہ آتی ہے اور کسیقدر سیاہی لئے ہوئے بھی وہ رطوبت ہوتی ہے اور درسخ کی پیپ پانی سے پتلی سپیدی مائل اور بدبو جسوقت بعد خراطہ کے خون زیادہ برآمد ہو دلالت کریگا کہ قرحہ نے پھر عود کیا اور مرض قوی ہوگیا اکثر قروح بعد اورام کے ہوتے ہین جو پہلے تھے پس ایسے اورام بذریعہ درد اور دیگر علامات کے (جنکو ہم بیان کرینگے اسطرح کہ انکے اورام ہونیکا ذریعہ شناخت ہوئی علامات ہین) پہچانے جاتے ہین اور اکثر اور اسباب سے یہ قروح پیدا ہوتے ہین جنکو ہم بیان کر چکے۔ پھر اگر تیج کسی رگ خواہ چند رگونکے کھلجانے سے پیدا ہو اس سے پہلے خون خالص کا برآمد ہونا عارض ہوگا کہ جسمین بہت کم کسی اور شے کی آمیزش ہوگی اور مخیز اسکے درد بھی ہوگا اور کبھی نہ ہوگا اور بھی اسکے واسطے دورہ ہوگے جسطرح کہ اس تیج کے بھی دورہ ہوتے ہین جو امعاء سے حادث نہ ہوا ہو اور علامات امتلائے خون کے رگونمین بھی ظاہر ہونگے پھر اگر ہمراہ بواسیر اسباب سرطانیہ کے ہو جو امعاء کے اوپر والے تینون امعاء مین حادث ہون پیچش بدبو ہوگا اور اسکے ہمراہ خون سیاہ بھی آئیگا اور تھوڑا تھوڑا پے درپے بسبب امتلائے بدن کے اور جسقدر اوسکا استفراغ طبیعت کرتی ہو اور اگر رطوبات شور خواہ رطوبات بورقیہ سے یا اخلاط رطوبات غلیظ اور باروہ حریف سے یہ تیج عارض ہوا ہے اور بعضین رطوبات کا پہلے خارج اور ریاح کا اور قراقر کا پیدا ہونا براز مین رنگ کا ہونا اور بذریعہ حس کے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک شے کسی مقام سے اکھڑ کر آگئی ہے اور درد ایسا ہوگا کہ جیسے لازم اور ہر وقت رہتا ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہین ہوتا ایک وقت خاص تک اور ثقل کے مانند ایک شے اسکے ہمراہ محسوس ہوتی ہے اور خراطہ سے آمیزش بلغم کی ہوتی ہے اور اگر یہ تیج صفرا کی خراش سے پیدا ہوا ہو تو مسہی خلط صفراوی کا پہلے خارج ہونا اسپر دلیل ہوگا اور خراطہ سے اس صفرا کا ملنا خواہ براز سے آمیزش اسکے رنگ کو فاسد کر دیتی ہے اور یہی کیفیت سوداوی درد کی ہے خواہ سودائے سلیم کی کہ دونون پر پہلے اسی قسم سودا کا خارج ہونا دلیل ہوتا ہے جو ملا ہوا اسی فضلہ سے برآمد ہوتا ہے جنکی آمد اسوقت ہو اسکی بو ترش ہوتی ہے زمین پر گرنے سے خمیر اور جوش سا آجاتا ہے یا وردی سیاہ کہ اسمین سے بوئے ترش نہین آتی اور نہ جوش زمین کا پیدا ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اسکے ہمراہ کرب شدید ایسا ہوتا ہے کہ بیشتر اس سے غشی پیدا ہوجاتی ہے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ سبب بیچ اور فوسنطاریا کا اگر ابھی تک برقرار ہو
اور ہمراہ اخلاط کے مثل صفرا اور سودا اور خون باحدت یا بلغم متعفن یا بلغم زجاجی کے یا خشک ثفل خارج ہوتا ہو پس ابھی مرض زمانہ تزید مین ہے سبب لازم ہونے
سبب کے یعنی سبب ہر وقت موجود ہے اور اگر سبب منقطع ہوجائے اور اخلاط یا جادہ اور خون وغیرہ باقی رہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ سبب تو منقطع ہوچکا اور
سبب اور جوائز کہ حاصل ہوں سبب سے ہوا تھا وہ باقی ہے اب اسوقت واجب ہے کہ علاج مین قصد ازالہ اسی سبب کا کرین علامات اسہال سوی
کی جو دموی اور ردی ہے یہ ہوتی ہے کہ اسکے قبل (یا اوسکے بعد) بیچ ایذا دہندہ یا اسہال متواتر ہوتا ہے پھر اسکے بعد اشتہا ساقط ہوجاتی ہے اور تقلب نفس
یعنی الجھن پیدا ہوتی ہے اور خطرناک نوبت پہونچتی ہے اور اکثر مریض کی موت واقع ہوتی ہے جو اسہال دفعۃً بدون درد شدید اور بدون آفت کے جو اسکے بعد اشتہا
وغیرہ مین پیدا ہو عارض ہوتا ہے وہ سلیم ہے اور اگر ثفل اسمین غلیظ ہو اور سپر حال ثفل کا اور حادث ہونا اسکا ہمراہ مروڑ اور نکلنے ثفل کے اور سکون درد کے ہر وقت
نرم ہونے طبیعت یعنی رفع قبض کے دلیل ہوتا ہے اکثر اوقات ایک رطوبت مثل عصارہ کے ثفل سے جدا ہوکر برآمد ہوتی ہے جو وقت کہ ثفل غلیظ ہوتا ہے اور
جس سبب سے ثفل مین خشکی پیدا ہوتی ہے وہ خفیف ہے اور طبیب براہ خطا گمان کرتا ہے کہ اس رطوبت کی آمد بطور اسہال کے ہے لہٰذا وہ حابسات دیکر اس رطوبت
کی آمد بند کر دیتا ہے اور اس سو تدبیر سے مریض کی ہلاکت پیدا ہوتی ہے ایسے رطوبات غیر اسہالی کی علامت یہ ہے کہ کوئی شے اسمین سے بر وقت
خطرہ اجابت اور نرم ہونے طبیعت کے اور جدا ہونے ثفل کے یعنی بر وقت آنے براز کے برآمد نہو اور یہ علامت ہے کہ ثفل پہلے خارج ہوچکے اور اسکے بعد ثفل
بالبر برآمد ہو جو قسم اسہال کی اس قسم سے پہلے مذکور ہوئی (یعنی وہ اسہال دفعۃً بدون درد شدید الخ) اکثر اوسکی آمد بعد اسی ثفل کے ہوتی ہے جو خراش پیدا
کرتا ہو اسہال زلق امعا کا اسمین اور زلق معدہ کو اسہال مین فرق یہ ہے کہ زلق امعا مین تھوڑا سا ہضم طعام کبھی ہوتا ہے پھر معدہ سے اتر کر امعا مین پہونچا
وہان ہو چکر تھوڑی دیر بھی نہین ٹھیرا اور فوراً نکلجاتا ہے پھر اگر سبب اس زلق امعا کا قروح امعا ہون بیچ کا ہونا اسپر دلیل ہوگا اور جو اشیا کہ قروح پر انکے
خارج ہونیسے دلالت ہوتی ہے اور اگر امعا مین بلغم لزج ہوگا اسپر وجود اسی بلغم کا دلیل ہوگا جو ہمراہ دستو کے خارج ہوتا ہے اور ریاح اور قراقر کا ہونا بھی
اسکی علامت ہے اور بلغمی مین احساس ایک شے پھسلنے والی کا ہمراہ ثفل کے ہوتا ہے پھر اگر زلق امعا نہ قروح کیوجہ سے ہو اور نہ بلغم سے بلکہ فقط سوء مزاج
ہی اسکا سبب ہو دلیل اسپر نہ خارج ہونا ان اشیا کا جو علامات قروح اور بلغم کے ہین ہوگا۔ اسہال بدنی اور اسہال ذوبانی اس پر دلیل یہ ہے کہ احشا بحال خود
صحیح اور سالم ہوتے ہین اور جو ایسے امور کہ مورث اسہال ہین انسے احشا بری اور پاک ہوتے ہین اور بدن کا اشتعال اور حرارت بدن کی اور تپ کا لازم
ہونا جو دقیق اور باریک ہو اور اختلاف لون اور قوام کا اور بدبو جو اسہال ذوبان اخلاط سے ہو اسکا صدید رقیق مائی ہوگا اور جو ذوبان لحم سے ہو یعنی چرب
گوشت کے پگھلنے سے اسکا صدید غلیظ ہوگا جیسا کہ قروح مین ہوتا ہے اور اسمین چکنائی کمی اور اختلاف الوان کا ہو کر پھر اسکے بعد اسکا قوام درست ہوجاتا
اور چربی جو برآمد ہوگی اسکے قوام اور رائحہ مین اختلاف نہوگا۔ اسی طرح حال گوشت سرخ کے ذوبان کا ہے لیکن اسکے ذوبان مین چربی اور چکنائی نہین ہوتی
اور آخر مین وردی اللون خارج ہوتا ہے جو اسہال فضولی بدنی اور امتلائے فضول سے جسکو طبیعت دفع کرتی ہے بسبب اسی ناگواری کے جو اوپر مذکور
ہوا ہے جسکو یہ فضلا اور امتلا خود پیدا کرتا ہے اوس اسہال پر دلیل وہی اسباب ہوتے ہین اور یہ بھی دلیل ہے جو خون ان دستون مین نکلتا ہے ضعیف اور
خالص اور پاکیزہ بے میل اور بکثرت ہوتا ہے اور درد اسکے خروج مین نہین ہوتا اور نہ انکے بعد استرخائے اعضا اور ضعف ہوتا ہے اور اسکے برآمد ہونے
کے لواحق ہوتے ہین (دوسرا نسخہ اور اسکا نکلنا متواتر ہوتا ہے) اسہال زحیری کے ہر قسم پر جو شے خارج ہوتی ہے اور دیکھنے مین آتی ہے وہی دلیل ہوتی ہے
اور بھی اسباب موجودہ جیسے برودت پہونچنے والی خارج سے خواہ بیٹھنا کسی سخت جگہ پر یا بواسیر اور شقاق وغیرہ خواہ اور جو کچھ پہلے گذر چکا ہے اسہال در بیچ
وغیرہ سے یا جو شے براز مین غلیظ قوام پیدا کرتی ہو کہ اسکا ثفل موجود ہو اور محتبس ہو کر الم اور درد پیدا کر رہا ہو اور وہی ثفل غلیظ ایک رطوبت مثل عصارہ کے
براہ مقعد روانہ کرتا ہو اور متوہم اوس سے یہ ہو کہ یہ رطوبت سیلان زحیری ہے اور جو چیز ایک خراطہ مثل بلغم کے نکلتا ہے اور وہم اس امر کا ہوتا ہے
کہ زحیر بلغمی ہے پس ضرور نہین کہ فقط اسی علامت پر ذہب مین اگر اوسے زحیر بلغمی قرار دین بلکہ واجب ہے کہ اصل سبب مین تامل کیا جائے جس طرح اوپر

معلوم ہو چکا ہے فرق درمیان قروح معا مستقیم اور قروح دیگر امعا کے جو اوپر معا مستقیم کے ہیں یہ ہے کہ جو رطوبت معا مستقیم سے سیلان کرتی ہے اسمین بدبو تیز ہوتی ہے جو ایسا نہین ہوتی ہے جو قت مریض قروح امعا اور مریض اسہال خونی کو یہ بات عارض ہو کہ خون اسکے شکم مین بستہ اور منجمد ہو جائے پھر وہی علامات پیدا ہونگے جنکو ہمنے اوپر بیان کیا جہان اسباب اس مرض کے لکھے ہین کہ نفخ شکم اور برد اطراف دفعتہً اور سقوط قوت اور نبض کا پیدا ہوگا اور جب ایسے مریض کو ان مین سے کوئی علامت عارض ہو معلوم کرنا چاہئے کہ خون کو انجماد عارض ہوا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو سیاہ دست آتے ہون بسبب احتراق سوداوی کے اور پھر اسکے دستو نکا رنگ مائل بہ سبزی ہو جائے اب طبیعت نے اسکی اس ضرر کی تلافی اور مٹانے کیطرف توجہ شروع کی ہے پس ابھی تو دستون مین سبزی آتی ہے پھر بعد اسکے زرد آئینگے بعد اوسکے اسہال اسکا ٹھہر جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض اوقات براہ براز کے ایسی چیزین برآمد ہوتی ہین جنکی شکل غدد کی ہوتی ہے اور توہم اس امر کا ہوتا ہے کہ قروح کے خرطے اور تراشہ سے یہ چھلکیان برآمد ہوئی ہین خواہ امعا کے خرطے نکلی ہین حالانکہ خرط قروح اور امعا کا بدون نفس کے نہین ہوتا ہے اور یہ غدد خرطے نہین برآمد ہوئے ہین بلکہ فضول غلطی ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو دست آتے ہون اور بند ہو جاتے ہین اور وہ شخص اسی حالت ضعف پر باقی رہے کہ قوت اسکی عود نہ کرے پس سبب اسکا یہ ہے کہ بدن اسکا اپنی غذا کو قبول نہین کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو دست کا آنا دن کو بہ نسبت رات کے زیادہ ہو بلکہ دن بھر مین جب وہ شخص بقدر اپنی اشتہا کے تناول کرے دست آنے لگین پس سبب اس اسہال کا ضعف اوسکے معدہ کا ہے اور اگر رات کو زیادہ دست آتے ہون اور یہی کیفیت ہو اس کا سبب ضعف جگر ہوتا ہے اور رد کرنا جگر کا غذائے وارد کا ہے جو جگر مین جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات اسہال کی زیادتی انجام مین شدید قولنج پیدا کرتی ہے اسلئے کہ لطیف اور رقیق فضول تو اسہال سے خارج ہو جاتے ہین اور کثیف سدہ ڈالنے والے باقی رہجاتے ہین پس علامات اور اسباب مذکورہ بالا کو اچھی طرح پہچان کر ارادہ علاج کا کرنا چاہیے علاج مطلق اسہال کا پہلے مین یہ بات کہتا ہون کہ ناظر کتاب ہذا کو اعانت لینی چاہئے اُن بیانات سے جو ہمنے کتاب ادویہ مفردہ مین دربارہ افراط اسہال کے لکھے ہین اور ان ابواب کو اس باب سے جو اسوقت ہم تحریر کر رہے ہین ملا کر مشغول بمعالجہ ہونا چاہئے اسکے بعد پھر یہ معالجہ بیان کرتے ہین کہ اسہال کا روکنا یا بین نظر کہ وہ فقط اسہال ہے اور دست ہی بند کر دینے ہین مرض جاتا رہیگا اور اعراض جو اسکے ہمراہ رنج اور زحیر وغیرہ سے ہون انسے قطع نظر کرکے فقط ادویہ قابضہ خواہ ادویہ جو مواد کو غلیظ کر دیتے ہین یا ادویہ مغریہ سے ہو سکتا ہے اور مبثر ادویہ مخدرہ کی حاجت ہوتی ہے ایضاً کبھی اسہال کا علاج ادویہ مدرہ سے اور سبیلا لا نیوالی ادویہ اور مسام کے کھولنے والی اور قے بند کرنیوالی ادویہ سے بطور جذب لے الخلاف کے ہوتا ہے اسلئے کہ یہ سب تمام دوائین تحریک مادۂ اسہالی کی غیر جہت مین کرتے ہین جو مخالف جہت اسہال کے ہے یعنی برزسے جدا ہے پھر اگر اسہال مین اختلاف حرارت کا ہو بعض ادویہ مبردہ شریک کر دینی چاہیئین یا سب کی سب مبردات ہی اختیار کیجائینگی اور مسام کی دست دینے والی ادویہ بھی مستعمل ہونگی اور سبیلا لا نیوالی دوائین خارج بدن مین مستعمل ہونگی۔ پھر اگر اسہال کیساتھ برودت ہو ہمراہ ادویہ مذکورہ بالا کے مسخنات بھی شریک ہونگے خواہ محض مسخنات ہی پر اکتفا کیجائیگی اور اکثر مسخنات کی اسوقت بھی حاجت ہوتی ہے جب قوت ضعیف ہو جائے پھر اگر سدے بسبب اخلاط بالزوجت کے ہون استعانت اُن ادویہ ذخیرہ سے کرنی چاہئے جو باب ضعف ہضم مین مذکور ہوئین اور اکثر جس صورت مین احتیاج ادویہ مبردہ کی ہوتی ہے وہی وقت ہے جبکہ قوت ماسکہ مین ضعف ہو اور قوت جاذبہ کبھی معین حبس طبیعت ہوتی ہے اس سبب سے کہ وہ نفوذ غذا کا سرعت کر دیتی ہے اور مبثر ادرار اور سبیلا لانے بھی امداد جاذبہ کی پوری ہوتی ہے اور کبھی شراب کہنہ اور خالص اور قوی سے ایسا ہی فعل پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ جس شخص کو اسہال عارض ہو اور چند پیالہ شراب کے پی جائے جو اسی صفت کی ہو اسطرح کہ ایک پیالہ کا نشہ ابھی اترنے نہ پائے کہ دوسرا پیالہ چڑھالیا اور حالت سنی مین وہ شخص ہر وقت رہے ایسی بیہوشی سے بھی دست بند ہو جاتے ہین یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ نیند پیدا کرنی اور مریض کو سلا دینا یہ بھی نہایت نافع تدبیر ہے واسطے اس مریض کے جو اسہال مین گرفتار ہو اگر ہمراہ اسہال کے کھانسی بھی ہو ایسی دوا اور غذا ترک کرنی چاہیے جسمین زیادہ ترشی ہو اور وہی شے اختیار کرنی چاہیے جسمین ترشی بالکل نہ ہو دو لیجا غذا اس ادویہ باردہ ایسی جو مشروبہ ہون اور اسیطرح جو غذا کہ سخت اور خشک ہو اور اسمین تقویت اس بدن کی ہو جو اس سے غذا پاتا ہے جیسے ستو اور روٹی اور حریرہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ شوربا غرض جو ترغذا ہین سب ایسے بیارونکو مضر ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رب و رب بخلاف یعنی جن رب مین سرکہ پڑا ہوا ہے اکثر مضر ہوتی ہین بایں
سبب کہ پیاس کا ہیجان اونسے ہوتا ہے بخملہ حوابس اور بند کرنیوالی اشیا کے واسطے اسہال کے حمام بھی ہے اور دلک یعنی مالش بدن کی گرائی اسلئے
کہ یہ دونون توسیع مسام کرکے جذب مادہ الی الخلاف کرتے ہین اکثر اوقات جذب مادہ کا بطرف ظاہر بدن کے مروخات اور دلوکات سے کیا جاتا ہے
از انجملہ ادہان حارہ جیسے روغن شبت وغیرہ کہ انکی مالش سے یہی فعل پیدا ہوتا ہے ۔ منجملہ حوابس اسہال کے سینگیان توڑوانی پیٹ پر تجربہ ہو چکا ہے
کہ شاید خون کا چیپان کرنا پیٹ پر اس شخص کے جسکو اسہال اور رنج ہو اور چار گھنٹہ تک چپان رہین ضرور اسہال بند کردیتا ہے ۔ ہمنے خود اس تدبیر کا تجربہ کیا
ہے منجملہ حوابس اسہال کے اقسام ضماد کے ہین جو معدہ پر اور مقام اسعاء پر لگائے جاتے ہین اور یہ ضماد سفوفات قابضہ اور مبردات قابضہ سے حسب حاجت
تیار کئے جاتے ہین منجملہ حوابس اسہال کے بشرطیکہ اسہال بسبب ریزش کسی خلط کے پیدا ہوا ہو کہ وہ خلط ریزش کرکے معدہ اور امعاء پر گرتی ہو پس غذا کو
بھی نیچے اتار دیتی ہو اور اسمین سیلان اور تری پیدا کرکے اسکو باہر نکالدیتی ہو اور ہمراہ اسکے نکالنے کے اخلاط کا استفراغ بھی ہوتا ہو پس جو وقت اخلاط
صالحہ کا استفراغ ہونے لگے اب تدبیر حبس اسہال وغیرہ کا وقت آپہونچا جب دواؤنکے ذریعہ سے تدبیر کرنیکا ارادہ ہو پہلے شروع ادویہ مفردہ سے کرنا چاہئے
پھر اگر ادویہ مفردہ سے برآمد کار نہو اسوقت مرکبات حابسہ کا استعمال کرنا چاہئے خواہ وہ مرکبات حابسہ مخفف اور حبس پیدا کرنیوالی ہون یا قابض ہون یا
مبردہ اور مخشرہ ہون یعنی بھر بھرا پن پیدا کردین خواہ مغریہ اور مسددہ ہون کہ اسی مسام مین سدہ ڈالدین جدہر سے رطوبت اسہال کی آتی ہے ادویہ مفردہ
باردہ علی الاطلاق ہر ایک مریض کے واسطے خواہ طاقت اور کمزوری مریض کی جھین کر قوت حبس اسہال کی ہے جیسے گلنار اور مازو اقاقیا گل سرخ صمغ عربی طین
مختوم اور طراثیث لبا شیر خصوصاً بریان کی ہوئی اور علی الخصوص جو طباشیر کا فورمین پرورد کیجائے جماؤ کے پھل اور عقیق اناردانہ اور سماق زرشک
زرا وند تخم حماض اسبغول بریان کشنیز خشک بارتنگ عصارہ لحیۃ التیس تخم گل جو بوسیدہ اور خراب نہون توت خام خصوصاً واسطے رنج کے اور عصارہ
فواکہ ترش کے اور رب و رب انجین فواکہ کے اور عصارہ خرفہ کا ایک اوقیہ اگر فقط اسی کو تناول کرے نافع ہے ۔ دوغ ترش جسمین کوئی ایک دوا ادویہ
مذکورہ بالا سے جوش دیجائے ۔ ادویہ حارہ یابسہ جیسے زیرہ بریان اجوائن افیون بریان قنار کندر مرکی میعہ یابسہ دار شیشعان اور فقط لاذن جو
ایکدرہم کسی جوشاندہ کے ہمراہ تناول کیجائے بقدر ایکدرہم کے پنیر کہنہ بریان کیا ہوا خواہ جیسا ہے اسیطرح استعمال کیا جائے خواہ پختہ کرکے اور
افضل تدبیر اس پنیر کی یہ ہے کہ نمک او رپانی سے دہوکر چند مرتبہ خواہ نمک پانی مین اسے پکالین تاکہ نمک اسکا خارج ہوجائے کہ ایسا بنا ہوا پنیر کہنہ ایکدرہم
اسہال بند کر دیتا ہے اور یہ دوا ہر ایک شے سے قوی تر ہے اور لڑکونکے واسطے اخروٹ مقشر کو بریان کرکے کوٹ کر اور اسمین تھوڑیسی شکر بریان کی ہوئی
ملا کر دیتے ہین آب سرد کے ہمراہ جو بقدر ایک جوزہ کے ہوتا ہے جملہ اقسام پھٹکری کے اور جملہ انفحہ یعنی جبنہ کہ اسہال بند کرنیوالے ہین جبنہ بچہ گاؤ کا لڑکے
کو بقدر ربع درہم کے دیا جاتا ہے آب سرد کے ہمراہ اور بڑے آدمی کو جوان ہو خواہ پیر اس سے زیادہ بھی دیا جاتا ہے ایکدرہم تک ایضاً جبنہ خرگوش
فوراً بند کردیتا ہے واجب ہے کہ جبنہ کا استعمال ایک دانگ سے شروع کرین اگر نفع نہو وزن کی زیادتی ایکدرہم تک کرنی چاہیے پنیر کہنہ جسکی
تدبیر ابھی مذکور ہوئی ہے اگر ایکدرہم پلایا جائے ضرر اسمین کمتر ہے اور اثر اسکا قوی تر ہے ۔ بنسبت جبنہ کے بعض اطبا کہتے ہین کہ سیفنج (جو عصارہ انگور ترش
سو کھا کر اسمین بعض ادویہ خوشبو ملا کر رکھ چھوڑتے ہین) اگر اس دوا کا ایک ٹکڑا اسقدر جلائین کہ سیاہ ہو جائے پھر اسمین سے بقدر نصف درہم کے پلائین
اسیوقت دست بند کردیتا ہے میرے ایک دوست خالص نے جو اطبائے صالحین سے ہے اس دوا کے فائدہ کی تصدیق مجھسے کی ہے کہ اس نے
خود تجربہ کیا ہے ۔ اس کتے کا فضلہ جو فقط ہڈیان کھاتا ہو اگر بوزن ڈیڑھ درہم کے کسی مطبوخ کے ہمراہ پلایا جائے بقوت حبس کرتا ہے
خصوصاً وہ فضلہ خشک جو ماہ تموز مین لیا جاتے جو دوا کہ کسی خاص اسہال سے منسوب نہین انکو ہم آئندہ بیان کرینگے مرغ یا مرغ کے چوزہ کا پوٹہ
سکھلا کر وزن تین درہم کے اسطرح دیا جائے کہ پہلے اوسے خشک کرین پھر سوہن سے اسکا برادہ بنالین اور یہ مقدار تین درہم کی اسکو دینی چاہیے جسکو
اسہال کا مرض ہو ہمراہ رب آس خواہ رب بہی کے جس طرح پر کہ علیل خواہش کرتا ہو ۔ ایضاً شیر ترش کو جوش دین تاانکہ غلیظ ہو جائے خواہ اسمین سنگریزہ

سفوفات قابضہ

ادویہ مفردہ باردہ جو حابس اسہال ہین

ادویہ حابسہ حارہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کو جوش دیا کریں تا آنکہ قوام غلیظ ہو جائے اور ہریسہ اوسمین چاول بھنے ہوئے جیسے کھیلین یا مُرمُرے بھی ملاتے ہین ایضاً زردی بیضہ سرکہ مین
اوبلی ہوئی بھی کھلاتے ہین مرکبات جو مائل برودت ہین جیسے قرص طباشیر ممسک اور قرص حابس جسکا نام فیلد یقون ہے قرص گل مختوم قرص
قرص انیسون قرص خشخاش ممسک قرص انیسون اور حب افیون قرص گلنار قرص بزر بنج قرص طراثیث حب بجروج سفوف انار دانہ حب سند
اسہال مفرط مین دو درہم صدف سوختہ اور ایک درہم گل ارمنی اور اقسام ادویہ بریان کے ہمراہ طین مختوم کے اور بلوط اسکے بھی مفید ہین واجب
نہین کہ ان ادویہ کے بریان کرنے مین زیادہ مبالغہ کیا جائے کہ انکی قوت جاتی رہی بلکہ فقط اسیقدر ہونا چاہیے کہ دیگ اور ظرف مین گرمی
آجائے پس آگ سے اوتار کر نیچے بریان کریں اور چلاتے رہین تا کہ سب دوا برابر بریان ہو جائین جو مرکبات کہ مائل بہ حرارت ہین اندکے خواہ انمین
حرارت زیادہ ہے جیسے قرص اقاقیہ اور جوارش جوزی اور جوارشات جنکو ہمنے قرابادین مین لکھا اور جوارش بزوری جو قابض ہے اور اقراص زعفران
قرص کہربا۔ ایضاً مازو سے سبز جسمین سوراخ نہو اور پوست انار اور سماق اور فلفل ہر یک نصف درہم پیس چھان لین اور سپیدہ بیضہ مین گوندھکر گولی سی
بنائین اور ریچھاڑ ہا امین کر کے اس گولی کو اسی انڈے کے اندر رکھ اور رطوبت موجودہ کے جو انڈے مین ہو رکھدین اور چربی سے انڈے کا سوراخ
بند کر کے کوئلہ کی آنچ پر اسکو رکھین تا کہ تیار ہو۔ ایضاً ازین قبیل یہ دوا ہے آرد گندم مین تھوڑی سی اجوائن اور جھاؤ کا پھل اور بالم ملا کر زیت کہنہ سے اسکو
گوندھین اور اسی کی روٹی بنا کر تنور مین خشک کریں بعد اسکے بوزن بیس درہم کے اسی روٹی سے لیکر خوب ساکوٹ ڈالین اور سرد پانی کے ہمراہ تناول
کریں اور تھوڑی شراب بھی اضافہ کریں ازین قبیل یہ دوا ہے جس سے لڑکوں کے اسہال کا علاج کیا جاتا ہے جب بروقت دانت نکلنے کے انکو دست
آتے ہین نسخہ اسکا یہ ہے دانہ خشخاش اور حب الآس اور کندر و سعد کوفی ہر واحد نصف درہم کو بہت نرم نرم پیسین اور اسی دودھ مین جو لڑکا پیتا ہے
گھول کر پلادین۔ ازین قبیل ایک اور عمدہ دوا ہے جو مجرب بھی ہے نسخہ اسکا یہ ہے زبیب خشکیدہ کو لیکر پیسین اور اتنا باریک کریں کہ مثل غبار کے ہو جائے
اور استخوان سوختہ اور لب بلوط اور حبہ اور کشنیز خشک بریان اور سماق اور خرنوب خار دار تخم کرنب زیرہ سرکہ مین بھگویا ہوا اور روٹی فطیری جو کہ سوکھ
گئی ہو اور کندر اجوائن یہ سب اجزا برابر بوزن ملا کر سبکو پیسین اور اٹھالین۔ اور اگرچہ ایک جزو سے کم خواہ نصف جزو شریک کیا ہو تو اسکو دن
بھر مین ہر گھنٹہ کے بعد تناول کریں اور مقدار مین اسقدر ہو کہ تمام دن مین بیس درہم کو پہونچ جائے اور اگرچہ ایک جزو سے زیادہ ہو حبس اسہال
ہر روزہ ہو جائیگا اس دوا کو جسکو ہم اب لکھتے ہین ہمارے تجربہ مین ہے نسخہ اسکا یہ ہے۔ سعد اور سنبل اور گلنار و اقاقیا کندر تھوڑا سا مازو بقدر نصف
درہم کے پانی مین خوب طرح جوش دین پھر اس پانی کا زلال لیکر اسپر مسک السک اور عود خام جو عمدہ ہو تھوڑی چھڑکین۔ جیسا کہ حال مریض کا
بہ نسبت ادخال مفرحات کے ہو پائین اور ان ادویہ یعنی مقدار شربت کے قواعد بسبب اختلاف امزجہ اور اختلاف آب و ہوا اور کمی بیشی امراض
کے بخوبی معلوم ہو چکے ہین پس استعمال جملہ ادویہ کا جو اوپر مذکور ہوئین بھی انھین قواعد کے لحاظ سے کیا جائیگا ازین قبیل یہ بھی دوا ہے زنجبیل
اور زاج الاساکفہ سماق ہموزن ہے بقدر دو درہم کے سفوف کے طور پر استعمال کریں نہایت دو مثقال تک۔ ازین قبیل یہ ہے اور قریب باعتدال
ہے بر سیاوشان سنبل الطیب تخم بنگ جو ابلس ہے ابنجکنل باد آورد زنج درخت صنوبر ان سب کے قرص بنا لو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ احتیاج
طباشیر کی واسطے حبس خون کے ہوتی ہے اور احتیاج بزور واسطے بند کرنے اسہال معوی کے ہے اور حاجت اسپغول و بارتنگ بریان کی
مروڑ سے اور مغص مین ہوتی ہے ورنہ فقط اسہال و دستون کے بند کرنے مین اشربہ یعنی شربت وغیرہ کافی ہین خصوصاً کشنیز بریان۔ غذا وہی
ہے جسکو ہمنے بیان کیا ہے بیضہ ابلا ہوا اسکا فائدہ ایسے اسہال مین زیادہ ہے جو امعا سے پیدا ہوا ہو اور اسہال کبدی اور معدی مین ہرگز مفید نہ
ہو گا بلکہ مضر ہے مخدرات کے استعمال مین خطرہ اور اندیشہ ہے اگرچہ کبھی انکی حاجت بھی پڑتی ہے اسلئے کہ مخدرات کبھی اس سبب سے فائدہ
کرتے ہین کہ رطوبت اسہال کی تغلیظ بھی کرتے ہین اور اسوجہ سے کہ نیند بھی پیدا کرتے ہین اور حاجت دستونکی ان سے باطل ہوتی ہے یعنی نیند
کی وجہ سے دستونکی آمد بند ہو جاتی ہے اور لذع بھی باقی نہین رہتی اور بہر کیف جبتک اس سے استغنا ہو اور ضرورت شدید نہو استعمال مخدرات کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہ کرنا چاہیے اور جوقت استعمال مخدرات کا واجب ہوجائے اسی طریقہ سے استعمال کرنا چاہئے جسکو ہمنے بیان کیا ہے کہ مریض کا بدن سرد اور قوت اس کی ضعیف نہونے پائے اور یہ امور بذریعہ نبض کے معلوم ہوتے ہیں پھر اگر بدون اسکے چارہ نہو مخدرات میں جند بیدستر اور زعفران وغیرہ مقویات قلب کی بھی آمیزش کرنی ضروری ہے۔ ہمنے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک شخص نے افیون کا شیاف لیا اور مرگیا۔ اگر ممکن ہو شیاف سے کارروائی ہوجائے تو پلانا مخدرات کا جائز ہوگا اور اگر خلاف اسکے فائدہ کی امید ہو حمول اور شیاف ناروا ہے بخوف مضادات مخدرہ کے یہ نسخہ ہے۔ افیون اور بزرالبنج کہ ایک جزو رجنت بلوط گلنار اقاقیہ کندر کی ہر واحد پانچ جزو سب کو عصارہ بنج اور عصارہ پوست خشخاش سے خواہ دونوں کے جوشاندہ سے یکجا کرین اور موضع مناسب پر طلا کرین۔ مشروب بند قوی القبض یہ نسخہ اسکا یہ ہے کہ جند بیدستر جوش بوزن دو دانگ افیون برابر جند بیدستر ماذو نصف درہم کندر نصف درہم ان سب اجزاء سے قرص تیار کرین مقدار شربت ایک مثقال ہے دوسرا نسخہ ماذوی خام ایک جزو کندر افیون مگر نصف جزو مقدار شربت ایکدرہم تک ہے۔ ایضاً افیون سندروس دقاق کندر مرکی زعفران اسارون کیفر اجوائن سب اجزاء ہموزن شہد خالص کے کھ میں معجون تیار کرین مقدار شربت لعقہ واحدہ ایضاً مر دانج چہارم درہم جند بیدستر نصف درہم افیون ایک دانگ استخوان سوختہ نصف درہم ماذو ایک درہم دوسرا نسخہ کہ مخدر قوی ہے اور مشروب ہے اسہال کے مرض میں ہم اسکی نسبت یہ کہتے ہیں کہ دو روز میں بند کردیتا ہے اجوائن تخم کرفس پوست انار ترش ماذو ابہل ہر واحد ایک جزو افیون ضعف جزو مثل ربر کے سب اجزا باریک پیسکر ایکدرہم سے ایک مثقال تک مقدار شربت ہے صبح اور شام دونوں وقت برابر کھلائی جاتی ہے اور لڑکوں کے واسطے ایک دانگ ہے۔ ایضاً اقراص بنج اور معجون بنج بھی زیادہ نافع ہے اور نسخہ یہ ہے اقاقیا اور ماذو اور افیون صمغ عربی ہر واحد ایک جزو سے قرص تیار کرین منجملہ ادویہ اسہال کے یہ ایسی دوا ہے کہ جسکو کھانسی بھی ہمراہ اسہال کے عارض ہو اسکو مفید پڑتی ہے جیسے آس اور مصطگی اور صمغ عربی اور کندر اسپغول بریان اور طباشیر شاہ بلوط اخدث بادام بریان اور خلاصہ یہ ہے کہ جس شے میں ترشی ہو اور زیادہ کھٹی یعنی قابض ہو وہی بلکہ براہ سدہ ڈالنے اور تغریہ کے سبب اسہال کرتی ہو پھر اگر چارہ کار ایسے ہی ادویہ میں ہو پہلے ادویہ مفصہ یعنی کھٹی دینی چاہئین بعد اسکے سوق ایسے جو لطیف پینے کے ہیں دینے چاہئین بہت سے نسخہ جات سوق کے جو خشخاش اور کتیرا صمغ عربی اور خرنوب نبطی اور قرۃ آس اور نشاستہ بریان یا غیر بریان سے بنائے جاتے ہیں انکا بیان ہم جابجا کرچکے ہیں پھر انکے لعابات کے اخراج میں تاکہ پانی نہ رہے حیلے کرنے چاہئیں کہ اس تدبیر سے دونوں فائدہ حبس اسہال اور ازالہ سرفہ کے پیدا ہونگے۔

فصل بیان میں غذا دینے مریض اسہال کے

غذا ان لوگوں کی ایسی ہونی چاہئے جسمیں لذع نہو اور نہ زیادہ نمکین اور نہ ترش جس سے ایذا پہونچے کہ قوت محرکہ کی تحریک کرکے داخلہ کو اسکے اخراج پر آمادہ کرے ایسی بے ضرر غذا دہی ہے جسکو ہمنے تجویز کیا ہے کہ دودھ کو اسی طور پر درست کرین اور جوش دین سنگریزہ وغیرہ ڈالکر خصوصاً دودھ جسمیں لوہا بجھایا گیا ہے چند مرتبہ اور اس سے زیادہ عمدہ یہ غذا ہے کہ دہی مکھن نکالا ہوا ہمراہ برنج خواہ باجرا کے کہ دونوں بریان کئے ہوئے ہوں اسیقدر جسکو مریض بخوبی ہضم کرسکے۔ پھر اگر مقدار خوراک اچھی طرح ہضم نہوتی ہو اس سے کمتر غذا کھلانی چاہئے زیادہ تر تغریہ پیدا کرنیکی قوت گائے کے دودھ میں ہے اور زیادہ تر مناسب محرورین کے واسطے بکری کا دودھ ہے علاوہ یہ کہ قابض بھی ہے وہی محرورین کیواسطے اور غذا سے افضل ہے لباب سمید مقلو یعنی روٹی بھگو کر اسکا جوہر جو برف وغیرہ سے اچھی طرح سے سرد کیا جائے خواہ جو روٹی کہ اوسکا آٹا سرکہ میں گوندھا جائے اور روٹی پکائی جائے یہ بھی محرورین کیواسطے نہایت درجہ کی مفید غذا ہے مسور کو دو پانی میں جوش دیکر آبجوش کو پھینک دین اور تیسرے پانی میں اسیقدر پختہ کرین کہ گاڑھا ہوجائے اور ترشی ڈالین خواہ نہ ڈالین۔ یا جیسے حماضیہ کہ یہ بھی عمدہ غذا ہے حماض یعنی ترش غذا جیسے وہ غذا جو سماق سے بنائی جائے انار دانہ اور کبک ملا کر کشنیز میں اور اکثر اسمین چاول بھی داخل کیا جاتا ہے۔ با تکلار کہ پختہ کرکے ان لوگوں کے واسطے جید ہے ایسی کہ اسمین غذائیت بھی ہو اور بجائے خود علاج کا بھی فائدہ دے یہ ہے کہ جو کے ستو بمقدار دو کاسہ بزرگ اور تخم خشخاش ایک کاسہ تخم خشخاش بھی اوسیقدر اسکو خوب پختہ کرین اور صاف کرکے کھلائی جائے اگر اس غذا میں ترشی بھی ہوئی سیب ترش کی خواہ سفوف کرکے انار دانہ یا سماق کی بجائے نہایت عمدہ ہے۔ نمک انکے واسطے لاہوری بہتر ہے کہ اسے کوٹ کر بریان کرین اور تھوڑا بریان کرنا چاہئے اور اسمین انار دانہ اور کشنیز خشک اور سماق ملا دینا چاہئے اور اگر حرارت شدیدہ نہو تو تھوڑا اسا

HAKEEM SHOUKAT ALI

پنیر کہنہ بھون کر داخل کرین فقط واجب ہے کہ بجز سرد پانی کے اور کچھ نہ پلایا جائے اسلئے کہ سرد پانی قبض و تنگی طبیعت پیدا کرتا ہے اور غذا مین پیوست ہو جاتا ہے اور نیگرم پانی محلل ہے اور رقیق ہوا اور اگر ریح کسی غذا کی کرتا ہے یعنی اُسے امعاء وغیرہ سے باہر نکال دیتا ہے پس معین بر اسہال ہوگا ان کو بعضے مین بعضی شروط پر جائز ہے جو بیان ہو چکے اور اسہال سقی اور دموی مین بھی نیگرم پانی دینا جائز ہے گوشت کے اقسام جو انکے لیے درست ہین گوشت کبک و تیتر اور دراج اور گنجشک کا اور قنبرہ کا اور گوشت ارنب اور قطا یعنی لوہ کا اور گوشت شفا ہین یعنی بوتیار کا اور فاختہ اور گوشت سویدانیہ کا ہے مترجم اس لفظ کے املا مین اختلاف نسخ بہت ہے اور غلطی زیادہ ہے گر دو لفظ پڑھے جاتے ہین ایک تو سویدانیا جو ایک چھوٹا پرندہ ہے جو بقول صاحب بحر الجواہر گوسار اور ملخ کو کھاتا ہے دوسری لفظ سویدی جسکو صاحب مخزن لکھتے ہین کہ اسکا گوشت بدبو بسبب خورش حشرات الارض کے ہوتا ہے بہرحال یہ لفظ مشکوک اور مشتبہ ہے متن صاحب تدبیر یہ ہے کہ گوشت جو مبطون کو دیا جائے بھنا یا ترشی لیے ہوئے ہو ایضاً انڈے کی زردی ابلی ہوئی سرکہ مین مصوصات جو انار و انڈ زبیب سے جسکے بیج بڑے ہون اور کشنیز اور مثل سماق وغیرہ کے تیار کیے جائین جیسے قرہ علیین یعنی لوت سہ گل اور زم زم شاخین انگور کی اور برگ حماض برگ بارتنگ اور کرنب اور کرات ان اشیا کو پکایا جائے۔ چھوٹی مچھلیان سرکہ مین پختہ کر کے ابازیر اور خوشبو کے ساتھ جیسے شگوفہ پستہ اور شگوفہ زعرور اور کشنیز خشک حب الآس۔ اگر کوئی گوشت سبک اور جلدی ہضم نہو سکے یعنی جرم گوشت کے ہضم کرنے پر قادر نہون اسوقت قیمہ جوزون کا اور طباہج کا کشنیز اور حب الآس ڈالکر خوب پکایا جائے اور اسی کا شوربا اسمین چاول اور تھوڑا سا باجرا پکا کر صاف کر کے دوبارہ دہی مین آنچ پر رکھا جائے کہ قریب انعقاد اور جم جانے کے پہونچے بعدازان سماق اور انار دانہ کی ترشی دیکر کھلایا جائے کرونا کبھی ان لوگون کو مفید ہے اگر زیادہ ہضم کی دشواری ہو اور واجب ہے کہ زیادہ نمکین نہ کیا جائے اور دوبارہ اسکی رطوبت نکال ڈالی جائے۔ پائے جانورون کے بھی ان کو زیادہ نافع ہوتے ہین اور اس غذا کا خود بنے بارہا تجربہ کیا ہے فواکہ سے مطلقاً پرہیز کرنا لازم ہے اگرچہ قابض فواکہ بھی ہون مگر جو وقت اور غذا معدہ سے نفوذ کر کے اتر جائے شاہ بلوط انکو مضر نہین ہوتا ہے اسیطرح خرمائے خام اور اگر طعام لطیف انکے معدہ مین فاسد ہو جاتا ہو اسوقت ایسی غذائین انکے واسطے تجویز کرنا چاہیئن جنمین غلظ ہو جیسے پائے وغیرہ اور رب قابضہ اور جیسے احسا رقیہ جو برنج اور باجرہ سے تیار ہوئے ہون۔ بیشتر بعض بیماران اسہال کو ترص بطون سے فائدہ ہوتا ہے سکباج یعنی شوربا پاکیزہ اور عمدہ گوشت کا وہ کا شوربا تنہا ہمراہ ثرید لیکن تم روٹی کی ہو ہے کے تناول کیا جاتا ہے اور اسکے ہمراہ اگر خواہش ہو بقدر قوت ہضم کے لعاب بہ قرص لیا جاتا ہے۔ جمیع اقسام اسہال کو بطون جاور ان عموماً مفید نہین منجملہ احسا پسندیدہ کے ایسے بیمارونکے واسطے یہ ہے کہ خشخاش کو لیکر تھوڑی دیر بریان کرین اور اچھی طرح بریان ہو چکے بعد اسکو اور چاول اور باجرا ملا کر حسو تیار کرین یا نشاستہ کو سماق اور انار دانہ وغیرہ سے ترش کر کے حسو تیار کرین یا کہ خشک شدہ اور چاول اور چربی گردہ گوسپند سے یا سماق کو آب باران مین بھگو دین اور آٹھ پہر بھیگا رہنے دین بعد اسکے جوش خفیف دین اور پانی کو چھان کر کے صاف کر لین پھر اسی پانی مین کشنیز خشک کو بھگو کر بہا تنگ چھوڑ دین کہ خوب بھیگ جائے بعدازان اسکو پکائین اور پکانے کے بعد اسی پانی مین خوب ملین پھر اسکو چھان کر صاف کرین اور تھوجر کو پھینک دین اور پھر آگ پر چڑھا کے چمچہ وغیرہ سے ہلاتے رہین کہ مثل ریش کے جم جائے بعدہ تھوڑے سے نمک کے ذریعہ سے اسکو خوش ذائقہ کرین اور چکنائی اسمین چربی بچہ گاؤ کی خواہ بادام بریان اور تھوڑی سی زیت ڈالنی چاہیئے اور نمک زیادہ نہ ڈالنا چاہیئے نہ زیادہ چکنائی اور ایسی ہی غذا درکار ہے حار مادہ سے اسہال ہو یا بارد مادہ سے۔ منجملہ روغنی اشیا کے ان لوگونکے واسطے زیت بہ اتفاق ہے پانی انکے واسطے باران کا مناسب ہے کہ بارش کا پانی کسیقدر قابض بھی ہے اور میرے گمان مین یہ ہے چونکہ آب باران بسرعت معدہ سے اتر کر جگر مین پہونچ جاتا ہے اور بہت جلد اس کی تحلیل ہو جاتی ہے لہذا کیلوس مین اسکی رطوبت باقی نہین رہتی پس اسہال مین اسکا فائدہ اکثر اسی وجہ سے ہوتا ہے شراب ہر قسم کی انکے واسطے ناپسندیدہ ہے پھر اگر چارہ نہو اور قوت کا اقتضا اس نظر معلوم ہو کہ اسمین انتعاش اور بیداری پیدا ہوگی اسوقت شراب سیاہ کہ جسکا مزہ کسیلا اور قابض ہے اور وہ بھی تھوڑی سی پلانی چاہیئے۔ اصوب یہی ہے کہ مختلف اقسام کی غذائین نہ کھلائی جائین اور نہ بار بار اور چند مرتبہ شبانہ روز مین انکو غذا دیجائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بلکہ واجب ہے کہ ایک ہی طعام پر اقتصار کریں اور مقدار قلیل ایک ہی مرتبہ کھالیا کریں اور غذا سے پہلے ایسی چیز کا استعمال کریں جو قابض ہو اور تھوڑی سی بھی غذا سے پہلے نوش کریں خواہ انار ترش کے دانہ اور بعد غذا کے پانی بالکل نہ پئیں اور اگر اتنا صبر کر سکیں کہ بالکل پانی پینا چھوڑ دیں تو یہ خود ایک عمدہ علاج بنفسہ انکے واسطے ہے اور خصوصاً جب کسی قسم کی حرکت یعنی چلنا پھرنا بعد غذا کے نہ کرتے ہوں کہ اسوقت پانی کا روکنا اور بھی واجبات سے ہے۔ واجب ہے کہ اطراف عالیہ انکے دبائے جائیں مثلاً سر اور ہاتھ کی انگلیاں وغیرہ تاکہ غذا انکے اطراف کی جانب جذب ہو کر پہونچے اور اسفل کیطرف کم جانے پائے اور معدہ پر انکے ضمادہائے قابضہ جو امساک پیدا کرنیوالے اور بارد ہیں خواہ حارہ ہیں خواہ مرکب جو حارہ اور بارد سے ہوں بحسب حاجت اور ضرورت کے لگائے جائیں سنبل اور مصطگی اور مر مکی اور کندر کا ادویہ ضماد میں داخل ہونا ضروری ہے اور سوسن بھی اگر ضماد میں داخل ہو زیادہ نافع ہوتی ہے یہ طلائے جید ہے جو درمیان سے مقام جگر اور معدہ کے لگایا جاتا ہے جو وقت کہ دونوں عضو کی شرکت اسہال کے پیدا کرنے میں ہو دس درہم افسنتین شراب میں جوش دیکر صاف کریں اور مقام مذکور پر طلا کریں کسی چیتھڑے کے ذریعہ سے بعد ازاں گل سرخ اور گلنار اور آس یابس اور اقاقیا اور ہوفسطیداس اور مازو سب اجزا ہموزن لیکر آب آس میں ملائیں اور افسنتین مذکور کو چھڑا کر اسی جگہ یہ ضماد لگا دیں یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ ریاح مذکور نافع ہے ہر ایک اسہال میں جو غشی پیدا کرتا ہو اور قوت کو ساقط کر دیتا ہو اور بسبب ورم یا تپ شدید کے وہ اسہال عارض نہ ہوا ہو۔ جو شخص ایسا ضعیف ہو کہ اپنی قوت سے مستقل نشست برخاست نہ کر سکے اور اسہال اسکا بند ہو چکا ہو لیکن اسکا بدن بوجہ ضعف کے قبول غذا نہ کر سکے پس رائے صائب یہ ہے کہ وہ شخص گوشت کنجشک اور بچوں کے سینہ کا تناول کرے اور اطراف اور کنارہ بدن کا گوشت جو کہ سخت ہوتا ہے اوسے نہ دینا چاہئے کہ اسکا انحدار نہ ہو سکیگا جو وقت کہ وہ گوشتہائے نرم پختہ کئے ہوں اور کباب کے طور پر نہوں یعنی کباب نرم گوشت کا بھی ایسے مریض کو ہضم نہ ہوگا اسیطرح جس شخص کی اشتہا تو زیادہ ہو لاکن ہضم میں اوسکے قصور ہو ایسے ہی نرم گوشت پختہ کر کے اسے کھانے مناسب ہیں گوشت سرخ یعنی بے چربی کا جو زیت میں پکایا جائے اور دار چینی پسی ہوئی اوپر چھڑکی جائے یہ بھی مفید ہے۔ ایسے وقت شربت سیب اور بہی کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے جنے خود تجربہ کیا ہے کہ اسہال خونی میں شیر گوسپند اوسمیں سنگریزہ گرم کر کے بجھائیں اور مریض کو پلائیں مفید ہوتا ہے

دوسرا مقالہ

معالجات اقسام استطلاق یعنی اسہال کے مختلف اقسام مذکورۂ بالا کا معالجہ خاص اس مقالہ میں بیان کیا جاتا ہے بعد اسکے کہ معالجات کلیہ کے بیان سے فراغ ہو چکا

فصل اسہال کبدی کا علاج

اور اسکے اسباب میں معلوم ہو چکا کہ سبب اسہال کبدی کا کیا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ہر ایک سبب سے جو مرض پیدا ہوا اسکا علاج کیا کرنا چاہئے پس واجب ہے کہ انھیں بیانات شافیہ کیطرف رجوع کر کے عملدر آمد کیا جائے سوء مزاج جگر اور ضعف جگر اور ورم اور سدہ اور اسلئے ہر ایک سبب کا علاج جیسا کہ امراض جگر کے ابواب میں مذکور ہو چکا کرنا چاہئے جب اسطرح تدبیر کیجائے پورا پورا علاج اسہال کبدی کا یہی ہے جو خطا طبیب سے اسہال کبدی میں ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ جو مریض اسہال کبدی کو ادویہ قابضہ بحد افراط اور سدہ ڈالنے والی اور جگر کی قوت ماسکہ زیادہ بڑھانے والی دیجاتی ہیں تا مرض کہ طبیعت میں قبض پیدا ہو اور یہ تدبیر انجام کار میں خطر عظیم کیطرف منجر ہوتی ہے اور اکثر اوقات جاہل طبیب جگر پر اسی مرض میں ادویہ مغلظہ خون یعنی جن دواؤں سے قوام میں خون کے خثورت اور بھراپن پیدا ہو اور حرارت جگر کی بسبب ادویہ لطیفہ کے بجھ جائے خلاصہ یہ کہ ایسے ہی ادویہ سے ضماد جگر پر کر دیتا ہے اور ایسی سوء تدبیری سے ہلاکت مریض کی پیدا ہوتی ہے اور عفونت مواد جگر کی بڑھجاتی ہے بلکہ واجب یہ ہے جو وقت معلوم ہو جائے کہ سبب کبدی کا سدہ جگر ہے یا سدہ ماساریقا اس کا سبب ہے اوسوقت پوری توجہ تفتیح سدہ کی طرف کیجائے ایسے کام کے واسطے اطبا زبیب یعنی مویز بڑے ہوئے دانوں کے منقے کی بہت مدح کرتے ہیں اور انکا قول انکے اثر کے بارہ میں یہ ہے کہ یہ دوا اسہال غسالی ضعیف کو بھی دور کر دیتی ہے جنے بھی تجربہ کیا تو جیسا یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں اسکو درازی صحت میں پایا فرع میں اسہال کبدی کے واجب ہے کہ روٹی کی غذا مریض کے پاس نہ جانے پائے اسلئے کہ جگر روٹی کو ایسے وقت قبول نہیں کرتا اور مناسب ہے کہ فقط آب سویق پر اقتصار کریں اور دن بھر میں دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ کھلائیں گا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر ممکن ہو سکے تھوڑا سا اجزا بھی ملا دیا جائے پکاتے وقت اور صاف کر کے پلایا جائے پھر اگر اجزا طبیخ بے چھنا ہوا یعنی جرم اسکا ہضم کر سکے یہ بھی کرنا چاہئے اور ایک سکرجہ ستو کا بھی اسکرجہ میں پانی کم کر کے کانا چاہئے تاکہ غلیظ ہو جائے پھر اگر قارورہ میں شوربہ گی ہو یعنی بے لطفی خواہ قوام اور لون کا اختلاف نیز مناسب ہے اور ہضم کے دلائل کیفیت قارورہ سے ظاہر ہوں اسوقت دہنیت مرغ کی چربی کی ملا دینی غذا میں کچھ خوف کی بات نہیں ہے جو وقت اسہال کبدی زلقی ہو اسوقت مناسب نہیں کہ اسکا حبس نیچے سے کیا جائے یعنی جگر کے نیچے کے اعضا پر ضماد وغیرہ لگانے سے اسی خرابی کے خیال سے کہ شاید اور کیطرف جہاں سے کم اس خون کی ہے بند ہو کر کہین اور آفت نہ پیدا ہو بلکہ عمدہ تدبیر اسکے روکنے وغیرہ کی جو کچھ مناسب ہو سب اوپر ہی کے اعضا سے کرنی چاہئے اور لازم ہے کہ بہت احتیاط سے نظر دقیق اسہال کبدی کا علاج کیا جائے کہ اکثر اطبا کو اس مرض کے معالجہ میں غلطی واقع ہوتی ہے

فصل بیان میں اسہال معدی اور معوی کے جو بلا سحج ہو اور ہم پہلے ان اسہال کے اقسام میں ابتدا بیان معالجہ کی زلقی سے کرتے ہیں۔ باب معدہ میں بخوبی معلوم ہوا ہے کہ زلق معدہ کا علاج کس طور پر کیا جاتا ہے اور جملہ اصناف اس مرض کے کسطرح علاج پذیر ہوتے ہیں اور علاج زلق الامعا کا قریب بمعالجۂ زلق المعدہ کے ہے اور مناسب اُدھر دیکھے ہے باایں ہمہ پھر بھی ہم چند اشربہ اور ضمادات اور قوانین جو اس مقام سے زیادہ مناسب ہیں بیان کرتے ہیں عام قاعدہ ایسے لوگوں کے علاج کا جو وقت کہ اسہال یا زلق معدہ اور امعا قرحی نہو یہ ہے کہ ادویہ قابضہ جنمیں قبض قوی ہو انکے ساتھ ادویہ مسخنہ بھی ملا دیجائیں پلائی ہوئی دوا ہو خواہ ضماد کی ایضاً ایسے ادویہ کا استعمال کیا جائے کہ طبیعت کی اعانت قبض پر کریں اور روح غریزی کی تقویت کریں جیسے کہ تریاق فاروق اور جیسے امروسیا اور اثاناسیا واجب ہے کہ استعمال مدرات کا کیا جائے اسلئے کہ مدرات کا نفع اس مرض میں قوی ہے اور جو وقت دلائل سے یہ بات بخوبی ثابت ہو جائے کہ بلغم کی کثرت ہے اسکے استفراغ کی تدبیر کرنی چاہئے اور اگر ادویہ مسہلہ جنکی قوت اسہال قریب باعتدال ہے کارگر نہوں اسوقت احتیاج خریق وغیرہ کی بھی ہوگی اس مرض کے مادہ کا استفراغ بذریعہ قے کے صعب اور دشوار اور ردی ہے اور کثیر یہ بات ہے کہ جو مادہ بلغمی امعا تک اترا ہو قے اسکا اخراج کر سکے بہتر نہیں کرنا اسکا پانی پیا جائے پھر اگر بمجبوری پیا جائے گرم پانی تو کسطرح پینا درست نہیں ہے شراب ریحانی کہنہ اور خالص تھوڑی سی ان بیماروں کو نفع کرتی ہے اور جو شراب ان اوصاف کے مخالف ہو مضر ہے۔ تنقل اگر انکو پسند ہو تو سویق یعنی ستو خشک خام کا یا ستو خرنوب کا اور سویق انار کے بیجونکا اور سویق انجیر کا اور سویق نبق یعنی بیر کا شیر خشک کا یہ حال ہے کہ معدہ میں طعام کے روکنے پر قوی الاثر ہے مرکبات جیدہ میں سے ایسے بیماروں کو واسطے بارتنگ اور انیسون کھلا کر درہم پوست انار دم الاخوین کمد نصف درہم کہ یہی ایک مقدار شربت ہے واجب ہے کہ یہ سفوف کسی کھٹمی مشروب میں ملا کر پلایا جائے اور اگر ہمراہ اس مرض کے تپ ہو تو آب باران سے بدرقہ اس دوا کا کرین منجملہ مرکبات نافعہ کے ان لوگوں کیواسطے جوارش مازو اور جوارش کندر ہے اور خرنوب کی جوارش ضمادوں میں مثل ضماد تخم کتان ہمراہ خستہ تمر ہندی کے اور قوی کرنا اس ضماد کا عصارہ سے بھی اور شبت یعنی تازہ سویا اور طراثیث اور اقاقیا اور گلنار اور مصطگی اور گلسرخ اور فوتنج اور اس سے ہموزن اور برابر اجزا ملا کر ہوتا ہے اور مشہور انھیں اجزا سے مرہم بھی تیار ہوتے ہیں موم اور روغن مصطگی یا روغن سفرجل اور روغن گل کی شرکت سے اور مثل ضماد فوفل کے جو وقت کہ حرارت ہو جو اسہال زلقی کہ زلق امعا سے ہوتا ہے اس کا علاج مثل علاج قروح کے ہے اور بکثرت استعمال مجففات قابضہ کا غذا ہائے باردہ سے جیسے حصرمیہ اور سماقیہ یہ بھی اس کا علاج ہے اور جو علاج دوسنطاریا کا ہم آگے لکھیں گے اس طریقے سے بھی اسکا علاج کرنا چاہئے اگر سبب زلق امعا کا خلط مراری ہو جو امعا پر ریزش کرتی ہے اور قرحہ ڈالتی ہے پس اسوقت بہتر یہ ہے کہ بذریعہ قے درشت کے اور کسیطرف سے اسکا استفراغ کیا جائے اور قروح کی آلائش جدھر سے خارج ہوتی ہے ادھر سے اس کا اخراج کرنا چاہئے اور اگر سبب زلق امعا کا بلغم ہو احتیاج اسکے اخراج کی ہوگی بذریعہ حقنہ ہائے محرمہ بلغم کے جو نمکین ہوں کچھ نمکین اور غذا ہائے سبک اور سخن دینی چاہئے اور اس غذا کو بریان کردہ اور خشک شدہ اشیا سے خواہ ظلایا یعنی قلیہ سے ایسے گوشت کے جو سبک ہوں اختیار کرنا چاہئے اور پانی کم پلانا چاہئے پھر اگر اس سے زیادہ قوی تدبیر کی احتیاج ہو پس خریق کو تجویز کرنی چاہئے اگر معدہ کا زلق ہے تو خریق سپید اور اگر امعائے سفلی کا زلق ہے تو خریق سیاہ اختیار کرنی چاہئے خریق میں علاوہ اس فائدہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے کہ اخراج بلغم کرتی ہے تبدیل مزاج بارد کی بطرف اعتدال کے خواہ جاہے کہ کرتی ہے یہ دوا زلق رطب کی بہت عمدہ ہے اور بمنزلہ غذا کے بھی ہے زیتون سیاہ یعنی زیتون کا پھل مع گٹھلی کے پختہ کریں اور پیسیں کہ گٹھلی بھی پس جائے اور پوست انار اور زنجفیل سپید زیرہ انفاق اسمیں داخل کرلیں اور روٹی کیساتھ اسکو کھایا کریں جو قابض بارده تجویز کئے جائیں واجب ہے کہ انکے ساتھ مصطگی اور کندر اور اگر تحمل ہو سکے زنجفیل بھی ضرور شریک کرلیں۔ جب اسہال مذکور مزمن ہوجائے اور قریب اسکے ہو کہ سقوط قوت کی نوبت پہونچے اسوقت واجب ہے کہ ابتدا علاج کی تبدیل مزاج سے کیجائے اور ریاضت معتدل جسکا تحمل مریض کرسکے بھی کرانی چاہیے یا اسے حمام میں داخل کریں اور بدن اسکا بنرمی دبایا جائے اور ظاہر بدن کی مالش کیجائے پھر اس کو جب اس حالت پر رکھیں کہ وہ کروٹ لیے ہو اور سیدھا کھڑا یا بیٹھا نہو بلکہ اسکو لا تمام اوپر کے اعضا کی نسبت اونچا ہو چنانچہ کروٹ کیوقت یہی صورت ہوتی ہے پس تھوڑا سا ماء اللحم قوی جسمیں شراب قابض پڑی ہو دیجائے اور کعک یا بسکٹ بھی اسمیں پڑی ہو اور اگر قوت مریض کی متحمل ہو اور مزاج اس کا درست باقی رہے بعد پلانے شراب اور ماء اللحم مذکور کے تھوڑی دوا جو غذا کے نافذ کرا دینے کی قوت رکھتی ہو جیسے کہ کمون فلافلی اور فودنجی اسے کھلائی جائے اور دونوں تدبیریں اسوقت کرنی چاہئیں جبتک کہ نفوذ غذا کا ہوتا ہے جب ایسی تدبیر کیجائیگی جگر تھوڑی سی مقدار غذا کی ضرور جذب کریگا۔ اور تقویت پائیگا۔ اور جملہ اصناف اسہال معدی اور معوی کے جو کہ زلق سے کمتر ہیں یعنی دشواری اور ایذا میں اکثر ان اصناف کا علاج بھی قریب قریب زلق کے ہوتا ہے پس جو اسہال بسبب ایسے مرہ صفرا کے جسکی ریزش معدہ اور امعا پر زیادہ ہے عارض ہو واجب ہے کہ اسکے علاج میں تعدیل اس عضو کی کرنی چاہیے جہاں یہ مرہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور اسی جگہ سے امعا میں گرتا ہے یعنی تعدیل مزاج مرارہ اور جگر کی کرنی چاہیے اسی طریقہ سے جسکا بیان ابواب جگر وغیرہ میں کیا گیا ہے اور فضول صفراوی اگر زیادہ ہوں انکا استفراغ کرنا چاہیے اور اصوب یہ ہے کہ یہ استفراغ بذریعہ قے کے کرایا جائے اور اگر قے کرنی ممکن ہو اور آسان بھی ہو اور بذریعہ اسہال کے استفراغ اس خلط کا اسوقت کرنا چاہیے جبکہ قوت مریض میں ضعف نہو اور نہ اس امر کا خوف ہو کہ ادہر اس مادہ کے آنیسے قروح پیدا ہونگے یا اگر وہ قروح پہلے سے موجود ہوں بعد قے خواہ اسہال کے تدارک ادویہ مستفرغہ کا ادویہ باردہ قابضہ سے کرنا چاہیے منجملہ ان اشیا کے جو ایسے بیماروں کو نافع ہے اور اکثر اس اذیت کو دور کرتا ہے ہلیلہ زرد کا پلانا ہے جو اخراج صفرے کا کر دیتا ہے اور اسکے بعد بغرض اصلاح اور تدارک کے ادویہ باردہ مقبضہ پلائی جاتی ہیں رائب یعنی دوغ کا استعمال بھی ان لوگوں کو نافع ہوتا ہے خصوصاً طباشیر چھڑک کر اور اسیطرح ماء الشعیر بھی مفید ہے اگر سبب اس زلق کا بلغم ہو اسکا علاج ایسی اشیاء سے کیا جائیگا جو اخراج بلغم کرتی ہیں مشروبات ہوں یا حقنہ اگرچہ زیادہ حقنوں کے یا ادویہ مشروبہ کے استعمال سے اخراج اسکا ہو چکے بعد اسکے ایسے ادویہ سے علاج کیا جائیگا جو قبض اور تسخین معتدل پیدا کریں ایسی اصلاح کے واسطے بعد اخراج بلغم کے جوارش حب الرمان جسمیں زیرہ کی شرکت ہے خواہ جوارش جوزی اور قرص افادیہ اگر بلغم زجاجی ہو اسوقت بدون استعمال قرص اسقلینیادس کے چارہ نہ ہوگا ایضاً وہ سفوف جو انجدان اور اجوائن اور زیرہ جو سرکہ میں پرورده کیا گیا ہو اور بھوبھل میں بھی کرلیا ہو اور تخم کتان بریان اور سک اور جلنار اور کرویا اور مر اور کندر اور اقط یا ہمراہ طباشیر کے بنا بر اقتضائے اوزان کے جسکو طبیب اپنی رائے صائب سے مقرر کرے بعد مشاہدہ حال مریض کے اور اگر بلغم اور مرہ ساتھ ہی سبب اس مرض کا ہو اور اسپر دلالت وہی رطوبت کرے گی جو ہمراہ اسہال کے خارج ہوتی ہے اور تمامی علامات جو ہر ایک کے مخصوص ہیں ایسے وقت نفع انکو اس دوا سے ہوگا کہ ہلیلہ زرد ایک جزو اور ربالم نصف جزو ہمراہ شکر کے قاکر تیار کریں اور حب الآس اور سماق اور کزمازج مکہ سدس جزو پھر اگر سبب زلق کا مادہ سوداوی ہو جو اس عضو پر گرا ہے ایسے علاج کے بیان کیواسطے ہم ایک باب جداگانہ لکھنا تجویز کرتے ہیں جسکو بعنوان باب اسہال سوداوی تحریر کریں گے اور اس اسہال کو منسوب بطرف طحال کے کرینگے جو اسہال بسبب کھانے پینے کی چیزوں کے پیدا ہوا ہو اسکے علاج کے واسطے بھی ایک باب جداگانہ لکھیں گے اور اگر اسہال کا کوئی اور سبب سوائے ضعف قوی اور سوء مزاج کے نہو اسوقت تامل کرنا چاہیے کہ علامات سوء مزاج اسہال کے کیا ہیں اور اکثر سوء مزاج اسہال کا منشا وہی ہوتا ہے جو منشا سوء مزاج معدہ کا ہے پھر اگر یہ ضعف قوت فقط ہاضمہ میں ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور سبب اس ضعف کا برودت ہو جوارش جوذی کے استعمال سے نفع ہوگا اور جوارش فلافلی ہو جب اس نسخہ کے مفید ہوگی عود خام اور زیرہ جو سرکہ مین پرورده ہو اور بریان بھی کیا گیا ہو اور اجوائن اور کرویا اور مرا اور زنجبیل اور کندر بریان اور قاقلا اور خستہ زیت کوٹا ہو اسب اجزا کو کوٹ چھیکر سفوف تیار کرین مقدار شربت مین درہم تک اور اگر ہمراہ اسہال کے ریاح کی کثرت ہو اسی سبب مین تلسی کے زیج اور تخم سداب بھی اضافہ کرنا چاہیئے ایضاً یہ ترکیب اجزا کی بعض اطبا سے منقول ہے اور کثیر النفع ہے ایسے وقت یعنی اسہال مع ریاح کے واسطے نسخہ اسکا یہ ہے زنجبیل تخم رازیانہ انیسون دار فلفل فاقلہ کمونی تین درہم تخم نانخواہ تخم کرفس کمونی تین درہم سلیخہ قصب الذریرہ سعد ناریدہ ساڑھے تین درہم سک پانچ درہم زعفران چار درہم فلفل اظفار الطیب جوز کمونی تین درہم اور سدس درہم حب الآس بیس درہم افیون اجزا سے قرص تیار کرین مقدار شربت بحسب مشاہدہ حال مریض لکھے ایسے اسہال مین قرص ربا جز بھی مفید ہوتے ہین خصوصاً اگر قوت دافعہ بھی ضعیف ہو ضماد وہ ایسے نسخہ جو مذکور ہو چکے وہ بھی مفید ہوتے ہین اور اگر یہ اسہال مع ضعف قوت دافعہ کے ہو ادویہ مذکورہ مین افیون بھی بڑھا دینی چاہیئے اور اگر فساد ہضم بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اسوقت ادویہ مبردہ ایسی استعمال کرنی چاہئین کہ جنمین کسیقدر قبض ہو اور غذا کی تغلیظ کرنی چاہیئے اور اسکو اشیاء باردہ سے جو غلیظ ہین بنانا چاہیئے چنانچہ ہمنے اوپر بیان کر دیا ہے اور ان قواعد کے استعانت کرنی چاہیئے جو ہمنے باب سوء ہضم مین امراض معدہ کے لکھے ہین لیکن اگر ضعف ماسکہ مین برودت خواہ حرارت سے پیدا ہو کر ورث اسہال ہوا ہے وہی قواعد جو اول باب مین مذکور ہو چکے ہین حار اور بارد دونون پس افیون کا استعمال کرنا چاہیئے اور اگر دافعہ بھی ضعیف ہو استعمال سفوف خبث الحدید کا ہمراہ جذ بوا کے شربت پودینہ کے ساتھ کرنا چاہیئے اور ضمادون کا لگانا بقدر واجب درکار ہے

علاج اسہال مراری کا ہمنے آخر باب معدہ مین اسکو بیان کیا ہے اور یہ علاج آخر کار متعلق بہ الحیہ احوال جگر اور مرارہ کے ہے اور احوال اس معدہ کے جسمین تولید صفرا کی زیادہ ہوتی ہو ہو جاتا ہے پس چاہیئے کہ اس بحث کو اوسکے ابواب مین تلاش کرین

فصل بیان مین علاج اسہال سوداوی کے اور وہی اسہال طحالی ہے جسمین سچ ہو واجب ہے کہ اس اسہال کے علاج مین قصد علاج طحال کا کیا جائے اور اسی طحال کا حال بخوبی دیکھا جائے اور جو خرابی طحال مین آگئی ہو اسی کا مقابلہ تدبیر علاج مین بقدر واجب کیا جائے اور اگر اس مقام پر کثرت سودا کی ہو اور قوت مریض کی دافع ہو یعنی زیادہ ہو استفراغ سودا کا مطبوخ افتیمون وغیرہ سے کرنا چاہیئے اور اگر سودا غلیظ مثل دردی کے ہو اور یہ غلظ بسبب ورم طحال کے نہ ہو بلکہ خود اسی خلط کی غلاظت فی نفسہ معلوم ہو اس وقت استعمال اس مسہل کا کرنا چاہیئے بشرطیکہ قوت مریض کی قوی ہو نسخہ اوسکا یہ ہے نمک اندرانی ایک جز شوکۂ مصریہ تین جز خربق سیاہ دو جز شوکا اور خربق کو پانی مین اچھی طرح جوش دین اور نمک کو اسمین گھولدین بعد ازان اسکو چھانکر صاف کرین اور پلادین یہ طریقہ اسکے مسہل دینے اور اسکے تنقیہ کا بذریعہ ادویہ مسہلہ کے ہے اور اگر فصد کرنی واجب ہو فصد کرنی چاہیئے اور جگر اور فم معدہ کی تقویت کردینی چاہیئے اگر سبب اسہال ہذا کا معدی ہو یعنی خلط سوداوی معدہ سے طحال پر گرتی ہو اسوقت طحال پر محجمہ بناری چسپان کرنے چاہئین تاکہ جو کچھ معدہ اور امعاء سے طحال پر گرتا ہے اوسکو بند کردین اور بعد اس تدبیر کے تدبیر لطیف اور مقوی کرنی چاہیئے جیسے یہ ترکیب جو خاص ہماری تجویز کی ہوئی ہے۔ انار دانہ دس درہم بہمن سرخ بریان اکیدرہم زرشک بریان ایک درہم کہربا اکیدرہم تخم سداب تخم شاہسفرم ایک درہم افیون اجزاسے سفوف تیار کرین مقدار شربت تین درہم ہے۔ ایضاً انار دانہ زبیب سیاہ سرکہ اور پانی ملا کر جوش دین اور پھر صاف کرین اور ستر اسا نمک اور ستر اسپر چھڑکین اور اسکو استعمال کرائین پھر اگر حاجت اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو کندر اور سعد اور جوز السرو اور سک مکہ نصف درہم کعک اکیدرہم ان سب اجزا کو شراب کہنہ کے ساتھ پلائین جو خالص ہو

فصل علاج اسہال خونی کا جسمین سچ اور خراش نہو اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ایسا اسہال خونی تمام بدن سے ہوتا ہے اور جگر سے اور معدہ سے اور معاء علیا یعنی اوپر کی تینون آنتون سے اور نیچے کی آنتون سے ہوتا ہے اور خاص مقعد سے بھی ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کے علامات کی شناخت اوپر معلوم ہو چکی ہے جو اسہال خونی اقسام سے انھین اسہال کے صدیدی خواہ دردی ہو یا غسالی لیسے اسہال کا علاج جگر کی اصلاح اور دردی کی راہ سے ہوتا ہے کہ اسکے مزاج کی اصلاح کرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

ادرستہ ہائے جگر کی تفتیح کریں ان سب تدبیروں پر مقدم یہ ہے کہ اس اسہال کے علاج میں مراعات حال بدنگی استلائے اخلاط وغیرہ سے کریں
اور مراعات ان چیزوں کی جو صورت استلائے بدن میں کریں اور جبتک درد ہو اور طبیب بہ عدس صناعی معلوم کرے کہ یہ اسہال تمام بدن سے ہے خواہ
جگر سے اور وقت ساقطانہ ہوتی ہو پس ایسے اسہال کو بند نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر خوف ہو کہ جاری رہنا اس اسہال کا اکثر صورت خراش اور زحیر کا ہوگا اور ضعف
پیدا کریگا ایسے وقت فصد کردینی چاہئے اور اس مادہ کو جانب مخالف سے نکالنا چاہئے پھر اوسکے بعد ادویہ قابضہ حابسہ خون کا استعمال کرنا چاہئے جو اسہال
خونی کسی ساکی رگ کے پھٹ جانیسے عارض ہوا ہو اکثر اوقات انجام اسکا بطرف زحیر کے ہوتا ہے پس واجب ہے کہ توجہ خاطر پوری پوری مصروف اسکے
حبس کیطرف کرنی لازم ہے اور امالہ اسکا بطرف ضد مخالف کے کرنا چاہئے اگر اسکا بھی بشدت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مشروبات میں سے جوارش تو اس
اسہال کو موافق ہے جو امعاء علیا اور متصل اعضائے امعائی خرابی سے ہو اور اعضائے فوقانی امعائے علیا سے جو اسہال ہے اوسے بھی جوارش مفید ہے اور
حقنہ کے منفعت قوی اس اسہال کیواسطے جو امعاء سفلی سے پیدا ہو اور جو اسہال کہ درمیان کے اعضاء سے یعنی امعاء کے پیدا ہو اسکے علاج میں صواب
یہ ہے کہ دونوں علاجوں کو جمع کردینا چاہئے۔ جملہ ادویہ جو بارد اور قابض اور مغری ہیں اور ان کا ذکر اوپر ہوچکا ہے بیکے سب خون کے بند کرنیوالے بھی ہیں
خصوصاً جسوقت ان میں شبت اور شادنج مثل غبار کے اور دم الاخوین اور کہربا اور بسد اور موتی پڑے ہوں اور مشروبات اور حقنہ کے طور پر مستعمل ہوں اکثر
احتیاج مخدرات کی بھی ہوتی ہے اور اکثر قوی کرنے میں انہیں ادویہ کے حاجت اضافہ کرنے ان ادویہ کی ہوتی ہے جنمیں قبض ہو قرص گلنار منجملہ قرص
کے ایسی دوا ہے کہ اسمیں قوت حبس کی قوی ہے اور قرص تخم حماض اور اقراص شادنج جیسا ہمنے نسخہ تجویز کیا ہے عصارہ بارتنگ اور عصارہ اسپغول اور
عصارہ لحیۃ التیس کو ان امراض میں بڑی منفعت ہے خصوصاً جسوقت ان عصارات میں ادویہ مفردہ مذکورہ سابق داخل کیجائیں۔ ایضاً سیب اور بہی اور
گل سرخ سوکھا ہوا کہ نصف رطل لیکر پانچ رطل پانی ڈال کے جوش دیں تا اینکہ ڈیڑھ رطل باقی رہجائے پھر اسکو صاف کریں اور برابر اوسکے روغن گل اسمیں
داخل کریں اور پھر اسکو کسی دوسرے برتن میں پکائیں تا اینکہ تیل باقی رہجائے اور نمی سب جل جائے اس روغن کو مشروبات میں داخل کرکے استعمال کریں
حقنے جو حابس خون ہیں انھیں عصارات سے اور ایسے پانی سے تیار کئے جائیں جنمیں تو بعض مشہورہ پختہ کئے جائیں خواہ وہی ادویہ منقوع کرکے ان پانیوں
میں چھڑکے جاتے ہیں جنکو پکانا چاہئے چکنائی ان حقنوں میں گردہ گوسپند کی چربی اور روغن گل کی داخل ہوتی ہے وہ روغن گل بالغ الاثر جس کو
قرابادین میں بیان کریں گے اور باب زحیر میں بھی اسکا بیان آتا ہے انھیں حقنوں سے اسوقت ہم چند نسخے ایسے لکھتے ہیں اور انکا اختیار اسوجہ سے کرتے
ہیں کہ وہ بے ضرر اور معتدل ہیں اور انمیں ادویہ اور قرصہائے حارہ نہیں ہیں اور بعض انھیں ادویہ مرکبہ موصوفہ کو ایسے مقام پر بیان کرتے ہیں (حقنہ جید)
جسکے اجزا ہمنے جمع کئے ہیں پوست انار بارتنگ خرنوب الشوک اور انجیر سیاہ ہوا اور چاول پسے ہوئے کہ ہرایک ۸ درہم دوسرا نسخہ مازوی خام دو حصہ گلنار اور
گل سرخ ہر واحد چار درہم اور ان اجزا پر پانی اوزان میں صغیر کے جو برابر سولہ اوقیہ کے ہے ڈالدیں اور آب عصی الراعی ملے تو خالص پانی سے وہ عمدہ ہے
بعد ازاں دھیمی آنچ سے اسکو پکائیں تا اینکہ قریب ثلث کے باقی رہجائے اور صاف کریں پھر شب نصف درہم اور دم الاخوین اقاقیہ شادنج گلنار
عصارہ لحیۃ التیس صمغ عربی بریان سپیدہ قلعی صدف سوختہ گل ارمنی کہ ہرایک درہم روغن گل چھ درہم پیہ گردہ گوسفند ۷ درہم اور جسکی خواہش ہو افیون
ایک دانگ سے ڈیڑھ دانگ بڑھالے اور حقنہ کرے جسوقت غرض حقنہ سے خون کی آمد روکنی ہو کچھ انکی حاجت نہ ہوگی کہ دوا کو مغریات کے ملانے
سے غلیظ کردے جیسے چاول اور باجرہ وغیرہ اور غرض احتقان سے تدبیر زحیر کی ہو خواہ خون روکنے اور زحیر کی تدبیر دونوں مقصود ہوں ادویہ مغریہ کے
ملانے کی ضرور حاجت ہوگی۔ واجب ہے ایسی کوشش کرے کہ حقنہ کے اندر یعنی آلہ احتقان میں ہوائے خارجی داخل نہونے پائے۔ شیافات قویہ سے
اس مرض میں یہ ہے کہ اقاقیا صمغ عربی بزر البنج افیون سپیدہ قلعی اور گل ارمنی اور کہربا اور مازوئے خام سب اجزاء ہموزن لیکر پیسیں اور دوا مطبوخ
میں جو گرم ہے اسکو ڈالدیں اور بدون نل کے اور نے کے استعمال کریں جو اسہال دموی معدہ سے ہو اسکے واسطے فقط یہ اجزاء کافی ہیں مرداسنگ گلنار
سپیدہ صدف سوختہ ملاکر شیاف معلوم پر بعد دھونے اور خون پونچھنے کے استعمال کریں جب یہ تدبیریں ہوچکیں اور مرض ابھی بدستور باقی ہو پھر چارہ نہوگا

HAKEEM SHOUKAT ALI

بدون اسکے کہ دونون ہاتھون کو زیر بغل سے بانسواری باندھین اور اطراف بدن کی مالش کرین اور بیمار کو آب سرد مین اگر موسم گرمی کا ہو اور ہوا سے سرد مین اگر فصل جاڑون کی ہے بٹھائین اور آبہائے سرد سے پلائین اور اسکے احشا پر عصارات باردہ اور شربت ہائے حابسہ جیسے رب حصرم اور رب بہی وغیرہ لگائین بہت سے ٹھنڈے کرکے

فصل علاج سحج اور قروح امعا کے بیان مین

واجب ہے کہ شناخت سحج مین دھوکا باقی نہ رہے اسلئے کہ بیشتر ایسا خراش نہین ہوتی کہ ادویہ قوی کا استعمال کیا جائے بلکہ ایسے وقت استعمال سے ادویہ قوی کے ہلاکت مریض کا خطرہ قوی ہوتا ہے اور شاید کہ فقط تبرید شدید اور دینا تربوز اور کاہو اور خرفہ کا سحج خفیف کے دور کرنے مین کافی ہوتا ہے پھر اگر ایسے حقنہ کا استعمال کیا جائے جسمین ادویہ کاویہ داخل ہون مریض کی ہلاکت واقع ہوگی واجب ہے کہ علاج سحج کا جسطرح اوپر معلوم ہوچکا ہے اگر امعاء علیا مین ہو مشروبات مین پلائیگی دوا سے کیا جائے اور اگر امعاء سفلی مین ہو حقنہ سے کیا جائے اور اگر درمیانی اعضاء امعا کے ہو دونون طریقے سے کیا جائے ۔ پھر ان سب سے واجب یہ ہے کہ رعایت حال سبب فاعلی سحج کی کرنی چاہئے اور رعایت سبب فاعلی قروح امعا کی بھی اسطرح ہے کہ ابھی امعا سے انصباب رطوبت صدید وغیرہ کا ہورہا ہے یا نہین اور آیا سبب مقدم اس سحج کا شگافتہ ہونا خواہ امتلا یا ورم ہی جو ابھی تک باقی ہے یا کہ وہ سبب منتقض تھا اور منقطع ہوگیا مگر اثر اسکا سحج اور قرحہ کا باقی رہ گیا ہے علامات ان سب صورتون کے بخوبی اوپر بیان کردیے ہین پھر اگر سبب سحج اور قرحہ کا ابھی تک انصباب کر رہا ہو پہلے اسی سبب کے قطع کرنے کی تدبیر کرنی چاہئے اور اسکو بیخ و بن سے اوکھاڑنا لازم ہے انھین تدابیر سے جکو اپنے مقامات مخصوصہ مین معلوم کرچکے ہین اور اگر ضرور ہو کہ بنظر دوری ہونے خلط کے استفراغ کیا جائے ڈرتے ڈرتے اور بچا بچا کر استفراغ کیا جائے اور پوری کوشش ہرامر کی رہے کہ دوائے مسہل بشدت مضر اس زخم اور قرحہ کو نہو بلکہ مثل ہلیلہ اور کروبا اور کثیرا وغیرہ اور ضعیفہ کے مسہل دیا جائے اور اگر ممکن ہو کہ مریض کو دونون غذا دینے سے روکا جائے تاکہ بدن کو تحلل پیدا ہوجائے اس مادہ کی ریزش مین جو سحج پیدا کررہا ہو تو ایسا ہی کرین اور جو وقت ارادہ اسکے غذا دینے کا ہو تو اسی دودھ سے غذا دینی چاہئے جسمین سنگریزے وغیرہ بجھائے گئے ہین خواہ اسیطرح پختہ کیا گیا ہے جو باب سابق مین مذکور ہوچکا اور یہ دودھ کا پلانا بطریق دوا کے ہے لیکن غذائے خالص بروقت حاجت اور ظہور ضعف کے پس وہی تدبیر کرنی چاہئے جسکا حجم قلیل ہو اور قوت اسکی ظاہر ہو جیسے جگر مرغ فربہ کے اور تھوڑی سی روٹی بے خمیر کی اور خصیہ ہائے مرغ اور انڈا جسکی پختگی درجہ نیمبرشت سے زیادہ کو پہونچ گیا ہو اور بھنے ہوئے انڈے سے کم پختہ کیا ہو اور بیشتر مچھلی بھنی ہوئی زیادہ نفع دیتی ہے اور گوشت پائے کا جو پسے اور بھنے ہوئے چاول کی ہیچ مین پختہ کیا جائے ایسے بیمار کے واسطے نہایت بہتر ہے واجب ہے کہ قوت بیمار کی حفاظت رب و فواکہ سے کیجائے وہ غذائین جو باب اول مین اسی مقالہ کے مذکور ہوچکی ہین بھی اس بیمار کو نافع ہین واجب ہے کہ نمک جو ایسے بیمار کو دیا جائے بریانی ہوا اور بریان کیا ہوا اور شراب کسی قسم کی نہ پلائی جائے لیکن جو وقت کہ حرارت نہو اسوقت تھوڑی سی شراب سیاہ قابض پلانا چاہئے پانی اسکو سرد پلانا چاہئے بہتر نہین ہے کہ شروع علاج مین فقط ایسی دوائے خالص دیجائے جو براہ اپنی کیفیت کے موذی ہو اور تعفن پیدا کرنیوالی اور خشن اور خدش یعنی رگڑنے کے ذریعہ سے سحج کی بڑھانیوالی ہو جس وقت درد مین شدت ہو بنظر ضرورت کے احتیاج ادویہ مخدرہ کیطرف ہوتی ہو مثل گاڑھے گاڑھے حریرہ کے ہوجائے اور چہرہ پر مریض کے بطور طلا کے وہی ادویہ مخدرہ لگائی جاتی ہین تمام ادویہ باردہ قابضہ جو مخلوط ادویۂ مخدرہ سے ہون اسوقت نافع ہوتی ہین ہان اگر زائل اور ٹرائند پیدا ہو اسوقت بیشتر احتیاج ادویہ کاویہ کی ہوتی ہے جنمین وہ دوا بھی ملی ہو جو تخفیف مبدون لذع کے پیدا کرے ۔ واجب ہے کہ مریض سحج کو پلائین جنمین بزر وغیرہ جو دوا تجویز ہو آب سرد مین پلائی جائے آب گرم مین ہرگز نہ پلائی چاہئے ریوند مین خاصیت عجیب ہے قروح امعا کی اصلاح اور اسہال خواص یعنی ان دستون کے بند کرنیکی جنمین وہ رطوبت نکلتی ہو جو سطح داخلی امعا پر ہوتی ہے خصوصاً جو وقت ہمراہ آب بارتنگ اور تھوڑی سی شراب کہنہ کے پلائی جائے ۔ بلیلہ بریان اور خرنوب کی قوت مثل ریوند کے ہے دونون ساتھ ہی مستعمل ہون خواہ جدا جدا تخم گل بھی عجیب النفع ہے بعضے تجربہ کیا ہے جو بعض اطبا کہتے ہین کہ شروع اسہال خونی مین اگر چار درہم صمغ عربی آب سرد کے ساتھ پلایا جائے زوال اس مرض کا ہوجاتا ہے گل مختوم بھی زیادہ نافع ہے ہر ایک اقسام سحج کو حتی کہ سحج متآکل اور سٹرا ہو ابھی اس سے زائل ہوتا ہے بشرطیکہ بعد پاک کرنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ناکل اور چرک وغیرہ کے کسی حقنہ کا استعمال کر کے منجملہ حقنہ ہائے مذکورہ کے اور اسیطرح جو وقت حقنہ کیا جائے طین مختوم کا عصارہ بارتنگ
اور کوکب ساموس یعنی طین ساموس کے اور نیز عصارہ خرفہ سیاہ کے ہمراہ۔ منجملہ ادویہ نافعہ کے اس مرض میں عصارہ توت کا ہے جو ابھی گدر ہو اور
پختہ نہوا ہو اسیطرح گیاہ لسان الحمل کا پانی بھی مفید ہے اور عصارہ گلسرخ پلایا جائے خواہ بطور حقنہ کے استعمال کیا جائے بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ اودیہ
اسہال خونی میں رب العفص بھی داخل ہے اور میرے گمان میں رب الغراب ہی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بقراط جو وقت رب عفص کو ذکر کرتا ہے
مراد اوسکی انجیر کے پتے ہوتے ہیں اور یہ پتے اس مرض سے مناسبت نہیں رکھتے ہیں پس یہ معنی بھی کلام بقراط کے نہ سمجھنے چاہئیں شراب جتہ
خرگوش کی ان لوگوں کو مفید ہے اور پنیر جس کا نمک نکال لیا ہو جسطرح اوپر بیان کیا ہے باب اول میں زیادہ نافع ہوتا ہے اگرچہ ناکل زیادہ نہ ہو اور ہنگیا
ہو جو وقت ریح کا عروض بسبب کسی دوائے مشروب کے ہوا ہو اوسوقت کیواسطے ادویہ نافعہ میں سے یہ ہے کہ روغن زرد اور دم الاخوین اسطرح کہ
تیس درہم روغن زرد میں ایک درہم سے تین درہم تک دم الاخوین ملا کر حقنہ کریں مرکبات نافعہ سے ان لوگوں کیواسطے اقراص اور سفوفات
بار دہ مذکور ہیں اور بہتر انکے حق میں یہی ہے کہ دوا روٹی پر چھڑک کر کھلائی جائے اور اسکے اوپر سرد پانی پلایا جائے یہ بھی مفید دوا ہے گوگھی کی
راکھ چار حصہ اور ماذو دو حصہ فلفل ایک حصہ سب کو پیسکر بعد غذا کے بوزن ایکدرہم کے تناول کریں اور سرد پانی اسکے اوپر پئیں غلونیا بھی انکو نافع
ہے جو وقت آب سرد کے ہمراہ تناول کریں حقنہ اور حمولات جو ایسے بیاروں کے واسطے مناسب ہیں اور مطلق اسہال خونی کے روکنے میں بکار آمد
ہیں وہی مرکبات ہیں کہ جنکے اجزا ابتدائے مرض ہذا میں ادویہ مغریہ قابضہ سے مرکب ہوں اور اخیر مرض میں اگر انجام اسکا ناکل کیطرف ہو ادویہ منقیہ
اور ادویہ کاویہ درکار ہیں اور جبتک پارہ ہائے کوچک جرم امعا کے برآمد ہو رہے ہیں اور ظاہر ہوتے ہیں جائز نہیں ہے کہ ادویہ مغریہ قابضہ سے زیادہ
دینے کی جرأت کریں بعض اطبا نے کہا ہے کہ اقاقیا اس مرض کے حقنہ میں ڈالنا نہ چاہئے جبتک کہ خون کی آمد ہو اور یہ قول بعض پوچ ہے مگر جو وقت
کہ قرحہ کی جراحت باقی رہجائے اوسوقت ادویہ بخفیفہ قابضہ ہمراہ اجزا بادوست کے پھر اخیر میں اگر انجام کار بطرف ناکل کے ہو جائے منقیات اور
کاویات کا استعمال کرنا لازم ہے بعض معالجین تھوڑا سی فلادفیون کو بعض عصارات میں داخل کر کے استعمال حقنہ ہائے سلیمہ بےضرر کیا کرتے ہیں
پس اسکے استعمال سے نفع عظیم پیدا ہوتا ہے لیکن اگر ضرورت داعی نہو بطرف اس دوا کے جو تیز ہے خواہ بطرف دوائے ترش کے پس اولی اور بہتر
یہی ہے کہ ایسی دوا کا استعمال نہ کیا جائے اور بشرط ضرورت پھر بھی اولے یہی ہے کہ پہلے ترش دوا کو اختیار کریں پھر اسکے بعد بشرط حاجت ادویہ حارہ
کا استعمال کریں اور جو وقت ضرورت داعی ہو اور ناکل بھی ہو اوسوقت ادویہ مادہ بقدر ازالہ ناکل اور تنقیہ چرک وغیرہ کے ضرور استعمال کرنی چاہئیں
اور فلادفیون بھی بقدر حاجت اوسوقت جائز ہے بشرط رائے صائب یہ ہوتی ہے شروع تدبیر میں کوئی دوا مخدر دیجائے بعد ازاں حقنہ مادہ کا استعمال
کریں اور یہ تدبیر اس وقت کیجاتی ہے کہ تحمل ایذائے ادویہ حادہ کا نہو یہ حقنہ حادہ اور زرنیخیہ لیسے ہیں کہ ان سے خوف ہلاکت کا ہوتا ہے کہ جلد اسحاق کی تھوڑی تھوڑی
چھیلتے چھیلتے آخر کو امعا میں سوراخ ڈالدینگے اسیواسطے واجب ہے کہ مبادرت انکے استعمال پر اوسوقت کیجائے جب بخوبی معلوم ہو کہ قرحہ فاسد ہو چکا ہے اور اب اتنی دیر
تک اسکا ٹھہرنا ممکن نہیں ہے کہ جبتک ادویہ حادہ سے امعا میں سوراخ پڑیگا اتنے زمانے میں یہ قرحہ پھیل کر زیادہ بڑھ جائیگا اور عمق اسکا بہت گہرا ہو کر بہ نسبت سوراخ پڑنے کے
زیادہ خرابی پیدا کریگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چربی بکری کو فضیلت زیادہ ہے ان اشیائے مغریہ پر جو حقنہ کی ادویہ کے جمع کرنے کیواسطے داخل ہو سکتے ہیں اسلئے کہ یہ چربی تدبیر اور
تسکین لذع پیدا کرتی ہے اور مقام مرض پر بسرعت منجمد ہو جاتی ہے یہ جملہ قواعد جو بیان ہو رہے ہیں اسیوقت تک چل سکتے ہیں جبتک ابتدائے
مرض ہے اور جب قرحہ میں مدہ پڑ جائے پھر اسکی صفائی اور تنقیہ کے واسطے احتیاج قوی ادویہ کی ہوگی اور مکینی دوا اور ادویہ مغریہ باطل ترک کیجائیں
کہ یہ چیزیں اصل دوا اور مرض میں حائل ہو کر اسکے اثر کو روکتی ہیں جب یہ معلوم ہو جائے کہ قرحہ میں چرک پیدا ہو چکی ہے پھر اسکی صفائی کا اہتمام اصل سے
کرنا چاہئے اور اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ نمک کا پانی اور وہ پانی جسمیں زیتون نمک سود پروردہ کئیگئی ہے اور تسکین مچھلی کا جوشاندہ ضرور ہے
کہ اگر مدہ پڑ گیا ہے مثل قرص راز یانہ کے بھی لامحالہ استعمال کیا جائے جو وقت کہ مرض حالت ابتدا اور تازگی سے گذر جائے اور اس قرص کے دینے سے کوئی

[illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

بلغم نہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ ہائے چرب اور منوّمی تسکین درد میں اس شخص کے کرتے ہیں جسکے آنت میں قرحہ اکالہ یعنی سڑا ہوا ہو مگر یہ ادویہ نہیں
دیجاتی ہیں اور دی اسوقت جاتی ہیں جب انکا اثر تاکل تک پہنچ گیا ہو اور ادویہ کے جو تاکل کو نافع ہیں اور وہ ادویہ کیسی ہوتی ہیں کہ جنمیں تنقیہ اور جلا
کی قوت ہے اور تجفیف اور قبض بھی ہو اور وہ مقدار ادویۂ منوّمہ کی اسیقدر ہو جس سے قرحہ بند ہو سکتا ہے پس مناسب نہیں ہے کہ منوّمات اور دسومات
ان قرحوں میں اس کثرت سے داخل کئے جائیں کہ ادویۂ مفیدہ کا اثر تاکل تک نہ پہونچنے دیں اور بیشتر ایسے ادویہ کے استعمال سے درد اور الم پیدا ہوتا
ہے اور اسکی طرف کچھ التفات نہیں کیا جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو وقت حقنہ حادہ سے تنقیہ چرک وغیرہ کا ہو چکے بعد اوسکے ادویہ مدملہ کا اور
ان ادویہ کا استعمال کرنا چاہئے۔ جو بذریعۂ ادویہ منوّمہ اور قابضہ کے تیار ہوتی ہوں اور ان ادویہ کا استعمال اسوقت کرنا چاہئے جب معلوم ہو جائے کہ اچھا گوشت
ظاہر ہو چکا ہے اور سڑا ہوا گوشت دور ہو گیا ہے جو وقت کہ تپ اور ضعف اور تاکل ساتھ ہی جمع ہو جائیں اور حرارت کا زور ہو اور مریض حقنہ قرص ان
کے استعمال پر متحمل نہ ہو سکے واجب ہے کہ انھیں اقراص کو آبہائے فواکہ باردہ قابضہ میں گھولکر تیار کریں جیسے انگور خام اور ریباس اور سماق اور
بہی اور گلسرخ وغیرہ اور بعد تیاری کے پھر ان اقراص کو سکھالیں اور مکرر یہی عمل کریں۔ اکثر بدون آمیزش بھنگ و افیون کے انھیں ادویہ میں چارہ
نہیں ہوتا خواہ پہلے مخدرات کا استعمال کرکے پھر ان ادویہ کو کہلاتے پلاتے ہیں اور مریض کو غذائے پسندیدہ بمقدار قلیل بھی ضرور دیجاتی ہے اکثر مقدار شربت
ان اقراص کی نصف درہم سے دو درہم تک ہوتی ہے بیشتر اصوب یہ ہوتا ہے کہ آبہائے فواکہ میں ادویہ قابضہ اور کبھی ڈالی جائیں از انجملہ عرق
اور جفت بلوط وغیرہ ہے اسلئے کہ یہ بات متیقن ہوئی کہ خشک ریشہ پیدا کرے وہ دوا جسکے استعمال سے درد بھی شدید ہوتا ہے اور نفع بھی اوسکا زیادہ ہے
یہ ہے کہ حقنہ قرص زرنیخ اور آب نمک کا کریں بروقت غلیظ ہونے مدہ کے اکثر لوگ جیسے گرفتاران تپ او ضعیف یا وہ لوگ جنکی حس زیادہ ہے
اور حقنہ حادہ کا تحمل نہیں کر سکتے ایسی تدبیر سے جسکا بیان ابھی ہوا ہے تو انکی تدبیر علاجی اسطرح شروع کیجاتی ہے کہ پہلے حقنہ ماء العسل کا انکو کرایا جاتا ہے پھر
بعد چار گھنٹہ کے آب نمک کا حقنہ کرکے اسکے بعد گل مختوم سرکہ اور نیم گرم پانی ملا ہوا ان کو پلایا جاتا ہے پس اسی تدبیر سے ایسے لوگ شفایاب ہو جایا
کرتے ہیں منجملہ تدبیر کے درباره حقنہ کے یہ بھی ہے کہ تھوڑی تھوڑی دوا سے حقنہ کیا جائے چند مرتبہ کرکے اور جب لذع کی شدت ہو اسکا تدارک
روغن گل سے کیا جائے کہ اس کا حقنہ دیا جائے جو حقنہ کیواسطے خون بند کرنے کے مستعمل ہوتے ہیں اور اسہال خونی کے روکنے کیواسطے وہ ان حقنوں
کے علاوہ اور ہیں اور قریب قریب ہیں منع اسہال کے حقنہ کے اور کبھی ان حقنہ کیواسطے چند قسم کے قرص تیار رہتے ہیں اور کبھی انکا استعمال بصورت
اور سلم ہونے کی حالت میں بھی ہوتا ہے اب ہم نسخہ ہائے حقنہ اور شیاف کے اور نسخہ ان قرصوں کے جو حقنہ میں پڑتے ہیں ذکر کرتے ہیں منجملہ حقنہ ہائے
سبک و خفیف کے جو اسہال حار میں دینے کے لائق ہے یہ کہ لعاب بارتنگ سے تنہا حقنہ کریں خواہ ہمراہ بعض ان اقراص کے جنکو ہم لکھتے ہیں یا اینکہ روٹی
بے خمیر کا حقنہ کریں خواہ نان خطیری کا حقنہ کسی عصارۂ مناسب میں گھولکر منجملہ حقنون کے یہ حقنہ ہے کہ آب جو روغن بادام زردی بیضہ اور چاول
کی پیچ جو گردہ گوسپند یکسالہ کی چربی میں پکایا ہو اور صاف کرکے اسمیں طین مختوم ملاکر حقنہ کریں۔ ایضاً حقنہ نافع یہ ہے کہ بھنے چاول کا غسالہ چربی
میں جوش دیا ہوا اور بیشتر اوسمیں مازو اور پوست انار بھی داخل کرتے ہیں اسیطرح حقنہ ستو کے پانی اور گل مختوم کا۔ ایضاً یہ حقنہ بروقت حرارت
شدیدہ کے نافع ہے عصارہ تراشہ کدو اور عصارۂ خرفہ سیاہ اور بارتنگ و عصی الراعی اور حب الآس جسکو دو مرتبہ پانی میں دہوکر پانی پھینک دیا ہو
ان سب عصارات کو یکجا کرکے روغن گل و سپیدہ اور گل ارمنی اور اقاقیا اور لوبیا ملاکر اور اگر حاجت ہو تو تھوڑی افیون بھی شریک کرکے بحسب حاجت
اور حالت مریض کے حقنہ کریں۔ یہ نسخہ حقنہ کا جو مذکور ہو چکا ہے زحیر کیواسطے بھی مجرب ہو چکا ہے۔ نسخہ حقنہ کا جو قابل استعمال کے قیح میں ہے پوست
انار اور مازو اور سماق اور برگ حبتین اور توت کی جڑ ان سب اجزا کو کسی شراب میں اوبالیں تا اینکہ قوام انکا گاڑھا ہو جائے بعد ازان حقنہ
کریں اور ہمراہ بعد اقراص حقنہ کے پیمیں اور روغن آس ملاکر حقنہ کریں نسخہ ہائے شیاف جو قیح میں بکار آمد ہوں اصول ادویہ انکے مرکی اور
کندر اور زعفران اور سندروس اور شب اور صمغ اور جند بیدستر مسوخت کر افیون کسی شیاف میں داخل ہو اور حضض اور کاغذ سوختہ اور دم الاخوین

HAKEEM SHOUKAT ALI

شاخ گوزن سوختہ اور قیمولیا اور مٹی کے وہ اقسام جو قیمولیا کے ہمراہ جاری ہوتے ہیں اور آطلیبا کی سب قسمیں اور مرداسنگ اور زین قیملیں اور بھی چیزیں اور اکثر احتیاج
پھٹکری کے اقسام اور زنگار کی بھی ہوتی ہے یہ نسخہ شیاف کا مرکب بعض ایسے ہی ادویہ سے واسطے سحج اور قرحے کے ہے کندر زعفران افیون کو آب بارتنگ سے
گوندھ کر شیاف کریں کہ یہ نافع ہوتا ہے دوسرا نسخہ افیون جند بیدستر صمغ عربی حضض کو عصارۂ بارتنگ سے سرشتہ کریں اور نسخہ کندر زعفران افیون سپیدی
بیضۂ مرغ اور نسخہ سندروس میعہ مر زعفران افیون پانی میں گھول کر شیاف تیار کریں کبھی انھیں ادویہ سے مرہم کے اقسام بذریعہ سپیدہ اور روغن گل کے بناتے
ہیں اور کپڑے پر لگا کر استعمال کرتے ہیں خواہ روئی کے چھوٹے گالے پر لگا کر مقعد میں رکھیں یا ملیں بذریعہ سلائی کے پھر جب اچھی طرح آلودہ ہو جائے اس روئی کو سلائی
پر لپیٹ کر اسی مقام رکھیں تاکہ برابر ہو جائے اور دیر تک ٹھہرا رہے قرص کے نسخہ جات جو سحج میں بکار آمد ہیں جیسے قرص کوکب اور قرص زرنیخ واسطے سحج
سائل کے واجب ہے کہ ان اقراص کو کسی پٹاری وغیرہ جو چھوہارے وغیرہ کی پتی سے بنائی گئی ہو خواہ کھجور کی پٹاری میں بحفاظت رکھیں تاکہ قوت ادویہ
کی محفوظ رہے قرص قرطاس سوختہ اسکا نسخہ یہ ہے کاغذ سوختہ دس درہم دو کون درنیخ جلائی ہوئیں اور تراشہ سرا درپھٹکری مازو اور چونہ جو بجھایا نہ گیا ہو کمہ
بارہ درہم انھیں اجزاسے قرص تیار کریں بذریعہ آب بارتنگ کے اور ہر قرص کا وزن چار درہم کا ہو اور بڑا قرص تو کل اجزا سے ایک ہی بن سکتا ہے دوسرا
نسخہ ساق اور انار کی بوٹی اور سوقوطولون جو ایک قسم حی العالم کی ہے اور گلنار اور انگور کے بیج قلقند اور قلقطار قلمی سوختہ اثمد مکہ ایک جزو
زنگار نصف جزو سب اجزا سے قرص تیار کریں۔ یہ قرص نہایت قوی ہو چونہ اور بجی اور اقاقیا مازو دہنال سرکہ میں پرورده کئے ہوئے چند روز
تک (واسطے کمی حدت کے) پس انھیں اجزا سے قرص تیار ہوتا ہے دوسی نسخے قرص کے انکی نسبت کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فقط آب بارتنگ میں
گھول کر حقنہ کر دیا جائے ضماد اور طلا کے نسخے جو اس مرض میں نافع ہیں باب اسہال مطلق میں انکا بیان ہو چکا ہے طلائی اقراص کوکب کا آب آس کے
ہمراہ اس مرض میں جب تجربہ کیا گیا بہت ہی مفید ہوا جب درد میں کسیطرح سکون نہو تو مریض کو ایسے آبزن میں بٹھانا چاہیے جسمیں ادویۂ قابضۂ معلومہ
جیسے شبت اور حلبہ اور خطمی کو پکایا ہو اگر کرب کی شدت سحج صفراوی میں ہو دوغ مطبوخ اور جو کے ستو کا پانی استعمال کیا جائے اگر درد کی انتہائی
شدت ہو کر قریب بغشی کی نوبت پہونچے اسوقت مخدرات کے استعمال سے چارہ نہوگا اور قبل مخدرات کے بھیڑ کی چربی اور جو کے ستو کے پانی سے حقنہ کر دینا
چاہیے اور اس تدبیر میں مدافعت اور تاخیر نہ کرنی چاہیے کہ بیشتر اسی سے درد ٹھہر جاتا ہے اور مرض منقطع ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ اعتدال خلط صفراوی
کا پیدا ہوتا ہے اور اگر سکون درد میں اسوقت نہو وہی علاج جو معلوم ہو چکا ہے یعنی استعمال مخدرات کا طریقہ اختیار کرنا ہوگا اگر جی چاہے تو ایسے وقت اس
حقنہ کا استعمال کریں نسخہ اسکا یہ ہے آب کشک جو اور چاول کی پیچ اور چربی بکری کے گردہ کی روغن گل اور صمغ عربی سپیدہ قلعی اور زردی بیضۂ
ان سبکو ایک جگہ یعنی ایک ہی ظرف میں رکھکر خوب پھینٹیں اور اگر خواہش ہو تھوڑی سی افیون بھی اسمیں ملا کر استعمال کریں پھر اگر سحج بلغمی ہو واجب ہے
کہ ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کریں جو تقطیع بلغم کی کرے اور اسکو خارج کر دے اور اسکو دور کر دے اور غذا ایسے مریض کو اسی قسم کی دینا چاہیے تاکہ
غذا اسکی ماہی شور تجویز کیجائے اور نان خورش اور رائی اور چقندر اور مری اور کوامیخ اور نان خورش مثل ناردانہ اور زبیب کے مع مصالح گرم کے اور
رائی اور جو شے قاطع بلغم ہے جو نفت بکثرت استعمال خرمائے خام اور بریان کا کرے اور اسی کو غذا قرار دے اور کسیقدر ادویہ مائل بحرارت تناول
کر چکا ہو جیسے خردل اور فلافلی نفع یاب ہوگا بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ چند آدمی جو قرح امعا میں مبتلا تھے جاوشیر کے استعمال سے انکو نفع ہوا اسطرح کہ خوزنجی
جاوشیر کو ہمراہ سداب کے استعمال کرتے تھے اسکے بعد کچا چھوہارا بریان کیا ہوا کھا لیتے تھے چند روز ایسا ہی کرتے رہے اور بالکل صحت پائی اور شاید کہ یہ
صحت انکو اسی چھوہارے کے استعمال سے ہوئی ہو یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص ذوسنطاریا کے کہنہ کا علاج ایک روز کرتا تھا اور دوسرے
دن مریض کو راحت دیتا تھا اور اسی دوسرے دن مریض کو روٹی ہمراہ پیاز تیز کے مثلاً سپید پیاز کے کھلاتا تھا اور پلانے کی اشیا اسدن بہت کم دیتا
تھا اور پھر دوسرے دن اس غذا دینے سے اسکو آب گرم اور نمکین سے حقنہ دیتا تھا بعد اس حقنہ کے اور کسی قوی دوا کے جو اندمال کی بھی خاصیت
رکھتی ہو اسکو حقنہ دیتا تھا پس اگر مریض متحمل اس درد کا جو اس کے علاج سے ہوتا تھا کر گیا فوراً صحت پا جاتا تھا ورنہ فوراً مر جاتا تھا حقنہ جو ان بیماران

HAKEEM SHOUKAT ALI

کیونکہ اسکے مناسب ہین وہ اصلاح کے ہونے در کار ہین نسخہ حقنہ کا رز نجوش زیرہ نمک برگ دمہشت رطب یعنی خار تازہ ورترشبت سداب اکلیل الملک تکمہ ایک اوقیہ زیت چالیس اوقیہ سب ادویہ اور زیت کو اسقدر جوش دین کہ ثلث جلجائے پھر چھان کر صاف کرین اور اسی زیت کو استعمال کرین (دوسرا حقنہ) ایسے بیمارون کو چاول کی پیچ مین ماہی شور کو جوش دیکر حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے فیروطمی غذا کی بھی صفت ایسی ہی کرتے ہین اسی مرض مین نسخہ اسکا یہ ہے کہ چوہا راسونٹا اور ہر گوشت اٹھائی رطل مصطگی ایک اوقیہ تازہ سویا چھ اوقیہ موم دس اوقیہ شراب روغن گل بقدر کفایت کبھی درد مین ملم کو داخل کرتے ہین خصوصاً جب برودت اور بلغم لزج کا نکلنا محسوس ہو ۔ سحج سوداوی کا علاج پہلے تدبیر سودا اور طحال کی جیسا ہمنے بیان کیا ہر اپنے موضع خاص مین قبل اس باب کے کرکے بعد اصلاح مزاج طحال کے اور اچھی اور درست ہونے تدبیر مذکور کے پھر اسوقت سفوف طین مفید ہوتا ہوا ور حقنہ جو چاول کی پیچ اور عصارہ سے تیار ہوتے ہین ۔ اور اونمین خوشبو ادویہ اور بزورگرم اور نرم اور مرہ وہ قابضہ بھی داخل ہوتے ہین اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی انہین حقنون مین پڑتی ہے غذا بیماران سحج سوداوی کی ایسی چاہئے جو خون سے تولد سودا کو روکے اور بند کرے اگر قرحہ خبیث ہو چارہ ہوگا بدون اسکے کہ پہلے نمک اندرانی کے پانی سے حقنہ کرین پھر اس حقنہ کے بعد اگر حاجت باقی رہے ایسی دوا سے حقنہ کرین کہ گوشت سحج یعنی وہ گوشت جسمین بسبب سحج کے خراش اور زخم پڑگئے ہین ظاہر ہو جائے بعد اوسکے مدملات ادویہ سے علاج کرین جواز قسم حقنہ کے ہون حقنہ ہائے نرم اس فائدہ کیواسطے جیسے یہ حقنہ ہر شوکہ مصریہ تین جز خربق سیاہ دو جز بانی اور نمک اندرانی مین جوش دین پھر اگر حقنہ کارگر نہو تو اس زرنیخ سے حقنہ کرین ۔

سحج سفلی کا علاج ایسی دوا سے کیا جاتا ہے جس سے طبیعت نرم ہے اور اسمین لین اور چکنائی اور تغریہ اور ازلاق ہو اور کھانے سے پہلے زردی بیضہ نیمبرشت خواہ شوربا بوڑھے مرغ کا خواہ شوربا یخنی چھوٹے چھوٹے بچہ ہائے مرغ نرم گوشت اور فربہ سے تیار ہون حقنہ ہائے نرم جو عصارات مغریہ اور مزلقہ سے ساختہ تیار ہون اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی اسمین پڑے کبھی جب اس سحج مین طول ہو جائے یہ دوا مفید ہوتی ہے تخم کتان اسپغول تخم مرو تخم خطمی ان سب کا لعاب نکالین اور طعام سے پہلے پلادین کہ یہ دوا ہمراہ ازلاق کے درد مین بھی تسکین دیتی ہے اور تغریہ بھی کرتی ہے اور بعض قبل طعام کے تناول کرنا بیشتر اس عارضہ کو زائل کر دیتا ہے جو سحج بعد تناول کسی دوا کے عارض ہو اسکو ادویہ بارد جو مغری بھی ہون نافع ہوتی ہین اور کثیرا بریان اکثر نافع ہوتا ہے روغن مین بوزن ڈیڑھ درہم کے اسی کثیرا سے ملا کر خواہ اس سے زیادہ تناول کرین زیادہ مفید ہے کہ روغن گاؤ ہو تازہ اور عمدہ ہو اسمین تھوڑی سی دم الاخوین ملا کر حقنہ کرین ۔ کبھی گائے کا اوجھ شوربا کے بھی بعض اقسام سحج سیاری مین نافع ہوتا ہے گریہ دوا جامع فوائد نہین ہے ۔ **علاج اوس اسہال کا جو بسبب غذا کے عارض ہو** مقدم علاج اوسکا یہ ہے کہ اُن غذاؤنکا انحدار اور نیچے کیطرف اترجانا روکا نہ جائے جبتک خوف ہیضہ قوی کا بافراط نہو لیکن اگر یہ اسہال بسبب کثرت غذا کے ہو انحدار اس غذائے کثیر کا روکنا چاہئے اور بھوک پیدا کرنی ضرور ہے پھر جب یہ غذائے کثیر معدہ سے اوتر جائے اسوقت بعض ربوب کا کھلانا جائز ہے اور اگر ضعف پیدا ہو خوزی کا استعمال کرنا چاہئے خواہ سفوف انار دانہ کا پھر اگر احساس ضعف کا معدہ مین ہو باوجودیکہ پہلے غذائے کثیر کھا چکا ہے جس سے اسہال عارض ہوا اور دلالت اس ضعف پر قرار دو نفع کرتا ہو اسوقت گلنار اور کندر اور اجوائن کو ہموزن لیکر زبیب سے خستہ کوفتہ سے گوندھین اور صبح کو ہر روز بقدر ایک جوزہ کے تناول کرین ۔ ایضاً دوائے کرمانج جو قرابادین مین مذکور ہے اور دوائے مج کا استعمال کرنا چاہئے ۔ لیکن اگر یہ اسہال فساد سے غذا کے واقع ہوا ہو عام اس سے کہ وہ فساد غذا مین ذاتی ہو یا اینکہ وقت بیوقت استعمال کرنیسے فساد غذا پیدا ہوا خواہ ان غذاؤنمین کیفیات ردیہ ہون اور بسرعت استحالہ ان غذاؤن کا بطرف خرابی کے ہوتا ہو اسوقت واجب ہے کہ غذا ایسی اختیار کرین جنکا کیموس اچھا ہو اور قابضہ بھی ہون اور جو اثر فساد کا باقی ہے حرارت خواہ برودت سے اسکا دفع انہین جوارشات قابضہ معلومہ سے کرنا چاہئے جو حار یا بارد ہون اگر سبب اس اسہال کا لزوجت غذا کی ہو خواہ اسکا مزلق ہونا پس اسی غذا کو ترک کرکے وہ غذا اختیار کرنی چاہئے جسمین ہمراہ خشونت کے قبض بھی ہو یا سبب اسہال حرارت خواہ برودت کسی غذا کی ہو اسکا علاج حسب طرح از روے قواعد کے واجب ہے کرنا چاہئے پھر اگر سبب تقدیم غذائے مزلق کی ہو یعنی پہلے ایسی غذا کھائی تھی جو مزلق ہے اسکے بعد دوسری غذا اسکے مخالف

HAKEEM SHOUKAT ALI

تناول کی ہے لازم ہے کہ بروقت علاج کے غذائے قابض کو پہلے دین اور اگر سبب اسہال کا پیچھے کھانا ہو ایسی غذا کا جو سریع الہضم ہے تدبیر تناول غذا مین تغیر کردینا چاہیے یعنی ایسی غذا سریع الہضم کو پہلے دینا چاہیے اور طباشیر کو ہمراہ بعض ربوب کے کھلانا چاہیے تاکہ معدہ کی اصلاح ہوجائے اثر ہے اس شئے کے جو معمولی ہے قسم غذا سے خواہ سوائے غذا کے اور کوئی معنے کے اثر ہے اسکے لائیں غذائے سریع الہضم جو بعد کسی غذا کے کھائی جائے عفونت پیدا کرتی ہے اور اگر شاذونادر کہین ایسی تدبیر غذائی برودت پیدا کرے غذائے ترش ہونے سے اسوقت طباشیر ہمراہ جوارش خوزی دینی چاہیے اگر سبب اسہال کا کمی طعام کی ہو خواہ غذا کی لطافت جو ہر سے اسہال ہذا پیدا ہوا اسوقت بعض ایسی غذائے قلیل خواہ لطیف کے کوشتہائے غلیظ اور ثقیل بطور مصوصات کے اور کوشتہائے قابض سرکہ مین پختہ کرکے کھلانے چاہئین اور ایسی مقوی یعنی شور کھیلی وغیرہ تجویز کرنی چاہیے پھر اگر ایسی غلیظ اور ثقیل غذاؤن سے خوف ضعف ہضم کا ہو اُن اشیا کی تہوید کرنی لازم ہے **علاج اسہال دماغی** اسہال دماغی کے بیمار کو واجب یہ ہے کہ سیدھا یعنی چت نہ سونے پائے جسوقت نیند سے بیدار ہو اسیوقت اسکو قے کرادینی چاہئے تاکہ جو خلط دماغ سے معدہ پر بوقت خواب کے گرا ہے اور وہی اسہال پیدا کرتا ہے نکلجائے اور جو تدبیرین ہمنے باب نزلہ مین بیان کی ہین انکا بھی استعمال کرنا ضرور ہے جیسے سر مونڈنا اور بعد اسکے اشیائے باخشونت سے سرکی مالش کرنی یا کمادات اور سینک جو مخصوص سر کیواسطے ہین انکا استعمال کرنا اور ادویہ سرخ کنندہ جلد اور داغ ڈالنے والی کا سر پر لگانا اور دماغ کی تقویت اور اسکے مزاج کی اصلاح کرنی کہ یہی معالجہ اصلاح دماغی کا ہے بیشتر داغ لگانے کی بھی اسہال دماغی مین حاجت ہوتی ہے مناسب نہین ہے کہ طبیب ایسے اسہال کے بند کرنے مین اسطرح مشغول ہو کہ ادویۂ قابضہ دیکر معدہ سے ایسے اسہال کو روکے کیونکہ اندیشہ اور خطرہ بڑھ جائیگا بلکہ واجب ہے کہ جو شے از قسم نزلہ وغیرہ کے دماغ سے اوترکر معدہ مین پہونچی اور جمع ہوتی ہے اس کا اخراج بذریعہ قے کے کرانا چاہیے خواہ ایسی تدبیر سے جو اس مادہ فراہم شدہ کو اسفل کیطرف اوتارے اگرچہ حقنہ کیون نہ ہو اگر حبس کرنا اسکا منظور ہو تو ایسی چیزون سے حبس نہ کرے جو قابض ہین کہ شکم مین حبس پیدا کرینگی بلکہ ایسے اشیا سے حبس کرے جنسے نزلات سینہ مین بند ہوجاتے ہین جنکا بیان امراض صدر مین ہمنے کیا ہے اور جسطرح ہمنے علاج نزلہ کے باب مین قطع اسباب نزلہ کا ذکر کیا ہے اور اسکے اصلاح کی تدابیر بیان کردی ہین اور اب کچھ حاجت نہین ہے کہ مکرر اون کو ہم بیان کرین **علاج اسہال سددی** کا یہ اسہال اکثر بطور دورہ کے ہوتا ہے تمام بدن مین سدے پڑنیسے ہو یا فقط جگر کے سدے پڑنیسے خواہ جگر اور معدہ کے درمیانی راہ مین سدے پڑنیسے پیدا ہوا ہو۔ مختار صریح اسکے علاج مین یہ ہے کہ اس قسم کے سدون مین زیادتی نہ کردین قوابض کا استعمال کرا کے بلکہ واجب ہے کہ جو سدہ اپنی جگہ سے دفع ہوتا ہوا اور سرکتا نظر آئے اس کو بذریعہ استفراغ کے نکال دینا چاہیے پھر جسوقت کہ راہین اور مسالک سدہ کی خالی سدہ سے ہو چکین اب ادویۂ مفتح سدہ کا پہونچنا آسان ہوگا اوسوقت ایسے ہی ادویہ کا استعمال کرنا لازم ہے اور اکثر تفتیح سدہ کیواسطے مسہل قوی دینا پڑتا ہے تاکہ مواد غلیظ جو مولد سدہ ہے ان کو جذب کرے اور حقنہائے قوی جن مین قوت جذب اور تفتیح کی زیادہ ہو بھی دینا پڑتا ہے سدے کا خود بخود ہوجانا ایسے وقت نہایت نافع ہے جسطرح کہ بقراط اسکی شہادت دیتا ہے صواب یہی ہے کہ اس اسہال کا مریض اپنی پوری خوراک چند مرتبہ کرکے کھایا کرے ایک ہی دفعہ نہ کھا جائے اور ہر مرتبہ اسیقدر غذا تناول کرے جو حصہ اُس کی پوری خوراک کا اس دفعہ مین ہوتا ہے مثلاً اگر چاہو تو صحیح اپنی پوری خوراک اس کو کھانا منظور ہو تو ہر مرتبہ چہارم پوری مقدار کا تناول کرے اور پھر واجب ہے کہ تفریق غذا کی اسیطرح کرنا ہے اور غذا کے بعد ایسی شے تناول کرے جو بسرعت تنفیذ غذا پر معین ہو اور سدہ غذائی کی تفتیح کرتی ہو ایسی دواؤن مین سب سے افضل جالینوس کی رائے مین معجون فودنجی ہے کہ قبل طعام کے ایک مثقال دینی چاہیے اور جب طعام کا ہضم ہو چکے بقدر نصف درہم کے دینی چاہیے شراب کہنہ جو قوی اور رقیق ہو وہ بھی جید ہے اگر بعد طعام کے بقدر نصف درہم کے پلائی جائے تریاق بھی نہایت نافع ہے جب ثقل طعام بہت معلوم ہوجائے پھر اوسوقت استحمام کرنا چاہیے دلک اور مالش بدن کی پس اسمین فترہ نہ ڈالا جائے بلکہ ہمیشہ مالش کرتے رہین قبل غذا کے اور بعد

HAKEEM SHOUKAT ALI

غذا کے جس وقت بدن ضعیف ہو جائے دلک شدید کی حاجت ہوتی ہے اور خرقہ ہائے باخشونت یعنی کھرے کپڑوں سے پشت اور شکم کی مالش کرنی چاہئے اور بیشتر احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اسکے بدن پر زفت اور ادویہ محمرہ کو طلا کریں سدّوں کی تفتیح کے طریقے تو ہم پہلے تعلیم کر چکے ہیں۔ واجب ہے کہ طبیب معالج کو خوف اور ہمیں مریض کی لاغری دیکھکر نہ پیدا ہو کہ اس خوف سے تدبیرات مذکورہ کرنیکی جرأت باقی نہ رہے اسلئے کہ جب ایسے لاغر مریض کا معالجہ جرأت کرکے کیا جائیگا اور تفتیح سدّوں کی ہو جائیگی اور جو اخلاط سدّہ ڈالنے والے ہیں انکو بذریعہ اسہال دفع کر دیا جائے پھر غذا اسکے بدن میں نفوذ کرنے لگے گی اور وہ یعنی اسہال بعد ان تدبیرات کے نہ عارض ہوگا اور بدن اسکا قوی ہو جائیگا **علاج اسہال ذوبانی** دق اور سل وغیرہ میں جو اسہال ذوبانی عارض ہوتا ہے۔ اسکے معالجہ میں طمع صحت کی اسیطرح بیجا ہے جس طرح اسکے سبب یعنی آخری درجہ میں سل اور دق کے بطمع صحت علاج کرنا بیجا ہے لیکن جو اسہال دق اور سل کے اسہال سے کم ہے اسکا معالجہ بدن کی ترطیب کے نظر سے مبردات مرطبہ سے کیا جاتا ہے اور ہواؤں سے اور نطولات سے بقدر جس مرض کے اور اطلائے حرارت مثل قرص طباشیر اور قرص کافور سے اور قلب اور جگر اور سینہ پر ضماد ہائے باردہ سے غذائیں ایسے اسہال میں گرنہا سے سک جو بطور رہم اور قریص اور مصوص کے پختہ کئے جائیں اور مچھلی کا گوشت بطور یخنی کے دیا جاتا ہے روٹی سمید کی جو خوب گوندھی جائے۔ اور اچھا خمیر اوٹھائے اور روٹی جس وقت بیان کیجائے بیشتر اسکے واسطے ایک حریرہ وغیرہ نشاستہ اور صمغ عربی ڈالکر تیار کیا جاتا ہے اسیطرح حماضیہ یعنی جن غذاؤں میں ترشا لیموں کا پڑتا ہے اور ازین قبیل دیگر اقسام کی غذائیں بھی مستعمل ہوتی ہیں۔ اسہال ہذا کو دفعۃً بند نہ کرنا چاہئے بلکہ بتدریج ایسی ہی دواؤں سے اور اقراص طباشیر جو ممسک ہیں اس مرض کیواسطے خاص ہے اور یہ اقراص جسکا نسخہ یہ ہے گل ارمنی طباشیر اور شاہ بلوط تخم حماض مقشر اور زرشک گل سرخ صمغ عربی بریان سرطان سوختہ سبکو باریک کوٹ کر آب بہی سے گوندھنا چاہئے **علاج اسہال تکاثفی** کا اس اسہال کے علاج کیطرف ہمنے اشارہ اس جگہ کیا ہے جہاں ہمنے جذب مواد امتلائی کا بدن سے بطرف ظاہر جلد کے لکھا ہے۔ اور ضرور ہے کہ اخلاط کا بذریعہ فصد اور اسہال مناسب کے اسی طرح اخراج کیا جائے جیسا ہمنے اسے بیان کیا ہے اور حمام کا استعمال ایسے اسہال میں آبہائے منفخہ سے کیا جائے کہ جنمیں ادویہ مفتحہ جوش دیگئی ہوں اور مشروبات ملطفہ کا استعمال کرنا چاہئے زیادہ تر وہ عطریات سونگھائی جائیں جو ارباب ریاحان کیواسطے مذکور ہو چکیں بشرطیکہ تکاثف شدید کبھی دلک یعنی مالش بدن کھردری لنگی اور رومالوں اور لیف خرما وغیرہ سے کیجاتی ہے۔ اسقدر کہ جلد سرخ ہو جائے بعد ازاں آب گرم خواہ وہ پانی جسمین قوت تفتیح کی ہے بدن پر ڈالا جاتا ہے جیسا کہ ہمنے بیان کر دیا ہے **ہیضہ کا علاج** ہیضہ کے علاج میں کچھ تدبیریں تو بتبدیل حرکت ہیضہ میں کیجاتی ہیں اور بعض تدبیروں کا موقع اوسط زمانہ حرکت مواد ہیضہ میں ہے اور کچھ تدبیریں اسکے ہیجان ردی اور ہولناک زمانہ میں کہ مادہ کو اسوقت عصیان اور نافرمانی قبول تر طبیعت خواہ ادویہ پر ہوتی ہے اور اعراض خوف دہندہ کو اسوقت حرکت ہوتی ہے الغرض یہ تدابیر اسوقت کیجاتی ہیں جسوقت علامات ہیضہ کی ظاہر ہو جائیں اور ذکار میں تغیر اپنے حال اصلی سے شروع ہوا اور معدہ میں گرانی اور امعاء میں اینٹھن اور الٹ پلٹ شروع ہو جائے اور بیشتر ان باتوں کے ہمراہ متلی بھی ہوتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ اب کوئی شے کھانے پینے کی تناول نکیے اور نہ بعد ایسی حالت کے کھانا پینا چاہئے۔ ہاں اگر ترک غذا وغیرہ سے قوت کے سقوط کا خوف ہو اسوقت ایسی تدبیر کرنی چاہئے جو عنقریب ہم بیان کرینگے پھر نہایت اولیٰ اور انسب بوقت کر لائق بحال ایسے مریض کے یہ ہے کہ بذریعہ قے کرانے کے اس غذا کو نکالڈالیں بشرطیکہ ابھی وہ غذا اوپر کیجانب ہو یعنی معدہ سے اسکا انحدار امعا وغیرہ میں نہ ہوا ہو اور اگر اوپر نہ ہو تو ایسی مفید چیز اسوقت دینی چاہئے جو ملین شکم بھی ہو اور یہ ملین دوا پانے کی تدبیر دونوں ایسی ہونی چاہئیں کہ جو مقدار دوا وغیرہ کے قابل اخراج تجویز ہوئی ہے فقط اسی مقدار کو نکالیں اور اس سے زیادہ کوئی اور فضلہ یا کوئی اور شے خوب کا اخراج نکریں۔ واجب ہے کہ ایسی دوا سے آور خواہ ملین ایسی نہ تجویز کیجائے جسمیں دو خصلتیں ہوں ایک یہ کہ معدہ کو ڈھیلا کر دے دوسرے یہ کہ قوت معدہ کو ضعیف کر دے جیسے کہ روغن کنجد اور جیسے کہ روغن زیت ہمراہ آب گرم کے اور نہ اس دوا میں قوت تغذیہ کی حالانکہ یہ لوگ ضد تغذیہ یعنی ترک غذا کے محتاج ہیں جیسے ماء العسل اور سکنجبین قیصریں ہمراہ آب گرم کے کہ اسمیں خفیف سی غذائیت بھی ہے مگر کسی ضرورت خاص کیوقت ایسے ادویہ کا بھی استعمال ہو سکتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بلکہ فقط گرم پانی یا تھوڑا سا بورہ اور بالنگ سیاہ خواہ آب گرم ہمراہ تھوڑے سے زیرہ کے اسیطرح اگر ان لوگون کو خود بخود قے آرہی ہو اور اسی حالت مین اوکائی ایسی آتی ہو کہ اس کے ہمراہ کچھ خارج نہ ہوتا ہو اور ایسی اوکائی سے انکو سخت ایذا پہونچ رہی ہو جب انکو دوائے مقی اور ملین دینے کا وقت ہے اسلئے کہ بقراط نے بیان کیا ہے کہ قے کی روک بذریعہ قے کرانے اور اسہال کے ہوتی ہے۔ اور اسہال کا بند کرنا بھی انھین دونون تدبیرون سے ہوتا ہے۔ کہ قے کرائین خواہ ملین کا استعمال کرین اور واجب ہے کہ ادویہ ملینہ انکے واسطے حمول خفیف سے تجویز کیجائین جوکہ ترنجبین اور شکر اور نمک سے مرکب ہون یا حقنہ خفیف سے جو آب چقندر بقدر ساٹھ درہم کے اور بورہ او سپر ایک مثقال چھڑکا جائے اور شکر سرخ دس درہم روغن گل دو سرکہ بقدر سات درہم کے یا کسیقدر بلا اسکی دوا جیسے کونی کہ یہ بھی نافع ہے ایسے مقام پر اگر معلوم ہو جائے کہ بدن مین مواد صفراوی کا ہیجان ہے اور یہ بھی خیال ہو کہ بیشتر ایسے مواد حدوث ہیضہ پر معاون ہوتے ہین اور فقط غذا سے بالکل خوف حدوث ہیضہ کا نہو اسوقت معدہ کا سرد کرنا خارج سے بذریعہ ضماد وغیرہ کے لابد ہوگا اگرچہ فقط برف کے رکھنے سے تبرید کیجائے اور یہ تدبیر تبرید معدہ کی بعد اسکے کرانی چاہئے کہ اعانت مریض کی ادویہ مقیہ سے کرلی جائے بشرطیکہ طبیعت کا سیلان بطرف قے کے خود بخود ہو اور بقدر تحمل اور برداشت کے یہ اعانت کرنی چاہئے ایسی تبرید معدہ کی جو بعد اس اعانت کے ہوتی ہے پیاس مین بھی سکون پیدا کرتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو جب قے بافراط ہونے لگے تو منجملہ حابسات قے کے بھی تبرید معدہ کی ہے جسطرح مذکور ہو چکی اور تبرید معدہ کی بذریعہ بجھہ بلا شرط یعنی خالی بھنون کی کرتے ہین اور اگر عصارہ خواکہ سے اسکو سرد کرین یہ بھی نافع ہے اور اگر صندل اور کافور اور گلسرخ ملا کر اطراف پر اسکا لیپ کردین یہ بھی مفید ہے بیشتر قے بند کرنیکے واسطے اطراف کی بندش کی حاجت ہوتی ہے اور اگر حرارت قوی نہ ہو اسوقت دوا ملین نیشاپوری جو قرابادین مین لکھی ہے استعمال کیجاتی ہے پھر ان تدبیرون کیساتھ واجب ہے کہ جو کچھ بطرف قے یا دستون کے خارج ہوتا ہے اسکی رعایت بھی ضروری بات ہے پس جبتک کیلوس یا اس کے ہمرنگ غذا نکلتی ہے ہرگز اسکا حبس کرنا روا نہین ہے اور بوجہ من الوجوہ بند نہ کرنا چاہئے اسلئے کہ اسکے بند کرنے مین خطرہ عظیم ہے پھر جب نکلنے والی شے مین تغیر فاحش معلوم ہوا اور کیلوس یا غذا کا شبہ اوسپر باقی نہ رہے اسوقت حبس کرنا واجب ہے اور یہ بات کب معلوم ہوگی جسوقت کوئی شے خراطی بالزوجت یا رطوبت مری وغیرہ ایسے نکلنے لگے جسکے خروج سے بدن مین ضعف پیدا ہو اور قبض یعنی تشنج متشابہ کا اور بدن کا تواتر غیر معتدل یعنی رگون کا تناؤ اور پھڑکن تمام بدن کی پیدا ہو اور مثل ہزال و لاغری کے ایک کیفیت تمام بدن مین پیدا ہونے لگے اور مراق کی یہ کیفیت ہو جیسے تشنج ہوتا ہے اور بیشتر ایسے وقت پیاس ورتپ پیدا ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب روانی شکم بطرف اسہال صحیح کے منتقل ہوئی یعنی ہیضہ کی جاتی رہی سزاوار ہے کہ حبس کیوقت اعانت ربوب قابضہ سے کیجائے اور اکثر ان ربوب کو پودینہ سے خوشبو کر دیتے ہین اگر ربوب کو قے کیطرف سے انکی طبیعت گرا دے پھر دوبارہ کھلانا چاہئے اور تھوڑی مقدار سے ربوب کا استعمال کرانا مناسب ہے مناسب نہین ہے کہ ادویہ حابسہ اور ربوب کا دینا بند کر دیا جائے اس لحاظ سے کہ انکی طبیعت قبول نہین کرتی ہے اور قے کر دیتے ہین بلکہ مکرر ایسے ہی ادویہ انکو دینی چاہئین اور ایک ہی اثر کی بدل بدل کر مختلف ادویہ کا استعمال کرانا چاہئے اور اسی قسم کی مختلف ادویہ تیار موجود رہین تاکہ تیار کرنیمے تاخیر نہ ہو جائے گلاب تندان کے معدہ کی تقویت دینے والا ہے اور مرض خاص کو نافع ہے یہ ربوب قابضہ واجب ہے کہ اسقدر ترش نہون کہ انکے معدہ مین لذع اور خراش پیدا کرین اور مادہ ہیضہ کی اعانت انکے بسبب لذع کے پیدا ہو بلکہ اگر کسیقدر لذع انسے پیدا ہو اسکو کسی دوائے مسہل یا مقی سے نکالڈالنا چاہئے۔ ترش چیزین اکثر یہ ہے کہ سج اسعا وغیرہ پیدا کرتی ہین یعنے ایسے وقت مین اور اسیطرح مشروبات مین جو چیز زیادہ سرد بالفعل ہو اور ان بیمارون کو اسواسطے ایسی چیزین ناموافق ہین کہ معدہ کو ایسی چیزونکا ایک دھکا پہونچتا ہے البتہ صفراوی قسم مین ہیضہ کے یہ اشیا مفید ہوتے ہین پس واجب ہے کہ ایسے اشیا کے قبول کرنے اور ناگواری کا حال بخوبی تجربہ سے دریافت کر لیا جائے اور ویسا ہی عمل کیا جائے پودینہ کا شربت جو ایسے آب انار سے تیار کیا جسکا پانی مع تخم یعنی پوست اندرونی کے نچوڑ گیا ہو اور تھوڑا سا پودینہ قسم جید کا اسمین داخل کر کے شربت تیار کیا ہو ایسے بیمار کو جید ہے اور قے کو روکتا ہے اسیطرح آب انار ترش بھی اور کبھی آب انار مین ملین ماکول جو پاکیزہ ہو بھی داخل کیجاتی ہے اکثر ارباب ہیضہ کو جسوقت آب گرم قوی الحرارۃ

HAKEEM SHOUKAT ALI

پلائی جاتی ہیں تو وہ پانی رگوں میں بسبب قوت حرارت کے سما جاتا ہے پھر اسوقت جو مواد ریزش کر رہے ہیں بطرف رگوں کے پلٹ کر رجوع کرتے ہیں۔
واجب ہے کہ ایسے وقت کمادات کیطرف رجوع کیا جائے اور مروخات ایسے روغن سے جنمیں قوت قبض کی ہو اور تسکین لطیف اونسے پیدا ہوگی مرا شفیا
ہو اونکا استعمال ہو جیسے روغن ناردین اور روغن اور نرگس ور روغن گل بیضاوہ روغن جسمیں مصطگی کو جوش دیا ہو بھی ایسے لوگوں کو مفید ہے (نسخہ مرہم کا جو
عمدہ ہے ان لوگوں کے واسطے) خصوصاً جس شخص کو ہیضہ طعام غلیظ کے سبب سے پیدا ہوا ہو مفاصل و عصعد کی تدہین روغن خوشبو اور روغن بنفشہ
اور تھوڑے موم سے کیجاتی ہے اور جاڑوں میں روغن ناردین اور تھوڑے موم سے مناسب ہے معدہ ضماد قابض جو سرد ہو اور قبض شدید کی قوت اسمیں
ہو اور عطریت بھی رکھتا ہو کرنا چاہئے جیسا کہ جابجا معلوم ہو چکا ہے اگر خوف ضعف یا غشی وغیرہ کا رائے طبیب پر اس امر کو واجب کرے کہ اب ہیضہ کو بند
کر دینا چاہئے اور ابھی تمام غذا وغیرہ جس کا نکلنا واجب ہے خارج نہ ہو چکی ہو یا اخلاط ردی جنکا ہیجان رہ رہ کر ہوتا ہے باقی ہے اسوقت واجب ہے کہ مریض کو
ایسی غذا دیجائے جو اس خلط وغیرہ کے ہیجان کی توڑنے والی ہو یا اینکہ اس بقیہ کا استفراغ بعد چند روز کے کیا جائے جیسا لائق بحال مریض مذکور بنظر اس
خلط وغیرہ کے اور بنظر اسکی حالت ضعف کے ہو جب یہ بات محسوس ہو جائے کہ سبب ہیضہ کا پورا پورا اخراج نہیں ہے یعنی غذا کو اس ہیضہ میں چنداں مداخلت
نہیں مگر اسیقدر امداد برودت معدہ سے ہوئی ہے اسوقت تدبیر اونکے قے کے روکنے کی کرنی چاہئے بعد ازانکہ بذریعہ قے کے وہ شے جنکا نکلنا واجب
تھا خارج ہو چکی ہو اور یہ جیسے قے بذریعہ شربت پودینہ کے جو جسمیں قدرے قلیل مسک کی شرکت ہو یا کسیقدر عود اسمیں داخل کیا جاتا ہے اور ضماد ایسے لوگوں کے واسطے
وہی مناسب ہیں جو مائل بہ تسخین ہوں غذا ایسے لوگوں کے واسطے جو رائے طبیب میں آئے اسمیں کسیقدر قوت چوزہ ہائے نرم کی بھی داخل رہے اور مصالح
خوشبو بھی ڈالکر کھائیں جسقدر حدس صناعی اجازت دے روٹی نبیذ میں بھیگی ہوئی مناسب ہے جو وقت ایسے مریض کو دوا پلانے اور ضماد وغیرہ سے جو اوپر
مذکور ہو چکے ہیں فراغت ہو جائے واجب ہے کہ اسکے سلانے کی تدبیر کیجائے اور ایسے فرش پر اسے لٹائیں جسمیں جلد نیند پیدا کرنے کے موجود ہوں اور گہوارہ
خواہ جھولا ہنڈولا اسکے لئے کیواسطے تجویز کریں اور نرم نرم اسکے ہاتھ پاؤں دبائیں کہ جسمیں اُسے نیند آجائے اور وہی تدبیریں کریں جنکا بیان علاج
سہر اور بیداری کے مرض میں ہو چکا ہے واجب ہے کہ جگہ اسکے سونیکی ایسی ہو جہاں روشنی زیادہ نہو اور نہ زیادہ سردی ہو اسلئے کہ برودت اسکے اخلاط کو اندر
کیطرف لیجائیگی اور ہمکو حاجت اسکی ہے کہ ان اخلاط کو خارج کیطرف جذب کریں پھر اگر نبض میں صغر پیدا ہونا شروع ہو جائے اور کسیقدر اثر تشنج کا ہو خواہ
ہچکی آنے لگے بہت جلد شراب پلائی جائے کہ جسمیں کسیقدر قبض ہو ہمراہ آب بہی اور کعک در لعاب خبز سمید کے پلانا چاہئے اور ان چیزوں کو جہانتک ممکن ہو
خوب گرم کر کے دینا چاہئے اور اگر حاجت اس سے زیادہ قوی تغذیہ کی ہو کوئی قسم گوشت نرم کی طائروں کے گوشت اور گوشت بزغالہ کو لیکر خوب
کوٹ ڈالیں اور اسیطرح خوب کوٹا ہوا قیمہ دیگ میں ڈالکر اسقدر آنچ دیں کہ پانی چھوڑنے لگے اور پانی چھوڑتے چھوڑتے اب قریب ہے کہ پھر اپنی رطوبت کو
جذب کرنے لگے۔ پس اسوقت اس گوشت کو خوب زور سے نچوڑیں اور جسقدر آب گوشت برآمد ہو لے نرم آنچ میں پکائیں اور ترشی خواہ کسی سرد کی داخل
کر کے اسکو ترش کریں بہتر ہے خواہ انار ترش اور کچھ ہے اور بعض اطبا اس ماءاللحم میں تھوڑی مقدار شراب کی اسقدر ڈالتے ہیں کہ اسکی ترشی مخفی رہتی
ہے اور پھر اسی ماءاللحم کو کھلاتے ہیں اور اگر اسی ماءاللحم میں تھوڑی سی روٹی کا چورا ڈال دیا جائے کچھ ضرر نہ ہوگا اور پھر اسکو کھلا کر مریض کو سوجانا چاہئے ایسے
بیماروں کے واسطے کچھ ضرر نہیں ہے اگر چند دانہ اس انگور کے کھائیں جو خوشہ میں اکثر زمانہ دراز تک لٹکے رہے ہوں بشرطیکہ انگور کھانیکی انکو خواہش بھی ہو
اور پھر بھی تھوڑی مقدار تناول کریں اور بیج اس انگور کے خوب چبا لیا کریں اگر چبانا ممکن ہو یعنی دانت انکے مضبوط ہوں اگر مریض کے معدہ میں کوئی شے
اشیاء مذکورہ سے خواہ دوا اور غذا کچھ بھی نہ ٹھہرتی ہو اور جب کوئی شے دیجائے جی متلائے اور قے آنے لگے مریض کے شکم پر نیچے کیطرف ناف کے
نزدیک ایک بڑا محجمہ یا تونبی چسپاں کرنی چاہئے جو خالی پچھنہ ہو اور اگر اس مقام پر نہ ٹھہر سکے تو درمیان دونوں شانوں کے چسپاں کرنا چاہئے گر نیچے کیطرف
جھکی ہوئی ہو اور اسی صورت پر اگر سولانا مریض کا ہو سکے نہایت صائب تدبیر ہے اور اگر میل مادہ ہیضہ کا بطرف اسفل کے براہ دستوں کے ہو
مریض کے دونوں بغلوں کے نیچے اور دونوں بازو کی بندش کر کے اس کو سولا دینا چاہئے اگر ممکن ہو پھر اگر محجمہ کے چسپاں کرنے خواہ پٹی کی بندش

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے درد کا احساس مریض کو ہونے لگے پھر دوبارہ محجمہ کا چسپان کرنا اور بچی کی بندش کا اعادہ کرنا چاہئے اور ان دونوں کی چسپیدگی اور سختی میں تغیر نہ کرنا چاہئے
کہ ڈھیلی ہوجائیں اور ایذا دہی انکی کم ہوجائے بلکہ اسیطرح رہیں جبتک کہ مریض کو شدت قے وغیرہ سے امان حاصل ہو یعنی اگر قے آتی ہو تو غذا کا انحدار
معدہ میں ہوجائے اور اگر دست آتے ہوں تو حرکت انحدار اسہال کی بطرف ہوجائے اسوقت پھر ان دونوں میں سے جو کوئی کیوں نہو پہنچے ہوں خواہ رباط
ڈھیلا کر دینا چاہئے مگر یہ ڈھیلا کرنا بھی تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ عمل میں آئے اور اگر معدہ مریض کسی شے کو قبول نہیں کرتا بلکہ جو کچھ دیا جائے براہ اسہال خارج
ہوجاتا ہے اسوقت تغذیہ میں ایسی چیزیں یکجا کرنی چاہئیں جو قابض اور مغلظ ہوں جیسے نشاستہ ربانکو طبیخ پوست خشخاش میں اور اسمیں سک السک ملا دیں
اور شیرینی کسیقدر بھی داخل کریں اسلئے کہ حلاوت غذا کی بہ نسبت ناگواری کا ہوتی ہے اور نرمی اور طبع اسہال بھی پیدا کرتی ہے اور طبیعت سے قبض کم دور
کرکے اسمیں روانی کا باعث ہوتی ہے جب ایسی غذا ہوچکے مریض کو سولا دینا چاہئے پھر اگر ایسے ہی مریض کو ہمراہ دستوں کے قے بھی آرہی ہو تو بعد غذا کے
مذکور دینے کے ایک چمچہ پودینہ کا شربت خواہ پودینہ کا رُب بھی دیا جائے اور اگر اسہال ہی فقط ہو ایسی غذائے قابض اور مغلظ پر آب بہی اور آب نمرود اور آب امرود
اور بہی اور سیب شامی کا جو منقوش ہوتا ہے مع عنبر کے چوسنا مقدم کرنا لازم ہے پاس رباب ہیضہ کی فرو کیجاتی ہے سیب کے ستو کو آب انار میں دینے سے اور
واجب ہے کہ جو خوشبو کی اشیا مقوی ہیں اونسے دور رکھی جائیں اور ایسی ہی خوشبو چیز ونکے سونگھانے سے اونکی کیفیت مرض کا تجربہ کیا جاتا ہے اسلئے کہ بروقت
سونگھنے ایسی اشیاء کے انکے طبائع میں اولٹ پلٹ پیدا ہوتا ہے بعضوں کو روٹی کی خواہش ہوتی ہے اور بعض لوگ روٹی کی بو سے نفرت کرتے ہیں اور
بعض کو اس کی بو سے لذت ملتی ہے بعضوں کو شوربا اور یخنی کی بو سے کراہت ہوتی ہے کیونکہ اسکی بو سے لذت پیدا ہوتی ہے اسیطرح کیفیت شربات کی بھی
ہے نفرت اور خواہش کی راہ سے اور یہی حال بخورات کی خوشبو کا ہے مگر فواکہ کی خوشبو کا ذائقہ مریض کی طبع اسکو قبول کرتی ہے واجب ہے کہ انکو کوئی شے نہ کھلائی جائے
جبتک کہ انکو اشتہائے صادق نہ ہونے پھر اگر صفائی معدہ کے پہلے انکو بھوک لگے ہرگز غذا نہ دینی چاہئے بلکہ حمام میں داخل کرکے انکے سر ون پر گرم پانی گرایا جائے
بعد ازاں انکو حمام سے باہر لائیں اور زیادہ ٹھہرنے ندیں پھر اگر تشنج کے آثار نمایاں ہوں مفاصل پر قیروطی ملائے نرم و حار بالطبع جسمیں قوت خواص ہو ملی جائیں جاڑے
میں تو روغن ناردین اور روغن سوسن اور گرمیوں میں روغن گل و روغن بنفشہ اور اسیطرح کپڑے ونکے کرکے روغن ہائے مذکورہ میں ڈبو کر مفاصل پر رکھے جائیں وہ روغن مرطب
اور ملین ہونے چاہئیں اور زیت میں بھی ان چیتھڑ ونکا بھگونا کافی ہے واجب ہے ایسے مریض کے دونوں جز ونکی خبر گیری بخوبی کیجائے پس ہمیشہ مقام زیرین یعنی طحال اور زیرین اون
اعضا کے کہ بجاریں کو نیچے سے اور کو حرکت دینا ہے نرم کرنیکا اہتمام سطحی کیا جائے اور قیروطیات ملینہ ان پر ملی جائیں جب ہیضہ کی شدت کی آگ بجھ جائے اور مریض کو آرام و تسکین
کی نیند آجائے اور بعد نیند کے آرام سے بیدار ہوں اسوقت کسی قسم کا سب تھوڑا سا انکو پلانا چاہئے اور بزی انکو حمام میں داخل کرانا چاہئے دیر تک اوسمیں نہ ٹھہرنے پائیں بلکہ اسیقدر
ٹھہریں کہ رطوبت حمام کی کسیقدر انکو پہونچے پھر حمام سے انکو باہر لاکر خوشبو عطر وغیرہ کی اونکے ملی جائے اور تھوڑی سی غذا جسکا کیموس اچھا ہو انکو دیجائے اور ترفیہ یعنی
آسائش کا سامان اونکے لئے مہیا کیا جائے اونکو زیادہ پانی پینے کی مہلت ندینی چاہئے اور پانی اور شربت وغیرہ کے پینے میں وقفہ کرنا چاہئے یا اینکہ
جب طعام ان کو دیا جائے اشیاء قابضہ اسکے بعد استعمال کریں اور بعد اس حالت کے کہ اب غذا ہضم ہونے لگی پھر انکی تقویت معدہ کی تدبیر کرنی چاہئے
ترمس و صعتر یا کبر سے اور شل گلقند یا املہ شیر یا ہون خوری سے اکثر حمام میں جانا باعث اور سبب انتشار خلط اور مادہ ہیضہ کا ہوتا ہے اور تکسیر یعنی ہاتھ
پاؤں و دیگر اعضا کے ٹوٹنے کا سبب ہوتا ہے۔

علاج اسہال دوائی کا

اس اسہال کی تدبیریں جنکے ایک باب جداگانہ لکھا ہے جس جگہ تدبیر ادویہ
مسہلہ اور ادویہ نے آور کو جنکے بیان کیا ہے اور طریقہ استعمال اون دواؤں کا ذکر کیا ہے مگر یہانپر پھر ہم لکھتے ہیں اور باختصار بیان کرتے ہیں کہ ابتدا میں اس
اسہال کے واجب ہے کہ دودھ سے اور روغنوں سے علاج کیا جائے خصوصاً اگر دودھ میں کسی حیلہ سے ایسا کیا جائے کہ قابض ہو جائے اور روغنوں میں
بھی کسیقدر اجزا ادویہ قابضہ کا آجائے پس یہ سب چیزیں اس لذع کی جو ادویہ سے پیدا ہوتی ہے تعدیل کرتے ہیں بیشتر اوائل میں دودھ اور روغن
ہی پر انحصار کیا جاتا ہے ہمراہ آب گرم کے اور اکثر انھیں چیزوں کے پینے سے چند دفعہ پلائی جائیں گرم پانی اس مرض میں پلایا جاتا ہے خصوصاً جسوقت
کسیقدر جوہر دوائے حار کا معدہ میں لپٹ رہا ہو خواہ امعا میں پس اسوقت آب گرم اوس دوا کا ضرر مٹا دیتا ہے پھر جسوقت بعد استعمال آب گرم کے حقنہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

مفرح اور مسدل کرنیوالا دیا جائے خواہ ایسی کوئی غذا کھلائی جائے یہ بھی نافع ہے۔ **تدبیر اسہال بحرانی کی** اسہال بحرانی کا روکنا کسیطرح درست نہیں ہے جبتک کثرت اسہال سے خطرہ پیدا نہ ہو پھر جب افراط ادہ ہو جائے وہی علاج کرنا چاہیے تقریباً جو ہیضہ کا علاج ہے لیکن ماء اللحم کا پلانا روا نہیں ہے اگر مرض مین زیادہ حدت ہو بلکہ ایسی غذا دینی چاہیے جسمین تبرید اور تغلیظ ہو جیسے حریرہ جو کہ جو کے ستو اور سیب کے ستو سے بنایا جائے اور اگر گوشت کی برداشت کر سکے تازہ مچھلی جو آب انار مین پختہ کیجائے خواہ انار دانہ کے ساتھ اور قوابض اسمین بجائے مصالے کے ڈالی جائین جیسے کشنیز خشک ہو کہ سرکہ مین بریدہ کی ہو اور پھر سوکھائی گئی ہو خواہ اور کوئی شے اسیطرح کی **زحیر یعنی پیچش کا بیان**۔ پہلے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ پیچش کی شناخت کرلیجائے کہ کیا ہو یا ہوتی۔ زحیر کاذب تو اسطرح پر ہوتی ہے کہ مقعد سے اوپر ایک ثفل خواہ سدہ خشک اڑ جاتا ہے اور کبھی اس سے ہو کر کوئی شے آجاتی ہے اور ہیضہ اسعا مین اسکی تحریک شدید سے گونہ خراش پیدا ہو جاتی ہے اور نیز چونکہ ایسا ہی واقع ہوتا ہے لہذا گمان غالب زحیر کا ہوتا ہے اور واقع مین کوئی ایسی سدہ کی بات ہوتی ہے ایسی زحیر کاذب مین واجب ہے کہ حقنہ ہائے نرم سے علاج کیا جائے اور شیافات بالذع کا استعمال پھر اگر حقنہ ہائے نرم سے جایا نہ ہوا دکو تیز کرنا چاہیے اور رطوبت انکی بڑھانی چاہیے اسقدر کہ خشک سدہ وغیرہ نرم کرکے خارج کر دین پھر اگر باقیماندہ فضلے کے اخراج مین دودھ کی اور فقط خالص رطوبت کی حاجت ہو یعنی دوائے ملین اور مسہل کچھ ضروری نہو ایسی ہی چیزون پر انحصار کرنا چاہیے اور بعض احتیاج کھانے سے متقل کی باسمع متقل کی ہوتی ہے خواہ حسب اطرکی اگر غلظ مادہ کا مظنون ہو اور اگر حرارت بھی ہو احتیاج الماس اور شربت بنفشہ وغیرہ کی ہوتی ہے اور اس حب کی جزو لال المناس اور رب السوس کتیرا سے تیار ہوتی ہے لیکن اگر زحیر صادق ہے پھر اوس کا سبب اگر یہ ہو کہ برودت مقعد کو پہونچی اور زحیر پیدا ہو گئی اسوقت خرقہ ہائے باہم کو گرم کرکے تکمید کرنی چاہیے اور بھوس گندم سے بھی مقعد کو سینک کیجاتی ہے اور دونون عجز اور عانہ یعنی پیڑو کی اور دونون حالب یعنی کولے کی تکمید کرنی چاہیے اور باجرہ اور نمک کو کسی تھیلی مین باندھکر اور گرم کرکے اوس مقام پر بازو رکھکر بیٹھے خواہ اسفنج کی سینک کرے گرم پانی مین اسفنج کو ڈبو کر یا سوکھا ٹکڑا ابرہ کا گرم کرکے اوسی سے تکمید کرے اور تدہین موضع مخصوص کی کسی تیر ولی سے جو بعض روغنہائے گرم سے جنمین قوت قبض کی بھی ہو کرین اور کسی دوائے کا دی سے **یہ بھی جاننا ضروری ہے** کہ طلا اس مقام پر شراب گرم اور زیت انفاق سے کرین یا اینکہ مریض سے کہا جائے کہ حمام مین داخل ہوکر زمین گرم پر بیٹھے کہ برودت اکثر اوقات پیچش کو مضر ہوتی ہے اور اسی طرح تکمین لطیف کا حال ہے کہ اکثر اوقات مین اوس سے نفع ہوا ہے اور اسیطرح اکثر اقسام زحیر کو تکمید مفید ہے جیسے تبرید کہ وہ مضر ہے اور اکثر انواع زحیر کو تناول ایسے ادویہ کا جو کیموس غلیظ پیدا کرین اور لزوجت بڑھائین بھی مضر ہوتا ہے پھر اگر سبب زحیر کا کوئی صلابت ہو جسکی ایذا مریض کو چلنے وغیرہ سے پہونچی ہو اسکو قیروطی روغن سوسن اور بابونہ سے جسمین کہ مقل ادہوم ملا ہو نرم کرنا لازم ہے یا زیت گرم مین ٹکڑا اسفنج کا ڈبو کر موضع صلابت کے نزدیک تکمین اگر سبب پیچش کا ورم گرم ہو اسوقت اہتمام کرکے آمد اوس مادہ کی بند کرنی چاہیے جو ورم کیطرف آتا ہے رگون کی راہ سے خواہ اسہال کے طریقہ سے اور ازالہ ورم کی تدبیر اور تدبیر تعدیل خلط حاد کی کرنی چاہیے واجب ہے کہ ابتدا مین ایسے زحیر کی فصد کرنی چاہیے بشرطیکہ واجب بھی ہو یعنی شروط اسکے موجود ہون اور تقلیل غذا کی زیادہ کرین بلکہ دو وقفہ بہم کرائین اگر ممکن ہو اور اول مرض مین پانی اور نطول ایسے کرائے جائین جو کسیقدر مائل بہ برودت ہون اور ان مین قوت ارخا کی بھی ہو اور جو مادہ کہ ریزش کرتا ہے طرف ورم کے اسکو روکین منجملہ نافع ادویہ کے یہ ہے کہ نمدے کا ٹکڑا آب آس اور گلاب مین تھوڑی حنا ملا کر ڈبوئین اور مقام خاص پر رکھین اول ہی مرض مین آب جو اور آب کوئے سبز اور گلاب اور روغن گل اور سپیدی بیضہ اور لعاب کی ریچ سے حقنہ کرنا چاہیے اور اگر مادہ ریزش کنندہ بذریعہ اسہال کے برآمد ہوتا ہے اسکا بند کرنا انھین ادویہ سے جو معلوم ہو چکین لازم ہے اسکے بعد نطول اور ضماد مرخیات سے مثل بابونہ وغیرہ کے کرین اور وہی اشیا ملائین جو معلوم ہو چکین از قسم قوابض کے پھر استعمال منضجات کا کرنا چاہیے اور اگر ورم جمع ہو چکا ہو مفتحات کو بعد نضج کے دینے کا زمانہ ہے اور سارے قواعد اکثر مقامات مین معلوم ہو چکے ہین کبھی زیت شیرین سے جسمین کوئی شے قابض پختہ کی ہو حقنہ کرنا بھی نافع ہوتا ہے جوقت مرض کا زمانہ اول سے متعدی ہو جائے اسوقت عمدہ تر غذا یہی ہے کہ دودھ مین سنگ کو جوش کرکے پلائین کہ یہ دوا سیلان مادہ کو جو اوپر کیطرف سے ہوتا ہو حبس کرتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور سوءِ مزاج صلابت کو نرم کر دیتی ہیں۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے جو وقت ارادہ انضاج اور تحلیل اور تسکین درد کا ہو یہ ہیں کہ حلبہ اور خبازی کا لیپ کریں یا اکلیل الملک
خواہ ضماد کریں یا مطبوخ کا کریں اور اگر اس سے زیادہ قوی تر منظور رہو اسی مطبوخ میں تھوڑی سی پیاز اور تھوڑا سا مقل بھی ملالیں۔ منجملہ مرہم ہائے
مجربہ کے جو وقت کہ ورم میں التہاب ہو یہ ہے کہ قلعی سوختہ اور مغسول و سپیدہ اور قلعی جو اسکی پھپھوندی سے بنتی ہے اور مردار سنگ پروردہ سب اجزاء
ہموزن سے زردی بیضہ میں روغن گل کر کر ملا کر مرہم تیار کریں کہ یہ مرہم بالغ النفع ہے اور اگر خواہش ہو ایسے مرہم پر آب کوئے سبز اور آب کشنیز سبز بھی ملالیں
اور اگر خواہش ہو اقلیمیا بھی زیادہ کریں۔ کبھی ان لوگوں کو قیمولیا بھی تنہا ہمراہ زردی بیضہ اور روغن گل کے نافع ہوتی ہے پھر اگر سبب زحیر کا ورم صلب
سوداوی ہو اسکا علاج بھی وہی کیا جائیگا جو اور اقسام اورام صلبہ کا علاج ہے۔ مجرب واسطے جگہ کی ورم صلب میں یہ ہے کہ مقل اور زعفران اور حنا
اور خیری زرد اور بابونہ اور سپیدہ قلعی کر انکو امعاء میں مرغ کی چربی اور بط کی چربی اور مغز ساق گاؤ خصوصاً بارہ سنگھا جو تم گاؤ وحشی سے بے
زردی بیضہ اور روغن گل خیری ملا کر مرہم تیار کریں اگر سبب زحیر کا کوئی خلط متعفن ہو جو مقام خاص میں سماگئی ہے بلغم ہو یا مرارہ پھر اگر بلغم لزج
ہو اسکا علاج یہ ہے کہ اسکو ادویہ مخصوصہ سے دھو ڈالیں اور اجود یہ ہے کہ زیت نمک دادہ سے بقدر نصف رطل کے حقنہ کریں تا اینکہ جس قدر
بلغم مذکور اس مقام پر ہو نکلجائے خواہ عصارہ برگ چقندر سے جسمیں کسیقدر بنفشہ اور تربد بھی شریک ہو حقنہ کیا جائے بعد ازاں مسکنات وجع
سے اسکا علاج کیا جائے جیسے شیافات زحیر کے کبھی زحیر بلغمی کے علاج میں حاجت استعمال حب منتن کی پڑتی ہے اگر سبب زحیر کا بقیہ اس
مادہ کا ہو جو اوپر سے اترتا ہے پھر اگر ایسے وقت اسہال بھی ہو اسکو بند کرنا چاہئے اور بند کرنے کے بعد دیکھیگا اگر بیمار کو برداشت ہے یعنی حبس اسہال سے
کوئی ایذائے شدید ایسی تو نہیں ہوئی جسکی برداشت نہ ہو سکے اور اسہال کے عود کرنے کا دوبارہ خوف نہ ہو پھر اس وقت نہایت خفیف حقنہ جو با
سکے خفیف بانکی قدرت ہے کرنا چاہئے خواہ شیاف بنفشہ سے تھوڑا سا نمک ملا کر تیار کریں بشرطیکہ وہ مادہ صفراوی ہو یا الماس جسکا شیرہ جالیا گیا ہے
اسمیں تھوڑا سا بورہ اور تربد ملا کر استعمال کریں اور اگر مادہ بلغمی ہو اور مسہل دینے پر جرأت نہ ہو سکے بوجہ شدت کرب وغیرہ کے تو ایسے وقت اون ادویہ
کا استعمال کریں جو مرخی ہوں اور مخدر کہ سکون درد میں پیدا کریں وہ ادویہ از قسم نطولات اور شیافات کے ہونی چاہئیں۔ جب زحیر میں صعوبت
اور دشواری بڑھجائے اور کوئی مادہ ایسا نہ ہو جسکا اخراج نہ ہوتا ہو بلکہ یہی بات ہو کہ مریض بار بار قضائے حاجت کو جاتا ہو اور کچھ برآمد نہ ہوتا ہو بیشتر تو
ایسی تحریض کا سبب ورم صلب ہوتا ہے اور بیشتر ایک برودت لازمی ہوتی ہے جب برودت کیوجہ سے یہ کیفیت پیدا ہو ہمیشہ اسکی تکمید ایک صوف سے
کریں جو گرم کئے ہوئے روغن میں ڈبویا گیا ہو جیسے روغن آس اور روغن بنفشہ اور بابونہ اور تھوڑی سی شراب ڈالیں جیسے روغن کو قیح اور عانہ تک بھی اور
خصیہ تک پہونچانا چاہئے پھر اگر اس سے بھی سکون درد میں نہ ہو پھر اسوقت حقنہ روغن کنجد سے کرنا چاہئے اور دوائے داخل شدہ کو بذریعہ حقنہ کے
اندر پہونچی ہے تھوڑی دیر ٹھہرانی چاہئے کہ یہی تدبیر موجب شفائے مریض ہے۔ یہ تدبیر وہی ہے جسکو اوائل اطبا نے بیان کیا ہے اور متاخرین نے یہ لاف زنی
اپنی طرف اس کو منسوب کیا ہے جنہوں نے خود تجربہ کیا ہے کہ یہ تدبیر بخوبی نفع کرتی ہے اگر زحیر بسبب قروح کے پیدا ہوئی ہو اور تاکل یعنی شرجانا زخم وغیرہ کا سبب
زحیر کا ہو پس دیکھنا چاہئے اگر طبیعت مریض کی مائل بہ صلابت ہو اسکی یبوست کو پسند نہ کرنا چاہئے بلکہ اسکے نرم کرنے میں کوشش کرنی چاہئے ایسی دوا سے
جو باعتدال مزلق ہو اور براز میں حدت پیدا نہ کرے اسلئے کہ براز میں خشکی ایسے مقام پر نہایت زبون اور خراب بات ہے واجب ہے کہ ایسے بیمار تلخ
اور نمکین تیز اور ترش غذا نہ پائیں اسلئے کہ ایسے مزہ کی غذاؤں سے براز میں المرسان اذیت پیدا ہوتی ہے اور ریح امعا وغیرہ بھی عارض ہوجاتا
ہے کل یہ بات ہے کہ انکا علاج مثل تاکل امعا اور قلاع امعا کے کرنا چاہئے کہ زیادہ اعتماد شیافات پر ہو اور جب حاجت اور ضرورت تنقیہ
کی ہو ابتدا میں حقنہ ماء العسل کا تھوڑا نمک خوب اچھی طرح ملا کر کیا جائے اور حقنہ کی دوا اتنے زور سے نہ چڑھائی جائے کہ امعا سے اوپر تک چڑھ
جائے ایک شیاف بورہ اور شہد سے تیار کر کے استعمال کیا جائے بعد اسکے علاج قروح کا اشتغال کیا جائے اگر زحیر بسبب بواسیر خواہ نواسیر
یا شقاق کے عارض ہوئی ہو ہر ایک سبب کا علاج اسیطرح کرنا چاہئے جیسا ہم ہر ایک باب میں بیان کریں گے **بیان شیافات کا جو زحیر میں**

HAKEEM SHOUKAT ALI

دینے چاہئیں جو شیاف کہ پچش میں استعمال کئے جاتے ہیں ان سب میں بہتر وہی شیاف ہے جو زیادہ قابض ہو از انجملہ وہ شیاف ہے جو بنام شیاف اسکے مشہور ہے از انجملہ وہ شیاف ہے جو شیاف سندروس کے نام سے مشہور ہے اور بہت سے شیافات ایسے کہ جنمیں تخدیر کا اثر ہے اور انکو ہمنے باب علاج قروح میں ذکر کیا ہے (نسخہ شیاف زحیر کا) افیون جند بیدستر کندر زعفران سب کو پیس کر شیاف تیار کریں اور موضع علوم پر رکھیں ایضاً مازو دمے خام ہیلہ کندر دم الاخوین اور افیون۔ ضمادات وہی ہیں جو زردی بیضہ اور میدہ سے تیار کئے جاتے ہیں اور بابونہ اور اس کا پانی جو نچوڑا جائے تازہ بابونہ سے اور سویا خشک اور خطمی لعاب تخم کتان وغیرہ عمدہ ضمادات ہیں جو مریض کی مقعد پر لگایا جائے کراث شامی او بالاپوا اور خطمی ہمراہ روغن گاؤ کے اور روغن گل کے جسمیں تھوڑا سا موم بھی شریک ہو جو صاف شدہ ہو۔ بخورات اس مرض کے واسطے وہی دھونی دینے کی ادویہ ہیں جو بنا کر تیار کیجاتی ہیں اور استعمال ان بخورات کا اسوقت کیا جاتا ہے جب درد کی شدت ہو اسطرح سے کہ مریض کو ایسی کرسی پر بٹھاکر جسمیں سوراخ ہو اور عین سوراخ پر اپنے مقام براز کو رکھے اور نیچے کرسی کے ایک چنگیر دان وغیرہ بکار اسی دوا سے اس کو دھونی دیں بخملہ ان چیزوں کے جنسے دھونی دیجاتی ہے کبر ہے اور گٹھلی زیتون کے پھل کی اور اونٹ کی مینگنی اور اگر زیادہ مقدار گندھک سے دھونی لیجائے دفعتہً جب بھی فائدہ ہوتا ہے۔ پانی جسمیں یہ مریض بٹھایا جاتا ہے بالغرض تسکین درد کیواسطے تو وہ پانی ہے جس میں خبازی اور سویا اور بابونہ اور اکلیل الملک کو پختہ کیا ہو اور اسہال بند کرنے کیواسطے ایسے پانی جنمیں ادویۂ قابضہ کو جوش دیا ہو واجب ہے کہ دونوں قسم کے پانی بقدر احتیاج جمع کر کے استعمال کئے جائیں پھر اگر مقعد باہر نکل آئے اور اونچی ہو جائے ایسے ہی پانی سے دھوکر اور صاف کر کے مریض کو آبہائے قابضہ میں جو قوی ہوں بٹھائیں خواہ جدا سکے رد کرنے اور اپنے مقام لیجانیکے قابض قوی سے ضماد کریں اور وہ ادویۂ قابضہ پسی ہوئی بعض عصارات قابضہ قوی کے ذریعہ سے کیجائیں۔ **دوسرا مقالہ ابتدائی بیان قولنج اور دردہائے امعا کا** پہلے بیان مغص کا ہم کرتے ہیں مغص یعنی مروڑے کے اسباب میں یا تو ریح ہے جو گھٹی ہوئی ہو یا کوئی فضلہ دخانی حاد اور تیز خواہ لطیف اور یا لزوجت ہو کہ چسپیدہ ہو جائے اور دفع نہ ہو سکے خواہ کوئی قرحہ ہو یا ورم ہو خواہ حیات یعنی بڑے لمبے کیڑے خواہ کدو دانہ پڑجائیں بعض قسم کا مغص بطور بحران کے ہوتا ہے اور بحرانی علامات سے شمار کیا جاتا ہے جو مغص کہ شدید ہو شابہ قولنج کے ہوجاتا ہے اور اس کا علاج بھی بعینہ علاج قولنج کا ہے سوائے مغص صفراوی کے کہ اگر اس کا علاج مثل معالجہ قولنج کے کیا جائے خطرۂ عظیم پیدا ہوگا بلکہ جو مغص کہ اسکے ہمراہ دست نہ آتے ہوں جبوقت اس کی شدت ہوگی قولنج خواہ ایلاؤس ہو جائیگا جسوقت مغص کی شدت سے کزاز اور قے اور ہچکی اور زوال عقل پیدا ہوجائے موت پر دلیل ہوگی۔ **علامات** مغص ریحی کے ہمراہ قراقر اور انتفاخ شکم اور تمدد بدون ثقل و گرانی کے ہوتا ہے اور اخراج ریاح سے اس میں سکون پیدا ہوگا جو مغص کہ خلط مراری سے عارض ہوا ہو اسپر کبھی گرانی شکم کی اور شدت لذع جسمیں التہاب بھی ہو اور پیاس اور نکلنا اسی خلط کا دلیل ہوگا اور یہی مغص شابہ قولنج کے ہے اور اس کا علاج مثل معالجۂ قولنج کے کیا جائے خطر عظیم ہوگی۔ علامت اوس مغص کی جو خلط بورقی سے پیدا ہو یہ ہے کہ اسمیں لذع ہوتی ہے اور گرانی زیادہ اور بلغم براز میں خارج ہوا کرتا ہے علامت اس مغص کی جو خلط لزج سے پیدا ہو گرانی اور لازم رہنا درد کا ایک ہی جگہ اور نکلنا اخلاط کا جو اسی قبیل سے ہوں بطرف براز کے۔ جو مغص کہ بسبب قروح کے پیدا ہوتا ہے اسکے علامات وہی علامات ریح کے ہیں علامات مغص ورمی کے وہی علامات ورم کے ہیں جو قولنج میں مذکور ہونگے علامات اس مغص کی جو دیدان کے سبب سے پیدا ہو وہی علامات ہیں جو دیدان کے مذکور ہونگے **علاج** عموماً ہر ایک مغص کیواسطے جو تدبیر لائق ہے پہلے کرے اور مریض کو قے کرا کے پھر مسہلات دینے چاہئیں مغص ریحی کا علاج پہلے تدابیر مناسب یعنی ادویہ کاسرۂ ریاح سے کریں اور جو اشیا مولد ریاح ہیں ان سے پرہیز کرائیں اور غذا میں کمی اور بعد غذا کے قلیل کے پانی میں کمی اور امتلاء معدہ کے وقت حرکت میں کمی کرانی چاہئے پھر اگر لازم ہو اور ہر وقت رہتی ہو واجب ہے کہ علاج امعا کا حقنہ سے کریں تاکہ جو خلط منجمد یعنی بخارات ریحی پیدا کرنیوالی امعا میں ہے اس کا اخراج ہو جائے اور اسی حقنہ میں مرغ کی چربی روغن گل اور موم کو داخل کرنا لازم ہے یا اینکہ دوائے مشروب مسہل پلائی جائے اگر مغص کا مادہ امعا سے اوپر محسوس ہو جیسے معجون شہر یاران اور معجون تمری اور ایارج آب بزور کے ہمراہ اور اسیطرح معجون سفرجلی بعد مسہل یا حقنہ کے تریاق اور شجرنیا وغیرہ کھلائیں خواہ بنبوسہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

محللہ کا استعمال کریں (صفت حقنہ کی) بسفائج اور قنطوریون اور زیرہ اور سویا اور سداب خشک تخم کرفس حلبہ سب ہموزن لیکر پانی میں جوش دیں اور زم آب نچمیں جوش دیکر اسی جوشاندہ سے بقدر سو درہم کے لین اور اسمین سکنجبین اور عسل ہر واحد نصف درہم خواہ کم و بیش حسب ضرورت محلول کریں پھر اوسپر روغن نار دین زیتون دس درہم یا روغن سداب اسیقدر اور شہد دس درہم اضافہ کرکے حقنہ کریں (صفت سفوف کی) زیرہ حب الغار سداب جوا تین ہر ایک نصف درہم فانید سنجری یعنی قند سفید پانچدرہم سب کا سفوف تیار کریں یہ ایک ہی مرتبہ کا شربت ہے ایضاً قنطوریون غلیظ ایک مثقال بطور مطبوخ کے پلائیں یہ دوا اصحاب تجربہ کی رائے میں عجیب نفع ہے خنزیر کا عضو تناسل کو سوختہ کرکے مریض استعمال کرے یا حب الغار خشک تنہا بقدر دو ملعقہ کے جو دوا کہ ریحی اور بلغمی دونوں قسم کی مغص کو نافع ہوتی ہے یہ ہے کہ حب لبان اور حب بلسان ملکر ایک درہم آب گرم مین صبح و شام تناول کرے ضماد جو مشترک ریحی اور بلغمی کے ہین یہ بھی اطمینا مین سے ہے کہ بند۔ ان کو مع پوست کے بریان کرکے گرم گرم محل مغص پر لیپ کریں اسیطرح نمکیدات مشترک سے سویا اور سداب اور دو نامرو اسو کھا ہوا ہے ناف پر کا ضماد یہ ہے کہ حب الغار کوٹ کر شراب خواہ سداب کے پانی میں ملا کر ضماد کریں اور بیمار کو چاہیئے کہ اسکے لگے رہنے کی حفاظت کرے کہ نافع عجیب ہے غذا مغص ریحی اور بلغمی کی از قسم شوربائے نخود یعنی چلو کا اور شوربا مرغ پیر کا ہے جو خوب گلا کر پختہ کیا جائے اور اسمین بہت سا سویا اور انادیہ اور ابازیر پڑے ہوں اور فقط شوربے پر اقتصار کرے جو گوشت کی ممانعت ہے اور روٹی مین نمک اچھی طرح پڑا ہوا اور خمیر خشکار اسکے واسطے نہایت اچھی ہے شراب کہنہ جو رقیق ہو پلانی چاہیئے واجب ہو کر ریاضت لطیف قبل طعام کے استعمال کریں مگر قے بھی ہوئی بنا بر قول بعض کے نافع ہے جو مغص کہ بلغم لزج سے پیدا ہوا ہو اسکی تدبیر علاجی ایک وجہ سے قریب قریب ہو مگر اسکا بیان تو بطرف تنقیہ کے زیادہ چاہیئے نیچے سے ہو خواہ اوپر سے منجملہ ادویہ کے جو اس قسم کو مفید ہے بشرطیکہ اسہال نہ ہو سفوف حماما کا دینا مفید ہے اور حرف ہمراہ زبیب کے اور اقراص انادیہ بھی نافع ہین لیکن اگر ہمراہ بلغم مائی کے مغص التہابی پیدا ہو اس وقت بہت جلد استفراغ مادہ کریں حقنہ ہائے ترطیبیہ اور سیفا بحیثیت جنمین کسیقدر تعدیل حرارت سپستان اور بنفشہ سے کرلی ہو استفراغ ایسے مادہ کا مثل ایارج فیقرا اور سقمونیا سے کرکے پھر استعمال ایسی غذاؤن کا کرین جن کا کیموس جید ہو اور چکناہٹ بھی عمدہ و دہنیت سے ہو جیسے وہ چکنائی جو بچہ شیر خوارہ گاؤ کے گوشت سے خواہ مرغیون اور بچہ ہائے فربہ مرغ کے گوشت سے برآمد ہوتی ہے اور غذا اسمین کی رہے اور باوجود کمی اس کے طریق استعمال مین عمدگی کا لحاظ ہو اور شراب رقیق تھوڑی سی پلائی جائے منجملہ ادویہ کے جو ہر ایک قسم کے مغص بارد کو مفید ہوتی ہے ماء العسل ہمراہ حب الرشاد کے ہے اور انیسون اور مرچ اور حب الغار اور آسی کی پتی اور زراوند اور قنطوریون اور عود بلسان یہ سب اجزا مفرد یعنی جدا جدا اور مرکب کرکے ہین جو مغص کہ مادۂ صفرا سے پیدا ہو اسوقت نظر کرنا چاہیئے کہ اگر قوت قوی ہو اور مادہ مین کثرت ہے تو اس کا استفراغ طبیخ ہلیلہ سے خواہ آب انار مین تھوڑی سی سقمونیا ملا کر یا بغیر سقمونیا کے بلکہ فقط آب انار مین کافی ہے کہ اسکے بعد آب گرم پلایا جائے یا طبیخ تمر ہندی اور المناس در شیر خشت خواہ اور اشیا مسہل صفرا سے بعد ازان تعدیل مادہ کی سپغول در روغن گل سے مع آب انار کے کرنی چاہیئے یا عصارۂ خیار سے ہمراہ روغن گل کے اور شکم پر ضماد ہائے بارد اور آب کدوئے سبز اور شاخہائے زم انگور سے کرین واجب ہے کہ انھین ضمادون مین مثل افسنتین کے نہ ڈالین۔ غذائین عدسیہ اور سماقیہ اور اسفاناخیہ اور زرشک پڑی ہوئی خواہ اور اسیطرح کی دینی چاہیئین واجب ہے کہ احتراز کرنا اور بچنا اس غلطی سے جو اس قسم کی مغص مین پڑتی ہے اور گمان ہوتا ہے کہ یہ قولنج ہے پس اوسی کا علاج کیا جاتا ہے اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے علاوہ بران ہم پھر دوبارہ رجوع کرینگے تعریف اور توضیح پر اس مغص کے معالجہ کے جسوقت ہم قولنج صفراوی کا بیان کرین ناظر کتاب ہذا کو اوس مقام کا ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ پورا بیان اس معالجہ کا درج معلوم ہوگا جو مغص کہ قروح کیوجہ سے عارض ہوا اسکا وہی علاج قروح کا ہے اور ہم قروح امعا کے باب مین بیان کر چکے اور جو مغص دیدان کے سبب سے عارض ہو اس کا علاج بعینہٖ دیدان کا علاج ہے۔

قراقر اور بلا ارادہ خروج ریح کا بیان قراقر یعنی پیٹ خواہ آنتو نکا بولنا پیدا ہوتا ہے کثرت سے ان ریاح کے جنمین غذا ہائے مولد ریاح اور نفاخ نے پیدا کیا ہو خواہ سوء ہضمی کسی سبب سے منجملہ اسباب بدہضمی کے پیدا ہو اور ریاح پیدا کرے عام اس سے کہ وہ بدہضمی اعضائے غذا کیوجہ سے ہوئی ہو یا بسبب غذاؤن کے یہ بدہضمی پیدا ہوئی ہو اور اکثر قریب ہے کہ سوء ہضم بسبب اعضا کے عارض ہوتی

HAKEEM SHOUKAT ALI

جب ان اعضا کو برودت عارض ہو یا بسبب سقوط قوت اعضا کے سوء ہضم کا عروض ہوتا ہے جسطرح کہ آخر سل مین یہ بات مدقوقین کی اسیوجہ سے لاحق ہوتی ہے اکثر یہی ہے کہ قراقر ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہے اور جسوقت کہ ہیجان طبیعت کا بطرف اجابت اور دفع براز کے ہوتا ہے کبھی قراقر اوپر کے امعاء دقاق مین ہوتا ہے اسوقت آواز قراقر کی بھاری اور ثقیل ہوتی ہے اور جسوقت ریاح مذکورہ کے ہمراہ کسی قسم کی رطوبت بھی شامل ہو اسوقت قراقر کی آواز سے قبقبہ پیدا ہوگا کبھی قراقر علامت بحران کی ہوتی ہے اور کبھی بشارت طحال کے قراقر پیدا ہوتا ہے۔ کبھی مرضیان یرقان کو بسبب سدون کے بکثرت قراقر عارض ہوتا ہے بسبب اسکے کہ انکے امعا مین برودت زیادہ ہوتی ہے اور کبھی قراقر اسوقت بھی ہوتا ہے جبکہ جگر مین ضعف ہو۔ ریح کا خروج بدون ارادہ کے کبھی تو بسبب استرخا اور ڈھیلے ہوجانے امعاء مستقیم کے عارض ہوتا ہے اور کبھی بسبب استرخاء معاء صائم کے ان دونون اقسام مین فرق فقط اسطرح ہو سکتا ہے کہ قسم اول مین حس مقعد کی خروج ریح پر بہت کم ہے اور قسم دوم مین ظہور اور بروز مقعد کا باہر کیطرف ہوتا ہے **علاج** تدبیر یہ ہے کہ غذاہاے نافخہ سے پرہیز کرنا اور کثرت غذا سے روکنا اور بھوک پر صبر کرنا اور ہضم کی تقویت انھین ادویہ سے جو معلوم ہو چکی ہین اور تحلیل ریاح کی تدبیر کرنی ان دواؤن سے جن کو باب قولنج ریحی مین بیان کرینگے۔ عمدہ تر اس مطلب کیواسطے اکثر اوقات معجون کمونی اور فلافلی اور وج مربے اور اگر یہ مرض ہمراہ اسہال کے ہو بہتر معجون خوزی ہے۔ ایضاً زیرہ اور اجوائن اور کاشم اور کرویا ہر واحد ایک جزء اور انیسون دو جزء ہمراہ قند سپید عمدہ کے بقدر پانچدرم بطور سفوف کے تناول کرے اخراج ریح بلا ارادہ کا علاج خارج مقعد کے طور سے کرے یا تریاق اور روغن کلکلانج کا استعمال کرے اور ناف سے اوپر روغن قسط وغیرہ کی مالش کرے اگر یہ مرض بسبب معاء صائم کے عارض ہوا ہو۔

قولنج اور احتباس ثفل کا بیان قولنج بیماری آنتون کی ہے دردسان جسکے عارض ہونیسے جو چیزین براہ طبع خارج ہوا کرتی ہین انکے نکلنے مین تعسر واقع ہوتا ہے قولنج دراصل نام ہے اسی مرض کا جسکا سبب امعاء علا مین ہو یعنی قولون اور متصل قولون کے جو معاء ہے قولنج درد معدہ ہے بکثرت اسی معاء مین بسبب برودت اور کثافت کے ہوتا ہے اور اسی برودت کیوجہ سے اس آنت مین چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے اگر یہ سبب امعاء دقاق مین ہو اس کا نام خاص اصطلاحی جو متعارف ہے اور صحیح بھی ہے ایلاؤس ہے مگر بعض موقع پر ایلاؤس کو بنام قولنج جو عام نہاد کرتے ہین وجہ یہ ہے کہ ایلاؤس کو شباہت شدید قولنج سے ہے قولنج کے اسباب یا اسیکا خاص معاء قولون مین پیدا ہون یا کسی اور معاء متصل بقولون مین پیدا ہو کر قولون تک پہونچین الغرض یہ اسباب بر سبیل شرکت کے اور وہ بھی اسباب جو خاص قولون مین پیدا ہوتے ہین یہ ہین کہ یا تو سوء مزاج مفرد حار ہو خواہ بارد خواہ یابس سوء مزاج حار بسبب تجفیف کے اور بسبب زیادہ متوجہ ہونے غذا کے بطرف جگر کے اور دفع کرنے بطرف اسی امعاء کے موجب قولنج ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جسوقت حرارت زیادہ ہوگی غذا کو جگر زیادہ جذب کریگا اور بعد اپنے تصرف کے فضلہ کو بھی زیادہ دفع کریگا اور حرارت امعا کی اسی فضلہ کو خشک کر کے موجب قولنج ہوگی اور سوء مزاج بارد بسبب تجمید اور بستہ کرنے فضول کے قولنج پیدا کرتا ہے خواہ سوء مزاج مفرد پیدا ہو کیونکہ برودت فاعل قولنج ہوتی ہے اور اکثر یہ قولنج بارد بدہوائے سرد مزاج مین پیدا ہوتا ہے برودت اور زہری ہوا چلنے کے برودت کبھی قولنج اسوجہ سے بھی پیدا کرتی ہے کہ عضل بطن یا ستواری بند کرتی ہے اسوقت تحتین عضل کی جوف سے متصل ہو ثفل مین خشکی پیدا کرتی ہے برودت عضل مقعد کو بھی بند کردیتی ہے لہذا ثفل اور اسکے ہمراہ جو کچھ ہوتا ہے اوپر کیطرف دفع ہونے لگتے ہین۔ مزاج یابس قولنج کو اس سبب سے پیدا کرتا ہے کہ جو شے مزلق ثفل ہو وہ تو بوقت یبوست کے معدوم ہوتی ہے اور ثفل کو خشک کر ڈالی اور اس کو اسی جگہ باقی رکھنے والی موجود ہوتی ہے سوء مزاج رطب جو مفرد ہو کبھی موجب قولنج نہین ہوتا ہان اگر اسکے ہمراہ کوئی ایسا امر عارض ہو جو موجب قولنج ہوتا ہے جیسے کہ یہ مزاج بارد رطب مادی ہو سوء مزاج مادی اگر حار ہو پس بسبب التہاب دردلذع کے قولنج پیدا کرتا ہے اور بسبب اسکے کہ حد مغص سے بڑھکر درجہ قولنج تک پہونچا دیتا ہے اور سوء مزاج بارد مادہ کا اس جہت سے قولنج پیدا کرتا ہے کہ بسبب برودت ناگوار کے درد پیدا ہوتا ہے اور یہ سوء مزاج مختلف بارد ہی سبب درد کا ہوتا ہے۔ یا اسلئے کہ بارد مزاج سے تفرق اتصال گذرگاہ ثفل مین پیدا کرتا ہے اگرچہ یہ تفرق اتصال خالص قولنج نہین ہے لیکن ریح یا شقاق وغیرہ بھی اسکے ہمراہ ہو کبھی بارد مین یہ بات بھی ہوتی ہے کہ ساعت بساعت ریاح کا زور رہتا ہے اسلئے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ ریح مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہے کبھی خلط فاعلی اس درد قولنج کے ہمراہ سوداوی مادہ بھی ہوتا ہے۔ کبھی عارض ہونا اس قسم بارد کا بطور
نوبت اور دورہ کے بوقت غذا کھانے کے ہوتا ہے اور بیشتر اس درد میں ایک نئے ترش سوداوی کا نکل جانا بھی سکون پیدا کرتا ہے اگرچہ برآمد
ہونا بروقت ایسے الم اور درد قولنجی کے اکثر بلغم کا ہوتا ہے اسلئے کہ برودت اعضا کی شدید ہوتی ہے یا اس سبب سے کہ فساد ہضم پیدا ہوتا ہے۔ یا اسلئے
غذا اور فواکہ اور ترکاریاں مورث اس کی ہوتی ہیں یا اسلئے سبب قولنج ترش کا ایک سدہ ایسا ہوتا ہے جو براز کے خروج کو منع کرتا ہے اور اخلاط اور
ریاح کے نفوذ کو روکتا ہے اور یہی اخلاط اور ریاح دفع ہوتے ہیں لہذا درد اور تمدد عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہ سدہ اسی وقت پڑتا ہے جب ورم نہو
اس لئے کہ یہ تمدد جب واقع ہوتی ہے کہ پہلے امعا ممتلی ہو جائے اور پھر بعد اسکے قولون تک پہنچے یہ سدہ یا تو ورم امعا کا ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم
گرم ہوتا ہے۔ یا کہ خلط بلغمی بالزوجت ہوتی ہے کہ فضائے معا کو پر کر دیتی ہے اور یہی قسم مرض قولنج کی اکثر واقع ہوتی ہے اور یہی قسم ایسی ہے کہ حب
آنیسے اس کو نفع ہوتا ہے یا یہ سدہ ایسی ریح سے پیدا ہوتا ہے جو معترض ہو یعنی آڑی اور ترچھی ہو کر فضائے امعا کو روکے یا کوئی پیچیدگی اور
التوا ایسا پڑتا ہے جو پانی اور ہوا کی پیچیدگی سے مشابہ ہو اور ٹھہر جاتا ہے یعنی وہ پیچ پڑ کے دیر تک نہیں کھلتا ہے اور رباط باریک کو دبا لیتا ہے
یا کسی معا کا اندفاع بجانب ربیہ اور کرش رانکے ہوتا ہے یا بطرف خصیہ کے یا نتق اسکے اور کیطرف پیدا ہوتا ہے یا کسی قسم سے اقسام کیڑوں کے
جو ہجوم کر کے مانع نفوذ ہوتے ہیں یا کوئی ثفل یابس رک جاتا ہے اور یہ ثفل خشک سواسطے ہے کہ غذا ہائے یابسہ سے پیدا ہوا ہے یا اسلئے
دیر تک معا میں ٹھہرا رہا ہے لہذا اسمیں خشکی آگئی اور اسکے باقی رہنے کا سبب معا میں ضعف قوت دافعہ کا تھا اور اکثر یہ معالسبب تناول
کسی شئے مخدر کے خشک ہو جاتے ہیں اسلئے کہ ادویہ مخدرہ ان تو توں کو جو ثفل کی درستی میں اثر کرتی ہیں بیحس اور سن کر دیتی ہے اور شئے مخدر
کے ہمراہ ثفل میں خشکی بھی آجاتی ہے۔ یا بسبب ضعیف ہونے قوت عاصرہ عضل بطن کے سدہ پڑتا ہے جیسے یہ ضعف اوس شخص کو عارض
ہوتا ہے جو کثرت جماع کرتا ہو یا بطلان حس معا کا باعث ہوتا ہے۔ یا کہ انصباب مرار کی جو ثفل میں لذع پیدا کرتا ہے اسکے رک جانیکی
باعث ہوتی ہے یا اسوجہ سے کہ ماساریقا چونکہ ثفل سے رطوبت کو زیادہ چوستی ہیں کسی ادراک مفرط کی جہت سے خواہ بہ علت بازاطہ کے واقع ہونیکے اور
بشدت تحلل بدن کیوجہ سے اور یہ تحلل کسی مزاج بدنی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا اسلئے ہوائے محیط بدن کی حار ہو لہذا تحلل بدنی عارض ہو الغرض ان سب
صورتوں میں چونکہ جذب رطوبت کا ماساریقا زیادہ کرتی ہے لہذا ثفل خشک رہ جاتا ہے اور یہی سبب ہے کہ آب گرم سے نہانا قبض طبیعت پیدا کرتا ہے
یعنی تحلل رطوبات سے چونکہ ثفل میں یبس عارض ہوتا ہے لہذا قبض پیدا ہوتا ہے ہوائے گرم کی تسخین یہانتک زیادہ ہے کہ جذب رطوبت کرلیتی
ہے اگرچہ تحلل بھی نہ واقع ہو یا تحلل ناصوری باعث جذب رطوبت ثفل کے ہو کر قولنج پیدا کرتا ہے کبھی یہ تحلل خواہ مزاج گرم بسبب کسی پیشہ خاص کے
عارض ہوتا ہے کہ اس پیشہ کی وجہ سے برداشت کرنا حرارت اور گرمی کا زیادہ پڑتا ہے جیسے شیشہ گری اور حدادی اور رنگ وغیرہ یا کوئی مزاج حار
خاص شکم پیدا ہو کر بسبب اپنی حرارت کے خشکی براز میں پیدا کرے یا یہ کہ سبب اس حرارت کا خود ثفل میں ہو یا اسلئے جوہر ثفل خود بخود یابس ہو اور یہ بات
اکثر حالات میں بسبب کثرت مادہ حارہ کے ہوتی ہے جو شکم پر ریزش کر کے ثفل کو جلا دیتا ہے جسوقت کہ اسی مرارہ اور ثفل کا سامنا ہو مراد یہ ہے کہ بروقت
انصباب مرارہ کے اگر ثفل موجود ہو تو اوسے جلا دیتا ہے اور یہ جلا دینا یا بسبب قلت مقدار ثفل کے خواہ بوجہ خشکی اصل جوہر ثفل کے ہوتا ہے اور یہ بات
اکثر اوقات میں ہوتی ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ انصباب صفرا سے دست آتے ہیں اور جسوقت یہ قولنج مراری عارض ہو گو کمتر ہوتا ہے۔ ایذا اور الم امعا کو
زیادہ پہونچتا ہے کہ اسکا تحمل نہیں ہوسکتا ہے اور بیشتر سبب اس کا برودت کا بشدت خارج ہونا کہ اس کی جہت سے حرارت اندرون جسم کے منقبض ہوتی ہے اور بوجہ اختناق
کے ادرار بول کرتی ہے۔ دفعتہً کیطرف تمدد پیدا کرتی ہے پس ثفل اوپر کیطرف چڑھنے لگتا ہے اور قولنج پیدا ہوتا ہے یا حدوث قولنج کا کسی مزاج یابس سے ہوتا ہے
جو امعا میں اور شکم میں ہو کر ثفل کو خشک کر دیتا ہو بعض اطبا نے کہا ہے کہ لفظ ممتلی کی مثال بھی کہ سخت ہو گیا ہے اور پتھری کی شکل پر خارج ہوا ہے جو قولنج بمشارکت
عارض ہوتا ہے اس کی مثال یہ ہے جیسے کہ جگر اور گردہ و مثانہ خواہ طحال میں ورم پیدا ہو پس امعا بھی تنگی اور ضغط میں شریک عضو متورم کے ہو جائیں پس

HAKEEM SHOUKAT ALI

بجم ورم سے تو ضغطہ اور تنگی پیدا ہو اور قبض اور شدید اسکو عارض ہو یا جیسے کہ امعا کو شرکت گردہ سے پتھری کے درد مین ہو اور فعل دفع ثفل کا امعا سے ضعیف ہو جائے لہذا وہ فضلہ اور اخلاط محتبس ہو کر قولنج پیدا کرین پتھری کی شرکت سے علاوہ یہ ہے کہ درد جو پتھری کے مرض سے ہوتا ہے مشابہ درد قولنج کے ہے اور اکثر لوگون پر یہ بات مخفی رہتی ہے اور شبہ مین پڑ جاتے ہین سوائے اس شخص کے جو صاحب بصیرت ہے اور ہم عنقریب ان دونون درد دون مین جو فرق ہے اس کو بحث علامات مین بیان کرین گے۔ کبھی قولنج اور ایلاؤس بطور امراض وبائیہ کے عارض ہوتا ہے جہت واحدہ سے پس ہر ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہونچتا ہے اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو لگ جاتا ہے اس بات کو بعض اطبائے متقدمین نے ذکر کیا ہے اور اسی نے کہا کہ بعض بیماران قولنج کو انجام مین صرع کا دورہ پڑتا تھا اور صرع کی وہ قسم تھی جو قاتل اور مہلک ہے اور بعض بیمارون کو انحلاع یعنی اوتر جانا ستارونون کا پیدا ہوتا تھا اور راستر خائے مذکورین مبتلا ہوتا تھا اگر زندگی اوس کی باقی رہی اور اس کیفیت کے طاری ہونے پر بھی نجات اور شفا کی امید ہوتی ہے۔ اور اکثر یہ شدید ایلاؤس ہی مین پڑتے تھے یا اینکہ بعضو قولون کو بسبب انتقال کے برنج بحران کے عارض ہوتا تھا یہی طبیب کہتا ہے کہ بعض اطبا نے علاج اس مرض کا بطرز عجیب کیا تھا اور وہ علاج یہ ہے کہ مریض کو وہ کاسنی اور ... کا ہو اور گوشت غلیظ اور سنگین مچھلی کا اور گوشت ہر ایک تیز اور حریف جالفہ کا کھلاتا تھا اور یہ سب چیزین سرد کر کے کھلاتا تھا اور پانی بھی سرد پلاتا تھا اور ترشی کے اقسام کا استعمال کرتا تھا اور یہ سب کچھ ایسے بیمار کو نفع دیتا تھا تا اینکہ جملہ ان اشخاص کو جنکی نوبت صرع اور فالج مذکور تک نہ پہونچے ہر ایک تیز اشیا اور پارچہ دیتا تھا۔ اور بعض ایسے بیمارون کو جنھین صرع کا دورہ شروع ہوتا تھا بھی ایسی ہی اشیا اس شخص نے کھلائین پلائین اور مفید پڑین کبھی قولنج اصحاب تمدد کو عارض ہوتا ہے پس وہ لوگ دفع ثفل سے عاجز ہو جاتے ہین اور دفع اخلاط کا امعاء عالیہ سے نہین کر سکتے جسطرح کہ وہ لوگ حبس کرنے اور روکنے سے اوس فضلہ کے جو امعاء زیرین مین ہو عاجز ہوتے ہین اور بسبب برودت مزاج ایسے ہی بیماران تمدد کی سبب حدوث قولنج کا ہوا کرتی ہے۔ اکثر یہ ہے کہ قولنج کا عارض ہونا مادہ بلغمیہ سے ہوتا ہے اسکے بعد پھر مادہ ریحی جو منفذ کو بند کر دے اور طبقات امعا مین نفوذ کر جائے اور لیف امعا مین گھسکر تفرق اتصال پیدا کرے اسلئے کہ ریح کا پھیلنا معدہ مین بسبب وسعت فضائے معدہ کے اور بسبب حرارت معدہ کے اور قریب ہونے اعضاء حارہ کے اسی معدہ سے ہوتا ہے اور اوپر کی آنتون مین ریح کا پھیلنا بسبب رقت اور باریکی جرم امعاء مذکورہ کے ہوتا ہے اور باقیماندہ امعا مین بسبب اضداد امور مذکورہ کے ہوتا ہے مثلاً اینکہ ان مین برودت ہے اور ضعف ہے اور تعاریج یعنی ترچھا پن خواہ سلوٹین اون مین زیادہ ہین اور طبقہ ان کا چسپیدہ ہے قولنج ریحی اگرچہ کبھی ایسے مادہ سے نہین ہوتا جو امداد حدوث ریح کی نہ کرے یعنی مادہ مولد ریح ضرور ہوتا ہے مگر نسبت اس قولنج کے اسی مادہ کیطرف اسواسطے نہین ہوتی کہ وہ مادہ تنہا ایسا نہین ہوتا جو راہ برآمد ثفل وغیرہ کو روکے بلکہ جو ریح اوس مادہ سے حادث ہوتی ہے وہی مانع برآمد ثفل وغیرہ کے ہوتی ہے قولنج بلغمی بذات خود ایذا دہی کرتا ہے اور یہ مادہ بلغم بذاتہ مانع خروج ثفل وغیرہ کا ہوتا ہے اور باقی سب اقسام مذکورہ بالا بہت کم ہے مادہ بلغمی کے بالذات ایذا دہی سے منجملہ ان اشیا کے جو امعا کو آمادہ قولنج پر کرین خصوصاً قولنج ریحی پر شراب ہے جسمین پانی زیادہ ملا ہو اور ترکاریان خصوصاً کدو اور فواکہ تر خصوصاً انگور اور فواکہ تناول کر کے پانی پینا خواہ بعد کھانے فواکہ کے حرکت کرنی اور جماع کثیر اور اخراج ریح کو ٹالنا اور برودت شدیدہ کا امعا تک پہونچنا کہ امعا کی تبرید اور تکثیف مسامات کرے جو چیزین امعا کو قولنج ثفلی پر آمادہ کرتی ہین بعینہ بریان کھانا اور امرود اور بہی ترش اور غلیظ اور جو کے ستو اور باجرہ اور چاول اور جو چیزین مثل سکے سدہ مین ایضاً براز کا روکنا اور ٹالنا بھی اسی قولنج ثفلی مین ڈالتا ہے اور جماع دیر تک خواہ بکثرت کرنا خصوصاً کھانا کھانے کے بعد جب غذائے غلیظ کھائی ہو جو قسم قولنج کی خلط غلیظ سے خواہ ثفل ہائے بستہ سے پیدا ہوتی ہے اسمین پہلے سحار اور اسکے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اکثر ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے اسکے بعد پھیر اور امعا مین امتلائے مادہ ہوتا ہے اور جبتک وہ مادہ جو اور تلنا ہے نہ نکلجائیگا تمام برودتین حل کر اجابت ہولی نہ ہوگی اکثر قولنج امعا کو امداد اوپر کے اعضا سے پہونچتی رہتی ہے اور جسقدر حقنہ کیا جائے خواہ نکمید اور سینک کرین اوپر سے مادہ زیادہ اترتا ہے اور درد بڑھتا جاتا ہے اور تپ کا آجانا ہر ایک ایسے قولنج کو نافع ہوتا ہے اکثر اوجاع مین قولنج

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے جو بسبب ریح یا بلغم کے پیدا ہوں سوء مزاج عارض ہوتا ہے اور یہ سوء مزاج بڑا امر ہے منجملہ ان امور کے جن سے شفا قولنج ریحی کی ہوتی ہے قولنج اکثر اوقات منتقل فالج کیطرف ہوتا ہے اور یہی اس کا بحران ہو جاتا ہے اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے جو وقت مادہ رقیق بطرف جوڑوں کے اور اطراف بدن کے منتقل ہو پس حصول اس کو بالین اور اسیطرح کبھی قولنج کا بحران وجع مفاصل کیطرف ہوتا ہے اور بیشتر منتقل بطرف درد پشت ملینی کے ہوتا ہے دموی قولنج کو فصد نافع ہے اسلئے کہ حرارت موضع معلوم کی مواد کو نضج دیتی ہے اور ادویہ قولنجیہ بھی مفید ہیں جو مواد خام کو پختہ کرتے ہیں جو وقت قولنج کا انتقال وسواس اور مالیخولیا اور صرع کیطرف ہو یہ علامت ردی ہے بیشتر انتقال اس کا بطرف استسقا کے ہوتا ہے اور بیشتر مزاج جگر کا فاسد ہو جاتا ہے جو وقت قولنج ہمراہ اوجاع مفاصل وغیرہ کے پیدا ہو ان دردوں کی ابتدا پھر معلوم نہ ہو گی اور نہ معلوم ہونے کے تین اسباب ہوتے ہیں (۱) درد قوی یعنی قولنج کا درد افضل ہے بہ نسبت اضعف کے (۲) مواد کا توجہ بطرف الم شدید کے ہوتا ہے بھوک و بیداری بوجہ ابتدائے قولنج کے فضول مفاصل کی تحلیل کرتی ہے جو وقت کہ احتباس ثفل کا زمانہ زیادہ گذرے نفخ شکم عارض ہو اور ثقل کرے گا اگر اعضاء قولنج مثلاً امعا ایسے قوی ہوں کہ فضول کو قبول کریں پس یہ فضول پھیلتے ہیں اور امراض سر پیدا کرتے ہیں۔ اکثر قولنج حقیقی بعد ہلکی روانی شکم کے پیدا ہوتا ہے جسمیں غلیظ مادہ نکلجائے اکثر علاج قولنج سے ہچکی پیدا ہوتی ہے **علامات قولنج** کے جو ابھی مستحکم نہیں ہوا یہ ہیں کہ برائے جسقدر کوئی شے خارج ہو درد و جگہ میں کمی ہو جائے اور نوبت براز کو نا نا ہو اشتہا میں کمی بلکہ اشتہا بالکل زائل ہوگئی ہو مریض کو جملہ اقسام کی شیرینی اور چکنائی ناگوار معلوم ہو اگر کسی وقت تھوڑی سی خواہش ہو فقط ترش چیز کی خواہش تیز اور شور کی ہو اور سیلان خاطر اور ابکائی اور متلی پر ہو کرے خصوصاً جو وقت کوئی چکنی شے تناول کرے یا کسی مٹھائی کی بو سونگھ لے استمرا یعنی پچنا غذا وغیرہ کا اوسے نہیں ہوتا اور نہ کوئی شے براہ مبرز برآمد ہوتی ہے تا اینکہ ریح کا خروج بھی بند ہو جاتا ہے اور اکثر یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ ڈکار آنی بھی موقوف ہوتی ہے مغص یعنی مروڑا اور امتلاء زیادہ ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اسکے پیٹ میں کوئی سوا یا برمہ سے سوراخ کر رہا ہے یا اینکہ کسی نے اس کی آنتوں میں سلائی رکھدی ہے کہ جب ہلتا ہے درد اٹھتا ہے پیاس ایسی شدید ہوتی ہے کہ یہ مریض کبھی سیراب نہیں ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ پانی پی جائے اسلئے کہ جو کچھ پیتا ہے جگر تک اوسکا نفوذ ہی نہیں ہوتا بسبب ان سدوں کے جو رگہائے ماساریقا کے منہ میں پڑ جاتے ہیں وہ منہ ماساریقا کے جو متصل شکم کے ہوتے ہیں رطوبات اور گولیاں براز کی برابر بڑی مینگنی کے یا چھوٹی مینگنی کے برآمد ہوتی ہیں جو امعا کے اوپر طافی ہوتی ہیں اور تیرتی رہتی ہیں قے مراری اور بلغمی متواتر ہوا کرتی ہے اور ابتدا قے کی بلغمی سے اکثر ہوتی ہے بیشتر ایک رطوبت کراثی خواہ زنگاری بھی براہ قے برآمد ہوتی ہے اور بیشتر ایک شے از قسم سودا کی بھی قے میں برآمد ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے اسلئے کہ اخلاط اس شخص کے بوجہ درد کے اور بسبب بیداری کے سوختہ ہو جاتے ہیں اور بسبب استعمال ادویہ حارہ کے قے کا متواتر ہونا اسیوجہ سے ہوتا ہے کہ معدہ کو امعا سے شرکت ہے اور مادہ فراہم شدہ کی امعا میں کثرت ہے اور نیچے کیطرف نکلنے کی راہ بند ہے اور دوسری یہ وجہ ہے کہ طریق اور راہ خروج مرار کی بیچ اکثر اوقات کے اس مرض میں بند ہوتی ہے لہذا مرار اوپر کیطرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پیشاب میں سرخی رہتی ہے اسلئے کہ تمام مرارہ بطرف گردہ کے متوجہ ہوتا ہے یا اینکہ بطرف مرارہ کے متوجہ نہیں ہوتا مرہ کی کثرت اسواسطے ہوتی ہے کہ بوجہ سدہ کے رکا ہوا رہتا ہے اور راہ خروج کی نہیں پاتا ہے یا سرخی پیشاب کی یہ وجہ ہے کہ درد کا خاصہ ہے کہ پیشاب کو سرخ کر دیتا ہے اور یہی سبب سرخی بول کا ہے کہ گردہ بھی درد میں شریک امعا کے ہوتا ہے اور اسیوجہ سے اکثر پیشاب بند بھی بند ہو جاتا ہے کبھی اوائل قولنج میں پیشاب برنگ آب نخود کے خواہ پنیر کے پانی ہوتا ہے کبھی ہڈی میں سینہ کے ایک پھڑک اور دھگک سی پیدا ہو جاتی ہے اسوقت اسکا سینہ محتاج اسکا ہوتا ہے کہ ہاتھ سے ملا کرے رہے بیشتر بوجہ شدت درد کے سرد پسینا نکلنے کی نوبت پہونچتی ہے اور غشی طاری ہو جاتی ہے **علامت سلامت قولنج** کی اسلم اور بے خوف قولنج کی وہی قسم ہے جسمیں احتباس اور قبض شدید نہ ہو اور درد متصل رہے کہ بیشتر اوس میں خفت ہو جایا کرے گرچہ پھر دوبارہ عود بھی کرے اور مریض کو خروج ریح اور براز سے خواہ استعمال حقنہ سے راحت ملجایا کرے جیسے کہ ضد مخالف ان امور کے اصعب اور دشوار ترین اقسام قولنج میں ہوتی ہے۔ **علامت قولنج ردی** کی درد کا شدید ہونا اور قے کا پے در پے ہونا پسینے کا سرد نکلنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اطراف کا سرد ہو جانا شدت درد کیوجہ سے جو باطنی اعضا میں ہے اور خون اور روح کا میلان اوسی موضع درد کیطرف ہوتا ہی کہ درد مجذاب ہے جس وقت نوبت ہلاکی کی ہو پہنچے کہ دم لینا دشوار ہو اور اختلاط عقل اور کزاز کی نوبت پہونچے اور جلا شیا جن کا نکلنا اس طرف سے معتاد ہی بند ہو جائیں نہ از خود نکلیں اور نہ حیلہ اور تدبیر سے اسوقت یہ مرض قاتل ہوتا ہے **غرائب علامات قولنج کی** جس شخص کے شکم میں درد ہوا اور پھر اسکے بھونون پر دانہ ہائے سیاہ برابر باقلا کے نمودار ہو کر پھر منفرج اور نگانہ ہو جائیں اور پھر نکلیں اور دوسرے دن تک باقی رہیں خواہ دوسرے روز سے زیادہ ایسا مریض مر جاتا ہے اسی شخص کو سبات اور نیند کی زیادتی ابتدائے مرض میں پیدا ہوتی ہے سانس کا عمدہ بحال خود رہنا اس مرض میں نجات مریض پر کثرت دلالت کرتا ہے چہ جا کہ سانس بھی خراب ہو جائے **فرق درمیان قولنج اور سنگ گردہ کے** کبھی سنگ گردہ کے مرض میں وہی اعراض اور احوال قولنج کے مشابہ عارض ہو جاتے ہیں جن کا ابھی ذکر ہو چکا اسلئے کہ قولون کبھی شریک گردہ کے ہو جاتی ہے اسوقت قولون میں وہی درد پیدا ہوتا ہے جو قولنج کا درد ہے اور اس درد کو وہی اعراض لازم ہوتے ہیں جو مناسب درد قولنج کے ہے گرض ان دونون میں یعنی درد قولنج اور درد سنگ گردہ میں چھ طرح سے کیا جاتا ہے (۱) درد کی حالت اور کیفیت سے (۲) مقارنات خاصہ یعنی وہ امور جو قرین درد ہو ہر ایک کے ان دونون سے ہوتے ہیں (۳) جو چیزیں ہر واحد کو ان دونون درد سے موافق ہوتی ہیں یا موافق نہیں ہوتی ہیں (۴) جو چیز ہر وقت ہر ایک نم درد کے نکلتی ہے اور خارج ہوتی ہے (۵) مبلغ اور مقدار اعراض کی (۶) بجہت اسباب اور دلائل متقدمہ کے جو ہر ایک سے پہلے موجود ہو لیتے ہیں حالت اور کیفیت درد کی اوسمین اختلاف مقدار اور مکان اور زمانہ اور حرکت کا ہوتا ہی اسلئے کہ جو درد کہ سنگ گردہ کا ہے اسکی مقدار صغیر اور چھوٹی ہوتی ہے گویا ایک سوا خواہ باریک کلا سا گڑا ہوا ہے اور قولنج کا درد مقدار میں کبیر اور بڑا ہوتا ہی مکان درد کا اختلاف یہ ہے کہ قولنج کا درد داہنی جانب کے نیچے سے شروع ہوتا ہے اور اوپر کیطرف پھیلتا جاتا ہے اور بائیں طرف بھی بڑھتا ہے اور جب ٹھہر گیا یعنی جگہ کر بیٹھا پھر اس کا انبساط بیمین اور یسار کیطرف ہوتا ہے ایک گروہ اطبا کے نزدیک یہ بات ہے کہ قولنج کا درد بائیں طرف سے کبھی شروع نہیں ہوتا ہے اور یہ رائے انکی صحیح نہیں ہے جنے اسکے خلاف کا تجربہ کیا ہے۔ قولنج کے درد میں یہ بات بھی ہوتی ہے کہ آگے کیطرف اور سرے عانہ یعنی پیڑو کیطرف زیادہ مائل بطرف پشت کے ہوتا ہے اور سنگ گردہ کا درد اوپر کیطرف سے شروع ہو کر تھوڑا نیچے اوترنے کے بعد بس وہیں تک اترتا ہے جہانتک اترکے ٹھہر جاتا ہے یعنی جگہ کر لیتا ہے اور پشت کیطرف زیادہ مائل ہوتا ہے زمانہ کا اختلاف درد میں یہ ہے کہ سنگ گردہ کا درد بروقت خلائے معدہ کے زیادہ شدت کرتا ہے اور درد قولنج بروقت خلوے معدہ کے کم ہو جاتا ہے اور بروقت تناول کسی چیز کے قولنج کے درد میں شدت ہوتی ہی درد قولنج کا دفعۃً شروع ہوتا ہے اور تھوڑے سے زمانہ میں اسکا آغاز نمایان اور بیماری کی شدت ہو جاتی ہے اور پتھری کا درد تھوڑا تھوڑا شروع ہوتے ہوتے آخر میں جا کر اسکی شدت ہو جاتی ہے اور زیادہ ہو جاتا ہے اور یہ بات ہے کہ سنگ گردہ کا درد پہلے پشت میں ہوتا ہی اور عسر بول یعنی بدشواری پیشاب آنا پیدا ہو لیتا ہے اسکے بعد پھر وہ علامات جو درد قولنج سے مشترک ہیں پیدا ہوتے ہیں اور قولنج میں پہلے وہ علامات مشترکہ پیدا ہو لیتے ہیں بعد اسکے درد پیدا ہوتا ہے حرکت درد کا اختلاف یہ ہے کہ قولنج کا درد مختلف جہات میں حرکت کرتا ہے اور سنگ گردہ کا درد ایک ہی جگہ ٹھہرا رہتا ہے دوسرا فرق مقارنات کیوجہ سے وہ یون ہے کہ بھوری بدن پر کثرت سنگ گردہ کے درد میں ہوتی ہے اور قولنج کے درد سے کچھ اس کو نسبت نہیں ہے تیسرا فرق بنظر موافق اور ناموافق ہونے اشیاء کے یہ ہے کہ حقنہ اور خروج ریح اور ثفل سے قولنج میں بخوبی کمی ہو جاتی ہے اور سنگ گردہ کے درد میں ان امور میں تخفیف معتدبہ نہیں ہوتی اور اکثر حالات میں یہ تدبیریں اسمین بیکار ہوتی ہیں پتھری کے ریزہ ریزہ کرنیوالی ادویہ سے سنگ گردہ کے درد میں کمی ہوتی ہے اور قولنج کو کچھ مفید نہیں ہوتی ہیں۔ چوتھا فرق باعتبار خروج فضلات وغیرہ کے یہ ہے کہ سنگ گردہ میں اکثر احتباس اور رک جانا ایسے فضلہ کا نہیں ہوتا اگر وہ خارج ہو مثل اونٹ کی مینگنی کے ہو خواہ مثل گولیون کے اور مثل گوبر کے ہو اور کسی رطوبت پر تیرتا ہوا برآمد ہو اور بیشتر تو ایسے درد گردہ کیساتھ احتباس فضلہ کا مطلق ہوتا ہی نہیں اور یہ قراقر وغیرہ اسمین ہوتا ہے اور قولنج کا درد ان امور سے کبھی خالی نہیں ہوتا پانچوان فرق بسبب مبلغ اعراض کے پس دونون پنڈلیون کا درد اور درد دہشت اور تنفر وہ سنگ گردہ کے درد کے ہمراہ اکثر اوقات ہوتا ہے مگر سقوط اشتہا اور قے مراری اور متلی اور کسی امر یعنی غذا وغیرہ وچکھنے کے اور شدت درد کی اور نوبت بیہوشی اور سرد پسینے تک پہونچے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی اور انتفاخ ثقے کا سنگ گردہ میں کم ہوتا ہے چوتھا فرق بجہت اسباب اور دلائل متقدمہ کے یہ ہے کہ متواتر بدہضمی اور تخمہ کا ہونا اور غذا ہائے خراب کی خورش اور ہمیشہ منغص کا رہنا اور قراقر کا اور خروج ثفل کا احتباس قولنج سے پہلے ہوتا ہے اور پیشاب ریگ ملا ہوا اور غلطی یعنی مخلوط با خلاط سنگ گردہ سے پہلے ہوتا ہے یا اینکہ سنگ گردہ میں بول رقیق نہیں ہوتا پھر اسکے بعد غلطی اور اسکے بعد رملی ہوتا ہے **تفصیلی علامات ہر ایک قسم قولنج کے** بلغمی قولنج پر مقدم ہونا ایسے اسباب کا جو پیدائش بلغم کی واجب کرتے ہیں از قسم حرکت اور اقسام غذا کے اور سن اور عادت اور بلد اور وقت اور جملہ اشیاء مولدات بلغم جو معلوم ہو چکے ہیں بلغم کا ثفل کے ہمراہ برآمد ہونا قبل حدوث قولنج کے اور بروقت موجودگی قولنج کے ہمراہ براز کے بذریعہ حقنہ کے نکلنا بھی اسی پر دلیل ہے کہ قولنج بلغمی ہے۔ اسافل بدن کا سرد رہنا اور گرانی کا محسوس ہونا احتباس کی شدت زیادہ ہونی کہ ثفل کی مقدار کسی قدر بھی نہ خارج ہوا اور نہ کوئی خلط نہ ریح کچھ بھی نہ برآمد ہوا۔ اگر شاذ نکلے بھی تو ایسی پھولی ہوئی ایک شے برآمد ہو جیسے گوبر اور جیسے کہ ریحی میں نکلتا ہے اور سبک ہوتا ہے درد کی مدت طویل ہو مناسب نہیں کہ طبیب فریب خوردہ ہو جائے اور دھوکے میں آجائے بوجہ شدت پیاس اور التہاب کے اور بوجہ سرخ ہونے پیشاب کے اور گمان کرے کہ مرض قولنج مادہ حارہ سے ہے اسلئے کہ یہ سب علامتیں جملہ اقسام قولنج کے مشترک ہوتی ہیں حار ہو یا بارد ہو **علامت قولنج ریحی کی** اسباب معلومہ کا مقدم ہونا جیسے بکثرت پانی پینا اور شراب آب بستہ پینے کی کثرت کی ہو اور نفاخ ترکاریاں زیادہ استعمال میں آئی ہوں اور استفراغ فواکہ بھی ایسے ہی استعمال کرتا ہو یا غذائے غیر منہضم پر استعمال غذا اکثر کرتا ہو قراقر اور احتباس ثفل کا معا ہو اور تمدد یعنی کھچاؤ اور تمزق یعنی پارہ پارہ ہونے کی کیفیت بشدت معلوم ہوتی ہو جیسے کسی نکلے وغیرہ سے انتڑیوں میں کوئی سوراخ اور چھید کرتا ہے یا اینکہ ایک نکلا کسی کے امعا میں داخل کر دیا ہے اور یہ کیفیت قولنج بلغمی میں کبھی اسوقت ہوتی ہے جب احتباس ریاح کا ہو خواہ ریح کو بلغم نے پیدا کیا ہو مگر ریحی میں اسکی شدت زیادہ ہوتی ہے ریحی میں ثقل اور گرانی زیادہ معلوم نہیں ہوتی ہے کبھی قولنج ریحی میں پہلے قراقر بکثرت اور ریاح کی زیادتی ہوتی ہے اور ریاح اٹھتے اٹھتے ٹھہر جاتے ہیں پھر قراقر نہیں ہوتا اور ڈکار اب ریح صادر ہوتی ہے اور انتقال ریاح کی معلوم اسطرح ہوتی ہے جب تکمید کریں خواہ ذرے دبائیں بشبہ درد ایک ہی جگہ ٹھہر جاتا ہے اور وہاں سے کسیطرف کو ہٹتا نہیں ہے اور بشبہ انتفاخ اور پھولنا امعا کا اور تر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے اور اکثر دبانے سے معلوم ہوتا ہے اکثر اوقات ایسے قولنج کو تکمید مفید ہوتی ہے اور بشبہ نہیں بھی مفید ہوتی ہے مفید ہوتا اسوقت ہے جبکہ مادہ مولد ریح ثابت اور جاگزین ہو جسوقت کوئی ایسی بات پیدا ہوئے کہ حرارت خواہ تسخین پیدا کرے ریح بھی پیدا ہو جائیگی کبھی قولنج ریحی پر ہی اعلی خوشی یعنی تنقل نصلہ گاؤ کے دلالت کرتا ہے جو پانی پر تیرتا ہے اور تیرنے کی وجہ بھی یہ کہ اسمین کثرت ہوتی ہے بشبہ شکم قولنج ریحی میں نرم رہتا ہے اور اکثر دست بھی آتے ہیں اور اخلاط براہ اسہال کے دفع ہوتے ہیں اور انکا بند ہونا کچھ مفید نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ ریح غلیظ طبقات امعا میں بند اور رکی ہوئی ہوتی ہے جو قسم اس کی ایسی ہے کہ اسمیں درد ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹتا ہے اور محل واحد میں ٹھہرا ہوا نہیں ہوتا ہے وہ اسلم ہے اور جو قسم اسی قولنج ریحی کی ایسی ہو کہ اس میں پیٹ کا پھولنا مثل استسقائے طبلی کے ہو وہ ردی اور خراب ہے۔ **علامت قولنج ثفلی کی** پہلے ان اسباب کا ہونا جیسے احتباس ثفل کا قبل درد کے پیدا ہونا یعنی ایک مدت دراز تک ثفل کا رک جانا اور محل امعا میں گرانی کا زیادہ ہونا اور ایسا محسوس ہو گویا آنتیں خود بخود کھنچی جاتی ہیں۔ اور جسوقت مروڑا ہو کر قضائے حاجت کو بیٹھے کچھ نہیں نکلتا ہے بلکہ کبھی ایک شے بالزوجت نکلتی ہے اور پھر غلیظ ہو جاتی ہے کہ ثفل مراری ثفل کا رنگین ہونا اور بکثرت مرار کا نکلنا اور حرارت کا اسمیں ہونا دلیل ہوتا ہے اور التہاب اور لذع کا ہونا اور ابتدا قبل اسہال مرۂ صفرا کے اور زبان کی خشکی یہ سب علامات اوسی کے ہیں جو قولنج ثفلی کہ تحلل بدن سے پیدا ہوا اسپر دلیل یہ ہے کہ پہلے سے ثفل میں کمی ہوتی ہے اور بدن میں نرمی اور بسرعت بدن کو ایذا پہونچی ہو حرارت اور برودت خارجی سے جو ثفلی کہ حرارت شکم اور یبوست سے اسکے پیدا ہوا اسپر دلالت وجود التہاب مراق سے ہوتی ہے اور یبوست مراق کی اور خولت یعنی کھردرا ہونا مراق کا اور بدبو براز میں ہونی اور سیاہی اسکی جو کیفیت سرخی بھی لئے ہو جو قولنج ثفلی تحلل سے ہوا اور ریاضت خواہ زیادہ بول بسیار آمد ہونے کے تعلق سے یا ورم کے تعلق سے پیدا ہوا اس پر دلیل یہ ہے کہ پہلے ثفل میں کمی ہو اور اسباب مورث تحلل کی موجودگی ہوتی ہے علامت اوس قولنج کی جو احتباس اس مادۂ صفرا سے پیدا ہو جو امعا پر ریزش کر کے رکجائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ ہے کہ گرانی ہو اور نفخ شکم اور براز کا سپید اور بدشواری براز کا نکلنا اور ریح متمدد کا ہونا اور مزاحمت ہو اسکے ہمراہ ہوتی ہو اور تشنگی پیدا کرتی ہے اور
بیشتر اسکے ہمراہ یرقان بھی عارض ہوجاتا ہے علامت اس احتباس کی جو بسبب برودت جگر کے ہو یہ ہے خواہ اور اعضائے قریبہ جگر کے یہ ہے کہ نتن یعنی
بدبو نہ ہو اور رنگت براز کی سبزی مائل ہوجائے علامت قولنج سوداوی کی کھٹی ڈکار اور براز کی سیاہی اور پیٹ کا پھول جانا اور درد میں کمی
علامت قولنج ورمی کی ورم گرم سے جو قولنج پیدا ہوتا ہے اسکی علامت یہ ہے کہ درد میں کھچاؤ اور ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوا جسکے ہمراہ گرانی اور
سوزان التہاب ہمیت کا میں تمامے مادہ اور پیاس کی شدت اور سرخی رنگ کی ہو اور تہیج آنکھوں میں اور پیشاب بند ہوجائے اور یہ حبس بول
علامت قوی اسکی ہے اور اسہال سے ایذا ہو اور کبھی یہ درد ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہے اور بیشتر نوبت برد اطراف کی پہونچ جاتی ہے حالانکہ
شکم میں بڑی گرمی ہوتی ہے اور بیشتر جو مقام شکم سے ورم کے سامنے ہے سرخ ہوجاتا ہے پھر اگر ورم صفراوی ہو تمدد اور ضربان اور ثقل کمتر ہوگا اور تپ
اور التہاب اور لذع کی شدت ہوگی۔ جو قولنج ورم بارد بلغمی سے پیدا ہوا اور وہ قلیل الوقوع ہوتا ہے علامت اسکی یہ ہے کہ درد متصل بلا و نفخ ہو اور
ایک ہی جگہ خاص میں اسکا ظہور ہو خصوصاً جو وقت کوئی شے شکم سے منحدر ہوتی ہے از قسم ادخنین اشیا کے جنکا نکلنا عادت میں داخل ہے اور ہاتھ
رکھنے سے ایک انتفاخ مع نرمی کے محسوس ہوتا ہے اور سحنہ یعنے ہاتھ پاؤں چہرہ مہرہ ایسے بیماروں کا سا ہوجاتا ہے جیسے سترہل یعنی وہ لوگ
جنکو ترہل اور ڈھیلے ہونے اعضا کا مرض ہو اور سابق اس سے وہی تدبیریں ہو چکی ہوں جن سے بلغم کی پیدائش اور ورم بلغمی کی بنا قائم ہوتی ہو مثلاً
دودھ کے اقسام کا استعمال اور مچھلی اور گوشتہائے غلیظ اور فواکہ اور سرد ترکاریاں جو تر و تازہ ہوں اور علامت اس کی امتلا کسی شے بارد رقیق سے کیونکہ
علامت اس مرض کے موافق ہے اور پوری پوری ہے براز بھی اس ورم میں ہوتا ہے **علامت قولنج التوائے فتقی** یہ قولنج دفعتہً بعد کسی
حرکت سخت کے پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ وہ حرکت شدید ہے یا کوئی سقطہ یا ضربہ یعنی گرپڑنے خواہ مارنے کی چوٹ سے خواہ ٹھوکر کھانے سے یا کشتی لڑنے
سے خواہ کسی بھاری اور وزنی چیز اٹھانے سے خواہ فتق اور شگافتہ ہونے کسی عضو سے یا ریح شدید کیوجہ سے درد اس قولنج میں یکساں اور متشابہ
رہتا ہے جس میں اختلاف کمی کا نہیں ہوتا پھر درد کی زیادتی تھوڑی تھوڑی ہوا کرتی ہے قولنج فتقی پر وجود فتق کا دلیل ہو **علامات باقی اصناف
قولنج کے** جو خفیف ہیں جیسے وہ قولنج جو برودت امعا خواہ ضعف حس یا دیدان یعنی کیڑوں کی وجہ سے خواہ بسبب فتق کے پیدا ہو برودت
امعا سے جو قولنج عارض ہوتا ہے اسمیں پیاس کی کمی اور براز میں ظہور برودت کا اسطرح سے کہ ٹھنڈا براز برآمد ہو اور پھولا ہوا ہو اور برودت کا احساس
امعا میں ہو اور درد کا خفیف ہونا اور بیشتر اسکے ہمراہ متلی پاتے بار دبھی ہوتی ہے علامت اس قولنج کی جو مرۃ صفرا سے ہو وہی اسباب متقدم الذکر
اور سن اور بلد اور سحنہ وغیرہ اور لذع شدید اور التہاب اور احتراق کا موجود ہونا اور حقنہ حادہ سے ایذا پہونچنی اور اذیت اس دوا سے جو
مسہل میں اور مرار کا اخراج اگر تشنگی سے گزند ہو پہونچا اشیاء باردہ سے نفع پانا اور اسیطرح استفراغ مرار سے نفع ہونا بشرطیکہ امعا میں یہ مرار سما
گیا ہو اور ایک روز درمیان دیگر زیادتی مرض کی ہوتی اور بیشتر ہمراہ اسکے تپ بھی ہوتی ہے اور کبھی تپ نہیں بھی ہوتی ہے اور اگر تپ ہو تو
ایسی نہ ہو جیسے حمائے ورمی ہوتی ہے جسکے اعراض بڑے اور سخت ہوتے ہیں بیشتر اسکے ہمراہ پیڑو میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے کسی نے چھری چبھا دی ہو اور ریح اپنی
مقام پر نہیں ہوتی ہے علامت اس قولنج کی جو ضعف قوت دافعہ سے عارض ہو یہ ہے کہ پہلے طبیعت نرم رہی ہو اور اب بار بار قضائے حاجت کا
تقاضا بنا رہے گر تھوڑا تھوڑا برآمد ہو اور اسباب ضعف دافعہ پہلے سے پائے جائیں جیسے وجود ان امور کا جو قوت گھٹانے والے ہیں مثلاً حرارت یا برودت
جو خارج سے پہونچی ہو خواہ تناول اشیاء حارہ اور باردہ کا کیا ہو اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ شکم نرم ہوتا ہے خواہ نرمی اور بعض میں شکم کی حالت معتدل ہوتی
ہے اور مقدار اور کیفیت براز کی موجب صحت اور مجرائے عادت کے ہوتی ہے مگر باایں ہمہ پھر بھی ثقل کا خروج محتاج استعمال آلہ کا یا حمول وغیرہ کا ہوتا ہے
اور بیشتر یہ ضرر اسوجہ سے ہوتا ہے کہ جو شے کھانے پینے میں آتی ہے وہ براز میں نرمی زیادہ پیدا کرتی ہے اور لذع کم کردیتی ہے کہ اسی جہت سے تقاضا
اجابت کا اوس سے نہیں پیدا ہوتا ہے از قبیل گندنا اور پیاز اور چغندر بھی ہے۔ ایضاً یہ بھی اسکو تناول سے اشیائے مذکورہ کے ہوتا ہے کہ حمولات حادہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایذا کا احساس نہیں ہوتا جسوقت یہ حوالی سہل ہون اور پیٹ مین نفخ کھانے پینے کیوجہ سے ہوجاتا ہے لہذا حبس براز پیدا ہوتا ہے اور درد اسقدر جو شمار مین آئے خواہ اسکی طرف التفات کیا جائے نہین اٹھتا ہے اور کبھی اتفاقاً اوس مقام مین ایکناصور ایسا ہوتا ہے جس سے حس خروج براز کے باطل ہوجاتی ہے علامت قولنج کی بسبب دیدان کے عارض ہوا یہ ہے کہ دیدان قولنج کے حدوث سے پہلے نکلتے ہون گے۔

چوتھا مقالہ علاج قولنج اور ایلاؤس کے بیان مین

اور اشیاء جزئیہ امراض امعا اور احوال مین انھین امعا کے قانون علاج قولنج کا واجب ہو کہ تدبیر علاجی مین قولنج کے ٹال مٹول نہ کرے اسلئے کہ جسوقت ابتدائے علامات قولنج کے ظاہر ہونے لگین اسیوقت سے واجب ہو کہ امتلا کے امور ترک کردے اور جو تنقیہ مناسب اوس امتلا کے ہو اسکو فوراً کرڈالے پھر اگر بعد کھانے طعام کے یہ امتلا محسوس ہو فوراً قے کرڈالے اور اس غذا کیساتھ جو اخلاط قابل اخراج کے ہون انھین بھی بذریعہ قے کے نکالڈالین تا اینکہ خوب طبیعت صاف ہوجائے قے کرنے کیلئے کبھی مادہ قولنج رطب اور قولنج صفراوی کا بند ہوجاتا ہے پھر اگر قے مین افراط ہو قے کی بندکرنیوالی ادویہ سے بند کردینی اچھا منجملان ادویہ کے جو اس نفع کیواسطے عمدہ ہے شربت پودینہ کا آب انار کے ذریعہ کو تیار کرین اور اسمین تھوڑا سا زیرہ اور سماق ملادین اصوب رائے بہ نسبت مرض قولنج کے یہ ہے کہ مسہل پلانے مین جلدی نہ کیجائے اسلئے کہ سدہ کبھی قوی اور سخت ہوتا ہے اور اخلاط اور گولیان سدہ کی بہت سی ہوتی ہین اور جسوقت اسی سدہ وغیرہ کیطرف کوئی خلط اوپر کیطرف سے متوجہ ہوتی ہے جبکہ دوائے مسہل پلائی جائے اور بسبب بند ہونے راہ اور منفذ کے اس خلط متوجہ کو راہ نکلنے کی نہین ملتی لہذا اس تدبیر یعنی مسہل پلانیسے خطرہ عظیم پیدا ہوتا ہے پس درست اور واجب تدبیر یہی ہے کہ ابتدائے علاج پلانیسے مزلقات ملینہ کے کیجائے جیسے شوربا چوزے مرغ کا جسکی ترکیب ہم آئندہ بیان کرین گے بلکہ نقشہ مین ادویہ مفردہ کے بیان کردیا ہے اگر ہمراہ قولنج کے تپ ہو اسوقت شوربائے مرغ کے ساتھ آب جو دینا چاہئے جیداً سکے حقنہ ملینہ نرم کرنے چاہئین تاکہ وہ گولیان اور اخلاط نیچے سے اثر دوا کو قبول کرین پھر جسوقت محسوس ہو کہ وہ گولیان اور اخلاط جو زیادہ غلیظ تھین نکل چکین اب اسوقت اگر کوئی دوا پلائی واجب ہو بے خطر پلائی چاہئے اور اگر باقیماندہ کا اخراج اوپر کیطرف سے کرانے سے ہو سکے وہی بہتر ہے کہ متواتر قے کرائی جائے۔ شدت حاجت اوپر سے دوا پلانے کی اسیوقت ہوتی ہے جب مادہ قولنج کا مبدا معدہ ہو خواہ اوپر کے امعا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ معدہ اگر ضعیف ہو اور اس مین اخلاط کثیر بھرے ہون اور امتلاءات سے اوپر اور گرانی بھی اسیجگہ اوپر ناف کے معلوم ہو پس یہ لوازم ایسے ہین کہ دوائے مسہل پلانے کی تجویز کیجائے۔ اسیطرح اگر قولنج بعد تخمہ کے عارض ہوا ہو اسوقت بھی علاج اوپر ہی کیطرف سے اولےٰ ہے اور یہ قسم قولنج کی وہی ہے جسکی ابتدا معدہ اور اوپر کے اعضا عالیہ سے ہوتی ہے اسطرح سے کہ پہلے یہ مادہ انھین اعضا مین پوشیدہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہے پھر ان آنتون کیطرف جو ماؤف ہوجاتی ہین وہی اعضا اس مادہ سے تھوڑا تھوڑا روانہ کرتے ہین اور جسوقت کوئی جدید مادہ ان امعا مین پہونچتا ہے درد کا اعادہ ہوتا ہے اور تنقیہ جدید کی حاجت ہوتی ہے اب ایسے وقت اگر مسہل پلایا جائے یا تو اس مادہ کو اعضائے مذکورہ اور امعا سے بالکل خارج کردیگا اور قولنج کی ایذا سے بالکل راحت ہوجائیگی یا اینکہ یہ مسہل اسی مادہ کو اعضائے عالیہ سے امعا تک جذب کرلیجائیگا اور ایک ہی جگہ امعا مین کو جمع کردیگا پھر اوسکا تنقیہ ایک ہی حقنہ سے ہوجائیگا یا کمتر ان اعداد سے حقنون کے جو قبل پلانے مسہل کے درکار تھے اگر دوائے مسہل کا پلانا اوپر سے واجب نہو اور کوئی ضرورت صریحہ اسکی نظر نہ آئے پھر اس وقت پسندیدہ تر یہ بات ہے کہ اوپر کی طرف سے کسی قسم کی دوائے مسہل یا ملین وغیرہ نہ پلائی جائے اور فقط احتقان ہی پر اکتفا کرین اور یہ حکم اسواسطے کیاجاتا ہے کہ اکثر قولنج کا سبب خلط غلیظ ہوتی ہے جو بخوبی چسپیدہ ایسی ہوتی ہے کہ بذریعہ ادویہ مستفرغہ کے تمام وکمال اوسکا اخراج نہین ہوتا ہے پھر جب اوپر سے دوا پلائی گئی تو یہ دوا فقط معدہ اور امعا سے اخراج خلط وغیرہ کا کریگی بلکہ اور ایسے مقامات سے بھی ایسا مادہ کھینچ کر نکالیگی جسکے استفراغ کی کوئی حاجت نہ تھی اور یہ امر موجب ضعف مریض کا ضرور ہوتا ہے اب ضعف پیدا ہوگیا اور ابھی سارا مادہ قولنج بوجہ چسپیدگی کے خارج نہین ہوا لہذا پھر احتیاج تنقیہ امعا کی بذریعہ حقنہ ہائے کثیرہ باقی رہی اور استفراغات متواترہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضرور کرنے پڑینگے جس سے ضعف مریض بدرجہا بڑھ جائے گا پس مناسب یہ امکان یہی ہی کہ ایسے وقت جب کہ ضرورت پلانے دوائے مسہل کی اوپر سے ہو فقط احتقان پر اکتفا کیجائے خواہ جو شے قائمقام حقنہ کے ہو جیسے شیاف اور ضمادات مسہلا اسلئے کہ حقنہ کا قاعدہ یہی ہی کہ جبتک امعا مین خلط باقی ہو اور مقامات سے جذب نہین کرتا ہے اور جملہ اعضائے بدنی سے استفراغات کثیرہ نہ کرنے پڑینگے حقنہ اگر مکرر اور بمرات کثیرہ کیاجائے بطریق سپیدہ ہونے خلط مرض کے تب بھی کچھ ضرر نہ ہوگا اور خطرہ اسطرح کنزہے بہ نسبت اسکے کہ استفراغ مادّہ کا اوپر کے استعمال ادویہ سے کرین جو تمام بدن سے جذب ہوا کرتی ہین۔ اگر حقنہ کرنے سے کچھ خارج نہ ہو تا ہو معلوم کرنا چاہئے کہ ابھی مادہ مین نضج نہین ہوا ہی پس صبر کرنا ضرور ہی اور حقنہ نہ دینا چاہیے خصوصاً حقنہ ہائے حادّ اسلئے کہ وقت مناسب اوسکا بعد نضج کے ہے علاوہ برآن حقنہ ہائے حادہ کے استعمال مین قلب ورد و ریح تک ضرر پہونچنے کا خوف ہوتا ہی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض وقت جب حقنہ دیا جاتا ہی پس دست تو نہین آتے بلکہ درد سر پیدا ہوجاتا ہے اور انتشار ہوا دو ہو جاتا ہے اوسوقت واجب ہی کہ اعانت حقنہ کی دوائے مشروب سے کیجائے بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ اسہال کی خواہش طبیعت کے اوپر سے ہوتی ہی اور سدہ نیچے کے امعا مین ہوتا ہی اوسوقت واجب ہے کہ وہ مادہ نیچ ہو اور کسیطرف ہی اوسکو کسیقدر تلطیف اور غلیظ کرین تو بعض کا استعمال کرا کے تاکہ دونون مادہ فوقانی اور تحتانی جنس واحد سے ہوجائین بعد ازان دونون کا استفراغ کیا جائے واجب ہی کہ حقنہ مین نرمی زیادہ رہے اگر ہمراہ قولنج کے تپ ہو اور روغن کی آمیزش ادویہ حقنہ مین کثرت سے ہو تاکہ شدت نمک کی اسکے ملانے سے ٹوٹ جائے کہ بعض اوقات ایکدرہم سے لیکر دو درہم تک نمک داخل کرنیکی ضرورت ہوتی ہو بلکہ اڑھائی درم تک نمک ملا یا جاتا ہی اگر حقنہ سے کسی قسم کا مادہ نہ اوترے اسوقت ایارج فیقرا لحزینی کسی شربت وغیرہ کی تری سے گوندھا ہوا خواہ سفوف خشک ایارج مذکور کا دینا چاہئے اور اسیطرح استعمال معجون شہریاران اور تری کے بعد بھی ایارج مذکور کا استعمال کرنا لازم ہی مناسب نہین ہی کہ ان بیمار و نکے ایارج کو غاریقون سے قوی کرین اسلئے کہ غاریقون مین دست لانے کی قوت کمتر اور اسکو جو بکہ زیادہ ہے لہذا احشا مین ٹھہر جاتی ہے اور واجب ہے کہ بروقت ممتلی ہونے معدہ کے غذا سے حقنہ نہ دیا جائے ورنہ خام غذا اسفل کیطرف منجذب ہو کر آئیگی اور واجب ہی کہ پیہم اور برابر استعمال حقنون کا نہ کرین بلکہ درمیان دو حقنہ کے ضرور کسیقدر مہلت کا زمانہ بھی رہے **قولنج صفراوی** کی نوبت کیوقت حب ذہب کا استعمال کرنا چاہیے یعنی اگر زمانہ نوبت کا معلوم ہو اس زمانے سے پہلے اس حب کا استعمال کرین بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ ادویۂ جاذبہ اخلاط بدن سے بطرف امعا کے اور اخلاط ردی کو جذب کرتے ہین یعنی علاوہ مادّہ صفراوی موجودہ امعا کے اور بیشتر یہی اخلاط جذب شدہ خراش پیدا کردیتے ہین پس اسوقت ہمراہ قولنج کے سحج امعا بھی پیدا ہوتا ہے اور با اجتماع سحج و قولنج کے آفات مہلکہ سے ہے۔ بدترادویہ سے جو قولنج مین پلائی جائین وہ مسہلات ہین جو مقدار اور حجم مین زیادہ ہون اور طبیعت ان سے متنفر ہے کہ معدہ مین بوجہ اپنے بوجھ کے ٹھہر سکین بلکہ لازم ہے کہ حبوب اور ایارج سے مسہلات تجویز ہون اور جو چیز کہ حجم مین کمتر اور خوشبو مین نہایت معطر ہو اسی کا استعمال مسہلات مین اولی ہے۔ واجب ہی کہ توجہ طبیب کی بطرف اعضائے رئیسہ کے زیادہ ہو تاکہ انجرہ اخلاط کو جو بوجہ قولنج کے محتبس ہو رہی ہین ونیز انجرہ ادویۂ حارہ کو جنکے بدون استعمال کے چارہ نہین ہی دماغ وغیرہ قبول نہ کرے اور یہ اہتمام توجہ طبیب کا اکثر امراض قولنج مین درکار ہے۔ اور بیشتر صعود سے انجرہ نجالہ کے نوبت وسواس و اختلاط عقل کی پہونچ جاتی ہے اور یہ امر قولنج مین پیدا ہونا نہایت ممنوع ہے اور منجملہ ان مضرتون کے جو بسبب اون امراض کے پیدا ہوتی ہین ایک بڑی مضرت یہ ہے کہ طبیب کو اصلی صورت حال مریض کا پہچاننا غیر ممکن ہو جاتا ہے کہ جسکے بدون راہ پانے علاج واقعی پر نہین ہو سکتی ہے یہ توجہ تقویت اعضائے رئیسہ کیطرف استعمال ہے دوائے بارد خوشبو سے تمام ہو سکتا ہے اور روغنہائے بارد سے اور جملہ وہ تدابیر جنکی طرف ہمنے امراض رئیسہ مین اشارہ کیا ہے بیشتر حاجت تسکین معا کی اور تدبیر جگر کی قریب قریب زمانہ مین پیدا ہوتی ہی پس اسکی رعایت ضماد ہائے سرد جگر وغیرہ سے کرنی چاہئے اور جانب جگر کے حفاظت اور صیانت اون ضمادات سے کرنی ضرور ہے جو شکم پر واسطے حل قولنج کے لگائے جاتے ہین اور اسیطرح وہ مرہمات حارہ اور اسیطرح حال قلب کا بھی ہی نہایت مناسب وہ دوا جس سے تدبیر کیجائے یہ ہے کہ عصارات باردہ ہمراہ صندل اور کافور کے مستعمل ہون واجب ہے درمیان اطراف قلب اور جگر کے ایک حجاب مانع کسی کپڑے سے یا خمیر وغیرہ سے کیا جائے تاکہ یہ حجاب ٹپکنے سے اس دوا کے مانع ہو بوجہ مخصوص

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک کیواسطے لگائی گئی ہے مراد یہ ہے کہ قلب کی خاص دوا ہیکر جگر تک اور جگر کی قلب تک آنے نپائے پیاس ان لوگونکو زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اجازت نہین ہے سوائے قلیل پانی پلانے کے اور صبر کرنا پیاس پر اور اگر یہ آب قلیل کیسقدر جلاب سے ممزوج کر دیا جائے بہت نافع ہوگا پیاس بجھانے کیواسطے اسلئے کہ بدن میٹھی چیز کی نسبت رکھتا ہے اور پانیسے اسکی تنفید ہو جاتی ہے **قولنج بارد کا علاج** قولنج بارد کی تدبیر بر سبیل قانون عام کے پس اول یہ ہے کہ اسمین مبادرت ادویہ مخدرہ کی بغرض تسکین درد کے نکرنی چاہیئے اسلئے کہ جو لوگ جلدی کرکے تسکین درد کی ادویہ مخدرہ سے کر دیتے ہین وہ ایک امر عظیم خطرناک کے مرتکب ہوتے ہین اسلئے کہ استعمال مخدرات کا علاج حقیقی نہین ہے کسی حال مین اسواسطے کہ علاج حقیقی تو وہی ہے جو قطع سبب مرض کا کرے اور تخدیر کیوجہ سے تسکین سبب درد ابطال حس وجود سبب سے ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ سبب مرض تو جاگزین رہتا ہے مگر حس عضو بوجہ تخدر ہو جانیکے باطل ہو کر اسکا احساس نہین کر سکتی ہے تسکین سبب نواسواسطے ہوتی ہے کہ سبب مرض اگر اخلاط غلیظ ہے اور ادویہ مخدرہ کے استعمال سے زیادہ تر غلیظ ہو جائیگی اور اگر سبب بارد ہے خواہ نفس برودت ہے جیسے سوء مزاج بارد مین تو ادویہ مخدرہ کیوجہ سے زیادہ تر سرد ہو جائیگا یا اسلئے کہ سبب ریح غلیظ ہے تو مخدر ادویہ زیادہ تر غلیظ کر دیگا یا شدت تکاثف جرم امعاء سے قولنج پیدا ہوا ہے کہ جو کچھ امعاء مین محتبس ہوا ہے بافراط تکاثف سے اب تحلل نہین سکتا تو یہ بھی مخدرات کے استعمال سے زیادتی تکاثف کے حاصل کریگا اور درد قولنج کا اعادہ بعد ایک روز خواہ دو روز یا تین روز کے جب تخدر عضو کی جاتی رہیگی نہایت شدت سے ہوگا جو پہلے اسقدر نہ تھا بہر صورت تسکین سبب دویہ مخدرہ کی ہر صورت مین ثابت ہوئی پس واجب نہین ہے کہ جبتک ممکن ہو تخدیر کے درپے ہون اور جب اس سے بے پروائی ہو اسکا استعمال نکرین بلکہ سبب قولنج کے دور کرنے اور ہٹانے کی تدبیر اور اسکے قطع کرنے اور تحلیل کے اور مسامات اور راہین ان سدون کی کشادہ کرنیکی فکر وابستہ ہو کہ بسبب اپنی لزوجت کے مورث قولنج ہوئے ہین کرنی چاہیئے اکثر ایسی تدبیر کا امکان مسخنہ اور ادویہ ملطفہ سے متصور اور مظنون ہوتا ہے جو تسخین شدید پیدا نکرین اسلئے کہ شدید تسخین کرنیوالی چیزین جس وقت کسی مادہ پر دفعۃً وارد ہوتی ہین انکے ورود سے جو نفع اس بات سے نہین ہوتی کہ جسقدر تحلیل مادہ کا فعل وس سے پیدا ہوگا اوس سے زیادہ برانگیختہ کرنا ریاح کا فعل وہ نہ ہوگا مراد یہ ہے کہ زیادہ گرم ادویہ سے تحلیل مادہ کمتر اور برانگیختہ ہونا ریاح کا زیادہ ہوتا ہے بلکہ واجب ہے کہ ان ادویہ مسخنہ کی مقدار اسیقدر ہو کہ ریح موجود کی تحلیل قوی کرین اور مادہ صلب کی تلطیف اور انضاج کرین تحلیل قوی اس مادہ کی کرنیکی قوت ان ادویہ مین دفعۃً نہوتی چاہیئے اور یہی سبب ہے کہ فقط آب غذا کا ترک کر دینا چند روز پے درپے حل قولنج مین کافی ہو جاتا ہے (یہ مثال تقلیل تسخین کے نفع کی ہے) اور یہی سبب ہے کہ تکمید سے جو پیشتر ہیجان اور شدت درد قولنج کی ہوجاتی ہے پھر اسوقت مضطر ہو کر یا تو پے تکمید کی اجازت دیجاتی ہے بالکثرت تکمید کرتی اور کر رہینگا اسقدر ضرور ہوتا ہے تاکہ جو شے ہیجان مین لانیوالی درد کی ہے اوسکی تحلیل ہو جائے یعنی جو ریح کہ تکمید اول سے پیدا ہو کر درد کی زیادتی آگے کر دی ہے اوسی ریاح کی تحلیل ہو جائے (یہ مثال زیادتی تسخین مضرت کی ہے) پھر جو وقت استعمال حقنہ ہائے مستفرغہ کا ہو پس واجب ہے کہ اگر احتباس ثفل کا ہے اول ابتدا ایسے حقنہ سے کیجائے جسمین ازلاق ثفل کا ہو مثل لعابات اور روغنون کے اور وہ ادویہ جو ثفل سے صاف کر دینا اور جنسے علاج فقط قولنج ثفلی کا کیا جاتا ہے پھر ایسی دواؤن کے بعد وہ ادویہ جو استفراغ بلغم کا کرین استعمال کرنی چاہئیین اگر قولنج بلغمی ہو خواہ ادویہ محلل ریاح کا استعمال کیا جائے اگر قولنج ریحی ہو واجب ہے جاننا اس امر کا کہ بیشتر اخراج ثفل کے خلط کا ہو جاتا ہے اور پھر بھی ایک ایسی ثقل شے باقی رہجاتی ہے کہ وہ محیط بجانب عضو متالم و پیدا کنیوالی درد قولنج کی ہوتی ہے پس یہ کہنا چاہئے کہ علاج نے کچھ نفع نہین کیا بلکہ اسی مادہ کا بھی بذریعہ حقنہ کے استفراغ کرنا چاہئے اور بیشتر یہ بقیہ از قسم ریح کے ہوتا ہے فقط اور اسکے محض ریح ہونے پر دلائل ریح کی دلالت ہوتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ حقنہ ہائے مقویہ عضو یعنی مقوی امعاء اور محلل ریاح کا استعمال کیا جائے کہ جنمین تسخین لطیف ہو بیشتر ایسے وقت کسی معجون قوی اور حارہ کا پلانا کافی ہوتا ہے جیسے تریاق وغیرہ اور بیشتر مجمرہ ناری کا موضع درد پر رکھنا کافی ہوجاتا ہے اور اکثر ضماد محللہ ریاح کا استعمال کافی ہوتا ہے اور اکثر دوائے محمرہ کا استعمال جس سے بدن سرخ ہو جائے اور سب سے زیادہ قوی تر محمرہ خردلیہ ہے جو رائی کی آمیزش سے تیار ہوتی ہے اسلئے کہ یہ دوا اکثر اوقات تحلیل مادہ کرتی ہے اور اکثر جذب مادہ عضل شکم کیطرف کر لیجاتی ہے۔ آبہائے حمام بھی جبکہ درد شکم قولنج کا اٹھے اور اسمین نہائین زیادہ نفع کرتی ہین۔ اور آب نوشادری قولنج کے کھولنے مین عجیب الاثر دوا ہے کہ روانی شکم پیدا کرتا ہے اگرچہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

بطور پلانے کے مستعمل ہوں بشرطیکہ مریض کو اسکے پینے کا تحمل بھی ہو لیکن وہ آبزن جو ایسے پانی سے تیار کیا جائے جسمیں ادویہ محللہ لطیفہ پکائی گئی ہوں اکثر نقطۂ مالش جوڑوں سے پنڈلیوں کے ہو فائدہ دیتی ہے بشرطیکہ ہیجان درد کا سرد پانی پینے سے ہوتا ہے پس یہ آب سرد نہایت مضر چیز ہے اس مرض میں اسلئے کہ پیاس کو قولنج کی تو آب سرد کم نہیں کرتا ہے اور ضرر برودت سے درد میں شدت ہوتی ہے نبیذ لطیف تلیل پانی پلانے سے بہتر ہے اور آب شیرین اور گرم درد کو زیادہ ٹھیراتا ہے۔ نہایت مضر شے ان لوگوں کے واسطے برودت اور ہوائے سرد ہے جیسے نہایت مفید انکے حق میں حرارت اور ہوائے گرم ہے جس وقت سبب موجودگی برودت امعا کے ہو اور مزاج مریض کا اصلی خلقت سے خواہ کسی وجہ سے رقیق ہو ایسا آدمی بہت جلد مبتلائے قولنج ہوتا ہے اور ہر وقت اسکی نسبت عود مرض قولنج کا خوف رہتا ہے پس واجب ہے کہ ہمیشہ اسکا شکم روئی کے کپڑے خواہ اون وغیرہ سے پہنا کر گرم رکھا جائے اور زیادہ کا اثر اسکے شکم سے ایسی چیزوں سے دور کیا جائے جو خشک ہوں جیسے پشمینہ وغیرہ خواہ اسکے شکم پر ایسی ہی گرم چیزیں یا ستواری باندھی جائیں اور استعمال روغنوں کا رو غنہائے گرم سے اور اسیطرح ان نطولات حارہ کا استعمال جنکو ہم آئندہ اسی باب میں ذکر کرینگے بھی ایسے شخص کو مفید ہے۔ بیشتر احتیاج تکمیدات کی بھی ہوتی ہے اور اکثر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ اسکے لیے جو روغنہائے گرم تجویز کئے جائیں ان میں جند بیدستر اور فربیون بھی ملا دیا جائے جو قولنج بارد بنابر بیان بالا ایسی عارض ہو کہ سبب اسکا طلب درجہ کچھ ہو پہنچتا ہے کسی شے کا بطرف موضع مادہ وف کے امعا وغیرہ سے ہو اور اسی مادہ کے کھنچ آنیسے درد پیدا ہوا ہو ایسے قولنج کا علاج استفراغ لطیف سے جو متفرق یعنی تفرقہ دے دیکر ہو اور متواتر یعنی چند بارے کرنا چاہئے ہاں اگر یہ بات معلوم ہو جائے کہ اب اس موضع مادہ وف میں مادہ کثیر آگیا ہے پھر اسوقت استفراغ قوی سے کل مادہ کا اخراج کر دینا واجب ہے لیکن جو مادہ مادہ کہ بار بار کچھ کچھ آتا رہتا ہو اور اس کا تولد کسی سبب سے میں بھی بار بار تھوڑا تھوڑا ہوا کرتا ہے اسکے لئے تدبیر واجب یہی ہے کہ قرب زمانہ نوبت درد کے اور رات کیوقت تھوڑے سے حب صبر اور حب ایارج کھلائی جائے۔ اور وہ حب جو سقمونیا اور تخم خطل اور سکبینج سے بنائی جاتی ہے اور جو حب ان میں سے کھلائی جائے بقدر نصف مثقال کے بجائے دو ثلث مثقال بھی ہو اور مدت سے دو ماہ تک دینی چاہئے اسلئے کہ یہ تدبیر ایسی ہے کہ اگر اسکی مداومت کریں اور غذا کی اصلاح بھی ہو اسکے صحت یافتہ ہو جائینگے اور مرض سے نجات پائینگے **قوانین مخصوصہ علاج قولنج ریحی** کے از قسم قولنج بارد کے واجب ہے کہ حقنہ اور حمولات اور وہ ضمادات مستعمل ہوں جنکو قریب ہے کہ ہم بیان کریں اور غذا بالکل چھوڑا دیجائے اگر تین دن تک برابر فاقہ رہے اور جہانتک ممکن ہو ایسی تدبیر کیجائے کہ سوتا رہے اور مادہ ریحی کے قلع کرنیکی تدبیر میں کوشش مذہ بعیہ حقنہ گرم کے کریں اور تسخین عضو مولم کی انہیں حقنوں سے کریں اور عضو کے گرم کرنیکی خارجی تدبیریں انہی طریقہ سے کریں جیسے پہلے ہم کہہ چکے ہیں پھر اگر خوف اس امر کا ہو کہ یہاں پر کوئی خلط اور مادہ بھی ہے مراد یہ ہے کہ بخوبی معلوم ہو جائے کہ قولنج نقط ریحی ہے جسقدر چاہیں تسخین کریں اور جسقدر چاہیں تکمید کریں اور گرم پانی چیان کرنے میں پوری کوشش کریں مگر بلا شرط ہونے چاہییں اگر طبیعت میں قبض ہو موضع درد کی لطیف مالش سے استعانت چاہئے اور شرح روغن زنبق اور روغن ناردین اور روغن بان کی کہ یہ روغن گرم بھی کئے جائیں اور تکمید باجرہ اور نمک سے گرم کرکے جسقدر مناسب بحال مریض معلوم ہو یہ بھی استعمال کیا جائے کہ چت لیٹنا خواہ پیٹھ کے بل لیٹنا خواہ کسی کروٹ لیٹنا انمیں سے کونسی شکل مریض کو آرام دیتی ہے اور اخراج ریح کا کس شکل میں زیادہ ہوتا ہے پس اسیکو اختیار کرنا چاہئے شربتوں میں سے کرویا اور تخم سداب آبہائے بزور میں خواہ شراب کہنہ چار سالہ یا ماء العسل میں خواہ انگبین قند سپید کے ہمراہ پلانا مفید ہوتا ہے بشرطیکہ ایسے وقت الٹو نیا کے دینے سے صحت اور نجات حاصل ہوتی ہے سہلات واسطے ان لوگوں کے جو قولنج بارد میں گرفتار ہوں قولنج بارد ریحی ہو یا مادہ بلغم سے ہو منجملہ سہلات کے حقنہ کے اقسام ہیں۔ یہ حقنہ اخراج بلغم اور ثفل کا کرتا ہے گلو و بسفائج حلبہ قرطم سپستان سب اجزا ہموزن اور تربد دو درہم تخم خطل سالم جو کوٹا ہوا نہ ہو نصف مثقال انجیر دس عدد تخم کتان تخم کرفس انیسون فطراسالیون دکیتی حب خروع نیم کوفتہ بنفشہ مکہ پانچ درہم سداب بوزن ایک باقہ برگ کرنب ایک کف دست یہ سب اجزا بہت سے پانی میں نرم آنچ سے جوش دیں تاکہ تھوڑا سا پانی رہجائے پھر ان کو خوب ملیں اور صاف کریں اور اسی جوشاندہ سے قریب سو درم لیکر ان میں ۱۹ درم شہد کے لیکر اور میں الملح اس سات درہم اور شکر سرخ سات درہم سکبینج اور ثفل مکہ ایک درہم اور بورہ بوزن ایک مثقال روغن کنجد ۶ درہم ملا کر حقنہ کیا جائے۔ اور کبھی اس مرکب میں خلط گاؤ کی آمیزش کرتے ہیں یہ حقنہ بلغم جیسندہ کا اخراج کرتا ہے یہی اجزا جو اوپر کے جوشاندہ میں مذکور ہو چکے انکو لیکر اور طریقہ مذکورہ سے درست بنا کر اس میں چربی

HAKEEM SHOUKAT ALI

زیادہ داخل کرین اور تخم بید انجیر پانچ درہم کو آب لبلاب مین پیکر خوب ملائین اور جو صاف شدہ جوشاندہ اول ہے اسپر اسکا اضافہ کرین اسطرح پر کہ عوض ماء اس اور کشک جو کے پندرہ درہم مغز بید انجیر داخل کرین اور سکو لیکر حقنہ کرین بیشتر اسمین روغن بید انجیر داخل کیا جاتا ہے اور اکثر جوشاندہ بزور اور حاشا اور صعتر اور سونا اور زیرہ اور فطراسالیون اور تخم سداب اور بسفائج اور قنطوریون اور انجدان پر اقتصار کرتے ہین اور پھر اسمین عصارہ قثاء الحمار گھول کر ملاتے ہین قریب نصف درہم کے اور حقنہ کرتے ہین یا اسکے بلکی ادوی جوشاندہ کے اخلاط کے ہمراہ اصول قثاء الحمار اور تھوڑا سا تخم حنظل جوش دیکر اور سکنجبین اور جاوشیر اور مقل مکہ بوزن ایکدرہم کے اسمین گھولکر حقنہ کرتے ہین اکثر حقنہ ایسی سکنجبین سے کیا جاتا ہے جسمین قوت تقطیع کی ہو صفت سکنجبین کی جس سے حقنہ کیا جائے بیماران قولنج کا سرکہ ایک قسط اسمین اڑھائی رطل تخم حنظل تین مثقال شہد ایک قسط فلفل ایک اوقیہ زنجبیل دو اوقیہ تخم سداب بستانی اور حماما کا تخم انیسون افتیمون ہر واحد چار مثقال زیرہ کرمانی دو مثقال تخم شبت دو مثقال بسفائج ایک اوقیہ سب اجزا کو جوکوب کرکے سرکہ مین جوش دین شہد ملاکر تا اینکہ نصف وزن باقی رہجائے پھر صاف کرکے حقنہ کرین بیشتر اسی سکنجبین مین انجدان اور بسفائج بھی داخل کرتے ہین اور سکو زیادہ میلان خاطر ایسی تدبیرات کیطرف نہین ہے جنمین اضافہ ادویہ کا بعد تیاری کے بطور حملان اور مزج کے ہو اور اصول اخلاط مین یہ اجزا داخل نہ ہون حقنہ واسطے تسکین درد قولنج بارد کے جو بعض قدمانے تجویز کیا اور عمدہ ہے صبر اور جندبیدستر اور میعہ سائلہ انیسون ہر واحد ایک اوقیہ عصارہ بخور مریم تازہ کا دو اوقیہ افیون ڈیڑھ اوقیہ سبکو ملاکر بحفاظت رکھ چھوڑین اور بروقت حاجت کے اسی مین سے بقدر باقلا کے کسی روغن مرکب مین ملاکر استعمال کرین بیشتر بعض قسم کے حقنون مین بیل چربی اور روغن کا بھی ڈالا جاتا ہے اور پھر اسی سے حقنہ کیا جاتا ہے یہ حقنہ قوی اسوقت کے لئے ہے کہ ثفل کا نکلنا بہت دشوار ہو اور اسکے ہمراہ بلغم یا ریاح شدیدہ موجود ہون جنکی قوت چسپیدگی اور نافرمانی قوت دافعہ کے اثر قبول کرنے کی کمال انتہا کو ہو اسوقت واجب ہے کہ آب اشنان تازہ نصف رطل لیکر اسکے ہمراہ ایک اوقیہ روغن کنجد اور پانچ درہم بورق ملاکر حقنہ کیا جائے اور اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حب شبرم اور برگ ذریون اور کرمدانہ اور بخور مریم اور عرطنیثا پوست حنظل اور تخم حنظل اور قثاء الحمار اور تربد اور بسفائج ان سب اجزا کو بقدر متعارف پانی مین جسقدر کہ حقنہ کو درکار ہے جوش دین پھر اس جوشاندہ صاف شدہ مین روغن بید انجیر اور شہد اور تلحہ گاؤ ملاکر حقنہ کرین۔ یا اینکہ دواؤن کو کسی روغن گرم مین داخل کرکے حقنہ کرین روغن قثاء الحمار سے جب حقنہ کیا جاتا ہے اکثر بلغم یا ریاح کا اخراج کر دیتا ہے بشرطیکہ بعد احتقان کے چند ساعت صبر کرین اور اسیطرح روغن ترب و کلکلانج اور بید انجیر کا روغن۔ اکثر احتیاج بہ وقت شدت درد کے اس امر کی ہوتی ہے کہ ان حقنون مین خواہ ایسے ہی حقنون مین حلتیت اور شیح اور برگ سداب اور قطران خصوصاً بوجہ گرم کرنے عضو کے اور فربیون بھی بعض اوقات مین ملاتے ہین اکثر قطران کو ماء العسل کی مقدار کثیر مین خوب گھسکر داخل کرتے ہین اور ماء العسل خادیہ پر زیادہ شامل ہو پس درد مین سکون پیدا ہو جائیگا عصارہ بخور مریم زیادہ عجیب الاثر ہے اور بیشتر حاجت سقمونیا اور فربیون وغیرہ کی ہوتی ہے کبھی وہ دوا بھی ملادیتے ہین جسکا زنجبیل نام ہے جو وقت حقنہ مین پڑتی ہے نافع ہوتی ہے کبھی دو درہم جندبیدستر زیت مین پیکر حقنہ کرتے ہین۔ ایضاً تین درہم زفت رطب اور روغن سداب اور گھی ہر واحد ایک سکرجہ ملاکر حقنہ کرتے ہین بیشتر حقنہ ہائے قوی مین برگ انجیر اور ریشہ اور اسکے درخت کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔ صفت ادویہ مشروبہ کی جو مسہل بلغم کی ہین گولیون مین سے جو نافع قوی ہین مرض قولنج مین حب شبرم ہمراہ سکنجبین کے۔ ایضاً حب سکنجبین ہمراہ حرمل کے۔ ایضاً تربد اور صبر سقوطری تخم حنظل ہم وزن لیکر سقمونیا ثلث جز سبکو شہد کف بر آوردہ کے ذریعہ سے گولیان تیار کرین اور کھلائین حب جید واسطے قولنج بلغمی کے شحم حنظل یک دانق تربد ایک درہم عصارہ قثاء الحمار نصف دانق جندبیدستر ایک دانق زنجبیل یک دانق ایارج فیقرا دو ثلث درہم اور اگر اس حب کو سقمونیا سے قوی کرین بھی جائز ہے اور مسہلات کے نسخہ جیسے سقفی اور تربدی اور شہریاران اور ایارج قوی کیا گیا شحم حنظل سے اور اسکے ہمراہ روغن بید انجیر اور شل سفرجلی کے پھر جو وقت ثفل اور بلغم دونون مختلط ہو جائین اور ثفل کی مقدار زیادہ ہو اور بندش ہو یعنی گولیان سی بند ہو گئی ہون اور بوجہ آمیزش بلغم اور ریاح کے عجیب ہو یعنی خروج اسکا نہ ہو سکے اسوقت ضرورت دائمی ہوگی استعمال مسہلات قوی کیطرف۔ انمین قوی مسہلات سے یہ حب فربیون اور حب مازریون صاف شدہ اور سقمونیا ہم وزن لیکر مقدار شربت ایکدرم ہو کر مسہل جو زیادہ قوی ہے۔ پنجال کبوتر صحرائی یعنی کبوتر کی بیٹ کو بہت سے پانی مین جوش دین تا اینکہ نصف جلجائے پھر صاف کرکے بوزن دو اوقیہ پانی

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ دوا بہت قوی ہے اور خطرہ بھی اس میں زیادہ ہے۔ جملہ یتوعات کے دودھ سے قولنج کھل جاتا ہے جیسے لاغیہ اور شبرم وغیرہ ایک دانہ جسکو حب الصراط کہتے ہیں
وہ بھی از قسم یتوعات کے ہے اور اسپر روغن مثل دوسری کشتہ کہتے ہیں جیسے دو نامردا بڑے قسم کا جس کی بتی بڑی ہوتی ہے اور تھوہر کا نکنے کا علاج بھی اس سے کیا جاتا ہے
اور اس میں دودھ زیادہ ہوتا ہے اور ہم نے ادویہ مفردہ میں اسکو بیان کیا ہے۔ صفت حمولات قولنجیہ کی جو فعل قوی اور لطیف کثیر النفع کے کام دیتے ہیں از انجملہ یہ ہے
کہ ملح حجری یعنے نمک سنگ تلاش کر کے اوسی کا ایک لانبا ٹکڑا حمول کیا جائے خواہ ایک بتی شہد کی قسم حنظل ملا کر بنائی جائے خواہ بلوط یعنی لانبی گولی تخار الحمار
اور شحم حنظل کے تلخ گاؤ اور نطرون اور شہد کی آمیزش سے تیار کریں خواہ شحم حنظل اور قند سپید فقط اسی سے گولی لانبی بنائیں ایضاً شحم حنظل درانزروت اور قند
سے۔ ایضاً شہد اور ترنجبین اور شحم حنظل اور نمک سیاہ سب اجزا ہموزن لیکر۔ ایضاً ایک دوا جو مشترک قولنج ثفلی اور بلغمی کیواسطے ہے اور ریحی کو بھی مفید ہو شحم حنظل
اور جندبیدستر ہر واحد مثل ذرہ کے قطران بقدر دو ملعقہ کے ہمراہ کسیقدر شہد کے استعمال کیا جائے۔ عصارہ بخور مریم کا حمول نہایت ہی قوی ہے اور اسکی حاجت
اسوقت ہوتی ہے جب کوئی شے کارگر نہ ہو اکثر حمول میں سقمونیا اور تخم اونگن اور فربیون کی حاجت ہوتی ہے۔ صفت حقنہ قولنج ریحی کی یہ حقنہ جید ہوتا ہے اور زوفا
سداب خشک اور صعتر اور بوج ترکی تخم سداب تخم خنگشت مغز بیدانجیر بکوفتہ بابونہ گوگرد منطوریون اور شبت اور بزر غلشہ اور انجدان اور فطراسالیون یہ سب
اجزا ہموزن عصارہ سداب اور زوفا تر میں خوب کوٹے سے جوش دیں اسطرح سے کہ عصارہ کی مقدار بہت سی ہو اور پکاتے پکاتے جب تھوڑا سا رہ جائے پھر اسوقت
زیت ایک جز اور عصارہ مطبوخہ مذکورہ سے دو جز لیکر اسقدر جوش دیں کہ پانی جل جائے اور فقط زیت رہجائے پھر اسمیں سے بقدر حقنہ کے لیکر اسمیں بط کی چربی
اور بکری کی چربی اور تھوڑی سی جاوشیر اور سکبینج ملا کر حقنہ کریں۔ اگر تنہا عصارہ کو لیکر اوسمیں صموغ مذکورہ مع چربیوں کے حل کریں اور اسمیں سے دس درہم لیکر
حقنہ کریں بھی نافع ہوگا۔ جندبیدستر اور حلتیت کا داخل کرنا بھی انکے حق میں مفید ہے۔ اگر بیس درہم زیت میں دس درہم میعہ گھول کر حقنہ کریں تو بھی نفع ہوتا
ہے بیشتر بورہ کی مقدار کثیر کو عصارہ سداب میں اور نمک دس درہم تک خواہ پندرہ درہم تک ملاتے ہیں کبھی روغن سداب اور روغن ناردین اور روغن بابونہ
اور روغن زیت اور روغن بیدانجیر سے حقنہ کرتے ہیں صفت حمولات ریاح کی سداب کو ماء الاصل میں اسقدر پیسیں کہ مثل خلوق کے قوام میں ہو جاسے
اور نصف وزن سداب کے زیرہ اور چہارم وزن نطرون ملا کر ایک بتی بنائیں جس کا طول چھ انگل کا ہوگا ایضاً ایک حمول جو تخم سداب اور جندبیدستر
ہمراہ شہد اور تلخ گاؤ اور بورہ کے ہر واحد ایک مثقال۔ ایضاً سکبینج اور مقل اور بورہ اور حنظل اور خطمی انھیں اجزا سے بتی بنائی جائے یہ حقنہ اور حمولات
اُن لوگوں کے ہیں جنکو برودت اسعلا مادہ عارض ہوا اور جنکو قولنج ریحی بارد بلا مادہ ہوا انکے واسطے حقنہ اور حمولات ایسے مناسب ہیں جیسے اصحاب قولنج
ریحی کو اور جیسے انکے واسطے حمولات ہوتے ہیں بیشتر ایسے لوگوں کو تنہا نطرون سے حقنہ کرنا بھی مفید ہوتا ہے اگر بوزن دو درہم کے زیت میں ملا کر استعمال
کیا جائے اسی طرح بیخال کبوتر کو تنہا جب عصارہ قولنج اور روغن بیدانجیر ملا کر حقنہ کریں **آبزن اور حمام اور نطول** آبزن کا نفع زیادہ ہے درد ہائے قولنج
میں خصوصاً اگر اوس پانی سے آبزن کریں جسمیں ادویہ قولنجیہ کو جوش دیا ہو اسلئے کہ یہ آبزن بسبب اس حرارت کے جو آگ سے حاصل ہوتی ہے اور نیز اس قوت
کے جو ادویہ سے حاصل کرتا ہے بسبب ورم کو تحلیل کر دیتا ہے اور بسبب اپنی رطوبت کے جو ہمراہ حرارت کے ہے عضو کو ڈھیلا کر دیتا ہے پس بآسانی انفاش
اور بیداری سبب فاصل وجع کی ہوتی ہے اور عضو منقبض کی نرمی اور ارخا پیدا کرتا ہے اور یہ امور ایسے ہیں کہ فضلہ منحبس دفع ہو جاتا ہے مگر آبزن سے غشی
اور کرب پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ قوت میں ارخا پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ ضعیف آدمی نہایت احتیاط سے اسکا استعمال کرے اور بروقت نہانے
آبزن کے ایسا ضعیف آدمی اپنے پاس ایسی چیزیں تیار رکھے جو مقوی ہوں جیسے فواکہ خوشبو اور کرناک جو ایک قسم کا کباب مرغ وغیرہ کا ہے اور بخورات عطرہ
اور اسی طرح ایسی اشیا جن سے اس کو لذت ملی ہو اور خوش آیند معلوم ہوں اور بروقت کسل طبیعت کے ادنے اسکو سکون اور آرام پیدا ہو اور کوشش کرے
تاکہ پانی اسکے سینہ اور قلب تک نہ بھر جائے آبہائے حمات یعنی معدنی پانی بہت مفید ہیں اگر ان میں قولنج کا مریض بیٹھے جیسے کہ شیریں پانی کے حمام
کے نسبت اولے ہے کہ یہ شخص پاس نہ جانے پائے جو وقت بعض قسم کے برتن سیاہ حمات سے بھرے جائیں خواہ ایسے پانیسے جن میں ادویہ قولنجیہ پختہ
کیگئی ہوں اور پھر اسی برتن میں ایک چھوٹا سا سوراخ ایسا کیا جائے کہ پانی اسمیں سے بوجہ تنگی سوراخ کے بند رہے اور مریض کو چت لٹا کر برتن اس کے نیچے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اوپر بقدر ایک قدآدم بلند کرین اور اسکے پیٹ پر قطرہ قطرہ پانی اسی برتن سے ٹپکنا شروع ہو اور متعفن بار بار ٹپکتا ہے یہ ترکیب بھی شدید النفع ہے حقنہ اور آلات حقنہ کے وہ انبوبہ اور نلی جسکو اوائل اطبا نے واسطے حقنہ کے تجویز کیا ہے سب سے بہتر اسکی شکل یہی ہے کہ انبوبہ مذکورہ کا دائرہ مختلف تین حصون پر منقسم ہے اور درمیان دونون مختلف حصون کے ایک پردہ اسی چیز کا جس سے اسی انبوبہ کی ساخت ہے رکھا گیا ہو اور یہ پردہ بخوبی اس انبوبہ مین پیوست کر دیا گیا ہو تاکہ اسکے دونون جزو مختلف اپین بطور حجاب ہوجائے اور زق یعنے وہ حصہ جو بطور مشکیزہ کے جسمین دوا بھری جاتی ہے بڑے حصہ کے منھ پر درست اور ہموار بنائی گئی ہو اور چھوٹے حصہ کا منھ کھلا ہوا ہو اور اگر یہ زق پوری انبوبہ کے منھ سے درست اور ہموار بنائی گئی ہو تو چھوٹے حصہ انبوبہ کا منھ کسی ڈورے وغیرہ سے بااستوار باندھا گیا ہو تاکہ ہوا اسکے اندر نہ جانے پائے اور زق مذکور کے نیچے ایسی جگہ جو اندر مقعد کے نہین جاتی ہے اور باہر رہتی ہے ایک راہ اور منفذ ایسا ہو جسطرف سے ریح کا اخراج ہو سکے پس جو وقت کہ استعمال حقنہ کا کیا جائے اور قوت بدفی ریاح کو ہٹائے اور ہلائے پس ریح کو پلٹ کر اوسی دوسرے جزو کے سوراخ مذکور سے خارج ہو جایا کرے اور حقنہ ملائے دوا کے اندر ریح کا گذر نہونے پائے جب یہ بات ہوگی پس حقنہ کا استقرار اور بجائے خود ٹھہرا رہنا اچھی طرح سے ہوگا اسلئے کہ ریح کی وجہ سے حقنہ باہر کیطرف پلٹ آتا ہے اور جلد جلد قضائے حاجت کیواسطے مریض اوٹھتا ہے بعد ازان واجب ہو تامل کرنا درد کی جگہ کا پس اگر درد مائل بطرف پشت کے ہو مریض کو چت لٹا کر حقنہ دینا چاہئے اور یہ طریقہ مناسب تر ہے بحال اس مریض کے جسکو قولنج بشرکت گردہ کے عارض ہو پھر اگر درد آگے کیطرف مائل ہو اسوقت حقنہ اوندھے بھل کر کے دینا چاہئے اسلئے کہ حقنہ کی دوا ایسی ہی نشست مین زیادہ پہونچتی ہے بہ نسبت پیٹھ کے بھل لیٹنے خواہ بیٹھنے کے اور کبھی حقنہ بائین طرف لٹا کر دیا جاتا ہے اور کبھی کولے کے پہونچے سے ٹیک لگا کر اور داہنا پاؤن اوٹھا کر کے اسکو سینہ سے ملا کر اور بایان پاؤن لانبا پھیلا کر حقنہ دیا جاتا ہے۔ اور جب حقنہ ہو چکے پیٹھ کے بھل اسکو چت لٹا دیا جاتا ہے اور اسیطرح چت لٹا دینا لازم ہے ہر ایک شخص کا جسکا حقنہ کیا جائے یعنی کسی مرض کا بیمار کیون نہ ہو خواہ مریض قولنج کا کسی وضع اور نشست پر حقنہ کیا جائے ۔بعض آدمیون کو اسطرح لٹانے اور بٹھانے کی حاجت نہین ہوتی اور بعض آدمیون کو مناسب یہ ہوتا ہے کہ اپنی چھوٹی انگلی مقعد مین چند مرتبہ داخل کرین اور اسی انگلی مین قیروطی اسقدر مل لی ہو تاکہ اندرون مقعد کے اسکی دہنیت لگ رہے اور بوجہ اس دہنیت کے انبوبہ حقنہ کا اندرون مقعد کے بخوبی چلا جائے اور درست ہو کر پہونچے اور بعض آدمیون کو اسکی حاجت نہین ہوتی ہے پھر جو وقت ارادہ حقنہ دینے کا ہو پس جو ترکیب مناسب بحال مریض کے منجملہ ترکیب ہائے مذکورہ کے ہو اوسے کرنا چاہئے بعد ازان انبوبہ اور مقعد کو قیروطی سے ملکر چکنا کرین اور انبوبہ اوٹھا اور پہنچانا کرین کہ بوقت دبانے اور پہونچانے دوا کے اور دیئے حقنہ اندرون امعا کے نہ جا سکین بلکہ بطور مستقیم سے زیادہ تجاوز نہ کرین۔ اور جو وقت اسی طرح کارروائی ہو جائے یعنی انبوبہ زیادہ والا چاہا ہو جائے اسوقت دوائے حقنہ کو اندر داخل کرنا نہ چاہئے پھر جو وقت انبوبہ اپنی مناسب جگہ پر ٹھہر جائے اور پورا درست ہو کر بیٹھے اور دیئے حقنہ کو مشکیزہ خواہ مثانہ وغیرہ مین بھرنا چاہئے اور بھرنے کے بعد دونون ہاتھون سے دوا کو دبا کر نچوڑین اور یہ دبانا خواہ نچوڑنا متصل ہو یعنی بیچ بیچ مین وقفہ نہ دیا جائے اور بہت زور سے بھی نہ دبائین کیونکہ زور سے دبا دینے سے دوائے حقنہ بہت دور تک چڑھ جاتی ہے ۔جہان پہونچنا دوا کا مطلوب نہین ہے بلکہ وہ مقام مقام حاجت سے اوپر واقع ہے اور اگر شاید ایسی بے احتیاطی بغفلت ہو جائے کہ دوا زیادہ اوپر چڑھ گئی ہو پس تدبیر صائب یہ ہے کہ سر کے بال پکڑ کر کھینچین اور کھینچنے کے بعد ادکھیڑین۔ اور چہرے پر سرد پانی کا چھینٹا دین اور دوائے حقنہ کو نیچے کیطرف جذب کرنے اور اتارنے کی تدبیر کرین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ کا استعمال جو وقت ہو چکے اور کوئی چیز نہ برآمد ہو پھر اب اسوقت بدون استعمال حمولات کے چارہ نہ ہوگا مگر حمولات بھی ایسے حق مستعمل ہون جو مناسب مرض کے ہون اور باایہمہ پھر بھی اس امر کا لحاظ رہے کہ دوائے حقنہ کا اندر پہونچنا اسقدر نرمی اور کمزوری سے نہ ہو کہ مقام حاجت تک بھی نہ پہونچے جو وقت حقنہ اپنی درستی پر قائم نہ رہے اور ہل جائے اور باہر نکل آنے پر اس کا سیلان ہو تو اوسوقت اسکو نکلنے سے منع نہ کرنا چاہئے بلکہ بعد اوسکے سیلان اور خروج کے اوسیوقت پھر دوبارہ اسکو اپنی جگہ پر پھر درست کر کے رکھنا چاہئے واجب ہے کہ جو وقت مریض کو چھینک آتی ہو یا کھانسی آرہی ہو اسوقت حقنہ نہ کیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ معتدل مقدار کا اسکا نفع امعاء علیا تک نہین پہونچتا ہے اور اگر مقدار مین زیادہ ہوتا ہے مضرت اوس کی زیادہ ہوتی ہے اور آفات امعاء مذکورہ کا اوس مین خوف ہوتا ہے تخمین اور غلیظ القوام کا لزوم اور بھرنا امعا مین زیادہ ہو کر جو مضرت ادویہ کی ہے وہی پیدا ہوئی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ثین کتنا ہی زیادہ ہو یا کم قلیل المقدار کے ہر تدبیر پلانے روغن بید انجیر کی بار دقولنج کے علاج مین اور جسکو عادت ایسے مرض کی پڑی ہو روغن بید انجیر
نہایت درجہ نافع ہے بیاران قولنج کو جس وقت اپنے انداز اور مقدار مناسب پر دیا جائے اور اپنے وقت مناسب پر ہمراہ آب بزور کے۔ اور اسکا پلانا اسی
وقت تجویز کیا جاتا ہے جب بدن کا تنقیہ حب سکبینج وغیرہ سے ہو چکا ہو۔ روز اول بقدر دو مثقال کے دینا چاہئے اور دوسرے دن آدھا مثقال زیادہ
کرین اور اسی طرح نصف مثقال ساتوین روز تک (تاکہ پانچ مثقال کو پہونچ جائے) پھر کچھ خوف نہین ہے کہ آٹھوین روز سے تھوڑا تھوڑا گھٹاتے جائین تا اینکہ پھر
دو مثقال تک پہونچے اور ساتوین روز تک اسکا استعمال (بطور کمی بیشی مندرجہ بالا کے) پہونچے اسوقت پھر ٹھہر جانا اور دفعۃً دینا بھی جائز ہے اور جسوقت آب
بزور اسپر ڈالا جائے لازم ہے کہ خوب آمیزش اسکی بطور ستھرا ڈالنے کے کرین کہ خوب مل جائے اور واجب ہے کہ ہر روز جبتک اسکو پلاتے ہین غذا دینے مین بعد پلانے
کے چھ گھنٹہ سے دس گھنٹہ تک تاخیر کرین اور یہانتک غذا نہ دین کہ کوکار مین اسکی بو آئی ہو اور بعد اس زمانہ کے پھر مریض کو یخنی سے غذا دین اور اگر ترشی پر
راغب ہو تو زیرباج یعنی شوربے اور شیلے کے اقسام پلانے مین اس کے ماء الاصل تجویز کیا جائے اور واجب ہے کہ اسکے دانتون کی حفاظت بعد پلانے کے اسطرح
سے کیجائے کہ نمک بریان دانتون پر ملے اور بعد ملنے نمک کے روغن گل خالص کا بطور ملنے کے استعمال کرے جب روغن بید انجیر کے استعمال سے فارغ ہو چکے
بطریقہ مذکورہ بالا اسکے بعد ایارج فیقرا کا (جو شحم حنظل وغیرہ سے قوی کیا گیا ہو یا غیر مقوی شحم حنظل سے اگر حاجت قوی ایارج فیقرا کی نہ ہو) استعمال کرنا چاہئے
اسلئے کہ ایارج فیقرا روغن بید انجیر کی مضرت دماغ اور آنکھون سے دفع کرتا ہے صفت ایک دوا کی جو اصحاب قولنج بارد کو نافع ہے اور یہ نفع بر سبیل ہضم اور
اصلاح برودت کے اور بالخاصیۃ ہے نہ بر سبیل استفراغ کے (جو قیاس ہے) یہ ادویہ از قسم مشروبات اور کمادات اور ضمادات اور مروخات کے ہین اور نیز از قسم کے
حقنہ اور تدابیر کے اقسام سے یہ ادویہ مجوزہ ہوتی ہین۔ مشروبات مین لہسن ہے کہ اسکی خاصیت عمدہ ہے واسطے تسکین درد دائے قولنج بارد کے اور پھر لطف یہ ہے کہ
اسکے استعمال سے پیاس زیادہ نہین ہوتی جیسے کہ پیاز کھانے سے پیاس کی شدت ہوتی ہے اکثر بعض قولنج بروقت محسوس ہونے ابتدائے آثار قولنج کے لہسن کا
استعمال کرتا ہے اور غذا بالکل چھوڑ دیتا ہے اور ریاضت زیادہ کرتا ہے اور پھر بھی کچھ نہین کھاتا بلاکہ شب کو فقط شراب خالص پی کر سو رہتا ہے پس اسی تدبیر سے
وہ صحتیاب ہو جاتا ہے اور مرض سے نجات پاتا ہے منجملہ ادویہ مشروبہ کے جس سے درد قولنج مین تسکین ہوتی ہے یہ کہ انیسون کا استعمال پلانے مین کیا جائے یا اسکا
تنہا جوشاندہ خواہ ہمراہ اسکے زیرہ ملا کر پلایا جائے یا انیسون اور فلفل در جند بید ستر سب اجزا ہموزن لیکر اسمین سے بوزن ایک درہم کے استعمال کرین یا
سنجرنیا اور کمونی اور زیرباج اگر کوئی مانع شرب تریاق سے موجود نہ ہو جند بید ستر ہمراہ قولنج کے عجیب النفع ہے منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ اصل السوس چار درہم ہمراہ
فراسیون کے جو پانی مین پکایا گیا ہو خواہ ماء الجبن مین سوسن خود بھی اسی وزن سے پلانا مفید ہے۔ ایضاً حرف پانچ درہم قند سپید کے شربت مین ایک اوقیہ
روغن کنجد ملا کر۔ ایضاً ریشہ بیخ غرب چار درہم زنجبیل تین درہم اخروٹ اور چھوہارا ہر واحد چھ درہم آب شیرین ایک قسط یعنی اڑھائی رطل ادویہ ریزہ
ریزہ کر کے پانی مین اسقدر پکائین کہ ایک ثلث باقی رہجائے اور بوقت جوش دینے سداب کے تکی بنلی الکوا ہوئے چلاتے رہین اور پھر ہر روز بقدر دو اوقیہ
کے پلائین ایضاً غرب کے چھلکے اور شاخہائے سداب مذکورہ بالا اور زنجبیل کو جو گنے وزن پانی مین جوش دین تا اینکہ ثلث باقی رہے اور ہر روز بقدر دو اوقیہ
پلائین تین دن تک اور پھر تین دن تک راحت دین یعنی پلانا موقوف کرین۔ واجب ہے کہ جو ماء الاصل ان کو پلایا جائے خوب طرح سے جوش دیا ہوا ہو اسلئے کہ
کم جوش کردہ ماء الاصل نفخ پیدا کرتا ہے وہ ادویہ جو بالخاصیت اپنا اثر قولنج بارد مین کرتی ہین شوربا ہدہد کا اور جرم اس کے گوشت کا ہے ایضاً بچھڑے
خشک کئے ہوئے بھی مفید ہین جیسا کہ اطبا نے بیان کیا ہے اوجاع قولنج کیواسطے بھیڑیئے کا فضلہ جو ہڈیون کے کھانیکے بعد برآمد ہوا ہو اور علامت
اسکی یہ ہے کہ بالکل سپید ہو کسی اور رنگ کی آمیزش اسمین بخصوصاً وہ بیٹ جو اتفاقاً خوک پر گری ہو کہ یہی نہایت نافع ہے کسی شربت خواہ ماء الاصل مین
گھول کر پلاتے ہین خواہ شہد مین ملا کر چند لعقہ چاٹتے ہین بعد ازانکہ بنا بر رسم متعارف کے خوب اسے گوندھین اور ملا دین خواہ نمک و فلفل سے اور کسیقدر
اور ادویہ خوشبو سے اوس کو خوشبو اور خوش مزہ کر دین اور اگر بھیڑیئے کے فضلہ مین کوئی ہڈی بجنسہ اور سالم پائی جائے تو وہ بھی عجیب چیز ہے اور اطبا دعوی
کرتے ہین کہ اس ہڈی کا لٹکانا بدن کے کسی مقام پر قولنج کو مفید ہے چہ جائیکہ اسکا پلانا اور تجویز اسکے لٹکانے کی اسطرح ہے کہ جلد سور اور بارہ سنگھے

کی کھال میں خواہ شیرہ کشنیز جو رگ کی جڑ میں کرنے سے انقلاب جنسیت پیدا کر گیا ہو لٹکائیں اور جالینوس شہادت دیتا ہے کہ اگر اس پڑی کو چاندی کے خول میں بھی رکھکر لٹکائیں مفید ہوتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جرم رگ کی آنت کا جوف سوکھا کر پیا جائے اور پلائیں اسکے فضلہ سے زیادہ نافع ہے اور یہ قول کچھ بعید از قیاس معلوم نہیں ہوتا ہے منجملہ ایسے ہی ادویہ کہ جو بالخاصیت مفید ہیں کچھ بیان شدہ کہ یہی قولنج کو زیادہ نافع ہے واجب ہے کہ اس دوا کو قولنج صحیح اور صادق پر تجربہ کریں ایسا نہ ہو کہ ان تجربہ کاروں نے اسکا تجربہ قولنج کاذب پر کیا ہو جو تابع سنگ گردہ کے ہوتا ہے اسلئے کہ عقرب دراصل سنگ گردہ کو بالذات نافع ہے اور قولنج کو بالعرض منجملہ پسندیدہ ادویہ کے یہ ہے کہ اوجاع قولنج میں جس وقت درد کی شدت ہو شاخ گوزن سوختہ پلائی جائے پس کہتے ہیں کہ اسی گھڑی درد میں سکون ہو جاتا ہے **ضمادات قولنج بارد** کے ایسے بھی ہیں جن میں قوت اسہال ہے جیسے وہ ضماد جو تخم حنظل سے ہمراہ لب قرطم کے بنایا جائے خواہ وہ طلا جو تلخ گاؤ اور تخم حنظل سے تیار کریں اور بعض ایسے ضمادات ہیں جن سے مقصود اسہال نہیں ہوتا ہے جیسے تضمید تخم اوتنگن کی ہمراہ لب قرطم کے خواہ تضمید بزور اور حشائش مذکورہ کی جو حقنہ میں پڑتے ہیں اور تنہا حب الغار کا ضماد بھی کرتے ہیں۔ نسخہ ضماد کا موم آٹھ درمہ علک البطم چھ درمہ تربد تین درمہ میویزج ڈیڑھ درمہ عاقرقرحا مرزنجوش حب الغار تخم اوتنگن نرس خشک شحم حنظل ہر ایک ڈیڑھ درمہ سقمونیا ایک اوقیہ اور مین تلخ گاؤ بقدر کفایت روغن الغار بقدر کفایت ان سب ادویہ سے طلا غلیظ یعنی گاڑھا تیار کریں خربق تخم اوتنگن نطرون ہر ایک جزء تلخ گاؤ موم ہر واحد نصف جزء مرغابی کی چربی بیخ ناف سے بیخ قضیب تک اس طلا کو لگائیں اور اگر اسمیں ماہودانہ شریک کیا جائے یہ بھی اچھا ہے اور بیخ پوست خشخاش بھی اس میں زیادہ کرتے ہیں **کمادات قولنج بارد** سینکنے کی دوا جیسے باجرا و نمک بریان خواہ اینکہ وہ کمادات جو انھیں بزور اور حشائش سے بنائی جائیں جو حقنہ میں پڑتے ہیں پکا کر اور گرم کر کے اوسے سینکیں خواہ زیت گرم میں انکو ملا کر تکمید کریں مرہمات از انجملہ روغن نفط الحجار اور زیر سون کا تیل اور بعضے مرہمات میں جو روغن گرم جائیں تجویز کریں بعد اذیکہ اوس روغن میں جند بیدستر اور فربیون بقدر حاجت داخل کر لیجائے **قولنج صفراوی کا علاج** حقیقت میں تو اس مرض کو از قسم مغص شمار کرنا چاہئے مگر ہم بنابر عادت اطبا کے جداگانہ بھی اس مقام پر اسکا علاج بیان کرتے ہیں اسلئے کہ یہ درد قولنج صفراوی کا بھی منجملہ دردہائے معا قولون کے ہے اس مرض کے علاج میں کبھی بڑی بھاری غلطی ہوتی ہے کہ اسمیں استعمال ملطفات اور مسخنات کا کیا جاتا ہے۔ آسان ترین اقسام قولنج صفراوی کی وہی ہے کہ خلط صفراوی قعر معا مذکورہ میں ریزش کر کے پہونچی ہو اور کچھ زیادہ منتشر نہ ہوئی ہو یعنی سارے خلط کو جرم امعا نے پی نہ لیا ہو کہ ایسے آسان قسم کے علاج میں فقط تعدیل مزاج اور اخلاط کی کافی ہو گی اور استعمال غذائے بارد کا جو مرطب ہوں اور آلو بخارے کا جو سوئیاں چبھو کر شب کر کے جلاب میں بھگو دیا گیا ہو یہ آلوئے بخارا سے بیس دانے کھلائے جائیں اسی طرح اسہال مادہ صفراوی کا خیسانده آلوئے بخارا سے ہمراہ تمرہندی کے اور مثل آب انار اور ترنجبین اور شیر خشت کے اور بمثل تھوڑی سی سقمونیا کے ہمراہ جلاب کے اور جیسے کہ بنفشہ اور شربت بنفشہ سے اور قرص بنفشہ اور رب بنفشہ سے کبھی اس کام کی دشواری دور ہونے کے واسطے فقط حلیب قرطم کا ہمراہ انجیر کے تناول کرنا کافی ہوتا ہے خواہ تناول کرنا زیت آبی کا قبل طعام کے خواہ کھانا چقندر کا جو زیت میں پختہ کیا گیا ہو اور مری بھی اوس میں داخل ہو کبھی حاجت واقع ہوتی ہے اس امر کی کیطرف کہ حقنہ آب لبلاب سے ہمراہ بورہ اور بنفشہ اور مری اور روغن بنفشہ کے یا ہمراہ آب جو کے روغن بنفشہ اور بورہ ملا کر کیا جائے جو مادہ منتشر بجرم معا میں ہو تو جس قولنج صفراوی پیدا ہوا ہو اسکے علاج میں حاجت ایارج فیقرا کی ہوتی ہے کہ یہ ایارج زیادہ تر نافع دوا اس قسم کی ہے اور سقمونیا کی ہمراہ حب صبر کے بھی احتیاج ہے منجملہ حقنہ کے یہ حقنہ بھی ہے صفت اوسکی گل گوڑ تیس درہم برگ چقندر ایک مشت روغن بنفشہ سات درہم حلبہ اور قرطم اور بیخ رازیانہ تخم خربوزہ بیکوفتہ ہر واحد پانچ درم سپستان تیس عدد ترنجبین بوزن تیس درہم املتاس دس درہم سب کو پکا کر صاف کریں اور اوسپر بارہ درہم مری اور شکر سرخ بارہ درہم اور صبر ایک مثقال بورہ ایک مثقال اضافہ کر کے استعمال کریں کبھی اسی قسم میں فضلہ رگ مذکورہ سابق بھی مفید ہوتا ہے کھلانے میں استعمال کریں یا حقنہ میں اسکو داخل کریں مخدرات کا استعمال ایسے قولنج میں زیادہ تر لائق ہے اس لئے کہ مخدرات سے قطع نظر تسکین درد کے حدت مادہ صفراوی کی جو سبب فاعلی اس درد کا ہے بھی ٹھہر جاتی ہے اور بوجہ برودت مخدرات کے حرارت صفرا کی اصلاح ہو جاتی ہے جو قولنج کہ احتباس صفرا سے پیدا ہوا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ تنقیح مجاری مرارہ کی کیجائے اور جو تدبیر ہمنے باب یرقان میں بیان کی ہے اسکو یہاں بھی کرنا چاہئے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعد اس کے ایسی چیزوں کا استعمال کیا جائے جنمیں تغذیہ اور جلا کی قوت ہے جیسے لب قرطم ہمراہ انجیر کے خواہ جیسے معجون خولنجان اور شیرز اسکے ادا میں خلط چقندر اور بالا ہوا کھانا جو زیت کی سے اور مری اور رائی سے خوشبو اور خوش مزہ کیا ہو قبل از طعام کے کافی ہوتا ہے **علاج قولنج ورمی** کا حار ورم سے ہو خواہ بارد سے حار ورم سے جو قولنج عارض ہو اسکے علاج میں واجب ہے کہ اخراج خون کا باسلیق کی فصد لینے سے کریں اگر سن اور حال موجود مریض کا اور جملہ امور جو شرط صحت فصد کے ہیں بھی پائے جائیں خواہ اسکو وہی امور مریض کی فصد کو واجب کرتے ہوں پھر اگر ورم بہت بڑا ہو اور یہاں تک اسکی زیادتی ہو کہ اب گردہ بھی شریک ورم میں ہو جائے اور بسبب ورم گردہ کے پیشاب بند ہو جائے اسوقت فصد صافن کی بھی بعد فصد باسلیق کے لینی چاہئے ایسے ورم کے علاج میں پہلے ابتدا ایسی پلانیوالی ادویہ سے کرنی چاہئے جو بارد و رطب ہوں جیسے ماء الخیار اور لعاب اسپغول وغیرہ سوائے آب کدو کے اسلئے کہ آب کدو کو امراض امعا میں خاصیت ردی ہے از انجملہ یہ نسخہ ہے کہ اسپغول چار درہم روغن گل عمدہ ایک وقیہ دو اوقیہ پانی میں خوب ملا کر پلایا جائے تلئین طبیعت کے واسطے آب انارین اور آب برگ خطمی و آب کاسنی آب کوئے سبز پلانا چاہئے اور کبھی ایسے ہی ادویہ میں شیرخشت اور املتاس بھی پلاتے ہیں جسوقت بوجہ حبس طبیعت کے حقنہ کی حاجت ہو آب جو میں تھوڑا سا املتاس و شیرخشت ملا کر حقنہ کرنا چاہئے اور اگر آب جو میں سپستان اور بنفشہ کو بھی پکالیا ہو نہایت موافق ہوگا اور اگر اسی آب جو میں آب کوئے سبز اور کاکنج بھی داخل کرلیں بشدت نافع ہوگا اور میں پسند کرتا ہوں کہ ہر مادہ حقنہ میں املتاس کو ملا کر اور اسی کا روغن اور روغن بادام اور روغن شیرج سے حقنہ کیا جائے بیشتر جب مادہ صفراوی اور مادہ حارہ میں کثرت ہوتی ہے اسوقت حاجت مسہل کی مثل عصارہ اور صبر کے جدا گانہ ہوتی ہے تاکہ حقنہ کی مدد ہو جائے بعد ادائے قوم بطلان بزرید اور تلطیف کے کرنے میں علاج مناسب وہی ہے جو بحسب ورم کے ہو تاکہ زیادہ معتدل اور زیادہ نجات دہندہ ہو جب مرض ورم زمانہ ابتدا سے گذر جائے اور تھوڑی سی نرمی پیدا ہوا اسوقت حقنہ میں آب جو اور آب برگ خطمی اور تخم کتان اور کسی قدر حلبہ اور بابونہ اور شبت اور کرنب یا عصارہ ان دونوں وغیرہ دواؤں کا داخل کرنا چاہئے اور تلث عسل انگور کا اور املتاس داخل کریں۔ اور اسی طرح دوا مشروب میں جو بغرض اسہال کے پلائی جائے شکر سرخ داخل کرنی لازم ہے غذا ایسے بیمار کی آب نخود جو مطبوخ ہو ہمراہ چوغندر کے اور آب انار یا بھی پلانے میں تجویز کیا جائے۔ ضمادات بحسب اختلاف اوقات ورم کے خاص انھیں اجزا سے تیار کئے جائیں جو ادویہ حقنہ کی لکھی گئیں اور جسوقت جو ادویہ حقنہ میں تجویز ہوئی ہیں وہی ضمادات میں بھی مناسب ہیں ابتدا میں ضماد مع مبردہ کہ جنمیں کسیقدر تلئین بھی ہو جیسے بنفشہ اور تخم کتان پھر ایسے ضمادات ہوں جو زیادہ ملین ہوں جیسے بابونہ اور قیروطیان جو روغن گل و روغن بابونہ اور مصطگی اور چربیوں سے مرکب ہوں جب ورم کسیقدر اونچا ہو جائے اسوقت صمغ البطم اور حلبہ و زفت مناسب ہے جو ورم بارد موجب قولنج ہو اور یہ صورت بہت ہی کمتر واقع ہوتی ہے ایسے ورم کے معالجات جید میں سے یہ ہے کہ دہن الغار ایک جزو اور زفت اور مرغابی کی چربی بھی ایک ہی جز اسی کو استعمال کریں کہ عجیب النفع ہے ضمادات جو ایسے ورم کو درکار ہیں وہی ہیں جو مرکب ہوں خصوص اور شبت اور اذخر اور اکلیل الملک اور حلبہ و ادویہ جن سے اورام باردہ بلغمیہ کا علاج کیا جاتا ہے اور ہر مقام پر اسکا بیان ہو چکا ہے ایسے ورم کو ضماد خصوص جو قیر الیہود سے مرکب ہو بھی نافع ہے **علاج قولنج سوداوی** واجب ہے کہ اخراج سودا کا طبیخ افتیمون اور حب لاجورد وغیرہ سے کیا جائے اسکے بعد حب شبرم اور حب سکبینج کھلائی جائے اور اگر احتیاج حقنہ کی ہو ادویہ میں بسفائج و افتیمون اور اسطوخودوس تجویز کریں اور اوپر سے ملانیکے اجزا میں حقنہ کے حجر لاجورد مثل غبار کے پسا ہوا خواہ حجر ارمنی ملایا جاتا ہے اکثر اسکے حقنہ میں پوست بیخ توت بھی ڈالتے ہیں اور شکم پر ضماد اور پیٹ کی سینک کرنیکے اجزا یہ ہیں کلونجی اور اسپند اور صعتر اور فودنج ان سبکو جوش دیا جائے **علاج قولنج ثفلی** جو قولنج ثفلی بسبب اجتماع ثفل غذا کے پیدا ہوا ہو اور ممکن ہو کہ جسقدر غذا معدہ میں باقی ہے اسکو نکالڈالیں پہلے یہی تدبیر کرنی لازم ہے بایں کہ اس ثفل کو غذا ہائے مزلقہ جو بارد ہوں اسکے ساتھ نیچے کیطرف اتار لائیں یہ غذا جیسے یخنی وغیرہ جنمیں چکنائی زیادہ ہو خصوصا شوربا مرغ پیر کا جسکے پکانیکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے اس مرغ کو غذا دیں اور اسقدر کھلائیں کہ وہ کھاتے کھاتے گر پڑے اور اس میں قوت باقی نہ رہے بعد اسکے ذبح کریں اور اسکو ٹکڑے ٹکڑے کریں اور ہڈیاں اسکی بھی ہمراہ گوشت کے توڑیں اور جدا نہ کریں اور بہت سے پانی میں اسکو پختہ کریں اور نمک اور شبت اور بسفائج داخل کرکے اسقدر گلائیں کہ ہرا ہو جائے اور ریشہ باقی نہ رہے بلکہ پانی میں گھل کر مل جائے اور پانی میں اسکی قوت سب آجائے پس اس شوربے کو پلائیں اکثر اس میں روغن قرطم

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھی داخل کرتے ہین خواہ شوربا پالک کا جو بچہ ہائے مرغ فربہ سے تیار ہوا شوربائے آلو بخارا وغیرہ۔ اور یہ مزلقات یا تو اس رکے ہوئے ثفل کو خارج کر دین گے یا اسکو نرم کر دین گے اور جسم امعاء مین جو ثفل کہ چسپیدہ ہو رہا ہے اوسکے اور جرم کے بیچ مین یہ مزلقات در آکر ثفل کو جرم امعاء سے چھوڑا دین گے کہ اب مذکور تحریک دوائے مسہل کی ثفل کے اخراج مین کافی ہوگی پھر جب تھوڑی سی مقدار مسہل کی پلائی جائے یا خفیف سا حقنہ دیا جائے گا اخراج ثفل مذکور بآسانی ہو جائیگا حقنہ خفیفہ جو اوپر مذکور ہو چکا ہے قولنج صفراوی کے علاج مین اسکا استعمال یہان بھی کیا جائیگا اور ایک حقنہ یہ اور بھی ہے عصارۂ چقندر اور بنفشہ مطبوخ اور مری اور کنجد اور بورہ چنانچہ نسخہ ترکیب اوپر معلوم ہو چکی ہے اور حقنہ یہ ہے چقندر ایک کف دست بھوسی گندم ایک پیالہ بھرا ہوا انجیر دس عدد پانی ساڑھے تین سیر اور انمین خطمی سپید کسیقدر داخل کرکے خوب جوش دین تا اینکہ آدھ سیر پانی باقی رہ جائے پھر اسکو صاف کرکے اس مین شکر سرخ دس درہم ڈالکر بورہ ایک مثقال اور مری نبطی نصف اوقیہ اضافہ کرکے حقنہ کیا جائے اور پھر اسی حقنہ کو دوبارہ اور سہ بارہ کرتے رہین یہانتک کہ جسقدر گولیان سدہ کی رہین سب نکل جائین اور طبیعت بیک ہو جائے یہ حقنہ دوسرا ہے گوگرد اور سفایج اور شبت اور قرطم کوفتہ ہر واحد دس درہم آلوئے بخارا دس دانہ انجیر دس دانہ بنفشہ بقدر دو مٹھی کے تربد دو درہم تخم کتان انجیر ہر واحد تین درہم تخمین قرسندی ہر واحد تین درہم شیر خشت اور املتاس ہر واحد بارہ درہم زوفا کو پہلے چقندر اور کرنب کی مٹھی بھر بدستور مرسوم ہموزن پانی نیز اجوش دین اور بعد جوش دینے اور صاف کرنے کے مری اور شکر سرخ ہر واحد پندرہ درہم بورہ ایک مثقال شیرج دس مثقال بس اسی سے حقنہ کیا جائے پھر اگر احتباس ثفل مین زیادتی ہو اور ایسے حقنون کے دینے سے کچھ بھی نفع نہ ہو اسوقت ویسے حقنہ ہائے حادہ کا استعمال کرنا چاہیے جو قولنج بلغمی کے باب مین مذکور ہوئے اور ان کی نسبت یہ بھی کہا گیا ہے کہ قولنج بلغمی جو ہمراہ ثفل کے حبس کے ہو اسکے لئے مفید ہین انہین حقنون کے اقسام سے حقنہ اشیاء یہ بھی ہے مشروبات قولنج سدی مین مثل قرص اور شہریاران اور اغثی اور سفرجلی کے ہے انکا استعمال اسی زمانہ مین ہوتا ہے جب وہ مزلقات جو قولنج صفراوی مین مذکور ہوئے کچھ مفید نہ ہون جو دوا درمیان دونون قوت یعنی تلیین اور اسہال کے جامع ہے وہ یہ ہے شکر سرخ اور قند سپید ہموزن روغن کنجد مین گھول کر پلائین۔

اسیطرح طبیخ انجیر ہمراہ سپستان کے اسکو ثلث کے ہمراہ پلائین پھر اگر یہ دوا بھی کچھ نفع نہ دین اور نہ وہ جوارشین جو ابھی مذکور ہوئی ہین اسوقت چارہ نہوگا بدون اسکے کہ حب قوی کا استعمال ہو اور شربت اے نوعی جو باب قولنج بلغمی مین مذکور ہوئے ہین اور انکی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ احتباس شدید بلغم اور ثفل کثیر کے دور کرنے مین شدید النفع ہین۔ دوائے جید اور قوی ایسے شدید احتباس کیواسطے یہ ہے کہ گولیان ایارج اور سقمونیا اور خیار شنبر اور انکی تجویز حسب مقتضائے حال مریض کے ہو اور صاف کرکے ایارج فیقرا ایک مثقال اور کسیقدر روغن بید انجیر اضافہ کرکے استعمال کرین ایضا ایارج دو درہم سات درہم روغن بید انجیر ملا کر جوشاندہ شبت مین استعمال کیا جائے ایضا جس شخص کو سرد مچھلی اور ابالے ہوئے انڈے بافراط کھانے سے قولنج سدی پڑا ہو لازم ہے کہ پہلے بہت سا نمک پسا ہوا چاٹے پھر اوپر سے گرم پانی خوب سا پی جائے یہانتک اس سے قے ہو جائے اور یہ تخمہ کی ہر قسم کی محنت و دوڑ دھوپ کی کرے کہ بہتر اسی تدبیر سے اس کو دست آ جائیگا لیکن اگر سبب قولنج سدی کا زیادہ تحلل بدن کا ہو خواہ زیادہ عرق اور پسینا ہونے سے خواہ اور قسم کی یبوست کیوجہ سے تو قولنج ثفلی پیدا ہوا ہے ایسے وقت واجب ہے کہ علاجات خفیفہ جو قولنج صفراوی کے باب مین مذکور ہوئے ہین انکا استعمال کرین واجب ہے ایسے بیمارونکو جو قولنج ثفلی مین مبتلا ہین اور نیز وہ مرضائے قولنج جنکا ذکر ان سے پہلے ہو چکا ہے کہ طعام اور غذا سے پہلے مزلقات کا از قسم آلوئے بخارا اور چقندر کے استعمال کرین جو زیت شیرین سے خوشبو کیا گیا ہو اور مری اور شیرخشت اور بعضے تمر ہندی اور انگور اور انجیر اور مشمش کو تناول کیا کرین اور مری کو نہار منھ خواہ زیتون الماء کو تناول کرین اور طعام مین ان لوگون کے چکنائی زیادہ پڑنی چاہیے اور قبل طعام کے سلاقہ کرنب جو گوشت خروس فربہ خواہ چوزہ ہائے فربہ مین پختہ کیا جائے بھی تناول کیا کرین اگر تحلل بدن مین زیادہ ہو اسکے افراط کی تکثیف روغن آس کی مالش سے خواہ اسی روغن کے قیروطی سے کرنی چاہیے اور حمام قلیل کے ہمراہ بلکہ تدبیرین جو مذکور ہو چکی ہین بلکہ نہلانا اوسے سرد پانی سے بغرض تکثیف کے لازم ہے پھر اگر سبب قولنج ثفلی کا کثرت ادرار ہو اور سوئے ثفل کا خروج بعضین تدبیرون سے ہوگا جو اوپر معلوم ہو چکی ہین اور بکثرت تناول کرنا چاہیے چھوہارے کا اور زبیب اور حلوائے رطب اور قند سپید کا اور جو ایسی چیزین جنسے بول مین کمی اور ملینین طبیعت پیدا ہوتی ہے۔ **علاج اس قولنج کا جو ضعف قوت دافعہ سے پیدا ہو** یہ قسم قولنج کی ایسی ہے جسکو استعمال معجونات اور تریاق اور مثرودیطوس اور بنادریطوس اور سنجرنیا اور جمرتیا کا مفید ہوتا ہے اور دست لانے کے واسطے ایسی قسم مین ایارج فیقرا ہمراہ آب اماویہ اور روغن بید انجیر کے دیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

جاتا ہے اور واجب ہے کہ غذا ایسے مریض کی جید ہو جیسے یخنی اور شوربائے گوشتہائے سبک کا جو عمدہ اور پسندیدہ ہوں **علاج قولنج ضعف حس** کا اور حس کے بالکل جاتے رہنے سے جو قولنج عارض ہوا ہے قولنج میں دغاذیا اور الفربیون اور تنداویقون اور تریاق اور مثرودیطوس اور پلانے کے ادویہ میں جیسے خندیقون اور میوسن اور شراب خالص دوا اور ان بھی پلائے اور حقنہ میں استعمال کئے جاتے ہیں اور روغن کلکلانج اور روغن بید انجیر اور روغن قسط تو خاص ہے اور قطران ہمراہ زیت کے اور زفت رومی ہمراہ زیت کے بنا بر اس ترکیب کے جسکو ہمنے اپنے مقام پر تعلیم کیا ہے مباحث گذشتہ میں **علاج قولنج التوائی** کا افضل علاج قولنج التوائی کا یہ ہے کہ مریض ایک مکان مطین میں بٹھایا جاوے اور شکم اسکا بہت نرم اور آہستہ آہستہ مسح کیا جاوے اور اسپر باندھ پھرا جائے جس سے انکی آنتین اپنی اپنی جگہ پر کھاجائین اور اسی طرح انکی پشت کی بھی تدبیر کیجائے اور دونون پنڈلیان انکی پاؤن کی بہت مضبوط اور سختی سے باندھی جائین **علاج قولنج دودی** کا کیڑو کے پڑجانے سے جو قولنج ہوتا ہے واجب ہے کہ دیدان کے کیڑون کی موجودگی اور انکے اخراج کی تدبیر اسی جگہ ملاحظہ کرو جہان ہم دیدان کا بیان کرتے ہیں اور ان کے معالجات کو لکھتے ہین پھر اگر یہ دیدان ناف سے اوپر ہون شروبات کا استعمال کرین اور اگر ناف کے نزدیک خواہ ناف سے نیچے دیدان کا وجود معلوم ہوا سوقت وہی حقنہ مستعمل ہونگے جو باب دیدان مین مذکور ہین **علاج قولنج فتقی** کا اصلاح فتق کی پھر تدبیر خاص قولنج کی کرنی لازم ہے۔ اگر فتق کی اصلاح سے قولنج زائل نہوا ہو **مخدرات کی تدبیر** ہمنے تدبیر کلی اور بیان معالجہ عام مین قولنج کی کیفیت وجوب اجتناب کے استعمال ادویۂ مخدرہ سے لکھدی ہے اور بدلیل ثابت کردیا ہے کہ انکے استعمال سے مرض کی زیادتی واقع مین ہوتی ہے پھر اگر ضرورت شدید مستدعی ہوا ور بدون استعمال مخدرات کے چارہ نہو پس اسوقت موافق ترین ادویۂ مخدرہ افلونیا ہے اور وہ معاجین جنکا ذکر ہمنے قرابادین مین کیا ہے اسی طرح جو دوائے مخدر کہ اسمین جندبیدستر بھی داخل ہو منجملہ ایسی ہی دواؤن کے اقراص اسطیر امخدر ہین۔ نسخہ اسکا یہ ہے زعفران میعہ سایلہ زنجبیل دارفلفل بزرالبنج ہر واحد ایکدرہم افیون جندبیدستر ہر واحد ربع درہم جمیع اجزاء سے چھوٹی چھوٹی گولیان تیار کرو مقدار خوراک کی دوثلث درہم ہے خواہ پورے درہم تک دوائے جید بیخ فاوانیا اور زعفران فرفرما سعد ہر واحد سے دو اوقیہ پودینہ خشک منطامر دارفلفل حماما سنبل ہندی ہر واحد تین اوقیہ تخم کرفس انجدان زنجبیل سلیخہ حب بلسان ہر واحد چار اوقیہ افیون تخم شوکران پوست بیخ ہر واحد ایک اوقیہ شہد بقدر کفایت یہ دوا بنا کر بعد چھ مہینے کے استعمال کرین۔ ایضاً بعض حقنہ ہائے مشہور اور معتدل کا استعمال کرین اور اسمین جندبیدستر نصف درہم افیون مقدار باقلا اس سے کمتر ملادین اکثر افیون وغیرہ روغنہائے قولنج مین داخل کرتے ہین اور اکثر اسمین سکبینج اور حلتیت اور روغن بلسان اور کسیقدر مشک بھی ملاتے ہین اور خمیر فتیلہ افیون اور جندبیدستر سے جو زیت بورہ مین گھلا کر اسی فتیلہ کو اسی زیت مین ڈبو کر مقعد مین رکھ لیتے ہین اور اس فتیلہ کے واسطے ایک حد بعینی ختم اور گہرائی رکھی جاتی ہے جو مقعد سے باہر رہتی ہے تاکہ ہر وقت باآسانی اوسے نکال سکین اور حد بعید دوا اسی فتیلہ مین بھر دیجائے۔ **غذا دینا بیماران قولنج کا** یہ بات کہ جملہ اصناف قولنج مین احتیاج غذائے مزلق اور ملین کی ہے اسمین تو کچھ نہیں ہے اور یہی بات کہ بعض محتاج غذائے مقوی کا ہے یا اوسوقت کرنا چاہئے جب بسبب شدت درد کے ضعف پیدا ہو جائے یا کثرت استفراغ یعنی مسہلات اور حقنون کے استعمال سے ضعف عارض ہو مقویات مین وہی ماء اللحم ہے جو کسیقدر زردی بیضہ نیمبرشت کی قوت سے بنایا جائے اور لب لباب روٹی کا جو کسی شوربائے مقوی مین گھولکر پکایا جائے اور شراب بھی مقویات سے ہے اب رہی یہ بات کہ غذا کا بالکل ترک کردینا قولنج بلغمی اور ریحی کے واسطے مفید ہے یہ ایسا حکم عام ہے جسکو بمنزلہ قانون کے سمجھنا چاہئے کہ ان دونون اقسام مین ہمیشہ یہی حکم جاری ہے اور اکثر زید اور معقول بیماران قولنج کے شوربے وغیرہ مین داخل کرتے ہین اور روٹی مین بھی ملا دیتے ہین واجب ہے کہ روٹی کے اقسام مین خشکار خمیری ان کو کھلائی جائے اور فطیری نہو اور نرم ہو زیادہ سینکنے سے سخت نہو جائے اکثر بیماران قولنج کو نافع یا غیر مضر اشیاء بمقدار بہ ذیل ہوتی ہین انجیر اور گولا اور زبیب اور کیلا کی پھلی تر و تازہ بشرطیکہ یہ سب فواکہہ شیرین ہون اور خربوزہ جو خوب میٹھا ہو اور اپنے رس پر خوب پک گیا ہو کسی طرح کی خامی اوسمین نہو پھر قولنج ورمی اور صفراوی کے مریض کی غذا مزلقات بارد ہین جیسے آب جو اور شوربا اسپغول کا بطور یخنی کے اور شوربا پالک کا بشرطیکہ پالک دینے سے خوف نفخ شکم کا نہو اور اجاصیہ وغیرہ بوڑھے مرغ کا شوربا اور بچا دک اور چوزون کا قولنج ثفلی اور بارد مین باضافہ مشترک ہے جرم گوشت کا مرغ پیر

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے اسکے کھانے کی اجازت ہرگز نہیں ہے چگاوک کا گوشت ایک گروہ اطبا اسکی بھی اجازت نہیں دیتے اسلئے کہ جو گوشت کہ اسکی قوت اور اثر چقندر کے ہمراہ پکانے سے چقندر میں آجاتا ہے پھر اب جرم گوشت میں تعفن اور بدرنگی طبیعت کا اثر پیدا ہوتا ہے اور ایک قوم جیسے حکیم روفس یا جالینوس اپنے کتب میں اور خصوصاً کتاب تریاق میں حکم کرتے ہیں کہ چگاوک کا گوشت ہرگز نہ مفید ہے اگرچہ بھنا ہوا بھی ہو ہدہد کا گوشت بھی اسی طرح کا ہے کہ بعض اطبا تجویز نہیں کرتے ہیں اور بعض اطبا اجازت دیتے ہیں مری نبطی کو گھونٹ گھونٹ پینا بقدر سات گھونٹ کے قبل از طعام ان لوگوں کو نافع ہے مگر اسی قسم میں قولنج کے جو با حرارت شدیدہ ہو اور اسی طرح نیم برشت بیضہ بھی نافع ہے پھر جو غذا کہ قولنج بارد کیواسطے خاص ہے مری کو کھانا اور ثوم کا اور نکے کھانے میں داخل کرنا اور گندنا بیکرا اور نکے کھانے پر جرجیر کھانا اور تملیح اور تقویت غذا کی دارچینی اور زنجبیل اور عنبر (اور دوسرا نسخہ) زعفر یعنی کنوچہ کا ہے اور زیرہ تخم انجدان اور قرطم سے کریں لازم ہے کہ یخنی کو رائی کے چھلکین اور کف کو ملا کر تناول کریں اور نمک ورائی سبز جسمین قرطم اور کلونجی اور زیرہ اور انیسون ملی ہو اور جملہ بقولات سے پرہیز کریں سوائے سداب اور چقندر کے ۔ پودینہ میں بھی نفع ہے ۔ مشروبات میں انگور شراب ریحانی اور شراب عسل فادیہ کے ہمراہ دینی چاہیے **مضرات قولنج** کے جو اشیا کہ بیماران قولنج کو مضر ہیں کچھ تو از قسم غذاؤں کے ہیں اور کچھ افعال خاص ہیں ۔ غذاؤں میں ہر ایک گوشت غلیظ صحرائی جانور کا مانند خرگوش اور ہرن اور گائے اور بکرا اور بڑی مچھلی خصوصاً تازہ شور ونمکین اور ہر ایک گوشت کا قلیہ کسیطرح کا کیون نہ بھنا ہوا اور اوجھ اور اندرونی اعضا جملہ حیوانات کے بلکہ جرم ہر ایک گوشت کا سوائے دو ایک گوشت کے جو منتشی ہو چکے ہیں نان میدہ گندم اور چھنے ہوئے آٹے کی روٹی جو بلا خمیر ہو یہ بھی انکو مضر ہیں سکباج جو سرکہ ملا کر پکتی ہے اور مصبرہ یعنی جسمیں صبر کی شرکت ہوتی ہے اور سرکہ ہمراہ زیت اور کشکیہ اور ہبیطہ جو دہی اور برف کی آمیزش سے ایک غذا بنتی ہے اور ریوزینج فلفلف یعنی بھجوہ کے جملہ اقسام میں مضر ہے اور خشکانات یعنی پکی ہوئی غذائیں سب مضر ہیں اسی طرح قنبیت یعنی وہ زیت جسمیں گلرخ پرورده کیا گیا ہو اور زلابیہ اور دودھ کے جملہ اقسام اور پنیر کہنہ ہو یا تازہ اور جو چیز کہ اسمیں نفخ ہے غذاؤں سے خواہ فواکہ ہے اور ترکاریاں سب مضر ہیں سوائے انکے جنکو ہمنے ذکر کیا ہے جیسے چقندر اور سداب خشک پودینہ بھی بسبب نفخ کے ان لوگوں کو مضر ہے اسی طرح جرجیر یعنی ترمرا اور ترخون بھی انکو مضر ہے اور جیسے زیتون اور جملہ فواکہ سوائے زردآلو کے جسمیں خوبانی بھی داخل ہے اور آلوئے بخارا صفراوی قولنج میں خواہ اور گرم قسم کے قولنج خواہ قولنج ثقلی ہیں جو با حرارت ہو فقط انھیں قسم قولنج میں اجازت آلوئے بخارا کی ہے خربوزہ شیرین قبل طعام کے بوقت صحت یعنی بطور زمانہ دورہ کے بھی مضر نہیں ہے اکثر اقسام کے بیماران قولنج کیواسطے ۔ کدو خاصکر اور کھیرا اور ککڑی اور بہی اور سپید شلجم اور سپید کرم کلا اور قنبیط جو ایک قسم خاص کرم کلا کی ہے اور امرود اور سیب خصوصاً سیب ترش اور قابض اور زعرور اور بیر اور بعیر یعنے سنجد اور کندش تازہ اور توت شامی اور زرشک اور سماق اور انگور خام اور طیاس اور جو کچھ ان اشیائے مذکورہ سے بنایا جائے سب دشمن ہیں مرض قولنج کی کوئی سبیل نہیں ہے کہ مریض مذکور انکا استعمال کرے اور اسی طرح بادام تازہ اور اخروٹ تازہ بھی ان لوگوں کے واسطے مضر ہے اور باقلائے تازہ بھی ۔ انار شیرین کا ضرر بہ نسبت انار ترش کے کمتر ہے جو افعال کہ بیماران قولنج کو مضر ہیں وہ یہ ہیں کہ جن سے خوف اور حذر کرنا مریض کو واجب ہے جیسے ریح کو روکنا اور براز کو روک کر ضبط کرنا اور بدون قضائے حاجت براز کے سو رہنا کہ پیٹ میں براز قابل اخراج موجود ہو خصوصاً براز خشک کی موجودگی پر سوجانا بلکہ واجب ہے کہ جس وقت سونے کا قصد کرے پہلے قضائے حاجت کیواسطے پاخانہ میں جائے اور بیت الخلا میں جا کر کوشش کرے کہ فراغت ہو جائے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ ریح کے ٹالنے سے اکثر قولنج پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ ریح ثفل کو اوپر چڑھاتا ہے اور ثفل کو محصور یعنے ایک جگہ کر دیتا ہے تا اینکہ وہ ثفل ایک جگہ فراہم ہو کر مثل شئے واحد کے ہو جاتا ہے یا یہ بات ہے کہ ریح کے روکنے سے امعا میں ضعف پیدا ہو کر قولنج پیدا ہوتا ہے اور بیشتر ریح کے روکنے سے استسقا پیدا ہو اور اکثر تاریکی چشم اور دوار اور درد سر پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہی ریح بسبب رکنے کے مفاصل میں سما جاتی ہے لہذا تشنج پیدا ہوتا ہے کھانا کھا کر ہلنا اور حرکت کرنا انکے حق میں مضر ہے اور سرد پانی اور شراب کثیر کا بعد غذا کے استعمال بھی مضر ہے ۔ **ایلاؤس کا بیان** یہ مرض مثل قولنج کے ہے اگر [illegible] آنتون میں عارض ہو ایلاؤس کبھی عارض ہوتا ہے انھیں جملہ اسباب سے جنسے قولنج پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ اوسکے اسباب اور اعراض اور علاجات میں رجوع کریں انھیں قواعد کیطرف جو مفصل باب قولنج میں مذکور ہو چکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں کبھی استعمال سے ایسے اقسام حبات کے ایلاؤس پیدا ہوتا ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ ایلاؤس پیدا کریں کبھی ایلاؤس کا عروض بسبب شدت قوت ماسکہ امعا کے
ہوتا ہے کہ جب قوت ماسکہ بڑھتی ہے تو فضول وغیرہ کو زیادہ امعا میں ٹھہراتی ہے اور انکا حبس کرتی ہے منجملہ ان چیزوں کے جن سے ایلاؤس اور قولنج کے احکام
میں تفرقہ کیا جاتا ہے یہ ہے کہ ایلاؤس اکثر سوء مزاج مفرد سے زیادہ بہ نسبت قولنج کے عارض ہوتا ہے اور پھر یہ سوء مزاج مفرد اکثر تو یہی ہے کہ بارد ہوتا ہے خصوصاً اگر
معدہ کا مزاج گرم ہو پس معا میں التوا اور پیچیدگی اور ریح کی شدت اور بلغم کی کثرت پیدا ہوتی ہے وبیشتر سبب ایلاؤس کا سرد پانی بے احتیاطی سے پینا ہے خلاف
طریقہ واجبی کے اور یہ بھی ایک فرق ہے کہ ایلاؤس ریحی کے ایذا دہی بسبب سدہ ڈالنے کے زیادہ ہے بہ نسبت طبقات امعا کے پھاڑنے کے بلکہ شاید کل منفعت
ایلاؤس ریحی کی اسی سدہ ڈالنے میں منحصر ہے اور یہ ایذا دہی قولنج کی ایذا دہی کے خلاف ہے یعنی اومیں اس قسم کی ایذا نہیں ہوتی ہے ورم کی وجہ سے ایلاؤس کی
اکثر پیدا ہوتا ہے بخلاف قولنج ورمی کے اور ورم ایلاؤس کی زیادہ مہلک و ردی ہے اور ثفلی ایلاؤس بھی بکثرت عارض ہوتا ہے اور ثفلی ایلاؤس میں درد کی شدت
ہوتی ہے اکثر یہ امر ہے کہ قولنج کا انتقال ایلاؤس کیطرف ہوتا ہے اور حکیم کا یہ کہنا ہے کہ غالب ہوا ہی کرتا ہے اکثر ایلاؤس ساتویں روز قتل کرتا ہے ایلاؤس ایک شخص کا دوسرے کو
لگ جاتا ہے اور ہوائے وبائی میں بعض بلاد سے بطرف دوسرے شہر دنکے اور بعض ہوا سے طرف دوسری ہوا کے پہونچ جاتا ہے جیسے اور امراض وافدہ وبائیہ کا
یہی حال ہے کہ جا بجا پھرا کرتے ہیں بقراط کہتا ہے جسوقت قولنج سے غاذستہ یعنی ایلاؤس سے ہچکی اور اختلاط عقل و تشنج پیدا ہو ہر ایک یہ امر دلیل مہلک ہے اور یہ
اعراض اس مریض کو معدے اور دماغ کی شرکت سے عارض ہوتے ہیں بقراط نے کہا ہے کہ تقطیر البول ایلاؤس سے عارض ہو وہ مریض ساتویں روز مر جائے گا ۔
اگر کہ تپ عارض ہو اور تپ کے ہونیسے بول کثیر عارض ہو جائے اور جالینوس پر سبب اس حکم کا مخفی رہا ہے ایلاؤس بلغمی اور ریحی کو تپ سے نفع ہوتا ہے جسوقت
کہ خبیث اور بری متواتر ہونے لگے اور کراز اور فواق پیدا ہو جائے قاتل ہوگا مار ورکا اچھا ہونا اس مرض میں کچھ زیادہ خیریت پر دلالت نہیں کرتا ہے جبکہ وہ بھی
خراب ہو زیادہ زہرناک ہی ایلاؤس ہے جسمیں براز اوپر کیطرف سے برآمد ہو مثلاً منہ وغیرہ کیطرف سے اور اسی ایلاؤس کو منتن یعنی بدبو کہتے ہیں اور اسکے بعد خراب
وہ قسم ہے جسمیں پسینے کی بو مثل براز کے ہو اسکے بعد وہ ہو کہ سانس میں ایسی بدبو ہو پھر وہ قسم جسمیں ڈکار کی بو براز کی سی ہو اسکے بعد وہ قسم جسمیں ریح جو پیچھے سے برآمد ہو بدبو ہو جاتا ہے
ایلاؤس کے یہ ہیں کہ وہ ناف سے اوپر ہو اور کوئی شے نیچے کے منافذ سے برآمد نہ ہوتی ہو اور حقنہ کرنے کا ایسا مادہ زیادہ نہ ہو جیسا کہ بقراط نے کہا ہے اور غشی ثفل
براز اوپر کو دفع ہوتا ہے کہ منہ سے نکلتا ہے کبھی تو براز اور کبھی چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کبھی کدو دانہ اور منہ میں مریض کے بدبو رہتی ہے اور ڈکار میں بھی وہی بو آتی ہے
بلکہ تمام بدن میں یہ بو غلیظ کی ہو جاتی ہے اور یہ سب دلائل ایسے ہیں کہ تکلف نہیں کرتے یا تو سب پائے جاتے ہیں ورنہ کوئی نہ کوئی ان میں سے تو ضرور ہوتا ہے نیچے سے خروج
اشیا کا بند ہونا یہ امر اس مرض میں لازم ہے لیکن نفخ کی بحالی اور اس میں فضلہ براز کا خروج یہ بات لازم نہیں بلکہ بروقت مرجانے قطرہ اور زیادتی حرارت کے پیدا ہوتی ہے اگر حرکت نے
اور امکانی آگیا ایلاؤس میں بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہے اسلئے کہ ایلاؤس کا محل و رگ آنت میں ہوتا ہے جو معدہ سے بہت قریب ہے اسیطرح اور لواحق کرب و غم و خفقان اور غشی اور بیداری
نفوطا ور بد حالات کے یہ سب ایلاؤس میں بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتے ہیں ثقل و گرانی ایلاؤس بلغمی اور ثفلی میں بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتی ہے اسلئے کہ سبب ایلاؤس کا ایسے عضو
میں ہے جو اونچا زیادہ ہے اور جرم اوسکا ضعیف ہے اور علاوہ اس عضو کا جوہر کثرت سے بھی انگو کا ہیج ایلاؤس میں بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتا ہے اب ہم تفصیلی علامات ایلاؤس کے وہ
مثل علامات قولنج کے ہیں جنمیں خاص خاص علامات ایلاؤس کے بھی ہوتے ہیں جیسے مقام درد کا بالائے ناف ہونا درد کا متحرک ہونا اور اختلاج سے نفع کم پانا اگر جو ایلاؤس بسبب زہر کے
تناول کے عارض ہوتا ہے اور اسپر اور قسم کے دلائل بھی قبل شدت مرض کے ہوتے ہیں اسلئے کہ جس ایلاؤس میں سم کا استعمال ہو کبھی اس میں ضعف اور استرخا کبھی نوبت پہونچتی ہے اور خفقان آتا ہے
عروض ایلاؤس میں قبل شدت درد مرض درد زیادہ ہونے در دکے عارض ہوتا ہے اور یہ بھی دلیل اسکے وجود پر قوی ہوتی ہے اور کوئی سبب ظاہری اسکے
عروض پر سوائے استعمال زہر کے نہیں دریافت ہوتا ہے ۔ جو ایلاؤس قوت ماسکہ امعا سے پیدا ہوتا ہے اوسپر دلیل زیادہ سخت و صلب ہونا ثفل کا
اور بہت جلد ثفل کا زبل خواہ مینگنی بن جانا ہوتا ہے اور اسمیں تپ اور سقوط قوت کی شدت نہیں ہوتی **علاج ایلاؤس** کا قولنج کے علاج سے قریب ہے
لیکن بہ نسبت قولنج کے اقوی ہونا ضرور ہے اور دوائے مشروب ایلاؤس کیواسطے زیادہ مفید ہے پھر بھی ہمراہ مشروب کے دوائے محقون بھی ضرور
چاہیئے اسلئے کہ جب دوا اوپر سے پلائی گئی اور ثقل اوسکا نیچے ہو پھر اسکے بعد اسفل کیطرف سے حقنہ دیا گیا تو یہ احتقان بہت عمدہ اور بڑا معین دوائے مشروب

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوگا حقنہ دینے کی تجویز اختیار ہو کہ پہلے دوائے مشروب سے کیجائے خواہ پیچھے جیسی حاجت ہو مگر جو تدبیران دونون مین سے پہلے کیجائے مشروب ہو یا غیر مشروب پس لازم ہو کہ دوسری اور متاخر ضعیف ہو اور قوی نہ ہو اکثر اوقات سکون درد میں جرعہ جرعہ آب گرم کے پینے سے ہو جاتا ہو اسلئے کہ آب گرم اوس مقام پر بوجہ قرب موضع کے بآسانی پہونچ جاتا ہے جہان درد ہو رہا ہو بلکہ قوم کی رائے ہو کہ تدبیر صاحب ایلاؤس کے علاج مین یہ ہے کہ بلی آنت پھونکنے وغیرہ کو رکھکر بہ نرمی درست اور برابر کرلین یا سکے بعد حقنہ دین تاکہ دوائے محقون دور جگہ تک پہونچے اور بسہولت پہونچے اور میانہ روی سے تدبیر کرنی اسجگہ میری رائے مین واجب اسلئے کہ اگر ورم موجود ہو تو چارہ کار مفقود ہو اور دشواری اور درستی آنت کی کیونکر ہو سکے گی اور اگر نفخ درد شدید ہو ورم نہین ہو اب آنت کے ہٹانے اور رد کرنے سے علاوہ بحران کرد رد خود جذاب اس تدبیر سے ورم پیدا ہونیکا خوف ہوگا لہذا احتیاط و میانہ روی مین ہو واجب ہوتی یہ ایلاؤس ایسا مرض ہو کہ اسمین کبھی اخلاط خراب شدہ کا پھیلجانا تمام بدن مین عارض ہوتا ہے اسلئے کہ دفع ان اخلاط کا بسبب احتباس کے نہین ہوتا ہو تا اینکہ وہ اخلاط پھیل کر تمام بدن بد مزہ ہو جاتا ہو پس جو وقت خراب اخلاط تمام بدن مین منتشر ہو جائین اور اخراج انکا بذریعہ مسہل کے دشوار ہو گیا ہو ایسے وقت فصد کردینی واجبات سے ہوگی اور لطاف کی مالش بھی ایسی تدبیر ہو کہ مادہ کو درد میان و زیادہ اندر چلے جانیسے منع کرتی ہو اور شاید کہ استعمال ایسے مزلقات کا جو مائل بہ حرارت ہین اور نیز استعمال لعاب ملے گرم کا ہمراہ روغن بید انجیر کے اکثر اقسام ایلاؤس مین نافع ہوتا ہو سوائے ایلاؤس مراری و دردی کے جو شدید الحرارت ہو اسی طرح زلال شبت جو نمک اور زیت مین جوش دیا گیا ہو اسیطرح مالش بدن کی زیت کو گرم کرکے ایلاؤس بلغمی کا علاج اسی طرح کرنا چاہئے جیسا کہ قولنج بلغمی کا علاج بیان کیا گیا مشروبات سے اور مثل حب الصبر اور حب سکبینج اور حب ایارج سے اور ان جملہ ادویہ کے ہمراہ روغن بید انجیر کے ضرور شرکت رہے اور حقنہ ہائے معتدلہ ایسے ہون جو کہ جذب مادہ کا نیچے کیطرف کرین ایلاؤس ریحی کا علاج بھی اسی طرح کرنا چاہئے جو قولنج ریحی کے باب مین لکھا گیا وہی مشروبات جو ریاح کو نافع ہین اور وہی حقنہ جو کاسر ریاح ہین اور لازم ہین کہ حقنہ کو مددگار تجویز کرین دوائے مشروب کا مجمع شدہ شکم پر رکھے جائین اور کبھی اسکی حاجت ہوتی ہے کہ ابھرے پچھنے مقام درد کے متصل لگا دیے جائین کہ اکثر اس تدبیر سے مادہ کا جذب بطرف مراق کے ہو جاتا ہے ایلاؤس مزاجی یعنی بلا مادہ کے علاج مین وہی تدبیر بہتر ہے جس سے تبدیل مزاج کی ہو جائے اور استفراغ خلط کا بھی جسطرح قولنج مین کہا گیا ہے کرنا چاہئے اور ایلاؤس جو ورم حار سے عارض ہو اسکا علاج بھی بدستور مثل علاج قولنج ورمی کے کرنا چاہئے اور ورم بارد سے جو ایلاؤس پیدا ہو اسکا بھی وہی علاج ہے جو قولنج ورمی بارد کا ہو بیان پر سب چیزون سے زیادہ یہ دوا ہو کہ روغن بید انجیر کو ماء الاصول کیساتھ یا ہمراہ ماء التاس کے پلائین اور اسیطرح جملہ علاجات جو معلوم ہو چکے ہین۔ ایضاً۔ سنبل الطیب اور سنبل رومی اور شبت اور حب الغار تخم کتان حلبہ تخم خطمی تخم مرو ہر واحد پنج مثقال اصول الثلثہ یعنی بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد ۹ مثقال در پانچ عناب اور بیس عدد سپستان سبکو جوش دیکر روغن بید انجیر یا روغن بادام تلخ ملاکر پلائین ایلاؤس مراری کا علاج اسیطرح کرین جیسے قولنج مراری کا کرنا چاہئے اور التواء اور فتق کا بعینہ اسیطرح کہ فتق مین معا کو ایسے مناسب جگہ پر رکھدین کہ جسقدر فتق مین چلی گئی ہو اپنے مقام پر درست عود کرائے اور پھر اسے باستواری باندہ دین جو ایلاؤس بوقت سقوط معا کے پیدا ہوا ہو اسکا علاج مزلقات چرب سے کرنا چاہئے اور تخم شوربائے چوزہ ہائے فربہ سے اور مرغ کا شوربا اور بچہ گاؤ کے شوربے سے یہ شوربے چرب بطور سفید باج خواہ زیرباج کے تیار کئے جائین خصوصاً اگر اسمین شبت اور بیخ کرفس نبطی اور روغن بادام ملاکر پلائے جائین اور بعد استعمال شوربے کے حقنہ رطبہ جسکی حرارت مین نرمی ہو دیا جائے ایلاؤس کی قسم ثفلی کا علاج پہلے حقنہ نرم سے کیا جائے اور بعد ازان رفتہ رفتہ حقنہ قوی کا استعمال ہو اسکے بعد پلانے مین وہی مسہلات جو خاص قولنج ثفلی کیواسطے تجویز ہوئے استعمال کئے جائین تاکہ جو کچھ باقی رہا ہے وہ منحدر ہو جائے۔ اور اگر قے آئے کسی ایلاؤس کے علاج مین ابتدا قے کرانے سے گرم پانی پلا کر کرنی چاہئے اور دفعۃً شیرج امین ملادین اور اکثر احتیاج ایسے مریض کی دوائے مشروب مین تھوڑی سی تربد خواہ تخم ترب کی ہوتی ہے اور بعد اس تنقیہ کے زبان کبیر اور مازریون وغیرہ پلایا جائے پینے مین اسکو گنے کا رس دینا چاہئے اور طعام اسکا شوربائے چرب سے تجویز کرنا چاہئے جب متواتر قے اسکو ایسی عارض ہو کہ تھمتی نہ ہو اور غذا کو معدہ قبول ہی نہ کرتا ہو وہی دوائے حابس قے پلانی چاہئے جو قولنج کی قے روکنے کے واسطے بیان ہوئی ہے۔ اکثر انکی قے روکنے کیواسطے اور طعام کو انکے معدہ مین ٹھہرانے کیواسطے یہ تدبیر کافی ہوتی ہو کہ روٹی کو کھولتے ہوئے پانی مین ڈبوکر کھلاوین جو ایلاؤس کو غذا ہائے عفص یعنی کسیلی اور قابض کے کھانیسے عارض ہوا ہو خواہ غذائے بالزوجت کیوجہ سے اوسکا علاج قریب قریب اپنی نظیر سے جو قولنج ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

فرق اتنا ہے کہ ایلاؤس مین زیادہ تر نافع حریرے کے اقسام اور شوربات ہین **ابطاء قیام اور سرعت** دیر تک بیت الخلا مین ٹھہرنا خواہ جلدی فراغت ہونی یہ دونون امر ایسے متعلق بغذا ہین مثلاً دیر مین اجابت اسوجہ سے ہو کہ غذائے قابض خواہ عفص یا غلیظ تناول کرتا ہو اور جلدی اجابت بسبب تناول غذائے زم اور بالزوجت اور بقلی کھانیکے ہو یا بسبب قوت کے اسلئے کہ قوت دافعہ اگر قوی ہے جلد فضلہ کو دفع کریگی اور اگر ضعیف ہے نہ کریگی اسی طرح قوت عضل بطن کی اگر قوی ہے جلدی نفاذ اور پاک کر دینا امعاء وغیرہ کا فضول سے کریگی اور اگر ضعیف ہے نہ کرے گی اور جسقدر طبیب کو شناخت سبب پر بصیرت ہے اسیقدر تدبیر اور علاج پر بھی قادر ہو سکتا ہے **مقدار براز کی کمی بیشی** یہ دونون امر غذا کی مقدار اور کیفیت سے تعلق رکھتے ہین اور جو کچھ بطرف جگر کے دفع ہوتا ہے اوس سے بھی اسکو تعلق ہے اسلئے کہ غذائے کثیر اور رطب جسکے اوپر کوئی شئے بطور مشروب کے تناول کیجائے اوس سے براز کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور اوسکے خلاف جو غذا ہو براز پیدا کرتی ہے اور جس وقت صفو یعنی جزو صاف ہضم جید کا جگر کیطرف زیادہ دفع ہوتا ہے اور فضلہ کثیف کم ہوتا ہے براز مین کمی ہوگی اور اگر صفو کثیر بطرف جگر کے دفع نہ ہو بلکہ فضلہ کثیف زیادہ رہے براز اسوقت زیادہ ہوگا۔ عارف قواعد کو معلوم ہے اونہین قوانین سے جو گذر چکے کہ فضلہ کثیر کی افراط کو مٹانا کیونکر چاہیے یا صفو صفرا اور خراب ہو کر جگر مین صاعد ہو کر سے زیادہ جذب ہوتا ہو اسکا روکنا کسطرح ممکن ہے اور عام قاعدہ دونون صورتون مین یہی ہے کہ فضلہ کے سبب سے تدبیر کیجائے **پانچوان مقالہ** دیدان یعنی کیڑون کے بیان مین جس وقت کوئی مادہ پیدا ہو کر کسی قسم کا مزاج پکڑتا ہے فوراً مزاج پکڑتے ہی اسکو وہی شئے دیجاتی ہے جو اصلح اور عمدہ اوسکے دینے کے لائق از قسم ہیئت اور صورت وغیرہ کے ہو اور جسمین کمال طبعی اور ذاتی کی زیبائش اور خوبی اوس مادہ کو بنظر استعداد اپنی کے حاصل ہے انطرف صانع حکیم جو ہر ایک خوبی کے عطا کرنے پر قادر ہے یہ مادہ اوس کمال استعدادی سے محروم نہین کیا جاتا ہے اور یہی سبب ہے جس سے کہ دیدان یعنی کیڑے پیدا ہوتے ہین اور مکھی وغیرہ دیگر جانور ایسے اقسام کے پیدا ہوتے ہین اور ان سبکی پیدائش انہین مواد یا عفونت سے ہوتی ہے جو رطوبی مادہ ہین اسلئے کہ یہ مواد زیادہ تر صلاحیت صورت پذیری مین فقط اسی بات کی رکھتے ہین کہ انسے حیات اور زندگی چند روزہ کیڑونکی سی یا مکھیون کی سی متعلق کیجائے اور یہ حیات بخشی اور صورتگری صانع بیچون وچرا کی نسبت ایسے مواد خراب کے اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ فقط عفونت پر یہ مواد رطوبی باقی رہین (جو موجب ہزارون امراض و آفات کی ہے) اور یہی کیڑے اور مکھیان وغیرہ انکی پیدائش مین علاوہ اس بات کے کہ انکی خلقت سے کچھ مواد عفونت مین ہوتی ہے ایک فائدہ انکے موجود ہونیکے بعد یہی ہے کہ عفونات جو عالم کون وفساد مین متفرق ہین انپر مسلط ہو کر اپنی غذا انہین عفونات سے کھاتے ہین بسبب اسی مشابہت ذاتی کے جو ان حشرات کو عفونت سے ہے اور آدمیون کے مساکن اور آبادیونسے باقیماندہ عفونت کو لے لیتے ہین اور جو ہوا انسان کے بدنے محیط ہے اوسکی عفونت بھی انکی غذا بنکر کمی قبول کرتی ہے خواہ بالکل فنا ہو جاتی ہے اور یہ دوسری منفعت انکی خلقت سے جو بو شامل ہماری اصلاح فاسد پر ہے) پیٹ کے کیڑے بھی از ین قبیل ہین یعنی یہی دونون منفعت انہین بھی ہین۔ دیدان شکم کی خلقت ہر ایک خلط سے نہین ہو سکتی ہے اسلئے کہ انکی پیدائش مرارہ سے جو سرخ رنگ ہے اور سیاہ سودا سے ممکن نہین اسوجہ سے کہ مرار مین تو حرارت زیادہ ہے اور تیز اور تلخی ہے پیدا ہو ہی نہین سکتا بلکہ مرار تو مزاج گرم کی ضد ہے اور سودا بارد و یابس ہے جو مناسبت حیات سے بہت دور ہے یعنی خون اور روح کا ضد مقابل ہے اب رہا خون اسکی حفاظت پر پورا پورا قدرت کا تسلط اور انتظام ہے اور اعضائے بدنی کو اسکی طرف حاجت زیادہ ہے اور تمیت انسان یعنی گوشت کی افزونی اور عظمت یعنی استخوان کا غذا ہونا بس اسی کیواسطے بنایا گیا ہے نہ اسلئے کہ اس سے کیڑے جو خس مخلوقات ہین پیدا کئے جائین اور نہ خون ان چیزون مین سے ہے جن کا انصباب بہار پر ہو اور بعد انصباب کے وہان اتنا ٹھہرے کہ اوس سے دیدان پیدا ہون اور نہ رنگ کیڑے کا اور نہ ہیئت اسکی دلالت کرتی ہے مثل مادہ دموی سے اسکی پیدائش ہوئی ہے بلکہ مادہ تولد دیدان کا فقط بلغم ہے جسوقت کہ متعفن ہو جائے اور کسیقدر عفونت اسمین آجائے اور مقدار کثیر اسکی امعا مین ہو اور دیر تک رہے۔ اسباب کثرت پیدائش بلغم کی تو معلوم ہین کہ وہ بعض قسم کے ماکولات سے زیادہ پیدا ہوتا ہے اور تخمہ ہائے پیہم اور ضعف ہضم سے کسی قسم کا کیون نہو اور مزاج اصلی خواہ غیر اصلی اعضائے خاصہ سے جو بارد المزاج ہین بھی پیدا ہوتا ہے منجملہ مولدات بلغم کے وہ غذائین بھی ہین جو زم اور بالزوجت ہین جیسے گیہون بعد لوبیا اور باقلا اور کچے آٹے کا بچا کچا گوشت خام کھانا دودھ کے اقسام اور ترکاریان اور فواکہہ رطب درخام اور چکنی سے بھی بلغم پیدا ہوتا ہے گرم پانی سے بعد غذا کے نہانا اور اسی طرح استحمام بعد کھانے کے اور امتلائے معدہ پر جماع کرنے سے بھی بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے اقسام دیدان کے چار ہین لانبے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بڑے بڑے اور گول ورچپٹے اور انھین کو کدو دانہ کہتے ہین اور چھوٹے چھوٹے جنکو منہ نے بولتے ہین یہ اختلاف کیڑون کی شکل اور مقدار مین دو وجہون سے ہوتا ہے ایک تو خلاف مادہ ویدان کا جس سے یہ پیدا ہوتے ہین دوسرے اختلاف مکان اور محل کا جہان انکی پیدائش ہے مادہ کے اختلاف کی یہ صورت ہے کہ بعض اقسام کے ویدان تو ایسی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین کہ جسپر ابھی انقسام اور تفرق اجزا بوجہ جذب جگر کے اور بوجہ شدت عفونت کے طاری نہین ہوا ہے بلکہ وہ رطوبت ابھی بحال خود باقی ہے اور بعض اقسام ویدان کی ایسی رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جسکو جذب جگر نے پھاڑ ڈالا اور اسکے اجزا مین تفرقہ کر دیا ہے اور کمی مقدار مین اسی رطوبت کی کر کے اسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کر دیے ہین اور یہ جذب جگر جو متصل ہوا ہے اور یہ عفونت جو اس رطوبت پر طاری ہے اور یہ کثرت مفادحنت یعنی مروڑا ور گندہ ثفل کا پس یہی اسباب انکے چھوٹے ہو نیکے ہین پس جو وقت یہ ویدان پیدا ہوتے ہین انکے چھوٹے رہنے پر اخراج ثفل کا معین ہوتا ہے یعنی قبل اسکے کہ وہ بڑے ہونے پائین اخراج ثفل انکو اپنے ہمراہ باہر لاتا ہے اسلئے کہ وہ کیڑے ایک مخرج تنگ مین پیدا ہوتے ہین۔

بعض اقسام کے کیڑے دونون رطوبت مذکورہ سابق کے درمیانی کیفیت کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین یعنی وہ رطوبت ایسی ہوتی ہے کہ بالکل استیلائے انقسام اوسپر نہین ہوا اور نہ ایسی ہی کہ پورا پورا استیلا وغیرہ اسپر ہو چکا پس جو ویدان رطوبت امعاء عالیہ سے پیدا ہوتے ہین وہ تو وہی رطوبت ہے جسکو ہمنے پہلے بیان کیا ہے یعنی اوس رطوبت پر استیلائے انقسام وغیرہ جذب جگر سے نہین ہوتا اور جو ویدان رطوبت سے معاء مستقیم کے پیدا ہون وہ دوسری قسم کی رطوبت سے ہوتے ہین جسپر جذب جگر وغیرہ ہو کر اوس کا انقسام ہو گیا اور جو ویدان معاء اعور کے رطوبت سے پیدا ہوتے ہین خواہ معاء قولون کی رطوبت سے انکا تولد ہوتا ہے وہ رطوبت تین ہین یعنی تیسری قسم کی رطوبت ہے لنبے کیڑے پہلی قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی طول مین ایک ہاتھ سے زیادہ انکی مقدار ہوتی ہے اور گول اور بعض خواہ چپٹے تیسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین اگرچہ ایسے ویدان کبھی معاء علیا مین بھی پیدا ہوتے ہین خصوصاً جو موٹے اور بڑے بڑے ہون اور کبھی سوائے قولون کے اور کسی معا مین پیدا نہین ہوتے یا اعور مین پیدا ہوتے ہین پھر وہان سے منتشر ہو کر معدہ کے کسی جانب مین اور معدہ کے کسی طرف پہونچ جاتے ہین اور چھوٹے ویدان دوسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین۔ یہ چپٹے اور گول کیڑے گویا خاص اسی لزوجت سے پیدا ہوتے ہین۔ جو امعاء مین ٹھہری ہوئی ہے اور اسی لزوجت پر ایک جھلی مخاطی ایسی لپٹی ہوئی ہے جسکی شان سے یہ بات ہے کہ ویدان اسی سے پیدا ہوتے ہین اور اسی سے منتفع ہوتے ہین اکثر مرض چھوٹے کیڑون سے ہوتا ہے اسلئے کہ اول تو وہ چھوٹے ہین اور دوسرے یہ بات ہے کہ اصول اعضاء سے دور ہین تیسرے یہ ہے کہ کل انکا مقام … مین ہمراہ ثفل کے ہین جسمین کثافت بھی ہے گر یہی چھوٹے کیڑے اگر مدت دراز تک باقی رہین اور بڑے ہو جائین جملہ اقسام ویدان سے انکی برائی بڑھجاتی ہے اسلئے کہ خراب مادہ سے انکی پیدائش ہے بعد ان چھوٹے ویدان کے ضرر مین لنبے کیڑے ہین اسلئے کہ چوڑے چپٹے کیڑون کے مادہ مین عفونت زیادہ ہوتی ہے جو موٹے اور چھوٹے کیڑے زیادہ ہلاک کرتے ہین معدہ کیطرف سے اسلئے کہ معدہ ہی کے نزدیک انکی پیدائش ہے اور ضعف خلقت کیوجہ سے انکا ٹھہرنا اور درنگ کرنا امعاء مین مثل ٹھہرنے اور درنگ کرنے لانبے کیڑون کے نہین ہوتا ہے اور جسطرح کہ لانبے کیڑے زیادہ گرفت امعاء کرتے ہین اسیطرح چھوٹے کیڑے جھٹ پٹ دفع ہو جاتے ہین اگر مریض ویدان کو تپ لاحق ہو جائے اوسوقت اوسکو تکلیف وہی ویدان کی زیادہ اور قوی ہو جاتی ہے اور اس زیادتی کے پانچ سبب ہین (۱) یہ کہ تپ کیوجہ سے غذا کیڑونکی متفرق ہو کر انکے قریب سے دور ہو جاتی ہے اسوقت یہ کیڑے اپنی غذا کی تلاش کرنے کیواسطے متحرک ہوتے ہین اور امعاء مین انکا قیام اور درنگ کرنا زیادہ ہوتا ہے (۲) یہ ہے کہ تپ بنظر انکی ذاتی کیفیت اور حالت کی موذی ہے اور دوائی ان مین پیدا کرتی ہے یعنی ہلنا پھرنا انکا زیادہ کرتی ہے (۳) یہ کہ تپ کیڑونکی طبیعت مین عفونت بڑھادیتی ہے اور حدت اور قلق کی زیادتی کر دیتی ہے (۴) مزاج جو وقت کیڑون پر اثنائے تپ مین گرتا ہے انکو ایذا دیتا ہے پس یہ کیڑے مثل کرانون مین لپٹ جاتے ہین اور لذع شدید امعاء مین پیدا کر کے سخت ایذا دہی کرتے ہین چنانچہ بعض اطبانے حکایت کی ہے کہ اس نے بچشم خود ایسے ہی وقت ان کیڑونکو دیکھا کہ پیٹ مین سوراخ کر کے باہر نکل آئے اور یہ بات کسی بڑی عفونت اور تیزی تپ مین ہوئی ہوگی (۵) کہ انجرہ ردی اور خراب ان کیڑونسے دماغ کو جاتے ہین اور ایذا دہی کرتے ہین اکثر تو یہی ہے کہ اعتباس … پیدا انکا امعاء مین اور احداث ویدان کا عفونت زائد کو سبب حدوث حمی کا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے چونکہ اوپر فوائد خلقت ویدان کے جو بیان ہوئے ان مین یہ بھی کہا گیا ہے کہ انکے سبب سے عفونت امعاء مین کمی دو وجہ سے ہوتی اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

دیدان شکم میں اور اسکا عکس مشاہدہ میں آیا کہ اُنسے عفونت زیادہ ہوتی ہے لہٰذا بطور دفع دخل کے شیخ نے کہا ہے **متن** پھر ان کیڑوں کا حال تنقیہ اور پاک کرنے
میں عفونت امعا کے ویسا نہیں ہے جیسا حال اور کیڑوں کا خواہ حشرات کا تنقیہ عفونت عالم میں اوپر بیان ہوا اسلئے کہ امعا کی عفونت کیواسطے ایک منقی
اور پاک کرنیوالا جو دافع رطوبات اور عفونات امعا ہو بنظر طبیعت کے موجود ہے دوسری یہ بات ہے کہ نسبت ادن خرابیوں اور اضرار کے جو ان کیڑوں سے بنظر دفع
طبیعت کے پیدا ہوتی ہیں بطرف ان عفونات کے جو امعا میں ہیں بڑی ہے بہ نسبت حشرات اور دیدان وغیرہ کے طرف ہوائے عالم اور زمین و مساکن و بلاد کے
مترجم مراد یہ ہے کہ یہ کیڑے مقدار میں زیادہ ہیں بہ نسبت حشرات وغیرہ کے جو عالم میں پیدا ہوتے ہیں **متن** تیسری یہ وجہ ہے کہ دیدان شکم سے اور آفات بھی پیدا
ہوتے ہیں مثلاً ان کی غورش ضروری کیواسطے غذا امعاے عفونت کا باقی رہنا ہے امعا میں جو کیسی مضر شے ہے کہ انھی رطوبات کا بھی استحالہ رطوبت عفنہ کیطرف کرنا
پڑتا ہے جبتک یہ دیدان باقی رہیں اور یہ آفت ہے کہ انکی حرکت بغرض طلب غذا وغیرہ کے معدہ اور مخالف جرم امعا کی ہے جو بالطبع ناگوار ہوتی ہے اور قولنج کا درد بھی انکے
سبب سے پیدا ہوتا ہے اور مضادات اور مخالفت اوس کیفیت کی جو ان کیڑوں سے پیدا ہوتی ہے مزاج بدنسے اور اسکے سوا اور بہت سے امور ہیں ان کیڑوں کے اور حشرات وغیرہ
کے مضر اور نافع ہونے میں فارق ہیں **مترجم** کہتا ہے حشرات اور دیدان خارج از شکم کا بالکل نافع ہونا اور دیدان شکم کا بالکل مضر یا مہلک ہونا یہ کسیطرح ثابت
ہو نہیں سکتا البتہ زیادہ مضر ہونا دیدان شکم کا اور زیادہ نافع ہونا اولاد حشرات کا شاید مسلم ہو جائے پس اسیقدر طبیب کو اپنے فن کی نظر سے جان لینا کافی ہے ورنہ اسرار الٰہی
پر اطلاع کماہی محال ہے اور یہ اضرار جو شیخ نے دیدان شکم کے مخصوص بیان کئے ہیں اگرچہ نظائر اسکے حشرات میں موجود ہیں مگر ہمکو اسیقدر کہنا پسند ہے کہ بنظر فن طب
کے یہ تقریر نہایت اچھی ہے اور درست ہے اور ابھی اسکی تائید میں آئندہ فقرات بھی آتے ہیں جنمیں شیخ اضرار دیدان شکم کا ثابت کرتا ہے **متن** کبھی دیدان شکم سے اوجاع
پیٹ اور لانبے نرم کیڑوں سے شکم کے مروڑ اور قولنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی جوع کلبی بھی انھیں کیڑوں کی وجہ سے عارض ہوتی ہے اسلئے کہ غذائے بدنی کو یہ دیدان
بشدت اپنی طرف کھینچ لیجاتے ہیں اور کبھی بولیموس یعنی سقوط اشتہائے معدہ مع گرسنگی اعضائے دیگر پیدا ہوتی ہے اور قوت فم معدہ کو یہی دیدان [illegible]
ساقط کر دیتے ہیں اور ماد یعنی فم معدہ میں بجائے غذا کے خود یہ دیدان بھرجاتے ہیں کبھی جوع کلبی اور بولیموس کے نافع نقصان عظیم ہوتا ہے اکثر تولد حیات اور
دیدان کا لڑکپن اور شروع شباب میں ہوتا ہے اور نوجوانی کا سن بھی زیر تقلیل ہے اور کدو دانے بھی اکثر اسیوقت پیدا ہوتے ہیں جب آدمی سن صبا سے نکلجائے گول
کیڑے اکثر لڑکوں کے بدن میں پیدا ہوتے ہیں بعد انکے پھر جوانوں میں اکثر مشائخ میں انکی پیدائش بہت کم ہے علاوہ یہ ہے کہ تولد انکا کبھی ایدان میں کی ہیبتی
کیساتھ ہوا کرتا ہے دیدان کے سب اقسام خریف میں بہ نسبت اور سب فصلوں کے زیادہ پیدا ہوتے ہیں اسلئے کہ اس فصل میں فواکہ کا استعمال قبل نے فصل کے
جاڑوں میں ہو لیتا ہے جو مولد بلغم ہے اور عفونت بھی زیادہ ہو جاتی ہے ہیجان اور جوش خروش کیڑوں کا شام کے وقت اور سوتے وقت زیادہ ہوتا ہے اور تعب
اور ریاضت شدیدہ کے بعد اور بھی زیادہ ریاضت کرنیسے اسہال دیدان کا ہوتا ہے جبوقت دیدان مریض حمیات حادہ کے پیٹ سے خارج ہوں زیادہ تر
خراب حالی پر دلالت نکرینگے اور صحت قوت مریض و دافعہ اور دافعہ کا اور دفع کے انکے خروج سے معلوم ہوگا خصوصاً اگر بعد زمانہ انحطاط کے برآمد ہوں اگر مردہ ہو
برآمد ہوں یہ علامت بری ہے خلاصہ یہ ہے کہ مردہ دیدان کا نکلنا حمیات میں بحران کے ہمراہ دلیل اچھی نہیں ہے خصوصاً قبل زمانہ انحطاط کے اگر زندہ برآمد ہو
بہت اچھا ہے اور بدون تنقیے اور ادویات میں دیدان کا خارج ہونا بشرطیکہ خون بھی انکے ہمراہ برآمد ہو رہی ہے اور آفت بدنی خواہ بعض امعا کی آفت پر شدید رہے
نے کی طرح کیڑوں کا برآمد ہونا اخلاط ردی کے معدے میں ہونے پر دلیل ہے **علامات** مبتلا انسان دیدان کے لعاب دہن کا زیادہ بہنا اور دونوں ہونٹوں کی
تری رات کیوقت اور سوکھ جانا انکا دن کیوقت اس جہت سے کہ حرارت دن کو منتشر اور پھیلی ہوئی ہوتی ہے لہٰذا خشکی رہتی ہے اور رات کو حرارت ایک ہی جگہ یعنی
اندرون جسم کے محصور ہو جاتی ہے لہٰذا ہونٹوں میں تری رہتی ہے پس جبوقت یعنی دن کو حرارت منتشر ہو کے رطوبت کو بھی اپنے ہمراہ جذب کرلیگی اور کیڑے بھوکے رہیں گے
پس معدہ کی رطوبت کو جذب کرینگے لہٰذا جو سطح کہ متصل معدہ کے ہونٹوں سے اور منھ سے ہے وہ بھی سوکھ جائیگی اور اس جذب سے جسقدر خشکی پیدا ہوگی اسکی
اعانت ہوائے خارجی جو دنکو اکثر گرم رہتی ہے کریگی اب مریض اپنے ہونٹوں کے تر کرنیکی غرض سے زبان کی تری کو بھی طلب کریگا یعنی زبان کو ہونٹوں پر پھیرا
کریگا لہٰذا زبان بھی خشک ہو جائیگی کبھی مریض دیدان کو تنگی نفس اور کلام کرنے میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکی صورت غمگین اور بدخلق

HAKEEM SHOUKAT ALI

آدمیون کی سی ہوتی ہے اور بیشتر یہی حالت ہذیان تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے کہ بخارات خواب ان کیڑون سے اٹھکر دماغ تک پہونچتے ہین اور اعراض قرانطس
اسکو عارض ہوتے ہین سوائے اس امر کے کہ یہ مرض سنکے خواہ جوان وغیرہ نہین ہوتا ہے اور سنا ہے درد سر اور طنین یعنی کانون کا گونجنا عارض ہوتا ہے
جو لوازم قرانطس سے ہے۔ دانت پر دانت پھیرنا خواہ دانت پیسنا اس مرض کو رات کیوقت لاحق ہوتا ہے اور اکثر اوقات اسکی یہ صورت ہوتی ہے جیسے
گویا اپنے کھونے سے چبا رہا ہے اور گویا کہ اسکی خواہش یہ ہے کہ زبان چبائیگا اور باہر نکالیگا سوتے وقت اسکو اچھل پڑنا اور چیخ اٹھنا اور تلملانا یعنے بیچینی اور اضطراب بیحد
اور تنگی سینہ اور خشکی اوس شخص پر جو سوتے سے جاگے عارض ہوتا ہے اور کھانا کھانیکے بعد اوسے متلی اور کرب پیدا ہوتا ہے آواز اسکی بند ہوجاتی ہے اور نبض اسکی
ضعیف اور ہر وقت ہیجان دیدان کے نبض بمنزلہ ساقط کے ہوتی ہے براز اوس کا اکثر اوقات تری لئے ہوئے ہوتا ہے اور سقوط اشتہا کا حال تو وہی ہے جو
ہمنے بیان اس باب مین لکھا ہے بیشتر ان بیمارون کو پیاس ایسی لگتی ہے کہ وہ کسی طرح سیراب نہین ہوتے اور اسی طرح انکو بعض اور امراض لاحق ہوتے ہین جنکو
ہمنے دوسری جگہ ہمراہ اسباب کے ذکر کیا ہے جو وقت مرض کی شدت ہوتی ہے اور درد شدید ہوتا ہے یہ لوگ گر پڑتے ہین یعنی صاحب فراش ہوجاتے ہین اور تشنج اور التوا
یعنی پیچیدگی اعضا مین گرفتار ہوتے ہین جو صورت مرگی کے بیمارون کو ہوتی ہے بیشتر ایسی ہی شدت کے زمانہ مین انکو قے ہوتی ہے کہ اوسمین کیڑے برآمد
ہوتے ہین۔ رنگ چہرے کا یہ حال ہوتا ہے کہ ایک جگہ آتا ہے اور ایک جاتا ہے اور آنکھونکے رنگ بدلنے کی بھی یہی صورت ہے کبھی رنگ چہرہ کا اوڑ جاتا ہے
اور کسیوقت پھر اصلی رنگ قائم ہوجاتا ہے کبھی انتفاخ جسم اور تہبج یعنے چہرہ کی بھربھری پیدا ہوتی ہے اور شکم اونکا مثل استسقا کے بیمارون کے کھنچ جاتا ہے
اور جیسے پیٹ انکے گھٹنون مین سما جائینگے بیشتر انکے دونون خصیہ سوج جاتے ہین پسینا سرد انکے بدنسے جاری ہوتا ہے جسمین بدبو زیادہ ہوتی ہے تفصیلی اور جدا جدا
علامات ہر قسم کے بعض ان مین سے تو ایسے ہین کہ اونکی تفصیل بھی مشترک ہے اور وہ کون سی علامت ہے جو مشترک بھی ہو اور جدا بھی ہو جیسے ہمارا یہ قول کہ برآمد ہونا
ہر ایک قسم کا مخرج سے کہ بظاہر بیان عام ہے اور بروقت خروج دیدان خاص کے اوسی قسم کے وجود خاص پر دلیل ہے پھر اسکے بعد اور تفصیلی علامات یہ ہین
کدو دانے کیڑون کے وجود پر دغدغہ فم معدہ یعنے گدگدانا خواہ سرسراہٹ فم معدہ پر ہوتی اور لذع کا فم معدہ مین پیدا ہونا اور مغص یعنی مروڑ اور متصل اسی لذع کے پیدا
ہونا نوالہ اترنے مین دشواری اشتہا کا سقوط اکثر اوقات اور طعام کا معدہ مین گرنا اور جلدی کی بیشتر بھیجنا اور غلبہ بھی قریب فم معدہ کے متاذی ہوتا ہے پھر ہروقت
سوکھی کھانسی آتی ہے اور خفقان اور اختلاف نبض پیدا ہوتا ہے اور خواب در بیداری مین انتظام باقی نہین رہتا ہے اور کسل و تنبیض حرکت سے اور نظر کرنیسے طرف
اشیا کے اور تیز نگاہ ڈالنے سے نفرت اور آنکھین کھولنی ناگوار ہوتی ہین بلکہ اسکا جی آنکھ بند رکھنے کا زیادہ خواہشمند رہتا ہے آنکھین ان بیمارونکی کبھی تو سرخ ہوجاتی ہین
اور کبھی انمین کدورت اور تیرگی آجاتی ہے اکثر شکم انکے کھنچ جاتے ہین اور مثل مستسقی کے صورت انکے پیٹ کی ہوجاتی ہے اور بیشتر انکو اسہال عارض ہوجاتا ہے
چپٹے اور گول کیڑے اگر شکم مین پیدا ہون انتہا تو اکثر انکی زیادہ ہوتی ہے اسلئے کہ یہ دونون قسمین دیدان کی بیشتر معدہ سے دور پیدا ہوتی ہین لہذا معدہ پر
انکا بوجھ وغیرہ نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی خرابی معدہ کی انسے پیدا ہوتی ہے بلکہ اپنی غذا انکو اوچک اوچک کر خواہ کود کود کر جو کھاتے ہین اسوجہ سے رطوبات اور
موجودہ اشیا معدہ کے زیادہ خرچ ہونیسے خلو معدہ مستلزم اشتہا ہوتا ہے بروقت گرسنگی کے ان دیدان میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور ایسے ایسے حرکات انکے ہوتے
ہین جو موذی اور عارض یعنی امعا کے کترنے اور کاٹنے والے اور قوت کے کمزور کرنیوالے اور سست کرنیوالے اور تقطیع کرنیوالے اون اعضا مین جو متصل انکے
ہین چھوٹے کیڑون کے وجود پر خارش مقعد کی اور ہر وقت نزدیک مقعد کے دغدغہ اور خلش کا رہنا دلیل ہوتا ہے اور اکثر یہ کیفیت اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ غشی پیدا
کرتی ہے مریض کو بروقت یکجا ہونے ان کیڑون کے معا مین ایک گرانی زیر ناف سے معلوم ہوتی ہے اور پشت مین بھی بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔ منجملہ علامات
جملہ اقسام دیدان کے یہ ہے کہ اگر سوتے وقت مریض تھوڑا سا سرکہ پی لیا کرے اسکو مفید ہوتا ہے۔ **علاج دیدان** کا غرض مقصود کیڑون کے معالجات
مین منحصر چہار قسم مین ہے اول تو یہ کہ ان ماکول اشیا سے انکو روکا جائے جس سے مادہ کیڑون کا پیدا ہو اگر نیوالا جنا ہے چنانچہ ان اشیا کا بیان اوپر ہو چکا دوم
جسقدر مقعد اور بلغم کی امعا مین فراہم ہے اسکا اخراج کیا جائے کہ اسی بلغم سے کیڑے پیدا ہوتے ہین تیسری یہ بات ہے کہ جسقدر دیدان پیدا ہوچکے اونکا قتل کیا
جائے ایسے ادویہ سے جو بہ نسبت ان کیڑون کے بمنزلہ زہر کے ہون اور یہ وہی ادویہ ہین جو تلخ ہون اور انکی دو قسمین ہین گرم بھی اور سرد بھی ہین اور دونون

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہم بیان کرینگے خواہ اون دواؤن سے قتل کرنا چاہے جو بالخاصیت کیڑون کی قاتل ہین چوتھی یہ بات ہے کہ بعد قتل کرنے دیدان کے بیمار کو دوائے سہل دیکر دست کرائے جائین اگر طبیعت خود بخود کر بہائے مردہ کو دفع نہ کرے اور مناسب نہین ہے کہ بعد قتل کرنے اور مردار جیفہ ہونیکے طولانی زمانہ تک انکو شکم مین رہنے دین کیونکہ انکے بخارات سے ضرر بھی پیدا ہوگا۔ تلخ جو ادویہ گرم ہین تیسرے درجہ حرارت تک دیدان کی تدبیر مین زیادہ مناسب ہین اور حلاوات مین انکا استعمال بخطر ہے سوائے اسکے کہ تپ ہو خواہ ورم گرم ہو اسلئے کہ ادویہ حارہ جو تلخ ہین دیدان کے مزاج کی ضد ہین بنظر حرارت کے اور جس کیفیت کے دیدان زیادہ عارض ہوتے ہین یعنی دسومت اور حلاوت اسکی بھی یہ ادویہ اضداد ہین بنظر تلخی کے کبھی ادویہ مشروبہ اور حقنہ کی دوا ایک ہی تجویز کیجاتی ہین جو ہر سہ صفات مذکورۂ بالا کو جامع ہوتی ہین یعنے غرض دوم سے غرض چہارم تک حمولات کو اولویت زیادہ اسی امر کی ہے کہ اخراج دیدان کا کرین بنسبت اسکے کہ قاتل کرم ہون سوائے اون کیڑون کے جو معاء مستقیم مین ہون از قسم چھوٹے کیڑون کے کہ انکو حمولات قتل بھی کر سکتے ہین کبھی یہی حمولات خواہ حقنہ ایسی ادویہ سے بھی مرکب ہوتے ہین جو از قسم چکنائی اور شیرینی کے ہون تاکہ دیدان ان ادویہ کی طرف بسبب محبت ذاتی کے کھنچ کر آجائین اور پھر اسی حمولات وغیرہ کے ہمراہ خارج ہوجائین اولی یہ ہے کہ اگر مشروبات سے دیدان کا علاج کیا جائے تو بروقت طلوع شکم کے دوا پلائی جائے اور اگر زہر ہائے کرم کشندہ دودھ اور کباب وغیرہ مین ملا دئے جاوین تو یہ کیڑے ان چیزون سے جو مقدار امعاء مین پہونچ سکتی ہے اوسکے تناول پر دیدان زیادہ تر حریص ہونگے اور یہ سموم جو دودھ وغیرہ مین ملاکر کھلائے گئے ہین انکو زیادہ قتل کرینگے بشرط مریض دیدان کو پہلے دو روز تک خالی دودھ پلاکر پھر دودھ ہی مین کوئی دوائے کرم کشندہ ملاکر پلاتے ہین اور کبھی یہ تدبیر کرتے ہین کہ پہلے اوسکو کباب چوسنے کی اجازت دیتے ہین جب دیدان کو بوئے کباب پہونچے پس چوسنے اس کباب کے چوسنے سے اونکے مقام موجودگی تک تنزلی ہے اوسکے چوسنے پر دیدان کو توجہ اور شوق ہوکر اون مین حرکت پیدا ہوتی ہے پھر اسکے بعد جو دوائے قتال پلائی جاتی ہے بہت زیادہ مقدار دیدان کو قتل کرتی ہے اگر حقنہ ہائے تیز کرم کشندہ کا استعمال ہو لازم ہے کہ معدہ پر ادویہ قابضہ کا لیپ کردیا جائے خصوصاً جو ادویہ کہ قابض بھی ہون اور قوت کرم کو قتل کرنے کی بھی ان مین ہو جیسے کہ سماق اور طراثیث اور اقاقیا کسی شراب مین گھولکر طلا کرنا اور اسیطرح کبر اور شبت کو شراب مین ملاکر اور اگر ایسے ادویہ کے قبض کا تحمل نہ کرسکین اور سوق گل مختوم ہمراہ شراب کے طلا کرنی چاہئے جبوقت ادویہ کرم کشندہ پلائی جائین واجب ہے کہ دونون نتھنے خوب اچھی طرح بند کردئے جائین اور زیادہ سانس کی آمد و رفت مین توجہ نہ کیجائے یعنی جہانتک ممکن ہو سانس کو روکنا چاہئے اسلئے کہ صواب بحال مریض یہی ہے کہ ان دواؤنکی بو اوسکو معلوم نہ ہو علاج دیدان سے متصل اور اسکے قریب علاج سقوط اشتہا کا بھی ہے اگر اشتہا ساقط ہوگئی ہو اکثر بعض اقسام کے ضمادات اور مشروبات ایسے بھی ہین جن مین قتل دیدان کے ہمراہ تقویت اشتہا کی خاصیت ہوتی ہے اور بعد قتل دیدان کے اخراج کی بھی خاصیت والے ضمین ضمادات مین ہوتی ہے جیسے صبر ہمراہ افسنتین کے کہ اسکی گولیان بناکر کھلائی جائین خواہ طلا کیجائین اسی طرح صبر ہمراہ ربوب ہائے ترش کے کبھی ہمراہ مرض دیدان شکم کے اسہال بھی عارض ہوتا ہے پس احتیاج فقط انکے قتل کرنیکی ہوتی ہے اسلئے کہ حرکت طبیعت کی دیدان کو متحرک خود ہی کررہی ہے اور بشرط مقتضائے حال مریض انکے قتل کرنے کا قوابض تلخ سے ہوتا ہے تاکہ ہمراہ کرم کشی کے قبض طبیعت پیدا ہو یہ تدبیر جبوقت کہ دیدان اور اسہال دونون جمع ہون اور سقوط قوت کا خوف ہو مناسب ہے خصوصاً ان ضمادہائے قابضہ سے جن مین قوت قتل دیدان کی بھی ہو پھر قوت بھی ساقط نہ ہوگی پھر بعد قتل کے باقی وہ کیڑے بنظر دفع طبیعت کے از خود نکلجاوینگے یا کسی دوا کے پلانے سے یا حمول رکھنے سے خارج ہونگے کبھی ہمراہ دیدان کے اورام اندرونی اعضا کے بھی ہوتے ہین اسوقت تدبیر لطیف یعنی کمی غذا کی حاجت ہوتی ہے جو ادویہ کہ حب القرع کے قاتل ہین وہ بہ نسبت لانبے کیڑونکے مارنے والی دوا کی زیادہ قوی ہوتی ہین۔ اور جو ادویہ کہ کدو دانہ اور گول کیڑون کو مار ڈالتی ہین وہی لانبے کیڑونکی بھی کشندہ ہین سبب اسکا یہ ہے کہ کدو دانہ دوائے مشروب کے اثر پہونچنے کے مقام سے دور تر پیدا ہوتے ہین اور جن رطوبات کے ہمراہ حب القرع ہوتے ہین اونسے زیادہ آمیختہ ہوتے ہین اور اکثر کیسہ اور تھیلی مین بند ہوتے ہین اور دوسرا سبب یہ ہے کہ کدو دانہ ایسے مادہ غلیظ سے پیدا ہوتے ہین جنکی غلاظت اور کثافت زیادہ ہوتی ہے اور مزاج حار کیطرف زیادہ تر قریب ہوتا ہے اور نشا بہت زہر کی اس مادہ کو زیادہ ہوتی ہے لہذا اپنی شکل موجودہ کو چھوڑنا اسی مادہ کو ممکن نہین ہے جبتک کہ باخلاط حارہ اور گرم ادویہ قتالہ کا استعمال نہ ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور خصوصاً دیدان طوال کے واسطے تو ایسے ادویہ کا استعمال ضروری ہے مفرد ادویہ اس غرض کیواسطے جیسے فراسیون اور قردمانا ہے جسکو بوزن ایک مثقال پلائیں اور شیح اور ترمس اور مرّا اور سلیخہ اور فودنج اور عصارہ فودنج اور حب ورشت اور قسط تلخ اور افتیمون اور قرطم اور پودینہ اور قنبیل جسے کمیلہ بھی کہتے ہیں اور سونڈھی اور قنطوریون اور شکاع شیح اور لہسن خاص کر بیشتر حب القرع کو یہ ادویہ قتل کرتی ہیں تخم رازیانہ اور حب الآس بھی اور صعتر اور فوفل اور افسنتین اور تخم کرنب اور فوتنج نہری و بیخ راسن خشک شدہ اسکو تین اوقیہ پلائیں اور زیرہ بریان اور قیصوم اور عنزران اور انیسون تخم کرفس حرف دیدان کے بارہ میں قوی دوا ہے۔ اور کلونجی تخم ہے جو ابتداءً قتل کرنے کے خود ہی اسہال کے ذریعہ سے دیدان کو خارج کرتا ہے اسی طرح لبلاب اور سفائج۔ مناسب زیادہ یہ ہے کہ جو قتل کے دیدان کے صبر کے ذریعہ سے انکا اسہال کیا جائے اگر کوئی شخص زیت کو بمقدار زائد پی جائے اور اسقدر زیادہ پیتے جسقدر کہ ممکن ہے اس سے بھی کیڑے مرجاتے ہیں اور خارج بھی ہوجاتے ہیں خصوصاً اگر زیت انفاق کو پیا جائے یہی زیت انفاق چوڑے کیڑوں کو بھی قتل کرتا ہے کہ بوجہ تلخی کے قتل کرتا ہے اور بسبب لزوجت کے انکو پھسلا کر خارج کر دیتا ہے اور اگر ایک بار اسکا پینا ممکن نہو چاہئے کہ کئی مرتبہ کے بعد دوبارہ تناول کرے اور دو دو ملعقہ ہر مرتبہ پیا کرے۔ حب النیل حیات کو قتل بھی کرتا ہے اور خارج بھی کر دیتا ہے اور اکثر چوڑے کیڑوں کو سود مند ہوتا ہے۔ ادویہ مرکبہ ان میں سے کرم کشندہ تو یہ ہیں جیسے تریاق فاروق اور جو ادویہ کہ جامع قتل اور اخراج دونوں کی ہے جیسے ایارج فیقرا اور جیسے شیح اور افسنتین ہر واحد ایکدرہم اور ثلث درہم کا تخم حنظل بوزن ربع درہم نمک ہندی بوزن ایک دانق اسی کو استعمال کریں اگر پلایا زیرہ کا اور نصف وزن زیرہ کے قنطوریون ملا کر بھی دیدان مذکور کو قتل کرتا ہے اور دونوں کا وزن دو مثقال کا ہونا چاہئے یعنی چھ ماشہ زیرہ اور تین ماشہ قنطوریون ایضاً قنطوریون فلفل قردمانا سب اجزا ہموزن سے بقدر ڈیڑھ درہم کے۔ ایضاً حب الغار زیرہ ہندی مصطگی شہد ملا کر تناول کریں صبح کیوقت بقدر ایک ملعقہ کے اور سوتے وقت بھی اسیقدر خواہ راسن اور شیح اور فلفل اور حرف اجزاء سب برابر ڈیڑھ درہم سے تین درہم تک تناول کریں حب سننیقن کے کھلانے سے کیڑے خارج ہوتے ہیں چوڑے اور چپٹے کیڑے ان ادویہ سے قوی تر دوا کے محتاج ہوتے ہیں جو ادویہ کہ خاص کدو دانہ سے ہیں جیسے قطران کہ حقنہ میں بقدر تین درہم کے داخل کیجائے اور ربنج کابلی اور لب ربنج اور حرف اور قسط تلخ اور پوست بیخ توت اور عصارہ توت کا اور قنبیل اور تخم حنظل اور صبر شجار بھی عجیب النفع ہے چوڑے دیدان کے علاج میں اور پوست نخج کی درختوں میں سے اور میرے گمان میں نخج ایک قسم سرو اور آزاد درخت کی معلوم ہوتی ہے منجملہ ان ادویہ کے جو بلا اذیت اخراج ایسے کیڑوں کا کرے یہ ہے کہ تین اوقیہ عصارہ راسن تازہ کا پلایا جائے کہ یہی دوا زیادہ مجرب ہے علمائے فن نے ذکر کیا ہے کہ روبیان یعنے جھینگا مچھلی حب القرع کو خارج کر دیتا ہے منجملہ ادویہ عجیبہ کے جملہ اقسام میں دیدان کے سر کے بال ہیں جوان کے ہیں جسکا آخر یون نام ہے فلغدیس بھی انکو قتل کرتی ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی نفع ہے کہ اگر اسہال ہو بند کرتی ہے جیسے قرابادین میں جوشاندہ فلغدیس کا شمول اور علمائے قنطوریون کے لکھا ہے۔ مرکبات میں قتال کرم عریض جیسے تریاق اور جامع قتل اور اخراج جیسے کب ربنج اور حرف ہر واحد چار درہم ملح ہندی دو درہم قسط تلخ چھ درہم مقدار شربت اس مرکب سے پانچ درہم ہے۔ ایضاً تخم ترمس حب ربنج حرف قنبیل ہر واحد پندرہ درہم اور مقدار شربت پانچ درہم کی ہے۔ ایضاً شیر تازہ دوشیدہ تین دن تک صبح کو پلایا جائے اور اسکے اوپر اسفیداج تناول کریں بعد ازان چھ مثقال ربنج اور تین درہم قنبیل اور اسکے برابر حرف لیکر سب کو خوب کوٹیں اور سرکہ زرش خواہ سکنجبین میں اسکو بھگو کر ملیں اور پہلے تھوڑا سا کباب مرغن چوسے تاکہ دیدان پر دوائے کباب سے حرص غالب ہو جیسا اوپر بھی بیان ہو چکا ہے بعد ازان اسی دوائے مذکور سے جو وزن اور مقدار براہ حدس وتجربہ طبیب کے مناسب ہو پلائی جائے ادویہ باردہ اور جنمیں کہ حرارت کم ہے جیسے تخم کشنیز جسوقت تین روز برابر ہمراہ سکنجبین کے استعمال کریں اور تخم کرفس کہ یہ بھی زیادہ تر قوی ہے اور نشاستہ بھی اکثر ایسے دیدان کو قتل کرتا ہے اور تخم خلاف کہ یہ بھی قوی ہے اور ہر ایک قسم دیدان کو قتل کرتا ہے اور سکنجبین کے ہمراہ خواہ دوغ ترش کے خواہ اوس کا جوشاندہ بنا کر اور فوفل اور برگ شفتالو اور لادن کا عصارہ اور شوکہ مصریہ اور یہ بھی زیادہ گرم نہیں ہے اور علیق یعنی توت سرگل بھی اور زلال پوست درخت انار ترش اور پوست انار ترش اس طرح کہ پانی میں ایسے پوست کو جوش دیں اور تمام شب جوش دیا کریں اور صبح کو نتھار کر صاف کرلیں اور پلا دیں اسی طرح سے وہ جوشاندہ جسمیں بیخ انار مذکور کو جوش دیا ہو اور عصارہ بادرنگ دس درہم کے واسطے مناسب ہے جو کچھ ہمراہ دیدان کے اسہال بھی ہو یا بادرنگ خشک۔ ایضاً ساق کو بھگو کر پانی میں ملیں اور پلا دیں کہ یہ بھی عجیب النفع ہے اور طراثیث اور گل مختوم ہمراہ سرکہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

عجیب دوا ہے تخم خرفا اگر بکثرت استعمال کیا جائے اسی طرح تخم کاسنی تلخ اور کاہو ہوئے تلخ اور کرنب جو کہ سرکہ میں پروردہ کیا ہوا اور کبر پروردہ کیا ہوا سرکہ میں کہتے ہیں کہ خربوزہ دیدان کو قتل بھی کرتا ہے اور اخراج دیدان بھی کر دیتا ہے اور گوکھرو قریب ہے انہیں ادویہ کے اور اسکی قوت یہانتک ہے کہ بڑے چوڑے کیڑوں کو بھی نکال دیتا ہے میری مراد یہ ہے کہ گوکھرو کی قوت مثل تخم سپید کے ہے اور عصارہ شفتالو اور گشنیز اور کاسنی تلخ اور جعدہ وغیرہ بھی ایسے ہی ادویہ ہیں یہ ادویہ ہمراہ دوغ کے یا ہمراہ آب گرم یا سکنجبین کے پلائی جاتی ہیں **تدبیر اخراج چھوٹے کیڑوں کی** بھی نفط نمک کا معمول کرنا اور شور پانی یا نمک دریائی کا حقنہ دینا چھوٹے کیڑوں کا قاتل ہوتا ہے اور نمک کا استعمال ان کیڑوں کے مادہ کو اکھیڑ دیتا ہے۔ اقوی اس سے یہ ہے کہ ایسا حقنہ کریں جس میں قنطوریون اور قرطم اور زوفا اور بخور مریم اسا تخم حنظل پڑا ہوا اور گرم گرم استعمال کیا جائے اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حمول قطران کا اور حقنہ اوسیکا کریں خصوصاً روغن شفتالو تلخ بیل لب شفتالو تخم ملاکر اور انہیں ادویہ قتالہ دیدان کو جوش دیا ہوا اور نفط قطران سے بھی حقنہ کرتے ہیں منجملہ معمولات کے جو اس مرض میں کیا جاتا ہے اور بخور مریم اور پوست بیخ توت مذکور سابق منجملہ ادویہ کے جو ان چھوٹے کیڑوں کو چنکر نکالدے یہ دوا ہے کہ مقام براز میں اندر کیطرف ایک ٹکڑا چکنائی بھرا ہوا گوشت جانور فربہ کا تک اوسکو رکھیں اور کھینچ کر ایک گرہ ڈورے کی لگا دیں پس وہ کیڑے بسبب حرص و رغبت اور گوشت کے اوسی ٹکڑے میں فراہم ہو کر لپٹ جائینگے اور بقدر ایک گھنٹہ خواہ زیادہ اوس سے جسقدر ہو سکے صبر کریں اور پارہ گوشت کو اوسی مقام میں رہنے دیں پھر اوس کو نکالیں اور دوبارہ پھر اسی طرح رکھیں تا ایکدسب کیڑے اسی طرح خارج ہو جائیں **حقنہ واسطے بیماران دیدان کے** یہ ہیں کہ زلال ادویہ مذکورہ جو ان بیماروں کیواسطے اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور انہیں ادویہ مسہل جیسے تخم حنظل اور صبر اور تربد اور نشاستہ، الحاصل بحسب قوت اور وقت کے زیادہ کیجاتی ہیں اور واجب ہے کہ قطران انکے حقنوں میں داخل کیجائے کہ زیادہ نافع ہوتا ہے اور رعایت مقصد کی ایسے وقت بنظر رکھنے کے چاہیئے کہ ادویہ بنانے میں بھی کرنی چاہیئے اور شیافات جو باب زحیر میں مذکور ہو چکے انکا استعمال بھی نظر بے اصلاح رعایت حیثیہ کہ ایسا ہو کہ ضعیف ہو جائے استعمال کرنے ادویہ شرو سیاہ اور ضماد لئے مقوی معدہ کے اور یہ سب دویہ اوپر کے ابواب میں معلوم ہو چکے ہیں اکثر اوقات حقنہ کی ابہائے شوربے خواہ ایسے چاہیئے جن میں شوربہ نطرون وغیرہ کی ملائی جائے بھی نافع ہوتا ہے کبھی انکے حقنوں میں عصارہ برگ شفتالو اور سلال بیخ توت اور پوست انار کا پڑا ہوا اور خصوصاً اگر ہمراہ اسکے حرارت بھی ہو **ضمادات واسطے بیماران دیدان کے** بھی ادویہ قویہ جو دیدان کیواسطے بیان ہوئیں اونسے ضمادات تیار کیجئے یا تقویت دل ضمادات کی تخم حنظل و تلخہ کا اختیار المولد سے کیجاتی ہے اور قطران اور صبر سے بھی تقویت کرتے ہیں جب تک ضماد مرکب ہوں خواہ صبر اور رب ہی کا خواہ رب سبب کا کیا جاوے وہ دیدان کو قتل کریگا اور اشتہا کو مولد بنیگا خواہ امعاء میں زیادہ ن پیدا کریگا اور اگر ان سب کو جمع کریں نہایت صاحب تدبیر ہے ضماد جید یہ ہے کہ کلونجی کو آب حنظل حارہ میں خوب پیسیں خواہ تخم حنظل کے جوشاندہ میں اور شکم اور ناف پر طلا کریں کہتے ہیں سبز ساق گوزن سے جو وقت ناف پر ضماد کریں یہ بھی نافع ہوتا ہے اسی طرح روغن اونہیں ادویہ مذکورہ کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اگر ان روغنوں سے طلا کیا جائے بھی نافع ہوتا ہے روغن بابونہ اور روغن افسنتین سب روغنوں میں خاص اس مرض کے واسطے ہے **تغذیہ دیدان کے مریض کا**۔ جو غذا کہ بنظر مقابلہ سبب مرض کے مناسب ہے وہ تو یہی ہے کہ گرم خشک ہو اور اسمیں لزوجت نہ ہو اور اسمیں ایسی جلا ہو کہ دیدان کو خواہ مادہ دیدان کو جلا کر کے نکال دے۔ ایسے بیماروں کی غذا میں آب نخود اور برگ کرنب داخل ہو اور گوشت کبوتر کا بھی انکو نافع ہو اور شوربا پانی بنا جملہ بیماران دیدان کو مفید ہوتا ہے اگر حرارت اور اسہال ہو احساس ترش سے غذا دیں جو ساق سے ترش کئے جائیں اسلئے کہ ساق حابس نہیں بلکہ قاتل کرم ہے اور اسی طرح آب انار ترش اور جو بوقت اگر زیادہ اسہال ہونے سے ضعف ہو جائے اب احتیاج ایسی غذا کی ہوگی جو قوت بڑھائے پھر ایسی غذائے قوی ہضم نہ ہوتی ہو اور تم احسا اور ماء اللحم کی غذا تجویز کرنی چاہیئے وقت اور ترتیب کی بات یہ ہے کہ ایسے بیمار کو بھوکا نہ رکھنا چاہیئے کہ بروقت بھوک کے دیدان کو ہیجان ہوتا ہے اور معدہ میں لذع پیدا کرتے ہیں اور کبھی اشتہا کو ساقط کر دیتے ہیں بلکہ واجب ہے کہ قبل حرکت کرنے کیڑوں کے مریض کو غذا کھلا دیجائے جو وقت کہ لذع معدہ وغیرہ سے اسکو راحت اور سکون ہو اور یہ بات بھی واجب ہے کہ ایسے بیماروں کی غذا متفرق اوقات میں دیجائے پس بہت ہی تھوڑی ایسی غذا بدفعات انکو دینی چاہیئے اور جو وقت خوف اسہال کا بسبب بدہضمی غذا کے ہو تو شکم پر ضمادات قابضہ جو معلوم ہو چکے ہیں لگانے چاہیئں چھوٹے کیڑوں کے مریض کو مناسب یہ ہے کہ اسکی غذا کیموس اچھا اور سریع الہضم ہو کہ اس میں دو فائدہ ہیں اول تو یہ کہ ایسی عمدہ غذا کی قوت بسبب اختلاف اور مضادت مزاج کے کیڑوں تک البتہ نہ پہونچیگی دوم یہ کہ غذائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

حس الکیموس سے خراب کیموس جو مادہ تولد دیدان کا ہے کثرت سے ہوگا سقطہ اور صدمہ جو شکم پر پہونچے تدبیر صاحب جمیع ایسے آفات مین یہی ہے کہ خون جہانتک ممکن ہو نکالا ڈالا جائے اور بعد خون نکالنے کے دم الاخوین اور کندر اور گل ارمنی اور کہربا ہر واحد سے ایک درہم شلث رقیق مین ملاکر پلائین اور اگر بعد ضربہ اور سقطہ کے نزف الدم خواہ اسہال خونی عارض ہوا ہو اسی دوا مین ایک قیراط افیون بھی داخل کرین۔ اور بعد ان تدبیرات کے پھر نظر تامل در علاج کے ملاحظہ کرنا چاہیے اون ابواب آئندہ کو جنمین کہ ہم صدمات اعضائے دیگر کی تدبیرین بیان کرین گے۔

سترھوان فن مقعد کے امراض مین

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہے **بیان عام** امراض مقعد کا جاننا چاہیے کہ مقعد کے امراض کا اچھا ہونا دشوار ہوتا ہے اسلیے کہ اسمین چند امور ایسے جمع ہوئے ہین جو مانع صحت اور زوال امراض ہوتے ہین ایک تو یہ بات ہے کہ مقعد گذرگاہ فضلہ کی ہے اور دوم یہ کہ اوسکے وضع الٹی اور منکوس ہے کہ نیچے سے اوپر کیطرف نفوذ کرتا ہے تیسری یہ ہے کہ حس اسمین زیادہ ہے چوتھے یہ کہ اسفل بدن مین اوسکی جائے نہاد ہے مقعد کا ممر اور گذرگاہ ہونا اسواسطے مانع ازالہ امراض ہے کہ ثقل برابر اسکی طرف ہر وقت آتا رہتا ہے جو مقعد کو حرکت دیتا ہے اور ایذا دہی اسکی زیادہ کرتا ہے اور جس سکون سے قبول اثر دوا پورا اور یہ تمام ہوتا ہے اوس سکون کو آنا ثقل کی مقعد سے مفقود کر دیتی ہے اور جس سکون سے طبیعت قادر اصلاح مرض پر ہوتی ہے اسکو گذرنا ثقل کا مقعد سے نابود کر دیتا ہے مقعد کے الٹی وضع ہونے کا بہ نسبت امراض مقعد کے یہ ضرر ہے کہ دوا کا ٹھہرنا اور قائم رہنا اس عضو مین ضعیف ہوتا ہے۔ شدید الحس ہونیسے مقعد کے بہ نسبت امراض کے یہ ضرر ہے کہ درد اسمین زیادہ محسوس ہوتا ہے اور درد کے زیادہ ہونیسے جذب مواد زیادہ ہوتا ہے۔ مقعد کا اسفل کیطرف ہونا اسواسطے مضر امراض ہے کہ فضول کا انحدار عموماً اسکی طرف زیادہ ہوتا ہے خصوصاً جس وقت کہ مقعد مین کسی قسم کی آفت مرض وغیرہ پہونچنے سے قبول فضول کا بوجہ ضعف کے زیادہ ہوجاتا ہو کہ اسوقت یہ ضرر اور بھی فاحش ہوگا اور زیادتی مرض کی زیادہ ہوگی **بواسیر کا بیان** پہلے جاننا اس امر کا ضرور ہے کہ اکثر یہ غلط گمان کیا جاتا ہے کہ اس آدمی کو بواسیر کا مرض ہے اور حالانکہ اوسکے معاء مستقیم مین قروح ہوتے ہین اور بواسیر نہین ہوتی پس واجب ہے کہ پہلے اسکی شناخت مین خوب تامل کر لیا جائے۔ بواسیر کی تقسیم چند طرح سے کیجاتی ہے ایک طریقہ مشہورہ اسکی تقسیم کا یہ ہے کہ ثؤلولی یعنی مسون کی ہوتی ہے اور یہ قسم نہایت خراب اور ردی ہے۔ دوسری قسم عنبی اور تیسری قسم توتی ہے ثؤلولی کے مسے مشابہ چھوٹے مسون کے ہوتے ہین جو تمام بدن مین آدمی کے نکلتے ہین اور عنبی کے چڑے اور گول دانہ برنگ ارغوانی خواہ مائل بارغوانی ہوتے ہین اور توتی کے نرم اور ڈھیلے اور دموی رنگ ہوتے ہین کبھی اقسام بواسیر سے وہ بھی ہوتی ہے جیسے نفاخات یعنی پھپھولے۔ کبھی بواسیر کی تقسیم اور طرح سے کرتے ہین ایک تو وہ ہے جو نابتہ ہو یعنی اوبھری ہوئی دوسری غائرہ یعنی اندر بیٹھی ہوئی اور یہ قسم نہایت ردی اور خراب ہے خصوصاً وہ غائرہ جو مثل قضیب کے ہو کیونکہ جب اسمین ورم آجاتا ہے پیشاب اسکی وجہ سے بند ہوجاتا ہے نابتہ جو ظاہر اور ضعیف تین اقسام مین کسی قسم کی ہوتی ہے یعنی ثؤلولی خواہ عنبی خواہ توتی قسم غائرہ کے بعض اقسام سے خون آتا ہے اور بعض سے نہین آتا ہے کبھی تقسیم بواسیر کے خروج اور سیلان اور عدم سیلان کی راہ سے ہوتی ہے اس راہ سے یا تو منفتحہ ہے کہ اوس سے رطوبت بہا کرتی ہے بسبب کھلجانے عروق اور رگون کے یا صم اور مصمت ہے کہ اس سے کوئی شے نہین بہتی ہے اکثر پیدا ہونا بواسیر کا مادہ سوداوی سے ہوتا ہے اور خون سوداوی سے اور کم بلغم سے بواسیر پیدا ہوتی ہے اور اگر بلغم سے پیدا ہوتی ہے تو مثل نفاخات کے ہوتی ہے یا جیسے وہ چھالے جو مچھلی کے پیٹ سے نکلتے ہین ثؤلولی قسم بواسیر کی سمین سے کہ مونے مین زیادہ قریب ہو سودا کے اور توتی اقرب ہے خون کے اور عنبی بین بین ہے یعنی درمیان سودا اور خون کے جو مادہ ہے اوس سے ہوتی ہے ممکن نہین ہے کہ بواسیر پیدا ہو اور منہ ان رگون کے نکھل جائین جو مقعد مین ہین بنا بر قول جالینوس کے اور اسیوجہ سے بواسیر کی کثرت بروقت ہوائے جنوبی چلنے کے ہوتی ہے اور بلاد جنوبی مین بھی اسکی کثرت ہوتی ہے جو بواسیر سائلہ اور منفتحہ ہو کہ اوس سے خون جاری ہو مناسب نہین ہے کہ اسکے خون جاری کو روک دین جبتک کہ خوف ضعف کا اور لونوں کی استرخا اور غلبہ خفقان کا نہ ہو اور خون مین سیاہی نہ آئی ہو اور بہتر یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا بند کرین اور یکبارگی نہ روکین جسوقت عورات مین خون بواسیر کا رحم کیطرف مائل ہوجائے اور حیض کے ذریعہ سے نکلے انکو اسکے برآمد ہونیسے مرض بواسیر کے بہ نسبت نفع ہوگا اور اگر از خود انکو ایسا بحران نہ ہو واجب ہے کہ طبیب

HAKEEM SHOUKAT ALI

تدبیر صائب ہے اسی طرف انکے خون بواسیر کو لیجائے اور اور اطرف کی تدبیر بھی کرے اکثر بیماران بواسیر کا ایک خاص رنگ ہوتا ہے جو زرد مائل بسبزی ہو اور اکثر
اصحاب بواسیر کو رعاف عارض ہوا ہے انکی بواسیر جاتی رہی **علاج بواسیر کا** واجب ہے کہ علاج شروع کرتے ہی پہلے اصلاح بدن کرنا چاہئے اور خون فاسد اور
خراب کا استفراغ کریں حتی کہ صافن کی فصد اور اس رگ کی جو پاشنہ کے پیچھے ہے بھی کھولدیں اور بعض کی فصد ان دونوں رگوں کی فصد سے زیادہ نافع ہے اور جو رگ
دونوں کولوں کے درمیان کی بواسیر کو نفع ہوتی ہے. اور اخلاط سوداویہ کا استفراغ کریں اور طحال و جگر کا علاج بھی کرنا چاہئے اگر بنظر قواعد واجب ہو اور جو خون
ردی ان دونوں عضو سے پیدا ہوتا ہے اسکی اصلاح کریں پھر اگر ورم اور درد اور انتفاخ نہ ہو تو زیادہ حاجت بواسیر کے علاج کی نہیں ہے اسلئے کہ اسکا علاج
اکثر یہی ہے کہ منجر بہ ناصور ہو جاتا ہے اور شقاق مقعد کی نوبت پہونچتی ہے یعنی مس کی گرانی ہے بعد اسکے واجب ہے کہ تلئین طبیعت کی تدبیر میں کوشش بلیغ کیجائے
تاکہ سخت ثفل کی مقعد کو ایذا نہ دے اور صعوبت زیادہ ہو جائے بہترین تدبیرات یہ ہے کہ مسہلات اور ملینات ایسے تجویز ہوں جن میں ادویہ نافعہ بواسیر کی پڑتی ہیں جیسے
حب المقل اور حب [illegible] اور حب وادی اور وہ حبوب جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے واجب ہے کہ تنقیہ فم باسور یعنی اسکا منہ کھولدینا اور خون کا اس سے جاری
کرنا جسقدر ممکن ہو اسمیں کوشش کیجائے جبتک کہ کوشش نہ ہو یہانتک کہ خون بیرنگ نکلنا شروع ہو جائے کہ اسمیں سیاہی نہ ہو پھر اگر یہ تدبیر ازالہ مرض میں کافی نہ ہو تو اسکی
تدبیر یہ ہے کہ باسور کو جدا کردیں اور کاٹ کر گرادیں انکو خشک کر کے خواہ جلاکر ایسی چیزوں سے جو ایسے ہی افعال و خواص رکھتی ہیں **یہ بھی جاننا ضرور ہے**
کہ خون بواسیر سے جاری ہونا اور مقعد سے اسکے جاری رہنے میں امان اور بچوتی ہے اکلہ اور جنون اور مالیخولیا اور صرع سوداوی سے اور جمرہ جاورسیہ اور
سرطان اور تقشر اور جرب یعنی خارش اور قوبا یعنی داد کے جملہ اقسام سے اور جذام سے اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور سرسام سے جو وقت خون معتاد بواسیر
اور خون مقعد بند ہو جاتے انھیں امراض کا خوف ہوتا ہے اور استسقا کا خوف اسوجہ سے ہوتا ہے کہ ورم جگر سوداوی اور ردی پیدا ہوتا ہے اور فساد مزاج کا
جگر میں عارض ہوتا ہے سل کے پیدا ہونے اور درد ہائے شش یعنی پھیپھڑے کے عارض ہونیکا خوف ہوتا ہے اسلئے کہ خراب و فاسد خون شش کیطرف اور
رگ کو منع ہوئے جو وقت سیلان خون بواسیر سے غشی پیدا ہو چاہئے کہ جو کے ستو ہمراہ طباشیر اور گل ارمنی کے ملاکر تھوڑے تھوڑے کھلادیں ادویہ باسور
ان میں مفتحات ہیں جو سوں کے منہ کھولدیتی ہیں اور بعض مدملات ہیں جو زخم کو مندمل کرتی ہیں اور بعض ادویہ حابس ہیں جو افراط دائمی خون کو بند کر دیتی
ہیں اور بعض ادویہ بواسیر کے گرادینے والی ہیں اور بعض دوائیں ان سے درد بواسیر میں سکون پیدا ہوتا ہے پھر یہی ادویہ یا تو مشروبات ہیں کہ پلانے اور کھلانیوالی
ہیں یا حمولات ہیں خواہ طلاؤں کے اقسام اور ضمادات اور نطوخات یعنی تنخیرنے والی دوائیں یا ذرورات ہیں جو چھڑکنے کے کام میں آتی ہیں یا بخورات ہیں
جنکی دھونی دیجاتی ہے خواہ پانی کے اقسام ہیں جن میں مریض بٹھایا جاتا ہے یا حوابس جنسے قطعاً خون کی آمد بند کر دیجاتی ہے اور یہ جملہ اقسام ادویہ کے مفرد بھی ہیں اور
مرکب بھی **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ حب المقل کی منفعت بواسیر دوری میں بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور جو بواسیر بطور دورہ کے نہ ہو اس میں اسکا نفع زیادہ نہیں ہوتا ہے
اور اگر شقاق اور ورم دونوں جمع ہوجائیں ہمراہ بواسیر کے پہلے انھیں دونوں کا علاج کرنا چاہئے بعد ازاں بواسیر کا روغن خستہ خوبانی جسمیں مقل کو گھولدیا ہو بواسیر
اور شقاق دونوں کو مفید ہے **تدبیر قطع کرنے بواسیر کی** بواسیر کا گرادینا کبھی بذریعہ قطع کے ہوتا ہے یعنی کسی آلہ آہنی وغیرہ سے اسکو کاٹ کر گرادیں اور کبھی
ادویہ حادہ سے اسکو کاٹ ڈالتے ہیں اگر بواسیر شمار میں چند عدد ہوں ساتھ ہی سب کا قطع کر ڈالنا مناسب نہیں ہیں بلکہ واجب ہے کہ بقراط کی وصیت کو
سننا چاہئے اور ایک باسور کو بدستور مسلم چھوڑ دینا چاہئے پھر اسکے بعد علاج کرنا چاہئے بلکہ اس سے بہتر یہ ہے کہ ایک کو پہلے کاٹ کر پھر دوسرا کاٹیں اور اسطرح
ایک کے بعد ایک کا علاج کیا کریں اگر مریض اس تدبیر کی ایذا پر صبر کر سکے اور پھر آخر میں جا کر ایک سر باقی رہنے دیں تاکہ اس سے خون فاسد بہا کرے جسکے خروج
کی طبیعت خوگر ہو گئی ہے یہ مسہ جسکو قطع کرنا منظور ہے اگر ظاہر بدن میں ہے اور آنکھ سے نظر آتا ہے تو پھر اسکے قطع کی تدبیر سہل و آسان ہوگی اور اگر
اندر واہے کہ نظر نہیں آتا اسکے قطع کرنے کی تدبیر میں صعوبت اور دشواری ہے ظاہری مسہ کے قطع کرنیکی تدبیر عمدہ یہ ہے کہ اوسکی جڑ میں ایک ڈورا ریشم
کا خواہ کتان کا مضبوط بال خوب کھینچکر باندھیں اور ہر وقت گرہ کو تنگ کرتے رہیں اگر اس تدبیر سے گرجائے تو بہتر ہے ورنہ ادویہ مسقطہ کو اسپر لگاکر امتحان کریں
اگر اس تدبیر سے بھی نہ گرے پھر کاٹ ڈالنا چاہئے اور جو مسہ اندرونی ہیں اور نظر نہیں آتے پہلے اسے الٹ دینا چاہئے اسکے بعد قطع کر دینا چاہئے اور الٹ دینا

HAKEEM SHOUKAT ALI

کبھی تو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے مثلاً نجھاری کے ذریعہ سے خواہ اور کسی شے کے ذریعہ سے کہ اسکو مقعد پر رکھین تا اینکہ مسہ باہر نکل آئے بعد ازان تالے سے
ئے کو پکڑین اور اگر مسہ نکل آنے مسے کے جلدی اندر چلے جانیکا خوف ہو تو تھوڑے عرصہ کو زیادہ چسپان رہنے دین تاکہ مقام معلوم پر ورم آجائے کہ بعد ورم ہو جانے کے
پھر یہ گروہ مسہ باہر آکر اندر پلٹ نہ جائیگا اور کبھی بعد خارج مین نکل آنے مسہ کے چابکدستی اور جلدی سے اسکی جڑ مین ڈورے کی گرہ مضبوط لگا دیتے ہین جب
ورم پیدا ہو جاتا ہے اور باسور پھر باہر ہی رہتا ہے کبھی اولٹنا باسور کا ایسی دواؤن سے ہوتا ہے جو الٹ دینے کی خاصیت رکھتی ہین مثلاً عصارہ قنطوریون اور عصارہ
سوسن یا کاجھیرا اور تازہ ہوا اور مویزج ان سب کو شہد سے گوندھکر مقعد پر طلا کرتے ہین خواہ کسی پشمینہ وغیرہ کے کپڑے مین لگا کر بطور حمول کے رکھتے ہین کہ اسکے ذریعے سے
برا برانگیختہ ہوتا ہے اور مقعد کے باہر لانے پر اور اسہال پیدا کرنے پر آمادگی پیدا کرتا ہے یا نطرون اور تلخہ گاؤ کا اسی طور سے استعمال کرین یا فلفل و قنطوریون
کا استعمال کیا جائے یا اینکہ انھین دواؤن مین سے جو دوا ہو انمین عصارہ بخور مریم یا مویزج کو بڑھا دین منجملہ احتیاط کے ایسے باسلیق کی فصد کرنی ہے کہ قبل کاٹنے
بواسیر کے یہ احتیاط کرنی چاہیے جبوقت کاٹنے کا ارادہ ہو پہلے وہ شے جس سے مسہ کا قطع کرنا منظور ہے چپٹا دینا چاہیے اور مسہ مین خوب چسپیدہ کر دینی چاہیے
وہ مسہ بیرونی ہو خواہ اسکو مالب وغیرہ سے باہر نکالا ہو گو ظاہری نہ تھا اور چپٹا دینے کے مسہ کو یا اسی شے کو اپنی طرف بزور کھینچنا چاہیے اسکے بعد جڑ سے مسہ کو
قطع کر دینا لازم ہے نہایت تیز اور حاد دوا سے خواہ نہایت تیز اور کاٹنے والے باڑہ کے آلہ سے اور مسہ کی جڑ سے زیادہ گذرکے سوائے مسہ کے اور گوشت
وغیرہ جو اسکے پیچھے ہے نکالنا چاہیے ورنہ پھر آمات عظیم اور درد ہائے شدید پیدا ہونگے اور میثرہ زیادہ قطع ہو جانا آخر کار مین امراو حصر یعنی بند ہو جانے
اور رک جانے کیطرف منتہی ہوتا ہے اور بعد قطع کرنے باسور کے جسقدر خون برآمد ہوا سے روکنا نہ چاہیے جبتک کہ ضعف قوی کا عموماً خوف نہ ہو پھر بعد اسکے
انھین ادویہ حابسہ سے خون کو بند کر دینا چاہیے جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے پھر اگر زیادہ خون برآمد نہ ہو باسلیق کی فصد کر دینی چاہیے اور اگر مریض کو تحمل ہو سکے
ادویہ سعفہ جن سے خون جاری ہو جاتا ہے ان کے استعمال سے اجرائے خون کر دینا چاہیے تو یہ تدبیر صائب ہے بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا نہ ہو بسبب شدت
درد کے بیشتر ایسی اوقات مین عصارہ پیاز کافی ہوتا ہے اور اگر ارادہ تراشنے اور بریدہ کرنیکا ہو تو بڑے مسے کو نصف سے اور چھوٹے مسے کو جڑ سے تراشنا
چاہیے خواہ اور کسی قسمت اور حقنہ کرنے پر اور تدارک اچھی طرح کرنا ہے ایسا نہ ہو کہ ورم آجائے اور درد پیدا ہو جائے اور یہ تدارک اسطرح سے کرنا چاہیے
کہ اسجگہ پر ابلی ہوئی پیاز خواہ گندنا جسپر روغن زرد سے چکناہٹ دی ہو رکھدین اور بیمار کو آبہائے قابضہ سے بھری ہوئی لگن وغیرہ مین بٹھانا چاہیے
تاکہ ورم نہ ہو جائے اور سرکہ اور پانی مین پوست انار اور مازو پکا کر اسکو بٹھانا چاہیے بعد اسکے علاج ایسی ادویہ سے کرنا ہوگا جو گوشت اگا دین مرہم وغیرہ
سے تاکہ ورم پیدا نہ ہو جزم کرنیسے غرض یہ ہے کہ ادویہ مسقطہ باسور کی حدت بخوبی وہان تک پہنچا ہو اور پہونچ جائے جبوقت مقعد مین ورم پیدا ہونیکا خوف ہو
اور درد شدید ایسے معالجات کرنیسے پیدا ہو پس واجب ہے کہ پوست کوکنار شیر اور نمک سے دھونی کیجائے اور ضمادات مذکورہ سابقہ کا بھی استعمال کرین زیادہ ردی
جسکو غیر جواری کہتے ہین ہمراہ زردی اور تھوڑی افیون کے اور کسی قدر زعفران کا ضماد کرین نبیذ ادوی مین بیمار کا بٹھلانا عجیب النفع ہے تسکین مین اس درد کے
جو مسہ کے قطع سے پیدا ہوتا ہے خواہ اور قسم کا درد اسی طرح آبزن اور ان پانیون کا جن مین طبیخات کو جوش دیا ہو اور ایسے ہی پانی کا نطول کرنا بھی ہے اور یہ طبیخات
جیسے تخم کتان اور خطمی اور کرنب وغیرہ۔ جو دوا اورام مقعد کو خاص ہے جو بوجہ بواسیر کے پیدا ہوا ہو وہ یہ ہے سپیدہ قلعی تین اوقیہ مقو مرلوس ایک اوقیہ مرداسنگ دو
اوقیہ مصطگی تین درہم عصارہ بنگ مین گوندھکر استعمال کرین واجب ہے کہ ملین شکم کی تدبیر کرتے رہین اور ثفل کو خشک اور سخت نہ ہونے دین اور احتباس
بول کی تدبیر کرین اگر ورم کے زم کرنیکی وجہ سے پیشاب بند ہو گیا ہو علاوہ یہ ہے کہ مریض کو ایک شبانہ روز بیت الخلا جانیسے منع کرین خصوصاً اگر خون
بکثرت نکل بہا ہو لیکن اگر ارادہ بواسیر کے کاٹنے کا خواہ اکھیڑنے کا آلا آہن وغیرہ سے نہ ہو بلکہ ارادہ یہ ہو کہ کسی دوائے حاد کو اوسپر چھڑکنے سے مسے گر جائین
خواہ کٹ کر نہ گرین تو بہ جائین اسلئے کہ ایسی دوا جرم باسور کو سڑا کر اسکو مٹا دیتی ہے۔ اور گوشت صحیح کو نمایان کر دیتی ہے پھر اگر ایسی دوا کے استعمال سے درد
شدید پیدا ہو جائے تو آبزن قابضہ مین مریض کو بٹھلانا چاہیے اور قبل آبزن کرنے کے بہت سا روغن زرد مسہ کی جگہ پر رکھدینا چاہیے بعد اسکے مرہم سپیدہ اور مرداسنگ
سے علاج کرنا لازم ہے اور اسی طرح اور اقسام مرہم کے جو بشرکت انھین دونون ادویہ کے تیار ہوتے ہین اور آب کوئے سبز اور کاہو اور کشنیز سبز انھین ملا کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

اکثر یہ بات ہوتی ہے کہ خوف سے شدت درد کے کہ مرتبہ پوری پوری مقدار دوائے حاد کا لگانا نہیں ہو سکتا لہذا اگر اور بار بار تھوڑی تھوڑی دوا کا استعمال کرتے ہیں پھر اگر درد ٹھہر جائے اور برقت بنا ہے علاج مذکور سابق کرنا لازم ہے اور مکرر دوائے حاد کو چند مرتبہ لگا اور اوسکے ہمراہ خشکی پیدا کر نیوالی دوا کا بھی استعمال کرنا ضرور ہے کہ یہ تدبیر سہل اور آسان ہے اور آخر کو مسہ سیاہ ہو کے گر پڑیگا دوائے حاد وہی دیگ بردیگ زراوند فیون وغیرہ جو قرابادین سے معلوم ہو سکتے ہیں جس وقت کہ مسون زیبا کی آجائے کہ زنب کو روغن زیتون میں اوبال کرا ہو پر رکھنا چاہیے اور درد کی تسکین کی تدبیر کرنی چاہیے پھر دوبارہ دوائے حاد لگائی جائے تاآنکہ مسہ گر پڑے۔ بواسیر تو شیاد جو شبیہ توت کے ہو اور سپر زاجات یعنی اقسام پھنگری کا بسیار چھڑکنا بس یہی تدبیر اوسکے خشک کرنے اور گرادینے کے واسطے کافی ہے اور انھیں زاجات سے اسکا قطع کر دینا بھی ہو سکتا ہے اور فصد اور اسہال نہایت واجب ہیں ان اقسام کے علاج میں اور ذرورات اور بخورات اور طلا کرنے کے ادویہ زیادہ تر اثر کرنے والی ہیں بواسیر کے مرض میں **بواسیر اصم کے کھولنے کی تدبیر** اور اسکے رگ کے خون کے جاری کرنے کے طریقے پہلے تو واجب یہ ہے کہ نہلانے سے حمام میں خواہ بذریعہ آبزن وغیرہ کے اسمین نرمی پیدا کیجائے اور تفتیح بواسیر کی جانب فصد صافن اور مابض سے کرنی چاہئے اور روغنات کا استعمال جیسے روغن لب شفتالو اور خوباتی کا جو تلخ ہو اور پوست کو بان خشتہ اور مغز ساق گاو وحشی اور تیل زرد ق وغیرہ یہ سب اقسام جدا جدا خواہ ملکر کے اور اسکے بعد عصارہ ہیاز کا جو تیز ہو مثلاً سپید پیاز کا اوپر لگایا جائے اور کبھی انھیں ادویہ میں عصارہ بخور مریم بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی اسکے ہمراہ کوئی تخم نوعات یعنی زہریلے دودھ کی بھی ملائی جاتی ہے اور مویزج اور برگ حمام کہ ضرور اسکو کھولدیتا ہے اور بیشتر تخمہ گاو بھی شامل کرتے ہیں قنہ کو یعنی بازرد کو بھی دربارہ تفتیح بڑا دخل ہے اسی طرح برگ سداب در روغن انقوان اور جو اقوان کا کھانا خون کو جاری کر دیتا ہے اور مسام کو کھولدیتا ہے ورا بلیلہ ہمراہ بندور کے علاوہ نفع کرنے بواسیر کے خون بواسیر کو بھی جاری کرتی ہے اسلئے کہ اسمین بند ور لطف پڑے ہوئے ہیں خون بند شدہ کے اور اسکے واسطے بھی ایک دوا ہے کہ تخم حنظل تین درہم روغن بادام تلخ چار درہم ایک بتی لا بنی تیار کریں اور مقعد میں ادسے رکھدیں اور گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد بدل دیا کریں اوسی طرح کی پانچ بتیاں پانچ گھنٹے میں بدل جائیں اور جو وقت درد کی زیادتی ہو ایک بتی روغن گل سے بھگو کر رکھدیں اور بھڑی رہنے دین اور صافن کی فصد سے کبھی خود بخود بواسیر اصم کھلجاتی ہے۔ **بیان ادویہ باسوریہ کا** لیکن بخورات اور ذرورات پس اصوب یہ ہے کہ ذرورات قوی سے پہلے سخت خاص بذرورت کو پانی میں گھولکر لگادیں اور اگر مریض کو برداشت اپنے لئے درد کی زیادہ ہو اور بڑا شجاع اور قوی دل ہو ایسے بیمار کی مقعد کی اندر آبکب زدمیدہ بھرو بنا چاہیے اور تھوڑا سا مچھر کے کسی شراب قابض سے اسکو دھو ڈالیں اور اسکے بعد بھر اسپر ذرور دوا کو بسیار چھڑکیں۔ منجملہ ان چیزوں کے جو بواسیر پر چھڑکی جاتی ہیں مامیثہ کے چھلکے جو خوا دے اور تنے ہیں انکو میگر تنہا خواہ ہمراہ قلمی سوختہ کے۔ ایضاً زرنیخ اور ذراریح اور نوشادر بواسیر پر چھڑکا جاتا ہے اور ان ادویہ کی تیزی کا تدارک روغن زرد وغیرہ کے ملنے سے بموجب بیان بالا کیا جاتا ہے قوی زیادہ تر یہ ادویہ اسونت ہو جاتی ہیں جبکہ انکو ان کے پیشاب میں نچوڑ لاکر لگائیں اور یہ ادویہ بمنزلہ دوا حاد کے کبھی چاہئیں اب وہ دوائیں جو انکے بہ نسبت نرم ہیں یعنی اونکی تیزی کم ہے پس جیسے خاکستر جو الہ وبزرابج دھوئی ہوئی اور خاکستر پوست بیضہ اور خاکستر ختہ خرما اور زرس تلخ جو بحالت خشک ہونے کے سوختہ کیجائے اور اسی طرح حنہ مرسوختہ بالخاصہ از قبیل یہ دوا ہے کہ شور مچھلی کا سر لیکر آگ کے قریب خشک کریں اور ہموزن اسی کے ہرا پنیر ملا کر حلقہ دبر پر چھڑکیں اسی طرح مچھلی مذکور کی دم کی راکھ کلونجی بھی ذرورات بواسیر میں نہایت اچھی دوا اور عجیب النفع ہے بخورات قوی سے واسطے بواسیر کے تنہا دوائے بلادر ہے خواہ ہمراہ اور سب داون کے اور ہمراہ زرنیخ کے خاصکر زیادہ مفید ہے اور تنہا زرنیخ اور نقط گندھک بھی اسی طرح کی دوا ہے اب اور سب طرح کی ادویہ جیسے انجدان اور بیخ کبر اور اشترغار اور بیخ سوسن اور بیخ کبر اور بیخ زنبر بیخ حنظل بیخ حرمل عروق الصباغین تخم گندنا و رراتی اونٹ کی مینگنی اور بچی اور اشنان اور قنہ اور اور زروت یہ ادویہ تنہا ایک ایک در مجموع دو دو خواہ سب کے سب کا استعمال کیا جاتا ہے اور ان میں کسیقدر بلادر بھی ملایا جاتا ہے اور روغن یاسمین میں گوندھکر زمین ساکر رکھ چھوڑتے ہیں تاکہ اس سے دھونی دیجائے۔ منجملہ ان ادویہ کے جو اس میں پڑتی ہیں یعنی دھونی میں اشنان ہے اور قنہ اور اونٹ کی مینگنی کہ یہ نافع دوا ہے اور بچا کی دھونی چند روز دینے سے بھی کفایت ہوتی ہے اور دوسری دوا کی حاجت نہیں رہتی بخور مرکب بیخ کبر اور بیخ کرنب اور برگ کبر اور بیخ شوکہ جسکو حاج اور مجروٹ بھی کہتے ہیں اور بیخ سوسن اور بلادر سب کو برابر وزن لیکر گولیاں بنائیں کہ روغن زیتون کے ذریعہ سے اور اسی کی دھونی دین کبھی اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ برگ آس کی دھونی بہت

نفع کرتی ہے اور کالے سانپ کی کینچلی اور نوشادر کی دھونی اور یہ دھونی کبھی تو بخار خواہ ٹونٹی لگے ہوئے برتن سے دیجاتی ہو کہ ایک سرا اوسکا تو مقعد مریض کے اندر اور دوسرا اوسکا بطور چنگیر وان کے ہوتا ہے وہ آگ پر رکھا ہوا اور کبھی بایک یگ وغیرہ سے کہ جسکے منہ پر سوراخ دار مشک کوئی ظرف ڈھانک کر مریض کو اوسپر بٹھاتے ہین اور دھونی دیتے ہین نہایت مناسب بواسیر کی دھونی سلگانے کیواسطے وہ انگارہ ہے جو اونٹ کی مینگنی جلاکر انگر بنا ہو باسور کی زرد وائین زرچوبہ جو سون پر بواسیر کے رکھی جاتی ہین خواہ جن کا زنگار دیا جاتا ہے بعض نوان ہین سے وہ ابہارے قوی ہین جو مثل تیزاب کے تیز ہون جیسے وہ پانی جو چونا تازہ جو بجھایا نہ ہوا اور سجی اور ہرتال کو پکایا ہوا اور کر اسی پانی کو بخار بخار کرکے ہی تیز جزین اوسی پانی مین جوش دی ہون پھر بعد اسکے کہ اسی پانی مین چونا اور سجی کو ملایا ہو سیاہ شبہ یعنی پھٹکری کے معدن کے پانی خواہ جسمین پھٹکری محلول ہوگئی ہو اور کے طلاء کرنے اور پلانے وغیرہ مقعد پر بواسیر کو دھونے خون بواسیر کا سیلان بند ہوجاتا ہے یہ طلاء جسکو ہم لکھتے ہین عمدہ اور مجرب ہے ایک پھل مدار کا زرد تازہ لیکر اوسکی چار پھانکین کرین اور کسی برتن مین رکھکر اوسپر ایسے اونٹ کا پیشاب ڈالتے رہین جو خود چرتا ہو اور شیر خوار نہ ہو خصوصاً شتر اعرابی اور اتنا پیشاب دیں ڈالین کہ وہ پھل پیشاب مین ڈوب جائے اور گرمی کی دھوپ مین جسمین گرمی پڑتی ہے رکھتے رہین اور جسقدر پیشاب سوکھ کر کم ہوا اوسمین زیادہ کرین پس یہ پیشاب بہت نافع ہے ضرور مسون کو کاٹ کر گرا دیتا ہے کبھی مریض کو بار بار طلاء کرتے ہین کہ یہی بواسیر کو سڑا دیتا ہے آب خرنوب زرد تازہ مین صوف کو ڈبو کر بواسیر پر رکھتے ہین کہ یقیناً مسون کو دور کر دیتا ہے۔ اور اگر خرنوب سے ہمیشہ بواسیر کو کھجلایا کرین اس سے بھی ضرور باقی رہے گی جسطرح اور مقامات بدن کے مسون کو کھجلانے بذریعہ خرنوب کے بھی وہ مسے سٹ جاتے ہین اسی طرح بڑی قسم کی پیاز سے کھجلانے مروغات مین پرانا گھی اور روغن ختہ نسو آلو اور روغن خستہ شفتالو درک کوہان شتر کا روغن اور روغن خیری اور روغن حنا فتیلہ بواسیر کا اور حمول تھوڑی سی روئی کا گالا شہد مین ڈبو کر اوسپر کوئی کو جلا کر چھڑکین اور بطور فتیلہ خواہ حمول کے استعمال کرین بھی فتیلہ سوختہ اور جلے ہوئے ہوتے ہین کہ دونون قسم کی ہرتال یعنی زرد اور سرخ وغیرہ سے خواہ اور جلا ایسے ادویہ فرد ہے سے بنائے جاتے ہین جن کا استعمال فتیلہ مین داخل کرکے ہوسکتا ہے ہمراہ شہد کے یہ بھی عجیب الاثر فتیلہ ہے گرتیز بہت ہے اور صعوبت اسکی استعمال مین زیادہ ہے کہ بیج لوف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرین اور ایک شبانہ روز اوکو شراب مین بھگودین بعد ازان جسقدر تحمل ہوسکے بطور فتیلہ کے استعمال کرین بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ اگر نیلوفر سے فتیلہ بنا کر استعمال کرین نافع ہوگا اور میرے گمان مین یہ ہے کہ درد کی تسکین کا نفع اس سے البتہ ہوگا مشروبات پلانے کی دوائین بواسیر کے واسطے از انجملہ حب المقل ہمارا نسخہ مشہورہ اور وہ بھی نسخہ اسکا ہمین کہ وہ پڑتا ہے اور کوڑی خواہ گوگمانپڑتا ہے از انجملہ حب وادی اور اسکا نسخہ ہے ہلیلہ ہلیلہ شیر آملہ ہموزن اور وادی مصری بندرہ جسند وروغن شش مین خوب ملائین تا اینکہ اسمین جذب ہو جائے اور پھر شہد ملاکر گولیان تیار کرین مقدار شربت اس گولی کی دو درہم تین مثقال تک ہے از انجملہ حب سندروس ہے نسخہ اوسکا سندروس اور پوست بعیذ اور شیطرج تخم گندنا سب اجزا ہموزن ایک ایک جزو نوشادر نصف جزو خبث الحدید چار جزو بقدر کنار کشنیز گولیان بنا مین اور صبح کیوقت چھ گولیون سے سات گولیون تک استعمال کرین ان گولیون سے باہ بھی برانگیختہ ہوتی ہے۔ ایضاً ہلیلہ سیاہ بہیڑا آملہ ہر واحد دس جزو کوڑی جلی ہوئی سات جزو کہربا تین جزو زاج دو جزو مقل میں جزو آب گندنا مین بھگو کر گولیان تیار کرین۔ ایضاً ہلیلہ سیاہ بریان کیا سکو روغن گاؤ مین بھونا ہوا اور تخم ساذابہ ہر واحد ایک جزو حرف دو جزو اسی کو ہر روز بقدر ایک لعقہ کے تناول کرین ہمراہ شراب کے۔ ایضاً ہلیلہ روغن گاؤ مین بریان کیا ہوا ہمراہ آب گندنا کے اور روغن اخروٹ اور طریفل صغیر اور وہ اطریفل جسمین خبث الحدید پڑا ہو۔ ایضاً خبث الحدید یا یکچھا ہوا تین درہم ہمراہ دو درہم حرف ابیض کے نہار او شکر ہمراہ ایک اوقیہ آب گندنا کے تناول کرین اور دو درہم روغن اخروٹ ملالین ایضاً درا وند طویل عاقر قرحا گوکھرو بادام تلخ اجوائن ان اجزا بایک کف دست آردجو ملاکر آب گندنا سے گوندھین روغن زرد آلو ملاکر۔ ایضاً ابہل تازہ اور صاف کیا ہوا دس درہم کو چند روز آب گندنا مین تر کرین اور پھر اوسکو سایہ مین سوکھائین اوپیسین اور اوسپر تخم حرمل اور انجدان کرمانی اور حرف ابیض اور حرمل اور حلبہ اور اجوائن ہر واحد سے آٹھ درہم اضافہ کرین اسطرح پر کہ حرف اور حرمل کو روغن اخروٹ اور روغن شش مین جوش دین اور باقی دواؤن کو کوٹین اور پھر سب اجزا کو یکجا کرکے کسی کانچ کی اچاری وغیرہ مین رکھ چھوڑین مقدار شربت دو مثقال تک ہو کم سے کم ایک مثقال جو دوا کہ ہمارا مجرب ہے وہ یہ ہے کہ کرنتہ خشک شدہ کو ہمراہ کسی پانی کے جو اوپر مذکور ہوچکے جیسے آب گندنا وغیرہ تناول

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر ان کواس سے بواسیر جاتی رہیگی اور اگر تین مرتبہ کھلائی جائے پھر عود نہ کریگی بلیلج اور سیاہ بھی منجملہ ان ادویہ کے ہے جو بواسیر کے مرض میں مستعمل ہوتی ہیں
پھر اگر طبیعت نرم ہو اور وقت سفوف طلیلہ ہمراہ بزورد کے نافع ہوگا یہ سفوف خون کا ادرار کرتا ہے منجملہ ان ادویہ کے جو اکثر نافع ہیں ہمیشہ تناول کرنا اس کا ہمراہ
شہد کے اطریفل ہمراہ خبث الحدید کے اسکے کھانے سے خون بند ہوتا ہے یا سدہ کو نفع ہوتا ہے **مسکنات درد** کنجد اور مقل ہر واحد دو درہم سیاہ ایک درہم افیون
نصف درہم روغن خستہ زرد آلو ڈیڑھ اوقیہ گوند کی چیزین سب اسی روغن مین حل کرکے نصف درہم جند بیدستر اور میں ڈالدین ۔ ایضاً نیلوفر خشک کیا ہوا ایک
جزو ایضاً اکلیل الملک عدس مقشر ہر واحد ایک جزو زردی بیضہ اور روغن گل ملا کر ضماد کریں خطمی اور اکلیل الملک زردی بیضہ اور روغن گل میں گوندھکر ان
سے عکور بواسیر پر مرہم داخلیون اسفیداج روغن گل و تھوڑی سی زعفران اور افیون اور سفیدہ مرتبتین بھی نافع ہوتا ہے بط کی چربی سے بھی نفع زیادہ ہوتا ہے ایضاً سرطان نہری
زوفائے رطب گردہ و گوسفند کی ورم سپید ۔ ایضاً خصوصاً جو وقت کہ ورم آگیا ہو ایضاً اور اکلیل الملک مقعد سے زعفران پسکر اور لعاب تخم کتان میں خلط کرکے ملا کر
گرم میں مسکنات درد کے واسطے دوا اور یہ جگہ پر ہاب ورم مقعد میں بیان کرینگے بھی پڑھالینی چاہئیں اسلئے کہ وہ بھی بواسیر کے قطع اور تسکین کرنے اور ورم کے دور کرنے مین
نافع ہوتی ہیں **سیلان خونی روکنے والی دوائین** بعض دوائیں ہیں کہ بواسیر کے قطع کرنیسے جو خون جاری ہے اسکو بند کرتی ہیں اور ان کی نسبت تو ہی
اور انسب ہے یہی ہے کہ اول بھی ہوں لیکن نافع کرنیوالی اور بعض دوائیاں ہیں کہ جو بواسیر کے کھلنے سے جو خون جاری رہتا ہے اسکو روکتی ہیں قطع کرنے سے جو خون جاری
ہو اور اسکی بندکرنیوالی دوائیں جیسے زاجات کے جملہ اقسام اور زرد جو صبر اور کندر اور دم الاخوین شیاف ماميثا اور گلنار وغیرہ سے مرکب ہوں اور یہ فرزجہ تمام چیزیں کے
اور بہ استوار ہے کی رضوطی باندھے جاتے ہیں ایضاً خرگوش کے روئیں اور بال رکھ کر بیجا جاوے اندھے کی سیدہ میں ترکرکے ادرپند دوا نیز اس دونوں دونوں کو خوب استوار ہے باندھا جا
یہاں تک کہ پٹی ڈالدے اور خون بند ہو جائے اس سے قوی دوا جیسے قلقطار ہمراہ زاج کے اور مثل اسکے مضبوط پٹی باندھدین پھر اگر ان ادویہ سے بھی خون بند نہ ہو داغ دینا
چاہئے اسطرح کہ ایک تکڑا روئی کا روغن زیت مین جوش کر ہو ڈبو کر مقام جریان خون پر رکھیں کہ خون بند ہو جائے گا اسکے بعد ادویہ حابسہ کا ذرور کریں
اور اس تدبیر سے خوف تشنج کا ہوتا ہے جو ادویہ حابسہ ان ادویہ مذکورہ سے کم ہیں وہی ادویہ قابضہ مشہورہ اور وہی پانی ہیں جسمیں ادویہ قابضہ جوش
دیکیئی ہوں اور شراب مازو کہ اسمیں پوست انار کو جوش دیا ہو شربات جو اسی غرض کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں اور وہ اطریفل صغیر کہ جسمیں و خبث الحدید
سرکہ میں بھگویا ہوا ایک ہفتہ پھر تک کا پڑا ہو جسمیں سے بعد بھگونے کے سرکہ کو جدا کر لیا ہو اور کسی تابہ آہنی وغیرہ پر اسقدر گرم کیا ہو کہ بھن جائے بعد ازان مثل
غبار کے اسکو بیا جائے **تغذیہ اصحاب بواسیر کا** واجب ہے کہ ہر ایک گوشت غلیظ اور ثقیل سے پرہیز کریں اور جملہ اشیاء لبنیہ سے جن چیزوں میں دودھ
کی شرکت ہے اور جو چیز خون کو جلاتی ہے انمیں مصالح گرم سے لیکن بقدر منفعت ہضم غذا اور مسالح کی اجازت ہے واجب ہے کہ جو شے سریع الہضم ہو اسی کو
کھایا کریں ۔ بچہ گاؤ اور زردی بیضہ اور اسفید باج مینی یخنی چرب گوشت کی اور چوزہ زبلت اور زیرباج اور آب نخود انکے واسطے عمدہ غذائیں ہیں ۔ کنجد شیرین بھی
اور نکو نافع ہے اخروٹ ہمراہ قند سپید کے اگر مفید ہے پھر اگر بواسیر کے ہمراہ روانگی شکم اور خون کی آمد بکثرت ہو اور موت چاول سے جو غذائیں پکائی جاتی ہیں اور
انار سے مرکب غذا جسمیں زبیب بھی داخل ہو ۔ روغن انکے واسطے اخروٹ کا روغن اور ناریل کا تیل اور روغن بادام اور روغن خستہ زرد آلو اور دوگ کو ماں سمجھ
اور جو جہاں عمدہ قسم کی اور خاگینہ انڈے کی زردی کا جس میں گندنا اور تھوڑی سی پیاز اور قند داخل ہو انجیر کھانا او نکو بہ نسبت کچھ بارے کے بہتر ہے اور
مفید ہے **ورم گرم مقعد کا** اور جو ورم مقعد میں ہو اور یہ دونوں ورم ابتدائی ہوں خواہ بعد ورد مائے بواسیر کے اور بعد مسون کے گرانے کے پیدا ہوئے
ہوں مقعد کے اورام کثر ابتدائی ہوتے ہیں اور اکثر بعد شقاق اور حارش کے اور بعد بند ہو جانے منہ ہائے بواسیر کے اور بعد معالجہ بواسیر کے جو مسون کے
کے گرانیسے خواہ ادویہ گرم کے لگانیسے کیا گیا ہو پیدا ہوتے ہیں جس وقت ورم مقعد کا مادہ جمع ہو کر پھوڑے کی شکل پیدا کرے خوف ناسور پڑنے کا ہوتا ہے اسیواسطے
اس ورم کو شگاف دینا تجویز ہوا ہے قبل ازانکہ اس میں پیپ پڑے ۔ فصد کا استعمال ابتدا میں ایسے ورم کے ضرور ہے کہ بیشتر اسکے ایک تدبیر سے درد ٹھہر جاتا
ہے مرہم سپیدہ کا ان اورام پر استعمال کیا جاتا ہے خواہ سپیدہ بیضہ مرغ اور روغن گل کی کھرل میں تامی بار سب کے پینے میں تا اینکہ سیاہ ہو جائے
اور پھر اسکو ورم پر لگاتے ہیں ۔ یا اینکہ مردارسنگ پانچ درہم نشاستہ آٹھ درہم سپیدہ قلعی دو درہم موم تین اوقیہ روغن زرد دو اوقیہ بط کی چربی ایک اوقیہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

روغن کنجد بقدر کفایت خواہ ان دواؤں کے ہمراہ کسی قدر شلث کر بھی ملالیں شراب اور بط کی چربی زیادہ نافع ہوتی ہے اسی طرح روئی پانی میں پختہ
کر کے زردی بیضہ اور روغن گل ملا کر ضماد کریں یا روئی کو پاکیزہ اور صاف کر کے ایک طل در زعفران ایک اوقیہ ہمراہ میفختج کے ضماد کریں ضماد کاکنج بھی نہایت عمدہ ہے
اسی طرح یہ ضماد جو زردی بیضہ کو بریان کر کے شراب قابض میں بھگوئیں اور موم اور روغن گل ملا کر استعمال کریں جو وقت یہ ورم زمانہ ابتدا سے تجاوز کر جائے اور بواسیر
کے قطع کرنے سے پیدا ہوا ہو اور سیرہ مرہم داخلیون کو روغن گل میں گھسب کر لگانا چاہئے یا تھوڑا سا مرہم باسلیقون ہمراہ زردی بیضہ نیم برشت کے۔ ایضاً پیاز اور گندنا دونوں کو
ابال کر بابونہ ملا کر یا مرہم سپیدہ قلعی ہمراہ آش کے اگر درد کی شدت ہو برگ بنگ تازہ لیکر ان کا عرق نچوڑیں اور تھوڑا سا یہ عرق پانی ملا کر اسمیں روئی بھگو دیں اور اوپر
زردی بیضہ جو برشتہ ہوئی ہو اور روغن گل ملا کر مرہم تیار کریں۔ ایضاً کبھی کبید سنبل بھی مفید ہوتی ہے لیے پانی میں بیٹھنا جسمیں ادویہ مسکنہ درد کو جوش دیا ہو جیسے تخم کتان
اور خطمی اور خبازی بستانی اور پھر اسپر لعاب ہریسہ گندم کو ڈالا ہو۔ واجب ہے کہ زحیر کے باب کا بھی مطالعہ کریں کہ اس جگہ ورم مقعد کا عمدہ علاج مذکور ہو چکا ہے اگر یہ اورام
جو قریب مقعد کے ہوں ایسے ہو جائیں کہ ان میں مدہ اور ریم جمع ہونے لگے بہت جلد انکو چاک کر دیا چاہئے قبل از انکہ وہ نضج یافتہ ہوں تاکہ مقعد کیطرف انکا مادہ نہ ہو نیچے
اور ناصور نہ پڑ جائے یہ تدبیر بقراط حکیم سے منقول ہوئی ہے۔ **شقاق مقعد** کسی قسم کا شگاف مقعد میں ہو کبھی تو بسبب یبوست اور حرارت کے ہوتا ہے جو مقعد کو عارض ہو کر
یا خشکی کے سبب سوکھا براز اور اس وجہ سے خارج ہوتا ہو شقاق پیدا ہوتا ہے اور اس سے اکثر سبب اور سکے شقاق کا باعث ہوتا ہے برودت خشکی و حرارت کے کبھی شقاق بسبب
ورم گرم کے ہوتا ہے کبھی بسبب زیادہ غلیظ ہونے اور خشک ہونے ثفل کے شقاق پیدا ہوتا ہے اور کبھی بسبب بواسیر کے جوش ہو جانے سے بھی شقاق مقعد پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب
بقوت مندفع ہونے خون کے جو مقعد کی رگوں کے منہ کیطرف دفع ہوتا ہے بھی شقاق پیدا ہوتا ہے **علاج** بعض ادویہ شقاق مدمل ہیں خشکی ترکیب چند ادویہ سے
ہے اور بعض ادویہ ملین اور مرطب ہیں اور بعض ادویہ سے معالجہ ورم کا ہوتا ہے اور بعض ادویہ ایسی ہیں جو بالخاصیت مفید ہوتی ہیں خواہ اینکا ذکا اثر
قریب بالخاصہ ہونے کے ہو ادویہ مدملہ جو عام بعض اور بعض ہیں جیسے مازو کہ اسمیں سوراخ نہ کیا جائے اور دیسی آبنج میں پانی ڈالکر اسکو پختہ کریں اور تھوڑی سی شراب بھی
اسمیں ملی ہو اور پھر اسکا استعمال کریں بطور طلا کے اس سے زیادہ تر قوی یہ دوا ہے کہ کندر اور گلنار اور سپیدہ قلعی و مردار سنگ اور قلعی سوختہ اور چکنی مٹی اور اقلیمیا ان کو
روغن گل اور تھوڑا سا موم ملا کر استعمال کریں۔ ایضاً مرہم اسفیداج کہ نسخہ اسکا مشہور ہے اور اسفیداج اور زنگ بھی سرب سوختہ اور روغن گل اور سپیدی بیضہ یا چکنی قلعی اور تخم گل
دونوں کو مع یا کیلئے مرہم کے اور خشک یا بطور ذرور کے استعمال کریں ایضاً حنا اکتے ولیکر اور موم سفید میں حل کر روغن گل کیساتھ گھلا کر مہندی کو ملا دیں منجملہ ان دواؤں کے جیسا کہ
ادویہ کہ مقرب ہیں یہ ہیں کہ کفک صوف کی اور نشاستہ دونوں ہم وزن اور برگ زیتون مجموع دونوں کے چہارم برابر لیکر طلا کریں منجملہ دوا یا نسخے یہ بھی ہیں کہ کندر اور سپیدہ قلعی اور نخالہ صامغ اور روغن
شمع احمر اور موم سب ہم وزن اور روغن گل بقدر کفایت ایضاً بط کی چربی اور کندر مغز ساق گوزن اور تخم گل اور قنبیل اور قلیمیا مغسول سپیدہ قلعی راکھ سوختہ اور انیون اور زوفائے تازہ
عصارہ کاسنی عصارہ برگ کہ سمتاہ اور روغن گل اور تھوڑا سا موم انہیں اجزا کی ترکیب بنالیں جو تیر ولی میں علاوہ اصلاح زخم کے ورم کے رکنے کی حمایت بھی ہو اور اسی کی اصلاح اور درد کے
نرم کر لیکا مادہ ہے جیسے کیواسطے پانی یہ ہے کہ ایک تھوڑا پانی سے بھریں اور اسمیں کھوٹا سور اور گلسرخ اور جو مقشر کو جوش دیں پھر بیمار کو اسمیں بٹھائیں اگر گلی زیادہ ہو
تو لیا روغن اس کے ہمراہ مفید ہوتی ہے یہ دوا جو قوی زیادہ اور جامع انواع امراض مذکورہ ہے کہ شیرج اور لبان اور سانج ہندی اور شب مدور ہر واحد ہم وزن دو درم
کے زعفران اور مرکی ہر واحد ایک درہم علک الانباط اور موم ہر واحد بارہ درہم طلا نامی شراب در روغن گل کے ہمراہ یکجا کرنا چاہئے منجملہ ادویہ اسی مرض کے وہ دوائیں ہیں
جو واجبہ تلیین اور تعدیل کے نافع ہوتی ہیں جیسے چربیوں کے اقسام اور ادواک کبھی جس میں گوشت اور لعابات اور عصارات اور ادہان اور ادویہ مغریہ جیسے نشاستہ اور
غبار آسیا اور کتیرا وغیرہ اسی شقاق کے ہمراہ علاج شق اور پھٹ جانے مقعد کا بھی بیان کیا جاتا ہے از انجملہ یہ نسخہ ہے زوفائے تر اور مغز ساق گوسالہ اور نشاستہ
مغسول بط کی چربی اور مرغ کی چربی اور روغن گل ازین قبیل مغز ساق گاؤ اور نشاستہ دونوں ہم وزن لیکر طلا کریں۔ ایضاً مرہم عسل ہمراہ کو ان ثشتہ کے۔ ایضاً مغز
ساق گاؤ اور قیر جو کا دونوں برابر وزن پر ہو ہیں مغز ساق گاؤ مغز ساق گوزن ہر واحد ایک اوقیہ موبائی نصف اوقیہ روغن کنجد دو اوقیہ نشاستہ ایک اوقیہ
کتیرا ایک اوقیہ روغن کنجد سے سب اجزا کو یکجا کریں جو روغن کہ ایسے شقاق کو نافع ہوتے ہیں جسمیں زیادہ حرارت اور ورم نہ ہو بلکہ یبوست اور خشکی ہو وہ روغن خیری اور
روغن سوسن روغن حسنہ زردہ اور روغن خستہ شفتالو اور انہیں روغنوں میں حنظل کو کھوکر ملاتے ہیں ایسے ہی بابونہ روغن آں میں چربی ملا کر دھوئی لینے سے بھی نفع

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ہے ورم کے سبب سے جو شقاق ہو اسکو تو ہم پہلے بیان کر چکے اور نیولیا روغن آس کے ہمراہ ایسے شقاق میں مفید ہوتی ہے اور قوابض میں اور زیت انفاق میں بٹھانے سے نفع ہوتا ہے۔ ایضاً مازو کو طلاء میں پختہ کر کے ضماد کرتے ہیں شقاق باسوری پر مرہم سپیدہ لگانے کی حاجت ہوتی ہے ثفل کی سختی وغیرہ سے جو شقاق پیدا ہو اسکے علاج میں ہمیشہ ملینیں طبیعت کی غذاؤں اور شربات کے ذریعہ سے کرنا چاہئے اور حب المقل ہمراہ سکبینج کے رات کو اور دن پلانا چاہئے جو بوقت شقاق سے کوئی شے از قسم رطوبت وغیرہ بہتی ہو تو ایک گالہ روئی کا لیکر اسکو آب شبت میں ڈبو کر سکھالیں اور مقعد پر رکھکر اوسے پونچھا کریں اور جو چیزیں براز کی خشکی کرنیوالی ہیں خواہ اینکہ قبض پیدا کرتی ہیں اون سے پرہیز کریں۔ غذائیں اصحاب شقاق کی۔ واجب ہے کہ ترش چیزوں سے اور قابض اور خشکی پیدا کرنیوالی اشیا پرہیز کریں۔ لازم ہے کہ انکی غذا میں اسفیدباج کے اقسام اور اسفاناخیات جو پالک کے شوربے سے تیار ہوتی ہیں اور طرخیات تجویز ہوں اور چربیں انکے واسطے کو شتر اور مرغون کی چربی اور بط کی چربی سے مناسب ہے اور کرنب اور بطور اسفیدباج کے اور زردی بیضہ نیمبرشت خصوصاً قبل جملہ اقسام طعام کے خاگینہ زردی بیضہ کا گندنا اور پیاز اور روغن ملاکر مقعد بھونا جائے کہ بہت لگی اور کرنگی اوسمیں نہ آجائے بھی مناسب ہے اخروٹ اور بادام اور قند سپید بھی اونکو نافع ہے ان بیماروں کی غذا دینے کا طریقہ مثل ارباب بواسیر کے ہے **استرخاء مقعد** یعنی مقعد کا ڈھیلا ہوجانا کبھی تو مزاج غالبی سے پیدا ہوتا ہے یا ایسے برودت سے جو مزاج غالبی کی برودت سے کثر ہو اور مزاج غالبی کبھی رطوبت رقیقہ سے جو اکثر اجزائے مقعد میں تشرب اور سمائی ہوئی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایسی رطوبت جو مائل بحرارت ہو اور حرارت مذکورہ بسبب تشرب اور سما جانے کے ہوتی ہے یہ حرارت بذریعہ لمس کے محسوس ہوتی ہے کبھی استرخائے مقعد بسبب کسی ناسور کے یا اوکھیڑنے ستہ کے عارض ہوتا ہے خواہ وہ ستہ کے قطع کرنیسے جو وقت کہ عضلہ مقعد کو ان امور سے آفت پہونچی ہو کبھی استرخائے مقعد پشت پر کسی چیز کے گرنیسے خواہ کوئی صدمہ چوٹ کے لگنے سے جو سبب اعصاب کو ضرر پہونچائے اور دھکا اوسکا پہونچے اور یہ قسم استرخا کی دفعۃً پیدا ہوتی ہے اور اسکا علاج نہیں ہوسکتا۔ مزاجی استرخا تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور علاج کو قبول کرتا ہے استرخاء مقعد سے یہ بات پیدا ہوجاتی ہے کہ ثفل براز بدون ارادہ کے برآمد ہوا کرتا ہے اکثر مقام معلوم میں ایک قسم کا تمدد اور کھچاؤ خارج کیطرف کو عارض ہوتا ہے اس تمدد کیوجہ سے بھی اشتباہ استرخائے مقعد کا پڑتا ہے اسلئے کہ ثفل براز کا بدون ارادہ خارج ہونا تابع ایسے تمدد کے بھی ہوتا ہے۔ اکثر گاہ خروج ثفل بلا ارادہ تابع قولنج کے بھی ہوتا ہے اسلئے کہ عضلہ حابسہ براز میں تمدد بوجہ قولنج کے بھی عارض ہوجاتا ہے اور اسکی یعنی تمدد کی شناخت یہ ہے کہ بروقت لمس کے سختی اور صلابت پائی جاتی ہے کبھی تو استرخاء کے ہمراہ حس مقعد موجود ہوتی ہے اور کبھی بطلان حس کا بھی ہوجاتا ہے جو استرخاء مع سلامت حس ہو وہ کم ہے **علاج استرخا کا** اگر سبب استرخا کا برودت شدید بلا مادہ خواہ مع مادہ کے ہو مریض کو ایک ظرف میں بٹھائیں جسمیں اہلیل و قسط و جوز السرو اور سنبل و کسیقدر مراد اذخر کو جوش دیا ہو۔ اور اگر احتیاج اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو تو حقنہ اس دوا سے کریں کہ جسکا نام افربیونی ہے اور اسی فربیون سے بنائی جاتی ہے اور بعد حقنہ کے روغن نفط وغیرہ کا استعمال کریں اور اگر مادہ استرخا پیدا کرنیوالا وہ رطوبت ہے جسمیں حرارت ہو کہ اوسکی شناخت بذریعہ لمس کے ہوتی ہے ایسا مریض ان اقسام کے پانی میں بٹھایا جائے گا جو قابض ہوں اور مائل برودت کیطرف اور ادویہ سخنہ کہ جنمیں قبض بھی ہو طلاء چاہئیں اگر گمان یہ ہو کہ بوجہ تمدد مقعد کے استرخا پیدا ہوا ہے اسوقت اون مرخیات لینہ اور چربیوں وغیرہ کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور آخر میں اسکے واجب ہے کہ استعمال دوائے قابضہ کا اور ایسی ادویہ محرکہ کا کیا جائے جسمیں تلطیف اور تحلیل کی قوت ہو تاکہ قوت کی تنبیہ کردے اور مادہ کا استفراغ آب غور سے خواہ ایسے پانی سے جسمیں نمک اور حنظل پڑا ہو کرنا چاہئے اور تامل کرنا چاہئے اون تدبیرات میں جو باب آئندہ یعنی خروج مقعد میں بیان ہونگی **خروج مقعد کا بیان** کبھی بسبب شدت استرخائے عضلہ ماسکہ مقعد کے یعنے جو عضلہ کہ مقعد کو اندر کیطرف سمیٹے رہتا ہے اور اسی مقعد کو اوپر کیطرف اونچا کرنا ہی اسی عضلہ کا کام اسی کے استرخائے شدید سے مقعد باہر کیطرف نکل آتی ہے اور کبھی بسبب ایسے اورام کے جو مقعد کو اولٹ دیتے ہیں مقعد جو باہر نکل آتی ہے اور اندر لیجانیسے پھر اپنی جگہ پر چلی جائے گو پھر نہ سکے اوسکا علاج باسانی ہوسکتا ہے بنسبت اوس مقعد کے جو باہر نکل آنیسے اوسمیں ورم آگیا ہو اور بسبب ورم کے اندر نہ جاسکے دونوں قسم کا علاج معلوم ہوچکا پھر اور اصوب یہ ہے کہ پہلے خاص علاج استرخا وغیرہ کا کریں اور پھر مقعد کو اپنی جگہ پر رد کریں اور استواری سے باندھدیں پھر اگر اندر نہ جاتی ہو مرخیات کا استعمال کریں اور جب کہ یاد رکھیں اون ادویہ کو جو مقعد کو مضبوط اور تنگ کرتی ہیں کہ اکثر حاجت بطرف ایسی دواؤں کے زیادہ ہوتی ہے اسلئے کہ یہ ادویہ جو مستعمل ہوتی ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور مقعد اپنی جگہ پر رک جاتی ہیں بشرطیکہ اپنی جگہ پر جا سکتی ہو اور پھر مقعد کو باستواری باندھ دیں زیادہ نفع ہوتا ہے از آنجملہ چند اقسام کے آبزن ہیں جنمیں مریض بٹھایا جاتا ہے اور نطول ایسے پانی سے کیا جاتا ہے جسمیں ادویہ قابضہ کو پکایا ہو بہت مناسب یہ ہے کہ بجائے ایسے پانی کے شراب قابض کا استعمال کریں از آنجملہ تخم گل سرخ اور عدس اور بلوط اور سماق کو پانی میں پکائیں اور استعمال کریں اور یہ دوا اس وقت بھی نافع ہوتی ہے کہ ورم بھی ہو بعض اور بعضیں اور ادویہ سے ذرور کے اقسام ہیں جو وقت حرارت شدیدہ ہو پوست درخت بطم آٹھ درہم اور جوز السرو دو درہم سپیدہ ایکدرہم پہلے مقعد خارج شدہ کو شراب قابض سے تر کریں بعد ازان اس دوا کو اوپر چھڑکیں۔ ایضاً دقاق کندر مردار سنگ ہر واحد آٹھ درہم اور جوز السرو خشک شدہ۔ اور سپیدہ قلعی جسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ قلعی کے ایک ٹکڑے کو دوسرے سے رگڑیں شراب قابض کی تری اور رطوبت دیکر اس سپیدہ سے دو درہم لیکر ذرور تیار کریں اور سب ادویہ ملا کر اور مقعد پر چھڑکیں۔ ایضاً خبث الرصاص اور سماق ہر واحد چار درہم مر ایکدرہم تخم گل چار درہم مقعد کو پہلے دھو ڈالیں اور پھر اوپر روغن خام لگائیں بعد ازان شبت اور با دوا ور مردار سپیدہ قلعی سب کو نہایت باریک پیس کر اوپر چھڑکیں اور اگر اندر جا سکے لیجائیں اور باستواری بندش کریں اگر مقعد اندر کو نہ جاتی ہو اور ورم کے بڑے ہونے سے باز گشت اوسکی اپنے مقام اصلی پر نہ ہوتی ہو پس اس وقت اولی یہ ہے کہ پہلے تدبیر ورم کی کریں اور ورم میں نرمی پیدا کردیں اسطرح پر کہ مریض کو آب گرم میں بٹھائیں کہ اسمین درد کی تسکین دینے والی ادویہ کو جوش دیا ہو اور ورم کی ڈھیلا کرنے والی ادویہ اسی پانی میں ڈالی ہوں چنانچہ اپنی جگہ اوسکا بیان ہو چکا ہے اور بٹھلانے کے بعد جب باہر نکالیں روغن شبت اور روغن بابونہ سے اوسکی تدہین کریں کہ اس تدبیر سے نرم بھی ہو جائیگی اور اندر چلی جائیگی پھر اسوقت اور تدبیرات جو اوپر لکھی گئی ہیں کرنی چاہئیں منجملہ ان دواؤن کے جو ایسے وقت مفید ہوتی ہیں وہ مسکنات وجع کے ادویہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور خصوصاً وہ مطبوخ نیلوفر کا جو اوپر مذکور ہو چکا بواسیر کے علاج میں اور وہ مطبوخ جسمیں عدس اور نخود اور بابونہ پڑتا ہے

نواصیر مقعد کا بیان کبھی نواصیر مقعد کے خراجات اور مقعد کے پھوڑونے پیدا ہوتی ہے اور مقعد کے پھٹ جانیسے اور کبھی بواسیر متاکلہ سے مقعد کی نواصیر کی ایک قسم تو غیر نافذ ہوتی ہے اور یہ قسم اسلم ہے اور ایک قسم اسی نواصیر کی نافذ ہوتی ہے اور یہ نہایت ردی ہے جو نواصیر قریب تجویف اور مدخل یعنے قریب اس جگہ کے ہو جہاں انگلی وغیرہ جا سکتی ہے اور وہ اسلم ہوتی ہے اسلئے کہ اگر اسکو چاک کریں سارے عضلہ کو آفت نہ پہونچیگی اور باقی جو عضلہ رہجائیگا اسی کے ذریعہ سے روکنا فضلہ براز وغیرہ کا مع دیگر افعال کے عضلہ کریگا اور بعید یعنی نافذ قسم نواصیر کی جو نت اسکو چاک کرینگے (اور یہی اسکا علاج ہے) اسوقت تمام عضلہ حابسہ اور اکثر مقدار اوسکی کٹ جائیگی اور کل حس جاتی رہیگی اور فضلہ براز بدون ارادہ آنے کی نوبت پہونچیگی بہتر یہ ہے قطع کرنا نواصیر کا یا خود ناصور متصل در زہائے عصب کے ہوتا ہے اور اسمین خطرۂ ہلاکت مریض کا ہوتا ہے نواصیر کی قسم نافذ اور غیر نافذ میں تفرقہ اسی طرح پر کیا جاتا ہے کہ ایک سلائی ناصور میں ڈالتے ہیں اور انگلی مقعد میں داخل کرتے ہیں تاکہ منتہی مقام سلائی جانیگا اور بخوبی محسوس ہو جائے پس اسوقت نفوذ اور غیر نفوذ کی شناخت ہو جاتی ہے۔ نافذ نواصیر کی شناخت کبھی سلائی کے ناصور سے نکل آنیسے بھی ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ چاک در شگاف تمام عضلہ کو ہو جائیگا

تعصب شیخ بعض متقدمین اولین نے کہا ہے اور بعض متاخرین اطبا نے اسکو دستبرد کرکے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور ترکیب یہ ہے کہ انگلی مقعد میں اور سلائی ناصور میں داخل کرکے مریض کو حکم دیا جائے کہ مقعد کو زور سے بند کرے اور اوپر کیطرف اوسے اونچا کرے اسوقت محسوس ہوگا کہ عضلۂ مذکورہ سے کسقدر بند ہوتا ہے اور کسقدر باہر رہتا ہے اور کسقدر عرض اس ناصور کا ہے جو طول بدن میں پڑا ہے تھوڑا ہے یا بہت سا نواصیر نافذہ کا منہ کبھی ایک ہی ہوتا ہے اور اسکے چند منہ ہوتے ہیں

علاج جو ناصور نافذ نہ ہو اور نہ اوسکی جہت سے اذیت سیلان خون کثیر کی اور بدبوئے زائد کی ہو کچھ خوف نہیں اگر اوسے بحال خود چھوڑ دیں اور اگر ایذا سیلان وغیرہ کی ہوتی ہے۔ ثیاف مرب وغیرہ دیکر تجربہ کیا جائے خواہ اور ادویہ ناصوریہ کا استعمال کریں اگر ان دواؤن سے اصلاح نواصیر کی ہو جائے خواہ فساد میں اوسکے کمی پیدا ہو تو خیر ورنہ دوائے حاد کا استعمال کریں تاکہ ظاہری گوشت مردہ ناصور کا جدا ہو جائے اور گوشت صحیح نمایان ہو جائے اور درد کا تدارک گھی سے کرنا چاہئے اور روغن گل اوپر لگائیں بعد ازان زخم کا بھرنا ادویہ مدملہ اور مراہم سے خصوصاً مرہم رسل سے کرنا چاہئے کیونکہ مرہم اوسکو اچھا کر دیتا ہے اگرچہ یہ زخم ایسے ناصور کا بھی ہو جسکا اور کچھ علاج نہ کیا گیا ہو بلکہ بعد قطع کرنے کے پھاڑنے کے ذریعہ سے بہت جلد مرہم رسل کو لگائیں مگر اسکے لگانے میں نرمی کرنی چاہئے اور جس ناصور میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

زمانہ مدہ پڑنے کا آگیا ہو اوسمیں یہ احتیاط زیادہ درکار ہے۔ منجملہ ان ادویہ کے جو اندمال کرتی ہیں مرہم سیاہ بھی ہے ناقد ناصور کا علاج بذریعہ خزم کے کیا جاتا ہے اور خزم میں رعایت اوسمیں امور کی لازم ہے جو اوپر لکھی گئی عمدہ تدبیر خزم کی یہ ہے کہ بٹے ہوئے بال سے خواہ ریشم کے ڈورے سے ہو بٹا ہوا اوسکو باندھیں اور خوب کسکر گرہ لگا کے چھوڑ دیں اور جس وقت یہ تدبیر تجربہ درد شدید ہو اور تشنج وغیرہ پیدا ہونیکا خوف ہو اعراض ہلکے ہیں سے ہے ڈورے کی گرہ کھول لیں اور اسے الگ کر کے تسکین درد کی تدبیر کریں پھر دوبارہ ڈورے کو باندھیں یہانتک کہ کٹکر گر پڑے جب تدبیر خزم تمام ہوگی **خارش مقعد** کی کبھی چھوٹے کیڑوں کی سبب سے ہوتی ہے جو خاص مقعد میں پڑتے ہیں اور کبھی اخلاط بورقیہ کیوجہ سے یا اخلاط مراریہ جلنے لگنے مقعد میں پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب قروح چرک آلودہ کے خارش مقعد میں ہوتی ہے **علاج** کیڑوں کے پڑنے سے جو کھجلی ہو اسکا علاج دیدان کے علاج سے کریں اور قروح کے سبب سے جو خارش ہے قروح کا علاج کریں۔ اور اخلاط محتبسہ جو مقعد میں ہو کر کھجلی پیدا کرتے ہوں اگر یہ اخلاط اوپر کے اعضاء سے بہ کر آتے ہوں غذا کی اصلاح کرنی چاہیے اور خلط موجودہ مقعد کا استفراغ کریں اور اگر اسی مقعد میں یہ اخلاط محتبس ہوں تو ضمادات معروفہ سے جنکا ذکر بار بار کر دیا گیا ہے صفائی معا مستقیم کی حقنہ لینی اور مراری سے کریں اور انکا بیان زحیر کے باب میں ہو چکا ہے اور حمولات مخدرہ بھی بروقت ضرورت کے ہو سکتے ہیں سرکہ شراب سے مسح کرنا مقعد کا زیادہ تر مفید ہے اور اسیطرح حمامات گرم بخصیص بعد **قروح مقعد کا علاج** اون میں بعفات قویہ سے کرنا چاہیے جو باب سحج میں مذکور ہو چکے ہیں اور اگر درد شدید ہو مخدرات سے مقام درد کو سن کر دیں لیے قرح کو مرہم اسود اور مرہم مجفف سفید ہوتا ہے اور ترکیب استعمال مرہم یہ ہے کہ کسی پھاہے میں لگا کر ایک سلائی کے سرے پر لپیٹ دیں اور اندر مقعد کے دہی سرا رکھیں پھر بعد تھوڑی دیر کے نکال لیں اور راحت دیں اور پھر دوبارہ اسیطرح رکھیں تا اینکہ شفا ہو جائے۔

اٹھارواں فن احوال گردہ کے بیان میں

اور اس فن میں دو مقالے ہیں **پہلا مقالہ** کلیات احکام گردہ کے اور تفصیل میں احکام کی (تشریح گردہ کی) گردہ کی خلقت اسواسطے ہوئی ہے کہ یہ ایک آلہ بنایا گیا ہے کہ خون کو زیادتی مائیت اور رطوبت سے پاک کر دیتا ہے یعنی جو رطوبت زائد ہے اور اسکی طرف حاجت بھی خون کو وہی ہے جسکو ہضم بجز بی واضح کر کے بیان کر دیا ہے اور رکھدیا ہے کہ بروقت نضج خون کے اور جسوقت کہ خون میں استعداد نفوذ پانے بدن کے ہوتی ہے اسوقت اس رطوبت زائدہ کی حاجت خون کو نہیں ہوتی ہے اور یہ بات پہلے سے معلوم ہو چکی ہے پھر چونکہ یہ مائیت اور رطوبت زیادہ بھی مناسب بحال اسکے یہ تھا کہ ایک عضو ایسا پیدا کیا جائے جو اس رطوبت کو صاف کر دیا کرے اور اپنی طرف جذب کیا کرے یہ عضو منتقی اور جاذب یا تو ایک ہی عدد اوسکا ہوتا اور بڑا ہوتا یا دو عضو کا جوڑا پیدا کیا جاتا۔ اگر ایک ہوتا اور بڑا ہوتا اوسکا ضرر ظاہر ہے کہ دیگر اعضا میں تنگی اور مزاحمت پیدا کرتا لہذا ایک کے بدلے دو گردہ پیدا کئے گئے ایضاً گردوں کے دو عدد ہونے میں وہ بھی منفعت ہے جو اور اعضا کے دو دو خواہ دو سے زیادہ پیدا کرنے میں مشہور ہے وہ یہ منفعت ہے کہ اگر آفت ایک عضو میں اعضائے مزدوجہ سے واقع ہو تو دوسرا عضو غیر ماؤف اپنے ساتھی کے قائم مقام ہو کر بعض افعال ضروری گویا جمیع افعال پورا کر دیگا۔ گردوں کے جوہری جثہ میں کثرت اور اسی جرم میں ملزوجیت یعنی نرمی اور لچک پیدا کرنیمیں صانع حکیم نے بڑی احتیاط ملحوظ فرمائی بنظر چند منافع کے پہلی منفعت یہ ہے کہ بوجہ کثرت حجم کے تلافی اوس ضرر کی کرے جو حجم کے چھوٹے ہونیسے پیدا ہوتا دوسری منفعت یہ ہے کہ بوجہ لچکدار ہونیکے خواہ چھوٹے مسامات رکھنے کے غلیظ رطوبت کا جذب نہ کر سکے اور اسی رطوبت غلیظ کو جس نہ سکے تیسری منفعت اوسکے لچکدار ہونے میں یہ ہے کہ جرم گردہ قوی اور مضبوط رہے اور جلدی سے اثر قبول نہ کرے اوس رطوبت کا جو گردوں میں بھری رہتی ہے اور ہر وقت جسم اندرونی سے گردوں کے ملی رہتی ہے کہ وہ مائیت حاد اور تیز اسوجہ سے ہوتی ہے اکثر اوسکے ہمراہ اخلاط حادہ ہوتے ہیں اور جوف گردہ ایسے جوہر متلذذ سے بنائی گئی نفوذ مائیت کا اسکے مجاری میں آسان ہو گیا اور بجائے گردوں کی کشادہ ہوگئی اون احشا کی گنجائش کیواسطے جو گردوں کے متصل مخلوق ہوتے ہیں۔ داہنا گردہ بہ نسبت بائیں گردہ کے اونچا رکھا گیا اس لئے تاکہ جگر سے قریب رہے اور رطوبت خون کو جگر سے زیادہ جذب کرے جس قدر جذب زیادہ ممکن ہے اور اس قدر اونچا۔ تاکہ جگر کو بلکہ جو زائدہ متصل جگر کے ہے بوجہ قرب کے اذیت

HAKEEM SHOUKAT ALI

سامنے اور چھوٹا ہوا ہے اور بایان گردہ بہ نسبت داہنے کے نیچا رکھا گیا اسلئے کہ طحال کی مزاحمت جانب چپ مین کرنا تھا دوسری منفعت یہ ہے کہ جو مائیت
انکی طرف جذب ہوتی ہے اوسکی تقسیم معتدل اور برابر ہونے پائے بلکہ جو گردہ جگر سے اقرب ہے اوسکی طرف پہلے جذب ہو جائے اور جو دور تر واقع ہے اسکی طرف
دوبارہ اور بعد اسکے جذب ہو دونون گردے اپنی جانب مقعر یعنی اندرونی سے جدا جدا ہو کر اس رطوبت کو جذب کرتے ہین اور جانب محدب یعنی بیرونی سے
دونون گردہ متصل استخوان پشت کے ہین اندر ہر ایک گردہ کے ایک تجویف یعنی خالی جگہ مخلوق ہوئی ہے کہ یہ رطوبت اوسی تجویف مین بذریعہ اوس رگ کے
جذب ہوتی ہے جسکا طالع نام ہے اور وہ رگ چھوٹی ہے پھر محض مائیت اس رگ کی اندر سے بطرف مثانہ کے جاتی ہے اور اس طرف جدھر یہ رگ مثانہ
سے جدا ہوتی ہے اور مثانہ مین اسکا جذب تھوڑا تھوڑا رہتا ہے اور نیز مثانہ مین اس رطوبت کا جذب اسکے ہوتا ہے کہ دونون گردہ اسی رطوبت سے جسقدر فضلہ دموی
ہمراہ اس رطوبت کے گردہ مین آتا ہے اسکو چوس کر اپنی غذا بخوبی کر لین اور جہانتک وس فضلہ دموی کا جذب گردونسے ہو سکتا ہے اسکو چوس کر اپنی غذا کر لین اور
محض رطوبت بلا آمیزش خون کے حسب رہجائے تب وہ بطرف مثانہ کے جذب ہونے لگتی ہے اسلئے کہ رطوبت اور مائیت خون کی گردون مین نہایت صاف اور
خون سے جدا ہو کر نہین آتی ہے بلکہ جوقت گردہ مین یہ مائیت آتی ہے اسمین کسیقدر دمویت کا بقیہ بھی ہوتا ہے اوسکا رنگ اور قوام مثل غسالہ گوشت کے
ہوتا ہے وہ غسالہ جو گوشت کے دھونے مین سا لخوکر نیسے جدا ہو یعنی جب خوب دھو دھا کر گوشت دھویا جاتا ہے اوسوقت کا غسالہ جیسا ہوتا ہے ویسی قوام اور رنگت
اس مائیت کی بروقت جذب گردہ کے ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جوقت گردہ اپنی غذا کے جذب کرنے مین ضعیف ہوتا ہے اور بخوبی صفائی اس مائیت
کی نہین کر سکتا ہے اوسوقت یہ مائیت براہ بول ویسی غسالہ کے رنگ پر خارج ہوتی ہے جسکے ہمراہ دمویت بھی ہوتی ہے اسیطرح جوقت جگر مین ضعف
ہوتا ہے اور بخوبی مائیت کو خون سے جدا نہین کر سکتا ہے یعنی جسقدر جدا کرنا بحالت اعتدال قوت جگر کی ہونا چاہئے اوس سے کمتر تمیز کرتا ہے اوسوقت
بھی ہمراہ اسی مائیت کے بطرف گردون کے دمویت زیادہ جذب ہو جاتی ہے اور اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ غذا گردون کی جسقدر دمویت سے پوری ہوتی ہے
اوس مقدار سے بہت زیادہ ہوتی ہے اور مقدار محتاج الیہ جو گردون مین سمانے کی ہے اس سے زیادہ ہوتی ہے تب بھی مثانہ مین گردہ سے جدا ہو کر
جو مائیت جاتی ہے غسالی ہوتی ہے اسلئے کہ دمویت کی مقدار اوس مقدار سے زیادہ گردون مین آتی ہے جس سے گردہ کی غذا پوری ہونی چاہئے اور پیشاب
کا غسالی ہونا اوسوقت یعنی بروقت ضعف جگر کے شاید اسی زمانہ کے ہوتا ہے جبکہ گردون مین ضعف پیدا ہوا اپنی غذا پوری جذب کرنیسے جو صورت پہلے بیان
ہو چکی ہے گردہ مین چھوٹا سا پٹھہ بھی پہونچتا ہے کہ اوسی گردہ کے سبب سے اوس عصبہ کی جھلی بنتی ہے اور ایک وریدی رگ ساکن بھی گردہ مین از جانب کبد کے آتی ہے اور
ایک شریان بھی جو کہ جگر مین آتی ہے اوسی مین سے کسیقدر حصہ گردون مین بھی جاتا ہے یہ سب امور تشریحی گردون کے بخوبی معلوم ہین۔ **امراض گردہ** کے گردونکو
امراض سوء مزاج عارض ہوتے ہین اور امراض ترکیب مثلاً مقدار گردہ کی چھوٹی ہو خواہ بڑی ہو اور امراض سدہ پڑجانے کے اور منجملہ تنگ گردہ بھی ہے اور امراض
تفرق اتصال مثل قرح گردہ اور اکال اور رگو نکا کٹ جانا اور کھلجانا اور جملہ امراض بھی تو خاص ورم گردہ مین پیدا ہوتے ہین یا اون مجاری مین جو درمیان گردہ کے
اور دیگر اعضا کے مخلوق ہوئے ہین گر یہ دوسری صورت کمتر ہوتی ہے پھر اگر ان مجاری مین کوئی سدہ خون یا کسی اور خلط سے خواہ پتھری پیدا ہوان سبکا علاج
بشرکت گردہ کے کرنا چاہئے یعنی گردہ کے مناسب تدبیرات بھی ان امراض کے معالجہ مین شامل رہین جب گردہ مین امراض کی کثرت ہوتی ہے جگر بھی ضعیف
ہو جاتا ہے حتی کہ استسقا پیدا ہوتا ہے عام اس سے کہ گردہ کا مزاج گرم ہو یا سرد ہو جوقت کہ مریضان درد گردہ کے پیشاب مین لزوجت اور غرویت یعنی چپکنا ظاہر ہو
معلوم کرنا چاہئے کہ اس کیفیت سے درد مین ان لوگون کے زیادتی ہوگی اسلئے کہ مواد ردی اور خراب کا جذب بطرف گردونکے ہو رہا ہے اور بیشتر یہی کیفیت
سنگ گردہ بھی پیدا کرتی ہے گردون کے امراض ایسے پیشاب ہونے دنے بھی ہو جاتے ہین غلیظ ہو اور ثقیل وس پیشاب کا راسب اور تہ نشین ہوتا ہو۔ اکثر سنگ ہیمانی
وغیرہ کا باندھنا کمر مین ایکقسم کا الم اور حرارت گردون مین پیدا کرتا ہے **علامات** جن علامات سے استدلال احوال گردہ پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہین (۱) بول کی مقدار
سے اور وقت سے اور ان سے جو شے پیشاب مین مخلوط ہو کر برآمد ہوتی ہے (۲) شہوت جماع سے (۳) اور پیاس سے (۴) اور پشت کے حال سے اور درد
پشت سے (۵) دونون ساق کے حال سے (۶) خاص درد کی کیفیت اور جگہ سے (۷) لمس گردہ سے (۸) جو چیزین کہ موافق اور منافی گردہ کی ہین

ان سب سے گردہ کے حالات پر استدلال کیا جاتا ہے گردہ کے امراض میں کبھی مقدار بول کی کم ہوتی ہے اور جو امراض جگر کے مشابہ امراض گردہ سے ہوتے ہیں انہیں فرق یہ ہے کہ مرض جگر میں شہوت بالکل ساقط نہیں ہوتی ہے جو شخص پیشاب ایسا کرتا ہو کہ اوسکے اور پیٹ میں ذیخیرہ زیادہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مرض اسکے گردہ میں ہے اسی طرح جبکہ پیشاب میں رسوب بھی ہوں اور خبری اور کہنے رسوب جو نضج یافتہ ہوں اسلئے کہ نضج گردہ ہی میں ہوتا ہے لیکن اگر نضج شدید ہو اور ہمراہ بول کے کوئی چیز بھی آمیختہ ہو کر برآمد ہوتی ہو اسوقت جاننا چاہیے کہ مرض مثانہ میں ہے اور اگر نضج اس سے کمتر ہو پس مرض گردہ میں ہوگا اور اگر نضج کیفقدر بھی نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مرض کا سبب جگر ہے اسلئے کہ نضج سوائے اعضائے عالیہ کے اور کسی عضو کے سبب سے نہیں ہوتا ہے پس اگر اعضائے عالیہ میں صحت افعال نہ ہوتی نضج کبھی نہ ہوتا اور اگر ان میں اعضا میں کوئی آفت نہ ہوتی بول میں خامی اور عدم نضج کب ہوتا **حرارت دلائل گردہ کے** حرارت پر گردہ کے سرخی سے پیشاب کی استدلال کیا جاتا ہے اور زردی پیشاب کی بھی حرارت گردہ پر دلیل ہوتی ہے اور چربی کم ہونے اور لمس کرنا محل گردہ کا بھی حرارت گردہ کو بتاتا ہے اگر گردہ عام گرم ہو اور ام جو بہت جلد گردہ کو عارض ہوں جیسے اورام حارہ کا اس سے بھی حرارت گردہ کی معلوم ہوتی ہے ذیابیطس کا بھی حرارت گردہ پر دلیل ہے قوت شہوت جماع سے اور کثرت تشنگی سے بھی گردہ کی حرارت معلوم ہوتی ہے **دلائل برودت گردہ** سپید رنگ کا پیشاب ہونا اور سپید رنگ بدن کا اور قوت جماع کا جاتا رہنا پشت میں ضعف کا پیدا ہونا اور پیران خبیدہ کیطرح پیٹھ کا جھک جانا یہ سب دلائل برودت گردہ کے ہیں گردہ میں امراض بارد زیادہ ہوتے ہیں اور برودت کا ضرر گردوں پر زیادہ ہوتا ہے **علاج سخونت گردہ کا** شیرہ تخم کاہو پلانا خواہ شیرہ بیج گوسپند کا پلانا جو سرد ترکاریاں اور ساگ وغیرہ چرتی ہو اور گائے کا دہی خواہ چھاچھ کا استعمال بشرطیکہ بتری پیدا ہونے کا خوف نہ ہو یہی گردہ کی سخونت کا علاج ہے اور اگر دہی پلانے سے خوف بتری کا ہو دہی کا توڑ پلانا چاہیے کہ حرارت گردہ کو اچھی طرح بجھا دیتا ہے اسی طرح اور سب عصارات اور لعابات بارد جو اکثر معلوم ہو چکے ہیں اگر انہیں ادویہ بارد سے حقنہ کیا جائے زیادہ مفید ہوتا ہے کبھی آب سرد اور مغز تخم خیار کے روغن سے حقنہ کرتے ہیں یہ تدبیر بہت اچھی ہے اسی طرح ضمادات جو ایسی ہی ادویہ باردہ سے تیار کئے جائیں اور ترتیج اور مالش باردہ کی کمعام پر گردوں کے سرد روغنوں کو ملیں کا فور میں تبرید گردہ کا اثر قوی ہے. مجلی تدبیر یہ ہے کہ پیاس حار مزاج گردہ والے کو سوا زائل ہے اور اسکے پینے کو روکنا جائز نہیں ہے. **علاج برودت گردہ کا** حقنہ کرنا دنبہ کے گرم ہے اور نیز چوشیلے گرم اور روغن گاؤ اور روغن کنجد روغن اخروٹ اور روغن بادام اور روغن قرطم سے برودت گردہ کو نافع ہوتا ہے آب حلبہ اور آب شبت اور تخمی کا اور چوزوں وغیرہ کی کلاں سے بھی حقنہ کرنا مفید ہے خارجی تدبیر یہ ہے کہ لومڑی کی چربی اور سوسمار کی چربی اور روغن اخروٹ اور پستہ کا روغن اور روغن قسط خاصکر ان سب کی مالش گردوں پر کیجائے کبھی وہ پانی جو ابھی اوپر مذکور ہوا اور یہی روغن اور چربیاں بالمناصفہ ملا کر حقنہ تجویز کیا جاتا ہے. ضمادات بھی انہیں گرم ادویہ سے تیار کئے جاتے ہیں جو معلوم ہو چکے ہیں کوئی میں خاصیت عظیم ہے علاج برودت گردہ کیواسطے خصوصاً معجون کوئی جسکے اجزا خوب باریک پیسے گئے ہوں روغن نسط کا زیادہ قوی ہے براہ منفعت کے اور اسی طرح بعد حقنہ روغن جبید الحضر اکا ہمراہ روغن پسنہ کے روغن الیہ کے حقنہ میں تاثیر عجیب ہے اور عمدہ چیز ہے گردہ گرم کرنے اور قوی کرنیکے واسطے **گردوں کی لاغری اور ہزال** کبھی گردہ کو لاغری کا مرض پیدا ہوتا ہے اور بہت سمٹ جاتا ہے اور چربی گردہ کی کم ہو جاتی ہے بلکہ بیشتر گردہ کی چربی بسبب کسی سوء مزاج کے خواہ بکثرت جماع کرنیسے کم ہو جاتی ہے علامات ہزال گردہ کے شہوت باہ کا ساقط ہو جانا اور پیشاب کا سفید رنگ آنا اور وند دریبی سیلان منی اور ضعف پشت میں آنا اور بیٹھے بیٹھے درد کا پیٹھ میں رہنا اور اکثر اس مرض کے ہمراہ تمام بدن کی نحافت بھی ہوتی ہے **علاج** لبوب کا کھانا ہمراہ شکر کے اس مرض کو مفید ہے جیسے لب نور اور نارجیل اور بندق اور پستہ اور خشخاش و نخود اور باقلا اور لوبیا چربیوں کی خورش جیسے مرغ کی چربی اور گوزان کی اور گردہ گوسپند کی چربی اور نیز جسمیں گرم چربی پڑی ہو اور ان چیزوں میں ادویہ مدرہ ملا دیتے ہیں اور اماو یہ خوشبو بھی داخل کرتے ہیں تاکہ مدر ہوں اور ان ادویہ مدرہ کے ذریعہ سے ادویہ کا وصول گردہ تک بخوبی ہو جائے اغادیہ اور خوشبو ادویہ کی شرکت اسواسطے ہے کہ قوت کی تحریک کریں کبھی انہیں لبوب وغیرہ کے ہمراہ نمک وغیرہ کی شرکت کیجاتی ہے اور اس شے کی جسمیں لزوجت ہو چکنی کی تاکہ جوہر گوشت بدن کی تقویت کرے. شیرہ بادہ گاؤ کبھی پلایا جاتا ہے اور دودھ کے ہمراہ تین اوقیہ ترنجبین کو جوش دیکر پلاتے ہیں. اگر فربہ گردہ کسی جانور کا بہم پہونچے اور پختہ کیا جائے اور خوشبو کے مصالح اوس میں پڑیں اور جو چیز دیہی

HAKEEM SHOUKAT ALI

سید اکر نواحی ہے اور مقوی بدن ہے وہ بھی گردہ کے ہمراہ ہوا زقسم اباذیر اور ادویہ کے ایسے گردہ کا کھلانا بھی نافع ہوتا ہے جو حقنہ گوشت بچہ گاؤ اور بچہ بکری مرغ اور چیز کے کلے ہمراہ روغنہائے خوشبو اور روغن لبوب مذکورہ سے تیار کیا جاتا ہے وہ بھی مفید ہوتا ہے۔ روغن الیہ خاص اس مرض میں زیادہ مفید ہے اور اگر ادہن گردہ فربہ کسی جانور کا داخل کریں بھی نافع ہوگا اسی طرح جو چیز از گردہ ذخیرہ کے ہو (حقنہ) فربہ گائے کی سری لیکر اوسپر ڈیڑھ قسط یعنی بوزن ڈیڑھ رطل پانی ڈالیں اور دیگ پر گل حکمت کرکے ایک شبانہ روز تنور میں رکھدیں تاآنکہ گوشت ہڈیوں سے چھوٹ جائے بلکہ قریب ہوکہ ہڈی بھی جدا جدا ہوجائے پھر کل پانی میں روغن زرد اور زنبق اور کسیقدر عصارہ گندنا بھی ملادیں اور اگر اسی کلہ کے ہمراہ دونوں برنج اور گوکھرو اور خبازی اور حلبہ اور تخم خشخاش پکوا لئے ملادیں اور کسیقدر چیا بھی داخل کریں نہایت بہتر ہے اور اگر افراط تسخین کی حاجت ہو روغن بید انجیر اور روغن قسط کو داخل کریں اور اگر معتدل رکھنا مطلوب ہو روغن قرطم ملائیں۔ ایضاً شیر دوشیدہ تازہ تازہ کردہ دینے کے بعد فوراً اس سے حقنہ کیا جائے نافع ہوتا ہے اور اگر حاجت اوسکے گرم رکھنے کی آگ پر ہو یہ بھی ہوسکتا ہے۔ در قرابادین میں بعض چند نسخے حقنہ کے ان نسخوں کے علاوہ لکھے ہیں **ضعف گردہ** کبھی کسی سوء مزاج کیوجہ سے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہے اور بنابت۔ ردی اور مہلک وہی ضعف گردہ ہے جو سوء مزاج متحکم سے پیدا ہو کبھی بوجہ لاغری گردہ کے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب کشادہ ہونے اور کھلجانے مجاری گردہ کے اور بسبب سست اور نرم ہوجانے گردہ اور ری اوسا اجتماع قوام گردہ کے بھی ضعف پیدا ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جرم گردہ میں ڈھیلا پن پیدا ہوکر ضعف آجاتا ہے۔ اور یہ قسم ضعف گردہ کی خاص اسی عضو کے واسطے ہے اور یہی قسم ضعف گردہ کی ایسی ہے کہ اسکی موجودگی کے سبب سے گردہ تصفیہ مایت کا اور اشیاء سے جو ہمراہ مایت کے گردہ میں بھی آتی ہیں نہیں کرسکتا ہے اور عاجز فعل تصفیہ میں ہوتا ہے اکثر تو ایسے وقت عروق اور رگیں سلیم ہوتی ہیں اور بیشتر رگوں میں بھی سلامت حال مفقود ہوتی ہے سبب ان خرابیوں کا مثل کثرت جماع اور کثرت سے مدرات کا استعمال کرنا اور کثرت سے پیشاب کا آنا گھوڑے پر زیادہ سوار ہونا خواہ اور اقسام کی محنت جو گھوڑے کے ساتھ کیجاتی ہے اور بدون تدریج اور اعتبار کے یعنی بلا وقفہ اور ضبط اوقات اور لحاظ قواعد حفظ صحت چوگان چابک سواری کے واسطے سفر میں گھوڑے کے ساتھ محنت کرنا اور اسی طرح ہر ایک قسم کا تعب اور گزند پہونچانا بس یہی اسباب ضعف گردہ کے ہیں اور ہر قسم کا صدمہ جو گردہ کو پہونچے ازیں قبیل زیادہ کھڑے رہنے اور زیادہ سفر کرنے خصوصاً زیادہ پیادہ چلنے سے یہ قسم ضعف گردہ کی پیدا ہوتی

علامات جو ضعف گردہ بسبب سوء مزاج کے پیدا ہوا ہو اوسپر وہی علامات دلیل ہونگے جو اوپر امزجہ گردہ کے بحث میں مذکور ہوئے ہیں جو ضعف گردہ ہزال اور لاغری گردہ سے عارض ہوا اوسپر علامات ہزال سے دلالت ہوتی ہے جو ضعف گردہ بسبب کشادگی مجاری اور ڈھیلے ہوجانے ہیئت گردہ کے پیدا ہوتا ہے اوسکے ہمراہ درد گردہ میں ہوا کئے بعض اوقات کے اور کبھی نہیں ہوتا اور اشتہائے طعام بھی اسکے ہمراہ کم ہوجاتی ہے اور پیشاب جو قبل ہضم غذا کے اور قبل پہونچنے غذا کے عروق تک ہو اکثر تو یہی ہے کہ مائی اور رقیق ہوتا ہے کہ جو وقت کہ غذا عروق تک گذرجاتی ہے یعنی رگوں میں پہونچتی ہے پس اکثر تو یہی ہے کہ خون اور دیگر رطوبات غلیظہ کا خروج ہمراہ پیشاب کے ہوتا ہے اور اکثر ایسے وقت کا پیشاب اس مریض کا مثل غسالہ گوشت کے ہوتا ہے اسلئے کہ رگیں بوجہ ضعف کے اوس مادہ سے جو ان تک پہونچتا ہے غذا قبول نہیں کرتی ہیں اور غلیظ شے رقیق سے جدا نہیں ہوتی ہے اور اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رطوبت دموی نیچے بیٹھ جاتی ہے اور دوسری شے مثل کف دریا کے اوپر ترتی رہتی ہے اور یہ کیفیت اسوقت پیدا ہوتی ہے جبکہ رگیں سلیم اور بحال صحت ہوں اگر جو وقت رگوں میں سلامت حال نہ ہو پھر کوئی شے باہم تمیز اور جدا نہ ہوگی بلکہ پیشاب ویسا ہی خام اور بحال خود باقی رہیگا اسلئے کہ نضج میں ضعف ہے ضعف گردہ کسی قسم کا ہو اور اسی طرح ہزال گردہ ہر قسم کا ان دونوں کے تابع کمی پیشاب کے اور عجز جماع ہے اور ضعف بصر اور دردسر ہوتا ہے

علاج جو ضعف گردہ بسبب سوء مزاج گردہ کے ہو اسکا علاج تبدیل مزاج سے کرنا چاہئے اور اگر سوء مزاج مادی ہو استفراغ مادہ موجودہ سے علاج کریں اور جو ضعف گردہ بسبب ہزال گردہ کے ہو اسکا علاج وہی ہے جو ہزال گردہ کا علاج ہے اور جو ضعف گردہ بسبب اتساع مجاری کے ہو اوسکے علاج میں ترک حرکت اور جماع کا کریں اور دیرتک نہانا موقوف کریں اور سکون اور آرام کے اسباب کیطرف رجوع کریں اور یہ قسم ضعف گردہ کی حقیقی ضعف بھی ہے کہ دراصل اسکو ضعف کہتے ہیں خلاصہ اسکے علاج میں ایسی تدبیر درکار ہے جس سے اسباب اتساع کی روک ہوجاوے اور نکڑ نیچے سمٹنا جرم گردہ کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور تقویت جوہر گردہ کی پیدا ہو منع اسباب اتساع کا ترک حرکت اور جماع اور زیادہ نہانے سے اور سکون اور آرام کے اختیار کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور مدرات کا ترک کرنا بھی اسی قبیل سے ہے اور تحرز ایسی چیزوں کے استعمال سے جو منزی ہوں اور تحفیف پیدا کریں اور اول میں لزوجت ہو غذائیں جو ان اوصاف پر شامل ہوں جیسے کہ سوپ اور انگور اور آلوچہ اور بہی اور رمانیہ ہمراہ مغز کے زیج اور چربی گوسپند کی اور مصوصات اور قریضات جو انار دانہ اور ترش اور مخوش عصارہ دن سے بنائی جاتیں خواہ سرکہ عمدہ اور کشنیز خشک وغیرہ سے تیار ہوں شربات میں نبیذ زبیب خام کے جو کھٹا ہو اور دوا اس غرض کیواسطے جیسے عصارات قابضہ جیسے گلارمنی اور صمغ عربی اور ضمادات ہوں اور خرنوب خام اور گلسرخ کے اور جو قائم مقام ان چیزوں کے ہوں اور مرہم ہائے مذکورہ جو ضعف جگر اور ضعف معدہ کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں۔ مقوی اشیا وہی غذائیں اور حقنہ اور معجونات جن سے بدن میں فربہی آتی ہے اور جن کا بیان ہزال گردہ میں ہوا ہے واجب ہے کا حقنین اور ادویہ میں اشیاء قابضہ داخل کیجائیں پس حقنہ میں خرنوب خام اور سفرجل کو داخل کریں گردہ کے ضعف میں دودھ مادہ شتر اور میش کا استعمال کریں کہ یہ دونوں مقوی گردہ ہیں اور اجزائے منحلہ کو جمع کر کے انکو سخت کر دیتے ہیں بجز کے دودھ کا مثل اور نظیر کوئی دودھ نہیں ہے گردہ کے ایسے امراض میں جو بوجہ ضعف کے عارض ہوں خصوصاً اگر اس دودھ میں گلارمنی بھی داخل کرلیں گردہ حیوانات کے فرش ہمراہ اور ماکولات کے اور اشیاء مانعہ مذکورہ بالا کو گردہ سے ملا کر کھانا بھی نہایت عمدہ تدبیر ضعف گردہ کے امراض میں ہے۔ **ریح گردہ** کبھی گردہ میں ریح غلیظ ایسی پیدا ہوتی ہے جو گردہ میں تمدد اور کھچاؤ پیدا کرتی ہے دلیل اس امر پر کہ ریح گردہ میں پیدا ہوئی ہے یہ ہوتی ہے کہ درد میں ثقل و گرانی نہیں ہوتی اور نہ کوئی علامت علامات حصاۃ اور سنگ گردہ کی پائی جاتی ہے اور کسیقدر انتقال یعنی ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ اس درد اور تمدد کا پہونچنا اور بروقت خلو معدہ کے ایک طرح کی گرانی اور اسیطرح بعد ہضم جید کے بھی **علاج** واجب ہے کہ ایسی غذاؤں سے جو نفاخ ہیں اجتناب کریں اور مدرات جو محلل ریاح ہوں جیسے بزور انکا استعمال کریں تخم سداب و تخم سبنجا لو کو ماء العسل خواہ جلاب میں بحسب حال مریض کے پلانا چاہئے اور زیرہ اور بابونہ اور سویا سداب خشک کے تضمید کرنی اور حقنین اجزائے تکمید خواہ روغن زنبق اور روغن قسط وغیرہ سے کریں۔ **درد گردہ کا بیان** اور اسکے علاج کا گردہ میں درد ریح سے بھی ہوتا ہے اور ورم اور سنگریزہ کے وجہ سے خواہ ضعف گردہ کیوجہ سے یا قروح گردہ کے سبب سے بھی درد گردہ کے اقسام تابع ہوتے ہیں ضعف استمرا یعنی غذا کے ہضم جید نہ ہونے اور سقوط قوت اشتہا اور غثیان اور متلی پیدا ہونے سے۔ علامات اقسام مذکورہ جو سبب درد گردہ کے ہیں انکو اوپر کے ابواب میں بخوبی معلوم کر چکے ہیں اور انکے علاجات بھی بخوبی بیان ہو چکے۔ جوقت درد گردہ میں شدت ہو قولنیا اور قرص کوکب دراسے ہی ادویہ جو قائم مقام ان دونوں کے ہیں تناول کرنے چاہئیں تاکہ درد میں سکون پیدا ہو جائے پھر بعد سکون درد کے علاج درد کا کرنا چاہئے آبزن کے اقسام درد گردہ میں زیادہ نافع ہوتے ہیں خصوصاً اگر آبزن میں ملینات جو مسکن وجع ہیں جوش دے جائیں جسطرح کہ ابواب سابقہ میں ہمنے بیان کیا ہے بنادق البزور ایسی دوا ہے کہ بدون اسکے امراض گردہ اور مثانہ میں چارہ نہیں ہے خصوصاً ایسے امراض گردہ اور مثانہ کے جو قروح کیوجہ سے عارض ہوں مگر استعمال بزور کا بروقت درد کے خطرناک تدبیر ہے اسلئے کہ جذب مواد ان سے ہوتا ہے اور استعمال مخدرات کا بھی احتیاط اور ہوشیاری کا مقتضا یہی ہے کہ اس سے اجتناب کریں پس لازم ہے کہ انحصار بگرم پانی پر کریں درد کی تسکین میں اور زیادہ طولانی زمانہ تک استعمال بھی نہ کریں کہ نوبت تخدیر اور جذب کی پہونچے۔ **دوسرا مقالہ** گردہ کے ورم اور اسکے تفرق اتصال کے اقسام کا بیان ہے اورام حار گردہ کے بعض اقسام خون غلیظ سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض اقسام خون رقیق صفراوی سے کبھی اختلاف اقسام ورم میں محل ورم کے ہوتا ہے کہ بعض قسم کا ورم جرم گردہ میں عارض ہوتا ہے اور بعض قسم ورم کی تجویف میں گردہ کے اور بعض قسم کا ورم بطرف اس جھلی کے عارض ہوتا ہے جو گردہ پر لپٹی ہوئی ہے اور بعض قسم ورم کی بطرف مجرائے حالبین ہوتی ہے اور بعض اقسام بطرف امعاء کے اور بعض اقسام بطرف پشت کے اور بعض اقسام بطرف مجرائے فوقانی کے۔ ایضاً بشر ورم دونوں گردوں میں ہوتا ہے اور اکثر فقط ایک گردہ میں ورم ہوتا ہے ایضاً کبھی ورم گردہ مادہ مجتمع ہو کر پھوڑا ہو جاتا ہے اور کبھی مادہ جمع نہیں ہوتا اگر جمع ہوگیا تو وہ بھی کبھی تو شگافتہ ہو جاتا ہے قریب مثانہ کے اور یہ کیفیت نہایت عمدہ ہے اور سب صورتوں میں انفجار سے اچھی ہے خواہ بطرف امعاء کے شگافتہ ہوتا ہے کہ طبیعت گردہ سے اوس مادہ کو بطرف اون امعاء کے دفع کر دیتی ہے جو گردہ سے ملی ہوئی ہیں جسطرح طبیعت مادہ ذات الجنب کو بطرف استخوانہائے سینہ کے دفع کرتی ہے جو ظاہر بدن کیطرف واقع ہیں کبھی یہ دفع بسبیل رجوع کے بطرف جگر کے پہلے ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور پھر اسکے بعد بطرف امعاء رقاق کے اور اسکے بعد بطرف امعاء کے میل مادہ کو طبیعت بطرف امعاء کے دفع کرتی ہو کیونکہ طبیعت کبھی دفع کرکے خراب پیپ اور ردی ہو اور سیاہ پیپ فضلات مانند دُلی و مقامات خالی کے ہوتا ہے پس محتاج بطرف جلا اور شگافت کے ہوتا ہے جس سے یہ مادہ خارج ہو جائے یا اگر ورم شگافتہ نہ ہو بلکہ گردہ میں باقی رہے اور ورم بھی محتاج شگاف دینے کا ہوتا ہے جس سے یہ مادہ خارج علاج شگافت سے کیا جاتا تھا گردہ کے جلد تم کے اورام بہت جلد متحجر ہو جاتے ہیں یعنی سخت ہو کر پتھر ہو جاتے ہیں اور کیوں نہ پتھر ہو جائیں اسلئے کہ گردہ جگہ پتھری پیدا ہونے کی ہے جو وقت ورم گردہ میں ہو اور یہ ورم خالی تپ سے نہیں ہوتا ہے پھر جب ورم کے اختلاط عقل بھی پیدا ہو یہ امر بسبب شرکت حجاب کے ہوگا کہ ورم گردہ بڑھکر حجاب تک پہونچگیا ہے اور ایسا ورم مع اختلاط عقل کے قاتل اور مہلک ہے خصوصاً اگر اسکے ہمراہ اور دلائل خراب بھی ہوں۔ اور اگر اسکے ہمراہ دلائل جید ہوں اوسوقت ایسے ورم کے شگافتہ ہونیسے توقع سلامت حال اور بچ جانے مریض کی کرنی چاہئے اور اکثر ایسے ہی ورم کے پھٹ جانے کے بعد گردہ کی چربی کسیقدر برآمد ہوتی ہے اور بیشتر ایک شے مثل سرخ بال کے ایک بالشت لانبی برآمد ہوتی ہے اس سے زیادہ لانبی ہوتی ہے۔ اسباب ورم گردہ کے امتلاء تمام بدن کا خواہ امتلاء اون بعض اعضائے بدنیہ کا ہو جو گردہ کے مشارک ہیں اور یہ ورم بوجہ امتلاء یا تو بسبب مقدار خون کے خواہ کیفیت خون کے ہوتا ہے یا پتھری کی خراش اور رگڑ کی وجہ سے ورم گردہ پیدا ہوتا ہے خواہ احتباس بول جو قریب گردہ کے ہو اور تمدید گردہ میں پیدا کرے خواہ اور ایسے امور پیدا ہوں کہ یہ سب چیزیں ایسی ہی ہیں جنسے گردہ میں ورم آجاتا ہے اورام حارہ جو گردہ میں پیدا ہوتے ہیں اونمیں تصلب اور سختی بہت جلد آجاتی ہے پھر اسوقت علامات صلابت کے ظاہر ہوتے ہیں علاوہ علامات مذکورہ بالا کے اکثر ہمیانی وغیرہ کو تنگی اور سختی سے کمر پر باندھنا ورم گردہ پیدا کرتا ہے **علامات** اورام حارہ گردہ کی علامت تپ کا لازم ہونا اور نیز اسی تپ میں فترہ یعنی سکون اور ہیجان کا غیر منتظم ہونا جیسے کہ اوائل ربع میں ہوتا ہے اور اوائل نوبہ میں اس تپ کی نبض اسقدر صغیر نہیں ہوتی ہے جطرح کہ اور سب تپوں میں صغیر ہو جاتی ہے۔ ورم گردہ کی تپ میں برد اطراف کا خصوصاً امتحان کا سرد ہونا ضرور ہوتا ہے اور پھریری کیساتھ التہاب ملا ہوا ہوتا ہے اور تمدد اور گرانی سی نزدیک گردہ کے کنارے کے ہمیشہ معلوم ہوتی ہے اور ہر ایک مدر اور تیز اور شور اور ترش چیز سے ضرر پیدا ہوتا ہے اور التہاب بسبب سوزش مادہ کے کمی اور بیشی میں اور درد ایسا کبھی اوسکا ہیجان ہو اور کبھی ٹھہر جائے خصوصاً اگر دبیلہ بھی پیدا ہو گیا ہو زیادہ تر سکون اس درد میں اوسی قسم میں ہوتا ہے کہ یہ ورم خاص جرم گردہ میں ہو لیکن اگر یہ ورم نزدیک جھلی اور علاقہ کے ہو یعنی جس چیز سے گردہ لٹک رہا ہے اوسوقت میں درد زیادہ ہوگا اور شدت درد کی ہوگی۔ انتصاب اور سیدھے ہونے کو یہ ورم مانع ہوتا ہے کھانسی بھی زیادہ اٹھتی ہے چھینکیں زیادہ آتی ہیں جو قصبہ اور نلی کا اوسپر یہ ورم مستقر نہیں ہو رہا ہے اوسمیں صعوبت ہوتی جبکہ بیمار بستر پر لیٹے اگر یہ لوگ چت لیٹیں تو درد میں خفت اور کمی ہوتی بہ نسبت اسکے کہ اوندھے لیٹیں کیونکہ اس وضع اور انداز سے گردہ لٹک جاتا ہے باینہمہ بوجہ سختی اور صلابت مذکورہ کے انکو اسی وضع پر لیٹنا آسان ہوتا ہے بیشتر شدت اسی تپ کی جو ورم گردہ میں ہوتی ہے بسبب ورم کے بڑھجانے کے ہوتی ہے کہ اختلاط ذہن تک نوبت پہونچتی ہے اسلئے کہ ورم کے بڑھجانیسے حجاب کو بھی ایذا میں شرکت ہوتی ہے۔ ایضاً تپ مراری بھی بوجہ شرکت معدہ اور جگر کے عارض ہوتی ہے اور بیشتر یہ درد چہرہ اور آنکھوں تک پہونچ جاتا ہے اور حبس شکم اور قبض اسوجہ سے عارض ہوتا ہے کہ مادہ ورم امعاء میں تنگی پیدا کرتا ہے بول کا رنگ ورم حار گردہ میں پہلے تو سپید ہوتا ہے بعد ازاں زرد اور ناری جو آمیزہ رسوب سے نہ ہو اور اسکے بعد سرخ ہو جاتا ہے پھر اگر ہمیشہ بول سپید آیا کرے صلابت ورم پیدا ہونے کی خبر دیگا خواہ اسکے ورم کا دبیلہ بنجائے گا خلاصہ یہ ہے کہ اگر بول اس مرض میں سپید اور بالدوجہت ہو اور ہمیشہ اسی کیفیت پر آتا رہے یہ دلیل ردی اور خراب ہے جو وقت پیشاب میں رسوب محمود پیدا ہونے لگے اسوقت نضج ورم کی خبر ملے گی اور یہ نضج بدون کسی خرابی کے ہے جو استحالہ ورم سے بطرف دبیلہ وغیرہ کے ہوتا ہے اگر ایام اولیٰ اور زمانہ ابتدائے ورم کا گذر گیا اور ہنوز پیشاب صاف اور رقیق آرہا ہے معلوم کرنا چاہئے کہ ورم ابھی جمع ہو رہا ہے اور تصلب اور سختی اوسمیں آتی جاتی ہے اسبات کا معلوم کرنا کہ یہ بھی ورم خاص جرم گردہ میں ہے یا قریب غشا اور جھلی کے ہے اوسی بیان سے ہوتا ہے جو ہم اوپر کر چکے ہیں اشتداد وجع وغیرہ سے اور یہ امر دریافت کرنا کہ ورم داہنے گردہ میں ہے یا بائیں گردہ میں اسطرح ہے کہ جس کروٹ لیٹے اور اوس جانب کے مقابل کروٹ لینے میں آسانی نہ ہو اسی طرف ورم ہوگا اسلئے کہ جانب مقابل پر لیٹنا گردہ کے لٹکنے کو منع کر دیتا ہے۔ لہذا آسانی ہوتی ہے۔ ایضاً اگر درد اس ورم کا اطراف جگر تک دراز ہو ورم گردہ راست میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوگا اور اگر منشا درد مین تشویش ہو معلوم کرنا چاہیے کہ بائین گردہ مین ورم ہے اور اگر دونون قسم کی علامتین جمع ہون دونون گردون مین ورم ہوگا۔ جبوقت ورم کا دبیلہ بنتا ہے ثقل و گرانی مین زیادتی ہوتی ہے اور گردہ مین ایسا بوجھ معلوم ہوتا ہے جیسے ایک گرہ یعنی گولہ وزنی اور بھاری شکم مین پڑا ہے اور مقامات خالی مین نفخ پیدا ہوگا اور دیگر عوارض مذکورہ بالا مین شدت ہوگی اور شکم مین زیادہ درد خواہ چبھن محسوس ہوگی۔ بائین گردہ کا ورم اوسکے انثیین کے اوپر ورم محسوس ہوتا ہے اور درد کی بشدت پشت کے عضل مین زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ جبوقت نضج ورم مین پیدا ہوتا ہے تپ مین خفت آجاتی ہے اور پھر بھی زیادہ ہونے لگتی ہے اور بول غلیظ ہوجاتا ہے اور رسوب جید اوسمین زیادہ پیدا ہوتے ہین۔ جب ورم بگانۃ ہوجاتا ہے لرزہ اور تپ یقینا زائل ہوجاتا ہے پھر اگر مدہ اور پیپ سپید ہو اور چکنا اور پھٹا ہوا خراب قوام کا نہ ہو اور پیشاب کیساتھ خارج ہو نہایت بہتر ہے اور اس سے بہتر اور کوئی بات نہین اسیطرح اگر خون برآمد ہو اور سپید پیپ نکلے کہ یہ بھی عمدہ ہے اور اسکے خلاف جس رنگ اور قوام کا مدہ کسیطرح کیون نہ برآمد ہو ردی اور خراب ہو اور جسقدر اوصاف جیدہ اوس کو مخالفت ہوگی روائت اور خرابی اوس کی زیادہ ہوگی **علاج** اول علاج تو یہی ہے کہ سبب ورم کو قطع کرین باسلیق کی فصد لینے سے اگر خون کی زیادتی اور غلبہ معلوم ہو اور بیشتر بعد فصد باسلیق کے زانو کی رگ ابعض کی بھی فصد کھولنی پڑتی ہے پھر اگر یہ رگ زانو کی نہ ملے صافن کی فصد کھولنی چاہیے ایضاً اسہال سے قطع سبب ورم اوسوقت کیا جاتا ہے کہ خون کے ہمراہ اخلاط حادہ اوبھی ہون اور حقنہ ہائے نرم جنمین لعابات مناسب داخل ہون جہانتک ممکن ہے انسے بھی قطع سبب ورم کیا جاتا ہے بہترین ادویہ مسہلہ ایسے وقت یہ ہے کہ ماء الجبن اور المناس سے احتقان کرین۔ ماء الجبن مین امالہ مادہ کا بطرف امعاء کے ہے اور غسل ور دھونا امعاء وغیرہ کا مادہ سے اور جلا بھی ہے اور تبرید اور انضاج بھی ہے اور اصلاح قروح کی عفونت وغیرہ سے اور المناس مین اسہال مادہ اور انضاج بنرمی ہے آب تلکہ یعنی شربت اور شہد کی زیادہ آمیزش ان اجزا مین کیجاتی ہے اور اگر ممکن ہو پہلے تعدیل غلظ کی کرلین اور بعد اوسکے مسہل دین تو یہ تدبیر افضل ہو واجب ہے کہ اسہال مین درشتی اور قوت نہ ہو ورنہ ضرر کی زیادتی ہوجائے گی بسبب انصباب اور ریزش کرنے خلط اور مادہ کے بطرف امعاء کے جو قریب گردہ کے واقع ہین اضمدہ ایسی عمدہ چیز ہے جسکا التزام اس مرض مین کرنا چاہیے اور ادرار ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ اور بزور اور بناوق بزور کبھی نہ دینا چاہیے خصوصاً جبوقت کہ بدن کا تنقیہ ہوا ہو ورنہ ہوا ہو اسلیے کہ اخلاط اوسوقت بطرف گردہ کے ریزش کرتے ہین تاوقتیکہ جب نضج کا ہونا صحیح صحیح معلوم ہوجائے اوسوقت ادرار کرنا جائز ہوگا اور یہی سبب ہے کہ تا امکان پانی پینے کو بھی منع کیا جاتا ہے ایسے ہی وقت مین یعنی جبتک ظہور نضج کا بصحت معلوم نہ ہو اگرچہ پانی بھی ایک وجہ سے علاج اس مرض کا ہے جبتک تنقیہ اور صفائی پوری نہ ہوجائے اور اگرچہ پانی کی تبرید اور ترطیب اورام حارہ کی مناسب ہے مگر چونکہ بکثرت پانی پینا ادرار کو زیادہ پیدا کرتا ہے اور مزاحمت اوس مادہ کی کرتا ہے جو بطرف ورم کے ریختہ ہو رہا ہے یعنی مادہ منصب سے پانی ملکر ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ کیفیت مذکورہ کے یہ مادہ جوہر ورم کی مزاحمت کرتا ہے پس ایسی مضرت رسانی پانی کی بسبب حرکت دینے کے زیادہ ہوگی بنسبت اوس منفعت کے جو کیفیت تبرید اور ترطیب سے مترتب تھی اور باوجود اس ضرر کے پانی اپنے ہمراہ اخلاط کو بطرف گردہ کے لاتا ہے کہ اون اخلاط کا اترنا اور پہونچ جانا گردہ تک پانی کی اعانت سے آسانی ہوتا ہے پھر اگر بدون پانی پلانے کے چارہ نہ ہو آب شیرین اور صاف اور خوب سرد اسی طرح پلانا چاہیے کہ چوس چوس کر پلایا جائے اور گھونٹ گھونٹ کر بکثرت نہ دیا جائے اور واجب ہے کہ اثنا ء ردعی ہو کہ نضج مادہ کو منع کرے گوشت اور چربی کی اشیاء سے اکل ممانعت کرنی چاہیے آب گرم ان بیمارونکو ضرر مضر ہوتا ہے اور اسی طرح ہر ایک چیز جو گرم بالفعل ہو اور گرمی اوسمین قوی ہو المختصر آب کسی طرح بکا کیون نہ ہو اس ضرر سے خالی نہین ہے کہ گردہ مین تعب پیدا کرتا ہے بسبب حرکت اور ہلنے گردہ کے اور بسبب گذرنے اوسی پانی کے گردہ سے ہو کر اور ورم اور رقیق گردہ کے حق مین سکون اور آرام سے زیادہ مفید کوئی شے نہین ہے اور حمام ان بیمارونکو ہرگز موافق نہین ہے ہان مگر بعد انحطاط مرض کے اورام حارہ کو البتہ مفید ہوسکتا ہے۔ واجب ہے کہ اول مرض ورم مین مشروبات اور طلا کرنے کے وہ اقسام جو مانع نضج ہین مستعمل نہ ہون پھر بعد زمانہ اولی کے اونمین ایسی ادویہ ملائی جائین جو کہ جالی اور مرخی ہون اور منضج بھی ہون اور مقدار ان ادویہ کی کمی بیشی مین بقدر ورم کے بڑے چھوٹے ہونے کی تجویز کرنی چاہیے پھر اسکے بعد ادویہ جالیہ اور مرخیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جالی اور مرخی ادویہ مین وہی اشیا اختیار کرنی چاہیئن کہ جنمین لذع نہ ہو پھر اگر ایسی ادوا

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی حاجت ہو جو قوی انجلا ہے اور اوسمین لذع بھی ہے کہ اسوجہ سے ورم کو بڑھا دیگی پس صواب یہ ہے کہ غالب وزن ایسی دوا پر ایسی دوا کی تجویز ہوتی ہین بالکل لذع نہ ہو اور اسیطرح اگر بدن مین مریض کے اخلاط لذاع بھرے ہون اور انکا استفراغ نہ ہو چکا ہو پس اوسوقت واجب ہے کہ بکثرت ایسی غذا دیجائے جو از قسم احسا اور ستو وغیرہ کے ایسی ہو کہ گردہ کے مناسب ہے اور ورم کو بھی مفید ہے گردہ غذا ایسی بھی ہو کہ اوسمین لذع نہو کیونکہ ایسی غذا سے گردہ بھی غذا پاتا ہے واجب ہے کہ حال اخلاط کا بھی رقیق اور غلیظ ہونے مین خوب پہچان لیا جائے اور جوہر اصلی ان اخلاط کا اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ آیا یہ اخلاط جنس فاسد اخراج کی ہین یا صحیح اور نا فاسد اخلاط ہین یا اینکہ یہ سب اخلاط ایک ہی قسم کے ہین اور کوئی خلط بھی ان مین ملی ہے اور مقدار ان کی بھی بخوبی دریافت کر لیجائے تا اینکہ بنا بر اوسکی کمی بیشی کے مقابلہ اون اخلاط کا کیفیت اور کمیت ادویہ سے کیا جائے جبتک طبیب کو اس امر پر ہے کہ زیادہ تیز دوا سے علاج نہ کرے ادویہ حادہ کیطرف رجوع نہ کرنا چاہیئے جب ورم مین نضج بخوبی آجائے اور بول سے یہ بات معلوم ہو مدرات پلانے چاہئین جیسے بزور اور بنادق البزور بماء الشعیر وغیرہ داخل کرکے اور قبل نضج تام کے ہرگز مدرات نہ پلانا چاہیئے خصوصاً اگر اخلاط ردی بدن مین ہون اکثر مدرات کے استعمال سے ایسے وقت مین بھی ایک ثقل اور گرانی بدن مین محسوس ہوتی ہے اسکا کچھ خوف نہ کرنا چاہیئے اسلئے کہ یہ گرانی نقطہ بعضین مدرات کے پیتے پیتے آپ ہی آپ زائل ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر مناسب ورم گردہ کے واسطے اور اسہال خلط کی غرض سے اسی ورم مین حقنہ کا استعمال ہے نہ ادویہ مشروبہ کا اسلئے کہ حقنہ کا وصول گردہ تک بہت زیادہ ہوتا ہے اور قوت ادویہ کی جو داخل حقنہ مین ہون زیادہ باقی رہتی ہے اور اسکے علاوہ یہ کتنا بڑا فائدہ ہے کہ اوپر کے اعضا سے اور اخلاط کو جو زیادہ اخلاط موجود ورم گردہ سے ہون ادویہ حقنہ جذب نہین کرتی ہین جسطرح کہ ادویہ مشروبہ اور خصوصاً وہ ادویہ مشروبہ جو مسہل ہون جذب کرتی ہین واجب ہے کہ حقنہ بھی وہی اختیار کرین جو حقنہ ہائے نرم باب قولنج مین درج ہوئے ہین تاکہ نرمی اور آرام باقی رہے اور ناگواری انکی کراہ پیدا نہو اور نہ مزاحمت اور تنگی ورم مین پیدا کرے کہ ایذا پہنچا کرین المناس بہت عمدہ دوا ہے ورم گردہ کے علاج مین کہ جب دوائے حقنہ مین المناس داخل کیا جاتا ہے یا کہ ادویہ مشروبہ مین پڑتا ہے استفراغ مادہ ورم گردہ کا بدون درشتی کے کر دیتا ہے اور نضج مادہ ورم مین پیدا کر دیتا ہے اگر معلوم ہو جائے کہ بدن اخلاط سے پاک ہے اور ورم بھی چھوٹا ہے تو بنفشہ کا کا استعمال اوسکی اصلاح مین کافی ہوتا ہے اور آب خیار بھی کافی ہوتا ہے جسمین پانی زیادہ ملا ہوا ہو اسلئے کہ ان دونون مین جو قوت جلا اور تلطیف اور تقطیع کی ہے اگر ورم کی تحلیل بدون لذع کے کر دیتی ہے جو چیزین کہ ابتدائے زمانہ ورم مین نافع ہین وہ ماء الشعیر ہمراہ کسی روغن کے اور عصارہ بید سادہ اور دیگر عصارہ ہائے بارد اور ضماد ایسے جو حرارت ورم کو بجھا دین اسپغول کا لعاب بھی پلایا جاتا ہے اور شیر دودھ پلانے کا بھی استعمال کرتے ہین۔ اگر ورم مین التہاب ہو اسوقت دودھ کا استعمال دس طریقے سے مناسب ہوگا جسکو ہم سطور آیندہ مین بیان کرینگے۔ حقنہ کا استعمال خطمی اور خبازی اور تخم کتان ہمراہ کسیقدر اشیاء بارد کے کرین اور روغن گل بھی داخل کرین۔ اور ضماد مین آرد جو اور بنفشہ اور باقلا اور اخیر زمانہ مین اجزاء بارد کو ترک کرین اور حلبہ اور بابونہ وغیرہ بڑھا دین اور روغن کے اقسام مین آب روغن کنجد اور روغن قرطم کو اختیار کرین خارج بدن پر ایسی چیزون کا ضماد کرین جو منضج ہون اور قوت تسکین کی اونمین زیادہ ہو از قبیل یہ دوا ہے کہ صوف کا ٹکڑا روغنہائے گرم مین ڈبو کر اوس سے تسکین اور جو پوٹلی کہ اسمین کسیقدر سویا اور خطمی داخل ہے اس سے تکمید کرین ضماد اس ورم کو واسطے کبھی آرد گندم اور آب پیاز اور برگ حلبہ اور کرنب اور اصل السوس اور شبت اور خطمی اور بابونہ سے روغن کنجد سے ملا کر بنائے جاتے ہین انہین ضمادات مین بنفشہ اور طین اقسام چربیون کے داخل کرینگے بھی اختیار دیا گیا ہے اور بغرض تخدیر کے خشخاش پوست تفاح بھی مناسب ہے۔ جو ورم از قبیل صلابت اور سنگ گردہ کے ہو اوس کی تدبیر اوسی طرح کرنی لازم ہے جو آئندہ حصاۃ گردہ کے واسطے ہم لکھین گے۔ درد جو ورم گردہ مین اوٹھے اور ہیجان اور شدت اوسکی ہو خصوصاً مثانہ کے قریب مثانہ کی بھری کے بڑھجانے سے یا کسی قسم کا کسر اور تنگی جو عضو ہذا مین حادث ہوئی ہو اوسکی وجہ سے یا کسی قسم کی خشونت جسکے سبب سے خراش اور ریح پیدا ہو کر درد پیدا کرے تو اکثر حمام اور آبزن کرنیسے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہے اگر افراط سے کیا جائے اور اگر پھر بعد آبزن وغیرہ کے درد گردہ عود کرے بعد ایک ساعت کے پھر کرنا چاہیئے نطولات جنمین بابونہ داخل ہے اور اکلیل الملک کے نطول خواہ اونکے خطمی کے یا سبوس گندم کے نطولات کہ یہ بھی سب نافع ہین اور عمدہ ہین۔ اگر ہمراہ درد گردہ ورمی کے کسیقدر تعفن طبیعت بھی ہو پس رائے صائب

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہی ہے کہ پہلے اخراج ثفل کا شیاف اور حقنہ سے کرین جو مقدار مین بڑا اور زیادہ نہو ورنہ بسبب مزاحمت اور تنگی ورم مین پیدا کرنے کی زیادتی کریگا بلکہ حقنہ سے تو شیاف ہی ایسے وقت زیادہ پسندیدہ رہے طبیعت مین یکی اور خفت پیدا کرنیکی تدبیر سے درد مین بھی سکون پیدا ہوتا ہے سہل کا استعمال تو ایسے وقت کسیطرح ہوہی نہین سکتا اسلئے کہ سہل سے ایذا ہوگی اور اخلاط کا اوپر آنا اوپر سے زیادہ مقصود ہے اور حقنہ جو وقت ادویہ مین چربیان اور تھوڑی سی ادویہ مرخیہ اور تھوڑی سی ادویہ مدرہ داخل کیجائین پھر قلیل اسہال کے درد کی شدت بھی توڑدیگا منجملہ ان ضمادات قویہ کے جو واسطے انضاج مادہ دبیلہ گردہ کے مناسب ہین یہ ضماد ہے کہ انجیر کو اب اصل مین اوبال کر ضماد کرین پھر اگر احتیاج ہو کہ اوسکی تقویت ادویہ سے کیجائے خواہ ارسا سے یہ بھی کر سکتے ہین - پانچ مجرب دوا اون مین سے یہ دوا ہے کہ تخم کتان دو مثقال ورشاستہ ایک مثقال ملاکر دو حصہ کرین ایک حصہ پوری مقدار شربت ہے جب نضج تمام ہو جائے پھر اوسوقت مدرات کو مشروب در حقنہ دونون طرح دینا جائز ہے - منجملہ ضمادات کے یہ وہ ضماد ہے جو کاغطوس اور جعدہ اور قطراسالیون اور نفاخ اذخر اور سنبل سے بنایا جاتا ہے واجب ہے کہ درد کی پوری پوری خبرگیری کرین اور جو قلق مریض کو ہوتا ہو اوسمین تسکین اونھین مسکنات سے کرتے رہین جنکا ذکر اکثر ہو چکا ہے - بیشتر جس حقنہ سے کہ ثفل رکا ہوا خارج ہوتا ہے بہی راحت اور سکون درد مین بھی پیدا ہوتا ہے دو وجہون سے ایک تو یہ کہ مزاحمت ثفل کی جو ورم سے ہے دور ہو جاتی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ ملینین پیدا کرتا ہے پھر اگر یہ دونون فائدہ پیدا نہوون حاجت اس امر کی ہوگی کہ تخفیف درد مین بذریعہ ضماد اور محجمہ کے پیدا کیجائے محجمہ کو اوسکے مکان پر درمیان قطن یعنے تہیگاہ اور پشت کے رکھنا چاہئے اسکے بعد بھری سینگی سے شرط کرانا چاہئے اور مقام درد کی سینک صوف کوزیت گرم مین ڈبوکر بھی کیجائے اور وہ روغن زیت ایسا ہو جسمین خطمی اور قیسوم اور بابونہ کو جوش دیا ہو ضماد اوسی مقام پر تخم کتان وغیرہ کا کرنا چاہئے اور بیشتر حاجت پڑتی ہے کہ اس ضماد کو جعدہ اور کندر اور مُر اور موم اور روغن سوسن سے قوی کردین اور اکثر حاجت ہوتی ہے کہ دوا کیواسطے ایک نافذ کرنیوالی چیز بطور امداد کے بھی تجویز کرین مثلاً محجمہ رکھین خواہ شرط لگا کر پھر اوسکے بعد جب ساتھ تحلیل کے تکمیدات مذکورۂ بالا سے تسکین اکثر درد مبردہ باردہ بالفعل کے پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے تھوڑے سے اجزائے حارہ لطیفہ ملاکر اور کسیقدر مخدرات بھی شریک کر کے جیسے افیون ہمراہ کرسنہ کے تھوڑی سی افیون ملاکر خواہ فلونیا کا استعمال کرو وہ نہایت افضل دوا ہے ایسے مقام پر خاص علاج دبیلہ کا جو وقت معلوم ہو جائے - کہ ضرور دبیلہ کا مادہ فراہم ہوا چاہتا ہے اوسوقت واجب ہے کہ اعانت اوسکی ایسی ادویہ منضجہ سے کی جائے جنکو ہمنے بیان کیا ہے اور اون ادویہ منضجہ کی قوت اکلیل الملک اور اذخر اور تفتین اور ابرسا اور آرد کرسنہ سے بڑھائی جائے اور اکثر ادویہ مین بیخ ناشرا اور ماذریون اور فضلہ کبوتر کی بھی حاجت ہوتی ہے - اور بیشتر انجیر ہمراہ شہد کے کافی ہوتا ہے واجب ہے کہ حقنہ کے ادویہ مین اور شربات مین بھی ایسی اشیا کا استعمال ہو جو بقوت قوی نضج پیدا کرتی ہین اور کمادات کے اقسام جو مذکور ہو چکے ہین اونکو اجزائے مناسبہ سے قوی کرکے استعمال کرنا چاہئے اکثر گاہ بسبب بطوء نضج کا ایک سوء مزاج حار ملتہب ہوتا ہے جب اوس مزاج کی تعدیل کردیجائے پھر نضج اچھی طرح اور بسرعت ہو جاتا ہے اور تعدیل دودھ کے استعمال پلانے سے خواہ دودھ سے احتقان کرانے سے حاصل ہوتی ہے اور ضمادونکے ذریعہ سے بھی تعدیل ہو جاتی ہے انضاج مادہ کے واسطے ایک حیلہ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ بعض اشیا جو بارد بالطبع اور حار بالعرض ہون جیسے آب گرم کہ اوسمین مریض کو بٹھاتے ہین پھر اگر ورم شگافتہ نہو اوسوقت ایسے ادویہ کا استعمال کرین کہ جس سے ورم شگافتہ ہو جائے اور حقنہ ہائے حادہ کا استعمال کرینگے تا اینکہ جس حقنہ مین خربق اور نشارا الحمار اور ثوم داخل ہو وہ بھی جائز ہے اور امداد کرنی چاہئے انھین ادویہ مفجرہ کی کمادات اور ضمادات سے خارج ہین اور مدرات قویہ سے مثل بیخ ترکی اور تخم بنجنگشت اور ان دونون ادویہ مین ایک عجیب خاصیت ہے ورم کے شگافتہ کرنے مین منجملہ مفجرات جیدہ کے دارچینی اور حرف بھی ہے پھر جسوقت ورم شگافتہ ہو جائے آب مدرات قویہ کا استعمال کرنا چاہئے اسکے بعد ادویہ محمرہ جو قرح مین گوشت بھر لانے کی خاصیت رکھتی ہین اونکو استعمال کرین اور اونکا بیان آئندہ کیا جائیگا

گردہ کے اورام بلغمی کا بیان

جو اسباب بلغم کی پیدائش کے ہین اونھین سے یہ اورام گردہ مین بھی پیدا ہوتے ہین **علامات** گرانی اور تمدد یعنے کھچاؤ ہوتا ہے اور افعال گردہ مین قصور یعنے کمی ہوتی ہے اور التہاب نہین ہوتا ہے - بیشتر اس ورم کے ہمراہ ترہل یعنے ڈھیلا پن چہرہ اور آنکھ مین اور تمام بدن مین ہوتا ہے بول زیادہ رقیق اور سرد ہوتی ہے اور ورم صلب سوداوی کے علامات مفقود ہوتے ہین - **علاج** ضماد ہائے سخنہ سے کرنا چاہئے اور مدرات سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو منفعتی ہون۔ واجب ہے کہ اگر نفع ظاہر ہو تو غار اور ورق غار پر اور روغن غار پر زیادہ اعتماد کرین اور سداب پر بھی زیادہ اعتماد کرین ایسے اوقات مین کہ اونکا استعمال حقنہ مین اور مشروبات دونون مین کیا جاتا ہے اور ضمادات مین بھی **اورام صلبہ گردہ کا بیان** کبھی یہ اورام ابتدائی ہوتے ہین اور اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتے ہین سبب ان اورام کا کثرت مادہ سوداویہ کی ہو گردہ کیطرف جذب ہو کر پہونچا ہے خواہ کوئی ورم حار منجر ہو کر مائل بسوداویت ہو گیا ہے بسبب اسکے کہ برودت نے اوسمین تحجر پیدا کر دیا ہے۔ یا کسی حرارت نے اس ورم کو غلیظ کر دیا ہے اور یہی دونون سبب ہیں کہ نضج نہین ہونے پاتا اسلئے کہ نضج مادہ کا تابع حرارت معتدلہ کے ہے **علامات** گردہ کے ورم صلب پر گرانی شدید دلالت کرتا ہے جسکے ہمراہ درد معتدبہ نہین ہوتا ہے سوائے اس ورم صلب کے جو بعد ورم گرم کے پیدا ہو کہ اوسمین اکثر اوقات درد شدید کا ہیجان ہوتا ہے منجملہ علامات ایسے ورم صلب کے بار یک ہونا دونون کوکھو کا جو پٹھو کے اوپر کے دبلے پن طرف ہین اور انھین دونون مقام کا سن ہو جانا اور دونون کولون مین بھی خدر یعنی سن کا عارض ہونا خواہ دونون کولہے کا اوتر جانا اور دونون پنڈلیون مین بھی خدر پیدا ہوتا ہے گر ضعف سے پنڈلیان کبھی خالی نہین ہوتی ہین اور تمامی اعضائے زیرین مین یعنی گردونسے نیچے جتنے عضو ہین سب مین لاغری ونحافت عارض ہوتی ہے اور بدن بھی لاغر اور نحیف ہو جاتا ہے بول رقیق ہوتا ہے اور مقدار مین قلیل اسلئے کہ جذب مایت بسبب ضعف گردو نکے کم ہوتی ہے اور نضج بھی قاصر رہتا ہے نہین ہوتا ہے جسکا سبب یہ ہے کہ سدہ جو بحالت ورم ہوتا ہے گردہ کے مدرات کو نفوذ سے مانع ہو رہا ہے اور بلا بہت سی مقدار مایت رقیقہ کو بھی مانع ہے لاکثر یہ سدہ بول کو روک دیتا خواہ جمع کر دیتا ہے اور ضعف گردہ قوت کو نضج بول سے منع کرتا ہے کبھی ورم صلب سے تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اکثر انجام کا استسقائے لحمی بھی ہو جاتا ہے اسلئے کہ جو اہلی خون کی مایت کے نکلنے کی ہین وہ بند ہو رہی ہین اسوجہ سے اس مرض مین لازم ہے کہ ہمیشہ اوسکی تدبیر کرتے رہین **علاج** سختی جگر کے علاج مین جو جو قواعد کلیہ بیان ہو چکے ہین پہلے اوسکو خوب تامل کر کے پھر او نھین ادویہ کو یاد کر کے بعینہ وہی طریقہ علاج کا اس مرض مین بھی ہے اور صلابت گردہ کا علاج او نھین قواعد اور انھین ادویہ سے کیا جاتا ہے پھر اگر حاجت فصد کی ہو اسلئے کہ خون سوداوی مین کثرت ہے ضرور کر دینی چاہئے۔ کبھی پلا بزرکا جنمین تحلیل اور تلیین کی قوت ہے مفید ہوتا ہے جیسے تخم مرو تخم کتان تخم خطمی اور تخم حلبہ اور تخم قرطم کہ انھین بزور سے سفوف بنا کر اور مدرات ادویہ انھین بقدر حاجت ملا کر استعمال کرین اور ادرار مین افراط نہ کرنی چاہئے ورنہ رقیق مادہ خارج ہو کر غلیظ باقی رہ جاتا ہے وہ پتھرا جائیگا اور صلابت زیادہ عارض ہو گی بلکہ مریض کے بول کو دیکھتے رہین جب غلیظ بر آمد ہو اوس وقت ادرار کے باعتدال دینکا اخراج کر دین اور جب پھر بول غلیظ کا آنا رک جائے انضاج مادہ کرین منجملہ علامات نضج مادہ کے یہ ہے کہ بول بمقدار کثیر آتا ہو مرخیات اور کمادات بھی اس ورم کو نافع ہوتے ہین جیسے روغن قسط اور روغن ناردین اور موم اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور روغن غار اور ضمادات جو بابونہ اور اکلیل الملک اور تخم کتان سے تیار کئے جائین۔ اور اکثر حاجت مقل و اشق کی بھی ہوتی ہے اور سکبینج اور خرس کی چربی خواہ شیر کی چربی اور مخ گاؤ اور بارہ سنگھا کا مغز ساق وغیرہ کہ ان اجزا سے مرہم اور ضمادات بنا کر استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی حاجت ہوتی ہے کہ مقل و اشق ان دونون کو مدرات کے جوشاندہ مین گھول دیتے ہین اسیطرح بابونہ اور خشک اکلیل الملک اور سفانج کو شربا استعمال کرتے ہین

قروح گردہ کا بیان جو اسباب گردہ مین قروح پڑ جانے کے ہین وہی اسباب عام ہین جیسے اور جملہ اعضا مین قروح پیدا ہوتے ہین اور وہ اسباب کیا ہین کہ پہلے تفرق اتصال ہو پھر اوسکے بعد تفسخ یعنے پھٹ جانا عارض ہو اور یہ بات یعنی تفرق اتصال اور پھٹ جانا کبھی تو کسی رگ کے شگافتہ ہونے اور پھٹ جانیسے خواہ اوسی رگ کے کٹ جانیسے عارض ہوتی ہے اور انھین اسباب معلومہ سے ہو ایسے تفرق اتصال کے بارہ مین بار ہا بیان ہو چکے اور کبھی کسی دبیلہ کے شق ہو جانیسے اور کبھی بوجہ سنگ گردہ کے قرحہ پڑتا ہے کبھی اخلاط مراری خواہ اخلاط بورقی کہ اونسے کسی قسم کا سحج اور خراش پیدا ہوا خواہ اخلاط لزجہ کیوجہ سے جنکی انقلاع عنیف سے یعنی بزور اونکو اپنی جگہ سے جدا کر نیسے تفرق اتصال پیدا ہوا اور قرحہ پڑ گیا۔ گردہ کے قروح مین بہ نسبت قروح مثانہ کے رداءت کم ہوتی ہے اور نیز قروح سے ان مجاری کے جو درمیان دونون کے ہین کہ اونکا حال رداءت مین درمیان رداءت قروح کلیہ و مثانہ کے ہے۔ سبب اوسکا یہ ہے کہ قروح عضو عصبی کے اونکا اچھا ہونا بہت دشوار ہے بہ نسبت قروح عضو لحمی کے اکثر جو قروح کہ مجاری مین پیدا ہونے ہین سبب اوسکا سوداوی کے ہونے ہین کہ وہ مادہ ساحج ہے یعنی خراش پیدا کرنیوالا ہے یا کوئی سنگریزہ ایسا حادث ہوا جس نے قرحہ ڈال دیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

کبھی یہ قروح گردہ مندمل ہوتے ہیں یعنے سڑ جاتے ہیں اور کبھی مندمل نہیں ہوتے اکثر گاہ قروح گردہ سے نواصیر پیدا ہوتی ہیں اور یہ نواصیر ہرگز اچھی نہیں ہوتی گو انکا سیلان اور بہنا بند بھی ہو جائے مگر اس سیلان کا رک جانا بروقت نقاء بدن کے مادہ سے ہوتا ہے اور پھر جب امتلائے مادہ بدن میں ہوا پھر جاری ہوتا ہے ایسی نواصیر کی جو تمام مدت دراز تک مدہ اور ریم اوسکا صورت پر رہے خواہ رہ چکی ہو اور کوئی شر اور فساد زیادہ اس سے پیدا نہ ہوا ہو اوس سے کچھ زیادہ خوف نہ کرنا چاہیے اور زیادہ پھیل جائے اور تاکل کا خوف اسمین ہے اور جبکہ مدہ اور ریم خراب و ردی ہو اوس سے ایساع اور تاکل کا خوف ہوتا ہے جو انجام کار ہلاک مریض پیدا کرتا ہے جس شخص کا گردہ پھٹ جائے فوراً مر جائیگا اکثر ورم کا سر ابطرف خارج بدن کے مائل ہوتا ہے اوس وقت یہ ورم اسی خارج کیطرف شگافتہ ہوتا ہے جس سے گردہ پھٹ جاتا ہے **علامات** قروح گردہ کے علامات یہ ہیں کہ بول میں اخراج مدہ کا اور اجزائے شعریہ کا ہو خواہ اجزاء ریشہ سرخ برآمد ہوں یعنے ورد سے ہوتے ٹوٹے اجزا گوشت کے اور اکثر مریض ایک قسم کا الم نواحی گردہ میں پاتا ہے اور بعض اوقات خون کا پیشاب اس الم سے پہلے ہوتا خواہ گردہ کے قروح سے پہلے خون کا پیشاب ہوتا ہے خواہ دبیلہ گردہ پہلے ہو کر نبت قرحہ گردہ میں پڑتا ہے یا پتھری کے بند نکلنے کا الم پہلے ہو کر اسی سبب سے گردہ میں قرحہ پڑے یا کبھی کسی قسم کی چوٹ جو قبل اسکے واقع ہوئی ہو خواہ کوئی اور صدمہ واقع ہوا ہو وہ بھی قروح گردہ پر دلیل ہوتا ہے۔ انفتاح یعنے گردہ کا خواہ کسی رگ گردہ کا منہ کھلنا اوس سے جو خون کا پیشاب ہوتا ہے اوسکے ہمراہ کبھی درد ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے اور دلیل انفتاح پر یہ ہے کہ بول الدم تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے اگر کسی دبیلہ کے منفجر ہونے سے ہو اور کسی رگ کے پھٹ جانے سے جانب فوق گردہ سے ہو ممکن ہے کہ یہ بول الدم فقط دو ہی روز خواہ تین دن رہے اور پھر بند ہو جائے پھر اگر زمانہ دراز تک رہے یہ بول الدم ضرور انفتاح گردہ یا قرحہ گردہ سے ہوگا خواہ مثانہ کے قرحے سے ہوگا۔ **مترجم** دوسرا نسخہ یہ ہے پھر اگر بول الدم زمانہ دراز تک رہے اور اسکے ہمراہ تغیر لون بول اور کثیر شدید کی بھی ہو پس سوائے قرحہ گردہ یا مثانہ کے اور کوئی سبب ہے یہ بول الدم نہوگا **متن** یہ بول الدم ضعف آور ضروری اسلئے کہ اگرچہ مقدار اسکی تھوڑی تھوڑی ہر مرتبہ ہوتی ہے مگر جواز چند مرتبہ آنا تھوڑی مقدار کا بھی کثیر مقدار کو پہونچ جاتا ہے اور مقدار کثیر کا استفراغ ہو جاتا ہے فرق درمیان قروح گردہ اور قروح مثانہ کے یہ ہے کہ قروح گردہ کے ہمراہ پیشاب با آسانی ہوتا ہے اور قروح مثانہ میں دشواری سے پیشاب ہوتا ہے

فرق درمیان قروح گردہ اور قروح مثانہ

قروح مثانہ میں قشور یعنے چھلکے سپید ہوتے ہیں اور قروح گردہ میں چھلکے سرخ ہوتے ہیں چھوٹے چھوٹے ہوں خواہ باریک ہوں اگر قروح مجاری مثانہ میں ہوں اور بڑے بڑے ہوں اگر قروح نفس مثانہ میں ہوں مگر سپید ضرور ہوں گے تمام درد سے بھی فرق ان دونوں کے قروح کا ممتاز ہوتا ہے اسلئے کہ مقام ان دونوں مین جدا جدا ہے گردہ کے قروح میں درد اوپر کیطرف ہوتا ہے اور قروح مجاری میں وسط اور درمیان میں اور مجری قضیب کے قروح کا درد سب کے بعد اور سب سے نیچے۔ اکثر درد میں صعوبت قروح مجاری سے ہوتی ہے اور اسکو ہیجان ہر ساعت ہوا کرتا ہے جیسے درد زہ کی سی کیفیت ہے کبھی ان فرق مطلوب پر درمیان قروح گردہ اور مثانہ وغیرہ کے یوں بھی استدلال کرتے ہیں کہ اکثر درد قروح مثانہ کا نہایت باصعوبت ہوتا ہے اسلئے کہ مثانہ عضو عصبی ہے اور حس اسکی قوی ہے۔ بول دم جو متواتر ہو اگرچہ وہ قروح گردہ اور مثانہ دونوں میں مشترک ہے پھر بھی چھلکے مثانہ میں بعد انحلیل ہوتے ہیں اور بول سے آمیزش اوسے کم ہوتی ہے اگر مریض قروح مثانہ یا قروح گردہ کو خون کا پیشاب بعد بول مدہ کے آگئے دلیل سڑ جانے قروح پر ہوگی کبھی قروح گردہ کی صعوبت اور خبث مادہ یا نفس قرحہ کے خبث پر یوں بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ قبول علاج کم کرتا ہے اور زمانہ دراز تک رہنا اور علاوہ ازین درد کا پیشاب مین زیادہ ہونا اور سبز رنگ خراب و بدبو پیشاب کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہے **علاج** سب سے پہلے مناسب یہی ہے کہ قروح گردہ کے عرض میں فصد کیجائے اور قروح مثانہ میں بھی فصد مقدم ہے اوسکے بعد تعدیل اخلاط کی فکر کریں اور مرارت اور بورقیت سے اوسکو بطرف عذوبت اور حلاوت کے مائل کریں تاکہ بعد اوس جراحت کے جو زمانہ شوریت میں اوسنے پیدا ہوئے اب جراحت بعد جراحت کے ہمیشہ نہ پیدا ہوا کرے۔ ہر ایک نمکین اور تیز اور ترش چیز سے پرہیز کریں اور پانی بھی زیادہ نہ پیا کریں تاکہ زیادہ اور بار بار پیشاب کا خطرہ نہ معلوم ہو اور نہ بار بار پیشاب آیا کرے گردہ کی تحریک ایسی چیز سے نہ کریں جس سے مواد شور اوسکی طرف سیلان کرکے پہونچیں اور خراش وہین پیدا کریں اسلئے کہ عام قاعدہ علاج گردہ کا تسکین ہے فصد بھی اوسی چیزونسے ہے جو تعدیل اخلاط پیدا کرتی ہے بشرطیکہ مناسب حال بھی ہو اور اسہال جو لطیف ہو اور رقیق مادہ کا اخراج بلا درشتی کرے البتہ اس سے تعدیل اخلاط ہوتی ہے اور ایسا اسہال نہ ہو کہ اخلاط مادہ کو دفعۃً واحد پر خارج کردے اسلئے کہ ایسا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسہال ہونے نقصان مادہ لطیف کرکے اوسکو مائل خلاف جہت گردہ مین کردیتا ہے اور جبتک مسہل صفرا کا استعمال نہو وہی اولیٰ ہے ہان اگر ضرورت ہو اسوقت مضائقہ نہین۔ اولیٰ اور انسب یہ ہے کہ پہلے تعدیل مادہ کی کرین اوسکے بعد اخراج مادہ کا کیا جائے خصوصًا بذریعۂ قے کرانے کے۔ قے کرانی مرض گردہ کے علاج مین نہایت جلیل القدر ہے اسلئے کہ تقطیر مادہ اور استفراغ مادہ کرتی ہے اور جذب اخلاط مخالف جہت گردہ مین کرتی ہے اور اکثر اوقات اسی قے کرانے مین جواز علاج امراض گردہ کا نسخہ ہوتا ہے اور دیگر اقسام علاجات سے مستغنی کردیتا ہے مناسب یہ ہے کہ پہلے بذریعۂ بدرقہ کے ادرار کیا جائے اسکے بعد قے کرانے پر متوجہ ہون۔ واجب ہے کہ قے لئے طعام کے بعد کرائین کہ اوسکے بعد قے کرنے مین سہولت ہوتی ہے جیسے خربزہ اور اسکی بیخ ہمراہ کسی شربت شیرین کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے پانی گرم ملاکر اور واجب ہے کہ قے شدید جس سے درشتی اور سختی پیدا ہو قے کرانے مین نہ کیجائے منجملہ ان اشیا کے جو تعدیل خلط کرتی ہین طبیخ زنی کا کھلانا اور ککڑی اور کاکنج اور خشخاش کا کھلانا منجملہ ان قواعد کے جنکی رعایت کرنی ضرور ہے یہ بھی ایک اصل ہے کہ جسوقت درد مین شدت ہو پہلے چاہئے کہ درد کا علاج کرین اوسکے بعد قرحہ کے علاج پر توجہ کیجائے اگر قرحہ ابھی تازہ ہے اور ایسا ہے جیسے کہ ابھی ورم پکا نہ ہوگیا ہے اوسکا علاج اسقدر کافی ہے کہ حب النشا ہمراہ شربت بنفشہ کے دیجائے جسوقت مرض کہنہ ہوجائے علاج مین دشواری واقع ہوگی واجب ہے کہ جھٹ پٹ تنقیہ کردین تجفیف کیواسطے تنقیہ و مدرات خفیفہ سے ہوسکتا ہے اور جیسے تخم کاکنج اور خطمی یا مدر ادنیٰ کہ اوس سے زیادہ مدر قوی نہ دیجائے اور مادہ خبیث اور ردی مین پرسیاوشان بمقدار معتدل اور ایرسا اور فراسیون اور آرد کرسنہ اور حاجت اسکی بھی ہے کہ پلانے اور ضماد کرنے مین دونو طرح سے استعمال ان ادویہ کا کیا جائے بشرطیکہ مرض مین خباثت ہو اکثر اوقات زوفا اور سداب وغیرہ بھی نافع ہوتے ہین پھر بعد استعمال ان اجزا کے بھی اگر تنقیہ ہوچکے اب زخم اور التیام کیطرف متوجہ ہونا چاہئے یعنی پپڑی ڈلنے اور گوشت پیدا کرنیوالی ادویہ کا استعمال بعد پاک و نقی ہوجانے قرحہ کے کرنا لازم ہے تاکہ تآکل اور بڑائی پیدا نہو۔ واجب ہے کہ سکون اور آرام اونکو زیادہ دیا جائے اور تا امکان تعب و ماندگی سے بچائے جائین بلکہ واجب ہے کہ ریاضت کے اقسام مین سے فقط اطراف کی مالش پر اکتفا کیجائے اور جو کچھ کہ استفراغ اوسکا ریاضت سے ہوتا ہو اسکو حمام یا اسہال سے نکالا جاوین یہانتک کہ اونکو حرکات سے بچایا جائے کہ کشتی اور چلنے پر بھی انکو قادر نہ کیا جائے خصوصًا اگر وہ لوگ خوگر ریاضت کے ہون اوسوقت یہ تدبیر و دلک اطراف وغیرہ کی ضرور کرنی چاہئے جسوقت مریض کو عافیت حاصل ہو رفتہ رفتہ ریاضت اونکی بڑھائی جائے اور خفیف ریاضت سے آہستہ آہستہ اپنی عادت اصلی کیطرف واپس لایا جائے اور لیکے عادات اور حرکات بحال خود کردیے جائین۔ خاص علاج قرحہ کا یہ ہے کہ جماع بالکل ترک کرادیا جائے اسلئے کہ جماع نہایت مضر ہے اور حرکت اور ریاضت زیادہ نہ کرنے پائے اور فقط مالش بدن خواہ اطراف پر کفایت کیجائے کہ یہ ریاضت نافع ہے اور جاذب ہے خون کی بطرف بدن کے دوسرے تدبیر قرحہ کی یہ ہے کہ منقیات جالیہ ایسے تجویز کیے جائین جنمین لذع نہ ہو پھر اگرچہ زیادہ ردی اور بگڑا ہوا خراب نہو وہی ادویہ جو تجفیف اور جلا مین معتدل ہون کافی ہونگے اور اگر قرحہ خبیث ہو اوسوقت احتیاج ایسی دوا کی ہوگی جنکی قوت قرحہ کے پاک کرنے اور چرک وغیرہ سے دھونے مین زیادہ قوی ہو اور تجفیف بھی زیادہ کرتی ہون کہ صدید ریم اور چرک پڑنے سے مانع ہون اور بعد ایسی دوا کے پھر وہ ادویہ ہین جنمین قبض بشدت ہو تاکہ انصباب اخلاط ردیہ کا نہ ہونے دین جب قرحہ چرک سے پاک ہوجائے اور سوکھ جائے اور مواد کی آمد اون کی طرف بند ہوجائے پس یہی زمانہ اونکی صحت کا ہے واجب ہے کہ جملہ ادویہ قروح مین مغریات کی ضرور شرکت رہے جیسے نشاستہ اور کتیرا اور صموغ باردہ اسلئے کہ تغریہ سے حفاظت خراش و ریش کی ہوجاتی ہے اسوجہ کہ وہ ادویہ مغریہ کے ہمراہ جو دوا ہو ساتھ گذرتی ہے آسانی بلا ضرر گذر جاتی ہے اور جو دوا ادویہ مغریہ مین بادسومت ہو جیسے لک وغیرہ اوسمین ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ گوشت کو عضو مجروح کے متین اور استوار کردیتی ہے اور اس عضو خاص کو استوار کردیتی ہے جنکی دوا غذا بنتی ہے اور اسی عضو مین لزوجت چپچپہ گی اور استعداد پپڑی پڑنے کی پیدا کردیتی ہے یہ بھی واجب ہے کہ انھین ادویہ قروح کے ہمراہ مدرات اور ملطفات بھی مخلوط کئے جائین تاکہ ادویہ مصلح قرحہ کے مقام قرحہ تک اچھی طرح سے پہنچادین اور ادویہ غاسلہ کو بھی پہونچادین اگرچہ ایسے ادویہ مدرہ اور ملطفہ بذات خود اسوجہ سے مضر ہین کہ وہ خریطے چرک پیدا کرتی ہین اور ہیجان مادہ ان سے ہوتا ہے بشرط احتیاج انکے ہمراہ مخدرات کی آمیزش کی بھی ہوتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جیسے خشخاش اور بزرالبنج اور لفاح افیون اور شوکران اور یہ احتیاج اسوجہ سے ہے کہ درد مین سکون پیدا ہو اور درد مین خفت آجائے اگر معلوم ہو جائے کہ قروح مین چرک ہے اسوقت ایسی دوائے جالی پلائی جائے جسمین قوت ادرار کی بھی ہو جیسے ماء العسل خواہ ماء العسل ہمراہ بعض بزور کے تاکہ ادرار ہو کر چرک دھو جائے اوسکے بعد پھر ادویہ مجففہ ہمراہ ایسی ادویہ مشروبہ کے پلائی جائین جنسے اوس قرحہ کا علاج کیا جاتا ہے جو زیادہ خبیث نہ ہو یعنی قروح گردہ مین سے وہ قرحہ خبیث نہ ہو۔ یہ ادویہ جیسے تخم خطمی تخم مرد اور دونون کی جڑین اور تخم کاکنج ہمراہ آب کوبسر کے خصوصاً پہاڑی کو۔ تخم خیار اور گل ارمنی ہمراہ جلاب اور پرسیاوشان ہمراہ ماء العسل کے۔ اصل السوس مین تجفیف اور تنقیہ اور انضاج اور تقریہ سب قوتین فراہم ہین۔ ایضاً تخم کتان اور کتیرا ایک جز نشاستہ دوجز ہمراہ ماء العسل کے۔ ایضاً حب الرتم خیار اوسکا سفوف بقدر کفدست پھانک جائے ایضاً تخم خشخاش بریان سائیدہ ایک درہم ڈیڑھ درہم ایسے پانی مین جسمین اذخر اور اصل السوس جوش دیا ہو ان سب سے قوی تر یہ ہے کہ فطراسالیون اور دوقو ہمراہ شراب ریحانی اور بخور ڈالیسی طین ارمنی ملاکر استعمال کرین کبھی بقل محلول کو صمغ بطم اور طین مختوم ہموزن لیکر جو استعمال کرین نفع ہوتا ہے اگر کسی شربت شیرین کے ہمراہ ایک مثقال تک استعمال کرین ایضاً آرد کرسنہ بھی تنقیہ چرک کیواسطے قوی ہے اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے جب قرحہ کی دوا اون مین طین مختوم اور اقاقیا اور عصارہ لحیۃ التیس بھی ملایا جائے اوسکا فائدہ پورا ہو جاتا ہے۔ ایرسا بھی قوی ہے اور یہی فعل کرتا ہے اور مثل انہین افعال کے اور نسل بھی اوسکے ہین مرکبات کے یہ نسخہ ہین تخم خیار مقشر ۳۵ دانہ حب صنوبر کبار ۱۲ دانہ بادام پانچ دانہ زعفران اسقدر کہ مثل ان اوزان کے ہو اوس دوا کو نہار کھلانا چاہیے پھر اگر حرارت شدید ہو تو بدلے صنوبر کے حب خیار دینا چاہیے ایضاً حب صنوبر بیس دانہ حب القثا چالیس دانہ نشاستہ ڈیڑھ درہم ایک رطل پانی مین کر اوسمین ناردین کو اور تخم کرفس ہر واحد آدھ درہم ڈال کر جوش دیا ہو تاکہ چہارم پانی رہ جائے۔ ایضاً گل مختوم دم الاخوین کندر نشاستہ تخم تربوز تخم کرفس کھیرے کے بیج تخم کتان اور رب السوس لکے یونہ صمغی مغز صنوبر کبار خشک بزرالبنج یہ سب اجزا ہموزن لیکر بموجب مشاہدہ حال مریض کے دئے جائین سکنجبین کے ہمراہ۔ ایضاً حب صنوبر کبار تیس دانہ بادام مقشر بیس دانہ موٹا چھوہارہ پندرہ عدد کتیرا چار مثقال زعفران ۱/۲ مثقال سکنجبین مین معجون کرین جو وقت درد مین شدت ہو واجب ہے کہ علاج قرحہ سے اعراض کرکے ایسی دوا کے استعمال سے معالجہ کرین بزرالبنج ایک دانگ افیون قیراط تخم خیار دو درہم تخم کاہو ایک درہم تخم خرفہ ایک درہم کہ یہ دوا تسکین درد مین پیدا کریگی اور فوراً درد موقوف ہو جائیگا اگر درد تھوڑا سا اور خفیف ہو فقط دودھ پینا بجائے پانی کے بھی اوسکی تسکین مین کافی ہوگا اور شربت بنفشہ کے ہمراہ پیا جاتا ہے ادویہ قویہ سے قوی اور اقراص کاکنج اور اقراص سقلیہ و سل اور سفوف لک اور اقراص دیقمدیدوس اور سفوف ساوندجلی ہمراہ تخم کاکنج کے اور سفوف کافرنیوس وغیرہ اول ہے اکثر ادویات وہ ہین جو ذوسنطاریا مین لکھے گئے ہین وہ بھی سبب قرب اور مجاورت عضو کے مفید ہوتے ہین کبھی ضمادات بھی اسی قسم کے مستعمل ہوتے ہین وہ ضمادات پشت پر اور نزدیک اس مقام کے لگائے جاتے ہین جو مقام کمر باندھنے کا ہے اور مقامات خالی مین اونکا استعمال ہوتا ہے ضماد کے ادویہ جیسے آرد کرسنہ شراب مین پختہ کئے ہوئے شہد ڈالکر۔ ایضاً انگور سرخ جو خشک ہو اور سورا اور حب الآس کا عفص اور ادویہ سے ضماد کرین یہ تدبیر تعفن سے بھی مانع ہوتی ہے اور توسیع یعنی قرحہ کے پھیل جانے سے بھی مانع بعض دہنات کے اقسام یعنی مالش کے روغن جیسے روغن حنا اور روغن درخت مصطگی کا اور روغن سفرجل اور روغن ادویہ مذکورہ کے ہمراہ اکثر موم بھی ملا دی جاتی ہے۔ کبھی احتیاج بط کی چربی کی ہوتی ہے غرض ملینین کے ناصیر جو گردہ مین پڑ جائین اونکا علاج اور کچھ نہین ہے سوا اسکے کہ تجفیف سیلان کی کیجائے اور منشاء مادہ کو روکا جائے تجفیف کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ تنقیہ مادہ کا بدن سے کیا جائے اور اسلائے روکا جائے اور بچایا جائے بقدر کمیت اور کیفیت کے ادویہ تدبیر کافی ہے اس ناصور کے علاج مین جو خبیث نہ ہو اور جو ناصور کہ خبیث ہے اوسکا علاج تنقیہ سے بھی کرین اور جو اس سے زیادہ قوی علاج ہے از قسم ضمادات اور مشروبات کے جیسے وہ ادویہ جو تعفن کو مانع ہوتی ہین جیسے قوابض معروفہ کہ اونکے ہمراہ جلا ہو اگر مانع نہ ہو اور تنقیہ چرک کا کرین **غذا** ان لوگونکی واجب ہے کہ حسن الکیموس ہو گوشتہائے طیور سے وہ طیور جو معلوم ہو چکے ہین اور سمک رضراضی اور تیز بقول جیدہ جیسے بتھوا اور چولائی جبتک قروح مین مدارست ہو واجب ہے کہ چیزین چکنی ہوئی ہون یا جیسے زردی بیضہ کی نیمبرشت اور رفتہ رفتہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

گوشت مرغ فربہ کے دینے پر جرأت کرین۔ اطریہ جو ایک قسم کی غذا ہے اور دودھ کے اقسام بھی ان لوگون کو نافع ہوتے ہین بشرطیکہ ہضم اچھی طرح کرلین جیسے شیر مادہ خر خواہ مادہ اسپ کا دودھ۔ ایضاً شیر مادہ شتر بھی مفید ہے اسلئے کہ ایسے دودھ کے اقسام ہین کہ مواد قروح کی اصلاح کردیتے ہین اور انکے چرک وغیرہ کو دھو کر اونھین تغریہ بوجہ اپنے مادہ خبیث کے پیدا کرتے ہین جو دودھ کہ مثل شیر مادہ گاؤ کے ہو خواہ بھیڑ کے دودھ کے اونہین ہمراہ ان فوائد کے تقویت اعضاء اون کا بھی زیادہ ہوتا ہے مگر دودھ مادہ خچر کا اور بکری کا دودھ بہت اصلاح مزاج کے بھی نافع ہوتا ہے اور مثل چرک بھی کرتا ہے اور بالخاصہ بھی اونکا نفع زیادہ ہے بہ نسبت اور اقسام دودھ کے خصوصاً دودھ خچر اور بکری جس کی علف اور گیاہ بھی ایسی ہی تجویز ہوئی ہو جو مناسب بحال قروح کے ہین نباتات مذکورۂ بالا سے جیسے کبر کی جڑ یعنی اسکے درخت سے چارہ دیا جائے یہ اقسام دودھ کے واجب ہے کہ انکو بعد نفخ کے پلائین اور نشاستہ اور صمغ اور مغلفات بھی اور کسیقدر مدرات کی بھی شرکت ہے جیسے بزور معروفہ اور جو وقت دودھ پلایا جائے اوسکے بعد پھر کوئی شے نہ دینی چاہیے یہانتک دودھ کا انحدار معدہ سے نہ ہوجائے۔ اور اگر انحدار مین اوسکے دیر ہوتی ہو تو تھوڑا سا نمک اوسمین ملا دینا چاہیے اور کبھی اوسمین نمک اور شہد ملا دیتے ہین دودھ قائم مقام آب اور طعام دونون کے ہو سکتا ہے پر ہم کہتے ہین : دوغ شیر مادہ خر اس سبب سے نفع کرتا ہے کہ اوسمین قوت بڑی بالنے کی بھی ہے اور تغریہ کی بھی ہے دودھ کا پینا مناسب یہ ہے کہ ہر وقت پیاس کے بھی پلایا جائے نقل مثل فواکہ جو اس مرض کو موافق ہین خربوزہ اور خیار زہ پختہ امرود اور زردآلو اور انار شیرین اور سیب خشک تخم خشک بادام بریان اور پستہ اور بندق حب الصنوبر خام مغز اور تخم پیٹھے کا چھیلا ہوا انجیر خشک سے واجب ہے کہ احتراز کرین اسلئے کہ قروح کو واسطے مضر ہے اور ردی ہے کہ اوسمین جلا پیدا کرتا ہے اور کھجلی اور خارش پیدا کرتا ہے اور اسمین انجیر خشک مین ایک قسم کی حرّیت خفیف ہے جیسے زہریلے دودھ مین ہوتی ہے واجب ہے کہ ہر ایک ترش وزی الحموضت سے بھی پرہیز کرین اور ہر ایک شیرینی اور نمکین اور بادہ خیزی سے بھی پرہیز کرین **جرب گردہ کا بیان** یعنے گردہ مین خارش کا ہونا اور مجاری گردہ کا جرب یہ دونون از قسم قروح گردہ کے ہین اور اسباب ان دونون کے اکثر اوقات یہ ہین کہ چند پھنسیان گردہ پر نکلتی ہین جو اخلاط حارہ بورقیہ سے پیدا ہوتی ہین اور اسکے بعد پھر زخم پڑ جاتا ہے **علامات** اونکے وہی ہین جو علامات قروح گردہ کے بیان ہوئے کہ جو کچھ مادہ فراہم شدہ مین سے خارج ہوتا ہے ہمراہ دغدغہ اور کھجلی کے مقام گردہ مین ہوتا ہے اور اس کھجلی کیساتھ کسیقدر چبھن بھی ہوتی ہے اور اکثر ہمراہ کھجلی کے درد شدید پیدا ہوتا ہے اور وہ جرب جو کہ مجاری گردہ مین ہوتی ہے اوسمین جو براہ بول نکلتا ہے خالی ہوتا ہے **علاج** فصد باسلیق کی اس مرض مین نافع ہوتی ہے اگر تمام بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور ہر حال یعنے امتلا ہو یا نہو فصد صافن اور حجامت گردہ کے نیچے مفید ہوتی ہے اور ہمیشہ استعمال کرنا تنقیہ بدن کا خصوصاً بذریعے کے اور بادق حبوب سے تنقیہ ہمراہ گل سنی اور رب السوس کے کہ اجزاء مذکورہ میں ان حبون غذا ایسی ہونی چاہیے جو کہ جید الہضم ہو اور کیموس اوسکا عمدہ ہو جیسے زردی بیضہ اور ایسی غذا جو تبرید اور ترطیب کرے جیسے چوزہ مرغ اور قطعات یعنی تیتر اور چرائی اور کدو اور پالک زرد تازہ فواکہ اور علاج جرب مجاری کا درمیانی علاج ہے جرب گردہ اور جرب مثانہ کا پس ان دونون مرض کے علاج کے بیانات کو دیکھنا چاہیے **حصاۃ گردہ کا بیان** گردہ کی پتھری اور مثانہ کی پتھری یہ دونون سبب فاعلی مین شرکت رکھتی ہین یعنی بسبب سے ان دونون اعضا مین پتھری کی پیدائش ہوتی ہے وہ ایک ہی شے ہے اسلئے کہ پتھری کی پیدائش پوری ہوتی ہے اوس مادہ سے جو پتھر ہونے کو قبول کرتا ہے اور اوس قوت فاعلہ سے جو اس مادہ کو پتھر کر دیتا ہے مادہ اوسکا ایک رطوبت ہے جو بالزوجت اور غلیظ ہو بلغم سے ہو خواہ مدہ خواہ ایک خون کسی ورم مین مجتمع ہو جائے جو دل ہو جاتا ہے اور ایسی پتھری کا پیدا ہونا بہت نادر الوقوع ہے قوت فاعلہ وہ حرارت ہے جو حد اعتدال سے خارج ہو اور مادہ کے دو سبب ہین ایک تو پتھری کے مادہ کی اصل اور دوسرا باعث مادہ کی اصل ور بڑھانا غذا ہائے غلیظ جو دودھ کے اقسام سے ہون خصوصاً وہ اقسام دودھ کے جو خاثر ہون یعنی ابھر ہے ہون جیسے برنی پنیر وغیرہ اور پنیر کے اقسام خصوصاً پنیر تازہ گوشت کے اقسام جو غلیظ ہین جیسے گوشت اُن طیور کا جو آجام مین رہتے ہین یعنے ان پانیون کی چڑیان جو سایہ مین درخت ہائے گنجان کے رہا کرتی ہین خواہ بڑی بڑی چڑیان جیسے ڈھینک وغیرہ جو خبیث الطبع ہین اور مردار خوار

HAKEEM SHOUKAT ALI

بڑے اونٹ کا گوشت اور بڈھی گائے کا گوشت خواہ بڈھی بکری کا گوشت خواہ وحشی صحرائی جانوروں میں جو گوشت غلیظ رکھتے ہیں اسی طرح وہ مچھلی جسکا گوشت غلیظ اور سنگین ہوتا ہے اور بھنے ہوئے گوشت وغیرہ کے اقسام اور روٹی چپکے اور اور لبنی اور فطیری روٹی خمیری اور اطریہ اور لاکشہ اور بھطیہ اور میدہ کی روٹیاں اور خبز حواری جو بالزوجت ہو اور فواکہ جو ترش ہوں اور دیر ہضم اور جو چیز خلط بالزوجت پیدا کرے جیسے سیب خام اور شفتالوئے خام خواہ اترج کے تخم یا امرود کے بیج پانی کے اقسام مولد حصاۃ وہ ہیں جو کدورت آمیز ہوں اور غیر بالوت اور مختلف الوان اور ذائقہ کے ہوں اور سیاہ چیزیں جو پینے کی ہوں اور گاڑھی ہوں خصوصاً اگر ہضم میں ضعف ہے اوسوقت ایسے اشیاء سے ضرور پتھری پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ بسبب کثرت استعمال ایسی چیزوں کے پس قوت ہضم پر گرانی پیدا ہوتی ہے یا قوت مذکورہ باطل ہوجاتی ہے یا بسبب سوء تدبیر کے خواہ ریاضت خراب جو اسکا پر ہو کہ یہ بھی پتھری پیدا کرتی ہے یعنی مادہ پتھری کا مدہ قروح گردہ ہوتا ہے خواہ اور مقامات کے قروح کا مدہ اوس سے پتھری پیدا ہوجاتی ہے غالب مادہ حصاۃ ایک تو ضعف قوت دافعہ گردہ کا کسی ایسے مزاج نامناسب کیوجہ سے جو گردہ میں عارض ہوا ہے خواہ ورم حار اور حمرہ یا قروح گردہ کہ اونکی جہت سے مادہ پتھری کا گردہ میں محتبس ہوجاتا ہے دوم وہ مادۂ فضول و رسومات ہیں اون سب چیزوں کے جو گردہ میں از قسم مائیت کے پہونچتی ہیں شدت حرارت کیوجہ سے فضلۂ مذکورہ ترمل پیدا ہوتا ہے یعنے وہ فضلہ مثل رمل در ریگ کے ہوجاتا ہے اور قبل اسکے کہ وہ فضلہ براہ بول دفع ہو منجمد ہوجاتا ہے اور یہی حرارت اس فضلہ کو قبل ہضم تام کے اوپر کے اعضائے بدنی سے گردہ میں منجذب کرلیتی ہے یہ حرارت یا تو لازم ہے یعنے ہر وقت رہتی ہے اور یا عارض ہے کہ بعض اوقات جدا بھی ہوجاتی ہے اور بروقت تعب کے عارض ہوتی ہے یا بروقت تناول کسی گرم چیز کے عارض ہوتی ہے یا بسبب سدہ فضول مجتمعہ کے حرارت پیدا ہوتی ہے یا کوئی برودت جس سے تبض اور سیٹنا کیفیت حرارت کا پیدا ہو خواہ اورام حارہ ایسے ہوں جنہوں نے سدہ پیدا کر کے حرارت عارض کی ہو اور یہ قسم زیادہ واقع ہوتی ہے خواہ مادۂ سوداویہ اور سخت کیوجہ سے سدہ مذکورہ پڑا ہو خواہ اورام اعضائے قریبہ گردہ کے امعا وغیرہ سے جو وقت گردہ پر تنگی پیدا کرکے گردہ میں سدہ ڈال کر صورت حرارت مذکورہ ہوئی ہوں اور یہ جملہ اسباب مذکورہ مثانہ میں بھی پتھری پیدا کرتی ہیں اگرچہ دونوں جگہ کی پتھری جدا جدا اوصاف پر ہوتی ہے کہ جو پتھری گردہ میں ہوتی ہے وہ کسیقدر نرم اور چھوٹی اور سرخی مائل ہوتی ہے اور مثانہ کی پتھری سخت اور بڑی زیادہ اور دھوئیں میں رکھی چیز کا سا رنگ یا خاکستری رنگ کی اور سپیدی مائل ہوتی ہے اگرچہ مثانہ میں پتھری کبھی منفت یعنے پارہ پارہ خواہ ٹیڑھی ٹوکی ہو وارہ بھی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ گردہ میں پتھری اوسوقت بھی پیدا ہوتی ہے کہ ابھی پیشاب نہیں ہوا ہے پس وہ پتھری بول کے رسوب میں سے ہے جو گردہ میں محتبس ہو رہا ہے اور مثانہ کی پتھری اکثر بعد جدا ہوجانے اور خارج ہونے پیشاب کے جو پیدا ہوتی ہے تو پیشاب سے متمیز ہوتی ہے یہ پتھری اون کے درد سے بنتی ہے کہ ہمراہ بول کے نہیں آتی اور بول سے جدا ہوکر نیچے رہجاتی ہے یہ بھی ایک فرق ہے کہ اکثر گردہ کی پتھری اوس شخص کے بدن میں پیدا ہوتی ہے جو فربہ ہو اور مثانہ کی پتھری لاغر اور نحیف اندام کے بدن میں پیدا ہوتی ہے مشائخ کو سنگ گردہ کا مرض بہ نسبت سنگ مثانہ کے زیادہ ہوتا ہے اور صبیان اور جو لوگ قریب سن طفولیت میں اونکا حال برعکس حال مشائخ کے ہے کہ اونکو سنگ مثانہ بہ نسبت سنگ گردہ کے زیادہ عارض ہوتا ہے اور اکثر یہ اولٹی کیفیت درمیان طفولیت اور ابتداء بلوغ کے ہوتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ قوت دافعہ صبیان کی زیادہ ہے اور شبان یعنی نوجوان کے اخلاط رقیق زیادہ ہوتے ہیں۔ اسیوجہ سے مادہ حصاۃ کا اونکے گردہ میں نفوذ کر جاتا ہے اکثر لڑکون میں پتھری کے پیدا ہونے کا سبب یہی ہوتا ہے کہ پانی وغیرہ زیادہ پیتے ہیں اور امتلاء سدہ پر حرکت زیادہ کرتے ہیں اور دودھ زیادہ پیتے ہیں کہ اونکے مثانہ کے مجاری میں تنگی آجاتی ہے اور مشائخ میں چونکہ ضعف ہضم ہوتا ہے اسوجہ سے تولد حصاۃ زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے بقراط نے حکم کیا ہے کہ پتھری کا مشائخ ہرگز اچھا نہیں ہوتا اور زائل ہونا اونکا محال ہے جب بول میں انحلال اجزا کا زیادہ ہو وہ لائق تر ہے اس امر کے کہ اوس سے پتھری پیدا ہو اور یہ بول وہی ہے کہ اگر تھوڑی دیر اوسے بحال خود چھوڑ دیں تو نمک اس سے پیدا ہوجائے اسلئے کہ نمک کی پیدائش اسی مائیت اور رطوبت سے ہوتی ہے جسمیں ارضیت زیادہ ہو اور حرارت اوسکا احراق کر دے۔ لڑکون کے پیشاب میں نمک بہ نسبت بول مشائخ کے زیادہ ہوتا ہے اور اس زیادتی نمک کی یہ دلیل نہیں ہے کہ ارضیت اونکے پیشاب میں زیادہ ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ حرارت اون میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

زیادہ ہے اور ارضیت جسقدر اونکے بول مین ہو احراق کا فعل زیادہ قبول کرتی ہو اور اسیوجہ سے اونکا پیشاب بالکدورت ہوتا ہے اسلئے کہ استعمال آب و طعام وغیرہ مین بد پرہیزی زیادہ کرتے ہین اور بدن انکے متخلخل ہوتے ہین لہذا زیادہ مقدار مائیت کی اونکے بدنسے تحلل ہوتی ہے تحلل خفی سے اور جگر کیطرف وہ رطوبات کھینچ کر پھر اعضائے بول تک پہونچتی ہین جو وقت اعضائے بول مین حرارت ہو پھر اوسوقت سبب فاعلی حصاۃ کا موجود ہوگا خلاصہ یہ ہے کہ جو سست طبع بول کو غلیظ کرتی ہو اور زیادہ پیشاب بھی آتا ہے جس شخص کے بول مین رسوب ملی بر آمد ہو اوسکے اعضائے بول مین پتھری نہ پیدا ہوگی اسلئے کہ مادہ حصاۃ کا مجتمع نہین پاتا بلکہ براہ بول دفع ہوتا رہتا ہے اور شائد کہ یہ مادہ رملی جو براہ بول خارج ہوتا ہے زیادہ نہین ہوتا اسلئے کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوتا پہلے تو اس سے ایک بڑا پتھری پیدا ہوتا جو سخت ہوتا اور شائد اگر زیادہ بھی ہو تو نرم زیادہ ہے کہ تعفنیت اور ریزہ ریزہ ہونے کو زیادہ قبول کرتا ہے ورنہ اگر قابل تعفنیت باوجود کثرت مقدار کے نہوتا تو ہمراہ پیشاب کے زیادہ کیون بر آمد ہوا کرتا جب مادہ کی یہ صورت بیان ہو چکی اب معلوم ہو گیا کہ مادہ کی سبب ذاتی سے اور نہ بسبب شدت حرارت کے غیر قابل تعفنیت کے ہوتا ہے بلکہ عدم تعفنیت کے سبب وہی جو اوپر مذکور ہوا ہے اور اسی طرحسے مادہ کا براہ بول دفع ہونا دافعہ کے قوی ہونے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ حکم اکثری ہو ضروری نہین ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ لڑکیان اور عورتین خاصکر مرض سنگ مثانہ مین مبتلا نہین ہوتی ہین اسلئے کہ مجری اونکے مثانہ کا بطرف خارج کے کوتاہ ہے اور زیادہ وسیع ہے اور پیچیدگی اسمین بہت کم ہے اور چھوٹی مقدار ہونے کی وجہ سے بسہولت اندفاع فضول جیسا کہ اس مجری سے ہوتا ہے بڑی اور طولانی مجری سے ایسی سہولت نہین ممکن ہے بعض بیمارون کو پتھری کے پیدا ہونے کا دورہ بھی ہوا کرتا ہے اور توابع اس کے مقرر ہوتے ہین علاوہ اسکا بھی تو یہ ہوتا ہے کہ ایک دن اونکی پتھری پیشاب کی راہ سے نکلجاتی ہے۔ جسوقت پتھری بڑھ گئی۔ اور بر آمد ہونے کا زمانہ قریب آپہونچا اوس وقت ان لوگون کے ایک درد ایسا اوٹھتا ہے جیسے قولنج کے بیمارون کے درد ہوتا ہے۔ میعاد اس دورہ کی مختلف ہے کسی کو مہینہ بھر کے بعد اور کسی کو ششماہی مین ایک مرتبہ جو شخص خوگرفتہ بڑی پتھری کے درد کی برداشت کا ہو جائے پھر اوسے اور اقسام کے درد جو مثانہ کے مین اونکی برداشت آسان ہو جائے گی اور اس مرض کے بکثرت دورات پڑنے سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ اس کا مثانہ ورم پڑنے کے قابل بسہولت نہین ہے۔ جب تو ایسے درد سخت مین متورم ہوا اور نہ پیدا رہنے دیرپا درد سے ورم اوسمین نہین آیا اور یہ بھی ثابت ہوگا کہ اسکا مثانہ کسی اور درد لازمی پیدا ہونے کے قابل ہے کس لئے کہ اس مثانہ نے بڑی پتھری کے درد کا تحمل کر لیا اسلئے کہ یہ دونون یعنے درد شدید پتھری کا اور خود پتھری ایسی چیزین ہین کہ اگر جدا جدا ہر ایک عارض ہو تب بھی دوسرے بدن مین ورم مثانہ ضرور پیدا کر دے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ سنگ گردہ اور سنگ مثانہ ہر ایک جدا جدا چند علامات کے مورث ہوتے ہین **علامات سنگ گردہ** اول تو اسکی علامت بول مین ہوتی ہے اور وہ علامت یہ ہے کہ جو وقت پہلے پہل پیشاب غلیظ ہو کر پھر رفتہ رفتہ رقیق ہونے لگے اور احتباس کدورت کا گردہ مین مظنون ہو اسوقت حکم کر دینا چاہئے کہ اب پتھری پڑنے لگی علاوہ بر آن یہ بھی ہے کہ کبھی پہلے رقیق پیشاب بھی آجاتا ہے پیشاب کا پہلے غلیظ ہونا زیادہ تر دلیل ہے کہ قوت گردہ کی صحیح ہو اور مجاری گردہ کے کھلے ہوئے ہین بیشتر ہمراہ بول غلیظ کے رسوب بھی زیادہ ہوتے ہین ایسے رسوب مشابہ اس رسوب کے امراض جگر کے ہون جو وقت کہ جگر مین کوئی مرض ہو جسقدر بول مین صفائی زیادہ ہو اور وہ صفائی ہمیشہ رہے اور رسوب کثیرہ کم پیدا ہون دلیل قوی اسکی ہے کہ پتھری زیادہ سخت ہے بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ صحیح آدمی و خصوصاً پیرانہ سال جو وقت بول سیاہ کسی درد کے ہمراہ خواہ بلا درد کے کرے دلالت ہو گی کہ اسکے مثانہ مین پتھری پیدا ہوتی ہے اور تمام استدلال ان سب تمام کے دلائل کا یون ہوتا ہو کہ اگر ریگ پیشاب مین تہ نشین ہوتی ہو اور مائل بہ سرخی ہو یا مائل بہ زردی اور قوی دلالت پھر بعد ریگ آنے کے یہ ہے کہ پہلو مین ایک گرانی خواہ درد سا محسوس ہو جیسے کوئی شے پھنسی ہوئی ہو کہ جب یہ شخص حرکت کرتا ہے متصل پڑ دسکے کھچتی ہے اور گرتی ہے اور یہ احساس زیادہ تر دلیل ہو کہ قوت گردہ کی قوی ہے اور مجاری گردہ وسیع ہین بہت زیادہ درد بسبب پتھری کے ابتدائے تولد حصاۃ مین اسوجہ سے ہوتا ہے کہ یہ پتھری جرم گردہ وغیرہ کو پھاڑ کر اپنا مکان اور قرار پکڑنا چاہتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جس وقت یہ پتھری حرکت کرکے اور مجاری میں گذرنا چاہتی ہے اوس وقت بھی درد کی شدت اوسی طرح ہوتی ہے خصوصًا اس مجری میں جو گردہ سے بطرف مثانہ کے ہے اور کبھی درد پیدا کرتی ہے ہر وقت حرکت کرنے مریض کے پتھری پڑنے کے لیکن جب پتھری اٹک جائے اور اپنی جگہ اوسنے پاکر ٹھہر گئی اور مریض بھی سکون اور آرام میں ہے یعنے کسی قسم کی حرکت نہیں کر رہا ہے اور کوئی امتلائے شدید ایسا جس سے ضغطہ اوس تنگی پتھری میں واقع ہو بھی نہیں ہوا ورنہ یا امتلا ایسا ہے کہ اوسکے سبب سے پتھری کو اپنی جگہ سے حرکت کرنیکی حاجت ہوا اوس وقت اگر درد ہوگا تو فقط بوجہ احتباس ثفل کے ہوگا یعنے کوئی ثفیل اور بھاری شے اگر محتبس ہوگئی ہو اوسی کیوجہ سے درد اوٹھ کھڑا ہوگا۔ امتلائے طعام بھی زیادہ ہیجان اوجاع کا ہے یعنے اسکی وجہ بھی درد کی زیادتی اکثر ہوتی ہے خصوصًا جس وقت کہ طعام معدہ وغیرہ سے اوتر کر امعا میں پہونچے اور امعا سے بھی گذر کر آگے بڑھے پھر جو وقت خلو معدہ کا ہے اور فضول غذائے امعا سے دفع ہوجائیں اوس وقت ایسے اقسام کے درد میں سکون پیدا ہوتا ہے پتھری کی حرکت کرنیکے علامات یہ ہیں کہ درد میں گرانی اور شدت ہو اور دکھا اور درد کا اوترنا بیگاہ سے کش ران تک اور حالب تک پاسوقت کوئی ریح بھی اڑی ہے اور جب درد پھر جائے تو پتھری پوری مثانہ میں آچکی ہوگی **معالجات** ہم اوسجگہ وہی معالجات لکھینگے جو خاص گردہ کی پتھری کے ہیں اور مشترک معالجات سنگ گردہ اور مثانہ کو بھی ذکر کرینگے اور بعد اسکے پھر مثانہ کی پتھری کیواسطے ایک باب جداگانہ تجویز کرینگے اور وہاں خاص خاص علاجات سنگ مثانہ بیان کرینگے جن امراض کو اطبا پتھری کے علاج خیال کرتے ہیں وہ اسنے ہیں کہ مادہ پتھری کا قطع کردیا جائے اور تولد حصاۃ کو روک دیں اسطرح سے کہ سبب تولد حصاۃ کو قطع کردیں اور جبکہ پتھری پیدا ہوچکی ہو اوسکے جرم کی اصلاح کرکے پھر اوسکو پارہ پارہ کردیں اور جس جگہ پتھری جمی ہوئی ہے وہانسے اسکو ہلاکر اوسکو جدا کرکے باہر نکالدیں ایسے ادویہ جنکا نقل یہی ہے جو ابھی مذکور ہوا اور اس تدبیر سے تلطیف بھی کریں اور ترطیب کی حاجت ہے یہ اغراض جب ہی پورے ہونگے کہ ادویہ مدرہ کا استعمال بھی کریں اور خارج سے معزیات کا استعمال کریں پھر اوسکے بعد تسکین درد کی ضرورت ہے اور اصلاح قرحہ وغیرہ کی بھی ضرورت ہے جو بعد پتھری کے برآمد ہونے کے پیدا ہوتا ہے بعض اطبا پتھری کے نکلنے پر چاک کرنیکی بھی جرات کرتے ہیں اسطرح کہ خاصرہ یعنے پیٹھ کے بیچ خواہ پشت کے کسی اور مقام سے چاک کرکے نکال لیتے ہیں مگر اس تدبیر میں خطرہ عظیم ہے اور وہی شخص اسکا مرتکب ہوگا جسکو عقل نہ ہو پتھری کے مادہ کا قطع کرنا اسکا اہتمام اسطرح ہوسکتا ہے کہ پہلے استفراغ مادۂ حصاۃ کیا جائے مسہل دینے سے یا قے کرانے سے بعدازاں پرہیز کرائیں ایسی چیزوں سے جو غذائے غلیظ اور کدورت آمیز پانی ہوں اون چیزونکے کھانیکو دیجائے اوسکی تعدیل کرلیجائے اور معدہ کی تقویت اور جودت ہضم کی تدبیر اور ریاضت معتدل بروقت گرسنگی کے اور گرسنگی کی حالت میں اچھی طرح مالش کریں اور تلئین طبیعت ہمیشہ کرتے رہیں تاکہ اخلاط غلیظ بطرف ثفل کے مائل ہو کر خارج ہوتے رہیں اور کسی قسم کا ثفل مزاحم یعنے زحمت دہندہ گردہ کو نہ ہو اور نہ کوئی سدہ گردہ کو زحمت پہونچائے اور اکثر ہمیشہ کرنا بھی مثانہ کو ایسے فضول سے دھو ڈالا کرتا ہے اگرچہ مدرہ سے اور ادرار کرتے رہیں۔ آب نخود اور آب غریق اور آب ترب یا درخود مولی بھی اسکے واسطے نافع ہے خصوصًا جبکہ بول تازہ جب مریض کو چند روز مدرات خفیفہ دے چکے ہوں پھر ایک روز مدر قوی کا بھی استعمال کریں۔ لڑکوں کے واسطے شراب رقیق ابیض تھوڑا سا پانی ملاکر پلانے پتھری کے پیدا ہونیکو منع کرتا ہے کبھی یہ لوگ حقنہ ملائے معتدل سے بھی منتفع ہوتے ہیں اسلئے کہ ایسے حقنہ سے اخراج ثفل بھی ہوجاتا ہے اور طبیعت بھی ملین ہوجاتی ہے اکثر اطبا ان حقنہ میں ایسے ادویہ بھی ملادیتے ہیں جو پتھری کے خاص ادویہ ہیں پس قوت ان دواؤں کی بہت قریب مقام سے پتھری تک پہونچ جاتی ہے منجملہ موانع تولد حصاۃ کے یہ ہے کہ کھانا کھاکرکے کرڈالے اور بکثرت اسکی عادت ڈالے اسلئے کہ یہ تدبیر کرنے کی فضول کو جانب مخالف سے خارج کردیتی ہے اور جو راہ ان فضول غلیظہ کیواسطے بطرف گردہ کے ہے اوسطرف سے ہٹاکر دوسری جانب انکو ابھار لاتی ہے اور اوس راہ کو پاک کردیتی ہے حمام اور آبزن بھی اکثر سبب موصل پتھری کے ازلاق یعنی پھسلنے کا ہوتا ہے اور اکثر مواد حصاۃ کو بطرف ظاہر بدن کے منجذب کرلیتا ہے اور گردہ کیطرف سے ان مواد کو ہٹادیتا ہے اور اگر حمام اور آبزن کا استعمال زیادہ کیا جائے تو سمین ارخا پیدا کرتا ہے اور گردہ کو ضعیف کردیتا ہے۔ اسیطرح اگر خلاف وقت حاجت کے اوسکا استعمال قلیل بھی ہو تب بھی مضر پیدا کرتا ہے یعنے اگر غیر وقت حاجت تلئین اور تسکین درد کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اونکا استعمال کرین اسوقت گردہ کو مائل و آمادہ کرتا ہے اون مواد کا جو بطرف گردہ کے ریزش کر رہی ہین اسلئے کہ گردہ کو سستی اور ڈھیلا کر دیتا ہے لیکن
پر خواب کرنا بھی ان امور مین سے ہے جو پتھری کو فائدہ پہونچاتی ہین **ادویہ مفتتہ پتھری کی ریزہ ریزہ کرنے والی ادویہ** اکثر تو وہی چیزین ہین جو تلخ
ہون اور زیادہ گرم ہون کہ سبب حصاۃ مین زیادتی پیدا کرین اور جسقدر تقطیع اونمین زیادہ ہوگی وہ حرارت انکی کمی کیساتھ ہوگی اوسیقدر اونکو
فضیلت زیادہ ہے واجب ہے کہ مثانہ کی پتھری کیواسطے حرارت ادویہ کی زیادہ ہو بہ نسبت ادویہ حصاۃ گردہ کے پتھری کیواسطے کچھ ایسی بھی ادویہ
ہین کہ اونکا فعل بوجہ حرارت اور برودت نہین سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ اثر اونکا بطور بالخاصہ کے ہوتا ہے ادویہ مفتتہ مین سے کچھ ایسے ادویہ ہین جنمین
قوت تفتیت کی زیادہ نہین ہے اور اونکی طبیعت اسی قسم کی ہے کہ چھوٹی پتھری کی تفتیت کرتی ہین خواہ جو پتھری زیادہ سخت نہ ہو اونکی تفتیت
کرتی ہین اور بعض اقسام اونمین ایسے ہین جنکی قوت تفتیت زیادہ ہے جیسے قوت کی پتھری گردہ مین ہو یعنے جسقدر سخت اور بڑی پتھری گردہ کی
ہو اوسی کے اندازپر ان ادویہ کی قوت تفتیت بھی ہوتی ہے باایہمہ مثانہ کی پتھری کے واسطے ان دواؤن مین بہت کم قوت ہوتی ہے بلکہ شاید
نہین بھی ہوتی ہے جیسے حجر الیہود اور بعض ادویہ ایسے کہ سنگ گردہ مین تو بخوبی اثر کرتی ہین اور کبھی اونکا اثر سنگ مثانہ مین بھی ہوجاتا ہے بعض
ادویہ ایسے ہین جنکا اثر دونون پتھریون مین برابر ہوتا ہے جیسے وہ عصفور یعنے کنجشک جنکا نام اطراغولیدوس ہے یا جیسے بچھو کی راکھ جبوقت پتھری کے
ادویہ مرکب کیجائین واجب ہے کہ اونکے ہمراہ ایسے اقسام کی ادویہ بھی ملائی جائین جو پتھری کی ادویہ کی قوت بڑھانے پر معین بھی ہون اون
ادویہ مین سے کچھ تو وہ ادویہ ہین جو لعوقات ادرار کرتی ہین کہ بول غلیظ کو اسطرح نکالتی ہین کہ اوسکے ہمراہ پتھری بھی ٹکڑے ہوکر خارج ہوجاتی ہے اور
ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہے اور بعض ادویہ ایسی ہین جن مین ایک قسم کی تفتیت ہے خواہ ایک قسم کا تشبث اور درنگ کی قوت ہے واسطے حرکت کرنے دوا کی
ادویہ کے پینے یہ ادویہ جو بطور معین شریک کیجاتی ہین انکی وجہ سے ادویہ حصاۃ کا قیام اور درنگ دیرتک مثانہ خواہ گردہ مین ہوتا ہے اور قلال دوسے
حصاۃ کا بوجہ دیرتک ٹھہرنے کے خوب ہوجاتا ہے یہ وہ ادویہ ہین جو بوجہ وسعت کے اور لزوجت کے سریع النفوذ نہین ہین اور باوجودیکہ خود یہ ادویہ
سریع النفوذ نہین مگر قوت تفتیت کی ان مین پوری ہے جیسے بسفائج کا گوند بعض ادویہ سریع النفوذ خود بھی ہین اور دیگر ادویہ کی تنفیذ بھی کردیتی
ہین جیسے فلفل وغیرہ بعض ادویہ ایسی ہین جو عضو گردہ خواہ مثانہ کی تقویت کرتی ہین جبوقت کہ مختلف ادویہ کی تاثیرات اوس عضو مین ہون اور
مختلف اقسام کی حرکت اوسی عضو کو پہونچے اور یہ ادویہ فادزہریہ ہین جیسے سنبل و دارچینی وغیرہ بعض ادویہ ایسی ہین جنمین بعض لطیف کی قوت ہے
جیسے رب فاکہہ کی قوت عضو کی حفاظت کرتی ہین پیشتر ان ادویہ مین ایسی دوائین ملائی جاتی ہین جو مسکن اوجاع بالخاصہ ہون یا بسبب تخدیر
کے درد مین سکون پیدا کرین جوقت ہم ادویہ حصاۃ کو ایسی دواؤن سے مرکب کرین جنکے یہ خواص اور فوائد بیان ہوئے اوسوقت طبیعت بدنی اونمین تصرف
کریگی طبیعت کے تصرف سے جو دوائین پتھری کی خاص ہین اونکا اثر پتھری مین پہونچائیگی اور جو ادویہ بطور بدرقہ کے شریک کیگئی ہین اونکو یہانتک
معطل و بے اثر رکھیگی جبتک پتھری کی خاص ادویہ اسمین اثر کرلین جب اوسکا اثر پتھری مین ہو چکیگا اوسوقت ادویہ بدرقہ سے فعل دراز
بلکہ یہ فعل کہ پتھری کے ادویہ کا اثر بطرف پتھری کے خوب پہونچتا حاصل ہوگا اور اب دو ادویہ مرطبہ ملینہ کا استعمال ہوگا تاکہ وہ اسے حصاۃ کو ٹھہرائے
اور اسکو درنگ کرنے دے تاکہ وہ دوا اپنا فعل پورا کرے اور جو ادویہ کہ منفذہ ہین خواہ ادویہ اونکا فعل اتنی دیرتک ہوئے جتنے زمانہ تک دوا کا
یعنی ادویہ حصویہ کا فعل پورا ہونا ضرور ہے اور بوجہ استعمال دیگر ادویہ بدرقہ کی اونکے اثر کو طبیعت نے روک کر ادویہ حصویہ کو معطل کردیا
تھا اور چونکہ اس سے پہلے انھین ادویہ منفذہ کو اسواسطے استعمال کیا تھا کہ ادویہ حصویہ کو پتھری مین عمل کرنے پر کام مین لائے قبل ازانکہ یہ ادویہ
طبیعت بدنی سے اسقدر منفعل ہون کہ جس قوت سے اثر پتھری مین کرتی ہین اوسمین وہن اور سستی آجائے اور پھر ادویہ مفتتہ اور مزعجہ یعنے حرکت
درست دینے والی کا استعمال کیا گیا ہے اور ان ادویہ مفتتہ نے اپنا فعل کیا ہے لہذا ادویہ مرتبہ اپنے فعل سے معطل ہوجائینگی اور ادویہ مدرہ کو
طبیعت عمل کرنے دیگی جبوقت درد کی شدت ہو ادویہ مخدرہ کا استعمال بنابر اوسی قانون مذکور کے کرنا چاہیے جو ترتیب ادویہ کے بیان مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو جاتا گیا ہے اکثر حاجت دوائے واحد مین جو مفرد ہو بہت سے لیسے ہی خصال کی حاجت ہوتی ہے اب ہم ادویہ مفتتہ حصاۃ کو شمار کرین
اور ان ادویہ کو کہین جو پتھری کو خارج کر دیتی ہین اور یہ ادویہ جیسے قسط کی جڑ خواہ علیق یعنی توت سنگل کی جڑ اور مقل اور بیخ رطبہ پوست بیخ
دہمشت تخم سیاہ خصوصًا آب تخم سیاہ تخم خطمی اور خطمی کا پھل ثمرہ فراسیاہ صمغ زعرور یعنی آلوچہ کے درخت کا گوند اور خود آلوچہ مین بھی یہی قوت ہے
اور خشک یعنی گوکھرو کی جڑ بھی اسکے لئے عمدہ ہے ہندی کی جڑ اور حنظل اور عنصل اور فل عنصل اور سکنجبین عنصلی اور کرفس جبلی اور فوتنج اور انیسون سلیخہ
بجی کھیرے کی جڑ عود بلسان حب بلسان روغن بلسان اور بلسان کی جڑ زیادہ قوی ہے تخم خیار دشتی اور حرشف اور حرشف کی جڑ کا پانی اور
اسقولوقندریون پرسیاوشان مجون دو درہم کے آب ترب کے ہمراہ اور کرفس اور نیل کی جڑ تخم شاہ بیخ عصی الراعی خصوصًا اسکی قسم رومی اور نکون بری اور
بنطافلون کی جڑ اور اسی جڑ کا پانی اور کمافیطوس اور جعدہ اور بیخ بلبون اور تخم سعد مصری پوست بیخ غار تخم ترب اور اسقولوفندریون اطراف خارخرا
سداب بری ایضًا بورہ ارمنی پانچ درہم شہد ملاکر ہمراہ آب ترب کے پلائین تین روز برابر ایضًا سوطرا ایک مثقال نیم گرم پانی کے ہمراہ اور بعض اطبا نے
ذکر کیا ہے کہ شیر دانہ سیاہ مرچ کے خوب باریک پیسکر اوسکے سات قرص بنائین اور ہر روز ایک قرص کھلایا جائے تو پتھری پیشاب کی راہ گر جاتی ہے پستہ
مین قوت ایسی ہے کہ پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے گردہ کی پتھری کیواسطے قوی ادویہ حجر یہودی اور شکاعی اور کمافیطوس - اور مطلق پتھری
کیواسطے یعنی گردہ اور مثانہ وغیرہ سب کے واسطے خاکستر کژدم اور روغن عقرب ہے اور اس روغن کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ روغن زیتون کو
دھوپ مین رکھین اور بچھو اوسمین ڈالدین یہ روغن بطور طلا کے بھی مستعمل ہوتا ہے اور پچکاری کے ذریعہ سے بھی مستعمل ہوتا ہے مثانہ کی پتھری مین
بچھو کی راکھ بنانے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ایک موٹے شیشہ کو گل حکمت کر کے اوسمین بچھو بھرین اور اسکو تنور کے اندر رکھین رات بھر خواہ کچھ کم زمانہ
تک اور جلانے مین زیادہ مبالغہ نہ کرین اور صبح کو اس شیشہ کو نکال لین شیشہ کا برتن مٹی کے ظرف سے بہتر ہے اسلئے کہ مٹی کے برتن مین قوت اور
حدت عقارب وغیرہ کی جذب ہوجاتی ہے اور شیشہ کے برتن مین جذب نہین ہوتی خرگوش کی راکھ بھی جو اسطرح بنائی جائے مفید ہے اور قوی ہے
اور مقدار شربت اوس سے دو درہم ہے پانی اس راکھ کا جو نمکین ہوتا ہے اوسمین قوت حل کی زیادہ ہے یعنی پتھری کو پانی کر دیتا ہے وہ مکھیان خواہ بھنگے اور ڈانس
جو رات کو اوڑتے پھرتے ہین اگر اونکے سر کو اور اطراف یعنی پر وغیرہ کو دور کر کے تانبے کے برتن مین رکھکر دھوپ مین خشک کرین یہ بھی قوی الاثر ہے ایضًا
شیشہ خوب پسا ہوا اور خراطین سوکھائے ہوئے شیشہ کی راکھ کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ لوہے کے چمچے پر جوش ہلیلی کے سوراخ دار ہو گرم کرین اور اسی چمچہ کو مع
آبگینہ گرم شدہ کے آب باقلا مین بجھائین کہ جسقدر آبگینہ خاکستر ہوتا جائے گا اسی پانی مین چھوٹ کر رہجائے گا پھر جب سب راکھ ہوجائے اوس پانی سے اس کے
ریزے جسقدر فراہم ہوئے ہون نکالکر خوب باریک پیسین کبھی یہ خاکستر آبگینہ ایک مثقال ہمراہ بارہ مثقال آب گرم کے پلائی جاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ شیشہ سپید
اور صاف ہو منجملہ قوی ادویہ کے وہ پتھر ہے جو اسفنج مین پایا جاتا ہے ایضًا بکری کا خون جو خشک کیا جائے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ جو وقت ابتدائے تکون پتھری کا
ہو اسوقت ایک کورا برتن مٹی کا لیکر پانی سے اوسے دھو ڈالین اور اسقدر اوسکے دھونے مین مبالغہ کرین کہ جسقدر اوسمین راکھ وغیرہ کے اجزا کی آمیزش ہے
خواہ خوریت ہو وہ سب دور ہوجائے اور اگر یہ برتن شوربہ کے ہو تو افضل ہو بعد اوسکے ایسی بکری کو ذبح کرین جسکا سن چار سال کا ہو اوسی دیگ کے
اور پہلی مرتبہ جو خون ذبح کرنے سے برآمد ہوتا ہے اور آخر مین جو خون نکلتا ہو اوسے بہ جانے دین اور بیچ کے دہار مین جو خون آئے اوسی کو فقط لے لین اور
اتنی دیر توقف کرین کہ وہ خون جم کر بستہ ہوجائے پھر اوس منجمد خون کو ریزہ ریزہ کاٹ ڈالین اور اوسکی ٹکیان بنالین اور کسی جالی پر خواہ اور صاف کپڑے
پر رکھکر دھوپ مین اوسکو پھیلا دین اور غبار وغیرہ سے اوسکو بچائین مثلاً کوئی ریشمی کپڑا باریک اوپر سے ڈھانپ کر جب خوب خشک ہوجائے پھر ایسی جگہ
رکھین کہ تری اور نمی نہ پہونچنے پائے اور بحفاظت رکھا رہے جب اس خون کا کھلانا منظور ہو بقدر ایک ملعقہ کے ہمراہ کسی شربت شیرین کے لیے وقت استعمال
کرین جب درد مین سکون ہو خواہ ہمراہ آب کرفس کوہی کے کہ اسکا فائدہ عجیب نظر آئیگا - منجملہ قوی ادویہ کے خاکستر بیضہ کے چھلکے بھی دیکھا جو بچہ برامد ہونے کے
بعد باقی رہجاتا ہے منجملہ اونہین قوی دواؤن کے جو زیادہ قوی ہے اور سب ادویہ مذکورہ بالا سے افضل ہے وہ عصفور جسکا نام یونانی زبان میا

اطرانولیہ وطوس ہے اور کیخنک جلا اقسام عصافیر سے چھوٹی ہوتی ہے سوائے عصفور شوکی کے اور اس چڑیا کے بدن کا رنگ درمیان خاکستری اور زرد اور سبز کے ہے اور اسکے دونوں بازوؤں پر سنہرے پر اور تمام بدن میں سپید سپید چتیاں سی ہوتی ہیں اکثر جاڑوں کی فصل میں دکھائی دیتا ہے اور شورہ زار زمین پر خواہ دیواروں پر اترتا ہے اوڑتا بہت ہی کم ہے اور گرتا ہے اور اکثر مضطرب رہتا ہے اور ہر وقت اپنی دم اوٹھایا کرتا ہے مترجم ان اوصاف کی میری نظر میں ادنی چڑیا کی صورت پھرتی ہے جو دیوالی کے دنوں میں نقطہ دکھائی پڑتی ہے اور ہماری ٹھیٹھ زبان دیہاتی میں جسکو لٹکنی کہا کہتے ہیں متن یہ چڑیا کچی بھی کھلائی جاتی ہے اور کچا ہی اسکا کھانا افضل ہے اور پختہ کر کے اور بھون کر اور نمک سود کر کے خواہ قدید کی طرح بھی کھلائی جاتی ہے کبھی کلم اسکو تنور میں مع بال و پر کے اسقدر جلاتے ہیں کہ احراق اور شورش آگ کی زیادہ غالب آکر اسکی قوت کو معطل اور بیکار نہ کر دے اور جلانا اسکا کسی شیشہ کے ظرف میں اوسی طریقہ سے ہوتا ہے جس طرح بچھو کے جلانے کا بیان کیا گیا بیشتر کسی کوزہ میں خواہ ایسے برتن میں جو اسی کے جثہ کے برابر ہو رکھکر اور اس برتن کا منہ بند کر کے جلاتے ہیں جب آنچ حد تشویہ کو پہونچ جائے اور اوس کے درجہ میں آجائے پھر اوسے برتن سے نکالکر پھر اوسکی مقدار بریان شدہ میں نمک ملاتے ہیں اور مصالح گرم میں سے فلفل و ساذج وغیرہ لگا کر تدبیر کرتے ہیں اور یہی ہوئی مقدار اوسکی بھنی ہوئی ہو خواہ سوختہ ہمراہ شراب صافی خواہ شہد یا ماء العسل کے باہمراہ خندریقون یعنے شراب کہنہ کے پلاتے ہیں اور اسی طرح ہر واحد ان ادویہ مذکورہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے بعض اطبا نے خیال کیا ہے کہ یہ عصفور وہی ہے جسکا نام عصفور الشوک ہے اور اسکو سفراخون بھی کہتے ہیں) اور یہ قول صحیح نہیں ہے اسی مقام پر ایک اور چڑیا ہے جسکو سفراخون فرنگی زبان میں کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ یہ وہی چڑیا ہے یا دوسری ہے ان لوگوں نے کہا ہے جو وقت یہ چڑیا خشک کر کے تھوڑی تھوڑی پلائی جائے پتھری کو نکال دیتی ہے کسی جگہ کی پتھری کیوں نہ ہو گردہ کی ہو خواہ مثانہ کی ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ پتھری اگر کسی کو پلائی جائے خود پتھری کو نکالدیتی ہے ایضاً پتہال کبوتر اور مرغی کی بیٹ کے پلانے سے بھی پتھری نکلجاتی ہے نیز اور کندی نے کہا ہے کہ جو دت پتھری بقدر دو درہم کے بڑی پتھری کے واسطے اور چھوٹی پتھری کے واسطے بقدر نصف درہم کے ہموزن بیکلیبر زد کے ہمراہ استعمال کریں ہر ایک قسم کی پتھری کو خارج کر دیگی کبھی ہمراہ اوسکے فلفل اور نمک بھی ملاتے ہیں خصوصاً طبیخ شکلط الشیخ کا بدرقہ تجویز کرکے۔ ایضاً خفا یعنے گبرولا کو سکھا کر پتھری کے اخراج میں قوی تجویز کیا ہے بعض لوگوں کا یہ بھی قول ہے کہ اگر ذکر کے نیچے سیاہی کے کاٹنے سے کھجلانے سے بھی پتھری خارج ہو جاتی ہے گر مجھے اسکی تحقیق براہ تجربہ نہیں ہے اور ادویہ کہ ان دواؤں میں ملائی جاتی ہیں اس غرض سے کہ انکے نفوذ کی قوت بڑھ جائے وہ یہ ہیں جیسے فلفل و فودنج دارچینی اور ان ادویہ کو ہمراہ ادویہ مذکورہ بالا کے تقویت امداد کی خاصیت ہے پتھری کے ہلا دینے پر اور لیکن وہ ادویہ جو ان میں بطور بدرقہ کے شامل کیجاتی ہیں تاکہ ادرار کی کرکے فضول غلیظہ کو خارج کر دیں وہ از قسم بزور مشہورہ خصوصاً حلبہ اور دوقو اور سوقو اور سارون اور رج اور نانخواہ اور کاشم اور دونوں قسم کے سپستان اور شالیوش اور تخم فنجنگشت اور اذخر اور فرو ماما اور اکثر جاہل اطبا نے براہ جسارت اور دلیری کے ذراریح کا بھی استعمال کیا ہے یہ سب ادویہ تا ایکہ لشدت ادرار بھی کرتی ہیں مگر پتھری میں اثر کی قوت انمیں معدوم نہیں ہے یعنے پتھری کو بھی خارج کر دیتی ہیں جو ادویہ ایسی ہیں کہ انکی شرکت اس غرض سے ہے کہ تھوڑی تھوڑی پلانے ہوں تو لہ حصاۃ کو جیسے صموغ اور اکثر ان ادویہ میں بذاتہ قوت ایسی بھی ہے کہ پتھری میں کوئی عمل مناسب کریں جیسے بہانج کا گوند اور چوز کا گوند میکسن ورد ادویہ ہیں جیسے تخم کتان اور لعاب وسکا اور جیسے حلونہ اور بندق اوسی کو کہتے ہیں تخم خطمی اور امین رشیب بھی ہے اور یہ خصوصیہ جو موافق جرم گردہ ہیں اور مفتدات وہی ہیں جنکو اوپر شناخت کر چکے ہیں اور ادویہ منفوّیہ جیسے بہمن اور زرنباد اور سوسن بابرلی اور تخم فنجنگشت ایضاً ورد اور گلنار اور اذخر اور صندل ادویہ مرکبہ جیسے مثرودیطوس کہ یہ قوی ہے اور اسکو فضیلت ہے سنگ گردہ کے مرض میں اور جیسے سنجرنیا اور جیسے معجون عقاب جو سب سے مشہور نسخہ ہے گردہ اور مثانہ دونوں کی پتھری کے واسطے۔ ایضاً جو دوا کہ بکری کے خون سے بنائی جاتی ہے کہ اوسکا نام ید اللہ ہے بسبب جلالت قدر کے اور وہ دوا جو بنام حرائی مشہور ہے کہ روغن بلسان کی شرکت سے تیار ہوتی ہے اور یہ دوا بھی عجیب ہے اور جیسے یہ دوائے قوی جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے خاکستر آبگینہ اور خاکستر عقارب اور خاکستر بیخ کراث نبطی اور خاکستر خرگوش اور اسفنج کی پتھری اور بکری کا خون ہکیلا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور پسا ہوا اور خاکستر پوست بیضہ جو بچہ کے پیدا ہونے کے بعد جدا ہوتا ہے اور حجر الیہود اور صمغ جوز اور بیج ترب کی سب اجزا ہموزن لیکر فطراسالیون
اور دو قواو شکاعی اور صمغ اور تخم خطمی اور فلفل ہر واحد ایک جز اور نصف یعنے ڈیڑھ جز شہد ملا کر معجون تیار کریں اور بحفاظت نگاہ رکھیں مقدار
شربت دو مثقال تک جائز ہے اور اس سے زیادہ بھی ہمراہ آب خار خسک یا درخسک تنہا بھی پتھری کو نافع ہے کہ پتھری کو مثل طین ابیض یعنی سپید کیچڑ
کے نکال دیتا ہے۔ ایضاً جید دوا گردی ہے اور جامع ہے تخم خربوزہ اور آبگینہ سوختہ اور قلت یعنی کلتھی ہموزن اجزا لیکر آب نخود سیاہ کے ہمراہ پلائیں
ایضاً جیجال کبوتر اور مرغی کی بیٹ دونوں میں سے بقدر روئی کے پانی کے ہمراہ پلائیں خواہ شراب کے ساتھ خواہ پانی گرم کرکے اوسکے ہمراہ پلائیں کہ یہ دوا
جمیع اوصاف مذکورہ ہے نسخہ جامع الفوائد ادویہ کہ یہ دوا بھی ہے کندش ایک درہم اور کبوتر کی بیٹ ایک درہم خاتش یعنی گبر دا نصف دانق سب کو خوب کوٹکر شراب کے
ہمراہ پلائیں۔ ایضاً سنگریزہ جو اسفنج میں ہوتا ہے اور اسقولوقندریون پرسیاوشان تخم خطمی فطراسالیون ہموزن اور مقدار شربت بقدر حاجت آب کرنب خواہ
از ملاصول یا گوکھرو کا پانی یا مولی کا پانی اسقدر بدرقہ ہے۔ ایضاً دوائے جامع ملبان کے پھل کا دانہ اور فوتنج بری خشک شدہ اسفنج کا پتھر تخم خطمی یا بیج
بالس سب ہموزن لے کر کوٹ چھان لیں اور ہر روز ایک ملعقہ شراب ریحانی کے ہمراہ استعمال کریں جسکی مقدار چار اوقیہ ہو جو دوا کہ پتھری سے خاص ہے کیسون
کندر دو درہم کو قندریون دو درہم فلفل چہار درہم مقدار شربت جو بعد جس طبیب مناسب معلوم ہو ہمراہ سکنجبین عسلی کے۔ ایضاً سداب بری اور خبازی بیج کرم
اجزا ہموزن انمیں سے بقدر دو ملعقہ کے تناول کریں اسطرح سے کہ مقدار مذکور کو شراب میں جوش دیکر چھان کر پلا دیں ایضاً بیخ نطافیلیوس ہمراہ عسل سکنجبین کے
یا ہمراہ ماء العسل کے۔ ایضاً تخم ترب اور کلتھی ہموزن اونمیں سے بقدر بندقہ روغن یاسمین کے ہمراہ استعمال کریں ایضاً دوائے مجرب یہ ہے تخم خربوزہ تخم قرطم زعفران
اور کلتھی اسی کو پے در پے پلائیں۔ ایضاً حب کلب مقشر کو خوب کوٹ کر دو مثقال زعفران ایک مثقال زراوند نصف مثقال شہد میں آمیختہ کرکے بقدر چار
درہم کے استعمال کریں ایضاً قردمانا اور زراوند ہر واحد ایک ایک حصہ پوست بیخ غار اور حرمل اور مقل کی گولیاں بنا کر ہر روز بوزن ایک درہم کے آب برگ ترب
اور بادیان خواہ آب زیتون کے ہمراہ تناول کریں **یہ دوا فائق ہے درد میں سکون پیدا کرتی ہے اور پتھری کو گرا دیتی ہے۔**
سمیدریون یعنی کرفس شی کو (جسے کرفس قرس بھی کہتے ہیں) لیکر بقدر ایک اوقیہ اور سعد مصری سنبل الطیب تخم خشخاش سپید دار چینی سلیخہ فلفل سپید تخم گزر
بیخ ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ حجر الیہود نصف اوقیہ وہ پتھر جو پانی دو دنیا سے آتا ہے وہ بھی نصف اوقیہ سب کو شہد سے ملا کر ایک درخمی ہمراہ پانی ملے ہوئے
شراب کے تناول کریں دوسرا نسخہ اسفنج کا پتھر اور خسک کی جڑ تخم جرجیر ہر واحد دو درہم تخم قثاء بستانی تخم خربوزہ تخم خطمی دو درہم تخم رازیانہ انیسون جعدہ
ہر واحد تین درہم کبھی وہ پانی بھی پلائے جاتے ہیں جنمیں ادویہ حصویہ اور وہ ادویہ جو تفتیت حصاۃ کرتے ہیں جوش دیجاتی ہیں جیسے وہ پانی جسمیں کمافیطوس
اور جعدہ اور فوتنج اور سیسالیوس اور بیخ گوکھرو کے اور اسقولوقندریون کا پھل اور خبازی کی جڑ اور پرسیاوشان اور عصی الراعی اور نیل کی جڑ اور بیخ
خانث اور تخم خطمی اور حماما یا اور سوطیر اشکاعی وغیرہ کو جوش دیں اور ادویہ مدرہ بھی اوسمیں شریک کریں گے اگر ایسے جوشاندہ کو ایام صحت میں
استعمال کریں پتھری کے تولد کو منع کرتی ہیں ایضاً منجملہ مطبوخات کے جس سے سنگ گردہ کے مرض میں نفع ہوتا ہے اوسوقت کہ اوقات قریب میں اوسکا
استعمال ہمیشہ کیا جائے یہ مطبوخ ہے کہ برگ خبازی بری کو جوش دیکر اوسمیں روغن زرد اور شہد کو اضافہ کریں اور بہت سی مقدار اوسکی پلائیں یہ دوا پتھری
کو پھسلا دیتی ہے اور ادرار بول بھی کرتی ہے اور مجاری میں پتھری کی آمد و شد کی ہیں اون میں نرمی اور لزوجیت پیدا کرتی ہے اور آسانی پتھری کو خارج کر دیتی
ہے روفس حکیم کہتا ہے کہ بکثرت نہانا اسما جائے کہ مزید ہے پتھری کو پارہ پارہ کرتا ہے یا مراد روفس کی یہ ہو کہ مطلق آب گرم جنمیں قوت کسر مزید ہو اوس سے
نہانا تفتیت حصاۃ کرتا ہے اور اسی طریقہ سے یہ بھی ماخوذ ہے کہ بعض قسم کے تیز پانی جنسے جلد میں زخم پڑتا ہے جبوقت ان میں بعض قسم ادویہ حصویہ
خواہ ایسے ادویہ جو اوسکی تیزی کی صیانت اور حفاظت کرکے جلد کے زخم کو روکیں ملائے جائیں اور کپڑا ڈبو کر مقام حصاۃ پر اوس کو لگایا جائے کہ وہ کمین
پتھری کو پانی کر دیتی ہے جیسے بعض ایسی چیزوں کو تجربہ کیا ہے پتھری کے اوکھڑ جانے پر آمادہ ہونے کی تدبیر اور جدا ہو کر آسانی نزع ہونے کا طریقہ اور بسہولت
پھسل کر برآمد ہونے کی تدبیر بعد دوا کے یہ ہے کہ ادہان اور روغنوں کو جو مزلق ہیں بطور مرہمات کے استعمال کریں اسیطرح نطولات اور ضمادات

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور قیروطی و حمامات کا استعمال کیا جائے اور آبزن اسقدر کہ ارخا اور ڈھیلاپن پیدا نہ کرے اور بافراط قوت کو سست نہ کر دے کہ قوت دافعہ بھی ضعیف ہو جائے اور بیشتر افراط میں ایسی تدبیر کے باعث مادہ بطرف عضو ماؤف کے سیلان کر کے پہونچتا ہے پس بعد اس تدبیر معتدل کے وہ دوا جو پتھری کی اوکھڑنے والی ہو استعمال کیجائے تاکہ بسہولت اوکھڑ کر نکلجائے واجب ہے کہ مرخیات کے ہمراہ مقویات کا بھی اضافہ کریں بنا بر قانون معلوم کے خصوصاً جس دوا کی تقویت مخالف اثر غرض مطلوب یعنے تحلیل کے نہ ہو یہ روغن جیسے روغن سوسن اور روغن سنبل و روغن حنا اور جرم ان ادویہ کے بھی ایسے ہی مفید ہیں روغن خیری بہت سے فوائد کا جامع ہے بعد اسکے پھر بالسواری میان جسم اور کمر اور پیڑو کی بندش کریں تاکہ بخاری اوپر سے گنا وہ ہو جائیں خواہ ہاتھ سے مالش کریں بعد ان دوائے مفتت کا استعمال کرائیں اور اگر یہ دوا پلا چکے ہوں اوسوقت مدرات دینے چاہئیں بعد دوائے مفتت کے کچھ خوف نہیں ہے اگر املتاس ہمراہ روغن بادام کے پلایا جائے خواہ کوئی اور عصارہ یا لزوجت مدرات کے عصارون سے جنہیں لزوجیت بھی اور ادلاق بھی ہو ہمراہ روغن بادام کے منجملہ ان ادویہ کے جو بعد ازانکہ نافع ہوں خواہ جسوقت کہ ابتدا سے استعمال خود بخود یا بعد تدبیر کے ہو اوسوقت نافع ہوں اور یہ استنفا اسطرح معلوم ہوتی ہے کہ پتھری ملح اور محرک معلوم ہونے لگے بہر حال ایسی تکمید اسفنج وغیرہ کے ٹکڑے جو پانی اور زیت میں ڈبوئے گئے ہوں خواہ بھوسی کے ذریعہ سے تکمید کریں اور ضمادات سخنہ بھی مفید ہونگے اور مرخات روغنہائے گرم سے جیسے روغن سداب خواہ روغن زیتون اور جند بیدستر اور حاجت ہے اس بات کی کہ سونت ضمادات کی حفاظت کیجائے پھر اگر اس سے زیادہ حاجت ہو خالی سینگی رکھنی چاہئیں پتھری کے نیچے اور جس جگہ درد ہوتا ہو تاکہ پتھری کو جذب کرلیں پھر اس مقام سے اوتر کر نیچے سینگی کا استعمال ہو اور موضع اول سے دوسرے مقام وضع محاجم کو الصاق ہو اسی طرح بتدریج دونوں گردون کے مقام سے اترتی ہوئی دونوں حالب یعنے ناف کے گرد دونوں جانب پیڑو کے سرون پر پہونچیں جب مثانہ تک وتر آئیں درد ٹھہر جائے گا اکثر ریاضت اور حرکت اور چارپایہ جانوروں کی سواری جو تیز رو ہوں کافی ہو جاتی ہے اسی طرح زینہ سے اوترنا خصوصاً اگر پہلے سے مرخات کا استعمال ہو چکا ہو جسوقت مثانہ کے بجائے قضیب تک اوتر آتے ہیں اکثر درد پیدا ہوتا ہے اسوقت لازم ہے کہ وہی تدبیر کریں جو اس مقام خاص کی تدبیر ہے اور آگے چلکر ہم بیان کرینگے درد کی تدبیر جسوقت کہ ہیجان اور شدت درد کی ہو خصوصاً کہ مثانہ کا درد جسوقت پتھری بڑی ہو خواہ بسبب کہ کون ہو پتھری میں ہوں اور عضو معلوم میں گڑی ہوں خواہ کوئی ٹکڑا پتھری کا ایسا جدا ہو گیا ہو کہ اس سے رگڑ وغیرہ پیدا ہو کر درد کی زیادتی ہوتی ہو خواہ اسلئے کہ خشونت سے پتھری کے کچھ اور خراش پیدا ہوا ہو اسوجہ سے درد زیادہ ہوتا ہو بہر حال ان جملہ اقسام کا درد کبھی تو حمام اور آبزن سے ان میں سکون پیدا ہوتا ہے اور اگر بافراط ان دونوں کا استعمال ہو بسبب رخائے عضو کے درد دوبارہ پلٹ آتا ہے اور یہ درد شدید ہوتا ہے جو ایک گھنٹہ کے بعد آبزن وغیرہ کے عارض ہوتا ہے نطولات دہی یا بابونہ یا اکلیل الملک اور خطمی کے نطولات خواہ نخالہ یعنے بھوسی گندم کے نافع ہیں اگر قبض ہو تو ایسے صاف یہ ہے کہ شیاف اور حقنہ کے ذریعہ سے اخراج ثفل کریں مگر مقدار حقنہ کی زیادہ نہ ہو ورنہ بوجہ انضغاط اور تنگی پیدا کرنے کے ایذا دہی کریگا بلکہ شیاف مجھے زیادہ پسند ہے لینین طبیعت سے تخفیف زیادہ ہوتی ہے اور تسکین درد میں پیدا ہوتی ہے مسہل دینے کا اوسوقت کوئی طریقہ درست نہیں ہے اسلئے کہ الم زیادہ پیدا ہوتا ہے اور بسبب اترنے مواد کے اعضا سے ایذا بڑھ جاتی ہے حقنہ میں اگرچہ بیان اور چکنی چیزیں اور ادویہ مرخیہ اور مدرہ ملائی جاسکتی دے سکتے ہیں کہ ایسے حقنہ سے فعل اسہال و تلیین بھی پیدا ہوگی اور درد بھی جاتا رہیگا اور پتھری کے نکالنے پر معین بھی ہوگا اگر درد میں شدت ہو تو اسی طریقہ سے جب علاج کریں تسکین بھی ہوگئی ہو پھر حب لادو حجوبہ کا اسکے بعد استعمال کریں تو ان مرض ہوتا ہو اوسوقت تدبیر صائب یہ ہے کہ جن ادویہ میں تحریک قوی ہے اونکے استعمال سے پھر جائیں اور حقنہ ہائے لینہ کے استعمال پر مشغول ہوں اور مرخات قیروطی جو مرخی اور ملین اور مزلق ہو اوسے استعمال کریں بیشتر ایسے وقت قے کرانیسے نفع ہوتا ہے اسلئے کہ قے کرنیسے وہ مواد پتھری سے مزاحمت کرنے اور دبانے سے کم ہو جاتے ہیں اور بیشتر یہ قے مضر بھی ہوتی ہے اسلئے کہ پتھری کو اوپر کیطرف جذب کرتی ہے اگر درد ایسا ہو کہ کسیطرح نہ تھمتا ہو پس ضرور ہے کہ کوئی دوائے مخدر کھلائی جائے افضل تو یہ ہے کہ فلونیا کا استعمال کریں ایضاً دواء اللفاح اور وہ تریاق جو ابھی پرانا نہ ہوا ہو بلکہ ابھی کیقدر تازگی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ادسمین ہوا ور قوت انیون کی ا دسمین باقی ہو یہ زیادہ وجہ کثیر مسئلہ نافع ہوتا ہے ایک تو اوسکی تریاقیت دوسرے اور تیسرے پتھری کو ریزہ ریزہ
کردیا جاتے بوجہ تخدیر کے درد مین سکون پیدا کردیتا ہے یہ وجہ اسکے نفع کے ہین اکثر ایذا رسانی مین اوس ریح کو بھی اعانت ہوتی ہے جو گردہ مین
پتھری کو مزاحمت ہوپنچاتی ہے اور اوسکی شناخت ریح گردہ کے علامات سے کیجاتی ہے یا وہ ریح معین درد پر ہوتی ہے جو امعا مین مزاحم پتھری
کی ہوتی ہے اور اوسکی شناخت علامات ریح امعا سے کیجاتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ کاسر ریاح ادویہ کا استعمال کرین جیسے سداب اور تخم سداب
اور تخم کرفس انیون اور نانخواہ اور کرویا اور شونیز ان سب کو یا تو ماء العسل کیساتھ پلائین یا انکا ضماد تیار کرین یا قیروطی الحنین دوا اونسے کسی روغن کی
شرکت سے بنائین یا اون دواؤن کو حقنہ کے ذریعہ سے استعمال کرین اگر گردہ مین پتھری کسی ورم حار کے ہمراہ ہو پہلے ورم کا علاج کیا جائے
اور اس ورم کے علاج مین وہی تدبیرین کافی ہین جنکا بیان اوپر ہوچکا جو از قسم نطولات و ضمادات اور قیروطیات بزرو کے ایسے ہین کہ انکا ابو
مین مذکور ہوچکے ہین اور ان چیزون مین کسیقدر سرکہ بھی چھڑک دیا جاتا ہے تاکہ بخوبی نفوذ کرین اسی طرح الحنین کے عصارات کے حقنہ کردہ روغن
گل ملاکر تیار کئے جاتے ہین اگر فصد کی حاجت ہو کرنی چاہئے اگر ورم صلب سوداوی کے سبب سے پتھری پیدا ہوئی ہو اوسکا علاج لعاب لئے گرم
سے کرنا چاہئے جیسے لعاب تخم کتان وحلبہ و خطمی تخم کنوچہ ان سب مین ایسی چیز بھی شریک کیجائے کہ تبرید کرے اسیطرح بابونہ ناخونہ گوکھرو شبت یہ
دوائین پلائی بھی جاتی ہین اور حقنہ مین بھی انکا استعمال ہوتا ہے اور طلا کے طور پر بھی جوقت طلا کے ذریعہ سے استعمال کیجائین واجب ہے کہ انمین
مائع سکنجبین اشق سیہ جند بید ستر اور شل کنوچہ کے بھی داخل کیجائے ۔ ادہان حارہ بھی کسیقدر تقویت کی رعایت کرکے مستعمل ہوتے ہین مراہم
مین سے مرہم داخلیون اور مرہم خوم وغیرہ اگر نفخ پیدا ہوا ہو اوسوقت ادرار کرنا چاہئے غذا اصحاب حصاۃ کے مخالف اور لوگون کے غذا کے ہے انکے
واسطے گوشت اقسام کنجشک کے بھنے ہوئے جو خاکستری رنگ کی چڑیان ہوتی ہین اور کنجشک خانگی کے گوشت مناسب ہین چوزہ اگر پکاتے وقت
خوب بھرا ہوجائے وہ بھی مضر نہین ہوتا ہے اسی طرح جو گوشت کہ لطیف ہے سرطان بریان کا گوشت بھی انکو مفید ہوتا ہے واجب ہے کہ طعام مین تخم خربزہ
اور طیبون داخل کیجائے ۔ آب نخود ہمراہ زیت اور روغن قرطم کے بھی ان کی غذا مین پڑتا ہے ۔

اونیسوان فن احوالِ مثانہ اور بول مین

اور یہ فن دو مقالون پر شامل ہے **پہلا مقالہ** احوال مثانہ کے بیان مین **تشریح** جسطرح خالق تعالےٰ نے ثقل براز کے لیئے ایک ظرف ایسا
جامع پیدا کیا کہ تمام مقدار براز کو وہ اپنے مین بھر لیتا ہے تاکہ براز جمع ہوکر سب کا سب ایک ہی دفعہ نکلتا ہے اور اس وسعت ظرف کیوجہ سے
براز کا رفتہ رفتہ ہوپنچنا اور وقتاً فوقتاً دفع ہونے کی زحمت سے استغنا ہوتی ہے چنانچہ اس کو اوپر بیان کرچکے ہین اسیطرح تدبیر
کامل خالق تعالےٰ کی ہوئی کہ اوس نے جسقدر فضول مائیہ جو قابل دفع ہوجانے کے ہین اونکے واسطے ایک ظرف وسیع ایسا پیدا کیا جو تمام فضول
مائیہ کو اپنے مین بھر لیتا ہے تاکہ ایک ہی مرتبہ سب کو نکالدے اور اون فضول کے اخراج کی حاجت دفعہ دفعہ کرکے باتصال نہو جیسے مریض تقطیر البول
کی ہی کیفیت ہوتی ہے اور یہ ظرف وہی مثانہ ہے اسکی خلقت عصبیہ یا عصبیہ رباطیہ اسواسطے ہوئی تاکہ اوسکی قوت اور عضو طبی زیادہ ہو اور قابل کھچنے اور
پھیلنے کے رہے اور گرہ ہوا اسواسطے پیدا کیا گیا تاکہ مائیت اسمین بھر جایا کرے پھر جوقت مائیت بھر جاتی ہے اور تمام مائیت جمع شدہ کو باہر نکال دیتا ہے بارادہ خود
اور اس مائیت کے نکالنے پر یہ ارادہ ایک ضرورت کی وجہ سے ہوتا ہے مثانہ گردون مین ایک گوشت کی چیز ہے اسکے ذریعہ سے مجاورت اور قرب
عضلہ کا مثانہ سے بہت خوبصورتی کے ساتھ ہوگیا ہے مثانہ کے دو طبقہ ہین اندرونی طبقہ بیرونی طبقہ سے دونا موٹا ہے اسلئے کہ وہ اندرونی طبقہ اس
تیز پانی یعنی پیشاب سے ملتا ہے پس خالق تعالےٰ نے براہ لطف اپنی حکمت کو مائیت کے کھینچنے مین طرف اس طبقہ کے اسطرح خرچ کیا ہے کہ دو نالیان
ایسے پیدا کئے ہو دونون گردون سے نکل کر مثانہ پر ہوپنچتے ہین جب مثانہ پر ہوپنچے ہین مثانہ کے دو طبقہ کردیتے ہین اور ان دونون حالبون کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

دونون طبقون مین اسطرح چلایا اور روان کیا کہ یہ دو حالب ابتداءً جب نکلتے ہین پہلے طبقہ اولیٰ مین نافذ ہوتے اور اوس طبقہ کو اپنے
ساتھ اوگاتے ہین پھر یہ دونون حالب میان دونون طبقون کے چلکر دوسرے طبقۂ باطنی مین در آتے ہین اور اس طبقہ کو پھاڑ کر تجویف مثانہ تک
پہونچتے ہین جس تجویف مین عضلہ مائیہ کی صیانت و حفاظت ہوتی ہے تا اینکہ مثانہ جب رطوبت بول سے بھر گیا اور یہ رطوبت مثانہ مین جاگرفتہ ہوئی
طبقۂ باطنی طبقۂ ظاہری پر چسپیدہ ہو جاتا ہے اور اس رطوبت کو باطن اور قعر مثانہ سے دفع کرکے ایسی چسپیدگی دونون طبقون مین ہو جاتی ہے گویا کہ دونون
ایک ہو جاتے ہین کہ اون مین کوئی منفذ اور راہ نہین باقی رہتی ہے اور اسی سبب سے مثانہ اور بول بروقت پر ہونے مثانہ کے پیچھے کی طرف نہین پلٹنے پاتا
ہے اور نہ بطرف دونون حالبون کے بعد اوس کے باری تعالیٰ نے کہ بڑی قدرت اوسکی ہے مثانہ کیواسطے ایک گردن پیدا کی واسطے دفع کرنے مائیت
کے طرف قضیب کے کہ جس گردن مین تعاریج یعنے ناہمواری اور جھکاؤ بکثرت ہے کہ اسی جھکاؤ کی جہت سے مائیت بول سے تمام و کمال مثانہ بیکدفعہ خارج نہ
ہے خصوصاً مردون مین کہ انکے مثانہ مین بہ نسبت عورتون کے تعریجین ہین اور عورتون مین ایک ہی تعریج ہے اسلئے کہ اونکے مثانہ ارحام سے قریب ہین شروع اس گردن
کا گھیرا گیا ہے ایک عضلہ سے جو شکل حلقہ کے گرد گردن کے پھر گیا ہے اور یہ حلقہ چھوڑنے والا رطوبت کا اس گوشت و منی سے گرد اوس گردن کے پھرا ہے
کہ خروج مائیت بول کو مثانہ سے جو بلا ارادہ ہو منع کرتا ہے اور جب ارادہ اخراج بول کا ہوتا ہے یہی عضلہ ڈھیلا ہو کر رہجاتا ہے اور پیشاب خارج ہو جاتا
ہے اور بروقت ڈھیلے ہونے اس عضلہ کے عضلۂ بطن بھی مسترخی ہو جاتا ہے چنانچہ کتاب اول فن تشریح مین اسکا بیان ہو چکا ہے ان جو وقت اس عضلہ
کو کوئی آفت پہونچے یا عضلۂ بطن کو اوسوقت خروج بول مین باوجود ارادے کے دقت ہوتی ہے مثانہ کے دونون جانبون مین ایک پٹھی بھی بمقدار ناخن
پہونچتا ہے اور چند رگین ساکن اور متحرک بھی آئی ہین اور پٹھے جس کے مثانہ مین زیادہ پیدا کئے گئے تاکہ حس مثانہ کا بروقت پر ہونے اور کھنچنے کے زیادہ
ہو **امراض مثانہ** مثانہ مین امراض مزاجی مادہ سے اور بلا مادہ اور اورام اور سدہ ہر قسم کے عارض ہوتے ہین۔ از انجملہ پتھری کا مرض بھی عارض ہوتا ہے
کبھی امراض مقدار بھی چھوٹے اور بڑے ہو جانے مثانہ سے عارض ہوتے ہین۔ امراض وضع اسطرح پر لاحق ہوتے ہین کبھی مثانہ اونچا ہو جاتا ہے اور کبھی
نیچے اوتر آتا ہے امراض انحلال فرد مثانہ کے پھٹ جانے اور کھلجانے اور کٹ جانے اور کشادہ ہونے سے عارض ہوتے ہین کبھی امراض مثانہ دیگر اعضائے
رئیسہ و شریفہ کے بھی شریک ہوتے ہین مثلاً دماغ کی شرکت کہ بعض امراض مثانہ کے ہمراہ درد سر بھی پیدا ہوتا ہے اور دوار بھی عارض ہوتا ہے اور بیشتر
تا بسرسام نوبت پہونچتی ہے اگر مثانہ مین امراض حارہ پیدا ہون جگر کو بھی امراض مثانہ سے شرکت ہوتی ہے جیسے برودت مثانہ سے اکثر استسقا پیدا ہوتا
ہے امراض مثانہ کی جاڑون مین کثرت ہوتی ہے کبھی علاج مثانہ کا اوسی طرح ہوتا ہے جسطرح امراض گردہ کا علاج ہوتا ہے اور گردہ سے زیادہ
تر قوی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے امراض مثانہ کے علاج مین مشروب و پچکاری اور مروخات کا استعمال ہوتا ہے اور اضمادہ دونون حالبون پر
اور زیر ناف اور دونون ورزین جو الگ لگے ہین اون پر لگایا جاتا ہے اوجاع مثانہ کی کثرت شمالی ہواؤن اور ریاح اور شمالی بلاد اور فصول بارد
مین ہوتی ہے جن چیزون سے مثانہ کو گرمی پہونچائی جاتی ہے وہ کل مدرات حارہ ہین جیسے مثانہ گرم ہو جاتا ہے اور مروخات اور زروقات اور
حارہ اور صموغ حارہ سے جیسے روغن قسط اور ناردین اور روغن بان اور کمادا اور ضماد اون دواؤن سے جو باب گردہ مین مذکور ہو چکین کرنا چاہئے
مبردات مثانہ یہ ہین شیرۂ تخم خرفہ شیرۂ تخم خیار و تخم کدو و طباشیر بریان ہمراہ پانی کے پلانے سے بھی تبرید مثانہ ہوتی ہے طلا صندل و کافور اور فوفل ہمراہ
دوغ زرش کے اسی طرح اور عصارہ اور لعابات اور ادہان بارد جیسے روغن گل جو عمدہ ہو اور روغن تخم کدو و روغن خشخاش و روغن کاہو ہمراہ کافور
و غیرہ کے پچکاریون مین خاص کر یہ چیزین مستعمل ہوتی ہین جیسے شیر بادہ۔ **سنگ مثانہ کا بیان اور علامتین اوسکی** واجب ہے کہ پہلے
اون امور کو بتامل دیکھین جو ہمنے سنگ گردہ کے بیان مین لکھے ہین اور پھر اون مضامین کو بتامل نظر کرین جو سنگ مثانہ کے بارہ مین ذکر ہوتے ہین ہم
ہمنے سنگ مثانہ اور سنگ گردہ کا فرق بیان کر دیا ہے اور کیفیت اور مقدار وزن کی بیان کردی ہے اب جگہ ہم پھر کہتے ہین کہ سنگ مثانہ مین سفیدی مائل
اور صاحب سوب ہوتا ہے سرخ نہین ہوتا ہے بلکہ مائل بہ سیاہی اور رمادیت کیطرف ہوتا ہے اکثر بول غلیظ ہوتا ہے کہ اسکا ثفل ریتی ہوتا ہے اکثر اوقات

HAKEEM SHOUKAT ALI

رقیق ہوتا ہے خصوصاً ابتدائے مرض مین درد پیدا کرنا سنگ مثانہ کا مثل سنگ گردہ کے شدید نہین ہے اسلئے کہ مثانہ ایک وسیع مقام پر ٹھہرا ہوا ہے ہان جوقت پتھری بول کو روکتی ہے اسوقت درد کی شدت ہوتی ہے اور جوقت پتھری مجری بول مین واقع ہوتی ہے اسوقت بھی درد کی شدت ہوتی ہے خشونت سنگ مثانہ مین زیادہ ہے اسلئے کہ وہ پتھری ایسی خالی جگہ مین ہے جسے ممکن ہے کہ اوسپر کوئی ایسی چیز چڑھ جائے جو پتھری کو کھر کھری کرے اور یہی وجہ ہے کہ یہ پتھری بہت بڑی ہے اسلئے کہ وسیع جگہ مین پیدا ہوئی ہے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص کے مثانہ مین دو پتھریان یا دو سے زیادہ پڑجاتی ہین پیر آپسمین رگڑ رگڑ کر زیادہ ریت گرتی ہے اور ہمراہ بول کے خارج ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ اس ریگ کے ثفل نخالی بھی ہوتا ہے اس سبب کہ سطح مثانہ کی سخت پتھری کی رگڑ سے چھلتی رہتی ہے جو سنگ مثانہ کے مرض مین کھجلی درد و خفیف و تضیب کی جڑ اور پیڑو مین جو شارک مثانہ کا ہے ہمیشہ رہتا ہے اکثر یہ مریض اپنے آلۂ بول سے کھیلا کرتا ہے خصوصاً اگر لڑکا ہو تو تندی ہر وقت بنی رہتی ہے بیشتر اس کیفیت کا انجام یہانتک ہوتا رہتا ہے کہ مقعد باہر نکل آتی ہے اور حبس بول خواہ عسر بول عارض ہوتا ہے باینہمہ جسقدر پیشاب نکلتا ہے بہت قوت سے خارج ہوتا ہے اسلئے کہ یہ پیشاب تنگی مین پھنسا ہوا اور اسکے پیچھے ایک زائد چیز وابستہ ہے اکثر نوبت اسکی بھی پہونچتی ہے کہ بے ارادہ پیشاب ہو جاتا ہے اور جوقت پیشاب کرنیسے فراغت پاتا ہے پھر خواہش ہوتی ہے کہ دوبارہ پیشاب کرے اور اس خواہش کی متقاضی وہ پتھری ہوتی ہے جسکی شان سے یہ بات ہے کہ ہمراہ بول مجتمع کے دفع ہو جائے اکثر خون کا پیشاب بھی آجاتا ہے بسبب رگڑ جانے مثانہ کی پتھری سے خصوصاً جبکہ پتھری سخت اور بڑی ہو اور اکثر اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہے جب سنگ مثانہ کا مریض چت لیٹے اور دونون کولے اپنے ڈھیلے کردے اور جنبش کرے پتھری مجری سے نکل جاتی ہے اور اسوقت اگر پیڑو کو دبائے اور پیشاب کی دھار چھوٹے یہ دلیل قوی ہے۔ پتھری کے موجود ہونے پر اکثر سہولت شناخت یا سہولت اخراج حصاۃ اس طریقہ سے بھی ہوتی ہے کہ مریض دوزانو بیٹھے اور اپنے بعض اعضا کو بعض اعضا سے ملادے اور بیشتر سہولت اخراج کا یہ بھی طریقہ ہے کہ اپنے مقام براز مین انگلی داخل کرے اور اسی صورت سے کوشش ہو کر پتھری کو اپنی جگہ سے ہٹادے اور بھی بہت سے طریقہ باسانی پتھری کی شناخت اور نکالنے کے ہین دبانیسے اور نچوڑنے سے اور سوتے سے چت لیٹنے سے اور طرز خاص پر بیٹھنے سے کہ تجربہ کرنیسے ہر ایک مریض کے واسطے اوسکی پتھری نکالنے مین بکار آمد ہوتے ہین جوقت یہ تدبیرین نفع نکرین اسوقت قاثاطیر یعنے ٹیڑھی سلائی سوراخ دار کا استعمال کرین پھر اگر اندرون نائزہ کے کوئی ایسی چیز ہو جو سر قاثاطیر کے لگتی ہو اور اسکو باہر کیطرف ہٹاتی ہو اور پیشاب کی دھار چھوٹتی ہو اس بات کو دلالت قوی ہوگی پتھری کے موجود ہونے پر اسی طرح اگر بدشواری یہ سلائی اندر جاتی ہو تب بھی پتھری کے وجود پر یقین کرنا چاہئے مناسب ایسے وقت یہ ہے کہ سلائی ڈالنے مین بہت سختی اور درشتی نکرین بیشتر قاثاطیر کے داخل کرنیسے اس مادہ کا بھی پتہ لگ جاتا ہے جس سے پتھری کی پیدائش ہوتی ہے چھوٹی پتھری پیشاب کو زیادہ بند کرتی ہے بہ نسبت بڑی پتھری کے اسلئے کہ چھوٹی پتھری مجری بول مین پڑی بیٹھ جاتی ہے اور بڑی پتھری مجری بول سے جلدی الگ ہٹ جاتی ہے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ مثانہ کی پتھری بلاد شمالی مین اور خصوصاً صبیان کے مثانون مین زیادہ پیدا ہوتی ہے **علاج** مثانہ کی پتھری کا علاج قوی دواؤنکا محتاج ہے اسلئے کہ مثانہ کا مزاج زیادہ بارد ہے اور مثانہ کی پتھری بہت دور جگہ پر ہوتی ہے اور اسلئے کہ مجاری مثانہ کے زیادہ جگہ دینے والے ہین پتھری کے کان مجاری مین انعقاد اور تنگی کی کیفیت بشدت ہے ادویہ جو سنگ مثانہ کیلئے لائق ہین وہی ہین جو قوی ادویہ سنگ گردہ مین لکھی گئین سنجرنیا اور مشر و دلیطوس بھی انکو مفید ہے اگر پتھری چھوٹی باز رہو سا سیطرح اٹھا سانیا اسقولوقندریون ایک اوقیہ حلب عشر نصف اوقیہ شراب ہمراہ نافع ہے کلیتی کو نفتہ پندرہ درہم پرسیاوشان سات درہم اسقولوقندریون تین درہم گوکھرو دس درہم دوقو فطراسالیون ہر ایک چار درہم انجیر سپید سات دانہ چار رطل پانی مین جوش دین یہانتک کہ ایک رطل باقی رہجائے اور حمام سے نکلنے کے بعد نصف رطل اس جوشاندہ سے پلائین جو اقسام آبزنون کے اس مرض مین استعمال کئے جاتے ہین لازم ہے کہ بہت قوی ہون اور انمین ہمراہ ادویہ مذکورہ کے ان دواؤن کا بھی ہونا مناسب ہے برگ تنگشت پرسیاوشان سداب خواہ اکلیل رخ اور کوئی ایسی چیز ہو جسمین تھوڑا سا قبض ہو تاکہ ارخا یا ازلاق نہ پیدا ہو مرطبات مین انکے بروزہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اشق زیتون اور سب سے افضل ضماد مقل کی کا ۔ روغنون مین سب سے بہتر روغن عقرب ہے ضماد بھی کیا جائے اور قطور بھی اسی کا ہو اور پچکاری بھی اسی کی ہو اور مین
کوئی چیز منوی بھی ملائی جائے ضماد کی دوائین ان لوگون کے واسطے اسطوخودوس قندریون کی جڑ سنبل کی جڑ جعدہ سانج خطمی پرسیاوشان ان دوائون مین سنگ
یہودی اراکی بھی شامل کرنا چاہئے وہ کنجشک جسکا بیان سنگ گردہ مین ہوچکا ہے مع ان چیزون کے جو اوسکے ہمراہ اور اقسام عصافیر ادسی رنگلے در قد کے گئی ہین یہان
بھی نافع ہین سنگ مثانہ کے خاص معالجات مین سے یہ بھی ہے کہ پتھری کی دوا اونکو پچکاری مین بھر کر استعمال کرین اس سے بہت نفع ہوتا ہے اگر عسر بول یا
حبس بول بوجہ پتھری کے عارض ہو اور چاک کرنا کسی حال کی وجہ یا مریض کے ضعف کیوجہ سے نہو سکے اوسوقت بعض آدمی یہ حیلہ کرتے ہین کہ درمیان کیسہ
اور خصیہ کے چھوٹا سا شگاف دیتے ہین اور اس سوراخ مین ایک نے لگاتے ہین تاکہ پیشاب نکل آئے اور بوجہ حبس بول کے موت نہ واقع ہو اور اگر کوئی جھلی نکل آئے
اوسے درست کرکے اندر کردین جسوقت دوا کارگر نہو اور چاک کرنیکا ارادہ مصمم ہوجائے واجب ہے کہ اسکے واسطے ایسا دست کار تجویز کرین جو تشریح مثانہ کو خوب
جانتا ہو اور اوس مقام کو بھی پہچانتا ہو جس جگہ گردن مثانہ سے اوعیہ منی متصل ہوتے ہین اور موضع شریان اور موضع نلی کو بھی جانتا ہو تاکہ جن جن چیزون کو چاک کے
وقت بچانا چاہئے خیال رکھے کہ آن قطع نسل کی پیدا نہو جائے اور نہ شریان کے کٹنے سے ایسا خون جاری ہو کہ بند نہو سکے اور موضع نلی کے کٹ جانے سے ناسور
نہ پیدا ہو کہ بھر نہ سکے واجب ہے کہ چاک کرنے سے پہلے سعال اور مثانہ کی نقل سے تنقیہ کرین اور باوجود ان احتیاطون کے پھر بھی چاک کرنے مین خطرہ عظیم ہے مین تو کبھی
اسکی اجازت نہین دے سکتا **تدبیر چاک کرکے پتھری نکالنے کی** جس طریقہ کو مین تجویز کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ایک کرسی بچھائی جائے اور مریض کو اوسپر
باندھکر بٹھائین اور ایک خادم اوسکے پاس حاضر ہو کر اپنے ہاتھ اوسکے زانو کے نیچے ڈال کر اوسکو گرفت کرے بعد اوسکے تدبیر چاک کرنے کی کیجائے واجب ہے
کہ پہلے پتھری کو ٹٹول کر اوسکی خاص جگہ دریافت کرلیجائے بعد ازان اوسی مقام پر چاک کرین جس جگہ پتھری کا پتا لگے اور یہ بات اسطرح پر معلوم ہوتی ہے کہ
بچے کی اونگلی مردون کی اور دوشیزہ عورتون کی مقعد مین ڈال کر دیکھین اور جن عورتون کی بکارت زائل ہوچکی ہو اونکے فرج مین اونگلی ڈالکر دیکھین
اوس سے مقام پتھری کا معلوم ہوجائے گا اور دوسرے ہاتھ سے پتھری کے اوپر سے سونتنا شروع کرین مراق سے لیکر ناف تک تاانیکہ پتھری مثانہ کے منہ تک اوتر آئے
اور خوب کوشش کرنی چاہئے اس بارہ مین کہ پتھری اوس درز سے جو تشریح مثانہ مین بیان ہوچکی ہے بقدر ایک جو کے ہٹ جائے اور خبردار رہنا چاہئے
ایسا نہو کہ یہ درز چاک ہوجائے کہ نہایت مہلک ہے اور درز درحقیقت فم مثانہ سے ملی ہوئی ہے واجب ہے کہ پتھری کے ہٹانے مین کوتاہی نہونے پائے ورنہ
بہت دور تک چاک کرنا پڑیگا پھر یہ زخم مندمل نہوگا جب پتھری ہٹ جائے اور چاک شدہ مقام اتنا گہرا ہو کہ پتھری تک پہونچگیا ہو اب اور زیادہ
کھولنا چاہئے بشرطیکہ زیادہ چاک کرنے سے الم شدید اور گردن مثانہ کی پیچیدگی اور سقوط قوت اور بطلان حرکت اور کلام اور چھا جانا آنکھون پر پڑ جانیکی
نوبت نہ آئے اگر یہ آثار پیدا ہون اور زیادہ چاک کیا جائیگا تو فورًا مرجائیگا چاک کرنیکے بعد بشروط مذکورہ پھر ایک چاک تھوڑا سا بہ نیچ ذرہ سے کرنا چاہئے
اسمین بھی احتیاط اسکی ہے کہ بیخ تک نہ پہونچنے پائے اور کوشش بلیغ اس امر مین رہے کہ مثانہ کی گردن چاک نہو جائے اسلئے کہ اگر مثانہ کی گردن چاک
ہوگئی یا جرم مثانہ تک چاک ہوچکا کبھی التیام نپائیگا پس جہانتک ممکن ہو چھوٹا چاک دینا چاہئے اگر پتھری چھوٹی ہے بیشتر اوقات سونتنے اور دبانے نکل جاتی ہے
اور بڑی پتھری بڑے شگاف کی محتاج ہوتی ہے اور اکثر بڑی پتھری محتاج ایسے بڑے زخم کی ہوتی ہے جو اسکو گھیرے اور اکثر پتھری اتنی بڑی ہوتی ہے کہ بقدر اس
زخم کے چاک کرنا ممکن نہین ہوتا ہے ایسے وقت واجب ہوتا ہے کہ اسکو سنسی سے پکڑین اور تھوڑی تھوڑی توڑ کر نکالین اور ٹکڑا اوسکا مثانہ مین نہ رہنے دینا
ورنہ پھر بڑا ہوجائیگا کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ پتھری مثانہ کی گردن تک پہونچ جاتی ہے یا متصل قضیب کے اوتر آتی ہے اوسوقت واجب ہے کہ پتھری
پر انگلی پھیرتے رہین اور دباتے رہین اور ایک آدمی بھی پاس رہے تاانیکہ جب پتھری کسی مقام پر پہونچ کر ٹھہر جائے تو اوسکے نیچے سے چاک کرکے نکالین
بیشتر رائے صائب یہ ہوتی ہے کہ جہانتک پتھری پہونچگئی ہو اوسکے پیچھے ہینے اوپر کیطرف ایک ڈورے سے باندھ دین تاکہ اوپر کو چڑھ نجائے اگر پتھری راس
راس قضیب کے ہو چکی اوسوقت واجب ہے کہ اوسکے نکالنے مین درشتی نہ کرین ورنہ ایسا زخم پڑ جاتا ہے جو مندمل نہین ہوتا بلکہ واجب ہے کہ اوسے برابر
گردین کرا وبھری نہ رہے اور اوپر کے مقام کو ڈورے سے باندھ دین اور راس قضیب کے نیچے چاک کرین کہ پتھری نکل آئے جب پتھری کے نکالنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین یہ سب تدبیرین اور احتیاطین جو اوپر بیان ہوئین کر چکین اور پتھری نکل گئے اکثر پیٹ کو زور دبلنیے اور چاک کرنے کے درد کیوجہ سے ایک ورم پیدا ہوتاہے یہی بات نہایت خوفناک ہی منجملاون تدبیرونکے جو اس خوف سے نجات دینے والی ہین یہ ہے کہ پہلے مریض کو حقنہ دین تاکہ ثفل براز وغیرہ دفع ہو جائے پھر ادویہ ملینہ پلاتے رہین اور کھانا بہت تھوڑا کھلائین اور اگر احتیاطی فصد یعنی مناسب ہو کھولدینی چاہیئے اور اگر علامات ورم کے ظاہر ہون اور درد زیادہ ہو کر احتیاط کثیر کیجائے مریض کو آبزن مین بٹھائین خواہ ایک طشت ایسا پانی بھر کر بٹھائین جسمین ملینات کو جوش دیا ہو جیسے لوبیا تخم کتان خطمی بھوسی گندم اور اس پانی مین بہت سا تیل ملاکر خوب ہلادیا ہو اور یہ پانی نیم گرم ہونا چاہیئے جب مریض کو آبزن سے نکالین اطراف شکم وغیرہ کے جہان جہان دبایا ہو تمریخ روغنہائے ملینہ سے کرین جیسے روغن بابونہ اور شبت اور مقام جراحت پر جہان چاک کیا ہو روغن زرد نیم گرم ٹپکائین اور اسکے اوپر روئی کا پھاہا روغن گل در تھوڑے سرکہ مین ڈبو یا ہوا رکھین اور اسکے ابداد و یہ مدملہ کا استعمال کرین۔ اگر ورم بڑھجائے بروقت مریض کو ایسے آبزن مین بٹھانا چاہیئے جسمین جوشاندہ حلبہ و تخم کتان داخل ہو پھر اگر درد زیادہ ہو دوسرے اور تیسرے دن تیل اور آب گرم مین بٹھانا چاہیئے۔ جس شخص کو چاک کرنیسے درد زیادہ نہو یہ تھوڑا اساورد تیسرے دن خود بخود جاتا رہیگا واجب ہے کہ ہمیشہ تنقیہ مثانہ کی روغن سداب سے کیجائے اسلئے کہ مثانہ جب گرم رہیگا نہایت اچھی صورت پر ہوگا اور پیشاب بھی کثرت آئے گا پیشاب زیادہ اذیت دیتا ہے ایسے لوگون کو جنکی پتھری چاک کرکے نکال گئی ہو اسی طرح واجب ہے کہ پانی تھوڑا تھوڑا انکو پلایا جائے اور جوقت پیشاب کرنے لگین واجب ہے کہ خادم یعنے تیماردار مقام رباط یعنی جہان پٹی وغیرہ بندھی ہے اوسکو بحفاظت تمام لیا کرے اور ہاتھ سے اپنے سنبھالے رہے اور زور سے دبائے رہے تاکہ پیشاب مقام زخم پر نہ پہونچنے پائے۔ پھر خون کے نکلنے کی دو صورتون مین سے ایک صورت ضرور واقع ہوگی یا اتنا خون جسقدر مناسب ہے اوتنا برآمد ہوا اور کسیقدر باقی رہجائے اوسوقت خوف ورم اور فساد عضو کا ہوتا ہے خصوصًا اگر رنگ عضو کا سرخی سے بطرف سیاہی کے مائل ہوجائے یا اتنا خون مقدار مناسب سے زیادہ نکلے اور خوف نزف الدم کا ہو پہلی صورت مین جبکہ خون مقدار مناسب سے کم برآمد ہوا ہے وہی علاج اور تدبیر کرنی چاہیئے جو مناسب علامات مذکورہ سابق کے ہو کر فورا پچھنے لگائین تاکہ باقیماندہ خون نکلجائے اور اگر حاجت ہو اسپر ضماد سرکہ اور نمک کا پارچہ کتان پر لگاکر رکھین کہ فساد عضو کو مانع ہو اور دوسری صورت مین خوف نزف الدم کا ہے تدبیر صائب یہ ہے کہ مریض کو آبہائے قابضہ مین بٹھلائین اور مقام آمد خون پر کندر اور سرخ پھٹکری پسی ہوئی چھڑکین اور اسپر روئی رکھکر طلا اوسکا اوپر زاسا یعنی ااردہ کا رکھین جو سرکہ اور پانی مین بھیگا ہوا اور اگر معلوم ہو کہ کوئی بڑی رگ خواہ شریان کٹگئی ہے۔ اسکے علاج مین تدبیر بندش کی بھی کرنی چاہیئے اگر باوجود اہتمام اور تدابیر کے کسیطرح خون ہی بند نہ ہو اور اسکی روانی نہ رکے مریض کو کند اور تیز سرکہ مین بٹھادین اور بغیر بقاعدہ جذب الی خلاف کے حاجت اسکی ہوتی ہو کہ مریض کی فصد کھولی جائے اور اکثر حاجت یہ بھی ہوتی ہے کہ پیڑو پر اور دونون ران پر مخدرات کو رکھین مترجم کا تجربہ ہے کہ مہری دوب کو پیسکر ٹکیہ اوسکی نزف الدم شدید پر رکھنے سے کیساہی قوی نزف الدم ہو رکجاتا ہے اگرچہ شریان بھی کٹگئی ہو منجملہ ان امور ایذا دہندہ کے جو کہ چاک کرنیسے اور بعد چاک کرنے کے زیادہ خون برآمد ہونے سے عارض ہوتے ہین یہ بھی ایک امر ہے کہ ایک ٹکڑا خون کا بو کر شانہ تک پہونچتا ہے اور مثانہ کے منفذ پر جم جاتا ہے لہذا عسر بول پیدا ہوتا ہے ایسے وقت ضرور ہے کہ اونگلی چاک شدہ مقام مین داخل کرکے اوس خون کے ٹکڑے کا ہٹا دینا خواہ نکال لینا ضرور ہوتا ہے تاکہ مثانہ کا منفذ اور گردن پاک اور صاف ہوجائے یا معالجہ بوضع مذکور کا سرکہ اور پانی سے کرین تاکہ وہ ٹکڑا خون کا جو بستہ ہو کر اڑگیا ہے پگھل کر بہ جائے اور منجملہ ان امور کے جو چاک کرکے پتھری نکالنے سے عارض ہوتے ہین یہ بھی ہے کہ انقطاع نسل ہو جاتی ہے وہ علامات ردی جنکے عارض ہونیسے بعد چاک کرنے طبیب کو یقین ہلاک مریض پر ہو جاتا ہے وہ یہ ہین کہ درد زیر ناف بشدت ہو اور برد اطراف پیدا ہوجائے اور حمی حادہ عارض ہو لرزہ آجائے قوت ساقط ہوجائے پھر جو وقت شدت درد کی بڑھجائے یعنے خاص عضو چاک شدہ کا درد شدید ہو اور ہچکی آنے لگے اور شکم مین حرکت نالائم پیدا ہو اب زمانہ موت کا قریب آپہونچا علامات جیدہ یہ ہین کہ عقل صحیح ہوجائے اور اشتہا بھی اچھی پیدا ہو اور رنگ و سحنہ بھی درست ہوجائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ورم گرم مثانہ کا بیان کبھی کبھی گو کہ یہ امر اکثر یہ نہیں ہوتا ہم ورم گرم مثانہ میں مادۂ دموی صفراوی سے عارض ہوتا ہے خواہ مادہ مرکب سے یہ ورم گرم پیدا ہوتا ہے اور یہ مرض ردی اور مہلک ہے اکثر یہ ورم گرم اور بالخصوص لڑکوں کو بسبب پتھری کے خواہ پتھری کی ایذا رسانی اور زخم پہونچانے مثانہ کے عارض ہوتا ہے **علامات** مثانہ کے ورم گرم پر تپ اور پیشاب کا بند ہوجانا یا بدشواری اترنا یا تقطیر بول یا بند ہوجانا پیشاب کا بروقت لیٹنے کے اور بدون سیدھے کھڑے ہونے کے پیشاب کا نہ ہونا اور اکثر پاخانہ بھی بند ہوجاتا ہے اور پیڑو اور زیر ناف پر انتفاخ جھٹکے ہمراہ ضربان اور کسیقدر وجع ناخس بھی ہوتا ہے اور بشرہ سرخی اوسکی خارج سے بھی نمایاں ہوتی ہے استدلال اس ورم پر اسطرح بھی ہوتا ہے کہ مریض اپنی راحت اور آرام کو کماد اور سینک سے پاتا ہے منجملہ ان اعراض کے جو اس ورم کے ہمراہ ہوتے ہیں یہ ہے کہ پیاس زیادہ لگتی ہے اور دستے صفراوی خالص ہوتی ہے اور [illegible] دمہ اور برد اطراف اسقدر کہ کبھی گرم نہیں ہوتے اور ہذیان اور زبان کی سیاہی اور ہر ایک تیز چیز سے ضرر بالخصوص جبوقت اخلاط بدن کے گرم ہوں۔ سن مریض اور اسباب سابقہ اور حاضرہ سے بھی اس ورم پر استدلال کیا جاتا ہے جیسا کہ معلوم ہوچکا نہایت ردی اوس ورم کی وہ قسم ہے جسکے ہمراہ حمائے حادہ برابر ہے اور احتباس بول خانقہ کا زیادہ ہو اور درد کی شدت بول میں تفتیح ہوا اور یہ ورم قتال ہو اکثر اسکا مہلک ہوتا اوسوقت ہوتا ہے جب دبیلہ ہوجائے لیکن جبوقت بول میں ثفل اسپید رنگ چکنا پیدا ہوجائے اوسوقت امید نجات کی ہوتی ہے دبیلہ کے علامات یہ ہیں کہ اسکے ہمراہ مخالف قشعریرے اور مختلف حمیات ظاہر ہوتے ہیں اور اسیطرح جیسے دبیلہ گردہ میں بیان کئے ہیں دبیلہ کے تفتیح پر مقام ورم کے نرم ہوجانے کا سکون بول کا تفتیح اور رسوب سیل ہوتا ہے اور دبیلہ کے ٹوٹ جانے پر پیشاب میں صفائح کا آنا دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامات تفتیح کے ظاہر نہوں اور نہ ورم گھٹتا ہو ایک ہی ہفتہ میں قتل کرتا ہے اکثر مثانہ کے جراحات مثانہ کی گردن کیطرف ہٹے ہوئے ہوتے ہیں اور اطراف میں بھی مثانہ کے جراحات پیدا ہوتے ہیں کبھی ان جراحات کا منھ باطن مثانہ کیطرف کھلا ہے اور کبھی اور طرف بھی کھلتا ہے **معالجات** پہلے باسلیق کی فصد بسبب قوت لینی چاہئے اسلئے کہ یہ اول علاج اورام مثانہ کا ہے اور بہت جلدی کرنی چاہئے اگر حرارت شدید ہو پھر ضمادات رادعہ کا استعمال تھوڑی مدت تک کریں اور روادع میں افراط ہونے پائے اور نہ زمانہ دراز تک استعمال روادع کا ہو اسلئے کہ یہ مضر ہے اور ورم کو بہت جلد سخت کر دیتا ہے اگر ابتدا مرخیات سے کیجائے اور کوئی مانع زیادتی سانس درد وغیرہ کا نہو یہ بہتر ہوگا اسلئے کہ عضو متورم عصبی ہے اسی سبب سے مریض کو کمادات سے راحت پہونچتی ہے جب اسفنج یا صوف کو ایسے پانی میں ڈبوئیں جسمیں نطولات ملینہ کو جوش دیا ہو خواہ مثانہ کو پھونک کر اوسمیں گرم پانی خواہ ادہان ملینہ ملطفہ بھر کر تکمید کریں اور ان سب باتونکا بیان ہم علاج گردہ میں کرچکے ہیں باینہمہ پھر بھی تلطف بحال مریض کرنا چاہئے اسطرح کہ اگر مریض برداشت کرسکے قاثاطیر میں پہلے لعاب اسپغول شیرہ تخم خیارین کا لگو پچکاری کرائیں یا آب جو شیرہ تخم خیارین کہ یہ نہایت اسلم ہے اور بعد اسکے شیرہ تخم خرفہ اور چربیوں کی پچکاری اور اسکے بعد المتاس عورتونکے دودھ میں گھولکر بنا برادی تدبیر کے جو معلوم ہے بسبب دفعات اورام کے۔ اکثر حقنہ بھی علی حسب مراتب نافع ہوتے ہیں ضمادہائے جیدہ سے بعد اول زمانہ ابتدا کے خرفہ معہ عنب الثعلب ہمراہ دہن بنفشہ اور بابونہ وغیرہ کے ہے ایضاً ابلا ہوا خطمی اور ابلا ہوا رطبہ اور دلی ضماد اور کاڈ دونو طرح مستعمل ہے پھر جب ایک ہفتہ گذر جائے اور منتہی قریب ہو پہنچے اوسوقت آرد باقلا اور بابونہ ہمراہ شراب [illegible] کے اور جو میں زمانہ انحطاط کا آئے فصد صافن کردینی چاہئے اور کشادہ [illegible] استعمال [illegible] کا ضمادات اور مراہم سے جو باب گردہ میں بیان ہوچکے کرنا چاہئے کبھی احتیاج ضمادوں میں زوفا اور جند بید ستر اور موم کی ہوتی ہے خصوصاً بعد استعمال [illegible] یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہمیشہ بٹھلانا انکا آبزن میں زیادہ نافع ہے یہانتک کہ اگر پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اصوب یہی ہے کہ اوسی آبزن میں پیشاب کریں بہت بہتر پانی جسمیں انکا آبزن کیا جائے وہی ہے جسمیں ارخا ہو اور اسکو ہم مکرر بیان کرچکے ہیں کبھی اس پانی میں [illegible] فرماتا ہے بعد [illegible] حلبہ تخم کتان پڑتا ہے کہ اس سے درد میں تسکین ہوتی ہے اور ورم میں تخفیف ہوتی ہے یہ پانی جسمیں قوت ارخا ہے اور مکرر اوسکی شناخت ہوچکی ہے وہی پانی ہے جسمیں تخم کتان اور حلبہ جوش دیا جائے ایضاً وہ پانی جسمیں خطمی اور گوکھرو اور کرنب جوش دیا ہو دبیلہ مثانہ کا علاج قریب دبیلہ گردہ کے ہے بلکہ قوی دوا اوسکی اسمیں حاجت زیادہ ہے اطبا نے وحی کی ہے اس دوا کی [illegible] بعض دو ونیم درہم طبیخ سنبل در اذخر میں ملا میں [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر عسر بول اور درد جو جبوقت درد کی ایسی شدت ہو کہ موت کا خوف ہو بدون استعمال مخدرات کے چارہ نہ ہوگا۔ طلاء استعمال کیے جائین یا حمولات کے ذریعہ سے طلا کی یہ ترکیب ہو کہ بنج اور یبروج اور خشخاش زبیب ہر ایک ایک اور چوتھائی درہم افیون داخل کرکے روغن بنفشہ مین گھول کر تھوڑی سی زعفران شریک کرکے ایک کپڑا اوس مین بھگو دین اور مقام براز کے اندر بطور حمول کے استعمال کرین اس کے لگانے سے اکثر اتنی راحت ملتی ہو کہ بیٹھے بیٹھے سو جاتا ہے قاثاطیر مین ان دواؤن کا استعمال اوس وقت چاہیئے جبکہ مریض متحمل ہوسکے افیون کا باہر سے طلا کرنا اس مین تحذیر زیادہ ہوتی ہے پلانے کی دوا مین اور سب علاج مثل علاج سرسام و برسام کے ہے

ورم صلب مثانہ کا بیان کبھی مثانہ مین ورم انھین اسباب سے پیدا ہوتا ہے جن اسباب سے گردہ مین پیدا ہوتا ہے اکثر یہ ورم صلب بعد ورم گرم کے پیدا ہوتا ہے اور ضربہ اور سقطہ کے بعد اور اکثر جالی کرنے کے پیچھے **علامات** پیشاب پائے خانہ دونون بدشواری ہوتے ہین اور وہ اعراض بھی اس ورم کے ہمراہ ہوتے ہین جو صلابت گردہ مین بیان ہوئے۔ جیسے حبس براز ساقین مین خدر اور اضطراب اور ضعف استسقا کے قریب تک نوبت پہونچتی ہو اگرچہ بہ نسبت صلابت گردہ یہ علامت اس ورم مین کم ہوتی ہو گردہ اور مثانہ کی صلابت مین نیز سرینکا سے کجائی ہو جہان گرانی محسوس ہو اور اوس غرض سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہے کہ پہلے کہان عارض ہوا گردہ مین یا مثانہ مین **علاج** بعینہ جو علاج صلابت گردہ کا بیان ہوا وہی اس ورم صلب کا بھی علاج ہو کہ تمریخ روغن ہائے گرم سے اور تکمید ایسے ہی روغنہائے گرم سے اور جوشاندہ حسین بزور مدرہ اور شہد اور المناس داخل ہوا وسکا پلانا اور آبزن کا اوسی طریقہ سے استعمال کرنا اور اسی تدریج سے رفتہ رفتہ قوت ادویہ کی بڑھانی جو صلابت گردہ کے باب مین مذکور ہو چکی۔ خاص علاج ورم مثانہ کا یہ ہو کہ ان ادہان اور صموغ کو بذریعہ قاثاطیر کے استعمال کرین اور قاثاطیر سے اسجگہ وہ آلہ مراد ہے جو پیشاب کی پچکاری ہے اگر اوسکا استعمال ممکن ہو

قروح مثانہ کا بیان یہ قروح بھی اونھین اسباب سے پیدا ہوتے ہین جنکو ہمنے قروح گردہ کے باب مین شمار کیا ہو۔ مثانہ کے قروح اکثر پتھری کی خراش اور رگڑ سے پیدا ہوتے ہین یا کسی خلط سے جو تیز ہو اور کبھی پھٹ جانے ہونے ورم کے خواہ ایسے پھوڑے کہ جنمین قرحہ پڑ جائے جس شخص کو بول حاد ہمیشہ آتا رہے ایسے پیشاب کے بعد جراحت اور قروح ضرور پڑ جاتے ہین مثانہ کے قروح بہ نسبت گردہ کے زیادہ سخت ہین اسلئے کہ یہ قروح ایک عضو عصبی کے ہین جس شخص کا مثانہ پھٹ جائے اکثر تو یہی ہو کہ فوراً مرجاتا ہے اور اگر مثانہ کے کوئی جانب پھٹ جائے اوسکا پھر ملجانا دشوار ہے ہان اگر یہ شگاف عضو لحمی مثانہ مین ہوا وسکا التیام البتہ ممکن ہے **علامات** ہمنے باب قروح گردہ مین اوس فرق کو بیان کیا ہے جو گردہ اور مثانہ کے قروحون مین ہوتا ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہو کہ قروح مثانہ کے پیشاب مین دشواری پیدا ہوتی ہے اور بند ہوجاتا ہے اور یہ بھی ہم کہہ چکے ہین کہ قروح مثانہ کا درد پیڑو کے مقام پر اور پیگاہ مین ہوتا ہے اور پیشاب کے ہمراہ چھلکے قروح مثانہ مین نکلتے ہین یا تو بڑے بڑے اور گندہ اگر قرحہ مثانہ مین ہے یا پتلے پتلے اور چھوٹے چھوٹے اگر قروح مجاری بول مین ہین اور بہت سے امور ایسے بیان کردیے ہین جنکی شناخت اوسی مقام سے کرنی چاہیے اور چند علامات باقی بھی ہین انکو ہم اوسی طرز پر بیان کرتے ہین جسطرح باب گردہ مین بیان کیا مشترک علامت قروح گردہ اور مثانہ کے یہ ہے کہ پیشاب خون کا آئے یا مدہ گر تھوڑا تھوڑا اور کہ دفعۃً پھر یہ دونون قروح ایک دوسرے سے اپنی اپنی خاص علامتون سے الگ ہوجاتے ہین وہ علامتین جو کھلجانے اور پھٹ جانے اور سڑ جانے کی ہین ہمنے سب اسی جگہ بیان کردی ہین۔

معالجات کھانے کی جتنی چیزین تیز اور نمکین اور ترش ہین اور جتنی چیزین زیادہ میٹھی ہین جنسے صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے سب سے پرہیز کرنا چاہیے اور ایسی غذائین جنکا کیموس شیرین اور خوشگوار بخوبی بنے اور وہ غذائین جنسے تغریہ پیدا ہو اونھین کھانا چاہیے ریاضت ہر قسم کی ان لوگونکو مضر ہے اسلئے کہ التہاب پیدا کرتی ہے اور مواد کو نیچے اوتار لاتی ہے پھر اگر ریاضت سے یہ ضرر پیدا نہوا وسوقت نافع ہوگی اسلئے کہ عضو کو قوی کرتی ہے پس لازم ہے کہ تھوڑی تھوڑی ریاضت کرا کے تجربہ کرین اور ان قوانین کو خیال مین لائین جو باب قروح گردہ مین بیان ہوئے ہین اور اکثر کو ان مین سے ہم بیان پر بھی نقل کرتے ہین۔ اسیطرح اون قواعد کو بھی دیکھنا چاہیے جو دودھ کے اقسام پلانے کے بارہ مین بنے کئے ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگرچہ سب اقسام دودھ کے بشروط مذکورہ بالا قروح مجاری بول کیلئے بھی مفید ہیں خصوصاً گھوڑے کے دودھ کے اقسام کا پلانا یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ احتیاج علاج قروح مثانہ میں یہ ہے کہ پہلے قروح کا تنقیہ اور صفائی ماء العسل اور شکر کے ذریعہ سے کریں جو مدرات کے ہمراہ جو شاندہ میں داخل
ہوا اور یہ مطبوخ پلایا بھی جائے اور پچکاری کے ذریعہ سے قروح تک پہونچایا جائے بعد ازاں اور سب دوا یہ اسکے بعد مستعمل ہوں اگر مدہ جو ہمراہ بول آتا ہے
زیادہ برآمد ہوتا ہو اوسوقت لازم ہے کہ پچکاری کی دوا میں خاکستر چوب انجیر اور خاکستر بلوط اور خاکستر زنج داخل کرکے پچکاری دیں تاکہ اچھی طرح صفائی
اور تنقیہ زخم کا ہوجائے مشروب دوا یہ ہیں جیسے افیوس ہمراہ روغن گل کے اور جیسے شیرہ ماده خر اور شیر گوسپند اور شیر مادہ اسپ ہمیشہ پلاتے
رہیں جتنا کہ ہضم ہوسکے زیادہ سے زیادہ مقدار تین اوقیہ تک ہے ان جانوروں کا دودھ اوسوقت پلانا چاہیے کہ ان کے جاڑے میں قوابض سرد دیے
گئے ہوں قرص خشخاش و قرص کاکنج بوزن ایک درہم کے ہمراہ سرد پانی کے یہ بھی ادویہ مشہورہ میں سے ہے وہ مرہم جسکی مالش کیجاتی ہے یہ ہے سپیدہ سال کیدم
مرغابی کی چربی تین سے چار درہم تک موم سفید دو استار یعنے نو مثقال باہم ملاکر سماد کریں ایک مرہم بھی نافع ہے خصوصاً جبوقت قروح میں آکل ہو چھوارا
منقی مازو اقاقیا شبت سفید شبت کبھی اونمیں زوفا اور سیہ بھی داخل کرتے ہیں اور کبھی تیل اس مرہم کے اور اوس قرحہ میں جسمیں آکل ہو موم اور بطخ کی چربی
روغن گل کا استعمال کیا جاتا ہے نطولات کا استعمال پلانے اور پچکاری دونوں طریقہ سے کرنا چاہیے کبھی انہیں دواؤں سے بعینہ حقنہ تیار کرکے استعمال کرتے
ہیں درآنحالیکہ مریض پیٹ کے بھل لیٹا ہو جسوقت مشروبات سے نفع نہو خصوصاً اس قرحہ میں جو جرب سے قریب ہے اور اوسمیں آکل بھی ہو ایسے قرحہ کا علاج
یہ ہے کہ ادویہ ملحمہ کو عورتون کے دودھ میں گھول کر پچکاری دیجائے منجملہ ادویہ ملحمہ کے اقراص قراطیس اور اقراص انزروت میں ہے تھوڑا اسا مرداسنگ سفید
اور نشاستہ اور آہک شستہ ملاکر ایک عمدہ یہ بھی ہے گل مختوم قیمولیا خاکستر شاخ گوزن سوختہ سب ہموزن اور شادنج اور شبت ثلث وزن ہر واحد افیون
نصف جزو مرہم سفید تین جزو انزروت ڈیڑھ جزو مرکندر ہر واحد دو دو ثلث جزو کے سب کو جمع کرکے روغن گل و موم ملاکر پچکاری دیں اور کبھی
اسمیں زراوند بھی ایک جزو داخل کرتے ہیں اس سے زیادہ لطیف نسخہ یہ ہے کہ انزروت نشاستہ سفید دودھ ملاکر پچکاری دیں پھر اگر اسکو نلکی سوختہ اور
کندر ملاکر استعمال کریں قوی ہو جائے گا قرص مجرب ورنسطیدا اس حکیم کا گل مختوم سبد کہربا نشاستہ تخم خیار تخم خطمی تخم خربزہ مقشر تخم کرنس فطراسالیون دو دو
کاکنج اور ایک ایک درہم تخم خیار زک تخم خربزہ تخم کدو سب مقشر ملکہ پانچدرہم حب صنوبر ساڑھے تین درہم تخم کرنس دو دو جبہ جبیر مقشر ڈھائی درہم نشاستہ
چار درہم رب السوس آٹھ درہم تخم خرفہ ساڑھے تین درہم بادام شیرین مقشر بندق بریان ملکہ چار درہم تخم حماض بادام مقشر ہر واحد تین درہم کثیرا طلع (?) لونا
بزر البنج افیون ملکہ تین درہم تخم سیاہ دس درہم زعفران پانچدرہم سب کو جمع کرکے میں قرص بناتیں ہر ایک قرص بوزن دو درہم کے ہو آب ترب یا آب کرنس
یا آب تخم سیاہ کے ہمراہ پلایا جائے خصوصاً جبوقت کہ قرحہ مدہ وغیرہ سے پاک ہو واجب ہے کہ سرد پانی پینے میں کمی کیجائے جوقت دردمیں زیادتی ہو اور
نشاستہ ابیض کی پچکاری عورتوں کے دودھ میں گھول کر دیجائے جو امراض جسم میں لکھا گیا اسی نشاستہ ابیض کے قریب قریب یہ ہے کہ خشخاش و افیون اور
مرغ کی چربی کا حقنہ دیں یا حمول کریں یا پچکاری دیں **جرب مثانہ کا بیان** حرقت بول اور اسکی بدبو ہے اور درد شدید ہے جو ہمراہ خارش کے
ہو اور رسوب نخالی سے جرب مثانہ کی شناخت ہوتی ہے اور بیشتر خون بھی پیشاب میں آتا ہے **علاج** واجب ہے کہ جلا کرنیوالی دوائیں جیسے صفائی نامے
کی ہو پہلے استعمال کیجائیں اور اسکے بعد وہ ادویہ ملطفہ جسمیں لذع نہو اور خلاصہ یہ ہے کہ یہ سب دوائیں بہ نسبت اور قروح کی دواؤں کے بہت قوی
ہوتی جاتیں ادویہ جرب کردہ بھی پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کریں اور پلانے میں مشروبات مبردہ بھی پلائے جاتے ہیں جیسے لعاب بیدانہ
اور لعاب اسپغول جو روغن بادام میں نکالا جائے غذائیں ایسی جنکا کیموس شیرین ہے ایسے مریض کو مفید ہوتی ہیں جیسے لوزجہ بابہ کی اور چکنے شوربے
جنمیں روغن بادام پڑا ہو ماء الشعیر اور ہریسہ جو پرند جانوروں سے بنایا جائے دودھ کے اقسام میں سے شیر مادہ خر اور شیر گوسپند اور شیر بز اور شیر گاؤ
اور ہمیشہ بدن کا تنقیہ برابر چلا جائے **جمود الدم** مثانہ میں خون کے بستہ ہونے پر امور مفصلہ ذیل دلالت کرتے ہیں کرب عارض ہونا قریب غشی
نوبت پہونچنی برد اطراف نفس کوتاہ نبض کا صغیر ہونا تواتر کیساتھ سرد پسینا نکلنا تشنج ہونی۔ کبھی ہمراہ اسکے لرزہ بھی پیدا ہوتا ہے پہلے اس مرض سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرض بول الدم بھی ہو لیتا ہے یا ضربہ اور سقطہ کی آفت مثانہ پر پہونچی ہو **علاج** اوسکا علاج بعینہ پتھری کا علاج ہے اور بیشتر فقط سکنجبین کے پلانے
کا برابری ہو جاتی ہے اگرچہ نفع کرے خصوصاً سکنجبین منصلے علی الخصوص جب اوسمین خاکستر انجیر ملائی جائے یا ادویہ حصاۃ کو سکنجبین مین جوش دین اگر
مثانہ مین پنیر مایہ خرگوش اور ادویہ حصویہ کی پچکاری دیتے ہین آبزن بھی وہ تجویز کیا جاتا ہے جسمین ایسے حشائش کو جوش دیا ہو جو پتھری کے مناسب
ہین منجملہ ان دواؤن کے جنکا پلانا اس مریض کو منظور ہے یہ ہے حب بلسان ڈیڑھ درہم خواہ اوسکی مقدار بڑھا دو " فادانیا باحب … خصوصاً عود کے ہمراہ
خواہ عود کے ہموزن اقطفار الطیب ایک مثقال گرم پانی کے ہمراہ تر و تازہ یا ہمراہ سرکہ شراب یا زیت کہنہ کے سکنجبین منصلے زیادہ پسندیدہ ہے بہ نسبت
سرکہ کے اسلئے کہ سرکہ جو سکنجبین مین ہے تقطیع کرتا ہے اور شہد سے تحلیل و جلا کا فعل ہوتا ہے۔ ایضاً اصل جلنیت اشق مجیٹھ ہموزن لیکر گولیان بنائین
مقدار شربت چار گولیان ہر ایک گولی بوزن ایک دانق کے ہمراہ ماء الاصول کے پلائی جائے اور پچکاری بھی دیجائے باغاریقون اور سیالیوس یا …
جلنیت یا زراوند طویل ذوخاصیت دوا گدھے کا جگر تلخہ سنگ پشت پنیر مایہ خرگوش خصوصاً خاکستر چوب انگور کے ہمراہ قیصوم بھی اس مرض مین نافع ہے
انجیر کا دودھ خشک کیا ہوا اگر تھوڑا سا پچکاری مین دیا جائے یا بقدر ایک درہم کے اسی سے نطول کیا جائے کسی اور پانی مین ملا کر اسی طرح سے نطول ایک
مثقال پنیر مایہ خرگوش کا یہ بھی نافع ہے وہ پانی جسکے ہمراہ یہ دوائین پلائی جاتی ہین جیسے آب نخود سیاہ اور گوکھرو کا پانی خاکستر انجیر کا پانی خاکستر چوب انگور
کا پانی قیصوم کا پانی اور طبیخ قیصوم ہمراہ [illegible] **خلع مثانہ اور استرخائے مثانہ** مثانہ کا اوتر جانا اسطرح پہچانا جاتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ
جاتا ہے اور استرخا یعنے ڈھیلا ہو جانا مثانہ کا اسطرح پہچانا جاتا ہے کہ بے ارادہ پیشاب آتا ہے خلع مثانہ کبھی بوجہ رطوبت کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب
رنج کے اور پیٹھ پر صدمہ ضربہ خواہ سقطہ کا پہنچنے سے ہوتا ہے استرخائے مثانہ اونہین اسباب سے ہوتا ہے جو ہر ایک عضو کے استرخا مین معلوم ہو چکے
ہین کبھی استرخا اور خلع مثانہ کے ہمراہ عسر بول بھی ہوتا ہے اور کبھی سلس البول اور یہ دونون باتین مطابق اوس عضو کے ہوتی ہین جو عضلہ کو تمدد
اور انتزاع سے یعنے کھنچنے اور پھیلنے سے لاحق ہوتا ہے **علاج** اگر خلع مثانہ یا استرخا بوجہ ضربہ اور سقطہ کے ہو تو اوسکا علاج دشوار ہے مگر مثانہ کے
بٹھلانے اور مضبوط باندھنے سے ساتھ ادویہ مستحکمہ مجففہ کے اسکا بھی علاج کیا جاتا ہے جنکا ذکر ہم آگے کرینگے جو قسم اسکی مزاج فالجی سے پیدا ہوا اوسکو وہ
تدبیر نافع ہوتی ہے کہ جو مواد بلغمی رقیق ہین اونکا استفراغ کیا جائے اور آئندہ انکے پیدا ہونے کو روکا جائے اور جو تدبیر کھانے پینے حرکت کرنے اور اسباب
فالج کی کیجاتی ہے وہی اس مریض کی بھی کرنی چاہیئے تے اس مرض کو نافع ہوتی ہے اگرچہ حقنہ سپید کے ذریعہ سے کرائی جائے گر … احتیاط
کرنی چاہئے اگر پیشاب بے ارادہ ہو جاتا ہو واجب ہے کہ بہت زور سے بندش کیجائے اور قابضات شدیدہ کا استعمال … کیا جائے بلکہ دریان
تحلیل و سد کے یعنی روکنے کے علاج فالج کا سا کیا جائے اور جو چیز تغلیظ مثانہ کرتی ہے اوسکا استعمال کرانا چاہیئے اور جو چیز وسعت مثانہ مین پیدا
کرے اور خون منجمد اور غلیظ مثل خالو وہ کے پیدا کرے لیکن اگر پیشاب بحال خود برابر آتا ہو خواہ کسیقدر رک رک کے آنے مین دشواری ہو اوسوقت
مرخیات پر توجہ ہونا اور کسیقدر تحلیل کی بھی رعایت رہنی مناسب ہے اور تقطیع بدرجہ کمال کی مقدم ہے منجملہ مشروبات کے جو مفید ہین اور مصر ہین
کیواسطے نافع ہے مزد و بیطوس اور بیخ رازیانہ اور امرو سیا اور دبید گرم آور قوی ہے۔ ایضاً زہرہ اقحوان اور سعد اور کرنب سب اجزا ساتھ ہی خواہ جدا جدا
اور مغاث بھی ایسی ہی دوا ہے ایضاً آب برگ سداب تازہ ایضاً تخم کشت اور اسکے بیج جاوشیر … کبھی خربوزہ کا سوکھا چھلکا اگر اوس سے … ملاکر
حقنہ دیا جائے یہ بھی نفع کرتا ہے خصوصاً جونت کو عسر بول بھی ہو اکثر اسی کے قائم مقام خرگوش کا خصیہ خشک کیا ہوا ہمراہ شراب ریحانی کے بھی
ہے اور دیکورا الخاصہ مفید تجویز کیا ہے یا حجرہ مرغ یعنے مرغ کا پوٹا جلا کر نہار آب گرم کیساتھ پلائین پچکاری کے ادویہ جیسے روغن زنبق روغن ناردین اور روغن
سداب روغن قسط روغن الغار روغن قثاء الحمار روغن صنوبر اوسمین جند بیدستر اور حلتیت اور بیروزہ جاوشیر اور یہ ادویہ ایسے بھی ہین کہ …
پر بطور مالش کے لگائے جائین اور مراق پر خصوصاً روغن ناردین … خوشبو داخل ہون اور قوت قبض کی … ہو جیسے سعد اور دارچینی
اور سنبل … سے یا بونہ اور شبنج اور شہد کے ساتھ کبھی حقنہ ہائے گرم سے بھی علاج کرتے ہین جنکے ادویہ مین قنطوریون اور حنظل اور بید انجیر …

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو مذکور ہوچکے ہیں۔ دریائے شور میں بیٹھنا اور آبہائے گرم میں نہانا زیادہ نافع ہے۔ **اوجاع مثانہ کا بیان** کبھی سوء مزاج مختلف سے درد
مثانہ پیدا ہوتا ہے اور پتھری سے اور قروح سے اور جرب مثانہ اور اورام سے اور ریاح سے اور ہر ایک درد کا حال اور اسکا علاج سب اپنی اپنی جگہ
بیان ہوچکا کبھی درد مثانہ دلائل ہے اوس بحران کے ہوتا ہے جو بذریعہ بول کے ہونیوالا ہو اوجاع مثانہ بوقت چلنے ہوائے شمالی کے زیادہ
ہوتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر مریض درد مثانہ کے بائین بغل کے نیچے ورم برابر چھوٹی ہی کے پیدا ہو اور یہ ورم ساتوین روز پیدا ہوا ہو وہ شخص
پندرھوین روز مرجائے گا خصوصاً اگر اسکو بات بھی عارض ہو **ضعف مثانہ کا بیان** کبھی مثانہ مین بھی ضعف عارض ہوتا ہے بجہت مزاج
کے اور اکثر بجہت مزاج بارد کے یہ ضعف پیدا ہوتا ہے اور ورم صلب کی وجہ سے کبھی ضعف مثانہ پیدا ہوتا ہے یا استرخا اور انخلاع مثانہ کے
سبب سے بھی عارض ہوتا ہے علامات جملہ اقسام کے ظاہر ہیں اور علاج بھی سب اقسام کا معلوم ہے جبوقت مثانہ ضعیف ہوتا ہے زیادہ مقدار بول کی
برداشت نہیں کرسکتا اور مثانہ اپنے خالی رہنے کا رہتا ہے کبھی عضلہ مثانہ اسقدر ضعیف ہوجاتا ہے کہ مثانہ کی اعانت اخراج بول پر نہین کرسکتا ہے
پس ان دونون باتون کے جمع ہونیسے یعنے ضعف مثانہ اور ضعف عضلہ سے تقطیر بول عارض ہوتی ہے **ریح مثانہ کا بیان** کبھی یہ ریح بند ہوتی
ہے اور کبھی منتقل ہوتی ہے اور سبب ریح کا غذا ہائے نفاخہ اور کثرت رطوبت مثانہ کی اور ضعف اور حرارت مثانہ کی ہے **علامات** ریح کا
تمدد اور کھنچنا مثانہ کا بدون گرانی کے خصوصاً اگر ریاح بستہ ہون بلکہ منتقل ہون **علاج** نہایت نافع علاج اسکا البعد پرہیز کرنے کے منفخ اشیا
سے اور احتیاط رکھنے سوء ہضم سے یہ ہے کہ روغن بید انجیر ہمراہ ماء الاصول کے پلائین اور پیڑو پر روغنہائے خوشبو جو محلل ہین اور صموغ حارہ کو طلا کرین
اور ضماد کرین سداب اور مشک و رزونج اور شبت کا کسی مقدار زائد سے جند بید ستر کا اور حلتیت اور مشک کو اسطرح استعمال کرین
کہ ان روغنون کی پچکاری تھوڑا سا جند بید ستر ملاکر نائزہ مین پہونچائین عصارہ سداب و مشک در روغن بان کی بھی پچکاری دین نافع
روغن زنبق کا اور پھر بھی جو کچھ باب گردہ مین مذکور ہوا ہے اوسے یاد کرین گردہ اور مثانہ مین جبوقت درد ہو خواہ اور کوئی مرض ہو اوسوقت تمام
ابزن وغیرہ کا کبھی استعمال نہ کرین ورنہ درد کی زیادتی ہوگی بلکہ آب گرم بھی اسقدر نہ پلایا جائے کہ کسی چیز کو جذب کرے خواہ کسی شے کو اوتارے

دوسرا مقالہ ان آفات کے بیان مین جو بول کو عارض ہوتے ہین عام اس سے کہ وہ کیفیات امراض ہون یا اعراض **فصل بیان مین**
کیفیت خروج بول کی جو بالطبع ہوتی ہے ۔ مین کہتا ہون کہ مثانہ بباعث اصل خلقت کے بول کو اسطرح دفع کرتا ہے کہ رطوبت
بول کو ہر طرف سے سمیٹ کر اسکو نچوڑتا ہے پھر اسوقت جو عضلہ کہ مثانہ کے منہ پر ہے کھلجاتا ہے اور عضل مراق کو نچوڑتا ہے آفات بول کے یہ ہین
حرقت بول یعنے سوزش ہونی اور احتباس یعنی پیشاب کا بند ہو اور سلس البول اور منجملہ انہین آفات کے کثرت بول اور
تقطیر البول اور ذیابیطس ہے۔ **حرقت بول کا بیان** حرقت بول کا سبب یا حدت اور تیزی پیشاب کی خواہ بوجہ تیزی
بول کی کسی مزاج کیوجہ سے یا بسبب ہونے اوس رطوبت کے جو لحوم غددیہ مین ہوتی ہے وہ لحوم غددی جو اسی مقام مین یعنے مثانہ مین
ہین اسلئے کہ وہ رطوبت بجائے بول پر بہتی رہتی ہے اور تیزیہ بول کرتی ہے اور بول سے ملجاتی ہے اور اوسکی تعدیل کرتی ہے پھر جبوقت
یہ رطوبت فنا ہوجاتی ہے مواضع مذکورہ کا تعزیہ جاتا رہیگا اور بول کی تلذیع جاتی رہیگی پس اسی سبب سے حرقت بول مین پیدا ہوتی ہے
منجملہ اون امور کے جو حرقت بول پر معین ہوتے ہین بکثرت جماع کرنا اسلئے کہ یہ رطوبت جماع کے سبب سے ہمراہ منی مین نکلجاتی ہے اور زیادہ
نکلجاتی ہے جو امراض کہ بدن کو گھلادیتے ہین اونسے بھی حرقت بول مین آجاتی ہے یا اسلئے کہ مجاری بول مین قروح پیدا ہون اور قرحے
نزدیک ہون اور جرب یعنے خارش پیدا ہو اور اسکے سبب سے یہ رطوبت ملجائے جیسے **علامت** قسم اول کی جو حدت بول سے پیدا ہوتی
ہے یہ ہے کہ بول حاد اور تیز برآمد ہوتا ہے اور پیشاب کے ہمراہ مدہ نہین ہوتا ہے اور دوسری قسم کی **علامت** خون اور مدہ کا پیدا ہونا اکثر اوقات
قسم اول کا انجام بطرف قسم دوم کے ہوجاتا ہے بنابراین طریقہ کے جو اوپر کے ابواب مین بیان ہوچکا ہے پس معلوم ہوا کہ پہلی قسم گویا مقدمہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوسری قسم کیواسطے کہ اسہال صفراوی جس طرح مقدم ہو قروح امعا کیواسطے **علاج** حرقت بول کا اگر اوسکے ساتھ مدہ بھی آتا ہو وہی علاج
ہے جو قروح مثانہ کیواسطے اوپر لکھا گیا یا نواحی مثانہ کے قروح کا علاج جو مذکور ہو چکا اور خاص اسکے واسطے یہ ایک نسخہ جیدہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان ادویہ
سے قرص باین صفت بنائے جاتے ہین تخم خرپزہ تخم خیار تخم کدو مغز ہر ایک بیس درہم کتیرا صمغ دم الاخوین ہر ایک دس درہم افیون تین درہم تخم کرفس ایک درہم
شربت خشخاش کے ہمراہ پلایا جائے مقدار شربت اس دوا کی دو درہم ہے یعنے دو دو درہم کا ایک قرص بنایا جائے اور اگر قروح اور مدہ نہ ہو تو پھر عمدہ علاج
اوسکا یہ ہے کہ پیشاب کی مقدار بڑھائی جائے اسطرح سے کہ استفراغ فضول بذریعہ اسہال لطیف کے کیا جائے جیسے کہ ابواب امراض مثانہ مین معلوم
ہو چکا ہے اور قے کرانی بھی عمدہ علاج ہے اور ادویہ مبردہ مرطبہ اور تخم خرفہ اور بقول اور فواکہ بھی اور ہر ایک شور چیز اور تیز چیز سے اور زیادہ میٹھی چیز سے
پرہیز کرنا اور غضب و جماع سے بچنا لعابات کا پلانا اور پچکاری لعابون کی بھی نافع ہوتی ہے جیسے لعاب تخم مرو اور لعاب بہدانہ اور کسیفد خشخاش اور
بزر بارده جو مذکور بھی ہوئے ہین اور یہ ادویہ آب سرد کے ہمراہ پلائی جاتی ہین کشک شعیر اور آب جو اور نیمبرشت اور قرعیہ یعنے کدو ڈالکر جو گوشت
پکتا ہے اور ماشیہ یعنی وہ غذا جو مونگ سے تیار ہو یا تو شل روغن بادام کے ملاکر خواہ پکا اور فربہ چوزہ ملاکر اگر سبب حرقت بول کا وہ جفاف اور
خشکی ہو جو لوم غددیہ کو عارض ہوئی ہے اوسکا علاج ترطیب بدن کرنا چاہیے اور ترک ان امور کا جنسے تخفیف غدد مین پیدا ہوتی ہے
مثل جماع وغیرہ کے اقسام سے پچکاریون کے جو اس قسم مین قابل استعمال کے ہین لعاب اسپغول لعاب تخم مرو لعاب بہدانہ اور صمغ عربی سپیدہ اور زردہ
انڈے کی سپیدی شیر دختران بھی اس مرض کی پچکاری مین پڑتا ہے بافعل اسی دودھ کی پچکاری دیجاتی ہے بہتر فقط پچکاری شیر مادہ خر کی ہوا
شیر دختران کی ہمیشہ دینے مین کفایت ہوتی ہے عورت کا دودھ لڑکی کی ولادت سے ہونا چاہیے نہ پسر کا اور گوسپند کا دودھ بھی پچکاری مین دیا
جاتا ہے کبھی وہ دودھ یا لعاب لئے بارده اور کسیفد شیاف ابیض بھی داخل کیا جاتا ہے کبھی فقط انڈے کی سپیدی کی پچکاری کافی ہوتی ہے خواہ
اور اشیائے مذکورہ ملاکر اور ہمراہ روغن گل اور کبھی اسمین مخدرات کو داخل کرتے ہین پھر اگر درد مین شدت ہو خصوصًا اگر مدہ بھی آتا ہے پچکاری
مین ضرور مخدرات کا ملانا چاہیے انھین نسخون کے عنوان پر جو باب قروح مین لکھے گئے نسخہ عمدہ ایک یہ ہے پوست خشخاش اور نشاستہ رب السوس بعض
ادویہ سے پچکاری تیار کرین اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا درکار ہو کسیفد رانیون اور برزالبنج بھی داخل کردین **قلت بول** یا تو پانی کم
پینے کیوجہ سے پیشاب مین کمی ہوتی ہے یا تحلل بکثرت ہونیسے یا ضعف گردہ کیوجہ سے کہ جذب رطوبات جگر سے نہین کرتا ہے خواہ جگر ایسا ضعیف
ہے کہ تمیز مائیت کی غذا سے نہین کرسکتا ہے جیسے کہ سوء القنیہ مین کمی پیشاب کی اسیوجہ سے ہوتی ہے اور استسقا مین بھی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے
یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ زیتی کے جملہ اسام ان لوگون کو مضر ہین اور جماع بھی انکے مرض کو بڑھاتا ہے **عسر بول اور احتباس بول** خواہ کلی
سے پیشاب ہونا یا کسی آگے سبب عارض ہوتا ہے جو مثانہ مین ہو مثلاً ضعف مثانہ ہو جسکے تابع مزاج ردی اور خراب ہوتا ہے جیسے اگر فالج ہو اور یا کوئی
چلے اوسوقت یہی بات پیدا ہوتی ہے خواہ مثانہ مین ورم وغیرہ ہو کہ اوس سے پورا پورا شمول مثانہ کا بول پر نہو سکے اور جب بول کی فراہمی پر کوئی قادر
نہوں ہوتا ہے تو پیشاب کو نچوڑ کر دفع کرنے پر بھی جو امر طبعی ہے قادر نہین ہوتا لہذا عسر بول اسوجہ سے عارض ہوتا ہے کبھی سبب عسر بول کا برودت حرارت
خارجی ہوتی ہے یا اسمین بول زیادہ ہونیسے آخر کار عسر بول پیدا ہو جاتا ہے جیسے وہ لوگ کہ اکثر پیشاب کو ٹالا کرتے ہین اونکو یہ مرض لاحق ہوتا ہے
یا عسر بول کا سبب مثانہ کے گردن مین اور وہی مجرائے بول ہے اور احلیل مین ہوتا ہے یا سبب اسکا قوت مثانہ مین ہوتا ہے اور کوئی سبب آئین
جو عضلہ مثانہ ہے یا ایسے عضو مین جو باعث یعنے برانگیختہ کرنے والا بول پر ہے خواہ اینکہ خود پیشاب مین کوئی خرابی ایسی ہوتی ہے جسکی وجہ سے عسر بول عارض
ہوتا ہے مجرائے مثانہ مین جو سبب ہوتا ہے یا تو اولی ہے یعنے پہلے پہل وہی مین پیدا ہوتا ہے یا بشارکت کسی عضو کے سدہ مثانہ مین کبھی تو خاص
مثانہ ہی مین بسبب ورم حار خواہ ورم صلب کے پڑتا ہے خواہ کسی شے غلیظ سے جیسے رطوبت خواہ کوئی علقہ یعنے پتہ چیز یا مدہ پھر مدہ اکثر سدہ کا
سبب ہو جاتا ہے خواہ پتھری یا ریگ جو مانع خروج بول ہو خواہ ستہ پڑجائے یا کسی زخم اور قرحہ کے مندمل ہونیسے کوئی زائد مثانہ مین بڑھجائے یا گوشت

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور کھچاؤ برودت شدید کیوجہ سے تنگی مجری مین پیدا کرے خواہ حرارت کیوجہ سے مثانہ کی گردن وغیرہ سمٹ جائے جیسے حمیات محرقہ مین اسیوجہ سے
عسر بول عارض ہوتا ہے خواہ اور امراض تمین ذوبان اور اعضا کا پگھلنا لاحق ہوتا ہو اور کبھی سبب اسکا قرحہ ہوتا ہے جو مجرائے مذکور مین پڑے
کبھی عسر بول بسبب تمدد اور کھنچ جانے مثانہ کے عارض ہوتا ہے کہ یہ تمدد سادا اور مانع خروج بول بسہولت کا ہوتا ہے جیسے وہ احتباس
اور عسر بول جو پیشاب کے روکنے اور ضبط کرنیوالون کو اسیوجہ سے عارض ہوتا ہے کہ اس بیہودہ حرکت سے مثانہ بستہ ہوکر مجری چسپیدہ ہو جاتا ہے
رات کو حبس بول بسبب خواب کے ہوتا ہو اور دن کو چونکہ آدمی مشغول کاروبار ضروری مین ہوکر تقاضائے پیشاب سے غافل رہ جاتا ہے اسی
جہت سے حبس بول ہو جاتا ہے۔ وہ قسم اس مرض کی جو بندہ مشارکت کیوجہ سے عارض ہوتی ہے اوسکی مثال ایسی ہے کہ معا مین خواہ رحم مین یا فم
ناف مین کوئی ورم حار پیدا ہو یا ورم صلب یا کسی عضو مذکورہ بالا مین ثقل اور فضلہ خشک یا بلغم کثیر جمع ہو جسکے سبب سے مقدار مثانہ کی پر ہوکر تمدد اور
کھچاؤ پیدا ہو جیسے پانی زیادہ بھرنے سے مشک وغیرہ مین تناؤ پیدا ہوتا ہے یا ورم مقعد مین ابتداً پیدا ہو خواہ آنچ کیوجہ ورم مقعد عارض ہو خواہ بواسیر کے
قطع کرنے سے ورم مقعد مین آ جائے یا ابتدائے بواسیر خواہ شقاق ایذا دہندہ کے سبب سے ورم مقعد مین ہو جائے۔ یا بجانب اسفل پشت کے ورم ہو
خواہ التواء و عصبہ کی اسجگہ یعنے اسفل صلب مین عارض ہو یا اینکہ خصیہ اوپر چڑھ جائے اور مراق تک پہونچکر مزاحم مجرائے بول کا ہو اور اوسکو اوپر کیطرف
کھینچے اور تنگی پیدا کرکے خروج بول مین تنگی پیدا کرکے عسر بول پیدا کرے اور درد ہو کر تھوڑا تھوڑا پیشاب برآمد ہو کبھی سبب عسر بول خواہ حبس بول کا
ایک درد ایسا ہوتا ہے جو قرح مجری مین پیدا ہوا ہو اور سدہ نہ پڑا ہو اور نہ ورم پیدا ہوا ہو پس جوقت ارادہ پیشاب کا آدمی کرے درد ہونے لگے
اور درد کیوجہ سے پیشاب کرنیوالا اپنے مثانہ کے عصر اور نچوڑنے پر زیادہ زور نہ کر سکے تاکہ شدت سے درد کی بچے اور خصوصاً اگر اس درد کیساتھ عضل
مثانہ مین ضعف بھی ہو خواہ تشنج بھی ہو یا اور کوئی امر عضل مثانہ مین ایسا ہی عارض ہو ایسا آدمی اگر درد کی ایذا کو برداشت کرکے پیشاب کرے مقدار
طبعی پر کمیت اور کیفیت مین ہوگا اور درد بھی زائل ہو جائے گا اسی طرح اگر یہ شخص قہر اور غلبہ کرکے پیشاب کرلے تب بھی بخوبی پیشاب ہو جائیگا اور
عسر بول خواہ حبس بول عارض نہوگا اکثر ایسا آدمی باوجودیکہ عسر بول مین مبتلا ہو تاہم مقطر بول کی اسکو عارض ہوتی ہے شاید اگر پیشاب برآمد ہو گو تھوڑا
تھوڑا کرکے گر بعد خروج بول کے تخفیف ایذا مین ہو جائیگی اور تحمل درد کا بھی کرنے لگے گا قوت مین جو سبب پیدا ہو کر یہ مرض پیدا کرتا ہے یا تو قوت حساس
مین ہو یا محرکہ مین یا قوت طبعیہ مین۔ قوت حساسہ مین سبب اسطرح پیدا ہوتا ہو کہ حس مین مثانہ کے خواہ عضل دافعہ کے کوئی ایسی آفت پیدا ہو کہ اسکے سبب
سے دافعہ سے دفع قوی نہو سکے خواہ بالکل دفع ہو ہی نہ سکے خواہ مبادی مین مثانہ کے کوئی ایسی ہی آفت پیدا ہو جیسے قرانیطس اور لیثرغس مین
نسیان اور کمی حس کے عارض ہوکر عسر بول یا حبس بول کا سبب ہوتی ہے قوت محرکہ مین سببکی یہ صورت ہو کہ عضل مثانہ ایسا باقی نرہے کہ اپنے کو
مطلق اور آزاد کرکے حرکت انقباض سے بطرف حرکت انبساط کے پھیرے اور جوقت مثانہ منقبض ہوتا ہے اسکو بھی وہی فعل اور حرکت کرنے پر
توانائی ہو جو مناسب بحال دفع بول بسہولت ہو یا اینکہ عضل بطن قبول کرنیوالی قوت مثانہ کی نہو اسقدر کہ جو کچھ مثانہ مین ہو اوسے نچوڑ کر دفع کردے
اور یہ امر یا تو بسبب ضعف قوت کے ہو یا بسبب ایک ایسے حال کے جو عضل مذکور مین تمدد وغیرہ سے عارض ہو رہا ہو قوت طبعیہ مین سبب اس مرض کا
یون پیدا ہوتا ہے جیسے کہ دافعہ کو سوء مزاج مختلف حار عارض ہو اور یہ بات کثیر ہوتی ہے یا سوء مزاج بارد ہو اور یہ امر اکثر ہے خواہ سوء مزاج مادی
ہو جیسے کہ حار سوء مزاج حدت بول کے ہمراہ ہوتا ہو اور بارد سوء مزاج ہمراہ رطوبات مرخیہ یا رطوبات سدہ کے ہوتا ہے کبھی سبب اس ضعف کا یہ ہوتا ہے
کہ معارضہ اختیار طبیعت کا حبس سے ہوا کرتا ہے یعنے طبیعت کا انتشار دفع بول کا ہوتا ہو اور آدمی اوسکے خلاف روکتا ہے لہذا قوت دافعہ ضعیف
ہو جاتی ہے یا یہ سبب عضلہ مین ہوتا ہے کسی آفت مزاجی کیوجہ سے خواہ ورم یا اور آفت عصبی کیوجہ سے جیسے تشنج یا استرخا اور بطلان قوت حرکت
کا سبب ضرر اور سقطہ وغیرہ کے یا خود مثانہ مین خواہ مبادی حرکت مین جیسے شعبہ ہائے عصب اور نخاع اور دماغ جو عسر بول خواہ احتباس
بول بسبب عضو باعث کے ہو یعنی بسبب آفت اوس عضو کے جو بول برانگیختہ کرنیوالا ہے پس باین طور کہ مثلاً گردہ مین ورم حار خواہ ورم صلب ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

خواہ پتھری ہو یا ضعف جاذبہ اوپر کیطرف سے ہو خواہ ضعف دافعہ نیچے کیطرف سے خواہ جگر کو قدرت تمیز باقی نہ رہی ہو اور احوال استسقا کیواسطے اس رطوبت کو جگر بیجا چھوڑ دیتا ہے اور فراہم رہجاتی ہے اور یہ قسم ایسی ہے جسکے بیان کیواسطے ایک باب جداگانہ درکار ہے یا اسکو ہم قلت بول کے قبیل سے تجویز کرین جو حسر بول بسبب کسی خرابی اور برائی پیشاب کے ہو وہ یہ ہے کہ جیسے بول گرم اسقدر ہو کہ اوسکے اخراج مین ایذا ہوتی ہے اور اکثر اوقات اسکا تجربہ بھی ہوا ہے بلکہ یہ ہین کہ جس شخص کو حسر بول ہوا اور پھر اوسے بعد حسر بول کے پیچش عارض ہو ساتوین روز مرجایگا مگر اینکہ اوسکو تپ آجاے اور ادرار کثرت سے ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیشتر بعد حرقت بول کے اور بعد زائل ہوجانے اسی حرقت کے ایک طرح کی خشکی چند مقامات مین عارض ہوجاتی ہے کہ اوس کی وجہ سے حسر بول خواہ احتباس بول پیدا ہوتا ہے پس واجب ہے کہ مرطب کا استعمال کرین تاکہ یہ خشکی وغیرہ نہ پیدا ہو علامات جس حبس بول خواہ حسر بول کا سبب برودت مزاج کی ہو اوس کی علامت سپیدی پیشاب کی اور غلیظ ہونا بول کا خواہ رقیق ہونا پیشاب کا اور خطرہ پیشاب کا زیادہ ہونا قبل عارض ہونے اس مرض کے اور استحمام کا استعمال پہلے سے زیادہ ہوا ہو اور برودت کا احساس بھی ہوتا ہو اور جملہ اقسام علامات حرارت کے نہونے جسوقت حرارت کیوجہ سے حسر بول خواہ احتباس بول عارض ہو اوسکی علامت یہ ہے کہ پیشاب مین حدت ہو اور التہاب بھی اور یہ دونون حدت اور التہاب محسوس ہوتے ہون اور اگر وہان بسبب تقبض اور کھچاؤ برودت کے یہ مرض پیدا ہوا اوسکی علامت یہ ہے کہ تمیز ارتخا کی مفید ہوتی ہے اور اگر وہان اور عصبات محرقہ کیوجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہے ترطیب کا نافع ہونا اوسکی علامت ہے الضا اوسکی علامت سے یہ بھی ہے کہ تھوڑا پیشاب نہین خارج ہوتا ہے اور زیادہ بسہولت خارج ہوتا ہے کہ بسبب ترطیب مجری کے مجری مین نرمی اور کشادگی پیدا ہوتی ہے جو قسم حسر بول کی بوجہ ورم مثانہ کے عارض ہو خواہ اوس عضو کے ورم کیوجہ سے جو قریب مثانہ کے ہے یا کسی خراج اور پھوڑے کیوجہ سے جیسا کہ اوپر معلوم ہوچکا ہے اور ہر ایک ایسے ہی اقسام کا بیان جداگانہ ابواب مین ہوچکا ہے پھر بھی فرق دشواری بول کا جو ورم کیوجہ سے ہو اور جو دشواری بول کی ورم کیوجہ سے نہو یہ ہے کہ ورم چونکہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور دفعۃً نہین پیدا ہوجاتا ہے مگر اینکہ ایسا ہی کوئی امر عظیم واقع ہو جسکی وجہ سے ورم بھی دفعۃً عارض ہوجائے جو حسر بول مثانہ کے اون سدہ کی وجہ سے عارض ہو جو کسی مرض کیوجہ سے مثانہ مین پیدا ہوئے ہون یا کوئی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالی شے مثانہ مین گر گئی ہو اور وعضو گر گئی ہو خواہ مثانہ اوس شے کیوجہ سے پھول گیا ہو خواہ کھنچ گیا ہو اور یہی کیفیات علامات بھی اسی قسم کے ہین جو حسر بول عضو باضغط کیوجہ سے عارض ہو اور مثانہ مین کسی شے کا ارتکاز یعنے پھنساؤ خواہ پھولنا اور تمام اقسام کے وہ علامات جو سدہ مثانہ مین عارض ہونے ہین نہو خواہ کسی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالے کیوجہ سے جو جو اعراض پیدا ہوتے ہین وہ بھی نہون اور درد بھی نہو جو ضاغط کیوجہ سے ورم کی شناخت اسی سدہ ڈالنے والی شے سے ہوتی ہے چنانچہ معلوم ہوچکا ہے اور بدون ورم کے جو شے بند کرنیوالی پیشاب کی ہے اوسکی شناخت قاثاطیر سے کیجاتی ہے اور خون جو نکلتا ہے خواہ جو خلط سوائے خون کے برآمد ہوتی ہے خواہ جو شے ٹھہر جاتی اور نکلنے نہین پاتی اور ریت خواہ پتھری وغیرہ کے اٹکجانے خواہ کسی زخم کے بھرنیسے جگہ تنگ ہوجانے در آمد برآمد بول وغیرہ مین رکاوٹ ہوتا ہے اس سے بھی شناخت ہوسکتی ہے پتھری کا رکنا اپنے علامات خاص سے پہچانا جاتا ہے اور قاثاطیر کے چھو جانے سے بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ کوئی شے پتھر کی سی کھٹ کھٹاتی ہے خون اور خلط کی شناخت گذشتہ اور مقدم زمانہ کے پیشاب سے بھی ہوتی ہے اور مثانہ مین خون کے بستہ ہونیسے اور رنگ کی زردی اور کوتاہی نبض اور نبض کے صغیر ہونے اور متواتر ہونے اور سرد پسینہ برآمد ہونے تپ اور لرزہ اور غشی پیدا ہونیسے ہوتی ہے مگر بیشتر کی علامت زبون حالی پر دلیل ہے مگر بعض جانبر ہوتا ہے خلط غلیظ کی شناخت کبھی اس گرانی سے کیجاتی ہے جو محسوس ہو اگر اوس خلط کی کوئی مقدار معتد بہ ہو اور یہی علامت ہے کہ بول مین خام فضلہ برآمد ہو جو حسر بول بسبب برودت مقبضہ کے یا بسبب برودت متصفہ اور منجمد کرنے والی کے عارض ہو اوسکی شناخت اسباب قریبۃ العہد سے خواہ اسباب مقدمہ سے ہوتی ہے ریح کیوجہ سے جو حسر بول ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ تمدد بلا ثقل کے ہوگا اور کبھی اس ریح کو انتقال اور سرکنا ایک جگہ سے دوسری جگہ پر ہوتا ہے اور کبھی مثانہ مین یہ ریح بند رہجاتی ہے ضعف حس کیوجہ سے جو حسر بول عارض ہوتا ہے اوسکی علامت

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ ہے کہ لذع بول پر حس نہو علامت اس عسر بول کی جو ضعف دافعہ کیوجہ سے عارض ہو یہ ہے کہ دبانیسے پیشاب بآسانی نکل آئے۔ استرخاء عضلہ
کیوجہ سے جو عسر بول ہو اوس کی شناخت یہ ہے کہ دھار پیشاب کی کمزور ہو کر چھوٹے جس سے زمین میں گڑھا نہ پڑے اور حبس بول نہو اور کبھی ایسا
معلوم ہو کہ کوئی شے اندر کی ایسی ہے جو نچوڑنے عضلہ کو قبول نہیں کرتی ہے اور دبانیسے پیشاب نکلجاتا ہے تشنج عضلہ کے علامات یہ ہیں کہ بیمار کا پیشاب
جو تھوڑا سا نکلتا ہے وہ بھی اس زور سے ہو کہ زمین کھد جائے اور گڑھا پڑجائے ضعف گردہ کیوجہ سے جو عسر بول عارض ہوا وسکے علامات
وہی ہیں جو ضعف گردہ کے باب میں بیان ہوئے اسی طرح سنگ گردہ اور ورم گردہ کا بھی حال ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ گر درد اور گرانی بجائے
گردہ محسوس ہو کر عسر بول خواہ حبس بول ہوتا ہو اوسوقت اصلی مرض گردہ ہی میں ہوگا۔ پھر اگر علامات ورم گردہ کے ہوں اوسوقت ورم گردہ کا
مرض ہوگا اور اگر گردہ میں زیادہ گرانی ہو جس گردہ میں پیشاب کی رطوبت منحبس ہو رہی ہے اور اگر زیادہ گرانی نہو اوسوقت کدورتی اور رطوبت ایسی ہے
جو اخراج بول کو روکے ہوئے ہے اور یہ روکنا ورم کیوجہ سے ہو خواہ بلا ورم ہو اگر ثقل درگرانی نہو بلکہ وجع محدد ہو یعنی گردہ کیوجہ سے ہوگی۔ اور
اگر شکم نرم ہو یعنے قبض نہو اور نہ علامات سدہ گردہ کے ہوں اور نہ سدہ مثانہ اور ضعف مثانہ وغیرہ کے موجود ہوں پس سبب یہ ہے کہ جذب
گردہ میں ضعف آگیا ہے یا دافعہ جگر میں ضعف ہے یا دافعہ جگر کے ضعف پر دیگر احوال استسقائیہ دلیل ہونگے جو عسر بول بوجہ کسی ایسے درد کے
ہو جو معارض خروج بول کسی زخم کیوجہ سے خواہ حدت بول کیوجہ سے ہو اسکی علامت یہ ہے کہ اگر درد پر صبر کرے تو پیشاب ہوجائے اور اسطرح
اگر جبر اور قہر کرکے پیشاب کرے۔ قرحے کیوجہ سے جو حبس بول خواہ عسر بول ہوتا ہے اوسکے ہمراہ علامات قروح کے ہوتے ہیں۔ اعضاء غدد
کی خشکی اور جفاف کیوجہ سے جو عسر بول عارض ہوتا ہے اوس پر تقدیم اسباب مذکورہ بالا دلیل ہوتا ہے اور یہ بھی علامت اوسکی ہے کہ ترطیب
کرنیسے بآسانی پیشاب روان ہوجاتا ہے۔ **علاج** جملہ اقسام کا یہ ہے کہ اگر سبب اس مرض کا مادہ یا کوئی خلط ہو اوسکا علاج مفتحات سے کریں
اور وہی مدرات قویہ جو معلوم ہو چکے ہیں اونکا استعمال کیا جائے اگر خوف اس امر کا نہو کہ یہ مرض ایسا نہیں ہے کہ جسکو دوائے مدر کے استعمال
سے فائدہ پہونچے اور پھر اگر مدرات کا استعمال بھی کیا جائے ایک اور مادہ کو مثانہ تک کھینچ لائیگا اور درد اور تمدد میں زیادتی ہوگی اور
کچھ بھی خارج نہوگا آب زب کیواسطے اس امر میں قوی تاثیر ہے اور یہ مانگ مفید ہے کہ اس مولی کی ترکاری سے غذا بھی کرنی واجب ہے
اسی طرح آب نخود سیاہ بھی ہے۔ مدرات جیسے فطراسالیون اشق دوقو دوقوہ حماما نسطوسیاالیوس وج شبت تخم شبت یہ سب ادویہ آب
زب میں جوش دے کر خواہ اسکے آب نخود سیاہ میں خواہ گوکھرو کے پانی میں یا عصارہ کرنس اور رازیانہ میں خصوصا رازیانہ دشتی اور ر
سکنجبین عنصلی بھی خوب نافع ہے اور مثرودیطوس اور تریاق فاروق شدید النفعت ہے اور دواء کرکم اور امرو سیا اور دوائے قباد اللک
لڑکون کو اپنی ماں کے دودھ میں ان دواؤں کو دینا خواہ دایہ کے دودھ میں مفید ہوتا ہے **صفة مدر قوی** ابہل سارون اور حماما
نانخواہ تخم کرنس فطراسالیون مجیٹھ بادام تلخ سنبل مکہ بیس درہم تخم خربوزہ دس درہم اجبا دذراریح پارہ پارہ کر کے اور سر اور بال اور پر
جدا کر کے بوزن ایک درہم اشق کو رقیق شراب مثلث میں گھولکر اور ادویہ ملاکر گولیاں ملیار کر و بعد از شربت تین درہم تک ہے علاوہ
دوائے ابہل و حلتیت جو مذکور ہو چکے باب جو دخون کے مثانہ میں کہ وہ دوا ملانے اور پچکاری دینے میں بکارآمد ہیں بھی ایسی ادویہ
تیار کیجاتی ہیں جنمیں جند بیدستر اور فربیون اور زنجبیل و دار فلفل و روغن بلسان داخل ہوتا ہے بیشتر اطبا انہیں ادویہ میں افیون اور
بزرالبنج بسبب زیادتی درد کے شریک کرتے ہیں ان ادویہ کے قرابادین میں نسخے لکھے ہیں۔ جملہ ادویہ خصوصیہ جنسے پتھری گلائی جاتی ہے
وہ بھی اس موقع پر نافع ہیں اور اکثر اصناف کو اس مرض کی حرارت سے ہو خواہ برودت سے ہر گونہ یہ ادویہ مفید ہیں بعد لحاظ اس امر
کے کہ خون اور زخم نہو جیسے خاکستر عقارب کی خواہ اسفنج میں جو سنگریزہ ملتا ہے اور آبگینہ کی راکھ۔ منجملہ اون ادویہ کے جنکو کسیقدر راہ
خاصیت سے اس مرض میں دخل ہے جیسا لوگ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ نیولہ کا مثانہ سوکھا کر تین درہم اوسمیں سے ہمراہ شراب ریحانی کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دیا جائے ایضاً سرطان نہری سوختہ وزن دو درہم ہمراہ شراب ریحانی کے خصوصاً بچوں کے واسطے ہمنے اور ادویہ بھی لکھے ہیں واسطے اس ضعف کے جو بسبب برودت مثانہ کے عارض ہو واجب ہے کہ اس مقام کے علاج میں انھیں بھی پڑھ لیں جو عسر بول بسبب بستہ ہو جانے کسی حلقہ اور گرہ کے مثانہ میں ہو اوس کا علاج وہی ہے جو باب جمود حلقہ اور مثانہ میں لکھا گیا۔ کبھی انھیں ادویہ سے ضمادات بنا کر بھی لگائے جاتے ہیں مولی کا پانی شریک کر کے اور کبھی زبان مصطفی اور امروسیا اور دواء الکرکم اور دواے فبا دا الملک بھی استعمال ہوتا ہے اکثر حاجت قوی نطولات کی پڑتی ہے جو حرمل اور شکوطرا مشیع اور برگ حماما سے تیار کرتے ہیں ایضاً بورہ اور عاقرقرحا اور خردل سے ضماد تیار ہوتا ہے کہ یہ بھی نافع ہے یہ ضماد جسکی ترکیب ہم بیان کرتے ہیں بہی خوب مجرب ہے حب الغار شبت ہماما اکلیل الملک آرد نخود سیاہ بابونہ لکمہ دبنی درہم دو تخم ترب تخم کرنس بستانی اور کوہی لکمہ سات درہم اسی سے ضماد تیار کریں روغن طیبان خواہ روغن سوسن ملا کر اور کرنب اسپنی کے پانیسے گوندھ کر استعمال کریں۔ صفت مرہم جسکی بنانیج مقل جاؤ شیر وج سب اجزا ہم وزن لیکر بط کی چربی کے ذریعہ سے مرہم تیار کریں اور موم زرد اور روغن سوسن کو اضافہ کریں پچکاریوں میں سے یہ ہے کہ بیروزہ میعہ جاؤ شیر قلقطار یعنی سبز پھٹکری اور کبھی اسمیں حلتیت بھی ملاتے ہیں اگر سبب اس مرض کا پتھری ہو اوسی کا علاج کریں گے جہاں کہیں کہ پتھری ہو گردہ کی خواہ مثانہ کی اور اگر سبب اسکا متہ ہو خواہ بہی گوشت کے بڑھجانے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسوقت ابزن ہائے مرخیہ جو باب مثانہ میں معلوم ہو چکے اونسے علاج کریں گے اور ترش چیزونسے اور قوابض سے پرہیز کریں گے اکثر یہ علاج مفید ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے اور اگر ورم کے سبب سے ہو اوسی کا علاج کیا جاویگا اور ارخا اور نرم کرنیکی تدبیر کریں گے اور حمام مائی سے تعریق کریں اور وہ ملینات جنکے ذریعہ سے ضماد کیا جاتا ہے اور اسی طرح پچکاریاں جو اسی قسم کی ہیں۔ خواہ شیافات وغیرہ جو مقعد میں رکھے جاتے ہیں اور پانی پینے میں کمی کیجائے اور مدرات بالکل متروک ہوں اور غذا بھی آدھے دن نزدیک اور جو وقت ورم میں نرمی آجائے کبھی پیشاب دبانے اور چھوڑنے سے اوتارا جاتا ہے بعد اسکے کہ اچھی طرح سے ملینات اور ارخا کی تدبیر ہو چکے کرنب اور خطمی اور پیاز اور گندنا او بال کر اسبارہ میں معین ہوتے ہیں جو وقت کہ انکا ضماد کیا جائے۔ فصد منجملہ اون تدابیر کے ہے جنکا ذکر کیا گیا ہے پہلے باسلیق کی پھر اوسکے بعد صافن کی کہ اکثر ایسی فصد ہی کے ہوتے ہیں اور ادرار بول ہو جاتا ہے اگر سبب برودت اور ضعف ہو سوء مزاج بارد کا علاج کیا جائے گا اور اگر حرارت اسکا سبب ہو روغنہائے معتدلہ اور وہ روغنہائے باردہ جنمیں تلیین بھی ہے اور ارخا بھی اونسے علاج کریں جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور وہ روغن جنمیں ارخا کی قوت ہے غذا ایسی درکار ہے جو مرطب ہے اور تدبیر ترطیب کی کرنی چاہیے اور حمام اگر یبس اور خشکی ہو اوسوقت ابزن ہائے معلومہ اور ادہان مرخیہ کا استعمال کریں اور اگر سبب فالج کے عسر بول خواہ حبس بول ہوا ہو علاج فالج کا کیا جائے اگر سبب تشنج عضلہ کا ہو معالجات تشنج سے علاج کریں جو اپنے مقام پر مذکور ہیں اگر کوئی مزاج بارد سبب مرض ہو روغنہائے گرم اور معجونات حارہ معلومہ سے علاج کریں منجملہ ان چیزوں کے جو ایسے وقت مفید ہوں اور نافع میں زیادہ کریں یہ ہے کہ فضلہ کبوتر صحرائی نصف درہم ہمراہ بول اطفال کے پلایا جاتے کہ ادرار بول ہو جائے گا دوسرا نسخہ یہ ہے کہ چوہے کی مینگنی ایک مثقال آب شبت میں جوش دیکر پلاتیں کبھی یہ دوا ہمراہ موسیائی کے پچکاری میں دیجاتی ہے خواہ ایک درہم بیٹ زنجرہ کا سوکھا ہوا ہم وزن نمک ہندی کے ہمراہ آب گرم ملا کر پچکاری دیجائے۔ روغن ناردین کا پلانا بھی اس مریض کو نافع ہوتا ہے ہمراہ آب گرم کے خواہ دو دانگ حلتیت شیر مادہ خر میں ایضاً یہ دوا اس مریض کو بھی نافع ہے جسکو خلط غلیظ کیوجہ سے یہ مرض لاحق ہوا ہو حرارت سے جسکو یہ مرض لاحق ہوا ہے بزر دبارہ سے اوس کا علاج کریں اور تخم کاہو ہمراہ شراب آب آمیختہ کے پلایا جاتا ہے اور انار ترش کے پانی کے ہمراہ اگر سبب سقطہ اور ضربہ کے مرض پیدا ہوا ہو اور ورم بھی آگیا ہو خواہ ورم نہ ہوا ہو بلکہ اوس چوٹ کیوجہ سے کوئی چیز اپنی جگہ سے زائل ہوگئی ہو اوسوقت علاج اوسکا پہلے یہ ہے کہ فصد کیجائے اور مرخیات معتدلہ اور ابزن ہائے معلومہ سے تدبیر کریں اور کوشش کیجائے کہ کسی طرح سے پیشاب آجائے پھر اگر خون

HAKEEM SHOUKAT ALI

اکثر پیشاب میں آجائے اوسے بند کر دینا چاہئے قرص کہربا وغیرہ بلاکر جنمین صمغ جو بھی داخل ہے اور اگر خوف اس امر کا ہو کہ خون کے بند ہونیسے کوئی علقہ منجمد ہو جائے اوسوقت علاج علقہ بستہ کا کرین پھر اگر اسی علقہ کیوجہ سے سدہ پڑجائے اور راہ بند ہو جائے تدبیر سدہ علقہ کی کرنی لازم ہے اور یہ تدبیر اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ اگر عسر بول بسبب ریح کے ہو ریح مثانہ کا علاج کیا جائے اور اگر بسبب درد کے یہ مرض پیدا ہوا ہو یعنے درد مانع ہو پیشاب کرنے کو پہلے مخدر ادویہ کی پچکاری دین اوسکے بعد پیشاب کے اخراج کا قصد کرین بعد ازان قرحہ کا علاج کرین خواہ تعدیل حدت بول کی تدبیر اغذیہ اور بقول مذکورہ سے کیجائے۔ اور بیشتر ادویہ مغریہ کی پچکاری دیتے ہین تاکہ صفحہ مجاری بول کو حس کرنیسے حدت اور تیزی پیشاب سے مانع ہون۔ ضعف حس کیوجہ سے اگر حبس بول پیدا ہوا اوسوقت علاج مبداحس کا کرنا لازم ہے اگر مرض کی ابتدا مبدا سے اور خاص عضلا و مثانہ سے ہوئی ہو اور یہ علاج ادویہ نافذہ سے کیا جائے جیسے زراق ادرشہ و دیطوس اور مروخات اور مدہونات جو موافق روح عضو کو ہون جیسے روغن یاسمین اور سوسن اور نرگس اور زعفران اور روغن بلسان خاص کر ضماد بھی ایسے وقت استعمال کرتے ہین اور وہ ضماد برگ درخت اسے ہو اگر اور بقول تازہ سے ہون جو روح کو تازگی پہونچاتے ہین جیسے برگ سیب اور پودینہ اور سداب اور ان پتیون کے ہمراہ ادویہ منبہہ جنمے بو بی اگاہی بڑھجائے بھی ملاتے ہین جیسے تخم حرمل اور تخم سداب کو بھی پھر اوسکے بعد انھین ادویہ سے پیڑو پر لیپ لگاتے ہین پھر اگر یہ مرض بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہو مزاج غالب کی رعایت کرین اور جو مرض کہ ضعف پیدا کرنیوالا قوت دافعہ مین ہو اوسکی رعایت کرین انھین تدبیرونسے جو معلوم ہو چکی ہین اور اکثر یہ ضعف دافعہ برودت سے عارض ہوتا ہے اسکا علاج ایسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تسخین اور تبض ہو اور خصوصاً وہ ادویہ جنکو ہمنے ضعف حس کے بارہ مین لکھا ہے اگر سبب اس مرض کا زمانۂ دراز تک پیشاب کا روکنا اور بند کرنا ہے اسوقت علاج اسکا آبزن طبخ مرخیہ سے جو لین بھی ہون اور تخم کتان اور حلبہ اور قرطم اور رطبہ سے بنائے گئے ہین کیا جائے اور ضماد بھی جو ایسے ہی ادویہ سے تیار کئے جائین اوسکے بعد وہ ادویہ مشتمل ہون جو بخت ادرار کرین اور قاثاطیر کا استعمال ہو روغن بلسان اور مثل اسی کے اور روغنون کو نہایت مجیبہ ہے ایسے مرض مین گردہ اور جگر اور امعا اور پشت کے سبب سے اگر حبس بول عارض ہوا اوسوقت واجب ہے کہ مقصود اصلی علاج انھین اعضا کا ہوا سلئے کہ اگر ان اعضا کے علاج مین تدبیر کارگر ہوئی تو اس مرض خاص کا زوال ہو جائیگا ورنہ کچھ نفع علاج سے نہوگا اور خلاصہ یہ ہے کہ مدات اور مرخیات کا استعمال آبزن اور ضماد اور پچکاری کے ذریعہ سے ضرور کرنا چاہئے اور مدات کا استعمال بھی ضرور ہے مگر یہ کہ اونکے استعمال سے خوف اس امر کا ہو کہ مادہ کثیر بطرف مثانہ کے اوتار لائینگے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ استعمال دودھ کا انکے واسطے نہایت عمدہ ہے بشرطیکہ تپ نہو اور جوقت کہ بنادق البزور کا استعمال مناسب ہو رائے صحیح یہی ہے کہ دودھ ہی کے ہمراہ اونکا استعمال کیا جائے **پیشاب کی ادرار کرنیوالی اشیا کا بیان** بعض لوگ کہتے ہین کہ بنجال کبوتر سومیائی ملاکر جب اسکی پچکاری دیجائے فوراً پیشاب کھلجاتا ہے۔ ایضاً جو ادویہ سدہ غلیظ کے اخراج کیواسطے اوپر لکھی گئی ہین اور جو دوائین اوس مقام پر ہمنے لکھی ہین کہ حبس بول برودت سے عارض ہوا ہو بعض اطبائے کہا ہے کہ ہمارا تجربہ ہوا اور دوائے مذکور اگر بھی ہوئی وہ یہ ہے کہ مخ طبرزد کا محلول مقعد مین رکھنے سے ادرار بول بھی ہوتا ہے اور دست بھی آجاتا ہے کہتے ہین کہ اگر تازہ مین جون رکھدی جائے خواہ وہ زادینے جم جوگی جو بدنسے گرتی ہین اور مشہور بنام قامن ہے اور ابل بھی اوسی کو کہتے ہین پس اسے احلیل مین داخل کرین پیشاب فوراً کھلجاتا ہے اسی طرح اگر یہ جانور ہمراہ لہسن کے طلا کیا جائے ادرار پیشاب کا ہو جائے یا انکہ مرد کے پیشاب کے مقام مین ایک ریشہ زعفران رکھا جائے پیشاب کھلجاتا ہے اگر ورم کیوجہ سے پیشاب بند نہ ہوا ہو بلکہ سدہ کے سبب سے اور کیسا ہی سدہ کیون نہ ہو اوسوقت وہ روغن زیتون جسکو دھوپ مین سپید بچھو ڈال کر چند روز رکھا ہو بطور پچکاری کے استعمال کریئے ادرار بول کر دیتا ہے اور یہ بچھو زیادہ زہریلے ہون اور پچکاری چاندی کی ہو اور موم لگنے کے ذریعہ سے دوا کے پہونچانے مین اعانت بھی کیجائے **قاثاطیر کا بیان** اور قاثاطیر کے استعمال کا طریقہ پیشاب کرانے کیواسطے اور پچکاری دینے کے واسطے کیونکہ جسوقت ادویہ کے استعمال سے کچھ فائدہ نہوا اور کسی طرح ادرار بول نہوا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

پھر کچھ چارہ نہ ہوگا کہ اور کوئی حیلہ تدبیری کا استعمال کیا جائے اور قاثاطیر اور آلہ ہولہ یعنی جسکے ذریعہ سے پیشاب گرایا جاتا ہے اوس کا استعمال کریں
خبردار ایسے آلہ کا استعمال بروقت ورم کے ہرگز نہ کرنا چاہئے اور نہ ایسے وقت کرنا چاہئے جبکہ کوئی شے ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالی مثانہ کے
قریب جگہ پر ہو اس لئے کہ ایسے وقت ان آلات کے داخل کرنے سے ورم میں زیادتی ہوگی اور درد زیادہ ہوگا۔ نہایت عمدہ قاثاطیر کی وہی قسم ہے
کہ نرم ترین اجساد سے بنایا جائے اور زیادہ نرقبول ٹھیرنے اور درنگ کرنیکا مثانہ میں کرے کبھی قاثاطیر کے بنانے کیواسطے بعض دریائی حیوانات کی کھال
کو تجویز کرتے ہیں اور بعض جانوران صحرائی کی جلد کو بھی پسند کرتے ہیں بشرطیکہ ان جلدوں کی دباغت اچھی طرح کرلی ہو اوسکے بعد اون کھالوں سے آلہ
تیار کیا ہو اور ریشم نیز سے اسکو چپکایا ہو اور سب اوزلطی سے جو قاثاطیر بناتے ہیں وہ بہت اچھا ہوتا ہے پھر اگر زیادہ نرم ہو تھوڑا سا مرتفینا اور سحقونیا ملاکر
کسیقدر سخت کر لیتے ہیں یا اسکو زیادہ پگھلاتے پگھلاتے اور بکرے کے خون میں بجھاتے بجھاتے جب سختی آجاتی ہے اوسوقت آلہ بناتے ہیں اسلئے کہ بکرے
کا خون اس بارہ میں زیادہ نافع ہے یعنی حبس بول کے بارہ میں اور یہ بھی ہے کہ سیسہ اور رانگے کے سخت کرنے میں بھی اس خون کو بڑا دخل ہے
واجب ہے کہ سرا قاثاطیر کا سخت ہو اور گول بھی ہو اور اوسمیں چند سوراخ ہوں تاکہ جو سوراخ اس آلہ کا رگ یا خون یا اور کسی خلط غلیظ کے آنیسے بند
ہوجائے باقیماندہ سوراخ واسطے پہونچانے دوا سے پچکاری کے اور واسطے پیشاب کی دھار چھوٹنے کے کھلے رہیں اور بار بار اسکے نکالنے سمجھانے
کی حاجت نہ رہے۔ کبھی یہ آلہ چاندی سے بنایا جاتا ہے۔ اور دیگر اجساد سے بھی اسکی ساخت ہوتی ہے کبھی یہ سارا آلہ مثل حقنہ کے بنایا جاتا ہے
اور کبھی اس کا سرا جو کھلا ہوا ہے اوپر ایک شے ایسی بنائی جاتی ہے جیسے چھوٹی جریب خواہ مثانہ خواہ اسکو بڑھایا گیا ہو اور نرم کیا گیا ہو اور اسی مقام
میں دوا بھر کر اوپر چڑھائی جاتی ہے جس طرح کہ حقنہ کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے۔ کبھی ممکن ہے کہ اسکو ایسی شکل پر بنائیں جس صورت کا آلہ احتقان
تیار ہوتا ہے۔ جسکی صورت ہمنے قولنج کے باب میں بیان کی ہے اگر یہ آلہ بطور استسقا کے بنایا جائے اوسوقت محتاج اسکا ہوگا کہ اسمیں کسیقدر
تحدیب اور کونہ یعنی قب بھی رکھا جائے اس سبب سے کہ خلا کا رہنا محال ہے لہذا واجب ہے کہ پہلے اسمیں کوئی شے بھر کے پھر اس کو قب دار
بنائیں اور قوت سے اسمیں تحدیب پیدا کریں تاکہ اپنے پیچھے کیطرف اوس بول کو جو دھار چھوٹ کر آتا ہے جذب کرے خواہ اور کسی چیز کو سوائے
پیشاب کے یا اسکو درشتی سے اوسی مقام میں خواہ اس جگہ سے اوپر نیچے وہ شے جو ہوا سے محصور اور گھٹ کر اوس جگہ پہونچتی ہے جسقدر کیوں نہ
پھر جسوقت یہ جذب کرے اور ہوا داخل نہو سکے گی ضرور ہے کہ پیشاب اوس جگہ پہونچکر پہونچ جائے جس چیز سے یہ قرحہ اور مناک اندرونی پر
کیا جاتا ہے یا تو صوف ہونا چاہئے جسکے دھاگے خوب درست کئے گئے ہوں اور وسط یعنی درمیان اور بیچ ان ڈوروں کا خوب طرح
باستواری بندھا ہو یہانتک کہ اگر اوسکے دونوں مختلف کنارے اور طرفین اوسی تجویف اور مناک میں تھوڑے سے داخل کئے جائیں
بعد ازان وہ درمیانی ڈورا کھینچ لیا جائے یہ صوف بھی اسی کشش سے نکل آئے اور اسکے ہمراہ وہ چیز بھی نکل آئے جو مطلوب الاخراج ہے
یعنی تھلی اور عمود جو اس مناک میں سمائی ہوئی ہے خواہ دستہ اور کیل وغیرہ جو شامل اسکے ہے مع اوس دستہ اور مقام گرفت کے یکجے دیگر
سے یہ چیز اندرونی نکالا جاتا ہے۔ اب رہا بیان استعمال ان ادویہ کا بذریعہ اس آلہ کے اوسکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ بیمار کو اوسکے سرین کے
کناروں کی ڈیوں کے بل پر بٹھائیں اور اوس کی مقعد کو نیچے کیطرف سے حرکت دیتے ہیں اور دونوں زانو کو اوس کے ترنج کریں
یعنے اوسکے دونوں زانو جوڑوں سے ملا دیں مگر تھوڑا سا فاصلہ بھی رہنے دیں کہ بالکل مل نہ جائیں اور کبھی آبزن ایسے مرخیہ سے
اوسکو نہلا بھی دیتے ہیں اور ضمادہائے مرخیہ اور مروخات مرخیہ کا استعمال کر لیتے ہیں بعد اسکے قاثاطیر بقدر طول قضیب کے یعنی دستہ کے
داخل کریں اور بہتر یہ ہے کہ اوس کی تنگی اور کشادگی بقدر تنگی اور کشادگی عضو ہر شخص کے بنی ہوئی ہو اور پہلے اس سے قاثاطیر کو
تبر ولعاب سے طلا کریں خصوصاً اور مانند مناسبہ عوض مطلوب سے اور اسقدر اس آلہ کو قیروطی وغیرہ سے آلودہ کریں جسقدر آلہ ذکر حالت
استادگی میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ پورا ایستادہ ہو مثل عمود کے اور تھوڑا سا مائل بطرف ناف کے ہو بعد ازان بنرمی قاثاطیر کو مجرائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مثانہ تک بقدر ایک گرہ خواہ دو گرہ کے ہٹا دین اب اوسکو پہونچ جائے گا جو مثانہ کے خالی جگہ ہے اور ٹھہر جائیگا اور اسکے ساتھ درد بھی ٹھہر جائیگا یا کم ہو جائیگا خواہ اسکے درد محسوس ہوگا یا اوس کو وہان تک داخل کرین کہ شے کو حرکت ہونے لگے اور کھٹکا پیدا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ نفوذ اس آلہ کا محسوس ہو جائے پھر ذکر کو اپنے اصلی حال پر رد کرین نیچے کیطرف تاکہ اوسکا کھڑا ہونا باقی رہے یا اور زیادہ داخل کیطرف جب یہ سب کام ہو چکین اور جس چیز کے جذب کا ارادہ ہو کھینچ لینی چاہئے اور جو شے گھٹی ہوئی ہے اوسے اٹھالین اور دفع کردین اگر اوسکے دفع کا ارادہ ہو اور مختصر یہ ہے کہ کوشش ایسی کرین کہ خراش نہ ہو جائے اور نرمی سے اور مہلت دے تاکہ پلٹ نہ جائے

تقطیر بول کا بیان۔

تقطیر بول یا تو خود پیشاب ہی کی کسی خرابی کیوجہ سے پیدا ہوتی ہے یا آلات بول اور عضلہ اور جرم مثانہ کی بدحالی سے یا کسی ایسے سبب سے و مبادی بول مین پڑے اوس کی وجہ سے پیشاب کی خرابی یہ ہے کہ یا تو حدت اور تیزی پیشاب مین زیادہ ہو یا کثرت سے پیشاب کی تقطیر پیدا ہو حدت بول سبب تقطیر کا اوسی وجہ سے ہوتی ہے جیسا ہمنے عسر بول کے باب مین بیان کیا ہے کہ ایسے تیز پیشاب کو بے تکلف خارج کرنا اوس کی حدت اور تیزی کیوجہ سے ایذا دیتا ہے اور مثانہ مین ایسے تیز پیشاب کا جمع رہنا اور اوسکا بار گران بھی قابل تحمل اور برداشت کے نہین ہے پس طبیعت اوسکو قطرہ قطرہ کرکے دفع کرتی ہے اور یہی تقطیر بول ہے کہ ایک حالت درمیانی ہے حبس بول اور ادرار بول کے۔ اور یا اسکا چھوٹی بوند بھی ایسے تیز پیشاب کی چونکہ بشدت ایذا دہندہ ہے اپنی تیزی کیوجہ سے لہذا مثانہ بھی اسی کی ہو کر نکلتا ہے پس قوت دافعہ اس کو خارج کر دیتی ہے اگرچہ ارادہ پیشاب کرنے کا نہو تیزی اور حدت پیشاب مین یا تو بوجہ غذاؤن کے آجاتی ہے یا دواؤن کے سبب سے خواہ تعب اور جماع وغیرہ کیوجہ سے یا مزاج اون اعضا کا سبب اس حدت کا ہوتا ہے جو بمنزلہ مبدا کے ہین جیسے جگر اور رگہائے جگر اور گردہ عام اس سے کہ یہ مزاج ساذج بلا مادہ ہو خواہ اسکا مادی ہو اور یہ مادہ خواہ مدہ کے ہو یا سوائے مدہ کے اور کوئی شے ہو۔ یا اسکا تمام بدن کے سبب سے پیشاب مین حدت پیدا ہو۔ اس لئے کہ فضول مادہ کے تمام بدن مین کثرت ہو اور طبیعت ان فضول کو دفع کرے اور مجاری بول مین بھی فضول مادہ دفع طبعی سے آجائین۔

کثرت مقدار بول سبب تقطیر البول اسطرح ہوتی ہے کہ جب مقدار پیشاب کی مثانہ مین زیادہ ہوتی ہے اوس کی گرانی اور ناگواری سے عضلہ مثانہ تھوڑا سا کھلتا ہے اگرچہ ارادہ نہ ہو اور بلا ارادہ قطرہ قطرہ پیشاب کا گرا کرتا ہے جو سبب خاص کر عضلہ مثانہ خواہ مبادی مین اسکے ہوتا ہے جیسے استرخائے سوء طرح جو ہمراہ خدر اور بطلان حس کے ہو جس طرح کہ مقعد کو بھی ایسی ہی کیفیت عارض ہوتی ہے یا ورم کیوجہ سے خواہ کوئی سوء مزاج جو ضعف پیدا کردے اور اسی مثانہ سے یہ ضعف شروع ہو خواہ مبادی سے بطرف مثانہ کے پہونچے اور اکثر یہ ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہے اسی واسطے جو شخص پیشاب کو روکتا ہے اور زیادہ روکتا ہے تقطیر بول اوسے عارض ہوتی ہے۔ اور جب مثانہ مین ضعف آجاتا ہے پھر اوس کے انقباض اور سمٹنے پر مطابق مجرائے طبعی کے قادر نہین رہتا ہے۔ اور اس کے ہمراہ اطلاق اور روانی بول مین بھی ضعف آجاتا ہے۔ خاص کر کے جو قت مثانہ کی شرکت اس ضعف مین عضل بطن بھی کرے مثانہ کیوجہ سے جو تقطیر بول عارض ہوتی ہے پس یا تو ضعف مثانہ کسی سوء مزاج بارد کیوجہ سے ہو کہ تقطیر پیدا کرے اور اکثر یہ بات جیسے ابھی ہم کہہ چکے پیشاب کے روکنے والے کو لاحق ہوتی ہے اور یہ مزاج اور یہ ضعف دو وجہون سے تقطیر البول پیدا کرتا ہے ایک یہ ہے کہ اسکو ضعیف کردیتا ہے پس اسکو قدرت باقی نہین رہتی ہے کہ جو تھوڑی سی مقدار پیشاب کی مثانہ مین آتی ہے اوسے روک نہین سکتا ہے تاکہ زیادہ مقدار جمع ہو کر دھار چھوٹے اور کھل کر پیشاب آئے گو کہ ارادہ نہ ہو یعنی خروج قطرات کا ارادہ نہین ہوتا اور پھر بھی ضعف اسکے کیوجہ سے قطرہ قطرہ پیشاب ٹپکتا رہتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ قوت دافعہ مین ضعف آجاتا ہے۔ پس نشار اور نچوڑنا پیشاب کا بمقدار کثیر نہین کرسکتی ہے اور تھوڑی تھوڑی مقدار کو دفع کرتی ہے اور یہ تقطیر کیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

وہ قسم ہے جو ہمراہ عسر بول کے ہوتی ہے۔ کبھی یہ ضعف خود مثانہ ہی میں ہوتا ہے اور کبھی بشارکت اور اعضا کے ہوتا ہے جو مثانہ کے اوپر ہیں اور اون اعضا میں ضعف بسبب اورام اور دبیلات۔ تقیح یعنی چرک آلودہ ہونے گردہ وغیرہ کے ہوتا ہے پس مثانہ بھی اسی ضعف میں شریک ان اعضا کا ہو جاتا ہے اور جو ریم وغیرہ رطوبات کے اقسام بطرف مثانہ کے اون اعضا سے سیلان کر کے آتے ہیں اونسے ایذا مثانہ کو پہونچتی ہے۔ کبھی بسبب قروح مثانہ کے بھی یہ مرض تقطیر البول کا عارض ہوتا ہے اور جرب مثانہ بھی اس کا سبب ہے کہ مثانہ بسبب درد قروح کے قادر حبس بول پر نہیں ہوتا ہے۔ کبھی سدہ ہائے مثانہ کیوجہ سے بھی تقطیر بول عارض ہوتی ہے اور سدہ از قسم ورم مثانہ کے ہو خواہ ورم رحم سے ہو اور امعا کے ورم سے خواہ پشت کے ورم سے خواہ پتھری کی تسدید ہو خواہ کوئی اور قسم سدہ کی ہو مگر پورا سدہ ایسا نہو کہ بالکل راہ پیشاب کی بند کر دے اور طبیعت کو قدرت ہو کہ پیشاب کو کسی حیلہ سے مثلاً قطرہ قطرہ کر کے دفع کر دے کبھی تقطیر بسبب درد قروح مثانہ کے ہوتی ہے جیسا کہ ہمنے باب عسر بول میں اسے لکھا ہے کہ تقطیر البول ایک تو وہ ہے جسکے ساتھ عسر بول بھی ہوتا ہے اور ایک وہ قسم ہے جسکے ہمراہ سوزش اور حرقت بول ہوتی ہے جسکے ہمراہ ان دونوں میں سے کوئی شے نہیں ہوتی ہے شاید کہ اکثر اوقات تقطیر البول کے اسباب یہی ہوتے ہیں کہ سلس البول کے اسباب سے عارض ہو خواہ عسر البول کے اسباب سے یا حرقت بول کے اسباب سے **علامات** اورام اور سدد اور اسباب بادیہ وغیرہ اکثر اقسام اور اصناف کے علامات تو بخوبی معلوم ہو چکے اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ علامت مزاج حار کی یہ ہے کہ رنگ پیشاب کا اوسپر دلیل ہوتا ہے اور التہاب و سوزش مقام بول کی اور پہلے سے علامات حرارت کا موجود ہونا۔ اور علامات مشارکات کے بخوبی معلوم ہو چکے اور کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہم تطویل کلام ایسے امور میں کریں **علاج** اوپر معلوم ہو چکا کہ علاج ہر قسم کا جداگانہ کیونکر کیا جاتا ہے مگر اکثر یہ مرض چونکہ بسبب برودت کے عارض ہوتا ہے اور سبب نافع کے اور اکثر علاج نافع کا وہی ہے جس سے تسخین اور تقبیض پیدا ہو جو شخص کہ پیشاب کے روکنے سے عاجز ہو ادویہ بابیہ سے اوس کو نفع ہوتا ہے مشروبات کے اقسام سے جو اس کو نافع ہیں تریاق اور مثرودیطوس اور ایارج جالینوس اور انقردیا اور سنجرنیا کے ہمراہ بعض مقبضات ادویہ ملا کر جیسے حب الآس اور عفص بلوط خواہ اور بھی ایسی ہی چیزیں جیسے اکثر مذکور ہو چکی ہیں۔ ایضاً حرف بھی نافع ہے اور استعمال ثوم کا بھی نافع ہے کہ ادرار بول منقطع کرتا ہے اور اصلی حالت کیطرف اس کو پھیر لاتا ہے۔ منجملہ مجربات کے حاشا ہمراہ عاقرقرحا ہے اور خاص یہ دوا ہمارے تجربہ میں ہے ہلیلہ کابلی بریان ایک جزو بہمن سپید نصف جزو قوتنج یابس حب الآس اور سندروس اور مر اور کندر سعد اور بسباسہ کُل تہائی جزو قرنفل نصف جزو راسن خشک شدہ اور حب المحلب دو جزو خمیرہ آملہ سے معجون تیار کریں اور نگاہ رکھیں اور استعمال کریں نوع قوی ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی اور مشک کُل پانچ درہم اور جند بید ستر کُل ڈیڑھ درہم کہربا سعد ہر واحد ڈھائی درہم کندر حب المحلب کُل دس درہم شہد کے ذریعہ سے تیار کریں اور ہمیشہ ایک مثقال تناول کریں۔ ایضاً دن اور نطرون اور صعتر ہر واحد دو درہم آب گرم کے ہمراہ دوسرا نسخہ حب الآس بلوط قشار کندر اور کمون کرمانی کُل نصف جزو بمقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کہنہ کے ایضاً ہلیلہ کابلی ہلیلہ آملہ بریان کُل سات درہم قشار کندر پانچ درہم عفص بلوط خوب پیسیں اور جب خشک ہو جائے ایسا پیسے کہ زرین جو کردہ آہن ناب کیا گیا ہو بعد ازاں رب الآس سے معجون کریں۔ دوسرا معجون حب الآس لادن ربع جزو تمر ہیرون دو جزو دیں رب سے معجون کریں مقدار شربت پانچ درہم بارگ حنا اور مر اور کندر اور گلنار اور بلوط سب اجزا ہموزن کسی شربت مناسب کے ہمراہ بمقدار کافی پلائیں۔ صفت معجون کی جو نافع ہے اور مجرب ہے اور جسکو بول فی الفراش کا مرض ہو اوسکے مرض کی اصلاح کر دیتا ہے نسخہ اوسکا یہ ہے ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ ہر واحد دس درہم بلوط ایک شبانہ روز سرکہ میں بھگویا ہوا اور بھنا ہوا بعد بھگونے کے اور سندروس اور کندر زنا اور راسن یابس اور سعد یابسہ اور سبد کُل پانچ درہم مرکی تین درہم شہد سے معجون کریں دوائے قوی جند بید ستر اور قطر ملخ اور ماشا جفت بلوط عاقرقرحا سب اجزا ہموزن لیکر آب آس تازہ سے معجون کریں اور سونے کے وقت

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایکدرہم تناول کرین یا انیکر روغن حنا اور کندر ہر واحد سے ایکدرہم تناول کرین معالجات خفیفہ سے یہ ہے کہ تخم خرفہ ایک مثقال تناول کرین آرد بلوط بھی نافع ہے خصوصاً اگر بلوط سرکہ مین بھگویا گیا ہو اور سرکہ نمل العنصل ہو لیکن ایک شبانہ روز بھگوئین اور پھر ایک توے خواہ ماہی توے پر بریان کرین اور دس درہم اوس کو پلائین - ایضاً انجیر روغن زیتون مین بھگویا ہوا - ایضاً سعد اور کندر ہموزن سفوف بناکر صبحدم نہار ایک مثقال تناول کرین ایضاً شونیز اور تخم سداب ہموزن لیکر بقدر ایکدرہم کے استعمال کرین - رامن بہت اچھی دوا ہے اور رینڈی کا تیل بھی پلانے مین عمدہ دوا ہے اور الش کرسنہ بھی - شہد کی مداومت بھی مشائخ کیواسطے اچھی تدبیر ہے - یہ دوا بھی ان لوگون کو نافع ہے جند بیدستر افیون بزرالبنج تخم سداب ایک مثقال اسکی مقدار ہے ایک اوقیطلا امی شراب کے ہمراہ اگر مومیائی کو روغن زنبق مین گھولکر شیاف لین اور ناژہ مین اسی کا ایک قطرہ ٹپکائین پیشاب کے روکنے پر قادر ہوسکتے ہین اسیطرح انجیر کھانا ہمراہ روغن زیتون کے **سلس البول کا بیان** سلس البول کی یہ صورت ہے کہ پیشاب بدون ارادہ کے ہوجایا کرے اور اکثر یہ مرض افراط برودت کے سبب پیدا ہوتا ہے - اور استرخا سے جو عضلہ کو عارض ہوتا ہے خواہ شانہ کو جو استرخا عارض ہوتا ہے جیسے آخرین امراض کی یہی صورت پیدا ہوتی ہے اور کبھی زیادہ استعمال مدرات سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے منجملہ اون مدرات کے شراب رقیق کے اکثر گاہ پینے سے اور خصوصاً بوقت کھلے اور پھیلے ہوئے مجاری گردہ کے اور قوی ہونے قوت جاذبہ کے کبھی حرارت کثیر جو شانہ تک جذب کرتی ہے اور بدنے رطوبات چکارہی ہے اس سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے - منجملہ اسباب اس مرض کے فقرات اور گردون کا اپنی جگہ سے زائل ہوجانا ہے کہ اوس کی جہت سے آفت عضلہ مین آجاتی ہے اور سمٹنے پر عضلہ قادر نہین رہتا ہے لہذا سلس البول پیدا ہوتا ہے - اکثر یہ بھی ہے کہ سلس البول بسبب آفت شانہ کے نہین پیدا ہوتا ہے اور نہ عضلہ مذکورہ کی آفت سے اور نہ خاص پیشاب کی خرابی سے بلکہ کسی حافظ اور تنگی پیدا کرنیوالے کے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو مساحت تنگی پیدا کررہا ہو لہذا اوسکی مزاحمت کیوجہ سے تھوڑا تھوڑا سا پیشاب نچوڑ نچوڑ کر ہر وقت بلا ارادہ خارج ہوا کرتا ہے جیسے کہ یہ بات حاملہ عورتونکو خواہ جن لوگون کے شکم مین گرانی زیادہ ہو عارض ہوتی ہے خواہ اون لوگون کو جو صاحب ورام عظیمہ ہون کہ وہ اورام اونکے اعضائے بالائے شانہ مین ہون اب ہر قسم کی تفصیل چونکہ بیان ہوچکی جداگانہ سب کے علامات بیان کرنیکی حاجت نہین ہے کہ اون پر آگہی بآسانی ہوسکتی ہے **علاج** جو سلس البول بسبب حرارت کے ہے اور وہ کمتر ہوتا ہے اوس کا علاج ادویہ مبردہ اور مقبضہ سے کیا جاتا ہے از انجملہ یہ سفوف ہے کہ کشنیز خشک گلسرخ زیرہ برآوردہ ہر واحد پانچدرہم طباشیر دس درہم تخم کاہو تخم خرفہ کدو ہر پندرہ درہم گل ارمنی پانچدرہم گلنار ایکدرہم کافور نصف درہم صمغ عربی دو درہم آب انار ترش سے تیار کرین - ایضاً کہربا گل ارمنی ہلیلہ سیاہ لب بلوط عدس مقشر ہر ایک دو درہم کشنیز بریان سرکہ مین بھگے ہوئے ایکدرہم مقدار شربت ایکدرہم - ذیابیطس حار کا بھی علاج اس مرض مین کیا جاتا ہے اور پیاس بند کرنیکی تدبیر منجملہ سماق اور مصل بینے بلکہ دہی جوش دیا ہوا اور سوکھا کر اوس کی گولی خواہ تکیہ باندھکر اور قرنبندی کی گٹھلی اور انار دانہ کے رکھنے سے کیجاتی ہے سلس البول بارد کا علاج وہی ہے جو تقطیر البول بارد کے واسطے مذکور ہوا ہے - ایضاً وج اور ساذج اور سعد اور راسن خشک شدہ لب بلوط ہر ایک دو درہم مرکی تین درہم اوسکی سفوف ہے کوئی زیادہ نافع ہے خصوصاً جب اوسکے اجزا خوب باریک پیسے جائین اور کوئی طلا کرنے بھی نفع ہوتا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ کوئی اسی شخص کو نافع ہے جسکے اعضائے بول مین برودت شدید پہونچی ہو منجملہ اون ادویہ کے جو نافع ہین یہ ہے کہ چار درہم کندر کو تناول کرین کہ اس سے سلس البول بند ہوجاتا ہے خواہ دو درہم محلب کو تناول کرین روغنہائے گرم اور ایسے ہی ضماد جیسے مشک اور ملطیات اور جند بیدستر اور فربیون وغیرہ حقنہ جیدہ ایک رطل گوکھرو بیس درہم سعد دس درہم محلب کو چار رطل پانی مین جوش دین اور پہلے آٹھ پہر اس کو بھگو رکھین جب پانی ایک رطل رہجائے صاف کرکے نصف وزن اوسکا روغن کنجد ملائین اور استعمال کرین اور روغن مذکور سے حقنہ بھی کیا جاتا ہے یا ایک حصہ پانی اور روغن غار اور روغن بان اور بندق اور پستہ اور بن اور محلب یہ سب اجزا ہموزن اور وزن انکا جیسا کہ مدبر طبیب کے مناسب معلوم ہو اور تھوڑی سی مشک اوسمین حل کرکے حقنہ کرین روغن بان زیادہ قوی ہے **بول فی الفراش کا بیان** بستر پر پیشاب

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو جاتا اس کا سبب استرخا عضلہ مثانہ ہوتا ہے اور اکثر اعانت اس مرض کے پیدا ہونے پر تیزی پیشاب کی بھی کرتی ہے اور لڑکون کو اکثر گہری نیند سے
سے بھی اس مرض کی اعانت ہوتی ہے جب پیشاب لڑکو نکالا اپنی جگہ سے ہٹایا طبیعت نے اور وہ ارادہ مخفی جو اون مین سوتے وقت مشابہ روایت
نفس سے ہوتا ہے قبل از انکہ وہ بیدار ہون اوسے بول کو دفع کر دیتی ہے پھر جوت ابتدا پاؤن طاقتور ہوے اور جوڑ بند مین سختی پیدا ہوئی
نیند بھی کم ہوتی ہے اور عضو مسترخی اونکا بھی سختی لاتا ہے پھر پیشاب کم ہوتا ہے۔ **علاج** جس شخص کو استرخاے مثانہ اور تقطیر البول و سلس البول ہو
ہوا اوسکا علاج ہے وہی اس مرض کا بھی علاج ہے خصوصًا دوار ہلیلجات اور دوار راسن اور سیعہ اور مروخات مین سے روغن بان کا فائدہ زیادہ
ہے اور باانہمہ واجب ہے کہ سلانے کی تدبیر کیجاے اور غذاے خفیف دینی چاہئے تاکہ نیند بھی ہلکی سے آئے اور زیادہ پانی نہ پینے پائین اور سونے
سے پہلے قصدًا پیشاب کرنیکی کوشش کرین اگرچہ خطرہ پیشاب کا نہو کبھی کوئی بیمار اس مرض کا اوس کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ خواب مین اوسے
خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس کو پیشاب زور سے لگا ہوا ہے اور وہ کسی مقام پر پہونچا منجملہ مقامات کے اور وہان پیشاب کر دیا اور پھر جب اوس
مقام پر خواب مین اپنا پہونچنا دیکھے گا۔ ضرور وہان پیشاب کر دیگا تا اینکہ اس کی عادت ہو جاتی ہے اور بول فی الفراش کا مرض اوسکو لاحق
ہو جاتا ہے بہ نسبت اوسی مکان خاص کے پھر اگر وہ مقام جسکو خواب دیکھنے سے اسکو عین حالت نوم مین پیشاب ہو جاے درحقیقت موجود ہے
اور بنزلہ بیت الخلا یا کنیف اور بدرو خواہ صحرائی مقامات براز گاہ سے ہے اور اپنے مرض کے دور کرنے کی نظر سے یہ شخص اس مقام کو مسجد
خواہ اور قسم کے گھر بناڈالے جہان پیشاب کرنا ایک گستاخی اور بے ادبی کی بات ہے اب اسکے خیال مین بحالت بیداری یہ امر راسخ ہو جائے
اور پھر جب سو جائے تو موافق عادت سابق پھر خواب مین اپنے تئین اوسی مقام دیکھے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی اوسے یاد آجائے کہ آپ ہی نے
نے اس مقام کو ایک متبرک خواہ پاکیزہ مکان بنالیا ہے کسیطرح قابل پیشاب کرنے کے اب یہ جگہ نہین ہے اب خواب مین اسکی قوت ارادی جو
پوشیدہ ہوگئی ہے اور غلبہ خواب سے پورا پورا شعور اوسے نہین ہے اس ادب اور لحاظ سے مانع ہوگی پس اوس کو توقف عارض ہوگا یعنے
پیشاب کرنے سے رک جائیگا اور یہی توقف مانع تقاضاے قوت دافعہ کا خروج بول پر ہوگا پس ادھر پیشاب کرنے مین اسنے توقف
کیا اور فورًا اسکی آنکھ کھلجائے گی اور جگ پڑیگا **مترجم** حاصل اس حکایت کا یہ ہے کہ جو شخص کسی مقام خاص پر پیشاب کر نیکا خواب مین خوگر
ہو جاے۔ اوس کی اس عادت کے ترک کرانے کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ اس مقام پر کوئی مکان ایسا بنالے جہان پیشاب کرنا اوس کے
عقائد مذہبی خواہ رسمی خیالات دنیوی کے اوسے خلاف شان ہون جہان اور تدابیر دوائی سے اوسکا علاج ہو سکتا ہے ایک حیلہ غیر دوائی
بھی ہے۔ **متن** منجملہ مجربات کے ایسے بیمارون کیواسطے یہ بھی ہے کندر اور بلوط اور مرکی سب ہموزن لیکر تین اوقیہ شراب مین جوش دین
تا اینکہ ایک اوقیہ رہجاے بعد ازان چھانکر پلائین اور لیکد رہم روغن آس ملالین۔ گمان کیا گیا ہے کہ خرگوش کا گردہ سوکھا کر ایک جزر اور تخم
شبت ایک جزر اور عاقرقرحا اور تخم شبت نصف جزر ان سب ادویہ کو یکجا کوٹ پیسکر بقدر ڈھائی درہم کے ہمراہ ایک اوقیہ آب سرد کے تناول
کرین تو یہ دوا زیادہ نافع ہوگی دماغ الارنب بری بھی اس مرض کو نافع ہے جو قرص کہ بنائے جائین اسطرحپر کہ بچال کبوتر کو پانی مین گوندھکر
قرص بنایا ہو وہ بدرجہ غایت مفید ہین یا اینکہ مرکو ہمراہ شراب کے جو سردیگئی ہو نہار استعمال کرین کبھی حقنہ کرنا ایسے ادویہ سے جو کہ حابس بول
ہین بھی نافع ہوتا ہے۔ اور پچکاری بھی ایسی ہی دواؤن کی مثانہ مین یعنی اسیطرح نافع ہوتی ہے۔ **ذیابیطس کا بیان** اس مرض کی
یہ صورت ہے کہ ادھر پانی پیا اور فورًا پیشاب ہوگیا اس بیماری کی نسبت پینے والی چیزون کیطرف اور بطرف اعضاے بول کے ایسی
ہے جو نسبت زلق المعدہ اور امعا کو کھانیوالی چیزونکی طرف ہے اس بیماری کے یونانی مین یعنی ذیابیطس کے اور بھی نام ہین کہ اس کو
ذیاسقوسس اور قراسیس کہتے ہین اور عربی زبان مین اسکو دوارہ اور دولاب و زلق الکلیہ کہتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بیماری دفعتًہ
عارض ہو جاتی ہے اسلئے کہ یہ کیفیت ایک امر طبعی ہے ارادہ سے واقع نہین ہوتی ہے اور زلق الامعا رفتہ رفتہ تھوڑا تھوڑا عارض ہوتا ہے اس لئے

کہ زلق الامعاء میں جس کے ہمراہ ارادہ بھی ہوتا ہے اور مجاری کی بیماری اور امعاء کی اور زلق المجاری یہ سب رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہیں۔ ذیابیطس کا بیمار پیاسا ہوتا ہے اور پانی پیتا ہے مگر پیاس اوسکی نہیں بجھتی ہے بلکہ ادھر پانی پیا اور پیشاب کر دیا پیشاب کے روکنے پر بالکل قادر نہیں ہوتا ہے سبب اس مرض کا گردے کی خراب حالی ہوتی ہے یا گردہ ضعیف ہو جائے یا پھیل جائے یا اوس مجری کے منہ کھل جائیں جو گردے میں ہے کہ اس خرابی سے جو ابتک گردے میں آتی ہے وہاں رک نہ سکے کبھی یہ خرابی اوس برودت کیوجہ سے پیدا ہوتی ہے جو تمام بدن پر غالب ہو رہی ہے یا جگر اور گردے پر غالب ہے کبھی یہ خرابی زیادہ سرد پانی پینے سے پیدا ہوتی ہے یا کسی زیادہ سردی کے پہونچنے سے جو گردہ کو زیادہ سکھا دے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہے یا بسبب شدت جذب کے جو قوی حرارت کی جہت سے پیدا ہوا اور وہ حرارت غیر طبعی ہو اور اوسکے ہمراہ مادہ بھی ہو یا نہو یہ مرض پیدا ہوتا ہے اسطرح کہ گردے اور جگر سے یہ حرارت اوس مقدار رطوبت سے زیادہ کشش کرتی ہے جو گردے میں ہو اور گردہ جگر سے اور رطوبت کھینچتا ہے اور جگر اپنے اوپر والے اعضا سے رطوبت کھینچتا ہے اور یہ سلسلہ کشش کا اور فوراً پیشاب ہونیکا جب مسلسل جاری رہتا اور یہ بھی معلوم ہے کہ جب گردہ و جگر رطوبت سے خالی ہوا اور جگر نے اوپر سے رطوبت کو کھینچا اور اوپر کے مقامات بھی رطوبت سے خالی ہوئے پس خشکی پیدا ہوتی اور پیاس لگی اور اسیطرح پانی پینے اور پیشاب کرنیکا دورہ چلا جاتا ہے۔ بیشتر یہ مرض انجام کار میں ذوبان اور دق کیطرف رجوع کرتا ہے سبب یہی ہے کہ رطوبات بدن کے زیادہ کھنچ جاتے ہیں اور یہ جذب رطوبت بدن کو تر نہیں رہنے دیتا اور جسقدر فضلہ پانی کی رطوبت کا بدن میں رہنا چاہیے وہ نہیں رہنے پاتا پس ذوبان اور دق پیدا ہو جاتی ہے خوبی معلوم ہے اور اچھی طرح شناخت ہو چکی ہے ان علامات کی جو ہوقت تک اوپر کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں **علاج** اکثر ذیابیطس کی بیماری حرارت ناری سے پیدا ہوتی ہے لہذا اکثر اوسکا علاج تبرید و ترطیب سے کیا جاتا ہے سرد ترکاریاں اور سرد فواکہ اور ربوب باردہ ایسے جو اور انگریں جیسے کاہو خشخاش وغیرہ اور ہوائے بارد و رطب میں بیمار کا ٹھہرانا اور ایسے آبزن سرد میں بیمار کا بٹھلانا جس سے بدن انیٹھ جائے اور پیاس میں تسکین پیدا ہو جائے اور گردے میں برودت آجائے مجاری گردے کے مضبوط ہو جائیں۔ کافور اور نیلوفر کا سونگھنا بھی مفید ہوتا ہے اسیطرح اور پھول جنکی خوشبو سرد ہے سونگھنا مریض کو بہت مفید ہے اور پیاس کے خیال سے بھولا دینا اور پیاس کے روکنے کی تدبیر کرنی سب باتوں پر مقدم ہے پس واجب ہے کہ پیاس ہی کی تدبیر کو مقدم کریں اگرچہ بہت پانی پلانے ممکن ہو سکے بہتر یہ ہے کہ بہت سرد پانی پلائیں اور قے کرا دیں اور پھر قے کرائیں اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ پانی کی سردی سے اندرونی اعضا سرد ہو جائینگے اور پیشاب زیادہ نہ آئیگا واجب ہے کہ اونکے گردے سے رطوبت کو بقاعدہ جذب الی الخلاف کسی اور طرف پھیر لیجائیں مثلاً قے کرائیں کہ اوپر کیطرف وہ رطوبت نکلجائے خواہ تعرق کریں تاکہ پسینے کیطرف رطوبت نکلجائے یا پیڑو کے اطراف جوانب کی تخدیر کریں یعنی قوت حاسہ کو باطل کر دیں تاکہ پیشاب کے تقاضے کا احساس باقی نہ رہے اور اوپر سے رطوبت کی کشش نہ کر سکے۔ واجب ہے کہ پشت کو تعب دینے سے باز رکھیں مدرات سے احتیاط کرنا اور طبیعت کو نرم کرنیسے بھی اونکو فائدہ ہوتا ہے اگرچہ معتدل حقنوں کے ذریعہ سے طبیعت نرم کیجائے اسلئے کہ اکثر بیماران ذیابیطس قبض شکم میں گرفتار ہوتے ہیں کبھی ابتدائے مرض میں حاجت فصد کی بھی ہوتی ہے۔ منجملہ شربات نافعہ کے یہ ہے کہ ترش دہی پلا دیں بہت عمدہ دہی وہی ہے جو لوچ دار ہو یعنی مجمد ہو خصوصاً بھیڑ کے دودھ کا اور خوب سرد کیا ہوا ہو اور آب کدوئے بریاں یا آب خیار ہمراہ اسپغول کے اور آب انار ترش آب توت آب آلوئے بخارا اور اسی قسم کی اور سب پینے کی چیزیں اس بیمار کو پلانا چاہئیں اور جہانتک ممکن ہو پانی پینا چھوڑ دے۔ رب نعناع بھی اونکو زیادہ فائدہ کرتا ہے اور گلاب بلکہ گلاب کا تازہ پھول نچوڑ کر یہ عرق زیادہ فائدہ کرتا ہے اور اونکی پیاس میں تسکین دیتا ہے مقدار شربت دو قوطولی ہے۔ ایضاً وہ پانی جو بکرے کے دودھ کے دہی سے خواہ بھیڑ کے دودھ کے ترش دہی سے مقطر کیا جائے وہ بھی نافع ہے اور پیاس میں سکون پیدا کرتا ہے منجملہ اون چیزوں کے جو انکو مفید ہے جیسا لوگ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ تین انڈے سرکہ میں آٹھ پہر بھگو رکھے اسکے بعد وہی انڈے کھلا دے۔ ہمنے جب دوا کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

تجربہ کیا ہوا دوا یہ ہے کہ آرد جو اور آب دوغ ترش مروق سے بعد اسکے کہ وہ ہی مین جوش اور ترشی آجائے فقاع تیار کرین اور اوسکو صاف کر کے خوب نتھار لین اور پھر دوبارہ آرد جو ملا کر پہلی ترکیب کرین اسیطرح جقدر مکرر بنائینگے زیادہ سرد ہوگا ایسے نتھرے ہوئے پانی کو خوب سرد کر کے پلائین منجملہ مرکب دواؤن کے قرص گلنار ہے جس کا یہ نسخہ ہے انار ترش دو درہم گل سرخ تین درہم گلنار چار درہم صمغ عربی ایکدرہم کتیرا نصف درہم سب دواؤن کو ملا کر قرص تیار کرین لعاب اسپغول اور سرد پانی کے ہمراہ پلائین یا آب کدو کے ہمراہ۔ ایضاً قرص طباشیر ہمراہ آب کدو یا آب خیار کے یا آب انار کے۔ ایضاً طباشیر گل مختوم سرطان نہری سوختہ اور دھویا ہوا ہر واحد ایک جزو رسنگ تین جزو تخم خشخاش اور تخم کاہو ہر واحد ڈیڑھ جزو لعاب اسپغول کے ذریعہ سے قرص تیار کرین مقدار شربت حسب رائے طبیب کی ہو ضماد بھی اونھین دواؤن سے بنائے جاتے ہین جنھین تبرید ہو ہے یہ نسخہ ضماد کا بہت عمدہ ہے آرد جو نرم نرم کوپلین درخت انگور کی اور اگر دستیاب ہو روغن فنگو ذہبی اور فنگو ذ سیب یہ بھی ہمراہ اون دونون اودیہ کے زعادین اور اسی طرح گل سرخ تازہ اور ریباس اور انگور خام جسی الامی اور انار کے چھلکے سب کو ملا کر ضماد تیار کرین۔ ایضاً یہ بھی دوا طلا کے طور پر استعمال کیجاتی ہے انار فیا چار درہم کندر دو درہم عصارہ لحیۃ التیس لاذن رامک ہر واحد دو درہم سب دواؤن کو کوٹ کر آس تر و تازہ کے پانی مین گھول کر طلا کرین منجملہ نوی حقنہ کے ایک یہ نسخہ ہے جو بہت عمدہ ہے وہ یہ ہے کہ دوغ ترش مین اور عصارات جو بارد و قابض ہون اور جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے جہان ضماد کا بیان کیا ہے اونکو ملا کر حقنہ دین کبھی تازہ دوہا ہوا دودھ اور روغن کدو اور روغن بادام سے حقنہ کیا جاتا ہے۔ غذا ان لوگون کی وہ چیز ہے جسکا بہت جلد استحالہ مرار کیطرف نہو اور ایسی بھی نہو کہ بسبب لطیف ہونے کے بخارات بنکر بہت سی مقدار اوسکی تحلیل ہو جائے اور فضلہ خشک باقی رہکر قبض پیدا کرے اور خشکی اوسکی اسوجہ سے زیادہ ہوگی کہ اسماکی رطوبت گردے مین کھچ جاتی ہے لیکن اگر وہ غذا لطیف ہو اور اوسکی مائیت تحلیل ہو جاتی ہو بدون اسکے کہ اوس سے زیادہ مقدار پیشاب کی جمع ہو جائے پس لازم ہے کہ لطافت کے ہمراہ اس غذا مین خاصیت لینت طبیعت کی بھی ہونی چاہئے ایسی غذا لوگون کے واسطے بہت عمدہ ہے اسلئے کہ عمدہ تر وہ غذا ہے کہ جسکے استعمال کا ان لوگون کو حکم دیا جاتا ہے وہ ہے جسمین لینت طبیعت کی خاصیت ہو اور پیاس کو بھی توڑ دیتی ہو سوائے مرض کے ان لوگون کے واسطے یہ غذا ہے کہ جوار کا ستو یا آب کشک شعیر اور مصوصات اور ہلامات کہ انمین ایسی چیزین ملائی جائین جو رافع قبض ہون اور شوربے ایسے جنمین چکنی زیادہ ہو کیا بکرے کے گوشت کے اور فربہ چوزے اور پاچہ گاؤ تازی مچھلی جسمین ترشی پڑے یا نہ پڑے بشرطیکہ پیاس کا خوف ہو اور بھیڑ کا دودھ پانی ڈالکر اسقدر پکائین کہ سب پانی جلجائے اور تھوڑا سا دودھ بھی جلجائے یہ سب چیزین مفید ہین۔ واجب ہے کہ ایسے میوؤن سے پرہیز کرین جو سرد بھی ہون اور قبض بھی پیدا کرین یا ادرار پیشاب کا کرین جیسے بہی۔ وہ ذیابطیس جو برودت سے پیدا ہوتا ہے اور وہ بہ پیاس سے خالی نہین ہوتا ہے اور ہمنے آجتک کوئی بیمار اس قسم کا نہین دیکھا جسکو ذیابطیس بارد ہو پھر بھی بعض علمائے متقدمین نے اوسکی تدبیر کی ہے اور یہ کہا ہے کہ بہ لطافت اوسکی پیاس مین سکون پیدا ہونیکی تدبیر کرین اوسکو چند مرتبہ حقنہ لینہ سے سہل دین پھر اوسکو حب صبر گیارہ عدد چنے کے برابر کھلائین پھر اوسکو تین دن آرام دین پھر وہی پہلی تدبیر کرین پھر اوسکو کھانا کھلا کر مولی وغیرہ سے قے کرائین پھر اوسکے بدن کو سنگیان لگا کر گرم کرین اور انھین مقامات پر جہان سنگیان توڑی ہین کماوات اور نجورات کو رکھین خصوصاً اطراف پر اور کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ ادویہ محمرہ کا استعمال کرین پھر چند روز اوسے راحت دین پھر سواری کی ریاضت بقدر معتدل اوس سے کرائین اور مالش بدن کی بقدر معتدل کرائین خصوصاً اوسکے اطراف کی مالش کبھی حمام گرم سے نہلائین اور شراب ریحانی پلائین

کثرت بول کا بیان پیشاب زیادہ آنیکی کئی وجہین ہوتی ہین ایک یہ بھی ہے جیسے ذیابطیس مین زیادہ پیشاب آتا ہے اور یہ کثرت پیشاب کی فقط یہی نہین ہے کہ اس کے ہمراہ پیاس ہو بلکہ ایسی پیاس ہو کہ فرو نہ ہوتی ہو اور اودھر پانی پیے اور فوراً پیشاب کی راہ نکلجائے بعض قسم کثرت بول کی وہ ہوتی ہے جسمین پیاس کی چندان شکایت نہین ہوتی پھر اگر اوسکے ہمراہ پیشاب مین سوزش اور تیزی بھی ہو اسکا سبب وہی ہے کہ پیشاب کی تیزی یا قروح ہوتے ہین جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے اور اگر سوزش و تیزی پیشاب مین نہو تو اس مقام پر اسباب سلس البول اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے ہونگے برودت کا یہ خاصہ ہے کہ ادرار زیادہ پیدا کرتی ہے۔ اسوجہ سے کہ قبض شکم سردی سے پیدا ہوتا ہے اور اندرون جسم میں گرمی پیدا ہوتی ہے جس شخص کو پاخانہ زیادہ آئے اور پتلا ہو اوسکو پیشاب کم آتا ہے اور جسکو پاخانہ خشک ہو اوسکو پیشاب زیادہ آتا ہے۔ قریب قریب اسی کے اوپر کے بیانات سے بہت سی باتیں معلوم ہو چکی ہیں اور ان سب کے علاج بھی اوپر گذر چکے ہیں اس جگہ بھی چند معالجات اوس کثرت بول کے ہم بیان کرینگے جو برودت کیوجہ سے عارض ہوا ہو۔ اب ہم کہتے ہیں کہ جمیع ادویہ یابسہ اوس شخص کو نافع ہیں جسکو سردی سے زیادہ پیشاب آتا ہو اور نہار اوٹھکر نیمبرشت انڈا کھانا بھی نفع کرتا ہے جوش کیا ہوا دودھ بھی انکو مفید ہوتا ہے ایضاً حب الآس اور سوکھا ہوا امرود اور قرسیرون کا جوشاندہ ہر روز نہار بقدر دو اوقیہ پینا چاہیے مرکی بھی اسکی عمدہ دوا ہے اسیطرح محلب اور اسیطرح سعد اور اسی طرح کندر اور اسی طرح خرلنجان اور اسی طرح خبث الحدید اور کشنیز خشک کہ یہ بھی نافع ہے یہ ایک دوا ہے جو بنائی جاتی ہے جند بیدستر اور قسط اور مر اور ماشا او جفت البلوط عاقرقرحا یہ سب اجزا برابر لیکر تازہ آس کا پانی نچوڑ کر گولیاں تیار کر کے مقدار شربت سوتے وقت ایک درہم ہے۔ ایک حقنہ بہت عمدہ ہے جو گردے کو قوی کرتا ہے یہ ہے کہ گوکھرو کو پکا کر اوسکا عرق نچوڑیں اور بھیڑیے کے پائے کا گودا اور اودی کے دونوں خصیے اور بکری کے گردے کی چربی اور روغن حبۃ الخضرا سب کو بقدر وزن اول کے ان سب کو برابر اجزا لیکر اور انھیں جانوروں کے گوشت کی چربی اور تازہ دودھ ہو دودھ اور چڑیے کی چربی روغن حبۃ الخضرا سب کو بقدر وزن اول کے لیکر ملائیں اور حقنہ کریں

بول الدم اور بول مدہ اور بول عنانی اور شعری وغیرہ کا بیان

بعض خون کا پیشاب یا تو اس سبب سے آتا ہے کہ اوپر کے اعضائے بول جیسے گردہ مثانہ جگر اور تمام بدن میں خون بافراط پیدا ہو اور رگون میں تفرق اتصال یک قسم کا منجملہ اقسام سہ گانہ کے معلوم ہو چکے ہیں پیدا کرے یا کسی عادت کا ترک ہو جانا خواہ اور وہ باتین پیدا ہوں جو اوپر معلوم ہو چکی ہیں یا بطور بحران کے خون آئے یا فضول دموی کا اس خون کے نکلنے سے تنقیہ ہو جائے یا کوئی صدمہ خواہ اوچک جانے کے سبب یا گر پڑنے کیوجہ سے یا ایسی چوٹ لگنے سے جو خون کو ہلا دے اسیطرح اور جو چیز قائم مقام انھیں امور کے ہو مگر ایسی صورتون میں خون کا پیشاب کم ہوتا ہے یا یہ کہ قریب قریب اعضائے بول کے کسی رگ کے کٹ جانے یا منہ کھلجانے یا پھٹ جانے کسی چوٹ کے صدمہ سے یا گرنے کے صدمہ سے یا زیادہ سردی کیوجہ سے جو تکثیف کیوجہ سے رگ کو پھاڑ دیتی ہے خون کا پیشاب آئے یا آکل یعنی کسی عضو کے سڑ جانے سے خون کا پیشاب ہو کبھی بول الدم متعدد اور کمزور قوی سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ایک قسم بول الدم کی اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ کلیت بدنی پگھل کر خون رقیق بنجاتی ہے یا یہ سبب ہوتا ہے کہ خون بدن کا بہت پتلا ہوتا ہے کہ اسوقت اگر گردہ قوی ہو خون کو زیادہ جذب کرتا ہے پہلی بات یعنی ذوبان اسکے لیے دو قسم کے معین ہیں واسطے بسہولت جاری ہونے خون کے ایک تو یہ کہ یہ خون جو گوشت پگھل کر بنتا ہے۔ خون صالح نہیں ہوتا ہے بلکہ بمنزلہ فضلہ کے ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس خون کا قوام درست نہیں ہوتا ہے اسوجہ سے اعضائے بدنی اسکو قبول نہیں کرتے لہذا مثانہ میں جذب ہو کر پیشاب کی راہ نکلجاتا ہے۔ اور دوسرا امر یعنی خون کا رقیق ہونا اسکے واسطے ایک ہی معین ہے اور یہ اوسکا پتلا ہونا ہے کہ جسقدر گردہ اوسکو بقوت جذب کرتا ہے پس مثانہ کیطرف دفع کر دیتا ہے۔ بول الدم عنانی بسبب ضعف ہاضمہ یا ضعف قوت ممیزہ گردے کے پیدا ہوتا ہے یا جگر کے اونھیں دونوں قوتون میں ضعف آجانے سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ بول الدم جسمیں اخلاط غلیظ ملے ہوں اکثر ضعف گردہ کیوجہ سے ہوتا ہے اسیطرح پیشاب میں ایسی چیز کا آنا جو بال سے مشابہ ہو بیشتر اس کا سبب رگوں کا ضعف ہضم ہوتا ہے اکثر یہ بال جو پیشاب میں آتا ہے دو بالشت تک پایا گیا ہے کبھی سفیدی مائل اور کبھی سرخی مائل ہوتا ہے اس بال کا اسقدر لانبا ہونا اس سبب سے ہے کہ اس کی پیدائش گردہ وغیرہ کی پیچیدگی اور جھنڈ سے ہوتی ہے اور غذا غلیظ اور دودھ کے اقسام اور دانے جیسے باقلا وغیرہ کھانے سے پیشاب میں ایسے بالوں کے نکلنے سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے جسقدر ناواقف آدمی کا دل اسکے دیکھنے سے ہیبت ناک ہوتا ہے اور اوسپر خوف طاری ہوتا ہے پیپ کا پیشاب اور خون اور پیپ ملا ہوا پیشاب اسکا سبب اکثر یہی ہوتا ہے کہ اوپر کے اعضا جیسے پھیپھڑا اور سینہ و جگر انمیں پھوڑے ہوتے ہیں اونکے پھوٹ جانے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسا پیشاب ہوتا ہے یا کوئی ورم اعضائے بول کا شگافتہ ہو جائے یا قروح اعضائے بول کے اون مین کھلی ہو یا نہو اونسے یہ پیپ اور خون پیشاب مین آجاتا
بول غلیظ کا سبب یا بقیہ اور بحران اور دفع طبیعت ہوتی ہو کر اوسکے بعد ہلکی اور خفت بدن مین پیدا ہوتی ہو اور کبھی کثرت اخلاط غلیظ کی ضعف
ہضم پیدا کرکے کھارہ پیشاب ہونیکا سبب ہوتی ہو چکنے پیشاب اور وہ اقسام پیشاب کے جو بسہولت نکلتے ہین چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتے ہین ۔
واجب ہو کہ اوس تفصیل کو ملاحظہ کرین جو ہمنے پیشاب کے بیان مین لکھی ہو بقراط کہتا ہی جس وقت خون کا پیشاب آئے اور درد نہو اور تھوڑا تھوڑا پیشاب
مختلف اوقات مین ہو اوس سے کچھ خوف نہین ہو لیکن اگر ہمیشہ اور بہت دنون تک خون کا پیشاب آئے تو اکثر تپ پیدا ہوتی ہو اور پیپ پیشاب
مین آنے لگتی ہو ۔ **علامات** جو پیشاب خالص خون کا سبب امتلائے بدن اور ایسے اسباب سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین عارض ہو اوسکے اسباب
اور علامات وہی ہین جو اوپر مذکور ہو چکے ۔ جو بول الدم کسی رگ کے منہ کھلجانے یا پھٹ جانیسے عارض ہو اوسکے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اور خون صاف
اور درست قوام کا ہوتا ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ جو خون رگ کے کھلجانیسے آتا ہو وہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہو اور جو خون رگ کے پھٹ جانے اور شق ہو جانے سے
آتا ہے وہ زیادہ ہوتا ہے ۔ مثانہ کے کھلجانے یا پھٹ جانے سے زیادہ خون کا پیشاب نہین ہوتا ہے جیسے گردے کے پھٹ جانیسے یا منہ کھلجانے سے
بکثرت خون کا پیشاب ہوتا ہے اسلئے کہ مثانہ مین غذا کی مائیت صاف ہو کر آتی ہے اور جو خون مثانہ کی غذا ہونے کے واسطے آتا ہے وہ اوسکی
چھوٹی چھوٹی رگون مین آتا ہو پس زیادہ خون مثانہ مین نہین موجود ہوتا ہو اور گردے کی یہ کیفیت ہو کہ اوسمین خون کثیر ہمراہ مائیت کے آتا ہو اور
وہین پر یہ خون مائیت سے صاف ہو جاتا ہو اور بڑی بڑی رگین جو گردے مین آئی ہین اون مین یہ خون مائیت سے جدا ہو کر اعضائے بدنی
کو پہونچتا ہے پس گردے مین خون بمقدار محتاج الیہ سے زیادہ ہوتا ہو لہذا اوسکے پھٹ جانے یا منہ کھلجانیسے پیشاب مین زیادہ خون آئیگا
گردے کی رگین بھی چندان مضبوط نہین ہین اور نہ اونکی خلقت مین درستی ہو اور نہ اونکی وضع مستوی ہو اور مثانہ کی رگین خوب دوختہ ہین بیچ
کر پھٹ جانے اور شگافتہ ہونے کے قابلیت ان رگون مین بنظر اونکے وضع خاص کے کم بھی زخمون سے جو خون آتا ہے اوسکے ہمراہ درد بھی
کسیقدر ہوتا ہو اور اگر قرحہ مین تاکل ہو بھی تھوڑا تھوڑا خون آئیگا اور سیاہی مائل ہوگا اور کبھی اوسمین بد بو بھی ہوگی اور اکثر بعد امراض دیگر کے ہوتا ہے
اور اکثر اوسکے ہمراہ چھلکے اور پیپ بھی ہوتا ہے اور جب خون پاکیزہ نکلنے لگے تو یہ مرض زائل ہو جاتا ہو اور یہی وہی **علامتین** قروح کی اور جو چیزین قرحہ
سے خارج ہوتی ہین سب موجود ہوتی ہین وہان سے جو بول الدم عارض ہوتا ہو اوسپر دلالت خود وہان کرتا ہو اور وہ یہ ہو کہ وہ خون رقیق ہوتا ہے
جیسے جلا ہوا خون اور جیسے ریگ سے جدا ہوا پانی جو خون اس سبب سے کہ تمام بدن کا خون رقیق ہو گیا ہو اوسپر دلیل یہ ہوتی ہو کہ اگر فصد لیجائے تو خون
نہایت پتلا نکلے اور کوئی بھی علامت اسکی نہین ہو جس مقام سے پیپ یا خون آتا ہو اسکی شناخت درد سے کیجاتی ہو بشرطیکہ درد اس مقام پر ہو اور
ان بیماریونکی شناخت سے جو ان اعضا مین یعنی ورم ہو خواہ دبیلہ یا قرحہ ہو یا امتلا ہو اور یہ سب باتین بذریعہ اختلاط اور آمیزش کے پہچانی
جاتی ہین جسقدر آمیزش پیشاب مین زیادہ ہو اوسیقدر وہ عضو مثانہ سے بلند تر اور دور تر ہوگا اور جسقدر یہ عضو جانب اسفل مین ہوگا اوسیقدر
پیشاب مین آمیزش خون وغیرہ کی کم ہوگی اور پیشاب اُس سے جدا ہوگا ۔ جو بول الدم ایسے اسباب سے ہو جو قریب احلیل یعنے نائزہ کے ہے ۔ اوسکی
شناخت یہی ہو کہ پیشاب پہلے ہو اور خون وغیرہ پیچھے آتا ہو اور جو بول الدم کہ اعضائے بعیدہ احلیل سے ہوتا ہو اوسمین کبھی پیشاب کے بعد خون آتا ہو
اور کبھی پیشاب سے ملا ہوا ہوتا ہو ۔ بول الدم غسالی جو ضعف گردہ یا ضعف جگر پر دلالت کرتا ہو پس جو گردے کے ضعف سے ہوتا ہے وہ سفیدی مائل
ہوتا ہے اور کسیقدر غلیظ ہوتا ہے اور ضعف جگر سے جو بول الدم ہو وہ مائل بسرخی ہوتا ہے اور رقیق ہوتا ہو اور خون کے مشابہ زیادہ ہوتا ہے
بول الدم وریدی پر جو غسالی ہو یا مدی ہو اوسپر علامات ورم ہر عضو کے بجائے خود دلالت کرتے ہین اور تپ کا لازم ہونا بھی اسپر دلیل ہے ۔ جو
بول الدم قیحی ہو اور کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے یہ پیپ نکلی ہو اوسکی شناخت یہ ہو کہ یکبارگی اکثر دفعۃً نکلتا ہے اور انجام مین اوسکے پیچ یعنے
خراش اور قرحہ نہین پیدا ہوتا ہو اور نہ کوئی اور ضرر اوس سے عارض ہوتا ہے اور قروح سے جو پیپ نکلتی ہے وہ تھوڑی تھوڑی اور متفرق

HAKEEM SHOUKAT ALI

اوقات مین ہوتی ہے اور اکثر جس عضو سے گذر کر آتی ہے اُس کو فاسد کر دیتی ہے اور اوسمین ہیپ ڈالدیتی ہے جو قسم ہے پیشاب کی جسمین خون یا
پیپ وغیرہ نکلتا ہے بطور بحران کے ہوا وسکے ہمراہ خفت پیدا ہوتی ہے اور قوت آجاتی ہے اور دفعۃً سکون ہو جاتا ہے جو بول الدم بسبب امتلا
بدن یا ترک ریاضت یا کٹ جانے کسی عضو کے ہوا سکے واسطے ادوار ہوتے ہین علاج جو بول الدم بسبب امتلاء بدن کے ہو خواہ اور
اسباب سے جو اسکے ہمراہ مذکور ہوئے ہین اوسکا علاج بیان اصول کلیہ مین اور بعد اوسکے بھی ہو چکا ہے اور جو بول الدم قروح کیوجہ سے ہو اسکا
علاج وہی ہے جو قرحہ اور تاکل کا علاج ہے اور اس سب کو اپنے مقام خاص مین بیان کر دیا ہے ضعف ہضم گردے اور جگر کے سبب سے اور ذوبان
کے سبب سے اور رقت اخلاط کے سبب سے جو بول الدم پیدا ہو اوسکا بھی علاج معلوم ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ دفع بحرانی اور جو
دفع بسبیل نقض طبیعت ہو اوسکا بند کرنا اچھا نہین پھر اگر حاجت اوسکے بند کرنیکی ہو صافن کی فصد بہ نسبت باسلیق کے زیادہ مفید ہے اور
چاہئے کہ بعد فصد کے غذا کی تلطیف کرین اور قابض غذا کا استعمال نکرین جیسے سماقیہ جبتک پیشاب صاف نہو اسلئے کہ قابض چیزین کھانے سے
خون کی چھوٹی چھوٹی بوٹیان بندھ جاتی ہین گی اور مجاری مین تنگی پیدا کرینگی اور ایسی تنگی کی وجہ سے کہ ماسیت اوسی طرف چلی جاتی ہے اور
اسمین بڑا خطرہ ہے اور اسی طرح ترش چیزین کھلانے مین ضرر ہے تاکہ جو پیشاب مین آتے ہین اوسکے علاج مین حاجت اس بات کی ہے
کہ اودویہ ملطفہ مقطعہ کا از قسم مدرات کے استعمال کیا جاتا ہے اور پتھری نکالنے کی دوائین جو مذکور ہو چکین اونکا بھی استعمال کرنا چاہئے غذا ایسی دینی
چاہئے جسمین ترطیب غریزی موجود ہو جس بول کا علاج ہمکو اسوقت لکھنا واجب ہے وہ یہ ہے کہ خالص خون کے پیشاب کا علاج لکھین ۔
خالص خون کا پیشاب جو بسبب رگون کے تفرق اتصال کے عارض ہو نیز وہ علاجات مشترکہ جو بسبب گردے اور مثانہ کے بول الدم مین کرنی
چاہئین یہی ہین کہ تبرید پیدا کرین اور خون روکنے کی تدبیر اون دواؤن سے کرین جنکو بہنے خون حیض کے روکنے مین لکھا ہے اور ان دواؤن کے
ہمراہ تھوڑی سی مدرات شامل کرین تاکہ انکا نفوذ بخوبی ہو جائے ۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ خون کو کسی اور طرف کھینچ لیجائین پچھنے لگا کر یا ایکی
فصد باسلیق کی کھول کر جسمین تھوڑا سا خون نکلے ۔ غذا ایسی کھلائین جو خون کی تبرید کرے اور خون کو گاڑھا کر دے آرام اور راحت
رسانی ان بیمارون کی زیادہ کرین اور اطراف کی بندش بھی کرنی چاہئے ۔ جماع کو یہ بیمار بالکل ترک کر دے ۔ آبزن ایسا کہ جسمین ادویہ
قابضہ کو جوش دیا ہو جیسے عدس مقشر اور پوست انار اور بہی اور امرود مازو عصی الراعی وغیرہ کو جوش دیا ہو ۔ منجملہ قوی دواؤن کے اس
بول الدم کے روکنے مین گوگمھ دہی اور تراشہ چوب بن دنفطوریون کی جڑ اور حب فاوانیا طلا کے اقسام مین سے جہان مل سکے ۔ بیخ عوسج
اور خرنوب نبطی خرنوب الشوک سماق اور جنگلی لوبیا کی جڑ اور پوست انار ان سب مین آب ربیاس یا آب انگور خام یا آب گل سرخ تازہ ملا کر طلا
تیار کرین حی العالم سے تنہا طلا تیار ہوتا ہے اور بہت اچھا ہوتا ہے خصوصاً اوسکی جڑ سے کثیرا اور دیگر عصارات قابضہ ملا کر لطوخات جو پیڑو اور
پیٹ پر لگائے جاتے ہین اون مین سے ایک نسخہ یہ ہے سرکہ پھٹکری بیخ مازو کا غذ سوختہ اقاقیا ۔ پینے کی دوائین جیسے قرص گلنار ہمراہ دم الاخوین
کے اور قوی دوا پینے کی جبکی حاجت اوس بول الدم مین ہوتی ہے جو مثانہ کی خرابی سے پیدا ہو وہ یہ قرص ہے پھٹکری گلنار دم الاخوین کہ ایکدرم
کثیرا دو درہم صمغ عربی نصف درہم مازو کے شربت شیرین کے ہمراہ استعمال کرین یا شیرہ تخم خرفہ کے ساتھ جو دوا اس سے کم قوی ہے دوا سلیم ہے
وہ یہ ہے تخم خشخاش گل مختوم عصارہ لحیۃ التیس صمغ آلوئے بخارا سیاہ کہربا سب اجزا برابر مقدار شربت دو درہم تک یا تین مثقال تک ایضاً
بیخ حی العالم کہربا کندر ایک جز نشاستہ دو جز نصف جز رگل ارمنی ڈیڑھ جز مقدار شربت ڈیڑھ مثقال تک اور بعض عصارات قابضہ ملا کر اور کبھی انھین
عصارات مین مخدرات ملائے جاتے ہین جیسے یہ نسخہ زعفران اسپند خبازی کے دانہ افیون کندر ایکدرہم بادام چھلا ہوا ساڑھے تین عدد مقدار
شربت ایک جلوزہ اور دوسرے نسخہ مین بقدر ایک جوزہ کے ۔ ایضاً پوست بیخ بیروج بریان انیسون بریان تخم کرفس بریان کندر تین درہم
خشخاش سیاہ بارہ درہم طلا نامی شراب سے ملا کر تیار کرین مقدار شربت دو درہم ایضاً سفوف کا نسخہ شاخ گوزن سوختہ اور کثیرا دو دو

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہمو زن لیکر ہمراہ رب آس کے چاٹنگ جائین ایضاً ایک دوا ہے جسکی قدیم زمانہ کے طبیبون نے بہت تعریف کی ہے حب صنوبر بارہ عدد
بادام تلخ مقشر نو عدد تخم خازی تین درہم مقدار شربت ایک درہم نہار او تکا جو دوا بول الدم مثانہ سے خاص ہے اوسمین قوی دوا
کا اختیار کرنا چاہیے اور مدرات بھی قوی درکار ہین۔ منجملہ اون دواؤن کے یہ بھی ایک دوا ہے کہ تمل اسفنج کو سرکہ مین ڈبو کر ضماد کرین نام مثانہ
پر اور دونون کولھون پر اور اس مرض مین لازم ہے کہ پچکاری بھی دیجائے ایسی دواؤنسے جیسے عصارہ بارتنگ اور عصارہ بطلیا طا اور عصارہ
تخم خرفہ انہین دواؤن مین سے وہ قرص پھٹکری کا ہے جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اور قرص اون مقدرات کا جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور شاخ گوزن
سوختہ کہربا شادنج صمغ عربی کثیرا مازو عصارہ لحیۃ التیس گلنار تھوڑی سی پھٹکری بھی سوختہ مغسول اور تھوڑے سے مقدرات جو افیون سے بنائے
گئے ہون یا بھنگ سے۔ منجملہ تدبیر دسکے جو سیلان بول الدم مثانہ کو بند کرے وہ یہ ہے کہ پیٹھ کے اور کولھے اور پیڑو کے مقامات پر سینگیان توڑ وائین
کہ یہ تدبیر خون کو روکدیتی ہے پھر بعد اوسکے وہ تدبیر کرین جو کہ اوپر مذکور ہوئی ہے جو کہ خون کے بند کرنے کے بیا مین منجملہ غذا کے وہ روٹی ہے جو دودھ
مین چورا کرکے بھگوئی گئی ہو اور رمانیہ وسماقیہ اور اگر قوت ضعیف ہوا وسکی تقویت لیے شوربے کی چاہیے جو قابض ہو اور گھلے ہوئے گوشت
کا جیسے چنی کبک دراج اور بچلے کی جسمین ترشی آب انگور خام اور انار دانہ کی پڑے اور دودھ خوب پکایا ہوا اسیطرح اور غذائین۔ پھر اگر بدن
پلانے کسی شراب کے چارہ نہو اسلیے کہ قوت ساقط ہو رہی ہے اور خواہش زیادہ ہے تو مازو کی شراب جو غلیظ اور سیاہ ہے پلانا چاہیے جو وقت وہ
بیمار جسکے پیشاب مین خون یا پیپ آتا ہو اچھا ہوجائے اوسکو چاہیے کہ پانی ملی ہوئی شراب پئے تاکہ جلا کرے اور ادرار کرے اور پیشاب کو اپنے
کبھی نہ روکے ورنہ بیماری پلٹ آئیگی دوسرا مقالہ تمام ہوا

بیسوان فن مردون کے اعضائے تناسل کا بیان

اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ کلیات کے بیان مین اور منی کے رہنے کی جگہ جن اعضا مین ہے اون کا بیان پہلا مقالہ کلیات کے
بیان مین دونون انثیین جیسا اوپر بیان کیا گیا دو عضو رئیس پیدا کئے گئے ہین اونہین مین منی اوسی رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جو انثیین
مین رگونسے کھنچکر آتی ہے گویا کہ وہ رطوبت تمام بدن کی غذا چوتھے ہضم کا فضلہ ہے اور یہ خلط نہایت پختہ خون اور نہایت لطیف سے بنتی
ہے ان دونون مین پہونچکر روح کو حرکت دیتی ہے اور اون مجاری مین پہونچتی ہے جو دونون بیضون مین از قسم رگون کے ہین اور ان رگو نکا نکلنا
اور پیدا ہونا ایک رگ متحرک اور ایک رگ ساکن سے ہے یہ دونون رگین بمنزلہ اصل و جڑ کے ہین جن رگون مین یہ خلط آتی ہے اور دونون
بیضون مین وہ رگین ساکن اور متحرک دونون قسم کی ہین انکا گھماؤ اور پیچیدگی اور شاخ در شاخ ہونا بہت زیادہ ہے یہانتک کہ اگر ایک
پتلی سی رگ بھی اونمین سے کٹ جائے ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے بہت سی رگین کٹ گئین اسکا سبب یہ ہے کہ انثیین کی رگو نمین سوراخ اور منھ زیادہ
ہین ایسے کہ ظاہر رہتے ہین۔ پھر ان رگونسے یہ منی اون مقامات مین گرتی ہے جنکو ہم اوعیۂ منی کہتے ہین اور اونکا بیان آگے آتا ہے اوعیۂ منی سے
پھر نائزہ مین پہونچتی ہے اور پھر نائزہ سے عورتونکی شرمگاہ مین پہونچتی ہے جس مقام پر جماع کیا جاتا ہے اور یہی جماع طبعی ہے پھر وہانسے رحم تک پہونچتی ہے تو رحم
کھل کر اوسکو اچھی طرح خوب جذب کرلیتا ہے بشرطیکہ مرد اور عورت دونون کی تندی شہوت ساتھ ہی ہو اور ساتھ ہی انزال ہو جائے انثیین
دونون جوف بنی ہوکے ہین اور ہر ایک بیضہ عضو غدودی ہے سفید گوشت اور بہت مشابہ ہے پستان کے گوشت سے اسواسطے جو خون اسمین آتا ہے وہ
بھی اسکے ہمرنگ ہوجاتا ہے خصوصاً اس سبب سے کہ ہوائیت روح کی اسکو ملا دیتی ہے وہ مجرا جسمین رگین انثیین تک آتی ہین ایک بڑی جھلی ہے جو بیضہ دو
لگی ہوئی ہے۔ اور وہ جھلی جو اوردہ اور شرائین اور دونون انثیین کو ڈھانپے ہوئے ہے اوسکا منشا یعنے جائے روئیدگی صفاق اعظم سے ہے جیسا کہ
سمجھا گیا ہے اور اپنے مقام پر بیان ہوچکا ہے اور اسی سبب سے اتصال ہے اس جھلی کو نخاع کی جھلی سے۔ اور اسی جھلی سے اوترتی ہین دو جھریان جو اور ترقی کیا

از قسم رگون کی اور علائق کے اطراف مین چڑھون کے اور انثیین کے پس اسی سے ریاح پیدا ہوتے ہین جسقدر کہ بکار آتی ہین اور اسمین نفوذ کرتی ہین۔ اور وہ جھلی جو اسکو ڈھانپے ہوئے ہی جو کہ چڑھون تک اوسکا نفوذ ہی وہ بھی تولید ریاح کرتی ہی۔ تشریح عروق کے بیان مین یہ بات معلوم ہو چکی ہی کہ بائین بیضہ مین وہ رگ آتی ہی جو غدہ مین نہین آتی ہی اور یہ بات معلوم ہو چکی ہی کہ جو رگ داہنے بیضہ مین آتی ہی اوس مین جو خون پہونچتا ہی نہایت پختہ اور نہایت پاکیزہ اور صاف مائیت سے ہوتا ہی۔ داہنا بیضہ اکثر آدمیون مین بہ نسبت بائین بیضہ کے قوی تر ہوتا ہی سوائے اوس شخص کے جو حکم مین اوسکے بیضین مین بچے کے ہے۔ اوعیہ منی کی ابتدا مثل برانچ یعنے پیچے کے ہوتی ہی ہر ایک بیضہ مین ایک پیچ سا ہوتا ہی اوبھرا ہوا گویا کہ بیضہ سے جدا ہی اور اوس سے پیدا نہین ہوا ہی۔ اگرچہ ہر ایک پیچ ہر ایک بیضہ سے ملا ہوا ہی اور مماس بھی ہی ہر ایک پیچ بیضہ کے قریب اگر خوب پھیل جاتا ہی اور اسی جگہ پر اسمین تب پیدا ہوتا ہی جو بخوبی محسوس ہی پھر اوسمین تنگی اور کوتاہی شروع ہوتی ہی اگرچہ یہ دونون پیچ کبھی بعد کوتاہی کے پھر پھیل جاتے ہین خصوصًا عورتون کے بدن مین انکا پھیلاؤ دوبارہ اوس مقام پر ہوتا ہے جہان پر یہ پیچے انتہا کو پہونچ جاتے ہین یہ اوعیہ منی پہلے تو اوپر چڑھتے ہین بعد اوسکے ہمراہ گردن مثانہ کی مجرائے بول سے نیچے کیطرف جھکتی ہین۔ قضیب یعنے ذکر یہ ایک عضو مرکب ہے جسکی ترکیب چند اعضائے مفردہ سے ہوتی ہی اوسمین رباط بھی اور پٹھے بھی ہین اور رگین بھی ہین اور گوشت بھی ہے اور مبداء اوسکے جانے رویدگی کا وہ جسم ہی جو ہڈی کے گوشت سے اوگتا ہی اور یہ جسم رباطی ہی تجویف اسمین زیادہ ہی اسکا ہوا ہی۔ اگرچہ اکثر اوقات یہ تجویفین حسپیدہ بھی ہو جاتی ہین اور انمین تجویف نہین جب ریح بھرتی ہی انتشار یعنے تندی پیدا ہوتی ہی اور اسی جرم کے نیچے بہت سے شرائین پھیلی ہوتی ہین زیادہ اوس مقدار سے جو اس عضو کے لائق ہین۔ اور پٹھے بھی اس عضو مین آتے ہین نفرات مع سے اگرچہ یہ پٹھے اس عضو کے جوہر مین داخل نہین ہین پٹھون نے جو اس عضو کا اسواسطے ملایا گیا کہ دراصل یہ عضو رباطی اور بے حس تھا۔ وہ اعصاب جنسے انتشار پیدا ہوتا ہی جالینوس کے نزدیک وہی ہین اور جن پٹھون نے یہ عضو ڈھیلا ہوتا ہی وہ اور ہین عضل جو خاص قضیب کیواسطے ہین اونکی شناخت باب تشریح عضل مین ہو چکی ہی۔ قضیب مین تین مجری ہین ایک مجرائے پیشاب کیواسطے دوسرا مجرائے منی کیواسطے تیسرا ودی کیواسطے یہ بھی جاننا چاہیے کہ قضیب مین انتشار کی قوت اور ریح قلب سے آتی ہے اور حس دماغ اور نخاع سے آتی ہی اور خون معتدل اور شہوت جگر سے آتی ہی اور شہوت طبعی ایکی اوسکو گردے کی شرکت سے ہوتی ہے اور میری رائے یہ ہے کہ اصل میں شہوت کی قلب سے ہوتی ہی بسبب استقرار انتشار عارض ہوتا ہی پس اوس پٹھے کے جو بوٹے ہے اور جو بیچ متصل اوس پٹھے کے ہوتی ہی عریض اور طویل ہو کر اسلئے کہ اس پٹھے ذخیرہ مین ریح قوی داخل ہوتی ہی جس ریح کو روح شہوانی سمین یہانتک کھینچ لاتی ہی کہ اوسکے ساتھ بہت سا خون اور روح غلیظ بھی کھنچ آتی ہی اور اسی سبب سے سوتے وقت جو تحریک شرائین اعضائے منی مین ہین گرم ہو جاتے ہین اور ریح اور کشش اور روح اور خون کی ان رگون مین زیادہ ہوتی ہی لہذا تندی پیدا ہوتی ہی بخلاف اون چیزون کے جو اس انتشار پر معین ہین وہ چیزین ہین جسمین رطوبت غریبہ ہی جیسے آمادگی اس بات پر ہے کہ ریح کیطرف متحلیل ہو جائے اگر یہ آمادگی ایسی نہین ہے کہ بسہولت اور آسانی ہضم اول اسکو ریح بنادے اور اسکو تحلیل کرکے فنا کر دے بلکہ یہ رطوبت تیسرے ہضم تک رہتی ہی اب اسوقت جا کر نضج پاتی ہی۔ استعمال جماع کا اس عضو کو قوی کر دیتا ہی اور موٹا کر دیتا ہے اور ترک جماع سے یہ عضو لاغر وضعیف ہو جاتا ہی اسلئے کہ کام لینا اس عضو سے بنابر قول بقراط کے اسکو موٹا کر دیتا ہے اور بیکار چھوڑ دینا اس عضو کا اوسکو لاغر کر دیتا ہے سبب شہوت کا حرکات اوسی شہوت کے ہین وہی ہون یا بسبب کثرت ریح اوس خون کے جس سے منی پیدا ہوتی ہی اور آلات قضیب کے اوس سے غذا پاتے ہین پس ایسی ریح سے قضیب بھولتا ہے اور تندی پیدا ہوتی ہی اور اسی سبب سے شہوت کو حرکت ہوتی ہی اسلئے کہ عضو کی استعداد حاصل ہی اور اسلئے کہ کھجاوٹ قضیب سے تناؤ اور چبھن پیدا ہوتی ہی ایضًا جو قوت منی اعضائے جماع مین حاصل ہوتی اور زیادہ ہوئی اون اعضا سے جدا ہونے کو طلب کریگی اور جو مواد ان اعضا مین ہین اونکو حرکت دیگی کبھی تندی اور انتشار اس سبب سے ہوتا ہی کہ جو مادہ اون غدد مین در آیا ہی کہ مثانہ کے منہ کی دونون طرف رکھے ہوئے ہین اس مادہ مین ایک لذع اور چبھن پیدا ہوتی ہے یا اوس مادہ رقیق مین جو گردہ سے مثانہ مین آتا ہے جسطرح منی کی حرکت سے بھی لذع پیدا ہوتی ہے

جسوقت منی مین حدت آجائے اور کثیر مواد کھنچاو پیدا کرے منی کا سبب مادی یہ ہی کہ چوتھے ہضم کا یہ فضلہ ہی وہ ہضم جو بوقت تقسیم پانے غذا کے اعضائے
بدن مین ہوتا ہے یہ فضلہ رگون سے اوسوقت ترشح کرتا ہے جب تیسرا ہضم پورا ہو چکے یہ منی منجملہ اوس رطوبت کے ہی جسکی پختگی کا زمانہ بہت قریب پہونچ چکا ہے
اور اسی رطوبت سے اعضائے اصلی جیسے عروق اور شرائین وغیرہ کو غذا ملتی ہے۔ بیشتر اسی رطوبت سے مقدار کثیر رگون مین پھیلی ہوئی ملتی ہی کہ اوسکا چوتھا ہضم
بھی ہو چکا ہے اتنی بات باقی رہی ہی کہ رگون اوس سے غذا لے یا یہ کہ ایسی غذا تک پہونچے جو اس رطوبت کا ہمجنس ہین اور اس سے غذا پائین اور اسوقت ہم
رطوبت کو زیادہ تغیر کی حاجت نہین ہوتی اور اسی سبب سے منی اسی رطوبت سے بنکر اوس عضو تک پہونچ جاتی ہی جالینوس اور اطبا کے نزدیک یہ بات ہے کہ
مرد اور عورت دونون کیواسطے دو قسم کے زرع یعنی تخم ہین کہ دونون پر لفظ منی کا باشتراک لفظی نہین بولا جاتا ہی جبکہ دو معنی ہین ایک معنون سے
دونون کو منی نہین کہتے ہین بلکہ تو اطوا و اشتراک معنوی بولا جاتا ہی اور دونون کے تخم مین صورت گری اور صورت پانی کی قوت ساتھی ہی لیکن اتنا فرق ہی کہ
نر کی منی مین صورت گری کا مبدا زیادہ ہے اور دوسری یہ بات ہے کہ نر کی منی او چھلکر رحم کے اون مقامات تک پہونچتی ہی جو اوس نر رحم اوسکو نگلتا ہی اور
بشدت جذب کر لیتا ہی۔ اور مادہ کی منی بھی اندرون رحم کے اون مقامات اور گوشے جا سکے رہنے کی جگہ ہین کیقدر اوچھل کر ملتی ہی اور اوسکی جگہ پر ٹھہر جاتی ہی
جہان استقرار حمل ہوتا ہے۔ لیکن وہ علما جو حکیم ہین جسوقت اونکے مذہب کا حاصل کچھ سمجھ مین آئے وہ یہ ہی کہ نر کی منی مین مبدا صورت گری کا ہی اور مادہ
کی منی مین صورت پذیری کا مادہ ہی اوسی طرز خاص پر جو اس منی مین ہی اسلئے کہ قوت مصورہ نر کی منی مین بکمال خوبی صورت گری کرتی ہی مشابہ اوس مہر
کے جس سے یہ منی جدا ہوئی ہی مگر اینکہ کوئی امر عائق اور منازع ہو اور قوت مصورہ مادہ کی منی مین بہت اچھا اثر کرتی ہی تا اینکہ اوسکو روبراہ کر دیتی ہی طرف قبول کرنے
صورت اوس شخص کے جس سے وہ جدا ہوئی ہے لفظ منی کی جسوقت بولی جائے دو معنون پر باشتراک بولی جاتی ہی مگر اینکہ کوئی تیسرے معنی ایسے مراد لئے
جائین جو دونون کو شامل ہون اور ہر ایک منی نر و مادہ کی اوسی منی اور اوسی صفت کی پائی جائے جیسے منی کہلاتی ہی جو ہر ایک مین جدا جدا پائی جاتی ہی مرد کی منی
کے وہ معنی جسکو وقت کہتے ہین اون معنون کی راہ سے عورت کی منی کو منی نہین کہتے ہین مترجم کہتا کہ علم اور قیافہ کا جو سنسکرت سے ترجمہ ہوا ہی اوسکے دیکھنے
سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ حکمائے ہند نے عورت کی منی کے نسبت بہت تحقیقات کی ہی اگر وہ باتین صحیح ہین اور جیسی کہ ساتھ کرنیوالی موذین یہ وضع بیان
کرتی ہین اس قدیم تحقیقات مین جسکو شیخ بیان کرتا ہی اور حکمائے ہند کی تحقیقات مین بہت فرق ہی متن خلاصہ یہ ہی کہ مرد کی منی پختہ نضیج پائی ہوئی اور غلیظ
ہوتی ہی اور عورت کی منی از قسم خون حیض کے ہوتی ہی جسمین تھوڑا سا نضج ہوتا ہے اور تھوڑا سا استحالہ ہوتا ہے اور خون کی جنس سے اوسکو زیادہ دوری نہین
ہوتی ہی جسقدر مرد کی منی کو اوس سے دوری ہوتی ہی اس سبب سے فیلسوف متقدم عورت کی منی کا طمث نام رکھتا ہی علما یہ بھی کہتے ہین کہ مرد کی منی جسوقت
عورت کی منی سے ملتی ہے اپنا فعل قوی کرتی ہی اور اسکے جرم کو کچھ زیادہ مداخلت مولود کے جرم بنانے مین نہین ہوتی ہی اسلئے کہ مولود کا جرم بنانا یہ فعل عورت
کی منی کیطرف سے ہوتا ہی اور خون حیض سے بلکہ زیادہ توجہ اور عنایت مرد کی منی کو روح مولود کی جرم بنانے پر ہوتی ہی اور سوس مرد کی شکل پیدا ہی رایہ کیواسطے دودھ
کے ہی جو دودھ کا پنیر بنا دیتا ہے اور خمیر او نشاد دیتا ہی عورت کی منی بمنزلہ اصل اور جز ہے پر واسطے جرم بنانے بدن مولود کے ہر ایک قسم ان دونون منی کی بڑھتی ہی
اور زیادہ ہوتی ہی بسبب پیدا ہونے خون حار رطب کے جس سے روح کی پیدایش ہوتی ہی ان دونون مذہبون کی صحت اور غلطی کی شناخت علم طبعی پر موقوف
ہے اور طبیب کو اس سے جاہل رہنا کچھ مضر نہین ہے اسکا حال بخوبی اپنے اصول کتب مین شرح بیان کر دیا ہی بقراط جو کہتا ہی اوسکے جو معنی یہ ہین کہ تمام
مادہ منی کا دماغ سے ہوتا ہی اور وہ اترکر اون دو رگون مین آتا ہے جو کانون کے پیچھے ہین اور اسیواسطے فصد سے ان رگون کی مرد کی نسل منقطع ہو جاتی ہی اور
عورت بانجھ ہو جاتی ہی خون ان رگون کا جس سے منی بنتی ہی وہ دودھ کی طرح کا ہوتا ہی اور نخاع سے یہ دونون مل گئی ہین تاکہ اوسکو دماغ سے بعد نہو یا شبیہ بعد
مسافت نہو کہ مزاج اس خون کا بدل جائے اور دوسری طرحکا ہو جائے بلکہ یہ دونون نخاع تک پہونچتی ہین پھر گردے تک پھر اون رگون تک جاو خصیین تک
پہونچی ہین۔ جالینوس کو اسبات کی شناخت نہین ہوئی کہ ان رگون کا کٹ جانا موجب عقر ہوتا ہے یا نہین اور میری رائے یہ ہی کہ منی کا فقط دماغ سے
پیدا ہونا کچھ ضرور نہین ہی گرچہ خمیر منی کا دماغ سے ہوتا ہو اور بقراط جو کچھ دونون رگون کا حال کہتا ہی وہ صحیح بھی ہو بلکہ واجب ہے کہ ہر عضو رئیس سے کیقدر کچھ

HAKEEM SHOUKAT ALI

انکا راستہ ہوا اور یہ بات بھی ہونی چاہئے کہ دیگر اعضا سے ترشح منی کا ان اصول اعضا کیطرف ہوتا ہو اور اسیوجہ سے اعضائے مولودین شباہت ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ عضو ناقص سے عضو ناقص پیدا ہوتا ہے اور یہ بات نہوگی جبتک کہ انثیین خوب آگاہ نہو جائیں اور شہوت بسبب کوئی شعور پہونچنے رگوں کے پوری پوری استادگی نہ کرے منی کو کبھی ریح بھی دفع کرتی ہے جو اسمیں ملی ہوئی رہتی ہے اور ضرور ہے اسوقت کہ یہ ریح پہلے منی سے خارج ہو دلائل امزجہ منی کے جو طبعی ہیں حار مزاج کی علامت یہ ہے کہ انثیین جو آلۂ ذکر اور کیسۂ انثیین میں ہیں بخوبی نمایاں ہوں اور موٹی ہوں اور اونمیں خشونت ہو پیڑو پر کالے بال جلدی نکل آتے ہیں اور بال سخت اور گھنے ہوں اور اسکا امور شہوی کا جلدی ہوجانا کہ جسکو پسند یہ بات ہو کہ اپنی منی کا مزاج پہچان لے مناسب ہے کہ اپنی تدبیر غذا وغیرہ کی اصلاح کرے اوسکے بعد اپنی منی کے رنگ میں تامل کرے بارد مزاج کی علامت یہ ہے کہ حار مزاج کی علامتوں کے مخالف ہو۔ رطب مزاج کے علامت یہ ہے کہ منی پتلی ہو اور زیادہ ہو انعوظ میں ضعف اور سستی ہوا کرے یابس مزاج کی علامت یہ ہے کہ رطب مزاج کے خلاف ہو اور کبھی ایسے شخص کی منی میں ڈورے ڈورے سے بٹے ہوئے معلوم ہوتے ہیں حار یابس مزاج کی علامت یہ ہے کہ جوہر منی ثخین ہو اور تندی شہوت کی ہمراہ وقت کے تھوڑی سی مباشرت میں ہوجاتی ہے اور نطفہ اسکے جماع کرنیسے زیادہ پیدا نہوتا ہو اور جب نطفہ سے زہنہ پیدا ہو شہوت اسکی زیادہ ہو اور جلدی جلدی ہوا کرے انعوظ اوسکا قوی ہو لیکن یہ شخص جماع کرنیسے فارغ جلدی ہوجاتا ہے پھر اگر حرارت اور یبوست زیادہ ہو مقدار منی کی کم نکلیگی انزال میں بھی کمی ہوگی مگر تندی وانتشار میں کثرت ہوگی پیڑو اور رانوں وغیرہ پر بال گھنے ہونگے اور زیادہ ہونگے حار رطب مزاج کی علامت یہ ہے کہ منی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت حار یابس مزاج کے مگر بال اسکے کم نکلتے ہیں اور نطفہ اسکا گہرا رہتا ہے کثرت جماع پر قوی زیادہ ہوتا ہے لیکن شہوت اور تندی اسکی زیادہ نہیں ہوتی ہے جماع مفرط کے ترک کرنیسے اوسکو ضرر پہونچتا ہے احتلام منی سوتے وقت نہانے کی احتیاج اوسکو زیادہ ہوتی ہے انزال بھی جلدی ہوجاتا ہے بارد رطب مزاج کی علامت یہ ہے کہ پیڑو وغیرہ پر بال کم پیدا ہوں جماع کی شہوت دیر میں ہو منی پتلی ہو نطفہ کم ٹھہرے انزال دیر میں ہو اور مقدار اسکی کم ہو بارد یابس مزاج کی علامت یہ ہے کہ منی غلیظ ہو اور تھوڑی ہو اور حار رطب مزاج کی سب علامتوں میں مخالف ہو۔ علامات مزاجہائے غیر طبعی کے یہ ہیں کہ یہی علامات جو اوپر ہر ایک مزاج کے مذکور ہوئے ہیں پہلے اس شخص میں نہوں اور پھر پیدا ہوں اور شناخت اسکی بہ تفصیل حس کے ذریعہ سے ہوتی ہے **منافع جماع** کے جماع معتدل جو وقت مناسب تک کیا جائے اوسکی تابع چند چیزیں ہوتی ہیں استفراغ فضول کا ہوتا ہے بدن ہلکا ہوجاتا ہے نوامی بالیدگی پر بدن کو آمادگی ہوتی ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے بدن میں کسی دوسری غذا سے ایک چیز منعقد ہو کے رکی ہو اوسوقت طبیعت اوس کو قبول نہیں کرتی ہے اور اس غذا کی طلبگاری میں حرکت قوی کرتی ہے اور اس حرکت کی تابع تاثیر قوی ہوتی ہے جنکی اعانت وہ چیزیں کرتی ہیں جو اسنان میں گھسی گئیں ہیں کبھی جماع کے تابع یہ بات ہوتی ہے کہ جو فکر غالب ہو وہ بھی دفع ہوجاتی ہے اور دلیری اور جوانمردی پیدا ہوتی ہے اور غصہ جو زیادہ ہو وہ بھی فرو ہوجاتا ہے اور ہوشمندی بڑھجاتی ہے۔ مالیخولیا کو بھی جماع سے نفع پہونچتا ہے اور نیز دیگر امراض سوداوی کو اس سبب سے کہ نشاط اور سرور پیدا کرتا ہے اور دخان منی جو بجانب قلب و دماغ سے متوجہ ہوتا ہے اوسکو دور کر دیتا ہے درد ہائے گردہ جو امتلا کیوجہ سے عارض ہوں اور جملہ امراض بلغمی کو بھی جماع سے نفع ہوتا ہے خصوصاً اوس شخص کو جسکی حرارت غریزی قوی ہو کہ منی نکلنے سے اوسکو خشکی اور ضعف نہ عارض ہو پس ایسے شخص کو جماع سے اشتہائے طعام پیدا ہوتی ہے اکثر اوقات جماع اون اورام کے مواد کو قطع کرتا ہے جو بطرف دونوں چڈھوں کے اور دونوں جنبون کے پیدا ہوتے ہیں جس شخص کو ترک جماع سے اور منی کے بدن کے اندر گھٹے رہنے سے تاریکی بصر اور گھمنی اور گرانی سر اور دونوں کولوں میں اور چڈھوں میں درد اور ورم پیدا ہوا ہو ایسے شخص کو جماع معتدل ان بیماریوں سے شفا دیتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کا مزاج مقتضئے جماع کا ہو اور نہ کرے اس کا بدن سرد ہوجاتا ہے۔ اور حال اوسکا خراب ہوجاتا ہے اشتہائے طعام اوسکی ساقط ہوجاتی ہے یہانتک کہ اوس کا معدہ غذا کو قبول نہیں کرتا اور قے کر دیتا ہے اور جس شخص کے بدن میں بخار دخانی زیادہ ہو جماع سے اوسمیں کمی پیدا ہوتی ہے اور نفع ہوتا ہے اور جن مضرتوں کا احتقان بخاری سے اسکو خوف ہوتا ہے وہ دور ہوجاتی ہیں بعض مردوں کو بسبب ترک کرنے جماع کے اور روکنے منی کے اور زیادہ ہونے مقدار منی کے اور مستحیل ہونے منی کے بطرف سمیت کے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

گر اس منی سے قلب اور دماغ تک ایک بخار ردی اور سمی پہونچتا ہے جلوق عورتوں کو اختناق رحم عارض ہوتا ہے اور کثرت مضر یاس ترک جماع کا قبول نہ کرنا کہ سمیت منی کی پھیل جائے یہ ہے کہ بدن میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور برودت آجاتی ہے اور حرکات بدن دشواری سے ہوتے ہیں **جماع کے ضرر کا بیان اور اوسکی خرابی حالات اور اشکال کی** جماع سے جوہر غذائے بدنی کا استفراغ ہو جاتا ہے اسی جہت سے جتنا ضعف جماع سے پیدا ہوتا ہے اور قسم کے استفراغ سے نہیں ہوتا جو ہر رکھے سے بھی بہت کی چیز بسبب لذت کے کھنچ جاتی ہے اور اسی سبب اکثر آدمیوں کو اوس وقت لذت ہوتی ہے جب ضعف میں پڑ جاتے ہیں۔ ناگوار جماع سے بہت جلد بدن میں برودت اور خشکی اور تحلیل حرارت غریزی اور گھٹنا قوت کا پیدا ہوتا ہے اور پہلے پہلے تو اس جماع سے حرارت دخانی یہانتک برانگیختہ ہوتی ہے کہ بال زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں پھر اوسکے بعد تبرید بدن کی زیادہ اور بصارت اور سامعت میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور دونوں پنڈلیوں میں سستی اور درد ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اپنے بدن کے بوجھ کی برداشت نہیں کر سکتا ہے اور کبھی اسکا حال مشابہ پوشیدہ مرگی کے اسی جماع کیوجہ سے ہو جاتا ہے اور بیشتر سودا کا غلبہ ہوتا ہے پھر صفرا اور سودا اور بھی اوسکو عارض ہوتا ہے گر ضعیف کہ اسکی حرکت اعضا میں اس شخص کے مشابہ چیونٹی کے چال کے ہوتی ہے سر سے شروع ہوتی ہے اور آخر پشت تک پہونچتی ہے طنین بھی اوس کو عارض ہوتی ہے یعنی کان گونجا کرتے ہیں حمیات حادہ محرقہ بھی اوسکو عارض ہوتے ہیں اور اون حمیات میں وہی شدائد ہوتے ہیں جو ان حمیات سے خاص ہیں کبھی رعشہ بھی عارض ہوتا ہے اور ضعف بصر اور بیداری اور بے خوابی آنکھوں پر چھا جانا ایسا جیسا بروقت نزع کے ہو۔ صلع یعنی گنج اور ابدہ یعنی بغا اور درد پشت اور درد گردہ اور درد مثانہ بھی پیدا ہوتا ہے پشت کا یہ حال ہے کہ پہلے گرم ہو جاتی ہے اور مادہ درد کو جذب کرتی ہے نبض بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی قولنج بھی پیدا ہوتا ہے اور تبخیر زیادہ ہوتی ہے منھ میں اور دانتوں کی جڑوں میں بوئے بد آنے لگتی ہے جس شخص کے بدن میں اخلاط ردی مراری بھرے ہوں بعد جماع کے اوسکو پھریری آتی ہے اور جس شخص کے بدن میں اخلاط باعفونت ہوں بعد جماع کے اوسکے بدنسے بری بو نکلتی ہے اور پھیلتی ہے اور جس شخص کو ضعف ہضم ہو بعد جماع کے اوسکے پیٹ میں قراقر پیدا ہوگا بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن میں امتلا کسی مزاج ردی سے ہوتا ہے اگر یہ شخص جماع کو ترک کرے ثقل بدن اور گرانی سر اور دلتنگی پیدا ہو اور احتلام اسکو زیادہ ہو اور اگر ترک سبب جماع کا ہو معدہ ضعیف ہو جائے اور خشکی آجائے نہایت لائق ترک جماع کا وہ شخص ہے جسکو بعد جماع کے بدن میں جنبش اور سردی اور سانس میں تنگی اور پوشیدہ آنکھوں میں گڑھے پڑ جانا اشتہائے طعام کا جاتا رہنا عارض ہوتا ہو اور وہ شخص جسکے سینہ میں کوئی مرض ہو یا معدہ اوسکا ضعیف ہو اسکے لئے جماع ترک کرنا بہت اچھا ہے اور اس شخص کیواسطے جسکا معدہ ضعیف ہو اور جو عورتیں اسقاط کرتی ہیں اونکے جماع سے بچنا چاہئے **خراب اشکال جماع کے** جماع کرنے کے چند اشکال ایسے خراب ہیں کہ اونسے احتراز کرنا اولی ہے ایک صورت اونکی یہ بھی ہے کہ عورت مقام پر ہو اور مرد نیچے ہو کہ اس شکل سے جماع کرنا برا ہے اور خوف مرض ادرہ یعنی پانی اوترنے اور انتفاخ اور قروح تازہ کا ہے اور بدشواری چڑھنا منی کا عورت کے اندرونی جگہ میں ہوتا ہے اور شاید کہ عورت کی منی خواہ اور کوئی رطوبت ریزش کرکے مرد کے تازہ میں چلی آئے **یہ بھی جاننا ضروری ہے** کہ منی کا روکنا اور انزال کا تھامنا بہت ہی مضر ہے اکثر اسکی وجہ سے ایکہ جیسنا پیدا ہوجاتا ہے یہ بھی واجب ہے کہ بوقت احتیاج اور تقاضائے بول براز وغیرہ دیگر فضلات کے جماع نہ کرے اور نہ بروقت کے ریاضت بدنی خواہ کسی قسم کی اور حرکت کے خواہ بعد کسی قوی انفعال نفسانی مثل غضب وغیرہ کے۔ اور اغلام کرنا قبیح ہے نزدیک جمہور عقلا اور اطبا کے اور شریعت کی رو سے تو قطعًا حرام ہے اور ایک اور طریقہ اور وجہ سے مضر ہے اوسکا کثرتی ہوتا ہے اگر اس امر کا لحاظ کیا جائے کہ طبیعت بروقت اغلام کے محتاج زیادہ حرکت کرنے کی ہوتی ہے تب جاکر انزال ہوتا ہے تب تو یہ فعل نہایت مضر ہے اور اگر اس امر کا خیال کیا جائے کہ منی کا اخراج زیادہ دقت اور زور سے اغلام کرنے میں نہیں ہوتا ہے جیسے کہ عورت سے جماع کرنے میں ہوتا ہے تو اسکا ضرر کمتر ہے اور اسی حکم میں ہے عورتوں سے مباشرت کرنا سوائے مقام فرج کے یعنی دبر میں وطی کرنا **اوقات جماع** واجب ہے کہ امتلائے غذا کیوقت قبل ہضم کے جماع نہ کرے کہ ہضم کو مانع ہے اور اون امراض میں ڈالتا ہے جو اون حرکات کے بروقت امتلا کے پیدا ہوتے ہیں اور جلد پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ خصوصیت ان امراض میں جو ہوتی ہے اور اگر کسی سے ضبط نہ ہو سکے اور اسی امتلا کے وقت میں وہ مرتکب جماع کا اتفاقًا ہو جائے پس واجب ہے کہ فراغ کے بعد تھوڑی سی حرکت کرے مثلًا پیدل قدمی کرے تاکہ طعام معدہ میں ٹھہر جائے اور طافی نہ رہے یعنی معدہ

مین اوپر لٹکا ہوا نہ رہے بعد اس حرکت کے اگر نیند آسکے سو جائے یہ بھی ضرور ہے کہ بحالت گرسنگی کے بھی جماع سے پرہیز کرے کہ ایسے وقت جماع کرنا بہ نسبت امتلائے معدہ کے زیادہ تر مضر ہے اور طبیعت پر زیادہ تر گرانباری کرتا ہے اور حرارت غریزی پر اسکا ضرر زیادہ متوجہ ہوتا ہے اور ذبان اور دق کا زیادہ تر کھینچ لانیوالا ہے بلکہ واجب ہے کہ جماع بروقت انحدار طعام کے معدہ سے اور پورے ہوجانے ہضم اول کے واقع کرے اور ہضم دوم بھی ہو چکا ہو اور ہضم سوم کا وسط حال ہو یعنے آغاز کے بعد اور تمام ہضم سوم سے پہلے واقع کرے اور یہ حالت بسبب اختلاف اشخاص انسانی کے مختلف ہوتی ہے اور جو شخص اس بات کو کہتا ہے کہ ہر ایک ہضم تمام کے بعد جماع کرنا چاہیے اوسکے قول کو نہ سننا چاہیے اسلئے کہ وہ تو خلا اور بھوک کا وقت ہے جسکی مضرت پہلے بیان ہی کر دی ہے بلکہ عمدہ وقت جماع کا یہ ہے کہ انتشار بدن مین شروع ہو جائے یعنی نشا پیدا ہوا اور ابھی کسیقدر اعضا مین بقیہ غذا کا ہضم آوری سے موجود ہو جو ہضم ہو رہا ہے پس بعض آدمیون کو یہ حالت اوائل شب مین محسوس ہوتی ہے پس انکے واسطے تو عمدہ وقت جماع کا وہی زمانہ ہے منجملہ وجوہ مذکورہ بالا اور دوسری وجہ عمدہ ہونے کی یہ ہے کہ بعد ایسے وقت جماع کرنے کے دیر تک سونا ملے گا اور قوت بوجہ سکون اور آرام کے بحال خود برقرار ہوگی کسی قسم کی تحلیل بوجہ حرکات بیداری کے جو عارض ہوتی ہے عارض نہ ہوگی مرد کو تو یہ فائدہ ہوگا اور جب سو کر اوٹھیگا قوت بحال خود عود کرے گی عورتون کے رحم مین استقرار اور ٹھہرنا منی کا زیادہ رہے اور جبتک سو بار نگی منی کسی طرح نہ ہلے گی جس سے استقرار نطفہ کی امید قوی پڑتی ہے واجب ہے کہ بدون ہیجان شہوت اور صحیح صحیح پوری خواہش کے جماع نہ کرے اور پوری شہوت کے یہ معنی ہین کہ عورت کو دیکھکر خواہ کسی کے حسن و جمال مین تامل و تفکر کرکے شہوت ہوئی ہو اور نہ کسی قسم کی کھجلی اور سوزش عضو کے پیدا ہونیسے شہوت ہوئی ہو بلکہ ہیجان شہوت کا فقط کثرت منی سے ہوا ہو اور امتلائے منی نے اوسکی ہمراہی کی ہو اور صحت قوت اس کی معین ہوئی ہو تخمہ اور بدہضمی کے بعد بھی جماع سے اجتناب کرین اور بعد استفراغ ہائے قوی کے جیسے قے یا اسہال اور ہیضہ اور ذرب کی وہ قسم جو دفعۃً عارض ہوا اوس سے اور بھی دیگر اقسام حرکات بدنی اور نفسانی سے جو عارض ہوا اوسکے بعد بھی جماع نہ کرین اور حرکت بول اور براز اور رفضہ کے بعد بھی اس سے پرہیز کرین۔ ذرب قدیم یعنے اسہال کہنہ مین جماع کرنیسے کبھی خفت پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ جماع سے تخفیف پیدا ہوتی ہے اور مادہ کا جذب خلاف جہت امعاء مین ہوجاتا ہے واجب ہے کہ زمانہ حار اور بلاد حارہ مین بھی ترک جماع کرین مرد کو لازم ہے کہ جس وقت اوسکا بدن گرم ہو خواہ سرد ہو اسوقت جماع نہ کرے گو کہ بروقت گرم ہونے بدن کے جماع کرنا اسلم ہے بہ نسبت سرد ہونے بدن کے اور اسی طرح بعد رطوبت خواہ نمناک ہونے بدن کے بہتر ہے جماع کرنا بعد یبوست بدن کے بہترین اوقات جماع کا وہی ہے کہ جو شخص اوسکا بدن کیفیات چہارگانہ مین معتدل ہو اور تجربہ کرے بعد ازانکہ تھوڑے زمانہ تک اوسنے جماع نہ کیا ہو کہ جماع کرنیسے خفت اور صحت عقل اور ذکاء حواس پیدا ہوتی ہے اور جو وقت اوسکے تجربہ مین ایسا ٹھہر جائے اوسی کو وقت جماع قرار دے **کسکی منی سے نطفہ بنتا ہے**۔ اور کسکی منی سے نہین بنتا ہے سکران یعنی مست بیہوش اور شیخ کبیر السن اور لڑکا نابالغ اور کثیر الجماع کی منی سے تولد کی امید نہین ہے اور جسکے اعضائے بدنی درست ہون کمتر اوسکی منی سے لڑکا تام الخلقت پیدا ہوگا یہ بھی کہتے ہین کہ اگر قضیب زیادہ لنبا ہو مسافت حرکت منی کی رحم مین زیادہ ہو کر حرارت غریزی اوسکی ٹوٹ جاتی ہے اوسکی منی سے اکثر انعقاد نطفہ نہین ہوتا ہے **جماع کنندہ کی شناخت** بعد جماع کے جو شخص پیشاب کرتا ہے اوسکے بول مین ڈورے نظر آتے ہین اور شبیہ سے پیدا ہوتے ہین جو ایک دوسرے سے آمیختہ اور ملے ہوئے نظر آتے ہین **نقصان باہ کا بیان** یا تو سبب اسکا خاص قضیب مین ہوتا ہے یا اعضائے جماع مین یا اعضائے مجاورہ مین جو کہ قریب اعضائے جماع کے ہین اور مخصوص ہین بوجہ قرب کے امر جماع مین یا بسبب قلت نفخ کے اسافل بدن مین نقصان باہ کا پیدا ہوتا ہے یا اینکہ تمام بدن مین نفخ کی کمی سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جو نقصان باہ کہ خاص قضیب مین اوسکا سبب ہوتا ہے یا تو کوئی سوء مزاج اوسی قضیب مین پیدا ہو یا استرخاء مفرط اوسی قضیب مین عارض ہو جو ضعف باہ بسبب انثیین اور اوعیہ منی کے عارض ہو یا سوء مزاج مفرد اور یا فساد اوسین آجائے۔ یا اینکہ خشکی بے اندازہ اون اعضا مین لاحق ہو جائے اور یہ قسم زیادہ ردی ہے۔ یا اینکہ غالب و مستولی اون اعضا پر نقطہ بس ہو کبھی بسبب کمی حرکت منی کے اور نہ ہونے لذع کے جو ہیجان شہوت کرنیوالی ہے بھی نقصان باہ پیدا ہوتا ہے جسکو بعض لوگ ایسے بھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ منی اونکے بدن مین کثرت سے تھی اور جب جماع کرتے تھے انزال ہوتا تھا اسلئے کہ منی اونکی جامد ہوگئی تھی اور رات کو جب سوتے تھے احتلام ہوجاتا تھا اسلئے کہ شب کو بوجہ نوم کے اوعیہ منی اونکے گرم ہوجاتے تھے اور وہ گرمی منی مین بھی آتی تھی لہذا رقیق ہوکر بوقت احتلام کے اوسکا اخراج ہوتا تھا جو نقصان باہ بسبب اعضائے رئیسہ کے ہو یا تو بسبب قلب کے ہوگا کہ مادہ روح اور اوس ریح کا جو منی کی پراگندہ کرنیوالی ہے منقطع ہوجاتا ہے یا بجہت جگر کے ہوتا ہے کہ مادہ منی کا منقطع ہوجاتا ہے یا بسبب دماغ کے ہوتا ہے کہ مادہ قوت حساسہ منقطع ہوجاتا ہے یا بسبب گردہ کے کہ برودت گردہ مین آجائے خواہ گردہ لاغر ہوجائے خواہ اور قسم کے امراض علاوہ گردہ کو عارض ہون خواہ بجہت معدہ کے بوجہ سوء ہضم کے ضعف باہ عارض ہو اور یہ سب امور یا تو بسبب ضعف مبدا کے پیدا ہوتے ہون یا بسبب ستہ ہائے مجاری کے جو درمیان مبدا اور اعضائے جماع کے ہین۔ اکثر اوقات یہ ضعف جو بسبب جماع کے ہوتا ہے وہ تابع کسی ضربہ اور سقطہ کے ہوتا ہے جو بسبب اس باہ کے ضعف کا بذریعہ اسافل اور اعضائے زیرین کے ہوتا ہے یا تو وہ بارد ہوتا ہے یا حار زیادہ خواہ یابس المزاج کی خشکی کی جہت سے نفخ معدوم ہوتا ہے نفخ بہت اچھا معین ہے باہ کیواسطے اسلئے کہ جس شخص کو نفخ زیادہ ہوتا ہے اور اوسکا پیٹ زیادہ پھولتا ہے نہ اوتنا زیادہ کہ ایذا رسانی کرے پس ایسے گوارہ نفخ سے انعاظ اور برانگیختہ ہونا باہ کا پیدا ہوتا ہے سوداوی مزاج کے آدمی کثیر الباہ ضرور ہوتے ہین یہی سبب ہے کہ نفخ اونمین زیادہ عارض ہوتا ہے مجاورات اور اعضائے قریبہ کے کیوجہ سے جو نقصان باہ عارض ہوتا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کی بواسیر کاٹی جائے خواہ اوسکی مقعد کو اور کسیطرح کا الم اور گزند جو مضرت رسانی کرے۔ اوس پٹھے کے جو درمیان مقعد اور عضلہ مقعد اور قضیب کے ہے منجملہ اون امور کے جو کہ جماع کرنیسے سستی اور وہن پیدا کرتے ہین ہو یہ بھی ہین مثلاً جس سے جماع کرنا منظور ہو اوس سے کسی جماع کرنیوالے کو بغض ہو خواہ اوسکی حشمت اور شان وہیبت اوسپر غالب آجائے خواہ اوسکے دل مین پہلے سے یہ امر راسخ ہو کہ مجھے تو اب جماع ہوہی نہین سکتا اور اب تو مین جماع کرنیسے عاجز ہوگیا ہون۔ اور خصوصاً اگر ایسا اتفاق کبھی ہو بھی چکا ہو یعنے ایک وقت اسنے قصد جماع کا کیا تھا اور کسی سبب واقعی کیوجہ سے اوسوقت اس سے جماع نہو سکا پھر اب جب کبھی یہ خیال وہمی اسکو ہر وقت ارادہ جماع کے ہوگا ضرور ہے کہ اوسی وہم مین گرفتار ہوکر یہ شخص جماع پر قادر نہوگا **مترجم** منجملہ اون حیل کے جو اکثر میرزادہ وغیرہ کرتے ہین یہ بھی ایک حیلہ قوی ہے کہ بعض اوقات کسی کو ایسی دوا وغیرہ کھلاتے پلاتے ہین کہ مرد کو جماع کرنیسے باز رکھے خواہ تعویذ ایسے ہی پانی مین گھولکر پلاتے ہین اور دوبارہ جب اسی شخص پر قوت وہمی کا استیلا ہوگیا پھر لاکھ ہی یہ شخص قصد کرے قادر جماع پر اوس عورت کے اسی امر وہمی کیوجہ سے نہین رہتا **زد متن** کبھی ضعف باہ کا سبب ترک جماع بھی ہوتا ہے کہ مدتون کوئی شخص مجرد رہے اور اوسکا نفس لذت جماع کو بھول جائے اور اعضائے منی جماع سے منقبض ہوجائین اور طبیعت بدنی فراہم کرلے مادہ منی سے کمی کرے جیسے کہ وہ عورت جسنے دودھ پلانے بچے کے اپنے کو روکدیا ہو اور باوجودیکہ ابھی زمانہ ایسا ہے کہ دودھ کی پیدائش اوسکے پستان مین ہوسکتی ہے مگر بوجہ چھوڑ دینے دودھ کے اب اوسکی چھاتیون مین دودھ نہین اوترتا ہے اور سوکھ جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ انعاظ کا سبب وہ ریح ہے جو منی کے خواہ اور چیزون کے علاوہ برانگیختہ ہوتی ہے برودت اور حرارت دونو کو اس ریح سے مضادت ہے اسلئے کہ برودت مانع تولید ریح ہے اور حرارت مادہ ریح کو کبھی تحلیل کردیتی ہے ریح کی تولید جبھی ہو رطوبت معتدلہ وحرارت سے بقدر اوسی رطوبت کے ہوتی ہے منی کی کیفیت سے نہین ہوتی ہے منجملہ اون اشیا کے جو معین تولید ریح ہین گھوڑے کی سواری ہے بشرطیکہ باعتدال ہو اور خوگری بھی اسکی رکھتا ہو اور گردہ اور اعضائے متصل گردہ مرطوب بھی ہون خواہ اسکے ہمراہ اونمین برودت بھی ہو مگر جس شخص کے گردہ مین حرارت ہو یا یبوست اور خوگر سواری اسپ کا نہو اوسکی باہ کیواسطے سواری گھوڑے کی مضر ہے اور موجب عقم ہوتی ہے **علامات** جو ضعف باہ بسبب سرد قضیب کے ہو خواہ برودت مزاج عصب وتحابات ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ تندی نہوتی ہو اور تغلقل ہو یعنے قضیب مین استادگی پیدا ہو اور نہ ٹھیرے سرد پانی پر رکھنے سے خواہ سرد پانی ڈالنے سے اور کبھی ایسے شخص کے بدن مین منی کی کثرت بھی ہوتی ہے اور بسہولت خروج منی کا ہوجاتا ہے اور کبھی ایسے شخص کو بآسانی کے انزال ہوجاتا ہے اور کبھی اسکے ہمراہ نحافت بدن اور ضعف اور کمزوری بھی ہوتی ہے اور خصوبت مین کچھ نقصان نہین ہوتا ہے جو ضعف باہ بسبب عصب کے عارض ہو یا بسبب ورا اعضائے منی کے پس اگر یہ سبب برودت ان اعضا کے لاحق ہو اوسکی دلیل یہ ہے کہ منی کے خروج مین دشواری ہوتی ہے اور یہ دشواری کچھ بوجہ کمی مقدار منی کے نہین ہوتی اور برودت لمس سے بھی اسکی شناخت کیجاتی ہے۔ اور اگر سبب یبوست اونھین اعضا کے او قلت منی کے نقصان باہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

عارض ہوا ہو اوسوقت خروج منی کا بہت دشواری سے ہوتا ہے اور کبھی منی بین ہوتی ہے اور اکثر اوسکے ہمراہ کمزوری بدن کی بھی ہوتی ہے اور گوشت بھی بدن میں کم ہوتا ہے اور خون کی بھی کمی ہوتی ہے اور ترطیب یعنے نہلانا وغیرہ ایسے بیمار کو نافع ہوتا ہے اور اسی طرح سے غذاؤں کے ذریعہ سے رطوبت پہنچانا بھی اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے جو نقصان باہ بسبب اون اعضا کے ہو جو اعضائے جماع سے مقدم ہیں پس اگر جگر اور گردے کی وجہ سے ہو اشتہا کم ہو جائیگی بلکہ ہضم اور اشتہا اور خون کی پیدائش بقدر مناسب باقی رہیگی اور قلب کی وجہ سے نقصان باہ پیدا ہو تندی میں کمی ہوگی اور بیشتر بدون تندی کے انزال ہو جائیگا نبض اوسکی ضعیف اور نرم ہوگی گرمی بدن پر کم محسوس ہوگی اور اگر دماغ کے سبب سے ہو حرکت منی کی جسمیں کمی ہوگی اور تقاضائے شہوت کا جو جماع پر ہوتا ہے اتنا نہ ہوگا کہ ہیجان میں آجائے اور جوش پیدا ہو حواس کے احوال سے بھی اس قسم پر استدلال کیا جاتا ہے اور خصوصاً بصر کے ذریعہ سے اگر نقصان باہ بعد کسی چوٹ لگنے یا گر پڑنے کے جسکا صدمہ دماغ پر پہونچا ہو عارض ہو جب بھی یہی علامات پیدا ہونگے جگر اور قلب اور دماغ کے ضعف کی علامتیں سب اوپر بیان ہو چکی ہیں اور گردہ کے امراض گردہ میں بیان ہوئے ہیں وہانسے پہچانے چاہئیں جو نقصان باہ اعضائے اسافل میں نفخ کی کمی سے پیدا ہوا اوسکی شناخت یہ ہے کہ نفخ اعضا کے درست معلوم ہوں اور تندی میں فقط ضعف ہو اور قلب و گردے میں قوت ہو اور اشتہا بھی ہو منی بزور برآمد ہو اور جسوقت منفخ چیزوں کا استعمال کیا جائے نفع ہے جو نقصان باہ بسبب قلت یا حرکت منی کے ہو یا بسبب نبات وغدغہ کے ہو اوسکی علامت یہ ہے کہ بروقت جماع کے منی زیادہ نکلے اور گرم ہو اور اکثر یہ مرض بعد عارض ہیجان کسی مزاج بارد کے ہوتا ہے لیکن سزاوار ہے کہ منی بکثرت نکلے اور ٹھہری ہوئی یعنی زیادہ زور سے برآمد ہو موٹے آدمی بنسبت لاغر اندام کے باہ میں زیادہ تر عاجز ہوتے ہیں جنکا ارادہ بکثرت جماع کرنیکا ہو اونپر واجب ہے کہ پسینہ نکالنے کی تدبیر کریں اور حمام ایسا جس سے پسینہ نکلتا ہے ترک کریں فصد بھی امکان بھر نکلوائیں دونوں تدبیریں گی مالش روغنہائے گرم سے کرنا ہے کہ اس تدبیر سے گردوں اور اوعیۂ منی میں قوت پیدا ہوتی ہے **معالجات** جسوقت معلوم ہو جائے کہ سبب اس مرض کا اعضائے رئیسہ میں سے ہے پس واجب ہے کہ علاج کرنے میں انہیں اعضا کا قصد کیا جائے پھر اگر یہ مرض بسبب برودت اعضائے رئیسہ کے ہو اور یہی اکثر ہوتا ہے اوسوقت کوئی دوا مثرودیطوس سے بہتر نہیں ہے کہ یہ نہایت قوی دوا ہے اس مرض کیواسطے بلکہ ہر ایک قسم نقصان باہ کی جو کسی عضو کی برودت سے ہو مانند گردوں کے خوب نفع یہ دوا مفید ہے اور اگر ضعف جگر کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسوقت دواء الکرکم اور لمروسیا اور زنجبیل کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر بدہضمی سے معدہ کی یہ مرض پیدا ہو معدہ کی تقویت کرنا چاہئے اور اگر گردے کی خراب حالی سے پیدا ہو پہلے وہی علاج کرنا چاہئے جو گردے کے مناسب ہے اور اکثر یہ علاج گرمی ہو جانیسے پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ پشت میں اور گردہ میں گرمی ہو جانا اسکا مفید ہوتا ہے جب یہ گردے کا علاج ہو چکے اب علاج باہ کا کرنا چاہئے خوشبو چیزیں سونگھنے کی اور جو تازہ ہوں وہ بھی ان لوگوں کو نافع ہیں ایضاً دواء المسک اور تریاق اور مثرودیطوس بھی نافع ہے اگر یہ مرض بسبب کمی نفخ اعضائے اسافل کے ہو اور سبب اوسکا شدت برودت اسافل کی ہو اوسوقت دواء الک لطیف اور ان مروخات کا استعمال کرنا چاہئے جنکا ہم بیان کرینگے اور دواء مبہی کا بھی استعمال کرنا چاہئے۔ اور غذا میں حبوب جیسے باقلا اور لوبیا کھلانا چاہئے پیاز اوس نمک ملے ہوئے پانی کے ہمراہ کھلانی جسمیں تھوڑی سی ہینگ ملی ہوئی ہو بھی مفید ہے اور اگر نفخ میں زیادہ کمی ہو بھونا ہوا گوشت کھلانا چاہئے اور تعدیل اسکی آبزن اور مروخات اور طلاؤں سے اور دیگر اقسام کی غذاؤں سے کرنی چاہئے لازم ہے ایسی چیز کا استعمال کریں جسمیں برودت اور نفخ دونوں ہوں جیسے امرود اور توت شامی باقلا اور دودھ اور ریاست اور ضعف بدن کے سبب سے اگر یہ مرض پیدا ہو تمام بدن کی تقویت قوی غذاؤں سے کرنی چاہئے۔ جیسے یخنی اور مطنجن کے اقسام اور شراب کے اقسام اور کباب بھونے ہوئے کلے پائے کا لعاب بیضہ نیمبرشت شلجم اور دودھ روغن زرد سپیدہ کی روٹی بھوسی میں جیسے لب بادام لب چلغوزہ لب نارجیل پستہ چرونجی وغیرہ کہ ان سب میں گرم مصالح پڑے ہوئے ہوں اور پیاز اور پودینہ گندنا اور میتھی اور بکھیڑا ہوا اسیطرح بدنکی تقویت ایسے نہلانے سے کرنا چاہئے کہ ان پانیوں میں مالش کے تیل ملے ہوں جیسے روغن سوسن اور روغن بان پھر اگر حاجت زیادہ گرمی دینے کی ہو انھیں دواؤں میں تھوڑی سی مشک اور جند بیدستر وغیرہ ملانا چاہئے پھر اگر سبب اس مرض کا برودت اعضائے منی کے ہو علاج اون ادویہ سخنہ سے کرنا چاہئے جنکو ہم بیان کرینگے اور سعوط ہائے گرم بھی اور اگر ہمراہ برودت کے خشکی بھی ہو مرطبات حارہ کا استعمال کرنا چاہئے جو از قسم خوردنی کے ہوں اور اگر سبب اس مرض کا حرارت اعضائے منی کی بافراط ہو اوسوقت جس چیز سے تبرید اور ترطیب بدرجۂ اعتدال حاصل ہو نفع کریگی جیسے چکا دہی گائے کا اور دودھ

HAKEEM SHOUKAT ALI

میں تخم خرفہ پکایا ہوا اور اگر خشکی زیادہ ہو مرطبات حارہ از قسم حمام کے استعمال کریں انڈے کی زردی کھلائیں اور تازہ دودھ دوہا ہوا اوس میں بقدر دو جنس کے ترنجبین داخل کر کے پلائیں اور غذا میں یخنی دینی چاہئے ترطیب روغنہائے بارد سے کریں حتی کہ روغن کا ہو اور کدو بھی جانئے ہے اگر سبب اسکا یبوست ہو بدن کی ترطیب کریں غذاؤں کے کھلانے تیل کی مالش دودھ کا استعمال حمام کرنا شراب رقیق پلانی اور خورش میں ایسی چیزیں تجویز کرنی جو نرم ہوں از قسم شوربے اور مریض کا دل خوش کرنا اور آرام دینا اگر سبب نقصان باہ کا تنفیہ کے ٹھنڈکی برودت اور پٹھوں کا سست ہو جانا ہو اوسکا علاج وہی کرنا چاہئے جو استرخا اور برودت مثانہ کا علاج مذکور ہو چکا ہو واجب ہے کہ بعد استفراغ کے جماع سے پرہیز کریں اور بعد تعب کے اور کسی پھوڑے وغیرہ کے چاک کئے اور بعد حرکات نفسانی کے اسلئے کہ یہ سب باتیں ہر قسم کی ضعف پیدا کرتی ہیں اور اسی طرح جماع کو بھی ضعیف کرتی ہیں چاہئے کہ پے در پے اور بکثرت جماع سے پرہیز کریں پھر اگر کسی شخص کو یہ بات عارض ہوئی کثرت جماع میں گرفتار ہو گیا ہو چاہئے کہ تھوڑے دنوں اس سے باز رہے اسلئے کہ بکثرت جماع کرنے یا قطع ہو جاتی ہے اور تخمہ بدہضمی سے بھی بچنا چاہئے اور اگر بدہضمی عارض ہو غذائے سبک کا استعمال کریں اور ہضم کی جودت کی فکر کریں اور معدہ کی تقویت کریں پانی پینے میں کمی کریں اسلئے کہ بکثرت پانی پینے سے زیادہ مضر کوئی چیز نہیں ہے واجب ہے کہ جو چیز محلل ریاح ہو اور جس چیز سے بخارات خفیف پیدا ہوتے ہیں اوس سے بھی پرہیز کرنا چاہئے جیسے سداب اور مرزنجوش حرمل ترمس اور کون تخم فنجنکشت اور جو چیز کہ خشکی ہمراہ برودت کے پیدا کرے جیسے مسور اور خرنوب جو اتنی ترش چیزیں ہیں اور قابض چیزیں انسے بھی پرہیز کریں کہ خشکی بھی پیدا کرتی ہیں اور جو چیز کہ زیادہ تبرید کرتی ہو مثلاً مخدرات یا کافور اور اسبغول اور گلسرخ اس سے بھی پرہیز کرے تخم خشخاش میں اگرچہ تھوڑی تخدیر ہو لیکن اسکی چکنائی اور اسکا یاخ کا برانگیختہ کرنا اوس تخدیر کی تلافی کرتا ہے اور زیادہ مضر نہیں ہوتا ہے حائض کے جماع سے اور بڈھی عورت اور بیمار اور نابالغ جو پورے سن کو نہ پہونچی ہو اور جس عورت سے زمانہ دراز تک کسی نے جماع نہ کیا ہو اور باکرہ عورت سے جماع سے پرہیز کریں اسلئے کہ ان سب عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے اعضائے منی کی قوت میں ضعف آجاتا ہے اور جماع کو بھی واجب ہے کہ ایسے پیارے سامنے اخبار اور حکایات جماع کرنیوالوں کے اور جو کتابیں انھیں حالات میں تصنیف کیگئی ہیں پڑھی جائیں اور اشکال جماع کے جنکو آسن کہتے ہیں اور علم کوک میں سنسکرت سے ترجمہ کی ہوئی کتابیں اوسکو بتلائی جائیں اور دکھلائی جائیں اور شبانہ روز اسی میں فکر کرتا رہے جماع بالکل ترک کرنے اونکی بخوبی قادر ہو جائیں انھیں بیمار ونکے قریب قریب حال ان لوگوں کا ہے جو بسبب ترک کرنے جماع کے اور اپنے تئیں روکنے سے اور مدت تک لنگوٹ بند رہنے سے سست ہو گئے ہیں اون لوگوں کو مناسب ہے کہ رفتہ رفتہ جماع کا شغل کریں اور مروخات اور مالش کی وہ دوائیں جنکو ہم بیان کرینگے اونکا استعمال کریں اور اونکے روبرو اون اسباب کا بیان کیا جائے جنکے ذریعہ سے آدمی قادر جماع پر ہوتا ہے اور اسی قسم کے حکایات بھی بیان کئے جائیں اور حیوانات کو جفتی کرتے ہوئے دیکھیں اس سے بھی تندی شہوت پیدا ہوتی ہے اور وہ تدبیر جو مخصوص ہے مبہی کے نام سے وہ یہی ہے کہ تسخین و ترطیب اور تنفیخ اور پشت کا گرم کرنا اور گردے کا ایسا مفید امر ہے جو ایسا علاج کا فائدہ کرتا ہے سینکنے سے خواہ مالش کرنے سے ہو روغن بان اور بنولے کے تیل سے گرم کر کے وہ دوائیں کھلانے پلانے کی جو باہ بہ شہوت میں اونکا نفع پٹھے کے برودت میں لگانے اور پینے دونوں طرح سے ہوتا ہے وہ دوائیں جو ہضم دوم خواہ ہضم سوم میں نفخ پیدا کرتی ہیں اور گرمی پیدا کرتی ہیں وہ بھی انھیں ادویہ باہ میں داخل ہوں نفخ کرنا اونکا بسبب رطوبت غریبہ کے ہے اور اس سے نفخ بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ دوائیں بالخاصہ بہی ہیں اور وہ غذائیں جنکی خاصیت باہ پیدا کرنیکی ہے اور وہ غذائیں جنسے خون گرم اور تر بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اونمیں ساتھ اس فائدہ کے نفخ اور لزوجت اور مضبوطی قوام کی بھی ہے جیسے نخود اور لوبیا اور وہ غذائیں جنکو ہم آگے ذکر کرینگے اور جنکا استعمال بوجہ حسن بعد حمام رطب ہے اور مالش کرنا روغن زنبق اور سوسن اور نرگس وغیرہ کے ہے بجنہ نیمبرشت قبل طعام کے اسلوح پر کھانا چاہئے کہ اوسپر نمک ماہی سقنقور کا چھڑکا ہو بعد کھانے ایسی غذا کے جو بہی ہو تھوڑی سی شراب ریحانی پینی چاہئے پھر اپنے فرش خواب پر جا کر گرم پانی سے اپنے دونوں پاؤں دھوڈالے اور مروخات اور سوخات ایسے جو نعوظ پیدا کرنیوالے ہیں اون کا استعمال کرے۔ اب ہم ان دواؤں اور غذاؤں کا بیان شروع کرتے ہیں اور اسطرف بھی اشارہ کرتے ہیں کہ ہر قسم میں ضعف باہ کے کونسی دوا مفید ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اغلب ضعف باہ کے بارہ میں اکثر غذاؤں پر ہے بسبب اسکے کہ مادہ منی کثرت

HAKEEM SHOUKAT ALI

غذا سے پیدا ہوتا ہے انتعاش قوت بھی ایسی تدبیر سے ہوتا ہو واجب ہو اوس شخص پر کہ جسکی رغبت افزایش باہ کی ہے جب زیادہ ادویہ باہیہ کا استعمال کر چکے اپنے بدن کی بھی رعایت کرے پھر اگر گرمی تپ کی یا التہاب یا امتلائے بدن معلوم کرے فصد لے ڈالے اور اپنی طبیعت کی تعدیل کرے اسکے بعد پھر ادویہ باہیہ کا استعمال کرے زیادہ مبالغہ کرنا تنقیہ مین جائز نہین ہو کہ اس سے تخفیف اور خشکی پیدا ہوتی ہی جو وقت دوا اور غذا باہی کا استعمال کرے اوسکے بعد ایک قدح شراب ریحانی کا پی جائے ادویہ باہیہ مفردہ بزور یعنے بیج کے اقسام جیسے تخم شلغم تخم گزر تخم انجرہ تخم اوٹنگن نرگس جرجیر گاجر پودینہ بستانی تخم لبلون تخم زرد زرد رطبہ تخم خربزہ تخم کرفس اطراسالیون فرومانا قاقلہ دار فلفل سنبل جوز بویہ تخم کنجد تخم کتان حب الرشاد اور روغن اسکا حب البان حب فلفل حب زلم حلبہ خصوصاً وہ میتھی جو شہد مین پکا کر کھائی گئی ہو حبوب مبنی دالون کے اقسام مین جیسے نخود باقلا لوبیا وغیرہ پوست کے اقسام مین سے اور گھاس جیسے دار چینی اور سنج بہابہ گوکھرو طالیسفر لبوب کے اقسام مین سے جیسے حب صنوبر لسان العصافیر جوز کچی حب فلفل پستہ اور بندق۔ گوند کے اقسام مین کتیرا اور ہینگ لگانے مین بھی اور پلانے مین بھی مفید ہے اسلئے کہ گرم ہے اور نفخ زیادہ پیدا کرتی ہے جو وقت سردی کا مارا ہوا کینفال ہینگ فرج کے ہمراہ پئے اوسکو نفع کرتا ہے جڑین اور لکڑی کے اقسام جیسے لوف کی جڑ اور دونون بہمن اور زرنباد اور قسط شیرین اور خصیۃ الثعلب کہ یہ بھی نعوظ پیدا کرنے مین قوی ہے لبوب اور بیج سرشف اور بصل خصوصاً بریان کیا ہوا اور عنصل شوی اور شقاقل زنجبیل خصوصاً جبکہ پروردہ کیجائے۔ اور خولنجان عاقرقرحا گوکھرو کی جڑ اور مرا سارون اور بوزیدان اور شلجم لعبہ ابزیہ یہ کہ یہ سب باہ کو برانگیختہ کرتی ہین جسطرح شراب کی گرمی سارے جسم مین پہونچتی ہے۔ حیوانات مین ماہی اور ورل بیضہ گوہ اور ماہی سقنقور خصوصاً اسکی دم کی جڑ اور ناف اور گردے اور اوسی مچھلی کا نمک یہ مچھلی فصل ربیع مین پکڑی جاتی ہے اور ذبح کرکے اوسکی اندرونی آلایش نکال کے اوسمین نمک بھر کر سایہ مین لٹکا دیتے ہین کہ سوکھ جائے جب سوکھ جائے نمک لے لینا چاہیے اور مچھلی کو پھینک دے اوسکا نمک بہت تھوڑا کافی ہوتا ہو بہ نسبت مقدار سقنقور کے جوئی اور مرباہیج کو بیج پانی کی گھاس سے اور سک حار اونٹنی کا دودھ جب دن پیا جاتا ہے ہر روز اسقدر کہ ہضم ہوجائے اور گرانی پیدا نہ کرے۔ چھوٹی مچھلیان اور تر مچھلیان سوکھی ہوئی مقدار شربت سات درم مچھلی کے بیضے اور مرغی کے انڈے خصوصاً کبک کے انڈے اور گنجشک کے انڈے اور سب جانورونکا بھیجا خصوصاً مرغ کے بچے کا اور مغز گنجشک اور بط صحرائی اور چوزے یکسالہ بچے میش ہمراہ نمک کے۔ ہنجلا اون دو داونکے جو بالخاصہ مفید ہین یہ چیز کل عضو تناسل سوکھا کر میین اور نیمبرشت انڈے پر تھوڑا سا چھڑک کے کھا جائے ایک عجیب دوا ہے از قسم حیوانات کے پیٹ دودھ چھوٹے ہوئے بچے کا سوکھا کر ایک چنے برابر مین رطل پانی مین گھول کے بارہ گھنٹے پہلے جماع سے تناول کرے اور اگر کچھ ایذا کرے سرو بانیہ باذلے ایضاً شہد کو پکا کر سے لانے خوشبودار چیزونکے ماء الاصل تیار کرین اور دہنہائے مناسب کے ہمراہ پئے اور اگر تھوڑی سی زعفران اسمین ملائے جائز ہو پانی کے اقسام مین سے مارحد بری اور شراب تازہ پورانی شراب سے بخار لطیف پیدا ہوتا ہے اور اوسکی تحلیل بھی ہوجاتی ہے اور باہ کو مضر ہے فواکہ مین سے انگور شیرین باہ کیواسطے بہت اچھا ہے خصوصاً انگور تازہ اسلئے کہ یہ میوہ خون مین رطوبت اور ریح کو بھر دیتا ہے اور حرارت پیدا کرتا ہو اور متانت غذا کی بھی اسمین ہو زکاریان وغیرہ ہین گوکھرو اور خصوصاً اوسکا پانی جسمین شہد اسقدر پکایا جائے کہ لعوق کے قوام مین آجائے ایضاً جرجیر خصوصاً ہر صبح اوسکا عصارہ ایک طل نبید صلب کے ساتھ پیا جائے پھر اوسکے بعد جو غذا پسند ہو وہ کھائی جائے کہ اوسکا نفع فوراً ظاہر ہوجاتا ہے۔ مرکب دوائین جو کھلائی پلائی جاتی ہین سب سے بہتر مثرودیطوس اور دوا المسک وسوقت مفید ہو کہ جب نقصان باہ ضعف دل کے سبب سے ہو ایضاً جوارش بزورین مثقال یک وقیہ آب جرجیر تازہ کے ہمراہ پلائین انھین مرکبات مین دوائے سقنقور جو مشہور ہے ایضاً جرجیر تازہ دشتی تین درم ہمراہ روغن گاؤ کے دوا المسک دوائے زنجبین دوائے ہندی ایضاً نمک سقنقور کا اور تخم جرجیر زردی بیضہ پر چھان کر کھلائین ایضاً مرغ کا خصیہ سوکھا کر اوسکے ہموزن سقنقور کا نمک ملائین مقدار شربت ہر روز دو درم ایضاً تخم جرجیر تخم شلجم تخم خربوزہ ہر واحد ۴ ایک جز شیر تازہ کے ہمراہ پلائین ایضاً حب صنوبر تخم کرفس کوبی تلم تفرز کا علاحدہ الانبا ماسب ہموزن شہد مین ملائین اور دو کینقال استعمال کرین ایضاً اسقنقور تخم جرجیر دونون نودری زنجبیل دار فلفل ہر واحد دو درم لسان العصافیر مغز گنجشک ورکند ہر واحد ایک درم سب کو ناریل کے روغن مین لت کرکے شہد اور قند مین معجون تیار کرین اور استعمال کرین جس شخص کو سردی کا ضرر باہ مین زیادہ پہونچا ہو اوسکو معجون حرف اور عاقرقرحا کھلائی جائے ایضاً جاوشیر

HAKEEM SHOUKAT ALI

تین درہم اور سب پانی مین گھولین جو ایک وقیہ ہو اور اوسمین مرزنجوش کو جوش دیا ہو اور تین دن مین اسکو پلاوین ایضاً زنجبیل تین جزو دارفلفل ایک جزو شہد معجون کرین اور ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائین ایضاً تخم بلبون شقاقل زنجبیل پانچ درہم فودنج بہمن سفید بہمن سرخ تودری سرخ تودری سفید تین تین درہم تخم جرجیر تخم انگشن دو دو درہم اقیل شوی اور غنفور کی ناف تین تین درہم زبانہائے گنجشک دو درہم شکر چالیس درہم مقدار شربت چار درہم ہمراہ طلاء کی شراب کے اور کھانا بھی اوسکے ساتھ بستی ہونا چاہئے ایضاً یہ دوا ہماری تجویز کی ہوئی ہے اور بہت قوی ہے حلتیت تخم جرجیر اور الائچی تخم کاجر لسان العصافیر فرودنا ہر واحد ایک جزو بوزیدان فلفل ہر واحد تین جزو مشک چھٹا حصہ ایک جزو کا روغن صنوبر صغار مین لت کرکے شہد مین گوندے یہ دوا بڑی قوت واہی عسل بلادر اور شہد اور گھی سب برابر لیکر اتنا پکائین کہ جوش آجائے پھر پینے والے کو جتنی برداشت ہو نبیذ کے ہمراہ پلاوین کہ عجیب دوا ہے منجملہ عمدہ دواؤن کے کہ جنکی زیادہ حرارت نہو ایک یہ بھی دوا ہے کہ چھوہارا اور میتھی دونو کو لیکر اسقدر پکائین کہ چھوہارے پھول جائین پھر چھوہارے کو نکالکر اوسکی گٹھلی الگ کر ڈالین بعد اسکے چھوہارے کو خشک کرین اور شہد ملاکر رکھ چھوڑین بقدر ایک جوزی کے یہ دوا کھائی جاتی ہے اور اوسکے بعد نبیذ پی جاتی ہے ایضاً نصف رطل بن اور ایک رطل چھوہارا دونون کو کوٹ کر دو رطل بھیڑ کے دودھ مین بھگو دین پھر ایسی بھیگی ہوئی دوا سے تھوڑا تھوڑا ہر روز دو دن کھائین اور اوسپر دودھ پی لین منجملہ ادویہ جیدہ کے معجون لبوب ہے جس کا یہ نسخہ ہے بادام اور بندق مغز اور پستہ اور نارجیل مغز زر شیدہ اور صنوبر حب فلفل حب الزلم حبۃ الخضراء سب اجزا برابر مشک دارفلفل زنجبیل کل دس جزو یا زیادہ مغز ذرا زیادہ سب کو کوٹ کر قند ملاکر معجون تیار کرین مقدار شربت بقدر بیضے کے ہر روز **دوسری تدبیر** سونگھانے کی دوائین اور ٹپکانے کی دوائین پیڑو پر اور انثیین اور قضیب پر جو اوپر متصل ہین۔ عاقرقرحا نصف درہم روغن زنبق پاکیزہ مین ملائین اور مثقال اوسمین فربیون اور مشک ملاکر قضیب پر لگاتے ہین اور خصیہ کے نیچے سے مقعد تک یا متصل نہین دونون عضو کے یا عاقرقرحا اور نصف اسکی مشک چھلائی ہوئی کر دونون کا وزن ایک مثقال ہو اوسکو ایک وقیہ روغن زنبق مین استعمال کرین۔ ایضاً رازی کے تیل مین اسی طرح تخم انجرہ رازقی کے تیل مین۔ ایضاً ہینگ کو روغن زنبق مین ملاکر سوح قوی ہے ایضاً تخم بادروج روغن گرم کے ساتھ۔ ایضاً بورہ ارمنی مصطگی ملاکر اور تلخہ بکاو شہد مصفی ملاکر ایضاً دوا ایسے جید جسکا نسخہ یہ ہے تھوڑی سی پیاز نرگس روغن زنبق ملاکر مالش کرین یا حب النیل عاقرقرحا دونون ہموزن روغن گرم کے ہمراہ یا بلوزج اور روغن گرم ایضاً حلتیت اور شہد ایضاً سعد تنہا مالش کرنا مفید ہے یا قنطوریون اور زفت اور قیروطی اور روغن سوسن اور روغن خیری اور موم مصطگی سعد ان سب کو ذکر پر اور اطراف ذکر پر طلا کرین اور جتنے روغن باب حقنہ مین بیان ہوئے سب عجیب نفع دیتے ہین اگر اونکا استعمال مرہمات کے طور پر کیا جائے اور خصوصاً روغن پنبہ دانہ خاص کر روغن سعد شیر کی چربی اپنے روغن سے بہت قوی ہے جو روفس حکیم کی طرف منسوب ہے مُر اور کرب آب ناسیدہ بنولہ کندر دو درہم عاقرقرحا دو درہم اور نوشادر فلفل سیاہ ۳۰ دانہ قردمانا ۲۰ دانہ دو درہم پیاز کے ہمراہ نرم نرم کوٹین اور ہر ایک کو جدا جدا کوٹین بہتر ہوگا پھر کسی قیروطی مین ملاکر اسقدر مین کہ مثل شہد کے ہوجائے اور ناف کے نیچے تمام پیڑو پر اور خصیہ کے نیچے مقعد کے سیون پر مالش کرین قضیب پر ہینگ کا ملنا نعوظ پیدا کرتا ہے اور باہ مین جوش لاتا ہے اگر اسکی گرمی سے خوف ہو روغن بنفشہ مین ملاکر مالش کرین حمولات بط کی چربی اور بنولہ عاقرقرحا نارجیل کے تیل مین حمول کرین کہتے ہین کہ گدھے کی چربی کا اگر شیاف سے عجیب نفع کرتا ایضاً زفت کا مزوج جو اوپر ہم ذکر کر چکے ہین وہ بھی عجیب ہے حقنہ کلے کا شوربا اور بچون کے گوشت کا شوربا ہمراہ زردی بیضہ اور مینڈھے کے خصیہ مین داخل کئے جائین عمدہ ہین اور تقویت دماغ اور بدن مین اونکی منفعت زیادہ ہے اسیطرح چڑون کی چربی کا تیل حقنہ مین اور روغن جوز اور روغن کنجد روغن گاؤ روغن پستہ اور بندق روغن نارجیل۔ روغن محلب روغن بنولہ بھی عجیب ہے گرم مزاج کیواسطے کدو کا تیل۔ روغن خشخاش روغن کدو روغن خربزہ وغیرہ۔ یہ حقنہ ہمارا مجربہ ہے کلے اور پائے حات بوزیدان شقاقل کے ہمراہ رات بھر نوشبیز آنچ سے تنور مین پکائین اور اوسپر بقدر نصف وزن کے دودھ اور چھٹا حصہ گھی اور روغن محلب اور روغن نارجیل ہر واحد ساتوان حصہ جزو کا اور چربی گردہ مفقود ایضاً بکری کی چربی جسقدر مل سکے ملائین اور مثل باذیر کے چڑے کی ہوتی ہوائی سے حقنہ کرین دوسرا حقنہ گو کدو تازہ ایک مٹھی ایک کف دست کیرے کے بیج کاہو کے بیج تخم جرجیر بلبون ایک کف دست بکری کا حرام مغز اور دونون خصیے کٹے ہوئے اور دماغ بکرے کے ان سب دواؤن کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

دو رطل پانی ڈالین اور شیر تازہ دو رطل ملائین اور اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جائے ہر روز چار اوقیہ اسمین سے لیکر ایک اوقیہ روغن بلسم ملا کر نہار بعد رفعت پاخانہ کے حقنہ کرین تین روز برابر دوسرا حقنہ کسی جانور کا الیہ لیکر اوسکو چاک کرین اور چاک شدہ مقامات مین نصف درہم جند بیدستر کا بھر کر سی دین اور قسط کو اوسکے تلے اوپر رکھکر تین روز کسی بھاری چیز کے نیچے دبائین بعدہ اوسکو چاک کر کے مع جند بیدستر کے پگھلائین جسقدر چربی اوسمین سے نکلے بحفاظت نگاہ رکھین اسی چربی سے ایک سکرجہ اور روغن گاو نصف سکرجہ مطبوخ ملا نصف سکرجہ ملا کر حقنہ دین عصر کے وقت سے تین گھنٹہ رات گذرنے تک پھر جب سونے لگین تب یہ حقنہ کرین اور تین دن تک اسیطرح کرتے رہین حقنہ قوی بھیڑ کی سری اور تین یا چار سنگریزے اور اینٹ کے ٹکڑے اور چنے ان سبکو تنور مین پکائین اور جسقدر پانی یا تیل اسمین سے نکلے بعد خوب پکانے کے اوسمین روغن بادام اور روغن حبۃ الخضرا اور سقنقور کی چربی ملا کر حقنہ دین اور بہت سے حقنہ ہین جنکو ہمنے قراباذین مین لکھا ہے غذا خالص غذا ان بیمارونکے واسطے جو مناسب ہے وہی ہے جو گوشت جدی فربہ اور ترشی اور بھیڑ کے گوشت سے اور چنے سے تیار کیجائے اور پیاز بھی شریک ہو مگر گوشت بھونا نجائے اسلئے کہ بھوننے سے تقویت گوشت کی نہین رہتی ہے اور کثرت غذائیت کم بھی جاتی رہتی ہے۔ اور ہنگامیکہ اگرچہ مرّی سے ترش کی گئی ہون وہ بھی بہت عمدہ ہین اسی طرح مرغ کے چوزے اور چڑیون کے بچے فربہ خصوصاً انجدانیات اور بعضے نیمبرشت کہ جسمین دارچینی اور فلفل دار خولنجان اور سفوف گوشت سقنقور چھڑکا گیا ہو اور مچھلی کا جھینہ اور اوسکا گوشت جو گرم اقسام کی مچھلی ہے مناسب ہے اور اگر مرض مین برودت ہو اوسکے گرم مصالح یہ ہین زنجبیل فلفل سیاہ دار فلفل قرنفل دارچینی وغیرہ اور اونمین دواؤن سے اون غذاؤن کی تقویت کرنی چاہیئے۔ لفتی اور کرنبی اور جزری خصوصاً جوزی اقسام کی غذائین بعد پکانے کے جید ہین۔ گوشت کی غذا یا جو گوشت مین پڑتی ہین سبز گنجشک سبز کو تر اور دودھ روغن زرد اسی طرح ہریسہ کے اکثر اقسام اور جوزبات اور کباب کے اقسام اور چاول دودھ کے ہمراہ اور گوشت بھیڑ کے دودھ کے ساتھ ایسے بیمار کی نقل مین لیبون جرجیر کراث حرشف پودینہ خاص کر پٹنا ہوا اسلئے کہ اوعیہ منی کو تقویت دیتا ہے اور بعد قوی ہونیکے سنبھال لینا اور روک رکھنا اون اعضا کا منی پر قوی ہوتا ہے اور شہوت مین شدت ہوتی ہے اقسام جوزیات سے عمدہ وہی قسم ہے جسمین زعفران اور میدے کی روٹی اور دودھ اور ناریل کا پانی پڑا ہو۔ مجربین کہتے ہین جو شخص گوشت گنجشک زیادہ کھا کر پانی کی جگہ دودھ پی لیا ہو ہمیشہ اوسکی منی مین انتشار زیادہ ہوگا اور تندی ہوا گیا یا پیاز کو گھی مین بھون کر جب سرخ ہو جائے اور ہرا ہو جائے اوسپر انڈے توڑ دے اور کھالے گرم مزاج آدمی کی غذا یہ ہے چکا دہی اور دودھ ماہی بریان گر گرم خربوزہ کہ بزرگی کم ہو خواہ تر و تازہ کے جملہ اقسام تا اینکہ کاہو اور تخم کاہو تخم خرفہ انکی منی کو زیادہ کرتا ہے اور سفیدی انڈے کی انکو زیادہ نفع کرتی ہین کہ منی بکثرت پیدا کرتی ہے۔ دماغ اور بھیجے حیوانات کے اور کچے انڈے جو پیٹ چاک کرنے سے نکلتے ہین اور سرطان جو نہرون مین پیدا ہوتے ہین **وہ غذائین جو دوا کے مشابہ ہین** اون مین سے ایک یہ ہے کہ ایک رطل دودھ مین چالیس درہم ترنجبین معتدل مزاج کیواسطے ڈالکر پکائین۔ اتنا کہ خوب گاڑھا ہو جائے ہر روز ایک قدح پلائین اور یہ ترکیب گرم مزاج والون کی بھی تعدیل کرتی ہے۔ دودھ مین ملا کر خوب ہلائین اور ایک قدح نہار پلائین بالکھانے کے بعد پانی کی جگہ پر اگر اسکے پلانیکے بعد پانی نہ پئین خصوصاً اگر غذا مین نیمو اور بھیڑ کا گوشت کھایا ہو بھی یہ ترکیب اوسکو بھی فائدہ کرتی ہے جسکو برودت اور خشکی سے نقصان باہ ہوگیا ہو از انجملہ یہ نسخہ ہے کہ روغن گاو بمقدار ایک کوزہ کے اور گائے کا دودھ ایک کوزہ، روغن پستہ ایک کوزہ سب کو اسقدر پکائین کہ تہائی باقی رہجائے اور جسقدر دو چمچہ کسی شربت کے ہمراہ پی جائین ایضاً قند ایک رطل آب پیاز ایک رطل شیر تازہ ایک رطل کو پکا کر جب گاڑھا ہو جائے ہر صبح کو بقدر ایک اوقیہ کے تناول کرین۔ نخود سیاہ کے بڑے بڑے دانہ لیکر آب جرجیر مین بھگو دین تاکہ اسکے پھول جائین بعد ازان اونکو سایہ مین خشک کرین اور قند کیساتھ پیس کر معجون بنائین مقدار شربت صبح کو بقدر ایک جوز کے اور رات کو سوتے وقت بقدر ایک بندق کے اور قدح اسکے اوپر کوئی چیز مذکورہ بالا مین سے پئین اور اگر اسی چنے کو گوگرد کے پانی مین بھگوئین اور کسی کپڑے وغیرہ کو تان کر اوسکے نیچے دھوپ مین پھیلا دین تاکہ دھوپ کے سامنے نہ رہے اور گرمی دھوپ کی پہونچے اور جب سوکھ جائے پھر اوسی پانی مین بھگوئین بعد اسکے چکی مین پیسکر بحفاظت رکھچھوڑین اور اسکا ستو دودھ اور قند کے ہمراہ پیا کرین۔ ایضاً تین رطل شیر تازہ مین نصف رطل ترنجبین اور نصف رطل

HAKEEM SHOUKAT ALI

بن کوٹے ہوئے ملا کر جوش دین پھر زم زم ملکر چھان لین اور اس چھنے ہوئے مین سے نصف رطل کسی برتن مین لیکر ہموزن ترنجبین داخل کرین اور چند روز
جسقدر ہو سکے ہضم اور تیخ جائے پی جایا کرین کہ یہ غذا عجیب اور غریب ہے ایضاً آب پیاز کے ہموزن شہد ملا کر جوش دین جب پانی جلجائے فقط شہد باقی رہجائے
پس تیار ہو گیا بمقدار شربت ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ ایضاً آٹے کو آب شیرین مین مثل سنتھ کے گھولین اور خوب نچوڑین بہت سے دودھ مین پکائین اور
دودھ پر آب نارجیل کا اضافہ کرین اور مکئی بطخ کی چربی کی مالش مثل ہریسہ کے تیار کرین - ایضاً زردی بیضہ کو نیمبرشت کرکے اوسپر ہینگ اور سقنقور کا نمک چھڑکین
اور یہ بہت قوی ہے خصوصاً بعد نہانے کے اور خلیلی کے تیل اور روغن سوسن کی مالش بدن مین کیجاتی ہے ایضاً انڈون کی زردی کو خوب پھینٹے اور
اگر سفیدی بھی اوسکے ہمراہ ہو جائز ہے بعد پھٹنے کے چہارم وزن آب پیاز کو نہ ملادین اور اوسکو نیمبرشت کرین اور اوسمین اقسام کے نمک اور پودینہ کو ریو چھڑکین
اور گرم مصالح ملا کر کھایا کرین جزو بیضہ گا جو کو خوب کوٹین اور پیاز کو کوٹین اور شلجم باقلا کے ہمراہ تناول کرین چنے اور شہد گوشت کے ہمراہ کھانا بہت اچھا ہوتا ہے
اور گرم مصالح ملا کر باقلا اور چنے اور لوبیا لیکر گرم پانی مین بھگوئین اوسکے بعد بھیڑ کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے اسطرح کرین جسطرح تیہو کا گوشت ٹکڑے کیا
کیا جاتا ہے پھر اوسکی بتیان بطور شیاف کے تیار کرین اور پیاز اور زیتون دانہ باقلا وغیرہ جو اوپر لکھے گئے اونکے بھی شیاف بنائین اور ہر ایک شیاف پر سقنقور
کا نمک اور تھوڑی سی ہینگ اور چینی اور لونگ بہت سی چھڑکین بعد اوسکے اونھین شیاف پر دماغ ہائے کنجشک اور کبوتر کو چھڑکین اور اسیطرح کرتے رہین تا کہ
شیاف اسقدر موٹا ہو جائے کہ نگل جانے کے قابل ہو جائے پھر اوسپر چند روز تک گاجر نہاریا ہمراہ پانی کے پکائین اور تری اور مائیت وغیرہ سب ملکر
ایک ہو جائے - ایضاً کنجشک کے بھیجے ۳۰ عدد لیکر کسی شیشہ کے پیالہ مین رکھین تا اونکی تر جائے جسکو مصالح کہتے ہین اور جو کچھ اوسمین ہے بعد اوسکے
اوسپر چربی گردے گوسپند کی ذبح کرنے کے بعد ڈالین اور لونگ دارفلفل اور زنجبیل اور بندق پیسکر چھڑکین اور ایک اوسمین سے پہلے کھائین پھر
ایک کے بعد ایک کھاتے رہین بروقت ہر ایک جماع کے کہ یہ خاگینہ ہمارا تجویز کیا ہوا بہت عمدہ ہے - دماغہائے کنجشک اور کبوتر پچاس عدد زردی بیضہ
کنجشک بیس عدد زردی بیضہ مرغ جوان ۱۰ عدد بھیڑ کے گوشت کا کوفتہ کر پانی نچوڑا ہوا اور پیاز کا پانی نچوڑا ہوا تین اوقیہ گاجر کا پانی پانچ اوقیہ
نمک اور گرم مصالح بقدر حاجت گھی پچاس درہم اسی کا خاگینہ بنائین اسکو کھا کر جب ہضم ہو جائے شراب قوی ریحانی پئین **حلوہ اور مٹھائیان**
حب صنوبر صاف کیا ہوا دو جزو تخم جرجیر تخم خربوزہ ہر واحد ایک جزو گھی مین جوش دیکر تھوڑے فلفل اور دارچینی ملا کر شہد بقدر کفایت ڈالین دوسرا حلوہ چنے کو پانی مین
بھگو دین یا آب جرجیر کے پانی مین یا گوکھرو کے پانی مین یہانتک کہ پھول جائین پھر اوسکو تھوڑے سے گھی مین بھونین کہ جل نجائے اور ہموزن اوسکے حب صنوبر
کو چاک ملائین اور شہد اسقدر ڈالین کہ وہ گوندھ سکے اور تھوڑی سی مصطگی دارچینی شریک کرین پھر اوسکے لوز کاٹ لین دوسرا حلوہ شہد کو پکا کر گاڑھا کرین اور
اوسپر حب صنوبر کیا ہوا اور تخم جرجیر اور تخم گاجر دارفلفل شقاقل دارچینی اور تھوڑی سی زعفران ملا کر مثل جوارش کے تیار کرین اور اگر تخم جرجیر سے کراہت معلوم ہو اوسکے
عوض تھوڑی سی شکر ڈالین - ایک ہمارا ترتیب دیا ہوا نسخہ مجرب ہے حب فلفل اور بادام اور فندق اور بندق کم پانچ جزو نارجیل و حلوز ہر واحد سات جزو ہر ایک
کو الگ الگ کوٹ کر ہموزن قند کا شربت ملا کر اوسمین بقدر ایک حبہ مشک اور نصف درہم زعفران شریک کرین مقدار شربت پانچ درہم کہ یہ نافع ہے **شراب**
یعنی پینے والی چیزونکا بیان وہ شربات شیرین اور جنمین کہ زبیب پڑتا ہے وہ ہی ہین کہ خوب میٹھے منقی سے بنائی جائین گاڑھے ہوتے
کی ہون کہ ان لوگون کو زیادہ نفع کرتی ہین اور اسی سبب سے یہ شراب جسکی ہم صفت بیان کرتے ہین انگور موافق ہوتی ہے گوکھرو جرجیر گاجر شلجم کو پانی مین خوب
پکائین بعد اوسکے پانی کو صاف کرین اسکے بعد تین بارہ جزو پانی مین پانچ جزو قند یا شکر سرخ اور اسیقدر زبیب طائفی جو خوب میٹھا ہو اور ربالسوس کا
حصہ اسی پانی کا نارجیل کترا ہوا ملا کر بھٹی پر چڑھا دین تاکہ بند نجائے دوسرا نسخہ دوشاب انگور لیکر فی دس من تین من اس دوا کو ڈالین جسکا ہم بیان کر چکے
تخم جرجیر تخم شلجم بوزیدان تخم ہلیون اور لسان العصافیر حب فلفل لسبر برابر تخم گاجر دونون ہم سب اجزا ہموزن ملا کر پیسین اور ایک ڈھیلی تھیلی مین باندھ کر
دوشاب انگور مین ڈالین اور ہر وقت ہلاتے رہین یہانتک کہ اوٹھ آئے دوسری شراب گاجر اور انگور خشک بہت سے پانی مین پکائین اور
چھان لین پھر اس پانی مین منقی کو دانہ سے صاف کرکے پکائین اور صاف کرین اور قند ڈالکر رکھدین یہانتک کہ جوش آجائے مارحد یعنی اور وہ پانی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر جسمین لوہا بجھایا ہوا ہو وہ بھی بہت مقوی باہ ہے **کثرت شہوت کا بیان** کثرت شہوت اگر ہمراہ قوت بدن اور افزایش خون اور صحت مزاج اور مناسب سن کے ہو اور باہ پر خوب اقتدار ہو اور بعد انزال کے ضعف نہوتا ہو اوسکی تدبیر مین اور توڑ دینے مین مشغول نہونا چاہئے اسلئے کہ ایسی شہوت کا کم کرنا اور توڑ دینا مزاج اصلی مین سستی پیدا کریگا اور قوت بدن اور صحت مزاج کو گھٹا دے گا ہان اگر کوئی شدید ضرورت ہو اور سوء وقت کچھ مضائقہ نہین ہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ منی کا بکثرت پیدا ہونا اکثر بدن کو تقویت دیتا ہے اور کمی ہو جانے منی کے رنگ بدن کا بگڑ جاتا ہے اور قوت ذکر اور فہم مین ضعف آجاتا ہے پھر اگر ان لوگون کو بسبب کثرت منی کے تخلخل بدن کا عارض ہو اور پسینہ آسانی نکلتا ہو یا منت استعداد کا استعمال کرین اور اگر تکلف ہو سرد پانی سے نہاتے اوسی شخص کی شہوت کا تو منا درست جسکو کثرت شہوت بسبب زیادتی امتلا حرارت یا رطوبت کے ہوئی ہو پس اسکا امتلا کی تعدیل کرینگے استفراغ اوس خلط کا کرینگے لیکن جس شخص کی کثرت شہوت بسبب حدت منی کے ہو یا اینکہ بکثرت منی کی ہمراہ ضعف بدن کے ہو اور ضعف اس سبب سے ہوتا ہو کہ اوعیہ منی قوی ہین اور اونکی قوت کیوجہ سے جذب منی کا بطرف انکے زیادہ ہوتا ہے اور اگر بدن مین کسیقدر اناقہ اور توانائی ہو جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ بعض اعضا بہ نسبت بعض کے زیادہ قوی ہوتے ہین ایسی زیادتی منی مین بعد انزال کے کسیقدر خفت ہوتی ہے اور اگر کثرت شہوت کی بسبب کھجلی یا داونون کے اوعیہ منی مین جسطرح عورتون کی نرم رحم کی کھجلی سے اسقدر شہوت بڑھجاتی ہے کہ اونکی شہوت مین کبھی سکون ہوتا ہی نہین یا کثرت شہوت بسبب نفخ کے ہوتی ہے اور اسی سبب سے کبھی ایسے فراق مین جو ایذا رسان نہو انعاظ شدید ہوتا ہے سوداوی مزاج کے آدمی کو تندی شہوت کی زیادہ ہوتی ہے ۔ مردونکی شہوت سرد ملکون مین اور سرد ہوا اور سرد فصلون مین زیادہ ہوتی ہے اور کثرت ایسے مقامات مین اونکی قوت کا کھجاکرنا ہو سکتا ہے یعنے انتشار اور تندی مین اونکے سکون نہین ہو سکتا ہے عورتون کا حال تندی شہوت مین برخلاف مردون کے ہے یعنے گرم ملکون مین اور گرم ہوا اور گرم فصل مین اس کی شہوت تیز ہوتی ہے اسلئے کہ اونکی قوت جاذبہ کا انتشار ان مقامات اور اوقات مین ہوتا ہے جو بوجہ برودت مزاج کے بستہ ہو رہی تھی یہ میجڑ کے بھل سونا بھی نعوظ کو بڑھاتا ہے **علامات** صحت بدن اور امتلا کے علامات ایسے نہین ہین کہ پوشیدہ رہ سکین منی کے جید ہونے کی علامت یہ ہے کہ جلدی نکلا کرے اور تیزی اور حرقت بھی ہو پیشاب مین سوزش بھی ہو جائے اخراج منی کے بعد ضعف بھی عارض ہو کثرت منی اور حدت کی علامت یہ ہے کہ یہی وہ احوال جو قوت پر دلالت کرتے ہین وہ نہون اور نہ خون کی کثرت ہو اور ملکی منی کی بقدر معتدبہ نہ ہو اور بیشتر اوسکے ہمراہ ضعف بھی ہوتا ہے لیکن منی زیادہ ہوتی ہے اور متواتر احتلام ہوا کرتا ہے اور جسقدر منی نکلتی ہے زیادہ ہوتی ہے اور بدن مین ضعف پیدا کرتی ہے کھجلی کیوجہ سے کثرت شہوت کی علامت یہ ہے ۔ کہ جماع کرنیسے شہوت بڑھے اور اکثر شہوت ہوتی ہے اور اوسکے ہمراہ ایذا نہین ہوتی ہے اور جماع کے بعد ایذا اکثر ہوتی ہے ۔ نفخ کیوجہ سے کثرت شہوت کی علامتین یہ ہین کہ نعوظ کی شدت ہو اور پہلے کچھ ایسی چیزین استعمال کی ہون جنسے نفخ پیدا ہوتا ہے اور مزاج منتفخ ہونا جیسے سوداوی مزاج ہونا **علاج** جو کثرت شہوت امتلا حار سے ہو اوسکا علاج فصد سے کرنا چاہئے اور سبک غذا دیجائے اور مبردات کا استعمال کرایا جائے اور جو کثرت شہوت امتلا مادہ رطب سے ہو اوسکا علاج وہ ہے جو مجففات حار منی کے ہم لکھتے ہین اور اسکے ہمراہ ادویہ باہیہ بھی دیجائین تاکہ ان دواؤنکو اوعیہ منی تک پہونچا دین جو کثرت شہوت حدت منی سے ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ اخلاط کی تعدیل کرین اور تبرید اخلاط کا ہو خرفہ ساگ اور تخم خرفہ وغیرہ سے کرین اور کاسنی کدو ککڑی سے اور فواکہ باردہ اور ہرے دھنیا سے ضماد مین نیلوفر اور کاہی ۔ بیر ملی ہو سر روغن اور تر وتازہ گھاس کے عرق سے تیار ہو کافور کا استعمال طلا کرنے مین اور پلانے مین دونون طرح ہوتا ہے اور سیسے کے پتر پیڑو پر باندھے جائین اور سرد پانی پلایا جائے فرش خواب پارچہ کتان سے تجویز کیا جائے خواہ اور اسی قسم کے کپڑے غذا مسور اور خرفہ اور جن کا ہضم قوی ہو فریض نامی غذا جو اندرونی اعضا حیوانات سے تیار کیجائے کھلا دیجائے جو کثرت شہوت زیادتی تولید منی سے ہو اوس کا علاج بھی یہی ہے کہ اوعیہ منی کی تبرید ادویہ مذکورہ بالا سے کرین جو کثرت شہوت کھجلی یا داؤنکے سبب سے ہو اوسکا علاج فصد اور اسہال مادہ حادہ سے کرین اور طلا ملئے باردہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اونکو بھی لگائین اور کبھی مخدرات کی بھی حاجت ہوتی ہے بھنگ اور برگ شوکران کا طلا کرنا بھی تجویز کیا گیا ہے سرد پانی مین بدن کا بھیگا رہنا بھی مفید ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو کثرت شہوت منفخات کیوجہ سے ہو اوسکا علاج مبردات سے اوسوقت مین کیا جائیگا جبکہ حرارت زیادہ ہو تاکہ مادہ کی حرارت اچھی طرح بجھ جائے اور محللات ریاح سے اوسوقت علاج کیا جائیگا اگر یہ کثرت شہوت ہمراہ برودت شدیدہ کے ہو اور خلط سودا کا استفراغ کیا جائے اگر یہ لوگ سوداوی مزاج ہون **مجففات منی بارد** منی کی خشک کرنیوالی یہ چیزین ہین مسور اور اوسکا پانی خصوصاً جو شہدانج مین پکایا گیا ہو اگر گرم نہو اور نیلوفر دھنیا تخم خرفہ کے کا جوشاندہ ہوا پانی اور مخنہ دہی کا پانی اور آرد جلبان سرکہ شہدانج تخم کاہو اور اسکا قطع باہ دیتا ہے اگر کثرت کاہو کا استعمال کرین اور ان کی قسم مین سے، لیکن زیتون منی کو کم کر دیتا ہے اور لالی کا لیپ کرنا اور گیاہ تحوکران اور بھنگ وغیرہ کا نشین اور مقعد پر رکھنا بھی یہی اثر کرتا ہے۔ اوسیطرح سپیدہ دھویا ہوا اور مرداسنگ تمبولیا اور سرکہ سے مخنہ مقامات کو لیپ کرین ایضاً یہ مرکب مفرد ہے تخم کاہو جو اجوائن خراسانی اور تخم خیار تخم کاسنی اسپغول ناکوفتہ کشنیز خشک نیلوفر خشک سوائے اسپغول کے اور سب کوٹے اور سفوف بنالے اہل تجربہ نے امتحان کرکے لکھا ہے کہ برہنہ پا چلنے سے شہوت ساقط ہو جاتی ہے مترجم مراد یہ ہے کہ جن لوگون کو عادت ننگے پاؤن چلنے کی نہین ہے وہ لوگ گر برہنہ پا چلائے جائین اونکی شہوت ساقط ہو جائیگی **مجففات منی حار** کلونجی بریان اور غیر بریان تخم سداب تخم خنگشت فودنج فربیون سنبل قوتی ریسید زیرہ مرکبات مین سے یہ ہے جن کوئی بھی منی کو خشک کر دیتی ہے اور اگر صاحب منی کا مزاج گرم ہو سرکہ کے ہمراہ پلائی جائے اور صنوبر مقشر بریان اور غیر بریان ہر واحد دس درہم گلنار گلسرخ ہر واحد پانچ درہم تخم سداب سات درہم تخم خنگشت پانچ درہم سب کو کوٹ کر سفوف بنائین صنوبر کے اصل کرنگی غرض یہ ہے کہ جمیع اوعیہ مین انفصال ہو جائے اور بریان اسواسطے کرتے ہین تاکہ جو اوس مین قوت اعانت باہ کی ہو وہ ٹوٹ جائے ایضاً تخم خرفہ تخم سداب کاہو کدو چار درہم آب مکوہ مین ملائین ایضاً تخم سداب جندبیدستر اجوائن خراسانی ہموزن اجزا مین مقدار شربت یکدرہم لیمون ایک درہم ہمراہ شراب آب آبگینہ کے ایضاً تخم سداب یکدرہم لیمون یکدرہم جندبیدستر اجوائن خراسانی سفید ہر واحد دو درہم گلسرخ گلنار ہر واحد تین درہم کوٹ کر چھان لین مقدار شربت دو درہم سرد پانی کے ہمراہ شراب پانی مین ملاکر ایضاً بیخ سوسن دو درہم تخم سداب تین درہم گلنار پانچ درہم اسمین سے دو بیخ کے ہمراہ دو درہم تناول کرین۔ ایضاً تخم کاہو ساڑھے تین درہم تخم سداب ڈھائی درہم اسمین سے دو درہم ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین ایضاً تخم سداب یکدرہم گلنار دو درہم تخم خنگشت یکدرہم یہ سب ایک ہی خوراک ہے ایضاً دوائے مرکب جو عاجز ہے بیخ سوسن خشک شدہ حب جیلی اور مرکہ یکدرہم فربیون نصف درہم تخم سداب تخم کاہو تخم خنگشت کہ ایکدرہم سب کو کوٹ پیسکر علیحدہ کرلے مقدار شربت یکدرہم۔ ایضاً اس گھانس کی جڑ جسکا نام خصی الکلب مشہور ہے اور تخم شہدانج بری یکمثقال تخم خنگشت ترش شدہ دو مثقال تخم کرنب لملا ایک مثقال مقدار شربت سے ایک مثقال ہمراہ شراب سیاہ کے نسخہ بعض ہو لکہ دوا کی تعریف قدمار اطبا نے کی ہے **کثرت ورود منی اور مذی اور ودی کا بیان** اس کثرت کا سبب یا تو خود منی مین ہوتا ہے یا اوعیہ منی مین ہوتا ہے یا گردے مین ہوتا ہے یا اون عضل مین ہوتا ہے جو حافظ منی ہین یا مبادی مین ہوتا ہے جو سبب کہ منی مین ہوتا ہے یا تو سبب کی جماع کے ہو یا بکثرت مولدات منی کا استعمال کیا گیا ہو کہ جب مقدار اوسکی بڑھجائیگی اور بیجز و لی اوعیہ منی کو گر نہ ہو سکا کہ محتاج کریگی اسطرف کہ منی کے دفع کرنے پر قوی حرکت کرے اوسی حال مین یہ اوعیہ منی پر شامل ہین اور اس کیفیت کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ مجرا حرکت تھوڑا سی رنج ہوتا ہے اوسکا منہ کھلجاتا ہے یا سبب اسکا رقیق ہونا منی کا ہے کہ رشل وہ تمل چیزون کے ٹپکا کرتی ہے یا سبب حدت اور تیزی منی کے لذع پیدا ہو کر طبیعت محتاج اوسکی دفع کیطرف ہوتی ہے وہ سبب جو اوعیہ منی مین ہوتا ہے یا ضعف اسکا ہے یا قوت دافعہ مین شدت ہوتی یا کوئی اور مرض مرکب تشنج سے ہو یا تمدد جو مضطر کرے بطرف حرکات جسکے پس دافعہ حرکت کرے منی کو اسطرح نکالدے جیسے کسی اور موذی کو نکالدیتی ہے جسطرح کے عارض ہوتی ہے جو قت کوئی موذی معدہ مین ایسا ہو جو طعام کو اولٹ پلٹ دے خلاصہ یہ ہے کہ تشنج خود تو عاصر ہے اور نچوڑنا پیدا کرتا ہے اور نچوڑنے جیسے ہمیشہ کی خروج منی وغیرہ کا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تشنج اوعیہ منی کا سیال منی ہے اور تشنج عضل مقعد کا حابس ہے اسلیے کہ عضل مقعد کیواسطے پیدا کیگئے ہین اور اوعیہ منی نچوڑنے کیلئے ایک بات سبب استرخائے اوعیہ کہ پیدا ہوکا ہو جسسے منی کے روکنے پر قادر نہون یا مجاری مین اتساع عارض ہوا ہو کہ اسکی وجہ سے ان فضلات کا خروج ہو جایا کرے۔ یا عضل حافظ مین کوئی ایسا سبب عارض ہو کہ تشنج پڑ جائے یا استرخا گردے مین عارض ہو اسلئے کہ اگر شدت شہوت سے گردے کی چربی پگھل جاتی ہے۔ یا کثرت جماع کیوجہ سے جماع کرنیکے کے خیال مین بعد بیٹھنا کے ایک لیسدار چیز نکلتی ہے کہ کپڑے سے لپٹ جاتی ہے اور یہ خراب علامت ہے بدن اور قوت دونون مین سستی پیدا کرتی ہے مبادی مین سبب یا

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ مثال ہے کہ جیسے جماع کے بارہ مین فکر زیادہ کیا کرے خواہ حکایات جماع کے زیادہ سنا کرے یا اوسکے دلمین خواہش پیدا ہو جماع کرنیکی اوس طرح پر یا اوس عورت سے جو شکل ور مانند مطبوع طبع کے ہو پس اعضا متحرک ہون مثل جماع کیطرف تحریک ضعیف کے کہ پس مذی نکل آئے یا قوی حرکت کرین کہ انزال ہو جائے کبھی عورتون کو بہت ایذا اس سبب سے ہوتی ہے کہ فم رحم اونکا ڈھیلا ہوتا ہے اور اونکے اوعیہ منی مین ضعف آجاتا ہے اوسپر دلیل یہ ہوتی ہے کہ جو اسباب اوپر ذکر کئے گئے **علامات** اگر خروج مذی وغیرہ کا بسبب کثرت مذی کے ہو اوسکے بعد ضعف نہین ہوتا ہے اور منی مین کمی ہوتی ہے باوجود کثرت جماع کے ہان اگر بدن ضعیف ہو یا اوعیہ منی قوی ہون اوسوقت علامت یہ ہوگی کہ جو کچھ از قسم مذی وغیرہ نکلتا ہے وہ زیادہ ہوگا اور قوام اوسکا درست ہوگا اور کسیقدر ضعف بھی بدن کو پہونچیگا اگر ان چیزونکا نکلنا بسبب رقت منی کے ہو اوسپر غلبہ رقت منی از روئے مشاہدہ دلالت کریگا اور اگر یہ مرض بسبب حدت اور تیزی منی کے ہو یہ تیزی بروقت نکلنے منی کے محسوس ہوگی پھر اکثر سوزش بول کی بھی ہوا کرے گی اور رنگ اوسکا زردی مائل ہوگا اور وہ اسباب سابقہ بھی اسپر دلیل ہونگے جو از قسم غذا اور حرکت کے ہین اگر یہ مرض بسبب ضعف آجانے کے آلات مین عارض ہو یا ماسکہ ضعیف ہو گئی ہو بدون استادگی کے انزال ہو جایا کرے گا اسی طرح اگر استرخا ہو گیا ہو جو قسم بسبب تشنج کے عارض ہوتی ہے پھر اوسکے ہمراہ انعظا بھی ہو اور اسیطرح وہ قسم جو شدت قوت دافعہ کیوجہ سے عارض ہو کر اوسکے بعد استرخا اور تشنج واقع ہو اوسکی علامت وہی ہے جو بطور مضبوط بیان ہو چکی ہے **علاج** غذا مین کمی کرین اور استفراغ مادہ کرین اور استعمال ون چیزون کا جنکو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ منی کو خشک کرتی ہین اور اوسمین کمی پیدا کرتی ہین اور وہ علاج کرین جو اسکی تیزی کی تعدیل کرے تشنج اور استرخا کا علاج ہم بیان کر چکے ہین اور معلوم ہو چکا ہے کہ رقت منی کا درست کرنا ایسی چیزون سے ہو سکتا ہے جنمین قبض در تنہین بھی ہو اور اسکے ہمراہ ادویہ مجففہ بھی ملی ہون اور اون سب کا بیان اوپر ہو چکا ہے کہ ملانیکے لائق کون کونسی دوا ہے اور علاج کے قابل کون چیز ہے قوت دافعہ کی تسکین مبردات اور مخدرات سے کیجاتی ہے مگر مخدرات سے بہت کم ہونے چاہئین نضاج بھی بہت عمدہ چیز ہے منی کے غلیظ کرنے کیواسطے اور تقویت اعضائے منی کیواسطے اطبا کے کتب مین چند مرکبات ایسے درج ہین جنسے حبس در درستی کیا جاتا ہے اور اکثر اونمین سے ایسے ادویہ ہین جو زیادتی منی مین پیدا کرتی ہین **کثرت احتلام** اوسکا سبب اسکا منجملہ اسباب کثرت درد رستی کے ہوتا ہے اور اکثر لوگ تعب اور ریاضت نہین کرتے بیشتر اونکی حرکت سوائے وقت خواب کے اور کسی وقت نہین ہوتی ہے خصوصاً جب پیٹ کے بھل سوئین خواہ اوس طرح جسکی علت اور علاج کے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہین اور علاج اس مرض کا بھی وہی علاج ہے جو اوپر لکھا گیا اور سینہ کے پتر پشت پر باندھنے کو تاثیر قوی ہے احتلام کے روکنے مین مگر بعض تدبیر گردہ کو مضر ہوتی ہے پس لازم ہے کہ اسکی بھی رعایت کرین و سطح فرش ائے مبردہ پر سونا اور برگ بید سادہ وغیرہ کا بچھانا بھی مفید ہے **منی کی کمی اور سوت ہو کر نکلنا** یہ مرض ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہے جو ضد اسباب درورستی کے ہین اور اکثر اونمین لوگونکو یہ مرض دامنگیر ہوتا ہے جو لوگ تعب اور ریاضت مین زیادہ مبتلا ہون اور علاج اس مرض کا وہی ہے جو باہ کا علاج ہے اور منی کا خیط اور ڈوری کی شکل سے برآمد ہونا اسکا علاج مرطبات سے کرنا چاہئے **تدبیر اوس شخص کی جسے کثرت جماع سے ضرر پہونچا ہو** ایسے شخص کو چاہئے کہ تقویت معدہ اور جودت ہضم کی تدبیر کیطرف متوجہ ہو اور یہ تدبیر بذریعہ اون مشروبات کے اور طلا اور ضمادہائے مذکورہ کے کرے جو باب معدہ مین بیان ہو چکی ہین تاکہ اوسکے ضعف معدہ کا تدارک ہو جائے جو بوقت جماع کرنے بنظر ضرورت کے اسکو عارض ہوتا ہے اور یہ تدارک ادویہ قلبیہ سے کرنا چاہئے اور اعضا رئیسہ پر اونمین ادویہ مین سے ادویہ مبردہ قابضہ منی کا استعمال کرے جنکو ہم آئندہ لکھین گے اور مشروبات وہی استعمال کرے جو مضاد اور مخالف منی کے ہین اور اپنے فرش خواب اور مالش بدن کیواسطے اون چیزون کو اختیار کرے جو مرض فریموس یعنی کثیر الباہ جنکا استعمال کرتا ہے اور جو شے تولید منی کرتی ہے اوسکو قطعاً چھوڑ دے اور اوپر کے اعضائے بدنی کی ریاضت ہمیشہ کرتا رہے جیسے موگری وغیرہ سے بدن کا توڑنا خواہ گیند کھیلنا یا پتھر کا اوٹھانا یہ بھی واجب ہے کہ ایسے لوگ جماع کے چھوڑنے مین خواہ کم کرنے مین جلدی نہ کرین بلکہ رفتہ رفتہ کمی کرین اسطرح پر کہ مثلاً اگر اول شب کسی رات جماع کرین ایک دن یا دو دن تک آئندہ ایام سے شب تک تا وقت سونے کے جو معمول ہے اونہین خواہ اوس رات کے بعد تک اور غذا کی اصلاح اس زمانہ ترک جماع مین کرتے رہین اور بعد جماع کے سو جانا

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعد اوسکے عدد ایام مذکورہ ترک جماع مین اوسی نسبت سے ترک کے زمانہ مین اضافہ کرتے جائین اور تبدیل و کھیل کود مین طبیعت بہلنے کیواسطے رہے وہ غذا جو اونکے ضعف کا تدارک کرے نان پاکیزہ ہو جو کسی اچھے شربت مین ڈبو کے کھائی جائے **تدبیر اوس شخص کی جسکو جماع کیوجہ سے بصارت مین اور حواس مین ضرر پہونچا ہو** اور تمام سر مین خواہ بعض اجزائے سر مین گزند ہو نیز رعشہ پیدا ہو گیا ہو ان لوگون کی تسخین اور ترطیب مین غذا لطیف جیدہ سے مشغول ہونا چاہئے ایسی غذائین ہون جنکی تھوڑی مقدار مین غذائیت زیادہ ہوتی ہے اور حمام کرایا جائے عطر سونگھانے مین زیادہ اہتمام رہے اور تدبیر سے غفلت نہ کیجائے سلانے مین کوشش کیجائے آرام اور آسائش اور دیکھنی ناچ رنگ وغیرہ سے ہروقت رہے بھیڑ کا دودھ اور گائے کا دودھ ایسے بیمار کی تقویت دیتا اور بیدار کرتا ہین حرارت عزیزی کے زیادہ معین ہے اور نہار اوٹھکر بقدر ہضم ہو جانیکے پیا جائے اور پینے کے بعد پھر سو جائے۔ واجب ہے کہ ریاضت معتدل کا بھی استعمال کرے اگر شرودیطوس یا دوار المسک کا بافراط ترطیب کرکے استعمال کیا جائے اس سے بھی انتعاش قوت ہو جاتا ہے پھر اگر ضعف بصر کا ظہور بسبب کسی آفت دماغ کے ہوا ہو واجب ہے کہ سر پر مالش مثل روغن بنفشہ وغیرہ کے ہمیشہ کیجائے اور سعوط بھی ایسے ہی روغن کا اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کا ناک مین اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کا کانون مین کرتے رہین اور میٹھے پانی مین غوطہ لگا کر آنکھین کھولے اور ٹھہرا رہے اور اگر رعشہ پیدا ہو گیا ہے اور مادہ رطوبت زیادہ ہو شحم حنظل اور خار الحمار اور قنطوریون سے مسہل اور بعد مسہل کے پٹھے کا علاج مروخات قوی سے کرین جنمین عنبر اور مشک اور روغن بان داخل ہو اور روغن قسط اور سوسن اور روغن سعد اور محلب اور روغن ابہل اور جند بیدستر روغن گرم کرو جسمین قبض بھی ہو اوس سے پٹھے کی تدبیر کرین اور اگر مادہ نہو تو بعض مروخات سے علاج کرین جو خاص رعشہ کیواسطے ہین جس شخص کو بعد جماع کے رعشہ عارض ہوتا ہو جاوشیر کو آب مرزنجوش مین جسقدر برداشت کر سکے پئے اور آب مرزنجوش کی مقدار ایک اوقیہ تک کی ہو

کثرت انعاظ جو بسبب شہوت کے نہو اور فریسموس کا بیان سبب قریب بکثرت سیدھے ہونے اور تنجانے قضیب کا یہ ہے کہ ریح غلیظ بجانب اعضائے جماع بکثرت ہوتی ہے اور اس کثرت کا سبب یا تو خاص عصبہ مجوفہ مین ہوتا ہے یا شرائین اور اوعیۂ منی سے اوس عصب مین وارد ہوتا ہے خواہ دونون سبب ساتھ موجود ہوتے ہون اور مادہ اس ریح کا رطوبت کثیرہ ہوتی ہے اور فاعل بس رطوبت کا تھوڑی سی حرارت ہوتی ہے اور یہ مادہ مستحکم ہے اور ثابت ہے اوعیۂ منی مین یا جہان یہ پیدا ہوتا ہے وہان پر ثابت ہو اور راسخ نہو اور کسطرح کیون نہو ثابت رہنا اس ریح کا اور قوی ہونا اسکا یا سبب برودت کے ہو گا یا بسبب غلیظ ہونے اس ریح کے اور بھی سبب فاعلی اور مادی کا اور اسباب آلیہ کا معین اور بھی کچھ ہوتا ہے مثلاً قضیب کی جانب مین تکاثف ہو کر تحلل کو منع کرے یا اون رگونکے منہ پھیل جائین جو قضیب کیطرف آرہی ہین جسطرح یہ پھیلنا رگونکے منہ کا اوس شخص کو عارض ہوتا ہے جو اپنے دونون کولون کو زور سے باندھا کرے یا جو شخص مدت تک جماع کو چھوڑ دے تو اوسکی منی مین اور ریح مین حرکت قوی پیدا ہو گی اور بیشتر یہ حرکت فریسموس تک پہونچیگی اور کبھی ان سب چیزون کی اعانت اسباب متقدمہ بھی کرتے ہین یا وہ اسباب غذائی گرم اور تیز نفخ پیدا کرنیوالے سے ہون جیسے نخود اور انگور زردی جیسے اور وہ غذا جو دونون صفت کو جامع ہے جیسے جرجیر اور وہ غذا جسمین خاصیت تولید منی کی ہے جیسے شراب تازہ یا اسباب حالات کے اقسام سے ہون جیسے پیٹھ کے بل زیادہ سونا کہ منی کو گھلا کر ریح بنا دیتا ہے یا دونون کولون کو ازار بند اور عمامہ وغیرہ سے کس کر باندھنا کہ اس سے رگون کے منہ پھیل جاتے ہین اور فریسموس کی کیفیت یہ ہے کہ ان اسباب مین سے کوئی چیز قوی ہو کر تندی شہوت بن پیدا کرے اور سختی سے ایستادگی قضیب کی ہوا کرے اگرچہ شہوت اور حاجت جماع کی نہو اور بعد قضائے حاجت جماع کے یہ تندی پیدا ہو کبھی قضیب مین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بڑھنا شروع کرتا ہے اور بالیدگی اوسمین آجاتی ہے یا زیادہ لانبا ہو جاتا ہے بسبب ریزش مواد کثیرہ کے اور اکثر سبب بڑھنے کا حرارت ہوتی ہے فریسموس کا نام اصطلاح طب مین اس مرض کیطرف نقل کیا گیا ہے تصور کرنیسے صورت اس شخص کی کہ جسکا آلہ ذکر اٹھا ہوا ہے اور اوسکے ساتھ ایک گروہ بازی کر رہا ہو۔ یہ مرض ایسا ہے کہ اگر اسکا علاج نکیا جائے تو اوسکے اوعیۂ منی مین تمدد اور ورم گرم پیدا ہو کر اوسکو قتل کرتا ہے **علامات** اکثر ان چیزونکے علامات پر واقف کاری ہو سکتی ہے اگر اصول اور قواعد کلیہ پر نظر کیجائے جسقدر اوسوقت تک بیان ہو چکے ہین یہ **بھی جاننا ضرور ہے** کہ اگر ریح کا تولد خود قضیب مین ہوتا ہے اوس سے پہلے اختلاج قضیب مین زیادہ ہو گا اور اگر ایسا ہو سبب قضیب اوپر ہو گا اور بہانگ اوپر کے ہو پہنچا ہو گا اور شرائین اوعیۂ منی سے قضیب مین آیا ہو گا **علاج** ہر وقت سیدھے ہونے قضیب کا علاج اون بعض طریقون سے کرنا چاہئے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جنکو ہضے نفخ کے منع کرنے مین تجویز کیا ہی مشروبات کی قسم سے ہون خواہ طلا کرنے کی قسم سے ہون لیکن فرلیسموس کا قاعدہ علاج یہ ہی کہ فصد دینے کے ذریعہ سے استفراغ کیا جائے اسہال کبھی تجویز نہ کیا جائے اسلئے کہ اسہال سے خوف اسبات کا ہی کہ مواد اوپر سے نہ اوتار لائے اور اسیواسطے واجب ہوتا ہے کہ ریاضت اوپر والے اعضا کے طبطات وغیرہ سے کھیلنے کی ہو اور جماع کو بالکل ترک کر دے سوائے ایسی ضرورت کے کہ کوئی مضرت جماع کے ترک کرنے سے پیدا ہوتی ہو پھر اوسکے بعد تبرید اوٹھنے بچھونے کی چیزون مین کہ گل سرخ اور بید سادہ کے ذریعہ سے طلا اور قیروطی کہ انکی تبرید قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکے ہین م اوسی طور پر کرنی چاہئے اور سیسے کے پتر باریک پیڑو پر باندھے جائین۔ پلانیکی دوائین سرد ہون اور نیلوفر اور کافور اور کاہو سے زیادہ غذا دیجائے اور چیزین برودت مین اشیاء مذکورہ کے بیچ مین ہین جیسی اونین تبرید کسیقدر کم ہے اور بعد کم کرنے مادہ ریح کے کبھی یہ بھی جائز ہے کہ استعمال ایسی چیز کا کرین جو بدون سوزش کے تلطیف پیدا کرے جیسے نطولات بابونہ اور نخنکشت اور اسیوقت مثل سداب اور تخم نخنکشت وغیرہ کے بھی استعمال کرسکتے ہین بعد اسکے کہ قطع مادہ ہوجائے شراب سفید اور رقیق کا پلانا جائز ہے جماع کو بالکل ترک کر دے اور اوسکے بارہ مین کچھ فکر نہ کرے جنکی طرف دیکھنے سے شہوت غالب ہوتی ہی اوسکی طرف نہ دیکھے۔ ہان جس شخص کو فرلیسموس بسبب ترک جماع کے عارض ہوا ہو جیسا ہم اوپر بیان کر چکے ہین اس صورت مین تو علاج یہی ہی کہ جماع کرے غذا اس بیمار کی جیسے شوربہ وغیرہ اور ترش چیزون کے کھانے مین افراط نہ کرے اسلئے کہ بیشتر انسے نفخ پیدا ہوتا ہی

غلیوط کا بیان غلیوط اوسکو کہتے ہین کہ جماع کرتے وقت جب اوسکو انزال ہو جائے پاخانہ کیطرف سے ایک سوکھی سی مینگنی گر پڑے اور اپنی مقعد کو مینگنی گرانے سے اوسوقت روک نہ سکے۔ اکثر یہ لوگ ایسے ہوتے ہین کہ شوق جماع اونکو زیادہ ہوتا ہے اور لذت اونکو زیادہ ملتی ہی استراحت بھی زیادہ کرتے ہین اسلئے کہ اونکی روح کا تحلل زیادہ ہوتا ہے اور بدن انکے اکثر ڈھیلے اور پلپلے ہوتے ہین **علاج** ایسے بیمار کی تدبیر مین واجب ہی کہ مراہم اور ضمادہائے قابضہ کا استعمال کرے جنسے عضل کی تقویت پیدا ہو جیسے روغن اذ خا مسکر اور روغن سرد اور روغن ابہل یہ نسخہ مرہم کا بہت عمدہ ہی بہی کا تیل اور حنا کا تیل لیکر کہربا اور اقاقیا اور سوسن خشک اور منڈیکو مین اور دونون تیل ملاکر مرہم تیار کرین اور ہمیشہ عضل مقعد پر لگاتے رہین حمول یابس جو پاخانہ کو روکتے ہین اونکا بھی استعمال کیا جاتا ہی خصوصا وقت جماع کرنے کے مثلاً ایک شیاف رامک اور مازو اور کندر اور گلنار سے بناکر حمول کرین۔ ایضاً روغنہائے قابضہ کا بھی حمول کیا جاتا ہی۔ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ ان لوگون کو غذا مین جودت کی تجویز کیجائے اور تبرید کا لحاظ اونکی غذاؤن مین رہے اور تلطیف کیجائے یہ ایسی تجویز ہے کہ جسکو اس مرض خاص مین کچھ دخل نہین ہی ہان اگر غذا سے مراد یہ ہو کہ جو غذائے قابض یہ لوگ کہاتے ہین اوسمین ان تدبیرون کا خیال کیا جائے تو ہوسکتا ہے اصطلاح جو حقنہ بادسوت اور برودت پیدا کرنیوالے کہ اطبا ان بیمارون کو واسطے بیان کرتے ہین میری رائے مین اونسے بھی کچھ فائدہ نہین ہے۔ بلکہ واجب ہے کہ ان حقنون سے بھی وہی ادویہ قابضہ مراد لیجائین جو ہم کچھ کہہ چکے ہین اور پوری توجہ کیجائے اسطرف کہ اونکی منی کی حدت ٹوٹ جائے اور اونکے دل اور دماغ کی تقویت کیجائے

علت ابنہ کا بیان ابنہ درحقیقت وہ بیماری ہی جو پیدا ہوتی ہے اوس شخص کے بدن مین جسکی عادت یہ ہو کہ مرد اونسے وطی کراتا ہو اور شہوت وہی اونکی بہت ہو اور منی اوسکے بدن مین بہت ہو مگر متحرک نہو دل اوسکا ضعیف ہو انتشار اور تندی شہوت اوسکو اصل خلقت مین ضعیف ہوتی ہو یا اب ضعیف ہو گئی ہو اور پہلے اسکا یہ حال تھا کہ خود جماع کرنیکا عادی تھا اور اب آرزو اور خواہش جماع کی کرتا ہے مگر اوسپر مجرد طلب بھی قدرت نہین رکھتا پس اسکی یہ خواہش ہوتی ہی کہ کسی شخص کو جماع کرتے ہوئے دیکھے اور جو منی کہ اوسکے بدن مین ہے اوسکا جاری اور متحرک ہو کر نکلنا جو بروقت انزال کے ہوتا ہے آنکھ اونکے سامنے آجائے کہ اسوقت اونکی شہوت مین بھی حرکت پیدا ہو پھر جب اونکی شہوت مین حرکت پیدا ہوئی اگر اوسکے سامنے کوئی اور شخص جماع کرے یہ بھی منزل ہو جائیگا یا اوسکے عضو تناسل مین ایستادگی پیدا ہوگی کہ جماع کرنے پر دوسرے شخص سے اپنی قضائے حاجت کرنے پر قادر ہو جائیگا ان بیمارونکے دو گروہ ہوتے ہین ایک گروہ کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ اونکی شہوت اسیوقت ایستادہ اور متحرک ہوتی ہی جب اونسے کوئی مرد جماع کرے اوسوقت اس مابون کو انزال کی لذت ملتی ہی خود یہ منزل ہو یا نہو اور دوسرے فریق کا یہ حال ہی کہ جب اونسے کوئی مرد جماع کرتا ہے اوسوقت اسکو انزال نہین ہوتا بلکہ ایستادگی اونمین پیدا ہو جاتی ہی کہ اسکی وجہ سے وہ شخص اور دوسرے کیساتھ جماع کرنے پر قادر ہوجاتا ہے اور خلاصہ یہ ہی کہ یہ بیماری متوسط

HAKEEM SHOUKAT ALI

نفس اور خبث طبیعت اور خرابی عادت اور زنانہ پن سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر ایسے زنانون کے اعضائے جسمانی نہایت خوبصورت ہوتے ہین بہ نسبت مردونکے اعضا کے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اوبنہ کو جس بیماری کی نسبت بیان کیا جاتا ہے سب باطل ہے اور بڑا اجابع وہ آدمی ہے جو ان بیمارونکے علاج کرنے کی کوشش کرے اور کسی علاج سے اس مرض کو دور کرے کیونکہ انکی بیماری کوئی مرض طبعی نہین ہے پھر اگر کوئی علاج اونکو مفید ہے اور قواعد علم اخلاق کے ذریعہ سے درست ہوسکتا ہے وہ یہی ہے کہ انکی شہوت جماع کرانے کی توڑ ڈالی جائے اور اس توڑنے کی تدبیر یہی ہے کہ طرح طرح کے رنج اونکو پہونچائین جائین بھوکون مرین سونے نپائین قید شدید مین گرفتار رہین مارتے ارتے بیدم ہو جائین بس یہی اونکا علاج ہے بعض طبیب کہتے ہین کہ سبب ابنہ کا یہی ہے کہ وہ پٹھا حساس جو قضیب مین آتا ہے ان لوگون مین اوسکے دو شعبے ہو جاتے ہین باریک شعبہ جو قضیب کی جڑ سے لگا ہے اور غلیظ شعبہ حشفہ تک آتا ہے پس باریک شعبہ نہایت زیادہ کھلجانیکا محتاج ہوتا ہے تب جاکر اسکو جس ہوتی ہے پس چاہئے کہ یہ بیمار کسی دوسرے سے جماع کرا کر اوس باریک شعبہ مین کھجلی پیدا کرلے تب جاکر اوسکی شہوت اور تندی ظہور پکڑے اور معاملہ جماع پر قادر ہو یہ قول اس طبیب کا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے اور پہلے جو ہمنے لکھا ہے وہی صحیح علیہ ہے ایک ایسے گروہ سے جنکو کسیقدر علم تھا اور خط وافر صنعت ہذا مین رکھتے تھے اور مداخلت اونکی تاریخ حالات انسان مین زیادہ تھی اون سے عجیب عجیب حکایتین ایسے لوگونکی سنی گئی ہین **خنثی کا بیان** ایک تو خنثی وہ ہوتا ہے جسمین نہ مردونکے اعضا کے خاص ہوتے ہین نہ عورتونکے اور ایک قسم خنثی کی ایسی ہوتی ہے کہ جسمین دونون طرحکے عضو ہوتے ہین مگر دونون عضو ضعیف اور پوشیدہ نہین ہوتے ہین بلکہ ایک ضعیف اور پوشیدہ ہوتا ہے مردونکا عضو ہو یا عورتون کا اور دوسرا عضو اوسکے برخلاف قوی اور ظاہر ہوتا ہے ایک راہ سے پیشاب کرتا ہے دوسری سے نہین کرتاہے اور ایک قسم خنثی کی وہ ہے کہ جسمین دونون علامتین برابر ہوتی ہین مجھے خبر پہونچی ہے کہ بعض خنثی ایسے بھی ہین جو فاعل و مفعول دونو ہوتے ہین مگر مین ایسی کہون کو بہت کم سچ جانتا ہون اکثر خنثا کا علاج اسیطرح کیا جاتا ہے کہ جو عضو انمین پوشیدہ ہے اور زیادہ نمایان نہین ہے اوسے کاٹ ڈالین بعد اوسکے اندمال زخم کی تدبیر کرکے مطمئن ہو جائین۔

معذور ہونا طبیب کا اون باتون کے بیان مین جو تعلیم کرتا ہے تدبیر زن اور مرد کی اور تنگی فرج اور سمین ذکر کی

کچھ عار و ننگ طبیب کو کرنا چاہئے جو وقت بیان کرے اون تدبیرونکو جنسے ذکر کا بڑا کرنا اور فرج کا تنگ کرنا عورتون مین لذت پیدا کرنا بخوبی ہوسکتا ہے اور یہ بے شرمی اسواسطے اختیار کیجاتی ہے کہ تدبیرون کے ذریعہ سے نسل انسانی کی افزائش ہوتی ہے اور بقا نوع انسانی اسکے وسیلہ سے مقصود ہے اسلئے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ قضیب کے چھوٹے ہونے کے سبب سے عورت کو جماع مین لذت نہین ملتی کیونکہ اس چھوٹائی مین لذت کا ملنا خلاف عادت ہے اور جب لذت نہ ملیگی تو عورت کو انزال نہوگا جب انزال نہوگا تو لڑکا نہ پیدا ہوگا۔ اور یہ بھی اکثر ہوتا ہے کہ اگر قضیب چھوٹا ہو عورت اپنے شوہر سے نفرت کرتی ہے اور دوسرے مرد کی خواستگاری کرتی ہے اور بدکار ہو جاتی ہے اسیطرح اگر فرج مین تنگی ہو تو مرد اپنی عورت سے خوش نہین ہوتا اور نہ عورت اس مرد سے راضی ہوتی بلکہ ہر ایک کی خواہش تبدیل جفت کی ہوتی ہے مرد کی تو یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی ایسی عورت ملے جسکی فرج مین تنگی ہو اور عورت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی ایسا مرد ملے کہ جسکا ذکر موٹا ہو اسیطرح لذت بڑھانیکی تدبیر سے عورتون کا انزال جلدی ہوجاتا ہے اسلئے کہ عورتین اکثر اوقات دیر مین منزل ہوتی ہین اور مردونکے انزال سے پیچھے انکا انزال ہوتا ہے اور چونکہ مردونکی تندی شہوت بعد انزال کے جاتی رہتی ہے پس اتنی دیر تک بعد انزال کے نہین ٹھہر سکتے کہ عورتونکے انزال کی لذت پوری ہوجائے لہذا اولاد نہین ہوتی یہی ایک سبب ہے کہ چونکہ وہ عورتین مرد کے جلدی منزل ہو جانیسے اپنی بیہودی شہوت پر باقی رہجاتی ہین پس اونکو تلاش ہوتی ہے ایسی بدکار عورتونکی جو ساحقہ کرتی ہون اور چپٹی ڈالی ہون اسلئے کہ چپٹی لڑانے مین چونکہ دونون عورتین ہوتی ہین اور ان دونون کا انزال ساتھ ہی ہوتا ہے۔ حاجت برآری ایسی عورتونکی زیادہ ہوتی ہے جنکے مرد جلدی منزل ہو جاتے ہین یا جنکے قضیب موٹے نہون **ملذذات مردون اور عورتون کے** جو چیزین دونون کو لذت دیتی ہین وہ تو یہ ہین کہ سینگ کو یا کبابہ کو منہ مین رکھکر جو لعاب دہن پیدا ہو یا شیرہ آملہ اور شہد مین معجون بنا لا کر خواہ سونٹھ اور فلفل شہد مین ملا کر سوپاری کو چھوڑ کر قضیب پر لگاوین اسلئے کہ سوپارے پر ایسی دوا لگانا بیجے کچھ فائدہ نہین ہے **تعظیم ذکر** پہلے کھرے کپڑے سے قضیب کو ملے اوسکے بعد چربیان یا گرم قوام

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے تیل کی مالش کریں اور دودھ کا تعقیب پڑپکا خصوصاً بھیڑ کے دودھ کا اور اسکے بعد زفت کا چپٹا تاکہ خون کو جذب کرے اور اپنی لزوجت کی وجہ سے جسقدر کہ خون جذب کیا ہے اوسکو روک لے اور دوسرے یہ کہ اوسکی وجہ سے اس خون کو بستہ کر دے یہ تدبیر اول روز اور آخر روز میں کرنی چاہیے زفت کے چپکانے کی کیفیت اور اوسکا تفصیلی بیان اوس فن میں کتاب الزینت کے بیان میں ہوگا جہاں پر ہم تحسین بدن کا ذکر کرینگے۔ جونک کو سوکھا کر اگر اسکا طلا کریں یا کچھوا سوکھا کر اور جلباب جو ایک قسم لبلاب کی ہے کہ اوسمیں دودھ بھی ہوتا ہے اور بادروج کا پانی اسطرح کہ سوکھی ہوئی جونک لیکر ایک ناریل میں جسکے اندر پانی بھرا ہوا ہے رکھا ہو رکھ کے ایک ہفتہ تک و زیادہ اس سے رہنے دیں تاآنکہ خشک ہو جائے پھر اوسکو پیسکر بدستور طلا کریں **فرج کی تنگ کرنیوالی دوائیں** عود اور سعد اور راسن اور ایک تھوڑی سی مشک ان سکو پیس کے کسی اونی کپڑے میں جو میوسن میں ڈبو یا گیا ہو خوب لگا کر عورت اپنے مقام نہانی میں رکھے۔ ایضاً مازو خام دو جز رفقاح اذخر ایک جز نرگس یا ایک چلنی میں چھان کر کتان کے کپڑے کو شراب میں بھگو کر حول کریں واجب ہے کہ ان فتیلوں کو تیار کر کے ایسے برتن میں رکھیں جسکا منھ بند ہو اور ایک فتیلہ کو بعد دوسرے کے استعمال کرے کہ اسکے استعمال سے بکارت دوبارہ پلٹ آتی ہے۔ ایضاً پوست صنوبر کوفتہ چار جز پھٹکری دو جز سعد ایک جز شراب ریحانی میں کتان کے ٹکڑوں کو بھگو کر حول تیار کریں اور منھ بند کیے ہوئے برتن میں رکھیں اور ایک کو بعد دوسرے کے استعمال کریں کہ یہ دوا نہایت عمدہ ہے۔ **مسمنات** یعنے عورتکے مقام نہانی کے فربہ کرنیوالی دوا مشک اور زعفران کو شراب ریحانی میں جوش دیکر خرقہ کتان کو اوسمیں تر کر کے استعمال کرے کہ اس سے تلطیف بھی پیدا ہوتی ہے کرم دانہ بھی اس بارہ میں عجیب نفع پیدا کرتا ہے۔ **دوسرا مقالہ** ان اعضا کے اون حالات کا بیان جنکو باہ سے لگاؤ نہیں ہے اور خصیوں کے ورم اور گرم اور اون چیزوں کا ورم جو خصیوں سے قریب ہیں جیسے مقعد کے کنارہ کا حلقہ جس میں چنت پڑتی ہے **ورم خصیہ کا بیان** ورم کبھی خصیہ میں ہوتا ہے اور کبھی کیسہ خصیہ میں ہوتا ہے اور اوسکا پہچاننا ممکن ہے اور اوسکی سختی اور نرمی اور رنگ کا حال دریافت کرنا آسان ہے اور جو ورم خصیہ میں ہوتا ہے اوسکے ان حالات کا دریافت کرنا مشکل ہے محسوس وہی ورم ہوتا ہے جسمیں ورم کیسہ تک پہونچ جائے۔ کبھی ورم کے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے اسلئے کہ عضو شریف ہے اور قلب سے ملا ہوا اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ کیسہ پھٹ جاتا ہے پس بیضہ گر پڑتے ہیں اور پھر لپٹ جاتے ہیں اور دونوں خصیہ معلق ہو جاتے ہیں پھر وہ شگاف بھر جاتا ہے اور ایک سخت کیسہ نیا پیدا ہو جاتا ہے جو پہلے نہ تھا۔ اگر خصیہ سڑ جاتا ہے پس اوس شخص کو خصی کرنیکی ضرورت ہوتی ہے تاکہ سڑاہند پھیل نجائے اکثر اوقات ورم خصیہ سے کھانسی پیدا ہو جاتی ہے پس مادہ بطرف سینہ کے منتقل ہو جاتا ہے **علاج** واجب ہے کہ پہلے فصد کیجائے اور طبیعت نرم کیجائے خصوصاً ایسی دواؤں سے جو نیچے کیطرف سے مستعمل ہوتی ہیں اسلئے کہ اگر حمولات کا استعمال ہوگا بہت بڑا نافع ہوگا اور مادہ کھنچکر مقعد کیطرف آجائیگا بیشتر دوبارہ فصد لینے کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ مابض کی فصد کھول کر دوبارہ صافن کی کھولی جائے۔ واجب ہے کہ جانب مرض کی رعایت کیجائے پس جسطرف درد ہو اسی جانب کی فصد کھولیجائے اور اگر دونوں خصیہ میں درد ہو جسقدر خون لینا ضرور ہے دونوں ہاتھ کی فصد سے کر نکالیں۔ غذا سبک دینی ضروری گوشت بالکل ترک کر دینا چاہیے۔ اسیطرح جو غذا شبیہ گوشت کے ہے اور تدبیر تلطیف کرنی چاہیے پہلے عضو متورم پر سرکہ اور گلاب میں چھینٹے بھگو کر استعمال کئے جائیں اور لعاب ہائے باردہ اور عصارات باردہ کا استعمال کیا جائے اور ادھر ورم میں زیادتی شروع ہو اور اسی قسم کے ضمادات اور طلا کا استعمال شروع کیا جائے نسخہ ضماد کا آب مکوہ سبز آب کدو آبنے تازہ خاص کر آب کاسنی سبز آرد جو باقلا کیسعنہ زعفران اور روغن گل ایضاً کا کنج آرد جو سوکا آٹا ایضاً برگ سنے آرد باقلا روغن گل ہمارے تجربہ کی یہ دوا ہے۔ آرد باقلا اور بنفشہ پسا ہوا ہموزن لیکر ملائیں اور ضماد کریں اور اگر حرارت اور درد زیادہ ہو اوسوقت احتیاج اسکی بھی ہوگی کہ رادعات مثل برگ بنگ وغیرہ کی آمیزش کریں اور اگر اس ورم میں کیفیت صلابت ہو اور زمانہ ابتداء سے تجاوز نہیں کیا ہو اوسوقت واجب ہے کہ ایسی دواؤں سے تدبیر کریں جنمیں انضاج بھی ہو درجہ ابتداء کے لائق اور یہ نفع میں آرد باقلا اور بابونہ اور خطمی ہمراہ لعاب تخم کتان اور سپغول کے ہے۔ ایضاً آرد جو شہد اور پانی کے ساتھ ایضاً برگ کرنب اور آرد جو نمدی بیضہ اور روغن گل کے ساتھ جب تحلیل کی حاجت ہو اور خصوصاً ورم کا ٹھہر جائے نہایت مجرب یہ دوا ہے۔ بڑا منقہ بیج نکالکر اور زیرہ دونوں کو پیس کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

لیپ تیار کرے اور لگائے یا برگ کرنب اور میتھی دونوں پکا کر یا آرد باقلا اور منقی تازہ بیج نکالکر اور زیرہ سب پانی ملی شراب میں جوش دیں اور بسپر طلا کریں یا آرد جو اور گائے کا گوبر تھوڑا سا کندر اور آب کوئے سبز سرکہ میں بھگوئیں - یا چھوہارے کی گٹھلی جلاکر اوسکی راکھ اور خطمی ہموزن اجزا کو سرکہ میں گھولکر ضماد کریں کرنب اور سفیدی بیضہ یا زردی اوسکی یا انجیر کی جڑ شراب عسل اور پسی ہوئی علیمی کو تیل مرہم کے بنائیں یا منقے پانچ حصہ اور بلے ہوئے بن پسے ہوئے زیرہ حصہ کرنب نو حصہ علک الصنوبر تین حصہ کو شہد سے ملائیں ایضاً - اس ورم کیواسطے جسکے ہمراہ قرحہ بھی ہو چاندی کا میل روغن زیتون میں اسقدر پکائے کہ اوسکا قوام گاڑھا ہو جائے بعد اوسکے اوسپر موم اور ہرتال ٹپھاکر چولھے پرسے اوتار لیں - ایضاً علک الانباط اور اشق ہموزن اور روغن سوسن گائے کا گھی بقدر کفایت بیخ و درخ سوسن کے ہمراہ - ایضاً میتھی اور السی شہد اور پانی کے ہمراہ ایضاً پرانی شراب کی تلچھٹ سوسن کے ہمراہ ایضاً وہ دوائیں جو پہنے اورام بارد کے واسطے لکھی ہیں - ایضاً ایسے ورم کیواسطے جسکے پختہ کرنیکی حاجت ہے اور ورم بارد کیواسطے اور اوس ریح کیواسطے جو خصیہ میں ہو یہ دوا ہے تخم دیسا اور مویز ایک ایک جزو جھوون کو جلاکر اوسکی راکھ نصف جزو اوسکا ضماد کرے اور روغن زنبق کا ناذہ میں ٹپکانا بھی اس مرض میں نفع کرتا ہے - اور بارد اورام کو اس دوا سے خصوصیت ہے - اسیطرح مجیٹھ کا لسکانا بھی نافع ہے - اگر ورم دبیلہ ہوگیا ہو پس جائز ہے کہ کیسہ کے کسی مقام پر چاک کرے مگر نصل مقعد کے چاک کرنا جائز نہیں ہے کہ اکثر ناسور پیدا ہوجاتا ہے واجب ہے کہ ہمیشہ چانول کا آٹا پانی میں گھول کر اوس زخم پر رکھا کریں تاکہ پک جائے اور تحلیل ہو جانیسے منع کرے اور آخر میں تھوڑی سی مشک روغن زنبق میں گھولکر ناذہ میں پچکاری کے ذریعہ سے پہونچائیں کہ یہی کافی ہے - **خصیہ کے ورم بارد کا بیان** اکثر اوقات یہ ورم اوسوقت عارض ہوتے ہیں جب سوء القنیہ اور استسقے میں گرفتار ہو **علاج** وہی دوائیں نفع جو ورم گرم میں مذکور ہو چکے ہیں اونمیں سے آرد باقلا پسی ہوئی میتھی شراب مثلث ملاکر ضماد کرے - ایضاً کرنب ایک کفدست انجیر پانچ عدد پانی میں اسقدر پکائیں کہ گہرا ہو جائے اس سے زیادہ قوی یہ دوا ہے چنے کا آٹا اور آرد باقلا اور زیرہ گردے کی چربی بابونہ اکلیل الملک در موم اوسکا مرہم لگائے ایضاً گل بنفشہ میں گھولکر استعمال کرے زنبق ناذہ میں چند مرتبہ ٹپکانا عجیب نفع دوا ہے - ایضاً مصطگی زرد وٹ طلائی شراب میں اور زنبق ملاکر بیضہ پر طلا کرے رینڈی کے تیل کو خصیہ کے اورام میں عجیب خاصیت ہے اگر مشک کو روغن زنبق میں گھول کر ناذہ میں ٹپکائیں نہایت عمدہ دوا ہے **ورم صلب خصیہ کا علاج** انجیر بطخ کی چربی ایک ایک جزو برگ زیتون برگ سرو اشق ہر ایک نصف درہم طلا اور روغن گاؤ میں یکجا کریں ایضاً اقلیمیا اور زوفائے تر اور موم روغن گل اور بارہ سنگھے کی پنڈلی کا گودا مغز اور برگ علیق سب اجزا ہموزن لیکر لطوخ تیار کریں - ایضاً مقل ہشیج مثلث میں گھول کر تھوڑا سا آرد باقلا اور روغن ملائیں یہ علاج عمدہ ہے اس ورم کیواسطے بھوس گندم لیکر کوٹے اور باریک چھانے اور پھر کوٹے اور پھر چھانے یہانتک کہ سب چھن جائے پھر اوسکو سکنجبین میں گھولے اور بھوسی کی چھنی ہوئی اوس میں ملادے اور مقام ورم پر اسکو بالتزام لگاتا ہے یہ دوا گرم ہے مگر حرارت اوسکی معتدل ہے اور جب خشک ہو جائے چھڑا کر پھر لگائے تاآنکہ ورم زائل ہو جائے یہ دوا ہر ایک سختی کیواسطے نافع ہے ایضاً ورم صلب کیواسطے بابونہ اور ہینگ اور میتھی اور باقلا اور گھی اور دوشاب انگور یا انجیر تیار کیا ہوا ان سب کا ضماد کرے - ایضاً چھوہارے کی گٹھلی کی راکھ دو جزو خطمی ایک جزو سرکہ میں پیسکر ضماد کریں **عاقونا اور ارساطون کا بیان** یہ بیماری شاذ و نادر ہوتی ہے عورتوں میں تو بہت ہی کم ہوتی ہے کیفیت اس بیماری کی یہ ہے کہ مردون کے آلۂ ذکر میں اور عورتوں کے رحم کے منہ میں اختلاج پیدا ہوتا ہے اور تمدد اوعیۂ منی میں ورم حار کی جہت سے پیدا ہوتا ہے اگر اس بیماری سے نجات نہو آخر کار خلع اوعیۂ منی اور اونمیں اخر اور تمدد اور تشنج عارض ہوکر قتل کر ڈالتا ہے اور اوسوقت مریض کا پیٹ پھول جاتا ہے اور پسینہ نکلتا ہے **علاج** جسوقت یہ بیماری ظاہر ہو واجب ہے کہ فصد کیجائے اور پچھنے لگائے جائیں جونکیں چسپاں کیجائیں پھر مسہل دیا جائے اور ایک ہی دفعہ نہیں ورنہ کوئی مادہ اعضاء علیا تک وتر آئے گا بلکہ تھوڑا تھوڑا اور نرم مسہل دیں جیسے آب لبلاب اور املتاس یا آب چقندر آب برگ کدو املتاس کے ہمراہ اور گوگل کے شوربے کھلائیں اور سرد ترکاریوں کے شوربے جو ملین اور ملطف ہیں جیسے پالک و تمد وغیرہ اور حقنہ ان دواؤں سے تجویز کریں سپستان آلو بخارا خطمی چقندر شیر خشت سرد دواؤں کے طلا کرنے میں زیادہ مبالغہ کرنا چاہیے کہ اعضائے تناسل اور پیٹ پر لگاتے رہیں تاآنکہ شکوک ان ختم پایا اور جلد اوسکی شفاخت فرمائیں گرم

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ورم انثیین گرم مین ہو چکی ہے نیلوفر کی جڑ اور اصل السوس کو اس مریض کے مزاج سے نہایت موافقت ہے **انثیین اور قضیب کے درد کا بیان**
سوء مزاج مختلف بارد اور حار سے اور ریح سے اور ورم سے اور چوٹ لگنے سے اور کسی صدمہ سے پیدا ہوتا ہے **علامات** اگر سوء مزاج سے ہوگا تمدد
شدید نہ ہوگا اور گرمی سردی اوسکی بذریعہ حس کے دریافت ہوگی گرم مین سوزش ہوگی اور سرد مین خدر ہوگا اور زیادہ بھی نہ ہوگا ریحی درد کے ہمراہ
تمدد ہوتا ہے اور بدون گرانی کے ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جاتا ہے اور یہ سب قسمین اپنے اپنے سبب اور علامات کے ہمراہ ہوتی ہین **علاج**
ہر ایک قسم کے درد کا علاج ظاہر ہوسکتا ہے اوس بیان سے جو خصیہ کے تبرید اور تسخین کے بارہ مین بیان ہوا یا اوس کے ورم کا علاج خواہ اوسکے ریح
کی تحلیل کا علاج یاد کرنا چاہیے اگر برودت شدید ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ رینڈی کے تیل مین فربیون کو گھول کر استعمال کرین اور اگر التہاب اور شورش زیادہ
ہو عصارات مبردہ کہ اسمین شوکران اور افیون بھی ہو استعمال کرنا چاہیے چوٹ لگنے سے اور صدمہ سے اگر درد ہوتا ہو پہلے فصد لیکر جو عضو درد کرتا ہو
اس پر مبردات رادعہ کہ جنمین قبض نہ ہو ورنہ ایذا ہوگی بلکہ اون مبردات مین تلیین کی قوت ہو جیسے بنفشہ کدو نیلوفر وغیرہ اور بعد اسکے لعاب خطمی اور
بابونہ وغیرہ کا استعمال کرین ایضاً اسفنج اور مرسرد پانی کے ہمراہ اور تخم کتان سرد پانی مین گوندھ کر باگمی مین علک الانباط سب ہو **دونون خصیون کے**
بڑھ جانے کا بیان کبھی دونون خصیہ بڑھ جاتے ہین نہ بطور ورم کے بلکہ بطور فربہی اور شادابی کے جیسے دونون پستان عورتونکے بھی اسیطرح
بڑھتے ہین **علاج** ایسی سرد دواؤنسے علاج کرنا چاہیے جنسے باکرہ عورتون کے پستانون کا خواہ اون عورتون کے پستان کا علاج کیا جاتا ہے جن کے
پستان بہت بڑے ہوجاتے ہین اور وہ دوا چپکنے والی ہو تاکہ چھوٹے ہوجائے اور نہ گر پڑے جیسے شوکران کو بھنگ ملاکر طلا کرنا اور اسیطرح جو دوا کہ قوت
غاذیہ مین ضعف پیدا کرے سیسہ کے ٹکڑون کو آپس مین رگڑنے سے جو برادہ گرے اوسکو ہرے دھنیا کے پانی مین گھول کر لگانا چاہیے کہ ٹھنڈا اور ٹوٹی ہوئی
چکی کا پتھر رگڑ کر جو برادہ گرے وہ بھی اسمین ملالین ۔ اگر ہر وقت روغن زنبق کو تازہ مین پچکاری سے ٹپکاتے رہین یہ بھی اس مرض کو مفید ہوتا
ہے اور اپنی معتدل مقدار پر اوس عضو کو پھیر لاتا ہے **خصیہ کا اوپر چڑھ جانا اور چھوٹا ہوجانا** کبھی خصیہ کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ سمٹ جاتا
ہے اور چھوٹا ہوجاتا ہے اس سبب سے کہ برودت اور ضعف کا غلبہ اوسپر ہوجاتا ہے اور اکثر غائب بھی ہوجاتا ہے اور چڑھتے چڑھتے پیٹ کی اوس جھلی
تک پہونچتا ہے جس کو مراق کہتے ہین تا اینکہ پیشاب دشواری سے ہوتا ہے اور پیشاب کرتے وقت درد ہونے لگتا ہے تقطیر بول پیدا ہوتی ہے **علاج**
مروخات اور ضمادات گرم جو مقوی ہون اور جذب کی قوت اون مین ہو کہ جنکا بیان الفاظ مین ہو چکا ہے اونھین کو استعمال کرے ۔ اگر خصیہ غائب
ہو جائے اور اپنی جگہ سے چلا جائے اوس کا علاج یہ ہے کہ ہمیشہ استحمام کرین اور پے درپے آبزن کرتے رہین اور کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے
جسکو قدیم زمانہ کے طبیبون نے ذکر کیا ہے تا ذہ مین ایک نلی داخل کرکے پھونکین تاکہ اوس کا بدن نرم ہوجائے اور خصیہ اوتر آئے **دوالی**
اور صلابات صفن کا بیان کبھی خصیہ کی تھیلی اور اوسکے گرد جو چیزین ہین اون مین گرہین گرہین سی پڑ جاتی ہین اور پیچیدہ ہوتی ہین ۔
اور بہت سی ہوتی ہین اور کبھی انہین ریح بہت سی بھر جاتی ہے اور متواتر اختلاج پیدا ہوتا ہے اور اکثر عضو پر ورم صلب آجاتا ہے کہ وہ
از قسم اورام باردہ کے ہوتا ہے ۔ اور اکثر یہ بات بائین طرف پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ بائین جانب اسکی ضعیف ہوتی ہے اور ایک رگ بھی اطراف
زیادہ ہے جسمیں ریزش مواد کی ہوتی ہے **علاج** اوس کا علاج وہی ہے جو اورام صلب کا علاج ہے **استرخائے صفن کا بیان**
کبھی صفن لانبا اور ڈھیلا ہوجاتا ہے اور اسوجہ سے ایک بات خراب پیدا ہوتی ہے جسکا ذکر ہوا ہے **علاج** ہمیشہ نطول کرین ایسی سرد دواؤنکا
جو قابض ہین لیپ بھی انہین دواؤن کا کرین اور جماع مین کمی کرین بعض طبیب ایسے بھی گذرے ہین جو تھوڑی سی مقدار صفن کی کاٹ کر
اور عضل صفن کی کسیقدر کاٹکر باقی ماندہ کو ڈورے سے سی دیتے تھے تاکہ حجم اوسکا بقدر معتدل ہوجائے اور احتیاط کی حد گی یہ بھی ہے کہ پہلے سی لین
اوسکے بعد عضل کو کاٹین **ادرہ اور فتوق کا بیان** ہمنے اس تیسری کتاب کے آخر مین ایک باب جداگانہ قیلہ اور فتق کے بارہ مین لکھا ہے
وہان اوسکو دیکھنا چاہیے **دونون خصیہ اور ذکر کے سمٹ جانے کا بیان** یہ بات نہایت سردی کیوجہ سے پیدا ہوتی ہے یا اکل توت

HAKEEM SHOUKAT ALI

ساقط ہو جائے جیسے بیماران امراض حادہ کو اور اونھین مقامات مین اسکا بیان کرینگے **قروح خصیہ اور ذکر اور مبدا و مقعد کا بیان** اون مقامات مین جو قروح پیدا ہوتے ہین نہایت خراب اور بہت پھیلنے والے ہوتے ہین اسواسطے کہ یہ اعضا ایسی صورت پر ہین کہ بہت جلد ان اعضا کیطرف عفونت آتی ہے اسواسطے کہ ہوا کا گذر ان اعضا تک نہین ہوتا ہے یعنے ہوا سے آڑ مین ہین اور حرارت اور رطوبت کیطرف ہر وقت رہتے ہین فضول کے مجاری سے قریب ہین بعض وجہ سے اندرون شکم کے قروح اور منہ کے قروح سے بھی انکو مشابہت ہے بہت خراب اور زبون وہ قرحہ ہے جو قضیب کی جڑ کے متصل ہے اور مقعد مین ہو اور یہ خرابی اسوجہ سے ہے کہ یہ قرحہ تخفیف قوی کا محتاج ہے اور جس کی باعث کہ قرحہ پڑ چکا ہے شدید اور قوی ہے اکثر اوقات یہ قرحہ اوسکا محتاج ہوتا ہے کہ قضیب کاٹ ڈالا جائے جبوقت کہ قروح مین عفونت بڑھجائے اور پھیل جائین **علاج** جو قرحہ حشفہ یعنے سپارے مین ہو اسکو تخفیف کی زیادہ حاجت ہے بہ نسبت اوس قرحہ کے جو غلاف اور جلد قضیب پر ہو اسواسطے کہ سپارے کا مزاج زیادہ خشک ہے یہ قرحہ باز وقت تازہ ہین یا پرانے ہو چکے ہین اور اونھین مین سے قروح خبیثہ بھی ہوتے ہین تازہ قرحہ کیواسطے کوئی دوا اس سے بہتر نہین ہے کہ مردار سنگ اور اقلیمیا شراب سے دھوئی ہوئی اور توتیا کا استعمال کرین اور اسی کے قریب یہ بھی ہے کہ سوختہ پیکر چھڑکین کدوے سوختہ عجیب نفع کرتا ہے اور پھٹکری کی راکھ اور توتیا کا چھڑکنا اور سرد پانی ملاکر طلا کرنا چاہیے لیکن اگر قرحہ مین تری زیادہ ہو اور پیپ پڑ گئی ہو اوسوقت ان دواؤنسے زیادہ قوی دواؤنکی حاجت ہے جیسے تانبے کا کشتہ اور چھلکے درخت صنوبر صغار کے جلے ہوئے اور اگر احتیاج گوشت اوگانے کی ہو کندر بھی انھین دواؤن مین ملا دینا چاہیے یہ دوائے مرکب اوس قرحہ کیواسطے ہے جو زیادہ تخفیف کا محتاج ہے اور گوشت بھی پیدا کرتی ہے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ توتیا مصر انزروت کندر شادنج عربی مازو درخت کی لٹین جسکو ڈاڑھی کہتے ہین جلی ہوئی سفید پھٹکری سرخ پھٹکری جلی ہوئی مازو گلنار اقاقیا سب اجزا بموزن زنگار کسی ایک دوا کے وزن سے ڈیوڑھا انار ترش کی کلی ایک جزو روغن گل مین مرہم تیار کرین دوسرا نسخہ خبث الحدید مردار سنگ دم الاخوین کاغذ سوختہ پھٹکری سوختہ روغن گل مین ضماد تیار کرین خواہ مرہم بنائین یا قرص تیار کرین۔ اور اگر قرحہ پرانا ہو گیا ہو اسمین کندر اور دقاق کندر یعنے اوسکا برادہ اور ایلوہ سب اجزا بموزن داخل کرین اور اگر قرحہ اکال ہو یعنے سڑ گیا ہو اوسکو یہ نسخہ بھی نفع کرتا ہے آدمیون کے بال کی راکھ اور انجدان اور بہارطی سودسب پیکر ذرور اور ضماد تیار کرین۔ ایضاً اس سے بھی قوی ہے دونون قسم کے ہرتال کی راکھ سات جزو چونہ پتھر کا بیس جزو بے بجھایا ہوا اقاقیا بارہ جزو سرکہ اور تازہ اسپغول مین گوندھکر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرکے استعمال کرین اس نسخے سے زیادہ قوی اور پہلے نسخے سے قوی تر یہ نسخہ ہے دونون ہرتال اقاقیا زنگار موبزج پھٹکری کی راکھ عفص ان سب سے قرص تیار کرے پھر اگر قرحہ سیاہ ہو گیا ہو اور سیاہ پڑ گیا ہو بہتر یہ ہے کہ کاٹ ڈالے اور جتنی جگہ خراب ہو گئی ہے سب کو جدا کرکے نکالڈالین اوسکے بعد ایسے مرہم لگائین جو گوشت پیدا کرین **قضیب کے قروح کا بیان** اونکا علاج بھی وہی ہے جو قروح مثانہ کا علاج ہے اور کبھی ایسی دوا کی بھی حاجت ہوتی ہے جسمین کاغذ سوختہ پڑا ہو اوسکا نسخہ یہ ہے کاغذ سوختہ پھٹکری بھنی ہوئی اقلیمیا مغسول بعد دھونے کے اور پوست درخت صنوبر صغار اور کندر انھین دواؤن سے قرص تیار کرین اور پچکاری وغیرہ سے زخم کے اندر پہونچائین **قضیب کی کھجلی کا بیان** یہ کھجلی ایسے مادہ گرم سے ہوتی ہے جو قضیب مین اوترتا ہے یا کوئی عرق گرم جو قضیب کی جانب سے ترشح ہوتا ہے پس کھجلی دیکھتی ہے **علاج** اس مادہ کو دور کر دینا چاہیے فصد اور اسہال کے ذریعہ سے بعد اوسکے یہ مرہم استعمال کیا جائے اقاقیا اور ماشیا ہر واحد نصف درہم نوشادر ایک دانگ صبر ایکدانگ زعفران نصف دانگ ان سب دواؤن کو بموزن افشان سب دوا کو کوٹ چھانکر روغن زنبق ملا کر مرہم تیار کرین کہ یہ مجرب ہے۔ کبھی اس کھجلی مین سکون اسطرح پیدا ہوتا ہے کہ حمام مین جاکر سرکہ اور روغن گل بیروزہ اور نطرون اور پھٹکری کو طلا کرین اور اگر زیادہ خراب کھجلی ہو اوسی دوا مین تھوڑی سی موبزج داخل کر دین پھر جب حمام سے نکلے انڈے کی سفیدی شہد ملاکر لگائے اور اگر کوئی دوا نفع نہ دے اور فصد اور استفراغ ہو چکا ہو لازم ہے کہ ران کی اندرونی جانب مین پچھنا لگائے اور قریب قریب اسی مقام کے اور جونکین بھی اوسی جگہ لگانی چاہئین **قضیب کے اورام حار کا علاج** یہ علاج بھی قریب قریب انثیین کے اورام حارہ کے ہے لیکن قضیب کے ورم قابض دواؤنکے متحمل زیادہ ہین ان اورام کے خاص نسخہ مین سے ایک یہ نسخہ ہے پوست انار خشک گلسرخ سوکھا ہوا مسور سرکہ یا پانی مین پکائین

HAKEEM SHOUKAT ALI

جب پھرا ہو جائے روغن گل ملا کر مبہین اور استعمال کرین ایضاً قیمولیا آب کوے سبز کے ہمراہ اسیطرح گل ارمنی اور سور اور برگ کاسنی **قضیب کے اورام باردہ کا علاج** اسکا بیان بھی قریب ہے انثیین کے اورام باردہ کے علاج سے اور یہ ورم سوء القنیہ اور استسقا مین اکثر ہوتا ہے نیلا ہو جاتا ہے ایسے ورم کے واسطے چھوہارے کی گٹھلی پسی ہوئی دو جز خطمی ایک جز سرکہ مین پکا کر ضماد کرین اور وہ دوا جو بھوسی اور اشق سے بنائی جاتی ہے اور ورم صلب انثیین کے علاج مین مذکور ہو چکی وہ بھی اسکے مناسب ہے اور بہت مناسب اس دوا کے واسطے ہوتی ہے جب قضیب مین ورم صلب عارض ہو **شقاق جو قضیب مین اور اوسکے گرد پیدا ہو** اسکا علاج بھی وہی ہے جو شقاق مقعد کے علاج مین لکھا گیا بہت جلد نفع کرنیوالی یہ دوا ہے کہ نیولیا اور توتیا اور پسی ہوئی مہندی سب ہموزن لیکر موم اور زردی بیضہ اور روغن گل ملا کر مرہم بنا کرین **قضیب کے درد کا بیان** یہ درد مختلف اسباب سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر اوقات پیشاب کے بند ہونے سے عارض ہوتا ہے شفا اس درد سے نرم حقنہ لینے سے اور فقط آب جو ہمراہ بتاشہ کے پلانے سے ہوتی ہے اور زیر درد کے پاس نہانا چاہئے تاکہ فضول کا جذب ہو جائے بعد حقنہ دینے کے پیڑو اور قضیب کے گرد اسقدر سینکین کہ جلد نرم ہو جائے اوسکے بعد گرم پانی اوس مقام پر گرائین اور بنفشہ کو طلا کرین کہ یہ تدبیر نافع ہے **ثالیل جو ذکر پر ہون** ان کو کاٹ ڈالنا چاہئے اور اسکے بعد خون بند کرنیوالی دوا لگائی جائے اور پھر حام ستون کا علاج کیا جائے **علاج اون دانون کا جو مشابہ توت کے ہون** اور اوس گوشت کا جو بعضے مقامات پر بڑھ جائے نسخہ بورہ سوختہ مکہ چوب انگور پانی ملا کر نرم نرم پیسین اور اس دانہ پر جو مثل توت کے ہو لگائین خواہ کوئی اور دانہ جو مشابہ اسکے ہو جب نافع نہ ہو اس دانہ کو کاٹ ڈالین اور زنگار اور بیخ بچھنکری اوس پر چھڑکین پھر اگر اس دانہ مین خرابی زیادہ ہو بجز داغ دینے کے چارہ نہ ہوگا **ترچھا ہونا ذکر کا** پہلے نرم کرنیوالی روغن سے ذکر کو نرم کرین جیسے تل کا تیل اور روغن سوسن اور روغن نرگس اور لطیف چربیان جو معلوم ہو چکی ہین جیسے مرغ کی چربی اور بط کی چربی اور مغز ساق گاؤ اور پیل گاؤ وغیرہ اور موم اور ... اور ان چیزونکا استعمال حمام مین کرین یا حمام کے باہر اور مقام پر اور حقنہ بھی انھین دواؤنکی پچکاریان دین اور بہ نرمی سیدھا کرتے رہین تاآنکہ سیدھا ہو جائے اور کجی جاتی رہے

اکیسوان فن عورتون کے اعضاء منی کے احوال کا بیان

اس فن مین چار مقالہ ہین **پہلا مقالہ** زاد کلیہ کا بیان اور بچے کا رحم پیٹ مین علوق قرار پانا اور بچہ جننے کے بیان مین **رحم کی تشریح** ہم کہتے ہین کہ عورتون تولید منی کا آلہ یہی رحم ہے جو اصل خلقت مین مردونکے آلہ تولید منی سے مشابہ ہے کہ وہ ذکر ہے مگر فرق اتنا ہے کہ مردونکا آلہ تولید منی باہر جسم کے لٹکا آتا ہے اور پورا ہے اور عورتون کا آلہ تولید منی ناقص ہے اندرون جسم کے بند ہو رہا ہے اسطرح پر گویا آلہ ذکر اولٹ کر اندر چلا گیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رحم کی تھیلی بمنزلہ کیسہ خصیہ کے ہے اور رحم کی گردن بمنزلہ قضیب کے ہے دونون خصیہ یا بیضہ بھی عورتونکے واسطے اسیطرح مخلوق ہوئے ہین جیسے مردونکے واسطے لیکن مردون مین بڑے بڑے ہین اور لٹکے ہوئے لانبے گولائی کیطرف مائل اور عورتون مین چھوٹے چپٹے اور گول گول ہین مگر چپٹے زیادہ ہین اور فرج یعنے مقام نہانی مین عورتونکے دونون طرف رکھے ہوئے ہین ایک ہی قوت سے یعنی کوئی ان دونون مین کم نہین ہے جیسے مردون کا بایان خصیہ کم ہوتا ہے عورتونکے دونون خصیہ الگ الگ ہین کہ ہر ایک سے ایک جھلی لپٹ کر خاص ہو رہی ہے ایک ہی تھیلی مین دونون جمع نہین ہوئے ہین ہر ایک جھلی جو ان پر لپٹی ہے ایک جرم عصبی ہے جسطرح مردونکے واسطے اوعیہ منی درمیان بیضہ اور درمیان اوس راہ کے قضیب کی جڑ سے جدا ہوکے منی نکلتی ہے اوسیطرح عورتونکا اوعیہ درمیان اونکے دونون خصیون کے اور درمیان اوس راہ کے جو عروق منی وغیرہ گرتی ہے اندرون رحم تک ہے لیکن مردونکا ظرف منی بیضہ سے شروع ہو کر اوپر کو چڑھتا ہے اور اوس مغاک مین جاکر بند ہو جاتا ہے جس سے علاقہ بیضہ کا اوترتا ہے یا جاتا ہے درانحالیکہ وہ علاقہ لپٹا ہوا ہے اور تہ بہ تہ ہے اوسکے بعد پھر وہ ظرف نیچے اوتر کر منسوب ہو جاتا ہے اور اس مین کجی آجاتی ہے اور پیچ در پیچ اور گھماؤ اوسمین پڑتے ہین کہ انھین پیچیدگی کے مقام پر نضج منی کا ہوتا ہے یہانتک کہ وہ پھر پلٹ کر اوس مجری تک پہونچتا ہے جو ذکر کی جڑ مین دونون جانب سے بنی ہوئی ہے اور جو چیز کہ قریب اوس جڑ کے ہے کہ اوس تک کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

مثانہ کی گردن ہو گئی ہو۔ اور یہ داہ مردون کے بدن مین لانبی ہو اور عورتون کے جسم مین چھوٹی ہے عورتون مین دونون بیضون کی جگہ مائل ہو کر دونون خاصرہ کے پاس ملی ہوئی ہین جیسے دو سینگ نیچے ہوئے ہین اور حالبین تک اینچے ہو گئے ہین اور دونون کے کنارے بڑی ارقبین سے لگے ہین اور جماع کرنے کے وقت تن جاتے ہین اور اس کھچاؤ کیوجہ سے گردن رحم کو واسطے قبول کرنے منی کے برابر کر دیتے ہین اسطرح پر کہ اوسکو دونون طرف کھینچ کر اوسمین وسعت پیدا ہوتی ہو اور کھلجاتا ہو اور منی وہانتک پہونچ جاتی ہو اور یہ دونون سینگ عورتون مین بہ نسبت مردونکے زیادہ چھوٹے ہوتے ہین اور اس بات مین بھی اختلاف ہوتا ہو کہ اونہی سی عورتون مین بیضون سے متصل ہوتے ہین اور انھین دونون زیادتیون مین جیسے سینگ سے مشابہ ہین لکھا ہو ایک شے ایسی زائد ہوتی ہے جو ہر ایک بیضہ سے اوگتی ہو اور دہانہ کو رنگ منی کو گراتی ہے اور انھین دونون کا نام قاذف المنی رکھا گیا ہو جو عورتون کے بدن مین بیضون سے گراتے ہین اسلئے کہ ادھر منی عورتون مین اونکی نرمی دونون بیضون کی نرمی کے قریب ہے اور اونکے سخت کرنیکی و نیز اونکی جھلی کے سخت کرنیکی حاجت اس سبب سے نہین ہوئی کہ وہ ایک ٹیڑے مین ہین لہذا اسکے محتاج نہین ہین کہ دوسرے کوئی چیز اونمین گرے یا وہ کسی چیز کو دور تک پھینکین۔ لیکن مردونمین ان دونون کا بیضون تک پہونچنا موجب ہوا ورنہ اچھا تھا اور نہ ان دونون بیضون سے اونکی بیزش ہوئی اور اگر ایسا کیا جاتا تو ہر آئینہ یہی دونون بیضونکو ایذا رسانی کرتے بروقت تنجانے اور کھینچنے کے کیونکہ انمین سختی زیادہ ہوتی بلکہ ان دونون مین ایک واسطہ پیدا کیا گیا ہے جسکا نام بند مبوس ہو اور جسکا فائدہ بروقت اندرونی الجانے کے ہوتا ہے رحم کے اندر ایک کنارہ گول عصبی مزاج کا ہے پھر اوسکے وسط مین ایک دال چربی بھی ہو اور دوال پر ایک زائدہ بھی بنایا گیا ہے رحم مین بہت سی رگین پیدا ہوگئی ہین جنکا بر آمد ہونا اونمین رگونسے ہوتا ہو جنکو ہمنے بیان کیا ہے پس اس جگہ پر بوجہ کثرت رگون کے جنین کیواسطے سامان مہیا ہے اور فضول حیض کیواسطے اوراسی جگہ ہو رحم کی بندش صلب کے بہت قوی اور کثیر رباطات سے تا جانب ناف اور مثانہ اور چوڑی ہڈی کے اوپر تک لگی ہو لیکن پھر بھی وہ رحم بہت زیادہ بہ نسبت اپنی رباطات کے اور بہ نسبت اون چیزون کے جو رحم سے متصل ہو از قسم پٹھے اور رگون کے جنکا بیان تشریح عصب وعروق مین مذکور ہو چکا۔ رحم کی پیدائش ہو ہر عصب سے اسواسطے کیگئی تاکہ وقت شامل ہونے جنین کے خوب کھنچے اور بروقت بچہ پیدا ہوجانے کے خوب سکڑے اور چھوٹا جسم ہو جائے اور اوسکی تجویف پوری نہو جائے جبتک تمام نمو کو نہ پہونچ جائے جسطرح دونون پستانون کا بھی یہی حال ہو کہ اونکا حجم بھی پورا نہین ہوتا ہے جبتک تمام نمو کو نہ پہونچ جائین اسلئے کہ یہ تجویف قبل اس زمانہ کے بیکار رہتی ہو اور محتاج الیہ نہین ہوتی ہے اور اسی واسطے ناکتخدا لڑکیونکا رحم بہت چھوٹا ہوتا ہے جبتک باکرہ ہین بہ نسبت دوشیزہ عورتونکے اس عضو کیواسطے آدمیون مین دو تجویف ہین اور غیر انسان مین بہت سی تجویفین ہین جن کا شمار پستان کے سرونسے کیا جاتا ہے اور مقامات اس تجویف کے مثانہ کے نیچے ہین اور فصل و جدائی تجویف کی مثانہ پر اور کیطرف سے ہوتی ہو جس طرح مثانہ اس تجویف پر زائد اور جدا گانہ نیچے کیطرف سے ہوتا ہے اور دہانہ کے آگے سے ہوتا ہو تاکہ ایک فرشگاہ نرم تیار رہے اور حفاظت کی جگہ مین ہو اسطور کی خلقت مین اس عضو کی غرض اولی رحم کیطرف متوجہ نہین ہو تاکہ جنین کیطرف سے اور یہ فرشگاہ ناف کے قریب سے آخر منفذ فرج تک تیار ہوتی ہو اور گردن بھی یہی ہو رحم کی گردن کا طول معتدل اکثر عورتون مین چھ انگل سے گیارہ انگل تک ہوتا ہو اور بیچ مین اس گنتی کے سات انگل سے لیکر دس انگل تک کبھی اس سے چھوٹا اور لانبا بھی ہوتا ہے جماع کرنے اور ذکر کرنے کیوجہ سے اور کبھی شکل مقداری اوسیطرح کی ہوجاتی ہے جس شخص کے جماع کرنے کی بہ عورت خوگر ہو خود رحم کا طول بھی قریب قریب اسی مقدار کے ہوتا ہے اور اسقدر طولانی ہوتا ہے کہ اوپر کی تینون معاء کو مس کرتا ہے۔ رحم کی خلقت دو طبقون سے ہوتی ہے۔ اندرونی طبقہ قریب اسکے ہو گیا ہو کہ رگونکی خلقت سے مشابہ ہو جائے اور خشونت اس طبقہ کی اسیوجہ سے ہو منھ اور رگون کے جو گریون کے طور پر رحم مین ہین نقرہ رحم بھی کہلاتے ہین انھین نقرونسے جنین کی جھلیان متصل ہوتی ہین اور انھین سے خون حیض بہتا ہے اور انھین نقرونسے جنین غذا پاتا ہے ظاہری طبقہ رحم کا قریب عصبانی ہونے کے ہو اور ہر ایک طبقہ ان دونون سے کبھی سمٹتا ہے اور کبھی پھیلتا ہو اور اسی اسفدادے جو اسکی طبیعت مین ہے خارجی طبقہ سادہ ہے اور ایک ہی جسم ہو اور داخلی طبقہ گویا دونون قسمون پر شامل ہے کہ دونون الگ الگ ہین اور باہم چسپیدہ نہین ہین اسطرح پر کہ اگر اندرونی طبقہ بطور پوست کے اوتار لیا جائے تو بیرونی طبقہ بھی اسکے ساتھ اودھڑ جائے۔ رحم غلیظ اور ثخین بھی ہوتا ہے جیسے کہ موٹا ہو جاتا ہو اور یہ بات رحم کو ایام حیض مین عارض ہوتی ہو پھر جب ہوتے

HAKEEM SHOUKAT ALI

حیض سے پاک ہوگئی ہو بلا اور خشک ہوجاتا ہے رحم میں ایسی نرمی ہے کہ جسقدر جنین بڑھتا ہے اوسیقدر رحم بھی بڑھتا ہے اور پھیلتا ہے بقدر جثہ جنین کے اور جو وقت کسی عورت سے جماع کیا جائے رحم کی مدافعت اور ہیئت آمد فرج کے منھ تک ایسی ہوتی ہے جیسے کہ وہ براہ طبیعت شایق ہو کر باہر نکل آتا ہے اگر کوئی شخص کہے کہ رحم کی خلقت عصبانی ہے اوسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ اوسکی پیدائش دماغی پٹھے سے ہے بلکہ مطلب دکھایا ہے کہ اوسکی پیدائش ایسے جسم سے ہے کہ جو بنا پٹھے کے ہے کہ سفیدی اور خون اوسمین نہیں ہے اور دراز ہوکر نرم ہوگیا ہے اور ایک پٹھا دماغ سے اسمین آتا ہے اسی واسطے اسمین حس پیدا ہوتی ہے اور اگر عصبانی ہونے کے اسمین آثار زیادہ ہوتے دماغ کی مشارکت اوسکو زیادہ ہوتی رحم کی گردن غضروفی ہے جیسے گوشت گرہ پڑی ہوتی کہ اس نیچے اوپر ہونے گندہ ہوگا اوسکی سختی اور غضروف ہونے کی صفت بڑھتی ہے اور تحمل اور برداشت زمانہ حمل میں زیادہ ہوتا ہے۔ اسی عضو میں ایک مجری ایسا ہے جو مقابل ہے فرج کے اوس منھ کے جو باہر ہے اسی مجری میں مقدار کافی منی کی پہونچتی ہے اور خون حیض بھی اسطرف سے نکلتا ہے اور لڑکا بھی اسیطرف سے پیدا ہوتا ہے۔ رحم کا منھ زمانہ آبستنی میں بہت تنگ ہوجاتا ہے اتنا تنگ ہوتا ہے کہ سلائی کا سرا بھی اسمین داخل نہیں ہو سکتا ہے پھر وقت پیدا ہونے بچے کے خداوند تعالی کے حکم سے پھیل جاتا ہے اوسی طرف سے جنین نکلتا ہے پیشاب کی راہ عورتونکے واسطے اوسکی اور جگہ مقرر ہوئی ہے اور وہ قریب منھ رحم کے ہے متصل اوپر کے مقامات کے بائین طرف ہٹی ہوئی ہے اور بعض عورتون میں داہنی طرف رحم کی گردن کے ہے قبل زوال بکارت لڑکی کے گردن رحم میں چند جھلیاں ایسی ہوتی ہیں جنکی بناوٹ نیلی رگون اور رباطات سے ہوتی ہے کہ ہر ایک شاخ سے اوسکے ایک چیز اوگتی ہے کہ ان سب کو ازالہ بکارت توڑ دیتا ہے اور جو خون ان میں بھرا ہوتا ہے وہ اوسیطرف سے نکلتا ہے **جنین کے پیدا ہونیکی کیفیت** بوقت رحم منی پر شامل ہوا ایسے مرد کی منی اوسمین ٹھہر گئی تو پہلے حالت منجملہ حالات حمل کے وہ استقرار نطفہ کی جو رحم میں پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ منی میں جھین سا اوٹھتا ہے اور یہ بات قوت مصورہ کے فعل سے پیدا ہوتی ہے اور درحقیقت حال زبدیت کی تحریک ہے قوت مصورہ کیطرف اسلئے کہ منی میں روح نفسانی اور طبعی اور حیوانی تینون موجود ہیں پس قوت مصورہ ہر ایک روح کو اوسکے معدن تک حرکت دیتی ہے تاکہ اوسی معدن میں یہ روح ٹھہر جائے اور جس روح سے جس عضو کی خلقت مناسب ہے اوس سے پیدا ہوجائے اسیطرح جیسا ہمنے کتب اصول طبعیات میں توضیح کیساتھ بیان کیا ہے اور اسیطرح تمام یہ پھولی ہوئی مقدار درمیان اور وسط تک رطوبت کے پہونچتی ہے اور انکو آمادگی اور فراہمی ایسی جگہ ہوتی ہے جہان پر قلب اس مولود کا پیدا ہوگا اور اوسی حصہ کے درستی کا سامان پہلے پہل ہوتا ہے پھر اس جگہ کے داہنی طرف اور اوسکے اوپر کیطرف دو پھولی ہوئی چیزیں اوٹھتی ہیں جیسے اسی جگہ سے برآمد ہوئی ہیں ایک زمانہ تک بعد اوسکے یہ دونون زیادتیان جدا جدا ہوجاتی ہیں اور پہلا مقام پھولا ہوا قلب کے واسطے علقہ بنجاتا ہے اور بائین جانب والا جگر کے واسطے علقہ ہوجاتا ہے اور اخیر نفخہ سفیدی مائل خون سے جبر تک ظاہر ہوکر دس رطوبت کے بیچ پہنچتا ہے جو پھیلی ہوئی ہیں اور اسکے بعد ایک نفخ یعنی اسمین سوراخ کرتا ہے تاکہ اسکی مدد رحم سے اور روح اور خون سے ہو پہونچے اور ناف پیدا ہوتی ہے پہلے سب چیزیں پیدا ہوتی ہے یہی دونون ہیں جنکا ذکر کیا گیا ہے لیکن وہ نفخہ جو قلب اور جگر اور دماغ کیواسطے ہیں وہی خلقت ناف کی خلقت پر مقدم ہے لیکن تمام خلقت ان تینون اعضا کی جو سر ناف کی خلقت سے متاخر ہے اور یہ وہ مسئلہ ہے جسکی تحقیق ہمنے کی ہے اور جسکو ہمنے اصول علم طبعی میں بیان کیا ہے اور جو خلاف اس مسئلہ میں ہے اوسکو بھی لکھدیا ہے جس وقت منی ٹھہر جاتی ہے اور اوسمین جھین اوٹھتا ہے وہ جھین ضرر دینے ہر جانب تک پہونچتا ہے جو غلاف کے بننے کیواسطے کافی ہے۔ اوسیوقت ایک جھلی عورت کی منی کی حرکت سے مرد کی منی تک پیدا ہوتی ہے اور یہ سبب لگاؤ ہوتی ہے کہ رحم سے اوسکو کچھ تعلق نہیں ہوتا ہے سوائے تقریر جذب غذا کے اور جنین اس جھلی کے ذریعہ سے بھی تک غذا پاتا ہے جبتک یہ جھلی پتلی ہے اور جبتک تھوڑی غذا کی حاجت ہے لیکن جس وقت یہ جھلی سخت ہوگئی اوسوقت سے جنین کا غذا پانا اوسی چیز سے ہوتا ہے جو شرمہ میں پیدا ہوتی ہے اور ہونٹ سے اون رگونکے جو کھلی ہوئی ہیں بعد ایک مدت کے اس جھلی سے چند قسمیں اور جھلی بنجاتی ہیں مذہب حق یہی ہے کہ سب سے پہلے جو عضو پیدا ہوتا ہے وہ قلب ہے اگرچہ بقراط سے کسی کی بھی حکایت کیگئی ہے کہ پہلا عضو جو پیدا ہوتا ہے وہ دماغ ہے اور دونون آنکھیں اور اس حکایت کا سبب یہ ہے کہ انڈے میں جس وقت بچہ بنتا ہے دیکھی ہی صورت ہوتی ہے مگر قلب دل پیدایش کی چیز ذہن ہر شے کے ظاہر اور جلی نہیں ہوتا ہے ایک فضول بیان کرنیوالا آدمی بعد زمانہ بقراط کے ایسا بھی کہ رہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جس کا قول یہ ہے کہ سب سے پہلے جو عضو پیدا ہوتا ہے وہ رائے صائب یہی ہے کہ جگر ہو اسلئے کہ پہلا فعل بدنکا تغذی ہے جو بسہولت ہو اس رائے کو صائب قرار دینا اور جو اس رائے کی تائید مین
اس کہنے والے نے کہا ہے اسکا غلط ہونا تو یہ کہ راہ سے ظاہر ہے اسلئے کہ جن لوگون کو جو اس غرض خاص کے دریافت کرنیمین ہے اونھون نے کبھی اسکے قول قیاس کے
مطابق مشاہدہ نہین کیا اور فساد رائے یہ ہے اگر نفس الامر مین اسی کے قول کے بنا پر ایسا ہی ہوتا کہ پہلی خلقت اوسی عضو کی ہوتی جسکے فعل کو سبقت کی
احتیاج ہے اور اگر وہ عضو پہلے نہ پیدا ہو تو غذا پانا بدن کا بقول اوس شخص کے نہ ہوسکے تو اس شخص کو جاننا چاہیئے کہ کوئی عضو حیوانی غذا نہین پاتا ہے اگر اس سے
تمہید حیات کی بذریعہ حرارت غریزی کے نہو اور جب یہ بات ضرور ہوئی تو پھر ایسے عضو کا مخلوق ہونا جس سے حار غریزی اور روح حیوانی زمین پھیلتی ہے
قبل خلقت غذا دینے والی عضو کے ضرور ہوگا اسلئے کہ قلب سے حار غریزی اور روح حیوانی جگر مین بھی تو آتی ہے اور قوت مصورہ بوقت صورت گری کے
محتاج تغذیہ کی نہین ہے جبتک ایسا فعل نہ واقع ہو جسکا ضرر بخوبی محسوس ہو لہذا احتیاج روح حیوانی اور حار غریزی کی پہلے ہوگی تاکہ صورت گری کا
فعل قائم رہے۔ اب اگر یہ کہنے والا یون کہے کہ اصل قوت مصورہ کو بذریعہ آلات کے حاصل ہے پس اسی طرح غاذیہ بھی ہمراہ مصورہ کے تولید غذا بجہت آلات کے
کرتی ہے پھر کیون تقدیم وجود پر اسکو غلبہ نہو۔ یہ تو ہوچکا اب دوسرا حال یہ ہے کہ خون کا نقطہ صفاق مین ظاہر ہوتا ہے اور اوسکا بڑھنا صفاق مین کسیقدر جب
ہولیتا ہے تو اوس حالت مین وہ پھولے ہوئے نفاخات ایسی سے جو دموی ہین اونکا استحالہ دمویت کیطرف ہوتا ہے اور جیسی ہین اونکا استحالہ انکی صورت کیطرف
محسوس ہوتا ہے اور قریب استحالہ منی کا علقہ کیطرف ہوتا ہے اور بعد اس تیسرے استحالہ کے مضغہ بنجاتا ہے اب اسوقت اعضائے رئیسہ کا انفصال محسوس اور ظاہر ہوتا ہے
اور اونکی ایک مقدار محسوس ہوتی ہے اسکے بعد آخر استحالہ یہانتک تمام ہوتا ہے کہ صلب اور اعضائے اولی بنجاتے ہین اور یہ بات شروع ہوتی ہے کہ بعض اعضا
بعض سے الگ الگ ہوجاتے ہین اسی کے بعد وہ استحالہ ہے جسمین وشائج معلوم اور طرح طرح کی بناوٹین ہونے لگتی ہین اور اطراف بدن کے خطا اور نشانیان
بڑھنے لگتی ہین مگر پوری جدائی انکو ابھی نہین ہوتی ہے اور جو اوعیہ اور ظروف بدن مین ہین اونکے بھی نشانات بنجاتے ہین اسکے بعد پھر یہانتک استحالہ
ہوتا ہے کہ اطراف بدن پیدا ہوجاتے ہین ہر ایک استحالہ کیواسطے خواہ دو استحالہ کیواسطے ملکر ایک مدت اور زمانہ ہے جسپر یہ استحالہ موقوف ہے اور یہ زمانہ
ایسا نہین ہے کہ جسمین استحالہ اختلاف نہو اور باینہمہ نر اور مادہ مین بحالت جنین ہونے کے یہ مدت مختلف ہوتی ہے کہ عورتون کی صورت گری مین بہت
دیر لگتی ہے اہل تجربہ اور امتحان کی اسبارہ مین بہت سی رائین ہین کہ درحقیقت اونمین کچھ خلاف نہین ہے اسلئے کہ ہر شخص نے اونمین سے وہی حکم لگایا ہے
جو اپنے امتحان اور مشاہدہ مین دیکھا اور یہ بات محال نہین ہے کہ جسکو ایک آدمی نے امتحان کیا ہو دوسرے کا امتحان اوسکے مخالف واقع ہو اسلئے کہ یہ
باتین اکثری ضرور ہین اور اکثری مین تخلف ہو بھی سکتا ہے زغوہ کی مدت یعنی جس زمانہ مین کف منی مین اوٹھتا ہے چھ دن ہین یا سات دن ہین اور انھین
ایام مین مصورہ تصرف نطفہ مین بے استمداد رحم کے ہوتا ہے اور اس زمانہ کے بعد پھر رحم سے مدد کی خواستگاری ہوتی ہے خطوط اور نقط اس زمانہ کے تین دن
کے بعد پڑتے ہین کہ مجموع نو ۹ دن ہوجاتے ہین زمانۂ ابتدا سے اور ایک دن کا آگا پیچھا بھی ہوتا ہے پھر اس نو ۹ دن کے بعد چھ دن گذر کر جو پندرھوان ۱۵ دن علاوہ
سے ہو ساری مقدار نطفہ مین نفوذ دمویت کا ہوتا ہے پس علقہ ہوجاتا ہے اور بیشتر ایکدن خواہ دو ۲ دن آگے پیچھے بھی علقہ بنتا ہے اس پندرہ دن کے
بعد یہ رطوبت گوشت بنجاتی ہے اور گوشت کے ٹکڑون مین بخوبی تمیز ہونے لگتی ہے اور تینون اعضاء اصلی آپس مین ظاہر بظاہر جدا ہوجاتے ہین اور ایک دوسرے
کے مماس ہونیسے دور ہوجاتا ہے اور رطوبت نخاع کی پھیلنے لگتی ہے اور بیشتر تقدم اور تاخر دو یا تین ۳ دن کا ہوتا ہے پھر اس زمانہ کے سات دن کے بعد
یعنی جو تینتیسوین ۳۳ روز سر دونون مونڈھون کے پاس جدا ہوکر بنجاتا ہے اور اطراف پہلیون اور شکم سے ایسے تمیز ہوجاتے ہین کہ بعض جنین مین چار ۴ دن کے
بعد محسوس ہونے لگتے ہین اور چالیس ۴۰ دن مین خلقت پوری ہوجاتی ہے۔ اور کسی شاذ و نادر جنین مین پینتالیس ۴۵ دن مین خلقت پوری ہوتی ہے اور کم سے
کم تیس ۳۰ دن مین بھی یہ خلقت پوری ہوتی ہے۔ تعلیم اول مین یہ بات مذکور ہے کہ جو حمل چالیس ۴۰ دن کے بعد گرپڑے اگر اوسکی وہ جھلی جسمین وہ لپٹا ہوا ہے
چاک کرکے سرد پانی مین رکھی جائے ایک چھوٹا سا جسم ایسا نمایان ہوگا جسکے اطراف بدن بخوبی تمیز ہونگے۔ نرینہ حمل تمام خلقت پانیمین مادہ کے حمل سے پہلے
جلدی کامیاب ہوتا ہے اور شائد کہ تیس ۳۰ دن مین سو کمتری نرینہ حمل کی تمام ہوجاتی ہے۔ وضع حمل مین بچہ پیدا ہونیکا زمانہ نصف سال خواہ چھ مہینے

HAKEEM SHOUKAT ALI

لاہے کہ سے کم اور اوسکا بیان قریب آتا ہے۔ نر اور مادہ کا حال جنین مدتہائے مذکورہ مین جس حد پر ہوتا ہے یہ ایک ایسی بات ہے جسکو گروہ اطبانے بطور شہرت
اور مبالغہ کے ذکر کیا ہے سب سے پہلے منی کو جو سانس لینے والی کا سہارا ہو پہنچتا ہو اور سب سے پہلے قوت مصورہ جو عمل کرتی ہے وہ یہی ہے کہ حار عزیزی کو جمع کرتی
ہے پھر اون چیزون کو جو مخارج اور منافذ ہین یعنے جدھر سے کوئی چیز نکلتی ہے بانفوذ کرتی ہے اونکی صورت گری ہوتی ہے پھر اسکے بعد غاذیہ اپنا عمل
شروع کرتی ہے۔ اور بعض طبیبون کے نزدیک یہ بات ہے کہ جنین کبھی منھ کی راہ سے سانس لیتا ہے اور پھر اکثر تنفس اوسکا اوسوقت ہوتا ہے کہ جب رحم
مین امساک کرے اور اس قول پر کچھ دلیل نہین ہے اور بعضے طبیبون کے نزدیک یہ ہے کہ جنین پر جسوقت دوچند زمانہ اوسکی صورت یابی کا گذر جائے
حرکت کرنے لگتا ہے اور جب اوسکی حرکت کرنیکے زمانہ سے دوچند زمانہ گذر جائے یعنے ابتدائے علوق سے سہ چند زمانہ گذر جائے اوسوقت اوسکی ولادت
ہوتی ہے مترجم مراد یہ ہے کہ اگر کسی جنین کو ابتدائے علوق سے مثلاً تین ۳ مہینے کے بعد حرکت کرنیکی قوت پیدا ہو تو روز حرکت پیدا ہونے کے
چھ مہینے گذر کر وہ پیدا ہوگا اور ابتدائے زمانہ علوق سے پورے نو مہینے کے بعد اسکی ولادت ہوگی وقس علیٰ ہذا **متن** دودھ عورتکے پستان مین
اسوقت پیدا ہوتا ہے کہ جسوقت سے جنین حرکت کرنے لگتا ہے بعضے لوگون نے کہا ہے کہ اوسط اور معتدل زمانہ جنین کی صورت بنجانے کے پینتیس ۳۵ دن ہین
پس ستر دن کے بعد حرکت شروع کریگا اور دوسو دس ۲۱۰ دن کے بعد پیدا ہو جائیگا اور کبھی اس سے چند روز آگے پیچھے بھی ولادت ہوتی ہے اسلئے کہ مدت صورت
یابی کا زمانہ پینتیس دن سے کم اور بیش ہوجاتا ہے پس ایام تضعیف بھی بڑھجاتے ہین اور اگر صورت یابی پینتالیس ۴۵ دن مین تمام ہو اور نوّے دن
گذر کر حرکت کرے پھر تو دو سو ستر ۲۷۰ دن کے بعد پیدا ہوگا جسکے نو مہینے ہوتے ہین اور کبھی اس حساب مین بھی چند ایام کی کمی و بیشی بموجب بیان سابق
ہوتی ہے مگر یہ ایسی باتین ہین کہ محصل یعنے صاحب استدلال کے نزدیک کوئی حکم قطعی و یقینی نہین ہوسکتا ہے جو لڑکا آٹھ مہینے کا پیدا ہو بشرطیکہ خلقت
بھی اوسکی تمام ہو اکثری حکم اوسکا یہی ہے کہ زندہ نہ رہیگا بنا براس بیان کے جو آگے معلوم ہوگا۔ تمام خلقت اوسکی اور تمام خلقت کے بعد پیدا ہونا اوسی
حساب سے ہو اوپر مذکور ہوا اسطرح پر کہ چالیس دن مین صورت یابی تمام ہو اسکے بعد اسی دن مین حرکت ہو اور چالیس دن مین کمی اور بیشی اوسی طور پر ہوتی
ہے جیسا اوپر معلوم ہوا اطبا کہتے ہین کہ ساقط شدہ حمل مین نر بچہ کا حمل ایسا نہین پایا گیا ہے جو قبل تیس دن کے صورت یابی مین پورا اور تمام ہو گیا ہو اور
نہ مادہ جنین ایسا پایا گیا جس کی صورت یابی چالیس دن سے پہلے ہوتی ہو یہ بھی انھین کا قول ہے ستوانسا لڑکا اوسکو قوت اور استعداد ہوجاتی ہے
یا یہہ کہ ابھی سات ہی مہینے گذرے ہوتے ہین اور نو مہینے کا لڑکا اور دس مہینے کا پیدا ہوتا ہے اور ہم زمانہ حمل اور منع حمل کی مدت کیواسطے ایک باب
بعد اسکے نہ اوس مقالہ مین لکھینگے جو اس مقالہ کے بعد آتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون حیض کی تقسیم حاملہ عورتون کے بدن مین تین قسم پر
ہوتی ہے ایک قسم تو غذائے جنین مین صرف ہوتی ہے اور ایک قسم پستان کیطرف چڑھجاتی ہے جسکا دودھ بنتا ہے ایک قسم بطور فضلہ کے رہتی ہے جو وقت نفاس
کے جو بعد ولادت کے خون برآمد ہوتا ہے جنین پر تین جھلیان لپٹی ہوئی ہوتی ہین ایک تو منجملہ ہے اور یہ وہ جھلی ہے جنین پر لپٹی ہوئی جس مین جال بندی
رگون کی بنی ہے متحرک رگین اسکے دور گون تک پہنچنے والی ہوتی ہین اور ساکن رگین اوسکی ایک گ تک پہونچتی ہین جسکا نام بلدس ہے دوسری جھلی
اور اوسکو لفائفی بھی کہتے ہین کہ پیشاب جنین کا اسی کیطرف گرتا ہے اور تیسری جھلی کا نام سقار ہے اور یہ بعض عرق ہے یعنے پسینہ اسطرف سے
آتا ہے جنین کو کسی ورلیسے ظرف کی حاجت نہوئی جدھر سے براز دفع ہوا کرے اسلئے کہ جو غذا اسکو ملتی ہے بہت پتلی ہوتی ہے اور رطوبت مین سختی ہوتی
اور ثقل ہوتا ہے اور بیشتر اوس غذا سے مائیت بول خواہ پسینہ کی جدا ہوتی ہے۔ بہت قریب تر جھلی جنین کے بدن سے وہی تیسری جھلی ہے
اور وہ تینون جھلیون سے زیادہ پتلی ہے تاکہ جو رطوبت جنین مین راشح ہے اوسکو جمع کرلے اور اس ساری رطوبت کم ہونے سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اسکی
مقدار کثیر جمع ہوکر خود جنین پر اور رحم پر بوجھ نہ ڈالے اور اسیطرح اس جھلی کے بوسعت ہونے مین درمیان ناف اور [illegible] کے بڑا فائدہ ہے اسلئے کہ سخت
جھلی اگر ان اعضاء مذکورہ سے جو ابھی بالکل تازہ بنی ہین ملاصق ہوتی تو چونکہ ابھی ان اعضا مین سختی نہین آئی تھی [illegible] قرحہ پڑجاتا وہ جھلی جو باہر
کیطرف متصل جنین کے ہے اور وہی لفائفی بھی ہے اسی لئے کہ مشابہ لفافہ کے ہے یہ جھلی ناف سے نفوذ کرتی ہے۔ وہ جھلی پیشاب والی جلیل سے ہین ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اس مقام کے گرد ایک عضلہ ہے جسکی روانی بہ ارادہ ہوتی ہے اور آخر تک اس جھلّی کی تمام نسج اور پیچیدگیان ہین اور وقت اوسکے استعمال کا وہی وقت ولادت کا ہے اور جس وقت تصرف شروع ہوتا ہے۔ لیکن یہ منفذ وسیع ہے اور مامذ اوسکا سیدھا اور درست ہے پیشاب کے واسطے ایک منفذ خاص جدا گانہ بنایا گیا ہے اسلئے کہ اسمین تیزی اور حدت ہوتی ہے اور یہ بات ظاہر ہے پیشاب مین اور رگونکی رطوبت مین باوجود سرخی رنگ کا فرق ظاہر ہے اور اگر شیمہ سے بھی ملاقی ہو جائے ہر آئینہ کچھ ضرر نہ پہونچے کبھی بیضہ اوس رطوبت کو بھی لے لیتا ہے جسمین رگین شامل ہوتی ہین شیمہ کیواسطے دو باریک جھلیان ہین جنمین جال بندی رگونکی ہو رہی ہے اور ہر قسم کی رگ انمین سے دونون رگون کے ہر قسم تک پہونچتی ہے یعنے فرابین ورید وہ دونون تک ان رگونکی رسائی ہوتی ہے اور وہ کی رگ جس وقت داخل ہوتی ہے تھوڑی مسافت جگر تک پہونچ جاتی ہے اور یہ دونون داخل در مدخول ملکر ایک ہو جاتی ہین تاکہ سلامت حال مین زیادہ رہین اور بسبب جگر کیطرف دور ہو جاتی ہے تاکہ مرور کے گذرگاہ سے مزاحمت نکے جانب تعبیر سے اور حقیقت حال یہ ہے کہ یہ رگ جگر سے اوگتی ہے اور ناف تک شیمہ سے جدا کرتی ہے اور اس مقام پر اسمین جدائی پیدا ہو کر دو رگین بنجاتی ہین اور یہا نسے نکل جاتی ہے اور شیمہ مین متحرک ہو کر اون رگون کے منھ تک جاتی ہے جو رحم مین ہین ان رگون مین دو حالتین پیدا ہوتی ہین ایک یہ کہ جن سوراخون اور منھ کے پاس یہ رگین ملی ہین اوس مقام پر یہ باریک ہوتی ہین دوسرے کہ یہ دونون کنارہ ہین فروع اور شاخون کے اور یہ بھی ہے کہ انکا نرخ ہونا پہلے اسی مقام پر اس سبب سے ہوتا ہے کہ اسکا منبت اور جائے روئیدگی اسی جگہ ہے اسلئے کہ خون کو یہ رگین اوس مقام سے پاتی ہین۔ پھر اگر اوسکی وسعت تقعب کا اعتبار کرین تو یہی متوہم ہوتا ہے کہ اصل انکی جگر سے ہے اور اگر استحالہ انکا بطرف خون کے اعتبار کیا جائے یہ بات متوہم ہوگی کہ اصل انکی شیمہ سے ہے مگر اعتبار اول خواہ اوسے اور پسندیدہ اعتبار وہی اعتبار تقعب اور منافذ کا ہے۔ رہے استحالات پس یہ کمالات ہین اون سطحون کے واسطے جو ان سوراخ اور تقعبون کو محیط ہین اسیطرح دونون شریان بھی جس وقت شیمہ سے ابتدا کرتی ہین اسی طرح پائی جاتی ہین کہ جیسے وہ دونون شریان ناف سے اوس شریان تک نافذ ہوتی ہین جو شریان جگر کی ہے اور پشت پر گذرتی اور قوت گرفتہ ہے اور دونون شریان کا مثانہ پر ہے اسلئے کہ مثانہ قریب تر اعضا کا ہے واسطے استناد اور تکیہ بنانے ان دونون شریان کے اور انکے سلامت رہنے کا باعث مثانہ اچھی طرح ہوتا ہے جدا اوسکے پھر یہ دونون شریان اوس شریان مین جاکر نافذ ہوتی ہین جو آخر حیات تک جو ان کے نہین ٹوٹتی اور مٹتی ہے پس یہ بیان تو خلاصہ ہے ظاہر قول اطبا کا اور حقیقت حال یہ ہے کہ یہ دونون رگین گویا دو شعبے ہین جن کا منبت حقیقی شریان ہے اور اوسی قیاس اور قاعدہ پر جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے اور اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ یہ دونون شعبے لائق طولانی ہونے کے اسقدر نہوئے کہ قلب تک پہونچ جاتے اسلئے کہ وہانتک پہونچنے مین انکی مسافت زیادہ طولانی تھی اور بہت سے جوہر اعضا کی نکاس کے روکنے والے تھے اور چونکہ ان دونون کو قریب مسافت پر ایک ایسا منفذ یعنے شریان متصل ہونے کو بہم پہونچگیا جو قلب سے ملا ہوا ہے اب اوسکے ذریعہ سے بالواسطہ انکو اتحاد قلب سے ہو گیا لہذا بلا واسطے اتصال سے جو اتحاد انکو قلب سے ہوتا اوسکے محتاج نہ رہے اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ شریان اور ورید جو دونون قلب اور ریہ مین نافذ ہین چونکہ ہر واحد انکا ان دونون شعبہ ہائے مذکورہ سے ایسے وقت مین تنفس کا نفع عظیم دیتا ہے اسی جہت سے صرف کیا گیا ہر واحد شریان اور ورید کا ان دونون شعبون کے غذا مین نفع دینے کیواسطے لہذا ایک ان دو کا شریان اور ورید کا منفذ واسطے دوسرے کے بنایا گیا جو بروقت ولادت کے بند ہو جاتا ہے یہ بھی اطبا کا قول ہے کہ یہ یعنے بیضہ اکثر جنین کا جو رخ ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ جنین مین تنفس نہین ہوتا بلکہ غذا اوس جنین کو خون مرغ سے ملتی ہے اور غشیہ ہوا کی مخالطت اور آمیزش اوسے پیدا بھی کردیتی ہے اطبا کا قول یہی ہے کہ غشا جھلی علاوت کی منی سے مخلوق ہوئی ہے جو مرد کی منی سے بہت قلیل مقدار مین ہے اسی سبب سے یہ جھلی با وسعت نہوئی اور طولانی اسلئے بنائی گئی تاکہ جنین تک اسفل مقامات رحم مین پہونچے اور جلد رطوبات سے صاف اور پاک ہونے کی وجہ سے یہ جھلی حفر و جو کہ تنہا ہو کر جائے ریزش عرق اور پسینہ کی مقر کیجائے اور یہ سب باتین ان طبیبون کی بناوٹ کی ہین جن کا ثبوت نہین ہو سکتا ہے جنین کے قلب پر جس وقت مزاج تر ہونے کا پہلے پہونچ پھر سب اعضا پر یہی مزاج قابل ہوتا ہے اور ذکر یہ ہے جنین اپنے باپ کا مزاج حاصل کر لیتا ہے اور بعض کے ترہونے کا سبب دائے مزاج پدر کے اوسکے ہوتا ہے یا تو وہ کوئی حال احوال رحم سے ہے یا کوئی مزاج ہے جو منی کو عارض ہوتا ہے خاص کر کے اور وجہ یہی وجہ ہے کہ جس وقت جنین نر ہونے مین شابہ اپنے باپ کے ہوتا ہے واجب نہین کہ اور جملہ امور مین اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

سائر اعضا مین بھی اسکو اپنے باپ سے مشابہت ہو بلکہ بسا اوقات ان اعضا مین اپنی ماں کے مشابہ ہوتا ہے شبیہ شخص کے تابع شکل ہوتی ہے۔ اور بعض جز ہوتا اسکے
تابع شکل نہین ہوتی بلکہ مزاج اسکا تابع ہوتا ہے بیشتر قلب جنین کا مزاج مثل مزاج باپ کے ہوتا ہے جو اور اعضا مین بھی پہونچ جاتا ہے استعداد شکل کی راہ سے جنین
کا یہ حال ہے کہ قبول مادہ کا اطراف بدن مین ضرور مائل بطرف شکل مادہ ہی کے ہوتا ہے اور اگر مصورہ کو ایسی بھی قدرت ہوجاتی ہے کہ منی پر غالب آکر اوسکی
صورت گری بندیہ تخطیط کے کرکے شکل پدری کی صورت ناقص کردیتی ہے گر پھر بھی مصورہ عاجز ہوجاتی ہے کہ مزاج کو مثل مزاج پدر کے نہین کرسکتی ہے ایک گروہ
علما نے کہا ہے اور جواز اور امکان کے دائرہ سے اس امر کو باہر نہین تجویز کیا ہے مراد یہ ہے کہ اگر کیفیت مندرجہ ذیل واقع ہو اسکا عقلا امتناع نہین ہے اور دوم
بات یہ ہے کہ منجملہ اسباب شبیہ اور صورت ہونے ماں باپ کے علاوہ جنین کی صورت کسی اور انسان کی بھی ہوسکتی ہے جسکی صورت خیال و وہم مین باپ خواہ
ماں کے بوقت علوق اور نطفہ ٹھہرنے کے مرتسم ہوئی ہو بشرطیکہ وہ صورت انسانی ممکن بھی ہو قد و دیکھنے بانکا ہونیکا سبب کبھی نقصان قد کا سبب یہ ہوتا
ہے کہ قلت مادہ کی وجہ سے ہوتی ہے خواہ غذا کی کمی بروقت علوق کے ہوتی ہے خواہ رحم کیطرف منشا رحم کی کوتاہی اور چھوٹا ہونا اسکی وجہ سے جنین پھیلنے
کی جگہ نہین پاتا ہے کہ اعضا اوسکے بڑھین جیسے بعض پھلون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہوجاتی ہے کہ اگر کسی قالب وغیرہ مین بحالت خام ہونے کے پڑجائین کر
پورا وسی صورت کے ہوجاتے ہین جس قالب مین وہ پڑگئے ہون اور اس سے بڑھکر مقدار اونکی نہین ہوتی توام اور جوڑا پیدا ہونیکا سبب کثرت منی کی ہے
گر دونون بطن رحم مین اس کثرت سے گرتی ہے کہ دونون بھرجاتے ہین اور جدا جدا ہر ایک بطن کو پورا الحصہ اوسکا منی سے ملجاتا ہے اور کبھی خلاف سے دو دفعہ
کے انزال سے بھی توام نطفہ پیدا ہوجاتا ہے اگر دونون انزال ایسے وقت ہون کہ حرکت رحم کی جذب منی مین دونون مرتبہ ایک ہی شوق سے ہوئی ہو اسلئے
کہ رحم کو بروقت جذب کرنے منی کے حرکات پے درپے عارض ہوتے ہین جیسے کوئی ایک لقمہ بعد لقمہ کے تناول کرتا ہے اور جیسے مچھلی سانس پر سانس لیتی رہتی
ہے اسیطرح رحم بھی منی کو بدفعات تو رحم کیطرف دفع کرتا ہے اور ہر دفع مین ایک جذب کرتا منی کا خارج بدن سے ہوتا ہے اور یہ طلب کرنا رحم کا منی کو اسلئے
ہوتا ہے کہ دونون منی فراہم ہوجاتین اور یہ ایسی بدیہی بات ہے جسکو سند نہین خواہ جماع کنندہ بھی بذریعہ حس کے معلوم کرلیتا ہے اور نیز عورتین بھی اگر انکو شعور اچھی
طرح ہو جسکے ذریعہ سے معلوم کرلیتی ہین یہ دفعات خالص و یکسان نہین ہوتے بلکہ ان مین اختلاج اور پھڑکن بھی ہوتی ہے جیسے ہر ایک ان دونون مین سے
مرکب چند حرکات سے ہے گر ہر ایک دفعہ بدون چند مرتبہ کی پھڑکن اور اختلاج کے تمام نہین ہوتا ہے بلکہ بعد ہر ایک اختلاجات کے جو بمنزلہ واحد تصور کرنا
چاہیے کسیقدر سکون ہوکر پھر دوبارہ ایسے سکون کے زمانہ مین جو درمیان ریختہ کرنے تغضیب کی منی کو ہوتا ہے اور ہر ایک مزہ ثانیہ یعنی دفعہ دوم قوت مین
ضعیف تر اور شمار مین کمتر از روئے عدد اختلاجات کے ہوتا ہے بیشتر یہ مرات تین خواہ چار سے زیادہ ہوتے ہین اور اسیطرح عورتونکی لذت بھی دوچند
سہ چند بڑھتی ہے۔ اسلئے کہ وہ لذت پاتی اپنی منی سے بھی ہوتی ہین اور مرد کی منی جو اونکے رحم مین حرکت کرتی ہے اور باطن رحم تک جاتی ہے اوس سے
بھی اونکو لذت ملتی ہے بلکہ اونکو نفس حرکت رحم ہی لذت کثیر دیتی ہے اوس شخص کے قول کی تصدیق نکرنی چاہیے جو کہتا ہے کہ عورتون کی لذت اور تمام لذت
اونکی یہ دونون باتین مرد کے انزال پر موقوف ہین شاید اس شخص کی رائے مین یہ بات سمائی ہے کہ اگر مرد کا انزال ہو اور عورت فقط اپنے انزال سے
کچھ بھی لذت نہ پائیگی اور اگر مرد کا انزال ہوجائے اور عورت کے رحم مین ایسی حرکتین نہ پیدا ہون خواہ پیدا تو ہون مگر انہین سکون نہ ہونے پائے اوسوقت
عورت کو تھوڑی سی لذت ملیگی کہ ویسی لذت مرد کو بھی قبل حرکت کرنے اونکی منی کے ہوتی ہے جو مشابہ کھجلی اور دغدغہ کے ہے جو دودی مین پیدا ہوتا ہے اس رائے کی
تصدیق نہ کرنی چاہیے اور نہ اس قول کی جو وہ کہتا ہے کہ مرد کی منی جسوقت عورتکے رحم پر گرتی ہے اوسکی حرارت اور بھڑک بجھا دیتی ہے جیسے ٹھنڈا
پانی جسوقت گرم پانی پر گرے کہ جوش کھارہا ہو۔ اسلئے کہ یہ اطفا حرارت ہر وقت نہین ہوتا ہے بلکہ جسطرح ہمنے بیان کیا ہے اسیوقت ہوتا ہے جب عورت
منزل ہو اور مرد کی منی کو چوس جائے خواہ بلع کرجائے بغور مرد کے انزال کے اور سوائے اوسوقت کے اور وقت ایسی قوت اسکو نہین ہوتی ہے جس کا
شمار کیا جائے۔ اکثر اوقات ریزش منی کی ذکر سے زینہ نطفہ کے ہمراہ مادہ نطفہ کے ریزش کرتی ہے پس اوسوقت دونون ریزشین باہم آمیختہ ہوجاتی ہین
اور بعد ان ریزشون کے چند ریزشین ایسی ہی یکے بعد دیگرے ہوتی ہین اوسوقت عورتکے چند نطفہ سے پیٹ رہجاتا ہے اسلئے کہ ہر ایک اختلاط بجائے خود

ایک نطفہ جداگانہ ہے اور کبھی دونون منی ملکر دونون منقطع ہو جاتی ہین خواہ ایک منقطع اور بے اثر ہوجاتی ہو اور ایک سے نطفہ رہجاتا ہو اور وہ ایک منی جو منقطع ہوجاتی ہے وہی ہوتی ہو جو پہلے رحم مین گری ہو اور یہ انقطاع اور بے اثر ہو جانا اوسکی کسی ریح کی خواہ اختلاج کی سبب سے ہوتا ہو خواہ کوئی اور سبب اسباب متفرقہ سے ہو پس اس وقت ہر ایک منی جداگانہ اپنے اپنے طور پر اکارت خواہ بیکار رہجاتی ہو اور کبھی یہ بات کہ پھیل جانے خواہ کھلجانے جھلی کے ہوتی ہے اوسوقت بہت سی منی ایک ہی شے خواہ بطن واحد رحم مین آجاتی ہو ایسا نطفہ تمام نہین ہوتا اور احیانات اور زندگی کے زمانہ تک اوسکا استقرار ہو جاتا ہے اور اکثر قبل اس واقعہ کے خواہ ازین قبیل اور حوادث کے جو استقرار نطفہ ہوتا ہو شاید کہ اکان اوسمین کمتر ہوتی ہو اور کسی مین ہوئی بھی ہو تو وہی ہوگا جھلی اصل یعنی منی اوسوقت متمیز اور جدا ہو چکی ہو اور آمیزش رہی ہو تو تمام مرد کی منی اوسوقت تک عورت یعنے کثیر بھی نہین ہوتی اور نہ رحم کو کسیطرف مائل کرتی ہے اور نہ کسیطرف جہات اربعہ سے رحم کے پہونچنے والی ہوتی ہے جبکہ عورت کی منی مرد کی منی مین اگر مل نجائے اور دونون زائد ونیے ہوتی ہین اور شبیہ قنواہ یعنے گرہ بلجے نے کے ہین اوادھر یہ دونون منی مرد اور عورت کی باہم ملین اور غلیان مذکور پیدا ہوتا ہو اور خلقت کی ابتدا بعد نفخ اور پھولنے کے فشار اول سے جو مذکور ہو چکی شروع ہوجاتی ہے اور اسوقت ساری مقدار منی کی جسقدر ہو دونون زمانہ مین سے متعلق ہوتی ہے اور جسد یعنے بدن یعنے منی کا جسد مدور مثل گرہ کے خواہ دھاگا اور جسم جنین بننا شروع ہوتا ہو۔ اور اسی جگہ یہ وہ چیز بھی اسکو ملتی ہو جو اسکو مدد دیتی ہو جبتک کہ یہ منی باقی ہو اور اینکہ خون حیض سے یہ مدد لیتا ہو پس یہ مدد اسکو اس مقام سے یعنے ہر روز زیادتی سے ملتی ہو اور اول فقر وقت بھی ملتی ہو یعنے یہ جھلی ملی ہوئی ہو جسکی پیدائش پہلے ہو چکا ہی ذکر ہو چکا ہو اور جالینوس کے نزدیک یہ ہے کہ یہ جھلی مثل ہلپچ یعنے ایک جرم کے ہے جسکو عورت کی منی نیچے چھوڑ دیتی ہو ہر وقت امتزاج و انضباط اس منی کے یہ انضباط اوسوقت ہوتا ہے جبکہ منی ذکر سے ریختہ ہوتی ہے۔ اور اگر مرد کی منی عورت کی منی سے بالکل نہ ملجائے پس امتزاج تو اوسکو ہر وقت لگا ہونے دونون کے کے ضرور ہوجاتا ہے کبھی عورت اور اوسکی فرج ایک منی کو بعد دوسری منی کے قبول کرتی ہو پھر ان دونون سے لڑکا پیدا ہوتا ہو اور ولادت کا حال یہ ہو کہ جسوقت وہ خون جو بطور غذا کے جنین کو مشیمہ کے پہونچا جیسے پہونچتا ہو اتنا نہ پہونچے جو غذا کے کافی ہو اور نسیم بھی جسقدر پہونچتی ہو وہ بھی کافی نہ ہو اور جنین کو نمو اور اعضا جوارح مولود کے پورے اور تمام الخلقت ہو چکے ہون پس بہ اہتمام جنین کو حرکت بطرف خروج کے شروع ہوگی جب سے کہ قوت اوسمین تمام و کمال آجائے اور اگر عاجز ہو اور اسے اسقدر ضعف پہونچے کہ قوت پوری اوسکے بدن مین نہ آئے پس نو مہینے تک رہیگا۔ پھر اگر آٹھوین مہینے مین نکلا مین پیدا ہو کر نکل آئیگا اور قوائے جسمانی اوسکا بھی کمزور ہو گئے اور قوت متولدہ کیوجہ سے اوسکی پیدائش نہ ہوئی ہوگی بلکہ اور سبب سوزش سے باہر نکلا ہوگا جسکی ابتدا بھی ضعیف یعنے اسقدر نہین ہو کر ہلاک ہو جنین کا باہر آنا بدون اسکے نہین ہوتا ہو کہ جھلیان پھٹ جائین اور رطوبت جو اوسمین ہے وہ ریختہ ہو جائے اور یہی رطوبت جنین کو پھسلا کر باہر طرف ہٹا دے اور سر کے بل اوندھا ہو کر ولادت طبعی مین باہر آجائے تاکہ بسہولت اوسکا انفصال و جدائی رحم سے ہو سکے جو مولود دونون پاؤن کے بل پیدا ہوتا ہے۔ یعنے پہلے اوسکے پاؤن نکلتے ہین وہ اپنے ضعف اور ناتوانی کیوجہ سے اسطرح نکلتا ہو کہ اوسمین قوت انقلاب در اولٹنے کی رحم کے اندر نہین ہوتی اور یہی سبب ہے کہ اس شکل کی ولادت مین خطرہ ہو اور اکثر ایسا مولود کا سبب صحت اور آثار حیات سے نہین ہوتا جنین کا حال قبل از ینکہ حرکت نکلنے کی کرے یہ ہے اکثر اپنے چہرہ سے دونون پاؤن پر ٹیک لگائے ہوئے ہوتا ہو اور دونون ہتھیلیان اوسکی دونون گھٹنون پر ٹیکی ہوئی ہوتی ہین اور ناک اوسکی دونون زانو کے درمیان میں ہوتی ہے اور دونون آنکھین اوسکی دونون زانو پر رکھی ہوئی اور دونون زانو ان کو آگے کیطرف ملائے ہوئے اپنی گردن اور اپنے چہرہ کو اپنی ماں کے پشت کیطرف جھکائے ہوئے جیسے کہ اب رونا چاہتا ہو اور گلا کھانے پر مستعد ہو اور دمنع اوسکے واسطے بچانے اور حمایت ناف کے ہوتی ہے اور اسیطرح سے کھڑا ہونا یہ کہ رحم مین انقلاب در پلٹا کھانا نیچے زیادہ موافق ہو یہ شکل جنین کی لوگ اکثرون کی مشاہدہ مین آئی ہے اسکے علاوہ ایک قسم نے یون کہا ہو کہ اوہ بچہ کے منہ کا ذکر کہا ذکر مذکورہ بالا کے خلاف ہوتا ہے اور جو اوپر مذکور ہوا ایسا اندازہ مولود کا ہے اولٹ جانے پلٹ اور پلٹا کھانے پر جنین کے اوپر کے اعضا کا بھاری ہونا اور سر کا بڑا ہونا خاص کر سبقت ہوتا ہو اور جسوقت جنین رحم سے جدا ہوتا ہو رحم اسقدر کھلجاتا ہے کہ اتنا کبھی نہین کھلسکتا تھا اور ضرور ہو کہ مفاصل بدن بھی انفصال عارض ہوا اور یہ امر فقط عنایت الٰہی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کاہو کر مہیا کر دی ہو خدا نے اسی وقت خاص کیواسطے اور لطف یہ ہو کہ یہ رحم اسقدر کھلجاتا ہے اسقدر اسمین انفصال آجاتا ہے کہ قریب بانفصال طبعی کے ہوجاتا جاتا ہو اور یفعل بخیال فعال قوت طبعیہ کے ہے اور یہی قوت صورہ سے متعلق ہو اور ایک فصل ادبلی ہوئی شے کا جو ازطرف خالق تعالے کے چہان پیدا ہوئی ہو ہمیشہ جتنا جتنا نمو اور بالیدگی جنین کو ہوتی ہے اوسیقدر پھیلتا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ لطف خدا کا ہی ورنہ ہے وہ اللہ جو حقیقی بادشاہ ہو اور بہت اچھا بابرکت ہے خدا کہ اچھی پیدائش کرنے والون مین سب سے زیادہ خوشنما ہی خالق ہے۔ اب حاصل در خلاصہ ان سب باتون کا یہ ہو کہ سبب پیدا ہونے بچہ کا احتیاج اوسکی ہوائے کثیر اور غذائے کثیر کی طرف ہے اور اسوقت کہ جب اسکی آگاہی قوی ہوتی ہے کہ اپنے لیے جگہ اور مکان وسیع کو طلب کرتا ہے اور نسیم خوشگوار اور غذائے وافر بطرف اسکو رغبت ہوتی ہو اور تنگ جگہ سے مثل رحم کے گریز کرتا ہے اور گھٹی ہوئی ہوا اور کمی غذا سے بھاگتا ہے جو وقت پیدا ہوتا ہے اسکو نیند اور بیداری مین پوری پوری امتیاز نہین ہوتی اور جب ان دونون مین ایسی امتیاز آجاتی ہو بعد چالیس روز کے پھر ہنسنے پیدا ہوتا ہے اور ہنسنے لگتا ہے **امراض رحم کا بیان** رحم کو جمیع امراض مزاجی و امراض آلیہ و مشترکہ عارض ہوتے ہین اور حبل یعنے حمل کے امراض جو خاص رحم سے ہی متعلق ہین بھی لاحق ہوتے ہین مثلاً حاملہ نہونا خواہ حاملہ ہو مگر اسقاط کر دے یا اینکہ حمل بھی بری طرح سے نہ ہو جننے مین دشواری ہو خواہ بچہ جدا ہونیکے بعد خود زچہ مر جائے یا بچہ رحم ہی کے اندر بوقت وضع حمل کے مر جائے حیض کے امراض بھی رحم عورات کو عارض ہوتے ہین جیسے کہ حیض نہ آئے خواہ بقدر اسکے یا خراب اور ردی قسم کا خون آئے خواہ وقت معمول کیخلاف اور وقت مین آئے خواہ با فراط اور کثرت سے خون آئے امراض خاصہ بھی اسکو ہوتے ہین اور امراض مشترکہ بھی اسطرحپر کہ رحم کو بشرکت اور اعضا کے امراض ہون اور کبھی رحم کی شرکت سے اور اعضا مین امراض پیدا ہو جاتے ہین جیسے کہ اختناق رحم مین ایسی صورت ہوتی ہے جب رحم مین امراض کی کثرت ہوتی ہے جگر بھی ضعیف ہو جاتا ہے اور سقط اس امر کا ہو جاتا ہے کہ جگر مین استسقا پیدا ہو **دلائل مزاج رحم کے** حرارت مزاج رحم کے دلائل یہ ہین تلخی دہن اور مشارکت بدنکی حرارت مین بھی رحم کی حرارت پر دلیل ہوتی ہو اور کمی حیض کی اور رنگ خون حیض کا بھی حرارت رحم پر دلیل ہوتا ہو خصوصاً اگر پارچہ کتان پر لیکر رات بھر رکھ چھوڑین اور پھر سایہ مین اوسکو سوکھا لین اور پھر دیکھین کہ سرخ ہی یا زرد ہو کہ دلیل حرارت اور غلبہ صفرا پر ہوگی خواہ غلبہ خون پر تا اینکہ وہ کپڑا سیاہ ہوگا یا سپید اسوقت ان دونون مزاج کے ضد پر دلالت ہوگی گر سیاہی اوسمین اگر ہو تو بد کے ساتھ ہو اور عفونت کے ساتھ اوسوقت حرارت پر دلیل ہوگی ورنہ سوا اسکے دلیل برودت پر ہو کبھی استدلال حرارت رحم پر اطراف جگر کے درد ہائے مختلفہ سے بھی کیا جاتا ہو اور اون زخمونسے اور قروح سے بھی استدلال کیا جاتا ہے جو رحم مین حادث ہوتے ہین اور ایسے دونون پہلوؤن کی خشکی اور بالون کا زیادہ ہونا اور پیشاب کا اکثر رنگین ہونا اور نبض کی سرعت یہ بھی حرارت رحم پر دلیل ہو **دلائل برودت رحم کے** حیض کا بند ہو جانا خواہ کمی حیض کی اور خون حیض کا رقیق ہونا اور سپید ہونا خواہ سیاہی اسمین زیادہ ہونی مثل ہواد سوداوی کے اور ایام طہر یعنے خون نہ آنیکا زمانہ زیادہ رہنا اور پہلا وقت سے جو وقت طبیب استدلال کر رہا ہو غذا ہائے غلیظ کا استعمال ہو چکا ہو خواہ مادہ غلیظ ہو اور پہلے اس سے بکثرت جماع کر چکی ہو یا اوپر کیطرف رحم مین عضد اور سن کا ہونا پیڑو وغیرہ پر بالونکی کمی پیشاب مین رنگ کا بہت کم ہونا اور جو رنگ ہو وہ خراب ہو اگر یہ سب دلائل برودت مزاج رحم کے ہین **دلائل رطوبت رحم کے** حیض کا رقیق ہونا اور سیلان رطوبت مین کثرت اور اسقاط کر دینا بچہ کا اوسکے بڑھنے کے ساتھ ہی بلا توقف اور دیگر کے **دلائل یبوست رحم کے** خشکی در سیلان رطوبت مین کمی ہونی **عقر اور عسر حبل کا بیان** عقر یعنے بانجھ ہونیکا سبب یا تو مرد کی منی مین ہوتا ہو یا منی مین عورت کی ہوتا ہو یا اعضائے رحم مین یہ سبب ہے یا خصیہ کے اعضا مین سبب عقر کا ہو اور آلات منی مین یا مبادی مین یہ سبب ہوتا ہے جیسے خوف اور غم کا مستولی ہونا اور فزع اور اچانک ڈر جانا خواہ درد ہائے سر اور ضعف ہضم اور تخمہ سے عقر ہوتا ہو یا وطی کرنے مین کوئی خطا اور سوء تدبیر ایسی ہوتی ہو جس سے نطفہ قرار نہین پاتا ہو جو منی مین جو سبب ہوتا ہے وہ سوء مزاج مختلف جو قوت تولید منی مین ہے حار پیدا ہو خواہ بارد خواہ بارد سوء مزاج بوجہ برودت طبعی کے عارض ہو خواہ طول مناسب منی سے جو امر خاص ہے یعنے خلاف طبیعت کے ہو خواہ رطوبت یا اینکہ یبوست کیوجہ سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا اور اوسکا سبب غذائین ایسی ہون جو موافق طبع منی کے نہون خواہ ترش چیزین کہ وہ بھی از قسم اونہین اشیا کے ہین جو برودت اوسکی پیدا کرتی ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

کبھی سبب عقر کا جو منی میں ہو ایسا میں ہوتا ہی جو مانع تولید نہیں ہوتا مگر نطفہ کے قرار پانے میں دشواری پیدا کرنیوالا اور جو غذا جنین کو نزد رحم کیطرف سے آتی ہے اسکو فاسد کرنیوالا ہوتا ہے کبھی سبب مرد کی منی میں ہوتا ہے کہ مرد کی منی میں مخالفت اثر تاثیر عورت کی منی کے ہوتا ہے اور مستعد واسطے قبول اثر عورت کی منی کے ہوتا ہے خواہ مشارکت نہیں عورت کی منی سے ہوتا ہے بنا بر اختلاف ہر دو مذہب کے جو اس مسئلہ میں ہے اور دونوں منی زن و مرد سے لڑکا پیدا نہیں ہوتا اور اگر ہر ایک کی منی کا اثر بدل دیا جائے یعنے جو اثر مرد کی منی میں بوجہ سوء مزاج کے آگیا ہو وہ عورت کی منی میں پیدا کر دیا جائے اور عورت کی منی کا اثر بدل دیا جائے مرد کی منی کے اثر موجود ہے اوسوقت کیا عجب ہے کہ عقر جاتا رہے اور لڑکا پیدا ہونے کی امید ہو سکے کبھی یہ بات ہوتی ہے کہ دونوں منی میں ایسا اختلاف ہوتا ہے بوجہ سوء مزاج کے کہ ایک منی و دوسری منی سے آمیختہ ہو کر قوام معتدل جسکو قابلیت استقرار نطفہ کی ہم پہونچے نہیں پیدا کرتی ہے کہ آمیزش سے ہر دو منی کے فساد بڑھجاتا ہے اور اگر دونوں کا مزاج بدل دیا جائے اوسوقت ہر ایک منی میں ایسی بات بوجہ تضاد مزاجین کے پیدا ہو جائے گی اور ایسی صفت آجائیگی جسکو اعتدال اوسی قسم کا ہوگا جو مولود بنانے والے منی کو درکار ہے اور اس خرابی سے دونوں منی جدا ہو جائینگی جس سے ولادت نہیں ہوتی یا نابالغ لڑکے کی منی اور مست ہونیوالے اور جو شخص تخمہ میں گرفتار ہو اور پیر فرتوت کی منی اور جسکو باہ زیادہ ہوتی ہے اسکی منی اور جس شخص کا بدن صحیح نہیں ہے اسکی منی پر سب اونہیں اقسام کی ہیں جنسے نطفہ نہیں قرار پاتا ہے اسلئے کہ منی ہر عضو سے بکر عضو تناسل میں آتی ہے پس عضو سلیم کی منی بھی سلیم ہوتی ہے اور عضو سقیم کی منی سقیم ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے اور یہ سارے احوال خرابیوں کے مرد اور عورت دونوں کی منی میں موجود ہو سکتے ہیں۔ اطبا نے یہ بھی کہا ہے کہ منجملہ فساد منی کے یہ بھی ایک سبب ہے کہ زنا بالخصوص لڑکوں سے جماع کرنا اور یہ امر مفسد مدلل کسی دلیل سے نہیں ہو سکتا ہے ان بالخاصہ اگر یہ فساد پیدا ہوتا ہو تو ہو رحم میں جو سبب عقر اور بانجھ ہونیکا ہوتا ہے وہ یا تو ایسا سوء مزاج ہے جو مفسد منی کا ہو اور اکثر برودت ایسی ہو جو منی کو منجمد اور بستہ کر دے جیسے کہ سرد پانی پینے سے عورتوں کو کہ اونکا رحم زیادہ سرد ہو جاتا ہے یہی خرابی پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح مردوں کو بھی ٹھنڈا پانی پینے سے یہی بات ہو جاتی ہے اور یہی سرد پانی اجزاء طمث میں بھی تغیر عظیم پیدا کر دیتا ہے اور مسام طمث کو بھی اسقدر تنگ کر دیتا ہے کہ جنین تک خون حیض برائے غذا وہ بھی نہیں پہنچ سکتا ہے اور اکثر یہ سرد مزاج رحم کا ہمراہ کسی مادہ اور رطوبت کے ہوتا ہے جو اپنے مخالطت اور آمیزش کیوجہ سے منی کو فاسد کر دیتی یا کوئی مزاج رحم میں ایسا ہو جو مجفف منی ہو خواہ کلل ... ایسا ہو جو ہزال پیدا کرکے ماسکہ میں ضعف پیدا کرے اور یہ سوء مزاج اکثر عارض ہوتا ہے یا وہ سوء مزاج قوت جاذبہ منی میں خرابی پیدا کرتا ہے کہ پھر بقوت واجبی جذب منی کا رحم سے نہیں ہوتا ہے خواہ یہ سوء مزاج ایسا ہو کہ مجاری غذا میں تنگی بوجہ برودت کے آجائے یا بسبب حرارت کے خواہ سبب یبوست کے اور بیشتر رحم کا یبس اسقدر بڑھجاتا ہے کہ مشابہ سوکھی ہوئی کھالوں کے ہو جاتا ہے یا سوء مزاج رحم کا ایسا ہو کہ غذائے صبی اور جنین کو فاسد کر دے خواہ جنین تک اس غذا کو پہنچنے نہ دے اسلئے کہ رحم میں انضمام اور پوشیدگی شدید بوجہ یبوست خواہ برودت کے آگئی ہو خواہ اسلئے کہ قروح کا التحام اور گوشت بھرجانا یا گوشت زائد از قسم ثآلیل وغیرہ کے ایسا ہی پیدا ہو جائے جو وصول غذا کو روکے یا اسلئے کہ یبوست شحم پر اسقدر غالب ہو کر منافذ غذا کو بند کر دے رحم بارد و رطب میں منی کو وہ امور عارض ہونے ہیں جو دانہ اور تخم کو زمین سبخ اور شورہ زار میں عارض ہوتے ہیں اور رحم گرم و خشک میں منی کو وہ باتیں عارض ہوتی ہیں جو چونہ اور ریگ کی زمین میں دانہ اور تخم کو عارض ہوتی ہیں یا بسبب انقطاع مادہ کے جو حیض کا خون ہے جسوقت رحم اوسکے جذب کرنے سے عاجز ہو اور اوسی خون کے پہونچانے میں جنین تک پیدا مرض پیدا ہوتا ہے یعنے عورت بانجھ ہو جاتی ہے یا اسلئے کہ میلان اور اپنی جگہ سے ہٹ جانا رحم کو عارض ہو کر خواہ انقلاب در پلٹ جانا خواہ منضم ہو جانا فم رحم کا خواہ اسلئے رحم میں کوئی پھندا خواہ اور کوئی شے قبل ولادت کے از قسم سدہ یا صلابت خواہ گوشت زائد مثہ کے شکل کا ہو خواہ ڈلولی ہو یا گوشت کا پر ہو جانا گوشت کے زخم وغیرہ کے بھرنے اور برودت سے جو تقبض اور سکڑ جانا پیدا کرے اور از قبیل کے اور بہت سے امور جو موجب سدہ پڑنے کے ہیں اونسے آمد غذائے جنین کے رک جائے خواہ یبوست کے اسباب اور جو ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ نفوذ منی کا ہونے نہیں پاتا۔ یا چپیدگی رحم میں بعد حاملہ ہونے کے ایسا ضعف ہوتا ہے کہ جنین کو ٹھہرا نہیں سکتا یا چربی کی زیادہ کثرت ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے جنین یا نطفہ ٹھہر نہیں سکتا کبھی تمام بدن کی فربہی کے سبب یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور کبھی فقط رحم میں یہ اسباب عارض ہوتے ہیں یا فربہی خواہ تنہا رحم میں اور خواہ تحت ثرب پر چربی زیادہ آجائے تو ایک فشار پیدا ہوگا کہ منی کو نچوڑ کر نکالیگا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور یہی خلل اوسکا باعث عقر کا ہوگا یا نہایت لاغری سے بدن کے یا فقط رحم کی لاغری سے یا اور کوئی آفت رحم مین از قسم ورم یا قروح یا بواسیر کے پیدا ہو زائد گوشت ایسے پیدا ہو جائین جو مانع استقرار نطفہ کے ہون اکثر فم رحم مین ایک سخت چیز ایسی پیدا ہو جاتی ہے مثل قضیب یعنی پتلی چمڑی کے جو مانع دخول ذکر اور منی کے ہوتی ہے یا قرحہ اسطرح مندمل ہوتے ہین کہ رحم کی سارے کی جگہ کو بھر دیتے ہین یا اون رگونکے منھ کو سخت کر دیتے ہین جدھر سے خون حیض رحم مین آتا ہے یا خشونت رحم کی مانع استقرار نطفہ کے ہوتی ہے لیکن وہ سبب عقر کا جو اعضائے تولید مین ہوتا ہے یا تو ضعف ہو جائے اوعیۂ منی مین یا فساد اوعیۂ منی کے مزاج مین ہو جائے جیسے کسی شخص کے کان کے پیچھے کی رگین کاٹی جائین خواہ نشانہ بھری کیوجہ سے چاک کیا جائے کہ اسکی وجہ سے اعضا تولید کو بھی ضرر پہونچتا ہے اور بہتر تھوڑا سا عضلہ مثانہ کا کٹ جاتا ہے کہ اسکی وجہ سے تنگی اوعیۂ منی مین آجاتی ہے یا اعضائے تولید کی قوت مولدہ منی مین فساد آجائے خواہ منی کو بذر در ریزش کرنے مین فساد آجائے اور یہی حال اوس شخص کا ہے جسکے خصیے ڈھیلے ہو جائین یا شوکران کا ضماد خصیون پر کرتا ہے یا کافور کی مقدار کثیر تناول کرے جو سبب عقر کا قضیب مین ہوتا ہے مثلاً اصل خلقت مین چھوٹا ہو یا بسبب مرض کے فربہی کے گوشت قضیب مین زیادہ ہو جائے خواہ مرد اور عورت دونون کی فربہی سے فم رحم دور مسافت پر ہو جائے یا درست ہو کر قضیب رحم مین بیٹھ نہ سکے یا قضیب مین کجی آجائے پس جو اسی کا جو قضیب مین ہے بمحاذات فم رحم کے ہٹ جائے اس سبب سے منی کی ریزش فم رحم تک نہو سباری مین اسباب عقر کے اونکو تو ہم بگمان شمار کر چکے ہین اور کہہ چکے ہین کہ یہ بات ضروری ہے کہ اعضائے ہضم اور اعضاء روح قوی ہون تب نطفہ کا ٹھہرنا آسانی سے ہوگا خطا طاری یعنے افعال و حرکات مین مرد اور عورت دونون کی خطا اور سکے اوقات بھی مختلف ہوتے ہین ایک تو یہ ہے کہ انزال منی قبل اشتمال یا بعد اشتمال کے خطا ہو انزال قبل اشتمال کی خطا یہ ہے کہ مرد اور عورت دونونکے انزال کا زمانہ مختلف ہو اسطرح پر کہ ہمیشہ ایک کا انزال پہلے ہو جایا کرے اور دوسرے کا بعد اوسکے اب اگر مرد کا انزال پہلے ہو جاتا ہے تو عورت اسیطرح رہجائیگی منزل نہو گی اور اگر عورت پہلے منزل ہو جاتی ہے تو مرد کا انزال بعد عورت کے انزال کے ہوگا اور عورت کا فم رحم حرکات جذب منی سے ٹھہر جائیگا اس حال مین کہ منھ اوسکا کھلا ہوگا مرد کی منی کے انتظار مین اور یہ منھ کھلا رہنا مگر سہ کر رہوا کرے گا حالانکہ جذب شدید اسمین ہوگا جو بر وقت انزال عورتکے محسوس ہوگا اور یہ فعل رحم سے عورت کے جو خاص بروقت اسکے انزال کے ہوتا ہے کہ اوسکا منھ کھلا رہتا ہے یا تو اسکا سبب یہ ہے کہ مرد کی منی جذب کرے ہمراہ اوس رطوبت کے جو اوعیۂ عورت کے اوعیۂ منی باطنی سے رحم مین بہتی ہے اور داخل نک ہو گئی ہے جیسا کہ ایک قوم کی یہ رائے ہے یا سبب منھ کھلے رہنے کا یہ ہے کہ اپنی منی کو خود جذب کرے اگر امر حق وہی ہو جسکو دوسری قوم اطبا کی کہتی ہے اونکا یہ قول ہے کہ منی عورت کی اگرچہ اندر پیدا ہوتی ہے لیکن خارج تک فم رحم کے اوسکی ریزش ہوتی ہے پھر اوسکے بعد فم رحم اوسکو پی جاتا ہے تاکہ حرکت رحم کی خاص اپنی منی کے جذب مین جو وقت ہو سپر جو منی باہر سے پہنچے اور بدنے اسمین آتی ہے اوسے بھی اس منی کے ہمراہ جذب کرے یعنے مرد کی منی کو عورت اپنی منی کے ہمراہ جذب کرے بعد اشتمال یعنے قریب زمانہ قرار پانے نطفہ کے جو خطا پیدا ہوتی ہے اوسکی یہ صورتیں کہ جیسے بعد انزال دونون عورت مرد کے جو ٹھیک وقت پر ہوا ہو زیادہ ہلنا جلنا کودنا عورت کرنے لگے یا کوئی صدمہ چوٹ وغیرہ کا اوسکو پہونچے یا انزال کے بعد جھٹ پٹ کھڑی ہو جائے ازین قبیل و حرکات جو بعد بستگی نطفہ کے عورت سے ہون یا مثلاً کوئی خوف اوسپر طاری ہو اور سب اسباب اسقاط کے جو باب اسقاط مین بیان ہونگے بقراط کہتا ہے کسی مرد کا مزاج زیادہ سردی کے مزاج سے نہین ہو سکتا یعنے کسی اعضاء رئیسہ کا مزاج اور مزاج اولی مرد کا اور مزاج صحیح مرد کی منی کا عورت کے ان مزاجونسے زیادہ سرد نہین ہوتا سوائے اوس مزاج عارضی کے جو مرد کو عارض ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو عورت حاملہ ہوتی ہے اور اوسکے اولاد پیدا ہوتی ہے اوسکے امراض بہت کم ہوتے ہین بہ نسبت بانجھ عورتکے لیکن ایسی عورت کو ضعف بدنی بہ نسبت بانجھ عورت کے زیادہ ہوتا ہے اور بڈھی بہت جلد ہو جاتی ہے اور بانجھ عورت کو امراض زیادہ لاحق ہوتے ہین اور بڈھی دیر مین ہوتی ہے اور زیادہ حصہ اوسکے عمر کا مشابہ جوان عورتون کے ہوتا ہے یعنے اکثر اوقات عمر اوسکے جوانی سے مشابہ ہوتے ہین

علامات اس بات کی علامت کہ عقر دونون منی عورت اور مرد سے کسکی منی سے پیدا ہوتا ہے اوسکے بارہ مین بہت سے اقوال ایسے کہے گئے ہین - جنکی صحت معلوم ہے اور نہ اون پر کوئی حکم صحیح کیا جا سکتا ہے مثلاً اطبا نے کہا ہے کہ مرد اور عورت دونون کی منی کا پانی مین ڈالکر امتحان کرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

جسکی منی پانی کے اوپر تیرتی رہے اور ڈوب نجائے عقر اوسی کیطرف سے ہوگا یہ بھی اطبا نے کہا ہے کہ دونوں مرد عورت کا پیشاب کاہو کی جڑ پر ڈالیں جسکے پیشاب ڈالنے سے کاہو کی جڑ خشک ہوجائے اوسی کیطرف سے عقر پیدا ہوتا ہے انمین ایک یہ بھی تجربہ بیان کیا ہے کہ سات دانہ گیہوں کے اور سات دانہ جو کے اور سات دانے باقلا کے لیکر مٹی کے برتن مین رکھیں اور مرد سے خواہ عورت سے کہیں کہ اوس برتن مین پیشاب کرے جسکے پیشاب مین یہ دانے جم جایئں اسکی طرف سے عقر نہ ہوگا ایک دوسرا تجربہ اس سے بھی زیادہ بعید از قیاس بیان کیا ہے بہت اچھا تجربہ جو عورت کیواسطے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کے رحم کو دھونی دین اسطرح پر کہ کسی چنگیز دان وغیرہ مین خوشبو چیزین جلا کر بند صوایئن عورت اپنے کو اوس سے دھونی لے اگر خوشبو اس دھونی کی اندر رحم سے ہوکر عورت کے منھ تک یا نتھنوں تک پہونچے پس سبب عقر کا عورت کیطرف نہوگا اور اگر نہ پہونچے تو معلوم کرنا چاہئے کہ اسکے رحم مین خواہ اور مقامات مین جنکو توالد اور تناسل سے لگاؤ ہے سدے اور اخلاط خراب پڑگئے ہین کہ وہی سدے وغیرہ مانع حاملہ ہونے کے ہین یا خوشبو دھونی کی نہین آنے دیتے اطبا کہتے ہین کہ عورت ایک ہوا السن کا اپنی شرمگاہ مین رکھکر دیکھے کہ اوسکی بو اور مزہ منھ مین خواہ ناک مین معلوم ہوتا ہے یا نہین اگر نہین معلوم ہوتا ہے تو وہی خود بانجھ ہے۔ زیادہ تر دلالت اس تجربہ کی خوشبو وغیرہ معلوم ہونے یا نہونے سے اسی بات پر ہے کہ اوسکے رحم وغیرہ مین سدے ہین کہ نہین پھر اگر سدے ہونگے تو اوسکے بانجھ ہونیکی یہی دلیل ہے اور اگر سدے نہوئے پھر بھی اولاد نہ ہوتی ہو پس دور نہین ہے کہ بانجھ ہونے کے اور بھی اسباب ہوں موانع حمل کے اور بھی بہت سے ہوتے ہین۔ جو عورت حیض سے پاک ہوجائے اور بعد پاک ہونے کے اوسکے رحم کا منھ تر باقی رہے ایسی عورت مزلقہ ہے یعنے نطفہ پھسل کر اسکے رحم سے گر جاتا ہے **علامات منی اور اعضائے منی کے باعتبار مزاج کے** اونکی شناخت جیسا اوپر معلوم ہوچکا منی کی سردی و گرمی جو چھونے سے معلوم ہو اس سے بھی ہوتی ہے اور بھی عورت جو اپنے رحم سے بقوت لامسہ دریافت کرتی ہے اور منی کے خاثر یعنے بھر بھرے ہونیسے خواہ رقیق پن سے خواہ اوسکے پتلی ہونیسے بھی شناخت ہوتی ہے اور پیڑو کے بالوں کی کمی بیشی سے اور منی کے رنگ ہوسے اور نبض کی سرعت اور بطوء سے اور تارورے کے زیادہ رنگین ہونیسے خواہ کمی رنگ سے اور بدن کے مشارکت سے بھی شناخت ہوتی ہے رطوبت اور یبوست کی شناخت اسطرح پر ہوتی ہے کہ اگر منی کم اور گاڑھی ہو تو یبوست ہوگی اور منی زیادہ ہو یا پتلی ہو تو رطوبت ہوگی صحیح مزاج کی منی وہی ہے جو سفید ہو بس دار اور براق کہ اوسمین چمک ہو اور مکھیاں اوسپر بیٹھین اور اوسے کھائین اور بو اوسکی مثل شگوفہ خرما کے ہو یا مثل یاسمین اور مہوہ کے بو۔ **خون حیض اور اسکے اعضا کی علامات** مزاج اسپر استدلال جیسا کہ اوپر معلوم ہوچکا ہے یوں کیا جاتا ہے حرارت اور برودت پر استدلال بذریعہ لمس کے کیا جاتا ہے اور رنگ خون کا بھی دیکھتے ہین کہ وہ زردی اور سیاہی مائل ہے یا کدورت اور سفیدی لئے ہوئے ہے پیڑو کے بالوں کے احوال سے بھی استدلال کیا جاتا ہے رطوبت اور یبوست پر کثرت اور رقت خون سے حیض کے استدلال کرتے ہین دونوں آنکھوں مین ورم سا ہونا اور ان مین تیرگی ہونی اس سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اسلئے کہ آنکھیں بقراط کے نزدیک رحم پر دلالت کرتی ہین اگر حیض کم ہو اور غلیظ ہو تو یبوست ہوگی جو عورت حیض سے پاک ہوجائے اور اسکے رحم کا منھ خشک نہو بلکہ تر باقی رہے ایسی عورت حاملہ کبھی نہوگی فربہ ہونا اور لاغر ہونا اور چربی کا زیادہ ہونا قضیب کا چھوٹا ہونا اور ٹیڑھا ہونا اور نرمی رگ جو قضیب کے اندر ہے اوسکا چھوٹا ہونا رحم کا اولٹ پلٹ جانا مرد اور عورت دونوں کے اتصال کے حالات یہ سب ایسی باتیں ہین جو اعتبار اور امتحان سے پہچانی جاتی ہین جو فرج عورت کی ایسی ہو کہ اوسکی فربہی جھلی پر چربی زیادہ ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ بوقت دخول کے اوسمین تنگی معلوم ہوتی ہو اور وہ قرون یعنے سینگ کے مثل ابھار جو تشریح مین بیان ہوچکی ہین ایسی فرج مین چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین اور بطون اوسکے اونچے اور بلند ہوتے ہین سانس کی تنگی اس کو ہر وقت ہر ایک حرکت دخول کے ہوتی ہو یا یہ مراد ہے کہ ایسی عورت کو ربو اور ضیق النفس ہوتا ہے اور عموماً فربہی ہوسے اوسکو ایذا ہوتی ہے رحم کے میلان اور خمیدہ ہونے پر دلیل یہ ہے کہ اندرون فرج بند ہوتا ہے اور اگر رحم کا منھ محاذی فرج کے نہو پس یہ رحم مائل ہے یعنے کج ہے جس عورت کا رحم کج ہوگیا ہو یا الٹ گیا ہو اوسکو بوقت جماع کرانے کے ایک درد محسوس ہوتا ہے تدبیر اور **علاج** تدبیر اس بات کی دو طرح پر منقسم ہوگئی ہے پہلے حاملہ بنانے کی تدبیر اور اسمین تلطیف کرنے دوسرے اون اسباب کا معالجہ جو حمل کے مانع ہین لیکن بانجھ عورت اور مرد جو ازروئے خلقت کے عقیم ہو اور وہ شخص جسکا مزاج اپنے جفت کے

مخالف ہو اور اوسکا محتاج ہو کہ اوسکا جفت مناسب اسکے مزاج کے بدل دیا جائے اور وہ شخص جسکا آلہ ذکر چھوٹا ہو ایسے اشخاص کی کچھ دوا نہین ہو سکتی اسیطرح وہ عورت جسکے چہرہ پر بال ہون اور رگونکے منہ زعفران کے استعمال سے بند ہوگئے ہون کہ اب رحم تک خون حیض نہ آسکے اسیطرح وہ عورت جو محتاج شوہر رہنے کی ہو اسکا علاج طبیب کے متعلق نہین مگر ان سب امور معلومہ کی تدبیر علاوہ ملنے کے اور طرح سے ہو سکتی ہے حاملہ بنانے کی تدبیر مفصل یہ ہے کہ عمدہ اوقات جماع کو اختیار کرے جنکو ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور اوقات مین سے اخیر زمانہ حیض کو اختیار کرے مراد یہ ہے کہ ادھر عورت حیض سے پاک ہو اور فوراً ہمبستر ہو جائے اور اسطرح جماع کرے جنکو ہم نے ذکر کر دیا ہے واجب ہے کہ دونون مرد اور عورت جماع کرنے اور کرانے کو اتنے زمانہ تک ترک نہ کرین کہ دونون کی منی مین فساد بدرجہ دقت کا آجائے اور اگر ایسی بات فساد منی کی پیدا ہو چکی ہو اسوقت جماع ایسی غرض سے نہ کرین کہ نطفہ ٹھہر جائیگا بلکہ غرض جماع سے یہ ہو کہ خراب منی نکلجائے پھر چند روز جماع کو ترک کر دین تا زمانیکہ بخوبی معلوم ہو جائے کہ اچھی منی پھر فراہم ہوگئی ہے اور اسی طرح جب اطمینان ہو جائے اب پھر رعایت اسی بات کی کرین کہ جماع اوس زمانہ طہر مین واقع ہو اب یہی حال ہے کہ ہر ایک بدن مین ایک مدت دوسری قسم کی ہوتی ہے جب ایسا وقت جماع کا مناسب بہم پہونچے چاہئے کہ مرد عورت دونون پہلے دیر تک مساس کرین خصوصاً ان عورتونکے ساتھ جنکے مزاج مین کچھ خرابی نہو۔ اسطرح مساس کرین کہ پہلے مرد عورت کے دونون پستان کو نرمی سے چھوئے اور اوسکے پیڑو پر گدگدائے اور اوس سے اسقدر ملے اور پھر ہٹ جائے کہ بالکل چسپیدہ نہو جائے پھر جب وہ عورت شہوت سے بیخود ہو جائے اور سرور اور نشاط اوس سے پیدا ہو اب اوس سے چمٹ جائے اسطرح کہ درمیان اوسکے فرج کا اوپر سے اسے دکھلائی دے رہا ہو اور اوسے گدگدائے کہ پیغام عورت کی لذت کا ہے اب اس بات کا انتظار کرے کہ وہ عورت خود کب چمٹتی ہے اور آنکھین کب سرخ ہو جاتی ہین اور سانس اوسکی چڑھنے لگتی ہے اور کلام مین کب اوسکے اختلاط پیدا ہوتا ہے یعنے پوری بات اب اوسکے منھ سے نہین نکل سکتی ہے اب اسوقت مرد اپنی منی کو مقابل فم رحم عورت کے گرائے اور اتنی جگہ اوسکے رحم مین چھوڑ دے جہان اوسکی منی ٹھہر سکے اور اتنی زیادہ نہ چھوڑ دے کہ اوسمین ہوا کا اثر پہونچ جائے اسلئے کہ ہوا فوراً منی کو فاسد کر دیتی ہے اور اس قابل نہین رکھتی ہے کہ اوس سے نطفہ قرار پائے اور بچہ پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو وقت منی تنگ جگہ مین چھوڑی جاتی ہے لیکن تعجب ہے جو وقت گرتی ہے اسوقت تعجب چسپیدہ اوس جدار سے ہوتا ہے جو مقابل اوسکے رحم مین ہو اگر منی ضائع ہو جاتی ہے لہذا واجب ہے کہ جو وقت منی گرائی جائے فم رحم تک پہونچے اور نیز اوپر مخرج منی بند نہ ہو جائے بعد اسکے انزال کے پھر اوس عورت کو تھوڑی دیر چت لیٹے رہنا چاہئے اور اسکے بعد اوسکو اس زور سے پلٹے جو نہایت زور سے اپنا کہلاتا ہے تاکہ معلوم ہو جائے اسکو کہ اندرونی علامات فم رحم کی حرکت سے ٹھہر گئی ہین اور چڑھی ہوئی سانس اوسکی اب درست چل رہی ہے اور بعد اوسکے تھوڑا سا ٹھہر جائے اور وہ اسوقت عورت اس شکل پر ہو جائیگی کہ اوسکی دونون ٹانگین اوپر کیطرف ملی ہوئی اور ایڑیان کیطرف سے دور دور ہونگی دونون کولے اوسکے زانو کے ملے ہوئے اور پشت کیطرف اوٹھے ہوئے یا جھکے ہون گے اب اسوقت عورت کو چھوڑ کر الگ ہو جائے اور عورت کو اسطرح چھوڑ دے کہ دونون ٹانگین اوسکی ملا دے اور سانس اپنی وہ عورت روک لے اور اگر حرکت کے بعد عورت کراہنے لگا اور بناوٹ نہ کرتی ہو تو یہ بات نطفہ کے قرار پانے پر تاکید دلالت کریگی اور اگر پہلے جماع کرنے سے عورت کو اسی قسم کی دھونی دیگئی ہو یہ بات بہت مناسب ہوگی نطفہ ٹھہرنے کے واسطے یا حمول بھی اسی قسم کے ہو چکے ہون خصوصاً وہ گوند کی چیزین جو زیادہ گرم نہون جیسے گوگل وغیرہ کہ انکا حمول جماع سے پہلے کر لیا جائے بہتر اون تدبیرونکے جنکا نفع عجیب ہے وہ یہ ہے کہ عورت کو نیچے کیطرف سے رحم کے ایسی گرم چیزون سے دھونی دیجائے جو خوشبو ہون اور یہ عورت بو ناک سے سونگھنے نپائے پھر ایک نے طولانی لیکر ایک سرا اوسکا گرم راکھ مین رکھے اور دوسرا اسکے رحم مین اتنی دیر تک کہ اوسکی گرمی سے رحم کو ایذا نہ پہونچے کہ ناگوار ہو اور اسی حالت پر عورت سو جائے یا اتنی دیر تک بیٹھی رہے کہ جتنی اسکو قدرت ہے بعد ازان اوسطرح اوس سے جماع کیا جائے موانع حمل کے دور کرنیکی تدبیر یہ ہے کہ اگر مانع حرارت اور اخلاط گرم ہون استفراغ کیا جائے اور مزاج کی تعدیل کھانے پینے والی چیزوں سے کرین جو معلوم ہو چکی ہین اور رحم پر ایسے قیروطی کا استعمال کرین جو اوسکے حرارت کی تعدیل کرے از قسم عصارات اور لعابات اور روغن سرد کے اور اگر برودت اور رطوبت سے حمل نہوتا ہو اوسکا علاج اوسی طرح سے کرین جسکو ہم آگے لکھین گے اور یہی بات اکثر ہوتی ہے اور اگر بسبب ہٹ جانے فم رحم کے اپنی جگہ سے حمل نہوتا ہو ہٹ جانیکا علاج کرین اور نیچے اوسی جگہ پر لگائیں جسکا بیان اوسی مقام پر کیا گیا ہے صاف فن کی فصل اسی باب

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی کھولیں جدھر کی فصد بموجب بیان آیندہ مناسب ہے اگر سبب منع حمل کا چربی کی کثرت ہو ریاضت کا استعمال کیا جائے اور غذا کی تلطیف کیجائے
اور نہانا ایسا جو تری پیدا کرے اوسکو ترک کریں سوائے میاہ حمامات پینے ایسے پانی کے جو گرمی و خشکی پیدا کرتے ہیں۔ اور **استفراغ** بذریعہ فصد کے
اور حقنہ ہائے حادہ کے کریں اور بعض مفتحات سخنہ جیسے تریاق مثرودیطوس کو متناول کریں شراب تیز سفید کو بالکل چھوڑ دیں اور بجز شراب جو خالص
اور قوی ہو تھوڑی سی پیا کریں۔ فرزجہ اونکے واسطے یہ ہے حنظل بادی روغن سوسن اور مرہم اگر یہ مرض بسبب ایسے ریاح کے پیدا ہوا ہو جو اچھی طرح منی کو ٹھہرنے
نہیں دیتے اوسکا علاج گرم چیزوں سے کرنا چاہیے اور افیون تخم کرفس تخم سداب ہے خصوصاً تخم سداب کو ماءالاصول کے ہمراہ اور فرزجہ جو انھیں دواؤں سے بنایا
گیا ہو **محللات ریاح** جیسے جندبیدستر تخم سداب تخم فنجنکشت اگر سبب منع حمل کا یبوست کی شدت ہو اسکے واسطے حقنہ ہائے مرطبہ کا استعمال کریں
اور حمول ایسی چربیوں کا جو ملین ہوں اور دودھ پلایا جائے خصوصاً شیر گوسپند اور چکنے شوربے کھلائے جائیں اگر سبب منع حمل کا تنگی فم رحم کی ہو تو اچھا
کہ ہمیشہ سیسہ کی سلائی اوسمیں ڈالا کریں اور رفتہ رفتہ اس سلائی کو موٹا کرتے جائیں تاکہ رحم کا منہ پھیل جائے اور مرہم ہائے ملین اوسپر ملتے رہیں جماع
بکثرت بھی اس عورت سے کیا جائے گرم کلہ کھانا اوسکو نفع کرتا ہے کرفس و زیرہ اور انیسون کا استعمال کیا جائے اگر سبب منع حمل کا جو قابل علاج ہو وہی
ہوتا ہے جو برودت اور رطوبت سے ہو اور اکثر وہ دوائیں جنسے حمل ٹھہرنے کی خاصیت کی امید کیجاتی ہیں وہی دوائیں ہیں جو برودت اور رطوبت
کی تلافی کرتے ہیں جیسے حار یابس ہوتی ہیں استفراغ رطوبت کا اگر رطوبت نضج ہے ایارج کے اقسام اور حمولات اور حقنوں سے کرنا چاہیے **مشروبات**
معجون ہائے گرم جیسے مثرودیطوس و تریاق اثاناسیا و ربطوس اور دوائے سکنجبین پینے کی دواؤں میں یہ دوا ایسی ہے جسکے چند خواص ہیں وہ یہ ہیں کہ عورت
ہاتھی کا پیشاب پیے یہ نہایت عجیب الاثر ہے حاملہ کردینے میں اور چاہیے کہ اسکا استعمال قریب جماع کے کیا جائے ایضاً برادہ دندان فیل بھی فوراً نفع کرتا ہے
تخم سیالیوس بھی نہایت عمدہ چیز ہے کہ وہ مادہ چوپاؤں کو بھی پلائی جاتی ہے بچہ دینے کی غرض سے فرزجہ جو بنائے جاتے ہیں لبسان اور روغن بادام
روغن سوسن سے لفظ سیاہ کے فرزجہ بھی بنائے جاتے ہیں مرغابی کی چربی صوف میں لگاکر فرزجہ کریں۔ نکوا و مشک سنبل سعد اور سعتر جوائن زوفا خصیۃ الثعلب
وار شیشعان جوز السرو حب الغار سک ملا سادج قردمانا اور جو دوا کہ سخن اور قابض ہو خصوصاً اوس عورت کے واسطے جسکے رحم سے بچا پھسل کر گر جاتا ہو
پنیر کا حمول کرنا خصوصاً خرگوش کا پنیر مصطگی کے ہمراہ بعد حیض سے پاک ہونے کے حمول کرنا معین حمل کا ہوتا ہے یا ہمراہ روغن بنفشہ کے اسکا حمول کریں۔
اسیطرح حمول لحم آہوے نر کا بنابر قول طبیبوں کے خصوصاً اگر اسکے ہمراہ خصیۃ الثعلب بھی ملایا جائے اور شہد بھی داخل ہو حمول کرنا بھیڑ کے پتے کا یا خرگوش
کے پتے کا یا شیر کے پتے کا بھی مفید ہے۔ یہ فرزجہ نہایت عمدہ ہے زعفران سنبل مصطگی جندبیدستر روغن ناردین کے ہمراہ ایضاً مر چار درہم ایرسا خرگوش کی
مینگنی ہر ایک دو درہم اسکے فرزجہ بلوطیہ تیار کریں اور حمول کریں اور تیسرے دن بول ڈالا کریں ایضاً شہد مصفی سکنجبین عنصل، روغن سوسن یہ فرزجہ
بہت عمدہ ہے زعفران سماما اکلیل الملک مکہ ساڑھے تین درہم اورشا منج قردمانا مکہ ایک ایک قیمہ مرغابی کی چربی انڈے کی زردی دو اوقیہ، روغن ناردین
نصف اوقیہ بعد حیض سے پاک ہونے کے کسی آسمانی رنگ کے کپڑے میں اس دوا کو لگاکر حمول کریں اور ہر روز بدلتے رہیں ایضاً لہسن سوکھا ہوا لیا
تو اوس پر روغن گل و سرکہ ڈالکر اسقدر پکائیں کہ تر ہو جائے اور سرکہ کا پانی جلجائے پھر کسی کپڑے میں اوس دوا کو لگاکر حمول کریں کہ یہ بھی اچھی تدبیر ہے
اکثر احتیاج ہوتی ہے کہ قبل استعمال فرزجہ کے ایسے حقنے کئے جائیں کہ جنمیں تھوڑا سا شحم حنظل بھی داخل ہو تاکہ رطوبت کو نکالدے اور فرج میں عورت
کی صمغ کنندر کا حمول کریں تاکہ رطوبت کو نکالدے بخورات کو قرص مر اور حب الغار سے بنائے جاتے ہیں اور ہر روز انھیں کی دھونی دیجاتی ہے ایضاً
ہرتال مخ جوز السرو میعہ سائلہ ملاکر کسی چنگیر دان میں رکھکر اول طہر میں تین دن تک پے در پے دھونی دیں اسیطرح مر اور میعہ سائلہ اور بیروزہ حب الغار
کلونجی مقل زوفا

علامات حمل اور احکام حمل کا بیان

حمل ٹھہر جانیکی علامت پر دلالت وہی باتیں کرتی ہیں جو اوپر مذکور ہو چکیں کہ مرد اور عورت
کا انزال ساتھ ہی ہو اور ایک حالت بعد انزال کے ایسی پیدا ہوتی ہے کہ مثل قشعریرہ کے جماع کے نیچے اور سوپاری سی ایسی نکلتی ہے جیسے عورت کے رحم نے
اوسکو چوس لیا کہ وہ کمی ہوتی ہے کسی طرح کی تری اسپر نہیں ہوتی ہے اسی حالت کے پیچھے رحم کا منہ بشدت ملجاتا ہے اسطرح کہ نوجوان آدمی اوس میں ڈال

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہیں کر سکتے اور اسی طرح نرم رحم اوپر کی طرف اوٹھ جاتا ہے آگے کی طرف جھکا رہتا ہے۔ اور منہ رحم کا اس اندازہ پر ہوتا ہے کہ اسمیں سختی نہیں ہوتی ہے اور درد
اس عورت کے اعضا میں خشکی زیادہ ہوتی ہے خون حیض کا آنا ایام حمل میں بالکل بند ہو جاتا ہے کہ ایک قطرہ بھی نہیں آتا ہے۔ یا تھوڑا سا کبھی آ گیا۔ کم کم درد
درمیان ناف اور مقام نہانی عورت کے جو فاصلہ پر ہے ہوا کرتا ہے عسر بول اور دشواری پیشاب ہونا اکثر عارض ہوتا ہے جماع سے کراہت ایسی مدت کو بعد حاملہ ہونے کے
ہو جاتی اور برا جانتی ہے پھر اگر اوس سے جماع کیا جائے انزال نہیں ہوتی ہے اور وقت جماع کے زیر ناف درد ہونے لگتا ہے اور متلی بھی اوس وقت پیدا ہوتی ہے جو
حاملہ پر بچہ کی ہے اوسکو بعض جماع سے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اوس عورت کے جو مادہ بچہ کی حاملہ ہو اسلئے کہ دختر کی حاملہ اکثر جماع سے کراہت نہیں کرتی پھر
اسکے بعد تھوڑا حاملہ عورت کو کرب اور کسل بدن کا بھاری ہونا ضیق نفس یعنے دل تھوڑی سی متلی گھمی ڈکار پھریری اور دوسر گھومنی تاریکی چشم خفقان لاحق ہوتا ہے پھر
اسکے بعد ایک مہینہ خواہ دو مہینہ گذر کر خراب چیزوں کی اشتہا کا ہیجان ہوتا ہے اور آنکھ کی سفیدی میں زردی اور سبزی آ جاتی ہے اور اکثر اوسکی آنکھونکے ڈھیلے
اندر گھس جاتے ہیں اور گڈھے پڑ جاتے ہیں اور پلکیں ڈھیلی ہو کر گر جاتی ہیں اور تیز نگاہ سے دیکھنے لگتی ہیں آنکھونکے ڈھیلے سبک ہو جاتے ہیں اور اکثر عورتون
میں آنکھون کی سفیدی میں غلظت آ جاتی ہے زردی نہیں ہوتی ہے مگر رنگ بدل جانا آنکھون کا ضرور ہے اور اسیطرح ایسے آثار کا حادث ہونا جو طبیعت سے
خارج ہیں اگرچہ یہ آثار حمل نرینہ میں کم ہوتے ہیں حمل دختر میں زیادہ ہوتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حاملہ ہونے کے سبب سے درد پشت اور دونون کولون کے
درمیان سکون پیدا ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ حمل کے سبب سے رحم میں گرمی آ جاتی ہے بخار بچہ پیدا ہو جاتے وہ درد پلٹ آتا ہے اکثر اوسکے پستان اوس شکل سے
بدل جاتے ہیں جو پہلے سے تھی کہ پھیل جاتی ہیں اور جو رگیں پستانون پر ہیں وہ زرد ہو جاتی ہیں یا سبز ہو جاتی ہیں اکثر حالات میں یہ بات حاملہ عورتون کو پیدا
ہوتی ہے کہ اونکے بدن ڈھیلے ہو جاتے ہیں بسبب بند ہونے حیض کے اور بسبب مادہ محتبس ہونے اوس مقدار حیض کے جسکی جنین کو حاجت ہو اور یہ بات ابتدائے
ایام حمل میں ہوتی ہے کہ جنین چھوٹا ہوتا ہے اور غذا لینے میں ضعیف ہوتا ہے پھر جب وہ کا جثہ بڑھا اور پوری غذا فضلہ حیض سے پانے لگا حاملہ کے بدن درست
ہو جاتے ہیں اور بدنکا ڈھیلا پن جاتا رہتا ہے جو اعراض اوپر مذکور ہوئے حیض کے رک جانے کے اون میں سکون آ جاتا ہے۔ پندرہ برس کے سن سے جو لڑکی حاملہ
ہو جائے اوسکے مر جانیکا اندیشہ ہے اسلئے کہ رحم اوسکا چھوٹا ہے اسی طرح جو حاملہ عورت پانزدہ سال سے بڑی ہیں اگر اوسکو زمانہ حمل میں حمی حادہ یعنے شدید تپ عارض ہو یہ بھی
اوسکی ہلاکت ہے دو سبب سے ایک تو یہ بات اس تپ کی وجہ سے جنین کو سوء مزاج لاحق ہوتا ہے اور وہ ضعیف متحمل نہیں ہو سکتا ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ غذا جنین کی اسکو
فاسد کر دیتی ہے اور اس جہت سے کہ خون حیض تپ کے زمانہ میں اگر جنین تک نہ پہونچے جنین ضعیف ہو جائیگا اور اگر پہونچے یہ حاملہ ضعیف ہو جائیگی اسی طرح اگر
حاملہ عورت کے رحم میں ورم گرم پیدا ہو اگر طاعونی ہو تو اکثر امید اسکی ہوتی ہے کہ جنین ہلاکت سے بچ جائے اور اوسکی ماں بھی بچ جائے لیکن اکثر اسقاط ہی خروج
اور ہلاکت دوم آ کر حاملہ عورتون کے لئے حاملہ ہونے کی شناخت کیلئے چند تجربہ مقرر کئے گئے ہیں از انجملہ ایک یہ بھی ہے کہ سوتے وقت یہ عورت دو اوقیہ شہد ہموزن
آب باران ملا کر پی جائے اگر اسکے پینے سے پیٹ میں مروڑا ہو تو حاملہ ہے اگر مروڑا نہو تو حاملہ نہیں ہے سبب اسکا یہ ہے کہ احتباس نفخ یعنے کمزور جھلی وغیرہ کا اثر کہ
آنتونکے ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ اطبا اس دوا کے ایسے اثر سے تعجب کرتے ہیں حالانکہ یہ نہایت مجرب ہے اور صحیح ہے سوائے اس عورت کے جو شہد اور ایسے پانی پینے
کی پہلے سے خوگر ہو کر اوسپر یہ تجربہ پورا نہ اوترے گا۔ ایضاً دوسرا تجربہ یہ ہے کہ دن بھر اوسے فاقہ دیا جائے اور شام کے قریب چند کپڑے اوسے اوڑھا کر نیچے
سے اوسکا کھلا ہے کسی سوندھے کرسی وغیرہ پر بٹھائیں اور نیچے کسی انگیٹھی وغیرہ میں خوشبو سلگائیں اور اوس دھوئیں کو کسی ٹونٹی یا نے وغیرہ سے اسکے
رحم میں پہونچائیں پس اگر دھوان اور خوشبو اوسکے منہ اور ناک تک پہونچے تو حاملہ نہوگی تیسرا تجربہ یہ ہے کہ بروقت گرسنہ ہونے حاملہ کے ایک لہسن اوسکے مقام
نہانی میں رکھیں اور کہیں کر سو جائے جب سو اٹھے اگر لہسن کی بو اور مزہ اوسکے منہ میں نہو تو حاملہ ہے ورنہ حاملہ نہوگی اور یہ بھی تجربہ ہو سکتا ہے جسکو ہم
نر بنانے اور خواہ مادہ بنانے بچہ کے باب میں بیان کرینگے زراوند کا شہد کے ہمراہ حمول کیا جائے۔ حاملہ عورتون کا پیشاب زمانہ اول میں یعنی تین مہینے تک
زرد مائل بکبودی ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشاب کے اندر دھنی ہوئی روئی کا گالا رکھا ہوا ہے جب حاملہ ہونے پر وہ پیشاب دلالت کرتا ہے
جسکا قوام صاف ہوتا ہے اور اوسکے اوپر ایک دھوان مثل کہر کے چھایا ہوا نظر آتا ہے خصوصاً اگر اسمیں ایک گول گول دانہ سا ہو کہ اوترتا اور چڑھتا ہو

آخر زمانہ حمل میں یعنے ساتوین مہینے سے مثلاً بھی انکے پستان میں سرخی ظاہر ہوتی ہے بجائے اوس کبودی کے جو اول حمل میں تھی اگر حاملہ عورت کے قارورہ ہلانے
کو ورت اوس میں آجاتے تو آخر زمانہ حمل کا ہے والا پس اول زمانہ حمل کا ہوگا سبب نر اور مادہ ہونے بچہ کا نر ہونے کا سبب نطفہ میں مرد کی منی
ہوتی ہے اور اوسکا گرم ہونا اور زیادہ ہونا اور جماع کا اول طہر اتفاقاً واقع ہونا اور زور سے نکلی داہنی طرف کیطرف آنا اسلئے کہ داہنی جانب بدن کی منی زیادہ گرم ہوتی
ہے اور قوام بھی گاڑھا ہوتا ہے اور داہنے گردے سے اسکی آمد شروع ہوتی ہے جو زیادہ گرم ہے اور بہت شاداب ہے یا بلند ہے اور جگر کے نزدیک ہے اور اسیطرح
اگر منی رحم کے داہنے جانب گرے اور یہی حال عورت کی منی کا ہے اپنے خواص میں اور اپنی جہت میں سرد ملک و فصل بارد اور زمانہ سرد ہوا
نطفہ کے نر ہونے پر معین ہوتی ہیں اور ضد ان تینوں کے نطفہ کے مادہ ہونے پر معین ہوتی ہیں اسیطرح جوانوں کا نطفہ اکثر نرینہ اولاد کا سبب ہوتا ہے اور
لڑکپن کا اور شیخوخت کا برعکس ہے بعض طبیبوں نے کہا ہے اگر مرد کی منی داہنے جانب سے عورت کے رحم کے داہنے طرف جائے نرینہ بچہ پیدا ہوگا اور اگر مرد کی
منی بائیں طرف سے عورت کے رحم کے بائیں طرف جائے لڑکی پیدا ہوگی اور اگر مرد کے بائیں طرف سے رحم کے داہنے جانب میں جا
ایسی لڑکی پیدا ہوگی جسمیں علامت مرد کی بھی ہوں اور اگر مرد کے داہنے طرف سے عورت کے رحم کے بائیں جانب میں جائے ایسا بچہ پیدا ہوگا جسمیں آثار
عورتوں کے بھی ہونگے یعنی مخنث بھی ہوگا ایک طبیب حاذق کا یہ قول ہے کہ حمل جس دن عورت حیض سے نہائے اوسکے پانچویں دن تک نرینہ ہوتا ہے
پھر چھٹے دن سے آٹھویں دن تک کے حمل سے دختر پیدا ہوتی ہے پھر نویں دن سے گیارہویں دن تک لڑکا پیدا ہوتا ہے پھر بارہویں دن سے دوسرے حیض تک
درمیانی زمانہ میں خنثی پیدا ہوتا ہے جو عورت فرزند نرینہ سے حاملہ ہے اوسکا خون بہت گرم ہوتا ہے بنسبت حاملہ بدختر کے علامات حمل کے نر اور مادہ ہونے
کے نر سے جو عورت حاملہ ہوتی ہے اوسکا رنگ اچھا ہوتا ہے اور دل خوش زیادہ ہوتی ہے چہرہ بشرہ اسکا پاکیزہ ہوتا ہے بھوک اچھی لگتی ہے اور اعضا میں
اوسکے سکون ہوتا ہے داہنے طرف رحم کے گرانی محسوس ہوتی ہے اسلئے کہ اکثر نر کی پیدائش اوسی منی سے ہوتی ہے جو داہنی طرف رحم کے گری ہو
اور یہ بات یا تو اس سبب سے ہوتی ہے کہ قبول کرنا داہنے جانب کا پہلے ہوتا ہے یا اسوجہ سے کہ ریزش منی کی داہنے بیضہ سے ہوتی ہے جو وقت نرینہ جنین حرکت
شروع کرتا ہے داہنے جانب شروع کرتا ہے اور پہلے پستان بڑھنے شروع ہوتے ہیں اور اوسکی رنگت کا بدلنا آغاز ہوتا ہے فرزند نرینہ کے پیٹ رہنے میں
یہ سب کچھ داہنے جانب ہوتا ہے خصوصاً داہنے پستان کے منھ میں یہ آثار نمایاں ہوتے ہیں اور اسی داہنی چھاتی میں دودھ پہلے اوترتا ہے اور اسی
سے پہلے دھار دودھ کی چھوٹتی ہے اور جو دودھ اسکی چھاتی سے دوہا جاتا ہے گاڑھا اور کش نما ہوتا ہے اور پتلا پانی سا نہیں ہوتا ہے تا اینکہ اگر فرزند
نرینہ کے حمل کے دودھ کا ایک قطرہ لے کر آئینہ پر ٹپکائیں اور دھوپ میں اسکو دیکھیں ایسا نظر آئیگا جیسے پارہ کی بوند ہے یا موتی کا دانہ ہے اور بہیگا نہ
بہیگا کہ بہتا ہو جائے پستان کا سر از نرینہ حمل میں روز بروز سرخی پکڑتا جاتا ہے ایسا سیاہ نہیں ہوتا ہے جس کی سیاہی گاڑھی ہو جاتے اور اوسکے دونوں
پاؤں کی رگیں بھی سبز ہوتی ہیں سیاہ نہیں ہوتی ہیں اسکی داہنی نبض میں امتلا اور تواتر زیادہ ہوتا ہے اہل تجربہ کہتے ہیں کہ جب یہ حاملہ ٹھری ہوئی ہو
اور اوٹھنے یا چلنے کا ارادہ کرے پہلے داہنے پاؤں کو حرکت دے گی اور یہ تجربہ صحیح ہے اور کھڑے ہوتے وقت داہنے ہاتھ کو ٹیک کر کے کھڑی ہوگی اور
داہنا ہاتھ اوس کا حرکت کرنے میں بہت دیر ہوتا ہے لڑکا ماں کے پیٹ میں ابتدائے حمل سے تین مہینے کے بعد حرکت کرتا ہے اور لڑکی چار مہینے
کے بعد اہل تجربہ کہتے ہیں کہ منجملہ حیلوں کے شناخت حمل نرینہ کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ زراوند ایک مثقال پیکر شہد ملا کر سبز کپڑے میں بتی بنا کر حمول
کریں صبح سے دوپہر تک اور عورت نہار منھ رہے کچھ کھانے نہ پائے اب اگر اوس کا تھوک میٹھا ہو جائے تو حمل نرینہ ہے اور اگر تھوک کڑوا ہو جائے
تو لڑکی کا حمل ہے اور اگر بدستور رہے پھیکا بنا رہے تو یہ حاملہ نہیں ہے اس حیلہ میں میرے نزدیک نظر ہے اور اسکی صداقت تجربہ کی محتاج ہے یا زیادہ بحث
کرنے کی حاجت ہے اوس شخص نے جسنے اس تجربہ کی تعلیم کی ہے حمل کے دختر ہونے کی علامات یہ ہیں جو حمل کے نر ہونے کے مخالف ہوں اور اگر عورت کے
دونوں باتوں میں تخم زیادہ ہوں خصوصاً دونوں پنڈلیوں میں یا پاؤں میں ورم بکثرت ہو اسوقت دختر کے پیدا ہونے پر زیادہ یقین کرنا چاہیے
کبھی نرینہ حمل کبھی ایسی لڑکی کا ہوتا ہے جو لڑکا کا ضعیف اور خوار ہوتا ہے اور بہت خراب حالی میں ہوتا ہے اور اوسکے علامات حاملہ عورت میں قوی

HAKEEM SHOUKAT ALI

دختر کے علامات سے زیادہ خراب ہوتے ہیں لڑکا پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اوسکا بند ہونا پچیس دن سے لیکر تیس دن تک دیکھا گیا ہے گر انکا اگر عورت کو کوئی بیماری ہو اور لڑکی کے پیدا ہونے کا خون پینتیس دن سے چالیس دن تک دیکھا گیا ہے اور یہی بات اکثر ہوتی ہے طبیبوں کے تجربہ میں یہ بھی آچکا ہے کہ اگر حاملہ عورت کا دودھ پانی کے اوپر ڈالدیں اور تیرتا رہے نیچے نہ ڈوبے تو لڑکا نرینہ پیدا ہوگا اور اگر ڈوب جائے اور پانی کے اوپر نہ تیرے تو لڑکی پیدا ہوگی **نطفہ کے نرینہ بنانے کی تدبیر** واجب ہے کہ مرد اور عورت دونوں گرم مزاج کا عطر لگا کر خواہ گرم دھونی لیکر یا گرم غذا کھا کر اپنے بدن گرم کریں اور مثرودیطوس کو تناول کریں اور بخورات اور فرزجہ جو اوپر مذکور ہوچکے اگر اون کی حاجت ہو اور حقنہ ہائے مذکورہ بشرط حاجت اونکا بھی استعمال کریں تاکہ تسخین پیدا ہو اور مروخات مذکورہ کی مالش بھی کیجائے اوس شخص کے قول کیطرف التفات نکرنا چاہیے جو کہتا ہے کہ عورت کی منی کا ضعیف ہونا واجب ہے واسطے تولد بچہ نرینہ کے بلکہ صحیح یہ بات ہے کہ نرینہ حمل کیواسطے ضرور ہے کہ عورت کی منی تسخین اور قوی اور حار ہو کہ ایسے قسم کی منی کو واسطے اور ر انسب ہے جو نطفہ نرینہ کو قبول کرے لیکن واجب ہے کہ عورت کی منی سے مرد کی منی زیادہ عاجز نہو اور زیادہ کمزور نہو بلکہ ضرور ہے کہ مرد کی منی عورت کی منی سے زیادہ قوت نر ہونے کی رکھتی ہو واجب ہے کہ ایک مدت تک جماع کو ترک کردے اور یہ ترک کرنا جماع کا اس نظر سے نہو کہ اب جماع کو اسنے چھوڑ دیا ہے اور رغبت دل کو نفرت سے بدل دیا ہے اسلئے کہ ایسے قصد سے ترک جماع کرنے میں بموجب بیان بالا کے منی فاسد ہوجائیگی زیادہ پانی پینے سے بھی پرہیز کرے اور تھوڑا تھوڑا پیا کرے اور غذا ہائے قوی اور تخمی کھایا کرے بعد ان تدبیروں کے مرد کو چاہیے کہ اپنی منی کا امتحان کرے جبتک کہ رقیق ہے جاننا چاہیے کہ ابھی علاج کی حاجت باقی ہے پھر جب منی غلیظ ہوجائے اسکے بعد بھی صبر اتنی دیر تک کرے کہ چند روز گذر جائیں اور اوسی تدبیر گذشتہ پر استمرار کرتا رہے تا اینکہ منی اوسکی قوی ہوجائے اور بوجہ حرارت جمع ہوجائے یعنے ایسی طاقتور ہوجائے کہ رحم عورت کا اوسکی کو بوجہ اجتماع اجزا اور غلظ لپکے اور باہر نہ گرادے ایسی درستی اور اصلاح قوام منی کے بعد عورت سے ہمبستر ہو اوسی طریقے سے جو اوپر مذکور ہوچکا ہے اور جس جگہ ہمبستر ہو نہایت خوشبودار معطر ہو عطر ہائے گرم کی خوشبو سے جیسے مشک اور زعفران اور عود ہندی خام اور کافور کی خوشبو سے پرہیز کرے اور نہایت مسرت اور سرور کی حالت میں ہو اور نہایت خوش دلی کے ساتھ اور جتنے امور باعث رنج و ملال کے ہیں سب سے الگ ہو اور افکار اور تردد کے گرد پھرا ہوں نہو اور اپنے دل میں تصور وہمی سے اونھیں مردوں کا خیال کرے جو بڑے طاقتور اور سبزہ رو ہوتے ہیں اور اپنے آئینہ خیال میں ایسے مرد کی صورت کو لائے جو پوری خلقت پر ہے اور جسکی ہیبت اور دبدبہ زیادہ ہوتا ہو ایسے شخص کی صورت کا خیال کرتے کرتے جماع کرے یہانتک کہ جماع سے فارغ ہوجائے **علامات تعیین** مذکر کے نفس مذکورہ شخص ہے جو مرد قوی البدن اور معتدل اوسکا گوشت ہو زیادہ اور سختی میں منی اسکی غلیظ ہو اور بکثرت اوسکے بدن میں منی ہو اور گرم مزاج اوسکی منی کا ہو دونوں انثیین اوسکے بڑے بڑے ہوں رگیں اوسکی ابھری ہوئی اور کھلی ہوئی ہوں جماع کرنے پر اوسکو زیادہ قوت اور اقتدار ہو اور جماع کرنے کے بعد ضعیف اور ناتوان نہوجاتا ہو داہنے جانب سے اپنے اعضائے تناسل کی منی کو گراتا ہو اسلئے کہ اہل تجربہ بھی جو سانڈ چھوڑنے کا پیشہ کرتے ہیں داہنے بیضہ کو سانڈ کے مضبوط کر دیتے ہیں تاکہ اوسی داہنے طرف سے یہ سانڈ منی گرائے اور بچہ گھوڑے وغیرہ کا نر پیدا ہو پھر اگر لڑکا پہلے داہنے بیضہ کو پھولاتا ہو پس وہ مذکر ہے ورنہ مونث ہے اور اسیطرح جب لڑکے کو احتلام بدون کسی آفت کے ہو اور جلدی ہوتا ہو یعنی منی گرنیکی آفت اور خرابی سے اوسکو احتلام نہوتا ہو تو وہ لڑکا مذکر ہوگا اور اولاد ذکور اوسکی زیادہ ہونگی **علامات اون عورتوں کے جو فرزند نرینہ زیادہ جنتی ہیں** ایسی عورتیں جنکے فرزند نرینہ زیادہ پیدا ہوں اونکی خصلت یہ ہے کہ رنگ اونکا معتدل ہوتا ہے اور رخسار یعنے چہرہ مہرہ اونکا بھی معتدل ہوتا ہے بدن اونکا نہ زیادہ سخت اور روکھا ہوتا ہے اور نہ زیادہ نرم ڈھیلا خون حیض اونکا نہ ایسا رقیق اور پتلا ہوتا ہے جو قیمہ کیطرح کا ہو اور نہ زیادہ قلیل اور مائی ہوتا ہے اور بہت کم اور گاڑھا ہوتا ہے کہ زیادہ غلیظ ہو رحم کا منہ ایسی عورتوں کا مقابل اور محاذی فرج کے اونکے ہوتا ہے اور جسم اونکا جید اور خوب ہوتا ہے رگیں اونکی نمایان اور ظاہر ہوتی ہیں اور خوب بھری ہوئی اور ابھری ہوئی حواس اور حرکات ایسی عورتوں کے اوسی قدر درست ہوتے ہیں جو مناسب اور لائق بجا

HAKEEM SHOUKAT ALI

صبح اور تندرست آدمیون کے ہوتے ہین ہمیشہ روانگی شکم یعنے ملین پاخانہ انکو بطور دست کے نہین آتا اور نہ ہمیشہ قبض شکم رہتا ہے آنکھین انکی سرمگین ہوتی ہین نہ انکا کسیقدر کبود چشم ہون یہ عورت خوش مزاج ہنس مکھ ہوتی ہے اور خوش مزاج اقلخور آدمیون کو پسند کرتی ہے اور سہیلیان اور ہمجولیان خواہشین اپنی بھی اسیطرح کی چاہتی ہین جو بہری بھری ہون اور جو بانہ وہ سن جوانی خواہ سن بلوغ کو پہونچی ہون حاملہ یہ عورتین بہت جلد ہوتی ہین اسلئے کہ حرارت انکی قوی ہے اور چربی انکے رحم مین کم ہے اور رطوبت بھی انکے رحم مین کم ہے جو عورتین کہ اونکا ہضم جلدی پورا ہو جائے وہ زیادہ لائق ہین نر بچہ پیدا کرنیکی اور جو عورتین کہ زمانہ اونکے حیض سے پاک ہونیکا تھوڑا ہے مثلاً بائیس دن تک نہ وہ عورتین جنکا زمانہ طہر کا چالیس دن تک ہو توام پیدا ہونیکا **سبب اور حمل پر حمل رہنے کی علامت** دو بچے ساتھ پیدا ہونیکا سبب کثرت منی کی ہوتی ہے اور اسکا دو نطفہ کیطرف تقسیم پانا خواہ دو سے زیادہ نطفون کی طرف اور دونون بچو لیفون مین رحم کی منی کا پڑنا دو لڑکے جو ساتھ پیدا ہون انکا زندہ رہنا زیادہ نہین دیکھا گیا یعنے کم زندہ رہتے مین اور بہت سے مرجاتے ہین توام لڑکونکا الگ الگ پیدا ہونا اگر ہوتا بھی ہے تو بیچ مین دونون کی ولادت کے بہت دنون کا فاصلہ نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اکثر انکی پیدایش ایک ہی جماع سے ہوتی ہے اور بہت کم یہ بات ہے کہ ایک جماع سے حمل رہجانے کے بعد دوسرے جماع پر نطفہ ٹھہرے اگر کبھی ایسا اتفاق ہو تو اونہین عورتون مین ہوگا جنکے بدن فربہ اور شاداب ہون اور بالون کی اونکے بدن مین کثرت ہو اور خون کی زیادتی ہو اسلئے کہ حرارت اونکی قوی ہے اور یہ وہی عورتین ہین جنکی قوت بدن کے سبب سے ایام حمل مین بھی انکو خون حیض آتا ہے اور اسکی وجہ پیدا نہین ہے اسلئے کہ اونکی منی مین قوت زیادہ ہے اور رحم بھی اونکے قوی ہوتے ہین کہ باوجودیکہ ایام حمل مین حیض آتا ہے اور اسقاط نہین کرتی باوجودیکہ رحم کا منھ کھلتا ہے اور اکثر زمانۂ حمل مین چند مرتبہ انکو حیض آتا ہے دو مرتبہ خواہ زیادہ دو مرتبہ سے پھر اگر کسی حاملہ عورت کو دوسرا حمل رہجائے اور یہ عورت بہت ناتوان ہو خواہ اوس عورت کے بچے کے رحم کا منھ زیادہ قوی ہونیکے سبب سے نکل گیا ہو ان دونون صورتون مین خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ پہلا نطفہ ضعیف ہوگیا ہے پس وہ دوسرے حمل کو بھی خراب کر دیگا ایضاً اگر قوی عورتون مین دوسرا حمل رہجائے اوسوقت یہ خوف ہوگا کہ اگر دونون نطفہ ایک ہی طرف رحم کے قرار پائے ہین دونون مین تنگی کی زحمت پیدا ہوگی جسکا انجام اکثر بطرف ترکے ہوتا ہے چہرہ پر جھریان آجاتی ہے اور بہت سے امراض پیدا ہوتے ہوتے ایک حمل دن دونون سے گرجاتا ہے **توام کے علامات** اور دو سے زیادہ بچہ پیدا ہونے کے بنابر قول طبیبونکے بتجربہ یہ بات ہو چکی ہے کہ پہلے جو لڑکا پیدا ہو اوسکی ناف جو دونون طرف لپٹی ہوتی ہے پس اگر اوسکی ناف مین شکن بالوٹین اور گرہین نہون تو سوائے ایک لڑکے کے دوسرا لڑکا پیدا نہوگا اور اگر ناف مین شکنین وغیرہ ہون اونہین کے شمار پر حمل کو متعدد شمار کرنا چاہئے **تنہا ایک بچہ پیدا ہونیکی علامت قریبہ** جوقت حاملہ عورت کا زمانۂ ولادت قریب پہونچتا ہے تو ایک گرانی زیر شکم ناف کے نیچے اور پیٹرو مین اوسے معلوم ہوتی ہے اور ایک درد رانون کی جڑ مین اور حرارت شکم مین معلوم ہوتی ہے اور فم رحم مین لمغ شدید محسوس ہوتا ہے اور تری بھی فم رحم مین آجاتی ہے جب یہ علامتین ظاہر ہو جاتی ہین پس زمانہ ولادت کا نزدیک پہونچا پھر جسوقت منھ کا اور بکا ڈھیلا ہو جائے اور ناک کے بیچ کی ہڈی پھول جائے اور زیادہ پھولن اوسمین آجائے اب زمانہ حمل کے نزدیک ہونے مین کچھ کلام نہین باقی **ضعف جنین کے علامات** جنین کے ضعیف ہونے پر اوسکی ماں کی بیماریان دلالت کرتی ہین اور جو استفراغ کہ اقسام اوسکی ماں کو عارض ہوئے ہون خصوصاً بہم خون حیض کا جاری رہنا جو زیادہ زمانہ عادت تک رہے یعنے اتنے دنون تک اگر بیکو حیض آئے تو یہ ندرت اور نلت ہوا ہو بسبیل اسکے ہو جو جنین کی غذا سے انکا رہتا ہو اسیطرح پہلے مہینے مین حمل کے دودھ کا پیدا ہو جانا اگر بچہ باقی کو کچھ نہین دودھ نکل آئے یہ بات بھی اوسکے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ بخوبی حرکت نکرتا ہو اور یا یہ کہ فی وقت حرکت کرتا ہو **مولود کے ضعیف ہونے کی علامت** جنین جوقت پیدا ہو اور ناف اسکی کھلی ہوئی ہو اور نہ اوسکو چھینک آئے اور نہ اوسکے بدن مین حرکت ہو اور جسم بکل پیدا ہوا ہے وہ ننگل اسیطرح پڑا رہے اور پلٹا نکھائے یہ لڑکا ضعیف ہے زندہ نہ رہیگا **دوسرا مقالہ حمل اور وضع حمل کا بیان** نطفہ کی خلقت پیدا ہونے کا زمانہ اور حرکت کرنیکا زمانہ اور ولادت کا زمانہ ان سبکو تو پہلے اب تشریح اور مابعد اس باب کے بیان کر دیا ہے اور انھین مقامات مین یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ساتوان مہینہ اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

مہینون کا ہے سبب ولادت جنین قوی خلقت اور قوی مزاج کی ہوتی ہے ایسا اوس کا مزاج ہوکر اوسکی خلقت جلدی پوری ہوتی ہے اور حرکت جلدی کرنے لگتا ہے اور باہر نکلنے کی خواہش جلد کرتا ہے اکثر ہوتا ہے کہ اس مدت کے پیدا ہوئے مرجاتے ہین اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرکات شدید کی برداشت ضعف خلقت مین کرتے ہین اسلئے کہ سات مہینے سے کم کا لڑکا شاذ شاذ لڑکا اگرچہ اصل خلقت مین قوی ہو پھر بھی اوس کی تکون اور رحم مین خلقت تمام ہونے کا زمانہ ضرور ہوتا ہے اگر آٹھوین مہینے جو لڑکا پیدا ہو وہ اکثر ہلاک ہوجاتا ہے اوسکم زندہ رہتا ہے پھر اگر وہی لڑکا سات مہینے کا تنہا زندہ رہے یہ بات نہایت اوسکے اور لڑکی آٹھ مہینہ کی تو بہت کم زندہ رہتی ہے اور بعض شہرون مین تو آٹھ مہینے کا لڑکا ہرگز نہین زندہ رہتا ہے اسلئے کہ ایسے لڑکے اوسکا حال اس بات سے خالی نہین ہے یا تو اوسکی خلقت کا پورا ہونا اور حرکت کرنا اور شوق پیدا ہونا ولادت کا اوسوقت تک متاخر ہوا ہے یہ بات دلالت کرتی ہے کہ قوت اصل خلقت مین اسکے قوی تھے پھر اگر انھون نے قصد اون حرکات کا کیا کہ رحم مین گرفتار رہین اور یہ قصد اون کا زمانۂ اتمام خلقت مین ہوا ہو تو یہ لوگ زیادہ ضعیف ہونگے بہ نسبت اوس مولود کے جو قصد کرتا ہو حمل سے باہر نکلنے کا اول زمانۂ اتمام خلقت مین بحالے کہ قوت اوسکی قوی ہوتی ہے جیسے وہ لڑکی جو ساتوین مہینے پیدا ہوتی ہین اور اگر یہ لڑکے ایسے نہون بلکہ انکی خلقت اور حرکات اور اونکی ہیئت ثانی بطرف ولادت کے ہوکر جلدی پیدا ہوئی اور حرکت اونکی بطرف پیش آمد کے آٹھوین مہینہ سے پہلے تمام ہو چکی ہو تو ایسا جنین اوسی حالت مین ہوگا کہ اپنے جائے امن اور ماوی سے نکلنے کا قصد کرتا ہوگا اور اولٹ پلٹ کر چکا ہوگا اور اسکے اس انقلاب سے جسمین اپنی غرض کو نہین پہونچا ہے اسکو کوئی نہ کوئی مرض ضرور ہوگا اور ایسے اثنا ہوا رحم مین رہیگا جبتک کہ پھر دوبارہ اسمین قوت آئے پھر اسکو اسکے ضعف قوت ہی نے عاجز کر دیا تھا جو باہر نہ نکل سکا اور ضرور اوسکو وہ چیز عارض ہوگی جو ایسے جنین ضعیف کو عارض ہوتی ہے جو قصد حرکات مختلفہ کا کرے اور یہ خرابی اوسوقت عارض ہوگی کہ جہان جائیگا اسکو ارادہ ہو پھر وہ ہانک بسبب ماندگی اور کسل اور عاجز ہونے کے نہ جاسکے بس ضرور بیمار رہ جائیگا اور ضعیف ہو جائیگا اور قوت اوسکی گھٹ جائیگی پھر جب ایسے وقت پیدا ہوا تو اس خراب حالی مین اسکا حکم اوسی مولود کا ہوگا جو بیمار اور ضعیف ہو اور اوسکا حکم یہ بھی ہے کہ اوس کی زندگی کی امید نہ رکھنی چاہئے پس آٹھوین مہینے کا مولود بھی اسی حکم مین داخل ہوگا نوین مہینے کا مولود اگر اوسکی خلقت تمام ہو کر مشتاق حرکت اور باہر آنے کا ساتوین مہینے ہوا ہو اور کسی سبب سے نادر باہر آنے پر نہو بلکہ رحم مین باقی رہگیا اور آٹھوین مہینے اوسکو وہی خرابیان درپیش آئینگی جو ابھی ہم کہہ چکے ہین پس ایک مہینے مین اوسکو انتعاش یعنی بیداری قوت ایسی پیدا ہو جائیگی کہ اوسکی قوت پھر آئیگی اور پھر اپنی اولٹ پلٹ مین درست ہو کر ایسا ہو جائیگا کہ پھر دوسرا پلٹا کھا کر استحکام کے ساتھ حرکت کریگا اور جب قوت پیدا ہوگا بصحت اور سلامت ہوگا اور اگر ایسا نہو بلکہ اوسی نوین مہینے مین حرکت ہو لیکن ہو اوسکا حکم ہر ایک مولود ضعیف کا حکم یقیناً ہے اکثر دسوین مہینے جو لڑکا پیدا ہوتا ہے اوسکا یہی سبب ہے کہ نوین مہینے خواستگار باہر نکلنے کا ہو گر نکل نہ سکے اور وہی بات اوسکو عارض ہوگی جو آٹھوین مہینے کے بچہ کو عارض ہوتی ہے بہت کم یہ بات ہوتی ہے کہ بچہ ساتوین ماہ کا قصد باہر نکلنے کا کرے اور دسوین مہینے تک قوت پانے کا انتظار رحم مین کرتا ہے تا اینکہ دسوین مہینے اوسکو پوری قوت آجائے اور یہ بات بہت شاذ و نادر ہوتی ہے اور باوجود ضعف قوت پر بھی دلیل ہوتی ہے تدارک ضعف کا ساتوین مہینے سے دسوین مہینے تک ہوتا رہے **تدبیر کلی حاملہ عورتون کی** واجب ہے کہ انکی طبیعت نرم کرنے پر توجہ ہمیشہ رہے مگر معتدل طور سے تلئین کیجائے کہ چکنی چکنی یخنی پلائی جائین اور شیرخشت وغیرہ اوسوقت دیجائے جب قبض بہت ہو ریاضت معتدل بھی کرتے رہین اور نرم رفتار سے چلا کرین زیادہ چلنا پھرنا اسقاط پیدا کرتا ہے اور اس ریاضت کا حکم اسواسطے دیا جاتا ہے کہ انکے بدن مین امتلا ہے اسلئے کہ خون حیض بند ہو کر فضول کی کثرت انکے بدن مین ہوگئی ہے۔ حمام کے پاس نہ جانے پائے بلکہ حمام کرنا انکے اوپر گویا حرام ہے ہان جوقت زمانہ ولادت قریب ہو اوسوقت حمام کرسکتی ہین سر مین تیل نہ ڈلنے پائین اسلئے کہ اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہے پس کھانسی آئیگی اور بچہ کو جنبش ہوگی کہ آمادہ اور مستعد گرنے پر ہو جائیگا اور اسقاط کا خوف ہے باز اطحرکت کرنے اور کودنے پھاندنے سے اور چوٹ لگنے اور گر پڑنے سے اور خصوصاً جماع کرنے سے اور زیادہ پیٹ بھر غذا کھانے سے اور غصہ کرنے سے احتیاط

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اپنے کو بچائے رہیں اور کوئی چیز اون پر ایسی نہ وارد کیجائے جس سے رنج و ملال پیدا ہوتا ہے اور جتنے اسباب اسقاط کے ہیں سب اونسے دور کئے جائیں
خصوصًا پہلے مہینے اور بیس دن تک علی الخصوص پہلے ہفتہ میں اور تین دن تک نطفہ ٹھہرنے کے دنسے اونپر حرام ہے کسی حرکت دینے والی چیز کے پاس نہ
جائیں اوس مقام پر نظر کرنا چاہیے جو ہمنے حفظ جنین کے بارہ میں لکھا ہے ان شرائط کے نیچے نرم نرم پارچہ صوف سے اوٹھانے یا بچانے کی تدبیر کریں
غذا اونکی نان پاکیزہ مغسول کے ہمراہ اور جتنی تیز اور تلخ چیزیں ہیں اونسے پرہیز کریں جیسے کبر نرگس اور زیتون خام اور جو چیزیں حیض کی مدر ہے اوس سے
پرہیز کریں جیسے لوبیا چنا کنجد اور کھانیکی خواہش بروز استقرار نطفہ ہو بقراط کہتا ہے کہ پانی میں ستو گھول کر پئیں اسلئے کہ جو کا ستو اگرچہ نفخ پیدا کرتا ہے
مگر غذا بدن بھٹ پٹ بنجاتا ہے۔ شراب اونکے واسطے ریحانی رقیق اور کہنہ مناسب ہے اور بقراط کہتا ہے شراب سیاہ پئیں اور شاید بقراط کی مراد اس سے
یہ ہے کہ شراب سیاہ رقیق ہو اور غلیظ ہو پر اسکی سیاہی بسبب قوت کے ہوگی نہ اس سبب سے کہ اوسمیں درد زیادہ ہے نقل نقلیات انکے واسطے زبیب
اور بہی شیرین اور امرود جو اشتہا پر آگاہی پیدا کرتا ہے اور سیب تیخوش اور انار میخوش اودیہ انکے واسطے جیسے جوارش لولو جسکا یہ نسخہ ہے موتی سالم جنمیں سوراخ
نہ ہو ایکدرہم عاقرقرحا ایکدرہم زنجبیل مصطگی ہر واحد چار درہم زرنباد درونج تخم کرنس شیطرج الائچی جوزبوا بسباسہ قرفہ کمدو دو درہم ہیں سفید بہمن سرخ فلفل دارفلفل
ملکہ تین درہم دارچینی پانچدرہم شکر سلیمانی کا وزن دواؤں کے برابر بمقدار شربت ایک ملعقہ کہ اس معجون سے اسکے رحم کی حالت کی اصلاح ہو جائیگی اور
معدہ کی حالت بھی ہو جائیگی واجب ہے کہ انکے معدہ کیطرف توجہ زیادہ رہے اور تقویت معدہ کی برابر چلی جائے اسطرح کہ انکو گلقند میں عود اور مصطگی
وغیرہ کھلاتے رہیں اور جوارشیں جو بہت سی شکر سے خوشبو اور لطیف دوائیں ملاکر بنائی گئی ہوں اور زیادہ بہتر ہوں اونکا بھی استعمال چلا جائے اور ضماد اگر
قابضہ جو گرمی پیدا کرنیوالے ہوں اور خوشبو ہوں وہ بھی لگائے جائیں **نفسا کی تدبیر** جو خون بعد ولادت کے آتا ہے اوس کو نفاس کہتے ہیں اور ایسی
عورت نفسا ہے واجب ہے کہ جسوقت لڑکا پیدا ہو جائے کوشش کرے کہ تمام خون حیض نکلجائے اور غذا کی اصلاح کرتی رہے اور دفعتہً تدبیر غلیظ کیطرف
انتقال نہ کرے ورنہ تپ پیدا ہو جائیگی اور قوت مغیرہ جو اوسکے جگر میں ہے ضعیف ہو جائیگی پیاس بڑھجائیگی بلکہ استسقا پیدا ہو جائے گا پھر اگر ان
خرابیونکے ہمراہ جگر بھی اوس کا سخت ہو گیا اوسکے بچنے کی امید نہ رہیگی ایام نفاس کیواسطے حرکات اور دورات ہوتے ہیں ابتدا اونکی اوسوقت
سے ہوتی ہے جسوقت سے حاملہ پر اضطراب اور درد پیدا ہوتا ہے اگر مریض بیس دن تک تجاوز کرجائے خواہ چوبیس دن نکلے در بیماری نفاس کی
ابھی تک قائم ہے یا جاتی رہتی ہے اور پھر پلٹ آتی ہے اس بات کو دلالت ہوگی کہ دیر میں یہ مرض جائے گا ضرور ایسے مریض کا استفراغ کرنا
چاہیے جبکہ بحران نہو بشرطیکہ ضعف نہوا ہو اور اگر ضعف ہے تو پہلے اسہال نہ کرنا چاہیے **اشتہار حوامل کا بیان** جسوقت اشتہا حاملہ
عورت کی ساقط ہو جائے زیادہ چکنی چیزوں کے ترک سے فائدہ ہوگا اور زیادہ میٹھی چیزوں کو ترک کرے اور نمکین چیز کھانیکا استعمال کرے
اور پانی پینے میں درمیانی حالت اختیار کرے اور شراب ریحانی فقط تھوڑی سی اونکی اشتہا کی مصلح ہے اور جو نمکین اوسنے زیادہ ہوتی ہے ایسے
بھی فائدہ کرتی ہے دواؤں میں جو مفید ہے وہی دوا ہے جسمیں قبض اور لطیف حرارت ہو جیسے عصی الراعی کسی شراب میں جوش دیکر اوسکا زلال
پلایا جائے زراوند کھانا کھانیسے پہلے خواہ نیچے تھوڑی سی کھانی بھی مفید ہے ضماد ہائے سرونہ جو مقوی معدہ کے ہیں اونکی ساخت بھی اور بھنگ
قصب الذریرہ اور سنبل سی شراب ریحانی ملاکر ہوتی ہے اور کبھی اوسمیں تخم کرنس اور انیسون رازیانہ بھی داخل کیا جاتا ہے خصوصًا اگر درد اور نفخ بھی ہو
جب اشتہا اس عورت کی بہت خراب ہو جائے اوسوقت اسکے معدہ کا تنقیہ ایسے گلقند سے کرنا چاہیے جو وردفارسی سے بنایا گیا ہو بعد اوسکے ترش
چیزونسے اور حب انگور سے یا شربت انگور سے جو شہد سے بنایا گیا ہو اوسکی اصلاح کرے یا وہ شربت شکر سے بنایا گیا ہو کہ ان چیزونکا نفع بہت
زیادہ ہوتا ہے اور جنین کو بھی فائدہ کرتی ہے نشاستہ سوکھا ہوا بھی مفید ہے اون عورتونکے واسطے جنکو مٹی کھانیکی خواہش ہوتی ہے کبھی یہ عورتیں
تیز چیزونسے مثل رائی وغیرہ سے نفع پاتی ہیں کہ یہ تیز چیزیں خلط ردی کو قطع کر دیتی ہیں اور اشتہا بجنے بھوک کھولدیتی ہیں یہی تدبیر نہایت
درجہ کی ہے کہ اونکی بھوک کھولدینے کیواسطے جب انکی بھوک اور اشتہار صادق بند کہ کھانیکی ہو کوئلے کی آگ پر اوسکو بھون کر کھانا چاہیے کہ یہ بہتر

HAKEEM SHOUKAT ALI

اوس سوکھے ہوئے پنیر سے اچھا ہی جو خشک ہو کر تیز ہو گیا ہو اور اوسمین نمکی آگئی ہو اسلئے کہ پہلی تدبیر نضج کا فعل زیادہ کرنی ہے دوسری سے بھوک بڑھتی ہے ریاح جو اونکے معدہ مین اوٹھتے ہین اور درد رگی جو ہوتا ہے اوسکے واسطے یہ جوارش کھلانی چاہیے زیرہ کرمانی پہلے سرکہ مین بھگوئین اوسکے بعد بھون ڈالین اور گندنا او صعتر فارسی ہر واحد ایک جز جند بیدستر تین جز کا سفوف تیار کرین اور نصف مثقال سے ایک مثقال تک پھانک جائین کھانا کھانیکے بعد جو قے اکثر ہوتی ہے چاہیے کہ بعد غذا کے ایسی چیز دیجائے جسمین عطریت اور قبض بھی ہو جیسے بھنی ہوئی بہی خصوصاً جب بہی مین عود ہندی کی کرچین گاڑ کر بھونین ہاتھ پاؤن کا دبانا ہمیشہ اونکا چلا جائے اور معدہ پر ضماد ہائے سلومہ کی مداومت رہے اور منھ مین انکے انار دانہ اور پودینہ کی پتی پڑی رہے اور تھوڑی سی عود اور گل ادنی انکی متلی کو روکتی ہے **خفقان حوامل کا بیان** اکثر جو ایسی عورتونکو بہر عارض ہوتا ہے بشرکت فم معدہ کے ہوتا ہے اور بسبب کسی خلط کے جو معدہ مین ہو اور اکثر اوسمین تخفیف اسکو ہوتی ہے کہ آب گرم ایک ایک گھونٹ پیے اور ریاضت خفیف اتنی کرے جو فم معدہ سے جو کچھ اوسمین ہو اوسکا انحدار کر دے **تدبیر بند کرنے حاملہ عورتونکے حیض کی** وہ قابض دوائین کہ جنمین خوشبو ہو پانی مین جوش دیکر آبزن کیا جائے جیسے سور پوست انار گلنار مازو و بلوط وغیرہ اور کبھی مازو اور گلنار اور پوست انار اور انجیر خشک سے سرکہ ملا کر پیڑو پر ضماد کرین حوامل کے **پاؤن پر کی سوجن** اور پاؤن کا ڈھیلا پن اگر ہو جائے اونپر رگ کرنب کا لیپ کرین اور نبیذ سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور اترج کو جوش دے کر اونپر لگائین خواہ اونکے قیموطیا کو بھی لگا دین نے کو سرکہ مین پیسکر اور پھٹکری سرکہ کے ہمراہ بھی لگائی جاتی ہے **اسقاط کا بیان** اسباب اسقاط کے یا تو بادی اور خارجی ہوتے ہین از قسم ضربہ و سقطہ خواہ ریاضت جو با فراط ہو یا کودنا پھاندنا بشدت واقع ہوئی ہو خصوصاً پیچھے کیطرف کودنا اور پھاندنا اکر ایسی حرکت سے اکثر جو نئی قریب بستہ ہونے کے ہو اوسے گرا دیتی ہے خواہ کوئی الم آلام نفسانی سے جیسے زیادہ غصہ کرنا یا خوف شدید خواہ حزن اور ملال شدید یا برودت اور حرارت ہوا کی بحد افراط ہو پہنچے۔ ازینقبیل حاملہ کیواسطے بری بات ہے کہ حمام مین دیرتک ٹھہرے کہ اوسکی سانس پھول جائے اور بڑی بڑی سانس آنے لگے اسلئے کہ حمام جسطرح بسبب ازلاق کے اسقاط کر دیتا ہے اوسیطرح کبھی اس نظر سے بھی اسقاط کرتا ہے کہ جنین کو محتاج ہوا کے سرد کا کر دیتا ہے اور کبھی حدوث اسقاط بوجہ ضعف جنین کے جو سرد ہوا کے نہ پانے سے حمام مین عارض ہوتا ہے او استرخا اور تحلل کیوجہ سے ڈھیلا پن اسکے بدن مین آجاتا ہے اور مادر جنین کے جسم مین بھی استرخا پیدا ہوتا ہے یا سبب اسقاط کا امراض و سقیم حالی اور زیادہ بھوک کا ہونا خواہ استفراغ زائد کسی خلط کا ہو جانا خواہ زیادہ خون کا کسی دوا کے استعمال سے نکلجانا فصد کرنیسے زیادہ خون کا نکلجانا یا خود بخود بدون کسی ظاہری سبب کے اخراج خون کا ہو جانا خواہ اونکا خون حیض بکثرت خارج ہو جائے خصوصاً بعد ساتوین مہینے کے اور جسقدر لڑکا بڑا ہو گا یعنے زمانہ حمل کا زیادہ گذر چکا ہو گا اسیقدر فصد کا ضرر زیادہ ہو گا۔ خواہ اسہال شدید اور تخمہ زیادہ جو سبب غذا ہو یعنے غذائے ولد کو فاسد کر دے خواہ کوئی سدہ ایسا ڈالدے جو راہ آمد غذائے جنین کی بند کر دے یا بسبب کثرت جماع کے رحم کو حرکت بطرف خارج کے زیادہ ہو کر اسقاط عارض ہو خصوصاً ساتوین مہینے کے بعد کثرت سے نہانا اور حمام کرنا بھی مزلق ہے اور رحم کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور اسقاط پیدا کرتا ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ حمام بسبب استرخا کے اور محتاج کر دینے جنین کے ہوائے سرد کیطرف بھی مسقط ہوتا ہے جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا ہے یہ سب اسباب جو مذکور ہو چکے اسباب بادیہ کا طبقہ ہے کبھی اسقاط بسبب جنین کے ہوتا ہے مثلاً اوسکی موت کسی سبب سے منجملہ اسباب موت جنین کے آجائے اب طبیعت کو استکراہ اسکے رحم مین باقی رہنے سے ہو گا خصوصاً جب صدید کی رطوبت اس سے جاری ہو گی کہ اسوقت زیادہ استکراہ طبیعت پیدا ہو گا اور رحم کو لذع کرکے ایذا بھی پہونچایگا۔ خواہ اینکہ جنین ضعیف ایسا ہو کہ ٹھہر نہ سکے۔ خواہ بسبب اون جھلیون کے جو کہ جنین پر لپٹی ہین اور لفافہ کا سوقت پھٹجانے اور جھلیان پھٹ گئیں خواہ وہ جھلی ہو گئین اور جو رطوبت ان مین بھری ہوتی ہے وہ ریختہ ہو گئی رحم کو ایذا دیگی اور متحرک کر کے ضرور جنین کو پھسلانے پر مستعد ہو گی خواہ اسقاط رحم کے سبب سے ہوتا ہو کہ رحم کا منھ کشادہ ہو جائے اور انضمام مین اوسی رحم کے کمی آجائے خواہ بسبب ان رطوبات مین پیدا ہو جو رحم مین ہوتی ہین خواہ منھ مین اون رگونکے جنکا نام نقر ہے بس جنین پھسل جائے اور بھاری ہو کر اسقاط ہو جائے کبھی اسقاط بسبب جملہ سوء مزاج رحم کے کسی ایک قسم سے عارض ہوتا ہے سوء مزاج حار سے ہو خواہ برودت سے ہو خواہ یبوست کا جنین کی غذا مین کمی ہونے سے سوء مزاج رحم سے کبھی کبھی فم رحم کی ریح کیوجہ سے اسقاط ہوتا ہے اور ورم ماشرا خواہ صلابت او سرطان سے بھی استسقا ہوتا ہے کبھی رحم کے قروح کیوجہ سے اسقاط پیدا ہوتا ہے اکثر جو اسقاط کہ حمل کے دوسرے مہینے خواہ تیسرے مہینے ہوتا ہے بسبب ریح اور رطوبت کے ہوتا ہے جو اون رگون کے منھ پر ہوتی ہے جنکا نام نقر ہے اور بھرا ہو جنین

HAKEEM SHOUKAT ALI

رگوں سے بناوٹ مشیمہ کے رگوں کی ہو جب یہ رگین ترہوئین جو چیز انسے اوسکی بات ہوئی ہے خواہ مخواہ ڈھیلی ہو جائنگی پس جنین کا اسقاط ہو جائیگا تھوڑی سی محرک کی
حرکت سے وہ محرک کچھ ہو خواہ گرانی اور بوجھ کسی قسم کا ہو کبھی اسقاط بسبب سوءمزاج حار کے جو منفعف ہو خواہ بارد ایسا ہو کہ منجمد ہو کر یعنے بستہ کرنیوالا ہو اوس سے
بھی ہو جاتا ہے۔ ایضاً منجملہ اسباب اسقاط کے اول زمانہ بستگی نطفہ مین رقت اور پتلا ہونا سی کا ہوتا ہے اصل خلقت اور مزاج مین یعنے وہ منی دراصل تبن ہو
کر اوس سے پہلے جھلی کی خلقت نہین ہو سکتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو بہت ضعیف ہوتی ہے جو ہر وقت پھٹ جانے کے محل خوف مین ہوتی ہے جب خون
جذب کرے اور چھٹے مہینے خواہ اوسکے بعد ایسے رطوبات جو رحم مین بھر جاتے ہین اور جنین اونکی وجہ سے پھسلنے لگتا ہے اسی سبب سے اسقاط ہو جاتا ہے اور
ایک گروہ اطبا کا یہ قول ہے کہ چھٹے مہینے کے بعد اکثر اسقاط ریح کی وجہ سے ہو جاتا ہے اور صحیح ان دونون مین وہی پہلا قول ہے بعد اس مدت سماوہ کے
اسقاط اکثر بسبب ضعف کے ہوتا ہے جو سردی کی وجہ سے ہو جاوے یہ بھی قول طبیبون کا ہے کہ بہت دبلی عورت جو وقت حاملہ ہو قبل اپنے فربہ ہونے کے اسقاط
کر دیتی ہین اسلئے کہ اسکے لاغر بدن کو جسقدر غذا پہونچتی ہے بدن اپنے فربہی مین اسکو استعمال کرتا ہے اور اپنی قوت کے پھیر لانے مین ایسے بدن کو اتنی غذا درکار
ہوتی ہے کہ اوسمین سے کچھ بھی جنین کی غذا دینے کیواسطے نہین بچتا ہے پس جنین ضعیف ہو کر گر جاتا ہے جن ملکون مین بہت زیادہ سردی یعنے اعتدال سے
بڑھی ہوئے اور اسیطرح وہ فصل جسکی سردی زیادہ ہو اوسمین بھی اسقاط زیادہ ہوتا ہے اور اسیطرح عسر ولادت اور اسیطرح حاملہ عورتونکا مرجانا ایسے ملک اور
فصل مین زیادہ ہوتا ہے جنوبی ملکون مین بھی اسقاط کی کثرت ہوتی ہے اسی طرح جنوبی ہوا جب چلے اور شمالی ہوا کے وقت مین اسقاط بہت کم ہوتا
ہے مگر اسلئے کہ سردی اتنی زیادہ ہو کہ جنین کو ایذا دے۔ اگر شتائے جنوبی حار گذرنے کے بعد ربیع شمالی ایسی آئے جسمین پانی کم برسے اوسوقت ایسے حاملہ
عورتون کے حمل گر جائینگے جنکا زمانہ وضع حمل ربیع ہوتا ہے اور یہ اسقاط بہت تھوڑے سبب سے ہو جائیگا اور اگر لڑکے پیدا بھی ہونگے تو ضعیف پیدا ہونگے۔ درد
جیسے کہ بروقت اسقاط کے عارض ہوتے ہین وہ بہت شدید ہوتے ہین بہ نسبت اوس درد کے جو بروقت ولادت کے ہوتا ہے اسلئے کہ اسقاط ایک امر غیر طبعی
ہے **علامات** خود علامت اسقاط کی یہ ہے کہ پستان چھوٹے ہونے لگتے ہین اور اوس کے ابھار مین کمی ہو جاتی ہے بعد اوسکے کہ خوب ابھر چکے ہون اور جو
ابھار صحت بدن کی علامت سے اوسمین آچکا ہو رہا ایسا ابھار پستان کا جسمین نرمی ہو اور سختی نہ آئے اوسکی اصلاح طبیعت از خود کر لیتی ہے جبتک کرہ اور ٹے
نہ پائے اور چھوٹی چھوٹی ہاتھے بدون خوف اسقاط کے جو پستان دونون پستانونسے ڈھلجائے یا چھوٹی ہو جائے اور اپنے پورے ابھار پر باقی نہ رہے پس
اس حاملہ عورت کا حمل توام اوسی جانب کا لڑکا اسقاط کریگا جدھر کی پستان کا ابھار جاتا رہا ہو اگر دودھ چھاتی سے زیادہ برآمد ہو اور متواتر اتنا بہا کرے کہ چھاتی
لاغر ہو جائے اس بات کا خوف ہوگا کہ جنین ضعیف ہوگیا اور شاید اسکا اسقاط ہو جائے۔ اسی طرح اگر رحم مین درد بکثرت ہوا کرے جب بھی خوف اسقاط
کا ہے اگر چہرہ پر سرخی تپ مین زیادہ آجائے لرزہ آنے لگے سر بوجھل ہو جائے ماندگی تمام بدن پر غالب ہو جائے۔ آنکھون کے ڈھیلون کے اندر درد
محسوس ہو یہ باتین اسکی دلیل ہین کہ اسباب اسقاط کے پورے پورے پیدا ہو چکے اور اس عورت کے پہلے خون حیض جاری ہو کر پھر اسقاط ہوگا اسیطرح اور اسباب
قوی اسقاط کے جو اوپر مذکور ہو چکے جو وقت پورے پورے پیدا ہو جاتین اسقاط پر دلیل ہونگے۔ سوءمزاج کے اقسام اور قروح اور اورام اور رطوبات انکی
شناخت اوسی طرح کیجاتی ہے جو کہ مکرر بیان ہو چکی ریح کے سبب سے جو اسقاط ہوتا ہے اوس کی شناخت علامات ریح سے ہوتی ہے کہ نفخ بدون ثقل
کے ہو یا انتقال ریح کا ایک جگہ سے دوسری جگہ ہوتا ہو یا نادی ریح کی نفخ پیدا کرنیوالی چیزون کے تناول سے ہو اسباب بادیہ جو خارج بدن پیدا ہو کر
اسقاط کرتی ہین اونکی شناخت ظہور سے انھین اسباب کی ہوتی ہے موت جنین کی اوسپر دلالت اس طور پر ہوتی ہے کہ ایک بے لگاؤ لٹکی ہوئی چیز پیٹ
مین بھاری جیسے پتھر ایک طرف سے دوسری طرف چلتی پھرتی ہو خصوصاً جب یہ عورت پہلو پر لیٹے اور ناف حاملہ کی ابھر آتی ہے حالانکہ اس سے پہلے ابھر
آ رہا تھا پستان ڈھل جاتی ہے اور چھوٹی ہو جاتی ہے منہ سے صدیدی رطوبات بدبو بہنے لگتی ہے اور ان سب علامتون پر تاکید اس سے ہوتی ہے
کہ حاملہ عورتون کو ایسے امراض حادہ لاحق ہون جنکی حرارت سے ایذائے شدید پہونچے اگر ان بیماریون مین عورت کو غذا نہ دیجائے بھوک سے جنین مرجائے
اور اگر غذا دیجائے حاملہ کو مرض بڑھجائے اور بھی بہت سے امراض سخت کا لاحق ہونا موت جنین پر دلالت کرتا ہے کبھی بروقت موت جنین کے خواہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اوسکی موت سے پہلے یہ بات ہوتی ہے کہ حاملہ کی آنکھ اندر کیطرف بیٹھ جاتی ہے اور یہ حالت جنین کے مرنے پر خوف دلانیوالی ہے اور سفیدی میں آنکھ کی گئی آجاتی ہے کبھی حاملہ کا کان سفید ہوجاتا ہے اور اوسکی ناک کا سرا بھی سفید ہوکر شفاف سرخی پکڑ لیتا ہو اور ایک حالت مشابہ استسقائے لحمی کے پیدا ہوجاتی ہے

جنین کی حفاظت اور اسقاط سے بچانے کا بیان جنین کا تعلق رحم سے اوسی طرح کا ہے جیسے پھل کو درخت سے تعلق ہے۔ اور جسطرح پھلوں کے گرجانے کا خوف درختوں سے زیادہ تر اوسی زمانہ میں ہوتا ہے جو زمانہ پھلوں کی پیدائش کا ابتدائی ہو اور ابھی وہ سخت نہیں ہوے اور نہ اونکی ٹہنیاں سخت ہوئی ہیں اور دوسرا زمانہ پھلوں کے گرجانے کا خوف اک وہ ہے کہ اب قریب ٹپکنے کے آچکے اور رسیلے ہوگئے یہی حال جنین کا ہے کہ اسکے گرنیکا خوف بھی یا ابتدائے انعقاد نطفہ میں ہوتا ہے یا قریب زمانہ ولادت کے پس واجب ہے کہ انھیں دونوں وقتوں میں اسباب مذکورہ اسقاط سے بچایا جائے دوائے مسہل بھی اسقاط کے اسباب میں داخل ہے پس واجب ہے کہ دونوں زمانہ مذکورہ بالا میں مسہل نہ دیا جائے یعنی چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد مسہل نہ دینا چاہئے اور درمیان ان دونوں زمانہ کے مسہل کا دینا اسلم ہے اور بوقت ضرورت کے دے سکتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان دونوں وقتوں میں بھی حاملہ کے مسہل دینے اور خون نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ جنین کا مزاج اپنی ماں کے سوء مزاج سے بگڑ نجائے گو یہ بھی بہ نرمی و سہولت مسہل یا فصد کی تجویز کرنی چاہئے کبھی کسی عورت کا یہ حال ہوتا ہے کہ قبل کسی زمانہ آبستن ہونے کے پورا پورا حیض اسکو نہیں آتا اور فضول حیض اسمیں بھرے ہوتے ہیں لہٰذا ابتدائے زمانۂ حمل میں اسکا تنقیہ کردینا واجب ہے اگر نہ کیا جائے جنین کو فاسد کردیگا اس تنقیہ میں بھی بہت نرمی کرنی چاہئے اور پینے کی دوائے مسہل نہ دینی چاہئے بلکہ حمول کرنی چاہئے اور حمول بھی فم رحم کے وسیطرف پہونچے بلکہ رحم کی گردن تک ہے جبتک تنقیہ کرنا ہو دفعۃً نہ کیا جائے بلکہ دفعہ دفعہ کر کے دفعات کثیرہ میں پورا تنقیہ کیا جائے۔ اگر کسی عورت کی نسبت یہ خوف ہو کہ بسبب لغزش جراب یا اورام اور قروح کے یا بسبب ریح وغیرہ کے اسقاط کردیگی اوسکا علاج ہر قسم کا اوسی طور پر کرنا چاہئے جیسا معلوم ہوچکا ہے اور اگر اسقاط کسی سبب خارجی سے کرتی ہو خیال کرنا چاہئے کہ وہ سبب خارجی اگر ایسا ہے کہ کسی مزاج میں تحریک پیدا کرتا ہے تو اوس مزاج کی تعدیل کیجائے اور اگر اوسکے سوا اور کسیطرح کا سبب ہو اور اوسمیں یہ بات ہو کہ رحم کیطرف کوئی مادہ حار مائل کرکے دیتا ہے جس سے ورم پیدا ہونیکا خوف ہے اوسوقت علاج رادعات سے کیا جائے اور ان چیزوں سے جو ورم کی مانع ہیں اور ایسا اوقات اسہال سے بھی علاج کیا جاتا ہے اور اگر وہ سبب ایسا نہو بلکہ وہ سبب ایسا ہو کہ اوسکی جہت سے جنین کو ایسی ایذا اور ایسا الم پہونچیگا کہ جس سے جنین گرجائیگا یا مرجائیگا واجب ہے کہ اوسکا علاج ایسی دواؤں سے کریں جو حافظ جنین ہیں جنکا ہم آگے ذکر کرینگے۔ رطوبتوں میں پھسل جانیکا سبب جو اکثر پیدا ہوتا ہے اوسکے واسطے واجب ہے کہ زمانۂ حمل میں حقنہ ہائے ملینہ جیسے نفشہ یا ادابہ بنکلجائے پہلے استعمال کرکے اوسکے بعد ہچکاریاں اور مدرات بول اور رحم کا تنقیہ بھیجا ہے استعمال کئے جائیں ایک حقنہ عمدہ اسی فائدہ کیواسطے سعتر کا تخم اجوائن سوئے کی پتلی پتلی شاخیں یا پودینہ ستاب دکھرو میتھی سب ہموزن لیکر تین رطل پانی میں جوش دیں جب آدھا جلجائے اوسمیں سے ایک رطل صاف لیکر روغن ناردین اور روغن رازقی روغن کنجد ایک سکرجہ ڈالکر حقنہ کریں اور چار دن تک برابر اسی وزن سے حقنہ کرتے رہیں ایضاً اندرائن کا پھل لیکر اوسمیں سوراخ کرکے بیج نکالڈالیں اور روغن سوسن بھر کے ایک شبانہ روز رہنے دیں پھر اوسکے گرما گرم رکھ کر رکھیں تا اینکہ تیل کھولنے لگے پھر اوتار کر صاف کریں اور نیم گرم عورت کے اگلے مقام نہانی میں حقنہ کریں یہ دوا عجیب ہے اوس ازلاق کیواسطے جو رطوبت سے ہوتا ہے سہولات میں سے پہلے ما رالاصول روغن بید انجیر ڈالکر پلائیں اکھرو میتھی جوش دیکر روغن بید انجیر ڈالکر پلائیں اور ہر دس دن میں ایک مرتبہ تھوڑے سے حب منتن بھی کھلانے چاہئیں اور ایارج جالینوس بھی کھلائی جائے کہ نفع کرتی ہے بعد ایسے استفراغ کے ایسے روغن کا استعمال کیا جائے جو گرم اور خوشبو ہیں مالش کرکے خواہ پچکاری میں یا حمول کیطرح سے صوف وغیرہ میں اور بڑے بڑے معجون اور دوائے سکنجبین دہمنا سبتر یا ہر تیسرے دن یا پانچ دن میں ایکمرتبہ اسی طرح دوا رالمسک اور دوائے بزور ایضاً شونیز کندر اور سعد دونوں پارہ پارہ کئے ہوئے ہر واحد ایک جزو ہر نصف جزو بابونہ ساتگونا وزن دوا کا لیکر اسقدر پکائیں کہ چوتھائی پانی باقی رہے اب اسکو چھان کر چار اوقیہ لیکر ہر تین دن میں ایکمرتبہ حقنہ کرے یہ حقنہ بعد اوس پانی کے کرنا چاہئے کہ عورت کی شرمگاہ سے رطوبت کا استفراغ ہوچکا ہو بخورات جیدہ میں سے مثل علک الانباط اشق کلونجی جاہیں سب ملاکر دھونی دیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

چاہیں الگ الگ گو لبد تنقیہ کے یہ دھونی دینی چاہیے سنبل و زعفران اور مصطگی اور مرداسنگ و رعد بیدستر اور مقل وغیرہ کا روغن نار دین یا بط کی چربی ملاکر سبز کپڑے میں لگاکر حمول کرنا چاہیے جو تدبیریں مقدم بیان ہو چکی ہیں اونکے بعد خرگوش کے پتہ کا حمول کریں حافظا جنین ماں کے پیٹ میں جبوقت کوئی آفت مزاج گرم یا ورم وغیرہ کے ہو وہی ادویہ قلبیہ ہیں جیسے ززنباد درونج دونوں ہیں اور مرج و دار المسک خشر و ابطوس یکم دوا ہو مانع اسقاط ہے اوسکا نسخہ ہے درونج ززنباد جند بیدستر ہینگ بھنگ مشک لایچی خوردماز وطباشیر کہدا یکدرہم زنجبیل دس درہم ..... ہر روز ایک مثقال ہمرو پانی کے ہمراہ اور پہلے اس دوا کے لیے گرم حقنہ دئے گئے ہیں جنہیں سعتر اور بابونہ میتھی سویا اجوائن وغیرہ پڑی ہو تدبیر اسقاط اور مردہ بچہ نکالنے کی کبھی ہکو احتیاج حمل گرا دینے کی بعض اوقات میں ہوتی ہے از انجملہ وہ وقت بھی ہے کہ چھوٹی لڑکی حاملہ ہو جائے اور او کا پیدا ہونے سے خوف اوسکے مرجانیکا ہو از انجملہ یہ ہے کہ فم رحم میں کوئی آفت ہو یا گوشت کی زیادتی ہو جسکی وجہ سے جنین کے نکلنے میں تنگی ہوتی ہے اور بچہ کو ہلاک کر دے از انجملہ جبوقت بچہ ماں کے پیٹ میں مرجائے اوسکا بھی گرانا واجب ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر چار دن درد زہ رہے اور بچہ کے پیدا ہونے میں دشواری ہو اوسوقت یقین کرنا چاہیے کہ جنین مرچکا ہے کہ اب اوسوقت اوسکی ماں کے بچانے کی تدبیر کرنی چاہیے جنین کی زندہ رہنے کی ناامید ہو جانے اور بلا اوسکے نکلنے اور گرا دینے کی تدبیر کرنی چاہیے اسقاط جنین کبھی چند حرکات سے ہو جاتا ہے اور دوا دینے سے بھی ہوتا ہو دوا دینے کا فعل دو طرح سے ہو سکتا ہے ایک تو یہ کہ جنین کو قتل کریں اور بقوت اوراخراج کریں دوسری یہ کہ بسبب ازلاق کے نکالدیں جنین کی قتل کرنیوالی دوا وہ ہیں جو تلخ ہوں اور اوراخراج کریں وہ بھی تلخ ہوتی ہیں اور مزلق دوائیں وہی ہیں جو تر ہوں اور اون میں لزوجت ہو پلانیکے ذریعہ سے کبھی استعمال کیجاتی ہوں اور بطور حمول کے بھی حرکات کے اقسام میں سے فصد بھی ہے خصوصاً صافن کی فصد بعد باسلیق کے بہت سی خشکی اور بھوک پیدا کرنیکے بعد اور زیادہ دوڑ کو دنا پھاندنا جو زیادہ ہو اور بہت بھاری بوجھ اٹھانا اور تنقیہ کرنا اور چھینک پیدا کرنا عمدہ تدبیر اسکی ایک یہ بھی ہو کہ حاملہ عورت کے فم رحم میں کاغذ کی بتی بنا کر رکھیں یا کوئی پر یا لکڑی کا ٹکڑا جس میں چھتی ہوئی جگہ بقدر ریشہ انسان کے ہو یا سداب کی یا حنظل یا ترنج کے ہو کہ اس تدبیر سے ضرور اسقاط ہو جائیگا خصوصاً یہ لکڑی وغیرہ کسی ایسی دوا سے آلودہ کریں جو اسقاط کرنیوالی ہو جیسے قطران اور تخم حنظل وغیرہ اسقاط کرنیوالی دوائیں مفرد بھی ہیں اور مرکب بھی ہیں اوقاف مفردہ کو ہمنے اون نسخوں میں ذکر کیا ہے جو ادویہ مفردہ کے واسطے جلد ثانی میں ہیں اور ادویہ مرکبہ کو قرابادین میں ذکر کرینگے مگر اس جگہ پر ہم دونوں قسم کی دوائیں ایسی بیان کرتی ہیں جنکا اثر اسقاط میں زیادہ ہو ادویہ مفردہ وہ ہے جو شدت حرارت سے دور ہیں جیسے افسنتین اور شاہترہ اور ادویہ مفردہ جو گرم ہوں جیسے تخم شیطرج کہ حرف سے مشابہ ہیں ابہل وسکی بو ایسی ہی کہ جبوقت حمول کیا جائے اسقاط کر دیتی ہے تخم حرمل بھی پلانے میں اور حمول کرنے میں اسقاط کرتا ہے روغن بلسان اور روغن بان کا جبوقت حمول کریں جنین اور مشیمہ کو نکالدیتا ہے ہینگ اور بیروزہ یہ بھی دونوں قوی ہیں اور بخور مریم بھی اس بارہ میں بہت قوی ہے پلانے میں ہو خواہ حمول کرنے میں ہو یہانتک کہ ایک گروہ اطبا نے کہا ہے کہ اس گھانس پر حاملہ کا چلنا موجب اسقاط ہے عصارہ بخور مریم کا اگر پیٹ پر طلا کیا جائے جنین کو فاسد کر دیتا ہے چہ جائیکہ اسکا حمول کیا جائے اسی طرح عصارہ تمام حنظلیات کے اگر اسقدر فارسی تین درہم پلائی جائے یہی اسقاط کر دیگی وہی دن جبدن پلائی جائے اور اگر گرم دانہ ذود پلایا جائے لڑکا بھی گر جائیگا اور ایک طرح کی حرارت اوسکی پیدا ہو گی۔ ایضاً اگر تخم خل کو جوش دیکر اوسے پچکاری میں جسکا بیان پتھری کے باب میں ہو چکا ہے بھر کر اندر پہونچائیں یا کسی صوف میں آلودہ کرکے حمول کریں بعد بد داخت ہو سکتا وہ بھی یہی عمل کریگا منجملہ عمدہ ادویہ کے ایک یہ بھی دوا ہے دارچینی میں جبوقت بھیجا ملاکر پلائیں یا حمول کریں اسقاط کر یگی اور بابونہ مثلی میں بھی تسکین پیدا کرتی ہے ایک دوا بالخاصیت یہ ہی کہ گدھے کا سم بنا بر قول طبیبوں کے اگر اوسکی دھونی عورت کے مقام نہانی میں دیجائے زندہ اور مردہ دونوں قسم کے حمل کو گرا دیتا ہے اور اگر اوسکی لید کو کسی برتن میں رکھکر دھونی دیں دونوں حمل کو گرا دیتی ہے اسی طرح اگر شور مچھلی کی آنکھ کی دھونی دیں مرکب دواؤں میں سے جو پلائی جاتی ہیں بغرض اسقاط کے ایک یہ بھی دوا ہے جسکا اثر اسقاط میں قوی ہے اور مرے ہوئے بچے کو گرا دیتی ہے ہینگ نصف درہم رگ ستاب خشک تین درہم مرا یک درہم مجموع ایک شربت ہے زلال ابہل کے ہمراہ اکثر شب صبح کو اور ایک شب شام کو یا ایکدرہ دن طویل حنظلیاں احب تفاریق دشہ اکبری بلیغ حیائہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

عصارہ کرنہ تین قیراط ما نا تازہ اور تیز فلفل شکاع آنچ سب ہموزن لیکر ہر روز ایک مثقال دس دن تک پئین۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے جو باسانی اسقاط کردیتی ہے
اور مثل مین بھی سکون پیدا کرتی ہے یہ دوا ہے وار چینی قیراط ما نا ابہل مکمد دس درہم مر پانچ درہم مقدار شربت تین درہم ہر روز پلائین کہ اسکے ساتھ تنقیہ خون
نفاس کا بھی ہو جاتا ہے اور مشیمہ بھی نکلتا ہے تریاق اربعہ بھی اسقاط کرنے مین قوی ہے اور حمل مردہ کو نکال دیتا ہے مرے ہوئے بچہ کیواسطے اور ایک نسخہ ہے
تین اوقیہ آب سداب اور اسیقدر رتیتی کا پانی انگور خشک مین جوش خفیف دیکر تین درہم عنبر ملائین کہ اس سے بھی بچہ مرا ہوا اپسل کر نکلتا ہے کبھی سر جاتی صاف
گیا ہوا ایک رطل لیکر خطمی کو بھگا اوسمین بچہ گہین اور پلائین اور قے کرائین اور چھینک لانیکی تدبیر کرین اور آب سداب بمقدار کثیر ہمراہ روغن طلبہ کہ جو چھوہارے کے
ساتھ پکائی گئی ہو اوسکو پلائین اور مشیمہ کی اصلاح کرین فرزجہ ایک یہ ہے کہ لُب کرمدانہ اور اشق سے ملاکر فرزجہ طیار کرین اور حمول کرین اسی طرح اوسکو آب
سداب چار اوقیہ روغن جوز خالص ایک اوقیہ مین پلائین کہ اسقاط کردیگا اس دوا کو بھی ہمنے چند مرتبہ آزمایا ہے۔ اسی طرح ایک قوم کا گمان ہے کہ مرد جس وقت
اپنے سپارے پر مر اور صبر اور تخم حنظل آب سداب مین گھول کر لگائے ایک واخواہ سب کو بعد سوکھ جانے دوا کے جماع کرے اور انزال دیر مین کرے اور جب
منزل ہو جائے ایک گھنٹہ اوسیطرح ٹھیرا رہے پس اس ترکیب سے بھی اسقاط ہو جاتا ہے جیسا اون لوگون نے کہا ہے۔ ایضاً یہ فرزجہ قوی ہے عصارہ قثاالحمار
و فرابیون ابہل کے طلوع مین لت کرکے حمول کرین کہ اس سے مردہ اور زندہ دونون طرح کا جنین گرجاتا ہے یہ فرزجہ یونس حکیم کا مجوزہ ہے خربق سیاہ مویزج بخور مریم
حب البان مازریون تخم حنظل اشق سب دوائون کو پیسین سوائے اشق کے کہ اسکو پانی مین گھول لین اور پیسی دوائون کو اسمین ملائین اور کبھی اسمین تلخ زہرہ گاؤ
سوکھا ہوا ایک جزو بھی ملالیتے ہین۔ اور اوسکی فرزجہ تیار کرین یہ فرزجہ بھی قوی ہے نوشادر پسا ہوا دس درہم اشق تین درہم اشق محلول مین ملاکر فرزجہ تیار کرین اور
عورت اسکا حمول کرے اور تمام رات دونون پاؤن اپنے اونچے کئے رہے اسیطرح کہ اونچے تکیہ پر پاؤن ہون ایضاً طبیخ افسنتین اور اسیقدر عصارہ سداب
اور اسیقدر جوشاندہ ابہل [?] کا تیل ملاکر کسی رحم کے لائق پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کرین اور واجب ہے کہ یہ نے پچکاری وغیرہ کی چکنی ہو اور گردن اسکی
لانبی ہو اوسقدر جتنی لانبی گردن کا رحم اوس عورت کا ہے جسکا علاج کیا جاتا ہے اور ایسی بھی ہو کہ فم رحم مین داخل ہو جائے اور عورت کو محسوس ہو جائے
کہ یہ پچکاری اندرونی مقام رحم مین داخل ہو گئی ہے پس ایسے اوصاف کی نے وغیرہ سے اوس دوا کا داخل کرنا چاہیے جو قاتل جنین کی ہوتی ہے اور سیلان
اوس کا اخراج کردیتی ہے بعض قدیم طبیبون کی تدبیر جنین کے نکالنے کی اور اسکو چاقو وغیرہ سے کاٹ ڈالنے کی جو وقت لڑکا پیدا ہونے مین دشواری
ہو دیکھنا چاہیے کہ ابھی عورت بسلامت باقی رہ سکتی ہے کہ نہین پس اگر عورت بسلامت رہ سکتی ہے اوسکے علاج پر ہم جرأت کرینگے ورنہ علاج سے
باز آئینگے اسیطرح جس عورت حاملہ کی حالت ردی ہو کہ اوسکو غشی کے ہمراہ سہر اور نسیان جوڑ بند وغیرہ کا اوتر جانا عارض ہوتا ہے اور اگر اسکو چلا کر پکارین
تو شاید جواب دینے کی جرأت [?] بہت زور سے آواز دین تو بہت ضعیف آواز سے بولتی ہے اور پھر اوسے غش آجاتا ہے اور بعضی عورتین ایسی ہین جنکو تشنج کے
ہمراہ تمدد پیدا ہوتا ہے ہاتھ پاؤن اونکے کھینچے جاتے ہین اور پٹھے مین اونکے اضطراب پیدا ہوتا ہے اور غذا کھانے سے باز رہتی ہین نبض اونکی ضعیف
متفاوت اور متواتر ہوتی ہے۔ اور جو عورت بچنے والی ہے اوس مین کوئی خرابی امور مذکورہ بالا سے نہین پیدا ہوتی پس مناسب ہے کہ عورت کسی تخت وغیرہ پر پیٹھ کے
بل لٹائی جائے اور سرہانا اوسکا نیچا ہو اور دونون پنڈلیان پاؤن کی اونچی ہون اور بہت سی عورتین اوسکو دونون طرف سے تھامے رہین۔ اور اگر
عورتین نہ ملسکین اور تنہا ہو چاہیے اوسکا سینہ تخت اور پلنگ وغیرہ سے ایکطرف باندھ دین تاکہ بروقت جذب اور کشش کے تڑپنے مین اوسکا بدن ادھر
اودھر لٹکانہ پھرے بعد اوسکے دائی جنائی اسکے رحم کی گردن کے اوپر جو بطور چھپکے ہے اوسکو کھولے اور بایان ہاتھ اپنا تیل سے ملکر ایسی انگلیان چار دن
ملاکر سیدھی کرلے اون مین خم نہ باقی رہے بعد اوسکے اپنا ہاتھ انگلیون سمیت اوسکے رحم کے منھ کی اندر ڈالے اور انھین انگلیون سے گردن رحم کو ملائمت سے
تیل لگا لگا کر اور تلاش کرے کہ وہ کونسی جگہ ہے جہان ضمادات یعنی کانٹا زنبور وغیرہ لگا کر جنین کھینچا جا سکتا ہے او بلند مقامات کو تلاش کرے جس مقام پر ضمادات
کے گاڑنے کا موقع ہو اور یہ مقامات اوس جنین مین جو سر کے بل پیدا ہونیوالا ہے دونون آنکھین اور منھ اور سر کے پیچھے گدی اور جنگل اور ٹھڈی کے نیچے
جسکو گردن کے جنبل کہتے ہین اور وہ مقام پسلی کے قریب ہین اور خراسیف کے نیچے بینے کوے کے پاس ہے اور جو بچہ پاؤن کے بل پیدا ہونیوالا ہے

اوسکے بدن کی وہ ہڈیان جو پیڑو کے اوپر ہین اور بیچ کی پسلیان اور چنبر گردن بعد اوسکے اوس آلہ کو داہنے ہاتھ مین لیکر جس سے بچہ کھینچا جاتا ہے بایان ہاتھ اپنا اوسکے رحم مین داخل کرے مثل ہی کانٹے وغیرہ اپنے انگلیون مین لیکر کسی ایک مقام پر مقامات مذکورہ جنین سے گڑو دے تاکہ یہ کانٹا کسی خالی مقام پر پہونچ جائے اور اوسکے سامنے دوسرے مقام پر دوسرا کانٹا گڑو دے تاکہ کھینچنے مین کمی باقی نرہے اور کسیطرف جھکنے نپاوے بلکہ کنارون مین بھی اسی طرح کے کانٹے یا پھندے لگا دینا چاہئے جیسے دانت اوکھاڑنے کی تدبیر کیجاتی ہے اوس درمیان مین لازم ہے کہ کھینچنے مین نرمی کرے اوسکے بعد اپنے انگوٹھے کو تیل لگا کر اور چند اونگلیان بھی بیچ مین رحم اور جسم جنین کے جو پھنس گیا ہے داخل کرے اور اپنی انگلیو کو جسم کے گرد پھرائے جو قوت بچہ بقدر مناسب پھر جائے چاہئے کہ پہلا کانٹا جو اسمین بلند مقام پر لگا ہے اوسکو ہٹا کے اوپر کیطرف لیجاکر چھوڑ دے اور اسیطرح اور کانٹون کو اوپر چڑھاتی چلے تاکہ جنین سب کا سب کھینچنے سے نکل آئے پھر اگر اسکا ہاتھ نکل آئے اور جنین اندر ہی رہجائے اور تنگی مقام کیوجہ سے پھر دوبارہ ہاتھ کا لیجانا ممکن نہو مراد یہ ہے کہ اندر لیجانا دشوار ہو تو چاہئے کہ اوسپر ایک چیتھڑا لپیٹین تاکہ پھسلنا نہ بھرے اور کھینچتی رہے تاوقتیکہ جو وقت سب ہاتھ نکل آئے جنین کا اوسکو مونڈھے پر سے کاٹ ڈالین اور اسی طرح کرنا چاہئے اگر جنین کا ہاتھ بلکہ دونون ہو نچو کے نکل آوے اور سارے کانٹے جو جنین کے اون مقامات مین گڑو دئے ہین اونکو کھینچ کھینچکر سارا جنین نکال لینا چاہئے اسی طرح دونون پاؤن کو بھی اگر اوسکی نسبت سے تمام بدن نہ نکل آئے کاٹ ڈالنا چاہئے رانون کی جڑ سے۔ پھر اگر بچہ کا سر بڑا ہو اور نکلنے مین تنگی ہوتی ہو اور اوسکے سر مین کچھ پانی جمع ہو گیا ہو چاہئے تا لا اپنی انگلیکے بیچ مین چاقو یا چھری (نشو کی) یعنے نوکدار یا وہ چھری کہ جس سے بواسیر ناک کی کاٹی جاتی ہے اوس سے اوسکے سر کو چاک کرین تاکہ پانی گر جائے پس چھوٹا ہو کر نکل آئے اور اگر سر مین پانی نہ بھرا ہو اور اوسکے بھیجے نکالنے کی حاجت ہو یہ بھی کر سکتے ہین اور اگر جنین کا سر اصل خلقت مین بڑا ہو اوسوقت چاہئے کہ اوسکی کھوپڑی کو توڑ ڈالین اور چاک کر ڈالین اور کلبتین یعنے سنور جس سے ڈاڑھ اوکھاڑی جاتی ہین اور ہڈیون کی کرچین جو پہنچ جاتی ہین اوس سے کھوپڑی کی کرچین چن چن کے نکالڈالین اور اگر سر نکل آئے اور سینہ پھنس جائے چاہئے کہ ایسے آلہ سے اون مقامات کو چاک کرین جو متصل چنبر گردن کے ہے تاوقتیکہ پھاڑنا اور چاک کرنا اون ہڈیون تک پہونچ جائے جو خالی ہین پس جو رطوبت سینہ مین ہے وہ ٹپک کر گر جائے گی اور سینہ کے جوڑ بند باہم چپیدہ ہو کر چھوٹے ہو جاینگے اب بآسانی نکل آئیگا پھر اگر اب بھی سینہ چپیدہ ہو جاوے اوسوقت چاہئے کہ سینہ کا کاٹنا شروع کرین اور ہنسلیونکو نکال لین اسلئے کہ ہنسلیان جو وقت نکالی جاینگی سینہ چھوٹا ہو کر باہر آجائیگا اور اگر جنین کے شکم کے نیچے ورم ہو مردہ ہو یا زندہ ہو لازم ہے کہ پہلے اوسی چیز کو نکالین جو اوسکے پیٹ کے اندر ہے جیسا ہمنے بیان کیا ہے۔ جو بچہ پاؤن کیطرف سے نکلتا ہے اوسکا کھینچ لینا آسان ہوتا ہے اور اوسکے منہ کو فم رحم تک برابر کر لینے مین سہولت ہوتی ہے اور اگر شکم یا سینہ کے پاس بروقت نکلنے کے رک جائے چاہئے کہ اوسکا کھینچنا اسطرح تجویز کیا جائے کہ اوسکو چیر پھاڑ ڈالین جیسا ہمنے بیان کیا ہے تاکہ جو کچھ اوسکے پیٹ کے اندر ہے سب ریزش کر کے نکلجائے پھر اگر اعضا جنین کے نکل آوین اور سر پھنس جائے والی کو چاہئے کہ اپنا بایان ہاتھ اندر ڈالکر سر کو ڈھونڈھے جب ملے تو انگلیون سے پکڑ کر فم رحم تک لائے اوسکے بعد سر مین ایک کانٹا خواہ دو کانٹے جیسے جنین کھینچ کھینچکر نکالا گیا ہے اسکو بھی کھینچکر نکالین اور اگر فم رحم ملگیا ہے اور کسی ورم گرم کے عارض ہونیسے اوسکا سوراخ بند ہو گیا ہے اوسوقت سختی اور درشتی کرنی مناسب نہین ہے بلکہ اوسوقت چاہئے کہ چکنی چیزین زیادہ ٹپکائی جائین اور ترطیب کیجائے اور آبزن مین حاملہ بٹھلائی جائے اور ایسے ضماد لگائے جائین کہ رحم کا منھ کھلجائے بعد اوسکے اوسی ترکیب سے سر کو نکالین جیسا ہم کہہ چکے ہین جو بچے کسی ایک پہلو پر نکال لے جاتے ہین اگر ممکن ہو کہ برابر نکل آئین تو اونھین راہون سے چلنا چاہئے جنکو ہمنے بیان کیا ہے ورنہ تمام جنین کو کاٹ کاٹ کر نکالنا چاہئے بعد استعمال ان تدبیرون کے اور نکل آنے جنین کے پھر وہ اقسام علاج کے کرنی چاہئین جو رحم کے ورم گرم کیواسطے مفرد ہین پھر اگر جنین کے اخراج کے بعد خون جاری ہے اور بند نہو وہی علاج کرنا چاہئے جو باب نزف الدم مین لکھا گیا ہے **تدبیر حاملہ کے بعد اسقاط کے** جب عورت بچہ کا اسقاط کر دے چاہئے کہ مقل و زوفا و حرمل و علک البطم و سعزا و سفیدرائی کی دھونی دین تاکہ خون بہجائے اور گاڑھا ہو کر رک نرہے کہ درد پیدا کرے اور ایذا دے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مشیمہ نکالنے کی تدبیر جسکو چھوڑ کہتے ہین جو حیلہ اسکے نکالنے مین بجز دوائی کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ چھینک لائی جائے اور جن چیزون کے
جنکے سونگھنے سے چھینک آتی ہے اور نتھنے اور منھ بند کردے جائین تاکہ پیٹ مین تناؤ اور کھچاؤ پیدا ہو اور مشیمہ پھسل کر نیچے اوترے جب نمایان
ہوجائے آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا اوسے کھینچین اور درشتی نہ کرین تاکہ ٹوٹ جائے پھر اگر خوف ٹوٹ جانیکا ہو جسقدر نکل آیا ہو اور ہاتھ اوس تک پہونچ سکتا
ہے . اوسکو عورت کی ران مین نرم بندش سے باندھ دے اور جو چھینک پیدا کرنیکی تدبیر کرے اگر مشیمہ کے نکلنے مین دیر ہو اوسکو زیادہ کھینچنا نہ چاہیے بلکہ اوسکو
اوپر کو جڑنے رانون مین اسطرح باندھ دے کہ اب پھر اوپر نہ چڑھ سکے اور اگر رحم کے اندر چپٹا ہوا ہو اوسکے جدا کرنے مین نرمی کرنی چاہیے اور خفیف حرکت سے
اوسکو ادھر اودھر ہلانا چاہیے تاکہ رباطات اوسکے ڈھیلے ہوجائین اور اس تدبیر مین درشتی ہرگز نہ کیجائے اگر مشیمہ کا نہ نکلنا بسبب بند ہونے اور سمٹ جانے
فم رحم کے ہو خاص کر اوسکی تدبیر ایسی کرین کہ کھلجائے یا اونگلی ڈالکر یا تیز دلی لے کر جس سے فم رحم ڈھیلا ہوجائے ایسی شکل سے جسمین سیدھا ہونا عورت کا
ممکن ہو استعمال کرے کبھی اسکو چت لٹاکر اس تدبیر کا کرنا آسان ہوتا ہے اور کبھی مروخات اور ضمادات لگانے رحم سے باہر لگانا جیسے ناف کے نیچے خواہ اوسکے
نیچے بھی اسکی ضرورت ہوتا ہے اور کبھی نفط دالی کو اطلیہ نکالا اندر پھیلا دینا کافی ہوجاتا ہے پھر اوسکی وہی تدبیر ہے جو چھینک لانے اور دھونی دینے کی اوپر بیان
کرنی چاہیئین اور جو حیلہ مناسب ہو وہ کیا جائے اسلئے کہ مشیمہ بہت جلد متعفن ہوجاتا ہے اور بدبو پیدا کرتا ہے اور ایسے مدرات قوی سے جو مناسب ہین ان
سے استعانت کرنی چاہیے اور اس آبزن کا استعمال کرین جسمین اشنان کو جوش دیا ہو کہ وہ مشیمہ کو گرا دیتا ہے مرہم باسلیقون کو رحم مین ٹپکانے سے
بھی مشیمہ گرجاتا ہے اسلئے کہ یہ مرہم اسکو گلا کر نکال دیتا ہے جبوقت مشیمہ نکال لیا جائے روغن گل وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے منجملہ ان چیزون کے جو مشیمہ کو
پھسلانے پر جتین ہوتی ہین یہ بھی ہے کہ تازہ پھول گلاب کا اوسمین خطمی چھوڑ کر پلائی جائے یا کسیقدر روغن بادام پلائین خواہ حمول کرین اور اسکے اوپر اون
دواؤنکا استعمال کرین جنکو ہمنے باب اسقاط جنین مین لکھا ہے اور فرزجہ اور بخورات کا بھی استعمال کرین بخورات جیدہ مین سے ایک یہ بخور ہے خربق
سیاہ کی دھونی دیجائے اور کبوتر کی بیٹ کی دھونی دیجائے اور زراوند کی دھونی دیجائے بعض قدیم طبیبون نے دائی جنائی کو اجازت دی تھی
کہ اپنے ہاتھ مین چمچہ سا لیکے رحم مین ڈالکر مشیمہ کو نکال لین یہ علاج ایذا دہندہ ہے اگر مشیمہ نہ نکلا تو متعفن ہوجاتا ہے اور بعد بہت دنون اسکے
نکلتا ہے لیکن عورت کو ایک خراب حالت حاصل ہوتی ہے بسبب اسکے کہ برے بخارات مشیمہ سے دماغ اور قلب اور معدہ تک چڑھتے ہین لیکن احتیاط
کر ان بخارات کی تدارک کیواسطے خوشبو دھونی دیجائین اور شربت پلائی جائے اور دوا المسک کھلائی جائے اور معدہ اور قلب پر ادویہ قلبیہ خوشبو
مین اونکا طلا کیا جائے بعض قدیم طبیبون نے اخراج مشیمہ کے بارہ مین جو کچھ کہا ہے اوسکو بلفظہ ہم لکھتے ہین او بندوس حکیم کہتا ہے اگر مشیمہ رحم مین بچہ کے
نکلنے کی بعد باقی رہجائے پھر اگر رحم کا منھ کھلا ہے اور مشیمہ بے لگاؤ ہے اور لپٹ کر گول گول ہوکر رحم کے ایک جانب مین آرہا ہے اوسکا نکلنا آسان ہے
چاہیے کہ دائی ہاتھ کو گرم کرکے تیل لگاکر زچہ کے رحم کے اندر ڈالے اور مشیمہ کو ڈھونڈھے یہانتک کہ ملجائیگا پھر اگر رحم کی گردنسے ملا ہوا ملے اوسکو سیدھا
نہ کھینچے کہ سیدھا کھینچنے سے رحم کے پلٹ جانیکا خوف ہے اور زیادہ زور سے بھی نہ کھینچے بلکہ دہنے بائین کرکے چلائے اوسکو آہستہ آہستہ داہنے بائین ہٹاتے رہین
اور ہٹانے مین زور نہ کرین لیکن اوسکے کھینچنے مین کسیقدر زور زیادہ کرے کہ مشیمہ اوسوقت الگ ہوجائے گا لپٹا نہ رہے گا اور اگر رحم کا منھ لگیا ہو تب
وہی اقسام علاج کے کرنی چاہیے جنکو ہم اوپر بیان کرچکے ہین اور اگر قوت ضعیف نہ ہوگئی ہو ایسی چیزونکا استعمال کرین جنسے چھینک آتی ہے . اور بخورات
خوشبو . . اونکے کسی دیگ مین دیجائے اگر رحم کا منھ کھلجائے تو ہاتھ ڈالکر مشیمہ نکال لینا چاہیے جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے پھر اگر ان چیزونکے استعمال سے اور ان
تدبیرونسے نہ نکلے تو اوس سے اسقدر نہ گھبرانا چاہیے اور نہ دل مین اسکا زیادہ خیال کرنا چاہیے اسلئے کہ بعد تھوڑے دنون کے یہ خود گلجائیگا اور مثل پیپ خون کے
گلابی رنگ پانی ہوکر بہ جائیگا لیکن اوسکی بو کی خرابی سے درد سر پیدا ہوتا ہے اور معدہ خراب ہوجاتا ہے اور کرب معدی پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہی ہے
کہ اسکے نکالنے مین جلدی کیجائے اور لازم ہے کہ دھونی کے دینے مین کمی نہ کیجائے ایسی چیزونسے جو اسکے مناسب ہین . یہی حکیم کہتا ہے کہ ہمنے تجربہ کیا ہے صرف
کی دھونی اور انجیر خشک کی دھونی کرین اسکے سوائے ایک اور حکیم نے جو کچھ کہا ہے اوسکو بھی ہم بجنسہ لکھتے ہین وہ یہ کہتا ہے کہ تیز دوائین جیسے سداب فراسیون

HAKEEM SHOUKAT ALI

روغن سوسن روغن حنا اسقدر کہ خشک دوائین اوسمین تر ہوجائین بعد اوسکے ان سب دواؤنکو لوہے کی دیگ مین رکھکر اوسکے منھ کو بند کردین اور چھوٹے چھوٹے سوراخ اوسمین کرین اور ان سوراخون مین چھوٹی چھوٹی چوچیان لگاکر دیگ کے نیچے آنچ کرین جب جوش آجائے دیگ کو اتارلین اور کولون پر رکھین اور وہ کرسی جس پر عورت بٹھائی جائیگی قریب دیگ کے لائین اور وہ چوچی جو اوسمین لگی ہو عورت کی فرجگاہ مین رکھین اور بہت سے کپڑے اسے اوڑھادین اور ایک گھنٹا اور دو گھنٹہ تک اسیطرح بیٹھی رہے تا اینکہ مشیمہ اپنی جگہ چھوڑ دے پھر اگر یہ تدبیر کافی نہو اور مشیمہ کے نکالنے سے اثر بخار ضعیف ہو پس لازم ہے کہ وہ ضمادات لگائین جو جنین کو گرانے مین بعد دھونی لینے کے ان ضمادات کا اثر قوی ہوتا ہے اور قوت اونکی زیادہ نفوذ کرتی ہے۔ **منع حمل کا بیان** چھوٹی لڑکی جسپر لڑکا پیدا ہونیسے خوف ہو اور وہ عورت جسکے رحم مین کوئی مرض ہو اور وہ عورت جسکے مثانہ مین ضعف ہو کہ جنین کے بوجھ سے اوسکا مثانہ پھٹ جائیگا پس بیماری سلس البول کی ہو جائیگی پیشاب کے روکنے پر تمام عمر قادر نہوگی ایسی عورتون کیواسطے منع حمل کی تدبیر کرنی واجب ہے منجملہ تدبیرات کے ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ جماع ایسی طرحسے کرین کہ جس سے حمل رہجاتا ہے جسکی صورتین اوپر ہم بیان کرچکے ہین اور یہ بھی تدبیر ہے کہ مرد اور عورت دونو کے انزال مین اختلاف وقت کیا جائے اور مرد بعد انزال کے بہت جلد عورت سے جدا ہوجائے اور اوسکو اجازت دے کہ بعد فراغ کے کھڑی ہوجائے اور پیچھے کیطرف سات مرتبہ سے نو مرتبہ تک اچھلے کودے کہ اسطرح اچھلنے سے اکثر ہی ہوتا ہے کہ منی گرجاتی ہے لیکن ابھرنا اور حرکت کرنا اور پیچھے کیطرف اور آگے کیطرف کودنا اس سے تو اکثر منی ٹھہر جاتی ہے کبھی منی کے پھسلاکر نکال دینے پر یہ تدبیر بھی معین ہوتی ہے کہ چھینک پیدا کیجائے۔ منجملہ اون چیزونکے جنکی رعایت کرنی واجب ہے یہ ہے کہ قبل جماع کے قطران کا حمول کیا جائے اور مرد اپنے ذکر پر اسکو ملے اور اسیطرح روغن بلسان اور سفیدے کی خاصیت ہے اور یہ بھی ہے کہ قبل جماع یا بعد جماع کے انار کا مغز جو اندر سے نکلتا ہے اور سوئے کا حمول کرین اور فقاح کرنب و تخم کرنب کا حمول قبل جماع کے یا بعد جماع کے اسکے واسطے قوی ہے اور بر وقت خون حیض سے پاک ہونیکے درخصوصًا جس وقت قطران مین ڈالا جائے یا کسی اور جوشاندہ مین یا عصارہ فودنج مین ورق کرنب کا حمول بعد طہر کے کسی صوف مین خصوصًا کہ جس وقت وہ صوف آب برگ کرنب مین ڈبو دیا گیا ہو اسیطرح تخم حنظل ہزار چشان خبث الحدید کبریت ... تخم کرنب سب ہموزن لیکر قطران ملاکر حمول کرین فلفل کا حمول بعد جماع کے مانع حمل کا ہوتا ہے اسیطرح ہاتھی کی لید تنہا یا ہمراہ تجربہ کے وفات مذکورہ مین ... کی دوا یہ ہے کہ آب بادروج مین افیون ملاکر پلانے سے منع حمل ہوتا ہے کہ رجا یعنے **جھوٹے حمل کا بیان** کبھی عورت کو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین کہ حاملہ کے مشابہ ہوجاتی ہے مثلاً خون حیض رک جاتا چہرہ کا رنگ بدل جاتا اشتہا ساقط ہوجاتی رحم کا منھ ملکر بند ہوجاتا کبھی کسیقدر صلابت بھی ہوجاتی ہے اور کبھی صلابت کے ہمراہ تمام رحم سخت ہوجاتا ہے دونون پستان پھول جاتے ہین اور بھر جاتے ہین کبھی دونون مین ورم بھی آجاتا ہے اور اسکے پیٹ مین ایک ایسی چیز حرکت کرتی ہے جیسے بچہ پھرتا ہے اور اسکا حجم بھی بچے کے حجم کے مانند معلوم ہوتا ہے اور داہنے بائین ہٹنا بھی ہے کبھی یہ صورت چار پانچ برس تک باقی رہتی ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ آخر عمر تک یہی کیفیت اوسکی رہتی ہے اور علاج نہین قبول کرتا ہے کبھی اس عورت کو استسقا کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے مگر اول یہ معنی ہوتا ہے نہ ایسا حال جو استسقا طبلی مین ہوتا ہے کہ پیٹ بجانیسے ڈھول کی ایسی آواز آوے کبھی اس عورت کو حیض بھی آجاتا ہے اور درد زہ بھی اوٹھتا ہے مگر لڑکا نہین پیدا ہوتا ہے اور بعض اس درد کا سبب یہ ہوتا ہے کہ حیض کی رگون مین کھنچاؤ اور نفخ بھی پیدا ہوجاتا ہے اسیوجہ سے بچہ نہین جنتی ہے اور کبھی ایک گوشت کا لوتھڑا جنتی ہے مختلف صورت کا جسکے اقسام کا قاعدہ نہین منضبط ہوسکتا ہے اور کبھی فقط ریح نکلکر رہجاتی ہے اور کبھی جو بہت سے فضول مجتمع ہوچکے ہین ہمراہ اوس خون کے نکلتے ہین جسکی آمد بند ہوچکی تھی رجا ان سب قسمون مین وہی دوسری قسم ہے اور اوسی کا نام مولی بھی ہے اور سوائے دوسری قسم کے اور کسی قسم کو مولی نہین کہتے ہین اور زبان فارسی مین بادر ... بھی کہتے ہین اس گوشت کے ٹکڑے پیدا ہونیکا سبب بنظر حدس صحیح کے ذہن مین معلوم ہوتے ہین ایک تو مواد کی کثرت یہ ترشح جو طرف رحم کے ہوتی ہے یا اینکہ حرارت اوسکی شدید ہو دوسرے جماع ایسا کہ جس مین عورت کے رحم مین منی پہونچتی ہے اور پھر اوسکو غذا بھی مدد ملتی ہے مگر بسبب نہونے قوت کے مرد کی منی مین خلقت نہین کی پوری نہین ہوتی ہے **علامات** جو علامتین ایسی کہ رجا یعنے جھوٹے حمل کے ان اقسام مین اور سچے حمل مین تمیز پیدا کردین وہ یہ ہین کہ یہ شے رجا مین جو متحرک ہوتی ہے وہ ایکہی وقت متحرک ہوکر پھر نہین حرکت کرتی ہے اور پیٹ کی سختی بھی اس مرض مین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوس عورت کے پیٹ کے جو کہ حاملہ ہو اور یہ بھی ہے کہ مرض رجا مین عورت کے ہاتھ پاؤن زیادہ ڈھیلے ہوتے ہین اور پتلے زیادہ ہوتے ہین وہ علامات جو رجا مین اور دیگر اقسام حمل

HAKEEM SHOUKAT ALI

اوپر بیان ہوئے اونمین تمیز دین یہ ہین کہ رجا مین تو ہم اس بات کا ہوتا ہی کہ جنین پیٹ مین ہی اور ایک جسم ملا ہوا رحم مین محسوس ہوتا ہے اور اکثر رجا مین وہی
بات عارض ہوتی ہے جو ورم رحم مین قولنج کے اعراض سے پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ امعا رجا سے آنت مین رجا سے تنگی پیدا ہوتی ہی پس وہ تنگی درد شدید پیدا کرتی
ہے۔ علاوہ برین اکثر اوقات رجا کے ہمراہ ایک قسم کا ورم اور ورام قولنجی سے بھی ہوتا ہے۔ قولنج رجائی مین تریاق اور معجون شہریاران وغیرہ سے اسی جہت
سے فائدہ ہوتا ہی کہ ایسے معجون اس درد کو بھی دور کرتے ہین اور رجا کو بھی نکالدیتے ہین **علاج** تدبیر اسکی یہ ہی کہ حرکت کم کیجائے اور ریاضت چھوڑ دیجائے
بیٹھ کے بھل سونا کہ جس سے اعضائے زیرین ملے رہین اور سواد کی ریزش جانب اسفل نہونے پائے و اگر حاجت فصد اور استفراغ اور قے کی ہو کرنا چاہیے اور تمام
علاج اورام کے جو حابس خون ہین اور مرخیات سے بطور ضماد کے یا سینک کے خواہ نطول و درآبزن کے کرنی چاہیے اور اون دواؤن سے جو اسقاط کرتی ہین بعد
ان تدبیرونکے کہ بسا اوقات جو مادہ رجا کرنیوالا ہی اسکو خواہ اوسکے مشابہ کو یہ دوائین فنا کردینگی اور اکثر اوقات تو اوسکو ساقط کردینگی اور اکثر اس مرض کی دشواری
دور کرنے مین نفط لوغاذیا کا استعمال کافی ہی اور روغن کلکلانج بھی اس مرض مین بہت نفع کرتا ہی **لڑکے کی پیدائش کی شکل طبعی و غیر طبعی کا بیان**
ولادت کی شکل طبعی یہ ہے کہ لڑکا سر کے بھل باہر نکلے سامنے کئے ہوئے سر کو فم رحم کیطرف جھکا ہوا ہو دونون ہاتھ اوسکے اپنی رانون تک پھیلے ہوئے ہون سوائے
اس شکل کے اور جسطرح پر لڑکا پیدا ہو وہ شکل طبعی نہین ہی قریب اس شکل کے یہ بھی ہی کہ بچہ کے پاؤن پہلے نکلین اور ہاتھ اوسکے دونون زانون پر کھلے ہوئے رکھے
ہون۔ پھر اگر سر اوسکا فم رحم کے سامنے سے ہٹ کر نکلا یا ہاتھ اوسکے دونون زانون سے جدا ہو کر باہر آئے اور پاؤن نکل آئے اور اونکے ہمراہ ہاتھ نکلین اسطرح
بچہ کا نکلنا اچھا نہین ہی بری شکل سے بچہ کا نکلنا کبھی تو جنین و ماں دونون کو قتل کرتا ہی اور کبھی ماں بچ جاتی ہی اور بچہ مرجاتا ہی اسلئے کہ بچہ کو ایک مشقت شدید
ہو گئی ہی۔ اور نکلتے نکلتے بچہ کو ورم بھی عارض ہو جاتا ہی اگر زیادہ ولادت مین دیر ہو جائے اور بعضا ایسا ہے کہ تین دن کے اندر پورا باہر نہ نکل سکے کبھی خراب شکل پر
بچہ کا پیدا ہونا ورم رحم ایسا پیدا کرتا ہی جو قاتل ہی پس بچہ تو باہر نکل آتا ہی اور ماں مرجاتی ہے اور کبھی بری شکل کے پیدا ہونے مین لڑکے کو اختناق عارض
ہوتا ہی کہ اسی سے وہ مرجاتا ہے **عسر ولادت کا بیان** ولادت مین دشواری یا بسبب حاملہ کے ہوتی ہی یا بسبب جنین کے یا بسبب رحم کے یا بسبب مشیمہ کے
یا بسبب قریب قریب کے اعضا اور مشارکات کے یا بسبب وقت ولادت کے ہوتی ہی یا قابلہ کے سبب سے یا اسباب بادیہ سے جو خارج بدن ہین حاملہ عورت کے سبب سے
عسر ولادت یون ہوتا ہے کہ ضعیف ہو اور بیمار یو کئی تکلیف اوٹھا چکی ہو بھوک کی بہت رہی ہو یا بہت کم سن لڑکی ہو ابھی اسکو عادت حمل یا وضع حمل کی نہ ہوئی
ہو گویا یہ پہلا ہی لڑکا ہو کہ اسپر دسکا خوف زیادہ کرتی ہے کہ درد بھی بشدت ہوتا ہی یا بڈھی یا ضعیف ہے یا گوشت اسکے بدن مین بہت ہے بہت موٹی ہے
جسسے مقام مین بچہ ہی وہ تنگ ہو رہا ہی کشادہ نہین ہوتا اور قادر لڑکے کے باہر لانے پر بر وقت پیدائش کے اسطرح پر کہ اچھی طرح نچوڑ کر خالی کردے مع عضلات
شکم کے نہو یا درد پر بہت کم صبر کرتی ہو اور الٹ پلٹ زیادہ کرتی ہو اور زیادہ کراہنا اور بے چینی ہونے کے حال مین ہو کہ اس سبب سے تغیر شکل ولادت مین
ایسا پیدا ہوگا جو موافق شکل طبعی کے نہین ہی مولود کے سبب سے عسر ولادت یا براہ جنس مولود ہوتا ہی اسلئے کہ دختر کی ولادت فی الجملہ پسر کی ولادت سے زیادہ
دشوار ہوتی ہی۔ یا بہت بڑا ہو گیا ہے یا لڑکے کا سر بڑا ہو گیا ہی یا اوسکی جھلی موٹی ہو گئی ہی یا چھوٹا بہت ہے اور ہلکا ہی کہ بقوت نیچے کو نہین اوترتا ہی یا اوسکی
خلقت مین ایسا تغیر ہو گیا ہے کہ مستوی خلقت نہ رہا جو آسانی پھسل کر باہر آجائے مثلاً اسکے بدن مین دو سر ہین یا کئی جنین کا حمل ہی جو آپس مین تنگی
اور مزاحمت کرتے ہین کہ اکثر پانچ جنین سے بھی پیٹ رہجاتا ہی بلکہ جبتک ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بہت سے بچہ چھوٹے چھوٹے مختلف اقسام کے ہوتے ہین اور کثر
ایک جھلی مین بہت سے بچے پیٹ مین رہتے ہین اور جھلی کی جھلی نکل آتی ہی۔ کبھی دشواری ولادت اس سبب سے ہوتی ہی کہ جنین مردہ ہی اپنی حس و حرکت
سے جو مدد اپنی ولادت پر نہین دے سکتا ہی یا ضعیف ہا سقدر ہی کہ اپنی حرکت سے نکلنے پر مدد نہین پاتا کبھی عسر ولادت اس سبب سے ہوتا ہی کہ جس شکل سے جنین
نکلا چاہتا ہی وہ شکل طبعی نہین ہی مثلاً پاؤن کیطرف سے نکلے یا کسی پہلو کے بھل نکلے یا پہلے اوسکے ہاتھ نکلین یا جھکا ہوا دونون زانو پر اور دونون رانون پر سر
ڈالے ہوئے نکلے اور یہ بات بسبب فساد حرکت جنین کے پیدا ہوتی ہے یا اس سبب سے کہ اسکی ماں نے بہت سی پچھاڑین کھائی ہین اور بہت سی اولٹی پلٹی ہو
وقت ولادت کے یا تمام زمانہ حمل مین کیونکہ وقت ولادت بزرگ سستی ڈالنے کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ درد نیچے کیطرف زیادہ مائل ہوتا ہی اور سانس کی آمدنی

بری طرح سے ہو۔ جو عسر ولادت رحم کے سبب سے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً رحم چھوٹا ہو یا تنگ ہو کہ اوس میں گنجایش بہت کم ہو یا خشک زیادہ ہو جنین اوس میں پھسل نہ سکے یا منہ اوسکا اصل خلقت میں تنگ ہو یا زخموں وغیرہ کے بھر جانے سے منہ رحم میں تنگی آگئی ہو خواہ اور اسباب تنگی کے اوس میں ہوں یا اوس میں کوئی مرض اورام وغیرہ سے ہو جیسے ظفرہ یا قرح یا انشقاق یا بواسیر یا اینکہ یہ عورت پہلے رتقا ہے یعنے اس سے جماع نہیں ہو سکتا تھا بعد اوسکے فم رحم کی جھلی اوسکی پھاڑی گئی مگر پوری نہیں پھٹی تو اوسکا بھی حال وہی ہے جو اوس عورت کا ہوتا ہے جسکا رحم اصل خلقت میں تنگ ہو مشیمہ کے سبب سے جو عسر ولادت ہوتا ہے وہ اسطرح ہے کہ مشیمہ بہت زیادہ گندہ ہونے کے سبب سے۔ پس جنین نکلنے کی راہ نہ پائے یا اوسکا بوداہ اور کمزور ہو کر جلدی پھٹ جائے اور جتنی رطوبتیں اوس میں بھری ہیں قبل جنین کے نکلنے کے بہ جائیں اب جنین پھسلنے کی جگہ نہ پائے۔ گرد جوار کے اعضا کے سبب سے عسر ولادت یوں ہوتا ہے جیسے مثانہ میں کوئی ورم ہو یا کوئی دوسری آفت ہو پیشاب کے رک جانے وغیرہ سے یا آنتوں میں خشک فضلہ بھرا ہو اور زیادہ ہو یا آنت میں ورم ہو یا قولنج اور قسم کا ہو یا بواسیر یا انشقاق مقعد کا ہو یا اگر عورت کی تلی ہو وقت ولادت کے خرابی سے عسر ولادت یوں ہوتا ہے کہ جنین قصد پیدا ہونیکا جلدی کرے اور اپنے پیدا ہونے میں اسکو تشدد ہو اور جو ایذا اسکو رحم میں رہنے سے ہوا دے صعوبت ایسی ڈالی ہے کہ اب ٹھہر نہیں سکتا ہے جیسے یہ بات اکثر پیدا ہو جاتی ہے بلکہ ایک ایسے وقت دشواری ولادت کے اسی قسم کی عارض ہوتی ہے اسلئے کہ قوت جنین کی اگرچہ قوی بقدر اوسکی حرکت کے ہے لیکن بقدر حاجت کے وہ قوت ضعیف ہے یعنے جسقدر قوت کی حاجت اسکو باہر آنے میں ہے اتنی نہیں ہے اسباب خارجی کے سبب سے عسر ولادت یوں ہوتا ہے کہ مثلاً سردی زیادہ پڑے کہ اعضائے ولادت میں انقباض پیدا ہو اور سکڑ جائیں اور اسی سبب سے بلاد شمالی اور زہری ہوا میں عسر ولادت زیادہ ہوتا ہے اور جو ملک بارد ہیں اور فصلیں بارد ہیں اون میں ولادت سختی ہوتی ہے۔ اکثر عسر ولادت کے سبب سے پیٹ میں گڑھے پڑ جاتے ہیں اور مراق کی جھلی پھول کر نمایاں ہو جاتی ہے یا گرمی زیادہ ہو کہ استرخا قوت میں زیادہ ہو جائے یا کوئی غم اوسکو پہنچے یا یہ کہ عورت خوشبو میں ڈوبی رہتی ہو اور زیادہ سونگھتی ہو کہ اوسکا رحم ہمیشہ اوپر کیطرف کھنچا رہتا ہے اور اسیوجہ سے مناسب نہیں ہے جسوقت عورت کو عسر ولادت عارض ہو اور اوس کیوجہ سے سقوط قوت ہو گیا ہو کہ اوسکو حاجت سے زیادہ خوشبو سونگھائی جائے تاکہ قوت ساقطہ اوسکی واپس آئے۔ اکثر عسر ولادت جو بسبب ایسی برودت کے پیدا ہوتا ہے کہ اوس سے قبض یا تکثیف ہو جاتی ہے اوسکی وجہ سے یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ جو رگیں سینہ یا پھیپھڑے میں ہیں وہ کٹ جاتی ہیں پس انجام اسکا نفث الدم اور اوس کھانسی کیطرف ہوتا ہے جو سل میں پیدا ہوتی ہے اور اکثر انجام اسکا پھٹنے اور عضل کے کٹ جانے تک ہوتا ہے اسلئے کہ تمدد اور کشش اونمیں زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اوسکی برداشت بوجہ نہونے نرمی اور لوچ کے کم ہوتی ہے لہذا اکثر اسقدر نوبت پہونچتی ہے اور کبھی امر ولادت کی خرابی یہانتک پہونچتی ہے کہ مراق البطن پھٹ جاتی ہے اور یہ بات جب ہوتی ہے کہ انقباض میں افراط ہو۔

اور آسانی سے ولادت کی شناخت اگر ولادت کے پہلے یا قریب زمانہ ولادت کے درد زہ آگے کیطرف اور پیٹ اور پیڑو کیطرف مائل ہو تو ولادت میں آسانی ہوگی اور اگر درد زہ پیچھے اور پشت کیطرف مائل ہو تو ولادت میں دشواری ہوگی

تدبیر اوس عورت کی جسکو درد زہ اوٹھے جب حاملہ زچگی کے ہو واجب ہے کہ ہر وقت گرم پانی سے نہلائیں اور آبزن کریں اور افضل طریقہ اسکا یہ ہے کہ حمام سے باہر نہائے تاکہ ضعف نہو جائے پس بدن ڈھیلا ہو جائے تو پیڑو اور پشت کی اور شرمگاہ کی روغن شبت اور بابونہ اور خیری وغیرہ سے کیجائے اور خوشبو چیزوں کا حمول کرتی رہے اور چکنے قوام کی چیز وہاں رکھے شرمگاہ میں ٹپکائی جائے اسیطرح اوس تیل کے اقسام جو مرخی ہیں اور لعابات مرخیہ اور چربیاں چکنے قوام کی جیسے مرغیوں کی چربی اور مرغابی فربہ کی چربی یہ سب نیم گرم ہوں سرد نہوں اور مائل بحرارت ہوں خصوصاً اگر اوسکی فرج میں خشکی ہو یا تمام بدن پر مع فرج کے خشکی غالب ہو اور واجب ہے کہ عسر ولادت کے خیال سے ایک مہینہ کا ہر روز نہار منہ اوسکو لعابات پیا کرے جیسے لعاب بہدانہ لعاب تخم کتان کے ہمراہ اسیطرح بروقت درد زہ کے آب حلبہ پلایا جائے اور اوسکی غذا ملین ترکاریوں سے ہو اور یخنی اور فربہ جانوروں کے گوشت اور فربہ مرغیاں تا بعض چیزوں کا کھانا اسپر حرام ہے کہ مشک و عطر سے اوسکی فرج کو خوشبو کرنا چاہئے جب زمانہ ولادت کا پہونچ جائے اور درد زہ شروع ہو جائے قلیل مقدار چیز کھائے جس میں غذائیت زیادہ ہو اور اوسکے اوپر شراب پیا جائے۔ بعد اوسکے واجب ہے کہ عورت ایک گھنٹہ بیٹھے اور دونوں پاؤں اپنے دراز کرے پھر پیچھے کے بل ایک گھنٹہ لیٹے پھر دفعتہ کھڑی ہو جائے اور زینہ وغیرہ پر چڑھے اور اوترے پھر جوقت رحم کا منہ تھوڑا سا پھیلے اور پھیلنے کے بعد اوسکا بڑھنا شروع ہو جائے اور کھلنے لگے پس واجب ہے کہ چلا چلا کر رونا شروع کرے یہانتک کہ اسکو طاقت ہو خصوصاً بروقت پھٹنے اوس جھلی کے جسمیں سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بچہ نکلتا ہے اور بتکلف چھینک پیدا کرے اور منھ اپنا جسقدر ممکن ہو کھولدے اور ہوائے کثیر بذریعۂ استنشاق کے اندر پہونچائے جتنی زیادہ پہونچا سکے کیونکہ ترکیب جنین اور مشیمہ کو نکالدیتی ہے۔ بہت بہتر ایسی چیز جسپر زچہ بٹھائی جائے بروقت پیدا ہونے بچہ کے وہ کرسی ہے کہ جسکے پیچھے کا تکیہ لگا ہوا اور اس کرسی پر بعد کھلجانے رحم کے بٹھلانا چاہیے اور اگر عورت موٹی ہو اسقدر جھکے جسطرح دھوبی کپڑا دھوتے وقت جھکاتا ہے سر اپنا جھکا دے اور دونون زانون اپنے پیٹ کے نیچے رکھلے تاکہ اوسکا فم رحم مع فرج کے سیدھا ہو جائے بعد اوسکے اوسکی فرج کو روغنہائے ملینہ مذکورہ سے پونچھنا چاہیے۔ واجب ہے کہ اوسکی فرج کو کشادہ کیا جائے اور انگلیون سے کھولی جائے جیسا کیا جائے اور اوسکا پیٹ خوب دبایا جائے بہت جلد جنے گی جیسے چوپائے جانور ونکے بہت جلد بچہ ہوتا ہے پھر جسوقت مشیمہ دکھلائی دے اور معلوم ہو جائے کہ اب جنین قریب نکلنے کے ہے پس اگر مشیمہ بوجہ گندگی کے پھٹا ہو ناخون سے یا کسی نام آلہ سے اوسکو چاک کر دینا چاہیے اور دائی جنائی یا خود حاملہ اوسکو اپنی انگلیون نرمی سے دبائے تاکہ یہ آلہ جنین تک پہونچکر اوسکو ایذا نہ دے یہانتک کہ سارا مشیمہ پھٹ جائے۔ اور رطوبت بہنے لگے۔ پھر اگر مشیمہ کے پھٹنے مین جلدی ہو جائے اور جنین ابھی پورا اوس سے جدا نہین ہوا ہے اور زمانہ طولانی گذر گیا اور فرج عورت کی خشک ہو گئی واجب ہے کہ اوسپر لزج چیزین اور قیروطی زرد ٹپکائین اور لعاب و رگھلائی ہوئی چربیان اور انڈے کی زردی اور سفیدی۔ **تدبیر اوس عورت کی جسکو ولادت حمل مین دشواری ہو** سوائے طریقہ دوائے مین کہتا ہون جسوقت عسر ولادت ہو اوسکو لذیذ خوشبو سونگھانی چاہیے اور قدرے فلفل خوشبو سونگھائی جائے اگر قوت اوسکی ضعیف ہو اور اطعمہ اور غذاہائے جیدہ بمقدار قلیل دینی چاہیے جیسے بیضہ نیمبرشت وغیرہ اور چند پیالہ شراب ریحانی پاکیزہ اوسکو پلائے جائین پھر اوسکو بٹھا دین اور اوسکے بیٹھنے کی جگہ کی درستی اور تعدیل کرین اگر جاڑونکی فصل ہے بہت سی آگ روشن کر دین اور اگر گرمیونکے دن ہین پنکھون وغیرہ کی ہوا دین اور کر کرتک نیم گرم پانی مین جو مائل بحرارت ہو اوسکو بٹھانا چاہیے خصوصاً اوس دیگ مین جسمین ایسا پانی بھرا ہو جسمین جزر فرنج کو اوسمین جوش دین اور ایک شیاف کا اوسپر عمل کرین جیسے کہ شیاف اور مالش اوسکے پیڑو پر اور اعضائے ولادت کی کرین اور پیٹھ کی مالش قیروطی سے کرین اور نیم گرم چربیون سے خصوصاً کہ عسر ولادت کا سبب برودت ہو اسیطرح لعابات کا استعمال کرنا چاہیے کبھی اسکی بھی حاجت ہوتی ہے کہ اوسکی فرج مین حقنہ کیا جائے اسطرح کہ اوس سے کہا جائے جوقت وہ چت لیٹی ہو اپنے دونون کولہونکے نیچے ایک نہالچہ رکھلے اور دونون پاؤن اوسکے پیچھے کر دئے جائین اور دونون رانین اوسکی الگ الگ کر دی جائین جسقدر ممکن ہو بعد اس تدبیر کے اوسکی فرج مین ادویہ مزلقہ وغیرہ زور سے پہونچائے جائین ایسی پچکاری کے ذریعے جسکی نے کا طول برابر طول رحم کے ہو یا اوس سے زیادہ اور ایک گھنٹہ تک اوسکو بحال خود چھوڑ دین تاوقتیکہ عورت کو نظر آجائے کہ اوسکے رحم کا منھ کھل گیا ہے اور رطوبات نے بہنا شروع کیا اب اوس وقت اس عورت کو کپڑے اوڑھا دین اور نیچے پر چڑھا دین اور کرسی مذکور پر بٹھا دین اور حکم کرین کہ اپنے زیر شکم کو زور سے سونتے اور نچوڑے اور بتکلف لڑکا جننے پر اپنی طبیعت کو آمادہ کرے اور اپنی کمر کو نیچا گاہ تک دبائے پھر یہ عورت قریب ہے کہ بچہ جنے کبھی ایسا بھی ہوتی ہے کہ اوسکی فرج کو ولنا قوی آلہ سے کھولین تاکہ اوسکے رحم کا منھ کھل جائے واجب ہے کہ زچہ کے لٹانے کی شکلون کا امتحان کیا جائے اور دیکھا جائے کہ اوسکو اوندھا منھ کے بھل لٹانا یا چت لٹانا یا کسی پہلو پر لٹانا ان شکلون مین سے کونسی شکل ایسی ہے کہ لڑکے کا منھ قریب فرج کے آجاتا ہے اور ولادت مین آسانی ہوتی ہے خبردار رہنا چاہیے کہ دائی جنائی کو کبھی اختیار نہ دے کہ سختی سے حاملہ عورت کے ساتھ پیش آئے یا مزلق دوا اوسنے عورت کی فرج کو بھر دے اگر یہ تدبیرین کارگر نہون پھر دوا اون اور بخورات اور حمولات سے مدد لینی چاہیے جسوقت کسی حاملہ کو صبح سویرے ادویہ مسہل ولادت گولی وغیرہ پلائی گئی ہون اور لڑکا پیدا نہو جائے کہ ٹھیک دوپہر کو چاہیے دہ چنے کا آٹا ساکا ٹھا پانی روغن کنجد مین ملا کر پلائین پھر اگر شام ہو جائے اور لڑکا پیدا نہو کسیقدر حمولات جنکا ہم آگے ذکر کرینگے رکھو وہ عورت سو رہے پھر جب صبح ہو جائے چند بخورات جنکو ہم بیان کرینگے اوس سے دھونی دیجائے پھر دوبارہ اوسکو وہی دوا پلائین جو گذشتہ صبح کو پلائی گئی تھی پھر اگر اس سے بھی نفع نہو تو بیٹھا دینا ان بحالیکہ آب سداب مین گندم دیوانہ مسیکر طلا کرین۔ اور اگر درد کی زیادتی ہو خصوصاً سردی کے سبب سے فرج مین عورت کے کوئی روغن گرم کا استعمال کرین جسکو ہمنے قراباذین مین ذکر کیا ہے بہت قدیم اور پرانے زمانہ کے طبیبون نے جنین کے نکالنے کا ایک حیلہ از قسم حرکات کے ذکر کیا ہے جسے اوسکو نہین بیان کیا اسلئے کہ اوسکے نافع ہونیکی کوئی امید نہ تھی **تدبیر اوس عورت کی جسکے بچہ کا پاؤن سب سے پہلے نکلے** واجب ہے کہ اس عورت کے ساتھ نرمی کیجائے اور بچہ کو بہت نرمی سے پھیرین اور اوسکے پاؤن کو آہستہ آہستہ اوسطرف پلٹین تاکہ سیدھا بیٹھ جائے اور دونون پنڈلیان تھوڑی تھوڑی اونچی کرین تاکہ لڑکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اپنی جگہ درست ہو کر بیٹھے اور اگر ان باتون سے کچھ نہو سکے بہت سی پٹیون سے اسکو باندھین اور ضماد حقنہ اور سکار حم سے نہین نکلا ہو اوسکو نکالین پھر اگر بعد دن کا نٹے سے نکل سکے وہی تدبیر کرین جو مردہ بچہ کے بارے مین ہمنے لکھی ہے **تدبیر اوس عورت کی جسکا لڑکا کسی پہلو پر پیدا ہوا** وسکی تدبیر بھی وہی ہے جو ابھی بیان ہوئی اور اوپر کیطرف اوٹھا کر اسکو درست اور برابر کردین اور بٹھانے مین اور اولٹنے مین نرمی کرین **تدبیر اوس عورت کی جسکے رحم مین ورم ہو** تیر (?) دہنی اور روغنو نکا استعمال کرین اوسکے بعد وہ معالجات اوس سے کرنا چاہیے جو ان عورتون سے کیا جاتا ہے جنکے بچے فربہ ہون آسانی سے پیدا ہوئے ہون یا سختی سے **تدبیر اوس عورت کی جسکے لڑکا پیدا ہونیکی دشواری بچہ کے بڑے ہو جانیسے ہو** واجب ہے کہ دائی جہانتک اس لڑکے کی گرفت مین اور کھینچنے مین نرمی کرے اور تھوڑا تھوڑا کھینچے پس اگر اسطرح نکل آئے تو بہتر ہو ورنہ لائے (?) کپڑے کے کنارے سے اسکو باندھا جاوے اور آہستہ آہستہ کھینچین اور اگر یہ بھی کارگر نہو تو کانٹے وغیرہ جنین پھنسانے کی تدبیر اوپر لکھی ہوئی ہے اوس مین پھنسا کر کھینچین اور اگر یہ بھی کارگر نہو تو کاٹ کر نکالین اور وہی تدبیر کرین جو مرے ہوئے بچہ کی ہے **تدبیر اوس عورت کی جسکو عسر ولادت بسبب بچہ کے مرجانیکے ہو** ایسی بری شکل پیدا ہو کہ اوسکے جینے کی امید نہو اوس وقت اونکا استعمال کرنا چاہیے جو مردہ بچہ کو نکالدیتی ہین جیسا کہ اوپر کہا گیا اور آئندہ کہی جائیگی اگر یہ تدبیر کارگر نہو مجبوری سے (?) کر دو اور اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کر نکالین اور بہت جلدی کرین کیونکہ زیادہ اور اگر سر اوسکا بڑا ہو تو اوسکے چاک کرنے یا کاٹنے مین ایسی تدبیر کرین کہ رطوبت اوسکے سر مین ہو وہ بہ جائے **حاملہ عورت کی غشی کی تدبیر** واجب ہے کہ اوسکے منہ پر پانی چھڑکین اگر یہ خوف نہو کہ اوپر چڑھ جائیگا (?) اور اوسکی قوت کو خوشبو سونگھانے سے بیدار کرنا چاہیے اور شراب ریحانی خوشبو چیزین ملا کر پلائین **ادویہ مسہلہ ولادت** تمام ایسی دوائین جو چھوٹے کیڑون اور کدو دانہ کو نکالتی ہین وہی دوائین جنین کو نکالدیتی ہین اگر عورت کو پوست المناس (?) چار مثقال پلائین اوسیوقت بچہ پیدا ہو جائیگا بعینہ (?) اور جندبیدستر کا پلانا بھی بہت نافع ہے دارچینی بھی بہت عمدہ ہے کہ حیض کو جاری کرتی ہے (?) اور ولادت دونون مین آسانی پیدا ہوتی ہے ایضاً جوشاندہ برگ خطمی کا (?) ہمراہ ماء العسل کے بھی ولادت آسانی سے کراتا ہے آب حلبہ سے بھی ولادت مین سہولت ہوتی ہے یہ بھی دواء جید ہے کہ بیاذ شان (?) کو ... شراب مین بھگوئین اور کوئی روغن مناسب ملا کر پلائین اسیطرح شکاع شمع (?) بھی مفید ہے جو تسہیل ولادت مین بکار آتی ہین اونمین سے ایک یہ ہے جسکو بعض نوخیز قدیم اطبائے تجویز کیا تھا اور متاخرین نے دعوی کیا اکسیر نسخہ ہے وہ ارجینی ابہل کمدونہ (?) درہم ... جعدہ ... سات درہم قرفہ مرزراوند مدحرج قسط تلخ کمہ پانچ درہم سیداتیون (?) کمد دو درہم مشک چہارم ایک درہم کی اسی کی گولی بنائین اور تین مثقال یہ گولیان ہمراہ دو اوقیہ شراب کہنہ کے پلائین مجھے یہ بات پسند ہے کہ گولیون کی تعداد کم کردیجائے اور بجائے دو درہم کے ایک ہی درہم ڈالی جائے دوسری گولی ابہل دس درہم سداب پانچ درہم جرمل (?) چار درہم حلتیت اشق ... ہر ایک تین درہم ان دواؤن کی گولیان بنائین اور ایک درہم کسی ایسے جوشاندہ کے ہمراہ پلائین جو اوس مرض کے مناسب ہو جیسے ابہل شکاع (?) شمع اور ... کا جوشاندہ یا لوبیائے سرخ کا جوشاندہ و سداب کے ٹکڑے ہوئے پانی مین ملا کر پلائین یہ نسخہ بہت عمدہ ہے ابہل دو درہم ہینگ نصف درہم ... نصف درہم یہ ایک مقدار شربت ہے ایضاً زراوند طویل ... مر سب ہموزن لیکر گولیان بنائین مقدار شربت تین درہم ایک اوقیہ آب ... کے ہمراہ ... اس سے اسقاط و ولادت ہو جاتا ہے اور رحم پاک بھی ہو جاتا ہے اسی کے مثل جملہ فوائد مین یہ بھی دوا ہے مقل ازرق مر ابہل سب کی گولیان بنائین اور استعمال کرین کہ اسقاط کردیگی اور ولادت آسانی ہوگی۔ یہ معجون بہت عمدہ ہے کہتے ہین کہ اسکا مثل نہین ہو سکتا مر جندبیدستر سلیخہ کمہ ایک مثقال ارجینی نصف مثقال ابہل نصف مثقال شہد ملا کر معجون تیار کرین مقدار شربت دو مثقال اور بہتر یہ ہے کہ اس معجون کو کسی شربت مین ملا کر پئین کہ نہایت درجہ کا فائدہ ہوگا **ضمادات اور طلاؤنکا بیان**۔ شحم حنظل عصارہ رطبہ عمدہ دوا ہے اور اسی مین عصارہ سداب بھی ملایا جائے اور تھوڑی سی مر اوسمین داخل کرکے پیڑو سے ناف تک طلا کرین **حمولات** تو می (?) اونانے (?) مین اوس چیز کے جو چھوٹ کر رحم مین رہجاتا ہے صوف کا ٹکڑا عصارہ شحم حنظل ور سداب مین ڈبوئین اور حمول کرین یا زراوند کو صوف کے ٹکڑے مین لپیٹ کر کے حمول کرین یا بخور مریم سے حمول کرین یا موبزج کو یا قثاء الحمار کو یا کندش کو یا ایک شیاف خربق ... کا حمول کرین کہ زندہ یا مردہ جیسا بچہ ہوگا پیدا ہو جائیگا جو دوائین کہ براہ خاصیت عمل کرتی ہین وہ یہ ہین جب عورت کو عسر ولادت ہو اوس سے کہا جائے مقناطیس اپنے بائین ہاتھ مین رکھے یا گدہے کا سم جلا کر اوسکی راکھ کو ملا کرے یہ نہایت مفید ہے گدہے کا سم جلا کر اوسکی دھونی دے اسیطرح گھوڑے کے سم کی خاصیت ہے اسیطرح ماہی شور کی آنکھ کی دھونی لینی بعض کا یہ مقولہ ہے کہ اگر سونگا داہنی ران مین عورت کے لٹکایا جائے عسر ولادت کو نافع ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر حاملہ کی ران پر سیہ خشک جسکو اصطرک (?) کہتے ہین لٹکایا جائے اوسکو درد زہ ہوگا یہ بھی کہتے ہین کہ اگر زعفران کو سرکہ مین گھولین اور اوس سے کوئی نقش وغیرہ کی صورت لکھکر اوسکو پہنا دین شیر نکل آئیگا دھونی مر کی اگر دیجائے تو یہ بھی بہت عمدہ ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوسری دھونی مرسبز زرہ جاؤشیر تلخ زنگار دین ملا کر دھونی دیجائے اور دوا ایک مثقال ہونی چاہیے اور دھونی زرد گندھک اور سرخ رنگ نیلا تھوتھا کا اور ہڑتال کی دھونی دیجائے۔ سانپ کی کینچل کی دھونی دینی یا کبوتر کی بیٹ کی دھونی سے بھی سہولت ولادت مین ہوتی ہے اور بسا اوقات کینچل کی دھونی سے جنین مرجاتا ہے جاؤشیر کی دھونی تنہا دینے سے بھی ولادت مین سہولت ہوتی ہے اور اسی طرح باز کی بیٹ کی دھونی یہ بھی لڑکا جو وقت پیدا ہونے لائق ہو دیجائے بہت نفع دیتی ہے اور یہ ایسی بات ہے کہ جسکے بیان سے ہم فن کلیات مین فارغ ہو چکے ادسی مقام پر اوسکو دیکھنا چاہیے **نفساء کے احوال کا بیان** نفاس کا زمانہ زنیہ اولاد کے بعد تیس دن سے زیادہ نہین رہتا ہے اور لڑکیونکی ولادت کے بعد چالیس دن تک یا اوس سے کچھ زیادہ رہتا ہے نفاس والی عورت کو بہت سی بیماریان عارض ہوتی ہین جیسے خون کا جاری رہنا یا خون کا بند ہو جانا۔ زیادہ خون جاری ہونیسے سقوط قوت کی نوبت پہونچتی ہے اور خون بند ہونیسے ایسی ایسی بیماریان پیدا ہو جاتی ہین جنکا علاج دشوار ہوتا ہے اور ایسے اورام پیدا ہوتے ہین جو بدشواری علاج قبول کرتے ہین۔ کبھی اس عورت کو پھوڑے بکثرت عارض ہوتے ہین عسر ولادت کے سبب سے اور کبھی اسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور اکثر مرجاتی ہین نفاس کا خون سیاہی مین زیادہ ہوتا ہے خون حیض سے اسلئے کہ یہ زمانہ دراز تک بند رہا ہے **کثرت نفاس کا علاج** جس وقت خون نفاس کا زیادہ آئے واجب ہے کہ اوسکے ہاتھونکو پٹی باندھین اور اوسکے پیٹ پر سینگی بے شرط کے لگائین اور زیادہ خون روکنے والی دوائین دین جیسے گلنار اور کہربا اور گلسرخ اور کندر کا شراب مین ملا کر رکھین۔ اور کافور جن دواؤن مین ملتا ہے اوس سے اجتناب کرین کہ ایسی دوا سے رحم مین خرابی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ رحم عضو عصبانی ہے پس اون دوائیونکے جنکو خون نفاس روکنے کی خاصیت ہے یہ بھی کہتے ہین کہ اگر سور کا فضلہ صوف مین لپیٹ کر اوسکی ران مین لٹکا دین تو خون بند ہو جائیگا۔ **نفاس کے کم آنے کی تدبیر** جس وقت حاملہ لڑکا جنے یا اسقاط کر دے اور خوف اس بات کا ہو کہ خون اوسے کم آئیگا یا کمی آمد خون کی ظاہر ہو جائے تو صاحب تدبیر یہ ہے کہ اوسکے خون کے ادرار مین کوشش کیجائے اور ذہن پتلا کر دیا جائے اسلئے کہ اگر یہ بند ہو جائیگا اورام پیدا کر دیگا۔ جیسے کہ ابھی اسکے واسطے نافع ہے اور دھونیونکے اقسام مین سے یہ ہے کہ حرمل درانی اور مرادر مقل کی دھونی دین۔ ایضاً شور مچھلی کی دھونی یا گدھے کے سم کی یا گھوڑے کے سم کی دھونی دین پھر اگر ان چیزونسے کچھ فائدہ نہو تو فصد صافن کی ضرورت ہے تا امتلا اور ورم پیدا ہوکے ضرر کو منع کرے اور بہتر اس فصد سے ادرار خون کا بھی ہو جاتا ہے بعض کی فصد بھی اس بارہ مین قوی ہے بہ نسبت اور رگونکے فصد کے **نفساء کے حمیات کی تدبیر** اونکو ہلا مفید ہے کہ تپ کو بھی فائدہ کرتا ہے اور حیض بھی نہین بند کرتا ہے اسیطرح انار شیرین بھی اچھا ہے۔ اکثر اونکی تپ حیض کے بند ہو جانیسے پیدا ہوتی ہے اگر جس وقت فصد صافن کا علاج کیا جائے نفع ہوگا۔ **نفساء کے پیٹ پھولنے کا علاج** سیون دھر سا کھلائی جائے اور کاکنج بھی مفید ہے اور سکنجبین اور سعتر اور مشکی بوٹی کو استعمال کرین **درد رحم کی تدبیر** زچہ کے رحم مین جتنے اقسام کے درد ہوتے ہین اونکی غرض سے اس عورت کو نیم گرم پانی مین بٹھانا چاہیے اور مقامات معلومہ کی تدہین روغن بنفشہ لیکے جوشیرین اور نیم گرم ہو کر کرنی چاہیے **رحم کے زخم کی تدبیر** مرہم سپید وغیرہ سے اوسکا علاج کرین اور جو مرہم قابل ایسے زخمون کے ہین جو اعضائے عصبی مین ہوتے ہین اونسے علاج کرین **دوسرا مقالہ تمام امراض رحم کے بیان مین** سوائے اون امراض کے جو اورام کے اقسام سے ہین خواہ حکم مین اورام کے ہین **احکام حیض کا بیان** حیض کی تم معتدل جو اپنی مقدار مین نہ کم ہو نہ زیادہ اور کیفیت بھی اوسکی معتدل ہو اور اوسی زمانہ مین جاری ہو جو کہ عادت براہ طبیعت اس عورت کے ہے اور ہر مرتبہ جب کہ اوسی ایام معمولی مین اس عمدگی سے آتا ہو ایسا حیض اس عورت کی صحت کا سبب ہوتا ہے اور اسکے بدنکا تنقیہ ہر ایک مرض اور رودی سے کرتا ہے جو مضر اوسکو براہ کیفیت اور مقدار کے ہو اسیطرح اس عورت کے تنقیہ اور پاکدامنی رہنے کا اور شہوت جماع از حد بڑھنے کو روکتا ہے۔ معتدل زمانہ حیض کا یہ ہے کہ بیس روز کا طہر یعنے زمانہ خون نہ دیکھنے کا گذر کر خون حیض آتا ہو اور بیس روز تک اسکی حد ہے یعنے زمانہ طہر کے حیض سے تیس روز تک بھی پہنچ جاتا ہے اس سے زیادہ اور کم مثلاً پندرھوین روز خواہ سولھوین روز یا سترھوین روز حیض کا آنا یہ امر طبعی نہین ہے جب خون حیض اپنی طبیعت حالت سے متغیر ہو جائے بہت سے امراض کا سبب ہوگا کہ یہ باعث ہے کہ حیض اپنے زمانہ اعتدال مین متغیر ہو جائے نفع حیض کے مضار جو بوجہ زیادتی آمد خون کے ہین عورت کا ضعیف ہونا اور سمنہ کا متغیر ہونا اور نطفہ کے روکنے پر کم قادر ہونا اسقاط زیادہ کر دینا جو اولاد اوسکی ہو وہ بھی ضعیف ہو اور بعد ولادت کے حبس خون ہو جایا کرے احتباس حیض کے ضرر اور حیض کی کمی آمد کے مضار یہ ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ بہت سے امراض کا ہیجان ہوتا ہے وہ امراض جو امتلائی مین اور ورم پر اس عورت کو آمادگی ہوجاتی ہے اور درد سر اور تمام اعضا کا درد اور تاریکی چشم اور کدورت حواس اور اقسام حمیات کا عارض ہوتا ہے اور امتلا اوعیہ منی ہو کر شہوت جماع کرانے کی اسپر غالب ہوتی ہے اس سبب سے نحیفہ اور پاکدامن نہین رہتی ہے اور نہ قابل ولادت کے ہوتی ہے اگر حمل بھی اسکا رہجائے اسلیے کہ رحم اسکا فاسد اور بگڑا ہوا ہوتا ہے اور منی بھی اسکی خراب اور فاسد ہوتی ہے انجام کار مین ایسی عورت اختناق رحم مین گرفتار ہوتی ہے اور ضیق النفس اور سانس کا بند ہوجانا اور خفقان اور غشی اسکو لاحق ہوتی ہے اکثر ایسی عورت کو حبس بول و تقطیر بول بسبب سدہ پیدا کرنے مواد غذا کے لاحق ہوتا ہے کبھی ایسی عورت کو نزف الدم اور جونکے عارض ہوتی ہے خصوصا باکرہ عورتونکو اور یہ امراض دوری ایسی عورات مین بحسب اختلاف اونکے امزجہ کے مختلف طور پر ہوتے ہین اگر عورت صفراوی مزاج ہے اوسکو امراض صفراویہ لاحق ہونگے اور اگر اوسکا مزاج سوداوی ہے امراض سوداویہ عارض ہونگے اور بلغمی مزاج مین امراض بلغمی اور دموی مزاج مین امراض دموی پیدا ہونگے بعض عورتون کو حیض کے ایام کا مٹ جانا اور پھر خون کا دوبارہ آنا جلد عارض ہوجاتا ہے کہ چالیس برس کی عمر خواہ پینتیس ہی برس کی عمر مین اونکو حیض آنے سے فراغ ہوجاتا ہے اور بعض عورات کو جب پچاس برس کی عمر ہوتی ہے تب جاکر انقطاع حیض ہوتا ہے کبھی حیض کے بند ہوجانے سے عورت کا حال متغیر ہو کر مردونکے حالات سے مشابہت پیدا کر آتا ہے جیسا کہ ہم نے باب احتباس حیض مین اسکو لکھا ہے کبھی جو عورت کہ اسکا زمانہ حیض آنیکا گذر چکا ہو اوسکی یہ صورت ہوتی ہے کہ دودھ اوسکے پستان مین خودبخود پیدا ہوجاتا ہے ایسی علامت سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سن یاس کو پہنچ گئی کبھی احتباس حیض بوجہ فربہی اور موٹائی رحم کے ہوتا ہے

افراط و روانگی خون حیض حیض کے خون مین افراط کبھی بر سبیل دفع طبیعت کے ہوتی ہے یعنے طبیعت فضول بدنی کو دفع کرتی ہے اور یہ افراط محمود اور پسندیدہ ہے بشرطیکہ زیادتی فاحش نہو اور سیلان زائد بحد محتاج الیہ نہوتا ہو کبھی افراط حیض کسی مرض کیوجہ سے ہوتی ہے اور یہ مرض یا کسی خرابی رحم سے ہوتا ہے یا خون حیض ہی کی زیادتی خرابی سے اسکی زیادتی آمد ہوتی ہے رحم کی خراب حالی یہ ہے کہ رحم مین ضعف آگیا ہو یا کسی اور طرح خرابی رحم مین اوسکے سوء مزاج کے سبب سے آگئی ہو خواہ آکلہ رحم یا بواسیر رحم یا حکہ اور خارش اور شقاق رحم پیدا ہو یا اینکہ رحم کی رگونکا منہ کھل گیا ہو خواہ وہ رگین کٹگئی ہون یا پھٹ گئی ہون کسی بدنی سبب سے خواہ کسی سبب خارجی سے کہ چوٹ لگی ہو خواہ گرپڑنے سے کوئی صدمہ پہونچا ہو یا اور کوئی بات ایسی پیش آئی ہو کہ رحم مین سوء مزاج پیدا ہوا ہو خواہ ولادت کے خراب طریقے ہونے سے افراط حیض کا مرض لاحق ہوا ہو بوجہ سوء مزاج رحم کے خواہ عسر ولادت کی وجہ سے رحم مین سوء مزاج آگیا ہو خواہ حمل کی شدت اور سختی ایسی ہوئی جسنے مزاج رحم کا خراب کر دیا ہو خون کیوجہ سے افراط حیض اسطرح ہوتی ہے یا تو خون مین جوش اور غلیان آگیا ہے یا خون مین کثرت ہے یا خون کا نکلنا زیادہ قوت سے ہوتا ہے جو قوت طبعی کے خلاف ہے اور جو اصلاح بحال طبیعت مناسب ہے اوسمین نہین ہے ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خون حیض جو تدبیر اور تصرف سے طبیعت کے آتا ہے وہ اوسکی کیا کیفیت ہوتی ہے یہ دونون قسم خون حیض کی یعنی طبعی اور غیر طبعی مختلف ہین اگرچہ بہت دنون تک بھی جاری رہین اور بدون ضعیف کر دینے حائض کے بند ہون یا اینکہ خون کا ثقل اور گرانی بدن پر زیادہ ہو اگرچہ وہ خون اپنی کمیت اور کیفیت مین حد اعتدال سے تجاوز نہ کر گیا ہو یا خون کی حدت اور تیزی زیادہ ہو یا رقت قوام اور لطافت اوسکی بڑھگئی ہو بسبب حرارت کے خواہ بوجہ کثرت مائیت کے رقیق ہوگیا ہو یا رطوبت کا غلبہ اوس پر ہوا ہو علاوہ برآن جب خون جاری ہوتا ہے پہلے تو رقیق اور پتلا ہوتا ہے اور تھوڑا تھوڑا نکلکر پھر لا محالہ اوسمین غلظت آجاتی ہے اور یہ غلظ قوام اوسکا چندے برقرار رہ کر پھر اس غلاظت سے اوترکر پھر رقیق ہونے لگتا ہے اور اسمین لطافت پیدا ہوتی ہے یہی حال خون کا ہر ایک نزف الدم مین ہوتا ہے کسی سبب سے وہ نزف الدم کیون نہ پیدا ہوا ہو اسکا سبب یہ ہے کہ رگونکے منہ اور راہین خون کے آنیسے پہلے وہ تنگ اور چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین اور پھر اخیر مین جاکر دوبارہ تنگ ہوجاتی ہین اور جائے آمد کی کشادگی آپسمین منضم اور پیوستہ ہوجاتی ہے جب خون کے نکلنے مین افراط ہوجاتی ہے ضعف اشتہا بھی اوسکی طبیعت سے ہوتی ہے اور ضعف استمرا یعنی غذا ہضم جانے کا ضعف اور اطراف کا تشنج اور پھر بھری رنگ کی خرابی بھی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکے بعد استسقا بھی ہوجاتا ہے اور اکثر زیادہ برآمد ہونا خون کا غلبہ صفرا بھی پیدا کرتا ہے اور صفراوی حمیات کی کثرت ہوتی ہے جو لازم ہوتے ہین اور اشتعال حرارت لازمہ کا ہوتا ہے جو خون کی موجودگی اوسکی تعدیل کرتی تھی قشعریرات اور پیہم پھریریان آتی ہین جو وقت یہ حرارت عارض ہوتی ہے سقوط اشتہا طعام کی زیادتی ہوتی ہے وہ سقوط اشتہا کہ ضعف معدہ نے بوجہ ہونے خون کے واجب کر دیا تھا پشت درد اوٹھتا ہے بسبب تمدد اور کھچاوٹ عضونکے جو

HAKEEM SHOUKAT ALI

باہم ملے ہوتے ہیں ایک دوسرے سے عمل پیدا کرتا ہے کبھی رحم کا نزف الدم بوقت کثرت بارش باران زیادہ ہوتا ہے **علامات جو سیلان حیض بسبیل دفع**
الطبیعت کے ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ جو نیسے اوسکے کوئی ضرر نہیں ہوتا ہے بلکہ انجام اوس سے نفع ہوتا ہے اور نہ اوسکے ہمراہ کسی قسم کا ایذا اور نہ قوت میں کسی طرح سے تغیر ہوتا ہے
اور اکثر یہ سیلان حیض ان عورات کو ہوتا ہے جو بازو نعمت کی پروردہ ہوں اور خوش و فربہ ہوں جو سیلان حیض بسبب امتلائے عام میں عارض ہو کہ طبیعت نے اوسکو
دفع کیا ہو یا طبیعت کا غلبہ ہوا سوجہ سے وہ خون دفع ہو اوسکی علامت چہرہ کا امتلا اور تمام بدن کا امتلا اور رگوں کی پری وغیرہ ہوتی ہے اور نیز دیگر علامات امتلا کے
جو معلوم ہیں کبھی اسکے ہمراہ درد ہوتا ہے اور کبھی نہیں بھی ہوتا ہے اور جبتک یہ سیلان ضعف نہ پیدا کرے ہرگز اسکو بند نہ کرنا چاہیے ایسے خون کے ہمراہ جو خلط غالب
بر آمد ہوتی ہے اوسکی شناخت کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ خون کو خشک کریں بعد ازان تامل کرکے دیکھیں کہ آیا سپیدی مائل ہے خواہ زردی یا سیاہی لئے ہوئے ہے یا فربہ یا سبز
ہے بعد اوسکے جو خلط غالب سمجھ میں آئے اوسی کا استفراغ کریں جو سیلان خون بوجہ ضعف رحم کے پیدا ہوتا ہے اور اسوجہ سے کہ رحم کی رگوں کے منہ کھل گئے ہیں
اور سیر دلالت خون کی صاف ہونیسے ہوتی ہے اور یہ بھی ہے کہ درد اوسکے ہمراہ نہیں ہوتا ہے اگر افراط حیض بسبب حدت خون کے ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ اور تیزی اور حدت
مزاج سے اور بہت جلد اوسکے بند ہونیسے کیجاتی ہے اسلئے کہ وہ رقیق ہوتا ہے بسبب مائیت اور رطوبت خون کے پس ضرور ہے کہ وہ خون مائی ہوگا اور گرم نہ ہوگا بلکہ
سرد ہوگا اور وقت خروج کے اور فواحش کے استعمال سے ضرر ہوتا ہوگا اور کبھی ایسے میں کچھ آثار مشابہ حبل نمایان ہونگے اور کبھی اوسے مثل دردزہ کے ایک درد ہوگا
اور بعوض بچہ جننے کے ایک رطوبت گرینگی اور اوسکے بدن کے عضل بہت ڈھیلے ہونگے اور اونکا ڈھیلاپن ایسا ہوگا گویا کہ یہ زنی ایسی نطفہ منعقد ہونیسے آئی
ہے جسطرح حوامل کے عضلات میں نرمی آجاتی ہے جسوقت کہ جنین سے حامل ہوتی ہیں اور اکثر ایسی عورت کو وہ معالجات مضر ہوتے ہیں جو اوسکی حرارت کو پگھلا دینے سے خون کی
مائیت اور رقت تو ام بڑھا دیں جو افراط حیض بوجہ قروح کے ہو اوسکے ہمراہ پیپ اور درد بھی ہوتا ہے جو افراط حیض قروح آکلہ کی وجہ سے ہو وہ تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے اور بدبو دار
ہوتا ہے جیسے دردی شراب وغیرہ کی خصوصا اگر یہ خون اور وہ اور سائر رگوں سے آتا ہو اور شرائین سے نہ آتا ہو اور اگر آکلہ رحم کی گردن میں ہو سیاہی رنگ میں اوسکے
کم ہوگی اور اگر ایسی جگہ رحم میں آکلہ ہوگا اوسکا چھو لینا اور مس کرنا بھی ممکن ہوگا۔ بواسیر کی وجہ سے جو افراط حیض ہو اوسکی مدد دورہ سے ہوگی اور وہ دورہ سوائے دورہ معمولی
حیض کے ہوگا اور کبھی اسکے لئے دورہ بھی نہیں ہوتا ہے بلکہ تابع امتلا کے ہوتا ہے اور علامات بواسیر رحم کے ظاہر ہوتے ہیں اور خون اکثر تو سیاہ ہوتا ہے اور اگر شرائین سے
خارج ہو تو اوسوقت سیاہ ہوگا بھی اسوجہ سے کہ زن کی ان قطرہ قطرہ کرکے ہوتی ہے اور اکثر ہمراہ بواسیر رحم کے درد اور سرگرانی اور درد پشت میں اور درد جگر اور درد طحال بھی ہوتا ہے جسوقت خون جاری
ہو اور جس بواسیر سے بہا ہے یہ امراض دفع ہو جاتے ہیں **علاج** پہلے ہم علاج نزف الدم کا بطور عام بیان کرکے پھر آخر میں علاج مستحاضہ لکھینگے۔ جو سیلان خون
بوجہ دفع طبیعت کے ہو اور افراط حیض بوجہ امتلا کے ہو اور گرانی خون کی بدن پر ہو کہ یہ خون حیض جاری ہوا ہو ایسی افراط حیض کے نسبت یہی مناسب ہے کہ بند نہ
کیا جائے جبتک خون اس قدر نکلے کہ ضعف پیدا ہوگا اور اکثر اوقات فصد کرنی فقط اوسکے علاج میں کافی ہوتی ہے کہ انتظار ضعف پیدا ہونیکا نہ کریں اور فصد کردن
اسلئے کہ فصد سے جذب مادہ خلاف جہت میں ہوتا ہے اور امتلا مادہ دور ہو جاتا ہے اور اگر سبب اسکا حدت اور صفراویت خون کی ہو استفراغ صفرا کریں خصوصا جبکہ یہ
ثابت ہو اور بلیلہ کے اسلئے کہ ان دونوں میں قوت قابضہ بھی ہے اگر سبب اس مرض کا مائیت ہو اوسکا اصدار کریں اور اصدار کے بعد اوسکو طرف جلد کے کھینچ لائیں کر
اوسکو صمغ عربی اور کتیرا پلائیں اور اگر سبب اسکا ضعف رحم ہو اوسوقت ادویہ قابضہ کے ہمراہ ادویہ مقویہ جو معطر اور خوشبو ہوں اور باقی تمامت بھی مقوی ہوں
اور اگر بسبب قروح کے یہ افراط حیض ہوتی ہو ادویہ مرکبۃ الاثر سے علاج کریں کہ اونمیں ادویہ مغریہ اور قابضہ اور مخدرہ داخل ہوں۔ بواسیر کی وجہ جو افراط حیض
ہو اسکا علاج وہی ہے جو بواسیر کا علاج ہے تخم کتان ہمراہ آب گرم کے پلانا بھی مفید ہوتا ہے اوقات راحت کی مراعات کرنی ضرور ہے اگر یہ سیلان خون بطور دورہ
کے ہوتا ہو پس بروقت ہونے دورہ کے علاج کیا جائے اور زمانہ دورہ میں فقط تسکین پر اعتماد کیا جائے جب خون کے سیلان میں از حد افراط ہو جائے اوسوقت
واجب ہے کہ بندش رباطات وغیرہ کی بدن پر کیجائے اسطرح کہ ہر دو ہاتھوں کی جڑسے ہاتھوں کی بندش کریں اور رانوں کی جڑسے پاؤں کی بندش کیجائے دونوں چھاتیوں تک
بعد ازان محاجم یعنی سینگیاں پستان کے نیچے رکھیں اور اس مقام سے داہنک ورتے اور سینگیاں لگاتے چلے آئیں جہاں وہ رگیں چڑھتی ہیں اور جو رحم سے
دونوں پستان تک آئی ہیں اور پھر اونکو چوسنا شروع کریں جسطرح سینگی والیاں چوستی ہیں اور سینگیاں بڑی بڑی ہونی چاہئیں جنکو اردو زبان میں تونبی کہتے ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ اس تدبیر سے خون فوراً بند ہو جائیگا پھر اسکے بعد اور اقسام کے علاج کرنے چاہئیں کبھی ہر خون کو یہی تدبیر بند کر دیتی ہے کہ سینگیاں دونوں کولہوں کے بیچ میں کھینچی واجب ہے کہ جس عورت کا خون اسطرح جاری ہو اسکی غذا زردی بیضہ نیمبرشت تجویز کیجائے اور اسیطرح جو غذا کہ سریع الہضم ہو اور مقوی بھی ہو اکثر اوقات ماء اللحم دینے کی بھی حاجت ہوتی ہے ایسا ماء اللحم جو قوی ہو اور سماق کی ترشی اوسمیں پڑی ہو کباب کے اقسام اور بھنے ہوئے گوشت جو کہ خوب بھنے ہوں اور قسم جیسے ہوں وہ تو ایسی عورات کو ضرور ہی کھلائے جائیں اور اسیطرح سے چھوہارے رطب یعنے ستو اور نشاستہ کے اقسام سے شراب تازہ اور غلیظ جو شیریں ہو تھوڑی دینی چاہئے اور شراب کہنہ اور رقیق شراب سے پرہیز کرنا لازم ہے اکثر گاہ اوسکو بینہ شہد تازہ کا مفید ہوتا ہے۔ ادویہ مشترکہ خصوصاً ایسے نزف الدم کو جو گرم ہو اور خون میں حدت بھی ہو بس بارتنگ بہترین ادویہ ہے بلکہ اوسکے نظیر کوئی دوا نہیں ہے اور اکثر پلانے اور پچکاری دینے سے ہر گونہ نفع کرتا ہے اور زنبہ الدم کہنہ اور غیر مزمن کو نفع دیتا ہے اور سرکہ پلانا بھی مفید ہے اور کافور کا استعمال پلانے میں اور حمول کرنے میں دونوں طرح سے نافع ہے منجملہ ایسے ہی ادویہ کے دودھ کو بترکیب ذیل پلانا چاہئے کہ دودھ میں خبث الحدید کو گرم کرکے بجھائیں اور چند مرتبہ جوش دیں اور اوسی دوا کو بجھائیں اور جوش پورا دینا چاہئے بعد ازاں چارہ قوابض ادویہ کے روز مرہ تناول کریں بوزن تین اوقیہ کے نرشا اترج کا رب بھی مفید ہے۔ اسیطرح صمغ عربی ہمراہ کتیرہ کے اور تخم کتان ہمراہ آب گرم کے اقراص طباشیر کافور ملا کر بھی نافع ہیں اور قرص گلنار بھی بصفت دوائے جتبہ کی جسکے منفعت کی حد نہیں ہے اور مجرب بھی ہے ہو سیالی گل مختوم گل ارمنی پھٹکری مانہ د دم الاخوین سب ہموزن پیسکر اسمیں سے ایکدرہم اور کافور بوزن دو حبہ شکر ایک دانگ ان سب کو شربت آس ایک اوقیہ ملا کر تناول کریں۔ ایضاً اقاقیا گلنار مازو ہوفسطیداس اور شادنج سماق پاک کردہ از دانہ وغیرہ اور مر اور کندر افیون سب کو پرانے اور تند سرکہ میں آمیختہ کرکے بقدر نصف درہم کے تناول کریں۔ ایضاً زاج الاساکفہ اور جفت بلوط اور مر اور کندر اور افیون کی گولیاں تیار کریں اور ایکدرہم خوراک اسکی ہے اور یہ حب بہت عمدہ ہے۔ ایضاً چلپاسہ کی راکھ دو درہم آب سماق اور آب بہی اور آب خرنوب خام کے ہمراہ۔ غذا ان لوگوں کی قبل ازانکہ انکی قوت بڑھانے کی حاجت ہے ہلام اور قریص اور مصوص تجویز کرنی چاہئے اور ربیہ اقسام غذا گوشت بزغالہ اور پرندہ طائران کوہی سے تیار کریں اور مطبخات اور عدسیات جو سورے بنائی جاتی ہیں اور ترشی اونمیں داخل ہو اور ان جملہ اقسام اغذیہ کو سرد کرکے کھلانا چاہئے اور جو غذا گرم ہو خواہ اوسکی تاثیر گرم ہو یا ایسا کہ ابھی تازہ تیار ہونیسے پکانے کی گرمی اوسکی برطرف ہوئی ہو اوس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ حمولات مشترکہ جو ہر ایک افراط سیلان خون کیواسطے مفید ہوں اونمیں سے یہ بھی ایک حمول ہے مرکب از زاج اور گلنار اور گل مختوم اور گل ارمنی اور سرو وغیرہ۔ یہ نسخہ جید ہے قلقطار اقاقیہ قشور کندر اور سرسب کو پیسکر قرص تیار کریں اسی قرص سے ایک مثقال ورگل ارمنی صمغ عربی کھربا کمیا ایک مثقال کسی عصارہ قابضہ میں جو بقدر دو اوقیہ کے لت کرکے رحم میں بطور بیان سابق کے حقنہ کریں جو طریقہ رحم میں حقنہ کرنیکا سابقاً معلوم ہو چکا ہے یا اینکہ نصف درہم شبت اور ایکدرہم بزرالبنج ایکدانگ افیون بطور متعارف حمول کریں یہ نسخہ ہمارا آزمودہ ہے تخم خرفہ کھربا صمغ عربی پوست بیضہ سوختہ کاغذ سوختہ نمک دو درہم انخوان سوختہ کتیرا ایکدرہم تین درہم سب کو ملاکر یکجا کریں۔ مقدار شربت تین درہم ہمراہ رب بہی کے فرزجہ کا نسخہ یہ بھی عمدہ ہے خصوصاً اگر ناکل ہو گیا ہو اور قروح پڑگئے ہوں اور وہ ادویہ یہ ہیں تنور کی ٹھیکریاں اور عصارہ لحیۃ التیس اقاقیا سب کو یکجا کرکے فرزجہ تیار کیا جائے مازوئے خام کے پانی میں لت کرکے۔ ایضاً مازوئے خام نشاستہ افیون پھٹکری ریوند چینی گلسرخ حب الآس جو تازہ اور سبز ہو سماق عصارہ لحیۃ التیس حب حصرم کاغذ سوختہ صندل سپید قشور کندر گل مختوم انار کی پھٹی شادنج حرف جدید کشنیز خشک ہموزن سب جدا ملا کر بقدر چار درہم کے کسی صوف میں رکھکر حمول کرے اور وہ کپڑا سبز ہو اور ماء الآس میں تر کیا ہو اور اس حمول کو تمام شب رکھا رہنے دے۔ کبھی انھیں ادویہ سے کاغذ سوختہ کم کرکے قرص تیار کرتے ہیں اور ان اقراص سے ایک مثقال آب بارتنگ کے ہمراہ پلاتے ہیں۔ آبزن جو اسکو درکار اور مفید ہیں عفوص کو طبیخ فودنج اور اوسکے برگ ورق ہیں اور اسی کی جڑ میں کر انکو ہمراہ آس و گلسرخ حب اقماع اور پوست انار اور خرنوب نبطی گلنار لحیۃ التیس مازوئے سبز کے جوش دیں ایک نسخہ حمول کا یہ ہے مرکب طلا وغیرہ اور کاغذ سوختہ اور پھٹکری اور بیخ پھٹکری زیرہ سرکہ میں بھگو کر حمول کیا جائے ایضاً گل ارمنی اور رب قرظ یعنے ببول کا گوند وغیرہ آب بہی سادہ ملا کر تمام شب حمول کرے اور نکالے طلا اور مروخات میں سے یہ ہے کہ حنا کو ناف پر طلا کریں اور اطراف رحم میں روغنہائے قابضہ مثل قیف

HAKEEM SHOUKAT ALI

توسی ہوا دونگی تبریخ کرین۔ اب ہم تفصیلی علاج اوس خون کی افراط سیلان کی طرف عود تقریر کرتے ہین جو رقت خون اور اوسکی مائیت سے عارض ہو پس ہم کہتے ہین کہ اوسکی صورت یہ ہے کہ مائیت کا اسہال کیا جائے اور ادرار اور تعریق سے اوسکا اخراج کیا جائے مثل طبیخ اسارون اور کرفس اور مجیٹھ وغیرہ کے ایسے اجزا سے کسی دن مسہل دیا جائے اور کسی روز بہ نرمی ادرار کیا جائے اور پسینا نکالا جائے اور مریضہ کے بدن کی مالش پہلے نرم نرم کپڑون سے کیجائے اوسکے بعد کھردرے کپڑون سے اور طلا اوسکے بدن پر شہد کی کرین اور جو اقسام ضماد کے تشنج کیواسطے تجویز ہو چکے ہین وہی ضماد بھی لگائے جائین۔ کبھی ان لوگونکو قے جو خوب کھل کر ہو جائے نافع ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ اسکی دوا اور غذا دونون مین ایسی تجویز کرنی لازم ہے کہ تخفیف اور تغلیظ خون کی ہو جائے۔ اگر سبب افراط سیلان خون کا قروح کا پھٹنا ہو ایسے بیمارونکو یہ مرہم نفع کرتا ہے گلنار اور مرداسنج اور موم سے قیروطی روغن گل ملا کر تیار کرین اور اسی کا حمول کیا جائے۔ **علاج مستحاضہ کا** ایک قوم اطبا نے علاج مستحاضہ کا جداگانہ باب لکھا ہے اور یہ علاج مرکب ہے تنقیہ اور قبض سے اور تقویت بھی ضرور کیجاتی ہے اوسکی تفصیل یہ ہے کہ اول حیض کی تدبیر وقت معین اور ایام عادت مین کیجائے تاکہ عادت سے پیچھے کے ایام مین نہ آئے اور بہاؤ اوسکی حرکت مین اضطراب پیدا ہو جائے کہ کبھی عادت سے پہلے آنے لگے اور کبھی پیچھے۔ اور رحم اوسکا پاک کر دیا جائے اور بعد تنقیہ رحم کے اوسکی تقویت بھی کر دین تاکہ فضول نامناسب کو خارج سے قبول نہ کرے۔ اب اس علاج کلی کے بعد اطبانے کہا ہے کہ واجب ہے کہ اصل دس درہم تخم خناج جسکو ہزار پا کہتے ہین ایک درہم تخم رازیانہ دو درہم کسی دیگ مین رکھکر شراب خالص دو رطل اوسپر چھوڑین اور جوش دینا شروع کرین تاکہ نصف رہجائے پھر اوسپر حضض اور اندروست ہر واحد دو درہم ڈالین اور روغن گاؤ اور شہد ہر ایک بقدر ملعقہ ملائین اور اسمین سے نہار ایک ملعقہ آگ پلائین اور معتکف اوسکو غذا نہ دین اور تین دن تک اسیطرح تدبیر کرتے رہین۔ مین کہتا ہون کہ اگرچہ یہ تدبیر اکثر اوقات نافع ہوتی ہے مگر استحاضہ اور چند اسباب سے پیدا ہوتا ہے کہ اوسمین بوجہ حیض پیدا کرنے کی حاجت ہے اور یہ قسم استحاضہ کی اوپر کے ابواب مین بیان ہو چکی ہے۔ **قروح رحم کا بیان** اور قروح کا متعفن ہو جانا جسے بخوبی استدلال کر دیا ہے کہ یہ قروح رحم مین کیونکر پیدا ہوتے ہین اور ناظر کتاب ہذا خوب سمجھ سکتا ہے کہ اسباب قروح رحم کے وہی اسباب ہین جو اور قروح کے اور قسم اسباب باطنہ ہوتے ہین اور سیلان رطوبات حادہ کا اور جراحات کا شگافتہ ہونا خواہ کسی چوٹ لگنے سے یا اور کوئی صدمہ پہونچنے اور عضلین لگ جانے خواہ ولادت کے خراب طور پر ہونے وغیرہ وغیرہ اور بھی امور ہین جیسے کسی دوا کے استعمال سے رحم مین قرحہ پڑ جائے اور وہ دوا بطور حمول کے مستعمل ہوتی ہو خواہ کسی آلہ کے کاٹنے سے قرحہ پیدا ہو گیا ہو۔ کبھی یہ قرحہ متعفن ہو جاتا ہے اور کبھی ان جملہ قروح مین جنمین پیپ بھی ہوتی ہے اور کبھی پاک صاف بدون ریم وغیرہ کے ہوتے ہین کبھی عمق رحم مین نہین ہوتے مگر کبھی خاص عنق رحم مین ہوتے ہین کبھی ہمراہ اکال … اور سرطانیہ … اور ورم بھی قرحہ کے ہمراہ ہو جاتا ہے اور کبھی ورم نہین ہوتا ہے۔ **علامات** درد کا ہونا قرحہ رحم پر دلیل ہوتا ہے خصوصاً اگر قرحہ فم رحم مین ہو یا قریب رحم کے منہ کے کسی جگہ ہو اور مدہ کا بہنا اور طرح طرح کی رطوبات کا نکلنا بھی قرحہ کی پر دلیل ہے جن رطوبات کے رنگ اور بو مختلف ہون اور دوا مرخیہ کے لگانے خواہ اور طرح سے استعمال کرنے سے ضرر ہو اور جو قابض ہون … اونکے استعمال سے نفع ہو یہ بھی قرحہ پر دلیل ہے۔ علامت اوس قرحہ رحم کی جو چرک وغیرہ سے پاک ہو یہ ہے کہ جو رطوبت خارج ہوگی وہ کمی اور سپیدی مائل ہوگی اور چکنی ہوگی اور اوسمین درد نہ ہوگا اور بو ہوگی علامت قرحہ رحم کی جسمین چرک وغیرہ ہو یہ ہے کہ بکثرت رطوبات صدیدی برآمد ہون اور جو کچھ برآمد ہوتا ہو پاک اور صاف نہ ہو پھر اگر قرحہ مین عفونت بھی آگئی ہے مثل … گوشت کے رطوبت آتی ہوگی اور اگر بطور ترشح کے رستی ہوگی بدبو اور خراب ہوگی اور اگر ہمراہ اکال کے قرحہ پڑا ہے جو رطوبت وغیرہ برآمد ہوگی سیاہ ہوگی اور درد شدید ہوگا اور ضربان بھی ہوگا علامت اوس قرحہ کی جسمین ورم بھی ہو یہ ہے کہ تپ لازم رہیگی اور قشعریرہ بھی لازم ہوگا اور دیگر علامات جنکو ہم ورم رحم اور اکالہ رحم اور تعفن کی دلائل مین ذکر کرینگے۔ **تعفن رحم کا بیان** یہ مرض بھی ایک شعبہ قروح رحم کا ہے اور سبب اسکا عسر ولادت خواہ جنین کا مر جانا اور ادویہ حارہ لذاعہ کا استعمال ہو جانا ہے یا کسی حادہ اور تیز رطوبت کا رحم سے بہنا اور جراحات اور زخمون کا رحم مین پڑکر متعفن ہو جانا اور یہ تعفن قریب رحم کے کبھی ہوتا ہے اور عمق مین بھی ہوتا ہے اور چرک بھی ہوتی ہے اور نہین بھی ہوتی ہے جو تعفن عمق رحم مین ہوتا ہے وہ اس علامت سے خالی نہ ہوگا کہ مختلف رطوبات بھی اوسمین نکلتے ہون اور اکثر سیاہ رطوبات ہمرنگ دردی شراب کے ہوتے ہین **اکالہ رحم کا بیان** جسے رحم کے سڑ جانے کا بیان کر دیا اور اوسکی علامات اوسمین بیان کی ہے جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہے اور زیادہ دراز تک … اوسکا ذکر … سرطان … یہ علامت ہوکر اوسمین درد ہمیشہ رہا کرتا ہے اور ضربان مدتہائے دراز تک ہوتا ہے جیسے ضربان

HAKEEM SHOUKAT ALI

ورم تنگ ہوتا ہے ایسا نہین کہ پک ہوئی اور رستگی **علاجات** واجب ہے کہ پہلے خوب دیکھ لین کہ زخم رحم چرک آلودہ ہے یا نہین اگر چرک آلودہ ہو پہلے اوسکی صفائی ماء العسل وغیرہ سے کرین اور یہ ادویہ بذریعہ پچکاری کے رحم مین پہونچائین خواہ طبیخ عدس اور مرہم ہائے منقیہ سے پہلے اوسکو پاک و صاف کرین۔ اور اگر اکال ہو ایسے مرہم کی پچکاری دین جو اکال کی صلاح کرے اور تنقیہ بدن کا بھی ہمراہ اصلاح اکال کے کیا جائے اور استعمال ایسی غذاؤن کا کرین جو موافق مزاج کے ہون۔ اور اس کا بھی لحاظ کرین کہ یہ مرض ہمراہ ورم کے ہے یا ورم نہین ہے اگر ورم بھی ہو پہلے اوسی کا علاج کرین اور تسکین پیدا کرین اون علاجات سے جو ورم کیواسطے ہم بیان کرینگے جب رحم کی صفائی بخوبی ہوجائے اوسوقت ادویہ مدملہ اور مرہم ہائے مذکورہ سے علاج کرنا چاہئے۔ یہ نسخہ مرہم کا ابتدائے مرض مین نفع کرتا ہے جبکہ زخم مین گوشت نہ اوگا ہو مرتک اور سپیدہ اور انزروت ہموزن لیکر قیروطی بذریعہ موم اور روغن گل کے تیار کرین۔ اور اگر زخم مین چرک سپید ہو اسی قیروطی مین زنجار داخل کرین جب زخم مین گوشت پیدا ہونا شروع ہو اور بھرنے لگے اور نیا گوشت پیدا ہونا محسوس ہوجاوے اوسوقت علاج اس مرہم سے کرنا چاہئے توتیائے مغسول دو جز اقلیمیائے فضی سپیدہ انزروت مکد ایک جزو روغن گل و موم ملا کر قیروطی بنالین **تدبیر مفتضہ عورتونکی** یعنے جن عورتون کی بکارت جاتی رہی ہو جماع وغیرہ سے ایسی عورتونکو بوقت ازالہ بکارت کے دردہائے سخت عارض ہوتے ہین خصوصاً اگر اونکے رحم کی گردن تنگ ہون عورتونکو اور بکارت کی جھلی تنگ اور موٹی یا کمزور ہو اور قضیب دسہ مرد کا جو ازالہ بکارت اس عورت کا کرتا ہے بڑا ہو جسوقت ان عورتونکو بعد ازالہ بکارت کے نزف الدم یعنے جریان خون عارض ہو اور دردہائے شدید اونکو ستائین واجب ہے کہ آبہائے قابضہ اور شرابہا اور روغن زیتون مین بٹھائی جائین اور بعد ازان ہائے مذکورہ کے قیروطیات کا استعمال کیا جائے اس طریقہ سے کہ قیروطی کو چیتھڑے مین لگا کر کسی انبوبہ خواہ مجوف شے پر لپیٹ کر مقام معلوم مین رکھین جو التحام زخم یعنے بالکل زخم کے پور جانے کو بھی منع کرے ورنہ سوراخ سب بند ہو جائیگا اور جماع کرنے مین اونے خفت کیجائے اور اگر قرحہ پڑجائے لازم ہے کہ پہلے ادویہ منقیہ جو ریم اور چرک سے پاک کردین۔ ونکو استعمال کرکے بعد ازان وہی مرہم لگائے جائین جو اوس قسم کے قروح کیواسطے مذکور ہو چکے ہین اور طین مختوم وغیرہ اوسمین داخل کردین **شقاق رحم کا بیان** رحم کا شقاق یا اندر ہوتا ہے یا گردن مین ہر حال یہ شقاق یا تو ایسی خشکی اور یبوست زائدہ سے پیدا ہوتا ہے جو رحم پر طاری ہوتی ہے خصوصاً جو خشکی رحم کو بعد وضع حمل کے ہوتی ہے یا کسی ورم کے سبب سے شقاق عارض ہوتا ہے اور پہلے بہت خفیف عارض ہوتا ہے کہ درد بھی اوسمین تھوڑا سا اور وہ درد زہ مین چھپا ہوا یعنی درد زہ اور ولادت کے ساتھ شقاق کے درد کا امتیاز نہین ہوتا ہے اور بعد ولادت جو کسیقدر بقیہ درد کا رہجاتا ہے اوسکے ہمراہ بھی درد شقاق کی تمیز نہین ہوتی بعد ازان پھر یہ درد شقاق اچھی طرح ظاہر ہوجاتا ہے خصوصاً جب اس مقام کو چھوئین کبھی شقاق زیادہ بڑھجاتا ہے اور بیشتر مثل ثاسیل و رستون کے بڑھجاتا ہے۔ شقاق کا زخم باقی رہجاتا ہے اگرچہ مقام معلوم کا زخم جو ولادت وغیرہ سے ہو مندمل بھی ہوجائے **علامت** شقاق کی اور اوسکی شناخت کبھی اسطرح بھی ہوسکتی ہے کہ ایک آئینہ عورت کی شرمگاہ کے سامنے رکھکر اوسکی عضو مخصوص کو کھولین اور جو شیخ اور شکل پھٹی ہوئی اور چاک زخم وغیرہ کا آئینہ مین دکھائی دے اوسے دیکھ لین منجملہ اون چیزون کے جو شقاق پر دلیل ہوتی ہین یہ بھی ہے کہ بروقت جماع کرنیکے درد ہو اور آلت مرد کا خون بھرا ہو بروقت جماع کے نکلے **علاج** شقاق دو حال سے خالی نہین ہے یا تو اندر رحم کے ہو یا رحم کی گردن مین اور قریب گردہ کے ہو اندرونی شقاق کا علاج ایسے حمولات سے کیا جاتا ہے جو نافذ ہون یعنے اونکی ادویہ مین قوت نفوذ کی زیادہ ہو اور تقطورات کے ذریعہ سے بھی علاج اوسکا کیا جاتا ہے جو پچکاری کیطرح سے اندر پہونچائی جائین اور اونمین قابض ادویہ کے پانی فراہم و صلہ ملا کر مستعمل ہوتے ہین جیسے وہ مرہم جو اقلیمیا اور مرداسنگ سے بنتی ہین اور مرہم شقاق مقعد بھی اوسمین سیاہ قابضہ مین داخل ہوتا ہے اور جس قسم کا علاج شقاق کا کیا جائے اوسی کے مطابق اور مناسب ہر ایک شے لادع اور تیز سے پرہیز بھی کرنا چاہئے پھر اگر شقاق کے حالہ مین کسیقدر انضاج کی حاجت ہو مرہم باسلیقون مین جو بیان مناسب ملا کر استعمال کرین اور اگر شقاق کے ہمراہ گندگی زیادہ ہو اور اوسپر دلیل یہ ہے کہ شقاق مدت دراز کا ہو اور علاج کا اکثر کم قبول کرے اسلئے کہ مادہ غلیظ ہے اوسوقت مرہم قرطیس ہمراہ روغن گل کے استعمال کرین پھر اگر اس مرہم کا تحمل نہ ہو سکے اوسکے ساتھ روغن سوسن اور ملک لانباط ملا کر استعمال کرین پھر جب کسیقدر سکون اور آرام ہو تنہا شقاق کا علاج کرنا چاہئے خصوصاً اگر قرحہ پڑگیا ہو اکثر واسطے خشک کرنے زخم کے تانبے کا چھیلن یا برادہ باریک پسا ہوا خواہ سنگ چکری اور مازو ہر ایک دوا تنہا خواہ مجموعہ ہر سہ ادویہ کی حاجت ہوتی ہے جو شقاق کہ خارج مین ہو یعنے رحم کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اندرونہ ہوا اوسکے علاج کی دشواری فقط توتیا ہے سائیدہ کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے اور کاربراری ہو جاتی ہے اسطرحسے کہ توتیا کو سرسا باریک پیس اوسمین
کی زردی ملاکر استعمال کرین اور ہر وقت یہی دوا لگی رہنے دین اور مرہم سپیدہ بھی اسیطرح بکار آمد ہے اور نافع ہے۔ **بیان رحم کی کھجلی اور قلموس**
کا کبھی رحم مین کھجلی بسبب اخلاط حادہ صفراویہ کے خواہ اخلاط شور اور بورقی کے یا اخلاط اکالہ سوداویہ کے پیدا ہوتی ہے اور اون اخلاط کا ظہور حیض کا خون سوکھ کر
بخوبی ہو جاتا ہے۔ خواہ دانہ اور شور یعنے پھنسیان جو انھین اخلاط سے پیدا ہوتی ہین یا منی عورت کی جو زیادہ گرم ہر وقت منزل ہونے کے معلوم ہو اوس سے اون
اخلاط کا وجود معلوم ہوتا ہے۔ اکثر کھجلی مین اسقدر افراط ہوتی ہے کہ سقوط قوت کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی ایسی عورت کو یہ بیتابی ہوتی ہے کہ جماع سے اسکا جی ہی نہین
بھرتا ہے اور طبیعت سیری نہین ہوتی اور یہی فرمیوس وہ ہے جو عورتونکو عارض ہوتا ہے اور جسقدر ایسی عورت سے جماع کیا جائے مرض اسکا بڑھتا جائیگا اور خراب حالی
مین ترقی ہوتی جائیگی۔ **علاج** رحم کی خارش کا علاج یہ ہے کہ پہلے تمام بدنکا تنقیہ عام فصد کے ذریعہ سے کرین اور ہفت اندام کی فصد کھولین اور پھر اگر
حاجت باقی رہے باسلیق کی فصد کھولی جائے اور خلط مادہ کا استفراغ کیا جائے اور ہر ایک خلط کا استفراغ انھین ادویہ سے کرین جو اوسکے مناسب ہین
مثلاً خلط صفراوی کو سقمونیا سے اور بلغم کو حب اسطمخیقون سے اور سودا کو حب افتیمون سے اور جوشاندہ افتیمون سے اور منی کی تیزی اور جوش کو ادویہ مفردہ سے
بولہا ہین توڑ ڈالنا چاہئے اور اون دواؤن سے جن سے اخراج منی کا ہو جاتا ہے اور یہ اخراج بقدر حاجت کے کرنا چاہئے اور مزاج مریض کا مشاہدہ کرکے
طبیب مقدار اخراج منی کو تجویز کرین۔ اور فم رحم کو اقاقیا اور بوفسطیداس اور گلسرخ اور صندل سے اور شیاف مامیثا اور پوست درخت بید سے اور سرکہ اور روغن گل
سے آلودہ کرتے رہین ایضاً عصارہ خرفہ سے فم رحم کو تر رکھین اور اکثر ان ادویہ کے ہمراہ تخم کتان بھی ملا دیتے ہین نطول ایسے پانی سے کرین جسمین ادویہ قابضہ کو
پکایا ہو اور نقل ونطول وضماد کے استعمال کرین اور اگر حاجت دوائے منقی رحم کی ہو شہد ہمراہ نہایت سرد پانی کے پلائین یہ دوا جسکو ہم اب لکھتے ہین کھجلی کیلیے
نہایت مجرب ہے برگ پودینہ اور پوست انار عدس مقشر نبیذ مین پکا کر حمول کرین۔ ایضاً یہ دوا ہے زعفران اور کافور ہر واحد ایک دانق مرداسنگ دو دانق حب الغار
نصف درہم کوٹ کر چھان لین اور سپیدہ بیضہ اور روغن گل تھوڑی شراب ملا کر حمول کرین ایضاً املیلا اور گلنار ہر واحد دو درہم عفص اور نوشادر اور شراب کہنہ
سب کو اسقدر جوش دین کہ سوکھ جائے اوسکے بعد روغن گل سے پہلے آلودہ کرکے پھر اوسپر اسی دوا کو چھڑکین۔ منجملہ جو ادویہ کہ مخصوص ہین اور لب حب ترنج ان دونو
کی دھونی دین خواہ ایک ہی کی اوسمین سے دھونی دین کہ یہ دھونی بہت نفع کرتی ہے **ناصور رحم کا بیان** ناصور کبھی رحم مین پڑجاتا ہے اور اکثر یہ ناصور
رحم کو توڑ کر جو اعضا کہ رحم کے مجاور اور قریب ہین وہانتک جا پہونچتا ہے تا اینکہ عانہ یعنے پیڑو کی ہڈی کو فاسد کرکے اوسکو متعفن کر دیتا ہے اور گردن رحم کو اوسکی
ہڈی کے ہمراہ بھی سڑا دیتا ہے۔ اور کبھی یہ ناصور پیڑو کے نیچے جسقدر جگہ بالونکی ہے وہانتک پہونچ جاتا ہے اور اکثر پیڑو مین خلیپڑوکے نیچے چھوٹے چھوٹے سوراخ
ڈالدیتا ہے۔ اور بیشتر یہ ناصور پیڑو کیطرف رخ کرکے پھر بطرف مقعد اور عضل مقعد کے جاتا ہے پس تھوڑا حصہ اوسی ناصور کا رحم سے متعلق معلوم ہوتا ہے اور بعض
مقدار اوسکی باطن رحم مین معلوم ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ رحم کے اندر اور باہر دونون طرف اس ناصور کا ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اور کبھی رحم کے ہر طرف اور ہر جانب
مین یہ ناصور پہونچ جاتا ہے جو قسم کہ جو مقدار اس ناصور کی گردن رحم مین ہو اوسکا علاج ناممکن ہے اور اسیطرح جو ناصور کہ رحم مثانہ اور مثانہ کے منفذ تک
پہونچ جائے اور اسیطرح جو ناصور کسی عضو عصبی تک پہونچے کہ اسکا بھی علاج ناممکن ہے اور جو ناصور عضلہ مثانہ تک پہونچا اور دیگر تمام ناصور رحم کے جو اوپر مذکور ہوئے ان سبکا علاج ممکن ہے
اگرچہ دشواری ہے اور سب سے زیادہ دشواری اس ناصور کے علاج مین ہے جو پیڑو کے بالونکی جگہ مین ہو خصوصاً اگر پیڑو کی ہڈی مین چھوٹے چھوٹے سوراخ کر دیے **علامات** ناصور رحم کی شناخت
یہ ہے کہ ناصور طولانی تک عفونت اور ترشح بہی رہے اور درد ہمیشہ ہوا کرے اور ناصور سے پہلے ایسے قروح پیدا ہوے ہون کہ اچھے نہوتے ہون یعنے اونکا اندمال نہ ہوا ہو اور
علاج اونکا اگرچہ برابر ہوا تھا اور زمانہ دراز اون قروح کی حدت اور علاج کا گذر چکا ہو اور صدید بہتا ہو پھر بعد ان خرابیونکے درد کے ایسے اقسام عارض
ہونے لگین جیسے کہ سرطان مین درد ہوتا ہے ناصور کا مقام میرود نامی آلہ سے معلوم ہوتا ہے اور اوسکی نہایت جگہ اوسی آلہ کے اندر ڈالنے سے
پہچانی جاتی ہے اسطرح کہ سلائی ڈالکر ٹٹولنے سے پتہ لگتا ہے کہ یہ ناصور ابھی گوشت ہی تک پہونچا ہے یا گوشت سے تجاوز کرکے ہڈی کو بھی توڑ چکا ہے اور
یہ شناخت سلائی کی نوک اور کنارہ سے ہوتی ہے یعنے گوشت کی نرمی اور ملاست اور ہڈی کی سختی اور خشونت سلائی کی نوک سے معلوم ہو جاتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

علاج ایک قسم ناصور کے علاج کی یہ ہے کہ چاک کیا جائے اور اکثر اسطرح سے علاج کرتے نہین چونکہ عضو ماؤف عصبانی ہے کہ اسکی نوبت پہونچتی ہے اور آواز بند ہوجاتی ہے اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور چاک کرنا بھی اوسیقدر ناصور کا ہوسکتا ہے جو دکھائی دیتا ہے اور مردار گوشت کے ٹکڑے اوس مین سے کٹ سکتے ہین مگر احتیاطی معالجہ یہ ہے کہ ناصور پر ادویہ مجففہ کا استعمال کیا جائے اور بدن کا تنقیہ کرین اور رحم کی تقویت کی جائے اور تلطیف اور حفاظت رحم کی عفونت اور مواد فاسدہ سے کیجائے **ضعف رحم کا بیان** اسکا سبب سوء مزاج رحم کا ہوتا ہے اور تشنج رحم کا تہلیل سے یعنے بناوٹ عروق وغیرہ کے ڈھیلے ہوجانے سے اور امراض جو پہلے عارض ہوئے ہون اونکی برداشت کے صدمہ سے بھی رحم کا ضعف عارض ہوتا ہے رحم کے ضعیف ہونے سے شہوت باہ مین کمی اور خون حیض برآمد ہونیکی زیادتی اور منی وغیرہ کی بکثرت آمد ہوتی ہے اور حمل قرار نہین پاتا **علاج** ضعف رحم کا اوسی سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے جسکے سبب سے ضعف رحم عارض ہوا ہے اور تدارک اون آفات کا کرنا چاہیے جو رحم کو عارض ہون اور اوپر اونکی شناخت ہوچکی ہے **اوجاع رحم کا بیان** سوء مزاج مختلف سے اور تار پود رحم کے ڈھیلے ہونے سے اور امراض سابق کے عروض سے اور ریاح جن سے کشش پیدا ہو اور رطوبات ایسے جو درد پیدا کنندہ ہون اونہین اسباب سے درد رحم مین پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ بعض اوقات رحم مین ایسا درد اوٹھتا ہے جیسے کہ امعاء مین درد قولنج اوٹھتا ہے کبھی رحم کا درد اور ورم اور سرطان رحم کیوجہ سے اور کبھی قروح کیوجہ سے عارض ہوتا ہے اور رحم کیساتھ درد مین خواصر یعنے تہیگاہ کے مقامات اور اربیتان یعنی ران کی جڑین اور دونون پنڈلیان اور پنجہ اور پیڑو سب شریک ہوتے ہین اور حجاب اور معدہ اور تمام سر خصوصًا یافوخ بھی شریک درد رحم کے ہوتے ہین یعنی رحم کے درد سے ان اعضا مین درد پیدا ہوتا ہے۔ اور خنیترہ رحم کا درد بعد ایک مدت کے نہایت دس ماہ کے بعد رگین یعنے دونون کولون کیطرف منتقل ہوجاتا ہے اور وہان پہونچکر بس ٹھہر جاتا ہے۔ ناظر کتاب ہذا ان جملہ اقسام کے اوجاع کا علاج بخوبی جانتا ہے ان مقامات کے پڑھنے سے جو اوپر گذر چکے ہین جواب تکرار بیان سے کچھ فائدہ نہین ہے **سیلان رطوبت رحم** کبھی بعض عورات کے رحم سے رطوبات متعفن کا سیلان ہوتا ہے اور منی بھی بعض عورتونکے رحم سے بہنے لگتی ہے۔ اول یعنے رطوبات کے بہنے کا سبب یہ ہے کہ فضول کی اونکے ارحام مین کثرت ہوتی ہے اور جبوقت رحم مین عفونت آجائے حیض کے رہنے کی جو جگہین ہین اونمین ضعف ہضم پیدا ہوتا ہے اور اس مرض کے بیان کرنے اور رطوبت کذائی کے علاج کے بیان کا ایک جداگانہ باب ہمنے تجویز کیا ہے اور جوہر اس مادہ کا خون حیض کے رنگ سے بعد اوسکے خشک کرنے کے پہچانا جاتا ہے اور حیض کا لتہ خواہ گدی وغیرہ جو عورتین ایام معمولی مین رکھتی ہین اوسکے دیکھنے سے بھی جوہر مادہ کی شناخت بذریعہ رنگ خون حیض کے ہوجاتی ہے اور دوسرا مرض یعنے منی کا سیلان اوسکے اسباب وہی ہین جو مرد کے سیلان منی مین ہوتے ہین پھر اگر سیلان منی کا بلا شہوت ہو اوس کا سبب ضعف ہضم رحم کا ہوگا اور ضعف اوعیہ منی کا ہوگا اور استرخا اوعیہ منی کا۔ اور اگر سیلان منی کے ہمراہ کسیقدر شہوت اور لذع اور دغدغہ بھی ہو اسکا سبب منی کا رقیق ہوجانا اور اوسمین حدت کا آجانا ہے اکثر سبب سیلان منی کا رحم کی کھجلی ہوتی ہے اور اوس کا دغدغہ اور کھجلی کا اوٹھنا منجر بانزال منی ہوجاتا ہے جس عورت کو سیلان منی کی شکایت ہے اسکا نفس تنگی کرتا ہے اور اشتہائے طعام اوسکی ساقط ہوجاتی ہے اور رنگ اوسکا بدلجاتا ہے یعنے خراب ہوجاتا ہے ورم اور نفخہ اوسکی آنکھون مین پیدا ہوتا ہے مگر اس نفخہ مین درد نہین ہوتا اکثر یوہین ہے اور کبھی آنکھونکی سوجن کے ہمراہ درد بھی اوسی نفخہ مین ہوتا ہے۔ **علاج سیلان منی کا** عورتونکے سیلان منی کا علاج بھی اوسیطرح کیا جاتا ہے جسطرح مردونکی سیلان منی کا علاج ہے لیکن سوائے منی کے اور قسم کی رطوبات کا سیلان اوسکے علاج مین ابتدا تنقیہ بدنکی بذریعہ فصد کے کرنی چاہیے اور اگر حاجت ہو مسہل بھی دینا ضرور ہے بعد اوسکے رحم کا احتقان پہلے تو ایسے منقیات سے کرین جو ہمراہ تنقیہ رحم کے مجفف بھی ہون یعنی خشکی بھی پیدا کرین جیسے جوشاندہ ایرسا اور فراسیون اور دونون چندلیونکی اصل روغنہائے لطیفہ سے اور ادویہ حارہ کا ذکر کرنی چاہیے جیسے روغن اذخر عاقرقرحا اور فلفل ملاکر اوسکے بعد ادویہ قابضہ کا استعمال حقنہ مین بھی اور پلانے کے ذریعہ سے بھی کرین۔ حقنہ رحم کا بعد استفراغ اور تنقیہ بدنکے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ حقنہ رحم کے وہی ترچیزین اور پانی کے اقسام ہین جنہین مازو اور گلنار پوست انار اور اذخر اور آس وغیرہ کو جوش دیا ہوا ہے **احتباس حیض اور کمی آمد حیض** خون حیض جو بند ہوجاتا ہے یا کسی ایسے سبب خاص سے بند ہوجاتا ہے کہ رحم مین وہ سبب ہے یا کسی عضو مشارک کے سبب سے بند ہوتا ہے خاص رحم کا سبب یا تو اصلی اور غریزیہ رحم کا ہوتا ہے یا اسکے وہ سبب رحم مین نیا حادث ہوا ہے اصلی غریزی نہین ہے دوسری طرح سے بیان سبب کا یون کرتا ہون کہ حیض کم

HAKEEM SHOUKAT ALI

بند ہونا یا کسی ایسے سبب سے ہو جو قوت دافعہ بدنیہ سے متعلق ہے یا مادہ سے یا مادہ اور جوہر خون حیض میں ہو یا آلات خروج حیض میں وہ سبب ہو اور کہیں نہیں۔ قوت
میں احتباس حیض کا سبب جیسے کہ ضعف قوت بسبب کسی سوء مزاج کے عارض ہو عام اس سے کہ وہ سوء مزاج بارد خواہ یابس ہو خواہ حار یابس ہو یا وہ سوء مزاج
مادی ہے یا مادی نہیں ہو بلکہ ساذج ہے۔ مادہ میں جو سبب ہو یا تو اوسکی مقدار سے ہے یا بوجہ کیفیت مادہ ہو خواہ دونوں کمیت اور کیفیت مادہ ملکر سبب احتباس ہوں تنہا
مقدار مادہ میں تو سبب احتباس قلت اور کمی اوسکی ہوتی ہو اور یہ کمی یا تو غذا کی کمی سے ہو گئی اور اگر باوصف کثرت غذا کے پھر بھی مقدار مادہ حیض میں کمی ہو تو یہ یا
ہو گا کہ اوس غذائے کثیر میں فضول الطمثی نہیں باقی رہتی ہیں یعنے سب کی سب جز بدن ہو جاتی ہے۔ اور ایسی توانا عورت کی طبیعت مردوں کے طبع سے مشابہ ہو گی
اور ہضم کامل پر قادر ہو گی اور حصہ ہائے غذا کو مقامات اور اعضائے بدنی پر بانٹنے اور تقسیم کر دینے پر بقدر مناسب قادر ہو گی اور فضول غذائی کے دفع کرنے پر
بھی اسکو پوری قدرت ہو گی جس طرح سے کہ ان فضول کو مردان قوی دفع کرتے ہیں اور یہ وہی عورتیں ہیں جنکے پٹھے اور عضل فربہ ہوتے ہیں اور اونھین میں
وہ بھی ہیں جو مردانہ مزاج ہیں اور جنکے اوراک اور سرین چھوٹے اور تنگ ہوتے اور سینہ اونکے کشادہ اطراف بدن انکے جیسے کہ دست وغیرہ خشک اکثر
رہا کرتے ہیں یا کمی مقدار مادہ طمثی کی باوجود کثرت غذا کے بوجہ استفراغات کے ہو کہ ادویہ مستفرغہ کا استعمال ہوا ہے خواہ ریاضت کیوجہ سے کمی ہوئی ہو
اور خصوصاً وہ استفراغ جنسے خون بدن کا نکالا جاتا ہے یا خود بخود نکلتا ہے جیسے رعاف اور بواسیر خواہ کوئی اور زخم وغیرہ۔ کیفیت مادہ کا سبب احتباس ہونا
جیسے کہ خون کا غلیظ ہونا برودت کیوجہ سے خواہ اوس خون میں اخلاط غلیظ بلغمیہ کی آمیزش زیادہ ہونیسے اور اکثر یہ بات بوجہ لذع کے خواہ جو کیفیت غالب لازم
لذع کے ہے اوسی سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے۔ جو سبب کہ از طرف آلے کے ہوتا ہو وہ سدہ ہے جو کبھی بسبب حرارت مجففہ کے پڑ جاتا ہو کہ اوسکو
منقبض اور سکڑ جانا بھی لازم ہوتا ہے خواہ برودت مجففہ سے یہ سدہ پڑتا ہے اور اکثر سدہ کا مورث زیادہ پانی کا پینا ہوتا ہے اور یہی احتباس حیض جو سدہ
سے عارض ہوتا ہے عورت کو بانجھ اور عاقر کر دیتا ہے خواہ یہ سدہ بوجہ یبوست کثیفہ کے پڑتا ہو جسکی وجہ سے تکثیف مسامات پیدا ہوتی ہے خواہ زیادتی سے چربی کے
یہ سدہ پڑ جاتا ہے یا اخلاط غلیظ کی فزونی سے جنہیں لزوجت ہو خواہ اورام رحم کیوجہ سے یا زائد غشائی کے عیب کی وجہ سے جو عورتوں میں ہوتا ہو خواہ گوشت
کی زیادتی کہ اوس سے عورت رتقا ہو جاتی ہو اور قابل جماع کرانے کے نہیں رہتی خواہ رحم میں قروح پڑ جانیسے کہ وہ قروح پڑکر جب مندمل ہوئے رگہائے
ظاہری کے منہ کو بند کر دیا اور کے اقسام رحم میں ایسے ہوں کہ خروج حیض کے راہ میں سدہ ڈالیں خواہ انقلاب رحم اون دردہائے رحم سے ہو گیا ہو یا گردن
رحم کی چھوٹی ہونیسے راہ آمد حیض کی بند ہو گئی ہو خواہ چوٹ لگنے سے اور گر پڑنیسے کوئی ایسی فزونی پیدا ہو جائے کہ ابواب دردہائے رگہائے حیض کی بند کردے
خواہ اسقاط حمل کے بعد یہ انسداد پیدا ہوا ہو۔ مشارکت اعضائے جو احتباس حیض ہوتا ہے اوسکی یہ صورتیں ہیں کہ جیسے ضعف جگر اسقدر ہو کہ خون کا انبعاث
اور پورا پہنچنا جگر سے دیگر مقامات بدن میں نہو سکے اور نہ تمیز خون کی جگر اور رطوبات سے کرکے ذلیہ خون کی کر سکے یا کوئی سدہ جگر میں ایسا پڑا ہو خواہ تمام
بدن میں سدہ پڑ گئے ہوں کہ مجاری خون کے بند ہو گئے ہوں زیادہ فربہی اور سمن مفرط سے بھی سدہ پڑتے ہیں اسلئے کہ مسالک وررا ہوں میں بوجہ ازدحام
کے تنگی پیدا ہوتی ہے اور ہزال یعنے لاغری بدن سے بھی مسالک میں تنگی بسبب جفاف اور خشکی کے پیدا ہوتی ہو لہذا انسداد مسالک لاغری سے بھی ہو جاتی
ہے اور خون کی کمی بھی چونکہ بوقت لاغری اور ہزال کے ہوتی ہو اسوجہ سے بھی احتباس طمث لاغری میں ہوتا ہو اور سمن مفرط میں بلغم وغیرہ کی افزایش سے
بھی کمی خون کی اور حبس طمث ہو جاتا ہے) خون کا مقتضی یہ ہے کہ رحم پر اوس کا حملہ بنظر خروج کے ہوتا ہے یعنے خون کا رحم کیطرف آنا چونکہ مقتضی طبعی ہے
لہذا وہ مقدار خون کی رحم کیطرف آنے پر براہ طبیعت آمادہ رہتی ہو پھر جب کسی سبب سے منجملہ وجوہ مذکور الصدر کے اوس خون کو راہ اودھر آنیکی نہ ملے پلٹ جاتا ہے
اور جب کہ اسطرح خون کا حملہ آمد کا بطرف رحم کے ہوا اور پلٹ گیا پھر بعد تکرار واپسی کے تمام بدن میں پھیل جاتا ہے اور اس انبساط نا مناسب سے امراض ردی
اور مہلک پیدا کرتا ہے **اعراض احتباس حیض** کے جب عورت کا حیض بند ہو جائے اوسے چند امراض عارض ہوتے ہیں از انجملہ اختناق رحم ہے اسلئے کہ
رحم زمانہ احتباس میں گندہ اور فربہ اور کسی ایک طرف جھکا ہوا ہوتا ہے ایضاً ایسی عورت کو اورام رحم گرم ورم ہو لن خواہ اورام صلبہ سوداویہ اور اورام احشا بھی
عارض ہوتے ہیں منجملہ کے امراض از قسم ضعف معدہ اور سقوط اشتہا اور شہوت فاسدہ اور متلی اور تشنگی شدت اور لذع معدہ اسکو عارض ہوتے ہیں امراض اس درد عصب کے امراض از قسم

HAKEEM SHOUKAT ALI

صرع اور فالج کے اور سکتہ امراض مین کھانسی اور ضیق نفس بھی عارض ہوتے مین اور اکثر اقسام امراض جگر کے جیسے استسقا وغیرہ بھی عارض ہوتے ہین اور سحنہ اسکا متغیر ہو جاتا ہے۔ ایضاً ایسی عورتونکو عسر بول و حصر بول یعنے پیشاب کا گھٹا ہوا رہنا اور اوجاع قطن یعنی ریڑھ کے درد اور گردن کا درد بھی عارض ہوتا ہے بدن بھاری ہو جاتا ہے اور قلق اور کرب پیدا ہوتا ہے اور پھریری اسکے بدن مین اوٹھا کرتی ہے اور حمیات محرقہ بھی اسکو عارض ہوتے ہین بیشتر کلام کرنے اور بولنے مین لے دشواری پیدا ہوتی ہے اور ثقل زبان کی تخفیف وہ بخار گرم کرتا ہے جو اوسکے رحم دخون سے اوٹھکر دماغ وغیرہ تک پہونچتا ہے کبھی یہ گرانی بہ تنگی سبب درد کے پیدا ہوتی ہے قلق اور کرب اوسکو عارض ہوتا ہے بوجہ اون اوجاع کے جو شکم مین اوٹھتے ہین اور بسبب اوسی بخار حار کے جو ابھی مذکور ہوا ہے اور کبھی اسکے تمام بدن ورم آ جاتا ہے۔ خون سے صدیہ کا کھچکا آنا بھی اوسکو عارض ہوتا ہے۔ اکثر اوسکو بروقت احتباس حیض کے تشبہ مرد ونکا ہو جاتا ہے اگر براہ خلقت توی ہو اور شہوت امین ہو کہ جو فضلہ حیض کا اوسکے بدن مین محتبس ہو رہا ہے۔ اوسکے استحال مناسب پر قادر ہو جیسے مرد کے مبلا اشخاص اس فضلہ کے احالہ پر قادر ہوتے ہین اور مشابہت ایسی عورتونکی مردونسے اسطرح ہوتی ہے کہ بال اوسکے بدن پر بکثرت پیدا ہو جاتے ہین اور ایک چیز مثل داڑھی کے اسکے چہرہ پر اگ آتی ہے آواز اوسکی جو ذبل کی ہے ذرک مین آ جاتی ہے اور بھاری ہو جاتی ہے جیسے مرد کی آواز شروع بلوغ ذرک مین آتی ہے بعد اس حالت کے یعنی مشابہت بمردان کے یہ عورت مرجاتی ہے اور بغیر قبل مرجانے کے ایسی عورت اس حالت مین ہو جاتی ہے کہ اب دواء حیض کی تدبیر اسکی ممکن نہین ہوتی۔ **مترجم کہتا ہے** یہ حالت ایسی ہے جیسے کہ بکثرت بتواتر ہمارے قرب و وطن مین ایک دختر قوم کا یستھ کے مرد ہو جانیکی خبر مشہور ہوئی اور بہت سے اشخاص سے کہ اکثر ڈاکٹروں نے استحاناً اوسکی شرمگاہ کو دیکھا ہے عضو مخصوص بزنان آب اوسکے آلہ مردی پیدا ہو گیا ہے اب اوسکے اور حیض کی تدبیر محال ہے اور یہ معاملہ ضلع بارہ بنکی تحصیل سنبھی گنج کے متصل قصبہ ردولی واقع ہوا مشہور ہوا ہے۔ وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ **متن** اکثر عورتین جنکو تشبہ مردونسے احتباس حیض سے ہو جاتا ہے خواہ وہ عورتین جنمین مرض احتباس عارض ہوتا ہے وہی عورتین ہین جو کثیر الولادت ہوتی ہین پھر جب اونسے جماع نہ کیا جائے اور اونکے شوہر اونسے غائب ہو جائین اور حیض اونکے بند ہون بسا زم دلی اور رقت قلب اونکے بوجہ نکلجانے مقدار معتدبہ کے خون سے بذریعہ حیض کے جو خاصہ عورتونکا ہو جاتا رہتا ہے۔ اور حمل سے بار ور ہونے کو پسند کرنا اور جماع کرانے سے دل خوش ہونا اور مرد و کی زبردستی اور مطاوعت اوسی خضوع کیوجہ سے پسند کرنا یہ سب زنانہ خواص و سبب احتباس کیوجہ سے زائل ہو جاتے ہین منجملہ امراض کے جو عموماً عورتونکو احتباس حیض سے لاحق ہوتے ہین یہ بھی ہین کہ اونکا پیشاب سیاہ ہوتا ہے اور پیشاب مین رسوب صدیدی مثل اللحم کے ہوتا ہے اور بغیر محض خون کا پیشاب انکو آتا ہے **علامات** جو احتباس حیض کے اقسام متعلق اسباب بارد سے ہین اونکی شناخت یہ ہے کہ منہ گہری آتی ہو اور بکثرت خواب تخیر زیادہ ہوتی ہو اور بدنکا رنگ سپید ہو رنگین سپیدی سبزی نظر آئے نبض متفاوت ہو پیشاب ٹھنڈا انکا کرے پیشاب زیادہ ہو براز مین بلغمیت کا غلبہ ہو اور جو اقسام احتباس حیض کے حرارت سے متعلق ہین انپر دلالت النہاب سے ہوگی اور رحم خشک ہوگا اور دیگر علامات حرارت جو بارہا معلوم ہو چکے ہین جو قسم احتباس کی متعلق بہ یبوست ہے اوسپر علامت ییس کے دال ہونگے اور یہ علامات بھی معلوم ہین اور لاغری بدنکی دور رگونکا خالی ہونا اون علامات کی اگر کا ورم اور رتق وغیرہ کے سبب سے جو احتباس ہو اوسکے بھی علامات معلوم ہین اونھین بیانات سے جو اپنے کثر ابواب مین لکھے گئے اور ہمکو کچھ احتیاج اونکے تکرار بیان کی نہین ہے۔ **معالجات** سمین اور تبرید اور خون کے تولید کی تدبیر اور بدنکی ترطیب اور اورام کا علاج اور رتق کا معالجہ وغیرہ یہ سب امور اونھین قواعد کلیہ سے معلوم ہو سکتے ہین گو مکرر لکھے جا چکے اور وہ قسم احتباس کی ایسے رتق سے عارض ہو جسکا علاج نہین کرنا چاہئے خواہ رگونکے منھ بند ہو جانیسے خون کے پر جانے سے بند ہوگئے ہون خواہ کسیوجہ سے انسداد اور بند ہو جا اور رگونکے منہ کا سبب اصل احتباس کا ہوا ہو ایسی عورات اکثر بیار اونھین بیار دین شمار کیجاتی ہین جنکی صحت سے یاس کلی ہے اسکا علاج بنظر حفظ صحت اتنا ہے بس یہی ہے کہ خونکا اخراج اسکے بدنسے ہوا کرے تاکہ خون کی کثرت اسکے ابدان مین نہو جائے اور بدنکا اسکے تنقیہ ہوا کرے اور ریاضت کا استعمال اونھین برابر کرایا جائے۔ ہمکو اسوقت واجب یہی ہے کہ اون علاجات کا بیان کرین جن سے ادرار حیض ہوتا ہے اور یہ دہی ادویہ وغیرہ ہین جو خون کو رحم کیطرف متحرک کرتے ہین اور خون کو مسام مین نافذ کر دیتے ہین اور مسام کو کھول دیتے ہین جتنے ایسے ادویہ کا بیان ادویۂ مفردہ کے نقشہ جات اور جدولون مین کیا ہے اور مرکب نسخہ جات کو قرابادین مین لکھدیا ہے مگر اس مقام پر ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ایسے نسخے

[illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ادویہ کا بیان کریں اور ایسے مواد کا بیان کیا جائے جو اسی مقام کے زیادہ تر لائق ہے۔ احتباس حیض کی تدبیر دور کرنیکی یہ ہے کہ خون کی تحریک بجوف حیض بجانب کی طرف کیجائے اور منجملہ ان تدابیر کے یہ ہے کہ فصد صافن رگ کی بھی تکمیل کرتی ہے اور اس رگ کی فصد جو باشنہ پا کے پیچھے ہے اور زانو کی رگ کی فصد اور مابض کی فصد اس رگ سے زیادہ قوی تر ہے۔ حجامت ساق پر کرنے اور کعب پر خصوصاً جو تین زخم ہوں کرادینیں زیادہ موافق آتی ہے جبتک اسکی عادت ہوتی ہے کہ دوبارہ دوسرے پاؤنسے فصد صافن کی کھولی جائے۔ ہمیشہ اعضائے زیرین کو پٹی وغیرہ کس کر باندھے رہنا اور بندش کرکے اسیطرح چھوڑ دینا چند روز تک بعد ازاں ان ادویہ کا استعمال جو تفتیح سام کریں اور رطوبات لزجہ اگر بدن میں ہوں اسہال کے ذریعہ سے انکو نکالدینا چاہئے بشرطیکہ سبب احتباس کا رطوبت ہو پھر ان تدابیر کے بعد ادویہ خاص کا استعمال کرانا چاہئے اور ادرار حیض کی تدبیر ایسی ادویہ سے کریں جو خون کی تلطیف اور تفتیح سدد بھی کرتی ہیں۔ انھیں ادویہ میں سے کچھ تو پینے کے لائق ہیں جیسے فوتنج اور اسکا جوشاندہ ہمراہ ماء العسل کے اور اسی کا پسا ہوا سفوف ماء العسل پر چھڑک کر۔ ابہل جسے بھی زیادہ قوی ہے اور دہنمشک طرا شیع زیادہ قوی ہے اور دار چینی اور ایارج فیقرا اور سکبینج اور جاؤشیر اور پھلی دسی درخت کا جسمیں سے جاؤشیر نکلتی ہو اور جند بیدستر قردمانا اور جوشاندہ اشنان اور جوشاندہ لوبیائے سرخ کا اور مجروث اور اشترغاز اور تخم مرزنجوش حمول کے ادویہ بھی ہیں جیسے عرق سپید شحم حنظل یعنی لیئے آداں انفار وشق منظوریوں جنگلی زیتون کا گوند جاؤشیر جند بیدستر حلتیت سکبینج تر و ماما عصارہ افسنتین۔ اور کبھی زیتون کو ردی کے پھل پر لگاکر حمول کیا جاتا ہے اور تھوڑی دیر ٹھہرا کر پھر نکالڈالا جاتا ہے مگر زیادہ تاخیر نہ کرنی چاہئے اور نہ بافراط اس دوا کی مقدار کا استعمال چاہئے یہ حمول جسے ہم لکھتے ہیں ہمارا مجرب ہے لادن و مرانکو سے حمول حنتیہ) مرکی فوتنج کمہ چار درہم ابہل پانچ درہم سداب خشک دہنہ درہم زبیب ختہ برآورد و بیخ درہم تلخہ گاؤ میں پیکر چند فرزجہ تیار کریں۔ ایضاً جند بیدستر اور مرکی سک شل بلوط کے ٹکڑوں کی شکل کی بتی روغن بان کے ذریعہ سے بناکر حمول کریں۔ روغن اقحوان بھی ادرار حیض کرتا ہے جب اسکا حمول کیا جائے عصارہ شقائق اور نسرین بھی ادرار کرتا ہے ایضاً اشنان فارسی عاقرقرحا کلونجی سداب تازہ فربیون سب ہموزن لیکر نرم نرم پیسیں اور گندہ بروزہ میں لت کرکے ایسے صوف میں جو روغن زنبق میں ڈبو لیا ہو اسکے اندر رکھکر حمول کریں اور اندر رحم کے پہونچادیں از آنجملہ ضمادات اور کمادات بھی ادرار کیواسطے مستعمل ہوتے ہیں اما دیہ نے تکمید کرنی بھی ادرار حیض کرتا ہے از آنجملہ بخورات بھی مدر حیض ہیں جیسے حنظل تنہا کہ اسکی دھونی فوراً ادرار حیض کرتی ہو اسی طرح جاؤشیر اور تر و ماما اور حلتیت اور سکبینج از آنجملہ آبزن کے اقسام ہیں ایسے پانیسے جنمیں ملطفات مدرہ طمث کو جوش دیا ہو جیسے فوتنج اور سداب اور دہنمشک طرا شیع وغیرہ۔

چوتھا مقالہ آفات وضع رحم اور اوسکے اورام وغیرہ کے بیان میں یعنے جو وضع اور طرز شکل رحم کی ہوتی ہے رتق کا بیان

رتق ایک قسم کی افزونی ہے جو فم فرج میں پیدا ہو کر اسقدر بڑھجاتی ہے کہ جماع سے منع کرتی ہے اور یہ افزونی ہر ایک شئے زائد سے پیدا ہوتی ہے عضلی ہو خواہ مضبوط اور قوی جھلی سے ہو خواہ اوسی مقام پر قروح کا التحام ہونیسے یہ بات پیدا ہوجائے یا خلقت اصلی کیوجہ سے یہ عیب پیدا ہوجائے خواہ درمیان فرج کے منہ کے اور فم رحم کے انھیں اقسام کے بعینہ کوئی افزونی پیدا ہوجائے یا منفذ فم رحم پر کوئی ایسی چیز پیدا ہو جو حائل درحیض کی آمد کو مانع ہو اور یہ شئے از قسم جھلی کے ہو خواہ التحام رحم قرحہ وغیرہ کا ہو یا ایک اصل خلقت میں سوراخ ہی پیدا نہوا ہو یہانتک کہ بعض لڑکیوں کو بروقت ابتدائے حیض کے یہ کیفیت ہوتی ہے کہ حیض کے نکلنے کی راہ انکے بدن میں نہیں ہوتی کسی ایک سبب سے انھیں یا بانذ کور الصدر سے تپ دسکو درد ہائے شدید عارض ہوتے ہیں اور بلائے عظیم میں وہ دختر مبتلا ہوتی ہے پھر اگر کوئی تدبیر اور حیلہ اوسکے خون کے اخراج کا یا اوسکے حاملہ ہونیکا نہ کیا جائے۔ خون اوپر کیطرف پلٹ جائیگا اور یہ دختر سیاہ رنگ ہو کر اختناق رحم میں گرفتار ہو کر مرجائیگی۔ کبھی اتفاقیہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ رتقا عورت بشہوت حاملہ ہوجاتی ہے پس بعد حاملہ ہونیکے خود وہ عورت اور اسکا بچہ مرجاتا ہے اگر کسی حیلے سے اسقاط جنین کا نہ کردیا جائے اور ایسی عورت کا حاملہ ہوجانا کسی ایک وجہ سے منجملہ وجوہ سہ جزو ذیل کے ہوسکتا ہے یا تو یہ بات ہے کہ جو مقدار رتق کی محاذی اور سامنے فم رحم کے ہو اوسکی بناوٹ بالکل ڈھیلی اور بودی جس کبھی ہو خواہ اوسی مقدار میں سوراخ زیادہ ہوں اسقدر کہ اوسکی وجہ سے رحم کو یہ بات ممکن ہو کہ منی مرد کو کسیقدر جذب کرسکے اگرچہ تھوڑی ہی سی سہی پس اسی تھوڑی مقدار سے نطفہ قرار پاتا ہے یا اینکہ حق اور صحیح کسیقدر تو رائے فیلسوف کے ہو اور کسیقدر صحیح رائے جالینوس طبیب کی ہو۔ اب اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

فرض پر محتاج الیہ اعضائے مولود کی خلقت مین عورت کی منی ہوگی بنا برقول حکیم فیلیقوس کے اور رحم کا دسی کا اور بنا برقول جالینوس کے بنا ہوگا اور مرد کی منی
عورت کی منی سے ایکقسم کی قوت اور رائحہ باقی ہوگی برطبق رائے فیلیقوس کے اسلئے کہ اوسکی رائے یہی ہے کہ خاکی انڈا جوقت اوسے ایکقسم کی سردی ایسی پہنچے
کہ ہوا اوسی برودت کے رائحہ منی رجا اور کا انڈے مین پہونچ جائے بچہ وہ خاکی نہ رہیگا بلکہ بے عیب اور قابل بچہ پڑنے کے ہوجائیگا **علاج** رتقا کا علاج سوائے
لوہے سے کاٹنے کے اور کسی طرح نہین ہوسکتا ہے اگر رتق اور فزونی ظاہر اور نمایان ہوا اوسکی پسندیدہ تدبیر یہ ہے کہ دونون بازوئین خواہ دونون لب فرج کے چیر کر
خوب طرح اوس کا منھ کھولدیا جاوے اور پھیلا دیا جاوے اور پھیلانیکی تدبیر یہ ہے کہ ہر ایک پہلو پر ایک رفادہ خواہ دھجی سے پٹی لگاکر باندھین اور باندھنے والا
اپنے دونون انگوٹھون پر ایک چیتھڑا لپیٹ لے اور دونون بازوؤن کو فرج کی زور سے کھینچے تاکہ درمیانی جگہ اچھی طرح سے کھلجائے اور شگاف نمایان ہوجائے بعد اسکے
کسی تیز آلہ حدید سے جو خوب اوپر ہوئی باڑھ رکھتا ہو جیسے پتلی چھری چاقو نشتر وغیرہ اور چھوٹا اسقدر ہو کہ شگاف مین چھپا ہوا رہے ایسے تیز آلہ کی اعانت سے وہ جھلی
جس سے عورت چہرہ بند ہوجاتی ہے پھاڑ ڈالی جائے اور اوس جھلی کے نیچے جو گوشت زائد پیدا ہو کر مرض رتق کا سبب ہوا ہے کاٹ ڈالین بشرطیکہ اس جھلی کے نیچے
وہ گوشت ہو بھی اور کاٹنے مین بھی بہ طریقہ بہتر ہے کہ تھوڑا تھوڑا سا کاٹین حتی کہ اوس فزونی مین سے کسیقدر بھی باقی نہ رہجائے اور اصلی گوشت ذرا سا بھی نہ کٹنے
پاوے اور یہ بات بدون قالب درساپچہ کے نہین ہوسکتی کہ سانچہ مین اوس فزونی کو لیکر اوسکو کاٹنا شروع کرین جھلی مین اور زائد گوشت مین فرق یہ ہے کہ جھلی نظر
نہین آتی اور گوشت بخوبی نظر آتا ہے پھر بعد کاٹ ڈالنے کے دونون بازوؤن کے بیچ مین ایک پھاہا زیت اور شراب مین ڈبوکر رکھدین اور تین روز تک اسیطرح
چھوڑ دین اور اگر حاجت ہوا سپرار سل کا استعمال کرین اور زخم کے اندمال کیواسطے ایسے مراہم لگائین جنسے زخم بھر آئے مگر خوب لحاظ کرین کہ التحام اور پیوند ہوجانے سے
فرج اندرونی بند نہ ہوجائے اور نہ اوسمین تنگی آجائے خصوصاً اس احتیاط کا موقع اوسوقت زیادہ ہے کہ فزونی قطع کی ہوئی از قسم گوشت کے تھی اور جھلی اگر کاٹ
ڈالی ہو بعد شق کرنے کے وہ تو کمتر ملتحم ہوتی ہے لیکن اگر رتق کی فزونی اندر زیادہ گھسی ہوئی ہو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ میل وغیرہ اندر ڈالکر جب گرفت مین آجائے اور
جھلی ہو تو چاک کردین اور ایک چاک دہنے کرین اور اوس چاک کو چندان سیدھا ہوا رکھو (علی الافق ہو) ضرور نہین بلکہ مضر ہے کہ اکثر بوجہ سیدھے ہونیکے
مثانہ وغیرہ تک پہونچ جاتا ہے بلکہ مثانہ کے قریب جو جگہ ہے وہانسے ترچھا کردینا چاہیے اور اگر رتق مذکور گوشت زائد ہو تو تھوڑی تھوڑی مقدار اوسکی کاٹ کاٹ کر الگ
کردین اور کٹی ہوئی جگہ پر پھاہا کسی شراب خالص مین ڈبوکر ہر وقت رکھین کہ وہ شراب کھٹی ہو خواہ مازو کی شراب مین بعد ازان آبزن لیے کرین جنمین اوسیطرح
کا جوش کیا ہو بعد اوسکے ایسے مرہم کا استعمال کرین جو صلاحیت رحم کے بارنگی رکھتے ہین بطور حمول کے اور پچکاری کے ذریعہ سے اور اوسکا زخم اچھا ہوا فوراً
بتکرار اوس سے جماع کرنے پر متوجہ ہون اور واجب ہے کہ اس جھلی کے چاک کرنے خواہ گوشت زائد کے قطع مین مقدار فزونی سے کمی نکرین اسلئے کہ یہ کمی اگر ہوگی
اور کسیقدر رتق باقی رہگیا تو پھر اوس عورت کے جماع کرنے سے حمل نہ رہیگا اور اگر نطفہ رہ بھی گیا تو عسر ولادت اوسکو ہوگا اور ایسی دشواری ولادت کی ہوگی کہ بچہ اور ماں
دونون معرض ہلاکت مین پڑینگے اور اسکا بھی بچاؤ رہے کہ وہ فزونی اپنی مقدار سے زیادہ بھی نہ کٹنے پائے اور جوہر رحم سے کسیقدر رچاک نہ ہوجائے خواہ کٹ
جائے ورنہ رحم مین ورم آجائیگا اور درد پیدا ہوگا اور کزاز اور تشنج اور دیگر امراض تاکہ عارض ہونگے جب یہ علاج کسی عورت کا کوئی معالج کرے واجب ہے
کہ سردی پہونچنے سے ضرور اوس مریضہ کو محفوظ رکھے اور کوئی دوائے سرد بالفعل اوسکے پاس نجانے دے بلکہ جسقدر قطورات خواہ پچکاری کی دوائین مستعمل ہون
سب کی برودت کو دور کرلیا ہو **خلاصہ بیان اس چاک کرنے اور قطع کرنیکا** ایک کرسی روشنی مین اوس عورت کیواسطے بچھائی جائے اوسی پر
یہ عورت بیٹھے اور کسیقدر تکیہ بھی پشت پر لگائے رہے اور جب اچھی طرح درست ہو کر بیٹھ چکے دونون پنڈلیان اوسکی دونون رانون سے ملادی جائین اسطرح سے کہ
بیچ مین کسیقدر کشادگی بھی رہے اور اسطرح دونون پاؤن اوسکے شکم سے ملادئے جائین اور دونون ہاتھ اوسکے دونون مابضین کے نیچے رکھے جائین اور اوسی حالت
سے پھر اوسکو باستواری باندھدین کہ بدن اوسکا ہلنے نہ پائے بعد اوسکے طبیب معالج قصد چاک کرنے خواہ قطع کرنے گوشت کا کرے۔ کبھی طبیب کو حاجت
ایک کنیز سامنے رکھنے کی ہوتی ہے جوقت کہ یہ رتق کا مقام اندر زیادہ ہوتا ہے جوقت کیرہ وغیرہ سے جھلی کو خوب کھینچین تو ایسا ہو کہ رحم کسیطرح از علاج خواہ
تکلیف ہو یا گردن مثانہ کو کسیطرح لغزش خواہ نقصان ہو ایسا نقصان اور ایسی لغزش جس سے ان اعضا کے کھینچنے مین ایذا پہونچے پہلے تو ایذا کھینچنے کی ہوا اور دوسری

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایذا یہ بھی محتمل ہے کہ کچھ دور نہیں ہے کہ موچنے اور گرنے وغیرہ سے جو مقدار رحم کی خواہ گردن مثانہ کی جگہ باہر نکل آئی ہے اور اس مقدار تک بھی تیزی بڑھ کی چھری وغیرہ کی پہونچ جائے اور اصلی عضو کا کوئی حصہ کٹ جائے خواہ چاک ہو جائے بس آئینہ اگر سامنے رکھا ہوگا بذریعہ انعکاس کے طبیب کو دکھلائیگا جو کچھ دستکاری یہ کرے اور بخوبی ہمنزاد دیگا اور آنکھوں کے سامنے کر دیگا کہ ہمراہ جھلی زائد کے جس سے کہ مرض رتق پیدا ہوا ہے جسقدر حصہ کسی عضو کا اعضاء رحم اور رحم سے کھچ آیا ہے مثانہ وغیرہ سے اور اگر اتفاقاً کھچنے میں زیادتی ہوگی تو چھوڑ دینا چاہئے تاکہ غیر محتاج الیہ عضو ممدود مع رتق مطلوب کے اپنی جگہ پلٹ جائے پھر بعد تھوڑی دیر کے غشاء راتق یعنے جس جھلی سے رتق پیدا ہوا ہے اسکو بنرمی کھینچیں بعدہ ایک جانب ہٹا ہوا ترچھا چاک کریں کہ مثانہ تک نہ پہونچے پھر دیکھیں کہ اگر اول ہی مرتبہ چاک کرنے سے تھوڑا سا خون برآمد ہو بےخوف و خطر چاک کرنا چاہئے اور اگر خون زیادہ برآمد ہو تو تھوڑا تھوڑا چاک کریں تاکہ غشی نہ عارض ہو اور ضعف نفس یعنے کوتاہی سانس لینے کی نہ پیدا ہو۔ اکثر اسکی بھی حاجت ہوتی ہے کہ زبامضہ بکار مام غالب و رسانیدہ رکھنا چاہئے دوسرے دن تک رحم میں صوف لپٹا ہوا چھوڑ دیا جاتا ہے اور بعضے ڈنے اوسے باندھ دیتے ہیں جب چاک کر دیگا ہے دن گذر کر دوسرا دن آئے مریضہ کی قوت اور ضعف کو لحاظ کریں اگر اوسمیں قوت بخوبی ہو علاج اور عمل جراحی کو پورا کریں ورنہ دو روز کی مہلت دینی چاہئے اور اس صورت میں آلہ مذکورہ کو باہر نکال لیں۔ اور چاک شدہ مقام کو ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھنا چاہئے تاکہ جسقدر اور جو مقدار چاک کرنے کے لائق ہے اور ابھی چاک نہیں ہوئی ہے۔ دوبارہ اوسے چاک کر دیں جب مریضہ کو اس علاج سے فراغت ہو جائے اور چاک کرنا خواہ قطع کرنا جو کچھ مناسب ہے سب ہو چکے تب اسکو ایسے آبزن میں بٹھانا لازم ہے جسمیں ملینات کو جوش دیا ہوا اور وہ پانی آبزن کا گرم ہو ٹھنڈا نہ ہونے پائے خصوصاً اگر ورم آگیا ہو اور بہتر تو یہ ہے کہ ایسے وقت مراہم کا استعمال اس مقام پر کیا جائے تاکہ انضمام اور ملجانے کو منع کرے اور راہ بند نہ ہو جائے اور بہترین قالب وہ ہے جو اندر سے خالی ہو اور اوسمیں سوراخ بہت سے ہوں تاکہ اون سوراخوں سے فضول و ریاح خارج ہوا کریں جب وقت آلہ قطع کنندہ اصلی گوشت تک پہونچ جاتا ہے یعنے فرج کی ہمراہ اصلی عضو بھی کٹ جاتا ہے سیلان بول و کثرت سے پیشاب آنیکا مرض پیدا ہوتا ہے کہ پھر اوسکا علاج ممکن نہیں ہے۔

انغلاق رحم کا بیان رحم کا بند ہو جانا کبھی تو رتق کیوجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اورام حارہ خواہ ورام صلبہ کیوجہ سے ہوتا ہے اور علاج انغلاق رحم کا وہی علاج ہے جو رتق اور اورام کا علاج ہے

رحم کا اونچا ہونا اور نکل آنا اور پلٹ جانا اور اسی پلٹ جانیکی وجہ سے انغلاق رحم پیدا ہوتا ہے۔ اونچا ہو جانا رحم کا یا کسی سبب ظاہری سے پیدا ہوتا ہے جیسے مارنے کی چوٹ خواہ دوڑنے کی کوئی ضرب ہو پہونچے خواہ چیخنے چلانے کہ خود ہی عورت چیخی ہو خواہ بہت زور سے چھینک آئی ہو خواہ چنگھاڑنا اور چیخنا کسی شے کا سنکر اوسکو خوف ہوا اور ڈر گئی ہو ایسے چوٹ لگے جس سے رباطات رحم کے ڈھیلے ہو جائیں۔ خواہ کسی لڑکے کی ولادت میں دشواری ہوئی ہو یا مولود زیادہ موٹا تازہ پیدا ہوا ہو جسکا بوجھ رحم پر زیادہ پڑا ہو۔ خواہ دائی جائی نے بچہ کے نکالنے خواہ مشیمہ کے اخراج میں درشتی کی ہو خواہ کوئی بچہ دفعۃً باہر رحم سے نکل آیا ہو اور اسکا جھٹکا ہو پہونچے یا رطوبات ایسے رحم میں ہوں جنہوں نے رباطات رحم کو سست اور ڈھیلا کر دیا ہو خواہ عفونت کے اقسام۔ رطوبات رحم میں پیدا ہو گئے ہوں کبھی ان اسباب سے رحم بالکل باہر نکل آتا ہے اور کبھی منقلب ہو جاتا ہے اور پلٹ جاتا ہے اور کبھی جڑ سے گر جاتا ہے۔

اعراض اور علامات جب عورت کے رحم میں ان خرابیوں میں سے کوئی خرابی عارض ہوتی ہے اور اسکے پیڑو میں درد شدید اور سخت ہو اور معدہ و اقطن اور پشت میں بھی درد بہت ہوتا ہے اور بیشتر ان خرابیوں کے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہیں اور اکثر اس عورت کا پیشاب رکا ہوا رہتا ہے اور ایسی تنگی بول ہوتی ہے کہ رحم کو بجائے براز و بول کے نچوڑا کرتا ہے۔ کزاز اور رعشہ اور خوف یا سبب بھی اوسکو پیدا ہوتا ہے اور پیڑو میں فرج کے قریب ایک گولی گول جیسی شکل گولے کے محسوس ہوتی ہے خصوصاً پورا انقلاب رحم کا ہو جائے اور سطح اندرونی رحم کے باہر نکل آئے اور اگر قبیہ کا احساس خود معلوم کرنا چاہئے کہ رحم پلٹ گئی ہے اور نکل آئی ہے اور اگر قبیہ بھی محسوس ہوتا ہے معلوم کرنا چاہئے کہ رحم اونٹا نہیں بلکہ بجنسہ باہر نکل آیا ہے اور سوائے اسکے اور کچھ خرابی نہیں ہوئی ہے کہ رحم کی گردن گر پڑی ہے

علاج جوان عورت کو اگر وہ یہ مرض اس قسم کا ہو البتہ علاج پذیر ہو سکتا ہے اور پہلے حقنہ کے ذریعہ سے طبیعت کو نرم کریں اور تنقیہ تدبیر کریں اور ادرار بول مدرات کے ذریعہ سے کرکے جب اس سے فارغ ہو جائیں عورت کو چت لٹا کر دونوں رانوں کے اندر والی سینگیاں توڑوائیں پھر ایک کپڑا نرم ملائم کا لیکر رحم پر لپیٹیں پھر دوسرا اوسپر لپیٹا اوسکو عصارۂ اقاقیا میں بھگو کر خواہ کسی ایسی شراب میں تر کرکے جسمیں کوئی قابض دوا گھولی گئی ہو ایسے پارچہ رحم پر رکھیں اور بہ نرمی رحم کو اندر کیطرف پھیریں تاکہ سارا اسکا صوت کا اندر کیطرف ہو جائے بعد ازاں دوسرا پارچہ سرکہ اور پانی میں بھگو کر رحم پر رکھیں اور اسقدر

HAKEEM SHOUKAT ALI

تکلیف دیجائے کہ ایک کروٹ کے پہلو پر لیٹے اور دونون پنڈلیان ملالے اور وہ صوف جہان رکھا ہوا ہے اوسی جگہ بحفاظت رکھے ہلنے ڈلنے نہ پائے اور ناف کے نیچے خوب درست کرکے بھر رکھے جائین اور پشت پر بھی اسی طرح بھر چپان کرین اور اچھی اچھی خوشبو کی چیزین اوسے سونگھائی جائین تاکہ رحم بسبب خوشبو سونگھنے کے اوپر چڑھجائے۔ نہایت احتیاط رکھنی چاہیے اس بارہ مین کہ رحم کے قریب کوئی شے گندی اور بدبو نجانے پائے ورنہ رحم بوجہ نفرت کرنیکے نیچے اوتر جائیگا۔ جب تیسرا دن ہو اوس پارچہ صوف کو بدلڈالنا چاہیے اور دوسرا صوف کسی ایسی شراب مین تر کرکے رکھا جائے جسمین آس و گل سرخ اور اقاقیا اور پوست انار وغیرہ جوش دیا ہوا ور نیگرم شراب مذکور مین اوس کپڑے کو تر کرین اور باقیماندہ شراب کا مریضہ کو ناف اور پیڑو پر تریڑا دین۔ اور لصوقات یعنی چپان کرنے والی اودیہ جیکی ساخت اور جو اور طلب بینے کائی سے ہے استعمال کرین اور وہ لصوقات جو سورے مع دیگر قوابض کے تیار کئے ہون پس یہ تدبیر ایسی ہو کہ بیشتر ایسے مریضہ کو نفع دیتی ہے اور بعد ان تدابیر کے جوشاندہ اذخر اور آس گل سرخ مین اوسے بٹھائین اور آبزن کرین اور نمکین چیزین جنسے تشنگی زیادہ ہوتی ہے اوس سے بچائین اور چھینک لانیوالی اشیا اور کھانسی پیدا کرنیوالی چیزون کے کھلانے پلانے سے اسکو دور رکھین اور پرہیز کرائین

میلان رحم اور تفرق رحم کا بیان کبھی رحم مین یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ کسی ایک شق اور جانب کیطرف جھک جاتا ہے اور راس کجی اور ترچھے پن سے رحم کا منہ محاذاۃ اور درسیدہ مین اوس مجری کے نہین رہتا ہے جدھر سے منی رزیش کرکے رحم مین گرتی ہے پس کبھی تو سبب سکا سختی اور صلابت کسی ایک جانب اور شق رحم کی ہوتی ہے خواہ تکاثف اور تقبض یعنے کھینچنے اور سمٹنے سے اوس جانب اور شق کے دونون جانب مین اور رحم کے اختلاف رطوبت اور استرخا یعنے رحم کے دونون حصہ کے تر ہونے اور ڈھیلے ہونے اور خشکی اور تشنج مین ہوتا ہے اور بیشتر سبب اس میلان رحم کا یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی شق اور جانب رحم کے رگون مین امتلائے مادہ ہوتا ہے اور بیشتر یہ سبب ہوتا ہے کہ ایک جانب مین اخلاط غلیظ خواہ اخلاط بالزوجت بھر جاتے ہین لہذا دوسری جانب اوسی شق ممتلی کیطرف کھچ جاتی ہے اور اکثر اسی میلان کیوجہ سے اختناق رحم پیدا ہوتا ہے دائی جنائی کو شناخت اس امر کی کہ رحم کسطرف جھک گیا ہے۔ انگلیون سے ٹٹول کر بخوبی ہوجاتی ہے اور صحیح صحیح جانب میلان رحم کو بتلا دیتی ہین اور یہ بھی پہچان سکتی ہین کہ میلان بسبب صلابت اور سختی رحم کے ہے یا بسبب امتلا کے ہوا ہے اور رگون کا تناؤ اور کھچا ہونا اور صلابت رگو نکی اور تشنج اوسکا استفراغ کیطرف یہ سب دائی کو بہ آسانی معلوم ہوتا ہے

علاج واجب ہے کہ پہلے صافن کی فصد کھولی جائے اور یہ فصد محاذی اوسی جانب کی ہو جدھر میلان اور جھکاؤ رحم کا ہو اگر امتلاء عروق محسوس ہو اور قابلہ کے نزدیک یہ امر ثابت ہو کہ اسطرف کی رگین کھچی ہوئی ہین اور رگون مین امتلا ہے اور وہان غلظ مادہ بھی ہے اور اگر اسطرف تسمر ہو یعنے نقطہ خبتہ پڑگئے ہون اور غلظ مادہ ہو تو ملینات از قسم حقنہ اور حمول کے استعمال کرنا چاہیے اور مروخات ملینہ کا استعمال کیا جائے اور حمام کرایا جائے اور غذا اچھی کھلائی جائے اگر اس جانب مین رحم کے رطوبات ہون اوسکا استفراغ ادویہ معلومہ سے کرنا چاہیے۔ اور روغن بید انجیر کا استعمال کیا جائے۔ ایضاً حمولات کا بھی استعمال کرین اور اسیطرح مالش اوسکے مقابل کی بھی کرنی چاہیے اور اوسکے رحم مین روغن بلسان کی پچکاری خواہ روغن رازقی وغیرہ کی دیجائے اور اسوقت ہوسکتا ہے کہ دائی اپنی انگلی مین تیر ولی خواہ بط کی یا مرغی کی چربی لگا کر رحم کے اندر لیجائے اور رحم کو برابر درست کرکے اور جو حصہ رحم کی ترچھی ہوگئی ہوا وسے کھینچکر ایسی جگہ لائے کہ تو رحم کا کجی نکل کے ہوجائے۔

ورم گرم رحم کا بیان رحم مین اورام گرم بھی پیدا ہوتے ہین اور سبب ان اورام کا بادی اور خارجی ہوتا ہے جیسے چوٹ لگنے خواہ گر پڑنے یا کثرت جماع یا اسقاط یا بسبب بیٹھنگی قابلہ کی بروقت لڑکا جنانے کے اور کبھی سبب ورم گرم کا احتباس حیض اور امتلا اور کثرت رطوبت ہوتی ہے یا نفخ ورم جو تحلیل ہوا اور تکاثف زیادہ پیدا کرے۔ کبھی بوجہ ارتفاع منی کے جو رحم تک چڑھاتی ہو ورم پیدا ہوجاتا ہے کبھی یہ ورم تو رحم مین ہوتا ہے۔ کبھی اندرون رحم کے ہوتا ہے اور کبھی کسی جانب مین دونون جہات رحم سے ورم آجاتا ہے اگلی جانب ہو ورم کی خواہ پچھلی ردی اور مسالک ہی تم ورم رحم کی ہے جو ہر جانب اور جہت رحم مین پیدا ہو ورم حار رحم کا کبھی پھیلا ہوجاتا ہے اور کبھی صلابت اور سرطان کیطرف منتقل ہوجاتا ہے

علامات مشارکات سے اس ورم پر استدلال کیا جاتا ہے۔ معدہ چونکہ رحم کا شارک ہے لہذا اوسمین درد ہوتا ہے بروقت تورم رحم کے اور معدہ مین کرب اور متلی اور ہچکی پیدا ہوتی ہے اور اسمیلئے جودت ہضم اور اشتہائے طعام فاسد ہوجاتی ہے اور ضعف دماغ کا بھی اسکے مشارکات سے ہے لہذا درد سر اور گھٹنے کا درد اور گردن کا درد اور آنکھوں کی جڑون مین اور آنکھوں کے ڈھیلو نکے اندر درد و ثقل و گرانی کے رہتا ہے اور یہ درد پھیلتے پھیلتے اطراف اور انگلیون تک پہونچ جاتا ہے اور دونون ہاتھ کے گٹون مین اور دونون ساق اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایذا یہ بھی محتمل ہے کہ کچھ دور نہیں ہے کہ سوچنے اور گہرے ذخیرہ سے جو مقدار رحم کی خواہ گردن مثانہ کی جگہ باہر نکل آئی ہے اوس مقدار تک بھی تیزی باڑھ کی چھری ذخیرہ کی پہونچ جائے اور اصلی عضو کا کوئی حصہ کٹ جائے خواہ چاک ہو جائے پس آئینہ اگر سامنے رکھا ہوگا بذریعہ انعکاس کے طبیب کو دکھلائیگا جو کچھ دستکاری یہ کرے اور بخوبی ہم چھونا دیگا اور آنکھوں کے سامنے کردیگا کہ ہمراہ جھلی زائدہ کے جس سے کہ مرض رتق پیدا ہوا ہے جسقدر حصہ کسی عضو کا اعضاء مجاورہ رحم سے کچھ آیا ہے مثانہ وغیرہ سے اور اگر اتفاقاً کچھنے میں زیادتی ہوگی تو چھوڑ دینا چاہئے تاکہ غیر محتاج الیہ عضو مدد و مع رتق مطلوب کے اپنی جگہ پلٹ جائے پھر بعد تھوڑی دیر کے غشاء راتق یعنے جس جھلی سے رتق پیدا ہوا ہے اوسکو بنرمی کھینچیں بعدہ ایک جانب ہٹا ہوا ترچھا چاک کریں کہ مثانہ تک نہ پہونچے پھر دیکھیں کہ اگر اول ہی مرتبہ چاک کرنے سے تھوڑا سا خون برآمد ہو تو بے خوف و خطر چاک کرنا چاہئے اور اگر خون زیادہ برآمد ہو تو تھوڑا تھوڑا چاک کریں تاکہ غشی نہ عارض ہو اور ضعف نفس یعنے کوتاہی سانس لینے کی نہ پیدا ہو۔ اکثر اسکی بھی حاجت ہوتی ہے کہ ار... با صوف ... کا نام قالب و در سانچہ رکھنا چاہئے دوسرے دن تک کہ اوس میں صوف لپٹا ہوا چھوڑ دیا جاتا ہے اور بعضے لوگ اوسے باندھ دیتے ہیں جب چاک کرینگا ہے دن گذر کر دوسرا دن آئے مریضہ کی قوت اور ضعف کو لحاظ کریں اگر اوسمیں قوت بخوبی ہو علاج اور عمل جراحی کو پورا کردیں ورنہ دو روز کی مہلت دینی چاہئے اور اس صورت میں آلۂ مذکورہ کو باہر نکال لیں۔ اور چاک شدہ مقام کو ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھنا چاہئے تاکہ جسقدر اور جو مقدار چاک کرنیکے لائق ہے اور ابھی چاک نہیں ہوئی ہے۔ دوبارہ اوسے چاک کردیں جب مریضہ کو اس علاج سے فراغت ہو جائے اور چاک کرنا خواہ قطع کرنا جو کچھ مناسب ہے سب ہو چکے تب اوسکو ایسے آبزن میں بٹھانا لازم ہے جسمیں ملینات کو جوش دیا ہو اور وہ پانی آبزن کا گرم ہو تو ٹھنڈا نہ ہونے پائے خصوصاً اگر ورم آگیا ہو اور بہتر تو یہ ہے کہ ایسے وقت مراہم کا استعمال اوس مقام پر کیا جائے تاکہ انضمام اور ملجانے کو منع کرے۔ اور راہ بند نہ ہو جائے اور بہترین قالب وہ ہے جو اندر سے خالی ہو اور اوسمیں سوراخ بہت سے ہوں تاکہ اون سوراخوں سے فضول و ریاح خارج ہوا کریں جس وقت آلۂ قطع کنندہ اصلی گوشت تک پہونچ جاتا ہے یعنے فرزی کے ہمراہ اصلی عضو بھی کٹ جاتا ہے سیلان بول و کثرت پیشاب کا مرض پیدا ہوتا ہے کہ پھر اوسکا علاج ممکن نہیں ہے **انغلاق رحم کا بیان** رحم کا بند ہو جانا کبھی تو رتق کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اورام حارہ خواہ اورام صلبہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور علاج انغلاق رحم کا وہی علاج ہے جو رتق اور اورام کا علاج ہے **رحم کا اونچا ہونا اور نکل آنا اور پلٹ جانا** اور اسی پلٹ جانیکی وجہ سے انغلاق رحم پیدا ہوتا ہے۔ اونچا ہو جانا رحم کا یا کسی سبب ظاہری سے پیدا ہوتا ہے جیسے مارنے کی چوٹ خواہ دوڑنے کی کوئی ضرب ہو یا بچے خواہ چیخنے چلانے سے کہ خود بھی عورت چیختی ہو خواہ بہت زور سے چھینک آئی ہو خواہ چنگھاڑنا اور چیخنا کسی شے کا سنکر اوسکو خوف ہوا اور ڈر گئی ہو یا ایسے چوٹ لگے جس سے رباطات رحم کے ڈھیلے ہو جائیں۔ خواہ کسی لڑکے کی ولادت میں دشواری ہوئی ہو یا مولود زیادہ موٹا تازہ پیدا ہوا ہو جسکا بوجھ رحم پر زیادہ پڑا ہو۔ خواہ دائی جنائی نے بچہ کے نکالنے خواہ مشیمہ کے اخراج میں درشتی کی ہو خواہ کوئی بچہ دفعتہً باہر رحم سے نکل آیا ہو اور اوسکا جھٹکا ہو پہنچے یا رطوبات ایسے رحم میں ہوں جنہوں نے رباطات رحم کو سست رخی اور ڈھیلا کردیا ہو خواہ عفونت کے اقسام رباطات رحم میں پیدا ہو گئے ہوں کبھی ان اسباب سے رحم بالکل باہر نکل آتا ہے اور کبھی منقلب ہو جاتا ہے اور پلٹ جاتا ہے اور کبھی جڑ سے گر جاتا ہے۔ **اعراض اور علامات** جب عورت کے رحم میں ان خرابیوں میں سے کوئی خرابی عارض ہوتی ہے اوسکے پیڑو میں درد شدید اور سخت ہے اور معدہ اور قطن اور پشت میں بھی درد بہت ہوتا ہے اور بیشتر ان خرابیوں کے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہیں اور اکثر اس عورت کا پیشاب رکا ہوا رہتا ہے اور ایسی تنگی بول ہوتی ہے کہ رحم کو بجائے مثانہ اور بول کے پکڑا کرتا ہے۔ کزاز اور رعشہ اور خوف بلا سبب بھی اوسکو پیدا ہوتا ہے اور پیڑو میں فرج کے قریب ایک گول لمبی چیز مثل گولے کے محسوس ہوتی ہے خصوصاً پورا انقلاب رحم کا ہو جائے اور سطح اندرونی رحم کے باہر نکل آئے اور اگر اقبیہ کا احساس ہو تو معلوم کرنا چاہئے کہ رحم مع اوٹ گئی ہے اور نکل آئی ہے اور اگر لقبیہ بھی محسوس ہوتا ہے معلوم کرنا چاہئے کہ رحم اوٹا نہیں بلکہ بجنسہ باہر نکل آیا ہے اور سوائے اسکے اور کچھ خرابی نہیں ہوئی ہے کہ رحم کی گردن گر پڑی ہے **علاج** جوان عورت کو اگر یہ مرض اس قسم کا ہو البتہ علاج پذیر ہو سکتا ہے اور پہلے حقنہ کے ذریعہ سے طبیعت کو نرم کرنیکی تدبیر کریں اور ادرار بول مدرات کے ذریعہ سے کرے جب اس سے فارغ ہو جائیں عورت کو چت لٹا کر دونوں رانوں کے اندر دو اسفنجیاں توڑ دائیں پھر ایک کپڑا نرم مزوری کا لیکر رحم پر لپیٹیں پھر دوسرا لتہ لیکر اوسکو عصارہ اقاقیا میں بھگو کر خواہ کسی ایسی شراب میں تر کرکے جسمیں کوئی قابض دوا گھولی گئی ہو ایسے پارچہ رحم پر رکھیں اور بہ نرمی رحم کو اندر کیطرف پھیریں تا اینکہ سارا گز اصوت کا اندر کیطرف ہو جائے بعد ازاں دوسرا پارچہ سرکہ اور پانی میں بھگو کر فرج پر رکھیں اور دونوں

HAKEEM SHOUKAT ALI

تکلیف دیجائے کہ ایک کروٹ کے پہلو پر لیٹے اور دونوں پنڈلیاں ملالے اور وہ صوف جہاں رکھا ہوا ہو اوسیجگہ بحفاظت رکھے ہلنے ڈلنے نپائے اور رانگے نیچے خوب درست کرکے مجبور کرکے جائیں اور پشت پر بھی اسی طرح مجمہ چپان کریں اور اچھی اچھی خوشبو کی چیزیں اوسے سونگھائی جائیں تاکہ رحم بسبب خوشبو سونگھنے کے اوپر چڑھجائے۔ نہایت احتیاط رکھنی چاہیے اس بارہ مین کہ رحم کے قریب کوئی شے گندی اور بدبو نہ پائے ورنہ رحم بوجہ نفرت کرنیکے نیچے اوتر جائیگا۔ جب تیسرا دن ہو اوس پارچہ صوف کو بدلڈالنا چاہیے اور دوسرا صوف کسی ایسی شراب مین تر کرکے رکھا جائے جسمین آس اور گل سرخ اور اقاقیا اور پوست انار وغیرہ جوش دیا ہو اور بگرم شراب مذکور مین اوس کپڑے کو تر کریں اور باقیماندہ شراب کا مریضہ کو ناف اور پیڑو پر تریڑا دین۔ اور لصوقات یعنی چپان کرنے والی ادویہ جنکی ساخت اردجو اور طلب بینے کائی سے ہے استعمال کریں اور وہ لصوقات جو سورسے مع دیگر قوابض کے تیار کیے ہوں پس یہ تدبیر ایسی ہو کہ بیشتر ایسے مریضہ کو شفا دیتی ہے اور بعد ان تدابیر کے جوشاندہ اذخر اور آس گلسرخ مین اوسے بٹھائیں اور آبزن کریں اور نمکین چیزیں جنسے تشنگی زیادہ ہوتی ہے اوسکو بچائیں اور چھینک لانیوالی اشیا اور کھانسی پیدا کرنیوالی چیزون کے کھلانے پلانیسے اسکو دور رکھیں اور پرہیز کرائیں **میلان رحم اور تفرق رحم کا بیان** کبھی رحم مین یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ کسی ایک شق اور جانب کیطرف جھک جاتا ہے اور اس کجی اور ترچھے پن سے رحم کا منفذ محاذاة اور سیدہ مین اوس مجری کے نہین رہتا ہے جدھر سے منی ریزش کرکے رحم مین گرتی ہے پس کبھی تو بسبب سختی اور صلابت کسی ایک جانب اور شق رحم کی ہوتی ہے خواہ تکاثف اور تقبض لینے کھنچنے اور سمٹنے سے اوس جانب اور شق کے دونون جانب مین اور رحم کے اختلاف رطوبت اور استرخا یعنے رحم کے دونوں حصہ کے تر ہونے اور ڈھیلے ہونے اور خشکی اور تشنج مین ہوتا ہے اور بیشتر سبب اس میلان رحم کا یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی شق اور جانب رحم کے رگوں مین امتلائے مادہ ہوتا ہے اور بیشتر یہ سبب ہوتا ہے کہ ایک جانب مین اخلاط غلیظ خواہ اخلاط باز وجت بھر جاتے ہین لہذا دوسری جانب اوسی شق مثلی کیطرف کھچ جاتی ہے اور اکثر اسی میلان کیوجہ سے اختناق رحم پیدا ہوتا ہے دائی جنائی کو شناخت اس امر کی کہ رحم کسطرف جھک گیا ہے۔ انگلیون سے ٹٹول کر بخوبی ہوجاتی ہے اور صحیح صحیح جانب میلان رحم کو بتلا دیتی ہیں اور یہ بھی پہچان سکتی ہین کہ میلان بسبب صلابت اور سختی رحم کے ہے یا بسبب امتلا کے ہوا ہے اور رگون کا تناؤ اور کھچا ہونا اور صلابت رگونکی اور محتاج اونکا استفراغ کیطرف یہ سب دائی کو بہ آسانی معلوم ہوتا ہے

علاج واجب ہے کہ پہلے صافن کی فصد کھولی جائے اور یہ فصد محاذی اوسی جانب کی ہو جدھر میلان اور جھکاؤ رحم کا ہو اگر امتلا عروق محسوس ہو اور قابلہ کے نزدیک یہ امر ثابت ہو کہ اسطرف کی رگیں کھچی ہوئی ہین اور رگونمین امتلا ہے اور وہان غلظ مادہ بھی ہے اور اگر اوسطرف تسمر ہو یعنے نقطہ خبنہ پڑگئے ہوں اور غلظ مادہ ہو تو ملینات از قسم حقنہ اور حمول کے استعمال کرنا چاہیے اور مروخات لینہ کا استعمال کیا جائے اور حمام کرایا جائے اور غذا اچھی کھلائی جائے اگر اس جانب مین رحم کے رطوبات ہون اونکا استفراغ ادویہ محلہ سے کرنا چاہیے۔ اور روغن بید انجیر کا استعمال کیا جائے۔ ایضاً حمولات کا بھی استعمال کرین اور اسیطرح مالش اوسکے مجانب کی بھی کرنی چاہیے اور اوسکے رحم مین روغن بلسان کی پچکاری خواہ روغن رازقی وغیرہ کی دیجائے اور اوسوقت ہوسکتا ہے کہ دایا اپنی اونگلی مین تبر دلی خواہ بط کی یا مرغی کی چربی لگا کر رحم کے اندر لیجائے اور رحم کو برابر درست کرکے اور جسقدر رحم کی ترچھی ہوگئی ہو اوسے کھینچکر ایسی جگہ لائے کہ نرم رحم بحال مزاج کے ہوجائے۔

ورم گرم رحم کا بیان رحم مین اورام گرم بھی پیدا ہوتے ہین اوسباب ان اورام کا یا تو بادی اور یا خارجی ہوتا ہے جیسے چوٹ لگنے خواہ گر پڑنے یا کثرت جماع یا اسقاط یا بسبب بیلیقگی قابلہ کی بروقت لڑکا جنانے کے اور کبھی سبب ورم گرم کا احتباس حیض اور امتلا اور کثرت رطوبت ہوتی ہے یا نغ و جو تکلیف ہو اور تکاثف زیادہ پیدا کرے۔ کبھی بوجہ ارتفاع منی کے جو رحم تک چڑھائی ہو ورم پیدا ہوجاتا ہے کبھی یہ ورم تر رحم مین ہوتا ہے کبھی اندرون رحم کے ہوتا ہے اور کبھی کسی جانب مین دونون جہات رحم سے ورم آجاتا ہے اگلی جانب ہو رحم کی خواہ پچھلی ردی اور سلاٹ ہی قسم ورم رحم کی ہے جو ہر جانب اور جہت رحم مین پیدا ہو ورم حار رحم کا کبھی پسیلہ ہوجاتا ہے اور کبھی صلابت اور سرطان کیطرف تحیل ہوجاتا ہے **علامات** مشارکات سے اس ورم پر استدلال کیا جاتا ہے معدہ چونکہ رحم کا شارک ہے لہذا اوسمین درد ہوتا ہے بروقت تورم رحم کے اور معدہ مین کرب و متلی و ہچکی پیدا ہوتی ہے اور اسمین لیے جودت ہضم اور اشتہائے طعام فاسد ہوجاتی ہے اور ضعف دماغ کا بھی اسکے مشارکات سے ہے لہذا درد سر اور گھٹنے کا درد اور گردن کا درد اور گنجوں کی جڑ دہنین اور آنکھوں کے ڈھیلے کے اندر درد مع ثقل و گرانی کے رہتا ہے اور یہ درد پھیلتے پھیلتے اطراف اور انگلیون تک پہونچ جاتا ہے اور دونوں ہاتھ کے گٹون مین اور دونوں ساق اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

مفاصل مین بھی درد ہوتا ہے اور درد کے ہمراہ استرخائے مفاصل بھی پیدا ہوتا ہے جیسکے دونون پہلو اور رانونکے دونون چڈھے اور حقوین اور پنڈلی کو ایذا پہونچتی ہے
اور مراق مین نفخ پیدا ہوتا ہے اور ان جملہ مقامات مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور حصر بول و در اسر بھی پیدا ہوتا ہے اور تنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ فرج کا منفذ بطرف خارج کے نہین رہتا
ہے اور یہ خرابی اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے ورم کیوجہ سے تنگی منفذ مین پیدا ہو کر جس جگہ مجرے بول ہے زیادہ انضغاط اور تنگی خواہ دباؤ ورم کا پڑتا ہے اوسجگہ احتباس
بھی زیادہ ہوتا ہے کبھی حصر بدون اسر کے اور کبھی اسر بدون حصر کے ہوتا ہے یہ بھی اعراض سے ورم رحم کے ہے کہ نبض مین ضعف اور صغر اور تواتر پیدا ہوتا ہے پھر
اگر ورم حار ہو یہ سب اعراض مذکورہ شدید ہونگے اور انکے ہمراہ تپ لازمہ جسکے ساتھ دم بدم پھریری بھی آتی ہوگی اور زبان سیاہ ہو جائیگی اور درد اور ضربان مین
شدت ہوگی طرف بدن مین پسینا زیادہ ہوگا اور بیشتر نوبت آواز بند ہو جانے اور تشنج اور غشی کی پہونچیگی جس طرف رحم مین ورم ہے اوسی جانب کا ضربان اوسپر دلیل
ہوگا اور مشارکت اور اعضا کی بھی اوسپر دلیل ہوگی اور یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ درد ناف تک ہے خواہ پشت تک ہوتا ہے خواہ دونون حقوین اور چڈھون تک
جو ورم قریب فم رحم کے ہوتا ہے اوسکی دشواری اور شدت اعراض بہ نسبت اوس ورم کے زیادہ ہوتی ہے جو قعر رحم مین ہو اسلئے کہ فم رحم عضو عصبانی ہے اور ملموس بھی ہے
یعنے بقوت لامسہ اوسکو چھو سکتے ہین اور جو ورم اندرون قعر رحم کے ہو اوسکا چھونا اور لمس کرنا دشوار ہے کس جانب مین رحم کے ورم کیونکر پہچانین رحم جہت مقعد کے
خلاف مین ہوگا اور اوسی جہت مخالف کیطرف ثقل و حرکت لینے سے نہایت دشواری پڑیگی اور اوسی جہت مخالف کیطرف ثقل و حرکت اور قیام کرنا اور بیٹھنا بھی دشوار
ہوگا ایسی مریضہ کو لازم ہوگا کہ چلتے وقت لنگ کرے علامت اس امر کی کہ ورم منتقل بطرف دبیلہ کے ہوتا ہے یہ ہے کہ درد زیادہ بڑھتا جائے اور اعراض مین شدت
روز بروز ہوتی جائے اور حمیات مختلفہ پیدا ہون اور اختلاط نوائب حمیات کا ہو جائے اور مریضہ کو چین اور آرام ہر وقت روانگی بلغم اور اخراج بول کے ملے۔ ورم
کے نضج امر کی علامت یہ ہے کہ تپ اور ضربان مین سکون پیدا ہو اور ناخس یعنی لذع خوب زور سے آنے لگے ورم رحم خواہ دبیلہ رحم اگر فم رحم مین ہو اوسکا جاتا رہنا
اور اچھا ہونا ممکن ہے اور اگر اندر اور قعر رحم مین ہو تو بہ تدبیر علاج سے اوسکا اچھا ہونا ممکن نہین ہے **معالجات** اورام حارہ مین احتیاج خون نکالنے کی بھی ہوتی ہے
جو وقت اور دلائل مشہورہ بھی معین ضرورت استفراغ خون کے ہون باسلیق کی فصد کی بھی حاجت ہوتی ہے اور اگر بر محل یہ فصد کھولی جائے نفع اسکا یہ ہے کہ
حیض کو بند کر دیتی ہے اور خون رحم کو اوپر کیطرف کھینچ لاتی ہے صافن کی فصد جسم سے زیادہ مشارکت رکھتی ہے اور خون کو زیادہ جذب کرتی ہے بہ نسبت باسلیق کے
اور ادرار حیض کرنیکیلئے زیادہ تر لائق ہے اور نفع بھی اس کا زیادہ ہے خصوصاً اس ورم رحم کے علاج مین جسکا سبب احتباس حیض ہوا ہو ابتدائے ورم
مین اصوب تدبیر یہی ہے کہ فصد باسلیق کی کھولی جائے تاکہ انصباب مادہ کو منع کرے اوسکے بعد پھر صافن کی فصد لیجائے تاکہ مادۂ موجودہ کو موضع ورم
سے جذب کرے اور جو مضرت مشارکت کی باسلیق کی فصد سے ہوئی ہے اوسکی تلافی ہو جائے واجب ہے کہ جس وقت فصد کھولی جائے دونون پاؤن مریضہ کے کھنچے
ہون اور یہ عورت چت لیٹی ہو اور خون کے اخراج مین مبالغہ کیا جائے۔ غذا دینی اسکو بند کر دین اور ایام اول مین تین روز تک تقلیل غذا کرائین اور
پانی نہ دیا جائے خصوصاً بعد اول اگر فصد لی ہو اور ایسے مکان مین اوسے ٹھہرائین جو معطر اور خوشبو ہو اور بیدار رہنے کی اوسپر تاکید کیجائے جہانتک
اوسے قدرت جاگنے کی ہے کہ فصد کے بعد سونا مضر ہے نفخ کرانا ایسی مریضہ کو زیادہ نافع ہے اور اکثر احتیاج مسہل دینے کی بھی ہوتی ہے جو اخلاط کا اخراج
کر دے ضرور ہے کہ ایسے ادویہ مشروبہ مین کوئی ایسی چیز بھی داخل ہو کہ تسلی کو روکے اور ہر وقت حاجت کے تعلیل کیجائے ابتدائے ورم مین آبزن اسپغول کا
عمدہ روغن گل ملا کر کرنا چاہئے اور نطول قابض پانی کا کرین پھر بھی اسکا لحاظ رہے کہ زیادہ استعمال قوابض کا نہ ہو کہ ورم مین صلابت آجاتی ہے۔ منجملہ ان چیزونکے
جنکا استعمال ایسے وقت کے لائق ہے یہ ہے کہ خشخاش کو اسقدر پختہ کرین کہ مہرا ہو جائے اور زیت انفاق ملا کر ضماد کرین یا روغن گل یا روغن سیب ملا کر بعد ازان
بہت جلد ملینات کیطرف رجوع کرین اور نطول مین شراب ہمراہ روغن گل کے نیم گرم استعمال کرین اور ایک پارچہ کو ایسے پانی مین بھگو کر حمول کرین جسمین خطمی اور
تخم کتان اور گوکھرو اور بہت سی حلبہ کو جوش دیا ہو اور تھوڑی سی قوت قابضہ اوسی پانی مین بارتنگ خواہ خرفہ کی بھی آگئی ہو اور اسی طرح مرہم جو انڈے
اور اکلیل الملک سے پختہ اور تیار کر کے تیار کیا ہو اور بنفشہ اور روغن سوسن روغن زعفران اور روغن ناردین بھی داخل کرتے ہین بعد ازین وقت انضاج ورم پر کرنی چاہئے
منجملہ منضجات ورم کے قیر مندی ہے جسکو آرد جو کے ساتھ اسقدر پختہ کیا ہو کہ مہرا ہو جائے اور روغن حنا اور خصوصاً منتہی مین ورم کے یہ دوا زیادہ مناسب ہے ضماد

HAKEEM SHOUKAT ALI

میں دوا اور چربی اور روغن زرد اور مغز ساق گوزن وغیرہ جس وقت مرض انحطاط کو پہونچے اوس وقت فقط محللات سے علاج کرنا چاہئے از انجملہ تمام اور مرزنجوش اور غار ہے اور رازیانج وغیرہ جو معلوم ہو چکی ہیں اور اوس وقت یعنی زمانۂ انحطاط میں مریضہ کو غذا بھی دینی چاہئے اور تقویت اوسکی کرنی چاہئے اور قوت غریزی کا بڑھانا چاہئے۔ جس وقت ورم پر ضمادات لگائے جائیں بندش کرنی چاہئے مطلقاً بندش ورم و حضر ہوتی ہے دبیلۂ رحم کا علاج یہ ہے کہ پہلے اوسکے انضاج میں مشغول ہوں اور اگر دبیلہ فم رحم کے قریب ہو اوسکا چاک کرنا مثل رتق کے ممکن ہو اور جو دبیلہ اندرون رحم کے ہو اوسکا نضج بنفسہٖ اگر ممکن ہو تو اسکا انتظار کرنا چاہئے اور ایسی تدبیر پر اقتصار کریں کہ جن ادویہ سے مادہ رقیق ہو جاتا ہے اونھیں کے استعمال سے اسکا ادرار کریں جیسے دودھ اور تخم بطیخ خواہ بعد انضاج بنفسہٖ کے اوسکا پھوٹ جانا خود بخود اگر ہو سکتا ہی اسکا بھی انتظار کریں اور اگر تبرید اور تحلیل ہو سکے یہ تدبیر اولی ہے جب دبیلہ شگافتہ ہو جائے پیپ و مثل فرج کیطرف سے برآمد ہو گی واجب ہے کہ ایسے وقت اوسکے صاف ہو جانیکی اعانت کریں اور جو بقایا مواد رہ گئے ہیں اونکے تحلیل کی فکر کریں مرہم اسلیقون صغیر کی پچکاری اسمیں دینی چاہئے اکثر دبیلہ کی ریم مثانہ کیطرف نکلتی ہے اور اوس وقت واجب نہیں ہے کہ مدرات سے اعانت کیجائے اور اوسکے تنقیہ اور صاف ہونیکی کہ مدرات دینے سے اور قسم کے مواد کا انصباب مثانہ کیطرف ہو گا اور یہی مدرات قروح مثانہ کے احداث پر مدد کامل دینگی بلا تلطیف اور نرمی بارہ میں کار روائی کرنی چاہئے اور اقتصار ایسی دوا پر کریں جو ادرار رقیق مادہ کا کریں جیسے دودھ اور تخم خربوزہ اور کسیقدر لعابات ملا کر اور کبھی دبیلہ کی پیپ براز کی راہ سے نکلتی ہے اور کبھی احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اون ادویہ سے دبیلہ میں شگاف پیدا کیا جائے اور جو دبیلوں کیواسطے لئے اپنے مقامات میں مذکور ہو چکے ہیں جیسے وہ ضماد جو انجیر اور رائی اور بنجال کبوتر سے تیار ہوتا ہے اور بعد ازان پھر زخم کی صفائی ماءالعسل سے کرنی چاہئے اور یہی تدبیر مکرر اور بار بار کیجائے جبتک گاڑھی پیپ آتی ہو اور قرحہ پاک ہو جائے پھر علاج قرحہ کا کیا جائے جس وقت اوجاع دبیلہ شدید ہو جائیں ضرور ہو گا کہ ضمادات ملینہ جوار، دجو اور انجیر سے مرکب ہوں اور حلبہ اور تخم کتان اور اکلیل الملک داخل اونمیں ہو استعمال کئے جائیں اور آبزن بھی جو اسی خواص کے ہوں واجب ہے کہ مراعات اون قواعد اور اصول کے بھی کریں جو ہم باب ورم حارہ اور دبیلات میں اور اعضا کے لکھے ہیں تاکہ اتمام معالجہ کا ہو جائے اور جو اختصار اس مقام پر ہمنے اپنے بیان میں کیا ہے اوسکا اسباب پورا ہو جائے اسلئے کہ ہمنے اور مقامات میں پورا بیان اس معالجہ کا وہان کر دیا ہے

ورم بلغمی رحم کا بیان اس ورم پر وہی دلائل ہوتے ہیں جو اورام بلغمی کے اور مقامات میں مذکور ہو چکے ہیں از قسم ثقل و انتفاخ وغیرہ مگر ان اورام میں ایسا درد نہیں ہوتا ہے کہ سخت درد ہو اور اطراف بدن میں ترہل ہوتا ہے اور بیشتر یہ اسی طرح پھولا پن ہوتا ہے سخت اسکا شکل بیماران استسقائے لحمی کے ہوتا ہے۔ علاج اوسکا مثل علاج اون اورام بلغمی کے جو احشا یعنے اعضائے باطنی میں ہوتے ہیں کرنا چاہئے جسکا بیان اکثر ابواب میں ہم کر چکے ہیں

ورم صلب رحم کا بیان ورم صلب پر بذریعہ لمس کے استدلال ہو سکتا ہے اور حیض کے خروج میں دشواری ہوتی ہے اور ثقل بالگرانی بھی ہوتی ہے خواہ ایک ان دونوں میں سے کوئی خرابی ہوتی ہے لیکن درد میں کمی ہوتی ہے جبتک یہ ورم سرطان نہو جائے اور اگر درد ہو بھی تو بہت خفیف ہوتا ہے بدن مریض کا لاغر ہو جاتا ہے خصوصاً دونوں پنڈلیاں اور دونوں قدموں پر ورم آجاتا ہے اور پنڈلیاں پتلی ہو جاتی ہیں اور اکثر پیٹ اسکا بھاری ہو جاتا ہے اور ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسے استسقا کی حالت ہو خصوصاً اگر صلابت زیادہ آگئی ہو اور اکثر اسی ورم سے استسقا حقیقی بھی ہو جاتا ہے پھر اگر صلابت کی تحلیل نہوئی بسرعت اس ورم میں سرطانیت آجاتی ہے شناخت اس بات کی کہ ورم صلب سرطان ابتداء سے ہے خواہ اب سرطان ہو گیا پہلے نتھا یہ ہے کہ اگر محل ورم ظاہر ہو اور نگاہ کارگر ہوتی ہو اوس وقت یہ معلوم ہو گا کہ یہ ورم سخت اور ناہموار اور اونچا نیچا ہے مستوی الشکل نہیں ہے ریشہ اوسکے مثل دوالی کے پھیلے ہونگے جو ایذا ہوتی ہوگی اون میں زیادہ وردی رنگ کا اور سرخی اوسکی مثل حمرت دردی کے ہو گی اور بیشتر مائل برصاصیت بھی ہوتا ہے اور سبزی لئے ہوئے اور ورم کے مقام تک نگاہ کارگر نہ ہو اوسکے سرطان ہونے پر دلیل یہ ہو گی کہ ثقل زیادہ ہو گا اور جسقدر الم اور ایذا اوسمیں مظنون ہوتی ہے خواہ نخس اور چبھن ہوتی ہے اوسمیں بڑھ جاوے اور دونوں کولے اور دونوں کوکھیں اور پٹھے بھی شریک ہونگے اور اوسکی ایذا حجاب معدہ اور قلب تک بھی پہونچتی ہو گی اور اکثر اوسکے ہمراہ دونوں آنکھوں اور کنپٹیوں میں درد ہو گا اور برد اطراف بھی اوسکی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور بیشتر اوسکے ہمراہ پسینا بھی زیادہ آتا ہے اور کبھی تپ بھی شروع ہوکر پھر تپ حادہ ہو جاتی ہے اور جسقدر درد میں شدت ہوتی ہے اوسیقدر تپ بھی شدت کرتی ہے لیکن پیشاب کا دشواری سے ہونا خواہ تقطیر البول

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور براز کا بند رہنا خواہ فقط پیشاب یا پاخانہ کا بند ہونا یہ علامات ایسے ہیں کہ اسمیں ورم صلب اور فلغمونی دونوں شریک ہیں اور اگر یہ ورم صلب متقرح ہو جائے تو قیح جو اسمیں ہوگی غیر مستوی ہوگی اور چرک جو اوسمیں ہوگی اکثر ردی اور خراب رنگ کی ہوگی یا سیاہی لیے ہوئے اور کبھی سرخ اور سبز اور شاذ و نادر سپید بھی ہوتی ہے اسی ورم سے تیز رطوبت بہا کرتی ہے اور مرد اور صدید جو انجام میں سبز رنگ اور بدبو ہو جاتا ہے اور اکثر خون صرف بھی برآمد ہوتا ہے جو وقت ورم میں ناکل ہو جائے اور اسقدر خون کی آمد ہوتی ہے کہ شبہ خون حیض آنیکا ہوتا ہے اور بیشتر ایک ایسی رطوبت بہتی ہے کہ اوسکے سیلان کیوجہ سے تپ میں سکون آجاتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے کبھی اوسکے ہمراہ علامات ورم حار کے بھی ہوتے ہیں اور اس ورم کا یقیناً کچھ علاج نہیں ہے۔ **معالجات** ورم صلب کا علاج دوائی کرنا چاہیے اور بدن کے اخلاط غلیظہ کا استفراغ کیا جائے اور اخلاط خوب نکالے جائیں مرہم میں سے مرہم داخلیون اور باسلیقون اور بعد مرہم کے مقل و مرغابی کی چربی اور مغز ساق گوزن اور بھیڑ کی چکنی سے بنائے جاتے ہیں اور روغن بطور فرزجہ کے روغن سوسن اور روغن رازقی ملا کر تیار ہوتے ہیں اور روغن زعفران اور روغن شبت اور روغن بابونہ اور حلبہ اور روغن بیدانجیر اور روغن حنا اور روغن اقحوان سے بنائے جائیں موم جو ان مراہم میں ڈالا جائے زرد موم ہونا چاہیے اور بیشتر انمیں زردی بیضہ بھی ملاتے ہیں اور اگر قوی کرنیکی حاجت ہو جند بیدستر اور صبر سقوطری اور مرزنجوش کا چھتہ اور ایرسا اور اقحوان اور نانخواہ یعنی ملک المطر اور زعفران اور علک الانباط اور صمغ لوز کو بڑھا دیں۔ مراہم مجربہ میں سے ایک یہ نسخہ ہے برگ کبر برگ کرنب کو پانی میں اسقدر بھگوئیں کہ نرم ہو جائے اور صبر اوسکے ہمراہ پیس مار اصل ملا کر اوسی کا مرہم بنالیں اور استعمال کریں یا انگور کی کلی پنیر اور مار اصل کے ہمراہ برگ کرنب دشتی و کرنب بستانی رائے میں ایسے ورم کو مفید ہے۔ ایضاً حمول کرنا چرک گوش بموجب قول بعض مجربین کے نافع ہے۔ واجب ہے کہ آبزن ایسے پانی کا کیا جائے جسمیں قوت ادویہ ملینہ کی ہو اور ضماد بہ گل خطمی اور بادروج جو مغز لوز اور مرغابی کی چربی ملا کر کیا جائے اور وہ ضمادات جو مرزنجوش اور اکلیل الملک اور حلبہ اور بابونہ اور خطمی سے تیار ہوتے ہیں۔ سرطان کا علاج مراہم مسکنہ سے کرنا چاہیے اور ترطیب بدن کی اور خون کا استفراغ فصد باسلیق کھولکر ہمیشہ کیا جائے اور صافن کی فصد باسلیق کے بعد بعض اوقات میں کھولنی چاہیے اور اسہال سودا کا مسہلات سوداویہ کریں مرہم رسل میں عجیب خاصیت ہے سرطان رحم کے بارہ میں اور درد میں تسکین کرو تا جب درد کی شدت ہو فصد لیجائے اور تسکین درد کیواسطے ادویہ حارہ اور بارد دونوکا تجربہ اسی ورم پر کیا جائے تاکہ جو موافق ورم خاص کے ہو وہ سپر استعمال ہو جائے خصوصاً جو سرطان کہ متقرح ہو۔ گرم ادویہ بیشتر تسکین درد میں ہوتی ہے جو شاندہ حلبہ وغیرہ اور قیروطی جو وردی سے اور روغن زیتون کے تیار کیجائے جو رانگ کے برتن میں پڑا ہوا رکھا گیا ہو اگر زنگار اوسمیں تھوڑا سا آ جائے ہم زرد ملا کر اور یہ قیروطی رحم کے باہر لگائی ہے۔ اسفیدہ قلعی خشخاش کشنیز اور کدو اور روغن گل ہمسپیدی انڈے کی ملا کر اوسپر سے گزن کے رگڑتے جیسے جو براوہ وغیرہ کرتا ہے آب کشنیز کے ہمراہ ایضاً طبیخ عدس سے حقنہ دیا جائے اور شیر مادہ خر اور عصارہ بارتنگ دونوں ملا کر خواہ جدا جدا جو وقت سرطان متقرح سے خون جاری ہو مرہم زنجار الدم کا استعمال کرنا لازم ہے۔

اختناق رحم کا بیان۔

یہ مرض صرع سے مشابہ ہے اور غشی سے اور اوسکی ابتدا رحم سے ہوتی ہے اور بتوسط حجاب اور شرکا اور رگہائے جہندہ اور ساکنہ کے اسکا ضرر قلب اور دماغ کو پہونچتا ہے بعض علماء اطباء نے کہا ہے کہ سبب اختناق رحم کی شناخت نہیں ہوتی لیکن سبب اسکا بشرطیکہ اچھی طرح تحقیق کیجائے تو یہی ٹھہرتا ہے کہ احتباس حیض کا ہوا ہو خواہ احتباس اور نکلنا منی کا اون عورات میں جو حد بلوغ کو ابھی پہلے پہل ہو پہنچی ہیں اور باکرہ عورات جیسے بیوہ خواہ دوشیزہ کہ اونمیں اوجہ سے منی یا خون حیض کا رک گیا ہے اور اسکا مزاج اکثر سمت برودت کیطرف ہو جاتا خصوصاً اگر اصلی مزاج صاحب مرض بلغم کا بارد ہو سوا اسکے اس سبب کی زیادتی تنگی سے اسی منی اور خون کے اندر بدن کے استحالات میں تغیر ہو جاتا از روئے برودت کے خواہ بوجہ حرارت اور عفونت کے اور یہ کیفیت کمتر ہوتی ہے شناخت ہر ایک کیفیت کے رنگ سے اوسی تکیف کی ہوتی ہے جسکی طرف اسکا مزاج مائل ہوا ہے۔ پھر جو وقت کوئی ایک شے ان دونوں میں سے منی ہو خواہ حیض رک کر ہو جائے بجائے جراحے حیض کے اور وہی فساد جو ابھی مذکور ہوا ہے اسمیں آجائے اور طبیعت سمیہ کیطرف مائل ہو دو قسم کے مرض پیدا کریگا ایک مرض آلی ہے کہ پہلے رحم کو لاحق ہوتا ہے پس رحم میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور سمٹنا رحم کا پیدا ہوتا ہے اور اوپر کیطرف سمٹتا ہے خواہ کسی اور طرف داہنے بائیں آگے پیچھے بطرف مادہ مجتنبہ رحم کو سمٹائے اور رگوں میں اوسی مادہ کے بند ہوجانے سے چونکہ وہی مادہ کسیطرف راہ نفوذ کی نہیں پاتا ہے بلکہ اوس عضو عروق کی توسیع کرکے تشنج اور تناؤ رگوں میں پیدا کرتا ہے یہ سبب توسیع اور پھیلانے کے لہذا الم اور ایذا ہوتی ہے اور کبھی بالم خواہ احتجاب مادہ محتبسہ جو ہر رحم میں پھیل کر پہلے جوہر رحم کی تخلیط کرتا ہے بعد ازاں پھر اوسے سمٹاتا ہے یا اینکہ جوہر رحم میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہ پہلے بلکہ ورم پیدا کرکے پھر اوسی جوہر رحم کو بیٹھے اور زیادہ خرابی جب بڑھتی ہو کہ دوسری مرتبہ ایام حیض کی نوبت آئے اور خون حیض دوبارہ رک جائے اور راہ سیلان نہ پائے اسکا ضرر اعضاے رئیسہ تک پہلے ضرر سے زیادہ پہونچے کبھی تقلص رحم کا احتباس سے پہلے سبب ورم خواہ سوء مزاج یبس کے ہوتا ہے کہ اس تخفیف کی وجہ سے انسداد فم رحم اور رگوں کے منہ کا ہوجاتا ہے بعد اس انسداد کے احتباس حیض پیدا ہوتا ہے اوسی طرح سیلان رحم کا کسی جانب میں دوسرا مرض ہو اور اس کام سے پیدا ہوتا ہے جسکو مادہ مجتمعہ مذکورہ بطرف ہر دو عضو رئیس یعنی قلب و دماغ کے روانہ کرتا ہے از قسم بخار سمی کہ اسکی وجہ سے ایک کیفیت مشابہ بصرع اور غشی کے پیدا ہوتی ہے پھر چونکہ یہ غشی اختناق رحم کی غشی سانح سے زیادہ قوی ہے لہذا اس سے پہلے سانح واقع ہوتی ہے اور یہ پہلے واقع ہونا غشی سانح کا وہی بات ہے کہ ہر ایک شے ضعیف کسی کیفیت کے قبل ہر ایک قوی شے کے اوسی قسم کی واقع ہوتی ہے ورنہ دفعۃً تحمل قوی کا کیونکر ہو جو اختناق رحم احتباس حیض سے پیدا ہوتا ہے وہ سلم ہے بہ نسبت اوس اختناق رحم کے جو منی کے احتباس سے پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ منی اگرچہ اوسکی پیدائش خون سے ہے لیکن اسکے بدن میں گرم برودت اور خرابی کو زیادہ قبول کرتی ہے بہ نسبت خون کے کہ جیسے کہ دودھ بھی زیادہ خرابی کو قبول کرتا ہے بہ نسبت خون کے کبھی اس مرض کے دورہ ہوتے ہیں اور کبھی خفیف میں زیادہ عارض ہوتا ہے اکثر اوسکے دورہ دیر دیر میں ہوتے ہیں اور اکثر یہ ہے کہ روزانہ اسکے دورہ پڑتے ہیں اور بعض وقت زمانہ تک متواتر ہوا کرتے ہیں اور ایسی صورت اکثر یہی ہے کہ متصل ولادت اور بچہ جننے کے ہوتی ہے یہ اختناق حرکت رحم کی بہت درشتی اور سختی سے ہوتی ہے اسلئے کہ یہ حرکت رحم کی صورت مشابہ جمیع انعطاف میں ہوتی ہے اور آہستہ ہوتی ہے دفعۃً نہیں ہوتی ہے اور بطرف اسفل کے ہوتی ہے اسلئے کہ مولود کا رخ باہر آنیکا ہے اور فعل طبعی ہے کہ اسمیں بخار سمی کا مقام سے نہیں ہے جو بطرف اعضاء رئیسہ کے جاتا ہو بہت صعب درکنت قسم اختناق رحم کی وہ ہے جس سے بظاہر سانس کی آمد بند ہوجائے اگرچہ جنبش دم میں دم ہو سانس کی آمد شد ضرور ہو گو روئی کے گالے وغیرہ کو ناک کے سامنے رکھکر معلوم کیا جائے۔ الغرض نہایت کثرت قسم اختناق رحم کی وہی ہے جو بظاہر ابطال نفس کردے اور حس وحرکت کا بھی ابطال کرے اور مشابہ سکتہ کے ہو اور اکثر یہ صورت اوس اختناق رحم میں ہوتی ہے جو منی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو سبب برودت کے واقع ہو اوسکے بعد صعوبت میں وہ قسم ہے جو ابطال نفس نکرے بلکہ چھوٹی سانس کردے اور مخفی کردے اور تیسرا درجہ وہ ہے جو تشنج اور تمدد اور تسلی پیدا کرے اور عقل وحس میں کسی قسم کی ایذا نہ پہونچائے۔ **علامات** جب دورہ اس مرض کا قریب ہوتا ہے ہو اور تنفس و خفقان اور دوسرا ورخشت نفرا ضعف رانے اور مبہوت ہونیکی حالت اور کسل اور دونوں پنڈلیوں کا ضعف رنگ کی زردی اور تغیر اوسکا عارض ہوتا ہے اور کسی ایک حال پر ثبات مریضہ کا نہیں ہوا اور اگر بخار گرم سبب مرض کا ہوا تو پیاس بھی لگتی ہے پھر جب زیادتی ہوتی تو سبات اور استرخا اعضا چہرہ اور آنکھوں کی سرخی اور ہونٹھ کی سرخی بھی پیدا ہو تو آنکھ نہیں پھرا جانیکی کیفیت آجاتی ہے اور کبھی برعکس اسکے ایسی بند ہوجاتی ہیں کہ ہر چند ارادہ کرے مگر کھلتی نہیں سانس میں ضعف زیادہ ہوتا ہے اور پھر بعد ضعف کے اکثر بند ہوجاتی ہے پس مریضہ کو گمان ہوتا ہے کہ جیسے کوئی چیز اوسکے پیٹ پر دے اوچھلا اوپر کو جاتی ہے دانت کی بتیسی بیٹھ جاتی ہے اور بدبو آجاتی ہے اور حرکات میرا ادکی وس سے سرزد ہوتے ہیں اسلئے کہ فساد عقل ہوچکا ہے اور حال وسکا متغیر ہوجاتا ہے اور کلام کرنا موقوف کردیتی ہے اور اگر کچھ کہتی بھی ہے سمجھائی نہیں پڑتا بعد ازاں یہ بات اوسکو عارض ہوتی ہے اور خصوصا احتباس منی سے جو اختناق پیدا ہوا ہو غش آنے لگتا ہے اور آواز بند ہوجاتی ہے اور پنڈلیاں اوپر کو کھنچی جاتی ہیں اور بدن میں کسیقدر تری ہو زیادہ ہو بلکہ تھوڑی سی نمایان ہوتی ہے کہ اکثر انحلال اوسکا خاص بلغم کی نے کیطرف اور درد سر اور درد زانوں اور درد پشت کیطرف ہوتا ہے اور قراقر کی طرف اور برآمد ہونے رطوبت کے فرج سے اسکی طرف ہوتا ہے اور اکثر انجام میں اسکے ذات الریہ اور خناق کیطرف اور ورم زانو ورم سینہ اور پشت اور قبض حکم کیطرف ہوتا ہے بعض ابتدا میں تو اسمیں تمدد تشنج اور تفاوت ہوتی ہے چنانچہ متواتر ہوجاتی ہے نظام تو جات کا محفوظ نہیں ہوتا خصوصا بروقت سقوط قوت کے اور موت کے بیشاب مثل غسالہ گوشت کے ہوتا ہے خواہ دموی اور طمثی اختناق پر احتباس حیض دلیل ہوتا ہے اور منوی اختناق پر زمانہ دراز سے جماع نکرانا باوجودیکہ خواہش جماع اسکو تھی اور پھر خفیف ہونا یعنے مرد سے اپنے کو بچانا بھی دلیل ہو طمثی اختناق کیساتھ پستان میں دودھ کا اوترنا بھی ہوتا ہے اور بدن بوجھل زیادہ ہوتا ہے اور حواس میں ضعف زیادہ اور درد دونوں آنکھوں میں اور گردن میں اور حیات ودیگر اعراض جو تابع احتباس حیض کے ہیں اور اپنے مقام پر مذکور ہوچکے زیادہ تر نمایاں ہوتی ہیں اور یا ایسے خراب ہونگے خون میں جو خلط غالب ہے اوسکے غلبہ کے دلائل بھی ضرور ہوتے ہیں اور بسبب بدتر خون سوداوی ہوکر بشرکت دماغ کے وسواس پیدا کرتا ہے اور قلب کی شرکت سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

غشی تو ہی عارض ہوتی ہے اور قلب اور دماغ دونوں کی شرکت سے اور حجاب کی بھی شرکت سے تعطل نفس یعنے سانس کا رک جانا پیدا کرتا ہے بلغمی خون میں گرانی ہونگی باد
اور اوس میں سکون بہت ہوتا ہے اور اسیطرح صفراوی خون میں تیزی بہت اور التہاب ہوتا ہے تو یہ اختناق بہت جلد اوسکا ضرر نفس میں پہونچتا ہے اور تباہ حالی
اوسکی بہت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت غشی اختناق کے لیکن اوسکے عوارض اسمیں زیادہ ظاہر نہیں ہوتے اکثر اوقات اگر غالبا اوسکے رحم کو چھوئے اور اسمیں تشنج ہو چکا ہے
تو سوزش تفتیش کے رحم میں گدگدی اور شہوت پیدا ہوتی ہے اور اسی شہوت سے اوسے انزال ہو جاتا ہے اور گاڑھی منی نکلکر کسیقدر اوسکو آرام اور راحت ملتی ہے اور
کبھی خود بخود منزل ہو کر اوسکو راحت ملتی ہے اختناق رحم اور صرع میں فرق یہ ہے کہ اگرچہ دونوں مرض اکثر احکام میں مشابہ ہیں اور جسطرح صرع دفعۃً عارض ہوتی ہے اختناق
رحم بھی دفعۃً عارض ہوتا ہے مگر پھر بھی دونوں میں بعض اوقات اسطرح تفرقہ کیا جاتا ہے کہ رحم سے اوپر دوسے جو شئے صعود کرتی ہے اوسکا احساس ہوتا ہے اور ایسا
اسوجہ سے ہوتا ہے کہ عقل مریضہ کی زیادہ مفقود نہیں ہو جاتی ہے اور نہ ہمیشہ اور ہر وقت اوقات دورہ میں بالکل زائل رہتی ہے مگر ان احوال میں مرض کی شدت
ہوتی ہے اون اوقات میں نقصان عقل ہوتا ہے پس ان اوقات کے سوا اور زمانہ میں اوسے احساس ضرور ہوگا اور جو وقت دورہ کی تکلیف سے اسکو افاقہ ہوتا
ہے اکثر باتیں جو اثنائے دورہ میں ایذا وتکلیف کی اوسپر گذری ہیں بیان کرتی ہیں کہ یہ ہوا اور وہ ہوا ان اگر ایسا ہی امر عظیم ہوا اور اول سے آخر تک غشی
بعد ہی اوسکا کیا مذکور ہے دوسرا فرق یہ ہے کہ منہ سے جھاگ اور کف اختناق رحم میں اسقدر نہیں نکلتا ہے جتنا کہ صرع میں آتا ہے یعنی وہ صرع دماغی جو سخت اور باصعوبت
ہے پھر اگر اختناق میں کف اور جھاگ منہ سے بہے فوراً بجائے خود مرض ٹھہر جاتا ہے اور پھر کچھ حاجت اور تدابیر کی باقی نہیں رہتی لازم ہے کہ صرع کے باب میں جو وجوہ
فرق ان دونوں امراض کے بہنے لکھے ہیں اونکی طرف بھی رجوع نظر کیا جائے سکتہ اور اختناق رحم میں فرق یہ ظاہر ہے اسلئے کہ اکثر حس کا بطلان بالکل
اختناق رحم میں نہیں ہوتا ہے اور نہ اس مرض میں غطیط یعنے گھرگھر لگتا ہے اختناق رحم اور لیثرغس کا فرق یہ ہے کہ اس مرض میں تپ نہیں ہوتی ہے اور نہ اسمیں عقل
سوجاتی ہے مثل مرض لیثرغس کے ہوتی ہے اور نہ ابتدا درد کی اختناق میں سرسے ہوتی ہے اور رنگ چہرہ وغیرہ کا اختناق میں مختلف بدلتا رہتا ہے اور لیثرغس میں
حال واحد پر رنگ ثابت رہتا ہے **علاج** اگر سبب اختناق رحم کا احتباس طمث ہے تو واجب ہے کہ اوسکی تدبیر باسلیق اور صافن کی فصد سے کیجائے بشرطیکہ سبب
احتباس حیض کا کثرت رطوبت نہ ہو اور ہر ایک حال میں استعمال مدرات حیض کا واجب ہے خصوصاً وہ حمولات حارہ جنسے دغدغہ فم رحم میں پیدا ہوتا ہے
جیسے کرم دانہ اور فلفل و فربیون اسمیں زیادہ تر قوی ہے کہ حیض کو اسیوقت اوتار دیتی ہے فم رحم کا دغدغہ یعنے چٹکی وغیرہ لینے سے چھیڑنا اور اسیطرح اطراف اور
جوانب فرج کا گدگدانا خواہ سہلانا بھی ایسی عورت کو نافع ہوتا ہے خواہ اوسکا حیض بند ہوا ہو یا منی کا احتباس ہوا اسلئے کہ اس تدبیر سے رحم نیچے کیطرف جھکتا ہے اور
ہواری کی طرف مائل ہوتا ہے اور حیض کو اور اسپر آمادگی بھی ہوتی ہے اسلئے کہ اس طریقہ سے ایک عجب ہیئت رحم کی پیدا ہوتی ہے آبزن کے وہ اقسام جو مدر ہیں بھی نافع ہیں
خصوصاً جو آبزن کہ شونیز اور حلبہ تخم کتان مرزنجوش اور قیصوم سے تیار کیا جائے۔ سیاہ حمامات یعنی کبریتی پانی اور گرم پانی خاصیت کے پانی بھی اسکو مفید ہیں۔ فصد باسلیق
کی اوس ہاتھ سے کھولنی چاہئے جسطرف رحم کو میلان ہوا ہے اور اگر میلان رحم کسیطرف نہوا ہو بلکہ اوپر کیطرف سمٹ گیا ہو جیسے حمل میں یہی صورت ہوتی ہے پھر اختیار ہے
جس ہاتھ کی رگ باسلیق کو چاہے کھولدے خواہ دونوں ہاتھ کی ساتھ ہی فصد کرے اگر رحم وغیرہ میں رطوبات کی کثرت محسوس ہو اور وہ مستفرغ رطوبات مدبر کا
استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایارج روفس اور ہیادریطوس۔ یہ بھی یاد رہے کہ کبھی فصد کرانے اور خون نکالنے کی ساتویں روز کے پیچھے مسہل کی بھی حاجت ہوتی ہے اور ایارج حنظل
اور ایارج فیقرا کا مسہل دیا جاتا ہے اور کبھی کرر مسہلات کا استعمال درکار ہوتا ہے اور شبرم شیطرج اور حب منتن کی حاجت ہوتی ہے پھر بعد تین روز کے لشپت اور مراق
پر پچھنا کرنا چاہئے اور دوبارہ دونوں رانوں پر اور بیچ ران پر سینگیاں لگائی جائیں اور تدبیر لطیف یعنی تقلیل غذائے سبک کرنی چاہئے اور نیچے
کا دھڑ اور اعضائے زیرین سب بذریعہ مالش کرنے اور کمادات اور مروخات کے گرم رکھنے ضرور ہیں۔ بعد ازاں جندبیدستر اور مرکی ہمراہ ماءالعسل کے اور سجزنیا
اور وحرنا اور معجون فلافلی اور کمونی کا استعمال کیا جائے اور ربکنج آب انیسون کے ہمراہ خواہ آب لوبیائے سرخ کے ساتھ لونگ استعمال بھی نافع ہے شروبات جیدہ
میں سے یہ ہے کہ اوسکو کونی بمقدار ایک مثقال کے ہمراہ آب سداب خواہ آب طبیخ فنجنگشت کے ساتھ کھلائی جائے غاریقون بھی اس مرض میں اچھی دوا ہے جو وقت
کسی شربت کے ساتھ پلائی جائے۔ اور جندبیدستر تو ایسی مفید دوا ہے کہ اکثر اسکے استعمال سے پوری صحت حاصل ہوتی ہے اسیطرح فصل در خل فصل جو وقت گرم ش

HAKEEM SHOUKAT ALI

گھونٹ بھر پیا جائے خواہ اسی سرکہ کی سکنجبین بنا کر استعمال کریں مگر ترشی اوس میں زیادہ ہو اور شیرینی بہت کم ہو۔ آب شواصیر اوس میں ملایا اور مرض سے نجات ہوگئی۔ ایضاً دو درہم دار چینی بند نوی کے ہمراہ پلائیں۔ روغن بید انجیر زیادہ نافع ہے۔ ایضاً عصارہ برگ نخنگشت کسی شراب و روغن کے ہمراہ۔ ایضاً جاؤشیر ایک درہم اور جندبیدستر دو دانگ کسی شراب کے ہمراہ پلائیں کہ یہ بھی زیادہ نافع ہے اور مدر حیض بھی اور یہ دوا مجرب بھی ہو چکی ہے۔ ضمادات اور کماوات وہی مناسب ہیں جو خون کی تلطیف کریں اور اوسکو رقیق اور سیال کریں۔ حمولات چیدہ میں سے یہ ہے کہ سنوبا کو روغن غار ملا کر حمول کریں خواہ روغن سوسن بقدر بندقہ کے ملائیں۔ دار چینی کا شیاف کسی شراب میں بنا کر حمول کرائیں۔ ایضاً سعد سائلہ میں اونیہ فلفل و رکنہ رائیک یک وقیہ بطخ کی چربی چار اوقیہ تخم اذخر جاؤشیر کسی نفیلہ میں رکھ کر حمول کرائیں۔ ایضاً حقنہ اور شیاف ایسے ادویہ سے بنائے جائیں جو تسخین کریں اور مدر حیض اور اسہال اخلاط غلیظہ کریں اور ریاح کی تحلیل کر دیں۔ اگر سبب اختناق رحم کا احتباس منی ہو بہت جلد اوس عورت کی تزویج کر دی جائے اور جبتک درجہ بہم نہ پہونچے ریاضت اور مجففات منی کا استعمال ہے جیسے سداب اور فودنج اور تخم مرار اور جوارش کمونی ہمراہ طبیخ الاصول کے مثل بدرقہ کے اور دوا المسک اور تریاق کا استعمال کریں اگر دوا المسک و مثرودیطوس سے خوف افزائش منی وغیرہ کا ہو واجب ہے کہ زن قابلہ اپنے ہاتھ میں روغن سوسن خواہ ناردین یا دہن الغار لگا کر اندرون جسم نہانی مریضہ کے داخل کرے روچھلائے اور سرا بیرونی شرمگاہ کا خواہ رحم کا سرا بنرمی کھجلائے اور گدگدائے اور زیادہ گدگدائے اور ضرور ہے کہ اس حرکت میں قابلہ کو اسکا لحاظ رہے کہ اسی طرح کر لذت کے ہمراہ کسیقدر درد بھی ہو جسکے جسم نہانی میں پیدا ہو جیسے بروقت جماع کے ڈھول کی چوٹ لگتی ہے ایسی تدبیر سے اکثر مریضہ کا انزال ہو جاتا ہے اور سرد منی گرا دیتی ہے اور مرض سے نجات پا جاتی ہے اسیطرح اگر حمول ایسی چیز و بنکا کیا جائے جو لازع ہیں اور جنسے دغدغہ خواہ جھلاہٹ اور پر پراہٹ پیدا ہوتی ہے جیسے سنجرنیا روغن غار کبابہ خواہ جیسے زنجبیل و فلفل و کرمدانہ عجیب مؤثر دوا ہے جسمیں کھجلی پیدا کرنیکی واسطے خبردار ایسے اختناق میں فصد نہیں چاہیے بلکہ استعمال ایسی ہی چیزونکا اور ایسی تدبیرونکا کرنا چاہیے جو حرارت غریزی کو بیدار کریں اور علاج قسم عشقی منی کا کرنا لازم ہے ایسے اختناق کو اور اسکے خراب عوارض کو معجون نجاح کی منفعت بھی عجیب ہے اور زیادہ ہو سنجرنیا اور مثرودیطوس و دوا المسک و تریاق کا استعمال کریں اگرچہ دوا المسک اور مثرودیطوس سے خوف تحریک منی کا ہے مگر تقویت قلب و طبیعت کی جوان دونوں سے ہوتی ہے ضرر تحریک منی کا مقابلہ کرتی ہے اور اوس ضرر پر یہ نفع غالب ہے کا سکنجبین اور قرنفل دونوں کا نفع بھی عجیب ہے اس قسم میں اختناق کے **تدبیر بروقت ہیجان دورہ اختناق رحم کے** سر پر مریضہ کے روغن خوشبو سعطار اور قوی خوب گرم کر کے ڈالنا واجب ہے جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور بہت جلد دغدغہ رحم اور مسہلا اسطرح مذکورہ بالا کرنا چاہیے خصوصاً ایسے حکاکا اور کھجلانے کی چیز و جنسے لذع کی قوت ہے اور شیافات مدرہ اور حمولات جاذبہ جو رحم کو نیچے کیطرف اوتار دیں اونکا استعمال کرنا چاہیے جیسے غالیہ اور خوشبودار تیل مثلاً چنبیلی کا تیل و روغن بان اور روغن اقحوان روغن سافنج اور عطر منبر کا عطر جو گرم ہے اور رحم کو اوسکی طرف سیلان طبعی ہے اور اسکے ساتھ اوس میں لطیف اور ادرار بھی ہے اسیطرح دھونی دیں مریضہ کو نیچے سے مشک و عود کی اور دخان میعہ کی جو کسی گرم اور تقطیعہ شنگرہ ریزہ پر چھڑکا ہو۔ اور خلوق اور غالیہ کا طلا کریں سانس کو روک کر دھونی دیجائے اور حلق میں پر دغیرہ ڈالکر قے کرنے پر تحریک کیجائے اسلئے کہ قے کے ہونیسے اسکو خفت معلوم ہوگی اور چھینک انیکی تدبیر کیجائے اور انجیر کی بو سونگھائی جائے۔ **مترجم** بلفظ مشکوک ہے متن یعنے بدبو بھی ہو سکتی ہے اسلئے کہ ناک سے بدبو سونگھانیکا فائدہ یہ ہے کہ رحم متنفر ہو کر نیچے کیطرف کھسکیگا اور نیچے کیطرف ہٹنا بھی مطلوب ہے **متن** رانان یعنے اعضا خد رین پر اسکے سینگیان چپان کرنیکا التزام رہے تاکہ خون کو اور رحم کے نیچے کھینچا کریں اور اوپر کیطرف چڑھنے سے روکیں خصوصاً دونوں رانوں پر خواہ دونوں چڈھوں پر ایسے مقام پر جو سامنے اور محاذات میں اوسجگہ کے موجود ہے جہاں رحم کا میلان ہوا ہے بشرطیکہ سیلان رحم کا اوسطرف بخوبی محسوس ہو تا کہ خون اور رحم کو جذب ای محلات کا اثر پہونچے اور دونوں پاؤں کی مالش بقوت کیجائے اور کو لونکے اور پنڈلیوں کے اور دونوں رانوں کی پنڈلیوں کی اور بہت سخت بندش ساقین کی سطرح کریں کہ اوپر سے باندھتے ہوئے نیچے تک چلے آئیں اور تریخ اونکی روغن رازقی سے کریں اور ادویہ حارہ سے جو کہ جلد کو سرخ کر دیتی ہیں کو فریبون بھی بعض اوس میں سے ہے مقعد اور مقام بر از میں اسکے حمول ایسے کئے جائیں جو محلل ریاح ہیں اور مقعد پر بھی ایسے ادویہ کو طلا کریں اور چلا کر اوسکو پکاریں اور خوب جھنجھوڑیں اور جھٹکے دے کر اسکو ہلاتے رہیں اور جب یہ سب تدبیریں کر چکیں اور ہوش میں نہ آئے اور سانس اسکی بحال خود واپس نہ آئے ضرور ہے کہ اسکے سر پر گھوٹا ہوا کوئی روغن گرم ٹپکائیں خواہ اسکے پائخ سر پینے رکھ کے جندبا پر داغ دیں کہ اسکی اخذ ضرورت ہے کبھی یہ مریضہ دورہ سے افاقہ

فصد کرانیسے پانی ہے۔ بہت خوف ہے کہ اسکو شراب کسی قسم کی پلائی جائے اسلئے کہ اس بیماری کے مریضہ کو پانی کے اقسام ہی موافق تر ہیں۔ اسیطرح گوشتہائے غلیظ خواہ جن چیزون سے خون اور منی کی افزائش ہوتی ہے وہ بھی اسکو ہرگز نہ دینی چاہیے اور اسی طرح اور قسم کے معالجات جن سے افزائش خون اور منی کی ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہے وہ بھی جائز نہیں ہیں اور مضر ہیں۔

رحم کے بثور چھالے اور بواسیر کا بیان

کبھی رحم میں مسہ ہائے چند پیدا ہوتے ہیں اور مثل توت کے ہیں اور بعضے انکی شکل پر ہوتے ہیں جیسے بواسیر ذکر کا بیان ہوچکا ہے اور کبھی رحم پر مختلف طور کی پھنسیاں اور دانے ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ بعض قسم کا نام حاشا رکھا گیا ہے اسلئے کہ حاشا کے سر کے مشابہ ہوتے ہیں اور کبھی سپید رنگ کے ہوتے ہیں اور کبھی رحم پر مسہ ہائے ساری یعنی نوکدار کیلوں کی شکل کے ابھر آتے ہیں اور ایسے مسے بعد شقاق رحم کے خواہ اور علت کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ بواسیر رحم سے نجات ممکن ہے جبکہ یہ بواسیر رحم کے بیرونی جانب میں ہو اور کم نجات اوس بواسیر سے ہوتی ہے جو اندرون رحم کے ہو کبھی وہ عورت جسکا حیض بند ہے بواسیر مقعد اور بواسیر رحم سے جو بجانب ظاہر رحم کے ہو نفع پاتی ہے اسلئے کہ ان دونون قسم کی بواسیر میں امید ہے کہ کھل جائیں اور خون جاری ہو اور بعد اجرائے خون کے خود مریض بواسیر سے شفا ہوجائے اور اون امراض مشکلہ سے بھی امان حاصل ہو جنکو احتباس حیض پیدا کرتا ہے جیسا کہ مذکور ہوچکا ہے کبھی آئینہ سامنے فرج کا عورت کے رکھکر ممکن ہے کہ شکل بواسیر رحمی کی بخوبی دیکھ لیجائے جسطرح ہمنے باب شقاق رحم میں بیان کیا ہے اور آئینہ میں نظر آنا دو وقتوں میں سے کسی ایک وقت میں ہوگا یا بوقت درد اور ایذا کے جبوقت کہ خون نکلتا بواسیر سے بند ہوتا ہے اوسوقت سرخ سرخ اور سخت نظر آئیگی یا بوقت سکون درد کے دیکھی جائے اوسوقت مسے ملے ہوئے بواسیر ڈھیلے ہوئے اور چپٹے چپٹے دکھائی دینگے اور یہ کیفیت بوقت سیلان اور بہنے اوس رطوبت کے ہوگی جو بواسیر سے مثل دردی کے سیاہ رنگ بہتی ہے

علاج بواسیر رحم کا یہ بواسیر میں شدت اوسوقت ہوتی ہے اور درد شدید ہوتا ہے اور سیوقت ہوتا ہے جبکہ مسہ ہائے بواسیر پھولے ہوئے اور لب لباہٹ اونمیں پیدا ہو پس لازم ہے کہ اونکے نرم کرنیکی تدبیر کرین اور رطوبت بہانے پر اونکو آمادہ کرین پھر جب یہ تدبیر نافع نہو اور مسہ ہائے بواسیر چپٹے چوڑے ہون آلہ آہنی سے کاٹنے کے سوا کچھ چارہ نہوگا جیسے بواسیر مقعد کے بارہ میں بیان کیا گیا اور تو اسباب معلوم ہیں اونکو کاٹ کر لیا جائے اور یہ تدبیر اوسوقت کارگر ہوگی جبکہ خارج رحم کے مسہ ہون پھر جب کاٹ دیے جائین کل قطع پر سرخ پھٹکری اور سپید پھٹکری چھڑکنا چاہیے اور فشار کندر وغیرہ جب مسہ کاٹنے کا ارادہ ہو مریضہ کو کسی سرد مکان میں لیجائین اور اوسجگہ بواسیر کو کاٹ کر گرادین اور اوس سے کہدین کہ اپنے دونون پاؤن کسی دیوار کیطرف اونچے کرکے پھیلادے اور دو گھنٹہ تک اسیطرح اونچے رکھے اور اوسکے پیڑو پر اور پشت پر اور درمیان فرجین بول و دران کے چھینٹے آبہائے قابضہ میں تر کئے ہوئے رکھے جائین اور برف سے اونکو سرد کرلیا ہو پھر اگر اس تدبیر سے بھی خون بند نہو پیڑو اور پشت پر شاخین لگادی جائین کہ خوب چمٹ جائین اور حمول اونکو ایسے پارچہ سے کیا جائے کہ جو طبیخ ادویہ قابضہ میں تر کیا ہو جیسے اقاقیا اور ہوفاسطیداس اور عفص وغیرہ کو حل کردیا ہو اور مریضہ کو ایسے آبزن میں بٹھائین جو سیاہ قابضہ کو جوش دیکر تیار کیا ہو اگر بواسیر چوڑی اور چپٹی ہو اونکے قطع کرنیکے درپے نہون مگر اوس سفوفات قوی سے جو خون بند کرنیوالی ہیں اونکا استعمال جیسے عصارہ دردشک در ماءالمز میں پارچہ ڈبو کر اوسپر اقاقیا اور عفص وغیرہ چھڑک کر حمول کیا جائے اطراف بدن کو باستواری بندش کرین اور مریضہ کو حکم دین کہ وہ ایسی شکل سے لیٹے اور سوئے کہ جو حمول رکھا گیا ہے وہ اپنی جگہ محفوظ رہے اور اوسکا دھرا ہٹ نجائے اور نزف الدم کی تدبیر کرین اور بواسیر خواہ کے علاج کارگر ہو نہیں فقط اسفیدناج مرہم پر راضی رہیں کہ خون کی مقدار معتدل اوس سے بہا کرے اور اسقدر نہ بہے کہ قوت ساقط کردے منجملہ نرم کرنیوالے مسہ ہائے بواسیر کے یہ تدبیر ہے کہ عورت ایسے آبزن میں بٹھائی جائے جسمین ادویہ ملینہ کو جوش دیا ہو جیسے خطمی اور بابونہ تخم کتان حلبہ اکلیل الملک روغن کا استعمال اسکے واسطے روغن سوسن اور زیت اور اکلیل الملک کا مناسب ہے

سامیر کا علاج توکہ اسکے علاج میں واجب ہے کہ مریضہ جوشاندہ حلبہ اور ملینات میں بٹھائی جائے اور روغن بھی آبزن میں داخل ہون پھر جنکی ساخت زوفا اور نطرون اور راتینج سے ہو اونکا حمول کرایا جائے۔

گوشت زائد اور مسہ فرج بڑھجانیکا بیان

اور ایک ایسی شے کا فرج میں پیدا ہونا جیسے کہ مردونکا قضیب ہوتا ہے اور اوس شے کا پیدا ہونا جسکا قرن نام ہے کبھی فم رحم کے پاس ایک گوشت زائد پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی عورت کی شرمگاہ میں ایک شے مثل قضیب کے ایسی پیدا ہوجاتی ہے کہ جماع کرانیکو مانع ہوتی ہے کبھی وہ قضیب اسقدر بڑھجاتا ہے کہ یہ عورت دوسری عورتون سے جماع کرنے پر قادر ہوجاتی ہے مشابہ مجامعت مردونکے **مترجم** مشابہ جماع مرد کے قید سے مطلب یہ ہے کہ سپاحقہ اور چپٹی لڑانا تو ہر ایک عورت انجام کر سکتی ہے اور یہ عورت جسکے ایک شے مثل قضیب کے پیدا ہوجائے اوسکی مجامعت مثل جماع مردونکے ہوگی نہ مساحقہ کیطرح **متن** کبھی قضیب چڑا اور عظیم یعنی بڑا ہوجاتا ہے اور قرن نام ہے اوس گوشت کا جو فم رحم میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور کبھی یہ زائد گوشت بھی کوتاہ اور طولانی ہوکر بواسیر طولانی ہوتا ہے اور یہ شکل اکثر ہوتا ہے اور بعض جاڑوں کی فصل مین ہوتا ہے شہادت اسکے مشاہدہ کی ایک جماعت اطبا نے دی ہے جنہون نے خود مشاہدہ کیا جیسے ارجیجانس اور جالینوس اور اباقلس طبیب اسکا منکر ہے **علاج** تعنیب اور بڑا سے رنج کا اسکا علاج تو یہی ہے کہ پہلے اسکو الٹ دین اور پھر کاٹ ڈالین اور لٹکی ہوئی مقدار کو گرفت کرکے اور اصلی مقدار کو باندھ کر محکم سے اور جڑ سے اسکو قطع کردین تاکہ خون زیادہ جاری نہو اور مرہم کا زائد گوشت کترا دھکہ علاج ایسے ادویہ سے ممکن ہوتا ہے جو گوشت کو سڑا دین اور بہا کر اسکو گرادین جنکا ذکر اسطریقہ استعمال ہم بہر گوشت کے بیان مین کرچکے اور کبھی بدون کاٹنے ایسے گوشت زائد کے چارہ نہین ہوتا ہے اور اسوقت اسکی تدبیر وہی کیجاتی ہے جو بواسیر رحم وغیرہ کی لکھی گئی۔ فرتیس تمام کا گوشت کبھی ایک ڈورے سے اسکو اچھی طرح باندھ دین اور مضبوط گرہ لگاکر دو تین روز تک چھوڑ دیتے ہین بعد ازان اسکو کاٹتے ہین اور اسکو بندھا ہوا اتنے زمانہ تک چھوڑ دینے کا مشورہ دیا جاتا ہے کہ شقفن ہوجائے اور اسکے بعد کاٹ کر گرا دیتے ہین تاکہ خون کم جاری ہو

رحم مین پانی بھرجانیکا بیان عورتونکے رحم مین کبھی پانی بھرکر منتفخ ہوجاتا ہے **علامات** اسکی یہ ہے کہ پہلے احتباس حیض ہوا ہوا اور شکم مین قرقرہ زیادہ ہوتا ہے خصوصاً بوقت حرکت اور چلنے کے اور زیر شکم ورم زم عارض ہوا اکثر اسکی شکل مثل مشک کے ہوجاتی ہے اور بکثرت اسکے رحم سے رطوبت بہا کرتی ہے اکثر توہم اسکا ہوتا ہے کہ یہ عورت حاملہ ہے اور اکثر اسکی فرج سے بہت سا پانی دفعۃً برآمد ہوتا ہے **علاج** ضد کا استعمال بشرط حاجت کیا جائے اور ریاضت بھی کرائی جائے اور ایسے آبزن مین بٹھائین جنمین دوائین قوی مدرات کی داخل ہون کہ پانی اور رطوبت کا ادرار کرین اور جو ادویہ استسقاء رحمی کے ضمادات مین پڑتی ہین وہ بھی جنس آبزن ہون خواہ انکا ضماد کیا جائے تاکہ سب پانی باہر کھنچکر نکل آئے بعد اسکے قوی مدرحیض کی ادویہ کا استعمال ہو اور مدرات بول بھی پلائی جائین۔ کچھ خوف نہین ہے اگر حقنہ لئے استسقاء اسکا بھی احتقان کیا جائے شیافات بھی رکھے دئے جائین جو پانی اور حیض کا ادرار کرین۔ خرق سپید کا معمول بھی ایسی مریضہ کو نافع ہے اور بہت سا پانی نکال دیتا ہے **مترجم** حکیم علویخان مرحوم نے ایک وزیرزادی کدخدا کا علاج اسی مرض کا عجیب غریب ترکیب سے کیا کہ ایک پتلا اور لانبا کپڑا اوسکے مقام نہانی مین داخل کرایا جس سے ایک جھلی اندرون رحم کے پھٹ گئی اور سارا پانی بہ جاوے بیلا دفعۃً بہ گیا اوس مریضہ کو بوجہ احتباس منی کے عارضہ ہوا تھا اور بوجہ [illegible] قضیب شوہر کے چونکہ انزال مین کا اتفاق نہین ہوتا تھا لہذا مریضہ کی منی کا اخراج بذریعہ انزال نہو نیسے تھوڑے زمانہ مین مرض آب رحم کا عارض ہوگیا تھا اور دیگر اطبا اسکے علاج سے عاجز ہوچکے تھے پس طبیب کو لازم ہے کہ ایسے امراض مین علم کو کام اور دنیا کو بھی اچھی طرح جانے اور زوج اور زوجہ کی کیفیت مباشرت سے بذرائع اور وسائل پوری واقفیت بہم پہونچائے فقط طب کے قواعد کو نکھ جاکرکے اپنے کو طبیب کو ہمہ دان ہونا اور پھر سرد گرم زمانہ کا تجربہ کار ہونا بھی ضرور ہے واے بر حال اطبائے زمان اور معاصرین کے جنھون نے نام طب یونانی کا خراب کرڈالا

نفخہ رحم کا بیان بیشتر سبب اوس نفخ اور ریح رحم کے پیدا ہونیکا ضربہ اور سقطہ وغیرہ ہوتا ہے کہ اسوجہ سے مزاج رحم کا ضعیف ہوجاتا ہے اور اکثر بعد ولادت جو فم رحم کے اولٹ جانیسے ہو خواہ شدت برودت سے فم رحم سدہ ہو جائے اور ریاح اندرونی فضاء رحم مین خواہ لیف رحم کی درز اور سوراخون مین خواہ نم یا لیف رحم کے زاویہ اور گوشہ نین بوجہ اسی برودت کے منتفخ ہوجائین خواہ جو احتقان ریاح کہ لیف رحم کی درزون مین ہوکر نفخہ پیدا کرتا ہے اسکی صعوبت بہت زیادہ ہوتی ہے اور اسکے بعد صعوبت اوسکی ہے جو زوایا مین احتقان ہوا اوسکے بعد صعوبت اوسکی ہے جو تجویف کے احتقان ریاح سے پیدا ہو **علامات** کبھی ایسی قوت سے ریح اندر رحم کے اور رحم کی لیف مین بند ہوجاتی ہے تاآنکہ اسکا درد اور اوسکی تمدید اور کشش پیڑو تک پہونچتی ہے اور دونون بیخ ران مین پھیل جاتی ہے اور پھر دونون رانون تک بڑھکر پہونچتی ہے اور حجاب و معدہ تک بھی پھیل جاتی ہے اوس نفخہ کے بجانیسے آواز ڈھول کی آتی ہے اور جیسے استسقاء طبلی مین شکم کے آواز ہوتی ہے کبھی یہ نفخہ کسی مقام رحم سے منتقل ہوکر دوسری جگہ پر آجاتا ہے ہمراہ اس نفخہ کے بعض مینی ریح اور ضربان اور چبھن ایسی ہوتی ہے کہ نوی اور گرم ادویہ سینکنے سے اسمین سکون پیدا ہوجاتا ہے اور پھر جب سردی پہونچے وہی اعراض عود کرتے ہین۔ دبانیسے فراز ہوکر اس نفخہ کے چند ٹکڑے الگ الگ ہوجاتے ہین پیڑو اس نفخہ کے ہونے سے اونچا ہوجاتا ہے اکثر یہ ریح مدۃ الایام باقی رہتی ہے کہتے ہین بالگمان اطبا کا یہ ہے کہ یہ ریح بروقت شامل ہونے رحم کے منی پر فنا ہوجاتی ہے اور یہ اشتمال رحم کا منی پر مثل اشتمال حمل کے ہے یا نہو بلکہ کسی اور وجہ سے منی رحم مین آجائے جیسے احتباس منی کے طرق اوپر مذکور ہوچکے ہین **علاج** ایارج لوغاذیا اور سکنجبین کا استعمال ہمراہ ماء الاصول اور بزور کے سود مند ہے بعد استفراغ اوس مادہ کے جو اس نفخہ کو پیدا کرتا ہے اور یہ استفراغ تمام بدن سے اور خاص رحم سے بذریعہ ایارج فیقرا کے کرنا چاہیے خصوصاً جبکہ مرض پرانا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اوسوقت ایارج ارکاغانس طبیب کے ذریعہ سے کیا جائے اور روغن کلکلانج نافع ہے اور نفع اسکا اس نقوع کو زیادہ ہے شیافات غلال ورعو دبلسان اورحب بلسان کے روغن ناردین اور روغن سداب ملاکر تیار کئے جاتے ہیں۔ اور نطول بھی روغن سداب اور روغن شبت کا کیا جائے رحم پر ضماد سداب اورتخم تنجنکشت اور کمون اور نطرون اور بیخ سعف اور مرزنجوش اور انیسون اور فوتنج اور سلیخہ اور نانخواہ اور تمام زرور کا کیا جائے کبھی انہیں ادویہ ضماد کو جوند کر کے فتیلہ میں داخل کرتے ہیں اور کبھی انادویہ حارہ کی دھونی دیتے ہیں اور رحم پر اور پیڑو پر محجمانے چپان کئے جاتے ہیں **ریاح رحم کا بیان** رحم میں جس طور سے ریاح پیدا ہوں انکو ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہے اور خصوصاً سر داوقات میں جیسے کوئی شے اوسکے رحم میں جھولتی اور لٹکتی ہے اور جدا جدا اوقات میں درد ہے کہ ٹھہرا رہتا ہے **علاج** طبیب ماہر پر واجب ہے کہ روزانہ مریضہ کو تے کراتا رہے اور ہر روز دو ہم تا نصف درہم کو ایسے جوشاندہ کے ہمراہ پلائے جسمین تخم ایکدرہم زیرہ دو درہم مصطگی ایک انگم جوش دی ہو اور غذا اسکی نخود آب در ازیانہ ہو

بائیسوان فن امراض ظاہرہ ظرفیہ کے بیان مین

یعنی جو امراض بحس بصر بھی ظاہر ہوتے ہیں اور اطراف یعنی جلد اور ہاتھ پاؤن وغیرہ مین پیدا ہوتے ہیں اونکا بیان اور اس فن مین دو مقالہ ہین **پہلا مقالہ** بیان مین اون آفات کے جو ان اعضا کو مقدار اور وضع مین لاحق ہوتے ہین ہیئت ترکیب و دونون صفاق کی واجب ہے پہلے یہ بات معلوم ہو جائے کہ شکم پر بعد جسد ظاہری کے جسکو کھال اور چمڑا کہتے ہین دو جھلیاں تنی ہوئی ہین ایک جھلی کا نام طانی ہے اور یہ جھلی امعا لیعنے آنتون کو حاوی ہے اور ا نکو گندہ کئے ہوئے ہے بسبب اپنی کثافت اور دوموست یعنے چکنے ہونے کے اور عضل بطن کو یہی جھلی جسکا طانی نام ہے لپیٹے ہوئے ہے دوسری جھلی اور وہی بطن ہے جسکا نام باریطون اور مدور بھی اوسی کا نام ہے اسلئے کہ جب وہ جھلی جدا کیجائے اور اپنی تنہائی کی حالت مین دیگر احشا سے الگ کر دیجائے سمٹ کر شل گرہ کے گول گول ہو جاتی ہے اور اسیر کلمغیاں اور فرد نی ما ئے جند زم زم پیدا ہو جاتی ہین اور چھوٹے چھوٹے سوراخ پاخانہ ما ئے باریک شل چھتہ شہد مکھی خواہ زنبور وغیرہ کے نمایان ہوتے ہین ایک دوسری باریک جھلی باریطون آتی ہے جو شکم کی جلد اور جھلی کے نیچے ہے اور دوسری عضلہائے شکم سے اوسکو لازم اور چسپیدہ ہین لطرف یمین اور یسار کے اور انکا لزوم اور چپان ہونا بہت شدت اور استواری سے ہوا ہے بعد اتصال ان دونون عضلہ کے پھر یہ جھلی حجاب اور اجزائے عمیہ بچاہئے ایسی متصل ہوتی ہے گویا کہ متصل ہو کر متحد اور یکذات ہو جاتی ہے معدہ سے اس جھلی کا اتصال بعد استحکام و استحصاف یعنے کھوسے ہونے جو ہر اصلی اسی جھلی کے ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ زمی اور بودا پن مٹ جانیکے بعد جب خوب مستحکم اور مضبوط ہوتی ہے تب معدہ سے متصل ہوتی ہے اور یہ اتصال اسکا معدہ سے منبطا اور پھیلا ہوا ہوتا ہے کہ دونون جدا جدا معلوم ہوتے ہین گو متصل بھی ہین گر جھلی بروقت متصل ہونے کے جگر سے بہت پتلی ہو جاتی ہے جب یہ جھلی معدہ کیطرف چڑھتی ہے اور پھر جب پیچ کھا کر اور گھوم کر معدہ سے اوترتی ہے اور اس مقام پر مجاری عروق اور شرایین کثیرہ کی تمکین اور قرار دہی کے مقامات اور لٹکنے کی جگہ جابجا اسمین درست بنائی گئی ہین۔ پھر جب اس مقام سے اوترتی ہے اور نیچے آتی ہے اب شرب ہو جاتی ہے اکثر مقدار اور جسامت پر باریطون کے ایک باریک عضلہ سے جو شکم پر عریض ہو کر پھیلا ہے اور جھلی کی شکل بن گیا ہے نزش یہی عضلہ باریطون پر پہونچگیا ہے اور اس طرح او سپر ہو پہنچا ہے گویا کہ باریطون کا جز متحد معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ اسکو باریطون سے اتصال زیادہ ہے اور مشابہت اسکو باریطون سے عصبی ہے نہین قوی ہے جب اوس عضلہ سے باریطون الگ کر دیجاتی ہے پھر اسکے نیچ اور بناوٹ زیادہ باریک ہوتی ہے اور درحقیقت باریطون یہی ہے نہایت باریک در بالکل خالص باریطون بے آمیزش کسی اور عضو کے نزدیک خاص تین کی ہے غشار مستبطن اضلاع کا نبات اور رو ئیدگی اوسی جھلی سے ہے جسکو باریطون کہتے ہین منفعت باریطون کی یہ ہے کہ وہیانی جگہ عضل بطن اور امعا کو بھردے اور خلائر ہے اور اسی موضع کو مضبوط کردے اور بطن کے عضل کو اس بات سے روکے کہ خالی مقامات مین جا پڑین اور اس روکنے مین جانب خلف سے مونث ان دونون کو اسکی جہت سے ملتی ہے ایضاً خلف کیطرف سے اور احشا کو فضول و غذا وغیرہ کیواسطے فراخی اور خالی بنائی گئی ہین باریطون اسطرح پر کوطی ہے کہ اومین شوق دفع کرنے فضول کا پیدا ہوتا ہے اور ثقل براز کو اور بول و جنین کے وغیرہ کی وجہ سے یا احشا اور امعا نفخ کردیتی ہین ایضاً احشا کے نفخ شدید کو بسبب پر کرنے غذا وغیرہ کے بھی باریطون منع کرتی ہے اور احشا کو اسمین ربط اور ثبات

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرتب کردیتی ہے صلب کے مقام پر تو باریطون مثل شے واحد کے ہے اور تمام باریطون مین نیچے اور طرف کیطرف ایک غزونی استدادی برگاتی ہے جو لحم غددی کیطرح ہوتی ہے اور بینا مدتی مثل غطا اور پردہ کے باریطون کیواسطے اور بڑی بڑی رگون اور جداول متصلہ درمیان آنتون کے اور معدہ کے جو ہین اونکے واسطے ایک قوم اطبا کا قول ہے وہ کہتے ہین یہ بات کبھی درست نہین ہے کہ صفاق کے واسطے چند قسم کے لیف ہین جو بنے ہوئے اور بافتہ ہین جیسا معلوم ہوا اور اجناس چند اسی لیف کے ہین جو آلات جنون توائے طبیعیہ کا۔ یہ لوگ جب لیفکے تعدد و اجناس کو مانع ہین پھر اونکو ممکن ہے کہ طبقات عروق اور مثانہ اور رحم مین بھی ایک ہی جھلی کے قائل ہون اور بلکہ اوسکو جسم واحد سمجھین۔ یہ دونون حجاب احشا جوف اسفل کی نگاہبانی کرتے ہین پھر جب یہ دونون حجاب بڑھ کر نیچے پہونچے انہین سوراخ باریک اور تنگ پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہی دونون سوراخ دو مجری داہنے اور بائین طرف انثیین کے ہین پھر یہ دونون اوترتے اوترتے جب مذاکیر کے مقام پر پہونچتے ہین دونون بیضون کیلئے مثل دو کیسہ اور جھلی کے ہوجاتے ہین اور نیچے انہین دونون حجابون کی ترکیب اور ترتیب کی تالیف دو جھلیونسے ہوئی ہے کہ ایک جھلی دوسری جھلی کو چھپائے ہوئے ہے اور دونون جھلیونکے بیچ مین بہت سی شریان اور عروق علاوہ شرایین کے ہین شکل ثرب کی شکل کیسہ اور جھلی کے ہے جو معدہ اور ماساریقا اور قولون کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور اوس چیز سے جو غشا اور جال نشو و نما پاتا ہے جو مقدار غزونی باریطون سے قریب معدہ اور اثنا عشری کے اوترتی ہے اور مقدار جو اوسکی غزونی سے نزدیک بڑے کے اور چڑھتی ہے پہلے جو چیز شکم سے ملتی ہے وہ جلد ہے اور اسکے نیچے غشا اول جسکا نام طالی رکھا ہے اور ان دونون اول اور دوم کا نام صفاق ہے پھر صفاق کے بعد باریطون ہے اور اسکے بعد ثرب ہے ثرب کے بعد امعا ہین

فتق کا بیان

اور جو مرض مشابہ فتق کے ہے اور وہ ادرہ قیلہ وغیرہ فتق کا حدوث کہلانا خواہ پھٹ جانیسے جھلی کے ہوتا ہے اور اوسمین کسی چیز کے پڑنیسے جسکو کوئی جسم غریب جو اوسی مین پہلے سے گرا ہو اٹھا نافذ کر دیتا ہے خواہ اسوجہ سے فتق عارض ہوتا ہے کہ تنگی مجاری غشا مین اتساع پیدا ہو خواہ انحلال عارض ہو پھر جسوقت یہ امر واقع ہوا اور دفع ہو کر وہ جسم نافذ کھلنے کھلنے دونون خصیہ تک پہونچے اسکا نام ادرہ بضم ہمزہ و سکون دال مہملہ رکھا جائیگا۔ اور قیلہ بھی کہین گے اور سوائے اسکے سب کا نام مطلق فتق ہے اکثر ادرہ خصیہ کا اور صلابت اوسکی اور ہٹ جانا خصیہ کا اپنی جگہ سے اور صلابات صفن یعنی فوطہ اور کیسہ کے قریب ہی مین واقع ہوتے ہین اسلئے کہ کبھی یہ امر عارض ہوتا ہے کہ دونون چھوٹے سوراخ جو منہ کو ہوچکے پھیل جاتے ہین ضعف کیوجہ سے خواہ جوڑ کے متصل دونون ثقبہ کے سے پھٹ جانیسے کسی رطوبت سوء کیوجہ سے خواہ رطوبت بالعرض کے سبب سے یا کسی ریئہ کی اعانت کیوجہ سے اور چیخنے چلانے یا کسی حرکت مزعج سے اور سقطہ اور گرنیسے یا امساک یعنی رک جانیسے منی متحرک کیوجہ سے جو فضلہ رک جائے اور دفق اوسکا معدوم ہوجائے خواہ مرد کے اوپر عورت کے چڑھنے سے بروقت جماع کے خواہ زیادہ تعب و حبس نفس کی ہو بروقت مجامعت کے خصوصاً کردہ جماع بروقت امتلا معدہ کے ہو اسی طرح جماع کرنیسے بروقت بدہضمی اور تخمہ کے اور بروقت مجتمع ہونے ریح اور بخارات کے شکم مین کران سب صورتون مین یا تو ثرب اوترآتی ہے یا حجاب یا دونون ساتھ ہی اور اونکے ہمراہ آنت بھی اوترآتی ہے خصوصاً جس آنت کا نام اعور ہے اسلئے کہ اعور بعض بے لگاؤ آنت ہے کسی سے مربوط نہین ہے یا فتق چند رطوبات سے پیدا ہوتا ہے جو خصیہ مین رزیش کرکے آتی ہین بارادہ دفع طبیعت کے خواہ اوسی خصیہ مین وہ رطوبات ہوتے ہین اسلئے کہ سوء طبیعت کا عضو ہے کہ خون کو تبدیل بطرف مائیت کے کر دیتا ہے کبھی یہ فتق ایک خاص جھلی کو خصیہ مین پیدا کردیتا ہے اور اکثر ظرف مذکورہ خالص خون کی ہوتی ہے یا دیدی رطوبت اور مدی ہوتی ہے جبکہ سبب فتق کا چوٹ لگنا خواہ گرپڑنا ہوتا ہے خواہ ریاح نافخ سبب فتق کے ہوتی ہین بشیر لوہے سے علاج کرنا یعنی کاٹ چھانٹ اس مرض کو مفید ہوتا ہے کبھی اوسی مقام پر گوشت اوگ آتا ہے اور اکثر فوطہ موٹے ہوجاتے ہین یا سخت ہوجاتے ہین کسی ورم کیوجہ سے خواہ بسبب فربہی کے اوسوقت یہ فتق مشابہ ادرہ کے ہوجاتی ہے اور نام اسکا اوسوقت ادرہ لحمی رکھا جاتا ہے کبھی یہ مرض اسی طرح سے اربیہ اور کش ران مین بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی رگین خصیتین کی پھول جاتی ہین اسکا نام ادرۃ الدوالی ہے کبھی ثرب خصیتین مین استرخائے شدید بدون فتق کے پیدا ہو کر مشابہ ادرہ کے ہوجاتا ہے کبھی فتق دونون خصیے کے اوپر پیدا ہوتا ہے اور کش ران کے نزدیک خواہ اوس سے بالائی مین اور ناف کے اوپر یا دونون حالب جو پیڑو کے داہنے بائین ہین پھر یہ مرض پیدا ہوتا ہے ناف کے اوپر بہت کم اور بندرت پیدا ہوتا ہے بہ نسبت اور مقامات کے اسلئے کہ یہ مقام عضل کی کثرت سے دبا ہوا ہے اور اوسکے نیچے پورے پورے اطراف اور کنارے عضل پہونچے ہوئے ہین کبھی ناف اونچی ہو کر اوبھر آتی ہے اور یہ بھی ذیل فتق ہے جو فتق ناف سے اوپر ہو اسکے اعراض بہت خراب اور مہلک ہوتے ہین اگرچہ زیادہ اور بڑھنا اسکا کثر ہوتا ہے اور اول زمانہ عروض مین زیادہ ایلام اور ایذا دہی نہین کرتا ہے اسلئے کہ ایسے فتق مین معاودت کی آمد ہوتی ہے اور اسکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور مزاحمت اور تنگی ہو پھر فضل بڑا ایسے مواضع کا منبس ہو جاتا ہے اور براہ سبز جب نہ نکلا تو نفخ کی راہ سے برآمد ہوتا لہٰذا یہ فتق از قسم ایلاوس کے ہوتا ہے اور وہی قلق اور کرب
پیدا ہوتا ہے جو ایلاوس کا ہے (اللھم احفظنا) اگر یہ فتق ناف کے نیچے ہو تو اتساع اور پھیلنے کو زیادہ قبول کرتا ہے اور زیادہ بڑھتا جاتا ہے اور پہلے زیادہ معلوم نہیں ہوتا ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قیلۃ الماء اور قیلۃ الریح بہ نسبت مرض نوی ہے اور بدشواری علاج پذیر ہوتا ہے اگرچہ مقدار میں چھوٹا ہو اور قیلۃ الماء مرض سہل ہے اگرچہ بڑا ہو **علامات**
علامت مشترکہ جملہ اقسام فتق کے یہی ہے کہ ایک زیادتی اور فزونی ظاہر ہوتی ہے اور درمیان صفاق داخلی اور مراق کے ظاہر ہوتی ہے اور ظہور اوسکا بروقت حرکت کے زیادہ ہوتا
ہے اور بروقت سانس گھٹ جانیکے اور جو فتق بسبب اتساع اور پھیل جانے مجری کے ہو اوسکی علامت یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور نوطون میں نمایان ہوتا ہے بدون
حرکت عنیف اور چلانے وغیرہ کے اور یہی اور خصیہ ہوتا ہے اور اس سے زیادہ پھر جو فتق ہے اوس میں انخراق اور پھٹ جانا کسی عضو کا ضرور ہوتا ہے اور اوسکے علاج میں
تخفیف کی تدبیر نافع نہیں ہوتی۔ آنت سے جو فتق پیدا ہوتا ہے اوسکی علامت یہ ہے کہ آنت جو کل شکم میں در آتی ہے جبوقت مریض چت لیٹے بہت جلد وہ آنت اپنی
جگہ عود کرتی ہے اور قراقر کی آواز محسوس ہوتی ہے خصوصاً بروقت دبانے کے قرب اور صفاق کا فتق اوسکی حدوث کی دلیل یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور عمق
بدن کیطرف مائل ہوتا ہے اور وضع اوسکی مستوی اور ہموار ہوتی ہے اور ایسے اور میں قرقرہ دبانے وغیرہ سے نہیں پیدا ہوتا ہے اور اکثر اسکا حجم عمق میں چھوٹا ہوتا ہے اور اکثر
بدن طرف خارج بھی ہو جاتا ہے اور کل تار ہے اور اوسکا حجم زیادہ ہوتا ہے اور نجات اوس سے دشوار ہوتی ہے اور مثل قیلۃ الماء کے نہیں [illegible] ہے مگر اوسکا چھونا مخالف چھونے اوس سطح
اوس مریض کے ہوتا ہے جسکو قیلۃ الماء ہے اور جسے قیلہ ریحی عارض ہو فتق معوی اور فتق ثربی کا رجوع اور اپنی جگہ پلٹ جانا زیادہ دشوار ہے بہ نسبت رجوع فتق ریحی کے
قیلۃ الماء کی شناخت جیسے اور فوطہ کے تمدد اور لمعان دے اور اوسپر چمک اور براقی پیدا ہونیسے اور نوطہ کی ملاست اور نرماہٹ سے کیجاتی ہے اور فتق یہ بھی رجوع
نہیں کرتا ہے اور اپنی جگہ پلٹ نہیں جاتا ہے اور نہ اندر داخل ہوتا ہے قیلۃ الریح ایک معروف اور مشہور مرض ہے اسلئے کہ انتفاخ ریحی ظاہری چیز ہے اور یہ قیلہ ریحی بلا
مزاحمت زائد عود کرتا ہے اور پلٹ جاتا ہے اور نہ اسکے رجوع کرتے وقت کسی قسم کا درد ہوتا ہے اور اوسی حال موجود میں رجوع کر جاتا ہے اور چت لیٹنے سے کچھ اسکا پلٹنا [illegible]
نہیں ہوتا ہے بہ نسبت وقت آخر کے جو وقت چت نہ لٹایا جائے اسلئے کہ حکم اوسکا چت لیٹنے اور نہ لیٹنے میں متشابہ ہے اسلئے کہ اوس میں گرانی اور پیچیدگی نہیں ہے اور قیلہ
معوی کا رجوع مختلف طور پر ہے کہ چت لیٹنے کے وقت تھوڑی سی آسانی رجوع میں ہوتی ہے اس معوی فتق سے دردہائے شدید پیدا ہوتے ہیں اسلئے کہ فوطون میں
تمدد پیدا ہوتا ہے اور خصیون میں عصر اور فشار ہوتا ہے ثربی کی علامت یہ ہے کہ خاص نوطون میں ہوتا ہے نہ داخل میں اوسکے اور اس میں کسیقدر صلابت اور غلظ اور
اختلاف شکل بھی ہوتا ہے اور اکثر بسبب ورم صلب کے اس میں ہوتا ہے اوسکا نام [illegible] ہے اور دوالی کی شناخت بھری ہوئی رگون سے ہوتی ہے اور رگون میں التوا اور پیچیدگی
گرہ کی صورت کے ہونیسے اور اوسکے اشتمال میں استرخا اور ڈھیلاپن اور سکڑنا اور سمٹ جانا دونو کا اس میں مانعت ہوتی ہے اور حرکات سے مانعت پیدا ہوتی ہے اور
انگلیون سے دبانا اگر تمدد پیدا کرے تو شراین کا ورم بھی اور جو [illegible] کا ہوگا اوسکے دبانے سے تمدد پیدا ہوگا بلکہ یہ ورم اوس اور [illegible] ہوگا جسنے غذا ان اعضا کو [illegible]
علاج تدبیر کلی اور علاج تمام اقسام کے فتق کا یہی ہے کہ امتلا کو ترک کر دیں اور حرکت زیادہ نہ کیا کریں اور اوچھل کود [illegible] اور زیادہ جماع بھی
ترک کر دیں اور بہت بری حالت ان حرکات کے کرنیسے جب ہوگی کہ بروقت امتلا معدہ کے واقع کریں ان بیمارون کے لائق یہ امر ہے کہ جن غذاؤن سے نفخ
پیدا ہوتا ہے اونکو بالکل ترک کر دیں اور زیادہ پانی پینے سے احتیاط کریں اور جتنی چیزیں ارخا اور ڈھیلاپن پیدا کرتی ہیں اونکو بھی ترک کر دیں تا اینکہ حمام کا نہانا بھی چھوڑ دیں
جبوقت پر بعض کچھ کھائے لازم ہے کہ چت لیٹ جائے اور جب بیٹھے فتق کی جگہ بندھی ہوئی ہو اور جماع کے وقت خاصکر ضرور فتق کو باندھ لیا کرے اور جبوقت جماع کرے چاہئے
کہ پیٹ اوس کا خالی ہو اور کسی قسم کی گرانی غذا وغیرہ کی شکم میں نہو یہ بھی معلوم رہے کہ غرض فتق کے علاج میں شق اور شگاف کے مقام کا ملنا اور درست ہو جانا ہے اگر یہ امر ممکن
ہو یا یہ کہ جسقدر چاک ہو گیا ہے اوسیقدر باقی رہے بڑھ نجائے یا اینکہ جسقدر کہ ارخا اور ڈھیلاپن پیدا ہوا ہے اوس میں خشکی پیدا ہو جائے خواہ جو جگہ کشادہ ہوگئی ہے سمٹ جائے اور جو چیز اوترا کی [illegible]
قرب وخواہ کوئی آنت ہو اوسکو پھر اپنی جگہ پھیر لیجانا اور جو کچھ اوس میں جمع ہوا ہے اوسکی تحلیل کر دیں اگر پانی جمع ہوا ہے اور جو مادہ کہ تمدد پیدا کرتا ہے اوسکی پیدائش کو منع کرنا اور اگر تحلیل [illegible]
اوسکا اخراج کریں کیونکہ جلد اوسکے شگاف کا التحام اور جوڑنا خواہ اوسے بحال خود محفوظ رکھنا چاہیے تاکہ زیادہ نہو اور یہ سب تدبیرین ایسی دواؤن سے ہوتی ہیں جو سخت اور قوی
ہیں اور قبض کی قوت بھی اون میں ہو جسقدر شگاف چھوٹا ہوگا اوسکا ملنا اور زخم کا بھر آنا آسان ہوگا بخشتر داغ لگانیسے اس بارہ میں اعانت لیجاتی ہے اور شگاف

HAKEEM SHOUKAT ALI

بند ہو جاتا ہے تخفیف ادویہ محللہ سے حاصل ہوتی ہے اور داغ دینے سے بھی تخفیف حاصل ہوتی ہے لہذا اوس سے استعانت ہوتی ہے۔ اور ری آنت وغیرہ کا پھیر لیجانا بذریعہ بندش اور پٹی چڑھانے سے حاصل ہوتا ہے مجتمع رطوبات کی تحلیل ضمادات استسقاء کیجاتی ہے خواہ اور امراض رطوبی کے ضمادات سے۔ مادہ کی آمد کا روکنا بذریعہ استفراغ کے ہوتا ہے اور بذریعہ تبدیل غذا کے اخراج مادہ موجودہ کا ادویہ معروفہ سے ہوتا ہے اوسمین بھی قوی ادویہ کو اختیار کرنا چاہئے اور عمل حدید سے یعنی جراحی کرکے بھی اخراج مادہ کا ہوتا ہے **فتق معا اور ثرب کا علاج** اگر نزول ان دونو کا کیسہ خصیتین مین ہو رد کرنا اور اپنی جگہ لیجانا ممکن ہے گو دشوار ہے بعد رد کرنے ان دونون کے اوس فتق مین جو اوپر کی طرف ہو سکے کرنا فتق اسکا روکنا چت لیٹنے سے بآسانی ہو سکتا ہے اور تھوڑا اسا ابھرنے سے دبکر اپنی جگہ آجاتا ہے اور رد کرنے فتق یعنے شگاف مین زیادتی ہو جائے جسقدر بڑھجائے اوسکی تخفیف کرنی چاہئے اور رطوبت اوسکی خشک کردیجائے اور جو مقام پھٹ گیا ہے اوسے ملا دیا جائے اور اوسکے جوڑ دینے کی تدبیر کرنی درکار ہے اور جب بالکل آرام ہو جائے اور فتق سے نجات ہو جائے بیمار کو کسی آب گرم مین بٹھائین اور مقام فتق پر ملینات کا ضماد کرین اور گرم چیزون سے سینکین تاکہ اوتری ہوئی شے اپنی جگہ پر آجائے بعد اوسکے باستواری بندش کردین اور اوسپر ادویہ جامعہ جو سرکے ہوئے عضو کو یکجا کردیتی ہین اوسپر رکھین اور تین روز تک یہی تدبیر جاری رکھین اور مریض چت لیٹا رہے اور پٹی چوکور مربع سے بندش کیجائے اور ان رفائد کا استعمال رہے جو کھلے ہوئے زخم کے باندھنے کے یکجا کردینے کیواسطے تیار رہتی ہین اکثر اسی مقام بندش پر داغ بھی لگا دیا جاتا ہے رفادہ اور پٹیان بہت سی اور گول تھیلیان نہ باندھی جائین ورنہ زخم بھاگر زیادہ پھیل جائیگا۔ بڑا شگاف ضرر دیتا ہے کہ اس کا التحام کیا جائے اور اوسکے ملجانے اور ہمواری کی تدبیر کیجائے اور ایسے فتق کے پاس لوہے کا کوئی اوزار لیجانا درست نہین ہے ادویہ مشروبہ کو جنکے پینے سے مریض فتق کو نفع کرنا ہے بخوبی آزمایا اور جوشاندہ جوز السرو کا ہے خصوصاً جبکہ اسی جوشاندہ مین جو ضماد کو گھولا جاوے اور کوئی بھی مفید ہے ضماد جو مقام شق پر لگانے کے لائق ہین مناسب یہی ہے کہ اوسکا استعمال دو وقت کیا جائے کہ دو بار مین زخم کی یکجا ہوگئی ہون اور دونون کنارے زخم کی سمٹ کر اور کچھ چڑھ چکی ہون اور جو شے اوترآئی تھی آنت خواہ ثرب وہ سکو اپنی جگہ پھیر لیجانے سے فراغ حاصل ہو چکا ہو ان سب احوال کے بعد ضمادات معلومہ مین سے کوئی ضماد کیا جائے جسمین اہلیل و جوز السرو اور برگ سرو داخل ہو اسلئے کہ یہی ادویہ اصول ہین اون ضمادات کے جو واسطے جمع کردینے عضو کے تیار کئے جاتے ہین بسبب اسکے کہ انکا نفع زیادہ ہے اور مقل و کندر اور صمغ اسوال بریشم ماہی اور ریشم جلا ہوا اور دبق اور کماۃ خشک گوشت سرطان اور گلنار خستم ح بونڈی کے اور جلنار و افیون در مصطگی اور آس یابس اور سونگ سفشر اور اے پینے روشنائی اور برگ خطمی شب یمانی اور ساق اور ثمرۃ الطرفا اور مغزہ قنطوریون اور صبر سقوطری اور مر نسخہ ضماد کا یہ ہے کہ اقاقیا اور کندر اور صبر سقوطری اور زرنیخ کندر تین درہم مقل دو درہم اقاقیا انزروت مکمل ایکدرہم اون دستہ مین کوٹکر اول شب سرکہ مین بھگودین پھر صبح کو کسیقدر اہلیل ملا کر پیسین اور روئی کا ایک پھایا اوس دوا مین خوب تر کرکے مقام شق پر رکھین اور پٹی وغیرہ سے باندھدین (ضماد خفیف) مصطگی انزروت کندر سب ہموزن لیکر پیسین جو منقے کے نبیذ مین گھولا گیا ہو ان ادویہ کو خوب ملائین اور کاغذ کے ٹکڑے پر طلا کرکے مقام شق پر چپکا دین اور بندش کردین اسی طرح کا دوسرا نسخہ یہ ہے صبر اور ریش اور کندر ایضاً اور نسخہ جوز السرو کندر اقاقیا گلنار انزروت دم الاخوین اور مر مکی اور مازو اور اہلیل سب ہموزن لیکر باریک پیسین اور صمغ مین گوندھ کر بھنے شراب خواہ اور جس جگہ فتق ہو چپکادین اور جبتک خود چھوٹ کر گر نہ پڑے لگا رہنے دین۔ یہ ضماد جید ہے کہ اوسکو تکے فتق کو جلد زود کرتا ہے اور گوشت پورا لاتا ہے پوست انار دس درہم مازوئے خام پانچ درہم کسی شراب قابض مین جوش دین اور پانچ اوقیہ سے وزن شراب زیادہ نہو بعد اوسکے آنت وغیرہ کو اوپر چڑھا کر آب سرد سے پہلے موضع مادہ کا نطول کرین اور پھر یہی ضماد لگادین اور ایک ہفتہ تک جدا کرین خواہ ہر ایک دس روز کے اندر اگر یہ ضماد کرین یہ ضماد بھی عجیب ہے مصطگی فنثور کندر جوز السرو مرمکی سریشم ماہی انزروت ہموزن لیکر پہلے سریشم کو سرکہ شراب مین گھولین پھر ادویہ کو اوسکے ذریعہ سے یکجا کرین اور ضماد بنائین کبھی اوسکے لئے ضماد گلنار اور اسپغول اور بیخ سوسن بری کا کردینا کافی ہوتا ہے اور جبر ضماد لگا مدسلا ما جو کافی کی ایکقسم ہے کافی ہو جاتا ہے اور کبھی اوسکے فتق پر مقل شراب ورد روغن زنبق گھولکر خواہ اوسمین جند بیدستر ملاکر استعمال کردینا کافی ہوتا ہے خصوصاً اگر فتق مائی ہو اکثر اشراض مین جو کاشنو ملاکر ضماد بھی اوسکے لئے کافی ہو گیا ہے **فتق مائی کا علاج** کبھی مائیت کا اخراج بزل مرج سے یعنے ایسے شگاف سے جو طبقہ دار ہو کیا جاتا ہے کبھی ادویہ مجففہ مائیت سے استفراغ مائیت کرتے ہین کبھی لوہے سے داغ دیتے ہین خواہ ادویہ حارہ سوزندہ سے اوس مقام کو جو متصل فتق کے ہے صفاق سے کردہ وہ تھیلی بعد داغ دینے کے تنگ ہو جاتی ہے اور پھر پانی کا اوترنا رک جاتا ہے۔ بزل اور بعض جو وہ طریقے شگاف دینے کے

ہیں اور کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے خصیہ اوپر کی طرف اٹھائے جائیں اور کیسہ انثیین سے اوپر چڑھائیں اور پیڑو پر نورہ لگایا جائے اور بال اور ردین پیڑو پر اور بھی سب کاٹے بال نورہ سے گرا دئے جائیں اور موضع علیل پر بھی بال صاف کر کے مریض کو تختوں پر خواہ دوکانچی وغیرہ پر چت لٹایا جائے اور ایک خادم داہنے ہاتھ پر اوسکے بیٹھ کر اوسکے ذکر کو اوپر کی طرف کھینچے بعد ازاں کسی سنی وغیرہ جو شے ہتھیار سے جلد کھینچی جائے گرہ لگانا چاہئے اس طرح سے کہ نقطہ اپنے بائیں وزن کے کشش خاص ورز اور سیون تک نہ پہونچے۔ بعد ازاں سیون کے متوازی چاک کر دیا جائے۔ کوشش اچھی طرح کرنی چاہئے کہ سب لیفت اوتر آئے اور سارا پانی نکل جائے۔ پھر دوبارہ اختیار ہے اگر جی چاہے تھوڑی دیر کے بعد جب پانی اوتر آئے پھر اسی طرح سے بزل کریں اور اگر جی چاہے بزل اول ہی کے بعد اسی مقام کو داغ دیں۔ داغ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک باریک سلائی وغیرہ لوہے کی لیں جسکے منہ پر گھنڈی سے گول گول ہو اور جسقدر گرمی داغ لگانے کیواسطے درکار ہے اتنی ہی حرارت سے اسکو گرم کریں اور دونوں خصیوں کو باندھ کر جسقدر اونکو دور ہٹا سکیں ہٹا دیں بعد ازاں آلہ آہنی مذکور کو کیسہ انثیین پر پھیلانا شروع کریں اس طرح سے کہ خصیے سے چھو جائے اور کیسہ انثیین او وبار طبقین تک پہونچے کہ اوسکے جرم کو سمیٹ دے اور انتشار دے تاکہ اوسمیں پانی نہ اوترنے پائے۔ مدخل کا رکھنا جیسے جونکھی وغیرہ اندر رکھکر پانی نکال لیتے ہیں بزل سے یہ نہایت اچھا ہے۔ بعد داغ دینے کے خشک پٹہ اور پٹی کا علاج معلوم کریں جو کتاب چہارم میں آتا ہے اور زخم کا اندمال کیا جائے کہ شرابطیوں کو کسیقدر قطع کر کے پھر اوسکو داغ دیتے ہیں اور شق شدہ موضع پر قوابض کو رکھتے ہیں اور بہار کا پانی بلا کا بند کر دیتے ہیں۔ ضماد جو قیلہ الماء کیواسطے مناسب ہیں وہی اضمدہ استسقا اور طحال کے ضمادات ہیں مثلاً ایک یہ ضماد ہے مویزج اور کمون کو ہمراہ زنجبیل تر برابر آدھ کے کچلا کریں اور کوٹیں کہ شل مرہم کے ہو جائے اور اسی کا ضماد کریں۔ ایضاً طفل و حب الغار اور بورہ اور موم اور زیت کہنہ کا مرہم بنا کر اوسپر رکھیں۔ ایضاً خاکستر بلوط کو زیت میں جو بکار کاڑھا کیا ہو گوندہ کر ضماد کریں کہ بہت نافع ہے انطرون تیس درہم موم بھا اوقیہ زیت چہار اوقیہ مرچ سیاہ و حب الغار پس دانہ ان سب کا اجزا ضماد چسپندہ تیار کریں نقل عربی آدمی کے تھوک میں گوندھ کر ضماد کرنے سے اکثر قیلہ کو تھکا قیلہ مائی دور ہو گیا ہے **فتق ریحی کا علاج** تدبیر تمام کی یہ ہے کہ نافخ اشیا سے دوری اختیار کریں بقول کے اقسام سے ہوں خواہ حبوب سے اور امتلاء ہیضہ از حد حجر سے قرار پیدا ہوتا ہے اور ہضمی عارض ہوتی ہے اوس سے اجتناب کریں اور جملہ اقسام کی غذا اور شرابہائے غلیظ سے دوری اختیار کریں اور ادویہ محلل ریاح جیسے کمونی اور سنجرینا اور اطریفل کبیر اور ایسے ہی جلادویہ جو خولنجان سکنجبین نانخواہ کے ساتھ استعمال کریں۔ یہ معجون ان لوگوں کے واسطے عمدہ ہے برگ سداب خشک اور زوفا اور کمون اور اجوائن تخم پنجنکشت بورہ اور فوتنج سب کو ہموزن لیکر اور کل ادویہ کے ہموزن افتیمون و حنظل کرکے شہد کے ساتھ تیار کریں۔ سداب اور کمون اور پنجنکشت اور فوتنج اور برنج ترکی اور حب الغار اور مرزنجوش اور شیح ارمنی اور ادویہ کا بھی ضماد کیا جاتا ہے۔ جن ادہان کی تمریخ اور مالش کیجاتی ہے وہ یہ ہیں روغن قسط اور زنبق اور ناردین خاصکر زیادہ مفید ہے۔ تکمید اور سینک ادویہ محلل ریاح سے کیجاتی ہے جو اکثر مذکور ہو چکی ہیں جب درد کی شدت ہو شیافہائے مصلح جیسے شہد اور نطرون اور سکبینج اور جاوشیر اور کمون اور تخم سداب اور برگ سداب اور جند بیدستر سب ادویہ ملا کر خواہ بعض ادویہ جیسی حاجت ہو ادھنین سے تیار کریں **قیلہ لحمی اور دوالی کا علاج** اس کا علاج وہی ہے جو اورام صلبہ کا ہے اور اکثر گاہ یہ ہے کہ قیلہ دوالی میں تمریخ اور مالش مرہم باسلیقون کافی ہو جاتی ہے اور زخم حربیان اور حرام مغز جانوروں کے بھی کفایت کرتے ہیں **ناف کا اونچا ہونا** بھی بطور فتق معلوم اور مذکور کے ناف اونچی ہو جاتی ہے اور کبھی استسقا کے سبب سے یہ مرض اس طرح سے پیدا ہوتا ہے کہ تنہا اسی مقام میں رطوبت مجتمع ہو جاتی ہے خواہ ریح کا اجتماع اسی خاص مقام پر ہو جاتا ہے اور کبھی وریدیا شریان اسکا سبب اس طرح سے ہوتا ہے کہ خون کی مقدار بطرف ناف کے بہا کر ناف تک پہونچتا ہے۔ ورم صلب کے سبب سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور گوشت کی زیادتی زیر جلد ہو جانے سے بھی ناف اوبھر آتی ہے۔ **علامات** ثرب یا آنت کے خروج سے اگر ناف اونچی ہو جائے اوسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ اوسکا بعینہ بدن کے رنگ کا ایسا ہوتا ہے اور وضع میں نشیب و فراز میں اختلاف ہوتا ہے خصوصاً فتق امعا کی وجہ سے اگر ناف اونچی ہوئی ہو اور آنت کی شق کے ہمراہ درد بھی کسیقدر ہوتا ہے اور بھینچنے دبانے سے ناف غائب بھی ہو جاتی ہے اور اکثر قرقرہ کی آواز دے کر غائب ہوتی ہے اور مرخیات کے استعمال سے ناف کی اونچائی زیادہ ہوتی ہے جیسے حمام کرنا خواہ مالش روغن کی کرنی اور حرکت سے بڑھجاتی ہے۔ جو اوبھرنا ناف کا بسبب رطوبت استسقائے زقیہ کے ہوتا ہے دبانے سے وہ دبتی نہیں ہے اور نرمی اوسمیں زیادہ ہوتی ہے اور بھینچنے دبانے سے کسی طرح کا تغیر اوسکی بلندی میں نہیں ہوتا ہے رنگ اوسکا مثل رنگ بدن کے ہوتا ہے جو ناف

HAKEEM SHOUKAT ALI

ریح کے سبب سے اونچی ہوتی ہے اوسکی نرمی اور مدافعت بہ نسبت اوس اونچی نا کے بہت کم ہوتی ہے جو رطوبت کے سبب سے اونچی ہوئی ہے اور آواز اوسکی منہ لگنے بجانے میں مثل طبل اور ڈھول کے ہوتی ہے اور جو نا خون کی آمد سے اونچی ہوجاتی ہے اوسکا رنگ خون کا سا اور سیاہ ہوتا ہے جو نا گوشت زائد کے اوگنے سے خواہ کسی اور صلابت زیر ناف کے کارن ہونے سے اونچی ہوتی ہے وہ پتھرائی ہوئی اور سخت ہوتی ہے اور مثل دیگر اقسام کے دبانے اور بھینچنے سے وہ ہرگز نہیں دبتی ہے **علاج** جو نا رگ جہندہ خواہ جہندہ یا ریح کے سبب سے اونچی ہوتی ہو مناسب نہیں کہ اوسکے علاج کے درپے ہوں اور اگر اوسکا علاج کیا جائے ضرور ہے کہ قطع کر ڈالنے اور ٹانکے لگانے اور درخت کرنیکی حاجت ہوگی ورا اوسکے علاوہ اور اقسام کا علاج یہ ہے کہ مریض کو کھڑا کرکے تکلیف اس بات کی دیجائے کہ اچھی طرح سے اپنا پیٹ پھولا دے اور سانس بند کرے تاکہ اونچائی جتنی کی جسقدر ہے خوب نمایاں ہوجائے گرد اوسکے ایک دائرہ کی لکیر کسی چیز سے کھینچدیں کہ تمیز اور جدا ہوجائے یعنی ہر وقت وہی حد معین معلوم رہے اوسکے بعد مریض چت لٹا دیا جائے اور عنزورتی وغیرہ سے جسقدر نشان بنا ہے گرد اوسکے خوب کھینچیں اور پھر مراق پر بھی اسیطرح عنبر وغیرہ سے عمل کریں گو لحاظ رہے کہ مراق کے نیچے کی جلد نہ کھینچ پائے پھر اوسمین سوئی اور ڈورا داخل کردیں اسطرح سے کہ نیچے کے جسم تک سوئی کا ڈوب نہ پہنچے بعد اوسکے چاک کردیں نقطہ مراق کے بیچے تک اب اگر ناف کے نیچے کوئی آنت آگئی ہو اوسکو نیچے ہٹا دیں۔ اور اگر ثرب آ گئی ہو اوسکو کھینچکر عضل کو کاٹ ڈالیں بعد اوسکے موضع چاک شدہ پر ٹانکے دیں جلد پر ڈورے اور مضبوط اور سخت ڈوروں سے کہ ایک ڈورا دوسرے کو تناؤ دے اور قطن پر اوسکے بندش اوپر لگائے اور سی دیا جائے اور ڈوروں کے چار سے نکال لئے جائیں اور اوسکی رعایت رہے کہ عضل ساقط کردیجائے اور جو باقی رہے اوسکا اندمال ہوجائے اور زیادہ کوشش کیجائے کہ اندرون طرف اندمال ہو باہر کیطرف نہو ورنہ بدنما معلوم ہوگا۔ ریح کا علاج بھی وہی زلال در قطع کرنا اور ٹانکے لگانا ہے جسطرح اوپر بیان ہوا **حدبہ اور ریاح افرسہ کا بیان** کوزہ پشتی اور کوبڑ نکل آنا اگر آگے کو جھک جائے خواہ لقوہ کوبڑ کیطرح پیچھے کو زیادہ اکڑ جائے دونوں کو حدبہ کہتے ہیں اور ایک قوم نے پیچھے کیطرف اکڑنے کا نام تقصع رکھا ہے بہرحال حدبہ پیٹھ کے فقرات اور گوریوں کا اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہے آگے کیطرف ہٹیں خواہ پیچھے کیطرف آگے ہٹنے کو حدبۃ المقدم کہتے ہیں اور جب آگے کیطرف زوال فقرات ہو اوسکا نام قعس اور تقصع ہے اور پیچھے در جانب خارج پشت کیطرف ہٹنے سے حدبۃ المؤخر پیدا ہوتا ہے اور کسی ایک داہنے بائیں ہٹنے سے التوا پیدا ہوتا ہے اسباب حدبہ کے یا امور بادیہ خارج از بدن ہوتے ہیں جیسے چوٹ لگنا خواہ گر پڑنا وغیرہ یا امور بدنی اور داخلی ہوتے ہیں کہ رطوبت مائی جس سے فالج پیدا ہوتا ہے اور رباطات پھیل جاتے ہیں یا رطوبت رابطہ جو تشنج پیدا کرتی ہے اکثر تو یہی ہے کہ حدبہ رطوبت فالجیہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی التوائی ہوتا ہے نہ آگے کیطرف اور نہ پیچھے کیطرف کبھی حدبہ بسبب ایک ریح کے پیدا ہوتا ہے جو سخت اور درشت ہو اور اندر سما جاتی ہے یا ورم اور اخراج اسی طرح کہ جو خلفات اور جھلیوں کو کسی ایک جہت میں کشش کرلیجائے اکثر حدبہ ورمی ہو تو فقط اسی ذریعہ سے جانا جاتا ہے کہ خون کے رنگ وغیرہ میں اختلاف ہوجائے جس سے نضج ورم اور ورم کے شگافتہ ہونے پر دلالت ہوتی ہے اور اکثر یہ ورم مورث حدبہ صلب ورسوداوی ہوتا ہے کبھی حدبہ بسبب تشنج رباطات کے پیدا ہوتا ہے اور یہ قسم حدبہ کی واقع ہوتی ہے اور بہت جلد قتل کرتی ہے **مترجم** سدیدی میں جو عبارت قانون کی نقل کی ہے اوسمین بجائے ریح الفتل کے ریح الزوال لکھا ہے یعنے ایسا حدبہ بہت جلد دور ہوجاتا ہے یہ نسخہ صاف و مترجم سے جو کہ چند نسخوں سے مقابلہ کیا ہوا ہے بالکل مخالف ہے اور خلاف واقع بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو حدبہ تشنج رباطات سے عارض ہو وہ جلد زائل ہوجائے **متن** سب قسم کا حدبہ یا تو بر سبیل شرکت چند فقرات پشت کے بتدریج اور رفتہ رفتہ پیدا ہوتا ہے یا اسطرح نہیں ہوتا ہے (بلکہ یا تو جملہ فقرات کے زوال سے دفعۃً خواہ خاص کسی ایک ہی فقرہ کے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہے اور جسقدر ہوا ہے اب زیادہ نہ بڑھیگا) حدبہ اور خصوصًا وہ حدبہ جو طرف داخل کے ہو ریہ اور پھیپھڑے پر جگہ کے تنگی پیدا کرتا ہے لہذا اوس سے ضیق النفس پیدا کرتا ہے اور جو وقت لڑکے کے بدن میں یہ حدبہ پیدا ہو سینہ کو پھیلنے اور کشادہ ہونے سے مانع ہوگا۔ لہذا اعضاء نفس ماؤف اور آفت رسیدہ پیدا ہونگے کہ نفس میں اون اعضا پر تنگی ہوا کریگی۔ اسی سبب سے بقراط نے کہا ہے جس شخص کا حدبہ ربو اور سعال یعنے سوء تنفس اور کھانسی پیدا کرے اور ابھی سن اوسکا کم ہو یعنے لڑکا ہو اور کالے بال اوسکے بدن پر نہ آئے ہوں یہ شخص ہلاک ہوگا اور مرجائیگا اور حکیم بقراط کا یہ کہنا اسلئے صحیح ہے کہ ایسا حدبہ جو مورث دمہ وغیرہ کا ہو دلالت کرتا ہے کہ جو مادہ مورث حدبہ ہے وہ فقرات کیطرف منتقل ہوگیا اور وہاں جا کر اوسی مادہ نے خراج قوی پیدا کیا ہے اور وہ اخراج ثابت ہے یعنی متحرک نہیں ہے۔ اور مادہ قوی سے پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ غلیظ بھی ہے مگر اتنا غلیظ نہو تا اوس سے حدبہ پیدا نہوتا اور جب یہ صورت ہے پھر سینہ کا اتساع اور پھیلاؤ بقدر گنجائش ریہ کے نہو گا یعنے ایسے شخص کا سینہ ضرور تنگ ہوجائیگا اور نفس میں حبس پیدا ہو گا بلکہ ضرور ہے کہ سوء تنفس عارض

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور یہ سوء مزاج منجر بہلاک اس شخص کے ہوگا جیسا بقراط کا قول ہے لڑکون مین حدبہ اور ربو افراس کی پیدائش اسوقت ہوتی ہے کہ غذا وقت مناسب سے پہلے اونکو ملتی ہو یا اونکے اخلاط
غلیظ ہو کر فقرات کیطرف سیلان کرتے ہین حدبہ کے مریض کی پنڈلی اور ساق پاؤن کی پتلی اسواسطے ہو جاتی ہے کہ بعض بخاری اور منافذ جدھر سے غذا ساق پہونچتی ہے اونمین
سدہ پڑ جاتا ہے جو مانع وصول غذا ہوتا ہے **علامات** جو حدبہ اسباب خارجی سے پیدا ہوا اور جو حدبہ کہ رطوبت سے عارض ہوا اوسکی شناخت یہ ہے کہ سختہ بدن لمس سے معلوم ہوتا ہے
اور مقام حدبہ پر اگر تیل کی مالش ہو تیل کو نہ سوکھے گا اور بالکل جذب کریگا خواہ بہت دیر مین جذب ہوگا اور پہلے سے یعنے قبل حدوث حدبہ کے تدبیر مرطب اوس بدن کی ہو چکی
ہوگی۔ جو حدبہ ورم سے پیدا ہوا اوسکی شناخت مقام حدبہ کے چھونے سے اور درد اور جلن خاص اوس جگہ پیدا ہونے اور اون حمیات اور تپ کے اقسام سے جو ایسے مریض کو لاحق
ہون کیجاتی ہے۔ جو حدبہ یبوست سے پیدا ہوا اوسکی شناخت یبوست بدن سے اور برداشت ابتدائے حمیات حارہ سے اور استفراغ کے اقسام جو اوسی بدن مین ہو چکے ہون اور تیل
بہت جلد مقام حدبہ پر جذب ہو جانے سے ہوتی ہے **علاج** حدبہ اور ربو افراس کا رطوبت اور یبوست سے جو حدبہ عارض ہوا اوسکا علاج بعینہ فالج کا علاج ہے خواہ تشنج امتلائی کا
علاج کہ اگر رطوبت سے ہے استفراغ رطوبت کرین اور یبوست سے ہو تو پھر ترک استفراغ کرین اور کیفیت ضمادات اور نطولات کی بھی وہی ہے جو فالج اور تشنج یبسی کے بیان مین
گذر چکی اور ازین قبیل در تدابیر بھی قانون ادویہ کا اس حدبہ کیواسطے جو یبوست سے نہو یہ ہے کہ ادویہ قابضہ ایسی جو ان رباطات کو مستحکم کر دین جنھون نے سترخی ہو کر فقرات
کو بھر لیا ہے اور وہ ادویہ گرم بھی ہون تا کہ اون رباطات خواہ فقرات پشت کو قوی کر دین اور تحلیل کی قوت اوسمین ہو تا کہ اون رطوبات کو جو مرخی ہین اسمین اور خارج
ہین فنا کر دین خواہ البتہ کر دین اسلئے کہ اگر فقط ادویہ قابضہ پر انحصار کیا جائے ممکن ہے کہ رباطات کو قوت آجائے مگر پھر بھی یہ خیال ہے کہ اگر مادہ تحلیل نہوا لکن ہے کہ کسی دوسرے
عضو کیطرف منتقل ہو جائے اور اگر اوسکا انتقال اسفل بدن کیطرف محتمل ہوتا ہے جیسے دونون پاؤن پھر دان ہونکو بھی مادہ فالج وغیرہ پیدا کرے تو کچھ دور نہین جبتک
مادہ ہو رقیق ہو یا غلیظ اور جسقدر اوسکو مخالطت اوس عضو سے ہو جو حدبہ ہو گیا ہے کہ بالکل اوسمین سما جائے خواہ باہر ہی باہر اوسکے رہے اور ماؤف کر دے پھر جب تنقیہ کر کے
اس مادہ کو فنا کر دیا اسوقت قوابض کے استعمال سے کچھ خوف انتقال مادہ کا نہ رہیگا کبھی تاثیر قبض اور تسخین اور تحلیل کی ایک ہی دوا مین مجتمع ہوتی ہے جیسے جوز السرو
اور برگ سرو ہین اور جیسے ورق غار اور قصب الذریرہ اور راسنہ اور راسن ہین۔ اکثر تالیف بالامتزاج ادویہ کے قوابض باردہ سے مثل گلنار اور گلخ اور اقاقیا کے ہمراہ
قوابض حارہ کے ہوتی ہے کہ وہ مسخن اور محلل بھی ہوتی ہین جیسے حب الغار اور جندبیدستر اور ورق دفلی یعنے کنیر کی پتی اور درج ترکی تیل کے اقسام جو حدبہ رطوبی کو مفید
ہین وہ گرم ادویہ سے تیار کیجاتی ہین جنھین قبض بھی ہے جیسے روغن سرو اور سداب اور ضماد مین ایسی ادویہ ملا کر بڑھائی جاتی ہین جنکی تحلیل قوی ہو جیسے برگ کنیر اور درج
ترکی اور جندبیدستر اور سداب اور روغن کے اقسام مین سے اضافہ روغن سداب اور روغن جندبیدستر اور عاقرقرحا اور افربیون کا کیا جاتا ہے جسکے بنانیکی ترکیب یہ ہے
فلفل اور جندبیدستر عاقرقرحا تخم حنظل فربیون حلتیت کو روغن سداب مین خوب طرح سے ملا دین اور اگر ایک وقیہ مجموع ادویہ ہموزن ہے ہو تو ایک رطل روغن کی مقدار
ہو بعد ملانے کے دھوپ مین رکھین اور دو ہفتہ کے بعد روغن کو نتھا لین اور پھر وہی ادویہ مذکورہ بالا کی جدید مقدار اوسی وزن پر اس روغن مین ڈالکر وہی دو ہفتہ
تک دھوپ مین رکھین اور صاف کرین اسیطرح چند مرتبہ یہ کرا عمل مذکور کرین اور کم سے کم تین مرتبہ اسکے بعد استعمال کرین۔ یہ روغن جسکو ہم ذیل مین لکھتے ہین قوی ہے
واسطے حدبہ رطوبی اور ریحی کے نسخہ اوسکا یہ ہے ابہل و درشیع اور اسارون و جوز السرو اور عاقرقرحا مرزنجوش اکلیل الملک قردمانا اذخر سلیخہ سب کو پانی مین جوش دین
اگر آنچ دھیمی اور نرم رہے پھر پانی کو صاف کر کے نصف وزن پانیکا کوئی روغن اسمین ملا کر پانی جلا ڈالین اور مکرر اسی طرح ادویہ پانی مین پکا کر اوسی تیل مین جلا لیا کرین
بعد چند مرتبہ کے جندبیدستر اور فربیون اور ابہل کو پیسکر اوسی روغن مین ملا دین اور استعمال کرین اس روغن مین تقویت عضو کی ہے اور ریاح کو منتشر اور پراگندہ
کر دیتا ہے اور رطوبت غلیظ کی تحلیل کرتا ہے جو خوب سب نطولات ہین ضماد واسطے حدبہ ریحی کے میعہ یابسہ ورسط اور قصب الذریرہ اور ابہل ان سب کے بقدر۔ ایک ایک وقیہ
اور فربیون ایک درہم روغن ناردین بقدر حاجت حدبہ ورمی کا علاج مثل دیگر اورام کے علاج کے ہے جو بدشواری نضج پاتے ہین اور دشواری سے پھوٹتے ہین بالکل
اوس تحلیل خاص سے ایسے حدبہ کا علاج کرین جس سے اورام صلبہ کا علاج ہوتا ہے یہ ضماد واسطے حدبہ رطبہ کے عمدہ ہے درج ترکی قسم اور راسن کو ریزہ ریزہ کر کے
آب سرد مین جوش دین اور موضع حدبہ پر اسی کا ضماد کرین یہ ضماد حدبہ رطوبی دردیکھی کو نافع ہے معاز اسن اور ابہل اور درج ترکی شراب مین پکاتے پکاتے جب ہوجائے
اور مقل دھسن ڈالدین کہ مثل مرہم کے ہو جائے اور استعمال کرین جب ادویہ مشروبہ اور ضماد وغیرہ کچھ اثر نکرین پھر داغ دینے کا استعمال کرین تا کہ استرخا اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

ڈھیلا پن زائل ہوجائے اور موضع مخصوص میں صلابت آجائے **دوالی کا بیان** دوالی قدم اور ساق کی رگوں کے پھیل جانے کو کہتے ہیں جو اتساع یعنے پھیل جانا بسبب زیادہ اوترنے خون سوداوی کے عارض ہوتا ہے اور کبھی یہ خون پاک صاف غیر سوداوی ہوتا ہے کبھی خون غلیظ بلغمی ہوتا ہے اور کیسا ہی کیوں نہ ہو اس خون میں عفونت نہیں ہوتی ہے ورنہ اسکے اترنے سے پاؤں میں قرحہ ضرور پڑجاتا اور اورام خبیثہ پیدا ہوجاتے اکثر یہ دوالی کا مرض الصوح اور حمالوں اور کثرت سے پیدل چلنے والے جیسے قاصد ہرکارا ڈاک اور باادب کھڑے رہنے والے بحضور بادشاہان ملک کو عارض ہوتا ہے اور یہ بھی اکثر ہوتا ہے کہ بعد امراض حادہ کے اسوجہ سے عارض ہوتا ہے کہ مادہ امراض حادہ کا پاؤں کیطرف دفع ہوکر اوترتا ہے اور ان لوگوں کے بہ نسبت جو مستعد مرض ہذا کے انھیں اشخاص مذکورہ میں سے ہیں. کبھی ابتداءً بھی حدوث دوالی کا مثل عروض جمیع مفاصل ابتدائی کے ہوتا ہے اور انھیں اشخاص میں سے جنکو مرض المال کا ہوا انکو کبھی یہ دوالی عارض ہوتا ہے یہ دوالی کی قسم قابل علاج کے نہیں ہے کبھی اسکو قطع کرتے ہیں تو بکثرت قطع کرنے سے لاغری اوس عضو کی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ سواقی اور وہ راہیں جنکے سے غذا عضو کی آتی ہے معدوم ہوجاتی ہیں. اور جبکہ خون سوداوی کے نزول سے دوالی کا مرض لاحق ہوا ہو اسکے قطع کرنے سے اور نزول خون کے منع کرنے سے امراض سوداوی مالیخولیا عارض ہوتے ہیں لیکن اگر خون پاکیزہ ہو خراب نہو اور دوالی کو قطع کریں اور فزدنی وغیرہ کو نکال ڈالیں تو مرض مالیخولیا کا خوف نہوگا. اکثر یہ ہوکہ جو مواد کہ دوالی میں اوترآتے ہیں متعفن ہوجاتے ہیں پس نوبت قرح کے پیدا ہونیکی پہونچتی ہے

داء الفیل کا بیان یہ ایک زیادتی قدم میں پیدا ہوتی ہے اور تمام پاؤں میں جسطرح دوالی کی زیادتی ساق میں ہوتی ہے پس قدم موٹا اور بھاری ہوجاتا ہے اور کسب بیگ گندہ اور موٹا ہوتا ہے کبھی اسکی مورث خلط سوداوی ہوتی ہے اور یہی اکثر ہوتا ہے اور کبھی خلط بلغمی ہوتی ہے اور یہ بلغم زیادہ غلیظ ہوتا ہے کبھی ورم داء الفیل کا اسباب داء الفیل سے ہوتا ہے اور خون جسکے سے علاج نہ ہو جو خون کہ یہ خون زیادہ اترے اور انکی غذا اس سے لے کسی طرحکی غذا پانی سے تھوڑی ہی ہو ابتداءً اور یہ قسم داء الفیل کی پہلے سرخ ہوتی ہے پھر سیاہ ہوجاتی ہے. یہ سبب حدوث اس مرض کا شدت امتلا کا ہونا اور عضو خاص کا ضعیف ہونا بسبب کثرت حرارت کے کہ اوسکو حرکت نے ہیجان دیا ہے اور جو اسباب کہ دوالی کی حدوث میں ہیں وہی اس عارضہ میں بھی اعانت کرتی ہیں **علامات** ہر ایک قسم داء الفیل کی قسم اپنے خاص سبب سے ہوتی ہے رنگ دیکھکر اور تدبیر متقدم پر لحاظ کر کے جیسے سوداوی قسم داء الفیل کی سخت اور مائل بحرارت ہوتی ہے اور سرخ رنگ کا داء الفیل سیاہ سے زیادہ تر اسلم اور بیچلا ہوتا ہے اور بلغمی قسم نرمی لئے ہوئے ہوتی ہے اور اکثر قسم سوداوی بہت جلد اوسمیں پھٹ جانا عارض ہوتا ہے اور قرحہ پڑجاتا ہے اور دونوں کے علامات معلوم ہوچکے ہیں **علاج** دوالی اور داء الفیل کا. داء الفیل تو نہایت خبیث مرض ہے کم زائل ہوتا ہے اور واجب ہے کہ بحال خود اسکو چھوڑ دیں اگر زیادہ ایذا دیتا ہو پھر اگر قرح کی نوبت پہونچے اور آکلہ کا خوف ہو یعنے پاؤں سڑ جانے کا ہو پھر کوئی تدبیر نہو گی سوا کاٹ ڈالنے کے جڑسے اسکو کاٹ ڈالیں اگر ابتدائے عروض میں اس مرض کا تدارک کیا جائے ہوسکتا ہے کہ استفراغات سے کریں اچھوسا تے کرانے سے جو درشتی سے کرائی جائے اور اون چیزوں سے استفراغ کرائیں جو بلغم اور سودا کا اخراج کرتے ہیں اور اگر حاجت ہو فصد بھی کیجائے بعد اسکے قوابض کا استعمال پاؤں پر کریں لیکن جب یہ مرض مستحکم ہوجاتا ہے پھر بہت کم زائل ہوتا ہے اور علاج کارگر ہونیکی امید کمتر ہوتی ہے اور اگر کسی علاج کے نفع کی امید بھی ہو تو یہی جاننا چاہیے کہ تمام علاج اور خلاصہ یہ ہے کہ جو علاج کہ اس مرض میں ہے اوسکا فائدہ مترتب ہے یہی ہے کہ علاج دوالی میں خوب اہتمام اور مبالغہ کیا جائے اور مخللات قویہ کا استعمال کریں یہ بھی کہتے ہیں کہ قطران کا استعمال بطور لعوق کے اس مرض میں فائدہ کرتا ہے اور نطوخ بھی اوسی کا لگایا جاتا ہے دوالی کی تدبیر یہ ہے کہ ہاتھ کی رگوں سے خون نکالا جائے اور سودا اور اخلاط غلیظہ کا اخراج کریں اور تدبیر غذائی کی اصلاح کریں اور ہر ایک مخلط غذا وغیرہ کو ترک کردیں حرکات متعبہ کہ جنسے تعب زیادہ ہوتا ہے اور قیام طویل کو چھوڑدیں پھر بعد ان تدبیروں کے خاص ان رگوں کیطرف توجہ کریں کہ انکی فصد کردیں اور جسقدر خون سوداوی انمیں ہے سب نکال ڈالا جائے اور آخر کو پھر صافن کی فصد کردیں بعد اسکے تھوڑی مہلت دے کر تنقیہ بدن کا ایارج فیقرا سے کریں اور اسمیں حجر لاجورد بھی تھوڑا سا شریک کیا جائے اور ہمیشہ روزانہ جہانتک ہوسکے افتیمون کا استعمال ہمراہ ماء الجبن کے کرائیں اور حرکت کرنا بلنا ڈلنا بالکل موقوف کردیں اور پٹی کی بندش دونوں پاؤں پر اسطرح سے کیجائے کہ نیچے سے لپٹتی ہوئی اوپر کو چلی آئیں اور پاشنہ پاسے رانوں تک اور ساتھ ہی بندش کے طلا میں ادویہ قابضہ کا بھی استعمال چاہا جائے خصوصاً مازو کے نیچے. مناسب ایسے مرض کیواسطے یہ ہے کہ بدون پاؤں باندھے اور پٹی وغیرہ لپیٹنے کے نہ کھڑا ہو اور نہ چلے. طلا کرنے کے ادویہ جو مقام خاص کیواسطے مناسب ہیں خصوصاً بعد تنقیہ فصد کے دونوں ہاتھوں سے اور خاص انھیں پاؤں کی رگوں سے) یہ ہیں کہ مازو کرنب ورد روغن زیت پر طلا کریں اور عدس کو پیسکر لگائیں اور عدس کو جوش دیکر طلا کریں اور اوسی کے پانی کا نطول کریں گوسپند کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

سستی اور آرد جلیا اور تخم ترہ تیزک رغن صبر بھی اسی قبیل سے ہے جب کوئی تدبیر مفید نہ ہو سوائے کاٹ ڈالنے کے گوشت چاک کریں اور ہٹائیں اور دوالیہ کو چاک کرنے کے ذریعے نمایاں
کرکے طول میں چاک کر دیں اور عرض میں کٹ جانے سے پرہیز رہیں خواہ زیر چھے اور او ریب میں چاک کرنے سے ورنہ ہٹ جائیگی اور ایذا دیگی (جیسے نارو اور عرق مدنی کا
یہی حال ہے کہ باہر گر رہ گیا اور اندر گھس گیا) اور جب چاک کرنیکا عمل کیا جائے تو لازم ہے کہ دوالیہ اور دوالی کے اندر جو کچھ ہے سب خون نکال لیا جائے اور ضرور ہے کہ جسقدر اسکا باطن
اکٹھا ہو بہا لیا جائے پھر اوسکو طول میں چاک کیا جائے اور بیشتر ایک طرز خاص سے اوسکو کشادہ کرتے ہیں اور جڑ سے کاٹ دیتے ہیں اور ایسے تدبیر میں اوسکو بالکل نیست
نابود کر دینا چاہئے۔ ورنہ ضرر پہونچائیگی افضل طریقہ سل کا داغ دینا ہے اسلئے کہ داغ لگانا بہتر ہے بہ نسبت نشتر کے اور سل کرنا سرخ کا۔ دوالی کا جائز ہے سیاہ سوداوی
کا ہرگز جائز نہیں اور سیاہ کی تدبیر وہی مناسب ہے جو ہم لکھ چکے تنقیہ وغیرہ کی کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ قرحہ نہیں اچھا ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جبتک بہت مبالغہ اور
بڑا اہتمام تنقیہ میں نہ کیا جائے اور بعد فصد کے قوی مسہل نہ دیا جائے خواہ اخلاط غلیظہ اور سوداویہ کا اخراج کرے۔ پس واجب ہے کہ بعد قطع اور سل دوالی کے جیسے اشیا
جو مولد سودا ہیں اونسے پرہیز کریں اور ہمیشہ تنقیہ بدن کا کرتے رہیں تاکہ خلط سوداوی پیدا نہو کر مرض دوبارہ عود کر آئے۔ ہان اگر توجہ مادہ بطرف پاؤن کے مسدود
نہو یا اسلئے کہ اس مادہ کے حرکت کی خوگری ہو چکی ہے کہ ایک جگہ نہیں ٹھہرتا ہے کہ وہ مادہ پاؤن سے کسی عضو خسیس بطرف کسی عضو شریف کے حرکت کرنیکا آمادہ ہوا ہو تو نتیجہ
اور بط وغیرہ کسیطرح جائز نہوگا۔ علاوہ بریں بط اور نشتر میں یہ بھی ایک خطرۂ عظیم ہے کہ جو مادہ عضو خسیس میں آچکا ہے وہ بھی کسی عضو شریف کیطرف اعضاء عالیہ میں سے
پلٹ جاتا ہے لہذا صواب یہی ہے کہ بط اور کی وغیرہ کچھ نہ کیا جائے جبتک تنقیہ اچھی طرح نہو چکے اکثر سلعہ یعنی توولی اور داء الفیل میں اشتباہ واقع ہوتا ہے کہ سلعہ نہ ہے
سے اوسکو چھو کر پہچان سکتے ہیں اور داء الفیل کی شناخت تو ابھی ہم لکھ چکے ہیں **دوسرا مقالہ درد پشت کا بیان** یہ درد عضل پشت میں اور اوتار جو
اندرون پشت نکلے ہیں اور جا۔ تار اور ردوہ پشت کے باہر ہیں اور اوسکو محیط ہوتے ہیں ان سبکے لیے ہر ایک کے ماؤف ہونیسے عارض ہوتا ہے اور کبھی اس درد کا مادہ
کیونکہ نزلے حدوث اوسکا باعث برودت مزاج اور بلغم خام سے ہوگا یا تعب اور ماندگی کی کثرت سے یا جماع کثیر کیوجہ سے کبھی درد پشت اونھین اسباب سے پیدا ہوتا ہے
جو حدبہ کے اسباب مذکور ہو چکے اگرچہ یہ کار استحکام ابھی نہوا ہو اور حدبہ ہو یا بوجہ مشارکت بعض احشا کے بھی درد پشت عارض ہوتا ہے جیسے کہ بوجہ ضعف گردہ کے اور گردہ
کے ماؤف ہونیسے بالسبب امتلائے شدید اس بڑی رگ کے جو پشت پر واقع ہے یا بسبب ورم اور جراحت کے جو عصب میں پہونچا ہے اور جو وجع میں بیٹھنے کے ہوتا ہے کبھی پشت کا درد بحرکت رحم کے ہوتا ہے
جیسے بوقت قرب زمانہ ایام ہوتی بعض کے عورتوں کی پیٹھ میں درد ہوتا ہے اور یا بوقت اختناق رحم کے ہوتا ہے اور برودت درد ذرکے بھی درد پشت عارض ہوتا ہے کبھی درد پشت علامات بحران سے
بھی ہوتا ہے جیسا کہ ہم چہارم میں بیان ہوگا **علامات** قسم بارد اور جو درد پشت بلغم خام کیوجہ سے پیدا ہوا اوسکو تو ہلنا اور ٹہلنا اور ریاضت کرنا بھی اکثر اوقات سکون
دیتا ہے اور ایسے درد کی ابتدا اکثر حقنے مفرط سے ورم سے ہوتی ہے اور بیشتر اس درد کے ہمراہ سردی بھی محسوس ہوتی ہے جو درد پشت بوجہ تعب کے اور کسی بھاری بوجھ کے
اٹھانیسے عارض ہو خواہ اور اسی طرح کے امور سے اور جو درد بسبب کثرت جماع کے عارض ہو ان سب کا نام پر انھین امور سے کسی کا پہلے حادث ہونا دلیل ہوگا جو درد پشت
بسبب گردہ کے عارض ہو وہ نزدیک ثقل اور نہیگاہ کے ہوگا اور ایسے درد میں ضعف باہ بھی ہوتا ہے اور یہ درد بھی ایک سبب ہے اسباب ضعف گردہ کے عارض ہوتا ہے جو بیان
امراض گردہ میں مذکور ہو چکے جو درد پشت بسبب حرارت ساذج کے عارض ہوا اوسپر التہاب اور لذع مع خفت موضع درد وعدم ضربان کے دلیل ہوگی جو درد پشت
بسبب امتلاء رگ کے پیدا ہوا اوسپر دلیل یہ ہوگی کہ تمام پیٹھ میں درد پھیلا ہوا ہوگا اور اوسمین گرمی اور التہاب و ضربان بھی ہوگا اور امتلا بدن کا بھی ہوگا جو درد پشت
بسبب حدبہ کے عارض ہوا اوسپر دلیل وہی امور ہونگے جو باب حدبہ میں مذکور ہو چکے۔ پشت کے درد کے جملہ اقسام با لیسے ہوتے ہیں کہ مریض اونکے سبب سے جھک جاتا ہے
اور خمیدہ ہو جاتا ہے اور ایسے ہوتے ہیں کہ اونکی وجہ سے آدمی زیادہ سیدھا ہو جاتا ہے کہ ہرگز جھک نہیں سکتا جو درد پشت خمیدہ اور جھکنے کرنیکا مقتضی ہے وہ وہی ہے
جسمین کوئی سبب از قسم ورم صلب وغیرہ اسباب حدبہ سے ہوتا ہے اور جو درد پشت کہ آدمی کو سیدھا کر دیتا ہے یہ وہی قسم ہے کہ جسمین آدمی مضطر ہوتا ہے اور باطنی
وہ حرکات اس سے سرزد ہوتے ہیں جو خلاف مراد النفس ہیں نفس کے ہیں اور تمام عضل اور عضل کا آرام اور دراز رکھنا پیچیدہ کرنے اور گھمانے اور لپیٹنے سے کہ ان
دونون وجہ سے بوجہ زیادہ سیدھے ہونے کے درد ہوتا ہے کہ پیچیدہ کرنے عضل سے اگر درد ہو تو سبب عضل ہائے ظاہری میں ہوگا اور اگر نہو تو عضل باطنی میں ہوگا
علاج واجب ہے کہ اسکے علاج میں معالجات جامع مفاصل کیطرف جو ہم آئندہ بیان کرتے ہیں رجوع کریں اور معالجات حدبہ اور ریاح افرسہ کو یاد کریں۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک ہی طریقہ سے ان سب امراض کا علاج کیا جاتا ہے قسم بارد اس مرض کی بلحاظ اوسکی برودت کے گرم شربتوں اور ضمادات اور مروخات سے اوسکا علاج کیا جاتا ہے جو اوپر مذکور ہو چکے گذشتہ ابواب مین اور نظر اسکے کہ مادہ خام موجود ہو ایسی قسم درد پشت کا علاج استفراغ مادہ سے مثل ایارج شحم حنظل و حب منتن کے کیا جاتا ہے جو درد پشت بوجہ تعب وغیرہ کے عارض ہوا ہو اوسکا علاج غذائے جید اور مروخات معتدلہ سے اور نیم گرم روغن کے اقسام سے کرنا لازم ہے۔ جو درد پشت بوجہ کثرت جماع کے لاحق ہوا ہو اوسکا علاج وہی ہے جو اوس مریض کا علاج ہے کہ بوجہ کثرت جماع کے ضعف ہو گیا ہے۔ گردہ کے سبب سے جو درد پشت پیدا ہوا ہو اوسکا علاج ضعف گردہ کے علاج سے کرنا چاہیے۔ زیادتی امتلاء عروق سے جو درد پشت پیدا ہوا ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ باسلیق کی فصد اور مابض کی فصد زانو کی کھولین کہ فی الحال تسکین درد پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر اوسکے بعد مروخات روغن گل وغیرہ کا استعمال کیا جائے۔ جو درد پشت بسبب مرض حدبہ کے عارض ہوا ہو اوسکا علاج وہی حدبہ کا علاج ہے اور چونکہ اکثر یہ ہے کہ پیٹھ کا درد جب لاحق ہوتا ہے پشت ہی کی برودت سے عارض ہوتا ہے یا بسبب ضعف گردہ کے لہذا واجب ہے کہ اوسکے علاج مین انھین دونون جہات کا لحاظ ہے۔ گردہ کی رعایت کرنی اور اوسکے امراض کا علاج تو ہمنے باب گردہ کے امراض مین بخوبی بیان کر دیا ہے اور تسخین صلب کی تدابیر کو مرض حدبہ کے بیان مین ہم پہلے لکھ دیا ہے مگر معالجات خاص جو درد پشت کیواسطے ہین قسم بارد کے وہ استعمال روغن اور فربیون کا نہار شربات جو ہمین سے اسکے واسطے تریاق اربعہ اور روغن بید انجیر آب گرم کے ہمراہ اور یہ ہے کہ نخود سیاہ کو بھگو کر پلا دین اور وج ترکی بمقدار کثیر ہمراہ روغن زرد چار درہم کے اور شہد ایک ہمراہ یا دوا جودہ، دو بنگ استعمال ہونی چاہیے لیمون کا تناول کرنا اور اوسکی مداومت بھی درد کمر کو نافع ہے۔ گولیان مسہل کی قسم بارد کیواسطے اوس مریض کو جس کا مزاج بھی مرطوب حب منتن ہیں ضمادات مین کہنہ درد کمر کو کبیر کا لیپ زائل کر دیتا ہے درجات شیرا و حنظل و اشق اور سکنجبین اور جند بیدستر اور فربیون ایک ایک کا ضماد خواہ سب کو ملا کر ہمراہ دہن الغار اور روغن حب الغار اور روغن سداب اور روغن تخم سداب اور روغن بید اور ریڈھی کے تیل کے زیادہ نافع ہوتا ہے۔ مروخات اور مالش کے ادویہ روغن فربیون اور روغن قسط اور روغن سداب اور خاصکر روغن سوسن تو عجیب ہی دوا ہے اولی یہ ہے کہ پہلے پیٹھ کو گرم کرین اور اسکے بعد کھردرے کپڑے سے خوب مالش کرین بعد ازان ایسے روغن کی مالش کرین نہیگاہ کا درد بھی درد پشت کے قریب قریب ہے اور اکثر یہ درد ریحی ہوتا ہے اور علاج اسکا درد پشت حار کے قریب ہے خاص علاج اس درد کا یہ ہے کہ حلبہ و حب الرشاد اور تخم کرفس و اجوائن اور دوا چینی اور زنجبیل کو ہموزن لیکر سکنجبین برابر جملہ ادویہ کے ملا کر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور استعمال کرین اور نہیگاہ کا درد ایسے عضو کے خواہ ایسے عضو شارک نہیگاہ کے ورم سے لاحق ہوا ہو اوسکا علاج اوسی ورم کا علاج اور کثیر یہ ہے کہ سوء مزاج حار مادی سے یہ درد لاحق ہوگا اگر چہ درد خاصرہ بسبیل شارکت اعضائے بول خواہ امعا کے ہوتا ہے کہ یہ قسم فقط سوء مزاج سے نہین عارض ہوتی ہے اور اس قسم کا علاج ظاہر ہے کہ امراض اعضائے بول اور امعا کا علاج کرنا چاہیے **اوجاع مفاصل** جوڑون کا درد جو نقرس اور عرق النسا اور دیگر اقسام درد کو شامل ہے ان سب مین عضو منفعل جو قبول مرض کرتا ہے وہی سبب منفعل ہے اور سبب فاعلی جسکی وجہ سے یہ درد پیدا ہوتا ہے وہ اقسام مزاج ہائے اعضائے مفاصل ہوتے ہین اور خرابی اقسام کے ہوا و اسباب فاعلی ہوتے ہین سبب منفعل جو اولی ہے وہ تو مجاری طبعیہ کا وسیع ہونا کسی عارضہ کیوجہ سے خواہ براہ خلقت کے یا بسبب حادث ہونے کسی مجرائے غیر طبعی کے وسعت مجاری ہوگئی ہو کہ اوس غیر طبعی مجری کو حرکت نے خواہ تخلخل نے تخلخل خلقی یا عارضی نے پیدا کیا ہو جیسے کہ غددیہ کی ہی کیفیت ہوتی ہے۔ بعد ازان پھر وجع مفاصل کے اقسام اپنے اپنے خاص اقسام کیطرف جدا ہوتے ہین پس عضو قابل ہے بسبب حدوث ان امراض کا ہوتا ہے یا ضعف عضو کیوجہ سے یا سوء مزاج مستحکم اور خصوصاً مزاج بارد یا بسبب ضعف عضو کے جو خلقی ہو یا بوجہ کسی مزاج کے ضعف آگیا ہو۔ یا بسبب اسکے کہ حدت حرارت زیادہ کرتا ہو خصوصاً اگر اس حرارت کی اعانت بوجہ حرکت کے ہوئی ہو خواہ اور اقسام درد کے اسکے معین ہون یا اسباب خارجی جذب حرارت کی اعانت کرین اگرچہ یہ قسم یعنے جو بسبب جذب حرارت کے ضعف عضو پیدا کرتی ہے مزاجی اقسام کیا مین داخل ہے یعنے بدون سوء مزاج العضو کے کثرت جذب حرارت نہین ہوگا۔ یا حدوث اس مرض کا بسبب وضع خاص اوس عضو کے ہو کر نیچے اور اعضا کے واقع ہوا ہے خواہ ایسی جگہ یہ عضو واقع ہوا ہے کہ اوس طرف براہ طبیعت مواد زیادہ متحرک ہوتے ہین جس طرح کہ پاؤن کی یہی صورت اور درگ یعنے پٹھے کے سبب فاعلی جو مفاصل کا سوء مزاج تمام بدنکا خواہ اعضاء رئیسہ مین سے اوسی بدن کے کسی عضو کا سوء مزاج ہوگا حرارت اور خلط پیدا کرنیوالا یہ سوء مزاج ہو یا برودت پیدا کرنیوالا

HAKEEM SHOUKAT ALI

برودت کے ہو خواہ یابس و قبض ہو خصوصاً جب اسکو رطوبت غریبہ بھی ملے۔ مادہ مرض کی یہ بات ہے کہ یا تو محض خون ہو یا خون بلغمی یا خون صفراوی یا سوداوی خون ہو یا محض بلغم ہو یا سدہ خام بلغم کا ہو یا مرۃ تنہا ہو یا کوئی خلط مرکب ہو بلغم اور مرۃ سے یا کوئی قسم مدہ کی ہو۔ یا ریاح ہون جو اندر منافذ کے در کئے ہون۔ اکثر یہ مادہ بلغم کا ہوتا ہے اور مرۃ کی آمیزش بھی اوسمین ہوتی ہے اوسکے بعد خام ہے بعد اوسکے خون ہے اوسکے بعد صفرا ہے اور بندرت وجع مفاصل کا مادہ سوداوی ہوتا ہے اقسام اور سبب علی کے اوپر مذکور ہو چکے انکے اسباب وہی بعض ہو رہین جو ابھی مذکور ہو چکے نزلہ و زکام کے بلا اقسام بھی اسباب وجع مفاصل کے ہین تولنج کا حال اسطرح پر کہ اگر امعا قوی ہو کر جو فضول کہ اونکے خروج کی عادت امعا کیطرف آنے اور دفع ہونے کے ہے ان سب فضول کو امعا قبول نکرین اور اطراف بدن کیطرف دفع کرین یہ بھی اسباب وجع مفاصل سے ہے ایضاً اسباب وجع مفاصل کے وہ غذا ہی ہے جو اوسی قسم کا مادہ پیدا کرے جس سے یہ درد پیدا ہوتا ہے منجملہ مواد وجع مفاصل کے ہضم مین کمی اور سکون آرام مین زیادہ ہونے یا ضمنت کا ترک کر دینا جماع زیادہ کرنا اور متواتر سکر اور مستی شراب وغیرہ مین مبتلا رہنا جن استفراغات بدنی کی عادت ہو اونکا بند ہو جانا جیسے خون حیض یا خون بواسیر جو ہر زکیطرف سے آتا تھا اور یہ ازین قبیل جس استفراغ کی خوگری ہو کر بند ہو جائے مثلاً فصد کرانیکا عادی تھا اور نہ کرائے خواہ مسہل کا خوگر تھا اب نہ لے ایضاً ستلا پر یا ضمنت کرنی خواہ امتلاء پر جماع کرنا کھانا کھا کر جماع کرنا نہار منھ اور قبل غذا کے پانی پینا کہ اس سے پٹھے کو گزند پہونچتا ہے۔ نرم یا خام اخلاط جو وقت ہضم جمع ہون اور خود بخود از راہ دفع طبعی کیطرف براز اور بول کے خارج نہون اور نہ آرزوے صناعت طب سے اونکا اخراج مناسب کیا جائے ضرور ہوگا کہ منجر وجع مفاصل ہو جائینگے اگر وہ اخلاط بطرف مفاصل کے پہونچین اور بطرف حیات عفونت کے اونکا انجام ہوگا اگر وہ اخلاط بجائے خود باقی رہ کر متعفن ہو جائین لیکن اگر طبیعت ان اخلاط کو براہ بول یا براز دفع کرے جبتک یہ اخلاط نکلا کرینگے پیشاب ہمیشہ غلیظ ہوا کریگا رقیق ہوگا اور نہ خام ایسے زمانہ مین سزاوار یہ ہے کہ انکے ضرر سے امان مین رہنے کی تدبیر کرنی چاہئے اور اگر اونکا اخراج نہوتا ہو ایک ضرر منجملہ ہر دو ضرر کے جو ابھی ہمنے لکھا ہے ضرور ہوگا۔ اور اگر اعانت اس مواد خام کی وہ حرکت مفاصل کرے جس سے تب مفاصل مین لاحق ہوتا ہے خواہ ضرب یا سقطہ ان مواد کے آنیکا بطرف مفاصل کے معین ہو یا ضعف قوی کی زیادتی ایسے غضب و رنج اور بیداری لے کی ہو جسنے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے اور مواد اے خام جذب ہو کر ان مواد کو منافذ اور غواص کر دیتے ہون تب بھی درد ہائے مفاصل کو یہ اخلاط پیدا کر دینگے۔ یا اخلاط اکثر اونکی پیدائش ہضم دوم اور سوم کے نقصان سے ہوتی ہے۔ زیادہ تر مناسب ایسے اخلاط کے کثرت پیدا ہونے کے مشائخ کے بدن ہین اور وہ لوگ جو امراض مزمنہ مین گرفتار ہون اور یا انھین جنھون نے اپنی تدبیر صاحب خون نہ کی ہو اور یہ بات انھین مین اسواسطے پیدا ہوتی ہے کہ ہضم جیسے اونکے قوی ضعیف ہو جاتے ہین خصوصاً اگر اونکا علاج بذریعہ تسکین کے کیا گیا ہو اور پورا پورا استفراغ مادہ اور دفع کامل نہ کیا گیا ہو مفاصل مین درد اکثر اسی جہت سے لاحق ہوتا ہے کہ یہ اعضا بنسبت جملہ اعضا کے زیادہ تر خالی ہین اور حرکت اونکو زیادہ رہتی ہین اور مزاج انکا زیادہ ضعیف ہے اور زیادہ سرد ہے مقام انکے اور جہان یہ ہین اطراف اور کنارہ بدن کے ہین جو بدترا اول یعنی قلب سے خواہ معدن حرارت سے بہت دور ہین اکثر یہ ہوتا ہے کہ مواد اندرونی مقامات مین مفاصل کے منجمد اور سخت ہو جاتے ہین اور مثل چونہ کے جم جاتے ہین خصوصاً جو مواد کہ خام ہین اور مفاصل مین بستہ ہو گئے ہین۔ اور اکثر یہ ہے کہ ایسے بیمار و نکے مفاصل مین گوشت زائد پیدا ہو جاتا ہے خصوصاً انگلیون کے بیچ مین پس انگلیان لپٹ جاتی ہین اور ملکر ایک ہو جاتی ہین اور درد کسیوقت کم ہوتا ہے اور کسیوقت شدید ہوتا ہے اور کسیوقت درد مین سکون ہو جاتا ہے۔ اور یہ جملہ امراض اکثر گرم مزاج اشخاص مین پیدا ہوتے ہین اور گوشت کا پیدا ہونا فقط انھین لوگون کے بدنمین ہوتا ہے جنکا مادہ دموی ہو اور اکثر وجع وجع مفاصل کا توارث ہوتا ہے یعنی یہ مرض امراض متوارثہ مین سے ہے اسلئے کہ منی کا مزاج والد اور باپ کا ہوتا ہے اور اکثر علاج کرنا وجع مفاصل کا اور مفاصل کی تقویت اور مواد کا مفاصل سے دفع کرنا یہ سب ایک تدبیر سبب ہلاک مریض کے ہوتی ہے اسلئے کہ فضول جنکی خوگری ایسی ہوئی ہے کہ جدا ہو کر مفاصل کیطرف آتی ہے جب ادھر سے اونکو ہٹا دینگے اعضائے رئیسہ کیطرف ضرور پہونچینگے۔ پھر اگر یہ مواد بڑے بڑے مفاصل کبیرہ کیطرف جذب ہو کر نہ پہونچین صاحب مواد کو اونکے خطرہ مین ڈالینگے۔ نہایت مناسب زمانہ اور وقت جسمین درد مفاصل پیدا ہوتا ہے اور نقرس کا مرض بھی حادث ہوتا ہے وہ زمانہ ربیع کا ہے اسلئے کہ حرکت خون کا اور اخلاط کی حرکت کا وہی زمانہ ہے اور خریف مین بھی یہ مرض زیادہ پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ اخلاط خراب ہو جاتے ہین اور ہضم بھی خراب ہو جاتا ہے اور توسیع مسامات بدنکا خریف سے پہلے فصل گرما مین ہو چکا تھا جب یہ خریف کی فصل آئی ہے اور گرمی و حرارت دن کو خریف مین زیادہ ہوتی ہے اگر تدارک وجع مفاصل کا اول ظہور مین کیا جائے علاج بآسانی پورا ہو جائیگا اور جسوقت یہ مرض ٹھہر گیا اور جبکہ پک چکا اور مریض خوگر ہو گیا خصوصاً جو وجع مفاصل

HAKEEM SHOUKAT ALI

اخلاط مختلفہ سے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج کرنا چاہیئے۔ اور جو قت بیماران وجع مفاصل و نقرس کے بدنین دوالی ظاہر ہوجائین اونکی نجات یابی اسی سے ہوجائیگی یعنے انتقال الام مفاصل و نقرس کا دوالی کیطرف ہونیسے اونکو صحت ہوجائیگی۔ جو لوگ وجع مفاصل مین مبتلا ہوتے ہین اونمین بعض ایسے اشخاص ہین کہ اس مرض مین اپنی خراب تدبیر غذائی سے مبتلا ہوجاتے ہین اور بعض لوگ ضعف ہئیت اعضا سے اور مجاری عروق کے زیادہ وسیع ہونے اور اخلاط ردی اور خرابیکے اونکی بدنین پیدا ہونیسے بوجہ سوء مزاج اعضائے بدنی کے اونکے بدنین اوجاع مفاصل کے پیدا ہوتے ہین کبھی اوجاع مفاصل کا ہیجان حمیات مین عارض ہوتا ہے اور زمانہ صعود یعنے تزائد کے اوقات مین جیسا ہمنے بیان کیا ہے کہ حمیات مین اوجاع مفاصل عارض ہوتے ہین مراد یہ ہے کہ بحران وجع مفاصل حمیات مین جس طرح ہوتا ہے اوسی طرح اونکا ہیجان بھی ہوتا ہے۔

عرق النسا کا بیان

عرق النسا بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے ہے یہ درد کولہے کے جوڑ سے شروع ہوتا ہے اور پیچھے کیطرف ران پر اوترتا ہے اور بعض وقت زانو تک اور کعب تک یعنے ٹخنے تک اوترتا ہے اور جسقدر زمانہ اسکے عروض کا طولانی ہوتا جاتا ہے اسکا اوترنا نیچے کو زیادہ ہوتا جاتا ہے جیسی کی پنڈلی اور مین ہو کبھی یہ درد پاؤن کی انگلیون تک کھچکر پہونچ جاتا ہے اور پاؤن سارا اور ران پتلی پڑجاتی ہے۔ آخر زمانہ مین مریض کو پاؤن کے دبانیسے اور تھوڑی دور پنجون کے بل چلنے سے لذت ملتی ہے۔ اور مدھا ہونا اور قامت کو سیدھا کرنا ایسے مریض پر صعوبت ہوتا اگر کبھی خود بخود اوسکو صحت آجانیسے نفع ہوجاتا ہے کبھی عرق النسا کا انجام یہ ہوتا ہے کہ ران کا سرا اور کنارہ اوتر جاتا ہے اور یہ انخلاع اور اوترجانا زانت اور بیکار ہوجانے ران اور کس سے ہے یعنے جس مقام خاکین ران کے کنارہ کی ہڈی خواہ سر استخوان ران اوسمین سمایا ہوا ہے اوس مقام سے باہر نکل آئے ہے۔

وجع الورک کا بیان

یہ وہ مرض ہے جسمین درد کولہین ٹھرا رہتا ہے اور اوس درد کا انتقال عرق النسا امی۔ رگ تک نہین ہوتا ہے یعنے یہ درد پیچھے کو نہین اوترتا ہے ہان جو قت یہ مرض وجع الورک کا منتقل عرق النسا کیطرف ہوجاے اوسوقت پھر اپنی جگہ بھی چھوڑدیتا ہے اور نیچے بھی اوترآتا ہے اکثر وجع الورک کولہے کے ضعف سے لاحق ہوتا ہے اور وہ ضعف کولہین زیادہ زمانہ تک سخت چیز و نیز پر بیٹھنے سے عارض ہوتا ہے اور کسی چوٹ کے لگنے سے ران پر یا سوار ہونیکی ہمیشہ عادت ڈالنے سے کولہین ضعف آجاتے۔ اسباب وجع الورک کے وہی ہین جو عام وجع مفاصل کے لئے مذکور ہوچکے۔ مگر اکثر یہ درد خاص بلغم خام سے پیدا ہوتا ہے اکثر ورک کا درد رحم کے درد ہاے کہنہ سے منتقل ہوکر پیدا ہوتا ہے وہ پورانے اوجاع رحم جنکا زمانہ بقا وسن مہینے کے قریب تک پہونچا ہو کبھی وجع الورک مواد حارہ سے اور نیز مواد مختلط یعنے حار اور بارد کی آمیزش ہوانے سے بھی پیدا ہوتا ہے اور رگہاے ورک کی امتلاؤن سے بھی اور باطنی اورام سے جو ورک کے اندرونی مقام مین ہون بھی وجع الورک عارض ہوتا ہے مگر یہ ورم چونکہ بہت اندرونی موضع عضو کے ہے لہذا وجع الورک مین ورم کا ظہور مثل دیگر اقسام وجع مفاصل کے نہین ہوتا ہے پیشین گوئی کے طور پر کہا گیا ہے کہ جس شخص کو وجع الورک کا مرض ہوا اور اوسکی ران پر حمرہ شدید یعنی ورم حمرہ یا بقدر ترین داغ کے پیدا ہوا اور اوس ورم مین درد دہنسا ہوا اور ناگاہ اوسی حمرہ مین خارش زیادہ پیدا ہو اور بثورات کیطرف اسکو رغبت ہوجاے اس کیفیت کے ظہور سے وہ شخص کہیں روز سے بد مرجاویگا جس عضو مین وجع مفاصل ہوتا ہے وہ عضو نحیف اور لاغر ہوجاتا ہے سوائے عرق النسا اور نقرس کے جتنے اقسام اوجاع مفاصل کے ہین جب اونکا علاج بخوبی کیا جاے اور استیصال مادہ کا ہوجاے پھر جلدی عود نہین کرتے۔ مگر عرق النسا اور نقرس یہ مرض اس قسم سے ہین کہ جلدی عود کرآتے ہین اور تھوڑے سبب سے دوبارہ پیدا ہوجاتے ہین اور اونکے عود کرنیکی وجہ یہ ہے کہ اس عضو کی وضع اور جگہ ایسی ہے کہ خواہ مخواہ عود کرآتے ہین بہ نسبت وجع مفاصل کی خصوصا نقرس امراض متوارثہ مین سے ہے مادہ عرق النسا کا اکثر عضل مین پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے بعد کچھ عصبہ عریضہ مین پہونچتا ہے۔ جب درد زیادہ ہونے لگتا ہے پھر عضو مذکور آمادہ ریزش مواد کا تمام بدن سے ہوتا ہے یعنے اوپر کے اعضائے بدنی سے علاوہ اون مواد کے جو پہلے سے متمکن ہوے ہین کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ مادہ اس مرض کا عضل مین نہین ہوتا ہے بلکہ عصبہ عریضہ مین ہوتا ہے اکثر گاہ رطوبت مخاطیہ جوڑ مین یعنے گڑھے مذکور مین زیادہ آجاتی ہے پس وہ رباط جو درمیان زائدہ اور حقہ مذکور کے ہے ڈھیلا ہوجاتا ہے لہذا ورک اپنی جگہ سے اوترجاتا ہے اور اوترجانیسے پہلے ایک حالت درمیانی اوسکی ایسی ہوتی ہے کہ جوڑ نکلی اور اوترجانے کے بیچ مین ہے اور یہ حالت وہ ہے کہ بہت جلد اپنی جگہ سے باہر نکل آتا ہے اور بہت ہی جلد پھر عود کرکے اپنی جگہ بیٹھ جاتا ہے اور زیادہ روان ہوجاتا ہے عرق النسا کا درد اوجاع مفاصل کے سبب سے زیادہ شدید اور سخت ہوتا ہے اور داغ دینے کے بعد اس درد سے امان ہوجاتی ہے نقرس بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے ہے کبھی پاؤن کی انگلیون سے خاصکر انگوٹھے سے شروع ہوتا ہے اور کبھی اخمص یعنے ایڑی سے اور کبھی قدم کے نیچے سے اور کبھی قدم کے کسی ایک جانب سے شروع ہوکر پھر تمام قدم مین پھیل جاتا ہے اور بعض ران تک چڑھ جاتا ہے اور کبھی ورم بھی پیدا ہوتا ہے اور شاید کہ یہ ورم اوتار اور عصبہ مین ہوتا ہو بلکہ رباطات اور اون اقسام مین جو محیط مفاصل کو ہین اونمین ورم ہوتا ہو بنابر قول جالینوس کے اوسی

HAKEEM SHOUKAT ALI

جسے کرین جبکہ اس تجربہ کی نوبت نہین آئی کہ مریضان مرض نقرس کے ورم اور درد کی حالت مین کبھی تشنج پیدا ہو منجملہ عوارض کے جو اصحاب نقرس کو عارض ہوتے ہین یہ ہے کہ انکے کیسۂ غضبیہ کی جھلیان بڑھجاتی ہین نقرس مراری اکثر اوقات مرگ مفاجات پیدا کرتا ہے خصوصاً جوقت کہ تبرید زیادہ کیجائے **علامات** پہلے جراحی کی شناخت کرنیکی یہ کہ ان امراض کے اسباب اور علامات کے چاہئے وہ یہی ہین کہ ان بیاروں کا سانج بلامادہ ہوتا اور مادی ہوتا ہم جان لین سانج کی شناخت یہ ہے کہ بہت کثرت اور شاذونادر ہوتا ہے اور درد بھی وجع مفاصل سانج کا بدون ثقل و گرانی کے ہوتا ہے اور نہ اوسمین انتفاخ اور نہ تغیر لون ہو اور نہ علامت کسی مادہ کی ہوتی ہے مادی وجع مفاصل مین پہلے شناخت جنس مادہ کی کرنی چاہئے اور اسکی سبیل یہ ہے کہ مقام کے رنگ کا خواہ ورم کے رنگ سے شناخت کرین اور اسکے ساتھ درد کا بھی لحاظ کرین جیسا کہ خام مادہ مین ہوتا ہے اور لمس یعنے چھونے سے بھی مادہ کی شناخت ہوتی ہے کہ اگر سرد ہے یا گرم ہے سرد مادہ کا مقام در مثل برف کے ٹھنڈا اور گرم سے ایسا گرم کردہ مقام دہک رہا ہے یا عادت مریض سے دریافت کرین تاکہ درد کے لواحق سے شناخت کرین کہ آیا درد کے ہمراہ التہاب شدید ہے اور ضربان بھی زیادہ ہے یا التہاب معتدل اور تمدد بھی اسکے ساتھ ہے خواہ التہاب نہین ہے فقط تمدد ہے یا سکنات درد کے استعمال سے اور جن ادویہ سے نفع ہوتا ہو اونکے ذریعے سے شناخت مادہ مرض بنا کی ہوتی ہے اس طرحسے کہ اگر زیادہ تخدیر اوسکی استعمال سے ہوجائے اور بطلان حس زیادہ ہو تو وہ شناخت ہوسکیگی - پھر بعد لحاظ اس شرط کے اگر دوائے سرد موافق ہوتی ہو گمان کیا جائیگا کہ مادہ مرض حار ہے حالانکہ اس دوائے بارد کا نفع مقتضائے تخدیر تقلیل کیوجہ سے ہوا ہے پس یہ گمان حرارت مادہ کا صحیح ہوگا یا اسلئے کہ بروقت اسی تبرید کے جس سے تکثیف مسامات ہوجائے درد کی زیادتی ہو اور مرتے گمان غالب یہی ہوگا کہ مادہ بارد ہے اور درکنت ہے یا اسلئے کہ سکون صد کی تدبیر بذریعہ تحلیل قوی کے نہ کیجائے اور علاج حارہ قوی نہ دئے جائین پس گمان ہوگا کہ مادہ بارد ہے حالانکہ ایسی تدبیرین بھی مادہ کبھی حار ہوتا ہے اور علاجات حارہ خفیفہ کے تحلیل پاکر اوسکی درد رسانی اور ایذا دہی مین سکون پیدا ہوتا ہے اور طبیب بغلط گمان برودت مادہ کا کرتا ہے پس لازم ہے کہ فقط نظر سرسری سے تشخیص حرارت اور برودت مادہ کی نکرین بلکہ ان سب امور کی تامل کرکے حکم حرارت اور برودت مادہ کا کرین - وقت سے درد کے بھی شناخت مادہ کی ہوتی ہے اس طرحسے کہ بروقت خلوۂ معدہ کے ہے یا امتلاء کے وقت ہے اور بہت جلد ورم اور پیپ مین متورم ہونیسے بھی شناخت ہوتی ہے یا اینکہ ورم آ جاتی ہو اور ایک صورت بہ لف نشر غیر مرتب غلاظ ادوی خراب پر کرنین ہون اور حار ہون خواہ مادہ مرکب ہو یا مادہ خام نہایت دلالت کرتی ہے - انتقال ورہٹ جانے سے مادہ کی بھی شناخت ہوتی ہے اسلئے کہ رقیق مواد کہ جنکی مقدار کثیر کا اجتماع دفعۃً واحد مین جگہ سے ایسے مادہ مین انتقال بکثرت ہوتا ہے - اکثر اوقات پیشاب و پاخانہ جیسے اور جو بول براز پر غالب ہو اوس سے بھی شناخت مادہ کی ہوتی ہے کہ آیا غالب اوپر صفراوی یا بلغمی سن اور عادت اور تدبیر مقدم و ہوش سے بھی شناخت ہوتی ہے اور ریاضت اور آرام یابی یعنے ترک ریاضت سے بھی شناخت ہوتی ہے اور بے آرامی کسی قسم کی ہو اور تکان پہونچنے سے اور تمام بدن کی مشارکت مزاجی سے بھی شناخت ہوتی ہے مادہ دموی سرخی محل عضو کی دلالت کرتی ہے بشرطیکہ عود کرنا درد کا بشدت ہوا ور نہ ابھی بخوبی ورم ظاہر ہوا ہو اور تمدید شدید اور مدافعت یعنے دبانے وقت زور سے دبنا اور ضربان اور گرانی موضع کی اور تدبیر آب و غذا کی جو گذر چکی ہے اور دیگر علامات جو ابدان دموی کے بیان مذکور ہوچکے ہین وہ سب دلیل ہوتی ہین کثرت ... مریض کا لحیم شحیم ہوتا ہے اور غلظت اسکے بدن مین ہوتی ہے عرق النسا اگر دموی ہوا اوسکا درد طولانی اور دراز ہوتا ہے اور جسقدر طول یعنے پھیلاؤ درد کا ہے سب جگہ درد یکسان ہوگا اور فصد سے فوراً اوس درد مین سکون ہوجاتا ہے صفراوی مادہ مین علامت کا اوسپر دلیل وہی حرارت شدیدہ ہوتی ہے کہ چھونیوالے کو مقام ماوف کی پیدا ہو اور حجم ورم کا چھوٹا ہوتا ہے گرانی بھی اوسمین کم تمدد مین بھی کمی سرخی بھی کمتر درد کا میلان ظاہر جلد کیطرف زیادہ ... سے زیادہ استراحت کا ہونا اور تدبیر گذشتہ جو ہو چکی ہے طعام اور شراب کی اور تمام دلائل غلبہ صفرا جو بار ہا مذکور ہو چکے اور بدن صفراوی کا حال جو معلوم ہو چکا ہے بلغمی مادہ سے جلد کا رنگ متغیر نہین ہوتا ہے اگر متغیر ہوتا ہے تو خاصیت کیطرف تغیر ہوتا ہے اور التہاب مین کمی اور درد کا ہر وقت لازم رہنا خون کی علامات ... کے نہونے اور درد کے جانے مین شدت ہوتی بدن کا پھولا اور گداز ہونا اگر اینکہ گوشت کی سختی نہو بلکہ چربی کی بھرتی ہو اور دیگر دلائل جو مزاج بلغمی کے معلوم ہو چکے اور انکا بیان اوپر ہو چکا ہے سوداوی مادہ پر کبھی دلیل یہ امر ہوتا ہے کہ درد پوشیدہ رہے یعنے درد دھیما دھیما رہے اور تمدد کم ہو علاج سے نفع بھی کمتر ہوتا ہو مقام درد سکڑا ہوا نہ اوسمین ڈھیلاپن اور نہ رنگ کی چمک اور اکثر مائل بکدورت اور تیرگی ہو جائے کبھی اوس مادہ پر ان کا مزاج اور طحال کا حال ... کے تمام بدن کا مزاج اور ... یعنے اشتہا اوسکی جو بافراط ہو اور تدبیر طحال کی خواہ مریض کے در امراض مین جو گذر چکی ہو اور دیگر دلائل جو پہلے تعریف مزاج سوداوی مین ...

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں دلالت کرتے ہیں۔ مزہ کا مادہ اگر ہو اور حرارت شدید جسکے ہمراہ ایک کیفیت کھلی کی بھی ہو اور جس چیز سے عفونت پیدا ہوتی ہے اور اسکے استعمال سے ضرر شدید ہو اور
جس سے تبرید اور تسکین ہوتا ہے اور اس سے زیادہ نفع ہو جائے یہی مادہ پر متمدد اور زیادہ کھچاؤ اور گرانی کا ہونا اور درد کا ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جانا اور مولد بارح
کی تدبیر غذائے وغیرہ کا پہلا استعمال ہونا دلیل ہوتا ہے۔ مواد مختلطہ یعنے چند قسم کے مادوں سے اس مرض کا پیدا ہونا اوسکی دلیل یہ ہے کہ سرد گرم دونوں قسم
کی دوا سے نفع نہ ہوتا ہو اور مختلف اوقات میں اور دیر مختلفہ سے نفع بھی ہوتا ہو ایک وقت کسی دوا سے نفع ہوا اور دوسرے وقت اوس دوا کے مخالف مزاج دوا
سے فائدہ کیا اکثر کیفیت یعنے عروض وجع مفاصل مرکب مادہ کا ایسے ہی ابدان کو خاص کرتا ہو جو حار مزاج ہوں اور طبیعت مراری رکھتے ہوں اور اوسی طبیعت
کی اصلاح اور تبدیل سوء مزاج کی غرض سے تدبیر مرطب کا جو مولد بلغم ہے اور خام مادہ کرتی ہے بیش از حد نہایت استعمال کیا کہ غذائے مرطب کھلائی گئی ہے اور امتلاء
معدہ پر حرکت کرائی ہو کہ اسی جہت سے دونوں خلط باہم آمیز ہو جائیں اور خلط غلیظ ہمراہ خلط رقیق کے بطور بدرقہ کے بھی رفع ہو جاتی ہے اور دموی اور مراری دونوں خلط
مفاصل پر گرتی ہے اور یہ لوگ اکثر منتفع ہوتے ہیں اور انکے درد میں سکون آہستہ آہستہ ہاتھوں سے دبانے کے ذریعے ہوتا ہے اور چند آدمی انکے باہم پاؤں کے جوڑ کو
اگر دباتیں تو انکو فائدہ ہوتا ہے اسلئے کہ خلط مراد اسی ذریعے سے نضج پاکر تحلل ہو جاتی ہے اور اگر رطوبات جنکی حرارت معتدل ہو اونکا استعمال کریں اور انکو کبھی رہے
یعنی حرکت سے پرہیز کریں تب بھی انکو فائدہ ہوتا ہے اسلئے کہ حرکت نضج کی مانع ہے **معالجات** اوجاع مفاصل و نقرس و عرق النسا کا بیان یہ ہے کہ اگر شناخت ہو جائے
کہ سبب ان امراض کا مزاج ساذج بلا مادہ ہے اور اسکی تدبیر بسہولت اور آسانی ہو سکتی ہے اسلئے کہ اکثر اوقات وجع مفاصل ساذج بلا ورم ہوتا ہے اور اسوقت فقط تبدیل مزاج ہی
کافی ہوتی ہے اور بہت بڑی احتیاج ایسے وقت اخراج مرہ صفرا کیطرف ہوتی ہے اور خون کیطرف اسیطرح کبھی جمود اور برد اور ایذا دہندہ عارض ہوتا ہے اور اسوقت بھی فقط
تبدیل مزاج کافی ہوتا ہے اور اسوقت بڑی احتیاج بلغم کے اخراج اور خون کے گرم کردینے کیطرف ہوتی ہے اور اکثر فقط یبوست ایسی پیدا ہو جاتی ہے جو کہ کبھی ہوتی ہے اور اسوقت
محض ترطیب کی حاجت ہوتی ہے جیسا کہ بخوبی معلوم ہے لیکن اگر سبب مرض کا کوئی مادہ ہو واجب ہے کہ جو مادہ ریزش کر رہا ہے اوسکی ریزش اس طرح روکیجائے کہ خلاف
سمت ریزش کے اوسے جذب کرلیں اور کلی اس مادہ کی بھی استفراغ مناسب مادہ کے سبب سے کریں اور جس عضو پر اوسکی ریزش ہتی اوسکی تقویت ایسی کریں تاکہ اوس مادہ
کے انصباب کو قبول نہ کرے اور جسقدر بقیہ اوسی مادہ کا رہگیا ہے اوسی عضو میں تحلیل پا جائے اور ان جملہ تدبیرات میں قوانین کلیہ کیطرف رجوع نظر کرنا چاہئے اگر یہ مادہ دم
ہو خواہ اسکا غلبہ خون کا کسی اور مادہ کے ہمراہ ہو واجب ہے کہ جہت مخالف کی فصد کھولی جائے اور اگر تمام مفاصل میں عموماً پھیلا ہوا ہو اسوقت یمین و یسار دونوں طرف کی
فصد کریں اور اسکے بعد قے کرائیں خصوصاً اگر اسفل اعضا میں ہو اسلئے کہ ایسے مرض کو قے بہ نسبت مسہل کے زیادہ فائدہ کرتی ہے اور بعد قے کرانے کے مسہل دینا چاہئے اور
مسہل بھی قوی ادویہ سے دینا چاہئے بشرطیکہ عدم نضج مادہ اور غلیظ ہو اوسکا مانع مسہل قوی کا نہو پھر بھی میں کہونگا کہ نرمی اور نرمی بہرحال اسلم طریقہ ہے اور بتدریج رفتہ
رفتہ قوت ادویہ مسہلہ بڑھانی چاہئے بعد اوسکے ایسے مسہلات دئے جائیں جنسے بتدریج تنقیہ مادہ کا ہو جائے بعض اطبا نے ابتدائے علاج اسطرح مرسوم کی ہے کہ بر نرمی کی
شروع کرتا ہے اور روز بروز نرمی میں کمی کرتے کرتے خاصہ علاج دوائے قوی سے بعد نضج تام کے کرتا ہے طریقہ صاحب یمین یہ ہے کہ اگر مادہ رقیق صفراوی ہو بہت جلد استفراغ
اوسکا کر دیا جائے اگر نضج ہو چکا ہے اور اگر مادہ غلیظ ہو اسوقت کچھ قباحت نہیں ہے اگر پہلے ایسی دوا دیجائے جو اوس مادہ کی ترقیق کرے اور نضج پیدا کرے اور اوس مادہ کو
اعتدال قوام کے ذریعے سے آمادہ خروج اور دفع پر کردے اور اوسی راہ سے جدہر سے اوسکا نکلنا آسان ہے طبیعت باہر در سیاتی مادہ کو جو نہ زیادہ رقیق ہو اور نہ زیادہ
غلیظ ہو بذریعہ اسہال کے خشک کردیتا ہے اور اخراج اوسکا بدون تعدیل قوام کی کردیتا ہے اگر مادہ مرکب ہو مسہل و ضماد بھی مرکب ادویہ سے کرنا چاہئے علاوہ اسکے یہ ہے کہ زیادہ
احتیاط اسی میں ہے کہ ابتدا ہی میں معالجہ اور مداوا کرنا بہتر ہے اور فصد نہ لیجائے اسلئے کہ فصد مادہ کو منتشر کردیتی ہے اور اخلاط کو زیادہ کردیتی ہے اور مقدار احتلاج الا خارج
نہیں کرتی ہے اسیطرح استفراغ مادہ بھی ابتدائے مرض میں نہ کرنا چاہئے کہ وہ بھی فصد کے پورا تنقیہ نہیں کرتا ہے اور جو بالخصوص التزام کیا جائے جبتک کہ نضج مادہ بخوبی
ظاہر نہو جائے مگر جس وقت امتلاء معدہ کی وجہ سے اگر مادہ کی کم دینے کی حاجت ہو تو قبل نضج کے ایسی ملینین دوا پلانی چاہئے کہ ایک یا دو دست آجائیں جیسے آب کی سنی
سنز خواہ آب کو سنز قدرے المناس ملاکر خواہ حقنہ کیا جائے اور یہ تدابیر اصول ہے جب مرض کا انحطاط شروع ہو پھر اسوقت استفراغ بڑا ایسے اور ادویہ مسہلہ سے جو قدر بہون
جرات نہ کرنی چاہئے ورنہ بیشتر ایسے ادویہ جو قدر بہون مواد کو مواضع بعیدہ سے بطرف مفاصل در موضع مرض کی حرکت دیکر کھینچ لاتے ہیں اور بحران

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جو اعراض دی چوتھے اور ساتوین اور گیارہوین روز پیدا ہوتے ہین ایسے ادویہ کے استعمال سے ضرور پیدا ہوتے ہین بحران فاصل درجید ان بیمارون کا جو ہوا
در رہی پھر اگر ممکن ہو کہ استفراغ اوس روز تک نہ کیا جائے اور نضیج کا انتظار کیا جائے اور نطولات پر اقتصار کیا جائے سرد پانی خواہ گرم پانی خواہ نیم گرم پانی سے جو جب
قانون مذکور کے جو اسی مرض کیواسطے لکھا گیا ہے اور باب نطول مین اوسکا ذکر جدا گانہ ہوا ہے پھر تو نطول ہی مناسب ہے اور ابتدا نطول آب سرد سے کرنی چاہیے طلا کے
اقسام جو گرم ہین اور ادویہ مخدرہ یہ سب ایسے بیمارونکو مضر ہین طلائے حار کا ضرر اسلیے ہے کہ جذب مادہ اور مقامات سے کرتے ہین اور مخدرات بوجہ حبس کر دینے
مادہ موجودہ کے اور اوسی مادہ مین خامی پیدا کرنے کے مضر ہین. ایضاً طلائے بارد غلیظ مادہ مین خامی پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ مین تبلد اور کندی پیدا کر کے اوسکا نضج
نہین ہونے دیتا اور مرض کو طولانی کر دیتا ہے آب گرم بھی انکو اسلیے مضر ہے کہ مفاصل مین رطوبت پیدا کرتا ہے اور سکنجبین زرشکی کیوجہ سے زیادہ موافق انکو نہین ہے بزوری
جیسے تخم رازیانہ مین یہ خرابی ہے کہ فضلہ کا احراق کر کے اوسے متحجر کر دیتے ہین جب نضیج تمام ہو جائے استفراغ از قسم سورنجان اور بوزیدان اور انھین ادویہ کے جو سب مرکب
کیا جائے اور فصد بنرمی کرنا چاہیے اور ایسے وقت یہ بھی جائز ہے کہ سرکہ اور کائی وغیرہ سے طلا کرین خبردار خبردار ابتدائے مرض مین کبھی دوائے ضعیف العمل نہ دینی چاہیے
اسلیے کہ ایسی دوا مادہ کو حرکت دے کر بذریعہ اسہال اوسکی مقدار حسب باخراج نہین کرتی ہے بلکہ اکثر اوس اقسام کے مادہ بستہ کو رقیق کر کے عضو ماؤف کیطرف بہالاتی ہے
واجب ہے کہ جو شخص دوائے مسہل پینے کا قصد کرے صبح کو دوا پیے اور غذا مین تاخیر کرے پھر بعد تین گھنٹہ کے دس مثقال یعنی ۳ تولہ روغن گاو کسی شربت خواہ تھوڑے سے پانی
کے ہمراہ تناول کرے اور چھ گھنٹہ کے بعد حمام مین داخل ہو اور نہائے پھر وہ غذا کھائے جو اوسکے مناسب حال ہو بعد ازان ادرار کی تدبیر کرے اسلیے کہ ادرار مادہ
وجع مفاصل کو قطع کرتا ہے اسلیے کہ مفاصل کے درد فضلات سے اوس ہضم کے پیدا ہوتے ہین جو کہ جگر اور رگہائے مخصوصہ مین رہجاتا ہے خصوصاً نقرس گرم مادہ. علاوہ
یہ ہے کہ اکثر لوگ جو اوجاع مفاصل مین گرفتار ہوتے ہین اور مزاج اونکے مرطوب ہین اسہال کثیر سے اونکو نفع نہین ملتا مشروب مسہل ہو یا حقنہ پھر جب مدرات سے
اونکا علاج کیا جاتا ہے شفا پاتے ہین بعض بدان ایسے نحیف ہوتے ہین جو متحمل اسہال و ادرار کثیر کے بھی نہین ہوتے اور مسہلات اور مدرات سے اونکے بدنمین خون کا
احتراق پیدا ہو جاتا ہے پس طبیب پر ان سب امور کی رعایت ضروری ہے. تریاق بھی وجع مفاصل مین نافع ہے خصوصاً بعد استفراغ کے اسلیے کہ بقایائے مواد کو
بذریعہ تریاق پاک کر دیتا ہے اور اوس سے جو کچھ باقی رہے اوسکی تحلیل کرتا ہے اور جمیع اعضا کی تقویت کرتا ہے. ردع کرنا مادہ کا عضو ماؤف سے کچھ ضرور نہین کہ پورا
دافع ہو جائے جس وقت کہ مادہ کی ریزش قوی ہو اور مدت کثیرہ سے گرتا ہو اسلیے کہ ردع سے دو فعل خراب پیدا ہوتے ہین ایک تو یہ کہ مادہ کو نچوڑ کر ہٹا دیتا ہے اور جس طرف
اوسکے گرنیکی حرکت ہے اور جسے معارضہ کر کے دوسری طرف مادہ کو حرکت دیتا ہے اسوجہ سے درد شدت سے پیدا ہوتا ہے جب ایسی کیفیت رادعات ادویہ کے استعمال سے
پیدا ہو پس پھر جانا لازم ہے اور استعمال اوسکو روک دینا چاہیے اور ملینات کا استعمال کرنا چاہیے. دوسرا ضرر رادع سے یہ ہوتا ہے کہ بیشتر مادہ کو اعضائے رئیسہ کیطرف لیجاتا ہے
پس خطرہ عظیم مین ڈالتا ہے لیکن اگر مادہ زیادہ ہو خواہ تھوڑی مدت کا ہو اوسکے ردع کرنے مین کچھ خوف نہین ہے گو ابتدائے مرض ہو خواہ شروع مرض مین. سوائے مرض عرق النسا
کے علاج مین اسلیے کہ اس مرض مین ردع مادہ کرنیسے عمق بدن مین حبس مادہ ہو جاتا ہے پس واجب ہے کہ تھوڑا تھوڑا استعمال رادعات کا کرین اور ضعیف ادویہ رادعہ کو اختیار
کرین خواہ اونکا استعمال ہی ترک کرین اور استفراغ مادہ پر توجہ کرین لیکن آخر مرض عرق النسا کے ایسے ادویہ کا استعمال کرین جو محلل و ملطف ہون اور مادہ کو اندر سے
جسم کے ظاہر کیطرف نکالین اگرچہ تدبیر بھرے ہوئے پھپھولے توری ہو خواہ داغ لگانیسے اور چونے سے خواہ جلد کی سرخ کرنیوالی اور دانہ اٹھانیوالی دوا سے یہ بات ہو چکے
کہ ادویہ مواد کو اوپر لا کر بہا دینگے اور جو دانے اور چھالے پڑین ایک مدت مین تک اونکے زخم کا اندمال کیا جائے. منجملہ ادویہ مقطعہ کے لہسن اور پیاز ہے کہ شیرہ بلادر کے
ہمراہ پہلے انکا استعمال ہو اوسکے بعد دودھ زہریلے درختونکے جیسے مدار اور تھوہڑ وغیرہ اور انجیر کا دودھ ضرور ہے کہ ادویہ محللہ اور ادویہ مقطعہ کے ہمراہ کوئی چیز نرم
کرنیوالی بھی شریک کر دیجائے ورنہ مفاصل متحجر ہو جاینگے اسلیے کہ تغلیظ اور بھید بھیدانے کا فعل بھی مثل تحلیل کے ہے اس بات مین کہ غلیظ مادہ رہجاتا ہے اور رقیق اوڑجا
تا ہے یہ بھی نافع ہے کہ ادویہ محللہ و مقطعہ کے ہمراہ چربیان ملائی جاوین اور برودت سے احتراز نہ کیا جائے مناسب نہین ہے کہ قوی محللات مفاصل پر پہلے سے استعمال
کئے جاوین قبل استفراغ مادہ کے ورنہ مواد کثیرہ کو جذب کر کے لطیف رقیق کی تحلیل کرینگے اور باقی کو کثیف کر کے چھوڑ دینگے در مفاصل مین اوسکا حبس ہو جائیگا
واجب ہے کہ رعایت اس قاعدہ کی اکثر اوقات کیجائے خصوصاً اگر مادہ مین لزوجت ہو خواہ وہ مادہ سوداوی ہو جب درد مفاصل کا شدید ہو کہ تحمل نہو سکے اوسوقت سکنجا

HAKEEM SHOUKAT ALI

رج کے استعمال سے چارہ نہ ہو کا پلا سکتے ہوں خواہ طلا کرتے کے۔ طلا کرنے کے ادویہ یا تو اس وجہ سے تسکین درد پیدا کرتے ہیں کہ لطیف اور تحلیل ادہ کرتے ہیں یا اسلئے کہ تخدیر سے
اوس عضو کو بے حس ہو جاتا ہے مخدر کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہئے بدون شدید ضرورت کے اور پھر بھی بوقت ضرورت اسیقدر استعمال کریں کہ شدت درد کی مٹ جائے وجع
مفاصل حار میں استعمال ادویہ مخدرہ پر عرارت زیادہ ہو سکتی ہے اور ایسی ہی دوا کیطرف توجہ ہونیکا زیادہ موقع ہے اور اکثر فائدہ تخدیر کا اس راہ سے ہوتا ہے کہ جو مادہ متوجہ
بطرف مفاصل کے ہے اوسے غلیظ کر دینے کی وجہ سے دوائے مخدر روک دیتی ہے یہ بھی معلوم رہے کہ تمیز صاحب استعمال ادویہ میں یہ ہے کہ بدل کر دوائیں اثر واحد کی
مستعمل ہوں کیونکہ بیشتر ایک دوا کسی عضو کو نافع ہوتی ہے اور دوسرے عضو کو نہیں نفع کرتی ہے اور اکثر بعض ادویہ ایک وقت خاص میں اونکا نفع معلوم ہوتا ہے پھر دوسرے
وقت وہی دوا مضر ہوتی ہے اور اوس سے درد پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ مشروبات ہر قسم کے بالکل چھوڑ دیں جبتک کہ یہ لوگ بالکل صحیح اور تندرست نہ ہو جائیں اور جب صحت
بھی چار دن فصلیں حالت صحت میں گذر جائیں اور جو شخص خوگر شراب کے پینے کا ہو مناسب ہے کہ بتدریج اوسکو ترک کرے دفعۃً چھوڑ دے اور جب ترک کرے اوسکے
عوض مدرات کا استعمال کرے جس شراب یعنے شربت میں شہد ہمراہ مدرات کے شریک ہو ایسے لوگوں کو نفع کرتی ہے جو وجع مفاصل میں گرفتار ہوں مریض وجع مفاصل
جسکا مادہ سوداوی ہے اوسکے طحال کی اصلاح کریں اور خلط سودا کا استفراغ اوسکے بدنے کر کے ترطیب اوسمیں پیدا کریں اور غذا کے ذریعہ سے نرمی بدن کی کیجائے
اور مالش وغیرہ سے اور زیادہ تحلیل کے پیچھے پڑکے تلیین کثیر کو چھوڑ نہ دیں ہمارا اصول کلیہ میں معلوم ہو چکا ہے گوشت کھانا وجع مفاصل میں قطعاً چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ
سرد مادہ سے بھی اگر یہ مرض پیدا ہوا ہو تب بھی گوشت سے پرہیز کریں اور اگر ضروری ہی گوشت کھانا ہو تو پہاڑی پرند کا گوشت اور خرگوش و غزال وغیرہ جو گوشت
ایسا ہے کہ فضول اوسمیں کمتر ہوں اوسکو کھلائیں پھر اگر پشت میں درد پہلے ہو کر پھر اطراف اور مفاصل بدن کے منتقل ہو جائے ہاتھ کی رگ سے فصد کھولنی چاہئے اور
جسطرف خلط کا سیلان ہے اوسی طرف سے اوسکا اخراج کیا جائے **مسہل کے قواعد** بیماران وجع مفاصل کے واسطے واجب ہے کہ فقط بلغم کا مسہل کو نہ دیا جائے
بلکہ ادویہ مسہلہ صفرا کو بھی اوسمیں شریک ہیں اسلئے کہ اگر فقط بلغم کا مسہل ذکر دیا جائیگا سر دست تو نفع ہوگا مگر صفرائے باقیماندہ بلغم کو بہا کر عضو آفت رسیدہ پر دوبارہ
گرائیگا۔ یہ بھی واجب ہے کہ زیادہ گرم ادویہ مسہلہ انکو نہ دیجائے اور نہ زیادہ قوی دوا ہو ورنہ اخلاط کو پگھلا کر پھر اوسی عضو کیطرف وہ گرینگے اور جسقدر اخلاط اسہال
سے دفع ہو چکے ہیں اوس سے دو چند چہار چند دوبارہ پھر مفاصل پر گرینگے سورنجان کی نسبت باہ تجربہ یہ اعتقاد ہو گیا ہے کہ زیادہ نفع کرتا ہے فی الحال خلط بارد
کا اسہال کر دیتا ہے اور ایک نفع زائد اوسمیں یہ ہے کہ بعد اسہال کے قبض و تقویت بھی کرتا ہے اور ان دونوں فوائد کے ساتھ پھر ممکن نہیں کہ جو فضول ادویہ مسہلہ سے ذائب
ہو چکے اور ابھی اونکا اخراج نہیں ہوا بلکہ بدن میں باقی رہ گئے وہ فضول بطرف مفاصل کے پھر گریں اور قوت دوائے مسہل سے جو خلط رقیق ہو چکی ہو سورنجان اوسکو
مجاری مفاصل کیطرف سیلان کرنے سے منع کرتا ہے۔ یہ فعل سورنجان کا بخلاف جملہ محللات کے ہے اور جملہ مستفرغات حارہ سے مخالف ہے حالانکہ اکثر ایسے دوا یہ مادہ کو وسیع
کر دیتے ہیں اور بعد وسیع کرنے کے اوسیطرح اوسکو کھلا ہوا چھوڑ دیتے ہیں لیکن سورنجان معدہ کو مضر ہے لہذا واجب ہے کہ اوسکے ہمراہ فلفل اور زنجبیل و زیرہ بھی
داخل کیا جائے کبھی اوسمیں صبر اور سقمونیا ملاتے ہیں تاکہ اسہال اوسکا قوی ہو بعض اطبا نے لکھا ہے کہ حل الزاب (جسکو کاگ جنگلی کہتے ہیں) اوسکا فعل بھی مثل فعل سورنجان
کے ہے اور معدہ کو مضر بھی نہیں ہے حجر ارمنی اوجاع مفاصل کو نافع ہے مشہور ادویہ میں حب سنجاح اور حب منتن اور ایارج و دوا حب عرق النسا اور نقرس کو نافع ہے
حب النیل بھی نافع ہے حب الملوک و بوزیدان اور ماہی زہرج اور شحم حنظل اور قنطریون اور حنظل و صبر و فاشرا اور فاشرشین حرمل کے ہمراہ اوسمیں شریک کیا
جاتا ہے اور اشق اور انزروت اور حنظل و تربد و عاقرقرحا یہ نسخہ جسکو ہم لکھتے ہیں مسہل قوی ہے اور خوب نفع کرتا ہے زنجبیل یکدرہم فلفل نصف درہم غاریقون
نصف درہم لب قرطم دو درہم اصل الغافث یہ سب کو ملاکر سفوف تیار کریں مقدار شربت اٹھارہ قیراط سے ۲۴ قیراط تک ہے جس سے چھ سات دست آجائینگے۔ ایضاً زیرہ
کرمانی اور زنجبیل و سورنجان ہر یک نصف درہم صبر دو درہم اسکو اڑھائی درہم بطور سفوف کے تناول کریں طبیخ شبت کے ہمراہ۔ یہ نافع ہے اور فوراً اسکا نفع ظاہر ہوتا ہے
ایضاً دہن الجوز اور انزروت خواہ ریندی کا تیل و انزروت ایکدن ایارج فیقرا کے ہمراہ اور ایکدن تنہا اسیطرح سات روز استعمال کریں اور اکثر ہمراہ آب شلغم کے
اور شبت کے دونوں کو جوش دیکر استعمال کریں۔ ایضاً سورنجان شاہترہ بوزیدان ماہی زہرج فلفل زنجبیل ہموزن دو قوت شہد ملاکر ہر روز تناول کریں۔ ایضاً سورنجان
تیس درہم شحم حنظل دس درہم دونوں کو پندرہ رطل پانی میں جوش دیں تا ایکثلث رطل باقی رہجائے مقدار شربت روزانہ نصف رطل ہے تین اوقیہ شکر ملاکر یہ دوا

HAKEEM SHOUKAT ALI

عجیب النفع ہے مسہل خفیف جو نافع ہوا نزرد ت رنج ہین درہم سورنجان تین درہم دو نو نکو پیکر سو جو زہ کے روغن مین ملا کر آب شبت کیساتھ تناول کرین کہ مسہل عجیب ہے بدو
لنبا و رشقت کے اسہال کرتا ہے اور بکی پیدا کرتا ہے یعنی قوی اصحاب رطوبت اور سوداوی مادہ سے جنکو وجع مفاصل ہوا نکے واسطے او رعرق النسا کے مریضونکے واسطے
صبر ایک وقیہ خربق سیاہ ایک وقیہ سقمونیا فربیون نصف نصف اوقیہ عصارہ کرنب یکجا کرکے رکھ چھوڑین جو قت اس دوا کے ذریعہ سے قے کرائی جائے وجع مفاصل
کو جڑ سے اوکھاڑ یگی اور رنج و بنیاد سے کھود ڈالیگی ادویہ مشروبہ ان بیمار ونکے واسطے اذا مجملہ دوا کے بسبب ہے یا ین صفت ۔ لبد جسکو بعض اطبا خیری کرنج ہی کہتے
ہین ڈیڑھ مثقال قرنفل پانچدرہم فاوانیا او رمرکی درجب شبت یعنی سوئے کے بیج ہر واحد سے ایک وقیہ جدہ بارہ گدڑی زراوند او ربوزیدان ہر واحد دو اوقیہ
ان سب ادویہ کو کیجا درست بہ قدر ایک نواۃ کے جو کم سے کم دو دانگ کا ہے تناول کرین او ساراالحسل کا بدرقہ ہے پھر ۹ گھنٹہ تک کچھ نہ کھائین اور دس روز تک
اسی طرح استعمال کرین ۔ یہی دوا ایسی ہے کہ ہر وقت مستعمل ہو سکتی ہے اور بذریعہ ادرار کے نفع مادہ کا کرتی ہے منڈی او گلر وندہ حنطیا نا کمد سات اوقیہ تخم سداب نو اوقیہ
کوٹ چھانکر تیار کرین مقدار شربت نہار او تھکرا ایک لمعقہ ہین اوقیہ سرد پانی کے ہمراہ بشرطیکہ غذائے شبینہ ہضم ہو چکی ہو ایضا دوا ر لبد بنا بر قول اوس شخص کے جس کا
قول یہ ہے کہ خیری احمر ہی ہے رنج بھول کے اور یہ نسخہ قریب نسخہ اول کے ہے ۔ وا چینی فاوانیا مرا او سنبل کمد دو اوقیہ ساذج ہندی ایک وقیہ قرنفل ہندہ
دانہ لبد وہی خیری مذکور نصف اوقیہ دو نون زراوند ہر واحد چار اوقیہ مقدار شربت روزانہ تین قیراط اسکا استعمال ستاربعی کے زمانہ مین جو بحساب ہندی
جیٹ کا مہینہ ہے شروع کیا جائے او رپچاس دن تک برابر استعمال ہے پھر پندرہ روز ناغہ کرکے تمام سال اسکو اسیطرح کھاتا ہو مگر جو زمانہ طلوع شعری عبور کا ہے جو
ہندی بھادون کے مہینہ مین ہوتا ہے یعنی چالیس روز خواہ ڈیڑھ ماہ اسکا استعمال نکرے اور اسیطرح بموجب ہر شہر اور بلد کے مطابق ایام لحاظ کرین کہ جو زمانہ طلوع کے
ستارہ کا ہے وہ موسم جس بلد مین جس مہینہ مین ہوا وہی مین استعمال اس دوا کا ترک کرین پھر اگر تمام سال اس دوا کے استعمال پر مداومت ہو پس جو چھ مہینے سردی کے ہین
او نمین استعمال کرے جب دو تین دن متواتر اس دوا کو کھاتے ہوئے گذر جائین پھر کچھ خوف نہین کہ ایک دن تناول کرے اور ایک دن خواہ دو دن ترک کرین ۔
واجب ہے کہ کھانا اوس سے تا امکان دور رکھین اگرچہ وقت عصر ہو پہنچ جائے اور جملہ تدبیر کی اصلاح کرین اور جو کچھ مریضان وجع مفاصل کو مضر ہے سب سے پرہیز کرین
ایک قوم نے کہا ہے کہ منجملا ادویہ مجربہ کے جو کبھی تخلف نہین کرتے ہین اور ضرور ازالہ المرض کر دیتے ہین انخوان سوختہ انسان ہے کہ اسکو بطور سفوف وغیرہ کے استعمال کرین
اور ایک قوم جوان راوی نے پہلے گذرے جنکی شہرت تھی اور یہی دوا وجع مفاصل مین دیتے تھے پس نقرس اور اوجاع مفاصل ضروری کو فائدہ ہوتا تھا ایارج ہرمس کا بھی بڑا
فائدہ ہے جو شخص زمانہ رنج مین اس کا استعمال کرے چند روز مین اوسکے مفاصل قوی ہو جائین یہ ایارج فضول کا اخراج کرتی ہے اور اکثر اخراج فضول کے
ایارج سے بذریعہ ادرار کے ہوتا ہے پس عرق النسا کو مفید ہوتی ہے جبکہ ورم اور درد مفاصل کا پورا ہو جائے اسوقت یہ تدبیر جو منسوب بطرف حنین کے ہے مفید ہو گی اہل
خشک نصف کیلجہ یعنے ایک رطل کو اسقدر پانی مین کہ اوس کے رہے نرم پکنے سے پکائین اور جوش آنیکے بعد صاف کرین اسی صاف شدہ سے ایک رطل لیکر
تین اوقیہ روغن کنجد ملا کر بیمار کو دین اور غذا کے خصوصیہ کھانے مین تجویز کرین کولے کے درد کی ایک تدبیر آسان ہے اگر حمام آب گرم سے فائدہ نہوا در بز در تھی کچھ
خصوصا بعد خراب غذا کھلانے کے بلا چکے ہون پھر تدبیر یہ ہے کہ قے کرائی جائے نمو د آب بلا کر اور بقول جالینوس کے پانی اور جاؤشیر سے سہلات دئے جائین ضماد
ہو وجع مفاصل کے اوس قسم کو مفید ہین جسکا مادہ غلیظ ہے اور مفاصل مین سختی اور تحجر پیدا ہوا چاہتا ہے از انجملہ یہ ضماد جید ہے دانہ بیدانجیر پوست جدا کیا ہوا
تین اوقیہ ایک وقیہ روغن گاؤ ملا کر پیسین اور اوسمین ایک وقیہ شہد ملائین کہ لزوجت آجائے اور مفاصل پر ضماد کرین خصوصا ایسے مفاصل پر جو خشک ہون
اور بیشتر اسی دوا مین سرکہ کہنہ بھی ملا دیتے ہین گائے کے گوبر سے ضماد کرنا بھی زیادہ قوی ہے اوجاع مفاصل و درد پشت اور درد زانو کیواسطے اور شاید کہ
یہ ضماد افضل ہے او رہر ایک ضماد سے جو اسکے سوا تجویز ہوا ہے ضماد قوی یہ بھی ہے زبیب کہنہ ڈیڑھ رطل نطرون اسکندرانی ایک رطل ملک السلطم ایک رطل فربیون
ایک وقیہ ایرسا دو اوقیہ آرد حلبہ ڈیڑھ رطل ان سب کا ضماد تیار کرین ۔ ایضا مقل جاؤشیر عربی پگھلائی ہوئی زیادہ مفید ہے لیسے وجع مفاصل کیواسطے جو خام
مادہ سے زانو او رمفاصل مین عارض ہو یہ ضماد محلل ہے نطرون بورہ ارمنی اشق مکہ ایک دانگ لیکر ضماد کرین ۔ ایضا مقل جاؤشیر فربیون پیکر روغن ملا کر طلا کرین
ضماد قوی بورہ اور سک عاقرقرحا سونیز جو نا سبکو ملا کر مفاصل پر طلا کرین اور سرکہ او رشہد تھوڑا سا ملین ضماد ملین اشق حنضض بموزن شراب کہنہ مین ملا کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضماد کریں اور روغن زیتون کہنہ اور آرد باقلا گرم کرکے ضماد کریں ضماد خاکستر طلیفہ ہمراہ شہد اور سرکہ کے عجیب ہے منجملہ ضمادات کے وہ اقسام بھی ہیں جنکی حاجت تحلیل
تقویت عضو اور تحلیل بقایائے مواد کے ہوتی ہیں اور بعد پورے استفراغ کے انکی حاجت ہوتی ہے اونھیں میں سے یہ ضماد بھی ہے اصل جزالسرو اخوان سوختہ ہمراہ
اور شبت سوختہ مجموعہ کا اور ریشم ماہی اسقدر کہ اجزا یکجا ہو جائیں۔ دوسرا ضماد جو جو ہے سے امراض میں اپنا عمل کرتا ہے اسلیے کہ تطبیخ کرتا ہے اور کانٹا خواہ ٹوٹے
ہوئے ٹکڑے ہڈی کے اندرون جسم سے نکال دیتا ہے۔ اور اسفراغ کو بھی نفع کرتا ہے تخم اوٹنگن صاف کیا ہوا اور کف دریا کا اور نوشادر اور زراوند مدحرج بیخ حنظل
علک الانباط مکہ بیس مثقال حلبہ ظلفان زنابل مکہ دس مثقال اشق بارہ مثقال عاقرقرحا اشا خیائے زم لسان کی اور کندر اور مرکی بیہ نرا مغج مکہ دس مثقال موم چار
رطل ہیں آٹھ رطل شیرانجیر دستی آٹھ مثقال روغن سوسن جسقدر دواؤں کے پگھلانے میں کافی ہو اور شراب عمدہ قسم کی جو خشک اور یہ گوندھنے میں کفایت کرے سب کو
ملاکر خوب طرح حل کرلیں اور چھانیں اوسکے بعد استعمال کریں دوسرا ضماد کہ فی الفور نفع کرتا ہے عرق النساء میں اور ہاتھ اور پاؤں کے درد میں اور تمامی اوجاع مفاصل کو
کسی مٹی کے برتن میں ڈالکر اوسپر سرکہ پانی ملا ہوا بقدر کفایت ڈالیں اور کوئلے کی آنچ سے اسقدر پکائیں کہ گہرا ہوجائے پھر اوس میں شہد بقدر کفایت ڈالیں اور پھر
دوبارہ کوئلہ کی آنچ سے پکائیں سرکہ انگوری داخل کرکے کہ گہرا ہوجائے اور بااحتیاط رکھ چھوڑیں اور یہ نسخہ بھی اسقدر مفید ہے زفت معدنی تین رطل دردی سرکہ
خشک جو جلی ہو اوسکو جلاکر دو رطل بورہ ارمنی ڈیڑھ رطل صمغ صنوبر اور موم کبریت سلیمانی جلا ہوا ہموزن کمدا ایک رطل عاقرقرحا نصف رطل زوفا ایک قطرہ دخانات
اور مالش کے ادویہ جو فوراً موثر ہوں روغن حنظل اور روغن جندبیدستر اور روغن خردل اور روغن جوز رومی خصوصاً جو وقت ہلایا جائے اور اوس میں سے روغن بچھلے
روغن قسط نہایت درجہ مفید ہے خصوصاً ہمراہ میعہ کے اور روغن حنظل جو اسطرح سے تیار کیا جائے کہ عصارہ حنظل روغن گل میں جلائیں کہ پانی جل جائے اور تیل
رہجائے خواہ روغن قسط ہمراہ حلتیت کے منجملہ روغنات کے روغن زیتون میں سانپ کو پکائیں کہ یہ روغن درد مفاصل کو بالکل زائل کردیتا ہے از انجملہ روغن خفاش
ہے اوسکا نسخہ یہ ہے کہ بارہ عدد خفاش کو ذبح کریں اور عصارہ برگ مرزنجوش اور روغن زیتون ہر واحد ایک رطل زراوند چار درہم جندبیدستر تین درہم قسط
تین درہم سب کو ساتھ ہی پکائیں تاکہ پانی جلجائے اور تیل باقی رہجائے نطول وجع مفاصل کے از انجملہ یہ نطول ساکن ہے اور نفع کرتا ہے سرکہ و سعتر اور حب سرکہ
میں پکائیں کہ گہرا ہوجائے اور پھر مل کرچھان لیں اور نطول کریں وجع مفاصل حار کا بھی نطول کیا جاتا ہے ایضاً مرزنجوش اور شبت ورق غار اور سداب کو ان
سداب اور شعیر کو جوش دیں اور نطول کریں مفاصل کو دھونی دینی بھی مفید ہوتی ہے سرکہ میں جسقدر حصہ حرمل کوٹ کر ملائیں اور سنگریزے گرم کرکے اوس میں بجھائے
جو دھواں اور بخارات اٹھیں اوسکی دھونی لیں اور چادر اوڑھکر بیٹھیں۔ حمام دختنی کے جملہ اعضائے بدنی پارہ پارہ کرکے شبت اور نمک اور دیگر بزور اور کراث
کے ہمراہ جوش دیں اور اسی پانی سے آبزن کریں اور گفتار اور لومڑی کے جوشاندہ سے بھی آبزن کرنا چاہیے صفت اوسکی یہ ہے کہ پہلے کسیقدر پانی کو جوش دیں
تاکہ دو ثلث اوسکے جلجائیں بعد ازاں گفتار اور لومڑی دونوں زندہ ہوں خواہ ذبح شدہ کو اوسی پانی میں ڈالدیں اور اسقدر پکائیں کہ دونوں پھٹ کر
گھل مل جائیں اور پھر اوسی پانی کو صاف کرکے اوسی میں آبزن کرائیں خواہ اوسی پانی میں روغن زیت ملاکر پکائیں یہانتک کہ دونوں میں امتزاج کامل ہوجائے یا پانی
جلکر فقط روغن زیت رہجائے اور اسکا آبزن کریں کبھی روغن زیتون ہی میں بدون پانی کے اسکو پکاتے ہیں۔ استحمام اور نہلانا ایسے بیمار کو گرم تر پانی سے مضر ہوتا ہے کہ اخلاط
کو پگھلا دیتا ہے اور مسامات کو وسیع کرتا ہے ہاں البتہ آبہائے گرم خشک کبریتی کا استحمام مفید ہے اور خشک حمام اوسکے ہمراہ نطولوں سے اور نمک سے مالش کرنی انکو مفید ہے خاکستر گرم
میں بیٹھنا اور پسینا نکالنا انکو نافع ہے مسکنات درد اوجاع مفاصل کے جو حار ہو اور زیادہ شدید ہو میتھی کو سرکہ میں پانی ملاکر بھگوئیں کہ خوب پس جائے پھر اوسپر شہد ڈالکر پکائیں
تاکہ بستہ ہوجائے بعد ازاں کھرل میں پیسکر جب مثل غالیہ کے ہوجائے طلا کریں اور خرقہ کتان پر لگا کر مقام درد پر چپکادیں کہ دو روز خواہ تین دن لگا رہے جب اوپر سوکھ
جائے روغن گل سے تر کردیا کریں اور یہ دوا ابتدائے مرض کے لائق ہے اور جب صعود کا زمانہ ہو۔ ایضاً ابتدائے مرض میں اور بعد زمانہ انحطاط کے جب بقایائے مواد
کسیقدر رہجائے لعاب حلبہ اور تخم کتان روغن کنجد میں گھسپر جب مثل شہد کے گاڑھا ہوجائے طلا کریں ایضاً اگر درد زیادہ ہو کرنب تازہ اور کرنب کا ضماد کریں اور اگر درد
تو بہ زیادہ ہو اور سالکو پیسکر اور میتھی کا آٹا اور نخود کو شراب شہد میں تھوڑی شراب ملا کر لیپ کریں اور تھوڑا اسارومن حنا بھی۔ خاکستر کرنب چربی ملاکر قیروطی جو روغن
بابونہ سے بنائی جائے وہ بھی نہایت عمدہ ہے مسکنات درد جو مخدر ہوں از انجملہ افیون چار مثقال زعفران ایک مثقال گائے کے دودھ میں پیسکر استعمال کریں اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اوپر سپیدہ کی روئی کا ماوا اچھی طرح نرم کرلین اور ضماد لگا کر برگ چقندر خواہ برگ کاہو سے باندھ دین خواہ لبلاب جزر کو قیروطی داخل کرین۔ ایضاً تخم شوکران چھ درہم افیون ایک درہم زعفران ایک درہم شراب شیرین جسقدر بکار آمد ہو اور قیروطی ملا کر ضماد کرین ایضاً بزرالبنج افیون اسپغول قافیا اور مغاث پسے ہوئے سعدہ لکڑی سبکا قرص تیار کرین اور روغن گاؤ ملا کر طلا کرین اور کسی پتے سے باندھ دین تاکہ چھوٹ نجائے ایضاً صبر دس درہم افیون دس درہم زعفران ایک درہم عصارہ شیح ارمنی چھ درہم شوکران چار درہم ہوفاسطیداس تین درہم لفاح بیس مثقال زعفران چار مثقال پہلے لفاح کو سرکہ مین اسقدر پکائین کہ تیار ہو جائے پھر اوسکو اور ادویہ باقیماندہ مین ملا کر ضماد کرین ایضاً بروج کو روغن گاؤ مین ڈالکر مسین بعد ازان مقام درد کی اوس سے مالش کرین۔ ایضاً سپیدہ افیون ملا کر طلا کرین بہت سا پانی مفاصل پر گرانے سے بھی تخدیر پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ ترئیق ہنو ن ایضاً اسپغول آب گرم مین بھگوئین جب پھول جائے۔ روغن گل ڈالکر پھینٹین اور سرد کر کے طلا کرین مشروبات مخدرہ مین سے بیروح دو دانگ ہمراہ طلا اور شہد کے۔ رکی وجع مفاصل کا علاج وہی ہے جو صدیہ۔ رکی کا علاج ہے۔ اون تدبیروں نے جنین ہمراہ منافع تسکین درد کے تخدیر بھی کسیقدر ہے خطبا اور بھیجا اور اجوائن اور زراوند و تخم خیار ادرور سورنجان بوزیدان ماہی زہرہ اور مغاث سب ہموزن اور افیون نصف جزو مقدار شربت اوسکی دو درہم تک ہے

داغ لگانیکی تدبیر داغ لگانیکا عمدہ طریقہ خواہ اسکے قائم مقام داغ دینیکے یہ ہے کہ مریض ایسے انداز سے لیٹے جیسا اوسکے حال کے مناسب ہے اور ٹخنے سے نیچ گرد اور درد کے گرد گوندھا آٹا لگا دین اور بیچ مین اوسکے تھوڑا سا نمک رکھین اور اوسپر تھوڑا سا زیت رکھین پھر اوسپر چند چیتھڑے تر کر کے رکھین اور چند آدمی دستکار داغ لگانیوالے حاضر رہین اور ذرا داغ لگانیکے اوزار گرم کر کے اوسپر رکھتے ہین مگر پہلے اتنی گرمی دیجائے کہ محسوس ہو پھر اسقدر گرمی کہ اوسکے محسوس ہو پھر اسقدر کہ برداشت ہو سکے پھر جب اسقدر گرمی دینے کی نوبت پہونچے کہ حد سے گذر جائے تو تمام چیزین جو کچھ اوسکے چوڑا ڈالین اور مریض کو حکم دیا جاوے کہ تھوڑا کیطرف جھکا چلا جائے تاکہ نمک اور زیت نکلجائے پھر اوسکے بعد وہی جگہ صوف سے ڈھانپ کر باندھ دیجائے۔ واجب ہے کہ بیمار کے سرپر پانی سے بھرا ہوا برتن رکھا ہو خواہ گلاب ہو کہ اوس سے اپنے منہ کو کپڑا بھگو کر بجھاتا رہے احتیاط کرے کہ گوشت نہ جلجائے اور قرحہ نہ پڑجائے

وجع مفاصل حار کا علاج ایسے اشیا سے علاج کرین کہ تبرید اور ترطیب کرتی ہین بقول اور گوشت اور غذا اور فواکہ اور ملطفات اور منطلات اور قیروطیات اور ریاضت باعتدال کرین اور آب شیرین سے نہائین بعد ازان اگر آب سرد اونکے اطراف پر گرایا جائے بہتر اول مین حمام کے اور آب زن مین گرم کرایا جائے بعد اوسکے آب سرد مین ڈبوئے جائین اور دفعۃً غوطہ مارین اور اونکے پاؤن پر بھی سرد پانی ڈالا جائے مسہل بھی دیا جائے اور ادرار بھی کرایا جائے گر مدرات بھی ایسے ہون جنمین زیادہ تسخین نہو جیسے شربت دیجون سفرجلی دوائے جید ہے کہ اوسمین ادرار اور اطلاق کے ہمراہ تسکین درد کا فائدہ ہے دوسرا نسخہ تخم خربوزہ تخم خیار سورنجان سپید مغاث ہر ایک ایکجزو افیون ثلث ایکجزو کا سبکو یکجا کرین مقدار شربت اوسکی چار درہم ساتھ چار درہم شکر کے اس دوا کا نفع اوسوقت ہوتا ہے جب کھلائی جائے طلا کا عام قاعدہ یہ ہے کہ طلا اگر سرد اور قابض ہو جیسے کہ صندل اسپرلا کثر ایسے طلا ایذا دیتے ہین بلکہ محتاج ہین کہ کسیقدر گرم کئے جائین اور قیروطی سے نرم کر کے **استعمال ان کا ہو**۔ جب مبردات سے ایذا ہو اور تمدد پیدا کر دے استعمال مرخیات کا بہتر ہے جیسے بنفشہ اور روغن گل و قیروطی اور اکثر مقام درد پر چیتھڑے پانی سے تر کر کے رکھتے ہین اور سرکہ بھی اوسی پانی مین ملا دیتے ہین۔ منجملہ انکے نے کی تازہ پتیان نچوڑ کر اگر طلا کرین فوراً درد مین سکون پیدا کرتا ہے ایضاً بلوط کو نرم نرم کوٹین اور پھر خوب طرح سے جوش دین اور اسیکا نطول کرین ایک گھنٹہ تک جب اوسے دیر تک کا تحمل ہو جائے۔ مادہ مبردات سے بوجہ تکثیف اور تمدید کے درد نہ ہو پھر آب کاسنی سبز اور آب کوئے سبز اور آب حی العالم اور چولائی کا پانی اور کھیرے اور کدو وغیرہ کا پانی دینا کچھ مضر نہ ہوگا اور اسیطرح چربی وغیرہ سے ضماد کرنا اور بطیخ سے ضماد کرنا کہ مبرد بھی ہے اور ملین بھی ہے لعاب اسپغول کی تبرید قوی ہے۔ ایضاً صندل و مامیثا وغیرہ اور اگر درد مین سکون ہوا نہین کرتا تو فوراً ایسے ضماد کو چھوڑ ڈالین منجملہ ادویہ کے جو آخر نفع پائے ہوا اوجاع مفاصل اور نقرس حار کو مفید ہین یہ دوا ہے کہ صبر اور مر اور زعفران ہموزن لیکر آب کرنب خواہ آب کاسنی ملا کر طلا کرین جسقدر کہ حرارت کی کمی وبیشی ہو ایضاً قیروطی روغن بابونہ کے ہمراہ۔ ایضاً اقلیمون کو روغن بابونہ مین پگھلا کر ضماد کرین۔ استحمام گرم اونکو مضر ہوتا ہے اور سرد پانی سے کبھی نفع ہوتا ہے کہ دفع مادہ کرتا ہے اور مفاصل کو قوی کر کے تسکین درد مین پیدا کرتا ہے **مسہلات** ہلیلہ زرد دس درہم سورنجان بوزیدان ہر واحد تین درہم تخم کرفس انیسون دو دو درہم شکر پانی مین گھول کر اوسمین پکا دیں ملا تین مقدار شربت ہر روز دو درہم ایضاً ہی کو نچوڑ کر اوسکا پانی ایک رطل سرکہ انگوری تین اوقیہ شکر ایک رطل سب کو ملا کر پکا لو مجموع ادویہ سے فی رطل تین درہم

HAKEEM SHOUKAT ALI

مقدار شربت نصف اوقیہ۔ ایضاً سورنجان دس درہم سقمونیا ایک درہم اور دو دانگ کبابہ تین درہم شکر طبرزد بیس درہم مقدار شربت تین درہم ایضاً سقمونیائے شوی جو بہی کے اندر رکھکر بھونی جائے خواہ آب بہی ترش ہی ہو اور سیب بھی بشرطیکہ اسکے قوام کی رعایت کیجائے جب قوام غلیظ ہوجائے پس منہ اوس شے کا جسمین سقمونیا کو پختہ کیا جائے بند کردیا جائے اور بند کرکے چھوڑ دین تا اینکہ خشک ہوجائے اور بعد خشک ہونیکے بقدر دس درہم اوسمین سے لیکر بیس درہم شکر طبرزد اور کبابہ جو باریک شل ہوسہ (?) کے پسا ہو دو درہم ملکو بذریعہ جلاب کے یکجا کرین اور گولیان بناکر سایہ مین سکھائین اور دو گولیان خواہ تین اوسمین سے ہر وقت کھایا کرین اگر بادہ مین ترکیب ہوا یارج فیقرا کا استعمال کرین ایسے بیمارون کو شراب دردیا مین نسخہ خوب فائدہ کرتی ہے۔ آب گل سرخ تازہ دو رطل در شہد چار رطل سقمونیا بریان ایک اوقیہ یہانتک پکائین کہ قوام درست ہوجائے۔ مقدار شربت دو قلنجار سے پانچ قلنجار تک یعنی ۱۳ ماشہ سے ۳۳ ماشہ تک ایضاً نسخہ تمر ہندی المقاس ملاکر آب کاسنی و رازیانہ مین اور اگر تپ نہ ہو تو شاہ (?) بلیلا اور شاہترہ اور آلو بخارا تمر ہندی اور افسنتین جیسا کہ الطبیب کی رائے مین آئے دینا چاہئے۔ ایضاً ہوزیدان سورنجان گل سرخ ہموزن مقدار شربت ایک مثقال و نصف یعنے ۴ ماشہ اس دوا مین درد کی تسکین خوب ہے ایسے بیمار۔ بہتر غذا الیے سرد اور غلیظ سے نفع پاتے ہین جیسے مسور کی غذا جو سرکہ مین پکائی جائے اور جو لوگ کہ بیمار ہو غلیظ خون کرتی ہین جیسے چنے کے پکوان اور بطون خواہ اوجھڑ ذبیحہ جانور وغیرہ کے جو ترش پکائے جائین اور گوشت۔ اور گوشت کی غذا جو گائے کے گوشت سے تیار کیجائے کبھی اغذیہ مجففہ سے بھی انکو نفع ہوتا ہے جیسے کرمیہ مناسب نہین ہے کہ یہ لوگ زیادہ بھوکے رہین فواکہ مین سے انکو امرود اور سیب اور انار اور شفتالو کی اجازت دیجی ہے گر کچھا پسند ہو انکو ایسے فواکہ دینا خون مین رطوبت اور مائیت کثیرہ بھر دیتے ہین اور جیسے آڑو اور شمش کہ یہ بھی مجھے پسند نہین ہے جو ان بیمارون کو دیجائین **مفاصل منجرہ کا علاج** اور اون مفاصل کا جو سوکھ گئے ہون یہ لوگ وہی ہین جنکے مزاج حار ہین اور مواد غلیظ سے انکا مرض پیدا ہوا ہے ان لوگون کے مواد کی تحلیل ادن (?) ملینین کے ذریعہ کرنی چاہئے بلکہ واجب ہے کہ تحلیل و تلیین ساتھ ہی کیجائے منجملہ مختار ادویہ کے اوس شخص کیواسطے جس کے مفصل مین تحجر آگیا ہو وہ ضمادات ہین جو آرد کرسنہ اور ترمس سے سکنجبین ملاکر بنائی جائین اور انجدان اور مغاشران ایک جزء صنفل و داشق شراب کہنہ سے ملاکر اور زیت انفاق بھی داخل کرین اور اکثر ایسی ضماد مین آرد باقلا بھی داخل کرتے ہین۔ منجملہ ادویہ مفیدہ کے جنکے مفاصل متحجر ہوگئے ہون خواہ اونمین تحجر آنا چلا ہو وہ ضمادات ہین جنکو ہم نے وجع المفاصل در مین بیان کیا ہو کا اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوا ہو اور مرہمات و نطولات بھی وہی ہین جو انھین ضمادات کے ہمراہ ہم لکھ چکے۔ اور آرد و ترمس ہمراہ سکنجبین کے بہی کو مفید ہوتا ہے یا ہمراہ سرکہ آب سپنتہ کے بیخ محروث ایضاً لوس کو مع ضماد کر با پانی ملاکر تحجر ابتدائی کو روکتا ہے اسیطرح وہ نطولات کہ پانی مین نوتیج اور حاشا کو جوش دیا ہو خواہ سرکہ مین انھین ادویہ کو پکایا ہو بنیر کہنہ پانی مین جوش دیا ہو خصوصاً اگر المقاس کی بھی اوس پانی مین شرکت ہو اور نطرون اور فربیون اور راکھ کا پانی اور کرنب سوختہ **شلل و بر زمین گیر کا علاج** بچے کا دھڑ ہجانا اسکو اقعاد کہتے ہین اور زمانت کے معنی کسی عضو کا بیکار ہوجانا معلوم ہے کہ ایسے اشخاص کو روغن حندقوقی جسکو بسکیپڑ کہتے ہین ملا (?) اور اوسی روغن کی مالش نہایت مفید ہے اور اوس روغن کے بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ حندقوقی جب اسمین بیج پڑ جائین ہموزن شراب و زیت مین اسقدر پکائین کہ ایت (?) اوسکی جلجائے مقدار شربت تین درہم نمک ہے اور کم بھی اس سے۔ یہی اقعاد کا علاج شلل یارج فیقرا فرسے کے ہے اقعاد کیواسطے منجملہ مجربات کے یہ دوا ہے کہ بکری کی کھال جو وقت ذبح کرکے اودھیڑی جائے اوسی گرمی کی حالت مین مریض اوس چرسہ پر بیٹھے اور دودھ کو فوراً اوسکی کھال مین لگا دیا جائے اس تدبیر سے مریض کو نفع ہوتا ہے حمام بابرا ور تنور کی گرمی سے پسینہ نکالنا خواہ کسی گڑھے مین ریگ کے گشتک دو پہر کو وقت گرمیون مین بٹھا کر پسینہ نکالنا ایسے بیمار وانکو مفید ہوتا ہے **وجع مفاصل سے بچانیکی تدبیر** جو شخص عادی مفاصل کے درد کا ہو ربیع کے زمانہ مین فصد اور مسہل کرائے اور جب زمانہ مرض کے دورہ کا قریب معلوم ہو اور تدبیر معتدل کا غذا مین لحاظ رکھے یعنے لطافت مین غذا کے اعتدال ہو خلاصہ یہ ہے کہ اگر سبب مرض کا اوسکے بدن مین کثرت اخلاط ہوتا ہو استفراغ کیوجسے اون اخلاط کو زیادہ ہونے دے اور تقلیل غذا سے کمی اخلاط کی کرتا ہے اور ریاضت عمدہ طریقہ سے بھی کرتا ہے تاکہ اخلاط کے فضول باقی نہ رہنے پائین اور اگر سبب مرض کا فساد اخلاط ہو اوسکی تدبیر ایسے استفراغ سے کرے جسمین مقابلہ اضداد (?) اوس فساد کا بھی ہو اسلئے کہ بلغم کی پیدائش سرد اسکے اعانت سے ہوتی ہے اور معلوم ہے اس تولید کا روکنا کسطرح ہوتا ہے اور مرارہ کی تولید سخنات سے ہوتی ہے اور اسکی تدبیر بالضد بھی معلوم ہو چکی ہے اور سودا کی تولید اور اوسکے کم کرنیکی تدبیر سب بخوبی معلوم ہو چکی ہے اور جب استفراغ کسی خلط کا ہو چکے پس تدبیر صائب یہ ہے کہ اعضا ماؤف کی تقویت کیجائے بذریعہ قوابض کے تاکہ فضول کو قبول نہ کرے خصوصاً اگر قوابض کے استعمال سے اوس مادہ کا اعضائے رئیسہ کیطرف جانیکا خوف نہ ہو بسبب اسکے کہ تنقیہ پہلے ہوچکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اعضائے رئیسہ بھی خالی ہو چکے ہین یا ادویہ جیسے اطریفل اور گلنار اور عصارہ عصی الراعی و حضض ماميثا وغیرہ ہین اوسی مقام کی مالش نمک و زیت سے پیسکر کیجائے اگر ایک
بس شدید ہو اگر ورم بلغمی ہوتا ہو مریض کو زراوند مدحرج دو درہم ہمراہ شراب کے چند مرتبہ پلانی چاہئے اور جاڑون مین بھی ایکا استعمال کرین کہ بیشتر یہ تدبیر دورہ کی مانع ہوتی
ہے۔ ریاضت معتدل کا استعمال کرے اور سواری بھی کرنا ہے اگر سوار ہونے مین اطراف نہ کرے ورنہ اوجاع مفاصل و نقرس کا ہیجان ہوگا اور جس چیز کا انہین سے
عادی ہو اوسکو دفعۃً نہ کرنے لگے بلکہ بتدریج کے پھر اگر ایسا اتفاق ہو جائے روغنہائے قوی کی مالش کرے گوشتہائے غلیظ سے پرہیز کرنا اسکو واجب ہے اور شور نمکین
گوشت سے پرہیز کرے اور نمک سود سے زکام ہو نہین چقندر ہوگا جزاد کھیرا ہرگز نہ کھائے اور خربوزہ اسکو اجب ہے کہ خلط مائی پیدا کرتا ہے مضر ہے اور چونکہ ادرار کرتا ہے لہذا نفع
بس خربوزہ کا نفع اور مضر ہونا بنسبت ہر چند کے جداگانہ ہے زیادہ شراب و شراب غلیظ کا استعمال بلکہ ہر طرح کی شراب انکو مضر ہے۔ غذا ایسی اختیار کرین کہ جید الہضم اور زود ہضم
بھی ہو اسلئے اور ریاضت مین لطافت اور ٹالنے سے پرہیز کرے اور زیادتی تعب و ریاضت سے بھی احتراز کرے خصوصاً امتلاء معدہ پر جماع سے بھی اجتناب کرے
نہانے مین کمی کرے اسلئے کہ آب گرم سے نہانا اخلاط کو پگھلا کر روان کرتا ہے مفاصل کیطرف۔ سیاہ حمات یعنے کبریتی پانی ایسے لوگون کو وقت مرض مین نفع کرتے ہین بجملہ
اون تدبیر کے جو نہانے کے ابتدا مین اور بعد فراغت غسل کے اور نہانے کے درمیانی زمانہ مین انکو مفید ہو وہ یہ ہے کہ سرد پانی مفاصل پر گرائین اگر کوئی مانع ضعف عصب کا
ہو کبھی سرد پانی مفاصل پر گرانے سے ضرر حمام کا دفع ہو جاتا ہے کھانا کھا کر سونے سے انکو پرہیز کرنا ضرور ہے کہ نہایت مضر چیز ہے اونکے واسطے **خاص علاج** عرق النسا اور وجع الورک
اور درد زانو کا جو ٹھہر گیا ہو۔ واجب ہے کہ ان امراض کے علاج مین پہلے تو انہین قوانین کیطرف رجوع کرین جو عموماً اوجاع مفاصل کے علاج مین مندرج ہو چکے ہین یہ
بھی در معلوم ہو چکا ہے کہ اقسام اوجاع مفاصل دیگر سے اس مرض مین جدا ہین کہ ابتدا مین رجوع کرنا انہین ضرر کرتا ہے اور شدید مضر ہوتا ہے اسلئے کہ مادہ کا درشت ہوتا ہے اور اسکو
اوسی جگہ محبس کر دیتا ہے اسطرح کہ اوسکی تحلیل دشوار ہو جاتی ہے اسلئے کہ مواد ایسے بدن رد ع مفاصل کو اپنی جگہ سے اوتار دیتے ہین لہذا واجب ہے کہ جو وقت تسکین
وجع کا ارادہ ہو ابتدائے مرض مین دو مرخیات مسکن لینے سے تدبیر کرین ہان اگر اتفاقاً یہ بات پیدا ہو کہ مادہ زیادہ رقیق ہو۔ کبھی سرد یلادو مفاصل مین لا دین اس مرض کا علاج
دشوار ہوتا ہے اور قریب اندام کا وجع مفاصل در بانی طرف کا زیادہ سخت ہوتا ہے۔ دوسری مادہ کا وجع مفاصل ہو سکے واسطے نہایت نافع ہے کہ فصد کھولی جائے کہ فوراً
فصد سے نفع ہوتا ہے اسطرح کہ پہلے ہاتھ کی فصد ہو اوسکے بعد پاؤنکی فصد اور پاؤنکی فصد ہرگز نہ ہونی چاہئے بدون ہاتھ کی فصد کھولنے سے قے کرانے سے بھی نفع ہوتا ہے
اور مسہل تو مفید ہے مضر ہوتا ہے اگر قے اچھی طرح اور یہ قوی سے کرائی جائے تو اوسی پر انحصار کرنا چاہئے تاکہ اگر مسہل دیا بھی جائے تو ادویہ مسہلہ مادہ کو جانب اسفل جذب نہ کرین ہان
اگر یہ امر معلوم ہو کہ مادہ قلیل ہے بہتر یہ ہے کہ پہلے دو خاد مریض کو دے جائین پھر فصد کیجائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عرق النسا کی فصد زیادہ نافع ہے بنسبت فصد صافن
کے مرض عرق النسا کو ہان اگر درد کا پھیلاؤ جانب وحشی اور بیرونی طرف پاؤن کے ہو بلکہ درد کا پھیلاؤ فقط جانب انسی[1] اور اندرونی رخ مین پاؤن کے ہو کہ اوسوقت
صافن کی بنسبت فصد عرق النسا کے زیادہ عمدہ ہے بنابر اسکے کہ یہ دونون رگ یعنے صافن اور عرق النسا دو شعبہ ایک ہی رگ کے ہین اور اونکا حال مثل باسلیق اور
قیفال کے رگہائے ہر دو دست سے ہے مگر جالینوس فقط صافن اور مابض کی فصد کا ذکر کرتا ہے اور مابض کی فصد عرق النسا اور صافن دونون سے زیادہ مفید ہے
منجملہ ان رگون کے جو اس مرض مین اونکی فصد کھولی جاتی ہے ایک رگ درمیان خنصر اور بنصر کی پاؤنکی انگلیون کی ہے اوسکی عرق النسا کے مرض مین فصد کرتے ہین بعض اطبا نے
کہا ہے کہ اس رگ کی فصد عرق النسا کی فصد سے زیادہ مفید ہے جیسے کہ اسلیم کی فصد ہاتھ کے باسلیق سے زیادہ نافع ہے امراض جگر اور طحال مین۔ بلغمی درد عرق النسا کا
مثل ورام غلیظ کے ہے استحقاق علاج مین اسوجہ سے مناسب نہین ہے کہ محللات قوی کا استعمال مقدم کیا جائے استفراغ مادہ پر بنابر اوسی دلیل کے جو اوپر معلوم ہو چکی
اور یہ بھی ہم کہہ چکے ہین کہ قے کرانیکا نفع بنسبت اسہال کے زیادہ ہے اسلئے کہ مسہل سے مادہ کی تحریک بجانب موضع درد کے ہوتی ہے اور قے سے مادہ اوس موضع سے
دوسری طرف جذب ہو جاتا ہے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ قے بذریعہ بورہ اور سرکہ کے کرائی جائے اور جب قے ہو دوا سے قے کرائی جائے جنکی حاجت اونکو اخلاط غلیظہ کے
اخراج مین ہے تو واجب ہے کہ اوسکے بعد ادویہ ملطفہ مسخنہ کا استعمال کرائین کبھی وجع مفاصل بلغمی مین بلکہ اور بھی مواد کثیرہ مین قے کرانیکے بعد فصد کی حاجت ہوتی ہے
بعد استفراغ کے اونہین مدرات کا استعمال کرین جو ہم اوپر لکھ چکے ہین مشروبات نافعہ مین سے اوجاع مفاصل کے واسطے دوا اسی ہو خاص کر کے اور یہ دوا بھی نہایت

[1] انسی نام ہر عضو کا جانب اندرونی اور جانب بیرونی کو وحشی کہتے ہین ۱۲

HAKEEM SHOUKAT ALI

مجرب ہے کہ ماذریون جنطیانا مکہ زراوند مدحرج دو دو اوقیہ تخم سداب خشک پکر طل کوٹ کر چھانیں باریک چھلنی میں مقدار شربت ایک ملعقہ ضمادات محللہ کا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور نطولات محللہ کا اور آبہائے کبریتی کا پھر اگر ان ادویہ سے حاجت بر آری نہو حقنہ کا استعمال کیا جائے بعد ازاں دونوں کولہ پر پچھنے بھرے ہوئے لگائے جائیں یا خالی پچھنے چسپاں کئے جائیں اور جلد کی سرخ کرنیوالی دوا اور دانہ اٹھانیوالی دواؤں کا استعمال کیا جائے اور جسقدر بثور وغیرہ پڑ جائیں اونکا اندمال نہ کیا جائے جبتک صحت کامل نہو ضماد جو مستعمل ہوتے ہیں اونکی حدت اور تیزی دو غرض سے زیادہ کیجاتی ہے ایک تو تحلیل دوسرے جذب خارج کیطرف اور ایک غرض سے اونکے حدت ناپسند بھی ہے وہ یہ بات ہے کہ ایسے تیز ادویہ بعض ماده کو خشک بھی کر دیتے ہیں اور منجمد کرتے ہیں اور ماده کو قابل علاج کے نہیں رکھتے ہیں جب حدت کے فائدہ دو ہوئے اور ضرر ایک ہی اور وہ بھی گاہ بگاہ لہذا واجب نہیں ہے کہ ہمیشہ اسی کیطرف لحاظ کیا جائے بغیر حاجت مجرب کے چسپاں کرنیکی ہوتی ہے تاکہ جذب ماده کریں نطول اور آبزن۔ روغن حنا ایک رطل سرکہ کہنہ ایک رطل نطرون سرخ رطل عاقرقرحا ڈیڑھ اوقیہ اور زوفائے بھی اسیقدر ان دواؤں میں کپڑا ڈبو کر مقام درد کو سینک کریں آبزن کا استعمال کیا جائے اون ادویہ مفردہ سے جو محلل ہیں اور اسی باب میں انکا ذکر ہو چکا ہے مروخات جیسے روغن قسط روغن فربیون روغن عاقرقرحا روغن حنا روغن جندبیدستر کہ انکا استعمال بعد حقنہ کے کیا جائے اور قیروطی ہمراہ جاؤشیر کے اور فربیون اور روغنہائے مذکورہ طلا اور ضماد کے اقسام میں سے یہ ضماد محلل بھی ہے اور نہایت درجہ جذب کنندہ ماده ہے اندرونی مفاصل سے بطرف خارج کے تخم سداب صحرائی اور حب الغار اور انجدان اور نطرون اور شیح ارمنی فرد فرد مانا تخم حنظل ناخواہ مکہ چار مثقال سداب [illegible] زہ من کا آٹھواں حصہ زفت بھی آٹھواں حصہ من کا اشق ایک من اور دو مثقال جاؤشیر چار مثقال کبریت زندہ چار مثقال ہمراہ ادویہ سے مرہم تیار کریں اگر عرق النسا میں بعض کی تنگی اور سرکہ کہنہ کا طلا کریں اسکا اثر مثل وار خردل کے ہوگا بلکہ اوس سے بھی افضل ہے مراہم مجرہ اور سقط جیسے دانہ اور [illegible] میں اور دانہ اونکنے کے بعد واجب ہے کہ ان بثور اور نفاطات کو توڑ ڈالیں کر رطوبت بہ جائے اوسکے بعد دوائے مجفف اوسپر چھڑکیں پھر دوائے سقط یعنی دانہ اوبھارنیوالی کا دوبارہ استعمال کریں اور پھر اوسیطرح کیا کریں تا آنکہ صحت کامل حاصل ہو۔ ایضاً ایک رطل بورہ اور ایک رطل زفت لیکر طلا تیار کریں ایضاً یہ ضماد مجرب ہے سونیج ذریرہ رطل دردی سوختہ دو رطل عاقرقرحا نصف رطل حرف ایک رطل اور نصف رطل بارزد ایک رطل کبریت ایک رطل بورہ ایک رطل زیت میں تو طولی صمغ صنوبر کو بارزد کے ساتھ بریان کرکے پھر سب ادویہ سے مرہم تیار کریں اور لگائیں ایضاً دوسرا نسخہ زفت ابحر کبریت بکثر مثل سرکے باہم پیسیں اور کولہ پر طلا کریں اور اوسکے اوپر کا ضماد ضماد دیں اور اسیطرح لگا رہنے دیں کہ خود چھوٹ کر گر جائے منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ شیطرج کی تازہ پتیاں گرمیوں میں توڑ کے خوب باریک پیسیں اور بڑا اہتمام اونکے کوٹنے پیسنے میں کریں کہ دشواری سے کٹتی ہے پھر اوسمیں چربی ملا کر کولہ پر لگا دیں اور درد کے مقام پر بھی اور اوسپر پٹی وغیرہ سے بندش کر دیں اور چار گھنٹہ بندھی رہے نہایت چھ گھنٹہ تک بعد ازاں مریض کو حمام میں داخل کریں جب بدن پر تری آنی شروع ہو اور تھوڑی سی ہی باہر دٹ آ جائے آبزن میں اوسکو بٹھالیں اور ضماد مذکور کو چھوڑ ڈالیں اور اوس مقام پر صوف وغیرہ سے بندش کر دیں اور ایک ہفتہ خواہ دس روز تک مریض کو راحت دیں۔ اور پھر بعد اتنے زمانہ کے یہی تدبیر دوبارہ کریں کہ یہ ضماد دوائے خردل و رتافیا سے مغنی ہے ایضاً سونیج اور ذراریح کا ضماد کریں۔ ایضاً افیا اور موم اور روغن سداب ایضاً عاقرقرحا اور دلبن جسکو مونیج عسلی کہتے ہیں اور زہرہ سنگ اسقوس اور بورق اور مویزج کا مرہم تیار کریں کبھی ایسے مرہم میں حرف کو زیادہ کر دیتے ہیں منجملہ ادویہ نافعہ کے ایک عمل میں وضیر [illegible] دوائے زانو کیواسطے قیروطی فربیون کی ہے ایضاً روغن حنا آٹھ اوقیہ سرکہ چار اوقیہ نطرون دو اوقیہ عاقرقرحا ایک اوقیہ پہلے عاقرقرحا روغن حنا میں تر کریں اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے تین دن اوسی روغن میں اوسکو بھگو رکھیں اور پھر اسکو اوسی روغن میں خفیف جوش دیکر اوسپر سرکہ اور نطرون داخل کریں اور ایک میل [illegible] اوسمیں کو درد کے مقام پر اوسکو چند روز [illegible] کے پاس سے رکھیں۔ دوسرا ضماد بھی اسی کے مثل ہے موم صاف بوزن سو مثقال علک الانباط پچیس مثقال اور زنگار چھ مثقال [illegible] اور بارزد اور مرکی مکہ چھ مثقال قطران پانچ مثقال ان سب اجزا کو ایسی طرح یکجا کریں کہ گویا ایک ذات ہو کر مثل دوائے واحد کے ہو جائیں اور مقام درد پر چند روز کی جگہ سے اسکا لیپ کریں خصوصاً اگر وہ ماده جس سے درد پیدا ہوا ہے خون ہو کر خاص کسی مفصل میں اوسکا قیام راسخ ہو گیا ہے خواہ وہ ماده بلغم غلیظ زجاجی ہو جسکو خاک نے مفصل کے تشرب کر لیا ہو اور پی لیا ہے۔ یہ مرہم عرق النسا کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے زیت کہنہ اٹھارہ اوقیہ برادہ اسرب ونگر خبرا [illegible] علک الانباط مکہ سو مثقال برادہ مس محرق تین اوقیہ زنگار مجرد دو دینے خالص ہو بے آمیزش ہو اور کندش سیاہ اور یون سیاہ تنہ اونہ اور خردل مکہ دو دو ذرع

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور کبھی بعض اوقات اسمین عاقرقرحا ایک وقیہ بھی داخل کیا جاتا ہے دوسرا نسخہ انجدان اور تخم سداب دشتی حب الغار بورہ حنظل شیح ارمنی نانخواہ مقل ازرق ہر ایک چار مثقال ۔ سداب تازہ بستانی زفت یابس علک الانباط راتینج اشق چربی گوسالہ یکسالہ کہ سولہ مثقال جاوشیر چھ مثقال کبریت ناسوختہ چار مثقال روغن حنا اٹھارہ اوقیہ زفت تازہ اٹھارہ اوقیہ زراوند ڈیڑھ اوقیہ موم ایک رطل صمغ صنوبر چالیس مثقال کبریت ناسوختہ ایک رطل بورق ڈیڑھ رطل مویزج ایک قسط اور دو قوطولی بھی ہوتا ہے عاقرقرحا ایک رطل فرفیون ایک قسط بارود ایک رطل پگھلنے والی چیزونکو پگھلا کر اور پیسنے والی خشک دواؤن کو پیسکر سب کو ملا دین اور پھر پگھلائین اور پھر بطریق مذکور سابق اوسطرح آمیختہ ہر کیا جائیگا خوب سا گوندھین مسہلات جیدہ جن کا پورا اثر ہے وہ حب سورنجان اور حب منتن حب شیطرج اور حب قیبی ہے گر پھر بھی یہ حبوب حب النجاح کو نہین پہونچتے اور نہ ایارج ہرمس کو پہونچتے ہین جو ربیع کے زمانہ مین مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور جو شخص اسکا استعمال کرتا ہے اوسکے مفاصل جنمین درد ہو نرم ہو جاتے ہین اور پسینا اونمین سے برآمد ہونے لگتا ہے اس ایارج مین زیادہ اسہال کی قوت نہین بلکہ بتلطیف تنقیہ کرتا ہے مفردات ادویہ مسہلہ اس مرض کی تخم حنظل اور قنطوریون اور صموغ اور ماہی زہرہ اور شیطرج اور عصارہ قثاء الحمار ہے دو پھل حنظل کے لیکر اونمین سوراخ کرین اور سوراخ کرکے جو کچھ اونمین ہو تخم اور گودا سب نکالڈالین اور روغن کنجد دونون مین بھر کر رکھدین ایک شب اسیطرح رکھے رہین پھر صبح کو دونون حنظل مع روغن کے جو اونمین بھرا ہے کسی دیگ مین رکھین اور ڈیوڑھا وزن پانی بہ نسبت تیل کے ملا کر اسقدر پکائین کہ دونون حنظل خوب پختہ ہو جائین اور پھول جائین دونون کو نکالکر پھینک دین اور اب تیل اور پانی کو پکائین یہانتک کہ پانی اڑ جائے اور پکانا تک بعد ازان اوسی پر روئی پاکیزہ کوٹی ہوئی اور باریک چھانی ہوئی ڈالکر اتنا صبر کرین کہ سب پانی بہ تہ جائے اور مجموعہ مثل حلوائے تر کے ہو جائے پھر اوسکی گولیان بیر کے برابر بنالین ان گولیون سے اٹھارہ گولیان مریض کو بعد نہلانے کے کھلائین۔ دوسرا طریقہ روغن ہذا کے پکانے کا یہ ہے کہ عصارہ حنظل مین روغن کنجد کو پکائین جب تنقیہ بذریعہ اسہال وغیرہ کے ہو جائے اور مرض کا زمانہ طولانی ہو جائے اوسوقت محمرات کے استعمال کرنا ضرور ہوگا ایسے ادویہ سے جو خراش کرکے خون کا اخراج کرین جیسے تنقیع قثاء الحمار اور حنظل و ملح کا عاقرقرحا قنطوریون حرف شیطرج اور ابلی ہوئی مچھلی کا پانی یہ سب ادویہ انکو مفید ہین ایسے وقت اور اکثر اسی سے زوال مرض ہو جاتا ہے اور اکثر حقنہ مین زہرون بھی ملا دیتے ہین اور تیل کہنہ ہوتے مرض کے خواہ پہلے اوسوقت کے جب حقنہ کا زمانہ تجویز ہوا ہو تو فرفیون کا داخل کرنا مضر ہے کہ جالینوس ادویہ کو منع کرتا ہے مگر آخر زمانہ مین مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ادویہ منقطہ کے بعد اسکا استعمال ہو اکثر اوقات تیج اور خراش خود بخود بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ اوسی کی وجہ سے شفا حاصل ہوتی ہے یہ حقنہ مجرب ہے جس سے خراش مثل جاول کے پیدا ہوتی ہے حنظل اور حرف اور بیخ کبر اور قنطوریون اور قثاء الحمار اور شیطرج اور مجیٹھ کو جوش دیکر حقنہ کرین یا نیسے وہ حقنہ کیا جائے اور خردل کا ورک پر ضماد کرین اور یہ بھی حقنہ ہائے نافعہ سے ہے۔ ایضاً یہ حقنہ خفیف بھی ہے۔ ایضاً سرکہ اور سوس گرم کے ضماد کرین۔ پھر اگر اوسجگہ خون مردہ کسی مفصل مین ٹھہر گیا ہے طلائے احمر یعنے خالص کندن سے اوسکو داغ دینا چاہئے تاکہ خون مذکور جاری ہوکر خارج ہو جائے اسیطرح بابونہ اور غاریقون و حنظل مطبوخ بھی مجرب ہے۔ بثور جو بنام نظم مشہور ہین یہ دانے ساق پا پر نکل آتے ہین اور سیاہ سوداوی ہوتے ہین جیسے جھاؤ کے پھل یا بن کی شکل کے ہوتے ہین بڑے بڑے بھی ہوتے ہین اور چھوٹے چھوٹے بھی مادہ انکا مادہ سوداوی ہے علاج اونکا براہ تنقیہ وہی علاج ہے جو سوداوی اور قروح سوداویہ کا ہے جسکو ہم کتاب چہارم باب قروح مین بیان کرینگے **وجع العقب** پاشنہ پا کا درد جو کسی صدمہ سے یا گر پڑنے سے خواہ موزہ کی رگڑ سے خواہ اور کسی وجہ سے یہ درد پیدا ہوتا ہے اس درد کو زیادہ طول کرنا آب سرد سے اور طلا کرنا مامیثا اور طین ارمنی کا مفید ہوتا ہے **پاؤنکا پتلا اور کمزور ہونا** کبھی خلقی ہوتا ہے اور کبھی تعب کثیر اور استرخائے سابق سے اور غذا کی راہین بند ہونے جیسے خصیان اور خواجہ سرا ایسے لوگونکا اسیوجہ سے ضعف یا عارض ہوتا ہے **داحس کا بیان** بسہری ورم گرم ہے جو ناخن کے قریب پیدا ہوتا ہے اوسکے درد کی شدت تمام بدن مین پھیلتی ہے اور ضربان اومین زیادہ ہوتا ہے اسقدر تنگی ہے کہ قرار نہین ہوتا اور کبھی اسکی ایذا بغل کے نیچے تک پہونچتی ہے اور بیشتر اسکی وجہ سے تپ شدید آجاتی ہے اگر یہ ورم ناخن کی جڑ مین پیدا ہو جڑ سے ناخن اوکھڑ جاتا ہے۔ اکثر اوقات دونون ہاتھون مین بسہری پیدا ہوتی ہے اور اکثر متقرح بھی ہو جاتی ہے اور کبھی قرحہ پڑ کے ناخن اوکھڑ جاتے ہین اور کبھی اوسمین آجاتی ہے اور انگلیان سڑا دیتی ہے اور یہ خرابی اوسوقت ہوتی ہے جب اس سے مدہ بدبو بہا کرتا ہے **علاج** یہ ہے کہ فصد کیجائے اور مسہل دیا جائے اور تدبیر لطیف یعنے غذا مین کمی کیجائے اور ابتدا مین ایسی چیز نہ دیجائے جسمین قبض ہو بعد اوسکے جو گوشت زائد ہو گیا ہے اوسکو دور کرین ایسی دوا وغیرہ سے جسمین زیادہ لذع نہو چھوٹی بسہری

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ابتدا کے ورم داحس کو شہد مازو ملا ہوا اچھا کر دیتا ہے خواہ اوسکے بڑھنے کو اور اوسکے مادہ کے جمع ہونیکو روک دیتا ہے منجملہ ان اشیا کے جو ابتدا مین نافع ہین یہ بھی دوا ہے کہ سرکا اور سبوس گرم کرکے ضماد کرین۔ مرہم کافوری (جو دراصل مرہم کافور ہے نہ وہ مرہم جسکا نام مرہم کافوری رکھ لیا ہے) بھی مفید ہے اور وہ اصلی مرہم کافوری وہ مرہم ہے جسکی شناخت وسی شے سے ہوتی ہے جس سے کافور بنایا جاتا ہے۔ ایضاً افیون اور لعاب اسپغول جو سرکہ سے نکالا جائے صبر عربی جو آب مازو سے دھویا گیا ہو وہ بھی داحس کو مفید ہے یہ دوا عمدہ ہے صبر ہندی بھی نافع ہے اسیطرح اصل السوس اور کندر پسا ہوا تنہا خواہ اور کسی کے ہمراہ پیکر بھی مفید ہوتا ہے یہ دوا عمدہ ہے۔ داحس کیواسطے صبر گلنار مازو کا ضماد بسہری کو دفع کر دیتا ہے اور اوسکے مادہ کے فراہم ہونے کو روکتا ہے۔ ایضاً چرک گوش اور عفص کا جوشاندہ طلا کرین قبل اسکے کہ مادہ داحس کا فراہم ہو چکا ہو نفع کرتا ہے اور مادہ کو فراہم ہونیسے روک دیتا ہے مگر جبکہ بسہری مین پیپ نہ پڑنے لگے۔ ایضاً حب الآس کو عقید انگور مین پکا کر لگانا بھی نافع ہے۔ بالخاصیت احمق دانت بھی بسہری کو مفید ہے جب داحس مین درد شدید ہونے لگے بارہا انکو کسی روغن مین گرم کرکے ڈبائین اور بعد ازان ضماد ہائے مذکورہ مین سے کسی ضماد کو لگادین۔ اور اگر یہ تدبیر پہلے سے کیجائے مادہ کو روک دیگی اور مفید ہوگی۔ جب نضج اسکا شروع ہو تخم مرو اور اسپغول دودھ مین بھگو کر لگایا جائے۔ جب مادہ اچھی طرح سے جمع ہوجائے۔ واجب ہے کہ چاک کرین جہانتک کہ وہ پیپ پڑ چکی ہے اور بہت گہرا زخم نہ لگائین جو خام ورم تک پہونچ جائے اور جبکہ پیپ ہو اوسی کو نکالڈالین پھر آرد جو کا خواہ پسی ہوئی زعرور کا ضماد کرین۔ اور سور گلنار اور گلرخ وغیرہ کا ضماد بھی مفید ہے اور اگر خود ہی پک جائے اسی قسم کے ادویہ سے علاج کیا جائے اور اگر متقرح ہوجائے زرس پسا ہوا اوسپر لگانا مناسب ہوگا اور اگر زیادہ تقرح اوسمین ہو مرہم زنگار سے خواہ مرہم بعض ملا کر یا مرہم سپید سے علاج کرین اور ایک کپڑے کو شراب مین ڈبو کر اوس سے پونچھین اور پھٹکری سرخ بریان اور کندر کہ ایک جز زنگار نصف جز شہد مین پیکر بسہری پر کسی کپڑے مین لگا کر رکھین۔ ایضاً پوست انار زرش اور مازو اور توبال نحاس شہد ملا کر لطوخ تیار کرین۔ مرہم گلنار بھی ایسے وقت نافع ہے۔ واجب ہے جبوقت متقرح ہوجائے گوشت کو ناخن سے جدا کر دین جہانتک ممکن ہو تاکہ اثر تقرح کا ناخن تک نہ پہونچ جائے اور اگر ناخن گوشت زائد کے اندر آگیا ہو اوس ناخن کو اوکھاڑ دین پھر اگر قرحہ اور زخم اسکا اور چرک ورم داحس کا حد سے زیادہ بڑھ جائے اوسوقت ظلفیون کے استعمال سے نجات ہوگی۔ اور گلنار اور ہرتال اور چونہ کا استعمال کریہ بھی قوی بخشے۔ ایضاً اوسپر کندر اور زرنیخ ہرتال ہموزن پیکر چھڑکین اور بہت نورہ سے اوسکو دبائین اور جوقت بسہری سے مدہ رقیق بہتا ہوا نظر آئے جاننا چاہئے کہ اب ہڈی سڑنے لگی ہے پس جلدی اوسکے کاٹنے کی خواہ داغ دینے کی تدبیر کرین شاید ہکو دوبارہ کتاب چہارم مین بھی داحس کے بیان کا اتفاق ہوگا۔ **ناخون کا پس جانا** اور درد جو ناخن مین ہوتا ہے اوسکا علاج قریب علاج رضہ کے ہے منجملہ ادویہ کے یہ ضماد بھی نافع ہے برگ سرو اور برگ آس کا ضماد کرین اور مرہم چربی جو کا بھیجڑ کی سنگینی اور گائے کے گوبر سے تیار کرکے جوز السرو اور راسن کا ضماد بھی نافع ہوتا ہے پستہ کو جوش دیکر ضماد کرنا بھی مفید ہوتا ہے اور جو خون اور ریت پسے ہوئے ناخن کے نیچے ہوتی ہے اوسکو آرد جو زفت مین گوندھکر لگانا دور کر دیتا ہے۔ **ناخن کا پھول جانا** اور ناخن مین کھجلی کا پیدا ہونا آب دریا شور اور شہد سے ہمیشہ ناخون کا دھونا اس مرض کو دور کر دیتا ہے یا سورا اور مٹر کا جوشاندہ خواہ حسکی کے جوشاندہ سے دھونا منجملہ ضماد کے سبوس اور زفت اور انجیر ہے خوب گلاکر کے جوش دئے جائین خواہ جدا جدا جوش دیکر ضماد کیا جائے بائیسوان فن کتاب سوم کا باعانت بادشاہ ہمین خدائے بزرگ کے تمام ہوا۔

خاتمہ از طرف مترجم قانون

آج خدا کی شکر گزاری کہانتک کرون جسکے فضل عمیم اور احسان جسیم سے مجھ ایسے بے پر و بال نے اس کتاب کی تین مجلد یعنی جلد اول و چہارم و سوم کا ترجمہ تمام کیا ابتدائے ترجمہ سے آجتک قریب پندرہ برس کے ہوئے دو مجلد یعنے اول و چہارم کا تو مسلسل ترجمہ رہا یہ جلد سوم امراض جزئی کی اسکے ترجمہ کی ابتدا جب سے ہوئی زمانہ کی خوبی اور ابنائے زمانہ کی خوش اسلوبی کا کیا ذکر کرون یہی ترجمہ ہے کہ مین نے کلکتہ سے تا پشاور اور جون کن مقامات امی گرامی ہونگے جہان اسکے چند اجزا تحریر نہ کئے ہون جو کتاب مجھے نصیب ہوتی اوسکو بھی کیا کہون کیسی تھی اور جو نسخہ مقابلہ کو کہین ہم پہونچا سبحان اللہ اوسکی صحت کا کیا کہنا۔ حق تو یہ ہے کہ علم و کمال طب جو کہ اہل اسلام ہند سے اب گویا رخصت ہو چکا ہے لہذا جو خرابیان پیش نہ آئین تعجب ہے ناظرین پاکمین کو ضرور خیال ہوگا کہ مترجم اپنی کم فہمی کو اس پیرایہ مین ورنہ کرنا چاہتا ہے کہ اگر کسی مقام پر ترجمہ غلط کیا ہو معذور رکھا جائے حالانکہ یہ غرض میری نہین ہے مگر مین ابتدائے ترجمہ جلد اول مین اپنی معذرت وغیرہ سب لکھ چکا ہون آج پھر اسکو دوبارہ لکھنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

غرض فقط اسیقدر ہے کہ جن لوگون کے پاس قانون کے نسخے ہین اور جہانتک میری نظر سے اطراف ہندوستان کی سیاحت مین گذرے ہین یون تو اپنے دہی کو بھی میٹھا کہتے ہین مگر مین نے تو سوائے ایک نسخہ کے جو مٹیابرج کلکتہ مین سرکار دبیر الدولہ بہادر خزانچی سرکار شاہ اودھ سے ملا تھا کوئی نسخہ صحیح نہین پایا وہ نسخہ البتہ اصل نسخہ بلا مسودہ شیخ الرئیس سے منقول تھا اور اسکی کتابت کی شان زمانہ حیات شیخ الرئیس کے قریب قریب تھی اوسی نسخہ سے اکثر مقامات مین نے اپنے نسخہ کے صحیح کئے ہین تا امراض صدر پھر جسکے اوس کرنیکے مالک نے معذرت و بخل کیا آجتک کوئی نسخہ صحیح نظر سے نہ گذرا ابتدا اعتماد کلکتہ کے چھاپے پر تو وہ بھی طرح طرح دیکھ لیا ہے کہ الفاظ کماحقہ سکے درست نہین ہوئے ہین مصر کے چھاپہ کا قانون اب پایا ہے خاکسار کی نظر سے نہین گذرا اگر مین کہہ سکتا ہون کہ عجب سلیم کی مہارت قانون کی صحیح سمجھنے کو درکار ہے دوسرے اہل علم اون علوم سے بالطبع متنفر ہین اسیقدر مجھے کہنا کافی ہے کہ معاصرین اطبا اور علمائے ہند اگر قانون کا درس دیتے ہین تو وہی حمیات کا بحث بحران تک باقی مجلدات کے دیکھنے کی بھی اونکو مدت العمر نوبت نہین آتی تا بہ تصحیح اغلاط چہ رسد جس زمانہ مین کہ خدا نے پیدا کیا اوسمین یا یہی کتاب تو اسی ویرانہ فن علوم کی ایسی ویرانی اگر اسیقدر ہے بھی تو حسد اور نفسانیت کا برا ہو بھلا کیا مجال ہے کہ اگر کوئی فقرہ مشتبہ ہو اور بغرض تحقیق کسی سے پوچھا جائے اصلی جواب دے بجائے اگر حد الی محاورہ کی زیست نہ کرے پھر فرمایئے کہ اصلاح اغلاط کیونکر ہو یہی سبب تھے کہ اس جلد کے ترجمہ کے اکثر مقامات اور بیشمار مقامات مین کتاب کے ترجمہ مین برسون گذر گئے تب جاکر اسیقدر قابل اطمینان ترجمہ ہوا اور پھر بھی مین اپنی تیز فہمی پر ناز نہین کرتا ہون اور معترف عجز و انکسار ہون سہو و خطا ہوتی اگر بجے تو میرا کام ہر جائے چند امور جنکا لحاظ قبل مطالعہ کتاب ضروری ہے۔ ان امور کا اندراج ابتدائے ترجمہ مین ضرور تھا مگر چونکہ انکشاف ان امور کا تمام کتاب کے ترجمہ کے بعد ہوا لہذا خاتمہ مین انکو لکھتا ہون ناظرین سے امید ہے کہ انکو ملاحظہ کرکے اس ترجمہ کے ملاحظہ پر متوجہ ہون پہلا امر یہ ہے کہ مکررات بیان مین شیخ کے زیادہ ہین اور اگرچہ تکرار خالی فائدہ سے نہین مگر نظر سرسری سے مکرر عبارات کیطرف خیال نامعاد لغو ہونیکا ہوتا ہے مترجم نے پابندی اصل کے لحاظ سے مکررات کو حذف نہین کیا مگر بعض الفاظ ایسے بڑھائے ہین جس سے شاید فوائد تکرار کیطرف اشارہ اجمالی ہوگیا دوسرا امر تناقض الکلام اور قواعد کا جو قانون مین ہوا ہے اور شارحین درپے رفع ابہام کے اون مقامات مین ہوکر تغلیط شیخ کی کرتے ہین مترجم نے حتی الوسع کوشش کی کہ اس تناقض کو کسی تاویل صحیح سے رفع کردیا ہے مثلا دیابیطس حار کے علاج مین قانون عام تبرید اور ترطیب مقرر ہوا اور پھر معالجات مین بیخ ترکی جو بدون تسخین کے ممکن نہین ہے شیخ نے تجویز کی اسکی تاویل خوبی کردی کہ ایک سالہ جداگانہ اسی اوس کی غرض سے خاص دیابیطس کے بارہ مین لکھا از قبیل در معالجات تیسرا امر ادویہ مرکبہ جنکا شیخ نے قرابادین مین حوالہ کیا ہے مین نے بھی اوسی طرح کیا ہے اسلئے کہ قرابادین کا ترجمہ بھی انشاء اللہ پورا کرونگا اور چھپکر مشتہر ہوگا چوتھا امر الفاظ مشتبہ جو کسی مقام پر قانون مین تھے اونکے معانی جو جو اوس مقام پر مناسب چسپان ہو سکتے تھے سب کو بیان کرکے مطلب فقرہ کا جدا جدا لکھدیا۔ مگر جو مختار نسخہ تھا اوسے مکمل ترجمہ مین اور غیر مختار کو جداگانہ لکھدیا پانچوان امر اوزان ادویہ جو اس کتاب مین درج ہین اونکی تحلیل اوزان مروجہ ہند کیطرف اگرچہ صدر کتاب مین اسکا وعدہ بھی کیا تھا مگر چونکہ آجکل اوزان کی تغیر مین اختلاف زیادہ ہوگیا ہے لہذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ ادویہ مفردہ اور قرابادین کے ترجمہ مین جو اسکی تحقیق کیجائیگی اسیجگہ بنظر رعایت مقدار شربت کے ادویہ کی تحلیل بھی کردی ہے خصوصا اون مرکبات کی جنکے اجزا سارے ملک ہندوستان مین قابل استعمال بہم پہونچ سکتے ہین اب مین اس ترجمہ کو ختم کرتا ہون حمد خدائے حکیم پر اور درود نامحدود ارواح پاک انبیا سیما خاتم النبیین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ پر و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین کتبہ بسیار الدائرہ غلام حسنین کنتوری

خاتمۃ الطبع

ہزاروں حمد وثنا اوس حکیم لایزال کی جسنے دوائے حقائق جسکی اوسی حکمت اور اوسکی مسان متوسلی کی حقیقت کو پہونچنا اور اوسکی ہیئت کا جاننا تا ملی نہ ہو ادراک اور جہلا دراکات ذوی العقول سے خارج ہے درود نامحدود اور نعت بیحد و اوس برگزیدہ باری کی جناب مین جسکے دم عیسوی نے ہم کو ہلاک مرض جہالت گمراہی سے نجات دی اور ہمین شاہراہ ہدایت دستگاری کی دکھا دی صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین بمصداق خبر العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان فی الواقع علم ابدان یعنی طب جسمانی کے فوائد اور منافع کا حقہ بیان نہین ہوسکتے ترجمہ علم طب مین بہت سی کتابین مدون ہوئین مگر اب وقتی لوم طبا لاتا قانون شیخ الرئیس ہر زمانہ مین اہل کمال اسی کتاب مستطاب پر ضد کا شکر ہے کہ مطبع اودھ اخبار لکھنؤ کی عالی ہمتی اور دریا دلی سے پھر ساری کتاب کا ترجمہ زبان اردو ہو گیا اور چھپ بھی گیا چنانچہ جلد سوم جسکا کتب کا نام قانون اختصار شیخ نے اس کتاب میں ان امراض کو بیان کیا ہے جو ہر ایک عضو کو مخصوص عارض ہوتے ہین یعنی از سر تا قدم جملہ اعضا کے امراض جدا جدا ایک فن مین بیان کئے ہین کار پردازان مطبع نے کتاب مذکور کے ترجمہ کو بلحاظ آسانی حجم کتاب کے دو حصون مین کردیا حصہ اول مین دماغ سے معدہ تک کے امراض کا بیان ہے اور اس دوسرے حصہ مین امراض جگر سے امراض قدم تک کا ذکر ہے لہذا مقاصد مطالب کے معلوم ہو جانیکی غرض سے ہر ایک حصہ کے شروع مین فہرست لگادی ہے کہ جملہ مقامات کی تلاش کرنا ناظرین کو دقت نہو اگرچہ اس سے پہلے چند مرتبہ چھپ چکا ہے مگر اس کی تصحیح مین نہایت اہتمام کیا گیا ہے اکثر مقامات مین صحیح ہی نسخہ سے مدد لیگئی ہے ۔ یہ لاجواب نسخہ

بار دوم باہتمام … مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین … طبع ہوکر … انظار ناظرین ہوا

HAKEEM SHOUKAT ALI

مکتبہ ندیم بک ہاؤس
میاں چیمبر نمبر۔ ۳۔ ٹمپل روڈ۔ لاہور فون ۳۶۲۶۰۹
۸-E مرکز۔ اسلام آباد ---- فون ۲۱۶۳۱۸

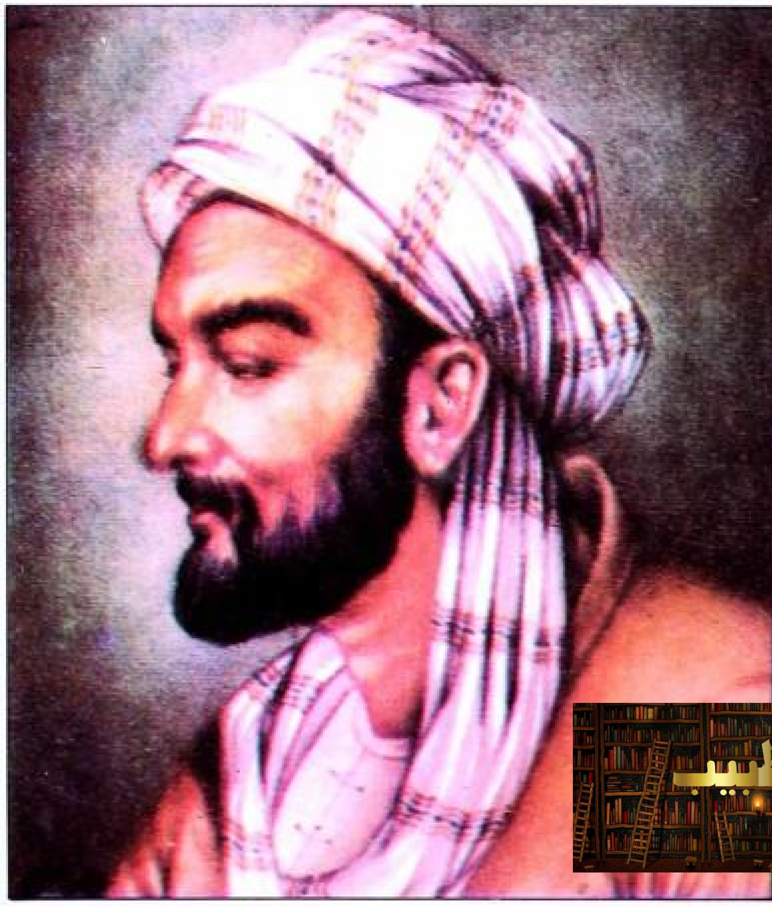
قیمت ۳ جلدیں (۶ حصے مکمل) ۱۲۵/- روپے

ISBN 969-479-000-X

HAKEEM SHOUKAT ALI

چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا



کتب خانہ طبیب

عظیم مسلمان سائنسدان بوعلی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بو علی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

جلد چہارم و پنجم

مترجم

مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری

نگارشات ○ میاں چیمبرز ۳، ٹمپل روڈ ○ لاہور

فون: ۳۶۲۴۱۲

HAKEEM SHOUKAT ALI



ناشر
آصف جاوید

مطبع
بک پرنٹرز لاہور

۱۹۹۲

تزئین
نعیم احسن

قیمت
مکمل سیٹ ۱۲۵۰/-

HAKEEM SHOUKAT ALI

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

HAKEEM SHOUKAT ALI

تمت

HAKEEM SHOUKAT ALI

بہ عون صنّاع مکین و مکان و فضل خلّاق زمین و زمان

کتاب مستطاب افادات انتساب حاوی مطالب طبیہ جامع مآرب حکمیہ مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما معتمد اطبا اعنی جلد چہارم

قانون شیخ بوعلی سینا

ترجمہ

۱۳۴۷ھ

بزبان اردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتائے زمن مصدر علوم مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مرحوم حسب ایمائے جناب منشی بشن نرائن صاحب بہادر مالک نول کشور پریس

مطبع منشی نول کشور میں لکھنؤ طبع ہو کر مزین بطبع جہان ہوئی

HAKEEM SHOUKAT ALI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ کے بندہ خاکسار غلام حسنین کنتوری مولداً واکاظمی نسباً وجداً کہتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب مین جسے خاکسار نے حسب فرمائش سرآمد امرائے نامدار اور گل سرسبد گلستان ثروت واقتدار منشی عالی گوہر اعنی نولکشور کے ترجمہ کیا ہے اور جو شرط ہر ایک مجلد مین ملحوظ ہے مین اس مین بھی مع شئے زائد ملحوظ ہین اور زیادہ تر اعتماد اس جلد مین اُس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ مین مطبوع ہو چکا ہے سوائے چند مقامات خاص کے جن کی تصریح اپنے مقام پر مترجم نے کردی ہے اُمید ناظرین با تمکین سے اصلاح اور عفو کی کر کے شروع مقصود کرتا ہون کتاب چہارم قانون سے اُن بیماریون کے بیان مین کہ جب پیدا ہوتی ہین تو کسی عضو خاص مین بتخصیص نہین ہوتی ہین بلکہ تمام بدن مین عام ہوتی ہین اور اس کتاب مین سات فن ہین فن اوّل شامل ہے پانچ مقالون کو جن مین حمیات کا بیان ہے مقالہ پہلا فن اوّل کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہے اکتیس فصلون پر **فصل پہلی بیان ماہیت حمیات کا** حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہے جو قلب سے مشتعل ہو کر بتوسط روح و خون کے شرائین اور عروق کی راہ سے تمام بدن مین پھیل جاتی ہے اُسوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم مین ہوتا ہے کہ اُس کی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ مین ضرر پیدا ہوتا ہے۔ کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا غضب اُسے ہو پہنچا ہے اُسوقت بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہے مگر یہ اشتعال حمی کے اشتعال سے جداگانہ ہے۔ ہان اگر غضب خواہ تپ اتنی دیر تک باقی رہے اور اس درجہ کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبعی مین ضرر پیدا ہو اُسوقت اشتعال حمی و غضب کا یکسان ہو جاتا ہے جسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہین آئندہ اوراق مین تفصیل انکا ذکر آتا ہے بعض لوگون نے اولی قسمین حمی کی فقط دو قرار دی ہین حمی مرض اور حمی عرض۔ اور جسقدر حمیات بوجہ اورام کے عارض ہوتے ہین اُنھین حمی عرض مین ہی داخل کیا ہے۔ اُن کی مراد حمی عرض سے یہ ہے کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اُسکے اور اُن کے سبب کے کوئی مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہے مثلاً حمی عفنیہ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے اب عفونت اور تپ کے بیچ مین کوئی تیسری شئے ایسی نہین ہے کہ واسطہ پڑے اور عفونت خود مرض نہین ہے بلکہ وہ سبب ہے مرض کا یعنی حمی عفنہ کا۔ بخلاف حمیات اورام کے اسلیئے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہے پھر اُسکی تبعیت سے تپ

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھی عارض ہوتی ہے اور تا بقائے ورم تپ بھی رہتی ہے۔ پھر چونکہ سبب تپ کا بیان بھی عفونت خلط ہو گر اس سے پہلے پیدائش مرض ورم کی ہوتی ہو بعد
اوس حمی کی اس صورت مین درمیان سبب حمی و نفس حمی کے ایک اور تیسری چیز واسطہ ہو کہ وہ خود مرض ہے۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر ایک
اعتراض صریح ہوتا ہے کہ حمی ورمیہ کو تم لوگ تابع ورم کے کہتے ہو اگر یہ تپ تابع حرارت ورم کی ہو اور بوجہ تعب وجع کے تپ لازم ہو جاتی ہے اس صورت مین لازم
آتا ہے کہ اکثر حمیات جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہین حمی عرض مین داخل ہون حالانکہ تمام ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ
تابع عفونت ورم کے ہو اس صورت مین محض ورم سبب اولی حدوث حمی کا نہو گا بلکہ بنظر اس عفونت کے جو ورم مین ہے یعنی ورم سبب حمی کا بالذات نہو گا بلکہ
بالعرض بواسطہ عفونت کے سبب ہے گا اور سبب اصلی عفونت یہان بھی ٹھہر گی پھر کیا ضرور ہے کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہین اور ورم کو سبب قرار
دین اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ بات نہین کہ حمی ورمیہ تابع اذیت درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور
تمھاری لئے مین یہ بات ہو کہ وجود حمی ورمیہ کا نا وجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہین گے یہی حال حمیات عفنیہ کا بھی ہے کہ تا بقائے عفونت حمی عفنہ باقی رہتی
ہے یعنی حمی ورمیہ اور عفنہ دونون کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونون مین کچھ فرق نہین ہے خواہ حمی ورمیہ کو بھی حمی مرض نام رکھو مگر ایسے جھگڑے اور اعتراضات
علم طب مین طبیب کو کچھ مفید نہین اور چونکہ منشا نزاع کا رسم خواہ حد حمی مرض اور عرض کا ہوا یا تسمیہ حمی کا ان دونامون سے موجب مناقشہ ہوا اس جہت
سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے فن سے جدا کر کے مباحث منطقیہ کی طرف لیجائیگا اور اس صورت مین طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہو گا۔
لہذا ہم بھی بر طبق عادت سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہین کہ حمیات اورام اور حمیات سدد حمیات عرض مین تمہید تمثیلی اب
مناسب ہے کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کرین اور بیان کرین کہ تمام چیزین جو بدن انسان کی اجزا ہین ان کی تین قسمین ہین پہلے تو اعضا ہین جیسے
رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہین جس طرح حمام کی دیوارون کا حال ہے۔ دوسرے رطوبات بدنیہ ہین جو ان اعضا مین بھری ہوئی ہین جس طرح
پانی حمام کے حوضون مین بھرا رہتا ہے تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبعیہ یا حیوانیہ اور بخارات جو تمام بدن مین منتشر رہتی ہین اُن کی مثال ہوائے
حمام سے دیجاتی ہو حرارت غریبہ سے جو پہلے اشتعال بدن انسان مین ہوتا ہے ان تین چیزون مین سے ایک مین ضرور ہوتا ہے اس لئے کہ انسان
کے بدن کی کوئی فرد ایسی نہین ہے جو ان اجزائے ثلثہ سے مرکب نہو اشتعال اولی اور مشتعل اولی سے ہماری یہ مراد ہے کہ جس وقت اس مشتعل کا اشتعال
فرو ہو جائے تو اس کے قریب کی چیزین خود بخود ٹھنڈی ہو جائین اور برعکس اسکے اگر قریب کی چیزون کی حرارت بجھائی جائے تو مشتعل اول کا سرد
ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہے کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیزون کو گرم کرے۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضائے اصلیہ
یعنی جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوئے ہین اُن مین باشتعال اولی ہو جس طرح تنور شب اور حرارت حمام کی دیوارون کو گرم کرتی ہے خواہ لوہا کی ذرہ کی
یا ان پر کی دیگ کو آگ گرم کر دیتی ہے اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہے۔ اور اگر اشتعال اولی اصطلاحی اس مقام خاص کا اخلاط مین پیدا ہو کر جب
اس کے حرارت اعضا تک پہونچے جیسے گرم پانی حمام کا دیوارون مین لگ جانے سے دیوارون کو گرم کر دیتا ہے خواہ گرم شوربا اور کوئی طعام دیگ
مین رکھنے سے دیگ بھی گرم ہو جاتی ہے ایسے حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہین۔ اور اگر حرارت پہلے پہل ارواح بخارات جسمانیہ کو مشتعل کرے اُس کے بعد
اعضا اور اخلاط تک پہونچے جیسے کبھی ہوائے گرم حمام مین پہونچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ سلگائی جاتی ہو اس جہت سے ہوائے حمام پہلے گرم ہو جاتی ہے
بعد ازان پانی حوضون کا اور دیوارین بھی گرم ہو جاتی ہین ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہین اس لئے کہ اس کا تعلق بوجہ اشتعال اولی کے ایک لطیف چیز یعنے
ارواح اور ابخرہ سے ہوتا ہے اسی وجہ یہ تپ بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ یہ تپ باقی نہین رہتی بشرطیکہ اس تپ کا
استحالہ کسی حمی عفنہ یا تپ دق کی طرف نہو جائے۔ اس تمثیل مین جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئین وہ حدود تامہ کے قریب ہین اور گویا ہر ایک حمی کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

تعریف بجنس و فصل سے کی گئی اور تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مقید کر کے تقسیم کریں کبھی حمیات کو اور طرح سے
بھی تقسیم کرتے ہیں کہ مآل اس تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے مثلاً کہتے ہیں کہ حمیات میں کچھ حادہ ہوتے ہیں اور بعض اقسام غیر حادہ ہوتے ہیں
بعضی تپیں مزمنہ یعنی دیرپا ہوتی ہیں اور بعضی غیر مزمنہ ہوتی ہیں بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہیں کہ انکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہیں
بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہیں کہ ان کے اعراض مہلک اور مخوف نہیں ہوتے اور بعض حمیات میں اعراض شدید اور بد ہوتے ہیں بعضی تپیں لازم ہوتی ہیں کہ
ہر وقت رہتی ہیں اور بعضی غیر لازم ہوتی ہیں کہ کسی وقت منفک نہیں ہوتیں بعضی تپیں لازمہ حادہ ہوتی ہیں کہ ان میں سوائے حرارت کے برودت کسیطرح
محسوس نہیں ہوتی اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھریری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے بعض حمیات بسیطہ ہیں اور کچھ مرکب بھی ہوتی ہیں مستعد حمیات
کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہیں اطباء کہتے ہیں کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہیں جن کا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جن کے مزاج میں
رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو ان کی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ ان کا بول و براز و پسینہ بدبودار ہوتا ہے اور جن لوگوں کا مزاج گرم خشک ہے انہیں
بھی مستعد حمیات حادہ کی ہے۔ مگر ابتداءً ان کو حمی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد ازاں بہت جلد ان کی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج
کے احتراق ہو جاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کی طرف ہو جاتی ہے ان دونوں مزاجوں کے بعد پھر مستعد حمی کی ان لوگوں میں ہے جو رطوبت اور یبوست
میں مساوی ہوں اور حرارت ان کے مزاج میں غالب ہو ایسے لوگوں کو ابتدا میں حمی حادہ عارض ہو کر طرف حمی غلطیہ کے منتقل ہو جاتی ہے۔ پھر اس
مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کے ہیں جن کے بدن میں حرارت و برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو ان کی ابتدا میں بجز حمی عفنہ کے اور
قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہیں ہوتی ہے اور جن لوگوں کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہیں ان سے حمیات دور رہتی ہیں خصوصاً حمیات یومیہ
ان کو شاذ و نادر کبھی عارض ہوتی ہیں **فصل دوسری بیان میں اوقات اربعہ حمیات کے** حمیات کیواسطے بھی مثل اور امراض کے اوقات اربعہ
ثابت ہیں ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب بزمانہ منتہائے مرض ہوتا ہے چوتھا وقت
انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہیں یعنی ابتدائے حمی سے تا زوال اور بصحت اعتبار اوقات اربعہ کیا جاتا ہے
اور بطور جزئی بھی ہوتے ہیں کہ ہر ایک نوبت کیواسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کی جاتی ہے خوف و خطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے
زمانہ ابتداء سے لیکر تا وقت انتہا ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر مریض بوجہ تپ کے بیمار ہلاک نہیں ہو سکتا ہاں اگر وہ اسباب پیدا ہو جائیں
جن کا ہم آگے ذکر کریں گے مثلاً طبیب کو علاج میں خطا واقع ہو خواہ مریض بلا اطلاع بدپرہیزی کرے وقت ابتدا بطور جزئی ہر نوبت میں یہ ہے کہ جس وقت
حرارت عزیزی اور جبلی اپنے تصرفات سے زیادہ رہے اور مادہ مرض جو عضو میں بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجائش کو ایسا روک دے کہ حرارت عزیزی
میں اختناق پیدا ہو۔ اور ابتدائے کلی کا زمانہ وہاں تک ہے جب تک اثر ظاہر نہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آ کر اثر نضج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر
نہو جائے کہ طبیعت کو مادے نے بالکل مرعوب کر دیا اب نضج کی امید نہیں ہے۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض میں پایا جاتا ہے لیکن خبر
بعض امراض میں زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح سونوخس۔ جو تپ دموی ہے چونکہ اس میں روز اول سے شدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم
نہیں ہوتا کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور شدت اور صعود کا زمانہ کون ہے۔ اسی طرح سرسام اور سکتہ میں چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آ جاتا ہے۔
بایں ہمہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہیں ہوتا ہے کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہے پس گمان کرتے ہیں کہ وقت ابتدا کا اس مرض
میں نہیں ہے اسی طرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید میں یعنی حمی حادہ میں ایک جسم مسطح جسے غمامہ کہتے ہیں بالائے بول نظر آتا ہے خواہ کوئی اور
علامت نضج کے بروز اول پائی جاتی ہے جب پھر یہی خیال ہوتا ہے کہ اس تپ میں زمانہ ابتدا نہیں تھا اگر در واقع میں ایسا نہیں ہے اس لیے کہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ان سب صورتوں میں زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہے مگر ایسا پوشیدہ ہوتا ہے کہ محسوس نہیں ہوتا۔ تزید یعنی صعود کا وہ زمانہ ہو کہ حرارت عزیزی اُسوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کرکے اگر غالب ہوئی تو آثار نضیج کے ظاہر ہونے کی اُمید بجہت وقوف مرض کے پڑتی ہے ورنہ خلاف نضیج کے آثار کا شروع ہونا مترقب ہوتا ہے۔ **وقوف** یعنی انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض میں اُسوقت محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب و مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اُسوقت سے تھوڑے زمانہ کے بعد بخوبی ہو جاتی ہے اسی وقت کو یعنی منتہی کو ملحمہ یعنی زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہیں اور انتہا کی مدت اُن تپوں میں جن کی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی نوبت ہوتی ہے مگر شناخت اس نوبت کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہو اُس میں ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض میں بسر ہو جاتا ہے دوسری نوبت میں انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہے کبھی ایسے تپوں میں استداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہے اُن کے بعد تیسری نوبت اور روز شروع محاربہ جو ہوتی ہے اُس سے زمانہ منتہی کا پہچانا جاتا ہے پس دو نوبت سے زیادہ استداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض میں نہیں ہوتا ہے۔ البتہ امراض مزمنہ میں وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بھی متجاوز ہو جاتا ہے کہ پیشتر امراض مزمنہ میں چند نوبت ایک صورت کے اعراض میں ہوتے ہیں اور احکام اُن نوائب کے متشابہ ہوتے ہیں پھر جو نوبہ اخیر وا یسے نوائب کا ہوتا ہی اُس میں آثار ایسے نضیج کے پورے ظاہر ہو جاتے ہیں اگر طبیعت مادہ پر غالب ہوئی ہے خواہ روداد کیفیت بخوبی معلوم ہو جاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہو گئی ہو۔ انحطاط کا وہ زمانہ ہو جسوقت حرارت عزیزیہ بخوبی مادۂ مرض پر غالب آکر مادہ کو مغلوب کر دیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم و مجتمع ہے اسکو تھوڑے تھوڑے متفرق کرتی ہے پھر اُسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہو ہو کر بطرف اطراف بدن کے دفع ہوتی ہے تاکہ تنا اور تحلل ہو جائے۔ اور چونکہ اطراف خارجیہ میں اُسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہے یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اُس کے مقابلہ سے بالکل عاجز ہو گئی اس سے اعراض میں خفت واقع ہوئی اور حرارت باطن میں خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہے یعنی مرض نے طبیعت کو بالکل مغلوب کر دیا ہے۔ اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکھا گیا ہے اس لئے کہ بعد ایسے افاقہ اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ منتہی کا زمانہ بنظر قرب و بعد کے بنسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہیں اُن کا زمانہ منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حمیات یومی کی منتہی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن میں اُن کو امراض حادہ میں داخل نہیں کیا اس لئے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہیں بلکہ باایں ہمہ وہ مرض مہلک اور پرخطر بھی ہو تب اُسکا شمار امراض حادہ میں کیا جائے۔ جو امراض بنہایت حاد اور نہایت شدید ہیں ان کے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی القرب ہوتا ہے اور اُس کی مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم۔ اور جو امراض کہ اُن کی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو اُن کا زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہے اور امراض مزمنہ کی مدت منتہی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسوں کے بعد زمانہ منتہی بعض امراض کا ہوتا ہے۔ امراض حادہ کے مراتب جو باعتبار منتہی مذکور ہوئے اُس کی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اُسوقت بہت بکار آمد ہوگی جب ہم تدبیر تغذیہ مرضا کو بیان کریں گے بہت سے حمیات کے اوقات کلی ابتدا و تزید اور انتہا تینوں ایک ہی نوبہ میں گذر جاتے ہیں اور دوسری نوبت سے انکا انحطاط شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو غلبہ مرض پر ہوا انتہا ورنہ دوسرے نوبہ میں آثار ہلاکت کے ظاہر ہو جاتے ہیں جملہ حمیات! ان اوقات اربعہ میں بہت سا اختلاف رکھتے ہیں بعض اقسام کا زمانہ تزید اور اشتداد زیادہ ہوتا ہو۔ اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے

فصل تیسری بیچ بیان معرفت اوقات

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرض کے خصوصاً شناخت زمانہ منتہی کے۔ اور اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہیں۔ کبھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات
اربعہ کی جاتی ہے مثلاً تشنج جیسی خواہ صرع اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ میں سے ہیں پس انکا زمانہ منتہی بھی چار دن سے زیادہ نہ ہوگا۔ اور
غب خالص ورتپ محرقہ چونکہ امراض حادہ کی دوسری قسم میں داخل ہیں اُن کا منتہی سات دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور ربع اور فالج کہ امراض مزمنہ
سے ہیں انکا منتہی سال بھر تک ور اُس سے زیادہ بھی ہوسکتا ہے ۲؎ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض سے بھی ہوسکتی ہے۔ چنانچہ اگر زمانہ
شروع ہونے نوبت کا قصیر ہو معلوم ہوگا کہ اس مرض کا منتہی قریب ہے جیسے غب خالص چونکہ زمانہ اُس کے نوائب کا تین گھنٹے سے لیکر چودہ گھنٹے تک
ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا منتہی قریب ہے اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلظ مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منتہی
بعید ہے جیسے غب غیر خالص۔ اگر ایسے امراض ہوں تو اُن میں نوبت نہیں ہوتی بلکہ مادہ اُن کا گرم ہو اور ایک ہی طور پر مستمر رہیں جیسے سونوخس وغیرہ
ایسے مرض کو مرض حاد کہتے ہیں۔ اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بارد ہو یا مائل طرف غلظ کے ہو اُس مرض کو غیر حاد کہتے ہیں ۳؎ کبھی سحنہ مریض یعنی آثار بشرہ وغیرہ
سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر تھوڑے زمانہ کی حرارت سے نقاہت اور لاغری اور ضعف پیدا ہو جائے کہ چہرہ دُبلا ہو اور سر شیف لاغر
ہو جائیں تو معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہے اور اگر سب اعضا بحال خود رہیں تو مرض اتنا حاد نہ ہوگا اور منتہی صورت اول میں قریب ہے اور دوسرے میں بعید۔
۴؎ کبھی بلحاظ بقا اور زوال قوی کی شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا ہو جائے تو مرض حاد ہے اور منتہی
قریب اور اگر ضعف نہو بلکہ قوت باقی رہی ہو تو مرض غیر حاد ہے اور منتہی بعید ہے ۵؎ کبھی بنظر اوقات فصول اور سن مریض کے شناخت مدت امراض اور
اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف جو گرم ہیں اُن میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں اُن کا منتہی بسرعت ہوتا ہے اور
بارد سن میں خواہ دونوں بارد فصلوں میں یعنی خریف اور شتا کہ اُن کی بیماریوں کا منتہی بدیر ہوتا ہے۔ اور یہی حال بلاد حارہ اور باردہ کا ہے۔ ۶؎ کبھی
معائنہ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سریع متواتر عظیم ہو تو مرض حاد ہوگا اور منتہی قریب ہوگا ورنہ غیر حاد ہوگا ۷؎ کبھی بوجہ لرزہ
کے شناخت مرض اور منتہی کے ہوتی ہے اگر لرزہ دیر تک ٹھہرے تو مرض مزمن ہوگا اور منتہی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحدت
ہے اور منتہی قریب ہے اور اگر لرزہ کسی قدر نہ ہو پس اس مرض کا منتہی بہت قریب ہے اور زمانہ بقائے مرض کا بہت تھوڑا ۸؎ کبھی شناخت اوقات
امراض کی بنظر اوقات نوائب ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی تپ ایسی ہو کہ اُس کی ہر نوبت میں زمانہ تقدم کا محفوظ بنظام واحد ہو اور جسقدر زمانہ تقدم
ہر نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر ہر روز بڑھتا جائے تو معلوم ہوگا کہ ابھی یہ مرض زمانہ تزید میں ہے اس لئے کہ بعض امراض ایسے ہوتے
ہیں کہ آخر اوقات یعنی زمانہ انحطاط تک اُن کا تزید باقی رہتا ہے مترجم کہتا ہے مثلاً ایک تپ کہ پہلی نوبت اُس کی ٹھیک بارہ بجے دوپہر
کے ہوئی اور تین بجے اُتر گئی دوسری باری جب دوپہر بجنے میں پانچ دقیقہ خواہ منٹ باقی تھے شروع ہوئی اور پورے تین بجے موقوف ہوئی
اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ میں باقی رہے شروع ہو کر پھر وہی تین بجے اُتری یہ صورت ایسی ہے کہ اُس میں نظام تفاصل
کا مستمر بھی ہے اور جسقدر روز مقدار زیادہ ہوتی ہے اصل مقدار اول یعنی تین گھنٹے پر بڑھتی جاتی ہے متن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی
تپ مثلاً غب خواہ حمی مواظبہ کہ اُس کے چند نوبے بتفاصل مذکور بسبیل تقدم کے ہوں اخیر میں ایک وقت خاص پر ٹھہر جاتی ہے اور
زیادتی اُس کی مادہ کی بھی ایک مقدار معین پر پہونچ کر آگے نہیں بڑھتی یہ صورت بھی دلالت صریح اُس کے زمانہ منتہی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا
ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اُس کی موقوف ہوگئی۔ اگر ایسی صورت میں وقت نوبت کا متاخر ہو جائے یعنی اگر بعد متقدم
ہونے نوبت کے چند نوبے وقت واحد پر آئیں بعد اُن کے اُس وقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے لگے تو بالیقین جاننا چاہئے کہ زمانہ انحطاط

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرض کا آگیا۔ جو تپ ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ دیر میں زائل ہوگی۔ ۹ اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض
کمی سے خواہ اعراض کے ایک شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اُس کی نوبت کی زیادتی اور کمی طول مدت اور کمی سے پہچانے جاتے ہیں۔
اس طرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبت کی یکسان اور برابر ہے تو مرض کی ابتدا ہے اور اگر کسی قدر گھٹ جائے تو زمانہ انحطاط کا ہے اور اگر مقدار زیادہ ہو تو
اکثر حکم تزید کا کیا جائے گا اور کبھی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی نوائب میں اختلاف ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی میں تشابہ
نہیں ہوتی۔ ۱۰ کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کے ہوتی ہے مثلاً اگر کسی نوبت میں عرق زیادہ برآمد ہوا اور اُسکے
بعد جو نوبت آئے کسی قدر کمی اور خفت اعراض میں پائی جائے خواہ جس نوبت میں عرق یا اسہال ہوا اُس کے بہ نسبت یہ نوبت کچھ شدت
میں زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے تھا قوت نے طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہیں کیا ورنہ دوسری نوبت
میں خفت ضرور ہوتی اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ تزید میں ہو خواہ زمانہ ابتدا
میں۔ ۱۱ کبھی شناخت اوقات بوجہ نضج مادہ خواہ نہونے نضج کے ہوتی ہے جیسا اوپر ہم نے ذکر بھی کیا مثلاً اگر ظہور نفث ہمراہ کسی قدر نضج
کے ہو خواہ بول کے اوپر غمامہ نمودار ہو تو یہ زمانہ اول تزید کا ہے پھر اگر نفث میں کثرت ہو خواہ اُس کی ضد واقع ہو کہ باعفونت نفث برآمد
ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ اب منتہی مرض کا یہی وقت ہوا اور ایسے ہی اگر نضج یا خلاف نضج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برآمد ہونے نفث
کے یا بول میں غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہیئے کہ منتہی قریب ہوا اور اگر نضج بدیر ظاہر ہو دلیل ہے بعید ہونے منتہی کے۔ اب اوقات جزئیہ کی
شناخت یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جس وقت نبض میں انضغاط پیدا ہو یعنی نبض کی حرکت میں سستی اور ضعف اور صغر اور بطو ظاہر
ہو اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہو جائے اور اطراف میں سردی پیدا ہو خصوصاً بن گوشہا اور اسی طرح کنارہ بینی بھی سرد ہو جائے
اور یہ سردی اُس وقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن میں محسوس ہو جائے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتدا نوبت میں رنگ
بدن کا متغیر ہوتا ہے اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہے حرکات بدنی سست ہو جاتے ہیں گھڑی بیداری اور گھڑی نیند سے آنکھ جھپکی جاتی ہے پلکوں پر بوجھ پیدا
ہوتا ہے اور بوجہ استرخا خواہ ڈھیلے ہونے اعضا کے پلکوں کا اُٹھنا دشوار معلوم ہوتا ہے کلام کرنے میں ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے دونوں
شانوں کے بیچ میں قشعریرہ یعنی پھریری پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح پشت میں بھی قشعریرہ اُٹھتا ہے اکثر ابتدا نوبت میں بشدت لرزہ آجاتا ہے
اور بشیر سیلان لعاب دہن عارض ہوتا ہے دونوں کنپٹیاں پھڑکنے لگتی ہیں۔ کان گونجنے لگتے ہیں چھینکیں بہت سی آتی ہیں سب جوڑ بدن کے
کھنچتے ہیں اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدائے نوبت میں ہوتا ہے یا انتہائے نوبت میں۔ وقت صعود خواہ تزید کا ہر نوبت میں اُس کے دو وقت ہیں
نصف اول میں تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم سریع ہونے لگتی ہے اور حرارت تمام بدن میں منتشر برابر ہو جاتی ہے اور نصف آخر
زمانہ تزید کا وہ ہے کہ جو حرارت تمام بدن میں برابر منتشر ہو چکی ہے اس میں زیادتی ہوتی جائے اور بڑھتی جائے اور انتہائے نوبت کا وقت وہ ہے
کہ جسقدر حرارت اور سب اعراض بڑھ چکے ہیں وہ کچھ دیر تک بدستور رہیں نہ گھٹیں اور نہ بڑھیں اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہو جائے اور
انحطاط نوبت کا وقت وہ ہے کہ اُسمیں نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہو اور نبض حرکت اور قوام میں معتدل اور مستوی ہو جاتی ہے جس
تپ کا معمول یہ ہو کہ اس کے اترنے وقت پسینہ آتا ہے تو اُدھر بدن میں عرق نمودار ہوا اُدھر تپ اُتر جاتی ہے اکثر یہ حالات خفت کے جو زمانہ
انحطاط میں ہم نے بیان کئے بوقت نزدیکی موت کے بھی پیدا ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض کو صحت ہوا ایسے خیال سے ان
امور کو ذریعہ شناخت کرنا چاہیئے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کے کرنی چاہیئے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہیں ہے۔ اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کے بالتفصیل شناخت بیان کریں اس لیے کہ اُس کے اعراض بہت خفی ہوتے ہیں پس وہ بخوبی تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب اکثر اوقات قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہے اُس کے بعد برودت اطراف اور لرزہ ہو جاتا ہے پھر لرزہ میں سکون اور برودت اطراف میں کمی پیدا ہو کر تمام بدن میں گرمی یکساں پیدا ہوتی ہے یہاں تک تو زمانہ ابتدا کا حال ہے بعد اُس کے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہے اُس کے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازاں حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے حتی کہ تپ زائل ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کے کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بھی کرتے ہیں اور ضعف حرارت غریزیہ اور کھڑا ہونا جلد کا بھی طول مدت مرض کی معین ہیں۔ **فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا بنج کلی** جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب بھی چیزیں ہیں جو کہ جوہر بدن انسان میں داخل اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہیں اور اُن کو ہم اسباب بادیہ کہتے ہیں یا وہ چیزیں ہیں جو بالغرض جسم انسانی میں بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہیں خواہ از قسم ملاقات خارجیہ کے ہوں جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کھانے پینے کی چیزیں خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتے ہیں یا انفعالات نفسانیہ جو بروقت غضب اور خوف وغیرہ کے ہوتے ہیں خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا میں واقع ہوتا ہے کیونکہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ صورت فقط حمی یومیہ کی ہوتی ہے۔ کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے جس کا سبب ظاہری اور خارجی نہیں ہوتا بلکہ یہ سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے اُن کا اشتداد اور اشتعال اولی اتنا نہیں ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑھ کر اخلاط خواہ اعضا تک پہونچے اس لیے کہ اگر بقدر اشتعال بڑھے تو پھر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہو جائے گی ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ کا پیدا ہونا معتبر نہیں سمجھتے اس لیے کہ اسباب خارجیہ بشرطیکہ ایسے اسباب کی تحریک بدن میں کر دیتے ہیں جو سانس سے مخفی موجود تھے اور اُن کی تحریک اگر اسباب خارجیہ کر دینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہو جائے گی۔ بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اس کے کہ بدن کو کسی قدر تعب پہونچے خواہ روح کو تعب ہو عارض نہیں ہوتی۔ یہ خیال محض غلط ہے اس لیے کہ محض فرح اور سرور سے بھی کبھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اُس میں تعب جسمانی اور روحانی دونوں نہیں ہوتیں۔ حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز میں ہو جاتا ہے اور تین روز سے زیادہ اُن کی مقدار بقا بہت کم ہوتی ہے اور اگر تین روز سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اُس وقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کی طرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہیں کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے تجاوز کر کے اعضائے بدنی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اس کے بعض طبیبوں نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چھ روز تک رہتی ہے اور پھر زائل ہو جاتی ہے بدون اس کے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کی طرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسری قسم کی طرف ہوتی تو اس عمدگی اور صفائی سے ازالہ نہ ہو سکتا۔ حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہے مگر شناخت بہت مشکل ہے اسی طرح ابتدا مرض دق کی اُس کی شناخت دشوار ہوتی ہے اور معالجہ آسان ہوتا ہے گرم خشک جن کا مزاج ہے وہ لوگ بہت جلد حمیات یومیہ میں مبتلا ہوتے ہیں اور انھیں اِن حمیات کا ضرر بھی بہت پہونچتا ہے اگر تدبیر معالجہ میں غلط واقع ہو مثلاً زیادہ پرہیز اُن سے کرایا جائے خواہ دیر تک تشنہ وہ لوگ بھوکے رہیں اور ازیں قبیل سوء تدبیر سے یہ لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے مدقوق ہو جاتے ہیں اگر سخونت اعضائے اصلیہ تک پہونچ گئی خواہ حمی غب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اگر گرمی تپ کی اخلاط تک پہونچے۔ پھر جس کا مزاج گرم تر ہے اُس کی نسبت حمی یوم میں سوء تدبیر کا زیادہ احتمال ہوتا ہے کہ طبیب اُس کی تپ کو مادہ رطوبت سے تجویز کر کے مسخنات کا استعمال بہت کراتا ہے اس وجہ سے حرارت زیادہ بڑھ کے اخلاط تک منتقل ہو جاتی ہے اور حمی عفنہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ ایسے مزاج کے بعد جو

HAKEEM SHOUKAT ALI

لوگ کہ اُن کے مزاج مین گرمی زیادہ ہے اُن کے بعد جنکا مزاج یابس زیادہ ہے وہ مبتلا حمی یوم ہوتے ہین گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اُسے بھوک ہو اور ہمراہ بھوک کے اُسے بیخوابی بھی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو فوراً حمی یوم اُسے عارض ہوجاتی ہے اور تپ کے ساتھ قشعریرہ بھی ہوتا ہے پھر اگر اُس کی بھوک اور تعب کا تدارک نہ کیا۔ اور فوراً اُس کو غذا نہ دیجائے بہت جلد حمی عفونت مین مبتلا ہوجاے گا فصل پانچوین

بیان خاص علامتون حمیات یوم کا جو اور حمیات سے اُن کو جدا کرین بعض حمیات یومیہ سے یہ ہیکہ یہ حمیات بسبب اسباب قدیمیہ کے

جو بدن مین مخفی تھے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونت کا اکثر یہی ہے اور حمیات یومیہ کا شروع بہ نہج انضاغط نہین ہوتا اور انضاغط کے ابتدا ہونے سے یہ مراد ہے کہ اکثر لرزہ اور پھریری اور برد اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور مریض کا میل بطرف کسل اور نوم کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہوجانا یہ سب اُمور ابتدائے حمی یوم مین نہین ہوتے بلکہ اکثر ابتدا مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور اسکے قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کانٹے کی چبھنے کی کیفیت جسے نخس کہتے ہین پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کیوس ردی اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے اور کبھی ان حمیات مین بندرت لرزہ بھی عارض ہوتا ہے اگر بدن مین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو ایذا دہندہ ہین اور عضلات مین چھپتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اس کی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہے اور جسقدر کہ تعب خواہ مستی شراب سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہو اگر بول اول روز تپ کے بانضیج ہو اور نبض مین نبض حالی ہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیے۔ یہ بات اسواسطے ہے کہ بول مین حمی یومی بنظر ذات کے کچھ تغیر نہین کرتی اس لیئے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور ثقل بول کا نضیج یافتہ ہوتا ہے کہ اس مین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اس لیئے کہ خلط سے یہان کیا مطلب ہے اور کبھی بول مین غمامہ بھی معلق ہوتا ہے اور کبھی یہ غمامہ بالکل اوپر سطح بول کے ہوتا ہے کہ اس کا رنگ اچھا ہوتا ہے اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہ ہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جس نے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدون حمی کے بھی تغیر بول مین کر دینا اُس کی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اُس سبب کا ذکر کرینگے۔ نبض کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی ہے کہ مائل بجانب تیزی اور قوت اور عظم کے ہوتی ہے سوائے ان خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات سبب سے واقع ہون یا اسکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کر دیتا ہے بروقت اُس تپ کے اور حمی یوم مین کمتر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہوا اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہے تو اختلاف منتظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احشا مین لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہین کبھی حمی یوم مین نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اُس مین صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدید جو تکثیف ارواح کرے پہونچی ہو یا حرارت نے آفتاب کی بشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تخفیف باعث اس صلابت کی ہو یا بھوک خواہ بیداری مفرط اور غم اُن مین سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو کبھی جھٹ پٹ اس تپ مین انبساط نبض کا پیدا ہوتا ہے اور انقباض مین بطوء واقع ہوتا ہو مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہین ہوتی الا شاذ و نادر۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ مین کمتر ہوتی ہے اس لیئے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ مین بہ نسبت حاجت اخراجات بخار فاسد کے زیادہ ہوتی ہے اس لیئے کہ بخار اس تپ مین بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہین ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک

HAKEEM SHOUKAT ALI

لوگ کہ اُن کے مزاج مین گرمی زیادہ ہے اُن کے بدن کا مزاج یابس زیادہ ہے وہ جلد تر حمی یوم ہوتے ہین گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اُسے بھوک ہو اور ہمراہ بھوک کے اُسے بیخوابی بھی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو فوراً حمی یوم اُسے عارض ہوجاتی ہے اور تپ کے ساتھ قشعریرہ بھی ہوتا ہے پھر اگر اُس کی بھوک اور تعب کا تدارک نہ کیا۔ اور فوراً اُس کو غذا نہ دیجائے بہت جلد حمی عفونت مین مبتلا ہوجائے گا فصل پانچوین

بیان خاص علامتوں حمیات یوم کا جو اور حمیات سے اُن کو جدا کرین بعض حمیات یومیہ سے یہ ہو کہ یہ حمیات بسبب اسباب قدیمہ کے جو بدن مین مخفی تھے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونت کا اکثر یہی ہے اور حمیات یومیہ کا شروع بہ نہج تضاغط نہین ہوتا اور تضاغط کے ابتدا ہونے سے یہ مراد ہے کہ اکثر لرزہ اور پھُرپھُری اور بردِ اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور مریض کا میل بطرف کسل اور نوم کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہوجانا بسبب اُمور ابتدائے حمی یوم مین نہین ہوتے بلکہ اکثر ابتدا مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور اندنے قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کانٹے کی چبھنے کی کیفیت جیسے خس کتے مین پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کمیوس روی اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے اور کبھی ان حمیات مین بندرت لرزہ بھی عارض ہوتا ہے اگر بدن مین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو ایذا دہندہ ہین اور عضلات مین چھپتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اس کی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہی اور جسقدر کہ تعب سے خواہ تپ شراب سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہو اگر بول اول روز تپ کے بانضیج ہو اور نبض مین نبض حالی ہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیئے۔ یہ بات اسواسطے ہی کہ بول مین حمی یومی بنظر ذات کے کچھ تغیر نہین کرتی اس لیئے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور ثقل بول کا نضیج یافتہ ہوتا ہے کہ اس مین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اس لیئے کہ خلط سے یہان کیا مطلب ہو اور کبھی بول مین غمامہ بھی معلق ہوتا ہے اور کبھی یہ غمامہ بالکل اوپر سطح بول کے ہوتا ہے کہ اس کا رنگ اچھا ہوتا ہے اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہ ہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جس نے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدون حمی کے بھی تغیر بول مین کر دینا اُس کی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اُس سبب کا ذکر کرینگے نبض کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی ہے کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کے ہوتی ہے سوائے ان خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے سبب سے واقع ہون یا آنکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کر دیتا ہے بروقت تسکین اس تپ کے اور حمی یوم مین کثر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہوا اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہے تو اختلاف منتظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہوا یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احشا مین لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہین کبھی حمی یوم مین نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اُس مین صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدید جو تکثیف ارواح کرے پہونچتی ہو یا حرارت نے آفتاب کی بشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تخفیف باعث اس صلابت کی ہو یا بھوک خواہ بیداری مفرط اور غم اُن مین سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو کبھی جھٹ پٹ اس تپ مین انبساط نبض کا پیدا ہوجاتا ہے اور انقباض مین بطوء واقع ہوتا ہو مگر سُرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہین ہوتی الا شاذ و نادر۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ مین کمتر ہوتی ہے اس لیئے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ مین بہ نسبت حاجت اخراجات بخار فاسد کے زیادہ ہوتی ہے اس لیئے کہ بخار اس تپ مین بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہین ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہی جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اُس کی حرکت انقباضیہ کی شناخت میں دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیئے اور ان حرکتوں کے نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آسانی ہوگی جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آجاتی ہے جیسے عادت اس بدن میں نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بہت جلد ہوجانا اچھی حالت ہے۔ مجملا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس قدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسی طرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہو تو حمی یوم کا نہونا بھی ضرور ہو اس لیئے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ موجبہ کلیہ متصلہ لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہیں ہے بلکہ یہاں سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ معدولۃ الطرفین کو بولا ہے متن یہ بھی ایک علامت حمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اُس کی تزید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا اور اُس کے زمانہ منتہی میں اعراض شدید نہیں ہوتے اور حمی عفونت میں ان باتوں کی ضد ہوتی ہے۔ یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اُس میں اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہیں ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اور اوجاع بھی حمیات یومیہ میں کم ہوتے ہیں اگر کبھی درد سر خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہے تو اُسکو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہوجاتا ہے یہ بھی دلیل اُس تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے۔ اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اُتر جاتی ہے خواہ بدن میں ایک قسم کی تری پیدا ہوتے ہی جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہیں ہوتی ہے اور مقدار میں اس پسینہ کے بہت افراط نہیں ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہے اُسی قدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ یہ عرق اسی کے قریب مقدار میں ہوتا ہے اور بدبو بھی نہیں ہوتا۔ اگر پسینہ بکثرت تپ کے اخیر میں آئے تو معلوم کرنا چاہیئے کہ حمی یومیہ نہیں ہے ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنیکا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کریں اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل قشعریرہ کے بدن میں پیدا ہو اور وہ پھر بھی غیر ستادہ ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ یہ حمی عفونت ہے اُسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیئے اور اگر حمام میں ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر بر دارت نہو تو یہ حمی یومیہ ہے

فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم کا کبھی حمی یومیہ اور حمیات کی طرف منتقل بھی ہوجاتی ہے جس قدر بدن کے اخلاط مستعد بعفونت ہوتے ہیں اور جتنے اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجودہ کے اور پیدا ہوجائیں کہ مریض بھوکھا رہا ہے خواہ اُسے نیند کم آئے خواہ طبیب سے معالجہ میں اور تدبیر میں خطا واقع ہو مثلاً مناسب بحال مریض تو یہ تھا کہ اُس کی غذا اچھی طرح ہوتی اور طبیب نے اُسے بھوکھا رکھنا تجویز کیا اس صورت میں جو لوگ صفراوی مزاج ہیں اُن کی تپ منجر حمی دق کی طرف ہوجاتی ہے خواہ حمی محرقہ کی طرف انتقال کرتی ہے اور جو لوگ دموی مزاج ہیں اور گوشت اُن کے بدن میں زیادہ ہے وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس میں مبتلا ہوجاتے ہیں مگر وہ تپ سوسی جو بلا عفونت ہو نہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی مطبقہ بھی عارض ہوجاتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج سونت کی تھی تفتیح مسام میں خواہ اُس کے مناسب یہ تھا کہ اس بدن میں کسی قسم کا تخلل پیدا ہوتا کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نہ کی اس وقت تپ کو اشتعال شدید اخلاط مجتمعہ میں ہوتا ہے ایسا اشتعال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بقوت گرم ہو اور متعفن ہوجائے **علامات انتقال حمی یوم کے اور قسم کی حمیات کی طرف** دلیل اُس کی یہ ہوتی ہے کہ اب بدون برآمد ہونے عرق کے خواہ اُس تری کے جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ میں کمی ہو خواہ عرق تو آئے مگر ابھی جسم عرق سے پاک نہ ہو کر تپ اُتر جائے اور زمانہ انحطاط کا تا دیر رہے یعنی جس قسم کی تپ یہ ہو اُس کے زمانہ انحطاط کے بہ نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط میں دشواری بھی ہو اور نبض حرارت کی کیفیت سے بالکل پاک نہو جائے بلکہ کچھ آثار حمی کے بعد مفارقت کے بھی نبض میں باقی رہا کریں اور درد سر اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تھا بعد مفارقت کے بھی باقی رہے یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں کہ انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی

HAKEEM SHOUKAT ALI

عفونت خلط کے ہوگیا ہے خواہ حمی دقیہ کی طرف منتقل ہوئی ہے اگر اسباب بے یہ لتنے زیادہ ہون کہ حمی خلطیہ کے حدوث سے بڑھکر اوفساد کا سلطنہ ہو اسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کی طرف ہوگا جب دق کی طرف منتقل ہوجاتی ہے اُسوقت جلد مقام شریان یعنی خاص جگہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کھانا کھانے ہی سے تیز ہوجاتی ہے اور نبض مین استوا حال ہستا ہے یعنی جس قدر اُس کے کیفیات روبہ مین ایک ہی سے ہر حال مین رہتے ہین اور صلابت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور صغر بھی بڑھ جاتا ہے اور وہ سب باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرینگے پیدا ہوجاتی ہین اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنی وہ حمی دموی جو بلا عفونت ہو اُس کی طرف ہو اُسوقت نبض مین امتلاء اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہوجائیگا۔ اگر حمی یومیہ اور اصناف حمیات عفونت کی طرف منتقل ہو قشعریرہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور نضا عغا جس کے معنی اوپر مذکور ہوچکے ہین پیدا ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بھی شدت ہوجائے گی۔ اول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہے کہ جس طرح بوقت حمی یوم ہونے کے اُس مین نضج تھا اب بھی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ظہور نضج کا نہین ہوتا ہے

فصل ساتوین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون تدبیر ضروری اُن کی یہ ہے کہ اچھی غذا سریع الہضم اُن کو دیجائے۔ سریع الہضم کی قید اسواسطے ہے کہ عموم علیل ہے اور علیل کی قوت مین نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطی الہضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی گر بعض مرضا حمی یوم کیواسطے تغلیظ تدبیر کی اجازت ہے جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی جوعی یا حمی غمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جن کے بدن مین خلط صفراوی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتدا تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین اُن کے طعام کی تدبیر اس طرح کرنی چاہیئے کہ چند لقمہ طعام کے پانی خواہ کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبو کر دینا چاہیئے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیئے اگرچہ تپ شروع بھی ہو جائے اور بعض بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کئے جاتے ہین بلکہ اُن کی غذا مین تلطیف ضروری ہوتی ہے جیسے گر حمی یوم سددی خواہ استحصانی ہو خواہ ورمی ہو مناسب ان لوگون کے حق مین یہ ہے کہ تا انحطاط حمی کے اُن کو غذا نہ دیجائے سوائے ان اشخاص کے جن کو ہم مستثنی کرچکے ہین یعنی مریض حمی تعبی اور جوعی اور غمی کے۔ آب سرد کی ابتدا تپ مین کچھ ممانعت نہین اسلئے کہ اس زمانہ مین قوت قوی ہوتی ہے آب سرد سے کچھ اس مین ضعف نہوگا بلکہ آب سرد تبرید روح کیواسطے افضل علاج ہے لیکن اگر حشا مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذر جائے خواہ حمی سددی ہو البتہ کثرت استعمال آب سرد کا ان صورتون مین ہرگز مناسب نہین حمام کا استعمال غیر مصلحت ہے اور اُسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہے مگر جب کہ تپ کا زوال ہوجائے اور چند اعراض صالحہ استعمال حمام سے پیش نظر ہوتے ہین ترطیب بدن کی ہوتی ہے اور عرق بخوبی برآمد ہوجاتا ہے اور مسامات مین تخلل پیدا ہوتا ہے اور آیندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہوجاتی ہے پھر تبرید بھی کرتا ہے۔ اگر مظنہ یا خوف عفونت کے وقوع کا ہوتا ہے تو استحمام سے وہ بھی برطرف ہوجاتا ہے۔ البتہ جسکی تپ سددی ہو اُسکو حمام بیشک مضر ہوتا ہے کہ مبتر کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا ہوجاتا ہے استعمال حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت مین استحمام مضر ہے مگر آخر مین جب اتساع مسام ہوجائے اور غذا خواہ تخمہ منحدر ہوچکے اُسوقت استحمام واجب ہوتا ہے جو شخص کام مین گرفتار ہو البتہ اُس کو استحمام نہ کرنا چاہیئے مگر اسکا مادہ احتراقی ہو اُس مین ترطیب کے خیال سے حمام جائز ہے کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹھہرنا ہولے حمام مین نہ چاہیئے بلکہ جتنی دیر تک اُن کا جی چاہے پانی مین حمام کے ٹھہرین ہان جسے بوجہ استحصاف اور تکاثف کے تپ یومیہ عارض ہو اُس کو ہولے حمام مین ٹھہرنا دیر تک جائز ہے تاآنکہ عرق برآمد ہو۔ تمریخ یعنی کوئی چیز بدن مین ملنا بطور مرہم کے ہو یعنی دوسرے کوئی شے جسم پر گرائی جائے خواہ بطور طلا کے ہو تو یہ دونون صورتین بری ہین کہ مسامات بند کردیتی ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور جسقدر بخارات بذریعہ مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہوں کے چونکہ دیر مین برآمد ہونگے اسوجہ سے زمانہ قیام تک کا بعد تمریخ کے بڑھ جاتا ہے خواہ وہ تپ بوجہ سدہ ظاہریہ کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ اور تشفیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سددی ہان اگر تمریخ کے ساتھ دلک یعنی مالش بھی کرین البتہ مسامات کھلجائینگے ۔ باین ہمہ فائدہ تمریخ کا یہ ہے کہ اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو اُسکی تحلیل ہوجاتی ہے اور اگر تھوڑی ایسی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور دلک کے خشک ہوجاتی ہے ۔ جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہین کسی کو استفراغ کی ضرورت نہین ہے سوائے اسکے جو سُدہ یا امتلا کی وجہ سے خواہ بوجہ تخمہ کے ۔ حمی مین مبتلا ہوا سی طرح جیسے حمی یوم استحصافیہ ہوا اور اُس کا بدن مواد سے پُر ہو

فصل آٹھوین بیان مین اصناف حمیات یومیہ کے

اقسام حمیات یومیہ کے بعض قسمین احوال نفسانیہ کی طرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کی طرف منسوب ہین اور اقسام امور خارجیہ کی طرف نسبت دئے جاتے ہین ۔ احوال نفسانیہ کی طرف منسوب اتنی قسمین ہین غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی ۔ احوال بدنی کی طرف جو حمیات منسوب ہین ان مین کچھ تو اُن امور بدنی کی طرف منسوب ہین جو افعال اور حرکات بدنیہ مین خواہ سکون بدنی ہین اور کچھ تمام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی کی طرف منسوب نہین جو تمام کہ حرکات اور افعال بدنی کی طرف منسوب ہین وہ یہ ہین یعنی راحتی استفراغی اور اس مین حمی وجعی بھی داخل ہے اور حمی غشیہ اور جوعی اور عطشی ۔ اور جو اقسام غیر افعال اور [illegible] کی طرف منسوب ہین ۔ اُن مین سے ایک سددی اور تخمی اور ورمی اور تشنجی ۔ جو حمیات یومیہ امور خارجی کی طرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہے جو احتراق شمس کی طرف منسوب ہے خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسے استحصافیہ کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہین اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اُن کے علاج کے ذکر کرتے ہین

فصل نوین حمی یوم غمی کا بیان

کبھی بہت حرکت روح کے بطرف اندرون جسم کے اور محتقن ہوجانے روح کے باطن مین بسبب زیادہ رنج اور غم کے حرارت بڑھ کر حمی روحیہ عارض ہوجاتی ہے **علامت** اُس کی بول کا رنگ ناری ہوجاتا ہے اور بوقت خروج بول کے بقدر تیزی اور حدت ہوتی ہے کہ مریض اُسے بخوبی احساس کرلیتا ہے اور یہ حدت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہے اور حرکت آنکھ مین غور غوض یعنی پستی عارض ہوتی ہے اور حلقے آنکھون کے بیٹھے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے اور یہ بات تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت مین بوجہ فتور اور ضعف قوی کے پیدا ہوتی ہے ۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اس لیئے کہ حرارت اندر کی طرف چلی گئی ہے اور نبض مین صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض مین اندر کے صلابت بھی پیدا ہوجاتی ہے **علاج** اس کا یہ ہے کہ آبزن مین داخل کیا جائے بشرطیکہ اُس مین گرمی اور سردی معتدل ہو اور اگر اسکا ارادہ اہتمام کا ہو تو آب حمام مین اُسکو ٹھہرانا چاہیئے ہولے حمام مین اُسے ٹھہرنے کی ممانعت ہے اور بعد حمام کے مالش روغن کی اُس کے بدن مین کرائی جائے اس لیئے کہ روغن اُس کے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہین ہے اور مفرحات قلبیہ مین اُس کو مشغول کرنا چاہیئے کہ اُسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سونگھے اُس کے سینہ پر سرد تر طلا جو مرکب لعابات اور عصارات سے ہون لگائے جائین اور اُن طلاؤن مین گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ جو نفیس عرق ہین داخل کئے جائین ۔ شراب جس مین پانی بکثرت ملا ہوا ہو اُن کو پلائی جائے کہ اُن کیواسطے بہت اچھی دوا ہے

فصل دسوین حمی یوم ہمیہ کے بیان مین

کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کی طرف حرکت تند اور عنیف روح کو ایسی ہوتی ہے کہ اس مین گرمی بہت پیدا ہوجاتی ہے یہانتک کہ تپ واقع ہوتی ہے **علامات** اس تپ کے مشابہ علامات حمی غمیہ کے ہین لیکن حرکت آنکھ کی باوجودیکہ بوجہ تحلل کے غائر ہوتی ہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہے اور نبض مین ذبول اور انخفاض نہین ہوتا بلکہ نبض اگر ضعیف ہوتی ہے تو پھر بھی کسیقدر شہوق ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے

فصل گیارہوین حمی یوم فکریہ کے بیان مین

کبھی بہت کثرت فکر کے امور معاش خواہ معاد مین حمی ایسی عارض ہوتی ہے جیسے ہمی غمی اور ہمی ہوتی ہے مگر اس تپ مین آنکھ کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر کو بیٹھی ہوئی اور نہ باہر کو نکلی ہوئی مگر مائل غور اور فرو رفتگی پر ہوتی ہے اور نبض کے شہوق اور غموض میں اختلاف ہوتا ہے مگر اکثر نبض ان دونوں کیفیت میں معتدل ہوتی ہے اور چہرے کا رنگ اس تپ میں بھی زردی مائل ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل سابقہ حمی یومیہ کے ہے

فصل بارہویں حمی یوم غضبیہ کا بیان کبھی بسبب زیادتی حرکت روح کے بطرف خارج کے حالت غضب میں ایک حرارت مفرط روح قلبی میں ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اُس کی وجہ سے تپ عارض ہو جاتی ہے **علامات** اس تپ کی چہرے کا سُرخ ہو جانا ہے لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرہ پر ایک بھر بھرا پن جیسے حمی یوم سہریہ میں ہوتا ہے اسی قدر اس تپ میں ہوتا ہے اور آنکھیں دونوں سرخ اور ڈھیلے آنکھوں کے باہر نکلے ہوئے اس لیے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کے شدید ہوتی ہے اور کبھی بعض آدمیوں کو تھرتھری بھی اسی حالت میں لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اُن کے بدن میں کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ اُن کی طبیعت میں کسی قدر ضعف ہوتا ہے اس وجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے۔ بول کا رنگ اس تپ میں سُرخ اور بر وقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے۔ اور کسی قدر اُس میں چمک بھی ہوتی ہے نبض اس تپ میں ضخیم یعنی گندہ اور ممتلی و شاہق یعنی خوب اچھلتی ہوئی اور حرکت میں تواتر ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا غصے کا دور کرنا خواہ جو حرارت غضب کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اُس کے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور مفرح قلب ہیں از قسم حکایات مزاح آمیز اُن کی طرف متوجہ کرنا خواہ بہت خوش آواز جن کی آواز دردناک ہو اُن کا گانا سنانا بشرطیکہ وہ الحان خواہ راگ درد انگیز نہ ہوں بلکہ طبیعت کو اُن کے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل و لعب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اُن کی طرف مشغول کرنا اور حمام میں اچھے ہمراہیوں کے ساتھ لیجانا جس کا پانی شیر گرم ہو اور اُس میں حرارت زیادہ نہ ہو اور مالش بہت سے روغن کی بدن میں کرنا کہ یہ مالش اُن کو نہایت مفید ہے اگر روغن سے بجائے کہ آب گرم جو خالی از تسخین نہیں ہے اُس کی مالش چنداں مفید نہیں ہے۔ غذا جو بارد رطب ہو اُن کے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کے استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ اُن کے حق میں نہایت مضر ہے اس لیے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے

فصل تیرہویں حمی یوم سہریہ کے بیان میں کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہو جاتی ہے **علامات** اُسکے یہ ہیں کہ قبل از تپ کے بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکیں بوجھل ہو جائیں اسقدر کہ آنکھیں بوجھل پلکیں ... آنکھیں بیٹھی ہوئی نظر آئیں بوجہ تحلیل رطوبات اور روح کے جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے اور چہرے سوجے ہوئے نظر آئیں بجہت فساد غذا کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم میں ہوتی ہے اور بول میں کدورت ہو بوجہ ہضم نہ ہونے کے نبض میں بھی ضعف ہوتا ہے اس لیے کہ قوت بوجہ تحلیل کے ضعیف ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ سوء ہضم کے زرد ہو جاتا ہے اور بھر بھرا پن چہرے کا بوجہ تہیج کے اور بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہیج میں سرخی نہیں ہوتی جیسے حمی یوم غضبی میں ہوتی ہے مترجم کہتا ہے لطف عبارت کا اس مقام پر یہ تھا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی اور انتفاخ چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہیں مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہیج وجہ کا بوقت ہوتا ہے اس لیے تکرار ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا تو یہ ہے کہ مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند آ جائے اور سر پر تریڑے بارد رطب دوا ڈالنے کے اور ایسے حمام میں لیجانا جہاں رطوبت زیادہ ہو یعنی آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو اور غذائیں جیسے کہ ہیں یعنی مضر اور حیدہ میں جیسے چوزہ مرغ خواہ تیتر وغیرہ کھلانا اور شیر ایسے تلیون کی چوزہ بطیخ ان کی کریں اور شراب پینا بیمار کو سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے کہ بحفظ ملائی جائے بشرطیکہ درد سر نہ ہو

فصل چودہویں حمی یوم نومی و راحتی کا بیان روح کے بخارات گرم اکثر تحلیل ہوتے ہیں حالت بیداری میں بوجہ حرکت کے بعد اسکے جب آدمی دیر تک سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہ ہو بلکہ خلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہو جائے وہ بخارات تحلیل نہیں ہو سکتے انھیں بخارات کی وجہ سے روح میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے **علامات** اس تپ کے پہلے سے خواب اور نوم طویل واقع ہونا خصوص تحسین تمام اسقدر سونا

HAKEEM SHOUKAT ALI

خلاف عادت ہو۔ استلاء بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کے وجود پر دلیل ہے علاج تعریق ہو جو ہوئے حمام میں تاکہ بخارات
مستحلل ہوں اور غسل معتدل گرم پانی سے کرنا اور غذا کم استعمال کریں کہ اسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کی طرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت
کرانی اور شراب کا پلانا ضرور ہیں **فصل پندرہویں حمی یوم فرحیہ کے بیان میں** کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جس طرح زیادہ غضب سے
پیدا ہو جاتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھ کا انداز مثل انداز فرحان ہو اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضبناک
آدمی کی چتون سے الگ ہوتی ہے اور نبض میں تواتر بھی کم ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے **فصل سولہویں حمی یوم فزعیہ**
کے بیان میں کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلئے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالضد ہے جیسے نسبت
غضب کو فرح سے ہے کہ حرکت روح کی فزع اور خوف میں بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے
کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعۃً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامات حمی یوم غمی کے
ہے مگر اس تپ میں اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح پر ہوتے ہیں **علاج** بھی اس تپ کا قریب
بعلاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اُس سے بےخوف کر دینا چاہیئے اور اخبار ایسے سنانے چاہئیں کہ دل خوش ہو جائے شراب
بھی اس تپ میں نفع کرتی ہے **فصل سترہویں حمی یوم تعبی کے بیان میں** تعب اور تھک جانا کبھی ایسی شدید گرمی روح کو پہونچاتا ہے کہ افعال روح کو
ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعب سے ضرر شدید پہونچتا ہے **علامت** اس تپ کی ایک تو یہی ہے کہ پہلے تعب پہونچا ہو
اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہوں بہ نسبت اور اعضا کے اور تھکاؤ خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن میں محسوس ہو اور اکثر آخر میں جب تپ کم ہونے
لگے کسی قدر تری بدن میں پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب بوجہ ریاضت معتدلہ کے حادث ہوا ہو اور بحد تجفیف نہ پہونچا ہو اور نہ برودت خارجیہ مانع
تحلل کی ہو اور اگر تعب شدید ہو تو بدن میں عرق خواہ تری کم برآمد ہوتی ہے اور تعب شدید کے بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت
بھی بمشارکت اور رطوبات بدنیہ کے خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ میں صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بیشتر بوجہ یبس کے نبض میں صلابت بھی پیدا ہو جاتی
ہے اور بول زرد رنگ اور حاد ہوتا ہے بوجہ حرکت کے جس سے ہیجان خلط مراری کا ہوتا ہے اور بوجہ تحلل کے رقیق بھی ہو جاتا ہے **علاج** اس تپ
کا راحت رسانی مریض کو تعب سے محفوظ رکھکر اور استحمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل پر اور کھلانا ایسی غذا کا
جس سے کیموس جید ہو اور ترطیب بھی کرے اور مقدار غذا کی اسی قدر ہو جسے بلا دقت مریض ہضم کرے مرغ کے چوزے ہوں خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ
سمک رضراضی اس لیئے کہ اُن کی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اس لیئے اُن سے اُمید اُن غذاؤں کے ہضم کی نہیں ہے جو بحال صحت
کھا کر ہضم کر لیتے تھے بلکہ اب اس سے کم غذا تجویز کرنی چاہیئے۔ اسی سبب سے اگر ایسی غذا اُن کو دیجائے کہ جس کی تھوڑی مقدار سے تغذیہ کثیر حاصل ہوتا ہے
مثل اُن لحوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم برشت انڈے کی خواہ خصیہ مرغ خانگی کے کہ ان غذاؤں کا استعمال اُن کے حق میں بہت عمدہ ہے
بعض طبیبوں کی یہ رائے ہے کہ جو حمی تعبی میں گرفتار اور ماندگی کی وجہ سے بیمار ہوا اُس کے حق میں تلطیف تدبیر یعنی کمی غذا کی بہت مناسب ہے بہ نسبت
اور بیماروں کے اور یہ رائے صائب نہیں ہے۔ اگر کمی غذا سے کمی مقدار غذا مراد ہے گو تغذیہ اُسکا زائد ہو تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے۔ ترفواکہ ایسے بیمار کو
دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگور ترش۔ اور شراب کثیر المزاج جسمیں پانی زیادہ ملا ہو اُسکا پلانا بھی جائز ہے اگر خوگر شراب کا نہیں تو شربت
شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ آب [illegible] سیب پلانا چاہیئے اسکے بدن میں تیل کی مالش بہ نسبت اور بیماروں کے زیادہ چاہیئے تاکہ اسکے اعضا خواہ مفاصل
جو خشک ہو گئے ہیں اُن میں ترطیب حاصل ہو اور اعضا اور مفاصل میں جو تمدد خواہ تناؤ واقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جائے بذریعہ ترطیب و دہن کے دونوں غرض [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

کا ملنا مناسب ہے **فصل** ہیز اور تمام بدن مین روغن کی مالش کرنی چاہیئے خصوصًا سر اور گردن اور مہرے پشت کے اور سب مفاصل کی خصوصًا بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہئین اور کپڑے خوشبودار مکان معطر کر دینا واجب ہے اگر بعد حمام اور مالش کے پھر بنظر کسی بقیہ کے راے طبیب کی ہو دوبارہ حمام کرنا چاہیئے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیرین اوپر بیان ہوئین سب کو دوبارہ کرنا بنظر احتیاط کچھ ممنوع نہین ہے **فصل اٹھارویں حمی یوم استفراغی کا بیان** کبھی جب اخلاط مضطرب ہو کر بذریعہ اسہال کے خارج ہوتے ہین اسوقت حرکت شدید جو روح مین پیدا ہوتی ہے اُس کے اشتعال سے روح مین ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کے ایک ماندگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ مثل تربد اور سقمونیا کے بھی چونکہ گرم بالطبع ہین اُن سے بھی حرارت پیدا ہوجاتی ہے کبھی چونکہ فصد کی وجہ سے ہمراہ خون کے رطوبت اور دمویت ابخرہ کی زائل ہوجاتی ہے اور اس وجہ سے دخانیت اور صفراویت کا غلبہ اُن بخارات پر ہوتا ہے حرارت تپ کی پیدا ہوجاتی ہے **علاج** اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزین جن سے اطلاق طبیعت و روانی اخلاط کی موقوف ہو استعمال کیجائین اور ان چیزون کو ہم اسہال و حبس کے ابواب مین بخوبی بیان کر چکے ہین اور غذا ایسی دینی چاہیئے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے جسقدر ہضم ہو اُس سے زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب و تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا مین بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب انار ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے معدہ پر ضماد حابس لگائین اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا ہو استعمال کرین بلکہ شیر گرم نطول کا بھی استعمال جائز نہین اسلیئے کہ جو چیز شیر گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل بالقوت بھی ہوتی ہے اور رفع ضعف مین معین ہوتی ہے اور یہان قبض درکار ہے منجملہ تراکیب نسخہ قابض کے مناسب اس مقام کے یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن ناردین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ سرد ہو اور خوشبو ہو اُس مین ڈبو کر نچوڑ دین کہ بہت سا تیل تو نچوڑنے سے نکل جاے اور اُس کو معدہ پر رکھے اور قلب اور جگر پر ایسی چیزون سے ضماد کرین جو تبرید کرتی ہین جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل انیسوین حمی یوم وجعیہ کے بیان مین** درد کسی مقام پر کیون نہو کبھی روح مین ایسی گرمی اُس سے پیدا ہوتی ہے کہ منجر بحمی وجعیہ ہوجاتی ہے **علامت** اُس کی یہی ہے کہ سر آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل اور اطراف یا قولنج اور بواسیر مین درد ہو اور اور قسم کے اوجاع جو دنبل وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہین **علاج** پہلے ازالہ درد کی تدبیر کرین جس طرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص مین اُس کے لکھی ہے اُس کے بعد حمی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیئے اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف ہو ہرگز نہ پلانی چاہیئے **فصل بیسوین حمی یوم غشیہ کے بیان مین** جس شخص کو غشی آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح کے ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اس گرمی سے حمی لاحق ہوجاتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غشی کے خطرے کی تپ باقی رہتی ہے **علامت** اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کبھی اور ایسے تپ کی علامت جس سے سقوط قوت ہوجاے نہین ہوتی یعنی وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیئے کہ حمیات یومیہ مین کوئی ایسی تپ نہین ہے جسمین سقوط قوت کا ہو سواے اس تپ کے۔ اور نبض کا حال اس تپ مین نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب برودت غالب ہوتی ہے نبض سے ساقط ہوجاتی ہے کبھی جب غلبہ حرارت کا ہوتا ہے نبض مین سرعت پیدا ہوجاتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کے ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمین خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور دودی ہونے مین ہوتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جیسا کیموس جید ہے کھلائین جنکا ذکر اوپر ہو چکا اور اگر احتیاج ہو تو شراب پلائین اور اسکا کچھ خوف نکرین کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہوگی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہوجاے اور تپ بسبب حمی ذبول کے باقی رہے اُسکا علاج موجب اُس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے **فصل اکیسوین حمی یوم**

HAKEEM SHOUKAT ALI

جوعیہ کے بیان مین کبھی حرارت بخارات بدن کی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ پہونچے اور اس وجہ سے تپ عارض ہوتی ہے نبض اس تپ مین ضعیف اور
صغیر اور متواتر مائل بصلابت ہو جاتی ہے علاج اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول
کا استعمال کرنا چاہیئے اور غذا مین اس بات کا ضرور ہے کہ اُن سے کیموس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد از ان حمام کیا جائے اور
اُس کے سر پر نیم گرم پانی بکثرت ڈالا جائے اور ایسے پانی مین بٹھلایا جائے اور بدن مین روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب
کے کرنی چاہیئے فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان مین یہ تپ اعراض مین قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا پیدا ہونا
بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب لوجود ہے اسلیئے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی فرو ہوگی تو ضرور تپ پیدا ہوگی علاج
ٹھنڈا پانی پلانا اور آب لو اور تمر ہندی خصوصاً آب انار کا زیادہ استعمال کرین اور اجزان سے ترطیب ان کی ضرور کرین اور اگر ممکن ہو یعنی ضرر کا گمان
نہو تو آب سرد سے غسل کرائین فصل تئیسوین حمی یوم سدیہ کے بیان مین سدہ کبھی جلد کے مسام مین پڑتا ہو بوجہ خشکی جلد کے حرارت جسم سے
ہو جاتی ہے کہ دھونا جلد کا بہت کم ہو اور بکثرت گرد غبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجہ پہونچنے برودت غسل کے اور مجفف پانی مین نہانے سے
جیسے پھٹکری کا ملی پانی سے کوئی نہائے اور آفتاب کی سوزش سے جو احتراق جلد کا ہوتا ہے کہ جلد مثل کوئلے کے یبوست مین ہو جاتی ہے اور کبھی
سدہ ریشہ ہائے عروق اور ان کے سوراخ مین بھی پڑتا ہے اور رگون کے منہ مین بھی اور جو امین رگون مین ہین اُن مین سدہ پڑتا ہے حمی یوم سدی
مین یہی پھیلا سدہ مراد ہے مسامات کا سدہ یہان مراد نہین ہے اس قسم کے سدہ پڑنے سے کبھی تحلل کم ہو جاتا ہے تو امتلاء عروق بڑھ جاتا ہے
اور زیادہ دیر تک امتلاء سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور تنفس مین کمی کی وجہ سے ارواح مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ
جمع ہوتے ہین کہ تحلل نہین ہوتے ان وجوہ سے حرارت مفرط پیدا ہوتی ہے جبتک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام مین یعنی روح مین رہتا ہے
حمی یوم سدیہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت روح سے بڑھ کر خون تک پہونچے سونوخس عارض ہوگی اور آئندہ اوراق مین اس تپ کا بیان کیا
جائیگا کہ سونوخس اُن حمیات خلطیہ مین داخل ہے جنمین تعفن اخلاط نہین ہوتا ہے بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر یہ تپ ہے
اگر یہی اشتعال جس سے حمی یوم سدی خواہ سونوخس عارض ہوتی ہے اور اسقدر بڑھ جائے کہ سدہ قوی پڑے اور اُس مین عفونت حاصل ہو اور تنفس
معدوم ہو جائے تو اور تمام حمیات عفونت کی طرف انتقال ہو جاتا ہے اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط اور خصوصاً
خون منی کے ہوتا ہے یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے خواہ اخلاط کی لزوجت سے یا اس سبب سے کہ کوئی شے اسباب سدہ سے نفس اعضا مین جو بمنزلہ
راہ تنفس مین واقع ہوئی ہو مثلاً ایسی نقطہ مجری تنفس مین یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برودت منقبضہ اعضا مین پیدا ہو خواہ ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ مین
تنگی واقع ہو جائے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جائے یا اور کوئی سبب نفس اعضا مین حادث ہو جائے جنکا ذکر فن کلیات مین ذیل
موجبات سدہ کے ہو چکا ہے اس مقام کو یاد کرنا چاہیئے۔ یہ حمی حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ جسکا انتقال دق کی طرف نہین ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا
ہے اسلیئے کہ … اس تپ مین کثیر المادہ ہوتا ہے اسی حمی سدیہ مین تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور …
کے ہو علامت یہی تپ ایسی ہے کہ عرق اس مین بدبو … برآمد ہوتا ہے اور حمیات خلطیہ سے جسقدر یہ تپ مشابہ ہے اور کوئی حمی یومیہ اسقدر شبیہ نہین
ہے … ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار یا پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اور سدے بکثرت پڑ جائین اور قوی ہون اور اگر نہین
… خواہ احتصان خارج بدن سے ہو۔ اگر سدے کم ہون تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہے بشرطیکہ علاج اور اطاعت مریض مین
شناخت مرض مین غلطی واقع نہو۔ یہی تپ حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ بعد زوال کے پھر پلٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے بعض سدون کے جو علت مرض واقع

ہیں اسوجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبے مقرر ہیں۔ اور یہی تپ اکثر منتقل بطرف بردا و قشعریرہ کے ہوتی ہے اسوقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ عفونت کی طرف منتقل ہوگئی حمی سدی اگر بعد فصد کے بائین جانب مین بدن کے درد پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ زائل ہوجائے اور درد قائم رہے **علامات حمی یوم سدی کے** جبوقت حمی یوم عارض ہو اور اسکا کوئی سبب ظاہری اور مادی دریافت نہوسکے اور زمانہ انحطاط اسکا طولانی ہو فوراً معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سدیہ ہے خصوصاً اگر انحطاط بدون استفراغ نداوت کے واقع ہو اس تجویز مین یاد قوت ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اُس مین خون کی کثرت ہو اور بکثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اس بدن کے غلیظ اور لزج ہون فرق درمیان ان دو صورتون کے یعنی امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہوتی ہے یہ ہے کہ جو حمی سدی بوجہ کثرت اخلاط لزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اُسپر علامات خاصہ اُن اخلاط کی دلالت کرین گے اور بدن مین انتفاخ اور تمدد اور سرخی منھ کی اور پُر ہونا رگون کا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کے نہون گے۔ اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکر پیدا ہوئی ہے اسمین علامتین امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور پُری رگون کی خون سے اور پھولنا منھ کا خواہ تمدد وغیرہ جتنے علامات کثرت خون کے ہین بدن مین ظاہر ہون گے اگر سدے بہت سے پڑجائین نبض صغیر ہوجائے گی اور اگر افراط سدون کی نہو صغیر ہونا نبض کا کچھ ضرور نہین **علاج** اس تپ کا یہ ہے کہ اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کے حمی سدی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ مین اخلاط کی جلدی چاہیے اگر بعد فصد کے پھر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے اور اگر بعد فصد کے پھر تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کے کہ انصباب مواد قلب وغیرہ کی طرف نہ ہوجائے۔ دوبارہ فصد لینا مناسب نہین ہے بلکہ فصد مین انتظار نضج کے توقف بہتر ہے اسواسطے کہ فصد سے اجرائے اخلاط کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے ملکر فساد شدید پیدا کرتے ہین۔ اگر بدون دوبارہ کھولنے فصد کے چارہ نہو یعنی مثلاً ضرر پہونچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہوجائے اسوقت پھر دوبارہ کھولنے مین تاخیر کچھ ضرور نہین اور استفراغ اخلاط بھی کرنا چاہیے بعد فصد اور استفراغ کے استعمال ایسی چیزون کا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کرین اور مجاری کو مواد خواہ سدون کی آلایش سے پاک کرین۔ قبل از استفراغ کے تفتیح سدہ اور تنقیہ مجاری کی طرف مبادرت کرنی جائز نہین ہے اس لیے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط دفعةً بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اُن مجاری مین بستہ ہوجاتے ہین بعد اس امر مین بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہین بلکہ اکثر سدے زیادہ ہوجاتے ہین اگر مواد غلیظ بدن مین ہون خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہون علاوہ براہ فصد اور استفراغ خود بھی کبھی ان فضول دخانیہ کو (جو موروث تنگی اخلاط ہوکر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہین) نکال دیتی ہے اور اُن اخلاط کو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد مین اخراج خون کا اتنا مبالغہ کیا جائے کہ اُس کے بعد مریض قریب غشی ہوجائے اگر کثرت اخلاط سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اسوقت فصد اور استفراغ ایک امر زائد تجویز کرکے کچھ اُن کی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سدون کی حاجت ہوگی تفتیح ایسے وقت مین جلا دینے والی دوا خواہ غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزین جلا دینے والی ہین اُن کا استعمال تو کسی طرح جائز نہین ہے بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور آخر درجہ تک سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہین ہے اور آب کاشی سے آب جو بنا نہ تک استعمال ہوسکتا ہے۔ اور غذا ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دھو ڈالے اور جلا دے اور اسمین لزوجت نہ ہو جیسے کشک جو اور شکر مین یہ لطف ہے کہ باوجود غذائیت تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے۔ اگر شکر کشک شعیر مین آمیز کرکے کھائین تو کچھ مضائقہ نہین ہے بعد استفراغ اس مادہ کے جسکا استفراغ واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہان تفتیح ضرور ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونون تدبیرون سے تپ مین کسی قدر افاقہ ہوا خواہ اگر نوبت آئی تھی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہوئے ضعیف ہے اور اسی طرح بول کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیرون کے بعد عدیم النضج مائل بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کے ہوا اور نبض کو معاینہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پر اس کو دلالت بھی ہے یا نہین۔ اگر یہ فوائد

HAKEEM SHOUKAT ALI

ان تدبیرات سے حاصل ہون تو بدستور تدبیر مذکور جاری کرکے تیسرے روز بعد اس نوبت کے جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جسمین نوبت کے واقع ہونے کا گمان نہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اس مین بدن مین روغن کی مالش اور جو چیزین باعتدال جلا دیتی ہین اُن کی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزین آرد باقلے سے شرکے آٹے تک استعمال کرنا جائز ہے خواہ ملٹھی پسی ہوئی اور نرد اور نرسائیدہ کہ اُسمین کسیقدر شہد اور پانی ملایا جائے اگر اس سے زیادہ تیز چیز پر جسارت کیجائے تاکہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پھٹکری بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت مین کچھ تغیر مضر پیدا کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اُسکو حمام مین ٹھہرانا چاہیے اس لیے کہ یہ سُدہ اُس قسم کا نہین ہے جس کی حمام تفتیح کرے اور کھولدے جسوقت مریض حمام سے برآمد ہو اُسے کھانے پینے کی چیزین نہ دینی چاہیئن جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کے نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوئے صبر نہین کرسکتا ہے بجائے غذا ایسی تر چیز پلائین کہ جس سے تفتیح سدہ ہو جائے جیسے پتلا آش جو کہ اسمین پانی زیادہ ہو اور جو کم ہون اور خوب پکایا جائے تخم کرفس بقدر حاجت ملاکر پھر اگر نوبت عود نہ کرے دوبارہ حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اسکو غذا دینی چاہیے اور اگر تپ کا دورہ ہو اگر پہلی نوبت سے کم اور بول جیدالالوضاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب سدے اس کے بدن مین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اگر دورہ بلا تخفیف مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مرض نے حمائے عفونت کی طرف انتقال کیا ہوگا اب اس کا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین

حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان مین کبھی بوجہ تخمے اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہین جنمین اشتعال حرارت ہو کر روح مین ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصًا وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جن کے مسامات تنگ ہون اس لیے کہ اکثر فضول ایسے بدن کے بطور بخرہ دخانی اُٹھتے ہین اور متعفن ہوتے ہین اور انھین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہین۔ زیادہ تر مستعد حمائے تخمی کے وہ لوگ ہین جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہین خواہ حرکت زیادہ کرتے ہین یا دھوپ مین زیادہ ٹھہرتے ہین اور تخمے کے حمام مین نہاتے ہین اسوجہ سے انمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصًا جسوقت اُن کے بدنون مین کسی قسم کا درد ہو یا چلنگ ہو خاص کر یہ درد اگر اُن کے احشا مین ہو اور جن مین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اُن کے بدن مین اکثر تپ امتلائے تخمی پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اسکا سبب سوائے تخمہ کے اور کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت ان کی طبیعت ملین ہوجائے بہت اُن کو فائدہ ہوتا ہے اور اُن کی تپ دور ہوجاتی ہے اس لیے کہ فضلۂ دخانی بجہت استفراغ فاسد غذا کے کم ہوجاتا ہے۔ انمین سے جس کی طبیعت مین حبس ہو اور جسکی طبیعت ملین ہو ان دونون کے علاج مین فرق ہے جس کو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اس کے اُس کی فصد لیجائے اسہال قوی اُس کو عارض ہوگا اور مشتبہ وہ اسہال کبدی مین مبتلا ہوگا۔ اسہال کبدی کی دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبان کا سیاہ ہونا ہے۔ اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حمائے مطبقہ سے مشابہ ہوجاتی ہین کہ دونون کی آنکھین اور چہرے نہایت سُرخ ہوجاتے ہین اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہوجاتی ہے قارورہ سُرخ ہوجاتا ہے مگر نہایت درجہ یہ کیفیت تین دن تک باقی رہتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حمائے تخمی کبھی چار دورے خواہ سات دورے تک آتی ہے اور پھر حمائے یوم کہلاتی ہے لیکن نبض اس تپ مین صحیح رہتی ہے علامتین اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کھٹی ڈکار کی طرف خواہ جشائے دخانی کی طرف پس جب ڈکار صاف آئینگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگون کا عدیم النضج مائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم بسبب زیادہ جاگنے کے عارض ہوا ہو اُن کے چہرہ پر

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھر جراہٹ ہوتی ہے اور اُن کی پلکیں بھاری ہو جاتی ہیں **علاج** اس تپ کا مریض دو حالت سے خالی نہیں یا اُس کی طبیعت نرم نہیں ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملائم نہ ہو تو بھی مناسب ہے کہ نرم کیجائے اور اگر کسی قدر طعام یعنی فضلہ طعام معدہ میں باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اُس کو قے کرائیں اس کے بعد ایسی دوا دیں کہ طبیعت نرم ہو جائے اور یہ بھی خیال کریں کہ ثقل یہ بیمار کس مقام پر مبتلا ہو اور اسکا استفراغ حقنہ اور حمول سے مناسب ہے یا پینے کی دوائی سے تاکہ دفع اُسکا سہل ہو جائے اور اگر معدہ سے اوپر ہو نیچے اتر آئے اور ہضم ہو جائے ان سب چیزوں میں رائے کے صائب ہونے پر ڈکار کی کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ بیشتر اگر طعام معدہ کے اوپر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تپ کی طرف کچھ التفات نہیں کرتے معجون فلافلی جو نہایت گرم ہے کھلائی جاتی ہے تاکہ غذا منحدر ہو جائے اور ہضم ہو کر اتر آئے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہیں یا نطول و ضماد ہاضم جو باب ہضم میں معروف ہیں ضماد ملین جو باب اطلاق میں بیان ہو چکے اُن کا استعمال کرتے ہیں جسوقت غذا منحدر ہو جائے یا تو بخودی خود نکل آتی ہو یا باعانت حمول کے نکالی جاتی ہو اور اتنی دیر بیمار کو بھوکا رکھتے ہیں کہ پھر شبہ بطلان تخمہ میں باقی نہ رہے اس کے بعد غذائے سبک سریع الہضم جیسے کہ مکبوس کھلاتے ہیں اور اگر بھوکا بیمار سو جائے تو تخفیف امتلا اسیقدر تدبیر سے دفع ہو جاتی ہے۔ اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیئے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہے جو فاسد ہوگئی یا نہیں اگر وہی چیز ہو تو جنبش نہ کرنا چاہیئے جبتک کہ سب کا اخراج نہ ہو جائے اور انتظار انحطاط وقت کا کرنا چاہیئے اگر تپ میں کمی ہو تو اسوقت حمام میں لیجانا چاہیئے اور بعد استحمام کے غذا دینی چاہیئے مگر اسکے ضعف قوت نے بہت تنگ حالی اُس تک کی ہو اُسوقت حمام نکرانا چاہیئے بلکہ اس کو غذا دینی چاہیئے اور تقویت معدہ کی ایسی چیزوں سے کرنی چاہیئے جو معلوم ہیں اور بعض ان دواؤں کی باب اسہال میں مذکور ہو چکی ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ترکیب ہے کہ تیل کپڑا روغن زیتون جسمیں تھوڑی سی افسنتین شریک ہو ڈبوئیں یا روغن ناردین بعد اُس کے اسے نچوڑیں تاکہ اکثر روغن اس میں سے جدا ہو جائے اور معدہ پر رکھیں اگر روانی شکم متصل باقی ہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہ ہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ اس صنعت کا استعمال کریں گے جیسا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطگی بھی جائز ہے ایضاً روغن ناردین کے استعمال میں اُن کے واسطے کچھ قباحت نہیں کبھی قیروطی کا بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنی انھیں روغنوں کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہیں جسوقت مریض کی حالت ایسی ابتر ہو کہ اسکے پیٹ پر بندش ہو سکے کبھی احتیاج اُن قوی ضمادوں کی ہوتی ہے جنکا بیان ہیضہ کے باب میں کیا گیا اور فواکہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بھی پلانا مریض کو دل خوش کرتا ہے اور غذا اُسکی سبک سریع الہضم مثل خصیہ مرغ خانگی خواہ سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیئے اور غذا کے پیشتر کسی قدر فواکہ عصارات مثل عصارہ انگور یا رُب قابضہ کے دینی چاہیئے۔ اگر اُن کی خواہش طعام باطل ہو جائے اُس کو پیدا کرنا چاہیئے اس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کے باب میں بیان کی گئی خصوصاً اُن غذاؤں سے جسمیں سرکہ کی شرکت ہو جب ان تدبیروں سے فراغت ملے اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہو جائے کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ کسی جوارش قوی کا استعمال کرائیں جو ہاضم اور مقوی معدہ اور مفتح سدوں کی ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیئے بعد اسکے کہ اعراض تپ کے زائل ہو جائیں فصد کے بارے میں تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ میں فصد کی عجلت نہ چاہیئے جبتک کہ تپ مائل انحطاط کو نہ ہو بلکہ اور بعد انحطاط کے استعمال فصد کا جائز ہے سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بوقت ارادہ فصد کے پلائی جائے آش جو ہے اور غذا جسمیں انگور اور کدو اگرچہ کم ہوں داخل ہوں اُس کی خوابگاہ ٹھنڈی تجویز کرنی چاہیئے اور سونگھنے کی چیزیں بھی ٹھنڈی چاہیئیں اور اگر قرص کافور اُسکے واسطے تجویز کیا جائے تو اُسمیں راوند شریک نہ کرنی چاہیئے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہو جائے گی

فصل چھبیسوین حمی یوم ورمی کے بیان میں

اندرونی اورام کے تابع جتنی تپیں ہوتی ہیں وُہ سب عفنہ ہوتی ہیں اور بیشتر اُن کے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور وہ تپیں اقسام حمیات یومیہ سے نہیں ہیں۔ مگر ظاہری اورام جیسے دمل خواہ اور کوئی جراحت یعنی پھوڑے کی قسم سے جو اعضائے ظاہری میں پیدا ہوتے ہیں خصوصاً اورام اُن مواضع کے جو اعضائے غددی میں ہوتے ہیں خواہ اورام گوشتوں کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جس کا نام خورہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ران میں فضول کبد خواہ بغل میں فضول قلب سے حادث ہوتا ہے خواہ وہ ورم جو بنا گوش میں فضول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب ورموں کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہیں یا جو مادہ ان اورام کا ہے قلب تک ہو کر اپنی گرمی سے نقطۂ دل کو گرم کرے یا اس میں عفونت بھی پیدا ہو پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات یومی ہوگی۔ اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی میں سے ہوگی اکثر جو تپیں کہ تابع اورام خارجی کی ہیں تابع اسباب ظاہری کی ہوتی ہیں قروح اور جریحے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کی طرف دفع ہو کر اثنائے راہ میں قریب گوشت نرم کے محتبس ہو جاتا ہے بس یہ تپیں حمیات یومی کہلاتی ہیں۔ اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسے ہوں کہ ان اورام کے اسباب سابق سے مثل امتلاء اور سدے وغیرہ کے موجود ہوں وہ حمیات عفنہ ہیں اور اکثر اورام کے تابع حمیات یومیہ جب ہوتی ہیں کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہوں اور اورام بمنزلہ اصل کے ہوں اور انھیں اورام میں حمیات عفونت اکثر اسوقت ہوتے ہیں جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہوں اور ورم حمیات کے طبیعت سے پیدا ہوا ہو۔

اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہے تو امر بالعکس بھی ہو جاتا ہے انھیں حمیات اورام کو حمیات جنبیہ کہتے ہیں یومیہ ہوں خواہ عفنہ حمیات یومیہ زیادہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہیں اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی **علامات** جتنی علامتیں اوپر مذکور ہوئیں ہیں اس تپ کی علامت ہیں کہ پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر بھری بھری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونوں اثر بہت نمایاں ہوتے ہیں بہ نسبت زمانہ صحت کے یعنی چونکہ یہ تپ اکثر اسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت میں جسکے خون کثیر پیدا ہو۔ تو اگرچہ بحال صحت بھی اس کا چہرہ سرخ اور کسیقدر تہیج ہوتا ہے مگر زمانہ تپ میں یہ دونوں اثر زیادہ نمودار ہوتے ہیں اور اس تپ کی حرارت میں لذع شدید نہیں ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہیں ہاں مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہے پیدا ہو کا میں بوجہ حدت خلط کے لذع بھی شدید ہوتی ہے ان حمیات کے بعد یعنی زمانہ منتہی میں اندک بدن میں تری اور نداوت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے نبض ان حمیات میں عظیم ہوتی ہے اور سریع اور متواتر عظم بوجہ امتلاء خلط کے اور سرعت اور تواتر بجہت حرارت کے۔ بول کا رنگ سپیدائی ہوتا ہے اس لئے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہیں بطرف آلات بول دفع نہیں ہوتے **علاج** پہلے سب تدبیروں سے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہئیے کہ جس سے مادہ کا امالہ قریب ہو جائے اس کے بعد مسہل دینا چاہئیے اور ورم کا علاج جیسا اسکے حق میں مناسب ہے کرنا چاہئیے اور غذا وغیرہ میں تقلیل کرنی لازم ہے کہ خون بدن میں کم پیدا ہو اور شراب ہرگز نہ پلانی چاہئیے اور غذا اگر کسیقدر ہو بھی تو بعد ازان کہ بخوبی انحطاط ہو جائے۔ اور جو چیزیں مطفی حرارت خون ہیں اور تبرید اور ترطیب کرتی ہیں انکا استعمال ضرور کرنا چاہئیے جو ضماد کہ ورم پر لگایا جائے پہلے برف میں ٹھنڈا کر لیا جائے بشرطیکہ ورم کو اس تدبیر سے مظنہ مضرت کا نہ ہو اور اسے خام کرنے کا خطرہ نہو بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہے اس کی تبرید کیجائے خواہ بوجہ تیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تدبیر کرنی چاہئیے تاکہ برودت قلب تک پہونچے یا جو ضمادہ باردہ مستعمل ہوں انہیں سرکہ ملایا جائے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے **فصل چھتیسویں حمی قشفیہ کے بیان میں** یہ تپ بھی بوجہ تخلخل نہونے مسام کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہیں اور اندر تک غائص نہیں ہوتی اکثر وہ لوگ جو حمام کے خوگر ہوں اور یکایک ترک کریں اُن کو اسیوجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہے اور جن لوگوں کے بدن میں بخار مراری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ صفراویت مزاج کے یا کہ ایسی غذائیں کھاتے ہیں جو مولد صفرا ہوں۔ خواہ ایسی ترچیزیں پیتے ہیں جن سے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسے حالات انھیں عارض ہوتے ہیں کہ مولد صفرا کے اسباب ہیں جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کے مریض ہوا کرتے ہیں۔ **علاج**

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام میں نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آئے جس وقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط ہو پہنچ جائے اور نیز بیل اور
آرد باقلا بادام تلخ تخم خربزہ اشنان اور بورہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیئے۔ اور غذا ایسی دینی چاہیئے کہ اطفائے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی
فائدہ دے اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کرکے پلانی چاہیئے۔ اور حمام میں بار بار نہلانا مفید ہے **فصل ستائیسوین حمی حریہ کے بیان**
مین ہوا خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور بیشتر آفتاب کی حرارت سے یہ حمی عارض ہوتی ہے اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی
سے ہوتا ہے اکثر پہلے یہ اذیت سر کو پہونچتی ہے پھر سر کی ہوا گرم ہو کر قلب تک جاتی ہے اُس وقت تپ عارض ہوتی ہے اُس کے بعد تمام بدن میں گرمی
پھیل جاتی ہے کبھی اگر سر کی حفاظت کیجائے تو بذریعہ نسیم اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ
ہوتی ہے اُس کا اثر اول دماغ میں ہوتا ہے اسیطرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دھوپ کی گرمی اُسے پہونچے تو بوجہ حدت حرارت کے مزمن گرمی
پہونچ جاتی ہے سوائے حمی حریہ شمسیہ کے قبلیہ اور حمامیہ وغیرہ پہلے قلب میں اثر کرتی ہے **علامات** جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہوگا اور سر میں
التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ لاحق ہوئی ہو اور سر میں گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہو جب کہ بدن اخلاط سے پُر ہو اور حرارت قلب سے
اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بسبب اندرونی حرارت کے اور اس بات کی شناخت یہ ہو کہ جسقدر گرمی اس
مریض کے بدن میں ہو اگر اتنی خواہ اُس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن میں ہو تو اُس کو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ
اس خاصیت میں بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اُس میں حرارت باطنی کی زیادتی کی وجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو
حرارت سے مناسبت وہاں محفوظ رہتی ہے **علاج** آغاز معالجہ ایسی چیزوں سے کرنا چاہیئے کہ تبرید اور ترطیب کریں نطول بارد سر پر استعمال کریں اور
سینہ پر ادہان باردہ مثل روغن بنفشہ وغیرہ کا استعمال کریں خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کرکے اگر سر و سینہ پر مقام بعید سے ڈالیں تو بہت نفع
مین کریگا ٹھنڈا پانی خواہ اسکے عوض لو اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلائیں اور یہی تدبیر کرتے رہیں تا آنکہ تپ اُتر جائے اُترنے کے بعد حمام میں بھیجنا
چاہیئے۔ اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اُسکا کچھ خوف نہیں شیر گرم پانی سے اس کو نہلانا چاہیئے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہولے گرمت
اُس کو زیادہ گرمی نہ پہونچے۔ گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیئے اور کچھ نہ کرنا چاہیئے اسلئے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی اس بیمار
حمام کا غسل بہ نسبت تمریخ یعنی مالش کے زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سرد سے اُس کا سر بھگو دینا چاہیئے اتنا
کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر **فصل اٹھائیسوین بیان میں اُس حمی یوم استحصافیہ کے** جو کہ سردی سے پیدا ہوتی
ہے کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی میں نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کے بند ہو جاتے ہیں اور بخار دخانی بند ہو جاتا ہے جس طرح
حمی یوم قشفیہ میں ہم لکھ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تپ منجر باطراف عفونت ہو جاتی ہے۔ یہ سردی اور احتقان بخار اسیوقت موجب
حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہوں وہ حاد اور تیز ہوں نرم آمیز شیرین نہوں اسلئے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہیں ہوتا ہے **علامات** سبب
یعنی برد پہلے سے ہو چکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو سقدر گرم معلوم نہو اور جسقدر زیادہ ہاتھ رکھا رہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور نبض کی تنی متغیر
جیسے حمیات عفونی و دقیق میں ہوتی ہے نہو اسلئے کہ اس تپ میں تحلل بدن کا نہیں ہوتا بلکہ مریض زیادہ ہوتی ہے تاوقتیکہ حاجت تمریخ کی زیادہ ہو مگر شدت برد میں بطی ہو جاتی ہے
اور نبض شرائن کی صلابت ہو جاتی ہے اور آنکھیں اندر کی طرف بیٹھی ہوئی نہیں ہوتی ہیں بلکہ اکثر کھلی خواہ پھیلی ہوئی ہوتی ہیں کیونکہ بخار خلیط قسم کی ہوتا ہے اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کے
سپید رنگ ہوتا ہے اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ حرارت مسامات کی طرف تحلل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے طرف بول کے دفع ہوتی ہے **علاج** علاج اس تپ میں یہ ہے کہ گرم روغن مالے یا
اگر پسینہ نکلا اور تپ میں کمی ہو جائے بعد انحطاط حمام میں جا کر گرم پانی سے نہانے دیں اور بجائے گرم حمام میں ٹہلائے جائیں اور سپینے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہاتھ تر کر کے ویسے اس پانی سے جسمین مرزنجوش اور شبت اور تمام جوش دیا ہوا ور حمی تشنجیہ مین جو دوا مذکور ہوئی اُسے اپنے بدن پر ملین کہ مسامات مین جلا پیدا ہو اور نرم ہو جائین ۔ اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو ادہان کہ توسیع مسامات کرتے مین ان کو ملنا چاہیئے اور سر پر اُن کے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دور سے گرانا چاہیئے اور سبک غذا دینی چاہیئے اور خوشبو ملین اور بو نگھین سپید شراب رقیق خواہ پانی ملا کر پیئین کہ وہ خالی پانی سے اُن کے حق مین بہتر ہے اسلئے کہ تعریق اور ادرار کرتی ہے ۔ روغن کی مالش بدن مین تعب سیدہ آدمیونکو زیادہ نافع ہے بہ نسبت استحصاف رسیدہ کے **فصل بیان مین اُس حمی یوم استحصافیہ کے جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے** جن کے بدن مین سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہے اور سو جہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہو جاتا ہے اُن کے بخارات بدنیہ بھی محتقن ہو کر حرارت پیدا کرتے مین اور تپ عارض ہوتی ہے اور یہ پانی وہ ہے جنمین قوت شب وزاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہو اور یہ تپ اکثر منجر بہ حمی عفونت ہو جاتی ہے علامات سبب کا وجود اور جلد کا کھر کھرا پن جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اور پانی مین جوش کرکے دباغت کی گئی ۔ اور حرارت کے زیادہ ہونیکی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے اور تپ سدہ مسام سے عارض ہوتی ہے اس مین ہوتی ہے وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہے اور نبض ضعیف صغیر اور سُرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور اُن کے بدن مین لاغری اور آنکھون مین غور یعنی فرو رفتگی نہین ہوتی علاج جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج اُن کا بھی مناسب ہے مگر شراب البتہ اُن کو دینی مناسب نہین ہے جب تک یقین کامل اس امر کا نہ ہو کہ مسامات خوب کھل گئے ۔ ہان اگر سر پکا ضرر تھوڑا سا پہونچا ہو اُس سے جو سُدہ پڑتا ہے فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے اور تدبیر اُن کی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام مین اُن کا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی اُن کے بدن پر کرنی چاہیئے **فصل تیسوین حمی یوم شرابیہ کا بیان** شراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آب انگ ن سے حاجت ہوتی ہے ۔ کہ اسہال کیوجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہین اُنکا امالہ طرف اسفل کے ہو جاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر درد سر ہر وقت رہے اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیئے **فصل اکتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان** گرم مزاج کی غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی ہے اور جس طرح سے اکثر تخمہ سے دماغی ہوتی ہے اور اسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اُس کا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے اسی طرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اسکا روح طبیعی مین ہوتا ہے علاج اور اسہال بمبردات معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیر خشت اور تمر ہندی وغیرہ سے ملین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلیین طبیعت کے درکار ہے اور ضماد بارد صندل اور کافور گلاب خواہ گلاب تازہ کے عصارے سے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملا کر اس کو شورہ خواہ برف مین سرد کرکے کرنا چاہیئے اور اطفائے حرارت بارد رطب غذا سے کرین **مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے** اس مقالہ مین ابتدا حمیات عفونت سے کرکے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا **عام طور پر بحث حمیات عفونت کی** عفونت ایک طور کا فساد رطوبت مین ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اُن رطوبات کے خواص بدل جاتے ہین اور جن باتون کی استعداد رطوبات مذکور مین ہوتی ہے اُن سے ظہور مین نہین آتی عفونت کے پیدا ہونیکا سبب غذائے ردی ہے کہ جو اُس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو بسبب اسکے کہ یا تو جوہر اس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت قدید یعنی گوشت کبوتر بچہ یا تو جوہر اسکا ردی نہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرے جیسے دودھ خواہ اگر غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کیونکہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

خون اُس سے بنے متانت قوام اُس خون میں حاصل ہو جیسے فواکہ رطب سے جو غذا ہوتی ہے اُس سے خون بننے کی یہی کیفیت ہے پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے۔ ۳ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہ ہو اور بلا استحالہ ایک ایک خلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت عزیزی اس میں پورا تصرف نہ کر سکے اور حرارت عزیزی اُس میں عفونت پیدا کر دے جس طرح ککڑی کھیرا امرود وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اُس کی یہی صورت ہوتی ہے۔ ۵ خواہ جوہر غذا تو ردی نہ ہو مگر پخت اور طبخ میں رداءت پیدا ہو جائے جیسے گوشت خام رہ جائے اور روٹی فطیر یعنی وہ خمیری روٹی جسکا خمیر نہ اُٹھے پکائی جائے ۔ ۶ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت میں بھی کوئی خرابی واقع نہ ہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جائے کہ اس سے رداءت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہاء صادق اور بلا رعایت تقدیم و تاخیر اطعمہ و اشربہ کے کھایا جائے جسکا بیان کتاب اول میں بخوبی ہو چکا کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تنفس اور ترویح کا ہو یہ سدہ بجہت رداءت مزاج بدن کے پیدا ہو کر احتباس حرارت غریزیہ کا کرتا ہے اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور رداءت بدن کی بوجہ اس کے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کی طاقت نہیں رکھتا اور اسقدر طاقت بھی نہیں ہوتا کہ غذا میں کسیطرح کا تصرف نہ کرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو۔ ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہ ہو تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اُس بدن میں پیدا ہوتی ہے اُسے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل میں تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اُس کی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بطن پوری اور تمام نہیں کرتا ہے۔ اور یہ اسباب تو اندرونی معین ہیں اور سدوں کی وجہ سے عفونت پیدا ہوتی ہے ۔ ۲ کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل رداءت ہوا کے پیدا ہوتی ہے مثلاً ہوا وبائی اور نالی موریوں کی ہوا خواہ مزبلے اور گھورے وغیرہ کی ہوا جو متعفن ہوتی ہے ۔ ۳ کبھی چند اسباب عفونت کے یکجا ہو جاتے ہیں مگر اکثر عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے اور سدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط میں غلاظت اور لزوجت ہو۔ اسباب کثرت اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کے کتاب اول میں بیان ہو چکے اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے مورث ہیں۔ پھر جب سدہ پیدا ہو عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے اس لیئے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے خصوصاً جب اجزاء متورم سدہ ایسی حرکات ناروا بے وقت سرزد ہوں ۱ خواہ حالت امتلاء معدہ میں قبل انحدار غذا کے یا کہ تخمہ موجود ہو اور حرکات بیجا واقع ہوں ۲ یا بوقت استحمام کرے ۳ خواہ دھوپ میں چلے ۴ خواہ گرم چیزیں تناول کرے اور معدہ میں امتلاء موجود ہو ۵ اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے ۶ یا اگر معدہ اور جگر کے گرم کرنے کیواسطے ضماد سن کا استعمال بیوقت کرے اور تسخین شدید غیر مطلوب حاصل ہو اُس کی تلافی نہ کرے اور کچھ اس تقصیر کا تدارک نہ کرے۔ یہ سب امور ایسے ہیں کہ اُن کی وجہ سے بہتر عفونت پیدا ہوتی ہے عفونت کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص عضو میں پیدا ہوتی ہے خواہ وہ ضعیف ہو یا حرارت غریبہ بشدت اُس عضو میں پہنچ کر حدت حرارت کی عضو کو پہنچے خواہ اس عضو میں ورم ہو جس خلط میں قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اُس کے لائق بحال یہ ہے کہ بطور دخان لطیف متبخر ہو اور حدت لیئے ہوئے خون بھی لائق عفونت کے ہے اور اُس کے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف متبخر ہو اور بلغم کی عفونت میں بخار غلیظ متبخر ہونا چاہیئے اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کے متبخر ہوگا اور غبارت لیئے ہوئے صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ اور حمیات صفراویہ ۔ خون کی عفونت سے مطبقہ۔ اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک ترا بھی کہتے ہیں سودے کی عفونت سے حمی ربع خواہ مخمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے ۔ خون کی عفونت اندر عروق کے ہوتی ہے اس لیئے کہ اس کا مکان بھی داخل عروق ہے لیکن صفرا اور بلغم اور سودا ان تینوں کی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق۔ اخلاط سہ گانہ مذکور سے اگر کوئی خلط خارج از عروق متعفن ہو اور کوئی اور سبب مگر زیادتی رداءت کا نہو اور نہ عفونت کسی عضو رئیس یا باطن میں پیدا ہوئی ہو جہاں سے قلب تک متصل عفونت پہونچتی رہے اسوقت جو تپ عارض ہوگی اُسکے واسطے دورات ہوں گے کبھی عارض ہوگی اور کبھی دفع ہو جائے گی۔ لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت خارج عروق کے بھی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

بالکل رفع نہیں ہوجاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدن میں کسی قدر تقلیلاً میں تپ کا رہتا ہے۔ اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق میں متعفن ہوتی تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی
ہے اور مقلعہ نہیں ہوتی اور آثار میں قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے۔ مگر ایسی حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہیں کہ اُن کے ذریعہ
سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتے ہیں۔ پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق پر ہو خواہ اکثر جو رگیں متصل قلب کے ہیں کہ اُن کے اندر عفونت ضرور
ہو تو ایسے وقت میں تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکساں رہیگی اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل با قلب میں عفونت نہو
تو البتہ تغیرات جو تپ میں واقع ہوں گے بخوبی ظاہر ہوں گے۔ عفونت خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اُس کی تپ میں نوبت ہوتی ہے اور بعد
نوبت کسیقدر زمانہ میں تپ نہیں ہوتی ہے اُس کی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہو زمانہ خلو نوبت میں اُس پر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت
نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے۔ فنا ہو جاتے ہیں اور تحلل ہو کر اُن کی رمادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق
ارضیت اور رمادیت سے نہیں ہے لہٰذا بعد فنا اُن رطوبات کی حرارت بھی زائل ہو جاتی ہے اور تحلل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات
داخل عروق میں متعفن نہیں ہوتے ہیں کہ انکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہیں بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہو جاتے ہیں۔ مثال بعض اخلاط
کی خارج عروق ایسی ہے کہ جیسے بول و براز وغیرہ تر چیزیں مزبلہ اور گھوڑے وغیرہ میں جمع ہوں کہ اُن میں رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ جب
بالکل سڑ کے پانس ہو جائیں اور حرارت آفتاب کی اُن کو خشک کرے اسوقت ان میں بالکل عفونت اور بدبو باقی نہیں رہتی اور خاکستر محض باقی رہجاتی
ہے پھر جب کسی طرح کی رطوبت اُن میں پڑے از سر نو وہ خاک متعفن ہوتی ہے اور اُن میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے جب تحلیل اجساد
کے واسطے کوئی چیز دفن مزبل کیجاتی ہے تو اُس میں جو بیچ میں پانچویں روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہے تاکہ رطوبت نئے متعفن کی جو حامل حرارت ہے باطل ہو
جو خلط بذریعہ عفونت محرق ہوا ہے اگر اُس کی حرارت بالکل زائل ہو جائے بوجہ تحلل کے پھر تپ بھی زائل ہو جائے گی تا اینکہ پھر دوبارہ دخل عفونت
میں کہ بوجہ بقاء رمادیت کے کسی قدر حرارت عفونت اول سے باقی ہے) بوجہ پہنچنے رطوبت کے حرارت پیدا ہوا اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی
مادہ اولی میں پیدا ہوئی تھی وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ پہلے مادہ کے پیدا ہو کر اس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری نوبت تپ کی انھیں دو وجوہ سے
پیدا ہوگی لیکن عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہو کہ پورا نضج نہ کر سکے تو اخلاط متعفن ہوں گے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہو کر
زیادہ خاکستر باقی رہے گی اور قریب کے مادہ میں اثر حرارت سے تعفن پیدا ہوا کریگا یہاں تک کہ جو مشترک مادہ ہے جو قریب مادہ متعفنہ اور تحللہ اولی کے منقطع
ہو جائے اور مادہ بالکل فنا ہو جائے اور اپنے قریب کو مادہ قابل عفونت کے نہ پائے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا رہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت
کا ہو کہ اُس کی عفونت کے بعد وہاں پہنچ جائے اُسوقت ازالہ تپ کا بالکل ہو جائیگا خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت
ادویہ و ترکیب کے زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جائے جو فن طب میں بیان ہوتا ہے اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلل تام
متعذر ہے دوران عفونت بھی اسیطرح متعذر ہے اسلئے کہ عروق کے بطون باہمدگر متصل ہیں ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت
کرتا ہے اور وہاں سے ایک ہمسایہ اور پار آگے بڑھتا ہے اسیطرح لزوم تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہے اور پھر چونکہ عروق میں جو مادہ متعفن ہوا
ہے اُسے قلب کے ساتھ نہایت اتصال ہے تو اُسکا بخار متعفن ہمیشہ قلب میں پہونچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ میں زمانہ فترت
کا پیدا نہیں ہوتا ہے یہ جہات جن کے واسطے نوائب ہوتے ہیں خواہ بعد نوبت کی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہو جاتا ہے الغرض اُنکے
نوائب کا انتظام کبھی متروک ہو جاتا ہے اسلئے کہ جو مواد موجب تپ ہوتے ہیں اُن میں کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کی وجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا
بھی مختلف ہوا کرتا ہے اور کبھی جب جنس مادہ کی بدل جاتی ہے مثلاً مادہ بلغم جو متعفن تھا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہو گیا اسوقت نوع تپ کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھی بدل جاتی ہو کہ بلغمی کی صفراوی ہوجاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہوجاتا ہے
کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر غذا کثیر غلیظ کھائے تو مادہ مین غلظ پیدا ہو گا
اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر مین تحلیل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہو جائیگا اور ضعف مین غذائے مناسب بھی بدیر منہضم ہونے سے طول
مدت لازم ہوگا۔ جو تپ مقلعہ ہو یعنی اسمین کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہو اکثر اُس کی نوبت برد اور قشعریرے اور نافض سے شروع ہوتی ہے اسیلئے
کے ذریعہ سے حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ برد اور قشعریرے سے اکثر ابتدا کرتی ہے اسکا سبب یا برودت خلط ہوتی ہے خواہ
بوجہ حدت کے خلط عضل مین لذع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سب کی سب بطرف مادہ کے باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہو خارج بدن
مین برودت پیدا ہوتی ہو خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہے خواہ ہوائے بارد کے اثر سے برد ہوتا ہے جو سردی بوجہ لذع
خلط کے پیدا ہو اُسکا قشعریرہ نام رکھنا بنسبت برد کے اولی ہے اکثر لذع خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ہر عضو بدن مین کانٹے چبھنے لگتے
ہین ایسے حمیات مین تحلیل مادہ کا بذریعہ عرق کے اسوجہ سے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت ہو رطوبت کو متحلل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات
نکل آتی ہے عرق ہوکر اور یہ مادیت باقی رہجاتی ہے۔ اگر یہ رطوبت متعفنہ اندرون عروق کے ہو تو اُسکا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے۔
لازم تپ کے نوائب مین خفت اور تغیر تو ہے مگر اقلاع اور زوال بالکل نہین ہوتا اور سوائے اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ سے ابتدا نہین کرتی
اور حرارت بالکل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جاے تو فقط برد اطراف عارض ہوجاتا ہے اور اس تپ مین برد اطراف گرمی علامت ہو کبھی بعض حمیات
مین برد اور قشعریرہ ساتھ ہی مرکب ہوجاتا ہے اسیلئے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونون سے ہوتا ہو اور کبھی حمیات عفنہ مین
ایسی ترکیب ہوجاتی ہے کہ باوجود تفتر اور اقلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے اسکی مثال ایسی ہو کہ مثلاً ایک مادہ مین عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقام مین
پس جب اُسپر عفونت آگئی بعد ازان ایک اور خلط اُسی کے جنس سے خواہ غیر جنس مین عفونت شروع ہوئی اور جسقدر زمانہ فرو ہونے حرارت اور عفونت خلط
اول کا تھا اُتنے زمانہ مین یہ دوسرا بھی متعفن ہوا اور تپ اُس کی عفونت کی وجہ سے کوئی امد انحطاط بھی پاکے پھر دورہ عفونت خلط اول کا آپہنچا اور اسیطرح دونون
اخلاط کی عفونت کا اتصال چلا گیا۔ ایسی صورت مین اگرچہ تپ دونون مقلعہ مین مگر بصورت لازمہ دائرہ ہونگی تملا یہ کہ ایک تپ زائل ہوجاے اور بہت وجوہ سے
حمیات عفنہ مین ترکیب ہوتی ہو اُسکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ مین کیا جائے گا حمیات کے دورے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہین طول بوجہ
غلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ مین سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت کی وجہ سے تحلیل مادہ کا نہین ہوسکتا۔ یا مریض کو حس
کمتر ہوتی ہو اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسام مین تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو تحلیل ہونے نہ دے اور کوتاہی زمانہ دورہ کی اُن ساتون صورتون کی ضد مین ہوتی ہے
اور نوبت مین عت اور بطور جواب بطور زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہو بطرف حدوث عفونت کے
اسیلئے کہ مادہ غلیظ ہو جس طرح مادہ بلغم کا اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہو کہ مادہ کثیر ہو جیسے بلغم سوائے بلغم زجاجی کے اس لیے
کہ اُس کی عفونت کی ترتیب نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے لطیف مادہ صفراوی بسبب سرعت نوبت کا ہوتا ہو اسیلئے کہ اُس کی حرکت بطرف حدوث عفونت کی طرف
بہت جلد ہوتی ہو سب سے بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہو جو لازم ہو اور اُسکا مادہ داخل عروق متعفن ہو بعد اُس کے وہ حرارت متعلقہ تپ کی ہر جز جسم
تمام بدن مین منتشر ہو خواہ اطراف قلب کے عروق مین عفونت مادہ کی ہو مشائخ کو زمانہ شیخوخت مین ایسی شدید جو دائمی ہو عارض نہین ہوتی اس لیے کہ
اُنکا مزاج بخلاف اُس کے بارد ہے اور تپ اُنھین کم عارض ہوتا ہو جس سے غذا مستحیل بدخانیت ہو اور معدہ پیدا کر کے متعفن ہوجائے بعض کا اختلاف
حمیات عفونت مین حسب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہو اور کبھی ایک جنس مین حسب انواع تپ کے شدت اور ضعف مین مختلف ہوا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اختلاف نبض کا ہے اور قوت از ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے کبھی نبض مائل بصلابت ہو جاتی ہے بعض حمیات مین خواہ
بوجہ ورم گرم کے جیسین تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی مین ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو مین کیون نہو خواہ شدت یبس مزاج مریض مین ہو خواہ
ابتدائے نوبت مین غلبہ برد کا ہو جائے کہ ان صورتون مین صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہے کبھی نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہے بسبب رطوبت مادہ لینیہ
بلغمیہ کے خواہ مادہ دموبہ کے یا اسکہ ورم عضو نرم مین ہو مثلاً نفس کبد کا ورم حمی ذات کبد مین خواہ حمی ذات الریہ اور اسیطرح لشر غش۔ نرمی اسوجہ سے
بھی نبض مین آتی ہے کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کی طرف آتی ہے اور عرق نکلکر دفع ہونیکا وقت آتا ہے اُسوقت نبض مین نرمی آجاتی ہے
ابتدا نوائب مین نبض ضعیف ہوتی ہے اور انضغاط یعنی تنگی نبض مین پیدا ہو جاتی ہے اسلئے کہ قوت یکسر متوجہ بطرف اخلاط عفنہ کے ہوتی ہے اور تنقیہ اور ترویح
سے اُسے اتنی وسعت نہین ملتی کہ شریان نبض کے انبساط کو بڑھائے عام طور پر بیان علامات حمیات عفنہ حمیات عفونت پر بڑی دلیل تو یہ ہوتی
ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے انمین سے چند خواہ کوئی جمع یا موجود ہو چکا ہے خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری نکلا ایسا دریافت نہو
جو حمیات یومیہ مین مذکور ہو چکے ہے سرعت نبض اور سرعت انقباض نبض بھی دلیل حمی عفنہ پر ہے اسلئے کہ بوجہ عفونت کے احتیاج تنقیہ اور دفع بخار
دوی کی قلب کے زیادہ ہوتی ہے ۔ حرارت تپ کی تیز اور لذع ہوتی ہے خوشگوار مثل گرمی حمی یوم کے نہین ہوتی ہے اکثر حمیات عفنہ سے پہلے ایک کیفیت
ایسی طاری ہوتی ہے کہ تھوڑی سی گرمی بدن مین ظاہر ہوتی ہے اور اُسکو طلیلہ کہتے ہین اور ہاتھ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہین اور ماندگی اور سستی بدن مین پیدا
ہو جاتی ہے انگڑائی اور جمائی آتی ہے بیداری اور خواب مین اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس مین اور گرہین کھنچی جاتی ہین اور شراسیف بھی اسیطرح ۔ اور درد سر اور ثقل
پیدا ہوتی ہے یہ کیفیات جب دیر تک رہین تپ عفونت کی پیدا ہو جاتی ہے اور خود بھی کیفیات قبل حلوق تپ کی ضعف شدید پیدا کر دیتی ہے اور رنگ چہرے
خواہ جسم کا زرد ہو جاتا ہے اکثر ہمراہ طلیلہ کے جسکا ابھی ذکر ہو چکا کثرت فضول اور ملغم قئی کے اور تلی اور مثیاب زیادہ از حد معین اور براز بھی اسیطرح گرید بو اور
گرانی سر اور چہرے پر بھر بھرا پن پیدا ہوتا ہے اور نبض مین تواتر بلا سبب ظاہری خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غصہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع نہو جب نبض
مین انضغاط اور کوتاہی پیدا ہوئی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انضغاط کے یہ معنی ہین کہ نبض اندر کو ڈوب جائے اور صغر مین اسقدر مختلف ہو کہ اُس مین نبضات کبار
تو یہ واقع ہون اور سرعت نبض کی قوی نہو نبض مین اختلاف زمانہ ابتدا اور تزاید مین پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہے اگرچہ حمی غب مین بوجہ خفت مادہ
صفراویہ کے یہ اختلاف بخوبی ظاہر نہین ہوتا یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدن پر نہین آتی
اس لئے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہے اور زمانہ تزاید کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور ناقشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت
سے ہے نبض کا عظم بڑھنا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزاید پر ۔ یہانتک علامات مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازم مفترہ اور غیر مفترہ خواہ مقلعہ کا الفرقہ بیان ہوتا
ہے بحرانی تپ مقلعہ ہونا فضل اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برآمد ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہے اور اُس کے نوائب کے دورے
ہوتے ہین اور اگر تپ لازم ہے خواہ اُس مین تفتیر ہو یا نہو ۔ اُسے حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام تغار مین مشابہت نہین ہوتی اور سکون اسکے اعراض کا
بھی مثل حمی یومیہ کے نہین ہوتا ۔ اکثر حمی عفنہ کیساتھ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور درد سر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بوقت منتہی کے ۔ اور قلق اور
تشویش خاطر کرب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلئے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت ۔ اور نبض کی
بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے صغیر اور ضعیف
ہو جاتی ہے ۔ مگر صلابت کا نبض مین ہونا کچھ دائمی نہین ہے کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہین مگر جب تپ کے ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو مین خواہ کسی عضو
سخت مین ورم پیدا ہو گو کہ ورم سخت نہ خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شے جو موجب صلابت نبض کے ہوتی ہے واقع ہو

اسوقت البتہ نبض میں صلابت بخوبی پیدا ہوگی اور ستر بھی رہیگی زمانہ ابتدا اور تزاید میں اختلاف نبض کا سرعت اور بطوء خواہ صلابت اور لین میں خواص دلائل حمیات عفنہ سے ہے اور دلائل قویہ سے حمیات عفونت کی ہے گو یہ اختلاف حمی غب میں بوجہ خفت کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا جب تک نبض میں قوت اور سرعت مذکورہ پیدا نہ ہو معلوم کرنا چاہئے کہ ابھی حمی یومیہ باقی ہے اور اسکا انتقال حمی عفونت کی طرف نہ ہوا۔ بول ابتدا میں حمیات عفونت کی بالکل بے نضیج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور شبیہ حدت اسمیں بھی پیدا ہوتی ہے ضروری بات یہ قابل لحاظ رکھنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ مہلک ہوتی ہیں ایسے بدل سکے کہ کوئی عضو رئیس کار رفتہ ہو جائے نجات کمتر نصیب ہوتی ہے اور جس وقت تپ بعد سکون دم کے ذات الجنب وغیرہ میں باقی رہجائے بیقین جاننا چاہئے کہ یہ علت بالکل زائل نہیں ہوئی بلکہ کسی طرف مائل ہوا ہے جہاں درد کا ظاہر ہونا ممکن نہیں **علامات حمی لازمہ** دائی تپ میں اختلاف نبض کا جیسا اس تپ کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض میں نظم اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور قارورہ اس تپ کا چوبیس گھنٹے تک رہتا ہے کہ اُترتی نہیں اور جو احوال متعلقہ میں بیان ہوئے اس تپ میں نہیں ہوتے یعنی اسکے قبل نافض و قشعریرہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لزوم اس تپ کا اور شدت اختلاف ہر وقت تزید کے کہ ابھی کم تھی اور فوراً زیادہ ہوگئی اور پھر کم ہوئی یہ بڑی دلیل ہے اس کے لازمہ ہونے پر **چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان**۔ جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اُس کی حرکت ایک روز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدائے نوبت کی حرکت غب کی ہو جیسے غب نائبہ میں خواہ ابتدا اشتدادی نوبت جیسے غب لازم میں مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور تپ بمثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے غب خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اس لئے کہ مرہ صفراوی قوی ہے مگر باایں ہمہ اسمیں خوف ہلاکت کا کمتر اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے اسلئے کہ صفراوی خلط سبک ہے طبیعت پر اور اسیقدر زمانہ حدت کا بھی اسمیں ہوتا ہے غب غیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہے بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑھ کر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر اسکا معالجہ خواہ تبرید میں خطا واقع ہو اور دائرہ کبھی ایک ہی ہفتہ میں جاتی رہتی ہے جو تپ عفونت خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اس کی بہت اور تمام گرمی کیساتھ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اس میں نہیں ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن میں جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنی ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کے ساتھ آتی ہو اُس کی حرارت بہ نسبت صفراوی تپ کے نرم ہوتی ہے مگر مدت دورہ کی اُس کی طولانی ہوتی ہے اسلئے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے دیر میں تحلل ہوتا ہے اور باایں ہمہ بہ نسبت صفرا کے کثیر بھی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بھی اس تپ میں زیادہ ہے اسلئے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ میں ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی اور خفقان اور سقوط اشتہا پیدا ہوتے ہیں بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض میں البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پھر نبض میں بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہوجاتی ہے اُسوقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سوائے چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہیں جن سے تفرقہ ہوں گے۔ جسقدر مادہ بلغمی خالص نہوگا اسیقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنی جلد جلد نوبت کریگی ہاں اگر باوصف اختلاط صفرا کے مائل بسوداویت بھی ہو اسوقت زمانہ کا طولانی بھی ہو سکتا ہے ربع سوداوی حادہ نہیں ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ سرد ہے اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ربع خالص سال بھر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ربع میں اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اسواسطے کہ زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوتا ہے اور حدت بھی اس میں اسقدر نہیں ہوتی ہے کہ جسکے پیچھے اعراض شدیدہ پیدا ہوں ربع اور غب دائرہ ہو یا مفترہ بذریعہ قے اور دستوں کے اور پسینے اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہے۔ تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ بالا بھی دفع ہوتی ہے اور کبھی رعاف سے زائل ہوتی ہے۔ اس تپ کا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب میں طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ میں اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ میں اور انحطاط اور منتہا دونوں کا تپ بلغمیہ میں طولانی ہوتا ہے علاوہ بحران کے یہ بات ہوتی ہے کہ ربع لازمی اور دائمی ہو اور ہوا قصہ بالکل اپنی حرارت بدن سے فنا کرے البتہ کسی قدر خفت اور تغیر حالت ہو جاتی ہو کل تپین اگر ان کا معالجہ کما ینبغی نہ ہو خصوصاً وہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوئی ہو انجام کار منجر بدق ہو جاتی ہے علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے میں جنمیں مریض کو غذا دینا واجب ہو اور طبیب بوجہ خطائے تجربہ کے حکم غذا کا نہ دے بلکہ یہ تجویز کرے کہ حالت گرسنگی میں کل نوبہ طبیعت کے بطرف نضج مادہ ہو گی تو وہ تپین ضرور منجر بدق ہو جاتی ہیں اسی طرح ان تپوں میں سرد پانی دینا واجب ہو اور نہ دیا جائے اس غرض سے کہ سرد پانی کی برودت سے مادہ میں خامی پیدا ہوتی ہے اور باوجود سرد پانی کے ترک کے اطفاء حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نہ کیا جائے اسوقت فوراً منجر بدق ہو جاتی ہے جس وقت غذا دینی اور سرد پانی پلانے کی غرض زیادہ ہو اور نضج مادہ اور خام رہنا مادہ کا مقصود ضروری نہ ہو اس مقام پر مقدم یہی ٹھہرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دیں اور سرد پانی بھی پلائیں اور اس مقام خاص کو ہم آگے ذکر کرینگے اعراض حمیات کے دلائل کا بیان تمام دلائل حمیات کا ماخذ یہی ہے کہ قبل عارض ہونے تپ کے سوء تدبیری کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اس کے بعد جو احوال اور اعراض عین تپ میں موجود ہوتے ہیں مثل درد سر و ہذیان و بیخوابی وغیرہ کے ان کو دیکھنا چاہیئے اور عرض بلد اور فصل اور مزاج اور نبض اور بول اور قے اور براز اور رعاف ان کا لحاظ کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے اور حال تپ کا لرزہ اور عرق کے برآمد ہونے میں کیسا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور اشتہائے طعام کیسی ہے اور پیاس کی کیا کیفیت ہے سوء تنفس تو نہیں ہے اور باایں ہمہ اعراض مفارقہ مثل درد سر اور بیخوابی اور ہذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ کرنا چاہیئے اس لئے کہ حمیات کے واسطے مختلف اعراض ہیں جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہیں بعض اعراض تو حمیات کے عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہیں جیسے کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت میں لذع شدید شروع تپ سے آخر تک رہتی ہے اور ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی ہے کہ ابتدا میں لذع شدید پیدا ہوتی ہے اور پھر ضعیف ہو جاتی ہے اسلئے کہ وہ تحلیل ہو کر حرارت میں نرمی پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم کی ایسی حمیات ہے کہ ان میں بالکل لذع نہیں ہوتی ہے اور ایک قسم میں تو ساتھ حرارت کے رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے اگر تپ بلغمی ہو اور ایک قسم میں سختی پائی جاتی ہے اور بعض اعراض ایسے ہیں کہ جو خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہیں [illegible] پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے قلق اور ہذیان اور سہر کا تپ کے ساتھ ظاہر ہونا کچھ اعراض نضج اور غیر نضج پر دلیل ہوتی ہیں مثلاً احوال بول کے جو اوپر ہم نے ذکر کئے ہیں کچھ اعراض ایسے ہیں جو بحران پر دلیل ہوتے ہیں جن کو آگے ذکر کرینگے کچھ اعراض ایسے ہیں جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہیں ان سب کو آخر میں اس فن کے بیان کرینگے بعض یعنی حال بدن کا فربہی و لاغری اور دقت و برودت اور رنگ اس کے بھی بہت سے احکام ہیں مثلاً جس شخص کا رنگ سپیدی اور سرخی سے مائل ہوا کی طرف تغیر ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ اخلاط میں برودت آگئی ہے اور جو زردی یا سرخی اور خون کم ہو گیا ہے اور [illegible] آماس پیدا ہو جیسے جانے تخمہ میں ہوتا ہے یا بحبت [illegible] ہو جائے اور ناک پتلی ہو جائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کرے گی یا بکثرت اخلاط رقیق ہوں اور جلد تحلیل ہو جائیں اور مسامات کھلے ہوئے ہوں اس پر دلیل ہوگی حرکات بدنی یا نفسانی بھی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہیں انکا موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہو جانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی پر دلیل ہوتے ہیں جیسا ہم آگے ذکر کرینگے بعض اعراض حمیات کے ایسے ہیں جن کا وقت زمانہ منتہی میں ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن کہ بسبب اس کے کہ حرارت سے التہاب شدید سر میں بوقت منتہی پیدا ہوتا ہے بعض اعراض ایسے ہیں کہ انکا وقت زمانہ ابتدا میں ہوتا ہو جیسے پھریری یا سردی معلوم ہوتی اور نیند گہری جو اوائل حمیات میں اکثر بسبب ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کے جہاں مادہ ٹھہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سے بخارات صعود کرتے ہیں بوجہ اس اضطراب کے جو بدن میں شروع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی ان کو فنا کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا دماغ فی نفسہ سرد ہوتا ہے تو اس کی برودت زیادہ اس نیند کے حدوث پر معین ہوتی ہے [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسی طرح جب خلط میں عفونت آنیوالی ہو اور بدن اسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو پھر پھریری اور سردی اور نیند کے حدوث مین تعین ہوتی ہو جن چیزون
سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہو یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہو وہ چیزین یہی ہین کہ یہ تپ کی حالت کو نرمی اور تیزی مین خیال کرنا اور یہ دیکھنا
کہ اس تپ کا وقوع اسباب ظاہری سے ہو جو بالفعل پیدا ہوئے ہین یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہین کسی شرط جس کو ہم نے باب تپ یومیہ مین ذکر
کیا ہو اور یہی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اسکے فترات یعنی زمانہ خفت کو دیکھنا چاہیے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع مین تپ کے لرزہ سردی پھریری ہوتی
ہے یا نہین اور کون چیز کس وقت ہوتی ہو پھر تپ کے اُترنے کے وقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینہ آکر اُترتی ہے یا تھوڑا یا بے پسینے کے اُتر جاتی ہو اور
بدن پر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے یعنی خیال از تپ کے مرض سے کیا سوء تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحنہ کیسا ہے اور فصل کونسی ہے اور پیشہ
مریض کا کیا ہو اور نبض اور بول کی کیا حالت ہو **بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور نکسہ کا** قشعریرہ یعنی پھریری ایک حالت ہو کہ اُسوقت بدن
مین ایک اختلاف سردی مین پایا جاتا ہو اور جلد اور پسلی مین ایک چبھن سی پیدا ہوتی ہو اس سے پہلے ہاتھ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہین اور نکسہ گویا قشعریرہ سے ضعیف
ہوتا ہے۔ برد یعنی سردی اس طرح پر ہوتی ہے کہ تمام اعضا مین اور پسلیون کی پشت مین سردی صاف معلوم ہوتی ہے۔ نافض یعنی لرزہ وہ اسطرح پہ
ہوتا ہو کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہین سکتا اور اُسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہین کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی
نہین ہوتا جیسے بلغمی تپون مین اور ربع مین لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہ بھی ہو کہ فصل مین قوت دافعہ بہت ہو اور جتنا مادہ نافض مین لذع زیادہ
ہوگی اُتنا لرزہ شدید ہوگا خون کی گرمی کثرت نافض کو روک نہین سکتی اس لیے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدن مین واسطے محافظت برد
عضو رئیس کے چلا جاتا ہو اسی جہت سے رنگ تن کا زرد ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہے اگرچہ وہ قبل از لرزہ کے بدن
مین موجود ہوتا ہو مگر ایک مکان خاص مین ٹھہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہو اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہو چونکہ مدت سے خوگر اس کی سردی کا ہو رہا ہے کچھ
اس کی سردی سے متاثر نہین ہوتا ہے اور اس کی برودت اُس عضو کو محسوس نہین ہوتی ہاں جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو
چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حرارت کے جو خلط کو متفرق کر دیتی ہے یا اور کسی وجہ سے اس وقت جو عضو اس خلط سے نہین ملا
ہوا تھا اور نہ اُس کی برودت کا خوگر تھا بجہت اختلاف مزاج کے اسکی برودت کا احساس کرکے متاذی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا
ہے۔ کلیات کے فن مین جہان اصول کلیہ علم طب کے بیان ہوئے ہین اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہو جس سبب بلغم زجاجی کے جو بدن مین پھیلا ہو لرزہ
پیدا ہوتا ہے اور تپ نہین ہوتی ہو اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہین مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہین ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آئے جو مادہ ماندگی اور کسل بدن
مین بجانب قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہو جاتا ہے مگر متعفن نہین ہوتا ہے تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہے اگر اس مین عفونت نہ آئے تو اسیقدر اُس کی اذیت
رہیگی کہ نافض واقع ہو اور کبھی برد اور نافض بجہت اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا کے پیدا ہوتی ہین یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی
جائے اُس کے ہضم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم مین ضرور درکار ہوتا ہے تب بھی برد اور نافض پیدا ہوتا ہے نافض اور برد تپ سے
بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیے کہ پہلے خلط خام عضل پر گرتا ہے اور اُس کی برودت بنظر مزاج عضل کے دشمن ہے اسلیے کہ عضل عضو لحمی ہو اور گرم مزاج
ہے اور خلط خام یعنی بلغم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہے پھر جسوقت اس خلط مین عفونت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اسمین
آتی جاتی ہو اسیقدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہے کبھی لرزہ تپ کے پیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ خلط صفراوی مین لذع شدید ہوتا ہے اور قوت دافعہ
جو عضل مین ہو قوی ہوتی ہے جیسے آدمی بہت گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور خوب گرم ہو اُسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا
ہوتی ہو کبھی جو خلط کم لذع رکھتی ہے اُس کی جہت سے بھی حار غریزی یعنی خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہو اسوقت پھیلائے برد ہوتا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسے وقت میں لذع اور برد ساتھی ہوتا ہے بر د تو تمام بدن میں محسوس ہوتا ہے اور لذع اندر کی جھلی میں پایا جاتا ہے کبھی اورام باطنیہ کے نضیج کے واسطے
جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے کبھی لرزہ اور پھر پھری لازم ہوں گی تو صحت پر دلالت کرتی ہے اس نظر سے کہ مظنون ہوتا
ہے مادہ قریب کا داخل عروق سے جدا ہو کر خارج عروق میں آیا ہے گر یہ لرزہ اگر بانضج مادہ اور بوقت بحران واقع ہو اور اس لرزہ کے بعد تپ میں خفت ہو
اسوقت دریافت کرنا چاہیئے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق میں اس جہت سے نہیں ہوا ہے کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ
جاننا چاہیئے کہ مادہ میں اسقدر کثرت ہوئی ہے کہ بطون عروق متحمل ہو کر باہر نکل آتا ہے ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنی جو لرزہ
بعد ضعف قوت اور سقوط حرارت غریزی کے وغیرہ بعد سقوط تنفس کے واقع ہوا س کے بعد موت ضرور ہوتی ہے پھر پھری کے واسطے حباب بہ نسبت نافض کے
کم درکار ہیں بحران اور وحشت کا ہیجان اور دوران سر اکثر ہونا ان حمیات میں معدے کی ضرورتی میں شائع کی تپین اکثر مرقوقیہ یعنی پوشیدہ ہوتی ہیں کبھی تپ
میں طول اس جہت سے ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا میں کسی جگہ غلط یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہے کہ بیمار کو چت لٹائیں اور دونوں پاؤں اُسکے
پھیلادیں اور ہاتھ سے دیکھیں کہ درد کس مقام پر ہے بعد اس کے مناسب اس عضو کے تدبیر کریں تپ کے مرض میں جب زبان سیاہ ہو جائے اور
تپ خفیف ہو اسکا نام حمائے مدفونہ ہے کبھی تپ اور فالج دونوں جمع ہو جاتے ہیں اسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیئے جو دوا بیان دونوں
بیماریوں کے مناسب ہیں یہی سکنجبین ہیں گلقند ملاکر استعمال کریں او چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ تحمل اس دوا کی قوت کی ہو۔
سرد پانے سے تپ میں چونکہ تکثیف جلد ہوتی ہے بخارات سر میں پیچیدہ ہو کر پلٹ جاتے ہیں اور تپ میں شدت ہوتی ہے عام طور کا
معالجہ حمای عفونت کا ان تپوں میں علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اسوقت تبرید اور ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہے اور
کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجائے خواہ اُس کو نضیج کیا جائے یا استفراغ مادہ کیا جائے اور نضیج مادہ رقیق اور غلیظ
دونوں کا ہوتا ہے غلیظ کا نضیج یہ ہے کہ اُس کو رقیق بقدر معتدل کریں اور رقیق کا نضیج یہ ہے کہ اُس کو بقدر معتدل غلیظ کریں مترجم کہتا ہے آخر میں اس فصل
کے جو مباحثات اس مسئلہ میں پیش آتے ہیں متن کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے اور خلط کی خواہش متوجہ نضیج یا استفراغ یا تحلیل کے جس قسم کی
ہوتی ہے ان دونوں میں تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہے اور نضیج خلط استعمال گرم دواؤں کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دوائے
نضیج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا میں نضیج اور استفراغ کی قوت کم تر ہے ایسے وقت میں رعایت اہم کی کرنی چاہیئے یعنی جس کی
مضرت زیادہ ہو پہلے اسکی تدبیر کریں کبھی تناقض مقتضا اور مادہ میں اس قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب تر بز خواہ آب کاسنی یا آب کدو
یا آب خیار وغیرہ سے تبرید کیجائے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جائے اور مادہ کی نضیج میں کثرت استعمال سے خامی واقع ہوتی ہے اسکا
مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیئے جائیں لیکن اگر مادہ میں کمی ہو تو اُنکا دینا چنداں ممنوع نہیں ہے پھر بھی مقتضائے ہوشیار طبیب یہی ہے کہ
آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہیئے اور آب جو پر اکتفا کرنی چاہیئے اتنی مدت میں حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا۔ جمیع فواکہ محموم کو
مضر ہیں مادہ میں غلیان پیدا کرتے ہیں اور معدہ میں فساد پیدا کر کے خود بھی فاسد ہو کر متعفن ہو جاتے ہیں بیشتر حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی
ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضیج اور تلطیف اور استفراغ بھی کرتی ہے جیسے سکنجبین سادہ۔ ضرور جاننا چاہیئے کہ اکثر تپ میں اسقدر شدت اور حدت
ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی نہیں ملتی بلکہ اسوقت علاج تپ کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض میں اتنی قوت نہ ہو کہ مقابلہ مرض کا
کر سکے اور اذیت مرض پر صبر کر سکے اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیئے اس طرح پر کہ
خلط کا نضیج کیا جائے اور غذا ترک کیجائے اور تبرید اتنی نہ ہو جو تحلل مادہ کو منع کرے۔ اگر قوت میں کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوا اُس کی تعدیل کرنی چاہیے اور قوت کو دوسرے نوبت مین بذریعہ غذا کے پیدا کرنی چاہیے جب قوت کسیقدر آجائے اور اُسکا مخالف دفع ہو جائے پھر از سر نو توجہ اصلاح مادہ
پر ہونا چاہیے اِن تدبیرون مین تبرید کی دواؤن سے نکرنی چاہیے کہ جنمین قبض اور تکثیف ہو جیسے تخم کاہو و زعفران و قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج اور تنقیہ فراغ کے ایسی دواؤن کا استعمال
ہو سکتا ہے یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہو اسلئے کہ دق مین مادہ نہین ہوتا اُسکا علاج یہی ہے کہ
نفس مرض کا علاج کیا جائے یعنی تبرید اور ترطیب سے فقط اُسکا علاج ہوتا ہے اور حمیات عفونت مین فقط علاج مفید مرض نہین ہوتا بلکہ اُس مین
قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کے ہو مثلاً مرض حار مین اجزائے حارہ منضجہ یا مستفرغہ دیئے جائین غذا قوت کی
دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست اس وجہ سے ہے کہ قوت کو برانگیختہ کرتی ہے اور دشمن اس وجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنی مادہ کی دوست
ہے اسلئے کہ مستحیل بمادہ ہو کر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونون کی غذا معین ہے باین نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ
مقرر کرنا چاہیے ہم ایک بات جداگانہ اس قاعدے کے بیان کے واسطے لکھتے ہین - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اُس کی شناخت
کے ممکن نہین جب تک کہ تپ پہچانی جائے تدبیر تلطیف کرنی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی نہ چاہیے کہ مریض بوقت نوبت کے گرسنہ ہو اور
بعد نوبت کسیطرح مادہ کو چھیڑنا نچاہیے جہان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے
پس اگر قوت قوی ہو اور تپ موسمی ہو یا جو خلط غالب بدن مین ہو اُس کے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر بول مین سرخی
ہو اور غلیظ ہو اور سُرخ رنگ مائل سیاہی ہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا کا خوف معلوم ہو یا صفرے مین حدت کا گمان ہو بعد فصد کے لطیف اسہال کرنا چاہیے خصوصاً
اگر فصد کی جہت سے خشکی پیدا ہوئی ہو اجزائے مسہل مثل آب جو اور تھوڑی سی شیرخشت یا آب جو اور سکنجبین تجویز کرنا چاہیے اگر اسقدر اجزا سے
طبیعت نرم نہ ہو تو شربت بنفشہ بڑھانا چاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے تلئین طبیعت ہو نہ اسہال مادہ اور نہ سخت مسہل مجکو نہایت پسند ہے کہ ایسے
مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جائے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی قوت مین مناسب کا لحاظ رہے بعض حقنہ جو مشترک النفع اور سکبید اسکے اجزا یہ ہین روغن بنفشہ
آب برگ چقندر زردی بیضہ شکر سُرخ بورہ ارمنی - ابتدا مین جب ان اجزا سے تلئین کیجائے پھر دوبارہ ان دواؤن کی نسبت ضعیف تر دواؤن کی
حاجت ہوگی اور ابتدا مین قوی دواؤن کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت مین احتباس ہوتا ہے بعد تلئین کے ادرار کرنا چاہیے مثلاً سکنجبین
کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کے ساتھ پانی مین جوش کر کے دینا چاہیے اس کے بعد تعریق یعنی پسینہ نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام
کی ایسی دواؤن سے جن کی حرارت قوی نہ ہو کرنی چاہیے مثلاً روغن بابونہ کی مالش کیجائے اور سپید شراب آب شیرین جو نہ گرم ہو ان چیزون
سے نطول کرنا چاہیے اگر تپ برنگ تپ ہو یہ مالش اور نطول ہرگز جائز نہین ہے پھر اگر اول امر سے یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کی طرف مائل ہے
مثلاً متلی ہوتی ہو اور سانس اُلٹی لمبی آتی ہو تے کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہ ہو بلکہ محض سکنجبین سادہ آب گرم مین ملا کے قے کرانا چاہیے
اور اگر سیلان خلط کا طرف ہاتھ کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اوپر یا نیچے کی طرف معلوم ہو اُسوقت ہرگز قے کرانا نہ چاہیے بلکہ اجزائے مسہلہ
یا ملینہ جیسے مناسب ہون استعمال کرنے چاہئین ابتدا مین تپ کے مریض کو سونے نہ دینا چاہیے خصوصاً اگر تپ کے ساتھ پھریری یا سردی یا
لرزہ ہوتا ہو اس لیے کہ سونے سے سردی اور لرزہ مین طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کے متوجہ ہونے کو طرف احشا کے اور نضج خلط
کو منع کرتی ہے اور بروقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور شیر زمانہ منتہی مین بھی نیند نہین ہوتی ہے آب سرد پینے سے مریض کو ممانعت نہ کرنی
چاہیے مگر اسنکہ خلط مین خامی اور غلاظت ہو اسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے بعد اگر کسیقدر نفع معلوم
ہو اور کسی طرح کی بد تدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے ہو جائے پھر شفا نہین ہوتی خلط صفراوی کا نضج یہ ہے کہ اندکے اُسمین غلاظت پیدا ہو جائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال کی شرط یہ ہو کہ معدہ اور جگر میں ضعف اور برودت نہ ہو اور اعضائے باطنی میں ورم
نہ ہو یا انھیں اعضا میں درد نہ ہو اور بدن میں مریض کے خون کی قلت نہ ہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو
خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کے نہ پینے کا ہو جیسے گرم ملکون کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں اور جو
لوگ لاغر اور نحیف ہیں اُنکا حال بھی انھیں گرم ملکون کے رہنے والون کا سا ہے لیکن اگر مادہ گرم ہو یا غلیظ ہے تو نضج پا چکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت
غریزی بکثرت ہو اور قوت قوی ہو اور اعضائے اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہیں اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہیں ہے اور نہ
مریض غیر معتاد آب سرد کا ہے بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہو ایسے اوقات میں آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہیں اسلیئے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ
کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قی یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہو یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت میں ان سب طریقون سے مادہ نکل جاتا ہے
اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے بیشتر طبیب بنظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اُس کا رنگ سبز ہو جاتا ہے اور
اُس کے جوڑ بند ہلنے لگتے ہیں اگرچہ وزن میں خواہ نصف من تک کی نوبت ہو پہنچے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط اسی تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی
ہو جاتی ہو اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت اور عافیت حاصل ہوتی ہو اگر بعض اعضائے
اندرونی میں ورم ہو مع ذلک حرارت اور پیاس کی بھی مضرت کا اسقدر خوف ہو کہ اس تپ کا منجر بدق ہونا بہ گمان قوی مظنون ہو جائے اُسوقت ورم
کا خوف نہ کرنا چاہیئے اور آب سرد پلانا چاہیئے اس لیئے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہجانا بنسبت دق کے آسان ہو ایسے مقام پر آب سرد بنسبت
سکنجبین کے زیادہ مفید ہو اسلیئے کہ تشنگی میں تسکین دیتی ہو بلکہ پیاس بجھا دیتی ہے اور دست لانیوالی بھی ہو اور مثل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہیں پہنچاتی
ہے مگر مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین میں نہیں ہو اسیطرح جلاب جسمین پانی زیادہ ہو وہ بھی مفید ہو جس مقام پر آب سرد کا پلانا
جائز نہ ہو اور پھر پلایا جائے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ مسامات بند ہو جائینگے اور ہو جسے ایک سدہ دوسرا اثر کے ایک دوسری
قسم کی تپ پیدا کرے گا بیشتر یہ تپ باسدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے شدید ہوتا ہے آب سرد کا یہ قاعدہ ہو کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہو اسکے
فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری لقمہ اُتارنے کی اور دشواری سانس لینے کی آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر تشنج ضعف
مثانہ و گردہ ضعف قولون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہو جس شخص کو حالت صحت میں آب سرد مضر کرتا ہو حالت بیماری میں بہت ضرور
ہے کہ اُس کو آب سرد کے استعمال سے منع کریں بلکہ اگر آثار قوت کے بدن میں ظاہر ہون اور پسلی سوئی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا
ہو چکا ہو اُسوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیئے کہ گویا مریض اسمین بھیگ جائے۔ زمانہ انحطاط میں اور بروقت ظہور علامات
نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بخوف استعمال حمام کرنا چاہیئے اور شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیئے اور مالش بدن میں ایسے
تیل کی چاہیئے کہ محلل ہو جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا ابتدائے عرض تپ میں ہو چکے اُس کے بعد نضج مادہ کی طرف اشتغال ضروری ہو
اور بعد نضج کے اُس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیئے جس سے مادہ میں کمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اُس کا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرح پر
کرنا چاہیئے کہ سبب مرض کا منقطع ہو جائے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ کرنا جائز نہیں ہو خواہ گرم مزاج ہو یا سرد اس لیئے کہ اکثر بے نضج کے
جب استفراغ کیا جاتا ہو تو جو خلط آمادہ استفراغ کے نہیں ہوتی وہ بھی نکل جاتی ہے اور اکثر خلط نا نضج کے ہمراہ خلط صالح بھی کھچ جاتی ہے اکثر
استفراغ بلا نضج واقع ہو جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نضج خلط سے غرض یہی ہے کہ خلط غلیظ رقیق ہو جائے اور جو خلط خود رقیق ہو اُس کے رقیق
کرنے کی ضرورت نہیں ہو تو اُس کا نضج بھی نہ کرنا چاہیئے ایسے شخص کے کلام کو گمبوخ واقع سننا چاہیئے اسلیئے کہ نضج کے فقط یہی معنی نہیں ہین جو وہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

بیان کرنا ہے غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرنا ہے تاکہ وہ آمادہ دفع پر بسہولت ہو جائے جو شے پتلی اور رقیق زیادہ ہو اور غلیظ خلندہ یا لزوجت دار اور چسپندہ ہو یہ دونوں ہرگز سہل الدفع نہیں ہیں بلکہ رقیق ہیں کسیقدر غلظ آنے کے بعد اور غلیظ میں اسکے رقت قوام ہو کر اور لزوجت میں کسیقدر بھر بھرا پن آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے۔ اگر یہ شخص جو منکر انضاج رقیق ہے متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق ہیں نہ بھی سنتا اور فقط کیفیت اُن اخلاط کی جو کھنکھار اور عرق کی خواہ براہ بہی دفع ہوتے ہیں بنظر سرسری دیکھتا تو اُسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے بے کسیقدر غلیظ ہوئے اور غلیظ بدون کسیقدر رقیق ہوئے کس قدر دشواری سے دفع ہوتی ہے علاوہ اس کیفیت کا اُس کو ہدایت کرتا اور وہ ایسی گمراہی میں نہ پڑتا پھر یہ منکر نضج خود یہ نہیں سوچتا ہے کہ ابتداء حمیات میں اول میں رسوب کیوں نہیں ہوتے اور آخر میں جب طبیعت از خود نضج اخلاط کر دیتی ہے رسوب پیدا ہوتا ہے اور کیا اس کے نزدیک رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہیں ہے اور اسکے دفع سے خفت مرض میں نہیں ہوتی پھر اگر رسوب محمود کو مادہ نضج یافتہ افزود بنا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ قبل از نضج طبیعت اسے کیوں دفع نہیں کرتی اور اوائل مرض میں اخراج اگر سہل تھا پھر طبیعت جو مدبر بدن ہے کیوں عاجز ہوتی ہے اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہے کہ خلط میں رقت پائی جائے تو اُن کے حمیات دموی خواہ صفراوی میں ضرور ہے کہ رسوب محمود اول میں ہو پھر جب طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ میں نضج آجائے اور دفع سہل القبول ہوئے اخراج مادہ نہیں کرتی اسیواسطے صناعت طب کو جو خادم طبیعت ہے اور ایضاً طبیب کو بھی اقتدار اور پیروی طبیعت کی درکار ہے یعنی ضرور ہے کہ طبیب پہلے اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل از آنکہ قارورہ سے آثار نضج کے ظاہر ہوں ممتنع ہے خواہ نہایت دشوار اور کبھی اگر براہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نضج کے کریگا تو استفراغ تام نہ ہوگا یا ہوگا تو مادہ فاسدہ کے ہمراہ خلط صالح بھی نکل جائے گی اور اس شخص کو تو یہی مناسب تھا کہ پہلے حسن ظن بہ نسبت بانیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کرکے اُن کے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط رقیق کے بنظر غور و تامل کے دیکھتا اور حسب تامل اور خوض اُن کے حسن و قبیح میں کرکے بعد ازاں اُن کے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر دلائل خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور اور تامل کے اس مخالفت میں راہ صواب پر ہوتا تو ہم اُسے معذور جانتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ تشنیع اختیار امر باطل کے نکرتے اس سے پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدما میں غور و نظر کرے مگر مجھے گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات کیے ہیں کہ بدون نضج کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہو پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہوگیا کہ رقیق کے انضاج کی ضرورت نہیں حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہوں اُنکا کیا اعتبار ہے کبھی اتفاقیہ چل جاتے ہیں اور مفید ہوتے ہیں اور کبھی ایک بھی نہیں چلتا بلکہ قول صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے جو ہم نے اوپر لکھا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہے اگر مادہ میں ایسی کثرت ہو کہ دیکھتے دیکھتے ہر ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت نضج کی نہیں ہے یا یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ میں دیر ہوئی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر بدن میں باقی رہا تو قبل از آنکہ اس مادہ میں نضج آئے ہلاکت مریض کی ہوجائے گی اسلیئے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو بہ نسبت اس خلط کے رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس بدون نضج کے اسکا استفراغ بلا نضج میں کم ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو رئیس کی طرف گرے اور طبیعت کا آمادہ ہو اسکے اخراج پر ہونا یہ بھی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تھوڑی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ میں کیجائیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ کر دینا چاہیئے فصد کا استفراغ ایسا نہیں ہے کہ اسمیں انتظار نضج کا کیا جائے جیسا مسہل میں کیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

جاتا ہے انتظار نضیج سوائے خون کے اور اخلاط میں کیا جاتا ہے اگر ابتدائے مرض میں فصد نہ ہو تو پھر انتہائے مرض میں ہرگز نہ کرنی چاہیئے اسواسطے کہ انتہائے مرض میں فصد سے کیا واسطہ بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت میں بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہوجاتا ہے اگر انتہائے مرض میں فصد ہو۔ اسیطرح انتظار نضیج کا جائز نہیں ہے اگر خوف غلبہ اخلاط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ میں نضیج نہو تو ابتدائے مرض میں اسکی تحریک یا استفراغ جائز ہے مگر انتہائے مرض میں جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضیج تام نہ ہو کسی طرح کی تحریک کرنی چاہیئے پھر اگر طبیعت بذات خود تحریک کرے طبیب کو چاہیئے کہ مناسب طبیعت کی حرکت میں لائے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہو اُسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیئے اور اسیکا نام بقراط مایخ رکھتا ہے جس مقام پر اُسنے کہا ہے مناسب ہے کہ استعمال دوائے مسہل کا بعد نضیج مادہ کے کریں مگر کچی مرض میں نہیں لائق ہے استعمال دوائے مسہل کا مگر اینکہ مادہ مرض ہیاج ہو یعنی بکثرت ہیجان میں ہو) اور شاید کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مرض ہیاج نہیں ہوتا مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت مناسب میں تجویز کیا گیا ہے مثل اس تغذیہ ضروری کے ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جسطرح سے یہ استفراغ مضر مادہ سے محفوظ رکھتا ہے جسمیں نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے پھر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اس میں رعایت اسبابات کی ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اُتر جائے اسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹھنڈا ہو اُسوقت استفراغ کیا جائے مگر مسہل بروز نوبت نہ تجویز کرنا چاہیئے اور نہ فصد لینی چاہیئے اور جسطرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اُس کے خلاف جہت میں استفراغ مادہ کا نہ کرانا چاہیئے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط میں قوران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیئے خلاصہ یہ کہ بروز نوبت اور دورہ تپ کے جہانتک ممکن ہو تدبیر غلیظ نہ کرنی چاہیئے یہانتک کہ آش جو میں شکر تک بھی نہ ڈالیں اور نہ جلاب یا گلقند اسدن کھلانا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ دورہ میں شدت ہوجائے بجہت تنگ ہوجانے مسامات کے کہ یہ نہایت پرخطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیئے غذائے لطیف سے مگر یہ کہ نسبت میں افراط ہو اسوقت آش جو میں شکر ڈال کر دینے کا مضائقہ نہیں اسلئے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع کرنا طبیب کا کام نہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی تو اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ بالزوجت کو بقوت دفع کرے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دستوں میں کفایت ہو جائے زیادہ اسہال نہو مادہ کثیر کا ایکبارگی استفراغ نہ کرنا چاہیئے تاکہ سقوط قوت پیدا نہ ہو فصد کی نسبت ہماری یہ رائے ہے جہانتک ممکن ہو تھوڑا نکالنا چاہیئے پھر اگر چارہ نہو تو یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہیں ہے بلکہ اسیقدر خون چند مرتبہ فصد لیکر نکالنا چاہیئے بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالحہ بھی نکلجاتے ہیں جن کے نکلنے کی حاجت نہیں اور باقیماندہ خون میں سازو سامان ایسا باقی نہیں رہتا کہ آیندہ طبیعت جو استفراغ کرے گی اُسمیں بکار آمد ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بحرانوں کی تحمل اور برداشت میں ضعیف ہوجاتی ہے درد سر اور تپ جب ساتھی جمع ہوں پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بوجہ درد سر کے کہ ہو کر تپ پھر زیادہ ہوجاتی ہے اسواسطے ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیئے کہ درد میں تسکین ہو جائے دودھ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تپ آئے تو اسکی ماں کے دودھ کی اصلاح ایسی دواؤں سے کرنی چاہیئے کہ دودھ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے اور قاروہ یرقانی تپ میں ورم جگر پر دلالت کرے اُسوقت میں علاج یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین بلاشبہ جب تپ میں سکون ہو اُسوقت علاج ورم جگر کرنا چاہیئے اگر تپ کے ساتھ قولنج ہو جبتک نضیج سدہ نہو اور راہ صاف نہو جائے آش جو نہ دینا چاہیئے بلکہ شوربائے مرغ بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جسمیں چکنائی زیادہ ہو استعمال کرنا چاہیئے بعد نضیج کے آش جو اور املتاس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب میں یعنی شہد کو گلاب میں پکا کر فقط سقمونیا ملا کر بھی استعمال کراتے ہیں اور کبھی تھوڑے سے ایلوا ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ ایلوے کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

آب کاسنی خواہ آب عنب الثعلب میں جو شاہ کاسنی کے بیج دھوکر خشک کریں بعد اس کے گولی بنا رکھیں۔ ہلیلہ زرد کا استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے۔ مگر جہانتک ممکن ہو اس کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات میں تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشا یعنی اوجھ میں خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہ ہو تو بعد نضج کے مضائقہ نہیں ہے آب انار میں نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑیں یا ان ادویات میں استعمال کریں کہ یبوست مزاج پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو جس مسہل میں بنفشہ اور سقمونیا شریک ہونا چاہیے کہ بنفشہ کا وزن ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنی سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے ۱/۲۴ کی نسبت ہو کبھی مسہل میں تھوڑا سا بودینہ بھی داخل کرتے ہیں تاکہ قوت نافذہ ادویہ مسہلہ کی بڑھ جاوے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا اور بنفشہ کی اصلاح ہو جائے کبھی ایسی دوائیں جیسے تربد اور کبھی ناحرارت کا مطلوب ہوتا ہے اُن میں سقمونیا داخل کرتے ہیں جیسے یہ گولی جسکا نسخہ یہ ہے۔ دھنیا۔ طباشیر کبود۔ گل سرخ ہر ایک نصف درم کافور دو جو سقمونیا نصف دام یا ایک دانگ اسکی گولی بناکے دیتے ہیں دوسرا نسخہ شیر خشت دو درم ترنجبین یا نخدرم عصارہ سیب شامی عصارہ بہی ہموزن آب کشنیز تر تازہ ایک سدس تھوڑا پانی ملاکر کے شیر خشت اور ترنجبین کی اسمیں بھگوکر رکھ کے گاڑھا قوام بناتے ہیں کہ قریب جم جانے کے ہو پہنچے تو اسکے کافور ڈیڑھ دانگ سقمونیا ایک درم پیس کر اور اس قوام کو آگ پر سے اتار کر چھڑکتے ہیں اور مکان محفوظ میں رکھتے ہیں تاکہ بوجہ بخار کے تحلل نہ ہو جائے اور اتنی دیر تک بنے دیتے ہیں کہ خود بخود یہ دوا بستہ ہو جائے مقدار شربت دو درم سے ڈھائی درم تک یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیر خشت اور ترنجبین اور شکر طبرزد کی ستہ شل ریوڑی کے بنائیں اور اسمیں سقمونیا اور کافور آتنا ڈالیں کہ اگر پوری مقدار شربت تینوں دواؤں مذکورۂ بالا کی استعمال کیجائے تو کافور بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایک دانگ کے مسہل ہو مترجم کہتا ہے مثلاً اگر ترنجبین تین مثقال اور شیر خشت بھی تین مثقال ہو اور شکر طبرزد کی بھی یعنی قند بھی تین مثقال ہو اُسوقت کافور بوزن دو جو ہو اور سقمونیا بوزن ایک دانگ ملانا چاہیے اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھے ہیں کہ اگر مجموع تینوں اجزا بقدر ایک مثقال کے ہوں اسمیں کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہیے مترجم کہتا ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور کافور کو تصریح ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بھی ملحوظ رہے تو بہتر ہے متن یہ دوائے مرکب جو بشکل ریوڑی کے بنائی جائے نہایت مرغوب در طبیعت پر گراں نہ ہوگی جس شخص کو فصل گرما میں تپ سرما دہ سے عارض ہو حمام خواہ اور ایسی جگہ جو کتان کے خشک پر دون وغیرہ کے ذریعہ سے سرد ہو رہی ہو اسمیں بیٹھنا جائز نہیں ہے خصوصاً جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت حمام وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز رہکر اُلٹ نہ پڑے اور طبیعت پر زیادہ دشواری لائے۔ قرص بناکر استعمال دوا کا ابتدا میں ان تپوں کے موافق نہیں ہے البتہ بعد نضج اور استفراغ کے قرص کا استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اُس شخص کے واسطے ہے جس کی تپ معدہ میں پھیلی ہو ایسا معلوم ہو کہ حمی دق ہے جس شخص کی کوئی عادت پڑ گئی ہو جسے اُسے ترک کرتا ہے تو اُسے کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے مگر یہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہیں ہے جتنی تپ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اسکا فقط ترک عادت اپنی تدبیرات ضروری میں ہوتا ہے اور فقط بر طبق عادت کے تدبیر کرنا علاج اس حرارت کا ہو سکتا ہے

محمومین کے غذا دینے کا بیان

مناسب تر غذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصاً اُس شخص کے مزاج میں رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم سنت لوگ خواہ عورتیں کہ ان لوگوں کو غذائے تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی کے ہے دوسری یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت میں یبوست ہو ہرگز غذا نہ دینی چاہیے تا اینکہ خوب کھلکر فضلہ دفع نہ ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلائے تپ ہوں اُنکا وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہے اور معدہ میں غذا بالکل نہ ہو اسلیے کہ اگر بروقت نوبت خواہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہر وقت شدت معدہ میں غذا ہو گی طبیعت متوجہ ہضم غذا پر ہو کر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہیگی اور مرض مستحکم ہو جائے گا اسی واسطے ضرور ہے کہ
تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا دیجائے اور اگر حسب اتفاق ایسا ہو جائے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا معمولی ایک ہی
ہو اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت غلیظ ہوتی ہے اور بین بین
بھی ہوتی ہے اس طرح پر کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلاظت کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت
درجہ کی لطافت تدبیر میں یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجائے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل حالت صحت کے تجویز کیجائے وہ تدبیر
متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کھلائیں خواہ جلاب یعنی تھوڑی شکر کو گلاب میں پکا کر بجائے غذا کے کھلائیں کہ اس سے
جو خون پیدا ہو گا نہایت لطیف ہو گا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑھا اور ساگ جو سریع الہضم ہوں جیسے بتھوا خواہ پالک یا چولائی وغیرہ
اور بعد ان کے آش جو جسے صاف نکریں اور یہ غذا پوری درجہ اوسط میں ہے کسی جانب مائل نہیں ہے جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے
مرغیاں اور پائے بکری اور بھیڑ کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک اور چوزہائے مرغ اور اس سے بھی لطیف تیہو اور مچھلی اور اس سے زیادہ لطافت بارز
مرغ کے چوزوں کی اور باندہ تیہو کی رکھتے ہیں اور بیضہ نیم برشت جسکا قوام رقیق ہو اور بہت چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش
جو ابھی مذکور ہوا اور اس سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی میں کہ میٹھا ہو گھل جائے۔ غذائے غلیظ ہم اسی غذا کو کہتے ہیں جو قوی
ہو اور جو خون اس سے پیدا ہو غلیظ اور متین ہو ماش جو سے بہتر کوئی غذا محمومین کے واسطے نہیں ہے اسلئے کہ اسمیں بارہ صفات جمع ہیں غلیظ
القوام ہے اور ملاست ۲ اس میں ایسا مجاری میں پھنس نہیں جاتا ۳ اور جلا دیتا ہے ۴ اور ترطیب پیدا کرتا ہے ۵ اور غذائے نرم ہے اور تپ کی حرارت سے
مخالف ہے کہ سرد مزاج ہے ۷ تشنگی کو فرو کرتا ہے ۸ شربت لغفوہ ہے کہ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے ۹ جب راہ سے گذرتا ہے اس میں لپٹ نہیں جاتا اور نہ مری
میں چپکتا ہے اور بیشتر بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچھی طرح پکایا جائے نفخ شکم نہیں پیدا کرتا۔ قدیم زمانہ میں اطبا کو جب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی
تھی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہیں ہو سکتی اور آب جو سے وہ لطافت پیدا ہوتی ہے وہ لوگ ماء العسل جسمیں پانی زیادہ تجویز کرتے تھے اسلیے
کہ غذائیت ماء العسل میں بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ میں بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ترطیب بھی خوب
کرتا ہے اور جلا اور تفتیح اور ادرار بوجہ آمیزش عسل کے بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی شرکت سے جاتی رہتی ہے اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی نہ
کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیوں نہ ہو۔ کثرت غذائیت میں ماء العسل کے بعد سکنجبین عسلی کا مرتبہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ میں
قوی تر ہے اور جلا بھی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماء العسل کے اسمیں گرمی اور ضرر حشا کا بھی کم ہے۔ اب اس زمانے میں بجائے شہد کے گنے کا رس
جس کی شکر بنتی ہے بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اسمیں جلا کم ہے اسیطرح سکنجبین جو شکر
سے بنائی جائے وہ بھی سکنجبین اصلی سے افضل ہے لیکن فقط سکنجبین پر غذا میں اقتصار کرنے سے اکثر سحج امعا یعنی خراش روده میں پیدا ہوتا
ہے اور امراض حادہ میں سحج کا نہایت خوف ہوتا ہے ہم ایک قول جداگانہ ماء الشعیر اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کے قواعد میں لکھتے ہیں
تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہے اسلئے کہ پیدائش مادہ کی جسقدر غذا کم ہو کم ہو گی اسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ
پر زیادہ قادر ہو گی زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہی مرض کا ہے کہ اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اسکا
بہضم غذا وغیرہ کی طرف مشغول کرنا جائز نہیں ہے خصوصاً بحران کے وقت تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام
اس قتال کا نہیں ہوتا ہے چنداں تلطیف کی ضرورت نہیں ہے۔ سوائے زمانہ منتہی اور بحران کے اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنے کی ہو خواہ تسکین

HAKEEM SHOUKAT ALI

وہ بھی کی حاجت ہو تو یہ بھی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسے اوقات میں بمقتضائے حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہ ہو جائے تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر حفظ قوت خواہ ازدیاد قوت کے ہوتی ہے مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جبتک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہ ہو یعنی ابتدائے مرض میں تغلیظ تدبیر اولی ہے مگر ایسی غذا کو دفعۃً دینا واجب ہوتا کہ جبر تغلیظ کا تدارک ہو جائے اسلئے کہ غذائے سنگین اگر بدفعات دیجائے قوت پر چنداں گراں نہیں ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے گرمی کی فصل میں چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے ہو اسلئے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے مگر متفاریق غذا ہونی چاہیے اسلئے کہ غذا کثیر کے ہضم پر دفعۃً قوت کو امکان نہیں ہے اور پھر چونکہ تحلیل قوت بھی دفعہ دفعہ ہوتی ہے مناسب ہے کہ بدل کا بھی استعمال متفاریق ہو۔ جاڑوں کی فصل کا حال بالکل مخالف ہے فصل ضعیف کے چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنی غذائے وافر کی بھی حاجت نہیں ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان میں بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعۃً دیا جائے چونکہ قوت بحال خود ہی غالباً ہضم کریگی اور تدبیر غذائی سے دفعۃً فراغ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت سے نجات ہوگی خریف کی فصل چونکہ ردی ہوتی ہے اسوقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہیں ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ نہ ہو سکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جسمیں دونوں امروں کی رعایت ہو یعنی قوت بھی باقی رہے اور مادہ میں کثرت بھی نہ ہونے پائے بس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف میں اولی ہے عملاً یہ حکم عام ہے کہ جسوقت قوت میں ضعف پایا جائے غذا متفاریق کھلانی چاہیے یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت میں کمی روز بروز نہ ہوا کرتی تو ہم غذا میں جسقدر ممکن ہو تلطیف اور کمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اس کی متحمل نہیں بلکہ ایک تو بوجہ مرض اسمیں ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہو جائے گی اور جب قوت میں ضعف بدرجہ غایت ہو کوئی علاج سودمند نہیں ہو سکتا اس لیے کہ معالج مریض کے واسطے قوت اور طبیعت ہے طبیب معالج نہیں ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ از قسم دوا و غذا کے قوت تک پہونچاتا ہے بس منتہی کا طبیب کو نگاہداشت قوت کی ہے قواعد مذکورہ بالا کی تصور کے بعد پھر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حاد ہے یعنی اسکا منتہی بہت قریب ہے کہ چوتھے خواہ ساتویں دن تک ہو جائیگا اور حدس صحیح حاکم ہے کہ اتنی مدت میں جو درمیان ابتدا اور انتہائے مرض کی ہے تکون ممکنی ہے قوت چنداں ضعیف نہ ہو جائے گی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول نہ کرنا چاہیے بلکہ مادہ کے نضج اور دفع پر اسے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذائے کثیر کے ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ کرنی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہانتک کہ ترک غذا کی بھی کبھی نوبت آجائے خصوصاً بروز بحران کے۔ اگر مرض نہ زیادہ حادہ ہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمیں منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ غایت مناسب نہیں ہے سوائے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب عظیم پیدا ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی میں قریب ہے دن کے ہو پھر تدبیر لطیف جائز نہیں ہے اسلیے کہ بوجہ بعد منتہی کے قوت باقی نہیں رہ سکتی اگر تدبیر لطیف کیجائے مگر ہر جگہ اس بات ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر میں بروقت منتہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ سے بطرف لطیف کے درجہ بدرجہ گھٹتی بڑھتی جائیں تاکہ قوت زمانہ منتہی میں محفوظ رہے اور جب منتہی آجائے بہمہ تن قوت بطرف دفع مادہ کے متوجہ کیجائے اور اسوقت کسی طرف اسکا توجہ باقی نہ رہے اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو ایک ہفتہ تک فقط جلاب وغیرہ پر اکتفا ہو سکتی ہے خصوصاً حمیات اورام میں پھر اگر تلطیف تدبیر سے خوف ضعف قوت کا مظنون ہو فقط آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے جب کسی مرض کی شناخت دشوار ہو یعنی اسکے حاد اور مزمن ہونے میں اشتباہ ہو ایسے وقت تلطیف تدبیر کرنا بہ نسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور یہ کہنا ظاہر ہے کہ اس غذا کا عمل بھی ہو سکتا ہو یا نہیں جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی میں جو [illegible] ۔ عزیہ اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر مناسب ہے اسلیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ اس مادہ کے نضیج کی حاجت نہین ہے ہروقت طبیب کو ختیار ہے طبیعت آمادہ اخراج پر ہو یا نہ ہو چونکہ اس قول کا مبنی یہی ہے کہ نضاج
زنیتی کی حاجت نہین ہے ہم اسکی خطا پہلے ثابت کر چکے ہین ہان اگر امراض حادہ مین خوف سقوط قوت کا ہو اسوقت تغذیہ نہایت مناسب
ہے جن بیمارون کے ابدان مین خلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اسکی مناسب نہین ہے خصوصاً اگر عادی پُرخوری کے ہون
اگر انھین غذا نہ دیجائے گو شروع تپ کیون نہ ہو بلکہ اس زمانہ سے بھی زیادہ سخت زمانہ منتہی مین بھی اگر اُن کو غذا نہ پہونچے تو دو حال سے انکی
کیفیت خالی نہ ہوگی اگر وہ ضعیف القوی ہین بوجہ بے غذائی کے اُنپر غش طاری ہوگا اور بہت جلد مرجائینگے اور اگر قوی تر ہونگے بوجہ ترک
غذا کے مدقوق ہوجائینگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہونگے کہ منی باریک ہوجائیگی اور آنکھین اندر کو بیٹھ جائینگی اور کنپٹی بیٹھ جائینگی اور کبھی قبل از ظہور
وقت اُنپر غشی طاری ہوگی اسلیئے کہ اُن کے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور لذع شدید پیدا ہوتی ہے بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت فربہ اور
گوشت اُس کے بدن مین زیادہ ہو مگر فاقہ کا تحمل اُسے بہت کم ہوتا ہے اگر چند بار غذا نہ پائے ضعیف اور لاغر ہوجاتا ہے اس کو تحمل زیادہ غذا
کا نہین ہے اور جس شخص کی حرارت عزیزی زیادہ قوی ہوتی ہے یا حرارت عزیزی اُس کی نہایت ضعیف اور قلیل ہو ترک غذا پر یہ دونون قادر نہین
ہین بعض بیمارون کے معدے مین ہروقت درد رہتا ہے اور بشرکت معدہ درد سر بھی ہوا کرتا ہے یہ لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہین ہوتے اور غذا مین
فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبھی آش جو مین آب انار کے ملانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ اُن کے فم معدہ کی تقویت ہو جائے کبھی
ایسے بیمارون کو قبل از غذا بہ نرمی قے کرانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور بہت سے مریض اس قسم کے بوجہ ترک غذا کے جب ضعیف ہوتے
ہین انھین غش آجاتا ہے اس غش کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی بلکہ انصباب صفرے کا فم معدہ پر بوجہ لذع کے اُن کو غشی میں ڈالتا ہے
اگر انھین سکنجبین تھوڑی سی بہت سا پانی ملاکر پلائین خواہ تھوڑی شراب مین پانی زیادہ ملاکر پلائین صفراوی قے اُن کو فوراً عارض ہوتی ہے اور
بعد قے کے قوت بحال خود عود کرتی ہے غذا پائین خواہ نہ پائین پھر بعد استفراغ اگر تھوڑی سی مقدار آب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین
اُن کو چکھائی جائے اُن کے ضعف اور درد سر اور وجع معدہ مین فوراً تسکین ہوجاتی ہے مشائخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز گرسنگی پر صبر نہین کرسکتے
مگر کہول اور اُن کے بعد شبان کو صبر بھوک پر بہت ہوتا ہے خصوصاً اُن مین جب کے اعضا استوار ہون اور گین ہوتی اور ہو مخزنون کے پہلے ہوسے
اور ہوا مین برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسے ہی بیمارون کی تدبیر مین ایک قسم کا دھوکا ہوجاتا ہے کہ بوجہ قوت اور صابرت کے اوائل مرض مین
تو اُن کو غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ منتہی کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہ ہوگی قوت بالکل ساقط
ہو جائے گی پھر ناچار اُسوقت غذا وافر تجویز کیجاتی ہے اسلیئے دو خطا کا صدور طبیب سے ہوتا ہے کہ جو زمانہ ابتدائے مرض کا تغلیظ تدبیر کے لائق
تھا اُس مین تلطیف کرتا ہے مگر منتہی مین کہ تدبیر لطیف چاہیئے غلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتدائے مرض مین اُن کو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص
سے اُسوقت کا تغذیہ خطا بھی ہوتا تاہم اس دوہری غلطی سے وہ خطا کمتر ہے ایسے ہی بیمارون کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزلے خام پیدا ہوتے
ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی اکثر رہتی ہے اسلیئے کہ بوجہ عدم نضیج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نیند مین قلق اور تشویش پڑجاتی ہے اور اکثر
قلق مین رہتے ہین اور بیچینی اور ہذیان مین گرفتار مواد فاسد اُن کے قوی مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت اُن کے معدے سے اُٹھتے
ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسیوجہ سے اکثر ایسی آوازین اُن کی سماعت مین ہونچتی ہین کہ اُن کا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کروٹین لیا
کرتے ہین اور خیالات بیجا مین گرفتار رہتے ہین اور اُن کے نیچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر رہا کرتا ہے بوجہ درد فم معدہ کے اور ثقل معدہ کی وجہ سے
نبیذ مناسب ہے مین عاقل ان آب جو اور سکنجبین ملا پئیگا آب جو کہ جسین جرم شیر بہت کم مل جائے اور اگر ملے تو فقط اتنا کہ صورت پانے کی تمیز ہوجائے علاج

HAKEEM SHOUKAT ALI

میں ہی بیکار آمد ہے اور اسی کا فائدہ مترتب ہو آب جو کے پکانے میں بخوبی اہتمام کیا جائے عمدہ طریقہ اُس کے طبخ کا یہ ہو کہ بیس ٢٠ اسکرجہ پانی میں ایک سکرجہ جو چھڑے ہوئے یعنی چھنا ہوا پھر جو قریب سوا سیر پانی میں پکائے جائیں اور پانی جلتے جلتے قریب دو خمس کے رہجائے مثلاً سوا سیر میں آدھ سیر باقی رہے اس میں جسقدر پانی سُرخ اور رقیق ہو لیا جائے یہ ہی آب رقیق ہے جس میں غذائیت کم ہے اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمیں کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور نضج بھی اچھی طرح سے کرتا ہے اور تبرید اسکی معتدل ہے۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہے جسمیں کسیقدر جرم شعیر کا بھی ملتا ہے اور آرد جو اسمیں داخل ہو جاتا ہے اس قسم کی ترکیب میں مجھے پسند یہی ہے کہ خوب اچھی طرح پکایا نہ جائے بلکہ اسیقدر پکائیں کہ جو پھول کر پھٹ جائیں اور پھوئے نہ رہیں پختہ ہو کر لزوجت پیدا نہ ہو یعنی زیادہ چکنگی میں جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے اور غسل اسہال اور تنقیح جلا اسمیں کمتر ہے اور شعیر سرد مزاج معدہ میں ترش ہو جاتا ہے اگرچہ اس معدہ میں حرارت غریزیہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت بسبب ہضم جید نہیں ہوتی آب جو کبھی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو مقشر نہیں کرتے تاکہ فوائد قشر یعنی بھوسی میں جو کے ہیں وہ بھی حاصل ہوں اور کبھی جو کو مقشر کرکے آب جو بناتے ہیں۔

سکنجبین بھی عمدہ ہو جو اسطور سے بنائی جائے کہ پہلے شکر دیگچی میں بھریں بعد ازاں شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ ڈالیں اتنا کہ شکر سے اوپر ٹک نہ آنے پائے بلکہ شکر کھلی رہے پھر دیگچی کے نیچے دھیمی آنچ کوئلے کی خواہ خاکستر گرم کی کریں تاکہ شکر گھل کر سرکہ سے ایک ذات ہو جائے اور جوش نہ آنے پائے اور جسقدر کف خواہ میل شکر کا ہو اوپر سے اُتار لیں اور زیادہ آنچ نہ کریں بعد ازان دو انگشت آب خالص جو خوب گرم ہو اُسپر ڈالکر اسقدر جوش دیں کہ قوام درست ہو جائے۔ سکنجبین سادہ اور آب جو کیبارگی استعمال کرنا کرب اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنجبین مفسد ہے۔ اگر طبیعت میں خشکی ہو اور نرم نہ ہو آب جو کا استعمال مناسب نہیں بلکہ حقنہ کرکے فضول محتبسہ کا اخراج کر لیا جائے تب آب جو پلانا چاہیئے۔ اگر آب جو معدہ میں ترش ہو جائے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیئے اگر وہ بھی ترش ہو تو بیخ کرفس بیخ بادیان وغیرہ مسخنات معدہ بھی جوش دیکر آب جو میں ملائیں اگر پھر ترش ہو تو تھوڑی سی مرچ سیاہ داخل کریں خصوصاً اگر مادہ تپ کا صفراوی رقیق نہایت گرم ہو اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شراب انگوری پلانا چاہیئے اگر صبح کو سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوئے ہوں اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہوں تو ایسی صورت میں جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے اس سکنجبین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہو چکا جسمیں جرم شعیر کمتر ہوتا ہے پلانا چاہیئے تاکہ جس قدر اخلاط اُکھڑ چکے ہیں اُنھیں آب جو دھو ڈالے اور نکالدے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے بوقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اُتر چکی ہو گو وہ غذا آب جو کیوں نہ ہو سکنجبین کے پلانے میں کچھ ضرر نہیں ہے کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اسوقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور زبان پر خشکی غالب ہو کبھی آب جو اور جلاب دونوں سے پہلے آب ترہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب پلائیں خواہ آب ترہندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیئے۔ **معالجہ حمیات حادہ کا**۔ جو جو تدبیریں از قسم تلئین اور ادرار اور ترقیق اور نضج کرنے مادہ کی اُس کے بعد استفراغ بذریعہ دوا کے کرنا خواہ غذا و بیناو غیر ذلک اوپر مذکور ہو چکیں اُنھیں محفوظ رکھکر اور جنکا محل ہو اُن کے استعمال کا خیال کرکے حمیات حادہ میں اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ سردست شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجھا دینا چاہیئے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے خواہ طلا اور ضمادات باردہ بالفعل اور باردہ مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے اور دوائیں سرد بالفعل و بالقوہ بھی اس مطلب کو پورا کر سکتی ہیں اور لعاب اسبغول اور بہدانہ اور آب بقلۃ الحمقاء یعنی خرفہ منہ میں رکھنے سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہے اور رب السوس منہ میں رکھنا موجب تسکین عطش ہی ہے مگر یہی خشکی اور تری حلق اس بیمار کی جو مرض حاد میں گرفتار ہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک نہ ہو جائے پر ضرور ہے اور بہت نافع ہے ورنہ تھوڑے زمانے میں تشنج جیسی پیدا ہو جاتا ہے مترجم نے ایک مریض کو حمی محرقہ میں دیکھا کہ دوپہر کے بعد تمام رگیں حلق کی خشک ہو گئیں اور پانی کا اُترنا بلکہ لعاب دہن کا

سکنجبین سادہ بنانے کی ر

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھی دشوار ہو گیا آخر اوہان بارد مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے جب پوری ترطیب کی گئی تب یبس رفع ہوا اور دوائے مشروب کے پلانے کا موقع ملا بعض کا علاج کیا گیا ہے ان ہی لوگوں کو اگر آب تربوز اور آب خیار و کدو و خرفہ روغن گل میں ملا کر تھوڑا سا کافور شریک کر کے حقنہ لیتے ہیں بہت نفع پاتے ہیں۔ ہوائے مکان کے سرد کرنے کی اور زیادہ کرنے کی یہ تدبیر ہے اور جہاں تک ممکن ہوا میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان میں نہ رہے اور فرشی پنکھے متعدد لگا دیے جائیں اور برف بھی اسی جگہ جمائی جائیں اور اگر مکان خام نو طیار ہو تو اس میں سوندھی مٹی سے کہگل کیا جائے جیسے ولایت میں طین حر اور ہندوستان میں پنڈول وغیرہ خصوصاً اگر بجائے بھوسہ کے کہگل میں کوندل کی روئی پڑے اور سرائی بچھائے تو بہتر ہے۔ اگر مکان میں فوارے جاری کیے جائیں اور موریاں کھول دی جائیں اور آب شیریں خنک ان میں رواں ہو اور عین حوض پر بیمار کا پلنگ خواہ چارپائی گہوارہ وغیرہ رکھا جائے اور حوض پر ایک جال پانی گبروں کے جالوں سے بچھا ہوا اور بچھونا بوریائے طبری کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کناروں کا خواہ برگ بہی اور ریحان کا ہو اور گلاب کس پر چھڑکا ہوا ہو اور جا بجا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلدستہ خواہ ڈالیاں جنہیں بیلی بیلی شاخیں تر و تازہ اُن فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہیں جیسے بہی سیب امرود وغیرہ ایک قسم کا اُن میں عرق گلاب اور نیلوفر اور عرق پڑا ہوا اور صندل اور کافور چھڑکا ہوا تھوڑا عطر بھی خواہ معطر ٹپکا کر رکھے جائیں پھر تو اعلیٰ درجہ کی تدبیر ہوائے مکان میں پیدا ہو گی۔ غذا کی تبرید تو ابھی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تبرید غذائے تسکین بھی درکار ہو تو آب کدو تربزا اور خیار شوری بھنا ہوا بالخصوص زیادہ مفید ہے اور اگر ہو اور گلکڑی کا پانی آب برگ کاہو کے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کریں نہایت تبرید حاصل ہو گی۔ اُن کی پیاس کی تسکین کے لائق فقاع ہے یعنی ڈبھرہ اس طرح طیار کریں کہ میدہ کی روٹی کو دس دن یا ماہ ابجن میں سڑائیں جب کہ کھمن نکال چکے ہوں اور خوب اُسے صاف کر لیں۔ اگر یہ مرکوز ہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور حبس طبیعت تو آب انار میخوش اور ترش اور آب انگور آب توت شامی اور آب لیموں ترش بے نمک اور آب ترنج وغیرہ مثل آب زرشک کے استعمال کریں طلا اور ضماد بارد رطب عصارات کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں مفید ہوتے ہیں بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گھس کر اور قدرے کافور ملائیں اور ضماد کریں اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ کاسنی اضافہ کریں نہایت تبرید حاصل ہو گی اور لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کے یہی خاصیت رکھتا ہے۔ سرد تر چیزوں سے نطول موضع جگر پر عظیم النفع ہے اسلیے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہو جائے کل اعضا کی اصلاح ہو جائے اور کبھی فقط سرد پانی سے نطول جگر کافی ہوتا ہے اگر تپ کے ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سر میں گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہے کہ سر پر تریڑہ پانی خواہ سرکے کا نہ ڈالیں بلکہ ادویہ مفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر جھکا کر بخارات ان دواؤں کے پہنچائیں اور دواؤں کی قوت اور ضعف بحسب مقتضائے مقام ملحوظ رکھیں۔ اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر میں شکایت نہ ہو استعمال نطول اور طلا ہر قسم کا سر پر جائز ہے۔ امتلاء بخارات سے اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہوں اُس وقت بہت مضر نطول یہ ہے کہ بکری وغیرہ کا دودھ سر پر دوہا جائے کہ بیشتر سر میں ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازاں مریض ہلاک ہو جاتا ہے بہتر یہ اوقات نطول سر کرنے کا جس میں آفت سے سالم ہے اگر سر بخارات سے ممتلی نہ ہو یہی کہ بخارات صفراوی ہوں جن میں یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں نطول سے ضرر نہیں ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہے تو کسی قدر فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور نتھنوں کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر نیند کا غلبہ ہو خواہ خشکی غالب ہے اور نتھنے تر نہیں ہرگز تنطیل خواہ تمریخ یعنے مالش روغن کی نہ کریں کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہیں ہے بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہیے کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہو جائے اگر منہ پر خواہ ناک میں سرخی بہت ہو ناخن سے کھجا کر نتھنوں سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہیں خواہ ادرار دوا

HAKEEM SHOUKAT ALI

جن سے رعاف پیدا ہو اُن کا استعمال کرے جگر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کیجائے تو اسکا لحاظ رہے کہ بروقت برآمد ہونے عرق کے اور تحلل ہونے بخارات کے نہ ہونی چاہیئے اسلیئے کہ تبرید جگر بذریعہ ضمادات کے مانع تعریق اور تحلل ہوکر اکثر مرض میں طول پیدا کرتی ہے لیکن اگر مرض میں طول ہوجانا بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال میں انسب معلوم ہو اُسوقت تبرید جگر خواہ کوئی اور تدبیر جس سے مرض کی حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہیں ہے حمیات حادہ میں وقوع سحج یعنی خراش امعاء سے بہت ڈرنا چاہیئے اسلیئے کہ اگر سحج پیدا ہوگیا تو قوت میں ضعف ہوجائیگا ۔ اور بعد خراش امعاء کے طبیعت متنفر ہوجاتی ہے بوجہ حفاظت امعاء کے کہ فضول امعاء کی طرف گرائے اور وہاں سے براہ بول یا براز دفع کرے ہاں مگر جب ایسا ہی غلبہ فضول ہوتا ہے اسوقت بدون دفع کے چارہ نہیں ہوتا اور کبھی سحج کی وجہ سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے کہ فضول برعکس عالی بدن کی طرف رجوع کرے اور شراسیف کو ایذا دیتے ہیں حتی کہ شراسیف میں نفخ پیدا ہوتا ہے اور اُنکے بخارات اطراف سر کے صعود کرکے دماغ کو اذیت دیتے ہیں شربت خشخاش یعنی دانہ خشخاش کا شربت ایسے موقع میں نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ مادہ رقیق کو اسیقدر غلیظ کرکے نضیج دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے

جو عوارض حمیات حادہ میں دشواری لگتے ہیں اُن کا بیان ۔ جو اعراض حمیات حادہ میں شدید اور سخت ہوتے ہیں پہلے ہم اُن کو ذکر کریں بعد اُن کے علاج کا بیان کرینگے بعد ازان حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے یہ اعراض جو اکثر حمیات حادہ میں پیدا ہوتے ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے اور شمار میں اُنیس ہیں ۔ ۱ نافض یعنی لرزہ ۲ برد یعنی سردی ۳ قشعریرہ یعنی پھریری ۴ پسینہ بکثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط یعنی نکسیر بافراط ہونی ۶ تے شدید ہونی ۷ دست اسقدر آئیں کہ ضعف ہوجائے ۸ خشکی دہان ۹ خشکی سینہ کہ اسپر صبر نہ ہوسکے ۱۰ سبات یعنی گہری نیند ہر وقت رہے ۱۱ بیداری لازم ۱۲ زبان میں بوجہ خشکی کے کھرکھراپن آجائے ۱۳ ہچکی پے درپے آئے جس سے بیچینی رہے ۱۴ اور درد سر میں شدت ہے ۱۵ کھانسی متواتر آئے کہ دم نہ لینے دے ۱۶ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے ۱۷ جوع البقری پیدا ہو ۱۸ جوع کلبی دوی عارض ہو ۱۹ ہچکی ہیہم آئے

لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر اگر تینوں اعراض بافراط ہوں اور بعد ہر ایک کے اُن میں سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بعجلت زائل ہوجاتا ہے اور محتاج تدبیر نہیں ہے اور جو لرزہ خواہ برد اور قشعریرہ بحران مرض کا اسی سے ہوتا ہو اسکا ادویہ رادعہ حالبہ سے دفع کرنا بھی نہ چاہیئے اور نہ اُسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے اگر تینوں بحرانی نہ ہوں اور خفیف ہوں کبھی فقط ہاتھ پاؤں باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن سوئے کے بیج کا اور بابونے کے تیل کے ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ سے خواہ تپ میں ہو یا بلاتپ کے اطراف کا باندھنا واجب ہے اور چند مقامات میں بندش کرنی چاہیئے اور روغن بابونہ خطمی کی مالش بدن میں کرنی چاہیئے بعض اطبا اس دوا کی قوت بڑھانے کے واسطے الائچی اور جند بیدستر اور سداب یعنی تتلی اور شیح یعنی درمنہ اور فودنج یعنی پودینہ کوہی اور بورہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہیں اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے نطرون مرکب رائی اور ہینگ سے کرکے استعمال کرتے ہیں اور کبھی یہ دوائیں یعنی الائچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئیں پانی میں پکا کر اُسمیں روغن مذکور پکا کر مالش کرتے ہیں ۔ آب جرجیر یعنی پالون کا لرزہ کی روک میں تنہا بقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کو اُسمیں پکائیں اور بدن میں ملیں اسیطرح جوشاندہ جبق یعنی پودینہ کوہی خواہ اسکے تیلوں کا عرق بخوبی لرزہ ہو

صفت روغن جیدکی سوبا خشک اور کنوچہ اور پودینہ اور تتلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا لیکر شراب انگوری میں پکائیں نرم آنچ سے اور چھانکر نصف وزن اسکے روغن کنجد ڈالکر پھر جوش دیں تاکہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہے اور مالش کریں ۔ ایسا قوی روغن جو لرزہ میں ریح کے مفید ہو روغن قسط یعنی کٹکی اور روغن قیسوم یعنی برنجاسف جسکے نسخہ کتب میں اور روغن ملٹھی خواہ روغن ادام تلخ اسطرح پر کہ ایک اوقیہ روغن میں یعنی دو تولہ نو ماشہ چھ رتی میں درم خواہ ساڑھے دس ماشہ مرچ ایک دانق یعنی چھ رتی عاقرقرحا پیس کر ملاتے ہیں اور کبھی فرفیون کو روغن میں پکاکر خواہ روغن زیتون کو فرس پکا کر استعمال کرتے ہیں اور روغن زیتون گرم میں بیٹھنا بھی منع لرزہ میں بہت مفید ہے اکثر منع لرزہ کے واسطے دوائے مشروب کی بھی حاجت ہوتی ہے چاہیئے فقط آب گرم جس کی تری بخوبی محسوس ہو لرزہ کو روک لیتا ہے خواہ اسکے بخارات پر سر جھکا کر گرمی لینا یہ بھی مفید ہوتا ہے اگر فقط گرم پانی کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو اور تسکین نہ ہو اور مادہ غلیظ تر ہو تو نسیون فوتنج تخم کرفس مصطگی جرجیر شبت وغیرہ پانی میں پکا کر ملائیں یا در کچو ایسے پانی سے کریں جس میں تمل شیح درقیسوم فودنج
شبت ذخر یعنی گندہ بہیس اور سداب مرزنجوش یعنی دونا مروا اور فیصلا اور گرم دوا دن کے پکائے گئے ہوں جتنی دوا دون میں اور اور توی ہے لرزہ کو تسکین
اسے میں شدید لرزہ کی تسکین دینے کو حتی کہ ربع اور مخمس وغیرہ میں سطاخیرین ایک مثقال گرم پانی میں ملا کر پلایا جائے سعاقیون ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ
پلائیں عاقیقون ملیں لرزہ میں بہت فوائد پر مشتمل ہوتا ہے کبھی اسکے ساتھ تھوڑی سی افیون بھی داخل کیجاتی ہے کہ نیند آجائے اور پسینہ نکلے اور شدت لرزہ کو
مٹائے اور قلق وغیرہ دفع کرے ایرسا یعنی بیخ سوسن ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائیں اسطوخودوس یعنی دیو دار گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال
اور فطراسالیون جو کرفس کوہی ہے ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے مرکبات ادویہ میں لرزہ کو مفید ہے تریاق فاروق اور تریاق حکیم غزہ اور معجون گمونی اور فوتنجی
اور فلافلی اور شربت شہد جس میں سداب حلتیت عاقرقرحا اور فلفل کو جوش دیا ہو حب **مجرب** لرزہ سے ایک گھنٹہ بیشتر کھلائی جاتی ہے اور بیمار کو جب
لٹاتے ہیں اور ہوا نکال کے آگ اور کمل وغیرہ سے گرم کیجاتی ہے تو لرزہ میں خفت ہوتی ہے خواہ نہیں آتا صفت اس کی یہ ہے کہ میعہ
مر افیون جاوشیر فلفل ہموزن لیکر کھمن میں ت کرکے گولی بقدر باقلے کے بنائیں دوسری گولی جاوشیر جند بیدستر دو دو یعنی تخم گزر بری اور
حلتیت افیون عاقرقرحا برابر لیکر بہ ترکیب مذکورہ بالا گولی بنائیں ایک اور نسخہ اس سے بھی عمدہ استعمال کیا جاتا ہے جاوشیر سکبینج انجدان کوٹے
کرانی تخم کرفس فلفل سیاہ ہر ایک ڈیڑھ مثقال برنج زعفران … جند بیدستر فربیون دو مرنانخواہ زنجبیل ہر ایک ایک دانگ تخم حرمل عاقرقرحا ایک مثقال
لیکر شہد میں گولی بنائیں اور بقدر ایک بندق گرم پانی کے ہمراہ کھلائیں - کبھی لرزہ میں شراب گرم اور ادویہ مسخنہ کی حاجت ہوتی ہے اور ایارج کی بھی مسہل میں
ضرورت ہوتی ہے اور معجون سفرجلی اور تمری بھی مستعمل ہوتی ہے ملکہ اگر لرزہ ایک روز درمیان آئے خصوصاً بدون تپ کے اگر ہو تو حب منتن کے پلانے سے شفا
ہوجاتی ہے مترجم کہتا ہے نسخہ حب منتن کا یہ ہے ایارج فیقرا دس درم شحم حنظل قنطوریون دقیق عصارہ قثاء الحمار فربیون جند بیدستر فلفل حلتیت سکبینج جاوشیر
مقل ہر ایک مثقال … آب سداب میں گھول کر گولی باندھیں **تدبیر افراط عرق کے حمیات میں** جو عرق بروز بحران برآمد ہو خواہ بحران بذریعہ عرق
ہونا امکان اسے بند کرنا جائز نہیں اگر حد ضرورت سے بڑھ جائے اور ضرورت بند کرنے کی شدید ہو جائے تو ہر گرم وہ حناقی کریں یا اور کسی ذریعہ سے
ترویح کریں اور مقام عرق کو سرد کریں اگر یہ تدبیر عرق کے بند کرنے میں کافی نہ ہو ضرور ہے کہ بچھونے درست کریں اور گہوارہ میں ہلائیں کہ ہوا ساعت
بساعت ہو پہنچے اور مقام سرد میں اس کی جگہ تجویز کریں جسقدر پسینہ برآمد ہو چکا ہے اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہیں اسلئے کہ بار بار پونچھنے سے زیادہ
اور ادرار اسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے جب غشی پیدا ہوتی ہے اسوقت پونچھنے سے غشی میں زیادتی پیدا ہوتی ہے بوجہ تفتیح مسام کے اور پونچھنے کو ترک
کرنے کی پسینہ نکلنا موقوف ہو جاتا ہے بدن میں روغن گل کی مالش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور روغن بید اور گلنار فارسی یا ایک ایک
روغن ایسا بنایا جائے جسمیں یہی خواہ مازو بھی اور کبھی سیب اور گلاب کے پھول اور گلنار دیگر قوابض پانی میں جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ
اس پانی میں پکایا جائے اور کبھی حب الآس اور گلنار اور کہربا باریک پیکر اور بدن پر چھڑک دیتے ہیں روغن وغیرہ میں تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے
ہیں اور کبھی سرکہ پانی ملا ہو کافی ہوتا ہے اور آب انگور ترش یا گلنار خواہ … مازو جوشاندہ حب الآس آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے
اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب اسے باردہ طلاء استعمال کرنے چاہئیں اور صمغ عربی گھو کر لگانا
مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی قابض چیزوں میں صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلاء کے بعد پنکھے وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے اگر ضرورت
جس کی عرق کی … سے بھی زیادہ ہو ہاتھ پاؤں کے اطراف پر برف کے ٹکڑے رکھتے ہیں خواہ برف میں ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت
ٹھنڈے پانی میں نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہئیے رعایت نہ اندکی تدبیر اگر بذریعہ پسینہ چھوٹ جائے بحران تب کا ہوا ہے لگ کہ بند

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرنے میں جلد سعی کرنی چاہیے اور نا بمقدور جاری رہنا اُسکا بہتر ہو اور حسبِ وقت رعاف کا بند کرنا بنظرِ مصلحت کے ۔ جب ہو حمیات حادہ کی رعاف میں افراط تو
باندھ کر اُن میں پچھنے لگانے چاہئیں اُسی نتھنے کی طرف جدھر سے خون رواں ہو اُس کے بعد اس مقام کی تدبیر کرنی چاہیے جہاں پچھنے لگائے ہوں اور اگر نہ
بذریعہ تدبیر کے رعاف بند ہو سکے تو پچھنے لگانے نہ چاہئیں اور جو قطورات باب رعاف میں لکھے ہیں اُن میں سے کوئی نسخہ تجویز کر کے ٹپکانا چاہیے اور اگر
کوئی امر مانع نہ ہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہیے اُن سرد اجزا سے جن کا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے کبھی اصحاب نبض کو مانند کے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہئے
کہ خوب خلط کر اُن کی تکمیر چلے اس لیے کہ ریح کی شفا رعاف سے بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی دوا کے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ ادویہ
حابسہ بند کیا جائیگا ۔ **تدبیر قے مفرط کی جو حمیات میں عارض ہو** بحران قے کا بھی بند کرنا درست نہیں ہے مگر اسکی کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے
کرائی جائے تو تسلی اور قے دفع ہو جاتی ہے اور اگر حاجت خلط سوزی کی کرے سکنجبین سادہ اور آب گرم ملا کر قے کرائیں تب بھی بند ہو جاتی ہے کبھی تدبیر قے
کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت بجائے سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہے اگر خلط متشرب ہو یعنی تھوڑا پتلا اور کچھ غلیظ اور گاڑھا ہو اسوقت اُلٹی کم
کی صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جائے اور اگر متشرب نہ ہو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق تو ہو مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم
سے دفع ہو جاتا ہے بعد اس کے آب انار میں سے اسکی تعدیل کر دیجاتی ہے اگر اسے قے کرے تو قصداً خواہ بلا قصد پھر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط میں جو خلل
آ جائے اور حرارت میں سکون آئے ۔ اسیطرح جو شربت پودینہ اور انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے کبھی قے کو فقط معدہ کو ٹھنڈا کرنا خارج سے باز رکھتا
ہے جو دوا کبھی اور قے کی تسکین ہے کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر مادہ قے کا متشرب ہو اسوقت استعمال اسکا جائز نہیں ہے اسلیے
کہ معدہ میں ہو اور تشنج پیدا کرے زیادہ تکلیف دیگی لیکن اگر مادہ غیر متشرب ہو تو بھی یہ دوا مادہ کو گرا دیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب ثقل مائل کر دیتی
ہے اور کبھی معدہ کو قوی کر کے بذریعہ قے کے مادہ کو دفع کر دیتی ہے اگر صفرا کا بذریعہ قے برآمد ہونا مداومت کرے اور متشرب نہ ہو استعمال قوابض کا واجب
ہے خصوصاً اضماد بہت سودمند ہوتے ہیں علاوہ ضماد جو انار کی جڑ کے چھلکے اور مازو وغیرہ سے شراب میں پانی ملا کر بنائیں خواہ سرکہ میں پانی ملا کر طیار کریں
سوداوی قے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سرکے میں ڈبو کر معدہ پر رکھتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو جو ادویہ باب حبس قے میں بیان
ہو چکیں ہیں اُنکا استعمال کرنا چاہیے ۔ **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب اسہال میں جداگانہ
سب اُمور ہم بیان کر چکے ہیں وہاں پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو حبس اسہال میں مفید ہے مونگ خواہ مسور ہو خواہ دھنیا بھون کر جوش میں اور پانی
پھینک کر دانہ انار سے ترش کر کے تناول کریں ۔ **پیاس کی تدبیر** یہ ہے کہ سر پر سرد روغن برف سے ٹھنڈا کر کے اسطرح پر ملیں کہ پہلے یافوخ پر
ڈالیں اور کوئی مانع نہ ہو اور سرد پانی سے سر کو برودت پہونچائیں اور لعاب بہدانہ منہ میں رکھیں جو بذریعہ روغن گل کے نکالا گیا ہو خواہ روغن گل
اس میں شریک ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس میں ہوتی ہے زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو اور تخم خشخاش سیاہ و اصل السوس بھی
نافع ہے اور قرابادین میں ایسی کتابیں جو خوب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو فرو کرتی ہے مترجم کہتا ہے اُس کا نسخہ یہ ہو تخم خیارین آٹھ درم کتیرا
چار درم بیاض بیضہ مرغ میں کتیرا بھگو کر بیج کو پیس کر ڈالیں اور گولی تیار کریں اور سایہ میں خشک کریں متن چبائے اور چوسنے کی چیزیں جیسے املی
پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہے اور پیاس جو بوجہ حرارت کے ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی
ہے **سبات جو عارض ہوتی ہے اُس کی تدبیر** جسوقت اُونگھ آتی ہو تو قصہ کہانی کی طرف مشغول کریں اور زور زور سے باتیں کریں اور اطراف کو متحد
تنا باندھیں کہ ایذا معلوم ہو مگر بقدر ایذا ہو کہ اُسکا صدمہ اُٹھا سکے اور کوئی مانع مثل غش اطراف کا نہ ہو اور ایک شیاف لطیف کا حمول کرائیں اگر
طبیعت بستہ ہو اور جسوقت اُسے نیند کی ہو خواہ وفرو ہو جائے درمیان دونوں شانوں کے پچھنے لگائیں اور اُن کے نشتروں میں بھی ٹپکانا مفید ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

تدبیر بیداری مفرط کی خواہ محمومین کو خواہ اور کسی کو اگر بیداری مفرط عارض ہو اُس کی دوا روغن خشخاش اور اُسکا ناک مین پہونچانا تخم کاہو کے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ روغن بنفشہ اور کدو کے خواہ چپانا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون بزرالبنج وغیرہ خواہ سر جھکا کر بخار لینا تر چیزون کا خواہ سونگھنا نیلوفر اور لفاح اور تلیس کا جو دورے بجھ گئی جائے مگر یہ سب تدبیرین اُنہیں لائے کیواسطے کیجاتی ہین خواہ جو نطولات ترطیب دینے والے ہوتے ہین یہ سب باتین ایسی ہین جنھین ہر کس و ناکس جانتا ہے اسیطرح اگر مانع نہ ہو تو شربت خشخاش خواہ سوق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے بعد جب تبرید مخدرات کی دماغ مین پہونچتی ہے بہت سے چراغ اسکے سامنے روشن کیے جاتے ہین اور بہت سے آدمی باآواز بلند باتین کرنے لگتے ہین اور اطراف دست و پا ایسی مدہی سے گرہ لگائے جاتے ہین کہ آسانی کھل جائے اور بندش سیقدر سختی کیساتھ ہوتی ہے کہ اُس سے ایذا ہوپہنچے اور تکلف سے آنکھ بند کرکے سو رہنے کی تکلیف دیجاتی ہے ادھر اس کی آنکھ جھپکی کہ فوراً سب چراغ دفعۃً بجھا دیتے ہین اور یکبارگی سب چپ ہو جاتے ہین اور گرہین اطراف کی فوراً کھول دیتے ہین اور پھر اُسے سونے دیتے ہین۔ اگر نوبت یہان اس نوم کی وجہ سے خفت خواہ سکون ہو جائے ہمیشہ اسکا منہ دُھلائین گے جو شاندہ خشخاش سیاہ اور لفاح اور اُسکی جڑ یعنی یبروح الصنم سے۔ اگر غلط بورقی شور اور بیزمادہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا کہ بابونہ اور اکلیل الملک اور اقحوان اور خشخاش کو پانی مین پکا کر منہ دُھلائین اور اُسکے بخارات پر سر جھکا کر بیٹھین درد شکم کے دفع کی تدبیر خلط صفراوی معدہ پر گرنے سے درد شکم پیدا ہوتا ہے اگر شروع دورہ مین عارض ہو تو تھوڑا سا شربت سیب سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے خشونت زبان کے دفع کرنے کی تدبیر لزوجت جو زبان مین پیدا ہوتی ہے بہت کی لکڑی کی وجہ سے زائل ہو جاتی ہے خواہ بید کی لکڑی اور روغن گل اور طبرزد کے ملنے سے بہانتک کہ ساری لزوجت برطرف ہو علاج کرتے ہین۔ خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور روغن گل سے ملتے ہین کہ سطرح چھیلنے اور ملنے سے نہایت تخفیف پیدا ہوتی ہے اور مرض پر تخفیف تعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور بعد ترکیب کچھ زیادہ وایذا بھی نہین ہوتی اگر زبان مین خشونت خود بخود بوجہ یبوست کے پیدا ہو اور لزوجت کے دفع سے یہ خشونت نہ ہوئی ہو بس چاہیے کہ منہ مین سپستان خواہ گٹھلی آلو بخارا کی رکھے خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک ہے اور مزہ مین شہد سے زیادہ شیرین اُسے منہ مین رکھکے چوسین۔ مترجم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہے جو ہند مین طیار ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصر کی بنی ہوئی دیکھی ہے جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب ملاذ ایاب استاد الکل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سیدی سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا و مولی المؤمنین سمی جدہ ابی عبداللہ الحسین یعنی جناب مولانا سید حسین عرف میرن صاحب قبلہ ملقب بعلیین مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ جقندر سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور قیمتی بکتی ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے عکس سے ایک سُرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اُسکی لطافت جب یاد آتی ہے کمال تعجب ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ مین شاید مصری اور قند وغیرہ ولایت مین کم ہو پہنچتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہین بیان کرتا ہے اب اس زمانہ مین تو ادنیٰ سے اعلیٰ تک بخوبی ہندوستان کی چیزون سے وہان رفعت ہو چکا ہر قسم بغرض اس مصری سے ہو جب قبل از حجامت حکیم بقدر رباطلے لیکر بعد آنہ کے ساتھ زبان پر رکھین کہ ترطیب کامل کرتی ہے اور خشکی و لاغری زبان سے برطرف ہوتی ہے مریض کا منہ اکثر اوقات کھلا رہنا اور چت لیٹنا اچھا نہین اور اس ہیئت پر سونا برا ہے کہ زبان مین خشکی زائد پیدا ہوتی ہے چھینک پے در پے جو آئے اُس کی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہو تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنی بیمار کو تکلیف اور ایذا ہوتی ہے اور بخارات سے سر ممتلی ہو جاتا ہے اور قوی مین ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکتے چھینکتے نکسیر جلنے لگتی ہے لہذا ضرور ہے کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش کیجائے اور اُسکے منہ کھول دیے جائین اور حنک یعنی زیر ذقن کی مالش بشدت کیجائے اور اُن کے سر کھینچے جائین اور شست برخاست کی وضع بدل دی جائے یعنی جیلی وضع سے دوسری وضع کی طرف لائی جائین اور اطراف یعنی کنارے اعضا کے دبائین جائین اور اُن کے کانون مین روغن بکرم مائل بحرارت ڈالے جائین مگر ان روغن کی حرارت مزاج خفیف ہو بہت گرم نہون اور ان کے عضل اور فک یعنی جبڑے کی ترطیب روغن ہائے مرطب سے کرنی چاہیے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ان کے زیر پشت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شے رکھی جائے جسکے رکھنے سے تسکین پیدا ہو اور دفعۃً سونے سے جھکتے جائین اور اسیطرح گلا
غبار اور دخان بلکہ جو شے کہ اسکی بو مین تیزی ہو اس سے اُن کی حفاظت کرنی چاہیئے اور سنوجو کا اور طین بخارا جو طین ماکول ہے اور مینا پوری مٹی بھی
کہتے ہین ہمراہ سنبل دریائی کے بھگو کر سونگھانا چاہیئے درد سر اگر محموم کو عارض ہو اُس کی تدبیر اطراف کو بخوبی باندھین خصوصاً ران کو اور پنڈلی
وغیرہ سے خوب کس دین اور قدمون کی مالش کرین اور شیاف لطیف کا استعمال کرین جو مادہ کو اعلیٰ سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سر لادو سے
سے جو اوپر مذکور ہوئی ہین تقویت سر کی کرین اور کوئی شے مانع از قسم نزلہ اور کھانسی وغیرہ کے نہو جوشاندہ گل سرخ اور بنفشہ اور جو اور برگ
سادہ وغیرہ سے سر کو تر کر دینا چاہیئے اسیطرح بشرط نہونے مانع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سے کرنا چاہیئے اگر
ایسی تدبیرات تسکین اور کم کرنے مین درد سر کے کافی نہون اُسوقت نطولات بعرہ کے ہمراہ ملینیات بھی شریک کرین مثلاً بابونہ خواہ مخدرات کو
اضافہ کرین جیسے خشخاش وغیرہ اور دودھ سر پر بجز اُسوقت کہ تپ اُتر جائے اور کسیوقت جائز نہین ہے بعد زوال تپ کے یعنی بعد گذرنے اس کی
نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو بکری کا دودھ سر پر دوہانا چاہیئے اور اگر قوت ضعیف ہو عورتون کا دودھ اگر بدن مین امتلاء رطوبت جو مورث
ہوتا ہے سبات کا موجود ہو اُسوقت دودھ کے دوہنے سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح جمیع تدبیرات جن سے ترطیب پیدا ہوتی ہے انکا ترک بھی ضرور ہے
البتہ مرطبات کا استعمال اسیوقت کیا جاتا ہے کہ بخار دخانی اٹھتا ہو اور سر مین خشکی پاتی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر مین مثلاً بخارات رطبہ کا ہو مناسب
ہے کہ بذریعہ شیاف خواہ حقنہ کے اسفل کی طرف جذب کرین اور اعضاء اسفل کو باستحکام باندھین حتیٰ کہ خصیتین بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے کھانسی
جو محموم کو عارض ہو کھانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کیواسطے سفوف مین گولیان کھانسی کی اور
لعوق خشخاش جن کی ساخت لعوب باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو ملین اور جن قیروطیون کے استعمال سے تبرید اور ترطیب حاصل
ہوتی ہے جیسے وہ قیروطی جو خالص روغن گل اور لعاب اسبغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جائے اُس کا استعمال کرین بطلان
شہوت طعام محموم کی اکثر سقوط اشتہا کا سبب فساد معدہ مین ہوتا ہے اور انھین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین مذکور ہو چکے پہچان سکتے ہین
اور بذریعہ قے خواہ دست کے اس مادہ کا اخراج بھی ہو سکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبھی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہے کہ انگلی حلق مین ڈالکر
خلط اور مادہ کو جو معدہ مین ہے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کے کرین خصوصاً اگر معدہ سے خواہ کوئی شے کھٹی نکل چکی ہو کہ اسوقت یہ تدبیر بہت
مفید ہے اور جسقدر سقوط اشتہا بوجہ ضعف کے ہوتا ہے اسوقت اُس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیئے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اور انھین
قاعدہ سے جو طریق علاج بالضد مین معلوم ہین ان بیمارون کے پاس ایسی چیزین جنکے بو سے تنبیہ اشتہا ہو ساتھ طرح ہوتی ہے رکھنی چاہیئین اور سونگھانی چاہیئین
جیسے جو کے ستو پانی مین بھگو کر خواہ پانی اور سرکہ مین تر کرکے اور ایسی جوارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے طباشیر خواہ جوارش آملہ وغیرہ
کھلانی چاہیئے اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیئے اور بعضے فواکہ جن کی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بہی بروقت نیم خام ہونے کے ایسے فواکہ بھی
تھوڑے تھوڑے کھلانے چاہیئین اور سرکا اُس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچھلی
اور حلوان سے جو قریص طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور لعوق کے چٹانا چاہیئے اور معدہ پر بعد ایام اولیٰ کے ضمادات لگانے چاہیئین جو فواکہ
سے بنائے جائین اور اُن مین کسی قدر افسنتین اور ایلوا بھی بہ نسبت ادویہ وزن معلوم شریک کیا جائے اور مالش خوشبودار کی معدہ پر بہت مفید ہے
بو لیموس جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بھوکا ہونا ہے جو ع البقر بھی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اسکا علاج شمومات
یعنی سونگھانے کی چیزون سے کرنا چاہیئے اور گل خراسانی خواہ گل ارمنی سرکہ مین تر کرکے سونگھانا چاہیئے اور مصوصات جو ایک غذا خاص مرکب

HAKEEM SHOUKAT ALI

گوشت کھوپڑی پہ اور زکاریون دوسری سے پختہ کرتے ہین وہ سونگھنا چاہیئے اور فقط روٹی گرم گرم اور گوشت بریان کی بو اُن کے دماغ تک پہونچائی جائے اور اطراف مین بندش کیجائے اور کان اُن کے زور سے کھینچے جائین اور بال بھی خوب کھینچے جائین اور تقویت دماغ کی نطولات بمردہ سے کیجائے جو ترطیب بھی پیدا کر سکیں ملے کہ اکثر لوگ ہمیں خواہ جوع البقری بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی ہے اور فم معدہ جس مین بطلان بوجہ مشارکت فم معدے دماغ سے بذریعہ اُن شعبون کے اعصاب دماغ کے (جس کی راہ سے حس معدہ تک پہونچتی ہے) ہوتا ہے یعنی چونکہ دماغ سبب حس مین فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ مین بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اُن شعبون کے بطلان حس ہوجاتا ہے اور تمام بدن خواہشگار غذا کا رہتا ہے گر حس فم معدہ کی خواہشگار غذا کی نہین ہوتی سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد چھیل ڈالیں جلا کرنے والی دواؤن سے ورنہ سرنگ بخارات خبیثہ چڑھ کے مریض کو مبتلائے سرسام کردینگے شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو اسکا علاج چکنی چیزون سرد مزاج اور شیرینی سے کرین غشی جو محموم کو عارض ہو کبھی اُن کو غشی اس وجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہے اور اذیت پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے سیدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کھلائین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے. اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی بروقت غشی کے ہو تھوڑی سی روٹی مرا یکلیم شراب کہنہ ملاکر کھلائیں اور اگر حاجت طعام کی نہ ہو شراب سیب کہنہ جسکے فضول لائی مختلل ہو چکے ہین پلائین فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور قے کرانی بھی نافع ہے دونون پنڈلیون کا باندھنا اور ہاتھ پاؤن کا گرم پانی مین رکھنا مفید ہے اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضائے حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو جسمین انار بھی شریک ہون ٹھنڈے ٹھنڈے فوراً کھلانے چاہیئیں ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو ضیق نفس ان لوگون کو یا بوجہ عروض تشنج اور خشکی عضل نفس مین بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق مین اُترتا ہے اُس سے ضیق نفس عارض ہوتی ہے یا اُسی بچے مین جو دماغ سے عضلات تنفس تک آتا ہے غلبہ ضعف کا ہوتا ہے لہذا نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج ایسے مرہم سے کرنا چاہیئے جس سے خشکی دفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزون سے جو انصباب مادہ خانقہ کو منع کرین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل کرین اور جس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اُسکا علاج کرین اور مالش گردن مین ایسی چیزون کی کرین جن سے تبرید اور ترطیب حاصل ہو اور بیشتر معدہ پر بھی شل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل و روغن گل وغیرہ ملاکر رکھا جاتا ہے شدت کرب جو محموم کو عارض ہو اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اسمین ایک لذع اور چبھنے والی چیز پیدا ہوکر اذیت اُس کے قلب تک پہونچتی ہو کہ ایسی صورت مین معدہ کی تبرید اُن غذاؤن سے کرنی چاہیئے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہین اور ٹھنڈی ہوا پنکھے وغیرہ سے اُن کی تزویج کرنی چاہیئے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہان اُنکا بستر اور خوابگاہ تجویز کرکے بچھونے پر کونپل اور شاخین سرد مزاج درختون کی اور بھی سرد پھول جیسے گلاب نیلوفر وغیرہ بکھیرے جائین خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب نضوحات ہون یعنی عرق خواہ پانی جو خوشبو اور سرد چیزون سے نکالا گیا ہو اکثر کرب میں ان لوگون کو خشخاش بارد و نافع ہوتے ہین جو آب کدو اور خیار آب برگ خرفہ سے مع آب حی العالم اور روغن گل کے طیار کیجائین دشواری نوالا اُتارنے کی جو محموم کو عارض ہو نوالہ خواہ لقمہ اتارنے مین دشواری اگر حمی حادہ مین پیدا ہو فصد کرکے تھوڑا سا خون نکالڈالنا چاہیئے اور سرکا اور کا ہوئے سبز پختہ کرکے غذا دینی چاہیئے اگر اس تپ مین کسیقدر اشتہاء طعام مین جو دست ہو اور اچھی طرح مریض کھانے کو کھاسکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر ایسی غذا جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیئے اور اگر باوجود عسراز درد کے قبض بھی ہو حمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت مسہل سنگین کے برد اطراف جو محموم کو عارض ہو اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے پیٹھ جاتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ساتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور حرارت اندرونی کی تیزی سے بخارات سر پر چڑھنے لگتے ہیں ایسے وقت میں چاہیے کہ ان کے ہاتھ پاؤں گرم پانی میں رکھیں
جائیں اور آب سرد پینے کو دیں بیان عام حمی صفراوی کا صفراوی تپ کی تین قسمیں ہیں غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ غب دائرہ یا خالص ہے فقط عفونت
صفراوی سے پیدا ہوتی ہو یا غیر خالص ہے کہ صفرائے غلیظ سے جس میں آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہو مگر خلاف دونوں خلط یعنی صفرا اور بلغم کا ایسا ہو
ہو کہ دونوں مل کر ایک ہو جائیں اور اجزا میں تفرقہ باقی نہ رہے اور یہی اتحاد فارق ہے درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلئے کہ شطر الغب کی پیدائش
دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونوں جدا جدا ہوتے ہیں اور اس تپ یعنی غیر خالص کا باعث ایک ہی مادہ ہے جو مرکب دو مادے ہو یعنی بلغم اور صفرے سے
اور گرم کا اختلاط خلط ایسے بخوبی ہو جائے اور بدشواری جدا ہو سکیں اور اس مرکب مادہ میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکبہ کا
دشوار ہوتا ہے اور دیر میں ہوتا ہے اور چونکہ شطر الغب میں دونوں مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہیں دونوں تپ کی نوبت بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص
میں بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اس قدر دیرپا ہو جاتی ہے کہ ایک شش ماہی تک زائل نہیں ہوتی اور اکثر بوجہ اس
تپ کے اعضا میں ترہل اور ڈھیلا پن اور طحال کی مقدار بڑھ جاتی ہے محرقہ لازم ہے مگر اسکی کمی بیشی کا فرق محسوس نہیں ہوتا اور اعراض اسکے بہت شدید
ہوتے ہیں اسلئے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کے رگوں میں فم معدہ کے خواہ اطراف جگر میں خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ
محرقہ کا مادہ انہیں شریف اعضا میں ہوتا ہے جو قریب قلب کے ہیں اور غب دائرہ میں عفونت صفرا گوشت خواہ جلد میں ہوتی ہے جو قلب سے دور ہیں اور غب لازم
میں مادہ مرض پھیلا ہوتا ہے تمام بدن کی ان رگوں میں جو قلب سے دور ہیں پیاس بشدت اور کرب اور قلق اور بیداری زبان تلخی و ان ہونٹھ کی خشکی اور انکا
پھٹ جانا اور سر پر سب اعراض صفراوی حمیات میں بہت ہوتے ہیں اور طبیعت اکثر اوقات مائل بخشکی ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے اسلئے کہ مادہ
صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی پیدا ہو یا ظاہر بدن کی طرف آتا ہے جس وقت بذریعہ عرق کے بحران ہو

غب مطلق کا بیان اور اسکو طرطاؤس بھی کہتے ہیں نوبت غب دائرہ پہلے قشعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں پھر سردی
لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہے بہ نسبت اور لرزوں کے کہ اس لرزہ میں بالکل سردی نہیں ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب
سردی اس لرزہ میں محسوس ہوتی ہے اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہاں مادہ تپ ٹھہرا ہو متوجہ ہو کر بیٹھ جاتی ہے اور بیرون
جسم برودت محسوس نہیں ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھتے ہیں اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اس میں سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ
کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہے غب دائرہ کے پہلے تین چار اول نوبت میں لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور رحمی ربع میں
اس کا بالعکس ہے ایضاً غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع میں اسکے
برعکس ہے اور پسینہ غب میں بروقت اترنے نوبت کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بنارنجی کے ہیں یا وہ غلیظ قوام نہیں ہوتا
مگر اینکہ غب غیر خالصہ ہو تو پھر البتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہے حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتھ لمس پر جتنی دیر تک رکھا جائے
التہاب کی زیادتی نہ ہوگی بلکہ آناً فاناً کمی التہاب کی محسوس ہوگی اور محرقہ میں دمبدم التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کہ غب میں پیدا ہوتے
بیداری بدون گرانی سر کے مگر بعض اشخاص غب غیر خالص میں کہ سرگرانی بھی ہوتا ہے پیاس اور غضب اور تنگی بولنا کسیکا ناگوار اور نبض میں حدت اور
سرعت باعتبار نبض جمیع حمیات کے اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اس لیے کہ خلط صفراوی نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت
منتہی کے اختلاف میں زیادتی پیدا کرتی ہے مگر اختلاف نبض کا غب میں تمام حمیات خلطی سے کم ہوتا ہے اور باوجود نبض میں صلابت بھی
ہوتی ہے اور قوت بھی نبض میں بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض میں سوائے ایک اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اُسی نے تپ پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع نہیں ہوتا۔ ابتدا میں ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پھیل نہ جائے نبض میں تضاغط یعنی تنگی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں قوت اور سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اتنا زائد نہیں ہوتا جتنا غب کے وجود پر سن اور عادات اور بلد اور پیشہ اور سحنہ یعنی انداز جسم کا اور فصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہو وہ بھی دلیل غب کے وجود پر ہوتا ہے اگر دو غب مرکب ہو جائیں ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہوگا پس جو شخص غب کی شناخت میں رعایت نوبت کی کرے اسے غلط واقع ہوگا بلکہ واجب ہے کہ ذریعہ شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کو ان دلائل کی تائید اور تائید میں رعایت کرے غب کے بیماروں کو کبھی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انھیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگر کے کوئی شے جوش میں آرہی ہے

فرق درمیان غب خالص و غیر خالص

غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے اور اسکی نوبت چار گھنٹے سے بارہ گھنٹے پر ختم ہو جاتی ہے اور بارہ گھنٹے سے بہت زیادہ نہیں ٹھہرتی پھر اگر زیادہ ٹھہرے غب غیر خالص ہے اور اس کی نوبت کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن میں بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی پراگندہ ہوتی ہے حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہیں اسیطرح غب خالص کی تدبیر میں اگر غلط واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہیں رہتی اور اکثر بوجہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت میں بوجہ واقع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے دفع ہو جاتی ہے بشرطیکہ قے خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہو جائے اس تپ میں نضیج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ ساتویں روز ظاہر ہوتا ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھنا چاہیے اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا کرے وہ بھی غیر خالص ہے غب خالص کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت میں بہ نسبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور منتظم نسبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص میں تزید مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے اسیطرح اگر چند نوبت پیہم بر نہج واحد طلا کی پیشی اعراض کے واقع ہوں غب خالص خیال کرنی چاہیے۔ جملہ علامات حمی کی طولانی ہونیکے بھی بیان ہو چکے اگر ابتدائے تپ میں لرزہ شدید اور چبھنا کا سوزن کا پایا جائے اور اترتے وقت عرق کثیر برآمد ہو پھر اس تپ کی غب خالص ہونے میں ہرگز شک نہ کرنا چاہیے غب خالص میں اگر مریض پانی پیتا ہے اس کے بدن میں ایک قسم کا بخار رطب اٹھتا ہے گویا پسینہ نکلا چاہتا ہے اور اکثر جسم کے پسینہ برآمد ہو جاتا ہے غیر خالص میں سرگرانی زیادہ اور امتداد پیدا ہوتا اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گھنٹے تک ہو پہنچتا ہے جس قدر زمانہ اٹھائیس گھنٹے میں باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کے ہوتا ہے مثلاً اگر بیس گھنٹے نوبت رہے تو اٹھارہ گھنٹے سکون اور فترت ہوگی اور جو بیس گھنٹے کی نوبت میں فترت بھی چوبیس گھنٹے ہو اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے ہوا اسیقدر اسکو خالص سے دوری ہوتی ہے اور ترکیب سے قرب اور غب غیر خالص میں نضیج مادہ کا دیر میں ظاہر ہوتا ہے اور سحنہ بدن میں ضعف یعنی دبلا پن اور لاغری ظاہر نہیں ہوتی اور بیشتر یہ تپ بدون آمد عرق کثیر کے اتر جاتی ہے اور اکثر بدون لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت اُس تپ کی ایسی قوی نہیں ہوتی جیسی غب خالص کی اور تزید اسکا یعنی مقدار نوبت کی زیادتی مستوی اور برابر نہیں ہوتی وقت میں تقدیم پیدا ہوتا ہے کبھی ہو جاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ میں کم ہوتے ہیں

غب لازم کا بیان

شناخت اُس کی یہی ہے کہ باوجود یکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کر کے نوبت میں شدید ہو جاتی ہے اور جو اعراض غب کے اوپر کے بیان ہوئے اُن کی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہے جالینوس کی رائے یہ ہے کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہے ہم کو اس رائے میں کچھ خدشہ ہے آئندہ بحث حمی دم میں ذکر کریں گے علاج غب خالص کا پہلے جو قواعد اور علاج حمیات میں بطور عام بیان ہوئے انھیں یاد رکھے جو چار قسم اسہال خواہ تنقیہ یا دوا موترین کی مراعات تپ میں ضرور ہی کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا میں مسہلات قوی خواہ استعمال مسہلہ کی اجازت دیتا ہے اُس کے قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے ہاں اگر وہ ضرورت ہو جو ہم نے بیان کی ہے کہ مرض نضیج ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسوقت مضائقہ نہیں بلکہ ابتدا مین بہت جلد کسی قدر تلیین طبیعت مغز ہندی وغیرہ سے بمقدار بارہ تولہ تمنشا آب گرم مین تمام شب بھگو کر صاف کرکے شیرخشت یا ترنجبین ڈال کر پلائین خواہ آب انارین اور سکرے اوریا جوشاندہ عناب ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ برآوردہ یا زلال آلوئے بخارا ہمراہ ترنجبین اور شیرخشت کے خواہ شربت بنفشہ اور تخم لعاب اسبغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ ازلاق اور تلیین دونون کرتا ہے یا تلیین بذریعہ جوشاندہ عدس اور بلاب کے کرین اور حقنہ ہائے نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان مع اسوس بروغن بنفشہ اور آب برگ چقندر روغن بنفشہ اور بورہ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے تلیین اور ادرار وغیرہ سے اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہے اسلئے اچھا ہے کہ آب جو خواہ کوئی اور غذا بدون تلیین کے نہ دی جائے علاوہ یہ ہے کہ مسہل کا استعمال ابتدائے غب خالص مین اتنا مضر نہیں ہے جسقدر اور حمیات مین اگرچہ عالم خواہ فساد مسہل کا عظیم ہو اگر ممکن ہو تین دورے تک فصد نہ کرین تو بھی کرنا چاہیئے۔ اور اسیطرح اگر مرض مہیاج ہو اور بدون فصد کے خوف ضرر زیادہ ہو اس مین فصد کرنا چاہیئے پس جو خطا تدبیر ان فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہی بنسبت اُس خطا کے جو ترک مین اس تدبیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مرض مین کسی طرح تحریک کیجائے مگر کسی ضرورت سے اور غذا نہ دیجائے مگر بعد حصول شرائط مذکورہ کے اور ادرار بول کا شیرجات تخمہائے مدرہ سے کیا جائے اور اسکا لحاظ رہے کہ بروقت نوبت آنے کے مریض گرسنہ ہو بلکہ اُس کے معدہ مین کوئی شے ہضم یافتہ بھی نہ ہو بلکہ واجب ہے کہ ہر صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جائے اور اُس کے دو گھنٹے بعد آب جو۔ مگر یہ تدبیر اُس دن کی ہے کہ جو روز نوبت نہ ہو اور بروز نوبت بعد نوبت کے سکنجبین کا استعمال بہتر ہے اسیطرح پاؤن کا گرم پانی مین رکھنا مناسب ہو بعد نوبت کے تاکہ بقایائے حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لائے۔ مجھے پسند ہے کہ اواخر ایام مین ہمراہ سکنجبین کے شیرجات بزور بارد کے جو مدر بھی شریک ہون خواہ قبل از نوبت تین چار گھنٹے سکنجبین پلائی جائے اور بعد نوبت کے آش جو کا استعمال کیا جائے اگر تدبیر لطیف کی ضرورت ہو آب انار آب تربوز وغیرہ پلایا جائے کہ بجائے غذا کے رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہو چکا کرنی چاہیئے اور جسقدر منتہی قریب ہو تلطیف زیادہ کیجائے اور ایام اوائل مین آش جو کھلائین خواہ سرد پانی مین روٹی کے ٹکڑے بطور سلم ٹکڑے کھلائین خواہ اسکو چھان کر رقیق کرکے کھلائین اور کبھی مونگ خواہ مسور کا خشکہ بنایا جاتا ہے اگر معدہ مین غذا ترش ہو کر فاسد ہو جاتی ہو تو اسوقت دوسری قسم آش جو کی جو بہت رقیق نہین ہوتی نہ دینا چاہیئے پھر اگر اسکے پلانے کی حاجت شدید ہو تھوڑی سی بیخ کرفس اسمین جوش کرکے ڈالین کہ قوی ہو جائیگی اور اگر معدہ کی برودت اس سے بھی زیادہ ہو اور تپ بہت شدید اور صفراوی محض نہو موجب تجویز صاحب بقراط کے تھوڑی سی مرچ سیاہ آش جو مین شریک کرین اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہو جائے کہ بحران قریب ہے فقط آش جو اور آب انار سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیئے تو اکہ جو لائق ایسے محموم کے ہین انار شیرین اور میخوش اور آلو بخارا پختہ اور خام اور زرلوز اگر ہم پہنچے تو نہایت نافع ہو اور لذیذ بھی ہے طبیعت کو نرم کرتا ہے اور مدر بھی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اور پسینہ بھی نکالتا ہے۔ اور کبھی ککڑی جسے اہل دیہات بھٹوا کہتے ہین ایسے وقت مین مضر نہین کرتی ترکاری مین کدو کھیرا ککڑی کا ہونا ہے یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ کبھی غب مین غذائے مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ مین پائے تیہو اور خصیہ مرغ اور دماغ بزغالہ یعنی بھیڑ کا بشرطیکہ ثقل نہ ہو خواہ زردی بیضہ کی کھلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزون سے ترطیب بالذات حاصل ہوتی ہے یا غرض تبرید اور ترطیب دونون ہوتی ہین جس طرح شیرہ دیتے ہین مگر تبرید مین شیر از حد افراط جائز نہین ہے خصوصاً ابتدائے غب مین مگر اسکے التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہو جانے کا خوف ہو جب بحران کا وقت اور اُس کی آمد دریافت ہو جائے اور بول مین نضج معلوم ہو یعنی رسوب محمود پیدا ہو جیسا فن کلیات مین بیان ہو چکا ہے اسوقت خیال کرنا چاہیئے اگر طبیعت بقدر غالب آچکی ہے کہ جس طرح نضیج کیا ہے خود بحران بذریعہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اگر خواہ کسی اور طرح کے مادہ منضج کرے گی اور زوال مرض کا ہو جائے گا تو نیا اچھی بات ہو ورنہ ایسی تدبیر علاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ ادرار پر خواہ اسہال یا قے اور عرق پر اور جو دورا اطلاق توجہ طبیعت ہوا سے ہرگز روکنا جائز نہیں ہے اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کی طرف ظاہر نہ ہو طبیعت کو اجزائے مسہلہ دینے مناسب ہیں مثلاً سقمونیا بقدر یک دانگ جلاب میں شریک کر کے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زرد لال تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب مع بیج کاسنی اور رازیانہ املتاس کے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے اور ان اجزاء کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے۔ قرص طباشیر مسہل بھی ایسے مریض کے مناسب طبع ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے ہلیلہ زرد خستہ بر آوردہ چار درم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا ایک دانگ سفوف کر کے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے بعد از مسہل مبردات کا استعمال کرنا چاہیے اگر التہاب شدید ہو اور استفراغ ہو چکا ہے تو مطفیات قوی کا پلانا مضر نہیں ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیریں بیان ہو چکا اور کبھی یہ التہاب فقط ضماد بارد جگر پر کرنے سے دفع ہو جاتا ہے۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہیں اور بعد نضج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادت غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غب میں قبل از نضج کے حمام میں غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہیں ہے جیسے اور حمیات عفنہ میں خطا ہے۔

حمام وہی مناسب ہے جس کی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبو اور تر ہو کہ اس میں بہ آسانی عرق برآمد ہو اور قلب میں حرارت حمام سے التہاب پیدا نہ ہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی میں ملا کر بدن میں بخوبی مالش کی جائے۔ دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں بلکہ بہت جلد نکل آئیں دیر تک ٹھہرنے سے تو چند بار جانا بہتر ہے۔ نکلتے وقت نیم گرم پانی سے بدن بھگونا خواہ اس میں غوطہ لگانا اور اتنا ٹھہرنا جب تک ناگواری پیدا نہ ہو بہتر ہے جب حمام سے باہر آئیں شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جس میں پانی کی آمیزش زیادہ ہو کپڑا وغیرہ اوڑھ کر بیٹھیں کہ خوب سا پسینہ نکلے گا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہوگا نضج پائے گا بعد اسکے غذا بارد رطب اور بقولات بھی اسی مزاج کے کھائیں گے بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے میں کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہو جائے یا ٹوٹ جائے باقیماندہ کیفیت سکر کی جو خفیف ہوتی ہے شے محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اس میں سرایت کر کے نافذ ہوتی ہے تھوڑی سی تسکین باقیماندہ کی تدارک میں بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کرتی ہے اگر اعراض شدیدہ مثل پیاس اور درد سر اور بے خوابی وغیرہ کے ہوں ان کا علاج تو فرداً فرداً بیان ہو چکا اور اگر بعد بحران کے کسی قدر حرارت باقی رہ جائے کہ لازم ہو اس وقت سکنجبین سادہ مع عصارات مبردہ کے دینا چاہیے خواہ انہیں بزور بردہ جوش کر کے داخل کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق میں ہوتا ہے اس لیے مراعات احوال نضج کی اور خبرگیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بھی بذریعہ سکنجبین بزوری جس میں تخم خیار اور تخم کاسنی خصوصاً دونوں کو نیم کوب کر کے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور کے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے اور تلطیف غذا کا خیال غب لازم میں زیادہ رہے اور نرم حقنہ آئندہ میں استعمال کیے جائیں اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر میں نرمی و ملاطفت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا میں تجویز نہ کیے جائیں خواہ جو ادویہ قریب بہ مسہل ہیں ان سے بھی احتراز واجب ہے ہاں بقدر شربت بنفشہ مضائقہ نہیں اور آب فواکہ جو مسہل خواہ ملین ہیں اور سوائے حقنہ ملینہ کے اور کسی طرح کی ملینیں خواہ مسہل کا استعمال درست نہیں ہے

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص میں فرق ہے وہ ایسے امور ہیں کہ جمیع حمیات باردہ میں شریک ہیں انہیں امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزوں کی اجازت غب غیر خالص میں نہیں دی جاتی ہے اور غب خالص میں اُن کی اجازت دیتے ہیں مثلاً غب خالص میں بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہے خواہ اگر کسیقدر انتظار نضج کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

غب خالص میں کریں تو انتظار انحطاط کا اثر نہیں کرتے۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص میں جائز ہے اور غیر خالص میں بالکل ناجائز ہے اسلئے کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مخلوط ہوتا ہے اور حمام بلغم ناپختہ کو اس مادہ سے ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گر رہا ہے اور وہ گر کے ردی مادہ متعفن خلط سے ملتا ہے اور بقدر لطیف متحلل ہوجاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا ہے یہ بھی فرق ہے کہ غب خالص میں غذا ہر روز دینی چاہیئے اور غیر خالص میں غذا خواہ وہ چیزیں جو قریب بغذا ہیں جیسے آب جو جو پتلا ہو ایک دن چاہیئے اور ایک دن نہ چاہیئے جدور نوبت ہو۔ غیر خالص میں غذا ایسی جو مادہ کے خمیر میں ہو اور کسیقدر سخونت بھی پیدا کرے جائز ہے اور ابتدائے مرض میں غذائے غلیظ بھی درست ہے بخلاف غب خالص کے کہ اسمیں اسقدر تغلیظ جائز نہیں ہے پھر جب تلطیف غذا کیجائے تو جتنے چڑھتے اسقدر تلطیف ہوسکتی ہے کہ اتنی غب خالص میں درست نہیں ہے اور غب غیر خالص میں اگر اوائل میں غذائے غلیظ کا موقع نہ ہو اور تلطیف کریں تو غذائے لطیف دینے سے جو کار ہنا بیمار کا انسب ہے بخلاف غب خالص کے کہ اسمیں یہ بات درست نہیں۔ بتبرید بھی غب غیر خالص میں بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے اور ابتدا میں تیز حقنہ سے استفراغ بھی غیر خالص میں جائز ہے اسہال قوی میں انتظار نضج کا بخوبی کرنا پڑتا ہے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیئے۔ اور آب جو میں اور سکنجبین بزوری مثل تخم کرفس وغیرہ کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے غب غیر خالص میں جائز ہے جس طرح کسی معدہ میں غذا ترش ہونیکے سبب سے آمیزش ترش کا جواز اوپر مذکور ہو چکا ہے بلکہ غب غیر خالص میں اس سے بھی قوی تر چیزیں آب جو میں پڑ سکتی ہیں تا اینکہ مثل بیشتر زوفائے خشک اور سعتر اور فوتنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرنے کی بحسب مزاج ضرورت ہوتی ہے۔ جسقدر ان کو بہت سود مند ہے اگر آب جو کیا تھم پکایا جائے اور آب نخود اور آب جو میں ملاکر بھی مفید ہے اور آخر میں فطچے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسی قدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفرا سے کس قدر ہے کہ بطریق اسکے علاج میں اختلاف کیا جائے اگر تھوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہے تو پھر معالجہ میں تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیئے جب قارورہ غب غیر خالص میں غلیظ ہو جائے تو فصد کرنی چاہیئے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہیں ہے غب غیر خالص میں بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے جو مسہل اول میں اس تپ کے دیا جائے اور مزاج اسکا معتدل ہو ان اجزا سے ترکیب اس کی اچھی ہے گلقند کو پانی میں پکائیں اور سکنجبین اس میں داخل کریں اور بیشتر گلقند اور سکنجبین میں املتاس بھی شریک کیا جاتا ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تربد داخل کیا جائے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو ابتدا میں حقنہ کا استعمال مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اور قسم کے مسہلات کے اجزا حقنہ کے یہ ہیں گوکھرو بابونہ چقندر قرطم یعنی کر بنفشہ سپستان انجیر تھوڑا سا زہر اور ان اجزا میں املتاس اور روغن کنجد اور لبوب حارہ وغیرہ بھی شریک کریں اور کبھی ان مذکورات میں سے ایک ہی جزو کی حاجت ہوتی ہے بحسب کی بعد جس ہوا کے غب خالص سے یعنی جسقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اسیقدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت زیادہ ہوگی۔ نضج کی مددگار دوا جیسے کہ سکنجبین جسمیں کسیقدر گلقند شریک کریں خواہ سکنجبین عسلی اور بعد مرہ منضج کے طبیخ افسنتین پینا چاہیئے کہ وہ نفع کرے اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی اسیطرح آب رازیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین کے بھی نافع ہے اگرچہ دہ دن سے یہ تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص ورد صغیر جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہوا اور اسکا استعمال کچھ مضر نہیں اور اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہو جائے پھر بدون استعمال قرص غافث کے چارہ نہ ہوگا اور جوشاندہ غافث کا بھی ضرور دینا چاہیئے کہ اب زیادہ تفتیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شریف کی تسخین کماد یعنی سینک کے ذریعہ سے کرنی چاہیئے اور اگر ضماد سے تسخین کریں ہو سکتا ہے اور مراق پر ان کے ضماد منضج اور مرخی لگائیں اگر اس مقام پر تمدد خواہ کسی طرح کی سختی وغیرہ عارض ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسی تدبیرات کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نضج ہو چکا پھر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہئے۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کے کچھ گرانی شراشیف
میں یا پہلی طرف پائی جائے اُس سے خوف نہ کرنا چاہئے اور یہ سفوف جدید ایسے وقت میں یہ ہیں ایارج پانچ درم تربد سات درم آب برگ
کاہو یا کاسنی اور غافث تین درم تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی ہر ایک پانچ درم کوٹ چھ کر آب کرفس میں گولی باندھ کر خشک کریں اور دو درم مقدار شربت
مقرر کریں اور یہ قبیل یہ جوشاندہ مجرب خاص ہمارا ہے۔ غافث اور افسنتین اور ہلیلہ کابلی ہر ایک پانچ درم تخم خربزہ تخم خیار تخم کرفس اونٹ کٹارا
بادآورد ہر ایک دس درم تربد ایک درم املتاس چھ درم زبیب خستہ برآوردہ بیس عدد سپستان تیس عدد انجیر زرد دس عدد گلقند جو گلاب ہی سے
بنی ہو پندرہ درم بر رسم معمول سب کو جوش دیں اس قدر پانی میں جو ان اوزان کو مناسب ہو اور ایک بڑا پیالہ لبریز کریں اور سقمونیا
بقدر ربع دانگ کے اضافہ کریں اور پلا جائیں۔ کبھی جلاب ایسی دوا کی ہوتی ہے جو ایک جہت سے قوی ہو اور ایک جہت سے ضعیف ہو قوت تو اسکی
اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ خلط لزوجت دار چسپی ہوئی کو بقوت نکالے اور ضعف کی وجہ سے کہ دفعۃً بہت سا مادہ خارج نہ کرے
اور یہ صفت قوی اور دست آور دوائیں جب مقدار کم کر کے استعمال کریں پیدا ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ اخلاط ردی جو قابل استفراغ ہے اُسے چند
دفعہ میں نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال کے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تھوڑی بھی
مستعمل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال میں آتی ہے۔ تھوڑی سی اگر پلائی جائے کم دست آئیں گے اور بہت پلانے سے زیادہ دست
آئیں گے سلاقات یعنی جو دوائیں عصارہ کی اولی کسی چیز کی ہیں اُن کی مقدار قلیل سے بیشتر کچھ برآمد کار نہیں ہوتا۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف
کی بیان ہوئی مثل تربد کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جائے بقدر حاجت کے خواہ تھوڑا زیادہ دو کے لیں یا اس سے زیادہ بمقدار استعمال کریں اسطرح کہ گلقند میں ملا کر کھائیں
خواہ خیار شنبر یا ترنجبین یا وزن بقدر مناسب شریک کریں یا گلقند موصوف کے ہمراہ پلائیں خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت انار ترش و شربت ... حمل کریں یہی حمی محرقہ جسکا نام
قاوسوس ہے محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم ہیں ایک محرقہ صفراوی ہے کہ اس کا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے یا
خواہ اُن عروق میں جو متصل اطراف قلب کی ہیں خواہ وہ رگیں جو گرد و نواح معدہ کے ہیں اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہے۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے
ہوتی ہے جس کی عفونت نواحی قلب کے عروق میں ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے جیسا کتاب ابیذیمیا میں لکھا ہے بلغم شور کی پیدائش جیسے
کلیات میں بیان ہو چکی ماہیت بلغم سے بآمیزش صفرائے حادہ کی ہوتی ہے پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہے اُس کی رمادیت بلغم کی
ماہیت سے ملکر شوریت پیدا کرے گی اس لیئے کہ نمک کی پیدائش بدون رمادیت اور مائیت کے نہیں ہوتی جیسا کلیات میں ثابت ہو چکا
ہے مترجم کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہو کہ چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب میں بظاہر دشوار ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل
کیا وجہ اسکی یہ ہو کہ یہ بلغم بمنزلہ صفرا ردی کے ہے اور جس طرح غب خالص مرکب بلغم اور صفرائے ردی سے ہوتی ہے یہ تپ بھی رمادیت
صفرا اور مائیت بلغم سے ملکر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اُسی سے پیدا ہوتی ہے متن چونکہ حمی محرقہ میں بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے
ہیں اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہے غب کی مدت سے مشائخ کو با وصف باقی ہونے مزاج شیخوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض
ہوتی ہے اگر شاذ و نادر کسی کو عارض ہوئے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیئے کہ یہ تپ اُن میں ... سبب ہی کے جو دفعۃً اُن کی طبیعت کو فنا
کردے عارض نہیں ہوگی اور پھر چونکہ قویٰ اُن کے نہایت ضعیف ہوتے ہیں اس مرض کی تکلیف شدید کے متحمل نہیں ہو سکتے بایں وجہ
ہلاک ہو جاتے ہیں مترجم نے بچشم خود شہر گوالیار میں ایک شیخ نوے برس کا ایسا قوی دیکھا ہے کہ اُس کی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر بقدر
سریع اور قوی تھی جس طرح شبان کی ہوتی ہے اور اشتہائے طعام اور استمرا بھی اُسکا جوان قوی سے زیادہ تھا اور سبب اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوت کا استعمال بعض ادویہ بند یہ کا تھا وہ شخص وجع مفاصل میں گرفتار تھا مگر سبد مصیبوں پر لا اعانت خود چڑھ کر آیا تھا اور خلط صفراوی کے بہال سے اُسکا وجع مفاصل جوا۔ اسیوجہ سے قید لقائے مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہے متن جوان اور لڑکوں کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے گر لڑکوں میں تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہے اسلئے کہ اُن کا مزاج مرطوب ہے کبھی لڑکوں میں جب یہ تپ پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اُٹھتے ہیں کہ اُنکی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنی بخوبی اُٹھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جائے بقراط نے فصول میں بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ میں رعشہ عارض ہو جائے تو یکی بیہوشی اور اختلاط حواس تپ کی وجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہیں۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ دماغ میں گرمی زیادہ ہو پہنچتی ہے اور عصب بھی زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی محتمل ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا سبب رعشہ کے سبب سے ہوتا ہے کہ مواد حارہ دماغ بطرف عصب کے ریزش کرتے ہیں اور دماغ صاف ہو جاتا ہے اکثر تپ محرقہ کا زوال قے خواہ دوانی شکم اور رعاف سے ہوتا ہے علامات اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات یعنی زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض میں شدت ہوتی ہے کہ پہلے زبان میں خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعدازاں سیاہ ہو جاتی ہے پسینہ سوائے بوقت بحران برآمد نہیں ہوتا۔ پیاس بہت ہی بیتابی کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تپ محرقہ میں تھوڑی سی کھانسی پیدا ہو تو پیاس میں تسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ میں پیاس جھوٹی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہے جب پھیپھڑے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کھانسی کے ہوئی نرم گوشت مثل لغانغ اور مری سے جو تری اُس پر ٹپکتی ہے اُس تری سے بھیگ کر حرارت اپنی بجھا لیتا ہے اور پیاس بھی زائل ہو جاتی ہے حرارت تپ محرقہ کی اکثر جسقدر باطن میں شدید ہوتی ہے اتنی ظاہر میں نہیں محسوس ہوتی اور تشنگی جھنا کی بہ نسبت اور تپوں کے محرقہ میں کم ہوتی ہے محرقہ صفراویہ میں اعراض ویہ شدید ہوتے ہیں مثل بیداری اور قلق اور احتراق یعنی سوزش اور رعاف اور درد سر اور کنپٹیوں کا دھمکنا آنکھوں کا اندر بیٹھ جانا اور براز میں صفرائے خالص کا برآمد ہونا بھوک بالکل نہ ہونی اور لڑکوں کو جب یہ تپ عارض ہوتی ہے دودھ منہ میں نہیں لیتے بلکہ چھاتی کی طرف سے منہ پھیر لیتے ہیں اور جسقدر دودھ بھر لیا جائے فاسد اور ترش ہو جاتا ہے علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پھر جلدی مناسب ہے اس لیے کہ مہلت اس تپ میں کم ہے مگر پورا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیئے فصد سے کبھی محرقہ میں بھڑک زیادہ بڑھ جاتی ہے اگر صفرا بمقدار کثیر برآمد نہ ہو اور کبھی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ میں کدورت اور حمرت زائد ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے مگر تپ محرقہ تلطیف تدبیر کی زیادہ و لائق ہے اور جو چیز کھلائی پلائی جائے برف وغیرہ میں خوب سرد کر کے دینی چاہیئے اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پھر تدبیر غلیظ بھی درکار ہوتی ہے پھر اچھی طرح غذا دینی چاہیئے اگرچہ بظاہر مریض شکایت بھوک کی نہ کرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہ ہو خصوصاً جس شخص کے بدن سے اجزا کثیر گھلتے جاتے ہوں اس لئے کہ اکثر اس تپ میں بولیموس یعنی سقوط اشتہائے طعام بھی عارض ہو جاتا ہے اور ابتدا میں اس تپ کے تحلیل قوی کی طرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اُن کے جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی ہے کبھی یہ تدبیر اچھی ہوتی ہے کہ جس وقت کسی قدر تپ کے عوارض میں کمی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہیئے اسطرح پر کہ تھوڑا آب لال تمر ہندی اُس میں قند سے کافور حل کر کے پلا دیں اور پھر وہ سو جائے میں پسند کرتا ہوں تبرید قوی کے واسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خرفہ خواہ شیرہ تخم کاسنی اور آب زرشک ان کے واسطے بہت سودمند ہے اور ٹھنڈا پانی پلانے کے جو شروط اوپر بیان ہو چکے ہیں ان کا لحاظ کر کے پلانا چاہیئے پھر اگر مانع نہ ہو یہاں تک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہو جائے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود نہایت تشنگی کے پانی طلب نہیں کرتے ہیں اسواسطے واجب ہے کہ گھونٹ گھونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جائے جب اُن کی زبان سوکھی ہوئی نظر آئے جو عوارض اس تپ کے شدید ہیں اُنکا معالجہ جدا جہاں مذکور ہوا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرنا چاہیئے۔ لہٰذا اطریفلات سے ایسے بیماروں کو بچانا ضرور ہے کہ محرقہ میں اسہال سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہے۔ پیہم سانس چلنی
بھی اس مرض میں بہت مضر ہے خصوصاً نخلہ وغیرہ سے اسکی تدبیر کرنی چاہیئے اور اطراف سینہ میں ان کے کسی طرح تشنج پیدا نہ ہونے پائے۔ ان کے سر پر
سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر لٹا جائے اور اسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجائے۔ اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منومات
خفیفہ مثل شیرہ تخم کوکنار و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیئے اور شربت خشخاش سیاہ بھی ایسے وقت دینا کچھ مضر نہیں ہے اور اخیر تپ میں جو قرص منوم
ہیں وہ بھی مستعمل ہو سکتے ہیں جیسے قرص کافور اور قرص کے ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم کڑی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بھی شریک کرنا چاہیئے ہر ایک تخم کی مقدار
دو درم اور سکنجبین پندرہ درم سے پچیس درم تک۔ اگر ایسے وقت اسہال ہو قرص طباشیر ممسک دینا چاہیئے قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گل سرخ
ہر ایک ڈھائی درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو درم صندل ڈیڑھ درم رب السوس نشاستہ
ایک درم کافور ڈیڑھ دانگ ان دواؤں کو سیکر پانی میں قرص بنائیں۔ دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربز اور ککڑی اور خرفہ
ہر ایک درم زعفران دو دانگ کافور ایک دانگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایک درم بذریعہ پانی اور کوندر کے قرص بناویں مقدار
شربت دو درم جب تپ محرقہ میں انحطاط صریح پیدا ہو اور بخوبی خفت ہو جائے۔ پھر حمام مائل برودت کرانا کچھ مضر نہیں۔ حمی محرقہ کی دوسری
قسم جو مادہ بلغم شوری سے پیدا ہوتی ہے اسمیں جسقدر حمام بعد انحطاط کے مجھے پسند ہے اتنا دوسری قسم میں نہیں بلکہ اسی قسم میں حمام کی اجازت بھی ہے۔

حمی دموی کا بیان۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہیں ہوتی ہے اسلئے کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بنجاتا
ہے اور خون نہیں رہتا نہ اسکا نام سوء قنیہ خون ہے اور نہ اس سے فائدہ خون کا برآمد ہو سکتا ہے پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہیں واقع میں
وہ تپ صفراوی ہے دموی نہیں ہے یا وہ تپ تپ محرقہ میں داخل ہوگی خواہ حمی غب کی کسی قسم میں یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور
غیر واجبی بھی ہے یعنی درست نہیں ہے زیادہ تر وقوع خلط کا اس مذہب میں یہ قول مشابہ ہے جو وہ کہتے ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے
اس لیے کہ اس قول کے دو معنی سمجھ میں آتے ہیں ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو تو اس مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جائے
جیسے کہتے ہیں کہ لکڑی جسوقت مشتعل ہو جب اسکا اشتعال تمام ہو جائے راکھ ہو جاتی ہے دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو اسی حال میں صفرا ہو جاتا ہے
جیسے ہمیں لکڑی میں جلتے وقت کوئلہ ہو جاتی ہے دیکھنا چاہیئے ان دونوں معنوں میں کونسے درست ہیں پہلے معنی تو ہیں جو دو فاسد لاتے ہیں اول تو یہ کہ خون جسوقت متعفن ہوتا ہے جز رقیق اسکا
مستحیل بصفرا ہوتا ہے کچھ طرف ہوتا ہے اور جز کثیف کا استحالہ سودا کیطرف ہوتا ہے پس مجموع اجزاء خون کے مستحیل بصفرا نہیں ہو جاتے اور ظاہر قول جالینوس
سے بھی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزاء خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہیں مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت سے خون کی
دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہیں تپ فقط صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے سمجھنی چاہیئے۔ **متن** دوسرا فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا
ہو جانا بعد عفونت کے ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہیں کہ عین وقت عفونت میں خون سے تپ پیدا ہوتی ہے جس طرح بروقت عفونت ہر خلط
کی تپ عفنہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ اوپر تعریف میں تپ کے بیان ہو چکا ہے کہ عفونت ہر خلط کی اسطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط
میں اثر کرے اسکی حالت ناملائم پر کرے مگر وہ خلط اپنے نوع اور قسم پر باقی رہے یعنی صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجائے
اور پھر حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو پس اگر اسقدر تغیر ہو جائے کہ خون کا صفرا بنجائے اسے عفونت نہ کہیں گے بلکہ
وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کی طرف ہو گیا اس لیے موضوع بحث سے خارج ہوا۔ تیسرا فساد قول جالینوس میں یہ ہے
کہ فرض کیا ہم نے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تپ صفراوی بنجائے متعفن سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ اگر چیزیں اسطرح متعفن ہوتی ہیں کہ اُن کے اجزائے رقیق اور کثیف بعد عفونت متمیز تو ہوتے ہیں مگر نہ جزو رقیق سے جو نئی چیز پیدا ہوتی ہے متعفن ہوتی ہے اور نہ جزو کثیف سے بھی متعفن سے کسی اور چیز کا پیدا ہونا وجوباً اسکا مستدعی نہیں ہے کہ نئی چیز جو پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو اور اگر ضرور ہو کہ شے عفنی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کثیف متحلل بسودا ہوتی ہے وہ بھی متعفن ہو اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے یہ تین مفسدے اسوقت پیدا ہوتے ہیں کہ قول جالینوس کو معنی اول پر محمول کرے اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون بروقت عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اس لیے کہ عفونت ایک نظرہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہے نفس استحالہ نہیں اور وجہ یہ ہے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہے کہ اس سے تبدیل نوع نہیں ہوتی اور استحالہ کیفی زمانی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی مثلاً استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہے زمانی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے جو کیفیت میں خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا نہیں ہوتا ہے اور نہ صفرا بنجاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کے پھر نفس خلط متحلل بسودا ہو یا متحیل بصفرا ہو مگر حق صحیح قول بقراط کا ہے کہ خون کی عفونت کبھی حمی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست نہ کر اب ہم کہتے ہیں کہ حمی دموی کی دو قسمیں ہیں ایک حمی عفونت اور دوسری حمی سخونت اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سونوخس یعنی مطبقہ نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہیں کہتا ہے اور اکثر غلیان اس تپ کے مادہ کا بوجہ وقوع سدون کے باطنی عروق میں ہوتا ہے کہ حرارت عزیزی بوجہ اُن سدون کے مختنق ہوتی ہے۔ اور کبھی ہے اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اسباب حمیات یوم کے ہیں ان سے زائد ہوں اور سونوخس کا نام کبھی بقراط شائبہ قویہ بھی رکھتا ہے یعنی بہ نسبت حمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ شائبہ قویہ وہی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور حمیات یومیہ کے واقع ہے حمیات یومیہ سے اسکو فرق ہے کہ اسمیں اشتعال اول خلط کو ہوتا ہے اور حمیات یومیہ میں جیسا بیان ہو چکا اشتعال اولاً روح کو ہوتا ہے اور حمیات عفونت سے اسمیں فرق یہ ہے کہ عفونت خلط کی اس تپ میں نہیں ہے فقط غلیان اور جوش خون میں ہو گیا ہے اور یہ تپ بہ نسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ حمی یومی ہے اور نہ حمی دق ہے اور نہ حمی عفونت ہے لیکن اکثر بطرف حمی عفنہ خواہ حمی دقیہ کے منتقل ہو جاتی ہے جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اس کی یہ بھی رائے ہے کہ حمی دموی اور حمیات کے ہمراہ مرکب نہیں ہوتی کس واسطے کہ عفونت اگر خون میں پیدا ہوئے تو جمیع اخلاط متعفن ہو جائیں گے پھر ترکیب کیونکر ہو گی اور یہ قول جالینوس کا اسکے اکثر اقوال سے تناقض ہے کہ ہم طول کلام اس کے ذکر سے نہیں چاہتے اس لیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہیں ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے۔ جو اس تپ کے معالجہ میں بکار آمد ہو سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہے اور اکثر بسبب ریاضت خصوصاً ریاضت بے عادت سے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کر کے کسی قسم کا استفراغ نہ کرنا امتلا اور سدہ کا معین ہے اور تارک استفراغ جب ریاضت سخت کرتا ہے زیادہ سخونت اخلاط پیدا ہوتی ہے کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ بکثرت فواکہ شاداب ور تر کھائے جاتے ہیں کہ مستحیل بطرف عفونت ہو جائیں خواہ خلط خام جیسے بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت پر کر دے جس طرح ککڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے کھانے سے پیدائش مائیت کی خون میں خواہ پیدائش خلط بلغم کی ہوتی ہے یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمیں زیادتی قوت اور سخونت کا نہیں ہوتا اس لیے مادہ جمیع عروق کو شامل ہے اور نادر وقت بحران جید ہوتا ہے زمانہ مرض اسکا لزوم باقی رہتا ہے اقسام اس تپ کے تین ہیں اول قسم متناقصہ ہے جو شروع میں بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ خفیف ہو جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہونے کی ہر قسم میں واضح ہے کہ تحلل اور رفع اخلاط موذی اور متعفن کا اسمیں زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہو جاتا ہے اس قسم کے بعد پھر دوسری قسم ہے جو تا زوال حال واحد پر باقی رہتی ہے خصوصاً شبانہ روز

HAKEEM SHOUKAT ALI

نقصان اعراض میں رہتی ہے اور سبب بدتر وہ قسم ہے جو ہر روز اعراض میں زیادہ ہوتی جائے اور اسکو متزایدہ کہتے ہیں اسلئے کہ برعکس قسم اول کے تحلل یقین ہے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر ہوتا ہے اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہے کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کی طرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہو جاتا ہے کبھی بعد زیادہ تبرید کے اخیر غشی ملتفی کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور کبھی حصبہ اور جدری کی طرف انتقال کرتی ہے جس وقت اس تپ میں سبات پیدا ہو اور پیٹ اسقدر پھولے کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا ہو اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ پچکے اور نفخ کم ہو اور اس کے ساتھ تحلل عارض ہو اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشے بعد اس کے چھوٹے دانہ برنگ سبز برآمد ہوں تو یہ امور علامات موت کے ہیں علامات حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھوں کا سرخ ہو جانا اور چہرے کا بھی سرخ ہو جانا اور رو یعنی رسا کن گون کا پھول جانا اور کنپٹی کا پھولنا اور ہر طرح کی امتلاء ہونی اور رزہ کا نہ آنا اور سینہ کا برآمد ہونا سوائے بروز بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور عاجز یعنی حدقہ چشم میں چکاک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر ان کو سبات اور دشواری کلام کرنا عارض ہوتا ہے یہ علامت زبون ہے اسیطرح اکثر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتے ہیں اور اماق یعنی کوئے میں ورم ہوتا ہے اور آنسو رواں بہتے ہیں اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے گر رطوبت بھی حرارت کیساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہیں ہوتی نبض اس تپ میں عظیم ہوتی ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور باینہمہ مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہیں ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کے اختلاف اور سرعت میں کم ہوتی ہے اور اس تپ کی حرارت حرارت محرقہ اور غب کے حد تک نہیں پہونچتی ہے یہ علامات اس تپ دموی کے ہیں جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر خون میں عفونت آ جانے سے پیدا ہوئی ہو اس کی حرارت اور اعراض شدید تر اور اسکا معالجہ نہایت مشکل ہو اور وہ نہایت مشابہ محرقہ کے ہے خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت انھیں چیزوں سے ہوتی ہے جو چیزیں اس تپ میں برآمد ہوں ہمراہ بول اور براز و عرق یا ورنفث وغیرہ کے۔ سونوخس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہو ابتدا میں نہایت مشابہ حمی یومی کے ہوتی ہے مگر حرارت میں اس کی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب اور بخاروں سے پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ اثر اس تپ کا نزدیک دل کے ہوتا ہے۔ حمی دموی جو عفونت سے خون کے پیدا ہوتی ہے اسکی حرارت تمام بدن میں برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر کے ہوتی ہے یعنی اگر کسی جگہ کمی اور بیشی ہوتی ہے وہ خلاف بدقت محسوس ہوتا ہے علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ وہی ہیں جو ان امراض کے علامات یعنی خناق وغیرہ کے ہوتے ہیں اور انکا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامات جو ورم حلق اور لوزتین کے ہیں اور علامات جدری کے آئندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور دردسر اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ میں اور نیز اوپر کے مباحث میں بیان ہو چکے اس تپ کی طولانی ہونے کی شناخت جلیا اوپر معلوم ہو چکا یہ ہے کہ علامت نضج کی دیر پیدا ہو اور چہرہ دبلا ہو جائے اور مدت میں زیادتی اور کمی تو نوبت کے خلاف پیدا ہو اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو مفترہ کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن میں خلط بھری ہوتی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کرکے اوقات میں انتظام پیدا کرتی ہے اس تپ کے بحران کے علامات پر علامات نضج دلالت کرتے ہیں اگر قریب چوتھے روز تک نضج نہ ہو پھر بحران بروز ہفتم نہ ہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہے **علاج حمی دموی کا** اس تپ کے معالجہ میں غرض اصلی یہ ہوتی ہے کہ اسقدر خون نکالا جائے کہ غشی پیدا ہو اور قوام میں خون کی غلظت پیدا ہو جائے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کرنی چاہیے اور اسکا تنقیہ کرکے رقیق کیا جائے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہو یہ بوجہ کثرت استعمال

HAKEEM SHOUKAT ALI

چیزوں کی جن سے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزون کا استعمال ہوا ہو جن سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہے اور دوسری غرض یہ ہوتی
ہے کہ مادہ تپ کا نضج دیکر اسکی تحلیل کیجائے۔ استفراغ اس مادہ کا باتہ کی فصد سے بڑھکر کوئی نہیں ہے جس فصل میں یہ تپ کیون نہ عارض ہو اور
فصد کے استفراغ میں کچھ انتظار نضج کا نہیں اور نہ فصد میں انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اس وقت اُس کے خوف سے
تامل کرکے پہلے اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کرکے پھر فصد کرنی چاہیے۔ پھر اگر تپ ہر وقت ہے تو فصد کرنی چاہیے اور ہم فصد کیجائے
یہان تک کہ مریض قریب بغشی ہوجائے خواہ غشی مین پڑجائے بشرطیکہ بدن مین طاقت ہو اسواسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی مین برودت پیدا ہوتی
ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال مین بھی کافی ہوجاتی ہین اور دوسرے معالجے اور تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی
گر فصد چند مرتبہ کھولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب ہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایک ہی مرتبہ منع کرے پہلے کی اکثر تھوڑے سے
خون نکالنے مین تپ کا زوال ہوجاتا ہے اور قریب بحد غشی مریض نہین ہونے پاتا۔ کبھی جب پوری فصد ہوچکتی ہے اسکے بعد فوراً اسہال
صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو پونچھنا چاہیے تاکہ ہیمہ نکلے اور رک نہ جائے اور کبھی جب تنقیہ کامل بذریعہ
فصد کے لقین ہوتا ہے خروج عرق کو منع بھی کرتے ہین اور جو ضعف اور غشی عارض ہوتی ہے اُسکا تدارک غذائے لطیف سے کیا جاتا ہے اور
سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے طبیعت کو معین رکھنا ہر وقت ضرور ہے اُن اجزا سے جو معروف ہین مثل آب انارین خواہ کھٹی اور میخوش انار کا
پانی اور زیادہ تر تلطین کی حد شیرخشت اور تمرہندی تک ہے اور خفیف شیاف جو ابھی مذکور ہوچکے ہین اور کبھی بروقت نضج کے استفراغ کی حاجت
ہو تو طبیلہ زرد اور شاہترہ اور املتاس وغیرہ سے کیا جاتا ہے اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہ ہوسکے مثلاً لڑکا ہو تو رگ پیشانی کی
فصد کھولنی چاہیے خواہ دونون شانون کے بیچ مین پچھنے لگانے چاہئین اگر یہ بھی ممکن نہ ہوسکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی
شدت ہو پھر بذریعہ اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہیے جسطرح کہ محرقہ مین بیان ہوچکا بہر حال اس تپ مین ایسے اجزا سے کرنی چاہیے جو تبرید کرین اور
صفرا قطع ہوجائے اور خون کے جوش مین تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو۔ وقتی آب انگور کے
ساتھ کھلانی چاہیے۔ اگر نکسیر خود بخود جاری ہو اسکا بند کرنا مناسب نہین ہے مگر جب قریب بغشی ہوپہنچے خون کی تغلیظ رب عناب سے
خوب ہوسکتی ہے اور رب عناب اس طرح بناتے ہین کہ سو دانہ عناب کے پانچ رطل پانی مین پکائے جائین اسقدر کہ ایک ثلث پانی یعنی ۲
رطل باقی رہجائے اور شکر سے قوام کیا جائے اور شکر جسقدر کم ہو اتنی ہی اچھی بات ہے اور مسور بھی تغلیظ مین خون کی بہت مفید ہے خصوصاً سرکہ
تندیر اگر مسور کو پکائین جو خوب کھٹا ہو اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ مسور کا استعمال نہ کرنا چاہیے تبرید خون کی اسطرح پر کرین
کہ مسور کو پانی مین بھگو کر اسکا نقوع بنائین اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائین خواہ آب برگ کاہو سرد کرکے پلائین اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے
بشرطیکہ کوئی مانع سوا نع مذکورہ بالا سے نہ ہو۔ اکثر اس کثرت سے پانی پلایا جاتا ہے کہ جوڑ ہلنے لگتے ہین اور رنگ بدن کا سبز ہوجاتا ہے
اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی تپ کی طرف ہوجاتا ہے اُسوقت قرص ورد وغیرہ جو ادویہ حمی بلغمی کے ہین اُن سے
علاج کیا جاتا ہے ایسا علاج بعض متقدمین کیا کرتے تھے یعنی پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور بعض متاخرین نے براہ کند ذہنی ایجاد سے
اسی علاج کو لکھا ہے آب جو کا پلانا یہ بھی علاج اس تپ مین نافع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت
غلیان اور کرب کا ہے اور جسوقت اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فقط تبرید پر
اقتصار کرکے نضج اور اسہال کا ترک کرنا فصد سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور خفقان حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوبارہ بعد بڑھ جاتی ہے تنقیہ بلغم کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جس طرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعیف اجزا مسہلہ کے ہوں اور منضجات ایسے دینے چاہئیں کہ جو نضیج بلغم کے واسطے مقرر ہیں اسلئے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے اور آخر میں اس تپ کے قرص طباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر تین جزو تخم خرفہ پانچ جزو تخم خیارین چار جزو تخم کدو چھ جزو صمغ عربی کتیرا نشاستہ ہر واحد تین جزو رب السوس سات جزو کوٹ پیس کر قرص طیار کریں اور دوسرا نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگر ہو بسبب معدہ کے گلسرخ تین درم عصارہ زرشک دو درم تخم خیارین دو درم تخم خربزہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کتیرا نصف درم ریوند چینی زعفران کافور ہر ایک ربع درم ان کے قرص بنائیں۔ غذا اس تپ میں مزورات عنابی اور عدسی جو ترش کیے ہوئے ہوں اور مزورات رمانی اور سماقی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤں سے کسی غذا کے استعمال میں خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے نیز خشخاش ملا کر اور اسکو بخارا ڈال کر اور غذا جو کدو سے اور حماض سے طیار کیجائے اور فواکہ اس تپ میں امرود اور انار اور سیب مناسب ہیں۔ اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کھیرا اور لوبیا حماض یعنی چوکا اور کشنیز اور امثال اس کی جو بقولات سرد اور مسکن غلیان خون ہوں اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف بعد جو قوت کو فنا کرے خواہ اور اعراض ردی عارض ہوں اور سخت ہوں ہر ایک کا علاج اسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جداگانہ بیان کیا گیا حمی بلغمیہ کا بیان اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عروق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کیواسطے اوقات کلیہ خواہ جزئیہ ہیں بلغمی تپ کیواسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہیں کم سے کم وقت ابتدا حمی کا اکثر بیماروں کے اٹھارہ دن ہوتے ہیں اور زوال اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ علم حمیات بلغمیہ یہی ہے کہ اس کے زمانہ فترت اور سکون میں بدن حرارت سے پاک ہو جایا کرے خصوصاً اگر عرق برآمد ہو کر سکون پیدا ہو کر اس قرین مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متخلخل ہونا اور بذریعہ مسامات کے تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے اور طول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اس کے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہے نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط میں محسوس ہوتا ہے بلغم میں جب عفونت آتی ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیرین ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی محرقہ کس طرح بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر تپ بلغمی شخصین کو عارض ہوتی ہے جن کا مزاج مرطوب ہے خواہ جو لوگ تارک ریاضت کے ہوتے ہیں خواہ مشائخ کو اور لڑکوں کو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا میں کریں اور جن لوگوں کو اکثر کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جن کے معدہ میں بوجہ امتلا کے نزلہ اترے اور متعفن ہو جائے ان کے فم معدہ میں اکثر الم محسوس ہوا کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے اگر تپ کیسا ہی برد بھی ہو تو نبض میں ضیق اور صغر پیدا ہوتا ہے علامات بلغمیہ دائرہ کے اس تپ کو زبان یونانی میں امفیمریوس کہتے ہیں جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اس میں برد بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے اور وہ زجاجی بلغم کی تپ میں زیادہ ہوتا ہے مگر برد اس تپ میں دفعۃً نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف میں پیدا ہو کر بقدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم بھی ہوتا ہے تو دفعۃً گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اسوقت برد دونوں حصہ سے خلط کے پیدا ہوتا ہے جس میں تعفن نہیں ہوا اور قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے زیادہ زبردست خواہ لرزہ غب کے دورہ میں ہوتے ہیں اور یہ تپ اس مادہ سے نہیں ہے جو حجت

HAKEEM SHOUKAT ALI

حدت کے تخلخل سے پیدا ہونے تاکہ لطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے پھریری پیدا ہوتی ہے
اسلئے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت سے نرم کی ہے اور یہ تپ بدن میں گرانی پیدا کرکے شروع ہوتی ہے اور سات بھی ابتدا میں
عارض ہوتا ہے اور بیشتر اوائل میں جو نوبتیں ہوتی ہیں اُن میں برد نہیں ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد برد اور لرزہ
پیدا ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط برد ہوتا ہے لرزہ نہیں ہوتا۔ اب رہا اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہونا ہی
اور کبھی غشی نہیں بھی ہوتی ہے مگر اس بیماری میں غشی بیشتر ہوتی ہے اسلئے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور شتہا ساقط اور ہضم جید بھی
نہیں ہوتا جس کے ذریعہ سے خون پیدا ہو اور جزو بدن ہو کر قوت پیدا کرے۔ جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اس سے بیشتر پھریری
ہوتی ہیں جن میں پھریری ہوتی ہے اور برد اس میں شدید نہیں ہوتا۔ اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے اکثر اس میں بہت سی
نوبتیں اوائل کی ایسی ہوتی ہیں جن میں نہ پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو۔ اکثر دورہ بلغمی حمیات کے غشی عارض ہو کر ابتدا کرتے ہیں اور کبھی اوائل
کے دورے میں حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر میں کم ہوتی ہے سبب اسکا شاید یہ ہو کہ عفونت پہلے بلغم شیرین اور شور رقیق میں
پیدا ہوتی ہے اس وقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازاں بلغم غلیظ اور بارد میں تعفن پیدا ہو آتا ہے۔ مریض کے لمس کی گرمی کا
یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے پھر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے
ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر تمام بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ برابر اور یکساں گرمی نہیں ہوتی جیسے
دق میں بلکہ حرقت کسی مقام پر زیادہ اور کہیں کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت نیچے کسی ایسی چیز
کے جو چھلنے وغیرہ میں چھنتی ہے صاف ہو کر آتی ہے اس لیے کہ بلغم لزج ہے اُسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت سے مختلف
ہوتا ہے جس طرح تمام لزوجت دار چیزوں کا بھی دستور ہو کہ حرارت انمیں اسیطرح اثر کرتی ہے کہیں کوئی جزو گرم ہو جاتا ہے اور کہیں سرد باقی رہتا
ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہیں پھٹتی ہے۔ کچھ ہو مگر حرارت اس تپ کی اکثر تو اس مقدار سے
کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہو اور کرب و بیچینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو جی چاہے یا کپڑے
پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نہ کر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھے ہلانے کی
زیادہ ضرورت ہو۔ اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانے میں کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہر جاتی ہے اور ایسا گمان
ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہو گئی اور یہ تپ بجائے پھر موجود ہو کر تزید اور زیادتی کرتی ہے اس لیے کہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف
پھر جب شروع کرتی ہے بتزید شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اگر اسکا وقفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہ ہوتی۔ اسیطرح
اس تپ کے زمانہ انحطاط میں بھی وقفے ہوتے ہیں۔ کل بلغمی حمیات میں نداوت اور تری زیادہ ہوتی ہے اسلئے کہ مادہ بلغمی میں رطوبت
زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینے کی طرف بہت کم دفع ہوتے ہیں اسلئے کہ بلغم میں لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینا بہہ آئے بھی ہوتا
ہے تو کبھی کبھی تھوڑے قدرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن میں شائع نہیں ہوتا ہے کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود ہونا خاص دلائل
سے اس تپ کے ہے۔ پیاس بلغمی تپ میں کم ہوتی ہے ہاں اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہو کر گرمی زیادہ پیدا کرے اس وقت کسیقدر
پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے پیشانی کا پھول جانا اس تپ کے بیماروں کو زیادہ ہوتا ہے اور پہلو کی
جلد میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے اور تمدد پیدا ہوتا ہے رنگ بیمار کا حمی بلغمی میں مائل بسبزی اور زردی ہوتا ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

دونوں رنگ سپیدی سے بلغم کے ملکر پھیکے پیدا ہوتے ہیں اس طرح کہ سبزی سپیدی سے مل کر شکل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور منتہی تک لون کے یہی کیفیت رہتی ہے اور کمتر سرخی رنگ میں بوقت منتہی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات میں بوقت منتہی کے رنگ میں سرخی پیدا ہوتی ہے نبض بلغمی تپ میں ضعیف اور منخفض یعنی پست اور صغیر ہوتی ہے پہلے تو اس میں تفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اس کے اخیر میں تواتر ہوجاتا ہے اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہے اور ربع غب کے صغر سے بھی اس میں صغر زیادہ ہوتا ہے اور تواتر میں شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہے مگر سرعت اس کی نبض میں مربوع کی سرعت سے زیادہ نہیں ہے کبھی ربع سے زیادہ بطئی خواہ شکل اسکی سرعت اور بطو میں ولا رض میں ہوتی ہے مگر خلاف میں شبیہ اور نظام میں ابتر اور نبضات صغار اور ضعاف اس خلاف میں زیادہ ہوتے ہیں بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے نبض کے دلائل اس تپ کے واسطے اصح دلائل ہیں - بول اس تپ کے اول میں اجمل اور رقیق ہوتا ہے اس لئے کہ سدوں کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ برودت کا ہے کہ جسم کا رنگ سپید پیدا کرتی ہے اور بعد ازاں بول میں سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام میں کدورت آتی ہے اس لئے کہ نضج ناقص ہوتا ہے اور کبھی تپ میں حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوجاتا ہے پھر جس وقت بدن مادہ غلیظہ سے پاک ہوجائے اور جسقدر مادہ متعفن ہوا ہو تحلل ہوجائے اور مجاری میں سدہ مانع باقی رہ جائیں جو مادہ صابغہ بول کو اترنے نہ دیں سپید ہوجاتا ہے پھر بعد اس کیفیت کے جب مادہ کثیر متعفن ہوکر رفع ہو اور تفتیح سدہ کی ہوجائے سرخ ہوجاتا ہے یہاں تک کہ پھر سدے پیدا ہوں کہ وہ مانع ہوجائیں مادہ صابغہ کے نکلنے سے دوبارہ کہ پھر سپید ہوجائے گا اور اسیطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے - براز اس تپ میں نرم اور رقیق بلغمی برآمد ہوتا ہے از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ اٹھارہ گھنٹے تک تپ ہے اور چھ گھنٹے کا وقفہ ہو اور حالت سکون میں نبض تپ سے بالکل پاک نہ ہوجائے اس لئے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزوجت کے بہت بھی ہوتا ہے کہ تھوڑا زمانہ سکون بعد تحلیل کے بھی باقی رہجاتا ہے - کبھی سن اور فصل اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہے اور اسباب سابقہ کا ایسا مجتمع ہونا تخمہ وغیرہ بھی دلیل حمی بلغمیہ پر ہے اور سحنہ از قبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا یعنی رصاصی اور تہبج اور لمس کا نرم ہونا اور فم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا یہ دلائل خاص اس تپ کے ہیں - کبھی ابتدا حال اس تپ میں ڈیڑھ جاتی ہے اور تپ سے پہلے کھٹی ڈکاریں بہت سی آتی ہیں - علامات بلغمی لازم سے کے ورم تپ کا نام شقہ ہو سب علامتیں بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوئیں اس میں ہوتی ہیں ہاں یہ تپ اترتی نہیں ہے اور نہ مشابہ اترنے کے ہوتی ہے اور ابتدا میں اس کے لرزہ اور برد اور پھریری نہیں ہوتی اور دق سے نہایت مشابہ ہوتی ہے اور نہ چھ گھنٹے کی خفت ہوتی ہے خواہ اس سے کچھ کم و بیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اسلئے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہیں ہوجاتی مگر پھر بھی اس میں جو بقیہ حرارت رہتی ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہے ظاہر نہیں ہوتی ہے چند حمیات ایسے جو اکثر احوال میں از قسم بلغمی تپ کے معدود ہیں اور خلط صفراوی سے بھی کبھی ایسے حمیات ہوتے ہیں مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہیں ہوتے ہیں اور حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی باستثنائے مخصوصہ اور احکام خاصہ مختص ہیں ایک ان میں حمی افیالوس اور دوسری لیفوریا اور یہ دونوں حمیات بلغم سے ایسی قسمیں ہیں کہ جن میں جگہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی میں حرارت داخل جسم میں ہوتی ہے اور کسی میں خارج از جسم از حرارت پائی جاتی ہے اور منشا اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہیں اور منجملہ ان حمیات کے جسکا نام خاص ہے حمی غشیہ خلطیہ ہے اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہے حمی جس میں اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم میں گرمی جس کا نام

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر بدن میں پیدا ہوتا ہے اور جہاں وہ بلغم موجود ہے اس جگہ سردی ہوتی ہے پھر جب اس میں
عفونت آجاتی ہے اُس سے بخارات اُٹھتے ہیں اور اُن بخارات میں جزء لطیف حار صفراوی کی جو شرکت ہوتی ہے اس لئے ظاہر میں گرمی پیدا
ہوتی ہے اور جو شے غیر متعفن مختلط خلط سوداوی سے اندرون جسم میں ہوتی ہے وہ سرد رہتی ہے اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی
سردی اندرون جسم میں اسلئے ظاہر نہیں ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص میں مدت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو اُس کی برودت سے عادی ہو گیا
تھا اور بوجہ عفونت کے جب اس میں حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اس کی برودت کے خوگر نہ تھے اُن سے کسی قدر اتصال ہوا تب
اُس کی برودت محسوس ہوئی علامات اس تپ کی بھی وہی ہیں جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئے اور پھر یہ بھی پہچان ہے کہ بول اس تپ میں
سرد اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور تپہائے بلغمی کے بول میں گرمی کم ہوتی ہے اور نبض لطیل اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ میں ہر روز شدت
پیدا ہوتی ہے مگر بوجہ غلیظ ہونے مادہ کے کبھی ربع کی طرف مستحیل ہوتی ہے اور کبھی غب کی طرف کیونکہ ایسا مادہ بدن میں کم ہوتا ہے اور بعض میں
کمتر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہے اور کبھی بعض خواہ کی مقدار سے دورہ میں بعد اور دیر ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کی طرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی
ہونا موقوف نہیں ہوتا اس لیے کہ مادہ بلغم میں عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعد اور اس اصل سبب کے
جائز نہیں ہے اور انقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغم تپ کو ہر روز خواہ صفراوی کو بطور غب آنا بھی اُس کے ادراک مادہ کے واسطے کافی
ہے اس تپ کی نوبت چار گھنٹے سے چوبیس گھنٹے تک رہتی ہے اور بیشتر اس سے کم بھی رہا کرتی ہے اس لیئے کہ یہ مادہ بقدر کثیر نہیں ہے
کہ چوبیس گھنٹے تک نوبت باقی رہے جس تپ میں اندر گرمی ہو اور باہر سردی اُسکا لیفوریا نام ہے یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی
بھی ہوتی ہے مگر صفرائے غلیظ سے پیدا ہوتی ہے بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مستقل ہوتا ہے تو وہ
مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلیل اس بلغم کا نہیں ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن میں گرمی پیدا نہیں ہوتی اس لیے کہ اس کے بخارات کا زیادہ
انتشار خارج بدن میں نہیں ہو سکتا لہذا سخونت اور گرمی زائد بھی نہیں پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام
سے اندرون جسم محل عفونت متعفن میں جمع ہو جاتی ہے واسطے نضج مادہ کے اس لیئے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہے اور سرد
ہو جاتا ہے خصوصاً اگر اکثر جگہ بلغم خام زجاجی موجود ہوں اور اُن میں عفونت واقع نہ ہوا اور حرارت اندرونی بقدر نہ ہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خاطر خواہ نہیں
کر سکے۔ یہ بھی ایک دلیل ہے خارج کے بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اُٹھتے ہیں جس وقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر
وہ بخارات صعود کر کے ظاہر بدن تک آتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو
متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تھوڑی دیر تک ہمراہ ان بخار صاعدہ کے رہتی ہے اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے
جس طرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبہ بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار
جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تھا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہاں
پر یہ بخارات پہونچتے ہیں سرد ہو جاتا ہے لیفوریا کے صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہو اور اسمیں
سخونت پیدا ہو اور اس کے مکان میں سخونت واقع ہو اُس وقت بھی ظاہر بدن اسی طرح سے سرد رہے گا جیسے بلغم کے بیان میں
ابھی ہم کہہ چکے یعنی چونکہ بقدر صفرا سے زیادہ بخار نہیں اُٹھ سکتا جو ظاہر جسم تک حرارت پہونچائے اسلیے اسکے فقط موضع عفونت گرم ہو گا
اور ظاہر بدن سرد رہے گا۔ اس قسم خاص کا نام طیفوروس ہے اور لیفوریا بمنزلہ جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونوں پر اُسکا اطلاق

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ہے۔ لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہے سوال معترض اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اور تعریف حمی کی یہی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب میں ہو کر بتوسط روح اور شرائین کے حرارت تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اور لیفوریا کیسی تپ ہے کہ نہ اسمیں اشتعال حرارت قلب میں ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرائین اور ارواح کے تمام بدن میں حرارت منتشر ہوتی ہے جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ جو حدود خواہ رسوم ایسی چیزوں کی بیان کی جاتی ہیں سب میں ایک شرط معتبر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو مثلاً پانی کی تعریف میں کہتے ہیں کہ پانی سرد تر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ پانی جس وقت اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارج نہ ہو تو اس کی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کرتے ہیں جو نیچے کی طرف گر پڑے یہاں بھی مراد یہی ہے کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہ ہو۔ اور ان حمیات میں حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک پہونچتی ہے اور شرائین کے ذریعہ سے بدن میں منتشر ہوتی ہے مگر کسی تپ میں کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہے کہ ظہور اس انتشار کا نہیں ہو سکتا ہے جیسے اگر تپ میں کسی مقام پر برف رکھیں کہ وہ جگہ سرد ہو جاتی ہے مگر ضرر اسکا افعال طبعی میں اور تمام بدن میں ہوتا ہے وہ تپ جسمیں گرمی سردی دونوں جگہ ہو یعنی اندر اور باہر ایسی تپ کا وجود اگر ممکن ہے تو وہیں ہوگا جہاں دو مادے سرد بسبب تعفن کے متحرک ہوں ایک اندر ہو اور ایک باہر ہو اور دونوں میں کوئی کثرت نہ ہو جو پھیل سکے پھر جب تعفن شروع ہو دونوں سے بخار لطیف اس کے گرد ہو سکے گا اور جہاں خود مادہ ہوگا وہ مقام سرد رہیگا اور حالت حرکت میں جو خلط بارد سے سردی پیدا ہوگی اُسکا سبب تو ابھی بیان ہو چکا ہے کہ جو عضو غیر معتاد ہے برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہے حمی غشی خلطی یہ تپ اکثر بسبب بلغم خام کے ہوتی ہے جو تخمہ میں بوجہ کثرت مقدار کے متفرق ہو جاتا ہے اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کر دیتا ہے اور اکثر اس بلغم کا مادہ ضعف معدہ پیدا کرتا ہے جب اس بلغم میں حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مغلوب کرتا ہے اور اُسے متحیر کرتا ہے اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی نہ کرے تو تنہا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ میں کافی نہیں ہوتی اور اگر بآسانی استفراغ مادہ کا قصد کریں مادہ عاصی ہو مستفرغ تو نہیں ہوتا مگر ایسی حرکت ناملائم کرتا ہے کہ قوت کی گلوگیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہے یا روح کا اختناق ہو جاتا ہے اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بذریعہ اسہال شدید خواہ فصد قوی کے اخراج اس مادہ جنبیدہ کا ہو جائے قوت اس کی تحمل نہیں ہوتی اور قوت کیونکر متحمل ہو حالانکہ اس تپ میں ابتدا سکون مادہ کے غشی پر غشی چلے آتے ہیں پھر جب تحریک قوی کی جائے گی تو کیسا ضرر نہ پیدا ہوگا مگر باینہمہ استفراغ کی ضرورت اس مرض میں شدید ہے اس لیے کہ مادہ کیفیت میں ردی اور کمیت میں کثیر ہے اور پھر تنقیہ کی حاجت زیادہ ہے اس لیے کہ جو اخلاط بدن میں بالفعل موجود ہیں بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل اسکے نہیں ہیں کہ جزو بدن ہوں اور اُن کے جزو بدن ہونے سے قوت میں کسیقدر انتعاش ہو اور یہاں چونکہ غذا اخلاط خام سے نہیں پاتا ہے اب یہ ایک اور خرابی ہے کہ اگر بہ تکلف غذائے جید پہنچائے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہو چکا ہے وہی اخلاط خام پیدا ہوں گے اور فساد مادہ میں زیادتی ہوگی اور اگر غذا قطعاً متروک ہو قوت بالکل ساقط ہوگی اس تپ کی ابتدا میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک سرد چیز بطرف قلب گرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور بطی اور متفاوت ہوتی ہے اور پھر جب طبیعت کوشش کرکے مادہ مذکور کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جبکہ عفونت نے بعض اجزاء اس مادہ کے قلب تک پہونچائے ہیں وہ طبیعت کی اس فعل میں اعانت کرتی ہے اسوقت قلب ضرر سے اس شئے بارد کے جو سبب غشی کا ہے نجات پاتا ہے لیکن اب اُس کی حرارت سے قلب کو ضرر پہونچتا ہے اسی سبب سے نبض میں سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انقباض میں سرعت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انبساط وغیرہ کے علاوہ یہ کہ پھر نبض میں باوجود

HAKEEM SHOUKAT ALI

سرعت کے صغیر اور لطوبت اور تفاوت غالب ہوتا ہے۔ دورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہو ویسا ہی ہوتا ہے کچھ تغیر تبدل یا فرق
نہین ہوتا اور ہیج چہرے اور بدن کا ڈھیلا ہونا اس تپ مین زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ ان بیمارون کا ایک طور پر نہین رہتا ہے کبھی مائی اور
رصاصی ہوتا ہو اور کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی ہونٹ کا رنگ لیا اودا ہوتا ہے جیسے توت کھانے والون کے ہونٹھ
کا رنگ آنکھون مین تیرگی سبزی لیے ہوئے ہوتی ہے اور بند ہو جاتی ہین بروقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھین مختنق کی ایسی ہو جاتی
ہین شراسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور اسیطرح احشا مین نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے کبھی مریض کو گھٹی تے بھی ہوتی ہے اگر
اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اُس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہین ہوتی ہے۔ کبھی صفرائے غالب اور غلیظ
سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشا مین بہت ہوتی ہے اور قے صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دورے بلغمی
تپ کے خلل ہونے مین حمی غشیہ یوقیہ فیقیہ پر تپ حادہ ہو بعض سقوط اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت مین کر دیتی ہے اور رطوبت
ثانیہ قریب الانعقاد کا ذوبان بہت جلد ہو جاتا ہے اور اکثر اس تپ مین قوت چوتھے دن تک باقی نہین رہتی بلکہ فنا ہو جاتی ہے اس تپ کی
پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جن مین رقت اور عفونت زیادہ ہوتی ہین اور اُن کا جوہر ردی اور سمی ہوتا ہے کہ عفن
عفونت پیدا ہوتی ہے اُن لوگون کے بدنون مین جن کا مزاج نہایت گرم خشک ہو اور اکثر اسکی نوبت بطور غب کے ہوتی ہے حمی
لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے نہاری وہ تپ ہو جس کے دورے دن کو ہون اور رات کو فترت اور کمی ہو جائے اور لیلی وہ تپ ہو
کہ رات کو دورہ ہو اور دن کو سکون ہو یہ دونون ہین مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول امت اور دن کے عارض ہونے کی زیادہ تر
اسمین یہی خوف ہو کہ دق کی طرف منتقل ہو اسکی نہانت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ بروقت حرارت نہار اور کھلنے مسامات کے عارض ہوتی
ہے اور باوجود دیکہ ایسے وقت بخارات تحلل زیادہ ہوتے ہین پھر بھی بدن مین اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہو کہ تحلل
نہین ہوتا جب تو حمی پیدا ہوتی ہے بالخصوص مریض کو اس تپ مین بوقت شب غذا و پینے کی ضرورت ہو اور پیٹ بھر جانے کے بعد
سونا اسکے حق مین مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو
جلد تر ساقط کر دیتی ہے اور تپ کا صدمہ اٹھانا دن کی گرمی مین اور رات کی سردی مین جاگنا مقتضی اسکا ہے کہ تپ دق مین پڑ جائے
حاصل یہ ہے کہ یہ تپ عسیرۃ البرء ہو کہ اُس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے۔ علاج بلغمی تپ کا علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ یعنی
ابتدا اور انتہا اور اخلاط کے مختلف ہوتا ہے اور بسبب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بسبب اختلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی بلغم ترش
اور کبھی بلغم نمکین ہوتا اور کبھی بالحاد شور اور کبھی بلغمیہ حلو اور شیرین سے ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا مین تین چیزون مین مشترک ہوتے
ہین تلیین معتدل، اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا۔ اور جیسے تین دن اس تپ مین گزر جاتے ہین کہ انمین مادہ
رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کے اور قبل از ین متحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچھ نفع کا فعل ظاہر نہین ہوتا تقویت دینا طبیعت کو
تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال اس مین بھی جمیع اقسام یکسان ہین بلکہ مشترک ہے جو بہ تین سو ز ابتدا مین انحصار کیا جاتا ہے ہان امید کہ شاید
کہ منتہی قریب ہو خواہ قرب منتہی کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر یقیناً دریافت ہو جائے
کہ منتہی دور ہے اس قدر تلطیف تدبیر کی نہ ہوگی علاوہ بران گرسنہ رہنا اور اسی حالت مین ریاضت کرنا بشرطیکہ
ریاضت سے ضعف زیادہ نہ ہو جائے اس مرض مین بہت نافع ہے بلکہ تغلیظ تدبیر کی طرف روز ہضم تک توجہ کرین گے پھر

HAKEEM SHOUKAT ALI

رفتہ رفتہ جس قدر قرب منتہی ہوتا جائے گا تلطیف بڑھائی جائے گی مگر مقتضائے احتیاط یہی ہے کہ اول تلطیف تدبیر کریں پھر جب بخوبی ظاہر ہو جائے کہ منتہی دور ہے تو تلافی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر سے کریں بعد ازاں آہستہ آہستہ تلطیف کریں تا اینکہ زمانہ منتہی کا آجائے اس لئے کہ طول زمانہ تپ کا ایسا ہے کہ اسمیں تغیرات تلطیف و تغلیظ اور اس کے بعد پھر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے مگر حادہ میں البتہ یہ تدبیرات ممکن نہیں ہوتے اور جب سات دن سے زیادہ نہ گذر جائے پھر تلطیف تدبیر پر قیام کرنا چاہیئے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور فم معدہ ضعیف ہو جائے گا۔ اور جسقدر مرض میں طول زیادہ محسوس ہو تو جائے تلطیف میں کمی کرنی چاہیئے باینہمہ بنسبت بلغمی کے اس تپ میں تلطیف زیادہ چاہیے ہے اور اسیوجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد بچہ ہائے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہیں نہ دینے چاہئیں بلکہ روٹی کیساتھ شوربا فقط کھلانا چاہیئے ہاں اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ انحطاط کا ظہور ہو جائے پھر گوشت وغیرہ کھلانا مضر نہیں ہے پھر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شورا و شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر دیکھا جائے تو بھی فرد ویس جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور اسمیں بدن کی تسخین چند ساعت تک نہیں ہوتی ہے اسمیں فرق مبالغہ کا یہ ہے کہ پہلے دونوں مادہ کی تپ یعنی بلغم شورا و شیرین کے تلطیف ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور جسقدر تبرید بھی کرے اور زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئے اسمیں دوائے سخت درکار ہے اسیطرح پہلے دونوں مادہ یعنی مادہ شورا و شیرین میں تقطیع مادہ کی ایسے ملطفات و مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ نہ ہوں اگر خشکی اُن میں زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی زجاجی اور ترشی میں گرم چیزیں جو لطف ہوں بہت تیزی سے تقطیع پیدا کریں اُن کی ضرورت ہے خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بھی ملا ہو اسوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور تکمین چیزیں بھی استعمال کرنی چاہئیں مناسب تر وہ دوا جو ابتدا میں درکار ہے گلقند ہے ساتوین دن تک اور اگر آب رازیانہ اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جائے اسمیں بھی کچھ مضائقہ نہیں سکنجبین بھی مفید ہے اور ماء العسل ہمراہ زوفا کے بھی خالی از فائدہ نہیں ہے کبھی یہ بھی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلئین طبیعت زیادہ مطلوب ہو بمقدار گلقند کی خواہ اور ادویہ مذکورہ بالا کی زیادہ کیا جائے خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جائے کہ وہ مسہل ملین ہے اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلئین قوی کی جائے آب لبلاب زیادہ کریں اور اگر چاہے التماس بڑھادیں اور شکر خواہ قند شریک کریں گلقند جس کی ساخت شیرہ ترنجبین رجو لبلاب کے پانی میں نکالا گیا ہو سے ہو وہ بھی قوی ہے۔ زیادہ مبالغہ ابتدا میں ادویہ مسہلہ کا مناسب نہیں ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تھوڑا سا توقف مسہل میں ضرور ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتھ صفرے کی بھی شرکت ہو اس لیئے کہ اسوقت مسہل سے مزاج میں فساد پیدا ہوتا ہے اکثر آدمی ابتدا میں واسطے اسہال اور ادرار کے ہر شب کو دوائے تربد کا استعمال کرتے ہیں نسخہ دوائے تربد کا زنجبیل مصطگی سہ سہ درم ہر عدد کو لیکر برابر کے مجموعہ کے سہ درم تربد ملاتے ہیں۔ اور شکر طبرزد برابر مجموعہ کے یعنی چالیس درم شریک کرتے ہیں اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہیں مگر اس دوا کا استعمال اسوقت چاہیئے کہ طبیعت نرم نہ ہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو تو پھر اس دوا کی ضرورت نہیں ہے مگر مجھے پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد نضج مادہ کے دی جائے اور پہلے اُن دواؤں سے تلئین کیجائے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب ہے کہ تھوڑے سے بلغم کا اخراج ایسی دوا سے پہلے کرکے تب بقیہ مادہ کا نضج کریں اور تا نضج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کریں اور جب نضج ہو جائے استفراغ میں نرمی ملحوظ رکھیں کہ تھوڑا تھوڑا مادہ نکالیں ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہو جائے بعد اسہال کے معدات کا استعمال کریں اسیطرح مجھے ناپسند ہے استعمال مثل آب انگور و تخم ہندی وغیرہ کا جیسے معدہ ضعیف ہوتا ہے اور خلط قیئ کا اخراج کرتے ہیں اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو تو اُن کے ہمراہ قرطم بھی شریک کریں اور اگر مادہ صفراوی کی شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیر خشت خواہ خشک بنفشہ میسر ملائیں مسہلات کی مدد کے واسطے حقنے کا استعمال کریں جن کے اجزا یہ ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بنایا جائے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ حقنہ ابتدا میں مفید ہے اور آب ترب و مولی جو سکنجبین بزوری میں تر کی ہو اور شلغم
اس کے اور چیزیں سکتے نے کراہی اور اگر قے کی حاجت ہو مثلاً تلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ منہ کا بہت متغیر ہوتا ہے تو حب نیل جس کا نسخہ
قرابادین میں لکھا ہوا ہے استعمال کریں اور ایک مثقال یہ دوا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کریں قے باوجودیکہ معدہ میں ضعف پیدا کرتی ہے
مگر اس مرض تپ کو دفع کر دیتی ہے قے کرانے میں انتظار نضج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیئے تاکہ ابتدا میں بوجہ سختی قے کے ورم معدہ
نہ ہو جائے اگر کسی شخص کو قے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت اُس پہ جبر ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہیں ہے اگر اس مرض کی ابتدا میں
قذف یعنی قے عارض ہو خصوصاً اگر ابتدائے دورہ میں واقع ہو اُس کا روکنا مناسب نہیں ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ہاں اگر بجہت قذف
بے طاقت ہو جائے اور ضعف اسکا خوف ہو اُسوقت شراب بہی اور شربت نعناع سے خواہ اُن دواؤں سے جو آئندہ اسی فصل میں
مذکور ہوتی ہیں بند کر دینا چاہیئے۔ اگر سدہ عارض ہو وہ نطولات جن میں بابونہ خر عمود سے استعمال کریں اور ہاتھ پاؤں گرم پانی میں رکھیں اور
دونوں پنڈلیاں بقوت از بسکہ مضبوط باندھیں۔ اور اگر آب جو کی حاجت ہو ماء الاصول اس میں جوش دیکر پلائیں بقدر مناسب اور سکنجبین عسلی اُس میں
شریک کریں اگر غذا معدہ میں ترش ہو جاتی ہو اور اگر ترش ہوتی ہے ماء العسل شریک کریں آب جو کا پلانا اسوقت مناسب ہو کہ پہلا قارورہ رنگین ہو
ہو تو ایسے وقت میں پہلے گلقند پلا کر پھر بعد دو گھنٹے کے آب جو پلائیں ایسے بیمار کے بدن میں ملنے والی چیزیں جن میں تحلیل ہے مثل مناسب نہیں اور نہ
وہ ایسے جن سے تلطیف ہوتی ہے استعمال کریں شروع مرض میں خواہ جسوقت بدن میں کوئی خلط متحرک معلوم ہو اس لیے کہ یہ چیزیں خلط
رطب کو گرم کر کے حشا میں نرمی پیدا کریں گی اور رطوبت کا سیلان حشا میں ہو گا۔ سرد پانی سے احتراز واجب ہے کہ مادہ میں خامی اور غلظ
پیدا ہو گا جسوقت قیل میں سرخی اور غلاظت ظاہر ہو فصد کرنے میں کچھ خوف نہیں ہے بجز اسوقت توجہ استعمال سکنجبین کی طرف کیجائے دلک
یعنی بدن کی مالش علاج نافع ہے کہ جسقدر بلغم میں غلظ اور لزوجت زیادہ ہو دلک زیادہ تر مفید ہوتا ہے بعض طبیبوں نے تجربہ کیا ہے کہ گرمی
کا جالہ اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جائے بہت مفید ہوتا ہے جب اس مرض کا زمانہ تزاید شروع ہو اور بھی زمانہ انتہا میں اکثر توجہ
طبیب کو فم معدہ کی طرف اور اسکی اصلاح کی طرف چاہیئے مقویات فم معدہ چاہنے کی دوائیں میں جو پودینہ اور مصطگی اور انیسون سے مرکب بنائی
اور قے کا استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مولی کے ذریعہ سے کریں اور غذا کم کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور گلقند ایسے وقت تزاید خواہ
انتہا میں اگر پلائیں خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کریں ضرور ساتھ میں وہ چیزیں ملالیں جو فم معدہ کی تقویت کریں اور ان میں ادرار کی قوت ہو مثل
انیسون اور مصطگی کے اور گرم پانی میں گھول کر گلقند پلانا چاہیئے خصوصاً ابتدائے نوبت میں کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو بھی روکتی ہے اور پیاس کو
بھی بجھاتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو اکثر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزاید میں دیجاتی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام
نضج کا پھر بھی انتظار کریں۔ اگر مرض میں حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا بلیلہ زرد صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک پانچ درم
زعفران مصطگی ہر ایک چھ درم پس اسکا قرص بنائیں اور دن کو بقدر ایک درم کے اور رات کو نصف درم استعمال کریں اگر ظہور نضج کا ہونے لگے اعانت
نضج کی بیخ کرفس اور رازیانہ اور بیخ اذخر اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیئے اور اگر یہ امر مخفی ہو جائے کہ مادہ میں برودت زیادہ ہے تو قدرے فلفل
سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب رقیق بہت تھوڑی سی بھی دیسکتے ہیں زیادہ نہیں کبھی نضج کی اعانت قوی مرخات ملینہ سے بھی کیجاتی ہے اور
مرخات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کے واسطے بیجا مناسب ہے کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہیں ہے ہاں مرخات کے استعمال میں قوت اور تپ
اور رنگ تین چیزوں کا خیال کرنا چاہیئے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ بادہ شدید ہو تو مرخات کی قوت زیادہ کرنی چاہیئے ورنہ ادہان لطیف جو

HAKEEM SHOUKAT ALI

مستدل قوت میں انہیں استعمال کرنی چاہئیں جب چودھواں روز گذر جائے تو استعمال ملطفات کا اکثر کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہے اور افسنتین خواہ اُس سکنجبین بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس میں زوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی ہے اور کبھی قرص ورد میں تقویت معدہ کیواسطے کندر اور مصطگی بھی بڑھائی جاتی ہے اور سعد کوفی اور افسنتین وغیرہ جیسا مشاہدہ حال مریض سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جائے۔ شراب رقیق بعد چودہ روز کے اُن کو نفع کرتی ہے کہ ملطف مادہ اور تقویت حارِ غریزی اور ادرار اور پسینہ نکلنا اس سے حاصل ہوتا ہے اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کرے گی تو قرص افسنتین دیکر اگر اسکے بعد سردی ابتدائے نوبت میں ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہو اور مرض بزمانہ ابتداء سے گذر گیا ہو گرم پانی میں تخم کرفس اور انیسون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیئے۔ اور ایسی دواؤں کا استعمال خواہ اُن سے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ نطول کرنا چاہیے اور انکا تجویزات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جائے۔ کبھی شدید لرزہ میں یہ نسخہ پلایا جاتا ہے۔ زنجبیل صعتر ناخواہ ہر ایک تین درم کشنیز چار درم گلسرخ فودنج ہر ایک تین درم مویز بے خستہ برآوردہ سات عدد درم معمول جوش دیکر بقدر تین اوقیہ یعنی ساڑھے آٹھ تولہ نیم گرم پلایا جائے جب نضج کامل ہو جائے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دوا سے جو قوی ہو اور بیدکبریت اُسکو پلانی چاہیے اگر ادوار نوبت کا نہایت سرد بلغم سے ہو تریاق کبیر دینی چاہیے اور واجب ہے کہ اقراص ورد کبیر انکو پلائے جائیں اگر ہے زیادہ کیساتھ اور ہر شب کو بعد نے تزہد کے استعمال پر جرأت کیجائے اور حب صبر جو غافث ذکر کیا ہو خواہ افاویہ یعنی خوشبودار چیزیں مثل فلفل دار چینی وغیرہ کی شرکت آمیز ہو استفراغ کرنے کیواسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے ایارج سات درم تربد دس درم ہلیلہ سیاہ پانچدرم غافث نمک ہندی تین درم بادآورد و شکاعی ہر ایک [illegible] درم انیسون تین درم آب کرفس میں جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جائے اور اس سے قوی تر یہ اجزا ہیں بیخ بادیان بیخ کاسنی اصل السوس ہر واحد دس درم ایارج آٹھ درم عصارہ غافث پانچدرم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک چار درم گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد سات درم قرص بنا کر استعمال کریں مطبوخ جدید بیخ بادیان بیخ کاسنی دس درم مویز بے خستہ برآوردہ سات درم انیسون مصطگی ہر ایک تین درم شکاعی بادآورد و غافث ہر ایک چار درم تین رطل پانی یعنی سو تولہ میں جوش دیں تا آنکہ ثلث باقی رہجائے اور چند روز نہار منہ اُسکو مریض پیا کرے قرص جدید جو بوقت مزمن ہونے اور شدت لرزہ کے مستعمل ہیں ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی بادآورد ہر ایک سے پانچدرم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک سے تین درم نمک سیاہ چار درم کشوث ہلیلہ کابلی ہر ایک دس درم غاریقون پندرہ درم قرص ورد تیس درم تربد تیس درم ان سب اجزا سے قرص طیار کریں اور یہ قرص بادجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہے ایضاً صبر ہلیلہ زرد ریوند مصطگی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک ایک درم زعفران نصف درم کوٹ پیسکر استعمال کریں اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہے ایضاً ایارج ہلیلہ کابلی نمک ہر واحد چار درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد ڈیڑھ درم افسنتین پانچدرم قرص ورد تین درم شکاعی بادآورد ہر ایک سے دو درم پیسکر گولیاں طیار کریں مطبوخ جدید غافث پانچدرم اصل السوس ناخواہ ہر واحد سے بیس درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے چار درم گلسرخ پانچدرم جوش دیکر ہر روز تین اوقیہ پلائیں ایضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد دس درم انیسون تخم کرفس ہر واحد دو درم شکاعی بادآورد و غافث افسنتین ہر واحد پانچدرم فطراسالیون تین درم جوش دیکر چار اوقیہ یعنی گیارہ تولہ پلانا چاہیئے۔ ایضاً لکڑی غافث کی شاخ ہندسہ شکاعی بادآورد و افسنتین ہر واحد پانچدرم مویز بے بس عدد ہلیلہ زرد دس عدد اور یہ اجزا واسطے شورِ بلغم کے خواہ جسمیں صفرا غالب ہو مناسب ہیں غاریقون اگر تین وزن برابر ثلث درم کے انداز پر استعمال کیجائے طول کو اس مرض کی منع کرے گی خواہ شہد ملا کر آب گرم کے ہمراہ پلائی جائے اور تخم انگشت بعد نضج مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بنا کر کھلائیں یا شہد کے ساتھ کھلائیں اور اگر مسہل کی ادویہ گولی بنا کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

محموم کو دیجائین تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور افسنتین بڑھانا چاہیے اور برعایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے بیخ کبر اور اسقولوقندریون اضافہ کرنا ضرور ہو اسلیے کہ اس مرض مین اکثر طحال بڑھ جاتی ہے اکثر بوجہ ضعف خواہ غلظ طحال کے سعد اور حب لسان اور ہلیلہ بڑھایا جاتا ہے اور باینہمہ رعایت شدت تپ کی بھی اہم ہے ایسا نہو زیادہ تسخین سے بڑھ جائے جو ادویہ مستفرغ صفرا اور ادویہ مذکورۂ بالا سے قوی تر ہین اگر ان کی اس مرض مین حاجت ہو بعد نضج کے۔ ازانجملہ یہ ہو کہ حب تربد جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا انھین مسہلات مین زیادہ کرین اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرین اور ازین قبیل یہ ہے حب مصطگی ایک دانگ عصارہ افسنتین ربع درہم شحم حنظل ایک دانگ ایارج فیقرا نصف درم غاریقون نصف درم سکنجبین عسلی گولی باندھ کر گرم پانی کے ساتھ کھلائین اور ازین قبیل حب مصطگی اور حب جن کے نسخے قرابادین مین ذکر کیے گئے اگر مادہ مائل بحرارت ہو قرص طباشیر مسہل تین عدد اور زیادہ ایک مثقال اور سقمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر بقدر قوت کھلائین۔ غافث اور افسنتین پرسیاوشان اور ہلیلہ زرد شاہترہ زبیب خستہ برآوردہ ہموزن لیکر بقدر حاجت کھلائین۔ اگر بدن متحمل اسہال کا بوجہ ضعف کے نہو ادویہ ملطفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواؤن کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ ان دواؤن کے جو بوقت عدم تحمل مسہل کے مستعمل ہونی چاہیئن ضماد صبر کا ہے ہمراہ شہد کے جب مرض مین انحطاط ہو جائے قبل از طعام کے حمام مین داخل ہونا مریض کا کچھ مضر نہین ہے۔ غذا ان بیمارون کی لطیف ہو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبھی کبھی تھوڑی سی مقدار مری یعنی آب کامہ کے بھی شریک کیجاتی ہے خصوصاً آخر مرض مین اور قوی غذا جیسے تیہو اور چوزہائے مرغ اور چکور وغیرہ مگر یہ غذا بعد انحطاط مرض کے ضرور ہو کہ غذا مین بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کرین جسمین تقطیع ہو مثل سرکہ اور برائی اور مری کے۔ اور اگر بلغم ترش اور ردی اور لزج تیار ہو تو گندنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جسوقت اسمین زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کرین۔ اور لوارد یعنی قسم غذا کہ تقولات کی جڑون مین ترش چیز ڈال کر پختہ کرین مثلاً چقندر اور مولی اور سرکہ اور زیت مغسول کو پکا کر کھلائین یہ بھی غذا بہت مفید ہے اور ناخورش جیسے کلم کبر اور ناخورش سویہ کی یا صعتر کی اور انجدان اور لیمون کی ناخورش بھی عمدہ ہے جن ترکاریون مین تبرید اور ترطیب ہے اُنکے استعمال سے احتراز واجب ہے غذا کا وقت یہ ہو کہ یا نوبت بری کی ہو جائے خواہ تپ نہ جائے اور قبل نوبت کم سے کم چار گھنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے اور چھ گھنٹے پہلے بہت مناسب ہو سونے کا اندازہ یہ ہو کہ بیداری کے برابر ہو یعنی زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہو تاکہ نضج ہو اور بوقت خواب کے ہوا کرے اور تحلیل بوقت بیداری کے حمام انھین بہت مضر ہو مگر بعد انحطاط کے مضر نہین کرنا زیادتی قے کا تدارک مناسب ہو کہ ایسے وقت سیب اور شربت انار میخوش جسمین پودینہ شریک ہو اور اسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کرین اگر اس سے قوی تر زیادہ دوا کی ضرورت ہو دانہ انار میخوش دس درم کندر سپید اور مصطگی ہر واحد پانچ درم پودینہ سات درم دو رطل پانی مین رات مین جوش دین اور پودینہ کی گڈیان پڑی رہین تاکہ نصف پانی جلجائے تدارک اسہال مفرط کا بند کرنا اسہال مفرط کا اُس کی دوا اور تدبیرات پہلے سے معلوم ہو چکی ہین اور مکرر بیان ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہو کہ چوزہائے مرغ بریان خواہ پختہ کر کے کھلائے جائین اور بخورات مقویہ دماغ اور عود اگر خوشبو جس سے دماغ معطر ہو جائے اور قوت کو تازگی حاصل ہو اور اگر تہیج یعنی بھربھراپن منھ مین خواہ اطراف مین عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے میوون ملک مغسول ہر ایک پانچ درم بادام مقشر زعفران مرکوری ہر ایک چار درم تخم کرفس بادیان شگوفہ اذخر ہر واحد تین درم عصارہ غافث ساڑھے تین درم سنبل الطیب ایارج فیقرا سات درم گل سرخ دس درم بدستور قرص طیار کرکے استعمال کرین اور کبھی احتیاج ہوتی ہے اور دوسیا کی جو دوائے مرکب ہے اور دوالمسک اور دوائے نورمعتی بادام تلخ کی قرص کہ اگر تپ مین طول ہو اور سردی بھی معلوم ہو اسکے لیے مفید ہے مصطگی سنبل الطیب

HAKEEM SHOUKAT ALI

رازیانہ تخم کرفس تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک چار درم طباشیر پانچ درم قرص تیار کریں مقدار شربت ایک درم سے دو درم تک ہمراہ دو درم
گلقند کے جوشاندہ رازیانہ بقدر دو اوقیہ کے نانخواہ کو شہد سے ملاکر معجون کرکے استعمال کرنے میں ایسی وقت بہت منفعت ہے جب تپ
میں تحلیل ہوا ہو کبھی جب سردی بدن میں پیوستہ رہتی ہے دلک کی حاجت ہوتی ہے اسکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دونوں مونڈھوں سے اور دونوں
رانوں کی جڑوں سے شروع کریں جب ہاتھ میں گرمی پھیل جائے اور پاؤں میں بھی اسطرح حرارت منتشر ہو جائے اور دونوں گرم ہو جائیں اور ماندگی سی
معلوم ہونے لگے پھر اطراف دلک کے استعمال کریں جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش اور دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اُس تک
گرمی پہونچے پھر اُس عضو کی مالش چھوڑ کر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے۔ادہان جیدہ سے روغن زیت خیری جسمیں قبض نہ ہو اور روغن بابونہ اور سویہ کا
تیل جو دوہرے برتن میں پکایا جائے جب روغن ملنے سے فراغت ہو جائے تو اُسے پونچھ ڈالنا چاہیے۔تاکہ بشدت کرب پیدا نہ کرے۔کچھ
مضائقہ اسمیں نہیں ہے کہ پہلے خالی مالش بدن کی کرکے پھر تیل کی مالش کیجائے معدہ کی حفاظت ضعف سے کرنے کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ اُن کے
معدے کے سرے پر مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کریں اور اُس سے قوی تر یہ ہے کہ رازقی یعنی رائے بیل کے پھول کا تیل اسمیں
ادخنا ہو اس باب میں مفید میں ارتا بخلاف یہ ہے کہ بابونہ کسیقدر مصطگی شراب میں بکار دو چند وزن مجموع کا شہد ملاکر ضماد کریں اور اگر سقوط شہوت ہو گیا
ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نہ کریں بلکہ میفختج یعنی دوشاب انگور جسمیں جوش آچکا ہو اور اُس کے دوثلث جل گئے ہیں اور شکر ملائی گئی ہو اسمیں
خرما جو پختہ نہ ہوا ہو خرمائے خشک اور اکلیل الملک افسنتین جوش دیکر ضماد کریں **علاج بلغمیہ لازم کا جسکو لثقہ کہتے ہیں** جو علاج اُس بلغمی تپ کا ہے
جس کا ہر روز نوبہ ہوتا ہے وہی علاج لثقہ کا بھی ہے فرق اتنا ہے کہ لثقہ میں استعمال ملطفات مادہ کا بہ نسبت ہوتا ہے اور اگر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب
عسل پر اقتصار کریں خواہ ماء العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کریں شاید نافع ہوگا کبھی
ان کو نانخورش شبت یعنی سویا خواہ نانخورش کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصاً جسوقت آثار نضج کے ظاہر ہوں اُن کی غذا کی تدبیر میں برعایت
ازمان اور دیرپا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توسیع کرنا چاہیے تاکہ قوت میں ضعف نہ ہو جائے اور اگر خلاف
ازمان کے رعایت کیجائے تو اُسوقت تقلیل اور تلطیف غذا کی چاہیے بہرحال جیسی تدبیر فصل گذشتہ میں حمی نائبہ کے واسطے لکھی گئی ویسی
یہاں بھی کرنی چاہیے۔دوا جید اُن کے واسطے قرص عشرہ ہے جس میں دس دوائیں ہیں جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہوگا **ایضاً** یہ دوا بہت اچھی
اور مجرب ہے گل سرخ چھ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد سے چار درم مصطگی تین درم کہربا تین درم افیون دو درم **ایضاً**
غافث نسخہ اسکا یہ ہے غافث چار درم گل سرخ یا طباشیر ڈھائی درم **ایضاً** غافث تین اوقیہ یعنی ساڑھے آٹھ تولہ گل سرخ نصف رطل
یعنی ہر تولہ سنبل الطیب بھی اسیقدر طباشیر چار اوقیہ یعنی گیارہ تولہ **ایضاً** قرص افسنتین اسکا نسخہ یہ ہے افسنتین اسارون تخم کرفس افیون مغز بادام
تلخ کی ناکا گی با دآورد عصارہ غافث مصطگی سنبل الطیب ایک ایک درم **علاج القیاؤس ولیفوریا کا** ان دونوں تپوں کا علاج قریب
بعلاج اُس تپ کے ہے جسکا اوپر ہم نے ذکر کیا اور یہ دونوں تپیں طریق علاج میں قریب قریب ہیں ضرور ہے کہ ابتدا علاج کی سکنجبین عسلی اور
شکری سے کیجائے اور کبھی ان دونوں کے علاج میں رب نمکو کی بھی اجازت دیجاتی ہے جو شہد کیساتھ پکایا گیا ہو اور شربت ورد کا بھی استعمال
جائز کیا جاتا ہے بعد اُس کے رفتہ رفتہ جوشاندہ بزوری مثل تخم کرفس اور رازیانہ اور انیسون وغیرہ کے خواہ ان کے پانی کو ملا کے پلاتے خیسا نذہ
اور تک پہونچتے ہیں اور قرص ورد کو مصطگی اور حب العبر کیساتھ اور ایسے ہی ایارج فیقرا اور حب غافث کا استعمال کراتے ہیں ان دونوں تپوں میں معدہ
کی رعایت پر توجہ تام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہ ہو جائے تو بیا اور ہولی اور سویا اور تودہ بیخ کے پانی سے تر کرنا چاہیے اور مدرات اور مسہلات

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے نافع اجزا ان دونوں تپوں میں یہ ہیں بلیلہ زرد تر پھٹکری بہت زیادہ نفع ان تپوں میں ان حقنوں سے ہوتا ہے جو مائل بحدت ہوں کہ ان میں آب قرطم اور نطرون دقیق اور سویا اور بابونہ اور خشک یعنی گوگرد اور اکلیل الملک و مری اور شہد پڑا ہو۔ تدبیر لطیف ہو اور باکی زیادہ نرمی سے کرنی چاہیے بہ نسبت انتبا لوں کے علاج حمی غشیہ خلطیہ کا اس تپ کا علاج بہت خطرناک ہے عمدہ تدبیر اسکے علاج میں یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا ادویہ لطیفہ سے رفتہ رفتہ تھوڑی دواؤں تک کریں خصوصاً اگر طبیعت خود بخود دفع پر متوجہ ہو رشح کے ذریعہ سے تنقیہ اس مادہ کا جو امعا اور قریب کی رگوں میں ہے کرنا چاہیے اور باقی مادہ جو دور کی رگوں میں ہو اسمیں لطیف تدبیر بذریعہ دلک وغیرہ کے استعمال کرنا چاہیے جالینوس نے ایسا گمان کیا ہے کہ اکثر اس تپ کے بیماروں کی استفراغ مادے سے عاجز ہو کر سوائے دلک اجزائے قوی سے اور کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اچھا طریقہ ان کے واسطے دلک کا یہ ہے کہ دونوں بالوں سے پنڈلیوں تک شروع کرے اور اوپر سے نیچے تک اترے اور دلک میں رومال خشت پڑے کے ایسا اختیار کریں کہ جلد کے چھیلنے والے ہوں پنڈلیوں کی مالش کے بعد دونوں ہاتھوں کا دلک اسطرح کریں کہ مونڈھے سے کف دست تک مالش کیجائے حتی کہ جلد سرخ ہو جائے پھر پشت اور سینہ کی مالش کریں پھر پنڈلیوں سے مالش کریں اور ترطیب والی کو ملحوظ رکھیں جتنا زمانہ اس تدبیر کا نکل سکے نصف مقدار میں استعمال ایک اور نصف زمانہ میں ان کی تنویم یعنی سولانے کی تدبیر بشرط امکان کرنی چاہیے۔ حاصل یہ ہے کہ قانون ان کے علاج کا لطیف تدبیر ہے اور زیادہ یہ یقین کہ جس سے مادہ میں سختی آجائے نہ کرنی چاہیے ملطفات میں سے ماء العسل ہو خصوصاً تھوڑا سا زوفہ یا تخم کرفس صبح کے وقت دینا چاہیے اور مثل اسکے سکنجبین اور جلاب وغیرہ بھی جائز ہے اگر اسہال افراط ہو ماء العسل کو خوب پکا کر دینا چاہیے کہ پھر زیادہ بہت نقصان جلاکے اسہال نہیں کرتا مگر تھوڑا سا اسہال جو معتدل اور نافع ہے وہی باقی رہجاتا ہے سکنجبین عسلی بھی ان کو نفع کرتی ہے فصل گرما میں خواہ اگر عادت ٹھنڈے پانی پینے کی ہو تو آب سرد ملا کے یہ دوائیں دینی چاہیئے جاڑوں میں ضرور ہے کہ سرد پانی نہ پئیں اور گرم پانی پر قصار کریں شربت انار کا پینا انکے واسطے ہر حال میں افضل ہے مگر بنظر ضرورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہو سکتا ہے بہت مناسب ان کے پیاس کے دفع کرنے کیواسطے سکنجبین عسل سجادہ شراب انگور ابتدائے مرض سے نفع کرتی ہے خصوصاً اگر تپ نوبتی نہ ہو تو ایسا کثیر ہوتا ہے کہ تپ خفیف ہو خصوصاً مشائخ میں کہ ضرور قوی ہوتی ہے اور بعد غذا کے استعمال شراب انگور کا ضرور ہے طبیب کو واجب ہے کہ ہمیشہ اس مرض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے جس وقت دیکھے کہ نبض میں دفعتہً ضعف یا سقوط شروع ہوا ہے فوراً شراب پانی ملی ہوئی میں روٹی بھگو کر کھلا دینی چاہیئے اگر ورم حشا مانع نہ ہو اسلیئے کہ ورم حشا یعنی اوجھ کا ورم جب اس تپ میں پیدا ہو پھر علاج کا موقع باقی نہیں رہتا اور نہ امید صحت کی ہو سکتی ہے میری مراد یہ ہے کہ جسوقت ایسا تغیر یعنی ضعف و سقوط کا نبض میں پیدا ہوا اور ورم احشا میں ہو۔ اسوقت کھلانا روٹی کا کچھ مفید نہیں ہے ایسی تدبیر سے کھلانے کے وہ لوگ بروقت غشی کے بھی محتاج ہوتے ہیں مگر بعد کھلانے کے دلک بھی ضرور کرنا چاہیئے رات کو جو غذا کھا کر سو رہنے کے مناسب ہو وہ مثل آش جو کے ہے اس سے زیادہ قوت کی غذا سوائے اسکے کہ خوف سقوط قوت کا ہو نہ دینی چاہیئے اور اگر ضرورت ہو تو روٹی جلاب یا ماء العسل میں بھگو کر دیجائے حمام ان لوگوں کو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی مضر ہے اسلیئے کہ زیادہ گرم ہوا میں خوف سیلان مادہ کا ہے پھر مادہ اور قلب اور دماغ کی طرف جاتا ہے اور زیادہ سرد ہوا تحلیل فضلات کو منع کرتی اور نہیں سمجھ کے شدت پیدا کرتی ہے اس مرض میں جسقدر غلط صفراوی ہو اور قے کرنا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہے کہ قے کرانا اس تپ میں حاجت بڑی کی زیادہ دلالت ہے علاج حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا بیمار کے سینے پر ضماد صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اسکا ہوشیار کرنا تھوڑی تھوڑی غذا دیکر مناسب ہے غذا اس قسم کی دینی چاہیئے جیسے روٹی آب انار میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھگو کر برف میں سرد کر کے کھلائیں اور اگر خواہش اور بھوک ہو اسیطرح آب فواکہ قابضہ بھی دینے جائز ہیں اور اگر واسطے بڑھانے قوت کے مصوصات کے رئیسی نانخورش جو چوزہائے مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سبز ترکاریوں سے بنائی جاتی ہیں اُسکی حاجت ہو اور خصوصاً امیں دعنیا شریک کر کے کھلائیں بہت نفع کرے گی تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی اُن کی تدبیر بعینہ اور علاج طبعی تپ جو مذکور ہو چکی ہے ویسی ہی کچھ فرق نہیں ہے -

ربع دائرہ کا بیان اسکا نام طیطرا طاوس ہے اکثر نوبت ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے اسباب ربع کے وہی ہیں جنسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور پھر سودا کو متعفن کر دیتی ہے اور سطرح کی چیزیں اوپر کے ابواب میں تفصیل مذکور ہو چکی ہیں اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو ثفل خون ہے اور یہ سودائے طبعی ہے اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہے اور پھر حراقی میں بھی ایک تو سودائے دموی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک احتراقی وہ ہے کہ سودائے سوختہ کی خاکستر ہوتی ہے بعض آدمیوں نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سودائے طبعی سے پیدا نہیں ہوتی اسلئے کہ سودائے طبعی متعفن نہیں ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہیں ہے کہ سنا جائے بلکہ جبکہ رطوبت ہے اسکی شان سے ہے کہ متعفن ہو جائے گو استعداد تعفن کی کسی میں کم ہے اور کسی میں زیادہ اکثر ربع کی پیدایش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقۃ النوع جن کا مادہ مختلف ہو اون کے بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط میں عفونت آجائے اور جب سوختہ ہو کر رماد ہو جائیں اور سودا پیدا ہو اور استفراغ ان کا بذریعہ طبیعت کے خود بخود ہو سکے اور نہ استفراغ صناعی طبی کیا جائے اور سودا متعفن ہو جائے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بعد مرض طحال کے جسمیں تلی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ جب طحال سے جذب خلط سوختہ کا نہیں ہوتا تمام بدن میں منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور ہر گونہ ربع خالی طحال کی وجہ خواہ صلابت سے نہیں ہوتی ہے۔ حمی ربع ایسی جسمیں سلامت مریض زیادہ مظنون ہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ کسی ورم کی عادت نہوئی ہو۔ اور بعد حدوث ربع کے طحال میں ورم آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اسکا استسقا خواہ قبلہ جو ورم سوداوی تخمین کا ہوتا ہے جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی سے نجات دیتی ہے اور جب تک مرض ہے تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہے اس لیئے کہ خلط یابس اکثر اسمیں ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہے اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ میں خطا نہ ہو سال بھر سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور بیشتر بارہ برس تک بھی خواہ اس سے کم و بیش رہتی ہے مترجم کہتا ہے علی گیلانی اس مقام پر بمفاخرت کہتے ہیں کہ میں نے ہزاروں بیماروں کا جو مربوع تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم میں انھیں صحت حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ المفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہیں کہ شاید اس مفاخرت میں کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہو اگر خدمت ماہران فن کی اُسنے کی ہو اور خاندان اطبائے ماہرین سے ہو یعنی میں بھی اسطرح اس تپ کا علاج کر چکا ہوں مترجم کہتا ہے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنی عمل جذب و سلب امراض کے تجربہ کیا تو قطن مندوف یعنی روئی دھنی ہوئی مربوع کے ہاتھ پر بعد بھر دینے از نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت آگے اور دونوں پاؤں میں بیدہ انجیر کی پتی کعب پر باندھے اور مریض طرف روئی کے دیکھتا ہے پہلے وہ اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکھنؤ میں بعض احباب نے بارہا امتحاناً چند مریضوں پر اپنے رو برو یہ تدبیر کرائی اور شفا ہوئی اور معمول اور مجرب اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور ناقص غب غیرہ میں یہی تدبیر ٹھہر گئی ہے اور نہایت جلد کے ساتھ صحت حاصل ہوتی ہے کبھی شاید ایسا ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے سال بھر اور چھ مہینے کے علاج کا انتظار کیا ضرور ہے ایک ہی روز میں زوال مرض ہوتا ہے بس میں حمد الٰہی ہزار زبان سے کرتا ہوں کہ یہ دوا خاص میرے واسطے اُسنے اُٹھا رکھی تھی و کم ترک الاول للآخر تپ حمی ربع جو طولانی ہو اخیر کو منجر باستسقا ہوتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ بھی ضرور جاننا چاہئے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلئے کہ اس فصل میں تخلیط مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب وہ ربع کا بڑھتا ہے علامات معلوم
ہو کہ حمی ربع پہلے تھوڑی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اسکے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے پھر نزدیک قرب ختم نوبت کے تھوڑی تھوڑی
سردی کم ہو جاتی ہے جیسے تپ بلغم کی۔ تپ سردی کا بھی یہی حال ہے جب ربع میں دورہ ہو اور بدن گرم ہو جائے تو گرمی زیادہ نہیں ہوتی
اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلئے کہ حرارت ربع کی چونکہ بدشواری مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ
بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر معتد بہ بھڑکتی ہے یعنی دیر تک ٹھہرتی ہے جیسے موٹی لکڑی سوکھی کہ اسمیں اگرچہ آگ دیر میں اثر کرتی ہے
مگر دیرپا بھی ہوتی ہے ربع کی حرارت تمام بدن میں نہیں ہوتی بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع خلط کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے
اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہیں اور ثقل یا گرانی بھی پیدا ہوتی ہے اُسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اُسکا بخار بھی ثقیل ہوتا ہے اور
اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد بقدر ہوتا ہے گویا ہڈیاں ٹوٹی جاتی ہیں اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت پر دانت بجتے ہیں مگر ایسا
لرزہ نہیں جیسا کہ بلغمی تپ میں ہوتا ہے اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اُسی بخار کی ہے جو سودائے متعفن
سے مظلم اور تاریک اُٹھتا ہے مگر یہ تاریکی بروقت نضج کے زائل ہو جاتی ہے اسلئے کہ رداءت مادہ کی بعد نضج کے کم ہو جاتی ہے اور جیسی ابتدا
میں ہوتی ہے ویسی باقی نہیں رہتی علامات ربع سے جو ہیں اس تپ سے پہلے ہوتے ہیں از قسم طولانی حمیات کے خواہ ضعف طحال اور
درد ہو تاملی میں ایضاً علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور غذائے بارد و یابس کا
استعمال اور سحنہ کا تضعیف یعنی نحیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے اور گرم خشک مکان میں سکونت
اختیار کرتا ہو اور شغل اسکے اور چیزیں۔ دورہ اس تپ کا چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے یعنی وہ زمانہ جس میں تپ شروع ہو کر اُتر جائے اور اڑتالیس گھنٹے
زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا بہتر گھنٹے ہوتا ہے اکثر فصل صیف میں جو تپ کیدن درمیان
کر کے آتی ہو چار دن میں وہی تپ ربع ہو جاتی ہے اکثر وہ حمیات جن کے مادے مختلف ہوتے ہیں اُن سے ایسے حمیات ربع پیدا ہو جاتے ہیں کہ
انتظام میں اُن کے خلل ہوتا ہے سبب اُسکا اختلاف اخلاط باقیہ کا ہوتا ہے جو بعد زوال پہلے حمیات کے باقی رہجاتے ہیں پھر جس وقت ان اخلاط باقیہ
کا استقرار ترمد یعنی خاکستر ہونے پر حال واحد پر ہو جاتا ہے ربع منتظم پیدا ہوتی ہے جو ربع بلغم کے احتراق اور سودا بننے سے پیدا ہوتی ہے اُسکے
دورے طولانی ہوتے ہیں اور اکثر یہ ربع بعد مواطبہ بلغمیہ کے پیدا ہوتی ہے اور عرق دیر میں نکلتا ہے اور بول غلیظ ہوتا ہے اور صلابت نبض میں کم ہوتی ہے اکثر [illegible]
حمیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور جو ربع خون کے احتراق سے پیدا ہوتی ہے اُس سے پیشتر علامات خون کے پیدا ہوتے ہیں کہ منہ میں حلاوت اور اشتہائے طعام کم اور ثقل بدن اور ماندگی زیادہ
ہوتی ہے اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو یا سونوخس قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہیں اور سُرخی بول کی بھی اس ربع پر مقدم ہوتی ہے اور سحنہ بدن بوجہ سُرخی اور انتفاخ کے اور سن شباب
یا طفولیت اور فصل ربیع یہ بھی اسی پر دلیل ہوتی ہیں کہ انتقال حمی دموی کا ربع کی طرف ہوا ہے اور اکثر بعد حمیات دموی کے یہ ربع واقع
ہوتی ہے جو ربع احتراق صفرا سے ہوا ہے نبض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہے اور لرزہ اور سردی سے شروع کرتی ہے اور ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ گوشت پھاڑا جاتا ہے اور پیاس بہت لگتی ہے پسینا بھی خوب نکلتا ہے اور غضب اور پیاس میں التہاب یعنی بھڑک پیدا ہوتی ہے سحنہ
بدن اور سن اور فصل بھی اسپر دلالت کرتی ہیں اور کبھی بعد حمی صفراوی کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوتی ہے
نبض اس ربع میں مائل بصلابت ہوتی ہے بسبب یبوست خلط کے اس لئے کہ یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کی طرف پس شہوتی اس
نبض کا باطل ہو جاتا ہے جیسے نبض شیخ کی ہر ابتدا میں ہوتی ہے اور کیفیات میں نبض مستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی نہ تحریک

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہ پیدا ہو اور جب مادہ متحرک ہو نبض میں اختلاف نمایاں پیدا ہو جاتا ہے اسلیئے کہ فضول میں غلاظت ہے اور تفاوت اس نبض کا بروقت فترت کے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اگر نبض میں انبساط غیر مستوی اور انقباض جس میں سرعت زیادہ ہو برخلاف غب کے پیدا ہوتا ہے نبض ربع کی بہ نسبت غب کے زیادہ صغر اور تواتر میں محسوس ہوتی ہے مگر بطی ہونے میں بلغمی کی مثل ہوتی ہے اور ابتدائے نوبت میں اسکا بطور زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلاف میں کثرت ہوتی ہے اختلاف کل حیات کی نسبت بعد ابتدائے نوبت کی عظم اور تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہے بول ربع میں جمیع اوقات میں عدم نضج پر مشابہ ہوتا ہے اس لیئے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منتہی کے وقت جید ہو جاتا ہے مگر اسکے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہیں اسواسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے ربع میں نضج پیدا ہونے کی علامت یہ ہے کہ لرزہ میں نرمی پیدا ہو۔ اگر بول ابتدا میں سپید مائل بہ سبزی اور خام ہوتا ہے کہ اس میں رسوب جید نہیں ہوتا اور بعد ابتدائے اسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اسلیئے کہ تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور انحطاط کے وقت اول سیاہ ہو جاتا ہے اور پسینا ربع میں بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے ہاں اگر سودائے صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے علاج اس مرض میں پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ ربع سودائے دموی سے ہے یا سودائے بلغمی سے یا سودائے صفراوی سے یا سودائے سوداوی سے بعد اسکے جیسا مادہ ٹھہرے اس کے مناسب جو تدبیر ہم بیان کرتے ہیں کرنی چاہیئے مگر جمیع اقسام اس تپ کے بعض احکام علاج میں شریک ہیں اسلیئے کہ جمیع اقسام کی ابتدا میں لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ تامل کریں آیا خون میں غلبہ ہے خصوصاً جس وقت کہ ربع سودائے دموی سے پیدا ہوتی ہو کہ اسوقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور زیادہ تر بوجہ کثرت اور رداءت خون کے مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد بے حاجت کی لیجائے تو زیادہ تر مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سودا کی ضد یعنی خون جو نکلجاتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تو برودت اور یبوست غالب ہوتی ہے اور تحریک اخلاط فاسدہ کی بطرف خارج کے ہوکر اچھے اخلاط کو بھی فاسد کر دیتی ہے ایک یہ بھی حکم مشترک جمیع اقسام ربع میں ہے کہ ابتدا میں استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیئے بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے بالکل بدن پاک ہو جائے نہ کرنا چاہیئے کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اس کی طرف اشارہ کریں گے اور استفراغ سبک بھی ایک دن بعد نوبت کے کرنا چاہیئے مادہ قوی اول مرض میں نہ کرنا چاہیئے۔ استعمال مرخیات کا یعنی جو دوائیں مزاج کو مائل برطوبت کریں واجب ہے اور اگر شرب دوا یعنی مرخی کو بوجہ سستی معدہ کے مناسب ہوں ان کے عوض ایسی فائدہ کے حقنہ کی دوائیں قوی نہ ہوں تو دوا ان کا حقنہ بوقت منتہی کے البتہ جائز ہے اگر طبیب بار دوم یعنی جرأت جاہلانہ ابتدا میں سودا کا اخراج کئی مرتبہ قوی حقنوں سے کرکے مرض کو دور کرے تو کبھی یہ تدبیر کارگر ہو جاتی ہے مگر صواب یہ ہے اسلیئے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی سو تدبیری سے تپ ایسی دائمی نہ جاتا چاہیئے بروز نوبت کے کھانے سے منع کرنا چاہیئے اور فاقہ کی تکلیف دینی چاہیئے اور آب سرد سے قطعاً باز رکھنا چاہیئے ہر روز گوشت تیہو خواہ چوزہ مرغ کا ابتدا میں تین خواہ چار روز تک دینا چاہیئے پانچویں دن سے فقط چوزہ مرغ کا دینا چاہیئے کہ ہر وقت میں بہتر ہے سوائے روز نوبت کے ہر روز گلقند گرم پانی میں ملا کر دو مرتبہ پلانا چاہیئے یا تین ماشہ گلقند دس ماشہ سکنجبین ملا کر استعمال کریں اور چہ معلوم ہو چکا ہے کہ اگر سودا صفراوی ہو تو ابتدا میں ایسی چیز کا استعمال ہو طبیعت میں اطلاق صفرا پیدا کرے ضرور ہے مثلاً املیلہ زرد اور بنفشہ خیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو ایسی چیز کا استعمال واجب ہے کہ جس سے کسیقدر اخراج بلغم کا ہو مثلاً دوا میں تھوڑا سا تربد شریک کریں اگر سودا سوداوی ہو ایسی دوا ابتدا میں جس میں کسیقدر بسفائج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ مادہ بلغمی میں جس قوت کی دوا ملا کر استعمال کریں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اچھی طرح اُس قوت کو اُٹھا لیتا ہے اور بیشتر تنہا ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو انجلاح مرام اور برآمد کار میں کافی ہوتا ہے اور گلقند اور اُسکا صاف پانی جو خوب پانی بکا کر نکالا جائے قائم مقام ماء الجبن کے ہے خصوصاً اگر معدہ میں ضعف ہو تو ماء الجبن سے افضل ہے اسیطرح اگر خلط بارد ہو یعنی سوداے بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال سکنجبین بزوری کے ہمراہ بہت نافع ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد طعام کے نہایت مناسب ہے بالتخصیص سوز نوبت کے قبل از نوبت علی الخصوص اگر سوداوی بلغمی ہو بہت سودمند ہے اور قے کا نفع فقط ابتدائے مرض میں مخصوص نہیں بلکہ یہ تدبیر ہر وقت مفید ہے اسواسطے واجب ہے کہ زمانہ ابتدا اور اوائل نضج میں بہ سختی استفراغ فضول کا ایسی چیز سے نہ کیا جائے جسمین سخونت قوی ہو یا وہ دوا جو خشکی زیادہ پیدا کرے خواہ ترک غذا سے وہ خشکی پیدا ہو اور ایسی دوا کا استعمال کرین جو ضعف پیدا کرے اسلیئے کہ اُس سے اگر ابتدا میں اسہال ہوگا سودا صالح زیادہ نکلجائینگے لہٰذا ابتدا میں تدبیر لطیف بھی نہ کرنی چاہیئے کہ اُس سے بھی ضعف پیدا ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر صیف میں خواہ جاڑون میں ربع شروع ہو پہلے آب جو ہمراہ سکنجبین کے واسطے کھولنے اُن ہمون سے جن سے ہون سے اخراج اور ادرار فضول کا ہوتا ہے پلانا چاہیئے اور اس فصل کی ربع جلد زائل ہوجاتی ہے استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا بعد نوبت اول کے دوسری نوبت میں تین چار گھنٹے پیشتر کرانا چاہیئے۔ اگر جاڑون میں ربع عارض ہو تو مدرات کا استعمال مناسب ہے اسیلئے کہ قے اور اسہال اس فصل میں دشوار ہے قرص کا استعمال کسی طرح درست نہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرد تر چیزیں جو بآسانی نہ ہضم ہوسکین اور کیموس خام کا جید ہے اس مرض میں کبھی موافق ہوتے ہیں اسلیئے اُن کی برودت شدت تپ کی ہے اور رطوبت سودا کے یبوست کی ضد ہے اسلیئے واجب ہے جس وقت ضرر کا خوف نضج میں نہ ہو ایسی چیزون کا استعمال کیا جائے اور وہ مقدار جسمین خوف نضج کی ضرورت کا نہیں ہے تنہا خواہ کوئی ایسی چیز شریک کرکے جو حار رطب ہو دیجائے کہ اُن چیزون کی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت میں کمی نہ کرے ایسی چیزین یہی ہیں جنمین حرارت اعتدال کے ساتھ ہو۔ سرد خشک چیزون سے نہایت احتراز کرنا چاہیئے کہ اُن کی جہت سے خلط سوداوی بھی پیدا ہوتی ہے اور نضج میں خامی بھی واقع ہوتی ہے سرد تر چیزین جو اس مرض میں موافق ہین۔ جیسے کاسنی کاہو خربوزہ شفتالو۔ کبھی ایسی چیزون سے اجتناب یا بوجہ شدت برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاہو میں ہے اور میٹھے خربوزے میں نہیں ہے یا بخوف ادرار جسکی جہت سے خون میں غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزے میں ہے یا اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اُس شے میں ایک ایسا بھی جز ہے جو عفونت پر آمادہ ہے یہ بات شفتالو میں ہے الغرض سرد چیزون کے استعمال میں ان قباحتون کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ گرم غذا جس میں گرمی باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصاً جس وقت اسکی گرمی کی تعدیل کیجائے اور مادے کے نضج میں اس غذا سے کچھ اعانت نہ چاہی جائے اور سرد تر غذا ملائی جائے جیسے انجیر کو کاسنی میں ملاکر کھلائیں شروع تپ میں ایسی چیزون کا کھانا جسمین شوربیت اور تیزی اور تقطیع ہو کچھ مضر نہیں بشرطیکہ حرارت کے بڑھجانیکا خوف نہو اور آخر میں چونکہ حرارت نرم ہوجاتی ہے ایسی چیزون کا استعمال ضرور چاہیئے۔

قرص افسنتین ابتدا سے انتہا تک نافع ہے منجملہ اُن چیزون کے جو اس مرض میں نافع ہیں گرم پانی میں نہانا خواہ میٹھے پانی میں ہر روز قبل غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق برآمد نہو اور حرارت ہیجان میں نہ آئے اور خوش حالی اور آسایش کا التزام کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا کل سوداوی تپون میں احتیاج ترطیب کی ہے بعد اُسکے تبرید اور تسخین کے محتاج ایسے ہونے میں اختلاف ہے اور ملطفات کی طرف اسواسطے حاجت ہے کہ اُن میں تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بلغرض تجفیف کے محتاج ایسے ملطفات نہیں ہیں بسعدہ کی بھی رعایت اپنے ضمادات سے جو مقوی ہون اور حرارت اُن کی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

حسب مقتضائے حال کے ضرور ہے اور طحال و جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ان میں سے کسی میں ورم یا سختی پیدا نہ ہو جائے کبھی قے سے تنقیہ کرتے
ہیں اور تب خواہ مخواہ زب کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملا کر استعمال کریں اور کبھی قے کرانے میں پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور رائی وغیرہ بنظر
اعانت کھلاتے ہیں اور کبھی بعد ان چیزوں کے کھلانے کے بہت سا پانی ملا کر سکنجبین پلاتے ہیں اور قے کراتے ہیں منجملہ ان چیزوں کے
جو بروز نوبت کھلا کر قے کراتے ہیں اگر عسرت برد اور لرزہ تیزی تپ سے امان حاصل ہوئی ہو کہ لہسن اور شہد کھلا کر سکنجبین عسلی پلائیں اور پیٹ بھر کے
کھانا کھلائیں پھر گرم پانی سے قے کرائیں جب نوبت کا زمانہ گذر جائے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا چاہیے اور صبح کو حمام کرانا چاہیے۔ قے کرانے
کیواسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے اسلیے کہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے اگرچہ قے نہ آئے قبل از نوبت کے قے کرانا ہر خلط کی
تپ کی نوبت میں خفت پیدا کرتا ہے اور اس تپ کو زائل بھی کر دیتا ہے ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کرائیں اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ
کی قسم سے ہو اور جب تک نوبت تمام ہو جائے کچھ نہ کھائیں اور نوبت کے دوسرے روز حمام میں داخل ہوں اگر مادہ میں نضج آچکا ہو تو برسم متعارف
حمام کریں ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر ڈالیں جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر بقدر پانی گرم نہ ہو جو خلط میں ثوران اور جوش پیدا
کرے اور نوبت کے تیسرے دن قے کا استعمال کرانا چاہیے اسواسطے کہ فضلہ طعام باقی ہوتا ہے اسواسطے اخراج اس فضلہ کے جسمیں سختی
نے رقت پیدا کر لی ہے علاوہ بریں مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جائے اگر سوداوی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ
لطیف اسہال و ان سے بنفشہ تنقیہ خون کا ہو اور مدت کے شکاعی اور بسفائج شاہترہ ہلیلہ کابلی اسمیں داخل ہو یہ قسم ربع کے علاج کو جلد قبول کرتی
ہے اگر سودا صفراوی ہو تبرید اور ترطیب میں بذریعہ دوا اور غذا کے مبالغہ کرنا چاہیے اور معتدل پانی میں نہلانا اور ایسے ہی پانی سے نہلانا جب ہے اور
تلیین طبیعت کی ایسی دوا سے جیسے بنفشہ اور شیرخشت سے ہوتی ہے جسمیں تھوڑی بسفائج اور سکنجبین افتیمونی شربت دینا اور آب لبلاب مناسب ملا ہوا
ابتدا میں کرنی چاہئیں اور اسہال بیشتر تو بعد بیس دن کے موثر ہوتا ہے اسلیے کہ نضج مادہ کا سوداے صفراوی میں بعد بیس دن کے ہوتا ہے بعد استعمال
ان تسکین خفیف کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے تلطیف اور تقطیع حاصل ہو اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو مرکبات
اور بان سے اور ایسا طلا جس کی قوت حرارت کی جانب ہو اور برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیادہ نہ ہو کرنی چاہیے۔ زیادہ فاقہ کرانا اسیلے بروز
نوبت بھی اس بیمار کیواسطے مناسب نہیں ہے اگرچہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا بے مزا پر کیوں نہ اقتصار کیا جاوے تنقیہ کرنے والی دواؤں میں جو اس قسم
میں نافع ہیں ان میں ایک جوشاندہ ہے ہلیلہ افتیمون ستار سکنجبین جسمیں بنفشہ بھی جوش دیا گیا ہو ان دواؤں سے جوشاندہ طیار کرکے پلائیں کبھی ایسے
بیمار کو حلتیت یعنی ہینگ بھی پانی میں گھول کر نہار منہ پلاتے ہیں اگر متلی پیدا ہو تو قے کریں اگر سودا بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور
رازیانہ وغیرہ سے کرکے استعمال کریں گے اور اگر تلیین کی حاجت ہو ان دواؤں میں پہلے تھوڑا سا تربد جو مخرج بلغم ہے اور بسفائج شریک کریں گے
اور رفتہ رفتہ غاریقون تک قوت اجزائے مسہلہ کی بڑھائیں گے اور سکنجبین بزوری جو شہد سے بنے اور اس کے ذریعہ سے قے کرائیں گے خواہ
مثل سکنجبین کے اور دوا تا اینکہ نضج شروع ہو جائے اور معدے کی سینک اور ضماد قوی تر دواؤں سے بہ نسبت سوداے صفراوی کرینگے
یہانتک کہ خرمائے خشک اور انجیر خشک و مثل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح مالش معدہ کی اور ان حارہ سے بڑھتے بڑھتے روغن قسط تک کرینگے
بھی قے کرانے میں سکنجبین کیساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملانی پڑتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید مہیکر مولی میں داخل کرکے
بناتے ہیں خواہ رات کو خربق مولی میں رکھکر صبح کو خربق نکالکر مولی کھلاتے ہیں خواہ خربق کو مولی میں بکمال خود چھوڑ کر استعمال کراتے ہیں اگر خوف
ضعف قوت کا نہ ہو اگر سودا سے سوداوی ہو یعنی خالص درد خون سے پیدا ہوا ہو اسکا اسہال ابتدا میں بہ نسبت [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

ے مناسب ہے اور یہ بھی اچھا ہے کہ گلقند عسلی خواہ گلقند شکری کا استعمال کیا جائے اور آخر میں تپ کے استفراغ ایسے جوشاندہ سے کرنا چاہیے جسمیں ہلیلہ زرد
ہلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب داخل ہو مرض میں نضج پیدا ہو اُسوقت بھی فصد کا عمدہ موقع ہے رگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد قے
خواہ بقوت یا بہ نرمی کرانی چاہیے جیسا مقتضائے وقت ہو اور جیسی حاجت ہو اور قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج
ہے اور استفراغ مادہ کا مشروبات اور قوی حقنوں سے کرنا چاہیے جو دوائیں ایسے وقت قابل استعمال کے ہیں وہ یہ ہیں افتیمون بسفائج
غاریقون اسطوخودوس حجر ارمنی مغسول یا غیر مغسول لاجورد مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ بنجنکشت شراب عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ خاسی ہو
خربق سود کی بھی حاجت ہوتی ہے اور کبھی ربع سوداوی میں سنا اور شاہترہ مع افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہیں اور اسی پر قناعت کرتے
ہیں بعد استفراغ کے مدرات کا استعمال کرتے ہیں اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلغمی اور سوداوی میں تریاق اور
مثرودیطوس وغیرہ دوائے حلتیت اور دوائے کبریت پلاتے ہیں اور مرچ سیاہ تنہا پانی میں تپ کے پلانی چاہیے اور رائی کا استعمال ہر روز
درست نہیں ہے بلکہ تین دن میں ایک مرتبہ ہو سکتے ہیں داخل ہے اس تپ کے اور قبل استفراغ کے بیچ ایسے اوقات کے دینی کہ ان میں فاصلہ ایسا
ہو یعنی کبھی کبھی استعمال کریں اسیطرح سے معجون فلافلی اور مثل اُسکے تیز جوارشات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواؤں کے دینے میں قبل نضج کے
جلدی نہ کرنی چاہیے اسلیئے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ میں دیئے جائیں ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور بیشتر اور قسم کے امراض پیدا کرے گی۔
خصوصاً جاڑوں کی فصل میں اور آخر میں مرض کے اگر فصد واجب ہو میں اُسپر جسارت کرتا ہوں جالینوس کہتا ہے میں نے ایک خلق کثیر کو
ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ اُن کو بعد نضج کے مسہل پلایا ہے اس کے بعد عصارہ افسنتین اُسکے بعد استعمال تریاق کا کیا ہے میں کہتا
ہوں کہ فقط حلتیت اور فلفل نہایت نافع ہیں اگر نضج ظاہر ہو جائے اور مرض منتہی کو پہونچ جائے صحنا یعنی ماہیانہ جو ایک طور خاص پر مچھلی
کو طیار کرتے ہیں اور نان خورش کبر اور رائی اور مری کی بھی اسکو کھلانی چاہیے اور جو چیز کہ اُسمیں قوت تلطیف کی زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور
کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کنار رشتی کے دوائے حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے اگر تپ میں تیزی نہ ہو اور مادہ
سوائے سوداوی نہ ہو بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک پانچدرم اسقولوقندریون انکت لیوند
طباشیر ہر ایک پانچدرم تخم حماض تخم خرفہ گل سُرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ کبر حب البان تخم رازیانہ ہر ایک چار درم
آب کرفس میں قرص طیار کریں اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کیساتھ پلائیں یہ دوا جودہ وغیرہ سے نافع ہے جب نضج اچھی طرح سے
مادہ میں آجائے اُسوقت مر ستائیس درم سنبل الطیب تیرہ درم فطراسالیون پندرہ درم انیسون پندرہ درم عاقرقرحا قسط فقاح اذخر پانچدرم
شراب کہنہ خواہ شیرہ ترنجبین ڈالکر معجون بنائیں مقدار شربت اس معجون کی سات درم کبھی آخر میں اس تپ کے جب مرض کہنہ ہو جاتا ہے اس غرض
سے کہ تپ کی اذیت کم ہو پہنچے اور کثرت حرارت میں تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جائے یہ دوا پلاتے ہیں بزرالبنج بیس درم ایک قیراط
حلتیت قریب ثلث باقلا کے اسی قبیل سے یہ بھی دوا ہے فوتنج بستانی چار مثقال تخم اوسنگن بیس مثقال افیون ایک مثقال چھوٹے چھوٹے قرص
بنا کر سایہ میں خشک کریں مقدار شربت اس دوا کی ایک درم یہ بھی دوا جید ہے۔ اسکا استعمال بعد ظہور نضج آخر مرض تک ہو سکتا ہے زبیب
بستانی یا نہری سوم بری یعنی لہسن اور آب تازہ ہموزن پہلے پانی میں بھگوئیں اُس کے بعد جوش دیں اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف
کر کے بقدر ایک دقیقہ کے پلائیں ایضاً تخم کرفس انیسون قردمانا ہر ایک پانچدرم سعتر بری غافث ہر ایک سات درم نانخواہ چار درم
نسکاعی تین درم زبیب سو درم تین رطل پانی میں بھگائیں جب ایک رطل باقی رہجائے تب پلائیں یہ بھی دوا اُن کیواسطے بہتر ہے نانخواہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

سنبل الطیب مو دیخ ہر ایک سے ایک درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک سات درم حلتیت پانچدرم زنجبیل چار درم سلیخہ تین درم بقدر کفایت کے شہد ڈال کر
معجون بنائیں آب کرفس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائیں بمقدار شربت اس معجون کی ایکدرم ایضاً یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم سقولوقندریون
طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچدرم لک یعنی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیارین چھ چھ درم آب کرفس میں قرص بنائیں ایضاً ربع بلغمی کیواسطے
مر پانچدرم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ساڑھے چار درم جندبیدستر تین درم انیسون ساڑھے تین درم تخم کرفس کرویا یعنی
زیرہ رومی چار چار درم حونیا پوست سلیخہ سیعہ ہر ایک دو درم سیاالیوس اندرخون معجون ہر ایک سے ایکدرم۔ اگر لرزہ میں شدت ہو جائے
شیر گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرنا نافع ہے اگر اس سے قے نہ آئے تقویت اس دوائی جو دوائیں اوپر مذکور ہوچکیں ہیں ان سے بحسب قوت کرنی
چاہیئے تبخیر اس نطول سے جسمیں شیح و بابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کے بہت سے چادرے اڑھا سخونت کو جمع کرنا ہے بیان ان نسخجات مسہل
کا جن کی حاجت بعد نضیج کے ہوتی ہے ہلیلہ کابلی چھ درم افتیمون افسنتین ہر ایک پانچدرم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آملہ ہر واحد چار درم تخم
کرفس انیسون انیانہ ہر ایک دو درم اسکا جوشاندہ بنائیں بہ نرمی اسہال کرتا ہے۔ کشمش دس درم ہلیلہ کابلی فتیمون ہر ایک آٹھ درم شاہترہ سات
درم شکاعی قنطوریون غلیظ ہر واحد چھ درم غافث بیخ اذخر ہر واحد پانچدرم پانچ رطل پانی میں جوش دیں جب ایک رطل باقی رہجائے استعمال
کریں جب ضعیف اگر پانچ دن میں ایک مرتبہ استعمال کیا جائے نافع ہوگا اور مجرب ہے۔ افتیمون تربد ہر ایک دس درم کرویا انیسون
ہر ایک سات درم نانخواہ آٹھ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد تین درم بسفائج چھ درم غاریقون سپید آٹھ درم نمک ہندی پانچدرم ایارج فیقرا
گیارہ درم پودینہ کے پانی میں گولی بنائیں مقدار شربت ایکدرم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کرے گی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک آٹھ درم
تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک تین درم ملح نفطی پانچدرم ایارج ہر ایک ایکدرم مقدار شربت دو درم اگر تپ کیساتھ طحال میں درد ہو یہ دوا
نفع کرے گی اور بہت مستعمل ہے۔ سقولوقندریون پندرہ درم غاریقون بارہ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک دس درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک آٹھ درم
شکاعی بادآورد کمافیطوس یعنی گل سدہ عصارہ غافث ہر ایک سے سات درم ثمرۃ الطرفہ یعنی جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر ایک پانچدرم تخم کرفس انیسون
تخم رازیانہ ہر ایک تین درم خواہ اس سے معجون بنائیں یا گولی تیار کریں تغذیہ اصحاب ربع کا صواب یہی ہے کہ ان کی تدبیر میں ہفتہ اول سے تین ہفتہ
تک اسقدر تلطیف کیجائے نہ اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اسطرح پر ہو کہ گوشت اور دسومات یعنی ان چیزوں سے جنمیں چربی
اور بد بو آتی ہے بالکل پرہیز کرایا جائے اسلیئے کہ یہ تدبیر ان کے مادہ کو کم کرے گی اور اسمیں خفت پیدا کرے گی اور ان کی مدت مرض میں
کمی ہو جائے گی بعد تین ہفتوں کے البتہ قوت کے زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیئے اور مثل سمک رضراضی خواہ نیمبرشت خواہ چوزہائے مرغ اور تیہو
وغیرہ کے کھلائیں جب ایسی غذا تین ہفتہ تک دیجائے اور مع ان تین ہفتوں کے جسمیں تدبیر لطیف ہو چکی ہے۔ اب چھ ہفتہ گذر جائیں اور مرض
میں نقصان پیدا نہ ہو پھر رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیئے اور ایسی چیزیں کھلانی چاہئیں جو زیادہ قوی ہوں مثلاً گوشت
مرغ جوان و بزغالہ یکسالہ اور جس طائر کا گوشت نرم ہوتا ہے جیسے تدرو اور دراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہو۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ مربوع
کی غذا میں شرط یہ ہے کہ اسمیں چند خصلتیں جمع ہوں۔ اول تو یہ کہ نفخ پیدا نہ کرے بلکہ محلل ہو اس نفخ کی جو خلط سوداوی سے پیدا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ
غلیظ نہ ہو بلکہ لطیف غلیظ کی ہو تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ تنگی طبیعت کی صورت نہو بلکہ روانی شکم پیدا کرے۔ چوتھے خون جو اس غذا سے پیدا ہو
تھوڑا و صالح ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جسمیں حرارت مع رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکر غذا دیجاتی ہے اور
کتنے گھنٹے نوبت کے پہلے کسقدر بروز نوبت دیسکتے ہیں اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا کہ بشتر عین وقت نوبت خواہ قریب سوتت کے دیجاتی ہے

اگر غلبۂ ضعف کا خوف ہو پھر یہی صواب ہی ہے کہ تپ جاتے رہیں تاکہ طبیعت مشغول کسی دوسری چیز کی طرف سوائے مادہ مرض کے نہ ہو جائے اور نفطۂ مادہ مرض کے دفع اور حلال میں مشغول رہے ۔ بہتر ہے مناسب تحقیق اس مرض میں نافع ہے علاج ربع لازمہ کا حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے وہی ہے کہ بندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفترہ کے ہے اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزیں اسمیں بالتخصیص ایسی ہوتی ہیں کہ اسمیں نہیں ہوتی ۔ ان میں سے یہ بھی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ میں اگر ادویہ سخنہ کا استعمال ہو تو سیلان بجانب اعتدال خواہ نہ ہو یہ ہے کہ ان تپکے مناسب یہی ہے اسلئے کہ تپ لازم ہے اسواسطے واجب ہے کہ اسکے علاج میں سکنجبین سادہ گلقند اور سکنجبین بزوری اور ماء الاصول جسکا مزاج معتدل ہو اور منفوخ سرجیہ شہد سے تبریز کی جائیں ۔ از جملہ خصائص یہ بھی ہے کہ فصد اس مرض میں واجب تر ہے اسلئے کہ مادہ عروق کے اندر محصور ہے ۔ از آن جملہ یہ بھی ہے کہ اس میں اجازت گوشت کی بہ نسبت ربع مفترہ کے کمتر ہے حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور ان کا نام قیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوارع بھی کہتے ہیں یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جو ہم جنس مادہ ربع کی یا سوداویت میں ہوتا ہے مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کمتر ہوتا ہے اور اکثر سوائے بلغمی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہیں سدس اور سبع اور ان کے علاوہ تسع وغیرہ ان کی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور قائل ان کے وجود کا ہے لیکن جالینوس کا بیان یہ ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں کوئی تپ ان اقسام کی نہیں دیکھی بلکہ خمس بھی جو بخوبی متمیز ہو اور بصحت دورہ کرے نظر سے نہیں گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور پوشیدہ ہوگی ۔

جالینوس نے توجیہ قول بقراط میں لکھا ہے کہ اگر موجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جائے تو حمی سبع خواہ تسع کا سبب صرف فقط سوء تدبیر جو کھانے اور پینے کے امور میں واقع ہو ٹھہرے گی اسطرح پر کہ جس وقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرے اور اسی طور پر چند سے کرتا رہے اور تو اس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے وقت اسکا ایسا ہی ٹھہرائے اجتماع مادہ اور سوء تدبیر سے برابر اوقات سبع اور تسع کے ہوا اور یہ تپ پیدا ہو اور اگر اس عادت کو ترک کرے یا اصلاح کرے تو پھر آئندہ تپ اس قسم کی عارض نہ ہوتی پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہے اور دورات انہیں تدبیرات کے ہیں کچھ ایسے سوا نہیں ہیں جنکا دورہ ہوتا ہے پھر اسکے بعد جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسے حمیات کے امتحان میں ایسی ہی سوء تدبیرات کے رعایت کیجائے تاکہ غلط واقع نہ ہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات میں کیا جائے جو مستلزم سوء حمیات کے ہونے ہیں علاوہ برین خود جالینوس گویا ایسے حمیات کے وجود کا منکر ہے اور گویا اسکی رائے میں اگر ایسے حمیات کا وجود ہو تو اسکا سبب خواہ جہل دو موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہو مثلاً سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط بعد تحقیق کے قائل حمیات سبع اور تسع کا ہوتا ہے اور پھر چونکہ محال ہونا ایسی حمیات کا خواہ متعذر ہونا بوجہ مادہ کے بین اور بدیہی نہیں ہے اور تجربہ واضح نہیں ہوا ہے کہ احتیاج اس تاویل کی ہو جو کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہے مترجم کہتا ہے کہ مراد شیخ کی یہ ہے کہ جسطرح دوران مادہ عفونت کا ربع میں چوتھے دن ہوتا ہے اگر پانچویں خواہ ساتویں خواہ نویں روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کون سا استحالہ اور تعذر پیدا ہوگا پھر ظاہر وجوہ کو ترک کر کے تاویل بعید حدث ایسے حمیات کی کیوں پیدا کی جائے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہیں تجویز کیا باوجودیکہ ربع میں اسکی نظیر موجود ہے اس سے صاف یہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہیں تجویز کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے **متن** وہ باتیں جو بقراط نے ان حمیات کے بارہ میں ذکر کی ہیں یہ ہیں کہ حمی سبع طویل ہوتی ہے اور قتال نہیں ہوتی ہے اور حمی تسع اس سے زیادہ طولانی ہوتی ہے اور یہ بھی قتال ہوتی ہے ۔ یہ بھی بقراط نے کہا ہے کہ حمی خمس سب حمیات زیادہ ردی کی ہے اس لیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہے خواہ بعد سل کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہم نے اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اس قسم کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

تپ نہیں دیکھی۔ مجھے بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہے کہ وہ حمی خماسی کو جو اوراد حمیات کہتا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ سل سے اُس کی مراد دق ہے یعنی لازم کو ذکر کیا ہے اور ملزوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی جو کہ قول میں موضوع قضیہ مہملہ کی ہے کہ اس الف لام سے استغراق اور عموم نہیں مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم میں جزئیہ کے ہوتا ہے اس سے یہ مراد ہوگا گویا بقراط نے اسطرح پر کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم ایسی ہے کہ جو اوراد حمیات ہے اسلیئے کہ وہ قسم قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل دق یا بعد دق کے ہوتی ہے یہ ہیں کہ حمیات میں جسوقت طول ہوجاتا ہے اور اذیت بڑھ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر استعمال ان چیزوں کا اعضائے رئیسہ تک ہوتا ہے اور منجر بہ دق ہوجاتی ہیں اور ایسے حمیات کی شان سے یہ بات ہے کہ اخیر میں ایک اسلوب معین پر ٹھہر جاتی ہیں اکثر یہ اسلوب ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ ربع پیدا ہو اسکو ہم نے ربع کی بحث میں بیان بھی کیا ہے مگر ان حمیات کا ربع کی طرف منتقل ہونا اُسوقت ہوتا ہے کہ اخلاط اور رطوبت میں کثرت ہو لیکن اگر وہ بہت زیادہ ہو جائے اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس متواتر ہو چکے ہوں اور مادیت اخلاط کی قدرے جسمیں غلظت ہو باقی رہجائے اُسوقت ربع کا ہونا ضرور ہوگا بلکہ نوبت اس تپ کی ربع سے زیادہ بڑھے اور دیر میں نہ ہونی چاہیئے اور جس مادہ کو ربع کی طرف انتقال کرنا چاہیئے تھا اُس سے خمس پیدا ہو جائیگی اور ایسے ہی نفت میں لائق حال بدن کے یہ ہے کہ انمیں استعداد ایسے انتقال کی ہو جائے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہ تپ خمس کی قبل از دق ہونیکے بیان ہوئی پھر چونکہ دق جسوقت پہلے پہل پیدا ہو کچھ دور دن ہیں کہ اواخر دق میں اخلاط موجودہ بدن میں تھوڑی رمادیت میں عفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا کرے گی جو نحیف کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف ولاغر ہو چکا ہے اب اس تپ عفونت کے پیدا ہونے سے روائت اور زیادہ بڑھے گی اسلیئے کہ یہ تپ غلطی علامت مرارت کی ہوگی کہ احتراق اُس خلط میں بھی پیدا ہو گیا جس میں سے مقدار قلیل باقی تھی اور اسی جہت سے حرارت وسوزش اس کی کم ہوگی اور یہ بھی ایک وجہ اُسکی زیادتی رداوت کی ہے کہ یہ تپ غلطی حرارت کی زیادہ ہونے اور وہ چند ہونے کی سبب ہوگی ضرور نہیں ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی زمانہ یا کسی بلد میں نہ ہو تو اُن امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جائے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ اگر حمی خمس کا وجود مانا جائے تو اُسکے واسطے ایک پانچواں مادہ علاوہ اخلاط چہارگانہ کے تجویز کیا جائے اس لیئے کہ خلط سوداوی کا دورہ جو ربع میں ہوتا ہے اُسکی یہ وجہ نہیں ہے کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہے کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اُسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ غلیظ اور کم ہوتا ہے بہ نسبت قلت و غلظ کے اس کے زمانہ میں اتنی مدت کھپتی ہے اور کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض ابدان میں سوداے غلیظ بہ نسبت مقدار بدن مریض کے کم ہو کہ اُسمیں عفونت پانچویں خواہ ساتویں خواہ نویں دن عارض ہو کسی معترض کو یہ منصب نہیں ہے کہ ہمارے اس دعوی میں یہ احتمال پیدا کرکے باطل کرے اور کہے کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہے اگر اُسمیں کمی اور غلاظت زیادہ ہو اُس کی جہت سے ایک دور نوبت سوائے غب کے پیدا ہو مثلاً ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہوں اسلیئے ہم جواب دیتے ہیں کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہے کہ اگر کوئی مدعی ایسا ہو جو اپنے دعوے کے نقیض سے براہ تجویز ملزم نہ ہو مگر مجرد تجویز اور فرض محض اُس چیز کی جسکا وقوع کبھی دیکھا نہ گیا ہو اور نہ سنا گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اُسکا مشاہدہ کیا ہو کافی ابطال مدعی میں نہیں ہو سکتی اور نہ یہ تجویز برابر اُس تجویز کے ہو سکتی ہے جسکا مشاہدہ مثل **بقراط** بانی فن نے کیا ہے مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہے کہ اُسنے حمی تسع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ خود میں نے چند بار کیا ہے اور اُسکے معالجہ میں مجھے باخطر نہ مرارت کا قائل ہونا نہیں پڑا کہ اس تپ کا مادہ سودا کے سوائے اور خلط بھی ہے **علاج مصنف ان حمیات کا** حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند ربع بلغمیہ کے ہے اور اُس کے علاج میں حاجت فاقے اور تلطیف تدبیر کی زیادہ ہے اور تنبیہ اس میں سے یہ مادہ غلیظ متحلل ہو جائے اور نضج پائے بھی پیدا کرنی چاہیئے اور تغلیظ تدبیر کی بھی حاجت اسواسطے ہے کہ قوت میں باعث ضعف نہ ہو اور تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونوں میں منافات ہے اسلیئے ایک ایسی تدبیر چاہیئے کہ دونوں کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اجابت ہو جائے چونکہ حمیات ایسے نہیں ہیں کہ اُنکی جہت سے قوت میں قلیل اور ضعف پیدا ہو بلکہ ہم الخوف تلطیف ثابت کرتے ہیں اور کثرت تک تکلیف غذا کی بعض کو دیتے ہیں اور اُنکے فرق کی تلافی جسوقت ہم چاہتے ہیں ایسی غذا ذکر کرتے ہیں جو غذائیت جید رکھتی ہو اور سریع الہضم ہو اور خون صالح اُس سے زیادہ پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی نکرے اور نہ مادہ میں زیادتی پیدا کرے ۔ نہایت نافع معالجہ اس تپ کا یہ ہے کہ خرفہ اور تخم خربزہ جسمیں خرفہ داخل ہوا اور جو زالقی اور کھجورے کے بیج سے قے کرائیں اور استفراغ مسہل میں بارج کا استعمال کریں اسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے بروقت اس استفراغ کے تعریق بذریعہ ادویہ کے حمام گرم میں نفع کرتی ہے مگر اب حمام کا استعمال نہ کیا جائے اور مرطبات کا استعمال ہو حمی دق کا علاج اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اعضائے بدن میں مختلف قسم کی رطوبتیں ہیں اُن میں سے بعض رطوبتیں ایسی ہیں جو واسطے تغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہیں اور اخلاط اُنھیں کا نام ہے ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہیں جو رگوں میں مخزون رہتی ہیں اُن میں سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام اعضائے اصلیہ میں پراگندہ ہیں مثل شبنم کے اور یہ دونوں قسمیں یعنی جو عروق میں مخزون ہیں اور جو اعضا میں پراگندہ ہیں ان دونوں کی پہلی قسم جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے حمی عفونت کا مادہ جیسے ابتدا میں حمیات کے بیان ہو چکا اسواسطے کہ کل غذا جسقدر بدن میں حاصل ہوتی ہے صرف نہیں ہو جاتی بلکہ اُس میں سے ایک حصہ تغذیہ اعضا میں صرف کرنے کیواسطے باقی رہتا ہے ۔ بعض رطوبتیں ایسی ہیں جن کے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے وہ رطوبتیں ہیں جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہیں یعنی اس مقام تک پہنچ جاتی ہیں اور اُس عضو تک پہونچ جاتی ہیں جسکی جز متحلل کا یہ بدل بنیں گی اور اُس کے قائم مقام ہوں گی اور یہ رطوبات اُس عضو میں بادلی پیدا کر کے اسکے مشابہ ہوں گے اگر زمانہ اُن کے سیلان کا قریب ہے اور ابھی پیوستہ نہیں ہوئیں ہے اُن میں سے کچھ رطوبتیں ایسی ہیں جن کے ذریعہ سے اعضا متشابہۃ الاجزا اول خلقت سے اپنے اجزا میں اتصال بہم پہونچاتے ہیں اگر یہ رطوبت باقی نہ رہی تو اُن اجزا میں تفرق ہو جائیگا اور وقت یعنی ریزہ ریزہ ہونا اور ترب یعنی خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جائے مثال رطوبت اولی کی یعنی اُس رطوبت کی جو مثل شبنم کے پھیلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو چراغ میں بھرا ہو مترجم کہتا ہے رطوبت اولی کی تفسیر میں شراح قانون اختلاف کرتے ہیں ہم نے بلحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کر کے ترجمہ کیا ہے ۔ متن مثال رطوبت ثانی کی یعنی وہ رطوبت جسکی لنگی کا زمانہ قریب ہو ایسی ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت ہے جسکے ذریعہ سے اجزا روئی کے آپس میں متصل ہیں جس سے بتی بنائی گئی ہے جسوقت اعضائے اصلی جو منی سے پیدا ہوتے ہیں خصوصاً قلب میں اشتعال اولی پیدا ہو اُس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام دق ہے چنانچہ اوائل حمیات میں اسکا بیان ہو چکا ہے حرارت جگر کی بھی اگرچہ کبھی منجر بدق ہوتی ہے لیکن محض حرارت جگر کو دق نہیں کہتے بلکہ دق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود دق نہیں ہوتی گو منجر بدق ہو جاتی ہے یہ اشتعال اول جو قلب میں پیدا ہوتا ہے اگر پہلی اعضا کے رطوبت کو فنا کرے خصوصاً قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کے تیل کو جذب کرتی ہے یہ پہلا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ دق کا جو اسم جنس ہے کیا جاتا ہے اور زبان یونانی میں اسکو فطیقوس کہتے ہیں اسلیئے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جداگانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہیں ہے جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت کو فنا کر کے دوسرے قسم کی رطوبت کی تحلیل شروع کرے یعنی جس رطوبت کی لنگی کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کے فنا کرنے میں مصروف ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو جلا کر اُس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بتی نے پیا ہے اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس درجہ کا نام ذبول ہے اور یونانی میں ناریوس کہتے ہیں اسدرجہ کیواسطے ابتدا رہے اور تین زمانہ اسکے ابتدا اور وسط اور انتہا کے پیدا ہوتے ہیں مگر جو شخص انتہائے ذبول کو پہونچ جائے جان بر نہیں ہوتا اور اکثر اس زمانہ میں قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے مگر مشیت الٰہی میں غالب ہے خصوصاً جب

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس درجہ کو پہونچے کہ اُسکا گوشت باریک اور کم ہو جائے یہ جب فنا ہو چکتی ہے در تیسری کی رطوبت میں اشتعال پیدا ہو جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم
کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا میں اتصال پیدا کرتی ہے جلائے یہ تیسرا درجہ دق کا ہے اُس کو مفتت اور مخشف کہتے ہیں اور یونانی میں بخمیس اسکا
نام ہے دق ایسا مرض ہے کہ اسکے واسطے نوبت نہیں ہوتی اور نہ نوبت کے اوقات مقرر ہیں ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ تعلق حمی دقیہ کا یا اُن رطوبات سے ہو
جن کی بستگی کا زمانہ قریب ہوا یا اُسکا اشتعال مثل گوشت وغیرہ سے متعلق ہو یا اعضائے اصلی جو سخت ہوں مثل ہڈی اور پٹھے کے اُس سے تعلق ہو۔
اس قول سے اگر یہ معنی سمجھے جائیں کہ تعلق دق اسطرح پر ہو کہ فنا اس رطوبت کا کرتی ہے جو رطوبت اسکے متعلق یعنی عضو خاص میں موجود ہے پھر ہماری
تفسیر اور اس قول میں کچھ فرق نہ ہوگا اور اگر یہ مراد ہو کہ پہلی دق انھیں رطوبات کو فنا کرتی ہے جن کی بستگی کا زمانہ قریب ہوا سوقت یہ قول صحیح نہ ہوگا یعنی
بدن منائے رطوبت اولی جو مثل شبنم کے ہے اور رطوبت قریب الانجماد کا فنا ہونا بعید از قیاس ہے کبھی دق بعد حمی یومی کے واقع ہوتی ہے اور کبھی بعد حمیات
عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہے اور یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ دق ابتداءً عارض ہو اسطرح پر کہ اعضائے اصلیہ میں پہلے پہل اشتعال پیدا ہو اور کسی
اخلاط اور روح میں اس سے پہلے اشتعال نہو مگر بحسب عادت یہی واقع ہوتا ہے کہ پہلے اخلاط یا روح میں سخونت عارض ہو بے اسکے بعد دونوں بعد
اعضائے اصلی میں سخونت پیدا ہوتی ہے ہاں اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتداءً اعضائے اصلی تک پہونچے ایک ہی سبب کبھی
دق پیدا کرتا ہے اور کبھی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اسکا بشدت ہوا دق پیدا ہوگی اور اگر ضعیف ہوا تو حمی یوم پیدا ہوگی جیسے آگ لکڑی کو دو طرح سے
فنا کرتی ہے کبھی اس میں گرمی پیدا کرتی ہے کہ اسمیں دھواں اُٹھتا ہے اور کبھی لکڑی میں آگ بھڑک جاتی ہے حمی عفونت اور حمی ورم اکثر دق کی طرف
منتقل ہو جاتی ہے اس لئے کہ عفونت میں شدت زیادہ ہوتی ہے اور بشدت لطیف غذا کی اس میں حاجت ہوتی ہے اور سرد پانی کی قطعاً ممانعت ہوتی
ہے اور مراعات جانب قلب کی طلا اور ضماد سے کم کیجاتی ہے خصوصاً اُن اعضا کی بیماریوں میں جو گرد قلب کے ہیں جیسے حجاب اکثر اضطرار طبیب کا
جو بوجہ سقوط قوت مریض اور تواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب و رب اللحم پلانے اور دواء المسک وغیرہ کھلانے کی اجازت دیتا ہے یہ تدبیر انجام
کار میں دق پیدا کرتی ہے کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے دق کا پہلا درجہ پہچاننا دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل
ہے اور آخر میں یعنی دوسرے درجہ میں شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ دوم یعنی ذبول میں یقیناً قابلیت علاج کی باقی نہیں
رہتی ہے پھر تیسرے درجہ کا کیا مذکور علامات دق کے نبض تیز صلب متواتر ضعیف ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے لمس مدقوق کا ایسا
ہوتا ہے کہ ابتدا میں جو ہاتھ بدن پر رکھا جائے تو حرارت سوزش سے کمتر گرمی محسوس ہوتی ہے خواہ اور کوئی حرارت جو دیگر اخلاط میں مشتعل ہو اُن سے
بھی مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتھ تھوڑی دیر تک رکھا رہے حرارت کا ظہور بخوبی اور لذع ہوتا ہے اور ساعت بساعت بڑھتی
جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اس تپ میں جہاں عروق اور شرائین ہوتی ہے اور اُن بیماروں کی حرارت متشابہ اور یکساں ہر وقت رہتی ہے
لیکن جسوقت معدہ میں غذا رہے حرارت میں ترقی اور بالیدگی پیدا ہو کر شدت ہو جاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے ایسے خوف سے بعض جہال
اطبا مدقوق کو غذا سے منع کرتے ہیں اور بہت جلد بیماروں کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں دق کی حرارت بڑھنی کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ
کی روشنی تیل ڈالنے سے بڑھجاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی چھڑکنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنی شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونے کی
علامات قویہ میں سے ہے غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً شقہ میں یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے مگر واجب نہیں ہے کہ یہ بھڑک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب
حرکات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہے۔ دق میں یہ بھڑک ایسی نہیں ہے جو اور حمیات میں بعد انقضا غذا کے پیدا ہوتی ہے اور نہ بطور دورہ معینہ کے
یہ اشتعال دق میں ہوتا ہے بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہوا اُسیوقت یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے۔ دق کا مریض جسقدر حرارت اُس کے بدن میں ہوتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اُسپر آگاہ نہیں ہوتا اسلیئے کہ اُس کی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اُسکا خوگر ہو جاتا ہے اور گویا عضو کا مزاج اصلی وہی ہو جاتا ہے اور کتاب اول مین خوبی بیان ہو چکا ہے کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہو جائے اُسکا کیا حال ہے مگر اُس مریض کو غذا بروقت کھانے کے حال اُس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ ہوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہے حمی یوم کا منتقل ہونا بطرف دق کے اُس کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ ہو اور اکثر بار وہ گھنٹے کے بعد تپ مین انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹے سے تجاوز کر جائے اور تیسرے دن تک برہے اور شدت کرے پھر اسکو ضرور دق جاننا چاہیئے دِق کا مرکب ہونا اور حمیات کیساتھ اُس کی علامت یہ ہے کہ جب تپ اُترجائے اُس کے بعد حرارت یا اسکے بعد آخر انحطاط کی باقی رہے اور بعد زمانہ عرق بہا ہو ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے اور بہ نزا اور ذبول مین ہیئت پیدا ہو اگر ظاہر مین تو حمی دق پیدا ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اُس کی شناخت یہ ہے کہ نبض مین بروقت ابتدائے نوبت کے تقاضا غور اور قع ہو جس کے معنی اوپر بیان ہو چکے اسلیئے کہ تقاضا غط حمی دق مین نہین ہوتا یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ اکثر جو تپ دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہے یعنی پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہو کر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق مین مزاج کبد بھی فاسد ہو جاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے اور تہیج قدم اور منھ پر بھی پیدا ہوتا ہے علامات ذبول کے جسوقت حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑھ جاتا ہے خصوصاً اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے اورام ہون جو تحلیل نہ ہو سکین اُسوقت نبض مین تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسیطرح سُرعت بھی بڑھ جاتی ہے اور نبض کی وہ قسم ہو جاتی ہے جسے نبض اظفار کہتے ہین اگر بہت پینے شراب حامہ کے درجہ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم بدنی ذنب الفار کی سی ہو جائے گی اور ذبول کے عوارض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیئے کہ اسمین اسقدر مہلت نہین ہوتی اور شباب مین چکنی اور چھلکے چھلکے سے پیدا ہون گے اور آنکھ اندر کو بیٹھنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے آنکھیں بالکل بیٹھ جائین گی اور بدن خشک مثل مشکیزے کے ہو کر لگا اور ہر ایک عضو کی ہڈیون کے سرے اونچے ہو جائین گے خصوصاً چہرے کی ہڈیان بالکل نمودار ہو جائین گی اور دونون کنپٹیان بیٹھ جائین گی اور کھال پیشانی کی کھچ جائے گی رونق جلد کی جاتی رہیگی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ غبار آلودہ ہے اور آفتاب نے جلا کر خشک کر دیا ہے پلکون پر ایسا بوجھ ہو جائے گا کہ اُٹھ نہ سکین گی آنکھ ایسی ہو جائے گی جیسے نیند بھری ہوئی اور بند رہیگی حالانکہ نیند نہ آئے گی ناک کی بڑی پتلی ہو جائے گی اور بال جھڑ جائین گے جوڑ بہت بڑے ہو جائین گے پیٹ ایسا دُبلا ہو گا کہ پیٹھ سے ملجائیگا گویا ایک خشک جلد کھنچکر دونون جلدین ایک ہو جائین گی اور اسکے ساتھ سینہ کی بھی جلد کھچ جائے گی پھر جسوقت ناخن ٹیڑھے ہو کر مثل قوس کے ہو جائین مرتبہ ذبول کا تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو پہونچے تو غضروف پگھلنے لگتے ہین پھر اُس کے اچھے ہونے کی اُمید نہین ہے علاج دق کا تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہے منضج اور مسہل کی اسمین ضرورت نہین اسلیئے ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے اور اپنے ضد کے اسباب کے دور ہونے سے کبھی سبب ایک کا واسطے دوسرے فائدہ کے ضد ہوتا ہے مثلاً سبب تبرید کا کہ وہ سبب تکثیف کا بھی سبب ہے اور تکثیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر وغیرہ سے تبرید کرنی اس سے یبس بھی پیدا ہوتا ہے کبھی سبب ترطیب کا بھی بعینہ سبب تسخین یا حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبرید کی ہے جیسے شرب بلا کہ اُس سے ترطیب حاصل ہوتی ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے لہذا اسکے معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیئے کہ ایک تبرید دوسرے کی ضد دافع ہو اور اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر ہو جو خالی از یبوست ہو اُس کیساتھ خواہ اس سے پہلے یا پیچھے ایسی چیز دینی چاہیئے جسمین قوت ترطیب کی بھی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء اللحم یا شراب لبن وجب ہو کہ اُسکے ساتھ خواہ پہلے یا پیچھے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو بھی دینی چاہیئین اگر سبب دق کا کوئی ورم خواہ الم کسی عضو اندرونی کا ہو اُسکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

سل جنکے واسطے جب ہو جسکو قوت پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاجی کو مختلف طریقوں سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال محموم کے لینا ہو تو اُس شخص پر واجب ہے کہ شروع معالجہ کا اسطرح پر کرے کہ تڑکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع سکنجبین کے پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو مع سرطان نہری پیسنے کے کھلائے اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند کرتا ہو اور مکروہ نہ جانتا ہو یا آش جو مع جلاب یا آب انار کے پلائیں اور سوتے وقت شام کو لعاب اسپغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ کے نہ ہو۔ تدبیر باردہ کا بیان حمی محرقہ میں بخوبی ہو چکا ہے اور ٹھنڈی ترکاریوں کا بھی استعمال کرانا چاہیئے۔ قرص کافور کا بھی استعمال مناسب ہے اور ضمادات باردہ اور ملنے کی چیزیں سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جائیں اور بہلانے مکان کی تبرید حتی کہ جاڑوں میں بھی کرنی چاہیئے اگر بوجہ ضعف کے متحمل ہوائے سرد کا نہ ہو تو ایک چادر اُڑھا دینی چاہیئے اسواسطے کہ ہوا کی تبرید قوت کے واسطے بہت افضل ہے۔ صندل میں بنگے ہوئے کپڑے خواہ کافور میں اُسکو بچھانے چاہئیں نخلہ جسمیں گلاب کافور صندل پڑا ہو اور فواکہ سرد اور شاہسفرم مرتی لیسی جیسے گلاب چہرہ کا مہرہ استعمال کرنا چاہیئے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہیئے کہ بوقت برآمد ہونے عرق کے حمام میں گھبراوے اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا اُن اعضا پر جو قریب اعضائے تنفس کے ہیں جائز نہیں ہے کہ ایسی تدبیر کبھی نفس اور صوت کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے اور جب ہو کہ سل خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کے رہے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہوا اس سے اور بھوک اور پیاس سے بچانا چاہیئے۔ ضماد صبر جسکا استعمال مدقوق کے واسطے مناسب ہے اُسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیئے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہے خصوصاً سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اُسکا صبر دار بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیئے کہ اُن میں اجزائے قابضہ شریک نہوں اسلیئے کہ قبض جسطرح تخفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کے مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد جلد بدلنا بھی واجب ہے اتنی دیر تک باقی رہے کہ اسمین گرمی آجائے اور عارضی گرمی سے بدن اور قلب میں حرارت پیدا ہوئے۔ ضماد میں اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہ ہو اسلیئے کہ اگر تبرید شدید پیدا کرے گا دور نہیں کہ عضو میں ضعف آجائے یا اگر قریب اعضائے تنفس کے ہو گا دور نہیں کہ حجاب وغیرہ میں تخدیر پیدا کرکے تا سانی بر آمد نفس کو منع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذائے لبنی سے بھی ہوتی ہے اور فواکہ سے بھی اور آبزن اور مروخات یعنی ملنے کی چیزیں تیل وغیرہ ضمادات اور نشوقات یعنی سونگھنے کی چیزوں اور سعوطات اور راحت اور آسایش سے بھی ہوتی ہے حمام سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے اور یہ سبزہ کا بیان ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزیں از قسم غذا کی ہیں خواہ اُنپر غذائیت غالب ہے جیسے آبجو میں سرطان اگر پختہ کریں بصحبت شرکت سرطان کے سرد اور مرطب ہو گا مگر سرطان کے اوپر کے جلد وغیرہ اُٹھا ڈالنا ضرور ہے اور سرد پانی اور نمک خیرین اور خاکستر سے اُن کو خوب دھونا چاہیئے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف ہو جائے اور زہومت یعنی بوئے ناخوش خواہ شمر وغیرہ جو کچھ ہو سب نکل جائے بعد ازاں آب شعیر میں پکانا چاہیئے۔ خواہ مادہ گاؤ کے دودھ کی چھاچھ میں بنے پتے دہی میں۔ خواہ عصارہ بقولات مشہورہ کے جو اوپر اور حیات کے بیان میں مذکور ہو چکے خواہ لعاب اسپغول کہ یہ بھی مرطب ہے۔ سرکہ میں تخفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بھی زیادہ ہے اسلیئے استعمال دونوں فائدے کے لیئے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لبنیہ ملاکر پلانا چاہیئے۔ گدہی کا دودھ گمان غالب ہے کہ باوجود ترطیب کے تبرید بھی پیدا کرے تا اُسکا ایک گروہ بلانے مادہ گاؤ کے دہی پر اُسکو فضیلت دی ہے مگر اُسی مریض کو مادہ خر کا دودھ موافق ہوتا ہے کہ سوائے دق کے کوئی اور تپ خلطی میں مبتلا نہو اور نہ کوئی ایسا مادہ یا خلط اُس کے بدن میں ہو جو عفونت پذیر مادہ ہو پھر اگر دودھ پلانے کی بجائے سل ہو تو اُس کے کھیچنے جانے اور معدہ میں دہی بنجانے کا بچاؤ ضرور کرنا چاہیئے بنکر کا استعمال اُسکے ہمراہ اس ضرر کو دفع کرتا ہے اگر دودھ پلانے سے کسی عفونت کا وقت ہوا ہو یہ نہیں اُسکا اسہال کرنا چاہیئے۔ اور اجزائے مسہلہ سے اگر خون زیادہ ہونے عفونت کا ہو چند روز تک ٹھہر جانا مناسب ہے اور قرص

HAKEEM SHOUKAT ALI

کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور آب فواکہ کا استعمال جاری ہے بعد ازان پھر از سر نو وہی معالجہ جس سے خون عفونت کا پیدا ہوا تھا اور اب اطمینان ہو گیا کرنا چاہیے جو دوائیں تبرید عمل کرتی ہیں اُن میں ترطیب مطلق نہیں ہے جیسے قرص کافور با قرص سید علاوہ اُن کے یہ قرص بھی بکار آمد ہے طباشیر گل ارمنی ہر واحد چار درم گل سرخ چھ درم تخم خرفہ تخم خیار تخم کدو کھیرا ہر واحد تین درم ان اجزا سے قرص طیار ہوں مقدار شربت دو درم ہو اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے ایضاً قریب بادل بارتنگ نشاستہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد تین درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد چار درم خشخاش با کچھ درم گلسرخ تخم کدو تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد پانچ درم ہیدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی کے بیج ہر واحد سات درم رب السوس دو درم لعاب بہدانہ میں گوندھ کر قرص طیار کریں مروخات اور طلا اور ضمادات سرد و اور نشوقات اور سعوطات سرد و اُن کا بیان کتاب ثالث میں ہو چکا ہے سب سے بہتر وہ مروخات ہیں جنمیں روغن کدو اور خشخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ پڑتا ہو بچھاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہیئں کہ پھیلتے ہوں اور پاؤں اُنپر ٹھہر نہ سکے جیسے کسی چمڑے سے بنائی جائیں کہ جنمیں گلاب خواہ کتان بینی اسی چھڑکی ہو جیسے طبرستان میں بنائے جاتے ہیں اور اُس کے اندر بجائے روئی کے ریشہ کتان محلوق یعنی دُھنی ہوئی بھرے جائیں اور ہر روز بدل جایا کریں خواہ بچھاون چمڑے کے ہوں کہ اُن کے اندر پانی بھرا ہے جیسے مشک اور پکھال وغیرہ مگر اُن کی دوخت ایسی ہو کہ پانی پھیلا بہنا دیکھا نہ ہو سکے جیسے لحاف وغیرہ میں ایسے ڈورے ڈالتے ہیں کہ روئی سمٹنے نہیں پاتی اور فرش کی جگہ قریب پانی اور چشموں کی ہو اور بجے بچھونے کے سرد تر درختوں کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی چیزیں اور پھول بھی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور تیلی تیلی ڈالیاں انگور کی اور مثل اُسکے بیان ادویہ کا جن سے مدقوق کے مزاج میں ترطیب پیدا ہو جن دواؤں سے ترطیب و تبرید دونوں پیدا ہوتی ہیں اُن کا بیان تو اوپر ہو چکا اب طریقہ استعمال دودھ اور چھاچھ جسکا مکھن نکال لیا ہو اُسکا طریقہ خواہ استعمال آب زن اور حمام اور استعمال مروخات اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر میں کلام باقی ہے دودھ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور سبب معدہ میں اور جگہ بیان ہو چکا اُسے قانون کلی سمجھکر اُس پر کاربند ہونا چاہیے کوئی دودھ بعد عورت کے دودھ کے مقابلہ گدہی کے دودھ کا نہیں کر سکتا ہے اور اُس کے بعد دودھ بکری کا ہے لیکن اُس کے چرنے کیواسطے سرد تر گھاس اور ترکاری بھی ایسے مزاج کی تجویز کرنی چاہیے اور جس طرح یہ چیزیں توڑی جائیں ویسی ہی تازہ اور تر کھلائی جائیں یہ سب قسمیں دودھ کی خصوصاً شیر مادہ خر دق کو زائل کر دیتی ہیں اور دودھ برابر کوئی چیز مقدم نہیں کیجاتی جبتک کوئی مانع از عفونت موجود خواہ عفونت متوقعہ بہ نسبت کسی مادہ کے ہو استعمال میں دودھ کے ابتدائے دق کے انتہا تک برابر فائدہ مترتب ہوتا ہے اور عورتوں کا دودھ بطور رضاع کے جیسے لڑکا پستان سے پیتا ہے اسطرح پلانا چاہیے اور چھاچھ پلانے کا طریقہ بھی دودھ کے پلانے کے قریب ہے مناسب ہے کہ دس درم سے شروع کر کے تیس درم خواہ اس سے زیادہ تک بڑھاویں اگر قوت ہضم کی ہو اور قرص جیسے تبرید حاصل ہوتی ہے اُن کا بھی دودھ چھاچھ میں شریک کر دینا جائز ہے اور جو وزن ابتدائی دس درم کا مذکور ہے خواہ تیس درم کا انتہائے وزن لکھا ہے اُس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہو بشرطیکہ قوت مریض میں باقی ہو اور ہضم بھی ہو سکے اور آب زن وہی افضل ہے جو خفیف گرم ہو اور اُس میں زیادہ گرمی نہ ہو اور بابونہ اُس میں اثر بقول اور خشخاش بار در طب کا ہو اور اُس کے استعمال سے بدن میں سیلن خواہ تری بھی نہ آنے پائے چہ جائیکہ پسینا برآمد ہونے کی نوبت آئے اور نہ آب زن سے بخار گرم اُٹھے اور اگر آب زن ٹھنڈا کرنے کا کوئی مانع ہو تو اُسیر گرم کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے مگر ضعف بدن مریض کا سرد آب زن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے اور ابتدائے دق میں فقط آب زن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آب زن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر تھوڑی سی برودت مدقوق کے مزاج میں پیدا کرتا ہے جس کی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدن میں زیادہ ہو ابتدائے دق

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین بھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ سرد آبزن سے دق شیخوخت مین نہ پڑ جائے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جائے
تب بھی بہ نسبت دق کے موت اسمین دیر مین آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کرین
کہ انجام مین اسکو دق شیخوخت عارض ہو اب آبزن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر مین ہے کہ سیقدر گرم آبزن سے ابتدا کرین اور رفتہ رفتہ
اتنا بارد آبزن کرین جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل اسکا ہوسکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداشت کا ہوجاتا ہے اسواسطے کہ
تکثیف اور الم ہیوقت ہوتا ہے کہ دفعۃً مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو علاوہ ازین چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے
کہ اس توانائی کی جہت سے متحمل سرد پانی کا ہوجاتا ہے اگر تمام دن مین تین مرتبہ آبزن کیا جائے تو بہتر ہووے استعمال آبزن کا آسانی کرنا چاہیئے
تاکہ قوت ساقط نہ ہوجائے اور آب حمام کا استعمال آبزن سے پہلے دو گھنٹے بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کھولنے مسامات کے دودھ دینے کے
بعد پہلے آبزن کرین اور پھر آب جو وغیرہ پلائین بعد اسکے تھوڑی دیر صبر کرکے پھر آبزن کا استعمال کرین تاکہ غذا تمام بدن مین پھیل جائے
یہ طریقہ بہت اچھا ہے اور بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کرین مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصًا
اگر روغن بنفشہ روغن کدو مین بنایا جائے اسیطرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے انتقال پسے آبزن کی طرف کرین جو مائل بہ اندک برودت
ہو اور اس برودت کا تحمل بھی ہوسکے بعد اسکے مالش تیل کی کرین یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کرلین اسکے بعد آبزن نہایت سرد
کا استعمال کرین جب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی مین داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیئے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہین ہے اس تدبیر کا عمدہ
وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آبزن کرنے کے دفعۃً آب سرد مین غوطہ لگائین علاج کی راہ سے یہ طریقہ بہت
کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمین شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم ہے مگر منفعت بھی اسمین
کم ہے جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جائے اسکی برودت اتنی ہو جیسے کہ کنوین کا پانی سرد ہوتا ہے کہ اسکی سردی غیر گرم اور نہایت سرد کے بیچ
مین ہوتی ہے اگر خاص دودھ کا دوہنا اسکے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہو خواہ گرم پانی ملاکر دودھ مین اگر ضعیف ہو مقدم کرے بعد اس کے استعمال
آبزن کا کیا جائے یہ بھی بہتر ہے اسلیئے کہ دودھ دوہنا بدن پر ترطیب زیادہ کرتا ہے دودھ عمدہ جو قابل دوہنے کے بدن پر ہے وہی ہے جنکو ہم دودھ مین
ہم اوپر لکھ گئے ہیں ضرور ہے کہ پستان سے بدن پر دودھ ڈالا جائے مناسب ہے کہ سرد تیلون کی مالش بعد کل بدن اور مفاصل پر کرکے رات اسیطرح
پڑا سویا کرین۔ حمام مین اس مریض کے داخل ہونے کی اجازت نہین دیجا سکتی ہے لیکن اگر اتنی گرمی نہو کہ پسینا آجائے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن
مین پیدا کرے اور ٹھنڈی سانس کی طرف بدل نہ دے۔ اس حمام مین جانا کچھ مضر نہین وہ حمام ایسا ہونا چاہیئے کہ پانی تو اسکا گرم ہو اور ہوا
اس کی گرم نہ ہو اور پانی کی گرمی بھی اتنی ہو کہ وہ شیر گرم اور مسامات مین نفوذ کرجائے ایذا نہ دے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اسکے بدن مین کوئی مادہ
ایسا نہ ہو جو آمادہ عفونت ہو اور خصوصًا اگر ایسا مادہ ہو اور ہضم طعام نہ ہوا ہو جب بھی استعمال حمام جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اسوقت جائز ہے کہ غذا
ہضم شدہ کا بدن مین پھیلنے کا وقت ہو اور پھر حمام مین جاکر زیادہ ٹھہرنا نہ چاہیئے بلکہ جلد اس سے نکل آئے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز
ترطیب کرنیوالی تیلی غذاؤن مین سے مثل حریرے وغیرہ کے کھائے جو اسکو ضرر نہ کرے جیسے وہ چیزین کہ جو اور دودھ سے بنائی جاتی
ہین اگر حمام مین اسکو پیاس معلوم ہو اسکی تسکین آب جو خواہ دہی کے تو یا خواہ گدھی کے دودھ پینے سے کرے۔ ان بیمارون کا حمام مین
داخل کرنا اور پھر حمام سے انکو نکالنا اسیطرح چاہیئے کہ انکو آنے جانے مین کسی طرح کی مشقت اور تعب پیادہ روی سے نہ پہونچے اسکو ہم نے
چند مقامات مین بیان کردیا ہے اور کچھ دوبارہ بیان بھی بیان کرتے ہین واجب ہے کہ مدقوق کو حمام مین عماری وار سواری پر بٹھاوین جس مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

بچھونے نرم بچھے ہون اور بے تکان لیجائین تاانکہ سامنے بیت اول حمام کے ہو نچین اُسکے بعد ایسا بچھونا جو نرم ہو اُسپر اُتارین جو حمام مین
لیجانے کے لائق ہون بیٹ دل خواہ بیت وسط مین اُس کے کپڑے اُتارین مگر خیال ہے کہ یہ دونون مقام بہت گرم نہ ہون اور ان دونون مقام
مین سے کسی جگہ اس سے زیادہ نہ ٹھہرائین جو زمانہ عماری سے اُتارنے مین نرم بچھونے تک درکار ہو اور اُسکے بعد چند نفس ورد ٹھہرنے مین
خواہ جتنا زمانہ کپڑے اُتارنے مین درکار ہو بعد اُسکے تیسرے درجہ مین حمام کے داخل ہون اُس کی گرمی بھی زیادہ نہونی چاہیے اُس درجہ مین اسکو
اتنا ٹھہرائین جتنی دیر مین آب زن کا تحمل کر سکتا ہو یہ تدبیر اطباے تجربہ کار کی ہے مگر مجھے پسند یہ ہو کہ اُس کا آب زن مدرجہ اوسط مین باعتدال کیا جائے
اسلیئے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدیدہ سے کمتر خالی ہوتا ہے جب آب زن سے فراغت ملے ایک رومال اُسکے بدن پر رکھین یا ایسا کپڑا جسکے
دو کپڑے ہون بدن پر اوڑھا کر اُسی نرم بستر پر لاکر پھر عماری مین سوار کرین اور پسینے کو رومال وغیرہ سے پونچھین پھر روغن بنفشہ وغیرہ کی مالش کرکے غذا
دین تغذیہ اصحاب دق کا غذا ان لوگون کو بدفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کے نہ کھلانا چاہیے عمدہ غذا آب جو خواہ جو یا گیہون کی
روٹی جو سرد پانی مین بھگوئی ہوئی ہون یا دودھ جو اوپر مذکور ہو چکا بشرطیکہ مانع مذکور موجود نہو اور بھا جو گائے کی اسمین غذائیت زیادہ ہے
اور مونگ ورکدو سے بھی غذا ہو سکتی ہے اور فواکہ مین تربوز ہندی مناسب ہو اگر توجہ اور رغبت طبیعت کی پوری دریافت ہو جو کھلانا پنیر کا کچھ مضر
نہین ہو اگر اسمین نمک ڈالین اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا زیرباجہ جو بشرکت سرکہ کے پختہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اُس کو کشنیز سے خوشبو کرین کہ
پکنے کے وقت اسمین ڈالدین اور شوربا دراج اور تیہو کے گوشت کا بنائین اور کبھی شراب رقیق پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے جسمین پانی زیادہ ملا ہو
اور کبھی مصوصات یعنی شوربا ے ترش جو گوشت سے دراج اور تیہو اور چکور اور چوزہ ہاے مرغ کے پختہ کرین جو صاف ملاکر اور بلا ملاکر ترش یعنی
گوشت غلیظ جو سرکہ مین پکایا جائے خواہ قریص یعنی گوشت جو خالص سرکہ مین پختہ کرین اُن کو نافع ہوتا ہے اور مقوی بھی ہے ایسے وقت اور کبھی بدون
استعمال ماء اللحم کی شراب فواکہ کے ہمراہ چارہ نہین ہوتا اگر فواکہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئین خواہ وزردی نیمبرشت کی ضرورت ہوتی ہے اگر ضعف
کو زمانہ زیادہ گذر جائے اور غشی کی نوبت پہونچے اسوقت ماء اللحم جو بزغالہ کی پسلیون سے لیا رہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کریگا
اور یہ ماء اللحم اسطرح بنائین کہ اسکی پسلیون کو قدرے نمک سے صاف کرکے ہموزن اُس کے آب سیب ملائین اور دسوان حصہ شراب ریحانی
داخل کرکے نیم گرم پلائین سرد پانی جسکی برودت زیادہ نہو اُس کے پینے مین خوف نہین ہو مگر اینکہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم ہو جو
شراسیف کے نیچے کسی جگہ ہو خواہ بدن مین کیموسات ردی متعفن ہون یا کیموسات خام اور چونکہ دونون قسم کی کیموسات محتاج نضج
کے ہین اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اس لیئے اُسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جبتک علامات نضج کے ظاہر نہ ہون اور بعد ظہور علامات
نضج کے خوف استعمال مین آب سرد کے کم ہے اسطرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہے اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے ہو اور اس صورت
مین ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض ضعف قوت کے اور قوت کی نرمی اور سستی کرنیوالے امراض کے پیدا ہوتی ہے اور
گوشت اور استخوان کے لاغر کرنیوالی امراض سے منتقل ہوتی ہے اسوقت ضعف شدید قوت مین ہوتا ہے پھر اگر دق کا ورود زمانہ ضعف مین ہو اور
اُسی زمانہ مین سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم یبس اور خشکی مین تو مثل تپ دق کے
ہے مگر حرارت اور برودت مین اُس کی مخالف ہے اور اُسکا نام دق الہرم بھی رکھتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اسمین قوت غریزی کا
بالکل بطلان ہو جاتا ہے اسیطرح جس پانی مین برودت شدید اور بکثرت ہو اگر پیا جائے وہ بھی کبھی اسکو مضر ہوتا ہے اور اُن کے اعضا کی
قوت غریزی باطل کر دیتا ہے اور سبب موت اُن کی بہت جلد استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ اُن کو دوسری قسم کی دق مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے۔ **تدارک اُن احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہیں۔** منجملہ اُن چیزوں کے غشی ہے اور اسکی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی از انجملہ اسہال بھی ہے اُسکا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اُسکا تدارک کرنا چاہیئے کہ اسمیں اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اُسکا یہ ہے کہ اُن کی غذا سویق حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیئے یا اُن کے آش جو میں بھنا ہوا جو ملانا چاہیئے خواہ گوند یا سویق یا شربت جسکا طبخ مکرر ہو کھلانا چاہیئے خواہ دودھ جسمیں سنگریزے گرم کیئے ہوئے ڈالے گئے ہوں خواہ رائبزی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اُس کی ماہیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصًا باجرہ کیب تو بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی پانچ درم نشاستہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد چار درم طباشیر کہربا ہر واحد تین درم تخم خرفہ مقشر دانہ زرشک ہر ایک چھ درم آب بہی میں قرص بنائیں اور امرود کا پانی نچوڑ کر صمغ عربی اُسکے ساتھ پئیں اور سوتے وقت اسپغول بھنا ہوا پھانکنا چاہیئے اسیطرح سفوف طباشیر جسمیں تھوڑی سی مقل کی شرکت ہو بہت نافع ہے اگر اسہال نہ تھم جائے بیج یعنی خراش سا ہو جائے جو حقنے اول کتاب ثالث میں مذکور ہوئے اُن کے ذریعہ سے علاج کرنا چاہیئے **دق شیخوخت** عادت طبیبوں کی جاری ہے کہ بعد حمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہیں ہم بھی اسی طریقہ سے اوپر چلتے ہیں۔ دق شیخوخت کے معنی یہ ہیں کہ مزاج پر خشکی غالب جائے اور تپ نہ ہو اور حرارت اور برودت میں اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہے اسواسطے کہ بدن میں خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اسوقت عارض ہوتا ہے جبکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکوں کی بہ نسبت زیادہ اس مرض میں گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکوں کو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت ہے جو بدن پر غالب آجائے بروقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر میں خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے از منجملہ اسباب برودت کے سرد پانی ہے ہر وقت میں پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اسوقت تپ بھی ہو جسوقت غذا نیم ہضم ہو جائے خواہ بعد اُس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کرکے تفتیح مسامات کی ہو اور جسنا کو آب سرد کے کھینچنے پر دفعتًا آمادہ کیا ہو ایسے اوقات میں سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سر قلب کی طرف صعود کرکے اُسکے مزاج کو سرد کریں یا حرارت رطوبت کو تحلیل کرکے گھلا دے اور حرارت غریزی بجھ جائے اور اُس کے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کہ اسوقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کیجائے اور بارد شربت خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے یہ مرض جسوقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہیں ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنیکا کوئی حیلہ ہوتا تو ہر آئینہ موت سے کسی کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا **علامات** اس مرض کے بیماروں میں علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتے ہیں اور اشتعال حرارت اور التہاب اُن کے بدن میں نہیں ہوتا بلکہ اکثر اُن کے ملمس سرد پائے جاتے ہیں اور اُن کی نبض مثل مدقوق کے نہیں ہوتی بلکہ اُن کی نبض صغیر بطی متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض میں تواتر پیدا ہونا ہے خصوصًا جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات میں یہ لوگ مشابہ مشائخ کے ہوتے ہیں **علاج دق شیخوخت کا** طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہ ہو یا یہ امید کرتا ہے کہ اسمیں استحکام نہ ہو جائے اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال میں نہیں ہوتی۔ قاعدہ اُن کی معالجہ میں یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجائے۔ حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہے جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا اسکے نہ کرنا چاہیئے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہوگا قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی حقنے کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہ ہے کہ کلے پائے اور چنے گیہوں جو بطبقہ جریرہ کے پکائے گئے ہوں اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

انجیر خشک اور گوکھرو بابونہ اجزائے حقنہ میں داخل ہوں نصف رطل یہ اجزا اور دوا و قیہ روغن گنجد اور تھوڑا سا دہن البان ملاکر استعمال کریں دلک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودھ پستان سے پلانا اُن کو بہت فائدہ کرتا ہے شہد بھی نہایت درجہ اُنکو مفید ہے جیسے حمی دق میں نہایت مضر ہے اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور آسانی نافذ ہوجائے اور جلد پیٹ معدہ سے اُترجائے اور انمیں لزوجت ہو جیسے ماءالشعیر یا زردی بیضہ نیمبرشت کی خواہ شراب رقیق خوشبو تھوڑی سی ایسی چیزیں بہت نافع ہیں واسطے ترطیب کے جو تدبیر ابدان وغیرہ کی تپ دق میں بیان ہوئی اُنکی یہاں بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملاکر جو گرمی پیدا کریں اور خوشبو ہوں اور ضمادات اور مروخات اور غذائیں وغیرہ جن سے دونوں فائدے حاصل ہوں استعمال کرنی چاہئیں۔

حمیات وبا اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہیں جیسے حمی جدری اور حصبہ حمی زیادہ ہوا میں ایسا تغیر پیدا ہونے سے جس کا بیان کلیات میں ہم کرچکے ہیں عارض ہوتا ہے جیسا پانی میں ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کی طرف ہوجاتا ہے یا اسکی طبیعت ایسی تحلیل ہوتی ہے کہ طعم اور رنگ اسکا بدل جاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بدبو اور متعفن ہوجاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت میں نہیں ہوتا بلکہ بسبب ملنے خبیث اجسام ارضی کے جو خبیث ہوتے ہیں اور پانی سے ملجاتے ہیں اور مجموع کیواسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہیں بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جسکی طرف ہوا میں بخارات ردی کو وہ اندر کرتی ہیں اُن مقامات بعیدہ سے جن کے نالوں کا پانی کہنہ درختوں کے سایہ میں سڑ رہا ہے اور اجسام گندہ جنگ گاہ میں پڑے ہوئے ہیں یا اُن مقامات سے جہاں مرے بوجہ ہلاکے قتال کے خواہ لاشے کشتوں کے غیر مدفون ہیں اور بند نہیں ہوتے ہیں اور نہ ابھی جلائے گئے ہیں وہاں کی ہوا آکر اس مقام جسکی ہوا کو خراب کردیتی ہے۔ کبھی سبب اُسکا قریب اس مقام کے ہوتا ہے جہاں وباحادث ہوا اور بیشتر عفونت اندر زمین کے ایسے اسباب سے پیدا ہوجاتی ہے کہ ہم کو آگاہی اُنکی جزئیات پر نہیں ہوتی پس آب ہوا تک عفونت کو پہونچا دیتے ہیں جو حمیات بوجہ ہوائے خشک جسقدر پیدا ہوتے ہیں وہ بہت کم ہیں بہ نسبت اُن حمیات کے جو ہوائے مرطوب سے پیدا ہوتی ہیں مگر خلط صفراوی ہوائے یابس میں زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اس خلط سے بھی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہیں اور حمیات وبائیہ کی پیدائش ہوائے مکدر مرطوب سے ہوتی ہے ہوائے مرطوب میں اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہیں مگر اُن میں حدت کم ہوتی ہے اور مدت اُن کے بقا کی زیادہ ہے اور صیف یابس میں جسمیں پانی کم برسے اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہیں مگر اُن میں حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلہ اُن کا بطرف صحت خواہ ہلاک کے جلد ہوجاتا ہے۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو۔ اور مبدا رجمیع تغیرات کا جیسے استحالہ کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہوجائے کوئی ہیئت ایکا شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ اسکو تخصیص ہم نہیں جانتے کہ وہ کیوں موجب اس تغیر کی ہے اگرچہ ایک قوم یعنی منجمین اسکے ہونیکا دعوی کرتے ہیں اور اسکی دلیل خواہ طبیعت سے خارج براہ تجربہ وجہ اوضاع خاصہ کو ایجاد پر احوال حلوم سے کے موثر بیان کرتے ہیں بلکہ واجب ہو یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعید تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمین کے ہوتے ہیں اور جب قوی فاعلی سماوی اور قوی منفعلہ ارضی ترطیب شدید ہوا میں اسطرح کی پیدا کرتے ہیں کہ بخارات اور دخنہ اُٹھکر ہوا تک جاتے ہیں اور ہوا میں پھیل کر حرارت ضعیف الجرم کی ہوا میں اثر کرتی ہیں پس جب ہوا اس کیفیت پر پہونچتی ہے قلب پر ناگوار ہوکر بوجہ غلبہ حرارت کے مزاج روح قلبی کو فاسد کردیتی ہے اور جو رطوبت گرد قلب کے ہو اُس کو متعفن کردیتی ہے پھر اسوقت ایسی حرارت جو خارج اعتدال طبعی سے ہو پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرائین کے تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے پس یہی کیفیت پیدائش حمی وبائی کی ہے اور خلق کثیر میں یہ تپ پھیل جاتی ہے جسمیں فی نفسہ استعداد لینے تغیر کی موجود ہے۔ اسلئے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل قبول فعل پر مستعد نہو کافی حصول فعل اور انفعال میں نہو اور ہوائے وبائی کی وجہ سے منفعل ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی بدن میں کثرت ہو اسلئے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہو اُسکا انفعال اس ہوا سے بقدر نہیں ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ کسی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور وجہ کے ضعیف ہوں وہ بھی مستعد ایسے حمیات کے ہوتے ہیں خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور زہر ہو جائیں اور بکثرت استحمام کا استعمال ہوا ہو
وہ بھی اس تپ کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہیں **علامات حمی وبائی**۔ تپ ظاہر میں نرم ہوتی اور باطن میں اسکی اذیت زیادہ ہوتی اور اکثر مہلک
ہوتی ہے بیمار کو اس تپ میں ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ میں سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر تنفس
میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور بوئے بد سانس میں پیدا ہوتی ہے پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی ہے کبھی متلی اور سقوط اشتہا ایسی ہوتی
ہے کہ اگر بھوک پر صبر کرے تو مقابلہ اس ضعف کا جو بوجہ سقوط اشتہا کے ہوتا ہے تناول غذا سے نہ کریں اور اسکا تدارک نہ کریں ضرور ہلاک ہو جائے اور وجع
فواد یعنی درد فم معدہ میں ہوتا ہے اور کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑھ جاتی ہے اور تملل یعنی بے چینی اور کرب عارض ہوتا ہے کبھی خشک کھانسی پیدا ہوتی
ہے اور قوت ساقط ہو کر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور نیچے خراسیف یعنی سر استخوان پہلو کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور بطن
کا ڈھیلا ہونا اور سستی بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی پھنسیاں گلابی رنگ کی خواہ سرخ برآمد ہوتی ہیں اور کبھی یہ بثور ظاہر ہو کر بہت جلد ہوتے ہیں اور مٹتے دیر
میں ہیں اور تلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہیں نبض اکثر متواتر صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ اکثر شدید ہو جاتی ہے کبھی ان کو ایک حالت ایسی عارض
ہوتی ہے جیسے استسقا میں پیٹ پھول جاتا ہے اور کبھی صفراوی دست بھی آتے ہیں اور بلغمی خلط بھی برآمد ہوتی ہے اور براز نرم اور خراب ہوتا ہے قوام اور لون اور بو
خلاف براز طبعی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی اور کبھی بہت اور بد بو ہیں کسیقدر ایسی چیز کی ہوتی ہے جو اعضا اور اخلاط پگھل کر برآمد ہوتی ہے۔
بول مائی اور تیرہ سودا کی رنگت لیے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر تے سوداوی بھی عارض ہوتی ہے۔ اور صفراوی تے بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ
ہوتی ہے عرق ان کے بدن سے بد بو نکلتا ہے۔ یہ تپ اعراض مذکورہ بالا سے ابتدا کرتی ہے اور قوی پیدا ہوتی ہے اور آخر میں غشی اور برد اطراف
کی نوبت پہونچتی ہے اور تنفس اور تشنج اور کزاز پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خواہ اسکے قریب بیٹھکر احساس کرنا چاہیے
زیادہ محسوس نہیں ہوتی اور نبض اور بول میں بھی زیادہ تغیر پیدا نہیں ہوتا اور باینہمہ بہت جلد مہلک ہوتی ہے کہ طبیبوں کو نہایت حیرت ہوتی ہے باینہمہ
کہ آثار ہلاکت کے نبض اور قارورہ وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتے اور پھر جھٹ پٹ مریض مر جاتا ہے اکثر ان میں سے جسکی سانس میں بدبو پیدا ہو گو تپ
میں خفت ہو باکہ بد بوئے نفس ہمراہ اور اعراض شدیدہ کے ہو مر جاتا ہے اس لیے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہے کہ قلب تک
عفونت مستحکم ہو گئی۔ **علامات وبائی** وبا پر دلالت کرنے والی ایسی چیزیں جو قائم مقام اسباب وبائی کے ہیں ستاروں کا زیادہ ٹوٹنا اوائل
خریف میں الطوال کے بیٹنے میں اگر اس زمانہ میں ستارے زیادہ ٹوٹیں تو منذر وبا کے ہوتے ہیں یعنی آگاہی دیتے ہیں متوقع وبا پر آئندہ جس طرح اور
اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہیں اگر ہوائے جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون آخر میں چلے یعنی فصل زمستان میں دھند لو زہری
چلا کرے چونکہ رطوبت مستعد عفونت پر ہوتی ہے اسلیے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہے اور جس وقت ہوا میں غلاظت پیدا ہو اور ابر گھرا ہے
اور گمان ہو کہ اب پانی برسیگا یا مطلع غبار آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل
سرما کا فاسد ہو گیا ہے۔ جو وبا فصل گرما میں پیدا ہوتی ہے اور اس کی خباثت اور حرارت بہت زیادہ ہے اسپر دلیل یہ ہے
کہ ربیع میں پانی کم برسا ہو اور برودت رہے پھر جب ہوائے جنوبی صیف میں بکثرت چلے اور ہوا میں کدورت آجائے اور چند روز
مکدر رہ کر بعد اسکے صاف ہو اور ایک ہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور رات کو سردی ہونے لگے اور دن کو گرمی
کی شدت ہو اور ابر گھر آوے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی اور حمیات وبائیہ اور جدری وغیرہ کی امید قوی
ہوتی ہے اسیطرح اگر گرمی فصل صیف میں بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختوں کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائیں اور اس سے پہلے

HAKEEM SHOUKAT ALI

فصل خریف میں شہب یعنی تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گریں اور نیازک یعنی ہوا میں آگ کے سے شعلے اور نیزان یعنی شعلے آتشی پیدا ہوں جیسے ہوں تو
بھی علامت وبا کی ہے اسیطرح اگر ہوا دن بھر میں چند مرتبہ بدلے اور کبھی دن تو صاف ہوا اور آفتاب صاف برآمد ہو دوسرے روز مکدر ہوا ور
آفتاب پردہ غبار میں طلوع کرے تو حکم وبا کے آنیکا یقیناً کرنا چاہیئے جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہیں جیسے مینڈک بہت پیدا
ہوں اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہوں از آنجملہ یہ بھی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین
میں سوراخ کرکے گھر بناتے ہیں وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئیں اور اندر کا رہنا چھوڑ دیں اور تاریکی اُن کے بصر میں پیدا ہو کہ اپنے
سوراخ کو شناخت نہ کرسکیں اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہیں جیسے لقلق یعنی لکلک وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دیں اور کبھی
بیضا وغیرہ اسیطرح آشیانہ میں چھوڑ کر چلے جائیں اور اکثر ایسے مقام پر جہاں وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات بطمع گوشت مردار کے جمع
ہوجاتے ہیں علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تپ کا یہی ہے کہ سیلان خلط میں کمی پیدا کی جائے اور تخفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا
ہو اور اس تنقیہ میں جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ نہ ہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا نہو جائے پھر اگر فاسد خون ہے فصد کرنی چاہیئے
اور اگر سوائے خون کے اور اخلاط فاسد ہوگئے ہیں مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیئے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جائے اور ہوائے مکان
کی بخوبی اصلاح کیجائے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اُس مکان کے گرد فواکہ اور پھول خوشبو سرد مزاج کے رکھے جائیں اور پھول
درخت کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جائیں اور لخلخہ اور خوشبو جو فواکہ سرد سے کہ از قسم کافور اور صندل اور گلاب وغیرہ سے
طیار ہو مہیا کیا جائے اور تمام دن میں چند مرتبہ مکان میں چھڑکاؤ کیا جائے خصوصاً گلاب یا عرق بید سادہ سے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر نالے
جاری ہوں اور فواروں کے ذریعہ سے چھڑکاؤ کیا جائے تو بہتر ہے ہوا کے اصلاح کی تدبیرات کا آئندہ سطور میں بیان کیا جاتا ہے
قرص کافور اور لوبیا رودہ اور آب انار ترش جسکا عکس نکالا ہوا ہو اور گلاب جس میں صندل حامض جو ایک قسم کا مصنوعی دوغ نمکین ہے اور سرکہ اور
پانی بھی جو بہت سرد ہو اور سرکہ کثیر المقدار ہو دفعۃً پلایا جائے بہت نافع ہوتا ہے اور تھوڑا سرکہ پیٹ پر چھڑکنے سے ہیجان حرارت
کا ہوتا ہے اگر بیماری تک نوبت پہونچے کہ شراسیف میں تمدد پیدا ہو اور برد اطراف اور بیداری طویل اور اختلاط ذہن عارض ہو اور سینہ اور
اُسکے اوپر کے پٹھے شل صدری وغیرہ اوپر کو اُٹھیں اور پھر نیچے کی طرف بیٹھیں اسوقت ایسی چادر جو حرارت کو بطرف خارج کے جذب
کرے ضرور اُڑھانی چاہیئے۔ اگر اشتہائے طعام میں سقوط پیدا ہو پھر کھانا کھلانا چاہیئے اسلیئے کہ اکثر تجربہ اسیطرح ہوا ہے کہ اس حالت میں
جرات کرکے اگر غذا دیدی ہے اور بارہا کھلائی گئی ہو طبیعت اسکو قبول کرلیتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور اُن پر جبر غذا کا کرنا چاہیئے مگر غذا
اُن کی ترش اور مخفف تجویز کرنی چاہیئے اور مقدار میں تھوڑی اسلیئے کہ غذا بھی اُن کے بدن میں جا کر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی
اُسکی بوارت بکثرت مضر ہوگی اور امتلا بھی غذائے کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے ہوائے وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگوں کے
بھی ہوتی ہے اور بیماروں کی نسبت بھی ہوتی ہے۔ صحیح لوگوں کے واسطے اصلاح اس ہوا کی باین مراد ہوتی ہے کہ ہوا میں خشکی پیدا ہو کر عفونت
سے محفوظ ہے اور خشکی ہوا میں کسی طرح پیدا ہو یعنی اگرچہ استعمال مسخنات سے خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہیں ہے مصلحات ہوا کے یہ
اجزا ہیں عود خام عنبر کندر مشک قسط نسرین میعہ سائلہ سندروس حلتیت علک قرنفل علک البطم لادن شہد زعفران سک سرو عود اشنہ غار سعد
اذخر ابہل مُرح ترکی شنا یا یک بادام تلخ اسارون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کرکے استعمال کرتے ہیں اور مکان کو سرکے اور ہینگ سے
چھڑکتے ہیں اور اصلاح ہوا جو بیمار اور صحیح دونوں کو مفید ہو یہ ہے کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور بہی اور آبنوس

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ساج اور جھاؤ اور ریاس خشک سے دھونی دیجائے اور دھونی کا دور سے دینا ضرور ہے کہ دماغ کو گزند نہ پہونچے طریقہ احتراز کا وبا سے
جس کو وبا کی ضرر سے حفاظت منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور بہر جہت ایسی تدبیر کرے کہ
بدن میں خشکی پیدا ہو خصوصاً التقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن میں پیدا کرے مگر ریاضت کی وجہ سے خشکی بدن میں پیدا نہ کرے بلکہ ہرگز استعمال
ریاضت کا نہ کرے اور نہ حمام کا استعمال کرے اور نہ شرابوں کا استعمال کرے اور پیاس پر صبر بھی نہ کرے اور ہوا کو انہیں دواؤں سے
اصلاح کرے جو اوپر مذکور ہو چکیں اور غذا ترش کی طرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کر کے قیلولہ کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو
اُسمیں بہت سی کھٹائی مِلا کر پکایا جائے اور لہام اور قریص اور مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ میں بنایا جائے خواہ اور کسی ترشی میں مثل سماق اور
آب انگور ترش خواہ آب لیموں آب انار وغیرہ میں۔ سرکہ میں پڑی ہوئی چیزیں اُسکو بہت نافع ہیں خصوصاً کبر جو سرکہ میں پڑا ہو خواہ ہینگ سرکہ
میں پروردہ کی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے۔ وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مثرودیطوس
بھی اسیطرح ہے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوائے وبائی کے استعمال کیا جائے اور باقی تدابیر صائبہ بھی عمل میں آتی ہیں اور دوا جو صبر اور زعفران اور
مرکی سے بنائی جائے ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اسکا مناسب ہے کہ بہت نافع ہے **چیچک کا بیان** کبھی خون میں ایک قسم کا جوش بسبب
عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ میں پیدا ہو کہ جس غلیان اور جوش میں اجزا خون کے آپس میں جدا ہوتے
ہیں اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خون میں جوش پیدا کر کے جو کچھ بقیہ غذائے طمثی خواہ حیض کے خون سے اس
خون میں ملا ہوا ہے اُس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہے اس خون سے کم کر دیتا ہے خواہ جو چیز ناقص اس خون میں بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہے اور جو بسبب استعمال غذائے ردی کے بھی
سے جو بیکار کر کے زیادہ پیدا ہو اور وارث ہیں ہو کر قوام خون کا مختلف کر کے اسکو ثوران اور جوش میں لائے تاکہ اُن خون کا نیا قوام بہ نسبت قوام اول کے اقوی اور اطہر پیدا ہو
جیسے طبیعت عصارہ انگور میں فعل کرتی ہے کہ اسمیں جوش پیدا کر کے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جوہر اسکا یکرنگ ہو جاتا ہے اور جوش سے بشکل
رغوہ اور کف کی اجزائے ہوائی سے ہوتی ہے اور جو شئے ثقیل اجزائے ارضی کی ہے اُس شراب سے کم ہو جاتی ہے کبھی غلیان خون کا سبب ایک
امر خارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کر کے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط اور خون
میں پیدا کرتا ہے اور آواز جلکر کھانے اور بیج بجانے کی جیسے بروقت جوش کے اُٹھتی ہے پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت تغیر فصول خصوصاً
بروقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اخلاط لہیا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے منحرف کر کے اپنے انتظام اصلی تبدیل کرے۔ جدری اور
حصبہ ایسے امراض میں سے ہیں کہ اُنکے مواد دور و دراز سے پہونچتے ہیں جیسے کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہونچے اسیطرح جدری اور حصبہ کے حالات ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک
آدمی سے دوسرے آدمی تک پہونچتے ہیں جنوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہے اسکے بعد چیچک کی پیدائش ہوتی ہے جو بدن گرم تر ہے اسمیں استعداد چیچک نکلنے کی ہوتی ہے خواہ جس
بدن کی رطوبت میں کدورت ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو۔ غذاؤں میں بھی ایسی چیزیں ہیں جن کے کھانے سے
مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہ ہو اور اُن غذاؤں کے اوپر دوائیں یا غذائیں گرم کھائی جائیں
جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً اونٹنی اور گھوڑی کا دودھ جسوقت بکثرت کھایا جائے اور عادت اُس کے کھانے کی نہ ہو بعدہ شراب
بکثرت پی جائے یا اور گرم دواؤں کا استعمال ہو تو چیچک ضرور نکلے گی چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہے بحران کی اور اکثر چیچک لڑکوں کو
عارض ہوتی ہے اُسکے بعد جوانوں کو اور بڈھوں کے بدن میں چیچک کم نکلتی ہے مگر ایسے ہی اسباب قوی ہوں یا اُس شہر کی حرارت اور
رطوبت شدید ہو اور جس بدن میں رطوبت زیادہ ہے اسمیں نکلنا چیچک کا اکثر ہے بہ نسبت اس بدن کے جسمیں خشکی ہو فصل ربیع میں جدری

HAKEEM SHOUKAT ALI

بہ نسبت جاڑوں کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور بیچ سے کم آخر میں خریف کے خصوصًا جب خریف سے پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک
گذر چکی ہو اور اس خریف میں بھی گرمی اور خشکی کسیقدر باقی ہو۔ جدری کا نکلنا فقط جلد میں بدن کے یا جو چیز متصل جلد کے ہو نہیں ہوتا بلکہ
جتنے عضا متشابہتہ الاجزا ہیں ظاہر میں ہوں خواہ باطن میں حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پٹھے وغیرہ سب میں جدری پیدا ہوتی ہو جسوقت جدری
کا ظہور ہوتا ہو پہلے بدن میں کھجلی سی اُٹھتی ہو پھر ایسی چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے کانٹوں کے سرے اور گول مثل باجرے کے اُسکے بعد سب
دانے نکل آتے ہیں اور پیپ سے بھر جاتے ہیں بعد اُسکے ٹوٹ کر مواد نکل جاتا ہو اور خشک ریشہ رنگ برنگ کے ہو جاتے ہیں اُس کے بعد
پپڑی گر جاتی ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے کبھی جدری کا انتقال فلغمونی اور شرہ کی طرف ہوتا ہو اور کبھی اسکا انجام دبیلہ کیطرف
ہوتا ہے اسمیں سب مادہ جمع ہوتا ہو اکثر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اسکا رنگ مثل رنگ فلغمونی کے سُرخی مائل ہوتا ہو مگر کبھی رنگ مختلف
مثل خاکستری اور بنفشئی اور سیاہ بھی ہوتی ہو اسلئے کہ جدری کی بہت سے قسام اور الوان بھی مختلف ہوتے ہیں ایک قسم سپید رنگ
ہوتی ہو ایک کا زرد رنگ ہوتا ہو کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشئی اور کوئی مائل بسیاہی سبز اور بنفشئی رنگ کی جدری نہایت بری ہو اور جسقدر
رنگت میں سیاہی زیادہ ہو خباثت اُسکی بڑھ جاتی ہو اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصًا
اگر چند دانہ نکلیں اور حجم میں بڑے ہوں نکلنے میں اُن کے آسانی ہو کرب بہت کم ہو تپ نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جاتی رہے اور اول
زمانہ اسکے نکلنے کا تیسرا دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تیسرے دن کے ہو ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہروں میں موتی جھرا کہتے ہیں اُسپر
بیاد صاف جو شیخ نے سپید رنگ چیچک کے ذکر کے صادق آتے ہیں بعد ان سپید بڑے دانوں کے اچھی قسم چیچک کی وہ ہو جسکے دانہ بڑے
ہوں اور عدد میں بہت ہوں اور نزدیک نزدیک ہوں مگر دانہ آپس میں مل نہ جائیں اسلئے کہ جو دانہ ملجاتے ہیں اسطرح جیسے کہ بہت سے گوشت کو
گھیر لیتے ہیں اور اُن کے اجتماع سے ایک شکل مضلع یعنی پہل دار یا گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت برے ہوتے ہیں اسطرح وہ بڑے دانہ
دوہرے کہ ایک پر دوسرا نکلے وہ بھی ناقص ہیں سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلیں اگرچہ ابتدائے مرض میں گمان
سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہو لیکن آخر میں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانوں کا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بری ہوجائیگی
اور نوبت ہلاکت کی پہونچیگی اسلئے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہو۔ ایک قسم بڑی خوفناک جدری کی جسمیں ہلاکت مریض
کی محتمل زیادہ ہوتی ہو وہ ہی کہ اسکے حال میں اختلاف ہو کبھی دانہ نمودار ہو جائیں اور کبھی اندر بیٹھ جائیں خصوصًا اگر بنفشئی رنگ کی یہ چیچک ہو
اور بجوج ہو یعنی جلد کے اوپر بخوبی نہ اُبھرے اور نہ اُسکے بخوبی اُبھرنے کی اُمید ہو بسبب ضعف قوت کے اور کسی عضو کے سبز ہو جانے
یا سیاہ ہو جانے سے ہلاکت مریض کی ہو جاتی ہو اگر عضو کا سبز یا سیاہ ہونا بعد ابھرنے دانوں کے ہوا ہو قوت ساقط نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہو تو خوف ہلاکت کا
نہیں ہوتا اگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہیں پہلے تپ ہو کر جدری کا نکلنا اسمیں سلامت زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ پہلی جدری نکلے تب تپ
عارض ہو جس شخص کو جدری عارض ہو اُس کی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اگر یہ دونوں اچھے ہوں تو مرض میں سلامت ہو
اور اگر جدری کے مریض کی سانس پئے در پئے چلے اسطرح حصبہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقینًا جاننا چاہیئے کہ قوت ساقط
ہو چکی یا حجاب میں ورم پیدا ہو گیا ہے پھر اگر پیاس کی شدت بڑھتی جائے اور کرب میں ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہو جائے
اور جدری یا حصبہ سرد ہونے لگے اسوقت مریض قریب بہلاکت ہوتا ہو اور اس دلیل کی زیادہ تر تائید اس سے ہوتی ہو کہ جدری ایسے
قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر میں ہوا ہو اکثر جدری کا بیمار اختناق یا بعد ظاہر ہونے خناق کے مرجاتا ہو اور کبھی سقوط قوت ہو کر یا بحج

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنی خراش یا ورم یا اغسال میں مبتلا ہو کر مرجاتا ہے۔ اگر بنفشی رنگ کی جدری یا حصبہ بند بیٹھ جائے معلوم کرنا چاہیے کہ بیمار کی غشی قریب ہے
اگر خون کا پیشاب ہو اور اس کے بعد سیاہ پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہو جائے گی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کے یا
غسالی یعنی جیسے گوشت کا پانی اس رنگ کے ہوں اور قوت ساقط ہوتی جائے پھر موت میں کچھ شک نہیں چیفا ایک قسم کی چیچک ہے
درمیان جدری اور حصبہ کے اور وہ ان دونوں سے اسلم ہے یعنی سلامتی زیادہ ہوتی ہے اکثر جدری انسان کے بدن میں دو مرتبہ نکلتی
ہے جس وقت مادہ دوبارہ جمع ہو اور مادہ دفع کا ہو اور موم رصاصی ایک قسم جدری کی ہے کہ جس کے دانے چہرے اور سینہ اور پیٹ پر بہ
نسبت پنڈلی اور قدم کے زیادہ نکلتے ہیں اور ردی ہے اور مادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہے جب اطراف میں دفع نہیں ہوتا علامات ظہور جدری کے کبھی
جدری کے ظہور سے پیشتر پشت میں درد اور ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چبھتے ہیں تمام
بدن میں بوجھ پیدا ہوتا ہے رنگ چہرے کا اور آنکھ کا سرخ ہو جاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہیں حرارت تمام بدن میں مشتعل ہوتی ہے انگڑائی جمائی
بہت ہوتی ہے سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے تھوک گاڑھا ہو جاتا ہے سر میں بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے منہ خشک ہو جاتا ہے
ہے کرب اور درد گلے میں یا سینہ میں پیدا ہوتا ہے پاؤں کپنے لگتے ہیں جس وقت چت لیٹے اور چت لیٹنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتوں
کیساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے حصبہ گویا ایک قسم جدری صفراوی کی ہے ہندی میں اسکو کھسرا کہتے ہیں۔ جدری اور حصبہ میں اکثر احوال کا
کچھ فرق نہیں ہے اتنا فرق ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہے اور اس کے دانے چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہیں نکلتے اور جلد میں ایسی بلندی نہیں ہوتی
جسکا کچھ خیال کیا جائے خصوصاً ابتدا میں حصبہ بہت کم جلد کے اوپر معلوم ہوتی ہے ابتدا میں جدری کے دانے اونچے ہو جاتے ہیں حصبہ کے
دانہ جدری سے شمار میں کم ہوتے ہیں اور آنکھ میں حصبہ بہ نسبت جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب
ہوتے ہیں مگر تہوع یعنی اُبکائی آنا حصبہ میں زیادہ ہوتی ہے اور کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہے اسلیے کہ یہ باتیں
جدری میں بسبب امتلائے خون فاسد کے ہوتی ہیں جو کثیر ہوتا ہے اور حصبہ میں خون کی حرارت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اسقدر نہیں ہوتی ہے
جسقدر جدری میں ہوتی ہے حصبہ اکثر اوقات یکبارگی نکل آتی ہے اور جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے جو جو علامات سلامت مریض کے
جدری میں بیان ہوئیں حصبہ میں ہیں کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور اور بزور ہو اور اسمیں نضج جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور بنفشی گون حصبہ بھی ردی ہے
اور جس قسم کی حصبہ میں نضج دیر ہو غشی متواتر عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعۃً نکلکر غائب ہو جائے وہ بھی ردی اور غش آور ہے جدری کے
علاج میں مبادرت کر کے اخراج خون کا بقدر کافی کرنا چاہیے اگر شرائط اخراج خون کے جمع ہو جائیں اور اسیطرح اگر مرض حصبہ
کا بوجہ امتلائے خون کے ہو زمانہ اخراج خون کا روز چہارم تک باقی رہتا ہے جب دانہ جدری کے نکل آئیں پھر فصد نہ لینی چاہیے ہاں
اگر امتلائے شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جائے پھر بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ میں مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی
اس مرض میں بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی رگ کھول جائے فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنی اوپر کے جانب کے اعضا کی مضرت
جدری سے حفاظت ہو جائے گی اور لڑکوں کے واسطے اسمیں آسانی ہوتی ہے اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نہ کیا جائے
کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اسیطرح جو شخص ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اس کے نسبت فساد کسی جانب
بدن کے ہو جانے کا خوف ہے اول مرض جدری اور حصبہ میں ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفائے حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج
کے دفع کرے اور طبیعت میں قبض پیدا نہ کرے اور خون کو غلیظ نہ کرے جیسے نانخورش عنابی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شگوفہ خرما اور سورکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

شود باسیطرح جس غذا مین تلیین طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہ ہو اسیواسطے ضرور ہو کہ ان غذاؤن مین تمر ہندی شریک ہو خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہو اور کدو سے جو غذا طیار ہو وہ بھی مناسب ہو اور تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدائے مرض مین طبیعت کا نرم رہنا واجب ہو اور جمیع ملینات سے تمر ہندی افضل ہو اور اگر فقط تمر ہندی سے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کرین مگر یہ کہ نرمی طبیعت بآسانی ہو جائے اور زیادہ اسہال سے احتراز واجب ہو خواہ کسیقدر ترنجبین خواہ آلو شریک کرین کبھی اول ظہور مین جدری کے قیح رہم ب گذ یعنی گیہوٗ ریکا رُب ہمراہ قرص کافور اور شراب شگوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہو اگر دریافت ہو جائے کہ مرض مین طول ہوگا اور دو سہ دن گذر جائے اور جلد یکا ظہور شروع ہو اُسوقت تبرید کا استعمال بیشتر سبب خطائے عظیم کا ہوتا ہو اسواسطے کہ فضول بجاوین کو بوجہ تغلیظ کے اندر کو ہٹاتا ہو اور اعضائے رئیسہ پر بوجھ اُس چیز کا جسے گنجایش نہ وزاور ظہور کی نہین ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہو اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ ایسے وقت مین لطافت مادہ کی ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کرین اور سعی سے مواد بستہ کی کھولدین جیسے مادیانہ کرفس ہمراہ شکر کے بطور عصارہ سینجی ان دونون کے پتون کا عرق نچوڑ کر شکر سے شیرین کر کے پلائین یا جوشاندہ حلبہ اور بہروز کا جن مین زیادہ حرارت نہو کبھی ان دواؤن مین بقدر خوشبو آجانے کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہے اسلیے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت ہو اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب ہو اس مرض سے نجات پانے مین ایسے وقت مین یہ بھی ایک دوا نہایت نافع ہو کہ تسول پانچدرم عدس مقشر سات درم کثیرا تین درم نصف رطل یعنی سترہ تولہ پانی مین جوش دین جب نصف جلجائے تب پلائین اس سے بھی زیادہ جدری نکالنے پر مددگار یہ دوا ہو انجیر زرد سات عدد عدس مقشر تین درم کثیرا تخم رازیانہ ہر واحد دو درم اڑھائی پاؤ پانی مین جوش دین جب ایک ثلث باقی رہے صاف کرکے پلائین حرارت قلب کے گرد سے باہر نکالدیگی اور خفقان کو منع کرے گی ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیے اور کپڑے سے اڑھانا واجب ہو تاکہ تنقیح مسام ہو اور سرد ہوا سے خصوصاً جاڑون مین بہت بچانا چاہیے اور اگر اسکے ساتھ ایسا سامنا عرق جاری ہو جو تدبیر پسینا نکالنے کیواسطے کیجاتی ہو اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہو جاتے ہین اور جو مواد آمادہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کی طرف پلٹ جاتے ہین کثرت سرد پانی پینا جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا اور خیش مین داخل کرنا یعنی اس مکان مین جس کی ہوا سرد کرنے کیواسطے پردے کسان سے چھوڑے گئے ہون بہت برا ہو کبھی فصد کی مضرت اسطرح پر ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو برودت پیدا ہوتی ہے اُس کی وجہ سے مادہ مستعد بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہو کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچائین اگر کسی تدبیر کیوجہ سے خواہ اڑھانے وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اسوقت تبرید اس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ تک پہونچتی ہے باتخصیص کرنی چاہیے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہیے اگر بدن کے کھولنے سے چارہ نہو اور غشی یا بیہوشی کا اندیشہ بار دین بے دخل کیے ہو نہ بن پڑے تو پھر کچھ مضائقہ نہین اسطرح اگر مادہ کی حالت طبیعیہ نہون یا ترک تبرید کیواسطے جلدی جدری نکلنے کی کیجائے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی سختی ظاہر نہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑھتا جائے اور زبان کی سیاہی ساعت بساعت زیادہ ہوتی جائے اسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کرنا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا استعمال کرنا چاہیے۔ جدری اور حصبہ کی بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے۔ کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہ پر تنگ ہو جائیگی اور اسہال کی وجہ سے یا بول الدم عارض ہوگا اور آخر میں اس مرض کی حفاظت طبیعت کے اسہال سے بغیرہ سے کرنی چاہیے عوض عدس مسلم کے بعض حکیم مسور خیدپانی ملا ملا جوش دے کر کے کھلاتے ہین اور بعضے اس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کیجائے اور آب انار خواہ آب سماق خواہ آب لیموں وغیرہ سے ترش کر کے کھلاتے ہین دوائین جو خون کی تبرید اور تغلیظ کرین اور اس کے جوش کو منع کرین ابتدائے مرض مین ایسی دوائین جائز

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب فواکہ سرد شربت گند خصوصاً اور شراب شگوفہ خرما خواہ خود شگوفہ خرما یا درخت خرما کا دودھ۔ شربت کیوڑے کے بہت سے نسخے ہین جن کو ہم قرابادین مین ذکر کرین گے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اسکی ساخت دہی کے ترش سے جو ترش اور کھٹا ہو ہوتی ہے اور قوت اس کی بہت زیادہ ہو اور ابتدائے مرض مین اسکا استعمال بہتر ہے نسخہ رب کدو حصہ اور اگر رب کدو نہ میسر آسکے تو خود کدو مسلم لیکر سکو ترشین اور اسکا بارہ لیکر ایک پیمین پیکر بقدر نصف اُس کے صندل لیکر سرکہ مقطر یا آب انگور خالص مین چند روز تک بھگوئین ابلاسکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک پکائین کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جائے اور اسکے بعد نچوڑ لین بعد اس نچوڑے ہوئے پانی کو رکھ لین اور جسقدر سرکہ آب انگور زیادہ ہو بہتر ہو بعد اسکے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو ٹپکانے کے ذریعہ سے آلائش وہی مس سے پاک کرین یا تسل یا رانجین کے اس طرح پکائین کہ اس سے مائیت دہی کی یعنی تور جدا ہو جائے بعد اسکے آرد جو کو اس پانی مین ملاکر فقاع یعنی درجہ اطیار کرین اور ترش کرین بعد اسکے پھر اس دہ بھرے کو بذریعہ ٹپکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آرد جو ملاکے اُسی سے فقاع بنائین اور دھوپ کی گرمی سے ترش کرین جسقدر مکرر اس عمل کو کرین گے بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمین اجزائے مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین رطوبت زیادہ ہو اور آب عنب و رجو بر جب تصریح خود شیخ کی تفاح بری یعنی جنگلی سیب ہی آب لیموں آب لو بخارا جو ترش ہو آب شگوفہ خرما جو نچوڑ لیا ہو اور آب کندش تازہ آب توت شامی جو خوب پختہ نہ ہو آب خوبانی خام ترش عصارہ انگور عصارہ ریباس عصارہ شاخہائے ایک انگور عصارہ دہ رفارسی عصارہ نیلوفر عصارہ بنفشہ ہر ایک سے تین حصے عصارہ ترنج عصارہ ترشاوہ نارنج ہر واحد سے ثلث ایک جز کے عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سبز عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب اور برگ امرود برگ نعوورد برگ گل عصارہ برگ عصبی الراعی یعنی لال ساگ عصارہ لحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم نیلوفر تخم گل ہر ایک سیوان حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ ترچہایا حصہ ایک جز کا عصارہ ریحان نصف نصف ایک جز کا سیب اور یہ اور اجزا جمع کرکے آگ پر چڑھائین اور سو چار جز وادو جو مقشر دو جز اور سماق تین جز و دانہ انار تین جز و داخل کرکے پکائین تاکہ نصف باقی رہجائے بعد ازان اتار کے خوب ملین اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم یعنی قریب پختہ سیر کے ایک مثقال جو ۴ ماشہ کا فور خوب پیسکر ظرف کے پیندی میں چھڑکین اور اُس کے اوپر دوائے مذکور آہستگی سے ڈالین اور اسکا منہ خوب تنگ سر پوش سے بند کرین کہ بخارات باہر نکل نہ سکین اور پھر آگ پر چڑھائین جب گمان ہو کہ اب جوش آگیا ہو اتار کر خوب ہلائین اور مضبوط یعنی جس برتن مین آچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اسمین رکھکر خوب وصل کرین کہ اس سے کافور کے اُڑ جانے سے اطمینان ہو اور مقدار شربت اسکی دس درہم یا قریب تین تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا مین کسیقدر سنبل الطیب جبلی اور رازیانہ انیسون فلفل اور سعد کو بھی شریک کرتے ہین جسقدر مناسب معلوم ہو جب اخراج جدری کا تمام اور کمال ہو جائے اور دانے سب پختہ ہو جائین اور ساتواں دن گذر جائے تدبیر صائب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھید کر رطوبت دانہ کی نکال لیجائے اور روئی سے پونچھ لین اور نمک ملنا بہت ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکلنے کے نمک ملنے مین کسیقدر تاخیر کرنی مناسب ہے اسلئے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا اور الم پہنچاتا ہے بلکہ بڑے دانے کے سوا اور دانے ٹوٹے ہون یا نہون اُن پر نمک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جائے پھر اسکے بعد تملیح کیجائے اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نہ کرنی چاہیے کہ ورم پیدا ہو جائیگا اور درد شدید عارض ہوتا ہے مگر بعد نضج کے تملیح ضرور ہے اور تملیح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی مین نمک گھول کر اور کے زعفران بھی داخل کرین اور گلاب مین اگر نمک گھولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین جھاؤ اور سو اور گلاب کے پھول جوش دیکر رنگ گھولین یہ بہت خوب ہے خصوصاً اگر اسمین صندل کافور بھی شریک کرین تلیخ سے نفیع بخوبی پیدا ہوتا ہے اور خشکی دانون مین بہت جلد آجاتی ہے اور چیچک جلد گر جاتی ہے۔ جھاؤ کی لکڑی کا دھوان ہونچانا نافع ہے اور جاڑون مین جو لکڑی آگ کیواسطے جلتی ہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہیے اور اگر جدری مین رطوبت شدید ہو اُسوقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہیے اور جید تدبیر بروقت نفیع کے اور بروقت اہتمام اُسکے خشک کرنے کے مریض کے سولانے مین اہتمام زیادہ کرتا ہے اور آرد گندم اور جوار اور جو باقلا بچھونے پر ڈالنا چاہیے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھرین جسکا کپڑا اچھوتا جھر جھرا ہوا اور نگلین نہ ہو اور اُسکے اندر سے ازان دوائون کا یقوت ہونچے اور برگ سوسن یعنی ملتی تخفیف رطوبت جدری کیواسطے بہت مناسب ہے کہ باوجود خشکی پیدا کرنیکے خوشبو بھی پیدا کرتی ہے تیل کا استعمال بوقت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے جب جدری خشک ہونے لگے ایسی دوائین طلا کرین جو خشکی پر معین ہون اور کسیقدر ایسی دوائین جو اوپر مذکور ہو چکین ہین انمین تھوڑی سی زعفران شریک کرین اور اگر جدری سے زخم پڑجائین مرہم اسپیغ خصوصاً اسمین قدرے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہے اور تھوڑا سا تراشہ بیخ سرکنڈہ کا خواہ بید سادہ کی تیلی جڑون کا خواہ زعفران کا مرہم اسپیغ مین ملائین اور بیشتر سپیدہ کاشغری اور مردار سنگ کا چھڑکنا کافی ہوتا ہے اگر آنکھ مین خشک نشیہ پڑجائے یہ قیروطی نافع ہے روغن گل خالص سپیدہ تھوڑا سپیدہ اور اقلیمیا ملاکر استعمال کرین اور بعد خشکی کے یا جب زخم برے لگے استعمال روغن کا ایسے دانہ مین جنکی پپڑی جلد گرنے والی ہو مناسب ہے اور بروقت قرحہ پڑجانے کے چونکہ روغن مادہ اور اصل جمیع مرہمون کی ہے اُسکا استعمال ضرور ہوتا ہے مرہم سرخ واسطے قروح جدری کے بہت نافع ہے **بیان حفاظت اور رعایت اعضا کا آفت جدری اور حصبہ سے** جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا واجب ہے وہ یہ ہین آنکھ اور حلق اور نتھنے پھیپھڑا انتریان یہی اعضا ایسے ہین کہ جدری کے مرض مین انمین قرحہ پڑجاتا ہے آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہے اور کبھی اُسپر ایک سپیدی پڑجاتی ہے اور حلق مین بیشتر خناق عارض ہوتا ہے اور کبھی ایسے زخم پڑجاتے ہین کہ بلع یعنی نگلنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی اکلۃ الفم پیدا ہوتا ہے جو مہلک ہے اور نتھنون مین کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہین کہ ہوا کی آمدورفت بند ہوجاتی ہے اور پھیپھڑے مین جدری کے دانے ایسے پڑجاتے ہین کہ ضیق نفس پیدا ہوتا ہے اور اگر ان قروح مین قرح پڑجائے سل پیدا ہوتی ہے امعا مین کبھی بوجہ جدری کے سحج یعنی خراش اور زخم پیدا ہوجاتا ہے کہ اُس کی تلافی اور دوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہے۔ آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مری اور آب کشنیز سے جسمین سماق شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہو اکتحال کرین بروز اول اور تنہا مری بھی کافی ہے اسیطرح نقطہ سرمہ سیاہ جو آب کشنیز مین پروردہ کیا جائے اور آب سماق جسمین کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ تخم رمان یعنی وہ چھلکے جو انار کے اندر زرد زرد برآمد ہوتے ہین وہ بھی جید ہے خصوصاً اوائل مین اور اگر جدری ظاہر ہوجائے پھر اسوقت گلاب اور کافور سے اکتحال مناسب ہے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ سپیداب کا اکتحال بہت مفید ہے آنکھ کی سپیدی وغیرہ کیواسطے روغن پستہ جسکو ہماری ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھون کو آفت جانے کے استعمال کرتی ہین غاشیہ چشم یعنی پردہ سا جو پڑجاتا ہے اُسے دور کردیتا ہے اور آنکھ کی اصلاح کرتا ہے اور شیاف ابیض بعد دانے اُبھرآنے کے آنکھ مین بہت مفید ہے منہ اور حلق کی حفاظت اسطرح کرین کہ انار چوسین اور دانہ انار کو ابتدا مین چبائین خواہ توت شامی چوسین اور توت کے رب کا غرغرہ کرین خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اُسوقت رب توت کا چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا مفید ہے نتھنون کی حفاظت کیواسطے ماش اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کرین اور فقط سرکہ سونگھنا بھی کافی ہے اور پھیپھڑے کی حفاظت کیواسطے کوئی چیز لعوق سپستان سے اچھی نہین ہے کہ اسمین تخم خشخاش شریک کرین اور قلب کی حفظ کیواسطے جوشاندہ انجیر اور مسور جو قبل ازین فصل کے بیان ہوچکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہے کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہے اور اسکی حفاظت بعد زمانہ ابتداء کے واجب ہے کیونکہ اسی زمانہ میں اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہے کہ
استعمال قوابض کا کریں اور اگر آخر مرض میں اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کریں خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کریں -
نشانات چیچک کے دفع کرنے کا طریقہ اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہاں زینت کا ذکر ہوگا بتفصیل کرینگے اور یہاں پر مخصوص دوا جو مناسب
مرض کے بھی ہے اور نشان چیچک کا بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے منجملہ ان ادویہ کے جن سے نشان چیچک کے برطرف ہوتے ہیں سوکھی جڑ بانس کی
اور آرد باقلہ اور تراشہ چوب بید اور تراشہ چوب عنزروت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کیے ہوئے اور چاول ہوئے ہوئے اور آب جو اور سپیدہ
بیضہ مرغ اور مٹی بھولی ہوئی بذریعہ سرمہ کے اور مردار سنگ شکر طبرزد اور نشاستہ بادام شیریں اور بادام تلخ اور روغن اور اوہان کی قسم سے
روغن سوسن اور روغن پستہ چربی گدھے کی مع روغن گل اور جو مزاج میں قریب اس کے ہو اور وہ پانی جو اونٹ کے سموں سے نکلتا ہے جس وقت سم کو
بھونیں اور جلائیں کہ نہایت مفید ہے اور اس سے زیادہ قوی سندروس اور جامد فلفل یعنی وہ سنگریزے گول جو مرچ سیاہ میں ملے ہوتے ہیں اور مرچ
کی تاثیر ان میں سرایت کر جاتی ہے اور قسط اور شق کنندہ صابون بورہ کاسنی استخوان سوختہ پورانی ہڈیاں جو کہ چونا ہو جائیں تخم ترب اور ترب سوکھا یا
ہوا اور ندترس کھلانے کی چیزیں بہتر جیسے رنگ کی خوبی پیدا ہو انار میخوش اور شراب خوشبو پاکیزہ بیضہ نیمبرشت شوربا سے مرغ اور کبک اور علاج
اور مندوچو ضرب ہے - احکام اس مریض کو ہمیشہ کرانا ضرور ہے مرکب ادویہ اس فائدے کیواسطے استخوان سوختہ اور سنگی میمیرک بشرطیکہ پورانی ہوں
ملودنی اینٹ اور نشاستہ برنج شستہ نخود ہر دو ہم سم جلبان ترمس قسط دراوند طویل ہر واحد پانچ درم بانس کی جڑ سوکھی بیس درم اس
مجموع سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیرے کے پانی میں اور آب جو خواہ آب باقلا میں بیکر عضو ماؤف پر رات کو لگائیں اور صبح کو بفشہ
پانی میں جوش دیکر دھو ڈالیں افریطن نامی حکیم کا نسخہ ہے خشت جدید پرانی ہڈی اصل تعیب فارسی نشاستہ ترمس تخم خربزہ برنج سائیدہ شستہ
حب البان قسط اجزا ہموزن لیکر اجنہ طیار کریں ترمس اور نخود سیاہ کو بیکر پاشی کریں حمیات ورمی کا بیان اور باب حمیات یومیہ میں بیان ہو چکا
ہے کہ جو حمیات تابع اورام ظاہری کے ہوتے ہیں وہ اکثر حمیات یومیہ میں داخل ہیں اسلیئے کہ اورام ظاہری بیشتر ان کے سخونت قلب تک
پہونچتی ہے اور ان کی عفونت قلب تک نہیں پہونچتی اور اکثر یہ اورام اسباب بادیہ یعنی غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر بوجہ بڑے
ہونے خواہ قریب بقلب ہونے ان کی عفونت تا بہ قلب پہونچے اسوقت اوقسم حمی یومی باقی نہ رہیگی بلکہ حمی عفونت کی طرف منتقل ہو جاے گی اور
اکثر یہ بات یعنی حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کا بطرف حمی عفونت کے اسباب سابقہ بدنی کی وجہ سے ہوتا ہے اور امتلائے اخلاط جو بدن میں
ہو رہا ہے وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہے اور کبھی بوجہ ایسے قروح کے جن کے مواد خبیثہ متوجہ ہو کر محتبس ہو جاتے گوشت نرم میں مگر جو حمیات
تابع اورام باطنی کے ہیں انکا وجود فقط قلب تک سخونت پہونچنے سے نہیں ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہے بہر تین حمیات جو بوجہ اورام
باطنی کے پیدا ہوں وہ تمام مجھ ورم حار اسیطرح بعض احشا میں جو جائے پیدا ہوں کہ اس تپ میں درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہے اور اس ورم پر
دلائل اختلاط مرو صفراوی جو بہت سا ہو بحران میں ظاہر ہوتے ہیں اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنی کان کا پردہ
جس کے ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم حلق جب عظیم اور دموی ہو اور اس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کے ہے اور ورم جگر اور گردہ اور
مثانہ اور رحم اور ورم معا اور جو مشابہ اسکے ہے کیونکہ حمیات اورام میں بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف میں اختلاف ہوتا ہے
اسیطرح اگر ورم اعضائے لحمی میں ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضائے غشائی میں خواہ غضروفی اور عصبانی میں تپ ضعیف ہوتی ہے خواہ جو
ورم قریب بہ شرائین ہو اس کی تپ شدید ہوتی ہے اور جو ورم قریب اور دماغ کے ہو اسکی تپ ضعیف ہوتی ہے اور یہ سب حمیات بطور دورہ کے ہوتی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہے اُسی قدر تپ کی نوبت ہوتی ہے اور جسقدر پیدائش مواد کی ہوتی ہے اُسقدر اُن مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور الم کا یا اورام کرتے ہیں اُسیقدر دورہ حمیات کا ہوتا ہے پس ہر خلط کے لائق جیسا دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہوجاتا ہے اور تپ باقی رہجاتی ہے یہ دلیل اُسپر ہے کہ ابھی تنقیہ تمام نہیں ہوا ہے یہ حمیات اورام اگر دیرپا ہوں انجام میں دق پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر جگر میں ورم ہو اور حجابی اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہوجاتے ہیں مثل اُسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہوں **ذکر علامات اور احکام حمیات اورام کا** حمیات ورام جو اعضائے باطنی کے ورم سے پیدا ہوں اُن کے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہیں کچھ علامات اور اعراض ایسے ہوتے ہیں جن کی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہے اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہیں اور بعض علامات مریض کے حال پر دلیل ہوتی ہیں سلامت ہونے یا ہلاک ہونے سے قسم اول کی مثال جیسے نبض منشاری اور درد چبھتا ہوا اطراف سینہ کے اورام پر دلالت کرتا ہے اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا میں اور پھر تر کھانسی اور ثقل اسکے رو اعراض ذات الجنب کے جو اطراف سینہ کے ورم پر دلیل ہیں جیسے سرخی رخسار درد اور ضیق النفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ درد اور ثقل عضو علیل میں ہوتا ہے اور جمیع اعضاے گرمی عضو ماؤف کی زیادہ ہوتی ہے اور گرمی خلاف عادت اس عضو میں ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضائے عصبیہ کے اورام گرم میں ہوتا ہے۔ اور مثال دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ مرض کا صفراوی ہے اور تیسری قسم کے وہ اعراض ہیں جو بیمار کے سلامت حال پر خوشخبری دیں خواہ اُس کی ہلاکت پر منذر ہوتے ہیں کبھی حالات اورام باطنی تپ کی ضرور ہوتی ہے اور اُسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اُسکے مفترہ ہونے میں مختلف ہوتے ہیں بسبب اختلاف اعضا کے عظم اور بزرگی میں اور اُن کی رگوں کے بڑے ہونے میں خواہ بایں وجہ کہ بعض اعضائے باطنی قریب بقلب ہیں اور اُن کو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور ریہ خواہ قلب سے دور ہوں اُن کو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اُسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہیں ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے اورام سے حمیات مفترہ پیدا ہوتے اور اقسام حمیات مختلفہ خواہ حمی غب یا ربع اور خمس اور سدس پیدا ہوتے ہیں اور اُن حمیات کے ہمراہ نافض اور لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھریری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حمیات ورام ہیں یا حمیات عفونت خاص علامت اُن کے حمیات ورام ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرانی جانب قطن کے اور درد اور خصائص زیادتی حرارت کا زائد حرارت متنادہ عضو متورم میں اگر کسی جگہ یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کے قریب ہو یا اس سے مشارکت قوی رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور یا ایسا ہو کہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت میں قطع نظر شدت اس تپ کے جو مانع ورم اس عضو کے ہوتی ہے قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور بہ نسبت اس ورم کے اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہیں جیسے ورم رحم کا کہ اسکے ہمراہ درد سر اور درد گردے کا بھی پیدا ہوتا ہے۔ حرارت اگرچہ ان اورام میں زیادہ مشتعل ہو مگر حدت زیادہ اس حرارت میں نہیں ہوتی جیسے تپ محرقہ میں مگر کوئی ایسا ہی سبب قوی یا خطر عظیم پیدا ہو اُسوقت حدت بھی ہوجاتی ہے حدت نہونے کا سبب یہ ہے کہ عفونت اُس تپ کی داخل میں فرو رفتہ ایسی نہیں ہے جیسے حمیات عفنہ میں ہوتی ہے اور نہ اُسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط عضو متورم میں عفونت ہوتی ہے اور مادہ متعفن اسی مقام پر پہنچ جاتا ہے نبض حمیات ورم باطنی کی مثل نبض حمیات عفونت کے ہوتی ہے کہ ابتدا میں صغیر اور بروقت منتہی کے سریع الانقباض اور بعد ازاں عظیم ہوجاتی ہے اور عنا اور تواتر بھی بحسب اقتضائے عضو اور مادہ کے جیسا کلیات میں بیان ہوچکا ہے اُسکے منشاری خواہ موجی ہوتی ہے بطریق عضو کے لحمی یا عصبی ہونے کے: اور بول اکثر حمیات ورام میں بطرف بیاض کے مائل ہوتا ہے اور رنگ میں کمی ہوتی ہے اسلئے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور رنج

HAKEEM SHOUKAT ALI

کا اپنے مقام میں جذب مادہ بجا لانا ہے۔ ذکر علاج حمیات ورمیہ کا علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات حادہ کا ہے بعد ازآنکہ اصل ورم کا علاج ہو چکے اسلئے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر انمیں رعایت تپ کی بھی بعینہ تبرید اور ترطیب کے ضرور ہے حمیات اورام کے علاج میں بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہوں یہ فرق ہے کہ ورمی تپ میں اجازت سرد پانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزوں کا رکھنا مقام ورم پر جن میں برودت بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ کاہو اور حی العالم اور خرفہ وغیرہ کسیقدر آرد جو سپیدہ کے ہمراہ یخ میں سرد کرکے اور جب گرم ہو جائے پھر بدل دیں اور کبھی زیت انفاق جو بحالت خامی نچوڑا گیا ہو اور روغن گل بھی شریک کرتے ہیں اور اگر کاہو کو دھو کے یخ میں سرد کرکے کھلائیں جائز ہے اور نافع بھی ہے حمیات مرکبہ کا بیان حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کے ساتھ چند صورتوں سے ہوتی ہے ۔کبھی اصناف بعیدہ کی آپس میں ترکیب ہو جاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کیساتھ ۔ اور کبھی ترکیب ایسے حمیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس قریب میں متحد ہوں جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کیساتھ مرکب ہو ایسے ہی مرکبات شطریہ سو وہ تپ ہے کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے ۔ اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہو جاتی ہے ۔ اور کبھی نوع واحد کی حمیات میں ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دو ربع میں ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہوں دو غب کی ترکیب میں کیفیت نوائب بلغمی کی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر میں نائبہ کا ایسا حال ہوگا اور یہی حال ترکیب میں ربع کا ہے کہ ہر دو ایام راحت کے بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اسکی تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ ہر روز ایک تپ کا نوبہ ہوگا پس مشابہ بلغمیہ لازمہ کے ہو جائے گی ۔ اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترتیب بر سبیل مناوبت ہو اور نہ داخل کسی غب کا دوسری غب میں ہوا ہو تیسرے روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہوگی اسلئے کہ یہ دن منتہی نوبت حمی اول کا اور ابتدا نوبت ثالث کا شباب ہے اور اسیطرح پانچواں روز شدت میں زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ ہے جیسے دو غب سے مرکب ہونا بلغمیہ لازمہ کے مشابہ ہے مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ مقصود نہیں اور نوائب کے حال سے اشتغال سے چنداں ثمرہ نہیں ہے بلکہ اعراض کی طرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہیئے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو پس نوبت میں سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کے عارض ہوگی تا آنکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہے اور وہ تپ اعراض میں ضعیف ہے پہلے زائل ہو جائے گی کبھی تپ کے مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھریری پیدا ہو کر سکون و آرام ہو جائے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو مع اسکے اعراض کے پہچانتا ہو اسکی نسبت نہایت قبیح یہ امر ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نہ کر سکے خواہ وہ کسطرح ترکیب تپ دق کے ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی نفقہ کے جسکا مادہ بلغم باہم ہو بسہولت و دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اسلئے کہ معالج اس حمی مرکب میں فترات اور سکون اور چند بار ابتداء نافض اور قشعریرہ کی بار بار بر آمد ہونے عرق کو بشرطیکہ تپ کے اوقات جزئیہ ہوں ملاحظہ کرتا ہے اور اکثر منفردہ ہوتی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہیں اسوقت ظن بلکہ یقین بھی ہوتا ہے کہ فقط حمیات عفونت سے بیان ترکیب ہے خواہ وہ حمیات لازم ہوں یا منفردہ اور لازمہ سے مرکب ہو اور حمی سادہ ح کا قطعاً وہم و گمان نہیں ہوتا اور کبھی ترکیب متوالی پے در پے ہو جاتی ہے اسطرح کہ بعد نوبت ایک تپ کے فوراً دوسری شروع ہو جاتی ہے جیسے کہ زمانہ ابتداء جزوی تپ ورم کا جسمیں فی الجملہ اعراض میں خفت ہوتی ہے زمانہ منتہی حمی اول میں متداخل ہوتا ہے اسوقت یہ تپ مرکب مشابہ ہو کر سونوخس کے جو غلیان خون

HAKEEM SHOUKAT ALI

خارج عروق میں پیدا ہوتی ہے شبیہ ہو جاتی ہے پھر ایسے وقت بدن رجوع کرنے بطرف ملائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہیں ہوتا ہے اور
علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے ان کے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا ہے اور اگر نوائب تقصیر المدت ہوں اسوقت دونوں
تپ کا اتصال ایسا نہیں ہوتا کہ دونوں ملکر ایک تپ معلوم ہوں بلکہ درمیان دونوں کی نوبتوں کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہے دیہی فارق
ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات سے ترکیب ہوئی ہے اُن کے عدد کثیر ہوں خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی
ہو کہ اسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور تلاصق کے نہیں ہوتی مگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی سادہ ہو اور دوسری مزمنہ
جیسے شطر الغب اس صورت میں حادہ پہلی رفع ہو جاتی ہے اور مزمنہ باقی رہتی ہے یہ دونوں تپ مفترہ ہوں خواہ دونوں لازمہ ہوں یا ایک لازمہ
ہو دوسری مفترہ اور کبھی شطر الغب کے ہمراہ اور ایک غب مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے۔ اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے بوجہ
حدت کے غب کا زوال ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہجاتی ہے اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو پہلے شطر الغب رفع ہوتی
ہے اور خالص بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی ہے کبھی حمیات مرکبہ میں ترکیب ایسطرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی مفترہ اور لازمہ جن کی جنس میں اختلاف
ہو خواہ جنس واحد کے ہوں یا نوع واحد کے ہوں ان سے تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازمہ کے مرکب ہو اور جیسے دو
مفترہ مرکب ہو جاتے ہیں ایسطرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہیں بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ دو لازمہ میں ترکیب نہیں ہوتی وہ غب مرکب ہوتی
ہیں اسلئے کہ مادہ جسوقت داخل عروق میں ہوا ہے ممکن نہیں ہے کہ جس شے میں عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جیسے مادہ جملہ عروق کے ہے کیسان
متعفن ہوگا اور تعفن اسکا ہر جگہ ظاہر رہیگا یہ رائے ہمارے نزدیک واجب التسلیم نہیں ہے اس لئے کہ عفونت جو داخل عروق ہو ضرور اُس کی
ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے اور بعد ابتدا کے تعفن پھیلتا ہو اور اُس کے بعد احکام اشتداد اور تغیر کے اُسپر جاری ہوتے ہیں بنا بر
تاریخ عفونت اول کے اور اس عفونت کو حرکات بنا بر اسی روز کے اور اسی حساب سے ہوتے ہیں پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ
داخل عروق میں کسی مادہ کی عفونت شروع ہو کر اسکو غلبہ ہو اور بالاصالتہ متعفن ہو اور دوسرا جزو اسی مادہ کا جو دوسرے مقام میں ہو اسے اسقدر
غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ باتباع اسی جزو کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب تھی بڑھائی اور منشا اُسکی عفونت کا اصالتہً بھی ہو اور بہ
اتباع بھی ہو پھر اُسکے واسطے زمانہ تغیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا۔ اقسام ترکیب حمیات کی تین ہیں مداخلہ اور مبادلہ اور مشابکہ۔ مداخلہ یہ ہے
کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہ ہوا ہو کہ دوسری شروع ہو جائے اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ بعد فرو ہونے ایک تپ کے دوسری شروع ہو اور
مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونوں ساتھ ہی شروع ہوں اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق برآمد نہ ہو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برآمد ہو
اسوقت ترکیب میں گمان قوی کرنا چاہیے اسیطرح اگر مطبقہ میں با فراد برد اطراف ہو اور تفسخ یعنی سکڑنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور
اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہے ذکر شطر الغب کا شطر الغب مرکب دو تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور
اُسدن چونکہ بلغمی اور غب دونوں کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اس لئے اس روز شدت اعراض میں زیادہ ہوتی ہے یا دونوں کی ترکیب بسبیل مشابکت
ہو یعنی دونوں ساتھ ہی شروع ہوں خواہ بسبیل مبادلہ کہ ایک کے اُترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ بسبیل مداخلت یعنی ابھی
ایک تپ اُترنے نہ پائے کہ دوسری شروع ہو جائے سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جسمیں دونوں ہمراہ شروع نوبت کرتی ہیں اسکے بعد
دوسرے قسم کی شناخت کہ اُس کی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اُترنے پہلی تپ کے دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا
ہے کبھی دونوں تپ لازمہ ہوتی ہیں اسلئے کہ عفونت داخل عروق سے دونوں پیدا ہوئی ہیں اور کبھی دونوں دائرہ ہوں کہ زمانہ اقلاع کا پیدا ہو جاتا

HAKEEM SHOUKAT ALI

جس وقت کہ دونوں کی عفونت خارج عروق ہو۔ اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اس لیئے کہ اُسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اسکے ہوتی ہیں۔ کبھی شطر الغب خالصہ اس حمی کو بھی جو مرکب غب خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہو کہتے ہیں اور بعض اس قسم کے سب کو غیر خالصہ مقرر کرتے ہیں مگر اس بحث سے چنداں فائدہ نہیں اسلیئے کہ مجرد امر اصطلاحی ہے کبھی بتقدم عفونت میں حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اُسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب ہو جاتی ہے اور کبھی دونوں مادہ میں ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور ہر ایک صورت میں شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہے اور بحران اسکا دیر میں ہوتا ہے اور ماد صفراوی بلغمی کا حال برعکس کرتیا ہے یعنی اُس کی مدت میں کمی ہو جاتی ہے اور بحران اسکا بہ نسبت بلغم سازج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شطر الغب کا زمانہ امتداد طولانی ہوتا ہے حتی کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے عرض حادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب بہ نسبت اور حمیات کے بدتر اور قاتل ہوتی ہے اسلیئے کہ انجام اسکا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہو جاتا ہے **علامات شطر الغب کے** خاص علامات اور اصول شناخت شطر الغب کی گو اُسکے ہمراہ اور قرائن بھی ہوتے ہیں یہ ہے کہ مدت تپ کی ایک روز طولانی اور حدت میں سکون لیئے ہوئے ہو بہ نسبت غب صفراویہ کے بعد اسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض میں کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ میں مکرر واقع ہوتا ہے یعنی چند مرتبہ پھریری واقع ہوتی ہے اسلیئے کہ دونوں مادوں میں تصارع اور کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور شابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر متداخلہ ہوں کبھی یہ تکرار تین مرتبہ ہوتی ہے یعنی قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے اور کبھی بعض اعضا میں گرمی آجاتی ہے اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ شطر الغب ہے اسلیئے کہ بدن کا نقا اور خالص ہونا تمام اور کامل اس تپ میں نہیں ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ میں زیادہ اضطراب پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب میں صنف مشابکہ سے ہو خواہ اور اگر قسم تشابک نہو بلکہ متداخلہ ہو تو جس وقت متداخل کا ہوتا ہے اُسوقت اضطراب عارض ہوتا ہے اُسوقت پھریری بار بار ہوتی ہے اور منتہی میں طول ہوتا ہے اور جسوقت گمان ہو کہ اب بدن خوب گرم ہو چکا ہے اور اب قریب ہے کہ اُتر جائے گی یکایک پھر قشعریرہ عود کرتا ہے اسلیئے کہ عوارض کا مجاہدہ اور کوشش بسبب مجاہدہ اخلاط کے ہوتا ہے اور منتہی اسکا اوقات جزوی اور کلی دونوں میں قبل منتہی بلغمی کے ہوتا ہے اور بہ نسبت اُسکے جلد تر ہوتا ہے اور بہ نسبت صفراوی کے دیر میں ہوتا ہے اسلیئے کہ حرارت کا پھیلاؤ شطر الغب میں بڑی دقت سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض میں اور اُسکی حدت بروقت منتہی کے شدید ہوتی ہے اسیطرح زمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلیئے کہ دفعتہً بسبب نزاع دونوں مادوں کے واقع ہوتے ہیں اور عرق برآمد ہو کر یہ تپ بہت کم اُترتی ہے اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے شطر الغب کے وجود پر استدلال چند چیزوں کے تعلق سے ہو سکتا ہے کبھی بنظر عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے عادات کے راہ سے اسطرح کہ ایک آدمی کے بدن میں خلط صفراوی بکثرت تھی اور عفونت بھی اسمیں آگئی تھی اُسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضات کو ترک کر کے اچھی اچھی غذا اور گوناگوں تدبیریں ایسی کیں کہ اُن سے بلغم پیدا ہو گیا خواہ کسی شخص کے بدن میں بلغم کی کثرت تھی اور بلغم میں عفونت بھی پڑ گئی تھی بعد ازاں اُسنے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزوں کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے اسمیں یہ بات پیدا ہو گئی مثلاً لڑکے سے جوان ہو گیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہو گیا خواہ سن کہولت کو بعد شباب کے پہونچا اور حدت مزاج تبدیل سن سے برطرف ہو گئی اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوتی ہے کہ نبض اور بول کو دیکھے اور جو مادہ منہ کی طرف سے نکلتا ہے اُسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اُسکے علامات بھی دریافت کریگا اور پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ مکرر لرزہ آتا ہے یا نہیں اور حالات اوقات

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور نوبت کے معلوم کریں نبض کا حال تو یہ ہو کہ اس تپ میں بہ نسبت غب کے عظم میں کمتر ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صغر اور بطوء اور تفاوت میں زیادہ ہوتی ہے۔ بول اس تپ میں بہ دیر نضیج پاتا ہے اسلئے کہ بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے اور حالت گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات اربعہ اور بے انتظام ہونا نوائب کا جسقدر مذکور تھا اوپر بیان ہو گیا البتہ جو خلط غالب دونوں خلطوں میں سے ہو اُسپر آگہی کی اُمید جو دلائل غالب ہوں اُنسے ہو سکتی ہے اگر بلغم کا غلبہ ہو گا نوبت میں طول ہو گا اور پھریری کم ہو گی اور اقشعرار یعنی تنگی اعضا میں خصوصاً نبض میں قوی تر ہو گی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدائے مرض اور برودت اطراف کی وبہ تکلف آتی رہیگی پیاس کم ہو گی اور قے صفراوی بھی نہ ہو گی اور بول میں سپیدی اور خامی ہو اور پسینا بھی کم برآمد ہو گا سن لڑکپن خواہ بڑھاپے کا سن اور مزاج بدن کا بھی کبھی اُسپر دلیل ہوتا ہے کہ سن میں حرارت ہو اسیطرح عادت خواہ نسل اور بلد اور صناعت دلیل ہو سکتی ہے اگر بارد ہو۔

صفراوی خلط اگر غالب ہو گی نوبت کا زمانہ قصیر اور اطراف جھٹ پٹ گرم ہو جائیں گے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسینا بافراط کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے پھریری لرزہ کی طرف مائل ہو گی۔ بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہ ہو تو بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہے اسیطرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا کرتی ہے اگر دونوں خلط برابر ہوں دونوں قسم کے دلائل برابر ہوتے ہیں اور فقط قشعریرہ پیدا ہو گا لرزہ واقع نہ ہو گا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسیوقت لرزہ کی طرف منتقل ہو گا اسلئے کہ اسمیں برد اور لذع دونوں مفقود ہیں اگر ترکیب اس تپ میں دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہیں اور لازم تپ بلغمی ہو اس صورت میں لرزہ اور ضعف بھی ہو گا اسلئے کہ مادہ صفراوی خارج عروق ہے اور خارج بدن میں کوئی شے مقابل مادہ صفراوی کے نہیں ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہو گا مگر لرزہ ضعیف ہو گا اور بیشتر برد اور قشعریرہ مکرر واقع ہو گا تا اینکہ منتہی میں مادہ غلیظ ہو جائے جیسا اوپر بیان ہو چکا اور حرارت حشا اور شکم کی زیادہ ہو گی باوجودیکہ اطراف میں برد موجود ہے اور نبض میں صغر اور تفاوت زیادہ ہو گا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہو گا اور شدید اور پھریری ہو گی اور نبض بہت عظیم اور سریع اور کرب شدید ہو گا اور اگر دونوں تپ دائمی ہوں لرزہ یقیناً نہ ہو گا غب لازم کو یہ بھی عارض ہوتا ہے کہ اسمیں خفت قبل خفت بلغمی کے پیدا ہو اگرچہ اس تپ صفراوی کا رجوع بطرف شدت کے قبل از اشتداد بلغمی کے ہو

شطر الغب کے علاج کا بیان

واجب اور ضروری امر علاج میں شطر الغب کے یہ ہے کہ توجہ تام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے اسہال اور فصد اور ادرار اور تعریق کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیئے کہ اطفائے حدت صفراوی کی اس سے ہوتی ہے اور مسہل کے استعمال میں انتظار نضیج کا ضرور ہے مگر تلیین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہو سکتا ہے کہ روانی شکم پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کے نہو جیسے ماء اللبلاب ہمراہ گلقند کے اگر خلط غالب بلغم ہو اور سکنجبین اور شیرخشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونوں قسم کی دوا مرکب کرے اگر دونوں خلط برابر ہوں اور جب نضیج کا بخوبی ظہور ہو جائے پھر اگر استفراغ دوائے قوی سے کیا جائے ہو سکتا ہے اور کچھ خطر نہیں۔ اور قے کرانے میں بھی خلط غالب کی رعایت ضرور ہے مثلاً آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور ایسی دوا سے کرانا چاہیئے جسمیں اعتدال ہو اگر جوشاندہ مسہل قبل از نضیج کے جلدی کر کے پلائے جائیں خوف عروض سرسام کا ہو گا جو درازی زمانہ تزید سے زمانہ منتہی تک نافع ہے کہ صلاح مادہ کی کرے اور نضیج بھی پیدا ہو جائے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے مفردات میں خل العنصل تسکین دیتی ہے مگر بعد ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضیج کے اور قسم جیدردی سے ہو اور اگر ساتویں روز سے پہلے جلدی کر کے استعمال کیجائیگی خلط کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

تحجر کرے گی مگر استفراغ نہ کر سکے گی اسوجہ سے کرب اور غم اور قلق پیدا کرے گی اور پھر بطرف مادہ رجوع کر کے اپنے جزء ہوائی اور لطیف کے مادہ کو خشک کر دیگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلل سے باز رکھیگی اور جالینوس اور اُس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج ایسے وقت میں آب جو میں تھوڑی سی مرچ سیاہ کی آمیزش سے کر لیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجائے اور ہم سے پیشتر زمانہ کے اطبا جو بعد جالینوس کے ہوئے اس تدبیر کو نادر و اتجویز کرتے ہیں کہ اس تدبیر میں جالینوس نے بہت دھوکا کھایا بلکہ اس شخص نے جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہونا ہے اور اسکا کچھ خیال نہ ہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہے اور بقدر گرمی اسمیں باقی نہیں رہتی کہ تپ کی حرارت میں التہاب پیدا کرے ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کیوجہ سے نہیں ہوتی ہے مگر شاید اکے استعمال سے مرکب مرض میں اعتراض کرنا اس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جس کی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت مبنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اسوقت اعانت طبیعت کی ادویہ مرکبہ سے جسمیں تحیات اور مبردات دونوں شامل ہونی چاہیے کہ طبیعت دونوں قوت میں دو کی تمیز کر کے دوائے مبرد کے دوائے مبرد سے تپ کی شدت اور التہاب قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دوائے گرم سے تحلیل اور نضاج مادہ کا کرے وہ کون شخص ہے جو شطر الغب کا علاج بدون ترکیب دوائے حار اور بارد کے کر سکتا ہے ہاں اگر طبیعت بقدر ضعیف ہو کہ اسمیں قوت تمیز حار اور بارد کی باقی نہ رہے اسوقت کسی قسم کا علاج نافع نہیں ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہے ہم اپنی کتاب کو ان کے ذکر تفصیلی سے طولانی نہیں کرتے بلکہ باختصار ان کو بیان کرتے ہیں ایک یہ بھی اس کی خطا ہے جو کہتا ہے کہ جالینوس کو واجب تھا کہ ایسے وقت استعمال ان ملطفات کا کرنا جنمیں قوت تسخین کی قوی نہ ہو جیسے کرفس اور شبت اپنی سویا اور اس معترض کو یہ معلوم نہ ہوا کہ مرچ سیاہ کی بھی تدبیر ممکن ہے اس طرح سے کہ اسکی مقدار قلیل بہت سی دوائے بارد کی آمیزش سے ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کی حرارت ٹوٹ جائے اور قوت لطیف اسکی باقی رہتی ہے چاہے جسقدر اسکی قوت باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کرفس کی تلطیف سے گو مقدار زائد ہو کم نہیں ہوتی ہے اور علاوہ برآں جبکہ خود اسمیں جلا اور سیلان ہے اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اسکی قوت کو پہنچاتا ہے اور افراط حرارت کو دفع کرتا ہے اور مادہ مرضی کو اپنے سیلان سے منکسر کر دیتا ہے تاکہ قوت ملطفہ فلفل کی اسمیں بخوبی نفوذ کرے بعد ان سب اغلاط کے نہایت عجیب معترض سے یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلفل تپ میں التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار ان لوگوں میں کرتا ہے جو فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہوں بوجہ اسکے کہ اس نے فلفل کی آمیزش آش جو میں تجویز کی ہے۔ **ادویہ مرکبہ** جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور انتہا کے مناسب ہے منجملہ قرص نشاستہ ایک ہے قرص مذکور کے ہیں اقراص جید خفیف جو واسطے شطر الغب کے بہت عمدہ نسخہ ہے گل سرخ اصل السوس ہر ایک چار درم تخم خیارین تین درم سنبل الطیب عصارۂ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤں سے قرص طیار کریں نسخہ دیگر جو شطر الغب التہاب شدید کے ساتھ ہو اسکو مفید ہے گل سرخ چھ درم تخم حماض صمغ عربی ہر واحد چار درم نشاستہ تین درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کتیرا زعفران سنبل الطیب لوندم ہر واحد دو دام کافور ایک دام ان سے قرص طیار کریں قرص دیگر بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کے مریض کے خصوصاً اگر باوجود التہاب اور سوزش کے اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارۂ زرشک ہر واحد تین درم ریوند چار درم طباشیر گل سرخ مع جوزی کے تخم صمغ عربی کہربا ہر واحد پانچ درم تخم حماض برشتہ چھ درم افسنتین رومی سات درم قرص طیار کریں۔

قرص منضج بوئیگر گل سرخ تین درم زرشک صمغ عربی تخم حماض ہر واحد چار درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑھ درم رب السوس ایک درم لک لیوند ہر واحد نصف درم سب دواؤں کو ملا کر قرص طیار کریں **حبوب**

HAKEEM SHOUKAT ALI

واسطے شطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ابتدا دین خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو دو جز مصطگی ایلیہ زرد ریوند عصارہ افسنتین گل سرخ حب اجزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی باندھین مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین کے نسخہ جیدہ کہ بہت عمدہ ہو اور قریب لیوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیے اور اصل مین بھی ہو جز مصطگی عصارہ غافث عصارہ افسنتین گل سرخ ہموزن اور زعفران نصف وزن کسی ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی تیار کرین مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین مترجم کہتا ہے اوقات اربعہ مین اس تپ کے مجرب خاکسار کا یہ ہو کہ رگ صدر املی دو درم سے تین درم تک اور سفید زیرہ پیستا جو ایک تپ کہنی ہوتی ہے ملا کر استعمال کرین تساوی مین دونون مادہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ صدر کا وزن زیادہ کرین اور اگر صفرا زیادہ ہو پیستا زیادہ کرین بعون اللہ بر الساعت حاصل ہو حتی نکس کے یہ معنی ہین کہ مرض اول کسی بے اعتدالی کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو اصل مرض سے دوبارہ ملیتا مرض کا بہت بد ہو تجویز مناسب نکس کے ساتھ مین یہ ہو کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہ ہو علاج مین عجلت نہ کرنی چاہیے خصوصاً آلمیین وغیرہ اسلیے کہ نکس اکثر خبیث اور زبون ہوتا ہے اور چونکہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہین کر سکتی اس جہت سے احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہو

فن ثانی پیشین بینی اور پیشین گوئی شناخت احوال و امراض کے اور احکام بحران کے بیان مین

اس فن مین دو مقالہ ہین ہم اس فن مین احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزین ایک ایک سے خصوصیت رکھتی ہین از قسم دلائل حکمی بیان کرینگے اور علامات جید اور غیر جید کا بھی ذکر کرینگے یہ علامات وہی باتین ہین جن پر مدار پیشین بینی معرفت کا ہو پیشین بینی اُس سے یہ مراد ہو کہ دلائل موجودہ سے ایک امر جو آیندہ ہونیوالا ہو اور جسطرح مآل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے ہو نیوالا ہو اُسپر پہلے سے حکم لگائے بسبب پہچاننے وقت کے اسطرح پر کہ ثابت ہو سکے یا ساقط ہو گی اور یہ بھی پہچان جائے کہ وقت صحت یا ہلاکت رات کو ہو یا دن کو اور کس طریقے سے ہو گا یا نہ ہو گا

مقالہ اولی بحران کا بیان اور طریقہ استدلال کے بحران پر اور اسکی خیر اور شر ہونے پر اور اسکی ماہیت اور احکام و اقسام

بحران کے معنی لغت مین قول فیصل کے ہین اور اصطلاح مین طب کے جو تغیر مرض مین دفعتہً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب یا ترقی مرض و ہلاکت اسکو بحران کہتے ہین بحران کے دلائل ایسے ہین کہ اُن کے ذریعہ سے طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آیندہ کیا ہو نیوالا ہو تفصیل اس اجمال کی یہ ہو کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کے واسطے شہر کے اور طبیعت بدن مثل سلطان محافظ کے ہر بدن کے ہے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان حافظ کے ایسی خفیف لڑائیان ہوتی ہین کہ اُن کا شمار نہین کیا جاتا ہے اور کبھی ان دونون مین جدال و قتال بشدت ہوتا ہو اُسوقت ایسے احوال و اسباب پائے جاتے ہین جیسے سوارون کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچے اور غبار اُٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیان جاری ہو بعد اس معرکہ کے جب تک فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہو کہ گویا آن واحد مین ہو جاتا ہو جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اُسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہو یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پیدا ہوتا ہو کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پا جائین اور اُن سے شہر بالکل خالی ہو جائے یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونے کی اُمیدواری ہوتی ہے لیکن مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی ہزیمت مین انفصال اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہے اور جسطرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اسکو دفع کرتا ہو اور کبھی اُسکا دفع کرنا قرار واقعی ہوتا ہو کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہو جائین یا اسے ہقدر دفع کرتا ہو کہ اطراف شہر کے قریب مین دشمن باقی رہجائے اسیطرح پر حال قوت بدنی کا ہو کہ بروز بحران جید یا مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنی قلب و اعضائے رئیسہ اور اُن کے اطراف سے بالکل دور کر دیتی ہے یا اعضائے رئیسہ سے تو دور کر دیتی ہے مگر اطراف سے اعضائے رئیسہ کے دور کرنے پر

HAKEEM SHOUKAT ALI

تا در حقیقت ہوتی ہے بلکہ اس طبیعت کا فعل اسیقدر ہوتا ہے کہ مادہ مرض کو اعضائے رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقال ہے اور درجہ مرض زائل ہوتا ہے اسکا زوال یا بطور بحران ہوجاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبیل تحلل ہوتا ہے یعنی مادہ خفیف تھوڑا تھوڑا تحلل ہوکر بتدریج فانی ہوجائے زوال مرض بطور تحلل امراض مزمنہ میں ہوتا ہے یا وہ امراض جن کے مواد بارد ہوں اور ایسے زوال کے بیشتر علامات خوفناک و حرکات سخت واقع نہیں ہوتے اسیطرح جو مرض مہلک ہے اسکا اہلاک یا بسبیل بحران ہوتا ہے یا بسبیل ذبول و ذبول کے یہ معنی ہیں کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہوکر فانی ہوجائے افضل یہی بحران ہے جو تام ہو اور طبیب اسپر اعتماد کرسکے کہ بدن مادہ سے پاک ہوگیا اور واضح ہو اور ظاہر ہو اور سالم ہو ان اعراض سے جنکا انذار یعنی خوف ہی کسی دن قبل اس روز بحران کے ہوچکی ہے اور توقع اس بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہو جو بحران ہے یا جید ہے یا ردی اور ہر ایک ان میں کا یا تام ہے یا ناقص بحران تام جید یا اسطرح پر ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کردے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کردے کبھی ناقص بحران بھی متصل و مشابہ بحران تام کے ہوتا ہے تام جید کی مشابہت تحلل میں ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت ذبول میں ہوتی ہے بحران ناقص کا دن بحران تام کا منذر یا مخبر ہوتا ہے اگر انذار اس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران و آثار انذار کے بیان میں ذکر کرینگے اور یہ انذار جید اور ردی دونوں قسموں میں ہوتا ہے چنانچہ شناخت اس بحران کی جو دفع تام کرے ان امراض میں کرنی چاہیئے جن کے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحرانی انتقال کی امید ان امراض میں کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ میں رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر رقت اس سے کم ہو مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو بذریعہ اسہال و قے کے بحران ہوگا معلوم کرنا چاہیئے کہ مخاط یعنی رینٹ اور کان کا سیل اور آنکھ کا کیچڑ اور آنسو سر کے بیماریوں کا بحران ان چیزوں سے ہوتا ہے اور نفث یعنی خون یا ریم یا کھنکھار اور تھوک میں نکلنے سے امراض بحران سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریوں کیواسطے بحران جید ہے لیکن یہ بات اکثر انھیں لوگوں کو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری ہونا معتاد ہو جمیع بحرانات میں افضل عمدہ اور قریب انفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اسلیئے کہ وہ مادہ کو ایک ہی مرتبہ میں پریشان کر دیتا ہے اسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اسکے بعدہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اسکے بعدہ بحران ہے جو بذریعہ ادرار بول کے ہو اسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اسکے بعد بحران خراجات جس میں بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور خراجات از قبیل بحران انتقالی ہیں کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ خراجات کے امراض دفعۃً زائل ہوتے ہیں اگر خراجات سلیم ہوں اور اگر ردی ہوں جن اعضا میں خراجات واقع ہوئے ہیں ان کی موت واقع ہوجاتی ہے اسلیئے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہیں دمل و سلعہ طاعون نملہ حمرہ نار فارسی کنہ جلدی خوانیق قروح جو بدن میں بکثرت ہوں کبھی بحران تام یا ناقص بشکل عقل اور عصب ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ خارش اور اسکے اقسام اور درد کے ہوتا ہے ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور تمدد اور داء الفیل و دوالی انتفاخ اطراف وغیرہ کے ہوتا ہے اقسام بحران انتقالی سے ایک وہی قسم ہے جس میں خراج تک نوبت نہیں پہونچتی بلکہ مثل لقوہ و تشنج و سنجار و وجع الورک و درد پشت و نزلہ و داء الفیل و دوالی پیدا ہو جاتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو بحران بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا واقع ہو لے جسکے ساتھ بحران ہو بنا لا ہو عافیت مریض کی نہیں پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مستقر ہو جانا مثلاً خراج کسی عضو میں ہو جائے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص مشخص ہو جانا بعد عافیت کے بھی ہوتا ہے انتقالات کے اقسامات میں بہتر وہی قسم ہے جو بجانب سفل ہو اور خروج اور انتقال میں عمدہ یہی بات ہے کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے وہ اعضائے شریفہ سے بعید ہو مستدل یا مخبر کو ممکن ہے کہ لڑائی کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دے یا پیش خود تجویز کرے کہ بادشاہ و محافظ غالب

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب کو بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے قریب آ جائے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایائے شہر کو ہر طرح کی تنگی مین ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات محاربہ شدیدہ کے پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ و جدل کا درست نہ کر چکا ہو اور نہ آلات حرب و ضرب کے استعمال پر قادر ہو اسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوپر بدحالی سلطان کے کرینگے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا ساز و سامان نادرست ہو اسوقت حال برعکس ہوگا اسیطرح اگر مرض ان علامات بحران کو حرکت دے جس کو ہم آیندہ ذکر کرینگے قبل از وقوع ہونے نضج کے یہ بات دلیل متین ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہو چکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے نہ ہوگی اور اگر نضج تام ہو چکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہوگی۔ بحران تام بروقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع انحطاط مین اور بوجہ سے بہت شروع زمانہ مین بحران تام کی تعویق ہو جاتی ہے اسلیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہے بیجا نگیہ زمانہ انحطاط کو پہنچے اکثر بے وقت طبیب پر واجب ہوتا ہو کہ تلافی ضرر برودت کی کرے بس مکان کو گرم کرے اور پیاکے پیپے پر روغن گرم کرائے تا اینکہ پسینا شروع ہو سکے بعد و عرق گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان گرمی اور سردی مین معتدل بننے دے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام اور اوقات مین واقع ہون جنمین عادت طبیعت کی اسطرح پر جاری ہو کہ اگر سوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کریگی اختیار وقت اور اعتبار حال مین باذن اللہ تعالی قوی رہیگی ایسے وقت بحران کے واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہو سکتی ہے اور اگر قائم ہو یا طبیعت کا مقابلہ مرض پر قبل اسوقت کے جسمین طبیعت باختیار خود مقابلہ کرے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور یہ مقابلہ کو دلالت اسباب پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بحد ہے جیسی طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکت قے کی پیدا ہوتی ہے۔ یا اگر کوئی چیز فم معدہ کو ایذا دے تو اسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہو اور یہی حال ہو طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے مین اسیطرح اگر دلائل حاضرہ کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین مین مثل چودھوین دن کے واقع ہوگا اور اس سے پہلے ہی واقع ہو جائے کہ مبادی بحران کے قبل چودھوین دن کے کسی دن اگرچہ روز یوم باحوری ہو مثل گیارھوین دن کے متحرک ہون یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہین ہے گو جید ہو جائے اسلیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب کے اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورت مین مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہ ہوگی اور اگر مرض سلیم ہو تو بحران تام نہ ہوگا۔

خلاصہ یہ ہو کہ حرکات بحرانی قبل از منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہو یا بوجہ قوت مرض کے ہوتی ہین یا بوجہ شدت حرکت اور حدت خلط کے یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکن مین حرکت بیقراری کی پیدا کرے۔ مثلا ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ مین خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اسلیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک مین بحران کے بڑا دخل ہو اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہو جاتی ہے کہ خوف کے عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہو جاتا ہے اور سفر کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہو اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف مین اور بطرف خارج کے جیسے سرور مین واقع ہوتا ہو اگر مقدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کر دے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہ ہو سکے یہ نشانی موت کی ہو اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہجائے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران کسی مرض مین بروقت راحت خواہ ساکن ہونے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہین ہوتا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر بندرت اور خصوصاً بروقت راحت کے تو بہت کم واقع ہوتا ہے ارکاغانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات میں دو مرتبہ اور جالینوس نے ایک
مرتبہ بحران بوقت راحت کے واقع ہوتے ہوئے دیکھا۔ افضل بحران وہی ہے جو بروقت منتہی حقیقی اور قوی کے واقع ہو کہ اُسوقت منتہی ہونے
میں طبیب کو کسیطرح کا شک نہ ہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہوا اُس پر اعتماد نہیں ہے بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور ازعاجی یعنی اضطراری
ہوگا اور زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض میں ہلاکت مریض پر دلیل ہوتے ہیں۔
اور زمانہ تزید میں اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہوں علامات بحران ناقص کے ہوں گے اور زمانہ انحطاط مرض میں ہرگز بحران نہیں ہوتا رہی یہ بات کہ بہت کسیطرح
حالت انحطاط میں واقع ہوتی ہے خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مشابہ بحران جید کے ہو اُسکا حال ہم آئندہ اوراق میں لکھتے ہیں۔ یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بدیر ہوتا ہے اسلیئے کہ ان امراض میں طبیعت مضطر نہیں ہوتی پھر اُسکو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلہ مرض تا
تا وقت اتمام نضج کے صبر کرے اور امراض قتالہ اور مہلکہ میں بحران مقدم ہوجاتا ہے اور مریض اپنے عمدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص
نہیں پاتا کہ تحلیل مادہ بتدریج نہ ہو اور دفعۃً نجات مرض سے ہوجائے مگر اینکہ استفراغ محمود واقع ہو یا اخراج محمود کے ذریعہ سے بحران
واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعۃً بھی ہوتا ہے اور تحلیل تدریجی کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے تحلیل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا جس
ذبول کی وجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اُن سے پہلے اعراض خوفناک پیدا نہیں ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہیں یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہیں بعض امراض زمانہ ابتدا میں متحرک ہوتے ہیں اور پھر ٹھہر جاتے ہیں اور اُن میں سکون
عارض ہوتا ہے اور بعض امراض ان کے برعکس ہوتے ہیں کہ ابتدا میں سکون اور بعد ازاں متحرک ہوتے ہیں اور اکثر دلائل اس حال پر دلالت
کرتے ہیں کہ بحران میں طبیعت مادہ کو کسی طرف دفع کرے گی جسطرف مادہ کے دفع ہونے سے ضرر ہے اُسوقت طبیب پر واجب ہوتا
ہے کہ اس جانب کو قوی کرے خواہ اس عضو کو ایسا قوی کرے کہ مادہ کا انصباب ادھر ہونے پائے اور کسی اور طرف مادے کو برخلاف
خواہش طبیعت کے رجوع کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہے اور طبیب بوجہ نادانی کے اُس دن کو یوم ششم تجویز
کرتا ہے حالانکہ واقع میں وہ دن ساتواں ہوتا ہے اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلیئے طبیب اُسدن کو
مرض کے ایام میں شمار نہیں کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اسلیئے کہ بحران جید چھٹے دن کم ہوتا ہے اقسام تغیر
امراض کے چھ ہیں پہلی قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعۃً ہو دوسری قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعۃً ہو۔
تیسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو چوتھی قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو پانچویں قسم کہ تغیر دفعی
اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہوں کہ دفعۃً بطرف صحت کے متغیر ہوکر ٹھہر جائے اور پھر رفتہ رفتہ صحت حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر
دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہوں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بحران کی۔ بنابر قول اُس شخص کے جسکا قول معتمد اور معتبر ہے زبان
یونانی میں مشتق ہے فصل خطاب سے یعنی وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان صادر کرے گویا اُسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا
ہوجائے اور بعد اُسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی اُس کی سماعت سے برطرف ہو۔ قول کلی علامات
بحران کے ذکر میں بحران سے بیشتر دن کو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ رات کو اگر دن کو امید بحران ہے چند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہیں
کہ وہ بحران کے واقع ہونے پر پیش از وقوع دلائل ہوتے ہیں جیسے قلق اور کرب اور بستر خواب پر بے چین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن میں
اختلاط پیدا ہونا درد سر اور گردن اور دوران اور خیالات آنکھوں میں اور طنین اور دوی یعنی کان کا گونجنا اور پھڑپھڑانا ناک میں کھجلی کا پیدا ہونا

HAKEEM SHOUKAT ALI

چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعۃً بدل جانا بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹوں میں اختلاج یا بجز ک پیدا ہونی تشنگی اور پیاس اور خفقان درد
فم معدہ میں اور جگر اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوئی ہے اور شراسیف میں گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہو اور پشت میں درد اور عضل بطن میں اختلاج اور مروڑ ہ
پیدا ہوتا ہو اور کبھی ناقص پیدا ہوتا ہے کہ اُس کو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہو اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی میں ہو پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض اپنی
حالت سے متغیر ہوجاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزوں کا بند ہوجاتا ہے جن کا نکلنا مناسب خواہ
معین ہے جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال وردی پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف دفع کیا ہو جو علامات متقدم
رات کو قبل از بحران ہوتے ہیں وہ نہایت شدید ہوتے ہیں اور اسکا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہو جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت
سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہو کہ اُن کی دلالت بسبب حرکت اسی مادہ کے ہوتی ہے اور اُن دلائل میں اختلاف پیدا ہوتا ہے
خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے۔ جو اختلاف بسبب مادہ کے ہوتا ہے اُس کی مثال یہ ہو کہ اگر حرکت مادہ
کی بجانب فوقانی ہو بعد اُس کے دلائل از قسم مرض اور سن اور مزاج وغیرہ کے اسپر دلالت کریں کہ مادہ دموی ہے طبیب کو اسوقت امید
یہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت ان دلائل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہو اُسوقت اکثر یہ ہو کہ طبیب منتظر بحران کا
بذریعہ قے کے ہوگا مگر کچھ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہوں کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کریں اور اکثر جب صفراوی ہوتا ہے اسکا
بحران بھی بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اور اس سے پہلے خیالات ہیں یعنی آنکھوں میں پتنگے سے زرد زرد دکھلاتا ہے اُڑنے لگتے ہیں
اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر امراض کے سوا خبیثہ کا ایسا استیصال کردیتا ہے کہ فوراً صحت حاصل ہوجاتی ہے جہت
حرکت کی بوجہ سے اختلاف دلائل میں اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضائے رئیسہ پر گرا دے گی خواہ جو
اعضا متصل اعضائے رئیسہ کے ہیں اُن کی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشاء کے اور اسوجہ سے اُنحال میں اعضاء مذکورہ کے آفات
عارض ہوں گے اور بہت سے ضرر ان اعضا کو لاحق ہوں گے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور درد سر پیدا ہو
اور جو چیزیں ہم نے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہیں مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے متوجہ ہو خفقان
اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق النفس وغیرہ عارض ہوں گے اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اسکے دفع کی دو صورتیں ہوتی
ہیں ایک تو ہر طرف سے اور ہر جہت سے ابعاد ثلاثہ کی دفع ہو اسوقت تمام اعضائے ظاہری میں دفع مادہ کا ہوگا اور یہ صورت عرق اور
پسینہ برآمد ہونے میں پیدا ہوتی ہو یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو اور پھر جب اُس جانب کو اختیار کرے جدھر سے مادہ کا دفع ہونا اولیٰ
ہے اسوقت بدون اسکے کہ اعضائے رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہیں ہوتا اسلیئے کہ بعض اعضائے رئیسہ اس راہ میں واقع ہیں جیسے اگر
میلان مادہ کا اوپر کی طرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضائے نفس میں ہو کر ضرور گذریگا اور اعضائے دماغ سے بھی گذر اسکا ضرور ہوگا تو بحران [illegible] وقت
بھی ویسے ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہوں گے جو اعراض بر وقت گرنے مادہ کے فقط اعضائے رئیسہ پر پیدا ہونے اور کبھی جہت مرور مواد
کی اعضائے رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ جسوقت ارادہ مادہ کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع ہو یہ ہو کہ قے کی طرف سے دفع
ہو خواہ یہ عضو اعضائے رئیسہ میں سے ہو مگر متحمل ایسی مشقت کا ہو سکتا ہو کہ اسمیں فساد دیر میں پہونچے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر میں گرے اور
مثانہ کی طرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے۔ ہر طرف بدن میں راہ دفع بحرانی کی ہو جیسے معدہ میں راہ قریب اُس کے مادہ کے واسطے یہ ہو کہ
قے سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعاء کے واسطے اسہال کے اور جب پیدا

HAKEEM SHOUKAT ALI

بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک وجہ جداگانہ ہے پھر کچھ دور نہیں کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت میں خاص خاص علامات بھی ہوں جو اس بات
پر دلالت کریں کہ اس مادہ کا بحران جو متوقع ہے وہ خاص فلاں جہت میں ہونیوالا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کریں کہ پہلی پلیدا اور
سہال ضرر اس ردی مادہ کے اُٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچے گا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اسکو صلاحیت دلالت
کے جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑے گا اور کبھی ایک ہی علامت ایک ہی امر کلی پر جو
مشترک جمیع انتقالات اور حرکات میں ہو دلالت کرتی ہے اور اُس کے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اس جہت
کی واضح ہوتی ہے جدھر مادہ دفع ہوگا جیسے درد سر اور ضیق نفس اور تمدد شراسیف میں اوپر کی طرف یہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ مادہ کی
حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہیں ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کیساتھ اور علامات
نہ شریک کیے جائیں کبھی بحران واقع ہونیوالے پر کسی جہت سے اجتناب اس چیز کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی اور جدا ہوتی تھی مخالف
میں اس جہت کے جسطرف بحران واقع ہونیوالا ہو مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات بحران جید کے دلالت کرتا ہو اس بات
پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہیں ہے یا بحران بادرار ہوگا یا بالعرق یا قے یا رعاف سے۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر
دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب میں ہو اُسکا بحران یا داہنے نتھنے سے بذریعہ رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے اور
اگر ورم جگر جانب مقعر میں ہو بحران باسہال یا قے یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً حمائے محرقہ کہ اکثر اسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران
سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو اورام سر کی وجہ سے
پیدا ہو کہ اُسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہے اور حمیات باردہ اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور نہ ذات الریہ اور نیز عرض
کا بحران رعاف سے ہوتا ہے مگر ذات الجنب کا حال ایسا ہی ہے کہ نفث مدہ اور رعاف دونوں طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر
امراض چند قسم کے بحران ناقص سے بحران کرتے ہیں کہ مجموعے کے اجتماع سے اُنکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے
بحران اُسکا شروع ہو کر تمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے زن حاملہ کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات
بحران کے پیدا ہو جائیں پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہیں بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہیں ہوتا ہے اس وقت
کہ جس وقت کہ توقع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چارہ نہیں ہے یعنی اُسدن نہ ہوگا تو اور
کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات عجب نہیں ہے کہ جب عرق برآمد ہو یا قے خواہ اسہال اور درد خواہ خلا طذہن اور سوء تنفس پیدا ہو خواہ
سبات غیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں اُن کے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہو جائے گو اکثر یہی ہے کہ بحران ہوتا ہے بعض ان دلائل
کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہیں اور بعض امور علامات بھی ہیں اور جہت یعنی راہ بحران پر بھی دلالت کرتے ہیں جسوقت علامات بحران کے
ظاہر ہوں اور بحران واقع نہ ہو یہ بات بنا بر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا اینکہ بحران کے تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت
کا ہو یا وقت کا کبھی بعض اُمور جو بحران پر دلیل ہیں کسی اور عارضہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں سوائے قرب زمانہ بحران کے اگرچہ اُنکا وقوع
عین وقت وقوع علامت بحران میں ہوتا ہے جیسے غب منطاول یعنی غیر خالص میں قبل نوبت کے صعوبت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات
قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اُسکو کچھ دلالت بحران پر نہیں ہوتی اور غب خالص میں اُسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے ہر دو نا علامت
جب سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے مریض سلامت جان بر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور طبیعت اور قوت موجودہ کو بخوبی لحاظ کرے پس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض میں مصارعت اور لڑائی قوی ہوگی یا وہ مصارعت
قوی سے باز رہیگی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوبی بحران کے وہی دلائل ہیں جو مرض پر غلبہ طبیعت کے دلیل ہوں اور ان دلائل سے اس دلالت کا تخلف
نہیں ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہیں جنکا منشا یہ ہے کہ جس وقت مادہ اور طبیعت میں مقابلہ ہو بدشواری طبیعت اسکے زور کو روکتی ہے مگر یہ ضرور نہیں
ہے کہ ایسے وقت طبیعت کے مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جائے مگر انکہ ایسی ہی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر ہم نے بار ہا
مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوے کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور سینہ بجتے بجتے تھم گیا اور جسم ٹھنڈے تک ایسی کیفیت طاری
ہے گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تام جید کے نمودار ہوے اور وجہ اسکی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے
اور تمام و کمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہے اسکو زائل کر دیتی ہے اور پچھاڑ ڈالتی ہے اور دفع
کر دیتی ہے کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پر پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیئے طبیعت کو مرض سے نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ جمیع
افعال سے طبیعت کا معطل ہو جانا بسبب امر عظیم کے وقوع کے باسانی نہیں ہو سکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہیں کہ طبیعت عاجز
ہو جائے اسوقت یہ خیال کرنا چاہیئے کہ فوراً ان علامات بحران کا باتصال دو دن پے درپے مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہے
اسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی بموجب ان قرائن کے جنکو ہم آئندہ ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً جس وقت
نبض میں دفعۃً تغیر پیدا ہو جائے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض میں عظیم پیدا ہو اور انخفاض ہو خوش ہونا چاہیئے اور سلامت حال مریض پر یقین کرنا
چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خشکی اور ٹھہر ٹھہر کر ہونا بدن کا ایام مرض میں دیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہیں
یا قتال ہوتے ہیں یا ان کا بحران دیر میں ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیماروں کے دلیل
ہوتی ہیں مثلاً اکثر بیماروں کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ کسی فصل خاص میں ان کے بحران یکسان ہوتے ہیں اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے ہیں کہ اکثر انکے
بحران رعاف سے ہوتے ہیں پس ان کے عادات خواہ مقتضائے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے سو اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر
ان کے بحران بذریعہ رعاف کے ہوں گے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل مشترک ہے واسطے تمام بحرانات استفراغیہ کے
مگر نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج میں بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع ہوگا اور سوائے عظیم کے اور بھی سوائے نبض
سریع کے اور قسم کی نبض کو دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال
کے ہوگا خلاصہ یہ کہ جس وقت شوق اعزم حزم طبیب کا دفع کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہو اور طبیعت قوی ہو جائے اسوقت نبض شہوق اور
اشراف سے خالی نہ ہوگی طرفین یعنی جانبین میں میلان پیدا نہ ہو اور قبل ازانکہ نبض قوی ہو جائے بالضرور انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور
بیشتر دونوں علامات یکجا ہوتے ہیں اسوقت دونوں باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور قے۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران
کے بیان سے فارغ ہو چکے شروع تفصیل احکام تھوڑا تھوڑا کرتے ہیں اور زیادہ تفصیل آئندہ کے ابواب میں کی جائے گی۔ علامات
حرکت مادہ کے اوپر کی طرف بحران میں اس کی پہچان یہ ہے کہ درد سر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کے خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے
اور یہی جب علامات قے کے پیدا ہوں اور درد سر عارض ہو جائے وہاں بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہے۔ ایضاً علامات سے حرکت
مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل کنپٹیوں و صدغین اور گرمی ہیں پیدا ہونا دفعۃً اور اسکے قریب خواہ اندر کے اس سے مقدم تنگی نفس اور سرگرانی
اور تمدد مراق اور ضعف میں اوپر کی طرف بلا درد اور سر میں اشتعال پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رات کو مرض اور ہم نفس

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرض مین شدت ہوتی ہے اسلیے کہ شب کو طبیعت نضج مادہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا بطرف ہوجاتا ہے تفصیل
علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ مین پڑجاے اور نبارق اسکے ساتھ
ہون یعنی آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سرخ سرخ اُٹھتی ہوئی معلوم ہون اور منھ مین تلخی اور ہونٹھ پھڑکنے لگے نیچے والا اور اگر نزد معدہ مین
درد پیدا ہو خواہ متلی شدید ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے کلی بھر بھر آئین اور خفقان معدی اور اضطراب اور انخفاض نبض مین پیدا ہو
پھر اُسوقت علامات مذکورہ اپنے نتیجہ پر مؤکد ہوجاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی پہلے تھی اُسمین
کسیقدر کمی محسوس ہو بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیے خاصکر
اگر مادہ صفراوی ہو گرچہ تپ صفراوی محرقہ ہو اور با ایسی رنگ چہرے کا اُسوقت زرد ہوجاے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو اکثر جو نبض گرانی
سر اور درد معدہ کے اطراف مین ہوتی ہو بسبب ضعف عصب کے تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور
مشائخ مین چونکہ اُن کے قوی مین ضعف ہوتا ہے مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہو اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے
ہمراہ تمدد اور کشش کے جہت جگر مین پیدا ہون خواہ جہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہو اسلیے کہ طحال کو اعضاے فوقانی سے بوجہ عروق
کے جو طحال مین ہین اور قریب بجہت مینی کے ہین مشارکت ہو اور جو عروق کہ بجانب مینی کے ہین اُن کے وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے
اتصال طحال مینی سے نہین ہو اور مریض کو سرخ و دور سے چمکتے ہوئے اور نبارق نظر آئین اور چہرہ خوب سرخ ہوجاے خواہ آنکھ یا ناک
خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہوجاے اور دفعتہ خون روان ہو اور نبض شاہق اور موجی ہوجاے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین
کھجلی اُٹھے اور اشتعال حرارت کا سر مین شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہوجاے اُسوقت اُمید رعاف کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض
اور سن اور عادت اور مزاج کی دیگر جملہ دلائل کے اسپر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہو اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے
ہوتا ہے مگر اسکا انداز یعنی جبکہ دہی نبارق اور خیالات خطی سے ہوتا ہو جو بشکل رنگ و آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہے
اور سامنے آنکھ کے معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہے اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جہت کھجلی اُٹھنے
کے ناک مین دلالت کرتی ہو کہ عارف داہنے خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلائل کی اعانت کیفیت
کرتی ہو کہ بروز بحران سردی بدن مین پیدا ہوجاتی ہے اور خشکی شکم مین یا قبض پیدا ہوتا ہو اور جلد مین یبوست پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی سن
کی وجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اسلیے کہ رعاف کا بحران اکثر اُسی شخص کو عارض ہوتا ہو جسکا سن تیس برس سے کم ہے کبھی
زیادتی مدد کی بھی اسقدر کہ بحران ہونے مین جسقدر رنہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہو اور درد سر کے ہمراہ اور قسم کے آلام مثل
درد گردن اور تجبر گردن کے بھی ہوتے ہین اور رنگ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور بشرطیکہ علامات موت کے نہون وہ بھی وقوع رعاف
پر معین استدلال ہوتی ہو اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہو حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص
ان علامات مشترک سے جنکا ذکر ہوچکا کچھ تو ایسے ہین کہ تخمین رعاف پر دلالت کرنے کی اولویت ہو جیسے آنسو اور طنین گوش اور گرمی اور
تمدد شراسیف کسی جانب مین دو جانبون جگر خواہ طحال سے بلا وجع اور اشتعال سر کا اور بعض علامات خاص تر سے ہین مثلاً ضیق نفس اور تمدد
شراسیف داہنے خواہ بائین آگے کی طرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص تر پر دلیل ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق نفس
علامات رعاف مین داخل ہو اُسکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کے واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہو اس سبب سے کہ رگ اجوف

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو پشت پر ہو مادہ سے بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کی طرف دفع کرتی ہے اُسوقت اعضائے نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہے اور ضیق النفس عارض ہوتا ہے بعض علامات خاصہ رعاف اور رعاف کے ایسے ہیں کہ اُن میں تقابل ہے یعنی اگر ایک علامت رعاف میں ہے اُسکے مقابل دوسرے میں رعاف پائی جاتی ہے جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف میں اور اُسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشاوے کا علامات رعاف میں ہوتا ہے خواہ سُرخی چہرے کی دلائل رعاف میں سے ہے اُسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنی زردی علامات رعاف میں ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہیں کہ اُن میں تقابل نہیں مثلاً اختلاج لب زیرین کا علامات رعاف سے ہے اور اُسکے مقابل کوئی علامت رعاف میں نہیں خواہ ناک میں کھجلی رعاف کی علامت ہے اُسکے مقابل کوئی علامت رعاف میں نہیں ہے علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف اگر نبض میں بشدت موجیت پیدا ہو جائے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے نیچے نرمی سی معلوم ہو اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آئے سرخ رنگ ہو جائے اور بار بار جلد میں گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت اُس گرمی کے جو اور ایام میں تھی اور سُرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اسوقت زیادہ ہو اور بول رنگین مائل بہ غلاظت ہو خصوصاً اگر رنگین چوتھے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتویں روز پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے اسیطرح اگر کسی مرض مزمن میں لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ میں شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات جید موجود رہیں اُسوقت بھی اُمید وقوع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر براز خواہ ادرار بول میں کمی واقع ہوا اور اسی طرح پر استمرار علامات کا رہے خلاصہ یہ کہ حیات عرق نہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہ ہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق سے پہلے لرزہ آتا ہے اگر مریض خواب میں حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب میں دیکھے اور اُسے ایسا معلوم ہو کہ گویا آمادہ غسل پر ہوتا ہے یا آبزن کرانے پر مستعد ہے یہ بھی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا یقین ہو جاتا بول کا بدلالت اولی اس بات پر دلیل ہے کہ مادہ کا بحران بطرف عرق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی میں ہے کہ یا عرق برآمد ہو یا ادرار بول کا ہو بعد ازاں خاص دلائل سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے اگر طبیعت میں روانی ہو اور براز طین ہوتا ہو اور نرمی غالب ہو اسوقت توقع بحران عرق کی نہ کرنی چاہیے اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اُسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت میں تزید اور انتشار ہو اور مددگار اسی حرارت کی نقل قوت پر مثلون اور قوت بھی رفع مادہ پر قوی ہو علامات میلان مادہ کے اعضائے بول کی طرف اس بحران کی نو علامتیں ہیں ثقل مثانہ اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں اسی طرح فقدان علامات رعاف خواہ رعاف اور عرق کا جنکو ذکر ہو چکے ہیں دلالت کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نائزہ میں سوزش پیدا ہونی اور مثانہ میں ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کے دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول میں جرغ پیدا ہونا اور اُسکا قوام ہر سو غلیظ ہونا اور اُس میں رسوب کا موجود ہونا بیشتر دلائل براز کے وجہ سے قلۃ بول عارض ہوتا ہے۔ جیسے ہمنے بیان میں براز کے ذکر کیا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ میں زیادہ ہو جائے اور ادرار شکم میں کمی اور پسینا بھی اُسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اُسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینہ کم نکلتا ہو یا جلد ظاہری بدن کی سخت ہو تو سمجھو کہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال اور عرق کے خصوصاً جاڑوں میں علامات میلان مادہ بطرف براز کے پندرہ علامتیں ہیں پہلے جنس فضلہ کے اسپر دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جائے کہ فضلہ روکی نہیں ہے اور اُسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اُسکی تاکید تعیین کرتا ہے کہ بول میں کمی ہو اور تمام شکم میں پیچ سا پیدا ہو اور اسفل شکم میں بوجھ معلوم ہو اور علامات رعاف کے مفقود ہوں بلکہ قراقر پیدا ہو اور جانب یمین یعنی اسفل شکم میں نفخ پیدا ہو اور اس حالت سے پہلے براز رنگین زیادہ ہو جائے اور مقدار معتاد سے زائد ہو اور نیچے شراسیف کے یعنی پیر و بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہوتے ہوئے درد پشت پیدا ہو مگر بیشتر یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

کثرت ادرار بول ہوجاتا ہے پس علامات بحران براز کا معارضہ کرنا ہے خصوصاً وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز میں ہوتی ہو اور سختی شکم ہمیشہ ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصاً جب ہوا سرد چلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہ ہو اور صغر نبض کا بوجہ انقباض کے پیدا ہوا ہو بھی بحران اسہالی پر عادت قلت رعاف اور قلت برآمد ہونے عرق کی اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص خوگر سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بعد بحران کے حمی غبی میں بول سپید رنگ اور رقیق ہو جائے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ خراش امعا میں پڑ جائے اسلئے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہ ہوگا بطرف براز کے ضرور برآمد ہوگا۔ بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق اور ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہے علامات اس بحران کے جو بطریق رحم ہو اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نہ پائے جائیں اور استفراغ اسہال بھی نہ ہو اور رحم میں گرانی پیدا ہو اور تطمن یعنی تہیگاہ میں بھی ثقل معلوم ہو اور وہاں درد بھی معلوم ہو اور تمدد بھی پیدا ہو اسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے۔

علامات بحران بذریعہ کھلجانے رگ مقعد کے جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت مریض کی اسطور پر ہونی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھلجاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور باینہمہ نبض کا عظیم مائل بقوت ہونا اور نواحی مقعد میں گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو علامات بحران انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام میں درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز نفس مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا بند ہونا اور نضج میں تاخیر خواہ عدم نضج قطعاً باوجود صحت قوت اور درستی نبض کے خصوصاً امراض سلیمہ میں جو دیر پا ہیں اور جنمیں نضج نہیں ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے اور تعیین جہت انتقال کی اسپر دلیل درد موضع خاص کا ہے اور پھول جانا رگوں کا ان مقامات کی جو خالی ہیں اور متصل اسی جہت کے ہیں جیسے ابط اور حالب اور خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ کے ایضاً وہ جہت خود دلیل انتقال پر ہوتی ہے اور جسمیں کوئی عضو ضعیف واقع ہو یا درد مفاصل میں ہونا خواہ ایسا درد اٹھے جس سے تعب ہو یا کسی عضو میں پیدا ہو۔ شراسیف میں اگر تمدد ہو اور درد کریں اس سے خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہیں ہو سکتا ہے اور کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہو سکتا ہے اسلئے کہ یہ امر گویا مشترک ہے اکثر جہت میں سیلان مادہ کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی میں ہوتے ہیں اور فصل بارد میں اور سن کہتال میں اکثر ہوتا ہے سردی میں خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ حبس اور مسام پیدا ہوتا ہے اور سن کہولت میں سبب خراج کا یہ ہے کہ سن کہولت میں قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہے بعض اطبا کا قول یہ ہے کہ جیسے سن پچاس برس بلکہ تیس برس سے متجاوز ہو جائے اسکا امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتمد نہیں بلکہ انتقال کے واسطے دو سبب درکار ہیں ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کے اکثر ابدان میں اور بوجہ کثرت کے کثیر اشخاص میں دوسری قوت کا قوی اور شدید نہ ہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط کے منفور کرے اور ایسی ضعیف بھی نہ ہو کہ اعضائے رئیسہ سے دفع مواد میں عاجز ہو اور جو چیز اسباب یعنی غلظ مادہ اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کے مناسب ہیں یعنی زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کے قائم ہوتے ہیں اسکے بعد استفراغ عظیم طاری ہوتا ہے خصوصاً استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو سپید ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہیں ہوتا ہے علامات انتقال کے بطرف اسافل جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب و انتفاخ حالبین یعنی وہ رگ جو قریب ناف کے ہے اور دونوں رگ یعنی کونوں میں پیدا ہونا علامت اس بات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا علامات انتقال اعلی کی طرف اعلے کی طرف کے انتقال پر گرانی سر اور ثقل حواس خصوصاً گرانی گوش تا انیکہ بعض اوقات کری گوش تک نوبت پہنچتی ہے بعد ازانکہ ضیق نفس اور تغیر نظام میں اسطرح پر کہ ادھر ہوا اور پھوٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا اور سٹ جانا دفعۃً ہو اور اختلال عظیم سر میں پیدا ہو اسطرح اگر بات پیدا ہو اور اکثر یہ انتقال بذریعہ خراج کے ہوتا ہے جو کان کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو سینہ پر ہوتا ہے اسی طرح ہوا ہے اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی میں دھمک ہو اور سرخی چہرے کی دبرنگ ٹھہرے علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف
اگر کوئی مرض حاد نماند انحطاط میں قوت پکڑے دلیل ہے کہ انتقال اسکا کسی مرض مزمن کی طرف ہوگا علامات بحران خراجی کے اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید
اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات کو انداز خراج بہ ہے اور مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کی صورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران
ظاہری ہو بلکہ سیلان برسبیل انتقال ہو بعد ازان دونوں شریان صدغین کے زیادہ انبساط میں آئیں اور ضربان خواہ تنگ اُن میں پیدا ہوا ایسا کہ سکون انکی
حرکت میں ضعیف ہو اور رنگ بگڑا ہو اور بے رونق ہو جائے اور سانس میں تواتر پیدا ہوا ہو اور اکثر سوکھی کھانسی اُٹھے جیسے یہ علامات مجموعا عارض ہوں
تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفاصل میں خراج ہونیوالا ہے اور جس عضو میں زیادہ عوق کسی بیماری میں نکلتا ہو اکثر اسی میں خراج
واقع ہوگا۔ فصل جاڑون کی اور سن کہولت کا علامات اور دلائل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ فصل اور یہ سن اسباب وقوع خراج سے ہے۔
خراجات فصل شتا اور سن کہولت سے نضج کو بدیر قبول کرتے ہیں مگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑون اور سن شیخوخت میں کم
ہوتا ہے اس لیئے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کے موجب ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس جہت کے کہتے ہیں کہ پچاس خواہ تیس برس کے
بعد خراج پھر ہرگز نہیں ہوتا۔ اگر زمانہ صعود میں تپ کے بول کا گاڑھا ہونا دلالت کرے گا کہ اسفل بدن میں کسی قسم کا درد خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی
پر اور تمام کے بحرانات میں تاخیر واقع ہوتی ہے اور مرض حار کا زمانہ بیس دن سے بڑھ جانا اور ایسے مرض میں جو وقت بعض مقامات بدن میں دفعۃً جا بجا درد
پیدا ہو امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات عیانی یعنی جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کے پیدا ہوئی ہو جب درار بول غلیظ اور تخمین کا نہ ہو اور نہ رعاف
اور اسہال عارض ہوا امید خراج کی مفاصل میں ہوتی ہے خصوصاً بعد بحران کے منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہے کہ جو بحران دیر میں واقع
ہوا ہے بحران تام نہ ہو اور باوجودیکہ بحران دیر میں ہوا معاودت اور علامات کی نہ ہو لیکن ایسے علامات دیگر اسکے ہمراہ نہوں کہ آئندہ اور کوئی بحران
پھر ہوگا۔ حمیات اعیائی کا بحران اگر چھٹے دن بول غلیظ سفید ہوا امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران میں تاخیر ہو تو ان مفاصل
میں خراج کی اُمید ہوگی جن میں تعب پیدا ہوا ہے خواہ لحیین کے نیچے خراج واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ افراط ریاضت کے پیدا ہوئی ہو یا خود بخود
حاصل ہوئی ہو مگر جو خراج لحیین میں واقع ہو وہ حمیات غدی میں اکثر ہوتا ہے اسلیئے کہ مفاصل کا تعب چندان شدید نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے
حمیات میں مفاصل زیادہ جذب مادہ نہیں کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو نیچے لحیین کے ہے ان بخارات کو قبول کرتا
ہے اسوجہ سے خراج اسی مقام پر پیدا ہوتا ہے اور جو اعیا اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اُسکا اثر مفاصل میں زیادہ ہوتا ہے اکثر اُمید خراج کی ہوتی
ہے اور منجملہ علامات خراج پر دلیل بھی ہوتے ہیں کہ یکایک مریض بول کثیر غلیظ سفید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ بول دفع ہو جاتا ہے اگر تپ کا شروع
لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق آکر اُتر جاتی ہو ایسی تپ میں خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غب خالصہ ربع مگر اسلیئے کہ مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو
خلاصہ یہ کہ جو لرزہ معاودہ ہو ہر ایک باری کے مادہ کے ہر دفعہ استفراغ کرنا ہے بہت سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہجاتا
ہے کہ جس سے خراج واقع ہو یہ بات اسوقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع ہوا ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہو اسوقت مادہ کہاں باقی
رہیگا کہ اُس سے خراج کی توقع کیجائے۔ اور اورار بول غلیظ کا بھی جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے جو خراجات امراض مزمنہ طویلہ میں واقع ہوتے ہیں اکثر اعضائے زیریں
میں واقع ہوتے ہیں اور جو امراض حادہ میں اُن کے خراجات اعضائے فوقانی میں اور جو امراض حدت اور ازمان میں متوسط ہیں ان میں خراجات اوپر
اور نیچے دونوں جانب کے اعضا میں واقع ہیں اور اکثر خراجات بیخ گوش میں واقع ہوتے ہیں اور ان خراجات سے بحران اکثر تام ہوتا
ہے اور ذات الریہ میں اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے بیان احکام خراجات کا جو خراج ایسے اقسام سے پیدا ہو اور غائب ہو جائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعد دن انفتاح اور کھلنے منہ کے اُسکا حال ورم جدید سے خالی نہین ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اُس سے بڑا ہو کر کسی دوسری جگہ خواہ اسی جگہ برآمد ہو یا مرض کا
عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید مرض نہین ہے اسلیے اسکو جداگانہ شمار نہین کرتے) یا مادہ بطرف مفاصل یا اور عضلائے دور ناک کے بسبب فتور ضعیف
کے رجوع ہو ان خراجات مین بہتر وہی خراج ہے جس کی جہت سے مرض مین خفت پیدا ہو اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اسکا سیلان بطرف خارج
بدن کے زیادہ ہو اور جو ورم خراجی نرم ہو اور ہاتھ کے دبانے سے بڑھ جائے اسکا گزند کم ہوگا بہ نسبت اس ورم کے جو سخت اور گرم ہو گر ورم کا
تحلیل پذیر مین ہوتا ہے اسلیے کہ بارد ہے اور ضرور ہین اس وجہ سے کم ہوتا ہے کہ اس مین درد شدید نہین ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل
نہو تو اسکی پختگی ساٹھ روز مین ہوتی ہے اور جو ورم برودت مین اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اسکا مادہ جمع ہوتا ہے خراجات مین
سے مضر وہی خراج کا ہے کہ جس بطرف اسکا میلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا مین بھی عضو خسیس ہو رئیس نہو اور گنجائش اُس عضو مین
زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا دقت جگہ دے اور گنجائش مین کمی نہ ہو اگر مادہ اسمین پوری گنجائش نہ پائیگا جہان سے آیا ہے جسوقت طبیب جاہل
استعمال ادویات کا کرے گا ادویہ مبردہ سے اسیطرف پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق مین یعنی جہان سے آیا تھا ایسے حال سے کہ
اُسکی عفونت زیادہ ہو چکی اور آنے جانے کی حرکات سے اسمین حرارت اور حدت زائد پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کریگا۔ بدترین
خراجات بحرانیہ وخراجات مین جنکا میلان اندرون جسم کی طرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہون اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر
وہی موضع ہے جو ضعیف ہو اور اسمین کوئی خوف نہ بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جس کو
خصوصیت سیلان عرق کی ہو افضل ترین خراجات جسمین نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہے وہی خراج ہے جسکا منہ کھلجائے جیسا کہ اگر منہ نہ کھلے
تو اس سے زیادہ دلیل نکس پر کوئی اور خراج نہین ہے علامات وقوع تشنج کے لڑکون کو جب بحالت مرض خوف نیند مین زیادہ ہوتا ہو کہ چونک
چونک اٹھتے ہین اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رویا کرین اور انکی رنگت سرخی اور سبزی اور تیرگی کی طرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہے اور یہ حکم زیر
کے سن کے بچے اور جتنا لڑکا چھوٹا ہے بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے جوان لوگ جسوقت اُن کی آنکھون مین حول
پیدا ہو اور تپ حادہ ہو اور ڈھلکا زیادہ ہو یعنی آنکھ سے پانی زیادہ بہے اور پلکین جھپکا کرین اور گرسنگی ورنج ہو جائے دانت زیادہ پیسین کہ آواز
پیدا ہو اُس وقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیئے اور اکثر گردن مین درد اور سر مین گرانی ہمراہ تپ کے خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہے اگر یا منہ ورم گرم خصوصاً
سر گردن مین موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونے کا یقین کرنا چاہیئے۔ علامات واقع ہونے لرزے کے جسوقت تپ حادہ مین علامات سلامت
اور بحران جید کے پیدا ہون اور بول مین کمی ہو جائے معلوم کرنا چاہیئے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہے کہ اُس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اتنے سہال حد اعتدال
سے زیادہ عارض ہو اور سہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہین ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزے کے عرق بھی نکلتا ہے اسلیے کہ لرزہ امراض حادہ
محرقہ مین مقدمہ عرق کا ہے علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر عمدہ علامات بحران جید کے یہ ہین کہ نضج تمام ہو جائے اسکے بعد وہ دن جسمین بحران
ہوا ان ایام محمودہ سے ہو جسکا آئندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا اندازہ یعنی جزء ہی پیش انذار وقوع ایسے دن ہوا ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار
سے ہو اور بحران استفراغی ہو تو تعالی اور خراجی ہو تو استفراغ بھی اُسی خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور اسی جہت مین ہو جدھر سے اُس مادہ کا نکلنا مناسب
ہے اور اُسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو کبھی خفی بحران مین طبیعت نوعی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے مثل غب دیو کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونون سے بحران
مناسب پائے مثلاً غب مین بحران عرق کا اور محرقہ مین رعاف کا ہو عمدہ اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے کیا
جاتا ہے جیسے وہ امراض جنمین قوت و نبض کیفیت مناسب پر باقی رہین اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی مین دیکھنا چاہیئے اگر نبض ایسی حالت مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوی درست ہوں خصوصاً قوت نبض کی بڑھتی جائے اور علامات کم ہوں اور ستودے حال پیدا ہوں یہ عمدہ علامات بحران جید کی ہیں کہ اُسپر اعتماد کیا جائے اور اگر انہیں از دیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے رہے اور خفت بھی پیدا ہو پھر بحران جید کے تام ہونے میں کچھ شک نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات ردی جس وقت یوم باحوری میں یکجا ہو جائیں اُمید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہو بہ نسبت اُسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہوں کہ وہ بحران نہیں ہے پس واجب ہے کہ اعتماد خوبی بحران میں یوم باحوری پر کرنا مناسب ہے علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہیں کہ ان کے ہمراہ نبض کی صحت اور ستودے حال اور قوت بڑھتی جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہوں اور بیمار ہو جاوے پس اگر نضج اسکے بول میں ابتدائے مرض میں ظاہر ہو اُسکی ہلاکت سے بےخوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات بد پرخطر ظاہر ہوں اسکی سلامتی پر خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر پہلی اور اولی علامات بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جائیں جو اوپر مذکور ہوئے مثلاً حرکت بحران کی قبل زمانہ منتہی اور قبل نضج کے ہو ایسے بحران کا نام اقتراط سابق السبیل رکھتا ہے ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہو چکا یہ بھی ایک علامت رداءت بحران کی ہے کہ روز باحوری میں واقع ہو اور نبض اُسدن سقوط اور ضعف کی طرف مائل ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت علامات بحران کے قبل انتہی اور نضج کے پیدا ہوں اور اُن کے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہو اسپر فریفتہ ہو کر مطمئن نہ ہونا چاہیے اسلیے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اینکہ تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہو اسی قسم کی ہے کہ اسپر بھی فریفتہ نہ ہونا چاہیے اسلیے کہ خفت بھی بسبب خود بخود ساکن ہونے مادے کے ہوتی ہے نہ اینکہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے اُس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے احکام اُن علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہیں جب علامات ردی جمع ہوں کہ نضج نہ ہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہو جائے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہوں بیمار کی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کے واقع ہونے میں حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیالات ان اسباب کے جو بحران سے مقدم ہیں جیسے ہم ذکر کر چکے کہ مثلاً حرکت بحران کی قبل از منتہی وغیرہ کے تھی مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض اور قارورہ سے پائی جائیں اور رسوب سیاہ ہو خواہ کوئی اور علامت ردی نہ ہو اور یہ امور بعد چوتھے دن مرض کے واقع ہوں پس موت ساتویں یا چھٹے روز ہوگی بشرطیکہ اسباب مذکور تقدم بحران کو واجب کریں قبل یوم بحران کے علامات نضج اور احکام علامات نضج کے نضج بول سے پہچانا جاتا ہے اور اُسکا بیان کلیات کی بحث بول میں ہو چکا ہے واجب ہے کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے طبیب فریفتہ نہ ہو اسلیے کہ یہ رنگ بسبب کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام میں نضج نہ ہونا بہ نسبت لون میں نضج نہ ہونے کی زیادہ مضر ہے اسلیے کہ قوام میں نضج نہ ہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے بآسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نضج کی ابتدائے مرض سے ظاہر ہوں اُس مرض کے سلیم ہونے میں کچھ شک نہیں اور اگر علامات نضج کے ہتدار میں نہوں اُس مرض کا پرخطر ہونا کچھ ضرور نہیں اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پرخطر نہیں ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو جسوقت بحران جید ہوتا ہے نضج ضرور ہوتا ہے اور جسوقت نضج ہو ضرور نہیں کہ بحران جید ہو بلکہ مشتبہ بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہو جاتا ہے اور بحران نہیں ہوتا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ میں بلغمی بعد نضج کے طبیعت بہ غلبہ مرض نہیں ہوتا جیسے بعد نضج سرسام کے درد شدید ہو یا نضج میں تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہوں اور قوت ثابت ہو پس اُمید بحران کی رکھنی چاہیے احکام علامات کے بسبیل اطلاق ہر ایک تغیر جو دفعتہ ہوں خواہ طلس میں واقع ہو ردی نہیں ہوتا بلکہ مشتبہ دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران سعد مندر پر بھی دلالت کرتا ہے بلکہ اعتبار حال بدن کا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے اور جسقدر علامات ذبول کے بحنہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہوں بسبب بیداری اور ریاضت اور تعب یا اسہال کے ہوں سبب تسلیم میں رد حال مریض کا بسبب ان علامات کے بطرف درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ دن

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں اور اگر یہی علامات بجہت احتراق اور سقوط قوت کے ہوں نہایت ردی ہیں **ذکر علامات جیدہ کا** علامات جیدہ وہ ہیں کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت ہے اور سحنہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہوں اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہوں اور بحران بر وقت لائق ایسا واقع ہو کہ اس سے مطلب آری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہوں اور بعد استفراغ بحرانی کے خفت مرض میں حاصل ہو اور نبض بہ سرعت درستی پر آ جائے بخیر ہیں جو بعد استفراغ کے حاصل ہو علامات جیدہ سے ہے اسلیے کہ تشریر مکو بعد استفراغ کی دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سخونت مادہ کی رفع ہوئی اور بعد رفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس سے یہ ہے کہ استفراغ خلط موذی کا باسانی ہو اور بامر دی طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو اور نضج ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امیدوار صحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور باسانی تحمل ہونا ان احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہیں اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا منجملہ علامات جیدہ کے اشتہائے طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بھوکا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مطابق تقاضائے طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا میں گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات جیدہ باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنی جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتوں میں ضعف ہو اسوقت علامات جیدہ اسپر دلیل ہے کہ عافیت دیر میں ہوگی **حکم علامات ردیہ کے** جو علامات نہایت ردی ہیں موت کی خبر دیتے ہیں پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کے قوت میں بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی اور اکثر علامات مہلکہ کے ایام ردی میں ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کی طرف ہوتا ہے اسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہوں اُنپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنے وقت سے پہلے ظاہر ہوں اس سے خوف ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم ہلاکت اسیوقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامات ردی ہے چہ جائیکہ اسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت وارت پر کریں بعد ازان ضرور ہے کہ امراض حادہ میں جو ایسے ہیں کہ انکا مبدا ایک عضو معین ہو مثل سینہ کے ذات الجنب میں اسی عضو معین کی رعایت کریں یعنی لحاظ رکھیں کہ وہ عضو کیسا ہے اور اُسکا کیا حال ہے کہ اسکے حال کی دلالت اس مرض پر ہے یا وہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نضج اور تحلیل نفث کی ذات الجنب میں بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے طبیب متفرس اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگون دیکھے یعنی ردی اور غیر طبعی ہو اکثر فرضی نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہیں اور اگر ہو پھر بھی جزماً حکم اُسکی ہلاکت پر نہ کرے تا اینکہ نبض اگر ردی ہو جائے جب بھی حکم جزمی فوراً نہ کرنا چاہیے اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہیں یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اکثر زبان کا رنگ برا اور خشونت زبان مگر کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے ماکول کا ہو نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بمجرد دیکھنے ایسی علامات ردی کے نہ کرنا چاہیے۔ **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی میں بھی جب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو بتفصیل ذکر کریں **ذکر اُن علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں** جسوقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوک کے اور نہ کسی استفراغ کی وجہ سے پس یہ علامت بہت بری ہے چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیوں کے ہو یہ ہے کہ آنکھیں میچ جائیں اور ناک پتلی ہو جائے اور کنپٹی میں گڑھا پڑ جائے اور دست ہو جائیں اور کان ٹھنڈے ہو جائیں اور کانوں کی لو سمٹ کر پلٹ جائے اور چہرے کی جلد کھچ جائے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جائے خصوصاً اگر اُسکا غبار آلودہ ہونا مثل دھنی ہوئی روئی کے ہو یہ سب علامات وقوع موت کے نسست ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اُسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی اور اگر یہ تغیرات مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے

ہون تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے؟ بلکہ اکثر ایک شبانہ روز مین صحیح ہو جاتا ہے اور جسکے بدن مین یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے
ہون اُسکا حال بطرف صلاح کے بآسانی عود نہین کرتا۔ علاوہ بحران قسم اول یعنی جسکے علامات ردی بوجہ مرض کے نہ ہون بلکہ بسبب بھوک خواہ
استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات بد پیدا ہوئے ہون خواہ بسبب اُن چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم مین
مذکور ہو چکی ہین اور تسر لفت وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی اچھے نہین مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہون وہ شخص یعنی قسم اول
کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ مین نمودار ہون بہت ردی ہین اور اسپر دلیل ہون گے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب
ہوا چاہتا ہے پھر بھی ابتدائے امراض حادہ مین ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور اُمید سلامت کی باوجود ہے بہ نسبت اسکے کہ منتہی
مین خود مرض کی وجہ سے بلا مساعدت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہون اسیطرح حضور ہر شناخت اختلاط اور لاغری بلا
تغیرات کی اس طرح سے بوجہ فساد مرض کے ہو یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے اسوقت زیادہ خوف نہین ہوتا اسیطرح آنکھ
کے علامات بد اگر بوجہ مرض کے ہون آنکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو پلکین بوجھل ہونگی اور سیلان خاطر بطرف سبات اور سونے کے
رہیگا اور بعض مین تو اثر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہو چکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہون گے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور
بافراط اسکے علامات نمودار ہون گے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہون گے اور رفتہ رفتہ پیدا ہون گے دفعتہً نہ ہون گے مرض کی
وجہ سے ان علامات کے وجود پر بنا کیجیہ یہ بات دلالت کرے گی کہ یہ امر حادثہ ہو ہمراہ ہوئے شل بھوک و سہر وغیرہ کے مفقود ہون اور تیزی تپ
کی شدید ہوگئی ہو اور بہت بہت سی چیزین شل شریانون کے محسوس ہون جسوقت بدن مس کیا جائے۔ رنگ کا دفعتہً زرد ہو جانا بری علامت
ہے اور سیاہ ہو جانا یکایک بھی علامت بد ہے بہت زیادہ سیاہ ہو جانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کے بعد زرد سیاہ رنگ ہو جاتے
ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے اور سرد ہو جانا اچھا تو نہین ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اہلم ہے اسلیئے
اکثر کبھی بسبب حرارت کے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے یرقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہین ہوتی اور شیر بسبب بیداری یا بھوک
یا درد کے بھی رنگ زرد ہو جاتا ہے اُسمین اُمید سلامت زیادہ ہوتی ہے اگر پیشانی یا ناک مین شکن پیدا ہو کر چلے نہ تھمی علامت بد ہے علامات
ردی جو باعتبار درد سر کے ماخوذ ہین اگر درد سر ہمیشہ رہے اور قوت ضعیف ہو اور مرض مین تیزی ہو اور علامات ردی بھی اُسکے ساتھ
پائے جائین تو مرض قتال ہے اگر قتل نہ کرے تو ساتوین دن رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت
جاری ہوگی پھر اگر درد سر بیسوین دن تک رہا اور ساتوین دن رعاف واقع نہ ہوا اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا بد مضغے یا
کانون سے جاری ہوگا اخراج رفع ہوگا خصوصاً صداع مانع کے پیچھے اکثر جس شخص کو ابتداے مرض سے درد سر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن
اُسکو بہت اذیت ہوتی ہے اور ساتوین دن درد سر زائل ہو جاتا ہے بیشتر ابتداء درد سر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن صعوبت
ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہو جاتا ہے یا گیارہوین دن۔ اطبا کہتے ہین کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ درد سر دسوین دن زائل ہو
اسلیے کہ دسوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتوان ہے لیکن چونکہ ساتوان دن یوم بحران نہین ہے بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہے اسلیے
گیارہوین دن یہ درد سر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارہوین دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہے یہ قول طبیبون کا میرے نزدیک
صحیح نہین ہے اسلیے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہین ہوتا یعنی از روح کا ایام بحران ہونا ضرور نہین ہے اگر درد سر پانچوین دن
شروع ہو چودھوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض سلیم ہو اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے اکثر یہ درد سر حمی غب مین عارض ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

میں اور اگر یہی علامات بحالت احتراق اور سقوط قوت کے ہوں نہایت ردی ہیں **ذکر علامات جیدہ کا** علامات جیدہ وہ ہیں کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کرسکے اور قوت ثابت رہے اور سحنہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہوں اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہوں اور بحران بر وقت لائق ایسا واقع ہو کہ اس سے مطلب آری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہوں اور بعد استفراغ بحرانی کے خفت مرض میں حاصل ہو اور نبض بہتر حالت درستی پر آتی جائے بخیر ہی جو بعد استفراغ کے حاصل ہو علامات جیدہ سے ہے اسلئے کہ تشعریرہ کو بعد استفراغ کی دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سخونت مادہ کی رفع ہوئی اور بعد رفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس سے یہ ہے کہ استفراغ خلط موذی کا بآسانی ہو اور بہا مردی طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہوا نفع ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امیدوار صحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور بآسانی متحمل ہونا ان احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہیں اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا منجملہ علامات جیدہ کے اشتہائے طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بھوکا رہنا اور چالاک اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مطابق مقتضائے طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا میں گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات جیدہ باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنی جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتوں میں ضعف ہو اسوقت علامات جیدہ اسپر دلیل ہے کہ عافیت دیر میں ہوگی حکم علامات ردیہ کے جو علامات نہایت ردی ہیں موت کی خبر دیتے ہیں پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہوکر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کے قوت میں بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی اور اکثر علامات مہلکہ کے ایام ردی میں ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کی طرف ہوتا ہے اسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہوں انپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنے وقت سے پہلے ظاہر ہوں اس سے خوف ہلاکت کرنا چاہیئے مگر حکم ہلاکت اسیوقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہے چہ جائیکہ اسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت وارد کریں بعد ازاں ضرور ہے کہ امراض حادہ میں جو ایسے ہیں کہ انکا سبب ایک عضو میں ہو مثل سینہ کے ذات الجنب میں اسی عضو میں کی رعایت کریں یعنی لحاظ رکھیں کہ وہ عضو کیسا ہے اور اسکا کیا حال ہے کہ اسکے حال کی دلالت اس مرض میں کیا ہے وہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نضج اور تحلیل نفث کی ذات الجنب میں بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے طبیب متفرس اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگون دیکھے یعنی ردی اور غیر طبعی ہو اکثر فرضی نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہیں اور اگر ہو پھر بھی جزماً حکم اسکی ہلاکت پر نہ کرے تاآنکہ نبض اگر ردی ہو جائے جب بھی حکم جزمی فوراً نہ کرنا چاہیئے اور یہی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہیں یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اکثر زبان کا رنگ بدلا اور خشونت زبان کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے ماکول کا ہے نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بمجرد وجود ایسی علامات ردی کے نہ کرنا چاہیئے ۔ **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی میں بھی حسب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم ہر ایک کو تفصیل ذکر کریں **ذکر ان علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں** جسوقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوک کے اور نہ کسی استفراغ کی وجہ سے پس یہ علامت بہت بری ہے چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیوں کے ہو یہ ہے کہ آنکھیں بیٹھ جائیں اور ناک پتلی ہو جائے اور کنپٹی میں گڑھا پڑ جائے اور سٹ جائیں اور کان ٹھنڈے ہو جائیں اور کانوں کی لو سمٹ کر پلٹ جائے اور چہرے کی جلد کھچ جائے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جائے خصوصاً اگر اسکا غبار آلودہ ہونا مثل دھنی ہوئی روئی کے ہو یہ سب علامات وقوع موت کے نسبت ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی اور اگر یہ تغیرات مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہون تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے تا وقتیکہ اکثر ایک ہفتہ روز مین صحیح ہو جاتا ہے اور جسکے بدن مین یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوے ہون اُسکا حال بطرف صلاح کے آسانی سے عود نہین کرتا۔ علاوہ بحران قسم اول یعنی جسکے علامات ردی بوجہ مرض کے نہ ہون بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات بد پیدا ہوے ہون خواہ بسبب اُن چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم مین ذکر ہو چکی ہین از قسم نفث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی اچھے نہین مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہون وہ شخص یعنی قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ مین نمودار ہون بہت ردی ہین اور اسپر دلیل ہون گے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب ہوا چاہتا ہے پھر بھی ابتدائے امراض حادہ مین ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ منتہی مین خود مرض کی وجہ سے بلا سعادت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہون اسیطرح ضرور ہے شناخت اختلاط اور لغزی بالہ تغیرون کی اس طرح سے بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے ہے تو اسوقت زیادہ خوف نہین ہوتا اسیطرح آنکھ کے علامات بد اگر بوجہ مرض کے ہون آنکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو پلکین بوجھل ہون گی اور میلان خاطر بطرف سبات اور سونے کے ہوگا اور نبض مین تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری افزایندہ ہو چکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہون گے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور بافراط اُسکے علامات نمودار ہون گے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہون گے اور رفتہ رفتہ پیدا ہون گے دفعۃً نہ ہون گے مرض کی وجہ سے ان علامات کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کرے گی کہ یہ امور جو ابھی ذکر ہوئے مثل بھوک سہر وغیرہ کے مفقود ہون اور تیزی تپ کی شدید ہو گئی ہو اور بہت سی چیزین مثل خرابیون کے محسوس ہون جسوقت بدن مس کیا جائے۔ رنگ کا دفعۃً زرد ہو جانا بری علامت ہے اور سیاہ ہو جانا یکایک بھی علامت بد ہے بہت زیادہ سیاہ ہو جانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کے بعد زرد سیاہ رنگ ہو جانیکے ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے اور زرد ہو جانا اچھا تو نہین ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اہلم ہے اسلئے کہ کبھی بسبب حرارت کے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے یرقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب بدرقت نہین ہوتی اور بسبب بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہو جاتا ہے اسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے اگر پیشانی یا ناک مین چکن بر آمد ہو کر چلے نہ تھمی علامت بد ہے علامات ردی جو باعتبار درد سر کے ماخوذ ہین اگر درد سر ہمیشہ ہے اور قوت ضعیف ہو اور مرض مین تیزی ہو اور علامات ردی بھی اُسکے ساتھ پائے جائین وہ مرض قتال ہے اگر قتل نہ کرے تو ساتوین دن رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت جاری ہوگی پھر اگر درد سر بیسوین دن تک ہو اور ساتوین دن رعاف واقع نہ ہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا بہ منخنے یا کانون سے جاری ہوگا اخراج ونفع ہوگا خصوصاً ماخ کے پیچھے اگر جس شخص کو ابتدائے مرض سے درد سر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن اُسکو بہت اذیت ہوتی ہے اور ساتوین دن درد سر زائل ہو جاتا ہے بیشتر ابتدا درد سر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن صعوبت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہو جاتا ہے یا گیارہوین دن۔ اطبا کہتے ہین کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ درد سر دسوین دن زائل ہو اسلئے کہ دسوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتوان ہے لیکن چونکہ ساتوان دن یوم بحران نہین ہے بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہے اسلئے گیارہوین دن یہ درد سر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارہوین دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہے یہ قول طبیبون کا میرے نزدیک صحیح نہین ہے اسلئے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہین ہوتا یعنی از روج کا ایام بحران ہونا ضرور نہین ہے اگر درد سر پانچوین دن شروع ہو چودھوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض مطیع ہو اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے اکثر یہ درد سر حمیات غب مین عارض ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین مریض کا آنکھون سے نہ دیکھنا یعنی بصارت زائل ہوجانی اور کانون سے نہ سننا علامات ردی ہر آواز کے سننے سے گریز کرنا اور شوخ رنگ کے دیکھنے سے بھاگنا علامات ردی ہر کہ دلالت کرتی ہے روح نفسانی کے ضعف پر علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جائین دونون آنکھون کا بیٹھ جانا اور سمٹ جانا بدن بہال اور بیداری اور بھوک کے علامات اچھی نہین ہے اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہوجانا اُسکا مائل بہ فرفیریت کے یعنی ارغوانی سے بنفشی ہوجانا یا آسمانی رنگ کا بعد سرخی کے آنکھ مین پیدا ہوجانا یہ بھی علامت بری ہے ایک آنکھ کا چھوٹا ہوجانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت برا ہے مریض کی آنکھ سے کچھ نظر نہ آنا علامات ہلاکت کی ہر انقلاب چشم یعنی بھینگی اور حول یعنی ڈھیرا ہونا امراض حادہ مین علامت ردی ہر اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص کے جو عضل چشم مین واقع ہوا ہو اور دماغ مین کچھ آفت نہ پہونچی ہو پیدا ہوا اسکی پہچان یہ ہر کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھ نہین ہوتے وہ علامات ردی جو باعتبار مبصرات خواہ دیکھنے والی یا چمکتی چیزون کے معتبر ہین ان کی تفصیل یہ ہر سیاہ ٹکڑے چمکتے ہوئے دیکھنے اکثر قے پر دلالت کرتے ہین اور سرخ ریزے براق آنکھون کے سامنے نظر آتے ہین رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہین اور اسپر بھی دلالت کرتے ہین کہ خون کا سیلان جانب فوقانی ہوا ہر اور بعد اُسکے دلائل خلاص تلاش رعاف کے جاری ہونے کو ہو چکے ان کی رعایت کیجاتی ہر آنکھون سے آنسو بلا تسبب جاری رہنا علامات ردی ہر خصوصاً اگر آنکھ سے آنسو بہا کرین لیکن اگر اسکے ساتھ علامات بحران رعافی کی ہون تو اسی بحران حالی ہوگی اور وہ آنسو نکلنا علامات رعاف کے بھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتے ہین آنسوون کی گرمی ٹھنڈی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہین یا غلیظ اور گرم ہوتے ہین یا سرد اور بار بار وہ نکلتے ہین یا بدون ارادہ کے روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کسی درد کی شدت کی وجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہو پھر مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کے ہوتی ہر۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدین طور کہ کسی شے کی طرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھین پھیر کر ٹھہرالی ہون ردی ہر اور اسے آنکھون کا پتھرانا کہتے ہین۔ زیادہ چرک آنکھون مین جمع ہونا اس طرح کہ پونچھا جائے اور پھر نکلتا چلا آئے بہت ہی زبون ہر اور خشک کیچڑ کا آنکھون سے برآمد ہونا ردی ہر ایسا چرک آنکھین بوجہ عجز قوت غریزی کے انضاج اور پختہ کرنے مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے بروقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہر کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز بزور دھنسی جاتی ہر اور چبھتی ہر اور اسکا قطعہ آنکھ سے باہر نکلنے کا ہر یہ امر ممکن نہین ہر اگر تجویز کیا جائے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ کی طرف آتی ہر پیدا ہوتا ہر بوجہ اسکے کہ طبیعت اُس رطوبت کے انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہر اسلیے کہ آنکھ بروقت پیدا ہونے اس چرک کے خشک اور اندر گھسی ہوتی ہر اور علامت یبس کی آنکھ مین غالب ہوتی ہر اسیوجہ سے یہ چرک بھی خشک ہوجاتا ہر منجملہ ایسے علامات کے جو مناسب علامات ردیہ کے ہین ایک یہ بھی علامت ہر کہ حدقہ چشم پر بروقت کھلی ہونے آنکھ کے ایک چیز مثل مکڑی کے جالے کے پڑے اور آنکھون کے کونے مین جاکر یہ جالہ چرک خواہ کیچڑ ہوجائے اور اسیطرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کنارے پر پپوٹے کے جاکر چرک ہوجایا کرے اسکو دلالت قرب موت پر ہے آنکھ کا سرخ شدید ہوجانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی حدت مین علامت ردی ہر اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ مین ورم گرم یا فم معدہ مین واقع ہر اور سرخی چشم کا انتقال طاؤسی خواہ آسمانی رنگ کی طرف نہایت ردی ہر آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آنے خواہ آنکھون کا بڑا ہوجانا اور تباریق کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہر اور اکثر تباریق یعنی چمکتے ہوئے پتنگے بوجہ کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم ہونے کے پیدا ہوتے ہین۔ پلکون کا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور زبون ہر۔ پلکون کا خشک ہونا علامت ردی ہر اور حالت بیداری مین آنکھ کھلی ہو اور اُسکے قریب انگلی لیجائین اور ہلائین مگر مریض کو خبر نہ ہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہر اور قابل ہر

HAKEEM SHOUKAT ALI

آنکھ کا بار بار پھیل جانا ہمراہ ہذیان اور ضعف کے قاتل ہے۔ بعض اطبا نے لکھا ہے جس شخص کی دونوں آنکھ کے نیچے بعینہٖ مسور برابر سپید رنگ پڑے دھبے ورم بلغمی پڑنے کے مر جائیگا اور شیرینی کی خواہش اُسے زیادہ ہوتی ہے وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہیں ناک کا پیچیدہ ہونا اور نرم پڑ جانا علامت ردی ہے ناک کا میٹھا جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنوں میں لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے لگائے سونگھ نہ سکے اور نادر سونگھنے پر ہونا یہ بھی علامات ہلاکت ہیں خود بخود ناک میں بہت سے شک بالکل اور کھنی خواہ سوندھی مٹی کی آتی علامت بد ہے زرد پانی حمیات حادہ میں ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے چھینک اور چیزوں سے مثل کھجلی وغیرہ کے چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے۔ ناک کے زخمی ہونے خواہ بشدت خشک ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت خون ہے۔ ناک کا کھجلانا اور بار بار انگلی ناک میں ڈالنی خواہ کھنی جیسے اسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر میل وغیرہ نہ پڑی ہو بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی بر آمد ہونا علامت ردی ہے علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں کان کی لو خشک ہونی اور اسکا منقلب ہو جانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنی اونچی لگ خواہ باز ہو سمٹ جائے ردی ہے کان کا میل جب کڑوا نہ رہے اور میٹھا ہو جائے تو جالینوس کے نزدیک علامت بری ہے اور قدمائے اطبا جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے تھے اُن کے نزدیک مہلک ہے کسی قسم کا الم کان میں ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن اگر بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم میں سکون ہو جائے اُسوقت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے مشائخ کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور تیسیح کے مر جاتے ہیں علامات جو دانتوں کے اعتبار سے ماخوذ ہیں دانت پر دانت بجنا حمیات حادہ میں یا خالی منھ دانت پیسنا جیسے کچھ کھا رہا ہے علامت ردی ہے بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کے دانتوں پر رطوبت لزج بکثرت جم جائے اور وہ مبتلائے تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اسکی تپ میں شدت ہوگی اسلئے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لزج جو دیر میں متحلل ہوگا پیدا ہوا ہے حرکت دانتوں کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اُسکے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہ ہوں علامات اچھی نہیں ہے دانت پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ مبشر سرسام یا جنون ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ہاں اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل نگہدارندہ جبڑے کے تھوڑے سے سبب دانت پیسا کرے اور اسکی عادت یہی ہو اسکی نسبت یہ حکم نہیں ہے۔ دانت کا رنگ سبز ہو جانا علامت بد ہے خصوصاً وہ دانت جنکو ثنایا کہتے ہیں علامات جو زبان اور منھ وغیرہ سے ماخوذ ہیں زبان کا سیاہ ہو جانا امراض حادہ میں زبون حالی کی نشانی ہے منھ کا خشک ہو جانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جید نہیں اگر ابتدائے مرض میں منھ خشک اور نرم رہے پھر خشونت پیدا ہو بعد اسکے سیاہ ہو جائے تو قاتل ہے خصوصاً چودھویں روز یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت بری بو آنی منھ سے امراض حادہ میں دلیل ہلاکت کی ہے اسلئے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر۔ اونچا ہونا ایک ہونٹھ کا دوسرے پر بشرطیکہ خلقی نہ ہو علامت ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹھ کا حمیات حادہ میں زبون ہے۔ دونوں ہونٹھ کا پھٹ جانا حمیات حادہ میں افراط التہاب پر دلالت کرتا ہے اور پھٹ جانا اور ان دونوں کا سرد ہو جانا علامت غیر جید ہے بعض اطبا نے کہا ہے کہ جسوقت زبان پر حمی حادہ میں چھالا مثل سیاہ چنے کے اُبھر آئے خواہ مثل دانہ رنبنی کے پس موت قریب ہے اور اُسوقت خواہش تیز چیزوں کی خورش کی زیادہ ہوتی ہے خشونت زبان دلیل برسام کی ہے مگر زبان کی خشونت میں بخوبی تامل کرنا لازم ہے شاید اسکا سبب استعمال کسی شے صابغ کا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زبان کا خلط غالب سے ہر حال میں رنگین ہونا کچھ لازم نہیں ہے جبتک جوہر اس خلط کا خواہ اسکا جزو بخاری بعض اعضائے مشارکہ سے چڑھنے والا نہ ہو علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہیں اختناق یعنی بند ہو جانا النفوذ کا رستہ تک دفعۃً غیر روز بحران کے ردی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اختناق بدون برآمد ہونے کف کے خفیف ہے اسلیئے کہ زیادہ یعنی کف برآمد ہونا اُسوقت ہوتا ہے کہ قلب مین زیادہ گرمی اور سخونت بقدر پہونچے کہ نہایت ہے معطل ہون اور نیز افعال حجاب کے تباہ ہوجائین اور سانس کا بھیڑنا باستواء انتظام ممکن ہو اور بیرا زیادہ رقت ہونے دم کے حلق مین بدون توسع کسی عظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات بسبب ورم دماغ کے ہوتا ہے بالجملہ اگر حمی قوی مین خوانیق شدید پیدا ہون پس موت تیز پہونچتی ہے اسلیئے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کے ہوائے بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق اسکی جانے کی راہ بند کردیتا ہے پس التہاب قلب کا بڑھ جاتا ہے اور سوء مزاج قلب کا بافراط ہوتا ہے بایں وجہ تحمل حیات کا نہین ہوتا اسیطرح گردن مین خم پڑ جائے تا آنکہ اس کی سبب سے بلع مین لقمہ اتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے پیدا ہو یا بوجہ شدت یبس کے بہرحال یہ سب سے زیادہ آفت اور شر حمی مین اور نیز اسیطرح ازدراد لقمہ کا دشواری دلیل نہایت حالی کی ہے اسیطرح اچھو آئے کہ پانی ناک کی طرف چڑھکر نکل آئے اور ہروقت تھوک کا پھندا پڑجایا کرے یہ بھی دلیل ردی ہے اور یہ ہے علامات جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین ہچکی امراض حادہ مین ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہے اسیطرح معدہ مین التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہے علامات جو حصائے تنفس سے ماخوذ ہین ٹھنڈی سانس امراض حادہ مین ردی ہے کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے اسیطرح مختلف سانس بھی ردی ہے اور جبکہ سانس مشابہ رونے والے کی سانس کے ہو کہ رک جائے اور اختناق ہو اگرچہ وہ بھی ردی ہے اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہو ردی ہے مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہے جو لوگ کہ اُن کی موت کا وقت حاضر ہوتا ہے اسوقت اُنکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس اُنکی بہیم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہوجاتی ہے علامات جو رنگون کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہین بقراط نے کہا ہے جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور حنجر گردن کی کھڑی ہوجائین یہ علامت ردی ہے جو رگین ظاہر جسم مین نظر آتی ہین اُن کا رنگ طاؤسی اور ارغوانی مائل بہ بنفشی ہوجانا خواہ جو تعداد رگ کی پہلے سے نمودار نہ تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہوجائے نہایت ردی ہے علامات ردیہ جو استرخائے بدن اور بری طرح لیٹنے سے ماخوذ ہین بدن کا ڈھیلا ہونا اور بہ پہلو لیٹنے مین پیدا ہوتی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط فضلیہ کے ہوتے ہین جو حشا مین جمع ہو اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کے اور بشدت اخلاط مین کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل حرکت مین عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت بسبب اخشائی وجہ سے جو یہ امور پیدا ہون اسکا تفرقہ بدن کی غلاظت اور نحافت سے نہین ہوسکتا ہے جیسے بعض لوگون کو گمان ہوا ہے اسلیئے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہین ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور حشا اخلاط سے مملو اور پُر ہوتے ہین اور اکثر ضعف قوی مین ہوتا ہے عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہے بلکہ علامات تمام وکمال اپنے مواضع اور مقامات مناسب مین مذکور ہوچکی ہے علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کے بلکہ عادت کی وضع اور خلاف عادت مین آمیزش کرکے علامات ردی ہے خصوصاً اگر بیمار فرش سے قدرے قدرے نیچے اترے اور جب اُسے اچھی طرح لٹائین خواہ عمدہ طور سے بٹھائین پیٹھ کے بل پلٹ جائے اور اطراف کے کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرادے اگر حرارت ظاہری زیادہ نہو اور بہ نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہونچتا ہو یہ حالت اُسکی ہو مگر اس بارہ مین ایک بات کا لحاظ بہت ضرور ہے کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن اُن کا بھاری ہوتا ہے اور اُن کے جسم مین استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اُسے یہی پسند ہوتا ہے کہ ہر وقت اسیطرح سے لیٹا رہے یعنی چت لیٹنے کی عادت اسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کے چت لیٹنے کو علامت ردی نسمجھنا چاہیئے خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سوائے چت لیٹنے کے اور کسی پہلو آرام

HAKEEM SHOUKAT ALI

نے اور کل پڑے تو اس شخص کی بھی استلقاء سے خوف عظیم نہیں ہے جو کوئی کسی طرح کی نشست خواہ استلقاء امراض حادہ میں ایسی اختیار کرے
کہ وہ صورت اس کی عادت زمانہ صحت کے مخالف ہو نہایت ردی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استلقاء اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض
میں کرتا ہے یا اسکے احشا میں اخلاط کی کثرت ہوتی ہے خواہ یبس اور تحلل اخلاط کی وجہ سے ضعف اسکے عضل حرکت میں پیدا ہوتا ہے خواہ کسی
اور وجہ سے عضل اسکے ضعیف ہوتے ہیں اگر کوئی مریض عادۃً استلقا خواہ چت اور پیٹ لیٹنے پر نہو بلکہ ہمیشہ ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا
ہو یہ بھی ردی ہے اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے ورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت میں سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات
اعضائے تنفس میں پیدا ہوتے ہیں جس کی تفصیل کتاب سوم میں بخوبی بیان ہو چکی ہے آدمیوں کی صحبت و ملاقات سے مریض کا متنفر ہوتا
اور دیوار کی طرف منھ پھیر کے بیٹھنا علامات اچھی نہیں ہے پیٹ کے بل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہے اسلئے کہ یہ کیفیت
یا بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ میں کوئی ایذا ہو۔ اضطجاع طبی علامت محمود ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ جو ہیئت مریض کے باسانی
وہ رہے ہو سکیں اور حرکت میں تکلیف نہو علامات جو جلد سے ماخوذ ہیں اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جائے کہ بعد کھینچنے کے جس قدر
گوشت سے جدا ہو پھر گوشت سے نملے بلکہ اسیطرح الگ رہے علامت ردی ہے اگر جلد سے بخار گرم بروقت تنفس بار ورنکے برآمد ہو یعنی سانس تو
ٹھنڈی سی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہوں دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اسی وقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل فنا ہو جائے۔
علامات ماخوذہ شکم اور نواحی شراسیف کی پیٹ پھولنا امراض حادہ میں اور اسیطرح پیٹ کھنچنا باوجودیکہ دست آتے ہوں علامات موت کی ہیں
خصوصاً اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگ برآمد ہو۔ شراسیف میں تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا دوسری جانب سے بلند ہو جانا
بھی ردی ہے پھر ایک جانب خشک بدن کا بقدر غیر مناسب یعنی جسقدر شکل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیئے اُس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اس سے
زیادہ نیچی ہو جائے علامت ردی ہے اسیطرح جلس ہر شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب اس جانب کے زبون ہے مراق کا پھیلنا اگر یہی
نہ ہو اور باوجود دبانے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر اس پردہ کے ورم ہے مگر خاص جرم میں مراق کے ورم نہیں ہے بلکہ جو اعضا
اندر اس پردہ کے ہیں وہ متورم ہو گئے ہیں اسلئے کہ اگر خاص مراق میں ورم ہوتا تو یہ دبلا اور پتلا نہ ہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدد شراسیف کا اگر ریح دم کے
ہو پس یا دہ مائل باطراف اسفل بدن ہے اور اگر بدون ریح شراسیف میں تمدد پیدا ہو مادہ کا میلان بجانب فوق ہوگا علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ
ہیں مقعد کا امراض حادہ میں خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے علامات دیگر جو قضیب و انثیین کے حال سے معلوم ہوتے ہیں
خصیتین کا ورم ہو جانا دلیل بد ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا میں نشر بلکہ مرض عاد ہو انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی فنا اور موت پر دلیل ہے
اول مرض میں احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض میں بہت اچھا ہے اگر حاجت نہانے کی ہو علامات دیگر جو بواسطہ رحم کے
دریافت ہوتے ہیں رحم اور زہج عورت کا امراض حادہ میں باہر نکل آنا دلیل ردی ہے علامات جو اطراف سے بدن کے ماخوذ ہیں اطراف
میں علامات ردی چند قسم کے ہوتے ہیں بعض بنظر کیفیت اطراف کے اطراف کا سرد ہو جانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہوں اور تپ
بہ تیز ثابت رہے اور نہ اترے علامت ردی ہے گر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ میں برد اطراف خیر ان جو حمیات حادہ میں سبب برد اطراف
ورم عظیم جگر کا ہوتا ہے یا فرو ہو جانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہونا برد اطراف کی دلالت قوی ہلاکت مریض پر
جب ہوتی ہے کہ اوائل مرض میں برد اطراف پیدا ہو اسیطرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مستحسن کیجائے اور گرمی عود نہ کرے۔ یہ سب امر دلیل
ہیں کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کی طرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے ورم اندرون جسم کے موجود ہے۔ تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پاؤں

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی انگلیوں کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سُرخ رنگ ہونا اطراف کا خواہ بنفشئی رنگ زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہو جانے کے پر اگر بعد
سُرخ ہو جانے کے خواہ بنفشئی ہونے کے ثقل بھی اطراف خواہ تمام جسم میں پایا جائے پس موت قریب ہے اور نزدیک آپہونچی ہے اسلئے کہ ثقل دلالت کرتا
ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمورت ضعف حرارت غریزی پر اور سُرخی اور بنفشئی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت
کمورت کے اور نیز بہ نسبت سُرخی کے بہتر ہے اور باوجود اگر چند اور قسم کے علامات پیدا ہوں مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہ ہوگا اور جو اطراف
حالت اصلی سے متغیر ہوتے ہیں مثل ادویہ سمیت کردہ ساقط ہو جائینگے ۔ احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت ہے منجملہ تمام
علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کئے جاتے ہیں جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد اسہال کے تشنج ہو کر وہ ضرور قتل کرتا ہے اگر ہمراہ
ہذیان کے اور خفت حمی کی دلیل موت ہے علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہیں دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہیں ہے
اور علامت ان کی صورت نہ آئے شب و روز کے سونے سے بہت بری ہے اسلئے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیوں نہ ہو دن میں اول
روز سونا اسلم ہے اور یہ سبب اسکا منتہی ہونا ہے حمیات میں بری ہیں مگر ابتدا میں اکثر ہوتے ہیں اور مضر نہیں ہوتے سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ
نبض میں ضعف ہمدردی ہو اسلئے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات کیساتھ اختلال
عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہے ۔ زیادہ نیند آئی اس مرض میں جسکے پیچھے اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ
برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے حسن نیند کے بعد خفت اور سکون مرض میں پیدا ہو جید ہے علامات جو ہاتھوں کے کاموں سے
دریافت ہوں کپڑے کے گوشے کا خواہ بزرے جمع کرنا یا ہر وقت ایسے افعال کرنے جیسے اپنے بدن خواہ کپڑوں سے کوئی شے چنتا ہے خواہ
دیوار سے کچھ چنتا ہے علامات ہلاکت ہے اور اسکا سبب صعود بخارات ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ اس وجہ سے نا موجود شے نظر آتی ہے جب بخارات
آنکھ خواہ رطوبت بیضیہ کی طرف اُترتے ہیں علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہوں درد شدید احشا کے حمیات حادہ میں علامت
ردی ہے کہ دلالت احتراق شدید اور ورم عظیم یا خراج احشا پر کرتی ہے اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعتہً ٹھہر جائے اور کسی طرح کا اثر درد کا باقی
نہ رہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہ ہو یہ علامت بھی ردی ہے علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہیں صوت
قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل اور منتظم بھی علامت جید ہے اور خلاف اسکا ردی ہے سکوت جو طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے
اور عضل زبان کی استرخا اور عضل حنجرہ کی استرخا پر دلیل ہے اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہے خواہ اسپر دلیل ہے کہ تخیل جو مبدء کلام ہے رہ جاتا ہے
مریض اگر عین بحران میں کلام کرے بہت اچھی علامت ہے خلاصہ یہ ہے کہ مریض گویا کا چپ رہنا ابتدائے سبات و وسواس پر خواہ اور کسی چیز پر جو اوپر مذکور
ہوئے ہیں دلالت کرتا ہے اور کثرت کلام مریض کا گونگی دلیل ابتدائے ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہے علامات جو حالات عقل سے دریافت
ہوتے ہیں ہذیان کے ہمراہ اگر کثرت حرکت اور سر میں دھمک ہو مضر ہے خواہ تھنے میں دھمک ہو بہتر ہے اور اگر ہذیان میں سکون اور اطمینان ہو قاتل
ہوتا ہے علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہیں کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہیں ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے
جو مریض کی سر کی طرف اُٹھتا ہے کودنا اور پھاندنا بیمار کا اور بیٹھ جانا ہر ساعت کا علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط عقل اور ضیق نفس
اور خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ میں اچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اسلئے کہ اس مرض میں اکثر جب خناق اور
ضیق نفس پیدا ہوا اسیوقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہیں اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث ہوتے ہیں اگر اعضا حرکت سے بھاری
ہو کر بہ تکلف متحرک ہوں اور تو تب در حلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر غشی بحرانی نہ ہو علامت ردی ہو اور اگر بوجہ بحران جیسے کہ ہو تو بہتر ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطر نہیں ہے علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اس طرح پر ہوتی ہے کہ طبیعت اعضائے عضلانی کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہے پھر وہ عضو جسمیں یہ فضول جمع ہیں نحیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور مجیب ہو اس دفع کی چنداں حاجت نہیں ہوتی اگر عضو مذکور نحیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت کے ہو اسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول پر پڑتی ہے اسوقت متوقع تثاوب وغیرہ کا ردی نہیں ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت قادر تحلیل ہوا پر نہیں ہوتی اگر ساتھ صورت لیف کے بوجہ کثرت مادہ یا ضعف قوت کے اور یہ امر سہل ہے چنداں دشوار نہیں ہے علامات باعتبار چیزوں کے جو مریض کو دکھلائی دیں اکثر خواب میں بیمار ردی اشیا دیکھتا ہے جو اسکے بحران سے مناسب ہوتی ہیں مثلاً جسکا بحران عرق سے ہونیوالا ہے وہ خواب میں یہی دیکھتا ہے کہ حمام میں داخل ہوا ہے خواہ آمادہ دخول پر حمام کے ہے علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے اشتہا کا بطرف ہوجانا امراض مزمنہ میں ردی ہے اور امراض حادہ میں بھی ردی ہے مگر اتنا برا نہیں ہے جیسے امراض مزمنہ میں اور حاصل یہ ہے کہ بطلان شہوت فساد اخلاط پر دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر۔ اگر حمیات محرقہ میں پیاس باطل ہوجائے دلیل بہتر خصوصاً اگر زبان سیاہ ہوجائے اور پیاس باطل ہو ذکر ان احکام کا جو یرقانی استدلال پر محمول ہیں یرقان قبل از سابع یعنی ساتویں روز سے پہلے برا ہے اور سبیلین قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو جاوے اگر تدارک اس فساد یرقانی کا اسہال سے ہوجائے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہے اور قیاس بھی متقضی اس قول کی صحت کا ہے یعنی کثرت مادہ کی دفع ہو جائے گی۔ اور مجملاً یہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتویں روز کے چونکہ محمود نہیں ہوتا اسوجہ سے یرقان بھی ردی ہے اگر یرقان بعد ساتویں روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہیں ہے اسواسطے کہ وہ ایک مرض مستقل پرخطر ہے بشرطیکہ اسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہ ہوں اگر یرقان بعد ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ علامات اور ورم نہ ہو تو وہ محمود ہے اور اکثر بحران تمام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی عمدگی پر خفت جو اعراض میں مرض کے پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ اعراض میں زیادتی دلیل ہوتی ہے منجملہ علامات ردارت یرقان کے یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئیں اور حرقت منفذ میں پیدا ہو اور سوختہ اخلاط براز میں برآمد ہوں اور ایسے وقت میں بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہوجائے خواہ پسینا بے اندازہ تمام جسم سے برآمد ہو اور قوت بھی قوی باقی ہے البتہ خفت مرض میں بہت جلد ہوجاتی ہے علامات جو ورموں سے ماخوذ ہیں جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مناجن یعنی بن ران اور ورم اطراف پیدا ہوا اسمیں ردارت زیادہ ہے بہ نسبت اسکے پہلے ورم پیدا ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ یہ بھی برا ہے جو اورام بیچ گوشت میں پیدا ہوں اور بہنگی ان کی قیح اور ریم سے نہ ہو وہ بھی ردی ہوتے ہیں مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کرے اور اگر یہ امور ہوں اور نہ پختہ ہوا اور ان کے ظہور کے بعد استفراغ قوی پیدا نہ ہو پھر اورام کی ردارت یقینی ہے اور نقطہ اورام کی نضج سے بھی نیست نہ ہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا میلان خروج کیطرف معلوم ہو اور تمام اخلاط میں نضج نہ ہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہیں ہوسکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازاں مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جائے وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برآمد ہو کہ وہ علامت بہتری اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بشتر چونکہ بعض لوگ بحران کے متفکر ہوتے ہیں کہ ورم خواہ پھنسی ان کے برآمد ہو کر بیٹھ جاتی ہیں ان کے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہیں علامات جو پھوڑوں اور پھنسیوں وغیرہ سے ماخوذ ہیں اگر نمود سیاہ کی شکل کی پھنسی حیات

HAKEEM SHOUKAT ALI

اماده مین برآمد ہون بہت بد علامت ہے اور اگر یہی شے ٹھہر جائین خواہ جوشش اور ثوران اُنکے مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مرجائیگا
بدن کے زخمون کا رنگ مائل بسبزی خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہو یا جلبوگزیدہ کی سی مین کثرت اور سنگ تر مین بعض اطبانے کہا ہے کہ اگر
مریض کے زانون پر کوئی شے مثل بگولے سیاہ کے برآمد ہو اور اسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجائیگا - اور اگر بعد برآمد ہونے اُس کے انکے پچاس روز
زندہ رہیگا اُس کی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سر سینہ سے نکلے - یہ بھی کہتے ہین کہ اگر دو جبین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم
بید انجیر کے نکلے اور اُسکے ساتھ تمام بدن مین ضعف ابیض یعنی سپید دانے بوجہ غلبہ صفرا کے پڑجائین یہ مریض کی خواہش گرم چیزون کے کھانے کی
پیدا ہوتی اور بیسوین روز مرجاتا ہے - زبان پر جو بثور مہلک پیدا ہوتے ہین اُنکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہو چکا یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ مین کسی قسم کی
بیہوشی نہ ہو کل انگلیان مین دونون ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مرچ کے ظاہر ہو اور اُس ورم مین درد شدید پیدا ہو چوتھے روز مرجائے اور
آثار بحران نہ سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہو سرسام بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس قسم مین مواد
اسعا مین اسقدر بستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض اجسام کی ہوتا ہے علامات جو لرزہ لاحق ہونے سے ماخوذ ہین لرزہ جو کہ بار بار کسی تپ شدید مین
آئے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہے اور بحال ثبات قوت بھی بہم لرزے کا آنا اس طرح کہ بوجہ لرزے کے تپ زائل نہ ہو اچھا نہیں اور سب سے بدتر وہ
لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور بہم آنے کے اُسکے بعد استفراغ مفید واقع نہو کہ بعد اُسکے تپ مین سکون پیدا نہ ہوا اور اگر استفراغ لرزہ مین
باوجود ثبات قوت کے عارض نہو دریافت ہوگا کہ خلط متحرک ہے مگر غالب اسقدر ہے کہ طبیعت اُسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہے
اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہے اُسکی نسبت قول فیصل اور حکم قوی یہ نہین ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور
وجہ سے حکم استفراغ کا جو استفراغ نافع اور مفید ہے اسہال یا قے وغیرہ سے اسکی علامت یہ ہے کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکلنا
مناسب ہے اُسی کو نکالے اور بسہولت واقع ہو اور اسکے بعد خفت پیدا ہو خلط کے تمام و کمال نکلجانے کے بذریعہ استفراغ دوائی خواہ طبیعی یہ شناخت
ہے کہ وہ خلط مستفرغ ہو کر دوسرے خلط نکلنے شروع ہون اور استفراغ ردی وہ ہے کہ ظہور استفراغ سے جو دارد خراطہ اور خون سیاہ یا خلط
برابر برآمد ہو خواہ محض خلط بدون اور فضول کے دفع ہو اور یہی حکم نفے کا بھی ہے اگر استفراغ ہو کر کمی کرے واجب ہے کہ اسکے اخراج کی اعانت
بذریعہ تدبیر کی جائے اگر افراط استفراغ مین ہو اور ہنوز نضج مادہ نہین ہوا ہے اسکے فائدہ کا گمان نہین ہو سکتا - استفراغ ضعیف اور قلیل جو عرق
سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع کی طرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہ ہو سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات بد ہون
دلالت موت پر کرینگے اور اگر علامات بد نہ ہون طول عرض پر دلالت ہوگی احکام پسینے کے عرق کا برآمد ہونا اچھا بحران ہے امراض حادہ اور
مزمنہ مین جو بلغمی ہون اور اورام حادہ مین اور اورام احشا مین **بیان وجہ زیادتی عرق** کا عرق کی افزایش یا بسبب کثرت اور قت
یا بسبب قوت اشتداد دافعہ کے اور استرخائے قوت ماسکہ کے ہوتی ہے یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہو جائین کسی سبب اتساع
پیدا ہونے کی وجہ سے اور کمی عرق مین بوجہ حدوث اضداد ان امور کے ہوتی ہے عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پونچھا جائے خوب ادرار
ہوتا ہے اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جائے بند ہوتا ہے **بیان اُن اعضا کا جنمین عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے اور جنمین کم** جس عضو مین
مادہ مرض ہوتا ہے اُسی مین عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو مین مادہ مرض نہین ہوتا اُسمین عرق بھی کم برآمد ہوتا ہے اور اسیطرح جس مین اسباب
ضیق مسام پیدا ہون اُن مین بھی عرق کم نکلتا ہے اسیطرح جس پہلو پر مریض سوتا ہے اُس جانب بھی عرق کم برآمد ہوتا ہے اسلیے کہ بوجہ اتصال زمین
خواہ فرش کے اُدھر انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور مجاری ادھر کے خشک ہوتے ہین کہ رطوبت کی روانی ادھر نہین ہوتی ہے اور نہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اُس طرف سے پسینہ نکلتا ہے بیشتر پیچھے کی طرف کے اعضا ہیں جیسے پیٹھ وغیرہ اُنھیں میں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے بہ نسبت اعضائے اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی یعنی سر و گردن سے زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصًا سر میں زیادہ پسینہ نکلتا ہے۔ بیان اُن وقتوں کا جنمیں عرق زیادہ برآمد ہو یا کم۔ نوم اور خواب میں بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے اسلیئے کہ تصرف حار عزیزی کا رطوبات بدنی مین بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی وجہ ہے کہ انفعال نفس کی نوم مین سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم مین بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم برآمد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہے کہ اُسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور مقدار عمل سے زیادہ پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بوقت خواب کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اُس شخص کا محتاج استفراغ کا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدون اسکے کہ مادہ مین کثرت ہو اور وہ مادہ سزاوار دفع طبعی کے ہو نہین نکلتا اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلائے قریب العہد یعنی بعد کھانے کسی چیز کے فورًا جو امتلا اُسی وقت پیدا ہوا ہو ایسی امتلا کو بھوک اور ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینہ جو خود بخود محض بالفعل طبیعت برآمد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا سبب بعید سے ہو یعنی فضول غذائی سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلا ہوئے ہون اور اس امتلا مین جب تک ایسا استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے نکیا جائے کوئی اور تدبیر کافی نہین ہوتی اور پسینہ ایسے امتلا مین فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف اور قلیل بھی ہوتے ہین اور جو شئے غاسد ہوتی ہے اور اخراج مین اسکے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہین ہوتی اور بعد اخراج عرق کے ایسی امتلا مین طبیعت زیر بار خلط فاسد کی ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر حرارت عزیزی قوی ہوتی ہے تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہے اسلیئے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہین پہونچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت متحلل ہوتا رہتا ہے پس بروقت قوت حرارت عزیزی عرق برآمد نہ ہوگا مگر انکے اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہون اسواسطے عرق کو اعتدال طبیعت سے خارج کہتے ہین کیونکر برآمد عرق کی یا بوجہ امتلا کے ہوتی ہے یا مسام مین زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جیسے عاجز ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کر دے۔ ذکر اُن ایام کا جن مین عرق زیادہ یا کم برآمد ہو۔ اکثر امراض مادی مین عرق تیسرے خواہ پانچوین روز برآمد ہوتا ہے اور چوتھے دن یہ امراض کثر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہین مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ مجربین کے ستائیسوین خواہ کتیسوین یا چوتیسوین روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہے۔ وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے وجوہ استدلال عرق کے یہ ہین کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اُسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہو سکتا ہے اور چکھنے سے اسکا شیرین اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیر ذلک اور قوام اسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اُس کی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلا پیشانی اور پشت اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلے گا یا تھوڑا نکل کر موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض اسی عضو مین ہے اور وقت برآمد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہے کہ ابتدا اسکے مرض سے ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد پسینہ آ جانے کے مرض مین خفت ہوتی ہے یا نہین بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین سرد پسینا بروقت حرارت حمی کے بہت ردی ہے خصوصًا اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ عرق منذر بہ غشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہ ہو وہ بھی منذر بہ غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ بدترین اقسام عرق ہے کہ موجود غشی پر دلیل ہے نہ کہ غشی آئندہ پر دلالت کرے پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برآمد ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بدون سقوط حرارت عزیزی کے نہین پیدا ہوتا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسلئے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہے اور حرارت غریبی کی وجہ سے ان رطوبات میں تبخیر پیدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبی بخارات سے جدا ہو جاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر اگر سرد ہو جاتے ہیں عرق جو کہ زرد رنگ نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید نہیں ہے بلکہ حقنہ نرم البتہ مفید ہے بعد برآمد ہونے عرق کے اگر خفت مرض میں نہ ہو علامت جید نہیں ہے پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت ردی ہے اگرچہ تمام بدن میں عرق برآمد ہو عرق شائع جو منتشر ہو تمام بدن میں اگر ابتدائے مرض میں برآمد ہو ردی ہے کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے مگر اسلئے کہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جو بارش کثیر میں ہوتی ہے اسوقت عرق میں باوجود برودت کے اسکی رداءت بہ نسبت اس عرق کی رداءت کے جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط سے پیدا ہو بہت کم ہے اکثر ابتداء عرق کی ہو کر بعد ازاں تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ میں طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے پھریری عارض ہو بہتر نہیں ہے بلکہ ردی ہے اسواسطے کہ اقشعرار کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہے جو موذی ہو بدن میں اور عرق کا برآمد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ خلط ردی سے جسقدر بیس شے تھی کہ اس کی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے وہ منتشر ہو گئی اور اسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہو گیا اور یہ عرق یا تشویرہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیر ہے ایسا نہیں ہے کہ محض استفراغ عرق سے اسکا تحلل ہو جائے۔ جسوقت قوت اور نبض میں ضعف پیدا ہو اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برآمد ہو یہ علامت زبون ہے پھر اگر نبض ساقط ہو جائے موت واقع ہوگی۔ عرق بہتر جس کے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے جو بروز بحران واقع ہو اور تمام بدن میں برآمد ہو اور بہت سا نکلے اور بعد برآمد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہو اور اُسکے قریب جو وقت اور حیلے میں وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن میں برآمد نہ ہو مگر اُسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو خلاصہ یہ کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اُسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور یا انحطاط ہو اور جو چیز ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اُس کی قوت و ضعف اور جو کیفیت بعد برآمد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور انھیں امور پر مدار حکم کا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص مرض سے نقیہ ہوتا ہے اُسکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے بحبت لقا یائے مواد کے اور اگر نبض ضعیف اُس کی کیجائے کچھ قباحت نہیں علامات جو نبض کی جہت سے ماخوذ ہیں نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت میں خواہ جس نبض کی موجب زیادہ ہو ردی ہے اور غزالی بر وقت ضعف کے ردی ہے خلاف نبض کا جسمیں انقطاع شدید ہو اور حرکات ضعیف ہو کر بدنا کہ اس ضعف کا ایک نبض واحد سے جو نہایت قوی ہو اسطرح پر ہو کہ یہ نبض قوی متصل اور نبض قوی سے نہ ہو بلکہ اوقات بعیدہ میں یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف بہ نہایت ردی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر بائیں طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور معہذا ضعف بھی ہو دلیل ردی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیوں کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی ہے حالانکہ وہ مریض نہیں ہوتے لہذا اُس کی شناخت بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا احکام نکسیر پھوٹنے کے سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگر جسمیں حرارت غالب ہو اور اورام جو زیر شراسیف واقع ہوں ان سب کا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے۔ سرسام کے رعاف میں کسی نتھنے کی تخصیص کی ضرورت نہیں ہے ہاں اور جو ورم ہے اُسمیں رعاف اُسی نتھنے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے سیدھ میں اور قریب پڑے۔ اور حمیات محرقہ میں بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہیں ہے۔ اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور ذات الجنب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہے۔ اور حب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہے اسلئے رعاف نافع اُس میں وہی ہے جو ایام انذار یعنی طاق ایام میں مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور نشر ہے جو چھٹے روز واقع ہوتا ہے۔ مگر تیسرے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور پانچویں اور ساتویں اور نویں روز چھینک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید بہبودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہو جائے کہ رعاف شدید نہ ہوگا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہو بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کی کرنی چاہیے۔ اسطرح کہ آب گرم سر پر ڈالیں اور تکمید کریں جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہے تب سردی کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہے خواہ محجمہ خواہ اسفنج بر اُس طرف جس نتھنے سے رعاف جاری ہو لگائیں گے تاکہ امالہ قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو طرف جانب مرض کے واقع ہو اور جانب مخالف کا رعاف بقدر اچھا نہیں ہے مناسب و لائق تر اور الائم سے رعاف کے وہ ہیں کہ جو ناف سے اوپر ہوں خواہ سینہ اور سر کے قریب ہوں اور دم طبعی اور جو دم صلب اور سخت کہ قریب تجمد کے پہونچا ہو اور بہت گاڑھا کا ہو گیا ہو اسمیں امید ورم پڑنے اور عیب جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اسکا نہیں ہوتا۔ سوا اور کسی قسم کا بحران۔ ایضاً جو ورم بارد کہ دماغ میں ہو اور ذات الریہ میں بحران بذریعہ رعاف کے نہیں ہوتا۔ **دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہیں** رعاف قلیل برا ہے اور اکثر ردی رعاف وہی ہے جسمیں خون سیاہ برآمد ہو اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصاً صاحب سرخی میں جبکہ ہو جو رعاف جو دھوپ میں واقع ہو دلالت [illegible] بحران پر کرے گا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنوں میں واقع ہو **دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہیں** چھینک اگر زمانہ منتہی میں آئے بہتر ہے اور اوائل مرض میں چھینک دلالت زکام کی ہے یا کسی خلط لذاع پر **احکام براز کے** کتاب اول یعنی فن کلیات میں گفتار عام نسبت براز کے باختصار ہو چکی ہے اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب براز کے کرنا ضرور ہے اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برآمد ہوتا ہے اسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہیں ہوتا **علامات ماخوذہ براز سے** اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جن کے رنگ مختلف ہوں دو وقت بہت اچھے ہے اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد نضج کے براز بحران جید واقع ہو اور اسمیں علامات محمودہ بھی پائی جائیں۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلف کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونوں صورتوں میں اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر دلالت ہوتی اور امید بہتری کی جاتی ہے سوائے دونوں وقت کے اور سب اوقات میں اختلاف لون براز احتراق اور ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ براز منتعفن جو مشابہ براز لڑکوں کے اور بصورت اُس براز کے ہو جو بوقت دلالت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنے فضول براز کی دفع کرتے ہیں الغرض ایسا براز ردی ہے۔ زرد براز جس پر صفراویت غالب ہو اوائل مرض میں دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر میں جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور دلیل جید ہے کہ براز مراری بکثرت نکلے اور مرض میں خفت حاصل نہ ہو علامت ردی ہے اسہال کثیر بعد علامت ردی کے اور بعد سقوط قوت کے اسکے اُس سے خفت مرض میں پیدا نہ ہو دلیل موت کی ہے اگرچہ حمی منقلع بھی ہو یعنی ایسے براز کی رداءت مخصوص حمی لازمہ سے نہیں ہے جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چرب چیز کا استعمال نہوا ہو ذوبان اور اعضائے اصلی کے پگھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مہلک نہیں ہے اسلیے کہ دسومت کبھی پگھلنے سے بھی براز میں پیدا ہوتی ہے اور جسوقت براز میں کوئی شے مثل صدید یعنی پیپ کے ظاہر ہو اور زردی پراگندہ ہو جائے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حادہ میں ہوتے ہیں ایسا براز مہلک ہے جس اسہال کے براز میں گرد براز کے ایک شے رقیق بیٹھ جائے۔ دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ لذع اسمیں ہوتا ہے اور براز بہت جلد برآمد ہوتا ہے اور کبھی تنہا بھی صدید بدون آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہرحال ردی ہوتا ہے جسوقت براز میں چھلکے ترس کے ایسے برآمد ہوں جمیع امراض میں ایسا براز مہلک ہوتا ہے **بیان احکام جو تے سے متعلق ہیں۔** تے کا بیان بھی کتاب اول یعنی فن کلیات میں ہو چکا مگر اس مقام پر بھی بعض احکام تے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدیدہ کا ذکر ضرور ہے بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہوں۔ تے فائدہ مند وہی ہے جو مرکب خلط بلغم اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

صفرا سے ہو اور شکی دونوں میں خوب تیز سرخ ہو اور بہت غلیظ القوام نہ ہو اور جسقدر رنگ سرخ میں ایک ہی خلط کی ہو اُسیقدر زبون ہے اسلیئے کہ محض
صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر علامات جو رنگ سے ماخوذ ہیں جسکا رنگ خلاف عادت رنگ کے
رنگ کے مثلاً رنگ کے کا سپیدانی ہو خواہ زرد ہو ایسی رنگ زردی ہے اور خلاف رنگ کے عادی کی یہ رنگ ہیں جیسے سبز خواہ کراثی خصوصاً اگر
امتن میں ... ہو خواہ چغندر کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب بدتر رنگ زنگاری اور سیاہ بالخصوص۔ اگر رنگ کے ہمراہ مریض کے بدن
میں تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر اسکی قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقائے حیات کی اُمید ہو سکتی ہے لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے
کہ رنگ کے کا کسی شے ماکول کی وجہ سے سبز خواہ سیاہ نہ ہوا ہو۔ اگر ایک مرتبہ ... کرنے میں یہ سب الوان مختلف بر آمد ہوں وہ نہایت
ردی ہے بد ہونے ہر طرح کی ردی ہو اور خالص ایک خلط کی رنگ بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہیں**
ہمنے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول میں جہاں بیان اعراض کا ہو بیان کر دیئے ہیں اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ انکے
اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہیں مذکور ہوتے ہیں پہلے ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر بول میں علامات نضج کے پائے جائیں خواہ نضج قوی کے علامات
مفقود ہوں فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہیں ہے اسلیئے کہ اکثر ایسی صورت میں مریض کو خلاصی کبھی اور استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع
ہو ہو جاتا ہے کہ اس استفراغ سے اخلاط پختہ اور خام سب نکل جاتے ہیں اور کبھی تحلل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران
بذریعہ اخراج کے واقع ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط میں حرارت شدید نہ ہو مگر باین ہمہ ظاہر نہ ہونا نضج کا بول میں اکثر علامات ردی ہے اور دلالت
کرتا ہے قوت پر مرض کے اسکثر دلالت اسکی یہ ہے کہ مرض میں طول ضرور ہوگا۔ اسیطرح جو بول برنگ صحیح آدمی کے حالت مرض میں باقی رہے اور چار دن
زمانہ ابتدا تا انحطاط اسی حالت میں ملتد رہائیں جو بول زمانہ تزید مرض میں متغیر ہو جائے اور تغیر اسکا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت اسلم ہے کبھی بول امراض
وبائی میں جودت اور قوام اور لون اور رسوب میں طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب ہلاکت پہونچ جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات
بیمار کے بول ردی ہوتے ہیں قوام اور لون اور رسوب میں ونیز دیگر علامات رداءت بول سے ظاہر ہوتے ہیں مگر سبب اس خرابی کا رفع بحرانی ہوتا
ہے خصوصاً امراض حادہ میں جو بسبب جگر اور نواحی بول کے پیدا ہوں **علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہیں** جو شخص ایک مرتبہ
تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور ایک مرتبہ حبس بول اُسے عارض ہو یہ علامات بد ہو اور حمیات حادہ میں اس علامت کو دلالت ہوتی
ہے کہ طبیعت کو ساتھ مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول محتبس ہو جاتے ہیں اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج
فضول بذریعہ بول کے کرتی ہے اسیطرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت میں غلاظت مادہ پر دلیل ہے اور یہ کہ مادہ بدشواری نضج کو
قبول کریگا پس اگر حمیات حادہ نہ ہوں بلکہ خفیف حمیات ہوں ایسی کیفیت بول کی منذر طول مرض ہوتی ہے **علامات جو بول کے رقیق ہونے
سے ماخوذ ہیں** ۔ رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اُسوقت پیاس ہر وقت معلوم ہوا کرتی ہے اور لحظہ لحظہ پیشاب
ہوا کرتا ہے اور آسانی رفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہے جو خروج مادہ کو مانع ہو اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ
کے اور ایسے وقت میں خروج بول کا بسہولت نہیں ہوتا اور رقت میں خرابی بہ نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رقیق امراض حادہ میں چند روز
رہے رہے آئے احتمال اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول یکساں رہے موت سریع پر دلالت کریگا اسلیئے کہ مواد حملہ آور
دماغ پر ہوتے ہیں پس اپنے افعال سے معطل ہو جاتا ہے اگر بول میں غلاظت پیدا ہو مگر مرض میں خفت حاصل ہو اکثر یہ غلظ بوجہ پگھلنے اعضاء کے ہوگا
اگر بول سپید اور بکثرت خارج ہو زمانہ تزید حمی میں یعنی زمانہ صعود کی میں نہ صعود لذت واقعہ میں تو یہ رنگ اور کثرت بول اورام اعضائے زیرین پر

دلالت کریگا قوام بول مین بحث مفصلاً بندہ مین کیجاتی ہے اور جداگانہ اُسکا بیان ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رقت قوام بول شاہد بول سیاہ اور
سرخ کے ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو دو صورت سے خالی نہ ہوگا یا کوئی شے مطعوم اور مشروب بسبب اس رنگ کی ہو خواہ جو خلط
کہ اُسکا رنگ بول مین ہے اسقدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے صبغ ہوا ہے اسلئے کہ اگر اُسکے مقدار مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا علامات
جو بول غلیظ القوام وکدر ہونے سے ماخوذ ہین جسوقت بول رقیق تھی بالازمہ مین غلیظ ہو جائے اور علامات جیدہ موجود ہون بحران مرض کا بذریعہ
عرق ہوگا اور علامات جیدہ نہ ہون اور تپ مین احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد مین ہے بول غلیظ کا صاف ہو جانا قبل بحران
کے علامات جیدہ نہین ہے اسلئے کہ یہ امر جس مادہ پر دلیل ہو نیز اس بات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہے بول غلیظ یا کدورت جسمین کوئی شے
تہ نشین نہ ہو اور اس مین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہ ہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کے اور ضعف حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے
یعنی حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج مادہ کا نہین کرسکتی اور یہ علامات ردی ہے بول غلیظ سے خصوصاً بروز چہارم پیشتر بحران حیات اعیائی
وغیرہ کا ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین** بول سپید حمی حادہ مین سیلان مادہ
کو مخالف جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہے پس اکثر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اُسوقت درد سر اور سرسام پیدا ہوتا ہے
اور اکثر بطرف احشا کے رجوع کرتا ہے اسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامت سلامت کی موجود ہو کہ تو اُسکا اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہوگا
اور اکثر اخراج اُسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر علامت قے کی نہ ہو اور اسوقت تشنج اور خراش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید
اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اُسکے کدورت اور غلاظت پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی ہے تشنج اور موت پر دلیل ہے **علامات جو ماخوذ
ہین بروقت سیاہ ہونے بول کے حمیات مین** ۔ ہر وقت بول سیاہ سے امراض حادہ مین حکم ہلاکت مریض کا صحیح نہین ہے اگر بول سیاہ بذات
خود علامت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کے دیگر علامات ردی بھی موجود ہون مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ ہر جنس کے
مادہ کو مستفرغ کرسکے اور اس بول کے بعد خفت اور استراحت حاصل ہو جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث خواہ حیض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی
استفراغ کرتی ہین اسلئے بول سیاہ عورات مین اسلم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بول سیاہ جسقدر مقدار مین کم ہو اُسیقدر بُرا ہے کہ دلالت
فنائے رطوبت پر کرتا ہے ایضاً جسقدر بول سیاہ امراض مین غلیظ ہو بُرا ہے اگر بول سیاہ مائل برقت اور لطافت ہو اور اُسمین ثفل معلق ہو یعنی وسط
مین ٹھہرا ہے اور بو اُسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول مین بامراض حادہ کے ہو درد سر اور اختلاط عقل کی خبر دیگا علاوہ اسکے ایسے بول سیاہ کا یہ ہو کہ رعاف
خون سیاہ پر دلالت کرتا ہے اسلئے کہ مادہ تیز اور غالب ہو اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے برآمد ہوتا ہے بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم ہو اور نہ
بافراط ہو اور بطرف عضل اور مسام کے دفع ہو اور عرق سے پہلے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اس بول سیاہ کے ہمراہ جسمین کوئی شے گول اور مدور ہو (عدم
رائحہ یعنی مطلق کسی قسم کی بو نہ ہو اور تلذ جسمین ہین اور ورم شراسیف کے نیچے اور عرق بارد موت مریض پر دلیل ہے اور اسطرح کا تمدد شراسیف مین تشنج پر
اور اسطرح کا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے بول رقیق بالائی جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کے طول مرض پر اور بوجہ سواد کے ردائت پر دلالت کرتا
ہے ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کے برآمد ہو اور اُسے خواہش طعام کی ہو فوراً مرجائے گا ۔ بول سیاہ رقیق جسوقت سطحین اشتعد
ہو جائے اور غلاظت بھی نمودار ہو اور باینہمہ راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلئے کہ یہ تغیر اور استحالہ جو رقت کو
بطرف غلظ کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہے اور نقصان حرارت اور درستی ہضم کے ہمراہ
خواہ اُن سکے ابحنت اغراض کی وجہ ہو اور یہان مفروض ہو کہ خفت نہین ہوتی اسلئے کوئی مادہ جگر مین ضرور ایسا جائے گیر ہوا ہو کہ اسکا تنقیہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہین ہوسکتا اور بوجہ اسکے سدہ واقع ہوئے ہین بلکہ اگر یہ مادہ باحدت ہو بہت جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا۔ رہا بول سیاہ جو حمیات حادہ مین تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین خارج ہو اور اُسکے ہمراہ درد سر و دوران بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے مگر عورات مین یہ بول بہ نسبت مردون کے اسلم ہوتا ہے علامات ماخوذہ حمرت بول سے امراض حادہ مین جسوقت بول سُرخ مین رقت ہو اور دیگر علامات اچھے اُسکے ساتھ پائے جائین بحران کے جلد واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے مگر ہر حال مین التہاب شدید پر دلالت کی ضرور ہے جب بول مع سُرخی کے مرض حادہ مین رقیق ہو تو اختلاط عقل پر دلیل ہے بول سرخ غلیظ امراض حادہ مین اگر تھوڑا تھوڑا اور متواتر آئے بہتر ہے مگر خطرناک ہے اسلیے کہ ایسا بول حرارت شدیدہ اضطراب پر مشیر ہے طبیعت پہلے [illegible] اگر [illegible] مدد ہو اور ثقل [illegible] ہو دلالت کرے گا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کر دیا خصوصاً حمیات مختلطہ مین۔ محض خون کا پیشاب امراض حادہ مین قاتل ہے اسواسطے کہ امتلائے شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمین تیزی اور غلیان ہو اور ایسے ہی بول سے خوف اُس اختناق کا ہوتا ہے جو بسبب امتلائے تجاویف قلب کے پیدا ہوتا ہے اگر یہ خون بطرف قلب کے متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہے اگر اسکا میلان بطرف دماغ کے ہو جو بول نہایت سُرخ ہو اور حمیات اعیائی ہون اُسمین اگر غلظ پیدا ہو جائے بعد اسکے ثقل بکثرت بالاستیلا ہو جو تہ نشین نہ ہو سکے اور درد سر بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیے کہ مادہ عاصی ہے قبول نضج نہین کرتا اسی جہت سے ابتدا مین غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا اور رسوب بسرعت پیدا نہ ہوا اسکا بحران غالباً بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کے ہوتا ہے فرق اسمین اور بول یرقانی مین یہ ہے کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہین کرتا خلاصہ یہ ہے کہ بول سُرخ جسکا ثقل بھی سرخ ہو نیم خام اور خامی پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سُرخی جسوقت شدید نہ ہو اور مائل بہ کدورت ہو۔ بول اشقر حمی حادہ مین جسوقت مائل بسیاہی یا سپیدی ہو جائے ردی ہے اسلیے کہ سپید ہونا اشقر کا سکی طرف صعود مادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اُسکا تیزی کیفیت مرض پر **علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین** جو رسوب کہ اُسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ پر دلالت کرے ردی ہے اور نہایت ردی وہ رسوب ہے جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہون کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ پر جب قادر ہوئی کہ اجزا چھوٹے ہوئے۔ ملاست یعنی چکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہے بہ نسبت بیاض کے لیکن اکثر جس کے بول مین ثقل چکنا ہو زندہ رہتا ہے اور جسکا ثقل سپید ہو رہا ہے بشرطیکہ ثقل بعض مختلف ہو اور اجزا اُسکے پراگندہ ہون اسلیے کہ قوام کی درستی سے قابلیت دفع ہونے کی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کے ایضاً ملاست ثقل دلالت کرتی ہے کہ خلط مرض سے زیادہ متاثر نہین ہوا ہے جیسے کہ رسوب جید کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائین دلالت کرینگے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب مین زیادہ کیا اور مرض نے اُسمین کچھ فعل نہین کیا رسوب جو بطور کف اور جھاگ کے ہو کہ اُس کی سپیدی مین اجزائے ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بہت ردی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے رسوب خام بھی ردی ہے جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہو ناقص ہے اس رسوب سے جسکی اوپر کی جانب مسطح اور بستہ ہو اور اسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہے اور مرض حاد ہے جس رسوب سے پہلے رقت بول نہ ہو اور ثقل مفقود نہ ہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط مین کثرت ہے مگر اسپر دلالت نہین ہے کہ خلط مین نضج بھی ہے بلکہ نضج اُسوقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آئے اور ابتدا مین بول رقیق ہو اور پہلے رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہوا ہو اور جب تک یہ باتین نہو دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل بکثرت ہے اور مزاج ثقیل ہے اسیطرح رنگ مین زنباری ہونا رسوب کے خیریت اور نضج پر دلالت نہین کرتی اور کبھی زنباری رنگ کی بجہت الم اور شدت حرارت اور گرسنگی کے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بھوک مین رنگ بول کا بڑھ جاتا ہے۔ اور ثقل کم ہو جاتا ہے رسوب سُرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے اور ہمراہ رسوب سُرخ کے حمیات محرقہ مین کرب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سُرخ چالیس دن برابر پایا جائے مرض مین طول

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوگا اور بحران کی تائید ساتھ مع دن حرکت ہوگی ایضاً رسوب سرخ جو متعلق ہوا اور اسکو میلان اوپر کی جانب ہو جس وقت لطیف بول میں پایا جائے امراض حادہ میں خیر اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ سے خوف ہلاکت کا ہے اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہوتا جائے سلامت مریض پر دلیل ہوگا جو رسوب بشکل پارہ گوشت کے حمیات حادہ میں بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اسبات پر دلیل ہے کہ اعضاء سے کٹ کر گرتا ہے اور گردہ سے نہیں۔ اور اگر اس وقت نضج موجود ہو اور تپ ایسی نہ ہو جو اعضا کو گھلاتے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ میں بیان ہوا دلالت کریگا۔ جو رسوب مشابہ مچھلی کے چھلکوں کے سفید اور سخت ہو اور علامات نضج کی نہ ہو اور حمی حادہ ہو دریافت کرنا چاہیے کہ تپ پہلے تھی اور بڑی ہاڈ اور رگوں کو چھیلا ہو اگر یہ باتیں نہ ہوں تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے۔ رسوب نخالی یعنی بشکل بھوسی کے بھی مثانہ کے چھیلنے پر دلالت کرتا ہے اور اس بات پر کہ تپ اندر اور عمق بدن سے نکلتی ہے اور فرق درمیان اس رسوب کے جو شبیہ پوست ماہی کی ہو اور درمیان رسوب نخالی کے یہ ہے کہ نخالی میں باوجود علامات الم مثانہ کے نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہے علامات جن کا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے لون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے اول ان علامات کا جو بول سے مذکور ہوتا ہے بول دہنی وہ بول ہے جسکا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگرچہ ردی ہے لیکن جس وقت اور دلائل سلامت پر دلیل کریں اس بول سے کچھ اندیشہ نہیں۔ ہاں اگر رسوب نہ تھی ہو تو نہایت ردی ہے خلاصہ یہ ہے کہ رسوب خالص تپ میں ردی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ میں زردی اور سرخی ملی ہوئی نظر آ جس وقت زیتی البتہ بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا حکیم رفوس نے دیکھا ہے زیتی میں سب سے بدتر یہ ہے کہ ابتدائے مرض میں ہو اور جس وقت دلائل بروارت کے موجود ہوں اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مرجانے کی خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی کے ساتویں روز جو بول دفعتہً علامات محمودہ سے متغیر ہو علامات ردی کی طرف امراض حادہ میں موت پر دلیل ہے اسلئے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہے جو دفعتہً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو بول دہنی متغیر اختلاط عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلئے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے جس بول میں خون کے خشک ٹکڑے حمی حادہ میں برآمد ہوں اگر اسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامات ردی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت ردی ہے خون کا پیشاب حمی حادہ میں بدون شدت اور احتراق اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور ان رگوں کے جو بنام جداول ملقب ہیں نہیں ہوتا اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت حرارت کے ہوتا ہے۔ بول سپید اور رقیق جسمیں برسینی بھیں اور سحاب یعنی لکہ ابر سا ہو اور اسکا رنگ نہ رہے خطرہ عظیم پر دلالت کرتا ہے اسلئے کہ اسکے دلالت اضطراب اور بشدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے۔ بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق میں بقدر کفایت بیان ہو چکے بول رقیق اشقر ابتدائے حمیات حادہ میں جس وقت متغیر بطرف سپیدی یا اور غلاظ کے ہو جائے بعد اسکے خشک پاتی ہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدن تصعد نکلنا شروع ہو بعد بیداری اور قلق بھی ہو دونوں جانب کے تشنج پر دلیل ہوتا ہے کہ اس کے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات جیدہ ان علامات پر غالب نہ ہوں اسلئے کہ بول اشقر میں رقت بدون غلبہ خلط صفراوی اور حارکے نہیں ہوتی اور اسمیں غلاظت اور زمی بدون صعوبت مرض کے پیدا نہیں ہوتی اور بدون اسکے کہ اضطراب احوال مادہ میں ہو۔ بعض اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو بمقدار میں متغیر ہو نہایت ردی ہے خصوصاً اگر محموم کو مرض عرق النسا کا بھی ہو علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہیں جس وقت وہ مریض جو مبتلا حمی حادہ میں ہے دفع بول تعلیل پر قادر ہو اور بعجلت اخراج بول نہ کر سکے اور بروقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ حرارہ وسیع آلات بول میں نہ ہو اور نبض میں تواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامات ردی ہے اگر حمی دائمی حادہ میں بول کا احتباس ہو جائے اور درد سر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز پر ہے جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف میں رحمکے اعراض میں سکون ہی برآمد ہو دلالت رعاف پر کریگا۔ پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرے گا جو دماغ پر طاری ہوتی ہے اور تپ خفیف اور سبب ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے جہات مین
خارج ہو سبب اسکا ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا نہ ہوگی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک
پہونچے اور اسکی اذیت مین اعضائے عضلی بھی شریک ہون مثل مثانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول مین ہوتے ہین
بول سیاہ اور اسود اور بدبو اور غلیظ اور دُردی ہے اور جو بول کہ جو اسکے نیچے اور تنگ مثل دُخان کے ظاہر ہو بہت جلد ہلاک ہوتا ہے الیضاً جو بول کہ اُسکا
رنگ مثل سیاہ الطمہ کے ہو اور بدبو اُسپر غالب ہو قتال ہے علامات سو یہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ اُن مین سے کون قتال ہے جبوقت
تے اور غش یعنی بیہوشی اور اختلاط عقل مجتمع ہوں یہ علامت قتال ہے جسوقت تنا بر بدن کا لمس مین ہو اور بول مین بھی اختلاف پایا جائے اور
تے اور دست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہوگا کہ طبیعت مبتلائے اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ اُن سب کی مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت
ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کرے گی جسوقت حمی لازم مین برودت ظاہر جسم کی اور سوزش اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی کمجا ہو پس مرض قاتل ہے جسوقت
دانت بجنے لگیں اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب بہلاکت ہوگا اگر بیمار کو دفعۃً اسہال سوداوی عارض ہو اور شکم مین سوزش اور لذع اور الم جو سوزش
پیدا کرتا ہے پیدا ہو اور خفقان اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کی ہے جسوقت پیشانی سے عرق سرد برآمد ہو اور ناخن زرد ہو جائین خواہ سبز
اور سوت مین ناخن کے تغیر پیدا ہو اور زبان مین ورم ہو جائے اور زبان پر خواہ بدن مین کسی اور جگہ شبر غریب یعنی نئے طرح کے دانے پیدا ہون پس موت
قریب ہے جسوقت اطراف شراسیف مین جمع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور یا ین ہمہ آنکھ کی حرکت بڑی ہو خرابی اور دونون حالی کی ضرور تاکید
کرنی چاہیے اسلیئے کہ اختلاج ریاح نافخ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم شدید اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور غش جس مین ضربت
شدید متصل حرکت عظیم کی ہمراہ جنون مرض کے ہوتی ہے پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون جشا تک نہین ہو پہنچتا بلکہ فقط اسکا
مراق مین ہوتا ہے اور یہ ضربان ضرر نہین ہے اگرچہ ورم بھی اسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم با فراط عظیم ہو البتہ اسوقت ضربان مضر ہے اگر یہی حال
ضربان وغیرہ کا میں رونگ برابر ہے اور ورم اور تپ مین تسکین پیدا نہ ہو ظاہر ہے ورم پھٹ کر خون جاری ہوگا اور نشتر اس اذیت سے مریض کو نجات
اس طرح ہوتی ہے کہ بول بکثرت برآمد ہوتا ہے اور مادہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہے اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف خصوصاً پاؤن کی طرف
دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے ہیں جسوقت ان مریضا کو نفس متواتر اور غشی عارض ہو پس قریب موت ہو پہنچے ہین اور چار گھنٹہ
سے زیادہ نہین جی سکتے جسوقت کوئی شخص جو حمی محرقہ مین گرفتار ہو اور دفعۃً خفت اور سکون حرارت مین بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ نہ کسی
طرح کا استفراغ ظاہر ہو اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا ظاہر ہو اور نہ ہوائے گرم سے بطرف ہوائے سرد کے ایک ہی شہر
خواہ دوسرے شہر مین گیا ہو اور ایسے نبض کی سرعت فرو ہوجائے اور سکون پیدا ہو جائے حکم اسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیئے جسوقت کوئی مریض
تپ مین مبتلا ہو اور دفعۃً اسکا قلب پھڑکنے لگے اور قبض شکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مرجائیگا جو کوئی مرض گرم
مین مبتلا ہے اور پہلے اسکا بول اشقر لطیف ہوتا ہو بعد ازان غلیظ ہو جائے اور اجزا مین پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہو اور رنگ بول کا
سپید ہو اور ایسا ہی متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدھے کا پیشاب ہے اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی
ہو پہلے اُسکے بدن کی دونون جانب مین تمدد ظاہر ہوگا بعد ازان مرجائے گا۔ کہتے ہین کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر مری یعنی آبکامہ جو دوا
مرکب ہے اُسکے مانند ہو جائے اور اُسپر کف بھی نمودار ہو بعد ازان ناک سے دونون طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت بد ہے اور ردی ہے بہت
بعض ایسے علامات سو یہ جو براہ تجربہ اطبانے ذکر کیئے ہین اور قیاسی دلائل سے اُنکا اثبات بہت دشوار ہے ہو سکتا ہے از انجملہ یہ ہے کہ جب

HAKEEM SHOUKAT ALI

کسی آدمی کی ورید شریانی پر جو گردن مین ہے ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برآمد ہو اور اُسکے ہمراہ سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہون اور تیز چیزون کے کھانے کی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مر جائے گا۔ یہ بھی کہتے ہین اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سُرخ اور سخت پیدا ہو اور اُس کی آنکھون مین خارش بشدت پیدا ہو چوتھے روز مر جائے گا از انجملہ جس شخص کے جسم مین دانے مثل مسور کے اُس کی آنکھ کے نیچے برآمد ہو دسوین روز مر جائے گا اور یہ مرض شیرینی کو بہت دوست رکھے گا او خصوص حلوائے شیرین کو کہتے ہین کو مرض شدید کوئی کیون نہ ہو اگر دفعۃً عارض ہو اور اُسکے بعد تپ یا خلفہ عارض ہو دلیل موت کی ہے کہتے ہین جس وقت محموم خواہ اور کسی مریض کو اورام یا قرحہ زرم عارض ہون ابدال اُس کی عقل زائل ہو جائے مر جائے گا۔ کہتے ہین جب کسی آدمی کے بدن مین خواہ چہرے مین ترمل لینے ڈھیلا پن عارض ہو اور آنکھین بے رونق ہو اور اوائل مرض مین مریض کے ناک مین کھجلی پیدا ہو دوسرے روز مر جائے گا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہین کہ اگر کسی شخص کے زانو پر مثل نخود کے دانے گول اور سیاہ پیدا ہون اور اُسکے گرد سُرخی بھی ہو بہت جلد مر جائیگا پچاس روز اُس کی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامات سے موت کی یہ ہو کہ سر اور سینہ نکلے **علامات طول مرض** کے طول مرض یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے خواہ تدبیر مین غلط اور بیقاعدہ کرنے سے اور بہر حال طول مرض مین قوت مدرہ ضعیف ہو جاتا ہے اسلیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی تو بعدہ مین آجاتی ہے علامات طول مرض کے نضج مین دیر اور تاخیر ہونی اُس قسم خاص کے نضج مین جس سے نضج پر استدلال کیا جاتا ہے یا رسوب اور نشین ہونے مین ثقل مین تاخیر ہو جو متعلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ رسوب احمر برآمد ہو۔ ایضاً لاغری بدن اور خصوصاً چہرے کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے اسی طرح اگر مرض حادہ مین حمی عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو اور تنفس سریع متقطع ہون ایسے کہ دُبلے نہ ہو سکین۔ دریافت کرنا چاہیے کہ تحلل ہو اور کم ہوتا ہے اور مرض مین طول ہوگا اگر بحران کے علامات قبل نضج مادہ کے پیدا ہون۔ اور قوت ساقطہ ہو خواہ علامات موت کے پیدا ہون مرض مین طول ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف دلانیوالی چیزین اور آلام جو بروز بحران واقع ہون اور اُن کے ہونے سے کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہین تو مرض مین طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتدائے مرض سے شروع ہون اور آخر مرض مین ظہور ایسے علامات بانکا اچھا ہے اور کثرت سے برآمد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جو قوت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کے لیے حرکت کی ہو اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہو خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہو کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات جید پیدا ہون یا علامات ردی ہمراہ اُن استفراغات کے موجود نہ ہون طول مرض پر دلیل ہون گے۔ اگر رسوب سُرخ چالیس روز تک برابر باقی رہے اور سپید ہو خبر طول کی دیگا تا اینکہ اُس کے بحران اور زوال کے ساتھ ملی ہوگی ابتدائے مرض مین احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کے اوائل مرض مین پائے جائین اُن کی دلالت قوی نہین ہے مثل اُن علامات کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جائین اور طول مرض پر دلیل ہون اگر ایسے علامات جو مرض کی عسرت زوال پر دلیل ہون اور اُن کے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض مین مشتبہ ہو اُسوقت حکم اندازہ مین تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کسقدر تھے اور کسقدر گذر گئے۔ اسلیے ہے اور جو شرط ایام اندازہ کے مذکور ہین اُن کی مراعات کرنی چاہیے اور حال نوبت اور سن اور بدن اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور کمیت اور تقدم و تاخر مین اور اُن کی اوقات مین نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور اُن حمیات کی طول اور قصر مین کہ یہ امور از قسم حرکت ہین خواہ از قسم سکون اور جیسا مناسب بحال حالت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے **علامات اس بات کے کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل**۔ اگر قوت قوی ہو اور مرض مین حدت ہو اور نوبت ہائے مرض مین تزاید ہو مقدار اور کیفیت نوبت کی بڑھتی جائے اور بدن نرم یا فصل ایسی ہو کہ تحریک دہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث نہ ہو اور اسی طرح نضج خواہ عدم نضج کے علامات بالکل اور خوف دلانے والے موجود ہون اور اُن کے ذریعہ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

تعجیل انقضائے مرض خواہ وقوع موت دریافت ہو وہ مرض بذریعہ بحران کے دفع نہ ہوگا اور اگر اشیائے مذکورہ از قسم تنگی قوت اور شدت اور نوائب کم اور کیف میں برعکس سابق ہو علامات طول کے موجود ہوں مرض میں طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلل کی ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلل ہو جائے گا۔

اور اگر بعض امور مقتضی طول کے ہوں اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جائے ایسی صورت میں بحرانات مرض کے ناقص ہوں گے اور ادوارات میں تاخیر از قسم ان کی احتمال ہوگی۔ موت و حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کے کیا جاتا ہے احکام نکس کے

نکس اعادہ دوبارہ واپس آنا مرض اول کا سب سے برا وہ ہے جو بعد ضعف قوت کے ہو کیونکہ اسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کے ہوتے ہیں اگر سوء تدبیر مرض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اس نکس کے جو خود بخود باوصف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ ان خطاؤں کے جو موجب نکس ہوتی ہیں مسخنات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤں کا جن سے اشتہائے طعام اور درستی ہضم کی بہت جلد ہو جائے جیسے گلقند عسلی یا قرص ورد خواہ اور جوارشات جنہیں تسخین زیادہ ہے جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہتا ہے اور اسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ صناعت سے نہ ہو نکس پیدا کرتا ہے

علامات نکس کے جس شخص کی تپ بعد بحران کے بشرطیکہ بحران تام اور جید ہو ٹھہر جائے خصوصاً اگر بحران بذریعہ جدری یا یرقان خواہ بذریعہ جرب کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور پھر تپ میں سکون اور خفت پیدا نہ ہو نکس واقع ہوگا کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہے اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ میں اسطرح کہ غذا ترش ہو جائے خواہ بطرف دخانیت کے مائل ہو اور تہ اسیفہ میں اور نواحی جگر اور طحال میں انتفاخ پیدا ہو اور نوم میں فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک ہو اور پیاس میں شدت ہو اور چہرے پر تہیج زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ علامت نکس کی بہت بڑی ہے اور خصوصاً تہیج اوپر کی پلک میں علی الخصوص جبکہ اس پلک کا ورم اسیطرح اسکا باقی رہنا اگرچہ تہیج چہرہ کا زائل ہو جائے منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نہ کرے اور بوجہ تغلیظ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہ ہو خصوصاً اگر ایسے اعراض ردی روز بروز نمایاں ہوں اور شدت اور بروقت نوبت اس مرض کے جو پہلے تھا ہوا کرے کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہے اگر نبض میں سرعت اور تواتر باقی رہ جائے اور خراجات بحرانی جو برآمد ہو کر اندر کی طرف غائب ہو جائیں اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر اسمیں کسیقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ شقرت یا حمرت سے باقی رہ جائے یا خام ہو کہ نہ اسمیں تعلق ہے اور نہ رسوب۔ ایضاً استدلال بذریعہ بول اسوقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہنچا ہو بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہے بہ نسبت بعض فصول کے جیسے خریف کہ اس میں نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بہ نسبت اور فصلوں کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے ہیں اور انھیں حالت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات و اورام اگر بعد ان کے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہ جائے احشا میں خواہ صرع اور سدر یا درد گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہیں اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہوں مثل رمد چشم وغیرہ اور امراض نفس کے

اسباب موت کے موت کے حدوث کا سبب ایسی شے ہو جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہے خواہ ایسا سبب جو قوی کو متحلل کر دیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے فساد مزاج قلب کی وجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید ہے یا اثر کسی کیفیت میں کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہو جائے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا بوجہ تنگی اور اختناق کے پیدا ہو برسام کے مریض اکثر بوجہ عدم تنفس کے مر جاتے ہیں اسواسطے واجب ہے خیال اس امر کا کہ وہ چت نہ لیٹنے پائیں اور ان کے حلق خشک ہونے پائیں۔

اقسام موت کے جو حمیات میں واقع ہوتے ہیں اور علامات کیفیت موت مریض کے

ازین قبیل کہ موت تو جو بت لئے نوبت میں تپ کے بوقت تزید اور دورہ گرمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات و اورام باطنہ میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

جسوقت انصباب فضول کا طرف باطن کے دفع ہوتا ہے اور ایسے خبیث امراض میں جن سے طبیعت بوجہ خباثت کے گریز کرتی ہے بروقت حرکت علی امراض کے کہ اسوقت قوت اُن امراض کے زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو زیادہ گریز کرتی ہے اور حاصل یہ ہو کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خشک کے ہے علاوہ جیسے بہت سی لکڑی آگ کو بجھا دے از قبیل موت ہو جو تپی نوائب حمی میں بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے تیسری قسم کی موت ہوتی ہے جو زمانہ انحطاط میں پیدا ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص میں ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی میں اور سبب یہ ہو کہ طبیعت زمانہ انحطاط جزئی میں گویا بےخوفی کی حالت میں ہوتی ہے اور حرارت منتشر متفرق ہو کر بوجہ اطمینان قلع مادہ مرض کے حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب میں ہے اور اس کی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات میں تھی) اُس سے جُدا ہوتی ہے اور اسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہے۔ اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعۃً مر جاتے ہیں اور بعض لوگ بتدریج آہستہ آہستہ مرتے ہیں اور کبھی انحطاط میں دور اور قریب بھی ہو جاتا ہو کہ قوت میں استرخا اور تحلل حرارت عزیزی کا ہوتا ہے اس وجہ سے گمان انحطاط حقیقی کا ہوتا ہے مگر نبض دونوں انحطاط کی الگ الگ ہو انحطاط واقعی اور صحیح میں نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی نبض سست رخی اور ڈھیلی ہوتی ہو انحطاط حقیقی میں نبض مستوی اور انحطاط باطل میں مختلف ہوتی ہو اور نظام صحیح سے خارج ہو جاتی ہے اور انحطاط کلی میں مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کے جو خارج سے طاری ہوں نہیں ہوتی اور مریض کا ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہو جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور کبھی ایسے اسباب انحطاط جزئی میں ہوتے ہیں ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تھوڑا سا برآمد ہوتا ہے۔ جو کہ میں آدمی اکثر زمانہ انحطاط میں مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سر اور گردن میں برآمد ہوتا ہے یا فقط سینہ میں اور اگر جلد حالت نزع میں خشک ہو اسوقت موت بعد عرق کے نہ ہوگی اور اگر جلد اسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی۔ اکثر موت جو امراض قتالہ میں ہوتی ہے اسیوقت ہوتی ہے جسوقت بحران جیدا امراض سلیم میں ہوتا ہو مثلاً اگر بحران مرض کا ازواج میں ہوتا تو موت بھی ازواج یعنی جفت میں ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق دنوں میں ہو تو موت بھی افراد میں ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غب لازم میں موت بروقت منتہی نوبت کے ہوتی ہے اور اسوقت ہمراہ مرض کے اعراض ردی پیدا ہوتے ہیں جیسے اختلاط عقل اور شدت کرب و رسات اور ضعف تحمل حمی کا بعد اسکے پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں میں تاریکی اور وجع فواد اور قلق بلغمی تپ کے اول نوبت میں موت واقع ہوتی ہے کہ بدن میں گرمی پیدا نہیں ہوتی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات و کسل میں اشتداد و خلاصہ یہ کہ اس تپ میں جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہو موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا اور موت زمانہ تزید میں جو ظاہر ہو اور محقق ابھی بحد منتہی نہیں ہو چکا ہے کبھی کبھی واقع ہوتی ہے اگر علامات موت کے وقت ابتدا بغور اور تامل دیکھے جائیں انھیں دلائل کی نظر سے جو ہم بیان کر چکے اور نہ پائے جائیں پھر کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اور اگر پائے جائیں حکم و توقع موت کا کرنا چاہیے۔ پھر اگر باوجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات ردی بھی پائے جائیں موت کے اسباب رنجیدگی زیادہ کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ علامات اس حکم ظنی کے تقویت کرینگے اکثر اگر نوائب افرادی ہوں ساتویں روز مر جائے گا اور نوائب ازواج ہوں چھٹے دن خصوصاً اگر مرض کی حرکت سریع ہو **علامات موت کے بغیر بحران کے** ضعف قوت میں پیدا ہونا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہونا اور علامات نضج میں تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت اسکی بطی ہو کہ ہرواحدان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع ہوگی اور اگر یہ سب مجتمع ہوں ملالت زیادہ ہوگی **بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ لوگوں کو لاحق ہوں** ناقہین یعنی وہ لوگ جو بیماری سے صحیح ہوں مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگوں کو نکس مرض میسر ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ بالا نکس پائے جائیں اور کبھی اُن کی قوت شدید ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

ضعیف ہو جاتی ہے اگر تدبیر مناسب بحال ان کے جیسے ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں کیجائے اور یہ بھی ایک امر ان کو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ ان کو نہیں پہونچتا اور نہ اُن کے بدن میں طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات اُن کے بدن میں اکثر پیدا ہوتے ہیں اگر تنقیہ اُن کے بدن کا بخوبی ہوا ہو ان اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی اُن کے بدن کے بعض اعضا میں فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی اُن کو ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں جو بہ نسبت امراض سابقہ کے ضد او متصور ہوتے ہیں اگر تدبیر بالضد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج اور تفریح بارد اور سکتہ اور صرع اور صداع لازم اور تشقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہو اگر طبیب میں مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہو گئی ہو اور اکثر خارش اُن کے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور نیم گرم پانی میں نہانے سے زائل ہو جاتی ہے اور اُن کے بال اکثر سپید ہو جاتے ہیں اسلیے کہ بوجہ کثرت حرص اور آز کے غذا کا شعور اُن میں باقی نہیں رہتا اور رطوبت عزیزی جو بالوں کو سیاہ باقی رکھتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہو جاتی ہے پھر جب اُن کی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہو جاتے ہیں جیسے کھیتی خشک ہونے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے تدبیر ضعیف لوگوں کے واسطے ناقہ کی تدبیر میں نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شے کا استعمال بہ نرمی کیا جائے اور کوئی غذائے ثقیل اُس کے بدن پر وارد نہ کی جائے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اُس کی تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہیں حتی کہ سخت آوازیں وغیرہ سے بھی اُس کی حفاظت ضرور ہے اور بتدریج ریاضت معتدل تک اُسکو پہونچانا چاہیے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت اُس کو نافع ہو اور بہت سود مند ہے اور ایسی تدبیر میں مشغول ہوں کہ خون اُسکے بدن میں زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ ایسے حال پر چھوڑ دیں کہ فرحت اور سرور میں بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھیں شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور رقیق ہو سب سے زیادہ وہ تمام زیادہ قابل ممانعت کے ہے۔ توسیع غذا میں جسکا بحران پوشیدہ ہوا تھا یعنی حالت مرض میں جو بحرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص عکس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے افراط غذا خواہ اغذیہ ثقیل سے اُسکو باز رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت میں ہوتا ہے مناسب ہو کہ اسہال لطیف سے اسکے مادہ کا اخراج کریں خصوصاً اگر براز میں غلبہ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ اور قوام کی طرف مائل ہو جس خلط سے تپ اسکے بدن میں پیدا ہوئی تھی اور اشتہائے طعام میں خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہو ناقہ کو ہر ایک تعب سے راحت دینی چاہیے اور اسکی قوت بڑھانی چاہیے مگر بہ نرمی بعد ازاں استفراغ کرنا چاہیے اور کبھی احتیاج مسہل اور تقویت کی ساتھ ہی ہوتی ہے تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہے بلکہ غذائے دوائی جو مسہل ہو جیسے شربت دینار اور گلقند وغیرہ سے کیجاتی ہو یا اسمیں قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کریں جو مسہل ہوں اور غذائے دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض کے ہوں جیسے آلو بخارا اور تمر ہندی شیر خشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کیواسطے اور کبھی ادرار بول سے منتفع ہوتے ہیں کہ نقوہ اور اسکے عروق کا تنقیہ ہو جاتا ہو اور کبھی یہ فعل ادرات مشہورہ سے حاصل ہو جاتا ہے جیسے خیارین گوکھرو وغیرہ فصد کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی ہے اور خون کے اخراج سے بسبب پرداشت مگر کبھی اس کی بھی ضرورت ہو جاتی ہے اور اگر امتلاخ سحنہ اور پھولنا رگوں کا دلیل ہوتا ہو اور دیگر علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہیں خصوصاً اگر تپ کا کسی قدر بقیہ معلوم ہو کہ رگوں میں اُسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہے اور جو منہ میں چھپا برآمد ہوں کبھی طبیب کو حاجت فصد محسوس ہوتی ہے بنظر رداءت خون کے کہ اُسمیں کسیقدر خاکستر اخلاط ردی کی باقی رہ جاتی ہے اسوقت جب اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر سے سرفو ہوجتی ہے مگر یہ تدبیر میں مناسب یہ ہو کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ حقنہ وغیرہ کے کیا جائے اسمیں رفق اور نرمی ملحوظ رہے اور ناقہ کو کوئی تحریک کی جائے دن کو سونا بھی ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ اُن کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بدن کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور کبھی سود مند بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت عزیزی میں انتعاش اور جبر داری پیدا کرتی ہے اور جس ناقہ کو نیند مفید نہیں ہوتی اکثر اُسکے بدن میں تپ ہوتی ہو اسلیئے کہ مادہ میں خامی پیدا ہوتی ہے اور حرارت عزیزی میں کسر قوت پیدا ہوتی ہے مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ ناقہ میں خواہ اُن کے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہوں کہ نہ ہوں یہی ہو کہ جو تدبیر غذائی نسبت اُن کی حالت مرض میں جاری رہی ہو شل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہو کہ بعد صحت کے جو روز بحران حالت نقاہت میں آنے والا ہے اسدن تک تدبیر غذائے وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اُس روز کے افزائش غذا میں ایسی کیجائے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو اور جو ناقہ کہ اُسکا بدن بخوبی اخلاط سے پاک ہو اور نیز وہ شخص جس کی تپ سلیم تھی اور دردی نہ تھی اُسکے حق میں یہی بہتر ہے کہ لطیف تدبیر نکل جائے ورنہ اُسکے بدن میں کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی اور اُسکا حال ابتر ہو جائے گا اور جو شخص لاغر اور نحیف ہو گیا ہو بہت جلد اُسکو فربہی اور خوشحالی کی طرف لانا چاہیئے اسلیئے کہ قوت اُس کی باقی ہے اور جسکا بدن پاک نہ ہو اُس کی تدبیر فربہی دیر میں کرنی چاہیئے اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ نہ ہو اسکے معدہ میں امتلا موجود ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نہ کرسکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہو اور جسقدر اُس کی طبیعت قابل قبول غذا کی ہو اُس سے زیادہ کھا کر قادر اُسکے ہضم پر نہیں ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اُس کے بدن میں پھیلتی ہے یا اُسکے بدن میں اخلاط کثیر موجود ہیں کہ طبیعت اُنکی تدبیر میں مصروف ہو اسلیئے ہضم کی طرف توجہ نہیں ہوتی ہے یا اُسکے معدہ کی قوت ساقط ہو گئی خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت عزیزی ساقط ہو گئی پس غذا میں تغیر بخوبی نہیں کرتی کہ جس سے طبیعت اسمیں امتیاز کرسکے اور ایسے لوگ اگر اول صحت میں خواہش طعام کی کرتے ہیں آخر آخر انکا حال یہ ہوتا ہے کہ اُن کی اشتہا ساقط ہو جاتی ہے ہو اسطے کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کی روز بروز بڑھتی جاتی ہے اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہو جائے یہ بات بہت خوب ہے اس سے کہ پہلے اشتہا زائد ہو اور پھر کم ہو جائے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکساں رہے اور باوجود تغذیہ کے بدن میں تغیر بجانب تیست اور فربہی کی نہ ہو پس قوت اشتہا کی اور قوت آلہ اشتہا یعنی عصب کی جو کہ سبد رحس سے طرف فم معدہ کے آیا ہے ساقط نہیں ہو بلکہ صحیح ہو مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنی قعر معدہ کی ساقط ہے اور ضعیف ہو۔ مناسب یہ ہو کہ ناقہ کو بتدریج گوشت تیہو اور چوزہائے مرغ سے گوشت جدی یعنی بچہ گاؤ کا کھلائیں اور عادت پر اس شخص کو مقدار خواہ مرغوب غذا میں نہ آنے دیں جب تک کہ عروق میں بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ اسمیں بس عروق کا باقی ہو سکنجبین سے کبھی تنج اسکا پیدا ہوتا ہے بجہت ضعف امعا کے ایسی اور ترش چیزوں کے استعمال سے منجملہ تدبیر ناقہین ایک یہ بھی ہو کہ اُن کو ہوائے مخالف مرض کی طرف لیجائیں بہ نسبت اُس ہوا کے جہاں ان کو مرض لاحق ہوا تھا منجملہ تدبیر ناقہین کے رعایت اس چیز کی ہر وقت رکھنی ہے جسکا خوف عود مرض اس مرض سے ہوا تھا تاکہ جس چیز سے اُن کی ضرورت ہو اُسکا مقابلہ ناقہ نہ کرسکے جیسے صاحب برسام کو خون خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہو کہ بعد زوال مرض کے بھی خیال رکھیں کہ اُسکے سینہ میں خشونت پیدا نہ ہو۔ حمام میں ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہیئے کہ اُسکا کم ضعیف بھی متحمل ہو جائے اگر حمام میں جا کر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت برآمد ہو بسبب کہ اُس کے بدن میں کثرت فضول کی ہے استرے سے بال زائل کرنا زمانہ نقاہت میں بھی مضر ہے جیسا باب حیات میں مذکور ہوا ہے تغذیہ ناقہ کا واجب ہو کہ غذا ناقہ کی کیفیت میں ایسی ہو کہ اُسکا کیموس جید بنے اور بسہولت ہضم ہو جائے اور بھوک پر اسکو صبر کرانا ضرور ہو اور پیاس کا روکنا نہ چاہیئے اکثر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہو کہ غذا کا مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تاکہ بقیہ اثر مرض کو برطرف کرے اور احتیاطاً بھی ایسی غذا دینے کو مقتضی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اور تیل غذا سے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہے اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہے اور غذائے غلیظ اور کثیف اُسکے مخالف ہیں طعام کی قسم سے ہوں خواہ شراب کے قسم سے۔ سرد چیزیں ناقہ کو ہرگز نہ دینی چاہیئیں جب تک بوجہ بقیہ حرارت کے ضرورت داعی نہ ہو بلکہ اُسکی تدبیر حرارت اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

برودت مین معتدل سے کرنی واجب ہے جسمین حرارت لطیف مع رطوبت کے ہو اور قبول اُسکا معدہ پر آسان ہو اور روئے ہضم کے اور مقدار مین اُس کی غذا
اسقدر ہو جسے بخوبی ہضم کرسکے اور ہماسے اُسکا انفصال اچھی طرح ممکن ہو اور بتدریج زیادتی مقدار کی ہوتی ہے اگر معدہ مین ثقل پیدا نہ ہو اور نہ قراقر
خواہش انحدار اور دیر مین ہضم ہونا پیدا ہو اور اگر ان مین سے کوئی چیز ہو یں اور ناپسند معلوم ہو مقدار کم کر دینی چاہیے اگر دفعۃً امتلائے معدہ پیدا ہو اور معدہ مین
تمدد اور کشش معلوم ہو اکثر ایسے وقت مین تپ پیدا ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ دفعۃً کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر اُسمین خطرہ
ہوتا ہے ناقہ کی غذا دینے کا وہ وقت ہو کہ ہوا اُسوقت حرارت اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب اور جاڑون مین دوپہر دن
چڑھے لیکن اگر ضرورت باعث داعی ہو یعنی مثلاً بھوک سے بے طاقت ہو اُسوقت واجب ہے کہ اُس کی غذا کے دو حصے کرین اور تھوڑی تھوڑی کھلائین
جس سے شکم سیر نہ ہو بہت سرد پانی سے ناقہ کو بچانا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر بعض احشا کی حرارت پر گران باری پیدا کرتا ہے اور اکثر موجب تشنج
ہو جاتا ہے اور ہم نے ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مر گیا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اشتہا ناقہ کی کبھی بوجہ ضعف
معدہ کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہے اور اُسکے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے
چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہے اور رنگ بدن اور براز مین جو رقیق اور سپید ہو ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اشتہا کم ہو جاتی ہے کبھی بسبب
امتلائے اخلاط کے تمام بدن اور حدوث تخمہ کے اشتہا مین کمی ہوتی ہے کبھی بسبب ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی کے خواہ محض بوجہ
ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہے کرنی چاہیے مگر رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سکنجبین سفرجلی بہت ہی عمدہ دوا ناقہین کے واسطے ہے خصوصاً جبکہ اُن کی اشتہا ساقط ہو بوجہ ضعف معدہ کے اور چونکہ
سفرجل مقوی معدہ ہے ضرر ریح کا جو سر کہ مین ہے اُس سے امان ہوتی ہے اور اور یہ مقوی معدہ جو بہ نسبت سکنجبین سفرجلی کے گرم ہین جیسے قرص ورد
وغیرہ اُن سے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہے **حرکات مرض کا بیان** اوقات اربعہ مرض کی ابتدا ارجیات مین مفصل بیان ہو چکی اب یہ جاننا چاہیے کہ
حرکات ادوار کے کبھی درشتی مین زیادہ ہوتے ہین یہ بات انتہائے مرض پر دلالت کرتی ہے اور کبھی دور کی حرکت بہ طرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے
انحطاط مرض کی اور رات کو حرکت امراض اور امراض کے اعراض مین شدت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طرف انضاج مادہ کے
زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف سے فارغ ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کے ہوتی ہے **مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے**
بحران کے ابتدائے مرض مین اور اول **حساب بحران کا بیان** بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جا
ہے وہ زمانہ ہے کہ مریض اُسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور ملیلہ حمیات مین دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت سے مریض
صاحب فراش ہوتا ہے اور بستر پر مجبوری پڑ گرتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اُسوقت سے شمار ایام بحران کا کرنا چاہیے ثمرہ
اس نزاع اور اختلاف کا انھین حمیات مین ظاہر ہوتا ہے جو دفعۃً عارض نہ ہون اور جو حمیات کہ دفعۃً عارض ہوتے ہین اُن مین اول وقت پوشیدہ
نہین رہ سکتا ہے جیسے بعض محمومین کی تپ دفعۃً شروع ہو جاتی ہے اور ابتدا تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور تپ سے پہلے وہ مریض ایسا خوشحال
تھا کہ اُسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہین ہوتا تھا اور ناگاہ وہ سو گیا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ اور کسی قسم کا تعب پہونچا اور یکایک تپ آ گئی
لیکن جن تپون مین ہاتھ پاؤن ٹوٹنا خواہ درد سر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ اور قسم کے آثار پہلے شروع ہو کر بعد ازان تپ شروع ہوتی ہے ایسے حمیات
مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہے ہمارے نزدیک بڑے صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہے کہ خاص تپ کے وقت
ابتدا کو اول یوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہے جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتدا اکثر خواہ درد سر

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسہال وغیرہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے جیسا فرقہ اول کہتے ہیں اور اسیطرح صاحب فراش ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہیں ہو سکتا اسلیئے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہیں ہوتے اور تپ موجود بھی ہوتی ہے اگر حاملہ کو بعد از ولادت تپ عارض ہو اور روز ولادت حساب کرنا چاہیئے کہ محض خطا ہوگا اسکے قائل ایک قسم ہیں اور اکثر زنان حاملہ کو تپ بعد دو یکم خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے بیان سبب ایام بحران اور اسکے دوروں کا اکثر لوگ سبب مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورہ سے تجویز کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ قوت ماہتاب کی تمامی رطوبات عالم میں پھیلی ہوئی ہے کہ بذریعہ اسی قوت کے اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہیں نضج ثمرات اور اغذیہ پر بھی قوت قمری معین ہوتی ہے خواہ عدم نضج اور عدم ہضم پر جیسی حرارت ماہتاب کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہیں کہ دریا کے پانی کا جذر اور مد ہر مہینے میں بسبب اختلاف زیادتی نور قمر کے ہوتا ہے اور کیفیت حدوث جذر اور مد کی یہ ہو کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھتا جاتا ہے دریا پانی میں زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہے اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اسیقدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہے تا آنکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جائے اُسوقت اچھلنے مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہے جب ماہتاب پندرہویں تاریخ قمری سے ہر مہینے کے گھٹتا ہو جذر یعنی کشش اسکی پھیلاؤ میں شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھپ جاتا ہے آخر مہینہ کے ایام محاق میں اُسوقت انتہا کو پانی پہونچکر جہاں سے مد شروع ہوا تھا اسقدر کم ہو جاتا ہے اور پھر جب بعد محاق سے نکل کر بشکل ہلال نظر آتا ہے دوسرا مد شروع ہوتا ہے اور یہی سلسلہ جذر اور مد کا پیہم چلا جاتا ہے ملاح اور کشتی کے مسافر اس بات کو بدیہی جانتے ہیں اسیطرح جو لوگ کنارہ بحر اعظم کے ہیں اُن کو اس قول کی تجربی تصدیق ہے اور روزانہ جذر اور مد کا طریقہ بعد ہی جو مفصلاً کتب قدیم میں مذکور ہے دوسرا تجربہ تاثیر نور قمر کا یہ ہو کہ حیوانات کے سروں کا بھیجا بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ چودھویں تاریخ قمری عظم بلاد معمورہ میں جسقدر بھیجا اور دماغ سر میں نکلتا ہے اور تاریخ میں اسقدر نہیں ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہیں وہ اس سے بخوبی آگاہ ہیں تیسرا تجربہ بہ نسبت سرعت نضج اور پختگی پھل درختہائے باردار کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی زمانہ بدر ہونے میں قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہے اور یہ لوگ بھی دعوی کرتے ہیں کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہیں پس ان کے احوال میں ضرور اختلاف ہوتا ہے بنظر اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کے رطوبات کے حالات اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہوں گے بہت شدید زمانہ ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ پر اُس موضع کے پہونچے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان میں ہوا ہو یعنی ایک ستارہ سی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ماہتاب تھا اور کوئی مرض جسم انسان میں پیدا ہو پھر آخر سنبلہ میں ماہتاب ہوا اُسدن نہایت تغیر کذائی کا ظہور ہوگا اور اس سے کم ظہور اشتداد کا اسدن ہو کہ قمر وضع تربیع پر اُس نقطہ کے پہونچے یعنی نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبدا ر تغیر سے اور مقام قمر کے ہو جیسے مثال مفروض میں آخر درجہ ثور کا ٹھہریگا اور یہ خیال الباکا واجب کرتا ہو کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنی تربیع ہو جائے جیسا مثال مذکور میں ہم بیان کر چکے ہیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ دورہ قمر کا ۲۹ ⅓ روز یعنی اُنتیس روز اور تہائی ایک دن کی جو مساوی آٹھ گھنٹے کے تقریباً ہے تمام ہوتا ہے اس میں سے ایام اجتماع یعنی محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ قمر کو ایام محاق میں کچھ تاثیر نہیں ہوتی ہے اور یہ زمانہ تقریباً دو روز اور نصف اور ثلث ایکدن کا ہوتا ہے جو برابر ہے ۲ ⅚ دن کے یعنی دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمینا ہوتا ہے بعد تفریق اس تعداد کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہیگا یعنی ۲۶ ½ اور اُسکا نصف ۱۳ ¼ یعنی سوا تیرہ روز یعنی چودھواں روز بحران ہوا اور اسکا نصف ۶ ⅝ یعنی چھ دن اور پانچ ثمن ایکدن کے یعنی ساتواں روز بحران کا اور اُسکا نصف ۳ ۵/۱۶ یعنی تین دن اور پانچ سولھویں ایکدن کی یعنی چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز چھوٹا سا دورہ اسکا ہو ۔ اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہیں کہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں اور اس حساب میں تھوڑا سا فرق ہے یعنی وہ لوگ دو دن اور آٹھ گھنٹے یعنی تخمیناً ثلث ایک دن کو ایام محاق کے نکال کر ستائیس دن سے تنصیف شروع کرتے ہیں پس اُن کی تنصیف اسطرح پر ہے ستائیس کا نصف ½ ۱۳ اور اُسکا نصف ¾ ۶ اور اُسکا نصف ⅜ ۳ پس حساب اول سے حساب دوم آخر تنصیف میں بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حساب اول میں آخر تنصیف ۵/۱۶ ۳ ہے اور حساب دوم میں ۳/۸ ۳ پس بقاعدہ تفریق کسور چونکہ ۳/۸ = ۶/۱۶ اور ۶/۱۶ - ۵/۱۶ = ۱/۱۶ یعنی سولھواں حساب دوم میں زیادہ ہے لیکن اس دوسری رائے میں کسی قدر تعصب اور اصرار بیجا ہے اسلئے کہ اکثر تیرھویں روز بھی بحران واقع ہوتا ہے اگر ساڑھے تیرہ روز تنصیف اول ٹھہریں تیرھویں روز کبھی بحران ممکن نہو گا چنانچہ آئندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہے اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوئے یہ وہ ازمنہ اور اوقات ہیں کہ اُن میں اختلاف عظیم ظاہر ہوتے ہیں وہی ادوار صغرے کہلاتے ہیں اور ادوار اسابیع بھی انھیں کا نام ہے اور ادوار کبرے خواہ ادوار اربعینیات کہلاتے ہیں جس وقت کوئی مدت ان ایام مذکورہ کے مثلاً چوتھے خواہ ساتویں روز کی شروع ہو یعنی روز بحران کا آئے اور مادہ صالح ہو اور عاصی نہو بر وقت انتہا اُس مدت کے مرض میں کوئی تغیر ایسا ہوگا جو صلاح اور خوشحالی مریض پر شامل ہو اور اگر روز بحران کا آئے اور آثار بحرانی شروع ہوں اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہوں تو تغیر بر وقت اختتام اس مدت یعنی زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اس سے فساد اور ابتری حال مریض کی واضح ہوگی جو امراض خواہ اعراض مزمنہ ہیں اور ایک مہینہ سے زیادہ باقی رہتے ہیں اُن کے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہے اگرچہ اندازہ مقدار کرنا بحران کا ان اوقات مخصوصہ میں ایک مشکل امر ہے اور اس تجربہ میں گنجایش بحث اور شک کی زیادہ ہے اور کوئی دلیل برہانی اسکے ثبوت پر کما ینبغی قائم نہیں ہوسکتی ہے لیکن طبیب کو مناسب ہے کہ جو کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا ہے اسی پر مدار معالجہ اور علاج کا رکھے اور اُسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہو اسلئے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دائرہ صناعت سے باہر نکالتا ہے اور طبعیات خواہ فلسفہ اولیٰ تک لیجاتا ہے بلکہ واجب ہے کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قائل اور معتقد بدلیل تجربہ ہو جائے خواہ مسائل بحران اور تعیین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اسکے دل میں خلجان باقی رہے پس بنظر ضرورت معالجہ کے مصادرات سے اس حکم کو تصور کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اطبا دور اس زمانہ کا نام رکھتے ہیں کہ اگر اسکو دو ثلث کریں حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہو اور پھر جسقدر اُس کی تضعیف کرتے جائیں حاصل تضعیف یوم بحرانی ہوتا جائے اور غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تا کہ آخر میں تضعیف کا حاصل مساوی ساڑھے چھبیس کے ہو جو زمانہ دور قمری بعد نقصان ایام محاق کے فرض کیا گیا ہے پس خیال رہے کہ رابوع اور سابوع سے دیتے ہیں اسلئے کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ اُن کے تضعیف سے بموجب اعتبار ایام بحران ان امراض کے جسکے لائق رابوع اور سابوع ہے ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ رابوع جن امراض کیواسطے لائق ہے جب اُسے دو چند کریں ساتویں دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے دن ہوتا ہے اور اُسکا ساتویں بھی ہوتا ہے اور دوسری تضعیف میں چودھواں روز پیدا ہوگا یہ بھی یوم بحران ہے اور تیسری تضعیف میں اٹھائیسواں روز پیدا ہوتا ہے اور وہ بھی یوم بحران ہے مگر عشرینیات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہے کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے ہو برابر بحران کا دن ہے اور دونوں دورے جو اسابیع اور اسابیع کے ہیں عشرینیات سے اس بات میں کم ہیں کہ پوری تضعیف ہر ایک دورے کی بحران کی نہیں پڑتی اسلئے کہ جو کسر اور جذر صحیح ½ ۳ میں واقع ہوا ہے اُسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت سے تین ہفتہ بیس یوم میں پورے ہوتے ہیں اکیس دن تین ہفتہ کے شمار نہیں ہوتے پس رابوع پہلا پورے چار دن کا معدود ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع ۵/۱۲ ۳ خواہ ۵/۱۲ ہے مگر اُسکی کسر دوسرے دورے میں نکل جاتی ہے کہ وہ ساتواں دن قرار دیا جاتا ہے کیونکہ دو چند ۵/۱۲ ۳ کا = ۸۲/۱۲ = ۱۰/۱۲ ۶ یا) چھ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بحران گیارھویں دن ہوتا ہے کیونکہ ۵/۱۲ ۳ + ۳ = ½ ۱۰ یعنی دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران

میں دورے کے بدلنے کی یہی صورت نکل جاتی ہے اس طرح پر کہ روز یازدہم مشترک سابوع سوم اور چہارم میں شمار کرتے ہیں پس چوتھا بحران بروز چہاردہم ہوتا ہے اور اسوقت ایک کسر مذکورہ کے آخر رابع چہارم روز چہاردہم ہوا اسلئے مقرر کرتے ہیں جسمیں سابوع دوم کا آخر اور رابع چہارم کا متحد ہو جائے اور چودھواں روز بحساب رابع اور سابوع کے ہر طرح سے یوم بحران ٹھہرے پھر چونکہ جبر نقصان تیسرے سابوع کا کرتے ہیں پانچویں بحران بیسویں روز پڑتا ہے اسلئے کہ چوتھا اور گیارھواں روز مشترک شمار کیا گیا ہے اسکے لحاظ سے دو دن ادھر بڑھائے جاتے ہیں ورنہ اٹھارہویں روز پانچواں بحران ہونا چاہیئے توضیح شمار ایام بحران کی یہ ہے ۱ + ۲ + ۳ + ۴ پہلا بحران پھر ۴ + ۵ + ۶ + ۷ دوسرا بحران ہوا اور یہ بحران موصول ہے اسلئے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے اسکے بعد ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بحران ہے اور یہ بحران منفصل ہے یعنی اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جدا ہے پھر ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہے اسلئے کہ روز یازدہم تیسرے اور چوتھے بحران میں مشترک ہے پھر چونکہ اب دو دن مشترک پائے گئے یعنی چوتھا اور گیارھواں لہذا یہ دونوں پانچویں بحران میں اضافہ کیئے گئے اسوجہ سے بحران بیسویں روز پڑتا ہے اور یہ دورہ پنجم بھی منفصل ہے موصول نہیں ہے رابوعات میں بالاتفاق یہی طریقہ جاری ہوا ہے کہ رابوع اول اور دوم موصول ہے اسلئے کہ روز چہارم دونوں میں مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا موصول ہے اسلئے کہ ساتواں روز دونوں میں شمار کیا جاتا ہے پھر جب چودھویں روز سے بڑھکر پانچواں دورہ رابوع کا شمار کیا جائے تو اس میں اطبا کے اختلاف واقع ہے افاضل اطبا مثل بقراط اور جالینوس کے خلاف قاعدہ سابقہ بنظر توافق نسبت مقابلہ کے ابتدا میں پانچویں دورہ کے چودھواں روز موصول قرار دیتے ہیں پس ترتیب اسطرح پر ہوتی ہے کہ سترھواں روز دو رابوعات یعنی پنجم اور ششم میں موصول ہوتا ہے اسلئے کہ چودہ سے بیس تک شمار کرتے ہیں ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷ رابوع پنجم اور پھر ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابوع ششم ہوا اور خلاف قاعدہ یہ ہوا کہ چودھویں روز کو منفصل کرنا چاہیے اسلئے کہ ہر ایک رابوع موصول کے بعد رابوع منفصل پڑھتا چلا آیا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسواں روز تیسرے سابوع کا آخر ہوا اگر تیسرا سابوع منفصل ٹھہرایا جائے اور اگر دوسرا سابوع منفصل لیکر تیسرا موصول قرار دیں بیسواں روز آخر سابوع سوم پڑے گا اور دونوں طرح سے رابوع اور سابوع کے حساب سے بیسواں روز بحران قرار دیا جائے گا پس رابوع ششم اور سابوع سوم کا آخر بیسواں روز ہوگا اسطرح پر کہ سابوع اول اور دوم منفصل شمار کریں اور سابوع سوم موصول ٹھہرائیں اور اکیسواں روز مضاعف سابوعات ٹھہریگا اگر تینوں سابوع کو منفصل قرار دیں اگر اس قاعدے کی رعایت کریں کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع موصول شمار کریں تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا پھر بیسویں روز کے بعد دورہ رابوعات کا اسطرح پر ہوگا کہ اکیسویں روز سے شمار کریں پس چوبیسویں روز بحران پڑیگا۔ اور رابوع منفصل ہوگا کہ بہ نسبت ابتدائے مرض کے رابوع ہفتم ہوگا اور تیسرا رابوع منفصل ہوگا اور اسکے بعد ستائیسواں روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہوگا اور سابوع چہارم منفصل ہے اسکے بعد اکتیسواں روز رابوع نہم منفصل ہوگا بعد اسکے چونتیسواں روز رابوع دہم موصول ہوگا اور سابوع پنجم منفصل اسکے بعد چالیسواں روز سابوع ششم موصول پڑیگا اور یہی قاعدہ کہ ہر دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز میں ابتدائے روز بستم لغایت یوم چہل کے بھی تمام ہوں گے اور یہ مقدار نہایت مدت انتہائے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب بیس میں سے دو تمام ہو جائیں عمل بحران خواہ اثر مرض کا باقتضائے تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہو جائے گا بجائے سات روز چودہ روز کا ایک دور بحران کا شمار کیا جاتا ہے اور بعد اسکے تین ہفتہ یعنی بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کرینگے پس علی الاتصال روز شصتم خواہ ہشتادم خواہ صدم بیستم ایام بحران قرار دیئے جائیں گے اور ان کے درمیان چند عشرات پڑتے ہیں جیسے کہ پچاس اور ستر وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران بموجب قاعدہ مذکورہ بالا ہیں مگر اب کہ مرض مزمن ہو چکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

بوجہ ضعف تاثیر کے اُن کی طرف چندان التفات نہیں ہے اور اطبا سوائے بقراط اور جالینوس کے مثل ارکاغانیس وغیرہ اسکے قائل ہیں کہ سابوعات میں بعد چہاردہم کے اٹھارہواں روز یوم بحران ہو۔ اگر منفصل ہو اسکے بعد اکیسواں روز بحران متصل اور موصول ہو اُسکے بعد چوبیسواں منفصل ہو کر ستائیسواں موصول پڑتا ہے اُسکے بعد تیسواں روز منفصل اُسکے بعد اکتیسواں متصل پڑتا ہو چونتیسواں سے جو متصل ہو سینتیسویں سے اور یہ سلسلہ یہیں تمام ہوتا ہے بعض اطبانے بیالیسواں اور پینتالیسویں کو ایام بحران سے شمار کیا ہو اسطرح کہ اُنھوں نے دو رابوع بعد بیالیسویں روز کے جو یوم بحران ہو متصل قرار دیئے ہیں مگر اس شمار میں اُنھوں نے ناحق بہت کوشش کی ہو اسلیئے کہ امراض مزمنہ میں اعتبار رابوع کا ساقط ہو جیسا اوپر بیان ہو چکا اب نظر غور دیکھنا چاہیئے کہ ان لوگوں نے تفصیل بحرانات سابوعات و سابوع میں کیسی بے ضابطگی کی ہے اور کیسے خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہیں اور جو سلسلہ معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ تاثیرات قمری کی ہو تفصیل مذکور ان سے قطعاً ساقط کر دیا ہو چوتھے روز کے بحران جسقدر ہیں اُن کی قوت بیسویں روز تک ابتدائے مرض سے قوی رہتی ہے اور بعد ازان قوت سابوعات کی شروع ہوتی ہے چنانچہ بیسویں روز تک ہیں جب مریض کو بیس روز مرض میں گذر جائیں اُسکے مرض کا بحران بحساب سابوعات بموجب بیان بالا کرنا چاہیئے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہو جاتا ہو اور ارکاغانیس کے نزدیک اکیسویں روز اکثر بحران جید ہوتا ہو بہ نسبت بیسویں روز کے جیسے روز ہفتم سترھویں روز کی فضیلت پر اور اٹھارھویں کے گواہی دیتا ہے بحساب سابع کے مترجم کہتا ہے مراد یہ ہو کہ بیسواں روز سترھویں روز کے منفصل ہونے پر دال ہو بحساب سابوع کے اسلیئے کہ تیسرا سابوع اپنے ماقبل سے متصل ضرور ہوتا ہے چنانچہ اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا سابوع سوم کی چودھویں روز سے ہوا اور انتہا اسکی بیسویں روز ہوگی اور چونکہ بیسویں روز سے سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہے اسی دن سے سابوعات کا شروع ہو جسدن سے بعد روز چہاردہم کے سابوع شروع ہوگا اسی دن سے رابوع بھی شروع ہوگا اور وہ روز وہی روز چہاردہم ہے اُسکا چوتھا روز سترھواں روز ہے نہ اٹھارھواں اسوجہ سے ظاہر ہوا کہ جسطرح بیسواں روز بحران بحساب سابوع سوم کے ہو اسیطرح سترھواں روز بحساب رابوع کے ہو منفصل یوم بحران ہو۔ متن بقراط اور جالینوس کے تجربہ میں اکیسویں روز بحران جید کا اکثر ہونا درست نہیں ٹھہرا اسیطرح ستائیسواں اور اٹھائیسویں روز کے بحران جید ہونے میں اختلاف واقع ہے کہ ارکاغانیس نے ستائیسویں پر اٹھائیسویں روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہو اسیطرح اکتیسویں اور چونتیسویں روز میں اور چھتیسویں اور سینتیسویں میں اور چالیسویں اور پینتالیسویں میں باعتبار فصل اور وصل کے اختلاف واقع ہو اگر سلسلہ وار حساب کیا جائے تو غلط واقع نہ ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض کا بحران سات مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہے اور چودہ برس اور اکیسویں برس تک بحران کا امتداد ہوتا ہے بعض اطبا نے ایسا خیال کیا ہو کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہیں ہوتا ہے اور واقع میں یہ رائے صحیح نہیں ہے بلکہ معتبر لوگوں نے مشاہدہ کیا ہو کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ بھی کچھ ضرور نہیں کہ بعد اربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج اسکا ہو کہ پہلے مرض میں حدت از سر نو پیدا ہوئے تب استفراغ قوی سے بحران ہو خواہ کسی مرض کا ہو کہ بعد اربعین کے ہو خواہ مرض میں ترکیب اسطرح پر کہ حدت مرض مزمن کے چند دنوں بعد آئے اور مرض حادہ پیدا ہوا اور دونوں ملکر ایک ہو جائیں اسوجہ سے بعد اربعین بحران استفراغ قوی سے ہو اسلیئے کہ مرض مزمن میں کچھ محال نہیں کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا کرتے کرتے اسکی دفع اور اخراج پر ایک ہی روز میں قادر ہو اور استفراغ قوی بحرانی اسی روز واقع ہو۔ اگرچہ وقوع ایسے بحران کا بعد اربعین کمتر ہوتا ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ بعد اربعین بحران باستفراغ قوی نہیں ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ بذریعہ خراج کے جسکے مادہ کی حرکت مدیر ہوتی ہو بحران بعد اربعین ہوتا ہے خواہ مادہ رفتہ رفتہ تحلیل ہوتا ہے بقراط نے کہا ہو کہ ایام بحران کے جفت بھی ہوتے ہیں اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

طاق بھی ہوتے ہیں مگر افراد میں طاق دنون کی قوت بنا بر تجربہ کے بحران مین زیادہ اور شمار مین بھی ایام افراد زیادہ ہیں ایام ازواج سے مثل چوتھا چھٹا
آٹھوان دسوان چودھوان بیسوان چوبیسوان اور اس مثال مین بقراط اور اکا غانیس دونون کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہے۔ مثال
ایام افراد کی تیسرا پانچوان ساتوان نوان گیارہوان سترہوان اکیسوان ستائیسوان اکتیسوان جالینوس نے اس مثال مین جو بقراط
نے آٹھوان اور دسوان روز ایام ازواج مین شمار کیا ہے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ موجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونون روز یوم بحران ہو
نہین سکتے اور شاید یہ تبدیل بقراط کے کلام مین واقع ہوئی ہو تو قبل اذ انکہ تجویز ہی اور باستحکام علم ایام بحران کا بقراط کو ہوا ہو جبکہ کلام بقراط سے صادر
ہوا ہے یا آگر اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح ہوجائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایام بحران مین اتصال ہوجاتا ہے پس دو دن بحران کے مع
ایام درمیانی بمنزلہ ایک دن کے ہوجاتے ہین لیکن یہ کیفیت اکثر بعد بیس روز کے پیدا ہوتی ہے خواہ بحران استفراغ کا ہو یا اخراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ ہر روز بحران جبکہ اگر علامات بد ظاہر ہون نہایت مبارک ہو اور موت پر دلالت کرتا ہے جیسے اگر علامات ردی ساتوین روز خواہ چودھوین روز پیدا ہون گا کہ کی
دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی **مناسبات ایام بحران** کے مقدم روز بحرانی آیندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دوسرا تضعیف سے
پہلے کے حاصل ہو جیسے ساتوان اور چودھوان اور مراد یوم بحران سے چوبیس گھنٹہ کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت مین آثار بحرانی کا وجود ہو خواہ بعض مین خواہ
دن مین ہو خواہ رات مین خواہ دونون مین۔ بہر حال ایام باحوری بعض بدرجہ غایت قوی ہین کہ ان ایام مین ہمیشہ امید وقوع بحران ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ
غایت ضعیف اور بعض ایام متوسط ہین اور ان سب کی تفصیل ہم بیان کرتے ہین مگر پہلے ہم کہتے ہین کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے اگرچہ ضعیف ہے مگر اکثر وقوع بحران کی تعیین ہوتی ہے روز چہارم ہو جو مناسبت
تضعیف کے سبب روز ہفتم کا ہے اس مین وقوع بحران کی خبر دیتا ہے اور ساتوان روز یوم بحران قوی ہے اسکی خبر چوتھا روز دیتا ہے اور ساتوان بوجہ قوت کے ایسا ہے کہ اطبا طبقہ عالی مین قرار دینے کے
لائق ہے اسلئے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور گیارہوان روز مثل چودھوین روز کے اگرچہ قوی نہین ہے لیکن امراض صفراوی
جن کا دورہ افراد مین ہوتا ہے جیسے حمی غب وغیرہ ان امراض مین گیارہوان روز بحران قوی ہے بہ نسبت چودھوین روز کے۔ چودھوان روز بھی
روز قوی ہے اسلئے کہ یوم مقابلہ دور قمری کا ہے اور منجملہ وجوہ قوت کے ایک وجہ اسمین یہ ہے کہ جو روز بحران ایسا ہے کہ اُسے مناسبت روز چہارم
سے ہو اسمین قوت احکام بحران اور سلامت آثار بحرانی کی تعیین ہوتی ہے جبکہ اسمین بحران تام اور جیسا کہ اُسکی جائے سترہوان روز یوم بحران قوی
ہے اور جو دن اُسکی مناسبت تضعیف مین ہے جیسے نوان روز وہ قوی تر ہے اور سترہوین روز کو تئیسوین روز سے وہی مناسبت ہے جو گیارہوین روز کو
چودھوین روز سے ہے یعنی جیسے کہ روز ہفتم ہم رابع اول ہے اور تیسرے سابوع کا اسیطرح گیارہوان روز رابع اول سابوع دوم کا ہے اٹھارہوان
روز یوم بحران ہے مگر کمتر اسمین بحران واقع ہوتا ہے اور کمتر امراض مین اٹھارہوین روز ہوتا ہے بہ نسبت اکیسوین روز کے چوبیسوین روز اور ستائیسوین
روز بھی کمتر بحران ہوتا ہے اور اس سے کم تینتیسوین روز بلکہ بتیسوین روز بحران واقع نہین ہوتا ہے کہ اُسکے قریب چالیسوان روز موجود ہے چالیسوان روز
بہ نسبت چونتیسوین کے قوی تر ہے اور ساتھ ہی چونتیسوان روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسوین کے رکھتا ہے اس لئے کہ آخر مین سابوعات
کے واقع ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جن امراض کی نوبت افراد مین واقع ہوتی ہے جیسے غب خواہ اور امراض حادہ اُنکا بحران جلد تر ہوتا ہے اور اکثر
ان امراض کا بحران ایام افراد مین واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہین اسلئے حمی غب مین گیارہوین روز اکثر بحران کا کیا جاتا ہے اور
چودھوین روز نہین کیا جاتا ہے مگر بعلت جیسے کہ اگر نوم مین تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہوا اگرچہ کبھی غب کی ساتوین نوبت مین اختلاط ایسا ہوتا ہے کہ تیرھوین
روز واقع ہوتی ہے پس بحران بھی تیرھوین روز ہو جاتا ہے جبکہ مرض کی نوبت ازواج مین ہوتی ہے جیسے ربع وغیرہ اُنکا بحران دیر میں ہوتا ہے اور
اکثر ایام ازواج مین اُنکا بحران ہوتا ہے۔ اکثر ایام باحوری سابوعات کے جو طبقہ عالی مین شمار کئے گئے ہین کہ ان مین بحران جید اکثر ہوتا ہے یہ ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

ساتواں اور گیارھواں اور چودھواں اور سترھواں کبھی دورے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دورے کے مرض کے ہوتے ہیں خلاصہ سات دورے غب
کے مطابق سات دن محرقہ کے ہو جاتے ہیں یعنی ساتویں دورے سے غب میں عجلت ہوتی ہے اور کبھی بجائے مرض مزمن مہینوں اور برسوں میں موجب شمار ایام
امراض حادہ ہوتا ہے پس ربع سات مہینہ میں تمام ہوتی ہے جیسے محرقہ سات دن میں اور ان امراض کا اندازہ ماہانہ مثل اندازہ ایام امراض حادہ ہوتا ہے مثلاً
چوتھا مہینہ ربع میں منزلہ ساتویں ماہ کا ہو جاتا ہے اور تقدیم و تاخیر بھی ان امراض میں مثل امراض حادہ کے واقع ہوتی ہے اور عنقریب ہم بیان کریں گے
ایام جو وسط میں واقع ہیں جن ایام کا اوپر کی فصل میں بیان ہوا وہی ایام باعتبار اصلی ہیں اور بموجب اصول اور قواعد خواہ تجربات کے وقوع بحران کے
وہی ایام مرئی و قیاسی حکم ظہور آثار بحران کا انہیں ایام میں کرنا چاہیے لیکن کبھی بنظر بعض وجوہ اور اسباب عارضی جو خارج سے پیدا ہوں جو انفس مرض سے
بوجہ عنف حرکت مادہ حادہ یا بطور حرکت مادہ بارد کے خواہ بوجہ موت اور ضعف بدن مریض کے خواہ اور اعراض کی جہت سے جیسے بیداری مفرط پیدا ہو
کسی مخارجی کی وجہ سے مثلاً مطالعہ کتب علمی کرنے سے خواہ بدنی اسباب سے مثلاً خشکی دماغ وغیرہ سے خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ جو بافراط پیدا
ہو الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران مرض میں تقدیم خواہ تاخیر ہو جاتی ہے اور ایام مذکورہ بالا کے پہلے خواہ ان سے پیچھے بحران واقع
ہوتا ہے اگرچہ یہ بحران غیر وقت کا قائم مقام بحران واقع کے نہیں ہوتا بلکہ اس سے کم ہوتا ہے اور اگر سبب قوی عارض نہ ہوتا ہر آئینہ بروز یوم حقیقی بحران واقع
ہوتا اور تقدیم و تاخیر واقع نہ ہوتا اگرچہ کہ عارض قوی ہو گئے وقت اصلی سے انحراف پیدا کر کے غیر وقت میں آثار بحرانی پیدا کیے ہیں اور اگر یہ عارض ضعیف
ہوتا تو اس کا اثر فقط اس قدر ہوتا کہ بحران اپنے یوم اصلی میں ہوتا مگر بدشواری اور بحران تام نہ ہو سکتا الغرض جو ایام کہ ہیں بسبب ایسے عوارض کے کہ خلاف قاعدہ
رابع اور سابوع کے بحران واقع ہوتا ہے ان ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنی ایام درمیانی کہتے ہیں اسلیے کہ وہ ایام درمیان ایام بحران کے واقع ہیں اور
ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہیں مثل ایام بحران کے ایک وجہ خاص سے جو ابھی مذکور ہوئی اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچواں خواہ چھٹا خواہ نواں۔ یا تیرھواں
ہیں یعنی تیسرا اور پانچواں دن اول بحران یعنی روز چہارم کو گھیرے ہیں اور نواں دن بیچ میں ساتویں اور گیارھویں کے واقع ہے۔ کبھی جو دن واقع وسط میں دو ایام
بحران کے ہیں اولیٰ اور انسب واسطے بحران کے ہوتا ہے اور یہ دونوں روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولیٰ نہیں ہوتے جیسے نواں روز درمیانی بہ نسبت ساتویں
اور گیارھویں روز بحرانی کے۔ اور کبھی جو یوم بحران درمیان دو یوم واقع فی الوسط کے موجود ہیں لائق تر بہ نسبت دونوں ایام درمیانی کے ہوتا ہے جیسے ساتواں
روز جو بیچ میں چھٹے اور آٹھویں روز کے واقع ہے پہلی صورت کی دلیل یہ ہے کہ گیارھویں۔ دن کا بحران نویں دن واقع ہو جاتا اکثر ہے بہ نسبت اسکے کہ
ساتویں دن کا بحران نویں دن تک مؤخر ہو جائے اگرچہ یہ دونوں باتیں یعنی تقدیم گیارھویں کے نویں دن اور تاخیر ساتویں کی نویں تک اکثر واقع ہوتے
ہیں **قوت و ضعف ایام واقع فی الوسط**۔ نواں دن جو یوم درمیانی ہے وہ یوم قوی ہے اور تمام ایام واقع فی الوسط میں یہی دن قوت میں مقدم ہے
اسکے بعد پانچواں دن بعد اسکے تیسرا دن اور نواں اور پانچواں دن چوتھے دن سے جو روز بحران اصلی ہے بہت کم نہیں ہے اور تیرھواں دن شاید بوجہ ضعف قوت
کے اس میں کبھی بحران نہیں ہوتا چھٹے دن میں کبھی بحران ہو جاتا ہے مگر ردی ہوتا ہے اگر ردی نہ ہو تو بحران بدشواری ہے اور پوشیدہ ناقص ہوتا ہے اور خطرہ سے
سلیم نہیں ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتویں دن کے تین باتوں میں ضد ہے اول چھٹے دن میں بحران کم ہوتا ہے اور ساتویں دن زیادہ ہوتا ہے دوسرے
چھٹے دن کا بحران ردی ہوتا ہے اور ساتویں دن کا سلیم ہے تیسرے چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہے اور ساتویں دن بآسانی و سہولت۔ چھٹے
دن کے بحران کا انداز برائی میں چوتھا دن کرتا ہے اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ چوتھا دن منذر خیریت چھٹے دن کا ہو مگر بہت دشوار ہے جب چوتھا
دن منذر چھٹے دن کے شر کا ہوتا ہے اس وقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہیں جیسے سکتہ اور غشی خصوصاً اگر بحران استفراغی ہو اور غشی
بوجہ سستی کے واقع ہوتی ہے اور قے سے سقوط قوت اور لرزہ مفاصل کا اور رعشہ اور بطلان نبض کا پیدا ہوتا ہے اگر اس دن پسینا بر آمد ظہور عرق

HAKEEM SHOUKAT ALI

یکسان نہ ہوگا اور بیشتر ایسے بحران استفراغی بنقصان ہوتا ہے کہ اُس نقصان کا تمام خراج ردی یا یرقان کر دیتا ہے۔ بول بھی لون اور قوام میں سوی ہوتا ہے نہ سو بھی بُرے پیدا ہوتے ہیں یہ باتیں اُسوقت پیدا ہوتی ہیں کہ جب مریض بعد بحران کے سلامت رہے اور اگر سلامت نہ رہے پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص رستگاری ہوتی ہے اور سلامت اُس کی بوجہ عارض نکس کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول ہے کہ ساتواں دن مثل بادشاہ عادل کے ہے اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کے اور آٹھواں دن بُرائی میں چھٹے دن کے قریب ہے بیان اچھے اور بُرے دنوں کا بترتیب ایام بحرانی ہوں یا درمیانی خواہ ایام انذار افضل جمیع ایام میں ساتواں اور چودھواں دن ہے اور ان دونوں کے بعد سترھواں اور بیسواں اور اُسکے بعد پانچواں اور اُسکے بعد چوتھا اور اٹھارھواں اور بعد اُسکے تیرھواں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ایام قریب ابتدائے مرض اور مقدم بنسبت مقابلہ ہے تا روز چہار دہم واقع ہیں اُنھیں ایام میں حکم بحران کا قوی تر اور اُمید توقع بحران کی اقوی اور صفت ایام انذار ہونے کی بخوبی ہوتی ہے اور جسقدر ابتدا مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہے ضعف ان امور میں زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ بیان ان دنوں کا جو ایام بحرانی نہیں ہیں نہ بقصد اول یعنی بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران روز اول اور دوم اور سوم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہیں جو دونوں طرح سے ایام بحران نہیں ہیں اور پندرھواں دن بھی اُنھیں میں داخل ہے اور سبب یہ ہے کہ اکثر ایام اُن میں سے متصل یوم بحرانی کے واقع ہیں اور پھر بھی نہ اُن میں بحران ہوتا ہے اور نہ انذار واقع ہوتا ہے ایام انذار کا بیان یہ وہ دن ہیں جنمیں آثار اُن چیزوں کے جو دلیل نضج مادہ کے ہیں یا دلیل غالب ہونے ایک کے دونوں میں مرض اور قوت کی سے ظاہر ہوتی ہے یا ان دونوں میں ابتدائے مقابلہ خفیف کا ہوتا ہے جو درمیان طبیعت اور مرض کے پیدا ہوتا ہے اور غرض اُس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا ہلاکت نہیں ہوتی بلکہ وہ بمقابلہ واسطے چھیڑنے مادہ کے اور اُسکے ہیجان میں لانے کے ہوتا ہے بغیر مادہ کے دلائل کی مثال جیسے دلائل نضج کے یا خامی مادہ کے۔ دلائل نضج کے جیسے غمامہ سرخ یا مائل بسفیدی بول میں پیدا ہونا اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہیں جیسے رقت بول وغیرہ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اس ان قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت میں سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا۔ اور ابتدائے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سر اور کرب و ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن میں کہیں کہیں اور استفراغ غیر تام پیدا ہوں پس یہ آثار جسدن ظاہر ہوں اُسکے بعد جو یوم بحران ہے اُس میں بحران ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اُس میں علامات جید پائے جائیں منذر بحران ساتویں دن کا ہوتا ہے اور اگر علامات بُرے پائے جائیں منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور نائبہ میں علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم میں کبھی بحران ساتویں دن ہو جاتا ہے اور کثر نویں دن ہوتا ہے مگر غب میں اکثر بحران ساتویں دن چوتھے دن کے انذار کے بعد ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ چھٹے دن بھی غب میں بحران ہوتا ہے اور نواں دن یا منذر گیارھواں دن کا ہوتا ہے اکثر چودھویں دن کا اور گیارھواں دن بھی چودھویں دن کا منذر ہوتا ہے۔ اور چودھواں یا سترھویں دن یا اٹھارھویں دن یا بیسویں دن یا اکیسویں دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھویں روز بھی بیسویں خواہ اکیسویں روز کا منذر ہے اور اٹھارواں روز اکیسویں روز کا منذر ہے اور بیسویں دن انذار چالیسویں روز کا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہیں اُنمیں سے تیسرا دن پانچواں روز کا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اُسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچواں دن منذر نویں دن کا ہوتا ہے۔ اور اگر ردی ہو پس آٹھویں دن کا منذر ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلائل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہیں جسطرح دلائل بحران میں انحراف ہو جاتا ہے اور جو انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اُس کے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سبب اس [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

کا تعین وہی ہے جو بحران کے بحساب ہونے میں ذکر کیا گیا خواہ بسبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہو اس مرض کے مادہ کی حرکت میں سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچویں دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کے جلد واقع کرنے والے خواہ بحران میں تاخیر کرنے والے ہیں انہیں بخوبی تامل کرنا چاہیے اور ہمواری اور تنگی سے ایام انذار میں غور کرنا چاہیے کہ بعلت اس کے ہوئے ہیں یا تاخیر ہوتی ہو **معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال کے** ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہے اسواسطے طبیب پر لازم ہو کہ اگرچہ دریافت ہو کہ بحران قریب ہونے والا ہے تو اس کی اور طرح کی تدبیر کرے اور اگر بحران میں تاخیر ہو اسکے لائق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب بہ یوم بحران ایک تدبیر خاص کرنی چاہیے کہ اسدن تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہیں اسلئے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر رست لے طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کر استفراغ زائد اور بعد افراد عارض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور نیز اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہو دوا سے وہ استفراغ نہیں ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا میں بوجہ تضاد کے تعارض پیدا ہو کر دونوں قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اسکا ضرر جیسا ہو وہ مخفی نہیں ہر شناخت میں ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران میں تغیر اور تبدیل کرتے ہیں انکا بھی لحاظ بخوبی کیا جائے اور وہ اوپر معلوم ہو چکے ہیں طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنی شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کسدن ہوگا پس ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کے دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہیں اسوقت یہ اشکال پیدا ہوتے ہیں کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جائے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طباع لغ امراض اور قوت سے اس طول کی شناخت ہوتی ہو کہ استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری کی انقضا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اسکا زوال نہ ہو سکے اسلئے کہ اسمیں زیادہ حدت ہو اور ساتویں دن اسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتویں دن کے ایسے مرض میں اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہو جائیں امید بحران کی ساتویں روز ہو سکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ذریعے ظاہر ہوں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں معلوم ہوگا کہ اسکا بحران ساتویں روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اس مرض سے بطور بحران کے بذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی امر ظاہر نہ ہو یعنی نہ ظہور نضج قریب ایسے درفع ہو اور نہ آثار طول مرض کے نمودار ہوں امید ہو کہ درمیان روز چہارم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جائے مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یوں کیا جاتا ہو کہ طاق دن میں حرکت امراض صفراویہ کی اول ہو اور ایام ازواج میں حرکت امراض بارد و غیر حادہ کی ہوتی ہے تعیین یوم بحران کی چند وجوہ سے کیجاتی ہے بقیاس ادوار اور عدد اوقات بحران اور زمانہ بحران اور استحقاق ایام اور موثر ترین جو ہر ایک دن کی ہیں ۔ قیاس ادوار سے استدلال یہ ہو جفت روز میں مرض جن کے واقع ہونے کی دو نوبت ہو اور طاق دن لائق بحران مرض حادہ کے ہو زمانہ بحران سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہو کہ جن دنوں میں آثار بحران پیدا ہوئے ان میں سے زیادہ وہ تحمل شدید کسدن ہوا اور دیر تک کس روز رہا پس وہ روز بحران وہی قرار دیا جائے گا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اس دلیل میں قوت زیادہ ہو اسوقت بنا چاریہ ہی روز بحران قرار دیا جائے گا جسمیں مقاسات کم تھے مثلاً جسدن شدت اعراض بحران اور دیر تک ظہور آثار رہا اسکے بعد وہ کسیدن رعاف خواہ اسہال یا قے عارض ہو اسوقت ہم بھی تجویز کرینگے کہ روز بحران وہ دن جسمیں تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بر طبق زمانہ بحران ہوتا ہو حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی میں ایام لشتہ کے کیا جاتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کے قوی تر نہ ہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ مثلاً ساتوین شب کو بآمد ہونا عرق کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر نکلتا رہے پھر اسوقت یہی حکم کرنا چاہیئے کہ بحران ساتوین روز ہوگا اگرچہ آٹھوین روز اگرچہ تب کا زوال آٹھوین دن محسوس ہوا اور اگر اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع ہوا اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین روز اترے بحران کا حکم چودھوین روز کیا جائے گا اسلیئے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہے اور موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولی ہے بوجہ علامات ہائلہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع موت کے اولی ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیئے مثال مین چودھوین روز کے اسلیئے کہ اگرچہ عرق کا ظہور تیرھوین روز ہوا تھا مگر آمد عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیئے یوم بحران وہی ہے۔ استدلال بذریعہ ایام انذار کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین ان مین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کے پائے جائین یقین کرنا چاہیئے کہ بحران منسوب بروز ہفتم ہے گو زوال مرض آٹھوین روز ہو خواہ مین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار کے گیارھوین روز پیدا ہون بحران چودھوین روز ہوگا **بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے** یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین انکا بحران ساتوین روز تک ہو جاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کے ہین اُن کا بحران چودھوین روز خواہ بیسوین روز تک ہو جانا چاہیئے اور ان امراض کے متصل جن کی حدت ہے اُن کا بحران چالیس روز تک ہوتا ہے اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسّی دن مین بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہے اگر حمی محرقہ کی شدت ایام ازدواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہے اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہے اور اس قتل کا انذار چوتھے روز ہوتا ہے اور ٹھنڈا پسینہ چوتھے روز برآمد ہوتا ہے اور ازین قبیل علامات بھی ردی سرسام وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگرچہ حدت کے ساتھ پیدا ہوا ہو اسلیئے کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے اُس کے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہے **بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین**۔ اور اس مین تین مقالہ ہین **مقالہ پہلا** اورام حارہ اور فاسدہ کے بیان مین کتاب اول فن کلیات مین بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہو چکا جو شخص اس مقام کو جو اب ہم تحریر کرینگے مین ملاحظہ کرنا چاہے اسے لازم ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اُن کی طرف رجوع کرے اس لیئے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو بموجب وعدہ کے ہم بیان کرتے ہین **بیان اورام اور بثور کا** جو ورم خواہ بثر یعنی پھنسی وغیرہ ہو مادہ حارہ سے پیدا ہوگا یا غیر حارہ سے اور مادہ حارہ سے جو ورم پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہو خواہ اور رطوبات جو قریب بمزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی سے خواہ جو رطوبت قریب بمزاج صفراوی خلط کے ہو خون سے جو ورم پیدا ہو۔ یا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہو یا غلیظ اگر ورم خون صالح غلیظ سے پیدا ہو اُس کو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونون مین پیدا ہوتا ہے اور اُسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح رقیق سے پیدا ہوتا ہے فلغمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور لحم تک اُسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو حمرہ یعنی تپ کہتے ہین اور اس مین ضربان نہین ہوتا جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہو اُس سے اقسام جراحات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی اور فاسد ہین ایسے خراجکی دوات اور احتراق اگر شدید ہو جائے حمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشک ریشہ حادث کریگا انہین جراحات کے اقسام مین سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد رقیق سے پیدا ہو اُس سے وہ قسم فلغمونی کی عارض ہوتی ہے جو مائل بطرف حمرہ کے ہو اور اُسمین حرارت اور خبث ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ ہو حمر فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر حرارت زیادہ ہو وہ حمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور نفاطات اور احتراق اور خشک ریشہ ہوتا ہے صفراوی ورم کا عروض

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسے صفراے لطیف سے ہوتا ہو جو نہایت لطیف ہو کہ اُسکا جذب اُس مقام مین جو ظاہر جلد کے اندر ہو نہین ہوتا ہو اور باوجود لطافت کے اُسمین حرارت
بھی ہوتی ہو اور اس ورم مین نملہ بھی داخل ہو ساعیہ نہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ اکالہ صفراے ردی سے پیدا ہوتا ہے جو
صفرا اُس سے غلیظ ہو اور سوزش اُسمین کم ہو اور بہ نسبت صفراے مذکور کے کچھ اندر کی طرف ہٹکر محتبس ہو اور اسمین کسیقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے
صفراے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اسمین التہاب کم ہوتا ہے اور انحلال خواہ تحلیل اُس کی دیر مین ہوتی ہو اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو
تو نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت مین خون کے قوام سے بڑھ جاے اور ردی بھی ہو حمرہ ردی پیدا کرے گا اور ان سب صورتون مین
مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہو اور بعد ازان کہ لطیف ہو اگر اُس کی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اسے اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہو اور سواے جلد کے اور کسی جگہ
ٹھہر نہین سکتا ہے یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر یا مادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ خبیثہ سے نہ ہوگا اور داخل اُس قسم
مین ہوگا جو بنام برانیا معروف ہو یہ جتنے تمام اورام ردی کے مذکور ہوے جس سال وبا پیدا ہوتی ہے اسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے
ہین جو اورام حارہ مین اور ردی ہین جب تک مادہ اختلاط کو نہین پہونچتی نرم اور میٹھے ہوتے ہین اور مدہ اُن مین اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم
کے فساد پر زیادہ مائل ہوتے ہین اور فساد ہمیشہ بوجہ عظیم ورم اور کثرت مادہ سے نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے فساد پیدا ہوتا ہو یہ بھی جاننا
ضرور ہے اورام اکثر مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہین اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ورم ظاہر اور محسوس
ہو اور اُسمین ضربان نہ ہو اُسمین تیج اور ریم نہین پڑتی اور جو باطن مین اسیطرح کا ہو اُسکا حال تو ہم بیان کر چکے **فلغمونی کا بیان** فلغمونی کی شناخت اور اُس کی
علامت حرارت اور التہاب اور زیادتی حجم اور تمدد اور مدافعت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرورفتہ ہو اور قریب شرائین کے ورم ہو اور اس عضو مین
موئی بھی اعصاب حس بہت آیا ہو اور مثل اکثر خشک کے جو عصاب سے خالی ہین اور اُنکا حال ورم کے ابواب مین تجزئی مذکور ہو چکا ہے نہ ہو اور جسقدر عضو
متورم مین شرائین زیادہ اور مقدار اُن کی عظیم ہوگی اسی قدر ورم مین ضربان اور درد ورسائی اُسکی شدید ہوگی اور تحلل اور جمع اُسکا جھٹ پٹ ہوگا اگر فلغمونی کسی
عضو حساس مین پیدا ہوا اسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیون نہ ہو اور جسقدر چھوٹی چھوٹی رگین اس عضو متورم مین ہونگی سب نمایان
اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگین مخفی تھین اور قابل ظہور کے نہ تھین واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی مین قطعہ اسم جنس کے ہر ایک التہاب کے اوپر علی الاطلاق
بولا جاتا تھا بعد ازان ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اسکے بعد ہر ایک ورم گرم جو بصفات مذکورہ بالا متصف ہو اسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم
نہین ہوتا اسلیے کہ اتصال خون کا اور انسداد منافذ اور راہون کا ہو جاتا ہو فلغمونی اکثر بسیط اور مادہ واحد سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اُسکے ہمراہ ورم
یا صلابت یا تہیج ہوتا ہے اور اُس کی پیدایش کے چند اسباب ہوتے ہین کہ بعض تمام اُن کے اسباب جالبہ کے مدے ہوتے ہین از قسم امتلا اور
ورزات خلط یا ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلاے خلط اور ورزات نہ ہو کبھی اسباب بادی مثل فسخ اور قطع
اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو مین پیدا ہون اور اُن کی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اسی عضو کی طرف کھنچے خواہ بوجہ ضعف
عضو کی قصور سے حدت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہین کہ مسالک ضعیف کو بند کر دیتے ہین اسکی مثال یہ ہے جیسے
ہمراہ قروح اور جرب کسی کے اورام عارض ہوتے ہین مواضع جالبہ مین اور زیادتی بلیتین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہو اور تمدد اور انتہائے تمدد
منتہاے ورم کے پیدا ہوتا ہو اور اب بنا منتہی مین مدہ جمع ہوتا ہو اگر جمع کے قابل ہو اور اختلاط کا زمانہ اُسوقت سے شروع ہوتا ہو جب سے
ترقی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی وہی ہو جسکا اختلاط نہ ہو اور نہ اُسکا مدہ جمع ہو اگر ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور بیحس و بیحرکت ہونا لازم
کرتا ہو اور نفس بھی کسی عضو مین پیدا کرتا ہو اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کے بھی عارض ہوتے ہین اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر ورم صنوبری ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم بیٹھ جاتا ہے اُسوقت ضربان مین آرام تپک مین سکون پیدا ہوتا ہے اور مدہ کے جمع ہونے کی علامات یہ ہین کہ ضربان مین زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جائے اور پھر دونون مستقل ہو جاتے ہین پھر جانین تعفن کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ نبض مین شوارگی ہو اور رنگ تیرہ ہو جائے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک طبیعت مادہ کو مقصود کے لئے نہ لے اور ورم فلغمونی کا ظاہر جلد مین نہ ہو گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شورہ دلمی جب بیشتر زحلقر یہ تقریب پیدا ہون خبر دین گے کہ ایک دمل بہت بڑا اور خبیث پیدا ہو گا ان سے ملکر جب ہے کہ مریض اورام باطنی آب برگ کاسنی اور مکو ہمراہ المناس کے پلایا جائے **علاج فلغمونی** اگر فلغمونی کسی سبب بادیہ سے پیدا ہوا اُسوقت بدن کا حال دو صورت سے خالی نہین کہ یا تو بدن بالکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم ... کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہو یا بدن مین امتلا مواد کا ہو اگر ہمراہ ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہے اُسوقت اس ورم کا علاج خاص جو بنظر اُس کے کیا جاتا ہے کچھ ضرور نہین ہوتا خاص معالجہ ورم کا یہی ہے کہ اخراج اُس مادہ کا کرین جو غریب ہے اور جسنے ورم پیدا کیا ہے اور یا اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ محللہ لینہ کے جیسے یہ ضماد ہے کیا جاتا ہے کہ گیہون کو پانی اور روغن مین جوش دین اور فقط کبھی اُسکے لگانے پر کفایت کر جانے مین حرج ہے اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اُسوقت پچھنے کی ضرورت شدید ہے پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے بدن مین استلائے امتلا ہو اُسوقت لازم ہے کہ مرخیات ورم سے چھوڑ جائین ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلیل ورم کے بہت زیادہ ہو گا بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے اگرچہ اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب فصد اور اسہال سے فراغت ملے اُسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہے اُس ورم کے علاج کے جسکا سبب امتلائے عملی ہو اور فرق اس ورم کے علاج مین بہ نسبت اس ورم کے جو بہ نسبت امتلائے بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ رادع کا محتاج نہین ہے جیسے کہ اُسے اسکی احتیاج ہے بلکہ یہ ورم اُس سے کم محتاج رادع کا ہے جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی خود جب ... کہ ابتدا ... کی استفراغ سے کرین اور پہلا استفراغ جیسا اُسکا حق ہے کرکے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کرین اور حاجت کبھی اس جہت سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط ردیہ سے پاک نہین ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پرخطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرورت ہوتی ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کے واجب ہوتا ہے اسلئے اگرچہ بدن مین کثرت فضول کی نہ ہو تاہم عضو مین کبھی بہ فتور اور ضرر پیدا ہوتا ہے جو ضعیف کرتا ہے اور بوجہ ضعف کے مواد بدن ... کے اُسی عضو کی طرف پہنچتے ہین اگرچہ مواد فضول نہ ہون مگر استفراغ اور جذب الی الخلاف مین جو جو شرطین اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہین ان سب کی رعایت واجب ہے او سنی اور طبعہ حاضر وغیرہ جو جو امور لائق لحاظ کے منجملہ اُن اُمور کے جو فصل استفراغ مین فن کلیات کے درج ہین اُنکا خیال کرنا ضرور ہے ہم کو مناسب ہے کہ اس ورم کے علاج مین ابتدا رادع سے کرین سوائے اُن مقامات کے جنھین کتاب اول مین ہم نے مستثنے کیا ہے کہ وہان ابتدا استعمال رادع کا جائز نہین ہے پھر جب زمانہ تزاید کا سامنا ہو مرخیات کا ملانا رادع کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جیون جیون تزاید بڑھتا جائے مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جائین مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہین اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا پہونچے اور حجم ورم کا درجہ غایت کو بڑھ جائے اور تمدد بھی انتہا کو پہونچ جائے اُسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہے بہ نسبت رادع کے اور اُن مین تصرف اور تبدیل کا اہتمام کما ینبغی کرنا چاہیے او بعض اقسام مخففات مرخیہ کے ایسے ہین کہ زمانہ منتہی مین اُنکے استعمال سے صحت تام حاصل ہوتی ہے اور مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہین کہ مسامات مین توسیع ہو جائے اور درد مین آرام اور سکون پیدا ہو اور مجفف بھی مواد ہے جس سے شفا حاصل ہوتی ہے اور جو ... ریم ... مدہ ہونے کے لائق ہے اُسے باقی نہین رہنے دیتی ہے اگر عجب اتفاق پوری صحت حاصل نہ ہو اور کسیقدر کسر باقی رہ جائے اُسکی مقدار اُسی قدر ہوتی ہے کہ جس کی تحلیل دوا سے عاد کردیتی ہے کبھی بوجہ استعمال رادع کے وجع شدید عارض ہوا ہے رجا سکتی ہے کہ تقشاق مادہ مین پیدا ہوتا ہے اور عضو متورم مین گویا مادہ مرکز ہو جاتا ہے الغرض رادع سے کبھی یہ ضرر

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیدا ہوتا ہے کہ مادہ ورم بطرف اعضائے رئیسہ کے رجوع کرتا ہے اور کبھی روادع سے ورم میں صلابت پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ ضرور ہوتا ہے کہ عضو متورم
کا رنگ مائل بہ سبزی اور سیاہی ہو جاتا ہے خصوصاً اگر روادع سے علاج آخر اور زمانہ انتہا میں کیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شدت وجع سے تحلیل
استعمال کی ادویہ کی ہوتی ہے جو مرخی ہوں اور جاذب نہ ہوں اور کبھی انہیں ادویہ میں اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہو مگر وہ مانع ارخا کی نہیں ہوتی رجوع کرنا ایسے مواد کا
بطرف اعضائے رئیسہ کے اس سے بخوبی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہے ہاں جو اعضا ایسے ہیں کہ ان کی طرف مواد خبیثہ کو اعضائے رئیسہ دفع
کرتے ہیں جیسے ابط واسطے قلب کے یا اور اعضائے خسیسہ جو بطور مفرغہ کے واسطے اعضائے رئیسہ کے مخلوق ہوئے ہیں کہ ان کے مواد کا ردع البتہ
بہ نسبت اعضائے رئیسہ کے بہت مضر ہے اور ہرگز مناسب نہیں ہے اور اس کو ہم نے مقامات مناسب میں بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کر دیا ہے جب
خون اسکا ہو کر ورم مائل بہ صلابت ہو گیا ہے اُسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیئے جن میں کسیقدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے اور ویسی
رادعہ میں جو متوسط ہیں اُن کی مثال یہ ہے جیسے عصارات البقول باردہ جن کا اکثر ذکر کر چکے ہیں اور مواضع متعددہ میں بیان ہو چکا جیسے عصارہ خرفہ اور
کدو اور کاسنی اور عصا الراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب خاص کر اور انہیں ادویہ کے اجرام کوٹ کر ضماد کے قابل ہیں اور عصارہ البقول بھی از ین قبیل ہے اور
قیروطی آب سرد کی اور کبھی اس علاج میں فقط اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد میں تر کر کے استعمال کریں کانیچ کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا میں ہے
اسیطرح پوست انار اور حی العالم اور سویق جو خوب بھگویا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ سماق ملا کر طلب لینی کائی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی دوا
کی حاجت ہو جو صندل اور اقاقیا اور ماشیا اور فوفل اور بھنگ اور دوہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام اور بہ حسب تصریح شیخ کے حاشیہ میں اُس کا نام
سید وہ ہے یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر زمانہ ابتدا میں کبھی تخفیف ورام میں زعفران سے بھی اعانت پہونچتی ہے ابتدائے اورام میں ترطیب پیدا
کرنا خطرناک ہے اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد اُس خلط کی ہوتی ہے جو ورم میں بھری ہوئی ہے اور رنگ ورم کا
بوجہ تبرید زائد کے سبز اور سیاہ ہو جاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام مقام ورم پر ضماد آرد جو اور لبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جسمیں ارخا کی قوت ہو کرنا
چاہیئے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہو جائے استعمال شرط کا کریں اور ورم کو چاک کر دیں اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اُسوقت کچھ ضرور نہیں اور یہ تدبیر اُسوقت
مناسب ہے جب مادہ کو گرتا ہوا دیکھیں کہ بکثرت انصباب کر رہا ہے کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہے۔ شرط کے بھی چند اقسام ہیں ایک قسم ظاہر
ہوتی ہے یعنی ظاہر جلد میں اُسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی قسم اغور یعنی اندرون جسم کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم
جس قسم کے لائق ہو اسیکا استعمال کرنا چاہیئے اور بعد استعمال شرط کے نطول آب دریا سے کرنا چاہیئے اور ضماد ایسے ادویہ سے جو ارخا پیدا کرنا چاہیئے۔ اگر
حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنمیں ردع قوی ہو ابتدائے ورم
میں اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم میں سوء تدبیر ہے تا بہ امکان اس سے احتراز کرنا چاہیئے اسلئے کہ تبرید شدید سے وہی ضرر پیدا ہو گا جو ابھی مذکور
ہو چکا ہے آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہیئے کہ ترک کریں ایضاً سوائے ورم چہرہ کے اور اورام میں آب سرد سے گریز چاہیئے
اور تحلیل شدید سے درد میں شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتدائے ورم میں بوجہ تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہیں اور اسیطرح ضماد
جو اسی غرض سے لیسے اور بان کے بنائے جاتے ہیں اور ادویہ محلومہ سے ان سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلئے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہیں اس مادہ کے
جسکا انصباب عمدہ ہا ہو ہاں گل ارمنی آب سرد میں گھول کر خواہ روغن گل میں بھگو کر استعمال کرنا چاہیئے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل ہے جو گل
سرخ اور زیت سے بنایا جائے اسلئے کہ زیت میں بھی کسیقدر تحلیل ہے خواہ عدس کو ہمراہ گل سرخ کے جوش دیکر استعمال کریں خواہ مردار سنگ
روغن گل کے ہمراہ استعمال کریں اگر ان ادویہ سے برآمد کار نہ ہو خواہ از ین قبیل اور دوا کہ ان کے استعمال سے کچھ ترتب ثمرہ ہو لبلاب کا استعمال

HAKEEM SHOUKAT ALI

کریں کہ ابتدا میں جس وقت مفید ہو اور انتہا میں بھی سود مند ہو سرکہ یعنی تھوڑا ذرخشک اور کرفس اور بادروج بھی از قسم قلیل ہو اور اکثر شراب شیریں روغن گل میں ملا کر ملکہ شیرہ انگور اور تھوڑا سا موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف زوفا تر میں سرد کرکے اور جاڑوں میں گرم کرکے خواہ اسفنج کو شراب قابض خواہ سرکہ اور آب سرد میں ڈبو کر بھی مفید ہے زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے کہ اب پھوڑا ہوا چاہتا ہے اسوقت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہئے اور ایسی تدبیر کرنی چاہئے جس سے نضج اور تفتیح پیدا ہو جب ورم زمانہ منتہی کو پہونچ جائے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہئے ملکہ مرہم داخلیون اور باسلیقون کا استعمال ضرور ہے اور مرہم قلقطار تحفیف پیدا کرتا ہے اور لطف یہ ہو کہ اس کی تحفیف سے درد میں شدت نہیں ہوتی اسیطرح اسکا استعمال بروقت سکون لیپ قلغمونی کے مناسب ہے اور جسوقت خون جمع مواد کا نہ ہوا سوقت بھی اسکا استعمال بہت مناسب ہے اور بہتر یہ ہو کہ اس مرہم کو لگا کر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض میں ڈبو کر رکھیں اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت تحفیف کی اسے زیادہ ہوگی اسلئے کہ مجھے اپنے مزاج اصلی کی طرف جلد عود بس ہو عضو زی کی تدبیر اور تصرف اور اندک تحفیف سے بھر جاتا ہے اور جس گوشت میں تر زمین کم ہو اسکو حاجت تحفیف کی کم ہو اکثر حاجت پچھنے کی قبل از نضج کے ہوتی ہے اور جو شریف عضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خسیس کے ولا تدبیر یہ جاذب کرکے پھر اسکا علاج اور تفتیح کرنے میں جو ورم گرم محتاج تفتیح کا ہو چاہئے کہ اس کے منھ پر ضماد مشغول کا کریں اور ادویہ مطفیہ کا ضماد گرداگرد ورم کے کریں اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائیں چاہئے کہ پر وغیرہ کے ذریعے سے لگائیں اسلئے کہ انگلی سے ایذا اور الم پہونچتا ہے **حمرہ کا بیان** اسباب علامات حمرہ اور اصناف حمرہ کے کتاب اول فن کلیات میں بخوبی بیان ہو چکے کہ اس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب جو امور حمرہ قلغمونی اور حمرہ کے درمیان میں فارق ہوں یہ ہیں کہ حمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنی درخشندہ ہوتا ہے اور قلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد میں پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہے اور حمرہ کی سرخی موضع ورم کے مس کرنے سے مٹ جاتی ہے اور اتنی جگہ بوجہ لطافت مادہ حمرہ کے سپید ہو جاتی ہے خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہے اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہے اور قلغمونی کی سرخی ایسی نہیں ہے یہ بھی ایک علامت خاص ہے کہ سرخی حمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہے اور قلغمونی کی سرخی میں یہ بات نہیں ہوتی اور حمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد میں ہوتا ہے اور قلغمونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہے حمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور قلغمونی اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے حمرہ صدیدی میں آبلہ پڑتا ہے اور قلغمونی میں یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور حمرہ خالص میں بوجہ سختی کے مدافعت نہیں ہوتی ہے اور قلغمونی میں ایسا تدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب نہیں دبتا ہے اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہے مدافعت زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے حمرہ میں تپ زیادہ شدید ہوتی ہے بہ نسبت قلغمونی کے کبھی حرارت حمرہ کی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشرہ سوختہ کر دیتی ہے اور قلغمونی کی شورش اور التہاب اس قدر نہیں ہوتی قلغمونی میں تمدد اور درد پیدا کرنا اس کا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت حمرہ کے زیادہ ہوتا ہے اسیوجہ سے درد حمرہ کا اکثر لذع ہوتا ہے اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہے چہرہ پر عارض ہوتا ہے اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ میں پھیل جاتا ہے اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے پھٹنے سے پیدا ہو نہایت ردی ہے حمرہ قلغمونی اور قلغمونی حمرہ میں جو فرق ہے اسکا بیان فن کلیات میں ہو چکا ہے یہاں اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے **علاج حمرہ کا** اس مرض میں پہلے استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہئے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہئے زیادہ فائدہ فصد کا اسوقت ہے کہ مادہ دونوں جلد کے بیچ میں جمع اور اگر اندر کے جلد یا مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اسوقت کمتر ہے بلکہ بیشتر حدت مادہ کی وجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہے بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہئے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہے کہ مادہ صفراوی اور دموی میں کسقدر کمی بیشی ہے اسی حساب اجزائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مسہل کی تجویز میں عجل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی تدبیر بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہیں کرنی چاہیے اور جراحی اور ظلفونی کی تدبیر کے واسطے مذکور ہوئیں ہیں اُنھیں کا استعمال کرنا چاہیے۔ سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور متعدد پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہو جائے اگر حمرہ خالص ہو فقط اپنی ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہو جائے گا کہ اسکا رنگ متغیر ہو جائے اور لون میں نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہو کہ تبرید حمرہ کی بہ ضرورت ہو اسلیے کہ لیپ اور وضع التہابی حمرہ میں زیادہ ہوتی ہیں اور استفراغ زائد کی حاجت ظلفونی میں ہے کہ اسکا مادہ عاصی اور اغلظ ہوتا ہے مبردات جو ابتدائے حمرہ میں استعمال کیے جائیں ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے قریب میں برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ در کار ہے اور باایں ہمہ استعمال مبردات میں اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی عضو باطنی کی طرف رجوع نہ کرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہ ہو اور اُسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم میں سیاہی نہ آجائے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہ ہو اگر ان خرابیوں میں سے کوئی امر ظاہر ہو جائے کہ خفیف قبض اور تبرید کو اختیار کریں پھر اگر حمرہ جلد پر دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب بازو کو برگ حنظل کے ہمراہ جوش دیکر علاج کرنا چاہیے اور جو دوا کہ اسمیں تحلیل اور تخفیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو اسے استعمال کریں جیسے صوف کہنہ سوختہ ناشستہ ساڑھے بارہ درہم انگشت پیہ صنوبر یعنی اُس لکڑی کا کوئلہ جو صنوبر کے درخت کے بیچ میں نکلتی ہو ساڑھے بارہ درہم موم سپید دہ درہم خبث رصاص نو درہم پیہ کہنہ بز مغسول پانی سے پندرہ درہم روغن آس پانچ اوقیہ۔ ایضاً ایک مرہم اُس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص اور عصارہ حی العالم روغن گل اور موم کو ملا کر کے مرہم طیار کریں

نملہ جاورسیہ کا بیان نملہ ایک یا کئی خواہ چند دانے ہوتے ہیں کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرتے ہیں مگر ورم تھوڑا سا پیدا ہوتا ہے اور پھر جاتی ہے اس کی رطوبت جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے بیشتر اس ورم سے تقرح پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہے اور ان سب چیزوں کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہو چکے رنگ نملہ کا مائل بہ صفرت ہوتا ہے اور التہاب ورقوام اسکا ثولولی یعنی سخت بطور مسہ کے گول ہوتا ہے اور اکثر دانے نملہ کے چھوٹے اور چپٹے ہوتے ہیں مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افرخورون ہے کہ وہ اصل میں موٹے ہیں اور ان کی جڑیں باریک ہوتی ہیں جیسے لٹکتے ہوئے اور چبھن نملہ کے ہمراہ ایسی شہد کی مکھی کے کاٹنے کی سی ہوتی ہے حاصل یہ ہو کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو اور اس ورم میں غوص کی قوت نہ ہو اُسے نملہ کہتے ہیں کوئی نملہ جاورسیہ بشکل باجرے کے ہوتا ہے۔ اور ایک نملہ اکالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جس وقت یہ بثور قروح ہو جائیں اور عفونت پیدا کریں بنام بعض موسوم ہونگے علاج نملہ کا نملہ وغیرہ جو ایسے اورام ہیں اگر انھیں ابتدائے معالجہ کی اسطرح نہ ہو کہ استفراغ خلط کا کریں اور جیسا استفراغ واجب ہو اسطرح کا کریں بلکہ پہلے علاج قروح کا کرکے انھیں قروح کو اچھا کر دیں ایسے علاج میں یہ خرابی در پیش ہوتی ہے کہ یہ بثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب و جوار میں یا بعید اس مقام سے دوبارہ پیدا ہوتے ہیں اور جلد کو سڑایا کرتے ہیں ماء الجبن ہمراہ افتمونیا کے استفراغ مادہ نملہ وغیرہ میں بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہو کہ نملہ اکالہ کے علاج میں اُن مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیے جو حمرہ کو اسلیے مستعمل ہوتے ہیں اسلیے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہیں ہے اوائل حمرہ میں مثل کاہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب اور جلبہ یعنی خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ اگر تبرید ضرور ہو مثل مکو کے خصوصاً خشک مکو پیکر استعمال کریں کہ اسمیں تخفیف ہو خواہ بارتنگ اور علیق یعنی دردا اور عدس بعد اسکے سویق شعیر پوست اور شاخ انگور کو استعمال کریں اور اگر سڑنے اور تقرح کا خوف ہو ان دوائیں مسردہ کے ہمراہ کسیقدر شہد وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بوقت جلانے کے ٹپکتا ہو بہت عمدہ ہو بکری کی مینگنی اور فضلہ گاؤ ہمراہ سرکہ کے اور جس وقت تقرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص خواہ سرکہ جسمیں آمیزش پانی کی خواہ عصارہ قثاء الحمار خواہ نمک یا تمرہ رخ اور سداب و نطرون اور فلفل یا نطرون ہمراہ پیشاب لڑکے جالینوس کو یہ طریقہ پسند ہو کہ ایک شئے مثل انبوبہ کے برو غیرہ کے کنارے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بنائیں کہ اسکا سر تیز اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اُسکے اندر سما جائے پھر ایسی ہی شے کو اُس پھنسی پر گھما کر گرد پھنسی کے اس نوک سے گڑھا بنا کر نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اُسے بے بنیاد کر دے۔ ثولون کا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہو کہ اُنھیں حمام میں داخل کریں اور یہ ہو کہ اُنھیں مضبوط چاہیئے کہ بسرعت نکال لیں اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کریں علاج جاورسیہ کا نملہ کے اقسام میں جاورسیہ شامل ہے جو علاج میں نملہ سے گرجہ مسہل صفراوی اس میں دیا جائے اسمیں کسیقدر شرکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیئے اور اگر کسی قدر تھیلیون داخل کریں یہ سب سے بہتر ہے۔ ایسلیے کہ اسکے مادہ میں ہمیشہ صفرا کے سودا اور بلغم کی بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے اُسکے بعد مازو اور کرمانک صندلین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب میں پیس کر اسقدر طلا ئیں جو لذع پیدا نہ کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہیں ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائیں دودھ تازہ دوھا اس مرض کے لئے نہایت مناسب ہے جب مادہ ابتدا کا گاڑھا جائے چاہیئے کہ سمک ملیح کا سر جلا کر زراریح عفص خواہ اور کوئی قوی ترچیز آمیختہ کر کے استعمال کریں اور بشر ملکیہ جنیاح تجفیف شدید کی ہو ورق یا اور وج کوٹ کر اسمیں تلقدیس داخل کر کے استعمال کریں اس سے زیادہ قوی تر یہ ہو کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اس سے طرح بذریعہ شراب کے طیار کریں۔ خواہ جوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے۔

جمرہ یا بجیم اور نار فارسی کا بیان: یہ دونوں اسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور منفط یعنی آبلہ دار اور سوزان اور خشک ریشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہیں اور اُس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہے اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اس بثرہ کو کہتے ہیں جو از قسم نملہ اکال محرق منفط کے ہو جسمیں سمی بھی ایسی پھیلتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور بعض اسمیں کم ہو اور بہت سے دانہ چھوٹے چھوٹے اس مقام پر برآمد ہوں جہاں خلط مادہ ایسی ہو جسمیں غلیان اور جوش زیادہ اور پھولنا پیدا ہوا ور جمرہ بجیم موحدہ کا اطلاق اُسپر کرتے ہیں جو مکان خاص کو سیاہ کر دے اور شل کوئلے کے سیاہ اور خشک کر دے عضو خاص کو اور رطوبت کسی قدر اسمیں نہ ہو اور سوداویت اُس کے اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ اُبھار اُسکا کم ہو جرم اسکا مجاہر بنگ نرسس یعنی بالفلائے معصری کے اور کبھی بثرہ کا وجود نہیں ہوتا بلکہ اول میں جمرہ پیدا ہوتا اور جمیع اقسام کی ابتدا میں جھلی ضرور ہوتی ہے اور جمرہ بجیم موحدہ اور نار فارسی میں بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہے اور جمرہ ایک طرح ایسی ہوا کرتی ہے جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برآمد ہو اور مقام ماؤف کا رنگ خاکی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی سیاسی بھی ہوتا ہے اور سوزش اُسمیں بشدت اور گرداگرد اُسکے سوزش نہیں رہتی ہے اور اُس پر جمرہ کا صدق نہیں ہوتا ہے بلکہ سیاہی کی طرف میلان مادہ ہوتا ہے خاص نام جمرے کا اسی پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی جڑ ناری ہو اور جسمیں چمک آگ کی چنگاری کی سی ہو نار فارسی کا ظہور ان دونوں قسموں میں زیادہ ہوتا ہے اور بسرعت حرکت کرتی ہے اور جمرہ بہ نسبت اسکے دیر میں ظاہر ہوتا ہے اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہو جاتی گویا کہ اُسکا مادہ بثر اور قوبا یعنی داد کا مادہ ہوتا ہو لیکن یہ مادہ نار فارسی میں زیادہ حدت رکھتا ہے اور جو قسم ان دونوں میں سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اُس کے عضو میں احتراق پیدا ہو کر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہے اور اسی جہت سے ان دونوں مادہ کی آمیزش کی وجہ سے خشک ریشہ سیاہ پیدا ہوتا ہو نار فارسی میں غلبہ صفراویت کا ہوتا ہو اور جمرہ میں سوداویت کی شدت ہوتی ہو یہ بھی ممکن ہو کہ ہر ایک نار فارسی اور جمرہ کو ایسلیے ایک علم اور مشترک نام سے نام رکھتے ہیں مثلاً جمرہ کہیں اور پھر دونوں قسم خاص کی طرف تقسیم کریں خواہ دونوں کو نار فارسی سے موسوم کریں اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازاں تقسیم کریں خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کریں اور یہ سب جمرہ تین نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطبا میں مروج ہیں مگر کچھ فرق چنداں نہیں ہو کہ کبھی ہمراہ نار فارسی اور حنان نملہ اور جاورسیہ ردی کی حمیات شدیدہ ایسے ہوتے ہیں جن کی حرارت زیادہ ہوتی ہو اور مہلک ہوتی ہیں اور کبھی نار فارسی خواہ جمرہ بوجہ دبلکے پیدا ہوتی ہے اور اکثر شاہ بہ نغنوفی کے ہوتی ہے اور اہل بہ سوداوی ہو جیسے کہ ابتدا میں سیاہ ہوتی ہو مصر صاحب سال مادہ ہو

علاج نار فارسی اور جمرے کا۔ پہلے فصد کھولنی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جائے اور اگر

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرض قوی ہو کر خون اس سے زیادہ نکلنا جو فصد ایسی گہری چاہیئے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی حاجت ہوتی ہے خصوصاً جرے مین گہرے پچھنے لگانے کی تاکہ جو خون بستہ اور گھٹا ہوا ہمین سے سب نکل جاے کہ اس خون کی طبیعت سم کی ہے مگر یہ تدبیر بوقت صفراوی ہونے مادہ کے نہین کیجاتی ہے۔ علاج موضعی یعنی خاص مقام کا علاج حمرہ بجائے سہلے کے کرنا چاہیئے مگر نملہ مین مادہ بہتر یہ ہونا چاہیئے جس طرح حمرہ مین اور لکھ چکے ہین اسلیئے کہ اس مرض کا مادہ بطرف غلاظت کے مائل ہے اور بوجہ سے کہ اس مادہ کی تھوڑی مقدار بھی بطرف باطن کے نہین جاسکتی ہے اسوجہ سے کہ مادہ سمی ہے اور نیز زیادہ قبض کا استعمال کرنا اس مرض مین جائز نہین ہے اسلیئے کہ مادہ غلیظ ہے اور دیر مین تحلل ہوتا ہے اور محللات کا استعمال نہ ابتدا مین جائز ہے جب ظہور مرض کا ہوا اور نہ بوقت سکون التہاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ میں وہ ادویہ محللہ زیادتی پیدا کرین گے بلکہ ایسے ادویہ مجففہ کا استعمال کرنا چاہیئے جن مین کسیقدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بھی ہو اور کسیقدر دفع مادہ کا بھی کرین جیسے بارتنگ اور عدس اور وہ روئی جس مین بھوسی زیادہ ہو ان اجزا سے ضماد طیار کرین اسلیئے کہ جس روئی مین بھوسی زیادہ ہوتی ہے اور وہ لطیف زیادہ ہے ایضاً اسی قسم کے اور ضمادات جو قرابادین مین مذکور ہین ایضاً مازو کو سرکہ انگوری خواہ پھٹکری کو اسی سرکہ مین داخل کرکے ضماد کرین دواے خبیثا ایسے وقت مین اور بعد اسوقت کے یہ ہے کہ انار ترش کو چاک کرکے سرکہ میں اسقدر پختہ کرین کہ نرم ہو جائے بعد ازان خوب مسکر کسی کپڑے پر لگا کر استعمال کرین یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور ابتدا اور انتہا مرض مین ازالہ مرض کردیتی ہے کبھی ایسے وقت کی دوائین یعنی ابتدائے ظہور خواہ سکون التہاب کے وقت جو نظری یعنی تازہ اخروٹ اور اسکے پتے بھی مع سویق اور زبیب اور انجیر اور شراب اور خشخاش سیاہ داخل کرتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ مجموع ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کرین منجملہ اصلی دوا کے جو لایق استعمال کے اوقات کے ہین افیون اور اقاقیا اور وہ زاج جسے سوری کہتے ہین یعنی سرخ رنگ کی پھٹکری پوست انار مکہ دو درم زہرہ نحاس ایک درم زبد البحر درہم لیکن ایسی دوائین اسوقت تک مستعمل ہوتی ہین جب تک قرحہ پیدا نہ ہو پھر جب قرحہ پیدا ہو جاے اسوقت مجفف قوی کا استعمال ضرور ہے جیسے دوائے اندرون خواہ دواء قراسیون یا فاسون یا ابوالاندروس کے قرص یا دواے قیسور شراب حلو یا سکنجبین مین ملا کر ضماد کرین اسیطرح جو دوائین حمرہ منتشر جاورسیہ کے علاج مین مذکور ہوئی ہین انکا استعمال کرین ضرور ہے کہ ضماد کا استعمال ان اوقات مین ہر روز دو مرتبہ کیا جائے اور رات کو بھی ایکمرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائین جن دواؤن سے عفونت تمدید وغیرہ مین پیدا ہوتی ہے تا مقدور انکا استعمال کرنا جائز نہین ہے کہ ان سے رداءت مرض مین زیادہ ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ گرداگرد مقام ماؤف اور مواضع احتراق کے بالتزام گل ارمنی اور سرکہ اور ماشا اور جملہ وہ چیزین جو سبز اور ردع مین خواہ جن آلی شیر قریب ردع ہو لگایا کرین جیسے صوف و فا شراب مین ڈبو کر استعمال کرین جب التہاب مین سکون پیدا ہوا اور قرحہ باقی رہجائین انکا علاج مرہم اسفیداج مرہم زبالو طالبین سے کرین خواہ جو مرہم قروح خبیثہ کیواسطے قرابادین مین مذکور ہین ان سے علاج کرین جو نملہ کہ جو عفن ہو بعد علاج کے نارفارسی کے سکون التہاب اور باقی رہنے قرحہ کے لیئے بہت مفید ہے۔

نفاطات اور نفاخات کا بیان

نفاطات کا حدوث دو طرح ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان اخلاط سے بطرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اس طرح پر کہ دفع واحد مین مادہ اس رطوبت کو لیکر بطرف ماتحت جلد کے صعود کرتا ہے اور چونکہ ماتحت جلد تکاثف زیادہ اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد مین بخوبی نہین ہونے پاتا بلکہ نفاخہ مائیہ باقی رہجاتی ہے یعنی جیسے پانی بھرجانے سے جلد مین کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہے اسیطرح یہان بھی کیفیت نمودار ہوتی ہے اور دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہے کہ ہوے مائیت کے خون جگہ بھرجاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے

علاج نفاطات اور نفاخات کا تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم ہو چکا ہے بدستور کرنا چاہیئے اور دیگر تدابیر غذا وغیرہ کے بھی جیسے اور امراض مناسب مین مندرج ہین یہی یہان بھی جاری رہین اور ابتدائے ظہور مین اس مرض کے عدس کو پانی مین پختہ کرکے خواہ پوست انار خواہ پوست شاخہاے درخت انار پانی مین جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبخ اور تبرید کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مگر ضماد کرنا چاہیئے اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہوجائیں اور خاص صاحب نفاخات کے پھوڑوں کا منظور ہو تدبیر یہ ہو کہ جن کی جلد موٹی ہو اور دباکر توڑنے سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اُسمیں سوراخ کریں اور جو رطوبت اس خراج میں ہے اسے نکالڈالیں اور باریک جلد کا خراج کبھی خود بخود منھ کرلیتا ہے تاہم اگر خود بخود منھ نہ کرے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کر بہ نرمی تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیے بعد اس رطوبت کے نکالنے کے دو حال سے خالی نہیں یا تو اچھا ہو جائے گا یا قرحہ بنے گا اگر قرحہ پڑے مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کریں خصوصًا جب ان مراہم میں ایرسا داخل کریں اور مرہم جوہ کا استعمال اسوقت کرینگے جب پھیلنے لگے خواہ سڑنے کی نوبت پہونچے اور نملہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اسوقت کے مذکور ہو چکے اُنکا استعمال کرینگے دوائے مرکب مُردسنگ ایک رطل زیت کہنہ ڈیڑھ رطل زرنیخ ایک رطل مرداسنج کو زیت کہنہ میں اسقدر پکائیں کہ زیت کی چکنائی جاتی رہے اُسکے بعد زرنیخ پیسکر چھڑکیں۔ ایضًا ایک دوا ایسی ہے جو جذامی چشمہ یعنی سیاہ رنگی اور مونہہ پر لگانے کے لائق ہے خلاصہ یہ ہے کہ دوا لائق ان اعضا کے ہے جنمیں حاجت تجفیف کی زیادہ ہے قلقطار اور قلقدیس آٹھ جزو بورہ ارمنی دو جزو پانی میں پیسکر استعمال کریں اور بکری کی مینگنیں شہد میں ملاکر بھی مفید ہے جب ان پھوڑوں کی پپڑیاں بھی گر جائیں اور گوشت فاسد ہوجائے اور گوشت صحیح باقی رہے اُسوقت خالص پھوڑوں کا جو علاج ہے اسی طور پر معالجہ کرنا چاہیئے اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونوں کو گرادیتے ہیں جسے سارانیاس کہتے ہیں اور نیز نارخس اور طراکیس اور حجر اقوان بھی اُنکے اسقاط کیواسطے بہت مفید ہیں حاصل یہ ہے کہ خشکریشہ کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کے کرنا اور انھیں تدبیرات میں مشغول رہنا بہت بہتر ہے دوائے مجرب قدماکی ہے اور متاخرین نے اپنی طرف سے اسکی نسبت کی ہے انزروت صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر ہموزن مجموعہ کے گل ارمنی شامل کریں اور گولیاں بنا رکھیں بقدر حاجت سرکہ خواہ پانی میں گولی گھولکر طلا کریں اور طلا کرکے پھر اسی پر دوبارہ دوا کو طلا کریں تاکہ اسمیں خوب سا تقبض پیدا ہوجائے اور سخت کر خشک ریشہ پڑجائے اگر اس پپڑی کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود گر پڑے گی ورنہ چھڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھیں تاکہ سب مقام سے پپڑیاں چھٹ کر گر پڑیں **شری کا بیان** شری اُسکو کہتے ہیں کہ اسکی صورت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے دانے اور چپٹے مثل نفاخات کے مائل بسرخی ہوتے ہیں اور کھجلی انمیں زیادہ ہوتی ہے اور اُگتے ہیں اور اکثر دفعتہً تمام بدن میں پیدا ہوجاتے ہیں اور کھجلی انمیں شہد سے ایک قسم کی رطوبت بھی روان ہوتی ہے بیشتر شری سردی ہوتی ہے اور رات کو اکثر اسمیں شدت ہوا کرتی ہے اور کرب اور غم بھی اسکا سبب کو زیادہ ہوتا ہے سبب حدوث اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہے جو تمام بدن میں دفعتہً فوران میں آتا ہے اور درد بھی اسکی فوران کی یا یہ ہے کہ صفراوی ہوتا ہے خواہ بلغم ہو ساتھ کی اسمیں شرکت ہوتی ہے صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہے اسمیں سرخی اور حرارت زیادہ ہوتی ہے اور ظہور اسکا بسرعت ہوجاتا ہے اور بلغمی میں ان سب امور کی کمی ہوتی ہے مگر بلغمی کی شدت رات کو بنسبت صفراوی کے زیادہ ہوتی ہے اگر شری کسی موضع وسیع میں برآمد ہوئی ہو اور فصد نہ کھولی جائے غب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور واجب ہے کہ فصد اس مرض میں ایسے وقت کھولیں جو درمیان نوبت ابتدا اور نوبت ثانی کے ہو اور جسطرح حمی غب لازمہ خواہ غب دائرہ میں بروقت رحت کے نہ بروقت شدت حمی کے فصد کھولتے ہیں اسیطرح اس مرض میں فصد کا وقت اختیار کریں علاج شری کا اگر غلبہ خون کا ہے بہت جلد فصد کھولنی چاہیئے اس کے بعد تحمل ہوسکے تو مسہل صفرے کا استعمال کریں کہ ہلیلہ دو حصہ اور ایارج فیقرا ایک حصہ بقدار شربت مجموعہ کے تین درہم سکنجبین داخل کرکے استعمال کریں اور تسکین اس مرض کی تمر ہندی اور آب انار میں خواہ آب انار مع شحم کا مع اس کے چھلکے کے اور ضیماندہ شمش اور مار اراب اور اقراص طباشیر جس میں کافور داخل ہے ہمراہ آب انار کے اور آب گرم کا پینا دن بھر میں چند مرتبہ اس مرض میں بہت نافع ہے اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہے۔ منجملہ مسکنات کے ضیماندہ سماق مصفی کا بقدر تین اوقیہ کے۔ غذا اُن کے لائق طفشیل یعنی مسور مقشر جو سرکہ میں پکائی ہو اور سرکہ اور زیت ہمراہ روغن بادام خواہ سرکہ ہمراہ انگور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور زیت سے اور سارا الرأس بھی اگر خلط مرض کی امداد کرتی ہو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ ہلیلہ اور نصف اسکی تربد سے کریں مجموعہ کی مقدار تین درہم ہو استعمال کریں خواہ خوز السرو تر و تازہ ایک رتبہ ہمراہ مسمندر ایک درہم کے دیں ۔ یا عصفر کو پیس کر سرکہ زرگر میں آمیختہ کرکے پلائیں خواہ آب سفرو یعنی گل مختوم اور آب حجرۂ حدید یعنی نئی اینٹ کا پانی پلائیں ۔ اگر مرض میں بلغم کی شرکت ہو ایک درہم کبابہ اور تین درہم شکر خواہ تین درہم تخم خنگشت یعنی حلیب میں استعمال کریں ۔ سبز ترمس کی تری میں نفع ہے تجربہ سے یہ دوا مفید ہوئی ہے نونخ دو درہم طباشیر ایک درہم گل سرخ نصف درہم کافور ایک قیراط آب انار ترش میں پلائیں خواہ نہار منہ اہل کا استعمال کریں **آکلہ اور فساد عضو اور فرق درمیان غانغرایا اور سفاقلوس کے** ان امراض میں کلام کرنا بلحاظ مناسبت امراض مذکورۂ بالا کے بہت اچھا ہے ۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عضو جسمانی میں فساد اور تعفن یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اس عضو کی روح حیوانی کو فاسد کردے خواہ روح حیوانی مذکور کو اس عضو خاص تک وصول سے منع کرے خواہ وہ سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو ۔ مفسد روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بنظر اپنے مادہ اور جوہر کے متضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہیں ۔ خواہ اورام اور بثور اور قروح ردی جو پھیلتے ہوں اور مادہ انکا سمی ہو ۔ یا وہ قروح جن کے معالجہ میں طبیب کے خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہو جائے جیسے قروح غائرہ میں روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہو جاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہو جاتا ہے ۔ وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرضی اور مادی ہے جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے کسکر باندھنا کہ اگر یہ کیفیت اثر رکھیگی عضو کو فاسد کردے گی ۔ اسلیے کہ روح حیوانی کا وصول اس عضو تک نہیں ہو سکتا ہے جو قوت قلب میں نفس سے روح حیوانی ہیں اس عضو خاص کی تشر ہوتی ہے اسے یہ بندش محتبس کردے گی اسیوجہ سے مزاج اسکا فاسد ہو جائے گا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ مادی کے ہوتا ہے جیسے ورم گرم ردی و دنابت وغیرہ عظیم غلیظ المادہ ہو کہ منافذ اور مداخل نفس کو جس سے آمد و رفت حیات روح حیوانی کی ہے بند کردے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد مزاج میں بھی پیدا ہوتا ہے جو انسداد جامع فساد ہے اسکے زمانہ ابتدا میں جب تک عضو حساس کے حس میں فساد کامل عارض ہوا ہو اسکو غانغرایا کہتے ہیں خصوصاً اگر ابتدا میں غلغونی ہو پھر جب اس مرض میں ایسا استحکام ہو جائے کہ حساس کی حس باطل ہو اور یہ کیفیت اسیوقت پیدا ہوگی جب لحم اور اسکے قریب کی ہڈی ابتدا خواہ ورم کے بعد فاسد ہو جائے ۔ اسوقت اسکا نام سفاقلوس ہے اور کبھی غانغرایا سے سفاقلوس پیدا ہوتا ہے بلکہ غانغرایا ہو کر ہمیشہ سفاقلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سب خرابیاں گوشت میں عارض ہوتی ہیں اسی طرح ہڈی وغیرہ میں بھی پیدا ہوتی ہیں جب اس مرض کا درجہ یہ پہونچے کہ عضو کے اجسام میں ترقی روز بروز نظر آئے اور بڑھتا جائے اور جو چیز گرد کے فاسد کے ہوا میں ورم بھی پیدا ہو کر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو ایسے وقت میں مجموعہ اس عارضہ کا نام آکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو ماؤف پر طاری ہوتی ہے اسکا نام تعفن موت کہتے ہیں اور اگر یہ مادہ مفسد اور غلیظ نہ ہوتا مقام خاص میں اسقدر گزین کیوں ہوتا ۔ ہر طرف منتشر ہو جاتا **معالجات** غانغرایا کا علاج ابتدا میں ہو سکتا ہے اور اس سے اسکی صحت بھی ہوتی ہے جب گوشت میں فساد مستحکم ہو گیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اسوقت نکال ڈالیں جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہو چلا ہے بس معلوم کرنا چاہیے کہ طریق تعفن میں آگیا ہے اسوقت بہت جلد ایسے لطوخ کا استعمال کریں جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی اور گل مختوم سرکہ میں ملا کر استعمال کریں ۔ اگر اس دوا سے کچھ فائدہ نہ ہو گہرے پچھنے کے بعد ان کچھ چارہ نہ ہوگا کہ مختلف طریقوں سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کریں اور جونک لگائیں اور جو رگیں قریب قریب کی ہوں خواہ مقابل کے جہت میں واقع ہیں اور چھری ٹی میں انکی فصد کھولیں تاکہ خون فاسد کا اخراج ہو جائے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع ماؤف کے گرد کی بھی حفاظت ایسی طلاء وغیرہ سے کرتے رہیں ۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو مذکور ہو چکے ہین اور پھٹنے کے مقام پر ایسی چیزین ہین۔ رکھین جو مخالف عفونت کی ہون اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتی ہون جیسے آرد
کرسنہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ آرد باقلہ خصوصاً اُسمین نمک آمیزش ہو۔ منجملہ طلاؤن کے یہ ہے کہ حلتیت طلا کرنا اور لحم فربیس یعنی گوشت رگہائے گردن کا
ورلے مجرب ہے زراوند مدحرج اور عصارہ ورق تنبول ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ پانی مین شہد سمین کہ شہد کے مثل گاڑھا ہوجائے اور قرحہ
پر طلا کرین اور گرد قرحے کے بھی لگائین منجملہ اُن دواؤن کے جو مانع حدوث آکلہ کے ہین یہ دوا ہے کہ زنگار اور مشکری اور شہد ہموزن لیکر
بطور بطوخ کے استعمال کرین کہ یہ دوا بھی مانع عفونت خواہ مانع حدوث آکلہ کی ہے اور مقدار متعفن کو ساقط
کر دیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر نوبت ورم اور فساد دونون کی گندہ کرنے تک شروع ہو گیا ہو تھوڑی سی ترطیب بھی پیدا
ہوگئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہو کہ اُسوقت واجب ہے کہ زراوند مدحرج اور مازو ہموزن پیسکر چھڑکین تاکہ خشکی پیدا ہو اسی طرح اگر
زاج اور قلقطار کو استعمال کرین بہت مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور اسی طرح قثاء الحمار اور اُسکا عصارہ اگر طلا کرین پھر
اگر تھوڑا سا گوشت سڑ گیا ہے اسے قطع کر ڈالنا چاہیئے۔ یا گرا دینا چاہیئے۔ بذریعہ قرص اززروت کے اور اس سے قوی تو یہ دوا ہے
کہ فلدفیون کے ذریعہ سے گرادین۔ اور بعد گرا دینے کے چربی سے اُسکا تدارک کرین۔ یعنی چربی اُسپر رکھین جب عفونت کی وجہ سے
حدت دوا کی برطرف ہوجائے بقیہ لحم کو جو ناقص ہو اسے بھی ساقط کردین تا اینکہ صحیح گوشت باقی رہجائے زاج احمر کا چھڑکنا بروقت
ترہل و تعفن کے بہت بہتر ہے اور جب تعفن ظاہر ہو جائے اسقاط مین قدر متعفن کی تاخیر کرنی جائز نہیں ہے بڑی دشواری واقع ہوگی اور
اگر گرد ورم کے تعفن زائد پیدا ہوجائے اُسوقت دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہین کہ سویق ہمراہ عصارہ بنج کے استعمال کرین
اور میری رائے مین یہ دوا جید نہین ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیئے تاکہ عفونت کو منع اور ردع مادہ کرے جب
اسیقدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالین واجب ہے کہ اُسکے گرد داغ دین آگ سے کہ مقتضائے حزم اور ہوشیاری یہی ہے خواہ ادویہ کاویہ سے
جو محرق ہین اُن کے ذریعہ سے داغ دین خصوصاً جو عضو عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہین خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ بوجہ قرب
اور مجاورت اُن فضول کے جو عضائے مذکورہ سے جاری رہتے ہین جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ۔ اسقدر تدبیر اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان
کرتے ہین اور قروح متعفنہ کے باب مین ایسی تدبیرین مذکور ہونگی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہین طواعین کا بیان قدمائے اطبا
طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی مین ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان عربی مین اسکا ترجمہ یہ ہوسکتا ہے طاعون وہ ورم
ہے کہ اعضائے غددی مین پیدا ہو خواہ جو عصب سے خالی ہے اسکا ورم جیسے وہ لحم جو سینہ مین خواہ پستان اور بیخ زبان مین ہے خواہ وہ
گوشت جس ہو اُسکا ورم جیسے وہ لحم غددی جو زیر بغل ہے خواہ اربیہ یعنی بد جو بیخ ران کے قریب ہے اور از قبیل ان لحوم کے ورم
کو طاعون کہتے تھے بعد ازان استعمال لفظ طاعون کا ہر ایک ایسے ورم کے واسطے ہوا جو مواضع مذکورہ مین ہی ہو اور معہذا ورم حار
اور قتال بھی ہو کہ اُسکا جوہر سمیت کی طرف مستحیل ہو کر مفسد عضو ہو اور قریب جوار کے مقامات کے رنگ کو متغیر کرے اور قے اُس سے خون
اور صدید وغیرہ مترشح ہو اور اُس کی کیفیت مدی قلب تک بذریعہ شرائین کے پہونچکر مورث قے اور غشی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور شائد یہ
دوسری اصطلاح بہ نسبت طاعون کے جو پہلی ہے یہ وہی ورم ہے جو اب بنام درخش موسوم ہے اور اوائل اطبا اُسکا نام قوبا طار رکھتے
تھے لیکن یہ ضرور ہے کہ عروض اس ورم کا اکثر اعضائے ضعیفہ مین ہو جیسے ابط اور اربیہ خواہ پس گوش وغیرہ اور اُس کی نہایت ردی وہ قسم ہے
جو ابط یعنی زیر بغل اور اربیہ یعنی کنج ران مین ہو اسلئے کہ یہ اعضا قریب ہین ان اعضا کے جن کی ریاست کامل ہے جیسے قلب اور دماغ۔ اسلم طاعون غیر قتالی کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

تیسرا وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہو اُسکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور جو طاعون مائل بہ سیاہی ہو اُس کی وجہ سے کوئی بلا آئے نہیں ہوتا اسمیں دفعۃً یعنی ہلاکت ہے۔ طاعون اکثر انھیں بلاد میں پیدا ہوتا ہے جنمیں وبا کی کثرت ہو زبان یونانی میں اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہیں جو مشابہ طاعون کے ہیں جیسے طرفیس اور قوماطا اور قوماطا دیولوس مگر ہمارے زبان میں ان اسمار کی مسمیات کی زیادہ تفصیل نہیں ہے علاج بذریعہ فصد کے استفراغ کرنا کبھی بہ نظر قوت کے اسکا تحمل ممکن ہوتا ہے اور کبھی بہ نظر حرارت اس خلط کے جو برآمد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہے کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دواؤں کا استعمال کریں جنمیں عطریت اور تبرید ہو مثلاً حماض ترنج اور لیموں خواہ رب سیب نفاح اور دیگر فواکہ کے خواہ ہی اور انار ترش اور سونگھانے کی چیزیں جیسے گل سرخ اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کریں اور غذا میں عدس جو سرکہ میں پکا ہو یا ایسے خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا ہے اور چوزی کے گوشت سے پکتا ہے بیمار کے مکان کی تبرید اور آرائش برف کے ٹکڑوں اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولوں سے خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کریں اور قلب پر ضماد مبرد اور مقوی جو ادویہ اصحاب خفقان مذکور ہو چکے ہیں اُنسے کرنا چاہیئے خواہ جو ادویہ اصحاب وبا کے واسطے لکھی گئی ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وبائی کی کرنی ضرور ہے اور خاص کر طاعون خواہ جو ادویہ قائم مقام طاعون کے ہیں اسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیئے ابتدا میں ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا کرے خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی میں خواہ روغن گل یا روغن نفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن آس میں ڈبو کر استعمال کریں۔ یہ تدبیر ابتدائے مرض کی ہے اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگائیں اور جو رطوبت وغیرہ اس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری رہنے دیں اور بند نہ کریں اور منجمد ہونے دیں ورنہ سمیت زیادہ ہو جائے گی پھر اگر ایسے محجمہ کی حاجت ہو جو مادہ لطیف کو چوس لے لگانا چاہیئے اور جو طاعون سطوحہ پھوڑے کے ہو اسکی زمانہ منتہی یا قریب انتہا میں تنقیح کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور اگر پھر اخراج کے تب بھی ہو تبرید موضع میں درنگ کرنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ مادہ بطرف خلف کے پلٹ کے زیادہ رداءت پیدا کرے۔ تنقیح بذریعہ نطول کے کرنی چاہیئے اسطرح پر کہ بابونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی میں جوش دیکر نطول کریں۔ اور ایسے مفتحات کا ذکر خراجات کے علاج میں آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ قوماطا اور یولوس کو ضماد پرسیاوشان اور سرق اور لعاب اور بیخ خطمی کا جسمین تھوڑی اشق اور شہد اور شراب ملی ہو خواہ دبق یعنی موزیرک علی مفید ہے اور قیروطی ایجک اور میل اور شہد مکھی کے چھتے کا اور ترمس سرکہ میں بھگو کر یا پیچ کر ملایا اور علک البطم یا انظروت ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ خمیر کے جو ایک میوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے

فصل ان اورام کے بیان میں جو غدد میں پیدا ہوں جو اورام غددی مثل طاعون کے نہ ہوں کبھی بوجہ دفع بحرانی کے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بوجہ دفع اعضائے اصلیہ کے ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی قریب الالتدام اورام دوسرے قسم کے ایسے اطراف میں ایسے اورام کو پیدا کرتے ہیں جو جس سے مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہیں اور ان طرق اور اکثر ہوں میں بہ لحوم غددی واقع ہوتے ہیں اور اسیوجہ سے لحوم غددیہ میں یہ مواد ٹھہر جاتے ہیں جیسے اربیہ اور ابط کا یہی حال ہے کہ ان کے ورم کا عروض اس شخص کے بدن میں ہوتا ہے کہ جسکے بدن میں کھجلی یا قروح ہاتھ پاؤں میں ہوں اور کبھی یہ اورام بوقت امتلائے بدن کے مادہ کی پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بدن میں زیادہ امتلا نہیں ہوتی اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا یعنی کہ ان کے علاج میں ابتدا دفع مادہ سے نہیں کیجاتی ہے اور نہ ان میں عجلت دفع مواد کی ہوتی ہے استفراغ بذریعہ فصد اور سہال کے اس مرض میں بہ ضرورت باقی اور اقسام کے علاجات کے استعمال میں بھی بخوبی اکتشاف ہو توقف کرنا چاہیئے مثلاً اگر یہ ورم بطور بحران خواہ بوجہ دفع طبعی کے کسی عضو رئیس سے بطرف عضو خسیس کے ہوا ہے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہیں بلکہ اعانت طبیعت کی کرکے اچھی طرح اسی عضو کی طرف جذب کر لینا چاہیئے جس طرح پر جذب ممکن ہو خواہ بذریعہ دوا یا محجمہ وغیرہ کے اور اگر ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلائے خلط

HAKEEM SHOUKAT ALI

صورت اسکا ہو سوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہو اور غذا کی تعلیل اور تلطیف بھی ضرور ہو اور دہنات کا استعمال نہ کرنا چاہیے بلکہ مرخیات کو
استعمال کریں اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کے جائز نہیں ورنہ اکثر عضو متورم پر بوجہ کثرت جذب مادہ کے گزند ہو پہنچتا ہے لہذا
جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کریں بعد ازان جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت کے کریں - دہنات کے استعمال میں یہ ضرر متصور
ہے کہ رد مادہ کا بطرف احشا کے خواہ اعضائے رئیسہ نہ ہوجائے اور مرخیات کے استعمال میں بھی خطرہ ہے کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ
اور ازالہ مادہ کا مرخیات کی مضرت سے امان دیتا ہے اگر درد میں شدت ہو اسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اسطرح پر کہ صوف کو زیت گرم میں
بھگو کر استعمال کریں اور آخر میں تھوڑا سا نمک بھی شریک کریں تا آنکہ درد میں تسکین پیدا ہو اسلیئے کہ ورم میں تحلیل اس کی وجہ سے ہوتی ہے اور اکل
میں اسکے استعمال سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہو اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جائے پھر تحلیل ورم کی بہ نظر کرنی چاہیئے
کبھی تحلیل فقط آرد گندم کے استعمال سے حاصل ہوتی ہو اس سے بہتر یہ ہو کہ آرد جو کا استعمال کریں اور کبھی جس دوا میں قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہو
اسکے استعمال سے ورم میں زیادتی پیدا کرتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیئے مگر جسوقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا اعضائے رئیسہ
بطرف رجعے ہوجائے اور اگر جذب کرے اعضائے رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو - اگر ابتدائے ورم میں فقط زیت کو گرم کرکے ورم پر ٹپکائیں
مزمل ورم کسی عمر خود یعنی نرم گوشت میں ہو اور عضو متورم شریف ہو جیسے پستان اور خصیہ اور منع مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت
متصور نہو منع مادہ اور دفع کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور اگر سیلان ہو ورم کا بطرف سختی کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیئے
خراجات حارہ کا بیان خراج دبیلہ کی وہ قسم ہے جو اورام حار میں جمع مادہ پر شامل ہو شاید لفظ دبیلہ کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہے
جو وقتاً فوقتاً بھر جائے اور باطن میں اس ورم کے ایک مقام ایسا ہو جہاں انصباب مدہ کا ہوا کرے اور بعد ازان کہ اس مقام میں انصباب مادہ
کا ہو جتنا مادہ وہاں پہونچے وہیں ٹھہرے ایسے ورم کو خراج جب کہیں گے کہ مادہ اس ورم کا حار ہو اور اس میں اجتماع مدہ کا ہوتا ہو - کبھی ورم
گرم کی ابتدا اسی طرح سے ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم میں بھی ہوتا ہے اور کبھی اس طرح سے ابتدا نہیں ہوتی کبھی
ابتدائے ورم حار صحیح کی ہو کر آخر کار میں بوقت منتہی کے جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہے - ہم ان دبیلات باردہ کو جو شامل مادہ مخاطی اور خلط
حصی اور جصی یعنی مثل سنگریزے کے اور رملی یعنی مانند ریگ کے اور خلاط شعری یعنی بشکل بالوں کے ہیں - آئندہ سطور میں ذکر کرینگے
بعد ازان کہ خراجات حارہ کا بیان کرلیں علاوہ یہ ہو کہ بعض اطبا نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہوں بھی بنام دبیلہ
مخصوص کیا ہے لیکن ابھی ہم انھیں اورام اور اخراجات کا ذکر کرتے ہیں جسمیں اجتماع مدہ کا ہوتا ہے اسلیئے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے
بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا ہے اسکا نفوذ جلد میں ممکن نہیں ہوتا اور نہ گوشت میں اسکا تشرب اور سما جانا ممکن
ہوتا ہے بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہر پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اسی مادہ کے اور اندر انھیں شگاف اور سوراخون کے جنمیں مادہ
متفرق ہوا ہو پوشیدہ ہو کر ٹھہر جاتا ہے اور اکثر اوقات ان اورام کے سرے پر ایک نوک تیز اونچی بلند ہوجاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے
کا منہ کہلاتی ہے خصوصاً اگر مادہ خراج کا حاد ہو اسوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے یہ خراجات شروع ہوکر اجتماع مدہ ان میں ہوجاتا
ہے اور بعد اجتماع کے مدہ میں پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہے بعد ازان خود بخود پھوٹ جاتے ہیں اور کبھی تقویت انضاج کی بھی ضرورت
ہوتی ہے یعنی استعمال ادویہ منضجہ کا اُن پر اس غرض سے کرتے ہیں تاکہ طبیعت کو نضج مادہ میں مدد ملے اور شگافتہ ہونا اُن کا بآسانی
ہوسکے اور کبھی اس تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہو اور نوک اس کی زیادہ باریک ہو اور اسمیں سرخی زیادہ نمایاں ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اُسی قدر اُس کے خلط مین حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلیل اُسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہو جائیگا خصوصاً وہ پھوڑا بلند جو شکل صنوبری برآمد ہوا اور جو پھوڑا اسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اُس مین کم ہو اُسکا مادہ غلیظ اور سردی اور مائل بطرف باطن کے اور درد اُس مین بہت کم حرکت وہ کی ثقیل اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت بدی وہ قسم ہے جو اندر کی طرف پھوٹے گر جو رطوبت خواہ روح وغیرہ اُس پر ہو کر گزرتی ہے سب کو فاسد کرتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر باہر دونون طرف پھوٹتا ہے بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا اسی ہے جس سے اس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو جسمین پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس عضو اندرونی کے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا پھوڑا اندر کی طرف پھوٹے خوب ہے بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف ان تجویف کے پھوٹے جس کو مراق محیط ہے کہ یہ بھی زبون ہے اُسی طرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونون بطن مقدم کے بہت بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ بطن مؤخر کی طرف پھوٹے اس لیئے کہ دونون بطن مقدم دماغ کے رطوبات کی راہ بطرف خارج کے منہ اور ناک اور کان سے ہو کر بہت کشادہ ہے اور اگر دماغ کا پھوڑا بطرف ان غشا کے جو دماغ سے محیط ہے پھوٹے خواہ بطرف بطن مؤخر کے منہ کر ان سے دکھو باہر نکلنے کی راہ تنگی اور ضرر شدید پیدا کرے گا ۔ ہر ایک عضو اسکے لائق نہین ہے کہ اسمین پھوڑا نکلے مثلاً مفاصل مین پھوڑا اکثر نکلتا ہے اسلیئے کہ مفاصل مین اخلاط مخاطی بھرے ہوئے ہین اور جگہ اُن اخلاط کی کشادہ ہے کہ مادہ وجود کی گھٹنے اور تنگی مین پڑنے کی نوبت نہین ہوتی اور نہ کوئی چیز حائل ان مواد کے مفاصل مین ایسے پائے جاتے ہین کہ بوجہ جس کے مادہ کو تعفن کرتے ایسی وسیع جگہ مین پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پرخطر کی وجہ سے ہوگا ۔ سب پھوڑون سے بدتر وہ پھوڑا ہے جو اطراف عضلات مین پیدا ہو جسمین اعصاب کثیرہ موجود ہین اقسام خراجات کے پختہ ہونے کی مدت بھی مختلف ہوتی ہے بنظر لطافت اور غلاظت خلط کے اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال مین اور بحسب فصل اور سن اور جوہر عضو خاص کے جسمین پھوڑا نکلا ہے پھوڑے کا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اُسکے مادہ کا قیح کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کی اسمین قلت ہوتی ہے خواہ جوہر مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انہین خرابیون کی وجہ سے یہ بُرائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہے اور باہر بذریعہ حس کے کچھ دریافت نہین ہوتا اسلیئے کہ ریم اندر کی طرف ہوتی ہے اور خارج کی طرف مادہ غلیظ اسے نمایان ہونے نہین دیتا ۔ مدہ کا حال یہ ہے کہ کبھی اپنے نضج پر بسرعت ٹھہرتا ہے اور کبھی نہین ٹھہرتا جیسا مادہ مین غلظ ہو اسیقدر جلد نرم نہین ہوتا اور اگر مدہ مین نضیج بحال رقت پیدا ہو بہت جلد نرمی پیدا ہوتی ہے اور جسقدر اُسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اسیقدر نرمی بھی کم و بیش ہوگی اسباب خراج کے اور اسمین مدہ کے پیدا ہونے کے اسباب یہ ہین کہ امتلا اور کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہوا اور ان تینون کے اسباب تخمہ اور ریاضت سوئی اور وہ امراض مین جنکا بحران استفراغ ظاہری سے نہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو مفسد خون کے ہین عارض ہون ایک قسم خراج کی جسکا نام جبوس (?) ہے وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوٹنے کے اُسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جدید بے عیب نظر آتا ہے اسکے بعد اسی گوشت کو مدہ برآمد ہوتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام تُرمین (?) ہے وہ گول پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے اور جس کے یہ پھوڑا نکلتا ہے تپ سے ضرور لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سر مین نکلتا ہے کبھی اور مقامات مین پیدا ہوتا ہے ۔ دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر ۔ جب ورم مین ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیئے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا دلائل نضیج و علامات نضیج کے جب پھوڑے مین نرمی اور درد مین سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ پھوڑے مین نضیج شروع ہوا ۔ احکام مدہ کے ۔ مدہ بہتر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور رائحہ کریہ اُسمین پیدا نہ ہو اور سوائے حرارت غریزی کے اور کسی حرارت وغیرہ نے اس مین تصرف نہ کیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہین ہے لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو اور چکنے ہونے کی شرط اسواسطے ہم کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ خلط مذکور کو قوت ہاضمہ سے انفعال یکسان ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ بات نہیں ہے کہ خود مادہ مطیع ہے اور سپید رطوبت اور غیر مطیع اور بو میں شدت کراہت کی نہ ہونی اسواسطے شرط ہے تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی رنگ کی اس غرض سے مطلوب ہے کہ رنگ اعضائے اصلی کا سپید ہے مدہ کو اس رنگ کی طرف تیز رنگ لینے ہی وقت طبیعت کریگی جب قادر تصرف تام پر ہو۔ مدہ ردی وہ ہے جو بدبو ہو کہ اسے دلالت عفونت پر ہے اور چونکہ عفونت نضیج کی ضد ہے اسیواسطے ردی ہوگا اور استیلا اور غلبہ حرارت غریبہ پر دلالت کریگا جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برآمد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہے جو مدہ کسی بدن میں پیدا ہو عفونت خواہ نضیج یا برودت خواہ کسی اور قسم کے استحالہ سے خالی نہ ہوگا **باطنی پھوڑے کے دلائل**۔ جب کوئی ورم گرم حشا میں پیدا ہوا اور اسکی جہت سے تشعریرہ اور حمیات غیر مرتب و بے نظام عارض ہوں اور درد میں شدت ہو اور اول میں ثقل ہو یہ صورت میں پھر ہمیشہ اس کی مدت اخذ اور ترک کی گھٹتی جائے اور ثقل ورم کا بڑھتا جائے اسوقت یقین کرنا چاہیئے کہ ورم کا پھوڑا ہو گیا اور اب اس ورم کا مادہ پیپ ہوتا ہے یہ درد ابتدا میں شدید اسواسطے ہوتے ہیں اور جسقدر منتہی قریب ہوتا جاتا ہے شدت گھٹتی جاتی ہے کہ ابتدا میں تفرق اور پھٹنا ہوتا ہے اور تفرق اتصال جسوقت پیدا ہوتا ہے اسیوقت درد بھی پیدا ہوتا ہے اور زیادہ وجع اور درد بعد حصول تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہے اور جسوقت مادہ ورم مدہ بنتا ہے حرارت شدید میں بھی تسکین ہوتی ہے اور التہاب بھی کم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے تپ جو بشرکت قلب کے عارض ہوتی ہے اسمیں بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صلابت نبض کی گواہ معتبر اور پوری شاہد ہے ورم کے خراج ہونے پر۔ پھر اگر علامات خراج اور دبیلہ کے حشا میں ظاہر ہوں اور نبض میں صلابت پیدا نہ ہو حکم قطعی خراج باطنی پر نہ کرنا چاہیئے اسلیے کہ ایسی کیفیت یعنی باوجود ظہور علامات ورم کے نبض میں صلابت پیدا نہ ہونی کبھی بوجہ ورم متعلق کے یعنی اس پردہ کے جو حشا پر محیط ہے کبھی پیدا ہوتی ہے۔ طبیب کو احساس اس جانب کا جدھر خراج ہے بذریعہ ثقل اور گرانی اسی جانب کے اور بذریعہ وجع اور درد کے ہو سکتا ہے **دلائل نضیج خراج باطنی کے** جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض میں اسکے مثل تپ اور تشعریرہ اور درد وغیرہ کے کسی قدر سکون پیدا ہوا اور گرانی اور ثقل باقی رہے یقین کرنا چاہیئے کہ مدہ مستحکم ہو گیا اور نضیج ہو چکا جو دلائل کہ قریب پھوٹنے اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتے ہیں بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض میں شدت پیدا ہو اور نخس یعنی چبھنا اور لذع اور شدت ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور یکساں عارض ہوں زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہے پھر اگر کسی دن لرزہ دفعتہ پیدا ہو کر ثقل اور وجع میں سکون پیدا ہو جائے معلوم کرنا چاہیئے کہ اب پھوڑا ٹوٹ گیا جبکہ مدہ کا استفراغ بعض مجاری سے ہو اور جدھر سے یہ مدہ نکلے خواہ بول یا براز یا کسی اور طرف کے ادھر راہ میں جو جو اعضائے اندرونی واقع ہیں اُن میں لذع پیدا کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بمنزلہ مشاہدہ کے ہو جائے گا اور قوت کا ذبول اور ضعف بدخل ضرور ہوتا ہے اگر اندرونی پھوڑا دفعتہ پھوٹ جائے اور بہت سی ریم وغیرہ اسمیں سے برآمد ہو اکثر کثرت اخراج مدہ سے خفقان اور غشی مہلک عارض ہوتی ہے اور بیشتر اگر سینہ مدہ پھیپھڑے کا گرتا ہے اور مقدار اسکی زیادہ ہوتی ہے اختناق بھی پیدا ہوتی ہے **ظاہری پھوڑوں کا علاج** جو استفراغ اور علاج ابتدائی ورم کے بشرطیکہ اُن علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف کے خوف نہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور ایسی تدبیر جو عوام اور جہال جراح کرتے ہیں الغرض یہ تدبیر خراج حار اور اورام حارہ میں جو درجہ خراج تک پہونچی ہوں مشترک ہیں اور جو تدبیر خراج سے مختص ہے وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کریں اور تحلیل دو طرح سے ممکن ہے ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہو بشرطیکہ مریض حد اعتدال سے زیادہ خارج نہ ہو تدبیر یہ ہے کہ نضاج مادہ کا تھوڑے دنوں تک کریں اور اسکے بعد پھوڑے کے شگافتہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کریں اور قوت کی نگاہداشت میں اہتمام بلیغ کرتے رہیں کہ اس کی حفاظت سب سے اہم ہے اور کرب سے اور درد کی جو محلل روح ہے خواہ کیا بلکہ پھوڑے کے ٹوٹنے سے چونکہ اخراج مادہ کثیر کا ہوتا ہے سقوط قوت کا نہ ہو جائے اس لیئے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی کے اور ذبول قوت کے مر جاتے ہیں بلکہ واجب ہے کہ طبیب

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہر وقت نگران رہے کہ غذا قوت ہو سکتا ہے اور جو جوڑا بر غلظ قوت کے ہیں اُنکا استعمال کرتا ہے اسطرح کہ جید غذا اور ضمادے دبیلہ کو دبتا رہے ہاں اگر پھوڑا اندرونی اعضا میں ہو کہ ہر وقت تلطیف تدبیر کی ضرورت ہو۔ دوسری تدبیر طریقہ سداد اور راستی سے خارج ہے اور اسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کے اضطراراً ہوتا ہے وہ تدبیر اسوقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑھا ہوا ہو اور نضج کے انتظار میں ہلاکت اور زیادتی مرارت پر وقتاً فوقتاً یقین کامل ہوتا جائے خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہ ہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جائے اس تدبیر کا نتیجہ کچھ نہ ہوگا اور نہ خلاف نضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہیں اور چاک کرنے میں بگاڑ کا خیال کرتے ہیں کہ اعضائے کریمہ جو قریب پھوڑے کے ہیں اُن سے استرہ وغیرہ آلہ حدید مس نہ کرے کہ ان اعضا تک لوہے کے پہونچنے میں خطرہ عظیم ہے اسی وجہ سے اگر یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نہ کرے گا یا اسکا خوف ہو کہ حار غریزی عضو ماؤف میں اسقدر قوت پر ہو کہ نضیج نہ ہوگا خواہ اسقدر قوت کم ہے کہ انضاج مادہ میں تقصیر کرے گی اور امالہ مادہ کا بطرف نضج کے جو کہ حق نضج ہو نہ کرے گی یا آنکہ خراج قرب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضائے رئیسہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرے سے اُس کے فساد کا خواہ لوہے کی اذیت پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو اور اگر انضاج مادہ کا بذریعہ ادویہ حارہ و منضجہ کے کریں کچھ دور نہیں ہے کہ ادویہ حارہ کے استعمال سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو مجری نفس کی طرف سے مانع ہو اور ادویہ منضجہ حرارت ضعیف پیدا کریں کہ اُس سے نضج کامل نہ ہو سکے الغرض یہ سب صورتیں ایسی ہیں کہ اُن سے تعفن مادہ پر اعانت ہوتی ہو۔ اسی وجہ سے ایسی صورتوں میں گھر سے پچھنے لگانے چاہییں اور اگر چاک کریں وہ عمیق ہو اور بعد شرط اور بط کے ادویہ ایسے مستعمل ہوں جنمیں قوت تحلیل کی اور تخفیف پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب ہو کہ چاک کرنا اور پچھنے لگانے لیف میں حسب عضو کی جہت طول میں ہو۔ ہاں اگر ارادہ یہ ہو کہ فعل اس عضو کا باطل ہو منظر خوف وقوع تشنج کے اُسوقت لیف کو عرض میں قطع کرنا چاہیئے۔ اور اس خوف سے اُمید سلامت کی ہوتی ہو۔ اکثر طول لیف کا طول بدن میں ہوتا ہے سوائے چند اعضائے مخصوصہ کے اور اسیطرح اکثر لیف بھی طول بدن میں موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخوں کے۔ مگر چند اعضائے مخصوص سے کے جیسے جبہہ جس عضو کو چاک کریں خواہ اسمیں پچھنے لگائیں چاہیئے کہ روغن خواہ چرشے ایسی ہو کہ اُسمیں چربی کا لگاؤ ہو قریب اُسکے نہ لیجائیں اور اگر بیدون دھونے کے چارہ نہ ہو تو شہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دھوئیں جب ورم اور التہاب میں بعد چاک کرنے کے شدت پیدا ہو عدس کا ضماد کریں اور اگر اسقدر حاجت نہ ہو اور یہ محلل اور مرہم کا استعمال کریں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے۔ کہ یہ چاک کرنا پھوڑے کا سورت ہوتا ہے صدید اور ریم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی میں منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سوائے چاک کرنے کے نہو پھر مجبوری ہے۔ اور مناسب اسمیں بھی یہ ہو کہ جو مواضع نمی ایسے ہیں کہ اُنمیں گہرے اور پیچھے کم ہیں انکا نضیج ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے۔ کہ جو پھوڑے بشکل صنوبری اور بلند ہوں اور سر اُن کا باریک ہو اُن کو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہو نہ قبل نضج کے اور نہ بعد نضج کے تدبیر نضج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑوں میں۔ اور یہ منضجہ کو ضرور ہے اُن کی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور ان میں تغریہ بھی اسیقدر ہو انھیں ادویہ میں سے درجہ اول میں یہ ہو کہ نطول آب گرم سے اور تضمید آرد گندم یا آرد جو سے کریں اور گیہوں منہ سے چبا کر اگر ضماد کریں بہت عمدہ ہو اور روئی ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور وفاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد خطمی اور السی کا استعمال کریں ایضاً ایک ضماد انجیر خشک شیرین اور بادسوت [illegible] ہوتہا یا دقیق شعیر اور آرد جو بھی خصوصاً اگر اسمیں زوفا اور سعتری بھی شریک ہو خواہ اسمیں تھوڑا سا نمک جو بقدر افراط نہ پہونچے پانی میں جوش کریں اور کبھی اسمیں چربی خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف یعنی ہالم ہمراہ علک البطم کے استعمال کریں اور جو ادویہ زیت اور سپیدہ سے مع شیرہ کے مرکب ہوں اور مرداسنگ اور راتینج اور مسکہ اور مصطگی اور زوفائے رطب اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

مخ قثاء الحمار بیخ دم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرہم جالینوس سرخ رنگ بیدانجیر یہ دو مرہم خصوصاً اگر اس مرہم کو زیت مین گھلا دین اسطرح مرہم
دودرس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہے کہ دوائے بھر مار تنسیشا اور اشق سے تیار کرکے اُسپر رکھین شاید اسی کا نام ہے تدبیر ظاہری پھوڑون
کے بعد نضیج کے اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ پختہ ہو جانے کے بعد اُسکے پھٹ جانے کی نہ ہو اور جہان پھوڑا نکلا ہے وہان پر رگین اور اوتار
اور عصب کی کثرت ہو اُسوقت واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کرین اسواسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت بھی چاک نہ کرین اور مدہ کو بحال خود باقی
رہنے دین خود فاسد ہو جائے گا اور فساد پیدا کرکے عروق اور لیف اور عصاب کو سڑا دیگا اور فساد ایسے پھوڑے کی وجہ سے اسوقت مترتب
ہوتا ہے کہ جب قریب خاصل کے ہو۔ چاک کرنے مین پھوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہان مدہ پڑ گیا ہے اور دکھائی دیتا ہے اُسی جگہ کو
چاک کر دینا چاہیئے اور راہ چاک کرنے کی بطرف اسفل کے ہو نہ بطرف جدھر سے نکلنا مدہ کا دشوار ہو۔ اگر پھوڑے کا حجم گندہ نظر آئے اور
اُس پھوڑے کو شق کرین فقط راہ کھول دینی چاہیئے اسلیئے کہ ہمین کا قاعدہ یہی ہے کہ اپنے پیچھے یعنی سامنے کی جانب مقابل مین چسپیدہ نہین ہوتا ہے اور
اگر بقدر امین پھوڑا کم اور خفیف ہو سارے پھوڑے کو طول مین شق کرنا چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مقام مین مدہ ہو حس کرنے سے معلوم
ہو جاتا ہے خصوصاً اگر پھوڑے کو انگلی سے دبائین اور دوسری انگلی سے اُسکو آتا ہوا دیکھین کہ دوسرے ہاتھ کی انگلی ہو اور دیکھنے کے لائق
یہ بات ہے کہ انگلی کے جانے سے کسی قدر مدہ ہلتا اور ہٹتا ہے یا نہین اور مدہ کے ہٹنے کے بعد جسمین مدہ بھرا ہوا ہے وہ اپنے اصلی رنگ پر آتا
ہے یا نہین اور بطرف سپیدی کے اُسکا رنگ مائل ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے اسلیئے کہ جب تک نضیج نہین ہوتا رنگ مین سرخی باقی رہتی ہے
اور مقام کبھی مدہ کا مائل بہ سبزی اور زردی بھی ہوتا ہے اگر مدہ اچھا نہ ہو اور ردی ہو۔ معتمد اور پختہ طریقہ شناخت کا چھونا اور دبانا ہے فقط
آنکھ کے ذریعہ سے اُسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہو سکتا ہے گو آنکھ کے دیکھنے کو بھی کسی قدر دخل ہے اور معین ہو سکتا ہے واجب ہے کہ
پھوڑے کے چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوئے ہین اُنہین خطوط پر چاک کرین اور اُنہین خطون پر چاک استرہ کا واقع
کرین سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جس اعضا کے ریشہ اور رگون مین تو ریب ہو خواہ پھوڑے ہون اُن اعضا مین استرے کو لیف کی طول
مین چلاکر چاک کرنا چاہیئے اسلیئے کہ اگر پیشانی کے پھوڑے کو سیدھی طرح سے چاک کرین پیشانی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ
کے چاک کرنا چاہیئے رنبہ یعنی ناک کے بیچ کی ہڈی کا پھوڑا جلد کے عرض مین چاک کرین جب پھوڑے کو چاک کر چکین اور جو آلائش اسمین ہے اُسے
نکال ڈالین بعد ازان واجب ہے کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین حرقت اور صلابت پیدا نہ ہو کہ اُس کی وجہ سے کبھی
کیفیت ہو جائے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو ہر روز متصل ہو ہو کر پھر دوبارہ پھوڑے کی صورت
پیدا کرے گی اور جسقدر اُس کی صفائی چرک اور ریم سے کیجائے گی پھر بہت جلد بھر آئے گا اور درحقیقت بمنزلہ ناصور کے ہو جائے گا اور
قبل ازانکہ دونون باوجود چاک کی وصل ہو جائین اُنکا تنقیہ ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلائی کے سرے پر کرم اسخت لگا کر داخل کرین
تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جا کر گھلائے اور بعد صاف کرنے کے دونون سرے آپس مین ملا کر ایسی بندش کرین جسے
ہم آیندہ سطور مین لکھنے مین یعنی وہ بندش جو غار اور قروح غائرہ کے واسطے تجویز کرینگے اسی کو یہان بھی استعمال کرنا بہت خوب ہے اور جو شرط
اوپر بیان ہو چکے ہین چاک کرنے مین اُن کا لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نضیج یافتہ ہو چکا ہے اور پر گوشت یعنی گوشت کی زیادتی اُس پر سب
مقام سے زیادہ ہے اور وہ اور شرائین اور اوتار بھی اس مقام سے زیادہ دور ہین بہ نسبت کل مقام ماؤف کے اسی مقام کو چاک
کرنا چاہیئے انطیلس حکیم نے کہا ہے کہ پھوڑا اگر سر مین ہو اسے برابر چاک کرین اور بالون کی جڑون سے چاک کرنا چاہیئے اسطرح پر

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ہو نہیں نہ ہو مگر طول میں واقع ہو تو اگر مقام شرگان کو بعد وصل اور بیونہ کے بال چھپالیں اور بعد صحت کے نشان چاک کرنے کا ظاہر میں باقی نہ رہے اور
اسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل میں واقع ہو اسکو عرض میں چاک کرتے ہیں اور اگرچہ ناک میں پھوڑا پیدا ہو تو شق مستوی
سے چاک کرینگے اور جسقدر ناک لانبی ہے اسیقدر چاک کا زخم طولانی لگائینگے۔ اگر ناک کا پھوڑا قریب آنکھ کے ہوگا اُس کو اس شکل سے
چاک کرینگے جیسے چاند کا سر ترچھا ہوتا ہے اور ترچھا اُس کا نیچے کی طرف رکھینگے اور اگر فک اعلیٰ خواہ فک اسفل میں پھوڑا پیدا ہو اُسے بھی
سیدھا چاک کرینگے اسلئے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدھی ہے اور شیرخ کے جہاد کی شکل چہرہ دان کی مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش
کا پھوڑا بھی برابر اور سیدھا چاک کرنا چاہیئے ذراعین اور مرفقین اور دونوں ہاتھ اور انگلیاں اور دونوں کش ران یعنی بڑے پھوڑے طول میں
چاک کیے جاتے ہیں اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر قریب جان کے پھوڑا نکلے اُسے بشکل مستدیر چاک کرینگے اور بط مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن میں
بھی اور عرض میں بھی بقدر واقع ہو اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام پر چاک مستدیر نہ ہو کھٹکا اس بات کا رہیگا کہ پھر مواد مجتمع ہو کر ناصور پیدا کرے اور اسی
شکل سے جو پھوڑا مقعد کے قریب ہو اُسے بھی مستدیر چاک کرینگے باین خیال کہ اس عضو میں رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت تحلیل
مادہ خراج کی نہ ہو جائے اور بغل اور پسلیون کا پھوڑا بشکل مورب چاک کرنا چاہیئے اور خصیہ اور قضیب کا خراج بط مستوی سے چاک کرو
یہی حکم ہے کہ اُسے تلاش اسباب کی ہمیشہ سے کہ چاک بشکل کیانی تا بمقدور واقع ہو دونوں ساق اور دونوں عضو کا پھوڑا طول میں
چاک کرنا چاہیئے اور پٹھے تک ضرر پہنچنے کا نہ پہونچنے پائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنے کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں بسبب اختلاف مقامات
اور مواضع کے اگر آنکھ کے قریب پھوڑا ہو اُسکا چاک شبیہ ہلال اور شکل کی وضع کے ہونا چاہیئے اور ناک کے پھوڑے کا چاک طول الف میں اور جبڑے
اور قریب کان کی شق مستوی کرنا چاہیئے اسلئے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیرخ کے جہاد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے اور پس
گوش اور ذراع اور ساق اور ران اور عضد ان سب مقامات میں بشکل مستوی طول میں چاک کرنا چاہیئے اور اسیطرح عضل البطن کا اور پشت کا پھوڑا
بھی اسیطرح اور اربیہ یعنی کش ران کا اور بغل کے پھوڑے کا چاک عرض میں بھی لینا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ اسمیں حجر رہجائے اسی طرح جو پھوڑا مقعد کے
قریب ہو اُس کو عرض میں چاک کرنا کہ حجر پیدا ہو کر ناصور نہ ہوجائے۔ خصیتین اور قضیب میں بط مستوی کرنا چاہیئے۔ طول میں اور جنب اور اضلاع
میں ہلالی تاکہ مقرون ہو یعنی بندش ہو سکے اسلئے کہ وضع پسلیون کی اسی طرح پر ہے اور جو گوشت پسلیون پر واقع ہے وہ بھی ایسا ہی واقع ہے۔
اسی حکیم انطیلس نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیئے اور لیف عضلہ کا بھی خیال رکھنا چاہیئے اسلئے کہ ہم چاک
کرنے میں احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی رگ یا عضل غیر وات جائے اور چاہیئے کہ موضع التمام اچھا ہو وحشی نہ ہو کہ آسانی
اُسپر گوشت بھر جائے اور ہر وقت خراج ہمت ہمہ تن اسیطرف مصروف ہو کہ چاک کرتے وقت کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹھا اور لیف
عضلہ کی کٹ نہ جائے۔ بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر بط عظیم نہ ہو جو بالا دہپوڑے کا ہے اس شگاف سے بہتا ہو پھر اُسکو اسی مقام تک زیادہ
کھول دینا چاہیئے اور اگر خراج عظیم ہے اُسمیں چاک دو شگاف درمیانی لگانا چاہیئے کے بعد انگشت شہادت بائیں ہاتھ کی زخم کے اندر ڈال کر
جہاں تک انگلی کا سرا پہونچے چاک کر دینا چاہیئے پھر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے پھر انگلی کو اندر ڈال کر وہی تدبیر کرنی چاہیئے اور اسی طرح
کرتے جائیں تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلائش نکل جائے اگر پھوڑا ایسے مقام مستقل میں ہو کہ اُس کی آلائش کا نکلنا اسی مقام سے ممکن
ہو ہم اسی جگہ سے پھوڑے کو چاک کرینگے بشرطیکہ اس مقام کی شکل مستدیر ہو اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری
آلائش پھوڑے کی نکل نہ جائے گی اس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دو جگہ خواہ تین جگہ سے چاک کریں جیسی تجویز اسکے آلائش نکلنے کے واسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

سفید نظر آئے۔ اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل میں خواہ کسی عضو شریف میں ہو خواہ کسی ایسے مقام میں جو ہڈی سے قریب ہو خواہ غشائے نزدیک
واقع ہوا ہو اسکے چاک کرنے میں جلدی کرنا چاہیئے نہیں اندانکہ نضج اس پھوڑے کا مستحکم ہو جائے تاکہ ریم پڑنے سے اعضا اور اشیاء مذکورہ بالا مین
کسی طرح کا فساد واقع نہ ہو میں کہتا ہوں کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئے اسوقت کی ہین جب سوائے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے
اور اگر اس کی یہ امید ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جائیگا اور جتنا زمانہ اسکے پھوٹ جانے مین درکار ہے اُسمین کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہ ہوگا
پھر ہرگز چاک کرنے پر جسارت کرنی مناسب نہین ہے۔ اسی طرح اگر ادویہ نضجہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جسارت
نکرے کبھی بعض ادویہ ایسی ہوتی ہین کہ انکا استعمال تمام مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر یہ دوائین جلد گوسفند؟ چاک کرکے پھر دوبارہ جب ان کا
استعمال ہوتا ہے زیادہ گہرا اثر پیدا کرتا ہے اور اندر کی طرف خوب در آئین پھوڑون کی شگافتہ کرنے والی دوا۔ جو پھوڑے سلیم اور
بے خطر ہوں ورنہ یہ دلالت ان مین نہ ہو آب گرم سے اُن کی نضج ہو جاتی ہے اور فقط گرم پانی سے ان کا انفجار بھی ہو جاتا ہے اور جن مین عفونت
ہوتی ہے اُن کو آب گرم سے ضرر شدید پہونچتا ہے اسلیے کہ آب گرم کی حدت سے مادہ اُن کی طرف کھچتا ہے۔ اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم
کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آئے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جائے اس پھوڑے کے جید ہونے پر اعتماد کرنا چاہیئے اور معلوم کرنا چاہیئے
کہ پھوڑا اجنبیہ الشادہ؟ نہین ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیخ نرجس کے ضماد کرنے سے ہر ایک ورم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہے
خصوصاً اگر پانی اور شہد کے ہمراہ اور روغن سوسن مین پختہ کرین یا بیخ نرجس تر و تازہ ہمراہ شہد اور زفت یابس اور ہمراہ جیرک؟ اور بیل کے جو شہد
مکھی کے چھتے مین ہوتا ہے یا مرہم باسلیقون خواہ موم اور اتیج؟ اور سکہ … ایک رطل اور زفت یابس اور شہد نصف رطل اور زنگار تین اوقیہ
اور زیت نقید؟ بکفایت ملاکر استعمال کرین اور دوائے ثوم بہت عمدہ اور خوب مفید ہے وہ یہ کہ ثوم چھ اوقیہ موم چار اوقیہ لطم؟ چار اوقیہ کبریت زرد
تیرہ اوقیہ نطرون تین اوقیہ ان سب اجزا سے مرہم تیار کرین ہمارے تجربہ مین یہ دوا آچکی ہے لب حب القلل؟ اور … ایک عمل ہے اور حیم؟
یعنی … اور کبریت مطبوخ … وغیرہ مین جوش دیا گیا ہو اور اصل سکبورخ؟ اور خردل پنجابی کبوتران سب کا ضماد بنا کر استعمال کرین بہت جلد
توڑ دیگا ایضاً حلیمون؟ کو لعاب خردل یا اور صابون کو تیج؟ مین ملا کر ضماد کرین منجملہ ان ادویہ کے جو قائم مقام نشتر یعنی چاک کرنیکے ہین ایک دوا
ہے کہ زفت رطب و عسل بلادر کو ہموزن لیکر آگ پر پکائیں بعد ازان نصف یوم تک پھوڑے پر اُسے لگا رہنے دین یقین ہے کہ ٹوٹ جائے
اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ سجی اور چونا جو ہنوز بجھایا نہ گیا ہو اُن دونوں کو ڈیڑھ گونے پانی مین بھگوئین اور نتھارین اور پھر مکرر چونا اور سجی کسی
پانی مین ڈالتے رہین اور صاف کرتے جائین تاکہ اثر شوریت کا اس پانی مین اچھی طرح پیدا ہو جائے بعد ازان تانبے کے برتن مین آتش نرم
پر اس پانی کو جلائین کہ بستہ ہو کر نمک ہو جائے۔ ایک حصہ اُس نمک سے اور چار حصہ نوشادر لعاب بالم؟ مین گھولین اور بقدر عسل بلادر بھی اسمین
شریک کرین اور استعمال کرین خواہ ذراریح کو پیسکر تھوڑا زیت کہنہ اسمین داخل کرکے کوئلے کی آنچ پر جوش دین … تاآنکہ سب یکذات ہو جائے
بعد ازان مثل مرہم کے پیسین اور ضماد تیار کرین خصوصاً اگر اسمین باز کی بیٹ داخل ہو یا کبوتر یا گنجشک یا بط کی اور بعض اطبائے کبھی بیخ …
انجیری؟ کو واسطے توڑنے پھوڑے کے ذکر کیا ہے جو دوائے محلل دن بھر مین کسی عضو پر دو مرتبہ لگائی جائے بشرطیکہ پہلے اس عضو کی تسخین
اور تحلیل کی تدبیر ہو چکی ہو نہ پیدا ایسے کمادات کے جو ایسا اثر پیدا کرتے ہین اور اُن مین رطوبت حارہ موجود ہے الغرض ایسی دوا کے مکرر استعمال
کرنے سے اثر بین ظاہر ہوگا اور جسقدر تحلیل پیدا ہوتی مادہ کے واسطے پھر چند مرتبہ دوا کا استعمال اور تکمید کرنی چاہیئے اور جو تدبیر کیجائے اُن
ادویہ جاذبہ؟ کی شرکت ضرور ہے کہ پھوڑے کی صلابت نرم ہوتی جائے اور مدہ منجمد نہ ہونے پائے پھر اگر مدہ کا زوال ہو جائے اور تحلیل ہو جائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مسہلات کے سمقدر بھی ثابت ہیں ۔ باقی ہو سوقت نفطار ادویہ منضجہ کا استعمال واجب ہے اور ادویہ ملینہ اور محلل مدہ کی یہ ہیں جیسے بورہ ارمنی خردل بنجال کبوتر لوزہ منضج تر و بادام اور آمیزش اُن کی سند رمضان سیر مصطگی اور دق یعنی لاسے سی ہوتی ہے اور جمیع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہے جو دوا ضماد یولیس کے ضماد ہوتی ہے خواہ افعوان سے بنائی جاتی ہے یا عاقرقرحا اور مویزج اور بورق سے شہد ملا کر طیار کرتے ہیں یہ سب دوائیں ایسی ہیں کہ اُن کے استعمال سے پہلے موضع خروج کو آب گرم سے دھو کر ایک دم صاف کرنا ضرور ہے اور دوائے ناز تیشا اسکا نسخہ یہ ہے زنگار تیشا بارہ درہم افیون بارہ درہم زیتون باقلا چھ درہم زیتون تازہ ملا کر جلد میں لگائیں اور جہاں پر مدہ ہو وہاں اتنی دیر تک رکھیں کہ خود بخود سوکھ کر چمٹ جائے اور گر پڑے اور جس وقت یہ دوا طیار ہو فوراً استعمال کریں کہ بہت جلد سوکھ جاتی ہے ۔ ایک دوا نوشادر سے بناتے ہیں اُسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جزو بارزد ربع جزو زنگار یک جزو اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور دو ثلث ان سب اجزا سے اسطرح طیار کریں اور جب دوا دن سے کچھ فائدہ مرتب نہ ہو پھر بموجب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کرینگے **اندرونی پھوڑوں کی تدبیر** باطنی دنبلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر مدار براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مدار کا ہوتا ہو اسوقت تدبیر استفراغ کی ضرور ہے اسلیے کہ خروج مدار دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون میں حرارت پیدا ہوئی ہے جب بول و براز کی اصلاح ہوجائے اور طبیب بعد دس صناعی دریافت کرے کہ خون جید ہوچکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور اب فاسد خون اسی قدر باقی ہے جو بطرف خراج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سے آیا ہے پس بعد استفراغ کے نضج مادہ خراج کا ادویہ منضجہ سے جو معتدل ہیں جیسے شراب رقیق لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جائے اور زیادہ جہاں نضج دیتے پر اس مادہ کے جو اس سے نضیج نہ پائے ۔ ایسی ادویہ پر ہے جو ملطف اور مجفف ہوں جیسے مر اور دارچینی اور تمام افادیہ کہ بعد شراب رقیق مائل بسیاض کے استعمال کرنا چاہیے ۔ اور ادویہ مرکبہ میں سے تریاق اور شرودیطوس اور امروسیا کا استعمال کریں **دمامیل کا بیان** ۔ دمامیل جمع دمل کی ہے دمل بھی پھوڑے کی قسم ہے اور اکثر دمل کا پیدا ہونا دوات جنم سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ از قبیل اورام جو واقع ہوں سو بہترین دمل وہی ہیں جو اندر کی طرف زیادہ غائر ہوں **علاج دمامیل کا** جب دمل ظاہر ہوجائے اُسکا علاج قریب قریب ان کے مثل علاج اورام حارہ کے ہے اور بہترین ان کے تحلیل اور انضاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کبھی تحلل ہوجاتا ہے مگر اکثر پیدا ہوتا ہے اور بہتر یہی ہے کہ اسمیں نضیج پیدا ہوتا ہے اگر دمل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار میں اسکے بڑا پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس خطرے سے اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بالفصد جب بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلیں اور اگر دمل میں ضربان ہو اور جڑ بھی پکڑ چکا ہو اور بدون نضیج کے چارہ نہ ہو اُسپر توجہ کرنی چاہیے جو کوئی کثرت خروج دمامیل میں مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہو اور حمام کے ذریعہ سے آدمی کی جلد میں تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور دریافت سے بھی سخافت جلد کی پیدا کریں ۔ منجملہ منضجات دمامیل کے تخم مرو دودھ میں کو شکر یا ہمراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کریں گیہوں چبائے ہوئے انضاج مادہ دمل کے واسطے بہت مفید ہیں اسیطرح زبیب کو پیسکر انجیر میں گوندھ کر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن میں ملا کر استعمال کریں اور دمل کی جو دوائیں مشہور ہیں اُن میں سے ایک دوا یہ بھی مفید ہے کہ آسانی نضیج پیدا کرتی ہے سکر ڈیڑھ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کوفتہ نیم قطونا ایک دانگ ڈیڑھ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ کتان کہ پانچ درہم دودھ میں جوش دیکر استعمال کریں کہ دوائے معتدل ہے اگر دمل بہت سخت ہو کہ اسمیں ورم کا بڑھنا بہت دشوار ہو اور حرارت اسکی ٹھہری ہوئی ہو اور ثقل اس میں زیادہ ہو چاہیے کہ جس رگ سے اسمیں مادہ آتا ہے اسی کی فصد کھولیں یا بلاد ان مقام دمل کی حجامت کریں اور یہ تدبیر ابتدائے ورم میں کرنی چاہیے ورنہ خون صدید ہی نکل جائے گا اور خون غلیظ باقی رہیگا اور اس مقام میں ہر ضلب درخت پیدا ہوگا اور جب دمل میں نضیج پیدا ہوجائے اور از خود منہ نہ کرے چاک کرنا چاہیے خواہ ادویہ حادہ یا لوہے کے ذریعہ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے خراجات کے بیان مین۔ دمل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے کہ تخم کتان اور سنجالو کبوتر اور خمیر کا استعمال کرین توثہ کا
بیان یہ ورم قرحی ہے گوشت زائد سے ایسے گوشت مین جو ضعیف اور کمزور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج مین عارض ہوتا ہے کبھی یہ ورم
سلیم ہوتا ہے اور کبھی خبیث اور مولم ہوتا ہے علاج توثہ کا بیان جو توثہ بہت اونچا اور بلند ہوئے اور بہت کاٹ ڈالنا چاہیئے بعد اُس کے
استعمال مراہم مدملہ کا کرین اور کبھی جو توثہ کہ اُس کی جڑ باریک ہوتی ہے اُسکی جڑ بریشم خواہ گھوڑے کے بال کے تنگ باندھنے سے کٹ جاتی ہے اور
کبھی دیگر برگ کے ورقلعضیون وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کے استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد ازان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہین
مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان اخلاط باردہ خواہ وہ چیزین جو بدن مین قائم مقام اخلاط باردہ کی ہین بلغم اور سودا اور جو شے ان دونون سے
مرکب ہو اور ان سب چیزون کا بیان فن کلیات مین بخوبی ہو چکا بہر حال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہین یا سوداوی یا ریحی خواہ مرکب ریح اور ماء سے جو ورم
فقط بلغم خاص سے پیدا ہو اُس کو ورم رخو یعنی ڈھیلا کہتے ہین خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی عضو مین بہت سا پانی جمع ہو جائے جیسے استسقاء مائی مین بھی
کیفیت ہوتی ہین خواہ وہ سلعات لینیہ پیدا ہون جیسے سلع لینہ یعنی تھوڑی جو نہایت نرم ہو خواہ ایسے اورام جن کے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت
جوڑی خواہ اورام سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے اور سقیروس اور سرطان مین جو فرق ہے اُسے ہم آئندہ ذکر کرینگے اور اورام ریحی ہوتی ان کی دو قسمین
ہین تہیج اور نفخہ تہیج اُسوقت پیدا ہوتا ہے جب ریح منتشر ہو اور ریح مین مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدایش اس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد
مین مجتمع اور گھری ہوئی ہو کبھی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہو جاتے ہین اور کبھی اُن کی ترکیب ورام حارہ سے بھی ہوتی ہے ورم رخو بلغمی جس کا
نام اوذیما ہے یہ ورم سپید اور سرخی ہوتا ہے اور اُس مین حرارت نہین ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ ڈھیلا ہوتا ہے
اور اُسیقدر اُنگلی سے زیادہ دبتا ہے اور باوجود دب جانے کے کسیقدر ممانعت اُسمین اسقدر ہوتی ہے جو تہیج مین نہین ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ
غلیظ ہوتا ہے اُسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہے اکثر یہ قسم اوذیما کی بخار اور بلغم سے پیدا ہوتی ہے اُسوقت یہ ورم مثل تہیج
ہوتا ہے اوذیما اور ورم سوداوی مین فرق ہے کہ اوذیما کی سختی اور کدورت یعنی تیرگی کم ہوتی ہے اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے
اوذیما پیدا ہوتا ہے سوائے مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کی طرف اور کسی مادہ کو جذب نہین کرتا اور اسی وجہ سے سوائے ورم بلغمی کے اور
کسی قسم کا ورم پیدا نہین کرتا مگر یہ تحلل اور نرمی درد سے خالی نہین ہوتی۔ علاج ورم رخو کا استفراغ مادہ کا ذریعہ اسہال کے اور باہر
نکال ڈالنا اُس شے کا جو مولد بلغم ہے یہ تدبیر پر ضرور ہے جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا مین … ایسی دوا دین
سے جن مین تجفیف اور تحلیل دونون ہون جب … اور ضرور ہے کہ ابتدا مین مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب سختی مالش کرین … بعد استعمال
مجففات کا کرین اور پانی کا چھو جانا ابتدا مین ہرگز جائز نہین ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہو کہ ابتدا مین جدید اسفنج کو خل خمر ترش مین خواہ ماء البحر مین ڈبو کر ورم
پر پھیرنا اسلیئے کہ جوہر اسفنج مین تجفیف و تحلیل دونون موجود ہین اور جون جون مرض بڑھتا جائے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کیواسطے بڑھانا اور ترشی مین
اکثر اختیار کرنا چاہیئے اور منتہی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہوا اور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کرینگے اور
اسمین روغن جو بقوت شدید محلل ہین ملا دین۔ منتہی کے زمانہ مین اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و لبلاب وغیرہ مین ڈبو کر استعمال کرین اور ضرور ہے
کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم مین باندھا جائے کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے ایسا نہ ہو کہ مادہ کسی طرف خاص مین ریزش کرے کبھی جو تنت تلے اسفنج
کے خرقہ لیے پیچیدہ کی دو گدیان تلے اور آب خاکستر ہائے مذکورہ مین ڈبو کر استعمال کرتے ہین اور اگر ورم بڑا ایک ہی خرقہ اسطرح مستعمل ہو
اکثر کافی ہوتا ہے آب آہک جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہے روغن گل و سرکہ اور نمک اور گندھک سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور خود کبریت تنہا بھی سودمند ہو اور نخود آب کبریت کے ہمراہ بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے ماء شبا ابتدائے ورم میں تنہا خواہ ہمراہ بعض مجففات کے حارہ حمید ہے اور رباط کو باندھنا بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ ہو بہت نفع کرتا ہے اور رباط کی مالش میں اسفل سے شروع کریں اور بطرف فوق کے ملتے چلے آئیں عصارہ آس کا استعمال زمانہ ابتدا میں خوب ہو اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ میں مورد اور سیہ ملاکر استعمال کریں۔ اگر یہ ورم کسی عضو عصبی کثیف میں پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر میں عارض ہو اسوقت دوا میں ایسی چیزیں ملانی چاہئیں کہ جنمیں تقطیع کے ہمراہ تلئین بھی ہو اور اگر باینہمہ کہ ورم ایسے مقامات میں پیدا ہو بوجوہات مذکورہ بالا اسمیں درد بھی ہو پہلے تسکین درد کی زوفائے رطب اور سیخنج اور قیروطی سے جو زیت سے بنائی جائیں کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کرکے اسکے بعد استعمال بارارسا وغیرہ کا کریں بہت عمدہ ایک طلا یہ ہو کہ مرداسنگ مقل اور سعد اور صبر اور زعفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر سرکہ اور آب کرنب میں گوندھیں ایضاً برگ جھاؤ اور زیت اور نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملاکر ضماد طیار کریں۔ ایضاً جس ورم کہنہ میں درد بہت دنوں سے ہو بیخال کبوتر کو جوش دیں اور چونہ میں قوام درست کریں یعنی اسقدر چونہ اسمیں ڈالیں جیسے نرم خمیر کو گوندھتے ہیں اور بعد ازان طلا کریں۔ ایضاً ایسے ورم کے موضع پر زیت کو طلا کریں اور سیخنج خواہ صوف سرکہ میں بھگو کر باندھیں دوائے خمیر بھی نافع ہے زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ میں بریان کریں اور طوبت سکی نچوڑ کر ورم پر رکھیں کہ عجیب النفع ہے۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے۔ دونوں کو سرکہ میں پیسکر خواہ بارارسا میں پیسکر طلا کریں منجملہ قوی طلا کے یہ ہو کہ گندھک گاؤ اور کندر اور میعہ اور اشنہ اور قصب الذریرہ اور سنبل اور دارچینی یہ سب نافع ہیں اور جمیع ادویہ جو اورام کے واسطے مفردات اور ادویہ مذکورہ میں خواہ جو قرابادین میں مذکور ہیں انکا استعمال کریں اور کبھی انسان جو ہاتھ کے پاؤں پر جو ترہل عارض ہوتا ہے اسے زیرہ سینک کا جس کی جھاڑ مو بناتے ہیں سرکہ میں پیسکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور بہتر دواء یہ ہے جو کوٹنے کے بعد برآمد ہو اور قیمولیا سرکہ اور پھٹکری میں ملاکر بھی مفید ہے نطولات میں آب کرنب اور شبت اور طبیخ پوست اترج کا استعمال کریں جو ترہل تابع استسقا کی ہو خواہ اور امراض کے تابع اسکا ابطال اور زوال اسی علاج سے مناسب ہو جو موافق اس مرض کے ہے۔

سلع کا بیان۔ تبوڑی دنبلہ بلغمی کو کہتے ہیں کہ اسمیں اخلاط بھرے ہوئے ہوتے ہیں وہ اخلاط بلغمی ہوتے ہیں خواہ بلغم سے کوئی اور شے پیدا ہو کر تبوڑی میں بھر جاتی ہے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیدا ہو خواہ کوئی شے غلیظ مثل شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصاً وہ تبوڑی جو مفاصل اور جوڑ کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت ایسی جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہیں ہو مگر ہم نے اسے بلغمی اسی واسطے تجویز کیا ہے کہ اسکی اصل بلغم ہوتی ہے اور بوجہ عارض ہونے یبوست کے غلیظ ہو گئی ہے اور کبھی۔ پیچ کو بستہ کرکے مشابہ سلع کے کردیتی ہے اگرچہ واقع میں وہ سلع نہیں ہوتی اسمیں اور سلع میں فقط اسقدر فرق ہوتا ہے کہ ہر طرف سے زائل نہیں ہوتی اور سرکتی نہیں ہے بلکہ یہیں اور سیا میں سرکتی ہے اکثر بوجہ چوٹ لگنے کے سلعہ پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا میں تبدش کے ذریعہ سے علاج کیا جائے زائل ہو جائے گی اور متحلل ہو جاتی ہے

سلع کا علاج جو سلع غددی ہو اسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیئے فقط اسی طرح خوشگوار علاج اس تبوڑی کا جو عسلی ہو یا مثل اسکے اور اقسام کی تبوڑی جو مذکور ہو چکی ہیں افلاطس حکیم نے لکھا ہے سلع کا علاج اسطرح پر کریں کہ پہلے اس جلد کو کھینچیں جو تبوڑی کے اوپر ہے اپنے ہاتھ سے اور جس طرح پر اسکا کھینچنا ممکن ہو اسیطرح سے کھینچتے رہیں اسلئے کہ اسمیں احتیاج اس امر کی ضرور ہے کہ تبوڑی کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہے شق نہ ہونے پائے کہ اگر پھٹ جائیگا۔ چھلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اور پردہ ایک دوسرے سے کھنچ کھنچ کے جدا ہو جائے اسوقت تبوڑی کو بہ نرمی چاک کرنا چاہیئے اسلئے کہ اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ حجاب سلعہ کا اسکے ہمراہ کھنچ جاتا ہے۔ لہذا اتنی دیر کرنا چاہیئے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہو جائے بعد ازان جلد کو دونوں طرف سے کھینچیں

سوچنے وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چھیلنا شروع کریں یعنی گوشت سے اسکو جدا کریں اسلیئے کہ اکثر اسکا چھیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونے کیسہ کے گوشت سے چھیلنا دشوار ہوتا ہے اسوقت قمادین یعنی رائی وغیرہ سے اودھیڑ ملینا چاہیئے تاکہ تھوڑی کی تھیلی مین جو شے ہے صحیح اور پوری نکل آئے پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہے جب اخراج اُسکا ہو چکے اور جلد ہان کی زیادہ موضع خراج سے نہو بوجہ چھوٹے ہونے مقدار سلعہ کے پس خون کو پونچھکر زخم کو ماء العسل سے دھو ڈالیں اور ٹانکے لگا کر ملا دین اور اگر جلد اُس مقام کی زائد ہو یعنی بوجہ تھوڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑھ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اُسے کاٹ ڈالیں بعد ازان علاج کرین اور اگر تھوڑی پٹھ خواہ رگ سے تجاوز کر گئی ہے گر چھل جانا اُسکا آسان ہے کہ چھیل ڈالنے مین کچھ حرج نہین اور اگر محتاج اُدھیڑنے کا بذریعہ قمادین کے ہوا اور بوجہ شدت اتصال عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سوائے سلعہ کے اور بھی کوئی چیز کٹ جائیگی پس جسقدر نکل سکے اُس کو نکال لین اور جسقدر باقی رہے اُسپر سڑانے والی دوا رکھکر اتنا انتظار کرین ورنہ زخم کو کھلا رہنے دین کہ باقیماندہ کیسہ سب کا سب گر جائے اور کسیقدر کا بھی اس سے باقی نرہے کہ پھر عود کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی تھوڑی نکال لینے سے گڑھا مقام سلع مین پڑ گیا ہو اُسدن اُس مین روئی بھر دینی چاہیئے اور بذریعہ دوا کے انشاء اللہ اُسکا گڑھا بھر جائے گا اور اگر چاک کیا ہے اُسوقت واجب ہے کہ سارا کیسہ جسمین تھوڑی ہو نکال لینا چاہیئے گو بذریعہ سوچنے کے نکل سکے اسلیئے کہ اگر تھوڑی سی مقدار بھی باقی رہجائے گی پھر عود کرے گی اور اگر اُدھیڑنا اُسکا ممکن ہو اور تھوڑی تھیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہجائے دوائے حاد اسمین لگا کر باقیماندہ کو گرا دینا چاہیئے جو سلع سوئی الشکل عسل کی ہو اُسکا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کرین کہ اسکا کیسہ پھٹنے نہ پائے اور جو حیلہ ممکن ہو ایسا ہی لحاظ رکھین کہ سلع مع کیسہ کے نکل آئے اسلیئے کہ ایسی تھوڑی کا کیسہ اگر پھٹ جائیگا پھر اُسکا اخراج بہت دشوار ہو گا پھر شاید بوجہ سوء تدبیری کے پھٹ جائے اُس کے واسطے تدبیر صائب یہ ہے کہ اُسمین جو باقیماندہ ہے اُس سمیت ٹانکے لگا دین تاکہ کھال اور مجتمع ہو جائے۔ اور مضبوط اور مستحکم ہو جائے اور اسی رباطات کے ذریعہ سے باندھ دین اگر اُسمین رطوبت زیادہ بہا کرے اور اُن ہو مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیئے اور سوتے وقت اُس کی نگرانی زیادہ کرنی چاہیئے کہ اکثر ایسے وقت اُسپر غشی طاری ہو جاتی ہے وجہ یہ ہے کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اُسکا علاج مناسب حال کیا جائے اکثر جو لوگ نازک مزاج ہوتے ہین اُنمین تحمل سلع اور اُدھیڑنے کا نہین ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اُن کے مناسب ہوتا ہے اور کبھی بوجہ زیادتی مرض کے بھی اُن کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی اُنھین مناسب نہین ہوتی اور سوائے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر اُسکے حسب حال نہین ہوتی پس جب ہو کہ ایسے بیمارون کے پھوڑے چاک کر ڈالین اور جو کچھ اُسمین سے نکل سکے اُسے خارج کر ڈالین اور کیسہ سلع سے تعرض نہ ہون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچھ مجتمع ہو جائے اُسے نکال کر بگیرم روغن زرد ڈالا کرین کہ اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہو کر خود بخود گر پڑے گا۔ سلع عسلی اور شہدیہ کا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اُس کی شروع کرین بعد ازان زبیب خستہ برآوردہ کا ضماد کرین اور اولیٰ یہ ہے کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالین بعد اُسکے اُسپر مرہم وغیرہ رکھین۔ کبھی بعض ادویہ حادہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلتے ہین کہ جسقدر مطلوب ہے اُسیقدر چھیل ڈالتے ہین جیسے چونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے پھوڑے کی توڑنیوالی دوا رکن مین ایضاً چار حصہ چونہ اور قد دشتاب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم گیرو ایک درہم چند بار ماء الرماد مین جوش دین اور سیسے کے ڈبہ مین بھر رکھین اور مقام سلع پر ٹپکایا کرین تاکہ تر رہے اور خشک ہونے نہ پائے یہ دوا اکلیل ہے یعنی مسون اور غدود کیواسطے بکار آمد ہے خرلق زنگ احمر حصہ قشور نحاس یعنی تانبے کا چھیلن جو خراد سے پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغن گل مین ملا کر اسطرح طلیا کرین یا تخم ادشگن اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغن گل مین ملا کر طلیا کرین۔ سلع عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہے اور سب پھوڑون اور ورم حارہ کو مفید ہے اور اسمین کوئی خطر نہین جلانے کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنی بہروزہ خشک مقل شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ علک البطم سب اجزا ہموزن لیکر ضماد طیار کریں ۔ جھاڑی بیری اور بیری کیکر [illegible] ہے کہ ہمیں یاد ولد حلزون [illegible]
ہمیں ہے بورہ ارمنی اور اسکا نصف حصہ حرابن لیکر روغن گل اور موم کے ذریعہ سے موم روغن طیار کریں ایضاً بورہ ایک جزو قلقطار ایک جزو زرنیخ
آدھا جزو سب کو خوب کر کے استعمال کریں ۔ جو غدود کہ مشابہ سلع کے ہیں اور سیاہ ایک قسم کی تعقد اور تنگی سے پیدا ہوتے ہیں ان کا نکالنا اخراج محض مواد
مثل تنوری کے شکل سکین یا اون کے اخراج سے پٹھے وغیرہ کو کچھ ضرر نہ پہونچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے تو انکا نکالنا اخراج کر دینا چاہئے
اور اگر غدود ہاتھ یا اون میں خواہ ایسے مقام میں جو پٹھے کے قریب تر پیدا ہوں خواہ اوتار کا قریب غدود سے ہو اسکے نکالنے کے درپے نہ ہونا چاہئے
اسلئے کہ ایسے مقام کے غدود کے نکالنے سے مریض تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے بلکہ اس غدود کو پارہ پارہ کرکے کوئی وزنی شے اسپر باندھ دینی چاہئے
کہ اسکو ہضم کرے اور نابود ہو جائے ایسے غدود کی علامت یہ ہے کہ اگر اسے دبائیں عضو میں خدر پیدا ہوتا ہے **غدود کا بیان** کبھی بعض اعضاء میں ورم
غدودی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹھہ کا پھل یا مثل جوزہ کے اور کبھی مقدار میں کم بھی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غدودی کف دست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا
ہے اور ابتدا میں یہ ورم ایسا ہوتا ہے کہ گرد بائیں جدا ہو جاتا ہے اور پھر مل جاتا ہے اور کبھی بعد متفرق ہونے کے پھر نہیں ملتا ہے **علاج غدود کا**
اسکا علاج مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ سخت توڑیں اور ریزہ ریزہ کر ڈالیں بعد ازاں اسقدر حرکت دیں کہ ہمیں سا مادہ اسکا
پھول جائے اسکے بعد اسپر وزنی اور گرد ار چیز [illegible] اوپا کریں یعنی اس شے کو اسپر باندھ دیں تاکہ منہضم ہو جائے خصوصاً اگر اسپر کے
نیچے کوئی طلاء یا مرہم لگا کر باندھ دیں ۔ جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اور [illegible] منہضم اور مٹ جانے کے بھی بہت دنوں تک بندش اسپر چلی جائے کہ اس کی وجہ
سے دوبارہ عود نہیں کرتا ہے **ثبور غددیہ کا بیان** ۔ کبھی چھوٹے چھوٹے ثبور غددی پیدا ہوتے ہیں **علاج** انکا سر توڑ کر جو رطوبت ان میں ہو
نکال ڈالیں اور خوب سا نچوڑیں اور اسکے بعد اسپر کی بندش بطور بیان بالا اسپر کریں **فوخیلا کا بیان** فوخیلا بھی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا
ورم پس گوش ہوا اسی کو فوخیلا کہتے ہیں ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسے اورام کے کر دیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچھ ضرورت نہیں ہے **علاج فوخیلا کا** علاج
بھی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج ان اورام کے جو پس گوش پیدا ہوتے ہیں اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہرہ کلان یعنی
سنکھ کی راکھ پرانی چربی جو نمک آلودہ ہو ملا کر استعمال کریں یہ دوا بے نظیر ہے ۔ ایضاً سیپ کی راکھ روغن سوسن میں ملا کر رکھ چھوڑیں یعنی زمانہ دراز تک رہنے
دیں اور جب کہنہ ہو جائے استعمال کریں **خنازیر کا بیان** خنازیر بھی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر گوشت اور جلد سے الگ اور جدا
مثل تنوری کے نہیں ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم میں عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی
اسکے واسطے ہوتا ہے اور کثیر خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک غدود خنزیری سے بہت سے خنازیر پیدا ہو جاتے ہیں [illegible]
میں خنازیر اور ثالیل یکساں ہے ۔ اور کبھی گرہیں سی پڑ کر مثل گردن بند خواہ ہیکل کے ہو جاتی ہیں جیسے انگور کی خوشے میں گوندھے ہوئے
ہوں خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدود صلیبی [illegible] ہوتے ہیں اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا رہتا ہے اور
بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہیں ہوتا ہے اسکا علاج نہایت دشوار ہے اور اکثر ایسی خنازیر کے علاج میں چاک کرنے کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور
ہو چکا ہے اکثر جو لوگ تنگی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہیں ان میں استعداد عروض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عروض خنازیر کا
رقبہ اور زیر بغل ہے ۔ کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل میں خواہ خنزیر اور [illegible] میں مشابہ
خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے خنازیر کی ایک قسم نہایت سلیم ہے جو لڑکوں کو عارض ہوتی ہے
علاوہ زیادہ شدید اور [illegible] دوسری قسم ہے جو شبان اور جوانوں کو عارض ہوتی ہے **علاج** قاعدہ کلی جسپر اعتماد کامل خنازیر کے علاج میں استفراغ

اور تلطیف مادہ ہے اور تفرق میں عمدہ طریقہ فصد ہے اور یہ مسہل ہے مثل مقیم غلیظ کا استعمال کرنا بھی ضرور ہے خصوصاً جب بنام مزاحم معروف ہو ایضاً تربد زنجبیل شکر ہمراہ لیکر قریب درد رہم کے استعمال کریں یہ سفوف بادصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسکین پیدا کرتا ہے ورنہ خراش سا پیدا ہوتی ہے فصد بھی خنازیر میں نافع ہوتی ہے لیکن بہیاں کی فصد کھولنی چاہیے اور تدبیر تلطیف یہ ہے کہ غذائے غلیظ سے اور ان کے صد بانی سے اجتناب کریں۔ اسیطرح تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زیادہ مدت تا امکان احتراز کریں اور جو چیزیں کہ ان کے استعمال سے مادہ سر میں پیدا ہوتا ہے سب کو چھوڑ دیں اور جتنی حرکات ایسی ہیں کہ ان کے سبب سے سر کی طرف میلان مواد کا ہوتا ہے جیسے سجدہ میں دیر تک سر رکھنا خواہ رکوع میں دیر تک سر جھکائے رہنا خواہ نیچا تکیہ اور بچھونا جس سے سر طرف زمین کے مائل ہو اسپر سر رکھنا ان سب صورت سے احتراز کریں تا انہیں افعال سے مواد بطرف سر کے منجذب ہوتے ہیں جیسے کہ تیر اندا چلانا اور دل تنگ ہونا انکو بھی ترک کریں حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہیں ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ حجامت میں اسقدر قوت نہیں ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی ہو اور تو ممکن ہو اسکا اخراج کرے بلکہ مادہ کو جذب کرکے غلیظ کر دیتی ہے سوا اسکے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہوجاتا ہے اور غلیظ باقی رہجاتا ہے اور جو خنازیر کہ ذبول اور تحلل خود بخود پیدا کرچکے ہوں اسکی کیفیت اور حالت اولی پھر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس مرض کے مشابہ بعقروس کے ہو اگر خنازیر بڑے بڑے ہوں اکثر [illegible] ان کا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دوائے حادہ سے نہیں کرتے۔ بلکہ جتنی قسم ایسے خنازیر کے علاج میں لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہیں باین نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تقرح خنازیر کی ہوتی ہیں پس ضرور ہے کہ ایسی قسم میں خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال ادویہ محللہ موضعیہ بنرمی کریں۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شلیخا حکیم ہے اور اسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے خنازیر فاحشہ متقرحہ میں بہت موثر اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے جن مراہم سے تسکین خنازیر میں پیدا ہوتی ہے جیسے مرہم باسلیقون اور کبھی اس مرہم میں ایک اور دوا شریک کرتے ہیں کہ اسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے بیخ سوسن خصوصاً بنظر اس خاصیت کے جو بیخ مذکور میں ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بھیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کرمکی کی جڑ اور زبیب کوہی اور حب الخضراء قبل از پختگی کے کوٹ کر گرد اور پسیدا اور خشک ہوجائے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور حنظل یہ دوائیں اس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہیں ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اسکی صفت یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو بط کی چربی مکر مگھی دو بیخ حنظل شب یمانی اصل السوس زفت رطب نصف جزو مجموع اجزا کو زیت کہنہ میں بطریقہ معلوم سحق کریں اور چربی اور زفت کو زیت میں گداختہ کریں۔ ایک اور مرہم ہے جو خنازیر سخت کو ایک ہفتہ خواہ دو ہفتہ سے کم میں تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد جالینوس ہے کہ اس نے قاطا جانس میں تجویز کیا ہے رال اور تخم انجدان کرنب اور [illegible] مقل ازرق زیت کہنہ وہ مجموع ادویہ سے مرہم درست کریں۔ منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر لگائی جاتی ہیں یہ ہے کہ زفت کو اور [illegible] عسل میں آمیختہ کرکے استعمال کریں خواہ بیخ کرنب سحوق اور بیخ کبر ہمراہ مقل اور ترمس ہمراہ شہد اور سرکہ کے خواہ سکبینج سے خواہ سرگین گاؤ لیکر یا سب اجزا کرکے خواہ سرکہ میں جوش دیکر ان سب اجزا پر تخم [illegible] خواہ زیت کو اضافہ کرکے استعمال کریں۔ یہ دوا بھی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو [illegible] نطرون ایک جزو شہد میں [illegible] کرکے استعمال کریں ایضاً بیخ کرنب ورق غار ہمراہ ملک سلیم کے کوٹ کر خون دونوں کے خاکستر لیکر استعمال کریں ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بھیڑ کی خصوصاً پہاڑی بکرے کے پیشاب میں ملاکر اسطرح طیار کریں۔ ایضاً یہ دوا بہت مرکب ہے دس جزو [illegible] سات جزو دقیق [illegible] پانچ جزو قنہ جسکو بارزد بھی کہتے ہیں اور شہد مکھی کے چھتے کا نشاستہ ایک ایک جزو سب کو کوٹ کر استعمال کریں۔ ایضاً کسی [illegible] وغیرہ میں دقیق [illegible] یا مصنوع اور اسکو بیخ ہمراہ ایک طل تیل [illegible] سب کو ایک جا کرکے استعمال کریں۔ یہ طریقہ بہت نافع اور جید ہے۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے بیخ صنوبر بشحم خنزیر جسمیں نمک کی آمیزش ہو فرسیلون

HAKEEM SHOUKAT ALI

از نجار سب اجزا ہموزن لیکر بطور خ کرین ایضاً تیج ایک جزو قشور نحاس دو جزو شب یمانی ہمسنگ زرنیخ زہر اجھا جزو زمان ادویہ سے بطور خ طیار کرین منجملہ ادویہ جیدہ کے دوا ئے قطران اور دوا ئے قفار الحمار اور دوا ئے کندش اور وہ دوا ہے جسکا نام اسقلوس ہے مجدہ دواء حیات یعنی سانپ سے بنائی جاتی ہے ۔ یعنی سے سادہ یہ دوا ہے کہ مرا ہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کر کے اسمین رکھکر خشد وصل کر کے تنور وغیرہ مین رکھین جب خاکستر ہو جائے سرکہ اور نصف اسکے شہد ملا کر استعمال کرین ۔ منجملہ ادویہ جیدہ مسکے وہ دوا ہے جو قرنبادا سے اور جنداہ پنجال کبوتر ہمراہ زیت کے بنائی جاتی ہے اور یہ سب ادویہ جیدہ اور اچھی نافع ہوتی ہین اسطرح آرد کرسنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور تنہا دقیق کرسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے بغیار زیب جبلی اور قطرون اور زراوند تیج اور دقیق کرسنہ شہد اور سرکہ مین آمیختہ کرکے استعمال کرین ۔ یا پنج سوسن انجم کتان کو شراب مین جوش دین اور بعد جوش کے پنجال کبوتر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملاکر استعمال کرنا چاہیے کہ اس سے بطور ضماد کے بنالین عجیب النفع ہو چشیاب آدمی کا اور اسکو پستہ کرکے لگانا بھی اس مرض کے علاج مین مجرب ہو چکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب مین ستھکی چربی وغیرہ ملاکر استعمال کرین ۔ منات یعنی سیدہ لکڑی کا گھن نہایت عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کے مثل ہے ۔ حکیم کندی کا قول ہو کہ سیندے کے سینگ کے نرم نرم ٹکڑے جو اُن کے سر پر ہوتے ہین وہ بھی اسی طرح پر مفید ہین کہ ان کو سوختہ کرکے ہفتہ تک ہمرروغن وردہم پلائین غالباً خنازیر بیخ وبن سے جاتا رہیگا ۔ واجب ہو کہ ہر مہینہ مین ایک ہفتہ پلائین تا اینکہ زائل ہو جائے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہین کہ اُن مین سرطانیت بھی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج مین واجب ہو کہ ادویہ حارہ مذکورہ بالا دہن گل مین ملاکر چند روز تامل کرکے استعمال کرین تاکہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جائے اور جو خنازیر زیادہ گرم مزاج ہین اُن کے علاج مین بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کرین ۔ بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے قوی تر یہ ہو کہ مرکی ہمراہ دخید مورد اُس کے حضض جو آب کشنیز مین ترکی ہو اُس کا استعمال کرین ۔ اور آب کشنیز جزو غالب ہو خواہ کوئی اور جزو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ مرہم یعنی ایسی دوا جو بنظر التہاب غذاء قلت التہاب میں کی کمی بیشی مناسب ہو اسکا لحاظ رکھین خستہ شفتالو سوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہے اگر خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ دست کے ہو جائے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے ہین اُنھین پہلے باحتیاط تمام چاک کرین خواہ جو خنازیر قریب اعصاب کے ہین اُن کو نہایت ہوشیاری سے درست کرین اور حتی الوسع اگر اُن کے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کو پہونچتا ہو بچا کر چاک کرین ۔ ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ جدید عصب چپ یعنی جو پیچھ گردن مین بنام مراجع باب تشریح مین موسوم ہو چکا ہے اُس پر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہو گئی کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک جراحت نہین پہونچی لیکن پھر کسی قدر نمایان اور ظاہر ہو جاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اسکا مزاج نادرست ہو کر فعل خاص عصب کو باطل کر دیتا ہے تا اینکہ پھر جب اُسکی تسخین کا مبنی کرتے ہین اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہو جب اُس کا فعل پورا اور درست ہوتا ہے کبھی جراح کی خطا سے نشتر دواج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ برائی جب ہوتی ہے کہ دواج خار تک نشتر کا صدمہ پہونچے اسواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسطرح چھیلنے کا جانب صحیح سے کرین چاہیے کہ جو مقدار متصل خنزیر کے ہو اُسی کو چھیلے اور باقی کو بذریعہ دوائے حادہ کے ساقط کرے اور جانب دُن کے چھیلنے پر متوجہ ہو مترجم کے مجربات مین سے ایک نبات ہندی ہے جسے بھیجے کہتے ہین اسکی پتی اکثر ٹیلے اور اونچی زمین پر ہوتی ہو اور جس کو چرنا پانی سکتے ہین اُس کے سوا ہے اس مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہے حتی کہ اگر خنازیر مین سرطانیت بھی ہو اور ناصور کی نوبت پہونچے اور تاکل پیدا ہوا ہو جب بھی اُسکا فائدہ کم نہین ہوتا بارہا تجربہ کیا ہے اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہے اورام صلبہ کا بیان ورم صلب وہ ہے جسکا سقیر و منا ہے سقیر وہ خالص وہ ہے جن کے ہمراہ حس ہو اور الم نہ ہو اور اگر تھوڑی سی حس باقی رہجائے اسکو سقیر وہ خالص نہ کہنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

چاہیئے اور سقیروس غیر خالص اس ورم کو کہتے ہیں جسکے ہمراہ حس نہ ہو مگر درد میں اُس کو حس نہ ہوگا۔ یہ ورم سقیروس کبھی سودائے طبعی اور دم سے پیدا ہوتا ہے یا سودائے اصلی سے پیدا ہوتا ہے اور اُسکا رنگ آبادی یعنی شکل سرب سوختہ کے ہوتا ہے اور کبھی سقیروس کا حدوث سودائے مخلوط بلغم سے ہوتا ہے اُسکا رنگ بدن کے رنگ کی طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہے یعنی جس بلغم میں کسی طرح کی صلابت عارض نہ ہوئی ہو سقیروس خالص کا رنگ اکثر شل سیاہ کے ہوتا ہے اور اسمیں تمدد شدید اور صلابت زیادہ ہوتی ہے اور کبھی اسمیں چھتے سے پڑتے ہیں اور کھرکرا ہو جاتا ہے اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہیں ہے۔ کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ شل لون بدن کے ہو منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف ہوتا ہے اسکا نام نونوس کھا جاتا ہے اور کبھی جسد کے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ اسمیں بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرح منتقل ہوتا ہے جو سقیروس ہو یا ابتدائی ہوتا ہے یا ستمیل سقیروس بتدریج نمود و اظاہر ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور سقیروس ستحیل فلغمونی وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خاص مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہے۔ اکثر احشا میں جو صلابت عارض ہوتی ہے لہذا ورم حار کے ہوتی ہے اور اگر سقیروس کا علاج مبردات یا لزوجت سے کریں سرطان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے سقیروس اور سرطان کا قرب و بعد بوجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفائے ضربان کے اور ظہور رگوں کا گرد ورم کے یا رگوں کا ظاہر نہ ہونا اس سے دریافت ہوتا ہے علاج جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اسمیں حس ہو تو اُسکا علاج کرنا چاہیئے بعد ازانکہ پہلے بدن کا تنقیہ اس خلط سے جس سے مرض پیدا ہوا ہو کر لیں اور اکثر تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہیں۔

اگر خون میں کثرت سودا کی ہو تو اسکے علاج میں اعتماد ایسی دواؤں پر کرنا چاہیئے جو تحلیل اور تلیین ساتھ ہی پیدا کریں اور جو دوا تحلیل اور تجفیف پیدا کرے اُس سے اُسکا علاج نہ کرنا چاہیئے کہ اس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ مادہ غلیظ میں تجفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہو جاتی ہے اور واجب ہے کہ اُس کے علاج میں دو دوائیں کیجائیں ایک دوا میں تحلیل ایسی ہو اور جسمیں زیادہ تجفیف کی قوت نہ ہو اسلیئے کہ دوائے محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہے اور جس دوا میں ترطیب کا اثر ہے اس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور دوائے محلل کا درجہ حرارت دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہو اور دوسری دوا محض تلیین کا کرنا چاہیئے اور یہ دونوں دوائیں متعاقب ہوں اور ایک کی اعانت دوسرا دوا کرتا رہے اور تحلیل کے دوران میں عضو متورم کو اسکی غذائے خاص سے باز رکھنا چاہیئے اور اسی عضو کی جانب مقابل کی طرف جذب غذا کرنا چاہیئے اسطرح پر کہ عضو مقابل میں حرکت پیدا کریں اور اُس میں ریاضت ایسی پیدا کریں کہ اپنی غذائے خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہو اسکی غذا کو بھی جذب کرے اور جب دور ونسی کا آئے غذائے عضو متورم کو بند کریں۔ اور اُس کی تدبیر یہ ہو کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے قابل جذب غذا کا کریں اور ذات کا طلا کریں اور یہ طلا اور طلینسی قوت اور ضعف بمقدار تحلل اور تکاثف تجویز کرنی چاہیئے یعنی شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ میں لحاظ ہو اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اسمیں دونوں قوتیں مجتمع ہوں حمام میں بکثرت ٹھہرنا ایسے بیماروں کو نہ چاہیئے اسلیئے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہو کر سختی زیادہ پیدا کرتا ہے اور اتنی قوت حمام میں نہیں ہے کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے جن محللات میں کسیقدر تحلیل ہے وہ یہ ہیں جیسے شحوم دجاجی و مرغابی اور بط کی چربی اور بچہ گاؤ اور نر گاؤ اور بیل خصوصاً بچہ والے بیل کی چربی اور بکری کی چربی اور گدھے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانوروں کی جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور چیتا وغیرہ کی اور قسم لومڑی اور سور سیار کی خواہ چربی شکاری طائروں کی جیسے باز اور شاہین وغیرہ۔ جب کہ ان چربیوں میں شل پیغ یعنی اشق اور مقل اور شمع اور میعہ اور مصطگی کے بوقت اماؤں تحلیل کے ملائیں اور تنہا یہ دوائیں بغیر ... کے مستعمل ہوں سب چربیوں سے بہتر شحوم مذکورہ بالا آنپ شیر کی چربی اور بچھو کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ ان میں تحلیل اور تلیین دونوں کی قوت ہے اور جب ہو کہ ان چربیوں میں اور بھی دیگر ملینات میں نمک کی شرکت نہ ہو اسلیئے کہ نمک سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت زیادہ بڑھتی ہے کیونکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کے اور ... ہے کہ جسطرح دھوپ میں موم پگھل بھی جاتا ہے اور نرم بھی ہوتا ہے اسیطرح ان دواؤں میں بھی یہی قوت ہو کہ تحلیل اور تذویب دونوں پیدا کریں اور درجہ تجفیف تک نہ پہنچیں ... ان

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور یہ طلا کے جن میں تلئین بھی ہے مثل صمغ بطم اور زیت کہنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لادن اور میعہ سائلہ اور زوفائے رطب ہے اور بہتر یہ ہے کہ گنگ میں زیادہ نہ ہو اور رطوبت میں اشد ہو مصطکی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے ہے اور روغن حنا اور روغن سوسن اور انجیر اور روغن بید انجیر میں تحلیل اور تلئین ساتھ ہی اس قدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منجملہ ملینات کے تھپٹے روغن زیر اور تھپٹے روغن گندم غیر مقشر کے دونوں کو جوش دیکر اور بعد خوب جوش دینے کے ابال لیں اسپر ڈالیں اور استعمال کریں دوائے جید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہوتی ہے یہ ہے کہ تشار الماار اور خطمی کی جڑ دونوں کو پکا کر طبیخ طیار کریں اور دونوں کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جس وقت ورم میں نرمی ظاہر ہو چاہیئے کہ پُرانے سرکہ میں اشق کو حل کریں۔ بہت دنوں تک اس طبیخ کی طرح سے استعمال کریں اور پھر دوبارہ تلئین کی تدبیر کریں خواہ شورہ اور جاؤشیر کو پکائیں یا شورہ اور اشق اور مقل کو پکا کر کے میعہ اور روغن طبسان اور روغن سوسن ملا کر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کرکے جب شل مرہم کے ہو جائے اسوقت استعمال کریں چونکہ حمام بھی اس بارہ میں زیادہ نافع ہے اگر اوپر مسہلہ کے مرہم کو داخل کریں اور اگر چونکہ حمام دستیاب نہ ہوسکے عوض میں خطمی اور نطرون داخل کریں ضمادہ جید و بر وقت تحلیل کے وہی مناسب ہیں جو خنازیر کی تحلیل کے واسطے بیان ہوچکے اور ضماد نرگس اور فوبادون بھی مفید ہے۔ اگر ورم میں زیادہ غلاظت ہو اُسوقت سرکہ کا استعمال ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کرکے قوت میں عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو لوجہ استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چھوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیہ ادہ کا اس سے ہوجاتا ہے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ میں اثر کرنے والا ہے اُس کی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے لہذا استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ کا اور شرکت اُس کی ادویہ مذکورہ میں آخر زمانہ ورم میں ہونی چاہیئے اول زمانہ میں اُسکا استعمال مناسب نہیں ہے اور اسوقت تلئین میں مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دوران تلئین میں تحلیل کے فترات ہوچکے ہوں اسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا کرنا چاہیئے۔

اگر سرکہ کے استعمال میں نرمی کا لحاظ نہ ہے گا تو ضرر دینے کو مستعد ہوگا اور تحجر پیدا کریگا۔ زیادہ تر جرأت طبیب کو استعمال میں سرکہ کے اُسوقت مناسب ہے کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی میں پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ میں ورم سقیروس ہو۔ کبھی طحال متورم پر سرکہ طلا کرتے ہیں اور تبخیر موضع کی سرکہ سے کرتے ہیں لہذا اسکے جاؤشیر کو طلا کرتے ہیں بعد ازان اشق کو طلا کرتے ہیں لیکن ابتدا میں بہت کم اور ہلکا لیپ کرتے ہیں اسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہیں لہذا اسکے رفتہ رفتہ تلئین تک پہونچتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ورم پر ایسا روغن لگائیں جسمیں قوت قبض مطلق نہ ہو ایسا روغن بہ نسبت پانی کے بہت مناسب ہے خصوصاً روغن شبت تر و تازہ سوئے سے طیار کیا جائے اور اگر اذن میں صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم سقیروس پیدا ہوا ہو اُسکا علاج مقطعات سے کرنا چاہیئے۔ ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہے کہ حجارہ تفقیدہ سے تبخیر کریں خصوصاً حجارہ رحی یعنی سنگ آسیا سے بہت بہتر یہ ہے کہ سرکہ سے تبخیر کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ آتش شیشہ پیکر سرکہ میں ملا کر تبخیر کریں وجہ یہ ہے کہ تبخیر ورم ذبین میں متعدد بالطلاء اہتمام کریں کہ عرق نمودار ہو جائے اور شبیہ آتش شیشہ پیکر ہمراہ سرکہ کے ملاتے ہیں یہ بھی نفع کرتی ہے اور سرکہ کے استعمال میں نفع اور نرمی کا لحاظ ضرور ہے ایسا نہ ہو کہ رقیق مادہ لطیف کی تحلیل یا کثیف کی پیدا ہو اور ایسا نہ ہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جائے لہذا اوپر استعمال سرکہ کا اہتمام میں وہی ہے لہذا مناسب ہے کہ اسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کریں اور زمانہ فترہ میں ایسی چیز کا استعمال کریں جسمیں تلئین کی قوت ہو جب منتہی کو پہونچے تبخیر عضو کی ایسی دوائے کریں جو اوپر مذکور ہوئی اور طلاء ادویہ مناسبہ سے کریں اور یہ ترکیب عضو لحمی کے ورم میں انشاءاللہ تعالیٰ بہت اسلم ہے

صلابت مفاصل کا بیان۔ کبھی مفاصل میں صلابت ایسی عارض ہوتی ہے کہ اُس کی تحریک کو منع کرتی ہے اور آسانی حرکت مفاصل میں پیدا نہیں ہوسکتی ہے اور جزیں باطل نہیں ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصبانی ہوتی ہے اور کبھی لحمی ہوتی ہے اور علاج سب کا وہی ہے جو معلوم ہوچکا۔ **مسامیر کا بیان**۔ مسمار ایک گرہ گول اور سپید سی پیدا ہوتی ہے جیسے کیل کے سر پر گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ لوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہے خواہ خراجات کے علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہے بعد ازان تمام جسم میں مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اُسکے حدوث کا مقام پاؤں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور پاؤں کی انگلیاں اور اسافل بدن ہے کہ چلنے پھرنے سے مانع ہوتے ہیں واجب ہے کہ اُسے چاک کرکے نکال لیں خواہ ہاتھ سے ترچھی کرتے رہیں اور اسکو چھوڑ دیں ہو سکتا ہے کیونکہ اس مقام کے مسار میں جہاں اخراج ممکن نہ ہو اور اکثر مسار کا جب علاج نہیں کرتے ہیں بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے سرطان کا

بیان سرطان ورم سوداوی ہے اسکا تولد اُس سودا سے کہ احتراقی سے ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہو خواہ اس مادہ کے احتراق سے جسمیں مادہ صفراوی ملا ہوا ہو اور مل کر احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سودائے عکری سے یعنی جو سودا عکر ورم ہے۔ سقیروس میں اور سرطان میں یہ فرق ہے کہ سرطان میں درد اور حدت اور ضربان ہوتا ہے اور بہت جلد بڑھتا جاتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور تفاخ بھی اُسمیں زیادہ ہوتا ہے اسلئے کہ اس مادہ میں جوش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہے جسوقت یہ مادہ سرطانی منفصل ہو کر کسی عضو پر گرتا ہے ایک فرق سرطان اور سقیروس میں یہ بھی ہے کہ سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور رگیں ایسی چھوڑتا ہے جیسے کیکڑے کے پاؤں ہوں اور یہ رگیں ویسی سُرخ نہیں ہوتی ہیں جسطرح فلغمونی میں پھیلتی ہیں بلکہ سرطان کے پاؤں خواہ رگیں مائل بہ سواد و کدورت اور سبزی ہوتی ہیں۔ کبھی سقیروس اور سرطان میں یہ بھی فرق ہوتا ہے کہ اکثر سرطان کا حدوث ابتدائی ہوتا ہے اور ورم صلب یعنی سقیروس کا حدوث بوجہ انتقال کے ورم حار سے ہوتا ہے اور سرطان کے حار سے ہوتا ہے اور سرطان میں حس باطل نہیں ہوتی اور سقیروس خالص میں حس باطل ہوتی ہے اکثر عروض سرطان کا اعضائے متخلخلہ میں ہوتا ہے اور اسی جہت سے عورات میں یہ مرض بکثرت ہوتا ہے اور اعضائے عصبیہ میں بھی اکثر پیدا ہوتا ہے اول ظہور اسکا بہت خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہے پھر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہو لیتا ہے اس کے بعد اسکے علامات نمودار ہوتے ہیں ابتدا میں ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گون اُسمیں کسی قدر حرارت بھی ہوتی ہے بعض اقسام میں سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام میں درد کم اور ساکن بعض اقسام اُس کے تا بہ تقرح پہونچ جاتے ہیں یہ وہی قسم ہے جو حرارت سے صفراوی خالص کے عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہے اور تقرح نہیں ہوتی ہے اور کبھی بہ انتقال قسم متقرح کا بطرف غیر متقرح کے ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعۂ آہن کے سرطان میں تقرح پیدا کرتا ہے اور اکثر بار میں سوئی اور سخت بوجہ استعمال حدید کے پیدا ہو جاتی ہیں اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ عضو میں اس ورم کا تشبث اور درد رنگ کرنا مثل تشبث اور پھیلنے سرطان کے اس لئے سے ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کریں جیسے شست اور جال وغیرہ۔ یا وجہ تسمیہ یہ ہو کہ اسکی صورت استدارت وغیرہ میں اور رنگ میں اور پاؤں وغیرہ میں جو گرد اس ورم کے ہوتے ہیں مثل سرطان کے ہوتی ہے **علاج** جو علاج کارگر اور جس کے نفع کی اُمید اس ورم کی ابتدا میں ہو سکتی ہے اور جس سے سرطانی مادہ کی روک اور ٹھہرا دینا اسکا جسقدر ابتدا میں نمودار ہو کہ اُس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متقرح نہ ہونے پائے اور اکثر ایسے ادویہ اگر ابتدا میں استعمال کیجائیں شاید صحت بھی ہو جاتی ہے مگر جب مستحکم ہو جائے پھر اُمید صحت کی نہیں ہوتی اور اکثر عروض سرطان کا باطن میں پوشیدہ ہوتا ہے الغرض اس کے علاج میں درست تدبیر یہی ہے کہ قول بقراط پر عمل کریں انہوں نے کہا ہے کہ ہرگز اسکی تحریک نہ کرنی چاہیئے اسلئے کہ تحریک اُسکی کرینگے منجر بہلاک ہوگا اور اگر بحال خود اُسے چھوڑ دینگے اور کچھ علاج نہ کریں اکثر زمانہ دراز تک سلامت جان مریض کی رہتی ہے خصوصاً اگر غذائے صالحہ کا استعمال کرتا ہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تبرید اور ترطیب پیدا کرے اور مادہ ہادیہ کو یعنی جس مادہ میں نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جیسے ماء الشعیر اور سمک رضراضی اور زردی بیضۂ نیمبرشت وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی میں حرارت بھی ہو مخیض البقر جس طرح جمایا جاتا ہے یعنی اُس کا مسکہ وغیرہ نہ نکالا ہو اور یہی صحیح جو غذا البقول مرطبہ سے تیار ہوتی ہے جیسے کہ ترکاری کدو کی بھی بہو فائدہ دیتی ہے کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل اسکے ہوتے ہیں کہ قطع کئے جائیں اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جڑ سے اکھڑ جائے اور کچھ اسکا اثر باقی نہ رہے اسکی تدبیر

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہی ہے کہ جو سرطان شدید الاتصال ہو۔ اسکو ایسی طرح قطع کریں کہ جو چیزیں گرد ورم کے از قسم غدد اور عروق ہیں وہ بھی کٹ جائیں اور جن چیزوں سے سرطان وغیرہ کو
مدد مادہ وغیرہ کی ملتی ہو انکا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان نہ آئے مادہ سرطانی کا گرد و پیش کے عروق وغیرہ سے ہو جائے اور بعد قطع کرنے
کے خون کثیر اس سے جاری ہو کہ سارا سہا باقی مادہ ہمراہ اس خون کے بہ جائے اور اس کاٹنے سے پہلے تنقیہ مادہ کا بذریعہ اسہال اور فصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع
اور تنقیہ کے حفظ قوت کیواسطے غذائے جید کمیت اور کیفیت میں دینی چاہیئے اور تقویت عضو کی کرنی چاہیئے۔ اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر شر اور فساد زیادہ
کرتا ہے اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور بیشتر داغ کرنے میں خطرہ عظیم ہوتا ہے جسوقت سرطان قریب اعضائے رئیسہ
کے ہو۔ بعض اوائل نے حکایت کی ہے کہ ایک طبیب نے ایک پستان جو متورم بورم سرطانی تھی جڑ سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان میں پھر
سرطانی پیدا ہوا اور گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان میں سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان میں پہلے سے مادہ سرطانی جمع
ہوتا جاتا تھا اور حسب اتفاق اس مرض کا ظہور اس پستان میں اسوقت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان میں کی گئی اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مرض سرطان
کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام میں پیدا ہو چنانچہ اظہر احتمال پستان کے ورم سرطانی کا یہی ہے **تدبیر اسہال کی** ورم سرطان
میں یہ ہو کہ چند مرتبہ چند دنوں تک مختصرے دنوں کا فاصلہ دیکر چار مثقال افتیمون ہمراہ ماء الجبن کے اور ماء العسل کے پلائیں خواہ مطبوخ افتیمون ہمراہ
سکنجبین کے اور جو لوگ قوی مزاج ہیں اُن کے واسطے ایارج خربق استعمال کریں **بیان ادویۂ موضعیہ کا**۔ خاص ورم سرطان پر
لگانے والی دواؤں سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتے ہیں ابطال سرطان کا اصل ہے اور یہ غرض اس کی شانی اور اس غرض کا حاصل ہونا
دشوار ہے دوسری غرض یہ ہو کہ زیادہ بڑھنے نہ پائے تیسری یہ کہ متقرح نہ ہونے پائے چوتھے اگر متقرح ہو گیا ہے اسکا علاج کرنا جس
دوائے ابطال سرطان کا کیا جائے چاہیئے کہ اسمیں قوت تحلیل کی ہو بہ نسبت اس مادہ ردی کے جو بالفعل سرطان میں حاصل ہو گیا ہے اور
قوت دفع کی ہو بہ نسبت اس مادہ کے جو مستعد اور آمادہ ہے سرطان میں حاصل ہونے اور آنے پر اور یہ بھی واجب ہو کہ ایسی دوا میں
قوت شدیدہ جلاء و تحریک شدید پیدا کرے اسلیئے کہ قوی دوائیں جتنی ہیں سرطان میں شر و فساد زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ اسوجہ سے واجب
ہے کہ ادویہ لذاعہ سے اجتناب کریں اور بنظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ مغسولہ کا اختیار کرنا اولی ہے جیسے توتیائے مغسول کہ اُس میں
روغنہائے سلوسبھی ملائے جائیں۔ جیسے روغن گل یا روغن خیری جس دوا سے مادہ کا روکنا مطلوب ہو اسمیں قوت قطع مادہ کی چاہیئے
اور غذائے مرض خواہ عضو خاص کے غذا کی اصلاح بموجب بیان بالا کے اور تقویت اس عضو کی بذریعہ ادویہ مذکورہ مشہورہ کے اور استعمال لطوخات
معدنیہ کے جیسے لطوخ برادہ سنگ سیاہ اور برادہ حجر المسن یعنی جس پتھر سے تلوار وغیرہ پر باڑھ رکھتے ہیں جسے سان کہتے ہیں اُسکا استعمال
کریں خواہ کھرل کے رگڑنے سے کف سنگ اور سرب کا کسی رطوبت کے ذریعہ سے مثلاً روغن گل خواہ آب کشنیز وغیرہ کی پیدا کریں جیسے
صیقل گر کھرل وغیرہ پر تیل ٹپکا کر رگڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہیں اور اسکا استعمال کریں۔ ایضاً انگور کو پیس کر ضماد کرنا بھی نہایت درجہ نافع
ہے جس دوا سے منع تقرح مطلوب ہو اُسکے واسطے وہی لطوخات مذکورہ کافی ہیں جو واسطے منع زیادتی مادہ کے مذکور ہوئے اور جن لطوخ
میں لذع نہ ہو وہ سب اس غرض کو پورا کرینگے اور بھی نافع ہوں گے خصوصاً اگر ایسے لطوخ میں کھرل وغیرہ کا چھیلن اور کف بھی اُسمیں داخل کیا
جائے اور اگر ان سب دواؤں میں گل مختوم اور گل ارمنی اور امدیت نفاق اور آب حی العالم اور سپیدہ کاشغری عصارہ برگ کا ہو لعاب اسپغول
سپیدہ قلعی بھی داخل کریں۔ یہ ترکیب بہت ہی جید ہو منجملہ اُن دواؤں کے جو زیادہ نافع ہیں اور اُسکا نفع بعید ہے یہ ہو کہ سرطان نہری تازہ
کا ضماد لگائیں خصوصاً اگر اسمیں اقلیمیا بھی شریک کریں زیادہ مفید ہوگا جو سرطان متقرح ہو گیا ہو اسکا علاج عمدہ یہ ہو کہ ہر وقت ! سپر

HAKEEM SHOUKAT ALI

پارچہ کتان آب عنب الثعلب میں ڈبو کر رکھا جائے اور جب خشک ہونے لگے پھر وہی پانی اُس پر ٹپکاتے رہیں خواہ آب قمع یعنی گندم اور لُبان اور سپیدہ قلعی مع ایک درم گل مختوم گل ارمنی صبر مغسول دو دو درہم سب کو یکجا کر کے اگر سرطان میں رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال اور خشکی سرطان میں ہو تو بطور مرہم کے استعمال کریں روغن گل کی شرکت سے اسکا مرہم طیار کریں کبھی خاکستر سرطان اور روغن گل کے قیروطی کا استعمال اس ورم کو نافع ہوتا ہے اور اچھا وہ ہے کہ ہم زنگ یا زیادہ سرطان کے اقلیمیا بھی داخل کریں کبھی دو دوائے توتیا اور توتیائے مغسول آب خرفہ اور لعاب اسپغول ملا کر نافع ہوتی ہے مترجم کہتا ہے کہ بعض مجربین کے مرہم اکسیر جسکا نسخہ آگے لکھ چکا ہوں ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ پیر ہشتاد سال کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جسکا بیان مبالغہ سے خالی نہیں ہے فقط اسی مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ میں اسکا استعمال افعال ادا تا الا القا اوقات اربعہ کے کرتا ہے اور تجربات مکرر سے یہ دریافت ہوا کہ اس مرہم کی صحت میں کسی طرح کا تردد نہیں ہوتا والحمد للہ علی منہ و کرمہ

اورام ریحی اور نفاخات عضل کا بیان ۔

بعض ورم ریحی بخار زدہ سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ اورام مشابہ تہیج اور قائم مقام تہیج کے ہوتے ہیں اور بعض اورام بخار ریحی سے پیدا ہوتے ہیں اُسکا نام نفخہ ہے اور اُسمیں مدافعت اور چمک بھی ہوتی ہے اور کبھی اگر ہاتھ کی ضربت ان پر پڑے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر تمام جثہ جسقدر متورم ہے سب پر صدمہ ہاتھ کا نہ پہونچے اور عضو متورم میں کسی قدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے معدہ امعا اور درمیانی جلد ان جھلیوں کی جو گرد ہڈیوں کے ہیں خواہ گرد ہڈی اور عضل کے جو غشا محیط ہے اسی طرح جو پردہ اور جھلی گرد اوتار کے ہے۔ اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہیں پیدا ہوتا بلکہ عضلات متصلہ کو جدا کر کے آپس میں جدی سی پیدا کرتا ہے بعد تفرق اتصال کے درمیان میں آجاتا ہے خواہ بیچ میں پیدا ہو کر ان اعضائے متصلہ کو بطور شگافتہ کر دیتا ہے ریح کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کے محتبس بھی ہو جاتی ہے اور غلاظت ریح میں بوجہ کثافت اُس عضو کے ہوتی ہے جیسے ریح محیط ہوتی ہے اور اس عضو کے مسامات بند ہوتے ہیں کبھی کسی عضو میں جیسے زانو وغیرہ ایک درد سا محسوس ہوتا ہے جب اسے چاک کرتے ہیں فقط ایک قسم کی ریح نکل جاتی ہے اور پھر کچھ اثر باقی نہیں رہتا ہے علاج جو ورم ریحی مشابہ تہیج کے ہو اُسکا علاج مثل علاج تہیج کے ہے اور نفخہ کا علاج با محتاج تحلیل جلد کا ہوتا ہے اور تحلیل اس شے کا جو کہ جلد میں موجود ہے اور شاید قیام اُس کا موضع مذکور میں زمانہ دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیے کہ بدرجہ غایت لطیف ہو تا کہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنے اجزا کے عمیق غواص ہو کر اندر اثر کرے اور کبھی حاجت وضع محاجم بلا شرط کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت بالخصوص نفخہ کی ہے اور منجملہ ادویہ موضعیہ کے روغنہائے گرم مثل زیت لطیف الاجزا اُسمیں سداب اور کمون اور بزور لطیفہ مثل تخم کرفس اور انیسون اور نانخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہوں اور مرہم محللہ بھی استعمال کی جائیں خصوصاً اگر یہ ورم ریحی اعضائے وتریہ میں پیدا ہو خواہ اعضائے عضلیہ میں۔ لازم ہے کہ چرک کبوتر کی کسی طنجیر میں ڈالکر ایک آب نارسیدہ اُس پر اسقدر ڈالیں کہ اُسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کریں کبھی خمیر اور نورہ سے مرہم طیار کر کے استعمال کرتے ہیں۔ ایک مرہم معتدل مزاج بہت عمدہ یہ ہے جسکا تجربہ ایسے ورم کی نسبت ہوا ہے۔ زوفائے خشک بیکر ایک قیروطی جو موم اور روغن سے بنائی ہو اُس پر زوفائے سائیدہ کو چھڑکیں اور اُسکا مرہم طیار کریں خواہ بطور ضماد بنائیں جو ورم ریحی بوجہ نفخہ کے عضل میں کسی کوفتگی اور شکستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ اس ورم میں ادویہ حارہ اور حریفہ کے استعمال سے اجتناب کریں تاکہ اعضا میں وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہ ہو اور نہ احتراق یعنی ناگواری اور زبون حالی پیدا ہو بلکہ اگر ایسے ورم کا علاج بذریعہ محللات کے کریں اس دوا میں مسکنات وجع کو بھی شریک کرنا ضرور ہو جیسے بخیچ زیت ملاکر صوف زوفا اسمیں ڈبو کر استعمال کریں اور باوجود ورم کے جسقدر حرارت بھی ہو روغن گل میں صوف زوفا ڈبو کر خواہ زوفائے تر کو روغن گل میں محلول کر کے استعمال کریں اور یہ سب ادویہ کم گرم مائل بحرارت مستعمل کرنی چاہیئے اور اتنی دیر نہ ہونے پائے کہ ورم سرد ہو جائے اسیلئے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اگر برودت ایسے ورم کو مضر ہے اگر ایسے ورم میں ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر روغن مستعمل ہوں جنمیں تسکین وجع کی قوت ہو اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہیں جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جنمیں کسیقدر روغن شبت بھی شریک ہو جب کسی قدر خفت پیدا ہو دواؤں میں محللات زیادہ شریک کریں جیسے نطرون اور سرکہ اسکے بعد ماء الرماد اسکے بعد مراہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے **عرق مدنی کا بیان** ہندی زبان میں اسکو نارو کہتے ہیں اس کی ابتدا اس طرح سے ہوتی ہے کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کر پھیل جاتا ہے اس کے بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اس سوراخ سے ایک چیز سرخ مائل بہ سیاہی نکل کر رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے اور کبھی یہی بشکل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ نارو درحقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے تا اینکہ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شعبہ ہے جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونوں ساق پر دیکھا گیا ہے اور میں نے دونوں ہاتھ اور پہلو میں بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدن میں اکثر جنبین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو بقدر کھینچیں کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر رہ جائے بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ اسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جائے جالینوس کہتا ہے کہ مجھ تک اسکی کوئی بات صحیح معلوم نہیں ہوئی۔ اور نہ اسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح چیز دریافت ہوئی کہ اسپر اعتماد کروں اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوئے آنکھ سے نہیں دیکھا میں کہتا ہوں کہ سبب نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت میں مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہروں کے پانی میں ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اُن سے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریوں کے براہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہیں اکثر جن غذاؤں سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتی ہیں اور جسقدر مادہ مولدہ نارو حاد اور تیز ہوتا ہے اسی قدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن میں چالیس اور پچاس نارو مختلف مقامات پر پیدا ہوتے ہیں اور با اینہمہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پا سکتا ہے جو بدن مرطوب ہیں ان میں تولد نارو کا بہت کم ہوتا ہے اسیطرح جو لوگ حمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہیں خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے ہیں ان کے ابدان میں بھی نارو کمتر نکلتا ہے اور اکثر نارو مدینہ منورہ زاد اللہ شرفا کے باشندوں کے ابدان میں زیادہ نکلتا تھا اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خوزستان وغیرہ میں بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد مصر وغیرہ دیگر بلاد میں بھی پیدا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے ہندوستان میں زیادہ کثرت اس مرض کی بڑودہ گجرات اور کوہ آبو جودھپور ملک مارواڑ اور جو جو ایسے بلاد ہیں کہ قریب سمندر کے آباد ہیں وہاں کے لوگوں میں بنی جاتی ہے۔ **متن علاج** اول تو نارو کے نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اُن بلاد میں جہاں بکثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات میں کہ مخالفت سبب مرض مادہ کی کیجائے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہاں کی فصد مناسب ہو کریں اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور طبیخ افتیمون خواہ استعمال حب قوقایا سے بالخصوص اور استعمال اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جائے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام سے خواہ اور تدابیر جو مقامات گذشتہ میں مفصل مذکور ہو چکے ہیں اُن کا استعمال کریں جب اثر نارو کا پہلے پہل ظاہر ہو تدبیر صائب ہے کہ اس عضو کی تبرید ضمادات مبردہ مرطبہ سے جیسے عصارات باردہ معروفہ۔ مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے ایضاً خاص موضع ماؤف پر جونک لگا کر بھی کسیقدر اخراج پر مدد لیں منجملہ طلاہائے جیدہ کے یہ طلا ہے صبر اور صندل اور کافور اور مرو اور بزرقطونا شیر تازہ میں میکر لیپ کریں اگر مادہ پلٹ نہ جائے اور دانہ خواہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر انفع طلوا اور زیادہ تر مرض اور پھیپھڑے والی مادہ کو بطرف دوسری جہت کے اور موجب تخفیف ایلام اور تکلیف کے یہ تدبیر ہوتی ہے کہ مریض پے در پے تین روز برابر ایک درہم مشر ذما صبر کو استعمال کرے خواہ ایک روز نصف درہم اور دوسرے روز پورا درہم اور تیسرے روز ڈیڑھ درہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرے خواہ نارو کے منھ پر گھیکوار کے لعاب اور زرجت کو لگائے اور یہی طرح ابتدائے ظہور میں نارو کی یہی تدبیر درکار ہے اگر کارگر نہ ہوا اور نارو نکل آئے اُسوقت تدبیر صائب یہ ہے کہ اسکی بندش اور پیچیدہ کرنے کے درپے ہو اور کسی چیز سے بہرفق اسے تھوڑا باندھے اور یہاں تک صبر کرے کہ تمام و کمال نارو اندر سے باہر نکل آئے اور ٹوٹ کر رہ نہ جائے بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا رساص کا ایسی طرح سے لپیٹا جائے کہ اسی کی بوجھ پر اختصار کریں اور وہی وزن اس کو اندر سے باہر کی طرف جذب کرنے میں کافی ہوگا اور بآسانی جذب کریگا۔ ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر میں نہیں ہے۔ اور بآسانی نکل آنے میں نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح پر کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخین اور اُسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ نطول آب گرم کے اور لعابات مبرد کے اور ادہان کے جو بارد ہوں۔ اور حرارت لطیف بھی اُن میں ہو خواہ اور تدبیرات جو از قبیل ہوں کہ اُن کے ذریعہ سے نارو کا اخراج بآسانی ہو جائے کرنی چاہیے کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا بہ آسانی نہیں ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ روغن خیری خواہ روغن زنبق بلکہ روغن بان کی تلطیخ کریں اگرچہ کسی مرہم خواہ دوا کا استعمال نہ کرنا پڑے یعنی اگرچہ بقدر زیادہ دشواری نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو۔ اگر حذاقت طبیب مقتضی اسکا نہ ہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نارو کا اخراج ہو جائیگا اور فرق اور مانع چاک کرنے سے نہ ہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کر کے نارو نکال ڈالیں اور اگر اخراج نارو کا نہ بذریعہ جذب مذکور آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اسکا آسان نظر آئے اُسوقت نارو کی تعفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن یعنی روغن زرد کے کرنی چاہیے جیسے اور بعض اورام کے باب میں مندرج ہو چکے کہ سڑنے کے بعد تمام و کمال نکل آئے گا ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نہ کرے اسلئے کہ ایسے ادویہ کا مآل کار اکثر بطرف اکلہ کے ہوتا ہے۔ اگر آخر میں اسکی تھوڑی تھوڑی نک کی مالش بجانب ضعف کے کریں۔ اور ہمیشہ بلطف اور نرمی اسیطرح ملا کریں تمام و کمال نکل آئے گا خصوصاً اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور اور ہٹ کر چاک کریں اور ایک سلائی کو اسی مقام پر داخل کریں اور اوٹھائیں یعنی اونچا کریں اور ہمیشہ ملتے رہیں اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا نکالیں۔ کہ اسطرح اگر تدبیر کرتے رہیں پورا نارو نکل آئیگا۔ اگر ٹوٹ کر نارو اندر کی طرف رہجائے اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا چاک کرکے ہٹانا جب گلٹ جائے اور پھر از سر نو اسکا منھ کھولا جائے پھر وہی تدبیر کریں گے اور اسے نکالیں گے اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جائے فقط تمت مقالہ جذام

کے بیان میں ماہئیت جذام کا بیان اور اسکے سبب کا

جذام ایک مرض ردی ہے اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سودا کے تمام بدن میں ہوتا ہے یعنی مرہ سودا تمام بدن میں پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور ماہئیت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور بیشتر اسکا فساد اسقدر زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص پر ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے تا اینکہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے لگتے ہیں اور قرحہ پڑتا جاتا ہے جذام کی مثال ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن میں پیدا ہوا ہو یعنی متقرح ہوتا ہے اور کبھی متقرح نہیں بھی ہوتا ہے کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے خلط سودا کبھی ایک ہی عضو خاص کی طرف دفع ہوتی ہے اُسوقت صلابت خواہ سقیروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے کلف پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف جلد کے دفع ہوئے برص پیدا ہوتا ہے خواہ بہق اسود اور توبا یعنی داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے کبھی خلط سوداوی تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے اگر اسوقت

HAKEEM SHOUKAT ALI

عفونت بھی اس خلط میں پیدا ہوگی سوداوی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہو کر ٹھہر جائے اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض
ہے وہ سوء مزاج ہے اسکا یعنی جگر کا مزاج مائل بہ حرارت اور یبوست ہوتا ہے اور خون میں احتراق پیدا ہو کر سودا بن جاتا ہے۔ خواہ سبب فاعلی جذام
کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونوں ملکر سبب جذام کے ہوتے ہیں اسطرح پر کہ خون بسبب ان دونوں سوء مزاج کے کثافت اور برودت پیدا
کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤں کا جو مولد سودا ہے اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام
اسوقت ہوتی ہیں جب پے در پے تخمے بعد استعمال اُن اغذیہ کے پیدا ہوں اور حرارت اُن میں عمل کر کے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقیماندہ
کو سودا بنائے اسیطرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بے حرکت بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ امتلا
اور خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اوپر حدوث جذام کے یہ ہیں کہ مسامات کا انسداد ہو جائے اور بوجہ انسداد مسام
کے حرارت عزیزی اندرون جسم کے متعفن ہوتی ہے اسوجہ سے خون میں برودت پیدا ہو کر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال یعنی مرض طحال کا بوجہ
سدے کے عارض ہو اور خاص طحال میں ضعف پیدا ہو کر جذب سودا بخوبی نہ کر سکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح سے ہو سکے خواہ
قوت دافعہ احشا میں ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہے اُسکا دفع عروق مقعد اور رحم کی طرف نہ کر سکے
خواہ مسامات راہ اندفاع کے بند ہوں کبھی ان سب معینوں کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اُن
سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلیئے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متوارثہ کے ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا
ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اس رحم کے جہاں اس نطفہ نے قرار پایا ہے بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اس قسم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا
ایام حیض میں ہو جسوقت حرارت مع اغذا کی رطوبات کے ہمراہ جمع ہو جائے مثلاً غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور لحوم غلیظہ
یا گوشت خچر کا ہو خواہ مسور سے غذا تیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہو گا جسطرح کہ اسکندریہ میں چونکہ اجتماع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی
زیادہ پیدا ہوتا ہے خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہے اگر غلیظ سی بھی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیئے کہ خون میں اُسکے ملنے سے دو وجہ
سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو جوہر خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط میں بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ
ہوتی ہے اسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اُس خون کی تجفیف بآسانی ہو سکتی ہے کبھی مجذومین کے خون کی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر
فصد اُن کی کھولی جائے خون کے عوض ایک شے مثل ریت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان
کرتے ہیں کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول ہے چونکہ مجذوم کا چہرہ اور کلہ مثل شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے اور سختہ چہرے کا مشابہ سختہ
اسد کے ہوتا ہے اس سے داء الاسد کہتے ہیں اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہیں کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اُس پر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا
ہے اس وجہ سے اسکا نام داء الاسد رکھا ہے اگر جذام مرض ضعیف اور خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ
طبیہ کے ممکن نہیں ہے جب یہ مرض شروع اور ابتدا میں ہو اُسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج
نہیں رہتا ہے جو قسم جذام کی سودائے صفراوی سے پیدا ہو اُس میں ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اُسکے نہایت سخت اور سوزش میں شدت اور
تفرق بہت پیدا ہوتے ہیں علاج سے قابل ہوتا ہے اور جس جذام کا مادہ سودائے ثقل خون ہو وہ نہایت سہل اور اُسکے اعراض میں سکون زیادہ ہوتا
ہے ... نہیں ... جو قسم جذام کی سودائے غیر محترق سے پیدا ہو مشابہ سودائے صفراوی کے اعراض میں ہوتی ہے لیکن قبول علاج زیادہ ہے
... ہے ... کا نام ... کہ ... مزاج کو فاسد کر جاتا ہے ... کہ اس مرض کی ... برودت اور یبوست غلاظت ...

ما بہ الحیوۃ یعنی روح کے ہو کہ وہ حار رطب ہے۔ تا آنکہ جب اس مادے کا اثر اعضائے رئیسہ تک پہونچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف
اور اعضائے نرم سے ہوتی ہے کہ اس مقام کے بال پراگندہ ہو کر بالوں کا اور ان مقامات کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور بیشتر نوبت تقرح کی بھی پہونچتی
ہے پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن میں پھیلتا اور اثر کرتا ہے یہاں تک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا احشا میں ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی میں ظاہر
ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہیں اور مادہ کے اثر قبول کرنے پر زیادہ مستعد ہیں بلکہ مجذوم اکثر مر جاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک پہونچنے
بھی نہیں پاتا یعنی باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا درجہ یہاں تک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہیں اور اسیطرح اعضائے رئیسہ بھی سالم
ہوتے ہیں مگر اطراف سب خواہ اکثر ماؤف ہوتے ہیں اور موت ایسے مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے اور چونکہ سرطان ایک
عضو خاص کے جذام کو کہتے ہیں اور جس عضو میں سرطان پیدا ہوا اسکی صحت اور اسکا عود حالت اصلی پر تب نہیں ہوتا پھر جذام کہ سرطان عام ہے اور
تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام میں ایک ہی چیز تمام بدن میں ہوتی ہے یعنی
مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کریں اشتعال دفع مرض میں ہوگا اور جو عضلے سادہ ہیں یعنی سوداوی خلط سے سالم ہیں ان میں
بارہ ڈالیں گے اور سرطان میں یہ بات نہیں ہوتی۔ **علامات جذام** جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مائل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے اور آنکھوں میں تیرگی
مائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے۔ سانس میں تنگی اور گھٹی جاتی ہے اسلئے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہے اور چھینکیں زیادہ آتی ہیں آواز
میں غنہ پیدا ہوتا ہے جسے عوام لوگ ناک میں بولنا کہتے ہیں اور بیشتر ناک میں سدہ پڑ جاتا ہے اور خشم یعنی فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور
بالوں میں کمی اور دقت یعنی باریکی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ اور چہرے کے اطراف میں پسینا زیادہ نکلتا ہے بوئے بدن خصوصاً پسینا اور سانس
کی بوشتن یعنی بدبو ہوتی ہے۔ اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہیں سب نمودار ہوتے ہیں مثلاً نیت فاسد اور حقد یعنی
کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہیں اور سوتے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمام
بدن پر بوجھ عظیم پڑا ہوا ہے اُس کے بالوں میں انتشار شروع ہوتا ہے اور سپید ہو جاتے ہیں خصوصاً جو بال چہرے پر ہوتے ہیں خواہ چہرے
کے گرد جسقدر بال ہیں کہ وہ سپید ضرور ہو جاتے ہیں اور کبھی بالوں کی جڑوں میں شگاف پیدا ہوتا ہے اور ناخن پھٹ جاتے ہیں صورت
بری اور خشن ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ ابھر بھری اور تہیج کے بدنما اور بھیانک ہو جاتا ہے اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام حاصل
بدن کے خون میں انجماد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گٹری گٹری (جو صورت میں شبیہ اس حیوان کے بدن جسے یونانی زبان میں طاطوس کہتے ہیں)
پیدا ہوتی ہیں دونوں ہونٹھ موٹے اور سیاہ ہو جاتے ہیں ضیق النفس کی اسقدر ہوتی ہے کہ نوبت عسر النفس کی پہونچتی ہے اور پھر جو ایک
دمہ کی قسم خاص ہے نمودار ہوتی ہے آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ اسکے بعد بدن میں قرحے پیدا ہوتے ہیں اگر جذام ساکن نہو یعنی مادہ جذام کا متحرک
ہو تو ناک کا غضروف سڑنے لگتا ہے اور اسی طرح جو غضروف اطراف اور جوڑوں پر واقع ہیں ان میں بھی آکل پیدا ہوتا ہے اور
صدید منتن یعنی رطوبت بدبو بہنے لگتی ہے آواز پست اور مخفی ہو جاتی ہے اور تمام بدن میں کوئی بال باقی نہیں رہتا جو گر نہ جائے اور
رنگ بہت ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔ نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلئے کہ قوت میں اُسکے ضعف پیدا ہوتا ہے اور حاجت تروبح کی بوجہ برودت
مرض کی کمتر ہے اسی جہت سے بطی ہوتی ہے مگر تواتر ضرور ہوتا ہے اسواسطے کہ جب سرعت اور عظم نہو تو اسکا ہونا ضرور ہے جیسا کہ فن کلیات
میں ثابت ہو چکا ہے۔ **علاج** ۔ واجب ہے کہ جذام کے مرض میں مبادرت اور جلدی استفراغ مواد کی کریں اور تنقیہ عام اتنا جلد کریں
کہ مرض کا استقرار نہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن میں خون فاسد کی کثرت ہے تو بہت جلد فصد کرنی چاہیئے اور خوب گہری فصد کرکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اخراج اس خون کا کرین اگر دونون ہاتھ کی فصد کیون نہ ہو اور اگر یہ بات یعنی کثرت خون فاسد کی دریافت ہو پھر فصد ہرگز کرنی چاہیے کیا سبلئے کہ فصد بڑی
رگون کی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہو اور اُس کی مضرت بہ نسبت منفعت کے زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض مین فصد کی اجازت متفق اوقات
مین دینی چاہیے۔ کہ چھوٹی رگون کی فصد کھولی جائے جیسے عرق جبہہ اور دو چین اور ناک کی رگ وغیرہ اور اگر بڑی رگون کی فصد کرنے مین خوف مضرت کا
ہو اور خون سوداوی بار و ظاہر بدن مین دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامت کے زیادہ نافع ہوگی اسیطرح جونک لگانے سے بھی زیادہ نافع
ہے لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض مین فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہو ایک بھی ضرورت نسدکی ہے کہ ضیق النفس خواہ عسر النفس کو
فصد زیادہ مفید ہو اور کبھی اوداج کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی ہو جب کہ بحہ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ خناق پیدا نہ ہوجائے۔ جب
مجذوم کی فصد کھل جائے پھر اسے ایک ہفتہ تک راحت دینی چاہیے بعد ازان استفراغ کرین دوسرے قسم کا کرین اور مسہلات مین ایارج لوغاذیا
اور ایارج شحم حنظل کو اختیار کرین اور ان مطبوخات و حبوب سے استفراغ کرین جو افتیمون اور اسطوخودوس بسفائج ہلیلہ سیاہ و ہلیلہ کابلی خربق سیاہ و [illegible]
حجر ارمنی سے مرکب ہون اور اگر شحم حنظل اور سقمونیا کو ان اجزاء کے ہمراہ مرکب کرین کچھ خطر نہین خصوصاً اگر خلط صفراوی بھی ہمراہ خلط سوداء کے
ہو ضرور ہے کہ اجزائے مذکورہ بالا پر صبر اور قثاء الحمار کا اضافہ کرین اور بار بار طبیخ ان بیمارون کے واسطے بہت عمدہ ہے اور ایارج فیقرا
خصوصاً اگر سقمونیا سے اسکی تقویت کرین مجذوم کا عمدہ مسہل ہے خصوصاً اگر کسی قدر خربق بھی داخل کرین خواہ حجر ارمنی کو شریک کرین۔ گرمی کی فصل مین
واجب ہو کہ ادویہ مین تخفیف کا لحاظ رہے اور مطبوخ مین کوئی دوا قوی الاثر نہ ڈالین تاکہ مادہ کو ثوران اور جوش مین لائے اور بعد اُس کے تعدیل
مین خلط کے اسیطرح اخراج خلط کیواسطے ایسی دوا اختیار کرین جو ثوران خلط کا پیدا نہ کرے مطبوخ مجذومین کے واسطے ہلیلہ زرد ہلیلہ
سیاہ و کابلی دس درہم تا خواہ پانچ درہم سبز اہینگ نصف درہم زبیب خستہ برآوردہ نصف درہم تین رطل پانی مین جوش دین اور جب ثلث باقی رہجائے
نچوڑ کے صاف کرین اور آٹھ درہم شہد خالص حل کرکے استعمال کرین بدن پر مجذوم کی تمریخ روغن نرو کی کرنی چاہیے اور بعد مالش کے دھوپ مین
بیٹھے تاکہ روغن کھل جائے خواہ اشتر قدم ٹہلے اور داہنے بائین اُلٹے پلٹے اور پیٹ اور پیٹھ کے بھل لیٹے اور روئی شہد کیساتھ کھائے اور یہ
دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات روز پلانی چاہیے اور ہر روز طبیخ جدید درکار ہے جن لوگون کا مرض مستحکم نہین ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ انکو
کافی نہین ہو بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینہ مین دو مرتبہ خواہ ہر مہینہ مین ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال مریض کا
حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے کبھی ایسی ایک دوا ہر روز پلاتے ہین کہ ایک دست خواہ دو بہ نرمی آجایا کرین وہ
دوا اسی قسم کی ہو کہ چالیس دن تک مقدار شربت مین کم کرکے دیجاتی ہو اور پہلی دو دوا یہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہوچکین اُنھین مین سے کوئی نہ کوئی دوا
اسکے واسطے تجویز کیجاتی ہے جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دوائے غیر قوی بمقدار کثیر اسکا استعمال سال بھر مین ایک
مرتبہ فصل ربیع مین اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دوا ایک مرتبہ استعمال کرتے ہین مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ
اُن غرغرون کے جو امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین ضرور ہو اسیطرح جو سعوط امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین اُن کا بھی
استعمال کرنا چاہیے نسخہ سعوط دار فلفل مامیران شیطرج جوف ہر ایک نمک ایک درہم عصارہ پنجنگشت تین رطل پانی مین جوش دین تاکہ سب
پانی جل جائے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھین اور جب تک کافی ہو دونون نتھنون مین ناس لیا کرین اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال
ہو جسکے جس سے خشکی پیدا ہوتی ہو کوئی سعوط مرطب ایسا استعمال کرین جو سعوط سابق کی تعدیل کرے۔ یہ بھی واجب ہو کہ مجذومین استعمال
سے کسی دوا کے جو مجفف اور مقلل رطوبت غریزی ہو باز رہین اور تعب و رنج سے بھی اُن کو بچانا چاہیے اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کو نہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو علامات اثر ہونے اول کے ہوں اُن کو دیکھنا چاہیے اور پھر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال شروع کرانا چاہیے جیسے روغن بادام ہمراہ دوشاب انگور لیکن یہ تدبیر اسوقت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہو چکا ہو اور یبس کے پیدا ہو جانے کا خوف ہو۔ اور ہر صبح کو بعد قضائے حاجت اور دفع فضول اسہال کے ریاضت اُن سے کرانی چاہیے۔ اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی اور مشق آوازی کرنا اُنھیں ضرور ہے اور آواز لگا کر اُسی پر ٹھہرے رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کریں۔ اور کشتی لڑیں۔ اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک اُن کے بدن کا کیا جائے جب پسینہ نکلے پھر وہ ملیں اُس کے بعد گرمیوں میں ادہان معتدلہ سے تدہین کریں اور جاڑوں میں ادہان مرطبہ سے اکثر اوقات مقویات ادہان کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ اوائل میں اُن کو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور ساذج ہمراہ سرکہ کے اور بیشتر تمریخ روغن کے ہمراہ عورت کے دودھ کے مناسب ہوتی ہے اور اسیواسطے جب یبس زیادہ بڑھ جائے سعیکا سعوط بھی کرایا جاتا ہے اگر تلی کا ہیجان ہو تو فصد کرانی چاہیے بہتر یہ ہے کہ پہلے استحمام کریں اسکے بعد تمریخ کیجائے جب استحمام کریں اسکے بعد تمریخ روغن آس اور روغن مصطگی اور روغن نقاح گرم یعنی شگوفہ انگور سے اور روغن بر ارشیشعان اور روغن قسط سے اطراف پر کرنی چاہیے۔ اسکے بعد معالج کو چاہیے کہ آدھے گھنٹے تک اُنھیں راحت دے اور پھر بذریعہ [illegible] وغیرہ کے قے کرائے بعد ازاں کسیقدر نسنتین ملائے اور اکثر اُن کے بدن کی تمریخ میں حاجت لطاق کے جنمیں نطرون اور گندھک پڑتی ہے اور جب لطخا اور سرشتی جو بخار بذریعہ اُسکے رندہ خواہ آری وغیرہ کے نکالتے ہیں بلکہ رائی اور صعتر اور فلفل اور دار فلفل عاقر قرحا مویزج اور خردل اور صبر اور فستق کے چھلکے ہیں اور اُنھیں ادویہ سے ضماد کرنے کی اجازت اُن لوگوں کو اُن کے بدن کے اوصال پر دینی چاہیے۔ بلکہ بیشتر احتیاج قرنیون تک کی ہوتی ہے اور یہ تدبیر اُسوقت کرنی چاہیے جب بہ تکلف اُن سے استحمام کرایا جائے۔ تاکہ اُن کے فضول کی تحلیل ہو اور پسینہ اُن کے بدن سے برآمد ہو اسلیے کہ پسینہ مجذوم کے بدن سے نکلنا قاعدہ جید ہے۔ مجذوم کے علاج میں کبھی اُن کے بدن کی تمریخ برباد اور سلینا اور قیفار غان یعنی قنطار غان سے بھی کیجاتی ہے اور کھلی ایسی ادویہ سے تمریخ اُن کے بدن کی تیز دھوپ میں ضرور ہوتی ہے بہت عمدہ ہے کہ حمام میں نہانے کے واسطے وہ پانی ہے جسمیں حلبہ اور صابون سپید کو جوش دیا ہو۔ مجذوم پر واجب ہے کہ جماع سے پرہیز کرے جو دوائیں اُن کے پینے کے لائق ہیں سب سے بڑھکر تریاق فاروق ہے جو بشرکت سانپ کی پوست کے طیار ہووے اور قیفار غان اور تریاق اربعہ اور دیگر بردیگ چنانچہ اسکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی اُنھیں ادویہ سے سعوط بھی کراتے ہیں اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہیں باوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب میں جو غلیظ ہو خواہ اُنھیں اقراص کو طلا استعمال کرتے ہیں اور اقراص حنظل بھی مفید ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جسکی خمیر میں قوت اور اثر ایسے گوشت کا ہو بہت عمدہ دوا ہے مجذوم کیواسطے مگر مناسب نہیں ہے کہ سانپ میں شورہ زار کا ہو خواہ ریگستان سراب نما کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ میں زہر کم ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی ہے اور نہ ایسا سانپ زہر دار ہو کہ جس سے ضرر پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور ہیں جو پرانے ٹیکرے پر ہوتے ہیں نعوذ باللہ من شرورہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر اور دُم اُس کی ساتھ ہی کاٹ کر ملاحظہ کریں اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اسے ترک کریں اور جسمیں یہ صفت نہ پائی جائے اسکو اختیار نہ کریں کہ موافق اس غرض کے وہی سانپ ہے جو سر اور دم کاٹنے کے بعد دیر تک تڑپے اور خون اُسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازاں اسکا آنتیں برطرف ہو آلایش سے پاک کرکے اسی طرح پختہ کریں جیسا ہم آگے بیان کرینگے۔ اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے جس شراب میں سانپ مر جائے خواہ پھپھوند پیدا ہو اسکے استعمال سے ایک قوم نے نفع براہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کے مجذوم کو پلایا تاکہ وہ مر جائے اور آگے زندہ رہنے سے مگر تقدیر منہ اللہ عزوجل مجذوم کو شفائے عاجل حاصل ہوئی خواہ یہ شراب بحکم حاکم واسطے پیدا کرنے مرگ مفاجات کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

پلائی تھی۔ یا اس سانپ کو بغیر اطاعت کسی خواب اور روٹی کے کھلایا تھا۔ نمک افاعی دوا بھی بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا افاعی کے ساخت کی
یہ تدبیر ہے کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر صاف کرکے اندرونی آلائش سے کرات اور شبت اور چھوارے اور تھوڑے نمک کی شرکت کرکے پکائیں بہت سے پانی
میں تاکہ مہرا ہو جائے اسکے بعد شوربا اور پسلیاں چن کر الگ کریں اور گوشت رہنے دیں پہلے گوشت کھلائیں اسکے اوپر شوربا پلا دیں اسطرح سے کہ
سپیدہ کی روٹی کا ٹکڑا کھلا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائیں خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھا کر پی جائے۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ کرتے ہیں تاکہ خوش
ذائقہ ہو جائے اسکا نفع کبھی ابتدا میں کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتا اور تھوڑے دنوں بعد دفعۃً اسکا فائدہ بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی صحت اور عافیت مریض
سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہوتا ہے۔ علامت ظہور فائدہ کی اس مرض میں بعد معالجہ مذکورہ کے اور نیز علامت ہونکی اسوقت کی جب اس معالجہ کو وجہ
استغنا کے کریں یہ ہے کہ مجذوم کا بدن پھولنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد تہفاخ کے عقل اسکی زائل ہو جاتی ہے اسکے بعد پوست بدن کی گر پڑتی
ہے پھر اچھا ہو جاتا ہے اگر مجذوم کو سدر یعنی زوال عقل نہ ہو اور نہ بدن اسکا پھول جائے مگر یہی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہو جائے۔ اطبا
نے مجذوم کے علاج میں ایک یہ بھی دوا بیان کی ہے کہ اسود سانپ یعنی کالا جو کینچلی ڈال چکا ہو ذبح کرکے دفن کریں یہاں تک کہ اس میں کیڑے پڑ جائیں
اور کیڑوں سمیت نکال کر خشک کریں اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہو تین دن ہر روز بوزن ایک درہم کے کھلائیں اسکے اوپر شراب عسل پلائیں جس چیز
میں قوت سانپ کی ہو اس کی مالش بھی مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت میں سانپ کو پختہ کرکے مالش کریں۔ اسیطرح کی یہ بھی دوا ہے کالا
سانپ جو کینچلی ڈال چکا ہے اسے لیکر ایک دیگ میں رکھیں اور برابر اسکے آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ شیطرج تر و تازہ بیخ لوف یعنی اروی ملکہ دو اوقیہ
داخل کرکے آتش نرم میں پختہ کریں تا اینکہ سانپ خوب مہرا ہو جائے بعد ازاں اس کی ہڈی اور پسلی نکال کر بدن کے بال تراش کر مالش کریں اور آٹھ
دن تک یہی تدبیر کرتے رہیں یہ امر تجربہ میں آچکا ہے کہ ادویہ مذکورہ کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گر جاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے اور
اسکے بدن کی جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کی ادویہ مرطبہ صندل سے جسمیں حرارت باعتدال ہو بعض اوقات میں جب
ہیجان زیادہ ہو بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے سعوط کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اسمیں تھوڑا سا روغن خیری داخل کریں۔ ایضاً چربی درندہ جانوروں کی
مثل چربی گدھ سیاہ اور سیہی کی اور چربی طیور کی اسیطرح روغن قسط اور داروشیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے مرض کو بچاتی ہے
اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہیں ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی۔ مشروبات جیدہ میں سے بزر جلی اور دوائے سلاطین دود کے
ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق کے نفس یا عسر نفس خواہ تخمہ بصورت پیدا ہو اور جو زمانہ فترہ اور آرام
دیکھ دو استفراغ کے درمیان میں ہوتا ہے اسوقت بھی دودھ کا استعمال مناسب ہے لیکن واجب ہے کہ دودھ کا استعمال دوہنے کے بعد فوراً کریں کہ
ابھی اسکی گرمی باقی ہو بھیڑ کا دودھ زیادہ مفید ہے اور اس قدر پلانا چاہیے کہ ہضم ہو جائے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کریں بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنی کوئی
ضرر اور ردی سے ترک سے پیدا نہو وہ بھی جائز ہے اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرور ہو اور بے آمیزش کے چارہ نہ ہو سوائے جو نقی یعنی صاف اور پاکیزہ روٹی کے
بشرط امکان اور کوئی چیز نہ داخل کریں خواہ شوربا گوشت حلان وغیرہ کا ملائیں جو آئندہ ہم بیان کرینگے اور جب سانس کسی قدر درست ہونے لگے لازم
ہے کہ دودھ خوب نوش کریں اور ایسی حریف اور تیز چیزیں استعمال میں لائیں کہ تنقیہ ہو جایا کرے نقلاً انہیں اشیا کی جہت سے تاکہ کسی دوسری کی ضرورت
نہ ہو اور استفراغ ان چیزوں سے کرائیں جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں پھر دوبارہ اگر حاجت ہو دودھ کا استعمال پھر کریں اسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہو چکا ہے اور جب
سے کہ یہ تدبیر سال بھر میں چند مرتبہ کریں۔ جن بیماروں کا مرض مستحکم ہو چکا ہو اُن کی فصد کرنی کچھ ضرور نہیں ہے اور نہ انہیں مسہلات قویہ دینے کی
ضرورت ہو اسلیے کہ مقصود ان سے معالجہ میں کچھ ازالہ مرض نہیں ہے اور چونکہ ان کے فضول میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور ان فضول کا انفصال بدن سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہیں ہوتا ورنہ اُن کا اخراج ممکن ہے مغلظ رقیق اُن کے مواد کی اسواسطے کی جاتی ہے تاکہ بطرف امعا کے امالہ ہو لہذا مسہلات خفیفہ اس غرض کو پورا کرسکتے ہیں اور
خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائے گی جو منافذ تحلیل پیدا کرے مشروبات صالحہ میں سے اُن کیواسطے ایک دوا ہے سرکہ ڈیڑھ اوقیہ قطران ڈیڑھ اوقیہ عصارہ کرنب
بری تین اوقیہ سب ملاکر صبح کو استعمال کریں اور شام کو بھی یا برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اسود وغن زرد کے استعمال کریں خواہ بقدر ایک جوزہ
کے ہمراہ شہد کے خواہ عنصل بوزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل عرق کے ہو خواہ کوزن یعنی زیرہ پانچ درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کے مثل لعوق
کے استعمال کریں عصارہ فودنج تین تولہ سے چھ تولہ تک اُن کے واسطے مفید ہے۔ اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حریف
اور تیز چیزوں سے اجتناب کریں مگر واسطے قے کرنے کے اُن کا استعمال جائز ہے خواہ بطور اباریز کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہیں مگر وہی چیزیں جو مصالح
گرم میں پڑتی ہیں اور تیز بھی ہیں جیسے فلفل سیاہ وغیرہ کبھی ضرر لیتی ہیں اور داغ دینے اعضائے مخصوصہ پر بھی اُنکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یا فوخ اور درزین
سر کے اور بیچ جبہہ اور صدغین اور قفا اور دونوں ہاتھ کے مفاصل اور پاؤں کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہیں کہ ابتدا سے عروض جذام میں مقدم
سر پر جو یا فوخ ہے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیئے اور دوسرا داغ اس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہاں بال سر کے بطرف پیشانی نہیں اُگتے ہیں
ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنے اور ایک بائیں طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنی گُدیا کے اوپر اور دو داغ نزدیک دو دو زدن کے جن کا
فشفین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک لہسکی اور باریک سے لگائے جائیں اور سر پر ایک داغ لگایا جائے چاہیئے کہ ہڈی تک
پہونچے تاکہ ہڈی کھل جائے گو یہ بات چند بار میں پیدا ہو مگر اسکا خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک پہونچے کہ اُسکے مزاج کو ناس کردے
اسلئے کہ اکثر جہال جنکا ہاتھ سبک نہیں ہوتا اکثروں کو ہلاک کر ڈالتے ہیں مرکب دوا جو مجذوم کو نافع ہیں بزرجلی اور مشی جو قائم مقام لحم افاعی کے
ہے اس مرض میں اور منجملہ اُنھیں ادویہ کے دواء السلاحف ہے۔ بزرجلی کے نسخے بہت سے ایسے ہیں کہ ان کو حکمائے ہندنے ذکر کیا ہے اور تجربہ میں اُنکا فائدہ
پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے بلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ملکہ دس درہم دارفلفل پانچ درہم بیخ سپید ڈھائی درہم کوٹ کر روغن گاؤ میں لت کرکے
بذریعہ شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر اُسکے ہمراہ ہموزن دواء المسک بھی شریک کریں۔
اُس کی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دواء المسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے ہے صفت ایک معجون کی جس کا نام بزرجلی اکبر ہے
اور حکمائے ہندوان دارو کہتے ہیں جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق اور قوبا اور بواسیر اور صفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل میں ثبات پیدا کرکے
نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کیواسطے بھی مفید ہے اور غش کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسے حکمائے ہندوستان نے اپنے بادشاہوں کیواسطے ایجاد
کیا ہے خلاط اسکے ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوز بوا تشور کندر اور مر اور فوادر فلفل دارفلفل زنجبیل ناگیسر یعنی ناگیسر اور نارمشک
اور کندر اور عصارہ اسنبل ساذج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بلبش کی ہو بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائیں کوٹ بیکر چھانی جائیں اور بیش کو جدا گانہ پیسا
چاہیئے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا منھ اور ناک کپڑے سے بند کرکے اور تیل بند کرنے کے روغن گاؤ سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اُس کو پیسے
اسکے بعد قند خراسانی بہت عمدہ خواہ قند سنجری بوزن اُن سب کے بغدادی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک نئی دیگ میں رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جس میں قند
گھل جائے اور کسیقدر قوام بھی پیدا ہو اُس کے بعد آگ پر سے اُتارے اور خوب طرح سفوف ادویہ مذکور چھڑکے اور اچھی طرح ملائے اور بعد خوب
لگانے ادویہ کے گولیاں بوزن ایک مثقال کے طیار کریں اور نہار منھ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نبیذ کے تناول کرے صفت معجون سلاحف کہ وہ بھی
دوائے ہندی ہے از قسم بزرجلی کے اور یہ دوا بھی نافع ہے کہ بالوں کے پراگندہ ہونے کو اور بال کے سپید ہو جانے کو اور بہر یعنی دسہ کو اور خفقان
کو منع کرتی ہے اور خواہش طعام میں اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال مفرط اور استسقا اور یرقان عارض ہو یا قلت زرع اور ناسور کو مفید ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیری میں لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور جھائیں اور قروح کو بھی سودمند ہے نسخہ ہے کا سلاخہ یعنی بول نر کوہی جو پاکیزہ اور مغسول ہو دو سو ساٹھ مثقال اس دوا کا نام سلاخہ ہو اسطے
رکھا گیا ہے کہ پہاڑوں کی کمر میں دونوں مست ہوتا ہے ایک پتھر پر اس پہاڑ کے پیشاب کرتا ہے جسکا سلاخہ نام ہے اس کے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہوجاتا
ہے اور مثل قار کے چکنا اور رقیق ہوجاتا ہے الغرض دو سو ساٹھ مثقال سلاخہ اور ہلیلہ بلیلہ آملہ اور وشت یعنی غار اور قرنفہ جوز بوا بسباسہ اور عود اور بالہ اور کبابہ
اور بلباشیر اور کرنجوا اور برنج اور سارقیش اور زرناقیس یعنی ناگیسر کمہ چار مثقال اور مقل یعنی گوگل دو سو ساٹھ مثقال شکر طبرزد ایک سو چالیس خواہ ایک سو چالیس
مثقال زر سرخ چاندی خالص نحاس جو لوہا اور سیسا اور فولاد ہر واحد آٹھ مثقال اجساد فلزات کو جلا کر کشتہ کریں اور کوٹ چھان کر ہمراہ ادویہ کے پھر دوبارہ
چھانیں اور سب دواؤں کو شہد کے ذریعہ سے ملائیں اور کسی سبز رنگ کے برتن میں رکھیں اور ایک مثقال اس کی مقدار شربت ہے شیر گوسپند کے ساتھ خواہ ہمراہ آب گرم
کے اگر اس میں شہد کف گرفتہ چھیاسٹھ مثقال اور روغن زرد چھتیس مثقال کریں بہتر ہے اگر بعد ملانے شہد وغیرہ کے جسقدر آنچ بھی کھادیں نہایت عمدہ ہوگا اسلئے
کہ پکانے سے کچھ مقدار بھی گھٹے گی اور کیس ان میں ہوجاتی ہے حرارت خارجی کے مزاج بگڑ لائے گی **صفت** احراق فولاد کے لوہے کے پتر بنائیں
اور بعد ازاں ہلیلہ بلیلہ آملہ پانی میں جوش دیں اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کریں اور تانبے کی دیگ میں رکھیں اور اسکے نیچے نرم آنچ کریں اور فولاد کے
پتروں کو اس میں گرم کریں جب سرخ ہوجائیں اسی پانی میں بجھائیں پھر دوبارہ آگ میں سرخ کریں اور پھر بجھائیں اسی طرح اکیس مرتبہ بجھا کر اس
پانی کو نتھاریں جو کچھ ثفل اس میں تہ نشین ہو وہی فولاد کا کشتہ ہے بعد ازاں اس دیگ کو پھر آگ پر پیشاب مادہ گاؤ بھر کر چڑھائیں اور فولاد کے ٹکڑے
گرم کر کے اس میں بجھائیں اکیس مرتبہ اور اسکا بھی ثفل جو کچھ ہو جدا کریں تاکہ آٹھ مثقال اسکا ثفل اور آٹھ مثقال فولاد کا جو پہلے پانی میں برآمد ہوا ہو مجموعہ سولہ
مثقال ہوجائے اسیطرح نحاس کو بھی بجھائیں تا اسکا ثفل بھی آٹھ مثقال کو پہنچے اور چاندی کے احراق کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے بذریعہ سوہن کے
ایسا باریک برادہ کریں جیسے مٹی پسی ہوئی ہوتی ہے بعد اسکے مار الملح خواہ نمک محلول میں کسی لوہے کے برتن میں پکائیں تاکہ بخوبی جل جائے اور
فقط نمک کے پانی میں پکانے سے احراق ہو جسقدر زرد گندھک اسمیں شریک کریں کہ اب ضرور سوختہ ہوجائے گی اور آٹھ مثقال اس میں سے
بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسطرح پہلے برادہ کر کے ایک مثقال سیسا بھی سوہن سے برادہ کریں اسکے بعد کسی ظرف آہنی میں دونوں کو گلگر مار الملح ڈالکر
جوش دیں تاکہ سب پانی جلجائے اور سونا اور سیسا باقی رہجائے اسکے بعد ہاون دستہ میں اسقدر پیسیں کہ خوب باریک ہوجائے اور بعد ازاں ادویہ
میں آمیختہ کریں **تصفیہ** سلاخہ کی تدبیر یہ ہے کہ آب خشک اور بول بقر دونوں کو سلاخہ پر کسی ایسے جدید برتن میں گھلکر ڈالیں کہ سلاخہ کے اوپر تک پانی
آجائے اور دھوپ کی تمازت میں رکھیں لیویں ایک گھنٹہ تک بعد ازاں خوب ہلائیں اور پانی اس سے جدا کر کے کسی نئے برتن میں رکھیں اور
تین دن تک اس پانی کو دھوپ میں رہنے دیں اور جو کچھ ثفل اس پانی میں ٹھہر جائے اس کو الگ کرلیں پھر بار دیگر اسی طرح آب خشک اور بول بقر
اسپر ڈالیں اور وہی تدبیر جو اوپر گذری کریں حتی کہ تین مرتبہ اسیطرح تدبیر کریں اور بعد ازاں انکیس وزد دھوپ میں رکھیں تاکہ غلیظ ہوجائے اور مشابہ شہد کے
ہوجائے قوام میں اور سیاہ مثل قار کے **صفت** سلاخہ صغری اور اسکے منافع بھی مثل منافع سلاخہ کبری کے ہیں سلاخہ مصفی ایک جزو اور کو دیعنی
مقل چار جزو لیکر دونوں کے ہموزن شہد خالص اور سب کے برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاؤ ملا کر کسی شیشہ کے برتن میں رکھ چھوڑیں اور ایک
مثقال شیر مادہ گاؤ نیمگرم کے ہمراہ استعمال کریں **صفت** دوائی جو نافع ہے جذام کو ہلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ ہلیلہ زرد پختہ برآوردہ بہلیل ہر ایک دس
درم نانخواہ پانچ درم بیر اہنگ تین درم سپستان خستہ برآوردہ نصف ملوک بارہ رطل پانی میں جو ہموزن تین دواؤں کے ہو جوش دیں اور جب ثلث یعنی
آٹھ رطل پانی جلجائے اور چار رطل باقی رہجائے تو اتارلیں اور صاف کریں اور خوب نچوڑیں اور صاف کر کے شہد بقدر ضرورت ڈالیں اور بقدر ایک
رطل کے مقدار شربت ہے اور جسطرح مریض پیتا ہے ہر دن تحریک اس کے بدن کی مالش روغن گاؤ سے کر کے اسے دھوپ میں بٹھائیں اور آتی

HAKEEM SHOUKAT ALI

دیر تک بٹھائیں کہ پسینا برآمد ہو اور اگر طاقت ہو تو ستر قدم ٹہلنے کی تکلیف اسکو دیں اور تھوڑی دیر تک سے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائیں کروٹ لٹائیں اور کسیقدر پیٹ کے بل اور اسیطرح بیٹھ کے بل لٹائیں اور روٹی اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہیں اور ہر روز دوا کو خوشبو کرکے استعمال کریں **صفت طلا کی** واسطے جذام کے کالا سانپ جو تیل گراچکا ہو لیکر ذبح کریں اور کسی دیگ میں اُسے رکھکر اسپر گرا آتا سرکہ آٹھ اوقیہ اور رائی ایک اوقیہ اور شیطرج ہندی تر و تازہ اور بیخ لوف کمد دو اوقیہ سب کو آتش نرم میں پختہ کریں تاکہ سانپ بالکل مہرا ہو جائے بعد ازان کپڑے وغیرہ سے ایسا صاف کریں کہ ہڈی اور پسلی وغیرہ جدا ہو جائیں اور بعد ازان تفل کو کسی شیشہ کے برتن میں رکھدیں جب اسکے استعمال کا ہر کیبارگی دونوں برابر دوسرے بال نہ اکراسی دواکو قرین تک طلا کریں **دوسرا طلا** ۔ مویزج اور ہلیلہ اور آملہ ہر واحد ہموزن لیکر زیت انفاق میں پختہ کریں اور بمقام مناسب پر لگائیں لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جو شاندہ تخم بیج اور گلنار سے اس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہو ۔
غذا مجذومین کی وہی چیز ہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے گوشت ان طائرون کا جو صحرائی در مشہور ہیں اور ان کا شوربا طیار کرکے استعمال کریں اور مچھلی تر و تازہ جو خشک نہوئی ہو اور اسکا گوشت سبک ہو اور اسمین اباز یر کی بھی شرکت کریں جو ضروری ہین جیسے ادیر اُن کا بیان ہو چکا بہتر غذا مجذوم کی جو بتشر کی سوئی اور خندروس یعنی جوار کی روٹی اور حریرے جو ان دونون سے بنائے جائیں اور بقول اطبا اور کبھی حاجت انکی بھی ہوتی ہے کہ اس غذا میں جسقدر خواہ مولی اور گندنا بھی ملائیں ملطفات کے استعمال سے غفلت کرنی چاہیے خصوصاً قبل تنقیہ کے جیسے کبر اور ازیانج اور کراث وغیرہ اسلیئے کہ ان دواؤن سے اُن کی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذائی کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور فضول کو آمادگی باندفاع پر بخوبی ہوتی ہے اور جب دوا محمودہ کا استعمال ہو جب بھی بیر کا استعمال کرنا چاہیئے مچھلی نمکین اس مرض میں غذائے جید ہے اور ہم مریض کو زیادہ آمادہ کرتے ہین مچھلی کے استعمال پر جسوقت اُسے تے کرانے کی حاجت ہوتی ہو خواہ جسوقت اُسے سہل دینے کا ارادہ ہوتا ہو کرنب کا استعمال بھی مریض جذام کیواسطے نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض بواہ خاصیت کے ہے اور روٹی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور انگور تازہ خشک اور بادام اور بان قرطم اور حب صنوبر اور جو چیزان دوا سے بنائی جائے وہ بھی نافع ہے اگر ہضم ہو جائے دن بھر میں دو مرتبہ غذا دینی چاہیئے اسلیئے ایک مرتبہ کی غذا اُن کو مضر ہے اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان مرض کے مناسب نہین ہان تھوڑی سی شراب کا مضائقہ نہین ہے اور جب ہیجان مرض میں سکون ہو سوقت اگر شراب عتیق سے جو بہت کہنہ ہو بقدر معتدل تناول کرے جائز ہے جو بال بھون اور پلکون وغیرہ کے گر پڑے ہیں اُن کا علاج دا الثعلب یعنی بال خورہ کا کرنا چاہیئے اور جلد وہ جیز ہے جو اب نیت میں ہم بیان کرینگے اُن کے علاج کے واسطے مفید ہے **فن ۴ تفرق اتصال کا بیان** ۔ سوائے ان چیزون کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہیں اور اس فن میں چار مقالہ ہیں مقالہ پہلا جراحات اور زخمون کا بیان **بیان عام تفرق اتصال کا** ۔ ہمنے کتاب اول فن کلیات میں بیان تفرق اتصال کا جسقدر اس مقام کے مناسب تھا کر دیا اور اتی مادہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملاً چند احوال ایسے بیان کرتے ہیں جن کا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہے اب ہم کہتے ہیں کہ اکثر بعض ایسے اعضا جن کا اتصال جاتا رہا ہے اور اُن میں تفرق اتصال پیدا ہوا ہے اُن میں اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو اُن کا اتصال بطرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اسیطرح پھر ہو جائے اور یہ بات گوشت زائد میں مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کے تفرق اتصال میں اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا کا ایک دوسرے سے ملاپ اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نہ کرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال میں مقصود ہوتی ہے ہان لڑکون کی ہڈیان چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہین اُن میں کبھی حالت سابقہ پر عود کرنے کا خیال اور اصلاح کامل کی اُمید ہوتی ہے اور بچے اور لڑکون کا یہ حال ہے کہ بعض اطبا ان کا بھی دوبارہ جوڑنا اور شکل سابق کے ہونا محال جانتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اُن کی اصلاح بقدر

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوسکتی ہے کہ ماس اتصالی محفوظ رہے یعنی دونوں ٹکڑے آپس میں متصل ہو کر مل جائیں اور بیچ میں کچھ فاصلہ باقی نہ رہے یہ نہیں کہ جوڑ کر کے واحد شکل حالت بابد کے ہوجائے اور ایک قوم کی بن رہے ہو کر دوبارہ جوڑ کر ایک ذات ہونا فقط شرائین میں ناممکن ہے پٹھے میں چنداں دشوار نہیں ہے۔ **جالینوس** نے بڑا تجربہ اور قیاس اس لئے گو باطل سمجھکر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شرائین کا التحام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجویز عقل دونوں کے مخالف نہیں ہے۔ مشاہدہ کی کیفیت یہ ہے کہ باسلیق کے نیچے جو شریان ہے اور کنپٹی کی شریان اور ساق کو خود جالینوس نے جڑتے دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کے ایسا عضو ہے کہ بدن میں اس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہیں ہوا ہے گویا آخر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سوائے اطفال کے وہ بھی قابلیت التحام نہیں قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی میں واقع ہے کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہے اور جیسا ہڈی کا اتصال محال خواہ نادر ہے اسیطرح گوشت کا عدم التحام بسیار نادر ہے اور عروق اور شرائین نرمی اور سختی میں ہڈی اور گوشت کے درمیانی ہیں قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت میں بھی ہیں یعنی بہ نسبت گوشت کے قبول التحام میں کم ہوں اور بہ نسبت ہڈی کے ان کا التحام سہل و آسان ہو پس مناسب ہے کہ اگر مقدار قلیل کا شق عروق اور شرائین میں ہو اور بدن بھی نرم و تر ہو جڑ جائے اور اگر ایسا نہ ہو التیام نہ ہوسکے مگر یہ قیاس جالینوس کا برہانی نہیں ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چنداں اعتماد کے قابل نہیں بلکہ اعتماد اس مقام پر فقط اس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس میں آچکا ہے **مجملی بیان جراحات کا** بعض اعضا ایسے ہیں کہ ان میں اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے کہ نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذ و نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعائے دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب میں کیسی ہی خفیف جراحت کیوں نہ پہونچے اس کے بعد جان بر ہونے کی امید نہیں ہوتی اگر جس شخص کو جراحت بطن کی پہونچتی ہے جب سکوا بگاڑی اور ہچکی یا برعائی شکم عارض ہوجائے گا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی وجع اور ورم کی شدت ضرور ہوگی جیسے رؤس عضل خواہ عضلات کی تمامی کے مقامات جو عصباتی ہیں اور جب تک ورم پیدا نہ ہو یہی معلوم کرنا چاہیئے کہ زخم اندرونی جانب میں ہے کہ انصراف مواد کا اطراف انکے ہو اس جراحت کیواسطے کسیقدر زیادہ نہیں پہونچتا ہے جو ورم پیدا کرے جو احکام اور قواعد باب قروح میں مذکور ہیں ان کا تامل بھی جراحات کی تدبیر میں درکار ہے اسلئے کہ اکثر امور قروح اور جروح کے مشترک ہیں اور وہاں تک ان احکام مشترکہ کا ذکر ہم نے فقط اسی غرض کیا کہ مناسبت اور موافقت دونوں میں تھی **بیان عام جراحات لحمیہ کا** گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہے یا گول اور دو ہلال ہوتا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ مقدار گوشت کی کسیقدر گھٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کی طرف زیادہ اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے جملہ اقسام جراحات کے خون کے بند کرنے میں یکساں ہیں اور یہ تدبیر سب کیواسطے مشترک ہے اور اس خاص تدبیر کے بیان کیواسطے ہم نے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہے۔ کبھی سیلان خون کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم کیواسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور تبشیر یعنی پھنسی پھوڑا ہونا اور تپ بھی ہونے نہیں پاتی اسلئے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہیں کہ زخم میں ورم پیدا ہونے نہ پائے اور جب ورم پیدا نہ ہوگا ہر طرح کا علاج اور ہر ایک طرح کی تدبیر ہوسکے گی۔ پھر اگر زخم کی جگہ میں ورم ہو خواہ مرض ورم عارض ہوا ہو زخم کے درزوں میں کسیقدر خون ایسا جمع ہوگا جسے آمادگی ورم پیدا کرنے کی خواہ ریم بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون اصلاح اور تدبیر اس خون کی ممکن نہ ہوگا پھر اسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیئے۔ اگر مقام مرض میں کسیقدر خون مجتمع ہوا ہو اور مقدار اس کی معتد بہ بھی ہو بہت جلد اسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اسطرح پر کریں کہ اسکا احالہ ریم کی طرف ہوجائے اور تحلیل بھی اسکی کرنی چاہیئے اور یہ غرض ہر ایک شے حار اور نرم سے پوری ہوتی ہے اور ان اشیا کا بیان اوپر ہوچکا ہے اور اسواسطے واجب ہے کہ سیلان خون کی اعانت کریں اگر نکلنے میں خون کے کسیقدر نقصان پیدا ہوا ہو۔ پھر اگر زخم بسیط اور مستقیم ہو اور کسی قدر گوشت ساقط نہ ہوا ہو اس کی تدبیر فقط بندش سے ہوسکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے استعمال سے بچنا چاہیے اور حفاظت اس امر کی ضرور ہے کہ دونوں بازوؤں کے بیچ میں کوئی شے از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جائے جو مانع التیام
کی ہو اور مزاج اس عضو کا جو زخم رسیدہ ہے بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سوائے خون طبعی کے کسی طرح کا خون غیر طبعی کا جذب
اس مقام تک نہونے پائے۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپس میں نہ مل سکیں اس وجہ سے کہ وہ دستر بہر اور دور دور ہوں یا بوجہ پھیلنے کے ہو گئے ہیں یا اسکی
شکل مختلف ہے خواہ کسیقدر بوجہ ہر لحم کا اس جگہ سے کم ہو گیا ہے اسکا علاج ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے کے ایسی تدبیر جیسی درکار ہے
کہ اسمیں کسی قسم کی رطوبت جمع نہ ہونے پائے استعمال رادعات مجفف کا اور استعمال ملصقات کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں اس غرض کو پورا کرے گا۔ اگر زخم
گہرا ہو اُس کی بندش کبھی کافی ہوتی ہے اسکے الصاق میں اور کچھ کھولنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور کبھی بشرط امکان ہوتی بھی ہے اور یہ ضرورت
اُسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری سے کہ پورے زخم کو فائدہ نہ ہو چنانچہ آئندہ ہم یہ تفصیل بیان کرینگے خصوصاً جہان پر بندش اصل قدر یعنی خاص مقام
پر گڑھے کی درست بندش نہو سکے پس بوجہ تنگی پیدا نہ ہونے کے انصباب مواد کا اُسکی طرف ہوتا ہے اور ضعف عضو کا جس میں انصباب مواد رہتا ہے خواہ
وجع اور درد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے ہیں جنکا ذکر ہم باب قروح میں کرینگے جب کسی زخم کے کھولنے
کی ضرورت ہو اُسوقت روئی وغیرہ اُسکے منہ پر واسطے جذب رطوبت خواہ زخم پونچھنے کے ضرور رکھنی چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام غور پر درست
نہ ہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہو چکا خواہ زخم کی جگہ ایسی ہو کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اُس زخم سے بدون پونچھنے اور صاف کرنے کے ممکن نہ ہو خواہ
زخم میں کوئی بڑی نواقع ہو خواہ زخم عفونت کرنا صدور ہو گیا ہو خواہ اس میں رطوبت ردی بہت زیادہ ہو پہنچی ہو کہ اسوقت وہ زخم قروح کے حکم میں
ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا عالم فن **جالینوس** نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونوں سرے یکجا ہو جائیں اسوقت
ہوتا ہے جب ارادہ الصاق اور التحام کا کیا جائے لیکن ارادہ یہ ہو کہ اس میں از سر نو گوشت پیدا ہو اُسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہیں ہے مگر ایکمرتبہ قماح
بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اسکے منہ پر ہو نکل جائے اور پھر ایک مرتبہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی ہے تاکہ دوائے طلاء اس مقام پر ٹھہری
رہے۔ اسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کیواسطے جو مکان ایسا ہو کہ اُدھر سے گمان چرک دفع ہو سکنے کا ہو اُسے کسیقدر
چاک کر دیں اگر یہ خاص ٹھیک اسی جگہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت خروج وسخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اُس کو اُس شکل
پر چاک کر دیں کہ با سانی اُدھر سے مادہ نکل کر اسی مکان تک پہونچ جائے۔ وہی حکیم کہتا ہے میں نے بہت سے زخم ایسے اچھے کر دیئے ہیں کہ اُنکا
گڑھا زانو میں تھا اور منہ بطرف خارج خواہ ران میں اُسکا منہ تھا ایسے زخم کے علاج میں کچھ مجھے اُس کی حاجت ہوئی کہ اُن کے واسطے کوئی اور منہ پیدا کرتا
جو زانو سے نیچے ہوتا بلکہ میں نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ گڑھا زخم کا اوپر ہو گیا اور منہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہیں ہوئی۔ اسیطرح کبھی
ساعد اور کف کو میں نے اسطرح لٹکا دیا ہے کہ زخم کا منہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اسی منہ کی طرف سے نکل جایا کیا یہ قول جالینوس کا تھا میں
کہتا ہوں کبھی جراحت ایسے مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کے جدا کرنے کے کچھ چارہ نہیں ہوتا ہے۔ اگر
زخم سے بہت سا گوشت کٹ کر نکل گیا ہو اسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت پیدا کریں اور فقط وہی دوا جو مجفف رطوبات
اور مانع جذب مواد ہو کافی نہیں ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف اور مانع ہو اسواسطے کہ جس مادے سے انبات لحم ہوتا ہے اسکو روع
کرتی ہے کبھی غور اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑھا تمام بھر نہیں سکتا ہے بلکہ وہ گڑھا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال
سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا ہوتا ہے جس مریض کے زخم میں گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذائے محمود جید کہ مولد اسکے واسطے
تجویز کریں کبھی دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اسمیں یہ طاقت نہیں ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کرے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو کیونکہ اس جلد کی جگہ سخت گوشت ایسا

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیدا کرتی ہے کہ اُس پر بال نہیں اُگتے۔ رگوں کا حال یہ ہے کہ اکثر اُن کے شعبے جدید پیدا ہوتے ہیں اور مثل گوشت کے اُن میں انبات از سر نو ہوتا ہے بعض اقسام جراحات کے ایسے ہیں کہ اُن میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو عصاب و عضل میں واقع ہوں اُن کا بیان ہم احوال عصب کے ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کے تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہیں جسطرح کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض بعد تواتر اور ضعف کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی پہونچتی ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح وہ زخم جو نوک کے نزدیک معدہ یعنی اُس ہڈی کے جو بطور ڈھکنے کے واقع ہے پہونچے کہ اُس کے بعد بھی اعراض بد اور منکر پیدا ہوتے ہیں اور وہ اعراض مہلک ہیں کمتر اُن سے جانبری ہوتی ہے اگر ایسے جراحات میں جو عضل پر واقع ہوں تشنج واقع ہو سکے اس عضلہ کو عرض میں قطع کردینا چاہیے اور اُس کے عمل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر میں تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور تدبیر سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نہ کرینگے یہی حال رکبہ یعنی زانو کے جراحت کا ہے اور یہی ضرر اُس سے بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شق صلیبی کی ہوتی ہے یعنی اس شکل کا + چاک اور ضماد مقتضی سکون ہوتی ہے تاکہ اورام اور قروح میں فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کریں تاکہ دونوں سرے بخوبی مل جائیں اور پھر تدبیر التحام کی کریں **ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان** دوائے منبت لحم وہی ہے جو خون صحیح کو بستہ کرکے گوشت بنائے اگر ایسی دوا میں تجفیف زیادہ ہو خون کے ورود کو موضع جراحت میں روکے پس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہ ہوگا اور اگر دوا میں قوت جلا کی زیادہ ہوگی خون کو رقیق اور سائل کرکے جو مادہ موجود ہے اسے مفقود کردے گی لہذا واجب ہے کہ اس دوا میں نہ جلائے شدید ہو اور نہ زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تجفیف بھی ہو اور کسیقدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کرے اور نہ زیادہ قبض معتدبہ کی ضرورت نہیں ہے اور حرارت اور برودت میں یہ دوا بقدر احتیاج جراحات اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالتقید کریں کہ زوال ہو جائے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنی اُسکا زوال بقدر معتدبہ ہوتا ہو بلکہ کسیقدر باقی رہتی ہو اُسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا چاہیے کہ حار کا حار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہے یعنی جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہو اُسکا حال بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہو جائیگی ادویہ ملحمہ وہی ہیں جو زخم کی دونوں لبوں کو اگر پھیلی ہوں ملا دیں اور اُس دوا کو زیادہ احتیاج [illegible] اور عمل کی زخم میں نہیں ہوتی فقط زخم کے سطح میں اثر کرکے بوجہ اُسی مداومت در تری کے جو کہ جو ہر سطح میں اور دونوں سروں میں زخم کے ہے وصل پیدا کرتی ہے اور اگر کسیقدر خون موجود ہو یہ دوائے ملحم خون کی تجفیف کرکے اسقدر خون جو لصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تجفیف خون کی اتنی جلد کرتی ہے کہ ریم نہیں پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجفیف کی اُس میں زیادہ ہو لیکن ضرور ہے کہ اُسمیں قوت جلا کی نہو اسلیے کہ جلا اور التحام میں ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کے استعمال سے یہ ہے کہ جو خون موجود اور حاصل ہے اُس میں وصل اور چپک پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رقیق ہو کر بہ جائیگا۔ اور جس مادہ کے پیدا ہونے سے اُمید چسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہو جائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا ہے وہ بھی کم ہو جائے گا یہ دوائے ملحم تجفیف کے نقصان کی محتاج نہیں ہے جیسے کہ منبت لحم کو اس کی حاجت ہے اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کرکے اسکی طرف آئے اور تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوائے ملحمہ محتاج مادہ کی نہیں ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اُسی میں اثر کرتی ہے لہذا اُس کو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے جو دوا مدمل و خاتم ہے یعنی زخم میں پیپڑی پڑنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اُسے احتیاج قبض کی ان دونوں سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے اس شے کی ہے جو بالطبع خشک شے یعنی جلد میں ہو اور صورت زخم کی ہے اسکے خشک کرنے کے بعد جلد میں بھی جب خشکی پیدا ہو اُسوقت تک اس دوا کو فعل تجفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت

HAKEEM SHOUKAT ALI

غریبہ اور رطوبت اصلیہ رہن کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تینوں اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہیں اور رطوبت اصلی میں اسی قدر خشکی پیدا
کرنے کی اُن کو ضرورت ہے کہ چسپیدگی پیدا ہو اور قوام غلیظ ہو جائے اور جوہر اصلی رطوبت میں کمی نہ ہونے پائے جو دوا کہ گوشت اور گوشت زائد
کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اس میں جلا کی زیادہ ضرورت ہے زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کیواسطے جالینوس کا قول
ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اسی جگہ سے چاک کرنا چاہیئے اور جو مقام رکیک خواہ رقیق اور پتلا ہو وہاں پر چاک کرنا چاہیئے اور شگاف
کا منہ اسطرف ہو جدھر مادہ قیح وغیرہ جاری ہو کر نکل جائے اور اسکی بکاس سفل کی طرف ہونی چاہیئے جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے اور
چاک کرنے میں استرہ کا خیال ہے کہ جو شکن اور چین اُس عضو میں ہیں اُن کو بچا کر اور اُلٹے اور سیدھے تورب کا بچاؤ جیسا اوپر مفصل بیان
کر دیا ہے سب اچھی طرح ملحوظ رہیں اور خراجات اور پھوڑے چاک کرنے میں جو جو شروط اور قواعد لکھے گئے اُن کو دوبارہ لکھنے کی
کیا ضرورت ہے سوائے اُن مقامات کے جن کو ہم نے مستثنی کر دیا ہے کہ وہاں ضرورت اس حفاظت کی نہیں ہے اور سب جگہ ضرور ہے کہ قواعد کا لحاظ رکھیں
ہاں البتہ اسپر یعنی کش ران اور زیر بغل میں چاک اسطرح پر کریں کہ جلد کے ہمراہ کسیقدر اندر والا بھی چاک کا اثر پہونچ جائے بعد ازاں اُسپر مجففات
ایسے رکھیں جن میں لذع نہ ہو اور وہ مجففات جلد اول ادویہ مفردہ میں بخوبی اور تفصیل تمام ہم نے لکھدیئے ہیں۔ وفاق کندر ایسے وقت کندر
سے افضل ہے اسلیئے کہ وفاق کندر میں قبض بہت زیادہ ہے جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کریں افضل یہ ہے کہ پانی
اس مقام پر نہ لگنے پائے اور اگر بعض کو بے استعمال کیئے ہوئے چارہ نہ ہو جیسے منہ وغیرہ بس واجب ہے کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپا لیں تاکہ
اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ تیل میں کپڑا ڈبو کر زخم کے اوپر رکھ لیں جو آب حمام اور رطوبات حمام میں اور پانی میں حائل ہو خواہ کوئی اور حیلہ
اور تدبیر جسطرح ممکن ہو ایسے کریں تدبیر اُن زخموں کی جن میں ورم اور درد ہو ایسے جراحات اور زخم محتاج نرمی اور تسکین کے ہوتے ہیں۔
اور اسکا اعتقاد و بالجزم کرنا چاہیئے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہیں ہو سکتا ہے اور اسی مرض کی تسکین اُسی چیز سے ہوگی جسمیں اول تبرید اور
تجفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر ارخا کا بھی اس دوا میں موجود ہو۔ اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ایسے جراحات کا علاج مجملاً وہی ہے کہ اورام
کا علاج جسطرح ہوتا ہے اور خاص علاج ایسے زخموں کا از سر تا پا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا میں فائدہ اسکا یقینی ہے یہ ہے کہ ایک انار شیریں
لیکر شراب عفص میں اسے پختہ کریں اور موضع مجروح کے اوپر ضماد کریں واجب ہے کہ حال ورم کا بغور و تامل دیکھیں کہ انجام کار اُسکا کس طرف ہونے والا ہے
مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کریں اور اُس کے استعمال سے سُرخی اُسکی بڑھتی جائے اور چھالے پیدا ہونے لگیں اسوقت مبردات کی طرف زیادہ
مائل ہونا چاہیئے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور ترہل خواہ صلابت زخم
کی بڑھتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کریں گے **جراحات احشائے ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان** ۔ باطن میں کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ
پھٹ جانے کا اگر احتمال ہو اُس کے علاج کی غرض یہ ہے کہ پھر سے التیام ہو جائے اور اندر کی طرف خون منجمد نہ ہونے پائے اور نزف خون
بطرف خارج کے بھی نہ ہونے پائے پہلے دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر طالبس یعنی خشخاش زہری کو سرکہ میں پختہ کر کے استعمال کریں برآمد ہوگا
ہو جائیگا یا قسطوریون کبیر ایک درہم خوراک اختیار کریں جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم ایسی شے ہے کہ اُسکے استعمال کے بعد پھر دوسری
دوا کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ اور تیسری غرض یعنی منع نزف الدم کے واسطے ڈیڑھ دانگ بزر البنج ماء العسل کے ہمراہ استعمال کریں خواہ وہ
جملہ ادویہ جو باب نزف الدم میں مذکور ہو چکیں اُن میں سے جسے چاہیں اختیار کریں جو زخم اور شگاف ظاہر میں ہو اُسکے واسطے قول بقراط عالم کا یہ ہے
اگر مراق بطن کو پھاڑ کے بعض امعا باہر نکل آئی ہو اسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیئے کہ امعا کیونکر آپس میں ملائی جائینگی اور ان کے انضمام

HAKEEM SHOUKAT ALI

گی کیا تدبیر ہو اور اُن کے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہو سکتی ہو اور اگر ثرب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہو اُسوقت اُس کی تدبیر مین خیال واجب ہو یہ دیکھین کہ استوار بندش سے اسکی بندش مناسب ہو یا نہین اور اس بندش سے جراحت مین اتصال ہو گا یا نہ ہو گا اور ٹانکے لگانے کی گنجایش ہو یا نہین جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح مین اُسکا بیان کر دیا ہو جالینوس کا قول تو یہ ہو کہ بموجب بیان مذکور تشریح کے مناسب یہی ہو کہ اگر موضع ثرب یعنی وسط بدن مین خرق اور شگاف عارض ہوا ہے موضع خصرین مین ٹانکے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کتر خطرناک ہو اور خصرین دونون جانب داہنے اور بائین طرف مین بمقدار چار انگشت کے ہو یعنی درمیان جسم سے واقع ہین جالینوس کہتا ہو اگر شق موضع ثرب مین واقع ہو گا ضرور امعا بھی نکل آئین گے اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہو گا اسلیے کہ امعا کو جو چیز روکے ہوئے تھی وہی دو عضلے تھے جو طول بدن مین اُترے ہین سینہ سے تا استخوان عانہ اور اسیوجہ سے جب ایک عضلہ بھی ان دونون مین سے منحرف اور کج ہو جائے گا بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئین گی اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم مین نتو اور بلندی پیدا ہو گی اسکی وجہ یہ ہو کہ جو عضلہ خصرین مین ہو اُس کی تنگ گیری سے یہ رکی ہوئی تھی اور وسط مین کوئی اور عضلہ قوی ایسا نہین ہو جو اسے روک سکے پھر اگر ایسے اسباب آمادہ اور مہیا ہون کہ جراحت عظیم ہو جائے چند امعا باہر نکل آئین گے اُسوقت اُنکا اندر داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے اور چھوٹے چھوٹے زخم مین بھی اگر ادخال امعا کا بہت جلد نہ کیا جائے پھول کر غلیظ ہو جاتے ہین اُس کی وجہ یہ ہو کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہو اُسی کے پیدا ہونے سے زخم پھول جاتا ہو اور اسیوجہ سے خرق اور شگاف مین داخل نہین ہوتا اسیوجہ سے اہم جراحات وہی ہو کہ باوجودیکہ مراق کو اُسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر بقدر اُسکی عظم اور صغر مین متدل ہو۔ پھر جالینوس نے کہا ہو کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہو پہلے تو امعا کو اندر کی طرف پھیر لیجانا اور جو آنت باہر کسطرف نکل آئی ہے اُسے اپنی خاص جگہ پر پہونچا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ ہو کہ بعد اُسکے کہ اُس کو اپنے اصلی مقام پر پہونچا دین ٹانکے لگا کر تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اُسپر دوائے موافق اور مناسب لگائین چوتھے اس امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجائے کہ اعضائے شریف کو اُن تدبیرات کی وجہ سے کسیطرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہونچے اب مین کہتا ہون کہ اگر زخم بوجہ چھوٹے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہو وہ اندر پھیر نہ سکے اُسوقت معالج پر واجب ہو کہ تحلیل اُس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہے یا اُس شگاف کو بڑھا دے اور ریح کا تحلیل کر دینا زخم کے بڑھانے سے بہتر ہو اگر قدرت تحلیل پر ہو آنت کے پھول جانے کا سبب برودت ہوا کی ہو اسوجہ سے واجب ہو کہ اسفنج کاٹ کر آب گرم مین یا طبوخ مین اور نچوڑ کر سینک کرین شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نافع ہو گی اسواسطے کہ شراب مین تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہو اور امعا کو قوت بھی دیتی ہو پھر اگر امعا متحلل نہ ہو اور یہ علاج کچھ اثر نہ کرے اُسوقت زخم کے بڑھانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑھائین وہ آلہ ہو جو بنام سیطلوا معروف ہو اور وہ چھریان اور چاقو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہین اور اسیطرح جن کے دونون سرے بہت تیز ہوتے ہین اُن سے حذر کرنا چاہیے بہت مناسب شکل مریض کی کھڑے کرنے کی بشرطیکہ جراحت نیچے کے دھڑ مین ہو یہ شکل ہو کہ اُسے اُلٹا کھڑا کرین اور اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہو اُسکے ٹھہرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونون صورتون مین غرض اصلی مریض کے ٹھہرانے کی یہی ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہو اُسپر اور امعا کا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہو گا مریض کو بائین جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائین ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنی جانب زخم کے اوپر اور خلاف جہ مرکز ثقل مین ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات مین عام ہے اور عظیم نفع ہے اور آنت کا اسی مقام پر محفوظ رہنا جس موضع سے اُسے خصوصیت ہو لیعنی انکہ وہ اندر کی طرف داخل کر دیجائے بشرطیکہ جراحت عظیم

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہواس بات کے پورے ہونے کے واسطے ایک چوڑی سن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا باہر سے ہاتھ میں گرفت کرکے دونوں سرے زخم کے ملا دینے چاہیئے کہ دونوں کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتے جائیں اور آنت کو اندر داخل کرتے جائیں خواہ ٹانکے لگاتے ہیں اور جہاں ٹانکے لگا چکے ہیں اُسے بھی زور سے گرفت کیئے میں ایسا نہ ہو کہ ٹانکا ٹوٹ جائے خواہ ڈھیلا ہوجائے تا اینکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائیں اور باستوری خیاطت سے فراغ حاصل ہو اگر تسمہ وغیرہ سے بندش نہ ہوگی یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی۔ اب میں اندر کے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہوں کہ سطور سے زخم اندرونی کا سینا اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ اور بخیہ ہے پس کہتا ہوں کہ چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ مابین صفاق اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح پر کرنی چاہیئے کہ باہر سے سوئی اندر کی طرف و بائیں اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کی طرف سے کریں جب سوئی ڈوب جائے اور اس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن میں سیدھا ہو پہنچا ہے اُسوقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی باڑھ کی طرف واقع ہے اُسمیں سوئی کو زیادہ نافذ نہ کریں بلکہ اُس سے نکال کر دوسرا سرا صفاق کا اندر سے لیکر سوئی کو اُسمیں پیوست کریں کہ اندر ہی پھر دوسری باڑھ میں مراق کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آئے اور جسطرف زخم ہے اُدھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنی جدھر زخم مائل ہے اُدھر کا سرا اور باڑ ٹانکے میں داخل ہوجائے ایسا نہ ہو کہ اُدھر اوچھا ڈوب ہو کہ اُسکے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اس جانب میں لگا کر باہر طرف جلد کے سوئی کو نکال لائیں اور دونوں سرے کو مع اُس جلد بیرونی کے وصل کریں جدھر زخم کا سیلان ہے پھر سوئی کو اندر کی طرف لیجائیں اور دوسرا سرا صفاق کا جو جانب مخالف سیلان زخم کے ہے اُسے دوخت کریں اور اسیطرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کریں کہ جسطرف زخم مائل ہے اُدھر کا سرا صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملاتے ہیں اور اسکی دوخت میں استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے والے اس ترکیب کو اپنے محاورہ میں کہتے ہیں کہ ایک طرف زیادہ دبائے کہ ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگا۔ چاہیئے دو ٹانکے کے درمیان میں فاصلہ میں دُوری کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیئے بلکہ جسقدر رکھنے اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہوں وہی بہتر ہے بہ نسبت زیادہ اتصال میں یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ روزن کے متصل ہوں گے احتمال ہے کہ سب روزن ملکر ایک ہوجائے اور چاک سا پیدا ہو کر فائدہ دوخت کا برطرف ہوجائے یعنی سب ٹانکے کھل جائیں اور دونوں باڑھیں الگ الگ ہوجائیں جیسے بہت دور ٹانکے لگانے میں خوف یہ ہے کہ کچھ وصل پیدا نہ ہوگا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑکر ٹانکے لگائیں جس دُوری سے ٹانکے لگاتے ہیں اگر سخت و مفتولی ہوگا تو بعض مداخل خون زخم اور دہانہ دوخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کم زور و نرم کچے تاگے کے ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا ڈورا اختیار کرنا چاہیئے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنی کسیقدر بٹ لیں کہ اُسمیں استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسیطرح اگر پوری جلد میں سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ بھی جانے سے امن ہوگی لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سے اجزا ایسے رہجائیں گے کہ اُن کا التحام درست نہوگا اور بہت سے اجزا چھوٹ جائینگے کہ اُن میں فصل پیدا نہ ہوگا لہذا اسمیں بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے۔ جالینوس نے یہی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے میں غرض یہ ہے کہ صفاق مراق سے پیوند ہوجائے اسلیئے کہ اُسکے التصاق اور پیوند ہونے میں دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے بعض لوگ اسطرح پر ٹانکے لگاتے ہیں کہ جو باڑھ مراق کے خارج کی طرف ہے اُسمیں سوئی گڑو کے اندرونی باڑھ میں اُسے داخل کرتے ہیں اور دونوں کنارے صفاق کو چھوڑتے ہیں اور پھر جب ڈوب پورا ہوگیا دوسرا ٹانکا لگاتے ہیں اور کسی ٹانکے میں صفاق کا کسیقدر جز شامل نہیں رکھتے اور بعد ازاں دوسری طرف سے صفاق میں بھی ایک ٹانکا بداگانہ اسطرح پر لگاتے ہیں یعنی مراق

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے ٹانکے الگ الگ صفاق کے لگاتے ہیں ایسا نہیں کرتے کہ چاروں تہ صفاق اور مراق کے یکجا کرکے ایک ہی ٹانکے میں داخل کرتے ہوں اور اس طرح
کی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہیں ہوتا ہے زخمی کو تکلیف زیادہ اٹھانا پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام
پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چاروں تہ کو یکجا کرکے ایک ہی ٹانکا لگاتے ہیں گو وہ جلد لگا دیتے ہیں مگر اس طرح کی خیاطت میں وہی ضرر اور خرابی جانکا
جو ہم نے بہت متصل بخیہ کا حال بیان کیا ہے اس میں بھی ملحوظ ہے جیسے بعض درزی کپڑا جو تہ ایک ہی ڈوب میں سی دیتے ہیں کہ اس درخت کا بھی وہی
حال خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے میں کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا کرتی ہے۔ جراحی حکیم
نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت میں زیادہ ہے اور صوف کو شراب اور روغن زیت
میں بھگو کر اسفنج اور سفالین پر اس طرح لپیٹیں کہ چاروں طرف سے لپٹ جائیں اور بعض ادویہ ملینہ سے (جیسے ادعان اور لعابات) زخمی کو
حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔ اگر جراحت امعا تک پہونچے گی اور آنت نکلکر باہر پہونچ گئی ہے اسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے مگر اسوقت
حقنہ شراب سود اور قابض سے کرنا چاہیے جو نیم گرم ہو خصوصاً اگر جراحت نافذ ہو کر معائے صائم تک پہونچی ہو اسکے اچھے ہو جانے کا یقین
نہیں ہو سکتا اسلئے کہ جرم اسکا رقیق ہے اور رگوں کی اسمیں کثرت ہے اور طبیعت معائے صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب
مرار کا اسپر ہوتا ہے اور حرارت اسکی شدید ہے اسلئے کہ معائے صائم بہ نسبت دوسری امعا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر اچھا ہو سکتا
ہے اور اسافل بطن کی جراحت میں ہم کو دوا کرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان مقامات کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق
اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء میں کہا ہے کہ غرض معالج کی بروقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے
یہ ہونی چاہیے کہ اسمیں ایسے ٹانکے لگائے جائیں تاکہ صفاق اور مراق میں باہم اتصال پیدا ہو جائے اسلئے کہ یہ عضو عصبانی ہے اور التحام دیر میں
قبول کرتا ہے اور یہ غرض اسطرح کے ٹانکے سے پوری ہو سکتی ہے کہ ویسے ٹانکے درست اور مضبوط لگائے جائیں جو ہم نے بیان کر دیئے ہیں
کہ ان ٹانکوں سے جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک ڈب میں جب کہ مراق کیا تہ صفاق کی بھی درخت ہوتی رہے وہ کہتا ہے کہ جب کوئی
آنت باہر نکل آئے شراب سود قوی لا کر گرم کریں اور اسمیں صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھیں تاکہ اسکا انتفاخ کم ہو جائے اور سمٹ جائے
اور اگر شراب مذکور دستیاب نہ ہو بعض اور میاہ قابضہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہیں انہیں استعمال کریں اگر وہ بھی نہ ملیں فقط آب گرم سے تکمید
کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعا کا برطرف ہو جائے اگر اسقدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہو سکے زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقراط نے کہا ہے
کہ اگر ثرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی دیر باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور ثرب میں یہ بات بہ نسبت امعا کے
زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلئے کہ امعا اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج میں ٹھہرینگے تا اینکہ برودت خارج بھی ان میں اثر کرکے انہیں
سرد کرے پھر بھی جب انھیں اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پورا جائیگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کی طرف عود کرینگے اور ثرب کا
حال ایسا نہیں ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج میں ٹھہرے گی اور پھر اسے اندر داخل کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہو جائے گی اسواسطے
اطبائے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہے اسے فوراً کاٹ ڈالتے ہیں اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اسکو ہرگز اندر کی طرف واپس نہیں لیجاتے
اگر کسی کے ثرب میں اس خاصیت کے خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جائے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور غالب یہی ہے کہ ایسی
خاصیت پائی جائے اگر ثرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے کے ہے یا نہیں اور اسکا زخم قابل ٹانکے لگانے
کے ہے یا نہیں اور اگر سیا جائے تو کیونکر درخت کریں پھر اگر زخم پیٹ میں یعنی وسط بطن میں ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسلئے کہ یہ جگہ اطراف ان

HAKEEM SHOUKAT ALI

عضلات کے ہین جو شکم پر پوشیدہ و پڑے ہین اور شکم اُس سے منڈھا ہوا ہے اور اگر زخم حضرتین مین ہو اور حضرتین دونون جانب مین سطحین کے ہٹنے اور باہم بعد
چار انگشت کے واقع ہین یہ زخم اسلم ہے کہ اس مقام مین اطراف عضل عصبیہ مین کوئی شے نہین ہوتی ہے لیکن موضع بھر کے ٹانکے لگانے بھی نہایت
دشوار ہین اسلئے کہ اکثر معا اونچی ہو جاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اُسکا اندر کی طرف دوبارہ کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری
کی یہ ہے کہ معا کو جو چیز ملائے اور گرفت کئے ہوئے تھی وہ بھی دو عضلے تھے جو طول بطن مین دراز ہوئے ہین اور خود تھی یان اوپر سینے سے رکب تک یعنی
استخوان عانہ تک اُترتے ہین اسیواسطے جب اس مقام مین جراحت واقع ہوتی ہے اُن عضلات کو قطع کر دیتی ہے اور اونچا ہونا معا کا اشد ہوتا ہے اسلئے
کہ جو عضلہ حضرتین اس معا کو گرفت کرتا ہے وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ کہ جو قوت امساک عضلہ کو کرے باقی نہین رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے
اس عضلے کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہے کہ چند معا باہر نکل آوین اور اونچے بھی ہو جاوین اُنکا اندر کی طرف داخل کرنا بہت ہی دشوار ہوگا **کیفیت
جراحت کی بندش کی** اب زخم ظاہری اور شگاف کے بندش کا بیان ہم کرتے ہین اگر ارادہ یہ ہو کہ زخم اور شگاف مین التحام پیدا ہو وہ ترکیب
کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اس عالم کا قول ہے کہ اگر کسیکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہو جائے بشرطیکہ زخم بڑا
نہ ہو اور شگاف بھی زیادہ واقع نہ ہوا ہو ایک ہی گگر واگر دلپیٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہو اسکی بندش کے واسطے رفادہ مثلث
درکار ہے اگر مقام بھر زخم کا متصل ہو اور خالی جگہ نہو باوجود بندش متسلی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہے اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ
ہے بہ نسبت رفادہ مربع کے تمام اقسام مین جراحت اور شگاف کے اسلئے کہ بندش بطور مثلث کے نقط چاک اور شگاف کو کھینچتی ہے اور ایسی
بندش اس صورت پر ہوتی ہے X اور  اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرتی ہے چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم درمیان دونون
مثلثون کے ہو اور دونون رفادہ بشکل مثلث کے ان مین سے فرض کرو ایک ب ہے اور دوسرا ج ہے یہ دونون درست باندھے جاتے ہین
اسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہے پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست ہو جائے اور دونون سرون سے رباط کی استواری ہو اس صورت مین گرفت
رباط کے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی بہ نسبت اُسکے کہ بندش مربع ہوتی ہو اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سوائے دوسرے والے رباط
کے اکہرا جائز نہین ہے اور انھین رفادہ کو مثلثہ کہتے ہین اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری
لگا تھا کہ اسکا غار قریب رکبہ کے ہو نچا تھا اور زخم کا منھ قریب کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ ہم نے اس زخم کو بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے
اس تدبیر سے کہ اسکے رکبہ کے نیچے مخاز یعنی آلہ آہنی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہین جیسے قلبہ خواہ پھاوڑا رکھکر رکبہ کو اونچا کر دیا اور اتنا
سیدھا کیا کہ اس زخم کا منھ اونچا ہو گیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسیطرح ہم نے بہت سے زخم ساق اور ساعدین تھے اُن کو بھی بآسانی
اچھا کر دیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اُسے بیشک معلوم ہو جائے گا کہ جو زخم ایسے گہرے ہین کہ اُن کا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہے
یعنی اُن کی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس خون کا اندر اُس زخم کے ٹھہر رہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اس مقام
پر ہے بطرف مدہ کے متغیر ہو جائے بہت عمدہ ہے اور تغیر حالت زخم کے واسطے بسرعت مؤثر ہے۔ اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوے اور کھبے ہوئے
ہون پہلے اُن کی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونون سرے آپس مین مل جاوین ہان اگر سرون کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہو اسوقت
البتہ یہ تدبیر مناسب نہین ہوتی خواہ اگر زخم مین ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے بہت وجع پیدا کریگے اگرچہ بندش نرمی سے بھی
کیجائے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض مین ٹوٹ پھٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع نہ ہو سکے گا بلکہ اُسکے اندر ایک فتیلہ رکھین گے
اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد مین التحام اور وصل پیدا ہو یعنی عضا کا زخم ہنوز بھرنے نہ پائے اور جلد مندمل

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوجائے اور اندر چور رہجائے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی حال ہے کہ جسوقت ہم جلد سر کو چاک کریں اور بیچ مین دونون سرون کے کوئی شئے
ایسی رکھین جو اُس چاک کو بھرے زخم کے دونون سرون کے جلد بطرف اندرون فرجہ کے شق ہوتی ہے اُسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے
جو اُسکو باہر کی طرف کھینچ لائے۔ اگر جراحت طول مین واقع ہو اُسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کریگی
ہے اور اگر جراحت عرض مین ہو احتیاج ٹانکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جسقدر زخم گہرا ہو اُتنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیئے اور ٹانکے کا گہرا
لگانا بہ نسبت زخم کے بڑھانے کے بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم بھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہین
جبکہ وہ جراحت نیچے کی طرف ہو اور ہم کو خوف ہو کہ اگر اُسکو کھول نہ دینگے تو اوپر کی جانب اس زخم کی بھر جائے گی اور اندر کی طرف چور
باقی رہجائے گا خواہ بروقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مجروح کے ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کریگا اس سے نکلنا اور روان ہونا
مدہ کا ممکن نہوگا اور نہ اُسکے اندر کوئی دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اس شکل پر اُسکو رکھیں جس شکل پر زخمی ہوا ہے درد کا ہیجان ہوگا این لحاظ ہم
مضطر اسکے چاک کرنے کی طرف ہوتے ہین اور بطور مناسب زیادہ چاک کرنے مین گو میلا اسقدر ضرور رہا ہے کہ جو زخم عضلہ کے عرض مین واقع ہو اُسکی دونون
باڑھون مین بعد اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اور اسیوجہ سے دونون سرون کے خوب ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید
درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر مین اور بیشتر بدون خیاطت اور ٹانکے لگانے کے چارہ نہین ہوتا ہے اور بدون استعمال افادہ مثلث کے جو اوپر مذکور ہوچکا اسکی
درستی ممکن نہین ہے خصوصاً اگر کہ زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہو اور جو زخم طول مین واقع ہوا ہے اسقدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہین
ہوتی ہے اور دوا ملحمہ جراحات کے ایسی دواؤن کا بیان ہم نے بخوبی کردیا ہے اور اُن کی قوت اور موضع اتصال کو بھی بیان کردیا ہے اسمین کچھ شک یقین ہے
کہ جو دوائے ملحم خشک جبر کی جاتی ہے بطور ذرور کے اُسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہین ہے بہ نسبت دہان اور قیروطی کے اور دہان اور قیروطی کی طرف
حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دوائین خصوصاً جیسے مردار سنگ خواہ اور دوا یہ معدنی قعر زخم مین در نہین آتی ہین اور نہ مسامات مین در آتی ہین جب
تمھین اور یہ قیروطی بنائین اُسکا اثر آسانی اندر تک پہونچ جائیگا اور سیلان ہین کا جہانتک اس دوا کو پہونچنا ضرور ہے وہانتک پہونچا دیگا یہ ادویہ
ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کے ہوتی ہین اور کبھی نباتات کی قسم سے ہوتی ہین اور کبھی از قسم حیوانات کے ہوتی ہین اور ہر قسم مین سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے یعنی نباتات
مین شاخ اور برگ اور بیخ اور تخم اور حیوانات مین ہر عضو خواہ تمام اعضا علی ہذا القیاس معدنیات مین سے جیسے سفیدہ روغن آس مین یا در موم مین داخل کرین اور نباتات
مین اوراق یعنی برگ بلوط اور کا ضماد کرین خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ درخت سیب اور پوست ریشہائے باریک درخت سیب اور برگ بارتنگ اور
برگ خلفہ سرکہ یا انگور یسی شراب مین بھگو کر استعمال کرین خصوصاً برگ صنوبر تر اور پوست ریشہائے باریک اُسکے اور برگ سرو اور اُسکی شاخین اور برگ قنطافلون
ہمراہ شہد کے مصروغ مین علک البطم بالتخصیص جب زخم قریب اعصاب کبیرہ کے ہو۔ ثمرات و حبوب مین جو زتازہ پانی مین پیسکر اور نمک یا شراب کو برگ حماض
اور برگ چقندر یا کا ہولی بتی خواہ امرود جنگلی کی پتی مین جوش دین اور اُسمین اتنا فائدہ زیادہ ہے کہ مانع نزلہ بھی ہے اور جوز السرو اور ثوم طلاگر اور غبار آسیا
اور موے سوختہ خصوصاً مشائخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے پھولون مین جیسے بندھی ہوئی کلی زعفران اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب ہر خشکی یا
عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک تخم کے ہو یا عضلات کے سرون کے قریب زخم پڑگیا ہو۔ حیوانات مین جسکا دودھ ترش ہو الصاق زخم اور جراحات
عظیمہ کا کرتا ہے مرکبات مین دوائے مارونس اور دوائے ذہبی اور دوائے سقولادس اور دوا الکلاف ہمراہ شکلا استبیع کے اور مرہم کتان ادویہ مدملہ اور خاتمہ
جراحت و غیرہ کے ان دواؤن کے طبائع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہوچکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ دوا مین اتنی قوت درکار نہین ہے جسقدر مرہم مین
ہونی چاہیئے اب اتنا اور جاننا چاہیئے کہ اس طرح کی دوائین اسوقت استعمال نکیا کرین جب سطح گوشت سخت کی جلد سے بخوبی برابر ہوجائے جو گوشت نرم ہو کبھی برابر ہوتا ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

کبھی زیادہ بھی ہوجاتا ہے لیکن جب اُسمین خشکی پیدا ہوتی ہے بہ نسبت بیچ کی طرف اُترجاتا ہے اور جلد کو چھوڑ دیتا ہے بلکہ ایسی ادویہ کو اُس گوشت مین استعمال کرنا چاہیے جس کی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو کہ اگر خشکی پکڑ لائے گا جلد کے برابر ہوجائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ وقت اُس کی شناخت مین نہین ہوتی لہذا واجب ہے کہ دوائے مدمل کا استعمال قبل ایسے وقت کے کرین زخم مین گوشت نیا پیدا ہوا ہو ورنہ پیدا ہوا ہو کہ اندمال زخم کا خوب ہوجائے اسواسطے کہ دوائے مدمل کا یہی اثر ہے کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہے تا اینکہ مندمل ہوجائے اور قوت طبعیہ مین بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے بلکہ اس دوا کے استعمال مین یہ شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجائے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرکے اپنا فعل خاص کرینگے اسوقت طبیعت بقدر گوشت پیدا کرے جو مقدار ضروری ہے اور خشکی پیدا ہونے سے دوائے مدمل اپنے انتہائے فعل کو پہونچ جائے تاکہ جلد اور گوشت دونون ساتھ ہی اس کیفیت پر درست ہون کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کردین اور تاہم مقدار مناسب پر بڑھکر ملجائین اور جو کوئی جراح اسوقت اور ضعف کی رعایت نہ کریگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہوجائیگا دوائے خاتم کا استعمال پہلے تری اور رطوبت کیساتھ کرنا چاہیے اسکے بعد خشک دوا جب نیا نہ پپڑی پڑنے کا قریب پہونچے مناسب ہے اور ایسے وقت اس دوا کو سلائی وغیرہ کی نوک سے زخم پر پہونچانا چاہیے اور یہ خاتم جیسے رشیہ باریک اور تنک درخت صنوبر کا کہ اُسکی قیروطی روغن گل اور روغن آس مین بنائی جائے اور رتیانج یا ابس قیسور رمان مشور نخاس قاق کندر مرداسنگ قنطوریون صغیر اور عروق مینی جلدی خصوصاً آب نہ جلدی بہت عمدہ ہے اسیطرح آبخوان سوختہ اور زراوند سوختہ مین قوت اندمال کی زیادہ ہے اور بھنگری مازوئے خام اور برگ انجیر بھی اسیطرح ہے بقراط نے اس دوا کو نام یہ رجل عقعق کے تعبیر کی ہے جیسے بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور میرا خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقعق سے وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جو کتاب مذہ بیان کھاتا ہوا اُسکی جلدی اور سوسا کی سکنی مگر اسمین بہ نسبت عقعق کی جلدی کے قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اسکا انکسار شرکت ادویہ قابضہ اور اصل اسوس ساگونی اور پوست باریک اصل جاوشیر اور توتیا سے کیا جائے تو قرح پاک کرنیوالی دوا ہے اسکا فعل عجیب ہے بشرطیکہ قرح کا مزاج حار ہوا اور ورم بھی اُن مین پیدا ہو منجملہ اُسی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہے خصوصاً اطراف سعد اور سعد کبری مین اور یہ کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے اگرچہ یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ کی ہین اور مقدار گوشت کی کم کردیتے ہین لیکن اگر زخم مین رطوبت شدید ہو اول ہی کرتے ہین خصوصاً اگر بھنگری کو جلا کر استعمال کرین اُسوقت قوت مدملہ قوت اکالہ سے کم نہ ہوگی اور اگر بعد جلانے کے دھوڈالین پھر تو قوت اندمال کی زیادہ ہوجاتی ہے زنگار اور جو دوائین قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین اُنکا استعمال کرنا بدون اصلاح اور تدبیر قوی بغرض اندمال کے مناسب نہین اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو اُنھین جراحت مین جائز ہے جن مین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے کے دھویا جائے اندمال کیواسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور زنگ ورسفیدہ بھی مفید ہے ان دواؤن کی ساخت کی کیفیت یہ ہے کہ مردہ سنگ اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جائے اور قلیمیا کو بھی سکر اور عمدہ یہ ہے کہ قلیمیا کو جلا کر اسمین داخل کرین اور قلقطار بھی شریک کرلین اور روغن آس اور سرکہ اور شراب تا بعض مین ترک کرین کہ جذب ہو جائے اور بیشتر زاج سوختہ بھی اسپر زیادہ کرتے ہین اور گلنار اور مازو بھی شریک کرتے ہین اگر جراحت اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اسکا نفع عجیب ہے پارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر جلائے اُسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار اور سرمہ کے ہوجائے اُس کے بعد ست جو قوی القبض ہے یا روغن آس کو لیکر اُس مین تھوڑا سا شورہ ڈالکر گھلائین اور گھلانے کے بعد کتان کا سفوف اُسمین ڈالین اور مرہم طیار کرین اور استعمال کرین یہ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم سود بھی کبھی نبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا زیادہ کرنا منظور ہو تو اُس مین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن برابر وزن ادویہ اور مرہم اسود کے ہو اضافہ کردین ۔ ذرور خفیف

HAKEEM SHOUKAT ALI

سپیدہ اور مرداسنگ ہر ایک حصہ خبث رصاص ورمرا ورمازو ہر واحد نصف حصہ مسکہ زرد و کریں **ذرور دوسرا** صدف سوختہ بارہ عدد انار کو جو درخت سے سوکھ کر خود گر پڑیں سولہ عدد قلقدیس ہموزن انار کے بارہ سنگھا جلا ہوا قیسوالیمیا اتانج بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار سپیدہ شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو ایک درہم **دوسرا ذرور** فوہ استخوان سوختہ مرداسنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم انزروت ماہیشا ہر ایک ایک درہم۔ ذرور کی صفت دردا سفیداج رصاص تخم گل شب یمانی ہموزن مسکہ ایضاً اصل السوس چار شیر ہموزن زراوند دو مثقال دقاق کندر ایک مثقال۔ **صفت مرہم کی جو شائخ کے واسطے مفید ہے۔** جزو کو جلا کر روغن گل اور روغن آس اور سپیدہ بیضہ میں مخلوط کر کے قیروطی بنائیں۔ **ادویہ منبت لحم خراج اور قروح کے** ادویہ کے ابواب میں صفت ادویہ منبت لحم کی مفصلاً بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیے۔ یہاں پر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا استعمال اس وقت کرنا مناسب ہے کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک و صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جراحت استخوان واقع ہو یعنی زخم کا مقام نہائے ہڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اُس ہڈی کو خوب پاک کریں اور کسیطرح کی کدورت خواہ کسی طرح کا فساد ہڈی میں سوائے گرد کے اور سوائے رطوبت خاص کی جو ہڈی میں ہوتی ہے اور کچھ باقی نہ رہے مگر یہ کہ اسکی تجفیف کر چکے ہوں خصوصاً اگر ہڈی سر میں ہو اُسکے صاف کرنیکا اہتمام زیادہ کریں اسواسطے کہ ہڈی کی ملاست اور اُس کی رطوبت منجملہ اُن اسباب کے ہے جو مانع انبات لحم کے ہڈی پر ہوتے ہیں اور جب ہڈی کو چھیلیں اور خشونت اسمیں پیدا کریں جو مادہ اس کی طرف آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہنے اور بوجہ چکنے ہونے کے پھسل کر بہ جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض دوا میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص میں انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے بدن میں نہیں کرتی ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن میں زیادہ تجفیف پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے انبات لحم نہیں کرتی ہے اور یہ بات موافق مزاج دونوں بدن کی پیدا ہوتی ہے خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہو چکے مانع اور معتری اس دوا کی قوت انبات کے ہوتے لیکن اور کبھی کوئی دوا بعض ابدان میں بافراط جلا پیدا کرتی ہے اور کسی بدن میں بافراط جلا پیدا نہیں کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اس سے ظاہر نہیں ہوتا ہے اکثر اس دوا میں حاجت کسیقدر تجفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونوں تجفیف و جلا محتاج الیہا کا اندازہ بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہے نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تجفیف اور جلا کی اس دوا کو ہو۔ پھر چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اسکی مقدار بہ نسبت بعض اُمور کے مختلف ہو بالضرور اُسکی تاثیر بھی ایسی چیز دل میں یکساں نہ ہو گی جن میں قوت انفعال کی مختلف ہے یعنی یہ دوا بھی اثر مختلف و مختلف بدن میں پیدا کرے گی۔ اور جو دوائے مجفف ایسی ہو کہ اُسکا اجفاف بہ نسبت اس بدن کی خشکی کے کم ہو جس بدن کا علاج اُسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم میں یہ دوا قاصر رہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوائے منبت لحم کا یبس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اُس بدن کے جس کا معالجہ اس دوا سے کرنا مرکوز ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات لحم نہیں کرتا جس کی رطوبت درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہو تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا معلوم ہو جانا یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک و درد یخ کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے اگر دریافت ہو کہ اثر تجفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ اتنی تجفیف میں انبات لحم کا دشوار ہے اسوقت کسیقدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو دوائے یابس کی زیادتی درکار ہے اور جس زخم میں انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اُسے بحال خود اسی قوت چھوڑ دینا چاہیے۔ کبھی بعض ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اُسکی علت بخوبی بیان نہیں ہو سکتی لہذا واجب ہے کہ دوا میں چند قسم کی ادویہ ضعیف اور قوی شامل کر کے استعمال کریں مرہم کا بنانا۔ اور جو حاجت مرہم کے استعمال کی ہے اُسکا بیان بخوبی ہو چکا ہے کسی دوا میں فقط طبیب پر انحصار کرنا جائز

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہیں ہے اور نہ فقط تجفیف پر کفایت کرنی چاہیئے۔ بلکہ دونوں فاعلی کیفیتوں کی رعایت ضرور ہو جس طرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں اور نہ ترطیب اور تجفیف
پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونوں فاعلی کیفیتوں کے ضرور ہے بلکہ با انیہمہ رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیئے کہ بدن کبھی رطب اور زخم ہوتا
ہے اور قرحہ میں یبوست ہوتی ہے اور کبھی بدن اور قرحہ دونوں میں رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونوں یابس ہیں پہلی صورت میں واجب ہے کہ دوائے ضعیف
کا استعمال کریں جیسے دقیق کندر اور آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ۔ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ میں رطوبت ہو اسوقت احتیاج ایسی ادویہ کی ہے جن میں
قوت تجفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اُن ادویہ کے جو منبت لحم ہیں یعنی جسقدر تجفیف ادویہ منبتہ کرتی ہے اس سے زیادہ قوت تجفیف کی اس دوا
میں ہونی چاہیئے جیسے زراوند اور مدحرج اور جاوشیر اور زاج سوختہ۔ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورہ بالا کے رہی اُس میں متوسط درجہ کی دوا کا
استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنی بیخ سوسن اور دقیق کرسنہ کبھی بعض ادویہ میں ایسے اوصاف ہوتے ہیں کہ اُن اوصاف کی حاجت
ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تجفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف اُن ادویہ میں بافراط ہوتے ہیں اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت
تجفیف کے اس چرک کو جس کرتی ہے جو زخم میں پڑتا ہے اور اس مادہ کو جو سیلان میں ہو مانع ہوتی ہیں اور بوجہ زیادہ جلا کے نوبت اسکی ہوتی ہے کہ وہ اُ
اکال ہو جاتی ہے جب دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد مستعمل ہو اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت میں اس دوا کی ہو اسکی قوت مفرطہ کو توڑ دیتی
ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اُسوقت اسی مجموعہ مرکب میں خاصیت اندمال کی پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ زنگار جس قیروطی خواہ مرہم میں شریک کیا جائے
بقدر دسویں حصہ مجموعہ اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا اسوقت درکار ہے جب ایسے ابدان کے علاج میں مستعمل ہو جنکی یبوست زیادہ
ہے اور بارھواں حصہ کل کا زنگار اس بدن کے واسطے مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ میں بیان ہو چکا ہے اسکی بھی رعایت کرنی ضرور
ہے مشائخ کو حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جس میں حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلا آرد کرسنہ یعنی سیم
کا آٹا اصل السوس زراوند اقلیمیا جوز جاوشیر اور جس وقت کوئی دوا اپنے فائدہ سے ممتنع ہو جائے یعنی کسی طرح کا فائدہ اس سے ظاہر نہ ہو دوسری دوا
تجویز کرنی چاہیئے اور جب اس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو خاص علاج قرحہ کا ہے اسکا استعمال کرنا چاہیئے جراحت شجاع کا بیان۔ ہڈی کے
شجہ کی تدبیر اور جو اعراض اس سے پیدا ہوتے ہیں اور خوفناک ہوتے ہیں اُن کی تفصیل اور اصلاح کے طریقے باب استخوان میں مذکور ہیں وہاں دیکھنا
چاہیئے اور جو زخم ہڈی سے خارج ہو اُن کے التحام کے واسطے فقط وہی چیز کافی ہے جسمیں تھوڑی سی تجفیف ہو فقط دوائے راسی کا چھڑکنا
کافی ہے اور دوائے راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور دم الاخوین سے ہوتی ہے اسیطرح دیگر ادویہ خفیفہ جو پھوڑوں کے علاج میں مذکور ہو چکیں
اگر اس زخم سے خون کا سیلان ہوتا ہو ادویہ مذکورہ در باب نزف الدم سے خون کو بند کر دیں۔ غذا میں ایسے شخص کی دماغ مرغ بریان کر کے استعمال کرنا چاہیئے
اور امکان اسی کا استعمال ضرور ہے کہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے مرغ کا بھیجا بھنا ہوا مقوی دماغ بھی ہے اور حابس نزف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ
اسکی نسبت برائی بھی تجویز کرتے ہیں اسیطرح آب نارنج ترش کا استعمال غذا میں کرنا چاہیئے اور ضماد عصی الراعی کا لگانا چاہیئے ایک دوائے جید کہ
جراحت اور نزف الدم دونوں کو مفید ہو یہ ہے کہ خمیر ترش در خشک میکر زخم پر چھڑکیں اور اُسے زخم کریں۔ اور ورم پیدا نہ ہونے کی تدبیر یہ ہے کہ آرد جو
سیدہ و زوفائے تر میں ملا کر استعمال کریں خواہ آرد جو اور نوتیج کے ہمراہ استعمال کریں جو اسکے رفع کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام میں بہ تفصیل مذکور
ہے دوسرا مقالہ بیچ اور رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان میں کتاب اول میں
مذکور ہو چکا ہے کہ فسخ اور ہتک کے کیا معنی ہیں اور وثی کے معنی یہ ہیں کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسیقدر ہٹ جائے لیکن تمامہ جدا نہو اور اسکا اثر نا
خواہ زائل ہو جانا بالکل ظاہر نہ ہو اور خلع کا اطلاق اُسپر ہو گا اور وہن بہ نسبت وثی کے بھی کمتر ہٹنے کو کہتے ہیں شاید وہن اس اذیت کو کہتے ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہ رباطات مفصل میں کسیقدر تمدد پیدا ہونے سے ایذا ہوتی ہے اور اگر یہی تمدد گرد مفصل کے جو لحم ہے اُسمیں پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل میں ہوتی ہے اُتنی ایذا پیدا ہو اُسکا نام وثی ہے بعض اطبا دہن کو اور اس شئے کو جس سے ہم نے وثی مراد لی ہے باسم عام موسوم کرتے ہیں اور بعض لوگ وثی کو یعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہیں جیسے ایک جانب کعب کی جدا ہو جائے خواہ رسغ یعنی باریکی پہونچہ دست یا کہ کوئی جانب مفصل ہو اگرچہ یہ انفصال کچھ بہی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو پہلے بیان کرنا ضروری جانتے ہیں اور اُسمیں کلام کیا چاہتے ہیں وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط میں عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف میں عضل کے عارض ہو **فسخ اور ہتک کا بیان** جس وقت کسی عضلہ میں فسخ عارض ہوتا ہے اُسکے اجزا میں چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اُس کی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کثر ضرر اسکے احوال میں یہ ہے کہ خون مجتمع ہو متعفن ہو جائے اسلیے کہ اکثر اُمید اسکے تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصًا وہ راہیں جو صدمہ خارج سے تنگ ہو گئی ہیں خواہ وہ تنگی جو بوجہ حدوث ورم کے داخل کی طرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اسکا تدارک کچھ بہی نہ کیا جائے فساد اس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور مشتبہ بوجہ فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنی کوفت کے چند امور پیدا ہوتے ہیں چاہیئے کہ اسکے علاج میں مبادرت کریں ایسا نہ ہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہو جائے اور ہتک کے علاج میں دوبارہ اتصال اس لیف کا جو منقطع ہو گئی ہے کرنا اور اُسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیئے علاج کبھی اس مرض میں سوائے فصد کے کوئی چارہ نہیں ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہیں اور اگرچہ بدن کا منتفخ ہی ہوا ہو لیکن پھر بہی فصد ضرور کھول دیتے ہیں۔ اگر فصد کے بعد فورًا استعمال اضمدہ بالغہ اور شدہ کا کیا جائے پھر وہ خرابی پیدا نہ ہوگی جو محتاج علاج ہو خوف اور گردانیدہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تدبیر میں تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شگاف در عضل میں شروع ہو جائے اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اسکے علاج میں اُس خون کا اخراج پہلے ضرور ہے تاکہ یہ خون مانع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہو۔ اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ نطولات میاہ حارہ کے تحلیل کر دیا جائے بشرطیکہ مسامات میں تخفیف پیدا ہو جائے۔ یا خود ہی قبل از تدبیر اسکے تخفیف ہوں۔ چوٹ کے مقام پر جو چیزیں لگائی جاتی ہیں اُنکا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایضًا جو دوا کہ خون مردہ کے نشان میں اور اُس خون کو فنا کرتی ہیں اُنکا بھی استعمال کرنا چاہیئے اور جو دوا ان محلل اعیا اور ماندگی کے زوال میں بکار آمد ہیں وہ بھی مفید ہیں پہلانے کی دوا بھی جو اندرون جسم سے مؤثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اُسکا بھی استعمال ضرور اور بر اختصار بھی ہو سکتا ہے جو شرب وغیرہ معین تحلیل پر معین ہے جیسے نقر السود اور قسط اور فطر اسالیون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذریعہ تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو دوا کہ مراد اور خون کو کشف کرتی ہیں جیسے آرد جو اور دوائے رطب در سیدہ پانی میں گوندہ کر اور اُس سے زیادہ جیسے فودنج کوہی ہمراہ آرد جو کے خصوصًا اگر یہ صدمہ سر میں واقع ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز میں ارخا اور حرارت لطیف ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تخفیف لطیف بہی اُس سے پیدا ہو گی اسلیے کہ جس چیز میں تحلیل اور تخفیف شدید ہو اُس کی تاثیر بعجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کر کے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تخفیف کے بس مضر ہو گی لہذا وہی شکوہ اس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہاں تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہوا اور اندر کی طرف غائر نہ ہو اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہ ہو خواہ چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کی طرف غائر ہو اور ظاہر جلد سے دور ہو بدون شرط کے چارہ نہ ہو اور حال مریض کا ایسا ہو سبب کہ اورام اور قروح ردی میں ہوتا ہے اور چوٹ لگتے کیسی اس کی کیفیت نہ ہوا اسلیے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد میں تقرح پڑنے کی نوبت پہونچتی ہے ورنہ یہ تفرق اتصال جس سے ہم بحث کرتے ہیں غائر اور غائر ہوتا ہے اسوجہ سے تطبیع اور تخفیف کا نہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتا ایسے وقت مین استعمال جذابات قوی کا ضرور ضرور ہو کہ محجمہ یا نشتر لگائین اور کبھی اس سے بھی زیادہ دشواری اور خرابی پیدا ہوتی ہو اور عضو ماؤف متورم ہو جاتا ہو اور خارج تک ورم نمایان ہو جاتا ہو ایسے وقت مین واجب ہو کہ بہت جلد تدبیر ایسی کرین کہ ورم تنقیح ہو جائے اور ریم بہ جائے اور جسقدر مادہ مجتمع ہو چکا ہو اسکا مدہ بنجائے تاکہ درد مین بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلیل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہو جائیگا اسلیے کہ یہ ورم بہرحال کبھی نہ کبھی تقیح ضرور ہوتا ہو اگر بذریعہ علاج اور باختیار طبیعت کے تنقیح ہو جاوے تو اچھا ہو پس جبتک ہو سکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ کے تنقیح ہو کبھی تحلیل کی ادویہ مفتحہ سے بعد دن تنقیح کے بھی ہو جاتی ہو خصوصاً اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور مسامات مین وسعت پیدا ہو لہذا اس تدبیر کے ادویہ سقطہ اور صعوبہ مین سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرنی پڑتی ہو اور جو بندش درمیان فسخ کے درکار ہین اُن کی نسبت اسطرح بیان کیا ہو کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہو اسکی بندش کرنی چاہیے کہ رباط نفس موضع فسخ اور رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کی طرف دور تک پہونچانا چاہیے اور نیچے کی طرف بہت کم سا مناسب ہو اور زیادہ جبرہ اور رفادہ کی بیان کچھ حاجت نہین ہو اور نہ اُسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہو اسلیے کہ ہر جذاب محتاج اسکا ہو کہ خون مردار کی تحلیل ہو جائے اور اوپر کی طرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہو تاکہ اسکی طرف انصباب کسی رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کی طرف پٹی کا لیجائین لازم ہو کہ اُسے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کپڑا باریک اور پتلا خواہ مضبوط ہو تاکہ بندش سے پھٹ نہ جائے اور بہت جلد انفصال اطوں کا اُس سے ہو جایا کرے اور عضو ماؤف کو اوپر کی طرف اونچا کرے تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم مین بھی یہی تدبیر کرتے ہین اور اُس علاج یعنی بندش کا وقت قبل ورم کے ہو اسلیے کہ جب عضو مین ورم پیدا ہوا پھر سوائے بندش معتدل کے کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہین کرسکتا ہو چہ جائیکہ اسے بذریعہ بندش کے دباوین کہ اسوقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اسیواسطے ایسے وقت مین بذریعہ ضمادات اور گرم پانی ہو چکے کے علاج کرتے ہین جو غدد تابع فسخ کے ہون اُنکا علاج بذریعہ آویزان کرنے اسرب کے کرتے ہین اور اسرب کو اُسپر گھبوتے ہین تاکہ غدد مین بالیدگی پیدا نہو اور اس تدبیر کو ہندوستان مین زیادہ استعمال کرتے ہین اور چپٹا کرکے سیسہ کو ڈوردن سے باندھتے ہین) کبھی یہ غدد سے بڑھجاتے ہین اور اُن مین فسخ پیدا ہو جاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت کا الم اور اُن کی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہونچتی ہو اور یہین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال نخوان کے ہوتا ہو خواہ اس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہو جو حشا کی جھلی یا عصب یا عروق کبار مین واقع ہو ایضاً یہین خطرہ شدت الم کا بھی ہوتا ہو اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہوگا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسیواسطے اطفال اگرچہ دن بھر مین بار بار گرتے ہین مگر اُنھین زیادہ اذیت نہین ہوتی جیسے کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہو اور گرنے اور کوفت اور ضرب پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہین اور اُن کے تدارک مین بھی احتیاج اُنھین تدبیرات کی ہوتی ہو جو ہم نے اوپر بیان کیے ہین کبھی صدمہ اور سقطہ سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہین کہ قلب کی کوئی جانب منقلع ہو جاتی ہو خواہ معدہ کی کوئی شق قطع ہو جاتی اور آدمی بالفور مرجاتا ہو مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہین ملتی ہو کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہو کہ بول و براز بند ہو جاتا ہو خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہو جاتا ہے اور کبھی قی الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر مین ہو عارض ہوتا ہو خواہ جو رگ جگر مین یا ورطحال مین ہو اسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہو اور کبھی نفخ شکم اور سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہو جانا کلام کا پیدا ہوتا ہو جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہو جائے اور اُسکا سر نیچے جھک جائے اور سانس اُکھڑ جائے اور پیشانی کی رگین پھول جائین خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہو جائے اور چہرہ زرد خواہ سبز ہو جائے ایسا شخص گویا مردہ بشکل زندہ ہو اور تھوڑی دیر مین مرا چاہتا ہو۔ لکڑی کی چوٹ جس کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

لگی ہو خواہ اور کسی قسم کی ضرب ور صدمہ کھایا ہو جیسے ہوتا ہے اور فوراً ق الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مر جائیگا علم حال اُس شخص کا ہے جسنے خون کی جلد رخ کے ہمراہ غذا بھی برآمد ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم میں ورم بھی پیدا ہو بعد ازاں ورم باطن میں بھی پہنچ جائے اور مڑ جائے اور بعد کھوکنے کے قے میں اُسکے مواد برآمد ہوں تو وہ بھی بے شبہ مر جائیگا جاننا چاہئے کہ اور جس شخص کے بوجہ سرعت گھٹنے کی ہوگیا ہو جس شخص کے سوراخ گوش یا کان میں چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری ہو لا بدیہی کہ ورم پیدا ہو اور بعد ورم کے ہلاک ہو جائیگا جس شخص کے سر پر سقطہ کا صدمہ پہونچے اکثر اُسکا کلام کرنا بند ہو جاتا ہے اگر تیسرے روز تک اُسکا یہی حال رہا اور کسی طرح کی کمی کیفیت ہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اُسکی احتقان کی تدبیر کریں اور ساتویں روز تک انتظار کریں یعنی کسی قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نہ کریں جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہو اور موضع سقطہ سرخ نہ ہو جائے معلوم کرنا چاہئے کہ وہ عضو عصبی ہے **علاج** اگر کسر اور خلع عارض نہ ہوا ہو اور نہ نزف الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو مصدوم یعنی کوفتہ کی خواہ جس عضو پر صدمہ سقطہ کا پہونچا ہو اُس کی تدبیر بعجلت کریں اور کوئی ایسی چیز اُسپر رکھیں جو عضو کو مضبوط کرے اور بالہنمہ معالج کو ضرور ہے کہ بخوبی شناخت کرے اور ثبات جاش اور باطمینان خاطر بیٹے اور اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہیں ہے جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہوگا پھر اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور مقتضائے حال کے لحاظ سے فصد واجب ہو لازم ہے کہ فصد کھولنے میں جلدی کرے اور حقنہ لینہ رقیقہ کا استعمال کریں اسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری موضع کی کر سکے اور بندش بھی ہو سکے شاید کہ شفا حاصل ہو جائے بشرطیکہ اُسطور سے تدبیر قطع ہو جو ہم آگے بیان کرینگے بشرط امکان کے بہت جلد ایسی تدبیر کا استعمال کرے جو ادویہ ایسی جگہ اُن کی حاجت ہوتی ہے وہ یہ ہیں کہ شدید ہو الی در مشدد اور مقوی بھی ہوں اور تحلیل مادہ کی نرمی اور ارخاء کریں جیسے کہ نسخ میں درکار ہوتی ہیں اور دوائے طمور اور الصاق پیدا کرنیوالی خارج میں اور داخل میں بھی درکار ہیں جو دوائیں پینے اور کھانے کے لائق اس شخص کے ہیں جسے نسخ خواہ کوفت یا سقطہ پہونچا ہے اُس میں عمدہ مومیائی خالص ہمراہ شراب کے اور اُس دہن کے جو بنام ریتق کے مشہور ہے - غذا مونگ اور چنے سے بہتر کوئی چیز نہیں کبھی مومیائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ ہلانے زراوند چینی کے مع ایک مثقال فوہ الصبغ جسے مجیٹھ کہتے ہیں شراب ورد گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اُسکے بعد لائے جو خاص مٹی ہے اور ارمنی اور سماق اور عزروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ التحام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ تشدید کے نافع ہے اور نفع اُسکا زیادہ ہے - زرنیخ میں قوت عجیب ہے کہ جسقدر فوائد درکار ہیں سب کو تنہا کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آئندہ سب کو مفید ہوتی ہے بشرطیکہ اُسکا استعمال کیجائے - عصارہ قنطوریون کبیر اور سد لوبندا اور قسط اور مقل جب ہمراہ سکنجبین کے یہ سب اجزا مستعمل ہوں نافع ہوتے ہیں اطلاق طبیعت کیواسطے امتاس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہیں **قرص جدید** ریوند چینی تین جز الک مغسول فوہ چار جز گل مختوم تین جز ان سب کی قرص طیار کریں اور یہ موضعیہ میں سے زہرہ اور مر ہے اور مصطگی اور سخات سے جسوقت ضماد کریں خواہ پلائیں اُس کی بھی خاصیت عجیب ہے اور قطع اور کسر اور رض اور نسخ اور ضربہ اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ میں مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام بسرعت اور درد میں تسکین حاصل ہوتی ہے اور اگر بوجہ آفت کسر ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہوگئی ہو سخت اور قوی کر دیتی ہے ادویہ مسددہ سے اقاقیا بھی عجیب النفع ہے اور جبر کیلئے بھی بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارمنی اور لائے اور گل مختوم اور مونگ ور سماق اور کچ اور چونا بجھا ہوا اور گندم سائیدہ بھی مفید ہے لصقات سے انزروت ہے اور کماوات میں برگ سرو پانی میں پختہ کر کے اور بخور گر زنبق ملا کر اسیطرح برگ اثل یعنی جھاؤ میں یہی فائدہ ہے اور اس میں شب یمانی داخل کریں **صفت دوائے مرکب** سخات تین جز خطمی ابیض عنزروت ایک ایک جز زعفران عقرقرحا سب کو ملا کر ضماد کریں یہ ضماد عجیب النفع ہے کہ اُس کی قوت اندر تک پہونچتی ہے پھر اگر چوٹ لگنے سے سوائے درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف ایسے ورم عظیم پیدا ہونے کا نہ ہو جس کی اصلاح کیواسطے تنقیہ بدن کا بعجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تقرح کا ہو اور نہ اُس چوٹ کے مقام پر کوئی عضو مجوف اور نہ کسی قسم

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسوقت واجب ہو کہ بہت جلد بذریعہ ضماد کی بذریعہ زیت گرم وغیرہ کے کرین اور اس تدبیر کے لائق وہ مریض ہو جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ پاؤن پر چوٹ لگی ہو کر یہ تدبیر ایسے شخص کی نسبت تسکین دہ اور بدرجہ غایت مفید ہو۔ **بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین پہونچے** بہت سا امر اور اقسام اسکے کتاب سوم مین ہم اسقدر بیان کر چکے ہین کہ اب بیان کچھ بیان کرنے کی حاجت نہین ہو بلکہ اسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا ایسی تجویز کیا ے جو ملین اور مبرد ہو جیسے لبلاب اور سرمق یعنی سلمہ اور خبازی اور مغربات سے بارتنگ بہتر ہے اور ابتدا مین عصارات مبردہ جنمین کوئی ملین بھی داخل ہو جیسے فشردہ عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ المناس کے استعمال کرین مجربات سے اس مقام پر یہ بھی ہو کہ برگ اسغول ایک جزو لیکر کوٹین اور لک اور گلاب ہر واحد نصف جزو اور ربع جزو زعفران ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموعہ سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین خواہ اجزائے مذکورہ ذیل سے باین ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیا ئے سنبل ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جزو اکلیل الملک تین جزو مصطگی چار جزو قشور کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران سات جزو تخم السرو آٹھ جزو ان سب اجزا سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین مگر وہ مرض بالخصوص بعد تجاوز مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہو وہ کہ تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین جوش دین تاکہ پانی جذب کرکے نرم ہوجائے اور آسانی پس سکے اور اس مین سے بقدر ایک درہم کے لین اور لادن سے بیس جزو گل سرخ سولہ جزو سنبل مصطگی اقاقیا ئے سنبل ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد فشردہ اور آب بارتنگ دا اور آب کزبرہ مین سینہ زیادہ ہو اسمین گوندھکر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہو کہ روغن سوسن ملاکر ضماد کرین **بیان حال اس شخص کا جو کوڑے اور زیر بند سے مارا جائے** جو کوئی شخص کوڑے اور دُرّہ وغیرہ سے مارا جائے اُسے پانی کے عوض آب نخود پلایا جائے اسطرح پر کہ چنے بھگو دین اور اسکا پانی نتھار کر پلائین اور جو ادویہ مصعد دم اور ساقط کو تجویز کیجائے خصوصاً گل ارمنی بہت مفید ہو ایضاً یہ دوا بہت مفید ہو زنجبیل اس مجموعہ ڈیڑھ درہم ہمراہ آب گرم کے پلائین چوٹ کے مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہو کہ پوست گوسپند کہ بعد ذبح کے فوراً اور حیثری ہو اور ہنوز اسکی گرمی اور رطوبت کم نہوئی ہو اُسے زخم پر لگائین تاکہ چسپیدہ ہوجائے اور اس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دن مین اچھا کر دیتی ہو اور دوسرے روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہو جاتی ہو اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہو خصوصاً اگر اس پوست کے چنے تھوڑا سا نمک پیکر اور بہت باریک کرکے چھڑکین کہ بتی اوپر جمتی اور چوٹ سے زرد ہو کر چھوڑائی جاتی ہو اور اُسمین بھی کسیقدر سوزش ہوتی ہو اس کھال پر چھڑکتے ہین نسخہ مردا سنگ اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین یا قیروطی بذریعہ روغن گل اور موم کے بنائین ایضاً کتیرا اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کے کچھ نشان باقی رہجائے گا زرنیخ کے لگانے سے اسکا بطلان اور زوال ہو سکتا ہو کہ ہڑتال کو ہمراہ چربی (?) قلقل کے استعمال کرین بعض لوگ اس مقام پر خون مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے۔ **وثی کا بیان** بہتر علاج وثی کا جو مفاصل مین بنا نع ہو یہ ہو کہ البادہ قیر کو اسپر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہو جائے ہم نے ہڈیون کے ٹوٹنے کے بیان مین ادویہ چند ایسی کہی ہین کہ وہ سب وثی کے علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب ہذا وہان ملاحظہ کرے اگر اس مقام پر درد باقی رہجائے بعد درستی وثی کے اُس کی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نہ کرنی چاہیے **مونے وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان** سحج کہتے ہین خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انقشار اور چھل جانا کسی درشت شے کے چھونے سے عارض ہو اُسی کو اصطلاح مین سحج کہتے ہین۔ کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہو اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہو کبھی تمام جلد مین سحج پیدا ہوتا ہو اور رگڑ سے چھل جاتی ہو اور چھل کر منقلع ہوتی ہو خواہ لٹک جاتی ہے اور اسکے الصاق و ملانے کی حاجت پڑتی ہو اسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

لازم ہو جو باب جراحات میں مذکور ہو چکی ہیں اور تا امکان واجب ہو کہ جلد کو قطع نہ کریں بلکہ جلد پھیلاتے رہیں گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر میں الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر سے الصاق پیدا نہ ہوگا بذریعہ مراہم کے تلافی جائے گی یعنی جو مرہم خاص اسی غرض کیواسطے بنائے جاتے ہیں کھلی ہوئی جلد میں اگر ریح کھلا ہوا واقع ہوا سپر الصاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہو ہاں اگر بدون بندش کے ممکن ہو تو اُس کی تخفیف بذریعہ دوا کے یا بمعونت ہوا کے کرنی چاہیئے اور بہتر یہی ہے کہ ہوا کی اعانت سے دوا مجفف کا اثر اُسپر پہونچے یعنی کھلی ہوئی رہے خفیف ریح جیسے سونے وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جو ریح پیدا ہوا اُسکا علاج یہ ہو کہ ریہ یعنی پھیپھڑا کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بز کا پھیپھڑا لیکر اُسپر لگا دیں رسی اچھا کر دیگا اور اگر ورم پیدا نہ ہوا ہو تو اُسے چمڑے کو جلا کر خواہ روغن گل اور مرزال سرخ استعمال کریں اور کدوے سوختہ عجیب النفع اور قابل اعتماد ہو سوزہ کی رگڑ کیواسطے منجملہ دوا یہ خاکستر اور طمطما اور مدملہ کے کل وہ دوائیں ہیں جن میں تھوڑا سا قبض ہو جیسے اقاقیا اور مازو خصوصاً مازو سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سی رگڑوں میں کریں شاید یہی کافی ہوگا خواہ تخوخ مشتبہ یعنی چور گو بوجہ ریح کے عارض ہوئی ہو لیکن ابھی ہوا اور کافی مفید ہو اور اکثر اوقات میں فقط مرہم ابیض کا استعمال کافی ہوتا ہو ایک قسم کی دوا یہ ہو کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب میں محلول کریں اور ان دونوں سے مرہم طیار کریں اور کبھی تنہا مردا سنگ شراب اور سماق کیساتھ مجفف ہوتا ہو اور ریح اور نیز خفیف سے ورم کو منع کرتا ہو منجملہ مطلوبات کے خصوصاً اگر شقاق بوجہ ریح کے پیدا ہوا ہو یہ ہے کہ آب عدس کو اور بلیغ کش اور آب ریا تیگرم استعمال کریں اور نصفید درد کی خشک کریں لیکن تمام جلد اُڑ گئی ہو اُسوقت منع ورم کی نظر سے کسی دوا کی حاجت ہوگی جیسے تخفیف قوی اور ختم نوی کی قوت ہوا اور اُس کا علاج بھی صعوبت سو خالی نہیں بیان وخز اور خرق اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان اور ہڈی کی کرچ چبھنا وخز یعنی نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خرق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونوں قریب قریب ہیں اسلئے کہ دونوں صورتوں میں ایک جسم نیزہ اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہو اور اسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہو فرق اتنا ہو کہ کوئی شے باریک چبھے گی اُسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہو اور کبھی کوئی چیز موٹی چبھتی ہے اُسوقت شگاف موٹا پیدا ہوتا ہو پس وخز باصطلاح حالیہ وہی صدمہ ہے جو باریک شگاف پیدا ہو اور چھوٹا ہو اور خرق بڑا سمجھو وہ ہو جو عظیم ہو اور جسکا حجم بڑا ہو اور شاید وخز با وجود تنگی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شے کے بمقدار طول میں چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہو یعنی چھوٹا اسقدر ہو کہ شاید جلد سے بڑھکر گوشت تک نہ پہونچے اور اسلیے وخز ضرر کم رکھتا ہو اگر اُسکے درپے نہ ہوں اور چھیڑ چھاڑ کرنہ بڑھائیں کہ اگر اُسے بحال خود چھوڑ دینگے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد میں واقع ہو ہاں اگر وہ گوشت شدید الرداءت ہو کہ اُسوقت البتہ ورم اُس مقام پر پیدا ہوتا ہے اور ضربان بھی عارض ہوتا ہو خصوصاً اگر عزاز اور وخز شدید ہو اور عطف چبھنے کے ایسے واقع ہوں کہ اُسکا وصول گوشت تک ہوا ہو ایسی صورت میں بڑا علاج اور بڑے فائدہ کے یہ ہو کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی جائے اور تدبیر جراحت کی چنداں حاجت نہیں ہوتی خرق کا حال یہ ہو کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہو اور جراحت کی تدبیر کے ہمراہ تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور جسقدر کافی تدبیر ہو سب کا ذکر باب جراحات میں تفصیلاً ہو چکا ہو اب اس مقام پر جسکا ذکر ضرور ہو تدبیر وخز اور خرق سے وہ یہی بات ہو کہ بدن میں جو چیز چبھ کر پھنس رہی ہے کانٹا ہو خواہ نوک کسی جانور یا سوئی وغیرہ کی اسکا پہلے اخراج ضرور ہو اس نوک کا نکالنا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہو وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہوں جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لیں جیسے اخراج نصول کا یعنی تیر وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلبتین کے ہوتا ہے جس کے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہیں تا کہ اچھی طرح گڑ جائے اور قاعدہ عام یہ ہو کہ جس آلہ سے نوک وغیرہ کو نکالتے ہیں اسکی

HAKEEM SHOUKAT ALI

نوک ٹوٹ کر رہجانے کا خوف ہو اور جس چیز کا نکالنا مرکوز خاطر ہے وہاں تک واسطے آلہ کے پہونچنے کی وسیع ہو کر اسکے بخوبی ٹھہرنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہو اور چاہیے کہ نکالنے کے طریقوں سے سہل ترین کو اختیار کریں اور اگر دونوں طرف سے نافذ ہوئی ہو اس جانب کی توسیع کرنی چاہیے جدھر سے اُسکا نکلنا اولی ہو اور بقدر حاجت اُس کو پھیلانا چاہیے اور آلہ کا خواہ موچنے کا ٹوٹ کر رہ جانا اسکا حیلہ یہ ہو کہ دفعۃً اُس کو حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پہانس اور نوک وغیرہ کو پکڑنے کے بمقدار اس نوک کا چھپنا اندر کی طرف ثابت ہو اسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہئے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش میں آکر سیدھی نکل آئے اور اکثر یہ تدبیر بھی مناسب معلوم ہوتی ہو کہ چند روز تک اسے نہ چھیڑیں تاکہ خود اپنے مقام میں جنبش پیدا کرے اور بعد ازاں نکل آئے اس صناعت کے بعض علمانے اس بارہ میں جو کچھ کہا ہو ہم اُسے بعینہ بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہو کہ پہلے اقسام سہام کو دریافت کریں اسلیئے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہو اور بعض ساخت کی نَے اور بانس وغیرہ سے ہوتی ہو اور گانسی تیر کی خواہ نیزہ کی آنی لوہے اور تانبے اور قلعی اور شاخ کی خواہ اور ہڈیوں کی خواہ اسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور سینگ وغیرہ کی ہوتی ہے بعض کی آنی خواہ گانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہلو کی ہوتی ہو اور کسی میں ایک ہی آنی خواہ دو یا تین ہوتی ہیں اور کسی میں ایک ہی آنی نوکدار ہوتی ہو اور کسی کی آنی میں نوک نہیں ہوتی اور نہ گانسی میں نوک ہوتی ہو جیسے تعلیم تیر اندازی خواہ تعلیم نیزہ بازی میں خواہ بانک سکھانے کہ اُسکی نوک نیچے کی طرف مائل ہوتی ہو اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہو کہ اگر بعد ڈالنے کے جسم میں اُسے کھینچیں چربی تک نکل آئے اور بعض کی نوک آگے کی طرف مائل ہوتی ہو تاکہ بخوبی اندر فارغ اُسکا ہو سکے ۔ اور بعض کی آنی مشابہ لو کے ہوتی ہو جب اُسے باہر کی طرف کھینچیں انبساط پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی آنی بہت بڑی ہوتی ہو اور اسکا کنارہ بقدر تین انگل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہیں اور بعض کی بقدر ایک انگل کے ہوتی ہو اور اُسکا نام مزنا ہے یعنے دنبالہ دار ہے اور بعض کی آنی خواہ گانسی کھری ہوتی ہے اور کسی آنی پر چند نوکیں باریک باریک بنائی جاتی ہیں کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزے کی ڈانڈ نکال لیں یہ کچھ لوہے کا اندر جسم کے رہجاتا ہے جیسے کوئیں میں گرے ہوئے برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے ہیں اس شکل کی یہ گانسی وغیرہ بھی ہوتی ہو بعض تیر کی گانسی خواہ نیزے کی آنی میں سری خواہ ڈانڈ پیوست کیجاتی ہو اور بعض کی آنی خواہ گانسی سرے اور ڈانڈ پیوست ہوتی ہو بعض کی ساخت میں استواری اور مضبوطی کیجاتی ہو اور بعض کی آنی وغیرہ میں استواری نہیں ہوتی اُس سے یہ غرض ہوتی ہو کہ جب تن میں گرجائے اور باہر کھینچیں سری اور ڈانڈ نکل آئے اور آنی وغیرہ پیوست رہجائے بعض آنی اور گانسی کو زہر میں بجھاتے ہیں اور بعض مسموم نہیں ہوتے الغرض حسب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسدرجہ تفاوت پر ہوا مجملاً اسکے نکالنے کے دو طریقہ مقرر ہیں ایک بذریعہ جذب و کشش کے دوسرا بذریعہ دفع کے اسلیئے کہ اگر تیر وغیرہ خارج میں جسد کے پیچھے اُسکا نکالنا بذریعہ جذب کے ہوتا ہو اسی طرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہو جب تیر عمق جسم میں در آئے اور جس موضع میں تیر کی پیکان ہو اگر نکالی جائے تو خوف لازم مہلک عارض ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اسوقت نکالتے ہیں جب گوشت میں پیوست ہو اور جن اجسام میں اُس کی گرائی پیدا ہوئے مقدار میں کم ہوں اور اسجگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب اور استخوان وغیرہ کے نہ ہو پھر اگر بڑی مجروح ہوئی ہو اسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور ہم ظاہر میں نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہو کہ اگر زخمی کو اس شکل پر باقی رہنا دشوار نہ ہو جس شکل پر زخمی ہوا تھا اور اُسی صورت پر صبر کر سکے جس وقت آنی خواہ گانسی وغیرہ نکلنے کے یعنی بروقت نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کے ہاتھ پاؤں کھینچنا اور تڑپنا وغیرہ اُس سے صادر نہو بس مناسب ہو کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کریں اگر

HAKEEM SHOUKAT ALI

صبر کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اُسے چت کریں اور جہانتک ممکن ہو اُسکی شکل ایسی درست رکھیں کہ نکالنے میں حرج اور دقت نہو بعد اسکے کانٹے نکالنے کی ترکیب خواہ دبانے اور نچوڑنے کی تدبیر کریں اور اگر گوشت میں پیوست ہوگئی ہو چاہیے کہ ہاتھوں سے خواہ لکڑی جذب کریں بشرطیکہ وہ لکڑی بہنی سری خواہ ڈانڈا لگئے ہوگئی ہو خصوصاً اگر ڈانڈا اور عریضی نہ ہو پھر اگر لکڑی گر پڑے چاہیے کہ بذریعہ موچنے یا کسی خواہ کسی اور آلہ کے جس سے انی اور کانسی نکالتے ہیں نکال لیں اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دوبارہ زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کرنے سے نکلنا ممکن نہ ہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کے آگے نکل گیا ہو اور جدھر سے پیوست ہوا ہے اُسطرف سے نکلنا ممکن نہو تو واجب ہے کہ دو مقامات چاک کریں جدھر کو توڑ کر نکلا اور دوسطرف سے نکالیں بذریعہ جذب کے خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان ٹوٹی ہو اور اگر لکڑی الگ ہو گئی ہو پس اُسے کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالیں اور مناسب یہ ہے کہ اسکے دفع کرنے میں کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کریں اگر پیکان دوہرا ہو اور ٹوٹنے سے اُسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسے پیکان کو اس لے کے انبوبہ میں داخل کریں جس سے کرنا مرکوز ہے اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اُسے دیکھیں کہ اس میں چند مواضع مقعر ہیں یعنی گڑھے گڑھے پڑے ہیں اور شاید اس سے زیادہ خار اور نوکیں اسمیں باریک باریک ہوں جو نظر نہ آتی ہوں اُسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاش کرکے اُسے نکالنا چاہیے اگر ان نوکوں میں سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ ٹکڑا نظر آئے اُسے بھی نکالنا چاہیے اُنھیں حیلوں اور تدبیرات سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکیں ہوں اور نکلنا اُسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھائیں بشرطیکہ قریب اُس کے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو تاکہ جبکہ منہ کھل جائے آسانی ہم اُسے نکال لیں بعض آدمی اس چاک کو ایک تل میں داخل کر دیتے ہیں تاکہ گوشت اُسکے ہمراہ نکل آئے پھر اگر زخم میں پیکان اور متورم نہ ہو گیا ہو اور ورم گرم نہ ہو پہلے ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگائے اور اگر جراحت میں ورم گرم عارض ہوا ہو مناسب ہے کہ اُسکا علاج نطول اور ضمادات سے کریں زہر میں بجھائے ہوئے تیروں کی تدبیر اول یہ ہے کہ جہانتک گوشت میں اثر زہر کا پہونچا ہے اور جدھر سے تیر گزر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالیں اور کاٹ ڈالیں اور شناخت اسکی یہ ہے کہ گوشت مسموم کا رنگ اچھے گوشت کے رنگ سے متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا کسی ہڈی تک پہونچ گیا ہو اُس کو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لیں گے اور اگر اُس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اُسے تراش لیں اور شق کرکے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالیں اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر سیدھا ہوتا ہے اور جنبش نہیں کرتا ہے اور جب ہم اُسے ہلائیں کسیطرف نہیں جھکتا ہے لہذا ہم پر واجب ہے کہ پہلے ہم اُتنی ہڈی کو قطع کر ڈالیں جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہے بعد اُسکے گرداگرد اُسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کریں کہ تیر کا نکلنا دشوار نہ رہے اور یہ ترکیب اسی ہڈی میں کرنی پڑتی ہے جو ہڈی سخت نہیں اور گندہ ہو اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس میں دہنسے جیسے دماغ خواہ قلب اور ریہ یا امعا اور رحم یا جگر میں پیوست ہوا ہو اور علامات موت کے نمودار ہوں لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کریں اسلیے کہ ایسے وقت جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب الم پیدا ہوتا ہے اور تاکہ ہم محل ملامت جہان کی نہ ہوں اور باینہمہ کچھ نفع بھی بہ نسبت مریض کے بھی جذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہیں ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہوں ایسی تدبیر اختیار کریں گے کہ جس امر مخوف کا ہم کو از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف ہے اس سے الگ ہو اور پہلے ہم اُسکا ذکر گذشتہ سطروں میں کر چکے ہیں اور جراحات مہلک اور انکا دہنا وہ عارض ہوتے ہیں ان سب کا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہیں اسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہیں اور اگرچہ زخم اعضاے رئیسہ میں مہلک ہیں لیکن اکثر لوگ ایسے زخم کھا کر اچھے بھی ہو جاتے ہیں اور جانبر ہوتے ہیں اگرچہ اُمید سلامت نہیں ہوتی ہے اور نہایت تعجب ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہے اور کسیقدر صفاق اور پردہ بھی باہر

HAKEEM SHOUKAT ALI

نکل آتا ہے جو شکم پر اور سر پر اور رحم پر واقع ہوا اور اُس کی وجہ سے موت واقع نہیں ہوتی ہے علاوہ بریں کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا میں بعینہٖ چھوڑ دیں فقط
اُس کے باقی رہنے سے زخمی پر موت بہر حال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہیں عوام اور جہال بیرحمی سے منسوب کرتے ہیں اور اگر اسکا خیال
نہ کریں اور پیکان کو جس طرح ہو سکے نکالیں اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہے اور تو بہ جاتا ہے ۔ وجب ہو کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا اُس جگہ پر ایسی دوا کریں
کہ وہ جاذب قوی ہو خواہ سرکنڈہ کی جڑ پیکر ضماد کریں اور کبھی روئی شہد میں گوندھ کر استعمال کریں ۔ ایضاً بزر خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ
آردجو اور بزرالبنج خصوصاً ہمراہ فلفلدیس کے اور اسیطرح بنگ کا پھل سلم اور اسیطرح خیری کے جمیع اصناف اور زراوند اور بصل الزجس ۔
اور حیوانیہ بہت سے ہیں مثلاً مینڈک کہ اُس کی کھال اُتاری ہوئی ہو توی میں چھپے ہوئے پیکان کے لئے عجیب نفع ہے اسیطرح ڈاڑھ کے کیڑے میں نہایت
سود مند ہے اسی طرح سرطان کو پیکر استعمال کریں اور دونوں قسم کے ارنب اور جمیع حیوانات کے انفحہ ۔ بعض کی رائے یہ ہے عصاہ جو ایک جانور مشہور ہے
اور شاید بندش میں چھپی ہوئی چیز کی جاذب میں بہت مؤثر ہے ادویہ مرکبہ میں عصاہ کا سر اور زراوند طویل اور سرکنڈہ کی جڑ بصل نرجس آپس میں ترکیب
دے کر استعمال کریں اور خاص فاسد ہڈیوں کی نکالنے والی دوا فروح مندملہ کے نیچے سے جسقدر ہیں اُن کا ذکر ہڈیوں کے بیان میں آتا ہے قانون
علاج آگ کے جلنے کا آگ کے جلنے کے علاج میں دو غرضیں متعلق ہوتی ہیں اول تو یہ ہو کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پائے دوسرے جسقدر جل گیا ہو
اُس کی اصلاح ہوتی ہے آبلہ پڑنے کی مانع دوا وہی ہو جو تبرید کرے اور لذع پیدا نہ کرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے
ہوتا ہے جنمیں جلا بھی کسیقدر ہو اور اُسکے ہمراہ تجفیف بھی لیکن زیادہ تجفیف کچھ ضرور نہیں ہے اور نہ اس دوا میں لذع کسیقدر ہونی چاہئے اور باہمہ
حرارت اور برودت میں معتدل ہونا ضرور ہے اور جب احتیاج دونوں قسم کے علاج کی ہو یعنی چھالا بھی نہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہو جائے
پہلے مبردات سے تدبیر کریں بعدازاں اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت باقی ہے اُسے بھی استعمال کریں ورنہ کچھ حاجت نہیں لیکن اگر جلا ہوا مقام
پختہ ہو جائے اور چھالا پڑ جائے اُسوقت دوسرے قسم کی علاج کا استعمال واجب ہے اور اُسکے واسطے ادویہ یہ ہیں کہ قیمولیا اور جو مٹی کہ اُسکا حکم یکساں
ہے جیسے چولھے کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی یعنی روشنائی جو ہندوستان میں تیار ہوتی ہے اور ازیں قبیل اور ادویہ کا استعمال کریں
اور کندر خواہ علک البطم وغیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہیں رکھتے اسلئے کہ بعض ان ادویہ میں سے نہایت گرم ہیں اور قوت لذع سے خالی
نہیں ہیں اور بعض میں رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہے اور ادویہ جزئیہ بحسب غرض اول کے صندل اور فوفل اور خشت سپید جدید خواہ ٹھیکری کو
پیسکر آب برگ عنب الثعلب اور گلاب میں مخلوط کرکے ضماد کریں یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم تیار کریں ایضاً کاسنی اور آردجو مغسول اور
زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب اُسکے بعد
چونے کو خوب سا دھوکر سپیدہ اور افیون اور سپیدی انڈے کی اور کسیقدر روغن بھی شریک کریں ایضاً برگ خبازی لیکر پیسے یا زمین اُسکے
بعد جو چیزیں یاسمین از قسم وردہ نشین ہیں اُن سے پاک کریں اُس کے بعد مرداسنگ پر وردہ اور سپیدہ قلعی ہمدار ڈھائی جزو اور روغن گل چار جزو
آب برگ مکو اور آب برگ کشنیز ایک جزو خل کے استعمال کریں ادویہ جزئیہ موافق غرض دوم کے عمدہ اشیا اس غرض کیواسطے مرہم
چونے کا ہے اُسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ چونہ کو لیکر سات مرتبہ دھودیں تاکہ اسکی تیزی اور حدت دور ہو جائے اُس کے بعد روغن گل اور زیت
میں گھسیں اور تھوڑا سا موم بھی ملائیں اگر اسکی حاجت ہو اور کبھی طین قیمولیا بھی ان اجزا پر اضافہ کرتے ہیں اور سپیدی بیضہ اور تھوڑا سا سرکہ
شراب بھی داخل کرتے ہیں دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا چونے کو بدستور مذکور خوب دھوڈالیں اور آب برگ چقندر اور آب برگ کرنب اور
روغن گل اور موم ملاکر تیار کریں اسمقام کے مناسب خواہ تبرید اور تنقط کا خوف نہو ایک دوا یہ بھی ہے کہ جھاؤ کی پتی اور خرنوب جلا کر چھڑکیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور گوہ سوکھا ہوا اور پوست درخت صنوبر ہر ایک کا اشیع کمدوس درہم مردا سنگ تین درہم خبث رصاص چار درہم خبث فضہ چار درہم کہ مغسول آب سرد سے چھنا ہو پانچ درہم قنبولیا پانچ درہم طین قبرسی اور رومی اور ارمنی اور سپیدہ قلعی کہ دھوئی ہو دس درہم عصا الراعی کوفتہ دس درہم ہوا دخارسی خواہ ہلا چینی چھ درہم توتیائے سبز سات درہم حضض کی ٹکیہ وانہ لباب خواہ برگ لباب دس درہم خبث الحدید عصارہ برگ خطمی اور خبازی ہر واحد دس درہم سوسن آزاد اور بصل سوسن آسمانگونی زعفران ہر ایک پانچ درہم کافور چار درہم روغن گل اور چرام مغز بارہ سنگھا اور اسکی چربی بقدر حاجت ملا کر مرہم طیار کریں ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہے اور قلیل الحرارت میں اسکا استعمال کرنا چاہیئے یہ ہے کہ برادہ نحاس اور برادہ آہن کو طین خر خواہ طین احمر سے گل حکمت کر کے کسی تنور خواہ بھٹی میں جلائیں اور قرص بنا کر رکھ چھوڑیں اور جس وقت تخفیف کی حاجت ہو بطور ذرور کے چھڑکیں خواہ روغن گل ملا کر طلا کریں اور قبل بندھنے کے بیخال کو تر یا چہ کتان میں لپیٹ کر جلائیں کہ جلکر خاک ہو جائے اور روغن گل ملا کر طلا کریں عجیب نفع ہے ان مقامات میں جو جلتے ہیں کہ جلنے پر راش یعنی گھنا بھلا ہوا خواہ قطنہ ہو اور پوست درق سیب کے ساتھ ملا کر ثابت نافع ہے اگر اسکا نفع ظاہر نہ ہو تو چھال کی پتی خواہ خرنوب نبطی کی پتی جلا کر استعمال کریں اور اگر اس سے کچھ فائدہ ظاہر نہ ہوا تو دویہ مدملہ قروح خبیثہ کا استعمال واجب ہے پانی سے جل جانا کبھی کھولتے ہوئے پانی کے دیگچہ خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہے اور وہی اثر پیدا کرتا ہے جو آگ سے پیدا کرتا ہے تدبیر صائب یہ ہے کہ اُسکے علاج میں عجلت کریں قبل ازانکہ اُس میں آبلہ پڑ جائے اور صندل اور گلاب اور کافور کو طلا کریں اور دوا کو خشک نہ ہونے دیں بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد اور برف میں بھگوئے ہوئے کو پھیرتے رہیں کہ یہ تدبیر آبلہ پڑنے سے مانع ہوگی بعض اطبا مبادرت کر کے اس مقام پر آب زیتون خواہ آب رماد کو چھڑکتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ ان دونوں پانی میں سے کسی ایک کو آرد جو میں ملا کر استعمال کریں اور مرہم نورہ بھی مفید ہے اور جو دوا بیخال کو تر سے بنائی جاتی ہے اور نسخہ اُسکا ابھی مذکور ہو چکا ہے عجیب النفع ہے اور ایسے جلنے سے جو قرحہ پڑ جاتے ہیں اُن کا علاج کراث مسلوق خواہ کراث مجفف سے کرتے ہیں اور یہ سب بہتر دوا ہے اور اسی طرح جتنی ادویہ آگ سے جلنے کی اوپر کے باب میں بیان ہوئے ہیں وہ سب بکار آمد ہیں نزف الدم اور حبس دم کا بیان فن کلیات میں بیان ہو چکا ہے کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہے خواہ کسی رگ کا منہ کھل جائے بسبب ضعف اُس رگ کے خواہ اُس رگ میں امتلا خون زیادہ حد معین سے ہو جائے خواہ کوئی حرکت قوی جیسے کہ کھینچنا اور چلانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سے بھی رگ کا منہ کھل جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو بہ روئیت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ جائے اور وہ سبب بادی تاطع ہو یا انساخ خواہ کسی طرح کی سوزش اندرونی خواہ بیرونی اعضا میں پڑے یا کوئی حرکت شدید ہمراہ امتلا کے حادث ہو رگ سے خون بطور ترشح کے ٹپکے بوجہ اسکے جرم اُس رگ کا ڈھیلا ہو جائے اور صفاق جو اُس رگ پر ہے اُسمیں تحلیل پیدا نہ ہو نہایت اولی اور اقدم واسطے سیلان خون کے بشرط ملنے راہ کی رگوں میں سے شریان ہے کہ اُس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اُسکا جرم متحرک ہے اور جو کچھ شریان میں ہے کبھی سمٹتا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان میں شریان کی تنگی واقع ہو بعد تفرق اتصال کے اور خلا پیدا ہو انجام کار ربو سا کی طرف ہوتا ہے جسکا نام ام الدم ہے اور شریان اگرچہ اس قسم میں ہے جو ملتحم ہوتی ہے لیکن بہت دشواری سے اسکا استحکام ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شریان ملتحم نہیں ہوتی ہے اور جو چیز گرد شریان کے ہے اُسمیں التحام پیدا ہوتا ہے اور جب گرد کے چیز میں بوجہ التحام کے تنگی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے شریان میں تنگی پیدا کر کے جریان خون کو مانع ہوتی ہے اور زیادہ اور بقوت سیلان خون کا نہیں ہونے پاتا ہے بلکہ بطور ترشح کے خواہ نہایت پتلی دھار جسقدر سانس باقی رہجاتی ہے اور ملتحم نہیں ہوتی ہے اسیقدر آہستہ آہستہ خون نکلتا ہے جب اسکی تدبیر بہ نرمی بذریعہ غمز اور دبانے کے کریں پھر خون کا سیلان رک جاتا ہے اور جہاں کا تھا وہاں ٹھہر جاتا ہے :۱۱:

HAKEEM SHOUKAT ALI

جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہے اور شبیہ رگ تنہا زیر جلد ٹھہر جاتی ہو اور ظہور بوجہ نبض کے اور جنبش کے معلوم ہوتا ہو اور اکثر یہ ہو کہ شریان کو اندر کی طرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہو اور جلد بدستور سالم رہتی ہو گا اسوقت جلد کے نیچے ابھار سا پیدا ہوتا ہو اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور ریح کے ہوتا ہے اور اس ورم کا سکون بوجہ غمز اور دبانے کے ہوتا ہو اور یہ کیفیت اکثر عنق اور ابنہ یعنی کش ران میں عارض ہوتی ہے اور بابض میں بھی خود بخود یہی کیفیت ہوتی ہو اور اکثر اسکا عروض بہ سبب کسی امر خارج کے ہوتا ہو اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہو اکثر اطبائے گمان کیا ہے کہ ہر ایک عنق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتئم نہیں ہوتا ہو بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہو اسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور یہ ابھار سا پیدا ہوجاتا ہو اور خون شریان بعد خرق ہونے کے کبھی نہیں جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع مین نہیں ہے کہ شریان کبھی ملتئم نہو بلکہ جڑ سکتی ہو جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع ہین اُن کی دلیل قیاسی بھی ہو اور تجربہ سے استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہو کہ شریان کا ایک طبقہ منجملہ دو طبقون کے غضروفی ہو اور غضروف کا التحام نہیں ہوتا ہے پس بحکم ضرب و نتیجہ شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتئم نہیں ہوسکتی - اور تجربہ کا بیان اسطرح پر کرتے ہین کہ ہم نے کبھی شریان کو جوڑتے نہیں دیکھا جالینوس نے ان لوگون کا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونون طرح سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کہا ہے خطابی ہے یعنی اسکا صغری از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہو صورت اس قیاس کی یہ ہو کہ شریان ہین جن مین سے گوشت اور ہڈی ہے اور گوشت ملتئم ہوتا ہو اور ہڈی مطلق نہیں جوڑتی ہو پس چاہیئے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے مین بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہو کہ بہت دشواری سے ملتئم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگون کا علاج کیا کہ اُن کی شریان کا التحام ہوگیا اور شاید بحث ایسی ہو کہ ہم اُسکے بیان سے فارغ ہوچکے اور اوپر کے ابواب مین اُسکو ذکر کر چکے ہین لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت انبعاث خون کے مختلف ہوتا ہو کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہو اور جب وہ عضو شگافتہ ہوجائے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے ہین کہ اُن سے کم نکلتا ہو اور ان دونون قسمون مین بعض سے خون نکلنا پر خطر ہے اور بعض عضو سے ایسا پر خطر نہیں ہے جیسے پھیپھڑے سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہو خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برآمد ہوتا ہو پھیپھڑے کا نکلنا پر خطر ہے اور ناک سے کسیقدر خون برآمد ایسا پر خطرناک نہیں ہو اور جیسے برآمد ہونا خون کا مثانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت ہی قلیل برآمد ہوتا ہے بلکہ شبیہ تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام ہلاکی طرف پہونچتا ہے رگون سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتین ہین کسی شریان کے خون برآمد ہونے کی صورت زیادہ ہوتی ہو اور خطرہ بھی زیادہ ہو جیسے اتھاورہ یا اُن کے بڑے بڑے شرائین کہ اُن سے اگر خون جاری ہوا اکثر نوبت بہلاکت پہونچتی ہے اور بند نہیں ہوتا ہو اور بعض شرائین کا خون ایسا پُر خطر نہیں ہوتا جیسے شریان قحف یعنی جمجمہ استخوان سر کے پاس ہو کہ اسکے خون کا بند کرنا سہل ہو اور فقط باندھ دینا اُسکا کافی ہو اور اکثر چھوٹے چھوٹے شرائین سے خون جاری ہوتا ہو اور خود بخود بند ہوجاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے ہین کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا ارغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہے اور مائل بسواد مثل خون وریدکے نہیں ہوتا ہو اور ناقص ہوتا ہو - یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصًا استفراغ دموی شریانی اور استفراغ حد افراط کو پہونچ جائے اور نوبت تشنج کی پہونچے نہایت ردی ہو اسیطرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہو اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون کے مہلک اور ردی ہو اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہوا اکثر قاتل ہوتا ہو قانون علاج نزف الدم کا نزف الدم کے علاج مین ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیئے بعد ازان اگر زخم پڑگیا ہو اُسکا علاج کرین اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہو اُسکا بند

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرنا ممکن نہیں ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجرائے خون کا ہو کہ جبتک ازالہ اُس سبب کا نہ کرینگے کیونکر بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ کسی اور وجہ کے اتنی مہلت نہ ہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کریں بعد ازاں حبس خون کریں جو حابس خون کے ذریعہ سے ناچار اُسے بند کرینگے اور حابسات خون کا بیان تفصیل اگرچہ کتاب اول میں ہو چکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسیقدر ذکر کرینگے واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض وہ ہیں کہ جہت خروج کو بدل دیتے ہیں خواہ ایسے ہیں کہ جسطرف سے خون جاری ہو اُسیطرف انکو کھینچتے ہیں اور مقام جریان تک پہنچنے نہیں دیتے اور بعض حابسات ایسے ہیں کہ تمام مقام جریان خون سے اسکو نکلنے نہیں دیتے اور بعض حابس کا اثر مرکب دونون اثرون سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتے ہیں اور خود موضع جریان میں بھی روک دیتے ہیں خواہ تینون فائدون کے جامع ہوتے ہیں پہلی صورت یعنی جو چیز خون نکلنے کی جہت بدلجائے اور خلاف جہت کی طرف مائل کرے اُسکی یہ بھی کیفیت ہے کہ فقط جذب بطرف خلاف جہت کے کرے اور کوئی دوسری راہ برآمد خون کی جہت مخالف میں جدید پیدا نہ کرے جیسے جگر پر موضع محاجم اگر واسطے حبس نزف الدم کے کریں داہنے نتھنے سے رعاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہیں ہوتا اور کبھی نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہے جیسے صاحب رعاف کی اس ہاتھ کی فصد کھولی جائے جو محاذی اُسکے نتھنے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو اور زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم یعنی روکنے والی شے ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اُسکے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اُسمیں یا بسبب احتراق کے ہوتی ہے یا بوجہ تخدیر کے ہوتی ہے اور مخدر یا دوا ہوتی ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدن کی جیسے غشی کا واقع ہونا کہ اکثر بوجہ غشی ہونے کے حبس نزف الدم کا پیدا ہوتا ہے تیسری قسم یعنی جو خاص موضع نزف الدم پر خون کو روکے وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو مخرج کو بند کرے خواہ بذریعہ بندش سخت کے یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ میں بھر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ کپڑا وغیرہ بھر دیں یا فقط رخنہ بندی کریں اور سوراخ میں کچھ نہ بھریں خواہ موضع نزف الدم پر خشک ریشہ پیدا کریں داغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگائیں جس سے پپڑی پڑ جائے خواہ جمود اور شکل ایسی پیدا کریں کہ خون رک جائے خواہ کوئی دوا مغری اور چپندہ لگائیں خواہ تجفیف پیدا کریں خواہ دوا مجففہ کا استعمال کریں خواہ اس گوشت کو جو گرد رگ کے ہے اسمیں تنگی پیدا کریں کہ رگ کے بند کرنے پر مساعدت کرے بات ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہے اگر جراحت کے ہمراہ ورم بھی ہو گو کہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہو چکے ہیں انکا کرنا دشوار ہوگا اسلئے کہ اسوقت نہ بندش بذریعہ ڈورون کے ممکن ہوگی اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا ہی پڑیگا اور دشواری سے بندش ہوسکیگی ہاں اسوقت استعمال ادویہ مبردہ کا ضرور ہوسکتا ہے اور تبرید اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسیقدر غلیظ اور اخر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہو کیا جائے وہ نہایت ردی ہے اور جو شخص برخاست ایسی وضع کرے جسکی جہت سے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہے اُٹھانا عضو مجروح کا لازم ہے کہ جامع دو باتون کا ہو اول تو درد نہ ہونے پائے دوسرے جس طرف خون کا میلان ہے اُسکی جہت مخالف میں بلند کریں پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور تعلیق کے نہ کرنی چاہیئے یعنی اسی طرح اُس عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہیں ہے کہ اخراج خون کا آسانی ہو جایا کرے اگر ان دونون غرض کے حاصل ہونے میں ضد ہو یعنی درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اسی شکل پر اُٹھانے میں منحصر ہو کہ جس شکل میں خون آسانی نکلنے کا گمان ہو خواہ برعکس تو ترت مشاہدہ حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اُسے اختیار کریں اور جسکا تحمل مریض پر آسان تر ہو اور سر دست جو مفید زیادہ ہو اسی کا لحاظ زیادہ کریں اب اسوقت ہم کو احتیاج ایک ایسی بات بیان کرنے کی ہے بعد ازاں کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا لحاظ بخوبی کرے کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہیں ہے بلکہ ورید ہے اور وہی شناخت جو اوپر جہندگی خون اور رنگ وغیرہ کے بیان ہو چکی اُسکے ذریعہ سے اطمینان کرے تاکہ اگر شریان سے اجرائے خون کا احتمال خواہ یقین ہو اُسکی تدبیر میں توجہ زائد دینا درکار ہے اور ورید کی نزف الدم میں چندان

HAKEEM SHOUKAT ALI

اہتمام زائد نہیں ہے بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم نہ ہو اُس کی تدبیرات مختلفہ میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو مجروح کو الم اور ایذا بذریعہ دلک اور خدش کے پہونچائی جائے خواہ بذریعہ محاجم کے ایذا دینی چاہیے اور جس عضو کی طرف جذب کرنا ہو واجب ہے کہ وہ عضو عضو مائف کا مشارک ہو اور دونوں ایک ہی خط مستقیم طولاً خواہ عرضاً واقع ہوں اور دونوں جہت عرض اور طول میں جو دور تر ہو بہ نسبت عضو مائف کے اُسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کی طرف مناسب نہیں ہے جیسے اگر جذب مخالف سر کے دونوں طرف کا کسی ایک جانب سر سے خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اُسی کے ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ دونوں جذب بقریب ہیں اُنکا چندان فائدہ ظاہر نہ ہوگا اور پورا انصراف اور جذب ہوگا اور یہ قواعد ایسے ہیں کہ بروقت اُن کے سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنھیں ہم نے کتاب اول فن کلیات میں ذکر کیا ہے جہاں پر قوانین استفراغ کے بیان کیے ہیں بندش خواہ دلک وغیرہ جو عمل کریں واجب ہے کہ اس عضو کے قریب واقع ہو جس سے خون کی روانی ہو رہی ہو پھر اس سے اُتر کر دوسرے مقام پر کریں اور تدابیر کے شگافتہ ہونے میں ان تدبیرات سے اکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے کہ بس یہی تدبیرات کافی ہیں اور جس خون فقط اُنھیں تدبیرات سے بند ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو معین ٹھہرا کر استعمال کریں اور یہی حال بعد جانب مخالف کا ہے جو بعد قطرین میں کھولی جائے دوسری قسم کی ایک صورت یعنی خون کے غلیظ اور جائز کرنے کی صورتوں میں ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہوا اُسے اغذیہ غلیظہ الکیموس کھلائیں جو خون کو خاثر اور غلیظ کر دیں جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت ہے کہ مجمدات اور آب سرد کا استعمال کریں اور بدن پر ادویہ مبردہ رکھیں اور کبھی غشی جو خود بخود واقع ہو کسی تدبیر سے پیدا کیجائے ایسی مفید ہوتی ہے کہ نزف الدم کو بند کر دیتی ہے قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اسمیں فقط ایک ہی قاعدہ کی رعایت درکار ہے یعنی مثلاً کبھی کوئی شریان متصل غالباً ایک ہی جانب سے ہوتی ہے اور دونوں جانب اُس کے متصل نہیں ہوتی اگر اُسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے کر دیں روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جاوے بلکہ بیشتر دوسری جانب سے ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا کہ اُسمیں ڈوب جاتا ہے اور خون اُسکی طرف پہونچتا ہے اور جس راہ کو بند کیا ہے اُس کی دوسری جانب سے خون اسمیں پہونچتا ہے اُسوقت دوہری بندش کرنی پڑے گی اور قبل از بندش اُس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جدہر اُس رگ کا مبدا ہے اور جہاں سے یہ رگ پیدا ہوئی ہے بعض مواضع میں مبدا اُسکا اسفل کی طرف ہوتا ہے جیسے عنق میں اور بعض میں اور بعض مقامات میں مبدا شریان کا اوپر کی طرف ہوتا ہے جیسے ران اور بازو میں جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جائے اُسوقت شد اور ربط کا استعمال کرنا چاہیے ایک تدبیر اُسکی یہ بھی ہے کہ موچنے وغیرہ سے رگ کو باہر نکالیں اگرچہ اُسکا نکالنا بدون چاک کرنے تھوڑے سے گوشت کے ممکن نہ ہو اور گوشت سے مراد وہ گوشت ہے جو محیط اسی رگ پر ہے اور اُس رگ کو چھپائے ہوئے ہے اُسکے بعد اُن ادویہ کو جن کا ذکر ہم کرتے ہیں استعمال کریں۔ اگر یہ رگ ضارب ہو یعنی مثل نبض کے چلتی ہو اور خوب اُس کی حرکت محسوس ہو مناسب ہے کہ خرقہ کتان سے اس کی بندش کریں اسیطرح اگر ضارب نہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اُسمیں سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہ ہوتا ہو اور جب تدبیر کرکے فراغت حاصل ہو بعد ازاں استعمال دواؤں کا کریں اور تین دن پٹی نہ کھولیں خواہ چار روز تک اور اس اثنا میں اگر دوائے مغرّی کو دیکھیں کہ خوب چسپاں ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پر اُسے ہرگز چھوڑنا مناسب نہیں ہے بلکہ اور زیادہ اہتمام کرنا ہے کہ گرد اسی قسم کی دوا لگائیں جو کسیقدر پہلے دوا کی خشکی بوجہ اپنے رطوبت سے کم کرے اور اگر دوا کے اوپر پٹی خواہ کپڑے اور کاغذ وغیرہ کے چھوڑانے سے وہ دوا بھی اُکھڑ جائے موضع دوا کو انگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کریں کہ خون کا اُچھل کر نکلنا رک جائے اور جسقدر دوا چھوٹ کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

الگ ہو گئی ہو باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چکی ہے اُسے جدا کر دین اور اُس جگہ پر اُس دوا کو دو گھڑی رکھ کر گرا دین اور دوسری دوا اُسکی جگہ پر بدل کر رکھیں اور بر وقت دوا چھوڑانے کے عضو مجروح کو ایسے طرح اُٹھائیں جیسا اُس کی نسبت مناسب ہو اور وہی شرط رہین جنکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اُسکا یہ ہے کہ زخم کا منھ سیدا رگ سے اونچا ہو مثلاً اگر نیچے کے اعضا مین ہو خواہ رحم مین ہو ایسا فرش بچھایا جائے کہ نیچے کے اعضا کو اونچا کر دے اور اوپر کے اعضا پست کر دے اور بار بار اسی شکل کے پیدا کرنے سے درد پیدا نہ ہو جب ایسا عنوان اُس کے بیٹھنے خواہ لیٹنے کا درست ہو جائے پھر تین روز تک مریض کو اسی انداز پر رہنے دو تا اینکہ خون بند ہو جائے گو وہ وغیرہ بھرے خواہ اور کوئی چیز زخم کے اندر داخل کرکے جو تدبیر ہو اُسی وقت جلیلی جبکہ شریان عظیم ہو اُس کی ترکیب یہ ہے کہ ریشم اسب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا بورا نا پر اکتان کا لیکر اُس پر ادویہ مغریہ اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکین اور فتیلہ یعنی بتی سی بنا کر شریان کے اندر داخل کرین اور اُسکے اوپر پٹی باندھین اور کبھی فقط ریشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت نہین رہتی لیکن بندش ایسی درست اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیئے کہ جبتک التحام پیدا نہو کھل نجائے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہو اُسکے خارج کرنے کی تدبیر طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پرنا جاتا ہے بتی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی گھستی جاتی ہے اور تحلیل ہوتی جاتی ہے اور دب دبکر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے۔ ردم بلا التحام یعنی زخم کا منھ بند کرنا اور اُسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اُسکی صورت یہ ہے کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے منھ پر رکھین اور اندر رگ کے داخل نکرین اُس کے اوپر گدی رکھکر باندھین خصوصاً اسفنج کی گدی اور پٹی [illegible] درست باندھین اور خوب لکھکر کہ احتمال کھلجانے اور ڈھیلے ہونے کا نہو۔ اور جذب کیواسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلی اور نادرست ہونی چاہیئے اسلیئے کہ پہلی بندش سے غرض یہ ہوتی ہے کہ زخم کا منھ بہم ملجائے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ اور کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت اپنے ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہے اور یہان پر یعنی جذب کے واسطے برعکس اسکے بندش چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سی گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ خفیف ہون اکثر اُن سے ضرر شدید یعنی جذب کا پیدا ہونا ہے اور منفعت مثل کی تحریک حس اور دم کی حاصل نہین ہوتی اور نہ خواہ بند کرنا اُس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جائے نہ اینکہ الم اور ایذا ہو ہے ہان اگر پہلی ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہین ہے کہ سختی سے بندش کرین بعد ازان تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائین۔ اکثر احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سئین اور دونون باڑھین یکجا کرکے اُسکے بعد پٹی وغیرہ باندھین اور بیشتر فقط دونون باڑھون کا ملا دینا اور ایسے رفادے اور پٹی وغیرہ جو زخم کے ملے رہنے کی حافظ ہون جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے بعد اسکے ایسی ادویہ کو تجویز کرنا چاہیئے جو معین ہون اگر کوئی رگ مثل اوداج کے پھٹ جائے واجب ہے کہ اُسے ابتدا مین ایک ہاتھ کی انگلیون سے بند کرا دو اور پٹی وغیرہ اُسپر دوسرے ہاتھ سے چڑھائین اور لگائین ردم بذریعہ علقہ کے کبھی بوجہ ہمواری علقہ یعنی نکلنے والی چیز کے جو منھ پر شگاف کے تنگی ہو اور ہر وقت اُس منھ کو بیٹھے رہنے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ بقدر رہتا ہے کہ آخر کار مین خون کو بستہ کر دیتا ہے اور فائدہ ردم کا پیدا ہوتا ہے خواہ کوئی شے زیادہ تر یہ پیدا کرے اور خون کو منجمد کر دے اسی مقام مین گوشت پیدا کرکے شگاف مین تنگی پیدا کرنیکا طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ سارا رگ کو عرض مین قطع کرین پس دونون طرف سمٹکر پہلی ہی مرتبہ بقدر تنگی پیدا کرین گی کہ اُسپر گوشت دوڑ جائے گا۔ اس طرف جدھر سے سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اسی مقام مین درست پڑے گی جو موضع لحمی ہو۔ اگر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کے کنارہ سے ہوتی ہے تاکہ ڈھلکا اسکا اندر کی طرف باستواری ہو بعد ازان اُسپر دوا لگائی جاتی ہے اکثر التحام مجرے کا بدون ام الدم کے ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

پپڑی پڑنے کی وجہ سے دشواری زخم کی نقطار رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کی وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہو لیکن اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہ ہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کاویہ کار مثل چونہ وغیرہ کے بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کے اقسام اور اقسام زرنیخ کے اور کون وغیرہ کے جو ضعیف العمل ہیں کہ ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑکتے ہیں اسیطرح زاج سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اکثر یہ دوائیں جو حرکت کر موضع ماؤف کی بندش کر دیتی ہیں پس خون بند ہو جاتا ہے مگر اسمیں خطرہ یہ ہے کہ اس تدبیر سے جو خشک ریشہ پیدا ہوتا ہے باسانی الگ ہو جاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ ادنی تفاوت سے کسی جسم کی پپڑی ادھڑ جاتی ہے بلکہ اندر کا خون جس وقت روانی پر آکر پپڑی کی مدافعت کرتا ہے فقط اسی خون کی روانی کے صدمہ سے یہ پپڑی الگ ہو جاتی ہے اور تھوڑے تھوڑے سبب سے بھی اس خشک ریشہ کا زوال ہو جاتا ہے اور اسکے گر جانے کے بعد پھر وہی دشواری پیدا ہوتی ہے اسواسطے اطباء نے تجویز کی ہے کہ آگ کے سینکنے سے جو پپڑی دائمی مطلوب ہو چاہیے کہ کسی لوہے سے سینکیں ۔ یہ جسکی گرمی بہت زیادہ ہو اس سے داغ دیکر سینکیں تاکہ خشک ریشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا ہو اور اوچھا اور کمزور نہ ہو اور یہ آسانی گر نہ سکے اور بہت دنوں میں گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اسپر نابت ہو گیا اسلئے کہ اگر داغ ضعیف لگانے میں اس سے جو خشک ریشہ پیدا ہوتا ہے اول تو ضعیف کہ ادنی سبب سے گر جاتا ہے اور بانیہمہ مادہ کثیر کو جذب کرتا ہے اور تسخین شدید پیدا کرتا ہے اور جو داغ بقوت لگاتے ہیں اسکا ورم اور خنہ بندی خشک ریشہ قوی سے ہوتی ہے اور شگاف کو زائل کر دیتی ہے اور اگر شگاف وسیع ہو اسکو چھوٹا کرتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے ۔ منجملہ داغ لگانے کی تدبیر سے ایک عمدہ اور معتدل تدبیر ہے کہ سپیدی بیضہ کی آہک ناں رسیدہ سے ملا کر پشم خرگوش وغیرہ اسمیں آلودہ کریں اور مقام شگاف پر رکھیں اور باندھ دیں اس تدبیر سے بہتر یہ ہے کہ زیرہ اور چونا پیسکر مقام شگافتہ پر رکھیں اور ان دونوں پر قلقطار بھی اضافہ کرتے ہیں مذاجات یعنی جملہ اقسام پھٹکری کے بھی ازین قبیل ہیں کہ ان میں قبض اور کی دونوں کی قوت ہے اور جونہ میں غلظ کی کی قوت ہے اور قبض کی قوت جونہ میں بہت کم اور معتدبہ نہیں ہے جو خشک ریشہ ایسی دوائے کاوی خواہ معض کی کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اس دوا میں قبض بھی ہو ایسا خشک ریشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور عمیق بھی ہوتا ہے کہ دے کے غلیظ کا عرق نچوڑا ہوا اور خود وہی غلیظ باوجود کی سہوت کے تفریہ کی بھی قوت رکھتا ہے سوراخ کی بند کرنے والی دوائیں جیسے جبسین مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صمغ اور کندر اور رمنانج الیضاً زبیب عنب اور منفدع یعنی مینڈک بھی اسی قبیل سے ہے جیسا کہ کہتے ہیں الیضاً کوکب ساموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے جو دوائیں بذریعہ تجفیف اور الحام کے حبس خون پیدا کرتی ہیں جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پسا ہو اور مازو ہمراہ روغن کے اسے جلائیں اور جب شعلہ دینا موقوف ہو جائے بجھا ڈالیں اسیطرح بردی سوختہ اور رمنانج اور صدا لحدید یعنی زنگ آہن اور گھوڑے کی لید اور گدھے کی لید دونوں جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیوں کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھو کر ان کا نمک جدا نہ کیا ہوا اسلئے کہ دھونے کے بعد یہ خاکستر از قسم مغری ادویہ کے ہو جاتی ہے اسیطرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب میں ڈبو دیا ہو اور ڈوبنے کے بعد اسے جلا ڈالیں اسی طرح بالوں کو جلا کر استعمال کرنا بیان ادویہ بسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم کرتی ہیں اور جالینوس نے انھیں ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ ان کے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کے بعد اور لوگوں نے انکا تجربہ کیا در حقیقت ان کا نفع زیادہ پایا ہے منجملہ ان ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہے قلقطار بیس جز و کندر سولہ جز و صبر علک البطم خشک و فلفل اور علک الیس ہر ایک آٹھ جز و زرنیخ چار جز ان سب کو پیسکر چھانیں اور بیس جز داخل کریں اور کل ادویہ سے زردر طیار کر کے فتیلہ پر چھڑک کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

استعمال کرین خواہ موضع نزف پر چھڑکین عجیب النفع ہو یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو ملاکر فتیلہ پر چھڑکین اور باستواری باندھین یا صبر اور کندر فقط ہمراہ پشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہو استعمال کرین۔ خواہ اسفنج کو جلاکر جیسا اوپر بیان ہوچکا ہو استعمال کرین اور خشت سوختہ سائیدہ اور جبس غلطی اور توتیا اور صبر جزء صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کرین یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے کرین۔ خواہ قلقطار بیس جزء اور کندر اور دقاق کندر آٹھ جزء اور تیتیج آٹھ جزء ہمین محرق آٹھ جزء خواہ قلقطار اور نحاس محرق اور قلقدیس اور پھٹکری بریان ہموزن استعمال کرین عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہو یہ ہو کہ صبر ایک جزء اُس بدن مین جو رطوبت کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزء صبر کا اُس شخص کیواسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور غبار کندر بدن خشک مین ایک جزء اور خود کندر چرب بدن مین ایک جزء اور انھین دونون پر اختصار کیا جائے خواہ اُن کے ہمراہ دم الاخوین اور انزروت بھی شریک کرین اور شب کو سپیدہ بیضہ مین گوندھکر پشم ارنب کے ہمراہ خواہ مواضع نزف پر بطور ذرور کے استعمال کرین

مقالہ تیسرا قروح کے بیان مین بیان عام قروح کا قرحہ جسے ہندی مین گھاؤ کہتے ہین خواہ زخم لگ جانے مین اُسکی پیدائش زخم سے ہوتی ہو اور پھوڑون کے پھوٹنے سے خواہ شبور اور پھنسیون کے پھوٹنے سے اسلئے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک ٹھہرے خواہ زیادہ بڑھ جائے اور اسمین ریم پیدا ہو اُسوقت اُسکا نام قرحہ رکھتے ہین ریم پڑنے کی وجہ بھی ہو کہ جو غذا اُس مقام تک پہونچتی ہو فاسد ہو جاتی ہو وجہ فساد کی یہ ہوتی ہو کہ عضو ماؤف ضعیف ہو جاتا ہو اور اُسکے ضعف کیوجہ سے جو غذا اُسما تک پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر انصاب غذا کے اُس کی طرف فضول اعضائے مجاورہ یعنی قریب کے منجذب ہوتی ہین اور متحلل ہو کر اُس عضو کی طرف آتے ہین خواہ علاج اُسکے تفرق تصال کا ایسے مرہمون سے کیا گیا ہو کہ ان مراہم نے عضو کو ڈھیلا اور بتلہ کر دیا ہے اور اُن مرہمون کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ قوت عضو ماؤف کی ضعیف ہوگئی ہو اسوجہ سے قرحہ پیدا ہوگیا ہو۔ ریم کی جو قسم رقیق ہو اُسکو صدید کہتے ہین اور جو قسم غلیظ ہو اُس کو وسخ کہتے ہین اور وسخ ایک چیز خاثر یعنی نرم مثل مدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بسواد ہوتی ہو یا مثل روئی کے ہوتی ہو۔ صدید کی پیدائش رقیق اخلاط سے ہوتی ہو اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدائش اخلاط غلیظہ سے ہوتی ہو۔ صدید کی زیادتی تولید خون سے ہو اور محتاج نبعض کا ہوتا ہو اور وسخ کو حاجت بطرف دوائے جالی کے ہوتی ہو۔ قروح کبھی ظاہر مین زیادہ اور بھرے ہوتے ہین اور اندر کی طرف زیادہ نہین غائر ہوتے ہین اور کبھی اندر تک گڑھا پڑ جاتا ہو جو قروح غائر ہوتے ہین اگر اُنکے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہو اُنکا نام ناصور ہو اور ناصور کی شکل یہ ہو کہ جیسے چھوٹی نل عضو کے اندر سما گئی ہو اور اگر اُن کے گرد کا گوشت سخت نہوا ہو اُسکا نام مجن اور کہف یعنی غار رکھا جاتا ہو اور بعض اطبا اسکا نام مجنا سواسطے رکھتے ہین کہ زیر جلد اُنکا نفوذ ہوگیا ہو اور جلد اُس سے جدا ہوگئی ہو اور کہف اسواسطے کہتے ہین کہ بدن کی ہڈی کے نیچے خواہ زیر لحم وہ قرحہ پھیلیدہ ہو گیا ہو اور اُس کی وسعت بڑھ گئی ہو اور بعض اطبانے کہا ہو کہ قرحہ واسع کو کہف کہتے ہین اور جو قرحہ تنگ اور عمیق ہو اُس کا نام ناصور ہے اور نام رکھنے مین کچھ نزاع نہین ہے جسوقت صلابت اور سختی گوشت وغیرہ کی قرحہ ظاہری مین ہو اُسکا نام قرحہ خرقیہ ہو ناصور بڑا وہ ہو جو نظر نہ آئے اور جسقدر حس سے دور ہو اور اُسی کو جو رکھتے ہین اتنا ہی زیادہ بُرا ہو۔ ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم ناصور کی ترچھی ہوتی ہو اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہے درد زیادہ پیدا کرتا ہو خصوصاً اگر جانب بغل ان ناصور کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

سلائی وغیرہ سے چھونے میں اُسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا کبھی جس عضو میں ایسا ناصور درد پیدا کرنے والا پڑتا ہی اُس عضو کے فعل میں دشواری پیدا ہوتی ہے اور اُسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہی جیسے اُس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک ہو پہنچا ہو یا کہ ہڈی میں پیدا ہوا ہو جب ناصور کسی باطن تک ہو پہنچا ہی اُس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہی ایسی ہی رطوبت ہوتی ہی یعنی رقیق اور لطیف مگر ہڈی اور رباط کے ناصور میں درد زیادہ نہیں ہوتا ہے جو رطوبت اُن ناصور سے نکلتی ہی کہ ہڈی تک ہو پہنچا ہی رقیق اور مائل بہ زردی ہوتی ہی اور جو ناصور ورید اور شریان تک ہو پہنچا ہی اکثر اُسکی رطوبت ردی ہوتی ہی اور کبھی جو ناصور ورید تک ہو پہنچا ہی اُس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہی اور جو ناصور شریان تک ہو پہنچا ہی اُس سے خون اشقر بطور نزف کے برآمد ہوتا ہی خواہ بطور نزف اور دوڑنے کے یعنی اچھلتا ہوا اور جو ناصور گوشت تک ہو پہنچتا ہے اُس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظ بالکدورت ادخام برآمد ہوتی ہی۔ کبھی ایک ناصور کے بہت منھ پیدا ہوتے ہیں اُسکے علاج میں دشواری زیادہ پیدا ہوتی ہی اور یہ نہیں دریافت ہوتا کہ یہ ایک ناصور ہی یا چند ناصور یکجا ہو گئے ہیں اور کسی منھ سے اُس ناصور کی رطوبت رنگین برآمد ہوتی ہی اسکی شناخت اسطرح کرنی چاہیئے کہ اگر ناصور واحد ہی سب سوراخون سے ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلیگی اور اگر چند ناصور مجتمع میں رطوبت بھی چند اقسام کی نکلے گی مترجم کہتا ہے۔ اگر ناصور مختلف سے رطوبت واحدہ نکلے اُسکا ذکر شیخ نے اسلئے ترک کیا کہ تدبیر واحد ان سب کیواسطے کافی ہی متن ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سُرخ اور کوئی ناصور اور رنگ کا ہوتا ہی۔ قروح کے بھی نام بہت سے ہیں بعض قرحہ میں درد ہوتا ہے اور بعض قرحہ میں درد مطلق نہیں ہوتا ہے کسی میں ورم ہوتا ہی اور کسی میں ورم نہیں ہوتا ہے کوئی قرحہ آلائش سے پاک ہوتا ہی اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرحہ کی وہی قسم ہی جو ڈھیلی اور بلبلی ہو اور اُسمیں خلط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت ردی نہ ہو بعضے قرحہ میں ورم ہوتا ہی اور بعض میں صدید اور بعض قرحہ متعفن ہوتا ہی اور ایسے قروح عفنہ کو بادجنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہیں ہی اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بھی نہایت مضر ہی جیسے ہمارے بلاد ہندوستان میں پوروا چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ میں خرابی پیدا ہوتی ہی اور جراحان کو کسقدر زحمت اسوقت عارض ہوتی ہے۔ بعض قروح متآکل ہوتے ہیں یعنی سڑ جاتے ہیں اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں سرد ہوں خواہ گرم ایسے نرم قروح میں جو بال اُن کے متصل ہوتے ہیں اُن کے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہی کبھی بعض قروح رشّاحہ ہوتے ہیں یعنی اُن سے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت ٹپکتی ہی اور اسقدر گرمی اس رطوبت میں ہوتی ہی کہ اُس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہی یہ قرحہ مہلک اور ردی ہی بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہی جو قرحہ متعفن ہی متآکل نہیں ہوتا اگرچہ دونون پھیلتے ہیں اور اس جگہ کو خراب کر دیتے ہیں اور کبھی کوئی قرحہ ایسا آکال ہوتا ہی کہ اپنے متصل اعضا کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہی اور عفونت اُسمیں نہیں ہوتی اور نہ گرمی اُس میں یقیناً ظاہر ہوتی ہی لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اُسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوتی ہی اور یہ جراحت اُس سے جدا نہیں ہوتی جالینوس مثل قروح نار فارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح متآکلہ نام رکھتا ہی اور قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہی اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کیواسطے ایک حال خاص ہی جسکا بیان کرینگے۔ جو قروح صلب و سخت ہوں اور بطرف سپیدی کے اُن کی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہوں اور اسیطرح اور جو قروح نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہوں اُن کی راحت ادویہ مسخنہ سے پیدا ہوتی ہی اور ایسے قروح جو

HAKEEM SHOUKAT ALI

مسخن اور حار بالفعل ہون اور اُن قروح کی رنگت سُرخ مائل ہو جاتی ہو اور دوا لگانے اور مرہم لگانے بارد سے انہین راحت پیدا ہوتی ہے۔ قروح ردیہ کے ہمراہ
اگر بدن کا رنگ بھی ردی ہو جائے مثلاً سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہو جائے تو فساد مزاج کبد اور فساد پر اُس خون کی دلیل ہوگا
جو قرحہ کی طرف آتا ہے اور اسیوجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہوگا۔ جن قروح کی جڑین باریک اور تیز ہون اور ان مین کھجلی بھی ہو وہ
فصل خریف مین پیدا ہوتے ہین اور جن کی جڑین چوڑی اور سپید رنگ اور کھجلی اُن مین کم ہو اُن کا مزاج سرد ہوتا ہے جو قروح بعد
امراض کے پیدا ہون وہ بھی ردی ہوتے ہین اسلیئے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف اُن قروح کے دفع کیا ہے جو قروح
اپنے گرد بالون کو پریشان کرین وہ بھی ردی ہین علامات موت سے کہ جو سریع ہونے والی ہو۔ اُن مین سے بعض اطبا نے یہ
علامت بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن مین اورام اور قروح خبیثہ ہون اور اُسوقت اُسکی عقل زائل ہو جائے فوراً مر جائیگا
قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو باقی ہو بدن مین خواہ کوئی تدبیر مفسد اُس بدن مین ہوئی ہو بعد اُسکے
جراحت پیدا ہوئی ہو۔ کبھی قروح خبیثہ تابع شور ردی کی ہوتی ہے ان مین کوئی قرحہ بہت جلد متقرح ہو جاتا ہے بعد بثر کے یعنی بعد پھنسی
خواہ دانے پڑنے کے۔ خباثت پر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور بدشواری اچھا ہونا باوجود
علاج مین خطا نہ ہونے یہ سب امور دلالت کرتے ہین افضل دلائل جو سلامت قرحہ پر دلیل ہون خواہ پھوڑے کے اچھے ہونے پر
دلالت کرین انجام کار مین مدہ پڑ جاتا ہے چاہے وہ مدہ بذریعہ استعمال دوائے منضج کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت نے خود بخود اسکو
پیدا کیا ہو اسلیئے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا بمقتضائے مجری طبعی کے ہے اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہین ہوتا ہے اور مدہ
کے ہمراہ بُری عوارض قروح ردیہ کے پیدا نہین ہوتی خصوصاً اگر مدہ محمودہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام ایسا نہ ہو کہ اسکا نضج تمام
ہو چکا ہو اور اُسمین بوئے بد نہ ہو اسلیئے کہ عفونت اُسمین نہین ہے اور کبھی کسیقدر بوئے بد بھی ہوتی ہے مگر بہت کم اسلیئے کہ مدہ
کی پیدائش حرارت غریزی کی معاونت سے ہوتی ہے اور حرارت غریبہ سے بھی پیدا ہوتا ہے اور اس امر کا بیان ہم نے اور
مقام پر کیا ہے جو قرحہ تشنج پیدا کرتا ہے اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ خیر دنیہ اور قرحہ متآکلہ وغیرہ ازین قبیل اور
قروح ہین کہ اُن مین مدہ پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ جسوقت قرحہ مین مدہ خواہ ورم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہے اور اب اسکی
نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا نہ کرنا چاہیئے اگرچہ وہ قرحہ ایسے اعضا مین ہو جہان کے قرحہ مین خوف تشنج وغیرہ
کا ہوتا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا۔ ہان باوجود ظہور ورم اور مدہ کے بھی تشنج کا خوف اُسوقت ہوتا ہے کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہو اور حد
اعتدال سے تجاوز کر جائے ایسا کہ تحمل بلحاظ عادت کے نہ ہو سکے اگر کسی قرحہ سے ورم دفعتہً غائب ہو جائے اور بوجہ قیح
نکلنے کے متحلل نہوا ہو اور یہی قرحہ خواہ ورم قریب اعضائے عصبیہ کے ہو جیسے پشت کے قروح کہ وہ قرب مین صلب اور نخاع کے
ہوتے ہین خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم مین پیدا ہوتے ہین یا مقدم رکبہ یعنی پرالون مین حادث ہوتے ہین کہ یہ قروح بھی عضلا
عصبیہ پر ہوتے ہین جو ان اعضا مین واقع ہے لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہے اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے
اور اگر قروح رگ دار اعضا مین واقع ہون اور اکثر یہ قروح مقدم تنور بدن مین ہوتی ہین ان قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہے
اگر نصف اسفل مین تنور بدن کے واقع ہون اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب اور تشنج کا خوف بعد فات الجنب کے خواہ نفث الدم
کا خوف دل استرخ ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف تنور بدن مین واقع ہون تشنج کے معنی ابتدائے کتاب سوم یعنی فن اول کتاب

HAKEEM SHOUKAT ALI

معالجات میں بخوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم میں اختلاط عقل کا بھی ہوتا ہے منجملہ علامات جیدہ قروح کے یہ ہے کہ ان کے گرد کے جو بال
منتشر اور پوشیدہ ہو گئے ہوں وہ بال اُگ آئیں بہت لائق اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہیں جنکا مزاج اچھا ہو اور جنمیں
رطوبت فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی ان ابدان میں موجود ہو اور جو بدن زیادہ رطوبتناک ہو خواہ اسمیں یبوست زیادہ ہو اُسکا قرحہ علاج
کو بدیر قبول کرتا ہے علاوہ یہ ہے کہ جس بدن میں رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکوں کے بدن اس میں قابلیت اثر پذیر ہونے علاج کی بہت کم ہے
بنسبت اُس بدن کے جسمیں یبوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی بھی خشک ہو اور اُسمیں خون پاکیزہ اور مرضی نہ ہو اور
باانہمہ وہ بدن ڈھیلا ہو اور اس جہت سے جو لوگ مرض استسقا میں مبتلا ہوں اُنکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے اور حاملہ کے قروح
بھی دیر میں اچھے ہوتے ہیں اسلیئے کہ اُن کے فضول بوجہ بند ہونے خون حیض کے محتبس اور رُکے ہوتے ہیں اور مشایخ کے قروح بھی اسی وجہ
سے اور نیز بوجہ قلت خون جید کے اچھے نہیں ہوتے اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قرحہ اچھا اور درست ہو کر پھر اُسمیں کسیقدر نقصان یا کوئی
آفت پیدا ہو جاتی ہے اسلیئے کہ اسمیں جو نئے گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب تمام ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہیں ہے ہو تو ضرور ہے
کہ جو تہ مال نیا پیدا ہوتا ہے اُسمیں دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہو جائے کبھی نواصیر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ اچھی ہو گئی اور ایک خشکی سی
پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک مساک اور نرمی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے اور نفس کو طبیب معالج کے ایک قناعت سے پیدا ہوتی
ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب صحیح اور درست ہو گیا اسلیئے کہ اسوقت اُس نواصیر کی حالت بالکل ایسی ہوتی ہے جیسے مشابہ صحیحہ ہو جیسا ہم آیندہ
اُس حالت کو بیان کرینگے لیکن بعد پیدا ہونے اس حالت کے یکبارگی تھوڑی سی حرکت کے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے ہلنے
سے یا فقط کھانسی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ پہونچنے سے خواہ بری طرح بیٹھنے سے پھر اس نواصیر کا حال دگرگون ہوتا ہے
اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت عود کرتی ہے جو قبل گمان صحت کے تھی یا اس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے جس قروح میں گوشت پیدا
ہوتا ہے کبھی امداد حاجت پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہیں پیدا ہوتا ہے اور شاید جن قروح میں گوشت زائد پیدا ہوتا ہے وہی قروح ہیں کہ بدون
تنقیہ کے استعمال ادویہ مدملہ کا انمیں کیا جائے اور جن قروح میں گوشت زائد پیدا نہیں ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہیں کہ اُن کا تنقیہ کر کے استعمال مدملات کا کیا جائے جب کسی قرحہ کے
بقا کا زمانہ دراز ہو جائے [illegible] عضو کے بہت [illegible] عضو متقرح کا [illegible] ہو گیا ہو یعنی قرحہ گہرا زیادہ ہوا
ہو اور طول و عرض میں زیادہ نہ ہوا ہو اس کے اندمال کی اُمید البتہ ہو سکتی ہے خصوصاً یہ نااُمیدی بنسبت اندمال قروح کے اسوقت زیادہ ہوتی
کہ قرحہ زیادہ کہنہ ہو جائے اور سال بھر تک قائم رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے تا اینکہ وہ قرحہ مجوف ہو یعنی اُسمیں ناصور پڑنے لگے ہوں
اور جو قرحہ قدیم ہو جاتا ہے ضرور اسکی بندگی اس ہڈی سے تجاوز کر جاتی ہے جو گردا گرد اُس قرحہ کے ہے قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ان
اگر ایسے قروح سوداویہ میں جسقدر شئے فاسد مجتمع ہے سب کی سب نکال ڈالی جائے اور جو فساد انکا گوشت تک پہونچا ہے وہ بھی دور کر ڈالا
جائے اور گوشت اور ہڈی دونوں صحیح اور آفت سے بچی ہوئی ہوں تو اسوقت اُن کے صحت کی اُمید ہو سکتی ہے جو اسباب ہیں کہ اُن کے
عروض سے قروح میں فساد پیدا ہوتا ہے انھیں اسباب میں سے ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے بُرا ہونا اُس خون کا جو اس عضو کی طرف
بطور غذا کے آتا ہے برائی اس خون کی یا کیفیت میں ہو یا کمیت و مقدار میں خون کی ردائت بسبب خراب ہونے مزاج کبد کے ہے اور اسوقت
خون کا رنگ سپیدی مائل بر صاصی خواہ زردی مائل ہوتا ہے خواہ ردائت کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج طحال کے ہوتی ہے اسوقت
رنگ خون کا سیاہی مائل یا کہیں سپید اور کہیں سیاہ ہوتا ہے یعنی نقطہ ہائے سپید اور سیاہ قطرات خون میں نمودار ہوتے ہیں اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسے وقت میں خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہو۔ اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت بن نہیں سکتا ہے اور اُسکا استحالہ بطرف لحم کے نہیں ہو سکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا ضرر بھی اُس سے پیدا ہوتا ہے کہ اُسکی وجہ سے چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو کیونکہ خون کی رعایت یہ ہو کہ مقدار محتاج الیہ سے کم ہو یا زیادہ ہو۔ کم ہونے میں یہ نقصان ہو گا کہ وہ چیز پیدا نہ ہو گی جس سے قرحہ میں گوشت پیدا ہو اور قرحہ بقدر صاف اور پاک ہو گیا کہ تمام زوفت مناسب کے ایسی پپڑی پڑے گی اُس سے سنگاری حاصل ہو گی اور جب تک کہ لحم پورا ابھر نہ جائے یہ خشک لیشہ ٹھہر نہ سکیگا بلکہ اُکھڑ جایگا اور یہ ضرر سوقت پیدا ہو گا جب اُن میں مواد ردی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اُسمیں بہ قلت پیدا ہوتا ہو تیسرا سبب موجب فساد قروح وہ تحرف ہو یعنی قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ میں عارض ہو۔ چوتھا سبب ان رگوں کا اتساع اور پھیلا ہونا جو اُسمیں واقع ہیں اور منتشر ہونا اُن ہڈیوں کا ہو جو متصل قرحہ کے واقع ہیں خواہ فساد قروح کا بطور پر کہ انکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو یا زردی مائل ہو جائے خواہ کوئی عضو جو قریب اُس قرحہ کے ہو اُسکا مزاج فاسد ہو ایسے قروح جن کا علاج دشوار ہو اور اُن کی صحت میں دشواری ہوتی ہو جیسے قروح مستدیرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہو چکے اگر لڑکوں کے بدن میں پیدا ہوں قاتل ہوتے ہیں اسلیئے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت الم کے نہیں ہوتے اور نہ علاج دشوار کا تحمل کر سکتے ہیں ورنہ صعوبت قروح کی اُن سے برداشت ہو سکتی ہو قانون علاج قروح کا پہلے یہ جاننا چاہیئے کہ جمیع قروح تجفیف کے محتاج ہیں سوائے اُس قرحہ کے جو رض عضلہ سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب ہوتا ہو اور باوجودیکہ قروح اولاً محتاج تجفیف کے اکثر احوال میں ہوتے ہیں پھر بھی کبھی اور احوال کی طرف بھی اُن کو حاجت ہوتی ہو جیسے تنقیہ خواہ جلاب ورا ان احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہو جو قروح کو لاحق اور عارض ہو جائے اور بیرونی عوارض کی وجہ یہ اسباب پیدا ہوتے ہیں نفس قرحہ کچھ ان احوال کا محتاج نہیں ہوتا ہو جسقدر قرحہ بڑا اور گہرا ہو گا حاجت تجفیف کی اُس میں زیادہ ہو گی اور اُسکے اجزائے منتشر کا جمع کرنا زیادہ درکار ہو گا اور پورا اجفاف اور نہایت درجہ پر تجفیف دوا میں ہو گی اکثر اوقات خیاطت اور ٹانکے لگانے کی بھی ضرورت ہوتی ہو مگر مقدار حاجت کا لحاظ کر کے مبالغہ تجفیف و جمع اجزا کی تدبیر میں کوشش کرنا چاہیئے اور اُنھیں قواعد کی رعایت جو باب جراحات میں بیان ہو چکے ہیں یہاں بھی کرنی چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج میں کبھی محتاج ادویہ سیالہ نافذہ کے ہوتے ہیں جو بذریعہ نے خواہ پچکاری کے پہونچائی جاتی ہیں اور وہ غواص بھی ہوں ایسے وقت میں ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیروطی کے ہونا ضرور ہو پھر چاہیئے کہ باطن میں وہ دوائیں مجفف کامل ہوں یعنی از خشکی کا پیدا کریں خصوصاً جو دوا قروح ناصوریہ کے علاج میں مستعمل ہوں اُن کے یبوست کی قوت رطوبت جرم پر زیادہ غالب ہونی چاہیئے کبھی ان قروح کی دوا میں حاجت آمیزش ایسی چیز کی ہوتی ہو جو کسی دوسرے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہو تاکہ رطوبت لزج اور الصاق پیدا کریں اس کا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ قروح محتاج پٹی اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہیں اول چرک کو بہاتا ہو اور روان کرتا ہو لہذا واجب ہو کہ استواری بندش کی انتہا اور طرف اندرون قرحہ کے بسختی ہو اور منہ کے قریب کی بندش ڈھیلی ہو تاکہ نچوڑنا اور فشردہ ہونا چرک کا آسان ہو دوسرا سبب اُن کی بندش کا یہ ہو کہ دوا مستعمل کرنے اور الگ ہونے سے محفوظ رہے اور جو قوت التحام اور گوشت پیدا کرنے کی دوا میں ہو بوجہ التزام عمل کے اُسمیں کسیطرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج استواری بندش کا نہیں ہو تیسرا فائدہ بندش سے ملحوظ ہوتا ہو کہ قرحہ کے دونوں سرے آپس میں مل کر ملتحم ہو جائیں اس فائدہ کیوجہ سے لازم ہو کہ دونوں پارچوں کے پاس بندش ڈھیلی نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونوں سرے بخوبی ملجائیں اور بہت اچھی طرح سے اتصال پیدا رہے مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہیں ہو کہ اسکی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور ورم عارض ہو۔ معالج کو واجب ہو کہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہ ہونے پائے اور جو چیزیں مانع ورم ہیں اُن سے طبیعت کی اعانت کرتا رہے اسلئے کہ جب تک ورم ہے تا زوال ورم قرحہ کا علاج نہیں ممکن ہے پھر اگر ادویہ مانع ورم کا استعمال ممکن نہ ہو اور ورم ظاہر ہو جائے اسوقت علاج خاص ورم کا کرنا چاہیئے مگر رعایت قرحہ کی بھی چلی جائے تا اینکہ علاج سے ورم کے فراغ ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیئے اسیطرح اگر قرحہ کے گرد و پیش کی چیزیں فاسد ہو جائیں مثلاً سبز ہو جائیں خواہ سیاہ ہو جائیں اُسکا علاج بذریعہ پچھنے کے کرنا چاہیئے اور خون فاسد کو نکال ڈالنا ضرور ہے بعد ازاں اسفنج خشک کو اُس پر چسپاں کریں اس کے بعد ادویہ منبتہ کو استعمال کریں۔ جب قرحہ خالی ہو یا قرحہ سادج بلا مادہ ہو پہلے تامل کرنا چاہیئے کہ بدن سے کوئی شے بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہے یا نہیں کرتی ہے بلکہ جو طریقہ قرحہ کے کرنے کا تھا اب اُسکا انصباب برطرف ہو گیا ہے اگر اُسکا انصباب موقوف ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیئے اور اگر ابھی انصباب کسی رطوبت وغیرہ کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہے پہلے اُس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے اسلئے کہ تنقیہ ایسے وقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہے اگر قروح کے اندر کوئی چیز ہڈی کی خواہ ٹکڑے چھلی وغیرہ کے ہوں خواہ اور کچھ پڑ گیا ہو اُسکے نکالنے میں عجلت نہ کرنی چاہیئے ہاں وہ تدبیر کرنی چاہیئے جو باب عظام میں بیان ہو چکی ہے پہلی جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ یہی ہے کہ اسمیں قیح پیدا ہو جائے بذریعہ استعمال دوا کے پھر اس قیح کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا چاہیئے بعد ازاں نبات لحم کی تدبیر اور اندمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک صاف ہو جائے و اعوجاج یعنی کجی اور ناہمواری اسمیں نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اسکا اندمال کافی ہے اگر ایسی صورت میں کہ اس میں ریم وغیرہ نہ ہو اور جو قرحہ چرک آلودہ ہو دوائے جالی اور لاذع کا استعمال اس میں ضرور ہے اور پہلے جو علاج اُسکا کیا جائے لاذع کا محتاج ہوگا اسلئے کہ حس اُسکا ادراک بخوبی نہیں کر سکتی ہے پھر رفتہ رفتہ لذع میں کمی کرنی چاہیئے جوں جوں حس ادراک کرے تا اینکہ جب نبات لحم کی دوا کی نوبت پہونچے ایسی دوا مستعمل ہو جس میں کسیقدر لذع ہو اور ہر وقت اُسکا استعمال ہو اور خیال اور اہتمام اُسکا ضرور ہے خصوصاً اگر قرحہ میں حرارت خواہ التہاب ہو کہ درد پیدا ہو گیا ہے تو جو جو اسباب کہ سوا التہاب و درد کے ہیں اُنکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہیں جنکو ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کو جداگانہ ذکر کیا کہ وہ سب قرحہ کو مائل بہ رداءت کرتے ہیں اسلئے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن نہ ہوگا اور کارگر نہ ہوگا اکثر جو چیز مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہے وہی اصلاح قرحہ کی بھی کر دیتی ہے اور اکثر جب قرحہ مترہل اور ڈھیلا ہوتا ہے اسپر گوشت ردی پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سرخی اور باعفونت ہوتا ہے اسکا علاج ادویہ مبردہ کمہ سے جو گرد قرحہ کے ہو کرنا چاہیئے جیسے آب برگ مکو گل رمنی اور سرکہ اور طلائے صندل خواہ وہ طلا جس میں کافور کی شرکت ہو اور برف سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا چاہیئے کہ قرحہ مندمل ہو جائے اور چھوٹا ہوتا رہے جو قروح ایسے ہوں کہ اُن میں درد شدید ہو اُسکے علاج میں پہلے استعمال ادویہ تسکین درد میں کرنا ضرور ہے اور درد کی تسکین اُنھیں ادویہ سے کرنی چاہیئے جنکو کئی بار ہم بیان کر چکے ہیں اگرچہ وہ ادویہ بعض قروح کی اصلاح کی ضد بھی ہوں اسلئے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہ ہونگے اور جب درد میں سکون پیدا ہو جائے گا تدارک اُس ضرر کا بھی کرینگے جو اُن ادویہ مسکنہ کے استعمال سے پیدا ہوا ہو چرک آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہیں بعض ہی قروح ہیں جنمیں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور بہا کرتی ہے اور بکثرت سیلان رطوبت کا اُن میں رہتا ہے کبھی شہد کے ذریعہ سے ایسے قروح کی صفائی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی ذرورات کے استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے جبتک قروح چرک سے پاک نہ ہو جائیں کوئی دوا اُن کی خاص جرم تک پہونچ نہ سکے گی خصوصاً جو ادویہ بطور ذرور کے مستعمل ہوتی ہیں کہ اُن کی رسائی بہت دشوار ہے لہذا واجب ہے کہ پہلے تنقیہ اور صفائی اُنکی

HAKEEM SHOUKAT ALI

گرل جائے پھر نبات لحم یعنی گوشت اُگانے کی دوا کا استعمال کیا جائے جو دوا منقی ہو یعنی رطوبت کو پاک کرتی ہو اُسمین جلا زیادہ ہوتی ہو اور جو دوا گوشت پیدا
کرتی ہے بالضرور اُسمین جلا بہت کم ہوتی ہو اور کبھی گوشت خراب ورد بھی پیدا کرتی ہو لہذا واجب ہو کہ کھانے کی دوا جاوا اور تیز اختیار کیجائے
اور طلا کی راہ اخراج بدن مین مبردات دو ہرین کو اختیار کرین پھر طلا کرکہ خفیف مہیرین سے بچیں بعض خشک سفیدہ مرمری کرم جلے ہوئے ہین بعدازان علاج مناسب کرین یہی طریقہ ہمارے نزدیک
علاج کا بھی ہے اسلیئے کہ ہم خفیہ علاج پہلے اُسکے صاف کرنیکی ہوتی ہے اور بعدازان علاج خاص کو اختیار کرتے ہین ایک ہی دوا بہ نسبت بعض ابدان کے منبت لحم ہوتی ہو اور بہ نسبت
دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور بہ نسبت تیسرے بدن کے وہی دوا نہ جالی ہوتی ہو
اور نہ منبت لحم اسواسطے دوا کی قوت کا توڑنا خواہ زیادہ کرنا اور بڑھانا خواہ اُسکا وزن کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کے ذریعہ سے اُس کی قوت کم
و بیش کیجائے خواہ کسی دوا کی مقدار گھٹائین خواہ اُسپر کوئی دوا زیادہ کرین کہ اُسمین تخفیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت بھی دوا
اکال ہو جائے یہان تک کہ اُسکا وزن کم ہو جائے خواہ اُس کی دہنیت زیادہ ہو جائے خواہ اور بعض ادویہ قابضہ کا اسی دوا پر اضافہ
کرین زیادہ تر لائق دھلے قوی کی وہی قروح ہین جنکا اندمال متعسر ہو واجب ہو کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دین بعد ازان اسکو چھوڑ
ڈالین اسلیئے کہ اب اگرچہ دوا پھر استعمال کیجیئے کچھ اثر نہ کریگی روغن کو قرحہ سے متصل کرین اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہو
روغن بیدانجیر اور روغن آس اور روغن مصطگی کو اختیار کرین اگر قرحہ مین اور کسی طرح کی خرابی نہو لازم ہو کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہو اور اُسمین
قرحہ پڑگیا ہو برفق اور نرمی علاج اُسکا کرنا چاہیئے اور دوا لے قوی ہو اُس کو ایذا نہ پہونچائین اور جس عضو کی حس بلید ہو اُس کے ساتھ
علاج واجب ہو درگذر نہ کرنا چاہیئے جو قرحہ کسی عضو باطنی مین پڑے خواہ کسی عضو شریف مین واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ بعید پیدا ہو خواہ وہ عضو
کثیر المنفعت ہو یا کہ قبول لعابات کو جلد کرتا ہو یہ سب قسمین عضو کی باب الحس کے علم مین داخل ہین اور اُن کے اضداد کا حکم بلید الحس مین داخل
ہے خواہ صحت اُسکی ہو یا وہ وجہ سے قروح باطنی تحمل دوا لے سخت کے نہین ہوتے ہین جیسے زنگار وغیرہ خصوصاً جو دوائین زیادہ جذب ہو جاتی ہین
اور بدن کے اندر دُور جاتی ہین اور یہ قروح باطنہ مشروبات ادویہ کے زیادہ محتاج ہین جیسے کتیرا اور صمغ عربی خواہ وہ دوائین جو اندمال قروح زیادہ ہوتی
ہین خواہ جن کی خاصیت درمیانی ہو صواب علاج مین یہ ہو کہ اعضائے متقرح ساکن ہین اور حرکت نہ ہونے پائے اور حرکت نہ دیئے جائین
اگر پہلے زمانہ مین حرکت ملائم اور خفیف دیجائے اُسکی مضرت بہت کم ہو بہ نسبت اسکے کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل اُن سے کرایا جائے خصوصاً
اُس بدن مین جن کے اخلاط ردی ہون واجب ہو کہ علاج قروح مین اسکا خیال رہے کہ قریب کے اعضا مین التحام پیدا نہ ہو جائے جیسے لصق جو ایک
قسم کے فزونی زائد درمیان آنکھ اور پلک کے پیدا ہو جاتی ہو خواہ دو انگلیون کے مابین جو گوشت یا کھال پیدا ہو کر انگلیون کو متصل کر دیتی ہو کچھ
یعنی خار کا قرحہ اور جو قرحہ بطرف ناصور کے زیادہ تر تحلیل ہوتا ہو اور جو قروح شرائین اور اوردہ سے تجاوز کرگئے ہین یا اُن کی قربت سے قریب گوشت
نرم وغیرہ مین ورم پیدا ہوتا ہو جیسے کنج ران مین ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہو اور بہی گوشت بھی جیسے خارش کا اثر ران تک پہنچ جاتا ہو اور بعینہ
یہی علت اُسکی موجب ہو نیز خصوصاً اگر بدن مین رداوت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کیونکہ اُسوقت وہ مین جلد بھرتی ہو اور نوبت قرحہ کی پہونچتی ہو
لہذا واجب ہو کہ علاج بدن کا بذریعہ تنقیہ کے کرین اور جو تدبیر اپنے مقام خاص مین مذکور ہو چکی ہو اُسکو استعمال کرین اور جب تک ورم کا تنقیہ
نہ ہوگا اُسکے علاج کی اُمید نہین ہو سکتی ہو اور علاج مین اُسکی بھی حاجت ہو کہ بالبلغمون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہین اگر
تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو اور تنقیہ کرتے وقت بھی ایسی تدبیر کرین کہ ایذا قرحہ کو نہ پہونچنے پائے ایک وصیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہے وہ یہ ہو کہ
جس عضو پر علاج قرحہ کا کیا جاتا ہو [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسطرح سے کرتے ہیں کہ جس غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اُسکے ضد کا ظاہر ہو مثلاً اگر بغرض تجفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہو افزونی مادہ کی اور رطوبت زیادہ ہوتی جائے خواہ کوئی اور فساد سوائے ان دو فساد مذکورہ کے پیدا ہو لہذا واجب ہو کہ اس دوا کی قوت بڑھائی جائے یا مخالفت اس دوا کی اور وجہ سے ہو مثلاً اس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہو اسکی جہت سے حرارت اور التہاب پیدا ہو جائے اُسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کیجائے اور اُسکے التہاب کو فوراً بجھا دینا چاہیئے کسی مرہم مبرد کے ذریعہ سے خواہ اُس دوائے ناموافق کے استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کبودت کے مائل ہو جاتا ہو اسوقت معلوم ہوگا کہ دوا قرحہ میں تبرید پیدا کرتی ہو اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخین پیدا نہیں ہوتی پس لازم ہو کہ اُسکی تسخین کی قوت زیادہ کیجائے خواہ وہ دوائے ناموافق ترہل اور ڈھیلا پن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اُسوقت واجب ہوگا کہ اُس کی قوت قابضہ زیادہ کیجائے جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اسکا تدارک ایسی دوا سے کریں جو مرہم اُسکر کریں گے خواہ دوائے ناموافق قرحہ میں اکل پیدا کرتی ہو اور عمق اس قرحہ کا زیادہ کرتی ہو جیسے آئندہ سطور میں اسکا ذکر آتا ہو لازم ہو کہ ایسی دوا کی قوت جلاء توڑ ڈالی جائے ۔ اکثر دوا اسوجہ سے ناموافق ہوتی ہو کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص میں حد افراط کو پہونچا ہوا ہو اسوقت لازم ہوتا ہو کہ جو دوا استعمال میں ہو اس کیفیت کی ضد مقابل ہو تاکہ مزاج اسکا معتدل ہوجائے اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو علاج قروح صدیدیہ کا بذریعہ محتاج استعمال ادویہ مجففہ کے ہوتے ہیں کہ صدید سے قرحہ پاک ہو جائے اُسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ منبتہ لحم کا کرنا چاہیئے اگر یہ قروح ڈھیلے ہوں اور گوشت لگانیوالی دوا کا استعمال کیا جائے زیادہ زخم فاسد ہو جائیگا اور عفونت بڑھ جائیگی اس لیے کہ اجسام ان قروح کے ضعیف ہوتے ہیں بلکہ واجب ہو کہ پہلے اُن کی تجفیف کرلی جائے تاکہ اندر کی سختی پیدا ہو اسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنیوالی لگائی جائے اگر ایسی دوا کا استعمال ہو اور رطوبت قرحہ کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جائے اُسوقت یہ بات ہوگی کہ اس دوا میں اتنی قوت نہیں ہے کہ اُس بدن میں جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اسکی قوت مجففہ زیادہ کرنی چاہیئے اور معتدل سی جلا کی قوت بھی اسمیں بڑھانی چاہیئے مثلاً شہد کی آمیزش کرکے ادویہ قابضہ جیسے گلنار اور پھٹکری وغیرہ اور شرکت دہن کی بہت کرنی چاہیئے اور اگر کوئی مغز میں پیپ نہ ہو [illegible] تجفیف کی ہوتی ہو اسطرح [illegible] خشکی از حد کو پہنچی ہو اور تجفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیئے وعلاوہ قبض کی قوت میں کمی کرنی لازم ہو [illegible] چاہیئے خواہ [illegible] غلط اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا اُسی کے مثل اثر پیدا کرنیوالی دوا بار بار استعمال نہ کرنا چاہیئے مثلاً دوا میں قدر حاجت سے زیادہ جلاء ہو اور اگر ہوگی عضو متقرح کو کھا جائے گی اور اسکی لحمیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کرے گی جو مثل اس صدید کے ہو جو قرحہ میں پیدا ہو رہا ہو اور باوجود [illegible] اس ضرر کے پھر معالج قوت جلاء کی بڑھاتا جائے یہ بھی غلطی مراد ہو کہ جو ابھی مذکور ہوئی ۔ اور اس کیفیت کی دوا قرحہ کو زیادہ گہرا اور نرم گرم اور مشابہ ورم اور مشابہ پھٹے ہوئے خواہ ترچھے منہ کی کر دیتی ہے اور علیل کو اس دوا کے استعمال سے ایک لذع ظاہر محسوس ہوتی ہو یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہیں اُن میں سے بعض ادویہ میں تبرید زیادہ ہوتی ہو جیسے بنگ دہ نہیوں اور بیخ لفاح اور بعض ایسی دوا ان میں تسخین زیادہ ہوتی ہو جیسے زرنباد بیخ اور زنبیل پس معالج کو لازم ہو کہ ایک قسم کی اعانت دوسری قسم سے کرے اور بحسب مقابلہ مزاج جزوی مرض اور دوا کی قوت مرکب کرے ۔ جو دوائیں صدید خواہ ریم کا تنقیہ کرتی ہیں یہی دوائیں ہیں جو خشکی پیدا کرسکیں جیسے پھٹکری اور مازو اور پوست انار اور قشار کندر اور مردا سنگ اور جو خواہ سویق جو اور شقائق نعمان اور برگ درخت شجرۃ البعوض یعنی دردار اور برگ جوز تازہ خواہ جوز تازہ کا ضماد کریں کہ مسلم جوز کو سیکر لگائیں خواہ اُسے شراب میں جوش دیکر استعمال کریں بہت مفید ہوگا اور رطوبات کو خشک کریگا بدون کسیقدر ایذا کے مرہم جید مرداسنگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ زیت کے صاف کریں تاکہ سپید ہوجائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعد اس کے مــــر اور زنجبیل اور ہلدی اور مازو اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور قلیمیائے نقرہ سب کو ہم وزن لیکر خوب کوٹین اور باریک پیسکر ہر دوا کے چھٹے حصہ برابر مرداسنگ کو ملا کر سب کو استعمال کرین ان ادویہ جو قرابادین مین ذکر کیے ہین اُن کا استعمال کرنا چاہیے اگر مرہم وغیرہ دھونے کی حاجت سیال چیزون سے ہوتی ہو چنانچہ اُسکا بیان قروح غائرہ کے علاج مین ہم کرینگے منجملہ ان سیال اور روان چیزون کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی جرک کو دھوڈالتا ہو اور ردع اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہو یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہین بروقت ورم کے مضر ہوتے ہین اگر ناگرموتھ کو پانی مین پکا کر جرک کے دھونے مین استعمال کرین تجفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے جوشاندہ ہلیلہ بلیلہ آملہ کا اور جوشاندہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہو **علاج قروح وسخہ کا** وسخ کے معنی اوپر مذکور ہو چکے ایسے قروح کے علاج مین ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتداء علاج کی ایسی دوا سے کرین جو قوی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ پیدا کرے جس طرح قانون عام مین ہم نے بیان کیا ہو بعد ازان رفتہ رفتہ قوت گھٹانی چاہیے مثلاً شیطرج ہندی اور زرزاوند ہمراہ شہد کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً علک البطم اور اُسکے مثل روغن گل خواہ روغن گاؤ ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ اور گیاہ جاوشیر مرکبات سے مرہم ہندی اور سبز رنگ مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہون یا اسمین اشق وغیرہ داخل کیا جائے اور مراہم قیسوطی اور جو مرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم نمک اور قرص سودا اور قرص اخضر یعنی سبز جسکا نام قرص جالس مشہور ہو خفیف ادویہ مین کراکیت دوا ہو دردی زیت اور شہد اور پھٹکری برابر ہموزن لیکر استعمال کرین خواہ سپیدہ اور جعدہ یعنی عنبر بید ہموزن اور جب وسخ زیادہ ہٹنے لگے سوقت فراسیون ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہو منجملہ ادویہ جیدہ کے زیتون ملح یعنی نمک ملا ہوا اسی ترکیب خاص سے جیّد دوا ہو مغروہ مین مذکور کہ مفید کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے دوائے سیال کی پڑتی ہے جو وسخ کو دھوڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائین بروقت ورم قرحہ کے مضر ہین **علاج قروح غائرہ اور کہوف اور حجابی کا** قروح غائرہ سے مراد گہرے قروح اور کہوف یعنی غار کے ہو اور حجابی یعنی جو زخم جو نظر نہ آئے یہ تینون اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہین اور گوشت کا بھرنا بدون زیادتی غذا کے ممکن نہین ہو اور بدون زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہو اور اُس کے بعد احتیاج اُن دوائون کی ہوتی ہو جن مین تجفیف زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کرین اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور جرک وغیرہ رک نہ جائے بلکہ بدستور جاری ہے اگر ایسا مقام کسبب تعلق بہم پہونچے اور قرحہ کی جڑ عضو کے اوپر کی طرف ہو اور منہ قرحہ کا نیچے کی جانب مین ہو یہی مطلوب ہے اور اگر اسکے برعکس واقع ہوا ہو اور مریض کو تبدیل وضع بہ تکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو جائے جب بھی یہی فائدہ حاصل ہوگا گو اُٹھانا اور ٹھلانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہ ہو سوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اسکی جڑ تک چاک کرین اور چاک پورا کرین تا کہ کہف یا غار جسقدر ہیا باقی نہ رہجائے کہ اس کی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اور مجری جرک اور ریم کا دوسرا پیدا کرین تا کہ کہف یا جو منہ اُسکا پہلے سے ہو اُسکے علاوہ دوسرا منہ پیدا کرین لیکن جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید منہ کے پیدا کرتے وقت حال مین عضو کے تامل کرین کہ ایسے منہ پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہین ہوتا ہو جب منہ بنا چکین قرحہ کی بندش پٹی وغیرہ سے اسطرح پر کرین کہ منہ کی طرف سے شروع کرین اور جڑ کی طرف ہو نہین یعنی وہ مقام جو نیا کھولا ہو اور پہلے صورت کے قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہو یعنی جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہین ہو اسکی بندش جڑ کی طرف سے شروع کرکے منہ تک باندھی جائین اور زیادہ استواری بندش کی دونون صورتون مین اوپر کی طرف درکار ہو اور اتنے زور سے بھی نہ باندھین کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جائے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا منہ نکالنا ممکن نہو ہر وقت قرحہ کا ریم وغیرہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

دھو یا کریں اور وہ فتیلہ جو منبت لحم ہیں اُن کو اندر داخل کیا کریں اور جو فتیلہ با وجود قوت انبات کے چرک وغیرہ بھی پاک کر دیتے ہیں اُن کا
اُنکا استعمال کرتے رہیں تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے اُن کی قوت انبات باطل نہ ہو جائے اس لیئے کہ دونوں قوتوں کا اجتماع
اُن کی قوت کو روکے رہیگا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور
قنطوریون اگر قرحہ میں بھر دی جائے عجیب النفع ہے اگر اسکے بعد سوقوطون بعد اسکے ایرسا اسکے بعد آرد کرسنہ اگر حجابی کا تنقیہ کامل اور
اچھی طرح دفعیہ چرک وغیرہ نہ کیا جائے کبھی اُن کے جلد میں التصاق پیدا نہیں ہوتا لیکن اتنا ہو سکتا ہے کہ جلد میں خشکی پیدا کرکے اس حالت
پر کردیں کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہو جائے لہذا سے قروح اور جو رزخم اور کہوف کا تنقیہ کامل دواؤں سے نہیں ہو سکتا
ہے اور نہ اُن میں گوشت پیدا ہو سکتا ہے اگر چیزوں کے ذریعہ پچکاری سے بجرہ میں بھر کر دھویا کریں خواہ اُن میں ہر وقت فتیلہ اور بتی رکھی رہے خصوصاً اگر
اُن کی شکل ایسی نہ ہو کہ فقط اُن کے اونچا کرنے سے اُن کی چرک اور ریم وغیرہ نکل جائے خواہ نچوڑنے سے وہ ریم چرک نچوڑ جائے
خواہ دھونے کی وجہ سے اُن میں صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اُن میں شراب ملائیں خاکستر کا پانی بھی قوت سے چرک کو دھوتا
ہے مگر جو زخم چرک بہت کم رکھتا ہو وہ متحمل اُسکا نہیں ہو سکتا ہے آب رماد بھی اسی کے قریب ہے کہ چرک کو بھی دھوتا ہے اور تخفیف بھی
پیدا کرتا ہے پھٹکری کا پانی غسال بھی ہے اور باینہمہ جو مادہ ناسد بطرف عضو کے آتا ہے اسکا مانع بھی ہے اگر ورم ہو گا اُن میں سے کوئی چیز
قابل استعمال کے نہیں ہے اور شراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہ ہوگی بلکہ ضرر پیدا کریگی ان سب قروح کے دواکو مناسب یہ ہے کہ
پٹی کے اوپر بھاہے ڈبو کر رکھے جائیں ایسی دواؤں سے جس کی طرف عضو متقرح اپنے مزاج کی اصلاح میں محتاج ہو اور ان
مرہموں کی قوت کی معاونت کریں جو اندر کی طرف سے استعمال کیئے جاتے ہیں تاکہ منہ پر قرحہ کے وہ بھاہا رکھا جائے جسمیں دوائے
ضروری الاستعمال لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت اسمیں سے کم برآمد ہو اور نیچے اُسکے جو اعضا ہیں ان میں
آرام اور سکون پیدا ہوا اور ملی ہوئی سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے ذریعے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہے دفعتہً
رطوبات کثیر برآمد ہوتے ہیں بعد ازاں خشک ہو جاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے قروح کے کیڑوں کا علاج عصارۂ فودنج
نہری قروح کے کیڑوں کو بہت ہی نافع ہے اور جو دوائیں کان کے کیڑوں کیواسطے کتاب سوم میں مذکور ہو چکی ہیں اُن کو اسی مقام پر ملاحظہ
کرو قروح میں گوشت پیدا کرنے کی تدبیر جب تک تنقیہ قروح کا نہ ہوئے تو ایک گوشت اگانیوالی دوا کا استعمال جائز نہیں
ہے اور جب تک بطرف قرحہ کے غذائے جید کا جذب ہوئے اور اگر غذا قرحہ کے بمقدار قلیل ہو اُس تک پہونچیگی جب قرحہ چرک
وغیرہ سے پاک ہو جائے پھر کوئی دوا الذراع اور جالی اُسپر لگانی درست نہیں ہے کیسے ہی قروح کیوں نہ ہوں اور کسی مقام پر کیوں
نہ ہوں واجب ہے کہ استعمال ادویہ منبتہ لحم میں وہ وصیتیں جو ہم نے اوپر بیان کی ہیں سب کا لحاظ رکھیں کہ زیادہ رطوبت پیدا ہونے
پائے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیریں قروح صدیدیہ کے باب میں مذکور ہو چکی ہیں انھیں پر عمل کریں گروہ تدبیر فقط اسی غرض سے
نہیں ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہو جائے اور اُن میں خشکی پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونوں باتوں کے یہ بھی غرض ہو کہ اسمیں
گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ خشک ہوگی گوشت کیونکر پیدا ہوگا منجملہ ان چیزوں کے جو قرحہ میں خشکی زیادہ نہ کریں اول تو
یہ ہے کہ اُسے بندھے دیا کریں اور روغن اور موم زیادہ کریں اگر دوا بطور مرہم کے مستعمل ہے اور اگر تغلیظ مادہ کی کریں خواہ اُس سے
غائر کرنے کی تدبیرات کریں اور چکنائی دوا کی کم ڈالیں اور مقدار دوا کی زیادہ کردیں ان تدبیرات سے کہ خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور نہ بھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ان ادویہ مجففہ میں زیادہ کیا جاتا ہے گوشت پیدا کرنیکی غرض سے مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر میں پیدا کرتا ہے اور زردوسکے استعمال سے اگرچہ پیدا ہوتا گوشت کا دیر سے
ہے مگر جلد پیدا ہوتا ہے تاہم کبھی زردوسکے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ دونون مرہم کو باری باری پہلے زردو پھر گرم اسکے مرہم لگائیں اور شراب خصوصاً
شراب قابض دوائے جدید جمیع قروح کے جن ادویہ سے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا چرک وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائدے
اُس سے ہوتے ہیں اُن کو ہم نے باب جراحات میں ادویہ منبتہ لحم کے بیان میں ذکر کر دیا ہے اور اب مناسب ہے کہ اُن میں سے
جو جو ادویہ اچھے اور اس مقام کے لائق ہیں اُن کو بیان کریں۔ سرمہ سوختہ اور انزروت اور سریشم ماہی اور حلزون سائیدہ اور توبال
شابورقان یعنی فولاد کا اور محرق اور مرداسنگ سوختہ اور زاج اور برنجاسف اور لوف اور سعد خصوصاً واسطے چرک کے ناگرموتھا اور جدوار بہت
قوی ہے اور قنطوریون سے بڑھکر کوئی دوا نہیں ہے اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اُس سے حاصل ہوتا ہے۔

علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ کا قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متاکلہ اور خبیثہ کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کریں یا اس عضو خاص کا تنقیہ جسمین
قرحہ ہے بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسدہ سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح ہے کہ اسمین پچھنے لگائیں اور جونک لگائیں
اور اس عضو کا مزاج بذریعہ طلاء وغیرہ کے بدل دیں اور غذائے صالح اُسکی تجویز کریں اور اُس میں کسیقدر تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دیں
اسلیئے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح میں فساد زیادہ بڑھتا ہے کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہے کہ قطع کرنے عضو کی ضرورت ہوتی ہے
جس قرحہ میں تاکل اور عفونت نہو اُسکو آب سرد کی تطلیل خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصی الراعی کا نطول اور شراب قابض کا
بشرطیکہ قرحہ میں حرارت نہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بروقت حرارت قرحہ کے اسیطرح اور بھی میاہ باردہ کا نطول ایسے وقت میں
سودمند ہوتا ہے بشرطیکہ ان نطولات میں قوت تجفیف کی بھی ہو اگر قرحہ میں عفونت ہو آب دریا وغیرہ سے نطول کرنا چاہیئے اور اور چیزین
جن کا ذکر ہم کرینگے قروح متعفنہ کے بیان میں اُن سے نطول وغیرہ کریں پھر بانہمہ عمدہ علاجات ایسے قروح کا استعمال ادویہ قابض مجففہ
کا ہے جو ضماد میں کریں جیسے پوست انار اور عدس اور برگ مصطگی اور تخم گل اور سوختہ عفص اور حب الآس اور وہ نطولات جنمین یہ ادویہ داخل
ہوں بعدہ اُن کی تقویت کسیقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی جو اسیطرح ضماد برگ حماض اور حماض کی شاخون کا شراب میں جوش دیکر
خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین میں گوندھکر یا کدوئے خشک سوختہ اور زنگار وغیرہ ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ
وغیرہ میں ملاکر

علاج قروح متعفنہ ردی کا ان قروح ردی کا علاج اصلی یہی ہے کہ بدن کا تنقیہ کریں اور اسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی
تنقیہ کریں اسکے تنقیہ خاص سے جو از قسم محجمہ وغیرہ ممکن ہو اور استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے بموجب بیان بالا کے کریں اور غذائے
جید کا استعمال کریں اور اسکے علاج میں سستی نہ کرنی چاہیئے جتنا یہ قرحہ کہنہ ہوگا اسیقدر اسمین فساد اور غیر زیادہ بڑھیگا اور ایسی تدبیر سے
جو ورم گرم پیدا کرنیوالی ہے اس قرحہ کو محفوظ رکھیں کیونکہ ایسے قرحہ کی [illegible] سویق وغیرہ سے بھی بھی طرح ہو سکتی ہے اور ایسے قسم کے قروح میں
جب فساد با فراط پیدا ہو جائے کبھی اُنکا استیصال اور بیخ و بن سے دور کرنا بذریعہ آگ کے داغ دینے سے ضرور ہو جاتا ہے خواہ کسی دوا سے
جلاوے یا کاٹ ڈالنا کہ سوائے گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہے سوائے اس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہے اور رنگ بھی
اسکا گوشت صحیح کا ہے اور سوائے استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیون سے پاکیزہ ہو کچھ باقی نہ رہے دوائے حاد جمیع خرف یعنی
گوشت ناقص وغیرہ کو کھا جاتی ہے اور نکال کر باہر پھینکتی ہے اور اس دوائے جو الم اور ایذا پیدا ہو اُسکا تدارک روغن بنفشہ سے کیا جاتا
ہے کہ درد تا وقتا رکھتے ہیں اور بستے ہیں ایسے قروح اگرچہ جلد تو اصیر نہ ہو پہنچے ہوں اور پکے ہوئے ہوں جب بھی ردی اور خبیث ہو جاتے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہیں اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہیں کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالیں تاکہ عفونت سے محفوظ رہے جو نطولات ابھی مذکور ہو چکے ان میں سے آب دریا اور جو بات نواصیر میں مذکور ہیں ان قروح کے واسطے بکار آمد ہیں یہ قروح و نیز اور اقسام قروح کے سب میں یہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود چھوڑ دیں تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور بار بار انکا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جو دوا دو یہ خاص قروح متعفنہ کے ہیں جیسے دقیق کرسنہ یعنی مٹر کا آٹا اسمیں کسیقدر پھٹکری یا گوشت مچھلی نمکین کا جو مقدد ہو یعنی نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسیقدر لب خبز اور زراوند اور بیخ کرنب بیخ چقندر ربیخ قثاء الحمار تخم کتان جو ہمراہ ملقدیس یعنی سبز پھٹکری اور حاشا کے پیس جائے خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا نطرون اور زیرہ اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضماد بصل الفار یعنی پیاز کی جڑ شہد میں خواہ کدو کے خشک و برگ زیتون تازہ و دوائے مرکب زراوند عصارہ شقشقا لوا یک ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤں سے بطرح پانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیار کریں کبھی احتیاج اُس کی تقویت کی عصارۂ قثاء الحمار اور سعد کی یعنی سرخ پھٹکری سے ہوتی ہے اور خشک جزو نہ اُسپر ڈالتے ہیں ایضاً زراوند اور مازو اور زیت برابر لیکر بطرح الطرح پر طیار کریں کہ اسکو پرانے سرکہ میں باوزن نصف قوطولی کے پختہ کریں تاکہ تمام سرکہ جل جائے بعد اسکے اسکی سلائی سی بناکر قروح پر لگائیں ایضاً قلقطار اور زاج ہر ایک سے بیس جزو افیون جدید سولہ جزو مازو جسمیں سوراخ نہ کیا ہو آٹھ جزو خواہ نمک شف یعنی گنگر سوختہ کا نمک ایک جزو پھٹکری بھنی ہوئی اور برادہ نحاس اور قلیمیا سوختہ نصف جزو مرہم جیدا انزروت اور روسختج اور مازو اور زنگار اور زراوند کسیقدر علک البطم کے ہمراہ ملاکر بنائیں تاکہ اسمیں لزوجت اور چیپ پیدا ہو اور بعد پاک کرنے قرحہ کے استعمال کریں یہ دوا نہایت مجرب ہے زاج سوختہ چوبیس جزو نورہ یعنی آہک آب نارسیدہ سولہ جزو پھٹکری سولہ جزو پوست انار سولہ جزو کندر اور مازو ایک سو بتیس جزو موم ایک سو بیس جزو ایک قوطولی زیت کہنہ دوسری دوا یہ بھی بہت عمدہ ہے قلی سوختہ جسکو کندبک کے ذریعہ سے خاک کیا ہو نا بنا جلا ہوا اسپیدہ قلعی کندر مرداسنگ مرکی یا قلیمیا اشق جاوشیر مصطگی ہر واحد دو دو درہم گردہ گاؤ کی چربی رتیانج علک الانباط روغن آس ہر واحد تین درہم پگھلنے والی چیزوں کو بقدر مناسب سرکہ میں گھلا کے اور چیپنے والی دوائیں انمیں ملا کر طیار کریں ۔ جالینوس وغیرہ نے اس دوائے منفیہ کے اجزا جمع کئے ہیں توبال نحاس ایک اوقیہ زنگار محلول ایک اوقیہ موم نصف رطل صمغ لارکس ڈیڑھ اوقیہ لطیو یر سوم مرہم طیار کریں یعنی پیسنے والی چیزوں کو پیسکر اور پگھلنے والی چیزوں کو پگھلا کر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اُسیطرح کریں ۔ اسکندر اطبانے پسند کیا ہے کہ روغن ورعالبس کو مخلوط کریں اور جالینوس نے اُسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے ۔ اگر یہ قروح مثلاً مقام ذکر پر واقع ہوں اُن پر دولے کا غذ سوختہ اور دولے کا اندرون اور کدو سے خشک جلا کر اور صوف ورنج جلاکر یا ضماد برگ سرو خواہ برگ لب یعنی چنار سوختہ کا استعمال کریں

علاج قروح عسیرۃ الاندمال اور قروح خبیثہ کا پہلے واضح ہو کہ عموماً جو قروح بدشواری مندمل ہوتے ہیں وہی قروح ہیں کہ متآکل اور متعفن ہوں جیسے ہر ایک عام چیز بدون خاص کے متصور ہوتی ہے ایسے کہ قروح متآکلہ اور متعفنہ پھیلتے ہیں اور یہ قروح عسرۃ الاندمال پھیلتے نہیں ہیں اور ایک ہی حال پر مدت تک رہتے ہیں اسیطرح یہ قروح نواصیر سے بھی الگ ہیں لیکن یہ قروح ضرور رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور خلاصہ یہ کہ جو قروح متعفن خواہ متآکل خواہ طبو ناصور کے ہو عسیرۃ الاندمال ضرور ہو گا اور کچھ ضرور نہیں ہے کہ جو عسیرۃ الاندمال ہو وہ متعفن اور نواصیر بھی ہو قروح خبیثہ بھی قروح ہیں جنکا فساد درجہ غایت کو پہونچ جائے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو ایسے قروح کے علاج کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر سبب قرحہ کا رداءت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہیں پس غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت میں اور اگر قلت خون کی موجب ان قروح کے ہو غذا میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

کثرت کرنی چاہیئے اور غذا لطیف جید میں ترجیح کرنا چاہیئے پھر اگر سبب قرحہ کا زہریلی اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ حرکت پیدا ہونے کی وجہ سے یہ قرحہ پیدا ہوئے ہوں جو علاج خاص زہریلی اور دریچ کا ہو وہی کرنا چاہیئے اور اگر سبب سستی زائدہ کے قرحہ پیدا ہوا ہو اور ابھی تک حد ناسور کو نہیں پہونچا ہو بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیئے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم کے بخارات عضو متقرح میں پسینا پیدا کریں اور اسکی تکمید اور تریخ کریں اور تہلاج میں ڈھیلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیئے اُسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیئے اور اُس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہیں ہے اور نہ مناسب ہے کہ اگر اُس سے زیادہ تدبیر کریں گے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھنچ آئے گا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کے دوا ایسی لگائیں جسمیں تجفیف کم ہو کبھی فقط تکمید پانی میں ترکیا ہوا کپڑا رکھنا کافی ہوتا ہے اور کبھی احتیاج قرحہ کے کھجلانے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اس عضو سے اور اُسی عضو کی مالش اور استعمال مرہم حادّ جسمیں زنجار یعنی تانبا پڑی ہو اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گردش کے گوشت وغیرہ کی ہو اور اسکا علاج بذریعہ کھینچنے وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہے اور خون فاسد اُس مقام کا سب نکال ڈالیں اور بذریعہ مجففات کے تدارک کریں اور اگر قرحہ پڑنے کا سبب زخم قرحہ والی کے حواس قرحہ کو قطع کر ڈالیں اور خون اس سے رواں کریں اور طول میں چاک کریں کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور استلائے بدنی ہو تو ابتدا فصد سے کریں اور خلط سوداوی کا استفراغ کریں اگر خلط سوداوی موجود ہو بعد ازان بطرف دوالی کے متوجہ ہوں اور اُس میں سے بھی خون بقدر امکان نکالیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوالیہ سے تعرض کرنے میں قبل تدبیر مذکورہ وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت زیادہ ہو بعد اسکے جراحت کا علاج کریں جو دوالی کی وجہ سے عارض ہوئی ہو اسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیئے اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہے اور ضعف بوجہ سوئے مزاج کے پیدا ہوتا ہو لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہیں ہو سکتا ہے بلکہ وہی سوئے مزاج جو کہ بافراط ہو اور حد اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب ہر عضو کے ہو حرارت خواہ برودت سے جو چیزیں تابع مزاج کے ہوتی ہیں تخلخل مفرط یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنی تخلخل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت کے ہوتا ہے اور تکاثف بیشتر تابع برودت اور یبوست خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب اور سبب کا علاج کیا جائے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اسکا استعمال کریں اکثر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو جذب کرے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج میں احتیاج مبردات قابضہ کی ہوتی ہے اور اگر سبب قرحہ کا ناسور ہو اس وقت خاص ناسور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سبب قرحہ کا اس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہے ہڈی کو کھول کر اور نمودار کر کے دیکھیں اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کے ہڈی پر لگی ہے اور وہی باعث رداءت قرحہ کا ہوا ہے چھیل ڈالنا چاہیئے اور پوری مقدار اُس کی الگ کریں گے اور اگر کوئی شے جداگانہ اسکا سبب ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالیں گے اور یہی تدبیر کریں جیسا باب استخوان میں بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہتا ہے ایک لڑکے کے سینے میں ناسور پڑ گیا تھا اور وہ ناسور بڑھتے بڑھتے استخوان قص تک یعنی وہ ہڈی جو وسط میں واقع ہے پہونچ گیا تھا میں نے استخوان سرسینہ کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد و عروق وغیرہ جو گرد اُس کے ہیں سب کو چاک کر کے دیکھا تو اُس ہڈی میں فساد آگیا تھا اب ضرورت ہوئی کہ اُس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیئے اور جو مقام اُس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ علاقہ غلاف قلب پر متعلق تھا جالینوس کہتا ہے کہ جب ہم نے استخوان مذکور کا یہ حال دیکھا تو اسکے نکالنے اور کاٹنے میں نہایت نرمی اور ملائمت کو دخل دیا اور رفق و سہولت سے استخوان فاسد کو نکال لیا اور جو جھلی اُس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سے مجھے اسکے بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ تھا اور مجبور مرکوز خاطر یہی تھا کہ جسطرح ممکن ہو یہ جھلی محفوظ اور بحال خود سالم رکھی جائے حالانکہ جو جز اُس ہڈی سے بطرف استخوان سرسینے کے ملی تھی وہ سڑ گئی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جسوقت میں یہ اعمال جراحی کر رہا تھا اسوقت مریض

HAKEEM SHOUKAT ALI

مذکور کے قلب کی طرف نظر و تامل اسی طرح دیکھتا تھا جس طرح کسی کا سینہ عمداً چاک کرکے براہ تشریح دیکھتے ہین اس جراحت سے اگرچہ گمان غالب
یہی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ رہیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہان پر تھوڑا سا گوشت صحیح پیدا ہوا
اور ایک دوسرے سے متصل ہوکر قلب کو بھی اُسنے ڈھانپ لیا اور جسطرح پہلے سر اغلاف قلب کا دل کے چھپانے اور پوشیدہ رکھنے
مین کام دیتا تھا اُسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناصور اور زخم کچھ اُن
جراحات سے بڑا اور خوفناک زیادہ نہ تھا جن زخمون سے سینے مین سوراخ پڑجاتا ہو اور مراد اُس کی شاید یہ ہوگی کہ ان زخمون کے
بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہین) اور مین کہتا ہون جب قروح متعفن ہوجائین اور گندہ ہوجائین تو رائے صائب یہی ہو کہ پچھنے کے ذریعہ سے
خون نکالا بہا دیا جائے جسقدر مناسب اور لائق اُن کے ہو جو دوائین مختص واسطے عسر الاندمال کے ہین اور اکثر حالات مین بکار آمد
ہوتی ہین وہ یہ ہین توبال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال شابورقان اور توبال دیگر قسم کے لوہون کا یعنی آہن اور زراق
وذہب یعنی سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک چھوٹے کران ادویہ سے تیر ڈلی بنائین اور قلقطار اور زاج اور جو چیزین
اسکے مشابہ ہین مع ان چیزون کے جو مانع کھنچنے مادہ کی طرف عضو متقرح کی ہین اگر مادہ کھچ گیا ہو جیسے پھٹکری اور مازو ایک دوا
ایسی ہو کہ اُس سے قروح عسیرۃ الاندمال کا علاج کرتے ہین اقلیمیا اور زراق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو اچھا کرے چھوٹے اور
شب یمانی ہر ایک سے آٹھ جز زنگار قشور نحاس ہر واحد ایک ایک جز صمغ سرو چار جز موم اور روغن جتنا مناسب حل اور وقت
کے ہو ایضاً قلقطار اور اقلیمیا کو آب دریائے شور مین پرورہ کرکے خواہ آب نا ورمین یا جس پانی مین جی اور چونا جوش دیا ہو مگر خفیف
جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو متقرح کے اور بعد جوش دینے کے قلقطار اور اقلیمیا کو اُس پانی مین ڈالین اور دھوپ مین رکھین برسات
کے دنون مین اور چند روز کے بعد صاف کرکے جدا کرین مگر اسکا خیال رہے کہ آب دریا خواہ جی کے پانی کا نمک اور ریزہ ختم جائے
ورنہ شوریت سب جدا ہوجائے گی ایضاً نحاس محرق اور رتیانج اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو اوقیہ موم اور روغن آس بقدر
کفایت کے ان قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہین جسوقت وہ ادویہ خشک ہوکر پیس ڈالی جائین از انجملہ مٹر کا آٹا اور ابرسا
زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی باوران مختلف جیسا ہر ایک ان مین جس وزن کے لائق ہو دوائے جید برادہ مس اور برادہ
آہن پھٹکری کے پانی مین ڈالین اور سرخ مٹی جیسے گیرو وغیرہ کے گل حکمت کرکے تنور مین جلائین اور بعد جلانے کے نکال کر خوب سائین
اور بطور ذرور کے استعمال کرین یا مرداسنگ ملاکر مرہم طیار کرین **صفت مرہم ذہبی** اور یہ مرہم بھی جید ہو۔ مرداسنگ ذہبی ایک من اور دوم
اور بیج مازریون چھبیس مثقال زنگار سولہ مثقال اور برادہ تے چالیس مثقال برادہ سونے کا پسا ہوا رانکہ مرداسنگ دیگر چالیس مثقال
(دیکھو مفردات بعد قرابادین کو اُس مین رانکہ کے معنی مفصل بیان ہوچکے ہین) روغن کہنہ تین رطل پہلے مرداسنگ اور ذہب اور زنگار
کو ڈالین بعد ازان باقیماندہ ادویہ کو داخل کرین ایضاً تنور کے ٹھیکرے اور خاکستر پنبہ یعنی روئی کی خاک اور قلمی سوختہ مغسول اُس سے
مرہم طیار کرین روغن آس ملاکر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیے اُسکا طریقہ یہ ہو کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ
اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دو اوقیہ نرمی ملاکر بقدر حرکت دین کہ مرداسنگ سمین آمیختہ ہوجائے اور گاڑھا ہوکر لمبائے اور
سوختہ خواہ اور قروح خبیثہ کیواسطے یہ دوا ہو قشور نحاس زنگار ایک مغسول جو اچھی طرح دھویا گیا ہو ان سب سے ذرور طیار کرین خواہ
شب یمانی سے بیگر ذرور طیار کرین یا زوفا چار جز نطرون دو جز اس سے ذرور بنائین اور پہلے زخم مین شہد آلود کرین اسکے بعد اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور کچھ ملکین قشور نحاس دو جزو شب یمانی دو جزو قیروطی سی جزو اور شاید قیروطیس مراد ہو (جسے یونانی میں بعض موم کہتے ہیں)۔ دھوپ میں مالش کر لیں۔ سعد اور ان استعمال کریں یا سپیدہ بھٹکری آٹھ جزو قشور نحاس تخم اندرانی کندر زنگار پوست انار ہر ایک سے دو جزو رانگ ایک جزو موم دس جزو اور دو ثلث روغن آس بقدر کفایت کے ایضاً مرداسنگ زیت ایک اوقیہ زرد اوند مازو بے سوراخ کیا ہوا ایک اوقیہ افیم ایک اوقیہ زاج کندر دو اوقیہ آگ پر چڑھا کر بطرح طیار کریں اور سرکندہ کی جڑ سے ہلاتے جائیں

علاج نواصیر کا اور ان جلدوں کا جو چسپیدہ نہ ہوں

نواصیر کی ماہیت اور اُسکے احکام جو بمقام جزو دوم میں مناسب تھے وہ سب بیان ہو چکے اب جو تدبیر اسکے علاج میں درکار ہے اور اسکے صدید اور ریم نکلنے کی تدبیر کرنی چاہیئے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر سے بہ نکلتی ہیں اُنھیں بطور نضج یعنی ادویہ کرکے خواہ چاک کرکے اسطرح آسانی نکا اخراج ہو سکے اسکا ذکر بھی کسیقدر اوپر کے بیانات میں کیا گیا ہے اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہیں نواصیر کا علاج بھی مختلف طرح سے کیا جاتا ہے اسلیئے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہیں اور کہنہ اور سخت ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے دراز اور شگاف گوشت تک پہنچ جاتے ہیں اور زیادہ تر اُن کا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر کے بدشواری قبول علاج کرتے ہیں ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر ابخار اور بوسیدگی اُن کی جہت سے واقع ہوتے ہیں پہلے اُس کو بذریعہ قطع بریدہ کے اطراف اور جوانب سے دور کر ڈالیں چھری وغیرہ سے خواہ آگ میں جلا کر اور داغ دیکر خواہ کسی دوا تیز کے ذریعہ سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ناصور قریب پٹھے کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور بیشتر مریض کا میلان خاطر اسی طرف ہوتا ہے تا آنکہ یہ علاج کیا جاوے اور جسقدر ایذا اور تعب ہو سختی ہے اسکی برداشت کرتا ہے اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تجفیف کریں اور جسقدر چربی بڑے گوشت کی ہے اُسی کو اندر کی طرف دور کر دیں اور گوشت کو باقی رکھیں اور خشکی اُس مردار گوشت میں پیدا کرکے اندمال کی تدبیر کریں اور تھوڑی دیر تک اُسے بحال خود رہا کر رہنے دیں اور اس زمانے میں اگرچہ اندمال تام ظاہر نہ ہو لیکن کوئی اور قسم کی تدبیر نہ کریں جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیئے کہ پہلے ناصور کو گوشت فاسد سے پاک کریں اور جو چیز اسمین بطور مردار کے فاسد نظر آتی ہے اُسے الگ کرکے اُسکے اندر خشک دوا اُن کو بھر دے اور تھوڑے دنون تک اسیطرح چھوڑ دے کہ وہ زخم بحال خشکی باقی رہیگا بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت بانی کی خارج سے اُس تک پہونچے خواہ ایسے کی شکل ایسی بری نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ ہو نچائے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جس کی وجہ سے جذب رطوبت بطرف زخم کے ہو جائے خواہ کھانسی بیقراری کے طور پر اُٹھے یا جنبش بدن میں ایسی پیدا ہو کہ مضرت پہونچائے۔ نواصیر کے قلع اور استیصال کا علاج یہ ہے کہ اگر نواصیر کہنہ اور خبیث ہو اُس کی دوا بجائے قطع بدگوشت وغیرہ سے علاوہ داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہیں ہے چنانچہ ہم آیندہ بیان کرتے ہیں اور جو نواصیر ترچھی اور اُسکے سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کج ہیں اُسے چاک کرنا چاہیئے اور داغ لگانے میں شناخت اسکی بھی ضرور ہے کہ یہ داغ کہاں تک پہونچے گا اور اسمین احتیاط اور حذر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ ایسا داغ لگایا جائے کہ جڑ سے یہ نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنیخ اور کبریت اور زنجار کشتہ یا کچلی مخیں ادویہ میں داخل ہے اور مخیں ادویہ میں اصل کیا جاتا ہے اور برادہ آہن اور نصف وزن اُسکے بھی اور اس کے نصف چونا لیکر قدر الاثال میں تصعید کرتے ہیں اور اُس تصعید سے پارہ اڑکر قریب گردن اُس دیگ کے جو خوب وصل کرکے آگ پر چڑھائی گئی ہے مخشن ہو جاتا ہے اور پارہ ایک خواہ بارہ تصعید دیں جب دوبہ مخفف مذکورہ ملاکر تصعید کریں خاک ہو جاتا ہے جیسے ارباب اکسیر کے کتب میں مفصلاً اسکا بیان ہے اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے خصوصاً نواصیر کے علاج میں کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

داخل کر کے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہیں کہ انکا ذکر مبالغہ سے خالی نہیں مگر بہرحال اجزائے مذکورہ بالا میں یہ خاک سیماب کی بھی داخل کرکے جب استعمال کرنے میں ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو برباد کر کے خصوصاً وہ چیز جو مثل چربی کے سڑی اور فاسد گوشت کے ہوتی ہے اُسے جلا دیتا ہے اور گوشت سے جدا کر دیتا ہے پھر اس فاسد چیز کو کلبتین کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال ڈالیں اور ہمیشہ اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہیں جبتک کہ سب فاسد چیز نکل جائے اور فقط گوشت مردار باقی رہجائے اور ہمیشہ روغن زرد اس عضو پر چھڑکتے رہیں تاکہ درد میں تسکین پیدا ہو اور بعد ازاں ان قروح کا ایسا علاج کریں جو ناصور زردنازہ ہو جاتا ہے کہ پہلے ان کو ادویہ قویہ سے دھو ڈالیں اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے میں مستعمل نہیں ہے اور آب خاکستر اور آب دریائے شور اور آب صابون جسمیں زرنیخ اور نوشادر ملا ہوا ور جو بالی رو سنجنج اور نوشادر سے بذریعہ تصعید لیا جائے بوقت خشک ہونے دونوں کے خواہ دونوں کو فتنہ اور تر کیے ہوں مگر نرم اسقدر کہ سیلان میں آجائیں اور روان ہونے کی نوبت ہو پہنچے اسیطرح جسمیں بھی اور چونا پوست بیضہ کا اور نورہ یعنی چونا کہ اس سے بھی تنقیہ ناصور کا کیا جاتا ہے جب ہونے کے بعد جو کچھ عفونت سے ناصور پاک ہو جائے اسپر دوائے کچھ دی یعنی جسمیں عنزروت شریک ہو اور مرہم زرنیخ مؤرد عرب یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوائے جالینوس جسمیں کاغذ جلا ہے اور جو ادویہ مرکب زاج اور قلقدیس اور نحاس محرق سوختہ اور زنگار اور سوائے اسکے قنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ایرسا اور سوقطرن بھرپیچین اسقولوقندریون کی جڑ بھی مفید ہوتی ہے کہ جب ناصور کو اُس سے بھر دیں فوراً بھرجاتا ہے اسیطرح اگر خربق سے ناصور کو بھردیں اچھا کر دیتی ہے بشرطیکہ تین روز تک وہ اُسکو اسی طرح بھری رہنے دیں۔ اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ قثاء الحمار ہمراہ ملک السطم یا عصارہ بیخ مجروش یعنی بیخ الدلدا اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ اشج اور قلقدریس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ لڑکوں کا بول جو سن بلوغت کو پہونچے ہوں یا سن طفولیت کو پہونچے ہیں اور ایک کھرل میں پیستے پیستے قلعی کے دستہ سے تا اینکہ گاڑھا ہو کر سوکھ جائے۔ ایک دوا کو اہل اسکندریہ استعمال کرتے ہیں بیخ جاوشیر بھنگری بریان اور قلقطار اور زنگار اور شب یمانی ہر ایک سے ایک جزو زراونج نصف جز اس سے دوا طیار کریں خواہ مرہم بنائیں یا ہمراہ خل یعنی سرکہ کے جسمیں زراونج کو لگایا ہو اور بعض نسخوں سے زراوند کو خذف کر دیا ہے اور دخل نہیں کرتے اور کبھی اسکے ہمراہ شہد ملاتے ہیں ایضاً صبر اور مرداسنگ اور زنگار اور بیضہ اگر اسکو جلا کر خاکستر کر لیا ہو زیادہ قوی ہوگا اور آپس میں مخلوط کر کے استعمال کریں ایضاً اور بھی بادویہ قوی ہیں جن کو ہم نے ذریح عیسرۃ الاندمال کے باب میں ذکر کیا ہے جب گوشت جید اور اچھا نمودار ہو جائے اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو جیدگی پیدا کریں اور گوشت نیا اُگائیں اور اگر اس کے قریب ہڈی بھی فاسد ہو گئی ہو جب ہے کہ اسکی اصلاح کر کے علاج کریں اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہو جائیں اور بطور مدہ کے رطوبت برآمد ہونے لگے اب شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا **جراحات پر گوشت زائد کا بیان** جو گوشت زخموں پر زیادہ ہوتا ہے اُسکا علاج محتاج ادویہ جالیہ مجففہ کا ہوتا ہے جسقدر اُن دواؤں میں لذع کم ہوگا اُسیقدر خوب ہے اور جب ہے کہ اُس گوشت کے کم کرنے میں طبیعت بدنی سے معاونت طلب کیجائے جسقدر نئے گوشت کے پیدا کرنے میں طبیعت کی اعانت درکار ہوتی ہے اسلیے کہ نیا گوشت پیدا کرنا خود فعل طبعی ہے اور اسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہے فقط دوائے اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون معونت دوائے مخالف فعل طبیعت کے صادر ہوتا ہے اسواسطے واجب ہے کہ ایسے وقت یا وہ اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا رہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیے جاتے ہیں جب تک پرانے نہوں اور تازہ رہیں جب ہی تک اُنکا اثر باقی رہتا ہے اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ ضرور ہوں چاہیے کہ اُن کی حفاظت بذریعہ لقرطیس اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ میں کی جائے اکثر

HAKEEM SHOUKAT ALI

لہٰذا اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہیں اور میرے نزدیک کچھ چنداں ممدوح نہیں ہے اور میں اس لئے کو صحیح جانتا ہوں بلکہ اس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیاں اسکی طیار کرنی حفظ قوت کیواسطے کافی اور وافی ہے اور جو بعض آدمی کہتے ہیں کہ بقائے قوت کیواسطے حاجت ہے جھڑکنے تیزاب زرنیخ خواہ لسن کے پانی یا عرق سرکہ کے ہوتی ہے یہ تجویز ردی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہو جاتی ہے اور پہلے مفسد دوا ہے کیونکہ دافع قوت پر معین ہوتی ہے جو دوا زیادہ غلیظ ہو اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح پر باقی رکھتی ہے وہی دوا اس کام میں زیادہ مفید ہے اور فائدہ کچھ بنظر قوت اس دوا کے نہیں ہے بلکہ اس سبب سے کہ قوت میں کبھی دوائے لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر دوائے غلیظ چونکہ ہوا اور اخلاط مزاج سے منفعل کم ہوتی ہے اور اسمیں تغیر کم پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے اسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے اور دوا جیسے قشور نحاس اور صدف سوختہ اور دونوں قسمیں نمک یعنی خار شیشت کے جلی ہوئی مع گوشت کے مگر نمک کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو بمقدار مناسب سے کھاتی زیادہ ہے منجملہ ادویہ مذکورہ کے زہرۃ الحجر جس کا [illegible] ہے اور اس سے زیادہ قوی سرخ پھٹکری اور عز الذیب درقلقطار اور زاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونوں کم ہو جاتی ہیں اور لطافت زیادہ ہو جاتی ہے اور زہرہ نحاس بھی اس عمل میں قوی ہے لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جائے سبھی بھی گوشت زائد کو بخوبی فنا کر دیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہی ہے اکثر اوقات آب یا بے شور میں کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھنے سے گوشت زائد کٹ جاتا ہے اور جس پانی میں کہ دوا نمک گھولا ہو وہ بھی اسقدر مفید ہے کبھی ہم اور آہک آب نارسیدہ کو ساتھ گونہ پانی ملا کر دھوپ میں سات دن برابر رکھتے ہیں اور ہر روز کسیوقت خاص میں اسکو ملا دیتے ہیں تاکہ غلیظ ہو جائے اور مثل کیچڑ کے گاڑھا ہو پھر اسکی قرص طیار کر کے رکھ چھوڑتے ہیں اور بروقت حاجت انھیں امراض کو استعمال کرتے ہیں اسطرح سے قرص سطلوفن اور مرہم سبز عجیب النفع ہے اور سبز مرہم جو ملح اندرانی کی شرکت سے بنا ہوا ہے جس مرہم کا نام اسفرلیطاطی ہے وہ بھی گوشت زائد کو بدون لذع اور گزند کے اڑا دیتا ہے اور دوائے [illegible] اور جو دوائے پوست نحاس سے بنائی جاتی ہے اور دوائے دقاق کندر اس گوشت کی اصلاح کرتی ہے جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل دھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو اسیطرح دو سالے و یہ جو دونوں بڑھنے کے پھول جانے اور بڑھ جانے کی اصلاح میں مستعمل ہیں وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہیں **تدبیر ان قروح کے جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہیں** جو قروح بعد اندمال کے پھول جائیں اُن کا علاج یہ ہے کہ جسقدر گوشت بڑھا ہے اور جسقدر موٹی بڑی متصل ان قروح کے ہے پہلے اُسے دور کر دیں اُس کے بعد قروح کے خشک کرنے کی تدبیر کریں جیسے اوپر بیان ہو چکی ہڈی نکالنے والی چیزیں کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہیں جیسے برگ خشخاش سیاہ کو جسوقت کہ رقیق سرد اور سویق بزر القنبح کے ہمراہ ضماد کریں اور ہموزن ہر دو کے فلفل بھی داخل ضماد مذکور کریں۔

بعد قروح اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہوں بعد زخم کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہ جاتے ہیں خواہ زخم کی صحت کے بعد جو نشان رہ جاتا ہے اُس کے دور کرنے میں حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جن میں قوت جلا کی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت اُنمیں زیادہ ہو اور انکی قوت کو قابل قوت اس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کیواسطے انکا استعمال کیا جائے اور جس دوا میں قوت جلا کی کم ہو اس نشان کے دفع کرنے میں مستعمل ہوگی جو بہ نسبت ان کے کم ہو اور دوائے منقیہ جو قوی ہوں وہ بھی قوی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہیں اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے سحالہ آہن ہمراہ نمک کے اور اطریفل کے اور اسکا طلا نشان باقیماندہ پر کیا جاتا ہے اور میرے نزدیک مناسب ہے کہ لوہے کا زنگ اس سے بہتر ہو اسیطرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے سوراخ کر کے اندر پہنچائیں اور اسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کریں یا ہڑتال موئیزج اور شہد کو خواہ عصارہ قرنبیج اور سپیدی انڈے کی اور جو نشان زخم کا رو نک سے پست ہو اُسکے ملنے کیواسطے ہڑتال اور جڑ فلفل کو استعمال کرو جلا دو یہ خفیف اور سب سے اُنکے واسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور یعنی بھیجا اور طین مختوم یعنی چکنی مٹی جو چین بھیجی اور بودی ہوا اور پوست تربوز لائق ہے کی بھی بہت عمدہ ہیں خصوصاً جب اُس میں بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہیں شریک کریں خواہ انھیں ضعیف ادویہ اور روغن عربی کے ہمراہ استعمال کریں اس لئے سے جو نشان پڑ جاتا ہے اسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اُس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے بعد ان ادویہ کے اب در دوائیں جو باب زینت میں مذکور ہوں گی انھیں بھی دیکھنا چاہیے **چوتھا مقالہ** ہڈی کے تفرق اتصال کے بیان میں اور ہڈیوں کا تفرق اتصال جو درست نہیں ہو سکتا ہے **فصل بیان میں جراحات اجسام عصبانی کے اور قروح انھیں اجسام کے** پٹھے میں چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہے لہذا اسکے جراحات سے درد ہائے شدید عارض ہوتے ہیں اور آلام عظیم پیدا ہوتے ہیں جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف زائد محسوس نہیں ہوتی اور اسکی جراحت میں ضرر یہ ہے کہ ورم عظیم پیدا ہو درد اور درد کے عارض ہوا آسان تر احوال اور اعراض جو پٹھے کے زخم سے عارض ہوں یہی ہیں کہ حمیات پیدا ہوں اور اکثر ہوتا ہے ایسے مواضع میں عارض ہوں جہاں زیادتی حرارت نہیں ہوتی اور پیاس اور سہر یعنی بیداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اسجگہ ورم پیدا ہو جائے ایسا ہی حال اوتار عضل کا ہے خصوصاً جب عضلہ کے سرے پر زخم لگے جو توت پٹھے خواہ اور کوئی عضو عصبانی متورم ہو جائے اور اس مقام پر برودت کا اثر پہونچے تشنج پیدا ہوگا اور اگر اسجگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہو جائے گا بوجہ ورم کے اور عفونت ایسے عضو کی طرف بہت جلد پہونچ جاتی ہے اسلئے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہو کر پیدا ہوا ہے اور برودت نے اُسے متعفن کیا ہے اور ایسی چیز کی طرف عفونت بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کے پہونچتی ہے اور اسمیں پختہ ہو جاتی ہے اس جہت سے آب سرد پٹھے کو بوجہ برودت کے مضر ہوتا ہے کیونکہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا بہ نسبت پٹھے کے ہے لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کے ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت رطبہ کی مقاومت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنی روغن کی ترطیب کے ضرر سے حفاظت کی ادویہ جنمیں روغن کی شرکت ہوتی ہے کرلیتی ہیں اور ادویہ مخشفہ یعنی جیسے استعمال سے بدن میں کاٹتے ہیں جنمیں وہ تنہا اس کام کو کرلیتے ہیں کبھی مجروح ہو جراحت عصب کے بدن میں ظہور ورم کا دیر میں ہوتا ہے اور اسیطرح اس ورم کا نضج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی قروح عصب کے التیام اور نضج دیر میں قبول کرتے ہیں جو زخم پٹھے میں لگے یا بطور نخس کے ہوگا یا بطور شق کے اور شق ہو جانا کبھی اسطرح پر ہوتا ہے کہ پٹھہ کھل جائے اور نظر آئے اور کبھی پٹھہ کھل نہیں جاتا اور یہ سب زخم یا طول عصب میں واقع ہوں یا عرض میں جو زخم پٹھے کے طول میں واقع ہو وہ زیادہ اسلم ہے بہ نسبت اسکے جو عرض میں لگے اسلئے کہ زخم عریض کی اذیت لیف صحیح میں پہونچکر بوجہ اتصال عصب کے ایذا دیتی ہے اور یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہے اور دماغ میں پہونچنے سے خوف تشنج اور امراض عظیمہ کا ہوتا ہے بنظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منخوس یعنی چھد ریزہ ریزہ ہو گیا اسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اسکی ایذا سے رہائی حاصل ہوتی ہے اور جتنے اسباب ردی ہوتے ہیں خواہ جن کے پیدا ہونے کی امید ہو سب دور ہو جاتے ہیں جھلی کے زخم بہت خفیف ہیں بہ نسبت زنانہ کے زخم کے پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت ہے یعنی نہایت خفیف ہوتی جھلی کا زخم ہر ایک شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور باب تشریح میں جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اُن سے بھی جھلی کا حال بخوبی عیاں ہے اور چونکہ جھلی کھلی ہوئی ہے اور اسمیں طولاً مسالک لیف کے دکھائی نہیں دیتے ہیں اس سے اور بھی جھلی کے زخم میں چنداں ضرر نہیں ہے اور تر غشائی میں مسالک لیف کے طولاً نظر آتے ہیں اور وہ تر غشائی سختی میں زیادہ ہے اور جھلی بقدر سختی نہیں جھلی کو تحمل جالات اور ٹانکے لگانے کا ہے اور اس کی جراحت اور بھی آسان ہے خلاف پٹھے کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اُن ملطفات کو پہونچے جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہیں اُس میں چنداں قباحت نہیں ہے اور سخت سے سخت علاج کا تحمل اس جراحت کو ہو سکتا ہے جو تفرق اتصال عصب کا بطور بتر کے یعنی عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت شدخ یعنی طولی تفرق اتصال کے اُس میں زیادہ خوف نہیں ہے اور اسیطرح یہ انقطاع بعض اعصاب کے بعض سے جو عرض میں واقع ہوا اُسکی بہ نسبت بھی بتر میں خوف کم ہے اگرچہ عضو مجروح بوجہ بتر کے ازکار رفتہ ہو جاتا ہے مگر اور اعراض مہلک پیدا نہیں ہوتے **قانون علاج تفرق اتصال عصب** کا دوا پٹھوں کے زخم کی گرم خشک ہونی چاہیئے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت میں اسقدر ہو جو کہ لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اُسمیں جذب ہو اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو جس چیز میں حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہے وہ شے قوت جذب سے خالی نہ ہوگی اور قبض کی اثر سے جراحات عصب کے علاج میں پرہیز رہنا چاہیئے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں ہاں اگر قبض ہمراہ جلانے کے پایا جائے جیسے دہنج اور توبال نحاس وغیرہ میں ہے اُس کی تلطیف بذریعہ بھیگنے کے ایسے سرکہ میں جو زیادہ قابض نہ ہو پیدا کر کے استعمال کرنا کچھ برا نہیں ہے اور کبھی بوجہ سرکے کہ اور اُس کی تلطیف خاص سے کسی ہوائے کثیف حرارت کا منہ کا اظہار مترتب ہو جاتا ہے اگر کبھی دوا کے قوی الحرارت کی حاجت علاج عصب میں ہوتی ہے اُسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ غائص کرنے دوا کے ضرور ہوتا ہے مگر سرکہ چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اُسکا ازالہ ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیئے جو معتدل کر دے پس عفونت بڑھ جائے بہ نظر شدائد کے اور تجفیف پیدا کرے بہ نظر قوت کے اگر عصب مجروح کھل گیا ہو اُسے احتمال اوپر برداشت ایسی دوا کے نہ ہوگی جو حدت پیدا کرے اس دوا کا ضرر اُس سے زیادہ پہونچے گا اور اسیطرح جو دوا دیر تک لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی جو کپڑے اور پٹی وغیرہ بھیگی جراحت پر استعمال کیئے جاتے ہیں اور بارد بالفعل ہوتے ہیں اُنکا ضرر بھی عصب کو زیادہ پہونچتا ہے جب جسم کے پٹھے میں کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جائے اُسکے التحام التیام میں جلدی مناسب نہیں ہے مگر ابتدا سے تسکین وجع میں البتہ کرنی چاہیئے یعنی گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیئے خواہ روغن ہائے گرم سے یا زیت الانفاق سے تکمید کریں کہ اسمیں کسیقدر قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اسکی سخونت نیم گرم کی سخونت سے زیادہ ہے اسلیئے کتاب نیم گرم قسم بارد میں داخل ہے اسیطرح کرسنہ یعنی مٹر اور نخود اور ترمس تلخ اور سویق شعیر وغیرہ بلکہ یہ دوائیں بھی قبل اسکے کہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہیئیں اور کبھی بوجہ استعمال دوا کے تخفیف کے بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہے جب یہ تدبیر جراحت عصب کی ہو چکی اور نیز انصباب فضول کی طرف سے بوجہ کھولنے فصد اور کرنے استفراغ کے اطمینان حاصل ہو جائے اُسوقت تدبیر التحام کی کرنی چاہیئے ان زخموں کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً جائز نہیں ہے بلکہ ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کریں جو لطیف الاجزا ہو اور اُس میں کسیقدر قبض نہ ہو اور وہ روغن گرم بحد افراط نہ ہو اسلیئے کہ جو چیز بافراط گرم ہو خواہ بارد بحد افراط ہو یہ دونوں پٹھے کو مضر ہیں۔ اگر زخم پٹھے کا قریب بصحت ہوتا ہے اور اسیطرح برودت کی مضرت لگے ہو پہنچتی ہے پس اسمیں درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی ایذا جو پہلے تھی عود کرتی ہے اُسوقت فی الفور محتاج اسکا ہوتا ہے کہ تدارک اس اذیت کا بہت جلد کریں اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا سے کریں اور بند لیکا دہان گرم تحلیل کریں پھر یہ پٹھا کھل گیا ہو اور قطع جانب طول میں واقع ہوا اُسکے چھپانے کی تدبیر گوشت کے ذریعہ سے کریں اور وہی دوائیں اُسپر رکھیں جن کو ہم اوپر بیان کر چکے اور چوڑی پٹی سے اُسکو خوب مستحکم باندھیں کہ دونوں سرے زخم کے مل جائیں اور بندش کے وقت کسیقدر صحیح موضع جو قریب موضع مجروح کے ہے اُسے بھی بقدر ضرورت شامل کریں اگر زخم مذکور عرض میں ہوا اسمیں ٹانکے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکے دینے میں درد ضرور پیدا ہوتا ہے جب امر عظیم اور کار دشوار واقع ہو اور عرض میں عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو اُسوقت اُسے کاٹ ڈالنا عرض میں ضرور ہے اور جہانتک ہو سکے ورم سے اسکو بچانا چاہیئے اور عفونت سے بھی اُس کا محفوظ رکھنا ضرور ہے اسلیئے کہ ورم اور برودت کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہے اسی واسطے واجب ہے کہ زخم کا سر پہلے بہل جوڑ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور درست کر دینا اچھا نہیں ہوتا ہے جب تک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہو کر بھر نہ جائے اگر زخم میں تنگی ہو اور منہ اُسکا کشادہ نہ ہو پھیلا دینا چاہیئے اور کشادہ
کر دینا ضروری ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہے چونکہ اسمیں اجتماع صدید کا ہو کر ایک مقدار زائد کیا ہو جاتی ہے اور اسلئے متعفن
ہو جاتا ہے اور اسبات سے متعفن ہو جانے کے درد بھی اسمیں بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ موجب جذب مواد بطرف زخم کے ہو کر تعفن زیادہ پیدا کرتی ہے پس چاہیئے
کہ تدبیر التیام کی ہر دن کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کے نہ کریں کہ اس خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونوں سے ہو جائے با این نظر پٹی کو
دوا کے اوپر سے بہت جلد کھولا کریں کہ دوسری جگہ کی پٹی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور نہیں اور رات دن میں دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے
اوپر سے کھولنا ضروری ہے اور کبھی حاجت ملنے کی بھی ہوتی ہے کہ اُسی دن کی رات میں خواہ اُسی رات کے دن میں پٹی کھول دیں جسوقت شبانہ روز میں
میں پٹی باندھی گئی ہے بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب و روز زیادہ ہو مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضروری ہے خصوصاً اگر اس مقام پر
لذع بھی ہو۔ اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہوئی ویسی نہ ہو پھر اُس کی چنداں ضرورت نہیں ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام پٹی کا کھولنا
کافی ہوگا۔ واجب ہے کہ اُس کی دوا میں رعایت اسکی رکھیں کہ نہ حاجت سے زیادہ تسخین کرنے پائے اور نہ تسخین میں اسکی کمی درجہ ضرورت سے ہو
اور اسیطرح جلا اور تجفیف اور ان دونوں کی ضد میں اعتدال اور قدر حاجت کا لحاظ رہے اگر کسی دوا کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جائے
فوراً تبرید سے اسکی اصلاح کر دینی چاہیئے اسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جائے اور بقدر ضرورت باقی رہ جائے کبھی تبرید طیبات نرم ہونے کا تجربہ
ساق انسان پر لگا کر کرتے ہیں بشرطیکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اُسکا اور مریض مجروح کا مزاج یکسان ہو اور سخنہ بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر تبرید کی
اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگانے سے زیادہ تسخین پیدا کرے یا مطلق گرمی پیدا کرے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کرکے اور ایک اندازہ
مناسب پر مریض کے بدن میں استعمال کرنا چاہیئے اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگا کے تجربہ کریں مگر بہتر یہی ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض
کے ہو اُسپر تجربہ کرکے اثر دوا کا ایک تخمینہ حاصل کر لیں اسکے بعد مریض پر تجربہ کریں یا پہلے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کرکے پھر استعمال مریض پر کرنے میں زیادہ
تغیر اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ باایں ہمہ پھر بھی اگر پٹھا کھل گیا ہے اور زخم چوڑا اور وسیع ہے اشیائے حارہ قوی مثل افربیون وغیرہ کے مستعمل
نہ ہوگا البتہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا۔ اسیطرح چونا کہ مغسول سے فوراً طیار کیجائے اور دیر میں چونا دھویا نہ گیا ہو اسلئے
کہ دیر کے دھونے سے حدت زیادہ ہو جاتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہے کہ جو روغن تبرید طیبات میں عصب کے خواہ ملطفات
میں مستعمل ہو مثل روغن گل اور روغن آس کے ہو اور نمک کا لگاؤ اُسمیں نہ ہوا ہو اور علک یعنی گوند وغیرہ چسپندہ اشیا کا اُسمیں استعمال کیا جائے وہ
بھی مغسول ہوں اور توتیا کو مغسول کرکے استعمال کریں اور اسیطرح کا لذع اور کسیقدر حدت باقی نہ رہے اور کھلے پٹھے کے علاج میں اگر کسیقدر تعفن
ہو اُسکا مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اُسکے ہمراہ قوت محللہ بھی ہو اور لذع نہ ہو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو۔ سرد چیز اور پانی وغیرہ کی
تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اُسے پٹھے کو بچانا واجب ہے جو کھل گیا ہو اس لیئے کہ ان اشیا کی مضرت اُس پٹھے میں بہت کم ہو جہاں
پر اثر ان اشیا کا بواسطہ ہو پہنچے بخلاف اُس عصب کے جسپر بلا واسطہ یہ اشیا ہو پہنچ جائیں اور گرد پیش کی چیزوں کے ذریعہ کو کچھ ان مضرات کے ہو پہنچے
میں دخل نہ ہو لیکن اگر ایسے کھلے پٹھے پر بدون ہو کیا پائے برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہ ہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر مذکور ہو چکیں ہمیں کرنی چاہیئے
اور اگر کسی شخص کے اعصاب خلقت اصلی میں قوی ہوں بے خطر اقراص بولیداس اور اقراص فلنظار اور اقراص اندرون اور اقراص فراسیون
ہمراہ سیفنج خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہیئیں جاڑوں میں تو ہمراہ زیت لطیف کے اور گرمیوں میں روغن گل اور کندر اور علک البطم اور
بارزد لیکن مقدار میں بہ نسبت کھلے پٹھوں کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیئے کسی قسم کی جراحت کیوں نہ ہو تدبیر صائب یہی ہے کہ پہلے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوا کا مین اور اسکے اوپر نرم سرشن زیت مین بوکر تتھیڑ دین جطرح سے حلا ہو اچھا لائق بحال یہی ہے کہ دوا مین نرمی کیجائے اور سخت قسم
کی دوا اُسپر نہ ہونچے۔ اسیطرح رباطات جو ہڈیون کے درمیان اُگتے ہین لائق بحال اُن کے یہی ہے کہ اُنپر دوائے قوی کا تحمل کرایا
جائے اور جو رباطات متصل بعضل ہین اُنکا حال بین بین ہے اسیطرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہے جو عصب مین
ہوپہنچے اور اسیطرح سردی اور گو بہت کم سردی کیون نہ ہو پٹھے کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اسکے
استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہین بجز تسکین درد کہ اُسوقت گرم کرکے لگانا جائز ہے پٹھے کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا بھی ضرور نہین
ہے بلکہ اگر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اُسی کپڑے سے پونچھ ڈالنا کافی ہے خواہ صوف سے جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کر
ڈالین اور اسفنج سے بھی اس زخم کو دھونا ضرور نہین ہے ہان اگر تر طبیب کے ضرر سے اطمینان ہو جائے اسوقت کیا مضائقہ ہے اگر کوئی
سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصا کھلا ہوا زخم پٹھے کا ہو پہلے اسفنج لگاکر پھر زیت کا استعمال کرین جالینوس نے حکایت
کی ہے کہ ایک شخص کو صدمہ سے رض اور کوفت کا ایک لوہے کے ٹکڑے سے جسکا سرا باریک تھا ہو گیا اور جلد پھٹ کر کسیقدر پٹھے تک ہاتھ کے گزند
ہو گیا اور ایک طبیب نے اپنا مرہم مجرب جس سے چند زخمون کا التحام اور پرانا زخم کا مشاہدہ کرچکا تھا اسپر رکھا اور بڑے بڑے زخم گوشت
کے اس مرہم سے درست کرچکا تھا پس اس مرہم کے رکھتے ہی تمام زخم مین ورم پیدا ہوا پھر اُس طبیب نے اودیہ مرطبہ جیسے آرد گندم
اور پانی اور زیت وغیرہ کا استعمال شروع کیا اس دوا سے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اسکا ہاتھ سڑ گیا اور مر گیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے اگر بوجہ قروح
کے تشنج عارض ہو بشرطیکہ جلد مین شگاف ہو گیا ہو اُسے زیادہ کھول دینا چاہیئے اور جو دوا ان قروح کو بالخصوص نافع ہون کہ اُنمین تجفیف پیدا کرین اور
لطافت زیادہ رکھتے ہون انھین کا استعمال کرنا چاہیئے اور تا امکان یہی کوشش ہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جائے اور اگر جراحت بطور چبھنے نیزہ
وغیرہ کے ہو اور اسمین نخس بھی پیدا ہو اور ورم نہ ہو اسیوقت عمدہ علاج یہی ہے کہ موضعی علاج کرین اور حرارت اور تجفیف مین قوی ہونا چاہیئے
بہ نسبت اُس زخم کے جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہوا ہے پہلے کہ ایسی جراحت اندر کی طرف آجانی بہت ہوتی ہے اور جب ہے کہ تدبیر عصب
مجروح کی لطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو اور اگر ورم یا درد پیدا ہو پھر طعام وغیرہ تمام اغذیہ سے تو براہِ وقت کوئی چیز نہین ہے خصوصا
اگر جراحت عرض مین ہو کہ اسوقت مضرت کی بلا خوف اور بدون توقف ضرر کے ہوتی ہے اگر چہ غشی کی نوبت ہو پہنچے اور واجب ہے کہ بستر خواب
اُسکا نہایت کی کمال ہو اور جو عضا قریب جراحت کے ہون اُن کی رعایت مرہم وغیرہ سے ضرور کرنی چاہیئے۔ اسیطرح سر گردن اور بغل کی بھی
تدبیر کرنی چاہیئے خصوصا اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہو اسیطرح پیڑو اور کش ران کی تدبیر واجب ہے خصوصا اگر جراحت نیچے کے دھڑ مین
ہو اور اطراف ساق مین واقع ہو۔ اودیہ جراح عصب اور قروح عصب کے علک البطم نہایت اچھی دوا ہے پٹھے کی جراحت کے واسطے لڑکے
اور عورتین خواہ جنکا مزاج مرطوب ہے اور بشدت رطوبت مزاج کے اُن مین موجود ہے ایسے لوگون کو فقط علک البطم کا دور کافی ہوتا
ہے کہ اسمین تھوڑا سا زیت اسقدر ملائین جو اُسے نرم کردے اور کسیقدر چسپیدگی اجزائے دوا مین پیدا کردے اگر خشکی زیادہ ہو اور مرطبہ
اس دوا کے راتینج بھی بکار آمد ہے لیکن جس شخص کا مزاج سخت ہے اور اسکا گوشت زیادہ سخت ہے اسکے علاج مین فرفیون کی فربیون بھی
ہمراہ راتینج کے داخل کرنی ضرور ہے مثل فربیون کوئی اور دوا کہنہ ہو یا تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جیسا مزاج بدن کا ہو اور جسقدر
لائق سختی بدن کے ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اسکی مقدار بارہوان حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیئے یعنی اگر بارہ جز قیروطی ہو ایک جز دم
دوائے قوی اور تازہ ہر قیروطی مین ڈالی جائے جسکا استعمال کرنا مرکوز ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور زیادہ سے زیادہ بقدر ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ اور مرہم وغیرہ حسب ہر دوائے مذکور کی آمیزش کرین کبھی ایسی قیروطی یا مرہم مین سوسن ہوں
کے اور شیر دار ادویہ جیسے جاؤشیر بھی شریک کرتے ہین اُسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور حلتیت اور سکبینج اور جاوشیر بھی مفید ہوتی ہین ضعیف الاثر
دوا ایسے وقت مین جیسے لورہ ارمنی اور اسکا کف اور کبریت زیت مین گرم کیا ہوا اور جرک حمام اور زہرہ بحجرہ اسوس اور جو چیز جذاب
رطوبات ہو کہ لطرف خارج کے جذب کرلائے اور اسیطرح زاج اور خاکستر جس سے نابا جدا کرتے ہین اور اسرنج اور لصاق ذہب اور بھی
ابتدائے جراحت مین سوائے خمیر کے اور کچھ اختیار نہین کرتے ہین اور اُسکا استعمال نافع ہوتا ہے اور اندر سے بہت اچھی طرح جذب کرکے باہر کی طرف لاتا
ہے اور اکثر شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ لشرطیکہ زرنیخون ہمراہ ہو بچے استعمال کرتے ہین اور مفید ہوتا ہے خواہ غلیم یعنی چینج جو گھیون مین برآمد ہوتا ہے اسکا
استعمال بکار آمد ہوتا ہے اسطرح کہ گھر کے پانی مین ملکر ضماد کرنے مین استعمال عاقل الطلم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہین اُسکے
بعد مرہم باسلیقون کو ادویہ محتاج الیہا سے قوی کرکے خواہ اسی سے اور کیکی دوا اُن کو قوی کرکے استعمال کرتے ہین اور کبھی قیروطی وغیرہ
مین نیز روغن آسمین کے چونا بھی ملا دیتے ہین لیکن واجب ہے کہ چونا دھویا ہوا ہو اور بہتر یہ ہے کہ آب دریا سے اسکو دھویا ہوا اور خوب گرم اور تیز
دھوپ مین دھوکر خشک کیا ہوا اور جسقدر زیادہ دھوئینگے اسیقدر نفع اُسکا بڑھتا جائے گا منجملہ ادویہ جیدہ کے ایک یہ دوا ہے جسکو
جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ مرکب موم اور راتینج اور فربیون اور زفت یعنی رال اور زیت غلیظ کہ ہر ایک ادویہ مذکورہ بقدر نصف
جزء اور زیت ایک جزء روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہے مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا مین کہتا ہون اسکی وجہ یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ جلد
متحلل ہوجاتا ہے اسی وجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہے اگر زخم بطور چھپنے اور گرنے کے پیدا ہوا ہے اور اسمین ورم یا عفونت نہین
ہے اُسوقت مرہم افربیون اور بیخال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے اور جو بدن لطیف ہے اُسکے واسطے فربیون اور کثیف بدن کیواسطے بیخال
کبوتر کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کے ہوتی ہے گی اور بموجب سحنہ اور مزاج کی ان تغیرات مین اختیار ہے اور یا اچھی
زخم گرنے اور چھپنے کا منہ بند ہونے نہ پائے اور پر گوشت ہونا منہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہونے پائے اور اگر منہ تنگ ہو تو چیر
دیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے بہ نسبت اس زخم کے جو برطوبت چھپ جانے
کے پیدا ہوا ہے اور اگر زخمون مین عفونت پیدا ہو اُسوقت سکبینج اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہو اُسوقت آرد جو کا استعمال
لازم ہے اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کہ ان کو کمیا کرکے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہوا آرد جو آرد کرسنہ اور آرد باقلا بھی آب خاکستر
مین پختہ کرکے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکبینج ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال سفنج کا اُسپر بخوف کرنا چاہیے اور دوا کو اسی مین بھگو کر
گرم کرکے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین

بیان ان اورام کا جو عصب کو بحالت جراحت عارض ہوتے ہین

اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کے علاج کا کیا ہے اور اگر انمین ورم پیدا ہوا اُسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہوچکا ہے لیکن ہمکو منظور
ہے کہ بشرح وبسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے کتاب فاطاجانس مین لکھا ہے اُسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہے کہ اگر جراحت
عصب مین ہون خواہ اعضائے عصب مین ورم ظلمونی پیدا ہوا اور اسمین التہاب زیادہ ہو مناسب ہے کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جنمین سرکہ
اور آہار سعد فی داخل ہون اور وہ آہار اوپر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین اور اکثر یہ ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کے مذکور ہین یعنی کتاب
فاطاجانس کے دوسرے مقالہ مین اُنھین ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہے۔ قلقدیس ایک درہم اور ربع درہم زاج ہونے کو درہم توبال نحاس دو اوقیہ
اور ڈھائی درہم قشار کندر ڈیڑھ اوقیہ بارزد ایک وقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوا دو رطل خشک دوائین پیکر سرکہ مین دس دن تک بھگو مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور گھلا شوالی چیزوں کو گھلا کے سرکہ میں اور کسی دیگ وغیرہ میں سب کو ملا کر پکائیں اور خوب پکا کر جب سب اجزا ایک ذات ہو جائیں اُتار لیں عضو مجروح
اور متورم پر دن بھر میں دو مرتبہ زیت کو چپکائیں اور جس وقت یہ دوا لے مذکورہ پر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت میں
تر کرکے گرم گرم رکھیں بشرطیکہ اس کی گرمی معتدل ہو اور زیادہ سخت نہو اسلیے کہ پٹھے کے حق میں خصوصاً جو پٹھا مجروح اور علیل ہو برودت سے بڑھ کر
کوئی چیز مضر نہیں ہے پھر اگر کسی حال میں ایسے عضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اسمیں سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو لیس مناسب ہے کہ لبیب کو بکار استعمال
کریں اور آٹا اسمیں مشترکا داخل کریں اور اگر آرد کرسنہ میسر نہو آرد باقلا اُسکی جگہ داخل کریں خواہ آرد جو کو ملائیں پٹھے کا کوفتہ ہونا اور پیچ جانا
اور بیکار ہو جانا گزشتہ ہوا عصب کا اگر بدون جراحت کے ہوا اور ورم بھی پیدا نہ ہوا اسکا علاج تسکین وجع سے کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم
پیدا ہو گیا ایسی دوا سے جو تنگا فتہ کرتی ہے اس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اُسکا بھی علاج کرو اسطرح جب ہے کہ تحلیل کریں اس
عضو پر روغن گرم کی اور پیہم نطول کرتے رہیں اور جس روغن سے نطول کریں چاہیے کہ اسمیں قوت ارخا اور تحلیل کی ہو سب عمدہ روغن اس کام
کیواسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سداب ہے اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہوں اور خطمی کا فائدہ عجیب ہے اگر گوشت عصب کو
پر رکھیں اور صدف کا گوشت بھی عجیب النفع ہے اکثر ملبوس ہمارے بھی اسکا علاج کرتے ہیں پھر اگر ورم پیدا ہو گیا ہے اسلیے تسکین درد کی آسان
تدبیر یہ ہے کہ شیرہ انگور ہمراہ شراب کے خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بقدر میانہ استعمال کریں اور معتدل گرمی بھی اس عضو کو پہونچائیں اور میلا صوف اسی دوا میں
تر کر کے خصوصاً صوف زوفا کا اس پر رکھیں اور اگرچہ صدمہ اور الم مواضع مفاصل میں پہونچا ہو وہاں کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر
ہونی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیے جن میں قوت تحلیل اور نضج دونوں کی ہو لیکن بقدر قبض بھی اسمیں ضرور ہے کہ مقابلہ ورم کا کر سکے
اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اور ورم کو خیال کرنا ضرور ہے ان دونوں میں جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اسی کی تدبیر مقدم
کرنی چاہیے۔ اور اگر درد مطلق نہو کہتا وہ بانی استعمال ادویہ قوی کا کرنا چاہیے آب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضاً اگر ورم میں طول ہوا ہو
دوالے قوی کا علاج کریں اور قوت تحلیل کی دوا میں زیادہ ہو اور ایسی دوا ہر گز نہ لگائیں کہ اسمیں قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آہک دہ
سے بنائی جاتی ہے خواہ جو دوا چرک کبوتر صحرائی سے بنتی ہے اور اگر جلد میں زخم بھی ہو اسوقت ایسی دوا کی حاجت زیادہ ہے جسمیں قوت تجفیف
اور جمع اجزائے متفرقہ کے اور التحام کرنا اور ملانا اجزائے کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کوفت کا
نہ پہونچا ہو اور زخم کا بھی اثر جلد میں نہو اسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جائیں انکا استعمال کرنا الانفع ہے اور ایک
دوا ایسی ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہے اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اسمیں زیادہ داخل کرنا چاہیے اور اگر اس سے بھی
زیادہ تجفیف پیدا کرنے کا ارادہ ہو بیخ سوسن کو بڑھا دیں اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اُسکی طرف التفات کی کچھ ضرورت ہے بلکہ وہ خود بخود اچھا
ہو جائے گا فقط پٹھے کا علاج ایسے قسم کا کرو جو اُسکے ورم کو نافع ہو اور زخم کے علاج کی طرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے اس فائدہ
کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے اور اکثر علاج ایسے وقت اس تدبیر علی سے کرتے ہیں جسمیں نمک کی شرکت ہو اور کندر اور مر کا ضماد
بھی دونوں حالت میں عموماً نفع کرتے ہیں اور اگر ان دونوں عارضوں کے ہمراہ درد شدید بھی ہو واجب ہے کہ دوا کو زفت سے ملا کر ضماد کریں اور
گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہے کہ پٹھے کے جمیع تمام رستے میں پانی کا کسیقدر لگاؤ نہونے دیں گرم پانی ہو یا سرد بلکہ ادہان قویہ کا استعمال
کریں جنمیں پھول خوشبو اور لطیف اور قابض پڑے ہوں اور جنکے مزاج میں غلظت ہے یا وہ دوائیں گرم اور خوشبو جنمیں گرم مصالحہ سکتے ہیں کہ
ان کا یہی حال ہے **حکم عصب فاسد** کا کبھی عصب کی ذرک میں ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

توڑ کر نکال ڈالیں جیسے بازو کو نکال ڈالتے ہیں **عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہو جانا** یہ عارضہ اکثر چوٹ لگنے سے خواہ گر پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر زور سے دبائیں تو سخت معلوم ہوگا علاج خشکی عصب کا قریب ہے **علاج** ادہان سخت کے اور تدہینات کی ہم نے جز اول یا دوم میں مفردہ میں اور قرابادین میں خاص اور مفردہ اور مرکبہ کی تفصیل بیان کی ہیں اور استعمال جسقدر دوائیں ہم ذکر کرتے ہیں وہ سب مجرب اور خفیف المؤنت ہیں جیسے مقل الیہود لوبزن درس درہم کے پانی میں بھگو کر خواہ گھول کر استعمال کریں یا لوزہ کر استعمال کریں مثل اس کے خطمی کی جڑ پیسکر ضماد کریں یہ بھی بہت خوب ہے اسیطرح بیخ سوسن کو دو خاب انگور میں معجون کر کے اور اسیطرح اشق اور شورہ اور فربیون اس سب کو روغن زیت کے ہمراہ جمع کریں۔ ایضاً تخم مرہمراہ منیختج کے ضماد کریں ایضاً خطمی اور اسکے نصف وزن بکری کی مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہے **ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان** ریح شوکہ کے سبب خلط علاوہ ہوتے ہیں جو ہڈیوں میں نفوذ کرتے ہیں اور ہڈی کو سڑا دیتے ہیں کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے ہے فرق یہ ہے کہ مادہ وجع مفاصل کا گوشت میں ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان میں پیوست ہو جاتا ہے اور اسکے پیوست ہونے سے ہڈی تھوڑی فاسد ہو کر سڑ جاتی ہے بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ شوکہ تمام بدن میں تشنج پیدا کرتا ہے بسبب قرحہ کے اور اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے **علامات فساد استخوان کے** جبوقت کسی ہڈی میں فساد عارض ہوتا ہے اس کے اوپر کی ہڈی میں ترہل اور بودا پن پیدا ہوتا ہے اور سرخی ہو جاتی ہے اور بدبو آنے لگتی ہے اور صدید پیدا ہو جاتی ہے اور نفوذ اسمیں باسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اس کی بندش بھی اسکے فساد پر دلالت کرتی ہے اسطرح پر کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اسکے گرد پھیریں دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہیں ہے جو چکنی ہو کہ اس سے پھسلنا ممکن ہو بلکہ اس سے کسیقدر چمٹ جاتی ہے اور گویا ایک چیز غیر ثابت سے معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا پڑ گیا ہے اور متعفن ہو گیا ہے اور کبھی بالکل بودی اور نرم ہو جاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائی نہ ہو اسلیئے کہ ابتدا میں بذریعہ موچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ بشیرا فز الطریق سے اسکا فساد دریافت کیا جاتا ہے اسطرح پر کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جھلی اسپر سے الگ ہو گئی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اسکو کھول دیں اسکا رنگ اصلی رنگ سے متغیر نظر آئے گا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اسکی پہلے سے ہو جاتی ہے بعد ازاں ہڈی کا فساد دوڑتا ہے **علاج ہڈی کے فساد کا** علاج یہی ہے کہ اسے کھلائیں اور چھیل ڈالیں اور جسقدر فاسد ہو چکی ہے اس کو دور کر دیں اور کاٹ ڈالیں اور پراگندہ کر دیں ناسور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیئے کہ چھیلنا اسکا خواہ تراشنا اور داغ دینا اسطرح پر کہ مقدار فاسد پوست ہو کر رہے ضرور ہے اور صحیح غیر فاسد باقی رہ جائے اور کبھی ہڈیوں کی پوست بذریعہ چند ادویہ کے بھی گرائی جاتی ہے جیسے سر کی ہڈیوں کے پوست گرانے میں خواہ اور مقامات کی ہڈیوں کی بھی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زراوند مدور سام صبر زرشک برگ جاؤ شیر زنگ سوختہ توبال نحاس قشور صنوبر ان سب اجزا کو یکجا کر کے استعمال کریں عجیب النفع ہے کہ پوست ہڈیوں کا گرا دیتی ہے اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر اسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر حرام مغز تک فساد پہنچ گیا ہو اسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیئے اور اگر فساد مذکور سوائے قطع اور نشتر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل نہ ہو سکے اسوقت موضع اور اس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیئے جہاں تک کاٹنا درکار ہے اور اسکی شناخت اسطرح کریں کہ چاقو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیریں تا اینکہ جہاں پر ہڈی گوشت سے ملی ہوئی ہے وہاں تک پہنچے بس وہی حد انتہائے فساد کی ہے اور اسی جگہ تک کاٹنا چاہیئے پھر اگر یہ ہڈی سر ران خواہ اس رگ کی خواہ مہرہ پشت کی ہو اسکے علاج سے مستعفی اور دست کش ہونا بہتر ہے اسلیئے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جراءت نہیں ہو سکتی ہے اور اگر ہڈی کے فساد سے اس گوشت کا فساد ظاہر ہو کہ ... اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

گوشت کے فساد کی ہے جہان پہ ہڈی واقع ہے اُس گوشت کا جدا کر دینا لازمی ہے اُسکا علاج یہ ہے جب ہو کہ تبرید عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہے اُنھین طلاؤن سے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین کرتے رہین جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور اسیطرح جو گوشت کھلا ہوا ہو اُسکی تبرید بھی برابر کرنی چاہیئے صفت نشتر عظم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کرین اور گوشت سے اوپر اُٹھائین اسطرح پر کہ ہڈی کے کنارے پر ایک ڈورا باندھکر اوپر کی طرف اُسے کھینچین اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اس عضو کو کھینچین نیچے کی طرف تاکہ آری وغیرہ کے دانت اُس عضو مین نہ لگین بعد ازان رتنا شروع کرین اور اگر حصہ علاج کسی لمبی پتلی خواہ ہڈی کے تراشنے سے جس کے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو شریف ہو جیسے صفاق اضلاع خواہ نخاع اُسوقت آری کے نیچے ایک پتری وغیرہ ایسی رکھ لین تاکہ دندان آرہ کا گزند اس عضو شریف تک کسی طرح نہ پہونچے اور اگر گوشت اپنے پوری شکل سے دور کھلا ہوا ہو اُسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالین اسواسطے کہ ہڈی تمام جوانب سے کھل جاتی ہو پر اُسپر گوشت پیدا نہین لگتا ہے اور اگر اجزا گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہون مفصل سے اُن کو نکال ڈالنا چاہیئے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد ہوگئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیئے اور ران کے سر کی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہوجائے اُسکا علاج نہین ہوسکتا ہو بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کرچین اور پوست جو قروح سند ملہ مین رہجاتی ہین بہتر ہے کہ اُن کے اخراج مین عجلت نہ کرین بلکہ طبیعت پر حوالہ کرین اور طبیعت کی اعانت تھوڑی جذب کے ذریعہ سے کرین جو بہت جلد اخراج نہ کرے اور بذریعہ ادویہ خواہ عمل جراحی کے اس کرچ کی تحریک کرین اس لیئے کہ کرچ باشکرہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور سکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑجاتا ہے اور جب طبیعت اُسکو خود بخود دھرطرف جلدی متحرک کرے اور جلد تنگ ہو جائے اور نکلنا اُسکا شروع ہو اور کسیقدر جدا ہوتی معلوم ہو اُسوقت گوشت کسیقدر جدا کر دین اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کے زخم کا التحام کرین اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہو خواہ چھلی ہڈی کی جو قرحہ مین رہجائے کہ اُسکی بھی ایسی ہی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اسقدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہے بہ نسبت تعجیل اخراج کے اگر جلدی باشکرہ طبیعت نکالین گے خطرہ تشنج کا رہیگا اور خلل عقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہیگا اور اگر خود بھی پھٹ کر نکل آئے گی اسمین چنداں مضرت نہین ہو۔ ایسی باقیماندہ ہڈیون کی نکالنے والی دوا گو اُسکا استعمال بعجلت ممنوع ہے مگر اُسکا بیان ہم کرتے ہین کہ شاید بوقت ضرورت بکار آمد ہو زیت کہنہ موم زرد دھات ڈھالنے کی گھریلین کا میل اور برگ اور یہ دونون برابر زیت کے وزن مین ہون اور پھر سب کو پگھلاکے ایک جز زرد چوب اور ایک جز زراوند... اور ... بدلان سب اجزا شکل فتیلہ کے طیار کرین ایضاً اشق اور مقل کے در بتیان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کو ملاکر مرہم درست کرین اور اسی جگہ پر رکھین جہان کرچ وغیرہ رکی ہے کہ اُسکے رکھنے سے نکل آتی ہو اور بہت جلد ایسا ہوجاتی ہے ہڈی کا ٹوٹ جانا بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اُسکا ہے اُسے ہم آئندہ سطور مین لکھین گے اور دوا کے ذریعہ سے جو علاج ہو اُسے ہم یہان بیان کرتے ہین کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہوجانے کے واسطے مفید ہو طلا جو ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہوجانے کو مفید ہو سنات یعنی ہینڈک ... نمک مخشی ہو دس جز ... ہو واحد پانچ جز گل ارمنی بیس درہم سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کرین اگر ورم گرم ہو ایضاً برگ طرفا یعنی جھاؤ کی پتی اور برگ سرو برگ آس برگ بید سب تازی اور ہری ہون اور سب کو کوٹ کر عرق نچوڑین اور مشک ... اور فوفل بلوط ... اور صندل سرخ گل ارمنی ... اور فوفل برادہ چوب طرفا خطمی ہونگ ... اکلیل الملک ... زیادہ کرین اسکے ... اور آس ... کو اضافہ کرین۔ اگر ہمراہ کسر اُسکے درد ... ہو وہ ہے ... مرہم سنات جلنا ... ان کا ضماد کرین کہ زیادہ قوی ہو ... اکثر مستعمل ادویہ کے ایسے وقت مین برگ آس اور لاذن اور سک ... زعفران اور ... ارمنی ہو ایضاً ... اور دونون کے واسطے جو ... اور ... یعنی سستی کو بھی مفید ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور کسر اندمال قی کرنا مضر ہے اور خلع یعنی ہڈی اُتر جانے کو مفید ہے مناسب ماش اقاقیا خطمی گل ارمنی صبر مر آب آس کے ذریعہ سے طلا کرین فن پانچوان جبر کے بیان مین اور اس مین تین مقالہ ہین مقالہ پہلا خلع کا بیان

بیان عام خلع کا

خلع کے معنی یہ ہین کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہوجائے اُن چیزون سے جو ہڈی کے قریب اور گرد وپیش کی چیزین ہین اور نکلنا اس ہڈی کا پورا ہو یعنی کسیقدر اپنے اصلی موقع اور وضع طبعی پر باقی نہ ہو اور اگر تمام وکمال نہ نکلیگی اُسے زوال مفصل یعنی جوڑ کا سرک جانا خواہ مل جانا کہین گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کی طرف اور بذریعہ حس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہ ہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہین اور وثی کے معنی بیکار ہوجانے کے ہین اور اگر فقط ایذا ہوا اور ہڈی نکل نہ آئی ہو لیکن اُسکے گرد کی چیزین کوفتہ ہوجائین اور سستی حرکات مین پیدا ہو اُسکا نام وہن اور وہن قسم مین وثی کے داخل ہین اور کبھی مفصل مین ایک تیسرے قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طول اُسکا زیادہ ہوجاتا ہے اور ابھی تک انخلاع کے درجہ تک نہین پہونچا ہے لیکن اُسکا انخلاع آسان ہوجاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہے بعض آدمی براہ خلقت کے خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلئے کہ گڑھے اُن کے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اتھلے ہوتے ہین اور گرفت جوڑون کی بخوبی اُن کے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو لقم یعنی جوڑون کے پاس کے غدد اور رباطات وغیرہ جن کے اندر جانے سے وصل اور جوڑ کے بنا ہے وہ بخوبی اندر نہین جاسکتے اور نہ گنجائش اُنکو جانے کی ملتی ہے اسی طرح رباط وغیرہ کی بندش اُن کی مستحکم نہین ہوتی بلکہ خلقت اصلی مین ضعف اور نا استوار ہوتی ہے اور باریک اور قابل تمدد اور کشش کے ہوتی ہے اور انھین مقامات کی طرف رطوبات از جہ طریقہ گرا کرتے ہین اور نولین گرہون کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہین اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہونے اور گرفت کا ہے وہان پر بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہوجاتے ہین اور جو چیزین مانع اُتر جانے مفاصل کے ہین اُن کے جوڑون مین نہین ہوتے ہین اسیوجہ سے اکثر اُسکے جوڑ اُتر جایا کرتے ہین مفاصل کا اپنے اصلی خلقت مین حال تین طرح پر ہے ایک تو ابھی بیان ہوچکا کہ اُنکا انخلاع اور اُتر جانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفاصل کی اسکے برعکس ہوتی ہے کہ اُنکا اُترنا بہت دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے جو مفاصل بآسانی اتر جاتے ہین اُن کی مثال ایسی ہے جیسے زانو کا مفصل کہ اُسکے رباط چونکہ نرم پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین جو کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہوچکے اسیوجہ سے زانو کا مفصل بآسانی اُتر جاتا ہے اور اسی سبب سے معین فلکہ کا ہے اور جسطرح سے یہ جوڑ بآسانی اُتر جاتا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر لوٹ بھی آتا ہے اسلئے کہ بآسانی اپنی جگہ پر آجانا مثل بآسانی اُتر جانے کے ہے یعنی جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی بآسانی قبول کریگی اور جسقدر دشواری ایذا دیتی ہوگی اور جو شکل اصلی سبب کے واپس آنے مین پڑے گی اتنی ہی اپنی اصلی ہیئت سے پھر جانے مین ہوتی ہے یہ مفصل مونڈھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہے اور جو لوگ فربہ اور طیار ہین اُن کے مونڈھے کا جوڑ ایسا نرم اور نازک نہین ہوتا ہے جو مفاصل دشواری سے اُترتے ہین اُن کی مثال ایسی ہے جیسے اُنگلیون کے جوڑ کہ یہ اُترتے ہی نہین بلکہ ٹوٹ جاتے ہین اُترنے کے بعد اور اسی طرح مفصل مرفق کا حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد اُترنے کے پھر اُنکا اصلی حالت پر واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے جو مفاصل انخلاع اور اُتر جانے مین متوسط ہین اُنکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل ورک کبھی یہ مفصل آسانی سے نہین اُترتا ہے کسی ضرب خارج کی وجہ سے اُسمین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بآسانی اُتر جاتا ہے اور درست بھی آسانی سے ہوجاتا ہے جسطرح حق الورک مین رطوبت بلغمی ورک کی طرف زیادہ ہو بھر جاتی ہے اور اسی سبب سے اُسکا اُتر جانا آسان ہوجاتا ہے اور پھر چڑھانا بھی اُسکا آسان ہوتا ہے اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہوجاتا ہے کہ ہر وقت اُسکا ورک اُترتا اور چڑھتا رہتا ہے اور تھوڑی سی حرکت خواہ اٹھنے سے ہی کیفیت اسپر طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کے پھر یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے بہت دشوار خلع کی دو قسم ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

جس مین کونے پیچھے کے جو متصل ہڈی کے ہین اور اُسکے سبب منقطع ہو جائین اور ایسے خلع کے بعد مفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہے اور اکثر یہ قسم اُس رگ مین پیدا ہوتی ہے جو اُسکے بعد اس عضد مین اور دونون پاؤن کے گٹون مین کھینچ کے نزدیک اترجانا اُکھڑ جانے کی نسبت زیادہ برا ہے کیونکہ اترنے کے بعد پھر صلابت پر عود نہ کرے اور شکستہ کا جبر نہ ہوسکے **علامات خلع کلی کی** جو مفصل اپنی جگہ سے اتر جائے اُس جگہ پستی اور گڑھا سا پڑجاتا ہے اور اسوقت گڑھا غیر معمولی ہوتا ہے جیسے کہ شانہ کی ہڈی اُترنے سے ظاہر مین یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پاؤن کے جوڑ مین یہی صورت نظر آتی ہے اور اس سبب سے زیادہ مفصل مرفق کے اُترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس معائنہ درست اسطرح پر ہوتا ہے کہ جو مفصل اُسکے مقابل ہے اُسے اور اس اُترے ہوئے کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ کی حرکت موقوف ہوجائے اور حرکت نہ کرسکے اسوقت ضرور یقین کرنی چاہیئے کہ یہ جوڑ اتر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات مین جیسے ہمیشہ کرتا ہو اُسیطرح کرے اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہوگا کہ زوال اور اترجانے کا مرض نہین **علامات میل یعنی جھک جانے کے** علامات وہ یہ ہین کہ تقعیر اور گڑھا ہمراہ کسیقدر بلندی کے دوسری جانب مین نظر آئے اور جس طرف سے جو بلندی اندر و داخل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات بھی عضو زائل سے صادر ہو سکین **مفصل کا طول زیادہ ہو جانا** اُن **خلع کے** اسکی علامت یہ ہے کہ عضو مفصل لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اُسے مقام طبعی کی طرف لائین بلا تکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جائے پھر جب دباؤ کے زور کو برطرف کرین اُسیطرح نادرست ہو جائے اور جو شکل بالعرض حاصل ہوئی وہی پھر پلٹ آئے اور ایک گڑھا سا پیدا ہو جائے کبھی اسمین اُنگلی سماجاتی ہے جہان گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے ورک کا یہی حال ہے **علاج میل یا زوال خلع کا** خلع کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی اُسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہے مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہے اسوقت خیال کرو کہ خلع اتنا خفیف ہے کہ معمولی دبانے سے اُترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کی طرف پلٹ جاتا ہے اور قرحہ وغیرہ مین درد بوجہ خلع کے درست کرنے کے نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ ورم غیر متحمل اسکی وجہ سے پیدا ہو اسوقت خلع کی درستی پہلے سے کر لینی چاہیئے اور اگر زیادہ درد جو منتہی ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہے کہ پہلے علاج قرحہ اور زخم کا کرین اور بعد اس کے درستی خلع کی کرین خصوصاً اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنی جو بڑے بڑے جوڑ ہین اُنمین یہ مرض لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہے خصوصاً اگر ایسے عضلے کے مفاصل مین ہو جو قریب اعضائے شریفہ کے واقع ہین اور یہی حال اورام کا ہے اگر ہمراہ خلع کے جمع ہوں انحصار تدبیر ایسے وقت اسی مین ہے کہ تجربہ کرین اگر امر آسان ہو یا اُس سے درد وغیرہ کا ہیجان نہ ہوتا ہو اور بہ دشواری درکنار خطر کا نہ ہوتا ہو جبر اور درستی خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی نہ کرین گے اور اگر درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کے اولاً در پے ہون گے اور اگر ہم تدبیر مذکور بجز ابطال ربط کا لنشر لکیہ موجب ہو اور درد پیدا کرتا ہو ضرور کرینگے اور اگر آسانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھ ہی اسکے کرین گے اور قرحہ کا بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھ ہی عارض ہون اور کشش ایک ہی جہت مین ہو اور دونون کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونون تدبیر ساتھ ہی کرین **عالم صناعت** نے حکایت کی ہے کہ ایک پتھر کسی مرد کے منکب پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونون جدا ہو کر کنارہ عضد کا جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اُسکے نیچے سے سر گردن کا سرا اتر گیا اور بعض جاہل نے جو کہ جبری اور میانی یا دستے ہڈی کو درست اور برابر کرکے گوشت اور جلد وغیرہ اُسیطرح ہموار رکھکر اور ملا کر بند تنگ کر دی اسوقت تو کچھ معلوم نہوا آخر اُسکا حال یہ ہوا کہ گوشت مین سڑاند سی پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور اُسکے قرب کی وجہ سے ہڈی بھی فاسد ہوگئی اور رنگت ہڈی کی سبز ہوگئی اُس جاہل بے تمیز کو یہ بات دریافت نہوئی کہ اب گوشت جبکہ اس قسم کا صدمہ پہونچے اُسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا اور مقام ماؤف کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

شکستہ سے داغ دینا چاہیے اسیطرح اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کرلیں اُسکے بعد درستی خلع کی کریں اگر خلع منفرد و شانہ یعنی کھلا ہوا ہو اُسکی تدبیر یہ ہو کہ جس طرف اُتر گیا ہے اور جدھر سے زائل ہوا ہے اُسکے برعکس دوسری جانب کھینچیں تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجائے بعد ازاں اُس مقام تک پھیریں جہاں سے نکل گیا ہے لیں اسی تدبیر سے چڑھ جائے گا اور اصلی حالت پر عود کرے گا اگر چڑھ جانیکے بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہو اُس کو بھی دلالت ہوتی ہو اور جب چڑھ جائے پھر بندش رباط سے کریں اسلیے کہ پٹی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا نہ ہونے پر معین ہوتی ہے اور احتیاج ضمع ورم ضعیف اور درشت کی زیادہ ہو اسلیے کہ درستی اتری ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کے ممکن نہیں ہو خشک کپڑا قریب اُترے ہوئے عضو کے لیجانا مکروہ اور ناپسند ہو اسلیے کہ تسخین پیدا کرتا ہو اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہو بلکہ جو کپڑا اُس کی اصلاح اور درستی میں مستعمل ہو واجب ہو کہ قیروطی سرد سے تر کیا ہوا ہو خواہ شراب مازو میں بھگو لیا ہو۔ علاوہ ازیں بقراط کی وصیت میں یہ امر ہے کہ اترے ہوئے عضو کا ڈھیلا اور کھینچنا تین دن خواہ چار دن تک جائز نہیں ہو مگر چند اعضا میں کہ انھیں مستثنیٰ کرتا ہے میل اور جھکنا بھی شل خلع کے ہوتا ہے لیکن اسمیں بھی تاخیر اسقدر درکار ہے اُسکے بعد پھر پٹی کی بندش کرنی چاہیے جب کوئی عضو ہر ایک حرکت میں اتر جاتا ہو اور جب اُسے چڑھائیں اور درست کریں پھر پھسلے اور اتر جائے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہو ضرور ہو کہ داغ لگانے کی تدبیر کریں اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجائے اور شل ورم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضماد اور نطول وغیرہ کا استعمال کریں جو ملین ہوں اور ابتدا میں حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہو۔ اور بہتر یہی ہو کہ بندش پر نطول ضرور کریں یا اور عودات کے علاج میں روغن گرم کی مالش جو قوی ہوں اور ماء الاصل ہمراہ آب سرکے کرنی چاہیے۔ غذا مخلوع کی ایسی چیز سے ہو جو مقوی ہو اور یہ وہی دوا ہو جو مفصل کو قوی کرتی ہو اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور پھرنا واجب ہو ایسی صورت پر یہ غذا اُسکی تقویت کردیتی ہو **علاج طول مفصل کا** واجب ہو کہ استخوان مسترخی کو اندر کی طرف پھیریں اور جس جگہ سے مسترخی ہو کر طولانی ہو گئی ہو اسیطرف پھیر لیجائیں اور ایسی دواؤں سے ضماد کریں جن میں قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور اقاقیا وغیرہ کو ملاکر استعمال کریں کہ اُن میں کسیقدر جند بیدستر اور قسط اور اشنہ بھی داخل ہو اور الضماد جند الاسود اور ساہبل پر اقتصار کریں اسی طرح وہ سب دوائیں جو ضماد عرق میں شرکت ہیں بعد اُسکے بندش ایسی کریں جیسے سر کی بندش ہوتی ہو **جبڑہ کا اتر جانا** کبھی نیچے کا جبڑہ اپنے رقبہ سے اتر جاتا ہے اُسوقت منہ کھلا ہوا رہجاتا ہے اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اکثر شاذونادر واقع بھی ہوتی ہو پوری علاقع نہیں ہوتی ہو لیکن اُتر جانے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہے بخلاف استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہے اور نیچے کا جبڑہ اُتر جانے کے بعد اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہو پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ اُن عضلات کے ہو جو نیچے سے جبڑے میں آئے ہیں وہ حرکت معدوم نہیں ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اُتر جاتا ہو اُسوقت اُسکی شکل اور ہیئت اسپر دلالت کرتی ہو یا جھکاؤ جبڑے کا آگے کی طرف زیادہ ہوتا ہو **علاج** سب قسم کا ایک ہو یعنی اُسے اپنی حالت اصلی کی طرف بہت جلد پھر لانا چاہیے ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہوں گے اور دیر کرنے میں ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہو کہ پھر اپنی شکل کی طرف بدشواری عود کرتا ہو اگر با آسانی اپنی شکل کی طرف واپس آجائے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور نانے جائیں اور پوری تدبیر نہ کریں سخت ہوجائے گا اور ورم بھی پیدا ہوگا اور عضلات کھچ جائیں گے اور حمیات لازم اور صداع مستحکم پیدا ہو گا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث ہوتے ہیں اور اکثر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہو کہ دس دن روز موت واقع ہوتی ہو اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہے اور محض فضول صفراوی دستوں میں نرم ہوتے ہیں اور وہ صفراوی بھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

عارض ہوتی ہے اسیواسطے علاج مین مبادرت واجب ہو اسکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہو کہ ایک شخص مریض کے سر کو بٹھائے اور درست کرنیوالا اپنا انگوٹھا اُسکے منھ مین ڈالے اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہ بہت سے عضلات واقع ہین کہ اگرچہ جبڑا اُتر گیا ہے جب بھی اُن مین تمدد بشدت باقی رہتا ہے بہرحال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کرے چاہیے کہ اُسکے منھ کو داہنے بائین حرکت دین پھر دفعۃً اُسکے منھ کو کھینچین بعد ازان جبڑے کو اصلی ٹھکانے پر کر دین یہ جبڑا جس مقام سے جدا ہو گیا ہو اور اُتر گیا ہے اُس مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اُسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ بروقت درست کرنے کے اسی طرح اُسے اونچا کرین کہ جب ٹھلانے لگین پیچھے کی طرف اگر بیٹھ جائے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور شناخت یہ ہو کہ رباعیات یعنی چار دانت جنمین چار چار جبڑے نظر آتے ہین وہ برابر اور سیدھے ہو جائین اور منھ بھی سیدھا ہو کر بند ہو جائے اُسکے بعد پٹی سے بندش کرین اور قیروطی موم اور روغن گل لگاوین پھر بہت جلد درست ہو جائے گا اگر بحسب اتفاق جلد اُسکے چڑھانے کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہو جائے اب اسوقت واجب ہو کہ پہلے اسکے نرم کرنے کی تدبیر کرین اور نطولات ملینہ سے جیسے آب گرم اور روغن سے نطول حمام مین کرین اور نطول بھی بہت زیادہ کرین تا اینکہ نرمی پیدا ہو جائے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور جبڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہو کر چڑھ جائے اور استوار ہو جائے اور اُسکے بعد مریض کو چت لٹائین کسی ایسے بچھونے پر جو نرم روئی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پائے کہ ہلنے سے پھر وہی خرابی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہو جائے اور کسی طرح کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے

چنبر گردن کے اُتر جانے کا بیان

اسی حکیم نے کہا ہے کہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اُس سے جدا نہین ہے اور یہی وجہ ہو کہ اسطرف اُسکو حرکت بھی نہین ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جبر کم ہو پہنچے اور نادرست ہو جائے اُس کی درستی ہو سکتی ہے اور یہی علاج اُسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہو ہان وہ کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہو اُس سے جدا بھی ہوتا ہو وہ زیادہ تر نہین اُترتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ کہ اُسکے دوسرے ہین اُسکو اُترجانے سے منع کرتا ہے اور راس کتف بھی اُسے اُترنے سے منع کرتا ہو ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسیواسطے ہو تاکہ سینہ مین تفرق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جائے اور اسیواسطے سوائے انسان کے اور کسی حیوان مین ترقوہ نہین پیدا کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے اور خواہ اور کسیطرح سے پھر اُسے درست اور اپنی اصلی موضع پر رد کر دینا کچھ دشوار نہین ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہو جاتی ہو خواہ گدی اور پٹی سے بندش کر کے درست کرتے ہین اور جیسی بندش اُسکے واسطے لائق ہو اُسی بندش سے باندھتے ہین یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسیطرح سے اپنے اصلی موضع کی طرف پھیر لایا جاتا ہو جس جبڑے سے ترقوہ اور منکب مین ربط پیدا ہوتا ہو وہ ایک ہڈی غضروفی ہو کہ دُبلے بدن مین موٹی ہوتی ہو اور جب بیٹھ جاتی ہو نا تجربہ کار کو گمان ہوتا ہو کہ سر بازو کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا اسلیے کہ سر اُسکا اُسوقت بہت باریک نظر آتا ہو اور جس جگہ سے انتقال اُسکا واقع ہوتا ہو وہان گہراؤ سا نظر آتا ہو مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیے کہ بطرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سر تک نہین پہونچتا ہے اور اسیطرح منکب کا بھی حال ہے

منکب کے اُتر جانے کا بیان

کبھی مونڈھا اُتر جاتا ہو اور شانے کے اُترنے مین البتہ کسیقدر شک ہو اور نظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہو کہ شانہ اُتر جائے ہان کبھی عضل منکب کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ بسہولت اُتر جاتے ہین اسلیے کہ کتفہ اور شانہ کا عضل کا زیادہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

گہرا نہیں ہے اور رباط اُسکے غیر موثق ہیں بلکہ سلیس اور نرم مخلوق ہوئے ہیں اور ایسی خلقت نرم فقط بغرض آسانی حرکت کے ہوئی ہے اور اس عضلہ کا
اُترجانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت میں دریافت ہوتا ہے اور اسیطرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اسلیئے کہ اوپر کی طرف میں
انخلاع نہیں ہوتا ہے اسلیئے کہ بلندی بابوجہ منکب کی اُسے مانع ہوتی ہے اور نہ پیچھے کی طرف خلع عارض ہوتا ہے اسلیئے کہ ادھر کتف شانہ
سے روکتا ہے اور نہ بطرف جانب بطن کے اسلیئے کہ عضلہ دوسرے والا آگے کی طرف سے اسے مانع ہوتا ہے اسیطرح سے جیسے اس
منکب مانع ہے پس یہ عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہے اور تھوڑا سا زوال اُس کو عارض ہوتا ہے اور جانب
اسفل میں خروج کثیر خصوصاً جو لوگ بہت لاغر اور نحیف ہیں کہ ان لوگوں کے عضد میں خلع بھی بآسانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہ پر عود بھی
آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور موٹے آدمیوں میں دونوں باتیں دشوار ہوتی ہیں اگر عضد میں انخلاع عارض ہو بروقت ولادت کے یعنی
جو ولادت دشواری سے ہوتی ہو جیسے کہ معلوم ہو خواہ بروقت چاک کرنے جلیں کے اور جھٹ پٹ درست نہ کیا جائے پھر بعد اس
صدمہ کے نشوونما اس عضد کا طول میں نہیں ہوتا اور مرض مبتلا اور رقیق باقی رہجاتا ہے اگرچہ اصلاح بھی اسکی کردیں اور کبھی بعض
لوگوں میں قبول اصلاح بھی نہیں کرتا ہے بلکہ قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہے اور عضد اور ساعد دونوں باریک رہجاتے ہیں اور اکثر لوگوں
کے بدن میں قبول اصلاح کرلیتا ہے اور اچھا خوشنما ہوجاتا ہے لیکن ہر ایک صورت کوتاہ اور مشابہ قائمۂ ابن العرس یعنی نیولہ کے ہوتا ہے
ران کی یہ کیفیت ہے کہ سب طرح کے بدن میں خالی از نقصان ہوتی ہے اور جسوقت عضد میں بجانب موضع کے عکس پیدا ہو اسکے بعد درست
کیا جائے پھر بطرف خلقت اصلی کے رد کرنا بدون ٹوٹ جانے کے نہ ہو سکیگا علامت عضد کے اتر جانے کی یہ ہے کہ مونڈھے کے سرے کے
پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہے اور تجویف بھر جاتی ہے اور ایک گہراؤ سا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ یہ بات کچھ عضد کے اُترجانے سے ہی خاص نہیں
ہے بلکہ بسبب ہل جانے اور پلٹ جانے اُس کتف کے بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا کنارہ منکب کا اس کنارہ سے تیلا نظر آتا ہے بشرطیکہ
اس کنارہ کو زوال کسی طرف کا عارض ہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جو ہڈی اُسکے سرے پر ہے اُسے صدمہ کسی طرح کا نہ ہو بچا ہو اور جب
بذریعہ علاج کے اس صدمہ میں سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کچھ خوف باقی نہیں رہا اور جو عضد اتر گیا ہے اُسکا سر البطور گرہ کے
بلند ہو جاتا ہے بطرف ربطے کے اور عضد کا التصاق بھی خوب نہیں ہوتا ہے اور اُسکا چلنا بھی ٹھیک نہیں بیٹھتا ہے جیسے کہ صحیح اور درست ہاتھ میں
التصاق پیدا ہوتا ہے اور نہ اُسکے قریب آتا ہے بدون گردن کے سہارے اور بدون درجۂ شدید کے اور اگر ہاتھ اُٹھانے کا قصد کریں اوپر کی طرف
خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اُسے میسر نہیں ہوتی اور اسیطرح اور قسم کی حرکات بھی ہم اُسکے واسطے تجویز کرکے ایک اندازہ شناخت کا
مقرر کرتے ہیں یہ سب علامتیں کبھی بوجہ وثی یعنی بیکار رہنے اور ورم کے یا بوجہ پھیلانے کے بھی پیدا ہوتے ہیں علاج لڑکوں کے بدن
خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہیں چونکہ اُن کا علاج آسان ہے فقط ہاتھ سے کھینچکر اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کردینا
چاہیئے بلکہ اس مقام کی گرفت کرکے خواہ اُسکے قریب پکڑکے بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیئے اور دوسرے ہاتھ سے عضو کو نیچے کی طرف
کھینچنا چاہیئے اور شیر بعض اشغال کیلیئے ضرورت ہوتی ہے کہ راس عضد کو بیچ کی اُنگلی سے برابر کرکے اُسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہیں پس فقط اسیطرح سے
درست ہوجاتا ہے اور جو بدن سخت ہیں اور خلع شدید اُن میں پیدا ہوتا ہے عمدہ طریقہ اُن کے عضد کے جڑجانے کا یہ ہے کہ درست کرنیوالا اپنا
بازو ان ہیلوں میں علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے ٹھہرے خواہ کوئی چکنا گولا مثل کرے کے جس پر تیل لگا ہو یا روغن کیا ہوا پیٹہ وغیرہ
قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹا کر اُسے اپنی طرف اس طرح کھینچے کہ گویا اُسے اکھاڑنا چاہتا ہے کہ نکلنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوسے اُکھڑ جائے اور اپنے ہاتھ کو تھوڑا سا اندر دا رکھ لگائے جہاں پر عضد کے کھلنے کی جگہ ہے یہ طریقہ سب طریقوں سے اصوب اور عمدہ ہے ایضاً ایک ایسا آدمی جو بہ نسبت علیل کے قد آور ہو اور لانبا قد رکھتا ہو مونڈھے علیل کی بغل کے نیچے رکھکر اُس کو زمین سے اونچا کرے اور اُٹھائے اس طرح پر کہ اُسکے مونڈھے پر تمام بدن کا مریض کے بوجھ پڑے اور اُسے لٹکائے رہے مگر اُسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن سبک اور ہلکا بہ نسبت اُس اُٹھانیوالے کے بدن کے ہے اُس کے ہاتھ پر زیادہ بوجھ اور ثقل اسکے بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اُسکے ہاتھ کے سہارے پر لٹکا رہیگا اور کبھی ایک آدمی طویل القامت کے قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہیں اور اُسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے ہیں اور اسکو بر جہ شکل آدمی کے مونڈھے کے نرم اور گول بناتی ہے علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہیں اُسیوقت مجبر یعنی جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پاؤں کو ٹیک لگاتا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہے اور جب عضد کا چڑھنا دشوار ہو خواہ اُترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اُسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے نطول اور استحمام وغیرہ سے تلیین بخوبی کر کے ایک ڈنڈا مثل مہراوہ کے بناتے ہیں جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اُسکے سرے پر گول گول بناتے ہیں اور آسان یہ ہے کہ گول منہ کپڑوں وغیرہ سے بنائیں کہ اُسمیں نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کے ذریعہ سے اور اُس گول شے کے نیچے بغل کے رکھکر اُس اُترے پٹھے کو چڑھاتے ہیں جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہو چاہیے کہ ایک آدمی قوی مہراوہ کو پکڑ کے اُسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اُسے اوپر کی طرف کھینچتا ہو خواہ دو آدمی مجبر یعنی درست کرنے والے کے زور سے مقاومت کریں جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک اور آدمی اُس کے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعۃً اُٹھ کھڑا نہ ہو خواہ اس دوسرے مونڈھے کو مجبر یعنی درست کرنیوالا اونچا کرے اس طرح پر کہ اسکے ہاتھ کو اس طور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے ہاتھ کو دوہرا کرے خواہ دوسرا کرکے اُکھاڑ ڈالے اور اندر کی طرف تھوڑا سا مائل کرے جب یہ فعل کرے اسوقت عضد اپنے جوڑ میں آجائے گا پھر اُسوقت اُسی گول منہ کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چپاں کرے اور اوپر کی طرف سے اُسے دبایا ہو یعنی راس عضد کی طرف یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکورہ کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے کی طرف نہو ورنہ عضد کے ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اُسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہیں ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کبھی سلم کے ذریعہ سے تدبیر کرتے ہیں اور سلم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبہ السلم یعنی چوکھٹ پر رکھتے ہیں اور اس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب گدگدی اور نرم کر لیتے ہیں اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اُسکی صورت ایسی درست کر لیتے ہیں جو قابل کام کے ہو جائے اور آدمی دوسری جانب سے اس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کرکے راس عضد کو اپنے خاص موضع میں داخل کرتا ہے لیکن واجب ہے کہ لٹکنا اور عقبہ یعنی سوراخ بازو کا سلم یعنی چوکھٹ کے بازو کا سوراخ قریب راس عضد کے ہو تاکہ ٹوٹ نہ جائے اور کبھی بدلہ عتبہ اور کبھی گردون کے ایک رسی جو یہی کام دے تجویز کرتے ہیں اور اسی مقام خاص سے اُسکا بھی استعمال کرتے ہیں اور اس مقام سے اُترنے کے دوسری جگہ سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں کہ اُس سے خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے اور کبھی اور وجوہ سے بھی اسکی درستی کیجاتی ہے لیکن ان طریقوں میں تعب اور مشقت زیادہ ہے انھیں طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہیں ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے جب عضد اُترا ہوا اپنی جگہ پر پہونچ جائے اور اچھی طرح بیٹھ جائے اسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گولا مذکور مونڈھے کے ہمراہ باندھیں اور چوڑی چوڑی پٹیاں ایسی باندھیں جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضد پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہو جائے اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ دوسری جو لپیٹی ہوئی ہے خواہ دوسری وار پار کرکے دوسرے شانہ تک لیجائیں اور خوب سخت اور کسی ہوئی رکھیں اور اُسکی سختی خواہ گرہ اُس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہے بعد ازاں

HAKEEM SHOUKAT ALI

عضد کو پہلو کے ہمراہ نیچے کی طرف کس دیں اور جگہ بند کریں اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کی طرف بہ جانب گردن کے خوب کھینچ کر باندھیں اور ایک ہفتہ تک اس بندش کو رکھیں اور غذا مریض کی وہی تجویز کریں جو بیان ہو چکی ہو۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست کرنے کے بار بار اکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو استواری گرفت نہ کر سکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اتر جانا اور اسکا بیان اوپر ہو چکا ہے کہ نا ممکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہیں چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اتر جانا کبھی وہ چھوٹی ہڈی جو اس ہنسلی پر ہے اپنی جگہ سے اتر جاتی ہے پس ایک گڑھا سا پڑ جاتا ہے جیسے خلع میں اسطرح کی تغیر پیدا ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے بقدار کھینچے لٹے ہوئے کے اسے کھینچنا نہ چاہیے مگر تنگ کر کے اور انگلیوں سے مضبوط پکڑ کے اپنی جگہ پر اسے لانا چاہیے اور جسطرح سے ترقوہ یعنی جبر گردن پٹی اور گدے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اسیطرح اسے بھی درست کرنا لازم ہے اسلئے فقط کہ خالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو اپنی جگہ پر پھیر لاتی ہے اور وہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کے ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہ پر نہیں آتی ہے بلکہ بندش کے زور سے اپنی جگہ پر عود کرتی ہے اور بندش کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو کچھ خوف نہ کرنا چاہیے جیسے کہ ترقوہ کی بندش میں خوف ہوتا ہے مرفق کا اتر جانا یہ جوڑ ایسا ہے کہ اسکا اترنا بھی دشوار ہے اور بعد اترنے کے پھر درست ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہے اسلئے کہ اسکے رباطات کی شدت ہے اور چھوٹے چھوٹے رباطات اسکے گرد واقع ہوئے ہیں اور تقریباً یعنی گڑھا جو بیچ میں ہے وہ اسکے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہے اور کبھی مرفق میں زوال قلیل عارض ہوتا ہے اور کبھی انخلاع تام پیدا ہوتا ہے مگر بعض اوقات میں ہوتا ہے اور جب اتر جاتا ہے اسکے اترنے پر ایک جانب محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہو جانا دوسری جانب کا دلالت کرتا ہے بہت برا یہی اترنا ہے جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہیں ہوتا ہے اور اکثر جو ہوتا اترتا ہے وہ زند اسفل میں صدمہ پہونچتا ہے اور یہ اترنا بہت ہی بدتر ہوتا ہے اور بد شکل ہوتا ہے اسلئے کہ اسے تردد اور نکلنا بیٹھنا زیادہ عارض ہوتا ہے اور اوپر کا زند کمتر اسے خلع عارض ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو اتنا بدنما اور بد قطع نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ اسے اتصال کف دست سے زیادہ ہے اور حرکت اس کی بعید ہے اور یہ بھی غیر ممکن ہے کہ زند اعلیٰ خواہ اسفل اتر جائے اور بہ نسبت پہلے کے اسے دوری اپنے مقابل کے زند سے ہو یعنی اوپر کا زند اگر اتریگا نیچے والے زند سے دور ہو جائے گا اور اسیطرح نیچے کا زند بعد خلع کے اوپر کے زند سے دور ہو جائے گا علاج کہنی کی خلع کا بہت جلد کرنا چاہیے اس لئے کہ ورم حار اسجگہ بہت جلد عارض ہوتا ہے اور بعد اس ورم کے پیدا ہونے کے پھر علاج دشوار ہو جاتا ہے اور اگر بعد ورم بغرض چڑھانے اور درست کرنیکے کھینچیں اذیت شدید ہوتی ہے اور نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور پھر درست ہو نہیں سکتا ہے جب تک ورم موجود ہے کبھی اپنی جگہ پہلی پر عود نہیں کرتا ہے اگر کہنا تھوڑا سا ہٹ جائے اسکے درست کرنے کو ادنی سا زور کر کے دبانا اور ہتھیلی کی جڑ کی طرف بٹھانا کافی ہوتا ہے اور اگر بالکل اکھڑ جائے اسکی دو صورتیں ہیں یا تو آگے کی طرف ہٹ جائے اسکی تدبیر اور ہے اور اگر پیچھے کی طرف اکھڑ جائے اسکی دوسری تدبیر ہے جو گرہ آگے کی طرف اتر گیا ہو اسکے درست کرنے اور بٹھانے کی تدبیر یہ ہے کہ اس کے سامنے مونڈھے پر چوٹ لگائیں خواہ گھونسے وغیرہ سے خوب ضرب مونڈھے کو پہونچائیں اور ساتھ کو خوب لپٹا کر ہاتھ اور اوپر کو اٹھائیں اور دوسرے ہاتھ سے اٹھانے میں مدد چاہیں اسی تدبیر سے اپنی جگہ میں درست بیٹھ جائے گا اور اگر کہنا پیچھے کی طرف اتر جائے اسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے خوب سا کھینچیں بعد ازاں پیچھے کی طرف چوٹ لگائیں اگر یہ تدبیر کارگر نہ ہو اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو خیکا دمی جو قوی اور زورآور ہوں خوب گرفت کریں اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے چونکہ اثر اس روغن کا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور ہڈیوں اور اعصاب وغیرہ میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے کہ درست بیٹھ جاتا ہے اور اگرچہ یہ روغن خارج سے مستعمل ہے لیکن مالش کی حرارت چونکہ رطوبت لطیف کا فائدہ دیتی ہے اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور جب کہنا درست اپنی

HAKEEM SHOUKAT ALI

جگہ پر بیٹھ جائے لازم ہو کہ بندش اس مقام پر اچھی طرح کریں اور ایک ایسی بندش تجویز کریں جو کسی میں ایک زاویہ پیدا کرے اور وقت بوقت اُس زاویے کو بھیرہ
کو تنگ کرتے جائیں تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا جائے **مفصل رسغ کا اتر جانا**۔ رسغ مقام باریک جو طرفین ہر حیوانات کے ہر خوا مقام جو
ہاتھ اور پاؤں کے جوڑ پر ہو اُن کا بعد خلع کے اپنی جگہ پر رد کرنا اور درست بٹھانا چنداں دشوار نہیں ہو مگر بٹھانے کے بعد اُسکا ٹھہرنا دشوار ہو اس لئے
کہ اگر ایک عضو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائیں تو آسانی آجاتا ہو مگر اُسکا داخل ہونا دو کڑیں نہیں دشوار ہو اور دشواری کی وجہ یہ ہو کہ قریب جو
اجسام واقع ہیں اُن میں بعد زوال اور خلع رسغ کے ورم پیدا ہوجاتا ہو اور ورم کی وجہ سے کبھی در آتا ایک ہڈی کا دوسری میں ہوتا ہو اور جگہ رک جاتی ہو
طریقہ کھینچنے کا یہ ہو کہ ایک آدمی کٹہ کو پیچھے کی طرف کھینچے اور بٹھانے والا جراح وغیرہ کفدست کو خلاف میں اس کشش کے کھینچے یعنی آگ کی طرف کھینچے اور
ایک ایک اُنگلی کو اُسی طرح کھینچے اور انگوٹھے سے کھینچنا شروع کرے اور خنصر تک کھینچتا چلا جائے اسی طور سے کھینچتے کھینچتے درست ہو جائیگا بعد اسکے ضماد شاب
کرکے بندش کریں **انگلیوں کا اتر جانا اور اُسکے علامات کا بیان** جب کوئی اُنگلی اتر جاتی ہو طرف باطن کو جھکتی ہو اور اسجگہ اندر ایک بلندی سی
پیدا ہوتی ہو اور بطرف مخالف یعنی پشت دست کے گڑھا سا پڑجاتا ہو اسیطرح رسغ کی ہڈیوں کا حال بروقت اتر جانے کے علاج انگلی بعد اتر جانے
کے بھی اپنی جگہ پر البتہ دشواری اور دقت سے درست بیٹھتی ہو اور وجہ نہیں ہو کہ برابر کھینچتے رہیں اور بٹھایا کریں بلکہ چاہیے اُس کو کھینچے اور سبابہ کو
اونچا کرکے اسی ہاتھ سے جو اُسکی جڑ سے نیچے اسی جگہ پر پہونچا جہاں سے گرفت کیا ہو اور اوپر کی طرف اسطرح اٹھائیں جیسے اُنگلیوں کو اکھاڑنا منظور ہے
اسی ترکیب کے وقت اتری ہوئی انگلی اپنی جگہ پر درست بیٹھے گی اور چٹ سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ اُس آواز سے شناخت اُس کے درست بیٹھنے کی ہوگی
انفکاک رسغ کی ہڈیوں کا واجب ہو کہ جہاں تک ممکن ہو اُن کی درست کرنے کی تدبیر کریں اور ہر ایک میل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اونچائی کو اسکے
خلاف جہت میں درست کرنا چاہیے اور پٹی جسے جبیرہ کہتے ہیں اُن پر رکھکر بندش کرنی چاہیے اور بندش کرکے چھوڑدیں اور سیسہ کا لنگر جب سے
ہمواری درستی پیدا ہو اور وضع خلقی پر ان ہڈیوں کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اترنے سے منع کرے لگانا چاہیے لیکن جبیرہ اور لنگر کے رکھنے
سے پہلے واجب ہو کہ ضماد مقوی سے لیپ کریں جیسا کہ اُسکا فائدہ اوپر کے ابحاث میں بخوبی بیان ہوچکا ہو اور کسی قسم کی حرکت نہ ہو نے پائیں مہرہ
گردن کا اتر جانا اور ٹل جانا فقرے پشت ورگردن کے اگر بالکل اتر جائیں پھر ہلاکت مریض میں کچھ شبہ باقی نہیں رہتا اور اگر بالکل نہ اتر جائیں
مگر اپنی جگہ سے زائل اور دور ہو جائیں اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتے ہیں وجہ یہ ہو کہ نخاع میں اُن کے زوال سے تنگی ضرور پیدا
ہوتی ہو اگرچہ کوئی شخص جوانمردی کرے اور اسی حال پر رہنے دے پھر اگر فقرہ اولی گردن کا خواہ اُس کے متصل کا فقرہ اتر جائے سانس کی
آمدورفت بند ہو جائے گی اور وہ ذی روح فوراً مرجائے گا اسلئے کہ عصب نفس میں اُسوقت تنگی پیدا ہوتی ہو اور اپنا فعل نہیں کرسکتا اور اگر فقرہ
پشت کا بطرف بطن کے اتر گیا ہو اُسکا بھی علاج ممکن نہیں ہو اور بہت جلد مہلک ہوتا ہو شاید اگر کسی وجہ سے مہلت ملے اور سانس کی آمدورفت
کا مانع نہ ہو بول و براز بند ہو جائے گا اور اس ضرر سے بھی قتل کرے گا پھر اس ضرر کا بھی تحمل ہو جائے اور نخاع میں زیادہ تنگی پیدا نہ ہو خواہ تنگی تو ہو
مگر ورم پیدا نہ ہو خواہ ورم ہو کسیقدر سکون ہو جائے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع میں اور بھی اُس پہنچے پر جو اُس مقام کے نیچے
واقع ہے ضرر ہو ہی گا اور فضول بدنی بدون ارادہ کے خارج ہوا کرینگے اور اگر اُس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہو اُسکا ضرر نخاع کو بہت کم
ہو سکے گا لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرور پیدا ہوگا اور جو پٹھا اُس کے نیچے ہو اُس میں ضعف ضرور پیدا ہوگا اور پاؤں میں ضعف عارض ہوگا اور عضل
مثانہ اور مقعد میں ضعف عارض ہوگا اور قوت قوی اور دفع شدید کی طرف اس فقرہ کی رد کرنے کے پھیرنے میں حاجت ہوگی اور ایسی زور سے دھکے لگانے
پڑینگے اور آسانی سے نکالنا درکار ہوگا کہ شاید جو نسا سرا دو گرفت کے کانٹے اس فقرہ کے جب تک یہ فقرہ اپنی جگہ پر بیٹھے اُس سے پہلے ٹوٹ کر بکھر جاینگے اور پھر
اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

فائدہ اس تدبیر کا کیا ہوگا بلکہ یہ فقرہ ابھی اپنی جگہ پر نہ پہونچے گا اور اُن غضروفون کے صدمہ سے سناسن وغیرہ ٹوٹ جائینگے اور کبھی یہ فقرہ دونون طرف سے اُکھڑ جاتا ہے اور یہ امر عارض ایسا ہے جسکا بیان شاید ہم نے حدب اور کوز پشت کے مرض مین اچھی طرح کر دیا ہے اُسی مقام سے اُسکی تفصیل دریافت کرنی چاہیے اور اُسکا حکم تنگی عصب اور دشواری رد کرنے کا دریا ہی ہے جیسا اُس مقام پر مذکور ہو چکا علامات فقرات کے خلع کی یہ ہے کہ یا تو جو فقرہ اُکھڑ جاتا ہے اُس جگہ کسیقدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصفیح یعنی بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہے اسکے ٹوٹ جانے مین اتنا خوف نہین ہے مگر فقرہ کے اُتر جانے مین خوف ہلاک کا ہے علاج اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اتر جاتا ہے اُسوقت اُمید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کسی علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر پشت کی طرف اتر جاتا ہے اُسکی تدبیر یہ ہے کہ دونون گھٹنے جما کر اور خوب طاقت اور قوت کو کام مین لا کر درست کرین جسطرح حمامی مشت مالی کرتے وقت زور کرتا ہے اسیطرح اُسکے بٹھانے اور درست کرنیوالے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹ کے بھل لٹا کر اُسکے اوپر چڑھیں اور مالش کرین سر سوزی سے جسطرح نان پز آٹے کو زور زور سے گوندھتا ہے اور مشت زنی کرتا ہے اور اس تدبیر سے کشود کار کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو بقراط کہتا ہے ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش کرین خواہ دوکان کا تختہ ایسا ہی تلاش کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول مین اسیقدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ گھٹے نہ بڑھے اور طول اُسکا دیوار کی جانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بعید نہ ہو اُس ایک پر بچھونا برابر علیل کے قد کے بچھائین اور علیل کو حمام کرا کے اُسی تختہ خواہ دوکان تختہ پر پاؤن پھیلا کے منہ کے بھل لٹائین اور سینہ پر اُسکے ایک نہالچہ وغیرہ لپیٹین اور اُسکے اطراف کو دونون بغل کے نیچے سے باہر نکال دین اور دونون قدم کو دونون کتف سے باندھین اور اطراف نہالچہ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھین اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کرین بطور عمود کے اُس تختہ کے کنارے جسپر علیل کو لٹایا ہے خواہ اُسی دوکان تختہ کے کنارے پر کھڑا کرین جو اُسکے لیٹنے کا مقام ہے اور ایک خادم جو سرہانے علیل کے کھڑا ہو اُسے پکڑا دین کہ مضبوطی سے اُسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم کھڑا رہے اُسے لیکر اُسکا نیچے والا کنارہ کسی ایک ٹیک سے مستند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اُسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جسوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اُسکے کھینچنے کا آتا ہے اُسوقت فوراً اُسے کھینچ لے اور دونون پاؤن علیل کے ساتھ ہی اور لپیٹے لپٹے ایک اور نہالچہ سے باندھی جائین اوپر رکبہ کے اور اوپر کھینچین اور اسیطرح جو موضع بلند ہے اُس مقام پر جہان ران کا اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اُس موضع کو باندھین اور ان سب رباطات اور بندش کی چیزون کے اطراف یکجا کر کے کسی اور لکڑی سے باندھین جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو یعنی جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک کنارہ اس لکڑی کے جو قریب علیل کے پاؤن کے ہے دستہ دوسرے کو اُسی طرح کھڑا کرین جسطرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اُس کے اعوان اور انصار کو حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اُترنے فقرے کے کھینچین اور خوب زور لگائین بعضون نے اس کھینچنے کیواسطے اور قسم کے آلات تجویز کیے ہین اور یہ آلات بطور سہام کے اسی لکڑی پر چڑھتے ہین جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہے خواہ اُس دوکان تختہ کے قریب یعنی وہ دونون کنارے جو متصل دو نون پاؤن کے ہین جب یہ سہام اور تکلین گھومتی ہوئی حرکت کرتی ہین اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہو کر کھنچ جاتے ہین اور سزاوار ہے کہ کشش اسقدر ہو پہونچے تحن حدبہ کا یعنی جسقدر کوبڑ کا ابھار ہے اصل کشش سے دفع کیا جائے اور اگر احتیاج اُسی کوبڑ اور مقام تحدب پر بیٹھنے کی ہو ضرور ہے اس فعل کو کرین گے اور کچھ خوف نہ اُسپر بیٹھنے سے کرین گے پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر نہ بیٹھین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ کارگر ہون اور علیل کو تحمل تنگ گیری اور ضغطہ کا بھی ہو مناسب ہے کہ ایک گڑھا کھودین کسی دیوار مین جسکا طول شبیہ پرنالہ کے ہو سامنے اسی کوز پشت کے اور طول اُس گڑھے کا بقدر ایک ذراع کے ہو اور زیادہ اونچا اور بلند فقرات علیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

چاہیئے کہ یہ گڑھا جیسا اوپر معلوم ہوچکا ہو ویسا ہی ہو اور ہم نے اسی وجہ سے اوپر بھی کہا ہو کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہو وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازان ایک لوح خواہ تختی طول و عرض معتدل ہو لیکر ایک کنارہ اُسکا اسی گڑھے میں داخل کرین جو دیوار مین بنا لیا گیا ہو اور اُسکے وسط مین رکھین خواہ جس مقام کی رسائی اس کوزپشت تک ہوتی ہو اور دوسرا سرا اسی لکڑی کا نیچے کی طرف رکھین تا اینکہ فقرات سب برابر ہوکر معلوم ہوجائے کہ درست ہوگئے اور خوب سیدھے ہوگئے ہین بقراط نے ذکر کیا ہے فقط کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے انکا ہمواری کو درست کردیتا ہو اور یہ بھی اُسکا مقولہ ہو کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہو ۔ اگر یہ قول بقراط کا صحیح ہو اور بدون زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہوسکتی ہو تو پھر کیا قباحت ہو کہ ہم وہی کشش جسے بیان کرچکے ہین ابتدا مین اُس قسم کی استعمال کرین جسکا نام زوال نقار ہو اور اسقدر استعمال کرین کشش کا جسمین نوبت تختہ بندی کی نہ پہونچے کرین ۔ اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی جسکا عرض تین انگشت کا ہو اور طول اُسکا اسقدر ہو کہ کوزپشت پر برابر بیٹھ جائے اور صحیح فقرات کو محیط ہوجائے بنائین اور اسپر ایک کپڑا کتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی شاقہ اور رصافی کی طرح لپیٹ کر باندھین کہ اُس لکڑی کی رگڑ سے جلد مین خراش پیدا نہ کرے اور گرہین پر اُسی تختی کو رکھکر پٹی وغیرہ سے باندھین اور علیل کو غذائے لطیف کھلائین اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہجائے اور کسیقدر حدبہ یعنی کوز باقی ہے تو سزاوار یہی ہے کہ استعمال علاج کا ایسی ادویہ سے کرین جو مرخی اور ملین ہون اور وہ تختی بھی باندھے رہین جسکا ذکر ابھی ہوچکا ہو کبھی بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے ہین بجائے اس لکڑی کے تختہ کے ۔ اور اگر خلع ایک ہی جانب مین ہو بذریعہ جبیرون کے درست اور برابر کیجائے گی ایک جبارہ ہو یا کہ دو ہون اور جبارہ اُس جبیرہ کو کہتے ہین جو دو لکڑی پٹریون کی درست اور سیدھا کرنے کیواسطے بنائی جاتی ہین اور اُن سے بندش کیجاتی ہو جو خلع فقرہ کا عنق مین بطرف خلف کے ہو اور یہی قسم ایسی ہو جسکا علاج ممکن ہو پس واجب ہو کہ مریض کو مستلقی کرین اور اُسکے بعد سر کو اوپر کی طرف کھینچین اور بہ نرمی فقرہ مخلع کو برابر اور درست کردین دبا کر اور مالش کرکے جب برابر بیٹھ جائے اُسپر ضماد مقوی رکھین اور بذریعہ خرقون کے اونچا کرکے اُسپر جبارہ مذکور باندھین اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کے ہو اور طول مین بھی گردن کے برابر ہو پھر اُسکے بعد سر اور سینہ تک بندش کرین مگر حلق کو بندش سے بچاوین اور بعد تین روز کے اس بندش کو کھولین اور حتی دو روز سے اُس کی بندش ہو مناسب ہو کہ وہ کپڑے کے کنارے اور حاشیہ سے نکالے ہون جو گندی اور دسترس کرنے سے چپٹے ہوجاتے ہین اسلئے کہ گول ڈورا اذیت زیادہ پیدا کرتا ہو

عصعص کے اُترجانے کا بیان عصعص استخوان سرین کو کہتے ہین جسے بزبان دیگر آدمی مٹھیا ہو یہ ہڈی جب اُترجاتی ہو بذریعہ حس کے اُسکا اُترجانا دریافت ہوتا ہو اور اس ہڈی کا اُترجانا کبھی بذریعہ حس بصر کے دریافت ہوتا ہو اور سطح بھی دریافت ہوتا ہو کہ علیل اپنا پاؤن پھیلا نہین سکتا ہو نہ موضع خلع مین اور نہ قریب کعب کے بلکہ دوہرا زانو کا اُسپر بہت ہی شاق اور گران ہوتا ہو مگر بیرا اُسکے چڑھانے اور درست کرنے کی یہ ہو کہ بیچ کی اُنگلی مقعد مین داخل کرکے اسقدر درست اور ہموار رکھین کہ سامنے مقام خلع کے اُنگلی پہونچ جائے اور بعدازان بقوت تمام اوپر کی طرف اُنگلی کو دبائین اور دوسرے ہاتھ سے عصعص کو بھی سنبھالے رہین اور دباتے جائین تاکہ ہڈی عصعص کی برابر ہوجائے ۔ خواہ اُسپر ضماد لگائین اور بندش کرین اور غذائے علیل مین تقلیل کرین تاکہ براز بھی کم برآمد ہو مگر پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلائین جس سے تلئین طبیعت مین بنی رہے

ورک کا اُترجانا کبھی ران مین بھی ایسی صدمہ پہونچتا ہو جو صدمہ عضد کو پہونچتا ہے کہ نیچے کی طرف اُتر کر شل سترخی کے ڈھیلا ہوجاتا ہے اور جب ران اُترجاتی ہے پاؤن کا دراز ہونا اور بخوبی پھیلنا دشوار ہوتا ہے خاص مقام کے قریب جہان خلع عارض ہوا ہو اور نیز زانو کے قریب بلکہ زیادہ دشوار ہوتا ہو اور ران اندر کی طرف بھی اُترجاتی ہے اور باہر کی طرف بھی لیکن اکثر اُسکا انخلاع باہر کی طرف ہوتا ہو اور اندر کی طرف کمتر واقع ہوتا ہو اور کبھی آگے اور پیچھے کی طرف بھی اُترجاتی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اسباب ہی بعینہ ہوتے ہیں جو اور اعضا کے خلع میں بیان ہو چکے ہیں اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کرکے نکالنے وقت اتر جائے
اُس پاؤن کی خلقت کوتاہ ہو جاتی ہو اور ساق یعنی پنڈلی باریک ہو کر بدن کے بوجھ اُٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوائم
جسم کی اور تحریک پر نہیں ہوتی۔ علامات ورک کے اندر کی طرف خلع سے کبھی وہ پاؤن جسکا ورک اتر گیا ہو بہ نسبت دوسرے پاؤن کے طولانی نظر آتا
ہے اور زانو زم ہو جاتا ہے کہ قادر دوہرا ہونے کے نزدیک شکم ران کے نہیں ہوتا ہو اور اسیلیئے کش ران منتفخ اور پھولا ہوا استورم نظر آتا ہو اسیلئے کہ
سر اورک کا اسمین دھنسا ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک بطرف خارج کے اُتر جائے پاؤن چھوٹا اور قصیر ہو جاتا ہے اور کش ران میں عمق اُسکے مقابل پیچھے
کی طرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہو اور زانو کا حال یہ ہوتا ہو جیسے گڑھا پڑا ہوا ہو اندر کی طرف اور اگر آگے کی طرف اُتر جائے پاؤن
اطول ہو جائے گا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت معین تک پاؤن کو دراز کر سکتا ہے مگر دوہرا کرنا پاؤن کا بدون الم شدید کے اُسے
ممکن نہیں ہوتا اور چلنا البتہ کسیقدر اُس سے نہیں ہو سکتا ہے اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پاؤن دوہرا ہو جاتا ہے اور کبھی اسوجہ سے کش ران
میں ورم بھی عارض ہوتا ہو اور بول میں احتباس پیدا ہوتا ہو اور اگر پیچھے کی طرف اُتر جائے پاؤن اُسکا قصیر ہو جائیگا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونوں متعذر اور دشوار
ہوتے ہیں لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دوہرے کرنے کش ران کے ممکن ہوتا ہو مترجم کہتا ہو مراد شیخ کی دوہرا کرنے سے بموجب تصریح
شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہو کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہیں ہوتا بطرف کش ران کے ایسا نہیں ممکن ہو جسطرح صحیح لوگ
خواہ بیمار لوگ ران کو آگے کی طرف دوہرا لیتے ہیں جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کر لیتا ہے اور یہ نقصان اُس مریض کو لاحق ہوتا ہو گو یہ صحیح اور اصلی
خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا کر لیتا اور اب سوقت اُسے قدرت نہیں ہو کہ ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا
کرسکے متن اُن کی جڑ میں ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سر فخذ کا کسیقدر رگ ہو جاتا ہے علاج بہت جلد اُس کی تدبیر کرنی چاہیے اسلیئے کہ اگر
جلدی سے درست نہ کرینگے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھے گا اکثر اسکی رطوبات کا انصباب ہوتا ہو اور وہ رطوبات متعفن ہو کر فساد عضو تک نوبت
پہونچا دیتے ہیں اور تمام عضو کو فاسد کر دیتے ہیں اور اُسکے تابع جو خطرہ ہو وہ کسی پر مخفی نہیں ہو ران کے پچھلی طرف اتر جانے کی درستی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ
پاؤن کو کھینچکر اُسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پاؤن کو داہنے اور بائیں اسقدر ہلائیں اور حرکت دیں تاکہ سامنے اس مقام کے آجائے
جہاں پر اُسکا بیٹھنا مطلوب ہو اور تنگ اسپ کی طرح ایک تسمہ خواہ دوال تنگ کی پٹی یا نواڑ وغیرہ بشکل رکاب کے ایک چیز بنائی جائے اور ساق
کے اوپر استوار باندھی جائے اور پھر ران پر مضبوط کر کے بندش کریں اور جیسے اسطرح باستواری لگائیں اور ایسی طرح مضبوط بنائیں کہ رکاب
ران کو لٹکا دیں ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہونا بعد اس تعلیق کے ممکن نہو۔ اگر خلع ورک اندر کی طرف ہوا ہوا سے رکوع کرنے کی اجازت دینگے اور
ایک آدمی قوی اُسے تھامے رہے ایک طرف سے اور مجبر یعنی ران کا بٹھانے والا اپنے دونوں ہاتھ ران کے سرے پر نزدیک زانو کے لائے اور اندر
کی طرف اُسے کھینچیں اسطرح پر کہ دوسرے کنارے کو اوپر کی طرف خارج میں دفع کرے اور اگر اس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تحریک دینے میں سے
اور کسی پٹی خواہ ریسمان کے سہارے سے قادر اعانت پر ہوا ہو یہ بہت ہی بہتر ہوگا اور بعد از ان ران کے چڑھ جانے کے بندش کر دی جائے اگر ران بطرف
خارج کے اتر گئی ہو درست کرنے والے کو چاہیے کہ ران کے اس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک زانو کے ہو اور اُسے حرکت دے بخلاف جہت خلع میں
اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسطرح خلاف جہت شخص اول کی حرکت دے اور سہارا اس دوسرے کو پسلی اور عصابہ وغیرہ سے
ملا ہو اور اگر بطرف مقادیم بدن کے یعنی آگے کی طرف اتر گئی ہو خواہ پیچھے کی طرف اُکھڑی ہے مجبر کو چاہیے کہ بیچ ران کو کسی تسمہ وغیرہ سے مضبوط
باندھکر اور سر ہندے کو اس جہت میں سے جدھر ران بوجہ خلع کے مائل اور پاؤن علیل کا دونوں کنارے تسمہ سے گرفت کرے اور مجبر کے سب

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعضے آدمی درستی پر لگے ہوں اور ایک چیز سنبھالے ہوئے ہیں کہ بار بار کھینچیں اور زور دیں اور علیل کو ہوا میں معلق کریں اور اسی ترکیب سے اور صورتیں خلع کی جو
اوپر مذکور ہو چکی ہیں اُن میں بھی درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ بیرم کے جو ایک آلہ خاص ہے اس سے بھی درستی ران کے اتر جانے کی کیجاتی ہے بیرم کی
کیفیت اور صورت بعض اطبا نے بہت ہی اچھی بیان کی ہے اور کہا ہے اُسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑھا کھودیں اور وہ گڑھا مستطیل ہو کسی لکڑی میں کھود دا
جائے اور وہ ساری لکڑی کا گڑھا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اس گڑھے کا تین انگشت سے زیادہ نہو اور جسقدر گڑھے اُسی لکڑی میں
کھودے جائیں اُن میں آپس میں دوری چار انگشت سے زیادہ نہو تاکہ بیرم مُعَین گڑھوں میں سے کسی ایک گڑھے میں رکھا جائے اور باندھ
دیا جائے اور دفع ہونا اور ہٹ جانا بیرم کا اسطرف ہو جدھر اُسکا دفع کرنا مناسب ہے اور وسط میں اس لکڑی کے خلا کسی قدر کا لمبے کے بیچ میں
ایک اور لکڑی نصب کیجائے اور عمود علی الافق ہو اس لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اُسکی بقدر چوب دستی بتر کے ہو تاکہ جب علیل
بیٹھ کے بھل لیٹے وہ لکڑی درمیان دوہائے [illegible] اور اس فخذ کے گھوم جائے اسلئے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پاؤں
کی طرف سے کھینچتے ہیں اُنھیں جھکنے خواہ گرنے سے روکتی ہے اسلئے کہ اکثر حاجت اوپر کی طرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے۔ اور باانیہمہ جسوقت
نیچے کی طرف کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہے اور لائق اور سزاوار یہی ہے کہ نیچے کی طرف اسی طور سے کھینچیں جیسے
اوپر بیان کر چکے ہیں خصوصاً پاؤں کو اُسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہ میں داخل ہو اور درست
ہو کر بیٹھے مناسب ہے کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکال کر دو اور لکڑیاں دو طرف اُس لکڑی کے نصب کرکے ہر طرف ایک لکڑی مثل
پشتیبان دروازے کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ نہو اُس کے بعد ان دونوں لکڑیوں پر ایک اور تیسری لکڑی لگائیں تاکہ صورت اس
مجموعہ کی مثل ترکیب مشابہ سلم یعنی چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور تینوں لکڑیوں کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اُس حرف کی پیدا ہو جسے یونانی میں تبطا
کہتے ہیں اسلئے کہ یہ شکل اسی وقت پیدا ہوگی جب تیسری لکڑی بیچ میں دونوں کناروں کے رکھی جائے گی بعد ازاں علیل کو صحیح جانب کی کروٹ
لٹائیں اور جو ران صحیح اور بے جرم ہے اُسے کھینچیں اُنھیں دونوں پشتیبان کے درمیان میں جو نیچے اُس لکڑی کے ہیں جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہے اور
جو ران علیل ہے اسی پشتیبان کے اوپر رہیگی تاکہ سر ران کا پشتیبان کے اوپر سوار رہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کرکے
بچھا دیں تاکہ لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور ران کو پھیلنے خواہ گرنے کا صدمہ نہ ہو اُسکے بعد ایک اور ایک لکڑی جسکا عرض مثل
ہو اور طول اسکا اسقدر کہ ران کے سرے سے کعب تک پہونچ جائے طیار کرکے ساق کے نیچے طول میں رکھیں تاکہ سر ران کا کعب تک اُس لکڑی
کی گرفت میں آجائے اور خوب طرح اُس سے پاؤں کو باندھ دیں اسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کریں خواہ اُس لکڑی سے جو مشابہ دستہ ہاون کے ہے جسکا
استعمال کو بڑا اور صدبہ کے مقام میں لکھا گیا ہے خواہ اسطرح کھینچیں جو ہم نے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے لیکن بیان پر مناسب یہ ہے کہ ساق کو
پیچھے کی طرف مع اُس ڈنڈے کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہے کھینچیں تاکہ سر ران کا اپنے موضع اصلی پر اس بند شدیدگی وجہ سے آجائے ایک اور
بھی قسم درستی کی ہے کہ جس سے ران فخذ اپنی جگہ پر درست ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور لکڑی پر علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہیں ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہے جسکی
طرح بقراط حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ بقراط کہتا ہے کہ علیل کے دونوں ہاتھ کسی نہالچے وغیرہ سے باندھیں اور دونوں پاؤں بھی اسکے خوب مضبوط
کسی قماط یعنی نہالچہ وغیرہ سے باندھیں مگر یہ پٹر اکبیں اور گھٹنے پر نہ پہونچے اور ہر ایک کو بعد بہ نسبت دوسرے ہاتھ یا پاؤں کے چار انگل سے
زیادہ نہو اور جو ساق اُتری ہوئی ران سے ملی ہے بہ نسبت دوسرے پاؤں کے ساق سے پھیلی ہوئی ہو یعنی چار انگل اُسکا پھیلنا زیادہ ہو اور
اُسکا کم ہو اور زمین سے بقدر دو ذراع کے اونچی ہو اُسکے بعد ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گود میں لے اور زور سے نہ جائے اُتری

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوئی ران میں اُس مقام پر جو نہایت موٹا ہے اور وہیں پر ران کا سر بھی ہے اور علیل کو دفعۃً لٹکا دے اگر یہ حرکت بیمار سے کریگا بہت آسانی سے ران اپنی اصلی موضع میں درست ہو کر بیٹھ جائے گی اور داخل ہو جائے گی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبوں سے اچھی اور آسان ہے اسلئے کہ اسمیں ادوات اعمال کی ضرورت نہیں ہے جو جو باتیں اسکی ترکیب میں درکار ہوتی تھیں اس صورت میں کسی کی حاجت نہیں ہے مگر بھی اکثر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہیں کر سکتے اور خوب شناتی سے اسکا عمل درست اُن سے نہیں ہو سکتا اسلئے کہ رسّی اور مددگاروں کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھکر اُس سے باز رہتے ہیں لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کی طرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران ماؤف کو جس طرح کہ پہلے کہا ہے دراز کرے بعد اُسکے طبیب کو چاہئے کہ بذریعہ پیرم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے مگر پہلے پیرم کے سرے کو کسی گدّے وغیرہ میں لپیٹ دیں تاکہ تکلیف اُس جگہ نہ ہو سکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کی طرف سے جوڑ کو دھکا دے بھی دفع کیا جائے اور تھوڑا تھوڑا مائل کریں تاکہ زیادہ دفع نہ ہو جائے اور اگر خلع بطرف قدام کے ہوا لازم ہے کہ جو ران اُکھڑ گئی ہے اُسی کو کھینچیں اور بعد ازاں ایک مرد قوی زور آور اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی جڑ کش ران علیل پر رکھکر اُسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرا ہاتھ سے اور بائیں سے اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب زانو کے دراز کرے اور اگر خلع بطرف خلف کے ہوا ہو تو بالکل انکو کھینچنے والا نہ کیئے بشرطیکہ وہ ران میں سر ترتیب دیوے بعد [illegible] چاہئیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو سبب اسکے اگر ران بطرف خارج کے اکھڑ گیا ہو اُس وقت بھی اسی طرح سے سخت چیز پر رکھکر دراز کرے جیسے تختہ صندلی اور کرسی پشت کے دفع کرنا ہیں جیسا بیان کیا ہے اور لازم ہے کہ عضو علیل کرسی کی گدی کے تختہ خواہ دو کا تختہ وغیرہ پر رکھکر کھینچیں اور [illegible] وغیرہ جسکے سبب گرانی منظور ہو اُنھیں ٹک پر باندھیں بلکہ ساق پر باندھیں جیسے کہ ہم کہہ چکے ہیں اور مناسب ہے کہ استعمال کریں یعنی خاک گل وہ بھی ادویہ کا اسی تختہ پر متصل ورک کے اور متصل مقام کے ہو جو جڑ متصل نکل گیا ہے اُس کو جو جو اقسام خلع میں کیئے بیان کر رہا تھا جسپے بیٹھا کر گیا اور خلع وغیرہ جو بزرگ کو کسلی ہے [illegible] کبھی حادث ٹک کبھی ورک اُتر جاتا ہے جیسے کتف بھی اسی سبب سے اتر جاتا ہے ایسے وقت میں لازم ہے کہ داغ دینے کا استعمال کریں جسطرح ہم نے مقام خاص میں بیان کیا ہو **خلع رکبہ کا** رکبہ یعنی زانو بہت جلد اُتر جاتا ہے اور کبھی بدون سبب تری کے بھی اتر جاتا ہے اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے پھسلنے سے بھی اتر جاتا ہے۔ جیسے کہ کبھی اکثر بلا سبب اتر جاتا ہے بدون انگڑائی لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اتر جاتا ہو سوائے آگے کے جانے کے بسبب فلکہ یعنی چپنی کے اور اُسکے صادق ہونے کے علاج یہ ہو کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب میں کے دونوں پاؤں اُسکے تھوڑے سے اُٹھائیں اور بلند کریں بعد ازاں اُسکے دونوں ہاتھ اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف اٹھائیں اور دراز کریں اور خوب قوت سے کھینچیں اور درست کریں الا مفصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کی طرف سے پھیرے جو اور تمام کے خلع میں بحکم کل بیان کیا ہو اور بعد ازاں اُس پر بند فس کریں **رفقہ کا خلع** اور یہی **زانو کا ڈبہ** ہو جب اُسمیں انخلاع عارض ہوتا ہے واجب ہو کہ پاؤں کو دراز کرکے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیلائیں اُسکے بعد زانو کے شکم کو خرقہ وغیرہ سے بھر دیں جو دوسری پہنے سے منع کریں اور اسپر جبیرے اور لکڑیاں جو مانع میلان کو جہت میل میں درست کرکے باندھ دیں جب خوب درست اور استوار ہی سے اپنی جگہ پر ٹھہر جائے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کرے پھر زانو کو جلدی دوہرانا نہ چاہئیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت مدت بعد اسمیں خم دینا لازم ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ دوبارہ سے پھر اکھڑ جائے **پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اتر جانا** کبھی کعب ٹخنا پاؤں کا بھی اکھڑ جاتا ہو اُس وقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہو اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہو اور بقوت ملانا پڑتا ہو تب جا کر وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہو پھر جب عود کر آئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہئیے اور چالیس روز تک صاحب فراش ہو کر بیٹھنا چاہئیے تاکہ پھر دوبارہ اکھڑ نہ جائے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہو اُسکے واسطے تھوڑی سی کوشش کافی ہوتی ہے اور اسکے بعد اپنی جگہ پر رد کرنا چاہئیے اور اگر تمام و کمال جدا ہو جائے اور اکھڑ جائے پس واجب ہو کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو تسہیل کرنا ہو اور سطیع بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہ پر واپس آئے جیسے حکمائے اوائل نے کہا ہو اسیطرح پر تدبیر کریں اُن کی تدبیر یہ ہو کہ تھوڑا سا پھیلا پیچھے کے بل زمین پر

HAKEEM SHOUKAT ALI

دراز ہو جائیں اور تکیہ لگائیں اُس پر جو درمیان دونوں رانوں کے اور دونوں کے ہو اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گول سا ہوا ہو تاکہ اُسکے بدن کو بدون آڑ لگنے کے حرکت اور جنبش نہو اور جس وقت اُسکا پاؤں کھینچا جائے یہ تکیہ جسم کو ہٹنے سے روکے اور چاہیئے کہ اُس تکیہ پر اعتماد قبل از ہٹنے عضو علیل کے کریں اور کوئی بڑی لکڑی جیسے اوپر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنی جسکے وسط میں دوسری لکڑی لگائی ہوئی ہوتی ہو جو اُسپر بطور ٹیک اور تکیہ کے لگی ہوتی ہے پس چاہیئے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہے اور کوئی مددگار رہے جو ران کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار رہے جو پاؤں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے کھینچے خواہ کسی تسمہ وغیرہ میں باندھکر خلاف مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اُس اُکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور ہو جو دوسرے پاؤں کو نیچے سے گرفت کئے رہے اور بعد درست ہونے اور بیٹھ جانے کے بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کریں اور بعض پٹیوں کی رسائی پشت قدم کی ہڈیوں تک ہونی چاہیئے اور بعض کی کعب تک اور انھیں دونوں مقام پر اُن کی بندش کردینی لازم ہے اور جو ہڈی پاشنہ پر واقع ہے بندش کے وقت اُسے بچانا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ اُسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے دب کر آجائے ورنہ عظیم پیدا ہوگا اور چالیس دنوں تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ میں شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے کہ اسلئے کہ اگر یہ لوگ قبل صحت تام کے چلیں پھریں گے اچھی طرح سے عضو درست نہوگا اور علاج میں فساد پیدا ہوگا۔ اگر ہڈی پاشنہ پاکی بوجہ کودنے خواہ اُچکنے کے زائل ہو اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس ہڈی کے اترجانے سے ورم گرم عارض ہو لازم ہے کہ اس عضو کو اسطرح درست کریں کہ مریض کو منھ کے بھل لٹاکر اور عضو ماؤف کو کھینچیں اور برابر کریں اور جو طلاءات اور ورم میں تسکین پیدا کرنے میں انکا استعمال کریں اور استوار اور مضبوط پٹیوں سے بندش کریں اور آرام اور سکون مریض کو دیا دیں اور جب تک عضو علیل بخوبی درست نہو جائے کسی قسم کی حرکت جسم پر مریض کے واقع نہ ہونے پائے اور کعب کو خوب طرح سے باندھ دیں اور انگلیوں تک بندش کریں مگر پاشنہ کھلا رہے قدم کی ہڈیوں کا اکھڑنا اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیوں کے اتر جانے کے ہے اور کبھی اسکی درستی میں فقط اسیقدر تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیب خواہ جراح اپنے قدم سے اُن کو روندے اور بیچ میں کپڑا حائل کرے پس اسیطرح پامال کرے تا اینکہ درست ہو جائے بعد درست کرنے کے ضماد کریں اور بندش استوار کر دیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے واللہ اعلم دوسرا مقالہ کسر کے یعنی ٹوٹ جانے اعضا کے بیان میں بیان عام ٹوٹ جانے کا کسر اس تفرق اتصال خاص کو کہتے ہیں جو ہڈیوں میں پیدا ہو اور کبھی شکست استخوان کئی مقامات میں جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی ہو کریں تو جا اس کسر کے ہڈی کی ریزش کہتے ہیں اور کبھی بالکل تفرق نہیں واقع ہوتا اور جو کسر میں تفرق واقع نہیں ہوتا اُس کی بھی دو قسمیں ہیں کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی شعب اور مختلف ہوتا ہے اور کسر مستوی کبھی عرض میں واقع ہوتا ہے اور کبھی طول میں اور عرض میں جو واقع ہوتا ہے وہ بھی کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہیں ہوتا ہے طول میں جو واقع ہو اُسکو صدع کہتے ہیں اور قسم اُس کسر کو کہتے ہیں جو بخوبی ظاہر نہو ایک قسم ہے ضمان کسر کے بہت سے نام جداگانہ تجویز کئے ہیں پس جو کسر عظیم ہو اور عرض اور عمق میں دور تک پہونچا ہوا ہے بجلی اور صرئی کہتے ہیں اور جو طول میں فقط دور تک پہونچے اُسے شلب کہتے ہیں اور جو کسر طول میں پیدا ہو اور اس میں اسقدر امتداد بھی کسیقدر ہو اُسے ہلالی اور قصوری کہتے ہیں اور جس کسر میں ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں اُسے سویقی اور جریشی اور جوزی کہتے ہیں جب کسی ہڈی میں انکسار پورا پیدا ہو پھر دونوں ہڈیوں میں ویسے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھے نہیں رہ سکتی بلکہ وہ دونوں ہڈیاں باہم جدا اور الگ ہو جائیں گی اور ان میں محاذات مذکورہ باقی نہ رہیگی اور اسی زوال اور جدائی کی وجہ سے جو گوشت اور حجاب اس ہڈی کو گھیرے ہیں اُن میں ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس تخشن کی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور بعد اسکے اس درد کے ورم ہوتا ہے پھر اگر جدائی اور فصل موجود ہو اور اُس میں کوئی تسلیہ یعنی نوک وغیرہ پیدا نہ ہو اُس وقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چنداں دشوار نہیں ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد

HAKEEM SHOUKAT ALI

بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جائے یہ بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ اندر کی طرف مائل ہو جائے چنانچہ بقراط کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت میں یہ ہے کہ اندر کی طرف میلان کرنے سے عصب کے زیادہ منفصل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے ایذا اور الم اندر وار کے میلان میں زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جو جو اجزا یعنی رگ کی چیزیں اور حروف یعنی باریکی اور باوجہ فقرہ عظام کے ہوتے ہیں جنہیں جوڑ کے سرے در آتے ہیں اور جو گڑھے جوڑ پر ہوتے ہیں جن میں مہرے اور کرسیان جوڑ کی بیٹھائی ہوتی ہیں وہ سب بھر جاتے ہیں اور سب میں کسر واقع ہوتا ہے اور جوڑ مستعد انخلاع اور اُتر جانے کے ہو جاتا ہے اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہو اور پھر درست ہو جائے اور جڑ جائے تاہم دشواری حرکت برطرف نہیں ہوتی بسبب اُس صلابت اور سختی کے جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور نسبت اُس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اُس جوڑ کے کھینچنے کی بقدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہو جائے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیوں کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے اور اسی طرح اگرچہ وہ اصل خلقت میں تنگ ہو اسکے انکسار میں بھی ایسی ہی وقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری درستی اور التیام میں اسی کسر کی ہوتی ہے جو بشکل تدویر واقع ہوا ہو اسکے بعد جو کج اور مائل ہو کہ وہ بھی پیچیدہ تر ہو جاتا ہے لیکن بہت دنوں تک ایک بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی ہے جو بشکل عجیب ہو اور یہ بندش بہت دنوں تک دستور جب چلی جائے اُسوقت اُسکی درستی اور جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح بہت دنوں تک غذائیں اور ادویہ ایسے شخص کو دینی پڑتی ہیں جنکا بیان ہم آئندہ سطور میں کرتے ہیں تب کہیں نوبت جوڑنے کی آتی ہے بد ترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کر جھک جائے اور باہر کی طرف مائل نہ ہو جیسا ہم نے مقولہ بقراط میں ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ مغز استخوان کا قطع ہو جانا مہلک ہے اس بات کے کچھ معنی منفصل ہماری سمجھ میں نہیں آتے اسلئے کہ مغز ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ گھلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسیطرح قطع نہیں ہو سکتا ہے کبھی بعض اقسام کی شکست میں اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہیں اور نزف دم یعنی خون کا جاری ہونا اور ورم اور رض یعنی پس جانا اُس گوشت کا جو قریب عضو شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اُسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہو نہ کی جائے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالا نہ جائے اُس سے آکلہ اور سڑ جانا عضو اُن کا پیدا ہو بڑے آدمی اور سن رسیدہ کے بدن کا موضع کسر بذریعہ درد کے اور نیز بذریعہ واقع ہونے اُسی چیز کے جسمیں کسر پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور ہاتھ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے اور چھوٹے لڑکے بے زبان کے بدن میں شکست اور کسر کے مقام کی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ اُس مقام میں درد اور ورم اور سُرخی نمودار ہوتی ہے **احکام انجبار اور ضد انجبار کے احکام** انجبار کے معنی درست ہونا شکست کا اور ضد انجبار کی یہ ہے کہ جوڑے نہ ہو جو ہڈی ٹوٹ جائے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنی وضع اصلی کی طرف اُسے درست کر کے پھر لائیں لڑکوں میں خواہ جن کا سن قریب سن طفولیت کے ہے ممکن ہے کہ پھر از سر نو وہ ہڈی جوڑ جائے اسلئے کہ ایسے سن میں ابھی قوت اولی یعنی وہ قوت جو اصل خلقت میں تولید اور تشکیل اعضا کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی ہوتی ہے اور چونکہ اس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہے لہذا اس سن میں ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپس میں پیوند ہوتے ہیں اُسکا وصل اور پیوند از قسم اُسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہیں جوڑتی ہے کہ ایک ذات ہو جائے بلکہ بیچ میں ایک لعاب غضروفی ایسا پیدا ہوتا ہے جس کی لزوجت اور چپیدگی کی وجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے قلعی گر قلعی وغیرہ سے ٹوٹے تانبے کو جوڑ دیتے ہیں اور بعد جوڑ جانے کے مآل دونوں کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ بقدر فرق ضرور ہے جو اصلی جوڑ اور مصنوعی میں ہے سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کرنا قابل ہو اسکے بعد ساعد کے ہڈی اور جبڑے گردن کی اور ترقوہ اگر اندر کی طرف ٹوٹ جائے اُسکا علاج دشوار ہو جاتا ہے اور بہت قبیح اور بدنما ہی کسر ہے جو زند میں پنجے کی طرف ہو اور دلیل رہی ہے جو خلع میں مذکور ہوئی ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اُسکا کسر آسان ہے اور چنداں دشواری اُنکے ٹوٹنے میں نہیں ہوتی ہے اسلئے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے اُن کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

انبساط موثر نہیں ہوتا اعضائے بدن کا حال مدت انجبار اور درست ہونے میں مختلف ہے کوئی بہت دیر میں درست ہوتا ہو اور کوئی جلد درست ہوتا ہے مثلاً ناک دس دن میں درست ہوتی ہے اور پسلی بیس دن میں اور ذراع باجو قریب اُس کے نرمی اور سختی میں ہو وہ تیس دن میں یا چالیس دن میں جڑتی ہے اور ران پچاس دن میں اور کبھی مدت زیادہ کھنچتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار پانچ مہینے تک ران میں وصل پیدا ہوتا ہے جوڑنے کی تدبیر میں اگر خطا ہو جائیگی وجہ سے کوئی عضو شکستہ اگر باطن کی طرف مائل ہو تو امر بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطرف پشت کے مائل اور جھکا ہوا اُسکا القلیل جانب میں ہو جو اسباب ایسے ہیں کہ اُسکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہیں ہوتے منجملہ اُن کے ایک سبب یہ ہو کہ بکثرت نطولات کا استعمال کیا جائے یا بکثرت پٹی وغیرہ کھولا کریں اور پھر بار بار باندھا کریں خواہ قبل بخوبی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا خون لزج اور چسپندہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے صفراوی مزاج اور ناتوان کی ہڈی دیر میں جڑتی ہو جوڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہو کہ خون ایسا برآمد ہو اور بقدر کم برآمد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا ہو بوجہ کثرت اُس چیز کے جسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہے قواعد کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچیں اور دراز کریں اسلیے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب سے کھینچیں گے تشنج پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہیں اور کبھی اسی وجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ بات زیادہ کشش اُن ابدان میں جو رطب ہیں ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جو ابدان مرطوب ہیں کشش کی قبول کی استعداد ان میں زیادہ ہے اور اگر زیادہ نہ کھینچیں بلکہ مقدار مناسب سے کم کھینچیں اُس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہو گا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست نہ ہوگا یہ ضرر کم کھینچنے کا خلع اور کسر میں برابر ہے اور جب جبر مناسب ہو بقدر ضرورت کشش کریں دونوں ہڈیوں کے برابر اور سیدھے ہو جانے کی تدبیر کریں گے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزیں جیسے چاہئیں اُسی اسلوب پر سب درست رکھیں گے اور فادہ وغیرہ بذریعہ جبائر کے اور جبائر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کریں واجب ہو کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کریں یعنی اُسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے پائے ہاں اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جائے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہو اُسکا مضائقہ نہیں ہو بلکہ بہت مناسب ہو کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہیں تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہو جائے اور واجب ہو کہ بر وقت کھینچنے اور باندھنے کے درد شدید پیدا کیا جائے خواہ کسر کے واسطے بندش ہو یا خلع کی درستی کے واسطے ہو اور اکثر زیادہ سخت بندش اور دیر میں کھولنے اور اُس کی نگاہداشت میں کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اُس عضو مشدد کی قوت باطل ہو جاتی ہو اور گویا اُسکی حیات خاص فنا ہو جاتی ہے اور متعفن ہو جاتا ہو اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اُس عضو کو کاٹ ڈالیں غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہو کہ دشبند حاصل ہو جسمیں یہ وصف نہیں ہو جیسے سر کی ہڈیاں کہ ان میں نہیں پیدا ہوتا ہو واجب ہو ایسی تدبیر کریں کہ خشک اور تھوڑی مقدار پیدا نہ ہو اور زیادہ غلیظ بھی نہو یعنی جسقدر غلیظ محتاج الیہ اور ضروری ہے اُس سے زیادہ غلیظ بھی ہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے کہ بڑا ہونا اُسکا بسبب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہو اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آیندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہو اُس سے بھی اکثر جزئیات اُسکے دریافت ہو جائیں گے اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اسجگہ سے دریافت ہوگی جہاں غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہاں پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہاں سے بھی دریافت ہو جائے گا جسوقت لعاب پیدا ہونے لگے واجب ہو کہ حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کر دیں اور جماع اور غضب اور عریاں رہنے کو بھی ترک کریں اُس سے خون رقیق ہو جاتا ہے اور مقام گرم میں نہ ٹھہرے اور سرد مقام میں ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہیں اور اُن میں حرارت بھی بقدر ہے اور تنقیہ بھی ہے اُن سے اعانت کرے پس ضمادات میں اہمل اور جوز السرو اور کثیرا اور ادویہ قابضہ داخل کریں کہ کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی میں یہ بات پیدا ہو کہ وہ کسیطرح نہ جوڑ سکے اور جبر بقدر اسمیں پیدا نہ ہو اسکی اصلاح میں وہی تدبیر پھیلنے کی کرنی چاہیے جو قروح میں بیان ہو چکی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنی وہ قروح جو بدون پھیلنے کے اچھے نہیں ہوتے ہیں اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے اسقدر مالش کریں کہ جو لزوجت بری یا سپر جمی ہوئی ہے اور وہ ضعیف
تھی وہ دور ہو جائے گو یا وہ رطوبت لزجہ ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتی اور جب یہ لزوجت دفع ہو جائے اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہو گی خون جدید
اور اچھا اس مقام سے آئیگا اور اسپر لعاب سا پیدا ہو کر وہ شئ بندھ کر پیدا ہو گی اور پھر گرفت قوی ہو گی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اس سے پوست پوست
کی شکل پر چھلکوں کا دفع ہونا پھیلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہے اور ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ میں جبائر کا استعمال ہرگز جائز نہیں ہے اور اگر ضرور ہو اور بدون
جبائر کے چارہ نہو فقط ایک بار جبیرہ پر اقتصار کرینگے اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کرکے پھر جبر کی تدبیر کریں یہ بات بھی
نہیں ہے اسلیے کہ ہڈی سخت ہو جاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جڑتی ہے اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہو گی اور
بہت سے احوال عظیم اور کیفیات خطرانگیز پیدا ہونگے اور باینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہو گا اسمیں اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال
ہے اگر عضو ٹیڑھا ہو جائے وہ بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکستگی میں زیادہ مبالغہ کیا جائے اور اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی ہو اسمیں
اور بھی خطرہ ہو عضو کے سڑ جانیکا لہذا واجب ہے کہ مقام زخم شکست میں پھیلنے لگا دیں تاکہ جو خون مقام ماؤف پر ہے بہ نکل جائے اور اگر خون جاری رہیگا عضو کی قوت ساقط ہونیکا خوف ہو گا اور اگر خون
جاری ہو بعد ریش جانیکے فوراً حبس کرنا چاہیے اور کثرت خون سے معاودت آفت جہت کی محتاج اسکی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب اگر کرینگے آزما ورد واقع ہو گا اسہال اور لطیف غذا
کرتے ہیں کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہے کہ محتاج بندش کی کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اسکی حاجت ہوتی ہے کہ آب
گرم سے نطول کریں تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جائے اور بقراط کی رائے یہ ہے کہ علیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور
غرض اسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا عضو درست کیا جاتا ہے اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جاذب مواد اندر کی طرف ہو گا اور
جالینوس خربق کے استعمال کو جائز نہیں رکھتا ہے بلکہ خار لقیون پینے کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جسمیں کسی قدر
اخر خربق کا دخل کیا گیا ہو ملا کر پلانی چاہیے میں کہتا ہوں اگر جواز استعمال خربق کا مخصوص بزمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ میں وہ کیفیت قوی
اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس ناجائز کرتا ہے تو ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا کہ یہ مقام تعجب ہے کہ ایسے قریب زمانہ
میں اسقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا **مترجم کہتا ہے** غرض شیخ کی یہ ہے دونوں تجویزوں میں ایک کی تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی رائے
غلط ہو یا جالینوس کی اور جو لوگ دونوں تجویزوں کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہیں ان پر شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کسقدر
فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا جو یہ اختلاف جائز ہو اقول جب کسی ہڈی کو درست کریں اسکے بعد درد اور قلق پیدا ہو اس وقت رائے صائب
یہ ہے کہ اسکی تنگی کی تدبیر کو ترک کریں اور جسقدر درست کر چکے ہوں اسے بھی الگ کر ڈالیں کہ اکثر مریض درد سے نجات اور آرام پاتا ہے فقط اسی تدبیر اور فہم سے کے
اوجاع سے اُنکے تسکین ملجاتی ہے طول میں جو کسر ہے اسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندش کریں اور بہت سخت اور شدید بندش بہ نسبت
اور اقسام کسر کے اسمیں درکار ہے اور عضو شکستہ کو اندر کی طرف دبانا چاہیے اور جو شکست عرض میں واقع ہوئی ہے اس کی درستی میں لازم
ہے کہ دونوں ہڈیاں بہت سیدھی کیجائیں اور جہانتک ممکن ہو رعایت وضع اجزائے سلیم کے کرنی چاہیے یعنی جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست
ٹھہرے ہوئے ہیں جسطرح کی وضع ان کی ہے اسیطرح اس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو بھی درست کرکے رکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھیں کہ یہ استخوان شکستہ کسی
اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہوا یا نہیں اگر ہو تو اسی کی وضع اور محاذات پر اسے بھی رکھیں اور درست کریں اور اسکے درمیان میں اور
بھی بہت سی چیزوں پر نظر کرنی چاہیے از انجملہ شظایا یعنی ٹکڑیں اور سرے ہڈیوں کے اور زوائد یعنی زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کے بہ نسبت
ہوتی ہے اور از انجملہ ثلم یعنی سوراخ جوڑ کے بھی ہیں شظایا کا حال یہ ہے کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہ پر بیٹھینگے درمیان ہڈی کے اور اسکی درستی کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مانع ہوں گے ورنہ یہی نوکیں ٹوٹ جائیں گی دونوں باہم پر استخوان کے ٹھہریں گی یعنی بیچ میں دونوں سروں کے آجائیں گے اور اس سبب سے ایک سرا دوسرے سرے سے کبھی مل نہیں سکیگا اور اگر شظایا اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے ایک گڑھا ایسا پڑیگا جسمیں ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے یہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود شظایا بھی متعفن ہوں گے اور عضو ماؤف میں عفونت پیدا ہو جائے گی پھر چسپیدہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہ ہوگا اسلیئے کہ استواری اسیوقت پیدا ہوتی ہے جب نوکیں اور زوائد سب کے سب اپنے اپنے مقام خاص میں درست بیٹھیں اور وہ مقامات ایسی ہیں جو ان کے سامنے دوسرے استخوان میں بنے ہوئے ہیں اور جب یہ اپنے گھروں میں یہ چیزیں درست ہو کر نہ بیٹھیں گی ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ میں استواری نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ بروقت جبر اور درستی کے خوب زور سے بذریعہ ہاتھ یا رسیوں خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچیں اور جہاں تک عضو شکستہ کھینچنے سے دراز ہو سکے اسیقدر اسے کھینچکر پھر ہر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے اپنے گھروں میں درست بٹھائیں جب یہ تدبیر پوری اترے گی دونوں حصے ہڈی کے جو ٹوٹے ہوئے ہیں وہ اپنی اپنی سیدھ میں آجائیں گی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہ میں پیوست ہو جائینگے اور جو مقامات محاذی ہر ایک نوک اور زوائد کے تھے وہ بھی ہر ایک سامنے آجائیں گے تب جاکر جبر اچھی طرح ہوگا جب اسقدر کھینچکر ہر ایک کو اسکے محاذی کر چکیں اور خوب یقین ہو جائے کہ اب ہر ایک شے اپنی محاذی ہو چکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جائیں اور جس وقت سے سامنا ہوا ہے اسکی محافظت رکھیں ایسا نہ ہو کہ داہنے بائیں آگے پیچھے ترچھا کرنے پر محاذات اور سامنا باطل ہو جائے اور از سر نو پھر وہی زحمت کرنی پڑے جب ایسی آہستگی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہ میں سما جائے اور بیٹھ جائے اور سر نو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتھ سے دریافت کرنا چاہیئے ۔ اگر کسی جگہ بلندی خواہ اونچا نیچا خلاف حالت صحت کے نظر آئے اسے از سر نو ہاتھ سے درست کر دینا چاہیئے پھر بعد اسکے پٹی ایسی ضرور باندھنی چاہیئے جو عضو منجبر کی حفاظت سکون پر کرے اور یہ پٹی سخت نہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ہو اور نہ حرکت سے اور زوال سے عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکیگی و خیر الامور اوسطہا بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان میں ہو اور جب ہو کہ بندش اس جگہ ہو جہاں پر میل اور جھکاؤ زیادہ ہے پھر اگر کسر تام ہو یعنی پورے دو ٹکڑے ہو گئے ہوں ضرور ہے کہ جسطرف جھکاؤ ہے اسیطرف برابر کر دیں اور اگر شکست کسیطرف زیادہ ہو اور کسیطرف کم جدھر زیادہ ہو ادھر بندش بھی زیادہ ہونی چاہیئے اور ٹوٹی ہوئی جگہ میں کوئی شظیہ یعنی نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اسکے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اس کی اصلاح ضرور ہے جسطرح پر ہو سکے اور اگر اس کریچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہیں ہوتا ہو پھر اسے چھیڑنا کچھ ضرور نہیں اور اگر اسکے کھڑکھڑ بولنے کی آواز سنائی دے امید ہے کہ اسپر چپل چپلی خواہ لعاب وغیرہ جم جائے گی اور درست بیٹھ جائے گی اور اگر کسی طرح کی آواز اس کریچ اور نوک کی سنائی نہ دے اور اسکی درستی سے بظاہری قرینہ کے خواہ کسی اور قرینہ کے پاس ہو اسوقت اسکو بحال خود چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے بلکہ جو تدبیر مناسب بحال ہو اس سے درگذر نہ کرنا چاہیئے اگر بوجہ نوک یا کریچ وغیرہ کے گوشت میں خرق اور شگاف پیدا ہو مناسب نہیں ہے کہ بطور جاہل کے اس شگاف کو زیادہ بڑھائیں مگر جب ہے کہ دونوں سرے ہڈی کے اسقدر درست کھینچیں دونوں طرف تاکہ مطلق کسی جانب کجی نہ ہو اسلیئے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہوگی فساد عظیم پیدا ہوگا جب دونوں سرے خوب سے کھچ جائیں اسکی شظیہ یعنی نوک خواہ کریچ کی طرف توجہ کرنا چاہیئے کہ اسے اصلی جگہ پر پھیر لاکر اسکے بعد بندش کرنی چاہیئے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جسقدر گوشت پھٹ گیا ہے اب زیادہ شگاف بڑھانا جائز نہیں ہے بلکہ ایک ٹکڑا نمدے کا لیکر اسمیں اتنا بڑا سوراخ کریں کہ شظیہ اسمیں پھنس جائے اور اس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ کر دے بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اس چمڑے میں بھی سوراخ ویسے ہی کریں جیسے نمدے کے ٹکڑے میں سوراخ بنائے ہیں جب نمدہ اور چمڑا درست

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھر چکے اُسی میں اس نوک کو پھنسا کر ہلاوے اور چڑھے دونوں کو بقدر دباوے کہ ہڈی کھل جائے اور وہ نوک خواہ کریچ ہڈی کی اُس سوراخ میں بخوبی پھنس جائے اور جنبش نہ کر سکے اُسکے بعد باریک آری سے اُسی نوک کو تراش ڈالیں اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہے جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بنانے میں ویسے ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی عمل اسی کا ہے شے میں سوراخ پے در پے بذریعہ برمے وغیرہ کے کرتے ہیں جنکا نکالنا منظور ہوتا ہے یعنی شظیہ خواہ کریچ میں ہڈی کے سوراخ کیے جب اُسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں پھر اُسے نکال ڈالتے ہیں لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں ہے کس لیے کہ شاید اس نوک خواہ کریچ کے پہنچنے کوئی عضو رئیس اور شریف ہو اگر اُسکو صدمہ برمے کا پہونچا اور اسمیں سوراخ ہو گیا تو کیسی خرابی برپا ہوگی تاہم یہ تدبیر سوراخ کرنے کی بہت سلیم ہے بہ نسبت اس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہیں اور ہلا ہلا کر اُس سے نوک خواہ کریچ وغیرہ کو اپنے میں یا قطع کرتے ہیں کہ اسکی تکلیف و ایذا کی کچھ حد نہیں ہے کبھی سوراخ کرنے میں بھی ایک ایسی عمدہ تدبیر کرتے ہیں کہ اسی برمے سے جسقدر سوراخ ہوتا ہے زائد بقدر حاجت نہیں ہوتا ہے یعنی اُس میں ایک آڑ اور روک ایسی بنی ہوئی ہو کہ بقدر حجم اور دبازت کریچ کے سوراخ ہو کر پھر وہ برما نیچے نہیں اترتا ہے یہ تدبیر زیادہ لطیف ہو بہ نسبت آلات منشار یعنی ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کے اگرچہ پہلی تدبیر برمے کے ٹکڑے کی لطافت اُس سے زیادہ ہو لہذا واجب ہو کہ جو لوگ پیشہ جبر کا کرتے ہیں اور غیر اہل علم میں سنگ خواہ جبر ہے اُن کے پاس چند اقسام کے برمے وغیرہ تیار اور درست موجود رہیں اور برمے کی نوک وغیرہ خوب درست ہو اور صاف اور زنگ آلودہ نہوں کبھی ٹوٹنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کریچ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن ریم اور صدید ضرور بہتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شظیہ خواہ نوک ضرور رہا اور علاج اُس صدید اور ریم کا بذریعہ تجفیف کے کیا جاتا ہے اور اُنہیں دواؤں سے خشک اور بند کر دیا جاتا ہے اسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہیں اگر شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا تیز ہو اس طرح پر کہ عضل میں گڑتا ہوا اور بوجہ گڑنے کے درد پیدا کرے اُسوقت شگاف زیادہ کرکے تدبیر اُس کے نکالنے کی جسقدر ممکن ہو سکے خواہ آری سے تراشنے کی جسقدر تراشنا واجب ہو کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی زیادہ پارہ پارہ ہو گئی ہو خواہ زیادہ مقام سے ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہو گئی ہو اُسوقت سب ٹکڑوں کا نکالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ پارہ نہ ہو اور اُسکے کاٹنے خواہ ہٹانے سے زیادہ جگہ پر صدمہ پہونچتا ہو ایسے وقت جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ ماؤف ہو گیا ہے اتنی ہی جگہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جائے اور باقیماندہ کو چھوڑ دیں کہ اسمیں کچھ زیادہ مضرت نہیں ہے بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے میں البتہ مضرت زیادہ ہے چند وصیتیں مجبر کے واسطے مجبر وہ شخص ہے جو شکستہ وغیرہ کو بندش کرکے درست کرے ہندوستان میں یہ پیشہ اکثر کمانگر کرتے ہیں الغرض واجب ہو کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ جو ہڈی ٹوٹ گئی اُسکا میلان اور اُسکا جھکاؤ کس طرف ہے اور اس بات کی شناخت مجبر کو اسطرح پر ہوتی ہے کہ جس طرف میلان اور جھکاؤ ہے ادھر حدبہ اور کوبڑ سا پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہو کہ جدھر سے میلان پیدا ہوا ہے اُدھر تحدیب ضرور ہوتی ہے اور جس طرف کو جھکاؤ اور میلان واقع ہوا ہے اُدھر تقعیر اور گڑھا پڑتا ہے اور اکثر اس امر کا احساس اور آگاہی بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کے ہوتی ہے دوسری شناخت یہ ہو جس طرف میلان ہے ادھر درد زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز بھی اُسطرف زیادہ ہوتی ہے انھیں علامات پر بنا کرکے کارروائی کرے گا ایضاً مجبر پر واجب ہو کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پھیرے اور ہر وقت بار بار پھیرتا رہے اور اوپر نیچے دونوں طرف ہاتھ پھیرتا رہے اور بہت نرمی سے اور آہستہ آہستہ نیچے کی طرف ہاتھ پھیرا کرے تا اینکہ اُسکو معلوم ہو جانا خواہ سرک جانا ہڈی یا کسی اور عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور پستی خواہ کسی قسم کا کونا اور سرا رگ وغیرہ کا دریافت ہو جائے تاکہ دوبارہ اُسے بجا کر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہو اُس سے اس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہو گا اور آنکھ کے ذریعہ سے کسی قسم کی درستی محسوس اور سیدھا پن معلوم ہو اُسپر فریفتہ نہو جائے اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہونچ گئی اور عضو مکسور جڑ گیا اور درست ہو گیا بلکہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

جبتک صحت اور عافیت پوری پیدا نہو اور اُسکے سب آثار ظاہر ہو جائیں ہرگز اطمینان نہ کرے اسلئے کبھی ورم کی وجہ سے بار صحت مخفی رہجاتا ہے اور موضع انکسار مین کاتی الوجہ ورم کے دباؤ کے پیدا ہوتی ہے اور حس بصر اُسوقت خطا کرتی ہے اور قبح صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی ہو جاتی ہے اگر مجبر بنظر تامل اُس عضو مکسور کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہین کرتا ہے بد قوارا اور بدشکل ہو جاتا ہے اور اگر بالکل درست کرتا ہے تشنج اور حمی سخت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہ ہے کہ اُسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اُسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے اور اگر کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے مین ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہو اور اپنے اصلی سوراخ وغیرہ مین نہ آئے مجبر کو چاہیئے کہ بہت سختی اور درشتی اُس کے جوڑنے اور درست کرنے مین نکرے اور جسطرح ممکن ہو اُسے درست کرنے کے درپے نہو اسلیئے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہوگی تاہم مریض مین ایک ایسی آفت عظیم پیدا ہوگی جسکا ضرر نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس عضو کی بنسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے اگر کسی عضو کو اپنی اصلی جگہ پھیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہو اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تنگی سے پھیر سکے اسمین بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہے خصوصاً جن ہڈیون کے بہت سے عضلے واقع ہین جیسے ران اور تحت یعنی کاسۂ سر وغیرہ واجب ہے کہ درست ہو جانے پر عضو شکستہ کے سوائے عمل جراحی اور جبر کے اور کسی قسم کی چیزون سے اعانت کرین اور وہ چیزین دستیاب ہین جو دیرین درستی پیدا ہونے کی ضد ہین اور سب کا ذکر خلع کے باب مین ہو چکا اور سب سے زیادہ ہلنا یا لزوجت کا پیدا کرنا اسمین کامل ہے اور بہت درستی پیدا کرتا ہے **نصبہ مجبور کا بیان** یعنی جس عضو کو درست کرین اُسکے اُٹھانے اور اونچا کرنے کا طریقہ کیا ہے جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہین اُسے اسیطرح اُٹھانا اور اونچا کرنا چاہیئے جو اسکے درست ہونے کے موافق ہو اور درد پیدا نکرے اور سب سے بہتر وہی شکل اونچا کرنے کی ہے جو بالطبع اس عضو کی ہے اور جسطرح اپنی حالت صحت مین اُٹھا اور اونچا ہوتا تھا مثلاً ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کی جڑ مین زاویہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ شکل کلائی کے اونچا کرنے کیواسطے خلقی اور اصلی ہے اور پاؤن کے واسطے دراز کرنے مین جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اُسکی خلقی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی اس مین دیکھنی چاہیئے کہ بعض آدمی خوگرفتہ ایسی ریاضات کے ہوتے ہین کہ اُن کے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کے ہو جاتا ہے جیسے بعض ارباب ریاضت کف پا کو گردن پر رکھتے رکھتے اسقدر مشاق ہو جاتے ہین کہ دونون پاؤن گردن پر چڑھا کے ہاتھون کے بل زمین پر چلنا انہین دشوار نہین ہوتا ہے ایسے آدمیون کیواسطے پاؤن کو دراز کرنے سے جو نصبہ اور اُٹھانا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی مفید نہ ہوگا) اور جسطرح کسی عضو علیل مین لٹکانا برابر اور بشکل مستوی واجب ہوتا ہے اسیطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہے کہ اُسے نہ لٹکائین لازم ہے کہ اُسکے تکیہ گاہ اور ٹیک کی جگہ کسی برابر شے پر ہو جو پیچیدہ اور لپٹی ہوئی ہے تاکہ بعض اُس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک لگے یعنی جو عضو شکستہ قابل لٹکانے کے نہین ہے اُسے ایسی ٹیک یا آڑ وغیرہ لگانی چاہیئے جسمین خوب اچھا ہوا اور ٹکا رہے ایسا ڈھیلا تکیہ خواہ ایسی ٹیک لگائین کہ وہ عضو بخوبی نہ ٹکے ہر عضو شکستہ کے حق مین لٹکانا برا ہے جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اُٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جب تک کوئی مانع نہ ہو۔ اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کرین تاکہ سیدھا معلق ہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونون صورتون مین عضو مذکور پیچیدہ ہو جائیگا اور اسمین گرہ پڑجائے گی اور کبھی اسمین اسیقدر پیدا ہوگی جسقدر اُٹھانے اور نیچا رہنے مین خطا ہوئی ہے اور جسقدر علاقہ یعنی وہ رسی اور پٹی وغیرہ جسکے ذریعہ سے وہ عضو اُٹھایا گیا اور اُسکے سہارے پر ٹھہرا رہا ہے **رباطات و زوائد کا بیان** رباطات پٹیان جس سے بندش کیجاتی ہے اور زوائد وہ دھجیان جو بندش مین مستعمل ہین خواہ وہ ڈورے اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے جھنجھٹ سے صاف اور پاکیزہ ہونے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مزید براں اسلئے کہ بیلے کپڑے میں سختی ہوتی ہے اور درد بھی پیدا کرتا ہے اور باریک اور پتلا کپڑا ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اُسکا یہ ہے کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کے لگائی جائے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اُسکا نفوذ باریک دھجی خواہ گدی میں بخوبی ہو جاتا ہے اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہیں ہوگی دوسری یہ ہے کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہے اور اُسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہیں پڑتا ہے اور اُس کی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہیں ہوتی اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کسیقدر تجویز کرنی چاہیے یعنی خاص مقام ماؤف پر فقط بندش نہ دے کیونکر ہو سکتی ہے پس لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام ہٹ کر بندش میں داخل کریں کہ اسطور سے بندش کرنی بجبر یعنی عضو شکستہ کے حق میں زیادہ مفید ہے اور اُسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش میں افراط اور زیادتی بھی مناسب نہیں ہے اسلئے کہ اُس عضو کو تنگ منہ پر کر دے گی اور قابل تغذیہ کے نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش میں کس جائیگا چونکہ غذا اسی طرف سے آتی ہے اُسکے آمد کی راہ بند ہو جائے گی لہذا بافراط سختی بندش میں نہ کرنی چاہیے پھر بھی ایسی بندش کرنی جسمیں کسیقدر عضو صحیح بھی داخل رہے عضو علیل کی طرف جو رطوبت گرتی ہے اُسے بھی نچوڑ ڈالتا ہے اور کسیقدر روکتا بھی ہے چوڑی پٹی بہتر ہے بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلئے کہ چوڑی پٹی میں گرفت زیادہ ہو۔ اور جسقدر ضرورت ہو اُسے پھیلا سکتے ہیں اور جتنا چاہیں سمیٹ لیں۔ لیکن چوڑائی اُسکی اسیقدر مناسب ہے جسقدر عضو شکستہ میں گنجائش ہو مثلاً سینہ میں جسقدر چوڑی پٹی کی گنجائش ہے اُتنی ہاتھ کی بندش میں کہاں ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہیں ہے اُسمیں چوڑی پٹی کیونکر درست بندھے گی بلکہ ایسے عضو میں اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح کا انتظام درست نہ ہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہو سکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور میں آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئے گی بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسواسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اُنگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار انگل کی نہو اور یہ حکم زند یعنی کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کے ہے اور ترقوہ یعنی چنبر گردن وغیرہ میں جاری ہے کہ اگر ان اعضا میں بندش بہ نرمی نہ ہوگی ممکن نہ ہوگا کہ بندش کریں اسلئے کہ ترقوہ میں گنجائش عریض رباط کی نہیں لیکن ایسے اعضا جنمیں رباط عریض کی گنجائش نہ ہو انہیں بہت سے پیچ اور بہت پھیرے درکار ہیں اور زیادہ لپیٹنا قائم مقام چوڑی پٹی کے ہو جائے گا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ لپیٹنے میں بکار آمد ہوتا ہے اُسکا عرض فقط تین اُنگل کا اور طول اُنکا تین ہاتھ کا ہونا چاہیے رفائد یعنی گدیاں جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہیں کبھی اُن کے رکھنے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت پر معین ہوں اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کریں بلکہ رفادہ یعنی گدی کی دو قسمیں ہیں ایک قسم سے غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف میں جو گڑھا پڑ گیا ہو وہ بھر جائے اور ایسی گدی کے رکھنے میں کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونوں سرے ٹوٹے ہوئی ہڈی کے بیچ میں خواہ پٹی اور گدی کے بیچ میں قرحہ اور ڈھیلا پن نہ ہو اور نہ زیادہ مقدار برتر ہو جائے کہ مثل پتھر کے سخت اور درشت ہو جائے اور جسقدر قرحہ پڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے کر دیا جائے۔ اور دوسری قسم گدی کی اُس غرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی اور ہمواری اور استحکام اُسکے ذریعہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کے خیال سے رکھتے ہیں تاکہ پٹی کا دوران اور پھیرے اچھی طرح سے بن پڑے اور برابر ہر جگہ سے گرفت کرے اور کسی جگہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہ ڈھیلی نہو اور جیسی جو سبز کمی جاتی ہیں اُنکا لزوم اور اُن کی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے اول قسم کو رباطات اور عصابے کہتے ہیں اور دوسری جبیرہ اور نیچے کے رباط کا فائدہ یہ ہے کہ مواد کو مانع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے واجب ہے کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت اور تہ گدی کی اُسجگہ ہوں جہاں پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہے اور اگر جسطرح کا عضو مستدیر ہو اور جسقدر استدارات عضو میں ہوں اسیقدر استدارات پر گدی بھی چھوڑی جائے بہتر ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اس قدر حد درجہ دراز کے درکار ہیں جس میں وہ شکل پیدا ہو جائے جس سے عضو کی استدارت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہو اور پٹی اسے بند کیے رہے اور طول میں یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع ماؤف پر واقع ہو جو پٹی کہ اسے دوہری اور دو منھ کی کہتے ہیں اسکا استعمال اسطرح پر ہوتا ہے کہ وہ حد درجہ برابر کو زجس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہے بیچ میں اور ٹھیک نصف میں پٹی کے خرقہ کی رکھکر دونوں آدھی اور دونوں حصہ بطرف مخالف ہر ایک کے لپیٹی جاتی ہیں اور دونوں ہاتھ سے لپیٹتے ہیں جسطرح سے مشہور ہے اور زیادہ محتاج تفصیل کی نہیں ہو کہ ہر شخص اُسے جانتا ہے بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل دونوں بندش مقام شکستہ کی شروع کریں اور اسی مقام میں جہاں پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہے اور اسیجگہ سب مقام سے زیادہ بندش میں استواری درکار ہے اور جہاں زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہے وہاں پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیئے خلاصہ یہ کہ کہ مقام شکستہ اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہو وہاں بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو اسکی وضع ہے اُس کی محافظت بالضرور کرنی چاہیئے کہ اسوجہ سے صدمہ کے عارض ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہو اور ورم کی تحلیل بھی ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ ورم اور تعفن استخوان سے امان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اُس صدیدہ کے پیدا ہونے سے نہیں ہوتا جو خاص ہڈی میں پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہونچکر مخ کو فاسد کر دیتا ہو لہذا احتیاج کسر و تلیین کی بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ وہ ریم اور صدید نکلتا رہے سب سے زیادہ تر لائق بہانے اور نگاہ رکھنے کے وہ چیز ہے جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع ماؤف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ کہ کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو عالی کے ایک قسم کا انصباب کرتا ہے جس وقت عضو عالی بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو۔ پٹی اور گدی کی بندش میں اسقدر سختی مناسب نہیں ہے کہ غذائے عضو کے آنے سے منع کرے یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اس وجہ سے انجبار اور درست ہونے کو مانع ہوگی۔ بقراط کا دستور ہے کہ جب کسی ورم دفع کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔

قیروطیات اور ادعیہ سے بندش کی اعانت کرتا ہے یعنی بندش بھی اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہے ہمراہ زیت انفاق اور موم کے کبھی رباطات کی تبرید ظاہری کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہوا خواہ پانی سے اُن کو سرد کریں تاکہ ورم حار پیدا ہو اور کبھی تسکین ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے کرتے ہیں کہ اس سے ورم میں تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف کی تقویت بھی ہوتی ہے اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو تو قیروطی کا استعمال جائز نہیں ہے اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہو کہ جسمیں تحلیل بھی ہو جیسے زیت اور مصطگی اور شق حاصل یہ ہو کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوٹ تازہ ہے اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہیں گذرا ہے ورم پیدا ہوگا اُسوقت مناسب ہو کہ رباطات کتان کے ہوں اور کوئی چیز سرد اور رادع بھی سر لگائی جائے اور کبھی فقط سرکہ اور پانی سے پٹی کو بھگونا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہے وہی قیروطی جسکو ہم نے ذکر کیا ہے اور اگر پٹی کی بندش بعد ورم کے ہو اولی یہ ہو کہ اون اور پشمینہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہوں اور کسی روغن محلل میں ڈبو کر جسمیں تلیین ورم کی بھی خاصیت ہو باندھیں اور بہتر اسکا خیال ہے کہ جب پٹی میں قیروطی وغیرہ لگائیں وہ سب نیچے کی تہ اور پرت میں لگائی جائے کہ اس سے درد کے ہیجان کا امان حاصل ہوتا ہے اور اگر اس مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہیں کہ ایسے وقت میں اگر استعمال قیروطی کا کریں اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کو لگائیں اور چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہیں ہوتا ہے اسواسطے واجب ہو کہ قیروطی کا استعمال نہ کریں اور اس کے عوض شراب مذکور کو استعمال میں لائیں اور وہ لاہی جو ٹ گدی کے نیچے والی شراب سے تر کر دیں۔ ہم کو ایسا پسند معلوم ہوتا ہو کہ جو جبر طلا وغیرہ ٹوٹے ہوئے عضو پر لگاتے ہیں ان کو ایک جداگانہ فصل میں قرار دیں کے ذکر کریں جب بندش کی ابتدا کریں چاہیئے کہ مقام واجب اور موضع مناسب سے شروع کریں زیادتی اور کمی لپیٹنے کی بقدر استخوان شکستہ کے بخواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیئے بشرطیکہ ورم بظاہر محسوس ہو پھر اُسی لفافہ کو اُسی مقام پر دوسرے پیچ میں بندش کریں اور اسیطرح بندش کرتے ہوئے موضع صحیح تک پہونچیں یہ پہلی بندش ہے پہلی پٹی سے بعد ازاں دوسری لیکر مقام

HAKEEM SHOUKAT ALI

کسر پر دو خواہ تین پھیرے اور لپیٹ کر نیچے کی طرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اتریں اُس کے بعد تیسری پٹی کو اوپر کی طرف اُسی طرح سے اوپر کی طرف
ڈھیلا کرتے ہوئے لپیٹیں اب یہ دونوں پٹیاں نفع نفصل پر عضو مکسور کے ایک دوسرے کی معین ہونگی اور اُس کے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو
عوض سی شکل کی بندش کی ہے اُس کے پورا کرنے پر دونوں آپس میں معین ہوں گی۔ اور اوپر نیچے دونوں جانب دور تک کی بندش کرنی مناسب
نہیں ہے قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلئے کہ دور تک کی بندش سے عضو کی رگیں بند ہو جائیں گی اور عضو مکسور کو غذا اُسکی نہ ملیگی اور بیشتر ایسی
بندش سخت سے عفونت بھی اس عضو میں پیدا ہو جاتی ہے کبھی ایسی بندش جو اوپر لکھی گئی ہے نہیں کرتے ہیں بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش
کو شروع کرتے ہیں پھر دوسری پٹی کو نیچے اترتے ہوئے باندھتے ہیں اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اوپر نچلی پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کر کے اوپر
چڑھتے ہوئے اور تنگ ہو جاتے ہیں مگر یہ تیسری پٹی دونوں رباطوں صاعد اور نازل کی محافظ قرار دیجاتی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع ماؤف
پر بندش میں کرتے ہیں ان دونوں رباط صاعد اور نازل میں دو غرض مختلف ملحوظ ہیں اور جس پٹی سے جذب مادہ کا اطراف عضو سے مطلوب ہوتا ہے اسکی
بندش میں سختی اس مقام سے ہٹ کر نیچے کی طرف کمی جاتی ہے اور جسقدر قریب عضو ماؤف کے ہو سختی ہو ڈھیل کرتے جاتے ہیں اسی کو رباط مخالف
بھی کہتے ہیں یہ وہ رباطات ہیں کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتے ہیں اور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہوتی ہے چاہیے کہ عضو علیل کو سمیٹ کے ستر
یکجا کرے جیسے قطعہ در جہد جس پر حرکت ہو جاتا ہو ایسا ہو جائے اور اسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم پڑنے سے منع کرے اور اگر شکست جہت
عرض میں ہو اور پوری ہو اُسوقت جو پٹی باندھی جائے چاہیے کہ اُسکا احاطہ اور ہمواری بندش اور سختی ہر جگہ سے برابر اور ایک سان ہو اور اگر شکست کسی جانب
میں زیادہ ہو اور لمبی کسر کو عرض کہتے ہیں اور جب ہو کہ اعتماد بندش کا اُسی طرف زیادہ رہے جدھر کسر زیادہ ہو اور بندش گوناگون بدل بدل کر اُسپر کرنی
چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل مناسب نہیں ہے اسلئے کہ اس فعل سے جو جبر شکست کو درست کرنی ہے فاسد ہو جاتی ہے [illegible]
اور شدید جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے اور ایک قسم کا درد ایسا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التوائے عضو پیدا ہوتا ہے بہت بُری بندش یہی ہے کہ جس سے
تشنج پیدا ہو اسلئے کہ زیادہ تنگ و سخت بندش کیا گیا تو درد پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہیگی کجی پیدا ہو گی اور بقراط کے نزدیک تدبیر صائب یہ ہے کہ
ایک دن پٹی کھولیں اور ایک دن نہ کھولیں پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہے جس میں مریض کو دل تنگی بھی نہیں ہوتی اور نہ اُسے عبث اور بیکار کھلانے کی مشقت
کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک رطوبت رقیق موذی پہنچتی ہے کہ اُس کی صدید اور ریم بنجانے کا خوف
ہے اگر پٹی کھول کر اُسکا اخراج نہ کیا جائے بندش کی درستی اور اسکی محافظت شرائط ضروری پر کرنے کا سبب یا وہ زمانہ ہے جو بعد دس دن کے ہو اور
قریب بیس دن کے اسلئے کہ اسی زمانہ میں دشبذ اور جبر کے ملانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرے بعد اس کے
سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام میں بندش کی سانس لینے دیں تاکہ تنگ ہو کر دشبذ کی پیدائش اور اُسکے فعل التحام کو مانع نہ ہو اور ہوئے
مادہ رقیق کے مادہ معتدل اور بکارآمد کو جذب نہ کرے اسلئے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے ہاں جسوقت دشبذ پیدا ہو کر بقدر بڑھنے
لگے کہ اُس کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور افراط اُس کی زیادہ حد سے ہو البتہ اسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش کریں
سخت اور قوابض کا استعمال بھی مانع اُسکی زیادتی کا ہے اسلئے کہ قوابض کا اثر یہ ہو کہ غذائے ضروری کی مانع ہوتے ہیں اور دشبذ کو منضبط
کرتے ہیں کہ پھر اسمیں نفوذ غذا کا نہیں ہوتا ہے یہ بھی ضرور ہو کہ راحت و آرام بندش کے کھولنے سے عمر وقت مناسب میں نہ دینا چاہیے
ان قواعد کو خوب غور سے سمجھ کر یاد رکھنا چاہیے کیفیت بندش کا بیان واجب ہو کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت کرنی منظور ہے ایسے جوہر
سے ہو جسمیں سختی اور نرمی دونوں ہوں اور لازم ہے کہ تنے لیں نرشہ خرما اور چوب دفلی اور چوب انار وغیرہ کو تامل کریں ان میں سے جو

HAKEEM SHOUKAT ALI

لکڑی نرم ہو اُس کی کھپاچین یعنی جبائر بنائین مترجم کہتا ہو ہندوستان مین چیر کی اور کٹھ اور تن اور لوبان کی لکڑی اس کام مین بکار آمد ہین تین
یہ جبائر خواہ کھپاچین زیادہ تر گندہ اور موٹی اُس جگہ پر ہونی چاہئین جہان پر عضو مین شکست واقع ہوئی ہو خواہ جس جگہ سے شکست کو زیادہ تر دشواری
ہو اور کنارے اور پہلو جبائر کے پتلے اور باریک ہونے چاہئین اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہون کہ اُن کے چبھونے مین کسی طرح کی دشواری اور
خرابی پیدا نہ ہو بلکہ بوجہ خوب چسپیدہ ہونے کے گدی اور پٹی کو خوب دبائے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبائر اور کھپاچین
چارون طرف سے رکھی جائین انمین احتیاط زیادہ ہو اور کوئی مقدار اُن کی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اُسمین کچھ خوف نہین ہے اور نہ کچھ
اسمین مضرت ہو کہ جوڑ کے قریب تا مقام نصل اور جدا ہونے کے سبب کا سب جبائر کے نیچے داخل کر لین اور خاص جوڑ کو پوشیدہ کرین
کھپاچون کی طولانی جانب ہی ہے جدھر عضو مکسور مائل ہو حرکت ہو یعنی جدھر جھک کر حرکت کرے اسیطرف کھپاچ کو لانبا رکھنا مناسب ہو کہ اُس کے
سیلان کو منع کریگا پھر اسقدر طولانی ہونا اچھا نہین ہے کہ اسکا بوجھ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے اور پٹیون کو جبائر
سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہین ہو ورنہ جبائر میں اسوقت مزاحمت اور دباؤ زیادہ پیدا ہوگا اور جب ان مین کوئی نقصان نظر آئے فوراً اسقدر
ڈھیلی کر دینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہین ہے کہ جبائر اور کھپاچین اس مقام سے ملاقی ہون جو معرق یعنی رگ دار ہے اور اُسپر گوشت
نہین ہو بلکہ ایسے مقام کا اتصال چاہیے جو عصبانی اور عظمی ہو **تفصیلی کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اُس کی** پانچ دن کے بعد جبائر کو باندھنا
چاہیے خواہ پانچ دن سے زیادہ تا آنکہ ورم اور آفات سے امان حاصل ہو جائے اور جتنا مکسور ہوا ہو اُسیقدر جبائر کی بندش مین تاخیر مناسب ہو اور
اکثر کھپاچون کو جلد باندھتے ہین ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہین کہ مثلاً ورم اور کھجلی اور لغاطات پیدا ہوتے ہین لیکن جب جبائر کے باندھنے
مین تاخیر کیجائے اور نہ باندھے جائین تا مقام جبائر کی ایسی بندش کرنی چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح
پیدا ہوتا ہو اور اگر بدون جبائر کے بخوبی بیٹھا ہو ہون پھر ضرور جبائر کو لگانا چاہیے گو اول ایام مین کیون نہو واجب ہو کہ جبائر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور
لتے وغیرہ اسقدر چسپیان باندھے جائین کہ خوب طرح سے گرفت کرین اور سبک ہون اور خوب درستی ہی جگہ پر بیٹھین گندہ مگر اُس کی نزدیک مقام
شکست کے اور زیادہ دباؤ اُسپر نہ پڑے بلکہ زیادہ سختی بندش کی تھوڑی بڑھائی جائے کہ اسمین علیل کا تدارک بجائے خود ہوتا رہو اور اگر
رباطات خواہ پٹیان اور گدی اونچی اور بلند ہون پھر اُن مین زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کسکر بندش نکرنی چاہیے آفات بندش سے
ایک یہ بھی بات ہو کہ اگر زیادہ اونچی اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہو جاتی ہے اور جو رباطات اور پروالی کھپاچون کے اوپر ہین انھین اطور سے
نہ باندھنا چاہیے کہ جبائر یعنی کھپاچون کو پیچیدہ اور ترچھا کر کے اپنی جگہ سے ہٹا دین اور دور کر دین اور درستی وضع سے انھین زائل کر دین
واجب ہو کہ پٹی کھولنے مین ضرورت کا لحاظ کرین اور حالت اختیاری مین ہرگز نہ کھولین یعنی دو تین دن ایک دن درمیان دیکر بشرط ضرورت
کے پٹی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتدائے علت مین ہو اور خصوصاً جسوقت کھجلی پیدا ہو اور اُسوقت یعنی بعد پیدا ہونے خارش کے
وہی تدبیر جو ہم نے اوپر بیان کی کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات دن سے زیادہ گذر جائین پٹی کو دیر مین رفتہ رفتہ کھولنا چاہیے اور ہر ایک چیز
اور ساتوین دن کھولنے مین امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہو اور اُسوقت کسیقدر بندش کو ڈھیلا بھی کر دینا چاہیے تاکہ مانع نفوذ
غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبائر اپنی جگہ پر درست بندھے رہین اور کھولے نہ جائین اگرچہ بیس روز تک نوبت گذر جائے اور کچھ ضرر نہو پھر
ہرگز اُنھین کھولنا نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات مین جبائر کا کسی سبب ظاہری کی وجہ سے نہین ہوتا لیکن محض بنظر احتیاط کے اور نیز بخیال
استصلاح الامر کے کہ اتنے دنون تک بندش سے کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور یہ بھی غرض ہوتی ہو کہ جو مقدار گوشت کی کھل گئی ہو شاید

HAKEEM SHOUKAT ALI

اُس کا رنگ اور حال کسیقدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ بندش اسقدر سخت نہ ہونی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بطرف عضو مکسور کے ہو اسلیے کہ شکست کی درستی بدون پہونچنے خون صالح کے نہوگی اور جب تک وہ غذا جسمین چسپیدگی اور لس ہوتی ہے نہ پہونچے گی ہرگز اتصال اجزا عضو مکسور مین پیدا نہ ہوگا جبائر کے اُٹھانے اور جدا کرنے مین عجلت نکرنی چاہیے اگر تھوڑے سے کسیقدر التصاق اور پیوستگی جوڑ کی دریافت ہو لیے وقت جبائر کے کھولنے اور الگ کرنے سے اکثر چونکہ ابھی وشیدہ مین استحکام نہین ہوتا عضو مکسور ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور جبائر کا بعد درست ہو جانے عضو شکستہ کے بندھا رہنا اولی ہے بنسبت اسکے کہ قبل از استحکام کے کھول دیئے جاوین پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ضرر نہین ہے

کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر جب کسی عضو کے ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جائے تو لازم ہے کہ مجبر یعنی درست کرنیوالا اجراح خواہ کمان گر بندش اور درست کرنے مین نرمی کرے اور جبائر یعنی کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جس مرہم مین زفت یعنی رال شریک ہوئے رکھے ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ بندش کو دونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر اسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جبکہ زخم خاص مقام کسر پر نہو بجز یہ بھی ضرور ہے کہ اُسے کسی چیز سے پوشیدہ رکھین تاکہ اسکو ہوا سے بچائے اور پوشیدہ رکھے اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنی جہان سے ٹوٹ گیا ہے وہین پر زخم بھی ہو اسوقت ایک حیلہ بندش کی آشکیک یعنی جا بجا ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کھچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسیقدر ڈھیلی رہے اور ایسی ڈھیلی اُس مقام پر جیسا اُسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ قبض مین تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سرا پٹی کا زخم کی بار دو پر رکھ کر پیچھے کی طرف تو رب کرنی چاہیے اور ترچھی کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری بار دو پر زخم کے جو پیچھے کی طرف ہے تمام بندش ختم کرنا چاہیے اور جیسے بندش درست اور مناسب ہی اُسیطور سے پوری کر دینی چاہیے اور پھر ایسی تو رب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سوائے محل زخم کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندش ہو جائے اور اس مقام سے پٹیان اوپر اور نیچے خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش ہو جائے اور مقام زخم کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی غرض سے اُسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی علاوہ بندش کے فقط پٹی کے سرکانے سے کھل سکے اور جو کھپاچین اور جبائر مستعمل ہوے ہین اُن مین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کر دینے چاہیئین ایسے زخم کے سامنے تاکہ دواء زخم کی انھین سوراخون کی راہ سے زخم تک پہونچے اور صدید اور ریم وغیرہ انھین کیطرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھے ہو جانے زخم کے اگر چاہین سب کو بند کر دیں اور پوشیدہ کر دین خواہ اثنائے علاج مین جب بند کرنا مناسب ہو بند کر دیں اور جب کھولنے کی ضرورت ہو کھولین اسلیے کہ ہر وقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہے خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہے اسواسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ بندش نہو اور رات کے وقت اُسے چھپا دیا کرین جب زخم اچھا ہو جائے اور کچھ اُسکی صحت مین کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبائر کا بوجہ عدم امکان کی حالت جراحت مین نہو اب کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی چاہیے اسی مقام پر اگر گنجایش ہو مثلاً مقام بندش کا قابل جبائر کے نہو اسوقت نہ دین اور ایسی تدبیر کرین کہ صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اُسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولتے وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نرہے اور بے لگاؤ بندش کے کھل جایا کرین. بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسطے سے کرنی چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ بنا ہو اور یہ پیپ بعد تفتیح کے پیدا ہوئی ہو اسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ بنا ہو اور یہ پیپ بعد تفتیح کے پیدا ہوئی ہو اسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے تاکہ رسا نک ہو بہے. عمدہ یہ ہے جو مقدار پٹی سے متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کی طرف ہے زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی ریم کی اور سیلان مین کچھ کمی ہو اور اچھی طرح سے جاری رہے پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کی ہونی چاہیے اور جسقدر بندش

HAKEEM SHOUKAT ALI

زخم سے ہوا دینے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہوں بترتیب انہیں نرمی بڑھتی جائے اور ڈھیلی ہوتی جائیں اور اگر زخم میں گڑھا بڑا پیدا ہو اسکے مقابل عضو پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش سخت حاصل ہو جائے فہو المطلوب ورنہ زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کر چکے اور اگر گڑھا زخم کا مقام شکست تک پہونچ گیا ہو اسوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو مجروح اور شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمیں برآمد کرنا ریم وغیرہ کا آسان ہے جو ریم کہ زخم میں مجتمع ہوتا ہو اور گرمیوں میں اس پٹی کا سرد کرنا ضرور ہے کہ جو متصل اور گرد زخم کے ہو تاکہ ورم کے منع پر معین ہو اور اس مقام پر قیروطی ہرگز نہ لگانا چاہیے کیونکہ اسکے پاس قیروطی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصاً گرمیوں میں کہ بیشتر عضو ماؤف متعفن ہو جاتا ہے اگر جراح کسی رادع کے استعمال کی بجز فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہو کافی ہے اگر ہمراہ کسر کے رض یعنی کوفتگی بھی ہو اور عضو شکستہ کی حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اسوقت پچھنے لگنے چاہییں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زخم جسقدر کم مضبوط اور استوار بندھے گا اس بندش سے فضول البطن زخم سے کھینچیں گے اور اگر بندش میں خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم میں بندش بخوبی نہوگی اور اسکے سوا اور مقام میں سخت ہوگی۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ ریمان اور برآمد ریم وغیرہ کی بند ہو جائے نہ صدید کا اخراج ہوگا اور نہ دوا زخم کی اس تک پہونچے گی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑ دینگے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ ہو پہنچیگی اس سے صورت اس عضو کی ضائع ہوگی اور نوبت ایسے ایسے درد اور حمیات کی پہونچیگی جس سے ضرر شدید ہو پہنچینگے لہذا طبیب کو لازم ہے کہ ان میں تدبیر بندش کی کرے اور لحاظ رکھے کہ بندش سے کیا ضرر پیدا ہوگا اسکی تلافی پہلے سے کرلے کہ ابھی ضرر مستحکم نہونے پائے اور تدارک ہو جائے

کسر عشم کا بیان

ہڈی کج ہو کر ٹوٹ جانا اور ترچھا ہو جانا اسلیے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہیں گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اکثر ہو پہنچتا ہے کہ بخوبی ٹوٹ نہیں جاتی مگر ترچھی ہو کر رہ جاتی ہے اُسوقت دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہے ایسے وقت مجبر کو حال دشبد کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے یعنی جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی میں پڑتا ہے اگر زیادہ اور عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے اسلیے کہ دوبارہ توڑنے میں اکثر خرابی یہ بھی ہوتی ہے کہ جہاں سے جھک گئی ہے اس سے نہیں ٹوٹتی ہے بلکہ اُس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہے بوجہ شدت گرفت اسی دشبد کے جو پیدا ہو رہا ہے اور اگر بدون دوبارہ توڑنے کے چارہ نہو پہلے اسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ دشبد مذکورہ کو سستی ہو جائے اور نرمی پیدا کرنیوالی وہی دوائیں ہیں جو باب صلابت میں مذکور ہو چکیں اسی مقام پر جیسے جلد الیہ اور الیہ اور پھر اور روغن کے اور امالات دکھینی جو ایک خاص قسم کا شوربا ہے) اور مخ اور لعاب حب القطن وغیرہ اور جب نرم ہو جائے تب توڑنا چاہیے اور بابونہ ہر وقت نطول آب گرم کے اور دخول آبزن کی ایک دن میں چند مرتبہ مداومت رہے اور اگر یہ تدبیرات نافع نہوں اور تجربہ اور طلا اسی پر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہو پس لازم ہو کہ اتنے مقام کا گوشت چاک کر کے کھول لیں جتنی دور تک دشبد خواہ چھلی اور لعابدار سخت پیدا ہوتی ہے چھیلنے کی ضرورت ہو اور جتنی دور وہ گڑھا جسمیں یہ رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہے اسکے نکالنے کی ضرورت ہو بعد گوشت کے کھولنے اور چاک کرنے اور دشبد کے چھیلنے کے ہڈی کو دوبارہ توڑیں اور پھر درست کریں زخم کا علاج کریں۔ اکثر ایسی ترچھی ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے اسطرح بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے دشبد کے نرمی کی تدبیر کریں بعد ازاں بذریعہ کھچاؤ اور جبیرہ کے ایسی بندش اُلٹی کریں جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے اور سیدھی ہو جائے جب سیدھی ہو جائے اُسپر جسقدر دشبد پیدا ہوتی ہو کہ وہ بھی درست اور سیدھی ہو جائے گی اور جو بدن نرم ہیں جیسے لڑکے وغیرہ ان میں فقط توڑنا دوبارہ کافی ہوتا ہے

کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے مفید ہیں

یہ بیان بموجب عادہ سابقہ کے لیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہیں اور جو خارش مقام کسر میں پیدا ہوتی ہو اسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا یہ فائدہ ہے کہ جو سختی مفاصل میں واقع ہوتی ہے اُن کو دفع کریں طلا مانع ورم اور دافع خارش ہم نے باب طلا اور بندش میں چند اشارات بھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس بارہ میں کر دیئے ہیں اور جو اقسام کی قیروطی اور نطولات ہمراہ شراب عفص کے مذکور ہوئے ہیں اب ہم پھر انھیں چیزوں کے بیان کی طرف عود کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ واجب ہے جو قیروطی وغیرہ ایسے وقت مستعمل ہو اسمیں کسیطرح کی خشونت نہو بلکہ جہاں تک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کیا جاتا ہو ہرگز قیروطی کا استعمال جائز نہیں ہے اور نیز اگر اجزا کسر کے چند ہوں جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیئے اسلئے کہ اسطرح کی شکست ایسے مواد پیدا کرتی ہے جو صورت عفونت کے ہونے میں اسلئے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قرحہ کے ہوتی ہے اور البار حارہ یعنی گوشت لپیٹنا ان اسکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہے اور اسکی صفت بھی درج کی ہے کہ ان کا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہے جو خارش اور کھجلی پیدا کرتے ہیں اور اس غذا کو جذب کرتے ہیں جو اس عضو کیواسطے آتی ہے کبھی ان کی احتیاج اسوقت ہوتی ہے جبکہ عضو کی بندش نے اسمیں خشکی پیدا کی ہو اور تجفیف ظاہر ہو اور مقدار اسکی معلوم ہے اوپر کے بیان سے **بیان ان طلاؤں کا جو دشبذ میں صلابت پیدا کریں** ۔ اس بارہ میں جو چیزیں نافع ہیں وہ نطولات ہیں جو قابض اور لطیف ہوں اور وہ ضماد جو اسی خاصیت کے ہوں جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا برگ آس کی اور [illegible] کی اور طبیخ یعنی جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی میں کیکر یعنی ببول کہتے ہیں اور جوشاندہ بیخ دردار اور اسکے برگ کا جوشاندہ کہ یہ ادویہ پر گوشت اور سخت کرتے ہیں اور جو ضماد مونگ کو پیسکر بنائیں خصوصاً جب اسمیں زعفران اور مر داخل کرکے شراب ریحانی سے اسمیں عمدہ قسم کو داخل کریں اور بہت بہا [illegible] یعنی [illegible] بہار میں ابتدا اثر پیدا ہوتا ہے وہ بھی بہت عمدہ ہے **بیان تدبیر تعدیل دشبذ کا** دشبذ ابتدا میں جب تک تازہ ہو تو قوابض مذکورہ کے ذریعہ سے اسکی تعدیل کرنی چاہیئے کہ یہ قوابض اسکے اجزا کو جمع کرکے مضبوط کر دیں اور اسکے حجم کو چھوٹا کر دیں گے اور اس زمانہ کے بعد [illegible] جب زیادہ پیدا ہو علی الخصوص جو دشبذ قریب مفصل کے ہو پھر اسکو چاک کرنا اور چھیلنا ضرور ہے کہ اسی تدبیر سے اسمیں تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات انھیں ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہیئں جو ملین محلل [illegible] ہوں اور جن کی ساخت لعاب و صموغ سے اور چربیوں اور ادہان سے ہو اور اگر ان میں سرکہ تازہ اور نیا داخل کریں زیادہ [illegible] ہوں گے اور اسی کے قریب استعمال [illegible] اور الیہ کا ہے اور شیرج بھی سیقدر مفید ہے کہ یہ سب ملاکر ضماد بنائیں بہت عمدہ اور سبب ہوگا ایضاً تخم ارنڈ کو پیسکر نصف اسکا روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملاکر استعمال کریں اور [illegible] قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ ان کے جمیع وہ ملینات جو باب [illegible] میں مذکور ہوئے ہیں وہ بھی داخل کئے جاتے ہیں اور جسوقت مزاج میں کسیقدر برودت محسوس ہو دوا میں جندبیدستر اور سکبینج اور جاوشیر کو بڑھانا چاہیئے اور یہ دوا بھی مجرب ہے روغن کتان اور روغن شیرج کا اور [illegible] کو پکا کر دودھ میں اور اال الیہ ملاکر استعمال کریں دوسرا نسخہ یہ ہے کہ بیخ خطمی اور بیخ قثاء الحمار اور مقل اور اشق اور جاوشیر کو پہلے سرکہ میں محلول کرکے طلا کریں مرہم حاجی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہے لعاب حلبہ اور لعاب بزرکتان لعاب قثاء الحمار اور اشق اور لاذن زوفائے رطب روغن سوسن بط کی چربی مقل لیں [illegible] خالص [illegible] یعنی [illegible] کسی روغن میں محلول کرکے استعمال کریں **صفت مرہم جید کی** ۔ جو تمکین صلابت اسی مفاصل کی کرے نسخہ اسکا یہ ہے اشق ایک جز مقل الیہود نصف جز لاذن نصف جز روغن حنا چربی بط کی ہر ایک سے ربع جز صمغ میعہ سائلہ ربع جز موم زرد نصف رطل سب صموغ کو پگھلا کے اجزا یکجا کریں اور ملادیں مرہم [illegible] چھتیس موم چھتیس صمغ بطم مقل قنہ ہر ایک سے آٹھ اوقیہ روغن حنا چار اوقیہ صموغ کو پیسکر سرکہ میں تر کریں پھر ایک روز [illegible] دن میں جو روغن سوسن سے چکنی کی ہے اور اسطرح اسکا دستہ بھی اسی روغن سے چکنا کریں اسمیں حل کریں بعد ازاں مرہم بنائیں اور جو سنگی [illegible] غدود کے پیدا ہوتی ہو کہیں کیوں نہ پیدا ہوا ہو یہاں وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے درکار ہیں ہم نے بیان کر دیئے ہیں اور اگر اس سے فائدہ نہو جندبیدستر اور قسط اور [illegible] اور خردل کا ضماد کریں کہ یہ دوا غایت درجہ کی فائدہ مند ہے ملین جید [illegible] چربی روغن سوسن کی ایک اوقیہ [illegible] ایک اوقیہ میعہ سائلہ اور قنہ اور جاوشیر اور اشق ہر واحد سے نصف اوقیہ مقل لیں ایک اوقیہ ریچھ کی چربی خواہ بط کی خواہ مرغی کی ۱

HAKEEM SHOUKAT ALI

خنزیر کی اسکے واسطے جسکے یہ شرع مین بھیجا اور شور حلال ہے نزدیک فقہائے اسلام کے بنظر ضرورت دوائی کے ہر ایک ان چربیون مین سے دوا اور قیاس سے مرہم طیار کرین مُترجم کہتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز ا سی غرض سے ہوگا کہ نجس اشیا ہر وقت بدن پر رہین گے خصوصاً شموم وغیرہ و دہنیت کی چیزین بھر نماز کیونکر پڑھیگا اور حلال ہونا اُن اشیا کا موہوم اسکا ہو کہ انکا استعمال مراد ہو اُسکے قائل اہل اسلام بشرط انحصار علاج کے خاص دوا سے حرام مین آئمہ بعض فقہا ہین لیکن شرط زیادہ مشکل ہو اور مطلب شیخ کا یہی ہو جو لکھا گیا ہو **بیان ایسی چیزون کا جو استرخا دور کرین** جماد کے معالجہ مین تو قوابض لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے ابہل اور سرو وغیرہ اور قوابض کثیفہ کا استعمال اُسوقت چاہیے کہ اُسمین مثل زعفران اور دارچینی اور مرکو ملا دین اور اشق بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اُسکے ساتھ روح زنگی کو جوش دیا ہو اور خاکستر درخت انگور ہمراہ چربی کہنہ اور پوست بہار خرما اور سب چیزین جو دشبذ کے سخت کرنے مین مذکور ہوچکین یہان بھی بکار آمد ہین **استعمال آب گرم اور روغن کا** یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون بروقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین اسلئے کہ یہ جبر اور درستی کو مانع ہوتے ہین قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلئے کہ یہ دونون انجبار پر آمادہ کرتے ہین اور بعد انجبار کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اُسے دور کردیتے ہین اور جس دشبذ کو رطوبات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین یبس حرکت ہمراہ اُسکے آسان ہونے سے بھی مفید ہین اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چربیون کا اور نیز استعمال موم کا ہو گا اُن آفات سے محفوظ بھی رکھیگا اور اُن کا تدارک بھی کریگا اور درمیان ما بین ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے جسقدر زمانہ ہو اُسمین آب گرم اور روغن کا استعمال اور جبر کا زیادہ مانع ہے۔ کبھی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوگ نرمی اندام مین قریب اطفال کے ہین اُن کے ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ استعمال اُسوقت کرتے ہین کہ ضماد اُن کے بدن پر خشک ہوجاتے ہون اور جسوقت ضماد مین خشکی آجائے پھر ضرور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اسکے بعد پٹی باندھی جاتی ہو اور درست کیا جاتا ہے اور اگر درد مین سکون پیدا ہو اُسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہو البتہ کبھی بروقت کھولنے پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اُن کی مراد ایک منفعت خاص ہوتی ہو اور وہ غرض یہ ہو کہ مقام ماؤف کی طرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالضرور ایسا ہونا چاہیے کہ حس کے نزدیک وہ حرارت مین معتدل ہو اور اُسکی برداشت کرسکے اسلئے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہو اُس بدن مین جو مواد سے پاک ہو اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ ہو اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہو اُس سے جذب مادہ بیشتر از حد واجب کرتا ہو خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہو کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور نطول ابھی اتنی دیر تک کرین کہ عضو پھول کر اونچا ہوجائے اور جب پھول کر بیٹھنے لگے پھر نطول کرنیکا وقت باقی نہین رہتا نطول کرنے کے احکام ہم نے باب خلع مین مفصل بیان کردیے ہین اُن احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھے تو یہی مقام پسند ہو کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک نہ لائین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سوائے اسقدر کے جس کی عادت سابق ہوئی ہو بہ تبدیلے کے ضرر مین بنظر احتیاط کے اور جو مفاصل بعد جبر اور درست ہونیکے سخت ہو جائین خواہ اُنمین صدمہ رضی کا ہو چکا تھا یا مرض کا اثر ضماد و تمریخ اور الیہ کا کرنا بہت مفید ہو **مجبور کے تغذیہ کا بیان** اور تغذیہ کا یعنی کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کیواسطے استعمال کرنی چاہئیں اُنکا طریقہ یہ ہو کہ جس شخص کے کسی عضو کے انجبار کی تدبیر کرنی ہے اُس کی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اس خون مین لزوجت بھی ہو تاکہ اُس سے دشبذ نرم پیدا ہو اور بہت ضعیف اور بودا کم نہو جیسے پائے اور ہریسہ اور اوجھ اور کلہ اور اور پکی کھال اور بچہ گاؤ جو پختہ کیا جائے اور ازین قبیل اور چیزین جو کہ خون غلیظ پیدا کرتی ہین اور مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور نقل مین شاہبلوط اور وہ رُب جنمین حدت نہو اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین سب سے احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہو خواہ ایسی چیزین جو خون کے بستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب

HAKEEM SHOUKAT ALI

رقیق اور جو چیزیں کہ ان میں مصالح گرم پڑے ہوں اور خلاصہ یہ ہے کہ اُن کی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اگر اُس مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اُسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہو جس قدر اُسکے بڑے اور چھوٹے ہونیکا وصف ہو اور جسقدر خوف اُسکی ایذا کا ہے اُسی کے موافق غذا میں تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اِس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جائے اور اُسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہو دینی چاہیے اور مشروبات میں بھی ایسی ہی چیزیں اختیار کرنی چاہئیں جو شخص تدبیر میں احتیاط کا پابند ہو اُسکو لازم ہے کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کے ضرر سے محفوظ ہو اور اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کی ہوتی ہے بعد چند روز کے پھر استعمال اسکا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت رشید زیادہ پیدا ہو جائے پھر اُسوقت غذائے غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہے **صفت غذائے موافق کی جسکا استعمال بوقت انجبار کے کیا جاتا ہے** سیدہ کی روٹی اور چاول کا آٹا چربی گائے کی اور دودھ ان سب کو لیکر پھر لیسا طیار کریں جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوا کی قسم ایسی فربہ ہو کہ اُسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہو جبر اور درست کرنے میں وہ دوا مومیائی ہے کہ ایسے لوگوں کے واسطے عجیب النفع ہے اور جو امور نافع کسر اور جبر کے ہیں اور اُن سب کا ذکر ضرور ہے ایسے فوائد مومیائی میں موجود ہیں کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہو جاتا ہے کہ پھر اسکا ملنا دشوار ہوتا ہے اور اگر اُسے کاٹ نہ ڈالیں خود بھی متعفن ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزوں کو بھی متعفن کر دیتا ہے مثل ہڈی وغیرہ کے لہذا اسکی عفونت روکنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہے اور بعقوبت رض شدید گوشت میں عارض ہوتا ہے کہ مثل قیمہ کے پس جاتا ہے اُسکا علاج پچھنے وغیرہ سے کرنا پڑتا ہے خواہ ان دواؤں سے جو عفونت کو مانع ہوں اگر اس عفونت کی تدبیر نہ کیجائے انجام کار گلنے اور سڑنے کی نوبت پہونچیگی لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہے کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اُس کی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کبھی جراحات عارض ہوتے ہیں اُن کی تدبیر جیسے بیان ہو چکی کرنی چاہیے کبھی رشید زیادہ بعدم احتیاج سے پیدا ہوتا ہے کہ انجبار کسر میں اتنی مقدار کی ضرورت نہیں اُسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار رشید کی پیدا نہو اور بندش اسپر کرتے ہیں اسی قسم کی جو مذکور ہو چکی تاکہ مقدار متولد کم ہو جائے کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنیکے استرخائے مفاصل عارض ہوتا ہے اور کبھی سیلان ریم اور صدید کا مغز استخوان تک عارض ہوتا ہے اُسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ہڈی کو کاٹکر راہ صدید کے سیلان کی بنا دیں **تیسیر لمقالہ عضو کے ٹوٹ جانیکے بیان میں بیان عام قحف کے ٹوٹ جانے کا** کاسہ سر کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا ہے کہ جلد نہیں پھٹتی باقی ان ورم جلد میں ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ہم کے علاج میں مشغول ہوں اور کھوپڑی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کریں اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ہڈی فاسد بھی ہو جاتی ہے اور قبل زمن خواہ بعد اُسکے چند امراض ردی ایسے پیدا ہوتے ہیں جیسے حمیات اور رعشہ زوال عقل وسواس کے اور چند امراض پس اُسوقت جلد چاک کرنیکی ضرورت ہوتی ہے اکثر جس مقام سے استخوان شکستہ ہوتی ہے اُسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اُسے بار بار چھوا کرتا ہے اور اُسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہے اُسوقت کچھ اسکی حاجت نہیں ہے کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لائیں یہ کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ جلد کو چاک کر دینا چاہیے تاکہ اُسمیں جو اباس صدید کا ہونے پائے نہ اس ہڈی میں اور نہ کسی اور مقام میں اسلیے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہے کہ ریم اور صدید کا اجتماع اندر نہونے پائے اور اگر اطمینان زیادتی ورم ہو جائے اور ورم کم ہونے لگے اُسوقت چنداں اہتمام نہ کرنا چاہیے چاک کرنا جلد کا ضرور ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار بھی چاک کی کیوں نہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنی استخوان قحف اگرچہ متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شگاف کی کچھ ضرورت نہیں یا اینکہ ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام کسر کو ظاہر کر دے کہ ایسے وقت میں زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسجگہ پر ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کسر کا نہیں ہوا ہے اس بات کو خوب سوچ سمجھکر دیکھنا چاہیے اور مقام

HAKEEM SHOUKAT ALI

شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہئے بعض تدبیرات جو صدر طبیب کو مائل بطرف صواب کے کرتے ہیں اُن میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ سبب ٹوٹ جانیکا دریافت کریں یعنی کس سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور کہاں تک اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شے کتنی بڑی ہے اور کسقدر قوت رکھتی ہے اسکے خیال کرنے سے بھی کیفیت کسر کی اور مقدار اُسکی دریافت ہو جاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیئے۔ اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتے ہیں مثلاً سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ۔ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اُسکے اختلاف پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہوا یا چند جانب میں یعنی اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ یہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہیں ہے اسلیئے کہ اکثر جلد شق نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو نسبت کم کہ ہڈی اندر کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر اسیطرح زیادہ تر شگاف پیدا نہیں ہوتا خواہ تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے اسوقت بالضرورت احتیاج شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ اکثر مقام کسر خواہ عضو کسر نظر آجائے اور ایسے احوال میں جلد کے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بشکل صلیب جلد میں شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شگاف کے جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کرکے دیکھیں گے یعنی جو ہڈی ریزہ ریزہ ہوگئی ہے اُسکا حال مفصل دیکھیں اور اگر جلد میں شگاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فوراً شگاف کو پر کرینگے سوکھے ہوئے کپڑوں سے اُسکے بعد رفادہ اور پٹیاں باندھیں گے مگر اُن کو شراب میں ڈبو کر اور دو تین دن تک یونہی بند ہی رہنے دیں اور نہ کھولیں۔ جو زخم یعنی چوٹ حد موضحہ تک پہونچے اور اندرونی عضو کو کھولکے اور نمودار کرے اُسکا علاج باب قروح میں مذکور ہوگا اور اس سے پہلے بھی اسکا ذکر ہوچکا ہے اور ہاشمہ و منقلہ اور سب اقسام کی چوٹ زخم کا بیان اوپر کے ابواب میں ہوچکا ہے اور یہاں بھی انکے علاج کا طریقہ مذکور ہوگا اکثر حال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جائے اور شگافتہ ہو جائے اور دوسری جانب جلد کے بطرف اندرون کے نافذ ہو بلکہ بعض ارباب تجربہ کی رائے بھی ہے کہ اوپر کی طرف جلد شق کر رہجائے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہیں سکتی بلکہ آنکھ سے ضرور نظر آتی ہے اور اُسکی مثال ایسی ہے جیسے بال سا پڑ جائے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہی ہے کہ اُسے اسقدر چھیلیں کہ جہاں تک صدمہ چوٹ کا پہونچکر چھل گیا ہے وہ اثر اور نشان مٹ جائے اور اگر اسکا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی اُس مقام پر گرے گی اور مقام زرد کا مضبوط اور مستحکم ہو کر سیاہ پڑ جائے گا اُسوقت اسقدر چھیلنا چاہیئے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے اور چھیلنے کیواسطے مختلف اقسام کے ناخن گیر وغیرہ موجود ہونی چاہئیں اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اُسکے بعد اُس سے کم عریض اور اسیطرح تا اینکہ بقدر مطلوب چھیل ڈالیں اور چھیلتے وقت دوائے لاسی یعنی چپکانے والی کا استعمال کرنا چاہئے اور یہی کافی ہوگا۔ اور ادویہ لاسیہ یہ ہیں جیسے ایرسا اور مٹر کا آٹا اور دقاق کندر زراوند لوست بیخ جاؤشیر اور مر اور انزروت دم الاخوین دو جو مجفف ہیں اور اُنمیں لذع نہو اُسکا علاج مثل قروح کے کرنا چاہیئے لیکن اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کے اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ متصور نہو گا جب تک ساری جلد گر نہ جائیگی اُسوقت ہرگز جرأت تمام جلد کے ٹکڑے لینے پر بدون خوب سمجھے ہوئے نہ کرنی چاہیئے بلکہ ٹھہر کر خیال کرو کہ کہانتک صدمہ پہونچا ہے اور حال حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہیں یعنی اپنی وضع اصلی پر باقی ہے یا کہ اسے کچھ تغیر ہوا ہے اگر تغیر نہیں ہے اُسوقت آفت کم ہوگی اور بیخوابی اور اسی قدر ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال علیل زیادہ ہوگی اور کسر بھی مقدار میں چھوٹی ہوگی اور ظہور تقیح کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور جدا کرنا صدمہ کا استخوان سے جسمیں خطرہ زیادہ ہو بسہولت ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات کا بھی کم ہوگا اسیطرح اور اعراض جو ایسے صدمات کو عارض ہوتے ہیں وہ بھی کمتر پیدا ہوں گے اور ہڈی کا تغیر لون بھی کم ہوگا یعنی جلد ہی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہڈی تغیر لون کو قبول نہ کریگی اور سیلان پیپ صدید کی رقیق کا اسمیں زیادہ ہوگا اور حمیات وغیرہ اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے اسمیں زیادہ ہوگا اور معار رقیق زیادہ ہوگی اسیلی اور بھی زیادہ ہوگا جو اور جارح ایسے اوقات میں عارض ہوتے ہیں کہ جو ہر وقت عارض ہوتے ہیں اُن سب برودت سے بچانا واجب ہے اگرچہ گرمیوں میں بھی صدمہ پہونچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہے اسلئے کہ سردی کے صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے جو کسر صادع ہو یعنی اسکا صدمہ فقط اسی قدر ہے کہ جلد پھٹ گئی ہو اور کچھ نہیں لیکن اکثر اس قسم کی چوٹ میں سمحاق یعنی پتلی جھلی سر کی کھل جاتی ہے پس اکثر ایسے صدمے میں فقط بندش کافی ہوتی ہے اور ضماد مبردات کا۔ اور تدبیر صائب یہ ہے کہ پہلے روغن گل کو مقام شگاف پر ٹپکائیں اور اسکو نیم گرم کر لیں اسکے بعد دونوں کنارے زخم کے ملا کر ٹانکے دیں اگر احتیاج دوخت کی ہو اور ٹانکے لگانیکے بعد جو ذرور ایسی یعنی جو ابوالا ہوا اسپر چھڑکیں اور اسکے اوپر کتان کا کپڑا اسپیدی بیضہ مرغ میں تر کرکے رکھیں اور اُسکے اوپر گدی جو شراب قابض میں تر کردی ہے اور شراب قابض میں زیت بھی ملا ہوا ہے رکھیں اُسکے اوپر پٹیوں سے بندش کریں اور تکمیل اور خوشنوقتی اور آرام دہی علیل کی تدبیر زیادہ کریں اور اُسکے سولانے کی فکر زیادہ رہے اور اگر حاجت ہو فصد بھی کھولی جائے اور ہر ایک صدع اور کسر میں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ سب ہڈی پر بندش کیجائے اسلئے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہیں ہے لیکن وہ وصیت جسے ہمنے باب جبر اور کسر میں لکھا ہے اُسے یہاں بھی ذکر کرتے ہیں علاوہ یہ ہے کہ اکثر آدمی ہڈیوں کو سروں سے کاٹ ڈالتے ہیں اور اُنپر گوشت اور کھال بھی نہیں اُگتی ہے اور پھر زندہ رہتے ہیں۔ اُنسار اور اسکے بعد حس کا درجہ ہے پس یہ بات جاننی چاہیئے کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیوں سے مخالف ہے بروقت ٹوٹ جانے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جائے پھر درست نہیں ہوتی ہے بنظر اپنی طبیعت کے جو اسپر غالب ہے اور نہ اسپر دشبذ قوی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور ہڈیوں کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اُگتی ہے بلکہ ایک شئ ضعیف اور کمزور ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اسمیں جڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہیں ہوتی ہے لیکن ریم کا انصباب اندر کی طرف ہونا نہ چاہیئے بلکہ اُسے باہر کی طرف نکالنا ضرور ہے اگر شکستہ ناسور ہو خواہ قطع کرنا چاہیئے اگر زمانہ ہو اور ہڈی کے جبر کے درپے ہونا کچھ ضرور نہیں۔ گرمیوں میں سات دن سے زیادہ اُسکی تدبیر میں تاخیر جائز نہیں ہے اور جاڑوں میں دس سے زیادہ درست نہیں اور جسقدر جلد تدبیر کریں اتنا ہی بہتر ہے اور اسی قدر آفات کے عروض سے دوری رہیگی اس اہتمام اور عجلت درپے علاج کے ہونے کے اسباب میں سے ایک یہ بھی سبب ہے اور ہڈیوں نے اُسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور شئے ہے بہ نسبت تمام بدن کی ہڈیوں کے اسلئے کہ اور مقامات کی ہڈیوں کے مواد فقط بندش سے دور ہو جاتے ہیں اور ہٹ جاتے ہیں اور سر کی ہڈی پر بندش اس قسم کی ممکن نہیں ہے بیوا سطے جو شکست ایک مقدار معتدبہ پر ہو اُس میں ہڈی کو اسطرح چھیلنے کی ضرورت ہے کہ صدید بقدر حاجت نکلتا ہے یہی ایک ضرر ہے کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے پیدا ہوگا جس پر بندش بطور ربط حاجز کے ہوئی ہے یعنی وہ بندش ایسی ہے کہ مادہ کو نکلنے کر دفع کرتی ہے پس اس مقام سے ریم پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہونچے گا پھر اُسوقت ہم کو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اُسکے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کریں پھر جب خاص اُسی عضو میں صدید پیدا ہو اسکا کیا حال ہوگا لہذا اس ہڈی کو کھرچن ڈالنا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہے اور اُسکے اتصام اور لوٹانے کو روکنا ضرور ہوتا ہے تاکہ اس ضرر سے امان حاصل ہو اور اگر خوب سیلان صدید کا اندر کی طرف نہ ہو ہم کبھی ہڈی کو قطع نہ کریں گے لیکن یہ واجب ہے کہ قطع استخوان کا ایک مقام مناسب سے کریں اور مناسب مقام وہی ہے جہاں سے محاذات اور سامنا پیدا ہو صدید کے برآمد ہونے کا اور گمان غالب ہو کہ ایسی جگہ سے ریم کا برآمد ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنے میں بھی سہولت ہوگی اور جبر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور امالہ کرنے اور ہموار کرنے کی بھی حاجت نہ ہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیئے کہ مقام عصب سے بعید ہو جیسے یافوخ اسلئے کہ اسکا وسط منبت اعصاب سے ملاقی نہیں ہے اور کوشش کرنی اس بات کی بھی ضرور ہے کہ حجاب کو کسیقدر برودت نہ پہونچنے پائے کہ یہ بہت ردی ہے اور خطرہ اسمیں زیادہ ہے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیئے اور ہمیشہ نیم گرم روغن ٹپکانا چاہیئے اور اگر حجاب پر کسی طرح کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

سیاہی پیدا ہو ایسی سیاہی کبھی نقطہ ظاہر حجاب میں ہوتی ہے اور اسمیں چنداں خطر نہیں ہے اور کبھی نقطہ بوجہ دواؤں کے سیاہی پیدا ہوتی ہے اسکی تدبیر کرنی چاہیئے اسطرح پر کہ شہد میں سہ چند اُسکا روغن گل ملاکر اُس سیاہی کو دھوئیں تا اینکہ سواد برطرف ہو جائے اور بعد دھونے کے اسی مقام پر مرہم ... کے رکھیں جو اوپر مذکور ہو چکی چھڑکیں اور اگر وہ سیاہی حجاب کی خوب جم گئی ہو اور چھوڑانے خواہ دھونے سے نہ چھوٹتی ہو اس سے ڈرنا چاہیئے جس وقت اسکو کسی چھری کی پریشان اور پراگندہ کرنے کی ہو خواہ اسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور یہ امر کچھ مضر نہو خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیئے اور ابھی طرح تشنج اور ورم کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہیئے اسلئے کہ یہ انتظار اسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہے اور اُسیوقت پسندیدہ ہے جہاں کہیں وہ جھلی جو ام الدماغ موسوم ہے اسمیں تنگی خواہ ضغطہ پیدا نہ ہو یا اسمیں کچھ گزند نہ ہوا اسلئے کہ اگر اس جھلی میں نخس پیدا ہوگا فی الحال ورم آجائے گا اور تشنج بھی پیدا ہوگا اور ابھی ہجر شکستہ ہوگا لہذا اُس ہڈی کا فی الحال اخراج کردیں کہ شکستہ سے نجات ملے اور سکتہ کی تیجیسی زائل ہو کر حس بحال خود پلٹ آئے اور اگر ہڈی میں سوراخ ہو گئے ہوں اُسوقت مہلت کا زیادہ موقع ہے اور اگر قحف یعنی سر کی کھوپری شکستہ ہوئی ہو اور حجاب نمایاں ہو اور ورم پیدا ہو اسکا نام خطرہ ہے اسمیں بھی مقدر عجلت کرنی چاہیئے جو ابھی مذکور ہوئی ہو اور اگر انتظار کرنا ضرور ہو دو دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہیں ہے لیکن اکثر اسکا علاج دو طرح سے کرتے ہیں یعنی کاٹنا ہڈی کا باریک آری سے ہوتا ہو جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کرکے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہیں اور سوراخ ایسے متصل اور قریب قریب ہوتے ہیں کہ ہڈی کے ٹکڑے ٹوٹ کر گر جاتے ہیں اگرچہ اسطرح پر ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہیں ہے اسلئے کہ کبھی آخر تھوڑی سی منخلخل ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہونچ جاتا ہے یعنی وہ جھلی جسکا نام ام رکھا ہے ہاں اگر وہ حیلہ جو اوپر ہم نے ذکر کیا ہے کریں پھر غشا کے ضرر سے امان ہوگی اس علاج کی کیفیت یہ ہو کہ پہلے جو قدما اطبا نے ذکر کیا ہے آگے ہم بیان کریں پھر اسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کریں قدما نے کہا ہو کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالیں اُسکے بعد دو چاک سر میں متقاطع زوایائے قائمہ پر کریں اور ایک چاک بہ شکل چلیپا یعنی صلیب کے کریں اور اُس چاک کرنے میں ایک چاک تو وہی ہے جو ضربت اور شج سے ہو گیا ہو بعد ازاں چاک کے نیچے کی جلد الگ کرے تاکہ ہڈی کھل جائے یعنی وہ ہڈی جسکا خالی کرنا منظور ہو پھر اگر اس چاک کرنے سے خون جاری ہو جائے کسی خرقہ وغیرہ سے اُس کو بھرے اور بند کرے اور وہ کپڑا سرکا اور پانی میں ڈوبا ہوا ہو اور اُس سے بھی خون بند نہو خشک کپڑے سے بھر دیں اور اسپر ایک گدی شراب میں ڈوبی ہوئی اور زیت میں رکھیں اور گدی کے اوپر پٹی جو اسجگہ کے مناسب ہو تا اینکہ دوسرے روز تک اگر کوئی امر تازہ حادث نہو اور قسم اعراض وغیرہ کے پس مناسب ہو کہ استخوان شکستہ کی تعویر کریں اور تعویر اس طرح پر کریں کہ علیل کو بٹھائیں خواہ کسی ... کا حکم دیں جسطرح پر لائق بحال اُسکے ہو اُسکے بعد دونوں کان اسکے کسی صوف خواہ روئی سے بند کریں تاکہ چوٹ لگانے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولیں اور جب چیتھڑے اور گدی وغیرہ جو جو بندھے ہیں اُن کو الگ کریں اور مقام ماؤف کو پونچھیں اسکے دو خادم کو حکم کریں کہ چار کپڑوں سے مضبوط اسکو تھامیں اور وہ کپڑے باریک اور نازک ہوں اور جو جلد چاک ہو چکی زوایائے قائمہ پر اُسے اوپر کی طرف کھینچیں مراد ہماری اس جلد سے ہے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر واقع ہو اگر یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہو اور براہ طبیعت اور خلقت کے بودی اور کمزور ہو خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اسمیں پیدا ہوا ہے اسکے لئے مناسب یہی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جائے اسطرح پر کہ بعض آلات سامنے بعض کے رکھیں اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہے اس سے شروع کریں اُسکے بعد باریک آلات کا استعمال کریں اسکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے شریہ نام رکھا ہو اُن سے کام لیں اور ہڈی اُبھارنے اور چن لینے میں نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائیں تاکہ سر میں کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال اُسکے یہ ہو کہ پہلے برما وغیرہ سے سوراخ کریں لیکن برما بار بار وہ لانا نہ ہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہیں کہ اُن میں کسی مقام پر مناسب ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوتی ہو کہ اُس مقدار میں تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جاتے ہیں اور وہ ہی قرنی صفاق اور پردہ تک

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو پہنچنے کو مانع ہوتی ہے پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ میں گڑھا پیدا کریں اور اُسے اُکھاڑلیں اور ایک ہی مرتبہ نہ اُکھاڑیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پھر اگر ہو کہ ممکن ہے کہ انگلیوں سے اُس ہڈی کو اُکھیڑ لیں اس سے بہتر کیا ہے اور اگر نہ ہو پڑے موچنے سے اور چمٹے سے خواہ اور کسی آلہ سے اُکھیڑیں مناسب یہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہوں اور اُنمیں فاصلہ بقدر سلائی جانے کے ہو تاکہ قریب استخوان داخلی سطح کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کے بیچ کسیقدر جگہ باقی نہ رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اسمیں سوراخ نہ ہونے پائے اور اسیواسطے واجب و ضرور ہے کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جائے اور یہ بات بدون اسکے نہیں ہوسکتی ہے کہ مقدار برمے کی بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے میں چند قسم کے برمے کا استعمال کریں جہان جیسا ہو اور اگر شکستگی انھیں مقامات میں ہو جو اثنائے استخوان میں یعنی جو مقامات ہڈی کے درمیانی مقامات کے ہیں اُسوقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ نہ میں ہوں فقط تاکہ جسوقت ہڈی کو کھینچیں مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو برابر کریں مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہے اُسے درست کردیں اور یہ کھرانپ بذریعہ سوہن کے دور کریں خواہ کسی اور ایسی وغیرہ آلات آہن سے جو اس کام میں مدد دیتے ہیں لیکن اُسی آلہ کے نیچے پہلے کر ایسی چیز رکھ لیں جو حجاب و صفاق کو چھپالے اور اُسکا اثر پہنچنے میں اُس پردہ وغیرہ تک ہو پہنچنے نہ پائے اور اُسکے ضرر سے پردہ وغیرہ محفوظ رہے اگر پھر کوئی ٹکڑا خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہجائے خواہ کنارہ شظیہ اسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اُسے نرمی سے نکالیں بعد ازان علاج بذریعہ فتیلہ بتی اور مرہم کے کریں کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہے جالینوس نے کہا ہے جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسیقدر کھوے اور کوئی حصہ استخوان سر کو مکشوف کرے چاہیے کہ اُس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھے جسمیں بلندی خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہے اور چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور تیز جانب اسکی بطرف طول کے ہوتی ہے اور جو بڑائی اسکی جو بشکل دانہ مسور کے گول ہے صفاق پر اُسکا زور ڈال کر جانب کرنا مناسب ہے اور اسی گول مقام کے اوپر تھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن تھوڑی ایسی ہو جس سے کام آسانی برآمد ہو اور اوپر سے ہڈی اس تھوڑی وغیرہ سے ٹکڑے کریں اور سر کی ہڈی کو قطع کریں جب ہم یہ تدبیر کریں گے جتنی چیزیں ضروری ہماری کرنیوالی ہیں سب سے ہم کو فراغ حاصل ہوگا اور جو جو بچانا ہم کو پردہ کے بچاؤ میں ضروری ہیں سب کا حصول ہو جائے گا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہ ہوگا اور نہ معالج کو تنگی اور دلگمہ آئے گی اسلئے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آلہ کے جسے ہم بشکل مسور کے کہہ چکے ہیں سامنے پڑیگا۔ پھر اگر یہ آلات ہر طرف استخوان سر کے پڑیں سب اپنا فعل کریں گے اور کسی طرح کی ایذا پیدا نہ ہوگی اسکی وجہ یہ ہے کہ اجزا شکل مستدیر علی کے ناخن گیر خواہ کھائی وغیرہ سے نیچے کی طرف ہوں گی پس سر کی ہڈی کٹ جائیگی اور اس آلہ کے سوا اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہیں ہے کہ جس سے باسانی یہ ہڈی کٹ جائے اور ٹکڑے الگ ہو جائے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کر سکتا ہے جو علاج بذریعہ آری اور جو سے ہوتا ہے تازہ اور حال کے اطبا اُسکی مذمت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ردی ہے اور ذلیل اسلئے ہماری استخوان سر کی ہڈی میں جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہوجائے اور یہی علاج جمیع کسر میں پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہو اگرچہ ہم نے اس علاج کو ذکر کر کے کیونکہ اسی کو ذکر کیا ہے حکیم بولس اور جالینوس نے بھی کہا ہے اور ہماری تعلیم اُس سے اس رسالہ خاص میں کی ہے اور بیان کیا ہے کہ مقدار ہڈی کی کسیقدر توڑنی مناسب ہے جسقدر ہڈی کے قطع کرنے کی مقدار مناسب ہے اُسکے تعین یا اسطرح سے ہوتی ہے کہ جتنی ہڈی متفتت اور ریزہ ریزہ ہو گئی ہے اُسکا نکالڈالنا ضرور ہوتا ہے خواہ جتنی مقدار میں فساد پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ موضع شقوق میں استعداد کثیر ہو رہا ہے اُسوقت مناسب نہیں ہے کہ شقوق کو آخر تک نکالڈالیں اور دور کریں اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب کچھ ضرر نہیں ہو سکتا اگر اور سب افعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہوں پھر بعد علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور نزع وغیرہ کے ایک کپڑا کتان کا اور بمقدار ساری مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل میں بھگو کر زخم کو جو سر کے زخم پر رکھیں اور زخم کا منہ اُس کپڑے سے بند کر دیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

پھر ایک کپڑا دو تہ کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اسپر رکھین کہ صفاق اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور بوجھ نہ پڑے اور اس کے اوپر سے ایک خواہ پھر کپڑے چوڑی پٹی کے ذریعہ سے بندش کرین لیکن بندش اُسی قدر کرین جسقدر گرفت کرے اور جو خرقہ زخم پر رکھا ہے اُسے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے اُسکے بعد جو تدبیر خارجی سکن التہاب ہو اور صفاق پر ذرور اور دوا یا لبہ کا جھگوا دو یہ راسی کہتے ہین استعمال کرین تاکہ انبات لحم جلد کرے اور تپ کو دور کرے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اُسکا استعمال کرین مثلاً روغن گل ہر وقت اوپر سے ٹپکایا کرین اور تیسرے روز اس بندش کو کھولین اور مقام ماؤف کو پوچھین اور جو علاج گوشت کے اُگانے مین جلد مؤثر ہو اُسکا استعمال کرین اور بعض اوقات مین ہڈی چھیلتے بھی ہین اگر اسکی احتیاج ہو جبوقت کوئی ہڈی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہین اور جسقدر ادویہ جراحات کے علاج مین مذکور ہوتی ہین اُن سب سے علاج کر سکتے ہین حکیم بولس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفاق مین بعد علاج جدید کے درد بھی عارض ہوتا ہے تا اینکہ ثخن استخوان سر کا بلند ہو جاتا ہے اور ثخن جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے اور اکثر ایسے لوگون کو امتداد اواعراض اور ورم قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہین اور یہ اعراض آخر کو نوبت برگ مریض پہونچا دیتے ہین اور ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سر مین یا بوجہ ادھڑ جانے ہڈی کے ایک قسم کی چٹخن پیدا ہوتی ہے یا بوجہ ثقل اور گرانی قبائل یعنی آگے کی طرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ بوجہ برودت اور اکثر طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اُسکا سبب بھی واضح ہو اُسوقت اُس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور جلد اُسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اُسکا پوشیدہ ہو اُسکے ازالہ مین کوشش زیادہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز مانع نہ ہو فصد کسی رگ کی رگملئے سر سے کرینگے اور طعام اور شراب مین کمی خواہ وہ تدبیرات جو اورام حارہ کے لائق اور مناسب ہین جیسے تطلیل روغن گل سے خواہ ایسے پانی سے جسمین خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہو اور ضماد جو دقیق شعیر اور آب گرم اور روغن گل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صورت مین چربی مرغ کی لگا کر ترطیب سر کی اُس سے کرین اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب بھی اُسی سے کرنی چاہیے اور کانون مین بقدر ایسے روغن جو تسکین حرارت کرین ٹپکانے چاہیئں اور علیل کو آب گرم مین کسی معتدل جگہ مین بٹھائین اور مالش کرین اگر ورم گرم کو بہت دن گذر جائین اور دوائے مسہل کے پلانے سے کوئی مانع نہ ہو مسہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیے کہ بقراط نے اسکی اجازت دی ہے حکیم بولس جو اجانیطی مشہور ہے اُسنے کہا ہے کہ اگر صفاق مین سیاہی پیدا ہو اور وہ سیاہی فقط صفاق کی سطح مین ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اُسے چھوڑ ڈالین خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر کرینا چاہیے کہ سیاہ رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہے اُسکے واسطے فقط یہی کافی ہے کہ شہد ایک جزء اور روغن گل تین جزء دونون کو ایک کپڑے مین لگا کر صفاق پر رکھین اور اگر سیاہی صفاق بذات خود یعنی آپ ہی آپ پیدا ہو اور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصاً اگر اسکے ہمراہ اور علامات ردی بھی ہون اُسوقت سلامت مریض سے یاس کرنا چاہیے اسلئے کہ ایسی سیاہی فنائے حرارت غریزی پر دلیل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب حرارت اصلی باقی نہین ہے مین نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہین جن کے سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد اُن کے سر کی ہڈی ٹوٹی ہوئی نکالی گئی اور پھر صحیح رہے اور ہلاک نہوئے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یافوخ مین چوٹ لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کی نکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہین ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ گزند پہونچا تھا بلکہ وہ صاف صحیح اور سالم رہے تھے جالینوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور زیادہ تھی مین نے اُس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر کسیقدر استخوان یافوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اسی غرض سے جو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو چکی ہے بس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

لحی کا ٹوٹ جانا لحی جسے لحیہ کی ہڈی اور مراد اس سے وہ ہڈی ہے جسپر داڑھی کے بال اُگتے ہیں عالم فن جالینوس کہتا ہے اگر اندر کی طرف نہیں ٹوٹی ہو اور دو ٹکڑے نہیں ہوے ہیں اُسوقت اگر داہنے کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہو تو بائیں ہاتھ کی سبابہ اور وسطیٰ منہ میں علیل کے داخل کرے اور اگر بائیں طرف کی لحی ٹوٹ گئی ہو تو داہنے ہاتھ کی دونوں اُنگلیاں داخل کر کے لحی اور تحدب کسر باہر کی طرف کو اُٹھائیں اور دوسرے ہاتھ سے اُسکو سیدھا کریں اور برابر کریں اور برابر ہونے کے بعد شناخت اُسکی ہمواری کی یون ہوتی ہے کہ جو دانت اُس ہڈی پر واقع ہیں وہ سب درست اور برابر ہو جاتے ہیں اور اگر لحی کے دو ٹکڑے ہو جائیں اسکے درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہیں ایک تو کھینچے اور ایک گرفت کیے رہے اور طبیب اتنی دیر تک صبر کرے کہ دونوں ہڈیاں درست ہو کر ملجائیں اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور جتنے دانت ترچھے ہو گئے ہیں خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہیں اُنھیں باندھ دینا لازم ہے پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کوڑا اور نوک گڑتی اور چبھتی ہو اُسوقت چاک کرے اور جلد اُس نوک کے نکالنے کی بنا کر پیچ وغیرہ کو نکال لیں گے اور ٹانکے وغیرہ سے پھر اُسی چاک کو درست کر کے سی دیں گے اور لدی اور پٹی جو ممکن ہو باندھیں اور جو دوائیں مرہم اور جو درست کرنیوالی ہیں بعد ہڈیوں کے اپنی اپنی جگہ پر درست بیٹھ جانے کے استعمال کریں اُسی حکیم نے کہا ہے کہ اس مقام کی بندش اس طور سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا بیچ نقرہ لحیہ پر رکھکر دونوں کنارے پٹی کے دونوں کانوں پر لا کر سر کے کنارے پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارے سے لاکر پھر نقرہ تک واپس لائیں اور پھر وہاں سے لحی کے نیچے رخساروں پر لاتے ہوئی یافوخ تک پہونچائیں پھر اُسی نقرہ کے نیچے لیجائیں اور ایک دوسرے پٹے کو پیشانی اور سر کے پیچھے رکھیں تاکہ سب پیچ بندش کے خوب لپٹے رہیں اور کھسکنے نہ پائیں اور ایک سبک جبیرہ بھی اُسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونوں کی طرف لحی کی سب ٹوٹ جائیں چاہیے کہ اُن کو ہاتھوں سے خوب کھینچیں اور جب دونوں برابر ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی دیکھ لیں کہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہیں انھیں بیٹھے اور ٹیڑھا یا یعنی جو دو بہرے دانت ہیں اُن کو سونے کے تاروں سے باندھ دیں تاکہ جس عمدگی سے بندش کی ہو اور جسطرح پر درست بیٹھنا چاہیے اُسمیں لغزش نہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور دستار بار کا تقاضا پر رکھکر اُسکا سر کنارہ لحی پر لائیں اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دیں اور بولنے اور کلام کرنے سے اُسے باز رکھیں اور غذا اُس کی حریرہ تجویز کریں اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل میں کسیطرح کا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالیں ہاں اگر ورم گرم عارض ہو اُسوقت نطول اور ضماد سے غافل نہ ہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھیں کہ اُن سے تسکین اور تحلیل باعتدال پیدا ہو استخوان فلک یعنی لحی اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہے اسلیے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اسمیں مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے اسی وجہ سے جڑ جاتی ہے **کسر انف** یعنی ناک کا ٹوٹ جانا ناک کے اوپر کی طرف ہڈی ہے اور نیچے کی طرف غضروف ہے اور اس غضروف میں کسر عارض نہیں ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنی کوفتہ ہو جانا اور چپٹا ہونا جیسے سقرطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ آتا ہے اور اوپر کی طرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک میں اگر صدمہ کسر کا پہونچے اور اُسکی اصلاح نہ کیجائے آخر کو کبھی خشم یعنی بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ترچھی ہو کر سخت ہو جاتی ہے اور اُسی کجی اور سختی پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہیں ہو سکتی ہے لہذا واجب ہے کہ روز اول اُسکے علاج اور درستی میں کوشش کریں اور دس دن اُسے مہل نہ چھوڑیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست بینی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جائے خواہ اُنھیں مقامات میں پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اُسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنی سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بہ نرمی اور آہستگی ناک میں داخل کریں اور مقام انتہائے کسر یا خیشوم تک لے سے پہونچائیں اور ہاتھ سے اسکو تھامے رہیں اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست کریں تا اینکہ اپنی جگہ پر ہموار ہو کر بیٹھ جائے بعد اُن فتیلہ کے داخل کرنے میں بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائیں اور وہ فتیلہ ایسا ہو جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں نتھنوں میں داخل کریں گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

پر کی جڑ بھی رکھدیتے ہین تاکہ خوب سیدھا اور درست ہو اُسکے بعد ضماد کرین ضماد کا پہا اچھی طرح چپکا دین اور فتیلہ کو جب تک خوب درستی نہ آجائے باہر نہ نکالین
اور جبتک استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہ ہو باہر نہ کرین ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہو ہان اگر اُس مقام پر ایک قسم کا کوز اور
اُوپر نکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کم تھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اسکے بٹھا دینے سے شکل کی درستی پیدا ہوتی ہو اُسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی
ہے اور اگر شکست ناک کی اجزاے زیرین مین عارض ہوئی ہو دو انگلیون سے اُسکا درست کر دینا ممکن ہو مثلاً دونون ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونون
کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت مین ورم حار عارض ہو مرہم داخلیون کا استعمال بہت مفید ہو کہ اس سے ورم مین تسکین بھی پیدا ہوتی ہو اور شکل کی برآمدگی
بھی محفوظ رہتی ہے اور بعوث درستی پر قائم رہتی ہو اسیطرح جو دوا سرکہ اور زیت اور مردہ سنگ اور دقاق کندر سے بنا کر اسپر چھڑکین خواہ بطور ضماد کے اُسپر
لگائین اور اگر کسر بطور رض کے عارض ہوئی ہو اور پاش پاش کر دیا ہو اُسکے بعد ممکن نہین ہو کہ ناک پھر اپنے حال پر عود کرے بدون اسکے کہ جسقدر ہڈی شل ہو
گئی ہو اُسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کر دین اور بعد اخراج کے ذرور کا استعمال کرین اور اگر غضروف مین زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو تو جبراً اُس کو برابر
کر دینا چاہیے اور بعد ازان پٹی وغیرہ سے باندھ کر درست کرین کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہو جائے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہو کہ بندش صفحہ گردن سے اُسطرف
بعد گردن کی ہو لازم ہین آسانی بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی ہو کہ حاشیہ کا کپڑا جو مضبوط ہو خواہ دوال جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اُسکے دونون
کنارے سریشم ماہی خواہ سریشم گاؤ سے یا گوند خواہ اور چسپندہ چیزون سے آلودہ کرکے ناک کے اس کنارے پر چسپان کرین جدھر جھکی ہوئی ہو اور جب لگ کر
خشک ہو جائے ناک کو جبراً قہراً اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اسکی اسی دوال خواہ لوار وغیرہ کو کھینچکر اسطرح اسکا دوسرا چھور لگائین
کہ وہ کجی سب جاتی رہے اور گردن تک اُسکو کھینچ لائین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کی طرف لا کر ٹھہرا دے پھر اس ضماد وغیرہ کو
لگائین چنبر گردن کا ٹوٹ جانا چنبر کی شکستگی کبھی بوجھ کے اُٹھانے سے ہوتی ہو اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ ضربت شدید پہونچے اُس سے ترقوہ
ٹوٹ جاتا ہو بااینہمہ پھر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہو اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہو ترقوہ کے جبر اور درستی کی تدبیر
مین قول اطبا کا یہ ہو کہ اگر ترقوہ نزدیک استخوان سینہ کے کوفتہ ہوا ہو اُس کی شناخت یہ ہو کہ راس عضد نیچے کی طرف کم اُتریگا اور ترقوہ بیچ سے
آدھا ہو جائے گا علیل کو ایک کرسی پر بٹھا کر ایک شخص اس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہو اور اُسے بطرف خارج کے کھینچے اور اوپر
کی طرف بھی کھینچے اور دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کے اور طبیب اپنی انگلیون سے درست کرتا رہے جہان
جہان اونچا ہو اُسے دبا دے اور جہان نیچا ہو گیا ہے اُسکو اُٹھا دے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی ہو بغل کے نیچے ایک گرہ بڑا ساتھ چیتھڑون
وغیرہ کا رکھکر مریض کو اس سے درج کرے تا اینکہ پسلیون تک اسی گولے کو لائے کہ ایسی تدبیر سے جسقدر کھینچنا مطلوب ہو حاصل ہو گا۔ اور اگر کنارہ
ترقوہ کا اندر کی طرف زیادہ جا رہا ہو اور طبیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو اسلئے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہو۔ اُسوقت بیمار
کو چت لٹا کر اُسکے مونڈھے کو نیچے کی طرف ٹالین اور دبائین۔ تا اینکہ استخوان ترقوہ اونچی ہو جائے پھر اُسکو برابر کرین اور اُنگلی سے اُس کو
درست کرین پھر اگر ہاتھ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہو گا کہ ترقوہ کی دونون نوکین اُس جگہ چبھتی ہین واجب ہو کہ
اُس مقام کو چاک کرکے نوک خواہ کریچ کو نکال ڈالین لیکن اس کام مین تیزی زیادہ ملحوظ ہے اگر وہ کریچ خواہ نوک نیچے زیادہ اُتر گئی ہے
تاکہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جائے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر کا حافظ ہو ہڈی کے نیچے رکھدینا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبانا خواہ ٹالنا چاہیے پھر اگر
ورم گرم عارض نہ ہو چاک کے مقام پر ٹانکے لگانے اور اُسکا التحام اور ملا دینا درکار ہو اور اگر ورم عارض ہو گدی وغیرہ روغن مین تر کرنا چاہیے اور اگر
سر بازو کا بوقت ٹوٹنے کے ہمراہ ایک ٹکڑے ترقوہ کے نیچے کی طرف اُتر آیا ہو لازم ہو کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لگائین اور بطرف

HAKEEM SHOUKAT ALI

عنق کے اوپر چڑھا رکھین اور اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کی طرف مائل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہے اسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جیسے ترقوہ مین مقدم کسر کا ہو جانے
اُسے چت لٹانا نہ چاہیے بلکہ منھ کے بل لٹایا کرے ایک مہینے مین خواہ مہینے بھر سے کم مین ترقوہ درست ہو کر ہموار ہو جاتا ہے جو جو پٹیان بندش کی مقرر ہین کُنگ
بیان مین اطباء نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے متصل ہے اور سینہ سے جدا نہین ہے اور اسلیے بوجہ سے اُسکو
اسطرف سے حرکت نہین ہے اگرچہ باہر سے ضرب شدید پہونچے اور جدا ہو جائے پھر فوراً اُسیطرف برابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت
کیا جاتا ہے وہی علاج اسوقت مفید ہوتا ہے لیکن جو کنارا اُسکا بطرف شانہ کے ہے اور اس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارا زیادہ اوتر جاتا ہے اسلیے
کہ وہ عضلہ جسکے دوسرے مین اس کنارہ کو اترنے سے منع کرتا ہے ایضاً سر شانہ کا بھی اُترنے سے روکتا ہے ایضاً ترقوہ حرکت شدید نہین کرتا
ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسیواسطے ہوئی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اسکو پھیلائے اور اسیواسطے تمام حیوانات مین ترقوہ فقط انسان کو واسطے
بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اتر جائے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی ورم وجہ سے جوازین قبیل ہو اُس کو برابر کرکے اپنی جگہ داخل کرتے ہین اور اپنے ہاتھ
سے اور گدی بہت سی جو اُسپر باندھتے ہین وہی ہوتی ہین جو منکب کے علاج مین بھی مفید ہوئی کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے مل جائے
اور اُسے پھر بٹھانا منظور ہو اس مرد کو بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہمراہ منکب کے کرنے مین چونکہ وہ استخوان
عضروفی اور لاغر اندام مین گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنے مقام سے اتر جاتی ہے نا تجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضد کا
جُدا ہو گیا ہے اور اپنے مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر شانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جسجگہ
سے منتقل ہوا ہے اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر نظر آیا ہے کہ اسمین گڑھا پڑ گیا ہے مگر طبیب ہوشیار کو چاہیے اُنھین علامات اور دلائل پر بنا کرے جو
آئندہ مذکور ہونے ہین **کتف کا ٹوٹ جانا**۔ شانہ مین جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے بخلاف وہی باریک کونین اور کنارے
اور کونے جو کمزور اور نازک ہین موردِ آفت کسر کے رہتے ہین اور جب کوئی شے اُن مین سے ٹوٹ جاتی ہے بذریعہ لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے
کہ ہاتھ کے چھونے سے اس جگہ کوئی شے گرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر اکثر ان چیزون مین شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اُسکے خشونت اور کھرا پن
پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لمس کے دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہ کا درد اور چھبنا اور گڑنا کسی شے کا اگرچہ ان تک نہ بہت پہونچے بھی پیدا
ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت نہین ہوتی ہے کبھی یہی چیزین ٹوٹ کر اندر کی طرف مائل ہو جاتی ہین اُس کی علامت تقعیر ہے کہ اُس جگہ شکل پیالہ کی پیدا
ہوتی ہے اور خفیف سے کھنکی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھنکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنین اور اسی مقام خاص کو متصل کان کے
لیجائین جب سماعت کارگر ہوتی ہے اور جو ہاتھ اُس عضو مین داخل ہے یعنی جس ہاتھ کا وہ شانہ ہے اُسمین جلد پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا
ہے علاج اُسکا تلطیف بدن ہے اور درنگ و درنامل کرنا اس بات مین کہ آگے سے اُسکو جلدی نہ ہٹائین اور برابر کرنے مین جلدی نہ کرین اور
کبھی محاجم یعنی پچھنون کی بھی حاجت ہوتی ہے میرے گمان مین یہ حجامات اس نظر سے ہے تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی احتیاط
ضروری ہو جاتی ہے کہ مادہ جمع نہ ہونے پائے اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہے اُسکا رفع ہو جاتا ہے۔ لیکن شانہ کی اگر ٹوٹ
جائین اور ان کے ٹوٹنے سے قلق اور نخس یعنی چبھنا عارض ہو اور ایذا پہونچے بالضرور اسکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہ ہو بلکہ اپنی جگہ
پر بھری ہوئی ہون اُسوقت اُن کو برابر کر دینا چاہیے اور برابر کرنیکے بعد بے سا علامات سے بندش کرو جو ترقوہ کی بندش مین بکار آمد ہوتے ہین کیونکہ جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہے نیز وہ
محتاج ہے دوسری کروٹ سونا اور جس ہین باز و ٹوٹے ہوئے شانہ پر پڑے۔ **استخوان سینہ کا ٹوٹ جانا**۔ جن جگہ پر سینہ کی ہڈی کٹنے ہین وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہے اور فقط
اسی جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اسکے ساتھ نہین ٹوٹتی ہے اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔ پہلی صورت یعنی جدا ہونے کی شناخت

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہے ہر کہ چھونے اور ٹوٹنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور دونوں جزو اُسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے ہیں اور درد میں بھی امتداد دیکھنا ہو اور دوسری
صورت یعنی ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اُس کی وجہ سے اعراض ردی اور مہلک عارض ہوتے ہیں جیسے ضیق النفس اور سرفہ خشک اور بیشتر ایسا
علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ میں نخس بھی پیدا ہو جاتا ہے ان بیماریوں کا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر
یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کی طرف جھک جائے اُسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کہ اوجھ کر کے چھپ جائے اور
ٹوٹ کر پسلیوں میں گھس جائے اُس پر وہی مستعمل ہوگی جو صوف سے ستبر اور گول بنائی ہو اور نیچے اسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جائیگی
اُسکے بعد دونوں سروں کے سرے آپس میں ملائیں گے اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے پسلیوں کا ٹوٹ جانا
سات پسلیاں جنکو صادقہ کہتے ہیں اور اصل وہی ہیں اُن میں کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونوں طرف سے اور اضلاع کاذبہ جو کہ ان چھوٹی پسلیوں کے اطراف
اور کنارے دوسری جانب کے غضروف سیف کے غضروفات واقع ہیں جیسا کہ فن تشریح میں بیان ہو چکا ہے لہذا ان اطراف کو سوائے رض کے
کبھی عارض نہ ہوگا پسلیوں کا ٹوٹ جانا نہایت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور لمس میں پوشیدہ نہیں رہتا ہے اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی
ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا ہے پھر اگر بعد ٹوٹ جانیکے اندر کی طرف
پسلی جھک گئی ہو اور اسکی شناخت عروض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی لازم ہے کہ جبر اور درست کار اُسکے درست کرنے پر جرأت
نہ کریں اور اسپر ہاتھ نہ ڈالیں اس خاص طور پر کہ اُسے باہر کی طرف کھینچیں اسلیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہیں بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی
صورت میں منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ جلیہ بدون محاجم کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا
ہے کہ بہت سا مادہ اسجگہ اندر کی طرف کھچا ہو جائے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر فساد کا گمان ہو وہ مخفی نہیں ہے پھر اسکے ساتھ ورم
کیجائے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے کچھ خوف کی بات نہیں ہے لیکن کبھی علیل کو غذائے نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہیں تاکہ اُس کا
پیٹ پھول کر نفخ اور کسر میں مدافعت پیدا ہو اور ایسی جیسے کسر بطرف خارج کے پلٹ گئے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات میں ایسی ضروری
ہوتی ہے کہ بدون اسکے چارہ نہیں ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے بعض کاملین فن جبر نے کہا ہے کہ موضع شکست کو
ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم میں ڈبو لیا ہوا اور اسکی گدیاں پسلیوں کے بیچ میں رکھی جائیں۔ تاکہ جگہ بھر جائے تاکہ بندش
درست ہو سکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھیر کر لائے جائیں کچھ نادرستی پیدا نہ ہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی بندش میں ہم نے کیا ہے
بعد بندش کے صبر کریں جیسے شوصہ کے مرض کے علاج میں صبر کرتے ہیں اور اتنا صبر کریں جسکا تحمل عضو شکستہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی امر شدید ہم کو
درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی حجاب میں چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو اُس وقت جلد کو چاک کر کے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اُسکے
نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہے رکھیں تاکہ صفاق بوجہ چبھنے ہڈیوں کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر ورم گرم عارض نہ ہو جائز ہے کہ جہاں
جہاں چاک کیا ہے سب کو جمع کر کے علاج کریں مرہم سے اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن میں ڈوبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دیں اور علیل
کو غذا دیں اور تسکین ورم کا علاج کریں اور جس کروٹ آرام اور چین ملے اُسی کروٹ اُسے لیٹا رہنے دیں کسر کی وجہ سے جو جو حوادث
پیدا ہوتے ہیں جو جو امور خرزات یعنی گریوں میں بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہیں اُنکی تفصیل یہ ہے کہ حرارت کی استدارت میں کبھی رض عارض ہوتا ہے
اور ریزہ ریزہ ہو بہنے میں اور کسر ان گریوں میں بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی جھلیاں پھٹ جاتی ہیں اور خود نخاع
میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کے صفاق میں اور خود نخاع میں عصب پیدا ہوتا ہے عصب کو بھی گزند اور الم پہنچتا ہے اور [illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

موت ہوتی ہے خصوصاً جب یہ صدمہ گردن کی رگوں کو پہونچے لہٰذا واجب ہے کہ پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جائے اور جو ہلاکت واقع ہونیوالی
ہے اُسکی خبر بیان کر دی جائے پھر اگر رگوں کی تدبیر ممکن ہو اور استخوان موذی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکیں اس سے بہتر کیا ہو ورنہ
وہی تدبیر جس سے تسکین ورم حارہ میں حاصل ہوتی ہے کریں اور اگر کسیقدر ریزہ رہ گیا ہو یا بچے اجزا میں سے باقی رہجائے یعنی وہ جز جسکا نا
ہو کہ پھر اُسکو فوراً نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے اُنگلیوں کے نیچے بروقت تفتیش کے ملتا ہے اسلئے کہ جو ٹکڑا الگ ہو جاتا ہے اسکو
حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اسکو چاک کرکے جلد کو نکال ڈالیں اُسکے بعد ٹانکے لگا کر درست کریں اور
دوائے ملحم کا استعمال کریں اور اگر استخوان کاہل یعنی دو کتف کے بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک ٹوٹ جائے چاہیے کہ بائیں ہاتھ کی سبابہ
مقعد کے اندر ڈال کر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کریں داہنے ہاتھ سے تا اینکہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ جائے پھر اگر ہم کو معلوم اور محسوس ہو کہ
استخوان مذکور بالکل جدا ہوگئی ہے اُسکو بھی چاک کرکے نکال ڈالیں بعد ازاں جو بندش لائق مقعد کے ہو اور جو علاج اُسکے موافق ہو استعمال
کریں **عضد کا ٹوٹ جانا** استخوان عضد جب ٹوٹ جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسواسطے وہی تدبیر واجب ہے کہ جو کسر میں کیجاتی
ہے یعنی جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کی طرف پھیری جاتی ہے اسیطرح کی تدبیر یہاں بھی چاہیے اور ہاتھ سے ملتے اُلتے خوب
برابر کرتے رہیں تاکہ بخوبی درست بیٹھ جائے اور بندش اسکی رباطِ مستعار سے جسکی صورت بیان ہوچکی ہے کریں اگرچہ تنہا اس بندش کی جگہ
تک پہونچے اور اسی پٹی سے اسکو مضبوط باندھکر بندش تمام کریں بشرطیکہ شکست قریب بہ کسر واقع ہو بعد ازاں ایک پٹی اُترتی ہوئی باندھیں اگرچہ
مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اُسکے بعد ایک تیسری پٹی اور باندھیں جو نیچے سے اوپر چڑھتی جائے اور ہاتھ اسطرح لٹکائیں
کہ زاویہ اور کج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اترا ہوا نہ ہو کہ اسمیں خرابی زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھیں اسطرح پر
کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو حرکت نہونے پائے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی بانقطہ [illegible]
اگر کسر میں ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی یا رچہ کتان کی ہونی چاہیے چار انگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہیں اور ٹوٹے ہوئے بہت روز
ہو چکے ہوں اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اُسوقت گدی وغیرہ صوف کی بنا کر اور روغن مناسب میں ڈبو کر رکھنی اور باندھنی چاہیے اگر ممکن ہو اور کوئی
مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیے بلکہ دسویں روز تک بھی اگر بندھی رہے بہتر ہے اور بعد اس مدت کے کھول کر پھر جبیرہ والی
بندش کرنی چاہیے اور بنظر کسی احتیاط کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے دن کھولدیں اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے
آفات کا دفع ہونا ہے اگرچہ جبار اور درست ہونے میں کسیقدر تاخیر ہوتی ہے جبیروں کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب میں ہو چکا
ہے اور جبیرہ کی بندش چالیس روز برابر چلی جائے اور اگر بنظر حسن اعادہ کہ اسمیں اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو
اور چنداں زحمت نہ ہو اور کسی معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھائیں کہ اسکی وضع کھڑے ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے
اور اُسیکا تکیہ کسی پٹرے وغیرہ پر جو کرسی میں بنی ہو کرنا چاہیے چنانچہ اسکا بیان مقام خلع میں ہو چکا ہے اور جہاں پر بغل کا تکیہ ہو اسپر کچھ بچھا ہو کہ نرم
اور گدا ہو جائے اور اُسکے بعد مرفق میں کوئی بھاری شے لٹکائیں جو مرفق کو نیچے کی طرف کھینچے جب امتداد مطلوب تک کچھ پہنچے برابر اور درست کریں
اور اگر فقط عصابہ ہائے قویہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چت لٹا کر جسجگہ عصابہ کی بندش ہو اُسکے [illegible] اور زور آور آدمیوں
سے اوپر اور نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر بھی تدبیر کافی ہو اور زیادہ دقت نہ کرنی چاہیے اور اگر کسر وسط عضد میں ہو بندش ایسی جگہ کریں جہاں
سے مفصل اور جوڑ دونوں طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا صدمہ واقع ہوا ہو اور نہیں ہوا ہو اُسوقت بندش کو زیادہ قریب اُسطرف سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کر جو درد ہے اگر فقط ہڈی کو صدع اور بھٹ جانیکا صدمہ پہونچا ہے فقط صدع اور شگافتہ ہونیکا علاج کرو اور بندش اس کی مضبوط کرنی چاہیے **ساعد کا ٹوٹ جانا** کبھی سر دونوں گٹے ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایک ہی گٹا ٹوٹ جاتا ہو اور دوسرا نہیں ٹوٹتا ہے مگر نیچے کا گٹا اگر ٹوٹ جائے بہت برا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوپر کا گٹا ٹوٹے اور ہر صورت میں برائی نیچے کے گٹے کے ٹوٹنے میں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوپر کے گٹے کے ٹوٹنے کے اور اس کی وجہ یہ ہو کہ نیچے کا گٹا ہی ساعد ہے اور یہی سب بوجھ اٹھائے ہوئے ہو اسکا ٹوٹ جانا برا ہو اور دوسری وجہ یہ ہو کہ نیچے کے گٹے پر گوشت نہیں ہو پس اسکے ٹوٹنے سے قبیح صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضاً اوپر کا گٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اسقدر قابل علاج نہیں ہو خصوصاً اگر دونوں ساتھ ہی ٹوٹیں واجب ہو کہ بروقت گٹے بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو ہتھیلی کی جڑ پر تکیہ کریں اور ٹیک لگائیں اور مقدار بندش کی دریافت کریں کہ کہاں تک بندش کرنی چاہیئے اسلیئے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے انگلیوں میں تھوڑا ورم پیدا ہوا ہو خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اسوقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیئے اور اگر ورم اور درد بالکل نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیئے اور اگر درد خواہ ورم شدید اور بافراط ہو اسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہو اور جبائر کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہیں ہو اسلیئے کہ جگہ دکھائی اور کھلی ہوئی بے لگاؤ ہو لیکن کھپاچیں اتنی لانبی ہوں کہ تمام کف دست کے برابر پہونچ جائیں اور انگلیوں کی جڑوں تک ٹھہریں بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھپاچوں کی کم ہونی چاہیئے لیکن اسوقت بھی واجب ہو کہ انگلیوں کے پیوند اور جوڑ سے مس نکریں اور جب کھپاچیں باندھ چکیں اور ان کے اوپر بندش بھی کر چکیں چاہیئے کہ گردن سے جھول مزدوری لٹکائیں جسکو عوام گل جنڈا کہتے ہیں اور اسکے لٹکانے کی شکل میں اسکا خیال رکھیں کہ اگر شکست فقط گٹے کی تحتانی طرف میں واقع ہوئی ہو اسوقت سبیلی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی طول کے برابر ہو اگر ملاقات اس علاقہ یا رومال کی جسمیں ہاتھ لٹک رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہو اور سب مقام اس سے جدا ہو اور اسکا سہارا نہیں پاتا ہو بالضرور التواء اور پیچیدگی عارض ہوگی اور جبکہ کف دست بالطبع مائل اور جھکتی ہو اسیطرف جھکے گی بلکہ واجب ہو کہ ہتھیلی اور اکثر مقدار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اسوقت لٹکانے کی صورت اچھی یہ ہو کہ مقام شکست علاقہ سے جدا رہے اور دونوں کناروں سے کف دست کی کم ہو اور مرفق سے اسلیئے کہ اگر درمیان اسکا اس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر معین ہوگا اور علاقہ کا لپٹا رہنا لازم اور تعلیق اسکی ایسی ہو جسمیں جھول نہ پڑے اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پائے کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہو کہ قریب بیس دن کے درست ہو جاتا ہے اور شکست جڑ جاتی ہے **رسغ کا ٹوٹ جانا** ۔ رسغ باریک ہڈی ہو جو کی ہاتھوں اور پاؤں میں ہوتی ہیں اور کثرت سے ہڈیاں ٹوٹتی ہیں اسلیئے کہ سخت ہوتی ہیں اور اگر کوئی صدمہ ضرب وغیرہ کا ان میں پہونچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہیں اور ٹوٹ کر جدا نہیں ہوتی ہیں لہذا انکا علاج وہی ہو جو خلع کے ابواب میں مذکور ہو چکا **انگلیوں کی ہڈیوں کا ٹوٹ جانا** یہ ہڈیاں بھی بہت کم ٹوٹتی ہیں بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہو بقراط نے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیاں ٹوٹ جائیں علیل کو ایک اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جائے کہ اپنی ہتھیلی برابر کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں ان کو ایک خادم خوب زور سے کھینچے اور درست اور برابر کرے اور طبیب انگوٹھے سے اپنے ان کو برابر کرے اور سبابہ کو ہمراہ انگوٹھے کے کام میں لائے اور اگر انگوٹھا علیل کا نیچے کی طرف جھک گیا ہو مناسب ہو کہ استعمال رباط کا اوپر کی طرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیاں سخت ہو جاتی ہیں اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انمیں جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منجمد ہو جاتا ہو اور مضبوطی پکڑ لیتا ہو اور اگر کسی شخص کو سلامی میں عارض ہو خواہ ایک ہی انگلی میں عارض ہو بشرطیکہ وہ انگلی ابہام ہو مناسب ہو کہ اسپر خاص بندش ہو اور پھر ذکر ہو چکی ہے کریں یا ہتھیلی کو اسکے ہمراہ باندھیں تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہونچے پھر اگر کسی ایک انگلی میں مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیئے کہ اسکو ہمراہ قریب کی انگلی کے باندھیں یا درمیانی انگلیوں میں کسر واقع ہو چاہیئے کہ دو جانب کی انگلیاں کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوا دُنکو باندھیں اور سب کو پے در پے درست کر کے بندش کریں کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلئے۔ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور نہ حرکت بھی زیادہ نہ ہوگی اور جو بات لکھا چاہوں کہ بندش سے پیدا ہوتی ہے رہی اُس سے بھی حاصل ہوگی یعنی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جو آپس میں بندھیں گی بہتر رکھا چاہوں کے کام ونگی

چوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا۔ کولے کی ہڈی کبھی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت ضرب سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی آپ سے حالات کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول میں پھٹ جاتی ہے اور کبھی اسکا حصہ اندرونی اندر کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سب احوال کے بعد اُسمیں درد اور خش یعنی چبھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران میں خدر پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب یا نہیں اسی کے عارض ہوتے ہیں جو عضو میں منکے کے ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہیں جب چوڑی ہڈی جو عصعص کے اوپر ہے ٹوٹ جائے خواہ کسی عضلہ میں کو نہ نکل آئے اُسکے درست کرنے میں بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک وکوزن میں نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ علیل کو اُسی شکل پر نرم قدم طلا کریں کہ نہ بیٹھا ہے اور نہ کھڑا ہو اور دو مرد قوی ایک بارگی اُسکی دونوں رانیں خوب کھینچیں ہر ایک شخص ایک ران کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہو نہ کرے اور پیچھے کی طرف اُٹھا کر نہ بیٹھے اور دونوں مجبر دونوں کولوں کو بشدت اور بقوت اتنا دبائیں تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں بعد ازاں اُسپر ضماد لگائیں بعد ازاں ایک ترکش خواہ نہالچہ پر چوکیلے وغیرہ کا ہلا ور کسیقدر سخت بھی اسے لگائیں اور یہی تدبیر قریب بصواب ہر شانہ کے علاج میں اگر ٹوٹ جائے۔ اگر ورک یعنی کولے کی جانب سے چوڑی ہڈی ٹوٹ جائے اُسکا علاج قریب ہر شکست کے ٹوٹ جانیکے اور واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال بندش پر کریں اور گدیاں اور پٹیاں بہت درست اور برابر رکھیں اور جیسا مناسب بحال ہر عضو کے ہے اسیطرح بندش کریں اور چاہیے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک اور سنبھال گدی وغیرہ کی موضع وجع پر ہو۔

ران کا ٹوٹ جانا۔ ران جب ٹوٹ جاتی ہے بقوت کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے بعد بقدر کھینچنے کے اپنی ہیئت طبعی پر آتی ہے اُسکی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب وحشی میں محدب ہے اور جانب انسی میں تقعیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت میں نظر آتی ہے اور ران کے بیچ کے ٹوٹ جانے کا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اُسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کریں اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لیں کہ کون سا ٹوٹا ہے اور کون نہیں ٹوٹا اور درست ہے اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب میں مذکور ہو چکا ان سب کا اچھی طرح استعمال کریں اور بندش اوپر کی طرف نیچے سے جائے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجائے خود سطرح جوڑ بیٹھ جائے کہ پھر جنبش نہ کرے۔ اطبا نے کہا ہے کہ بسبب قوت ران ٹوٹتی ہے آگے کے مقامات اور ظاہر ران کی طرف زیادہ مجھ جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ ہڈی جوڑی ہے اسی طرف سے اور روئے خلقت کے اور عضون سے اور پٹھوں کے باندھنے سے اور مختلف طور کے کھینچنے سے جو برابر کشش پیدا کریں ہر ابر اور درست کیجاتی ہے خواہ ایک سرا ہی کا ٹوٹے ہوئے مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر رکھکر بندش کرتے ہیں اگر شکست وسط استخوان میں واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو چاہیے کہ ایک نیا لچکا ایسا بنائیں کہ اُسکے بیچ میں اون نے شکل ہوے خواہ کمل وغیرہ کے لپیٹیں تاکہ اُس کی رگڑ سے گوشت نہ کٹ جائے اور وسط اُسکا جانہ یعنی ہڈی پر رکھیں اور اطراف سکے سر کی طرف چڑھائیں اور ایک خادم کو سر پکڑا دیں کہ نیچے جھکا کر تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے قریب ہو اُسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کے اوپر سے لیجاتے ہیں اور اُسکے دونوں سرے کسی ایسے شخص کو حوالہ کرتے ہیں جو اچھی طرح سے کھینچے اور اوپر کی طرف کھینچتا رہے اور کبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے تکی گرفت کا طریقہ یہ ہے کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل منہ کے بل لیٹا ہوا ہو اور ساق اُس کی دراز اور پھیلی ہوئی ہو اگر ہڈی بوجہ کسر کے چپٹی اور گرتی ہو تو اُسے جیسے ہمنے بیان کیا ہے درست کریں اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کی اونچی اور بلند ہوگئی ہو اُسکو نکال ڈالیں جسطرح پر ہو سکے اور جلد تدبیرات بعضو جابر

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے عمل میں لائیں یعنی جیسے باب عضد میں ہم نے ذکر کیا ہے ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کے پچاس دنوں میں مستحکم اور استوار ہوتی ہے اور ہم تحریکے بیانات میں خبر دیتے ہیں کہ اس ہڈی کو پھر سنبھالنا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہے بعد ازاں کہ علاج ساق کا بیان ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسے وقت میں دونوں رانوں کے بیچ میں ایک گول لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھیں جو اس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے جس صورت سے اور شکل سے اس کو درست کرنا ہے اور جبر معروف سے جیسے ہر ایک گمان کرے اور جراح جانتا ہے اسکی درستی کریں مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونے کا ہر وقت خیال رکھیں اور جب ران پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے اور بہت جلد تمام ران سوج جاتی ہے اس وقت واجب ہے کہ جھٹ پٹ بندش کھول کر تفتیش حال کریں اور بعد کھولنے کے ورم میں سختی پیدا ہوگی اور متفرق ہو جائیگا جو نطولات ورم کے دور کرنے کیواسطے مخصوص ہیں ان کا بیان بخوبی ہو چکا ہے قالب اور بہ رخ جو ہڈی کی لوحیں اسطرح کی بنائی جاتی ہیں کہ ان میں ایک طرف تھوڑی سی تقعیر اور گڑھا ہوتا ہے کہ جب ان کو رکھکر باندھیں درست بیٹھ جائیں اور پاؤں کی جانب طول میں رکھکر ان میں دھجی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہیں ان کی یہ صورت ہو کہ اگر چھوٹی ہوں وہ ساق پر پوری نہ ہوں بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہوں ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا اور بقدر حاجت سے بڑے ہوں مریض کو سخیافہ تعب اور گزند پہنچے گا علاوہ برآں اگر چھوٹی ہوں گی تب بھی مریض کو کسیقدر تعب ضرور پہنچے گا۔ قالب کے لانے ہونیکا فائدہ یہ ہو کہ جسقدر حصہ پاؤں کا صحیح اور ماؤف نہیں ہے اسکو حرکت سے باز رکھے جسوقت اس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصاً جس وقت غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان آلات کے بڑی شکست میں ہوتی ہے اور پھر بھی جبتک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ ہولیں اور کسیطرح کی اور تدبیر کارگر نہ ہو تب یہ قالب چڑھانا چاہیئے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہے اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا نہیں ہے خلاصہ یہ ہے کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہے اور سوائے تعب اور مشقت کے اور کیا اسمیں ملتا ہے اور مناسب یہی ہے کہ جب تک اور حیلے و تدبیریں ہو سکیں اس کا استعمال نہ کریں ٹوٹی ہوئی ران کا اٹھانا اور اونچا کرنا اسیقدر چاہیئے جسقدر حالت صحت میں اٹھتی اور اونچی ہوتی ہو اور جسقدر پھیلتی اور سکڑتی ہو بروقت صحت کے اسیقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیئے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت میں یہی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اسکے پھیلانے کی تدبیر کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جائے کچھ نہ کچھ عرج اور لنگ و تجگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہے اور اگر کمین ران اور کولے کے عضل کی منقبض ہو جائیں پہلے جبول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار میں نقصان پیدا ہو گا **فلکہ کا ٹوٹ جانا** فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہے ہاں اکثر کوفتہ ہو جاتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو بذریعہ لمس کے پہچانا جاتا ہے کہ ٹوٹنے میں خشونت پیدا ہوتی ہے۔ اور جنبانے میں جو کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور قوت لامسہ اس پر آگاہ ہوتی ہے اور کان سے بھی وہ آواز سنی جاتی ہے اس سے بھی شناخت کر سکتے ہیں کہ اگر شکل حالت سابق کے ہو صحیح ہو ورنہ ماؤف ہے علاج اسکا یہ ہو کہ ساق کھینچیں اسکے بعد فلکہ کو اپنی جگہ داخل کریں اور اگر اجزا اسکے متفرق ہو گئے ہوں پہلے اجزا کو جمع کرکے پھر اسے اپنی جگہ داخل کرکے چپائیں یعنی ابھار ہوا نہ رہے **ساق کا ٹوٹ جانا**۔ اگر ساق کی چھوٹی ہڈی ٹوٹ جائے یہ انکسار اسلم ہے بہ نسبت اسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی جھکاؤ بطرف خارج کے قدام یعنی سامنے کے ہوگا مگر چلنا پھرنا ممکن ہوگا اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جائے گی ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکے گی اور اگر دونوں نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹیں گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق سب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اسکا میلان نہیں ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا برقیاس معالجہ ساعد کے ہے اور مثل ساعد کی ہے کہ ہر گاہ ساق کا ترچھا اور کج ہو جانا اور ٹوٹنے کی شکل طبعی سے منحرف ہونا مثل انحراف عضد کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہین ہے بلکہ وہ سیدھی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک مدت تک اسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جائے اور جب وہ ٹوٹ کر گٹے سے اپنی جگہ پر رد کیا جائے **کعب کے ٹوٹ جانے کا بیان** ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ ہے اسلیے کہ اسمین صلابت زیادہ ہے اور اسکی نگہبانی کرنے والی چیزین ہین لیکن اگر پوشیدہ بہت سی ہین اگر خود صدمہ کعب کو پہونچتا ہے یہی ہے کہ اتر جاتا ہے اور اسکی تدبیر باب خلع مین مذکور ہو چکی ہے **پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا** پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اسکا دشوار ہے اکثر جب ٹوٹتا ہے اسطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ سے گر کے اپنے پاؤن پر ٹیک لگائے اور اسکی بھل سنبھلے کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون انھین عضلات مین منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے اور یہ امر اعراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور ارتعاش مفاصل اور تشنج از طرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے اور اگر اسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ کوئی ظاہر ہو اور باہر جلد کے اسکا حجم نکل آئے اور اسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکو دلالت اسی پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے اور اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہو جائے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اسکا شگافتہ کرنا بھی بہتر ہو جاتا ہے اور جب پاشنہ کا انجبار ہو جائے اور کبھی اپنی جگہ بیٹھ جائے چلنا پھرنا اسپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور وہ بھی ہر وقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیے اتنا درست ہو کر مل نہ جائے اور کسیقدر کسر باقی ہے ایسا انجبار کچھ مفید نہ ہوگا **پاؤن کی انگلیان** اگر ٹوٹ جائین ان کے ٹوٹنے اور اتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی انگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مجبر انگلیون کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہین کہ سونٹے روندتے انگلیان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین **فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان** ۔ اس فن مین پانچ مقالہ ہین **پہلا مقالہ** اصول اور قواعد کلیہ جو ہم کو سموم مشروبہ معلوم ہین اور تفصیل بیان ان زہرون کے مطابق کے جو حیوانی نہین ہین **بیان عام سموم مشروبہ** سے بچنے کا اور علاج انھین سموم کا عام طریقہ سے جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اسے زہر کھلائے خواہ پلائے اسپر واجب ہے کہ غذا مین بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ حریف غذا یا بہت شیرین غذا جنکی بو بہت تیز ہے کبھی استعمال نہ کرے اسلیے کہ اکثر زہر دینے والی اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتی ہین اور جس گھر مین ان کو اشتباہ مسموم ہو جانے کا ہو ہر وقت زیادہ گرسنگی اور تشنگی کے ہرگز وہان نہ جائین اسلیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر پیٹ بھرا آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہو چکا ہے دھوکے مین اگر زہر پی لے اور تب زہر کو وہ عرض اور وہ باتین عارض ہوتی ہین اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین ان مین زہر مدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے دوسرے عروق بھی ہر وقت سیر ہونے کے سبب ممتلی ہوتے ہین لہذا سم کو گنجائش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب سے رگون مین بھری ہوئی ہے اسمین ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے کھٹکا مسموم ہو جانیکا ہے بنظر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال ان ادویہ کا جو دافع سموم ہین جیسے مثرودیطوس کہ اسکی منفعت بڑی سموم مین مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طیمانی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک سداب کے بیس جزو برگ مذکور اور جوز دو جزو اور نمک نیکو فتہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جزو جدوار بھی اس بارہ مین عجیب النفع ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور ان دواؤن کا بھی نفع سموم مین یہی حال ہے لیکن آجتک مجھے بھی دریافت نہوا کہ وہ دوائین ہین یا ایک ہے ایضاً تخم شلغم کو چاٹنے ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہے اسیطرح جو شخص اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہے اسے احتیاط ان سب باتون کی شخص غیر کے کھانے پانی مین غفلت نہ ہو بلکہ ہر وقت کھانے اور شراب کی آگاہی مین غیر کی مداخلت نہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیے کہ اکثر عطانہ جو ایک حیوان سمی ہے خواہ تیلا یا عقرب وغیرہ کھانے اور شراب مین پکتے اور بناتے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کسوقت گرا اور اکثر ہوام اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

سمی جانور بعض کھانوں کی بو سے خواہ خوشبو سے شراب کو بہ نہایت دوست رکھتے ہیں اور دور دراز سے اسکی طرف جاتے ہیں اور کبھی اسمیں گر کر مر جاتے ہیں جیسے مشہور سنک وغیرہ میں سے شراب پی جاتے ہیں اور کبھی اسمیں قے کرتے ہیں اسواسطے چھت اور مکان خواہ سایہ درخت کے نیچے کی چیزیں خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ اُگتی ہے وہان کی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے **بیان عام سموم مشروبہ کا** زہر کے دو صنف ہیں ایک قسم فقط خطرناک کیفیت سے اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جوہر جسمانی سے اثر کرتی ہے پہلی قسم وہی ہیں جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور فلفل اسکے خواہ سوزش اور سوزش پیدا کرے جیسے فربیون خواہ تبرید جیسے ازعد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسامات روح میں سدہ پیدا کرے آمد و شد نفس کی بند کر دے جیسے مردار سنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلاً بیش اور اہل حکمت لوگ ایک قسم کا گوند بیان کرتے ہیں خواہ بیش کا گوند ہو یا فرزان سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح فرزان سنبل اور تلخہ لمگاب یعنی چیتے کا پتا اور ذرین قبیل اور چیزیں ایسی ہیں جو تمام اجزائے جوہری سے موثر ہوتے ہیں اور ایسے زہر نہایت برا اور زبون ہیں ایضاً بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص پر ان کی سمت ہوتی ہے جیسے ذراریح کہ اسکا ضرر خاص مثانہ پر ہوتا ہے اور بعض اقسام زہر کے تمام بدن پر اسکا اثر ہوتا ہے جو زہر تبدیل مزاج کرے خواہ فوراً خواہ بعد یا کسی عضو خاص کو مضرت ہو کر ہلاک ہو ممکن ہے کہ اسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ ہے کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن میں ٹھہرے حرارت اسکی بڑھتی جائے گی اور فعل اسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل اس زہر کی خواہ جس مادے کو اس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے بذریعہ تریاق وغیرہ کے کریں خواہ علاج بالضد کر کے اس زہر کے اثر کو توڑ ڈالیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج میں ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے قوی ہوتا ہے پھر اسجگہ جو غالب جانب ہو اسیکا حکم بھی غالب ہوگا اس حیثیت سے گرم مزاج حار قلب میں ہو اور مخدر کی مقاومت کرتا ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور اس نظر کہ شئے مخدر بدن حار سے اسکی لطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہو اسلیے کہ جوہر دوائے مخدر کا بارد اور ثقیل ہو اور روح خفیف اور گرم ہے اور سیوقت حرکت شریانات کر اور ان کا جذب جو بروقت حرکت انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوائے مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوائے مخدر کی ابدان حارہ میں شدید ہو خصوصاً جب خیال کیا جائے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہو شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی بہ نسبت ابدان حارہ کے ثابت ہو جائے اسلیے کہ مزاج گرم قلب اثر سموم حارہ کا بالقوت دفع کر دیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اسکی قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شرائین مزاج گرم میں جذب اثر بقوت کرتے ہیں پس یہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات میں بیان ہوا اسیواسطے جالینوس نے کہا ہے کہ فربیون میرے گمان میں بیش ہو خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک کر دیتا ہے اور زرداریہ ہلاک نہیں کرتی ہے اسلیے کہ زرداریہ کا اثر قلب تک بمدت اور اتنے زمانے کے ہوتا ہے جب قوت بدن سے منفعل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اسکے بعد سوائے استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہیں رہتا ہو اور آدمی کے بدن میں یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہو جاتا ہے کیونکہ اسکے مسامات وسیع ہیں اور حرارت اسکی شدید ہے اور شرائین حرکات قوی ہیں جو بقوت جذب کرتے ہیں میں کہتا ہوں یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے مگر مناسبات جو درمیان قوائے فاعلہ اور قوائے منفعلہ کے ہیں انکا بھی لحاظ ضرور ہے اور کہاں سے معلوم ہوا کہ فربیون مذکور از سمیت کا بہ نسبت اس مزاج عریض یعنی مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے انکے جب دوا اثر پر قادر ہو اور کوئی مانع اسکی تاثیر کا نہ ہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل نہو مثل زرنبد کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوائے مزاج کے ملکہ یہ بھی محتمل ہے کہ فربیون بقیاس مزاج زرنبد کے سم ہی نہو اور اگرچہ زرنبد کا وصول بہ تحلیل بہ غذا ہو کر قلب انسان تک مثل فربیون کے نہیں ہوتی ہے اور ہلاک نہیں ہوتی ہے پھر لوگ آدمی نے ایک تجربہ یہ بیان کیا ہے کہ بعض لوگ بعض عورتوں نے تھوڑی

HAKEEM SHOUKAT ALI

تھوڑی مقدار بیش کے کھانے کی شروع کی اور اسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار معلومہ تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہوگئی کسی طرح کا ضرر نہ پہونچا اور جرأت اُسکے استعمال پر ہوگئی میں کہتا ہوں کہ روش حکیم نے بیان کیا ہے کہ ایک لڑکی کم سن کی غذا میں اسقدر زہر کی خوگری کرائی گئی اور ایسا مزاج ہوگیا زہر کا اثر دار ہوا کہ اُسکے لعاب دہن کے کھانے سے حیوان ہلاک ہوجاتا تھا اور مرغی اُسکے لعاب دہن کے پاس نہیں پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ ہے کہ یہ لونڈی جس بادشاہ کے پاس شب باش ہو وہ اُسکے زہر سے ہلاک ہوجائے **استدلال اقسام سموم** بر خاص قسم پر زہر کی کبھی منجملہ ان حالات کے کیا جاتا ہے جو بدن میں پیدا ہوتے ہیں مثلاً بدن میں ایک قسم کی لذع اور تقطیع اور مغص یعنی پیچ اور مروڑا پیدا ہوتا ہے اور جیسے امزونی کوئی شے کھائی جاتی ہے جب اعراض پیدا ہوں دریافت کرو کہ زہر از قسم ادویہ حارہ حریفہ کے ہو مثلاً زرنیخ اور سک بینی سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہے اگر التہاب شدید اور قلق و عرق کا اور بکثرت برآمد ہونا پسینے کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر میں مفرط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبات اور خدر اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر ساتھ اسکے سقوط قوت و عرق بارد اور غشی کے اور کوئی اثر ظاہر نہو وہ زہر ایسا ہوگا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور یہی قسم نہایت زبون ہے کبھی رائحہ کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے نالرا افیون کی اُس شخص کے جسم سے جو افیون کو پئے خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے منھ کی بدبو اُسوقت جب کوئی بدبو زہر پیا جائے جیسے ارنب بحری اور اقوسطون اور ذراریح کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلئے کہ زہر خوردہ کی قے اکثر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھ کے بتا دیتی ہے خواہ قے کی بو سے اُسکا پتا لگ جاتا ہے خواہ قے کے مزے سے اگر سموم بیان کرنے بھی شناخت کرلیتے ہیں جیسے مردار سنگ بعد قے کرنے کے آنکھ سے دکھلائی پڑتا ہے اور اسیطرح اور خون بستہ اور شیر بستہ اور اسیطرح افیون بذریعہ رائحہ کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری اور ضفدع بذریعہ زہومت **علامات ردی کا بیان** جسوقت مسموم پر غشی طاری ہونی شروع ہو اور دونوں حدقہ چشم اُلٹنے پلٹنے لگیں اور سیاہی آنکھ غائب ہوجائے پھر اُسکے بچنے کی اُمید نہیں ہے اسیطرح اگر آنکھیں سرخ ہوجائیں اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہوجائے اور پسینا ٹھنڈا نکلنے لگے علامات زبون ہے اور ایسے وقت میں بہت کم زندہ رہتا ہے **قانون علاج زہر خوردہ** کاہلی زہر خوردہ کے علاج میں ہرگز نہ کرنی چاہیے اور جہان تک ہو سکے بہت جلد جلد تدبیری کریں جسوقت ہم اسوقت مشغول بعلاج ہوں اور ہمیت زہر کی بدن میں پھیلنے سے پہلے اُسکا تدارک بہت مناسب ہے آب گرم اور روغن کنجد اور روغن زیت پلا کر قے کرائیں اور قے کرانے میں مبالغہ کریں جسقدر ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا میں کسیقدر شبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت میں حنظل اور تخم بھی داخل کرتے ہیں اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جائے اُسکی مقدار کثیر ہو یعنی بہت سی غذا اور بہت سا پانی قے کرنے کیواسطے استعمال کرنا چاہیے اسلئے کہ اگر بالفرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا بفقط کثرت مقدار ماکول اور مشروب کے ٹوٹ جائیگا اور اس زہر پر یہ چیزیں غالب آجائینگی اور جب قے ہو چکے اور جسقدر ممکن ہو اُسے قے کرا دیجائے اسکے بعد بہت سا دودھ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اگرچہ دودھ پی کے قے بھی ہو جائے ایضاً اگر جوشاندہ تخم ادگن ہمراہ روغن زرد کے بھی دافع ہمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اسکے بعد دودھ کا استعمال اچھا ہے مسکہ کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیریں اور چربی پگھلائی ہوئی اسیطرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہے اور واجب ہے کہ بعد قے کے فوراً حقنہ کریں خصوصاً اگر اعضائے اسفل کیطرف کچھ اذیت زہر کی ترقی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب اوپر کی طرف خواہ نیچے کی طرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے اور دوا مقی اور مسہل کا استعمال کریں اور دودھ کے پلانے سے غفلت نہ کریں اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ کے بھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

استعمال کریں کیونکہ وہ بہت عمدہ ہے اور درج سمت پر بخوبی سیلان ہوتی ہے اور خصوصاً جب ابتدائے امر میں اسکا استعمال کیا جائے کہ زہر کو جلد نکال ڈالتی ہے **نسخہ تریاق طین مختوم کا** حب الغار دو مثقال طین مختوم دو مثقال ابرسا یعنی بیخ سوسن دو مثقال لیں اور سب کو زیت میں معجون کریں مقدار شربت کی مقدار ایک بندق کے یعنی بقدر ریٹھے کے **ایضاً** حب البان بزرفائے خشک تخم لفت بری فلفل ابیض فلفل سیاہ دار فلفل درج ترکی افیون تخم کرفس صحری فطراسالیون اسارون زیرہ کرمانی بزرالبنج ہر واحد سے چار درخمیات سنبل الطیب نقاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات سلیخہ اٹھارہ درخمی جامہ میں درخمیات شہد میں معجون کرکے شراب باقلائے رومی کے ہمراہ استعمال کریں اگر تنہا گل مختوم کو ہمراہ شراب کے استعمال کریں جب بھی وہی اثر پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلا دیں زہر کو براہ قے نکال دیتا ہے منجملہ مشروبات کے یہ بھی دوا ہے عصارہ فراسیون عصارہ برگ سنے ناردین تخم لذر جند بیدستر بندق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک دوا ایسے وقت بہت محمود ہے کہ شورہ خواہ نونا بدبو بقدر چار درہم پلائیں اور روغن مرد ایک درہم شراب شیریں کے ساتھ اور اگر بعد قے کرنے کے التہاب اور سوزش پیدا ہو آب برف ور روغن گل سرد کیا ہوا پلائیں اور پھر قے کرائیں اور اچھی طرح حفاظت کریں کہ مسموم سونے نہ پائے اور نہ اسکی پیاس ڈھیلی ہو خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے ہاتھ پاؤں میں سستی نہ آنے پائے اور اُسکے گرد شور و غل برپا رکھیں مثلاً ہتھیار کھڑکھڑائیں خواہ اور چیزیں کھٹکھٹائیں جب صورت حال بخوبی کھل جائے اور زہر بخوبی پہچان لیا جائے پھر علاج اُسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کے باب میں مذکور ہوتا ہے واضح ہو کہ حقیقت حال کا دو صورتوں سے ہوتا ہے پہلی صورت یہ ہے کہ دریافت ہو جائے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقطعات حادہ کے ہے اُسکا علاج دودھ اور گھی اور فالودہ تیلا جو روغن بادام اور روغن زرد سے بنایا گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اُس سے بنا کر استعمال کریں خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم طبعیات کے ہے اُسوقت تبرید بذریعہ کافور اور روغن گل اور آب کشنیز وغیرہ کے کریں لیکن یہ سب دوائیں برف میں سرد کرکے استعمال کرنی چاہئیں اور اعضائے رئیسہ پر صندل رطب وغیرہ کا لگائیں اور ہر وقت اُسکو سرد کرتے رہیں منجملہ اُن چیزوں کے جو ایسے زہر کو مفید ہوتی ہیں گائے کا دہی سرد کیا ہوا اور اگر احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دیں اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے اُسوقت تریاق اور دوائے حلتیت اور دوائے مسک ور فادزہر کا استعمال کریں شراب خالص ہے اسی طرح ثوم یعنی لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جو ہر روح کو مضر ہے اُسکا علاج مثرودیطوس اور تریاق اور دوائے مسک اور فادزہر سے کرنا چاہیے اور ماء اللحم اور شراب کا استعمال کریں اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام جس میں رہتا ہے وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبودار پہنائے جائیں اور پنکھے پے درپے واقع کریں اور فم معدہ کی مالش کیجائے اور اُسکے منھ میں ہوا پھونکی جائے اور بال اُکھیڑے جائیں لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہو جائے پھر علاج خاص اُسیکا کرنا چاہیے چنانچہ ہم بتفصیل بیان کریں گے خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا مسموم کو پلائی جاتی ہے یا اُس سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودھ اور فادزہر وغیرہ کہ اُن کا استعمال انھیں اغراض سے کیا جاتا ہے یا مراد اُس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جوہر سم بعینہ نکل جائے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوائے مقابلہ کیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب میں ملا کر پلانا جیسے بچھو نے ڈنک مارا ہو اور وہ جو مشترکہ تمام سموم کے واسطے یہ وہی دوائیں ہیں جو مقابلہ زہر کا کرتی ہیں اور اُس زہر کو قلب تک نہیں پہونچنے دیتی ہیں جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور سب قسم کے فادزہر بشرطیکہ مجرب ہوں اور گل مختوم اور تریاق جو اُس سے بنائی جائے اور تریاق اربعہ اطبا کہتے ہیں کہ زہرہ دفلی اور برگ ڈنکا زہر کے ضرر سے نجات دیتی ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ حب عرعر اس علاج میں عجیب النفع ہے اور دوائے بےنظیر ہے اور انجدان ہموزن ایک درہم تخم ارمنی دو درہم شہد میں ملا کر آب سیب کے ہمراہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

استعمال کریں جو دوا اُس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ مفید ہے۔ بیخ سمجد و مریم اگر ہمراہ شراب کے پلائیں درد فونج ہی او تخم شلجم ایضاً خاربنفوں دو درہم
ہمراہ شراب کے پرسیاوشان و رجبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اسکا شوربا گوشت میں پختہ کیا ہوا۔ ایضاً داچینی عنصر انجدان
خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو دو اوقیہ ہو یا جند بیدستر ایک مثقال اور دو دو اوقیہ زیت اور قیصوم - ایضاً گوکھرو کا پانی نچوڑا ہوا تخم لوبیا
خصوصاً گندنا قلیلی و حلتیت با طبیخ سیعو اور طبیخ سیسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مرکب سکبینج بنی جند بیدستر رگ کے ہو دا
ایک جز تخم حنظل سہ چند وزن جیسا جو کا عصیدہ بڑے ریٹھے کے استعمال کریں اور بہت سی دوائیں ایسی ہیں کہ اُن کی تاثیر دفع سموم میں بالخاصہ ہے
ہے منجملہ اُن کے یہ بھی کہتے ہیں کہ نیولے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی ترین ادویہ ہے واسطے دفع زہر کے مجملاً بیان
سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا انھیں سموم میں سے حجر ارمنی(?) سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیوں نے حکایت کی ہے کہ پتھروں میں ایک پتھر
سی شاہ بلسبد کے ہوتا ہے اور وزن ایک دانگ اُس کی قاتل ہے اور اس پتھر کو سموم حقیقتہ میں شمار کیا ہے جو کچھ جوہر اپنے اثر کرتے
ہیں جیسے مرتبہ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اُس پتھر کا علاج اور مثل کا ایک ہے اور سب سے زیادہ فادزہر اُس حجر کی کے علاج میں نافع ہے زیبق
زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہیں اور کچھ خوف نہیں ہوا اسلئے کہ منفذ کی طرف بدستور نکل آتا ہے اِن جیکے کان میں زندہ
پارہ ڈالیں اسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہونچتی ہے اور ایک گرانی شدید اُسی جانب سر میں
ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہے اسلئے کہ جوہر دماغ اُسکی برودت سے اذیت پاتا ہے اور ہکلانا اور بھیلنا اور بوجھ
پیدا کرنا یہ سب امور موجب بدلنے دماغ ہوتے ہیں اور کشتہ پارہ کا خواہ زیبق مقتول البتہ ردی ہے اور مضر ہے کہ تقلیق پیدا کرتا ہے اور اس سے
اعراض مشابہ اُن اعراض شارب مرتک کے پیدا ہوتے ہیں جیسے مغص اور زحیر گی اسہالی اور قے الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اُسکے جلد پر
ورم پیدا ہوتا ہے اور مثانہ بند ہو جاتا ہے علاج بہت عمدہ علاج اسکا تنقیہ کے ہو یہ ہے کہ ایسی دوائیں پلائیں جیسے مرزنجوش تین درہم
شراب میں ڈالکر خواہ ماء العسل وغیرہ قے کرکے ایضاً ماء العسل سے بورق ملاکر حقنہ کریں بعد ازاں خلاج کچھ اسہال کریں اور حقنہ بھی بار بار
تقویت قلب کے اور یہ شکر سے کرنا چاہیئے اگر پارہ کان میں بھر دیا ہو چاہیئے کہ ایک پاؤں پر کھڑا کریں اور اسیطرف کو گردن جھکا ویں اور سر
اسی جانب کج کریں جہاں تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسیطرف کے ہاتھ میں کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور بھی فائدہ اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر
اسی جانب جھولا جھولائیں جب بھی نفع بین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کی طرف چلا نہ گیا ہو اور سیسے کی سلائی کے ڈالنے سے کسیقدر لپٹ کر
نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اُسکے اخراج میں چنداں وقت نہ چاہیئے اسلئے کہ پارہ جب اتنا قریب ہو مگر اُس مقام کے قریب
ہو - جہاں تک سلائی وغیرہ جاسکتی ہے اسے حاجت اسطرف گھمانے اور ایک پاؤں پر کھڑے ہونے کی نہیں ہوتی اور اگر اس سے
زیادہ دور ہے اُسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہیں ہوتا مرتک اور برادہ رصاص جو شخص مردار سنگ کھا جائے اُسکا بطن
سوج جاتا ہے اور زبان اُسکی بھاری ہو جاتی ہے پیشاب پاخانہ اُسکا بند ہو جاتا ہے اور کبھی براز بند نہیں ہوتا بلکہ بافراط دست
آتے ہیں اور اُسکے معدہ میں ایک گرانی پیدا ہوتی ہے اور امعاء میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور اکثر امعاء مستقیم کا باہر نکل آتا ہے۔ اور نوبت ہچکی اسہال کی پہونچتی ہے اور
اور پیر عضاء میں نفخ اور بھر بھری پیدا ہوتی ہے اور اُسکے شکم میں ایک گولہ سا سخت مثل پتھر کے آ جاتا ہے رنگ اُسکا رصاصی ہو جاتا ہے اور سانس
میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی اسکے بعد اعراض ایلاؤس کے پیدا ہوتے ہیں اور تمام بدن کا رنگ
مثل سرب کے ہو جاتا ہے اور بھی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے علاج اُسکا یہ ہے کہ بہت جلد علاج قے کرے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے طبیخ تخم کرفس اور انجیر اور شبت اور بورۂ ارمنی اور واجب ہو کہ مریض قے کرے بہم
ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ پتہ گاؤ یا کبوتر کے شراب مین داخل کرکے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس
اور فلفل خصوصاً یعنی تنہا فلفل ہمراہ شراب کے اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم مراد نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب مل جائے
اسکے بعد زوفا تقریباً پلائین خواہ سقمونیا کو ماء العسل مین ملائین غذا اسکی جو ہمیشہ کھلانے کے لائق ہو وہی شوربے جو گوشت بچہ گوسفند سے پکائے
جائین علامت اُس کی اچھے ہو جانے کی یہ ہو کہ طبیعت مین اطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے اور بول کا ادرار ہونے لگے خلاصہ یہ ہو کہ ادویہ مسہلہ اور جو دوائین
سبب ادرار کی ہین خواہ اور اگر ضرورت ہو خواہ مسہل مین اُنھین کی ضرورت ہو اسفیداج یعنی سپیدہ اُسکے پینے سے زبان سپید ہو جاتی ہے اور اعضا
مین استرخا پیدا ہوتا ہو اور کھانسی بشدت آتی ہو اور ہچکی دم لینے نہین دیتی عقل اسکی مختلط ہو جاتی ہو بدن سرد ہو جاتا ہو اور دماغ بھی سرد ہو جاتا
ہے غشی اُسپر طاری ہوتی ہو کبھی اُسکے حلق مین میٹھا سا مزہ محسوس ہوتا ہے اور اسکے لعاب یعنی کوے اور زبان مین خشونت پیدا ہوتی ہو اور خشکی آجاتی
ہے اور پیٹ مین مروڑ یا معدہ مین لذع منہ مین درد مثل رسیفہ مین تمدد اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو اور کبھی نہایت خناق تک نوبت پہونچتی ہو اور
تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہو اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہو علاج مثل علاج مردہ سنگ کے ہو اور سقمونیا کو ماء العسل مین یا عدسات بول مین ملاکر پلائین
اور حقنہ بھی کرین اور کسیقدر قے بھی کرانے سے دین اور اُسکے قے کرانے مین روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس داخل ہوتا ہے اُسکی دوا مین صمغ اجاص
اور آب سُرخ جو درخت در دلبے شکنا ہے ایضاً اسکو تل کا چبانا اور کھانا بھی مفید ہے اور اُسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے جبسین یعنی ہینگ آنک کے
کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے لیکن خناق اسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہٰذا واجب ہو کہ
علاج اسفیداج اور علاج فطر کا بہت جلد کرین بعد ازان لعابات لزج کا استعمال کرین تاکہ خشونت حلق کی زائل ہو جائے اور یہ لعابات بعد ملینین کے
استعمال مین لائین اور حریرہ بابونہ نرم کھلائین اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہے اور چند بار مسہل کا استعمال کیا جاتا ہے اور اگر امعا مین خراش
پیدا ہو خاص سحالہ خراش امعا کا کرین اس مرض کے علاج مین ایک یہ بھی دوا مفید ہے کہ خاکستر اطراف کرم یعنی انگور کی ٹہنی جلاکر ہمراہ حاشا کے استعمال
کرین شنگرف اور سنکھیا ان دونون سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو اعراض زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال
بھی عارض ہوتا ہے اور یہ علامت خاص ہے سنکھیا کی علاج بعینہ وہی علاج جو زیبق مقتول کا علاج ہے اُسکے بعد حریرہ مرغن اور شحم لینے کا استعمال
کرنا چاہیے زنگار کے کھانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق مین لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور خنا مین تقلیع اور قے بھی عارض ہوتی ہے اور قروح
بھی پیدا ہوتے ہین علاج اُس کا وہی ہے جو زرنیخ کا علاج ہو اور زرنیخ کا علاج ہم آیندہ ذکر کرتے ہین برادہ آہن
اور خبث الحدید ان کے کھانے سے وجع شدید شکم مین اور خشکی منہ مین اور سوزش پیدا ہوتی ہو اور درد سر کی شدت ہوتی ہے علاج پہلے
دودھ کو ہمراہ اُس چیز کے جو لعوق مسہل ہو پلائین اُسکے بعد گھی اور سکہ پلائین تاکہ ان اعراض مین سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن گل اور روغن بنفشہ اور
روغن خلاف سر کہ ملاکر اُن کے سرون پر ٹپکایا کرین کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیکر پلاتے ہین تاکہ اجزا متفرق لوہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے یکجا ہو جائین
اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہین اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہین اور اسکے بعد حریرہ کا استعمال کرین یعنی شوربائے
روغن دار مرغ ہمراہ روغن گاؤ کے استعمال کرین تاکہ اسہال پیدا ہو بشرطیکہ معدہ سے نیچے اُترا یا ہے اور اگر ابھی امعا تک نہین پہونچا ہے بذریعہ قے کے
اُسے دفع کرائین بشرطیکہ ابھی معدہ مین ہو ہر تال اور چونا جو شخص ان مین سے کسی ایک کو کھا جائے اُسکے اعراض اور بیان اور اگر دونون کو
یکجا کرکے کھا جائے اور اُسکی کیفیت یہ ہو کہ مغص اور قروح امعا اُسے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنی ہرتال اور اُبالی ہوئی کھائے اُس کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

مزہ قریب سنکھیا کے ہوتا ہے اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص فقط چونا کو کھائے اُسکے منھ مین خشکی اور درد معدہ اور حبس بول اور روانگی ثفل خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اُسکی پیشانی مین برآمد ہوگا اور کبھی برد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی دہان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا علاج پہلے جو تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اُسے کرنا چاہیے اُسکے بعد آب گرم اور جلاب پلاکر روغن سے تنقیہ کرین بعد ازان طبیخ تخم کتان اور ادرار جو جیسے خرما مجرب یہ دونون اور عصارہ ملوکیہ ہمراہ شہد کے پلائین اور ہمیشہ دودھ اور لعابات اور لزوجات اور دسومات اور شوربائے لحمی یعنی شوربے کہ چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلائین اور اگر کھانسی پیدا ہوئی ہو تو بعینہ حیات اور علاج لوزہ کے اُسکی تدبیر کرین ایضاً غرارہ کرانا اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضائے اندرونی کا اور تلئین یعنی نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہے ہرتال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ مین بعض اطبائے لکھی ہے بولی جمار اور لعوق آب لعوق بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلائین آب صابون کا حال قریب ہے چونا اور ہرتال کے حال سے اور علاج بھی یکسان ہے زاج اور شب یعنی سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا اسقدر ہیجان ہوتا ہے کہ نوبت سل کی پہونچتی ہے علاج اسکا شیر مادہ خر کا پلانا اور مکھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت نوفا وغیرہ کا استعمال کرنا نہار منھ ٹھنڈا پانی پینا ۔ آب سرد نہار منھ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف سوء مزاج اور حدوث استسقاء سے امن نہین ہوتا ہے علاج اسکا دوا ءالکرکم اور دواءالملک سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص کا پینا کافی ہوتا ہے بیان

مجملی سموم نباتیہ کا جو ہر از قسم نباتات کے ہین منجملہ ان کے بیش بھی ہے اور یہ زہر بدترین سموم ہے اُسکے کھانے والے کے دونون ہونٹ سوج جاتے ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور آنکھین بند ہوئی جاتی ہین اور پے در پے دوار اور غشی عارض ہوتی ہے اور دونون ساقین پاؤن کی بیکار ہو جاتی ہین جب اس حال کو پہونچے نہایت بُطون حالی پر دلیل ہوگی اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہے پھر دق اور سل مین مزید گرفتار ہوکر خلاص پاتا ہے اور ان دو قسم مرضون مین سے ایک ایک کو خود لاحق ہوتا ہے اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے صرع عارض ہوتی ہے اور بیش کا عصیر یعنی شیرہ مین تیر کو بجھاتے ہین جو تیر جسکو مارین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہے علاج پہلے بہت جلد اُسے قے کرانی چاہیے طبیخ تخم شلجم سے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاؤ کے تھوڑے تھوڑے فاصلے کے بعد پلائین اسیطرح طبیخ تشور لیرط ہمراہ شراب کے اُسکے بعد اصلی علاج اسکا فادزہر اور دواءالمسک اور جدوار اور بوجا یعنی جو گھاس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہے اور وہی اُسکی تریاق ہے دفتار کراشد احسن الحاالعین) اور تریاق کبیر کا استعمال کرین کہ وہ بھی ایک حد تین پر مفید ہوتی ہے بہت عمدہ اسکے علاج مین یہ ہو کہ مشک کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فادزہر کے خواہ مقدار ایک درہم دواءالمسک اور ایک قیراط مسک کی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ بیخ کبر اسی بیش کا فادزہر ہے اور بعضے فادزہر این سب بیش کے علاج مین بکار آمد ہین اور عمدہ مین خصوصاً وہ فادزہر جو مشابہ سرخ پھٹکری کے ہو اور اسپر خطوط اور دوسرے شکل خطوط رنگ کے ہوتے ہین ایک حیوان جسکا نام فارہ بیش ہے اور فارسی مین اُسے بیش موش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کے ضد ہو اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ہڈی اس کے جسم کی کھلائی جائے فوراً اثر بیش کا باطل ہو جاتا ہے قرون السنبل اسکی ماہیت مین اختلاف ہو بعض کہتے ہین کہ سنکھیا ہی ہے یعنی بیش کی جڑ جو شخص اس کو کھائے اُسپر علامات سلم کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ ہو جائیگی اور اسکے ناک سے خون قطرہ قطرہ ٹپکے گا علاج پہلے علاج مشترک نے کا کرانا چاہیے اسطرح پر کہ آب جدوار اور روغن گل بکثرت ملاکر اور اس ترتیب پر بھی دوا مشترک ہو کہ ایک شقال کافور ایک اوقیہ گلاب مین گھول کر پلائین بعد اُسکے ضماد ایسے لگائین جن کی تبرید شدید ہو اور کافور اور صندل اُن مین پڑا ہو اور سرین تفاح ترش کا اور سرین شمیم ہمراہ برف کے جلاب مین ملاکر پلانا چاہیے اور عصارہ انار ترش کا بھی پلایا جائے ۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

فونیون اس دوا کو میں نہیں پہچانتا ہوں اور بعض وجوہ سے گمان ایسا ہے کہ شاید بیش کے مشابہ ہے اور جو علامات و اعراض خاص اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہیں بموجب قول اطبا یہ ہیں کہ جو شخص اسکو پئے خواہ کھانے میں استعمال کرے لذع اسکے شکم میں اور ہچکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی خصوصاً ہونٹوں کی اور ٹھنڈی سانس اور دمہ اور بدن کا پھولا ہونا اور سن ہو جانا اور اختلاط عقل پیدا ہونا ہے بعد گرانی سر کے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور منقطع ہو جاتی ہے اور پسینا ٹھنڈا نکلتا رہتا ہے اور تخمہ اور بدہضمی پیدا ہوتی ہے بعد اسکے مرجاتا ہے **علاج** مثل علاج بیش کے ہے

بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہیں منجملہ ان ادویہ کے **فربیون** ہے اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لذع شکم اور ہچکی لاحق ہوتی ہے اور کبھی دافق شکم کی بافراط عارض ہوتی ہے واجب ہے کہ پہلے قے کرائیں بعد ازاں تبرید احشا کی کریں اسکے بعد روغن گاؤ اور مسکہ خوب سا پلائیں بعد ازاں جو علاج فربیون مثل کا مذکور ہو چکا ہے استعمال کریں اور غذا میں آب انار میخوش اور آب سیب میخوش کو استعمال کریں اور انار کا شراب کا بھی استعمال ضرور ہے **البان یتوعات** یہ سات ہیں شمار میں اور یہ معروف کے اور خصوصاً لبن شبرم اور لبن العشر اور لبن لاعیہ اور ان زہرناک دودھوں سے لذع اور اسہال مفرط پیدا عارض ہوتا ہے جیسا کہ فربیون سے عارض ہوتا ہے لہٰذا واجب ہے کہ ان کی قوت کو مٹھا اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جائے اور جو عرض خاص استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اسکا علاج جیسا اوپر مسطور ہو چکا ہے تعینہ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے ہیں کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہو جاتا ہے اور علاج اسکا یہ ہے کہ استحمام آب برف سے اور بین عشر بقدر [illegible] درہم کے مقدار پر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہے جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے علاج اسکا بھی مثل علاج لبن شبرم کے ہے **سقمونیا** دو درہم اسکا استعمال قاتل ہے اور کیفیات اور احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتے ہیں جو اوپر ذکر ہوئے واجب ہے کہ اسکی سمیت روغن پلانے سے توڑ ڈالی جائے اور سویق تفاح اور رب ہا اور رب سماق سے **مازریون اور خامالیون** اسکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہے سیاہ رنگ مازریون کو خامالاون کہتے ہیں اسکی سمیت زیادہ ہے اور اسکے استعمال سے لذع شدید احشا میں اور درد تمام بدن میں اور دغدغہ اور ہچکی اسکے بعد قے بلغمی اور زبدی عارض ہوتی ہے بعد اسکے کزاز کی نوبت پہنچتی ہے اور آواز بند ہو جاتی **علاج** لابد ہے کہ شیر تازہ دوہ کر پلائیں اور روغن زرد بھی متواتر پلائے جائیں اور جلاب کا بھی استعمال کیا کریں تاکہ فساد اسکا ہر طرف ہو جائے اور جب بیدا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور مثرودیطوس اور دواء الطین المختوم کا استعمال کریں پھر جب طبیعت ٹھہر جائے اسکے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہیں تاکہ سوئے مزاج جاتا رہے **دفلی** کی مقدار کثیر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دفلی یعنی کنیر کی کرب شدید اور نفخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور زہر کنیر کا گرم خشک ہے اور لذاع اور مقطع ہے جس پانی میں کنیر کا درخت پیدا ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہ ہوتا ہو اسکو بعد تقطیر اور میٹھی چیزیں ملانے کے استعمال کریں **علاج** واجب ہے کہ طبیخ حلبہ اور انجیر شہد پر کر منہ میں ٹپکائیں کہ اسکا فائدہ عجیب ہے اور تخم خشخاش اور خوبکلاں اور اسکا جوشاندہ سمیت کا تریاق ہے اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب کے اور رب انگور بھی مفید ہے اور ان سب اور ان کے ہمراہ چکنائی کی چیزیں اور مزوجات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال میں لائی جائیں اور ان کے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے **بلادر** بھلاویں کو کہتے ہیں اسکے استعمال سے شکم اور حلق میں تقطیع اور التہاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہیں اور غیر بعض اعضا معطل ہو جاتے ہیں اور بعد ایسا ن کہ پھر درست ہوں خواہ بیکار ہی ہو جائیں وسواس پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ سودے کا احتراق ہو جاتا ہے بلادر کی مقدار قاتل دو مثقال کا وزن ہے اور کبھی بعض آدمی کو بنظر خاصیت کے ضرر نہیں ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ جوز کے کھایا جائے اور میں نے بچشم خود ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ جوز کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اتنی مقدار بھلاوین کی ہضم کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ تھی اور کچھ اسکو خوف اور پرواہ نہ تھی **علاج** روغن بادام اور روغن کدو اور روغن زرد اور شیر تازہ اور دسومات اور تمام شوربا کے اور سارے تیل سب چیزیں جیسے لذع میں سکون اور پھوڑے کے درد اور سوزش اور کھجلی میں کمی پیدا ہو اسکے بعد گائے کا دہی برف میں سرد کر کے اور روغن بنفشہ بھی سرد کیا ہوا اور آب جو اور آبہائے فواکہ یہ سب سرد کئے ہوئے استعمال میں لائیں اور برف سے سرد کیا ہوا پانی اسمیں بجھائیں اور سرسام کا جو علاج مخصوص ہے وہی اسکا بھی کریں۔ منجملہ ان ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہو حب الصنوبر اور جوز اسکا فادزہر ہے **کیبیکج** ۔ جسکو ہندی مین لٹومری کہتے ہین لوجہ تیزی اور حدت کے ہلاک کرتی ہے **علاج** اسکا بلادر کے علاج سے یکسان ہے اور دوائی سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہوجاتی ہے سداب بری یعنی جنگلی تستی جو شخص سے کھائے اسکی آنکھون مین جحوظ یعنی ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہے **علاج** اسکا یہ ہو کہ پہلے قے کرائین آب گرم سے اور زیت سے بعد ازان مثل کبیکج کے علاج کرین خواہ اور جو سموم مثل کبیکج کے ہین انکا علاج کرین **سافیسا** سداب کوہی کا گوند ہو کبھی اسکا مزہ مثل بادروج کے ہوتا ہے مزاج اسکا گرم ہے جو شخص کھائے اسکے بول و براز دونون بند ہوجاتے ہین اور زبان سوج جاتی ہین دمقرا قر اور نفخ اور حلق میں سوزش اور معدہ میں اور جحوظ عین اور سرخی منہ کی پیدا ہوتی ہو اور کبھی بوجہ اسکی حدت کے تمام بدن مین پتی اچھلتی ہے اور اکثر نوبت غشی اور صغر نفس کی پہونچتی ہے **علاج** یہ کہ پہلے بہت جلد قے کرائی جائے اور اسکے بعد روغن زرد اور دودھ اور مکھن اور آب جو پلائین اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کرین اور سکنجبین اور زلال فسنتین ایک دوا یہ بھی اطبا کی مثل فادزہر کے مشہور ہو واسطے سافیسا کے تخم اسکا اور علک البطم اور اصل محروت اور طبیخ شیر ہے ایضاً جند بیدستر سرکہ گرم کے خواہ ہمراہ شہد کے۔ **مجھے** خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسمین بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے دفع کرتی ہو اور قیاس ظاہر تو مقتضی ہیکا ہے کہ تبرید سے علاج کرنا چاہیئے اور تبرید ہی اولی ہو جبکہ اسکے اعراض مثل اعراض کندش اور خربق ابیض اور اسوہ کے ہین اور وہی علاج بھی ہو جو خربق کا علاج ہے **دوچھینی** سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہے **علاج** یہ ہو کہ قے کرائین اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کراتے وقت دودھ اور مکھن بار بار پلاتے رہین اور اسہال کے روکنے مین رعایت بجالائین اور کبھی اسکی سمیت کے ضرر اور اسہال دونون کو فقط تریاق کافی ہوجاتا ہے **کندش اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثا الحمار اور سوسن کی ایک قسم زردی** اور غار لقیون سیاہ کندش یعنی نکچھکنی سے تلی بے اندازہ پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ سے خناق بھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عرطنیثا کا ہو اور خربق سے بھی تلی اور قے پیدا ہوتی ہو اور کبھی ایسا مادہ جمع ہوجاتا ہے کہ اسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اس مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہوجاتا ہے اور یہ سب اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے مین اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خربق سپید اور غار لقیون سیاہ اور یہ دونون تاثیر مین یکسان ہین جالینوس کہتا ہے کہ بعض اس شخص کی جسنے خربق کھائی ہے ابتدائے امر مین عریض اور متفاوت اور ضعیف ہوتی ہو اور بطور مین بھی زیادتی ہوتی ہو اسلیئے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنی وہ مادہ کثیر وجود والے مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعتہً دوا کا اثر اس تک ہوچکا ہے اور تنہا طبیعت اسکے دفع پر قادر باستقلال نہین ہو۔ پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اسوقت نبض مین اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اسکا انتظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی نہین رہتا ہے اسلیئے کہ اندرونی قوت مادہ کے نیچے دبی ہوئی ہو اور جب نبض مین انتظام اور استوائے حال شروع ہوتا ہے اسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کا بطرف علاج حال کے نہ ہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہوجائے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

تشنج واقع ہو بعض میں ضعف اور اختلاط زائد پیدا ہوگا اور اگر خناق گلوگیر ہو تفادت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطور بھی لاحق ہوگا اسلئے کہ حار
غریزی بجھا ہوا ہوگا اور کبھی نبض میں موجیت بوجہ رطوبت کے پیدا ہوگی خربق کتون کو بھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہو کہ بہت جلد
خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے وغیرہ کے کریں خواہ اسکے جز کو نیچے کی طرف اُترنے کی تدبیر کریں۔ بذریعہ حقنہ قویہ کے مثل شحم حنظل
وغیرہ سے اُسکے بعد اسکے خناق کا علاج ویسا کریں جو باب قطر میں کہا گیا ہے اور اگر خود بخود قے کم ہوئی ہو تو ابتدا میں بھرنے کو ائیں اور بہت سی
دوا نہ پلائیں بلکہ پہلے اُسکا پیٹ آب نیم گرم سے بھردیں بعد اُسکے دولائے سقی پلائیں پھر دوبارہ قے کرائیں اور اگر تشنج عارض ہو دودھ اور
روغن زرد پلائیں اور اُسکے بدن کے جوڑ بند پر پاشتیرہ طلی ملین کی کریں اور آب زن معتدل کی مداومت رکھیں اور جو علاج تشنج کا ہی
اُسے علاج کریں خربق سیاہ کے کھانے سے اسہال شدید اور خناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کرکے ہلاک
ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کاٹ کر زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے
اور بعد ازان علیل مذکور پر تشنج کے آثار طاری ہوکر رعشہ پیدا ہوتا ہے پھر مر جاتا ہے علاج تدبیر قوت میت کی ادویہ معلومہ سے کریں
مثلاً افسنتین کو شراب کے ہمراہ پلائیں خواہ زرد اور انیسون اور جند بیدستر اور سنبل ہموزن لیکر مجموعہ سے قریب دو درہم کے استعمال
کریں ہمراہ شراب اور مقام نفخ پر چھوٹے گرم کرکے رکھیں خواہ اور طرح کی سینک جو ورم اور نفخ کو بانشان کردیتی ہے اسکے بعد بیر تازہ اور
نز ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائیں اور روغن دار شوربا ہر قسم کا اور شراب شیرین جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اگر اسکے استعمال سے
نوبت تشنج کی ہو پہنچی ہو وہی تدبیر کریں جو خربق ابیض کے علاج میں مذکور ہو چکی اور جب بافراط اسہال عارض ہو آب سرد میں بٹھائیں
اور ربوب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کریں جرمدانق سعرب گرم دانہ کا ہے اگر دو درہم اسمین سے کھائی جائے خارش لازم
پیدا ہوتا ہے اور بصورت واقع ہوتی ہے علاج اسکا مثل علاج فربیون کے ہو دافری ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار
اسکی کھائے جائے ہلاک ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہو کہ قے کرائیں اور کم سلاٹ دویہ کا استعمال کریں اور دودھ اور چکنائی کی چیزیں بموجب بیان
بالا کے استعمال کریں کھلی رینڈی اور تل کی کہتے ہیں جس کھلی میں کسیقدر دہنیت باقی نہ ہو اور خوب نچوڑ کر تیل اسکا نکال لیا ہو اسمیں سمیت
آجاتی ہے اور سم قاتل ہو جاتی ہے اور اُسکا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا ہے جند بیدستر کو جب کسی طعام میں ڈال کر دم پخت کریں
اسکے کھانے سے اعراض سرسام حار کے عارض ہوتے ہیں مع ذبحہ کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن میں قتل کرتا ہے خصوصاً جو قسم سیاہ اور
بدبو خواہ اغبر ایسی ہے کہ سیاہی مائل ہو علاج یہ ہو کہ پہلے قے کرائیں آب شبت اور فرنج اور سپستان سے شہد ملاکر اور شیرہ انگور
اسکے بعد حموضات مثل حماض اترج اور ربوب قابضہ اور ترشی جو فواکہ سے طیار کیجائے اور سرکہ شراب تنہا اور مادہ گاؤ کا دہی عصارہ
تفاح اور شیرہ دہ خر نہایت مفید ہو عنصل بری کے استعمال سے بلکہ عمدہ قسم کی بکثرت استعمال سے بھی تقرح امعا اور اُن رگوں کا تقرح جگر
کیطرف ہیں جگر کی حوامل اور نہرین کہلاتے ہیں پیدا ہوتا ہے اور اس سے پہلے مغص اور تقطیع عارض ہوتی ہے علاج جب یہ عوارض پیدا
ہوں جوش کیا ہوا دودھ بارہ بائے آہن جو گرم کرکے دودھ میں ڈالے ہوں ہمراہ زردی بیضہ کے جو سرکہ میں ابالی ہو اور سفوف بزور ہمراہ مقلیاً
وغیرہ کے خانق الذئب اور خانق النمر ان میں سے جو کوئی کسیقدر استعمال کرے حلق میں عفوصت اور اماۃ اور مری میں بھی کھٹا
مزہ پیدا ہوتا ہے اور قصبہ ریہ تک بھی مزہ ہوتا ہے اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اور اُسکے منہ سے بخار دخانی اُٹھتا ہے انجام کار میں
زبان اُس کی بستہ ہو جاتی ہے اور صدغین میں اختلاج پیدا ہوکر اسکے بعد رعشہ اور تشنج اور تیرگی رنگ کی اور خناق پیدا ہوتا ہے اور اسکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ساتھ قراقر شکم میں اور کثرت ریاح کی بھی ہوتی ہے اور خانق النمر کے استعمال کرنیوالے کو سدر اور ظلمت بصر پیدا ہوتی ہے جسوقت ارادہ اُٹھ کھڑے ہونیکا کرے اور دونوں آنکھوں میں رطوبت بھی بھر جاتی ہے اور سینہ میں ثقل پیدا ہوتا ہے خانق النمر زمین ہرقلہ جو ملک روم میں واقع ہو پیدا ہوتی ہے اور بھی چند مقامات میں اگتی ہے مزہ میں تلخ اور کریہ الرائحہ ہوتی ہے علاج بہت جلد قے کرانی چاہیئے انھیں چیزوں سے جو معلوم ہیں اسکے بعد حقنہ کریں اسکے بعد مثل صمغ حیلی اور سفر سیون اور سداب در اسنتین اور شیح ارمنی کے ہمراہ شراب اور کاسٹیلوس بھی شراب میں ملاکر خواہ روغن بلسان بقدر ڈیڑھ درہم کے شراب میں ملاکر اور شراب بہتر وہی ہے جسمیں لوہا خواہ چاندی یا سونا بجھایا ہو اور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہے اور انفحہ یعنی پنیر مایہ خصوصاً انفحہ بارہ سنگھا کا اور ہرن اور بچہ گاؤ کا بھی عمدہ ہو اسکے بعد روغن شور با آزاد درخت کا پتہ بھی اسم کو قتل کرتا ہے اور لکڑی اس درخت کی بھی کبھی ہلک ہوتی ہے علاج اُسکا قریب ہو علاج کنیر کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیئے قشور ارزینی دھان کی بھوسی بنا بر قول اوائل اطبا کے جو شخص دھان کی بھوسی کا استعمال کرے فوراً اُسکو درد فم معدہ میں اور ورم زبان میں اور درد بھی زبان میں لاحق ہوتا ہے بعد ازاں درد بڑھتے بڑھتے مری اور اُسکے معدہ تک پہونچتا ہے اور امعاء میں بھی درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن میں التہاب عارض ہوتا ہو دھان کی بھوسی کو سموم کے اقسام میں قدماء نے شمار کیا ہے علاج اُسکا بعینہٖ مثل علاج ذراریح کے ہے۔ اور جسنے بت سے اُسکا علاج کریں اجب ہو کہ اسمیں سفرجل کو پختہ کیا ہو نیز ابجرہ تخم او شکن کرتے ہیں اُسکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو عنصل کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں ایضاً کبھی کھانسی بھی عارض ہوتی ہے علاج اُسکا عنصل کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا ملینات اور [illegible] سے علاج کرنا چاہیئے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوا میں کھانسی کی جو ملین ہیں تربد کی قسم لونی سرد اور سیاہ کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی وہی کرنا چاہیئے جو اُسکا علاج ہو اور خاص علاج تربد کا یہ ہو کہ روغن بادام چرب چرب پلایا جائے اور مشترک علاج وہی ہو جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے لکھا ہو کہ وہ گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جائے تو دونوں کی طبیعت کو ہم نے نہیں پہچانا اور علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیئے اور مجھے گمان ہے کہ یہ ادویہ حادہ سے ہو اور شاید اگر حادہ نہ بھی ہو اطبا کہتے ہیں کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تمدد یہاں تک عارض ہوتا ہو کہ ہونٹھ میں بھی اس قسم کا تمدد پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت مشابہ ہنسنے والے کے ہونٹھ کے ہوجاتی ہے اور اسیواسطے زبان یونانی میں ضرب المثل ہو کہ اس شخص کی ہنسی ایسی ہو جیسے تودر یون کھانے والے کی ہوتی ہو علاج اُسکا بھی مشترک ہو اور بعض کی رائے یہ ہو کہ پہلے قے کرائیں اسکے بعد سے شہد پلائیں اور دودھ کا پینا اور تمام بدن میں تیل لگانا اور اعضاء [illegible] کی مالش کرانی اور آبزن حار کا استعمال اور دلکے ورا اور ہیوالغم تشنج خبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہیں طوخیون اس دوا کو بھی میں نہیں پہچانتا ہوں اور اسیطرح اسکا علاج بھی میں نہیں جانتا ہوں ۔مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ حادہ میں سے ہو اور یہ بھی احتمال ہو کہ حادہ میں سے نہ ہو بعض اطبا کہتے ہیں کہ اُس سے ظلمونی پیدا ہوتی ہے جو مُنہ اور زبان میں اور جنون اور وسواس اور سقوط نبض بھی عارض ہوتے ہیں لسوب زنجبہ اُن کے احوال قریب قریب اُنھیں احوال کے ہیں جو عنصل اور ابجرہ میں مذکور ہوئے ہیں اور علاج بھی وہی ہو خصوصاً لبوب فواکہ جیسے رب انگور اور ریباس اور تفاح وغیرہ اور کبھی اُسے متلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتے ہیں اور یہ لبوب مثل جوز کے یا خرمانی کی گٹھلی اور ناریل اور بادام کے ہیں **نہار منہ خالص شراب کا پینا** ۔ اکثر نہار منہ شراب خالص کے پینے سے خناق اور درد چند اقسام کے اور التہاب پیدا ہوتا ہو خصوصاً اگر بعد ریاضت ورزش کے اور اُس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق ہوتی ہو علاج

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ ہو کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کریں خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرانی بہت عمدہ علاج ہے اگر
آسانی ہو سکے بعد ازاں تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور ماء الرائب ترش سے اور آب فواکہ اور اقراص کافور وغیرہ سے کریں
شہد مُرانا خواہ جسمین سمیت آ گئی ہو اور اکثر بلاد اور قلیثا کی طرف سے یہ شہد لاتے ہیں اسکی قُوا ایسی تیز ہوتی ہو جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے
لگتی ہیں اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہیں جیسے حنظل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہیں خواہ مُشکن کے کھانے سے
اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی ہو اور ٹھنڈا پسینہ برآمد ہوتا ہے شہد کی ایک اور بھی قسم ہے بہت بُری اُسکا حال
اعراض اور علاج میں مثل شوکران کے ہے علاج سداب در ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام ریمالی ہو پلانا چاہیے اور کھلائی جائین
اور قے کرائی جائین جبتک ممکن ہو دلق سورنک اہلی کو کہتے ہیں جو اسے استعمال کرے اسکے شکم میں قراقر اور پیچ اور مروڑ بدن
سست آنیکے اور بعد ازاں دوار کے پیدا ہو گا علاج پہلے واجب ہو کہ پانی اور شہد ملا کر قے کرائین اور حقنہ لین سے احتقان کریں اور اگر
افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین یہ بھی نافع ہو اور خاص ایسے شخص کی دوا یہ ہو کہ طبیخ جرجیر کا استعمال کریں ایضاً
سنبل و جند بیدستر اور فلفل بھی مفید ہو اور سرکہ اور آب گرم سے تکمید کریں کھمبی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات کی قسم میں ہیں۔
جو شخص افیون کھلئے اُسکے بدن میں خدر اور برودت پیدا ہوتی ہے اور حکہ یعنی کھجلی پیدا ہوتی ہو اور بعد کھانے کے افیون کی بو اسی جگہ سے آتی
ہے اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس میں کوتاہی اور اطراف میں تیرگی اور ہونٹوں میں زردی اور چہرے پر بھی زردی اور
سعوبت ایسی جو انھیں محسوس ہوتی ہے اور سبات یعنی غنودگی اور زبان کی بستگی آنکھ نکلا اندر کی طرف فرورفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد
گداز کہ جس سے گلوفتہ ہو جائے اور پسینہ سرد نکلتا ہو ٹھنڈی سانس آتی ہے رہتا ہے بخلاف اسباب کے مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا
کہ پھر خون روان نہیں رہتا ہو اور روح کی تبرید کر دیتا ہے اور آلات نفس میں تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہو دو درہم کی
ہے اور دو دن کے اندر ہلک ہوتی ہے خصوصاً اگر شراب میں ڈال کر پلائین اثر اسکا زیادہ ہوتا ہو ہان اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت
اسکی سمیت کی کرے اسوقت زیادہ اثر نہ ہو گا اور ابدان [illegible] میں بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلئے کہ مضادت اور مخالفت اس
زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور نفوذ بھی اسی بدن میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام میں بیان کر دیا ہے علاج وہی قوانین
مشترکہ جو اوپر مذکور ہو چکے اسکے علاج میں مستعمل ہوں گے تنقیہ بھی کیا جائے گا اور روغن پلاکر قے بھی کرائین گے اور گرم پانی اور نمک اور بورہ
ارمنی وغیرہ سے قے کرائی جائے اسکے بعد سکنجبین پلائین اور شہد بھی پلائین اور قوی حقنہ سے امالہ کریں منجملہ ادویہ نافعہ کے سکنجبین اور افسنتین کا
استعمال ہے ایضاً افسنتین کو شراب میں ملاکر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہے اسیطرح دارچینی خاص کر کے اور ہمراہ سرکہ اور سکنجبین کے بول اور
اسیطرح جند بیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہو کبھی ایسے سموم کو اُسکا تریاق خصوصاً اس ترکیب سے دیتے ہیں حلتیت اور ابہل اور
جند بیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد میں ملاکر معجون طیار کریں مقدار شربت ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہو اور اکثر اسکی سمیت سے نجات
اسیطرح حاصل ہوتی ہو کہ ایک مثقال حلتیت کچھ پی دو درہم شراب ریحانی میں ملاکر استعمال کریں اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع
ہے خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جائے اور پانی کی آمیزش کی زیادہ متحمل ہو اور اسمین کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو کر شہد بھی تریاق
اکبر اور سنجرنیا اور شرد ولیطریون کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھکر کوئی دوا نہیں ہے واجب ہو کہ اس سموم کا دماغ چھینک کے
ذریعہ سے ہلایا جائے اور نکچھنی کا ناس خواہ اور ادویہ معطسہ کا استعمال کیا جائے کہ علاج یہی اسباب سمیت کے دفع کرنیکے واسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہایت عمدہ ہے اور اسہال سموم کے موجب وغیرہ سے اکھیڑے جائیں اور کسی وقت سونے نہ پائے اور بدن میں اسکے روغن ہائے گرم کی مالش کیجائے جیسے روغن قسط اور روغن سوسن اور کھانے میں جندبیدستر اور مشک کو اختیار کریں اور اُن کو آب گرم میں بٹھائیں تاکہ تشنج سے امان حاصل ہو اور شدت خارش کی نہونے پائے اور غذا میں شوربائے روغن دار اور مزعفر استخوان اور تمام سموم کے اختیار کریں جوز ماثل کو ہندی میں دھتورہ کہتے ہیں اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونوں آنکھوں میں اور غشاوہ یعنی آنکھوں میں پردہ سا پڑجاتا ہے اور سکر یعنی مستی اور سبات یعنی پینکی پیدا ہوتی ہے اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہے کہ ایک ہی دن میں کبھی قتل کرتا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اسمیں سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس عارض ہوتی ہے اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم اُس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور سوائے ضعیف اور ناتوان آدمیوں کے اقویا کو ہلاک نہیں کرتا ہے **علاج** اعظم علاج یہی ہے کہ زہر جسم نظرون اور اسہال کے قے کرائیں زبانی دھتورہ کا روغن نر دے ہے اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقرقرحا اور حب الغار اور دارچینی اور جندبیدستر کے بھی اسکی سمیت سے نجات دیتی ہیں اور اطراف کو آب گرم میں رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر گرم کرنا اور تدہین روغن بان اور قسط سے کرنی اور تا امکان خوب دوڑایا جائے اور پوری ریاضت کرائی جائے اور بعد دوڑانے اور ریاضت کے غذا ایسے چرب اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے **یبروج** یبروج لفاح کو کہتے ہیں اور یابروج بھی ہے اسکے اعراض اور دھتورہ کے یکسان ہیں اور ایک حالت مثل اشیر غش کے اور کھجلی کزاز اور صمم یعنی کری پیدا ہوتی ہے۔ چھلکے اسکے زیادہ سمیت رکھتے ہیں اور دانہ اسکے بھی قریب چھلکون کے سمیت میں ہیں اور تخم اسکا بھی کبھی یہی اثر پیدا کرتا ہے **علاج** اسکا دھتورہ اور افیون کے علاج سے قریب ہے اور وہ جو افسنتین کو شراب میں ملاکر پلائیں۔ ایضاً فلفل جندبیدستر سداب خردل کو استعمال کریں اور سرکہ بھی ایسے لوگون کو نافع ہے اور جمیع مخدرین کو بعد وقت استعمال مخدرات کے نافع ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی بضرورت ہے خصوصاً ان سے جو دھتورہ کے باب میں لکھی گئی ہیں اور زفت اور روغن بھی ہوتی ہی کا ناک میں پہونچائیں اور اُن کے سرون پر سرکہ اور شراب اور روغن گل لگائیں اور انکو مہلت نہ دیں کہ سوجائیں بلکہ اگر نیند آئے خواہ اونگھ پیدا ہو تو انکو اکھیڑ کر بیدار اور متنبہ کیے جائیں اور چھینک لانے کی تدبیر اور آنکھون کی جڑون کو چھیڑنے کے ذریعہ سے بیداری اُن پر طاری کرتے رہیں **درونفیوس** یہ بھی دوا از قسم مخدرات کے ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہے اور سکر پیدا کرتی ہے پہلے ہل اس سے نل اور ہچکی اور مغص یعنی مروڑ پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی نفث الدم بھی عارض ہوتی ہے اور اسہال خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار میں غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سبات عارض ہوکر موت واقع ہوتی ہے اور سبات چوتھے اور ساتویں دن کے لیکن موت سے پہلے دونوں ہاتھوں میں خدر یعنی سن پیدا ہوتا ہے علاج اسکا مشترک ہے یعنی اور مخدرات کا علاج اسکا بھی علاج ہے **بنج** یعنی بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اسکے اعضا میں استرخا اور زبان میں ورم اور منہ سے کف نکلتا ہے آنکھیں دونوں سرخ ہوجاتی ہیں اور دوار اور پردہ آنکھوں میں پڑجاتا ہے اور ضیق نفس پیدا ہوتا ہے کان بہرے ہوجاتے ہیں بدن میں کھجلی اور سوزش ہے میں اور سکر اور خلل عقل عارض ہوتا ہے۔ کبھی عجیب عجیب قسم کی آوازیں لگاتے ہیں اور گاتے ہیں کبھی گدھے کی بولی بولتے ہیں کبھی گھوڑون کی طرح ہنہناتے ہیں کبھی کوے اور شتر مرغ کی آواز لگاتے ہیں اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہیں **علاج** بہت جلد بانی اور شہد اور شیر مادہ اور شیر بز اور شیر گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلائیں خواہ بدون شہد کے اور روغن زرد اور حب صنوبر شراب میں جوش کر کے ہمراہ زیت کے پلائیں اور حب صنوبر کا استعمال کریں ایضاً مطبوخ شراب شیرین بمقدار کثیر ایضاً بصل شوی یعنی پیاز بھنی اور تخم ترب

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور خرول اور حرف اور تخم اذشگن اور جدوار تیز اور حریف ہو اُسکا بھی استعمال کریں جس سے تقطیع کا فائدہ ہوتا ہو اور پیاز اور سن اور مولی اور اسکے بیج کا
بھی استعمال مفید ہے مجربھی کسٹر ودیطوس اور تریاق کبیر اور سنجرنیا وغیرہ اور تریاق انیون یعنی جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج مین مذکور
ہو چکا ہے اور اُن سے بہتر دوا دیہ مذکورہ بالا نہین ہین اور قے کرانا علاج خاص اسکا ہے شوکران کے استعمال سے خناق اور برد اطراف اور تمدد
شدید اور جیسے سانس گھٹتی ہے اور غشا وہ بصر ایسا کہ مطلق دکھائی نہین دیتا ہے اور تخیل بھی باطل ہوتی ہے اور برد اطراف پیدا ہوتا ہے اُسکے بعد
تشنج اور خناق پیدا ہو کر قتل کرتا ہے علاج پہلے حقنہ کا استعمال کرین اور قے کرائین اسہال پیدا کرین انھین قواعد پر جیسا بیان ہوتا
چلا آتا ہو شروع سے اسکے حقنہ سے کرین اُسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پلائین کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے
اسکے بعد شیر یا دہ گاؤ اور افسنتین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب کے بھی اور اسیطرح جند بیدستر اور سداب پلو دینہ اور ہینگ اور ورق غار اور
حب الغار اور رب عنب بھی مفید ہو اور تریاق انیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے بھی بہت مفید ہے اور تخم اذشگن اور انجدان فرمانا میہ یہ سب چیزین
شراب کے اور طبیخ پوستہائے توت اور روغن بلسان ہمراہ دودھ کے نافع ہے واجب ہو کہ اُسکے بطن اور معدہ پر ضماد آرد گندم اور شراب کا
لیپ کرین کھوئے مخدر اور زردی۔ ایک قسم خاص کی کھو ہے اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور ہچکی اور خفی قے
جسمین بہت سا خون برآمد ہو اور نفث الدم اور اسہال بھی اور فالج عارض ہوتا ہو اور منھ کا مزہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے دودھ کا مزہ علاج
اُن کا وہی علاج عام ہو اور خیار دہ خر بھی ملانا چاہیے ہمراہ شہد کے اور شیر گوسپند ایضاً حلتیت ہمراہ افیون کے اصداف یعنی سیپیان جمیع
اقسام کی نافع ہین اور سینہ مرغ پختہ کر کے کھلانا اور بادام تلخ کا استعمال بھی نافع ہے کشنیز تازہ جب کوئی شخص کشنیز تر زیادہ کھا جائے
اور قریب نصف رطل کے کھا جائے خواہ آب کشنیز تازہ دفعتہً پی جائے اور قریب چار اوقیہ کے نوبت ہو پہنچے اسکے پینے سے سدر اور
دوار اور اختلاط عقل اور خلط صوت اور سبات اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بد زبانی اور فحش بھی مثل مست کے پیدا ہوتی
ہے اور دھنیا کی بو بھی اُسکے منھ سے آتی ہو علاج واجب ہے کہ پہلے قے کرائین خصوصاً روغن سوسن اور زیت سے خصوصاً روغن شبت
کہ اسمین کسیقدر بورق ملا ہو اور زردی بیضہ نیمبرشت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربائے مرغ فربہ جسمین نمک زیادہ پڑا ہو اور
مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور افسنتین اور دارچینی اور فلفل شراب مین ملاکر بھی اُنکو مفید ہو اور آب شور اور سکنجبین اس سے بڑھکر کوئی
علاج نہین ہے بزرقطونا استعمال کرتے ہین اسکی دو قسمین ہین چھوٹی اور بڑی بہت سا استعمال کھانے سے بھی سقوط قوت اور سقوط
نبض اور برودت سارے بدن مین عارض ہوتی ہو اور غم اور ضیق نفس اور تمدد اور خلق اور خلاء مع ضعف کے اور غشی اسکے بعد پیدا
ہوتی ہے علاج اُسکا مثل علاج کشنیز خوردہ کے ہے فطر اور کماۃ جو زہر دار ہے فطر بھی کماۃ کی ایک قسم ہے اور کماۃ کو ہندی کھمبی کہتے
ہین یہ دونون چیزین بھی کبھی نظر کی مضرت بنظر قسم اور جنس کے اس طرح پر ہو کہ بعض اقسام اُسکے قتال اور مہلک ہین اور بعض اقسام
قتال نہین اور بنظر کثرت مقدار کے بھی مضرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہو جو کسی ایسے مقام شہر مین پیدا ہو جہان کی
آب ہوا اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بری اور خراب جگہ مین پیدا ہو جیسے حمام اور گزندہ حشرات کے سوراخون
کے قریب یا اُن اشجار کے پاس جن کی کیفیات ردی غالب ہون سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ جو طاؤسی رنگ ہو یہ سب ردی ہین اس کے
استعمال سے ذبحہ اور ضیق نفس اور نفخ شکم اور معدہ اور فواق اور مغص اور زردی رنگ کی خواہ زرد آب شکم اور صغر نبض اور قشعریرہ اور غشی اور
عرق بارد پیدا ہوتا ہے اُسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے علاج ادویہ معلومہ سے قے کرائی جائے خصوصاً عصارۂ ترب ہمراہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

بورق کے اُسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال کریں اور کنگری ایضاً مفید اس زہر کا تریاق ہے خصوصاً برگ کنگری بری کا یعنی جنگلی اور دکی جی اور مری بھی اسکی تریاق ہے ایضاً واجب ہے کہ بعد تنقیہ کے مری نبطی تھوڑی پلائی جائے اور بورق اور مقل بھی اسکا تریاق ہے اور پنجال کبوتر بھی اگر سکنجبین ملا کر پلائی جائے اور بورق ملا کر اور نمک ہندی اور عصیر ترنج ہمراہ سکنجبین اور بورق کے اور معجون ہائے گرم جیسے معجون فلافلی اور معجون کمونی اور شراب کہنہ جو قوی ہو اور زراوند اور بیخ جاوشیر اور وردی شراب اور خردل اور حرف ایضاً افسنتین اور صعتر جبلی اور دونوں کا طبیخ اور طبیخ انجیر بھی مفید ہے واجب ہے کہ تکمید زیر شراسیف کے اسی طبیخ سے ہمیشہ کرتے رہیں سم سام ارمنیہ ارمنیہ ایک شہر ہے اقلیم روم میں وہاں کے تیر زہر میں بجھے ہوئے ہوتے ہیں اُسکے تیر کے زخمی کا بھی علاج مناسب ہے کہا جگہ کھلا جائے حکیم نے کہا ہے کہ فوراً شوروہ پلانا چاہیئے پس یہی اُسکا علاج ہے بعض اطباء نے لکھا ہے کہ حنظل پولا پوست اور ادجہ سے پاک و صاف کر کے نمک سود کریں اور بریان کرکے ہمراہ دو مثقال شراب کے استعمال کریں۔ مجھے ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہے

مقالہ دوسرا سموم حیوانی کے بیان میں حیوانات زہر دار کی چند قسمیں ہیں کسی کا گوشت زہر دار ہے اور تمام بدن اُسکا کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص میں سمیت ہوتی ہے پھر ان قسموں کی دو دو قسمیں ہیں کوئی بنظر اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے سڑے ہوئے گدھے کے مینڈک کا گوشت اور کسی کی بوجہ عارضے کے ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شولائے مسموم یعنی کباب برین خراب ہوا یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ اُس میں سڑاند آ جائے اور دودھ جو معدے میں بستہ ہو جائے **جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہیں** اور یہ اثر ان کا جوہری ہے اور عارضی نہیں ہے اُن کی مثال جیسے چھپکلی اور ذراریح اور مینڈک اور ارنب بحری اور خردون ایک جانور رنگ گرگٹ کے رنگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شاید سوسمار کے ہے اور دوسری قسم جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شولائے مسموم **ذراریح کا بیان** جبر اُن کا استعمال ہوتے ہیں اُن کے استعمال سے منہ اور اوجھ میں درد خلاصہ یہ ہے کہ درد فم معدہ سے پیڑو تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور دونوں گردے اور شراسیف کے قریب بھی درد ہوتا ہے اور مثانہ میں تقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور الم اور قضیب میں ورم پیدا کرتا ہے اور پیڑو اور اس کے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہیں اور رحم میں التہاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا قطرہ معلوم ہوتا ہے اُس وقت اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کر سکا ارادہ کرتا ہے تو قادر ادرار بول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا پیشاب کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے گرتے ہیں اور گرتے وقت پارہ ہائے گوشت خواہ خون کے پیشاب کرنے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے کبھی باوجود اس غذا کے اسہال بھی اور غشی اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے اور کھڑے ہونے کے بعد گر پڑتا ہے اور غشی پیدا ہونے کے بعد مر جاتا ہے اکثر ابتدا اس جانور کے زہر کی مثانہ میں ہوتی ہے اور منہ میں ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی اُسی زمانہ میں ہوتی ہے جب طلوع شعری عبور کا قریب ہو یعنی بھادوں کا مہینہ شروع ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکے بعد اور خریف میں بھی سمیت زیادہ ہوتی ہے **علاج** پہلے قے کرانی چاہیئے اور حقنہ کا استعمال ہمیشہ کو سابق اور ادویہ عفی اور نیز حقنہ کی ادویہ میں نطرون کا داخل کرنا ضرور ہے اور جوشاندہ انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہے اور قے کرانے میں خیال تدارک ضرور کرنا چاہیئے اگر مناسب ہو بنظر محافظت مثانہ کے فصد بھی کھولنی چاہیئے بعد ازاں مکرر قے کر دودھ ملا کر لعاب اسبغول اور آب خرفہ اور مکھن بمقدار کثیر کھلائیں اور استعمال حقنہ کا ایسے وقت آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کرائیں خواہ آب جو اور چاول کی پیچھ اور جوشاندہ حلبہ اور جوشاندہ خندروس یعنی جوار کا استعمال کریں اور شوربائے چرب ناک روغن بادام اور چربی مرغابی اسفیدی بیضہ نیم برشت اور روغن زرد اور شہد اور جلاب اور روغن بادام

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور مجنیش بقدر عادہ ہو۔ ماء العسل اور حب صنوبر کبار و صغار اور سکنجبین ہمراہ چربی مرغابی کے اور شراب العسل جو حبوب مدرہ ڈال کر جوش دیجائے جیسے تخم خربزہ تخم خیار بھی مفید ہو اور طبیخ انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض اطبا کہتے ہیں کہ روغن سفرجل اسکا تریاق ہے اور روغن سوسن بھی اور اسیطرح طین شاموسی اور مسہلے مانی سے اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمیون کو نافع ہوتا ہے۔ اور نائزہ پر روغن گل ٹپکانا جب ہو مگر پچکاری کے ذریعہ سے جائز نہین بلکہ کسی نے باریک اور نرم کے ذریعہ سے ٹپکانا چاہیئے۔ اور آبزن کا نیمگرم استعمال کرین ارنب بحری جو شخص اسکا استعمال کرے اُسے ضیق النفس اور دشواری سانس آتی ہے اور سرخی چشم اور سوکھی کھانسی اور نفث دم عسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ اور قے با فراط سود رنگ یا خون کی قے اور یرقان اور کرب اور درد ایسا جس سے بیہوشی زیادہ ہو اور اینٹھا جائے یہ سب اعراض پیدا ہوتے ہیں اور جب اسقدر درد مین کمی ہو کر اینٹھنا موقوف ہو جائے وہی وقت اسکی صحت اور نجات کا ہو اور شری مچھلی کا مزا اپنے منھ مین پاتا ہے اور ڈکار مین بھی ایسی ہی بو آتی ہے اور نمکین پسینے ہوتے اکثر جو شخص مرنے سے بچ جاتا ہے مرض سل مین مبتلا ہوتا ہے علاج شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہے اور شیر مادہ خر بھی اسی طرح اور شیر زنان جو پستان سے پلایا جائے اور شاخہائے تر و تازہ چقندر اور خطمی کے اوپر کا پوست اتار کر اور شوربا سرطان نہری کا خاص کرکے کہ اُسکے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہو اور سارے مائیات اور ان چیزون کو نہین کھا سکتا ہے اور منقہ بریان جو تازہ ہو خواہ اُسکا خون اور خورد دن بحری اسے نا گوار معلوم نہین دیتی ہے اُسمین کسیقدر رکھا ہے۔ اور دیہ قریبہ سے نو تنخ نہری جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دنون کا رکھا ہوا اور بیخ بخور مریم ہر دن آٹھ ادو لوسا ہمراہ شراب کے یا قطران کے بمقدار مذکور پلائی جائے خواہ بطور طلا کے استعمال کیجائے اور تھوڑی سی جز توشراب مین ملا کر جب دوسرے دن ہیجان اعراض کا آجائے اور کسیقدر سکون ہیجان مین پیدا ہو اُسوقت خربق سیاہ اور سقمونیا اور غاریقون اور رب السوس اور کتیرا سب ہموزن لیکر گولی بنائین مقدار شربت ایک درہم خواہ اس سے کسیقدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کرین علامت صحت کی یہ ہے کہ مچھلی کے دیکھنے سے اُچھل نہ پڑے بلکہ اسمین سے کسیقدر کھائے اور اگر مرض سل مین مبتلا ہوا اسکا علاج خاص کرنا چاہیئے۔ **چھپکلی اور گرگٹ کا بیان** چھپکلی کا گوشت زہر قاتل ہے کبھی شراب مین چھپکلی گر کر مر جاتی ہے اور پاش پاش ہو جاتی ہے وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہے اور جو اُس شراب کو پیتا ہے اسکو وجع الفواد بہت شدت کیساتھ عارض ہوتا ہے گرگٹ بھی اسیطرح قاتل اور زہر ہے اور اُسکا بیضہ بھی یہی کیفیت رکھتا ہے حتی کہ بعض لوگون کا یہ گمان ہے کہ ایک گھنٹے مین قتل کرتا ہے اور ہم قریب ہو کر اُسکا ذکر جداگانہ کرینگے بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ جانور جسوقت پکایا جائے اور اُسکا طبیخ آب حمام مین چھڑکین جو شخص اُس پانی مین غسل کرے بدن اُسکا سبز ہو جائے گا اور مدت تک سبزی باقی رہیگی بعد ازان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھے نہین ہے **علاج** وہی علاج مشترک ہے اور جس طرح ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اُسیطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیئے **حرذون** ایک قسم اس جانور کی سالا مندرا بھی ہے اور اسمین ایک تشابہ بنظر طبیعت کے ہے اور جو اسکے مشابہ ہو وہ قتال ہے جو شخص اس کا گوشت کھائے اُسکی زبان مین ورم اور کھجلی اور درد سر اور سوزش اور غشاوہ چشم عارض ہوتا ہے **علاج** یہ ہے کہ کتیرا اور خرنوب نبطی اور شکر ہمراہ روغن گاؤ کے استعمال کرین یا جب ہو شیر تازہ پلائین اور روغن سے تمریخ کرین اور حمام کرائین **سالا مندرا کے کھانے سے کیا ہوتا ہے** چونکہ یہ جانور از قسم جانوران گزندہ کے ہے اسکا ذکر ہم اُسی مقام مین کرینگے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے بھی اوجاع شدیدہ معدہ میں اور ورم شکل استسقا کے شکم مین اور کزاز اور احتباس بول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہے کہ اسکا نام الطیوس آقیسی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

وغیرہ ہے کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور بطلان عقل اور استرخا بیکار رہنا اور سیاہ ہونا مواضع بدن کا اور سڑ جانا چند اجزائے بدنی کا لاحق ہوتا ہے
اور اکثر اعضا سڑ کر گر پڑتے ہیں اگر علاج کسی شخص کا کریں اور اچھا بھی ہو جائے تب بھی اعضا کا سقوط باقی رہیگا علاج مشترک ہے اور نیز علاج ابو
سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیرہ جیسے مثرودیطوس وغیرہ اور اطیوس اثر مئی غیرہ کا علاج ہمنے ذکر کیا ہے کہ اسکا علاج مثل علاج ذراریح
کے ہو اور خاص اسکا علاج یہ ہو کہ راتیانج اور علک البطم ایک ان میں سے خواہ دونوں کو ہمیشہ استعمال کریں اور آب طبیخ کما فیطوس جسے کلروندہ
کہتے ہیں اس میں حب صنوبر صغار اور ورق سرو اور تخم انگلن جوش دیکر زیت کے ساتھ ملائیں اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک فریج
کے ساتھ پکایا ہوا بھی نافع ہو گندھوں کے سبز مینڈک اور دریا کے سرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے اسکا رنگ تیرہ مائل بزردی
ہو جاتا ہے اور بدن پر ورم بطور ترہل کے پیدا ہوتا ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہو کہ تمام بدن خون آلودہ ہو کر سوج گیا ہو اور حلق میں اور منھ میں سوزش
پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمد و رفت کرتی ہو آنکھوں میں ظلمت اور تاریکی سر میں چکر اور دوار منھ میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج میں گرفتار
ہوتے ہیں اور کبھی استرخا اعضا میں اُن کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسہال بذو سنطاریا اور قئ لاحق ہوتے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہو اور کبھی منی
اور فضول اور قسم کے بلا ارادہ نکلتے ہیں اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے بچ بھی جاتا ہو دانت اُسکے ضرور گر جاتے ہیں علاج زیت اور گرم پانی
سے قے کرائیں یا شراب المقدار سے قے کرائیں اور ریاضت کرائیں اور حمام میں لیجا کر عرق اور پسینہ نکالیں اور آب زن گرم کریں اور اسمان گرم کی
تمریخ اور مالش کریں اور وہ دوائے کرم بھی نافع ہوتی ہے اور دوالمسک بھی نافع ہوتی ہو اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہو انمیں بھی نافع ہو اور شراب
کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ سنخواہ بانس کی جڑکے بھی اور اسیطرح سعد اور قصب الذریرہ شراب میں حل کرکے بھی مفید ہے زرد مینڈک
کے کھانے سے اشتہائے طعام جاتی رہتی ہے اور ذکاوت حس پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور قئ لاحق ہوتے اور وجع الفواد ورم شکم اور دونوں ساقوں کا بیدا
ہوتا ہے علاج اسکا منقیہ اور تمام علاج فطر کا کریں قسم دوسری جن کی سمیت عارضی ہوتی ہے اور بنظر جوہر اور جسم کے انمیں سمیت نہیں ہوتی ہے
پہلی مچھلی سر دخصوصاً اگر یہ مچھلی کسی ایسی جگہ رکھی جائے جہاں تری اور نمی ہو کہ اس میں وہی اعراض جیسے پیدا ہوتے ہیں جو فطر میں پیدا ہوتے ہیں اور
کبھی ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہیں ہوتا علاج اسکا منقیہ اور تمام علاج فطر کا جو لکھا ہو وہی کرنا چاہیے دوسرے کباب بسا ہوا
اور گوشت بگڑا ہوا ۔ واجب ہو کہ جب گوشت پکایا جائے اُسے بند کرکے اور ڈھانپ کے نہ رکھیں بلکہ اسی طرح کھلا رہنے دیں کہ
اُسکے بخارات نکل جائیں اور ہوا پہونچتی رہے اسلیے کہ اگر بند کرکے رکھیں گے زہر ہو جائے گا اور علامات ہیضہ کے عارض ہوں گے کرب اور دردِ
شکم وغیرہ اور کبھی اسکا کھانیوالا دو دن خواہ ایک دن فاقد العقل ہو جاتا ہے اور کبھی اُسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازاں ہلاک ہو جاتا ہو علاج
قے کرائیں اور مربیا اور شوربا اور شراب ریحانی پلائیں ہمراہ عصارہ سفرجل کے اور عصارہ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہو اور بعد قے کے اسکا استعمال عمدہ ہو
اور ہیضہ جو اسکے کھانے سے عارض ہو اسکا علاج خاص ہیضہ کے علاج سے کرنا چاہیے جنس دوسری سموم حیوانیہ کی
جن کے بعض اعضا میں سمیت ہو تمام جسم میں نہیں ہے ازانجملہ مرارات اور لحمہ ہائے حیوانات ہیں اور کنارہ یعنی گوک بارہ سنگھے کی دم کا مرارہ افعی
یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موئز اسکا استعمال ہو اور اسیطرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہو اسیطرح استعمال کیا جائے متواتر غشی پیدا ہوگی اور
دوا بہت کم نفع کرے گی علاج اگر سود مند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائیں روغن زرد ملاکر اور مکرر قے کرانے میں بہت جلد لیجائے کہ اسکے
تریاق اور مثرودیطوس کا استعمال کریں اور فادزہر دوائے جلیل الشان ہے اسکے واسطے اور مچھلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی پے در پے آنے
لگے قطرہ قطرہ شراب اُسکے حلق میں ٹپکائیں اور ماء اللحم چوزہائے مرغ کا تھوڑی سی مشک خواہ دوالمسک ملاکر ٹپکائیں مرارت نمر یعنی

HAKEEM SHOUKAT ALI

جیبتہ کا ہے جو شخص اُسے کھائے مرہ سبز اُس کی قے میں برآمد ہوتا ہے خواہ مرہ و زردگی سے ہوتی ہے اور البوہ کی بُو اُس کی ناک میں آتی ہے اور اسی البوہ کا مزہ اُسکے منھ میں ہوتا ہے اور آنکھ میں زردی یرقان کی پیدا ہوتی ہے اور ان اعراض کے بعد مرجاتا ہے بچنے کی امید نہیں رہتی پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جائے اور نہ مرے امید حیات کی ہوگی علاج قے کرائیں جسطرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اسکا ہے وہ بھی استعمال کریں وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب الغار ہر دو حصہ ایک جزو بنیر مایہ آہو چار جزو تخم سداب و مرمکی ہر واحد نصف جزو سب کو شہد میں ملا کر معجون بنائیں مقدار شربت بقدر ایک جزو کے اور باین ہمہ قے بھی کرائیں اور آبزن میں بٹھائیں اور خوشبو پھول داخل کریں **دریائی کتہ کا تلخہ** بعض اطبا نے کہا ہے جو شخص تلخہ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مرجائے گا **علاج** روغن گاؤ ہمراہ خطمیا بادر دی کے اور دارچینی کے استعمال کریں اور بنیرمایہ ارنب بھی اور تریخ روغن خوشبو سے اور لطیف تدبیر کرنی چاہیئے فقط **بارہ سنگھا کی دم کا کنارا** جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید اندفی آمال و غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے **علاج** پہلے قے کرانی چاہیئے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد ملاکر قے کرائیں اور روغن زرد میں کنجد اور پھٹکری ملی ہوا اسکے بعد بندق البنہ اور بابنیر برج ملاکر خواہ معجون بابنیر برج کھلائیں ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور اسکا استعمال ایک روز میں چار مرتبہ کرنا چاہیئے **جنس تیسری از قسم حیوانات کے** یعنی رطوبت کسی حیوان کے بدن کی جو سمی ہوتی ہے **خون زنگاؤ کا تازہ** جو شخص خون تازہ بیل کا پی جائے اُس کو درد لوزتین اور سرخی زبان اور ٹکڑے خون کے جمے ہوئے دانت اور مسوڑھے پر اور متلی شدید اور کرب و اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی آنتوں میں سڑاہن پیدا ہوتی ہے بعد اُسکے خناق اور کزاز پیدا ہوتا ہے **علاج** بہت جلد حقنہ کرانے کی طرف متوجہ ہوں اور اسہال کی تدبیر کریں اور قے کرانے میں ایسے شخص کے خطرہ ہے کہ بعض اوقات ایسی شے برآمد ہوتی ہے جسکے دفع کرنے کی طاقت نہیں رہتی اسی وجہ سے خناق میں گرفتار ہو کر مرجاتا ہے اور جو دوا جمود خون میں نافع ہے جیسے انجیر خام اور البان زم کرامین دودھ بھرا ہوا اور تخم کرنب اور بیخ ابگهان اور حلتیت اور بورہ اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملاکر اور مرچ سیاہ سرکہ میں ڈالکر اور عصارہ برگ توت سرکہ سرکہ میں اور بنیرمایہ بھی ساتھ سرکہ کے جب دوا اُن کے استعمال سے خون میں تقطیع پیدا ہو جائے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اندر اور سطحوں میں پھیل جائے مسہلات کا استعمال اسوقت کرائیں اور شکم پر ضماد آرد جو کا آب فراسیون یعنی ماء العسل خالص کے ساتھ کریں **دواب کا پسینا** اسکے پینے سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور ورم بھی پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہوتا اور دونوں بغلوں سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہے **علاج** آب گرم سے قے کرائیں اور طلاء یعنی آب انگور جو کا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال کریں اور تریاق گل مختوم بھی نافع ہے **گرگٹ کا انڈا** بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ جو شخص اسے پی جائے فوراً ہلاک ہوگا اور اگر تھوڑی دیر اسکے تدارک میں غفلت کریں پھر کوئی علاج کارگر نہ ہوگا **علاج** بارگی بٹ طلا میں گھول کر پلائیں اور قے کرائیں اور اچھی طرح سے قے کرائیں تاکہ سارا آلایش نکل جائے اور حمام کے بعد بدن میں تریخ روغن گاؤ کی کریں اور سرکہ کی تمیدنک اور انجیر خشک کی خورش ہمراہ مکھن اور خطمیا کے کرائیں گرما ہوا دودھ اسکو کہتے ہیں جسمیں کسیقدر ترشی آجائے اور ترشی کیساتھ کسیقدر عفونت بھی آجائے اسکے استعمال سے دوار اور متلی اور مروڑ انم معدہ میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی سفینہ قاتل بھی اس سے پیدا ہوتا ہے **علاج** قے کرائیں ماء العسل ملاکر اسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کریں **خون بستہ** جب شکم میں خون منجمد ہو جائے ضرور سمیت پیدا کرے گا اور اسکی سمیت اس قسم کی ہوگی جو مزاج خون کا ہے پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی امر خارجی سے نہیں کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا میں جہاں منجمد ہوا ہو اور جس عضو میں بستہ ہوا ہو اُسکے خواص اور اعراض دگرگون ہوں مثلاً اگر سینہ میں بستہ ہوگا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض صغیر ہو جائے گی اور ضعیف ہو کر پہلے مروڑی طرف تو اترکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوگی اور اسکے خارش کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچے اور اگر خون معدہ میں بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہو جائے گا اور خفقان اور صغر نبض اور غشی پے درپے عارض ہوگی اور اگر مثانہ میں بستہ ہوگا اور اسیطرح اگر رحم میں بستہ ہوگا اُسکے اعراض بھی انھیں اعراض مذکورہ کے قریب قریب ہیں اور دوا عامہ جمود خون کے سب اقسام میں یکساں مفید ہیں اقراص سپید اور اقراص احمر بھی ایسا ہی مفید ہے اور مغل اور حاشا اور پنیر مایہ حیوانات مذکورہ بوزن نیم الوجات خصوصاً پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکا اور حلتیت اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو کہ بنایا جائے یہ ترکیب مذکورہ بالا اور انجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دودھ گوسفند کا بقول اطبا جوف میں تمام خون بستہ کو گھلا دیتا ہے یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ میں ملا کر پلائیں اور یہ دوائے جلیل ہوا اور عجیب النفع ہے **معدہ اور مثانہ کے خون بستہ کا علاج** جسقدر بیان اسکا کتاب سوم امراض جزئیہ میں ہوچکا ہے اور دونوں باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو مقابلہ کرکے پھر دوبارہ بیان کچھ زیادہ اُمور بیان کرنے میں پہلے اس مریض کو تا امکان قے کرانی لازم ہے اور عصارۂ کرنس اور شہد کے ذریعہ سے قے کرائی جائے اور تریاق طین مختوم بھی اسے مفید ہوتا ہے اور قرطم سائیدہ جو آب گرم میں گھلائی گئی ہو بھی زیادہ نافع ہے اور یہ دوا بھی نافع ہے طین مختوم آٹھ درہم پنیر مایہ خرگوش چھبیس درہم پنیر مایہ آہو ان تیس درہم حلتیانا چار درہم زراوند مدحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد میں طیار کریں مقدار شربت بقدر ایک جوز کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کریں ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ مغز ساق ارنب کے جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور مجھے گمان ہے کہ پنیر مایہ ارنب سرکہ شراب میں بھگو کر پلائیں اور تخم اندرائن ہمراہ پنیر مایہ جدی کے خواہ ایک مثقال سرکہ میں سکا استعمال کریں میں واسطے اُس خون بستہ کے جو مثانہ میں منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہوں کہ عصارۂ برگ زریں درخت کا استعمال کیا جائے کہ اسمیں ایک خاصیت خاص ہے اور عجیب النفع ہے اس بارہ میں اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور تریاق اور شربت وطیون اور مدرات قویہ اور برگ برنجاسف و حلتیت اور عصارۂ کرنس اور تخم ترب کہ یہ سب سکنجبین میں اور سرکہ میں محلول کر دیا کریں پلائے کہ دوائے جید ہے خون بستہ کے علاج میں اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال حلتیت خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیاالیوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم اظفار الطیب یا دو درہم عود فاوانیا کا استعمال کریں اور دوائے سنگ حصات یعنی جنسے پتھری ٹوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اُسکا استعمال بھی مفید ہے خواہ شربت میں خواہ حقنہ میں خواہ طلا کے طور سے اور مثانہ تور وغیرہ میں بقدر ایک اوقیہ یعنی پانچ درہم یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نیم درہم کے حب پیا ہوا پانی میں خواہ خاکستر چوب انگور کے پانی میں ہو اور استعمال پچکاری کا کریں اگر یہ تدبیرات کارگر نہ ہوں چاک کرکے خون بستہ کو مثل پتھری کے نکال لیں **دودھ کا بستہ ہونا معدہ میں** کبھی معدہ میں کسی سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کے جو دودھ میں ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ کے منجمد ہو جانے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہے اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ میں دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی ہے جیسے خون کا معدہ میں بستہ ہونا اور اس سے بھی اعراض ردی پیدا ہوتے ہیں جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی از قسم سموم کے ہو کر برودت تمام بدن کا اور صغر نبض اور خفقان جس سے ضیق النفس اور غشی پیدا ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اُس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکے معدہ میں دودھ بستہ ہو جائے **علاج** واجب ہے کہ دودھ کے پھاڑنے کی چیزوں سے پرہیز کریں جو معدہ میں دودھ کو پھاڑ دیتی ہیں جیسے نمکین چیزیں اسلیے کہ اس سے تخن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اُسے مزور پلائیں اور فوتنج خشک بوزن پانچ درہم کے اُسے پلائیں کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اسمیں زیادہ ہو لبن حلیب کو جمود سے باز رکھتی ہے اسیطرح انارنج کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کے کریں کہ یہ بھی شیر بستہ کو گھلا دیتی ہیں یا بذریعہ قے کے اخراج

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکا کردیتی ہیں خواہ اسہال کے ذریعہ سے اخراج کردیتی ہیں اور جو دوائیں معدہ کے خون بستہ کے واسطے اوپر لکھی گئی ہیں خصوصاً جو دوائے مرکب گل ختم سے طیار ہوتی ہے اور دوائے انجدان اور وہ کبریت خواہ دودھ برابر برابر ملائی جائیں سرکہ میں اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب کہ وہ خاکستر ڈال کر تصفیہ کریں

مقالہ تیسرا تدبیر عام نیش کی یعنی کاٹنے سے جانوروں کے جو زہر پیدا ہوتا ہے اُس کی تدبیر اور حشرات کے بھگانے کی تدبیر اور علاج لدغ حیات کا علاج گزیدگی حیات کا بیان ابتدائے قول ہم تشریح کیا ہیں **قانون عام** زہر کے علاج میں تقویت حرارت غریزی کی اور اُسکو زہر کی مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور بسبب ہر چہ تاکہ سم کو طلا کرے اور بطرف خارج کے دفع کرے اور حشا کی تقویت کی مراعات بھی ضرور ہے اسکے بعد دفع سم اور ابطال اُسکے فعل کا شروبات اور اطلیہ سے کریں جن طلاؤں میں یہ اثر ہو خواہ بنظر اپنی طبیعت کے اُس میں یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آئندہ ذکر کریں گے اور بعض زہر اعراض میں اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہو جاتے ہیں مثلاً تحلیل رطوبات بدنی اسلئے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا میں ہر وقت دشوار ہی ہوتا ہے بسبب اسکے کہ رطوبات میں نفوذ کرتی ہے جسوقت رطوبات کو پاتی ہے اور اُس پر سوار ہو کر دخیل ہوا اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہیں بعض اوقات فصد کا وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن میں محسوس ہوا اور جذب امکانہ ہو سکے خصوصاً جبکہ بدن رطوبات اور مواد سے پُر ہو کبھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت میں جو مخالف جہت اعضائے رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہے پلانے کی دوائیں جو زہر بدن میں پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہیں یا تریاقات اور فادزہرات کلیہ میں یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو اور یہ مضاد اور مخالف سم کے ہیں بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہو خواہ بالخاصیت اُسے مفید ہو یا ایسی دوائیں جو سمیت کو بطرف خارج کے متوجہ کریں اسطرح کہ اخلاط میں حرکت دیں جسطرح سے ادویہ معرقہ یعنی پسینہ نکالنے والی دوائیں لیکن ایسی دوائیں جو اخلاط کو دور ہٹا دیں اور بطرف زہر کے متوجہ ہونے دیں ایسی ادویہ مرکبات میں شامل اور ادویہ مسہلہ اور مقیہ کے لسوع کیواسطے اور اسیطرح مدرات کا حال ہے یا ادویہ ایسی ہیں جو محرک مواد ہیں کہ اعضائے رئیسہ سے دور ہٹا دیتی ہیں اور جو مادہ حرکت میں آتا ہو اُسے دفع کر دیتی ہیں جیسے بھی ادویہ مسہلہ اور طلیہ اور مقیئہ اور مدرہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے اُس میں چند اغراض ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن میں منع کرے اور یہ بوجہ بندش باطلاء استواری بندش اطراف مسامات کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اسلئے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کی طرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے مزاحمت سمیت کی کرتی ہے اور ازانجملہ قطع عضو ملسوع کو کاٹ ڈالنا یا اُن دواؤں سے کا ملوثی ہیں اور داغ دینے میں استعمال کیجاتی ہیں اور جو اسباب جذب کے ہیں اور اسیوجہ سے قابض چیزیں مضر ہوتی ہیں اسلئے جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہو اور اندر کی طرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہو اُس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہیں ہے خصوصاً یہ دوائے جاذب اُسوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی ہو اور نیل محاجم کا استعمال ہے اور کبھی احتیاج شرط کی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف ساری ہو گیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہنچا ہو مگر پہونچنے کے طریقہ میں ہو اُسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد میں ہو نکل جاتا ہے اور فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہے کہ وہ فاقہ سے نہ ہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور منہ اپنا دھو چکا ہو اور اسکے دانت میں تری ہونی لوبے بدبو آتی ہو اور شراب کچانی سے کلیاں کرے اور کسیقدر شراب پی لے اور منہ میں روغن گل اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے منہ میں اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تو پرہیز کرے اور پہلے اُسکے دفع کی تدبیر کرے اور جسقدر چوسا جائے اتنا تھوکا جائے دوائیں لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہیں جو پسینہ نکالیں اور سرخی پیدا کریں اور جاذب ہوں اگر طلاء استعمال کیجائیں اور بقول **جالینوس** جو ادویہ جاذب سم ہوتی ہیں انکا جذب کبھی تو بقوت سخنہ ہوتا ہے اور کبھی بنسبت مشاکات کہ اپنی صورت کو جذب کرتے ہیں جیسے مساج کی جربی نساج کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کاٹے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا سر اور دم کاٹ کر مارگزیدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرتا ہے تا اینکہ بعض ادویہ بھی دفع سموم کا کردیتی ہیں لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید یہی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہے اور اس دعوے میں خواہ ثبوت میں اس دعوے کے حکیم طبعی کو بحث اور فحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی اصلاح اور نادرستی دریافت کر سکتا ہے اور طبیب اگر ہے جیسے ایسے امور دریافت نہ کر سکے پھر انسے بنظر فن خاص کے مضر نہیں ہے اکثر تطویل جاذب ایسے بھی ہوتے ہیں جیسے قرحہ خواہ آبلہ پڑجاتا ہے پس واجب ہے کہ جو چیز ایسی ہو وہ گرادیجائے یہی شرط دولائے طلا کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو کسی طرح کا احالہ اور تبدل ضرور حاصل کیجئے تاکہ رطوبت کو منجمد کرے تاکہ اثر زہر کا پھیل نہ سکے جیسے بیخ بیروج کی یہی خاصیت ہے یا احراق سمیت کرے جیسے داغ دینے سے رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر سیت اور زفت کے ذریعہ سے خصوصاً زفت گھلایا ہوا کر اس سے داغ دینا طریقہ اہل مصر کا ہے خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا میں ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کرے خواہ کیفیت حرارت اور برودت میں تغائر کی وجہ سے سمیت کو تبدیل پیدا ہو اگر ابتدا میں ادویہ جاذبہ خواہ مرکب جاذبہ کا استعمال کیا جائے اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کر نفع میں پیدا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ ظاہر ہوں اور امر عظیم ہو گردا گرد مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جسقدر ہڈی تک ہو سب کا سب نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہو پہلے عضو مذکور کاٹ ڈالیں اسکے بعد داغ دیں منجملہ کیفیات اور اثر ضروری کے ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا میں ایک یہ اثر ضروری درکار ہے کہ مسکن وجع ہو اور تدارک ان اعراض کا کریں جو مخفی ہیں اور لسوع کے تابع ہوتے ہیں جیسے غلغطار اسی غرض سے ان ادویہ میں داخل کرتے ہیں کہ اگر خون بکثرت جاری ہو اسے بند کردے منجملہ وصایا کے جو سموم میں خواہ معضوض میں قابل حفظ کے ہیں یہ ہے کہ اعمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا پہونچنا علیل کو زمانہ صحت تک غرض یہ خیال کیا جائے ادویہ مشہورہ بعد کاٹے حیوانات کے منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہے کہ تخم خندقوقی پانی میں پیکر پلائیں خواہ شراب میں ڈالکر پلائیں اور طبیخ الزراع و نیج کا یعنی اسکے تینوں قسم کا اور جند بیدستر عجیب النفع ہے یعنی لاغیہ اور میرے گمان میں لاغیہ سے مراد وہ تریاق ہے جسے بنام تریشی اور فراری مشہور کرتے ہیں یہ بھی جمیع حیوانات کے لسع کو مفید ہے خصوصاً مارگزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور بوجا اور بیش موش اور آذریون اور تخم بادروج اور حرف اور کمون کی وہی قسم جو کلونجی کے مشابہ ہے اور کاشم اور ثوم اور پوست اصل عرعر ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہے جالینوس کا قول ہے جس شراب میں سانپ گر جائے لذاع ہوام کو اسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی تمام سمیات کے مضاد اور مخالف ہے اور مقدار شربت دو مثقال ہے اور بیخ انجدان جمیع سموم کو نافع ہے اور ثمرہ پنجنکشت اور روغن بلسان اور حب بلسان اور پنجنکشت اور جوز ہمراہ انجیر کے اور بندق حنطیانا جاؤشیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور ولب تازہ کا پھل عجیب النفع ہو ہوش کے بارہ میں دارچینی جو خاص چین سے آتی ہو اور سنگینی بکری کی جلا کر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کما فیطوس اور کاشم ایضاً سرطان نہری ہمراہ دودھ کے اور اجوائن سکنجبین اور پستہ ہمراہ شراب کے اور فوتنج اور طبیخ اسکا شراب و ضماد فقود راسن اور قیصوم اور قردمانا غاریقون اصل الخنثی تین درہم اسیطرح اندرونی اعضا اس غرض کے معدہ تک جسوقت دھنیا اسمیں پھردیں اور خشک کریں اور بوقت ضرورت اس میں سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کریں اور جوشاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی دماغ ماکیان خصوصاً ہمراہ انفحہ کے شوربا بینوے کا جو زندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا زندہ پھر ہمراہ شراب کے پلائیں اور اصل مع اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون کچھوے کا اور تفسہ عجیب النفع ہے حنطیانا بھی خوب چیز ہے تخم کرنب بری نافع ہے ادویہ باردہ میں سے جو اسکو نافع ہے بیخ بیروج ضماد کریں ہمراہ شہد کے کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور سیاوشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سے مرکب کرکے استعمال کرتے ہیں تریاق عجیب البنون اور مر کی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کلونجی پانچ درہم حنطیانا تین درہم سداب دو درہم شہد اور رب جرجیر

HAKEEM SHOUKAT ALI

معجون کریں مقدار شربت ... ہمراہ مطبوخ جید کے - ایضاً دواء الطین بھی بہت نافع ہے نسخہ اسکا یہ ہے حب الغار دو مثقال گل مختوم دو مثقال البوادس ہمراہ زیت
کے استعمال کریں اور مقدار شربت ایک بندقہ ہیں اوقیہ ماء العسل میں - ایضاً تریاق عام ہے جمیع سموم کیواسطے اور شربات میں سے فلفل دس درہم سنبل الطیب
دو درہم زراوند طویل بیخ خاہرا ایک ایک درہم عصارہ خرنوب سے معجون کریں اور دھوپ میں چالیس روز تک رکھیں اور ہر روز ہلاتے رہیں اور جب خشکی پیدا ہو
تھوڑی تری داخل کریں اور مزاج بگڑنے اور طیار ہونے کے بعد ہمراہ آب گرم کے استعمال کریں بعض لوگ مدعی ہیں کہ دوائے مذکور بطور ... کے اگر لگائی
جائے تب بھی نافع ہے اور طبیخ سرطانات نہری کا اور خون کچھوے کا اور رق مملوح یہ بھی دواہر ایک قسم کے نہش کو نافع ہے کلونجی تخم خرمل زیرہ
ہر ایک ... درہم جنطیانا زراوند مدحرج ہر واحد ایک درمی فلفل سپید مر مکی نصف درمی شہد میں معجون کریں مقدار شربت بقدر باقلائے رومیہ کے شراب
میں حل کرکے ایضاً جنطیانا دو درہم فلفل سداب ہر دو چہار درہم شہد میں معجون کریں اور کل مقدار کا ایک ہی شربت ہے ایضاً حماحب بلسان ہر درہم
میں درمی تخم ... تخم گندنا ہر واحد ایک درمی زراوند بیخ انجدان سیاہ ہر ایک بقدر ایک درمی کے مر مکی زعفران ہر ایک ایک درمی طین جبر چار درمی شہد کف گرفتہ میں
معجون کریں مقدار شربت بقدر باقلائے ایضاً حب بلسان ... خشک رعفت بری فلفل سپید و سیاہ دار فلفل بیخ نرگس ... ساذج کرمانی ... ہر واحد
... ہر ایک ... شہد میں معجون کریں مقدار شربت بقدر ... طلاؤں کا بیان جانوروں کے کاٹنے کے مقام پر جو دوائیں بطور طلاء کے لگائی جاتی ہیں انہیں سے
... بعض ... توم خام خواہ ابالا ہوا ... خواہ جند بید ستر ہمراہ زیت کے خواہ آب گندنا جس میں پانی کا لگاؤ ہوا ہو
اور ... بیخ نہری بہت اچھی طرح جذب کرتی ہے اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنی مرغی اور مرغ جو زندہ ہو پیٹ انکا چاک کرکے مقام
لسع پر ضماد کریں اور ساعت بساعت بدلتے رہیں ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسی وجہ سے تانبا اگر مرغ سلم
نگل جائے اسکے پیٹ میں گھل جاتا ہے اور سنگ اور سنگریزہ بھی پانی ہو جاتے ہیں اور شاید یہ اثر اسکے پوٹہ میں ہو اور سکنجبین میں ... اور
... ضمادات کے نمک ... سرکہ اور تلخہ گاؤ یا تمام اور برگ خنثی یعنی وہ گھاس جسکا نام خنثی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب
انجیر اور جو بالخصوص ابتدا میں اور زفت اور نمک دونوں پکا کر بھی لیپ کرتے ہیں کہ ضماد توم اور ملح اور بکری کی مینگنی ہر ایک جانور کے کاٹے
سے نافع ہے ... مار گزیدہ کے ... اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہے حتی کہ مار گزیدہ کو بھی نافع ہے ایضاً خردل
اور بورہ اور ... آب ... خواہ قطران میں ... طلاء کریں یا زفت ہمراہ نمک پکا کر طلاء کریں ... مقام لسع پر ... بہت مفید ہے ... کاٹے ہوئے
... ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور ... ہمراہ سریق کے اور مرہم جو نمک سے بنایا جائے اور مرہم ... کا
... سرکہ ... طبیخ ... طلاؤں کا بیان جنکے بدن میں لگانے سے ہوام پاس
نہ آسکیں ... جتنی دوائیں مذکور ہوئی ہیں ان میں سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور روغن زیت ہمراہ ... خواہ زیت میں
... بفقاح ... حب ... اسی طرح برگ پنجنگشت زیت میں اور قیصوم بیخ انجدان اور خنثی اور ... حب بلسان
اور بیخ ... سب چیزیں ہمراہ زیت کے استعمال کرنی چاہئیں اور چند مرکبات بھی اسی قبیل میں ہیں مثلاً بیخ انجدان سیاہ اور فقاح ... تازہ
... ایک جزو بیخ ... نصف جزو حب بلسان ... تین جزو ... زیت میں پختہ کریں اور اسقدر پکائیں کہ اسکا قوام پیدا ہو جائے
... اور بعد ازاں بدن پر طلاء کریں ایضاً خنثی دو درہم حب بلسان ... ہر واحد نصف درمی سرکہ اور زیت میں
ملا کر طلاء کریں ایضاً فقاح ... بیخ ... تین جزو سب کو زیت میں ملا کر طلاء کریں اور اس دوا سے دھونی بھی دیتے ہیں ایضاً
... سب کو ملا کر روغن میں طلاء کریں اور روغن ... کا طلاء کرنا پشہ کو بھگاتا ہے طرد ہوام بالکلیہ مکان کو ایسی چیزوں

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے بچے لیکن جنھیں ہم آیندہ بیان کرینگے اور بچانے کی بھی وہی چیزیں درکار ہیں اور جو سے مکان کے اور کپڑے ہیں وہی چیزیں یا عمدہ چیزیں جنھیں ہم ذکر کرتے ہیں دھونی کے بیان میں خواہ اور ترکیبات میں اور ان سب تدابیر سے یہ فائدہ ہے تاکہ ہوام گرد نہ پھٹکنے پائیں اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگ کریں دھونی کرنے کی چیزیں جیسے انار کی لکڑی کا دھواں کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتے ہیں اسیطرح بیخ سوسن کا دھواں اور شاخہائے تازہ درخت انار کا دھواں اس فائدے میں عجیب الاثر ہے اسیطرح قنہ اور سینگ اور اظلاف اور حوافر اور شعر اور قمل اور سکبینج اور حلتیت اور ورق غار اور حب الغار اور فودنج اور شیح اور اسکا فرش کرنا اور قیطون کا فرش اور جعدہ کا اور دھونی پنجنکشت کی اور اسکا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی کی دھونی اور فرش کرنا اسیطرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی انیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور گندھک اور بکری کے سم کی بنا کر سلگائیں سانپ اور اقسام ہوام کے سب بھاگ جائیں ایضاً سیعہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور موسیائی خواہ سلاجیت کہ ہر واحد ایک جزو موئے گوسپند اور سم اسکا ایک جزو قرص بنا کر دھونی دیں اور فرش کو اس سے تبخیر کریں یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ فرمایا بیخ انجدان سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک اوقیہ پوست بیضہ نعام یعنی شتر مرغ کلونجی تخم حرمل ہر واحد دو اوقیہ ایضاً برگ سرو اور صنوبر اور کلونجی اور جند بیدستر ہر واحد ایک درخمی پوست بیخ بیروج ایک درخمی موئے گوسپند تین درخمی فودنج دو درخمی موسیائی خواہ سلاجیت چار درخمی سب کو ملا کر دھونی دیں اور اگر انگور کی لکڑی کی دھونی کیواسطے اختیار کریں اسکی دھونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہے بچانے کی چیزوں میں سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بچانے سے اکثر ہوام بھاگتے ہیں بلسان اور حبق اور پنجنکشت ہر واحد ایک جزو اگر سکو گرد مقدار خوابگاہ کے سلگائیں اور شیح کا بھی یہی حال ہے اور حلتیت کی بھی یہی خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسیطرح اگر کسی مجلس کے گرد انہار خواہ الاؤ لگائیں یا راکھ اسطرح گرد مجلس کے بچھائیں جیسے کپڑے کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہیں ایضاً بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے دور اور الگ بیٹھ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلئے کہ ہوام و حشرات روشنی کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور اسی جگہ جا کر جمع ہوتے ہیں ایضاً لقلق اور [illegible] اور گھروں میں ان جانوروں کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور جیسا کہ ایات اور ابابیل اور قنفذ اور نیولے وغیرہ کہ جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہیں اور جن پر اثر ہوام کا نہیں ہوتا ہے ایسی چیزوں کا گھر میں پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہو سکتا ہے اسلئے کہ اولاً تو ہوام ان کے خوف سے گریزاں رہتے ہیں اور شاذونادر کہیں اگر نکل آئے یہی جانور ان کو قتل کر ڈالتے ہیں اطبا کہتے ہیں جو شخص توشہ دان قاموس کا بنا کر اپنے پاس رکھے سانپ اسکے گرد نہ پھٹکے گا اسیطرح جو شخص اسکا کپڑا بنا کر پہنے لیکن یہ بات جس شخص نے کہی ہے اسکا چنداں اعتبار اور وثوق نہیں ہے **درندہ جانوروں کے ہلاک کرنے والی چیزیں** کہتے ہیں کہ خربق کے کھلانے سے قتل کئے اور مکھی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے یعنی جیسا کہ خانق الذئب بھیڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور گینڈے اور برگ آزاد درخت سے تمام بہائم قتل کئے جاتے ہیں۔ **سانپ کے بھگانے کی تدبیر** بارہ سنگھا کا سینگ اسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکرے کی کھری اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور گندھک کی دھونی سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے جو شخص اپنے بدن میں دوا جیسا کہ ایک قسم کی گھاس ہے لتھیر خواہ اس گھاس کا عصارہ یا جند بیدستر بدن میں لگائے اسے سانپ نہیں کاٹتا ہے اور گرمی کھاد [illegible] اور نوشادر غلول سے چھڑکیں اس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہے اور خردل سے سانپ مر جاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہاں رائی کو پھیلا دیں ہرگز ادھر ہو کر نہ نکلیگا اور صائم کے منہ کا تھوک خصوصاً اگر صائم اپنے منہ میں نوشادر رکھے سے سانپ کو قتل کرتا ہے **بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر** جو صائم جاڑد راج ہو اگر بچھو پر تھوکے سے فوراً مر جاتا ہے اور ملاتے ہیں ناک کی ہری مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اسیطرح مولی کے پتوں کا عرق

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور اسیطرح بادروج کا بھی اثر ہے - **بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے** میعہ اور زرنیخ اور بھیڑ کی سینگیں بھیڑ کے غرب کی چربی سب اجزا ہم وزن لیکر پہلے غرب کو پگھلائیں اسکے بعد اوسکو مخلوط کریں اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دیں باہر نکل آئے گا اگر کوئی ہوئی سولی بچھو کے سوراخ میں رکھیں اُسے جرأت باہر نکلنے کی نہ ہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھائیں اُسی کی بو سے اور ہرتال کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے **کھٹملون کے بھگانے کی تدبیر** اگر جوشاندہ حنظل کا مکان میں چھڑکیں سب مرجائیں اور بھاگ جائیں اسی طرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ علیق کا اطباء کہتے ہیں کہ اگر بکرے کا خون کسی گڑھے میں بھر دیں سب کھٹمل وہیں جمع ہوجائیں گے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کرکے دھونی سے قتل کریں اسیطرح جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو اُسپر بھی سب کھٹمل جمع ہوجاتے ہیں اور رائحہ کبریت اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہیں ہمارے ملک میں ایک گھاس ہے کہ اسکا نام کیوا یعنی حشیشۃ البراغیث ہے جسوقت اُسے بچھونوں پر رکھیں کھٹمل بیہوش ہوجاتے ہیں اور اُن میں تخدیر پیدا ہوتی اور پھر زندہ نہیں رہتے **پسّو اور مچھر کے بھگانے کی تدبیر** انگیٹھی میں برادہ چوب صنوبر کو سلگائیں خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو سلگائیں اور بہتر یہ ہے کہ سب کو یکجا کرکے سلگائیں اسیطرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور شونیز جسکا نام قرلون ہے اور خثار البقر اور حرمل ان سب کی دھونی دیں اور بچھونے پر رکھیں اور اوراق السرو و جوز سرو کا استعمال کریں اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکیں نفع کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب **پیوسے کے بھگانیکی تدبیر** یہ ہو کہ سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا اُسکی تدبیر یہ ہے کہ مردہ سنگ اور خربق سے مرجاتا ہے ایضاً خربق اور زہرا لبیش اسیطرح زرنیخ بھی اُسکی قاتل ہے اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور بصل الفار اور سک سے اگر چوہے کی کھال نکال کر کسی گھر میں ڈال دیں خواہ موش نر کو خصی کرکے یا اُس کی دم کاٹ کر چھوڑ دیں جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن کھال اُدھیڑنے کا ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک چوہے کو ڈورے سے صوف وغیرہ کے پاؤں باندھکر اگر کسی گھر میں چھوڑ دیں جتنے چوہے اُس گھر میں ہیں سب بھاگ جائیں گے اور مجھے اسمیں تردد ہے **چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر** چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران کو رکھیں بھاگ جائے گی اسیطرح مغناطیس اور تلخ گاؤ سے اور اسیطرح زفت اور حلتیت سے اور خود چیونٹی کو بطور دھونی کے اگر سلگائیں اُسکے دھوئیں سے بھی بھاگ جاتی ہو **مکھی کے بھگانے کی تدبیر** ہرتال کو دودھ میں ملا کر رکھیں اسکے پینے سے مکھیاں مرجاتی ہیں اور ہرتال کے دھوئیں سے بھی اور کندر کے دھوئیں سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی ہیں **شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر** - گندھک کے دھوئیں سے اور لہسن سے بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنے بدن میں خطمی کا ضماد لگائے اُسکے پاس نہیں جاتی ہو خواہ عصارہ خبازی اور زیت کو ملے **لیکرمے کے بھگانے کی تدبیر** بنا بر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصاً برگ چنار کے دھوئیں سے بھاگ جاتا ہو **دیمک کے بھگانے کی تدبیر** جس گھر میں ہُدہُد کا آشیانہ ہو خواہ اور کسیطرح رہتا ہو وہاں دیمک نہیں رہتی ہو اور تفتیر اور تدخین اعضائے ہُدہُد اور اُسکے پر کی دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہیں **سوس کے نکالنے کی تدبیر** - کپڑوں میں جو کیڑا لگتا ہو اگر افسنتین کپڑے میں رکھیں تو کیڑا نہ لگے گا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست اترج کا یہی فائدہ ہے **اقسام سانپ کے** جو لوگ سانپ پکڑ لیتے ہیں اور جنکا فن یہی ہے کہ سانپوں کا حال اور اُن کے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہیں اُنھوں نے سانپ کی تین قسمیں کی ہیں ایک تو وہ قسم ہے کہ اسمیں حدت زیادہ ہے اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہیں دیتا ہے اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہیں ہے اور اسی میں اصم یعنی بجگار اور صلات داخل ہیں اور اسمیں سوائے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہیں دیتا ہو خواہ بہت گہرا داغ لگائیں جو اندر تک پہونچ جائے اور میت کو جلا دے اور سمیّات کے پھیلنے کی تنگ کردے کبھی اُسکے علاج میں بعد اس تدبیر

HAKEEM SHOUKAT ALI

مذکورہ بالا کے مچھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کرتے کراتے ہیں اُسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہیں اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اسمیں نہو فقط منافذ
مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اسکے بعد اور سب علاج شرکت سے تدبیر کرتے ہیں دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے اور کثر اسکے کاٹنے سے موت
واقع ہوتی ہے اور تیسری قسم درمیانی ہو کر تین روز یا سات روز تک طول کھینچتے ہیں کہ جنگلی اژدہا خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی
السمیت ہوتے ہیں اُنکا علاج فقط اُسیجگہ کیا جاتا ہے جہاں زخم کاٹنے سے پڑ گیا ہے اور سمیت کے لحاظ سے تریاقی علاج نہیں کیا جاتا ہے
اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید الرداءت ہوا اُسکے بھی چند اقسام ہیں ایک قسم کا نام ملکہ ہوا اور یونانی میں اسے باسلیقوس کہتے ہیں اسکی سمیت
کا یہ حال ہو کہ جس کی طرف دیکھے خواہ جو شخص اُس کی آواز سُنے فوراً مرجائے ایک قسم وہ ہے جسکا نام خطاف ہوا اسکا رنگ مشابہ خطاف
یعنی شپرک کے ہوتا ہے اور طول قریب ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے پہلے سے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام عقلیس خشک ہو
کہ اسکی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک اور کھری ہوتی ہے اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اُسکا خاکستری خواہ مائل بزردی
ہوتا ہے آنکھیں اُسکی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہیں اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے انھیں اقسام میں سے ایک وہ بھی سانپ ہو جسکا نام
بزاقہ ہوا اسکو قدرت ہو کہ اپنے کف دہن کو تھوک کے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر یہ
تھوک پڑتا ہے مرجاتا ہے خواہ جو شخص اس کے تھوک کی بو سے کسیقدر اُسکے دماغ میں چڑھ جاتی ہے وہ بھی مرجاتا ہو اور طول اُسکا
دو ہاتھ تک ہوتا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مرجاتا ہے قبل از انکہ مقام لسع میں درد
پیدا ہو ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ میں اس غرض سے نہیں کرتے ہیں کہ اُن کے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور اُن کے کاٹے ہوئے
کے بچنے کی امید ہو بلکہ یہ غرض تو ضرور ہوتی ہو کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جائے کہ اُس سے احتراز کرے اور شاید کبھی وہ علاج
جو اوپر مذکور ہوا ہے شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے ۔ صم مقعدہ یعنے جو سانپ گونگا اور فی الفور مہلک ہو اُسکے بھی چند اقسام ہیں اور جلد و بصر میں
بکثرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں دو دو بطور شاخ اور سینگھ کے ہوتی ہیں اور رنگ اُسکے مختلف ہوتے ہیں سیاہ و سرخ اور منقش اور عسلیہ
اور خاکستری اور کبھی خلقت اُسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دنبالہ مثل عصا یعنے تھمنہ سیر کے ہوتے ہیں اژدہے جو
قاتل ہیں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف ہوتا ہے بعض اُن میں سے افاعی اصلیہ ہوتے ہیں
اور بعض افاعی بلوطیہ یعنی بشکل بلوط اور بعض افاعی عطشیہ یعنی پیاس لگانے والے ہوتے ہیں اور بھی بہت سے اقسام اس طبقہ میں ہیں جسکا ہم بیان
کرینگے کبھی سانپوں کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے لیکن نوع میں اختلاف نہیں ہوتا ہے بلکہ ادھر دیکھو وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں پھر بھی اور
طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر و مادگی کا اختلاف ہوتا ہے نر میں دانت کم ہوتے ہیں اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض
سپیرے کی یہ رائے ہو کہ مادہ بھی زیادہ بری ہے کہ اُس کے دانت زیادہ ہیں اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان
سانپ بنسبت مُسن کے زیادہ بُرا ہے اور بنظر خباثت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ بڑا سانپ زیادہ بُرا ہے بہ نسبت چھوٹے
کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونوں ہوں اور بنظر مکان اور جائے سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلے اور پہاڑوں
پر رہتے ہیں اُن کی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت ان کے جو سر زمین اور ترائی میں خواہ پانی میں رہتے ہیں کبھی بنظر بھوک اور سیری کے بھی سمیت میں
سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہے بھوکھا سانپ زیادہ زہر دار ہوتا ہے بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غصہ ور
سانپ اگر حالت غضب میں کاٹ کھائے زیادہ بُرا ہے بہ نسبت اسکے کہ وہی سانپ خواہ اُسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے

HAKEEM SHOUKAT ALI

زمانہ اور فصول کی رو سے سمیت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ گرمیوں کی فصل میں سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑوں کے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ
ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا اور موٹا ہو اسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگوں کو گمان فاسد ایسا ہوا ہے کہ سانپ کا زہر بارد ہو جیسے
افیون وغیرہ حالانکہ یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مارگزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اُس کی وجہ یہ ہو کہ حار غریزی یعنے روح بوجہ مضادت اور
مخالفت تاثیر سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اُسی کی بقا سے حرارت بدن میں ہے لہذا بعد فنائے حرارت غریزی کے برد اور سردی محسوس ہوتی ہے
حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن میں حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن میں نہ رہے اور قلب میں کسیقدر خفیف گرمی رہے کچھ ضرور نہیں
کہ اطراف بدن میں وہ حرارت پھیلے بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہے انھیں کا زہر بارد ہے اور دل کے خون کو
بستہ کر دیتا ہے اور منجمد ہو جاتا ہے اور اسیطرح سے مخدر بھی ہے یہ بھی قول درست نہیں ہے ہاں چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہے اور
اسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہے اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل زمستان میں وہ مرجاتا
ہے اور جسکا مزاج گرم ہے اُسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہے یہی دلیل ان لوگوں کی ہے جو اصلہ کے مزاج کو بارد کہتے ہیں اور جو کوئی کہیں
زہر اور کیسا ہی حاد کیوں نہ ہو میرے نزدیک یہ دلیل ہرگز صحیح نہیں ہے اور نہ یہ دعوے حشرات صغار یعنی چھوٹے چھوٹے حشرات میں درست
ہے لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہیں انہیں اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ اسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑوں میں مرجاتی ہے اور انمیں
حس و حرکت باقی نہیں رہتی ہے شاید سانپ جاڑوں کی فصل میں اگرچہ مزاج اُسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہیں کرتا ہے اُسکی وجہ یہی ہو
کہ چونکہ اُسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہے اور احوال دیگر جو اُسے عارض ہوتے ہیں **باسلیقوس کے کاٹنے کا**
بیان اور یہ پہلی قسم ہے صم کی یعنی بجا گر اور جربانا کی بھی یہی قسم ہے اور مجھے یہ دریافت نہیں ہے کہ جربانا اور صم ایک قسم سے ہیں یا نہیں کچھ فرق ہے ایک
قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکہ اسواسطے رکھا ہے کہ اسکے سر پر ایک چھوٹی تاج کی صورت بنی ہوتی ہے اور دو بالشت سے لیکر تین بالشت
تک لانبی ہوتی ہے اور سر اسکا پتلا زیادہ ہوتا ہے اور آنکھیں اسکی دونوں سرخ ہوتی ہیں رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہو جو چیز
اسکے بدن سے ملتی ہے اُسے جلا دیتا ہے اور جہاں رہتا ہو اُس جگہ گھاس وغیرہ نہیں اُگتی ہے اور کوئی پرندہ اسکے سوراخ کے اوپر سے اڑ کر
نکلنا چاہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے اور جو حیوان اسکی چاپ پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہیں اسکے نزدیک کوئی جانور پہنچ جاتا
ہے سُن ہو کر رہ جاتا ہے اور اسکے صفیر اور آواز کے سننے سے ایک تیر کے پٹے تک جو آدمی خواہ جانور ہے مرجاتا ہے اور جس شخص پر
دور سے اسکی آنکھ کا اثر پہونچے وہ بھی مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اُسمیں ہے کہ جو شخص اُس کی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہے جسے یہ سانپ
کاٹے اُسکا بدن پھول جاتا ہے اور پھول کر صدید اور پانی بدبو اُسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازاں مرجاتا ہے اور جو اس میت کے
قریب جائے وہ بھی مرجاتا ہے اور کمتر اسکے جوار اور قرب کے ضرر سے نجات پاتا ہے ہاں اگر کسی عصا اور لکڑی وغیرہ سے اُس کو
ہٹائے خواہ چھوئے البتہ کمتر مضرت پہونچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزے سے اُس سانپ کو مس کیا
سوار مع گھوڑے کے مرگیا اور گھوڑے کی تھوتھنی میں اُسنے کاٹا گھوڑا اور سوار دونوں مرگئے یہ سانپ بلاد ترک و نوبہ میں اکثر پیدا ہوتا
ہے **علامت ملکہ یا بجا گر سانپ کے کاٹنے کی** آدمی خود بخود بغیر کسی سبب ظاہر کے مرجائے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مرے جہاں اُس سانپ کے
رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہیں ہے **حرمان کا بیان** حرمان کا ذکر ہم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اُسکے صفات قریب ملکہ
کے ہیں کہ وہ سیدھا نہیں چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہیں کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کے سنانے سے بھی قتل کرتا ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اسکا گوشت مہرہ ہو کر بہجاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اسکے قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب
تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے کہ ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ جرمان
کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہین کرتا ہے اور کسیقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے کہ تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اسیقدر
وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے **علامات کاٹنے اس سانپ کے جسکا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی
قسم مین ہے۔** جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اُسے ہچکی اور تغیر لون اور خدر اور برد اعضا اور سبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت
خفقان بھی اسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور
اُسے ہم بیان کر چکے ہین **علامات اس سانپ کے کاٹنے کی جسکا نام اسقیوس ہے اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہے**
یہ سانپ جسے کاٹے اُسپر ویسے ہی اعراض طاری ہوتے ہین جو خطاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کہ رنگ کا متغیر ہوتا ہے اور
بدن مین ورم پیدا ہوتا ہے اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضائے بدن سرد ہو جاتے ہین اور پلکین بند ہو کر خشکی اُن مین پیدا ہوتی ہے علاج
اُسکا وہی ہے جو صم کا علاج ہے **برزاقہ اور سقلیوس کے کاٹنے کا بیان** جسکو یہ دونون سانپ کاٹتے ہین وہ شخص بے حس و حرکت بحالت
سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اُس کی بعد اُن احوال کے ہوتی ہے جو اسقیوس کے باب مین مذکور ہوئے ہین اور رعاف بہنے آتی
ہے اور آنکھون کے بند ہونے کی نوبت پہونچتی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل باطل ہو جاتا ہے
اور درد کا احساس اسے نہین ہوتا ہے اور کبھی ابتدا مین ایسا درد جس سے قے پیدا ہو محسوس ہوتا ہے جو اُسکے پاس موجود ہوتا ہے اُسے
معلوم ہوتا ہے کہ اپنی اُنگلی حلق مین ڈالتا ہے تاکہ قے ہو جائے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ سقلیوس اپنا سر اٹھا کر زہر تھوکتا
ہے اب مجھے یہ بخوبی معلوم نہین ہے کہ قسم وہی ہے جسکا مین اوپر ذکر کر چکا ہون یا اسکے یہ دوسری قسم ہے اور افعیات کی قسم مین داخل ہے
لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہے جیسے سوئی چبھوئی اور اُس جگہ ورم نہین ہوتا ہے اور
تھوڑا تھوڑا سا خون سیاہ اُس سے بہتا ہے اور غشاوہ چشم بھی اُس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹے اور اوجاع اور نرم معدہ مین درد پہلے
پیدا ہوتا ہے اسکے بعد تنفس ابھر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تہائی یعنی تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہین رہتا ہے علاج
اُس کا وہی ہے جو صم کا علاج مذکور ہوا **مقرنہ کا بیان** یہ بھی صم کی ایک قسم ہے طول مین ایک ذراع سے دیگر دو ذراع تک
ہوتا ہے اسکے سر پر دو بلندی مثل دو سینگھ کے ہوتی ہے اور اُسکے بدن کا رنگ مثل ریگ کے ہوتا ہے اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک اور
سخت ہوتے ہین چلتے وقت آواز کھڑکھڑی پیدا ہوتی ہے اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہین ترچھے نہین ہوتے اور اکثر ریگستان
مین پیدا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اسمین ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیرہ کہتے ہین اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہو کہ اسکے قرن چھوٹے ہوتے
ہین اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہو کہ کسیقدر ٹوٹ کر گر جاتے ہین اور اُسکے بھی چند قسم مین چھوٹے اور صغیر اور دونون طرف کے جثے
اُسکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور اسیوجہ سے اسے نحیانہ بھی کہتے ہین **علامت اسکے کاٹنے کی۔** ایسی چبھن مقام لسع پر ہوتی ہے
جیسے سوئی کسی نے گڑو دی ہے خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑی ہے اور گرہ کر جم گئی ہے اور تمام بدن اُسکا گران اور بھاری ہو جاتا ہے اور
دونون پپوٹے سوج جاتے ہین اور دوران ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے **علاج** اُسکا بھی صم کا علاج ہے اور خاص
علاج اُسکا یہ ہو کہ تخم زرب ہمراہ شراب کے پلایا جائے اور خصوصاً اگر تریاق کے یہ دوا پلا کر کرائی جائے بہت عمدہ ہے اور سنے ہو جانے کے بعد

HAKEEM SHOUKAT ALI

زیرہ ہندی اور سسم بھی نافع ہوتی ہے شراب پلاکر اور جند بیدستر ہمراہ شراب کے اور فودنج بری ہمراہ شراب در تخم ترب کے عجیب النفع ہو اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کے اور پیاز سرکہ مین کوٹی ہوئی نافع ہے **اُس سانپ کا بیان جسکا نام اودریس اور کدو سوذروس** ہے ۔ یہ سانپ اگر پانی مین پایا جائے اہل یونان اسکو اودروس کہتے ہین اور اگر خشکی مین پایا جائے اسکا نام کدروسوذروس ہو اور اصلم سے چھوٹا ہوتا ہے اور اُس سے اس کی گردن بھی چوڑی ہوتی ہو اور اسکا شر اور ضرر بھی نسبت اُسکے زیادہ ہوتا ہے اور جہان کاٹتا ہے اُس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش بھی پیدا ہوتی ہے بعد ازان وہ مقام سبز ہوجاتا ہے اور سڑ جاتا ہے اور جسے کاٹے اسکو دوران اور دستے بدبو صفراوی اور حرکت غیر منتظم اور ضعف قوت عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مرجاتا ہے اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہین پاتے اور اگر بوجہ اسکے کہ دریائی قسم مین زہر کم ہوتا ہے کوئی شخص بچ جائے خواہ اسوجہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اُسپر اثر زیادہ نہین ہوتا پھر بھی امراض ایسے لاحق ہونگے کہ اُن سے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا **علاج** پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اسکا ایک یہ ہو کہ جندبیدستر پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درہمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین اسیطرح زراوند دو درہم ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے جسمین پانی ملا ہو اسیطرح عصارہ صعتر اسپین بھی مفید ہو اور ضماد چونہ اور زیت اور فودنج کوہی کا اور پوست بیخ طوط وغیرہ تنہا ایک ایک جزو خواہ سب کو ملاکر اور نیز آرد جو ملاکر کرین ۔

آذریس کا بیان مین آذریس کا ذکر اس مقام پر اس لحاظ سے کرتا ہون کہ مجھے شبہ اس بات کا ہو کہ آذریس اور اذریس مین کچھ فرق ہو یا دونون ایک قسم ہین اور وجہ اشتباہ کی یہ ہو کہ نساخ اور کاتبون کا تصرف ان دونون لفظ مین ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی مین اسیطرح ہوجاتا ۔ لیکن مین نے جس کتاب سے یہ مقام لکھا ہو اُسکے مصنف نے اسکے کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہین اُس مصنف نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے جراحت پیدا ہوتی ہے اور زخم چوڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرہ ہوجاتا ہے اور اس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور متعفن ہوتی ہے اور علاج ان لوگون کا بہت دیر مین منجح ہوتا ہے اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہے اب مناسب ہے کہ اس مقام مین کوئی اور شخص تامل اور نظر کرے اور اسکی تحقیق کرکے لکھے تاکہ اشتباہ برطرف ہوجائے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے

اب ہم طبقہ ثانیہ کی طرف منتقل ہوکر بیان انکا بتفصیل کرتے ہین اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہین اُنھین مشروحا بیان کرتے ہین **بیان عام لسع افاعی اور اُسکے احکام کا** بدترین افاعی اور بدترین اژدہے کی وہی قسم ہے جو زرد ہے اور مادہ بہ نسبت نر کے اسلم ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرح پر دریافت ہوتا ہے کہ اگر دانت سے زیادہ کا نشان پڑجائے اُسطرف جدھر سے کاٹا ہے اور کاٹنے کے ساتھ ہی نشان دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برآمد ہوا کے بعد صدید غسالی نکلے اور کبھی ابتدا مین صدید مائی نکلتا ہے پھر زنگی پھر زنگاری تحلیل بطرف جوہر سم کے ہوکر نکلتا ہے اور رنگ بھی اُسکا زہر کا ہوجاتا ہے اور مقام لسع مین درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہے اور متحرک ہوتا ہے بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع لسع کے اور منہ مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہے کہ اُسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے اسکے بعد ٹھنڈا پسینا نکلتا ہو اسکے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بطرف سبزی کے ہوجاتی ہے اور دوار اور تواتر نفس کا ہیجان ہوتا ہے اور سانس مین کوتاہی اور متلی اور ہچکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی قے کسی خلط مراری کی ہوتی ہے اور عسر البول پیدا ہوتا ہے اور سور طمث اور سر بھاری ہوجاتا ہے اور بیشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیٹھ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہوکر عرق بارد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کپکپی بہت ندرت سے اور پھر غشی پیدا ہوتی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے مرجاتا ہے وہ تین دن کے اندر مرتا ہے اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے **علاج مارگزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے** پہلے تو اعضاء شریفہ کا لحاظ کرنا چاہیئے اسکے بعد قوی تر علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کریں اور اگر تریاق مذکور کے استعمال میں تاخیر ہو کیونکہ تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہیں ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزائے تریاق خود اگر سم ہو جائیں گے مناسب نہیں اسلئے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال آلات کرتی ہے اور جو شئے غریب ہو اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اُسے ممکن نہیں ہے کہ استعمال آلات کرے ہاں اگر طبیعت دراہم غریب وزن کا ہیجان واقع ہو اسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو اگر مارگزیدہ بکثرت استعمال ثوم یعنے لہسن اور شراب کا کریں شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہو جاوے اسیطرح کراث اور بصل ہمراہ شراب اگر ثوم بہم نہ پہونچے اطباء نے ذکر کیا ہے کہ ابل یعنی لوزن برشتہ اگر کھلائیں فوراً مفید ہوتا ہے حرمل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک یہ ہو انیسون اکسوفانن یعنی بالمیس درہم فلفل چار درخمی پوست زراوند مدحرج جند بیدستر ہر واحد ایک درخمی ذریعہ طلا یعنی دوشاب انگور مطبوخ سے معجون کریں مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے۔ ایضاً مرمکی جند بیدستر فلفل زرنیخ احمر ہر ایک ایک درہم تخم شبت دو اوقیہ طلاء کے ذریعہ سے معجون کریں۔ ایضاً تخم خندقوقی زراوند مدحرج سداب بری اور وہ حرمل نہیں ہے جیسا بعض لوگون نے بغلط گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہو واجب ہو کہ مسکہ بکثرت کھلائیں اور خصوصاً پرانا مکھن کہ اکثر فقط اسی کے استعمال سے شفا حاصل ہوتی اور آب ان میں دودھ کے بٹھائیں اور بہ تکلف اسے تنبہ اور بیدار کرتے رہیں اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دیں بعض اوقات میں حمام عرق کرائیں یعنی جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کریں بعد حمام کے بہتر یہ ہے کہ تازہ انفحہ ارنب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگر چار اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملاکر استعمال کریں اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہو اور اُسے چبا کر نگل جائے اس رطوبت کو جو اسمین ہے اور پھوک کو ضماداً استعمال کرے مقام لسع میں ہرگز نہ مریگا ایک اور قوم نے شوربا مینڈک کا براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اسکے استعمال سے مارگزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور بنیرے کا گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جائے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہیں ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ جو چیز اگر کسی ڈورے وغیرہ میں لٹکائیں وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے **بیان تمام مشروبات محمودہ کا جو سانپ کے کاٹنے میں لوگون نے دیکھے ہین** ۔ کہتے ہین کہ رس صحرائی جسے عرفیون خواہ عرفیون کہتے ہین اسکا پینا بھی بہت مفید ہے اور وج ترکی کی جڑ اور برگ سداب اور بیخ زراوند اور بیخ فاشرستین اور غار لغتون جو دوا اُنمین سے بہم پہونچے شراب شیرین ملاکر بقدر ایک درہم کے پلائین اسیطرح عصارہ ابا غلس یعنے آذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کمون یعنی زیرہ خصوصاً زیرہ کرمانی اور عصارہ ارنب یا قسط ہمراہ البوسین اور بیخ مجمد مریم خواہ بزر کاشم خواہ بیخ کاشم یا بیخ حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کے یا حرشف کا۔ ایضاً انفحہ ارنب اور رقیق کرسنہ خاص کر کے اور زنجبیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ حرا اور بیخ خرنبل جو بنواحی بنر معروف ہو وہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ خندقوقی بھی اسیطرح مفید ہے بعض لوگون نے خیال کیا ہے کہ زبد کو جبوقت شیر دوشیدہ میں ملاکر استعمال کریں خوب نفع کرے گی اور لبن لاغیہ اور سبکے گمان میں تریاق فرادی یہی ہے اور کوئی بھی نافع ہے سانپ کے بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال اور خطیانا۔ ایضاً مینگنی بھیڑی کی شراب میں ریزہ ریزہ کرکے ڈالیں اور پلادین اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزیں خصوصاً جو منوے کا اور عقرب بھنا ہوا اور تلخہ مرغ اور کل طیور کا تلخہ جو عصارات شدیدہ النفع ہیں ان میں سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور سرکہ تنہا یا اور نیز جوش دیکر اور عصارہ اطراف کرنب نبطی کا اور آدمی کا پیشاب بھی لگایا کرتے ہیں

ضمادات جو باہر سے لگائے جائیں

یہ ضمادات وہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور اُن کا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات ابہل اور حب الغار اور اسقیل بریان مخصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب میں ملاکر استعمال کریں اور پرانا پنیر کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور مرغ کا پیٹ چاک کرکے نہایت زہر مفید ہے اگر باندھا جائے اسطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈک چاک کرکے اور اوبان میں روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جسمیں عرق الغار کو ملایا ہو

بیان اُن سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے خون روان کر دیتے ہیں جیسے امورلوس اور سطس

یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے ان کے کاٹنے کے بعد تمامی مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہونا ہے حتی کہ جو قروح جسم میں کسی زمانہ میں ہوئے ہوں اور مندمل ہو چکے ہوں وہ بھی از سر نو شگفتہ ہو کر اُن سے خون روان ہوتا ہے اور درد متصل پیدا ہوتا ہے اور قی الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے قدماء اطباء نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے اُن کے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور اُن کے بدن پر نقطہ ہائے سپید ہوتے ہیں اور طول نقطوں کا بقدر طول نقطہ ہائے مفرز کے ہوتا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے قد افعی سے چھوٹے ہیں اور سر اور دم ان کی باریک رنگ انکا خاکستری اور بیشتر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور اُن کے سر پر لکیریں سپید رنگ متقاطع ہوتی ہیں اور اُن کے دانتوں میں آواز زرد وانے کی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی یعنی یبوست اندرون دہنوں کے چونکہ خشک ہوتے ہیں جیسے کوئی غضب میں آکر دانت پیسے اور چال اُن کی بھاری ہوتی ہے دانت اُن کے ہموار اور برابر ہوتے ہیں بعض حضرات حیات کے یہ صفات بیان کئے ہیں ان کو طبقات اولی میں داخل کرتا ہے اور کہتا ہو کہ یہ سانپ نہایت زبون ہیں اور ان کے کاٹنے سے تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہیں اور تمام مجاری طبعی کھل جاتے ہیں اور ان سے خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسیطرح نہیں رکتا ہو اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہے تا اینکہ جو قروح مندمل ہو چکے اُن سے بھی پگھل پگھل کر یہ رطوبت جاری ہوتی ہو بلکہ آنکھوں میں جو رطوبت ہو وہ بھی بہہ کر نکل جاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور رعاف عارض ہوتا ہے اور بااینہمہ معدہ میں درد بھی پیدا ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقام لسع میں ورم پیدا ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے اور اسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برآمد ہوتی ہے اور دست جاری ہوتے ہیں اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے عسر البول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے سب اعضا سترخی اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت گر جانے کے بعد وہ شخص مرجاتا ہے علاج ان لوگوں کا قریب یہ علاج اُن لوگوں کے ہے جنہیں اصلات اور افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہونچے اسطرح کہ شراب کثیر ملاکر قے کرائی جائے بعد غذا دینے کے اور غذا اُن کی طریخ یعنی ایک مچھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کے ہوتی ہے اور حلب میں اسکا شکار کیا جاتا ہے خواہ سمک مالح اور قوم سے تجویز کیجائے اور مکرر انھیں قے کرائی جائے اسکے بعد روٹی مچھلی کے ساتھ کھلائی جائے جو انگیٹھی وغیرہ پر آنچ کرکے سینکی گئی ہو اور ربیب اور تخم ترب انکو کھلائی جائے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ خشخاش ہمراہ اصل السوس کے جو آسمان گونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی انھیں نفع کرتا ہے اور کبھی بوجہ نزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور انار ترش یا مازو اور داغ دینے سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح سے ہو جاتا ہے اور داغ ایسی کراث اور اجوائن اور بصل سے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہیں جنہیں معطشہ کہتے ہیں کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہو اور اسکے بدن پر نشانہائے سیاہ بہت سے ہوتے ہیں اور سر اسکا چھوٹا گردن اسکی موٹی اور حلق اسکی موٹی گردن سے شروع ہو کر دم تک باریک ہو جاتی ہے ایک قوم نے کہا ہو کہ اکثر قسم سانپ کی بلاد لوبیا اور شام میں ہوتی ہے باعتبار صورت اُسکی شکل افاعی کے ہوتی ہے اور رنگ اسکا

HAKEEM SHOUKAT ALI

پچھلے دھڑ کا دم تک مائل بہ سیاہی ہوتا ہو اور دم اُٹھائے ہوئے چلتا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قسم اکثر سواحل اور کنارے دریا کے پیدا ہوتی ہے کہتے ہیں کہ جسے
یہ سانپ کاٹے اُسکا پیٹ جل جاتا ہے اور التہاب و سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اسکی پیاس کسی طرح نہیں بجھتی ہے اور پانی سے کبھی سیراب نہیں ہوتا اور
ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہے اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کسیقدر نہیں برآمد ہوتا تا اینکہ پیٹ اسکا پھول جاتا ہے اور تمام بدن پھول جاتا ہے اور تمام
رگوں میں پانی بھر جاتا ہے **علاج** بعد تدبیرات مشترکہ کے اور دہن کثیر کے پلانے کے اور قے کرانے کے پھر خاص علاج اسکا یہ ہو کہ ثقل اور رطوبات
اندرونی کا اخراج کریں اور پانی جسقدر پی لیا ہے اُسے نیچے کی طرف جذب کریں اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرنس اور سنبل ہندی اور دارچینی اور
اسارون اور سیالیوس اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائیں اور خارج بدن پر ضماد نمک و چونہ اور زیت کا کریں اور وہ ضماد ڈنگا میں جسے ہم دیوانے
کتے کے کاٹنے میں بیان کریں گے **قفازہ اور طفارہ** یہ سانپ چھوٹے اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہیں اور یہ سانپ درختوں پر لٹکے ہوئے
ہوتے ہیں اور جو شخص اُن اشجار کے نیچے ہو کر جاتا ہے اُن پر اپنے تئیں گرا دیتے ہیں اور حملہ آور ہوتے ہیں اسطرح پر جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا مارے
میں کہتا ہوں کہ ایک قسم ان سانپوں کی میں نے خود دیکھی ہے اطراف دہستان میں کالا مائل بہ سرخی اور وہ نہایت زردی اور زبون ہے کہتے ہیں کہ اسکے
کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن میں پیدا ہوتا ہے اگر اس قسم کا ہو جسے ہم نے دیکھا ہے اور ہلاکت بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہیں کہ علاج اُسکا
مشترک ہو اور مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہے کہ نام اُسکا امفسنیا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ دونوں طرف سے چلتا ہے اور جب
کرتا ہے یعنی سر اور دم دونوں طرف سے جست کرتا ہے اور مجھے تحقیق اسکی نہیں ہے کہ قفازہ یہی ہے یا کہ وہ اور قسم ہے مگر اتنی صفت اسکی وہ لوگ
کرتے ہیں کہ اُسکے سر اور دم برابر ہوتے ہیں گندگی میں اور جتنا بیچ میں موٹا اور گندہ ہوتا ہے اُتنا ہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور مجھے گمان قطعی
نہیں ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہو یہ وہی ہے یا نہیں **بلوطیہ جسے دروبوس بھی کہتے ہیں** یہ سانپ ان پتھروں کے نیچے رہتا ہو جو پتھر ان
میں رکھے ہوئے ہوں اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہے اُسکے بدن کی کھال اتر جاتی ہے اور جو شخص اُسے مس کرے اُسکے بدن کی جلد بھی اتر جاتی ہے
خواہ جو اُس کی دوا کرے یعنی دوا کرنے کی وجہ سے اُسکا قرب عملی پیدا ہو لو اس سانپ کی نہایت خبیث اور بدبو ہوتی ہے اور جو کوئی قتل کے
درپے ہو کر تلاش کرے بذریعہ بدبو کے اُسکا پتہ لگ جاتا ہو اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوتی ہیں وہی اُسکے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے
ہیں **علاج** وہی ہے جو افاعی کا علاج ہے اور خاص ان لوگوں کو زراوند طویل کا شراب میں ڈال کر پینا اور اسیطرح سکبینج اور بیخ خنثے
جو گیاہ مشہور ہے اور افاعی کے علاج میں مذکور ہو چکی ہے مفید ہو کہ اُسے شراب کے ساتھ پلائیں اور قمر بلوط کی تضمید کریں جاورسیہ یہ قسم
سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہے اسپر اعراض ردی طاری ہوتے ہیں جیسے
افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی بعینہ اسیطرح کیا جاتا ہے۔ **بیان اُس سانپ کا جسکا نام رقشا سیسطالی ہے۔**
کہتے ہیں کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونوں طرف سے ہوتا ہے یعنی منہ اور دم کی طرف سے مگر اس سے زیادہ تیز اور قاتل ہو اور اعراض اسکے بعینہ وہی عرض
ہیں اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا **حیہ رقشا جسکے رنگ مختلف ہوں** بعض مجربین نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہو کہ جو دوسرے
دن ملسوع کا جگر پھٹ جاتا ہے اور امعا ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتے ہیں اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہو جو افاعی معطشہ کا علاج ہے **حیہ باسطایس**
اس سانپ کا بیان اسطرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کے سے ہیں مگر مقام لسع میں انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہو جاتی ہے
اور لفاخات عارض ہوتے ہیں اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اسی مقام سے عارض ہوتا ہے اور عقل میں بھی تغیر اور غشا و تشنج
گرانی و ہلاکت عارض ہوتا ہے **علاج** اُسکا مثل علاج افاعی کے ہو اور میں نے اس سانپ کو اس مقام پر تتمہ ذکر کیا ہے میں اُسے جدا نہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور نہ اُس کی طبیعت کو پہچانتا ہون اور نہ اُس کی جنس کو تحقیق جانتا ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اسکا ذکر کر رہا ہے یعنی کسی اور قسم مین داخل ہے یا نہین **فیخرمیوس** کہتے ہین اسکا نام شبیہ لسع افاعی کے ہے مگر گوشت مین ملسوع کے فساد اور ہنر خالا ایسا عارض ہوتا ہے جیسے مستسقی کو عارض ہوتا ہے اور سبات اور نسیان اور ہیجان جگر اور امعاے صائم اور قولون مین لاحق ہوتے ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو ارسطالیس مین کہا ہے یعنی مین نے اسے بھی تخمینا ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ مین اسکا ذکر نہین ہوتا ہے بلکہ طبقہ معفنہ مین ہوتا ہے اور علاج اُسکا مثل علاج افاعی کے ہے **انکودوطیس اور موعیروس کا بیان** - طول ان سانپون کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ ان کے مثل رنگ کے اور اُن کے بدن مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صدید دموی اُس سے روان ہوتا ہے اور مثانہ مین اور جگر مین اور مراق بہت شدید اور بار بار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کی عارض ہوتی ہے اور ساتوین دن کے بعد پھر مہلت نہین ملتی **علاج** اسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جند بید ستر اور دارچینی اور بیخ قنطوریون جو ان ادویہ مین سے ہو بوزن دو درہم کے ہمراہ شراب کے علاج خاص اُنکا ہے اور بیخ زراوند خصوصا زراوند طویل کی منفعت عظیم ہے نسبت ان اقسام کے اسیطرح اصل شواصری یعنی مشک برن خواہ اسکا عصارہ خاص کر اور بیخ حنطیانا بھی علاج خاص ہے اور ضمادات مین شہد کو پکا کر خشک کرین اور کوٹ کر لیپ لگائین - اسیطرح اناسنے چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب ور سداب دشتی اور جو ضماد مختص بہ قروح متعفنہ مین وہ بھی انکو مفید ہین **وہ سانپ جسکا نام سیسر ہے اور یہ معفنہ ہے** کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر مین پیدا ہوتے ہین سر اسکے چوڑے اور گردنین پتلی اور دم چھوٹی پیٹ ان کے گول سر پر ان کے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور اُن کے بدن پر خطوط مختلف الوان کے ہوتے ہین اور جب چلے خواہ چلنے مین پلٹے وہ لکیرین اور خط سیدھے نہین رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ کاٹے اسے ورم متوجع اور عفونت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفونت بہت جلد سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی کی ہے **علاج** وہی علاج اور جو علاج متوسط ہے درمیان افاعی کے اُسکے بعد علاج اعراض کا جو اُسکے کاٹنے سے عارض ہوا ہے کرنا چاہیے - **ان سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے** اس قسم مین وہی سانپ مندرج ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین **تنین** اژدہے کو کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہے کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہے اور بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہے کی دو آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک ڈاڑھی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدایش اطراف نوبہ اور ہندوستان مین زیادہ ہوتی ہے اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا نوبہ جو بلاد آسیہ مین ہوتا ہے چار ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور ہند کا اژدہا بہت ہی بڑا ہوتا ہے کہتے ہین ان کے اوصاف وہی ہین جو ہم نے بیان کیے ہین اور چہرے اُسکے زرد اور سیاہ اور منہ بہت بڑے بڑے اور حاجب ایسے ہوتے ہین کہ آنکھون کو ڈھانک لیتے ہین اور گردن اسکی تفلیس یعنی گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے مین تین تین دانت ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہوا ایک ایسا اژدہا کہ اُس کی گردن کے کنارون پر بال تھے اور موٹے اُگے ہوئے تھے کہتے ہین کہ اژدہے کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہے اور نر قسم اژدہے کی بہ نسبت مادہ کے زیادہ خبیث ہے مین کہتا ہون خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سوائے ہندوستان کے اور بلاد مین بھی اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہین اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج قروح ردیہ کا ہے **اغاذمیون اور شیر** شاید یہ بھی اقسام سے اژدہے کے ہے کہتے ہین جسے اغاذمیون کاٹے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے

عارض

HAKEEM SHOUKAT ALI

عارض ہوتے ہین اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہین اور شیر کا حال یہ ہو کہ اسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہین اور اسکا خاصہ یہ ہو کہ جسے کاٹتا ہے اسکے گوشت مین بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اسکا زخم اس علاج کا محتاج ہوتا ہے جو قروح ردیہ مین بکار آمد ہے **دریائی اژدہا کے کاٹنے کا بیان** ۔ گندھک اور سرکہ اس مقام پر لگائین جہان اُسنے کاٹا ہو اور تساح کی چربی کا ضماد بھی بہتر ہو اور طرلیلا نامی ایک مچھلی ہے اُسے ساتھ نمک کے اگر مقام پر زخم کے مالش کرین یہ بھی نافع ہے اور جدوار جو دیو باب ریتلا مین ہم نے لکھے ہین خصوصاً تریاق اول اور بار درج اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے **دو حیوان دریائی** ۔ ایسے ہین کہ انھین بعض علمانے ذکر کیا ہے اور مجھے گمان یہ ہو کہ وہ دونون دریائی اژدہے کی قسم مین داخل ہین خواہ ان مین داخل نہین ایک نام سمور ریا ہے اسی عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہ ہی عوارض پیدا ہوتے ہین جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہے، دوسرا **طرغوروں** ہے اسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طرغوروں کاٹے درد شدید اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہے اور خدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور یہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اسطرح پر کرنا چاہیے جو سر زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا نطول نیم گرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد کرنا واجب ہے اور مالش دہن قسط کی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہین اور جن روغنون مین قوت عفص ورد انجرہ کی ہو اور شربات انکے واسطے فشردہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کے خواہ مرا اور فلفل اور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک درہم کے مقدار شربت تجویز کرین اور تریاق اول جو باب تنہا مین مذکور ہوا ہے اسکا استعمال کرین **چوتھا مقالہ آدمی اور چوپائے کے کاٹنے کے علاج کا بیان**

اس مقالہ مین وہ آفات بیان ہون گی جو آدمی اور کتے اور بھیڑئے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہین خواہ اور درندے اور تساح اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور تلازم غالبی کو کہتے ہین ۔ **بیان عام کاٹنے کے علاج کا** بہت برا اسی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت مین سرزد ہوا آدمی بھوکا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکا کاٹے جو شخص کاٹنے کے علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عض پر ایک کپڑا زیت مین ڈبو رکھے خواہ فقط زیت سے اس مقام کو لوپچھے اگر یہ تدبیر کافی نہ ہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کرین لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کر چبا کر تازہ دم ضماد کرین کہ اسطرح ضماد کرنا عجیب النفع ہے ایضاً طلا مردا سنگ اور ضماد مرچ کے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام ماؤف مین اور کسیطرح فساد نظر آئے پہلے اُسے پاک کرین چوسنے کے ذریعہ سے خواہ لوپچھنے سے خواہ کسی دوا لے جاذب سے اور بعد تنقیہ کے اور پاک کرنیکے اُسے چھوڑ دین اور نگران رہین اگر قیح اور ریم اسمین زیادہ متعفن پیدا ہو معلوم ہو گا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا نہین ہوا تھا پھر ان ادویہ جاذبہ سے علاج کرین جنکا باب لسوع مین ہم نے بیان کر دیا ہے اور اگر عضو مذکور مین فساد کسی طرح کا نہ ہو اسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم ہونے پائے اور جراحت کے التیام کی بھی تدبیر کرے عمدہ قسم مرہم کی کاٹنے سے جو زخم پیدا ہو اُسکے واسطے خواہ چنگل کے گڑنے اور پنجہ کے ناخن وغیرہ کے گڑنے کیواسطے وہی مرہم اسود ہے کہ اسکا استعمال بعد جذب فساد موضع مجروح کے کیا جائے بشرطیکہ اُسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک و دریائی سے موضع زخم کو دھونا ضرور ہے **آدمی کو کاٹے** اور گہرا زخم ہو تو اسجگہ پیاز اور نمک رکھنا چاہیے شہد ملاکر اور ایک دن اور ایک رات برابر اسیطرح رکھا رہنے دین بعد ازان علاج اسکا مرہم اسود سے کرین جو موم اور چربی اور زیت سے طیار کیا جائے اور بارزد کا ضماد آدمی کے کاٹے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اسیطرح جو سرکہ مین ملاکر بطور ضماد کے لگائی جائے اور پیاز اور شہد ایضاً اتفاق کندر

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہمراہ شراب اور زیت کے۔ ایضاً اخوان بچہ گاؤ بقدر جلائیں کہ سپید ہو جائے شہد ملا کر۔ ایضاً نمک پسا ہوا شہد کے ہمراہ اور مرد اور صمغ البطم کبھی زخم میں ٹھیکری خشک جلا کر بھرتے ہیں اور باندھ دیتے ہیں اور خاکستر کرنب کو اسپر طلا کرتے ہیں کبھی آدمی کے کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھا چکا ہو جو مستعد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتے ہوں اور ان حبوب میں سے بالخصوص اگر مسور کھا چکا اور کسی کو کاٹ کھائے ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بری ہوتی ہے لازم ہے کہ موضع عض کو زیت سے پونچھیں اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کریں اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائیں۔ ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے۔ ایضاً اخوان بچہ زنگاؤ بقدر جلائیں کہ سپید ہو جائے بعد ازاں شہد میں ملا کر استعمال کریں ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کے یا مرد اور صمغ البطم کا ضماد کریں کبھی زخم میں ٹھیکری جلا کر سوکھی ہوئی بھر دیتے ہیں اور باندھ کر اُسکے اوپر خاکستر کرنب کو طلا کرتے ہیں پالا ہوا کتا جو دیوانہ نہو اور بھیڑیئے کا کاٹنا ان دونوں کا قریب اسی کے ہے جو قانون عام میں ہم نے بیان کر دیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونوں کے کاٹنے میں بکار آمد ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماؤف کو سرکہ سے چھڑک دیں اور چند مرتبہ اُسپر کفدست سے تھپکی دیں بعد ازاں نطرون اور سرکہ اُسپر لگائیں اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کریں اور خصوصاً اگر خوف عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور بارتنگ ہمراہ نمک اور گردی کا چھلکا اور ہیرے کا چھلکا اور فودنج شراب میں کوٹ کر استعمال کریں ایضاً مرداسنگ کا طلا کرنا اسپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو سرکا ہمراہ شہد کے لگائیں صعتر بری ہمراہ نمک اور شہد کے اور مری جو سرکہ میں بنائی گئی ہو اور جس سرکہ میں نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پہلی دو قسم کے واسطے بھی مفید ہے

دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان

کتا وغیرہ جو حیوانات ابھی مذکور ہوئے کبھی انھیں ایک بیماری جسے کلب کہتے ہیں عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اس مرض کے ہر ایک حیوان ان میں سے دیوانہ اور بدحواس ہو جاتا ہے یہ بیماری اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اُسکا مزاج سوداء خبیث کی طرف تحلیل ہو جاتا ہے اور اس خلط میں سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور اشربہ کے یہ فساد پیدا ہوتا ہے۔ ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط میں احتراق پیدا کرے پس خریف میں دیوانہ ہو جائے یا برد شدید خون کو منجمد کر دے کہ مائل بسوداویت ہو جائے پس بہار میں دیوانہ ہوگا غذا اور شراب سے دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہاں قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہیں اور خون مجتمع ہوتا ہے جیسے لکھنؤ میں طوچپورہ کی گڑھیا، وہاں یہ کتا خواہ بھیڑیا پہنچے اور مردار سڑی ہوئی چربی کھا کر سڑا ہوا پانی پئے اسوجہ سے اُس کے اخلاط مائل بسوداویت ہو جائیں اور سودائے متعفن پیدا ہو اُس کی خلقت میں بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال میں بوجہ تغیر مزاج کے پیدا ہوتی ہے جیسے مجذوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن سوج جاتا ہے اور رنگ اُسکے بدن کا خاکستری ہو جاتا ہے اور اسباب فساد مزاج اُسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بےخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک میں کچھ کھاتا ہے اور نہ بروقت پیاس کے سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب ہو پہنچتا ہے ڈر جاتا ہے اور پینا اُسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے اُسکے جوڑ بند میں رعشہ اور تھرتھری اور زیادہ اُسکے چہرے کی جلد میں ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر بقدر خوفناک ہوتا ہے کہ مر جاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہونچے آنکھ میں اُسکے غشاوہ اور پردہ پڑ جاتا ہے اور ہمیشہ لوہیں بحالت جنون مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیوں کو ہرگز نہیں پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کے سُرخ آنکھوں

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے بطور غصہ مردون کی طرح انھین دیکھتا ہے اور بری صورت بناکر گھورتا ہے زبان اُس کی ہر وقت باہر نکلی ہوئی لعاب اُس سے بہتا ہوا اور کف مونھ سے نکلتا ہوا ناک سے رینٹھ بہتی ہوئی دونون کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے بیٹھ مین کوڑھ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسیطرف کج ہو گیا ہے خواہ اوپر کی طرف کجی پیدا ہوئی ہے دم کو پیٹ کی طرف دبائے ہوئے چلنے مین ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے متوالا خواہ کوئی کبیدہ خاطر اور مولم چلے اور قدم قدم پر اُسکا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اسکی نظر مین آتی ہے اُسیطرف جھپٹ کر حملہ کرتا ہو چاہیے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کیساتھ نہین ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح کتون کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ ور ہوتے ہین بلکہ دیوانہ کتا چُپ چاپ ورآہستہ حملہ کرتا ہے اور جب بھونکتا ہے آواز اُسکی پڑسی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے مین نہین نکلتی ہے جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے اور اُس کے قریب نہین آتے بلکہ جس طرف وہ جاتا ہے اُدھر رُخ نہین کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اسکے قریب پہونچ جائے دم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی ور خوشامد کے حرکات کرتا ہے اور اُسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور بھاگے بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ بُرا ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت مین قریب بھیڑیئے کے ہی اور شغال یعنی گیدڑ کے قریب ہے باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہو جاتے ہین بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا بجو دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اسی قسم مین سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہوا اور اُسکا جنون بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا **احوال جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین** جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اُسوقت تو سوائے اُس زخم کے اور کچھ معلوم نہین ہوتا جسمین درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنون بعد فکر بد اور خوابہائے فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہین اور ایک حالت مثل حالت غضب کے پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینے خواہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور انگلیان اپنی اینٹھنا اور اطراف بدن کو سمیٹنا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ مین اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی مونھ کی اور ازدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرنا اور کبھی بعض صورتون کو بالخصوص ناپسند کرکے اور اُن کی دشمنی پیدا کرتی اعضا مین سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ مین اور پھر چہرہ مین قرحہ پیدا ہوتا ہے اور ورم زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اگر رد یا کرتا ہے آخر مین پانی سے بلکہ سب ترچیزون سے ڈرنے لگتا ہے جو شے اُس کے قریب جاتی ہے اُسے کتا خیال کر کے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہین مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہو اور کبھی مٹی مین لوٹنے کو پسند کرتا ہے اور کبھی سیلان منی بلا شہوت اُسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار مودی بطرف تشنج اور کزاز کے ضرور ہوتا ہو اور سر دلیپنا نکلتا ہے اور غشی طاری ہوکر مرجاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے ان احوال کے مرجاتا ہے اور فرط پیاس کا غلبہ اُسکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب منھ کے لیجاتا ہے ناگوار ہوتا ہے اور پھینک دیتا ہے اور کبھی ایک جرعہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لیتا ہے تو اچھو ہو جاتا ہے اور گلے مین پانی پھنس جاتا ہے اسوجہ سے مرجاتا ہے اور کبھی کتون کی طرح بھونکتا ہے اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا پڑا ہوا اور کبھی آواز اُسکی بند ہو جاتی ہے اور مثل سکوت کے ہو جاتا ہے اگر کوئی پکارے جواب نہین دیتا ہے اور کبھی اُسکے بول مین ایک شے بھی عجیب طرح کی برآمد ہوتی ہے گمان ہوتا ہے کہ یہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہے اور گویا کتے کے پلے ہین کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہین اور اکثر اوقات اُسکا بول رقیق ہوتا ہے اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہے اور کبھی

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے پھر اُسے قدرت پیشاب کے دفع کرنے کی نہیں باقی رہتی اور پیٹ اُسکا اکثر خشک ہوتا ہے **عجائب احوال** سے اُسکے یہ ہیکہ آدمی کے کاٹنے پر حریص اور بعد ہیجان اس مرض کے اگر کسی کو کاٹ کھائے اُسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہیں اور اسیطرح اسکا جھوٹا پانی اور جھوٹا کھانا جو شخص کھائے اُسے بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہے اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہو اور اُسکی نوبت یہ پہونچے کہ پانی کو دیکھکر ڈرنے لگے پھر اُسکی صحت بذریعۂ علاج وغیرہ کے نہیں ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اُسکا حال پہونچ جائے کہ آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے اور نہ پہچانے یا اسکے خیال میں کتے ہر وقت متخیل ہوا کریں اور جدھر دیکھے اُسے کتے ہی نظر آئیں وہ بھی قابل علاج کے نہیں ہے بسا اوائل اطبائے ایسے مرضا میں سے دو شخص ایسے دیکھے ہیں کہ اس درجہ پر اُنکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونوں مریض ایسے تھے کہ انہیں یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہیں عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب میں تھا اُسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل از انکہ پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچے اُسکا علاج قریب بہ نفع ہے اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر میں زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض مرجاتا ہے جیسا از کم وحشی ہو اور مدت درمیانی اکثر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جن کی صداقت بخوبی ظاہر نہیں ہے اُن کا دعوی یہ ہیکہ کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا قول یہ ہو کہ پانی سے ڈرے اور مٹی کیلی میں لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہو کہ یبوست اور خشکی چونکہ اُسکے مزاج میں مستحکم ہو گئی ہے لہذا انسانی اور بعضر اُس مزاج جدید اور مستحکم سے کراہیت کرتا ہے اور کیچڑ میں لوٹنے کا آرزو مند ہوتا ہے اور اس قول کی طرف میرا میلان خاطر نہیں ہے اور نہ مجھے یہ دلیل پسند ہے اسلیئے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کے ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کہ سات ہو۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہے اُس مریض میں سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہے جس کے مقام زخم سے خون بکثرت جاری ہو اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہونچنے سے بیخوف ہو جاتا یعنی پاس وارث حال کہ اُسکا انجام نہیں ہوتا ہے **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے میں اور باولے حیوانات کے کاٹنے میں** کیا ہے کبھی بعض دیون کو کتا کاٹتا ہے اور جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہیں اُن میں سے کوئی اثر اسپر طاری نہیں ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج میں زخم کے لائق ہے اور اندمال زخم کا کر دیا پس اسیقدر ضرور ہوتا ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر زخم کا اندمال کریں اور اس زخم کو متقیح نہ ہونے دیں چونکہ یہ زخم دیوانے کتے کے کاٹنے سے پڑ گیا ہے اور اُسکا متقیح ہونا ضرور ہے بایں نظر یہ علاج منافی اُسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسوجہ سے درپیش ہوتا ہے کہ ابھی تک کوئی اور اثر سوائے زخم کے ظاہر نہیں ہوا اور آئندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہے اور جب اُن آثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر زخم کو بلا تقیح مندمل کر دے ہلاکت مریض کا خطرہ قوی ہوتا ہے اسلیئے تب میں حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسے تلاش کیئے جائیں جن سے اُس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہو جائے ایسے مریض کے علامات میں بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر جوز ملکی لیکر خواہ کوئی اور جوز زخم پر رکھیں اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلائیں اگر مرغ اُسے سونگھکر چھوڑ دے اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اور کھا کر مر جائے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہے یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر چند رطوبت اس زخم سے نکلی ہو اُسمیں تر کریں اور کتوں کے سامنے پھینکیں اگر سونگھ کے چھوڑ دیں دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اُسکی بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی سرد چیز اُسکے بدن تک پہونچے بدن میں سخونت پیدا ہو گی میں کہتا ہوں یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت نہیں رکھتی ہے **علاج** پہلا علاج تو یہی ہے کہ اُسکا زخم بند نہ ہونے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہ پائے ملکہ زخم کو بڑھاتے ہین اور پھیلاتے ہین اگر خوب چرواتا ہو اور رطوبات کا چوسنا اور ٹپکنے کا لگانا جو جو تدبیرین لسع مین مذکور ہو چکی ہین اور کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بنظر احتیاط کے چالیس دن درکار ہے اور اگر ابتدا مین جذب مادہ کی تدبیر بھی نہ کی جائے اور پھر زخم بُر ہونے نہ پائے اس سے عمدہ کیا تدبیر ہوسکتی ہے اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر بر اد حفظ عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہو گیا اور جب ہو کر انگور زخم کا پھاڑ ڈالین اور اندمال باقی رہنے دین اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر مین کرین اور مفتحات کا ضماد اسپر اوائل ایام مین کرین جیسے جاوشیر اور جوز اور ثوم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکے کے نسخہ کسیقدر سرکہ لیکر بشرطیکہ پرانا ہو اور خالص ہو اسمین زفت ایک رطل اور جاوشیر تین اوقیہ ملاکر استعمال کرین پہلے جاوشیر کو سرکہ مین بھگوئین تا انیکہ گھل جائے بعد ازان اور ادویہ کو ملائین اکثر ایسے مقام پر لہسن اور پیاز بھی کافی ہو جاتی ہین اور جرجیر بھی اُبالی ہوئی اور حلتیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیق بھی اور کبھی اسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہے جیسے قلقدیون اسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے۔ زخم کے پھیلانے والی ادویہ مین سے ایک یہ بھی طریقہ ہو کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو قلقدیس آٹھ جزو اسقیل بریان سولہ جزو سداب چار جزو لبدوس جزو نحاس محرق چار جزو زنگار تین جزو تخم فراسیون دو جزو سب کو بارہ بیز کرکے مرکب کرین اور ابتدا مین تعریق یعنے پسینا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو کیجائے چلنے پھرنے سے خواہ حمام مین لیجانے سے اور ایام اول مین استفراغ پر جرأت کرنی چاہیئے بلکہ جذب مادہ بطریق خارج کے کرنا چاہیئے اسلیئے کہ استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہو کہ نفوذ سم کا بطرف عمق کے ہو جاتا ہے اور اگر جذب بقدر امکان کرچکین اسکے دو دن خواہ تین دن بعد اس تنقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیئے کہ شاید اندر کی طرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت سے ایام اول گذر گئے پھر اسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب استفراغ قوی تر ہونا چاہیئے اور اگر امتلائے خون پایا جائے فصد کھولنی چاہیئے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہین ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہین ہو کہ جب رنگ بدل جائے بند کرین بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اُسی مقدار مین نکال ڈالنا چاہیئے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیئے جو مسہل سودا ہو تا انیکہ اگر ضرورت ہو خربق کا استعمال بھی کرسکتے ہین خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت عجیب النفع ہے اور قئ اور ادرار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے **صفت مسہل** ہلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال نمک سیاہ نصف مثقال بسفائج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال اب سب کی گولیان بنالین مقدار شربت دو مثقال اور جب مسہلات قوی سے استفراغ کرچکین ضرور ہے کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیف کا بھی استعمال کرین کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ ہو پہنچے جیسے زیت اور آب چقندر خواہ اسہال بذر لبوبہ ماء الجبن اور افتیمون کے کرین واجب ہو کہ غذا اُسکی بعد اسہال ذراریج اور فراریج کی تجویز کرین بشرطیکہ وہ چوزے فربہ اور طیار ہون اور بعد اسکے مدرات لطیفہ کا استعمال کرین اور شراب شیرین خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلا یعنی دوشاب انگور ایضاً دودھ اور شراب کی منفعت زیادہ ہو اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور بہت ضروری ہے اور یہ دونون باتین اسطرح حاصل ہوتی ہین کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور خیار ی آب سرد مین تر کر استعمال کرین اور جس پانی مین چند بار لوہا بجھایا ہو اُسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے مگر ثوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہو اور قطع سمیت کرکے بدن سے اسکو دفع کر دیتی ہے اسکا استعمال یاد کرکے ضرور کرنا چاہیئے اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام ادویہ مین بھی داخل ہین یعنے غذا لطیف دوائی ہین اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دوائے سرطان جو اسی مرض کے واسطے خاص ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

قرابادین میں مذکور ہوگی استعمال کریں بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہیں کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض میں زیادہ ہے اسیطرح تریاق انافن جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سرطان نہری کھلانا بھی زیادہ مفید ہے بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلا کر بطور کوئلہ کے سیاہ کرو۔ انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز نہ ہو اور جب اسقدر سوختہ ہوجائے کہ پسنے کے قابل ہو اُسے جدا لگا نہ رکھکر جنطیانا کا کوکر بھلا بھی آپ میں بنائیں اور اسقدر وہ بھی اختیار کریں اور دونوں کو پیسکر ہمراہ شراب خالص کے استعمال کریں اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقہ کے یعنی چار انگل سے چاٹنے کے قابل مقدار شربت تجویز کریں اسی شراب میں اور ہموزن دوا کو بطور سفوف کے باریک پیسیں دوسرا نسخہ کہ ذکر سرطان نہری کا جو شکار کرکے جمع کیے ہوں اُسوقت جبکہ آفتاب برج اسد میں ہو اور بعد شکار کے اُن کو تانبے کے دیگچہ وغیرہ میں رکھکر کسی تنور میں بقدر معتدل جلایا ہو اور اُن کے خاکستر سے پانچ اجزا لیں اور جنطیانا بھی پانچ جزو اور کندر ایک جز ان سب کو پیسکر کسی برتن میں بحفاظت رکھیں اور ایام اول میں مقدار شربت اس دوا کی ایک ملعقہ یعنی چمچہ پانی اور گھی کے اور بعد ایام اول کے دو چمچہ اور اسیطرح جوں جوں زمانہ بڑھتا جائے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیئے تا اینکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہیں جن کی صفت اسطرح کی ہے کہ وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں یہ دوا ہے جسے دواء المذاریح کہتے ہیں اور اسی کے عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دوائے سرطان کا استعمال اوائل ایام میں نہ کرنا چاہیئے ہاں مگر جب اسکا اطمینان ہوجائے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری نہ ہوگی اور کبھی اس نسخہ میں جنطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہیں اور اگر طبیب مریض کے پاس تیسرے روز ہو چکا ہو واجب ہے کہ دوائے زیادین کی دونی مقدار پلائے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی حال اور دواؤں کا بھی ہے یعنی وہ ادویہ جنکا ذکر ہم آئندہ سطور میں کرینگے اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت معالجہ کی آئی ہو پھر اُسوقت مقدار دوا کی اُس سے بھی دو چند سہ چند تجویز کرنی چاہیئے اور فصل جرح کے پچھنے بھی لگانے چاہئیں اگر انھیں ایام میں طبیب مریض تک پہونچ جائے اور پچھنے بھی گہرے ہونے چاہئیں اور خوب طرح سے اُس مقام کو چوسنا چاہیئے تاکہ سمیت ساری نکل جائے اور مریض کی خبرگیری کے بعد زیادہ ایام کی نوبت پہونچی ہو اُسوقت زخم کے منہ بڑھانے میں زیادہ فائدہ متصور نہیں ہے اور نہ زیادہ تفریط اور کمی کرنا ہی اچھا ہے ورنہ بیمار کو بڑا فائدہ پہونچیگا ہاں اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیئے کہ زخم کھلا ہوا رہے اور بند نہ ہوجائے اسلیئے کہ زخم کے بڑھانے میں زیادہ فائدہ اسوقت نہیں ہے جبکہ تین دن پہلے جو ایام اول ہیں گذر چکے ہوں اسلیئے زہر کا انتشار انھیں ایام میں ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کریں اور جتنی تدبیریں معلوم ہو چکی ہیں انکا استعمال کریں یعنے تریاقات مذکورہ کو پلائیں اور استفراغات مذکورہ کا استعمال کریں زہر کے پھیلنے کو بشرطیکہ قوی ہو شاید چار دن کا زمانہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دن سے کم بھی درکار ہوتا ہے اسلیئے کہ اکثر سازین روز قتل کرتا ہے اور اکثر مدتیں انتشار سم کا بیشک میعاد مذکورہ بالا سے کم زمانہ میں ہوگا۔ جاذب میں داغ دینے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے تا اینکہ اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف متحمل ہو بعد امتداد زمانہ کے بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیئے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ لگادینگے شاید انجام مرام کی امید قوی ہوگی اسلیئے کہ جسطرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جاذب سمیت کی ایسی نہیں ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی مانع اور عائق پیدا ہو اُن دواؤں کا استعمال کرنا لازم ہے کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہیں جیسے مرہم نمک خواہ ادویہ محرقہ مثلاً ضماد خردل وغیرہ اور ایسے زمانہ میں علیل کو حمام میں داخل کرنا جائز نہیں اسقدر کہ بدن اُسکا تر ہوجائے اور طبیعت میں اُسکے خواہش پیدا ہو اسلیئے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کرائیں گویا اُسکے قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آبزن

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین علیل کا بیٹھنا نفع مین کرتا ہے اور مجھے گمان غالب یہی ہے کہ شاید اوائل ایام مین اُسکا فائدہ کچھ ہوگا برودت سے بچانا مریض کا ضرور ہے اور
کبھی اُسوقت خواہ بعد از ان احتیاج فصد کی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اُسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہین ہو
جیسے اوپر مذکور ہوچکا پھر اگر قرائن سے دریافت ہو جائے کہ رو بصحت ہے اُسوقت زیادہ اہتمام کرکے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے
اور بہت سا پانی نیم گرم اُسکے بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اُسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اُسکا حال اس درجہ کو ہو پہنچے
کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہین جبتک شروع اس حالت کا بالفعل ہو جائے اور کیفیت طاری
نہ ہو جائے کہ اسکو اپنا چہرہ آئینہ مین پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہین کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہین پہچانتا ہے اور کبھی
آئینہ دیکھکر اُسے کتے کی صورت آئینہ مین تخیل ہوتی ہے بہر حال اُسکو لرہا بجھا ہوا پانی پلانا چاہیے اور اس پانی کے پلانے مین جو
تدبیرات اور حیلے ہم آئندہ ذکر کرتے ہین اُنکا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہو اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اُسمین فروگذاشت
نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ پاؤن باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت ہو پہنچے اور معدہ پر تضمید سبرات کی کرنی ضرور ہو تجربہ مین آچکا ہو کہ شراب
مین نصف پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہو نسخہ ارنب اور طین بحیرہ جو اسکندریہ سے لائے ہوں حب
غار جنطیانا ہر ایک چار درمی حب الغار مرمکی ہر ایک آٹھ درمی شہد مین معجون کرین مقدار لقدر ایک باقلا کے مصری سے چاہیے۔ ایضاً
سرطان نہری بحیرہ کی اور حب غار ہر ایک دس جزو اور نسخہ طبی النخہ ارنب چھ جزو وزراوند مدحرج حب الغار مرمکی تمام تخم سداب بری ہر واحد تین
درمی شراب شیرین مین اسے گوندھ کر مدور کرین اُسکے بعد شہد اور مقدار شربت لقدر ایک باقلا کے ایضاً گل مختوم آٹھ مثقال حب
یعنی حب الغار آٹھ مثقال نسخہ ارنب سولہ نسخہ طبی بتیس اصل جنطیانا چار مرمکی چار ان سب کو جمع کرکے شہد ملا کر رکھو اور مقدار شربت لقدر چنے
کے ہمراہ آب گرم استعمال کرو اور بعض آدمیون نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا دانت جو شخص لٹکائے رہے اُسکے سامنے سے دیوانہ
کتا ہٹ جاتا ہے اور اُسکی طرف رخ نہین کرتا ہے اور اسیطرح سب قسم کے کتے اسکی طرف سے بھاگ جاتے ہین اور اُسکے پاس نہین
پھٹکتے ہین لیکن اس شخص کے قول پر اعتماد نہین ہو اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہو ادویہ مشہورہ بسیطہ یعنی مفردہ پس جیسے جعفض اور حلتیت
اور فنجنکشت اور جعدہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلوبنی بھی عجیب النفع ہے حتی کہ اسکا نام لغت یونانی مین ایسے مادہ سے مشتق ہے جسمین کتے
کے کاٹنے کے معنی پیدا ہوتے ہین اور مرمکی بھی جید ہے پلانے مین اور لیپ کرنے مین کہتے ہین کہ جنطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہین ہو اور کمازریوس
کا بھی فائدہ اسقدر بیان کرتے ہین اور بعض لوگ حکایت کرتے ہین کہ چشمہ ہائے سرطان اگر مریض کے پلائے جائین اُنکا فائدہ یہی ہو اور نفع
اشیا بہ نسبت اس مرض کے ہین اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ چھوٹا چوہا جو کھیتون مین ہوتا ہے اسکا نسخہ اگر پانی مین ملا کر پلائین فوراً شفا حاصل
ہوگی اور بعض لوگون کا گمان ہے کہ دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہو اور مجھے اسکے استعمال پر جرأت نہین ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے
کتے کا اور اُسکا دل بھون کر کھلانا بھی سودمند ہے کہتے ہین خصوصاً جس شخص کو اُسی کتے نے کاٹا ہو اُسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہے
کہتے ہین جب پانی سے ڈرنے کی نوبت ہو پہنچ گئی ہو اُسکے بعد جگر مذکور اسیطرح سے کھلانا یا دل کو بصفت مذکور کھلانا خواہ بھونکر جاکو بھونکر کھلانا چاہیے کہتے ہین اگر اس مریض کو
مادہ ہو انہ ہمراہ چند بیدستر کے ایسے وقت کھلائین اور اسکا شیاف بطور حمول کے استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا ادویہ مرکبہ کے اوپر جالینوس پڑاد
تریاق کبیر بھی قریب انہیں اجزا کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین سرطان نہری سوختہ اور جنطیانا اسوہ برابر بعد ازاں بقدر ہم کی ترکیب حاجت ہو گل مختوم کو درہم نانخواہ بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیم گرم
اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز زائد چالیس دن کے استعمال کرین نسخہ دواء الذراریح کا ۔ جو خاص ان لوگون کو نافع ہو دیوانے کتے

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنی پرندہ زہر دار اور جسکے پروں پر خال سرخ اور سیاہ ہوں اُن میں سے جو خوب فربہ اور بڑے ہوں پکڑیں اور قوائم اربعہ یعنی ہاتھ پاؤں اور سر اور پر بازو توڑ ڈالیں اور صاف کریں اُن میں سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اُسکے برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب تخم فلفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جزو سب کو نرم نرم پیسیں خصوصاً ذراریح کو پانی میں گوندھکر قرص طیار کریں بمقدار دو دانگ کے ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیم گرم کے استعمال کریں اور اگر مثانہ میں کسیقدر پیچ اور مروڑی پیدا ہو جو شاندہ عدس مقشر اور روغن بادام اور سکہ اور گھی کا استعمال کریں اور حمام میں ہر روز داخل کریں لبعد اس طبیخ کے پلاوے کے اور آبزن میں اتنی دیر تک بٹھائیں کہ اسمیں پیشاب کریے اور غذا لیے مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہائے مرغ فربہ استعمال کریں اور نبیذ کو ملائیں اور سرسری سے بچائیں **نسخہ مختصر دوا الذراریح کا** ذراریح اُسی طریق سے جو ابھی مذکور ہوا ہے لیکر دہی میں ایک شبانہ روز بھگو دیں اُسکے بعد وہ مقدار حشرات کی اگر تازہ دہی چھوڑ دیں اور پھر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے دیں اسطرح تین مرتبہ دہی بدلیں اسکے بعد سایہ میں خشک کریں اور بعد خشک کرنیکے ہموزن عدس مقشر ملاکر پیسیں اور پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کریں بمقدار شربت دو دانگ ہمراہ شراب خواہ نیم گرم پانی کے ساتھ اور بعد اس دوا کے استعمال کے ایسی تدبیر کریں کہ پسینا خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اوڑھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بمقدار ایک سکرجہ کے زیت خواہ روغن زرد پلانا چاہیئے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کرے اور اُسمیں پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جائے پانی سے ڈرنیکا خوف جاتا رہیگا **ضمادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہیں** حلتیت کا ضماد جید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد کے نافع ہے اور ایک جماعت اطبا نے اسکے نفع کی گواہی دی ہے اور لسن کا ضماد کرنا اور شرباً استعمال بھی مفید ہے اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے منجملہ ان ادویہ کے جو سمیت کو بقوت جذب کرے یہ دوا ہے کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پیشاب اس لڑکے کا جسکا عقیقہ کیا ہو خصوصاً ہمراہ نطرون کے اور خاکستر چوب انگور تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور نعناع ہمراہ نمک کے اور جاوشیر بھی عجیب النفع ہے برگ قثاء البستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہے کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر شیر ماہی کا چند مرتبہ ضماد کریں۔ ایضاً چیونٹی کو مثل کر ضماد کریں۔ ایضاً نمک اور زنگار ہر واحد چار جزو چربی بچہ گاؤ کی بارہ جزو بطور مرہم کے استعمال کریں۔ ایضاً البلاب تین جزو بورق دو جزو سمندر پھین ایک جزو بط کی چربی دس جزو اور دو ثلث روغن حنا بقدر حاجت کے **پانی پلانے کا طریقہ مختار** ایک شخص نے اوائل اطبا میں سے ذکر کیا ہے جسکا نام **فلغریوس** ہے کہ جب علیل کلب الکلب کا پانی سے ڈرنے لگے اسوقت اُسے پانی پلانا سوسمار کی کھال میں مناسب ہے اور دوسرے طبیب نے کہا ہے کہ جس برتن میں پانی پلائیں اُسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصاً اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو اور بعض اطبا نے کہا ہے نیچے اس برتن کے خواہ اوپر ایک خرقہ پاکیزہ کے رکھا ہو اور اطبا نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہیں ہیں۔ بعض لوگوں نے پانی پلانے میں ایسے مریض کے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک جلبلہ طولانی خواہ سونڈھ کی شکل چمڑے کی لانبی بناکر اُسکے حلق میں رکھے اور اسمیں پانی دور سے گرا دے کہ پوشیدہ اُسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اسیطرح بعض لوگوں نے سونے کے انبوبے اور نل بنائے اور اُسمیں پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلوں کے ایک حیلہ یہ بھی ہے کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی جیسے شہد کی مکھی کے چھتے کے خانے خواہ موم کی گھریاں بناکر اسمیں پانی بھریں اور علیل کو کھلا دیں یہ بھی نافع ہوتا ہے **چیتا اور بار ڈھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور اُنکے پنجوں کے زخموں کا علاج** یہ جانور درندہ خواہ ان کے مثل جتنے ہیں اور جانور مثل صحیح کتے اور آدمیوں کے نہیں ہیں ملکہ ان کے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سے نہیں ہیں اگرچہ بجائے خود صحیح اور سلیم ہوں اسلیے اسکے اول علاج

HAKEEM SHOUKAT ALI

اس شخص کا یہی ہے جسکو ان کے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہونچا ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جائے اُسکے بعد زخم کے التیام اور پر ہونے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر اُن کی سمیت جذب کرنے میں کافی ہوتی ہے **تمساح کے کاٹنے کا بیان** جس کو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کتے کے کاٹنے میں یعنی جو کتا دیوانہ نہ ہو اُسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکسان ہے لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اسلیئے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا سنجر بہ سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزندہ سمیت سے خالی نہیں ہوتا ہے اور جذب اُسکا نطرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیئے جب تنقیہ سے فراغ ہو جائے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی زخم میں بھرنی چاہیئے شہد ملاکر اور اُسکے زخم کے پر ہونے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التیام زخم کے واسطے بہت نافع چیز ہے بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر عضو مثلاً ہاتھ وغیرہ چبا لیا ہو اور بدن میں کمی پیدا ہوئی ہو اُسپر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص ابدا ہو جاتا ہے **بندر کے کاٹنے کا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کے ہو جائے بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہوں اور جذب اُسکا تضمید سے ادویہ ذیل کے کرنا چاہیئے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام بامر دانگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد اور ورم میں سکون مرداسنگ کے لگانے سے پیدا ہوتا ہے اور تفتیح ورم کی شہد اور کلونجی اور مُر اور شہد سے کرنی چاہیئے۔ **بلی کے کاٹنے کا علاج** کبھی بلی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہو جانا بدن کا عارض ہوتا ہے علاج ان لوگوں کا وہی علاج عام پہلے طریقہ سے کرکے پھر ضماد پیاز اور ضماد فودنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کھانے میں بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے **نیولے کے کاٹنے کا علاج** کہتے ہیں کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ میں کدورت عارض ہوتی ہے علاج اُسکا قریب بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کریں اور کھانے میں بھی اُنھیں کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونوں کو کھاکر کرنا چاہیئے اور انجیر خام ہمراہ آرد کرسنہ کے کتاب تریاق میں بعض لوگ لکھتے ہیں کہ خود بندر کا پوست ادھیڑ کے اُسکے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگائیں فوراً صحت حاصل ہوتی ہے **موغالی کے کاٹنے کا علاج اور اُس کو قلا رکھی کہتے ہیں** بعض اطبا کہتے ہیں کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اُسکا مائل بہ تیرگی بالطافت اور باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور منہ اسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کرکے اُسکے خصیے میں لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے اور بلندی اُسکے پشت کی یعنی ریڑھ اسکی بطور باڑھ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھیں دونوں چھوٹی ہوتی ہیں اور دانت اسکے تین طبقہ رکھتے ہیں ایک پر ایک جما ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اسمیں ہوتی ہے اوپر کی طرف رکھتے ہیں اسکے کاٹنے سے اوجاع شدید اور غش پیدا ہوتا ہے تمام بدن میں اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہاں جہاں اُسکے دانت لگتے ہیں خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتے ہوں اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانے پڑ جاتے ہیں ان میں رطوبت دموی بھر جاتی ہے اور قواعد یعنے تہ میں اُن دانوں کے کدورت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ تیرہ ہوتا ہے اور جب نیچے کی طرف سے چاک کیئے جائیں سپید رنگ گوشت پھٹے کی طرح کاتہ بر تہ نکلتا ہے اور کبھی اُسمیں کسیقدر حمرت بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑ کر گر جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے اس زخم سے نیم صدیدی برآمد ہوتا ہے بعد ازاں متعفن ہو کر سڑ جاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہاں تک نوبت پہونچتی ہے کہ احشا میں مغص اور مروڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور فساد پیدا ہوتا ہی

HAKEEM SHOUKAT ALI

علاج واجب ہے کہ موضع گزند پر سناقسہ خواہ سرکہ ملا کر رکھیں اور آب شور کو گرم کر کے نطول کریں اور جو عام معالجات کہ اوپر مذکور ہو چکے ہیں سب عمل میں لائیں یا اُس پر آرد جو اور سکنجبین بطور ضماد کے رکھیں خواہ چوپایہ کی آنکھ چیر کر زخم مذکور پر باندھیں اور گرد زخم کے عاقرقرحا پیس کر چھڑکیں خواہ ثوم یا خبازی کوٹی ہوئی خواہ رائی پسی ہوئی چھڑکیں اور یہ سب تدبیریں جب کرنی چاہئیں جب ورم نہ ہو اور اگر ورم ہو تو میٹھے انار کے چھلکے پکا کر ضماد کریں پلانے کی دوا مثلاً شیح ارمنی شراب میں جوش دے کر اور جرجیر اور نمام اور جوز السرو ہمراہ شراب کے اور عاقرقرحا اور تخم جرجیر اور قرطم ان دواؤں سے اقوی یہ ہو کہ بخور مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر اور بیخ جنطیانا اور انفحہ جدی اور انفحہ خروف یعنی پنیر مایہ بچہ کا یہ دونوں بہت عمدہ ہیں اور دودھ ہمراہ سکنجبین کے بھی بہت نافع ہے بعض علمائے فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق غار کا جو تر و تازہ ہو ہمراہ شراب کے بدرجہ غایت مفید ہے اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیصوم یا طبیخ لبلاب ہمراہ شراب کے یہ بھی بہت عمدہ ہے اُن کے واسطے اگر پلانے میں اُسکا استعمال کیا جائے اور ہمراہ شراب کے پلائی جائے اور اسی طرح اگر اشیائے مذکورہ کو بعینہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھائیں وہ بھی مفید ہیں - اور جس وقت گوشت فاسد ہو جائے تو اسکا علاج وہی کرنا چاہئے جو قروح کے باب میں گذر چکا ہے

مقالہ پانچواں حشرات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور تیلوں کے اقسام - **لسع حشرات کا بیان** اس مقالہ میں ہم بچھو اور رتیلا اور زنبور یعنی شہد کی مکھی اور بھونرے وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کریں گے اور جو جو علاج متعلق ہر ایک کے ہیں اُسے جداگانہ لکھیں گے اور پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کرینگے **اصناف عقرب** کے ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو کے برابر ہوتا ہے اسلئے کہ بچھو پتلا اور نحیف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہے - کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنک ہوتے ہیں جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہیں اس شخص کے بدن میں جسے ڈستا ہے اور مقام لسع ٹھنڈا اور تمام بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہو اور کبھی سرد پسینہ بھی نکلتا ہے وہ بچھو جو بال و پردار ہو جنس میں بڑا ہوتا ہے اور اکثر اُسے ہوا اُڑنے میں گرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کی دم پر گرہیں اور حلقے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہیں کہ ان میں چک دمک زمانہ طلوع شعری عبور میں جو مہینہ بھادوں میں ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہیں رہتا ہے - **مترجم** کہتا ہے ایک جانور چھوٹا سا بچھو کے جیسے جو سنبدا کہتے ہیں اُسکی سمیت البتہ ہندوستان میں اسقدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہے **متن** بعض بچھو کی دم پر چھ عدد سے کم مثلاً پانچ گرہیں ہوتی ہیں ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہیں - سپید زرد سرخ خاکستری اور بنفش یعنی سرخی سیاہی مائل ہوا اور سبز سہرخی جسکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو اور ایک سیگون ہوتی ہے اُسکے ڈسنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدن میں کانٹے سے چبھتے ہیں اور ورم بھی پیدا ہوتا ہے ایک قسم دخانی رنگ کی ہوتی ہے اور اُسکے ڈسنے سے قہقہہ اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے **بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہیں** - جس مقام پر ڈنک مارتا ہے فوراً ورم سخت اور سُرخ پیدا ہو کر اسمیں درد اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور کبھی التہاب و سوزش اور کبھی سردی بدن میں پیدا ہوتی ہے - اور ایسا خیال کرتا ہے جیسے اسکا بدن کوفتہ بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہے اور برف گر رہا ہے اور دفعتہ درد پیدا ہوتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں اور اُسکے بعد پسینا نکلتا ہے اور ہونٹھوں میں اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور قے میں خواہ لعاب کے طور سے ایک رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے اور نکلنے کے بعد تھوڑی منجمد ہو جاتی ہے اور قشعریرہ اور کھڑا ہو جانا بالوں کا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش یعنی جوڑ بند میں تھرتھری پیدا ہے دونوں پڑھنی اونچے ہو جاتے ہیں تعقیب لانہا ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا بے ساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر

HAKEEM SHOUKAT ALI

ڈنک پہنچے کے اعضا مین لگا ہو تلوون مین ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہے خصوصًا اگر ڈنک اوپر کے اعضا مین لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہو جاتا ہے اور بعد بچھو نہایت ردی اور دہ اِسی قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض ردیہ پیدا ہون گے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہون گے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن مین ہو گا اور تمام بدن مین لرزہ اور سردی پڑجائے گی اور ہونٹ کے اوپر رطوبت لزج پیدا ہو کر اُس پر بستہ ہوجائے گی اور آنکھ سے رطوبت نکلیگی اور اُسکے بعد کچھ جم جائے گی دونون کرنے مین اور سخت کا تیز پھیلا ہوا نظر آئے گا اور مقام براز باہر آئے گا اور ذکر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہو جاتی ہے اور دانت پر دانت بجنے لگتے ہین اور اعضائے سفلیہ مین تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین پھر اُنکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہے **جالینوس** کہتا ہے اگر بچھو کا ڈنک شریان پر لگتا ہو غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پٹھے پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے اور اگر اور دہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی **علاج** پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور تکمید نمک اور ساجرہ وغیرہ سے کرین اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کرین اور شرطہ اُسکے سب ملحوظ رہین جو اکثر بیان ہو چکے ہین اور جتنے طریقے جذب کے مذکور ہو چکے وہ سب کام مین لائین اور ادویہ حادہ لطیفہ جن سے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت و ولسن اور عاقرقرحا کا استعمال کرین۔ اور سندی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسطرح ریٹھے کا بھیلا اور جس گھانس خواہ بیج کا پتا مثل مرزنجوش کے ہو اور زمین پر پھیلی ہوئی ہو اور قطر اُسکا ایک بالشت کا ہو اور اُسکے مزے مین لزوجت ہو اور بعینہ مزا اُسکا بق یعنی بیر کا وہ بیر جو تازہ ہوتا ہے اور اُسکو پانی مین پیکر پلاتے ہین پس درد مین سکون پیدا ہوتا ہے اطبا نے بہت سے حشائش اور بہت سے درخت نام بنام ذکر کئے ہین کہ ہم اُنھین اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور بعض ایک درخت کا ذکر کیا ہو کہ اُس کی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیان برابر برابر اُسکے پیدا ہوتی ہین اور بقدر ایک ذراع کے بلند ہوتی ہین اور اُن پر مثل برف کے ایک شے منجمد ہوتی ہے مزہ اُسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اسکے پلانے سے درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور بہت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل العنصل بھی عجیب النفع ہے اگر اکلاً استعمال کرین اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور تریاق عزرہ نامی حکیم کی اور تراربعہ اور شجرنیا اور دوائے حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہے اور ماشرا اور حرمل آجکل تجربہ مین آئے ہین اور قرطم بری ایسی ہے کہ بشہادت جالینوس اسکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن مین باندھ دیجائے درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرطم از قسم خراشف خاردار کے ہین اور مترجم کے نزدیک چپٹ چپاجھے بعض بلاد مین انجھا جھارا کہتے ہین شاید اسے مراد ہو متن بعض لوگ کہتے ہین کہ بمقدار ایک تل کے مٹی کا استعمال کرین سکون درد مین پیدا ہوگا اور اس کی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اتنی مقدار قاتل بھی نہین ہے اسلئے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہو اور منجملہ ادویہ جیدہ کے لسن ہو شراب کیساتھ اسطرح کہ پہلے لسن کا استعمال کرین اُسکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائین خصوصًا اگر ثوم کے ہمراہ اُسیقدر رجو رہی ہو اور ہر روز تقریبا ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہان ٹٹی پردہ وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا بند ہو کپڑا اوڑھا کر اُسے بٹھانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخارکے اوپر اُسے اُٹھائین یعنی پہنچے گرمی بخارات آب گرم کی اُسے پہونچے یہ بھی نافع ہو گا اور غرض ان تدبیرون سے یہ ہو کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہو کہ مواد کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام مین داخل کرکے پسینا نکالا جائے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی چاہیے تریاق جید خاص ایسے لوگون کے واسطے یہ ہے زراوند طویل حلتیا ناحب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افسنتین نیلی عروق صعفا شراب کو شہد ملا کر معجون کرین **دوسرا تریاق بھی جید ہے** تخم سداب بری کمون حبشی تخم حندقوقی ہر واحد سے بقدر ایک اُستار نہ سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جو سرکہ با لزوجت ہو جائے سب ادویہ کو جمع کرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور مقدار شربت کی ایک درخمی ہے اُس سے زیادہ خطرناک ہے بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو تو بعد نصف گھنٹے کے نصف درخمی پھر دینا چاہیئے تریاق دیگر یہ بھی
جید ہے ثوم اور جوز ایک ایک جزو برگ سداب یابس اور حلتیت اور مرمکی ہر واحد نصف جز بھیگے ہوئے انجیر میں معجون کریں اُسے دھو کر مقدار شربت تین درہم
ہمراہ شراب کے **تریاق جید** جند بیدستر فلفل ابیض مرافیون ہموزن لیکر قرص طیار کریں مقدار شربت تین الوبوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے ایضاً رتیلا کے
کاٹنے میں بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے ایضاً جاؤشیر مرمکی قسط جند بیدستر فلفل سفید کو سعیہ اور شہد ہموزن میں معجون کریں دوائے عسکری اور اُسکے بنانے
کی ترکیب بیخ حنظل بیخ کبر اسنتین زراوند بیخ حشقوق یہ سب اجزا برابر لیکر طیار کریں مقدار شربت لڑکے کیواسطے دو دو انگل اور جوان کو ایک درہم ہے
اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے **جملہ مشروبات منجملہ** ادویہ مشروبہ کے حلتیت ہے ایضاً فاشرا اور قرہ مانا بوزن ایک درہم ہمراہ شراب کے اور
سعد یعنی ناگرموتھا اور حب الآس اور بادرنج اور تخم بادرنج اور تخم حماض بری اور طرخشقوق اور کاسنی سکبینج یہ سب ادویہ پلانے میں اور طلا کرنے میں
مفید ہیں اور فوتنج بری اور سرطان نہری اگر ہمراہ شیر مادہ خر کے پلائیں وہ بھی مفید ہے اہل عرب گزدم گزیدہ کو دو درم بیخ حنظل میں پکا کر پلاتے
ہیں اُس سے بھی نفع بین ہوتا ہے ایک قوم نے تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کفدست کے بھی زیادہ نافع ہے اور ایک قوم نے گمان کیا
ہے کہ انسان سبز جب روغن گاؤ میں کوٹ کر اور چھان کر طلا میں اور اُس سے بقدر قیراط دو مثقال خواہ نہار شہ کے استعمال کریں بہت نافع ہوگی اور
جو مولی خواہ بادرنج کھا چکا ہو اُسے عقرب سے ضرر نہ پہونچیگا جرادہ جسکے بال و پر نہیں ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اُسکا نام خرکوک ہے جب سوکھ کے
ہمراہ شراب کے پلائیں وہ بھی نافع ہے ایک سبز شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اُسنے افیون اور بزر الگنج ہموزن شہد ملا کر کھلائے اور نافع ہوئے
بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہے جیسے بطور طلا کے مفید ہو غاریقون کی منفعت عجیب ہو قرہ فنتی اور اُس کی کونپل اور حب الغار
خصوصاً اور تخم حندقوقی اور برگ ترب اور کارم حرا یعنے انار نختہ بھی شرباً نافع ہے ایضاً زراوند طویل بیخ جاوشیر بزر حرمل یہ اجزا ہموزن لیکر مقدار
شربت دو درخمی ہمراہ شراب کے استعمال کریں ایضاً عاقر قرحا زراوند ایک ایک جزو فلفل نصف جزو محروث یعنی اسیج جزو اور مقدار شربت بوزن ایک
باقلا کے ایضاً زراوند طویل عاقر قرحا ہموزن شہد میں معجون کرکے مقدار شربت دو درہم ہمراہ شراب کے ایضاً مرمکی جاوشیر افیون ہموزن
ان اجزا جزوان سے اقراص طیار کریں ایضاً فشور بیخ زراوند طویل عاقر قرحا ہر واحد ایک جزو بقدر دو حب ان اجزاء سے استعمال کریں بعض اطبا نے
کہا ہے کہ دردی شراب نصف جزو کبریت آدھ جزو تخم سداب تین جزو جند بیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو دو درہم دریائی بچھو سے کے خون میں یکجا کریں اور ملائیں
اور ایک نصف درہم بارہ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کریں **اطلیہ اور ضمادہ کا بیان** خود بچھو کو پیسکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت
عقرب کے بوجہ مشاکلت کے ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے ایضاً ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہو اور مشابہ بچھو کی دم سے ہوتی ہے
اُسکا ضماد بھی مجرب ہے اور اُسکی یہ خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت میں کسی مقام پر بدن کے اُسکا ضماد کریں خدر اور سن پیدا کرتی ہے اور جسقدر
خون اُس مقام پر ہے اُسے مردہ اور بحس کردیتی ہے جیسا بعض یہود نے گمان کیا ہے اور جو ہے کا پیٹ پھاڑ کے بچھو کے مقام لسع پر
رکھیں باجماع سمیت مفید ہوگا یعنی تمام زہر کو ایک ہی جگہ کھینچ لیتا اور پھیلنے نہیں دیتا اور اسیطرح مینڈک کا بھی حال ہے اور ہم نے خود تجربہ
کرکے دریافت کیا ہے کہ طلائے مداد ہندی بہت نافع ہے اور درد میں سکون پیدا کرتی ہے اسیطرح گیلے انجیر میں جو رطوبت سپید شیر
دودھ کے نکلتی ہے اور جند بیدستر اور طلا در بھی بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ درد میں سکون پیدا کرتی ہیں اور بھی ہمراہ سرکہ کے
ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ یعنی کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ مداد تیغ کے خواہ علک البطم کے ساتھ اور گوشت سمک مالح کا اور اسیطرح تخ
اور گگ گرم ضماد کرنا ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونوں یکجا کرکے ہمراہ نمک کے ایضاً دقیق شعیر عصارہ سداب کے ہمراہ خواہ اُسکا جرنازہ ایضاً ۴۲

پتے کی بھوسی اور ہیال کبوتر کو پیس کر کے ضماد کرنا اور وج بھی اطلیہ نافع ہے جو کسی الحال سکر درج ہوتی ہے اسیطرح بیج حنظل اور بیج کاسنی اور طرخشقوق اور حما ہمراہ اور وج کے طلائے جید ہیں اور خشک مرزنجوش بھی نافع ہے طین البول بھی ایسی دوا ہے کہ اسکے بعد کوئی دوا نافع نہیں ہے ایک یہ بھی طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھو نے کاٹا ہو سنگریزہ کو آگ میں گرم کر کے اسپر سرکہ ڈالیں اور جو دھواں اٹھے اسے مقام لسع تک پہونچائیں۔ منجملہ تطولات خاص کے یہ ہے کہ طبیخ انگور اور طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہے جو آب دریائے شور گرم کے اسکا نطول بھی مفید ہے عصارہ حندقوقی خواہ طبیخ بھی عجیب النفع ہے اور نفط ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیتون میں چھپکلی پختہ کر کے اگر مقام لسع پر ٹپکائیں زیادہ مفید ہوتا ہے اور عجیب النفع ہے **فصل بیان میں عقرب جرارہ کے یہ اقسام** جرارہ مثل ان بچھوؤں کے ہوتے ہیں جو اصفہان میں ہوتے ہیں اور یہ قسم ہوتے ہیں دم ان کی کچھ ہوئی اور زہر ان کے تیز اور اکثر زردہ پر خواہ شکر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہے اور مقام اسکا بھی وہی ہے اور معادن اہواز میں بھی پیدا ہوتا ہے جسوقت ڈستا ہے فوراً کچھ اثر ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ دو تین روز کے بعد خواہ اسکے بعد اسکا زہر منتشر ہوتا ہے اسطرح کہ اسپر کرب ظاہر ہوتا ہے اور بدن میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہے اور زبان سوج جاتی ہے اور مقام لسع پر قرحہ پڑ جاتا ہے خون کا پیشاب کرتا ہے اور کبھی طبیعت میں حبس ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اسکا ہلاکت کی طرف ہوتا ہے اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا میں نمودار ہوتی ہے اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس دھوکے سے اسکے علاج میں سستی نہ کرنی چاہئے اسلئے کہ اسکا زہر نہایت ردی اور برا ہوتا ہے **علاج** بعد علاج عام اور شرک کے افضل معالجہ یہ ہے کہ موضع لسع کو داغ دیں اور شربات میں سے آب کاہوئے تلخ اور طرخشقوق اور اسار شعیر اور جمیع اشربہ مطفیہ خصوصاً جسوقت کہ کرب میں شدت ہو اور اسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہے کہ سویق تفاح آب سرد کے ہمراہ دیں اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیج جادہ پانی کے ہمراہ پلائیں وہ بھی نافع ہوگی اور اس بھی دوا سے جید ہے جیسا لوگ کہتے ہیں اور تریاق عسکری بھی اسکی دوا سے جید ہے **نسخہ تریاق عسکری کا**۔ پوست بیخ کبر جنطیانا ابنتین رومی زراوند مدحرج طرخشقوق ہر ایک سب کو ہموزن پیسیں اور مقدار شربت اس کی دو درم ہے **دوسرا تریاق** انھیں لوگوں کیواسطے طرخشقوق یاسمین اور برگ تفاح زرشک شنبیر سب اجزا ہموزن لیں اور کوٹ پیسکر تیار کریں اور بقدر تین کفدست کے مقدار شربت ہے اگر التہاب میں شدت زیادہ ہوگی آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارات مبردہ فواکہ کے ہیں ان کے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا شراب تفاح شامی اسکو نافع ہوگی اور سویق تفاح اسعد غ زرشک ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب میں شدت ہو آب فواکہ ہمراہ روغن گل کے جو سرد کر لیا ہو اور اگر طبیعت میں احتباس پیدا ہو حقنہ کریں اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور جو علاج خاص بول الدم کا ہے وہ کرنا چاہیے اور اگر زبان میں ورم پیدا ہو اس رگ کی فصد کھولیں جو زبان کے نیچے ہے اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائیں اور اگر مقام لذع میں آکلہ پیدا ہو دوائے حادہ سے اسے دفع کریں اور اسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ کا طلا کریں اور قروح خبیثہ کا علاج جو مذکور ہو چکا ہے اس سے علاج کریں **بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا**۔ رتیلات کے اقسام ارباب تجربہ اور صاحب اطلاع نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہیں پھر تفصیل میں ہر ایک صنف کے اوصاف میں ان کی عبارات مختلف ہوتی ہیں بعض معتمد اطبا کا یہی قول ہے کہ پہلی صنف اس کی جسکا نام راغیون ہے وہ گول شکل ہوتی ہے اور عناب رنگ اور عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہیں جو سرخ مائل سیاہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم میں چوڑی زیادہ ہوتی ہے پہلی قسم سے جسکو ہم نے مدور شکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہیں انمیں گریبان ہوتی ہیں اور منہ پر اس کے تین چیزیں بلند نمودار اور مثل حلمی چکنی ہوتی ہیں تیسری قسم مرمسقیون ہے اسکا سر چیونٹی کے برابر ہوتا ہے وہ بڑی چیونٹی جسکا نام عجر عف ہے اور رنگ اسکا مائل بہ خاکستری اور اسکے بدن پر چھوٹے اجسام اور بڑے اور سرخ رنگ کے حلقے بنے ہوئے ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

نسو مشابہ ہر وقت اس کے ظاہر ہونے کے جو تھی قسم شلیر و شلون ہے اسکا سارا بدن اور سخت اور با صلابت ہوتا ہے اور اسکے بازو چیونٹی کے ایسے ہوتے ہیں وہی بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے پانچویں قسم شلیقون اسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اسکے بدن پر نقطہ ہائے چند خصوصاً سر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قرابیوطیس یعنی طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنی سوئی کے اسکی گردن کے پنچے ہوتا ہے اور طبیب جس نے تمام رتیلات کے سب بیان کئے ہیں سب کے عوارض یکساں کر گئے ہیں اور اور لوگوں نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہیں جو ہر قسم کے خاص اعراض ہیں سوائے اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہے کہ رتیلا ایک انسان ہے مشابہ اس عنکبوت کے جسکا نام خیدر ہے اور وہ مکھی کا شکار ہے یعنی جب مکڑی کہ مکھی شکار کرتی ہے اس کے مشابہ رتیلا ہے۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ اقسام رتیلات کے بہت ہیں اور بنا بر قول جالینوس کے اقسام رتیلات کے بارہ ہیں سب سے بری قسم وہ ہے جو مصری کہلاتی ہے بعضی اقسام میں سے سرخ رنگ ہو گویا کہ گول انگوری کی ایسی ہوتی ہے اور بعضی اقسام میں سے سیاہ رنگ خاکی جو مشابہ عنبیہ کے ہوتی ہے اور بعضی اقسام میں سے رقطا ہے اور بعضی اقسام میں سپید اور گول پشت کی ہوتی ہے اور منہ اسکا چھوٹا اور بعضی اقسام میں سے کرکبہ ہو اور اس کی پیچھ کی جانب پر اور خطوط اسپر نمایاں براق ہوتے ہیں اور بعضی اقسام میں سے زرد رنگ اور ایسے ہوتے ہیں کہ خطوط زرد پہلے اسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور بعضی اقسام میں سے ضبیہ ہو گئے نام سے خاص ہے اسکا منہ اسکے سر کے بیچ میں ہوتا ہے اور اسکے پاؤں چھوٹے چھوٹے پیچھے کی طرف بھرے ہوئے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہے دونوں پیر نظر دور دیکر تن جاتی ہے اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت منہ سے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی گذر چکی ہے اس سے زیادہ الطف ہوتی ہے بعضی اقسام میں سے ایک قسم غلیہ بھی ہے مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ اس کے بدن پر ہوتے ہیں بعضی اقسام میں سے زرجیہ اور بعضی اقسام میں سے زنبوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر یہ سب بیان کر کے اسی شخص نے ہر قسم کے اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور بعضی اقسام میں سے کرسینہ ہے اسکا نام کرسینہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے منہ اسکا چھوٹا پیٹ اسکا شعر اور قوائم ابرہ سفید رنگ دبھرے بھارے زیادہ اور بعضے جسکا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اسکا پیٹ بڑا اور رنگ اسکا زرد ہوتا ہے اور اس کی مکھی سے مشابہ ہوتی ہے اور جو چراغ کے گرد اڑتی پھرتی ہے مشہور **رتیلا کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہیں** انکا بیان اجمالی و تفصیلی یہ ہے جالینوس نے کہا ہے کہ رتیلا کاٹ کر ڈنک عضو اندر جسم کے نہیں سرایت کرتا جیسا بچھو کا ڈنک اسکا ہوتا ہے چنانچہ پسینا اسکے کاٹنے سے نہیں نکلتا اور رنگ سبز ہوتا ہے اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہے کہ رتیلات کی کل چھ قسمیں ہیں اور ان چھ قسموں کو اسمائے مخصوصہ سے نام زد بھی کیا ہے چنانچہ ہر ان کا بیان ابھی ہو چکا ہے وہ سب قسمیں اس بات میں شریک ہیں کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام اکثر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مائل کہ اسمیں کھجلی زیادہ اٹھتی ہے اور جو مقام اسکے گرد اور قریب کا ہے اسمیں بھی کھجلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک پہونچتی ہے اور بعض لوگ ستا دیا دیکھتے ہیں کہ تنو اور بلندی ورم میں زیادہ نہیں ہوتی اور منہ اسقدر التہاب در سوزش ہوتی ہے اور اول شخص جسنے چھ قسمیں بیان کی ہیں اسکا قول یہ ہے کہ اعضائے عصبیہ اور ہڈیوں میں سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ یعنی ہر وقت زانو اور قطن اور پشت اور ہتھیلیاں ہاتھ پاؤں کی سرد رہتی ہیں اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع میں شدید اور بے چین کرنے والا پیدا ہوتا ہے اور سہر یعنی بیداری منظر اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایاں ہوتی ہے آنکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے عادت سے زیادہ ان میں رطوبت پیدا ہوا آنسو قطرہ قطرہ متواتر ٹپکنے میں اسفل بطن خصوصاً بیڑو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کچھ نہیں ہے اور اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ مائیہ کا دفع شروع کرتی ہے اور نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے کبھی اسی مادہ میں ایک چیز مشابہ مکڑی کے جالے کے برآمد ہوتی ہے اور دونوں حلقہ معوہ ہیں اور انثیین میں انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل میں تقبض اسیطرح کا پیدا ہوتا ہے جسطرح تشنج میں ہوتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور برابر انبساط ان میں نہیں ہوسکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور متلی بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برآمد ہوتا ہے اور کبھی درد سر
شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والوں کے سر میں ہوتا ہے اور اطبانے علامات میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام
بدن میں گرانی اور بول میں حرقت اور کبھی حرقت کے ہمراہ عسر البول بھی اور کبھی بول میں ہر شتاب میں ایک شے مثل عنکبوت کے برآمد ہوتی ہے اور قضیب
اور عانہ اور رکبہ میں تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح معدہ میں بھی اور زبان میں انکسار اور لنگی اور جماع میں شدت پیدا ہوتی ہے پھر اول حکیم
جنے چھ قسمیں کی ہیں وہ کہتا ہو چھٹی قسم فرلوقوا طلیس کے ڈنک مارنے سے درد شدید معدہ میں اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے
یہی شخص کہتا ہے کہ جالینوس وغیرہ نے جو تفصیل ذکر کی ہے اُسکا خلاصہ یہ ہو کہ قسم حمرا یعنے سرخ رنگ کے کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا
ہے جسمیں سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہو اور سوداو قطاکے کاٹنے سے وجع شدید اور پھر پھری اور سردی اور غشی اور رانوں میں گرانی
پیدا ہوتی ہے اور سپید قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اُسکے ڈنگ سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور خروڑے کے اور استرخائے شکم
اور اختلاف بطن بھی عارض ہوتا ہو اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور پھر پھری اور خدر اور گرانی سر اور استرخائے بدن عارض
ہوتا ہے اور عنبیہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربان میں اور برودت بدن میں اور اقشعرار اور انعاظ اور کزاز اور عرق سیال
وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور سستی تمام بدن میں اور پیٹ میں ورم اور قضیب کا تو تر یعنے سیدھا کھڑا رہنا اور نعوظ اور ایک شے بدن
ارادہ کے قضیب کی طرف سے نکلتی ہے اور بول میں کدورت پیدا ہوتی ہے اور وہ سیاہ قسم جو دخانی رنگ کی ہو بڑی خبیث ہے
اُسکے کاٹنے سے درد معدہ اور ہمیشہ متواتر قے ہوتی ہے اور دردسر اور کھانسی پیہم اور تھوکنا اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد
ہلاکت عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ جو بھولا بھالا ہے اُسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اور غشی اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا
پیدا ہوتا ہو اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگوں نے عنبیہ کے کاٹنے میں چند اعراض اور بھی لکھے ہیں کہ انعاظ اور کھڑا ہونا قضیب کا
اور آواز کا بند اور منقطع ہو جانا اور منی بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چنداں معتبر نہیں
ہے کہ ہم اسکی رعایت کریں عنبیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اسمیں کم ہوتا ہے اور وزوجیہ سے تمام بدن میں آبلہ پڑ جاتے ہیں
اور زبان میں ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع میں اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف دونوں زانوں میں
پیدا ہوتا ہے کرسینہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو عنبیہ کے بیان ہو چکے لیکن عنبیہ کے اعراض
سے یہ سخت اور باصعوبت زیادہ ہیں غضریہ کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اسکے بعد موت عارض ہے۔ **علاج** اسکا بھی وہی ہو کہ پہلے
قانون کلی کا استعمال کیا جائے یعنی جذب اور تبض اور چوسنا مادہ کا اور نطول موضع ماؤف پر آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا
جو باب عقرب میں مذکور ہیں اور حمام اور آب زن سے بھی بہت جلد سکون اُن کے اعراض میں ہوتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے چاہیئے کہ مریض
ادھر آب زن میں بیٹھے اور درد میں سکون پیدا ہو اور ادھر آب زن سے نکلے اور پھر درد پیدا ہو لہذا واجب ہو کہ ہر ساعت حمام کرائے جائیں
تریاق جدید۔ رتیلا اور تنین بحری اور سانپوں کی اکثر اقسام کو مفید ہے کہتے ہیں کہ سمور یا اور طرحون کے کاٹنے میں یہ دوا پلانی چاہیئے فلفل
سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمان گونی ناردین عاقرقرحا دوقو خراطین سیاہ وزیرہ حبشی ورق نیلوفر ابو سیطرن انار کی شہنیاں ہنر باہر خرنوش دارچینی
سلیخہ مغزی سپید عصارہ حنظل تخم حب بلسان ہر واحد ایک وقیہ کوٹ کر عصارہ کبر میں گوندھ کر قرص تیار کریں اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک
درخمی ہے اور دیلی س کی مقدار شربت بھی ہو کہ ہمراہ شراب کے استعمال کریں۔ اور بعض نسخوں میں اصل السوس اور بعض میں دونوں گونہ بلسان کی اور تخم

HAKEEM SHOUKAT ALI

حندقوقی اور جعدہ السرو اور تخم نرنس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کے حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت دلب اور اسی کے چھلکے اور تخم حندقوقی اور تخم سیاہ خصوصاً بری یعنی جنگلی جیسا حب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم قیصوم تخم شبت زراوند غرۃ الطرفا عصارہ حی العالم کا ہوئے بری کا دو دو حصہ اور مقدار شربت ان سب دواؤں سے دو مثقال ہے جسے چاہے اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی جو شراب میں جعدہ السر خصوصاً دارچینی بھی جوش دی گئی ہے اور شوربائے سرطانات اور شوربائے مرغابی جو شاہ تبج لہسن ہمراہ شراب کے عمدہ مشروبات میں مرکب کرتے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کریں **تریاق مجرب** اسی واسطے ہو کلونجی دس درہم دونوں کمون ہر واحد پانچ درہم اہل جعدہ السرو ہر واحد دو درہم شہد میں معجون کرکے مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کریں اطلیہ میں سے بہت عمدہ طلا یہ ہو کہ خاکستر درخت انجیر شراب میں ملاکر اور نمک اور قلقدیس اور اسفنج سرکہ میں ڈبو کر اور پھر نچوڑیں اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ میں ملا کر استعمال کریں اور برگ بالام اور گندنا اور عصا الراعی اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے **ضماد** انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ میں ملا کر بعد دھونے زخم کے استعمال کریں اور زخم کو پانی اور نمک سے دھونا چاہیئے **نطولات**۔ جو مفید ہیں منجملہ ان کے آب دریائے شور ہے گرم کرکے اور طبیخ جعدہ السر بھی مفید ہے **شبت کا بیان اور علاج اُس کا** یہ جانور بڑی مکڑی کے بصورت ہوتا ہے چاروں قوائم اُسکے بڑے بڑے اور لانبے ہوتے ہیں کہتے ہیں جسے یہ کاٹتا ہے اسے درد معدہ اور قے اور عسر البول اور عسر براز عارض ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہنچ جائے پھر قاتل ہوتا ہے اور اُس شخص کے بچنے کی امید نہیں ہوتی اور قسم مصریہ اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس قسم مصری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی حیوان ہے جو باب رتیلا میں مذکور ہو چکا ہے یا کوئی اور شے ہو علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہے **عنکبوت کا بیان اور اُسکے علاج** عنکبوت جس شخص کو کاٹے اُسکے شکم میں ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہے اور علاج اُس کا مثل علاج رتیلا کے ہے اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانے سے بھی اُن کو نفع پیدا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اسکا استعمال چلا جائے اور حمام میں شراب پلا کر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ اسکے کوئی شریک ہو **دو حیوان غیر معلوم** ایسے ہیں کہ بعض اہل علم نے انکا ذکر کیا ہے اسطرح پر کہ وہ دونوں بھی منجملہ ان حیوانات کے اقسام میں سے ہیں جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے یعنی زہردار حیوان ہیں مگر مجھے ان دونوں کا حال کچھ بھی دریافت نہیں اور نہ میں اس امر سے آگاہ ہوں کہ یہ دونوں مذکورہ حیوانات کے اقسام میں داخل ہیں یا نہیں اور ان میں اور گذشتہ حیوانات میں کچھ فرق ہے یا نہیں فرق ہے **چار جبڑوں کا حیوان** ۔ اسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور رتیلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک تو چوڑا ہوتا ہے کہ اُسکے بازو سپید اور سر پر اُسکے دو لمبی بصورت چیونٹی کے ایک تو مقدم سر تک گئی ہے سیدھی اور دوسری اس چیونٹی سے عرض میں تقاطع کرتی ہے اور اسی تقاطع کی وجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اس کے دو منہ ہیں اور چار جبڑے ہیں اور ایک قسم اس کی ایسی ہوتی ہے کہ بدلے دونوں چیونٹی کے اُسکے سر پر دو خط ہوتے ہیں اور اُن کی وجہ سے بھی ایسا متخیل ہوتا ہے کہ دو منہ اور چار جبڑے رکھتا ہے اور دونوں قسم کے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہیں اور درد شدید اور سپید ہو جانا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز مقام لسع کے رنگ کی سپیدی اور پلپلا ہونا پھوڑا اور سرکا اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہے علاج اُسکا وہی ہے جو رتیلا کا علاج ہے اور رتیلا کے علاج میں جتنی ادویہ مفید ہیں اُن میں سے چار دواؤں کو اس سے زیادہ خصوصیت ہے حبق اور بیخ جاوشیر اور حندقوقی اور قیصوم **ایک دوسرا حیوان جسکا** نام موغر مینا ہے اسکا بیان اُسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے درد شدید اور حرقت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اُس کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

گر زمین مبتلا ہوئے ثمرۃ الطرفا یعنی جھاؤ کا پھل اور کندر بری اور ورق جوز اور ثوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے **قملۃ النسر کا بیان** جسکا نام فارسی میں شش پا ال
اور جعلو کی یونانی ہیں اور طمارس بھی کہتے ہیں یہ بھی شکل جون کے ہوتی ہے خواہ جیسے چیونٹا قردان - **جالینوس** کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے
کہ اس سے بچنا دشوار ہے اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہیں آتا ہے مگر عجیب کا حال یہ ہے کہ اُدھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور
نکسیر بھی جاری ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہیں اور نے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑے اور انثی
جڑوں سے بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہیں رہتی ہے علاج اسکا تو وہی ہے
جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام نیش اگر کسی طریقہ سے پہچانا جائے اسپر فادزہر کو طلا کریں اور عصارہ
کا ہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کریں اور پلانے میں شیر دوشیدہ یعنی ماء اور سکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرفخ اور
آسیہ کا عصارہ اور اسپغول اور لعاب اسپغول اور تمام ادویہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ طبیع
اور خزر الطین **کا بیان** اس جانور کے پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہیں جو
قملۃ النسر کی فصل میں بیان ہوئے **زنابیر کا بیان** زنبور ہندی میں بھڑ کو کہتے ہیں اسمیں سخین اور گرمی شہد کھی سے زیادہ ہوتی ہے
اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے بعضے تمام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہیں یعنے اُن کے سر کے گرد سیاہ دوائر
سے ہوتے ہیں یہ قسم ہلک ہے اور جن زنبور کی گرہان زیادہ ہوں کسی قسم کی کیوں نہ ہو وہ سب زیادہ قاتل ہوتی ہے اور بعض سے کبھی
نوبت تشنج کی پہنچتی ہے اور کبھی دونوں زانوؤں میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے
کہ آبلے پڑ جاتے ہیں اور زبان میں ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے **علاج** اسکا یہ ہے کہ جس مقام پر اُسنے کاٹا ہو اُسے بطور معلوم خوب سا چوسنا
اور اگر زیادہ ابتدا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہوں تو ایکدم ہم تخم مرزنجوش ملا دیں کہ درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد میں بھی سکون پیدا ہوگا - یا تین
کشنیز خشک کا استعمال کریں جن عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہیں اُنکا بھی استعمال کرنا ایسے وقت میں
بہت مفید ہے - کبھی برف کا ضماد دینا بھی مفید ہوتا ہے طلائے خبازی بھی اسمیں کرنا چاہیے اور اگر بادروج اور خبازی کو
ملا کر طلا کریں عجیب النفع ہے اور اُسکا نفع بالخاصیت ہے اسیطرح خطمی بھی نافع ہے اور چولائی اور مکوئے خشک اور کندر سائیدہ بھی مفید
ہے اور انجیر خشک کا ذرور اور سرکہ اور گل خوشبو جسے چنبیلی کہتے ہیں اور آب انگور اسیطرح اور جو گائے کا خصوصا سرکہ میں تر لگانا اسیطرح
برگ نمام اور ورق غار تازہ اسیطرح افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے پارچہ کتان کو سرد پانی
میں ڈبو کر مقام گزیدہ پر رکھیں اور اسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کریں اسیطرح تحلب یعنی کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے
اسیطرح جو سبزی کنارہ آب پر جم جاتی ہے بنابر قول بعض اطباء کے اُسکی تکمید پانی اور نمک کے ہمراہ مفید ہے درخت انجیر کا دودھ
بھی طلا کرنا مفید ہے دیواروں پر جو لونا پھوٹتا ہے مثل شورہ کے اُسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا کبھی ان چند پانیوں سے اور سیلابات
سے اقسام اقسام کے نطول بنائے جاتے ہیں اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جگہ کو گرم چیز میں رکھیں اور ایک گھنٹے
تک سینے دیں اور یکبارگی اُسے ایسے پانی میں داخل کریں جس میں سرکہ ملا ہوا ہو فوراً درد میں سکون پیدا ہوتا ہے کبھی کی
مالش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فوراً سکون درد پیدا کرتی ہے مفصل بیان میں نحل کے کاٹنے کے اور اُسکا علاج قریب بہ علاج
زنبور کے ہے ہاں اس کا ابرہ یعنی ڈنک کبھی مقام گزیدہ میں رہ جاتا ہے اُس کے نکالنے کی تدبیر ابرہ زنابیر کی سی ہے -

HAKEEM SHOUKAT ALI

فصل اُڑنے والی چیونٹی کے بیان مین اور ایک شے جو اُسی کے مشابہ ہو اور اُسکا حال قریب بہ حال نمل کے ہو لیکن اُس سے اسلم
ہے یعنی ایذا کم دیتی ہے مین کہتا ہون کہ منجملہ ان پرندون کے جو کہ پنکھ اور ڈنک رکھتے ہین ایک وہ بھی شے ہے جو مشابہ پردار چیونٹی کے ہوتی ہے
کیونکہ جثہ مین اُس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چھوٹے بھونرے کے برابر ہوتی ہے مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہے ہان موٹی اُتنی نہین ہے
اور اُسکے پاؤن زنبور کے ایسے ہوتے ہین طول مین تو مکڑی کے پاؤن سے بڑے لیکن اُسکا گھونٹی کا ہوتا ہے اُسمین بہت سے
دروازے ہوتے ہین زرد زرد اور تخم بڑا اسکے پیٹے ہو وہ چھوٹی ہے اور اُسکا چھتا بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے
بنے دیتی ہو اور جیسا پنے آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کے چلتی ہے جیسے کسی نے اُسکے پر نوچ ڈالے ہین اُسکے بعد اُڑنے
لگتی ہو میری رائے مین اُسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہو جو زنبور کا بیان ہوا **فصل سام ابرص وعطابہ کے بیان مین** جب
کسی کو یہ دونون کاٹتے ہین بچھو کے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اُسجگہ رہجاتے ہین جب ان دانتون مین سیاہی آجاتی
ہے ہمیشہ اُس مقام پر درد رہتا ہو اور پڑ پڑاتا ہے اور پھیلاتا ہوتا لیکن ریشم بھرنے سے یا تر سے اُن دانتون کو نکال نہ ڈالین
پس ریشم وغیرہ سے اُن دانتون کو لیکر الگ جھاڑدے اُسیوقت درد مین سکون پیدا ہوجاتا ہو اور کبھی ان دانتون کو روغن اور
راکھ سے چھڑاتے ہین اور بعد ازان اسی مقام کو خوب چوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جنگلی کاسنی کھانا اُسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے
پھر اگر درد مین زیادتی ہو تریاق رتیلے کا استعمال کرین **فصل ربعہ اور اربعون کے بیان مین** اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے
ہین بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہو اور اُسکے ہر ایک طرف جسم کے بائیس پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہو اور کبھی اُٹھا
بھی چلتا ہے یعنی پیچھے کی طرف کھڑا ہوتا ہو۔ اور بعض لوگ اُسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اُسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے
تھوڑی دیر تک رہتا ہے اور فوراً سکون پاتا ہو نہرہ الفتی اُسکی تریاق ہے اور بیشتر اُسکے واسطے استعمال نمک کا ہمراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہے
فصل بیانین سالامندرا کے کاٹنے کے۔ میرے زعم مین یہ ایک جانور شبیہ خطاطیف کے ہوتا ہے کہ اُسکے چار پاؤن ہوتے ہین اور کہتے ہین
کہ جوڑ ہر دم کے ہوتے ہین اور یہ جانور آگ سے نہین جلتا ہو اگر چولہے یا انگیٹھی مین ڈالدین اُس کی آگ بجھا دیتا ہے جسے کاٹتا ہو درد
شدید اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہے اور ورم حار زبان مین پیدا ہوتا ہے اور زبان بند ہوجاتی ہے
اور تمتمہ یعنی اکثر حروف کو سیم اور تے بولتا اور لرزنا اور خدر پیدا ہوتا ہے اور اگر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہوجاتا ہو کہ وہ سیاہی
یا سدارت یعنی گول ہوتی ہو یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہے علاج کہا ہے کہ اسکا علاج چوزہ ہائے مرغ کھلانا اور خاص تر علاج اُسکا یہ ہے
کہ راتینج جس صنوبر کے درخت کا گوند کیون نہ ہو ہمراہ شہد کے اور طبیخ کا فیلوس اور طبیخ سوسن اور برگ تربیس اور زیت اور بعض لوگون کو
مینڈک پکا کر کھلائے جاتے ہین کہ فقط شوربا اُنھین پلایا جاتا ہے اور مینڈک کا شوربا کھلا کر بوشون کا ضماد کیا جاتا ہے اور کچھوا بہری
اور بری کے انڈے بھی پکا کر کھلاتے ہین **فصل سولوقیندریون بری و بحری کے بیانین** مجھے اسکی شناخت نہین ہے اور کچھ بعید نہین کہ
وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہوچکے ہین اطبا نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے بشرطیکہ بری ہو اور دریائی نہ ہو مقام گزیدہ مین کھونٹ
اور بیرنگی آجاتی ہو اور گونہ گلابی رنگ ہوکر رہجاتا ہے خوب سُرخ نہین ہوتا بلکہ زیادہ سمرت آجاتی ہے اور درد شدید پیدا ہوتا
ہے اور کھجلی بدن مین اُٹھتی ہے اور اگر یہ جانور بحری ہو اُسکا مقام گزیدہ پانی کے رنگ پر ہوتا ہے اور شاید اُسکا علاج قریب بعلاج
رتیلا وغیرہ کے ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ نمک کا ضماد کرنا چاہیئے یا خاکستر اور شراب یا رما وکو سرکہ عنصل مین ملاکر یا نخد سوختہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور شراب کا استعمال بھی مفید ہے نطول کثرت کرین گرم پانی ملاکر بعد ازان یہ دوا اُس پر رکھین **فصل دریائی بچھو کے بیان مین** سب سے گمان مین یہ ہو کہ جسے دریائی بچھو کاٹے اُسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور استسقا کی صورت پیدا ہوتی ہے اور بغیر اخراج ریح اُسے بلا ارادہ ہوتا ہے واجب ہے کہ اسکی شناخت مین بیش از حد کوشش کیجائے اور اُسکا علاج تین بحری اور تیلا کا ہے اور ایک گروہ جسکے قول پر مجھے وثوق اور اعتماد نہین ہے اُنھون نے کہا ہے کہ عقرب بحری کا سم حار ہوتا ہے **فصل ضفادع یعنی مینڈک دریائی کے بیان مین** جو سُرخ رنگ ہوتے ہین ایک گروہ علما نے کہا ہے کہ یہ قسم زیادہ خبیث اور ردی ہوتی ہے اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہین اور دور سے گریز کرتے ہین اور اس جانور کو کاٹنے کا موقع نہین ملتا مجھو کو مارتا ہے کہ اس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے اور کاٹنے سے اُسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے جسے کاٹے اور مجھے ایسا خیال ہے کہ اسکا علاج تریاق کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے **فصل بیان مین جملہ دریائی ہوام کے** جتنے زہریلے جانور دریا کے ہین اُن کے علاج مین اطبا کا یہی قول ہے کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم باردہ کا بعلاج ہے اُس سے علاج کرنا ضرور ہے اور ادویہ مذکورہ فصل رتیلا مین اور جو تریاقات اُس کے بیان ہوئے اُن سے علاج کرنا لازم ہے۔ الحمد للہ وحدہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن ساتوان کتاب الزینت

فن ساتوان کتاب الزینت مجملی بیان زینت کا ہے اور یہ فن چار مقالات پر شامل ہے پہلا مقالہ شعر یعنی بالون کے بیان مین اور اس مین خضاب کا بھی ذکر ہے

فصل پہلی ماہیت شعر کی یہ ہے کہ بالون کی پیدایش بخار دخانی سے ہوتی ہے جسوقت وہ بخار مسام مین بستہ ہو جاے بس وہی بخار بستہ ہوکر بال کی شکل پیدا کرلیتا ہے اور پھر جسقدر بخار دخانی منجمد آتا جاتا ہے اُسی بال کی طرف منتقل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کرتا ہے خصوصاً اگر رطوبت بدن کی بالزوجت ہو اور اُسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نباتی خواہ ہمین طینت کے خواص ہون چنانچہ درختون کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ جن درختون مین دہنیت غالب ہو اُن کی جڑ زیادہ نہین پھیلتی ہین۔ کتاب اول یعنی فن کلیات مین بیان ہو چکا ہے کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور پیری جلد کیون آتی ہے اور جملہ اقسام کے رنگ جو جو بالون کے ہوتے ہین اُن کے اسباب کو بہ تفصیل وہان بیان کر دیا ہے مگر زینت اور آراستگی مین بالون کے جو امور متعلق ہین اُن مین سے ایک تو یہ ہے کہ جو بال نہ جمے ہون اُن کو نئے سرے نکالنا یا ناقص بالون کو اُکھیڑ کے دور کر دینا (۲) بالون کے شمار کو زیادہ کر دینا اگر کم ہون یا بہت ملے ہون اُن کو کسی قدر کم کر دینا۔ (۳) یا حجم مین اگر بہت باریک ہون اُن کو موٹا کرنا یا موٹے ہون اُن کو باریک کر دینا یا اُن کو دراز کر دینا (۴) یا شکل بالون کی سیدھی کرنا یا گھونگروالے بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کہ ان کو سیاہ کر دینا خواہ سیگون اور سپید بنانا الغرض اس مقالہ مین ہم انھین امور سے بحث کرینگے جو لکھے گئے۔

فصل دوسری سبب بطلان شعر کے بیان مین بالون کا جاتا رہنا یا کم ہو جانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہے کہ جس مادہ دخانی سے ان کی پیدایش ہے اس مین کمی یا فساد پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس مقام مین فتور پیدا ہوتا ہے جو مقام بالون کے اُگنے کا ہے مادہ کے فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ اس مین کمی ہوتی ہے یا آنکہ سرے مادہ پیدا ہی نہین ہوتا ہے کمی مادہ مین یا تو اس وجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز مین ڈوب جاتا ہے یا آنکہ جو رطوبت کہ حل بدخانیت کرے اُس کو تغیر ہیجان کرتی ہو وہی کم ہو جاے یا جو ہر بخاری مین فعل تولد کم ہو جاے۔ جیسے کہ بخار دخانی لڑکون مین اور عورتون مین بہت کم ہوتا ہے اسلیے کہ بخار رطب کی اُن کے ابدان مین کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے داڑھی اُن کے نہین ہوتی اصل جوہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی مرض عارضی کیوجہ سے ہوتی ہے اور وہ امر غیر امور طبیعیہ الیہ سے ہے یا وہ امر امور خارج از طبیعت نہ ہو امور غیر طبیعیہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام لوگ جب اُن پر تسلط امراض طویلہ کا گذرتا ہے خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت رہین جیسے دق وغیرہ مین گرفتار ہو کر نقیہ ہو جاتے ہین ان مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

مادہ ہی باقی نہیں رہتا جس سے بالوں کو غذا پہنچے لہذا اُن کے بال گر پڑتے ہیں اور نئے بال نہیں اُگتے اُن کے بالوں کی وہی کیفیت ہے جیسے کسی گھاس یا کھیت کو پانی دے کر سینچتے ہیں جب سینچنا موقوف کر دیں تو وہ شے ہری ہو گی اور نہ بڑھے گی اور نہ اسکی بیل پھیلے گی یا جیسے خواجہ سرایان اور ہیجڑے نر کشتے وغیرہ کہ ان پر رطوبت اور برودت کا بقدر غلبہ ہے تا ہم گر چہ انہیں داڑھی نکلنے کا امکان ہو لیکن کثرت برودت عضایہ تک ٹھہر جاتی ہے کہ انقضائے شباب تک ہو پہنچی ہے پس انہیں بھی برودت پیدا کر دیتی ہے اور اسی سبب سے رطوبت کی تحلیل نہیں ہوتی کسی مرطوب کی طرف زرد جسقدر کہ تحلیل ہوتی ہے وہ بھی کم اور رقیق ہوتی ہے کہ مسامات میں باقی نہیں رہتی بلکہ نکل جاتی ہے جسطرح جو لوگ موٹے تازے بھاری عمامہ سروں پر باندھتے ہیں اُن کے بال بھی اسی وجہ سے کم پیدا ہوتے ہیں چونکہ بالوں میں خرابی بوجہ اصل طبیعت کے ہوتی ہے جیسے صلع یعنی کھوپا ہونا کہ یہ امر اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالوں کی پیدائش ہو انہیں براہ اصل خلقت کے کمی ہوتی ہے یا اگر دماغ کو استخوان قحف سے ایسی پیوستگی ہوتی ہے کہ اس حالت اتصال میں مادہ شعر وہاں رُک نہیں سکتا جو سبب مقام موئیدگی میں بالوں کے ہوتا ہے اُن کی تین وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ اس جگہ مادہ بالوں کا نفوذ نہ کر سکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کر سکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹھہر کے کسی نامناسب کیفیت یا مناسب کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے نفوذ کرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ انہیں تخلخل زیادہ ہوتا ہے یعنی گھنے بال ہونا اگرچہ مسام بند ہوں جسطرح یہ کیفیت میں حدوث قرع صلع ہے اور سبب جلد حار مزاج کے آدمیوں میں یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے جو مستعد صلع کے ہوتے ہیں اُن کے بدن پر اور سینہ پر بالوں کی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ اُن کے تھوڑے سے بال بھی دشواری سے اُکھیڑے جا سکتے ہیں یا گھنا ہیں بالوں کا سبب آثار قرع سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قرع میں یعنی سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے جس شخص کے بدن میں مادہ شعر یہ مناسبت یعنی مسامات میں نہیں ٹھہرتا ہے سبب شدت تحلل کے اور سبب اسکے کہ مسامات اُسکے زیادہ وسیع ہیں چنانچہ یہ بھی ایک سبب اسباب بانسبت داڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اُسکا یہی سبب ہے کہ جسقدر بال داڑھی میں باقی رہیں وہ قریب اور باریک ہوں اور بسہولت اُکھڑ جائیں اور آخر عمر میں چونکہ یبس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام میں تنگی آجاتی ہے باوجودیکہ مزاج میں رطوبت ہوتی ہے حرارت کی قلت کو اثر اس امر میں ہے کہ صلع نہیں ہونے دیتا ہے جیسا کہ عورات اور خصیان میں مشاہدہ کرنا چاہیے جس شخص کے بدن میں بالوں کے مواد فاسد ہو جاتے ہیں یہ فساد یا تو کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات میں ٹھہرا ہوا ہے جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ میں جسے بالخورہ کہتے ہیں یہی سبب ہوتا ہے یا فساد مادہ کا بوجہ قرع خفیفہ کے ہوتا ہے جو ردی اور اکال ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام قرع میں یہی سبب ہوتا ہے صلع کا معالجہ دشوار ہے اگرچہ قبل شروع ہونے کے محض بروقت ظہور آثار اور علامات مقدمہ کے اُسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن ہے کہ اسکا ظہور بہ تاخیر ہو بقراط کے کلام میں جو یہ امر مذکور ہے کہ اسباب صلع کو جب دوالی عارض ہوں تو یہ مرض جاتا رہتا ہے کہ اور بال نکل آئیں گے اس سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگوں کے بال مرض داء الثعلب وغیرہ میں گر پڑے ہیں بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ سفل اندام کی طرف آجائے گا اب اُن کے بال اُگنے کا کوئی مانع نہ رہیگا لہذا اُن کے بال اُگ آئیں گے۔ بچوں اور خصیوں کے بال جلد جو نہیں گر پڑتے اسکا سبب یہ ہے کہ رطوبت یعنی چھائے رہنے کی بالوں کی اُن میں اعتدال اور عضو غضروفی ہے مستحکم الخلقت ہے اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جیسم جلد یعنی حبشیوں کا اور زنگبار کے آدمیوں کے اسلیے کہ اُن کے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالوں کو گرنے سے بچاتی ہے جسطرح سخت جلد میں سوراخ بدشواری ہوتا ہے اور بروقت برآمد ہونے بالوں کے بھی دشواری اور سختی جلد کی حبشیوں میں باعث پیچیدگی بالوں کی ہوتی ہے پس جب بال نکل آئیں پھر بھی سخت جلد بالوں کی بسرعت گرنے اور منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہے اور جو لوگ الثغ ہیں یعنی سین کو ثا اور را کو غین بولتے اور لام کو جاے تحلی لیتے ہیں وہ مرض صلع میں مبتلا نہیں ہوتے اسلیے کہ ان کے دماغ میں رطوبت کی کثرت ہے اور اسی سبب سے اُن کو ذرب یعنی اسہال کا مرض زیادہ ہوتا ہے بوجہ کثرت نوازل کے

فصل تیسری بیان میں اُن ادویہ کے جو حافظ بالوں کی ہیں جن دواؤں میں لطیف حرارت ایسی ہے کہ اُس کی جہت سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوت جذب کی اُن میں حاصل ہے اور قوت قابضہ بھی ہے وہی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہیں اور بعض ادویہ بالخاصیت اثر حفظ شعر کا رکھتی ہیں اب ادویہ مفردہ میں جو
بالفاظ کو بتفصیل ذکر کیا ہے اور تراباذین میں مرکبات اسی قسم کے لکھے ہیں اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہیں اور ادویہ بسیطہ جو ان حفظ
شعر کے ہیں اُس وقت بال گرنے شروع ہوں اُنکا استعمال اس مرض کا تدارک کرتا ہے بشرطیکہ اِن امور کی رعایت کیجائے جو شروط کہ گذشتہ ملکر ہم بیان
کرینگے مدبر حفظ شعر میں۔ منجملہ انہیں ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آملہ بلیلہ کابلی مر صبر پرسیاوشان اور کبھی ان ادویہ میں مازو بھی شریک کیا جاتا
ہے بوجہ قبض کے اور ہلیلہ زرد یعنی بہوت کا درخت خصوصاً کسی شربت قابض کے ساتھ یا روغن آس اور روغن مصطگی خواہ ماء الآس یا عصارہ برگ آزاد درخت
اور نگیں بانی کتان سوختہ کا مع اُسکے تخم کے کسی روغن کے ہمراہ طلا کریں ایضاً قشر رجبہ سوختہ روغن آس ملاکر یا شراب قابض آمیختہ کرکے میں خصوصاً
صبیان کیواسطے مرکبات ادویہ حب الآس اور مازو اور نمک کو روغن گل اور روغن آس میں پختہ کریں ترکیب معلوم سے اور استعمال کریں۔ ایضاً برگ آس
تازہ اور تر اور لاذن اور عود بیخ اور اطراف سرو اور حب الآس سے سر پر بطور غلاف کے چڑھائیں زیت میں کوٹ کر۔ ایضاً حب الآس اسود و تخم کرفس اور اطراف
آس اور تخم چقندر اور اطراف عود بیخ اور حجر پرسیاوشان لاذن ہر واحد نصف جزو اور شراب اسود چھ جزو میں ادویہ کو بقدر ایک طبخ کے مہر کریں تا اینکہ ثلث
حصہ شراب کا باقی رہے اُسکے بعد زیت کو سعد اور سنبل ہر واحد دو جزو سے معطر کرکے از سر نو پھر طبخ دیں کہ تین جوش آئیں بعد ازاں پانی روغن ناردین
سے خوب بھیگ کے جدا کریں اور کسی برتن میں رکھکر خوب سا ہلائیں اور بوقت حاجت کے استعمال کریں کہ یہ دوا حفاظت بالوں کی بھی کرے گی اور سیاہی بھی
لائے گی۔ ایضاً تخم کرفس تخم چقندر پرسیاوشان کندر ہر واحد دو اوقیہ جوز پندرہ عدد قشور صنوبر ایک رطل ان سب کو تنور میں بریان کریں اور کسی برتن
میں رکھ کر جو ابھری ہوا اُسپر گل حکمت ہو اور بقدر آدھ دن کے سب ایسی جل جائے کہ قابل پیسنے کے ہوجائے بعد ازاں پیسکر ایک رطل چربی دب یعنی ریچھ کی اسمیں
داخل کریں کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد دوائے مذکور کو اُٹھا رکھیں بروقت حاجت خوشبو روغن ملاکر
استعمال کریں یہ دوا صلع ابتدائی کو بھی نافع ہے ایضاً دو سیر رطل شراب قابض مع لاذن ایک اوقیہ قشور صنوبر سوختہ دو اوقیہ پرسیاوشان سوختہ دو اوقیہ
ریچھ کی چربی ایک رطل عصارہ عنب الثعلب ساڑھے چار اوقیہ لاذن کو طلا پہلے ماہی تابہ وغیرہ میں پختہ کریں اتنا کہ وہ گرم ہوجائے پھر اُسپر سب دوائیں
ڈالیں اور مخلوط کر کے اُٹھائیں جب حاجت ہو اسمیں سے تھوڑی سی دوا کسی روغن خوشبو میں ملاکر استعمال کریں اور بہتر یہ ہو کہ روغن ناردین کے ہمراہ
طلا کریں اور بدون آمیزش روغن کے بھی طلا کر سکتے ہیں ایضاً ایک خفیف دوا ہے مراد لاذن اور روغن آس خصوصاً جو بنا یا گیا ہو روغن خیری سے
اور ماء الآس اور شراب قابض اور آسنا ملانا چاہیئے جو مشاہدہ حکم کرتا ہو اور طلا کریں۔ ایضاً ورد شقائق النعمان ہمراہ روغن آس کے سر پر ملیں اور رات
بھر رہنے دیں بعد ازاں نہانا چاہیئے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالوں کی سیاہی کی محافظت کرتی ہے ایضاً پرسیاوشان اور خاکستر قشور صنوبر
اور ریچھ کی چربی اور شراب مازو سے بقدر حاجت کافی ہو روغن مصطگی اور آس ملاکر استعمال کریں۔ ایضاً مہندی کی ہوئی اور شل غبار کے باریک پسی ہوئی نصف
رطل اور مازو سے سبز پیا ہوا درم درہم دونوں کے ہموزن سرکہ کہنہ ملا دیں اور قرع انبیق سے عطر کریں جو عطر نکلے گا وہ حافظ شعر ہوگا۔ ایضاً پرسیاوشان
اور لاذن ہموزن لیکر بقدر کفایت روغن آس شامل کریں۔ ایضاً کندر اور سرسا کی جلد ہی یعنی غلیظ اور دریائی سیاہی کا غلیظ ہر ایک پانچ درہم شراب
قابض کیساتھ پیکر ریچھ کی چربی ملاکر استعمال کریں۔ **فصل چوتھی ابرو کے بالوں کی حفاظت کی ادویہ کا بیان** ورد اور شقائق نعمان چار حصے
اور علک الحام اور مسکی بیخ اور اطراف انجیر کے ہر ایک اُن میں سے ایک حصہ لاذن تین حصے پرسیاوشان دو حصے سب کو پیکر ہموزن روغن مصطگی کے
ہمراہ استعمال کریں ایضاً بیخ فاسترا بیخ فاشرا بیخ افسراس اور جو شیخ کے نزدیک سمجھ قوی ہیں بیخ خنثی ہے اور خاکستر درخت صنوبر تازہ چرا جو
الکساتیر بورہ دو حصہ روغن خوشبو اسمیں ملاکر استعمال کریں یہ سب دوائیں تو وہی ہیں جو اکثر مستعمل ہوتی ہیں لیکن اگر ان بالوں کے گرنے کا سبب خشکی مزاج

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی اور قلت خون کی سو بدن کو تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیئے ایسی غذا سے کہ جید الکیموس ہو اور جیسی غذا ایسی ہی غذا سے حرارت طبیعہ کی طرف مزاج کو مائل
کرنا چاہیئے اور کل غم اور رنج اور بکھیڑی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیئے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیئے اور جو شراب کہنہ ہو اُسے
بھی ترک کرنا چاہیئے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیئے صابون اور نطرون اور اشنان کو بدن کے پاس نہ لیجاے بلکہ اُس سے سوئے بدن
کو نہ دھوئے بلکہ اگر شنان وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلا تخم خربوزہ اور مٹی اور برگ قطونا وغیرہ ایسی چیزوں کا اُشنان ملے اور اگر مسامات بدن کے زیادہ
بند ہو گئے ہوں اُس وقت محللات کے ہمراہ ایسی دواؤں کی بھی احتیاج ہو گی جو تخلخل پیدا کریں لیکن انمیں بھی مفتح چیزوں کی شرکت چاہیئے جیسے خردل
اور لہسن اور گندنا اور بدن پر طلاء کے تافیسا اور خردل اور فرفیون اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیئے حمام آجائے مملکہ سے کرنا اور سر کو بورہ اور نمک البحر
سے دھونا چاہیئے ایسے شخص پر واجب ہو کہ جملہ اقسام کے روغنوں سے اجتناب کرے اور اگر بالوں کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو تو اُس وقت
ادویہ مفید ہوتے ہیں جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مائل بقبض مسامات ہوں اور اطلیہ اور ضماد قابضہ کا استعمال اور حمام میں جانا اور نگرم پانی سے
نہانا اور نہانے سے نگرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے **فصل پانچویں بیان میں بالوں کے دراز کرنے والی ادویہ**
کے - اکثر بالوں کی طوالت کرنے والی دوائیں وہی ہیں جن میں تر دھیت اور چپچپاہٹ ایسی ہو کہ اُن کے لعاب بال نشل تار کے کھینچیں جیسے برگ مسم اور کدو کی بتی
اور تیل وہ ہوں جنمیں حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن کہ انمیں سوم جلا کر ملائیں یا جیسے روغن حنا اور روغن آس میں نطرون کی خاصیت ہو اور کبھی بالوں کی
درازی کے واسطے حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی میں بھگو کر - یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ میں گل حکمت کرکے بھریں اور ڈھکی آنچ سے کوئلے کی
آگ ملطافت گھلائیں روغن زیت کے ہمراہ معروف کرکے اسپر چھڑکتے رہیں تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے یہ سب اجزا باہم آمیختہ ہو جائیں اور استعمال کریں
آزاد درخت کی ٹہنیوں کو اس بارہ میں اور اُسکے برگ کے عرق کو خاصیت جید ہو ایسی کو ملکر کرے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کریں (مرکب دوا) برگ آزاد
درخت برسیاؤشان وہی جو تازہ ہو اور مر اور آملہ ان سب دواؤں کو سر پر تھوپیں بر وقت بعض اقسام غسال مخصوصہ جو مشہور ہیں - ایضاً خردل کو طبیخ
چقندر میں ڈالکر اُس سے سر کو دھوئیں اُس کے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالوں میں لگائیں - ایضاً تلخہ گاؤ اور تلخہ بزگ اور بلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور بلیلہ یاہ
اور مازو مسلم ہر واحد ایک جز کوٹ کر عصارہ عنب الثعلب میں سات دن تک پرورش کریں بعد ازاں خشک کریں اور ہمراہ طبیخ کے طلا کریں اور طلا کرنے سے
پہلے سر اور داڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ سے دھولیں - ایضاً جو بریاں قسم دو درہم آملہ پانچ درہم پانی میں خوب جوش دیں کہ پانی میں ان کا
اثر آجائے بعد ازاں اس پانی کو چھانکر اُسمیں روغن بنفشہ برابر بنصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ گندنا برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک
دس درہم ان کو یہاں تک جوش دیں کہ پانی جلجائے اور تیل باقی رہجائے (نسخہ دوسرا) جو کندی کی طرف منسوب ہو شیر آملہ بیس درہم پانی میں جوش دیں
جب چہارم رہجائے اور ہموزن باقیماندہ کے روغن نار دین اور شیر بنفشہ اور تھوڑی سی لاذن ملاکر اسقدر جوش دیں کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے **فصل**
چھٹی انبات موہائے قوی کے بیان میں اور اسی میں علاج اُس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار جو اجبہ یعنی بھوؤں کے
بالوں کے اُسمیں دوری کا علاج کرکے اُسکا جٹ دار اور گھنا کرنا وغیر ذلک - جمیع ادویہ جنکا ذکر باب داء الثعلب میں کیا جائے گا اور جملہ تدابیر مثل مالش
سر اور اُسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر حجاموں کا استعمال کرنا اُسکے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنمیں قوت جذب و تحلیل کے ساتھ ہی ہو کہ ایسی تدبیر
کی خاصیت ہو داء الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع میں بھی نافع ہیں اور حاجب کے بال اُگانے کے واسطے یا بال اکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال
نکالنے کے لئے اسیطرح داڑھی کے بالوں کے واسطے مفید ہیں سریخ عرب کی پوست ہمراہ زیت کے تقویت اور حفاظت اور نشو و نما میں عجیب خاصیت رکھتی
ہے - جن ادویہ کے ذکر کرنے سے یہاں غرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ داء الثعلب میں بھی نافع ہیں بعید جنابا اور رفاکرنے اُن اُمور کے جن کو ہم نے آخر

باب حفظ شعر میں لکھا ہے وہ دوائیں یہ ہیں (نسخہ) ذراریح تازہ اُسکے سر اور بازو کاٹ کر سایہ میں خشک کریں اور روغن بنفشہ میں پیسیں یا جوش دیں کہ غلیظ القوام ہو جائے بعد ازاں جسجگہ چاہیں اُسے ضماد کریں پہلے نقطے نقطے سے پڑیں گے بعد ازاں بال اُگ آئیں گے اسیطرح حاصل ہو اور جب ایسے مقامات پر لگایا جاتا ہے جہاں کے بال اکھیڑنے سے گر گئے ہوں یا اینکہ کندش کو روغن سپیدہ بیضہ میں پیسکر طلا کریں جہاں چاہیں اور یہی مکرر کرنی چاہیئے کہ بال پیدا ہو جائیں گے دوسرا (نسخہ) سم حمار سوختہ اور سنگ جلا ہوا اُس کو روغن کہنہ عنبر متغیر کے ساتھ طلا کریں کہ یہ دوا بھی قوی ہے چیونٹیوں کے انڈے کو روغن بان کے ہمراہ بھی لوگوں نے استعمال کیا ہے نیلی دوا [illegible] میں شمار کیا ہے اور جماعۃ الناس کی رائے یہ ہے کہ انڈے بال کے اُگنے کو منع کرتے ہیں تجربات سے یہ بھی دوا ہو کہ غطاء یعنی جو ایک جانور شبیہ سالا مندر کے ہوتا ہے اور اپنے گھروں میں مر جائے اُسے خشک کر کے کسی روغن کیساتھ طلا کریں۔ ایضاً آبگینہ فرعونی کا برادہ ہمراہ زیبق کے استعمال کریں اور ایک سبب دوا یہ ہے کہ غزل اور بد قلبی سے سال کر اور اسمیں انہیں روغنوں میں سے کوئی روغن جو مخصوص بالوں کے واسطے مذکور ہو چکے ڈالیں یا کوئی شحم حیوانی [illegible] سے ڈالیں جو اوپر مذکور ہو چکے الغرض اسقدر پیسیں کہ قوت اُس گل کی جو قلبی سے ہے اس دوا میں آجائے بعد ازاں مقام مطلوب کو اسی دوا سے آلودہ کریں اور اُسکے بعد برگ انجیر پر رشتہ جو اچھی طرح بھرا ہو گیا ہو یا کسیقدر بریان کیا گیا ہو اُسپر ضماد کریں۔ ایضاً بیخ بندق یعنی رتھ کا چھلکا [illegible] اور روغن زیت کے ہمراہ استعمال کرے۔ ایضاً وہ لکڑی جسکا نام خرگوش اور قضیب حمار اور اُسکا چھال دونوں لیکر جلا ڈالیں اور [illegible] ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن بیس درہم پہلے لاذن کو شراب میں حل کریں۔ بعد ازاں سب دواؤں کو ملا دیں۔ ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے پیسہ گاؤ نگی ہوئی چھپا ہوئے درہم اشنان اور تافسیا ہر ایک اٹھارہ درہم مرا آٹھ درہم لاذن آٹھ درہم پرسیاوشان اڑتالیس درہم قضیب حمار اڑتالیس درہم چھال جو چھپا ہوئے درہم چھال در قضیب بریان کرکے تراش ڈالیں اور سلطے اجزا کو شراب سود میں ملا کر درست کریں بعد ازاں سر منڈوا کر اسی دوا کو طلا کریں اور پانچ دن تک لگی رہنے دیں بعد اسکے سر دھو ڈالیں اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کریں اگر سر میں زخم پڑ جائیں مرغابی کی چربی سے علاج زخم کا کریں۔ ایضاً قریلین کا نسخہ چھ عدد خرگوش کے بطون کو لیکر سایہ میں یا خفیف گرمی میں خشک کریں اور کسی دیگ میں جو طین [illegible] کی حکمت کی گئی ہو جلائیں اور اُسپر برگ عوسج اور برگ آس اُسی کے ہموزن اور پرسیاوشان تولہ وقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلائیں شیشہ کے برتن میں بعد ازاں [illegible] رطل بچھو کی چربی اور اسیقدر روغن ترب ملا کر اٹھا رکھیں اور بروقت حاجت استعمال کریں کسی روغن خوشبو کو ملا کر جب لگا دار [illegible] اور روغن [illegible] ہر ایک اُن میں سے بالوں کے اُگانے میں اعانت کرتا ہے ایضاً خاکستر ریجاسف جب بیت کہنہ سے ملا کر داڑھی پر لگائی جائے کہ جس داڑھی کے بال دیر میں نکلتے ہوں جلدی بال اُگیں گے۔ کھوپڑی کی خاکستر پانی کے ہمراہ داڑھی کے واسطے اور خصوصاً حاجیوں کے لیے بہت مؤثر ہے ایضاً خاکستر ریجاسف اور بندق ہندی جلا کر اور لاذن اور ذراریح اور چھپکلی کی کنگھی میں ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائیں کہ سیاہ ہو جائے اور ہموزن اُسکے غالیہ یعنی خوشبو دار دوائیں ملا کر پہلے اُس مقام کی خوب مالش کرکے بعد ازاں طلا کریں ایضاً حواجب کیواسطے دو عدد [illegible] لیکر جلائیں یہاں تک کہ پس جائیں اور اُسکے ہموزن تخم خرما جلا کر ملا دیں مگر وہ بھی اسقدر جلے کہ پسنے کے قابل ہو جائے اور پندرہ دانے مرچ کے ملا کر طلا کریں ہمراہ روغن گل کے ایضاً پرسیاوشان اور حب الآس اور تخم کرفس کو اسقدر جلائیں کہ سیاہی آجائے بعد ازاں بچھو کی چربی اور روغن ترب ملا کر استعمال کریں دوائے آخر جس سے کہ بال اُگتے ہیں [illegible] اور خیارات غلیظہ نساج اور غلیظہ منفذ بحری اور سداب جبلی ایک درہم شراب قابض میں پیسکر بچھو کی چربی ملا کر استعمال کریں دوسری دوا کہ اگر ابرو کے بال جھڑتے ہوں اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج میں دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اُسکا نسخہ یہ ہے کبریت ایک جزو اور زہرہ بحر آٹھ جزو قیصوم اور حب الغار تین تین جزو زفت زجاج [illegible] روغن سرس میں مخمر کرکے پھر پیسیں کو ڈالیں بعد ازاں طلا کریں (نسخہ دیگر) قضیب [illegible] سات درہم خاکستر سینگ کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم بیخ خراطین تین درہم روغن غار کیساتھ پیسکر استعمال کریں فصل سالوین بیان میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی اور قلت خون کی سو بدن کو تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیئے ایسی غذا سے کہ جید الکیموس ہو اور جیسی غذا ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف مزاج کو مائل کرنا چاہیئے اور کل شور اور ترش اور کھٹی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیئے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیئے اور جو شراب کم نہ ہو اُسے بھی ترک کرنا چاہیئے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیئے صابون اور نطرون اور اشنان کو بدن کے پاس نہ لیجانا چاہیئے اُس سے سر و بدن کو نہ دھوئے بلکہ اگر شبیہ وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلا تخم خربوزہ اور مٹی اور برگ خطمی وغیرہ ایسی چیزوں کا اُبٹنا ملے اور اگر مسامات بدن کے زیادہ بند ہو گئے ہوں اُس وقت محللات کے ہمراہ ایسی دواؤں کی بھی احتیاج ہوگی جو تخلخل پیدا کریں لیکن انمیں بھی مفتح چیزوں کی شرکت چاہیئے جیسے خردل اور حب الرشاد اور گندنا اور بدن پر طلاء کے تافسیا اور خردل اور فوتنج اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیئے حمام آبہائے محللہ سے کرنا اور سر کو بورہ اور نطرون بحر سے دھونا چاہیئے ایسے شخص پر واجب ہو کہ جملہ اقسام کے روغنوں سے اجتناب کرے اور اگر بالوں کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو اُس وقت وہ دوا جو مفید ہوتے ہیں جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مائل بہ قبض مسامات ہوں اور اطلیہ اور ضماد قابضہ کا استعمال اور حمام میں جانا اور نیم گرم پانی سے نہانا اور نہانے سے نیم گرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے

فصل پانچوین بیان مین بالون کے دراز کرنے والی ادویہ کے

اکثر بالون کی درازی کرنے والی دوائین وہی ہین جن مین لزوجت اور چسپندگی ایسی ہو کہ اُن کے لعاب بال مثل تار کے کھنچ سکین جیسے برگ سمسم اور کدو کی بیخ اور تیل وہ ہون جنمین حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن کہ اسمین موم جلا کر ملائین یا جیسے روغن حنا اور روغن آس مین نطرول شرکی خاصیت ہو اور کبھی بالون کی درازی کے واسطے حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی مین بھگو کر۔ یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ مین گل حکمت کرکے بھرین اور دھیمی آنچ سے کوٹے کی آنچ سلطانت مین روغن زیت کے ہمراہ سفوف کرکے اُسپر چھڑکتے رہین تاآنکہ آگ پر چڑھے چڑھے سب اجزا باہم آمیختہ ہو جائین اور استعمال کرین آزاد درخت کی نبون کو اس بارہ مین اور اُسکے برگ کے عرق کو خاصیت جید ہے۔ ایسی کو ملکر کے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کرین (مرکب دوا) برگ آزاد درخت برسیاؤشان ردی جو تازہ ہو اور مر اور آملہ ان سب دواؤن کو سر پر تھوپین بروقت بعض اقسام اغتسال مخصوصہ جو مشہور ہین۔ ایضاً خردل کو طبیخ چقندر مین ڈالکر اس سے سر کو دھوئین اس کے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالون مین لگائین۔ ایضاً تخم کتان اور تخم گرگر اور بلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور بلیلہ اور مازو مسلم ہر واحد ایک جز کوٹ کر عصارہ عنب الثعلب مین سات دن تک پرورده کرین بعد ازان خشک کرین اور ہمراہ طبیخ کے طلا کرین اور طلا کرنے سے پہلے سرکہ اور آدھی کر پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ سے دھولین۔ ایضاً جو بریان تمیں درہم آملہ پانچ درہم پانی مین خوب جوش دین کہ پانی مین ان کا اثر آجائے بعد ازان اس پانی کو چھان کر اسمین روغن بنفشہ برابر بنصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ حنظل برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک دس درہم ان کو یہان تک جوش دین کہ پانی جلجائے اور تیل باقی رہجائے (نسخہ دوسرا) جو کندی کی طرف منسوب ہے شیر آملہ میں دو درہم پانی مین جوش دین جب چہارم رہجائے اور ہموزن باقیماندہ کے روغن نار دین اور شیر بقشر اور تھوڑی سی لاذن ملاکر اسقدر جوش دین کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے

فصل چھٹی انبات موہائے قوی کے بیان مین

اور اسی مین علاج اُس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار جو حب یعنی بھوؤن کے بالون کے اسمین دوری کا علاج کرکے اسکا جٹ دار اور گھنا کرنا وغیرذلک۔ جمیع ادویہ جنکا ذکر باب دار الثعلب مین کیا جائے گا اور جملہ تدابیر مثل مالش سر اور اُسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر حجامت کا استعمال کرنا اُسکے بعد ادویہ قریبہ کا استعمال کرنا جنمین قوت جذب و تحلیل کے ساتھ ہی ہو کہ ایسی تدبیر کی خاصیت ہو دار الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع مین بھی نافع ہین اور حاجب کے بال اُگانے کے واسطے یا بال اکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لیے اسیطرح داڑھی کے بالون کے واسطے مفید ہین۔ بیخ عنب کی پوست ہمراہ زیت کے تقویت اور حفاظت اور نشو ونما مین عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ جن ادویہ کے ذکر کرنے سے یہان غرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ دار الثعلب مین بھی نافع ہین بعد عہد اور کا ذکر نے اُن امور کے جنکو ہم نے آخر

HAKEEM SHOUKAT ALI

باب حفظ الشعر مین لکھا ہے وہ دوائین یہ ہین (نسخہ) فرزانج تازہ اُسکے سر اور پاؤن کاٹ کر سایہ مین خشک کرین اور روغن بنفشہ مین پیسین یا جوش دین کہ غلیظ القوام ہوجائے
بعد ازان جسجگہ چاہین اُسے ضماد کرین پہلے نقطے نقطے سے پڑین گے بعد ازان بال اُگ آئین گے اسیطرح حسل طلا ورجب ایسے مقامات پر لگایا جاتا ہے جہان کے بال
اُکھیڑنے سے رُک گئے ہون یا اینکہ کندش کو روغن سپیدہ بیضہ مین پیسکر طلا کرین جہان چاہین اور یہی مکرر کرنی چاہیئے کہ بال پیدا ہوجائین گے دوسرا (نسخہ) سم حمار سوختہ
اور سنگ جلا ہوا اُس کو روغن کہنہ عنبر سارشتر کے ساتھ طلا کرین کہ یہ دوا بھی قوی ہے چیونٹیون کے انڈے کو روغن بان کے ہمراہ بھی لوگون نے بال اُگانیوالی دوا مین
مین شمار کیا ہے اور اسعات الناس کی رائے یہ ہو کہ انڈے بال کے اُگنے کو منع کرتے ہین مجربات سے یہ بھی دوا ہو کہ غلطا ہی جو ایک جانور شبیہ سالا مندر کے ہوتا ہو
اور اپنے گھرون مین مر جائے اُسے خشک کر کے کسی روغن کیساتھ طلا کرین - ایضاً آبگینہ فرعونی کا برادہ ہمراہ زیبق کے استعمال کرین اور ایک سکب دوا ہو جو عرق
اور بو تلی سے بنا کر اس مین اُنھین روغنون مین سے کوئی روغن جو مخصوص بالون کے واسطے مذکور ہو چکے ڈالین یا کوئی تخم جن پر تیز
پڑے ہون سے ڈالین جو اوپر مذکور ہو چکین الغرض اسقدر پیسین کہ قوت اُس گھل کی جو قلعی سے ہو اس دوا مین آجائے بعد ازان مقام مطلوب کو اسی دوا سے آلودہ کرین
اور اُسکے بعد برگ انجیر پر رشتہ جو اچھی طرح پھرا ہو گیا ہو یا کسیقدر بریان کیا گیا ہو اُس پر ضماد کرین - ایضاً مینگنی بندق ہندی ریٹھا کا چھلکا سے ادھ اور روغن زیت کے
ہمراہ استعمال کرے - ایضاً وہ کرم جسکا نام خرگوش اور قصب حمار اور اُسکا کھال دونون لیکر جلا دین ڈالین اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن
بیس درہم پہلے لاذن کو شراب مین حل کرین — بعد ازان سب دواؤن کو ملا دین - ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہو پیسہ گاؤ نمک ہی جو قی
چھیانوے درہم اشنان اور تافسیا ہر ایک اٹھارہ درہم مر آٹھ درہم لاذن آٹھ درہم پرسیاوشان اڑتالیس درہم قصب حمار اڑتالیس درہم کھال حمار چھیانوے
درہم کھال و قصب بریان کر کے تراش ڈالین اور سارے اجزا کو شراب سود مین ملا کر درست کرین بعد ازان سر مونڈوا کر اسی دوا کو طلا کرین اور پانچ دن
تک لگی رہنے دین بعد اسکے سر دھو ڈالین اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کرین اگر سر مین زخم پڑ جائین مرغابی کی چربی
سے علاج زخم کا کرین ایضاً قریطن کا نسخہ جو عدد خرگوش کے بطون کو لیکر سایہ مین یا خفیف گرمی مین خشک کرین اور کسی دیگ مین جو طین فارسے گل حکمت
کی گئی ہو جلائین اور اسپر برگ عوسج اور برگ آس اُسی کے ہموزن اور پرسیاوشان نو اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلائین شیشہ کے برتن مین بعد ازان پیسین اور تین
رطل ریچھ کی چربی اور اسیقدر روغن ترب ملا کر اٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین کسی روغن خوشبو کو ملا کر جب لگانا ہو اور تخم سپید انجیر کا روغن اور روغن بلسان
ہر ایک ان مین سے بالون کے اُگانے مین اعانت کرتا ہو ایضاً خاکستر برنجاسف جب بیت کہنہ سے ملا کر ڈاڑھی پر لگائی جائے کہ جس ڈاڑھی کے بال
دیر مین نکلتے ہون جلدی بال اُگین گے - کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ ڈاڑھی کے واسطے اور خصوصاً حاجیون کے لیئے بہت مؤثر ہو ایضاً خاکستر برنجاسف
اور بندق ہندی جلا کر اور لاذن اور فرزانج اور کچھلی کی گٹھلی مین ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائین کہ سیاہ ہوجائے اور ہموزن اُسکے غالیہ یعنی خوشبودار
دوائین ملا کر پہلے اُس مقام کی خوب سی مالش کر کے بعد ازان طلا کرین ایضاً حواجب کیواسطے دو عدد جونک لیکر جلائین یہان تک کہ پس جائین اور اُسکے ہموزن
خستہ خرما جلا کر ملا دین مردہ بھی اسقدر جلے کہ پسنے کے قابل ہوجائے اور بندرہ دانے مرچ کے ملا کر طلا کرین ہمراہ روغن گل کے ایضاً پرسیاوشان اور
حب الآس اور تخم کرفس کو اسقدر جلائین کہ سیاہی آجائے بعد ازان ریچھ کی چربی اور روغن ترب ملا کر استعمال کرین دوائے آخر جس سے کہ بال اُگتے ہین [illegible]
و غبیات غلیظ [illegible] اور غلیظ [illegible] اور سداب جبلی ایک درمی شراب [illegible] مین پیسکر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کرین دوسری دوا کہ اگر ابرو کے بال جھڑتے
ہون اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج مین دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اُسکا نسخہ یہ ہو کہ زرنیخ ایک جزو [illegible]
آٹھ جزو [illegible] اور حب الغار تین جزو زفت [illegible] چار جزو روغن [illegible] مین تخمیر کر کے [illegible] بعد ازان [illegible] (نسخہ) دیگر [illegible]
سات درہم خاکستر مینڈک کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم [illegible] تین درہم روغن غار کیساتھ پیسکر استعمال کرین فصل سالوین بیان مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

داء الثعلب اور داء الحیہ سے حفظ کی یہ تو پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے ہوتا ہے جو بالوں کی جڑوں
میں اسجگہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جہاں سے بالوں کی روئیدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکال ہوتا ہے لہذا بھلے سر کو فاسد کر دیتا ہے اور جب
مادہ سے اُن کی غذائے جید ہوتی تھی اُسکو بھی روک کر دیتا ہے اور اس مرض کو داء الثعلب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہے داء الثعلب
اور داء الحیہ میں فرق یہ ہے کہ داء الثعلب میں تو فقط بال منتشر ہو کر گر جاتے ہیں اور داء الحیہ میں علاوہ اسکے بالوں کے ہمراہ جلد رقیق بھی گر جاتی ہے جسطرح سانپ
کی جلد گرتی ہے اور منتشر ہونے کے بعد گرنے بال اور کھال کے شکل بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض میں ہوتی ہے جو مادہ داء الثعلب
اور داء الحیہ کا موجب ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہے اور کبھی سوداوی اور گاہے بلغمی اور کبھی خون فاسد اور ہر ایک قسم پر استدلال بعد حلق کے کیا جاتا ہے
یعنے جب سترہ سے بال مونڈیں جو رنگ جلد کا برآمد ہو اسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصاً اگر بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملیں اور کبھی
تدبیر مقدم سے بھی بتا مادہ کا لگتا ہے اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتے ہیں اُن سے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سی خلط کا غلبہ ہے چنانچہ بار ہا بیان
ہو چکا کبھی دیر میں علاج پذیر ہونے یا جلد اچھے ہو جانے کی بھی شناخت ہوتی ہے اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اُس جگہ سرخی آجائے اور
خون کھنچ آئے معلوم کرنا چاہیئے کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کمتر آئے دیر میں علاج پذیر ہوگا علاوہ برآں
زیادہ مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرحہ پڑ جاتا ہے کہ وہ قرحہ خود مانع بال اُگنے کا ہوتا ہے علاج بیشک تدبیر صائب تو یہی ہے کہ خلط غالب کا استفراغ
کریں اور پہلے اسی خلط سے بدن کو پاک کریں جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز کریں جسکا کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی مائل
بحرارت و لطافت جو رقیق اور صاف ہو اُس سے تغذیہ خوب ہوگا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی
چاہیئے کہ پہلے اُس خلط سے بدن کو پاک کریں مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کریں اگر ضرورت ہو بعد ازاں خاص سر کا تنقیہ کریں جیسے کہ بیان ہو چکا
بذریعہ سعوطات اور نشوقات اور غرغروں کے یہی سب دوا جو باب اعراض دماغ میں مذکور ہو چکی ہیں کہ ہر ایک فصل میں جدا جدا ان ادویہ کا بیان بخوبی کر دیا ہے
بعد ازاں جلد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اسطرح سے کہ پہلے خاص اُس مادہ کو دور کریں کہ جو زیر جلد اُس مقام خاص میں پوشیدہ ہو رہا ہے یا تحلیل اُس مادہ کی
کریں مگر اسکی تدبیر میں جلدی کریں ایسا نہو کہ جلد اس مادہ کی خباثت سے کوئی کیفیت راسخہ حاصل کرے کہ پھر اُس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کے بھی دشوار
ہو اسمیں شک نہیں ہے کہ جن دواؤں سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہے وہ سب مقطع اور محلل ہوں گی مگر تحلیل اُن کی اتنی نہ ہونی چاہیئے کہ حد تجفیف پہونچ جائے
اور بسبب شدہ سخونت کے ایسی خشکی جلد میں پیدا کرے جو باعث بندہ ہو کر سقوط شعر کا سبب ہو جائے اگرچہ سردست ایسی تیز دوا مرض داء الثعلب کو دور کر دیتی
ہے مگر مآل اچھا نہ ہوگا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے نافسیا اور یہی نافسیا اس مرض کی گویا اصلی دوا ہے کہ اسکے بدون چارہ نہیں ہوتا ہو لازم ہے کہ
اس کی حرارت کم کریں دہنہائے معتدلہ کو ملا کر اور اتنی آمیزش روغن کی کریں جو اس گرم دوا پر غالب ہو۔ خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بہ نرمی کم کریں
نافسیا عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور دو برس سال کی پرانی ضعیف الاثر ہوتی ہے اور نئی قوت دار کا استعمال مناسب یہی ہے کہ کم مقدار سے ہو اور مزاج کی شدت
حرارت توڑ ڈالی جائے اور جس مقام پر اُسے لگائیں جھٹ پٹ پھر چھوڑا ڈالیں دیر تک لگی نہ رہنے دیں اور اگر کہنہ ضعف الاثر ہو اُسکے مزاج کی تعدیل
کچھ ضرور نہیں اور نہ اُسکا جلدی سے چھڑانا چاہیئے اور یہ واجب ہے کہ خوب پس جائے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اُس کی جلد میں نفوذ نہ کرے گی ہو واجب
کہ ان دواؤں میں تقویت و منع کا بھی اثر ہو تاکہ سرکشی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہیں کہ ہمراہ اس قوت کے قبض کی بھی قوت ہو بکثرت کہ مانع
ہو ورود مادہ اسی مقام خاص پر اور مسامات میں نفوذ کرنے سے منع کرے اگر وارد بھی ہو جائے واجب ہے کہ ان دواؤں میں جذب خون صالح کی قوت
ضرور ہو اور بخارات اُسکے بطن میں چھپا ہوا ہو بعد ازاں کہ تحلیل اُس مادہ فاسدہ کی کر دیں جو کہ جلد میں تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کی ہوگی کیونکہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا اُس کی تحلیل کرے گی اور جو مادہ صالح اُس جگہ سے دور تر تھا اُس کو کھینچ لائے گی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا
ہوگا جب ان ادویہ کا استعمال کیا جائے لازم ہے کہ اُن کی تاثیر پر انتظار رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ ضعیف الاثر نے
قلت مقدار پر کیسا اثر کیا پھر اگر مریض کو تحمل اور اثر دوا کو جید پائیں ہوتے قوی دوا کو زیادتی مقدار استعمال کریں اور اگر مریض متحمل نہو اور اثر زیادہ پیدا ہو
یا تو مقدار میں اور کمی کریں یا دوائے ضعیف کو اسی مقدار سے استعمال کریں اور یہی کوشش رہے کہ زخم نہ پڑنے پائے اور نہ ورم پیدا ہو خصوصاً
اُن اعضاء میں جو طبعی مزاج میں یا سن اور جنس اُن کی نرمی بدن کی مقتضی ہے۔ پھر اگر براہ غلط زخم پڑے خواہ ورم آجانے کی نوبت پہونچے چربیون کے
طلا کرنے سے اسکا تدارک کرنا چاہیئے جیسے بط کی چربی خواہ مرغ کی چربی یا نیم گرم دودھ کی اور جب بیماری میں سکون پیدا ہو پھر اُسی دوا کو بقدر
مناسب ور اتنی کہ تحمل ہو سکے لگانا شروع کریں جب پھر اثر عظیم پیدا ہو پھر اعادہ اسی تدارک کا کریں اور پھر اسیطرح کرتے رہیں جبتک کہ مادہ فاسد کی بخوبی
تحلیل ہوجائے اور خون جید کا جذب ہونے لگے۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض میں یہ ہے کہ دوا لگانے کے بعد اگر نرم نرم مالش سے مقام ماؤف کو ملیں سُرخی
جلد پر آجائے کہ قبل استعمال دوا اگر اتنی مرتبہ اسی آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہ ہوتی تا گر مالش سے تبدل سُرخی کیطرف نہو معلوم کرنا چاہیئے کہ
ابھی دوا بہت ضعیف ہے پس اُس سے زیادہ کسیقدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر چیتھڑون سے ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور اسقدر شدت سے
دلک کرے کہ انقشار یعنی پوست چھلجانے کے قریب پہونچے بعد ازان پیاز سے مالش کریں پھر اگر اس سے سُرخی نہ آئے پچھنے لگانے کی حاجت
ہوگی اور لسن وغیرہ کے طلا کرنے کی۔ منجملہ ان امور کے جن کی حاجت تنقیہ جلد میں مادہ بالخورہ سے ہوتی ہے وہ بالخورہ جو نہایت ردی اور خبیث
ہو کہ جونک لے اور پچھنے کا استعمال کریں اور بہت سی سوئیان چبوئیں اور جلد اوپر ملےپ دھیڑین ان ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہیں اور
پھاڑ ڈالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑ جائیں اور اُسے جدا کر دیں کہ بال نکل آئیں تحلیل مادہ پر بالون کی بنی ہوئی ٹوپی معین ہوتی ہے اگر رات
اور دن ہمیشہ پہنے رہیں کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور تعریق ہوتی ہے اور جب ہر کم استرے سے دو دن میں تین مرتبہ اور جب بال نکل آئیں پھر فوراً مونڈنا
چاہیئے اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرہ سے مونڈنا ضرور ہے اور پھر اسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہم نے بیان کی ہے کہ خرقہ بینے لقہ باخشونت
سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اسقدر ملیں کہ سُرخ ہوجائے اور قوت دوا اُٹھانے کی قابل ہو اور مسامات کھل جائیں اور بعد حمام قائم مقام
اس مالش کے اثر میں ہوتا ہے اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے اُس وقت سوا کو رقیق لگانا چاہیئے تا کہ جڑون تک پہونچے۔ استفراغات کی صورت
ہے کہ صفراوی مادہ میں بھی طبیخ ہلیلہ میں کسیقدر خربق اور افتیمون کی قوت دیکر استعمال کریں اور حب قوقایا اور ایارج فیقرا۔ الیضا ایارج شحم حنظل جید علاج تنقیہ
ہے۔ خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تھوڑی سی خربق سیاہ اُسمیں ملادیں اور اگر صفراوی خلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی
چاہیئے۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونون جید ہیں خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ امر استفراغ ہی سے زائل ہوجاتا ہے
اصناف ان مسہلات کے تو سابق میں نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہیں۔ اگر ان ادویہ سے بھی ضعیف مسہل دینے کا ارادہ ہو اسی عن قابس ایارج مرکو
شحم حنظل سے مرکب کرکے دینا چاہیئے۔ مرتبہ کا استعمال مہینہ میں تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہو مکرر کرنا چاہیئے مگر
بیچ میں دو استفراغ کی راحت دے دے کر آرام جب سر کی جلد اور رنگین سرخ اور ممتلی معلوم ہون فوراً فصد کھولنی چاہیئے پہلے تو فصد عام اُسکے بعد فصد خاص
رگہائے سر کی اگر رکے ہو تو کھولنی چاہیئے اور فصد پیشانی اور کنپٹیون کی رگون کی اور اگر رائے نہ ہو تو ان رگون کی فصد ہر گز کرنی چاہیئے اسلئے کہ خون
محتاج الیہ انسان کا ہے اس مرض خاص میں جسقدر خون ہوگا اُسیقدر اسکی اصلاح وغیرہ کرکے علاج کارگر ہوگا۔ عزعزا اور سعوط وغیرہ کے بیان سے
تو ہم پہلے ہی فراغت پا چکے جہان کہ علاج امراض اس کا بیان کیا ہے اور یہ مرض مین سے دو مرض ہیں جو سر سالہ ہو قوی ہوں پس فرہبی کی وسی ثمت

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہو بر کرکے جو بیان ہو چکا ہے استعمال کریں نرہوں کے لہدنا فیسا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اسکے حرف اور خردل اور
خاکستر ذراریح کی جو زفت میں گوندھی جائے یعنی زفت رطب میں یا مومیز کی روغن غار میں ملاکر اسمیں گوندھیں۔ تیوعات کے دودھ جیسے مدار
اور تھوہر وغیرہ اُن کو بالخورہ پر اسطرح ڈالیں کہ نقطہ اور چھتیاں پڑجائیں بعدازان پوست کو اُدھیڑیں تاکہ اسکے نیچے جو مادہ ہو بہ ہو کر نکلجائے
جب پوست مثل چھلکے کے اُترجائے گا اُسکے نیچے بال نمایان ہون گے ڈاڑھی کے اُس مقام سے جہاں بالخورہ تھا کیکج یعنی لشوری
مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک ملی جاتی ہے لیکن یہ سخت اور تیز دوا اُسی بالخورہ پر رکھنی چاہیئے جو قوی ہو اُسکے بعد کبریت اور دونون خربق
اور تخم حرجیر اور کف لبورہ کا اور دونون قسمین زبدالبحر کی اور پوست قصب ادرنے کی جڑین جلاکر اور حب کی سگینی جلاکر اور دار فلفل اور بندق سوختہ
اور برگ انجیر اور کھکنی عرق مامیران اور قطران اور کبھی اسمین تلخہ گاو بھی ڈالدیتے ہین اُسکے بعد بادام تلخ سوختہ مع پوست کے اور کندر جو چند روز
تیز سرکہ مین پسی ہو اور خرنوب نبطی بھی اس مرض کی دوا ہے افضل دہان جو اس مرض مین قابل استعمال ہین روغن غار اور روغن بیدانجیر اور افضل ادویہ
شمعیہ یعنی آگ پر پگھلنے والی قطران ہے اُسکے بعد زفت اور افضل سب چربیون مین ریچھ کی چربی اور خصوصًا اگر پورانی دستیاب ہو۔ لطوخ جید
ہو خردل اور قطران کے ہمراہ مستعمل ہو۔ صفت لطوخ قوی نافع فرہیون اور ثافسیا دہن الغار ہر واحد دو مثقال کبریت زندہ یعنی جلی ہو اور
خربق سود ہر یا ابیض ہر ایک ان مین سے ایک مثقال موم ملاکر تیرو طی بقدر ضرورت بناوین الیضًا بورہ افریقی دو جز نوشادر ایک جز ان دونون کو
سوختہ کرکے سرکہ کہنہ میں پیسین اور جب پہلے مقام بالخورہ کے طلا تیلا بنلاکرین اور تین گھنٹے کے بعد دوا ابل ڈالین کہ دوا سوکھ چکی ہو اور تین روز
تک لگایا کریں پھر اگر پوست مین نقطے نقطے سے پڑ جائیں یہی تدبیر کریں جو اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ الیضًا ذراریح اور خردل کسی روغن مناسب میں
پختہ کرکے اتنا غلیظ قوام ہو جائے جیسا غالیہ کا ہوتا ہے بعدازان اسی دوا سے بالخورہ کا مقام منقطع کریں اگر مریض قوی ہو اور برداشت
کرسکتا ہو اور ضعیف مزاج کے لیئے اس دوا کی قوت کم کردیں۔ ایک دوا اس سے خفیف تر ہے اور نفع اسکا عجیب ہے وہ یہ ہے نسخہ سرکہ کہنہ
اُسکے برابر روغن گل جو عمدہ ہو پہلے ان دونون سے غلو سونگھائیں بعدازان محل مرض کو کھرکھرے کپڑے سے خوب سا ملیں اور اسی دوا کو طلا کریں الیضًا
ایسے غالیہ سے بالخورہ کو ملنا جس میں کسیقدر ثافسیا پڑی ہو نافع ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اطفال کو فقط پرہیز کرانا علاج بالخورہ مین کافی ہے اور
جو طفل قریب بلوغ کے ہو اُسے نصف درہم حب قوقایا اور دو سالہ کیواسطے دو دانگ حب مذکور بس ہے۔ فصل آٹھوین بال تراشنے والی
دواؤن کے بیان مین نورہ یعنی چونا دو جز اور زرنیخ ایک جز اسمین تھوڑا سا الیوا ملاکر طلا کرنے سے فورًا بال اُترجاتے ہین۔ اگر چونا زیادہ ہو
اور ہرتال وزن مذکور سے کم ہو نہایت خوب ہے اور چونے کی زیادتی سے عمل اور اثر مین دیر تو ہوگی مگر اثر ضرور ہوگا۔ کبھی چونا اور زرنیخ دو جز
اور ایک جز ملکر پانی میں پکاتے ہین بقدر تیزی آجائے کہ پر کے بال اُترجائے تھین اور اگر کوئی پانی مین پختہ کرین زیادہ اثردار ہوگا مگر دھوپ مین گھلنا بسبب پکانیکے اچھا ہے اور اس پانی کو بیلا بھی ملا
روغن بہت دہی پانی مین پکاتے ہین اسلئے روغن مین اثر تیز آب کا آجائے بعدازان اسی روغن کو طلا کرین کبھی ہرتال کو لستہ دونون تک گھنٹے بیتے مین کر بستہ ہو کر نمک ہو جاے اور اس نمک کو پانی مین ملاکر
استعمال کرتے ہین سبب کلہ چونہ ہمراہ ہرتال کے نورہ بنانے مین بکار آمد ہوتا ہے اور لطیف ہوتا ہے اگر چونے کا پانی جو کمر رہ گیا ہے دھوپ گرمی کی بجر خواہ پکانیکے ذریعہ سے اور اس پانی مین ہرتال پیسکر ملائیں بہت
عمدہ ہوگا کبھی بنہ جونک جو زمین پست کے نیچے ہوتی ہے وہ بھی بکار آمد ہے اگر منظور ہو کہ نورہ سے بال گرنے کے بعد اور بال جو نکلے وہ باریک ہو تو
نورہ مین خاکستر اُمور کی ملانی چاہیئے یا بورہ اور نورہ کو زیادہ اُلٹ پلٹ کرنگا مین بعدازان آرد باقلا اور آرد جو اور تخم خربوزہ سے دھوڈالین
کبھی نورہ کی ترکیب چونہ اور زرنیخ اور آب کشک اور چاولون کی بیچھ سے ہوتی ہے اور کبھی اسمین مر اور مصطگی بھی ڈالتے ہین اور کبھی زبدالبحر
سے اعانت کرتے ہین۔ فصل نوین علاج اُس شخص کا جو چونہ سے جل گیا ہو واجب ہے کہ اُس مقام کو ہاتھ سے بہت اُلٹ پلٹ

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہ کریں اور جلدی سے دھو ڈالیں اور اس سے پہلے روغن گل لگائیں جب گرم پانی سے دھو چکیں پھر اسے سرد پانی میں بٹھائیں کہ یہ علاج بہت ہی جید ہے بعد ازاں اسپر صدف مغشر کو گلاب اور صندل میں پیسکر طلا کریں خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہے پس مرہم اسفیداج کا لگانا ضرور ہوگا یا مردار سنگ جو سپیدہ بیضہ میں پروردہ کیا ہوا اور روغن گل درکار **فصل دسویں نورہ کی بو کھونے کی تدبیر۔** بعد نورہ لگانے کے دھونی مٹی چاہیے جو کسی خوشبو میں گوندھی گئی ہو یا مٹی اور سرکہ یا گلاب۔ برگ شفتالو کو نورہ کی بو دور کرنے میں عجیب خاصیت ہے اور برگ انگور اور [illegible] بہی اور مہندی گل حنا اور گل سرخ اور سعد اور سنبل الطیب اور اذخر اور ازین تیل یکجا کرکے خواہ جدا جدا استعمال کریں **فصل گیارھویں بال اگنے کی روکنے والی دوا** جتنے مخدرات باردہ ہیں وہ سب روئیدگی موکو منع کرتی ہیں مثلاً یوں تدبیر کریں کہ پہلے بال کو اکھیڑ ڈالیں بعد بھنگ دانہ لیموں اور سرکہ اور شوکران طلا کریں یا شوکران تنہا اور سرکہ میں جوش دے کر طلا کریں بہت اچھا ہے جرم اس مینڈک کی جو آجام یعنی سایہ میں ٹھہرے ہوئے پانی سے برآمد ہو وہ بھی بالخاصہ نافع ہے کہ اسی جرم کو پیسکر لعاب اسپغول یا عصارہ بنج اور سرکہ ملا کر طلا کریں اور مکرر یہی تدبیر کریں بعضوں نے کہا ہے کہ حشرات میں عظایہ کو پختہ کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ مہری کی ہو اسکا طلا بھی مانع برآمد ہو اسیطرح جس روغن میں سیاہی کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر رکھتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس روغن سے خلاف اسکا ظاہر ہوتا ہے یعنی اگر بال نہ اگتے ہیں تو اگا دیتا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ فیونیا اور سپیدہ رصاص ہو اور بھنگری نصف جز کو آب بنگ [illegible] بہین۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئیدگی کو مانع ہے کہتے ہیں کہ اسیطرح خفاش کا خون اور اسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہے اور ان اجزا سے ایک دوا بھی مرکب کی ہے کہا ہے کہ مینڈک کو جو میان کے ٹھہرے ہوئے پانی کی ہو لیکر خشک کریں اور رکھا ہوا گوشت اسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھا یا ہوا ہو اور جو رہ سرخ اور مرداسنج اور موتی والی [illegible] سوختہ سب اجزا ہموزن پانی میں گوندھ کر بعد اکھیڑنے بالوں کے جائے یعنی کالے بالوں کا مقام اور بغل پر لگائیں تخم انجرہ کسی روغن مناسب کیا تھ بقوت بال اکھیڑتا ہے **فصل بارھویں مجعدات شعر کے بیان میں** جو دوائیں بالوں کو گھونگھروالے کر دیتی ہیں بیخ کا آملا اور اسکا روغن اور سدر ابیض اور مر اور مازو اور جوز [illegible] اور بیخ سب کو یکجا کریں یا بعض کے استعمال پر اکتفا کریں اور ان دواؤں سے سر پر چھڑکیں کبھی ان ادویہ میں بزرالبنج بھی پڑتا ہے اور روغن اسکا بھی شریک کیا جاتا ہے اور کبھی بیخ تنہا بھی مستعمل ہوتی ہے نورہ چونکہ بالوں کو سوختہ کر دیتا ہے اور تھوڑا سا جلاتا ہے اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ میں شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چونہ کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کے سدر ملا کر پانی سے گوندھیں اسیطرح کر دانک کہ اسکا چھینٹ خوب طرح سے بالوں کو گھونگھروالے بناتا ہے **دوسرا نسخہ۔** مازو اور گرمازک اور سحالہ ابر یعنی سونے چاندی کا میل اور برگ شیر و یا حب السرو بعد از مرداسنج کتیرا الیمن جوز کی یعنی سر پلنے والی مٹی اور املہ ہر واحد ایک جزء آملہ [illegible] بسد و نصف جزء آب چقندر سے گوندھ کر استعمال کریں کہ یہی مجعد ہے اور سیاہی بھی پیدا کرتا ہے **فصل تیرھویں بالوں کے سوختہ ہونے کے بیان میں** اسکا علاج وہی ہے جو بالوں کے پھٹ جانیکے علاج میں مذکور ہو چکا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ روغن ہائے مرخیہ اور لعابات مرطبہ سے علاج کریں **فصل چودھویں تشقیق شعر کے بیان میں** اسکا سبب [illegible] استعمال غذا ہائے یابسہ ہوتا ہے اور دہان لبسبتہ معتدلہ اور لعابات مرطبہ جیسے لعاب خطمی اور لعاب بزرقطونا اور لعاب برگ بید اور جملہ وہ اشیا جنمیں رطوبت ہو **فصل پندرھویں ان ادویہ کے بیان میں جو بالوں کو باریک کرتی ہیں** نورہ جسوقت ادویہ شعر میں ملایا جائے بالوں کو باریک کر دیتا ہے **فصل سولھویں جوانی اور پیری کا بیان۔** ہمنے مقام مناسب میں اس امر کا ذکر بخوبی طرح کر دیا ہے کہ سبب [illegible] اور پیری کا سبب کیا ہے اور اسجگہ ہم فقط یہی کہتے ہیں کہ جب تک [illegible] عفونت اور [illegible] رطوبت سے اسوقت تک بالوں میں سیاہی رہتی ہے جب بالوں میں مائیت کا بڑھنا شروع ہو سپیدی آنے لگتی ہے۔ **فصل**

HAKEEM SHOUKAT ALI

سترھویں بیان میں اُن چیزوں کے جو دیر میں پیری کو آنے دیتی ہیں جن چیزوں سے کہ بالوں میں سپیدی دیر میں آتی ہو اُن کی قسمیں ہیں ایک وہ تدبیرات ہیں جو اسباب اولی میں کیجاتی ہیں اور شیب کو روکتی ہیں یعنی مادہ شعر میں خاص طور انکا افراط ہو بلکہ اس سے پہلے جو چیزیں بدن میں پیدا ہوتی ہیں اُنہیں اثر کریں اور دوسری وہ اشیا ہیں جنکا اثر زیادہ شعر میں ہو پہنچے اور اسکی مائیت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا دفعتا تنقیہ ہوتا ہے خصوصًا مدبر ایسے کرنے کے جو کھانا کھانے کے بعد کریں اور حقنہ یعنی حقنان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کا کیا کریں اور پھر چند بار حقنہ کرا اعادہ حقنان ہو اگر ہے اُسکے بعد اُن معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جائے جو شیب ہیں کہ جنہیں ہم بیان کرنے میں اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذاؤں کا استعمال رہے کہ جو اکیموس میں ہیں اور باعتدال جن سے خون محمود اور متین پیدا ہوتا ہے اقسام قلیہ اور مطنجن اور ترکیب یعنی اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا جاتا ہے اور مشویات یعنی کباب سیخ کے اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی میں بھیگی ہوئی روٹی جسکو ثرید کہتے ہیں نہ کھائیں اور اسکا بھی لحاظ رکھنا واجب ہے کہ غذا اسیقدر تناول کریں جو پوری ہضم ہو جائے کہ یہ اصل تدبیر ہے اسلئے کہ جب ہضم میں فساد ہوتا ہے خون بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ جس شخص کا مزاج کچھ سرد مرطوب ہو وہ ابازیر حارہ کا جیسے رائی اور فلفل اور توابل اور کوا سیخ جو خاص قسم کا گوشت ہے اور سب خصوصًا نہار منھ اور چقندر ہمراہ خردل کے تناول کریں اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کریں اور فواکہ اور ترکاری جنمیں رطوبت ہے اور دودھ اور مچھلی اور ہریسہ جو غذائے خاص ہیں اور انیسا عصیدہ سے پرہیز کریں اور پانی بکثرت پینے سے اسیطرح عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالوں کے اکھیڑنے سے اور سکر سے زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن یاسمین بالوں میں ڈالنے سے احتراز کریں اور آب خیر میں سے زیادہ نہ نہائیں اگر نہائیں گے بالوں میں ایسی خشکی لگے گی کہ پھٹ جائیں گے اور بہت جلد تر یہ عیب پیدا ہوگا علاوہ بر ان یہ بھی ہے کہ بالوں کا دھونا قوت کا اُن کی حافظ ہے پس اگر نہانے کا خوگر ہو تو تخم حنظل اور کلونجی اور بورہ نمک گاذر سے بالوں کو دھویا کریں معاجین اور عقاقیر جو مادہ بلغمی کو قطع کردیں اور پیری دیر آنے دیں مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روزانہ آہستہ آہستہ چبانا اسطرح کہ ہر روز ایک ہڑ کو لیکر چبایا جائے مترجم کہتا ہے مجربین ہند سے معلوم ہوا ہے کہ ہر روز ایک ہڑ بڑھانی چاہئیے چالیس روز تک اور پھر اسیطرح کم کرتا جائے اور پھر اسی بڑھانے گھٹانے سے پیری بالوں کی دور ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ طریقہ آزمودہ ہے میرے گمان میں اگر تدبیرات مذکورہ بالا جو شیخ نے لکھی ہیں اُن کی رعایت کرے تو غالباً ضرور مفید ہوں یقین اگر ہلیلہ کابلی کو اسیطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی بالوں کی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھے گا۔ اسیطرح جو اطریفل چھوٹی اور بڑی ہڑوں سے بنائے جائیں اور وہ معجون جو خبث الحدید سے اور اس سے بہتر وہ معجون جو سونے کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ اور آملہ ایک جزو عسل بلادر جو اُسی بلادر سے نکالا ہوا ہو سب کو روغن گاؤ میں ملا کر شہد سے معجون طیار کریں اور یہ معجون بہت قوی ہے لازم ہے کہ تھوڑا سا استعمال کریں ایسا نہ ہو کوئی اثر بد پیدا کرے انقردیا نامی معجون بھی قوی ہے اور شجرہ طلیوس بھی قوی ہے اور زبان بھی قوی ہے گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اسکی پڑ جائے حافظ شباب اور قوت کا ہے **صفت معجون معتدل جدید کی** ہلیلہ سیاہ برنج دارفلفل کی جگہ خبث الحدید ڈالتے ہیں اور شکر سے قوام درست کریں اطریفل ایک اور دوا جدید مجرب ہمراہ زنجبیل اور ہلیلہ کابلی دارفلفل ہموزن ملا کر ہمارا خاص مجرب ہلیلہ کابلی اور بیس درہم خبث الحدید چار درہم غاریقون پانچ درہم زنجبیل قرنفل دارفلفل ہر ایک تین درہم شہد میں معجون کرکے استعمال کریں واجب ہے کہ ان دواؤں کو پورے سال بھر تک استعمال کریں جو شخص کہ خواہش سیاہی بالوں کے ان دواؤں کو استعمال کرے اُسے چاہیے کہ صبح کو دوا کھائے اور دوپہر کے بعد غذا کا استعمال کرے **فصل اٹھارھویں بیان میں لطوخات مانع پیری کے** جتنے ادہان حارہ ہیں مقوی ہیں اور جتنی سیال اور ترچیزیں ہیں بشرطیکہ طبیعت کو جنہانے گرم کرے ہیں وہ بھی حافظ مزاج بالوں کی ہیں کہ بالوں کو حرارت غریزی پر نگاہ رکھتی ہیں اور جو غذا بالوں کی جڑوں میں پہونچتی ہو بشرط استعمال

HAKEEM SHOUKAT ALI

روغنہائے مذکورہ اور سیالات وغیرہ کے فاسد نہیں ہونے پاتی ہے مثلاً قطران کو اگر طلا کرکے چار گھنٹے کے بعد حمام کریں اور یہ علاج اُس شخص کا ہے جس کے سر میں برودت ہو اسیطرح زفت رطب جو رقیق ہو اسیطرح روغن قسط کہ یہ بھی قوی ہے اور روغن خردل اور روغن شونیز ان سب سے زیادہ قوی ہے ایسا ہی زیادہ روغن جو تخم حنظل یا رائی کے تیل سے بنایا جائے اور جید قوی یہ ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسطرح بناویں کہ پہلے روغن خردل میں کلونجی کو جوش دیں بعد اس کے تخم حنظل کو یا تخم حنظل کے ہمراہ زفت جو زیتون بری سے نچوڑ آگیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مالش ہوتی رہے سپیدی کو منع کریگا **روغن جید** زیت الانفاق میں قسط سنبل ڈیڑھ اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ مقاح اذخر نصف اوقیہ یہ سب دوائیں باروغن مناسب میں پختہ کریں یا پانی میں اسقدر جوش دیں کہ انکا اثر آجائے پانی میں خوب طرح سے اُسکے بعد زیت میں اس پانی کو پکائیں کہ سارا پانی جلجائے اور اصوب یہ تدبیر ہے کہ زیت کی مقدار بہت کم ہو اور قسط پر اکتفا کریں بعد اسکے ایک وقیہ قاقیا شراب میں بھگو کر زم زم پیسیں اور اس طیار شدہ میں اسکو ملائیں اور استعمال کریں **روغن جید** روغن بنفشہ دانہ اور روغن آس اور روغن آملہ سب برابر ہموزن اسمیں سے ایک رطل جدا کریں اور سعد سلیخہ سنبل شونیز قرنفل تخم حنظل اور قسط عود خام مقاح اذخر قصب الذریرہ ہر واحد اجزا ہموزن لیکر اس مجموعہ سے سو درہم لیکر عصارہ حنظل میں اگر بہم پہونچے ورنہ عصارہ پوست اخروٹ میں جو بقدر چار رطل کے ہو جوش دیں جب آدھا پانی جلجائے اسپر روغن مذکور الیں اور پکاتے رہیں تا اینکہ سب پانی جلجائے اور روغن باقی رہجائے بعد ازاں چھانکر استعمال کریں **لطوخ جید** اسقدر عمدہ کہ جو سپیدی بالوں کی آئی ہوئی بھی دور کردیتا ہے اقاقیا اور میتھی بزر البنج کزبرہ یابسہ سنبل لاذن عصارہ پوست اخروٹ جو خشک کرلیا ہو عصارہ شقائق النعمان خشک شدہ لوہے کا چرک سونٹھ بھنگری سیاہ ان سب کے قرص طیار کرکے گاہ بگاہ ٹکیاں چھاؤں میں خشک کرلیں اور مہینہ بھر میں تین مرتبہ آب ملوک کے ہمراہ طلا کریں **علوف جید** املیلہ سیاہ آملہ مازو ہر واحد دس جزو لاذن بیس جزو برگ آس اور حب الآس ہر واحد تیس جز دو تین رطل زیت ڈالکر تین روز بھگو رکھیں بعد ازاں پکائیں تا اینکہ غلیظ ہو جائے اسیکا استر چڑھائیں منجملہ مجربات کے جسکو ہم نے بیشتر متقدمین نے تجربہ کیا ہے یہ روا ہے اور ہمارے زمانہ میں بھی اسکا تجربہ ہوا ہے شراب زاج احمر بلخی بوزن ایک درہم کے استعمال کریں کہ اس سے موئے سپید دور ہو کر اُن کی جگہ سیاہ بال ازسرنو پیدا ہوتے ہیں مگر اسکا تحمل بدن قوی سے ہوتا ہے اور باوجود قوت کے رطوبت مزاج میں بھی ہو۔ واجب ہے کہ اُسکے بعد ایسی چیز کا استعمال کریں جو معدہ کو پاک کرے اور طبیعت میں پیدا کرے

فصل انیسویں بیان میں خضابات کے

کتابوں میں بعض اقسام کے روغن لکھے ہوئے نظر آتے ہیں اور معلوم ہوتا ہو کہ یہ روغن از قسم خضابات ہیں اور تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ جن عقاقیر میں زیادہ قوت ہے جب اُن پر دہنیت غالب ہوجائے اُسکے اثر کرنے کو بالوں میں وہی دہنیت حائل اور مانع ہوتی ہے کہ ہرگز وہ ادویہ نافذ ہو کر بالوں تک نہیں پہونچتے اور نہ بالوں میں کچھ اثر اُن کا ہوتا ہے ہاں اگر بعد آمیزش روغن کے ایسی ہی زیادہ قوت نہیں ہو یا کوئی اثر خاص نہیں ایسا ہو کہ باوجود دہنیت کے بھی انکا اثر نہ رکے۔ اور اس بات کی توقع اور اُمید اُسیوقت ہوگی کہ وہ اشیا قوی الصبغ ہوں کہ اُن کا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک سرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی دوائیں اگر کسی روغن میں پکائی جائیں اور یہ توسط ادویہ مرققہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ انکا اثر بلا احراق اُس روغن میں آجائے شاید قوت تسویدکی پیدا کرے اور یہی بات ہو جو ایک گروہ آدمیوں کا گواہی دیتا ہو اور میری ساعت میں بھی آیا ہے اور میں دیکھتا ہوں لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ ایک عرق مینی رنگ سا خلئے جوز سے اگر اول بیچ میں قطع کرکے ایک شیشہ جسمیں روغن بھرا ہوا ہو اسی میں اُسکو ڈالدیں اور سب کو زمین میں دفن کردیں تا اینکہ شیشہ میں خشک ہوجائے بعد ازاں جرلیں میں اُسے کھولیں اور اُسے چھوڑ دیں۔ کہ پھر اسی شیشہ میں بہت سا عرق اُسکا بدبو اور سڑا ہوا آجائے اور اسی سے خضاب ہوجائے گا اکثر ایسے خضابات کے روغن موثر ہوتے ہیں تو فقط تکرار عمل سے قوت ادویہ قریب لینے سے موثر ہوتے ہیں جملہ اقسام ادویہ جو بالوں کو رنگین کرتی ہیں اُن کی تین ہی قسمیں ہیں ایک تو وہ دوا جو بالوں کو سیاہ کرتی ہے دوسرے وہ جو اشقر رنگ پیدا کریں تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے اور ہم پہلے سیاہ رنگ پیدا کرنیوالی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور بیہ کو بیان کرتے ہین **فصل بیسوین بیان مین سیاہ کنندہ دواؤن کے** مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائین ہین جن کی خوبی پر تمام آدمیون کا اتفاق ہے اور اثر اُن کا بحسب استعداد و مزاج کے مختلف ہوتا ہے کیونکہ بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہین اور کسی کے کم پہلے تو مہندی کا لیپ لگاتے ہین اور جب مہندی کا رنگ آجائے اُسکو دھو کر وسمہ لگاتے ہین اور دونون استعمالون مین بقدر زمانہ مناسب صبر کرتے ہین یعنی جن کے بال جتنی دیر مین مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہین اُسی زمانہ تک لگائے رہتے ہین مگر جتنا زیادہ صبر کرینگے اُتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہے اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونون کو ملا کر ساتھ ہی لگا لیتے ہین اور بعضون کو یہی پسند ہے کہ فقط حنا سے اپنے بال خضر یعنی سرخ زردی مائل کر لیتے ہین اور بعضون کو فقط وسمہ کا طاؤسی رنگ بھاتا ہے وہ اسی پر اکتفا کرتے ہین ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اسمین تطویس زیادہ ہوتی ہے اور خضرت بہت ہوتی ہے اور وسمہ کرمانی دیر مین رنگ لاتا ہے اور پھر بھی قلت کے ساتھ مگر اسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالون کے ہوتا ہے اور اسمین تطویس نہین ہوتی ہے جس کو منظور ہو کہ وسمہ کی تطویس جاتی رہے اور سیاہی مشابہ موئے سیاہ کے پیدا ہو اور خضرت بھی سرخی حنا کی جاتی رہے حنا پر وسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے تطویس جاتی رہیگی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہوگا مگر اولے یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگائے تھوڑی دیر تک لگائے اور جلد اسکو دھو ڈالے بعض آدمی حنا اور وسمہ کو آب سماق یا آب انار یا دہی کے توڑ کے ساتھ لگاتے ہین اور کبھی بانجون کو یکجا کر کے استعمال کرتے ہین یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب مصل یعنی بہت کھٹا پانی دہی کا اور آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور یہ سب اجزا اسمین حنا اور وسمہ کے ہین اور بعض آدمی حنا اور وسمہ چونے اور مرداسنگ کا پانی پہلے اُسے آگ پر خواہ دھوپ مین اتنا گرم کرتے ہین کہ صوف کو سیاہ کر دیتے اُسکے بعد اسی پانی مین حنا اور وسمہ کو پیکر لگاتے ہین اور یہ ترکیب بھی جید ہے اگر خضاب مین سیاہ دانگ شریک کر دی جائے سیاہی بھی بڑھاتی ہے اور خضاب کا ضرر دماغ تک پہونچنے نہین دیتی اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہین مگر خضاب مذکور سے اسکا اثر کمتر ہے وہ یہ ہے کہ کھٹا مازو روغن زیت سے چرب کر کے جلاتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ اسکو کسی ایسے ظرف مین سوختہ کرین جسپر گل حکمت ہو اور اسقدر جلانے کی یہ ہے کہ مازو سیاہ ہو جائے اور اسمین سوختگی آجائے زیادہ اُسکے جلانے مین مبالغہ نہ کرین پھر دس درہم سوختہ مازو لین اور دس درہم روسختج اور دو درہم پھٹکری اور ملح اندرانی ایک درہم ان سب کو ملا کر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کریگا۔ اور سیاہی اُسکی پائدار بھی ہوگی اس خضاب پر کا نسخہ یہ ہے **صفت** ایک رطل مازو کو زیت سے چرب کر کے بریان کرین اسقدر کہ مازو ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور روسختج اور پھٹکری اور کثیرا سندروس درہم ملح سات درہم ان سب کو خوب باریک پیسین اور گرم پانی ملا کر لگائین اور تین گھنٹے تک لگائے رہین اور کبھی اسمین حنا اور وسمہ بھی ملا دیتے ہین یہ نسخہ جو بعد اسکے مشہور ہے وہ یہی ہے جو کہ مرداسنج اور چونے طین اکرل اور طین جوزی اور طین قیمولیا یا کوئی مٹی کیون نہو جاتے ہین یعنی جوشی سر لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملا کر خضاب طیار کرتے ہین اور برگ چقندر کے ہمراہ جوش دیتے ہین اس نسخہ مین ساری عمدگی یہی ہو کہ مرداسنگ خوب پیسا جائے اور مرداسنگ کو اس پانی مین پیسین کہ حنا اور وسمہ ملکر جوش دیا گیا ہو یا دھوپ مین رکھا گیا ہو تو بہت خوب ہوگا مگر اُس پانی کو چھ گھنٹے تک بنے دین اور اسکی رطوبت کی حفاظت کرین۔ ایضاً حنا اور وسمہ اور مرداسنج جو مثل سرمہ کے باریک پیسا ہو اور مازوے بریان اور روسختج اور پھٹکری اور مٹی اور کثیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کرین۔ علاوہ اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہین جنکو مین نے بعض کتب مین دیکھا ہو اُن مین وہ چند نسخے جسے دل بسر قبول کرتا ہو اور یقین اُن کے مؤثر ہونے کا ہو لکھتا ہون **صفت خضاب جید** حنا اور وسمہ دو جزء روسختج اور شب اور ملح اندرانی اور مازوے بریان اور خبث الحدید ہموزن ان سب کو سرکہ مین پیسین اور چھوڑ دین تا آنکہ سرخ ہو جائے اُسکے بعد استعمال کرین اور ایک دوا اسیطرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اُسکا یہ ہے خبث الحدید سرکہ شراب مین پیسا ہوا مقدار سرکہ کی اتنی کہ چار انگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب سا پیکر جہانتک جوش دین کہ سرکہ جلجائے بقدر نصف کے اسکے بعد دو ہفتہ اسمین خبث الحدید کو رہنے دین تا آنکہ سب اُسی مین ملجائے اور برابر خبث الحدید کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ھلیلہ سیاہ بلکہ اُسپر بھی ڈالین لبد پینے ہلیلہ کے اُسکے لبد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین بقدر کہ شل خلوق کے قوام اُسکا غلیظ ہوجائے **مترجم** خلوق بروزن ہبور ایک قسم کی دوا ہے خوشبو ہو جو مرکب ختلا ادویہ سے کرکے پکائی جاتی ہے **متن** بعدازان روغن مناسب کو اُسمین بھر اتنا ملائین کہ اُسکے اوپر تک بھر جائے اور پھر پکائین کہ قوام اُسکا شل غالیہ کے ہوجائے اور اگر جی چاہے تو آب دوبارہ گل حکمت کرکے کسی ظرف مین پکائین یہ دوا باوجود دہنیت کے رنگ پیدا کرنے سے تو سبب اسکا قوت حرکت آہن کی ہے **ایضاً** کہتے ہین کہ چاندی کا میل سرکہ پکا ہوا انشر ملکیہ خوب جوش دیا جائے بالون کی سیاہ کرنے والی ادویہ تو بہین داخل ہے اور مجھے پسندیدہ یون ہو کہ بہے سرکہ کے حامض نارنج خواہ حامض اترج ہو اور بعوض طبخ کرنے کے اب کو حامض مذکور مین مدت تک بھلو رکھین کہتے ہین اگر کسی تغیہ یعنی ظرف مین شاخ شقائق النعمان اور دوساق شبت یعنی سویہ کی اور سک ادشبت کی مقدار بقدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ دو اوقیہ دونون سے ہو مجموع ادویہ کو لید مین دفن کردین سب اجزا محلول ہوکر خضاب طیار ہوگا کہتے ہین اسیطرح اُس تازہ جو کا درخت قبل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ نصف وزن اُسکے سب ملاکر سرگین مین گاڑ دین کسی شیشہ کے ظرف مین سب کا سب سیاہ پانی خواہ اسطرح مسود ہوگا کہتے ہین اگر کدو سے تازہ جو ابھی اپنے درخت مین لگا ہوا ہو اُس کو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اُسکے مغز اور تخم وغیرہ ہین نکالڈالین اور پھر اُسمین نمک اور تمامے خبث الحدید اور وہی چھلکے جو کدو سے جدا کر ڈالے تھے اندر بھر کے اُسپر گل حکمت کرکے چھوڑ دین سارے اجزا پانی ہوکر خضاب سیاہ بنجائین گے اور سیاہی اور مداد طیار ہوگی اور کہتے ہین کہ اگر برگ سپستا کسی دودھ مین خصوصاً عورتون کے دودھ مین جوش دین تا اینکہ ثلث باقی رہ جائے اور رات بھر رہنے دین بہت عمدہ خضاب ہوگا اور میری رائے مین یہ ہو کہ دوا حافظ سواد مو ہوگی خضاب نہوگی جالینوس نے شہادت اثر خضاب مندرجہ ذیل کی دی ہے کہتا ہے کہ وہ کلی جو شل خوشہ کے درخت جوز مین ہوتی ہو اسکو زیت کیساتھ پیس لے اور تھوڑا سا تفر طب یعنی جوز سیاہ تر ملاکر طلا کرین اور بعضون نے کہا ہو کہ اگر اسکے ہمراہ بکری کی مینگنی ملائین بہت جید ہوگا کہتے ہین اسیطرح پوست بیخ اوجاکو (جو ایک قسم کا بید کا درخت ہی) زیت کے ہمراہ پیس کر لگائین تو بالون کو سیاہ کردے اور میری رائے یہ ہو کہ اگر عرب یعنی وہ دوائے مذکور صبارغ بھی ہو تو روغن زیت کے اثر کو ضعیف کردیگا اور زیت کے عوض کوئی پانی ڈالا جائے بہتر ہوگا اور اسیطرح سیر اول ہے اس خضاب کے بارہ مین جو طرلیس نامی حکیم نے لکھا ہو کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت مین پیسکر شل غالیہ کے ہوجائے لگائین خضاب جید ہوگا اگر اس قول کے کوئی معنی ہین تو کسی خصوص کی شرکت ضرور ہو جیسے بھنگری اور اسیطرح قول اطبا کہ روغن کو پرورہ کرین پوست جوز کیساتھ یا روغن کو پکانا آب جوز مین اور اُسپر تھوڑی سی بھنگری داخل کرنا کہ ان سب دواؤن کو مین ضعیف الاثر جانتا ہون اسیطرح روغن کو آب شقائق النعمان مین اسقدر پکانا کہ سارا پانی جلجائے اور فقط روغن بچجائے یا جیسے اطبا کہتے ہین کہ روغن کنجد لیکر بین عدد آملہ اُسمین پکائین اور ایک گھنٹہ نرم نرم آنچ دین اور پھر صاف روغن کرلے مین اور ہر ایک رطل روغن کیواسطے چہارم حصہ مین پتی اُسرب کی لیکر پھر نرم نرم جوش دین اسقدر جوش دین کہ پتی پگھلنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے اور ہر وقت اُسے جلاتے رہین بعد ازان اُتار کر مین روز تک پڑا چھوڑ دین تاکہ روغن اثر سیسہ کا اچھی طرح جذب کرلے مین کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرنے مین زیادہ تر اُمید کرنے کے لائق ہے خصوصاً اگر اُسمین بھنگری بھی شریک کیجائے کہتے ہین اگر روغن بان کو ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل حکمت سے اُسکو بند کردین اور باحتیاط اسے تنور مین رکھین جو روغن برآمد ہوگا اُس سے خضاب ہوجائے گا اور بہتر یہ ہی کہ اس دوا کو مانند شیب مین سمجھنا چاہئے کہتے ہین کہ اگر خستہ زبیب کو پاک کرکے باریک پیسین کہ سرمہ ہوجائے اور روغن کنجد مین تر کرین اور ایک مہینہ تک سرگین مین دفن کرین خضاب طیار ہوگا اور یہ خضاب کے لگانے کے بعد ڈاڑھی کا رنگ اچھا برآمد ہوگا یہ خضاب ایسا ہو گویا مجرب ہے کا اسپر اجماع اور اتفاق ہے کہ لسان کا اثر خضاب قوی ہے اسیطرح کلنگ کا انڈا بجائے دماغ مین اور عہد حیات ملک شمس الدولہ عجب اتفاق ہوا کہ سرکاری چیتے مین سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک حبشی کی کھال ادھیڑی گئی اور ایک چھینے والا اُس کے پہلو میں غافل پڑا سو رہا تھا۔ اُس کی ڈاڑھی کے بعض مقام پر وہ کھال جا پڑی پس ڈاڑھی کا وہ مقام سیاہ اور مخضب ہو گیا۔ **فصل اکیسویں غالیہ کے بیان میں** اس غالیہ کی لوگوں نے بہت مدح کی ہے کہتے ہیں کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل آس تر و تازہ کا پانی جو آس سے نچوڑ کر نکالا ہو چار رطل آب خالص میں جوش دیں کہ نصف جل جائے بعد ازاں آگ پر سے اُتار لیں اور پچاس درہم خطمی اور بقدر مہندی اور اتنا ہی وسمہ اور چھبیس ہندو مازوئے بریان اور دس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ ہر ایک میں ڈالا جائے اور پکاتے پکاتے قوام غلیظ کیا جائے اور سک اور مشک سے خوشبو کریں اور بطور لیپ کے چڑھا دیں جس مقام پر منظور ہو بقدر کہ بالوں سے اوپر اُسکے نظر نہ آئے۔ کہتے ہیں کہ شونیز پنبہ دانہ خس دو درہم آہن برادہ سبز اور دو سنج ہر واحد چار درہم ملا کر سب کو پیسیں اور چھوڑ دیں تا آنکہ سیاہ ہو جائے بعد ازاں جوش دیں اور مشک سے خوشبو کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو سوختہ اور باقلی کے چھلکے اور انار کے چھلکے بھی ادویہ خضاب میں بہ شمول حنا کے داخل ہیں۔

اسیطرح پوست جوز۔ ہم نے ادویہ خضابی کا بیان بحث ادویہ مفردہ میں کیا ہے اصل اور امہات ادویہ خضابی شیطرج اور مردار سنگ اور عفص اور خردل اور املہ خرنوب اور سرو اور آملہ بریان اور شقائق حنا اور وسمہ اور نحاس سوختہ اور خبث الحدید آب پوست باقلائے تر و تازہ قشور جوز اور ان کا پانی اور اقاقیا اور ہلیلہ یعنی ہیتی چقندر تخم چقندر اور آس اور حب الآس لاذن مردار سنگ جبہ اور گیہوں کی سب قسمیں اور برادہ ہائے اجساد معدنیہ بھی۔ **فصل بائیسویں اُن ادویہ کے بیان میں جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرتی ہیں۔** کہ قصب نیلی جو تازہ اور سبز ہو اُسکا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ پر روشن کریں تو سنہری رنگ کا خضاب پیدا کرے گا۔ اسیطرح جرک آہن اور سار الزاج بھی خضاب سنہری ہے اور اتنی دیر لگایا جاتا ہے جتنی دیر تک حنا کو لگاتے ہیں اور درد شراب کو [illegible] ہموزن کے ہمراہ اور تھوڑی سی اذخر۔ یا حنا کو طبیخ کندش میں گوندھ کر خضاب لگائیں کہتے ہیں کہ بھنگری اور اسفرک اور زعفران ماء کے ہمراہ شورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑیں اور کبھی چند روز مکرر اسیطرح رہنے دیتے ہیں اور اگر اس دوا کو اور ملا کریں اسیطرح کہ ترمس شراب میں گوندھ کر اس دوا کو ملائیں۔ ایضاً ترمس مسحوق دس درہم مر پانچ درہم ملح الدباغین یعنی شورہ اور لونا دیواران کا تین درہم زرد شراب سوکھا یا ہوا اور جلایا ہو تین درہم آب خاکستر شاخہائے انگور بقدر کفایت **محمر قوی** سماق دو اوقیہ مازو تین اوقیہ [illegible] زرد دو اوقیہ پیاز شانہ وباقہ اور روغن نسرین ایک یاقہ ترمس مقشر یا لیس دو کف دست بھر سب کو باریک کوٹ کر دس رطل پانی میں چند روز تر کریں بعد ازاں نیم گرم سر پر ضماد کریں کہتے ہیں کہ جو شاخ سعد اور کندش کا پانی میں جوکہ خوب اسیطرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ درد شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن اذخر سے ملا کر بھی مؤثر ہے۔ **فصل تئیسویں مبیضات کے بیان میں** یعنی جو دوائیں بالوں کو سپید کر دیں ان کے خلاف۔ منجملہ انکے نسرین اور اسیطرح ماش یعنی مونگ اور منجملہ تخم بوصین سپید اور منجملہ مولی کے چھلکے اور تخم گاؤ اور بخار کبریت اور تفاح کبر اور تفاح زیتون جدا جدا یا سب کو ملا کر خصوصاً ہمراہ سرکہ اور اس سے زیادہ اثر دار جب ہو کہ گندھک سے اسکو دھواں دے لیں ایضاً تخم [illegible] اور مولی کے چھلکے سوکھے ہوئے اور بھنگری کوٹے میں یکجا کرکے نصف وزن ہر ایک دوا کے ہموزن کے صمغ عربی ملا دیں ایضاً برگ نسرین اور شونیز خشخاش اور تفاح اور اگر ان دونوں کے عوض بھنگ ڈالیں زیادہ قوی ہوگی اور خضاب طیار ہوگا۔ اور اگر اس میں کافور اور گلاب شریک ہو نہایت عمدہ ہو جائے گا۔ کبھی بالوں کو گوندھ کر گندھک میں سپیدہ کرکے اُسی کی دھونی دیتے ہیں اور رات بھر میں دو مرتبہ اسیطرح کرتے ہیں **فصل چوبیسویں تدارک احوال چند جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہیں** اکثر اقسام خضاب کے دماغ میں برودت پیدا کرتے ہیں اور مفسد ہیں دماغ کے اور اُنکو ایسی حالت میں کر دیتے ہیں کہ استعداد نوازل کی دماغ میں بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کے عارض ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسیطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہے ان ضرروں کا علاج ان ادویہ علیحدہ سے جو خضاب میں داخل کیجاتی ہیں کرنا

HAKEEM SHOUKAT ALI

چاہیے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبوئے حار اور مشک اور لونگ وغیرہ لگانی چاہیے کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ کر مثل گھونگھی کے ہو جاتا ہے اور اسکی وضع اور شکل قبیح اور بری ہو جاتی ہے اسکا تدارک اسطرح کرتے ہیں کہ خضاب میں ایسے اجزا داخل کر دیں جو کہ جلد کو رقیق کر دیں اور بالوں میں تجعید اور گھونگھر والی صورت پیدا کریں خصوصاً ایسے بال جو خود ہی سخت اور خشن ہیں اُن میں یہ اثر ضرور پیدا ہوگا تو اُن کی نرمی کی یہ تدبیر کرنی چاہیے کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ جاتے ہیں اور ڈاڑھی کھچڑی ہو جاتی ہے اور بال ٹوٹ جاتے ہیں اسکا تدارک بعد خضاب کے روغن بنفشہ اور روغن خیری سے کرنا چاہیے کبھی خضاب لگانے سے جلد میں بھی سیاہی آجاتی ہے عوام الناس جلد کو آرد باقلے اور بیسن وغیرہ سے دھوتے ہیں حالانکہ روغن گرم سے زیادہ تر اس سیاہی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے کبھی بعد خضاب کے نصول عارض ہوتا ہے اور نصول سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ بال جیسے کے تیسے بنے رہتے ہیں بہتر یہ ادویہ جو ایسے وقت مستعمل ہیں یہ ہیں کہ اسی خضاب سے بقدر ایک جزو لیں اور خشک کریں خصوصاً اس خضاب سے جسمیں قوت عفوصہ پھٹکری وغیرہ کی شرکت سے ہو پس اس سوکھے ہوئے خضاب کو جسجگہ رنگ نہیں آیا ہو یا قریب ہو کہ آب جاتی ہے ایک لکڑی مثل مسواک کے لیں اور اُسے تر کر کے اُسکے کنارے پر اسی خضاب سے جو لیسدار اور منعقد ہو گیا ہے تھوڑا تھوڑا اُٹھا کر اُنھیں مقامات پر لگاتے جائیں جہاں بدرنگ نظر آئے ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لادن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں جب یہ ادہان اثر کرتے ہیں نصول جاتا رہتا ہے اور خضاب پختہ ہو جاتا ہے

فصل تیئسویں خراز کے بیان میں بھوسی اور خیا کو خراز کہتے ہیں کیفیت خراز کا ذکر ہمراہ ذکر بالوں کے چونکہ مناسب ہے اسلئے ہم یہیں کہتے ہیں کہ خراز وہ امر یعنی بھوسی ہے جو سر میں پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک خاص قسم کا تقشر خفیف ہے کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہے اور خاص کر یہ فساد سطح اعلیٰ میں جلد سر کے پیدا ہوتا ہے اور بعض اقسام اسکی ردی ہے کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی ہو جاتی ہے اور منابت شعر یعنے مقامات روئیدگی میں بالوں کے اسکا ضرر پہونچتا ہے یہ فساد کبھی مادہ حاد بورقی سے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونوں کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک سوء مزاج سر میں ایسا ہوتا ہے کہ جو مادہ کو سر میں پہونچا کر اُسے فاسد کر دیتا ہے کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہے اور تمام بدن کا مزاج درست و جید ہوتا ہے اور کبھی بشرکت بدن بھی خراز پیدا ہوتا ہے **علاج** خراز خفیف کا علاج تو فقط خفیف ہی دوا سے ہو جاتا ہے اور سر کے خراز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سے زیادہ شدید ہے اسکے ازالہ میں ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اسکے ترطیب و تعدیل کریں۔ ایک قسم خراز کی اس سے زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت تقریح کی آتی ہے اُس کے علاج میں واجب ہے کہ تنقیہ فصد اور اسہال سے اگر اسکی حاجت ہو کریں اور اسکا بھی لحاظ کرنا بغرض تنقیہ کے ضرور ہے کہ سبب اسی خراز کا امتلائے بدن ہو یا مادہ سے بعد ازاں جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کریں اُسکے بعد روغن سے ترطیب کریں

فصل چوبیسویں ادویہ ملینہ خراز کی سرکہ جن میں لذع بالکل نہ ہو جو خراز قریب العہد اور جدید ہو اور ضعیف بھی اُسکے دفع کیواسطے فقط آب چقندر اور میتھی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور جب طبیخ اور بیسن چنے کا یا آرد ترمس اور باقلا اور تخم خطمی زیت میں پکا کر اور لعاب بہدانہ اور خطمی اور کتیرا اور طین خوزی اور قیمولیا خصوصاً عصارہ چقندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹہ کرکے عصارہ برگ بید سر پر ڈالیں کہ نہایت نافع ہے اور تخم مہندی اور کرفس اور عصارہ کرفس اور طبیخ آزاد درخت اور برگ شہد انج اور برگ کنجد اور یہ دوا جو کہ دوائیں کبھی خراز قوی پر لگائی جاتی ہیں یا اینکہ لطیف ہیں اور بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور بیسن چنے کا برگ کنجد سائیدہ کے ہمراہ اُسکو آب چقندر میں تھوڑے سرکہ کے ہمراہ پیس کر لگاتے ہیں ایضاً نخود کوفتہ اور خطمی سرکہ میں ملا کر طلا کریں یا سر پر نرم نرم کنارہ ہائے شہتوت کو پیس کر جب مثل غبار کے باریک ہو جائے مثل خطمی کے استعمال کریں یا خطمی کو زیت میں پرورده کرکے یا کندر کو شراب میں محلول کرکے زیت ملا کر دو ہفتہ تک برابر استعمال کریں اکبر والطیف اور سہل الوصول یہ ہے کہ سر کو آب برگ بید سے دھوئیں اسلئے کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ اور مجرب ہے اور بے ضرر ہے اور واجب ہے کہ جس دوا سے سر دھو چکیں اُسکے بعد کو تیل ضرور سر میں لگائیں جیسے روغن گل یا

HAKEEM SHOUKAT ALI

روغن بنفشہ **فصل چھبیسوین خراز قوی کے ادویہ کا بیان** بورق اور کبریت اور نمک گاؤ اور شحم حنظل اور دردی شراب اور رائی اور موزیج اور آبگینہ سوختہ اور خربق اور نانخواہ وغیرہ کو سر کے دھونے مین استعمال کرین الیضاً قیمولیا کو لیکر نمک گاؤ ملائین اور استعمال کرین اور دو گھنٹے تک چھوڑ دین ایضاً حب البان اور آرد باقلا برابر وزن مین لیکر پانی مین جوش دین اور سر کو اس سے دھوئین الیضاً دردی شراب ایک رطل اور صابون ایک اوقیہ بورہ چار درہم سب کو ملا کر کے سر مین لگا دین اور آب چقندر اور چنے کے بھس سے دھو ڈالین اور اسکے بعد روغن آس کو طلا کرین کبھی سر مین گلے کا اور چھو لیکر طلا کرتے ہین وہ بھی نافع ہوتا ہے پھر ایک شب آرام دیکر دو بارہ تیسری شب کو بھی دوا لگاتے ہین اور مادہ شتر کے پیشاب سے اسکو دھوتے ہین خصوصاً مادہ شتر اعرابی کا پیشاب بہت زیادہ نافع ہے پسا ہوا آبگینہ دربارہ ازالہ خراز ردی کے قوی دوا ہے اسیطرح وہ دوا جسمین قلقند اور موزیج پڑتا ہے بانک بورہ کا قلقند برابر لیکر سر پر طلا کرین اور قبل طلا کرنے کے سر کو منڈوا ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت کے ہمراہ جمع کر دیتے ہین یا موزیج کو زیت مین ملا کر ملتے ہین الیضاً کبریت و قلقند اور بورہ ہموزن لیکر لادن شریک کرین اور روغن مصطگی مین پگھلا کر سر مین ڈالین اور کبھی اسمین خربق ملاتے ہین **فصل چھبیسوین** ایک دوا کے بیان مین جسکو بعض جدید اطبا نے دعوے کر کے لکھا ہے کہ اُنہوں نے تجربہ کیا اور عمدہ برآمد ہوئی **نسخہ** زردنائے تازہ نصف جزء ربطا کی چربی ایک جزء روغن خیری ایک جزء چہارم جزء لادن دو جزء پہلے سر کو صابون اور آب گرم سے دھوئین اُس کے بعد سوکھے ہوئے کپڑے سے خوب ملین کہ سرخ ہو جائے بعدہ اخیر اجزائے مذکورہ کو ایک شبانہ روز لگائے رہین پھر بعد دھو ڈالین

دوسرا مقالہ

۔ جلد کے احوال کا بیان بنظر لون اور رنگ کے **فصل بیان مین اُن اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین** سیاہی رنگ مین دھوپ اور سردی اور حبس شدید اور نہانے اور نمکین اشیا کھانے اور خون مین سوداویت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورۂ ذیل سے پیدا ہوتی ہے **فصل رنگ کو زرد کرنیوالے اسباب** سدہ امراض اور غموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور درد جاع یعنے درد کے اقسام اور ہوائے شدید کا صدمہ جو بدن پر اٹھانا بستہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے ماکولات مین اجوائن کی خورش اور بکثرت اُسے سونگھنا بلکہ بقول بعض اُسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے اور سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہے زیرہ کو بطور سفوف یا بطور مشروبات یا بطور لطوخ کے لگانا سرکہ ملا کر جسجگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہان دیر تک بیٹھنا سرکہ اور مٹی زیادہ کھانا کہ گویا مین سدہ ڈالدیتا ہے اور اسیوجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہونچنے پائے بلکہ کسیقدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہونچے اور زردی پیدا کرے **فصل اُن اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہین** اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور سرخی اور جلا کرنے کے پیدا کرتی ہین جاننا چاہئیے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہے اُسی سے جلد مین رونق اور صفائی اور سرخی پیدا ہوتی ہے اور ان لوگون کی جنمین وحشت ہوتی ہے جسمین جلا خفیف کی قوت ہو جیسے بخار صفراوی کہ جلا کی وجہ سے جلد باریک تر ہو جاتی ہے اور جسقدر مردار جلد ہوتی ہے اسی جلا کرنیوالی شے کے سبب بلطافت چھل چھل کر الگ ہو جاتی ہے اور صحرا ہو کر اُتر جاتی ہے اور اسیطرح چھل جاتی ہے کہ اسکا جدا ہونا محسوس نہین ہوتا خصوصاً اگر اس خلط مجلی مین رنگ بھی ہو ۔ یہ خون وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کی طرف آکر یہ آثار محمودہ کرتا ہے اس مین احتیاج اسکی بھی ہے کہ بسبب کسی پوشش اور لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوائے خارجی سے جلد مستور بھی ہو ۔ جو چیزین خون کو حرکت دیکر جلد تک پہونچاتی ہین اُن کا یہ فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلئے کہ خون جید اور رقیق ہے جب بکثرت پیدا ہوگا اور منتشر ہوگا تب ہی ہر جگہ پہونچیگا دوسرا فعل محرکات خون کا یہ ہے کہ خون کو کدورت سے پاکیزہ کر دین تیسرے یہ کہ اُسی خون کو منتشر کر دین اور حرکت دین کہ اُسے پھیلا دین اور خارج بدن کیطرف خون کے آنے کی جو راہین اور مجاری ہین اُن راہون تک پہونچا دین کہ اُن مجاری کو وسیع اور کشادہ کر دین چوتھے یہ فعل کہ خون کو حرکت قسری اندر سے باہر کی طرف کھینچ لیجائین رنگ کی خوبی پیدا کرنیوالی اشیا بطریق اول یعنے رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیزین ہین جیسے کہ نخود کا استعمال کرنا ۔۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا بیضہ نیم برشت اور ماء اللحم اور شراب ریحانی یا انجیر کی خورش کرے یہ سب چیزیں خون ایسا ہی رقیق پیدا کرتی ہیں جو جلد تک کھینچ کر آ جاتا ہے اور اسی سبب سے رنگ بشرے کا اچھا کر دیتا ہے مترجم اور بعض نسخوں میں بجائے لفظ وارد ہے اُسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے فربہی پیدا ہوتی ہے یعنی خون صالح کے آنے سے متن۔ اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے برا ہو گیا ہو اور روکھا پن آ گیا ہو اور اُسکو خواہش ہو کہ اُسکا وہی اصلی رنگ پھر پیدا ہو جائے لازم ہے کہ انگور خشک کو ہمراہ مسبر یعنی پکے خرمائے کھانا شروع کرے یہ دونوں میوہ خون لطیف کو زیادہ کرتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھاتے ہیں اعادہ لون اصلی کیواسطے یہ بھی مجرب ہو کہ چند روز نہار منہ شراب اور دودھ پیا کرے خون کو صاف کر کے جو اشیا رنگ کو خوب کر دیتی ہیں اُن کی مثال جیسے اطریفل صغیر اور بڑا کامری کہ ہمیشہ مستعمل ہو اور ہلیلہ کابلی اطریفل سے بھی قوی تر ہے جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہیں اور پھیلاتی ہیں جیسے حلتیت یا دار فلفل اور سعد اور قرنفل حب الطعام میں ڈالی جائیں یا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون میں رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً مینیخج میں مترجم یہ لفظ تین احتمال رکھتی ہے پیج یعنی جسکا جسم بعد ضعف فربہ ہو جائے یا مسیح یعنی وہ شخص جو پیچ کی بیماری سے لاغر ہو گیا ہو اور رنگ اُس کے جسم کا مدرنگ ہو گیا ہو اور تیسرا احتمال نوی ہے کہ مینیخج ہو یعنی زعفران مینیخج میں ڈال کر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے ادویہ مفردہ میں مذکور ہو متن مقدار شربت زعفران کی ایک درہم تک ہو اور دو فالودن الدرہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ شکر کے استعمال کریں اوج نامی ایک نبات وہ بھی محسن لون ہے لیبہ بربری یعنے بیروج الصنم ایک درہم سے دو درہم تک جب سو تقہائے سلوسہ کے ہمراہ مستعمل ہو خون کو بشدت اوپر کی طرف کھینچ لاتی ہے اور سرعت سے تبدیل کی ضرورت سے ہوتا ہے کہ غلیان شدید اور اشتعال پیدا نہ کرے ابقول میں جیسے سعلی اور کراث اور بصل کہ رب خاص کر کے اور ہمیشہ کرنب اور لسن کا استعمال۔ افعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور افزائش کریں خوش عیش اور دل خوش رہنا اور غیظ اور غضب در جدال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی لڑنا ایضاً سرور اور طرب اور طالع یعنی رد بر در رکھنا اُن افعال اور اعمال کا جو مانوس ہوں جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع رکھتے ہوں اُن کی صحبت میں یا ظریف اور ہنس مکھ لوگوں کی صحبت میں رہنا یا تیر اندازی کی جہت بار اور تیروں کے پروں کے انداز خصوصاً کہ خواہ گھوڑ دوڑ کی پیش قدمی کو دیکھ کر دلخوش ہونا اور اُن کے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو انتعاش روح غریزی کے باعث ہوں۔ اور چنانچہ باب ریاضت میں مذکور ہو چکے ہیں جو اشیا کہ خارج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہیں وہی اشیا ہیں جو کہ جذب کر کے خون کو اندر سے باہر لائیں اور جلا بھی کریں لطوخات اور غسولات جو آرد باقلا مقشر اور آرد جو اور آرد کرسنہ یعنی مٹر اور چنے اور نشاستہ اور آرد گندم خصوصاً چنے کے بیسن سے بنائی جائیں مسور کا آٹا اور چاول کا آٹا اور عرق السمک اور لاذن اور ابرسا اور انجبار اور کندر اور مصطگی اور روغن مصطگی پوست بیضہ اور سیب کا مغز اور مقل اور بریک اور اسفیداج براوۂ عاج پورانی بوسیدہ ہڈیاں اور محلب اور قرہ الکبیب بھی اس بارہ میں قوی ہو بادام شیریں اور بادام تلخ اور تخم خیار اور تخم خربوزہ اور تخم قطف اور تخم کدو اور تخم ترب اور تخم حرحیر بہت سے لوگ صنعاً لوجہ (جن کے چہرے صاف ہوں) بالون وغیرہ سے اُن کو نشاستہ اور کتیرا دودھ ملا کر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہے۔ عصارۂ قثاء بری اور زرد عصفر یعنے کسم کا زرد پانی اور دودھ گرم گرم جسوقت کہ دوہا ہوتے ہیں اُسی گرمی سے اور جو شاندہ خلاف اور عباثیل جس میں وہ مہرا ہو جائے اور جو شاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جو شاندہ میتھی اور اکلیل الملک غسول جیدہ باقلائے مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب تخم خربوزہ نخود نشاستہ اس سے غسل یا اُبٹنا طیار کریں غمرہ جیدہ۔ آرد باقلا آرد جو ہمراہ حد دو جزء میں ایک جزء عدس مقشر کتیرا نشاستہ ہر واحد نصف جزء زعفران اتنی کہ رنگ آ جائے شب کو طلا کریں اور صبح دم نہا ڈالیں اور نہانے کیواسطے جو شاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ طیار کریں دوسرا نسخہ بادام قسم بنکتیرا صمغ عربی آرد باقلا ابرسا غری السمک جملہ اجزا ہموزن لیں اور غری السمک کو بقدر کفایت پگھلا کر جملہ ادویہ اُسمیں آمیختہ کر کے طلا کریں دوسرا نسخہ آرد باقلا اور جو اور نخود اور کرسنہ بیلنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

شاہ بلوط بری سپیدہ بیضہ میں ملا کر طلا کریں بلبوس جو بصل الزیر ہے اور بصل اور بورہ اور اجوائن ہمراہ شہد کے طلا کرنے میں قوی ہیں اور اشق اور روغن بالونہ اور سیستان وبشرت مجلی ہیں اور کراث در بیخ نفلہ سو سمار اور بیخ نرگس بھی عمدہ دوسرا زروچ عصفر یعنے کسم کا زرد رنگ بیان کمک پختہ کریں کہ غلیظ ہو جائے اور اس غلیظ القوام سے ایک وقیہ لیکر مثل قوام طلا کے ان ادویہ کو گوندھیں بیخال کنجشک دقیق ترمس مغز تخم خربوزہ بزرالبنج مقشر اور خوب سائیدہ کرکے طلا کریں عمدہ دوسرا کثیرا نجاج شامی جو مثل عنبا کے پسا ہوا ہو زعفران ترمس ایک بیخ قطن ہر ایک سے ایک مثقال روغن بادام ملا کر طلا کریں اگر تمام شب چہرے پر طلا خول سپیدہ ورزبیخ سپید و زد بیخ سرخ اور زد بیخ زردو کے دودھ کے ساتھ کریں اور صبح کو منہ دھوئیں چہرہ خوب سرخ ہو جائیگا بخت اور بقرت مجلی ادویہ ایسی چیز سرہ کو نافع ہوتی ہیں جو کر استبدا اجسام میں بڑھ دب گیا ہو اور نکرا اور شور رہیں ایسے ہوں کہ پھول گیا ہو اور دانہ دانہ سے ابھر آئے ہوں اور گئی ہو جت اسپر لگایا جائیگا ان سے کو دور کرو بیگا ترقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف لبرہ کے استعمال کرتے ہیں اور کف لبرہ کا استعمال ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہے ایضاً ایک رطل صابون اسی کے برابر اشق میں رنگل پانی میں حل کریں پھلا کر بعد ازاں اسمیں سات اوقیہ کندر اور مصطگی اور نطرون ملا کر میں شیشہ کی کھرل وغیرہ میں جب خوب پس جائے رات کو استعمال کریں ایضاً شرکا آٹا اور چنے کا میں اور آرد باقلا اور آرد جو اور ترمس اور ایرسا بیخ نرگس سب اجزا ہم وزن صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سب کو مکیہ قرص بنالیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دوا کلف اور برش اور آثار جدری وغیرہ اور کدورت خون کو مفید ہے اسکا نفع تحسین لون میں بھی اقوی ہے اور اس دوا کی تھوڑی سی مقدار کا بیان کافی ہے

فصل بیان میں حفظ جلد کے دھوپ اور ہوا اور سردی سے جس شخص کو ان امور سے گزند پہنچا ہو اور جلد وغیرہ پر کسی قسم کی خرابی آگئی ہو جب ہو کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا سوس روغن کا طلا کرے یا سپیدہ صاف پانی میں بھگو رکھے اوپر کا رقیق اور صاف لیکر سپیدہ بیضہ میں ڈال کر منہ پر ملے

فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا سیاہ نشان اور چھائیں کو تو فقط مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی چربی کے ساتھ طلا کیا جائے دور کر دیتا ہے یا لباب جنتر طلا کر مرداسنگ کا لگانا اسکو دور کر دیتا ہے۔ اسیطرح سیاہ مرچ میں جو پتھر نکلتا ہے اور وہ مشہور ہو وہ بھی نافع ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے اگر طلا کیا جائے وہ ترکاری جسکو فلفل الماء کہتے ہیں اور اسیطرح برگ کرب اور کندر اور مولی اور فو بیخ تازہ در ہمراہ زر بیخ کے پس مثل آب کشنیز اور کرفس کے ہیں اگر اس نشان پر چونہ اور نطرون سرخ سے ہمراہ سرکہ کہنہ کے لگائیں نشان مذکور جاتا رہے اگر سبز رنگ کا ہو اسیطرح کندر اور نطرون کا ضماد بھی مفید ہے اسکو لگانا نیسے وہ نشان جو بادنجان کے رنگ کا بیچ میں پڑ گیا ہو چوٹ جاتا ہے اور افسنتین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اسیطرح علک البطم اور لاذن بھی اور جب بہتر کہ اس نشان پر چند روز لگی رہنے دیں اور مرہم داخلیون بھی جید ہو طلاء جید اسی کیواسطے بادام تلخ مقشر ایک درہم صدف سوختہ حرف ابیض ہر ایک دو درہم ماش مقشر نصف درہم نخود سپید مقشر دو درہم کرسنہ ترمس نصف نصف درہم زنجبیل ایک درہم نہایت پرانی ہڈیاں خشک شدہ ایک درہم انزروت ایک درہم آب جو اور شکر ملا کر طلا کریں آب زردہ ج کے ساتھ ایضاً انیث یا پورانی مٹی کے برتن پر جو لونا جم جاتا ہے اسکو طلا کریں اور کبابہ روغن جوز کے ہمراہ ایضاً نطرون اشق مرگبریت زرد ہم وزن لیکر سرکہ میں طلا طیار کریں تاکہ قوت ادویہ کی ٹوٹ جائے اور تیزی کم ہو جائے اور زخم نہ ڈالے اسیطرح قیمولیا اور بیخال کبوتر اور حلالمہن اور کندر برابر وزن لیکر سرکہ میں ملا کر طلا کریں ایضاً بارہ سنگھا سوختہ کرکے جب سپید ہو جائے کندر اور آرد ترمس آرد کرسنہ آرد باقلا سب ہم وزن نوشادر بادام تلخ بقدر ثلث حصہ ادویہ مذکورہ کے ہر ایک ان میں سے کثیرا صمغ عربی ربع ربع وزن ایضاً پہلے علک البطم سے ضماد کریں بعد ازاں نطرون اور چوزہ خاکستر انگور کی بیل سب کو شہد کے ساتھ جمع کرکے طلا کریں یہ دوا نشانوں اور زخموں کے نشان کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھی مفید ہے کبھی حنظل جلد مین پھنسیون کی بھی حاجت ہوتی ہے **فصل چیچک کے داغون اور زخمون کے نشان کا بیان** جتنی قوی ادویہ اور برکی فصلون مین مذکور ہو چکین وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح کے سبب سے پڑ جائین مفید ہین اور بیشتر آثار قروح کے واسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال دو تا م گدھے کی چربی یا عصارہ اصل القصب جو تازہ ہو تھوڑا سا شہد ملاکر یا حبق یعنے پودینہ و نمک شور شہد آمیختہ کرکے فاشرا کو اگر ریت مین پختہ کرکے جب غلیظ ہوجائے استعمال کرین اور یہ مجرب ہے اسی طرح یہ ضماد بھی مجرب ہے زرصفت اے یرسا اور قسط اور مرکلک منسوا یا رہ سنگھا جلایا ہوا اشق کوٹ کر استعمال کرین نمش اور کلف پر بھی موثر ہے ایضاً اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اور استخوان بوسیدہ پر ادرون مساوی تقسیم خشک کرلی گئی ہو بیس جزء کو اور برتن مٹی کا دس جزو نشاستہ دس جزو ترمس تخم روغن تخم خربوزہ مغز تخم خیار جزء دس جزو حب البان جزو آب شعیر مین گوندھ کر طلا کیا کرین اور اگر اسمین قسط اور مر اور زراوند طویل ملالین نہایت عمدہ ہوگی ۔ ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ اس مقام سے پیشتر بھی دوسری جگہ بیان کردی ہین

فصل خون مردہ اور برش اور کلف و نمش کا بیان خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہ جم کر رہ جاتا ہے کہ یا تو کسی رگ کا رگ کسی سبب سے منہ کھل گیا یا کسی ضربہ وغیرہ سے وہ رگ شگافتہ ہوگئی پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہو کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک ہو گئی ہے ۔ جو خون مردہ مائل بحمرت ہو اسے نمش کہتے ہین اور سیاہ رنگ کو برش اور لطخ یعنے جو خون لگا ہوا سا معلوم ہو اسکا نام کلف ہے جس کو ہندی مین جھائین کہتے ہین اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہین اکثر اوقات مین صاحب نمش کے دونون ہونٹھ پھٹ جاتے ہین اسلئے کہ اس کے مزاج پر یبوست غالب ہوتی ہے ۔ ان سب امراض مذکورہ کے علاج مین بہت جلدی کرنی چاہیئے اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اسلئے کہ بعد بستگی دور ہو جانے کے پھر علاج دشوار ہوتا ہے خون مردہ اور برش کو تو ایک مبضع یعنے آلہ سے پکڑ کے باریک جلد شگاف کر دور کر دینا چاہیئے مگر ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم نہ ہونے پائے ۔ پھر اگر اس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہو تو نرمی سے اسے نکال لینا چاہیئے اور اگر بستہ نہ ہو تو اسے بہ نرمی بہا دینا چاہیئے بعد ازان علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیئے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو خود ہم نے نمش اور برش کا علاج اسی طریقہ سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا استعمال کرین تاکہ رگون کے منہ سے پھر دوبارہ خون نہ بر آمد ہو ۔ علاوہ برآن جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہون ان کے ہمراہ بھی شرکت ادویہ قابضہ کی رہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہین وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کرین خصوصاً ابتدائے کلف کے علاج مین اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزاوار نہین ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو بشدت لذع پیدا کرتے ہین اور جو کلف مزمن اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اسکے علاج کرنے مین اسکا جو اوپر بیان ہوا خوف ہوتا ہے بلکہ اسکے علاج مین دوائے محلل اور لذاع کا استعمال دونون طرح کی دوا مین ضرور ہے کہ رکھتے جائین اور اٹھاتے جائین اور پے در پے یہی طریقہ جاری رہے ۔ کلف مزمن اور کہنہ نقطہ کی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی مزمن نہین ہے ۔ کبھی ابتدائے زمانہ مین خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اس پانی سے نطول کیا جائے خصوصاً اگر اس پانی مین قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہم نے پہلے نطول وغیرہ سے پچھنے لگا دیئے ہین کبھی شیاف مر اور شیاف وردی بھی اگر مکرر طلا کیا جائے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کے یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھو ڈالین تو اسکے بعد دن بھر مین دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کرین سب سے بہتر جو اس مرض مین مستعمل ہوئی ہین وہ دو دوائین ہین اگر آب حلبہ کیساتھ مستعمل ہون ۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اسمین داخل ہوتی ہین سب ضعیف العمل ہین ترش سرکہ مین بھگویا ہوا انجیر بیشتر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح نطرون بریان کیا ہوا ۔ اور بنجال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کرین شہد ملاکر ایضاً پہلے موضع

HAKEEM SHOUKAT ALI

کلف کو نطرون سے دھو ڈالیں بعد ازاں صمغ بطم کا ضماد کریں اور چھ روز تک بدستور رہنے دیں بعد اس کے دھو ڈالیں اور سوئیاں چبھوئیں تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت بر آمد ہو بعد ازاں خون کو پونچھ ڈالیں اور چھ روز تک یونہیں چھوڑ دیں بعد ازاں نمک سے مالش کریں اور آدھے گھنٹے تک رہنے دیں بعد ازاں اس جا کو اسپر پانچ روز تک رکھیں کہ سارا خون نکل جائے گا اور دوا یہ ہو کہ نطرون جو زوم شہد پہلے موم کو پگھلائیں شہد کے ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو ملا کر ضماد کریں اور دن بھر میں تین چار دفعہ یا پانچ مرتبہ استعمال کریں اور موضع ماؤف پر لگی رہنے دیں پس نشان خون مردہ کو دور کرے گی اور جو داغ گودنا گودنے سے جیسے ہندوستان کے ہندوؤں میں رسم ہے پڑ جاتے ہیں ان کو بھی دور کر دے گی۔ اور یہ مفردہ میں سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ لباب خمیرہ کے اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم زرب الخیر کا دودھ آب جرجیر تخم گاجر کے ہمراہ اور کھمبی ورگ ہمراہ تج کہ نمش پر مل جائے اور دیگر آثار پر ایک ہفتہ بھر اور مرزنجوش بھی اسطرح جید ہے خون مردہ کے واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جن میں قوت جلا کی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہیں کہ ان کا ذکر ابواب گذشتہ میں ہو چکا ایضاً قریباً مالا اور مراو ثافسیا اور بصل الزیر یعنے بلبوس جسے تخم پیاز کہتے ہیں ہمراہ شہد کے اور بیخ لوف حیہ۔ جالینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہو کہ جوز مقشر اور چھلا ہوا چکنا اور ہموار خوب باریک پیکر رات بھر باستواری باندھا جائے اور پھر اسی کو دوبارہ باندھیں ایضاً شراب ریحانی افسنتین اور تخم بیلنے لائے آب انگور اور حب السلاطین اور یاسمین خصوصاً یاسمین تازہ اور برادہ دندان فیل اور عصفر ہمراہ سرکہ کے اور دونوں قسم کی خربق اور دارچینی۔ حماض اترج بھی اسکے لئے جید ہے۔ ایضاً بسکپرہ جسکو حندقوقی کہتے ہیں اور بیخال کبوتر اور بیخال کنجشک اور بیخال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ایک جزو اور چھ دو جزو زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جزو شہد میں گوندھ کر کسی کوزہ میں اٹھا رکھیں بروقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نطرون سے دھو ڈالیں پھر ریتانج کا ضماد پانچ روز تک کریں بعد ازاں اسی مقام کو سوئیوں سے گودیں اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پونچھیں اور پھر اسپر نمک چھڑکیں اور دوائے مذکور جو کوزہ میں رکھی ہوئی ہے اسپر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اسیطرح مکرر استعمال کرتے رہیں کہ نشان خون مردہ کا اور نشان وسم یعنے گودنا کا دور ہو جائے گا ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالیں اور سرکہ ملا کر ضماد کریں اور صابون سے دھوئیں یا کدوئے خشک کو خوب پیکر تھوڑی سی زعفران ملا کر استعمال کریں ایضاً طین قبرسی اور حب القطن کو تہ صابون میں پیکر طلا کریں کہ نمش اور کلف اور آبلوں کے نشان سب کو دور کرتا ہے اسیطرح دردی زیت کو جلا کر۔ اور اسیطرح دقیق کرسنہ اور دقیق ترمس باجزا ہموزن لیکر طلا کریں بخفیف ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کر دیتی ہیں جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ۔ کلف کی دور کرنے والی دوا تخم ترب اور خردل کو اس انجیر میں جو سرکہ میں بھگویا گیا ہو گوندھ کر ضماد کریں یا جو دوا کہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہو بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا اوبار کرے اور زخم نہ ڈالے اور آثار کو دور کرے ایضاً قسط اور دارچینی کسوم زرد پانی میں جسکو بیدر کہتے ہیں ملا کر طلا کریں ایضاً تراب زیبق اور تخم خربوزہ اور محلب اور بادام تلخ کو استعمال کریں ایضاً زرد پانی میں کسوم کے مقل اور تخم جرجیر کو ملا کر طلا کریں ایضاً عسل الزعفران اور بصل نرجس ایضاً مقل کو سرکہ میں پیکر لگائیں اور جب ان ادویہ کی تیزی سے لذع پیدا ہو تو دھو ڈالیں اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائیں۔ ایضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپید ہر واحد ایک جزو اور تھوڑی سی زعفران اور ذنجھ کی بلیدی اور سکتے کے فضلہ کو مع آرد باقلہ اور آرد جبا اور آرد حلبہ دو جزو اور روغن بادام تلخ میں اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو۔ دیاخلیون بموجب اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ میں پکا کر جب گھل ملجائے رائی کا لعاب اور میتھی کا لعاب ہموزن ایک اوقیہ مقل اور مر ہر واحد پانچ یا پانچ درہم یہ دوائیں پیکر پھر لعابات کو ملائیں اس کے بعد سب کو خوب پیسیں بعد ازاں زیت مذکور ملا کر دیاخلیون لگا دیا کریں قرص جید مازریون چار درہم سپید رائی دس درہم

HAKEEM SHOUKAT ALI

اُن تقل ہر واحد دو درہم اِن سے تین گولیاں بنائیں گر قرص بنانا چاہیں تو بنالیں دوا ایجاد حکیم سامر نامی کی جید ہے شکسپو جسکو تخم سنبو الاکلیل جسکو زبھی کہتے ہیں
دو درہم بورہ ایک درہم تخم تربز استخوان پوسیدہ حب البان حب فلفل ترس تخم خربزہ قسط بادام تلخ مر اس سے قرص طیار کریں اور استعمال کریں
یہ دوا ایسی کامل ہے کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل میں لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم بارہ کشتہ کریں گھرل میں اور تین درہم بادام تلخ جو
پیستے پیستے اتنا باریک ہو جائے کہ اُسکا اثر باقی نہ رہے اور گھرل سیاہ ہو جائے بعد ازاں ہم وزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملائیں اور
طیار کریں پورے ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کریں **ایضاً** سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایک جز طین قیمولیا جو سبز ہو تین جز کندر ایک جز
بورہ دو جز صمغ البطم ڈھائی جز موم سات جز پہلے موم اور صمغ کو روغن بادام سے پگھلائیں اور طین قیمولیا کو آب گرم سے محلول کریں
اور سب اجزا ایک جا اُن میں تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کریں مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائیں کہ زخم ڈالدے گی۔ اطبا نے کہا ہے کہ چہرہ کی جھائیں کو
فصد رگ زنیہ کھولنی بھی دور کرتی ہے لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی سعفہ کی سی ہو جاتی ہے **فصل وشم اور اُسکی دوا کا بیان** وشم گودنا
گودنے سے جو داغ پڑتے ہیں اُسے کہتے ہیں وشم کے داغ کی دور کرنے والی وہ دوائیں ہیں جو ہم نے باب نمش میں بیان کر دی ہیں اور نشتر
نقطہ نطرون سے دھونا اور اُسکے بعد علک البطم ایک ہفتہ اُسپر لگانے سے بھی یہ داغ چھپ جاتے ہیں بشرطیکہ خوب درد سے باندھی
جائے اور نمک سے مالش کیجائے اور پھر علک البطم کو دوبارہ اُسیطرح لگائیں تا اینکہ داغ سب چھوٹ جائیں اور اُسکے ہمراہ سیاہی
وشم کی بھی دور ہو جائے گی۔ اگر یہ ترکیبیں مؤثر نہ ہوں پھر سوائے اس کے کچھ چارہ نہ ہوگا کہ سوئی سے اُسجگہ کی جلد کو مشبک کریں اور طلا
سے زخم ڈالیں اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ نکلنے دیں **فصل بادشنام اور حمرہ مفرطہ کا بیان** بادشنام اس قبیح سرخی کو
کہتے ہیں جو ابتدائے جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر آجاتی ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصاً جاڑوں میں یا
اور سردی کے زمانہ میں اور کبھی ایسی سرخی یعنے بادشنام کے ہمراہ قروح بھی ہوتے ہیں اور سبب اُس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار دموی
کثیر المقدار بوجہ برودت کے مختنق ہو کر نکلنے نہیں پاتا اور سرخی پیدا کرتا ہے علاج اسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زروچیان
کرانے کے بعد ازاں پھر وہ تدبیر کرنی جو نکر کے واسطے ابتدائے جذام میں کی جاتی ہے اور اُسکا بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے **فصل**
بیان میں بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کے فرق بہق اور سپید داغ میں یعنے جو برص حقیقی ہو یہ ہو کہ دونوں بہق کی
سپیدی اور سیاہی فقط جلد میں ہوتی ہے اگرچہ کسیقدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت
سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہے سبب عام ان جملہ اقسام میں یہ ہو کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہو کہ تمام بدن میں ہر ایک
جگہ کا رنگ اُس غذا میں پیدا کرتی ہے جو اُسجگہ پر پہونچتی ہے اس قوت میں ضعف آجاتا ہے اسیوجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہمرنگ
جلد کے نہیں کر سکتی اگرچہ بہق والے بدن میں یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہو کہ اُس مادہ کو سطح پر
پھینک دیتی ہو اور برص کا مادہ غلیظ ہوتا ہے اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بیاض باطن میں رہجاتا ہے
کہ پھر جو غذا وہاں پہونچتی ہے اُسکو فاسد کرکے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہے قبل ازینکہ اس غذا میں مشابہت
لون بدن سے ہونے پائے جہاں تو نمائے سفیدہ وغیرہ کا فن کلیات میں ذکر ہوا ہے وہاں تفصیل ان مطالب کی کچھ بھی معلوم ہو چکی
جب یہ حالت مستقر ہو جاتی ہے تو پھر غذا کو جو اس تک پہونچتی ہے اپنی طبیعت کی طرف پھیر لیتی ہے اگرچہ کیسی اچھی غذا کیوں نہ اسجگہ پہونچے
جس طرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہو کہ مادہ فاسد کی کبھی اصلاح کر دیتا ہے اور موافق اپنے کر لیتا ہے بعض درختوں کی بھی ایسی ہی کیفیت

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہے کہ اگر ایک جگہ بوئے جائیں اور اُن میں سمیت ہو بوجہ تبدیل عرض پہنچے جائے نشانیدن درخت کی اُن کی سمیت دور ہو جاتی ہے ایسی کہ قابل کھانے کے اُن کے پھل پھول پتیاں وغیرہ ہو جاتی ہیں اور برعکس اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ اُن کو لاکر لگائیں ماکول میوہ دار درخت زہریلے ہو جاتے ہیں چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک درخت جو بنام لبخ فارس میں ایسا مشہور تھا اُسکے پھل زہریلے تھے جب اُسکو مصر میں لاکر لگایا پھلوں کی سمیت جاتی رہی اور قابل کھانے کے ہو گئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کے بسبب اختلاف بلاد اور اعصار بدل جاتے ہیں ایسے ہی کیا بعید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بسبب انتقال کرنے کے بطرف اعضائے مختلفۃ المزاج کے (عام اس سے کہ وہ مزاج صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو) مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہو جائیں اسلئے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے جو کل بسیط یعنی کرۂ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہو گیا (جیسے برص میں ہو جاتا ہے) اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہو جائے پس جو مادہ اُس عضو تک پہونچے مزاج عضو اُس مادہ کو اپنے مزاج بلغمی کیطرف پھیر دے اور رنگ اسکا سپید کردے (اگر کیسا ہی مادہ صالح کیوں نہ آیا ہو) دونوں بہق یعنے بہق اسود اور بہق ابیض میں یہ تفرقہ ہے کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہے اور ابیض کا خام بلغمی لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہیں اُسکی نسبت برص ابیض کی طرف ایسی نہیں ہے جیسے بہق ابیض کو بہق اسود کی طرف ہے بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات اسوجہ سے ہے کہ برص اسود وہ قوبائے متقشرہ ہے (جسے مچھیلہ نہری میں پھنسیا داد کہتے ہیں) اور وہ داد ایک قسم کا شگافتہ ہونا جلد کا ہے کہ باایں ہمہ خشونت شدید بھی اُسمیں ہوتی ہے اور اُسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اترا کرتے ہیں جیسے فلوس ماہی کے بدن پر ہوتے ہیں اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد میں سما جاتی ہے اور مقامات قریبہ سے اُس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور وہ نشرب مادہ اور سے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اس مادہ کی سرائیت موضع مخصوص میں ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی میں اُسکا اثر نہیں ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ مذکورۂ بالا بھی پیدا ہوتے ہیں یہ برص اسود مقدمات جذام سے ہے اور باوجود یکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اور اُسپر طرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہیں ہوتا اسیطرح بہق ابیض جو مزمن ہو کہ وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پچھنوں کے مقامات پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور ان مقامات پر اُسکے نمودار ہونے کا سبب اکثر یہ ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ چوٹ وقت قریب جلد کے آتی ہے اور حجام اُسے بخوبی چوس کر نکال نہیں ڈالتا یا اینکہ جلد مجروح چونکہ اپنے افعال میں ضعیف ہو جاتی ہے لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہیں کر سکتی علامات بہق اسود کی شناخت کچھ لائق نہیں ہے دشواری اگر ہے تو اسی میں ہے کہ وضح یعنی بہق ابیض اور برص ردی میں تفرقہ کیا جائے اُس کو اچھی طرح پہچاننا چاہیے منجملہ اور اُمور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جسجگہ ہوتا ہے وہاں پر بال اپنے اصلی رنگ پر اُگتے ہیں اگر سیاہ بال اُس جگہ کے ہونے چاہئیں سیاہ اور اشقر ہوں تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہیں اور برص ردی پر کے بال بھی سپید اُگتے ہیں ایضاً برص ردی میں جلد نہایت نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کے ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح میں بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے ایضاً سوئی چبھونے سے وضح میں خون برآمد ہوتا ہے اور برص ردی میں بجز خون کی دوسری چیز یعنی رطوبت مائیہ برآمد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہیں ہوتی ایضاً جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کرے اُسکے زوال کی اُمید کرنی اولی ہے کہ شاید وہ بہق ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہے بہق اسود اور برص اسود میں فرق یہی ہے کہ تقشر اور تطلس اور تحرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود میں ہوتا ہے بہق

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسود مین نہین ہوتا پھر یہ بھی ہے کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہے بعض قسم تو ایسی کہ باخشونت ہوتی ہے اور بعض قسم املس اور چکنی ہوتی ہے ۔ مگر چکنا ہونا دونون مین بعض کا برص ہو خواہ بہق بُرا ہے اور چکناہٹ برص اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہو اسلئے کہ چکناپن دلیل بہق کی ہے اور دین بعض اقسام برص اسود کے لون مین بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب بلون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہو جو بہا اسقدر گہرا ہے کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھیلنا اسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اُسکے زوال کی امید نہین ہوتی ۔ اسیطرح جو برص کہ ساعت بساعت بڑھتا جائے اسلئے کہ اسکا مزاج قوی ہو جو مادہ اُس تک پہونچتا ہے اپنی طرف اُس کو پھیر لیتا ہے اسی جہت سے وہ ردی ہے **فصل علاج مین بہق اسود کے** ابتدا علاج کی فصد سے کرنی چاہیئے اگر خون مین کثرت ہو اور استفراغ خلط محترق سوداوی کا طبیخ افتیمون اور غاریقون اہلیلہ سیاہ سقمونیا اسطوخودوس زبیب اور انجیر کے ساتھ اور ازیں قبیل اور ادویہ بھی ہین حجر ارمنی اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ مین داخل کیجائین بہت بہتر ہوگا ۔ خربق ابیض اور ایارج لوغاذیا اور ایارج فیقرا وغیرہ بھی ۔ منجملہ استفراغ رقیقہ کے ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایک درہم کے افتیمون ایک قدح ماء الجبن کے ہمراہ پینا چاہیئے کہ بآسانی تنقیہ کردیگا کبھی اچھی اچھی غذا ان کا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہے جیسا کیموس جید ہے اور حمام اور اطریفل افتیمونی کی بھی تاثیر اُس کے واسطے اچھی ہو خصوصاً جو بہق اسود اور برص اسود دونون کو نافع ہے اہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر واحد ایک جزو دو قرا ڈیڑھ جزو ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسیقدر استعمال کرین اور جب بدن مین گرمی زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑ دین ۔ پھر دوبارہ استعمال کرین چاہیئے کہ زیادہ تر توجہ اُن کی طلا کی اصلاح مین ہے اگر کسی قسم کا فساد اسمین آگیا ہو یا جذب سودا اُس سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہ ہوسکے اُسکے بعد طلا ہائے تاثیر جنمین قوت جلا کی بخوبی ہو لگائے جائین اور ایسے طلا ہون جو خون صحیح کو کھینچکر مقام ماؤف تک پہونچائین اور جب طلا کے لگانے سے چھید چھید ہو جائے اور دانہ دانہ سے پڑجائین جبتک صبر کرین تا آنکہ جلد اور کھال اور دھبّے گر پڑے پھر دوا کو دوبارہ لگائین اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور بیشتر اتنی دیر تک دوا لگانی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اُتار لین تا اینکہ سکون ہو جائے پھر اعادہ کرین یہ ادویہ جیسے کہ ثافسیا اور فلفل اور خردل اور حرف یعنی تخم اسپند تربجات کے دودھ اور شیطرج اور حرمل اور تخم ترب اور پوست بیخ کبر اور طلا کیجئے یعنی لوھری کی بھی بہق مین نافع ہے اور برص کو اسواسطے کہ خون کو دھمری خوب جذب کرتی ہو اور بوسیدہ ہڈیون کیواسطے اور پرانی کھلی جو دیوارون مین چنی جائے وہ بھی مفید ہے اور جملہ ادویہ حالیہ جو باب قلع آثار مین لکھی لیکن جو سیاہ کہ بہق مین اُنسے طلا کیجاتی ہو جیسے آب تمنائے بری اور طبیخ حنظل **صفت طلائے جید** تخم ترب کندش کے ہمراہ کوٹ کر بہق اسود پر حمام مین طلا کرین ایضاً تخم ترب تخم خردل انجیر مطبوخ کے ہمراہ گوندھ کر جو سرکہ مین پکائی جائے **صفت طلائے جید** شونیز اور شیطرج ناری ہر واحد ایک جزو شب یمانی تین جزو زاج اور مازو ہر واحد دو درہم تخم حرمل بریان کیا ہوا پانچ درم سرکہ کہنہ ملاکر طلا کرین پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو تو عرق روغن کے دودھ سے تدارک اسکا کرین جملہ تمام طلائے جو قوی ہین اور اسباب برص مین مذکور ہو چکے اور نمش وغیرہ مین بکار آمد ہین سب بہق اسود کو نافع ہین **فصل بیان مین علاج وضح اور برص کے** واجب ہو کہ ان دونون امراض مین فصد سے احتیاط کرین جبتک کوئی ضرورت شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کرین ہان گاہے ماہے نہار منہ حمام کرنا کچھ مضر نہین ہے اور شراب سے بھی اجتناب کرین فقط خالص شراب کی اجازت ہو حمام مین بیٹھکر پسینہ نکالنا البتہ ایسے مریض کو مفید ہو جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہو چکا ہو اور قے کا بھی استعمال کیا جانا ماہی ہے بعد ازان ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کرین اگر تنقیہ سے بدن پاک ہو گیا ہو اُسکے بعد مدرات اور مسہلات دیئے جائین جیسے ایارج

HAKEEM SHOUKAT ALI

شحم حنظل خواہ ایسے حبوب جن کی تاثیر مشابہ انھیں ادویہ کے ہو۔ ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہے جسمیں افتیمون اور بسفائج اور زبیب اور ملح کی شرکت ہوتی ہے حب النیل میں اخراج خلط واضح اور برص پیدا کرنے والی عجیب خاصیت ہے جو مسہلات ان لوگوں کو موافق ہیں اُن میں سے ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے مرکب ہو یا کہ اسطرح اسکی ترکیب ہو صفت دارچینی سنبل شامی خماسے ہلیلہ مصطگی اسارون زعفران سازج ہندی فو دیج نہری شحم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم مقدار شربت ایک درہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے آب گرم ملا کے یہ مسہلات موافقہ سے اُن کے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ آملہ ہر واحد ایک جزو تربد میں جزاور ہر جزو کو اس ترکیب میں ایک اوقیہ سمجھنا چاہیئے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کریں مقدار شربت تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہے اور مجھے پسند یہ ہے کہ اسی دواء مرکب میں زنجبیل ایک اوقیہ بھی اضافہ کی جائے معاجین اطریفلیہ اور ہمارے نسخہ کے مطابق جوارش ان اوزان سے استعمال کریں نسخہ ہلیلہ سیاہ کند سپید ہر واحد ایک جزو زنجبیل ربع جزو شیرہ زبیب سے معجون بنادیں اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کریں ایضاً ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز معجون زوفرا ڈیڑھ جز ہر روز تین درہم استعمال کریں اور جب تپ پیدا ہو گرمی کرے چھوڑ دیں ایضاً دوسری دوا نسخہ ہلیلہ کابلی مصطگی کند شونیز حب النیل بالسویہ لیکر شہد سے معجون بنادیں اور ایک درہم استعمال کریں۔ کتاب اختصارات میں ایک دوا اسطرح لکھی ہے یا ایک غبار جو چھاننے سے خوب نکھی ہوئے گیہوں کے ستو سے اُڑتا ہو اور اگر دوبارہ بریان کرنے کی بغرض اسی غبار کے ضرورت ہو پھر سے برشتہ کریں اس باریک غبار کو تناول کرکے اسکے اوپر نصف اوقیہ مُرّی نبطی کا استعمال کریں اور پیاس کو ضبط کریں دوپہر دن چڑھے تک زوفرا اُسکے تخم کو ہر ہر ادویہ شربت اسکے استعمال کرنا اس مرض میں خاصیت عجیب رکھتا ہے عصارہ اطراف انگور ترش ہر روز ایک قدح روز پینے سے برص کے داغوں کی جگہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہے۔ تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع ہے اقراص افاعی بھی نافع ہیں معجون جوارشیں دریاں اطریفل اور دواء سیسلیوس کی بھی ترکیب اسطرح ہو ترکیب تخم زوفرا دو جز ابہل انجیر نصف جز صبر ربع جز شہد سے معجون کریں اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال اسکا چلا جائے۔ بعض لوگ اسمیں ملح اور افتیمون کو ملا دیتے ہیں ایضاً کلکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایک درہم افتیمون دودانق پورے سال بھر اسکو استعمال کریں۔ اسی کے قائم مقام ایک دوا ہے مگر بہ نسبت اسکے قوی تر ہے اور اسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے کے لائق وہ بھی ہے جسکی ترکیب یہ ہے نسخہ ملح چھ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفائج ہر ایک دس درہم ہلیلہ زرد پندرہ درہم ایارج فیقرا بیس درہم نمک ہندی سات درہم تخم زوفرا بیس درہم عاقرقرحا دس درہم تربد پچاس درہم شحم حنظل مربع غاریقون پانچ درہم سقمونیا آٹھ درم عسل مصفیٰ میں ملا کر معجون کریں اور ایک مثقال سے دو مثقال تک تناول کریں از قبیل ایک دوا کندی بھی ہے نسخہ بزر جرجیر ... کلیلہ یعنی تمر کے بیج ... امن تبریزی کے زوفرا صبر سقوطری ہر واحد تین درہم ڈیڑھ رطل شہد میں ملا کر قوام درست کریں اور قبل غذا کے بقدر حاجت تناول کریں سویق کے ہمراہ اسکے اوپر تین گھونٹ عرق ... کو پی لیں اور سر کی حفاظت ... وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کریں بعد ازاں غذائے اسفیداج کو اختیار کریں اور ہمیشہ لوغاذیا اور ثنا در لیطوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرنا مثلاً قریب نصف درم کے بھی جائز ہے یا اس سے بھی کم۔ ایک گروہ کو اس بیماری میں یوں نفع ہوا کہ داغوں کو برص کے دغدادیا اور جلد میں سے اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر تھوڑی ہی مقدار میں چل سکتی ہے اگر بدن کا تغیر اچھی طرح ہو چکا ہوا اور مزاج بدن کا مستقل ہو گیا ہو اور یہ شربہ کا استعمال اس وقت ترک کرنا چاہیئے کا پسے دقت کا استعمال ہمیشہ کسی آفت کو پیدا کرتا ہے اور کم سے کم آفت یہ ہوتی ہے کہ نزف الدم عارض ہوجاتا ہے جو سبب کی روح کا ہو خون اور روح دونوں کی زیادتی علاج برص میں درکار ہے بلکہ ایسے وقت تقاضے بدن اور اعتدال مزاج میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

نقطہ اور بیخ جو از قسم طلا اور ضمادات ہیں پر اقتصار کرنا چاہیئے اور غذائے سبردص سریع الہضم تجویز کی جائے۔ اسمین از جنس ہو اور چکنائی ترکاریاں اسفاناخ وغیرہ جو گوشت تری کی آمیزش سے پکائے جاتے ہین اُن سے بھی پرہیز کرنا لازم ہے۔ در صنع اور برص کی ادویہ موضعیہ مین اُن کے درجات مختلف ہین اول وجہ تو یہ ہے کہ اُنمین جلا بہ شدت ہو اور جذب خون بشدت کرین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچائین اُسکے بعد دوسری وجہ یہ ہے کہ منقرح اور متقشر جلد ہون ادویہ موضعیہ مین ایسی بھی دوائین ہین کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہین جنکو ہندوستان مین خضاب برص لکھتے ہین۔ پسندیدہ ترین یہی ہے کہ ادویہ موضعیہ بعد دلک اور مالش کے مستعمل ہون اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آجائے۔ اور مالش برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجائے اور بعض مقامات مین سوئیان چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیئے۔ اور نیز ادویہ پر یہ بھی معین ہے کہ دھوپ مین بیٹھکر دوا لگائی جائے جو از قسم لطوخات کے ہو۔

بہترین ادویہ برص وہی ہے جو قرحہ ڈالے خواہ نقطے نقطے سے جلد مین اٹھائے تاکہ مادہ بہ کر نکل جائے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے رہین اور کبھی وہی دوا جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہین لگائی جاتی ہے بلکہ ادھر سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھوڑ ڈالی گئی اور پھر بعد آرام اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے۔ ادویہ برص باعتبار اعمال یعنی جلا اور جذب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی ہون جیسے دونون خربق اور چونا اور زرنیخ اور کندش اور مویزج اور بیخ فاشرا اور حنطیانا اور ابہل اور درانیا بیخ بیخ ورم الاخوین اور بیخ خنثے اور زبد البحر اور حلتیت پوست بیخ کبر خردل حرمل تخم زبیب بیخ قثاء الحمار تخم جرجیر فوہ فاقلہ ماذریون زاج اور قلقند زنگار کبریت قطران بیخال کبوتر ملبوس قسط زراوند شقائق النعمان نانخواہ افربیون اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہو اور گندھک سرکہ مین پے در پے طلا کرنا اور پیاز نرگس بھی ہے مجربات سے نوشادر اور روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ لودوف عجیب النفع ہے اور بیخ نیلوفر وضح کے واسطے اور دم اسود سالخ یعنی کالا سانپ جو کینچلی چھاڑ چکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ ندق دفلی اور داسن اور اشترغار۔ سیاہ یعنی تر دوائین جیسے سرکہ اور آب روزنک قرطم یعنی کسوم کا زرد پانی آب تنائے بری آب ملبوس اور آب عفص خاص کر کے اور آب مرزنجوش خصوصاً اُس برص پر جو پچھنے کے نشان پر ہو گیا ہو اور عصارہ بادسن اور سانپ کے گوشت کا شوربا۔ اطلیہ جیدہ سے تریاق اور مثرودیطوس اور لوغاذیا آب تنائے وحشی کے ہمراہ۔ ایضاً اسیطرح کوٹ کر اسطرح رائی کوٹ کر کبھی یہی دونون کافی ہو جاتی ہین مگر یہ اثر جب ہے کہ سپیدی درمیان مین دونون جلدون کے ہو اور گوشت تک نہ پہونچی ہو۔ اور ان جیدہ مین سے روغن آس کہ اسمین اسیطرح سوختہ لگائین اور اسکے بعد زاج کو ملائین اطلیہ جیدہ مین سے ذراریح سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تر و تازہ یا خشک شاہترہ سانپ کے شکم مین بھرین مگر پہلے سانپ کو ذبح کر کے اُسکے پیٹ کی آلایش دور کرین اور پھر ڈوری سے اُسے ٹانکے دین اور سانپ کو برشتہ کرین تاانیکہ پھول جائے بعد اُسکے شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد کرین بہت جلد شفا ہوگی **نسخہ مجربہ** برگ تازہ کنیر کو زیت مین جوش دین تاکہ پتے خشک ہو جائین پھر زیت کو صاف کرین اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اسمین ملائین بعد ازان زرد گندھک اسپر چھڑکین کہ مثل مرہم کے ہو جائے اور دھوپ مین طلا کرین طلائے ہندی قسط اور اسیطرح اور ہرتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر ایک ہفتہ رکھ چھوڑین مگر پیالہ اُسکا تانبے کے ظرف مین لازم ہے بعد ازان کہ مزاج بگڑ جائے داغون پر لگا کر دھوپ مین کھڑے ہون بہق اور ابتدائے برص کو بھی دور کر دیتی ہے سنگی اور حجر البول صبیان یعنی شیرخوار مین بھگوئین اور سات روز تک تازہ پیشاب اسمین ڈالا کرین پھر اُسکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہو جائے طلا کرین تاانیکہ قرحہ پڑ جائے بعد ازان زفت موم قطران اور پوست جوز سوختہ اور خون بچہ کبوتر اور روغن حنا ملا کر پختہ کرین تاکہ سب ادویہ مل جائین بعد ازان طلا کرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

تا آنکہ رنگ بدن شل اصلی رنگ کے ہوجائے اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ میں جو نہایت سخت ہو اس دوا کو کر لگاتے رہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ مادہ کا ایسے مرض کے پہلے ایسی دوا ضعیف سے بتدریج کرنا چاہیے جو خلط رقیق کو نکالے ۔ مار الاصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کی باہم آمیزش خوب کر دیتا ہے ۔ آخر کے مسہلات میں جب نقتن کا استعمال کریں اور بہار الاصول دو ہفتہ تک پلائیں اور خون بڑھانے کی تدبیر لحوم حارہ سے کریں جیسے طائروں کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزیں غلیان اور جوش خون میں پیدا کرنے والی ہیں اُنسے ترشی کے جملہ اقسام ترک کرادینا چاہیے اور مرق یعنی چکنے شوربے وغیرہ سے سوائے زیرباج کے اور وہ بھی کبھی کبھی پرہیز کریں پانی سے زیادہ اس مرض میں کوئی چیز مضر نہیں ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کریں واجب ہے کہ ہر وقت مقام برص کو کھر کھرے کپڑے سے ملا کریں تاکہ خون اُس جگہ جذب ہو کر آیا کرے حمام میں جانا بھی مبروص کو مضر ہے ۔ غذائے غلیظ اور فواکہ تر و تازہ اور خشک بھی اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح پر آجائے کسی سبب سے وہ چنداں معیوب نہیں یعنی برص نہیں ہے اسیطرح جو سپیدی گرد پھنسے کے داغ سے آتی ہو وہ بھی صفت **طلائے کثیر الاخلاط** کی جو منصور کے واسطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سالخ کہتے ہیں ایک اوقیہ خون زاغ جو ابقع ہو یعنی چتکبرا ہو اتم یعنی سیاہ خون ابلق کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ ورشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن ایک اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور نفط اور عسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کر کے خشک کر کے رکھ چھوڑیں اور تازہ اندرائن کا پھل اُسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب رامن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن دس رطل کے لیکر کسی طنجیر میں پکائیں اور پکانے کے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ اور دار فلفل زنجبیل کلونجی جند بیدستر عاقر قرحا افیون سلیخہ زراوند بیخ تفاح اکمانہ خربق سیاہ جاوشیر جند بیدستر ثلث پانی جلجائے اسکو چھان لیں اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر رکھیں تا آنکہ رطوبت انکی خشک ہو جائے بعدازاں آب حنظل تازہ اور آب رامن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسیقہ اور سداب کستانی ان پانیوں پر چھڑک کے جملہ بوزن آٹھ رطل کے ہو پھر حلتیت نقتن اور دھروشا اور شترغاز اور دونوں قسم ہڑتال کی زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ ملا کر طبخ مذکور میں جوش دیں تا آنکہ چہارم پانی باقی رہے بعد ازاں اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی انہیں ادویہ اور خونہائے مذکورہ بالا میں ملایا کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہو جائے اور پانی ڈالتے جائیں اور پیستے بھی جائیں کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت خشک ہوگی بعدازاں اس دوا کو حمام میں جا کر طلا کریں ۔ میں کہتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک سال وصل جو تاثیر میں اس سے قوی تر ہے استعمال کیجائے اور طبیب کو یہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے **طلائے جید** جو ساہر نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شونیز خربق شقائق بیخ کبر ہر واحد ایک جزو شیطرج حضض دو درم مرزہ بیخ ہر واحد نصف جزو دھوپ میں بیٹھ کر طلا کریں ۔ **طلائے خفیف جید** جو دافع برص ہو شقائق اور ہزار جشان کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں **ایضاً** فوہ الصبغ اور زبد البحر اور تخم ترب کندش سرکہ شراب میں پیسکر استعمال کریں **ایضاً** شبہ یعنی پھل جو ایک مرکب دھات ہے اُسکا برادہ اور خربق سیاہ اور جعفر یعنی تیل جلا ہوا اور ذراریح ہر واحد ایک درم پہلے قطران کو سرکہ میں گھول لیں اور لگائیں بعدازاں ادویہ مذکورہ کو اُسی مقام پر چھڑکیں **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے ارباسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرد بیخ سرخ مجیطہ شیطرج زنگار ذراریح پیسکر سرکہ ملاکر قرص طیار کریں اور سوکھا رکھیں اور بر وقت حاجت پھر سرکہ میں پیسکر طلا کریں اسکے بعد خمیر کو آسیر خوب سا لگائیں **ایضاً** کتاب الزینہ قریطن حکیم سے ایک دوا منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے نسخہ خربق ابیض اور اسود فاشرا اریشہ بیخ مازریون کبریت زرد ذراریح زنگار برادہ آہن زبد البحر برگ انجیر سرکہ اسقدر سحق کریں کہ شل خلوق کے غلیظ ہو جائے اگر شیشہ کے ظرف میں اُٹھا رکھیں اور دھوپ میں بیٹھکر پہلے بدن کی خوب مالش

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرین جداز ان یہ دوا لگائین **دوسرا نسخہ جو حکیم بجبریل کی طرف منسوب ہے** کبریت اور فربیون اور خربق ہر واحد ایک درہم بلادر دو درہم عاقرقرحا
شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملاکر طلا کرین ایضاً کندش تافسیا مازریون مویزج شیطرج حرف عاقرقرحا مویزج ان سب کو خون مارسیاہ
مین جوش دیکر چھان لین پھر ملاکر قرص طیار کرین اور بوقت ضرورت مویزج کو خوب جوش دیکر اُسے پانی مین ملاکر حمام مین استعمال کرین ایضاً مویزج شیطرج
ہر واحد پانچ درم تخم ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سرکہ ملاکر بعد حمام کرنے کے طلا کرین **صفت دوا ملکی** برگ مازریون اور تخم مازریون مقشر اور
خربق سیاہ اور فلفل اتنے سرکہ مین جوش دین کہ دوا اُسمین ڈوبی ہوئی رہے تا اینکہ مہرا ہو جائے پھر اسمین زاج اور فراربیع اور برادہ آہن
اور نطرون اور سنبل البحر ڈالکر پکائین تا اینکہ جوش آجائے اُسکے بعد طلا کرین اور پے در پے لگاتے رہین دھوپ مین ڈالین جہانتک دھونے کا
تحمل ہو سکے اور یہ دوا انقباطات کو بھی مدد کرتی ہے **طلاے جید** عسل بلادر سات درہم عاقرقرحا تافسیا ہر ایک تین درہم فربیون چار درہم
شیطرج فارسی دو درہم دودھ ملاکر طلا کرین **ہمارے تجربہ کی دوا یہ ہے** کہ عسل بلادر اور کیکج برگ حمام ذراریح شیطرج تخم ترب تخم
خردل مویزج حنا وسمہ زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ ملاکر استعمال کرین جو نفاطات اور زخم پیدا ہون انکا علاج بعلاج قروح کرین
اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر یہی دوا لگائین تا اینکہ برص زائل ہو جائے چھلنے کے مقام کا برص اور داغ بسلید آب پیاز دشتی اور
آب مرزنجوش اور مویزج اور شیطرج کو آب تخم ملاکر طلا کرنے سے دور ہو جاتا ہے **اصباغ اور رنگ** جو برص پر طلا کئے جاتے ہین کہ جلد سے
ہمرنگ جلد کے رہے اُن کے اوزان اور مقدار کی صاف صاف تعین کر دینی ممکن نہین ہے ایسلئے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین اور
اسی سبب سے قبول کرنے مین دوائے صبغ کی کمی اور بیشی وزن کی حاجت ہوتی ہے بلکہ اور یہ صبغہ کے استعمال کے قوانین بیان کر دینے چاہئین کہ
انھین کو اُلٹ پلٹ کر لیا کرین از انجملہ شورہ اور مرا اور دو شراب دہنمرہ یعنی سرخ مٹی اور مویزج اور شب وغیرہ کو مرکب کر کے طلا کرین **یہ صبغ**
ہمارا مجرب ہے پوست جوز اسکے برابر وزن مین حنا اور خلک کے ہموزن وسمہ ایضاً چونا اور ہرتال اور شیطرج ہر ایک سے ایک جز مویزج دو جز ا
آب پیاز ملاکر استعمال کرین اور مقدار مناسب ہی ہے جیسے قابلیت جلد کو ہو **صبغ آخر** زاج تلقند یعنی سبز پھٹکری مازو سب کو میکر سرکہ سیاہ
ملاکر پہلے دھوپ مین مقام برص کی مالش کرین اُسکے بعد اس رنگ کو لگائین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ دیرپا ہے **صبغ آخر** زرنیخ مردار سنگ
چونا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملاکر طلا کرین ایضاً شیطرج سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار مویزج پوست انار سرکہ شراب
مین اسقدر بھیگین کہ سیاہ ہو جائے اور بمرات کثیرہ طلا کرین یا فترات دیدیکر لینے لگائین اور پھر استعمال موقوف کرین اور پھر لگائین **غذا**
مبروص کی بربان کی ہوئی چیزون اور قلایا اور مطنجنات اور کبابات اُن لحوم کے جو سبک ہین اور ابازیر کی شرکت سے طیار ہوتی ہین اور
نقط شراب پر بجائے پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً ترک کر دینا یا تھوڑا سا پانی پینا اور پکایا ہوا پانی
شراب ملاکر استعمال کرنا **علاج برص اسود کا** یہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود مین ترطیب بدن کی حاجت زیادہ ہے
اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہئے اُسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت جلا کی رکھتی ہو اُسکا پانی
پکانا چاہئے۔ اور کبھی ایسا مرض جماع سے نفع پاتا ہے۔ حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہو جائے پھر علاج
مرض جذام کا کرنا چاہئے **مقالہ تیسرا** اُن امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین **فصل سعفہ کے بیان**
مین اور شیرنج البلخیہ اور بلط کا بیان سعفہ منجملہ بثور قرحیہ کے ہے۔ عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب
زینت مین لکھتے ہین سعفہ کی ابتدا بثور سعفکہ یعنی سخت پھنسیون سے ہوتی ہے جو پوشیدہ اور بعض مقامات بدن پر متفرق ہوتی ہین لعبد

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور ان اُن پھنسیوں میں تر ہو جاتا ہے خشکریشہ اور پپڑی کے ہمراہ اور رنگ مائل بہ سُرخی ہوتا ہے اور صدید اور ریم بھی اُن قروح سے نکلتی ہے۔ اسوقت اُسکا نام شیرینج اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے۔ کبھی داد سے اسکی ابتدا ہوتی ہے یعنی داد ہوکر سعفہ کے بثور پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور بیشتر سر میں اس مرض کا ظہور ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے۔ بسبب حدوث مرض سعفہ کا ایک رطوبت ردی کا جو حاد اور اکال ہو خون میں ملجانا اور خلط غلیظ ردیہ کا بھی اسیطرح پس مادہ غلیظ تو محتبس ہوکر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدید ہو جاتا ہے بخشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہو اور اسمیں رطوبت حریف اور تیز ملجائے اور بعد ملنے کے جلد کی طرف اسے طبیعت دفع کرے اسی سبب جلد میں فساد آجائے اور شر کی نوبت پہونچے۔ بلغمیہ ایک قسم سعفہ ردیہ کی ہے اور بلغم وہ قروح سوداوی ہیں کہ ساق میں پاؤں کے مادہ ردائی سے بعینہ پیدا ہوتے ہیں اور بلغم کا علاج بھی قریب بہ علاج وو دائی کے ہو۔ علاج سعفہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہو اور عنقریب ہم اسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر اتنا اب بھی ہم کہتے ہیں کہ سعفہ یابسہ کے علاج میں خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے طبیخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اسمیں صبر اور سقمونیا بھی داخل کریں اور اس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کریں جو فقط بقایائے سودا کو خارج کرے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے ماء الجبن در ہلیلہ شاہترج مجموع دونوں سے بقدر ایک رطل کے لیں اور دونوں میں ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد ہر واحد تین درہم اور افتیمون دو درہم ملح نفطی دو دانگ کے بعد اسی پر اقتصار کریں کہ تیس درہم ماء الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون روزانہ استعمال کریں اگر طبیعت متحمل ہو اور بافراط اسہال نہ ہو ورنہ جسقدر برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کریں خصوصاً چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزوں سے بھی پرہیز کریں اور فقط پھیکی بے مزہ چیزوں پر اقتصار کریں جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اس خلط میں لذع نہیں ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہائے مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کرتا رہے بالخاص اُس رگ کی فصد جس سے عضو ماؤف کو مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام جبہہ ہو مرض سعفہ میں اور یہ رگ سر میں واقع ہو یا وہ رگ جو کہ جلد میں سر کے واقع ہے یا وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگیں بالائے سر ملتی ہیں اور حجامت بھی مفید ہے اکثر پچھنے سر پر لگائے جائیں اور اگر یہ مرض اعضائے سافلہ میں ہو اسوقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہو چکے اسوقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہاں تک کہ خون نکل آئے ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اُس سے برآمد ہو اسکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد خون برآمد ہونے کے اگر نمک کی مالش کریں تو زیادہ نافع ہے سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر اور پے در پے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ مکث نہ کریں اور دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں اور عضو ماؤف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیم گرم دن بھر میں چند مرتبہ پہونچانا۔ او بان اور لحوم اور ترطیب بذریعۂ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہیں۔ مواد سعفہ میں حاجت استفراغ خلط سوداوی کی غرض سے ایسی دواؤں کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کریں اور جذب کرکے بذریعہ اسہال دفع کریں اور بعد ان ادویہ کے ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے زلو چسپان کرنے میں قریب موضع ماؤف کے کچھ مضائقہ نہیں ہے پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون رگہائے قریب مرض سعفہ میں فصد کھولنے سے برآمد ہو جیسے اگر سعفہ سر میں ہو اور پس گوش کی رگوں کی فصد کا خون لیکر مقام سعفہ پر طلا کریں یہی خون اُسکے علاج میں بکار آمد ہے اسکے بعد آب چقندر اور زاج سے دھو ڈالیں اور ادویہ موضعیہ سعفہ رطبہ کے واسطے اگر ابھی مرض کی ابتدا ہے یا بدن رطب ہو اور وہ نرم ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہیں ایسی جگہ تو حنا اور ریٹھہ اور مازو سے سوختہ اور روغن لیہ کو استعمال کریں کہ یہ مجرب ہو یا مثل ایسی دواؤں کے جو تو ابعض مجففہ سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے بنائی جائیں جیسے پوست انار سرکہ شراب میں ملاکر اور روغن گل اور کبھی اسمیں مردار سنگ بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے
کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کتیرا متوسط درجہ کے سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور اشنان سبز کے اچھا ہوجاتا ہے کہ بعد مالش کے
سوکھ کر خود ہی گر پڑتا ہے اسی درجہ ابتدائی کے اور یہ میں توتیا اور اقلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملاکر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور عفص گل
یا مرتک اور چرک فضلہ ور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل ملاکر استعمال کریں اسیطرح بیخ سوسن آسمان گونی اور
عود بلبسان اور کور ممکوک یعنی خرنوب یا رُب درجب لبان سائیدہ۔ **الیضاً** عدس اور مغزہ ہمراہ سرکہ کے **الیضاً** بادام تلخ اور مازوئے سبز
دو لنن کو پیکر طلا کریں سرکہ ملاکر پہلے اس دوا کو دھوپ میں بٹھکر قوام درست کرلیں۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو مغز تخم خس کے ہمراہ پیکر رکھیں
اور اسکا سعوط کریں تاکہ جو رطوبت سرطان سے برآمد ہو اسکا سعوط کریں جو سعفہ مزمن ہو یا ابدان سخت اور درشت پر ہو اُسکے علاج میں
حاجت قلقطار اور قلقند اور شورے اور زاج حبر اور نمک اور کبریت اور تراب زیبق اور عروق صباغین کی ہوتی ہے اور دوائے القراطیس ہمراہ
توبال نحاس اور دخان تنور کے اور نمک بھی تو بعض محللہ سے ہے **الیضاً** مثل مردار سنگ اور اسفیداج کے بھی مؤثر ہے۔ حرف یابس بھی مجففات قوی
سے ہے۔ پنجال کبوتر محلل قوی ہے کہ جلا اور تجفیف پیدا کرتا ہے۔ اسیطرح سرگین بچھڑے کا اور فضلہ زرد از یردہ جو ایک طائر معروف ہے
خصوصاً جو چاول کھاکر فضلہ کرے۔ مرہم عروق کا ان لوگون کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے۔ اور مرہم سرخ جو
عروق صفر اور حنا اور زراوند اور پوست انار سے مردار سنگ اضافہ کرکے تیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب میں مذکور ہوئی **صفت**
دوائے جید کی اقلیمیا کبریت سبز خاکستر کردہ کے تخم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ میں تیار کریں کشنیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریان اور حنا سرکہ
اور روغن گل میں **الیضاً** خاکستر چوب انگور اور زراوند مدحرج گلنار اور مازو دیا تیار کریں سرکہ اور روغن کیساتھ **صفت دوائے جید** پہلے سعفہ کو طبیخ
کیسے دھوکر توبال نحاس اور مجر لوزن دو درہم کے تراب کندر شب یمانی ہر واحد چار درہم زراوند قلقطار انگور کی راکھ اور صبر ہر واحد ایک درہم
سرکہ اور روغن گل بقدر حاجت **فصل ادویہ وضعیہ سعفہ خشک** کی مزمن اور کہنہ تو استعمال دوائے حاد کا محتاج ہے کہ اُسے سڑاکے گوشت
تک اپنی تیزی پہونچائے بعد ازان مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیئے جیسے مرہم عروق مردا سنگ کے ساتھ اور سرکہ اور زیت اور علاوہ
سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اسیطرح کرنا چاہیئے کہ اوپر مذکور ہوچکا ترطیب بدن کی غذا اور نطوخات اور حقنہ وغیرہ سے کرنی بھی نافع ہے
صفت دوائے جید جو سعفہ خشک تر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف سکرجہ سرکہ سکرجہ واحد شیاف
ما میثا مازو ہر واحد تین مثقال عروق صفر لیتہ ہر واحد نصف مثقال دواؤن کو خوب پیکر دونون روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائین اسیطرح کہ
پیسے جائیں اور ملائے جائیں اُسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سعفہ پر لگائیں اور جرب اور قوبا اور سقوط شعر اور داء الثعلب اور قمرد اور طبیہ جو سعفہ دوی کی
قسم دلہن ہے ان سب پر لگانے سے فائدہ مند ہے **مترجم** شاید یہ دوا وہی ہے جسکا بیان بکثرت ابواب گذشتہ میں ہوا ہے قمن بشیر حب
سعفہ کا یہی ہوتا ہے کہ مثلاً کوئی مچھر زہریلا کاٹے اور اُسکا علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہوچکا علاوہ خاص تجربہ کی
دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے زراوند اور زنگار زرنیخ مقل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر حلیبہ کے روغن اور اسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا
سا شہد ملاکر استعمال کریں **فصل قوبا کے بیان میں** قوبا داد کو کہتے ہیں قوبا اور سعفہ میں چندان فرق نہیں ہے ہاں ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونون
میں ہے خصوصاً سعفہ یابسہ میں اور داد میں بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سعفہ یابسہ وہی قوبائے خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہو اور
زیادہ اکال اور دور تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب مورث بھی قریب سبب سعفہ کے ہے اسلئے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جسمین ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

زیادہ ہے کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اس خلط کا غلیظ مادہ جرب سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے
جسمیں یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو بعض قسم قوبا کی تر اور دموی بھی ہوتی ہے کہ بروقت چھلیانے کھجانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک
تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داد کی اعلم ہے اور بعض قسم اسکی یابس اور بلغم شور کے استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بلغم احتراق
کی وجہ سے مستحیل بہ سودا ہو جاتا ہے اور بعض قسم قوبا کی متقشر ایسی ہوتی ہے کہ اس سے چھلکے اڑتے ہیں اور یہ تقشر بسبب شدت یبوست اور
زیادہ غائر ہونے مادہ کے ہوتی ہے ایسا داد مثل برص اسود کے اور جیسے خشکریشہ اور بعض قسم اسکی متقشر نہیں ہوتی بعض قسم ساعی اور خبیث اور وہ یہ ہوتی
ہے کہ تمام بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی ہے کہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ نہیں دوڑتی ۔ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور مزمن
کہنہ بھی لیکن پرانا داد اعسر زیادہ ردی ہے ۔ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کی طرف منسوب ہو کہ اسمیں زیادہ ہوتا ہے **قوبا کا علاج** قوبا کے علاج
میں در اصل ایسی ادویہ کی حاجت ہے جسمیں قوت تحلیل اور تلطیف کے ہمراہ تسکین اور ترطیب کے جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بسبب مادہ غلیظ کے
کم ہی پیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بسبب مادہ حادہ رقیقہ کے کرنی چاہیے اور جسقدر غلبہ کسی مادہ کا ان دونوں طرفوں سے ہوتا ہے اتنا ہی اسکی
تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے جونک لگانی داد کے مرض میں ایک اچھی دوا ہے تنقیہ مواد اور جو امور تنقیہ کے تابع ہیں ان سب میں حاجت ماء الجبن کی اسقدر
ہوتی ہے جسکی تعیین مشاہدہ مرض خاص پر موقوف ہو تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا میں اسقدر ہے جتنی سعفہ میں ہوتی ہے اسطرح
حمام کرانا ایک اعلیٰ معالجہ قوبا کے واسطے ہے ۔ کبھی ہوائے خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کرنا ہوائے رطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہو ایک قوم
کی تجویز یہ ہو کہ جملہ اقسام داد کے حدوث کے روکنے کیواسطے اور جو حادث ہو اسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال نمک مغسول کا جو لطوخ صبر کے
دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے جب قوبا تمام بدن میں پھیل جائے اور بکثرت ہو جائے پھر اسکا علاج وہی ہے جو کہ
جذام کا علاج ہے **معالجات موضعیہ** جدید اور متوسط داد کے واسطے اور یہ مفردہ میں سے حماض اترج کافی ہے اور قوی داد کو بھی کافی ہے اور
صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلوئے بخارا سرکہ ملا کر اور عسل یعنی سرکہ ملا کر غایت درجہ مفید ہے ۔ ماء
کبریتی یعنے اس چشمہ کا پانی جہاں گندھک وغیرہ ہونیکا گمان ہو اور آب شورہ اور زبد البحر اور لعاب یا سریش کھالوں کا اور ایسے آدمی کا
تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسے ہی شخص کے دانتوں سے جو خون برآمد ہوتا ہے اسکے نچے ہوئے چھلکے یا لفتے تخم خربوزہ
اور بیخ اشراش روغن بادام تلخ جید ہے برگ کبر اور سکبینج سرکہ میں ملا کر ہر ایک قسم کو داد کے نافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے
اقاقیا اور سناث اور روغن نخود کو صلاحیت اصلاح کی ہے ایک بدن کے داد کے واسطے وہ بدن باقوی یا ضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہے
ابتدائے قوبا پر ہمیشہ ہر دم آب گرم ڈالکر روغن بنفشہ سے مالش کرین اور یہی کرتے ہین ۔ ماء الشعیر کا طلا کرنا بیشتر تر قوبائے ابتدائی کو
دور کر دیتا ہے خصوصاً ہمراہ جو زبا ترنج کے اور سعفہ رطبہ کو بھی نافع ہے اور لعاب اسبغول یا عصارہ اسبغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ
اجاص (آلوئون) کے داد کو مفید ہے **دوا** ۔ جید صمغ لوز اور مغز الجلوز اور میعہ ہموزن اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً بخار یعنی جو بھی جس
شیشم سے لکڑی جلتی ہیں اسکو اور کندر اور کبریت اور سرکہ یکجا کر کے خوب سائیدہ کرین اور استعمال کرین ۔ جو داد مزمن اور کہنہ
ہو جائے اور قسم ردی سے ہو آسان اور یہ ذی زرکی ضرورت ہو جیسے عصارہ حماض اترج جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن
نخود کا یا چانڈون کا تیل خواہ گیہون کا روغن خصوصاً یا روغن صمغ لوز تلخ کا اور کبریت اور بھیڑ کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور
زفت یہ دونوں عجیب النفع ہیں ۔ اسیطرح ہمیشہ داد پر نفط سپید کا طلا کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جن کا ذکر باب سعفہ میں

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوچکا ہے اور قنبلکشت اور کبر اور اشق اور خربق اور حب لبان اور ثافسیا خاصہ اور خصوصًا اگر اسکی تیر و طلی بنالیں روغن خردل میں اور سکبینج اور اشق ہمراہ
سرکہ کے اور فرو ماہا اور کندش اور حمام کی راکھ اور کندش اور خردل اور حرف تخم جرجیر عسل بلادر بغایت مفید ہے **مرکبات** فرو ماہا کو لیکر بیسین
اور روغن تخود اور راکھ اس کی اور شہد کبریت کو صمغ بطم اور حب لبان سرکہ کے ہمراہ لگائیں یہ دوا قوی ہے اور قوبائے متقشر کو بھی نافع ہے
دوسرا نسخہ کندر اور زاج اور کبریت اور صبر ہر واحد ایک درہم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملاکر طلا کریں **ایضاً** بورہ ارمنی نصف مثقال روغن
تخود تین درہم حماض ترنج قنفر الیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑھ درہم خربق سیاہ ڈیڑھ درہم زاج سوختہ ڈیڑھ درہم
ای کا طلا کریں **ایضاً** سکبینج سرکہ میں ملاکر طلا کریں اور زاج اور مر اور کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو خون دندان انسان میں گوندھ کر
طلا طیار کریں **دوائے جید** حب لبان دس جزو اور کبریت اصفر سکبینج یہ ایک جز خوب پیکر طلا کریں کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی اسمیں داخل کرکے طلا کرتے
ہیں **ایضاً** کبریت اور وقاق کندر اور اشق سرکہ میں گھول کر **ایضاً** فضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہیں اور کبریت در د
سب اجزا برابر سرکہ اور زیت میں آمیختہ کرکے طلا کریں **فصل بثور لبنیہ کا بیان** کہ ناک اور رخساروں پر سپید سپید دانے ایسے برآمد
ہوتے ہیں جیسے دودھ کے قطرات یا بوندیں ٹپک کر جم گئی ہوں ایسے دانوں کا سبب ایک مادہ صدیدیہ ہوتا ہے کہ جلد کی سطح کیطرف
بخارات بدن سے دفع ہوکر آتا ہے ان بثور کا علاج ای دوا سے کرنا چاہیے جسمیں تجفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف
اسکے ابرسا اور دونوں کا لطوخ بنالیں یا اسی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ **فصل جرب اور حکہ کا بیان** خرکھلی
کو جرب کہتے ہیں اور خشک کو حکہ جس مادہ سے جرب کی پیدایش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہے جو ایسے صفرا سے مل گیا ہے جسکا استحالہ قریب
ہے کہ سوداکی طرف ہو جائے خواہ تھوڑا اسمیں سے تحلیل بطرف سودا ہو چکا ہے یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہے کہ اسمیں بلغم شور
بورقی کی آمیزش ہے پہلی قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بغلاظت بھی وہی مادہ ہوتا ہے
اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے اکثر اس مرض کی پیدایش نمکین اور تیز اور تلخ چیزوں کے
کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سے یا ازیں قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے جو قسم جرب کی بدن میں پھیلی ہوئی اور رطب ہو
وہ بھی جرب رطب میں داخل ہے اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار کہ دور سے دکھائی دے اور جس آبلہ کے سرے پر تیزی اور
سوزش بہ نسبت اور چھالوں کے زیادہ ہو اسکی خلط زیادہ حاد اور تیز سمجھنی چاہیے جو دانے چپٹے اور چوڑے ہوں اور انمیں حدت
اور سعتر اری نہ پیدا ہو انکے خلط میں حدت کمتر ہوتی ہے جو اسباب پیدایش مادہ جرب کے ہیں وہی اسباب قریب لدمادہ حکہ کے بھی ہیں مگر جرب کے
اسباب قوی تر ہوتے ہیں کہ قریب قریب اسباب تولد قمل اور صئبان اور حزاز اور قوبا کے ہوتے ہیں اور جرب کا علاج بھی قریب علاج امراض
مذکورہ کے ہوتا ہے جرب اور حکہ میں فرق یہ ہے کہ حکہ میں دانے اور بثور اکثر اوقات نہیں ہوتے جیسے کہ جرب میں اسلیے کہ یہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اسمیں رطوبت اور شوریت کی طرف
سیلان بہت کم ہوتا ہے اور اسمیں سکون اور مقام خاص میں قرار لینا ایک موضع خاص میں ایسا ہوتا ہے جو اسے ایک ہی جگہ حبس کردیتا ہے جسکے سبب سے بطرف جلد کے دفع کرتی ہے
اور مسامات بند ہوں تو طبیعت یعنی صفائی جلد میں یا مادہ مدفوعہ میں نمو یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو یہی سبب ہے کہ اکثر یہ
مرض لاحق ہوتا ہو یا آخر میں اکثر امراض کے خارش ہو جاتی ہے خصوصًا جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ یا بسبب غذا ہائے غلیظ اور ردی یا انکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا
ہو کہ ایسی غذائے کیموس ردی اور تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے
یہ مرض پیدا ہوتا ہے حکہ کبھی محض چھلکے اور پوست اتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ گہرا جلد وغیرہ پر باقی

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہیں بہت سا سن شیخوخت میں جو حکہ عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے پس اسکا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور دورہ کے کبھی نمایاں ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب نفشہ اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور خلاصہ مقال یہ ہے کہ مادہ حکہ کا دونوں جلد کے درمیان میں مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن میں بھی کسیقدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے جملہ اقسام کی شیرینی سے حکہ پیدا ہوتا ہے۔ جرب کی پیدائش زیادہ تر انگلیوں کی گھائی میں ہوتی ہے یا درمیان دو انگلیوں کے اسلئے کہ وہاں کی جلد ضعیف تر ہے جرب عظیم اور فاحش کے دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہجاتے ہیں اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوبا کے ہوتے ہیں۔ جملہ اقسام کے روغن ان لوگوں کو مضر ہیں اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اسکے خوف ہیج امعا کا نہ ہو **علاج** **جرب کا** علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حاد محترق کا استفراغ کیا جائے دوائے مناسب سے اور بلغم شور بھی خارج کر دیا جائے بعد ازاں اصلاح غذا اور تدبیر رطب کی فکر اسی طریقہ سے کریں جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب میں اور استعمال ایسی تر چیزوں کا کریں اور لطف اور مزہ پھیکی ہوں اور بسرعت اسکے متعفن ہونے کا خوف نہ ہو جیسے تربوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال ہے اور جماع کو بالکل ترک کر دیں اسلئے کہ جماع مواد کو بہ طرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شے عفن جماع کرنے سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب بدبو پیدا ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ ہم ہر وقت غسل جنابت کے بدن ملنے کا حکم کرتے ہیں مستفرغات جیدہ میں سے کہ اقسام جرب کو مفید ہوں ایک یہ بھی ہے کہ طبیخ افتیمون ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور بسفائج اور فنتین ملا کر اور اسمیں گل سرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کریں اور کبھی اسمیں مامیران بھی شریک کیجاتی ہے **ایضاً** حب صبر اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید ہلیلہ زرد اور زبیب ہر واحد بیس درہم تین رطل پانی میں جوش دیں کہ ثلث باقی رہے بعد ازاں صاف کر کے ایک و ثلث کے انداز اس جوشاندہ کی ماتحت سے دو ثلث رطل لیکر اسمیں خیار شنبر بیس درہم خوب بھگوئیں جب اچھی طرح بھیگ جائے چھان کر ایک درہم غاریقون ملا کر استعمال کریں **حب جید**۔ اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے۔ ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سقوطری سات درہم سقمونیا پانچ درہم آب شاہترہ میں مواد کو سفوف کر کے گوندھا کریں اور سوکھائیں اور تین مرتبہ اسطرح کریں اور ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالیں کہ شل حسو کے تم ہو جائے بعد تیسرے بار کے اسقدر رہنے دیں کہ قوام میں جب بستہ کرنے کی نوبت آجائے اور گولیاں بنالیں **دوائے قوی جرب مزمن کی** ہلیلہ زرد واحد ہلیلہ اور آملہ اور برنج کابلی مقشر ہر واحد ایک درم تربد دو درہم قند سپید میں گوندھ کر قرص تیار کریں مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے اور کبھی اسمیں سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے۔ کبھی جرب ردی مزمن سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ پے در پے تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کریں پھر ایک روز درمیان ناغہ کر کے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیگر یا تین روز متواتر پینے کے بعد چھوڑ دے یا متواتر تین روز استعمال کریں اور یا اسطرح سے بلا فصل و ناغہ دے دیکر استعمال کرے جسطرح پر مشاہدہ تحمل کرنے کا ہو اور اگر ہیج اعضا اس دوا کے استعمال سے عارض ہو اسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کریں یہ تدبیر بدرجہ غایت نافع ہے اور جرب کی بیخ کنی اس سے ہو جاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبر آب کاسنی میں بھگو کر اور تھوڑا سا آب ازیانہ بھی شریک کرے اگر اسکے ملانے سے کوئی مانع نہ ہو مقدار صبر کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے اگر اس دوا کی مداومت کا تحمل نہ ہو ترک کر دے نقوعات جالیہ بھی اس مرض کو نافع ہیں **ایضاً** رب ہلیلہ زرد جو اسکے طبیخ کی ایک دھوپ میں سکھا کے تیار ہو اس ربکے واسطے جرب رطب کے پانچ درہم سے دس درہم تک ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرے اور یہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ادویہ مسہلہ اور [illegible]

دوا جرب صفراوی اور جرب رطب دونون کیواسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب جملہ مسہلات جنبیہ سے اسطرح لیا جائے اور بعض مسہلات کو بعض سے مرکب کرکے بھی ہو سکتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کر کے اُن کے رب یا دو حبوب طیار کرتے ہین۔ ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے بھی جید ہو اگر روزانہ استعمال کیا جائے جسطرح اور ابواب مین اسکا طریقہ مذکور ہو چکا اور اسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ و عصیر شاہترہ کے چند روز پے در پے استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے اور منقیہ جو بندق منقیہ کرتی ہین اور اُن کے قائم مقام یہ دوا بھی ہو کہ حب صبر کو سقمونیا اور زعفران ملاکر ہر ایک مقدار شربت بوزن پانچ حصہ کے اختیار کرین اور نسخہ یہ ہو ہلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایک درہم کتیرا اور دو ہر واحد ایک درہم زعفران تین درہم ایضاً دہ دوائے قوی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے جسمین بر بنج دخل ہو اسکو ایک روز خواہ دو دن بمقدار دو درہم کے تین درہم تک استعمال کرین ایک گروہ نے کہا ہے حب تنقیہ پے در پے ہونے سے بچا بھی کمی ہو اور مرض بدستور باقی رہے پس اعلیٰ یہ ہو کہ تخفیف کرین اور فقط چنے کا ستو اور شکر صبحدم مریض کو پلایا کرین ورنہ جرب بکثرت بڑھ جائے گی۔ کہتے ہین کہ صاحب یابس اسکا تنقیہ کرنا بھی نافع ہے کہ تین عدد شیرج بقدر ایک سو تیس درہم اور نصف وزن اسکے سکنجبین وغیرہ پلائی جائے اور بعض اطبا اس دوا مین عناب کو بھی ملاتے ہین اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہان اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا ہوتا ہے۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہو خبث فضہ اور مرداسنج اور قلی اور عروق صفر سرکہ مین گوندھکر اور روغن گل ملاکر طلا کرین ادویہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سبک تر یہ نسخہ جیدہ ہے گل ارمنی اور کافور زعفران ہر واحد نصف درہم سرکہ ملاکر آب بیاز ہمراہ روغن گل عام دوا ہے تخفیف کیواسطے اور جو خارش کسیقدر قوی ہو اسکے واسطے تخم بادیانہ سرکہ اور روغن گل مین ہیکر استعمال کرین حمام مین بیٹھکر ایضاً آب نارترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ وہی ہے جسمین قوت تخمیہ بھی ہو یعنی اندر کے چھلکے اور مغز وغیرہ کا بھی پانی نچوڑا جائے اسیطرح آرد عدس اور بھیڑ کی مینگنی اور سرکہ ملاکر دھوپ مین رکھین تا اینکہ خوب گرم ہو جائے اسکے بعد طلا کرین معجون جو اس مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب قوبا اور اصحاب سعفہ اور بہق کے لائق ہین میری مراد ان معاجین سے وہ ہین جو نرم معجون اور قوی نہ ہون جیسے اطریفل صغیر ہمراہ شاہترہ کے ایضاً شل اس معجون کے سنا اور شاہترہ ہر واحد دو درہم ہلیلہ زرد چہار درہم مشمش منقیٰ دو خیار جیسی ادویہ کے آ دویہ موضعیہ واسطے جرب کے وہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا اور تقویت جلد کی ہمراہ اصلاح فراغ جلد کے بھی ہو جیسے ماء الملوکیہ اور ماء حماضیہ اور چقندر اور جیسے بھوسی اسی گیہون کے آرد کی جسے سمید کہتے ہین اور آرد عدس مقشر ایضاً اقاقیا ہمراہ سرکہ کے اور حب البطم اور جوف البطم مسلم جیسا کہ ہوتا ہے اور لشاستہ مکسوم کا اور عصارہ کرفس طبیخ جلبہ آب پوست عزب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل قوی ہو جیسے تخم حنظل اور علک الانباط آب نعناع ملاکر اور رسنیاخ کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری کے اور دفلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور خیر وہ سرکہ جسمین دفلی بھگوکے بعد ازان شیرج کو اُسمین پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے۔ کبھی ادویہ حادہ مین روغن گل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کر دے اور افراط حدت کو منع کرے پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے مجربات سے تخم جرجیر کا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب سا کھجلائین اور سمت دھوپ مین بیٹھکر اس روغن کی مالش کرین اور کسی جلتی ہوئی بھٹی کے قریب بارہا جائین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے دوائے جید مرداسنگ اور زاج تخم جرجیر ہموزن لیکر سائیدہ کرین سرکہ شراب مین اور کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پورے ایک مہینے تک اسی حال مین رہے وہ مین رطوبت کے ذریعہ سے تری کا غلبہ ہو نجائین لبد اسکے طلا کرین اسی دوا کو بدرجہ مفید ہے اور بوجہ حل علاوہ کے لذع بھی اسمین کم ہے رجیسا اصول کیا مین ثابت ہوا ہے کہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اشیائے حادہ بعد محلول ہونے کے حل نہ ہو وہ اپنی حدت پر باقی نہیں رہتی) کندش اور زیبق مقتول اور خبث فضہ اور زراوند اور کبریت اور کمیلہ اور قلعی اور مس سوختہ اور منقات اور نوشادر اور ملح منشور اور تخم حرمل اور اشق اور زنگار اور اشنان گازران اور بلیدی سنگ اسیطرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے باب میں مذکور ہو چکے اور قثاء الحمار ایضاً پوست چوب انگور سوختہ کرکے موضع جرب پر چھڑکیں اور پہلے اسجگہ مسکہ مل چکے ہوں اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملیں اور پھر جدید راکھ اور مسکہ اسیطرح ملیں تا آنکہ راکھ وغیرہ ملتے ملتے ناپدید ہو جائے۔ کبھی قردمانا سرکہ اور علک الانباط کا استعمال ازالۂ جرب میں کافی ہوتا ہے۔ مرکبات جیدہ میں سے یہ ہے زیبق مقتول برگ کنیر اقلیمیائے فضی مرداسنگ کو سرکہ اور روغن گل میں ملاکر طلا کریں شب کو اور دوا لگائے سورہیں صبح کو حمام میں جا کر بدن کو دھوئیں سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم میں ملا کر بعد اذان آب سرد سے دھوئیں اسکے بعد روغن کی مالش کریں **دوائے سہل الوصول** مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ میں ایک ہفتہ دھوپ میں پیس کر اور بر وقت حاجت کے طلا کریں ایضاً کشتہ سیماب درمعیہ سائلہ بزرالبنج اور قسط سب اجزا ہموزن ایضاً کندش ایک جزو بھیڑ کی مینگنی تین جزو سرکہ میں ملا کر طلا کریں جب ادویہ قویہ جو محللہ اور خشک کرنے والی اور کھال ادھیڑنے والی ہوں استعمال کیجائیں انکے بعد روغنہائے معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیئے جیسے روغن سعد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کے علاج میں مادہ جرب جسمیں رطوبت کم نکلتی ہو۔ جرب طب میں ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیئے جسمیں قوت تجفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی میں وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے جس دوا میں کشتہ سیماب پڑتا ہے حتی المقدور اسکو اطراف معدہ اور اعضائے کریمہ سے دور لگانا چاہیئے۔ حکۂ یابسہ کا علاج بعد استفراغ کے اگر تنقیہ کی حاجت بھی ہو انھیں ادویہ سے کرنا چاہیئے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں مثلاً گائے کے دہی کا توڑ جو ترش ہو یا نیم گرم پانی سے نہانا اور مروخات وغیرہ کا استعمال کرنا از قسم دہان بارد خصوصاً اگر ادہان میں عصارہ کرنس بھی داخل کیا جائے۔ جرب یابس اور حکہ یابسہ کا علاج قریب قریب ہر زمانہ اور سب لا دویہ میں سے خشخاش سرکہ میں پیکر استعمال کرنا ہے ایضاً برگ درمنہ ایضاً صبر کو آب کاسنی میں اور نشاستہ کھجلی ان ادویہ میں پڑتا ہے اور آب کرنس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے اس مرض کی ادویہ قویہ میں ایک قیروطی ہے جسمیں انیون داخل ہو بدن میں لگائی جاتی ہے اور خارش اسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہے۔ ادویہ قویہ میں سے یہ ترکیب ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کرکے ان میں نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملا کر طلا کریں خصوصاً خصیوں پر ایضاً پھٹکری بریان اور قطران اور یہ دوا اس کھجلی کو بھی نافع ہے جو اندرون ہر دو شرمگاہ کے اٹھتی ہے بطور شیاف کے لینی چاہیئے مشائخ کو علاج حکہ میں جو خاص اُن کو عارض ہوتی ہے اس دوا سے نفع ہوتا ہے کہ دردی شراب کو تازہ موئے کے ہمراہ لگائیں۔ استحمامات اور نہانے کے پانی میں جو ادویہ واسطے حکہ اور جرب کے مستعمل ہیں جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اسیطرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا غذا اور واسطے مریضائے جرب اور حکہ کے ایسی تجویز کرنی چاہیئے جسمیں ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور ماء الشعیر مائل بہ رطوبت اور برودت ہو اور لحوم معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیئے اور صاحب حکہ تشنجیہ کو استعمال روغنہائے نرم کا کھانے میں ضرور کرنا چاہیئے جیسے روغن بادام اور روغن شیرج وغیرہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حجامت ساقین کی جرب فاحش کو نافع ہے **فصل حصف کے بیان میں** کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانیکے یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگوں کے بدن پر ایسی بے احتیاطی کرنیسے ٹپور اور دانہ شوکیہ یعنی خاردار پیدا ہوتے ہیں اگر وہ ٹپور ایسے ہوں پیدا ہوتے ہیں جو کسل اور تعب بدن میں بسبب اپنے ثقل کے پیدا کرتے ہوں اور وہ مادہ ایسا سریع اور جھٹ پٹ زائل ہونے والا ہو کہ اگر تھوڑا سا عرق بر آمد ہو تو دفع ہو جاتا اسلئے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تعرق نہیں

پیدا

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتی لہٰذا وہ مادہ سطح جلد میں محتبس ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شور پسینہ کے اثقال اور گرانی کا اثر ہے جو پسینہ بطور رشح کے نکلنا
چاہیے۔ اور کبھی اس بے عنوانی سے شور تو ظاہر نہیں ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد میں ہو جاتی ہے **علاج** اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے
اگر بکثرت ہو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے چاہیے کہ جو شخص خوگر ایسے شور یا خشونت کا نہیں جو ہو وہ احتیاطاً استفراغ خلا
عادہ کر لیا کرے **حصف** بروز اور خلو کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہے اور اگر پیدا ہو گیا ہو تو زائل کر دیتا ہے بعد ازاں
سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام میں بدن کی مالش تربوز کے مغز اور مسور کے آردے بعد خوب پسینہ برآمد ہونیکے بعد اسکے شاہسفرم کی بیش
بھی نافع ہے **ایضاً** مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا صندل بھی حصف کو روکتا ہے مگر کھجلی بھی اٹھتی ہے صندل لگانے سے اور اگر
ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کھجلی نہ اٹھے گی۔ مہندی لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے پینے میں ایسی چیزیں جو
مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور آلوے بخارا یا تمر ہندی کے ہوں اختیار کرنا چاہیے استعمال کل ایسی اشیاء کا جو برآمد عرق کو مانع
ہوں جیسے طبیخ آس اور گل سرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہیں کہ دھوپ کا جلا ہوا گرم پانی بھی اسکو نافع ہے کبھی جملہ ایسے پانی جس میں کچھ
قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہیں۔ حرکت اور رفتار کو ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات میں جہاں پسینہ زیادہ نکلتا ہے وہاں نہ جانا
اور جس مقامات میں ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہاں ٹھہرنا اور ہوادار پنکھا جھلوا کر ہوا میں راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہے اور آب سرد سے
نہانا ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور کھن کو خاصیت عظیم اس مرض میں ہے اگر ملا جائے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملا کر
ایضاً وہ مسوحات جن میں مبیضہ اور مرداسنگ اور خبث الحدید اور توتیا خاص کر کے اور خاکستر برگ آس اور ذریرہ اسکا اور ورق
غار جو تازہ ہو اور سداب اور دقاق کندر کبھی غری یعنی سریشم ماہی بھی حصف کو نافع ہوتا ہے پانی میں گھول کر اور حصف
قوی میں استعمال مویزج اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اگر حصف کی وجہ سے قرحہ پڑ جائے اسکا علاج عروق صفر اور مازو
اور گل ارمنی اور سپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملا کر اور مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہے۔ کبھی یہ قروح مقدار میں بڑے بڑے اور گہرے ہو جاتے
ہیں اور فساد اور رداوت انکی زیادہ ہوتی ہے انکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہے اور اگر یہ قروح مستحکم ہو کر جڑ پکڑ لیں
پھر اسکا علاج وہی ہے جو سعفہ کا علاج ہے

فصل بنات اللیل کا بیان

اندھوریاں جس شخص کے بدن کی کھال کھردری مدت تک
رہے اور انسداد مسامات ہو اور ہضم اسکا جید ہو ایسے شخص کو رات کیوقت میں ایک قسم کی کھجلی اور خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے
ہیں جنکو بنات اللیل اور ہندی میں اندھوریاں کہتے ہیں سبب اسکا احتباس اور رک جانا اس مادہ کا ہوتا ہے جسکو متحلل ہو جانا چاہیے اور احتباس
دراصل بوجہ ضیق اور تنگی مسام کے ہوتا ہے جسکی اعانت شدت اور سختی برودت کی کرتی ہے کہ تخفیف پیدا کرکے اور بھی مسامات کو بند اور
مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کر دیتی ہے خصوصاً ایسے وقت کی سردی جسوقت ہضم غذا وغیرہ بکثرت ہونے کا زمانہ ہو اور اس سے کہ ہضم اور
کثرت احتباس مادہ کے تابع کثرت بخارات وہلے شبیہ جو اکثر ٹھنڈ سے جلتی ہے ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے اس مرض کا نام بنات اللیل رکھا گیا
اسلیئے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہے۔ خاص حالات سے مرض کے یہ بھی ہے کہ ابتدا میں تو کھجاتے وقت بہت اچھا اور خوش آیند
معلوم ہوتا ہے اور بعد کھجا ڈالنے کے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا ہے **علاج** توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہے کہ حمام کو جائیں اور تمریخات
مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہیں انکا استعمال کریں اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہائے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کر ڈالیں جیسے اب
حکہ میں ابھی مذکور ہو چکا ہے اور اگر تخلیہ عروق کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا نہ کریں۔ ادویہ موضعیہ میں جس قدر کہ نہ اجود ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ان سب دواؤں میں جنکو اس مرض سے خصوصیت ہو خصوصًا اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کریں اور طلا کریں اسیطرح صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا
سا سرکہ ملاکر آب کرفس ترا دو یہ میں بھی اس مرض کو مناسب ہے۔ تنہا درد سر کیبھی اس مرض کے مفید دوا ہو اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی

فصل ثآلیل کے بیان میں

مسون کو ثآلیل کہتے ہیں یہ سماری بھی ہوتے ہیں یعنی چھوٹی چھوٹی کیلیں یا مینیں گرمی ہوتی ہیں اور
عنف مزمنہ یعنی پچدار اور جھکے ہوئے تر چھے بھی ہوتے ہیں سبب فاعلی جو مورث اس مرض کا ہو اور جو اول امر میں اسکی پیدایش کا فاعل ہو وہ تو
یہی ہو کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زیادہ اس میں خلط سوداوی ہو جو کبھی نہایت خشک بلغم سے تحلیل ہو سودا ہوتا ہے
جسوقت ایسا بلغم خون میں بکثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہو بسبب احتقان و کثرت کے اور ہونے اسباب
تعفن کے وہ خون بیوست اور برودت پیدا کرکے مستحیل بسودا ہو جاتا ہو خصوصًا چھوٹی چھوٹی رگوں میں کہ انمیں بوجہ قلت مقدار کے خون
متعفن نہیں ہوتا ہو اور اسی خون میں رکہاے کو جلد کے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہیں جنمیں قوت مجففہ کی زیادتی ہو کہ خون کو تا اینکہ
متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ مائل بہ بیوست کر دیتے ہیں لہذا عفونت جو لازمہ رطوبت ہو پیدا نہیں ہونے پاتی خصوصًا جب کہ اپنے
اصلی جوہر اور ذاتی حالت میں زیادہ حار نہو کبھی ایک مسہ بڑا پیدا ہوتا ہو اور یہی بڑا ثولول سبب استحالہ کا اس بخار کے بطرف اپنے مادہ کے
ہوتا ہو اور اپنی شکل کیطرف غذا کو مستحیل کر لیتا ہو جو بذریعہ بخار کے اس عضو میں آتی ہو جہاں وہ ثولول پیدا ہوا ہو پس اس غذا سے استحالہ شدہ
میں یبس اور برودت پیدا ہوتی ہو اور اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا ثآلیل بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں جب وہ بڑا مسہ اکھیڑ کر پھینکدیا جائے
یا کسی اور تدبیر سے فنا کر دیا جاوے وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہیں۔ جو بڑے بڑے مسے ہوں اور انکے سرے اور نوکیں جیسے
کیلوں اور میخوں کے سرے ہوتے ہیں ویسی ہوں اور جڑیں انکی باریک اور پتلی ہوں ان مسون کا نام مسامیر ہو اور جو مسے طولانی اور پچدار ہوں
یا کسی طرف جھکے ہوے ہوں انکا نام قرون ہو بعض قسم ثآلیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہو اگرچہ واجب ہو کہ ایسے مسے کو دیگر اقسام
سے تمیز کریں اور جب مسکا مدہ اور ریم وغیرہ شگافتہ ہو کر بر آمد ہو جاتی ہے کہ اور زیادہ شگاف دیکر اسے نکالڈالیں اور باقی نرہنے دیں **علاج**
بہت توجہ کرنا تقلیل خون کیطرف بذریعہ فصد او استفراغ سودا کے یہ تو امر لابدی اور ضروری ہو اگر مرض میں زیادتی ہو اور اعتدال سے
بہت گذر جاوے اسیطرح تدبیر تولید کیموس جید کی یا اور تدابیر جو کہ بیان ہو چکے۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمیں تلخی
او قبض ہو اور سبک علاج خفیف ثآلیل کیواسطے جیسے مالش مسون کی روغن پستہ سے ہمیشہ کرنی یا طبیخ حنظل جو صاف کرکے تین وزن تک
تہ جانیکی غرض سے چھوڑ دیا جاوے اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان کے **ایضًا** بورق الکبر اور جوز السرو اور زیتون خام اور
جوز ماثل بھی جید ہو اور تازہ برگ آس ثولول خفیف اور قوی دونوں کیواسطے اور جوز تر کے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب با انکے
لگانے سے ایذا کم ہوتی ہو بڑے ثولول میں لگانے کے لائق ہو اور قوی کیواسطے اور چھلکے پوست ریشہ ہاے غرب اور اسکی راکھ سرکہ شراب کے
ہمراہ۔ اور یہ جید بالغ النفع میں سے یہ بھی ہو کہ حرمل اور حنا کو باریک کوٹیں اور منخل میں چھانکر آب سرد کے ہمراہ استعمال کریں بطریق ضماد۔ قوی
ثآلیل کیواسطے چونا اور ہرتال اور بھی سے طلا تیار کریں خصوصًا اگر سیماب کشتہ اور علی الخصوص خاکستر بلوط اور زیت اور نمک آب برابر
کے ہمراہ اور بلبوس کو پسینہ کے فضلے کے ساتھ **ایضًا** ذراریح ہمراہ زرنیخ کے **ایضًا** عسل بلادر مسہ کے اکھیڑ ڈالنے میں قوی علاج
ہو اور شیر یتوع یعنی درخت شیردار سمی جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ کا اگر کہ مسہ پر لگایا جاوے وہ بھی گرا دیتا ہو جو دمعہ یعنی پانی درخت
انگور سے بطور آنسو کے ٹپکتا ہو اور کیکج بہت اچھی طرح اسکو گرا دیتا ہو۔ کلونجی کو پیشاب میں پیسکر لگا دیں عجیب الاثر ہو اور تلخہ مرغ

HAKEEM SHOUKAT ALI

بھی اسیطرح ساور جلقیت اور مرہم حاد جس سے دبیلات شگافتہ ہوجاتے ہیں وہ وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہے **ترکیب معتدل** پوست
جوز شراور زجاج اور چونہ جو زندہ ہو ہر واحد کو لیکر چھان ڈالیں ورسہ پر رکھیں **ایضاً** زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچ درہم شحم حنظل
چھ درہم نوشادر چار درہم بھی اور ہڑتال ہر واحد آٹھ درہم تلخہ گاو چھ درہم اشنان فارسی سات درہم کوٹکر آب صابون کے ہمراہ طلا ہر
کریں منجملہ معالجات ثآلیل کے یہ بھی ہوکہ اسے موچنے وغیرہ سے اکھاڑ ڈالیں کبھی پرون کے چونگے یا چاندی اور لوہے کے باریک باریک
نل لیے کہ مسون کی مقدار انہیں سما جائے مگر یہ دشواری کہ پھر از خود اسکا نکل آنا دشوار ہو اور باڑھ ان نلیون کی تیز او شکل انکے منھ کی قطع
قطاع دائرہ کے ہو یعنی پورا دائرہ نہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اُسکے اندر لیں اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے لے دبائیں کہ وہان سے
کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہجائے۔ یا موچنے اور ہنسی سے مسے کو کھینچیں کہ اسکی جڑ کھنچ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اسکی جڑ مین گرو دیں
اور کاٹ لیں اور کاٹنے کے بعد اسپر روغن زرد لگا دیں **ایضاً** جب کوئی دوا ے حاد اسپر لگائی جاوے بعد اسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر
وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرتی ہو اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کریں اسکے بعد اسی دوا کو لگائیں تا اینکہ مسہ کٹ کر
گرجائے کبھی اس ترکیب سے بھی مسہ کو کاٹتے ہیں کہ پہلے اسکے گرد پیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدیدسے جدا کردیتے ہیں اور وہ آلہ مقعر
یعنی گہرا ہوتا ہو (جیسے گولا بنانے کی رکھانی جو نجار زن کے پاس ہوتی ہو خواہ اسیطرح کا رندہ) اسکے بعد اسی مسہ پر دوا ے حاد لگا
دیں ہمنے تجربہ کیا ہو کہ استرے سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا گر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے نہ پائے بعد ازان مقام
مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جاتا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسے باقی رہ گیا تھا
خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا **فصل قرون کے بیان مین** قرن سینگہ کو کہتے ہیں اور یہاں مراد اُن قرونیون سے ہے
جو اطراف پر مفاصل کے ایک شے مثل ناخون کے کثیف اور سخت بڑھ جاتی ہو کثرت عمل او محنت مشقت کرنے سے جیسے ورزش
کرنے والون کی اصطلاح مین گھٹے پڑجانا بولتے ہیں علاج انکا یہ ہو کہ جسقدر انہیں سے مردار ہو جائے کہ خشکی لینے خواہ کھینچنے سے کچھ
ایذا نہو اسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اسپر وہی تیز اور سخت دوائیں جو مسون کے گرانے مین مذکور ہو چکیں استعمال
کریں تا اینکہ وہ سب گرجائے بعد اسکے روغن زرد لگائیں **فصل شقوق کے بیان مین** جلد کا پھٹ جانا اور ہونٹھون کا
اور اطراف بدن کا ان سب کا سبب یبس اور خشکی جلد کی ہو اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کیوجہ سے ہوتی ہو اور کبھی رداوت اخلاط کسی مادہ
حاد کو جو منصف ہو اور تیز بھی ہو بطرف موضع خاص کے پھینکتی ہو اور کبھی حرارت شدید کیوجہ سے خشکی پیدا ہوتی ہو اور کبھی ہواے گرم جیسی
لُو ایسی چلتی ہو کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہو کبھی سخت برودت جس سے تکثیف پیدا ہو اسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہو جسطرح
خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہو ہواسے اس زمین مین خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین بے سایہ درخت او گیاہ
کھلی ہوئی ہو تا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنے کیواسطے اسے بند کردیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً سبب
آبہاے قابضہ کے اور وہ پانی جنمین قوت شب اور پھٹکری کی ہوتی ہو پیدا ہوتا ہو خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہائیں اور برخلاف
اور بالضد ایسے پانی کے اثر مین وہ پانی ہے جسمین قوت کبریتی ہو یا وہ پانی جسمین قوت قیر یعنی رال کی ہو ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات
متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور خواست کے پانی سے اس خاصیت مین اچھی طرح تجربہ کرکے دریافت کیا ہو **علاج** عموماً شقوق
کا علاج یہ ہو کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر یبس مزاج اسکا باعث ہو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور دہان

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرطبہ کا شربتاً استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کنجد ایک اوقیہ تک ہر روز آب کوے سبز کے ہمراہ یا نقیع زبیب شیرین کو چند روز پے در پے اسی طرح سرطانات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور ہمیشہ مترین کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اسکے لیے اثاقیا بہت مفید ہے **ایضاً** طبیخ شلجم اور خود شلجم اور برگ چقندر اور اسی کا جوشاندہ خصوصاً قیروطی جو برگ چقندر اور معروف چربیوں سے طیار ہوے ہوں یا مخ حیوانات چند سے بنائے جائیں اور زفت رطب و قطران انمیں داخل ہو اور اگر شقوق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہو قیروطی ہائے بارد رطب جو عصارات باردہ رطبہ سے بنائے جائیں انکا استعمال کریں اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہو اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا

ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانیکا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد میں گھس جائے اور ہونٹھ کو خشک کر دے کہ تری اسکی جاتی رہے یا برودت زائد پہونچے یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کے سبب سے شقوق ہونٹھوں میں پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا ہے پہلے سے ایسی تدبیر جو مانع شقوق ہو یہ ہے کہ قبل از انکہ خشکی زائد ہونٹھ میں پیدا ہو اور بسبب شقوق اسباب مذکورہ میں سے اپنا اثر ظاہر کرے۔ قیروطی اور شحوم اور مخوخ اور روغن گل ہمراہ زوفائے تر و تازہ کے استعمال کریں اور ادویہ مذکورہ اگر بعد شقوق کے کریں تب بھی اکثر زوال شقوق ہو جاتا ہے۔ پوستہائے سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ یا پانی کے اندر کا باریک چھلکہ خواہ لسن اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی انکے شقوق کو روک دیتا ہے جب شقوق پیدا ہو جاے اسکے لیے دوائے جید یہ ہے دُردی شراب کو بریان کر کے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد لگائیں یا مازوے خام کو باریک پیسکر جب مثل غبار کے ہو جاے صمغ البطم کو آگ پر گھلا کر سحیق مذکور کو ملائیں اور استعمال کریں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھاہا روئی کا تیل میں ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھوں کی ترقیدگی کو مانع اور بہت ہے اگر ترقیدہ ہو گئے ہوں

پاؤں کا پھٹ جانا کبھی بسبب انجرہ ردیہ کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب یبس اور خشکی اور قشف جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات پاؤں پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اسکا تحمل دشوار ہوتا ہے **علاج** اگر ممکن ہو تو پاؤں کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسیطرح کریں کہ آب گرم میں پاؤں بھیگوئیں اور تمریخ ادہان اور چربیوں کی کرتے رہیں خصوصاً روغن بیدانجیر اور روغن اکارع اور روغن چینی بدرجہ غایت مفید ہے چربیوں میں گائے اور بھیڑ کی چربی اور حرام مغز جسمیں تھوڑا سا موم ملایا جائے کہ یہ بھی نافع ہے اور الیہ یعنی چٹھے کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو شے ٹپکتی ہے وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے مہندی ملنا خصوصاً جوشاندہ حرمل کے پانی میں پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر یہ ادویہ مفید نہوں اور ادویہ مفریہ ملانے کی جنمیں قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑے جیسے کہ بعد حمام کے اسیطرح معالجہ کرتے ہیں تو زفت کو ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤں آب گرم میں رکھتے ہیں پس ایسی دواؤں میں کتیرا جو خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جاے عجیب النفع ہے **ایضاً** موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور میعہ سائلہ سب کو یکجا کرکے لتھڑا کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے **ایضاً** قطران ہمراہ طین یعنی پسی ہوئی کسم کے زیادہ مفید ہے اور کندر سائیدہ ہمراہ روغنہائے مناسبہ کے اور شحوم مذکورہ کے نافع ہے **ایضاً** سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہے مگر ہاتھوں کے پھٹ جانے میں یہ دوا بہت جلد مفید ہوتی ہے **ایضاً** پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت میں پختہ کریں اور علک البطم اسمیں گھول دیں اور ہاتھوں کے پھٹ جانے میں استعمال کریں **ایضاً** بیدانجیر کا مغز تھوڑے پانی میں پیسکر ضماد کریں اور بیدانجیر کا ثفل بھی شقاق کہنہ جو متقرح ہو اسکے لیے نافع ہے **ایضاً** مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد جملہ ہموزن لیکر بطور قیروطی کے قوام میں لائیں یا سرطان نہری کو شیطرج کے ساتھ پختہ کریں **ایضاً** دُردی زیت کا اور بط کی چربی اور علک البطم ہماری مجرب بہت عمدہ یہ دوا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

کتیرا کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اسکے نصف وزن بیخ بسفائج اور کہربا اور کندر کو بھی پیسین اور علک البطم کو ہموزن کتیرا کے لیں اور سب کو روغن بید انجیر کے ساتھ ملا کر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ پا کی تہ مین کا خوگر ہوا سے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہنچے گی **مترجم کی مجرب دوا** پاؤن کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جو کوب کر کے پانی مین جوش دین جب خوب اسکا اثر پانی مین آجاوے اسی پانی مین پاؤن کو ڈبو دین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالبًا دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہوجاوے گی مین نے گوالیار کے مقام پر رنگریزون کے پاؤن کا جو بھی اور چونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج کیا اور مفید ہوا **فصل ہاتھون کے پھٹ جانے کا بیان** علاج اسکا بھی مثل اس شقوق پاؤن کے ہے جو خفیف دواسے ہو یعنی سخت دواسے علاج ہاتھون کے پھٹ جانے مین نکرنا چاہیے **انگلیونکی گھائیون کا پھٹ جانا** اسکا بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیخ بسفائج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین **فصل تقرح قطاۃ یعنی پٹھ لگ جانا اور زخمی ہونیکا علاج** قطاۃ اور ریڑھ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چت لیٹنے سے اور خصوصًا بحالت بیماری کے سرخ ہوجاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے لازم ہے کہ جسوقت سے سرخ ہونا قطاۃ کا شروع ہو اُسی وقت چت لیٹنا ترک کردین اور روادع کا استعمال شروع ہو جائے اگر مریض کی ایسی حالت ہو جائے اسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور لکڑیان یعنی شاخہاے بید کو جدا کرلین ورنہ وہ خوچبھین گی یا باجرہ کو بچھائین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ زخم نہ چبھے اور جب قرحہ پڑ جائے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین **رائحہ منکرہ کا علاج** بری بو جلد اور مغابن جیسے بیخ ران یا زیربغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوشہ اخلاط اسکے معین ہوتے ہین یعنی جس حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت اور غسل حیض کو نکرنے سے خواہ بدیر غسل کرنا جبکہ تو پھیل چلے اور ہیتی کا اکثر کھانا یا ان چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریفہ حادہ یعنی تیز مواد کو خارج بدن کیطرف کھینچ لاتی ہین بعض یعنے گندہ دہنی کی بو کے علاج تو امراض فم مین مذکور ہوچکا **جلد کی بدبو کا علاج** جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوئی ہو پہلے بذریعے استفراغ مادہ اس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین کہ جید الہضم ہو بنظر اپنی کیفیت کے و نیز بنظر مقدار اور کمیت کے یعنی غذاے جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جا کر خوب نظافت اور ازالۂ چرک کی تدبیر کرین خواہ اور جس جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو نہار منہ ایسی چیزون کا استعمال کرین جو عرق اور پسینہ ٹپکاتی ہین جیسے سلیخہ اور قلنجہ یعنی پل پرنگ **ایضًا** کرفس اور حرشف اور لیمون جو چیزدرار بول کرتی ہے خون کی عفونت بھی دور کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنے ہے جیسے لیمون۔ بدبوے جلد کو نقیع مشمش یعنی خوبانی کا جو خوشبودار ہو اور خود مشمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین بدن پر ماء الآس اور جہ پانی مین شب یمانی اور سوس اور طبیخ تمام اور نعنع اور فودنج اور مرزنجوش برگ بہی برگ بید ملا ہو اسیطرح تمریخ آس کی جو پیا ہوا ہو اور خصوصًا صندل کی تمریخ اور سعد اور تفاح اذخر قصب الذریرہ اور سرو اور گلسرخ خاص کرکے اور مرزنجوش اور شاہسفرم اور اشنہ و برگ اترج اور پوست اترج اور اسی کا چھلکہ اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہے **ایضًا** اقراص وردہمراہ سک کے **ایضًا** نافع اور رسالات کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مردا سنگ اور توتیا برگ سوسن پھٹکری وغیرہ اور مرکی او صبر اور روغن آس اور روغن گل

فصل بیان مین صنان کے اور صنان کا علاج بھی اسی فصل مین مذکور ہوتا ہی صنان وہ بدبو ہی جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگون نے خیال کیا ہی کہ صنان بقیہ سے اسی منی کے پیدا ہوتا ہی جس سے اس آدمی کی خلقت ہوئی ہی اسطرح کہ وہ بقیہ زیر بغل کیطرف آگیا اور جلد مین نفوذ کر گیا اور یہ راے قابل اعتماد کے نہین ہی البتہ صنان کی پیدایش مناسب ورادلی یہ ہی کہ اس مادہ سے منسوب کیجائے جو انسان مین تحلیل ہو منی ہوتا ہی وہی مادہ متحرک ہو کر صنان بن جاتا ہی۔ علاج صنان کا بعد تنقیہ کے (بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو) یہ ہی کہ توتیا اور مردا سنگ مرتی سے کرین اور قلیمیات معلومہ اور خاکستر آس سے اور جب پانی مین پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ مین صندل ملا دیتے ہین اور کافور بھی مخلوط کرتے ہین **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک اور سنبل اور شب اور مُر اور ساذج اور گلسرخ ہر واحد ایکجز توتیا اور مردا سنگ سفید کیا ہوا ہر واحد تین جزو کافور نصف جزو گلاب کے ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال کرین **ایضا** درد احمر اور سک و سنبل اور سعد اور مُر اور شب ہر واحد سے دس جزو لیکر قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بطور طلوخ کے استعمال کرین **فصل** صفت ایک ذرور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جاے اور گرم مزاجون کیواسطے نافع ہی سعد اور ساذج اقحاح اذخر سیعہ شامیہ جو بنی رمان کا مشہور ہی ہر واحد دس درخمی گلسرخ خشک ورا طراف آس کے ہر واحد بیس درخمی سعد اور اقحاح اذخر اور ساذج کو شراب ریحانی مین تر کرین اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرلین اور پیس پھر اسپر گلسرخ اور اطراف آس کو ڈالکر پیسین ورزعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملائین اور سایہ مین خشک کرین پھر سنگھانے کے بعد پیسکر تمام بدن پر چھڑک دین اور بعد نہانے کے پہلے پسینہ بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازان یہ دوا استعمال کرین **ایضا** کہ عرق بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہی اور سرد مزاج والون کے مناسب ہی سنبل الطیب قرنفل حماما شاخملے سلیخہ ہر واحد تین درخمی قسط اظفار الطیب سنبل ہندی وا جینی ہر واحد دو درخمی شاخملے مرزنجوش و سنبل ہر واحد چار درخمی بنی رمان کی اسکو شراب مین حلکرکے باقی ادویہ کو آب نمام مین پیسکر اسطرح استعمال کرین جو مذکور ہو چکا **اور دوا ہی** جو پسینہ کی بدبو دور کردیتی ہی وا جینی سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (یعنی وہ گل مختوم جس پر بحیرہ کی مہرین لگی ہون اور اسکو طین قیاس بھی کہتے ہین) چرک اسرب سپیدۂ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گلسرخ خشک ہر واحد تین اوقیہ خشک دوا مین آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی میں حل کرکے آمیختہ کرو **فصل بول اور براز کی بوے بد کا بیان** اور ریح کی عفونت کا بیان ہی اور اسکا علاج ان تینون چیزون مین بوے بد عفونت اخلاط سے پیدا ہوتی ہی اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہی جنکی خاصیت یہی ہی کہ بدبو انمین پیدا کرین جیسے اشترغار اور لسن اور جرجیر اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور جعبنہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر جودت ہضم اس اثر کو دور کرتی ہی اسیطرح ایسی چیزون کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کے دفع کرتی ہین جیسے میتھی کہ پسینہ اور پیشاب کو بدبو کرتی ہی اور براز کی بوے بد کو دفع کرتی ہی اور شراب عمدہ براز کی بدبو کو دور کرتی ہی **فصل بیان مین پیشاب کی بدبو کے** براز کی بدبو کے جو اسباب ہین وہی بول کی بدبو کے ہین **ایضا** مدرات جیسے ہلیون وغیرہ کہ رائحہ بدن کو خوشبو کرتے ہین اور بول کو بدبو کرتے ہین قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب مین بدبو پیدا ہوتی ہی اور اسکا علاج آسان ہی جیسا کہ امراض مثانہ مین بیان ہو چکا **فصل قمل اور صئبیان کے بیان مین** جو مادہ رطب ایسا ہی کہ خاص اسی مین کسی قدر حرارت ہی

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا اسکے ہمراہ کسی اور شے مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہو کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہو جو پسینہ ہو کر بہ جاتا ہو اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہو جو متحلل ہو کر وسخ اور چرک ہو جاتا ہو اور اسکے بعد وہ مادہ ہو جو اعلاے طبقات مین محتبس ہو جاتا ہو کہ اس سے خراز اور حصف وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہو جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا ہو پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہو داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہو اگر اسمین رداءت کمتر ہو اور قوت صدید اور ریم بن جانے کی اسمین نہین ہو اور نہ اسمین بسرعت عفونت زائدہ در ہو سکتی ہو اور صلاحیت اسمین قبول حیات کی بھی ہو تب عطا کنندہ حیات موہبت سے اسپر فیضان حیات ہوتا ہو ایسے ہی مادے سے قمل یعنی سفید جوئین پیدا ہوکر رینگتی پھرتی ہین اور قمل نکر یہ مادہ خارج ہو جاتا ہو اور کبھی ایسے مادہ سے دفعتہ بڑے بڑے جانور چپٹے چپٹے یا گول گول پیدا ہوتے ہین جنکو صیبان کہتے ہین۔ کبھی قمل کے تولد پر غذاہاے جید الکیموس بھی معین ہوتی ہین جو رقیق ہون اور ظاہر بدن کیطرف متحرک ہون جیسے انجیر اور کبھی اسپر اعانت ان حرکات سے بھی ہوتی ہین جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی ہین خصوصاً اگر اس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہو جیسے حرکت جماع کی کبھی صفائی بدن کی میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد مین تفتیح پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو حرکت دیکر مستحیل کر دے یا ایسی نسیم کو جو مانع استحالہ مواد ہو جلد کے اندرون داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ بمتعفنہ کا استحالہ نہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل پر معین ہوتے ہین۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہو کہ صاحب بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہو اور [illegible] کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہو جاتا ہو **علاج قمل** جو بکثرت پیدا ہون کہ انکی نسل منقطع نہو اور بڑھتے ہی چلے جائین انکا علاج پہلے تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہو خصوصاً فصد کرائے اور تدبیر کی اصلاح اور ان چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ اوپر بھی مذکور ہو چکا بعد ازان ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ اہتمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے نافع ہو اگر پہلے آب شور سے نہالے اسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہو کپڑے بدل بدل کے پہننا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین۔ کبھی مشروب دوا بھی قمل کو قتل کرتی ہو جیسے لسن کا طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن کیطرف پھر اگر قمل بکثرت ہون اور بڑی ایذا دیتے ہون اسوقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی شریک کرنی لازم ہو منجملہ ادویہ موضعیہ کے ساق ہمراہ زیت اور حماض کے **ایضاً** برگ حماض بھی اور اسی کی بیخ یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ رمان یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ بزر کتان یا قصب الذریرہ اور دار چینی اور روغن قرطم یعنی کڑ نافع ہو اور رانع تولد قمل ہو اور روغن ترب عجیب الاثر ہو پوست سلیخہ اور زراوند عاقرقرحا اور خطمی کی جڑ اور نمام اور جعدہ اور شونیز اور شیطرج شحم حنظل بورہ اور برنجاسف قرونا **ترکیب جید** شیاف ابارشا مین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ ہموزن سب ادویہ کے سب کو یکجا کر کے طلا کرین دھونی کی ادویہ مین طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہو اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور طبیخ فودنج جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر۔ مرارات یعنی تلخ چیزین جبکہ غسولات مین پڑین نہایت عمدہ ہین۔ بخورات مین تبخیر کندش اور مویزج کی ہرتال کے ساتھ اور خصوصاً سک کے ہمراہ اور رگ دھاک منجملہ قوی دواؤن کے یہ دوا ہو مویزج اور زرنیخ سرخ اور بورہ ان سبکو سرکہ اور زیت مین پیسکر سر پر طلا کرین اور خربق سپید اور بورہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل رائی اور کندش دونوں کو پیسکر تھوڑا سا سرکا نہر ڈالین اور پارہ اسی مرکب مین پیسکر کشتہ کر ڈالین یہ دوا قوی الاثر ہو اسیطرح وہ دوا جو مرکب ہو گندھک و ہڑتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے **ایضاً** کندش زرنیخ سرخ زراوند طویل قطران تخمہ گاو انا کہ جسمین یہ دوا مخلوط ہو جائے یہ طلا بھی قوی ہو **ایضاً** قطران جنطیانا اور ہڑتال اور روغن سوسن **ایضاً** مویزج اور برگ دفلی اور شب یمانی **ایضاً** حمام مین شیاف مامیثا ایک ایک جزو بورق نصف جزو قسط ایک جزو نشاستہ ہمہ زان سب اجزا لے اور بعد خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملا کر یہ ساری ادویہ جو مذکورہ ہوئی ہین انکا لگانا بعد تخمیر اور دھونی لینے مثل کندش اور مویزج کے بہت عمدہ ہو خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہین **چوتھا مقالہ** ان احوال کے بیان مین جو متعلق بدانی فربہ بدن کے ہین اور یہی مقالہ پر کتاب الزینۃ کا خاتمہ ہو

فصل ہزال یعنی لاغری کے دور کرنے کا بیان

(۱) لاغری بدن بوجہ نہونے اس مادہ فربہی کے ہوتی ہو جو غذا سے پیدا ہوتا ہو (۲) یا کثرت استعمال غذائے لطیف سے جس سے خون کثیر بدن مین پیدا بھی نہین ہوتا لاغری ہو جاتی ہو (۳) یا فقط تدبیر غذائی پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہو **مترجم** اس فقرہ مین دو احتمال ہین ایک تو ظاہر تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا نسخہ (علی اعداد) کا ہو وہ بظاہر درست نہین ہوتا ہو اور بے ربط ہو مگر شاید اس سے مراد ہو کہ جس تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کرین کہ خون جید پیدا نہو تو (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے جو غذا مین تصرف کرتی ہو لاغری پیدا ہوتی ہو اور ضعف متصرفہ مین یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ مین ضعف پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کیطرف جذب نہ کر سکے اور اکثر یہ فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہو (۵) یا بسبب سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جاذبہ بجھ جاتی ہو یا کم ہو جاتی ہو لاغری پیدا ہوتی ہو خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام طلبی بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ احتیاج سے ریاضت کے جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہو بلکہ ایسے طبائع مین جذب غذائے معتدل بھی نہین ہوتا ہو (۶) یا سبب لاغری کا یہ ہو کہ جو خون بدن مین پیدا ہوتا ہو طبیعت بدنی کو اس سے بغض اور نفرت ہے یعنی اسے قبول کر کے تغذیہ بدن نہین کرتی ہو چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہو قوت جاذبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی یعنی بلغمی کے (۷) یا لاغری کا سبب یہ ہوتا ہو کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہو پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب ہوتا ہو اور قوت کبد مین وہن اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہو (۸) یا دیدان یعنی کیڑے اندرون بدن مین پڑ کے جریان غذائے اعضا کو روکتے ہین اسوجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہو (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہو اور تنگی مسامات مین یا اخلاط کی سدوت سے پیدا ہوتی ہو یا اسلئے کہ مسامات تہ بہ تہ بستہ اور منطبق ہو جاتے ہین اسلیے کہ برودت یا حرارت نے جو گرد اگرد مسامات کے کسی خلط وغیرہ مین ٹھہری ہوئی ہو اسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کر دیا ہو لہذا یبس اور خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہو کہ اسنے مسامات کو بند کر دیا ہو اور غذا کو پہونچنے کی راہ نہین باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے اپنے اپنے علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہو یا تنگی مسامات مین کسی بندش سے پیچ در پیچ کے پیدا ہوتی ہو جو ہمیشہ بند سی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہین انکے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہو اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہین (۱۰) یا کثرت تحلل کیوجہ لاغری پیدا ہوتی ہو یعنی جسقدر غذا بطرف اعضا کے پہونچتی ہو بوجہ ریاضت سریعہ کے فوراً تحلل ہو جاتی ہو اور عضو مغلوب التغذیہ ہین

HAKEEM SHOUKAT ALI

ٹھہر نہیں سکتی جیسے ہموم اور غموم یعنی رنج اور افکار ہیں اور امراض محللہ ہیں غذا کا تحلل اسطرح ہوتا ہے۔ جو بدن ایسے ہیں کہ بہت جلد لاغر
ہو جاتے ہیں ان ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہے اور جو ابدان دیر میں لاغر ہوتے ہیں ان پر
فربہی کا عود کرنا دشوار ہے انکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض بقائے قوت اور مدارات ضعف کے ہو سکتی ہے کہ اگر غذائے کثیر کا
استعمال ہو تحمل کر سکیں اور ہضم ہو جائے۔ جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور تمدید یعنی کھنچاؤ اور
تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسے ہی بدن میں ہے جسکی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اسکی تدبیر منجملہ اور
تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جن سے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جسکے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر
متحمل نہیں ہو سکتا ہے اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکریں اجسام کی زیادہ کھائی اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہے۔ انفعالات
نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے
محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے ایسی تدبیر کرنی جس سے غذائے اعضا محتبس ہو جائے اور نفوذ اعضا میں نکر سکے
اور محتبس ہو کر غذائے مذکور متعفن ہو جائے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہے فربہی میں بہت سے مضار ہیں کہ انہیں مقام مناسب
پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہیں ہے جیسے کہ درمیان لاغری اور فربہی کے حالت اعتدال میں عمدگی ہوتی ہے۔ پس جبتک فربہی سے
کوئی ضرر پیدا نہ ہو اسے ناپسند کرنا نہ چاہیے اسلیے کہ مادۂ حیات حیوانی رطوبت میں ہے جو فربہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ
حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پائے گو ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلیے کہ فربہی میں آفت اور ضرر دفعتاً چانک
پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ اپنے مقام پر مفصل مذکور ہوگا جب بدن میں خشکی اور ہوا میں یبوست پیدا ہو جائے اسوقت لاغری ضرور پیدا
ہوتی ہے **علاج** واجب ہے کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کریں اور دریافت کریں کہ اسباب دہ گانہ مذکورۂ بالا میں سے کونسا امر سبب
اس لاغری کا ہوا ہے اور بعد ادراک سبب کے علاج اسی کا کریں اور ازالہ سبب میں کوشش کریں (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے خون
غلیظ اور قوی پیدا نہیں ہوتا ہے تو ایسی غذا تجویز کرنا لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا پر اقتصار کرنا چاہیے
جو خون صالح پیدا کرتی ہے اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہے کہ وہ متحلل ہو جاتا ہے اور جزو بدن نہیں ہوتا ہے (۲)
اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ میں کسل اور سستی آگئی ہے اسی قوت کی تحریک اور تقویت کرنی چاہیے اور اس سوء مزاج
کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع میں ہو پھر اسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سونے سے اٹھکر بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو
بیدار کرتی ہے۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ اور اعضا کیطرف غذا جانے کو روکیں اور عضو لاغر کیطرف اسی غذا کو لائیں اور جذب
کریں اور یہ بات اسوقت کرنی چاہیے جب دونوں اعضا کے جانبین مختلف ہوں مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایاں موٹا ہو
اسوقت ضرور ہے کہ موٹے ہاتھ میں نیچے کیطرف سے پٹی باندھے مگر بندش پٹی کی ایسی نہو جو ایذا دے بلکہ اسیقدر کہ مسامات میں تنگی
پیدا کرکے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جائے گی اور قوت جاذبہ کو مالش سے متنبہ کریں خصوصاً روغن
سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کریں جو درد اور ایذا پیدا نکرے اور جب ملتے ملتے
عضو مذکور میں گرمی آجائے ترک کریں اور پھر جب گرمی مٹ جائے مالش کریں (۳) اگر منافذ کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا
ہوئی ہو تفتیح مسامات کریں اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہے جیسا کہ عنوان میں بیان ہوا ہے اور اسی سبب سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

انسداد مسامات ہوا ہو اسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب و تسخان کے لازم ہو جو بذریعہ سخنات اکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہو اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کریں اگر بوجہ برودت تنگی مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات میں تنگی بوجہ حرارت کے ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہوں۔ بہتر ہو طریق تسخین اس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہو کہ پہلے اس عضو کی مالش کریں بعد ازاں اسپر محمر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شے رکھیں (۴) اگر بسبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کریں (۵) اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کریں اور سارے دیدان نکال ڈالیں نکلیں ادویہ سے جو باب دیدان میں مذکور ہو چکی ہیں اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاون پر سولانا اور سایہ میں ٹھہرانا اور نشاط یعنی دل خوش کن امور سے ہر وقت دو چار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈے مشروبات پلانا چاہیے کہ جملہ یہ تدابیر بڑے مقوی قوائے طبیعیہ ہیں کہ تصرف طبعی کو تغذیہ میں اور دفع فضول میں پیدا کرتی ہیں اور یہی امر مبدا اسباب فربہی کا ہو۔ شراب غلیظ بھی شرباً اور طعام جید الکیموس جو قوی اور غبہ قوت جاذبہ ہو کر ہضم ہو جائے سمن بدن ہو جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہو کہ اسمیں قوت بھی محتبس ہو جاتی ہو اور گوشت سخت پیدا کرتی ہو اور پکایا ہوا گوشت تو کم متزل یعنی ڈھیلا اور منفشے یعنی پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہو جو پلپلا ہوتا ہو۔ بطا کا گوشت سمن بدن ہو اسیطرح گوشت چوزۂ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہو اسیطرح لبوب ہمراہ شکر بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کیطرف زیادہ جذب کرتا ہو اور فربہی بھی پیدا کرتا ہو مگر نہانے والے کے جگر میں سدہ پڑتا ہو خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہو اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنی پتھری کا ایسے لوگوں کو زیادہ ہوتا ہو اور جو لوگ باریک رگ از روے خلقت کے ہیں اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہوں انکو مرض سدہ اور حصات میں مبتلا ہونے کی اولویت ہو لیکن سب آدمی پر یہ حکم ضرر کا عام نہیں ہو۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کریں لازم ہو کہ مفتحات سدہ جگر جو معروف اور مشہور ہو انکو فوراً استعمال کریں اور قبل از طعام کبر ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کریں اور سکنجبین بزوری بھی استعمال کرتے رہیں تا اینکہ ثقل مذکور زائل ہو جائے۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہو جو ہضم اولی طعام کے وقت ہو کہ غذا منحدر ہو چکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہو کہ اکل طعام حمام سے نکلکر بلا فصل اسباب فربہی سے ہو کیا خوب تدبیر فربہی کی اکثر آدمیوں کے واسطے حمام کرنا ہو خصوصاً ان لوگوں کے واسطے جو لاغری میں مثل حالت ذبول کے پڑے ہوں۔ واجب ہو کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنی جسوقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہو چکے سواے چند اشیاے غذا کے کہ انکے ہضم پر استحمام مضر ہو۔ محرورین کیواسطے دوغ جو میٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا پٹھے کی بندش سے اس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب میں ہو چنانچہ ابتدائے صفحہ ماقبل میں مذکور ہو چکا اور پٹی کی بندش نیچے عضو کے کرنی چاہیے اگر کوئی عضو فربہ ہو یا اسکی فربہی مطلوب نہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست لاغری سے بچا ہوا ہو اسوقت بندش پٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے۔ یا عضد تو لاغر ہو اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہیں اسوقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کیطرف چاہیے۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بہ ریاضت ہیں۔ ریاضت کی وہی قسم فربہی پیدا کرتی ہو جو نرم اور بطی ہو یعنی دیر میں کیجاے اور مع ذلک حد اعتدال پر ہو اور دلک سریع کی ہو یا پارچہ یا خشونت سے کیا جاے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی میں معتدل ہو اور اسکے بعد ریاضت

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا اعتدال مانع کرے اور اسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی میں کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہو جائے اور مالش کی حد اسقدر ہو کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجائے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھے اور دلک یابس یعنی سوکھی مالش کرے بعد اسکے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے۔ تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فربہی میں واجب اور اہم ہے اسلئے کہ اکثر آب و ہوا کی خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے مسمنات میں سے چند لطوخات ایسے ہیں جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرکے مالش وغیرہ سے لگائے جاتے ہیں جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا روغن جو زفت کو سیلان میں لائے استعمال کریں کہ لتھڑ جائے اور کبھی تنہا زفت کو آگ میں گرم کرکے جب گھل جائے استعمال کرتے ہیں کہ چمٹ جائے اور جب منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے چھڑا لیتے ہیں کہ یہ ترکیب جاذب غذا کرتی ہے اسی عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جائے اور غذا کو اسی عضو میں بند کر دیتی ہے۔ اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر برودت بسبب ضعف کے عارض ہوئے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کے سبب سے برودت عارض ہوئی ہے اسے بھی زائل کرتی ہے اور لزوجت اور سخونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر پیوست مسامات میں ہو جاتی ہے گویا کہ مستحیل ہو گئی جزو عضو کی طرف کہ اس سے جدا نہیں ہوتی ہے جب گرمیوں کی فصل میں اسکا استعمال کریں واجب ہے کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائیں اور جاڑوں میں دو مرتبہ۔ اور جس فصل میں زفت کا لطوخ کریں ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اسکی چسپیدگی عضو میں بسرعت ہوتی ہے یا دیر میں اور عضو مذکور میں سرخی اور دیگر آثار میں سرعت اور بطوء کا خیال کریں۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت ظاہر ہو پھر اسکے چھڑانے میں دیر نکرنی چاہیے بلکہ جلد اُسے چھڑا لینا لازم ہے بلکہ بیشتر تو اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ گرما گرم ادھر اسکو لگایا اور ادھر جب سرد ہو گئی چھڑا لیا۔ کبھی زفت کے لگانے سے پہلے دلک سریع اور خشن جو بصلابت ہو نافع ہوتا ہے اور دلک کرکے بعد اسکے ان طلاے زفت کرتے ہیں۔ یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اسمیں گرہ یا شاخیں نہوں بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصا اسمیں کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگائیں کہ عضو مہزول سرخ ہو جائے اور پھول جائے اسکے بعد زفت کو لگائیں اسلیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہے جو خلاف مقصود ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگا دیں جسوقت منجمد ہو جائے اور سرد ہو دفعۃً چھڑا لینا چاہیے۔ اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمیں کسیقدر لذع بھی ہو ڈالا جائے بعد اسکے زفت کا لطوخ کریں۔ آبہائے کبریتی اور تفری یعنی پانی زمین ہائے بے گیاہ کے یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائیں جذب غذا ظاہر بدن کیطرف کرتے ہیں **جالینوس** کہتا ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کر دیا کہ وہ لڑکا سمین الاوراک یعنی فربہ ترین ہو گیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اسنے کیا تھا جسکو پورے زفت ناگوار ہو چاہیے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچا دے یا عضو خاص پر بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی ہے جسوقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جائے کہ اسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت جاذبہ خون کو بہت جلد جذب کرے۔ اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر نہ پیدا کرے گھبرانا اور ناامید ہو کر تدبیر سے دست بردار ہونا نہ چاہیے بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہائے سخت سے دلک اور مالش کرتا رہے اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اور اسکے ہاتھ سے مالش کرے اسکے بعد زفت کا لطوخ لگائے کبھی سوائے مالش کے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ دوبہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کی جاتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اعضائے بدنی میں سے بعض عضو ایسے بھی ہیں جسکے فربہ کرنے میں غذائے معتادہ سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے اسلیے کہ انہیں حصہ غذا جو پہونچتا ہے زیادہ تحلیل پا جاتا ہے اور فربہی آنے میں زیادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہیں خصوصًا کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اب لازم ہے کہ ہم ادویہ تناولہ اور حقنہائے مناسبہ بیان کریں۔ کھانے پینے کی دواؤں سے غرض یہ ہے کہ ہضم غذا پر معین ہوں اور حبس غذا کا معدہ میں کریں امعا میں تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگوں کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصًا جب وہ مدرات اثنائے طعام میں خواہ بعد طعام کے مستعمل ہوں تھوڑی دیر بعد اسکے اس غذا کو بستہ کرنا عضو مہزول میں درکار ہے اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجوں کے واسطے بہت بہتر اشیا ہیں **ترتیب جید** بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ اور شہدانج اور حب صنوبر کبار شہد میں ملا کر گولیاں برابر جوز کے بنائیں اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات تک استعمال کریں اور اسکے اوپر شراب پئیں یہ دوا فربہ بھی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے **ایضًا** ایک کول آرد سمید اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گائے کے مکھن میں ملائیں جو تازہ ہو اور پھر اسکے قرص بنائیں اور صبح شام کھایا کریں یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر کیلا یعنی جو یا اسکی نصف جز قند سفید ہموزن سبکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب سا کھایا کریں بیس درہم تک **ترتیب جو منسوب ہے حکیم کندی کیطرف** چہارم کیلچہ یا گندم سپید انجیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسیں اور دو رطل شیر دوشیدہ تازہ اوپر ڈالیں جتنا زیادہ آٹا ہیں گوندھ سکے گوندھیں اور پھر اسکے قرص برابر یعنی یکساں بنائیں کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ اوقیہ کا ہو اسکے بعد پختہ کریں اور سوکھا ڈالیں ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کریں **ترتیب جید** جو لاغری شی کی خورش اور سدہائے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنی مرض ہلیہ سے پیدا ہو اسکے واسطے یہ نسخہ ہے زبیب جید لیکر اسپر بقدر چہار چند وزن کے پانی ڈالیں اور اتنا جوش دیں کہ آدھا پانی جلجائے اور ہر قفیز پر زبیب کے دو رطل خبث الحدید اور ایک کف اجوائن اور ایک کف دست برابر شکر اور ایک کف دست صعتر ڈالیں جب دو روز یا تین روز خوب تر رہے نہار منہ بقدر ایک رطل کے پئیں اور تین گھنٹہ کے بعد روٹی ہمراہ کامخ کبر اور کراث کے تناول کریں اور نبیذ قوی اسکے اوپر بقدر ایک رطل کے استعمال کریں پھر جب سات گھنٹہ گذر جائیں گوشت فربہ کا استعمال کریں اور اوپر تین رطل نبیذ قوی تناول کریں کہ یہ ترکیب قوی مزاجوں میں تاثیر عجیب کرتی ہے اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہے **ایضًا** تیز اور تخم خشخاش اور جوز جندم اور بہمن اور کبر اور کہربا اور زرنباد اور مغاث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کوٹ کر مسکہ میں جوش دیں اور اسپر دو من آرد نخود اضافہ کریں اور ہر روز تیس درہم تک تناول کریں اور ہمراہ اسکے روغن زرد میں دودھ اور شکر ڈال کر حسو پختہ کریں اور بعد اسکے تناول کے اہتمام ہضم بھی کرنا چاہیے **ایضًا** مغاث پچاس درہم خرنوب بیس درہم کتیرا چالیس درہم زرنباد تیس درہم کوٹ کر چھانیں اور سوم حصہ مجموع کے خبز سمید اور اسیقدر یعنی ثلث مجموع کی لوز مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سلیمانی اضافہ کرکے ہر روز بقدر بیس درہم بھیڑ کے دودھ میں اور شیرہ انگور کہ دونوں کا وزن ایک رطل کا ہو حسو بنا کر استعمال کریں اور یہ فربہی کی تفصیل میں منتخب یہی لبوب ہیں اور روٹیاں دوا ملی ہوئی اور کندر اور کیلا خصوصًا ہمراہ سویق کے اور کیلا علاوہ نفع میں کے نفع کو دور کرتا ہے اور حب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہے مگر معدہ میں دیر تک ٹھہرتا ہے اور مغاث اور زرنباد اور بہمنین اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہوں جیسے بلبوس اور کرسنہ اور لوبیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے گویا بالخاصہ فربہی پیدا کرتی ہے شہد کھی پکڑ کر خشک کریں اور کوٹ کر ہمراہ سویق کے استعمال کریں اور گرم مزاج کو بہت مفید ہے **تدبیر جید** واسطے محرورین کے دوغ رائب حلو یعنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

شہد میٹھے دہی کا وہ دہی جو اچھی طرح بستہ نہ ہوا ہو اور نہ اسمیں ترشی عناصر کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اسکا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور دہنیت
ور آرہی ہی ہو وقت اسکی چھاچھ یعنی مٹھا بنائیں تاکہ بوجہ سبکی کے سریع النفوذ ہو لیسے مٹھے کو معزول بقدر نصف رطل کے پی جاے اور تین گھنٹے
صبر کرے تاکہ یہ مٹھا خوب ہضم ہوجاے پھر دوبارہ یہی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ٹالتا رہے اور رات کو چوزہ ہاے فربہ مرغ
کی غذا میں اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشاء کے استحمام کرے غذا اور شراب کے پہلے
اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور صافی بہ قدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے نکلکر غذاے شب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے **نسخہ**
دیگر نخود کو لیکر دودھ میں تر کرے ایک شبانہ روز تک اور ہر روز دودھ بدلا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ میں
پروردہ کریں یہ بھی جائز ہے اسکے بعد بادام مقشر سپید اور تخم خشخاش مدقوق اور گندم اور جو ہریسہ بناے ہوے یہ سب اجزا ہر واحد تین درہم
اور بادام مذکور پچاس درہم سبکو یکجا کرلیں اور ہر روز اسی مرکب سے تیس درہم لیکر شیر تازہ یا روغن مناسب یا گھی میں پختہ کریں اور معزول کو پلائیں
اور بعد ازاں آبزن میں استحمام کریں اسقدر کہ متحمل ہو **ایضاً** روغن جلیبا ایک رطل پانی میں نرم آنچ سے اسقدر پکائیں کہ پانی جلجاے
اسمیں ایک اوقیہ قند ملا کر اور ایک اوقیہ روغن زرد اضافہ کرکے اور روغن کنجد یا تھوڑا ڈالکر پھر جوش دیں اور بطور حسو کے بنا کر تناول کریں
ایضاً آرد نخود آرد باقلی اور جو اور چاول سبکو ہمدان لیکر سویق مقشر خشخاش سپید مونگ مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک جزو کے
مذکورہ کے گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جزو شکر دو حصہ تیار کریں بھیڑ کے دودھ میں اور صبح کو تناول کریں **ایضاً** بھنگ کو پہلے پانی میں شبانہ روز
تر کریں بعد ازاں پانی میں جوش کریں اسکے بعد پانی اسکا بقوت تمام نچوڑ ڈالیں اور سایہ میں سوکھائیں اور بعد خشک ہونیکے ایک روٹی میں
بھر کر تنور میں کسی اینٹ پر رکھکر پکائیں جب روٹی سرخ ہوجاے گویا کہ گزرا ہو وہ اسے مذکور کو روٹی سے نکالکر پیسیں اور اسمیں سے دو مثقال اس
رغیف یعنی روٹی میں آمیختہ کریں جو خشخاش و کنجد سے تیار کی ہو اور صبح شام میں کٹ اسمیں سے تناول کریں **دواے عجیب** بھنگ کو پانی میں بدستور
سابق تر کرکے دھو ڈالیں اور سایہ میں خشک کریں اور اسکا اوپر کا چھلکا چھڑ دیں اور اسقدر بریان کریں کہ پیسنے کے قابل ہوجاے پھر بعد پیسنے
کے چار وزن اسکے او مقشر اور سپید رجونا اور ہموزن شکر ملائیں اور بر وقت سونے کے پانچ درہم تناول کریں یہی معزولین اور لاغر آدمی
کو کانگنی و عنب الثعلب اور کاہو اور توت اور گوشت تیہو یہ سب اشیاے فربہی اور ملکے لیے ہیں۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہوگئے
ہیں انکو علاج مرطب کی (جسکا ذکر مرض دق میں ہم کرچکے ہیں) حاجت ہوگی **ازین قبیل یہ دوا** سرد مزاج والوں کے واسطے ہے
خربق سپید تو دری بجاے تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ حب صنوبر ہر واحد تین درہم حب بہمنہ چار درہم سورنجان بزرالبنج
عاقرقرحا خولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم نخود ابیض ایک کول پہلے دودھ میں نخود کو بھگوئیں کہ پھول جاے بعد ازاں
سایہ میں خشک کریں پھر بریان کریں اور مثل سویق کے پیسیں اور سب اجزا کو یکجا کریں اور آٹھ معترفہ روغن گاو اسپر ڈالیں اور دس درہم صبح اور
اسیقدر شام کو تناول کریں اور اسپر دودھ پیا کریں **دوسرا نسخہ جو معروف ہے** حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا نانخواہ ہر واحد ایک جزو
کسیلا دو جزو زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جزو سبکو پیسکر تنور میں مثل روٹی کے پکائیں اور خشک کریں اور ہموزن اسکے خبز سمید
اضافہ کریں اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کریں یا کسی شوربے روغن دار میں ڈالکر قبل از طعام کے استعمال کریں
شراب انعین کے واسطے کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ پر کہ جسمیں ترشی نہو ڈالیں اور تین قدح اسکے
تناول کریں صبح اور شام یعنی رات کو سوتے وقت اور ہر دم ایک قدح پیا کریں اور اسکے بعد سویق کا استعمال کرنا چاہیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نعبہ بربریہ سویق مین ڈالکر زیادہ نافع ہو کیا ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہو اور فربہی بھی پیدا کرتا ہو مگر اسمین حرارت زیادہ ہو- ازین قبیل
جو لوگ خشکی اور یبوست کی وجہ سے لاغر ہو گئے ہون انکا علاج مرطبات معلومہ اور تدبیر مدقوقین سے کرنا چاہیے اسکے بعد وہ تدبیر
جو محرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہو- اور جن لوگون کو ہمراہ یبس کے برودت بھی ہو لازم ہو کہ دق ہرم یعنی دق شیخوخیت کا علاج کیا جاے
حقنہ جو بکار آمد ہین وہی ہین جو گردہ کو فربہی دین جیسے بھیڑ وغیرہ کا دودھ خصوصًا اگر انہین تھوڑا سا گندہ بہروزہ شریک ہو اور جنہاے
مرکبہ اسی اثر کے بابہ کے مقام پر مذکور ہو چکے مگر ایک نسخہ کو یہان بھی لکھتا ہون حقنہ فربہ کرنے والا بکرے کی سری لیکر خوب صاف
کرین اور اسکے بعد خوب کوٹ ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اسپر اضافہ کرین بعد ازان گندم اور ارزا اور نخود اسلے
ہوے ہر واحد چہارم رطل اسی طرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملالین اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اور اجزا پر ڈالین
اور پھر سب کو پکائین تنور مین تا اینکہ خوب گل جاے اور سری بھی گل جاے اور سب کو چھانین اور شوربا سے روغن وازین اوقیہ
اور دسم دو اوقیہ رفیق لوزا اور آرد جو زمین ہر واحد ایک اوقیہ بڑھا کر احتقان کرین اور فورًا اسی حالت سے سو رہین **فصل**
تسمین عضو عضو کی جداگانہ ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلًا ہاتھ پانون ہونٹھ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا۔ ہر عضو کی
فربہی تمکن وہی ہو جو دلک اور مالش سے اس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہین ہو جو خاص ایک عضو سے تعلق تسمین کا
رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عمومًا کریگی- البتہ عضو خاص کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو خاص اس عضو کی طرف جذب کرین
اور اسی عضو مین ٹھہراوین اور غذا کو طرف طبع عضو غذا کے پھیر دین کہ مناسبت پیدا ہو جاے اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا
دلک معتدل خشونت سے پیدا ہو یہ بھر وہ پھر دلک قوی کرنے سے اسکے بعد آب فاتر کی ریزش اسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے
حاصل ہوتا ہو بعض لوگ حلق بری کو جو کر ہماے سرخ مین ہو قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال
کیونکر کرنا چاہیے۔ مادہ کا عضو مطلوب کیطرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہو کہ عضو کی طرف جانے کی راہ بند کیجاے اور
اسی عضو کی طرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنی جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہو اسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجاے
اور دوسری طرف کی بند کیجاے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہین بعض اعضا کو اعمال حدید یعنی لوہے کے آلات سے اعمال
چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہو جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہو چکا ہو اطبا نے کہا ہو کہ اگر ہونٹھ
اور ناک ناقص ہون لازم ہو کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ مین ہو اور سخت ہو گیا ہو اسے
کاٹ ڈالین پس ہونٹھ بڑھ جاے گا اور تقلص یعنی سمٹاپن اسکا جاتا رہیگا **فصل فربہی کے عیوب کا بیان** حد سے
زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قیدی کے ہو کہ حرکت اور نہوقت یعنی برخاست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہو عروق
مین ایسی تنگی پیدا کرتی ہو کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہو اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کے حرارت غریزی
روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کے ہو جاتی ہو اور یہی سبب ہو کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہواے مناسب پہونچنے نہین پاتی کہ انکے
مزاجون مین فساد آجاتا ہو اور ہمیشہ خواہ اکثر انکی نسبت بھی خوف رہتا ہو کہ خون انکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی
طرف برآمد نہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ انکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہو اور اس قدر خون دفعتہ اس سے نکلتا ہو کہ انکو قتل کرتا ہو
اور اثناے روانگی مین ایسے خون مہلک کے خواہ اس سے کسیقدر پہلے ضیق نفس اور خفقان انھین عارض ہوتا ہو پس ایسی

HAKEEM SHOUKAT ALI

حالت مین انکا تدارک بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے۔ ایسے ہی فربہ آدمی خلاصہ زبون حالی انکی یہی ہو کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہین۔ اور جو فربہ کہ حد مانع فربہی کو پہونچ گئے انھین موت جلد تر آتی ہو خصوصا اگر ابتداے سن مین فربہ ہوے ہین کہ انکی رگین بہت باریک اور تنگ ہو جاتی ہین اور وہی لوگ معرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کے بھی ہوتے ہین ذرب یعنی اسہال کا مرض انکو بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہو وہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات ردیہ مین مبتلا ہوتے ہین بھوک اور پیاس پر بالکل انھین صبر نہین ہوتا ہو اسلیے کہ منافذ روح مین انکے تنگی ہوتی ہو اور برودت مزاج پر غالب ہو اور خون مین کمی ہو اور بلغم کی کثرت ہو۔ کوئی آدمی فربہی کی حد لائق پر نہ پہونچے گا مگر یہ کہ بارد مزاج ہو جاے اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہین اور قوت جماع انمین کم تر ہوتی ہو اور منی بھی انمین کم پیدا ہوتی ہو یہی حال فربہ عورات کا ہو کہ وہ حاملہ نہین ہوتی ہین اور اگر کبھی حاملہ بھی ہو جائین تو اسقاط جنین کر دیتی ہین اور شہوت بھی انمین ضعیف تر ہوتی ہو۔ ایسے ہی فربہ زن و مرد اگر ان کا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاے اثر دوا کا رگون مین ہو کر انکے اعضا تک غالبا نہین پہونچنے پاتا ہو مگر بہت قلیل اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہو اور جب مریض ہوتے ہین جلد اچھے نہین ہوتے اسلیے کہ حس کی قوت انکی ضعیف ہو فصد کھولنی انکی دشوار ہو مسہل دینے مین انکے خطرہ ہو کہ بتیز ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہو اور بعد تحریک کے ان اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہین کہ تنگی اور پری عروق کی مانع نفوذ ہو اسی سبب سے مسہل سے انکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہو پھر اگر دواے مسہل نے کسیقدر تحلل بھی کیا سواے ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہوگا اسلیے کہ حار غریزی انکا بوجہ ضیق منافذ کے ضعیف ہو۔ اور ہمنے بیان کیا ہو کہ فاضل اور عمدہ حالت وہی ہو جو لاغری اور فربہی مین معتدل ہو خصوصا سن پیری مین اگرچہ کد اور تکلیف دہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کے مانع ہوتی ہو مگر اسکے ہمراہ جو دلائل رطوبت کے ہوتے ہین اسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے

فصل لاغر کرنیکی تدبیر فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہو مثلا غذا مین کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام اور ریاضت شدید کرنا اور بھوک لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو یا از قسم غذاے خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یا وہ غذائین جو کہ سرکہ ملا کر تیار ہوتی ہین روٹی انکو خشکہ اور خبز شیر دینی ممکن ہو اور لازم ہو کہ توابل حارہ انکی غذا مین بوقت پکانے کے زیادہ ڈالے جائین۔ ان لوگون کی تقلیل غذا پر زیادہ چرب اور روغن دار کھلانے سے بھی ہو سکے علاوہ ان اوصاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا سے بہت جلد آدمی سیر ہو جاتا ہو خصوصا یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہو اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام ان کا ایک ہی مرتبہ ہو یعنی بدفعات نہ دیا جاے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات عنیفہ اور درشت سے بدن انکے متخلخل اور ڈھیلے کرنے چاہیین کپڑے خشونت دار اور کھرکھرے اسیطرح فرش خواب بھی خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور ہواے سرد کی جگہ ہواے گرم تکثیف مسامات کی انکی ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات بند ہو جائین اور بدن متخلخل ہو کر یعنے سمٹ کر قشعریرہ پر آمادہ ہو پس قبول غذا نکرے گا اور تحلل معتدل سے انکے بدن کو روکنا چاہیے کہ یہ تحلل مقدمہ انجذاب ہو غذا وغیرہ کا۔ پھر اگر فصل گرما ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلل زیادہ ہو کہ جسقدر غذا وغیرہ جذب ہوئی ہو اس سے زیادہ تحلل پیدا ہوگا۔ اور استفراغات اور قے غیر

HAKEEM SHOUKAT ALI

معتدل کا التزام رہے اسلیے قے جو معتدل ہو قبل طعام ہو یا بعد طعام اس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہو ہاں زیادہ قے کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہو۔ جو مزاج مورث فربہی کا کسی بدن مین ہو اگر وہ مزاج بارد ہو تو اسکا احالہ تسخین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت معتدلہ مورث فربہی کی ہو اسکا ازالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر نا ئمو از حد فربہی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہو اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہو اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے ہوتی ہو اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین۔ واجب ہو کہ ان پر تحمل ریاضت سخت اور درشت کا اور استفراغات کا کرایا جاے اسلیے کہ یہ دونون تدبیرین اخلاط مین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنے مین پورا معین ہو (۱) اثر تو یہ ہو کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد یعنی بستگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی مرض تحلیل مین آجاتی ہو (۲) اثر یہ ہو کہ ادرار پیدا کرکے اخلاط کو غیر جہت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہو کہ خون مین حدت پیدا ہوتی ہو کہ اس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہو اور جذب بدن نہین ہوتا ہو۔ ادویہ ملطفہ اکثر اوقات وہی دوائین جو اوجاع مفاصل مین بکار آمد ہین تجویز کیجاتی ہین وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت رکھتی ہین۔ مگر وہ ادویہ معتدلہ نہونی چاہیین کہ جب مختلط بہ غذا ہو جائین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کی طرف توجہ کرین اور توجیہ مواد کی روا ضیع عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف نہ کرسکین۔ ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ جگر پر اپرا و غذا کرینگی اور اسوقت انکا فعل اولی شروع ہوتا ہو۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز ہین اور جذب اخلاط کرین سواے جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے مین درکار ہین عروق سے صادر ہون۔ یہی ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہین اور بقوت مدر حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرنے پر معین ہین عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے جنطیانا اور تخم سداب زراوند مدحرج فطراسالیون جعدہ سندروس مین بھی قوت لاغر کرنے کی مخالعت قوت کہربا کے۔ اور لک مغسول مین قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہو اسیطرح تخم کرفس۔ اور زاج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہو مگر اسکے استعمال مین خطرہ ہو مرزنجوش بھی موثر ہو لاغری پیدا کرنے مین **مترجم** ایک نبات ہندی جو بنام چپٹ چشم مشہور ہو اور کہین انجھا بھاڑا بھی کہتے ہین اسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ جاتی ہین انکے اندر مغز نکلتا ہو جیسے چانول انکی کھیر دودھ مین پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہو کہ صوفیہ چلہ کشی کر لیتے ہین اور جوع کلبی مین مجرب ہو اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہو یہ دوا یادگار مترجم سے درج ترجمہ ہوئی ہو **متن** مرکبات ادویہ **صفت دواے مرکب** زراوند مدحرج ایک درہم تنطوریون دقیق دو ثلث درہم کے جنطیانا رومی جعدہ فطراسالیون ملح الافاعی ہر واحد نیم درہم سب ادویہ ایک خوراک ہو **دواے قوی** بیخ قثاء الحمار بیخ خطمی بیخ جاوشیر ان سب کو بوزن ایک درہم لیکر استعمال کرین **ایضًا** نانخواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر سہ جزو مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جزو لک مغسول ایک جزو مقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے۔ ادویہ ملطفہ مین سے سرکہ اور مرکی نہار استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہو اور جس کے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اسے لازم ہو کہ سرکہ سے پرہیز کرے۔ نہار انشکر شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ تحلیل کرتی ہو اور عروق کو بخارات سے بھر دیتی ہے اگر بمقدار کثیر ہو اور جب ابخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اسکے بعد مستعمل ہوگا اسکو قبول نہ کرینگے۔ اسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کیطرف

HAKEEM SHOUKAT ALI

جانے سے پھیر دیتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل ہون قوت جاذبہ کسلمند ہو جاتی ہے اور عروق کو خوگری ہو جاتی ہے کہ جو غذا وغیرہ ان مین ہے اونے حرکت سے اُسے خالی کر دیتی ہین اور بطرف امعا کے وہ غذا چلی جاتی ہے۔ اور اگر ادویہ ملینہ کے ہمراہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہون پھر تو عروق کی طرف کوئی شے نہ جائے گی اور تقویت ادویہ ملینہ کی ہو جاوے گی منجملہ ادویہ مسخنہ یعنی لاغری اور نحافت پیدا کنندہ کے تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ ملح الافاعی کے یہی اثر پیدا کرتا ہے دواے کرکم اور معجون فلافلی اور سنجر مینا اور انقرویا اور دواء اللک اور اثاناسیا اور امروسیا اطریفل صغیر طلا کرنا دواؤن کا اُن لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہے جو مبرد ہون اور مخدر ہون قوت جاذبہ کی اور انھین ادویہ مین کسی قدر سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج۔ اس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے ادہان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہو استعمال کرنی چاہئین واجب ہو کہ استحمام ان لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور ہوائی استحمام ہوائی نہو اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اسکی بإمعار ہو نہ اینکہ فقط جذب پر اکتفا کرے کہ اس استحمام سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد حمام کے فوراً غذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روک کر بعد استحمام سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اسکے بعد استفراغ یعنے قے کرانی چاہیے اسکے بعد غذاے سبک یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے

فصل تہزیل اعضاے جزئیہ جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اس امر مین بھی انھین احوال اور شروط کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو تہزیل مطلق کے باب مین مذکور ہو چکے اور اعانت معینات مختصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین اور تبرید خواہ پٹی باندھنی ان راہون پر جدھر سے غذا اس عضو کی طرف آتی ہو اور رباطات کی بندش اور ہر وقت رباطات کو انھین مسالک پر رکھنا کہ اس عضو پر اور غذا کو بطرف مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا۔ منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہے **نسخہ اوسکا** قیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کرین اور بطور مروخات کے استعمال رہے یا ہمیشہ طلا کرتے رہین برادہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملا کر اسیطرح بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے **ایضاً** طین حر اور مازو دونون کو پیسکر ایک روز شہد ملا کر طلا کرین اسکے بعد آب سرد سے دھو ڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہین کہ زیرہ پیسکر سرکہ ملا کر ضماد کرین اور خوب سخت بندش کرین اور تین روز تک سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بعصل سوسن ابیض ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور مہینہ مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین

فصل بیان مین داخس کے (ہماری زبان مین بسہری داخس کو کہتے ہین) داخس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی کور مین پیدا ہوتا ہے اور بڑی صعوبت پیدا کرتا ہے اور درد شدید اسمین ہوتا ہے اور ایذا دہندہ ہوتا ہے کبھی قرحہ بھی پڑ جاتا ہے اور سڑ جانے کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی داخس متقرح سے مدہ رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہے اسوقت انگلی کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور شدت ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تدبیر غذا کی ضرور ہے علاج مین داخس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اور اقسام اورام کا ہے یعنی رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزید اور انحطاط کی جیسا کہ ابواب اورام مین مذکور ہو چکا یہان بھی کرنی ضرور ہے ادویہ موضعیہ ابتدا مین واجب ہے کہ انگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

جالینوس نے تصریح کی ہے کہ یہ تدبیر شدید النفع ہے اور بیشک زمانہ ابتدا میں یہ دوا النفع ہے خصوصاً ہمراہ نخالہ یعنی سبوس کے یا ہمراہ سویق جو
کے اور مرہم کافوری جو کافور کی شرکت سے تیار کیا جائے وہ بھی نافع ہے افیون لعاب اسپغول میں جو سبز کرنے میں نکالا گیا ہو وہ بھی ایسا
نافع ہے مازو کو پیس کر ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہے اسیطرح حضض ہمراہ چرک گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رک جاتا ہے
تنہا حضض جید النفع ہے اور اسیطرح سماق اور برادۂ عاج اور اقاقیا جسکو چاہیں ہمراہ سکنجبین کے ضماد کریں اسی طرح مازو شہد میں ملا کر
بھی استحکام مرض کو مانع ہے اور ہمیشہ آب سرد میں اسکو ڈبوتے رہیں اور تسکین درد کے واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہے اور لعاب
اسپغول ایسے وقت میں بھی نافع ہے یا مازو پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب عنب الثعلب
دہن یا جلاب میں گوندھ کر ضماد کریں اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اسمیں لگنے نہ پائے بیخ سوسن اور کندر سائیدہ تنہا
یا انکے ساتھ کوئی اور شے اور حب الآس رب عنب الثعلب میں پختہ کرکے ضماد کرنے سے اکثر ورم ٹوٹ جاتا ہے **دوائے مزیل**
داحس صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملا کر استعمال کریں۔ یہ کچھ وجہ نہیں ہے کہ مبردات ادویہ پر اختصار کریں اسلیے کہ ادویہ باردہ
جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائیں گی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ کو تھکا کر ایک جگہ ٹھہرا دینگی
اسی سبب سے درد میں شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت میں جو حرارت ظاہری داحس میں پائی جاتی ہے اسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے
اگرچہ اسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تجفیف کی تدبیر کرنی چاہیے مثلاً بیشتر روغن گرم میں ڈبو کر تھوڑی دیر صبر کرنا اور پھر اسیطرح
عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے زمانہ وسط یعنی تزید میں کندر پیکر داحس پر رکھنا چاہیے یا زنگار لوہے کا اور کلونجی یہ بھی
پسی ہوئی **ایضاً** لعابات ملینہ اور چربیاں اسی طرح قیروطی ازروت اور موم ساں اور چرک گوش جید علاج ہے قبل جمع ہونے
مادہ کے۔ اور جب پختگی ورم داحس کی شروع ہو جائے پھر اسپر تخم مرو اور بزر قطونا دودھ ملا کر رکھنا چاہیے اور قریب زمانہ انتہا کے
اور جب کہ مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلا کر زیت میں گوندھ کر ضماد کریں اس سے درد میں تسکین پیدا ہوگی جب خوب
طرح مادہ جمع ہو جائے اسوقت چاک کر دینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے تاکہ جسقدر آلائش اسمیں ہے خارج ہو جائے
اور بروقت اخراج کے ایسی چیزوں کا ضماد کریں جو قابض ہیں جیسے عدس اور گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنے بیر کا ستو اور سویق
تفاح اور سویق زعرور۔ اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسے مفید ہے اور جب متقرح ہو جائے بس صبر کا استعمال بہتر ہے اور دیں
سے اسیطرح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملا کر اور انزروت کے کپڑے میں جو شراب سے تر کیا ہوا ہو واجب ہے
کہ اسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف سے چھوڑا کریں اور جو گوشت ناخن چھوڑ دیا ہے اسے کاٹ ڈالا کریں **مرہم جید** جسکو یونس
نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جزو زنگار نصف جزو شہد میں ملا کر مرہم طیار کریں **ایضاً** مرہم اسی صفت کا پوست
انار ترش اور مازو توبال نحاس زنگار شہد ملا کر داحس پر لگاویں اور خوب بندش کریں پانی اور تیل سے بچائیں **مرہم جید** زاج سوختہ
کندر ہر واحد ایک جزو زنگار نصف جزو ماء العسل ملا کر مرہم طیار کریں اور داحس پر رکھیں اور بیشتر جب تاکل اور سڑنا داحس کا زیادہ ہوتا ہے
استعمال قلقندیقون کا بھی ہوتا ہے جو زرنیخ اور زنگار اور چونہ سے مرکب ہوتا ہے کہ یہ دوا قرحہ داحس کو سکھاوے گی اور اس سے بہتر کوئی
دوا نہو گی جسوقت داحس متقرح سے مدہ بہنے لگے پس داغ دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری انگلی کو سڑا دیگی شاید ہم اس مقام سے
پہلے بھی داحس کے مرض کا بیان کر چکے تھے اب دوبارہ یہاں ذکر کر دیا ہے **فصل اذان الفار اور شگافتگی**

HAKEEM SHOUKAT ALI

ناخون کے بیان میں اور تقشر اظفار اور جرب اظفار کا بیان ہے یہ اعراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہین جو قسم ناخن کی شگافتہ ہونیکی ایسی ہے کہ اجزاے حادہ جدا ہونیکی نوبت پہونچے اور گوشت ناخون سے اسکو گاڑھے ہوجاے اور چبھنے کی ایذا ہونے لگے اسکو داء الظفار کہتے ہین اور علاج اس قسم کا تنقیہ بدن کی آہین ضرورت ہے خلط سوداوی سے اگر غلبہ سوداکا ہوا ور ادویہ موضعیہ بعد تنقیہ کے یہ ہین کہ اشراس یعنی بیخ خنثہ کو نمک خمیر کے ساتھ درو شراب ملا کر ضماد کرین یا اصل الفا کو بریان کرکے خصوصًا روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کرکے خوب سی سواری سے بندش کرین اور حرف اور نمک خوب کوٹکر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور کوزنا خن کی کٹ جاتی ہین اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہین اور اشراس اور نمک اور دردی شراب اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہین اسیطرح مصطگی ہمراہ موم جریش کے مفید ہے **فصل** تشنج اور تعفن اور تجذم جو اظفار کو عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہین خلط سوداوی کے سبب سے اور انکے عروض سے ناخن پلٹ بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قاطع یعنی اکھیڑنے والی شے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس واجب او گنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پائداری کا ارادہ ہوتا ہے یہ ارادہ پورا ہونے نہین پاتا اور بار بار چھوٹنے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسقدر ناخن جگہ نکلتا ہے بعد اوکھڑ جانیکے وہ بدہیئت ہوتا ہے اور اسیطرح ایسی بے ... گرنے کرنے سے سارا ناخن بدقطع اور بدنما ہوجاتا ہے اسلیے کہ غذا حصہ ہین ناخون کے آتی ہے اسباب مذکورہ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبعی اسکا ہونے نہین پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور بستہ ہوجاتی ہے اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہے جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ منقوص اور متعفن کا چزنی سے سات دن کیا جاتا ہے بعد اسکے ناخون کو شیشے کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہین اور اکثر کسی قطع اور گرپڑنے کی چوٹ سے ناخن گرپڑتا ہے اور درد شدید پیدا ہوکر تپ پیدا کرتا ہے **علاج** اس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو پہلے ضرور ہے کہ استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہوگئے ہون جب بھی تنقیہ عام کرنا ضرور ہے اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے جو شخص اسیطرح کو ہیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اسکے ناخن برابر ہوجائینگے اور اگر خلط سوداوی نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کردیا ہے اسوقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہین بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرکے اسکے پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چونہ ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اسکی بنالو اسیطرح ضماد کرنا گل نقاع کا یہ بھی ناخن کو ہموار کردینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کے عمدہ ذریعہ ہے اسیطرح اگر برداشت اور تحمل ہاتھ کو ہوسکے موم کو گرم کرکے خوب گرمی انگلی ناخن پر پہونچنے دیں اور جب نرمی آجاے ناخن کو درست کرین صمغ سرو کا ضماد جید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن پر باندھا جاے وہ بھی تلیین کردیگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو مکرر سہ کرر لگاتے رہین تاآنکہ ناخن نرم ہوکر آمادہ ہمواری اور درستی ہوجاے **فصل** حیلہ ناخن اکھیڑنے کے لیے جو ناخن اپنی صورت اور رنگ مین بدنما ہوجاے اور سب طرح کے عیوب اسمین پیدا ہون اسے اکھیڑین تاکہ اسکے عوض اچھا درست ناخن جم جاے صمغ سرو لیکر جو ناخن کہ خراب ہے اور درد بھی آہین رہا کرتا ہے اسمین چند روز اسکا ضماد کرین تاکہ نرم ہوجاے پھر کسی سوئی وغیرہ سے اسکی جڑ کو ابھارین کہ اس سے خون کثیر برآمد ہوگا

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسکے بعد لسن کو نکر ایک شبانہ روز اسپر باندھین پھر رات دن مین دو مرتبہ تازہ لسن کی بندش کرین کہ اسطرح وہ گر جائیگا ہمیشہ زبیب خشک کی تضمید بھی اکثر ایسے ناخن کو تھوڑی سی تدبیر سے آمادہ سقوط کر دیتی ہو خصوصاً اگر اسکے ہمراہ جاوشیر بھی اضافہ کرین یا کرنب کو چربی کے ساتھ اگر پیسکر ضماد کرین تو یہ دوا بھی ناخن کے اوکھڑنے والی کیکچ یعنی ٹوٹری ہو **ایضاً** دقیق بلوط اور شافیسا اور زرنیخ اور رازیانج سب کو سرکہ مین ملا کر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کرین **ایضاً** زرنجان یعنی سرخ اور زرد ہرتال اور زرد گندک اور علک البطم سرکہ ملا کر ضماد طیار کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے

فصل مراعات اور نگہداشت اس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھڑنے کے جما ہو۔ واجب ہو ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اسکو نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نپاوے اور اسطرح کسی چیز سے چھو نہ جاوے اور اسکو اپنے حال پر چھوڑ کر بھول جائین (گویا کوئی چیز ابھی پیدا ہوئی نہیں) بہت مناسب اور مفید ایسے ناخن کے واسطے یہ تدبیر ہو کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نہ کردے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت کے منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اس ٹوپی کو چھپا دین۔ اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہو کہ کنارہ ناخن کیطرف سے دوسری انگلی سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور انگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہین ہو ایسی درست ٹوپی کو اس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اسکے حال سے ایک ماہ کامل بے خبر ہو جائین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوبصورت ناخن جم کر طیار ہو گا

فصل ناخن کے برص کا بیان اور اسکا علاج۔ جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملا کر ضماد کرین یہ دوا برص کو ناخن کے دور کر دیگی اسیطرح تخم کتان ہمراہ حرف کے اسیطرح کندری سوختہ ہرتال سرخ اور راتینج۔ زفت تازہ اس مرض مین عجیب النفع ہو خصوصاً ہمراہ زرنیخ احمر کے یا ہمراہ جوز السرو کے اور فربیون بھی عجیب ہے اور پورا اثر کرتی ہو اور بیخ حماض بھی سرکے سے طلا کیجاتی ہو

فصل زردی جو ناخن پر آجاتی ہو مازو اور پھٹکری اور بطا کی چربی طلا کرین خواہ تلخہ گاؤ ملا کر استعمال کرین یا جو جیرا باریک پیسکر سرکہ ملا کر طلا کرین

فصل مرض اظفار کو فتہ ہو جانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار کو گروہ پتی جو نرم ہو اسپر طلا کرین بعد ازان ملینات کا استعمال کرین پھر اگر جدید انتشار پیدا ہو گیا ہو یا جو پہلے اس ناخون تک پہونچا ہو اسمین انتشار آیا ہو لیکن ابھی ناخن منتشر ہونیکی نوبت نہ پہونچی ہو اسکا علاج شموم مشہورہ اور قیروطیات کرنا چاہیے

فصل خون مردہ ناخون کے نیچے کسی صدمہ کو ٹنگی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہجاتا ہو۔ اسکا علاج دقیق کو زفت ملا کر ضماد کرنا ہو اگر اس سے آرام نہو بلکہ دستکاری کی حاجت ہو لازم ہو کہ بآسانی ناخن کو چاک کردین اور چاک قریب مین ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کرین تاکہ وہ خون نکل جاوے اگر اس چاک کرنے سے ناخن اکھڑنے کی نوبت پہونچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اسکی جلد زیرین سے خوب ملا دینا چاہیے مگر نرمی اور آہستگی کے ساتھ تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور درد نہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اسے دیکھنا چاہیے اور اگر اسمین ریم پڑ گئی ہو ناخن کو ہلا کر یا چاک کرکے نرمی سے ریم کو بھی نکالدین اور بہتر ہو اسے درست کرکے باندھ دین مگر یہ چاک کرنا گوشت تک پہونچے ورنہ درد شدید سے ایذا ایسی پیدا ہوگی کہ داخس سے زیادہ ایذا دیگی بلکہ جو جھری اور اسکے نیچے باریک جھلی ناخن مین ہوتی ہو اسیقدر شگاف دینا چاہیے اور نیم گرم روغن بعد ازان اسپر لگانا چاہیے اور آخر علاج مرہم باسلیقون ہو فقط والحمد للہ رب العالمین

تمت

HAKEEM SHOUKAT ALI

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین صاحب خلف الصدق مترجم

لائق حمد وثنا ذات پاک اس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق کی ہو کہ جسنے قانون کمونات مافی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور ہیزدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لایا۔ کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ وعناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن اعتدال سے باہم امتزاج وربط واتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رسا و عقلاے جہان وفلاسفہ زمان کی ششدر وحیران ہین ہر چند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا وکامل بقراط وافلاطون وجالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا وفکر بلند سے علم تشریحات وکشف اسرار الٰہیات مین بڑی بڑی موشگافیان کین وتحقیقین اٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے انکا چراغ عقل گل ہوا۔ اعتراف عجز زبان پر آیا سچ ہو جس جگہ انبیا ورسل علیہم الصلوۃ والسلام معترف بعجز وقصور ہون اور ملائک درک الف قدرت قادر قدیر سے معذور ہون پھر انسان ضعیف البنیان کا کیا ذکر بہرحال ؎ خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ۔ سزاوار صلوۃ بعید وسلام بعید کے وہ ذات مقدس صفات حکیم حاذق ومعالج امراض روحانی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کہ جنکے ادنے خدام نسخہ اکسیر مطب فیضان صحبت بابرکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائے صدہا مردہ دلکو قم باذن اللہ سے جلائے اور تحیۃ درود وسلام اس حضرت کے آل عظام واصحاب کرام پر زیبا ہو کہ جنہون نے ترویج قانون ایمانی واجراے احکامات ربانی مین کمال جد وجہد کی اور جان ومال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ زیغ وضلال کفر وشرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بمقتضاے غرض وعوض کے بقول فرمان واجب الاذعان کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان سقام ضلالت ومریضان آلام غوایت نے شفاے کلی پائی صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین امابعد ماہران فن طبابت وکاملان حذاقت وشایقان علوم وفنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہو محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے دو علم کے محتاج کل عالم ہین ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان پس بقول صاحبان دانش وفرہنگ علم ابدان مقدم ہو علم ادیان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہو جبتک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بحضوری دل وبحیثیت تامہ ادا نہین ہو سکتی اس صورت مین علم ابدان یعنی علم طب کا ہر فرد بشر ذی ہوش صاحب خرد پر لابدی ہو کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر وعزت حاصل ہوتی ہو ہرچند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین طب کی بزبان عربی وفارسی واردو براہ راست ترجمہ ہو کر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد وکم سواد نے بھی فائدہ اٹھایا ہو یہ ایک نیک نتیجہ بلند حوصلگی وحسن نیتی مالک مطبع کا ہو ہمیشہ سے ہمت ارجمند معروف اشاعت علوم وفنون رہی ہو وفائدہ رسانی عام خلائق نظر ہو چنانچہ بالفعل جلد چہارم **قانون شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا** کا کہ باتفاق حکما واطباے زمان کے بہت معتبر اور مستند ہو اور فن طب مین اعلیٰ درجہ کی کتاب ہو ترجمہ ہوا ہو چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان واردو خوان اسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھے لہذا اس کتاب نایاب کا منجانب مطبع اردو سے معلی مین فاضل کامل طبیب حاذق والد علام مولوی **غلام حسنین صاحب** نے نہایت عمدگی وخوش بیانی وفصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب اردو نایاب یعنی قانون **شیخ الرئیس** کی پانچ جلدین ہین جلد اول کلیات مین جسکا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا مین طبع ہوا جلد ثانی مفردات مین جلد ثالث امراض جزئیہ مین جلد رابع امراض عامہ مین جلد خامس قرابادین ومرکبات اور انکے اوزان وغیرہ مین جلد چہارم

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنی کتاب ہذا مشتمل ہو سات فن پر۔ فن اول اقسام حمیات کے بیان مین اور اس فن مین پانچ مقالے ہین۔ فن دوسرا پیشین بینی
و پیشین گوئی و شناخت احوال امراض اور احکام بحران مین اس فن مین دو مقالے ہین۔ فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین
اور اس فن مین تین مقالے ہین فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوان جبر و کسر کے بیان مین اور اس مین
تین مقالے ہین۔ فن چھٹا سموم کے بیان مین اور اس مین پانچ مقالے ہین۔ فن ساتوان کتاب الزینت اس مین مجملی بیان زینت کا ہو
اور اس فن مین چار مقالے ہین اور ہر ایک فن کے مقالون مین متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک مرض کا بیان بشرح و بسط تمام مذکور
ہے بامعان نظر اگر غور کیا جاے تو واضح ہوتا ہو کہ کیسی اعلی درجہ کی کتاب ہو جسکے فہم و ادراک سے فہوم و عقول حکماے متقدمین
و علما و ماہرین عاجز و قاصر رہے اسکے مطالب عالیہ و مقاصد زاکیہ کو انکے اذہان عالیہ نہین پہونچ سکے چہ جاے اطباے درجہ
اوسط و ادنے جنکو مہارت فہم زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر اخذ آرب کر سکین ظاہر ہے کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم و فن سے
افادہ عام و اظہار کمال ملحوظ مد نظر ہوتا ہو جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منظور ہی کہے ہر ایک کے اذہان
صافیہ اسکے فہم معانی مین قاصر ہون اسیقدر اس شخص کے علم و فضل کا شہرہ ہو وہ اُستاد زمان مشہور آفاق ہوتا ہو فی زماننا
اسقدر زمانہ موافق نہ ضروریات خورد و نوش سے فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کماینبغی توجہ ہو نہ وہ مایہ و سامان
باعث استحصال نہ وہ ذوق و شوق و رجحان طبیعت نہ عمر کفایت کرتی ہو کہ نتیجہ و ثمرہ اسکا حاصل ہو پس مقصود اصلی و علت
غائی اُن اساتذہ و علما و فضلا کی اور نام و نشان انکا بالکل صفحہ عالم سے اُٹھا جاتا تھا لہذا کبراے عاقل و دانائے کامل ہر
علم و فن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ و بول چال وقت و فہم و عقل طالبان زبان عربی سے فارسی مین اور
فارسی سے اُردو مین ترجمہ ہونا اولٰے اور انسب ہے بنا و علے ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ و انتخاب ہونا شروع
ہوا ہر ایک ادنی و اعلی کو بھی شوق دامنگیر ہوا کہ اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا بنا برافادہ
عوام و خواہش خاص و عام بصرف کثیر و سعی بلیغ ہر ایک مذہب یعنی اہل اسلام سنت جماعت و امامیہ و مذہب ہنود کے
مختلف فرقون کے کتب علوم و فنون ترجمہ ہو کر طبع ہوئین اور اشاعت علوم سے نام مصنفین کا زندہ جاوید ہوا المختصر بفضل خدا
یہ نسخہ نایاب بکمال حسن و صفائی و لطافت زیبائی و اہتمام مہتممان و کارگزارون کی عرق ریزی سے اس سے پیشتر اول بار مطبع نامی
منشی نولکشور صاحب سی آئی ای موسوم بہ اودھ اخبار واقع لکھنؤ مین طبع ہوا اب حسب اصرار شائقین انجمن مطبع **منشی نولکشور**
واقع حضرت گنج لکھنؤ مین بسرپرستی عالیجناب معلی القاب رفیع القدر والا مناصب **منشی بشن نرائن** صاحب بھارگو مالک
مطبع دام اقبالہ باہتمام کیسریداس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ باردوم بماہ جون ۱۹۲۹ء بحسن و خوبی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوا

HAKEEM SHOUKAT ALI

جلد پنجم

HAKEEM SHOUKAT ALI

بہ عون صناع زمین و مکان و فضل خلاق زمین و آسما

ان دنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد پنجم

قانون شیخ بو علی سینا

ترجمہ

۱۹۲۷ء

بزبان اُردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار ہمہ دانی مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایمائے منشی بشن نرائن مالک مطبع

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی

HAKEEM SHOUKAT ALI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم چار دن کتابون مین پہلے جو تمام ہو چکی ہین انہین بیان سے اکثر قواعد نظری و عملی جو حافظ صحت ہین اور بیان اُن قواعد عملی سے جو مرض کو دور کرکے صحت کو پھیر لاتے ہین فارغ ہو چکے اور اب وقت آپہونچا کہ ہم کتاب قانون کو پانچوین کتاب پر جو بیان ادویہ مرکبہ مین تصنیف کی گئی ہے ختم کرین تاکہ یہ پانچوین کتاب اصل قانون کے لیے بمنزلہ قرابادین کے ہو جاے۔ اس پانچوین کتاب کو ہم نے اس طور پر تقسیم کیا ہے کہ اسمین ایک تو مقالہ علمی ہے جسمین ہم قواعد علم ترکیب اصول کی طرف اشارہ کرینگے اور اس مقالہ کے بعد دو جملے بھی اس پانچوین کتاب مین تحریر کرینگے پہلے جملہ مین ان مرکبات کا بیان ہے جنکی ترتیب اور قرابادینون مین لحاظ کی گئی ہے اور ایک جملہ ان مرکب دواؤن کے بیان مین ہے جنکا تجربہ ہر مرض مین جداگانہ ہوا ہے جب ان تینون قسمون کو اس کتاب کے ہم بیان کر چکینگے اسوقت کتاب قانون کو ختم کردینگے

مقالہ علمی بیان مین اس بات کے کہ ادویہ مرکبہ کی ضرورت کیا حاجت ہے چونکہ ہم بعض اوقات کسی مرض کے علاج مین خصوصاً اگر وہ مرض مرکب ہو کوئی ایسی دوا مستعمل ادویہ مفردہ کے نہین پاتے جو مقابل اور ضد جملہ اغراض مرض مرکبہ کے ہو اور اگر ایسی دوا مفرد کوئی مل جائے پھر اسپر ہم دواے مرکب کو ترجیح نہین دینگے اور اسی دواے مفرد ہی کو اختیار کرینگے بلکہ بعض اوقات ہم دواے مرکب بھی ایسی نہین پاتے ہین جو مقابلہ اسی مرض کا کرے۔ یا اگر دواے مرکب ایسی ملتی بھی ہے تو ہمکو اسکی حاجت ہوتی ہے کہ اس مرکب کے اجزاے بسیطہ مین سے کسی ایک جز کی قوت زیادہ ہوتی تب ہمارے کام کی تھی اسوقت ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہے کہ اس مرکب پر ایک جز بسیط ایسا بڑھا دین جو اسکی قوت کو قوی کردے مثلاً بابونہ کہ اسمین قوت تحلیل کی زیادہ ہے اور قوت قبض کی کمتر ہے پس قبض کی قوت کسی دواے بسیط قابض سے زیادہ کرنی چاہیے جو بابونہ پر بڑھائی جاے۔ کبھی ہم ایک دواے مفرد ایسی پاتے ہین جسمین سخونت کی قوت ہوتی ہے۔ مگر ہمکو حاجت جسقدر سخونت پیدا کرنیکی ہے اس سے دوا مین سخونت زیادہ ہے اسوقت ہمکو حاجت یہ ہوگی کہ اس دواے گرم کے ہمراہ کوئی سرد چیز ملا دین کہ اسکی گرمی کم ہو جاے۔ یا ہمکو حاجت سخونت زائد کی ہوتی ہے اور اس دوا مین سخونت کم ہے اسوقت ہم محتاج اسکے ہوتے ہین کہ اس دوا کے ساتھ کوئی دواے مسخن اور زیادہ کرین۔ اور کبھی ہمکو احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ جو چار درجہ تک کی گرمی پیدا کرے۔ اور جو دوا ہمکو ملتی ہے اسمین تین جز کی گرمی ہوتی ہے اور ایک دوا ایسی ملتی ہے جسمین پانچ جز کی گرمی ہوتی ہے۔ پس ہم ان دونون کو ملا دیتے ہین تاکہ مجموعہ کی گرمی برابر چار جز کے ہو جاے **تتمہ** ظاہری نظر مین ایسا

HAKEEM SHOUKAT ALI

معلوم ہوتا ہے کہ تین جز کی گرمی ملکر برابر آٹھ جز کے ہوگی مگر قاعدہ استخراج حر کا جو آگے بیان ہوگا وہ ثابت کرتا ہے کہ آٹھ اجزا کی تقسیم دو عدد دا دو یہ پر کرنے سے خارج قسمت چہار ہوگا **ششم** کبھی جس دوا کے استعمال کا ہمارا قصد ہوتا ہے وہ اثر مین پوری اور مطابق ہماری خواہش کے ہوتی ہے لیکن کسی اور طرح کی اسمین مضرت بھی ہوتی ہے اُسوقت ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہے کہ اُس دوا سے مفرد کے ساتھ ایک اور مصلح ایسی ملادین جو اسکی مضرت کو توڑ ڈالے اور دور کردے **ہفتم** اسی مصلح دوا کے بڑھانے پر ایک بہت قوی شبہہ اور اعتراض کیا جاتا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا مصلح کیجاتی ہے وہ فی نفسہ بھی کسی مضرت پر شامل ہے پس اسکے بڑھانے سے اس دوا کا ضرر ضرور دور ہوجائیگا مگر اس مصلح دوا مین جو ضرر ہے اسکی اصلاح کیونکر ہوگی۔ دو ہی صورتین ہین ایک تو یہ کہ اس مصلح دوا کی مضرت کی اصلاح وہی دوا اول کردے۔ یعنے ہر ایک ان دونون مین سے دوسرے کا مصلح ہو یا اس دوا مصلح کی اصلاح کے واسطے کوئی تیسری دوا اور بڑھائی جائے اور یہ بھی ضرور کسی قسم کی مضرت رکھتی ہے پس لازم آتا ہے کہ اس دوا کی اصلاح کیواسطے بیشمار دوائین بڑھائی جائین اور پھر بھی حاجت برطرف نہو یہ شبہہ اکثر غیر متحصلین کے ذہن مین راسخ ہوتا ہے اسکا جواب اس مقام پر تو ہم اسیقدر دیتے ہین کہ دوا سے مصلح کا ضرر کبھی تو وہی دوا دفع کردیتی ہے جسکی اصلاح کے واسطے اسکو ہمنے بڑھایا ہے۔ اور کبھی اسکا ضرر ایسا خفیف ہوتا ہے کہ اسکی طرف التفات نہین کیا جاتا ہے۔ اور کبھی بعد رفع حاجت کے کسی دوا یا غذا ئی سے یا دیگر تدابیر سے اسکا تدارک کرلیا جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو ضرر اس دوا سے مصلح کا ہے بقاعدہ جذب الی الخلاف اُس سے بحران اس مرض کا ہو جاتا ہے بہرحال طبیب حاذق اپنے اصول اور قواعد سے مضطر نہین ہوتا اور نادان ناواقف کا کیا ذکر ہے اسی پر یہ شبہہ کیا بلکہ سیکڑون شبہہ وارد ہوسکتے ہین۔

ہشتم کبھی وہ دوا جو ہماری حاجت کو کافی ہوتی ہے بدمزہ اور ناگوار طبیعت ہوتی ہے معدہ اُسے قبول نہین کرتا بلکہ از راہ قے کے دفع کردیتا ہے پس ہم ایسی دوا بڑھاتے ہین جو اسکو خوشبودار خوش ذائقہ کردے۔ کبھی کسی دوا کا اثر اور فعل ہمکو موضع بعیدہ مین پہونچانا مطلوب ہوتا ہے اور خوف یہ ہے کہ ہضم اول یا ہضم دوم اس دوا کی قوت کو توڑ نہ ڈالے لہذا ہم اسکے ہمراہ ایک ایسی دوا کردیتے ہین جو اسکی قوت کی حفاظت کرے اور ایسا محفوظ رکھے کہ کسی قسم کا انفعال اُسمین نہو اور دونون ہضم کے ضرر کو اُس سے باز رکھے تا اینکہ وہ دوا عضو مقصود تک بسلامت خواص پہونچ جائے جس طرح افیون کو ادویہ تریاق مین ہم اسی غرض سے داخل کرتے ہین۔ کبھی غرض دوسری دوا ملانے سے نفاذ و رقیت یعنے اعانت پہونچانی ہوتی ہے جسطرح زعفران قرص کافور مین اس غرض سے ملائی جاتی ہے تاکہ قلب تک قرص کافور کا اثر پہونچا دے۔ لیکن جب یہ قرص مرکب قلب تک پہونچتا ہے تو قوت ممیزہ بھی اپنا فعل شروع کرکے زعفران کو اس مجموعہ سے نکال دیتی ہے اور اُسکے فعل حرارت کو باطل کردیتی ہے اور جو دوائین برودت کی پیدا کرنے والی اور حرارت کی پہونچانے والی اس قرص مین ہین ان کا عمل قلب مین کراتی ہین جسطرح قوت ممیزہ کا فعل اس دوا مین ہوتا ہے جسمین تحلیل و قبض کی قوت مجتمع ہو خواہ اس سے کہ وہ دوا قدرتی ہو یا کسی شخص نے بقاعدہ صنعت بنائی ہو ایسی دوا مین قوت ممیزہ فعل کرتی ہے کہ فعل تحلیل کو خاص عضو اوف تک پہونچا کر مادہ کی تحلیل کردیتی ہے اور رودا سے رادع یعنے مادہ کی ہٹانے والی دوا مین وہی قوت ممیزہ یہ فعل کرتی ہے کہ اس دوا کو اُن مجاری تک پہونچاتی ہے جنمین سے وہ مادہ طرف عضو کے آتا ہے پس مادہ کی آمد کو منع کردیتی ہے۔ کبھی ارادہ ہمارا یہ ہوتا ہے کہ جس دوا کو ہم استعمال کرین وہ دوا جس گذرگاہ سے ہوکر گذرتی ہے راہ مین بہت کم ٹھہرتی ہے تاکہ یہ دوا عمل اپنا کرے اس مقام پر بخوبی اور وہ عمل زیادہ بھی ہو بعد اُسکے یہ دوا جہان پہونچانی ہو جلدی نفوذ کرجائے لہذا ہم اس دوا کو مرکب ایسی دوا سے کرتے ہین جو دیر تک ٹھہرتی ہو اسطرح بہت سے ادویہ مفتحہ کو جو کہ جگر سے بہت جلد نافذ ہوجاتے ہین ہم ایسی دواؤن کو ملاکر درست کرتے ہین۔ کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ کوئی دوا جگر مین دیر تک ٹھہرے حالانکہ اس دوا مین یہ وصف نہین ہوتا پس اُسکے ساتھ ہم ایسی دوا ملاتے ہین جو اسکو بطرف جانب مخالف جگر کے جذب کرے۔ مثلاً مولی کا بیج کہ جو بطرف قعر معدہ کے جذب کرنے والا ہے اسکے ملانے سے ادویہ جگر مین تحجیر پیدا ہوتی ہے پس تا زمانہ تحجیر دوا کو سکون اور درنگ کرنا ضرور ہوتا ہے۔ اتنے زمانہ تک نفع اس دوا کا جگر تک پہونچ جاتا ہے بعد اُسکے نفوذ کرجاتی ہے۔ اکثر ایک دوا ہمکو ایسی ملتی ہے جسکا وصول اور نفوذ دو دوا ہونمین مشترک ہوتا ہے اور ہماری غرض یہ ہوتی ہے کہ ایک جگہ سے وہ دوا گذر جائے اُسوقت ہم اس دوا مین ایسا جز ملاتے ہین جو اس دوا کو ایسے راستہ پہ لیجاوے جدھر اُسکا جانا ہمکو مطلوب ہے۔ جیسے ذراریح کو ہم ادویہ مدرہ مفتحہ مین اسلئے ملاتے ہین تاکہ ان ادویہ کو رگون کی راہ سے ہٹا کر بطرف گردہ اور مثانہ کے لیجاوے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہت سی دواؤن کے واسطے ایک معمول اور ایک موقع خاص ہوتا ہے اور کبھی جو موقع خاص اس دوا کے واسطے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہے اس سے زیادہ دور مقام اور موقع تک سکا بیجانا مقصود ہوتا ہے پس ہمکو حاجت طرف ایک ایسی دوا کے ہوتی ہے جو اسے اڑا کر مقام بعید تک پہونچا دے۔ اور کبھی اسی دوا کو جسکے لیے ایک موقع خاص ہے ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہے کہ وہاں تک یہ دوا نہ پہونچے اور اس سے قریب تر مکان پر رک جاے پس ہمکو حاجت ایسی چیز کی ہوتی ہے جو اس دوا کو ٹھیرا دے اور اسکی زود روی موقوف کر دی **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ دواے مجرب بہتر ہے دوای غیر مجرب سے **مترجم** مجرب دوا سے یہ مراد نہیں ہے کہ قیاسی قواعد کے مخالف اگر اسمین افعال وخواص ہون اسکا بھی استعمال بہتر ہے بلکہ وہی مجرب دوا بہتر ہے جو اصول اور قواعد کے بھی مطابق ہو اور تجربہ مین بھی پوری آچکی ہو اسکے بعد پھر اس درجہ لے مجرب کا مرتبہ ہے جسکی مخالفت اصول کلیہ سے بیتین ہو۔ میری مراد یہ ہے کہ مخالفت اور مطابقت اس دوای مجرب کی اصول کلیہ سے دونون ممکن ہون **تمن** تھوڑی مقدار کی دوا یا تھوڑی اجزا کی دوا بہتر ہے اس دوا سے جسکے اجزا بہت ہون یا مقدار زیادہ ہو بشرطیکہ ایک غرض اور ایک منفعت کے واسطے اس دوا کا استعمال کیا جاے بسبب اسکا کہ تھوڑی اجزا کی دوا بہت سے اجزا کی دوا سے بہتر ہے۔ اول کتاب دوم مین بیان ہو چکا ہے۔ اور سبب اس بات کا کہ مجرب دوا غیر مجرب سے بہتر ہے یہ ہے کہ جو دوا مرکب بنائی جاتی ہے اسکے لیے دو حکم مین ایک حکم منظور اسکے **بسائط** اور اجزا کے ہوتا ہے اور ایک حکم اسکی صورت مجموعی کا ہے پس جو دوا غیر مجرب بنظر قواعد فن کے ترکیب دیجاے اسکا فائدہ بنظر اسکے بسائط کے تو یقیناً معلوم ہوتا ہے بس۔ اور جو مزاج نیا بعد ترکیب کے پیدا ہوا ہے اسکا حال قبل تجربہ کے کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ آیا وہ دوا جس فعل کے واسطے بنائی گئی ہے اس سے زیادہ یہ فعل اسمین ہے یا زیادہ نہیں ہے یا مزاج ثانی جو اسکا پیدا ہوا ہے اسکے منافی اور مخالف ہے **مترجم** جو چیز ترکیب صناعی سے بنائی جاتی ہے اسپر جو مزاج نیا پیدا ہوتا ہے اسکو قبل از تجربہ کے معلوم کر لینا اسپر آجتک علم بشری کو باریابی نہیں ہوئی سواے صانع حقیقی تعالی شانہ کے اور کوئی شخص اسکا دعوی نہیں کرسکتا کہ قبل از تجربہ اپنی اختراعی چیز کے خواص اور افعال کا حکم قطعی کر دے یہی ایک بڑی دلیل ثبوت صانع بیچون کی ہے کہ اسپر کوئی شبہ وشک کسی دہریہ کا آجتک نہیں چل سکا ہے پس جب ہماری دواے مرکب نو ایجاد کا مزاج ثانی قبل از تجربہ مجہول ہوا اب اسکا استعمال کرنا ہمکو بشرط موجود ہونے کسی دواے مجرب کے یونانی طب کے اصول کی وجہ سے کسی طرح جائز نہوگا اسی واسطے شیخ نے لکھا ہے کہ دواے مجرب غیر مجرب سے بہتر ہے **تمن** دواے مجرب کے دونون حکم معلوم ہوتے ہین یعنے جو اثر بنظر اسکے بسائط کے ہے وہ بنظر قیاس اور جو اثر بنظر مزاج ثانی کے ہے وہ براہ تجربہ معلوم ہوتا ہے اور کبھی دواے مرکب کا فائدہ اصلی صورت مزاجی کے لحاظ سے تجربہ مین بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اس قاعدہ کے جو اسکے بسائط اور اجزا سے امید کی گئی تھی

کیفیت ترکیب ادویہ کا بیان جاننا چاہیے کہ جس وقت کسی علاج کرنیوالے کو چار حاجتین پیش آئین اور کوئی دوا قدرتی ایسی نملے جس سے ان چارون حاجتون مین کار براری سواے صنوعی اور ترکیب دی ہوئی دوا کے مثلاً یہ حاجت ہو کہ کسی کا استفراغ سقمونیا اور تخم حنظل اور صبر اور تربد سے چار مواد کا کیا جاے۔ اور ارادہ یہ ہو کہ ان چارون دواؤن کو جمع کر لین تاکہ مرکب دوا اعراض رجعت کے جمع ہو جاے پس دیکھنا چاہیے کہ اگر حاجت طرف ان چار دواؤن کے اور انکے عمل کرنے کے برابر ہین اور مجموع یہ چار دوا تین ہین اسوقت جو دوا مرکب ان چارون سے بنائی جاے اسمین یہ طریقہ کرنا چاہیے کہ ہر ایک دوا کی مقدار شربت کا چہارم لیکر یہ دواے مرکب بنا لینی چاہیے اور اگر حاجت ان چارون کی طرف برابر نہو بلکہ بسبب کمی بیشی مواد کی بعض کیطرف زیادہ حاجت ہو کسیکی طرف زیادہ اور کسی کی طرف کم ہو اسوقت حذق صناعی سے کام لینا چاہیے اور مقدار حاجت کا اندازہ بقاعدہ اربعہ متناسبہ کرنا چاہیے اور جتنی حاجت جس دوا کی کم و بیش ہو اسی کمی اور بیشی کو قانون اور قاعدہ تجویز کرکے مقدار شربت پر گھٹانا بڑھانا چاہیے اور دوا کو مرکب کرنا چاہیے **مترجم** اسی مثال خاص مین فرض کرو کہ خلط صفراوی بہ نسبت اور اخلاط کے دو چند ہے پس سقمونیا کی مقدار شربت چہارم سے دو چند تجویز کیجاے گی اب اگر ہم اخلاط سہ گانہ باقیہ کو برابر ایک ایک کے فرض کرین پس مجموعہ انکا تین ہوگا اور خلط صفراوی بطور دو کے فرض کی ہے پس ۲+۳=۵ اب آسان حساب واسطے سمجھانے متعلم کے یہ ہے کہ سقمونیا کی مقدار شربت دو ربعہ یعنے نصف مقدار شربت لیجاے اور باقی تینون دواؤن مین وہی چہارم مقدار شربت رہیگی اسیطرح اگر حاجت استعمال سقمونیا کی ہو مثلاً خلط صفراوی بہ نسبت اخلاط سہ گانہ کے نصف ہو پس اس صورت مین سقمونیا کی مقدار کا شربت کا آٹھوان حصہ داخل ترکیب کیا جائیگا اور وہ تینون جز مین سے ہر ایک کی چہارم مقدار شربت لیجائیگی **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو دوا انجح یعنے سودمند مثل تریاق کے ہو اسمین بنظر اسکے بسائط اور اجزا کے بہت سے اثر اور بہت سی قوتین ہوتی ہین اور بسبب اس صورت جدید کی جو اسپر پیدا ایک مدت کے خمیر اٹھتے اٹھتے اور مزاج بگڑتے بگڑتے طاری ہوئی ہے وہ آثار اور ا

HAKEEM SHOUKAT ALI

وہ قوتیں جداگانہ ہیں بہ نسبت آثار اور قویٰ بسائط کے اور یہ قوتیں آثار جدیدہ بسائط کے آثار سے افضل اور اعلیٰ ہوتے ہیں اور یہ بات جو طبیب کہتے ہیں کہ تریاق کا نفع اس سبب سے ہے کہ بسبب سنبل الطیب داخل ہو جاتا ہے۔ یہ نفع بسبب کے ہے کہ مرکی میں اول بعض ہاے ابجد بھی یہی نفع کرتا ہے اس قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے بلکہ عمدہ قابل اعتماد کے وہی صورت اس تریاق کی ہے جو بغیر بحث و اتفاق جلیل الشان اور نافع بہ اذن پروردگار درست ہو گئی ہے اور ہمکو غیر بشریت قدرت نہیں ہے کہ اس صورت کی طرف اور جو چیز اس صورت کے مناسب افعال میں آثار سے ہے اشارہ جلی اور بیان واضح کر سکیں **مترجم** اگر بہت کوشش کریں اور قیاس فی استقرا کو دخل دیں اور دوران و تردید کو جاری کریں اگرچہ بہت دشواری سے کوئی بات پیدا ہوگی اور وہ بھی بالکل ظنی جو کسی طرح قابل تسکین قلب نہیں ہے اور برہانیات میں بالکل متروک ہے لہٰذا ہمکو یہی لائق ہے کہ اس بات کا اقرار کریں کہ خالق بسائط نے ہماری ترکیب اجزای تریاقی کے بعد جو صورت اسپر فائز کی ہے وہی صورت مبدء آثار و منافع کی ہے فسبحانک لا علم لنا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ مرکبات ادویہ میں ایک دوا بطور عمود اور اصل کے ہوتی ہے اگر وہ نکال ڈالی جاوے قاعدہ باطل ہو جائیگا **مترجم** یہاں پر عمود اور قاعدہ سے تشبیہ ایک مخروطی کی درست بن سکتی ہے جس طرح مخروطی کی عمود کی کمی بیشی سے مخروط کا قاعدہ بدل جاتا ہے اسی طرح دوا سے مرکب کے عمود کے بدلنے سے قاعدہ بدل جائیگا اور اگر عمود نکال ڈالا جاوے قاعدہ باطل ہو جائیگا بلکہ صورت مخروطی فاسد ہو جائیگی **متن** جیسے سانپ کا گوشت تریاق کا عمود ہے اور ایارج فیقرا میں صبر اور ایارج لوغاذیا میں خربق عمود ہے ایضاً مرکبات اون میں کچھ ایسی دوائیں بھی ہوتی ہیں جو نکال ڈالنے کے لائق ہوتی ہیں اور قابل بدل دینے کے اور ان میں کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے اور جو کچھ دوائیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اگر انکی مقدار بڑھا دی جاے ضرر کریں مثلاً اگر تریاق میں بلادر یلینے بجاے ان کو ملا دیں اور وہ تریاق کو خراب کر دیگا خصوصاً سانپ کے گوشت کو بہت خراب کر دیگا۔ اور اگر اجزا کو زیادہ کریں تو بعض دوائیں ایسی ہوتی ہیں کہ انکی زیادتی مضر نہیں ہوتی مثلاً اگر تریاق میں جوزبوا کی مقدار کوئی بڑھا دے تو وہ شخص مرتکب کسی جرم عظیم کا نہ ہوگا **یہ بھی جاننا ضروری ہے** کہ بہت سی ترکیبیں ایسی ہوتی ہیں جنکا انجام مفاسد کی طرف ہوتا ہے اور بہت سی ترکیبیں ایسی ہیں کہ ان سے اثر میں دو لسے مرکب کے اور انکے فعل میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور بہت سی ترکیب ایسی ہوتی ہیں کہ جنکے اجزا مفردات اور مرکبات پر شامل ہوتے ہیں جیسے تریاق جسکے اجزا چند مفرد ہیں اور تینوں قرص جو ہر ایک فی نفسہ مرکب دوا ہے جو تریاق کا جز ہے اس لیے کہ ہر ایک قرص میں بسبب اپنے مزاج کے وہ خاصیت ہے جو اور مفردات میں نہیں پائی گئی ہے۔ اکثر ایک دوا اجزاے مرکبہ سے بھی مرکب ہوتی ہے اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے **جملہ پہلا** ان مرکبات کے بیان میں جنکی ترتیب قرابادینوں میں ہے **پہلا مقالہ جملہ اول** کے تریاق اور بڑے بڑے معاجین کے بیان میں۔

تریاق فاروق یہ تریاق تمام ادویہ مرکبہ میں سے بڑا جلیل القدر ہے اور افضل ہر ایک دوا مرکب سے ہے بسبب اسکے کہ اسکے منافع بہت ہیں خصوصاً اُن زہروں کے دفع کرنے میں جو حیوانات مثل سانپ اور بچھو اور دیوانہ کتے کے کاٹنے سے آدمی وغیرہ کے بدن میں ضرر پیدا کرتا ہے اور جو زہر کھانے پینے میں آئیں انکا بھی تریاق ہے اور بلغمی اور سوداوی امراض کا اور انھیں چتون کا اور ریاح خبیثہ اور فالج اور سکتہ اور مرگی اور لقوہ اور رعشا اور وسواس اور جنون کا اور خاص کر جذام اور برص کا۔ قلب میں شجاعت پیدا کرتا ہے۔ حواس کو کدورت سے پاک صاف کر دیتا ہے ہر ایک قسم کی شہوات اور خواہشوں کی تحریک کرتا ہے۔ معدہ کو قوی کرتا ہے سانس کی آمد و رفت میں آسانی پیدا کرتا ہے خفقان کو دور کرتا ہے نفث الدم کو بند کر دیتا ہے۔ اکثر اقسام درد گردہ اور مثانہ کو فائدہ کرتا ہے اور جو اورام بول وغیرہ کا گردہ اور مثانہ کی حبس کی سے ہو اسکو فائدہ کرتا ہے پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے آنتوں میں جو قرح پڑ گئے ہوں اور صلابات اندرونی جو طحال اور جگر وغیرہ میں ہوں ان سب کو مفید ہے۔ اور یہ سب افعال تریاق کی خاص بنظر اس صورت کے ہیں جو تابع آمیزش بسائط اسی تریاق کے ہیں یہ تریاق بنظر اسی مزاج کے روح اور حرارت غریزی کو قوی کرتا ہے پس طبیعت کو اسی ذریعہ سے اعانت پہونچتی ہے جو سرد یا گرم چیزیں مخالف طبیعت کے بدن میں پیدا ہوں انکا مقابلہ کر کے انکے ضرر کو ہٹاوے سب نسخوں سے اس تریاق کا بہتر وہی ہے جو نسخہ اصلی حکیم اندروماخس سے منقول ہے اور بہت سے طبیبوں نے اس بات کا قصد کیا کہ اس نسخہ کو کچھ بڑھائیں یا گھٹائیں حالانکہ انکو ضرورت ایسی نہ تھی جس سے یہ کمی بیشی ان پر واجب ہوتی اور نہ کوئی داعی قوی ایسا تھا کہ جو ان کو اس طرف لاتا مگر ان کو آرزو فقط یہی تھی کہ انکا بھی نام دنیا پر رہے اور ایک نشان انکا اس دوا میں بھی پایا جاے جیسا کہ حکیم اندروماخس کا نام و نشان باقی رہ گیا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

صحیح یہ تھی کہ یہ لوگ اس نسخہ میں کچھ تصرف نہ کرتے اور جس بات پر تجربہ پورا اور فائدہ رسان ہو چکا تھا اسکو برقرار رکھتے پس شاید یہی تصرف اور کمی بیشی وزن ادویہ کی جو ان لوگوں نے کی ہے اسی نے اس تریاق کو اتنا مفید باقی نہیں رکھا جسکا تجربہ ہوا تھا اور شاید کہ جب اس تریاق کے اس وزن اصلی سے جو اندروماخس نے تجویز کیا تھا گھٹ بڑھ ہو جائیگی وہ خاصیت باقی نہ رہیگی۔ اور کوئی مدعی لاف زنی اس بات کی کرے کہ اسکو اس سبب کی شناخت ہے جس سے ان اوزان مخصوصہ نے خاصیت تریاق میں پیدا کردی ہے پس ضرور یہ مدعی جھوٹا ہے اور اسکا قول اسی پر رد کر دینا چاہئے جیسے اگر کوئی شخص اس بات کا دعوی کرے کہ جو اوزان مخصوصہ عناصر میں گھوڑے کے خواہ انسان وغیرہ کے ہیں انکے سبب کو بھی یہ شخص پہچانتا ہے۔ تریاق مذکور کے واسطے سن طفولیت یعنی لڑکپن اور سن ترعرع یعنے جو سن درمیان لڑکپن اور جوانی کے ہوتا ہے وہ بھی ہے اور شباب یعنی جوانی اور شیخوخت یعنی پیری بھی ہے اور موت بھی اسکے واسطے ہے تریاق لڑکا بعد چھ مہینے یا سال بھر کے ہوتا ہے بعد اسکے ترعرع یعنی اٹھان اور زیادتی قوت کی اسمیں پیدا ہوتی ہے اور زیادتی بڑھتے بڑھتے دس برس کے بعد ٹھہر جاتی ہے اگر یہ تریاق گرم ملکوں میں ہو۔ اور اگر سرد ملکوں میں ہو بیس برس کے بعد ٹھہر جاتی ہے۔ پھر دس برس یا بیس برس یہ زیادتی ٹھہری رہتی ہے بعد اسکے اسکو ضعف شروع ہوتا ہے یا تو بیس برس کے بعد یا چالیس برس کے بعد۔ بعد اسکے اثر تریاقیت کا اس سے دور ہو جاتے تیس برس کے بعد یا چالیس برس کے بعد۔ اور بعد اس اثر دور ہونے کے پھر یہ تریاق مثل اور معجونوں کے ہو جاتا ہے جنکا درجہ تریاق سے گھٹا ہوا ہے۔ جس شخص کو بچھو وغیرہ نے ڈنک مارا ہو یا سانپ نے کاٹا ہو واجب ہے کہ اسکو تازہ اور قوی تریاق کھلایا جاوے اور جن فواید کے واسطے تریاق کے کھلانے کو اوپر لکھا ہے ان میں ضعیف القوت تریاق کھلانا چاہیے۔ اکثر مار گزیدہ وغیرہ کو تازہ تریاق سے نصف مثقال سے لیکر پورے مثقال تک کھلانیکی حاجت ہوتی ہے منجملہ ان طریقوں کے جنکے ذریعہ سے فرق کیا جاتا ہے کہ تازہ اور قوی تریاق کون ہے اور پرانا اور ضعیف اور خراب تریاق کون ہے۔ ایک یہ بھی امتحان ہے کہ کسی آدمی کو دوائی مسہل پلائیں اور منتظر رہیں جب دست آنے لگیں اسکو تریاق کھلایا جاوے اگر دست بند ہو جائیں تو یہ تریاق تازہ اور عمدہ ہے ورنہ خراب ہے منجملہ امتحانات کے جو کہ جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ تریاق کا ایک یہ بھی امتحان ہے کہ ایک جنگلی مرغی یعنی مرغی کو شکار کریں اسلیے کہ اس مرغی کا مزاج زیادہ خشک ہوتا ہے بہ نسبت اس مرغی کے جو گھروں میں پائی جاتی ہے اور مجھے گمان ہے کہ جالینوس

کی مراد اس جانور سے کبک نرینہ ہے جب یہ مرغی ہاتھ آجاوے اس پر کسی طرح اس طائر کو چھوڑیں جسکا نام ہامہ ہے کہ وہ اس مرغی کو قریب ہلاکت پہونچاوے یا مراد یہ ہے کہ کوئی ہامہ منجملہ ہوام کے اسکے اوپر چھوڑا کریں کہ وہ اسے ڈنک ماری یا کاٹے بعد اس زخمی ہو جانے کے اس مرغی کو تریاق کھلائیں اگر زندہ بچ رہے پس تریاق عمدہ ہے۔ ایضاً تریاق کا امتحان اس شخص پر کیا جاتا ہے جسنے افیون یا شوکران وغیرہ کھالیا ہو بیش جسکو سنکھیا کہتے ہیں اسکی سمیت دور کرنے میں تریاق کا نفع بہت کم ہے اور اگر ہے تو اسی قدر ہے کہ موت کے ٹل جانے میں تھوڑی سی مہلت پیدا ہوتی ہے۔ اور شاید کہ دواء المسک بیش کی سمیت میں سب دواؤں سے زیادہ تر نافع ہے

مقدار شربت تریاق کی ہر ایک مرض کے واسطے

پرانی کھانسی کے واسطے اور درد سینہ اور ذات الجنب کے واسطے بوزن ایک ترمشہ جو برابر چار رتی کے ہے ہمراہ ماء العسل یا جلاب کے استعمال کیجیے۔ لرزہ جو دورہ سے آتا ہو خواہ سرد ہو جانا بدن کا جو دورہ سے ہو اور تپ کے واسطے ابتدا ان دوروں میں ایک ترمشہ پانی کے ہمراہ یا شراب کے ہمراہ جو تین اوقیہ یعنے تخمیناً ساڑھے آٹھ تولہ سے کم نہو اور چار اوقیہ یعنے تیرہ تولہ سے زیادہ نہو۔ اور جس شخص کو قولنج کا درد ہو اور جسکے معدہ میں نفخ ہو یا مروڑ ہو اسکو بقدر ایک ترمشہ کے ماء العسل یا جلاب ملا کر دینا چاہیے اور جلاب کا نسخہ آگے معلوم ہوگا اور جسکو سقوط اشتہا کا مرض ہو اسے بھی پانی یا شراب میں دینا چاہیے شراب کا بیان بھی آگے آتا ہے۔ اور جسکو یرقان کا مرض ہو اسکو ایک ترمشہ طبیخ اسارون میں دینا چاہیے۔ استسقا کے مرض میں یا تو قبل طعام کے بقدر ایک ترمشہ کے تریاق نگل جانا چاہیے یا ڈیڑھ اوقیہ جو برابر سوا چار تولہ کے ہو سرکہ پانی ملا ہوا تریاق کھلا کر پلانا چاہیے۔ جس شخص کو نفث الدم کا مرض چند روز سے عارض ہوا ہو ایک مثقال تک تریاق سرکہ پانی ملا کر اسکو دینا چاہیے اور اگر اس مرض کو زمانہ دراز گذر چکا ہو یہی مقدار رب مقسطون کے جوشاندہ میں صبح اور شام پلانا چاہیے۔ اور جس شخص کو انقطاع صوت کا مرض ہو اسکو بقدر ایک باقلا کے ماء العسل میں یا رب انگور میں دینی چاہیے یا منہ میں زبان کے نیچے رکھے رہے۔ آنتوں کے قروح میں اور اسہال خونی میں آب سماق کے ساتھ دینا چاہیے ضیق النفس اور درد کے مرض میں ہمراہ سکنجبین عنصلی کے جسکے مقدار ایک اوقیہ سے کم ہو صرع اور مرگی کے واسطے اسکا غرغرہ کیا جاتا ہے بعد اسکے چار مثقال سے لیکر نصف مثقال تک پانی یا سکنجبین عنصلی کے ہمراہ کھلایا جاتا ہے اسیطرح درد سر اور شقیقہ میں بعد اسکے یہ بھی معلوم ہو کہ تریاق گردہ اور مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کر دیتا ہے۔ اگر اسکو جو شاندہ کرفس مین گھول کر پیا جائے تو یہ ہیضہ کو منع کرتا ہے طبیعت کو روانی سے بند کرتا ہے۔ جو شخص تریاق کا استعمال وقت صحت مین کرے اسکو کسی قسم کی مضرت نہ پہونچے گی اور نہ کسی قسم کی آفت کی خرابی مین مبتلا ہوگا۔ اور جملہ امراض وبائی سے بے خوف ہو جائیگا باقی حالات کا علم سب سے زیادہ خدا کو ہے **صفت** یعنے نسخہ تریاق کا یہ ہے قرص اسقیل اڑتالیس مثقال جو برابر اٹھارہ تولہ کے ہے اور قرص افاعی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ قرص اندروخون اور فلفل سیاہ اور افیون ہر ایک ان مین سے نو تولہ دارچینی ایک روایت مین ساڑھے چار تولہ اور ایک روایت مین نو تولہ گل سرخ ساڑھے چار تولہ تخم شلغم صحرائی اور اسقوردریون اور بیخ سوسن اور غاریقون اور رب السوس روغن بلسان ہر واحد ساڑھے چار تولہ مرمکی زعفران زنجبیل اور دونون اور قنطاقلون اور فودنج کوہی اور فراسیون اور فطراساليون اور اسطوخودوس اور قسط تلخ اور فلفل سپید اور دار فلفل اور دولقيطاماني۔ اور کندر شگوفہ اذخر صمغ البطم سلیخہ سیاہ سنبل الطیب نورہ ہر ایک ان مین سے سوا دو تولہ میعہ سائلہ تخم کرفس جیبالیوس اور تخم ناسفلیس بعض حرف علے اور اجوائن اور منڈی گلگرونہ اور عصارہ ہیوفاقسطیداس اور سنبل اقلیطی اور ساذج ہندی اور تخم جنطیانا تخم رازیانہ اور گل مختوم اور زرلیقطار سوختہ دج ترکی حب بلسان اور راو فاریقون اور جھیڈ اور صمغ عربی قردمانا انیسون قاقیا ہر واحد ڈیڑھ تولہ اور دوقو بار زرد یعنے بزورہ اور فقر الیہود جادشیر قنطوریون دقیق اور زراوند طویل ہر واحد نو ماشہ اور ایک روایت مین بجائے زراوند طویل کے زراوند مدحرج ہے لیکن جندبید ستر ایک روایت مین نو ماشہ اور ایک روایت مین ڈیڑھ تولہ اور اسی طرح سے سکبینج کے وزن مین اختلاف ہے اور شہد خالص مثل جو تخمیناً اسی روپیہ بھر کے سیر سے پانچ سیر ہوا اور شراب ریحانی کی گرم قسم جو پرانی ہو بقدر دو قسط جو برابر آٹھ تار کے ہوئے پگھلنے والی چیزون کو پگھلا کر اور بھگونے کے لائق جو دوائین ہین انھین بھگو کر اور خشک دواؤن کو کوٹ کر شہد مین گوندھکر کسی چکنی مٹی کے برتن مین یا رانگے یا چاندی کے برتن مین بھر دین اور برتن لبریز نہو جائے بلکہ اسمین کسی قدر جگہ خالی رہے جسمین دوا کی سانس نکلنے اور پھولنے کی گنجایش ہو۔ یہ سب دوائین سوائے شراب کے شمار مین چونسٹھ ہین **دوسرا نسخہ اسی تریاق کا** قرص اسقیل اٹھائیس مثقال جو برابر ساڑھے دس تولہ کے ہے اور قرص افاعی اور قرص اندروخون اور فلفل سیاہ اور افیون عمدہ ہر ایک نو تولہ پیاز دشتی اور گل سرخ خشک شدہ تخم شلغم صحرائی اور ایرسا یعنے بیخ بنفشہ اور غاریقون اور عصیر سوسن روغن بلسان دارچینی ہر واحد ساڑھے چار تولہ مرکی اور فراسیون اور زعفران اور فلفل زنجبیل حب حبلی یعنے

فودنج کوہی اور فطراساليون اور قنطاقلون جسکو ہمنے مفردات مین خمس اوراق تعبیری سے تعبیر کیا ہے اور راوند چینی اسطوخودوس فلفل سپید شکوفہ شیح شگوفہ اذخر علک الانباط اور لیان اور سلیخہ اور سنبل الطیب ہر واحد سوا دو تولہ اور جنطیانا اور تما لاسقیس جو حرف ابیض ہے یعنی اور جیبالیوس اور سنبل اقلیطی جو ناردین ہے اور تخم اجوائن اور منڈی گلگرونہ اور ہیوفاقسطیداس اور ساذج ہندی اور انیسون اور فوادرمیو تخم کرفس تخم رازیانہ اور طین بحیرہ یعنے وہ مٹی جسکو گل مختوم کہتے ہین اور قلقطار یعنے پھٹکری سبز بریان اور حماما سیو فاریقون دج ترکی حب بلسان اقاقیا صمغ عربی قردمانا ہر ایک ڈیڑھ تولہ زوفراقنہ یعنے ما۔ زرد جادشیر سکبینج توامیودنے طوریون زراوند مدحرج جندبید ستر ہر ایک نو ماشہ۔ اور اس نسخہ مین تین دوائین اور بڑھائی گئی ہین اور اہل عجم کے نسخون مین یہ دوائین برقرار رکھی جاتی ہین جتنی نہری ورکیا اور کتیرا اور عود اور طنیا زراوند طویل بزرالبنج ہر ایک واحد نو ماشہ یہ سب تئیس دوائین ہین سوائے شہد کے اور شہد وو چند سب دواؤن کا وزن جو تریاق مین پڑتے ہین ایکہزار چار سو چونتیس مثقال ہے جو برابر سات سیر ایک چھٹانک اسی روپیہ بھر سے دار کی تول سے ہوتا ہے اگر روپیہ ساڑھے گیارہ ماشہ کا ہو۔ مگر زعفران کو علیحدہ پیسین اور مراور افیون اور لبان کو علیحدہ کوٹ کر طلاے تمام شراب مین جو رات بھر جوش دی گئی ہو بھگو دین اور علک دربا زردکو روغن بلسان مین گھولین اور قلقطار کو تنہا کوٹین جدا سکے سب دواؤن کو کوٹ کر چھان لین اور شہد مین کف گرفتہ کرکے ملادین اور ملاتے وقت بھی دواؤن کو ہاون دستہ مین اگر خوب پیسین تا کہ یکجی ہوجائے بعد اسکے شیشہ کے برتن مین یا چکنی مٹی کے برتن مین بھر کر رکھدین اور چار برس کے بعد استعمال کرین مقدار شربت اسکی پوری ایک درہم ہے نیم گرم پانی کے ساتھ **دوسرا نسخہ** قرص ہائے سقیل اڑتالیس مثقال جو برابر اٹھارہ تولہ کے ہے اور قرص ہائے افعی نو تولہ گل سرخ خشک شدہ جسکی پنکھڑیان نکال ڈالی جاوین ساڑھے چار تولہ بیخ سوسن آسمانگونی ساڑھے چار تولہ اصل السوس ساڑھے چار تولہ تخم شلغم صحرائی ساڑھے چار تولہ اسقوردیون ساڑھے چار تولہ عود بلسان پونے چار تولہ دارچینی ساڑھے چار تولہ افیون ساڑھے چار تولہ غاریقون ساڑھے چار تولہ روغن بلسان پونے چار تولہ فلفل سپید سوا دو تولہ ریوند چینی سوا دو تولہ تخم کرفس ڈیڑھ تولہ مرصاف شدہ سوا دو تولہ قرسیا سو دو تولہ زعفران سوا دو تولہ سلیخہ سوا دو تولہ سنبل ہندی سوا دو تولہ فلفل سیاہ نو تولہ دنیقطامین یہ دی شکوفہ شیح ہر سوا دو تولہ فراسیون شگوفہ اذخر سنبج کر کم زرسم

جعدہ ہر واحد سوا دو تولہ اسطوخودوس سوا دو تولہ فطراسالیون اور بیخ تخم کرفس کوہی ماقدونی ہر سوا دو تولہ مصطگی صمغ البطم زنجبیل زدخمسا ادراق ہر واحد سوا دو تولہ کمافیطوس یعنے گرد ذرہ ڈیڑھ تولہ سیبہ سائلہ ڈیڑھ تولہ ہو یعنے ریشہ ولالاڈ ڈیڑھ تولہ ما ڈیڑھ تولہ ناردین اور اُس سے مراد سنبل رومی ہے ڈیڑھ تولہ گل مختوم ڈیڑھ تولہ فوہ یعنے مجیٹھ گری اور منڈی ہر واحد ڈیڑھ تولہ جگسنج ہندی جسکو تیز پات کہتے ہیں ڈیڑھ تولہ سبز تھیگری جلی ہوئی ڈیڑھ تولہ جنطیانا رومی جسکو کھان بید کہتے ہیں ڈیڑھ تولہ انیسون ڈیڑھ تولہ عصارہ او فاقسطیداس ڈیڑھ تولہ حب بلسان ڈیڑھ تولہ صمغ عربی ڈیڑھ تولہ تخم رازیانہ ڈیڑھ تولہ قردمانا جسکو کرویا دشتی بھی کہتے ہیں ڈیڑھ تولہ سیساالیوس یعنے کاشم رومی ڈیڑھ تولہ اقاقیہ ڈیڑھ تولہ سپید بالم اور موفارلیقون ہر واحد ڈیڑھ تولہ زراوند ڈیڑھ تولہ جند بیدستر نو ماشہ زراوند طویل نو ماشہ دوقو صحرائی کا جرکا بیج ہے نو ماشہ فقرالیہود نو ماشہ جادشیر نو ماشہ قنطوریون دقیق نو ماشہ بارزد جسکو بیروزہ کہتے ہیں نو ماشہ بنانے کی وہی ترکیب ہے جو پہلے اوپر بیان کی ہے کوٹنے اور چھاننے اور شہد ملانے کی واللہ اعلم **صفت اقراص افاعی** یعنے سانپون سے جو قرص بنایا جاتا ہے اسکا نسخہ سانپون کو ہر وقت تمام ہونے فصل ربیع اور آمد فصل گرما کے پکڑیں جیسے ہمارے ملکون میں بیساکھ کا مہینہ اور اگر فصل ربیع میں سردی رہتی ہو سانپون کے پکڑنے کو اسقدر ٹالیں کہ ابتدا گرمیون کی آجاے۔ سانپ کی وہی قسم پکڑنی چاہیے جنکے بعین جوڑے ہون اور جیسے خصوصاً گردن کے پاس اور گردنین اُنکی بہت پتلی ہون دُم بوجہ کم سالی کے زرگنی ہو اور چلنے مین گھانس وغیرہ پر جو چلے لکیرین جاے جلد کی آواز سے اُس کے سنا ہو پیدا ہوا اور ہر ایک سانپ اس قابل نہین ہے کہ اس قرص مین داخل کیا جاے مگر جسکا رنگ لاتقر ہو یعنے سیگون اور اس رنگ کے سانپ زن بھی مادہ بکار آمد ہے نر کام نہین آتا۔ نر اور مادہ کی پہچان یہ ہے کہ نیچے اوپر کی دونون باڑھون مین دانت کے اگر ایک ہی دانت ہو تو وہ نر ہے اور مادہ کے ایک سے زیادہ ہر ایک باڑھ مین دانت ہوتے ہین واجب ہے کہ جس سانپ کا نام معتریہ ہے اور جلد چہارم مین اسی کتاب کی اسکا حلیہ بخوبی لکھدیا ہے اس سانپ سے اور جس پر لکیرین پڑی ہون اور گندہ دار ہو اس سے اور سیاہ چتیون کے سانپ سے جو سپیدی مائل ہون پرہیز کرنا چاہیے۔ جو سانپ ضعیف ہو کہ زمین شور مین رہتا ہو یا نہ ہے اور نہرون کے کنارے کا خواہ دریاؤن کے کنارے کا ہو اُسکو نہ پکڑنا چاہیے اور نہ اُس سانپ کو کہ کھال مین نقش و نگار ہون جیسے ہمارے ہندوستان مین چیت ہوتی ہے جسکی کھال سے تلوار کے پرتلے بنائے جاتے ہین اسلیئے کہ ایسے خوشرنگ جلد کے سانپ مین وہ سانپ بھی ہوتا ہے جسکا ملوطیہ نام ہے جسمین خباثت زیادہ ہے اور اسکے استعمال سے پیاس زیادہ لگتی ہے۔ بلکہ ایسے مقام کا سانپ پکڑا جاے جو ترائی سے دور ہو اور جس سانپ کی کہ حرکت مین ضعف ہو وہ بھی نہ پکڑنا چاہیے بلکہ وہی پکڑنا چاہیے جو بسرعت چلتا ہو اور چلتے وقت سر اوٹھا کر چلے اور اس قدر اُٹھائے کہ بعین کھڑا ہو جاے۔ بعد پکڑنے کے سانپ کو بحال خود چھوڑنا چاہیے اور بشرط امکان چار چار انگل اسکے سر اور دم کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور دُم کو پشت کی طرف چار انگل ناپ کر کاٹین پھر اگر بعد کاٹنے کے بہت سا خون اُسکے بدن سے جاری ہو اور دیر تک تڑپا کرے اور موت اسپر دیر مین واقع ہو یہی سانپ مختار اور پسندیدہ ہے اور اگر کاٹنے کے بعد خون تھوڑا نکلے اور تڑپ بھی کم ہو اور جلدی مر جاے ایسا سانپ خراب ہوتا ہے یہ بھی اسکی علامات مین سے ہے کہ بحالت حیات حرکت جلد کرتا ہو اور نگاہ سے اسکے جرات پیدا ہو اور جو چیز اسکے سامنے آوے اُسپر جھپٹتا ہو مخرج نقل براز اُسکے دم کے سرے پر ہو جب سر اور دم کاٹنے کے بعد سانپ مر جاے اسکے پیٹ کی آلایش اور اوجھ وغیرہ سب نکال ڈالین خصوصاً اسکے پتے کو ضرور دور کرین اور نمک اور پانی سے خوب دھوئین بعد اسکے نمک اور پانی مین اُسکو پکائین اور اگر پانی مین سویا بھی ملا لین کچھ مضائقہ نہین اور پکانے مین ایسا اسکو جھرا کر دین اور گلا ڈالین کہ اسکے گوشت کا ہڈی سے الگ کر لینا آسان ہو بعد اُسکے گوشت سے ہڈیان چن کر کسی ہاون مین دستے سے نرم نرم کوٹین طبیب لوگ وصیت کرتے ہین اس شخص کو جو اسکے کوٹنے کا قصد کرے روغن بلسان کا ناس لے اور انگلیون کے سرون پر بھی روغن بلسان کو لگا دے جب خوب کٹ جاے اسمین کعک جو بنا بر نسخہ ہاے مختلف کے ملاے مگر جو کچھ حکیم اندروماخس کے نسخہ مین ہے اسپر کسی دوسری چیز کو اختیار نکرنا چاہیے بعد اسکے پتلے پتلے نازک قرص بنا کر سایہ مین خشک کرین اور محفوظ مقام پر رکھ چھوڑین واجب ہے کہ ان ٹکیون پر دھوپ کسی وقت نہ پڑنے پاے نہ سوکھنے پاے پہلے نہ بعد سوکھنے کے اسلیئے کہ دھوپ کے پڑنے سے وہ قوت جل جاتی ہے جو سانپ کے گوشت مین سموم نہشیہ کا مقابلہ کرتی ہے اور ان سموم کا جو کھانے پینے مین آتی ہین

صفت اقراص اسقیل

یعنے طریقہ بنانے قرص پیاز دشتی کا جس کو کانڈہ کہتے ہین تازہ

نسخہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

پیاز دشتی جو وزنی ہو اور بہت بڑی نہو لینی چاہیے اور اسپر گل حکمت مٹی سے نکی جائے بلکہ خمیر کو بجائے مٹی کے اسپر لگانا چاہیے اور کسی دیگ میں یا تنور میں اسکو اتنا پکائیں کہ خوب پک جائے جس تنور میں پکائیں وہ خوب گرم ہو گیا ہو اور اسکی راکھ سب نکال ڈالی گئی ہو یا تنور کے اوپر کے مقامات میں جہاں روٹی لگائی جاتی ہے پکائیں اور جب تنور وغیرہ سے نکال لیں جسقدر اسکے اندر نرم ہو گیا ہو اسکو لیں اور نرم نرم پیسیں اور نئے مٹر کا آٹا ملائیں لیکن حکیم اندروماخس ایک حصہ میں اسقیل کے دو حصہ آٹا ملاتا تھا اور سوائے اس حکیم کے اور لوگ ہموزن آٹا ملاتے ہیں جب اسقیل میں مٹر کا آٹا مل چکے اسکے تیلے تیلے قرص بنانے چاہئیں اور قرص بناتے وقت اپنے ہاتھ میں روغن گل مل لیں اور خشک کرکے مثل قرص افاعی کے بحفاظت رکھیں **نسخہ اقراص اندروخورون** پوست بیخ دار شیشعان سوا دو تولہ جراُتہ اور قسط عود بلسان اسارون مو یعنی ریشہ والا اور حماما مصطگی اور امارافن یعنی اقحوان سپید اور مجیشہ ہر واحد سوا دو تولہ شگوفہ اذخر ساڑھے سات تولہ راوند سلیخہ دارچینی ہر واحد ساڑھے سات تولہ مرکی نو تولہ سنبل ہندی چھ تولہ ساذج چھ تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ سب کو کوٹ چھانکر انگوری شراب ریحانی کہنہ قابل بجلادت سے گوندھ کر قرص بنالیں اور سایہ میں خشک کریں جس طرح کہ قرص افاعی کو بحفاظت رکھا ہے اسکو بھی رکھیں **دوسرا نسخہ اسی قرص کا** شیشعان کی لکڑی اور جراُتہ اور قسط اسارون عود بلسان حماما اور مو اور کتیرا اور مجیشہ اور اقحوان ہر ایک پونے سات تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ سنبل ہندی اور ساذج ساڑھے چار تولہ مرکی نو تولہ سب کو کوٹ کر قرص بنائیں اسی ترکیب سے جو پہلے نسخہ میں لکھا گیا ہے **تیسرا نسخہ اسی قرص کا** اصطلاشون یعنی دار شیشعان سوا دو تولہ شگوفہ اذخر ساڑھے چار تولہ جراُتہ سوا دو تولہ مجیشہ سوا دو تولہ اسارون سوا دو تولہ عود بلسان سوا دو تولہ دارچینی نو تولہ حماما نو تولہ سلیخہ سوا دو تولہ امارافق اور یہ اقحوان سپید ہے ساڑھے سات تولہ سنبل ہندی ساڑھے چار تولہ جعدہ سوا دو تولہ مرکی نو تولہ مصطگی سوا دو تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ ان سب دواؤں کو کوٹ پیس کر شراب صاف میں ملا کر قرص تیار کریں جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے اور بحفاظت رکھ چھوڑیں **مثرودیطوس** یہ ایک معجون ہے جسکو حکیم مثرودیطوس نے بنایا تھا جو ایک حکیم جلیل القدر گذرا ہے اور اپنے ہی نام پر اس معجون کا نام رکھا ہے اس معجون کو اس حکیم نے انھیں دواؤں سے مرکب کیا ہے جنکا تجربہ زہروں پر کیا تھا خصوصاً اور امراض پر تاکہ یہ معجون سموم اور امراض مختلفہ کی منفعت کا جامع ہو شاید کہ ہمارے زمانہ میں تریاق یہی معجون ہے بعد ازین حکیم اندروماخس کو سانپ کے گوشت کی منفعت پر آگاہی ہوئی اور چند چیزیں بھی اسکو نافع معلوم ہوئیں مثرودیطوس نے قرص افاعی وغیرہ کو بڑھا دیا اور تھوڑا سا تغیر کمی بیشی کا اس معجون میں کر دیا پس یہ معجون تریاق کبیر ہو گیا اور تریاق کبیر مثرودیطوس سے زیادہ فقط ایک ہی چیز میں نفع کرتا ہے اور وہ سانپ کی سمیت کا فائدہ ہے اور باتوں میں مثرودیطوس تریاق کبیر سے کچھ اس قدر کم نہیں ہے جس کمی کا شمار ہو سکے بلکہ مثرودیطوس تریاق کبیر سے اکثر منافع میں زیادہ ہے اور اسکا فائدہ راجح ہے اور ہم اپنے کلام میں تطویل ان منافع کے بیان سے نہیں کرتے اسلیے کہ وہ وہی ہیں جو تریاق کبیر کے ذیل میں مذکور ہو چکے مقدار شربت مثرودیطوس کی تریاق کبیر سے کسی قدر زیادہ ہے **صفت معجون مثرودیطوس** کی بنا بر اس نسخہ کے جسکو جمہور اطبا نے لکھا ہے نسخہ زعفران مرکی غاریقون زنجبیل دارچینی کتیرا ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ سنبل الطیب کندر ثاسفین جو حرف بابلی ہے اور راذخر عود بلسان اسطوخودوس سیسالیوس قسط گرزمذا بروزہ نیاسب وہ علک البطم ہے دار فلفل عصارہ لحیہ التیس جند بیدستر مالاتیرن اور وہ ساذج ہندی ہے رسیہ جاوشیر ہر ایک سوا دو تولہ سلیخہ یعنی تخم فلفل سپید سیاہ سورنجان جعدہ جسکو فارسی میں عنبر بید کہتے ہیں ستوروین دو تولہ یعنی تخم کندر صحرائی اکلیل الملک جنطیانا جسکو پاکھان بید کہتے ہیں روغن بلسان اقراص افعی اور افیون دارفلفل یعنی گوگل ہر ایک دو تولہ چار رتی سداب یعنی تخم سات ماشہ اشق سنبل رومی اور مصطگی صمغ عربی فطر اسالیون قردمانا تخم رازیانہ ہر ایک پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے افیون تخم ترکی اور مو یعنی ریشہ والا شیلیخ اسارون ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے افیون گلسرخ دیقطامنی ہر ایک پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے مجیشہ اقاقیا ناف قنقور کی اور تخم سیوفاریقون ہر ایک ساڑھے چار درہم جو برابر ایک تولہ پونے چار ماشہ کے ہے دوقو کی دارچینی مقل ازرق اظفار الطیب جسکو نکھ کہتے ہیں سنبل رومی کمدریوس زرنبہ ساڑھے تین تولہ شراب ریحانی کف گرفتہ بقدر کفایت بھگونے والی چیزوں کو شراب میں بھگو دے اور شہد ملا کر بحفاظت رکھ چھوڑے اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرے مقدار شربت ایک مثقال اور بقدر چنے کے مناسب ہے اس نسخہ میں چند دوائیں ایسی ہیں کہ جالینوس کے نسخہ میں وہ نہیں ہیں اور یہ تیرہ دوائیں غاریقون سورنجان سداب خشک اشق دیقطامنی اسارون کتیرا اسطوخودوس کمافیطوس

HAKEEM SHOUKAT ALI

اکلیل الملک عود بلسان فلفل سیاہ مقل اور جالینوس کے نسخہ میں دو ایسی دوائیں ہیں
جو اس نسخہ میں نہیں ہیں اور وہ دونوں بیخ سوسن اور نمک ہیں ایک دوسرے نسخہ میں دو ایسی
ایک دوا ہے جو اس نسخہ میں نہیں ہے اور وہ تخم سداب ہے **صفت اقراص توفیون**
جسکا استعمال مثرودیطوس میں ہو ترکیب یعنی سوبز کلان خستہ برآورد وہ
... درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہیں علک البطم جو بیس درہم یعنی سات تولہ
سلیخہ یعنے تج اکلیل الملک در سعد کوفی جسکو موتھ کہتے ہیں حب الغار ہر ایک تین
درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قصب الذریرہ جسکو چراتہ کہتے ہیں نو درہم جو برابر دو تولہ
ساڑھے سات ماشہ کے ہے زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ فقر الیہود ڈھائی
درہم جو برابر پونے آٹھ ماشہ کے ہے اور یہ نسخہ حکیم شاپور ابن سہل کا ہے جس میں زیادتی
فقر الیہود کی ہے اور ابن سرابیون میں زیادتی دار شیشعان کی بقدر
ڈھائی درہم جسکے پونے نو ماشہ ہوتے ہیں اور ایک نسخہ میں زیادتی سارون
کی ڈھائی درہم کی ہے جو برابر پونے نو ماشہ کے ہے **تریاق غزرہ** یہ تریاق منسوب
بطرف اس حکیم کے ہے جسکا نام غزرہ تھا حماما بارہ مثقال جو ساڑھے چار ماشہ
چار تولہ ہوتے ہیں شگوفہ اذخر تین تولہ عاقرقرحا سوا دو تولہ زعفران ساڑھے تیرہ تولہ دارچینی
سوا دو تولہ مرکی ساڑھے چار تولہ فطراساليون دو یہ کرفس کوہی ہے اور دوقو یعنے
تخم گندر صحرائی اقليطی ہر ایک ایک تولہ ایک ماشہ کتیرا سوا گیارہ تولہ عصارہ
لوقا قسطیداس دو تولہ چار ماشہ بیخ سوسن آسمان گونی پانچ تولہ ساڑھے سات
ماشہ تخم رازیانہ سوا دو تولہ مقل ... رتی یعنی گوگل تین تولہ خشخاش سپید سوا گیارہ تولہ
سنبل ہندی ساڑھے چار تولہ تخم سداب ساڑھے چار ماشہ آب ترنج مقشر اور سماق
شامی ہر ایک نو ماشہ تخم شبت یعنے سویا کے بیج کبد مالکی یعنے مجلا اور اسارون قردمانا
افرفیون ہر ایک سوا دو تولہ فلفل سیاہ سوا گیارہ تولہ گل سرخ خشک شدہ جسکی
پنڈیاں نکال ڈالی ہوں تین تولہ ساڑھے چار ماشہ سانج ہندی ساڑھے چار تولہ
روغن بلسان نو تولہ ناردین اقليطی ... رومی سنبل رومی ہے اور انانیش وہ انگور کا
شگوفہ ہے ہر ایک سوا دو تولہ کبیرہ کا پھول سوا دو تولہ لک مغسول ساڑھے چار تولہ
مایشا قرنفل ہر ایک ساڑھے چار تولہ شگوفہ سنبل رومی ایک تولہ دس ماشہ راوند چینی
ساڑھے چار تولہ مجیٹھ سوا دو تولہ شگوفہ مو یعنے ریشہ والا ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ
قیصولیا سوا چار تولہ عصارہ ارطیا اور وہ بریخ سنت ہے اور ایک نسخہ میں یہی سب
جسکو قیسوم صحرائی کہتے ہیں بیخ کاسنی ساڑھے سات تولہ قسط تلخ اور جنطیانا
رومی ہر ایک ساڑھے چار تولہ برگ اترج چار تولہ ساڑھے دس ماشہ افرش

اندروخون تین تولہ ساڑھے چار ماشہ انیسون سوا دو تولہ اذخر ساڑھے چار تولہ
ان سب دواؤں کو پیس چھان کر جو دوا قابل بھگونے کے ہے اسکو شراب صاف
جید الجوہر میں بھگوئیں جسکا نام اصل رکھا گیا ہے یا شراب جمہوری میں یا شراب مثلث
میں یا سویز کلان کے پانی شہد خفیہ میں بھگوئیں اور شہد کا کف نکال کر بقدر حاجت
ملا کر معجون تیار کریں اور کسی برتن میں اٹھا کر رکھ چھوڑیں اور مثل تریاق کبیر کے
اسکا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور بعض طبیب اس تریاق میں اشق بھی داخل کرتے
ہیں اور بعض طبیب اشق کا ملانا تجویز نہیں کرتے اسلیے کہ اشق معدہ کو
مضر ہے **دوسرا نسخہ جو تریا اور غزرہ سے منقول ہے** حماما مرکی
ہر ایک پندرہ اوقیہ ہے جو چودہ تولہ چھ سرخ ہوا عاقرقرحا سات تولہ تین رتی اذخر
سوا گیارہ تولہ سلیخہ یعنے تج پینتیس تولہ ایک ماشہ سات رتی یعنی اٹھارہ تولہ
تین ماشہ پانچ رتی اور دوقو چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی زعفران پینتیس تولہ تین ماشہ
سات رتی فطراساليون تین تولہ چار ماشہ چھ رتی بیخ بنفشہ سات تولہ تین رتی تخم
رازیانہ مقل ہر ایک ایک تولہ پونے چار ماشہ کندر جو بیس تولہ پونے سات ماشہ کتیرا
ستائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ اور لوقا قسطیداس آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ تخم اترج مقشر
ساڑھے چار ماشہ تخم شبت کبد المالکی اور زرد چوب ہر ایک نو ماشہ بزر البنج ایک حل
یعنے پونے چوبیس تولہ تخم خشخاش ساڑھے ستائیس تولہ سنبل الطیب چوبیس تولہ
پونے دو ماشہ سداب خشک تین تولہ پونے چار ماشہ سماق آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ
انیسون اور اسارون اور قردمانا ہر ایک سوا گیارہ تولہ افیون چھ تولہ چھ رتی
افرفیون چھ تولہ چھ رتی فلفل سیاہ چھ تولہ چھ رتی گل سرخ سوا گیارہ تولہ
سانج ہندی حب بلسان آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ جاودر یعنے بھلانوان چھ تولہ
چھ رتی لک مغسول بارہ تولہ پونے دو ماشہ دارچینی پونے دو تولہ مو یعنے ریشہ والا
چار تولہ پونے سات ماشہ سنبل اقریطی چوبیس تولہ پونے سات ماشہ کبریت
سوا گیارہ تولہ مایشا راوند چینی قسط تلخ ڈیڑھ تولہ برگ اترج بارہ تولہ ڈیڑھ ماشہ
اقراص اندروخون ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ روغن بلسان دو تولہ ساڑھے سات
ماشہ عصارہ قیسوم چوبیس تولہ خولنجان انیس تولہ سوا آٹھ ماشہ حضض مکی
سوا تولہ ساڑھے دس ماشہ قرنفل چودہ تولہ چھ رتی شہد بقدر حاجت **صفت**
اقراص اندروخون جو اس نسخہ میں مستعمل ہے بابونہ سرخ
بابونہ سپید مرکی انیسون اسارون اشنہ چرائتہ عود بلسان سب اجزا
برابر وزن میں لیکر کوٹ چھان کر شراب صافی جید الجوہر جسکو اصل کہتے ہیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

یا شراب شش یا نبیذ زبیب گلان اور شہد مین ملاکر تین دن برابر بھگو دین اور ہر روز ایک مرتبہ ہلا دیا کرین اور اگر بوجہ خشک ہونیکے حاجت پڑی کوئی شراب منجملہ انھین شرابون کے بڑھا دین بعد اسکے ایک ایک قرص ساڑھے چار ماشہ کا بنا ڈالین اور سایہ مین خشک کرین **مترجم** تجربہ سے دریافت ہوا ہے کہ گولی یا قرص وغیرہ بعد خشک ہونے کے پانچوان حصہ گھٹ جاتا ہے پس علم قاعدہ طبیبون کا یہی ہے کہ گولی یا قرص کا جو وزن لکھتے ہین اس سے مراد وہی وزن ہوتا ہے جو بعد خشک ہو جانے کے باقی رہے اور اس مثال مین اگر ہم جانین کہ قرص بعد خشکی کے پورا ایک مثقال باقی رہے تو ایک مثقال کا پانچوان حصہ یعنے تخمیناً سات رتی ایک مثقال سے زیادہ قرص بنائین گے یعنے پانچ ماشہ تین رتی کا قرص بعد خشک ہونے کے ساڑھے چار ماشہ رہیگا لیکن چونکہ دواساز کو فن کیمیا مین بالکل مداخلت نہین ہوتی بلکہ ہمارے زمانہ کے اکثر اطبا موجودین بھی اس فن سے بے بہرہ ہو رہے ہین تو ایسا قوام قرص یا گولی کا جو بعد خشک ہونے کے پورا پانچوان حصہ کم ہو جاوے ہم سے بنانا بہت دشوار ہے لہذا واسطے سہولت کارروائی کے اب یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ قرص اور گولی کو بعد خشک ہونے کے وزن کرتے ہین اگر کم ہووے تو دوسری گولی سے توڑ کر اسکو پورا کرے اور اگر زیادہ ہووے تو اتنی زیادتی اسمین سے نکال کر استعمال کرتے ہین نان پز لوگ جو روٹی پکاتے ہین انکو البتہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ دس سیر آٹا بعد گوندھنے کے کتنا ہو جاتا ہے اور دس سیر آٹے کی روٹی بعد تیاری کے کتنے وزن کی ہوتی ہے ہم اپنے کم مشقی پر افسوس کرتے ہین کہ حکیم کہلا کر اور ضروری مسائل فن کیمیا سے بالکل نابلد ہین **متن** یہ تریاق وہ ہے جسکو حکیم غیرہ نے بنایا تھا اور یہ تریاق بمنزلہ خلیفہ اور جانشین تریاق فاروق کے تمام خواص مین ہے واللہ اعلم **تریاق الاربعہ** چونکہ یہ تریاق چار دواؤن سے مرکب ہے لہذا اسکو تریاق الاربعہ کہتے ہین **نسخہ** جنطیانا رومی حب الغار زراوند طویل مرکی چارون اجزا کو برابر کوٹ چھان کر شہد کا کف نکالکر معجون کا قوام درست کرین شہد کا وزن وہی ہے جس قدر کافی ہو مقدار شربت اس کی ساڑھے چار ماشہ آب گرم کے ہمراہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض طبیب بجائے مرکی کے قسط تلخ داخل کرتے ہین مگر انہے بعض نسخون مین اس تریاق کے ایک جز زعفران کی بھی زیادتی پائی ہے یہ تریاق چار دواؤن سے مرکب ہے بچھو کے ڈنک مارنے اور کڑوی کے ملجانے اور سرد امراض سے فائدہ کرتا ہے

سونٹھ **تیسرا** اور اسکو مخلص اکبر کہتے ہین یعنی بڑا نجات دینے والا اور بڑی چیز یون سے خلاصی کرانے والا - یہ دوا جامع منفعت ہے مرگی اور دوار یعنی گھومنی اور پرانا درد سر اور رعشہ کو فائدہ کرتی ہے اور مادہ کو آنکھ کی طرف کھنچکر آنے سے روکتی ہے کبھی آنکھون کے کھلوانے اور قدح کرانے کے بعد اسکو بطور سرمہ کے لگاتے ہین پس وہ دوبارہ پانی اترنے کو منع کرتی ہے آنکھ مین ہر ایک آفت رسی کو منع کرتی ہے آواز کے انقطاع کو اور فالج اور درد سوا آنتون کے درد آنکھ کے اور پھیپھڑا اور سینہ اور پہلو اور شراسیف یعنے کوے کی ہڈیون کے درد کو چلانے سے فائدہ کرتی ہے ہمراہ شہد کے اور خون کے آمد کو بند کرتی ہے جب آب بادرنگ اور عصارہ حصی الراعی کے ساتھ پلائی جاوے اور معدہ کی ریاح کو اور معدہ کے اقسام درد کو اور یرقان کو فائدہ کرتی ہے رنگ کو صاف کرتی ہے فکر کو برطرف کرتی ہے ڈکار کو بند کر دیتی ہے قروح مثانہ اور امراض معا کو اور مروڑہ جو آنتون مین ہو اسکو شفا دیتی ہے اور آنتون کے ورم اور طحال کے ورم مین اسکا حقنہ کیا جاتا گردہ اور مثانہ کے فضول کو بذریعہ ادرار نکال دیتی ہے اکثر یعنے آلات مردی کو قوی کرتی ہے اور جب ان پر طلا کیجاے شہوت کو برانگیختہ کرتی ہے درد رہے مفاصل اور نقرس اور تشنج کو دفع کرتی ہے ڈنک زننده جانورون کی زہر سے اور کھانے پینے مین جو زہر آمین انکو فایدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** یعنے ادویہ مفردہ جو اس دوا مین ہین وہ یہ ہین تج اور اذخر ہر ایک چار تولہ چار ماشہ پانچ رتی جند بیدستر فطراسالیون جو تخم کرفس کوہی ہے ہر ایک پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ تخم کرفس پانچ تولہ سات ماشہ پانچ رتی سیسالیوس ساڑھے چار ماشہ قسط دارچینی اقراص ورد و کما دریوس سائیلہ اور اسارون ہر ایک دو تولہ انیسون سوا تین تولہ فلفل سپید ساڑھے چار تولہ فلفل ڈیڑھ تولہ سنبل الطیب ڈیڑھ تولہ حماما زعفران ہر ایک ڈیڑھ تولہ افیون پونے چار تولہ ان سب دواؤن کو کوٹ پیس کر چھان لین اور شہد کا کف نکالکر معجون طیار کرین اور کسی برتن مین بحفاظت رکھ چھوڑین اور چھ مہینے کے بعد بروقت حاجت استعمال کرین **صفت** **اقراص ورد و کما** جو مخلص اکبر مین داخل ہین حماما اور شیشعان قسط چراتہ فلفل سپید جوائن ہر ایک ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دارچینی مصطگی زعفران ہر ایک دو تولہ تین ماشہ مجیٹھ ساڑھے چار ماشہ سنبل الطیب ساذج ہندی ہر ایک دو تولہ ساڑھے سات ماشہ مرکی دو تولہ تین ماشہ ان سب دواؤن کو پیس چھان کر شراب صاف کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے قرص بنا دین ہر ایک

HAKEEM SHOUKAT ALI

قرص کو وزن کم سے کم ساڑھے چار ماشہ ہو اور سایہ مین خشک کرکے استعمال کرین **زرنگ وار** یہ دوا منجملہ دوا اہل عجم کے ہے جسکا نفع بہت بڑا ہے اور پسندیدہ اطبا ہے اسکا فائدہ بھی برابر فلونیا اور تریاق اور ثلیثا کے ہے منفعت اسکی تو بلغم مین بہت زیادہ ہے **اجزا اسکے** زعفران بزرالبنج سفید ہر ایک تین تولہ ساڑھے چار ماشہ افیون اور افربیون ہر ایک پانچ تولہ دس ماشہ اور سنبل رومی ہر ایک چھ تولہ ایک ماشہ ساذج ہندی قرنفل ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ فلفل سپید سات ماشہ مروارید ناسفتہ نوشادر تخم سداب صحرائی خشک اور کافور الائچی کلان دار چینی تج ہر ایک تین ماشہ قسط دو تولہ چار ماشہ تخم حرمل یعنی اسپند اور عاقرقرحا دارفلفل ایک تولہ دو ماشہ سکبینج جندبیدستر جاؤشیر ہر ایک سات ماشہ زرانباد یعنے نرکچور اور درونج عقربی روغن بلسان ہر ایک دو تولہ چار ماشہ اور جو نسخہ سریانی اور پارسی خط مین ہے اسمین مرکی ایک تولہ دو ماشہ اور کافور ایک تولہ دو ماشہ لکھا ہوا ہے خشک دواؤن کو کوٹ کر چھان لین اور گیلی دوائین اسمین جسقدر ہون انکو طلا نامی شراب مین جسکو جوش دیدیا ہو بھگو دین بعد اسکے سب کو یکجا کرکے شہد بقدر حاجت ملاکر چھ مہینے تک رہنے دین کہ مزاج بگڑ جاوے مقدار شربت اسکی بقدر ایک چلغوزہ کے جو برابر ہے نیم گرم پانی کے ہمراہ **معجون فلاسفہ اور اسکا مادہ حیات بھی نام ہے** یہ معجون فضول بلغمی کو مفید ہے مقوی نفس ہے اور مفرح ہے ہضم کو بہت زیادہ کرتی ہے اشتہا بڑھاتی ہے اور ڈکار کو کھول دیتی ہے اسکے کھانے سے گویا جوانی واپس آتی ہے اور یاد دہی کی قوت اور ذکاوت اور عقل اور قوت بیانی پیدا کرتی ہے اور آدرہ یعنے آنت اترنے کو دور کرتی ہے سلسل بول کو قطع کرتی ہے ریاح مین سکون پیدا کرتی ہے منی کو بڑھاتی ہے آلہ ذکر کو قوی کرتی ہے سوڑھے کی بیخین اگر پھول گئی ہون انکو درست کردیتی ہے دانتون کو مضبوط کرتی ہے درد ہای پشت اور مفاصل اور تشنگاہ اور دونون حالت یعنے گوبون کو دور کردیتی ہے **اخلاط اسکے** فلفل دار فلفل زنجبیل دار چینی آملہ بہیرہ شیطرج یعنے چیت زراوند گول جو شائی ہو بابونہ اور حرف حب صنوبر کبار یعنے تخم جوز ہندی ساطوریون یہ وہی خصیۃ الثعلب ہے دو تولہ پونے نو ماشہ تخم بابونہ ایک تولہ چار ماشہ پانچ رتی گیارہ حب منقے آٹھ تولہ پونے چھ ماشہ مرغ منقے کے بیج نکال کر کوٹ ڈالین اور کوٹنے کے بعد شہد ہموزن کل دوائون کے لیکر بعد اسکے اور دوائین جو اوپر بیان ہوچکی ہین ملاکر معجون تیار کرین اور ہر ایک حال مین چھوٹے جوزہ کے برابر استعمال کرین **ثلیثا** یہ وہ دوا ہے کہ طبیب اسکے ہر ایک نفع کی ضمانت کرتے ہین اور اسکی ترکیب مین ہر ایک عجائب امر کے مدعی ہین مگر مینے اس دوا کا کوئی اثر سوا اسکے نہین دیکھا کہ وہ گرانی اور بستگی زبان کے امراض مین اور زبان کے استرخا مین پیدا ہوتی ہے اسکو دور کرتی ہے لیکن طبیب لوگ یہ کہتے ہین کہ ثلیثا کبیر جنون اور امراض باردہ بلغمی اور سوداوی کو اور فالج اور مرگی اور سکتہ اور لقوہ اور وسواس اور اپنے آپ سے باتین کرنے اور درد سر اور شقیقہ اور نسیان اور مالیخولیا اور برودت دماغ اور غشی اور خفقان کو فائدہ کرتی ہے اور جنین کے گرنے سے حفاظت کرتی ہے تقطیر البول کو نفع کرتی ہے رحم کے درد اور رحم کے ریاح اور استرخائے زبان اور دوامہ یعنے گھومنی اور غم اور قطرب یعنے پچھین چھتر کے سمی ضرر سے اور دیگر زہر کے اقسام کے ضرر سے اور جو دود معدہ وغیرہ مین بستہ ہو جاتے ہین انکے ضرر سے فائدہ کرتی ہے اور درد مفاصل اور جملہ اقسام کے درد جو کہنہ اور بارد ہون ان سے شفا دیتی ہے اور ہر ایک مرض کے واسطے اسکا استعمال بدرقہ مناسب کے ہمراہ کیا جاتا ہے پس برودت شدید کے دفع کرنے کے واسطے المتاس کا پانی اسکا بدرقہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خمر یعنے شراب مین ملاکر پینے سے زیادہ نفع ہوتا ہے ۔ اندرونی سدون کے واسطے ماءالاصول کے ہمراہ اور رحم کے دردون کے واسطے آب انیسون اور اعضائے عالیہ یعنے معدہ سے اوپر تک جو اعضا ہین ان کے امراض مین آب مرزنجوش یا چقندر کی جڑون کے پانی کے ہمراہ اور گردون کے واسطے روغن بنفشہ ملاکر یہ تو وہ باتین ہین جنکو اطبا کہتے ہین اور میری رائے مین یہ ایک ناموزون اور خراب دوا ہے جسکی ترکیب بھی غیر مرتب ہے خون اور اخلاط کو جلادیتی ہے اور جن اغراض کے واسطے استعمال تجویز کیا گیا ہے انکے پورے ہونے مین کمی کرتی ہے **اخلاط اسکے** مشک اور کافور اور عنبر ہر ایک سات ماشہ مروارید ناسفتہ زعفران ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ سونا پسا ہوا اور چاندی ہر ایک پونے دو ماشہ حماما تخم حرمل یعنے اسپند افربیون اشنان بنگلی اشنہ تخم کرفس تخم سداب سپاڑی گائے کا گوبر سرخ گندھک اور زرد گندھک اور خربق سپید اور یعنی اور سعد کوفی اور مار شوبہ یہ ملیون کی چھوٹی چھوٹی اور پتلی پتلی لکڑیاں ہین اور عروق اسپند اور یہ خردل سپید ہے اور مامیران حب المحلب یعنے کمونی عود بلسان ہزار چشان اور شبدان جسکو فاشرستن بھی کہتے ہین ہر ایک سات ماشہ شگوفہ اذخر ساذج ہندی جوزبوا جندبیدستر جرجیر تخم گندنا ہر ایک دو تولہ

گیارہ ماشہ زریت وردکیا یعنے خربوش زاج الاساکفہ یعنے کسیس اذ کلونجی وجزاالتعلب
یعنے فضلہ اسکا اور بیخ کبر ہر ایک پونے دو ماشہ ابریشم خام سویا کے بیج اور سویا کی
جڑین اور دونر کچور درونج زنجبیل جنطیانا اور مغز جو نمک ہندی عاقرقرحا بسد یعنے
مونگا قفر الیہود اور فوہ یعنے مجیٹھ اسبغول ہر ایک تولہ دو ماشہ قرنفل سنبل الطیب
اسارون قسط تلخ سلیخہ یعنے تج الائچی کلان پر سیاوشان ہر ایک دو تولہ چار ماشہ
جاوتری بیخ بنفشہ ہر ایک سات ماشہ سیب خشک شدہ بیس عدد ترنج کی لکڑی
پونے دو ماشہ تخم رازیانہ اور زوفاے خشک ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ صعتر فارسی
اور صعتر جوزی ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ بادآورد اور ربوسہ کی گرہین پڑانی جو
دیواروں مین ہوں اور ریوند چینی ہر ایک دو تولہ چار رتی فلفل سپید
فلفل سیاہ دار فلفل زراوند طویل زراوند مدحرج حب البنج سفید ہر ایک پانچ تولہ
دس ماشہ جوز ہندی دس ماشہ شگوفہ بید خشک کاسنی کی جڑین یبروح الصنم یعنے
مرانیا عصارہ ایرسا دار شیشعان قیصوم ہر ایک ساڑھے تین ماشہ انجدان سیاہ ایک تولہ
تین ماشہ تحیثا اکلیل الملک ایک تولہ پانچ ماشہ شعر الغول ہر انگشت زرد کشت
برگشت بیر اسینگ سکنبخ جاؤشیر ہر ایک سات ماشہ مٹی جو راہ کی یا جوکہ زمین کی
ایک تولہ دو ماشہ اور جو دوائین اصول کتب فارسی مین ایسی پائی گئی ہین جو معجون
تلیشا مین ادویہ مذکورہ بالا پر زیادہ ہین بیر میں زرنب اسقند سفید ہر ایک سات
سات ماشہ خیر و سرخ کی جڑین ایک تولہ دو ماشہ ہندی کے شگوفہ سات ماشہ ترنجبین خشک
بیہ قرنفل بستانی ہر ایک تولہ چار ماشہ قردمانا ساڑھے تین ماشہ زراوند چینی حب لبلاب ان
حب الآس مصری مختوم الملک حجر یاد و دطلیت یعنے جس ہینگ مین بو بد آتی ہو
سات سات ماشہ چھوٹی الائچی ساڑھے دس ماشہ حب لبلاب قشر ایک تولہ دو ماشہ
طباشیر ساڑھے تین ماشہ کشوث کہربا سورد اور مورد اسفرم حقت آفر یجوڑا ابہل
یعنے ابہل درخاشت یعنے سیدہ لکڑی مرکی مر افورد دیون بہمن سپید و سرخ
سات سات ماشہ انیسون ساڑھے دس ماشہ شیخ ارمنی ساڑھے دس ماشہ طلح
طرزدی اور نمک طعام یہ وہ نمک ہے جو آٹا گوندھنے مین پڑتا ہے اور وردقو اور
فطراسالیون عصارہ دوسن عصارہ غافث ہر ایک ساڑھے دس ماشہ پوست ترنج
خشک شدہ عود وفادانیا ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ کوروان ڈیڑھ تولہ مقناطیس
پونے دو تولہ قلقتال وہ جبق جبلی ہے اور بادام تلخ ہر ایک دو تولہ چار رتی
خشک دوائیں کوٹ ڈالی جائیں اور چھان لیں اور گیلی دوائیں طلا نام
شراب مین جو عمدہ ہو بھگو دیجائیں اور سہ چند وزن ادویہ کا شہد لے کر

معجون تیار کریں اور کانچ کے برتن مین چھ مہینے تک مزاج پکڑنے کے واسطے
رکھ چھوڑیں مقدار شربت بقدر ایک چنے کے نیم گرم پانی کے ہمراہ **اخلاط تلیشا**
کے بنا بر نسخہ دوم مشک قسم عمدہ سات ماشہ مرداریہ ناسفتہ دو تولہ گیارہ
ماشہ پسا ہوا سونا اور چاندی ہر ایک پونے دو ماشہ عنبر ایک تولہ دو ماشہ زرنب
پونے دو ماشہ ابریشم سوختہ یا ناسوختہ ایک تولہ دو ماشہ قرنفل سنبل الطیب ہر ایک ایک تولہ
دو ماشہ زعفران دو تولہ گیارہ ماشہ نرکچور درونج عکر ایک تولہ دو ماشہ بیخ سوسن آسمانجونی
تین ماشہ حماما ماشہ مصطگی پونے دو ماشہ ساذج ہندی دو تولہ گیارہ ماشہ حب بلسان
پونے دو ماشہ جاوتری ساڑھے تین ماشہ سیب بس عدد تج کی لکڑیاں بسج عکر ڈیڑھ تولہ
فلفل سپید زنجبیل سویا کی جڑین عکر ایک تولہ دو ماشہ قسط تلخ دو تولہ چار ماشہ جوز بوا
دو تولہ گیارہ ماشہ جند بید ستر دو تولہ گیارہ ماشہ افیون سات ماشہ سگوفا نوخرہ دو تولہ
گیارہ ماشہ سویا کی جڑین جنطیانا رومی بوزیدان لعصافیر ایک تولہ دو ماشہ قاقلہ
یعنے الائچی کلان دو تولہ چار ماشہ تخم حرمل دو تولہ چار ماشہ تخم رازیانہ پونے دو تولہ
اور لکڑیاں پر سیاوشان کی دو تولہ چار ماشہ نمک ہندی دو تولہ چار ماشہ کلونجی
اور یہ کالے کالے دانہ ہوتے ہیں پونے دو ماشہ صعتر فارسی دو تولہ چار ماشہ مجیٹھ
زوفاے خشک ہر ایک دو تولہ چار ماشہ کیسس پونے دو ماشہ افسنتین بنطی
سات ماشہ تخم کرنس تخم سداب اشنہ اور زرد گندھک کہ سات ماشہ پہاڑی
گائے کا گوبر یعنی جنگلی کنڈا اور پہاڑی گوسفند کا مکہ سات ماشہ بادآورد دو تولہ
دس ماشہ چار رتی تخم جرجیر دو تولہ گیارہ ماشہ ابہل ایک تولہ دو ماشہ فلفل سیاہ
دار فلفل بزر البنج عکر پانچ تولہ دس ماشہ عاقرقرحا ایک تولہ دو ماشہ افیون پانچ تولہ
چورا ہے کی مٹی ساڑھے تین تولہ زراوند طویل پانچ تولہ دس ماشہ زراوند مدحرج
ایک تولہ دو ماشہ راوند چینی دو تولہ چار رتی تخم زردک دو تولہ گیارہ ماشہ
بندق ہندی ایک تولہ دو ماشہ تخم انجدان ایک تولہ پونے دو ماشہ اکلیل الملک
ایک تولہ پونے چار ماشہ اسبغول اور بسد یعنے مونگا عکر ایک تولہ دو ماشہ تخم خیار
مقشر ایک تولہ ساڑھے تین ماشہ قفر الیہود ایک تولہ دو ماشہ کافور خربق سپید
اور سیاہ اور سعد کوفی اور میعہ سائلہ ماہیران چینی تخم بلبون عکر سات ماشہ
ماشخصان اصابع صفر اور شعر الغول اور تخم کاسنی کف برگشت عکر سات ماشہ
عود بلسان سات ماشہ آب سوسن یا ماء الشوک ساڑھے تین ماشہ حب المحلب
ساڑھے تین ماشہ اصول اسقند اور یہ سپید رائی ہے سات ماشہ گھاس
کی جڑین جو پرانی دیوار مین ہوتی ہین دو تولہ لومڑی کی بیٹ دو ماشہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

پوست بیخ کبر پونے دو ماشہ ہزار چشان شنبندان مکد ایک تولہ دو ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور چھان لین اور چھگونے کے قابل ہو اسکو شراب ریحانی مین بھگو دین اور شہد ملا کر قوام معجون کا درست کرین اور کسی برتن مین بحفاظت اٹھا رکھین مقدار شربت برابر چنے کے آب پوست بیخ رازیانہ اور کرفس مین اور سعوط اسکا یعنی ناس آب شاہسپرغم یا آب مرزنجوش مین چنے کے برابر گھول کر کیا جاتا ہے۔

انوش دارو۔ یہ دواے ہندی ہے تفریح اور تقویت قلب اور بدن کی کرتی ہے اور رنگ درست کردیتی ہے اور صفار یعنے پیلیا مرض کو جس مین بدن زرد ہو جاتا ہے دور کرتی ہے نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے اور پسینہ کو خوشبو کرتی ہے فائدہ اسکا جگر کے واسطے بہت بڑا ہے اور کوئی ضرر ظاہری اسمین محسوس نہین ہے کھانے سے پہلے اور بعد غذا کے بھی کھائی جاتی ہے **اخلاط اس کے** گل سرخ فارسی دو تولہ چار سرخ سعد کوفی ایک تولہ پانچ ماشہ قرنفل مصطگی سنبل الطیب اسارون مکد ساڑھے دس ماشہ خرفہ زرنب زعفران بسباسہ قاقلہ یعنے الایچی کلان الایچی خرد جوز بوا مکد سات ماشہ ان سب دواؤن کو پیسکر ریشمین کپڑے مین چھانین تاکہ سب اجزا آپس مین خوب ملجائین بعد اسکے آملہ جو خوب صاف کیا گیا ہو اور عمدہ ہو اور نیا ہو پونے چونتیس تولہ اسکو میٹھے پانی مین جسکا وزن ایک چھٹانک پونے چار سیر ہو جوش دین تا اینکہ تہائی پانی یعنے سوا سیر باقی رہے اسکے بعد اس پانی کو چھان لین صاف کرین پھر اس پانی کو دیگ مین ڈالکر اور فانیذ سنجری یعنے قند سپید تخمیناً آدھ پاؤ کم سیر ڈالکر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور گاڑھے لعوق کے قوام مین آجاے بعد اسکے دیگچی کو چولھے پر سے اتار کر زمین پر رکھین اور پسی ہوئی دوائین اسپر چھڑکین اور لکڑی سے ہلاتے جائین تا اینکہ سب دوائین خوب ملجائین اسکے بعد سبز برتن مین نکال کر رکھین مقدار شربت اسکی ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک ہے

دوسری معجون وہ بھی ہندی ہے اور قریب نسخہ اول کے ہے رنگ کو صاف کرتی ہے اور بصارت کو تیز کرتی ہے معدہ کو پاک صاف کردیتی ہے اور طبیعت کو نرم کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** فلفل دار فلفل ہلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ مقشر برآوردہ منظور یون مکد پونے سات تولہ شہد روغن گاؤ اسقدر کہ جس مین معجون بن جاے مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ یا زیادہ ہر ایک آدمی کے واسطے جتنی اسکی قوت ہو۔

معجون خوزی۔ ایک جماعت اطبا نے ملکر اسکو مرتب کیا ہے مرۂ سودا اور مرۂ صفرا کو مفید ہے اور طیلہ یعنے اعضا شکنی یا بڑ بھوٹن جو تپ کی آمد مین ہوتی ہے اور خشک کھجلی کو اور ابردہ یعنے پیٹ کی سردی کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور قولنج اور ریاح کو نفع کرتی ہے اور اشتہای طعام بڑھاتی ہے اور جماع کرنے پر قوی کرتی ہے **اخلاط اسکے** سقمونیا منقی تربد دار فلفل مکد پونے دو تولہ عاقرقرحا تخم کرفس اجوائن زنجبیل نمک ہندی مکد ساڑھے تین ماشہ قرنفل زرنب مکد پونے دو ماشہ افلنجہ جسکو ہندی مین بابرنگ کہتے ہین ساڑھے چار ماشہ محلب مقشر جسکو کھیونی کہتے ہین سات ماشہ قند سفید زعفران مکد ساڑھے دس ماشہ ان سب دواؤن کو لیکر سواے سقمونیا اور زعفران اور نمک کے ہمراہ سبکو کوٹین اور چھان لین بعد اسکے سب کو خوب ملاکر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے جو ڈھائی گنا وزن ادویہ سے ہو معجون تیار کرین مقدار شربت سات ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک۔

دوسری معجون نفس مین نشاط پیدا کرتی ہے اور مفرح ہے مقوی بدن ہے اور رنگ کو خوشنما کرتی ہے صفار یعنے پیلیا کو دور کرتی ہے نکہت بدن اور پسینے کو خوشبو کردیتی ہے معدہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے کسی قسم کی مضرت اسمین نہین ہے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد کھائی جاتی ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ چھ جز سعد کوفی آٹھ جز قرنفل مصطگی سنبل اسارون مکد تین جز قرفہ زرنب زعفران مکد دو جز بسباسہ یعنے جاوتری الایچی کلان الایچی خرد جوز بوا مکد ایک جز کوٹ چھان کرنی ساڑھے نو تولہ دوا مین پونے چونتیس تولہ آملہ نیا لیکر پانی مین جوش دین اور جتنا وزن آملہ کا بحساب وزن ادویہ ٹھہرے فی پونے چونتیس تولہ آملہ تین سیر پانی مین اتنا جوش دین کہ سوا سیر پانی رہجاے یعنے سات حصہ پانی مین تین حصہ پانی رہ جاے بعد اسکے پانی کو چھان کر حساب کرین کہ جتنا آملہ جوش دیا ہو فی پونے چونتیس تولہ آملہ پونے چونتیس تولہ قند داخل کرین اور اتنا پکائین کہ لعوق غلیظ کے قوام مین آجاے بعد اسکے برتن سے اتار کر ادویہ پسی ہوئی چھڑکین اور کفچہ سے ملاتے ملاتے خوب آمیز کردین اور پھر کسی سبز ہانڈی مین خواہ مرتبان مین اٹھا رکھین مقدار شربت چار ہی چار ماشہ سے پونے سات ماشہ تک ہے **مترجم** چونکہ اس نسخہ کے اوزان مین حساب کی وقت زیادہ ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم ایک

HAKEEM SHOUKAT ALI

مثال خاص ایسی لکھیں جس سے پورا حساب آملہ اور پانی کا ذہن نشین ہوجائے فرض کرو کہ جتنے وزن اودیہ بجائے جز کے تولہ فرض کیا ہے پس گلاب چھ تولہ اور سعد آٹھ تولہ اور مصطگی اور سنبل اور اسارون ہر ایک ایک تولہ قرنفل اور زرنب اور زعفران ہر ایک دو تولہ بسباسہ قاقلہ ہیل بوا ہر ایک ایک تولہ مجموع چھبیس تولہ دوا ہے اگر کوٹنے کے بعد چھاننے سے تولہ بھر فضلہ نکل جائے پچیس تولہ ہے تو نی ساڑھے نو تولہ میں پونے چونتیس تولہ آملہ کے حساب سے پچیس تولہ میں ساڑھے ستاسی تولہ یعنے ایک سیر ڈیڑھ چھٹانک آملہ پڑے گا اور چونکہ پانی کا وزن فی پونے چونتیس تولہ آملہ میں سیر ہے لہذا ساڑھے ستاسی تولہ آملہ کو آٹھ سیر پانی میں جوش دیا جائے اور بعد جوش دینے کے چونکہ سات حصہ پانی میں تین حصہ باقی رہنے کا حکم ہے لہذا ۸ ÷ ۷ = ۸/۷ × ۳ = ۲۴/۷ = ۳ ۳/۷ یعنے تخمیناً ساڑھے تین سیر پانی باقی رہنا چاہیے اسیطرح ہر ایک اوزان کا حساب لگانا چاہیے بتندی کی تفہیم کے واسطے ہمنے یہ مثال واضح کرکے لکھدی ہے۔

معجون تریاق کبیر ہمارا مجوزہ نسخہ جو منافع اوپر کے معاجین میں مذکور ہوچکے ان سب کے واسطے مجرب ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج اور ہلیلہ سیاہ اور مرکی اور حب بلسان برگ بادرنجبویہ اور تخم بادرنجبویہ تخم فرنجمشک اور زرنب درونج ہر ایک چودہ ماشہ مشک اور عنبر ہر ایک سوا دو ماشہ مجیٹھ اور مرکی اور قسط اور دار چینی درونج ترکی زعفران نار دین افسنتین ہر ایک ساڑھے دس ماشہ عود ہندی نو ماشہ کافور سوا دو ماشہ مجیٹھ اور فطراسالیون پونے دس ماشہ تخم جرجیر تخم لفت تخم گندنا لسان العصافیر حب القلقل ہر ایک سات ماشہ افیون ساڑھے دس ماشہ ملے الرسم معجون طیار کریں اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دیں بعد ازاں استعمال کریں۔

معجون تریاق صغیر ہماری تجویز سے حب بلسان قسط مرکی جنطیانا دار چینی فلفل سفید عود ہندی فطراسالیون ہر ایک ایک جز مشک تین جز جند بیدستر چہارم جز انھیں اجزا کا معجون بنائیں اور استعمال کریں۔

معجون قیصر جو خفقان اور صرع اور دردہائے باردہ اور امعا کے دردوں اور سدے اور عفونت کو اور سدد کو اور جو بخین جو عفونت زمانہ دراز سے آگئی ہو اسکو اور دشواری ہضم اور سانس کی آمد میں جو دشواری ہو اسکو فائدہ کرتی ہے اور جو جکی جو بشت آتی ہو اسکو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** جند بیدستر رب السوس ریوند قسط تلخ فلفل سیاہ دار فلفل سیاہ افیون زعفران سنبل الطیب

ہر ایک ساڑھے دس ماشہ جاوشیر ساڑھے تین ماشہ مشک چھ رتی زرنجور درونج مروا ریدنا سفتہ ہر ایک پونے دو ماشہ مرکی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ ان سب دواؤں کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ کے ساتھ معجون بنائیں اور بروقت حاجت بقدر دانہ نخود کے استعمال کریں۔

اطریفل کبیر جو بد ہضمی اور برودت معدہ اور برودت امعا کو خاص کر مفید ہے استرخاء معدہ اور مثانہ کو بھی فائدہ کرتا ہے باہ کو زیادہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ مقشر چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ بیخ آملہ تخم کرفس کوہی چیت لکڑی اجوائن صعتر فارسی ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سنبل الطیب حماما الائچی خرد درج ترکی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دارچینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل سیاہ فلفل سپید نار مشک نمک ہندی ہر ایک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی خبث الحدید تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ خردل یعنے رائی ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی نوشادر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر روغن بادام میں لت کرکے شہد کف گرفتہ سے معجون بنائیں وزن شہد کا سہ چند وزن ادویہ کے ہونا چاہیے اور بروقت حاجت استعمال کریں **اخلاط اُسکے دوسرے نسخہ سے** ہلیلہ کابلی بہیڑہ شیرخشت آملہ تخم کرفس کوہی بوزیدان بسباسہ یعنے جاوتری چیت لکڑی شقاقل ہر ایک ایک جز تودری سرخ تودری سپید لسان العصافیر بہمن سرخ بہمن سپید ہر ایک نصف جز ان سب دواؤں کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے روغن زرد ملاکر معجون تیار کریں اور بروقت حاجت استعمال کریں۔

زراوندان کبیر یہ ایک دوائے ہندی ہے کہ سوء مزاج بارد کو اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور وسواس سوداوی کو جو امراض پیدا ہوں انکو مفید ہے حرکات بدن کو درست کرتی ہے جنین کی رحم میں حفاظت کرتی ہے مثانہ اور گردہ کی اصلاح کرتی ہے اور پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** درج ترکی قسط تلخ زرناوند طویل زرناوند مدحرج ہر ایک پانچ تولہ چھ رتی دار فلفل زنجبیل ہر ایک آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ تخم کرفس اجوائن کرویا تخم رازیانہ تخم رطبہ تخم خرفہ تخم گندنا تودری سرخ تودری سپید اذان الفار جسکو موسی کنی کہتے ہیں زیرہ کرمانی سوئے کے بیج ہر ایک دس تولہ ڈیڑھ ماشہ قرنفل اشنہ چرائتہ عود بلسان ہر ایک پانچ تولہ

چھ۔ تی اکلیل الملک سنبل شیح ارمنی زرنب حب بلسان تج جاوتری الائچی کلان قرفہ ہر ایک پونے سات تولہ ہلیلہ زرد ہیلہ خیشرآملہ خستہ برآوردہ یعنے آملہ دودھ مین تر کیا ہوا اور گٹھلی نکالا ہوا ہر ایک ساڑھے تیرہ تولہ تفاح خشک تربد سپید یعنے کشکی مرماخور مورد اسفرم بزرالبنج صحرائی وبستانی گوکھرو بستانی شیطرج ہندی یعنے چیت لکڑی زرشک حب اترج مقشر یعنے چکوترہ کے بیج چھلے ہوے زعفران سبز آس ہندی بہمن سرخ بہمن سپید لسان العصافیر ہر ایک سوا پانچ تولہ جوز بوا تیس عدد جنگلی لکڑی کھیرا کی جو تخم تخمنکشت ہر ایک پانچ تولہ چھ رتی تخم گندرحا ما ہر ایک پونے دو تولہ افیون افربیون جندبیدستر ڈھائی تولہ ہلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ ایک تولہ دو ماشہ ساذج ہندی اور حلبہ یعنے میتھی اور فطراسالیون دو قراوند چینی ہر ایک پونے دو تولہ ان سب دواؤن کو فراہم کرکے پیسین اور چھانین بعد اسکے قند سپید ہموزن سب ادویہ کے اور روغن گاؤ بھی ہموزن ادویہ مذکورہ اور قند کے لیکر شہد کف گرفتہ بھی ہموزن ادویہ اور قند اور گھی کے لیکر اس طرح پر معجون بنائین کہ پہلے قند کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے سوا سیر پانی مین ڈالکر جوش دین تاکہ خوب گھل کر مثل شہد کے گاڑھا ہوجاے پھر اسمین شہد ملائین پھر گھی اوتار کر اسمین ڈالین اور پسی ہوئی دواؤن کو آپس مین خوب ملادین اور قند اور شہد کے قوام کو کسی بڑے بادن مین ڈالکر دواؤن کو جو گھی ملی ہوئی الگ رکھی ہین اس قوام مین ڈالتے جائین تاکہ خوب ملجاے اور ایک ذات ہوجاے بعد اسکے اس معجون کو اس برتن مین رکھین جسمین زمانہ دراز تک شہد رکھا رہا ہو اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دین بعد چھ مہینے کے استعمال کرین مقدار شربت اسکی برابر چھوٹے مازو کے ہے تین روز اول ماہ اور تین روز آخر مہینے مین آب گرم خواہ بعض اقسام نبیذ کے ہمراہ **اخلاط اسکے** دوسرے نسخہ سے درج ترکی قسط اور مرکی زراوند طویل زراوند مدحرج ہر ایک پانچ تولہ چھ رتی فلفل زنجبیل آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور ایک نسخہ مین تین تولہ چار ماشہ بڑے سوا آٹھ تولہ کے ہے تخم کرفس اجوائن کرویا تخم رازیانہ تخم رطبہ تخم فرنج یعنے خرفہ تخم گندر تخم مرزنجوش تودری سپید اور تودری سرخ زیرہ کرمانی تخم شبت یعنے سویہ کے بیج ہر ایک دس تولہ ڈیڑھ ماشہ قرنفل اشنہ چرائتہ عود بلسان ہر ایک پانچ تولہ چھ رتی اکلیل الملک شیح ارمنی زرنب حب بلسان تج جاوتری الائچی کلان قرفہ ہر ایک پونے سات تولہ ہلیلہ زرد ہلیلہ آملہ ساڑھے تیرہ تولہ تفاح خشک کُنس خشک شدہ تربد سپید مرماحوز بزرالبنج صحرائی بزرالبنج بستانی گوکھرو شیطرج ہندی زرشک چکوترہ کے بیج چھلے ہوے زعفران سبز آس ہندی بہمن سپید بہمن سرخ لسان العصافیر ہر ایک نو تولہ جوزبوا یعنے الائچی چھوٹی تیس عدد بیخ قثاء صحرائی تخم تخمنکشت ہر ایک پانچ تولہ چھ رتی تخم گندرحا ما ہر ایک پونے دو تولہ افیون افربیون جندبیدستر ہر ایک ساڑھے دس ماشہ ہلیلہ سیاہ ایک تولہ دو ماشہ ساذج ہندی حلبہ فطراسالیون دو قراوند چینی ہر ایک پونے دو تولہ ان سب دواؤن کو پیسین اور چھانین اور ہموزن سب دواؤن کے قند کا وزن ہے اور گھی بھی اسیقدر جو اوپر لکھا گیا ہے اسی مین پسی ہوئی دواؤن کو پہلے ملائین کے اور شہد کا وزن بھی بدستور ہے پس معجون تیار کرلین اور رکھ چھوڑین مقدار شربت قوی آدمی کے واسطے سات ماشہ اور ضعیف کمزور کے واسطے جس قدر مناسب ہو۔

زاماہران صغیر جسکا نفع قریب اسی معجون کے ہے جسکو زاماہران کبیر کہتے ہین **اخلاط اسکے** درج ترکی قسط زراوند مدحرج زراوند طویل ہر ایک پانچ تولہ چھ تولہ تخم کرفس کرویا سعد کوفی تخم لفت تخم رطبہ تخم پیاز تخم جرجیر زعفران تودری سپید تودری سرخ تخم گندنا السی تخم حندقوقی یعنے بسکھپرا کے بیج تخم رازیانہ اجوائن چکوترہ کے بیج چھلے ہوے تخم خرفہ فودنج بادکیو میتھی تخم مرزنجوش زیرہ کرمانی سویا کے بیج گاجر کے بیج ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ قرنفل الائچی خرد اشنہ ساذج ہندی الائچی کلان قرفہ السن سعد کوفی جوزبوا چرائتہ زرنب اکلیل الملک ماحوز حب بلسان ہر ایک پانچ تولہ دس ماشہ بیخ جاوتری حب الآس زرشک لسان العصافیر سنبل الطیب ہر ایک سات تولہ گل سرخ خشک شدہ ڈیڑھ تولہ چار رتی ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی بہیڑہ آملہ ہر ایک پانچ تولہ چھ رتی بزرالبنج سپید افیون افربیون ہر ایک ساڑھے دس ماشہ جندبیدستر ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ شیطرج ہندی یعنے چیت لکڑی گوکھرو زرنجو رہمن سرخ بہمن سپید راوند چینی بزرالبنج خولنجان ہر ایک پانچ تولہ چھ رتی قند ہموزن سب دواؤن کے اور روغن گاؤ اور شہد کف گرفتہ اسی وزن سے جو اوپر لکھا گیا ہے اور ترکیب بنانے کی بدستور ہے مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

معجون جالینوس معجون آلات بول مین مثل گردہ اور مثانہ کے گرمی پیدا کرتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور سدہ و نکی تفتیح کرتی ہے بدن کی اصلاح کرتی ہے **اخلاط اُسکے** فلفل سپید فلفل سیاہ دحما یا تسلاتج سنبل الطیب چرائتہ ساذج ہندی زعفران تخم کرفس انیسون عاقرقرحا تخم اشقیں تخم سداب کو ہی سب اجزا ہموزن لیکر پیس چھان کر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون تیار کریں اور استعمال کریں مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ ہمراہ آب پوست بیخ رازیانہ اور پوست بیخ کرفس کے ہے واللہ اعلم ۔

دوسرا نسخہ معجون جالینوس کا درد جگر کو بہت نافع ہے اور کھانسی کو اور خون کے نکلنے کو کسی مقام سے کیون نہ آتا ہو **اخلاط اُسکے** زعفران دارچینی کمد ساڑھے تین ماشہ مقل ازرقی ایک تولہ دو ماشہ اشق لا ترس تین ماشہ اذخر ساڑھے دس ماشہ چرائتہ سات ماشہ تج اور ناردین کی سات ماشہ صمغ سرو پانچ تولہ پون ماشہ شہد آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ مویز کلان خستہ برآوردہ ساڑھے سترہ تولہ طلاے جید جو ایک شراب خاص ہے بقدر کفایت سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کے ذریعہ سے معجون تیار کریں۔

معجون ہرمس نقرس کو بہت مفید ہے اور وجع مفاصل اور درد گردہ اور معدہ اور ریاح اور قروح امعا اور استسقا اور یرقان اور دوار یعنی گھومنی کو فائدہ کرتی ہے اور خصوصیت اسکو وجع مفاصل و نقرس سے ہے مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ یا سات ماشہ **اخلاط اُسکے** غاریقون اسارون درج تر کی قردمانا تخم سداب افربیون جعیدہ زوفاے خشک کمد دو تولہ پونے دس ماشہ زراوند طویل بیخ الطنشیا کمد پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جوائن قرنفل کمد پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جنطیانا زوفاے خشک سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ تخم حاشا تخم کرفس کمد پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ قنطوریون دقیق اور اسی کو غوریہ بھی کہتے ہیں بائیس تولہ چھ ماشہ تج تسلاتج مرکی کمد آٹھ تولہ سوا چار ماشہ سنبل الطیب فودنج کوہی نطر اسالیون کمد پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جعدہ انیسون کمد تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا چار ماشہ کے ہے گگر ذنا اور دستطری اسقوردیون کمد آٹھ اوقیہ جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے سب دواؤن کو کچا کر کے پیس چھان کر شہد گرفتہ سے معجون بنائیں اور کسی برتن میں اُٹھا رکھیں ایام ربیع میں استعمال کریں

اخلاط اسی معجون کے دوسرے نسخہ سے غاریقون درج تر کی اسارون قردمانا تخم سداب افربیون جعیدہ زوفاے خشک کمد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ جوائن قرنفل کمد دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے جنطیانا سورنجان تخم کرفس کمد دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے قنطوریون دقیق آٹھ اوقیہ جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے قسط اور تج زراوند طویل کمد تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا چار ماشہ کے ہے مرکی سنبل الطیب فودنج کوہی فطر اسالیون کمد دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے فراسیون جعدہ کمد تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا چار ماشہ کے ہے گگر ذنا ہندی سقوردیون کمد آٹھ اوقیہ جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے شہد بقدر کفایت مقدار شربت سات ماشہ یا ساڑھے چار ماشہ وقت ربیع میں ۔

معجون ہرموس ہچکی کو فائدہ کرتی ہے جب بقدر دو ثلث درہم کے جو بقدر سوا دو ماشہ کے ہو سرد پانی کے ہمراہ کھلائی جاے اور درد جگر کو آب گلقند کے ہمراہ اور تپ کو نیم گرم پانی کے ساتھ اور درد معدہ کو سرکہ پانی ملے ہوے کے ہمراہ اور درد گردہ کو خمر یعنے شراب پانی ملی ہوئی کے ہمراہ اور تمام اقسام درد کو اور خناق کو نیم گرم پانی کے ہمراہ اور اگر تپ سنوطلا نام شراب کے ہمراہ پانی ملا کر اور نزف الدم کے واسطے سرکہ پانی ملا کر بقدر ایک باقلات کے اور درد شیگاہ کے واسطے اسی قدر اور آنتون کی حبت سے جو قبض پیدا ہو اور ریاح کے واسطے طلاے کہنہ کے ہمراہ پانی ملا کر اعضاے سر میں جو درد ہو اور وسواس اور جنون کے واسطے جب رات کو کھلائی جاے اور کھانسی خشک کے واسطے اول شب شراب مین پانی ملا کر اور سانپ کے کاٹنے کے واسطے آب ترنجبین کے ہمراہ اور جس مقام پر ڈنک مارنے کا زخم ہو اسپر طلا کی جاتی ہے اور جملہ سموم قتالہ میں نفع کرتی ہے جس وقت جنطیانا کے ساتھ پلائی جاے اور دیوانے کتے کے کاٹنے سے نفع کرتی ہے جب دودار کے دودھ کے ہمراہ کھلائی جاے ۔ **حکیم ہرموس** جو بنانے والا اس معجون کا ہے اُس نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کے کاٹنے مین اسکا تجربہ ہو چکا ہے **اخلاط اُسکے** فلفل سپید بزر البنج ہر ایک پانچ استار جو برابر بارہ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے زعفران افیون کمد دس استار جو برابر چوبیس تولہ ساڑھے دس ماشہ کے ہے افربیون اشق ساذج ہندی عاقرقرحا بیخ تفاح تج سنبل الطیب تخم کرفس کمد چھ استار جو برابر دس تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے عود بلسان تین استار

جو برابر پانچ تولہ پونے ماشہ کے ہے شہد کف گرفتہ سے بقدر کفایت معجون تیار کریں اور استعمال کریں جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

کاسکینج یہ معجون کثیر المنافع ہے چھوٹے بچے اور لڑکوں کے مرض کو اور انکی مرگی کو اور انکے تو بوں کو اور لگے لقوے کو اور کزاز جو لڑکوں کو ہو جاتا ہے اسکو اور توبیخ اطفال کو فائدہ کرتی ہے رحم کے امراض کو اور اختناق رحم کو بھی مفید ہے زیادہ حیض کو مقدار معتدل پر کردیتی ہے اور ریاح رحم میں سکون پیدا کرتی ہے **اخلاط اسکے** سلیخہ اور حبت آفرید اور بیخ بیروج تخم حرمل تخم رازیانہ حب بلسان زراوند طویل زراوند مدحرج مشک اور عنبر ہر ایک چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے بابونہ خورد چودہ درہم جو برابر چار تولہ ایک ماشہ کے ہے افیون قسط جوز بوا طباشیر ہر ایک دو درہم جو برابر ساڑھے تین تولہ کے ہے قرنفل چوبیس درہم جو برابر سات تولہ کے ہے قرفہ اور معجون کشتہ ثا زرنیخ زرد جسکو ہرتال کہتے ہیں اور تخم سوسن ہر ایک سات ماشہ ج ترکی آٹھ درہم جو برابر دو تولہ چار ماشہ کے ہے سکبینج ورد بنج عقرقرحا اور مر اور روغن دستر جان ہر ایک چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے بنجنگشت اور جاوتری اور سعد کوفی زعفران ہر ایک دس درہم جو برابر دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے سنا ثنا پندرہ درہم جو برابر چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہے سیاہ سائمہ پندرہ درہم جو برابر چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہے مورد اسطوخودوس برگ آس جوز السرو تخم ابہل ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے کوٹ کر چھان کر معجون تیار کریں شہد کف گرفتہ کے ذریعے سے اور استعمال کریں۔

صفت معجون کشتہ ثا کی جو معجون کاسکینج کا جزو ہے جو بینہ اظفار الطیب جسکو نکھ کہتے ہیں کندر ہر ایک چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے قرفہ زعفران ہر ایک ایک درہم جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے تج سیاہ چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے مشک عود ہر ایک نصف درہم جو برابر پونے دو ماشہ کے ہے شراب کہنہ ریحانی میں ملا کر اتنے زمانہ تک چھوڑ دیں کہ خمیر اٹھ آئے اور استعمال کریں۔

معجون المسک خفقان اور تمام امراض سوداوی کو نفع کرتی ہے اور سانس جو دشواری سے آتی ہو اسکی عمدہ دوا ہے **اخلاط اسکے** زرنباد اور درونج مروارید ناسفتہ کہربا بسد ہر ایک ساڑھے تین ماشہ ابریشم خام سوا پانچ ماشہ بہمن سپید بہمن سرخ ساذج ہندی قرنفل سنبل الطیب الائچی کلاں جند بیدستر ہر ایک سوا پانچ ماشہ زنجبیل دار فلفل ہر ایک ڈیڑھ ماشہ مشک ساڑھے تین رتی سب دواؤں کو کوٹ کے شہد کچا ملائیں مقدار شربت برابر دانہ نخود ہمراہ شراب ریحانی کے

معجون مسک کا دوسرا نسخہ جگر اور معدہ کے درد کو اور دونوں کے ضعف کو فائدہ کرتی ہے اور ریاح اور نفخ کی تحلیل کرتی ہے **اخلاط اسکے** مشک سات ماشہ سنبل الطیب تج ساذج ہندی لک مغسول راوند چینی ہر ایک سات ماشہ جنطیانا رومی سات ماشہ زعفران اجوائن تخم کرفس مصطگی ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ دارچینی زرنباد درونج ہر ایک ساڑھے دس ماشہ عود ہندی قرنفل مرکی سوا پانچ ماشہ ان سب دواؤں کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون درست کریں اور ایک برتن میں اٹھا رکھیں اور برابر باقلات کے آب گرم کے ہمراہ استعمال کریں

دواء المسک جسمیں افسنتین پڑتی ہے خفقان اور وسواس اور اورام خنجرہ کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے **اخلاط اسکے** افسنتین اور صبر ہر ایک سوا دو تولہ ریوند چینی سوا دو تولہ اجوائن زعفران تخم کرفس ایک تولہ دو ماشہ مشک ناردین ساذج ہندی مرکی ہر ایک سات ماشہ جند بیدستر سوا پانچ ماشہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد ملا کر معجون تیار کریں

دوائے مسک کا اور نسخہ سوداوی صفراوی کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** مصطگی زعفران ہر ایک سوا پانچ ماشہ فقونی افسنتین بادرنجبویہ افتیمون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ عود ہندی سک ہر ایک سوا پانچ ماشہ مشک پونے دو ماشہ زرنباد درونج ہر ایک سات ماشہ مروارید ناسفتہ کہربا بسد ابریشم خام ہر ایک ساڑھے دس ماشہ طباشیر سات تولہ شہد بقدر کفایت پوری خوراک اسکی سات ماشہ کی ہے

دواء المسک شیریں خفقان اور امراض سودا کو مفید ہے اور سانس کی دشواری آمد کو فائدہ کرتی ہے اور مرگی اور فالج اور لقوے کو اور جو ٹھیکے لرزہ اور بخار کو مفید ہے **اخلاط اسکے** زرنباد درونج ہر ایک ساڑھے تین ماشہ مروارید ناسفتہ کہربا بسد حریر خام سوختہ ہر ایک سوا پانچ ماشہ بہمن سرخ بہمن سپید ساذج ہندی سنبل الطیب الائچی کلاں قرنفل جند بیدستر ہر ایک پونے دو ماشہ زنجبیل دار فلفل ہر ایک تین ماشہ تین رتی سب دواؤں کو کوٹ چھان کر پکے شہد میں جو آگ پر نہ چڑھایا ہو معجون تیار کریں وزن شہد کا سہ چند وزن دواؤں کے ہوگا اور کسی برتن میں حفاظت سے اٹھا رکھیں اور [illegible] دنوں کے بعد استعمال کریں

HAKEEM SHOUKAT ALI

دواءالمسک کا اور نسخہ وہ بھی یہی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے**
زرنباد درونج مروارید کو چک کہربا بسد ہر ایک ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ
ابریشم خام سات ماشہ بہمن سپید بہمن سرخ سنبل الطیب ساذج ہندی الائچی
کلان قرنفل ہر ایک تولہ دو ماشہ اشنہ دارفلفل زنجبیل ہر ایک ساڑھے چار ماشہ
جند بیدستر تین ماشہ مشک جید ساڑھے چار ماشہ ابریشم کو قینچی سے کتر کر
چھوٹے ٹکڑے کاٹین کہ مثل غبار کے ہو جاے بعد اسکے موتی اور مونگا
اور کہربا کھرل مین جدا جدا پیسین اور سب دوائین پیس کر شہد ملا کر معجون
تیار کرین مقدار شربت سوا دو ماشہ نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

دواءالمسک کا اور نسخہ وہی منافع اسمین بھی ہین جو اوپر کے نسخے مین
لکھے گئے **اخلاط اُسکے** افسنتین اور صبر ہر ایک دو تولہ چار ماشہ سنبل الطیب
اور مشک اور ساذج ہندی ہر ایک سات ماشہ ریوند چینی ایک تولہ نو ماشہ جو این
تخم کرفس زعفران ایک تولہ دو ماشہ جند بیدستر پونے نو ماشہ سب دواؤن کو
کوٹ چھان کر شہد سے معجون بنائین پوری مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ کی ہے

سنجر مینیاے کبیر یہ دوا مجرب ہے نافع تمام امراض بارده اور ریاح
غلیظ کو ہے اور دانتون کے درد اور اُنکے سڑ جانے کو جسکو کیڑا لگنا کہتے ہین
اور برودت معدہ کو اور غذا کے بخوبی ہضم ہونے مین جو دیر ہو اسکو اور قولنج
کو اور پیشاب دشواری سے آنے کو جو بسبب سردی اور بلغم کے ہو اور رجوع
پیشاب بشکل مخاطی ہونے بشکل اُس گاڑھی رطوبت سفید کے ہو جو
ذکر سے آتی ہو جسکو ہندی مین رینٹ کہتے ہین **اخلاط اُسکے** جند بیدستر
افیون دارچینی اسارون مجیٹھ مو دو قو ہر ایک ساڑھے تین ماشہ فلفل دارفلفل
بارزد یعنے بیروزہ خشک قسط ہر ایک پونے دو تولہ زعفران پونے دو ماشہ جو
چیزین گھلنے والی ہین انکو ماءالعسل مین گھول کر اور خشک دواؤن کو کوٹ کر
اور بیروزہ کو جداگانہ گھول کر شہد ملا کر معجون درست کرین اور چھ
مہینے کے بعد استعمال کرین **اخلاط سنجر مینیاے کے دوسرے نسخہ سے**
جند بیدستر فلفل سیاہ زعفران مو مجیٹھ دو قو اسارون افیون فلفل سپید
بیروزہ ہر ایک سات ماشہ قسط ساڑھے تین ماشہ دارچینی سات ماشہ کوٹ
چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین۔

سنجر مینیاے صغیر اسکا بھی وہی فائدہ ہے جو سنجر مینیاے کبیر کا لکھا گیا ہے
اخلاط اُسکے جند بیدستر افیون ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ دارچینی اور
مو اور مجیٹھ اور دو قو اور اسارون ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ فلفل دارفلفل
بیروزہ مرکی قسط ہر ایک آٹھ تولہ نو ماشہ زعفران سوا گیارہ تولہ اور ایک نسخہ مین
زنجبیل ایک وقیہ جو برابر ایک تولہ پونے دس ماشہ کے ہے سیوا اُسکے تین اوقیہ
یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ مین جند بیدستر اور فلفل سیاہ
اور زعفران اور مو اور مجیٹھ دو قو اور اسارون افیون دارچینی فلفل سپید
ہر ایک ساڑھے تین ماشہ قسط ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر
شہد ملا کر معجون تیار کرین اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دین مقدار شربت
سوا دو ماشہ [illegible] نیم گرم پانی کے ساتھ اور دوسرے نسخہ مین
ڈیڑھ ماشہ سے نو ماشہ تک اور ایک نسخہ مین مقدار شربت بقدر دانہ مرچ سیاہ
کے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک قیراط یعنے دو رتی پیکر واسطے دفع
سمیت سموم کے طلا کیجاتی ہے اور جو ریاح رحم مین ہون انکے واسطے
اور جو عورت کم اولاد کا جفتی ہو یا جسکو حیض کم آتا ہو اسکو مقدار دانہ نخود کے
یا باقلے کے روغن سوسن مین گھول کر کسی کپڑے مین لت کر کے حمول کرائین
اور روغن زنبق مین گھول کر عورت کو سنگھائین اور اسی کی دھونی بھی
دین سینہ کے درد اور کھانسی کے واسطے اور دونون گردون کے درد کے
واسطے اور دشواری بول کے واسطے اور واسطے ابردہ یعنے سردی
اندرون شکم بقدر چنے کے طلا نام شراب خالص کے ہمراہ پلائین اور تخمہ کے
واسطے طلا نام شراب خالص مین ساڑھے چار ماشہ استعمال کرین۔

امروسیا یہ دواے مرکب ضعف جگر اور ضعف طحال
اور صلابت کو ان دونون کے مفید ہے اور سدون کی تفتیح کرتی ہے
بول کا ادرار کرتی ہے گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہے اور منفعت اُسکی
ارباب استسقا مین بہت بڑی ہے **اخلاط اُسکے** دو قو اور دہ تخم گندنا
صحرائی بزرجہ کرمانی عود بلسان سلیخہ قردمانا شگوفہ اذخر تخم کرفس ہر
ساڑھے تین ماشہ دار فلفل قسط ہر ایک پونے دو ماشہ فلفل سپید پونے دو ماشہ
مرکی ساڑھے دس ماشہ حب الغار دس عدد وج ترکی زعفران ہر ایک سات ماشہ
ان سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین مقدار
شربت بقدر ایک بندقہ کی ہے گرم پانی کے ہمراہ۔

انقردیا اور یہ معجون جلادری ہے زمانت یعنے عضو کے بے حس و حرکت
اور بیکار ہو جانے کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ و بہیڑہ آملہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کندر چھتیس درہم جو برابر دس تولہ چھ ماشہ کے ہے گلو بُخی جو بیس درہم جو برابر سات تولہ کے ہے طباشیر چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے ہال یعنی الائچی خرد سات درہم جو برابر دو تولہ چار رتی کے ہے سعد کوفی چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے بلادُر یعنی بھلانوان چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے فلفل دار فلفل زنجبیل فلفل جو یہ جسکو پیپلا مور کہتے ہین انیسون ہر ایک بارہ درہم جو برابر ساڑھے تین تولہ کے ہے سب دواؤن کو کوٹ چھان کر قند سپید چھ سو درہم جو برابر پون پاؤ دو سیر کے ہے اور تول سیر کی اسّی روپیہ سے گرم پانی مین گھول کر معجون تیار کرین پانی کا وزن اتنا ہو جسمین معجون بن سکے بعد اسکے چھ مہینے مین کسی مضبوط برتن مین رکھ کے دفن کرین بعد اسکے استعمال کرین۔

معجون بلادر تمام اقسام درد معدہ کو اور پرانے درد سر اور دوار یعنی گھومنی جو معدہ کے سبب سے ہو اور جنون اور ہذیان اور درد سینہ اور درد جگر اور درد طحال اور گردہ اور مثانہ کو مفید ہے اور جو مزاج بردان اعضا کا ہو اسکو درست کر دیتی ہے اور رحم کے دردہاے معلومہ کو اور نقرس اور جذام اور دیگر امراض سوداوی کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** سنبل اور موز عفران بیخ ساذج ہندی شگوفہ افتیمون شگوفہ اذخر حب بلسان راوند قرنفل حب لبان زنجبیل صبر مقل مرکی روغن بلسان ہر ایک دو تولہ پونے دس ماشہ مصطگی عسل بلادر یعنی بھلانوان مین جو شیرہ نکلتا ہے غاریقون ہر ایک آٹھ درہم یعنی چار تولہ بیخ سوسن آسمان گونی دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے پوست بیخ رازیانہ تین رطل جو برابر سوا سیر اور سوا تولہ کے ہے سرکہ تین اقساط پہلے پوست بیخ رازیانہ کو سرکہ مین تین دن بھگوئین بعد اسکے دیگ پر چڑھا کے جوش خفیف دین پھر سرکہ کو چھان لین اور پوست رازیانہ کے چھلکون کو خوب نچوڑ دین اب اس سرکہ پر کہ ڈیڑھ رطل شہد جو برابر ڈھائی پاؤ کے ہے زیادہ کرکے دھیمی آنچ پر کوئلے کی اسکو چڑھائین تا اینکہ غلیظ ہو جاوے بعد اسکے غلیظ ہونے کے اور دوائین باقیماندہ جو پسی اور چھنی ہوئی رکھی ہون اسمین ملا دین مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ کی ہے اور بدرقہ جناب جو۔

معجون بلادری کا دوسرا نسخہ فالج وغیرہ مثل لقوہ اور استرخا کو فائدہ کرتی ہے اور دماغ کو جلا دیتی ہے اور صاف کرتی ہے **اخلاط اسکے** سنبل سلیخہ ساذج ہندی موز عفران شیح ارمنی افتیمون شگوفہ اذخر راوند چینی حب بلسان قرنفل ہر ایک سات ماشہ حب بلسان مقشر زنجبیل ہر ایک ایک اوقیہ یعنی دو تولہ پونے دس ماشہ کیا عسل بلادر فوفل یعنی چھالیا ہر ایک ساڑھے دس ماشہ غاریقون سات ماشہ اور ایک نسخہ مین سابور یعنی فولاد آٹھ درہم یعنی دو تولہ چار ماشہ صبر ایک اوقیہ یعنی دو تولہ پونے دس ماشہ بیخ بنفشہ دو اوقیہ یعنی پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ پوست بیخہا سے باریک رازیانہ تین رطل جو برابر سوا سیر کے ہے کتہ نور طل جو برابر پونے چار سیر کے ہے پہلے پوستہاے مذکورہ کو سرکہ مین تین دن تک بھگو دین بعد اسکے پھر دیگ مین ڈال کر جوش دین تاکہ تین جوش آجائین اسکے بعد سرکہ کو چھان کر چھلکون کو نچوڑ لین پھر اس سرکہ کو دیگ مین ڈالکر ساڑھے دس رطل شہد جو برابر تخمیناً پانچ سیر کے ہے ڈالکر جوش دین مگر آنچ سبت نرم رہے تا اینکہ قوام گاڑھا ہو جاے پھر دیگ کو اوتار کر سفوف ادویہ اُس پر چھڑکین اور خوب ملائین اور چھ مہینے کے بعد اس معجون کا استعمال کرین مقدار شربت پوری ساڑھے تین ماشہ ہے۔

معجون ارسطون کبیر اور معنی اسکے یہ ہین کہ یہ معجون بڑی فضیلت رکھتی ہے اور برودت جسم کو اور سبل یعنی اُس جھلّی کو جو آنکھ مین پڑتی ہے اور اسمین جھلّی ہوتی ہے اسکو اور درد شکم اور حمی مختلفہ یعنی جو تپ کہ اُسکا وقت اور مادہ یکسان نہو جیسے لرزہ بخار کو اور رحم کے درد کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** افربیون زعفران تج حماما افیون اقاقیا مرکی قسط سنبل الطیب ورگوند اور مغز تخم بید انجیر بسکھپرا کے بیج تخم جرجیر تخم اذخر مقل کندر دبق یعنی موبزک عسلی سماق کبریت زرد میوہ سائلہ فلفل سپید ہر ایک ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ عاقر قرحا تخم عرطنیثا اور یہ آذریون ہے اور گل سرخ خشک شدہ تخم فجن یعنی سداب۔ تخم کرفس اور چکوترہ کے بیج اجوائن تخم طرخشقوق جو ایک قسم کی کاسنی ہے ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ بزرخوکی دو تولہ گیارہ ماشہ بزرالبنج دو تولہ گیارہ ماشہ قرطم جسکو کڑ کہتے ہین زنجبیل ہر ایک سات ماشہ اور بعض لوگ فلفل اسمین نہین ڈالتے ہین خشک دواؤن کو کوٹین اور گیلی دواؤن کو شراب ریحانی مین تین دن تک بھگو دین تا اینکہ دوائین گھل جائین اور مثل شہد کے ہو جائین اور اسوقت روغن بلسان عمدہ ایک اوقیہ جو برابر دو تولہ پونے دس ماشہ کے ہے اس مین ڈال کر پتھر کی ہانڈی مین چولھے پر

HAKEEM SHOUKAT ALI

پڑھاویں اور اتنی آنچ کریں کہ دو جوش آجائیں بعد ازاں اسکو اُتار کر
چھ مہینے تک رکھ چھوڑیں مقدار شربت پوری ساڑھے چار ماشہ کی ہے
اور جتنی پُرانی ہو عمدہ ہوگی۔

اثرسطون صغیر یہ بھی وہی نفع کرتی ہے جو اثرسطون کبیر کرتی ہے **اخلاط اسکے** افیون ایک تولہ دو ماشہ اقاقیا فلفل کمد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ
پونے دس ماشہ عاقر قرحا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حماما پانچ درہم
یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زنجبیل چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران تین
درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے کبریت زرد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ
پونے دس ماشہ افربیون تین درہم کہ برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے
سنبل الطیب ایک اوقیہ برابر دو تولہ پونے دس ماشہ کے کوٹ چھان کر
شہد ملا کر معجون تیار کریں۔

دحمرثا یہ دوا سدہ ہائے جگر اور طحال اور رحم کی برودت اور کھانسی
اور جو تھتے لرزہ اور بخار اور ضیق النفس اور اُس یرقان کو جو سدہ سے
ہو اور استرخا کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم حرمل ڈیڑھ من جو برابر تین پاؤ
کے تخمیناً ہوتا ہے فلبسان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ زراوند طویل
راوند چینی بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زنجبیل دروج ہر ایک
چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مصطگی حب بلسان زعفران اکلیل الملک
سنبل الطیب کمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ افیون زنجبیل قسط
تج کمد تین استار یعنے پانچ تولہ پون ماشہ سعد کوفی دس استار یعنے
سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ
قرنفل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ خربق سپید گل سرخ خشک شدہ گلو بخی
کمد چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ فلفل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ
ماشہ ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ میں بنا کر معجون تیار کریں
اور استعمال کریں۔

بادمجرج اسکے منافع بھی مثل منافع دحمرثا کے ہیں **اخلاط اسکے** زنجبیل
دروج افیون جندبیدستر عاقر قرحا فلفل دار فلفل تج بوم المجوس
جسکو مراتبہ بھی کہتے ہیں اور بزر البنج قسط لبنی یعنے جاؤشیر زعفران کمد
چھ درہم یعنے پونے دو تولہ حب یعنے میتھی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ
مرزا وید سات ماشہ بیروزہ مرکی کمد بارہ درہم یعنے ساڑھے

تین تولہ سب کو کوٹ چھان کر شہد سے معجون تیار کریں۔

معجون غیاثی اعضائے سر میں جو پُرانا درد ہو اسکو فائدہ کرتی ہے اور
شراب میں شہد اور نیمگرم پانی ملا کر استعمال کیجاتی ہے اور جن لوگوں کو مرگی کا
دورہ ہوتا ہے اگر اس معجون کو تناول کریں فائدہ کرتی ہے اور ہذیان اور ورم
سخت اور سوداوی کو اور جو فضول آنکھ کی طرف کھچکر آتے ہیں اسکو فائدہ
کرتی ہے **اخلاط اسکے** مرسلیخہ دار فلفل دار چینی سیسالیوس حماما
کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب شگوفہ اذخر کمد بارہ درہم
یعنے ساڑھے تین تولہ زعفران پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ
افیون پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم کرفس کوہی پینتیس درہم
یعنے دس تولہ ڈھائی ماشہ انیسون تخم کرفس بستانی کمد بیس درہم یعنے پانچ تولہ
دس ماشہ فلفل اُنتیس درہم یعنے گیارہ تولہ ایک ماشہ اور قسط اور مجیٹھ اور
اسارون کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ خشک دواؤں کو کوٹ چھان
لیں اور گیلی دواؤں کو ملاکے ریحانی میں بھگو دیں بعد اسکے شہد ملا کر معجون
تیار کریں مقدار شربت اسکی ساڑھے تین ماشہ نہار منھ نیمگرم پانی کے ساتھ

معجون اصفر سلیم جو بیماریاں مرۂ سودا سے پیدا ہوتی ہیں انکو اور
ریاح اور خفقان اور بچوں کے پیٹ وغیرہ میں جو درد ہوتا ہے اور رحم
کے دردوں کو مفید ہے **اخلاط اسکے** فلفل سپید زنجبیل نمک ہندی
کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون افربیون جندبیدستر قرنفل زعفران مصطگی
عاقر قرحا کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ قسط چھ درہم یعنے پونے
دو تولہ فاشرا فاسرستین سعد زرنباد دروج زراوند طویل کمد دو درہم
یعنے سات ماشہ روغن بلسان آب کافور چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ
خشک دواؤں کو کوٹ کر اور گوند کے اقسام کو شراب میں بھگو کر شہد
کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون تیار کریں مقدار شربت ہر ایک ہی کے
واسطے مناسب اُسکے مزاج کے ہے۔

معجون اسود سلیم مس یعنے جنون اور فالج اور لقوے اور
مرۂ سودا و تمام امراض باردہ کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے**
تخم حرمل ایک سو بیس درہم یعنے پینتیس تولہ اور جاؤشیر اسی درہم
یعنے تیئیس تولہ چار ماشہ گلو بخی بیروزہ خیار صحرائی کمد ساٹھ
درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ دروج ترکی سکبینج اشق زراوند طویل

HAKEEM SHOUKAT ALI

اسعد چینیہ ماہ مرحرج خردل یعنے رائی مقل ازرق یعنے گوگل خربق یعنے کٹکی بیخ کاسنی حب البید ستر اندرائن کی جڑ تخم جرجیر قنجنکشت زرد گندھک سداب کوہی کمد چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ افیون افربیون زرنبخ اور فلفل سپید پھٹکری نمک سندی سرخ لحم نفطی یعنے سیاہ نمک بیخ شہترہ اور جوسا لبس کی اوروہی تفاح بیخ بنگ عاقرقرحا صبر لبان شیطرج یعنے چیت لکڑی کمد گیارہ درہم یعنے تین تولہ ڈھائی ماشہ سنبل مصطگی زرنباد درونج کمد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ خشک دواؤن کو کوٹ لین اور گوند کے اقسام کو قطران شامی مین بقدر کفایت بھگوئین پھر کوٹ کر سب دوائین ملائین اور رکھ مین دو مہینے تک دفن کردین بعد اسکے استعمال کیا جاے مقدار شربت تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ انسان قوی کے واسطے اور متوسط درجہ کے آدمی کے واسطے دو شقال یعنے نو ماشہ اور ضعیف کے واسطے ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ اور بچارون کے واسطے برابر دانہ مرچ سیاہ کے۔

معجون ابی مسلم اور اسکا نام غیاث ہے یہ معجون مخدر ہے اور جتنے دردہم تسکین بیخ کے بیٹھتے ہین انہین سکون پیدا کرتی ہے اور جو بیماری غالب آگئی ہو بحبت وسواس کے اور جو درد بدن مین ہوتا ہے اسکو نافع ہے اور اُس مین سکون پیدا کرنے والی ہے **اخلاط اسکے** افیون بیخ سپید کمد دس شقال یعنے تین تولہ نو ماشہ افربیون زعفران عاقرقرحا سنبل سورنجان الائچی کلان دار فلفل کمد پانچ شقال یعنے ایک تولہ دس ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین مقدار شربت قوی آدمی کے واسطے نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ اور مسن آدمی اور کم سن کے واسطے ایک دانگ جو برابر چار رتی کے ہے۔

معجون توم بہتر اور ابرود یعنے سردی شکم اور فلوہ خام اور بلغم کو فائدہ کرتی ہے اور قوت بڑھاتی ہے رنگ صاف کرتی ہے اسکے کھانیوالے کا رنگ جوانی کے سن کا ہوجاتا ہے ہر ایک مرض کو فائدہ کرتی ہے اور جاڑون مین اسکے استعمال کرنے سے بدن مین اسقدر گرمی پہونچتی ہے جس سے روئی اور کپڑے کی حاجت نہین ہوتی ہے اور مقام مثانہ جو پشت پر ہے اسکو خشک کردیتی ہے اور طبیعت کی روانی کو کھولدیتی ہے طبیعت کی حفاظت کرتی ہے **اخلاط اسکے**

قفیز یعنے پیمانہ خاص نخود شامی لیکر آب شیرین مین رات بھر بھگو دین اور صبح کو اس قدر دھیمی آنچ مین جوش دین کہ پانی سیاہ ہوجاے اور چنے پھول جائین بعد اسکے پانی چھان لین پھر لہسن کوٹ کر ایک یک جوا پاک کرین اور اسی پانی مین اسکو اتنا پکائین کہ گل کر مثل بھیجے کے ہوجاے پھر اُس پر گاے کا دودھ تازہ اتنا ڈالین کہ چار انگل اونچا اوسپر آجاے اب پھر اس کو بہت نرم آنچ سے جسکی لو چراغ کی بتی کے برابر ہو پکائین تا اینکہ دودھ خشک ہوجاے یا قریب خشک ہونے کے پہونچے پھر اُس پر گاے کا گھی تازہ اسی قدر ڈال کر ویسی ہی نرم آنچ مین پکائین تا اینکہ روغن جذب ہوجاے بعد اسکے تانبے کے برتن مین اسکو اتنا گوندھین کہ مثل گوندھے ہوے آٹے کے ہوجاے اب اس پر اتنا شہد ڈالین کہ چار چار انگل اوپر اسکے رہے مگر شہد سپید اور صاف ہو۔ اب اسکو بھی اسیقدر نرم آنچ سے پکائین تا اینکہ شہد بستہ ہوجاے یا قریب بستگی کے پہونچے۔ اب خیال کرین کہ جتنا لہسن وزن مین ڈالا ہو اُس مین فی چونتیس تولہ لہسن بارہ شقال جو برابر ساڑھے چار تولہ کے ہے تودری سرخ اور اسی قدر تودری سپید اور چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ فلفل اور دس شقال یعنے پونے چار تولہ بروجسی ہندی مین کوندل کہتے ہین اور کوندل ایک قسم کی گھانس ہے جو اکثر تالابون اور گڑھیون مین اُگتی ہے پتی اسکی مشابہ برگ خرما کے ہوتی ہے اور دس شقال زیرۂ کرمانی اور حاشیہ مین ایک نسخہ کے یعنے پایا ہے کہ دس شقال خولنجان اور اسی قدر دارچینی اور پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ دار فلفل ان سب دواؤن کو کوٹ کر اسی لہسن مین ملادین اور کسی سبز برتن مین اسکو رکھین خوراک بقدر ایک جوزہ کے ہر حال مین تجویز ہوئی۔

اثاناسیا کبری جسمین بھیڑیے کا جگر داخل ہے یہ دواے مرکب دردہای جگر اور طحال اور معدہ کو اور ریاح کو اور قولنج اور استسقا اور پرانی کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگون کو خون کی قے ہوتی ہو انکو مفید ہے اور درد کے اقسام مین سکون پیدا کرتی ہے مثل معجون فیلن یعنے فلونیا کے رومی کے اور خدر یعنے سن ہری کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور درد انی شکم اور سرفت رطوبت زن وغیرہ کو اور دونون گردون کے درد کو اور دونون گردون کے ریاح کو اور مثانہ کے ریاح کو اور ربو اور کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور بو اسیر پر مثل مرہم کے لگائی جاتی ہے پس فائدہ کرتی ہے مقدار شربت چہارم مثقال سے نصف مثقال تک ہے **اخلاط اُسکے** زعفران مرکی افیون جند بیدستر بزر البنج قسط تر دو نانخشخاش سنبل الطیب غافث اور بھیڑیے کا پتہ اس گوسفند کا دانہا سینگ جلا ہوا جسکے دونون سینگ ہون سب اجزا برابر ہموزن لیکر خشک اجزا کو کوٹ ڈالین اور گیلے اجزا کو شراب مین گھلا کر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون بنائین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

اثاناسیا صغیر اسکے منافع بھی وہی ہین جو اثاناسیا کبری کے لکھے ہین **اخلاط اُسکے** یہ زعفران قسط سنبل الطیب افیون سلیخہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث آٹھ درہم جو برابر تین تولہ چار ماشہ کے ہے بیخ سوسن بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت بقدر ایک بندقہ ہمراہ شربت ہاے مناسب کے اور دوسرے نسخہ مین ان دواؤن کی زیادتی ہے مرکی عود بلسان ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ۔

دواء الکرکم ضعف جگر اور طحال اور معدہ کو اور انھین اعضا کی صلابت کو اور استسقاے ابتدائی کو نفع کرتی ہے اور استسقا کے پیدا ہونے کو منع کرتی ہے اور رنگ کو بہت خوشنما کردیتی ہے اور اکثر امراض کہنہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سنبل الطیب مرکی سلیخہ قسط شگوفہ اذخر دارچینی زعفران ہر ایک مساوی وزن مین لیکر کوٹ چھان کر سواے مرکی کے الگ رکھین اور مرکی کو ایک شبانہ روز جس سے مراد اطبا کی چوبیس گھنٹے ہوتے ہین کسی وقت کیون نہ بھگوئین اور یہ مراد نہین کہ پورا ایک دن اور پوری ایک رات ہو) شراب مثلث مین بھگوئین اور سب دواؤن کو ملا کر شہد کف گرفتہ کے ساتھ معجون تیار کرکے ایک برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین اور دوسرے نسخہ مین سنبل الطیب کے بدلے ناردین ہے۔

صفت دواء الکرکم کی جو صنعت جالینوس سے ہے اور درد ہاے کہنہ جو جگر اور طحال مین برودت اور غلاظت خلط سے ہون اُن سب کو نفع کرتی ہے اور تمامی آلات غذا مین جو سدہ عارض ہون اُنکی تفتیح کرتی ہے اور ریاح غلیظ کو انھین آلات غذا سے ہٹا دیتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے اور تمام اقسام درد گردہ اور مثانہ اور رحم کو جو مواد غلیظہ سے عارض ہون نفع کرتی ہے اور جو صلابت کہ ان اعضا مین ہون اُن کو اور استسقا کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** زعفران بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مواد مجیٹھ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قسط سلیخہ شگوفہ اذخر حب بلسان ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سنبل الطیب چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون دو تولہ اسارون راوند چینی فطر اسالیون ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افربیون دو درہم یعنے سات ماشہ عصیر سوسن اور غافث اور جعدہ اور اسقولوقندریون ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن بلسان نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اور ایک نسخہ مین بجاے حب بلسان کے حب بلسان ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کبر رومی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ہے دواؤن کو کوٹ چھان کر پہلے روغن بلسان مین خوب آلودہ کرین بعد اسکے شہد ڈال کر معجون تیار کرین مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ ہمراہ شراب العسل کے۔

دواء الملک کبیر وہی منافع جو دواء الکرکم کے مذکور ہوے اسمین بھی ہین اور پتھری کو بھی ریزہ ریزہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** لک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بادام تلخ مقشر دارچینی ساذج ہندی قرنفل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کمافیطوس یعنے گگرد ندا اور مواد مجیٹھ اور مرکی زوفاے خشک ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ دو تولہ تخم کرفس فطر اسالیون زیرہ کرمانی زنجبیل ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ جنطیانا زراوند مدحرج ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی رب السوس ساڑھے بارہ درہم یعنے تین تولہ پونے آٹھ ماشہ راوند پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ جعدہ اذخر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فلفل

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور قسط کمد گیارہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے تین ماشہ زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اسارون سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی مجیٹھ پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ حب بلسان سلیخہ مصطگی چرائیۃ کمد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی سیسالیوس روغن بلسان کمد ساڑھے تین درہم ایک تولہ دو رتی خشک دواؤنکو کوٹ کر چھانین اور پگھلنے والی دواؤن کو شراب ریحانی مین گھولین اور بقدر کفایت شہد ڈال کر معجون تیار کرین اور شربت مناسب کے ہمراہ بقدر ایک بندقہ کے استعمال کرین۔

دواء المسک اصغر ضعف جگر اور ضعف معدہ اور دونون کی برودت اور صلابت کو اور طحال کی صلابت کو فائدہ کرتی ہے اور سدون کی تفتیح کرتی ہے **اخلاط اسکے** مشک قسط حب الغار ترس حلبہ فلفل کمد دو درہم یعنے سات ماشہ راوند تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ جوشاندہ افسنتین کے ہمراہ اور ایک نسخہ مین بجائے حب الغار کے شگوفہ اذخر ہے۔

صفت دوائے قوقی کھانسی اور جگر کی سختی اور رشوصہ کو مفید ہے **اخلاط اسکے** مرکی اور نبات یعنے علک البطم کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب زعفران دارچینی فیح کمد لکید درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شگوفہ اذخر چرائتہ مقل ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ اور بعض نسخون مین بدلے مقل کے اصفالانوس ہے سوسن کلان خستہ و پوست بر آوردہ پچیس درہم یعنے سات تولہ ساڑھے تین ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی ہے زوفا کو جوش دین اور بھگونے والی دواؤن کو بیخ سوسن کلان کے شراب ریحانی مین بھگو دین اور خشک دواؤن کو کوٹین اور چھان لین اور نبات کو شہد مین گھولین پھر سب دواؤن کو ملا کر خوب گھیپین۔

فلونیائے رومی طرسوسی بہت سے امراض کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً درد ہائے قولنج کو اور سکن اقسام درد کی ہے۔

جالینوس نے کتاب میامن مین داد فیلن سے یہ حکایت کی ہے اُس نے کہا کہ یہ فلونیا استنبا دفیلن طبیب طرسی کی ہے اور وہ طبیب طرسی کہتا ہے کہ میری غرض اس دوا سے اُس شخص کے نفع پہونچانے کی تھی جسکی موت کے آثار قریب ہوگئے تھے اُسکو بہت منفعت ہوئی اور مین اس دوا سے اصلاح ان دردون کی کرتا ہون جو بہت سے امراض مین پیدا ہوتے ہین بدین تفصیل کہ اگر امعا مین سے اُس آنت مین جسکا قولون نام ہے درد ہو اسکو مین ایک مرتبہ اس دوا کو پلاؤن اور کھلاؤن درد ٹھہر جائے گا اور اگر کسی شخص کو دشواری بول کا مرض یا پتھری اُسکو ایذا دے رہی ہو پلاؤن اسکو بھی نفع کرے گی ورم طحال کو بھی اس سے مین دور کر دیتا ہون اور نفس انتصاب جو سوزی ہو اور سل اور تشنج اور درد دونون پہلو کے درد یعنے دونون طرف کا ذات الجنب جو خوف دلانے والا ہو اسکو بھی زائل کر دیتا ہون اور جس شخص کو خون تھوکنے کا مرض ہو اور جس شخص کو خون کی قے ہوتی ہو اُسکی موت کو روک دیتا ہون اور موت کو اُس سے ہٹا دیتا ہون اور جو درد اعضائے ظاہری اور احشائے باطنی مین پیدا ہو اسکو بذریعہ اس دوا کے ٹھہرا دیتا ہون اور کھانسی اور خناق کے اقسام اور ہچکی اور نزلہ جو سر سے گرتا ہو اسکو دور کر دیتا ہون **اخلاط اُسکے** فلفل سپید بزرالبنج کمد بیس شقال یعنے ساڑھے سات تولہ افیون دس شقال یعنے پونے چار تولہ زعفران پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ افربیون عاقرقرحا سنبل الطیب کمد ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ شہد کف گرفتہ بقدر کفایت مقدار شربت بقدر دانہ نخود کے آب نیمگرم کے ہمراہ۔

فلونیای فارسی حیض اور بواسیر کے جاری ہونیکو اور طبیعت کی روانی اور خون جو کسی مقام سے بکثرت جاری ہو اُسکو اور جن حاملہ عورتونکو ایام حمل مین حیض آتا ہو اُنکے روکنے کو اور ریاح جو رحم مین پیدا ہون اُنکے بند کرنے کو نفع کرتی ہے ہر طرح کی جنین کو گرا دیتی ہے اور رحم کے منھ کو مضبوط کرتی ہے **اخلاط** فلفل سپید بزرالبنج کمد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ افیون گل مختوم کمد دس درہم یعنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دو تولہ گیارہ ماشہ زعفران پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ افربیون سنبل الطیب عاقرقرحا ہر ایک کی مقدار دو درہم یعنے ساڑھے سات ماشہ جندبیدستر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ نرکچور درونج مروارید ناسفتہ مشک مقدار نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کا فور ڈیڑھ دانگ یعنے ایک ماشہ ایک رتی شہد کف گرفتہ صاف کیا ہوا بقدر کفایت مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ہمراہ اُن شربتوں کے جو مناسب ہوں۔

معجون کاکنج قروح مثانہ اور گردہ کو مفید ہے اور جن لوگوں کو خون کا پیشاب آتا ہو انکے واسطے مجرب ہے **اخلاط اُسکے** بزرالبنج تخم کرفس تخم رازیانہ ہر ایک کی مقدار سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ تخم خیار پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ میں تخم خیار دو درہم شوکران تخم حماض یعنے چکوترہ کے بیج افیون حب صنوبر مقل زعفران بندق بریان بادام تلخ بریان ہر ایک کی مقدار تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حب کاکنج کو ہی جسکے دانہ بڑے بڑے ہوں پچیس عدد کتیرا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤں کو کوٹ کر چھان لیں اور میفتج ملا کر تیار کریں مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ خندیقون یعنے شراب کہنہ یا ماء العسل کے ساتھ مگر چھ مہینے کے بعد اس معجون کا مزاج درست ہوتا ہے۔

دواء الخطاطیف خناق اور حلق کے دردوں کو فائدہ کرتی ہے اور شراسیف یعنے پسلیوں کے سرے اور کنارے جو پیٹ کی طرف ہیں اُن سے اوپر جو درد ہو اُس کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** انیسون تخم کرفس اجوائن شگوفہ اذخر بیخ سوسن آسمان گونی دارچینی حماما زراوند طویل شب یمانی یعنے سپید پھٹکری تخم حرمل اصل السوس سلیخہ زعفران ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ معجون توقو سغما تخم گل گلاب کا پھول سوکھا ہوا ہر ایک کی مقدار دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ قسط خاکستر تازہ خطاطیف کی جو اُسکے گھونسلے سے نکالی گئی ہو ہر ایک کی مقدار تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ سنبل الطیب نشاستہ گندم ہر ایک کی مقدار نصف اوقیہ یعنے

ایک تولہ چار ماشہ سات رتی مازوئے خام جو مقدار میں نہ بڑا ہو نہ چھوٹا دس عدد سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کریں اس معجون میں سے بقدر ایک چھوٹے دانہ مازو کے ماء العسل یا آب جو میں گھولیں یا گل سرخ اور مسور اور بیخ سوسن کے جوشاندہ میں گھول کر غرغرہ کریں اور طلا نام شراب کے ہمراہ بھی تین یا چار مرتبہ دن بھر میں استعمال کی جاتی ہے۔

صفت معجون توقو سغما جو دوائے خطاطیف میں استعمال کی جاتی ہے زعفران دارچینی ہر ایک کی مقدار دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ خشک شدہ حماما قسط ہر ایک کی مقدار ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مر کی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بیخ سوسن ساذج ہندی ہر ایک کی مقدار ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ دوائیں کوٹ کر شراب میں گوندھ کر قرص بناتے ہیں اور سایہ میں خشک کریں۔

دواء الکبریت شاید کہ یہ دوا برابری تریاق کا کرتی ہے پس جو تپیں دورہ سے مادہ باردہ کی ہیں ان کو اور جو تپیں لرزہ بخار کو اور تپ بلغمی اور کھانسی کو خصوصاً پرانی کھانسی اور نفث مدہ یعنے کھنکھار میں جو پیپ وغیرہ آتی ہو اُسکو اور ضیق النفس کو فائدہ کرتی ہے خراز کو بھی مفید ہے استسقا اور ورم طحال کو نفع کرتی ہے ادرار بول کرتی ہے پتھری کو نکالدیتی ہے ان فوائد کے بعد سانپ اور بچھو کے کاٹنے کو بھی بہت نفع کرتی ہے اور اور دویہ قتالہ کے آفت سے نجات دیتی ہے۔

اخلاط اُسکے کبریت زرد بزرالبنج سفید قردمانا میعہ مر کی ہر ایک کی مقدار آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سداب قسط ہر ایک کی مقدار دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ افیون زعفران ہر ایک کی مقدار دو درہم یعنے سات ماشہ سلیخہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل سپید بائیس درہم یعنے چھ تولہ پانچ ماشہ دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد ملائیں اور چھ مہینے کے بعد استعمال کریں تپ کے بیمار کو قبل دورہ کے اتنا پہلے استعمال کرادیں کہ اُسے نیند آجائے جیسا کہ کتاب یوحنا سے نقل کیا گیا ہے اور مقدار دو انصف درہم سے ایک مثقال تک دیجاتی ہے اور مقدار شربت درمیانی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایک درہم کی ہے۔

معجون حلتیت جو بزرہ ددرہ کی پتون مین آتا ہے اسکو فائدہ کرتی ہے اور جو بچے بخار کو بروقت نضج مادہ کے دور کردیتی ہے حیوانات کے کاٹنے خصوصاً بچھو اور رتیلا وغیرہ کے کاٹنے کے ضرر کو دفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** حلتیت یعنے ہینگ اور فلفل اور مرکی اور برگ سداب ہموزن سب اجزاے کو شہد ملا کر معجون تیار کرین مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شراب کے ہمراہ بچھو کے کاٹنے مین اور تپ مین سکنجبین کے ہمراہ دورے سے ایک گھنٹہ پہلے۔

معجون نمک ہندی معدہ کو پاک صاف کردیتی ہے اور سوداوی دستون کو بند کرتی ہے اور سر مین گھومنی جو بلغم اور سوداے ہو اسکو دور کردیتی ہے **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ ہلیلہ کابلی اسطوخودوس ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افتیمون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی دو درہم یعنے سات ماشہ ایارج فیقرا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ غاریقون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر سکنجبین ملا کر معجون تیار کرین مقدار شربت تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبح کے وقت نیم گرم پانی کے ہمراہ نہار منھ استعمال کرین۔

معجون قسط نافع دردہاے جگر اور معدہ کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دارچینی سلیخہ قسط ہر ایک تیس درہم یعنے پونے نو تولہ انیسون تخم کرفس ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اسارون اُنتیس درہم یعنے آٹھ تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زعفران آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ راوند چینی مرکی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شگوفہ اذخر چوبیس درہم یعنے سات تولہ مرکی کو طلاء شراب مین گھولین اور چھان لین اور پھر سب دوائین اُسمین ملا کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین وزن شہد کا سہ چند دواؤن کا ہونا چاہیے بعد اُسکے استعمال کرین۔

معجون قیصر دمک جو ایک بادشاہ کا نام ہے دردہاے

مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتی ہے اور ان دونون درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور ان امراض کے پیدا ہونے کو منع کرتی ہے پُرانی تپ کو اور تلی کے درد کو اور ریاح غلیظہ اور دشواری سے سانس کے آنے کو اور کھانسی کو اور آنتون کے قروح کو اور آنکھ کے ہر قسم کے درد کو اور حلق کے درد کو فائدہ کرتی ہے جب دو دن برابر پی جاے اور تمام بدن کے جملہ اقسام کی خرابی اور بیماری سے حفاظت کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم سداب صحرائی اور فراسیون اسقوردیون کمافیطوس یعنے کگروندا جاؤشیر جنطیانا رومی اسطوخودوس فرومانا سیہ سائلہ ہر ایک پانچ مثقال جو برابر ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کے ہے زعفران قند فلفل سپید اذخر سنبل الطیب افربیون پوست بیخ تفاح اشق فودنج تخم رازیانہ تخم گذر صحرائی افلیطی گل سرخ خشکیدہ جس کی بوندیان نکال ڈالی ہون حب بلسان ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دارچینی آٹھ مثقال یعنے تین تولہ سلیخہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے نو ماشہ عصارہ غافث اور کاشم اور بزر رخند قوقی یعنے بکھیرا کے بیج صمغ بادام ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون بزرالبنج ہر ایک چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ ان سب دواؤن کو یکجا کرکے جو بھگونے کے قابل ہین انکو شراب جید صاف مین جسکو اصل کہتے ہین یا شراب جمہوری مین بھگو کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور کسی برتن مین بحفاظت رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

قنطارغان اکبر یہ معجون جنین کے اسقاط کو اور عورتون کو جو خاص قسم کے درد عارض ہوتے ہین جمیع امراض سے ان کو مفید ہے اور یہ دواے ہندی ہے **اخلاط اُسکے** افیون چار استار اور چار دانق یعنے ست تولہ افربیون چھ درہم دوقیب پانچ استار اور دو درہم اور دو ثلث ایک درہم کا یعنے نو تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخمیناً اور حماماتین ستار اور چھ دانق یعنے پانچ تولہ سوا چار ماشہ قسط دو استار

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل دو استار اور چار دانق یعنے
تین تولہ ساڑھے سات ماشہ عاقر قرحا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ
فاشرا جسکو ہزار چشان بھی کہتے ہین اور فاشرستین جسکو شبنذان
کہتے ہین مگر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ابریشم خام دو استار
یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ نقرۂ محرقہ یعنے چاندی کی خاک جو جلانے
سے بنے چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ گل سرخ جسکی بونڈیان نکال
ڈالی ہون چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم سداب دو درہم یعنے
ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ
مشک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ اجوائن چار درہم یعنے ایک تولہ
دو ماشہ بزرالبنج سپید نو استار اور دو درہم یعنے پندرہ تولہ سوا نو
ماشہ شگوفہ انگور چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ پوست بیخ
کرفس تین استار دو درہم یعنے پانچ تولہ پونے آٹھ ماشہ تخم خرفہ
دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ مغز بیدانجیر مقشر آٹھ
استار یعنے ساڑھے تیرہ تولہ کبریت زرد پانچ استار یعنے آٹھ تولہ
سوا پانچ ماشہ صمغ عربی تین استار اور دو درہم یعنے پانچ تولہ
پونے آٹھ ماشہ سیہ ساکہ تین استار اور دو درہم اور چار دانق
یعنے چھ تولہ پونے چھ ماشہ مقل ازرق دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے
چار ماشہ کندر نر پانچ استار اور دو درہم یعنے نو تولہ دو رتی بیروزہ
نو استار اور دو درہم اور چار دانق یعنے سولہ تولہ دو رتی دبق
منقی پانچ استار چار دانق یعنے آٹھ تولہ سوا آٹھ ماشہ آس
دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ مصطگی تین استار اور چار
دانق یعنے پانچ تولہ پونے چار ماشہ زراوند مدحرج تین استار اور چار
دانق یعنے پانچ تولہ پونے چار ماشہ بیخ سوسن آسمان گونی تین
استار اور دو درہم یعنے پانچ تولہ پونے آٹھ ماشہ قردمانا
چھ استار یعنے دس تولہ ڈھائی ماشہ بیخ کاکنج چھ درہم یعنے
پونے دو تولہ ساذج ہندی تین استار اور چار دانق یعنے پانچ
تولہ پونے چار ماشہ حب بلسان چرائتہ سلیخہ زرنباد
درونج مگر دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم نفاخ
چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرفہ دو استار یعنے

تین تولہ ساڑھے چار ماشہ خولنجان چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ
مروارید ناسفتہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ
دارچینی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ الائچی کلان پانچ سو عدد
سنبل قرنفل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ قرنفل
سادہ تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی افرودابجان دو استار اور
دو درہم یعنے تین تولہ ساڑھے گیارہ ماشہ سعد یعنے موتھ
دو استار اور ایک درہم یعنے تین تولہ پونے آٹھ ماشہ زراوند طویل
نو استار یعنے پندرہ تولہ سوا دو ماشہ زوفرا دو درہم
یعنے سات ماشہ درونج ترکی سپید دو استار اور دو درہم
یعنے تین تولہ ساڑھے گیارہ ماشہ شیطرج ہندی یعنے
چیت لکڑی دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ زنجبیل
فلفل سپید ہر ایک پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ
اطموطا یعنے کشت برکشت اور ابو ربارد مگر بارہ درہم اور
سو ربار دو دو استار اور دو درہم اور چار دانق یعنے چار
تولہ ڈھائی ماشہ بہمن سرخ اور بہمن سپید دو دو استار اور
چار دانق یعنے تین تولہ ساڑھے سات ماشہ تلخۂ گاؤ دو درہم
یعنے سات ماشہ تلخۂ گرگ اور تلخۂ دب یعنے ریچھ اور تلخۂ کرگدن
مگر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو پیس
چھانکر جو اجزا قابل بھگونے کے ہین انکو سات دن شراب مین
بھگو دین بعد اسکے پسی ہوئی دوائین ان مین ڈال کے روغن بلسان
اور شہد کف گرفتہ تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی کے ساتھ
معجون بنائین اور مقدار شراب کی جسمین دوائین بھگوئی جائین
اسیقدر ہو جس مین وہ دوائین گھل جائین اور مثل عرق کے
ہو جائین اور کسی پتھر کے برتن مین یا مٹی کے پکے ہوے برتن مین
جو خوب صاف اور پاک ہو پکائین جب جوش پانی کے بعد
چولھے پر سے اُتار لین اور سرد کرین اور شیشہ کے برتن مین رکھین بعد
اُسکے ایک گفتار یعنے بچہ مادہ بڑھا کر اسکے دونون ہاتھ اور پاؤن
خوب مضبوط باندھ کر تانبے کی دیگ مین ڈالدین اور سپید ترمس
اور سویا بقدر یک کف دست اُس پر ڈال کر میٹھا پانی بقدر حاجت

HAKEEM SHOUKAT ALI

دیگ مین بھر کر دیگ کا منھ اس طرح بند کرین کہ بھاپ نکلنے نہ پاے پھر اس دیگ کو چولھے پر چڑھا کر نرم آنچ کرین تا اینکہ خوب تھرا ہو جاے بعد اُسکے دیگ کو آگ سے اُتار لین اور شوربا صاف کرین اور کھال اور ہڈی اور بال سب شوربا سے دور کردین فقط شوربا ایک دیگ مین اُس کو خوب ملجبہ کر صاف کرلیا ہو ڈالین اور روغن بلسان اور روغن ناردین ہر ایک بقدر ایک اسکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ملا کر نرم آنچ مین اس قدر پکائین کہ ست ئی باقی رہ جاے پھر اُس پر شہد اسقدر ڈالین جتنا شوربا جلانے کے بعد باقی رہگیا ہو اور اتنا پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور گاڑھے شہد کے قوام مین آجاے بعد اسکے وہی دوائین جنکو اوپر ہم بیان کرچکے ہین کہ شیشے کے برتن مین پسی ہوئی رکھی ہون اس شہد کے قوام مین خوب ملادین اور ٹھنڈا ہونے کے بعد شیشے کے برتن مین اوٹھا رکھین اور چھ مہینے تک مزاج بگڑنے دین اور چھ مہینے سے پہلے استعمال نکرین ورنہ زہر قاتل ہے۔

قنطارغان اصغر وہی نسخہ جو اوپر لکھا گیا اُسکو مختصر کیا ہے **اخلاط اُسکے** حب بلسان دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مُشک دو دانگ یعنے ڈیڑھ ماشہ ورق سپید جسکو سویزک عسلی بھی کہتے ہین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افیون پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کچھکنی دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ابریشم خام ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ بزرالبنج دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ فرہیون سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اور پوست بیخ تفاح دو درہم یعنے سات ماشہ اشنہ سلیخہ اشق لبان بیخ سوسن عود بلسان شحم حنظل زنجبیل سکبینج جاوشیر جندبیدستر ہزارچشان شششبندان شیطرج ہندی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ تخم حرمل قرنفل ساذج ہندی کرگدن یعنے گینڈے کی چربی ہاتھی کا پتہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سونا اور چاندی ہر ایک پسی ہوئی اور چھانی ہوئی ایک دانق یعنے چھ رتی زرنجور درونج کافور ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سنبل الطیب آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ قسط تلخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کردیا دو درہم یعنے سات ماشہ زرآوند مدحرج ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اجوائن صعتر فارسی اصول زوفا کبیر کے بیج ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قاتل ابیہ جسکو بدخشان کہتے ہین شکر حب الغار دم الاخوین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ نمک ہندی اشنان کی ہر قسم ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ کرنب بحری ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ المتاس جو لکڑی اور چھلکون سے پاک صاف کرلیا ہو اور بیج بھی سنون اور قیرو طول تالیستر بیج شہد انج ارز یعنے چاول ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کرین اور پیس چھان کر جو بھگونے کے قابل ہین اُن کو شراب مین بھگو دین اور شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

کلکلانج اکبر استرخاء معدہ اور اسکی برودت کو اور زمانہ دراز کی تپون کو اور غشی اور دشواری بول اور برص اور سبق اور بہیداری سفرہ ہڈیون کے تکسر یعنے ٹوٹنے کو اور تر کھانسی کو اور سل کے بیمارون کو بشرطیکہ ان کو تپ نہو اور جس شخص کا بدن غشی وغیرہ سے سرد ہوگیا ہو اسکو اور طحال کے بیمارون کو اور دبیلہ یعنے اندرونی پھوڑے اور قولنج اور بیماران استسقا اور اُس عورت کو جو زمانہ حمل مین بیمار ہو جاتی ہو اور اختناق رحم کو اور اُن ریاح کو جو مفاصل مین ہون اور مفاصل کے نفخ یعنے پھول جانے کو اور گھٹنے اور پیٹھ کے اور عضل کے درد کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ سیاہ بہیڑہ شیرہ آملہ فلفل دار فلفل زنجبیل چینی شیطرج ہندی قُنّہ وبیہ نمک ہندی نمک سرخ نمک نفطی نمک خیر نمک اندرانی جس کو کالا نمک کہتے ہین لسان العصافیر سعد کوفی ہال یعنے چھوٹی الائچی قرفہ برنج کابلی صعتر فارسی شونیز یعنے کلونجی حب الانیسون زیرہ ساذج ہندی تخم کرفس

HAKEEM SHOUKAT ALI

کسفرہ یعنے کشنیز خشک اور بعض نسخون مین یعنے اور یہ سند رجہ ذیل بھی پائی ہیں شقیق یعنے شقاقل اطموہ یعنے کشت برکشت کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ حب اُو شیرآ ٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تربد ایک رطل اور چار استار یعنے ساڑھے چالیس تولہ مویز کلان دانہ برآوردہ سو مثقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ آملہ دو سو مثقال یعنے پچہتر تولہ قند سپید ساڑھے چھ رطل یعنے پون پاؤ کم تین سیر تخمیناً اسی روپیہ کی تول سے گنجد تین رطل یعنے ایک چھٹانک سوا سیر تخمیناً اور ایک نسخہ مین گنجد ایک رطل ہے جو برابر پونے چونتیس تولہ کے ہوا دوا ؤن کو کوٹ چھان کر ہر ایک کا وزن درست کرین در مویز کلان کو جداگانہ پانی مین جوش دے کر جب خوب گھل جاوے پانی کو چھان لین پھر اسمین املتاس کو بھگوئین اور آملہ کو دردرا کوٹین کہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنجائین اور جو بیس رطل پانی مین جو برابر آدھ پاؤ دس سیر کے ہوا شبانہ روز بھگوئین اور بعد اسکے سقدر جوش دین کہ آٹھ رطل پانی جو برابر ڈیڑھ پاؤ تین سیر کے ہے باقی رہ جاوے تب آملہ کو نکال کر پھینکدین اور آملہ کے پانی کو دیگ مین پھر ڈالین اور املتاس کو اسمین گھولین یعنے جو املتاس مویز کے پانی مین بھیگا ہوا الگ رکھا ہے اسکو آملہ کے پانی مین جو دیگ مین ہے ڈالکر خوب ملکر قند ملائین اور نرم آنچ سے پکائین تا اینکہ قند گھل جاوے اور شہد کے قوام مین آجاوے بعد اسکے گنجد کو اسمین ملائین اور کپڑا یا ہاتھ اسمین نہ لگنے پاوے پھر آگ سے اُتار لین اور پسی ہوئی دوائین اسپر چھڑکین اب دوا تیار ہوگئی اسکا استعمال کرین مقدار شربت تین مثقال یا چار مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک ہے ہر ایک آدمی کو بقدر اُسکی قوت اور سن کے۔

گلکلان نجح اصغر بیماران استسقا اور درد جگر اور طحال کو اور یرقان اور سدد ن کو اور جملہ اقسام کے دبیلے یعنے اندرونی پھوڑون کو مفید ہے اور یہ دوا تجربہ مین بھی آچکی ہے اور جو منفعت اسکی بیان کی گئی ہے صحیح ہے **اخلاط اسکے** ہلیلہ زرد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ہلیلہ سیاہ اور بہیڑہ ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تمر تین رطل یعنے آدھی چھٹانک سوا سیر تخمیناً تمر ہندی پچاس درہم یعنے سوا دو سیر تخمیناً اور مویز کلان خستہ برآوردہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ان سب دواؤن کو جمع کرکے اس پر تیس رطل پانی یعنے پونے تیرہ سیر تخمیناً ڈالین اور جوش دین تا اینکہ آٹھ رطل یعنے ڈیڑھ پاؤ تین سیر پانی باقی رہجاوے پھر اُسکو صاف کرین اور املتاس کو بیج اور ریشہ وغیرہ سے صاف کرکے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اس پانی پر داخل کرین اور پھر جوش دین کہ ایک اُبال آجاوے بعد اس کے اس پانی مین املتاس کو خوب ملین اور باریک چھلنی یا چھلنے سے چھانین بعد اُس کے چار رطل قند جو برابر پونے دو سیر تخمیناً کے ہے اس پر خالص پانی ڈالکر جوش دین کہ قند گھل جاوے اور شہد کے قوام مین آجاوے پھر اس پر روغن گنجد تازہ ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً ڈالکر خوب ملائین اور آگ پر پھر چڑھا کر اتنی آنچ کرین کہ دو جوش آجائین اور چولھے پر رہنے دین ابھی آگ کو نہ بجھائین اور لک مغسول اور سنبل الطیب گل سُرخ دوقو فطراسالیون مجیٹھ راوند چینی نمک ہندی بیخ سوسن آسمان گونی غاریقون کمد چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ سنڈی سیالیون زراوند طویل اسارون مصطگی عود بلسان جنطیانا برنج مقشر سلیخہ کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث عصارہ افسنتین سعد کوفی شگوفہ اذخر کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم کشوث تخم حجوا لمیٹھی رب السوس اور سقمونیا کمد گیارہ درہم یعنے تین تولہ ڈھائی ماشہ تخم کرفس قسط دج ترکی تخم رازیانہ انیسون کمد تیرہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے نو ماشہ تربد سفید ایک سو پچاس درہم یعنے پونے چوالیس تولہ زیرہ کرمانی سیاہ چار درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ کوٹ چھان کر مازریون بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشے کر اس پر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ گلاب اور تین اوقیہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

روغن کنجد اڑتیس درہم یعنی آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ دواؤں پر ڈال کر جوش دیں تا اینکہ پانی گلاب کا جل جائے اور روغن باقی رہے بعد اُس کے دواؤں کو اُسی تیل میں لت کر کے قند کا قوام اسمیں ملائیں اور خوب چمچہ وغیرہ سے گھوٹیں کہ مل جائے اور ایک مٹی کے برتن میں اُٹھا رکھیں مقدار شربت اس کی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کی ہے ہمراہ ادویہ کے دودھ کے یا ہمراہ ماء الجبن یا آب عنب الثعلب اور کاکنج کے اور قریب ہے کہ ایک نسخہ اور ہم اسکا دوسرے جملہ میں کتاب کے لکھیں گے۔

معجون فیروز نوش ریاح غلیظہ اور مروڑ اور قولنج اور نسیان کو فائدہ کرتی ہے اور زنان حاملہ کو جو امراض باردہ لاحق ہوتے ہیں انکے علاج میں اس معجون کا استعمال کیا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** بزرالبنج افیون کمدبیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ افربیون عاقرقرحا سنبل الطیب زعفران کمد سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ دواؤں کو کوٹ چھانکر شہد سے معجون تیار کریں اور چھ مہینے کے بعد استعمال کریں۔

معجون جو بنام کندی مشہور ہے یہ معجون بہت نفیس ہے **اخلاط اُسکے** زعفران دو مثقال یعنے نو ماشہ مرکی اسارون مجیٹھ راوند چینی دو دو قیطراسالیون اور موکمد چار مثقال یعنے ایک تولہ چھ ماشہ سنبل ہندی سنبل رومی کمد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ قسط اور سلیخہ اور شگوفہ اذخر کمد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ حب بلسان ساڑھے تین مثقال یعنے ایک تولہ پونے چار ماشہ مجیٹھ آٹھ مثقال یعنے تین تولہ رب السوس اسقولوقندریون جعدہ عصارہ غافث کمد تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ روغن بلسان چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ اندرونخورون پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک بندقہ کی یعنے ساڑھے تین ماشہ ہے ہمراہ گلقند عسلی کے یعنے وہ گلقند جو شہد سے بنایا جائے بقدر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کے مترجم اس معجون کے خواص کو شیخ نے ذکر نہیں کیا ہے لیکن چونکہ معجون فیروزنوش کے بعد اس کو لکھا ہے اور اجزا بھی قریب قریب ہیں لہذا وہی خواص اسکے بھی سمجھنا چاہیئے۔

معجون فودنج درد ہائے معدہ اور جگر کو جو سردی سے ہو اور جھرجھری جو شدت سے آئے اور دورے سے جو تپیں آتی ہوں ان سب کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** فودنج نہری فودنج کوہی فطراسالیون سیسالیوس کمدبیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ تخم کرفس بابونہ حاشا کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کاشم پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل چوالیس درہم یعنے بارہ تولہ دس ماشہ اور دوسرے نسخہ میں چوبیس درہم یعنے سات تولہ ہے شہد سے معجون بناکر استعمال کریں۔

معجون بزور دردہائے جگر اور طحال اور معدہ کو اور ریاح جو شکم میں پیدا ہوں ان سب کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بیخ حماما سنبل الطیب اجوائن تخم رازیانہ تخم کرفس انیسون سیسالیوس جندبیدستر تخم شبت زراوند طویل اور کیالیمی پلپوش اسارون کر دیا سب اجزا ہموزن لے کر شہد کف گرفتہ بقدر کفایت میں ملاکر استعمال کریں۔

معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ اس معجون کو ہمنے خود دیادخاہون پر اور بڑے بڑے رؤسا امرا پر تجربہ کیا ہے پس اسکی منفعت عظیم ہمکو معلوم ہوئی ہے خصوصاً امراض وسواس اور توحش اور خفقان اور ضعف قلب میں اور بہت سے امراض مزمنہ جن میں اور معالجات کارگر نہوئے تھے اس معجون کے استعمال نے انکو دور کر دیا ہم نے اس معجون کے بہت سے منفعت امراض دماغ اور جگر اور معدہ اور طحال میں بھی پائے اور خاص کر مرض قولنج میں بھی درد ہائے مفاصل اور پرانی تپوں کو بھی فائدہ کرتی ہے نسخہ اُس کا یاقوت کے ٹکڑے خصوصاً سرخ رنگ کا یاقوت یا یاقوت رمانی وغیرہ ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ لے کرکسی ہاون میں ڈال کر آہستہ آہستہ اس قدر کوٹیں کہ ذرہ ذرہ ہوجائے پھر اسکو کسی کھرل میں اتنا پیسیں کہ مثل غبار کے باریک ہوجائے

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعد اُسکے سنگ یشب ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عقیق ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور سونا دو دانگ یعنے ڈیڑھ ماشہ جسکو ایسی گھریا مین چرخ دیا ہو جس مین سیپ مردار سنگ کا کیا گیا ہو کہ اس گھریا مین چرخ دینے سے سونا بیٹھک ہو کر قابل پیسنے کے ہو جاے اور اسکو خوب پیسین اسی طرح چاندی کو تلئی کی بو سے پھونک بنا کر بوزن ایک دانگ کے لین اور اُن چارون چیزون کو یعنے یشب اور عقیق اور سونا اور چاندی کو مثل یاقوت کے کوٹ پیس کر تیار کرین پھر ان چارون کو لیکر کسی کھرل مین رکھکر شراب ریحانی مین تر کرکے خوب پیسین تا اینکہ خشک ہو جاے اور مکرر پیسین کہ مثل غبار کے باریک ہو جاے پھر کرم اشکار رکھین اور یہ جواہر پسے ہوے مثل چیز واحد کے تصور کرین **مترجم** جن لوگون کو مذہبی پابندی سے شراب ریحانی کا استعمال جائز نہین بجاے شراب ریحانی کے اُن کے واسطے جواہر مذکورہ کو گلاب مین کھرل کرنا چاہیے ۔

ثمن بعد ازان غاریقون اور افتیمون فلفل زنجبیل قرنفل مرزنجوش مکد نصف جز یعنے جتنا وزن چارون جواہرات کا بعد پیسنے کے ہو جو برابر ایک تولہ پونے دو ماشہ کے ہے اُس کا نصف تخمیناً سات ماشہ حجر ارمنی حجر لاجورد طین مختوم زرنباد درونج سنبل الطیب گاؤزبان مکد تیسرا حصہ ایک جز کا جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے سنبل اقلیطی جوزبوا دارچینی ہے اور حماما سازج ہندی دارچینی صعتر حاشا زوفا اور بیروزہ مکد چہارم جز کا جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے پھر شکاع اشیع فطراسالیون حجر یہودی تخم کرفس اور مرکی اور کندر اور زعفران اور فلفل سپید مکد چھٹا حصہ ایک جز کا جو برابر دو ماشہ کے ہے بعد اسکے استخوان فیل تیسرا حصہ جز کا جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے لیکر سب کو پیسین اور پسے ہوے جواہر انمین ملائین اور پھر پیسین اور بسیرہ کے شیرہ مین جسکا وزن دو چند وزن ادویہ ہو گوندھ کر بوزن ایک ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کے قرص بنائین اور تناول کرین ۔

دوسری معجون جو ادویہ جالینوس سے ہے قصبہ ریہ کے امراض اور قروح جو پھیپھڑے مین پڑین ان کو اور پیپ اور خون تھوکنے کو اور جو مادہ سینہ کی طرف کھچکر آتا ہو اسکے بند کرنے کو فائدہ کرتی ہے اور دشواری نفس کو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** صمغ البطم چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ بلیلہ کندر ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ دارچینی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ حماما تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ حب صنوبر کبار چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ اصل السوس مقشر چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ سنبل شامی ڈھائی شقال یعنے سوا گیارہ ماشہ تخم سیاہ دو شقال کتیرا تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مغز تخم شامی تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بارزد یعنے بیروزہ صاف اور پاک تیس شقال یعنے سوا گیارہ تولہ طین مختوم جسکو طین کوکب بھی کہتے ہین چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ قسط چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ ایک اور نسخہ مین ہے قسط کی مقدار ایک ہی شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ پائی ہے شہد عمدہ قسم چار قوطولاس جو برابر ایک سیر کے تخمیناً ہے شہد کو پہلے جوش دین اور اسمین صمغ البطم کو بروقت جوش دینے کے اثناء مضاعف یعنے دوہرے برتن مین ڈالین جب گاڑھے ہونے کے قریب پہونچے اسمین بیروزہ چھوڑ دین اور پھر اسقدر پکائین کہ اسکا قوام اس حد تک پہونچ جاے کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے کسی جگہ ٹپکائین بوند سلم بنی رہے پھیل نہ جاے پھر اسکو سرد کرین اور ادویہ باقیہ جو پسے ہوے رکھے ہین اُس مین ملا دین اور استعمال کرین ۔

صفت اس معجون کی جو منسوب ارسطوماخس کیطرف ہے کھانسی اور خون تھوکنے کے واسطے اسکا نفع عجیب ہے اور پھیپھڑے کے قرحہ اور جو مدہ پھیپھڑے مین جمع ہو گیا ہو اور پھیپھڑے کے ورم مین اور عضل کے شگافتہ ہونے مین اور کھانے کے بعد جو تے آجاتی ہو اسکے واسطے اور ہیضہ اور خلفہ اور مثانہ کے امراض اور اختناق رحم اور جو تپین نوبت سے آئی ہون اُن سب کو مفید ہے تپ مین نوبت سے ایک گھنٹہ پہلے کھانی چاہیے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

لاغری بدن اور برودت مزاج کو دور کرتی ہے اور زہر کے جملہ اقسام مین کھانے پینے کے ہون یا حیوانات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کے فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دارچینی قسط بیروزہ جندبیدستر انیون فلفل سیاہ دارفلفل سپید ہر ایک ایک اوقیہ یعنی دو تولہ پونے دس ماشہ شہد ایک قسط جو برابر چوراسی تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہے سب خشک دواؤن کو پیسین اور چھان لین مگر بیروزہ کو شہد مین اتنا جوش دین کہ پگھل جائے بعد اسکے اس قوام پر ادویہ کو ڈالین مگر پہلے قوام کو چھان لین تاکہ بیروزہ وغیرہ کی میل یا کدورت نکل جائے اور شیشہ خواہ چاندی کے برتن مین اٹھا رکھین اور اُسمین سے بقدر ایک باقلائے مصری یعنی پونے دو ماشہ کے ہمراہ ماء العسل کے بقدر دو قواس یعنی چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ کے اور اسپر اپنی اُنگلی سے تین قطرے روغن کُندر کے ٹپکا لین۔

معجون جو حکیم اسانیطس کی طرف منسوب ہے پیشاب مین ریگ کو اور تمام مواد قروح کو نکال دیتی ہے **اخلاط اُسکے** بیخ سوسن چار شقال یعنی ڈیڑھ تولہ سیسالیوس کمازریوس یعنی سنڈی خماذریوس یعنی دوسری قسم کی سنڈی ہوفاریقون فادوتین یہ حماما کی بیٹی ہے لادن سیاہ اور حرف اور یہ لیبانوطیس کے بیج کمد چار شقال یعنی ڈیڑھ تولہ حماما آٹھ شقال یعنی سوا تین تولہ دارچینی بارہ شقال یعنی ساڑھے چار تولہ لیبانوطیس کوہی سنبل ہندی زعفران فلیتی تخم کرفس کوہی جعدہ تخم سداب صحرائی مشکطرامشیع قریبی کمد بارہ شقال یعنی ساڑھے چار تولہ بیخ سوسن حجرات می زمہریا مادہ کمد سولہ شقال یعنی چھ تولہ حرف بابلی چوبیس شقال یعنی نو تولہ تخم خنجکشت حری کمد چوبیس شقال یعنی نو تولہ قردمانا اٹھائیس شقال یعنی ساڑھے دس تولہ شہد جوش کیا ہوا جسکے ذریعہ سے معجون تیار کرین اور بقدر ایک بندق کے شراب عسل آب آمیختہ جسکا وزن چار دانگ ہے یعنی تین ماشہ استعمال کرین۔

معجون جنطیانا صلابت اور سدہ ہائے جگر اور معدہ اور طحال کو فائدہ کرتی ہے اور پرانی تپ کو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** جنطیانا فلفل کمد دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ قسط سازج ہندی سنبل الطیب راوند چینی کمد ایک اوقیہ یعنی دو تولہ پونے دس ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ مین ڈالکر معجون تیار کرین اس معجون کا قوام چلاشل شہد کے ہوگا مقدار شربت اسکی ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ کی ہے آب سداب مطبوخ کے ہمراہ۔

صفت اُس دوا کی جسکا نام عطیۃ اللہ ہے یہ دوا بعض سلاطین کے خزانہ مین پائی گئی اطبا کہتے ہین کہ یہ دوا بواسیر اور فساد معدہ اور برودت شکم کو فائدہ کرتی ہے اور طعام کی اشتہا بڑھاتی ہے اور جماع کی خواہش پیدا کراتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے اگر زمانہ ربیع اور فصل سرما مین تین مہینے برابر کھلائی جائے اسطرح پر کہ ہر مہینے مین جو جمعہ پڑے اسی جمعہ مین کھائی جائے **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ درج ترکی زرا وند مدور زراوند طویل شقاقل الائچی خرد الائچی کلان قرنفل تخم بابونہ زنجبیل کنجد غیر مقشر کمد چھ اوقیہ یعنی سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ جوز بوا سنبل الطیب تربد سپید اور سیاہ اور محیطہ دو قواسارون تخم کرفس جبلی افربیون کمد دو دو اوقیہ یعنی پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اجوائن نشاشتہ گندم تخم گندنا تودری سپید خشخاش زرنباد درونج رگ ہائے زرشک یعنی شاخین اُسکی اور حماما غاقر قرحا طباشیر سیسالیوس اور ہینگ جو بدبو ہو زیرہ کرمانی کمد تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے مسک اور فلفل الائچی خرد دارچینی شیطرج ہندی فیطرج فارسی فلقیمون اشنہ سعد کوفی بیخ خیلو فرد ارفلفل قرفۃ الطیب جند بیدستر کمد پانچ اوقیہ یعنی چودہ تولہ پون ماشہ جاؤشیر سکبینج کمد چار اوقیہ یعنی سوا گیارہ تولہ پوست بیخ کبر آٹھ اوقیہ یعنی ساڑھے بائیس تولہ خبث الحدید جو خوب صاف کرکے پیسا گیا ہو اور تین ہفتہ شکر مین اور ایک ہفتہ شہد اور پانی مین پرورده کیا گیا ہو بعد اسکے ایک دن اُسکو سرکہ مین بھگویا ہو پھر پلٹ کر صبح کو شکر کے شربت مین یا اس مین اور تیسرے دن پانی اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

شہد مین بھگو مین اور یہی تربیت اس خبث الحدید کی تین ہفتہ تک کرتے رہین بعد اُسکے سایہ مین خشک کرین اور پیسین کہ مثل سرمہ کے باریک ہو جاے بعد اُسکے سب دواؤن کو کوٹ پیسکر چھان لین اب کل دواؤن کو وزن کرکے چہارم وزن ادویہ خبث الحدید مذکور داخل کرین اور پھران سب کو روغن گاؤ مین لت کرین اور شہد مین گوندھین اور ہموزن خبث الحدید کے قند سپید لیکر گرم لین اور اسپر ہمراہ شہد کے معہ قند گھولے ہوے کے ڈالین تاکہ قوام اس سب کا مثل اسی شہد کے ہوجاے جسمین بس نہین ہوتی بعد اسکے اس دوا کو سبز برتن مین جو نہایت خوش رنگ اور پاک صاف ہو رکھکر منہ اسکا بند کردین اور چھ مہینے تک اس برتن کو جو مین گاڑدین بعد چھ مہینے کے اسمین سے بقدر چھوٹے مازو کے دانہ کے نہار منہ کھلائین اور تین گھنٹہ تک کچھ نہ کھانے دین بعد اسکے غذا دین اور غذا دہی مین تدبیر معتدل کا لحاظ کرین جیسا فن کلیات مین بیان ہوا ہی اور تخمہ اور بدہضمی اور دیگر آفات غذائی اور جملہ اقسام کے عزر سے جن سے اس کھانے والے کو خوف کا احتمال ہو اُس سے بچائین اور بعض اطبا و اہل علم نے کہا ہے کہ یہ دوا شدت زہر قاتل کو بحکم خدا رد کرتی ہے اور صحت پیدا کرتی ہے۔

معجون ضعف جگر اور شکستگی استخوان وغیرہ اور نفث الدم کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دم الاخوین برگ اصنعت یعنے بیخ کبر اور پھٹکری کہ ایک ایک جزو سب کو کوٹ پیسکر شہد مین ملاکر معجون بنائین مقدار شربت اسکی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی ہے ہمراہ نیم گرم پانی کے یا اس معجون کو پانی مین جوش دیکر پانی کو نتھار لین اور نیم گرم پلائین یہ بھی بہت اچھی ترکیب ہے۔

معجون فیثو ماطیب کی فساد مزاج اور ورم جگر کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے رنگ کو صاف کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بلیلہ اور کیا یعنے بلچوش ہر ایک پچیس درہم یعنے سات تولہ ساڑھے تین ماشہ زنجبیل دارچینی ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل سپید چوبیس درہم یعنے سات تولہ تالیسپر تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ خولنجان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تارشک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ عصارہ افسنتین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ طلاے مطبوخ اور میوسن مقدار کہ دوائین اُسمین گوندھ سکین سب دواؤن کو کوٹین یا پیسین اور طلا اور میوسن مین گوندھ کر مرچ سیاہ کے برابر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے نیم گرم پانی کے ساتھ۔

معجون جو بنام انیری مشہور ہے دشواری بول اور درد پشت اور ضعف گردہ کو مفید ہے اور پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہی **اخلاط اُسکے** تخم خشخاش تخم گندنا تخم کرفس تخم شبت یعنے سویا کے بیج تخم سوسن تخم کاہو تخم کاسنی تخم فرفخ بہمن سپید بہمن سرخ لسان العصافیر مغز تخم بیدانجیر اور کیسلا تخم شاہسفرم یعنے تلسی کے بیج تخم مرزنجوش بیخ کابلی فلفل تربد حب الرشاد تخم کنوچہ اشنہ اشق شگوفہ اذخر تخم لفت کتیرا بزر البنج صعتر زرنب بلیلہ حب النیل قسط کردیا اسپغول ابہل راسن لبان بزر قلقل یعنے انار دانہ دشتی اور سلیخہ تخم کتان نمک ہندی تخم سداب تخم خیری سرخ اور تخم خیری سپید زیرہ کرمانی خرفہ تخم فرنجمشک مغاث یعنے سیدہ لکڑی سناے مکی سورنجان افتیمون انیسون تخم سمنہ اسکو مقل خواجہ کہتے ہین اور سرخس اور فول یعنے باقلہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تودری سپید تودری سرخ اجوائن زرنباد خوب کلان تخم رازیانہ دارچینی ہلیلہ کابلی ہلیلہ زرد تخم حرمل یعنے اسبند حب الآس خردل شہد بیخ کنجد مقشر حلبہ یعنے میتھی تخم جوز ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شقاقل زنجبیل ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بلچوش اور فلفل سپید قرنفل سنبل الطیب شگوفہ حنا عاقرقرحا ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سقمونیا دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ تخم خربزہ تخم تربد ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ روغن کنجد چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ شہد دو رطل یعنے ایک چھٹانک کم سیر بھر مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ ہمراہ نیم گرم پانی کے۔

معجون جسکی صفت سمیری نے کی ہے اور کہا ہے کہ مجرب ہے فالج اور لقوہ اور استرخا اور تمام امراض جنکی اصل بلغم ہو اُسکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دور کرنے مین فائدہ کرتی ہے اس معجون سے بقدر تحمل مریض کے لیکر استرخا مین عضو مسترخی پر طلا کرتے ہین پس نفع کرتی ہے اخلاط اسکے افیون فربیون جند بید ستر دار چینی دار فلفل بیخ سپند سنبل الطیب زنجبیل زعفران سب اجزا ہموزن لیکر کوٹ چھان کر شہد ملائین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین۔

ہماری مجرب معجون سناث یعنے میدہ لکڑی جوز گندم اور بہمن زرد بنا دگیترا تخم خشخاش کہربا لکد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کوٹ چھان کر روغن زرد مین خفیف سا جوش دین اور دو من صعتر جو برابر ایک سیر کے ہے گیہون کے ستو اور دو من یعنے ایک سیر قند پیسکر ملائین اب دوا تیار ہوگئی ہر روز اسمین سے بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ لے کر دو رطل دودھ جو تخمیناً ایک چھٹانک کم سیر ہوا اسمین ڈال کر جوش دین در بقدر حاجت روغن زرد بھی داخل کرین اور شل حریرہ کے اُسکو پین کہ یہ سب عمدہ اور جید ہے

دوسرا مقالہ ایارجات کے بیان مین

ایارج نام دوائے مسہل کا ہے جو اصلاح طبیعت کرتی ہے اور یہ معنی اصطلاحی اصطلاح مین ہین اور لفظی معنی ایارج کے دوائے الٰہی کے ہین پہلا مسہل معروف و مشہور ادویہ مین ایارج روفس حکیم کا ہے قدیم زمانہ مین ایارج کا اطلاق اسی نسخہ پر کیا جاتا ہے بعد اسکے پھر اور ادویہ مرکبہ کا نام بھی ایارج رکھا گیا۔ مسہل کو دوائے الٰہی اسواسطے کہتے ہین کہ مسہل کا عمل کرنا ہمارے بدن مین یہ حکم الٰہی ہے جسکو قوت ہائے طبیعیہ سے ہمنے مسلم مان لیا ہے **مترجم** مراد شیخ کی یہ ہے کہ سوائے تجربہ کے کوئی دلیل قطعی طبیعیات سے ایسی قائم نہین ہوسکتی جس سے فعل دوائے مسہل کا ثابت ہوسکے اور نہ آج تک یہ بات ثابت ہوئی کہ ادویہ مسہلہ کس قاعدہ سے فعل اسہال کرتی ہین **تتمہ** قدیم زمانہ مین مسہل مین ایارجات کو اسواسطے اختیار کرتے تھے کہ اطبائے زمانہ قدیم محض ادویہ مسہلہ کے ضرر سے ڈرتے تھے جیسے شحم حنظل اور خربق وغیرہ پس ادویہ مسہلہ مین بروقت استعمال کے بدرقہ اور مصلح دوائین اور فادزہر ملا دیتے تھے جب استعمال کرتے کرتے اُن کو جسارت ہوئی اور کسی قدر ادویہ مسہلہ کے استعمال سے مانوس ہوے اور یہ بھی انکو جسارت ہوئی کہ ان ادویہ مسہلہ کو بعینہ استعمال کرنے لگے اور فادزہر وغیرہ کی آمیزش کی پابندی جاتی رہی۔ پس طبیب معالج کو جاننا چاہیے کہ ایارج کا استعمال جوشاندہ اور گولیون کے استعمال سے اہم ہے اور ان دونون کا استعمال بسبب ضرر کے نہین متروک ہوا بلکہ بسبب اسکے کہ مطبوخ اور حبوب سے استغنا حاصل ہے اور کچھ عادت بھی ایسی خراب ہوگئی ہے کہ دوا چبانے مین سستی کی جاتی ہے اور ایک یہ بھی سبب ہے کہ مطبوخ اور حبوب مثل ایارج کے عموماً مادہ کو دور سے جذب نہین کرتی۔ مقدار شربت ایارج کی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ تک ہے اور بیشتر ایارج پر نمک خمیر بھی ڈال دیتے ہین سب مناسب وہ بدرقہ جسکے ساتھ ایارج کا استعمال کیا جاے یہ ہے کہ آب افتیمون ہمراہ مویز کلان کے خصوصاً بنا بر اس نسخے کے جسکو بعض طبیبون نے تجویز کیا ہے۔ افتیمون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مویز منقی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ہلیلہ سیاہ پاک صاف کیا ہوا سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ اسطوخودوس تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ پانی تین رطل یعنے سوا سیر تخمیناً اور جوش کرنے کی حد یہ ہے کہ پانی جل کر نصف رطل یعنے سترہ تولہ تخمیناً باقی رہجاے اُسکو چھان کر سنار مُنھ پلائین اور اعانت مسہل کے واسطے تخم خطمی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تخم خیار نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ تھوڑا سا روغن بادام شیرین اور نیمگرم پانی ملا کر پلائین اور غذا چند روز تک زیرباج جو ایک خاص قسم کا شوربا ہے کھلانی چاہیے اور پانی خالص نہ پلایا جاے بلکہ کوئی چیز مصلح ملا کر۔

ایارج فیقرا یعنے ایارج تلخ یہ وہی ایارج صبر ہے جسمین ایلوا پڑتا ہے اور دار چینی بھی بسبب لطافت کے اس مین شریک کردی گئی جس کی منفعت احشا و اندرونی اور معدہ کے واسطے ہے اور مصطگی بھی اسی غرض سے ملائی جاتی ہے اور یہ بھی غرض مصطگی کے ملانے سے ہے کہ قوت اس ایارج کی محفوظ رکھے اور تج اور زعفران واسطے انضاج اور تقویت قلب

اور معدہ کے بلاتے ہین اکثر زعفران کے صحبت سے درد سر پیدا ہوجاتا ہے پس حاجت ہوتی ہے کہ اس کا وزن کم کردین یا بالکل اس کو نکال ڈالین۔ اسارون کی شرکت اسواسطے ہوتی ہے کہ ایارج کی قوت مسہلہ پر اعانت کرتا ہے اور رطوبات کو نیچے اُتارلاتا ہے اور کبھی اسارون کے بدلے کبابہ ملاتے ہین اور وہ لطیف ہے اور حب بلسان اور عود بلسان بغرض تقویت معدہ اور تحلیل کے اور بنظر اُس کے فادزہر ہونے کے ملاتے ہین اور بعض آدمی شگوفہ اذخر اسواسطے ملاتے ہین کہ جس خراش کی توقع صبر سے ہے اسکو منع کردے اور گل سرخ کا ملانا اس غرض سے ہے کہ اذیت حرارت صبر کی معدہ اور سر سے دور کردے کبھی ایارج فیقرا شہد سے تین مرتبہ خمیر کیا جاتا ہے۔ اور کبھی خشک بدون شہد کے کھلایا جاتا ہے لیکن میرا طریقہ یہ ہے کہ اسکی دوائین پیس کر بذریعہ ماءالعسل کے قرص بناکر سایہ مین خشک کرلیتا ہون پس اس طریق کو منفعت مین بہ نسبت اور طرق کے بدرجہا پورا پاتا ہون شاید مقل کا وزن اس نسخے مین قریب ایک جزء کے ہے قدماء اطبا اصلاح صبر کی مقدار مین اختلاف کرتے تھے پس بعض لوگ وزن ادویہ مذکورہ بالا چھ حصہ زیادہ صبر سے رکھتے تھے اور بعضے اتحگنا وزن ادویہ بہ نسبت صبر کے تجویز کرتے تھے اور اس سے بھی کم وبیش اوزان کرنے کا طریقہ تھا۔ **ایضاً** صبر مغسول کو ایارج مین داخل کرتے تھے جسکی قوت اسہال ضعیف ہے اور جو گرم مزاج والونکو اور تپ کے بیمارون کو مناسب ہے اور ہر ایک بیمار تپ کا ایارج کا استعمال نکرے بلکہ جس کی تپ نرم ہو اور بعض لوگ صبر غیر مغسول داخل کرتے ہین جسکی قوت مسہلہ قوی ہے۔ مگر تپ کے بیمارون کو مضر ہے علاوہ یہ ہے کہ ایک قوم اور گروہ بیماران تپ کو کھلایا بھی گیا اور کوئی ضرر انھین نہین پیدا کیا۔ ایارج تلخ سے جلد جلد دست نہین آتے ہین بلکہ اسکا اسہال بنرمی اور تھوڑا تھوڑا درنگ سے دیر مین ہوتا ہے اور کبھی ایارج اپنا فعل استعمال کے دوسرے دن کرتا ہے۔ ایارج کا اسہال دور کے مادہ کو جذب نہین کرتا بلکہ اسی مادہ کا اسہال کرتا ہے جس سے ملاقات کرے اور

لیجائے امعا اور معدہ مین اور سبت دور کی حد اسکے جذب کرنے کی جگر تک ہے عروق سے جذب نہین کرتا۔ جو نسخہ ایارج کا جمہور اطبا مین مشہور ہے اُسکا نفع اُن رطوبات کے نکالنے مین ہے جنکا تولد امعا اور معدہ اور سر مین ہوتا ہو اور درد ہائے مفاصل اور قولنج اور لقوہ اور ثقل زبان اور استرخاء اعضا کو بھی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** مصطگی دارچینی اسارون سنبل الطیب حب بلسان زعفران عود بلسان سلیخہ کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر دو چند وزن ادویہ جو اس مثال مین چار تولہ آٹھ ماشہ ہوا دواؤن کو کوٹ چھان کر تیار کرین پوری مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ شہد اور نیمگرم پانی کے۔

ایارج لوغاذیا یہ ایارج مبارک ہے کثیر النفع بدن کو دور ترین اطراف سے بذریعہ دست لانے کے مواد سے پاک کرتا ہے اور اسکے دست لانے مین کچھ دشواری اور سختی نہین ہوتی کہ جمیع اخلاط اور فضول کو بآسانی نکال دیتا ہے سر کی بیماریان اور درد سر اور شقیقہ اور بیضہ جو تمام سر کے درد کو کہتے ہین دوار اور وسواس اور جنون اور مرگی اور صمم یعنے کری گوش اور رعشہ اور فالج اور استرخا بلکہ سکتے کو بھی مفید ہے اور ان سب بیماریون کو اسکا فائدہ بطور سعوط کے ہے جیسا لوگ کہتے ہین ثلیثا کے بیان مین ہم لکھ چکے ہین اور ثلیثا سے اسکا استعمال بہت بہتر ہے کان کے درد اور آنکھون کے درد کو بھی فائدہ کرتا ہے معدہ کو قوی کرتا ہے اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے حیض کا ادرار کرتا ہے دشواری نفس کو دور کرتا ہے چوتھیے لرزہ اور بخار کو نفع کرتا ہے اور تمام امراض جو بلغم خام سے پیدا ہون اور امراض سوداویہ کو اور جو تپین نوبت سے آتی ہین انکو فائدہ کرتا ہے درد ہائے مفاصل اور نقرس اور عرق النسا کو مفید ہے بالخورہ اور داء الحیہ کو فائدہ کرتا ہے اور جو قرح پرانے سر وغیرہ مین ہون اُن کو اور برص اور بہق کو اور داد کو اور تقشر جلد اور جذام اور خنازیر اور اورام سرد اور سرطان کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم حنظل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ پیاز عنصل بریان غاریقون سقمونیا

اور خربق سیاہ اشق اسقولوقندریون ہر ایک ساڑھے چار درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے تین ماشہ اور دوسرے نسخہ مین ڈھائی درہم یعنی پونے نو ماشہ افتیمون کماذریوس یعنی مُنڈی مقل اور صبر ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ حاشا اور ہیوفاریقون سازج ہندی فراسیون جعدہ سلیخہ فلفل سپید فلفل سیاہ دار فلفل زعفران دارچینی بسفائج جاؤشیر سکبینج حب بلسان سر مرکی فطراسالیون زرآوند طویل عصارہ افسنتین افریبون سنبل الطیب حماما زنجبیل ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ جنطیانا اسطوخودوس ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ شہد بقدر کفایت پوری مقدار شربت چار مثقال کی ہے یعنی ڈیڑھ تولہ ہمراہ نیم گرم پانی اور شہد کے یا ہمراہ جوشاندہ افتیمون اور زبیب خستہ برآوردہ کے۔

ایارج لوغاذیا بہ نسخہ فیلغریوس حکیم شحم حنظل غاریقون اشق پوست خربق سپید سقمونیا ہیوفاریقون ہر ایک دس مثقال یعنی تین تولہ نو ماشہ افتیمون بسفائج مقل صبر اور مُنڈی فراسیون اور تج ہر ایک آٹھ مثقال یعنی تین تولہ دار فلفل فلفل سپید فلفل سیاہ دارچینی زعفران جاؤشیر سکبینج حب بلسان فطراسالیون زرآوند طویل ہر ایک چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ شہد کف گرفتہ سے معجون بنائیں اور پوری مقدار شربت چار مثقال یا تین مثقال جو برابر ڈیڑھ تولہ یا ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے بحسب قوت ہر ایک آدمی کے ہمراہ ماء العسل اور نمک کے۔

ایارج لوغاذیا بہ نسخہ یونس شحم حنظل بیس مثقال یعنی سات تولہ چھ ماشہ غاریقون اشق پوست خربق سیاہ سقمونیا ہیوفاریقون ہر ایک دس مثقال یعنی پونے چار تولہ بسفائج افتیمون مقل صبر اور مُنڈی فراسیون سلیخہ ہر ایک آٹھ مثقال یعنی تین تولہ مر مکی جاؤشیر سکبینج فطراسالیون اور تینون فلفل دارچینی زعفران حب بلسان زرآوند طویل ہر ایک چار مثقال یعنی تین تولہ شہد بقدر کفایت۔

ایارج روفس مرہ سودا اور بلغم اور بالخورہ کو مفید ہے اخلاط اسکے شحم حنظل بیس مثقال یعنی ساڑھے سات تولہ مُنڈی دس مثقال یعنی پونے چار تولہ سکبینج جاؤشیر ہر ایک آٹھ مثقال یعنی تین تولہ تخم کرفس جبلی پانچ مثقال یعنی ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ زرآوند مدحرج پانچ مثقال یعنی ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید اور فلفل سیاہ پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور ایک نسخہ مین پانچ مثقال یعنی ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ دارچینی چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ سلیخہ آٹھ مثقال یعنی تین تولہ اسطوخودوس اور زعفران اور جعدہ ہر ایک چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ مر کو طلا تام شراب مین بھگودین باقی سب دواؤن کو کوٹ چھان کر مر کی سمیت شہد کف گرفتہ مین معجون تیار کرین اور کسی برتن مین احتیاط رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین ایک اور نسخہ مین شحم حنظل بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ ہے صبر سقوطری پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خولنجان دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ مُنڈی بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ سکبینج جاؤشیر ہر ایک آٹھ درہم یعنی دو تولہ چار ماشہ زرآوند مدحرج فطراسالیون فلفل سپید فلفل سیاہ ہر ایک پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب سلیخہ دارچینی زعفران زنجبیل مر مکی جعدہ ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ اور جو دوائین ہمنے اُس نسخہ مین پائی ہین جسکی طرف نسبت سریانی زبان مین ہونے کی دیجاتی ہے وہ دوائین یہ ہین مُنڈی غاریقون فراسیون ہر ایک دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ سب دواؤن کو پیسکر شہد سے معجون بنالین مقدار شربت چار درہم کی آب گرم اور شہد اور نمک کے ساتھ نہار منہ پلائی جاوے اور پہلے چند روز پرہیز کرلین۔

ایارج ارکاغانیس بموجب نسخہ جمہور ہر ایک مرض کو جو بلغم خام اور غیر خام اور سودا سے پیدا ہو فائدہ کرتی ہے اور گھومنی اور درد سر کو مفید ہے ابتداء نزول الماء چشم کو فائدہ کرتی ہے آواز کے بیٹھ جانے یا پھٹ جانے کو جو رطوبت سے ہو مفید ہے حلق کے اقسام درد اور دشواری نفس اور تشنج اور خراجات کے وہ اقسام جو مواد غلیظہ سے پیدا ہون ان سب کو نفع کرتی ہے زرداب اور سوکھی کھجلی کو نافع ہے کبھی معدہ کے درد اور درد شکم اور رحم کے واسطے سلاقہ سداب کے ہمراہ پلائی جاتی ہے اور بیشتر اسمین تھوڑی سی

HAKEEM SHOUKAT ALI

جندبیدستر زیادہ سے زیادہ تین قیراط تک جو برابر چھ رتی کے ہوجاتے
ہین درد پشت اور جو گردن کے پیچھے سے لیکر کمر تک ہو اور دونون گوہون
کے درد اور درد انثیین کے واسطے ہمراہ جوشاندہ کرفس کے اور
عرق النسا وغیرہ کے واسطے ہمراہ آب قنطوریون کے پلاتے ہین ایضاً
کبھی عصارہ قثاء الحمار یا عصارہ حنظل چار قیراط یعنے ایک ماشہ آب
قیصوم مین ملا کر پلاتے ہین کبھی دیوانہ کتے کے کاٹنے کے واسطے بھی
پلائی جاتی ہے اسکے پلانے سے مریض پانی سے نہین ڈرتا ہے خصوصاً
اگر اسکے ہمراہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سرطان نہری سوختہ
بھی ملایا جاے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل بائیس درہم یعنے چھ تولہ
پانچ ماشہ فراسیون اسطوخودوس اور خربق سیاہ کماذریوس
یعنے منڈی سقمونیا فلفل سیاہ دار فلفل کمد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے
سات ماشہ حب الغار بریان افربیون صبر زعفران جنطیانا فطراسالیون
اشق جاوشیر کمد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ جعدہ دارچینی
سکبینج مر کی سنبل الطیب اذخر فودنج کوہی زراوند مدحرج کمد دو درہم
یعنے سات ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ
ہمراہ جوشاندہ اور مویز کلان خستہ برآوردہ کے ۔

ایارج ارکاغانیس یہ نسخہ فوس حکیم فراسیون غاریقون
منڈی شحم حنظل اسطوخودوس کمد بیس شقال یعنے ساڑھے سات تولہ
جاوشیر سکبینج فطراسالیون زراوند مدحرج فلفل سپید کمد پانچ شقال
یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ دارچینی سنبل الطیب جعدہ زعفران
کمد چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ خشک دواؤن کو کوٹین اور گوند کے
اقسام کو ریزہ ریزہ کرکے ماء العسل مین گھولین پھر سب دوائین
ملادین مقدار شربت چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہمراہ نمک سائیدہ
ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور ماء العسل کے ۔

بناد ریطوس اکبر فساد مزاج بارد اور امتلا کو فائدہ کرتی ہے
اور جو فضول بالزوجت اور غلیظ ہون انکو مفید ہے اور نسیان اور
تاریکی چشم اور سانس کی دشواری اور خدر یعنے سن بھری اور درد ہائے
جگر اور معدہ اور طحال اور گردہ اور رحم کو اور حیض کے نہ آنے کو
اور قولنج کو فائدہ کرتی ہے بدون مشقت و تعب کے دست بھی لاتی ہے

مقدار شربت اُسکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ جوشاندہ افتیمون اور
غاریقون یا آب گرم کے ہمراہ **اخلاط اُسکے** صبر سقوطری پندرہ درہم یعنے
چار تولہ ساڑھے چار ماشہ غاریقون سپید بیس درہم یعنے پانچ تولہ
دس ماشہ زعفران دارچینی وج ترکی مصطگی روغن بلسان کمد تین درہم
یعنے ساڑھے دس ماشہ ریوند چینی ڈیڑھ درہم یعنے سواپانچ ماشہ عود بلسان
حب بلسان افربیون دار فلفل فلفل سپید فلفل سیاہ جنطیانا رومی
شگوفہ اذخر کمد دو درہم یعنے سات ماشہ قسط مر کی کماذریوس یعنے منڈی
افتیمون کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اسارون سلیخہ اور
سقمونیا کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سنبل الطیب ساڑھے تین درہم یعنے
ایک تولہ تین رتی سوا اور حماما کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ
ان سب دواؤن کو پیسے جمع کرے اور پیس چھان کر شہد کف گرفتہ
معجون بناے اور کسی برتن مین اُٹھا رکھے اور بعد چھ مہینے کے
استعمال رکھے ۔

بناد ریطوس کا دوسرا نسخہ تمام ایسی بیماریون کو جو برودت
اور بلغم سے ہیجان مین آتی ہین فائدہ کرتی ہے صبر تیس درہم یعنے
پونے نو تولہ غاریقون بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ وج ترکی زعفران
دارچینی کیا یعنے فیلجوش مرزنجان اور سلیخہ کمد تین درہم یعنے ساڑھے
دس ماشہ منڈی فلفل سپید اسارون عود بلسان کمد دو درہم یعنے
سات ماشہ فلفل سیاہ جندبیدستر کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ
راوند چینی سوا اور سنبل الطیب کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ
شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ
آب گرم کے ہمراہ مگر چھ مہینے تک اسمین ہاتھ نہ لگائین ۔

بناد ریطوس کا تیسرا نسخہ وہ بھی انھین امراض کو
فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** افتیمون اٹھارہ درہم یعنے سواپانچ تولہ جوزبوا
بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ صبر سقوطری ساٹھ درہم یعنے ساڑھے
سترہ تولہ غاریقون چالیس درہم یعنے بارہ تولہ دس ماشہ ریوند چینی
تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید جنطیانا ہر ایک چار درہم
یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران قرنفل وج ترکی کیا یعنے فیلجوش
دارچینی کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ اسارون عود بلسان

HAKEEM SHOUKAT ALI

مکہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سلیخہ سقمونیا مکہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سنبل الطیب آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سقوردیون سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی مجیٹھ اور حماما فلفل سیاہ دار فلفل اذخر مکہ دو درہم یعنے سات ماشہ ایرسا آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کو پیس چھان کر بقدر کفایت شہد ملا کر درست کریں اور چھ مہینے رکھ چھوڑیں مقدار شربت چار درہم ہے یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب گرم کے ساتھ ۔

بنادریطوس جس مین جوزبوا داخل ہے تمام امراض کنندہ عضو سر کو اور جنون اور وسواس اور درد سر اور گھومنی اور مرگی کو فائدہ کرتی ہے اور ضعف بصر اور درد جگر اور طحال اور گردہ اور قولنج کو نافع ہے اور بند شدہ حیض کا ادرار کرتی ہے اور جذام اور برص اور درد نقرس اور مفاصل اور دونون کونون کے درد کو مفید ہے پرانی پیتون کو جو مدت سے آتی ہون فائدہ کرتی ہے اور بلا اذیت دست لاتی ہے **اخلاط اُسکے** صبر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ غاریقون سات تولہ سقوردیون عود بلسان روغن بلسان حب بلسان مکہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قسط تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دج ترکی مصطگی اور چینی تمرنفل مکہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سلیخہ جوزبوا مکہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ افتیمون اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ سنبل الطیب چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سنڈی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مود درہم یعنے سات ماشہ تینون قسم کی فلفل اور افربیون مکہ چار درہم یعنے ایک تولہ شگوفہ اذخر دو درہم جنطیانا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ حماما دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ شہد کف گرفتہ بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جوشاندہ افتیمون کے ہمراہ ۔

بنادریطوس مسہل صبر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ غاریقون چوبیس درہم یعنے سات تولہ مصطگی زعفران دج ترکی دارچینی سنبل الطیب مکہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ زراوند طویل حب بلسان روغن بلسان روغن باونہ افربیون تینون فلفل جنطیانا مکہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنڈی اور قسط شیرین مکہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ افتیمون اور رنج مکہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مرکی شگوفہ اذخر حماما مکہ دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت اور استعمال اور منافع مثل نسخہ اول کے ہے ۔

ایارج جالینوس بموجب نسخہ جمہور اور بعض منافع سے اسکے یہ ہے کہ بنادریطوس اور لوغاذیا سے اسمین لطافت زیادہ ہے اور نفس بھی زیادہ کرتی ہے اور فالج اور لقوہ اور تشنج اور استرخا کو فائدہ کرتی ہے اور بدن سے فضول بالزوجت اور غلیظ کا تنقیہ کرتی ہے اور فضول مختلفہ کو بھی نکال دیتی ہے مثانہ اگر ڈھیلا ہوگیا ہو اسکو مضبوط کردیتی ہے پیشاب بدون ارادہ کے جو نکل جاتا ہو اسکے روکنے پر مثانہ کو قوی کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل غاریقون بصل الفار بریان اشق سقمونیا خربق سیاہ ہیوفاریقون افربیون مکہ سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ بسفائج مقل اور رق افتیمون سنڈی فراسیون سلیخہ مکہ سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ مرکی سکبینج زراوند طویل تینون فلفل دارچینی جاؤشیر جند بیدستر فطراساليون مکہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اور بعض آدمی اس مین چار درہم زعفران بھی ملاتے ہین یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو کوٹ پیس چھان کر اور بھگونے والی دواؤن کو شراب مثلث مین بھگو کر شہد کف گرفتہ سے معجون درست کریں اور بعد چھ مہینے کے بروقت حاجت استعمال کریں ۔

ایارج جالینوس بہ نسخہ حکیم فولس سنڈی فلفل سپید دار فلفل غاریقون اسطوخودوس خربق سیاہ سقمونیا سنبل الطیب افتیمون بصل الفار بریان مکہ چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ مرکی زعفران اشق ہیوفاریقون مکہ آٹھ مثقال یعنے تین تولہ شہد بقدر کفایت ۔

ایارج جالینوس بہ نسخہ ابن سرافیون شحم حنظل چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنڈی بصل الفار بریان غاریقون سقمونیا خربق سیاہ اسطوخودوس اشق ہیوفاریقون مکہ تین درہم اور ایک دانق یعنے سوا گیارہ ماشہ افتیمون جعدہ مقل گرد فراسیون

صبر سلیخہ بسفائج کمد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ تینون فلفل مرکی دارچینی زعفران جاوشیر سکبنج جندبیدستر فطراسالیون زراوند مدحرج جنطیانا افربیون ہر ایک نصف وثلث ایک درہم کا یعنے تین ماشہ تخمیناً شہد بقدر کفایت بنانے کی ترکیب اور کھلانے کی اور منافع اور مقدار شربت سب مثل ایارج لوغاذیا کے ہین۔

ایارج بقراط رطوبت معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور بخار فاسد سے جو درد سر مین پیدا ہوان کو اور خوف دلانے والی چیزون کے غم سے نجات دیتی ہے **اخلاط اُسکے** جنطیانا سنبل الطیب زراوند مدحرج سلیخہ دارچینی کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ فطراسالیون سنڈی اسطوخودوس جبلی اور کیا یعنے میلوش کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ حب البان اور زعفران کمد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ صبر سُرخ ساڑھے اٹھارہ درہم یعنے پانچ تولہ پونے پانچ ماشہ شحم حنظل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ شہد ملا کر معجون درست کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کی مقدار شربت ہے۔

ایارج بقراط کا دوسرا نسخہ جنون اور وسواس اور اُس گومنی کو جو سر مین ہو اور درد سر شدید اور تشنج کو فائدہ کرتا ہے اور دونون ہاتھون کے پھٹ جانے کو اور وجع مفاصل اور اختلاط عقل اور فساد ذہن اور انتشار طبیعت یا نگاہ اور ابتدائے نزول الماء چشم کو اور جذام اور برص اور فالج اور لقوہ اور داد کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** قثاء الحمار اور تینون فلفل اور سنڈی کمد پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ زعفران مرکی سقمونیا کمد دو درہم یعنے سات ماشہ اشق ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کی ہے گرم پانی کے ساتھ۔

ایارج اندروماخس طبیب درد معدہ اور شکم کو فائدہ کرتی ہی **اخلاط اُسکے** دارچینی سلیخہ سیاہ عود بلسان شگوفہ اذخر ہر فلیس یعنے جنگلی کاسنی کمد ساڑھے تین اوقیہ یعنے نو تولہ دس ماشہ ایک رتی سب دواؤن کو کوٹ کرنئے برتن مین مٹی کے ڈالین اور آب باران چھ ابریق یعنے تین سیر چھوڑین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجائے بعد اُسکے صبر سرخ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ لیکر اس پر آب باران بقدر کفایت ڈال کر صبح سے دوپہر تک پیسین اور دھوتے جائین اور پانی بدلتے جائین تا اُسکی صفائی ہوجائے پھر اسپر وہی پانی جسمین دواؤن کو پکایا ہے ڈالکر دھوپ مین اسقدر پیسین کہ خشک ہو جائے بعد اُس کے اُس پر زعفران اور مرلو رکیا یعنے فیلجوش کمد تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور ایک پرانی کتاب کے نسخہ مین ہے کہ کمد ایک دقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی ڈال کر خوب پیسین اور کسی شیشہ کے برتن مین یا مٹی کے روغن دار برتن مین رکھدین اور استعمال کرین۔ یہ ایارج تشنج اور صدمہ کو نشگی کو اور چوٹ لگنے کو اور ہڈی وغیرہ کے ٹوٹ جانے کو فائدہ کرتی ہے پہلو کے درد کو اور معدہ کے درد کو اور نفخ کو اور نفث الدم اور درد تہیگاہ کو مفید ہے مقدار شربت کی وزن کامل ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ نیم گرم پانی کے ہمراہ اور ہر ایک دوا کے واسطے بقدر اُس کی قوت کے دینی چاہیے اور ورام سخت سوداوی مین ہمراہ سکنجبین کے دیجاتی ہے اور آنکھ کے ورم مین پودینہ کا پانی نچوڑ کر خواہ ہری کہو کے پانی مین پیسکر لگائی جاتی ہے ورم مقعد مین روغن گل اور شراب جید مین پیسکر لگاتے ہین ناخونون مین جو قروح پیدا ہوتے ہین اُن پر سرکہ شراب مین گھول کر لگاتے ہین اور منہ کے جلجانے کے واسطے اسکا غرغرہ کیا جاتا ہے۔

ایارج اندروخوس احتباس حیض اور جذام اور قرع یعنے ترسنا کی کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** اسطوخودوس گگردندا غاریقون خربق سیاہ فلفل سپید مازریون سقمونیا اسقیل بریان کمد اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ زعفران افربیون اشق کمد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ داخل قثاء الحمیہ یعنے اندرونی سب چیزین اس پھل کی سوائے پوست کے تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شہد پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر تخمیناً مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ ہمراہ شہد اور پانی اور نمک کے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایارج فیلاغوراس مالیخولیا کو فائدہ کرتی ہے اور حجاب ہائے دماغی کا تنقیہ کر دیتی ہے جن کیموسات پر رطوبت غالب ہو کر انمین غلاظت و لزوجت پیدا کر دے انکو دماغ سے اُتار لاتی ہے۔

اخلاط اُسکے فراسیون اسطوخودوس خربق سیاہ گگر وندا سنڈی فطراسالیون قولیون اور دہ جعدہ بزرا وند مدحرج جنطیانا اور کتیا یعنی نیلوش کیترا ساذج ہندی اسارون حماما قسط دار چینی مجیٹھ اور مو نلفل حب بلسان جنگلی لسن تج ہیوفاریقون شگوفہ اذخر سنبل الطیب ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ افتیمون غاریقون بسفائج شحم حنظل ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری چھ اوقیہ یعنی سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو کوٹین اور شہد ملا کر درست کرین اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دین مقدار شربت تین اوقیہ یعنی آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ یا تہائی اوقیہ کی جو مترجم کی رائے مین درست ہے یعنی گیارہ ماشہ دورتی آب گرم کے ہمراہ۔

ایارج بوسطوس بصارت کو نفع کرتی ہے اور تقویت دیتی ہے اور سر کے کسی مقام پر جو ہمیشہ درد رہتا ہو اسمین سکون پیدا کرتی ہے معدہ اور جگر اور طحال کو مفید ہے اور جتنے درد مادہ سوداوی اور بلغمی سے بدن مین ہون اُنکو اور رودا ر یعنی گھونٹی کو اور اس درد کو فائدہ مند ہے جسکا نام اکلیل رکھا گیا **اخلاط اُسکے** سنڈی بارہ اوقیہ یعنی تینتیس تولہ نو ماشہ غاریقون سولہ اوقیہ یعنی بینتالیس تولہ دوسرے نسخہ مین غاریقون نو اوقیہ یعنی ساڑھے تین سیر تخمیناً شحم حنظل تین اوقیہ یعنی پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اسطوخودوس فلفل سیاہ فلفل سپید ہر ایک بارہ اوقیہ یعنی پونے چونتیس تولہ۔ مو تین اوقیہ یعنی آٹھ تولہ چار ماشہ ایک سرخ زعفران اٹھارہ اوقیہ یعنی ڈھائی پاؤ تخمیناً خربق سیاہ سقمونیا صبر سقوطری ہر ایک سولہ اوقیہ یعنی چونتیس تولہ اشق اٹھارہ اوقیہ یعنی ساڑھے بائیس تولہ افربیون اٹھارہ اوقیہ یعنی ڈھائی پاؤ تخمیناً اسقیل مشوی بارہ اوقیہ یعنی پونے چونتیس تولہ شہد ملا کر معجون تیار کرین مقدار شربت چار درہم کی یعنی ایک تولہ دو ماشہ ہے بعد چھ مہینے کے اور دوسرے نسخہ مین سنبل اور سلیخہ ہر ایک بارہ اوقیہ کی زیادتی ہے یعنی پونے چونتیس تولہ اور خیسا ندہ افتیمون کے ہمراہ

استعمال کیجاتی ہے بعد پرہیز کرانے کے۔

ایارج طمعولا نطاکی تشنج اور درد سر کو فائدہ کرتی ہے اور پرانا درد جو سر کے کسی مقام پر ہو اور جو خوف بسبب غلبۂ اخلاط سوداکے پیدا ہوتا ہے اُس کو اور جوڑ بند مین بدن کے جو پھر پھری پڑتی ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ سنڈی فطراسالیون غاریقون اسطوخودوس ہر ایک دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ زرا وند طویل فطراسالیون فلفل سپید سکبینج جاوشیر ہر ایک پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مرکی سنبل الطیب جعدہ زعفران دار چینی ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ جو دوائین گیلی ہون اُن کو شہد مین گھول کر دھیمی آنچ مین خفیف سا جوش دین اور خشک دواؤن کو کوٹ چھان کر گیلی دواؤن کے قوام پر چھوڑین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

نسخہ ایارج جو بصارت مین زیادتی پیدا کرتا ہے اور درد سر اور ضربان جو سر مین ہو اور معدہ اور جگر کی بیماریون کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ سنڈی سلیخہ تینون فلفل ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ صبر مرکی لبان تر زعفران ہر ایک ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ سقمونیا بوزن چھ درہم یعنی پونے دو تولہ عصارہ افسنتین دو درہم یعنی سات ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ آب گرم کے ہمراہ۔

ایارج ہمارا تجویز کیا ہوا اور مجرب بھی ہے خربق ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ شحم حنظل ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ صبر پانچ مثقال یعنی ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ نمک ہندی ایک درہم اور ثلث ایک درہم کا یعنی چار ماشہ پانچ رتی غاریقون ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ حجر ارمنی نصف مثقال یعنی پونے دو ماشہ گل سرخ ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ فلفل سپید ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ زنجبیل دو مثقال یعنی نو ماشہ وج ترکی حماما اسارون حب بلسان حاشا صعتر تخم کرفس دو قو تخم گندنا ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ گاؤزبان دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ تخم شاہسفرم یعنی تلسی کے بیج تخم فرنجمشک تخم بادرنجبویہ

تخم اترج پودینہ خشک کمدہ دو درہم یعنی سات ماشہ افتیمون ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ دو چند شہد ملا کر چھ مہینے رکھ چھوڑیں بعد اسکے استعمال کریں۔

تیسرا مقالہ جوارشات مسہلہ اور غیر مسہلہ کے بیان میں

ہمارا ارادہ ہے کہ اس جملہ میں اُن جوارشوں کا ذکر کریں جو مشہور ہیں اور اُن کا اثر مشابہ اثر عام یا کلی کے ہے لیکن وہ جوارشات جنکے منافع جزئی ہیں اُن کے ذکر کرنے کا مناسب مقام جملہ ثانیہ اس کتاب کا ہے۔

جوارش کمونی احشاء اندرونی کے درد کو جنکا تولد برودت سے ہوا در شاخ کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے اور شہوت کلبی کو اور کھٹی ڈکار کو دور کرتی ہے مقدار شربت بقدر ایک چھوٹے دانہ مازو کے آب گرم کے ہمراہ ایضاً جو تینوں مادہ سرد سوداوی اور بلغمی سے ہوں انکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** یہ ہوں یعنی زیرہ کرمانی سرکہ شراب میں آٹھ پہر بھگو کر اور سکھلا کر بریان کیا ہوا برگ سداب سایہ میں خشک کیا ہوا فلفل اور زنجبیل نمک ہر ایک پانچ استار یعنی آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ بورہ ارمنی دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ ان دواؤں کو جمع کرکے پیسنے اور چھاننے کے بعد شہد کف گرفتہ ملا کر معجون تیار کریں اور کسی برتن میں اٹھا رکھیں اور استعمال کریں۔

معجون کمونی بہ نسخہ جالینوس ریاح باردہ اور تخمہ کو فائدہ کرتی ہے محلل ریاح ہے اور جس شخص کو کھانا نا ہضم ہوتا ہو اُسکو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** یہ ہیں نصف جز زیرہ کرمانی سرکہ میں بھیگا اور بھونا ہوا فلفل سپید دار فلفل فلفل سیاہ نمک ایک جزء معجون بر طبق دو نسخوں کے بنائی جاتی ہے کہ کبھی تمام اجزا کو مساوی الوزن لیتے ہیں یعنی زیرہ اور فلفل اور سداب اور بورق کو اور اس طریق کی بنی ہوئی معجون نفع بہت کرتی ہے اور بعض سب دواؤں کو برابر لیتے ہیں اور بورق نصف وزن ملاتے ہیں اور زیرہ میں قسم کرمانی کو اختیار کرتے ہیں کہ اسکو سرکہ تند میں بھگو کر خشک کرتے ہیں اور مرچ سیاہ کی جگہ مرچ سفید داخل کرتے ہیں یہ اسواسطے زیرہ مرچ مقوی معدہ زیادہ ہو بہ نسبت دار فلفل اور فلفل سیاہ کے اور سپید مرچ وہ ہو کہ جسکے دانے چھوٹے ہوں اور نہ مثل مرچ سیاہ کے اسکے ظاہری سطح پر جھریاں پڑے ہوں اور نہ چھلکا اُسکا موٹا ہو بلکہ وہ مرچ مرچ سپید ہے جسکو لوگ سنگین اور وزنی کہتے ہیں اور اس قسم میں بھی مختار وہی ہے جسکے دانے بڑے ہوں اور بوسیدہ ہوں ٹوٹے پھوٹے نہوں اور بورق جس سے یہ دوا بنائی جاتی ہے اگر اُس شخص کے واسطے بنائی جائے جسکی طبیعت میں قبض ہو پس وہ بورق طلائی چاہیے جسکو لوگ نطرون ہرمز نو قون کہتے ہیں کہ جو سرخ رنگ ہوتی ہے اور اگر اُسکے لیے یہ دوا بنائی جائے جسکی طبیعت نرم ہو اور اعتدال سے زیادہ مجیب ہو سپید بورق ڈالنا چاہیے اور مقدار بورق کی جو ڈالی جائے مساوی نصف مقدار ہر ایک ادویہ کے چاہیے جس کا ہمنے ذکر کیا ہے برگ سداب کو بھی کسیقدر خشک ہونا چاہیے اسلیے کہ اگر بہت خشک ہو جائے گی اُسمیں حرارت بڑھ جائے گی اور تلخی آجائیگی اور سخونت پیدا کرنے کی قوت اُسمیں مقدار سے زیادہ ہوگی اور اگر زیادہ خشک نہ ہوگی تو کسیقدر رطوبت فضلیہ اس میں باقی رہے گی کہ بجہت اسی رطوبت کے پورے درجہ ہضم کو یعنی ہضم کرانے طعام وغیرہ کو نہیں پہونچتی ہے اور یہی سبب ہے کہ بالکل اُسکی نفخ پیدا کرنا زائل نہیں ہوتا یہ چاروں قسم دواؤں کو کبھی شہد کف گرفتہ سے ملا دیجاتی ہیں اور کبھی کسی چیز سے ملائی نہیں جاتی ہیں بلکہ علٰحدہ بدون آمیزش عسل کے بحفاظت رکھی جاتی ہیں اُسوقت مناسب بحال اسکے یہ ہوتا ہے کہ نفخ کو بالکل دور کرتی ہیں۔

یہ بھی سزاوار ہے کہ شہد بہت عمدہ ہو الا جائے اگر غرض استعمال سے یہ ہو کہ تحلیل ریاح بخوبی کرے اور بقوت استفراغ اخلاط کا بھی اس سے مطلب ہو۔ اور یہ بھی جاننا واجب ہے کہ اگر اس دوا سے غرض یہ ہو کہ استفراغ بکثرت کرے پس دوا یہ مذکورہ کو دور رکھنا چاہیے اور یہ ترکیب اسواسطے ضروری ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے ان معجون کی دواؤں کو بہت باریک پیس ڈالا تھا سبب اسکے اس فائدہ سے جسکو میں نے ابھی بیان کیا ہے وہ آگاہ نہ تھا پس استعمال کرنے کے بعد اس دوا نے قبض تحش کی بالکل

HAKEEM SHOUKAT ALI

نہیں کی بلکہ بقوت اور ادرار کیا میرے پاس جب وہ شخص آیا تب میں نہایت متعجب تھا اور اس دوا کے رفع قبض نکرنے اور ادرار کرنے کے سبب سے استفسار کرتا تھا اور سبب اسکے ذہن میں یہ آتا تھا کہ شاید اسکا بدن خاص بنظر اپنی خصوصیت کے سبب انعکاس اثر اس دوا کا ہوتا ہو جب ہم نے اس سے بیان کیا کہ یہ اثر بسبب اس خراب ترکیب کے ہوا ہے جو اس دوا کے بنانے میں تم نے کی ہے کہ دو دواؤن کو زیادہ پیس ڈالا ہے پھر دوبارہ جب اس نے بنایا اور ہماری تعلیم کے بموجب دواؤن کو درادرا کوٹا اور استعمال کیا اسوقت عمل اس دوا کا رفع قبض یا اسہال میں پورا ہوا لائق تحقیق کے بحال دواساز کے یہی ہے کہ اس طریقہ کو جو ہم نے بیان کیا ہے تمام ادویہ مسہلہ اور رافع قبض کے بنانے میں یاد رکھے۔

جوارش جو حکیم دیسوبیسطس کی ہے برودت شدید معدہ کو مفید ہے اور ہضمی ڈکارون کو اور شہوت کلبی اور اس ہچکی کو جو بسبب تلے کیموسات غلیظہ اور بلغمیہ کے آتی ہو اور ان پتون کو جو پرانی ہو گئی ہون اور بسبب برودت دربدہضمی کے عارض ہون **اخلاط اسکے** زیرہ سرکہ میں بھگو کر خشک کیا ہوا پانچ استار یعنے پچیس تولہ پونے چار ماشہ فلفل زنجبیل سداب خشک بورق کمد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ دواؤن کو کوٹ کر شہد کف گرفتہ ملاکر استعمال کرین۔

جوارش تو تنج سہری برطبق نسخہ جالینوس کے تو تنج سہری تو تنج صحرائی فطراسالیون کمد بارہ درخمی یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل تیئیس درخمی یعنے چودہ تولہ زنجبیل چھ درخمی یعنے پونے دو تولہ تخم کرفس حاشا بی گھنڈین کمد چار درخمی یعنے ایک تولہ دو ماشہ کاشم سولہ درخمی یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ فلفل اعتالیس درخمی یعنے ۱۴ تولہ سیسالیوس پانچ درخمی یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو کوٹ کر شہد کف گرفتہ ملائین۔

جوارش آس اگر طبیعت زیادہ نرم ہو اور بلغم اور رطوبت کا اخراج ہوتا ہو یعنے بلغمی دست آتے ہون اور بدہضمی جو بسبب معدہ کے ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** حب الآس عمدہ خشک شدہ نیمن جو برابر آدھ سیر کے تخمیناً ہے ہلیلہ سیاہ ہیلہ آملہ تالیسپتر کمد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل زنجبیل کمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مصطگی قرد مانا کرویا زیرہ انیسون سنبل الطیب تج الایچی کلان قسط کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ جوزبوا تخم کرفس اجوائن کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ساذج ہندی حماما کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ کر شہد کف گرفتہ سے ملائین اور استعمال کرین مقدار شربت ایک درہم کی ہے یعنے ساڑھے تین ماشہ۔

جوارش مثل معجون خوزی کے اور یہ نہایت عمدہ جوارش ہے **اخلاط اسکے** حب الآس ڈیڑھ کیلجہ یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم ڈیڑھ سیر سنبل الطیب تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ جوزبوا مع پوست کے نصف رطل یعنے سترہ تولہ تخمیناً قرنفل الایچی کلان انیسون بریان تخم کرفس بریان اشنہ کمد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جاوتری ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ سوا دو ماشہ پانچ سرخ ہلیلہ کابلی ہیلہ آملہ کمد تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ ہلیلے سب دوائن کو شراب ریحانی میں جوش دین بعد اسکے خشک کرین پھر دوبارہ ابھی کے پانی میں جوش دین اور رطوبت پونچھ ڈالین اور خشک کرنے کے واسطے گرم توے پر رکھین جب خوب سوکھ جائے تو کوٹ کر بیسہ یعنے شربت بہی میں لت کرین مقدار شربت اسکی تین مثقال یا تین درہم کی ہے یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ یا ساڑھے دس ماشہ ہمراہ شربت بہی کے۔

جوارش متوکل جو بطلونہ کی طرف منسوب ہے معدہ کو قوی کرتی ہے اور بدہضمی کو فائدہ کرتی ہے اور یہ وہی جوارش ہے جسکو اسرائیل متوکل استعمال کیا کرتا تھا اسلیے کہ یہ دوائے جیدالمجرب ہے **اخلاط اسکے** سنبل الطیب قرنفل دارچینی جوزبوا الایچی کلان مسک قسم عمدہ کمد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سپید زنجبیل جند بیدستر کمد دو درہم یعنے سات ماشہ لبان سپید قسم نرچار درخمی یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر طبرزد ہموزن ادویہ سب دواؤن کو شکر ملاکر شہد کف گرفتہ سے معجون

HAKEEM SHOUKAT ALI

بناٸین مقدار شربت تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کی ہے۔

کمونی کا دوسرا نسخہ جو درد پیٹ مین سردی کی جہت سے ہیجان مین آتے ہون انکو فائدہ کرتی ہے اور چوتھیا لرزہ بخار کو اور شہوت کلبی اور تپ ہاے بلغمی اور سوداوی کو مفید ہے اور جو زیادتی بلغم کی شائع کو ہو جاتی ہے اُسکو اور شدت برودت معدہ کو اور کھٹی ڈکار کو اور خشوک جو زیادہ فضول بلغمیہ سے آتا ہے اُسکو فائدہ کرتی ہے مقدار شربت برابر ہوزے خرد ہمراہ آب گرم کے **اخلاط اُسکے** زیرہ کو لیکر ایک شبانہ روز سرکہ مین بھگو کر بعون لین یہ زیرہ اور سداب خشک زنجبیل فلفل کمد دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ اور بورہ ارمنی دس درہم بارہ تولہ گیارہ ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین۔

جوارش کمونی کا اور نسخہ زیرہ کرمانی نیا قسم عمدہ سات اوقیہ یعنے تیئیس تولہ سوا آٹھ ماشہ کو سرکہ شراب مین ایک شبانہ روز بھگو کین بعد اُسکے نکالین اور کسی کھال یعنے چرسہ پر اُسکو پھیلین اور اُلٹتے پلٹتے رہین تا اینکہ خشک ہو جاے سب سوکھ جاے نرم آنچ سے اُسکو خفیف سا بھونین یہ زیرہ اور فلفل چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ اور زنجبیل چینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بورہ ارمنی دو درہم یعنے سات ماشہ شہد ڈالکر معجون بناٸین۔

جوارش فلافلی برودت شکم اور ہضم خام کو مفید ہے اور خصوصاً خام اور درد معدہ اور نادرستی ہضم اور ریاح غلیظ آروغ ترش اور شہوت کلبی کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** فلفل سپید فلفل سیاہ دار فلفل کمد تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ مین دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ عود بلسان ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ حماما اور سنبل ہر ایک سے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس سیسالیوس سلیخہ راسن کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بناٸین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ ہمراہ آب گرم کے نہار منہ۔

جوارش فنداديقون درد ہاے معدہ اور جگر کو جو سردی اور ضعف سے انھین اعضا کے عارض ہوا در جو ریاح غلیظ سے پیدا ہو سب کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** زنجبیل فلفل سنبل الطیب کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مصطگی اجوائن کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس اور میرانیما اور پودینہ کمد چار درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زیرہ کرمانی تج حب بلسان عاقرقرحا کمد دو درہم یعنے سات ماشہ ساذج ہندی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ان دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بناٸین اور کسی برتن مین اُسکو رکھین اور بر وقت حاجت استعمال کرین۔

جوارش خوزی روانی شکم اور نادرستی ہضم اور ضعف معدہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** قسط اور خرفہ سنبل الطیب حب بلسان اور تج کمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جوز بوا اسپندرہ دانہ الایچی کلان قرنفل افیون اکلیل الملک شیطرج ہندی کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ برنج تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ نارغیث یعنے نارشک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرباد دارچینی اور اشنہ کمد دو درہم یعنے سات ماشہ سعد کوفی زنجبیل دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ جوائنہ فلفل دار فلفل کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ بہیڑہ گٹھلی نکالا ہوا دس دانہ حب الآس خشک نصف قفیز یعنے چار کیال جید نیشاپوری کے ہو ان سب دواؤن کو کوٹ پیس کر چھان لین اور شیرہ نیشکر کے ذریعہ سے معجون درست کرین اور کسی برتن مین رکھکر تھا رکھین اور دو مہینے کے بعد استعمال کرین۔

جوارش خوزی کا دوسرا نسخہ ضعف جگر اور ضعف معدہ اور دونون کی برودت اور روانی شکم اور نادرستی ہضم کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگون کی نسبت خوف زردآب پیدا ہونے کا ہو اُن کو فائدہ کرتی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور مرض طحال کے واسطے بھی اچھی دوا ہے بول کا ادرار کرتی ہے
اخلاط اُسکے قسط اور قرفہ اور سنبل حب بلسان سلیخہ ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جوزبوا پانچ دانہ الائچی کلان قرنفل انیسون اکلیل الملک شیطرج ہندی نارمشک ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بسباسہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ برنج کابلی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ ریوند چینی زراوند طویل اشنہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سعد کوفی دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ چرائتہ فلفل دارفلفل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بلیلہ سیاہ بلیلہ کابلی ہر ایک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ بیٹرہ دس دانہ حب الآس ہموزن سب دواؤں کے بہت باریک مثل سرمہ کے دواؤں کو پیسین اور شیرۂ قند طبرزدی سے معجون درست کرین مقدار شربت برابر چھوٹے مازو کے آب سرد کے ہمراہ ایک اور نسخہ مین زنجبیل دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ زیادہ ہے۔

جوارش خسروی جو بنام جوارش عنبر مشہور ہے

اس جوارش کا بادشاہان عجم استعمال کرتے تھے سرد بیماریوں کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً دونون گردون مین جو سرد بیماریان پیدا ہون اور باہ کو بڑھاتی ہے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور خفقان کو فائدہ کرتی ہے اور حافظہ اور ذہن کو بڑھاتی ہے معدہ کی رطوبت کو جذب کر لیتی ہے منھ مین خوبی پیدا کرتی ہے مشائخ یعنے بڈھون کو بھی بہت موافق مزاج ہوتی ہے **اخلاط اُسکے** الائچی کلان الائچی خورد جاوتری ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زنجبیل دارفلفل ہر ایک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ دارچینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اشنہ دو درہم یعنے سات ماشہ قرفہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قرنفل زعفران ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جوزبوا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور بعض نسخون مین جوزبوا پانچ دانہ سنبل الطیب مصطگی عنبر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مشک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ بزرالبنج افیون ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ

روغن بلسان چھ درہم یعنے پونے دو تولہ ان سب دواؤن کو یکجا کرکے پیسین اور چھان لین اور افیون کو بقدر اسکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ شراب جید مین بھگو دین اور شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین اور عنبر کو اسقدر روغن بلسان مین پگھلائین اور روغن بلسان سے اسکی امداد کرین جسمین سب دوائین لت کری جا سکین۔

جوارش شہریاران برودت جگر اور معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور زرداب کو اور مرہ سودا کو اور اسہال شکم کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شیطرج ہندی زنجبیل فلفل دارفلفل قرفہ الائچی خرد قرنفل نارمشک یعنے نارمشک ساذج ہندی نشاستہ آرد گندم مصطگی الائچی دارچینی سنبل الطیب سلیخہ تخم کرفس اجوائن تخم رازیانہ انیسون ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افتیمون افرنجی تربد ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سقمونیا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر طبرزد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ان سب دواؤن کو یکجا کرکے پیس چھان لین اور شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

جوارش تمری یہ جوارش خاص قولنج کو رفع کرتی ہے کہ اس کو دور کردیتی ہے اور خام کو اور برودت شکم اور دشواری بول کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بورۂ ارمنی زیرہ کرمانی نطرا سالیون زنجبیل فلفل سپید ہر ایک ڈھائی درہم یعنے سوا آٹھ ماشہ سقمونیا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تمر ہیرون خستہ برآوردہ بادام شیرین مقشر جسکے دونون چھلکے سخت اور نازک اُتار ڈالے گئے ہون برگ سداب ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کرا ور تمر کو سرکہ شراب مین ایک شبانہ روز بھگو کر نرم نرم کوٹین اور باقی دواؤن سے ملا دین پھر سب کو شہد کف گرفتہ کے ذریعے سے معجون بنا لین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اسکا وزن شربت ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

جوارشِ تمری کا دوسرا نسخہ تمرہیرون خستہ برآوردہ سو دانہ لیکر ایک شبانہ روز سرکہ مین بھگو دین اور ملکر نچوڑلین اور صاف کرلین پھر سداب خشک و زرنجبیل کمد تیرہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے نو ماشہ فلفل سپید تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بورہ ارمنی پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بادام تلخ مقشر جنکے دونون چھلکے اُتار لیے ہون ڈیڑھ سو دانہ سقمونیا پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تربد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ باقی ترکیب بدستور۔

تمری کا اور نسخہ حمیات وغیرہ کو فائدہ کرتا ہے اور گرمی اور جاڑے دونون فصلون مین استعمال کیا جاتا ہے اسہال بنرمی بلا مشقت کرتا ہے **اخلاط اُسکے** زنجبیل فلفل سپید کمد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سقمونیا ڈھائی اوقیہ یعنے سات تولہ تین رتی تمرہیرون خستہ برآوردہ جو ایک قسم جداگانہ چھوہارے کی ہے یا تمرہرفان اور بادام شیرین مقشر اور برگ سداب کمد چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ الگ کوٹین اور تمر کو سرکہ شراب مین بھگوئین اور الگ کوٹین اور بادام بھی علٰحدہ کوٹین اور پھر سب کو ملاکر شہد سے معجون درست کرین۔

معجون فیروز نوش ممسک ریاح بواسیر اور خلط خام کو نفع کرتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے اور باہ پر اعانت کرتی ہے اور رنگ کو صاف کرتی ہے گردہ مین گرمی پیدا کرتی ہے رحم کے ریاح کو مفید ہے بواسیر سے جو رطوبت وغیرہ جاری ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ کابلی ہلیلہ زرد شیطرج ہندی تخم کرفس کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ بیرزہ آملہ اجوائن تودری سپید تودری سرخ دارفلفل کنجد مقشر کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرنفہ سنبل الطیب زنجبیل جوزبوا فلفل مویہ کمد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ قسط سلیخہ قرنفل لباسہ خولنجان نارمشک کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سعد کوفی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مشک دو مثقال یعنے نو ماشہ عنبر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ خبث الحدید عربی یعنے پروردہ کیا ہوا ہموزن سب دواؤن کے روغن زرد دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے اس شیر گاؤ خام کے ہمراہ جسکا مکھن نکال لیا ہو یا مُنقّہ مویز کلان جید کے ہمراہ دو ہفتہ تک۔

جوارش کندر کندر سائیدہ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ فلفل دار فلفل کمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر سائیدہ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ زنجبیل خولنجان کمد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ جوزبوا قرنفل خیربوا کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مشک عمدہ نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ سب دواؤن کو الگ الگ پیسین اور پارچہ بیز کرکے شہد ملاکر معجون تیار کرین۔

جوارش طالیسفر جو برودت معدہ اور ریاح غلیظ جگر اور معدہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** طالیسفر جسکو تالیسپر کہتے ہین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زنجبیل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ الائچی خرد اور قرفہ کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قند سپید پانچ رطل یعنے پونے دو سیر تخمیناً سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین چھان کر جوارش تیار کرین اور ایک برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

جوارش اسقف سقمونیا سے انفع کی تربد سپید مجوف کمد پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل اور الائچی کلان کمد تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زنجبیل دارچینی آملہ قرنفل لباسہ جوزبوا کمد ڈھائی مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ اور ایک نسخہ مین سقمونیا اور تربد کمد تین مثقال ہے یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر پہا ہوا قند چھوڑ کین جسکا وزن ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ہے اور شہد کے ذریعہ سے جوارش تیار کرین پوری مقدار شربت چار مثقال کی ہے یعنے ڈیڑھ تولہ کی۔

اطریفل خبث اکبر بواسیر کے درد اور استرخاء مثانہ اور

معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور معدہ کو گرم کرتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ سیاہ ہیرہ آملہ خستہ برآوردہ شیطرج ہندی تخم کرفس جوائن صعتر فارسی ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سنبل الطیب حماما الائچی خرد وج ترکی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دارچینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل دار فلفل نانخواہ یعنے نارمشک نمک ہندی ہر ایک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی رائی ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی نوشادر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ خبث الحدید تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دوائین یکجا کرکے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ اور روغن گاؤ بقدر حاجت کے اطریفل بنائین اور اُٹھا رکھین اور ہر وقت استعمال کرین -

اطریفل صغیر استرخاء معدہ اور رطوبت معدہ اور ریاح بواسیر کو فائدہ کرتا ہے اور رنگ خوشنما کرتا ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ کابلی ہیرہ شیرہ آملہ خستہ برآوردہ سب اجزا برابر لیکر کوٹ چھان کر روغن گاؤ مین لت کرین اور شہد کف گرفتہ ملا کر کسی برتن مین اٹھا رکھین اور استعمال کرین -

جوارش بلادر بڑ اندرد معدہ اور سردی اور نسیان کو فائدہ کرتی ہے رنگ کو خوشنما کردیتی ہے اور فکر اور ذہن کو لطیف کردیتی ہے اور یہ جوارش حکما کی ایجاد کی ہوئی ہے اور کہا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایجاد سے ہے **اخلاط اسکے** فلفل دار فلفل بلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ جند بیدستر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قسط بلادر یعنے بھلانوان برنج قند سپید حب الغار ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سعد کوفی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بھلانوان کو الگ خوب کوٹین اور باقی دواؤن کو کوٹ چھان کر روغن گاؤ اور شہد ہموزن مین جوش دیکر لیسی ہوئی دوائین اُسپر ڈالین اور قوام ایسا رکھین کہ بستگی پیدا ہوا اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے جو شاندہ کرفس کے اور رازیانہ کے ہمراہ اور جب آدمی اسکو استعمال کرے لازم ہے کہ تعب اور رنج اور غم سے اپنے تئین بچائے اور پینے والی چیزون کی زیادتی نہ کرے اور جماع سے بچے کھانے کیلئے وہ شوربا جس کو اسفید باج کہتے ہین اور وہ بھی لطیف قسم کا استعمال کرین -

جوارش فنجنوش - یہ معجون ایسی ہے جو استرخاء معدہ اور ریاح بواسیر اور فساد مزاج کو مفید ہے اور رنگ کے خراب ہو جانے کو دور کرتی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ بلیلہ شیر آملہ خستہ برآوردہ فلفل دار فلفل زنجبیل سعد کوفی شیطرج ہندی سنبل الطیب ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم شبت یعنے سویا کے بیج تخم گندنا ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ خبث الحدید پسا ہوا اور سرکہ شراب مین بارہ دن بھگویا ہوا اسکے بعد خشک کرکے بریان کیا ہوا سو درہم یعنے اُنیس تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے کوٹ چھان کر روغن گاؤ و شہد بقدر حاجت ملا کر کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین مقدار شربت اسکی دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے اور اس جوارش مین بوزن دو درہم یعنے سات ماشہ مشک بھی داخل کیجاتی ہے -

فنجنوش کا دوسرا نسخہ جس مین مشک داخل کیجاتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے اور اسمین گرمی پیدا کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور یہ مجرب بھی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ کابلی بلیلہ آملہ فلفل دار فلفل زنجبیل زیرہ تخم سویا تخم کرفس تخم گندنا تخم جرجیر تخم نفت تخم گندرا و افلنجہ یعنے پل برنگ درگل سرخ اوسیج اور سعد کوفی دارچینی قرنفل جوزبوا ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ جاوتری الائچی خرد الائچی کلان اور سک اور عود خام اور مشک دو درہم یعنے سات ماشہ حب الرشاد سپید تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ خبث الحدید ہموزن سب دواؤن کے سب کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین -

فنجنوش کا اور نسخہ مثل نسخہ سابق کے شیطرج ہندی زرنب تالیسپر چھوٹی الائچی بلیلہ سیاہ ہیرہ آملہ بلیلہ زرد تج لونگ حب بلسان حب محلب ہر ایک چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ پودینہ افلنجہ نرکچور درونج دارفلفل ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ دارچینی قرفہ سنبل الطیب جوزبوا قسط زنجبیل

HAKEEM SHOUKAT ALI

فلفل سویہ ہر ایک تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سعد کوفی دس شقال یعنے پونے چار تولہ سونا تولہ خبث الحدید یکمن برابر آدھ سیر کے مشک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین۔

صفت خبث مطبوخ کی یہ خبث مطبوخ سردی شکم اور درد پشت اور فساد حیض اور بواسیر کو مفید ہے رنگ کو صاف کرتا ہے اور اشتہاے طعام بڑھاتی ہے اخلاط خام اور برودت شکم کو دور کرتی ہے اور معدہ اور رحم اور مثانہ کو قوی کردیتی ہے **اخلاط اسکے** تخم کرفس تخم رازیانہ انیسون فطراسالیون دو قو تخم گندر تخم گندنا تخم پیاز تخم نفت تخم ترب تخم طاب یعنے رطبہ کے بیج جسکو قست بھی کہتے ہین اجوائن تخم آملکن حبہ خضرا انجدان سویا کے بیج فلفل تخم کتان زیرہ کشنیز ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زرنجور درونج بہمن سپید بہمن سرخ تودری سرخ تودری سپید جوزبوا جاوتری دارچینی خولنجان زنجبیل سعد کوفی سنبل الطیب سیستر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بلیلہ بلیلہ آملہ جفت بلوط پوست بیخ کبر دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شیطرج ہندی اشنہ اسارون اظفار الطیب یعنے نکھ چرائتہ لسان العصافیر اذخر مشک صعتر فارسی راسن الائچی کلان خیربوا جو قسم چھوٹی الائچی کی ہے صندل خرفہ ہرنون یعنے پھل عود کے درخت کا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ جوز گندم حرف بابلی کیا یعنے فیلوش گل سرخ خشک شدہ مرماحوز قشور کندر پودینہ فو منج ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی خبث البصری جو گرم کرکے نبیذ یا شراب ریحانی میں بکثرت بارہا بجھایا گیا ہو ہموزن سب دواؤن کے ان سب دواؤن کو مازو کی نبیذ مین اسقدر جوش دین کہ گاڑھی ہو جاے بعد اسکے آگ پر سے اُتار لین اور ایک وقیہ نہار منھ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ نیم گرم کرکے اسکو کھلائین اور ٹھیک دوپہر کو اسفید باج بھیڑ کے گوشت کے ہمراہ تناول کرین اور خالی نبیذ اسکے اوپر ایک مرتبہ پئین اور یہی طریقہ ایک ہفتہ خواہ دو ہفتہ تک جاری رہے۔

دوسرا نسخہ خبث الحدید کا برودت معدہ اور بواسیر کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ کابلی بلیلہ آملہ بیخ سوسن زنجبیل عود خام جوزبوا سنبل گل سرخ سنبل الطیب اذخر مصطگی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مشک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ برادہ سوہن ہاے آہنی جسکو شراب ریحانی میں سات دن بھگویا ہو لیکر پیسین اور لوہے کے توے پر بریان کرین اور سب دواؤن مین اسکو ملالین اور روغن بادام شیرین مین لت کرین اور شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین مقدار شربت دو شقال یعنے نو ماشہ کی ہمراہ شراب ریحانی کے یا ہمراہ میبہ یعنے بہی کے شربت کے۔

دوسرا نسخہ خبث الحدید کا ضعف معدہ گرم کی اصلاح کرتا ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ کابلی بلیلہ آملہ بیخ سوسن گل سرخ اذخر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ خبث الحدید ہموزن سب دواؤن کے سات دن خبث الحدید کو سرکہ مین بھگوئین اور صاف کرین اسکے بعد بریان کرلین اور قند کے شیرہ مین معجون درست کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہو شربت سیب کے ہمراہ۔

خبث الحدید کا مطبوخ ضعف معدہ اور حرارت مزاج کی اصلاح کرتا ہے **اخلاط اسکے** خبث الحدید البصری اور بلیلہ زرد بلیلہ سیاہ آملہ گل سرخ گلنار اذخر ہموزن لیکر شراب مین جوش دین اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اس جوشاندے کو پلائین۔

جوارش سفرجل مسک جلیست مین جو روانی دستون کی ہو اسکو بند کرتی ہے اور ضعف معدہ اور قے اور نادرستی ہضم غذا کو دور کرتی ہے اور رنگ کو خوشنما کرتی ہے **اخلاط اسکے** بہی کے اندر کے بیج وغیرہ بھی نکال ڈالین اور شہد کف گرفتہ ان دونون کو بوزن دو دو رطل یعنے آدھ پاؤ کم سیر تخمیناً لین فلفل دار فلفل زنجبیل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الائچی خرد آٹھ درہم یعنے ایک تولہ چار ماشہ الائچی کلان لونگ سنبل الطیب دارچینی زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور چھانین اور بہی کو سرکہ شراب مین خوب جوش دین اور بعضے اطبا اسکو شراب مین جوش دیتے ہین اور اصلی جز نسخہ کا یہ ہے اسکے بعد آگ سے اُتار لین اور چھانین اور صاف کرین اور بہی کو نکال کر الگ رکھین اور ایک گھنٹہ اسی طرح رہنے دین تاکہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

جو کچھ رطوبت اسمین جوش دیتے وقت آگئی ہے بہ کر نکل جائے پھر اسکو نرم نرم کوٹین اور شہد کو جداگانہ نرم آنچ پر پکائین اور پکاتے وقت کسی چیز سے اُسکو تھوڑا تھوڑا ہلاتے جائین تاکہ قریب بستگی کے پہونچ جائے اسکے بعد اسی شہد پر بہی کو ڈالین اور ہلائین تا اینکہ بہی شہد مین بریان ہوجائے اور جو کچھ رطوبت بہی کی ہو سب جاتی رہے بعد اسکے آگ پر سے اسکو اُتار لین اور پسی ہوئی دوائین اسپر چھڑکین اور کفچہ سے خوب اُسکو گھوٹین تا اینکہ سب دوائین برابر ملجائین بعد اسکے اسپر ایک سپید پتھر کا ٹکڑا یا سینی جو سطح برابر ہو روغن گل سے ملا ہوا یا روغن کنجد اسمین لگا یا ہوا اس دوا پر بند کردین تاکہ بخارات اسکے باہر نکلنے نہ پائین مراد یہ ہے کہ اس برتن اور اُس پتھر کے ٹکڑے کے لب پر لب بیٹھ جائے اور لگر سے لگر ملجائے اور سانس نکلنے کی جگہ نرہے جس طرح دیگ کو دم پخت کرتے ہین اور اسی حال سے دو دن یا تین دن اُسکو چھوڑ دین تا اینکہ خشک اور سخت ہوجائے بعد اسکے چھری سے اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کہ ہر ایک ٹکڑا برابر چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ کے ہو کاٹین اور اترج یعنی چکوترہ کے پتے مین لپیٹ کر باندھین اور رکھ چھوڑین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین اور بعض اطبا اسمین دو درہم یعنی سات ماشہ مشک داخل کرتے ہین۔

جوارش سفرجلی ملین شکم قولنج کو فائدہ کرتی ہے اور فضول بدنی کو خشک کردیتی ہے **اخلاط اسکے** بہی چھلی ہوئی اور اندر سے صاف کی ہوئی ایک رطل یعنی پونے چونتیس تولہ شہد کف گرفتہ دو رطل یعنی آدھ پاؤ کم سیر تخمیناً زنجبیل دار فلفل ہر یک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ دارچینی دو درہم یعنی سات ماشہ الائچی خرد الائچی کلان زعفران ہر یک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ مصطگی پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سقمونیا دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ تربد سپید قسم عمدہ تیس درہم یعنی پونے نو تولہ دوا اُنکو جمع کرکے پیسین اور چھان لین اور بہی کو شراب مین جوش دین اور جو تدبیر خشک بہی کی کی جاتی ہے وہی اسکی بھی کرین اور مسلم بہی کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔ مقدار شربت چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ کی ہے آب گرم کے ہمراہ۔

دوسرا نسخہ جوارش سفرجلی کا جو دست آور ہے بہی جسکی بو پاکیزہ ہو اُسکے اوپر خمیر کا لیپ کرکے بریان کرین بعد بھوننے کے مغز اُسکا چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ فلفل اور زنجبیل دو دانق یعنی ڈیڑھ ماشہ سقمونیا ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر شہد کف گرفتہ سے قوام درست کرین مقدار شربت ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ کی شراب کے ہمراہ۔

جوارش سفرجلی جو بہی کو نچوڑ کر اسی نچوڑے ہوے پانی سے بنائی جاتی ہے یہ جوارش اُس شخص کو فائدہ کرتی ہے جسکی اشتہا کم ہوگئی ہو اور اُس شخص کو جسکا کھانا نہ ہضم ہوتا ہو اور جسکا جگر ضعیف ہو معدہ کو مضبوط کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی کے بڑے بڑے دانہ جو بسبب ناپختگی کے کھٹے مزے کے ہون لیکر اوپر سے چھلکا اور اندر سے آلائش نکال کر صاف کرین اور بعد صاف کرنے کے اسکو کوٹ کر نچوڑین اور اُسکا پانی بوزن دو قسط رومی کے یعنی آدھ پاؤ کم دو سیر تخمیناً لین اور اس مین شہد کف گرفتہ ہموزن ملائین اور سرکہ شراب ڈیڑھ قسط یعنی چھٹانک کم ڈیڑھ سیر تخمیناً ڈالکر نرم آنچ پر جوش دین اور کف اسکا اُتار اُتار کر پھینکتے جائین بعد اسکے زنجبیل تین اوقیہ یعنی آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ فلفل سپید دو اوقیہ یعنی پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کوٹ کر اُسپر ڈالین اور شہد کف گرفتہ مذکور کے ساتھ ایسا گاڑھا قوام کرین کہ قریب بستگی کے پہونچ جائے جیسا لعوق ہوتا ہے پس یہ دوا نافع ہے اُسکو جسکا معدہ اور جگر ضعیف ہو پھر مناسب ہے کہ اکثر اوقات اس دوا کو غذا سے پہلے دو گھنٹہ یا تین گھنٹہ کھائین اور اگر بعد غذا کے تناول کرین جب بھی مضر نہین ہے پھر اگر یہ دوا اُس شخص کے واسطے بنائی جائے کہ جسکے معدہ مین حرارت ہو یا اُسکے معدہ مین مرہ کی موجودگی کے آثار پائے جائین کیسا ہی مرہ کیون نہو واجب ہے کہ مرچ سیاہ اور زنجبیل کو اس مین سے نکال ڈالین اور فقط بہی کا پانی اور شہد اور سرکہ سے جوارش تیار کرلین اسی مقدار اور پیمانہ پر جسکا ہمنے ذکر کیا ہے اور اگر یہ

جوارش

HAKEEM SHOUKAT ALI

جوارش ان لوگون کے واسطے بنائی جاے جن کے معدہ حرارت اور برودت مین متوسط ہین کہ نہ اُس معدہ مین فضول صفراوی جمع ہوتے ہین نہ بلغمی اس وقت نصف مقدار فلفل ونہ زنجبیل کی نسبت مقدار مذکورہ بالا کے ڈالنی چاہیئے جیسے کہ فلفل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ اور زنجبیل ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ اور اگر یہ جوارش ان لوگون کے واسطے بنائی جاے جن کے معدہ مین بلغم ہو پھر زنجبیل اور فلفل کے دو چند مقدار ڈالی جاے جیسے کہ زنجبیل پندرہ تولہ ساڑھے چار ماشہ ڈالی جاے گی اور فلفل چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ۔

جوارش سفرجلی اشتہاے طعام پیدا کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی کا نچوڑا ہوا پانی تین رطل یعنی سوا سیر تخمیناً شہد تین رطل یعنے سوا سیر پُرانا سرکہ سخت تیز ہو دو رطل یعنے آدھ پاؤ کم سیر تخمیناً کو لون کی آنچ پر جوش دین کف جسقدر اوپر آوے اسکو نکالتے جائین اسکے بعد زنجبیل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ فلفل سیاہ دار فلفل کمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دارچینی دو درہم یعنے سات ماشہ عود خام تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب کو کوٹ کر شہد ایک درہم اور سرکہ ملا کر اتنا گاڑھا قوام کرین کہ بستہ ہو جاے مقدار شربت ایک ملعقہ یعنے ڈیڑھ تولہ غذا سے پہلے اور دو گھنٹہ صبر کر کے پھر غذا کھانی چاہیئے۔

جوارش ہندی قولنج اور وجع مفاصل و نقرس اور درد پشت کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سقمونیا ایک مثقال یعنے پونے چار تولہ خیر بوا جو ایک قسم چھوٹی الائچی کی ہے اور الائچی کلان زنجبیل دارچینی خرفہ نارمشک قرنفل اور فلفل سیاہ کمد پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ تربد سو مثقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ اور شکر سو مثقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور شہد کے ذریعہ سے معجون بنائین۔

جوارش جسکو **دواء السنة الملوک کہتے ہین** یعنے پورے سال بھر بادشاہون کو کھلائی جاتی تھی لیس اسکے کھانے سے زندگانی اور عمر کی خوبی پیدا ہوتی تھی اور جو شخص اس جوارش کو ہمیشہ کھاتا ہے اسکے بدن مین کوئی بیماری ایسی باقی نہ رہے گی کہ کبھی نہ ہو جاے اور بال سر اور داڑھی کے جسقدر کھچڑی ہو گئے ہین اس دوا کے کھانے کے بعد اب زیادہ نہ ہون گے یہ دوا اُن بادشاہون کی ہے جو بنا بر حکایت اطبا کے اس سے اپنی دوا کرتے تھے ناسور سیاہ اور سپید اور سرخ اور دانتون کے گر جانے اور زردی جو بدن مین پھیل جاتی ہے اسکو اور سردی شکم اور مفاصل کے ضربان کو فائدہ کرتی ہے بصارت مین جلا اور رنگ مین صفائی پیدا کرتی ہے جماع کے بکثرت کرنے پر قادر کرتی ہے کسی طرح کی اس مین مضرت نہین ہے اور دوا کا کھانے والا کسی چیز سے پرہیز نہین کرتا **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ کمد چھتیس مثقال یعنے ساڑھے تیرہ تولہ کلونجی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ فلفل سیاہ دار فلفل زنجبیل فلفل مویہ کمد بائیس مثقال یعنے سوا آٹھ تولہ نارمشک الائچی کلان سعد کوفی کمد دو مثقال یعنے نو ماشہ کبابہ اور بلادر یعنے بھلانوان کمد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ ہر ایک دوا کو جدا جدا کوٹ کر چھانین تاکہ کچھ پھوک باقی نہ رہے اور اگر پھوک نکلی ہے تو اوزان مین ہر ایک دوا کے وہی نسبت باقی رہے جو اوزان ابھی اوپر بیٹھے لکھے ہین **مترجم** مین جب اس جوارش کو کسی بیمار کے واسطے تجویز کرتا ہون تو اسکو یہ کہہ دیتا ہون کہ دواؤن کے کوٹنے چھاننے کے بعد وزن مندرجہ نسخہ پورا کر لینا چاہیئے تاکہ کثرت کے پھوک سے نجات ملے اور مناسب یہی ہے کہ نسخہ کے ادویہ کے اوزان کو اسی طرح لحاظ رکھنا چاہیئے **تمن** بعد پورا کرنے اوزان ادویہ کے سب کو آپس مین ملا دین اگر مجموعہ سفوف ادویہ سوا نواسی تولہ ہو تو چھ سو مثقال یعنے دو سو پچیس تولہ قند سپید لیکر کسی پتیلے یا دیگ وغیرہ مین ڈالین مگر اس پتیلے وغیرہ کو مانج کر خوب صاف کر لیا ہو اور ملائم آنچ سے پکانا شروع کرین اور تھوڑا سا پانی بھی اسی قدر پر ڈالین کہ پگھل جاے جب پگھل کر اس مین جوش آجاے سفوف ادویہ مذکورہ قوام مین ڈال کر اس قدر ملائین کہ خوب دوائین مل جائین مگر ملانے اور گھوٹنے مین بھی نرمی اور آہستگی کا لحاظ رکھین بعد اُس کے آگ پر سے اُتار لین اور اتنی دیر ٹھہرے رہین کہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

نیم گرم رہ جائے پھر اس کی گولیاں بنانے شروع کریں ہر ایک گولی کا وزن سوا دو مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ اور گولیاں بناتے وقت اپنے ہاتھ میں روغن زیتون یا روغن گاؤ مل لیا کریں بعد اسکے ایک گولی روزانہ آب سرد کے ہمراہ تناول کریں یہ دوا سب ادویہ مرکبہ کی سردار ہے **مترجم** اس دوا میں قند کا وزن ڈھائی گنا اوزان ادویہ سے ہے میں نے بھی بہت سے بیماران فالج وغیرہ کو اور اکثر مسن معمر آدمیوں کو کھلائے اجزا بھی اسکے کمیاب نہیں ہیں جب کبھی عمدہ اجزا بہم پہونچ گئے ہیں البتہ دس روز کے بعد اس دوا کے فوائد کا ظہور تجربہ میں آیا ہے۔

جوارش سقمونیا مسہل نقرس اور درد پشت اور تمام امراض باردہ کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** سقمونیا دارچینی شیطرج سندی زنجبیل کمد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ فلفل سیاہ چھ درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تربد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دار فلفل چھ درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ الائچی کلاں قرنفل تخم کرفس اجوائن کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نوشادر نمک سندی کمد دو درہم یعنے سات ماشہ قند سپید اور شکر ہر ایک اکیس درہم یعنے چھ تولہ ڈیڑھ ماشہ حلتیت یعنے ہینگ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ سقمونیا جو ایک قسم کی مرکب دوا ہے جسکو فارسی میں کف آبگینہ کہتے ہیں تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد ملا کر معجون درست کریں مقدار شربت دو درہم یا چار درہم کی یعنے سات ماشہ یا ایک تولہ دو ماشہ ہمراہ نیم گرم پانی کے۔

جوارش سمسم کنجد مقشر زیرہ کرمانی زنجبیل کمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ فلفل دار فلفل کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دارچینی دو درہم یعنے سات ماشہ الائچی کلاں الائچی خرد کمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند سپید اور راسم قند جو بہت سپید ہو ہر ایک ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ سب دواؤں کو جمع کرکے کسی برتن میں اٹھا رکھیں بعد اس کے کہ پیس کر چھان لیا ہو استعمال کریں۔

جوارش حب الخضرا جسکو بن کہتے ہیں بواسیر اور ریاح برودت معدہ کو اور نادرستی ہضم اور دردہائی شکم کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** حب الخضرا شیرہ عبلانوان کا اور کنجد مقشر کمد چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ شکر طبرزدی چوبیس استار یعنے ساڑھے چالیس تولہ ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ خستہ برآوردہ زنجبیل دار فلفل بیخ سادج ہندی شیطرج سندی کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل مرزنجوش بباسہ کمد دو درہم یعنے سات ماشہ ان سب دواؤں کو جمع کرکے شہد کف گرفتہ اور گھی کے ذریعہ سے معجون بنائیں اور بعد چھ مہینے کے استعمال کریں مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ گائے کے دودھ کی چھاچھ کے اور غذا جب تک اس جوارش کا استعمال کرتا رہے چاول اور دودھ کی کھیر کھایا کرے۔

جوارش انجدان نفخ شکم اور معدہ اور قراقر اور ریاح غلیظ کو مفید ہے **اخلاط اس کے** تخم کرفس کمد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ انجدان یعنے بیخ اسکے سیاہ قسم کے چودہ درہم یعنے چار تولہ گیارہ ماشہ میزارما یعنے پودینہ اور فودنج حاشا سیسالیوس کمد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کاشم تیرہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے نو ماشہ دواؤں کو جمع کرکے پیس چھان کے شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون بنائیں اور کسی برتن میں اٹھا رکھیں اور بروقت حاجت استعمال کریں۔

جوارش انجدان حسادات یعنے صلابت جگر اور برودت جگر اور زرد آب اور برودت معدہ اور گردہ کو مفید ہے **اخلاط اسکے** انجدان سیاہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم جرجیر تخم گندنا کمد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زنجبیل بلیلہ آملہ خستہ برآوردہ کمد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اجوائن تخم کرفس انیسون الائچی خرد زیرہ کرمانی دارچینی کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ قرنفل ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قند سپید بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ان سب دواؤں کو جمع کرکے پیس لیں اور شہد کف گرفتہ

ملا کے کسی برتن میں اٹھا رکھیں اور بروقت حاجت کے استعمال کریں مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے انیسون اور مصطگی اور سنبل الطیب کے ہمراہ۔

جوارش کافور ضعف معدہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے اور ریاح غلیظہ کو اور ہضم پر اعانت کرتی ہے **اخلاط اسکے** کافور زعفران الائچی کلاں الائچی خرد خیر بوا کبابہ کاشم خرفہ قرنفل اشنہ سنبل الطیب بسباسہ صندل سفید فلفل اور دار فلفل دار چینی شیطرج اور نارمشک شقاقل خولنجان جوزبوا زنجبیل سعد کوفی فلفل موبہ سب اجزا ہموزن اور شکر ہموزن سب دواؤں کے۔

جوارش کافور کا دوسرا نسخہ بدہضمی اور ضعف معدہ اور بلغم غلیظ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** فلفل جوزبوا قرنفل بسباسہ دار چینی خرفہ نارغیث یعنے نارمشک فلفل موبہ اور نارقیصر قرنفل بستانی کافور زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤں کو جمع کر کے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کریں اور کسی برتن میں اٹھا رکھیں اور بروقت حاجت استعمال کریں۔

جوارش کافور کا نسخہ اول نسخہ سے زیادہ قوی ہے **اخلاط اسکے** زنجبیل فلفل دار فلفل دار چینی قرفہ ساذج ہندی سنبل الطیب شیطرج جوزبوا صندل زرد حب بلسان الائچی کلاں بسباسہ قرنفل نارغیث یعنے نارمشک تالیسپتر سعد کوفی طباشیر عود ہندی ہر ایک نصف اوقیہ ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کافور اور مشک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ شکر طبرزدی ساڑھے دس اوقیہ یعنے انیس تولہ چھ ماشہ تین سرخ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کر کے ایک برتن میں اٹھا رکھیں اور بروقت حاجت استعمال کریں۔

جوارش عود معدہ کو قوی کرتی ہے اور بدون افراط حرارت معدہ کو گرم کرتی ہے طعام کو ہضم کرتی ہے بلغم کو خشک کر دیتی ہے **اخلاط اسکے** سنبل الطیب سنبل رومی تخم کرفس انیسون مصطگی ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عود ساڑھے تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قرنفل دو درہم یعنے سات ماشہ بسباسہ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ قرفہ اور سک دو درہم یعنے سات ماشہ ہلیلہ کابلی جسکو شراب میں بھگو کر بریان کر لیا ہوا اور فرنجمشک ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ جوزبوا ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ مرماحوز تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ گل سرخ چرائتہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ میبہ یعنے بہی شراب کے ذریعہ سے معجون تیار کریں مقدار شربت دو مثقال یعنے نو ماشہ کی ہے۔

جوارش دار چینی ضعف معدہ اور جگر اور گردہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے اور اخلاط غلیظہ کو پاک کرتی ہے اور بدن سے نکال دیتی ہے ریاح کو ہٹا دیتی ہے **اخلاط اسکے** دار چینی عود اور راسن ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قرنفل فلفل سیاہ دار فلفل سنبل الطیب اسارون ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زنجبیل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ پودینہ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ خیر بوا یعنے الائچی خرد کی ایک قسم قرفہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ کیئہ یعنے فیلجوش انیسون تخم رازیانہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کریں۔

جوارش ہندی قولنج اور برودت معدہ اور وجع مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** شیطرج ہندی ساذج ہندی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جوزبوا اجوائن ہر ایک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل دار فلفل ہر ایک پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ زنجبیل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ ہلیلہ سیاہ تیس استار یعنے پچاس تولہ آٹھ ماشہ نارمشک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ قرنفل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بسباسہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قند دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ سب دواؤں کو پیس چھان کر سفوف بنا لیں اور بروقت حاجت دو درہم یعنے سات ماشہ سفوف نبیذ کہنہ کے ہمراہ تناول کریں۔

جوارش زنجبیل ضعف معدہ اور امعا کو فائدہ کرتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے ریاح کو ہٹا دیتی ہے ہیضہ کو فائدہ کرتی ہے دستوں کو بند کر دیتی ہے **اخلاط اسکے**

HAKEEM SHOUKAT ALI

زنجبیل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ صمغ عربی خیربوا مکمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ قرنفل دارچینی کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ جوزبوا ایک جوزہ یعنے ایک دانہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ نشاستہ بیالیس درہم یعنے سوا بارہ تولہ شکر طبرزدی ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ۔

جوارش مشک ضعف معدہ اور نفخ معدہ اور ریاح بواسیر اور فم معدہ کے پھڑکنے اور دھڑکنے کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** مشک نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ خیربوا الائچی کلاں قرنفل زنجبیل دارفلفل کمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دارچینی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ عود ہندی ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ شکر ہموزن کل دواؤں کے سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد سے جوارش تیار کر لیں اور استعمال کریں۔

جوارش اترج ریاح کو ہٹا دیتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے نکہت کو پاکیزہ اور خوشبو کرتی ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج زرد خشک شدہ تیس درہم یعنے پونے نو تولہ قرنفل جوزبوا دارفلفل فلفل خیربوا یعنے الائچی خرد دارچینی خولنجان زنجبیل ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مشک ڈیڑھ دانق یعنے ایک ماشہ ایک رتی شہد ملا کر تیار کریں اور بوقت حاجت استعمال کریں۔

جوارش قیصر قولنج اور سردی شکم اور خام کو نفع کرتی ہے فضول بلغمی بالزوجت کو نکال دیتی ہے نقرس کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دارفلفل زنجبیل بلیلہ زرد سقمونیا تربد مکمد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ تخم کرفس اجوائن عاقرقرحا ملح طبرزدی مکمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ شکر سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ شہد ملا کر جوارش بنائیں اور استعمال کریں۔

جوارش سقنقور باہ کو زیادہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم بلبلان تخم پیاز تخم لفت تخم سطاب یعنے رطبہ کی بیج تخم گندنا تخم گذر تخم جرجیر تخم اسفناخ تخم شاہسفرم یعنے تلسی کے بیج حبۃ الخضرا یعنے بُن لسان العصافیر کنجد مقشر تخم ترب یعنے مولی کے بیج تودری سپید تودری سرخ صنوبر حب الرشاد مکمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زنجبیل شقاقل خولنجان دارفلفل مکمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دارچینی جوزبوا دونوں بہمن مکمد دو درہم یعنے سات ماشہ ناف سقنقور جسکو نمک لگاتے ہیں پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اسقیل مشوی یعنے بھنے ہوئے تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند ہموزن سب دواؤں کے دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے جوارش تیار کریں مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ شراب مثلث یا شیر تازہ دوشیدہ ماء العسل کے بہتر شربہ ہے۔

جوارش دوسری خفقان کو فائدہ کرتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے طعام کو ہضم کرتی ہے روانی شکم پیدا کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بلیلہ کابلی پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تالیسپتر پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زرنباد درونج اور رجج مکمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تربد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ شہد کے ذریعہ سے جوارش تیار کریں مقدار شربت تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کی ہے۔

جوارش کا نسخہ ہمارے تجربے کا اور ہمارا تجویز کیا ہوا عود تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کافور چہارم درہم کا یعنے سات رتی مشک ثلث درہم کا یعنے سوا نو رتی جادتری نارمشک سعد کوفی فرنجمشک زرنب زرنباد مکمد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ دارچینی مصطگی زنجبیل فلفل قرنفل مکمد دو درہم یعنے سات ماشہ گاؤزبان پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم رازیانہ تخم کرفس وج ترکی سنبل الطیب مکمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤں کو شہد کے ذریعہ سے یکجا کریں۔

اطریفل کبیر استرخاء مقعد اور ریاح بواسیر جو اندرونی ہو اور بیرونی ہو اسکو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ دارفلفل فلفل ہر ایک تین جز زنجبیل بوزیدان

HAKEEM SHOUKAT ALI

خیطرج ہندی شیرازجلہ شقاقل اور ایک دوسرے نسخہ مین بسباسہ کی زیادتی پائی گئی ہے ان دواؤن مین سے ہرایک بقدر ایک جزکے تودری سپید تودری سرخ لسان العصافیر انار دانہ صحرائی اور وہ بہدوانیج ہے حب فلفل جسکو فارسی مین دارشیشعان کہتے ہین کنجد مقشر طرزدی کمدو دجز یعنی سپید بہمن سرخ نصف جز خشک دھاونکو کوٹین اور کنجد کو الگ اور پھر سب کو ملاکے روغن گاؤ سے لت کرین اور شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین۔

جوارش عود کا ہمارا نسخہ الائچی خرد زنجبیل دارچینی تج زعفران فلفل زرنجشک زرنباد کمد تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ عود خام دو تولہ چار رتی عنبر ایک شقال یعنی ساڑھے چار ماشہ جوزد اور کافور ہرایک دو دانق یعنی ڈیڑھ ماشہ ترید چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ سب کو پیس کر اس سفوف کو شہد یا شکر ملاکر جوارش تیار کرین۔

چوتھا مقالہ سفوفات و رتماجیح یعنے جوارشات اور وجورات صبیان کے بیان مین یعنے وہ دوائین جو رواکون کے حلق مین ٹپکائی جاتی ہین ہم اس مقام پر سفوف کے وہی نسخے لکھتے ہین جیسے جوارشات کے لکھے ہین یعنے وہی سفوف جو عام فوائد پر شامل ہون اور خاص نسخہ ہائے سفوف کا بیان اسکے مقام پر آئیگا۔

متعلیا ثا پیچش اور مروڑہ اور بواسیر اور اسہال کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** حب الرشاد بریان ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ تخمینا زیرہ کرمانی ایک شبانہ روز سرکہ مین بھیگا ہوا تخم گندنا بریان کمدوس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ تخم کتان بریان چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ کیتہ یعنے فیلگوش ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ہلیلہ کابلی جو گھی کے ذریعہ سے بریان کیا جاے تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ مقدار شربت تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ رب سفرجل کے ہمراہ۔

دوسرا سفوف ریاح بواسیر اور اسہال اور پیچش اور مروڑہ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** حب الرشاد بریان ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ تخم کتان بریان اسبغول کمدتین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم کرفس بریان طین مختوم تخم کنوچہ کمد ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ صمغ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ۔

سفوف جسکا نام کسیلا ہے روانی شکم کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** کسیلا حب الآس حرف بیض یعنے سپید بالم زرکچور جوز گندم کتیرا سماق یعنے سیدہ لکڑی حضض یعنے رسوت فندق یعنے ریٹھ صاف کیا ہوا کمد ایک جز بادام شیرین مقشر دونون چھلکون سے دو تولہ گیارہ ماشہ سیدہ گندم بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ دواؤن کو پیسکر ملالین اور استعمال کرین۔

دوسرا سفوف جو حاملہ عورتون کو فائدہ کرتا ہے اور ریاح کو مٹادیتا ہے معدہ اور جگر کی تقویت کرتا ہے **اخلاط اُسکے** چھوٹے موتی عاقرقرحا کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ زنجبیل علک رومی کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرنباد درونج تخم کرفس وج ترکی خیربوا جوزبوا فلفل دارچینی کمد دو شقال یعنے نو ماشہ تودری تخم رازیانہ کمد ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ شکر ہموزن ادویہ۔

سفوف عنبا وہ جگر کے لاغر ہو جانے کو اور معدہ کے نرم ہو جانے اور اُسکی رطوبت کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** لک مغسول عود ملبسان حب الآس بلوط خشک شکر طرزدی مصطگی پوست انار اور مازو کمد ایک جز لسان زنجبیل کمد ربع جز بعد پیسنے اور چھاننے کے سب دواؤن کو ملاکر سفوف تیار کرین۔ اور صبح کے وقت اور شب کو سوتے وقت ایک شقال سے دو شقال تک یعنے ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک سات روز برابر استعمال کرین گوشت کا اتنا پرہیز ہے کہ چکھنے تک کی بھی اجازت نہین ہے۔

سفوف بدن کی گرمی اور تپ اور حمرہ اور پتی اور چھالے اور زیادہ **چھینک** آنے کو اور بستگی زبان جو برسام کے سبب سے ہو اُسکو فائدہ کرتا ہے اور زبان پر اس سفوف کی مالش کی جاتی ہے **اخلاط اُسکے** مشک دو دانق

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنے ڈیڑھ ماشہ سک اور رسوت ہر ایک در ہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کافور ایک درہم اور دو دانق یعنے پانچ ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ الائچی کلان قرنفل جوزبوا ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ گلنار طباشیر ہر ایک چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ قند سپید ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ سب دواؤنکو پیس چھان کر سفوف بنالین اور جس شخص کے مزاج مین گرمی زیادہ ہو اسکے علاج کرنے مین اس سفوف سے جوزبوا نکال ڈالین مقدار شربت بڑے سن کے آدمی کے واسطے نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ اور چھوٹے سن والے کے لیے دو سرخ سے ایک قیراط تک یعنے دو رتی سے لیکر تین رتی تک۔

قیسحلانبے خربوزہ کا شاید مراد اس سے سردہ ہو جو کابل کے اطراف سے آتا ہی معدہ کمزور اور ڈھیلے کی تقویت کرتا ہے اور جس شخص کو مرض استرخاء معدہ کا ہو اُسکو قبض شکم پیدا کرتا ہے اور سانس جو کمزور ہو اُسکو قوی کرتا ہے **اخلاط اُسکے** لانبے خربوزہ لیکر جس قدر بیج وغیرہ اسکے اندر ہون اسکو نکال ڈالے بعد اسکے پسے ہوے گوگل اور رطراشیث اور عبیرا جو ایک قسم کی گھانس ہے کوٹ کر اور چاول کے آٹے سب جزو ہمون لے کر بھر دین اور اتنے دنون تک رکھ چھوڑین کہ رطوبت خربوزہ کی خشک ہو جاوے بعد اُس کے ان سب چیزون کو نکال لین اور خشک کر کے خوب پیسین اور سفوف تیار کرین اور بقدر ایک کف دست کے جو چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہوا تناول کرین۔

سفوف اُن لڑکون کے واسطے بنایا جاتا ہے جن پر رطوبت غالب ہو مراد یہ ہے کہ جو مرض کے اقسام لڑکون کو بسبب غلبہ رطوبت کے پہونچتے ہین جنکا بیان کتاب اول فن کلیات مین ہو چکا ہے ان کے دفع کرنے کے واسطے یہ سفوف بنایا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ زیرہ کرمانی ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مصطگی پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ زنجبیل دو درہم یعنے سات ماشہ ہر ایک دوا کو جُدا جُدا کوٹ کر چھانین بعد اُسکے گرمیون کی فصل مین روغن کنجد اور جاڑے مین روغن زیتون سے لت کرین اور گرمیون مین شیرینی اس مین شکر طبرزد ملائین اور زنجبیل کو نکال ڈالین اور یہ سفوف اُسی مرض کے واسطے مناسب ہے جسپر رطوبت کا غلبہ ہوا ہو۔

سفوف ارسطو طالیس جسکو سکندر کے واسطے استعمال کرنے کے مرض مین تجویز کیا تھا اور فساد معدہ اور زردی رنگ اور گندہ دہنی اور وسواس اور نسیان کو بھی فائدہ کرتا ہے اور ہاضم اور مفرح بھی ہے **اخلاط اُسکے** قرفہ ساذج ہندی الائچی خرد عود ہندی سادرون کی یعنے فیلجوش ہلیلہ کابلی ختنہ برآورده اکلیل الملک فرنجمشک تارمشک تارقیصوریہ دار چینی اشنہ فلفل دار فلفل زنجبیل قرنفل انار دانہ جوزبوا یعنے جاے پھل الائچی کلان ہر ایک دو جزمشک اور کافور ہر ایک جز قند سپید چھ گنا اوزان ادویہ سے کوٹ چھان کر تیار کرین مقدار شربت ایک درہم سے یعنے ساڑھے تین ماشہ نغایت کم از تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کی ہے نہار منھ نیم گرم پانی کے ہمراہ اور جذام کے واسطے بھی بڑا نفع کرتا ہے۔

سفوف برگمین پیٹ کے اندر جو کیڑے پڑ جائین اُن کو اور ضعف معدہ کو مفید ہی **اخلاط اسکے** ہلیلہ آملہ برنج ہر ایک جز لبان تربد بھی اسی قدر سبکو جمع کر کے قند سپید ملا کر تیار کرین مقدار شربت دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے۔

سفوف اسفند اور یہ سفوف لڑکون کے حلق مین اور تالو مین لگا دیا جاتا ہی اسکا تجربہ ہو چکا ہے متلی پیدا کرتا ہے اور دست لاتا ہے اور جو خلط مراری اور بلغمی انکے بدن مین ہو اُسکو نکال دیتا ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ بلیلہ آملہ عاقر قرحا گل سرخ گلنار سماق اور کوزدہ یعنے انزروت اور عروق یعنے ہلدی اور جوز القے حب الآس مازو اور حبق یعنے فودنج اور الائچی کلان قرنفل سب اجزا برابر لے کر کوٹ ڈالین اور استعمال کرین۔

وجوصبیان یعنے لڑکون کے تالو اور حلق مین ملنے اور ٹپکانے والی دوا لڑکون کے بدن کو بلغم اور مرار سے پاک کر دیتی ہے **اخلاط اُسکے** پانچ عدد ہلیلہ زرد اور عذبہ یعنے میٹھے پانی کی کائی

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور طباشیر اور عنبر صیدمانی اور مامیران اور جبق اور گلنار مازو اور رسوت اور شکر اور زعفران الائچی کلان اور قند ہر ایک ہموزن بلیلہ زرد کے لیکر پیس چھان کر تیار کرین اور جس لڑکے کو پلانا منظور ہو اسکے چھٹائی بڑائی کے اندازہ سے وزن تجویز کرین۔

دوسرا نسخہ وجور کا لڑکون کے واسطے گلنار اقلیمیا عاقرقرحا سماق رب السوس اور عذبہ یعنے میٹھے پانی کی کائی بلیلہ بلیلہ مازو جادتری حب الآس طباشیر کبابہ الائچی کلان رسوت زعفران شکر اور عروق یعنے ہلدی تخ عنبر صیدمانی جبق دھان کی بھوسی سب اجزا پیس کر چھان لین اور ملادین۔

وجور کا اور نسخہ لڑکون کے واسطے شکر طبرزدی گل سرخ رسوت زعفران سماق طباشیر مامیران جبق گلنار الائچی کلان عذبہ کمدا ایک جز سب کو کوٹ پیس کر تیار کرین مقدار شربت چھوٹے لڑکے کے واسطے ایک قیراط یعنے تین رتی اور بڑے کے واسطے بقدر اسکے سن کے تجویز کرنا چاہیے۔

قمیحہ واسطے خراش اور اسہال کے جس مین دست چیکنے اور زیادہ آتے ہون اور فساد معدہ اور ضعف معدہ کو بھی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** قرط یعنے کیکر خواہ ببول کی پھلی اور طراثیث کمد پانچ جز مشک ایک جز ہر ایک دوا کو جداگانہ کوٹ کر ملادین اور صبح کو دو درہم یعنے سات ماشہ اور رات کو بھی اسیقدر تناول کرین

سفوف واسطے ورم طحال اور خرابی رنگ اور ہضم کے **اخلاط اسکے** ہالم سپید چہارم کیلجہ یعنے پونے چار چھٹانک اُس پر روغن کنجد اسقدر ڈالین کہ اسکے اوپر آجاوے اور دھیمی دھیمی آنچ سے اسکو جوش دیتے رہین تا اینکہ ہالم گل کر پینے کے قابل ہوجاے بعد اسکے اسپرسیدہ لکڑی کو ملی ہوئی اکتر درہم یعنے بیس تولہ آٹھ ماشہ چار رتی زیرہ کرمانی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اجوائن شامی دو درہم یعنے سات ماشہ ملادین اب یہ سفوف تیار ہوگیا اور صبح کے وقت بقدر ایک کف دست یعنی سوا دو تولہ کے سرد پانی کے ہمراہ تناول کرین سرکہ اور شور مچھلی اور تازہ پھلی سے اور دودھ اور ترکاری اور نواکہ سب سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

سفوف اس شخص کے واسطے جسکو یرقان اور درد جگر اور قے صفراوی ہوتی ہو **اخلاط اُسکے** لک مغسول ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ طباشیر دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ریوند چینی ڈیڑھ دانق یعنے ایک ماشہ ایک رتی کافور ایک دانق یعنے چھ رتی مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ جوشاندہ آب آلو بخارا اور آب تمرہندی جو بوزن نصف رطل یعنے قریب سترہ تولہ کے ہے۔

سفوف اُس شخص کے واسطے جسکو تپ اور درد جگر ہو اور صفراوی دست آتے ہون **اخلاط اُسکے** دردی شراب زراوند سنبل الطیب لک مغسول کمدا ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ خبث الحدید مصری سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی سب دواؤن کو کوٹ کر سفوف تیار کرین مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہے ہمراہ آب کشنیز خشک بقدر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کے۔

سفوف حرارت جگر اور یرقان اور سدہ ہاے جگر اور نفث الدم کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سیدانہ مقشر نشاستہ تخم خیار مقشر کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل رنی لک مغسول گل سرخ سنبل الطیب سوسن کمدا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ طباشیر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مصطگی دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سرد پانی کے ہمراہ۔

نمک گرم مزاج والونکے واسطے مفید ہے اور ان لوگونکو جنھین سعال رطوبی یا سوداوی عارض ہو اور اشتہاے طعام پیدا کرتا ہے **ترکیب اسکی** یہ ہے کہ نمک دراني لیکر اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالین اور ان ٹکڑونکو لوہے یا سنگ کے دیگچے وغیرہ مین یا مٹی کی ہانڈی مین ڈالکر سرکہ شراب پرانا چند مرتبہ اسپر چھڑکین پھر اسکو نکالکر کوٹ ڈالین اور اناروانہ تھوڑا سا بریان کرکے اور سماق دانہ آلی

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہموزن اسی نمک کے دونون کا وزن ہو اور کشنیز خشک بریان اور عصارہ زرشک یہ بھی دونون ہموزن نمک کے سب کو کوٹ کر پیس کر ملادین اور استعمال کرین ۔

دوسرا نمک معدہ اور جگر کو نفع کرتا ہے اور درد مفاصل کو اور تمام ایسے اورام کو جو فضول اخلاط سے پیدا ہون مفید ہے **اخلاط اُسکے** نمک طعام ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ نوشادر دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ فلفل سپید تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ پانچ ماشہ دررتی زنجبیل فلفل سیاہ ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ انیسون تخم جرجیر اجوائن سنبل الطیب ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ فوتنج جبلی یعنے پودینہ کوہی دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ تخم کرفس دشتی ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ ایک رتی کوٹ پیس کر سب اجزا کو یکجا کرین مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ نیم گرم پانی کے ہمراہ ۔

پانچوان مقالہ لعوقات کے بیان مین جسکو ہندی مین چٹنی

کہتے ہین لعوق یا چٹنی کے نسبت ہمارا بیان بھی اس مقالہ مین ویسا ہی ہے جس طرح اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہے ۔ لعوق اکثر اسی غرض سے بنایا جاتا ہے تاکہ منہ مین اجزاے دوا کسی قدر ٹھہرے رہین اور پھیپھڑے تک ایک مقدار کے بعد دوسری مقدار پہونچتی رہے اور دفعتاً ان دواؤن کی مقدار پوری معدہ تک نہ پہونچ جاے کہ معدہ سے ان ادویہ کے اثر آنے تک طول مسافت طے کرنی پڑے ۔

لعوق خشک کھانسی کے واسطے السی کو بھون کر شہد کف گرفتہ سے ملاکر کسی برتن مین رکھ چھوڑین اور بروقت حاجت استعمال کرین ۔

دوسرا لعوق حرارت اور یبوست سے جو کھانسی ہو اسکے واسطے تخم خیار مقشر پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مغز بادام شیرین مقشر چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم خطمی تخم خبازی ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ صمغ عربی کتیرا نشاستہ سبدانہ مقشر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ رب السوس قند سپید ہر ایک ساڑھے چار درہم یعنے ایک تولہ پونے چار ماشہ ان سب اجزا کو کوٹ چھان کر الگ رکھین اور مٹی صاف شدہ سپستان مویز کلان دانہ بر آوردہ ان تینون کو پانی مین اس قدر جوش دین کہ گاڑھا ہو جاے پھر اسپر سفنج ڈال کر سفوف ادویہ مذکورہ بالا شامل کرکے لعوق تیار کرین یہ لعوق ہمراہ اس پانی کے پیا جاتا ہے جس مین سبوس سپیدہ گندم اور آرد باقلا بھگو کر قند اور روغن بادام شیرین ملا کر تیار کیا ہو اور غذا مین بعد اس لعوق کے آب جو پلایا جاتا ہے ۔

لعوق اس کھانسی کے واسطے جو حرارت سے ہو سپستان تین قبضہ یعنے دو پیمانہ خاص عناب دانہ کلان پچاس عدد اصل السوس مقشر جسکو ریزہ ریزہ کر ڈالا ہو تیس درہم یعنے پونے نو تولہ مویز کلان کی وہ قسم جسکو کستمانی کہتے ہین شیرین ہو اور دانہ بر آوردہ چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ املتاس جسکی لکڑیان وغیرہ چن کر صاف کر ڈالی ہون بیس درہم یعنے آٹھ تولہ دس ماشہ ان سب دواؤن کو نو رطل یعنے ساڑھے تین سیر تخمیناً پانی مین جوش دین کہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ پانی رہ جاے تب اسکو چھان کر نصف رطل یعنے سترہ تولہ تخمیناً سفنج اور ثلث رطل قند سپید ڈال کر اتنا پکائین کہ مثل شہد کے گاڑھا ہو جاے بعد اسکے آرد باقلا بقدر کفایت ریشمی کپڑے مین چھان کر ملادین ۔

لعوق خشخاش جو نفث الدم اور تپ گرم اور کھانسی اور درد سینہ اور شوصہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ جسکی بونڈیان نکال ڈالی ہون اور صمغ عربی ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ نشاستہ گندم کتیرا دانہ خشخاش ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ رب السوس دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر یکجا کرین اور شراب خشخاش سے گوندھ کر کسی برتن مین رکھ رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین ہمراہ ترنجبین یا جوشاندہ زوفا کے ۔

لعوق طباشیر نفث الدم اور کھانسی اور فضول غلیظہ اور درد سینہ اور قرحہ ریہ یعنے پھیپھڑے کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** الائچی کلان چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ صمغ عربی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

نشاستہ گندم دانہ خشخاش سپید زنجبیل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر طبرزدی چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ تخم خیار مقشر یعنے دونون چھلکے نکال ڈالے ہون اور صنوبر مقشر ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بادام تلخ مقشر دونون چھلکے سے رب السوس کتیرا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم رازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ دانہ خشخاش سیاہ دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو پیس کر جو قابل چھاننے کے ہین انھین چھان لین اور شہد کف گرفتہ اور روغن گاؤ ملاکر آہستہ آہستہ گوندھین اور کسی برتن مین اٹھا رکھین اور بوقت حاجت استعمال کرین۔

لعوق طباشیر سل کے مرض مین جو تپین ہوتی ہین ان کو مفید ہے اور پھیپھڑے کے قروح کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** صمغ عربی الایچی کلان ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ زنجبیل نشاستہ گندم ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر سپید ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ تخم خیار مقشر حب صنوبر ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ان سب دواؤن کو پیسین اور جو قابل چھاننے کے ہین اون کو چھان کر روغن گاؤ اور شہد کف گرفتہ ملاکر نرم اور آہستہ سے خوب ملا لین اور اسی کو چاٹین بدرقہ اسکا آب گرم یا شیر بادہ خر۔

لعوق عنصل دشواری نفس کو اور دشواری نفث یعنے کھنکھار مین جو چیز بدشواری نکلتی ہو اُسکو اور دونون جانبین کے درد کو اور درد سینہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** عصارہ عنصل اور شہد کف گرفتہ دونون کو یکجا کر گاڑھا قوام بنا لین اور قبل طعام کے اسکو چاٹین اور بعد طعام کے بھی۔

لعوق ثوم جو کھانسی کہ ہیجان بلغم سے اُٹھتی ہو اسکو مفید ہے اور سینہ کو صاف کر دیتا ہے اور رقیق مواد مین نضج پیدا کرتا ہے **اخلاط اُسکے** لہسن پاک اور صاف ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ کو لیکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ روغن گاؤ مین اسقدر پکائین کہ تہرہ ہو جائے یعنے خوب گھل جائے بعد اسکے لہسن کو چھان لین اور گھی کو الگ کردین اُسکے بعد لہسن کو نرم نرم پیسین پیسنے کے بعد دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ شہد کف گرفتہ اُس پر ڈال کر نرم آنچ سے پکائین یہانتک کہ گاڑھا ہو جائے پھر آگ پر سے اُتار لین۔

دوسرا لعوق گرمی سے جو کھانسی آتی ہو اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** بہدانہ اسبغول ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم خشخاش دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اصل السوس سپستان ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تین رطل یعنی سوا سیر تخمیناً۔ پانی ڈال کر نرم آنچ مین اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جائے بعد اُسکے بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ بنفشہ اور کتیرا اور صمغ عربی ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی قند سپید ایک استار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ ڈال کر خوب ملائین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

لعوق بطم آواز کے بیٹھ جانے کو جسکو گلا پڑنا کہتے ہین اور سینہ کے قروح کو فائدہ کرتا ہے اور جو شخص نفث مدہ مین گرفتار ہو یعنے پیپ اُسکے کھنکھار مین آتی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے سدون کی تفتیح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** تخم کتان بریان مویز منقی ہر ایک ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ نوز صنوبر بادام شیرین بادام تلخ صاف کیا ہوا چھلکے وغیرہ سے ہر ایک چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ بندق بریان علک البطم اصل السوس اجوائن صمغ عربی ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ پانچ ماشہ دو رتی فلفل سپید آرد باقلا آرد نخود نشاستہ بالم سپید سائلہ بیخ سوسن آسمان گونی ہر ایک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرکی زعفران لبان نر ہر ایک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کوٹ چھان کر شیر بادہ خر مین گوندھین اور قرص بنا کر سایہ مین خشک کرین بعد اسکے پھر پیسین اور شہد ملاکر لعوق تیار کرین اور ایک ملعقہ یعنے ڈیڑھ تولہ صبح اور اسیقدر شام کو تناول کرین پھر تھوڑے دنون بعد اُسی کی پتلی پتلی بتیان اور چھوٹی چھوٹی ٹکیان بنا کر زبان کے نیچے رکھین۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

چھٹا مقالہ شربت اور ربوب کے بیان مین

شربت اور ربوب کا بیان بھی ہمارا اس مقام پر مثل بیانات سابقہ کے عام طور پر ہے شربت اور رب مین فرق یہ ہے کہ رب اسکو کہتے ہین کہ کسی چیز کا شیرہ نچوڑ کر اسی کا قوام بدون ملانے کسی شیرینی کے گاڑھا کر لیا جاے اور شربت اُسکو کہتے ہین کہ کسی دواے خشک کو اُبال کر اُس کا آبجوش یا کسی دواے تر کو اُس کا پانی نچوڑ کر شیرینی سے قوام درست کیا جاے۔

سکنجبین بزوری کا تمام نسخہ بتون کی حرارت کو بجھاتا ہے اور معدہ کی بھوک اور سوزش کو اور بلغم کی تقطیع کرتا ہے اور بذریعہ جلا کے اسکو صاف کر دیتا ہے صفرا کو جڑ سے اُکھاڑ دیتا ہے سدہ ہاے جگر اور طحال کی تفتیح کرتا ہے بول اور ادرار بول کرتا ہے **اخلاط اُسکے** سرکہ شراب کہنہ عمدہ دس رطل یعنے سوا چار سیر تخمیناً اُسپر آب شیرین بیس رطل یعنے ساڑھے آٹھ سیر تخمیناً یا زیادہ بیس رطل سے یا کم جیسے ترشی سرکہ کی ہو اور جس قدر اسکی عمدگی ہو ڈالین اور اس سرکہ آب آمیختہ مین پوست بیخ رازیانہ پوست بیخ کرفس کمد تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ پانچ ماشہ دو درتی تخم رازیانہ انیسون تخم کرفس کمد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ڈال کر ایک شبانہ روز بھگا رہنے دین بعد اسکے نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ چھٹا حصہ رطوبت کا جل جاے پھر آگ سے اُتار لین اور سرد ہونے کے بعد اسکو چھانین اور جتنا وزن اس سرکہ اور پانی کا جسمین اصول اور بزور کو جوش دیا ہی ٹھہرے اسکا نصف وزن شکر یا قند طبرزد ایک پیمانہ یا شہد جسکا وزن بہ نسبت اسی سرکہ اور پانی کے ڈھائی گنا کم ہو داخل کرکے نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ نصف رطوبت باقی رہجاے اور پکاتے وقت جو پھین اور کف اوپر آتا ہو اُسکو دور کرتے جائین بعد اسکے آگ پر سے اُتار کر رکھ دین کہ سرد ہو جاے اور جو کثافت وغیرہ اوپر آتی ہو اسکو صاف کرین اب قابل استعمال ہو گئی ہے اور جس شخص کو خواہش ہو اسکے خوشبو کرنے کی بعد ایک جوش یا دو اُبال آنے کے جب اُسکا پھین دور کر لیا ہو زعفران مسلم تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ایک تھیلی مین باندھ کر دیگ مین لٹکا دین اور ساعت بساعت اُسکو ملتے رہین تا کہ قوت زعفران کی اسمین آجاے اور بعض آدمی بعد طیاری اس سکنجبین کے پسی ہوئی زعفران اسمین ڈالتے ہین اور بعد زعفران ڈالنے کے پھر اسکو جوش نہین دیتے ہین۔

صفت سکنجبین یہ نسخہ جالینوس شہد قسم عمدہ کو کوئلے کی نرم آنچ پر چڑھا دین اور کف اسکا دور کرین بعد اُسکے اس شہد پر سرکہ ڈالین اور وہ سرکہ ایسا ہو کہ نہ ترشی اُسکی بہت تیز ہو اور نہ پھیکا ہو اور پھر تھوڑا تھوڑا جوش اسکو آگ پر دیتے رہین تا اینکہ سرکہ اور شہد بخوبی مل جاے اور سرکہ کی خامی باقی نہ رہے بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین اور بحفاظت رکھ چھوڑین جب ارادہ اسکے استعمال کرنیکا ہو پس پانی اور شراب ہموزن مین ملا کر اسکو استعمال کرین پھر اگر وہ شخص جسکو اسکا پلانا منظور ہے بجہت ترشی یا شیرینی کے اسکو پینا اُسے ناگوار ہو چاہیے کہ خالص پانی ملا کر پلائین اور اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ کھلی ہوئی ترشی کی سکنجبین کا استعمال کرے وزن سرکہ کا زیادہ کر دینا چاہیے اسلیے کہ یہ بات اچھی نہین ہے کہ بمقدار واحد سکنجبین کا استعمال کی جاے **مترجم** ایک یہ بھی معنی اس فقرے کے ہو سکتے ہین کہ یہ بات اچھی نہین ہے کہ وزن سرکہ کا سکنجبین مین ایک ہی مقدار پر رکھا جاے چاہے تیز سرکہ ہو یا پھیکا **متن** مجھے یہ گمان ہے کہ سکنجبین پلانے کا اور پسند ناپسند ہونے کا حال مثل شراب پینے کے ہے کہ تمام شراب خوار لوگون کی کیفیت یہی ہے کہ جب شراب پیتے ہین اُس مین پانی ضرور ملا لیتے ہین اور جسکو پلاتے ہیں وہی پانی ملی ہوئی شراب پلاتے مین بدون علم اسبات کے کہ اس جلسہ مین کوئی ایسا ہی ہے جسکو عادت ایسی شراب پینے کی ہو جس مین پانی بہت سا ملا ہوا ور پھیکی ہو گئی ہو جب خالص شراب پیے گا اسیوقت زمین پر پھیک دیگا اور نہ یہ اسکو معلوم ہوتا ہی کہ ان مین کوئی ایسا بھی ہے جسکی عادت شراب قوی پینے کی ہے کہ اگر وہ پانی ملی ہوئی شراب پیے گا اسکو خود بخود متلی شروع ہو جائیگی۔ جب یہ باتین گوارا اور ناگوار ہونے کی شراب پینے سے عارض ہین حالانکہ عادت آدمیون کی شراب خواری کی بہ نسبت استعمال سکنجبین کے زیادہ جاری ہے پس کیونکہ سکنجبین پینے مین زیادہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ امور عارض ہونگے حالانکہ ہماری عادت سکنجبین پینے کی بہ نسبت شراب پینے والون کے بہت کم ہے۔ اور باوجودیکہ سکنجبین پینے کی عادت بہ نسبت شراب پینے کے کمتر ہے اسکی قوت بھی شراب سے زیادہ ہے یہ دوسرا سبب ہے کہ اسکی خوش ذائقگی اور بدمزگی کا اہتمام زیادہ کیا جاے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکے اعتدال ذائقہ کا حکم بقدر کثرت عادت شراب خوارون کے کرین نہ بقدر اپنی کمی عادت کے مراد یہ ہے کہ سکنجبین کے خوش ذائقہ ہونے کا لحاظ بہ نسبت شراب کے زیادہ کرنا چاہیئے۔ اسباب کا بھی جاننا ضرور ہے کہ سکنجبین زیادہ تر موافق اُسی پینے والے کو ہوتی ہے جسکو بروقت پینے کے زیادہ لذیذ بتائی جاے یعنے جسکو جس درجہ کی ترش یا شیرین یا پھیکی پسند ہے اسی سبب سے وہی سکنجبین اسکو نفع بھی زیادہ کرتی ہے اور جس کو سکنجبین پینے سے ایذا ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہے کہ ایسی سکنجبین اُسے بدمزہ اور ناگوار طبع معلوم ہوتی ہے۔ اعتدال ان اقسام سکنجبین کا یہ ہے کہ اسکی ساخت ایسی عمدہ ہو جو اکثر طبائع کو خوشگوار معلوم ہو اور اسی طرح واجب ہے کہ ہر ایک جزو واحد سرکہ مین جب شہد کف گرفتہ ملانا چاہین دو حصہ شہد ہو اور ایک حصہ سرکہ اور نرم آنچ پر اسقدر دونون کو جوش دین کہ دونون کا مزہ ملکر ایک ہوجاے یعنے قدرتی ہیخوش چیزون کا مزہ اور سکنجبین کا یکسان پیدا ہو اور سرکہ کا مزہ اپنی خامی پر باقی نرہے مگر شہد ملانے سے پہلے سرکہ مین پانی ملاکر خوب پکا لینا چاہیئے اسیطرح یہ بھی واجب ہے کہ ایک حصہ شہد مین جسکی سکنجبین بنائی جاے چار حصہ صاف پانی ڈال کر نرم آنچ پر لگایا جاے اور اسقدر معتدل آنچ کی جاے کہ شہد کا پھین اور کف جس قدر اسمین ہووے سب چھٹ جاے اسلیے کہ خراب شہد مین کف بہت نکلتا ہے اور اسی سبب سے بعد زیادہ پکانے کے وہ درست ہوتا ہے اور عمدہ شہد مین کف کم نکلتا ہے اس واسطے زیادہ جوش دینے کا محتاج نہین ہوتا جس قدر حاجت جوش دینے کی خراب شہد مین ہوتی ہے اکثر سہلی قسم کا شہد یعنے خراب قسم کا جب اس مین چوگنا پانی ملایا جاتا ہے جلانے کے بعد نصف باقی رہتا ہے نہایت معتدل پکانا اسکا یہی ہے کہ آمیزش سرکہ اور شہد مین بخوبی ہوجاے اور سرکہ کچا باقی نرہے سکنجبین کے بنانے کا طریقہ تینون قسم مین یہی ہے ایک جز سرکہ اور دو جز شہد ملاکر چوگنا پانی ڈالین اور اتنا پکائین کہ چہارم باقی رہجاے اور کف چھٹتے رہین اور اگر اس سے زیادہ تر قوی سکنجبین بنانی منظور ہو سرکہ کے ہموزن شہد کے ڈالین اور جس طرح شراب پانی ملاکر پلائی جاتی ہے سکنجبین بھی اسی طرح پلانی چاہیے اور ہر روز سکنجبین کا پلانا اچھا نہین بلکہ ایک دن پلانی چاہیے اور ایک دن ناغہ کیا جاے تاکہ فم معدہ کو ضرر نہ پہونچے اسلیے کہ سکنجبین مفاصل مین در آتی ہے اور کیموس کو نیچے کی آنتون سے اُتار دیتی ہے اور رطوبت بدن کی تحلیل کردیتی ہے بعض آدمی سکنجبین بدون پانی کے اس غرض سے پیتے ہین کہ فم معدہ کی رطوبت مین جلا پیدا کرتی ہے اور اس رطوبت کو نیچے کی طرف اُتار دیتی ہے جو شخص سکنجبین صبح کو تناول کرے اُسکو چاہیے کہ دوپہر تک کچھ نہ کھاے اور کچھ نہ پیے پھر اسکے بعد گوشت بچہ ہاے مُرغ اور زیرباج کا استعمال کرے۔

سکنجبین کا ہمارا نسخہ شکر عمدہ دے کر کسی دیگچی وغیرہ مین داب داب کر بھر دین کہ اوپر سے ہموار اور برابر ہوجاے بعد اسکے اس پر اتنا سرکہ شراب ڈالین کہ شکر پگھلنے لگے اور بلبلے اُٹھتے نظر آوین اور نیچے سے اوپر تک جا بجا سوراخ پڑجائین اور اتنا سرکہ نہ ڈالین کہ شکر سے اوپر آجاے اور شکر چھپ جاے اور اگر ہماری یہ خواہش ہو کہ سکنجبین ترش نہو سرکہ اس مقدار سے بھی کم شکر پر ڈالتے ہین پھر اس پتیلی کو دہکتے ہوے کوئلے یا نرم آنچ پر اتنی دیر رکھنا چاہیئے کہ شکر گھل جاے اور جس قدر کف اٹھے اُسکو کفگیر وغیرہ سے نکالتے رہین یا نکال نکال کر اُسکو کپڑے پر ڈالین تاکہ کف وغیرہ کپڑے پر رہجاے اور رس ٹپک جاے اور کف نکالنے مین یہ طریقہ مناسب ہے کہ اوپر اوپر سے اوٹھا لیا کرین کفگیر وغیرہ کو ڈبو کر نہ نکالین جب سارا کف نکل کر صاف ہوجاے تب پھر پانی ڈالین گے اس قدر رقیق ہوجاے کہ پھر اس کو جوش کرکے

HAKEEM SHOUKAT ALI

قوام درست کریں۔

سکنجبین مسہل صفرا شہد کف گرفتہ یا شکر اور پرانا سرکہ اسی قسم کا لیں جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور اسکو نرم آنچ سے پکائیں بعد اسکے عصارہ قثا و الحمار اور سقمونیا یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ یا زیادہ یا کم بقدر حاجت لیکر پیسیں اور اسکو پارچہ کتان میں پوٹلی باندھکر دیگچے میں لٹکا دیں اور ساعت بساعت اس پوٹلی کو ملتے رہیں تا اینکہ گھل کر اسمین ملجائے اور پوٹلی کے اندر کچھ باقی نرہے اور جسوقت پوٹلی خالی ہوجائے آگ سے اُتار لیں ایک قوم بجائے سقمونیا کے سقمونیا کی جڑ کو مع بیخ کرفس اور بیخ رازیانہ کے اول جوش میں پکاتے ہیں۔

دوسری سکنجبین جو بلغم کا اخراج کرتی ہے شہد اور سرکہ سقیل مع بیخہائے مذکورہ بالا کو جوش دیں بعد اُسکے راوند چینی یعنے جمال گوٹہ اور لب قرطم اسقدر لینا چاہیئے جو مناسب قوت اس مریض کے ہو جسکو اسکا پلانا منظور ہے کسی پوتلی میں باندھکر دیگچے میں لٹکا دیں اور مثل بیان نسخہ اول کے اسکو بھی پکائیں اور استعمال کریں۔

دوسری سکنجبین جو سودا کا اخراج کرتی ہے شہد یا شکر اور سرکہ لیکر مثل سابق کے جوش دیں بعد اسکے افتیمون جتنے مطلوب ہوں اور بسفائج اور خربق سیاہ لیکر پیسیں اور کسی پوٹلی میں باندھکر دیگچی میں لٹکا دیں اور مثل سابق کے جوش دیں۔

عمل - خل اسقیل یعنے اسقیل کے سرکہ بنانے کی ترکیب اسقیل سپید صاف کیا ہوا لیکر لکڑی کی چھری سے اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں اور ٹکڑوں میں سوراخ کرکے ڈوردن کے ذریعے سے اسکو اس قدر لٹکائیں کہ ایک ٹکڑا دوسرے سے ملنے نہ پائے اور نہ کوئی ٹکڑا قریب دوسرے ٹکڑے کے رہے بلکہ دور دور فاصلے سے لٹکتے رہیں پھر ان ٹکڑوں کو سایہ میں چالیس روز خشک کریں بعد خشک ہونے کے ایک من یعنے تخمیناً سیر بھر ٹکڑے اسقیل کے ان پر اٹھارہ رطل یعنے ڈیڑھ دھڑی چھٹانک ساڑھے سات سیر سرکہ جید ڈالیں اور ساٹھ دن اُسکو دھوپ میں رکھیں اور برتن کا منھ بخوبی بند کر دیں بعد اسکے سرکہ سے اسقیل کے ٹکڑے نکال کر نچوڑ لیں اور پھر سرکہ کو چھان ڈالیں اور ایک قوم میں سقیل بجائے ساڑھے سات رطل سرکہ یعنے آدھ پاؤ تین سیر ملاتے ہیں اور کچھ لوگ سقیل کو خشک نہیں کرتے اور بعینہ اس وزن پر سرکہ اور سقیل کو رہنے دیتے ہیں اور کچھ مہینے تک سقیل کو سرکہ میں ڈالکر چھوڑ دیتے ہیں ان کے طریقے سے جو سرکہ بنایا جاتا ہے درست اور زیادہ ہوتا ہے اور اگر اس سرکہ سے کلی کی جائے مسوڑھے اور مسوڑھے کی جڑونکو اور جو خون مسوڑھوں سے آتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اسلیئے کہ یہ سرکہ قبض کی وجہ خون کو بند کرتا ہے اور رطوبت کو مسوڑھے اور دانتون کی خشک کردیتا ہے اور جو دانت ہل گئے ہوں ان کو سخت اور مضبوط کردیتا ہے اور منھ کو اور منھ کی بو کو گندہ دہنی سے دور کرکے خوشبو کردیتا ہے اور اگر یہ سرکہ پلایا جائے قصبۂ ریہ میں جلا پیدا کرتا ہے اور اسکو سخت کردیتا ہے اور آواز کو صاف کرتا ہے اور اسمین قوت پیدا کرتا ہے اور جس شخص کے معدہ میں درد ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے اور جس کا کھانا ہضم نہ ہوتا ہو یا جسے مرگی کا دورہ آتا ہو یا جسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہو یا جسپر مرہ سودا کا غلبہ ہو یا جسکی عقل میں کمی ہوگئی ہو یا جسکو غم اور رنج رہتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے ایضاً جس عورت کو اختناق رحم ہو یا جسکی تلی بہت بڑھ گئی ہو یا جسکو عرق النسا کا درد لاحق ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے اور جس شخص کا بدن ڈھیلا اور دبلا ہوگیا ہو اسکو مفید ہے رنگ کو بدن کے درست کرتا ہے بصارت میں تیزی پیدا کرتا ہے ضیق النفس کو فائدہ کرتا ہے اور اگر کان کے درد کے واسطے اسکا استعمال اس طرح پر کریں کہ اس سرکہ کو کان میں ٹپکائیں درد میں سکون پیدا کرے گا اور بشرطیکہ کان کے اندر قرحہ نہو اور ہر ایک فائدہ کی اسمین صلاحیت ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہیں اگر اسکو نہار منھ سیر دو ز تھوڑا تھوڑا پلائیں اور بتدریج اس کا وزن بڑھاتے جائیں تا اینکہ ڈیڑھ دھاد قیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ تک اسکا وزن پہونچ جائے۔

سکنجبین عنصلی مسہل جو دشواری بول اور دونوں پہلو اور معدہ کے درد کو اور بخوبی ہضم نہونے کو اور رکیطی ڈکار آنے کو

سفید ہے **اخلاط اُسکے** پیاز عنصل کا چھلکا اُتار کر اندرونی گودہ نرم بوزن دو رطل کے لین جو برابر ساڑھے سرسٹھ تولہ کے ہوا زنجبیل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرچ سیاہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار سرخ تخم گندنا صحرائی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات سرخ تخم رازیانہ انیسون ملکر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ تخم کرفس دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار سرخ اجوائن نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات سرخ زیرہ کرمانی ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ بیخ انجدان قرقرحا ملکر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ شگوفہ زوفا ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ فودنج اور پودینہ ملکر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کاشم نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی قردمانا دو درہم یعنے سات ماشہ سداب چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ ساذج ہندی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی سب دواؤن کو درردا کوٹین کہ بہت باریک نہو جاے اور چھ قسط سرکہ عنصل جو برابر ڈیڑھ چھٹانک کم ساڑھے انیس سیر کے ہوا اور دو قسط شہد کف گرفتہ یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر تخمیناً اور ایک قسط شراب شلث مین بھگوئین جو برابر پونے پاؤ کم چار سیر کے ہے اور ایسے برتن مین کہ جو پاک اور صاف ہو اور سات روز کے بعد چھان کر جوش دین اور شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور استعمال کرین یہ سکنجبین قبل طعام اور بعد طعام کے دونون وقت پلائی جاسکتی ہے۔

صفت جُلّاب شکر ایک من جو برابر ایک سیر کے ہوئی اسپر چار اوقیہ پانی جو سوا گیارہ تولہ ہوا ڈالین اور نرم آنچ سی پکائین پھر اوسپر بارہ اوقیہ گلاب یعنے پانچ تولہ سات ماشہ ایک رتی ڈال کر آگ سے اُتار لین اور صاف کرکے استعمال کرین۔

صفت ماءالعسل اور ماءالسکر ماءالعسل مین شہد پڑتا ہے اور ماءالسکر مین شکر پڑتی ہے اور یہ دونون چیزین سرد امراض کو اور درد جگر اور درد سینہ کو فائدہ کرتی ہین طریقہ یہ ہے ایک حصہ شہد اور دو حصہ پانی کو لے کر نرم آنچ سے پکائین اور کف اُتارتے جائین اور اس قدر جوش دین کہ تہائی باقی رہجاے پھر آگ پر سے اُتار لین اور صاف کرین۔ اسیطرح ماءالسکر بھی بنایا جاتا ہے۔ پھر اگر ہم کو یہ منظور ہو کہ اسکی گرمی اور تسخین کی قوت زیادہ ہوجاے اور اثر اُسکا قوی ہو تو بعد کف اُتارنے کے شہد سے مصطگی اور زعفران وغیرہ خوشبو کی چیزین جیسے دارچینی اور خولنجان اسمین ڈال دیتے ہین۔

ماءالسکر کا دوسرا نسخہ کہ تپ کو اور حرارت کی بھڑک کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ مین جو پیاس کی زیادتی ہو اور کھانسی جو گرمی سے اُٹھتی ہو اسکو اور شوصہ جو ایک سینہ کی بیماری ہے اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ برابر دو درہم چار رطل جو برابر سوا پاؤ کم دو سیر کے ہوتا ہے لیکر شیشہ کے برتن مین رکھین اور اسپر گرم پانی دس رطل یعنے ڈھائی چھٹانک چار سیر ڈالکر برتن کا منھ خوب بند کردین اور ایک شبانہ روز رہنے دین پھر اسکو نکالین اور خوب نچوڑین اور پانی کو چھانین پھر اسپر دس رطل شکر ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجاے اور صاف کرکے رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

جلاب جو گلاب کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہے قند سپید پسا ہوا لے کر کسی پیمانے سے اسکو ناپین اور ہر ایک پیمانہ قند کے عوض تین پیمانے گلاب صاف عمدہ قسم کا ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ تہائی باقی رہجاے اور کف اُتارتے جائین اور جسکا ارادہ ہو کہ اس مین زعفران کسی قدر داخل کیجاے چاہیے کہ بعد کف نکالنے کے مسلم زعفران بے پسی ہوئی پوٹلی باندھ کر اُس مین ڈال دین اور ساعت بساعت اس پوٹلی کو نچوڑتے جائین تا اینکہ اسکے پکانے سے فراغت حاصل ہو یہ طریقہ اسوقت کرنا چاہیے کہ عین پکاتے وقت زعفران ڈالنی منظور ہو اور اگر بعد پکانے کے زعفران داخل کرنی منظور ہو جب اُسکو آگ پر سے اُتارین قبل سرد ہونے کے پسی ہوئی زعفران اس مین مل دین اور شیشے کے برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

شراب سفرجل یعنے بہی کا شربت جسکو میبہ کہتے ہین علاوہ کی

تقویت کرتا ہے اور طبیعت کو بستہ کرتا ہے درد جگر اور قے اور دستی اور ہچکی کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** کھٹی بہی کا عصارہ یعنے نچوڑا ہوا پانی تیس رطل جو آدھی چھٹانک کم ساڑھے بارہ سیر ہوتا ہے اور شراب کہنہ پاکیزہ پچیس رطل جو برابر ایک چھٹانک ساڑھے دس سیر کے تخمیناً ہوتا ہے ملا کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ آدھا جلجائے پھر اسکا کف اُتار لین اور چھان کر کسی برتن مین اتنی دیر تک رہنے دین کہ تھہر کر صاف ہوجاے پھر دوبارہ دیگچی مین رکھکر آگ پر چڑھا دین اور دس رطل یعنے ڈھائی چھٹانک چار سیر شہد صاف کف گرفتہ اسمین ڈال کر جوش دین بعد اُس کے زنجبیل اور مصطگی ہر ایک سات ماشہ چھوٹی اور بڑی الائچی اور دارچینی اور بال جو ایک قسم عمدہ الائچی کی ہے ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ قرنفل ساڑھے دس ماشہ زعفران سلم ایک تولہ دو ماشہ لیکر دردرا کوٹین اور پارچہ کتان کی پوٹلی مین رکھکر دیگ مین ڈالدین مگر پوٹلی ڈھیلی باندھنی چاہیے اور پکانا شروع کرین اور ساعت بساعت پوٹلی کو ملتے رہین بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین اور تھوڑی دیر رکھکر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مشک کو شراب کہنہ مین گھولکر ملائین اور خوب طرح سے ملا کر اُٹھا رکھین جب تک استعمال کرنا منظور ہے۔ پھر اگر اسکا بنانا بدون خوشبو چیزون کے منظور ہو چاہیے کہ عصارہ سفرجل اور شراب اور شہد سے اسی پیمانے کے برابر جو اوپر لکھا گیا ہے تیار کرین۔

میبہ کا دوسرا نسخہ میخوش بہی کا نچوڑا ہوا پانی لیکر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ نصف باقی رہجاے جس طرح اوپر کے طریقہ مین لکھی ہے بعد پکانے کے دو رطل یہ عصارہ جو ڈھائی چھٹانک کم سیر بھر ہوتا ہے اور ایک رطل پہاڑی سیب تلخ کا عصارہ یعنے پونے چونتیس تولہ کہ وہ بھی پکانے کے بعد نصف رہا ہوا اور صاف کیا گیا ہوا اور شراب کہنہ قسم عمدہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ شہد قسم عمدہ یا شکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ کو نرم آنچ مین اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجاے اور کف نکالتے جائین بعد اسکے عود خام سات ماشہ مصطگی اور سک اور ریشۂ زعفران ہر ایک ساڑھے تین ماشہ جادوتری ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سنبل الطیب قرنفل جوزبوا بال اور الائچی کلان دارچینی زنجبیل لکد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مشک دو دانق یعنے ایک ماشہ سب کو ریزہ ریزہ کر ڈالین سواے مشک اور سک کے اور پارچہ کتان کی ڈھیلی پوٹلی باندھ کر اُس دیگ مین ڈال دین جسمین عصارہ کو جوش دے رہے ہین اور مشک کو شراب مین پیس کر بعد تیاری کے بموجب بیان بالا شریک کرین اور بخوبی سب دواؤن مین ملا دین اور استعمال کرین۔

خندیقون - ایک قسم کی شراب ہے برودت کی اصلاح کرتی ہے اور ہضم کے قصور اور کمی کی اور اُس ضعف جگر کی جو برودت سے ہو اور جو تھیالرزہ بخار کو مفید ہے اور مشایخ جنکا مزاج بلغمی ہو انکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شراب کہنہ پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر تخمیناً شہد صاف ڈیڑھ رطل یعنے ساڑھے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ زنجبیل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الائچی کلان الائچی خرد ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ قرنفل ایک دانق یعنے چار رتی دارچینی ڈیڑھ دانق یعنے چھ رتی زعفران ایک دانق یعنے چار رتی فلفل سیاہ اور مشک ڈیڑھ دانق یعنے چھ رتی سب دواؤن کو اسقدر کوٹین کہ دردری ہوجائین سواے مشک اور زعفران کے اور کٹی ہوئی دواؤن کو پارچہ کتان مین ڈھیلی پوٹلی مین باندھ کر مع زعفران کے دیگ مین چھوڑ دین اور اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجاے آنچ کے اُتارنے سے پہلے مشک اُس مین ڈالدین پھر چولھے پر سے اُتار لین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین۔

خندیقون کا دوسرا نسخہ سنبل الطیب قرنفل الائچی خرد عود خام ہر ایک دو مثقال یعنے نو ماشہ زعفران ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ دارچینی زنجبیل فلفل سیاہ ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سک نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ مشک چہارم مثقال یعنے ایک ماشہ ایک رتی سب دواؤن کو موٹا دردرا کوٹ کر پارچہ کتان کی تھیلی مین باندھین سواے مشک

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور سک کے اور بارہ رطل یعنے آدھ پاؤ پانچ سیر تخمیناً شراب ریحانی کہنہ مین دو شبانہ روز بھگوئین پھر اسکو دیگ مین ڈال کر تین رطل یعنے آدھی چھٹانک سوا سیر تخمیناً شہد مصفا اور دو رطل شکر ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہو جاے اب اسکو آگ پر سے اتار کر مشک اور سک بدستور مذکورۂ بالا داخل کرین اور اٹھا رکھین۔

شراب سلویہ یہ معدہ کی تقویت کرتی ہے اور اشتہا بڑھاتی ہے اور خفقان معدہ کو باطل کرتی ہے **اخلاط اسکے** پست اترج ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مرما حوز ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ قرنفل دو مثقال یعنے نو ماشہ عود خام ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سب دواؤن کو ریزہ ریزہ کرکے تین شبانہ روز پانچ رطل یعنے تخمیناً آدھ پاؤ دو سیر شراب مین بھگو دین بعد اسکے تین رطل یعنے تخمیناً آدھی چھٹانک سوا سیر شکر سپید طبرزدی اور ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مصطگی نصف درہم زعفران یعنے پونے دو ماشہ اور دو دانق یعنے ایک ماشہ سک قسم عمدہ داخل کرکے نرم آنچ پر چڑھا کر جوش دین تا اینکہ قوام درست ہو جاے اور سب اجزا کا اثر نکل آے بعد اسکے صاف کرکے کسی برتن مین اٹھا رکھین اور مثل جلاب کے استعمال کرین۔

شراب حب الآس ضعف معدہ اور انحلال مفرط یعنے زیادہ طبیعت کے نرم ہونے کو فائدہ کرتی ہے اور حیض کو کھول دیتی ہے اور احشا یعنے اندرونی اعضا کو تقویت دیتی ہے **اخلاط اسکے** عصارہ حب الآس جوش دیا ہوا صاف کرکے دس دورق جو برابر انیس سیر کے تخمیناً ہے اور شہد صاف شدہ ایک دورق یعنے آدھ پاؤ کم دو سیر دونون کو ملا کر جوش دین تا اینکہ غلیظ ہو جاے اور استعمال کرین۔

رب حب الآس آس کا عصارہ تنہا لے کر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور استعمال کرین۔

شراب نعناع یعنے پودینہ کا شربت تصفف جسکو اوچھال کہتے ہین اور متلی اور ابکائی اور ہچکی اور خلفہ یعنے وہ اسہال جس مین کچی غذا نکلتی ہے ان سب کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** انار شیرین اور ترش دونون کو مع اندرونی چھلکون وغیرہ کے کوٹ کر نچوڑین اور اس پانی کو اتنا جوش دین کہ نصف باقی رہجاے پس دو رطل پانی یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ اور پودینہ کا عصارہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اور شہد یا شکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ملا کر اتنا پکائین کہ قوام گاڑھا بن جاے اور صاف کرکے اٹھا رکھین۔

شراب کمثری یعنے امرود کا شربت خلفہ کو نفع کرتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے **صفت اسکی** امرود جو خوب نہ پک گیا ہو لیکر اسقدر پکائین کہ گل کر حلوا ہو جاے بعد اسکے چھانین اور پھر دیگ مین ڈال کر دوبارہ پکائین تا اینکہ گاڑھا ہو جاے اور استعمال کرین۔

شراب تفاح یعنے سیب کا شربت ضعف معدہ اور نو معدہ کے خفقان کو جو حرارت سے ہو فائدہ کرتا ہے اور قذف مراری یعنے کڑوی قے اور پیاس کو مفید ہے **صفت اسکی** جنگلی سیب نیم خوش لے کر کوٹ ڈالین بعد اسکے نچوڑین اور اسکو جوش دین تا کہ نصف جل جاے اور رات بھر صاف کرکے رہنے دین پھر وہی پانی دیگ مین ڈال کر پکائین کہ قوام غلیظ ہو جاے اور صاف کرکے شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اگر فصل گرمی کی ہو چند روز اسکو دھوپ مین رکھین تا کہ مائیت اسکی جاتی رہے بعد اسکے بحفاظت رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔ اور اگر اسکو میٹھا کرنا منظور ہو پس ہر ایک من عصارہ مین ایک رطل شکر یعنے فی سیر عصارہ پونے چونتیس تولہ شکر ڈالکر پکائین اور استعمال کرین۔

شراب حصرم یعنے انگور خام کا شربت حرارت معدہ اور انحلال مرارہ یعنے پتے کی رطوبت کے بہنے کو اور جو دردسبب حرارت کے پیدا ہون انکو اور اقسام زہر کو فائدہ کرتا ہے پیاس کو دور کرتا ہے حاملہ عورتون کے معدہ کو اسقدر قوی کرتا ہے کہ غلاظ خراب کو قبول نکرین **اخلاط اسکے** انگور خام کو نچوڑ کر عصارہ اسکا اسقدر پکائین کہ نصف باقی رہجاے اور صاف کرکے رات بھر رہنے دین بعد اسکے پھر اسکو دیگ مین ڈالین دو درہم قرنفل یعنے سات ماشہ

اس پر ڈالین اور جوش دین تاکہ اسکی ناگواری جاتی رہے اور قوام غلیظ ہو جاے اب اسکو صاف کرکے استعمال کرین پھر اگر اسکا میٹھا کرنا منظور ہو بعد پکانے کے جب نیم آنچ رہجاے اس پر شکر ڈالدین مقدار شکر کی اسی عصارہ کے رقیق اور غلیظ ہونے کے حساب پر ہے بعد اسکے استعمال کرین۔

شراب فاکہہ معدہ کی تقویت کرتی ہے اور احشا یعنے اندرونی اعضا کی اور قے کو دور کردیتی ہے اور جو روانی شکم مرار اصفر کی ہو اور زرد زرد دست آتے ہون اسکو بند کردیتی ہے۔ اور حاملہ عورتون کو جو قے ہوتی ہے اسکو روکتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی اور سیب اور انگور اور انار میخوش اور سماق ہر ایک کا پانی ہموزن لیکر نرم آنچ پر اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور اگر میٹھا بنانا منظور ہو جتنی شکر ڈالنی مناسب ہو ڈال کر جوش دین اور صاف کرکے استعمال کرین۔

شراب اترج یعنے چکوترہ کا شربت لذیذ اور مقوی معدہ ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج جو خوشبو ہو ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولے کر ڈیڑھ قسط پانی یعنے سوا پاؤ کم چھ سیر مین جوش دین تاکہ تہائی پانی رہجاے اور صاف کرکے شہد آدھ سیر ڈالین اور پھر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے مثل گلاب کے استعمال کرین۔

شراب خشخاش واجب ہے کہ تنو بونڈیان خشخاش کی ایسی جنکا حجم متوسط ہو اور اپنے درخت پر خشک ہو گئے ہون کہ نچوڑنے سے انکا پانی نچڑ نہ سکے اور بالکل خام نہون جنکے نچوڑنے سے سواے رقیق پانی کے اور کچھ نہ نکلے اور نہ خشخاش کی وہ قسم ہو جسکا ریقی نام ہے جو ترائی مین نہر یا تالاب کے کنارے پیدا ہوتی ہے جسکا عصارہ نہایت رقیق اور پتلا ہوتا ہے اور فضول یعنے پھوک کمین زیادہ نکلتا ہے الغرض عمدہ قسم خشخاش کی لیکر دس قسط آب باران یعنے آدھی چھٹانک کم اٹھتیس سیر اگر بہم پہونچے اسپر ڈالین اسلیئے کہ آب باران مین عفونت نہین آنے پاتی ہے یا جاری چشمون کے پانی مین اسکو ایک شبانہ روز بھگوئین تاکہ نرم ہو جاے اور اگر نرم نہو زیادہ دیر تک بھیگا رہنے دین بعد اسکے اسقدر پکائین کہ تہائی ٹوٹ سکے پھر اسکے بعد خشخاش کو نچوڑین اور نصف کیلہ یعنے آدھی چھٹانک کم آدھ سیر شیرینی ڈالکر قوام درست کرین اور اگر سینہ کی رطوبت وغیرہ کے پاک کرنے کے واسطے اور اُسکی تلطیف کے غرض سے بنایا جاے شہد ڈالا جائیگا اور رب عنب ان دونون منفعت کا جامع ہے۔

شراب خشخاش کا دوسرا نسخہ نفع کرتا ہے اُس شخص کو جسکے دماغ وغیرہ سے مواد نیچے اُترتے ہون اور جن لوگون کو خون تھوکنے کا مرض ہو اُنکے خون کی آمد کو بند کرتا ہے **اخلاط اُسکے** بونڈی خشخاش پاک اور صاف دو سو عدد آب باران پندرہ رطل یعنے سوا پاؤ چھ سیر مین تین شبانہ روز بھگوئین پھر جوش دین کہ آدھا پانی جل جاے اب بونڈیون کو لیکر نچوڑین اور پھوک کو پھینک دین اور اسکو چھاننے سے ساڑھے چار رطل یعنے سوا پاؤ کم دو سیر وزن کرلین اور شہد اور سلاقہ یعنے باقی ہوئی خشخاش کا پانی ہر ایک ڈیڑھ رطل یعنے ساڑھے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ لیکر اسقدر پکائین کہ قوام درست ہو جاے بعد اسکے اقاقیا اور زعفران مرکی گلنار عصارہ لحیتہ التیس ہر ایک ایک درم یعنے ساڑھے تین ماشہ لیکر کوٹ ڈالین اور خوب ملا دین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

نسخہ شراب کا جو کھانسی کو اور شوصہ کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتا ہے **اخلاط اُسکے** آب انار شیرین چار رطل یعنے سوا پاؤ کم دو سیر آب سیب شامی ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب نیشکر قسم عمدہ جسے پونڈا یا گنا کہتے ہین کہ اس سے قند اور مصری بن سکتی ہے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اسقدر پکائین کہ قوام درست ہو جاے اور استعمال کرین۔

شراب شہد بہ ترکیب جالینوس یہ شربت بھی مثل دیگر اشیای مبردہ کے پیا جاتا ہے کہ گرمیون مین پیاس کو بجھا دیتا ہے جب سرد پانی ملا کر پلایا جاے اور اُس شخص کو بھی فائدہ کرتا ہے جسکے بدن مین اخلاط خام ہضم ناشدہ جمع ہو گئے ہون خصوصاً اگر وہ اخلاط ترش ہو گئے ہون اور دلیل ایسے اخلاط کے مجتمع ہونے پر یہ ہوتی ہے کہ کبھی کبھی ایسے

HAKEEM SHOUKAT ALI

شخص کو کم و بیش ایذا پہونچتی ہے یہ فائدہ شربت کا اُسوقت ہے جب کسی پانی سے بنایا جائے جو بآسانی حل ہو سکے درآب باران سے نہ بنایا جائے جیسے شراب العسل بنائی جاتی ہے ورنہ اسکے فوائد اور زیادہ ہونگے **صفت اُسکی** شہد کو چھتے سے مکھی کے تازہ تازہ نکالیں اور ایک برتن جس میں صاف چشمہ شیرین کا پانی بھرا ہو ڈالیں اور اس قدر پکائیں کہ تمام پانی جل جائے بعد اسکے نکال کر بحفاظت رکھ چھوڑیں اور استعمال کریں۔

شراب شہد کا دوسرا نسخہ ایک جز شہد پر دو جز آب باران جو مدت کا رکھا ہوا ہو ڈالیں اور دھوپ میں رکھ دیں اور ایک قوام شہد پر چشمہ ہاے شیرین کا پانی ڈال کر اس قدر پکاتے ہیں کہ تہائی باقی رہجاے اور بحفاظت رکھتے ہیں۔

شراب افسنتین سقوط اشتہا اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتی ہی **اخلاط اُسکے** شراب کہنہ چار قسط یعنے ایک چھٹانک کم ساڑھے پندرہ سیر شہد کف گرفتہ دو قسط یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر اُس پر مصطگی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اذخر سازج ہندی سنبل الطیب گل سرخ سوکھا ہوا صبر سقوطری ہرایک دو درہم یعنے سات ماشہ قسط شیرین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گیارہ افسنتین رومی سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ غاریقون دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو درد را کوٹ کر موٹا سفوف بنائیں اور ایک پارچہ کتان میں باندھکر شراب مین ڈال دیں اور سات روز تک گرمیون کی دھوپ میں رکھیں اور ہر روز چند مرتبہ پوٹلی کو ملا کریں بعد اُسکے استعمال کریں مقدار شربت ایک اوقیہ جو برابر ہے تولہ پونے دس ماشہ کے ہے نہار منھ پلانا چاہئے۔

شراب افسنتین کا ہمارا نسخہ جسکو بعد ترکیب دینے کے آزمایا ہی اور تجربہ میں اسکا نفع نسخۂ سابق سے زیادہ پایا ہے **اخلاط اُسکے** افسنتین رومی سو درہم یعنے اُنتیس تولہ دو ماشہ کو تین من صغیر جو برابر ڈھائی سیر کے ہے پانی میں پکائیں تاکہ چہارم باقی رہجاے مگر آنچ بہت نرم کرنی چاہیے بعد اُسکے اسکو مل کر چھان لیں پھر سبکو خمیر کی شکمیہ میں رکھکر جس طرح اوپر بیان ہوچکا ہے بیان کریں اور نچوڑیں یہ نچوڑا ہوا پانی تہائی اس پانی کا جو افسنتین سے بنایا گیا ہے اور شہد چہارم اس کا اور شراب نصف اسکی ان سب کو پکاکر قوام درست کریں۔

شراب مطفی پیاس کو فائدہ کرتی ہے۔ آب انار ترش ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ترشہ ترنج نصف رطل تخمیناً سترہ تولہ آب آلوبخارا ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب تمر ہندی ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ نرم آنچ سے اسقدر پکائیں کہ گاڑھا ہوجاے اور آب برف خواہ سرد پانی کے ہمراہ اسکو پلانا چاہئے۔

شراب فواکہ اُن امراض کو نفع کرتی ہے جو مرۂ صفرا سے پیدا ہوتے ہیں اور گرم مزاج والوں کی اشتہاے طعام بڑھاتی ہے اور معدہ کی تقویت کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی اور سیب اور ترشہ ترنج اور امرود اور انار اور انگور خام ان سب کا پانی نچوڑیں اور اُس پانی میں تھوڑا اسماق اور زعرور اور بیر اور رُب الآس اور زرشک ڈال کر ایک شبانہ روز بھگو رکھیں بعد اُسکے نچوڑ کر چھان لیں اور شہد ڈال کر اسقدر پکائیں کہ قوام درست ہوجاے اور استعمال کریں۔

شراب آلو بخارا اُس شخص کو مفید ہے جسکو پیاس لگتی ہو اور قبض طبیعت کو دور کرتی ہے **اخلاط اُسکے** آلو بخارا حسب ضرورت بقدر حاجت لیکر گٹھلیاں نکال ڈالیں اور ایک پتھر کے برتن میں جو خوب صاف ہو اُسکو ڈال کر اتنا پانی بھریں کہ آلوبخارا کے اوپر آجاے بعد اسکے پکائیں اسقدر کہ گل جاے پھر چھانیں اور دوبارہ آگ پر چڑھائیں اور بقدر حاجت قند اس میں داخل کریں اور جوش دیں تاکہ گاڑھا ہو کر قوام شہد میں آجاے۔

شراب بقراطیس یہ وہ شربت ہی کہ اُسکو اس حکیم نے اپنی تمام عمر جملہ امراض کے علاج کے واسطے بحفاظت رکھا تھا اور ضعف معدہ اور طحال اور فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** ایرسا تخم رازیانہ فلفل سپید کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سلیخہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مرکی تخم افسنتین کمد دو درہم یعنے سات ماشہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

دواؤن کو شیشہ کے برتن مین رکھین اور شراب چپید اُسپر اتنی ڈالین کہ چار اُنگل دواؤن کے اوپر آجاے اور منہ اسکا باستواری بند کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین - اور بعض نسخون مین بلمہ ایک دورق ہے یعنے ساڑھے چار رطل جو برابر ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر کے ہے -

شراب انگور یہ شربت حلق کے درد اور اس ورم حلق کو نفع کرتا ہے جو خاص حلق مین ہوتا ہے اور جو قروح معدہ مین ہوتے مین اُنکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** جوشاندہ انگور خام کا جو کھٹا ہو چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک ڈھائی سیر لیکر اتنا پکائین کہ تہائی رہجاے اور اُسپر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ شہد ڈالین حلق بیخ سوسن مازو گلنار شگوفہ گل سرخ کمد ایک استار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی پھٹکری کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ جوش دیکر چھان لین اور پلائین -

رساطون یہ شراب جاڑون مین ست اور ہضم کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہے **اخلاط اُسکے** دوشاب انگور قسم عمدہ دس ورق اور ایک دورق کا وزن ساڑھے چار رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر کا ہے تخمیناً پس اس دوشاب کو نرم آنچ سے پکائین اور سارا کف نکال ڈالین بعد اُسکے شہد خالص جو گاڑھا ہو سے چہارم وزن شیرۂ انگور کے ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ اسکا بھی کف نکل جاے اور نصف وزن کم ہوجاے اسکے بعد الائچی خرد اور الائچی کلان اور سنج اور لونگ اور دار فلفل کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو بہ نرمی پیسکر پارچہ کتان مین جو باریک ہو پوٹلی باندھکر پکاتے وقت بعد کف نکل جانے کے ڈال دین جب سکا پکانا پورا ہوجاے اور اتنا سرد ہوجاے کہ ہاتھ اُسمین ڈال سکین پوٹلی کو خوب اسی کے اندر مل دین بعد اسکے پوٹلی نکال ڈالین اور تین درہم زعفران یعنے ساڑھے دس ماشہ داخل کرکے بوتلون مین بھر دین اور کاگ وغیرہ کو مضبوط بند کردین اور اگر کسیقدر پتلا قوام رہ گیا ہو دھوپ مین رکھین بعد اسکے استعمال کرین اور جس قدر پُرانی ہوگی بہتر ہوگی -

شراب فسنتین معدہ کی تقویت کرتی ہے سدہ کی تفتیح کرتی ہے صفرا کا مسہل ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ غاریقون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ صبر دو درہم یعنے سات ماشہ مصطگی تخم کرفس اذخر انیسون کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ پودینہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فودنج ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ دونون جڑین کاسنی اور بادیان کی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ افسنتین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بیخ سوسن تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حاشا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سنبل الطیب اسارون سازج ہندی کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو آٹھ رطل یعنے ڈیڑھ پاؤ تین سیر شراب مین اس قدر جوش دین کہ نصف باقی رہ جاے اور چھان کر ڈیڑھ رطل یعنے پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ شہد سے قوام درست کرین -

رب سیب بہی وانار وغیرہ یہ سب رب اسی طرح بنائے جاتے ہین جس طرح ان کے شربت بنانے کا اوپر بیان ہوا ہے مگر شربت اور رب مین فرق اتنا ہے کہ شربت مین مٹھائی پڑ کے قوام درست ہوتا ہی اور رب ہر ایک چیز کا بدون مٹھائی کے بنایا جاتا ہے -

شراب گذر ہماری ترکیب خاص سے تیار ہوتی ہے اس طرح پر کہ رب گذر دو جز اور اگر موجود نہ ہو گاجر کو لیکر چھیلین اور تراشہ اسکا بجاے رب کے اختیار کرین یا گاجر کو کوٹ کر آٹا تم اسکا لین اور نصف وزن گاجر کا برادہ صندل ملا کر سرکہ مقطر یا آب انگور خام جیسے میل اور خالص ہو اس مین چند روز بھگو رکھین بعد اسکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک پکائین کہ گل جاے بعد اسکے نچوڑین اور اس پھٹنے ہوے پانی کو صاف کرین خیال رہے کہ جسقدر سرکہ یا آب انگور زیادہ ہوگا اتنا ہی بہتر ہے بعد اسکے دہی کا توڑ جس مین پیسی بالکل باقی نہ ہو ورق کرنے سے یا جوش دے کر پھاڑنے سے جس طرح ماء الجبن کی مائیت الگ ہوجاتی ہے اسی طرح سے دہی کے توڑ کا صاف پانی الگ کرلین اور جو کا آٹا ملا کر اسی توڑ سے فقاع یعنے دربہرہ بنائین اور اس دربہرہ کو خوب کھٹا ہونے دین

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور بعد اسکے صاف پانی اُس کا لیکر پھر دوبارہ جو کا آٹا ڈال کر فقاع بنائین اور جسقدر فقاع بنانے مین تکرار عمل کرین بہتر ہے خیر گوش فقاع کے صاف پانی کو چھلنا ذرن عصارہ مذکور سے اختیار کرین اور آب امرود چینی اور ترش بھی کہ پانی جو شاداب ہو اور آب انار ترش اور آب سیب ترش جسمین بوجہ تازگی اور شادابی کے پانی زیادہ نکلے اور آب زعرور اور آب لیمون اور آب آلوبخارا ترش اور آب خرمائے خام ور آب کندش طبری اور آب توت شامی جو پختہ نہوا ہو اور آب کشمش خام جو ترش ہو اور عصارہ انگور خام اور عصارہ شاخہائے نرم انگور اور عصارہ گل سرخ فارسی اور عصارہ نیلوفر اور عصارہ بنفشہ ہر ایک تین جز اور عصارہ ترشہ ترنج اور عصارہ ترشنارنج ہر ایک ثلث ایک جز کے اور عصارہ کشنیز سبز اور کاہوے سبز اور برگ خشخاش تازہ اور ہری کاسنی اور خرفہ کا عصارہ ہر ایک چہارم جز کا اور عصارہ برگ بید سادہ اور برگ سیب اور امرود اور برگ زعرور اور برگ گل سرخ اور برگ عصی الراعی جسکو لال ساگ بھی کہتے ہین ہر ایک چہارم جز کا عصارہ لحیۃ التیس اور سوکھا گل سرخ اور سوکھا گل نیلوفر اور عصارہ زرشک خشک اور تخم کاہو اور تخم کاسنی اور گلنار ہر ایک بیسوان حصہ جز کا ہرے پودینہ کا عصارہ چھٹا حصہ جز کا ہری زرشک کا عصارہ نصف جز ان سب دواؤن کو اور عصارات کو جمع کر کے آگ پر چڑھا دین اور سور چار جز اور جو سبوس برآوردہ دو جز سماق تین جز انار دانہ تین جز داخل کر کے اتنا پکائین کہ نصف رطوبت باقی رہے بعد اسکے آگ بجھا کر دیگ کو چولھے پر رہنے دین تا آنکہ سرد ہوجائے سرد ہونے کے بعد خوب ملین اور مل کر چھان لین بعد اسکے بعوض تین سو درہم یعنے ایک چھٹانک سوا سیر اس چھنے ہوے پانی کے ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کافور لیکر پیسین اور ایک قرع کے پیندے مین اس کافور کو چھڑکین بعد چھڑکنے کے اس چھنے ہوے پانی کو آہستہ آہستہ ڈالین اور قرع کا منھ کسی چوڑے سے محکم ایسا بند کرین کہ سانس نکلنے پاے اب اس قرع کو کوے کی آگ پر اتنی دیر تک رکھین جتنی دیر مین جوش آجانے کے قریب پہونچے بعد اسکے اوتار کر کسی صراحی یا بستوقہ وغیرہ مین منھ بند کر کے رکھین تا کہ جرم کافور اُڑ نہ جائے ورنہ ضایع ہو

مقدار شربت اسکی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تک ہے بعض آدمی اس نسخہ مین سنبل الطیب اور زنجبیل اور تخم رازیانہ انیسون اور فلفل سیاہ اور سعد کوفی کے اجزا بھی بقدر اپنی تجویز کے داخل کرتے ہین۔

نسخہ فقاع ہمارا مجوزہ کہ مفید ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے فلفل زنجبیل سنبل الطیب جوز بوا لمکہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خبث الحدید پسا ہوا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم گندنا پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم جرجیر تخم پیاز تخم اوتنگن اور رائی لمکہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لسان العصافیر حب فلفل حب الزلم مغز ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو کوٹین اور کسی برتن مین جیسا معلوم ہو چکا ہے رکھ کر پھر اسکو دوغ پانچ یا زدہ مین رکھکر ملائین اور اس دوغ کو روٹی کے فقاع مین جو نصف وزن دوغ کے ہو ملا کر فقاع مطلوب تیار کرین۔

شراب افسنتین کا ہمارا نسخہ افسنتین سو حصہ کو شراب تین سو حصہ اور بہی کے عصارہ تین سے حصہ مین تین دن بھگو دین اور صاف کرنے کے بعد سو حصہ شہد مین ڈالکر قوام درست کرین۔

ایک دوا ہمارے تجربہ کی قرحہ مثانہ اور مجرائے قضیب کے قرحہ کو درست کرتی ہے اور نایزہ مین اسکی پچکاری دی جاتی ہے۔

اخلاط اسکے جلا ہوا سیسہ اور تخم خربوزہ کا رب ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ طباشیر دو درہم صمغ عربی تخم خشخاش شاخ گوزن سوختہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افیون نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ بھنگ دو دانق یعنے ایک ماشہ مرکی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو بہ نرمی پیسین اور آب کاسنی سے اسکے شیاف یعنے بتیان ایسی بنائین جیسے شیاف آنکھ کے واسطے بنائے جاتے ہین اور قاثاطیر یعنے پچکاری مین اس دوا کو اس طرح بھرتے ہین کہ دودھ مین یا مغز تربوز کے روغن مین گھول کر تیار کرتے ہین۔

ساتوان مقالہ مربی اور انبجات کے بیان مین

صفت گلقند کی جو تپ اور درد معدہ کو مفید ہے اخلاط اسکے گل سرخ زیرہ برآوردہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا جسکے بیچ سے سپید ریشہ جو سخت ہوتا ہے نکال لیا گیا ہو اُسکو کسی کپڑے پر پھیلا دین تاکہ سوکھ جائے بعد خشک ہونے کے اسکو ایک لگن یا کڑاہی وغیرہ مین ڈال کر اسقدر ملین کہ چور چور ہو جائے پھر اس پر شہد کف گرفتہ اتنا ڈالین کہ جتنا آٹا گوندھنے مین پانی ڈالا جاتا ہے اور شیشہ کے برتن مین یا مٹی کے روغنی اوربرتن مین بھر کر چالیس روز دھوپ مین رکھین اور صبح و شام ہلاتے رہین اور اگر خشک ہو جانے کے سبب سے اور شہد ملانے کی حاجت ہو ملا دین بعد چالیس روز کے دھوپ سے اُٹھا لین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین یہی ترکیب بنفشہ کے مربی کرنے کی ہے۔ اور اگر گلقند شکر سے بنانا منظور ہو یا بنفشہ کا مربی بذریعہ شکر کے بنانا ہو چاہیے کہ اس شکر کو اتنے میٹھے پانی مین گھولین کہ اسکا شربت گاڑھا مثل شہد کے ہو جائے اور پھر وہی ترکیب کرین جو شہد سے گلقند بنانے کی لکھی گئی ہے۔

اترج کا مربی ضعف معدہ کی اصلاح کرتا ہے اور طعام کو ہضم کرتا ہے **اخلاط** اُسکے اترج یعنے بڑا نیبو تازہ لیکر چار پھانکین طول مین کرین جس طرح دھاریان پھانکون کی ہر ایک اترج مین ہوتی ہین بعد اُسکے اندر کا زیرہ جو ترش ہوتا ہے نکال ڈالین نکالنے کے بعد اترج کو مٹی کے گھڑے وغیرہ مین ڈال دین اور میٹھا پانی صاف کیا ہوا اور نمک دردرا پسا ہوا اس مین ڈال کر سات دن تک رہنے دین تاانکہ بدرنگ ہو جائین اور رنگ بدل جائے بعد اسکے اس پانی کو پھینک کر خالص پانی بے نمک ڈالین اور اتنے دنون تک رہنے دین کہ اسکا رنگ بدل جائے اور باہر سے بھی چھلکا مثل اندر کے سپید نظر آئے اور پانی کو چکھین کہ اسمین نمک کی شوریت تو نہین ہے جب ایسا پانی نکلے شہد خالص ایک جز پانی دو جز ملا کر دیکھین کہ اترج مذکور اسمین ڈوب جاتا ہے یا نہین اسی انداز کا پانی ڈال کر ایک دیگ مین بھر کر آگ پر چڑھا دین اور دو گھنٹہ تک جوش دیتے رہین بعد اُسکے شہد اور پانی نکال لین اور دوسرے دن صبح کو فقط شہد کو جوش دین اور اسکا کف اُتار لین اور اترج کو اسمین ڈالدین اور ایک جوش پھر دین بعد جوش دینے کے اترج کو نکال لین اور کسی کونڈے

یا ہانڈی مین رکھ کر ادویہ مندرجہ ذیل کا سفوف اس پر چھڑکین اس وزن سے کہ فی دو من یعنے دو سیر اترج کے زعفران الائچی خرد الائچی کلان ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ قرنفل دارچینی ہر ایک نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ مشک ڈیڑھ دانق یعنے چھ رتی سب دواؤن کو کوٹ کر اترج کے دونون رخ پر چھڑکین اور کسی برتن مین رکھکر شہد مذکور سابق اسپر ڈال دین اور استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ اترج میانہ قد کہ بہت بڑا ہو نہ چھوٹا اور اپنی مراد کو پہونچ جائے چھلکا اسکا کھردرا نہ ہو اور کسی قدر مستطیل یعنے لانبا ہو اسکو طول مین قاشین بنا دین کہ ہر ایک نیبو کی چار قاشین ہون اور کسی مٹی کے مٹکے وغیرہ مین اُسکو رکھین اور اس ترکیب کا زمانہ کانون اول مین ہے جسوقت آفتاب جدی مین داخل ہوتا ہے **مترجم** ہمارے ہندوستان کے حساب سے کرکی شنکرات ہوئی اور ہندی مہینون سے ماگھ کا مہینا ٹھہرے گا **متن** اس مربے کے بنانے کا وہی سال بہتر ہے جس مین سردی زیادہ پڑے اس لیے کہ جس قدر پانی بوجہ سردی کے اترج پر جم جایا کرے گا اسیقدر اس پھل مین سختی زیادہ ہوگی اور جس قدر سخت زیادہ ہوگا مربے کی قاشین کراری ہونگی اور دیر تک ٹھہرے گا بعد قاشین کرنے کے روزانہ دو مرتبہ قاشون پر دردرا نمک ملنا چاہیے اور صاف کر لینا چاہیے اور پھر سرد پانی مین ڈال کر دھوئے جائین تین ہفتہ تک اسی طرح نمک ملنا اور دھونا چاہیے اور پانی مین بھگونا بعد اسکے پانی سے نکال کر کسی خوان وغیرہ پر ایک گھنٹہ تک پھیلا دین کہ سوکھ جائے اور اگر کوئی قاش سڑ گئی ہو چھری سے اُسکو کاٹ ڈالین اور پھر میٹھے پانی سے صبح و شام بہ نرمی دھویا کرین تا اینکہ چالیس روز گذر جائین بعد اُس کے پانی سے نکالین اور جو کچھ پھپھوندہ وغیرہ بدبو کی چیز اُس پر لگ گئی ہوا سے دھو ڈالین اور ایک شبانہ روز ہوا مین پھیلا دین تاکہ تری اُسکی جاتی رہے بعد اُسکے صبح کو ایک چوڑے منھ کی دیگ مین یا لگن مین جو خوب مانجی اور صاف کی ہو اور اسکو رکھکر اُس پر اتنا پانی گرائین کہ قاشون کے اوپر آجائے اُسکے بعد

HAKEEM SHOUKAT ALI

کٹا ہوا قند سب چند وزن اترج ڈالکر نرم آنچ سے پکائین اور لکڑی کے ڈوئے سے چلاتے جائین اُسکے بعد اترج کی قاشین نکال کر جس قدر شیرہ قند کا اسمین لگا ہو پونچھ ڈالین اور کسی سینی یا خوان پر اُسکو پھیلا دین اور دو دو دن پے درپے پھیلا رہنے دین اور قاشون کو اُلٹتے پلٹتے رہین بعد اسکے پھر اُسے دیگچے یا لگن مین رکھکر نصف وزن اترج قند اور پانی اتنا کہ قاشون کے اوپر چار چار انگل آجائے ڈالین اور مثل پکانے پہلے وزن کے نرم آنچ سے پکائین اور اس بات کی بہت احتیاط رہے کہ قاشون مین داغ نہ لگ جائے اسلیئے کہ مربے کے بنانے مین بڑا مشکل کام یہی ہے کہ داغ نہ لگنے پائے اور تمام نزاکت دستکاری کی اسمین ہے۔ رکابدار کو چاہیئے کہ اسکا ذہن اور قوت فکر کی سب اسی طرف متوجہ رہے کہ جب سے آگ جلائی گئی ہے اور آنچ شروع ہوئی ہے اور جب تک آنچ رہے نرم رہے اور ایک ہی تا دیر رہے بعد اسکے پھر قاشون کو نکال کے کسی خوانچہ پر پھیلائین اور تین شبانہ روز پے درپے ہوا مین رکھین چوتھے روز قاشون کی رطوبت پونچھ کر چھری کی نوک سے گود کر پھر دیگ مین ڈالین اور اوسپر اتنا شہد ڈالین کہ اگر قاشین ڈوب جائین چار چار انگل اوپر آجائے اور بعد اس کے نرم آنچ سے پانچ یا چھ گھنٹہ تک اسکو پکائین تا اینکہ شہد کے قطرے گول گول مثل موتی کی قاشون کے اوپر ان سوراخون سے دکھائی دین جو گودنے سے قاشون مین پڑگئے ہون اور شہد کسی قدر گاڑھا بھی ہوجائے بعد اسکے آگ پر سے اُتار لین اور سرد ہونے مین پہر سنبل الطیب اور قرنفل دارچینی اور زنجبیل الائچی کلان دارفلفل خیر بوا ہر ایک جزو واحد یعنے مساوی الوزن سے کر حساب کرین کہ مجموع وزن ان سب دواؤن کا بیسوان حصہ وزن اترج کا ہوجائے اور یہ اس طرح پر ہوگا کہ فی من یعنے ایک سیر اترج مین دو استار وزن دواؤن کا ہونا چاہیئے **مترجم** اس مقام پر شیخ کی تصریح سے ایسا معلوم ہوا کہ ایک من برابر چالیس استار کے ہوتا ہے اور ہر ایک استار چونکہ ساڑھے چار مثقال کا ہے یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ پس دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوا اور جو کہ دو استار کو بیسوان حصہ من کا شیخ لکھتا ہے لہذا ایک من برابر ساڑھے سرسٹھ تولہ کے ہوا اور ہم نے جو بجا اسی ترجمہ مین بموجب تصریح صاحب مخزن کے ایک من کو پورا سیر تبریزی قرار دیا ہے پس ناظرین کتاب ہذا کو چاہیئے کہ کمی اور بیشی دونون وزن کا حساب کرکے ترکیب کمبات اس قرابادین کی کرین **تمن** ان سب دواؤن کا درد سفوف بناکر کسی سبز روغن کے برتن مین پہلے قاشون کو مربے کی رکھین اسپر تھوڑا سا سفوف چھڑکین پھر قاشون کو اُلٹ کر دوسری طرف بھی سفوف چھڑکین **مترجم** اس عبارت سے ایک یہ بھی معنی پیدا ہوسکتے ہین کہ پہلے سبز برتن کے پیندے مین سفوف کو چھڑک کر قاشین بچھا دین بعد اسکے قاشون پر سفوف چھڑکین جیسا پہلے مربے کی ترکیب مین بیان ہوچکا ہے **تمن** اور جسقدر قاشین سفوف کو پیتی جائین اور ان مین جذب ہوتا جائے مگر اس سفوف کو چھڑکتے رہین تا اینکہ تمام سفوف جذب ہوجائے بعد اسکے کسی اچاری مین رکھ کر جس قدر شہد مین انکو پکایا تھا اُس مین سے اتنا شہد ڈالین کہ چار انگل اوپر آجائے اور اسکا منھ اچھی طرح بند کرکے ایسی جگہ رکھدین کہ سردی اور گرمی نہ پہونچنے پائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اترج کے پختہ ہوجانیکی اور رسیلے ہونیکی علامت یہ ہے کہ کسی برتن مین پانی بھر کر اترج کو ڈالین تو اسمین ڈوب جائے

یہی کا مربہ معدہ کی تقویت کرتا ہے اور طبیعت کو بستہ کرتا ہے بدہضمی کی اصلاح کرتا ہے فم معدہ کی خرابی سے اگر قے ہوتی ہو اسکو بند کرتا ہے **اخلاط اسکے** بڑے دانہ کی بہی سے کر اندر سے اُسکو صاف کرین اور چار پھانکین بدستور مذکورۂ بالا کرکے شہد اور پانی مین جوش دین پانی کا وزن شہد سے دونا ہونا چاہیئے اور ایک گروہ اسکو شہد اور شراب مین جوش دیتے ہین اور یہ طریقہ کاریگر کے واسطے بہت اچھا ہے بعد جوش دینے کے اُسکو ٹھنڈا کرین اور دوسرے روز تنہا شہد مین جوش دین پھر ان قاشون کو سینی وغیرہ پر پھیلا دین اور سفوف انھین دواؤن کا جو اترج کے مربے مین لکھی گئی ہے قاشون پر چھڑکین اور وہی شہد خالص جسمین دوسرے دن جوش دیا ہے اُسپر ڈال کر بحفاظت رکھین۔

دوسرا نسخہ بہی کے مربے کا ضعف معدہ اور اسہال کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** بہی جو اپنی مراد کو پہونچ گئی ہو

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور خوب پک گئی ہو اُسکو لے کر چار قاشین کرین اور تخم جو اُسکے اندر ہون اُنکو نکال ڈالین اور اوپر سے اسکو پارچہ کتان سے رومال سے پونچھین بعد اُسکے ایک حصہ شہد چار حصہ پانی قاشون پر شہد اور پانی کی مقدار اتنی ہو کہ قاشین ڈوب جائین اور دو یا تین جوش دیکر قاشون کو صاف کرین اور پھر دیگ مین ڈال کر شہد کف گرفتہ ایک جز اور پانی بھی اسیقدر ڈال کر دو یا تین جوش پھر دین اور پھر صاف کرکے سینی یا خوان پر کھلی ہوا مین قاشون کو رکھین تا اینکہ تری قاشون کی خشک ہو جائے بعد اُس کے کپڑے سے پونچھ کر پھر دیگ مین ڈالین اور اتنا شہد ڈالین کہ چار چار انگل اوپر آجائے اور ایک جوش دین اور وہی دوائین جو مربے اترج مین کی گئی ہین پیسکر قاشون پر چھڑکین اور کسی سبز برتن وغیرہ مین رکھکر منہ کو مضبوط بند کر دین بعض طبیبون کا یہ قاعدہ ہے کہ خوشبو دوائون مین سے فقط الائچی کلان اور لونگ اور زعفران کوٹ کر قاشون پر چھڑکتے ہین۔

گاجر کا مربی بردہ ہے جو سردی پیٹ کے اندر معلوم ہوتی ہے اُسکو اور ضعف گردہ اور درد پشت کو فائدہ کرتا ہے اور باہ بڑھاتا ہے **اخلاط اُسکے** سخت گاجر جسکا رنگ صاف ہو اور ریشہ وغیرہ سے پاک ہو لیکر دونون طرف سے کاٹ ڈالین پھر سیر قند یا شکر ہموزن ڈال کر پانی اتنا ڈالین جس مین گاجرین ڈوب جائین اور نرم آنچ سے اتنا اوبالین کہ ملایم ہو جائے اور آگ پر سے اوتار لین اور نکالکر خوان وغیرہ مین چُن دین تا اینکہ خشک ہو جائے اور چھنودہ وغیرہ گاجر پر آگئی ہو اُسکو پونچھ ڈالین اور پھر دیگ مین ڈال کر شہد کف گرفتہ چھوڑین چار انگل گاجرون کے اوپر آجائے اور نرم آنچ سے پکائین جب ایسا معلوم ہو کہ شہد گاجر کے اندر سرایت کر گیا ہے جسکو عطار اپنی اصطلاح مین قوام پر آجانا بولتے ہین۔ پھر آگ سے اوتار لین اور کسی چاڑی مین اس طرح پر درست کرکے قاشون کو چنین کہ بیچ مین خانہ خانہ سے بن جائین جس طرح مربے کی اچار بان رکھ دار طیار کرتے ہین اور خوشبو کی دوائین اسپر چھڑکین بعد اُسکے شیرہ قوام کا اسپر ڈالین جیسا اوپر مذکور ہوا ہے۔

ہڑ کا مربی تازہ ہڑ کا مربی چین اور ہندوستان مین بنایا جاتا ہے اور قسم اسکی ہمارے ملک مین وہان سے آتی ہے وہی اچھی ہوتی ہے ہمارے ملک مین جو مربی بنایا جاتا ہے اُسکا طریقہ یہ ہے ہلیلہ کابلی قسم عمدہ لے کر زمین مین ایک گڑھا کھود دین مگر وہ زمین ایسی ہو جس مین تری ہو اور ریتلی زمین ایسی ہو جس مین میٹھے پانی کی کمی ہو شور نہو اُس گڑھے مین ہلیلہ کو اس طور پر چنین جس طرح اچاری مین قاشین بچھی چنی جاتی ہین اور اسکے اوپر گیلی بالو اور نیچے اسکے بھی گیلی بالو چُن دین بعد اسکے اوسپر پانی چھڑکین اور دو دن کے بعد ہڑ کو نکالین اور پھر بالو بدلکر بدستور سابق چنین اور دو دن رہنے دین تا اینکہ ہڑ مین رطوبت آجائے یہ تدبیر دس دن تک کرنی چاہیے تاکہ ہڑ مین شادابی آجائے اور رطوبت پیدا کرے اور پھول جائے پھر اُسکو میٹھے پانی سے تین یا چار مرتبہ دھوئین بعد اسکے مرار سعد کوفی لے کر بہت سے پانی مین پکائین اور اس پانی مین ہڑون کو ڈال کر نرم آنچ پر تھوڑا تھوڑا جوش دین جب اُبل جائے ہڑون کو دھو کر صاف کرین بعد اُسکے شہد کو لے کر الگ جوش دین اور کف اُتار اُتار کر پھینک دیا کرین پھر ہڑ الگ جوش دین خالص پانی مین اور وہی خوشبو جنکو ہم نے مربائے اترج مین بیان کیا ہے لیکر پارچہ کتان باریک در صاف مین پوٹلی باندھ کر دیگ مین لٹکا دین اور ہر ایک گھنٹے کے بعد اس پوٹلی کو ملتے رہین تا اینکہ اثر ان خوشبو دوائون کا ہمراہ اثر ہڑ کے نکل آئے جب ہڑ کو جوش دے چکین پھر اسکو ایک سی کے روغنی کونڈہ وغیرہ مین مع اس پانی کے انڈیل دین دو یا تین دن اسی پانی مین پڑی رہنے دین تاکہ ہڑون مین اثر خوشبو دوائون کا بخوبی آجائے پھر اُنکو شیشہ کی اچاری مین چُن کر شہد کف گرفتہ مذکورہ بالا اُس مین بھرین اور مشک اور زعفران تھوڑا سا عنبر حسب خواہش دے کر برتن کا منہ مضبوط باندھین اور استعمال کرین اور جتنا پرانا ہوگا عمدہ ہو جائے گا۔

ہڑ کے مربے کا دوسرا نسخہ ہلیلہ کابلی کے بڑے بڑے نو دانے لے کر پانی مین بھگوئین اور پانچ دن تک دھوپ مین رکھ چھوڑین بعد اُسکے پانچ دن گیلے گوبر مین گاڑ دین اور روز اس پر پانی ڈالتے رہین پانچ دن کے بعد نکال کر ہڑ کو خوب دھوئین اور صاف کرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

پھر ہڑ کو لیکر جَو مین پانچ روز تک دفن کرین اور یہی ترکیب تین مرتبہ کرین بعد اسکے ہڑ کو خوب دھوئین کہ صاف ہو جائے پھر چاول اور کشمش جو اور چھوہارا ہر ایک تیس درہم یعنے تخمیناً ایک چھٹانک سوا سیر لیکر ہڑون کو ان تینون کے ساتھ پانی مین نرم آنچ سے اسقدر جوش دین کہ پانی جل جائے بعد اسکے ہڑون کو نکال کر پارچہ کتان سے پونچھین اور سوئی سے ہڑون کو گودین اور اُس پر شہد عمدہ اسقدر ڈالین کہ ہڑون کے اوپر چار چار اُنگل آجائے اور اتنا پکائین کہ گاڑھا ہو جائے اور استعمال کرین۔

دوسرا طریقہ مربی بنانے کا ہلیلہ کابلی سو عدد لیکر اچھی طرح دھو ڈالین اور رات بھر رہنے دین تاکہ کسی قدر خشک ہو جائے پھر اس پر پانی یا آب کشمش جو اتنا ڈالین کہ ہڑون کے اوپر چار چار انگل آجائے اور نرم آنچ سے پکائین تاکہ سب پانی جل جائے اور پھر اسکو تنور مین رکھین تنور سے نکال کر سینی وغیرہ پر پھیلا دین اور کپڑے سے پونچھین اور سوئی سے گودین پھر اسپر مستخنج ڈال کر اتنا پکائین کہ نرم ہو جائے اور آگ سے اُتار کر خوشبو دوائین اس پر چھڑکین اور بحفاظت اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

شقاقل مربی شقاقل کی صورت یہ ہے کہ یہ موٹی موٹی جڑین مثل سونٹھ کے ہوتی ہین اور ہندوستان سے آتی ہے اور ہندی زبان مین اسکو ستاور کہتے ہین اور ہندوستان مین ہر وقت اسکے تر و تازہ ہونے کے مربی اسکا بنایا جاتا ہے وہ مربی بہت عمدہ ہوتا ہے لیکن ہمارے ملک مین اسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے شقاقل کو آب گرم مین تر کرتے ہین کہ اُسکے اوپر والا چھلکا نرم ہو جائے اور پھر چھری سے اس چھلکے کو اُتارتے ہین بعد اسکے سات دن تک اُسکو ٹھنڈے پانی مین بھگوتے ہین اور ہر روز پانی بدل ڈالتے ہین یہ ترکیب جب تک کی جاتی ہے کہ اندر اور باہر دونون طرف تری پہونچ کر نرم ہو جائے پھر شہد اور پانی مین اسکو پکاتے ہین دو حصہ پانی اور ایک حصہ شہد ڈال کر پھر تنہا شہد مین اتنا پکاتے ہین کہ ایک جوش آجائے اسکے بعد شیشہ کے برتن مین نکال کر مع شہد کے رکھتے ہین جب شقاقل کی تری سے شہد پتلا ہو جائے اُسکو بدل کر اور نیا شہد کف گرفتہ مع اُن خوشبو دواؤن کے جو اوپر لکھی گئی ہین ملا کر بحفاظت رکھ چھوڑتے ہین۔

سونٹھ کا مربی اور ادرک کا مربی بھی یہی ہے سونٹھ بھی جڑونکی قسم سے ہے جو زمین کے اندر سے نکلتی ہے جس طرح ہلدی گرہ دار ہوتی ہے اور اسکا عمدہ مربی چین مین بنایا جاتا ہے کہ وہان تر و تازہ ادرک ملتی ہے لیکن ہمارے ملک مین سونٹھ شہد یا چاول کر کے ہمین پرورده کر کے آتی ہے اور اسکا مربی اسی خشک حالت مین شہد اور خوشبو دوائین ڈال کر بنایا جاتا ہے بعد ازان ایک مہینہ سونٹھ کو پانی مین بے نمک کے بھگوئین اور ایک گروہ اسکو مثل ہلیلہ کے ریگ مین دفن کرتے ہین بعد اسکے اسی طرح پکاتے ہین جیسا ہم نے ہڑ کے مربے مین بیان کیا ہے۔

آلو بخارا کا مربی اگر تر و تازہ ہو پہلے اسکی گٹھلیان نکال ڈالین اسکے بعد شہد اور پانی مین جوش دین پھر تنہا شہد مین جوش دین اور وہی خوشبو دوائین بموجب بیان بالا ڈال کر مربی تیار کرین اور اگر خشک ہو پہلے تین دن پانی مین بھگوئین اسکے بعد مربی بنائین۔

لفت کا مربی عمدہ قسم لفت کی لے کر چار پھانکون سے چھ پھانکون تک تراشین بر طبق اسکے چھوٹے اور بڑے ہونے کے اور اوپر کا چھلکا چھیل ڈالین بعد اسکے نمک اور پانی مین چار دن بھگوئین اسکے بعد گرم پانی مین تین دن بھگوئین اور پھر شہد اور پانی مین پکائین اسکے بعد تنہا شہد مین پکائین اور خوشبو دوائین ڈال کر طیار کرین۔

بادام کا مربی تازہ بادام شیرین مع پوست کے لیکر بدون بھگونے کے جوش دین اور سوئی سے اسکو گودنا نہ چاہیے اور خوشبو دواؤن مین ڈال کر مربی تیار کرین۔

عود بلسان کا مربی عود بلسان تر و تازہ سے اسیج یعنے اچار بنایا جاتا ہے جب اسکو دو مرتبہ جوش دین اور پھر خوشبو دوائین ڈال کر بدستور سابق تیار کرین۔

آملہ کا مربی آملہ کی عمدہ قسم کسی جگہ سے ٹوٹا پھوٹا نہو سات دن

HAKEEM SHOUKAT ALI

مقشر سے پانی مین بھگویا جاتا ہے تا اینکہ نرم ہوجاے اور پھول جاے اور اسمین تری آجاے بعد اسکے دو مرتبہ جوش دینا چاہیے جیسا کہ جنے اور مربون کے بنانے مین لکھا ہے اور پھر خوشبو دوائین ڈال کر دو مرتبہ جوش دین اور پھر اس پر شہد کف گرفتہ بہ ترکیب سابق داخل کرین اور خوشبو دواؤن سے معطر کرین۔

سیب کا مربی قذف یعنی اسہال یابسہ کو فائدہ کرتا ہے سیب شامی کی قسم شامی کو دو حصہ پانی اور ایک حصہ شہد مین جوش دین اور پھر دوبارہ فقط شہد مین جوش دین اور اسپر شہد کف گرفتہ اور خوشبو دوائین جو اترج کے مربے مین لکھی گئی ہین ڈال کر تیار کرین۔

آٹھوان مقالہ قرص کے بیان مین

کلام ہمارا قرص کے بارہ مین بھی ویسا ہی عام ہے جیسا اور ترکیبون مین گذر چکا ہے۔

اقراص کوکب قدماے اطبا نے بہت مبالغہ تعظیم مین اس قرص کے کیا ہے کہ نام اسکا اقراص کوکب رکھا ہے یعنے یہ قرص منسوب ان کوکب کی طرف ہے جنکی سعادت کے اوضاع مخصوصہ ایسے ہین کہ حیات انسانی پر کسی مرض کے ضرر کو غالب نہین ہونے دیتے ہین گویا حیات باقی رکھنا اس قرص کا فعل خاص ہے جس سے بڑھکر کوئی سعادت جسمانی نہین ہے یہ قرص اصلاح اس معدہ ضعیف کی کرتا ہے جو قابل ان فضول کا ہو جو تمام اعضا سے دفع ہو کر معدہ کی طرف آتے ہون اور کھٹی ڈکار کو دور کر دیتا ہے اور پیشانی پر طلا کیا جاتا ہے تب درد سر مین سکون پیدا کرتا ہے اور نزلہ کے اقسام اور دانتون کے درد کو فائدہ کرتا ہے بیروزہ ملا کر سڑے ہوے اور کرم خوردہ دانت پر لگایا جاتا ہے اور کان کے درد کو نفع کرتا ہے اور نفث الدم اور سیلان خون کو کسی عضو سے کیون نہو اور پرانی کھانسی کو فائدہ کرتا ہے حمیات یعنے تپین جو دورہ سے آتی ہون انکو آب مرزنجوش کے ساتھ اور ان زہرون کو جو حیوانات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے سے اثر کرتے ہین وہ نیز کھانے پینے والے زہرون کو آب سداب کے ہمراہ مفید ہے۔ اس قرص مین کوکب الارض یعنے ابرک داخل ہے اور اکثر کا قول یہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ وہ طین شاموش ہے اور شاید کہ ابرک معدہ مین لپیٹ جاتا ہے اور اسکے تہ معدہ پر جم جاتی ہے پس حار غریزی کی حرارت معدہ مین نہین پہونچ سکتی تاکہ کسی دوسرے عضو مین فعل کر سکے ہم اس نسخہ کے اخلاط اسی طرح بیان کرتے ہین جیسا طبیبون نے تجویز کیا ہے

مترجم یہ مذمت اور برائی اس قرص کی ہے جسکو شیخ نے بیان کیا ہے اور بعض نقل کرنا نسخہ کا اس غرض سے ہے کہ ایسی مشہور دوا سے یہ قرابادین خالی نرہے **اخلاط اسکے** مرکی جند بیدستر سنبل الطیب سلیخہ گل مختوم پوست بیخ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افیون زعفران قسط شیرین کوکب الارض یعنے ابرک ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خشخاش سپید چھ درہم یعنے دو تولہ دو قوانیسون سیسالیوس بزر البنج سیعہ سائلہ تخم کرفس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ گوند کے اقسام شراب ریحانی مین بھگوئین اور باقی دواؤن کو کوٹ چھان کر اسی بھیگے ہوے گوند سے قرص تیار کرین وزن ہر ایک قرص کا نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ چاہئیے اور سایہ مین خشک کرین۔

اقراص ورد بہ نسخہ جمہور درد معدہ کو فائدہ کرتا ہے رطوبات معدہ کی جلا کرتا ہے متلی اور پرانی تپون کو زائل کرتا ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ زیرہ آوردہ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سنبل الطیب بیخ سوسن ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اور بعض اطبا بجاے بیخ سوسن کے رب السوس ڈالتے ہین سب دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر شراب مثلث مین گوندھ کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین۔

اقراص ورد کا نسخہ حکیم اسقلبادس کا حرارت کو بجھاتا ہے اور درد معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتا ہے اور ربو اور حرارت اور معدہ کی پھڑک اور رطوبت معدہ کے انقلاب یعنے پٹ جانے کو اور پیاس کی گرمی کو اور احتراق مواد کو مفید ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ تازہ چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ بیخ سوسن چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سنبل ہندی دو مثقال یعنے نو ماشہ میفختج مین گوندھ کر بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کے قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین۔

اقراص ورد جس مین سقمونیا داخل ہے حمیات کو فائدہ کرتا ہے

نسخہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور پیشاب کے رک رک کے آنے کو **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ براورد گیارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سنبل الطیب بیخ سوسن ہر واحد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ان دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین اور سرد پانی خواہ جلاب یا سکنجبین کے ہمراہ تناول کرین۔

اقراص ورد جن مین طباشیر داخل ہے حمیات مرکبہ جن مین اختلاط بلغم اور صفرا کا ہو اور کہنہ ہوگئی ہون انکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ برآوردہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عصارہ غافث آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

اقراص ورد مسمی بہ دبید الورد سدہ ہائے جگر اور طحال اور سوداوی اور بلغمی تپون کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عصارہ سوسن پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب سلیخہ شگوفہ اذخر مرکی زعفران مصطگی ہر ایک دو دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور مرکی اور زعفران کو سرکہ مین بھگو کر قرص اسی سے طیار کرین اور اگر جی چاہے تو شہد مین گوندھ کر قرص بنائین۔

اقراص ورد حمائے غب یعنے اس تپ کو جو ایک دن ناغہ کرکے آئے فائدہ کرتا ہے گل سرخ پانچ جز سنبل الطیب زعفران مصطگی لک مغسول اور عود بلسان ہر ایک دس جز عصارہ غافث افسنتین ہر ایک دو جز شگوفہ اذخر بلیلہ زرد ہر واحد ایک جز اور ایک نسخہ مین گل سرخ کا وزن سنبل اور مصطگی کے برابر ہے کوٹ چھانکر آب کرفس سے قرص تیار کرین ایک قرص کا وزن نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ ہے۔

قراص ورد جس مین سنبل الطیب داخل ہے درد جگر کو فائدہ کرتا ہے سنبل الطیب لک مغسول بیخ سوسن ہر ایک چار درہم یعنے

ایک تولہ دو ماشہ افسنتین کیبا زعفران عصارہ غافث ریوند چینی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ کوٹ چھان کر پانی مین گوندھ کر قرص تیار کرین۔

اقراص کافور حرارت کی سوزش کو بجھاتا ہے تپون کی التہاب مین تسکین پیدا کرتا ہے دق اور سل کو نفع کرتا ہے پیاس اور کرب اور خونی قے کو دور کرتا ہے **اخلاط اُسکے** طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تخم خیار تخم خرفہ تخم کدوے شیرین نار دین صمغ عربی رب السوس عود خام الائچی کلان ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ قند سپید ترنجبین ہر واحد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی کافور ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ لعاب اسپغول مین گوندھ کر قرص تیار کرین۔

دوسرا نسخہ قرص کافور کا معدہ کی بھڑک اور جگر کی بھڑک کو فائدہ کرتا ہے اور اسہال یا خونی قے کو مفید ہے اور حمیات حادہ کو **اخلاط اُسکے** طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ زیرہ برآوردہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عود خالص عمدہ الائچی کلان رب السوس ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند سپید ترنجبین تخم خیارزہ مقشر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران کافور ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤنکو پیس چھان کر لعاب اسپغول سے قرص تیار کرین وزن ہر ایک قرص کا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ چاہیئے اور سایہ مین خشک کرکے استعمال کرین۔

قرص کافور کا تیسرا نسخہ حمیات حادہ کو نفع کرتا ہے اور سدہ ہائے جگر کو جو شدید ہون اُنکی تفتیح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** خشک بنفشہ اور نیلوفر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم خیار اور ککڑی کے بیج طباشیر زعفران ہر ایک دو دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ریوند چینی اور لک ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کتیرا صمغ عربی طینی کا عصارہ ہر ایک دو درہم

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنے سات ماشہ کافور ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ترنجبین اور شکر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ پیس کر قرص تیار کریں۔

قرص کافور کا اور نسخہ کافور عود خام ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ زعفران طباشیر ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ کھیرے کے بیج اور ککڑی کے بیج کتیرا اور لک مٹھی کا عصارہ الائچی کلاں ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی شکر اور ترنجبین ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دواؤں کو پیس کر اور گوندھ کر قرص بنا دیں۔

قرص کافور کا چوتھا نسخہ تخم کاسنی تخم کاہو تخم خرفہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ تخم کدو مقشر تخم خیار مقشر ہر ایک دو درہم اور ستائی ایک درہم یعنے سوا آٹھ ماشہ رب گندر اگر تم پہونچے ورنہ صندل مقاصیری تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سرطان سوختہ زعفران رب السوس کافور ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بدستور قرص تیار کریں۔

قرص طباشیر ترنجبین ملا کر حمائے حادہ کو فائدہ کرتی ہے اور حرارت کو بجھاتا ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ ترنجبین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نشاستہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی کتیرا زعفران طباشیر ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ آب ترنجبین اور لعاب اسپغول سے قرص بنا دیں اور ایک قوم اس نسخہ میں تخم خیارین اور تخم خرفہ اور تخم کدوے شیریں ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ بڑھا کر قرص تیار کرتے ہیں۔

قرص طباشیر جس میں حماض کی شرکت ہو حمیات صفراوی اور غب کو نفع کرتا ہے خصوصاً اگر دست بھی آتے ہوں **اخلاط اسکے** گل سرخ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ صمغ عربی تخم حماض مقشر نشاستہ بریان جو تھوڑا سا بریان کیا گیا ہو ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ طباشیر تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤں کو کوٹ کر آب انار ترش یا انگور خام سے قرص تیار کریں اور آب انگور خام سادہ یا شراب ریباس کے ہمراہ تناول کریں اور ایک قوم گل ارمنی اور عصارہ زرشک ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ شاہ بلوط بریان تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اضافہ کرتے ہیں۔

قرص زرشک حمائے حادہ اور ورام جگر کے واسطے **اخلاط اسکے** عصارہ زرشک یا جرم زرشک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم خیار مصطگی طباشیر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ لک اوندچینی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ گل سرخ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سنبل الطیب عصارہ غافث اصل السوس ترنجبین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ بدستور قرص تیار کریں ہر ایک قرص کا وزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ چاہئے اور جس شربت وغیرہ کے ساتھ مناسب ہو تناول کریں اور ایک قوم اس نسخہ میں عصارہ افسنتین دو درہم یعنے سات ماشہ اسارون تخم کرفس تخم رازیانہ ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مجیٹھ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ اضافہ کرتے ہیں۔

قرص زرشک کا دوسرا نسخہ ان تپوں کو فائدہ کرتا ہے جن میں التہاب ہو اور اورام جگر اور اورام معدہ کو فائدہ کرتا ہے زرشک رب السوس گل سرخ تخم خیار تخم خربوزہ مقشر کوٹ چھان کر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ مصطگی سنبل الطیب عصارہ غافث ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مجیٹھ راوند چینی زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تخم کشوث تخم کاسنی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ طباشیر ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ ترنجبین چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ چھان کر آب ترنجبین سے قرص تیار کریں وزن ہر ایک قرص کا ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہونا چاہیے۔

قرص زرشک کا اور نسخہ جو درد جگر ہمراہ تپ دریباس اور یرقان کے ہوں انکو مفید ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ تازہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی زرشک ترنجبین ہر ایک تین درہم یعنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

ساڑھے دس ماشہ کشوث خشک یا تخم کشوث ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ طباشیر ناردین ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ زعفران لک راوند ہر ایک بوزن ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ مصطگی کا عصارہ ڈھائی درہم یعنی پونے نو ماشہ کوٹ کر آب ترنجبین یا آب کاسنی سے قرص تیار کریں۔

قرص زرشک کا اور نسخہ زرشک تخم فرفج جو ایک قسم خرفہ کی ہے سنبل الطیب مصطگی کا عصارہ کثیرا صمغ عربی نشاستہ ہر ایک ساڑھے تین درہم یعنی ایک تولہ دو رتی طباشیر کافور زعفران ہر ایک بوزن ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر پانی کے ذریعہ سے قرص تیار کریں۔

قرص زرشک کا ہمارا نسخہ رب زرشک پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ عصارہ غافث طباشیر ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ لک مخول اور کندر سنبل الطیب عصارہ افسنتین راوند چینی گاؤزبان ہر ایک ڈھائی درہم یعنی پونے نو ماشہ تخم کاسنی تخم کشوث ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ تخم خرفہ ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ زعفران ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ آب کاسنی میں قرص تیار کریں۔

قرص افسنتین یہ قرص مفید ان بیتون کو ہے جو زمانہ دراز سے آرہی ہون اور نفخ بخوبی کرتا ہے اور ادرار بھی کرتا ہے اور بھوک بھی بڑھاتا ہے **اخلاط اُسکے** انیسون افسنتین اسارون تخم کرفس بادام تلخ مقشر سب اجزا ہموزن لے کر قرص تیار کریں اور تناول کریں۔

قرص افسنتین کا دوسرا نسخہ جگر اور طحال اور معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور اس تپ کو جو ایک روز درمیان دے کر آئے اور جو تپ تیسرے روز آتے اُسکو **اخلاط اُسکے** انیسون دو مثقال یعنی نو ماشہ اسارون افسنتین رومی تخم کرفس بادام تلخ مقشر جسکے دونوں چھلکے اُتار لیے ہون مصطگی سنبل الطیب ہر واحد ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ صبر سقوطری ساذج ہندی ہر ایک ڈیڑھ مثقال یعنی پونے سات ماشہ عصارہ غافث ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ دواؤن کو کوندھ کر قرص تیار کریں۔

قرص غافث ان پُرانی تپون کو جنمین التہاب ہو فائدہ کرتا ہے اور پیاس کو اور سدر یعنی آنکھون کے سامنے اندھیرا چھانے کو اور ورام جگر اور طحال اور یرقان کو **اخلاط اُسکے** عصارہ غافث چھ استار یعنی دس تولہ ڈیڑھ ماشہ گل سُرخ زیرہ برآوردہ سنبل الطیب ہر ایک دو استار یعنی تین تولہ ساڑھے چار ماشہ ترنجبین پاکیزہ چھ استار یعنی دس تولہ ڈیڑھ ماشہ طباشیر چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو جمع کر کے قرص تیار کریں۔

قرص کبر طحال کے اقسام درد کو فائدہ کرتا ہے پوست بیخ کبر چار استار یعنی پونے سات تولہ اشق چار استار یعنی پونے سات تولہ زراوند طویل دو استار یعنی تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم فنجنکشت فلفل سیاہ ہر ایک چھ استار یعنی دس تولہ ڈیڑھ ماشہ سب دواؤن کو جمع کر کے پیس چھان کر سرکہ انگوری میں اشق کو گھول کر قرص تیار کریں۔

قرص لک لک درعود بلسان مجیٹھ انیسون تخم کرفس افسنتین اسارون بادام تلخ مقشر قسط دارچینی زراوند طویل عصارہ غافث ہر ایک پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر قرص تیار کریں۔

قرص کاکنج درد ہاے گردہ اور مثانہ اور خون کے پیشاب کو اور پیشاب میں پیپ آنے کو فائدہ کرتا ہے اور جرب مثانہ یعنی مثانہ کی خارش کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم خربوزہ چھتیس مثقال یعنی ساڑھے تیرہ تولہ انیسون سات مثقال یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ اجوائن سپید تخم کرفس تخم حماض ہر ایک نو مثقال یعنی تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم شوکران تخم کشنیز ہر ایک اٹھائیس مثقال یعنی گیارہ تولہ چار ماشہ تخم رازیانہ حب صنوبر بریان زعفران بادام تلخ ہر ایک نو مثقال یعنی تین تولہ ساڑھے چار ماشہ حب کاکنج کو بیج نکال کر دواؤن کو کوٹ کر دوشاب انگور میں قرص تیار کریں مقدار شربت دو مثقال سے تین مثقال یعنی نو ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

قرص کاکنج کا دوسرا نسخہ قرحہ گردہ اور مثانہ کو فائدہ کرتا ہے اور تقطیر البول کو اجزا اسکے یہ ہیں تخم کرفس بزر البنج شدانج ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم رازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران جنگلی نیبو کے بیج نورصنوبر انیسون بادام تلخ مغشر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کاکنج کے بڑے بڑے دانہ پچیس عدد تخم خیار بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کرکسی تر چیز میں گوندھین اور قرص بنائین۔

قرص ریوند جو پرانی بیماریون کو اور جگر کی سختی اور مادہ سوداوی سے ہو یا اور شکم کی سختی اور جگر کے اورام اور طحال کے درد کل اقسام اور جو چوٹ بدن مین لگی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** ریوند چینی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مجیٹھ عود بلسان لک مغسول ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس اور غافث انیسون ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو پیس کر یکجا کرین اور بدستور متعارف قرص بنا دین۔

قرص کا نسخہ جسکو حکیم ابن طبیس نے مرکب کیا ہے حرارت اور اسہال اور درد جگر کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** طباشیر اور زرشک اور عود اور تخم حماض اور مصطگی اسارون اور سک ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ صمغ عربی تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ گل سرخ پانچ مثقال یعنے ایک تولہ دس ماشہ گلاب مین گوندھ کر قرص بنائین۔

دوسرا نسخہ انیسون تخم کرفس ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اسارون بادام تلخ مصطگی سنبل ساذج ہندی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث اور صبر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گوندھ کر قرص بنالین۔

قرص کا اور نسخہ بادام تلخ انیسون افسنتین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اسارون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو کوٹ کر گوندھین اور قرص بنائین۔

قرص ہیون جو ایک حکیم کا نام ہے **اخلاط اسکے** زعفران سرگی افیون بزر البنج پوست بیخ لفاح سب اجزا برابر لے کر کاہو کی ہری پتی کا پانی نچوڑ کر گوندھین اور قرص بنائین اور بروقت حاجت کوٹ کر پانی مین گھولین اور کنپٹیون پر طلا کرین۔

قرص کا دوسرا نسخہ جرائتہ اکلیل الملک ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ الائچی کلان ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی سیوتی کی پتی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی گل سرخ نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی خشک ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کوٹ چھان کر قرص تیار کرین۔

قرص کا اور نسخہ آنتون کے قرحہ اور خون کی روانی کو جو کسی مقام سے ہو فائدہ کرتا ہے شگوفہ گلاب افیون اقاقیا صمغ عربی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مازو نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی نیلز ہرج ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی شیر خر گوش مین گوندھ کر قرص بنائین۔

قرص اندروماخس نفث الدم کو مفید ہے **اخلاط اسکے** بزر البنج افیون بیخ مرجان ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لبان آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کوکب الارض جسکو ابرک خود شیخ لکھ چکا ہے اور نشاستہ اور گل رمنی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم خشخاش دو درہم یعنے سات ماشہ گلنار نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ گوندھین اور قرص بنائین۔

قرص اندروماخس کا دوسرا نسخہ درد معدہ اور حصر البول یعنے پیشاب کے بند ہو جانے کو اور رک رک کے آنے کو فائدہ کرتا ہے تخم کرفس چھ درہم یعنے پونے دو تولہ انیسون تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ریوند چینی فلفل سپید شگوفہ اذخر خربق سپید سنبل الطیب دار چینی افیون ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ افسنتین رومی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری مصطگی زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھان کر گوندھین اور قرص تیار کرین۔

اقراص کندی اُس جگر کو فائدہ کرتے ہین جو خون کے پیدا کرنے مین

استقدر ضعیف ہوگیا ہو کہ غذا کی خواہش اور جماع کی شہوت مین بھی ضعف آگیا ہو اجزا اسکے عود بلسان پانچ جز زرشک تین جز ریوند چینی گل سرخ عود ہندی ہر واحد ایک جز اسطوخودوس بیخ سوسن کبود ہر واحد نصف جز زعفران انیسون تخم کرفس کاشم رومی فطراسالیون ہر ایک چہارم جز کا کوٹ چھان کر قرص تیار کرین۔

قرص بزرگی جلا زیادہ کرتا ہے بلغم خام اور صفرا کو مفید ہے قوت اس قرص کی زیادہ ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ بہیڑہ آملہ بسبخ کابلی ہر واحد ایک جز جو بعد کوٹنے اور چھاننے کے وزن کیا جاے لبان تربد سپید کا ہموزن ان سب دواؤن کے اور قند سپید ہموزن مجموع اجزا کے لین پہلے قند کو دیگچی مین رکھکر اُسپر پانی ڈالین اور آگ پر چڑھائین جب اُبال آجاے آگ پر سے اُتار کر سفوف دویہ مذکورہ اُسپر چھڑکین مگر پہلے سفوف کے اجزا کو خوب ملالیا ہو اور بعد چھڑکنے کے قند کے قوام مین بھی اُن دواؤن کو خوب ملائین کہ آمیزش مستحکم ہو جاے بعد اُسکے ہر ایک قرص وزنی دو درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ کا تیار کرین مقدار شربت ایک قرص کی ہے ہمراہ اُس پانی کے جس مین شب کو کشنیز خشک کو بھگو دیا ہو اور اُس کو صبح کو بر وقت کھلانے دوا کے صاف کیا ہو اور فقط زلال نکالیا ہو اس ترکیب سے یہ قرص سل اجابت سے بیکر بس تک کرتا ہے اور غذا اس شخص کی جسکو یہ قرص کھلایا جاے بر وقت عصر کے ثرید یعنے روٹی کے چھوٹے ٹکڑے جو آب گوشت وغیرہ مین گوندھ کر پکائی گئی ہو ہمراہ آب نخود اور روغن زیتون مغسول کے کھلانی چاہیئے پھر اگر حاجت اسکی ہو کہ بلغم زجاجی بالزوجت کو اخراج کرا سمین چہارم وزن ہلیلہ کے شحم حنظل بڑھا دینا چاہیئے۔

قرص ماذریون ستی اور ہچکی اور پیچش کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** انیسون تخم کرفس فودنج بستانی پودینہ فطراسالیون جوائن ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون خند بیدستر فلفل سپید فلفل تمام یعنے پودینہ کوہی مرکی افسنتین ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ پوست سلیخہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کر شہد ملا کر قرص تیار کرین۔

قرص ماذریون کا دوسرا نسخہ جسکو ماذریوس کہتے ہین۔ تخم کرفس انیسون دارچینی ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افسنتین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مرکی افیون فلفل جند بیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور شراب مثلث ملا کر قرص تیار کرین لو ضعف معدہ اور دست اور قے کے واسطے استعمال کرین۔

قرص روزنیون جن پتون مین التہاب ہوان کو اور جگر کے ورم اور مرکب پتون اور صفرا اور بلغم کی پتون کو فائدہ کرتا ہے گل سرخ زیرہ بر آورد ہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سنبل الطیب زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ رب السوس تخم خیار مقشر ترنجبین صاف شدہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور آب شیرین مین گوندھ کر قرص تیار کرین۔

قرص روزنیون کا دوسرا نسخہ تخم خربوزہ تخم خیار ککڑی کے بیج تخم کدوے شیرین مقشر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ رب السوس چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کتیرا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم رازیانہ گل سرخ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو کوٹ کر لعاب اسپغول سے قرص تیار کرین۔

قرص مافروس اُس مریض کو مفید ہے جسکا مرض قولنج ایلاوس تک پہونچا ہوا ور قریب اسکے ہو کہ پاخانہ مُنھ کی طرف سے نکلے اور نفخ کو یہ قرص نفع کرتا ہے اور قے کو بھی روکتا ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس انیسون ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افسنتین رومی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مصطگی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی دو درہم یعنے سات ماشہ دارچینی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون دو درہم یعنے سات ماشہ جند بیدستر دو درہم یعنے سات ماشہ کوٹ چھان کر گوندھین اور قرص تیار کرین۔

قرص خشخاش نزف الدم اور کھانسی اور تپ اور درد

HAKEEM SHOUKAT ALI

سینہ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سُرخ صمغ عربی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نشاستہ کتیرا ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ خشخاس سپید خشخاش سیاہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ رب السوس دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک دانق یعنے پون ماشہ کوٹ کر یکجا کرین اور قرص بنائین۔

قرص گلنار اُس شخص کی اصلاح حال کرتا ہے جسکو خلفہ کا مرض ہو اور خون اور پیپ کے دست آتے ہون اور پیچش مین مبتلا ہو۔ **اخلاط اُسکے** گلنار پھول کی پھلی سماق اور رلوط بریان خشک بیر پسا ہوا حب الآس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مازو بریان جسکو سرکہ مین بجھایا ہو زیرہ جسکو سرکہ مین بھگو کر بریان کیا ہو ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹین اور آب گل سُرخ تازہ اور عصارہ بارتنگ سبز یا عصارہ سیب مین بوزن ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کے قرص تیار کرین۔

قرص دیولندوس قروح گردہ اور مثانہ اور خون کے پیشاب اور دشواری بول کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس بزرالبنج شہدانج ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم رازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران حب صنوبر تخم حماض افیون بادام تلخ مقشر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حب کاکنج کوہی پچیس عدد تخم خیار مقشر بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کے گوندھین اور قرص تیار کرین۔

قرص اندرون بہ نسخہ حکیم اسقلیناؤس انار کی بونڈیان دس درہم یعنے ساڑھے تین تولہ پھٹکری سپید چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قلقدیس یعنے سُرخ یا زرد پھٹکری بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کتیرا بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لبان آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زراوند بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ ماء العسل کے ذریعہ سے قرص تیار کرین۔

دوسرا نسخہ زراوند مازودے سبز ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ اور باقی دوائین بر طبق نسخہ سابق کے شکر ہموزن سب دواؤن کے کوٹ کر باندھین اور قرص بنائین۔

قرص کا اور نسخہ امعاکے قروح کو اور جو خون سینہ سے آتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے جنین کی حفاظت کرتا ہے سرسا درشادنج دم الاخوین ہر ایک چھ استار یعنے دس تولہ سوا پانچ ماشہ سیاہ داروان جسکو فاشرستین بھی کہتے ہین ایک استار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ لادن اور شکر اور زعفران ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گلنار مازو ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ رسوت شاخ گوزن سوختہ اقاقیا ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آب بارتنگ سبز یا آب عصا الراعی مین جسکو لالی سانگ کہتے ہین گوندھکر قرص تیار کرین تین طرح سے اسکا استعمال ہوتا ہے پہلا طریقہ یہ ہے کہ اگر نیچے کے منافذ سے خون آتا ہو اس قرص کا حقنہ دیا جاتا ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کسی کپڑے مین لپیٹ کر شرم گاہ عورت مین اسکا حمول کیا جاتا ہے تیسرا طریقہ یہ ہے کہ عصارہ اترج اور آب عصا الراعی کے ہمراہ پلایا جاتا ہے اور اگر سینہ سے خون آتا ہو آب خرفہ تازہ کے ہمراہ اور ذوسنطاریا کی بیماری مین رب بہی سادہ کے ہمراہ۔

قرص انیسون سدون کی تفتیح کرتا ہی جگر کی اصلاح طبیعت کی تلئین یعنے رفع قبض اور حمیات کہنہ کو زائل کرتا ہی **اخلاط اُسکے** انیسون تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افسنتین اسارون تخم کرفس بادام تلخ مقشر سنبل الطیب مصطگی ساذج ہندی سوبیہ کے بیج ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ غافث تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر ساڑھے چار درہم یعنے ایک تولہ پونے چار ماشہ آب افسنتین مین گوندھ کر بوزن ایک درہم کے قرص تیار کرین اور ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین۔

قرص ملین طبیعت کو نرم کرتا ہے کرب کو دور کرتا ہی ضیق النفس کو فائدہ کرتا ہی قے کو روکتا ہے **اخلاط اُسکے** تربد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خشک بنفشہ دس درہم یعنے دو تولہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

گیارہ ماشہ رب السوس ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ پانی مین گوندھ کر تین درہم یا چار درہم تک ہر ایک قرص تیار کرین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اقراص بزور طبیعت کی روانی اور دست آنے کو اور اُن قروح کو جو امعا مین ہون اور اس شخص کو جسکو اقسام غذاؤن کے ہضم نہوتے ہون اور جسکو شدید مرطوبہ ہوتا ہو اور متواتر خون جو عورتون کو آتا ہو ان سب امراض کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** حب الآس تخم رازیانہ انیسون اجواین تخم کرفس بزرالبنج دو تو ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ افیون چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ چھانکر شراب مین گوندھین اور نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ ہر ایک قرص تیار کرین اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین۔

قرص ابتدائے نزول الماء شکمی اور صلابت جگر کے واسطے **اخلاط اُسکے** گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرشک چار درہم یعنے سات ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے سات ماشہ مصطگی عصارہ غافث افسنتین اذخر اسارون انیسون تخم کرفس تخم رازیانہ اسقولوقندریون ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ریوند چینی لک رب السوس ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زعفران نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ انھین دواؤن سے قرص تیار کرین۔

قرص ورد درد معدہ اور بلغمی تپ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ سوکھا ہوا دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سنبل الطیب لُمتی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کہربا مصطگی ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی عود بلسان پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کوٹ کر مفتح میں گوندھ کر قرص بنائین۔

قرص ورد ملین جو گرمیون مین کھلایا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سنبل الطیب اصل السوس ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کوٹ کر سرد پانی مین گوندھ کر قرص تیار کرین۔

قرص ورد اور غافث پرانی تپون اور درد جگر اور یرقان کی اصلاح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عصارہ غافث آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کوٹ کر آب ترنجبین ملا کر قرص بنا دین اور بعض شربت ہائے مناسب کے ساتھ پلائین۔

قرص لک سدہ ہائے جگر اور طحال اور جو تپ ہر وقت آتی ہو اُسکی اصلاح کرتا ہے بول کا ادرار کرتا ہے **اخلاط اُسکے** لک اور مجیٹھ انیسون تخم کرفس افسنتین رومی اسارون بادام تلخ مقشر قسط شیرین زراوند طویل اور زراوند ملھی کا عصارہ زرشک کا عصارہ ہر واحد ایک جزے کر قرص تیار کرین وزن ہر ایک قرص کا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ہے اور کسی مناسب شربت کے ہمراہ تناول کرین۔

مجیٹھ کا قرص طحال کی سختی اور درد جگر اور کہنہ تپ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** مجیٹھ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ پوست بیخ کبر زراوند طویل بیخ سوسن ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سکنجبین مین گوندھ کر ہر ایک قرص دو درہم یعنے سات ماشہ کا تیار کرین اور مقدار شربت ایک قرص ہے جو خیساندہ افسنتین کے ہمراہ۔

قرص کشوث کہنہ تپون کی اصلاح کرتا ہے اور حرارت کو بجھاتا ہے **اخلاط اُسکے** تخم خیار تخم خرفہ تلسی کے بیج ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کشکاعی بادآورد شترہ ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کثیرا نشاستہ صمغ عربی ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ طباشیر تربد کشوث ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ترنجبین تیس درہم یعنے پونے نو تولہ سکر انعشر تیس درہم یعنے پونے نو تولہ زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کوٹ چھان کر پانی مین گوندھ کر قرص تیار کرکے استعمال کرین۔

قرص دس دواؤن کا جو چھیا تپ جو پرانی ہو اُسکو اور درد جگر اور ترہل یعنی بدن کے ڈھیلے ہوجانے کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** انیسون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سارون ساذج ہندی افسنتین تخم کرفس سنبل الطیب بادام تلخ مقشر مصطگی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر دو درہم یعنے سات ماشہ عصارۂ غافث چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ کر جوشاندۂ افسنتین مین گوندھ کر قرص بنائین وزن ہر ایک قرص کا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کا ہے اور نیمگرم پانی کے ہمراہ پلایا جاتا ہے۔

قرص جو پرانی تپون کو فائدہ کرتا ہی اور گرمی کی بھڑک دور کرتی ہی اور طبیعت کو نرم کرتا ہی **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ برآوردہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم خیار مقشر مصطگی راوند چینی عصارہ غافث ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ صبر سقوطری ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو پیس کر چھانین اور میٹھے پانی کے ذریعہ سے قرص بنائین اور آب سرد یا خیارین یا سکنجبین کے ہمراہ تناول کرین۔

نوان مقالہ سلاقات اور حبوب کے بیان مین

سلاقہ اُبالی ہوئی چیز کو کہتے ہین اور حبوب گولیون کو کہتے ہین پس سل کے جوشاندہ اور گولیون پر ہم کلام آخر کتاب مین کرینگے اور غرغرہ اور سعوط یعنے ناس اور عطوس یعنے چھینک لانے والی دوا اور ضماد اور طلا اور دوائے دانت اور آنکھ کی دوائین وغیرہ بھی آخر کتاب کے جلد دوم مین لکھینگے اور اس جلد کو وہان اور مراہم کے بیان مین ختم کرینگے اور پہلے اس سے بیان پر چند نسخہ سلاقات اور حبوب کے ہم لکھتے ہین جنکا بیان قبل جلد دوم کے ہم کو مناسب معلوم ہوا۔

مطبوخ ماء الاصول یہ جوشاندہ سدون کو اور دشواری بول اور درد جگر و معدہ کو فائدہ کرتا ہی اور روغن وغیرہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہی **صفت اسکی** پوست بیخ رازیانہ پوست بیخ کبر پوست بیخ کرفس بیخ اذخر تخم رازیانہ اور کرفس انیسون سنبل الطیب پرسیاوشان سنبل رومی مصطگی مویز کلان خستہ برآوردہ ہر واحد بقدر حاجت لے کر جوش دین اور بقدر حاجت پلائین۔

مطبوخ ماء الاصول درد جگر کے واسطے حکیم کندی کا نسخہ۔ **اخلاط اُسکے** پوست بیخ رازیانہ اور کرفس ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تخم رازیانہ تخم کرفس ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ گل سرخ لپسا ہوا فودنج اذخر ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مویز خستہ برآوردہ دو درہم یعنے سات ماشہ اسارون دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ سنبل دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ اسپرد ثلث رطل پانی جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے گرائین اور جوش دین تا کہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ یا کچھ تھوڑا سا زیادہ باقی رہے پھر اُسکو چھان کر صاف کرین اور ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ روغن بادام شیرین ملا کر پی جائین۔

طبیخ افسنتین درد جگر اور معدہ کو مفید ہی اور جو تپین مختلف مواد باردہ بلغمیہ اور سوداویہ سے ہون اُنکو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** انیسون تخم کرفس افسنتین رومی اسارون تخم رازیانہ بیخ اذخر ہر ایک بقدر حاجت لیکر جوش دین اور چھان کر اُس جوشاندہ کو پیئین۔

طبیخ غافث جسکو چوتھیا تپ آتی ہو اور بلغمی تپ والے کو اور حمای مختلفہ اور جس طبیعت کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ مویز منقی شہترہ بادآورد غافث شکاعی سب اجزا ہموزن لے کر جوش دین اور صاف کرین۔

فصل حبوب کے بیان مین

گولیان جس قسم کی اوپر لکھی گئی ہین وہی مذکور ہوتی ہین۔

حب اُس شخص کو مفید ہی جسکو ریاح غلیظ کی شکایت ہو اور نفخ اور رینجے کے تشنج اور خصیین کا پھول جانا جو بطور نفخ کے ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس تخم حرمل جسکو سپند کہتے ہین انیسون مصطگی زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کالی ہڑ بہیڑہ ایک تولہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سکبینج مقل جسکو گوگل کہتے ہین ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ فودنج فطراسالیون شگوفہ اذخر اسارون اور قسط زرنباد عود الوج ہر ایک

HAKEEM SHOUKAT ALI

نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ سب کو کوٹ کر گولیان بنا لین۔

حب منتن اکبر جو اخلاط غلیظہ کو نکال دیتی ہے اور صدع کی تفتیح کرتی ہے اور درد مفاصل اور خاصرہ یعنے تہیگاہ اور برص اور بہق اور جذام اور داء الفیل جسکو پیل پا کہتے ہین ان سب کو مفید ہے اور یہ حب بنام ہامانی مشہور ہے **اخلاط اُسکے** اشق سکبینج جاوشیر صبر مقل حرمل بلیلہ تخم حنظل ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تخم افیتمون وافربیون شیطرج سورنجان ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تربد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جند بیدستر دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ غاریقون دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران سنبل الطیب الائچی کلان سپید خطمی کی جڑ اور کتیرہ دارچینی خولنجان ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ۔

حب منتن اکبر جو درد قولنج اور نقرس اور درد کو اُس ہڈی کے جس کا صلب نام ہے جو کوہان سے مقعد کے اوپر تک مخلوق ہوئی ہے اور درد کو اُس ہڈی کے جو ران کے کنارہ زیرین اور پنڈلی کے اوپر کے کنارے کے درمیان مین ہے مفید ہے اور خلط غلیظ بالزوجت کی بدن سے تحلیل کرتی ہے **مترجم** صلب بفتح صاد و لام اسی ہڈی کو کہتے ہین جسکا ترجمہ ہم کر چکے ہین اور اگر صلب بضم صاد و سکون لام پڑھا جاے اسکا ترجمہ پشت سے کیا جائیگا مگر اُس مقام پر بقرینہ تقابل لفظ رکب بضمتین کے احتمال اول قوی ہے **اخلاط اُسکے** مقل سکبینج اشق اور جاوشیر تخم حنظل تخم حرمل صبر افیتمون ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سقمونیا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ دارچینی سنبل زعفران جند بیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ افربیون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ گوندکے اقسام کو آب گندنا مین گھول کر اور دوائین ملا کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے۔

حب منتن اصغر جو خلط غلیظ بالزوجت کو صلب اور رکب سے نکال دیتی ہے یہان بھی ان دونون لفظون کے وہی دونون معنے ہو سکتے ہین **اخلاط اُسکے** سکبینج اصفہانی اور اشق اور جاوشیر مقل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تربد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ تخم حنظل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ گوند کے اقسام کو گھول کر باقی دواؤن کو اُسی مین گوندھین اور گولیان تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے نیمگرم پانی کے ہمراہ۔

حب منتن بہ نسخہ حکیم کندی وجع مفاصل و نقرس کو فائدہ کرتی ہے اور ہر ایک درد کو جو خام اور سودا اور صفرا سے ہوا اور فالج کو **اخلاط اُسکے** صبر بلیلہ زرد خستہ برآوردہ اور حرمل افیتمون اقریطی مغز تربد اشق اور جاوشیر سکبینج مقل الیہود ہر ایک چار جز تخم حنظل تین جز سقمونیا دو جز افربیون جند بیدستر دارچینی زعفران ہر واحد ایک جز گوند کے اقسام کو آب گندنا مین یا آب کرنب مین ایک شبانہ روز بھگو کین بعد اسکے خشک دواؤن کو کوٹین اور بھیگے ہوے گوند کو اتنا پیسین کہ مثل مرہم کے ہو جاے پھر ایسی ہوئی دواؤن کو چھڑکین اور خوب گھوٹین تاکہ سب اجزا باہم لگجائین اور برابر دانہ نخود کے گولیان بنا کر سایہ مین خشک کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے اول شب مین نیم گرم پانی کے ساتھ اور غذا اُس شخص کی بچہ ہاے طیور کا وہ شوربا جسکو نیرباج کہتے ہین اور شراب یعنے پینے کی چیز نبیذ شہد اور منقی اور دوشاب تجویز کرنی چاہیئے۔

حب شیطرج اکبر دونون منکب یعنے کھوے اور حقوین یعنے دونون کوہے کی ہڈی کے درد اور عرق لنسا کو فائدہ کرتی ہے اور خلط غلیظ بالزوجت کو براہ اسہال دفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سکبینج اور اشق اور مقل افربیون جاوشیر ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر افیتمون غاریقون ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زراوند مدحرج قنطوریون جند بیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ دار فلفل زنجبیل زیرہ اجوائن تخم کرفس انیسون مرکی زعفران ہر ایک چار دانق یعنے دو ماشہ ہلیلہ زرد سورنجان بیخ ماہیزہرج ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ خربق سفید دل شیطرج تخم حنظل عود لوج نمک ہندی ہر ایک چار دانق یعنے دو ماشہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

آب کاکنیج مین گوندھ کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ۔

حب شیطرج اصغر مفید ہے استر خاء شق کو جسکو دھڑنگ کہتے ہین اور فالج کو اور دونون کو ہے کی ہڈیون کے درد کو اور راس ہڈی کے درد کو جسکا رکب نام ہے اور وجع مفاصل اور نقرس بارد کو اور خلط خام غلیظ کا اسہال کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلۂ زرد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ صبر بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زنجبیل دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل دار فلفل ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ خردل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شیطرج ہندی نمک ہندی شحم حنظل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ قند سپید چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب کرنب سے گوندھ کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے نیم گرم پانی کے ساتھ۔

حب شیطرج کا دوسرا نسخہ صبر اور تربد سورنجان ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شیطرج اور روح ترکی لمع نفطی جس کو لانمک کہتے ہین شحم حنظل غاریقون دانہ اسپند اور مقل سکبینج ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ زنجبیل دار فلفل اور فلفل مصطگی خردل انیسون اور قسط اجوائن سرو ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ افتیمون ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ آب کرنب اور کاکنج مین گوندھ کے گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یا تین درہم کی ہے نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

حب غافث درد جگر اور یرقان اور پتون کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** عصارہ غافث ہلیلہ زرد دونون برابر لیکر کوٹ چھان کر آب کرفس مین گوندھین اور گولیان تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے۔

حب النجاح فالج اور لقوہ اور درد زانو اور وہ اقسام وجع مفاصل کے جو بلغمی ہون ان سب کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ابر دہبارق جو ایک دواے ہندی ہے اور ساطل اور انتر بخبین یہ دوسری دواے ہندی ہے تربد حب النیل ہندی گیاہ غافث ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سترہ تولہ پچاس رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک کیس سیر پانی مین جوش دین تاکہ نصف باقی رہے بعد اسکے مل کر چھانین پھر دوبارہ چھاننے ہے پانی کو آگ پر چڑھائین اور جوش دین تا اینکہ لستگی آجاے اور اسپر پیوند چینی جس کے اوپر کا چھلکا دور کر دیا ہو اور اسکا مغز جو مثل لسان العصفور کے اندر اس پوست کے ہوتا ہی لین اور اس مغز جما لگوٹہ سے سبز پردہ جو اُسکے پیٹ مین ہوتا ہے بھی نکال ڈالین الغرض یہ جمالگوٹہ اور غاریقون مصطگی صبر سقوطری ایرج مقشر یعنے برنج کابلی عصارہ لمثی کا ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ لیکر کوٹین اور سواے جمالگوٹہ کے ان اجزا کو ریشمی کپڑے سے چھانین بعد اُسکے جمالگوٹہ کو جدا گانہ کوٹین اور بے چھنا ہوا اُن دواؤن مین ملادین اس لیے کہ جمال گوٹہ بسبب اپنی دھنیت کے کپڑے مین چھن نہین سکتا ہی پھر ان دواؤن کو اس جوشاندہ پر جس مین لستگی آگئی ہے ڈالین کہ جس کا قوام مثل شہد کے بنا لیا ہے اور خوب گوندھ کر گولیان بنالین یہ گولی دو دانق سے نصف درہم تک یعنے ایک ماشہ سے پونے دو ماشہ تک دینی چاہیے اور اگر زیادہ مقدار دینی ہو تو چار دانق یعنے دو ماشہ تک جائز ہے گرم پانی کے ہمراہ شب کو۔

حب جاثلیق یہ گولی معدہ سے بلغم اور سودا اجلا دیتی ہے اور ان دونون خلطون کو نکال دیتی ہے ان ریاح کو جن سے ضعف ہضم ہوتا ہو توڑ ڈالتی ہے جاڑے اور گرمی دونون فصل مین بکار آمد ہے **اخلاط اُسکے** دار چینی زعفران قسط حماما سنبل کماذریوس حب البان محلب اور قرفہ غاریقون ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی قرنفل ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ گرمیون کی فصل مین گلاب تازہ کا پانی نچوڑ کر اُسکے ذریعہ سے گولیان بنائین اور جاڑون مین کرنب کے پانی سے مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی ہے طلا نامے شراب کے ہمراہ قبل غذا اُسکے اور جس وقت گولی کھلائین اُسی گھڑی آب نخود کی غذا دینی چاہیئے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

حب دوری کتاب نعلمان سے منقول ہے نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے اور منھ کو خوشبو کردیتی ہے بصارت میں جلا دیتی ہے بلغم کو دور کرتی ہے اشتہائے طعام بڑھاتی ہے جن داڑھون سے چبانے کا کام کیا جاتا ہے ان کو مضبوط کرتی ہے **اخلاط اسکے** قرنفہ قرنفل مجیٹھ کتیرخشک سیل بوا تندید جو ایک قسم کی دوا مثل خلوق کے ہوتی ہے نوفل کیسر بوس ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور ایک قیراط یعنے چھ رتی شک کوٹ کر چھانین اور گوند کو پانی مین گھولکر اسکے ذریعے گولیان تیار کرین۔

حب جوریاج کو اور پیٹ کے اندر جو سردی زیادہ معلوم ہو اسکو اور ضعف معدہ اور بواسیر کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** خبث الحدید سو مثقال یعنے سینتیس تولہ چھ ماشہ کو آب گندنا مین سات شبانہ روز پے در پے بھگو دین اور ہر روز ایک مرتبہ پانی بدل دیا کرین اور حب الرشاد دو سو درہم یعنے اٹھاون تولہ چار ماشہ تخم گندنا تخم جرجیر حب فلفل جسکو ہندی مین کوارچکنہ کہتے ہین تخم کرفس گندنا تخم ترب میتھی تخم پیاز ہر ایک پچیس درہم یعنے سات تولہ ساڑھے تین ماشہ دوا ؤنکو کوٹ کر آب گندنا مین گوندھین اور گولیان تیار کرین۔

حب وندیعنے جمالگوٹہ کی گولی جو لقوہ اور فالج اور درد ہائے پشت اور زانو کو مفید ہے اور جو درد کہ سبب اُس کا بلغم غلیظ بالزوجت ہو اور ہر ایک ریح غلیظ کو فایدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** ریوند چینی مقشر جسکے اوپر کا چھلکا دور کر دیا ہو اور بعد اسکے دو ٹکڑے کرکے بیچ مین جو ہرا پردہ ہے بھی نکال ڈالا ہو کہ اُس مین سمیت ہوتی ہے اور سنتی کے بیج ربالسوس غاریقون سپید ادرکیٹہ گیاہ غافث افسنتین صبر سب اجزا ہموزن لیکر کوٹ چھان کر آب کرفس سے گوندھکر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین گولی بنانے والے کو چاہیے کہ اپنے دونون ہاتھون مین روغن بلسان تازہ چکنا ہوا مل لیا کرے مقدار شربت ایک درہم سے دو درہم تک یعنے ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک ہے طعام اُس گولی کھلانے کے اوپر زیرباج تجویز کرنا چاہیے۔

تمام مسہل لقوہ کو مفید ہے بصارت مین جلا کرتا ہے سماعت کو تیز کرتا ہے طحال کے اقسام درد کو اور نقرس اور اوجاع مفاصل اور استرخا عضل در جو فتین بر رو دت و در رطوبت سے پہونچین ان سب کو مفید ہے **اخلاط اسکے** لح ذرانی چھ اوقیہ یعنے سوا تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زنجبیل تخم کرفس نردوفا الجدان فطراسالیون تخم رازیانہ افیسون سافرج ہندی غاریقون سقمونیا حرف بابلی اور قرنفل ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب کو کوٹ چھان کر کسی برتن مین رکھ چھوڑین اور استعمال کرین

حب اصطمخیقون حکیم کندی کا نسخہ معدہ کو قوی کرتی ہے اشتہائی طعام بڑھاتی ہے اور معدہ اور جگر اور طحال کو مفید ہے حواس کو اور آنتون کو پاک کرتی ہے تمام بدن سے فضول مرہ صفرا اور مرہ سودا اور بلغم کو نکال دیتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ کابلی چھ جز نمک ہندی اور افسنتین رومی اور غاریقون جو نرم اور ملائم ہو سقمونیا سے کبود ہر ایک تین جز اسارون افیسون تخم کرفس ہر ایک دو جز لسان ترب سپید کا سترہ جز افتیمون اقریطی پاکیزہ اور نمی پانچ درہم ایارج فیقرا سات جز قرنفل ایک جز پہلے ان دواؤن کو کپڑے سے چھانین تاکہ ریگ وغیرہ جو کچھ ہو گرجائے اُسکے بعد کوٹنا شروع کرین کوٹتے وقت تھوڑا سا پانی جس مین چوگنا قند سپید سنجری ڈال کر ایسا قوام بنایا ہو کہ مثل شیرہ انگور کے ہو گیا ہو اُسکو ڈالتے جائین بعد اُسکے گولیان سیاہ مرچ کے برابر تیار کرین مقدار شربت دو مثقال یعنے نو ماشہ کی ہے **مترجم** کوٹنے سے پہلے سلم دواؤن کو چھاننے کو جو بعضے لکھا ہے ظاہر عبارت کا یہی مطلب ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے ان دواؤن کو جدا جدا کوٹ کر چھانین بعد اسکے سب کو ملا دین اور ملانے کے بعد پھر کوٹنا شروع کرین اور قوام مذکور ڈالتے جائین۔

حب برکی اعضائے سر کو اور اطراف بدن کا تنقیہ کرتی ہے اورام کو فائدہ کرتی ہے اگر اس گولی کو کھا کر مریض سو رہے جذب مادہ بدرجہ نہایت کرتی ہے **اخلاط اسکے** صبر سقوطری شحم حنظل ہر ایک سات مثقال یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ زعفران سنبل دار چینی حب بلسان اسارون مصطگی افسنتین رومی سقمونیا تربد ہر واحد ایک مثقال

HAKEEM SHOUKAT ALI

یعنے ساڑھے چار ماشہ سلیخہ نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ دواؤن کو آہستہ آہستہ کوٹ کر چھانین اور نیمگرم پانی سے گولیان بنائین گولی بنانے والے کو چاہئیے کہ اپنے ہاتھون مین روغن بادام شیرین ملتا جاے یہ گولی بقدر تری اور خشکی طبیعت کے کھلائی جاتی ہے کم سے کم تین گولیان اور زیادہ سے زیادہ گیارہ گولی اور مقدار شربت اسکی دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے جسوقت فرش خواب پر لیٹنے کا ارادہ ہو اسوقت کھلانی چاہئیے -

حب ابن الحارث اسکا تجربہ اُس بت پر کیا گیا ہے جو تمام یمن پھیل گیا تھا کہ اُس کو تین دن مین زائل کردیا اور تپ اور ریاح اور اوجاع مفاصل اور ہر ایک مرض بلغمی اور سوداوی کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد صبر سقوطری انزروت مقل احمر سکبینج صمغ انی تخم حنظل ہر ایک پانچ جز بالم سپید صعتر فارسی کلونجی زیرہ کرمانی نمک درانی علک فی ہر واحد ایک جز بعد کوٹنے اور چھاننے کے ان دواؤن کو خوب ملادین اور گوند کے اقسام کو آب گندنا مین گھولین اُس برتن مین جو الکر جو مثل یا بھرت کا ہو اور گندنا کا پانی اتنا ملادین کہ دو دن مین گند عجا مین اور گوند کی اقسام کے گھولنے کا طریقہ یہ کہ آب گندنا اگر دو تپ مین اتنی دیر تک کھین کہ گوند گھل جاے اسکے بعد چھنی ہوئی دوائین ملائین اور ملانے میں اہتمام زیادہ کرین اور اسقدر کوٹین کہ لُبدی اتنی سخت ہوجاے جس سے برابر سیاہ مرچ کے گولیان بندھ سکین پھر ان گولیون کو سایہ مین خشک کرین مقدار شربت ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی نیمگرم پانی کے ہمراہ ان گولیون کے کھانے سے پہلے دو دن کسی چیز کا پرہیز نہین ہے سوائے روٹی اور زیرہ کے کہ وہ نہ کھانا چاہئیے -

حب ابن ہبیرہ جو ایک حکیم کا نام ہے اس گولی کا نفع بخوبی ظاہر ہوتا ہے ریاح اور صفرا کے واسطے اور ریاح بواسیر اور خام اور ریش اور خشک کھجلی کو بھی مفید ہے رات اور دن جاڑے گرمی ہر وقت اسکا استعمال ہوتا ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ بہیڑہ جسکی گٹھلی نکال ڈالی ہون ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ آملہ چھ شقال یعنے سوا دو تولہ شیطرج ہندی دار فلفل ہر ایک پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ جوز بوا نمک درانی ہر واحد ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ تربد سپید اور صبر ہر ایک تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر گولیان بنائین اور اوپر اُن کے روغن بنفشہ مل دین اور سایہ مین خشک کرین مقدار شربت چھ شقال یعنے سوا دو تولہ نصف شب کو آب نیمگرم کے ہمراہ پلائی جاتی ہے اور بعد پلانے کے منفعت عجیب ان گولیون کی نظر آے گی -

حب جامع جسکا موجد ابن جہم ہے یہ حب اُس فضلہ کو جو بدن مین بلغم اور مرہ صفرا اور مرّہ سودا سے رہ جاتا ہے فائدہ کرتی ہے اور اسی طرح اعضاے سر کو بھی مفید ہے اگر اسمین ان سب اخلاط کا فضلہ یا فقط ایک خلط کا فضلہ موجود ہو اور جو کہ گوش انمین فضول سے عارض ہوئی ہو اسکو دور کردیتی ہے معدہ کو نفع کرتی ہے اور اُسکو پاک کرتی ہے جگر کو مفید ہے اور اُسکی تقویت کرتی ہے ملیلہ یعنے ہر جو تپ سے پہلے ہوتی ہے اسکو اور ہر ایک پُرانی تپ کو نفع کرتی ہے تمام اخلاط کے ہیجان مین سکون پیدا کرتی ہے اور خون کا جوش ٹھہرا دیتی ہے اور جملہ اقسام کے قروح اور کھجلی کو نفع کرتی ہے اور جس شخص کو بواسیر ستاری ہو اور اس گولی کے کھانے کی اسکو حاجت ہو پس چاہئیے کہ پہلے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشت شہادت مین تھوڑا سا روغن بادام شیرین ملے بعد اُسکے اس گولی کو اپنی اُنگلی سے اسقدر ملے کہ روغن بادام کی دو دفعہ تہ پر چڑھ جاے اور گولی پاکیزہ ہوجاے بعد اسکے اس گولی کو کھاے اس طریقہ کو اگر کرے گا اس گولی کا ضرر اسکو نہ پہونچے گا **اخلاط اُسکے** ایارج فیقرا چوبیس درہم یعنے سات تولہ ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مصطگی انیسون عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کوٹ چھان کر پانی سے گولیان برابر سیاہ مرچ کے بنائین مقدار شربت دو درہم سے ڈیڑھ درہم تک یعنے سات ماشہ سے سوا پانچ ماشہ تک ہے اور سونے سے پہلے اول شب کھلانی چاہئیے بعد اسکے کھانے کے مریض سو جاے اور اتنی مقدار کھلانے سے کم سے کم دو دست اور زیادہ سے زیادہ چار دست آئینگے مگر یہ عمل اس گولی کا دن کو ہوگا حالانکہ رات

HAKEEM SHOUKAT ALI

کو کھلائی گئی ہو۔

حب جو افربیون سے بنائی جاتی ہے زردآب درد پشت درد کو لھے کا درد اور نقرس اور اعضا کے استرخاء کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** افربیون اور مصطگی ہر ایک چار درہم سقمونیا اور غاریقون ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شحم حنظل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر افتیمون ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عصارہ افسنتین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ نمک ہندی ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ دار فلفل دو درہم یعنے سات ماشہ انیسون چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ سنبل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر آب کرنب مین برابر سیاہ مرچ کے گولیان تیار کرین مقدار شربت اس دوا کی ایس گولیون سے نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ تک ہے قبل طعام اور بعد طعام دونون وقت کھلا سکتے ہین اور اُس پر گرم پانی پینا چاہیئے۔

حب کا اور نسخہ تپ کہنہ اور ضعف جگر اور ضعف طحال و ابتداء آمد پانی کو جو پیٹ مین استسقی کے ہوتا ہے فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** گل گاؤ زبان منڈی اصل السوس زعفران لک افسنتین ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ عصارہ غافث گل سرخ راوند چینی ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تخم کشوث پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ جعدہ اور زرد فاہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اگر مریض کو کھانسی ہو پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ رب السوس بڑھانے چاہیئے اور اگر طحال مین ورم ہو اسقولوقندریون دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ کبر اور کزمازج یعنے ماٰئین ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بڑھانی چاہیئے۔

حب کا اور نسخہ پرانی تپ جو اخلاط مختلفہ سے پیدا ہوتی ہو اور درد جگر اور ابتدائے استسقا کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** افسنتین یا عصارہ افسنتین کا اور عصارہ غافث ہلیلہ زرد صبر لاؤ مصطگی زعفران لک مغسول راوند چینی انیسون شاہترہ خشک ایارج فیقرا ہر واحد ایک جزء کوٹ کر آب کوے سبز مین گوندھ کر گولیان بنا ئین مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہے نیم گرم پانی کے ساتھ رات کے وقت اور اگر مریض کو کھانسی ہو رب السوس نصف وزن کل ادویہ کے داخل کرین۔

حب سدون کی تفتیح کرتی ہے اخلاط غلیظہ کی تلطیف اور ان اخلاط کو جذب کرتی ہے جو غلیظ بالزوجت ہون **اخلاط اُسکے** سازج ہندی مرکی شگوفہ اذخر شگوفہ افسنتین رومی اور مصطگی زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ تخم کرفس انیسون مقل سکبینج ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی شرخ ترید اور غاریقون ہر ایک ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ دو رتی کوٹ چھان کر گولیان تیار کرین۔

حب سکبینج درد ورک یعنے اُس ہڈی کے درد کو جو ران کے کنارہ زیرین اور پنڈلی کے اوپر کے کنارے کے درمیان مین ہے اور درد حقوین یعنے کولون کے سرون کی ہڈی کو اور پہلوون کے درد کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس تخم حرمل یعنے اسپند ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سکبینج اور مقل ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ ایارج فیقرا دو درہم یعنے سات ماشہ شحم حنظل غاریقون ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ترید چھ درہم یعنے پونے دو تولہ دواؤن کو کوٹ چھان کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

حب جاؤشیر حکیم سلمویہ کی درد زانو اور پیٹ اور فالج اور لقوہ کی اصلاح کرتی ہے زنجبیل اور فلفل دار فلفل شیطرج ہندی ہلیلہ زرد بیشرہ آملہ مرکی ترید اور سقمونیا زعفران جندبیدستر ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ جاؤشیر سورنجان سکبینج مقل اشق شحم حنظل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ صبر بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ گوندکے اقسام کو آب کرنب مین گھولین اور اُسی مین گوندھ کر گولیان تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے۔

حب افربیون فالج اور استرخاء کو فائدہ کرتی ہے اور اُن اخلاط خام کو جو پٹھون مین اترتے ہون **اخلاط اُسکے** غاریقون شحم حنظل افربیون سکبینج اور مقل ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤن کو کوٹ کر آب کرنب مین گوندھ کر بعض اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

گولیان بنائین -

حب ہندی جو مشک سے بنائی جاتی ہے اور معدہ کو مفید ہے اور گندہ دہنی کو دور کرتی ہے شراب کے پینے سے جو سانس لینے مین بو آتی ہے اُسکو زائل کرتی ہے اور رطوبت کو ان اعضائی خشک کردیتی ہے **اخلاط اُسکے** ایک جو ایک دوا سے مرکب ہے اور کبر ہر واحد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولے کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرین اور پانی سے انکو دھوئین اور دیگ مین ڈال کر چالیس رطل یعنے پونے سترہ سیر ڈالین اور جوش دین تا اینکہ پانچ رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک دو سیرہ جائے تب اسکو چھان کر صاف کرین اور ایک صاف دیگ مین ڈال کر پھر پکائین تا اینکہ قریب بستگی کے پہونچے اور دوبارہ پکاتے وقت چمچہ سے اسکو چلاتے جائین تاکہ دیگ کے پیندے مین نہ لگ جائے اور تا ذ آگ کر جل نہ جائے بعد اسکے ایک سبز روغن کے برتن مین نکالین اور اس طرح پر خشک کرین جس طرح صبر مینوں کو سکھاتے ہین بعد خشک ہو جانے کے جب اسکی گولیان بنانی منظور ہون بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ اس مین سے کر پیسین اور چھانکر الگ رکھین پھر ہال جو ایک قسم چھوٹی الائچی کی ہے اور قرنفل جوز بوا لبا سہ عود ہندی ساذج اور قفطیعان اور صندل سپید اور ہرنون یعنے عود کا بعض اور کبابہ ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مشک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کافور دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سب کو لے کر جدا جدا کوٹین اور سب دواؤن کو ملا دین بعد اسکے تنہا مشک کو جداگانہ پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ لے کر اُسپر چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ پانی ڈالین اور اتنا پکائین کہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ رہ جائے اب اُسکو صاف چھان کر سفوف ادویہ مذکورہ کو اسمین گوندھ کر گولیان بنائین برابر دانہ نخود کے اور خشک کرین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین -

دسوان مقالہ روغن کے بیانمین ہمارا کلام روغنون کے بیان مین اس جملہ مین بھی اسی سترہ پر ہے جو اوپر لکھی گئی -

روغن ناردین ناردین کو سنبل رومی بھی بعض لوگون نے کہا ہے یہ روغن منفعت کثیر رکھتا ہے اور روغن کی شرف تمام سے ہے جو درد اندرونی اعضا مین برودت سے ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور ریاح اندرونی کو فائدہ کرتا ہے اور کان مین جو سردی سے درد ہو اس مین سکون پیدا کرتا ہے اور اُسکو دور کر دیتا ہے اور درد سر اور شقیقہ جسکو آدھا سیسی کا درد کہتے ہین اُسکو بطور سعوط کے زائل کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے ریحی قولنج اور مروڑہ کو دور کرتا ہے اور ان دونون مرض سے جو درد ہو اسکو رفع کرتا ہے جگر کے اقسام درد کو اور پیٹ کے درد کو مٹا دیتا ہے رحم کو گرم کرتا ہے احلیل مین اسکی پچکاری دینے سے گردہ اور مثانہ کو نفع ہوتا ہے اور استرخاء مثانہ کو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** چراستہ اور سعد یعنے موتھا برگ غار عود بلسان ساذج ہندی راسن اذخر ابہل اور آس قردمانا مرزنجوش ہر ایک دوا دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سب دواؤن کو دردرا کوٹین اور شراب اور پانی اُس پر ڈال کر بھگو دین پھر اسپر روغن کنجد پانچ قسط یعنے آدھی چھٹانک کم تیس سیر ڈالین اور نرم آنچ پر کسی دوسرے برتن مین رکھکر چھ گھنٹے پکائین بعد اسکے آگ بجھا دین جب برتن سرد ہو جائے تیل کو صاف کرکے نکال لین -

دوسرا جوش اسی روغن کا گل سرخ سلیخہ آس تر و تازہ کا عصارہ مرکی ہر ایک دو دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر اسپر پانی یا شراب ڈالین بقدر کہ روغن مذکور سابق اُس مین بھیگ جائے اور پھر نرم آنچ سے تین گھنٹہ پکائین اور سرد کرکے روغن کو صاف کرلین -

تیسرا جوش اُسی روغن کا اجزا اُسکے یہ ہین سنبل قرنفل میعہ ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ جوزبوا پانچ اوقیہ یعنے چودہ تولہ چھ رتی روغن بلسان چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ کوٹنے والی دواؤن کو دردرا کوٹین اور اُسپر پانی ڈالین جب گرم ہو جائے اسپر وہ روغن جو دو مرتبہ پکا چکے ہین روغن بلسان اور میعہ سائلہ ڈال کر پکائین اور ہلاتے رہین تا اینکہ خوب مل جائے اور اتنا جوش دین کہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہے پھر صاف کرکے شیشہ کے برتن مین رکھین اور تھوڑا تھوڑا استعمال کرین -

روغن

HAKEEM SHOUKAT ALI

روغن میعہ جن مفاصل پر مادہ گرتا ہو اُنکی اصلاح کرتا ہی عضل کو گرم کرتا ہی اور سرد ورم اور رحم کو اور گردہ اور مثانہ کو بھی گرم کرتا ہے **اخلاط اُسکے** روغن کنجد ایک قسط یعنی ڈیڑھ چھٹانک چار سیر میعہ یابسہ تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ نرم آنچ مین اسقدر پکائین کہ روغن کنجد مین اثر میعہ کا آجاے بعد اُسکے چھانکر شیشہ کے برتن مین رکھین۔

روغن بابونہ تل کا تیل ایک قسط لیکر جو برابر ڈیڑھ چھٹانک چار سیر ہوتا ہے اُسمین میتھی اور شگوفہ بابونہ جسکو پہلے دھوکر سایہ مین خشک کرلیا ہو ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ ان دونون کو شیشے کے برتن مین بھگوئین اور دُھوپ مین چالیس روز رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

روغن مصطگی ضعف معدہ اور ورم معدہ کی اصلاح کرتا ہے اور صلابت کو نرم کرتا ہے **اخلاط اُسکے** روغن دو قسط یعنے پون پاؤ آٹھ سیر مصطگی چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ مصطگی کو کوٹ کر روغن پر ڈالین اور دو پہرے برتن مین رکھ چھوڑین۔

روغن افسنتین شمسی یعنے دھوپ کا بنایا ہوا تسخین پیدا کرتا ہے اور سرد اعضا کی تقویت کرتا ہے **اخلاط اُسکے** روغن کنجد ایک دو رتی یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر اسکو شیشہ کے برتن مین رکھین اور افسنتین دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اُسپر ڈالین اور چالیس روز دُھوپ مین رکھین بعد اُسکے صاف کرکے الگ نتھار رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

روغن شبنت یعنے سویہ کا تیل روغن کنجد ایک قسط یعنے ڈیڑھ چھٹانک چار سیر سویہ کے بیج سایہ مین خشک کئے ہوے ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ڈال کر بیس روز دھوپ مین رکھین اور استعمال کرین

روغن سوسن رحم کی برودت اور اختناق رحم کو اور قولنج کو فائدہ کرتا ہے اور گردہ اور مثانہ کو گرم کرتا ہی **اخلاط اُسکے** سلیخہ اور قسط حب بلسان اور مصطگی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ قرنفل قرفہ ہر ایک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی زعفران ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ دوائون کو کوٹ کر شیشہ کے برتن مین ہمراہ ڈیڑھ رطل یعنے پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ روغن کنجد اور تیس دانہ سوسن آزاد کے اسمین ڈالین مگر پہلے ان دانون مین جو زردی اور جڑین اور پتیان ہون اسکو نکال ڈالین اور سایہ مین خشک کرین بعد اسکے دوائون کو تیل مین ملاکر کسی معتدل مقام پر اتنے زمانہ تک رکھین کہ روغن مین اثر دوائون کا آجاے پھر چھان کر صاف کرین اور استعمال مین لاوین۔

روغن سوسن سادہ سوسن سپید پاکیزہ دو درہم یعنے سات ماشہ روغن کنجد ایک قسط یعنے ڈیڑھ چھٹانک چار سیر شیشے کے برتن مین اتنے دنون تک رکھین کہ روغن مین دوا کا اثر آجاے اور استعمال کرین۔

روغن حسک یعنے گوکھرو کا تیل دشواری بول کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** روغن کنجد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ پانی سوا رطل یعنے آدھی چھٹانک آدھ سیر زنجبیل ہم وزن یعنے اکتیس تولہ دو ماشہ گوکھرو دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دوائون کو دردرا کوٹ کر پانی اور روغن ملاکر دیگ مین چڑھائین اور اتنا پکائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے یہ تیل نائزہ مین ٹپکایا جاتا ہے۔

گوکھرو کے تیل کا اور نسخہ مفاصل کی اصلاح کرتا ہی اور رنگ مین خوبی پیدا کرتا ہی باہ زیادہ کرتا ہی جماع کی قوت برانگیختہ کرتا ہی گردہ اور مثانہ اور پشت کی اصلاح کرتا ہی جسوقت ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ہر روز ہمراہ سکنجبین یا نبیذ کے پیا جاے اور حقنون مین بھی استعمال کیا جاتا ہی **اخلاط اُسکے** تل کا تیل اور گاے کا دودھ مگر ایسی گاے کا دودھ ہو کہ اُسمین شوریت نہو یعنے میٹھا ہو پھر گوکھرو کا نچوڑا ہوا پانی ہر ایک گیارہ رطل یعنے ڈھائی پاؤ چار سیر قند سپید پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر زنجبیل ڈھائی رطل یعنے چھٹانک کم سیر پھر قند کو کوٹ کر چھان لین اور سب چیزون کو مٹی کی ہانڈی مین بھر کر آگ پر چڑھائین اور نیچے اُسکے دھیمی آنچ اتنی دیر تک کرین کہ گوکھرو کا پانی اور دودھ جل جاے نقط تیل رہ جاے بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین جس طریقہ سے پہلے نسخہ کے استعمال کو لکھا ہی اسیطرح استعمال کرین یہ روغن ضعف گردہ کو فائدہ کرتا ہے اور باہ اور منی کو زیادہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرتا ہے۔

گوکھروکے تیل کا اور نسخہ پیشاب کے رُک رُک کے آنے کو اور درد تہیگاہ اور گردہ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** آب شیرین پندرہ استکرجہ یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر زنجبیل جوکوب چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گوکھرو جوکوب دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ روغن کنجد ایک سکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ کسی دیگ مین جو صاف کی ہو ڈالکر اس قدر نرم آنچ سے جوش دین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے اور آگ پر سے اُتارلین جب سرد ہو جاے چھان کر الگ رکھین اس روغن سے مقعد کی طرف حقنہ دیا جاتا ہے اور آگے کی طرف تایزہ مین ٹپکایا جاتا ہے۔

روغن حیات یعنے سانپ کا تیل یہ داد کے جملہ اقسام کو اور استرخاء مقعد کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** روغن کنجد تین قسط یعنے سوا گیارہ سیر کو مٹی کے برتن مین بھرین اور اسمین کالے سانپ زندہ پانچ سے دس تک کے درمیانی اعداد کے شمار سے ڈال دین اور برتن کا منھ باستواری خوب بند کردین جو ڑایسا لگائین کہ سانس باہر نہ نکلنے پاے اور چولھے پر چڑھاکے نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ سانپ گل کر ہمرا ہو جائین پھر آگ سے اُتارلین اور سرد ہونیکے بعد ہانڈی کا منھ کھولین اور منھ کھولتے وقت احتیاط کرین کہ بخار اُسکا دماغ تک کھولنے والے کے نہ پہونچے اور کھلا ہوا برتن اتنی دیر تک رکھا رہے کہ بقیہ گرمی سب نکل جاے اور خوب سرد ہو سے اور سانس جسقدر رہو سب نکل جاے اور بخارات اُسکے اُٹھتے اُٹھتے مٹ جائین اب اسکو شیشے کے برتن مین رکھ چھوڑین یہ روغن نقط لگانے کے کام کا ہے جس وقت حاجت ہو پر کے ذریعہ سے طلا کیا جاتا ہے۔

روغن رامشن داد فالج اور لقوہ اور نقرس اور رعشہ کو مفید ہے اور درد ہاے مفاصل اور درد پشت کو اور ناسور اور باسور یعنے مسّہ اور درد تونج اور داء الفیل کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** مقل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اشق سکبینج جاؤشیر حب بلسان فیون بسفائج خربق سپید زرنب افلنجہ جسکو ہندی مین پل پرنگ کہتے ہین شیطرج بادام شیرین مقشر ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قرنفل جوزبوا زنجبیل دارچینی خولنجان لاذن جندبیدستر ہر ایک تین درہم یعنے ڈیڑھ ماشہ کیلا بزرالبنج سیسالیوس لبان کلونجی تخم جرجیر تخم گندنا اجوائن قسط شیرین ہر ایک پانچدرہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سعد کوفی حب الآس حبۃ الخضرا یعنے بن سنغ تخم بید انجیر مرزنجوش ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ برگ غافث اشنہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایکتولہ ساڑھے پانچ ماشہ سب دواؤن کو دردرا کوٹ کر اُن پر چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک ڈھائی سیر نچوڑا ہوا پانی کرنب کا ڈالین اور نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ دو رطل یعنے ساڑھے سترہ تولہ پانی رہ جاے پھر آگ سے اُتار کر صاف کرین اور خوب نچوڑین تاکہ پانی مین اثر دوا کا باقی نہ رہے پھر اس پانی کو آگ پر چڑھائین اور اُسپر روغن زیتون چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک ڈھائی سیر روغن گاؤ روغن رازقی روغن تخم بیدانجیر روغن دہشت جو خوشبو دواؤن مین پکایا گیا ہو اور یہ روغن مصر سے آتا ہے ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سفوف بادام تلخ دو درہم یعنے سات ماشہ حب الغار حب صنوبر ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ روغن سوسن روغن جرجیر ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ روغن حبۃ الخضرا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ روغن کنجد یا روغن رازقی جس مین سداب تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جوش دیا ہوا اشنہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن حنا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خیرہ بلادر تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب روغن کے اقسام کو دیگ مین ڈال کر اسمین تھوڑا سا پانی جسمین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سنجرینا کو گھولا ہو نرم آنچ پر چڑھادین اور اتنا جوش دین کہ ایک سکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ پانی رہے پھر آگ پر سے اُتارلین اور موٹے کپڑے کے رومال سے چھانین اور پھر دیگ مین ڈالین اور چھ درہم یعنے پونے دو تولہ بیروزہ اور دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شہد ڈال کر کوئلے کی آنچ پر اتنا پکائین کہ گھل جاے اور آگ پر سے اُتارلین پھر اسمین لبنی سائلہ اور نفط سپید اور روغن بلسان ہر ایک دس درہم ڈال کر بوتل مین رکھین اور ڈاٹ سے منھ اُسکا خوب بند کردین مقدار شربت اسکی چار درہم اور ایک مثقال یعنے سات رتی سے ساڑھے چار ماشہ تک کے بیچ مین ہے آب نخود

٨

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے ہمراہ۔

روغن قسط جسکے کھانے سے برودت اعضا خصوصاً معدہ اور جگر کی برودت کو فائدہ ہوتا ہے سدون کی تفتیح کرتا ہے پٹھے کو مضبوط کرتا ہے اور اُسکی تقویت کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے بالون کی سیاہی کو محفوظ رکھتا ہے **اخلاط اُسکے** قسط تلخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سلیخہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ برگ مرماحوز دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر رات بھر شراب مین بھگوئین اور اُس پر صبح کو روغن کنجد ڈیڑھ رطل ڈالکر دوہرے برتن مین پکائین کہ شراب جل جاے اور تیل رہ جاے

روغن قسط کا اور نسخہ درد جگر اور درد معدہ اور وجع مفاصل جو سردی سے ہو اور استرخا وخشی یعنے نصف دھڑ کے استرخا کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے قرنفل** ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ چرائتہ سنبل ساذج ہندی میعہ بیخ سوسن آسمان گونی قرفہ اشنہ قسط ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ آس اور سلیخہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرکی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی دواؤن کو دردرا کوٹ کر سرکہ مین ایک شبانہ روز بھگوئین اور اس پر روغن اور پانی ہر ایک پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر ڈالکر نرم آنچ سے اتنا پکائین کہ پانی جل جاے اور روغن باقی رہے صاف کرکے نسخہ اول کا روغن استعمال مین لائین۔

روغن نارگیل یہ ہندی دوا ہے ریاح غلیظ اور درد رحم کو جو سردی سے ہو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سکبینج اور بیرزہ موقل اور سپید رائی ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ علک الانباط آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ جاوشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرفہ اور قسط شیرین زراوند طویل یا زراوند مدحرج ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ وج اور اشق اور سبر یہ دواے ہندی ہے اور مترجم کے نزدیک شاید بھانگ سے مراد ہے اور مقل عقرقرحا ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ زرنباد و درونج عقربی جندبیدستر سداب تو کھرہ قیصوم بیخ سوسن سداب کوہی اور مو اور آرد شیران کرنب مرزنجوش

شیلسبر قرنفل بستانی ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مرکی پیر بینگ جو سپید اور پاکیزہ ہوتی ہے اور رسمی ہینگ جو بدبو ہوتی ہے اور انجدان ہر ایک چہار م درہم یعنے سات رتی روغن زیت سات رطل یعنے چھٹانک کم تین سیر پانی اٹھارہ رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے مقدار شربت درمیان نصف درہم کے دو درہم تک یعنے درمیان پونے دو ماشہ کے سات ماشہ تک ہے سویہ کے پانی کے ہمراہ۔

روغن سندی جسکا نام ابو سماد ہے کھانسی اور ریاح غلیظ کو نفع کرتا ہے اور اخلاط غلیظ کو جذب کرتا ہے بواسیر کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** فلفل دار فلفل کاشم زنجبیل شیطرج ہندی نمک سرخ زیرہ ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سوکھا بیر پسا ہوا ایک قفیز یعنے انیس تولہ سوا آٹھ ماشہ اور انار دانہ ایک قفیز یعنے انیس تولہ سوا آٹھ ماشہ پانی مین بھگو کر سب دواؤن کو چھان لین اور بدستور روغن طیار کرین۔

روغن بیدانجیر کا بڑا نسخہ استرخا اور فالج اور لقوہ کو فائدہ کرتا ہے سدہ ہاے جگر اور طحال کی تفتیح کرتا ہے قولنج کے حقنون مین پڑتا ہے **اخلاط اُسکے** اجوائن سعتر فودنج کوہی مرکی مرماحوز تخم کرفس تخم رازیانہ انیسون سکبینج کے بیج مصطگی اسارون مثقی ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی خل اور بل اور مقل یعنے بیل اور بیخ نیلوفر ہندی اور فل جو ایک پھل ہندی ہے اور وج ترکی شیطرج ہندی اور مقل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سکبینج جاوشیر اشق ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بیخ کرفس پوست بیخ رازیانہ اذخر بیخ سوسن اور آس خشک اور گوکھرو ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ہزارچشان اور شششبندان ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زنجبیل دارچینی قلان الایچی خرد کبابہ اور دار فلفل جوز بوا بسباسہ کلونجی قسط کرویا ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرنباد درونج ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر پھر اتنا پانی ڈالین کہ دواؤن سے اوپر آجاے اب جوش دین کہ نصف ہو جاے پھر چھان کر لین اور اسپر ہندی کا تیل جو بجوز کر بنایا جاتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

سات رطل یعنے چھٹانک کم تین سیر ڈال کر نرم آنچ سے پکائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے اور بروقت حاجت استعمال کرین دو مثقال سے تین مثقال تک یعنے نو ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک ماء الاصول کے ہمراہ۔

روغن بید انجیر سادہ فقط رینڈی کو پانی مین جوش دین کہ تیل اوپر آجاے جسوقت تمام رینڈی پانی مین اس طرح پکائی جاتی ہے اسکی گرمی بہت کم ہوجاتی ہے اور بمنزلہ زیت رکابی کے ہوجاتی ہے اگر تنہا پانی سے دھویا جاے۔

روغن کدو۔ جو ہر ایک حرارت اور حدت کو تمام بدنکی مفید ہی اگر عضو ظاہر مین حرارت ہو اس تیل کو ملنا چاہیے اور اگر مثانہ اور گردہ مین ہو ملنا بھی چاہیے اور پلانا بھی چاہیے اور پچکاری وغیرہ کے ذریعہ سے بھی پہونچانا چاہیے اور اگر گرمی سر مین ہو سر کی مالش کرے اور ناک کی طرف سے اسی تیل کی ناس دے اور اگر آنتون مین صفرا کی حدت ہو اسکو پلانا چاہیے یہ روغن ان سب باتون کے واسطے فایدہ کرتا ہی **صفت اسکی** لانبا کدو بہت بڑا جب پورا بڑھ چکا ہو لیکر چھلکا اسکا چھیل ڈالین اور نچوڑ کر پانی نکال لین چار حصہ یہ پانی اور ایک حصہ روغن کنجد تازہ لے کر نرم آنچ سے پانی جلا ڈالین جب تیل باقی رہ جاے اسکو چھان کر شیشہ کے برتن مین رکھین اور استعمال کرین۔

روغن شاہسفرم گھٹنے مین جو ریح ٹھہر گئی ہو اور مفاصل مین اور تمام بدن کی ریح کو فائدہ کرتا ہی **صفت اسکی** شاہسفرم یعنی ہری تلسی کا پانی نچوڑ کے ایک جز اور تل کا تیل ایک جز دونون کو ملا کر اتنا پکائین کہ سب پانی جل جاے اور تیل باقی رہ جاے اُس تیل کو چھان کر شیشہ کے برتن مین اُٹھا رکھین اور منھ برتن کا باستواری بند کرین مقدار شربت ایک مثقال سے نصف اوقیہ تک یعنے ساڑھے چار ماشہ سے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی تک ہی اس مرض کے واسطے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے اور اسکے اوپر دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ آب نخود پلایا جاتا ہے جس مین چنے کے ساتھ کسی قدر زیرہ بھی ڈال کر جوش دیا ہو غذا اسکے اوپر زیرباج کھلانا چاہیے اور اگر بدن مین اسکی مالش کی جاے جب بھی نفع کرے گا۔

روغن لاذن روغن کنجد دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ سعتر پندرہ درہم یعنے دو تولہ ساڑھے چار ماشہ مجیٹھ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جاؤشیر سکبینج مرکی مقل اشنج صبر لبان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ دوائون کو کوٹ کر لگن مین ڈالین اور اسپر تھوڑا سا پانی ڈالکر ہاتھ سے خوب ملین پھر اُسپر روغن ڈالکر نرم آنچ سے اتنا پکائین کہ گرم ہوجاے اور استعمال کرین۔

روغن لاذن کا دوسرا نسخہ تیلنج جو ایک یونانی دوا ہی دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ لیکر اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرین روغن زیت ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب مرزنجوش نصف رطل یعنے سترہ تولہ سب کو لوہے کے برتن مین رکھکر نرم آنچ سے پکائین اور صاف کرین یہ روغن کان مین ٹپکایا جاتا ہے۔

روغن فلفلاد یعنے جس مین فل اور شل اور بل داخل ہے وجع مفاصل درد تشنج اور استرخاے اعضا کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** شل درفل دربل وج ترکی شیطرج ہندی راسن دارفلفل جوز القی بیخ سوسن تخم رازیانہ قسط مرکی دبیدار جو ایک ہندی بوٹی ہی زرنباد درونج ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سب کو دردرا کوٹ کر دیگ مین ڈالین اور اس پر روغن کنجد اور دودھ اور پانی ہر ایک دو من یعنے دو سیر ڈال کر دوسرے برتن مین پکائین تاکہ پانی اور دودھ جل جاے اور تیل باقی رہے۔

دوسرا نسخہ مثانہ کے درد اور درد رحم بارد اور عرق النسا اور دونون گردون کی سردی اور استرخاے اعضا اور قولنج اور لقوہ اور فالج اور ریاح بارد جو غلیظ ہون اور پٹھے مین بھر گئے ہون انکو اور درد پشت اور درد سردی اور غلاظت مادہ سے ہو اُسکو نفع کرتا ہے اور یہ روغن ہندی ہی **اخلاط اسکے** شل یعنے بیل فل یعنے بیخ نیلوفر ہندی اور بل جو ایک پھل ہندی ہی اور وج اور شیطرج ہندی اور بیخ سوسن آسمان گونی راسن دارفلفل جوز القی جوز السرو جوز صنوبر قسط تخم رازیانہ زرنباد دیودار درونج ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سب کو دردرا کوٹ کر دودھ گھی نکالا ہوا اور پانی ہر ایک دس رطل یعنے آدھی چھٹانک کم سوا چار سیر روغن کنجد پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر دو درجہ کی دیگ

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین بھر کر جوش دین کہ پانی اور دودھ جل جائے اور تیل رہ جائے۔

روغن بیضہ انڈے کا تیل یا اس طرح پر نکالا جاتا ہے کہ پہلے اُسکی زردی کو پانی مین اُبالین بعد اسکے قارورہ ملا مین بھر کے بطور پتال جنتر کے ٹپکائین لیکن ابالی زردی کو بھون کے پیس لینا چاہیے یہ طریقہ وہی ہے جس طرح طلا کرنے کے روغن ٹپکائے جاتے ہین دوسرا طریقہ تقطیر تصعیدی کا ہے یعنے قرع انبیق مین وہی زردی بھر کے لیسی ہوئی ٹپکائی جاتی ہے

مترجم انڈے کے روغن نکالنے کی ترکیب چونکہ بہت دشوار ہے اسواسطے شاید مصنف نے اسکی زیادہ تفصیل نہین کی ہمارے تجربہ مین تو ایسا آیا ہے کہ خاص روغن بیدانجیر یا اور قسم کے تیل کو جب قرع انبیق مین تقطیر تصعیدی کرتے ہین تیل کی دہنیت باطل ہو جاتی ہے اور فقط پانی ٹپکتا ہے عاملان فن اکسیر انڈے کے روغن نکالنے کی عمدہ عمدہ تدبیرین کرتے ہین اسلیے کہ اس روغن سے تکلیس اجساد منطرقہ بخوبی ہوتی ہے اور قوت باہ بھی خوب پیدا کرتا ہے گندھک کا تیل جسکو کبریت احمر کہتے ہین بھی اسکے ضامن دینے سے بآسانی نکل سکتا ہے جاننے والا سب کچھ کر سکتا ہے۔

روغن کلکلانج یہ روغن سکتہ اور فالج اور استرخا اور برودت اور تشنج اور ضعف معدہ اور عرق النسا اور وجع مفاصل اور درد پشت کے امراض مین قابل استعمال ہے قولنج کو فائدہ کرتا ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے رحم کو گرم کرتا ہے پتھری کو پگھلا دیتا ہے درد مقعد مین سکون پیدا کرتا ہے سدہ ہائے بدن کی تفتیح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** زنگی ہڑ ہیڑہ آملہ بلیلہ کابلی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ کرفس بیخ رازیانہ ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی دار فلفل و فلفل زنجبیل ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ جاؤشیر اور بیخ اور سکبینج ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تربد چار استار یعنے پونے سات تولہ کرنب تازہ اور سداب تازہ ہرا گوکھرو ہر ایک واحد ایک مٹھی خشک دواؤن کو دردرا کوٹین اور ہری پتیون کو باریک کتر کر سب دوائین دیگ مین ڈالین پھر اُس پر چوبیس رطل پانی یعنے آدھ پاؤ دس سیر ڈال کر پکائین کہ آدھا پانی رہ جائے اور چھان لین اب اُس پر روغن بیدانجیر چار من یعنے تخمیناً چار سیر ڈال کر پانی کو جلا دین

اور ایک قوم اسمین بیخ سوسن دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ شیطرج چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ انیسون اور ادنیس اور اسفید یعنے خردل اور قرقربان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ بڑھاتے ہین۔

روغن زعفران پٹھے کو نرم کرتا ہے تشنج کو دور کرتا ہے رحم کی صلابت کو نفع کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے **اخلاط اُسکے** زعفران چھ درہم یعنے پونے دو تولہ جرائتہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مر کی نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ قردمانا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ ان سب دواؤن کو الگ بھگوئین اور مر کی کو علیحدہ بھگو دین اور قردمانا کو نہ بھگوئین اور پانچ روز تک بھیگا رہنے دین پیچھے چھٹے دن تنہا قردمانا کو سرکہ مین بھگوئین اور ایک دن بھیگنے دین اور ساتوین روز سب دواؤن پر تیل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ ڈال کر اتنا پکائین کہ سرکہ جل جائے اور تیل باقی رہے۔

روغن اشنہ اشنہ پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ قسط شیرین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سلیخہ جرائتہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ مر ماحوز دو درہم یعنے سات ماشہ سعد پنج درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ روغن آس ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ دواؤن کو کوٹ کر سرکہ مین بھگو دین اور تین شبانہ روز بھیگنے دین بعد اسکے چھان کر روغن ڈال کر پکائین کہ سرکہ جل جائے اور تیل رہ جائے۔

روغن افربیون کا ہمارا نسخہ درد ہائے بارد کو خصوصاً پٹھے کے درد اور عرق النسا اور درد پشت اور پاؤن کے درد کو فائدہ کرتا ہے **صفت اُسکی** قسط تلخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جند بیدستر پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ فودنج خشک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ عاقرقرحا سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی نچھکنی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سونیزج تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو کوٹ کر چار سو درہم یعنے تخمیناً ڈیڑھ سیر شراب ریحانی مین ایک شبانہ روز بھگو کر اتنا جوش دین کہ ایک تہائی

HAKEEM SHOUKAT ALI

باقی رہ جاے بعد اسکے سرد کر کے خوب ملین اور نصف دہن اسکا روغن کنجد یا روغن نرگس یا روغن خیری ڈالکر پکائین کہ شراب جلجاے اور تیل رہ جاے بعد اسکے فی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تیل مین دو درہم یعنے سات ماشہ افربیون سپید مثل غبار کے باریک پیس کر ملائین اور آگ پر رکھین تاکہ ایک جوش آجاے پس اوتار کر رکھ چھوڑین۔

روغن جسکو رومی زبان مین داماموں کہتے ہین جسکے معنے یہ ہین کہ مرکب دس اجزا سے ہی برودت کو معدہ اور پٹھے کی فائدہ کرتا ہی اور اعضا کی تقویت کرتا ہے فضول بدنی کی دفع کرتا ہے یعنی اپنی جگہ سے ہٹا دینا پٹھے کو نرم کرتا ہے **اخلاط اسکے** سعد چار اوقیہ یعنے گیارہ تولہ تین ماشہ مصطگی بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ سلاج سندی اور سنبل ہر ایک چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ افربیون تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ پونے پانچ ماشہ دارچینی چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ موم سپید بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ روغن بان اڑتالیس اوقیہ یعنے سوا پاؤ کم دو سیر روغن بلسان بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ نفط ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ خشک دواؤن کو کوٹ کر اور سب دواؤن کو پگھلائین اور بدستور متعارف روغن تیار کرین اور [illegible] رکھین۔

روغن شقائق النعمان سرد معدہ کو گرم کرتا ہے اور نفخ اور ورم کی تحلیل کرتا ہے جسوقت مرغابی یا مرغ کی چربی اسمین ملائی جاے **اخلاط اسکے** زیت عمدہ ایک من یعنے پونے چونتیس تولہ گل لالہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کسی برتن مین ڈال کر دس دن دھوپ مین رکھین اور بعد اسکے چھان لین مگر اس روغن مین کسی قسم کی بو نہین ہوتی ہے۔

سادہ روغن سوسن اور [illegible] اور قثاء الحمار کے بنا بنائے جاتے ہین روغن کنجد ایک حصہ پانی تین حصہ ڈال کر بیس روز دھوپ مین رکھین۔

روغن مرزنجوش جسکو دونا مروا کہتے ہین بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ مرزنجوش کو پیسکر کوٹین اور کسی صاف پاکیزہ دیگ مین بھر کر شراب ریحانی

اتنی ڈالین کہ چار چار انگل اوپر آجاے بعد اسکے نرم آنچ سے پکائین جب نصف شراب جلجاے خوب مل کر چھان لین پھر اسکو دیگ مین ڈالکر نصف وزن اسکے روغن ڈالین اور پکائین تاکہ شراب جل جاے اور روغن باقی رہے یہ روغن بہت قوی ہی اور تسخین و تلطیف کرتا ہی حرارت کو برانگیختہ کرتا ہے پلایا جاے یا ملا جاے حرارت اور خشکی اسکی تیسرے درجہ مین ہی ٹپکانے سے کان کے درد کو فائدہ کرتا ہی دسوان مقالہ تمام ہوا اور حمد و ثنا اس خدا کی کرتا ہون جس نے ہر چیز کو ایجاد کیا ہی ایسی حمد جسکے وہ لائق ہی۔

گیارھوان مقالہ مرہم اور ضماد کے بیان مین

مرہم سپیدہ آگ سے جلنے اور کھال ادھڑ جانے کو فائدہ کرتا ہی مرداسنگ ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ سپیدہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ موم سپید سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی گل سرخ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ موم اور تیل کو پگھلا کر اسپر سپیدہ اور مرداسنگ کسی ہاون دستہ مین ڈال کر خوب گھوٹین قبل سرد ہو جانے کے اور ایک انڈے کی سپیدی اسمین ملا دین اور استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ سپیدہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مرداسنگ دو درہم یعنے سات ماشہ ترک نقرہ ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کتیرا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر ریشمی کپڑے مین چھانین اور ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ موم سپید کو تین اوقیہ یعنے چھٹانک سوا سیر روغن گل مین پگھلا کر دوائین اسپر ڈالین اور ہاون دستہ مین خوب پیس کر ملائین۔

مرہم باسلیقون کبیر جو قروح کو فائدہ کرتا ہے اور انمین گوشت بھر لاتا ہے اور جو مقامات بدن مین عصبانی ہین یعنے جن مقامات پر پٹھے آے ہین اور پٹھون کے مزاج مین ہین اور جو زخم ایسے ہون کہ ان مین حرارت ہو سب کی اصلاح کرتا ہے **اخلاط اسکے** موم ایک من یعنے پونے چونتیس تولہ زفت آٹھ اوقیہ یعنے ساڑھے بائیس تولہ مرکی اور راتینج ہر ایک چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ علک الانباط چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ زیت پانچ رطل تخمیناً آدھ پاؤ دو سیر موم اور زفت زیت مین پگھلائین مرکی اور راتینج کو پیس کر اسمین ملا دین اور ہاون دستہ مین گھوٹ کر مرہم

HAKEEM SHOUKAT ALI

درست کرین۔

مرہم باسلیقون صغیر راتینج پسا ہوا ایک من یعنے ایک سیر اور زفت اور موم ہموزن ملاکر روغن زیت داخل کرکے استعمال کرین۔

مرہم سپیدہ جو سرکہ سے بنایا جاتا ہے سپیدہ پسا اور چھنا ہوا ایک من یعنے ایک سیر دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ روغن زیتون کو ملاکر خوب گھسین بعد اسکے بارہ رطل یعنے ایک چھٹانک پانچ سیر سرکہ اسپر تھوڑا تھوڑا ڈالین اور گھسیٹتے جائین تا اینکہ بستہ ہوجاے اور کسی برتن مین اوٹھار کھین بوقت حاجت استعمال کرین۔

مرہم مرداسنگ جو سرکہ سے بنایا جاتا ہے مرداسنگ جسقدر جی چاہے لیکر پیس چھان کر طشت مین ڈالین اور اسپر سرکہ اور روغن زیتون گرا کر ہاتھ سے خوب ملادین اور استعمال کرین۔

مرہم زنگار پرانے قروح کو فائدہ کرتا ہے زنگار دو درہم یعنے سات ماشہ موم اور راتینج صنوبر کا گوند ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ پہلے زنگار کو پیسین اور باقی دواؤن کو زیت مین گھولین جتنی زیت کی حاجت ہو اور اسپر زنگار کو ڈال کر اسقدر گھسین کہ مرہم درست ہوجاے اور استعمال کرین۔

مرہم قلقدیس جسکا نام جالینوس نوسقی رکھتا ہے طاعون کو نفع کرتا ہے اور جو قروح بدشواری بند ہوتے ہون اور جن قروح مین خون کی آمد زیادہ ہو انکا اندمال کرتا ہے اور حصر یعنے ٹھونس جانے اور کسر یعنے ٹوٹ جانے کو اور رض یعنی کوفتہ ہوجانے کو اور تمام اورام کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** پرانی نیلی چربی جو معدہ اور آنت وغیرہ سے نکلتی ہے دو رطل یعنے ڈھائی چھٹانک کم سیر بھر زیت کہنہ تین رطل یعنے سوا سیر قلقدیس یعنے سبز پھٹکری چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ پہلے چربی کو پگھلائین اور قلقدیس کو پیس کر شہد مین ملائین اور تین رطل یعنے سوا سیر مرداسنگ پیس کر ان سب کو مع چربی کے ہاون دستہ مین رکھکر خوب گھوٹین بعد اسکے ایک صاف اور پاک لگن مین ڈالکر ایک سونٹا چھوہارے کی لکڑی کا بنا کر اس سے خوب رگڑین تاکہ اجزا برابر ملجائین اور استعمال کرین۔

مرہم سیاہ مرداسنگ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سرکہ پرانا تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ سب کو ایسی احتیاط سے رکھین کہ جل نجاے اور گھوٹتے گھوٹتے گاڑھا کردین۔

مرہم دیافیلون تبوڑی اور کنٹھ مالے کو فائدہ کرتا ہے اور سخت ورم سوداوی کو **اخلاط اسکے** میتھی اور السی سپید خطمی ہر واحد ایک کیلچہ یعنے چھٹانک سیر بھر ہر ایک کو الگ الگ ایک شبانہ روز بھگوئین ان تینون کا لعاب سوا رطل یعنے آدھی چھٹانک آدھ سیر مرداسنگ ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ زیت دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ لیکر پہلے لعابون کو ایک جوش دین پھر آگ سے اتارین بعد اسکے مرداسنگ کو پیس کر زیت مین اسقدر جوش دین کہ بستگی کے قریب پہونچے اور رنگ اسکا بدل جاے اب اسپر لعاب کو آہستہ آہستہ ڈالتے جائین اور نرم آنچ سے قوام درست کرین۔

مرہم کا اور نسخہ مرداسنگ کٹا ہوا اور چھنا ایک من یعنے ایک سیر روغن زیتون دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ سرکہ دس رطل یعنے آدھی چھٹانک کم ساڑھے چار سیر سب کو اسقدر گھسین کہ بستہ ہوجاے اور بعد بستگی کے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ہلدی چھنی ہوئی اس مین ملادین۔

مرہم رسل اسکو ذیسلیقا بھی کہتے ہین یعنے مرہم حوارین کا ہے اور مرہم زبرہ کے نام سے مشہور ہے یہ ایسا مرہم ہے کہ باسانی نواصیر سخت اور خنازیر سخت کی اصلاح کرتا ہے کوئی دوا مثل اسکے نہین ہے اور بعوض ذکے مردار گوشت اور پیپ کو نکال ڈالتا ہے اور اندمال کرتا ہے لوگ کہتے ہین کہ یہ بارہ دوائین بارہ حواریان کی طرف منسوب ہین **اخلاط اسکے** موم سپید اور راتینج ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زنگار جاوشیر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اشق چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ زراوند طویل اور کندر تر ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مرکی بیروزہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مقل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مرداسنگ چھ درہم یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ مقل کو سرکہ شراب مین بھگوئین اور گرمیون مین زیت دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ ڈال کر پکائین اور جاڑون مین تین رطل یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ۔

مرہم شنجرف خنازیر اور سرطان اور دونون خصیون کے ورم کو فائدہ کرتا ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اخلاط اُسکے مرداسنگ اور بیرزہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ لبان اور اشق ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عفص نا پختہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ موم دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ زنجرف آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زیت بقدر کفایت۔

مرہم مرقون قرمز درد مقعد کو اور ناسور فارسی کو فایدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل اور کھکنی اور اشنان یعنی سجی گھانس اور گندھک ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ مرتک یعنی مرداسنگ اور رشیاف ماثیا ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ حرمل اور مرقون قرمز اور یہ وہی کیڑا ہے جو قرمز مین ہوتا ہے ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ پارہ دو درہم یعنے سات ماشہ زفت دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مرقون کو روغن مین گھولین اور بدستور مرہم بنا کر استعمال کرین۔

مرہم کی زرد یا سرخ پھٹکری بھنی ہوئی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آہک آب نارسیدہ اور زرنیخ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اس مرہم سے داغ دیا جاتا ہے۔

مرہم زرنیخی مامیران اور اشق اور بیرزہ اور انزروت اور گوندہ دم الاخوین ہر واحد ایک جزو اور مرتک ہموزن ان سب دواؤن کے روغن کنجد روغن زیتون ہر واحد نصف وزن سب دواؤن کے موم بقدر کفایت موم کو روغن مین مٹی کے نئے برتن مین پگھلائین اور سب دوائین پیس چھان کر اسمین ملا دین اور استعمال کرین۔

ضماد بہ نسخۂ حکیم اندروماخس جس شخص کو تلی کا مرض ہو اُسکو اور جسکو استسقا ہو اُسکو اور جسکے دونون پہلو بغل کے نیچے کھنچ رہے ہون اسکو اور وجع مفاصل اور عرق النسا اور پرانی بیماریونکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** موم اور زفت ہر واحد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ صنوبر کا گوند ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ روغن زیتون آٹھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ۔ تی تخم ہرتال سنہری اور پھٹکری آہک آب نارسیدہ ہر ایک دو اوقیہ یعنے ساڑھے سترہ تولہ بنانے کا وہی طریقہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ضماد عجیب یہ بھی حکیم اندروماخس کی طرف منسوب ہے یہ ضماد اس قابل ہے کہ اگر کسی مقام مین جسم کے پھوڑا ہو اور شگافتہ کرنا اُسکا منظور ہو اسکی

تھوڑی مقدار چوپنے سے شگافتہ ہو جائیگا اور جو ہڈیان شکستہ ہون زخم کے اندر کی اُنکو باہر کھینچ لاتا ہے کانٹا جو بدن مین پیوست ہو گیا ہو یا تکلے کی نوک ٹوٹ کر رہ گئی ہو یا گوکھرو چبھ گیا ہو سب نکال دیتا ہے عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے جسکی کھنکھار مین پیپ آتی ہو اُسکو مفید ہے اندرونی اعضا کی سختی کو اور ایک عضو کو دوسرے عضو پر پیٹ جانے کو فائدہ کرتا ہے زخم کے منھ پر پپڑی ڈال دیتا ہے **صفت اُسکی** بیج اس پھل کا جسکی گھانس کو بوبالا کہتے ہین اور بورۂ سرخ اور نوشادر قشا والحمار کی جڑ زراوند قریطی ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ فلفل دار فلفل اشق حماما عود بلسان ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ کندر مرکی راتیانج خشک اور دبق بنایا ہوا ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ توت کے درخت کا دودھ دس مثقال یعنے پونے چار تولہ موم تیس مثقال یعنے سوا گیارہ تولہ بکری کی چربی پندرہ مثقال یعنے ڈھائی چھٹانک کم سیر بھر روغن سوسن کا دُرد جسقدر دواؤن کے گوندھ جانے کو کافی ہو پہلے خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور جتنی پگھلنے والی دوائین ہین انکو الگ اچھی طرح پگھلائین اور نرم کر ڈالین بعد اسکے سب دواؤن کو ملا دین اور خوب ملتے ملتے نرم کر ڈالین اور ملنے والے کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ مین روغن سوسن کا دُرد چپڑ لیا کرے تا انکہ جب سب دوائین اچھی طرح مل جائین اُٹھا کر بحفاظت رکھ چھوڑین اگر بدن کی ماندگی دور کرنیکے واسطے اسکے استعمال کی حاجت ہو چاہیے کہ تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ دواے مرکب اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ بط کی چربی اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ روغن حنا ملا کر استعمال کرین۔

ضماد وجع مفاصل و نقرس یہ دوا بہت برآمد کار کرنے والی ہے تخم شوکران ایک قسط یعنے پونے چار سیر غاریقون اور بورق اور میتھی ایک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ راتینج پکایا ہوا ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ زیت کہنہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مغز استخوان گوزن چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ بیخ سوسن چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور پگھلنے والی دواؤنکو پگھلائین اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

اتنی دیر تک رہنے دین کہ سرد ہو جاے پھر خشک دواؤن مین ان پگھلی ہوئی دواؤن کو ڈال کر خوب ملائین اور اُٹھا رکھین۔

ضماد حکیم فیلغریوس کا درد معدہ اور درد ہاے رحم اور ورام کو فائدہ کرتا ہے جس وقت خارج مین طلا کیا جاے اور کسی کپڑے مین لگا کر عورتون کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے کہ اُنکے رحم مین اسکو طلا کرتے مین **اخلاط اُسکے** زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ اور ایک نسخہ مین بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ ہر مقل اور مصطگی اور اشنج اور صبر اور میعہ تر ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ موم تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی مرغابی کی چربی دو درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زوفاے خشک یا تر تیس درہم یعنے پونے نو تولہ روغن ناردین بقدر کفایت۔

مرہم شدت ضعف جگر اور معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور صلابت کو نرم کرتا ہے اور اسہال کبدی کو بند کر دیتا ہے **اخلاط اُسکے** کعک شامی یعنے جلی ہوئی یا سوکھی روٹی کہ ٹوٹنے سے مثل آٹے کے ہو جاے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کیتہ اور افسنتین اور لبان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ صبر جزائیہ اور عود اور اقاقیا ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ لاذن دو درہم یعنے سات ماشہ بہی چھلی ہوئی اور بیج نکالی ہوئی اور پکائی ہوئی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کچا چھوہارا جو سوکھ کے گر پڑے پچاس عدد موم اور روغن ناردین اور روغن گل اتنا جس سے مرہم بن سکے چھوہارے اور کعک کو سایہ مین بھگو کر رکھدین اور بہی کو لیکر اُسکے بیج اور چھلکے کو دور کرین بعد اُسکے طلا نامی شراب مین اُسکو جوش دین جب خوب پک جاے اُسکو کوٹ کر چھوہارے اور کعک مین ملا کر پیسین تا اینکہ ملجاے اور موم کو روغن سے پگھلا کر سب دوائین کوٹ چھان کر پگھلے ہوے موم پر چھڑکین بعد اسکے سب ہاون دستہ مین جمع کرین اور دستہ سے ہاون کے خوب اُلٹ پلٹ کر ملائین تاکہ خوب ملجاے پھر اُس کو کسی پتر پر یا کاغذ پر طلا کر کے جگر یا معدہ پر رکھین۔

مرہم جو شحم حنظل سے بنایا جاتا ہے وہی فائدہ کرتا ہے جو ابھی نسخہ سابق مین بیان ہوا **اخلاط اُسکے** شحم حنظل چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ تربد سقمونیا فربیون ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تخم شبت اور نمک اندرانی اور صبر تلخ گاؤ نمک سندی کلونجی سویزج کوہی فلفل زنجبیل بلیلہ بادریون سپیدہ ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کو یعنے شہد کی مکھی کا میلا چھتہ یا مقل اور اشنج فلفل اور جاؤشیر سکبینج ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی بورق کبریت زرد ہر ایک سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ میعۂ اور بابونہ آسی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ لبنی اور موم ہر ایک دس استار یعنی آدھی چھٹانک کم سوا چار سیر پگھلنے والی دواؤن کو روغن گاؤ مین پگھلائین اور بھگونے والی دواؤن کو طلا نامی شراب مین بھگو دین اور خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین بعد اُسکے کل دوائین پگھلی ہوئی اور پسی ہوئی ملا کر مرہم تیار کرین اور معدہ اور جگر پر اسکو لگائین کہ یہ دوا زرد آب کو گرا دیتی ہے اور جو شخص احتیاج چلنے کی رکھتا ہو اس بات کی استطاعت اُسکو نہو کہ دواے مسہل کو پیئے اُسکے معدہ پر اس مرہم کو طلا کرین کہ چلنے پھرنے مین ہرج بھی نہ ہوگا اور دست بھی آنے جائین گے۔

مرہم جو قرومانا سے بنایا جاتا ہے معدہ کے درد ہاے کہنہ کو اور جگر اور طحال کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور جو سختی طحال مین بسبب برودت کے عارض ہوتی ہے اُسکو مفید ہے **اخلاط اُسکے** قرومانا سنبل اور حماما فلفل دار فلفل قسط اور سلیخہ یا کتیرہ اور لبان عاقرقرحا اور کور یعنے شہد کی مکھی کا میلا چھتہ یا مقل اشنج اور کیتہ مرکی اور لبنی حب البلسان زراوند طویل زراوند مدحرج اور سعد اکلیل الملک اور لاذن قسط فلفل ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ ایرسا اور بیروزہ روغن بلسان پیہ گاؤ یا بط کی چربی ہر واحد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے سات ماشہ بادام تلخ کا گوند پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ موم کو روغن ناردین مین پگھلا کر جس طرح پہلے بیان کیا ہے مرہم تیار کرین۔

معجون اور جوارش کا بیان اور دیگر مرکبات جو عضو کی بیماریون کی اصلاح کرتے ہین۔

سر کی برودت اسکو ثلیثا اور انقرقا اور گمونی فائدہ کرتی ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

سکا سعوط بھی فائدہ کرتا ہے۔

سر گرانی ایارج کا خیساندہ اُسکو فائدہ کرتا ہے حب برکی بھی سر کا تنقیہ کرتی ہے۔

درد سر چڑھنا جو سردی سے ہو سوطیرا اور شلیشا بنا بر قول اطبا کے مفید ہے ایارج ہومقراطیس اور فیقرا ایارج ارکاغانیس بنادریطوس ایارج طغموا اقراص کوکب پیشانی پر طلا کیا جاتا ہے سعفہ کو بھی فائدہ کرتا ہے روغن ناردین بھی مفید ہے۔

شقیقہ اقراص کوکب پیشانی پر طلا کیا جاتا ہے روغن ناردین سفوف نقوع ایارج معجون ہورموس بطور سعوط کے

دوار یعنی گھومنی کو سوطیرا مخلص معجون ہرمس انقرویا ایارج ارکاغانیس بنادریطوس جوارش عنبر۔

نسیان اور حفظ اور ذہن کو انقرویا جوارش بلادر شلیشا جیسا لوگ کہتے ہیں سعوط ارسطوطالیس سفوف جوارش عنبر فرودنوش ایارج فیقرا۔

وسواس اور جنون تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ شلیشا جیسا لوگ کہتے ہیں تریاق یحییٰ زامیران ایارج طغموا دواء المسک خصوصاً وہ نسخہ جو سوداء صفراوی کے واسطے بنایا جاتا ہے انقرویا جسکو اُسکے بنانے میں اعتدال مزاج کی رعایت ہے معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ۔

جو چیز حواس کی تقویت کرتی ہو تریاق مثرودیطوس حب عصقلیقون حکیم کندی کی ہے۔

مرگی کی دوائیں تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ تریاق اربعہ سوطیرا شلیشا تریاق کا ہمارا نسخہ معجون قیصر کا سکنجبین خصوصاً لڑکوں کے واسطے بنادریطوس ایارج فیلغریوس کا ہمارا نسخہ دواء المسک شیرین دواء المسک تلخ ایارج فیقرا سرکہ عنصل سکنجبین عنصل کی۔

سکتہ تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ روغن کلکلانج۔

فالج اور استرخاء اعضا تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ تریاق اربعہ دواء المسک تلخ اور شیرین انقرویا وحمرثاباد مہرہ ایارج کا ہمارا نسخہ جوارش عنبر حب النجاح روغن رشاد ایارج جالینوس سقفی حب افربیون معجون ضمیری سعوط عباس ایارج فیقرا اور حقنہ۔

لقوہ شلیشا دواء المسک شیرین اور تلخ انقرویا جوارش عنبر حب النجاح بجا لگوشہ کی گولی اور نمک۔

رعشہ تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ سوطیرا جوارش کا ہمارا نسخہ ایارج طغموا۔

تشنج سوطیرا روغن کلکلانج روغن زعفران جس گولی میں پڑتا ہے ایارج جالینوس ایارج طغموا۔

درد چشم سوطیرا ایارج فیقرا دواء قباد الملک۔

رتوندھی ایارج ارکاغانیس ابتدا میں۔

کان کا درد۔ اقراص کوکب روغن ناردین اُس کان کے درد کے واسطے جو سردی سے ہوا اور سرکہ عنصل اور سکنجبین عنصلی اُس کان کے واسطے جس میں قرحہ ہو۔

دانتوں کا درد سوطیرا اسخرمینیا معجون خبث الحدید اقراص کوکب اُس دانت کے واسطے جس میں تاکل پیدا ہوا ہو اور سڑ جاتا ہو معجون فلاسفہ سکنجبین عنصلی سرکہ عنصل خون کو بند کرتا ہے اور مسوڑھے کی جڑوں کو جو پھول گئی ہوں اُنکو برابر کر دیتا ہے۔

علاج لکنت زبان کا اور استرخاء زبان شلیشا اس مرض میں دواء مختار ہے معجون فلاسفہ ایارج فیقرا۔

اورام حلق اور حلق کے درد کا علاج معجون سک دواء قباد ملک دواء جالینوس امراض قصبہ ریہ کو مفید ہے۔

دوائے مقوی قلب تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ تریاق اربعہ بزرگ دارو نوش دارو معجون کندی تریاق کا ہمارا نسخہ معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ معجون جالینوس جوارش عنبر جوارش کا دوسرا نسخہ۔

خفقان تریاق مثرودیطوس شلیشا تریاق کا ہمارا نسخہ معجون قیصریہ کا نسخہ شربت سیب کا جس میں حرارت ہے معجون المسک دواء المسک شیرین اور تلخ۔

غشی کی دوا دواء المسک مثرودیطوس کلکلانج۔

جو دوا قصبہ ریہ و سینہ کو پاک کرتی ہو دوائے جالینوس اور وہ گولی جو سیاسیر میں ہے اور دوا کمیٹی اور لعوق لسن کا قرص اسطوماخس

HAKEEM SHOUKAT ALI

عجیب دوا ہے اور شربت زوفا۔

گرفتگی آواز اور آواز کا بند ہو جانا اسکو سوق بطبیخ اور سرکہ عنصل اور سکنجبین عنصلی اور وہ گولی جو میامرین ہے انقطاع آواز کے واسطے اور تریاق کے اقسام اور متر و دیطوس۔

عسر النفس یعنے سانس بدشواری آنے کو معجون قیصر دواء المسک کے نسخہ اور جو گولی میامرین ہے اور دحمرثاد دواء الکرکم دواء الکبریت دواء قبا دملک فلونیا۔

ربو اور نفس انتصاب یعنے دمہ اور بدون سیدھے ہوئے سانس نہ آنے کو سوق عنصل اور سکنجبین عنصلی اور سرکہ عنصل۔

عسر اور ضیق نفس قرص خشخاش۔

پھیپھڑے کا درد اور سینہ کا اور کولے کی سرے کی ہڈیوں کا سوطرا قوتی تریاق اور متر و دیطوس اور تریاق غرہ معجون پرانی کھانسی کے واسطے تریاق کے اقسام اور متر و دیطوس ثیلیثا جیسا طبیب کہتے ہیں دواء الکبریت روغن سندی۔

حبس کھانسی کے مادہ میں تیزی اور حدت ہوا سکے واسطے لعوق خشخاش اور قرص خشخاش۔

خون تھوکنا یا خون کا ناک وغیرہ کی طرف سے گرنا یا خون کی قے ہونے یا پیپ کی قرص جالینوس خصوصاً اگر کھانسی میں پیپ گرتی ہو قرص اسطوماخس عجیب ہے لعوق خشخاش۔

خونی قے اور خون تھوکنے کے واسطے دوائے اسرون لعوق بطبیخ لعوق طباشیر۔

برودت جگر جوارش خوزی سویا کا تیل معجون شہریاران گوکھرو کا تیل وہ گولی جو میامرین ہے۔

درد جگر معجون بزور دوائے حنظیا نامرہم قرد مانا پرانے درد کے واسطے قرص غافث ماء الاصول قرص عشرہ معجون مسک ہمراہ آب فودنج کے اثاناسیا معجون حورموس ہمراہ آب گلقند کے دوائے کرکم اور دوائے قسط فلونیا کلکلانج وہ سفوف جو درد مادہ حار کے واسطے لکھا گیا ہے قرص اور حب غافث بنادریطوس نمک جو اوپر لکھا گیا ہے سرکہ عنصل۔

ضعف جگر کی دوا اور وہ دوا کہ جگر کو قوت دیوے دوائے لک حب افتیمون جو حکیم کندی کی ہے مرہم شحم حنظل نمک مرہم وہ دوا جو لیزن کی ہے دواء الکرکم وہ دوا جسکو کندی وغیرہ نے جالینوس کی طرف نسبت دی ہے جوارش خوزی معجون خبث الحدید جوارش جالینوس جوارش دارچینی سفوف عبادہ۔

لاغری جگر کو نوش دارو زیادہ مقوی ہے تریاق کا ہمارا نسخہ معجون جو کندی سے نقل کی گئی ہے معجون مسک سنجرینا القربیا اور تمام وہ دوائیں جو درد جگر کو مفید ہیں۔

ورم جگر دوا فیوما نامی طبیب کی قرص زرشک قرص ونذ قرص امیرباریس

صلابت جگر قرص ریوند جوارش انجدان۔

صلابت جگر و طحال تریاق متر و دیطوس تریاق غرہ دوائے کرکم دوائے لک۔

استسقا اور ابتداء اسکی تریاق متر و دیطوس معجون حورموس دوا فیوما نامے طبیب کی ایارج ارکاغانیس۔

سوء مزاج روغن افربیون حب افربیون سفوف کلکلانج حکیم بختیشوع دوائے کبریت۔

ابتداء سوء مزاج امروسیا دواء الکرکم دوائے لک قرص زرشک دوا فیوما کی ماء الاصول حب کلکلانج اور قوی سوء مزاج کے واسطے بھی یہی دوا ہے جوارش لوازی معجون شہریاران نخنوش اور خون کی بھی اصلاح کرتی ہے اور وہ نسخہ جسکو ہمنے جوارش آخر کی سرخی میں لکھا ہے۔

ضعف معدہ دوا فیوما طبیب کی مرہم جو ضعف جگر اور ضعف معدہ کے واسطے لکھا گیا ہے جوارش عود باعتدال معدہ کو گرم کرتی ہے نمک جو اوپر لکھا گیا ہے سفوف جس کو ہمنے بہ نشاء ان شاء اللہ لکھا ہے۔

ضعف معدہ اور فساد معدہ کو جوارش خوزی ایک قمحہ یعنے ایک کف دست یا ایک لقمہ فساد معدہ کی بھی اصلاح کرتی ہے۔

فساد معدہ اور استرخاء معدہ روغن ابو سماد معجون حورموس دواء الکرکم وہ روغن جسکو آخر کے پتہ سے ہمنے لکھا ہے ماء الاصول تریاق متر و دیطوس روغن خیری تریاق کا ہمارا نسخہ جوارش عنبر قرص کوکب جمعہ کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

نفضوں کو بھی دور کرتا ہے حب کلکلانج ایارج فیقرا معجون کمونی وہ معجون جو حکیم کندی سے منقول ہوئی خصاندہ کا نسخہ جو اوپر لکھا گیا ہے جسمین ایارج کو بھگوتے ہین سفوف بزر کی سرکہ عنصل سکنجبین عنصلی میبہ شربت سیب جسکا مزاج گرم اوپر لکھا گیا ہے اسی طرح امرود کا شربت اور چکوترے اور بہی کا مربی منجملہ اُن دواؤن کے جو فساد اور استرخاء معدہ کو مفید ہین جوارش جالینوس حب اصطمخیقون یہ سب دوائین اور اطریفل جسمین خبث الحدید داخل ہے وغیرہ۔

استرخاء معدہ اطریفل کبیر اطریفل جسمین خبث الحدید داخل ہے سفوف عبادہ روغن حیاۃ۔

حرارت معدہ کو شراب انگور خام مفید ہے۔

برودت معدہ جوارش عود معتدل روغن داماون روغن قسط روغن شقائق حب کا نسخہ جوارش بخدان جوارش فنجنوش فندا بدلیقون یہ نسخہ خوزی معجون شہریاران اطریفل جسمین خبث الحدید داخل ہے وہ جوارش جسمین تالیسپتر پڑتا ہے۔

بلۃ المعدہ یعنے معدہ کا تر اور نرم ہو جانا ایارج فیقرا حب ہندی ایارج ہو فقراطیس اطریفل سفوف جو حکیم عبادہ سے منقول ہوا ہے۔

درد معدہ معجون بزور جوارش تمری دواء جنطیانا ماء الاصول ایارج انزرود ماخس جوارش فلافلی معجون شہریاران مرہم قیروطانا حب ہندی روغن گل دواء قسط جوارش جالینوس معجون جوریوس وہ گونی جسکو ہم نے درد شکم کے واسطے عمدہ تجویز کیا ہے ضماد حکیم فیلغریوس کا ارسطون کبیر دواء کرکم فلونیا معجون فودنج۔

ریاح معدہ سوطیرا بزرگ دارو جوارش خوزی اطریفل کبیر روغن ناردین۔

ورم معدہ قرص زرشک قرص غافث روغن مصطگی۔

صلابت معدہ روغن مصطگی۔

سقوط شہوت یعنے بھوک نہ لگنے کو جوارش کے اقسام اور کلکلانج فائدہ کرتی ہے اور بھوک پیدا کرتی ہے۔

شہوت کلبی منجملہ اسکی دواؤن کے معجون کمونی ہے۔

فساد ہضم تریاق مثرودیطوس معجون فلاسفہ معجون قیصر جوارش خوزی جوارش سفرجلی خصوصاً وہ نسخہ سفرجلی کا جسکو ہمنے ممسک لکھا ہے اطریفل کبیر معجون مسک سنجرینا کمونی جوارش عنبر سفوف ارسطاطالیس جوارش کا نسخہ سفوف کا نسخہ جوارش جنۃ الخضراء معجون یاقوت جو ہمارا نسخہ ہے جوارش کا دوسرا نسخہ اترج کا مربی جوارش کا اور نسخہ اور جوارش کا ہمارا نسخہ۔

فواق یعنے ہچکی کی دوا معجون قیصرا سکے واسطے سب سے اچھی دوا ہے شراب میبہ پودینہ کا شربت قرص مازریون۔

قے اور متلی قرص ارسطوماخس معجون کا نسخہ نمک ہندی خصوصاً بلغمی اور سوداوی قے کے واسطے شراب فاکہ خصوصاً صفراوی قے کے واسطے قرص میبہ شراب نعناع شربت سیب اور شربت آلو بخارا خشکی اور پیاس کو بھی فائدہ کرتا ہے شربت انگور خام قرص کافور قرص طباشیر بشرطیکہ دست بھی آتے ہون۔

کھٹی ڈکار کو کمونی قرص کوکب معجون فلاسفی۔

ورم طحال سوطیرا امروسیا کلکلانج معجون القرویا خوزی دحمرثا اور سدون کی بھی تفتیح کرتا ہے بادزہر دواء کرکم دواء کبریت روغن البوسماد معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ بنادریطوس ایارج کا ہمارا نسخہ نمک کا نسخہ مرہم قیروطانا سفوف کا نسخہ قرص عشرہ۔

برد امعا یعنے آنتون مین سردی کا خلل آجانا وہ گوئی کہ آنتون کا تنقیہ کرتی ہے حب اصطمخیقون جو حکیم کندی سے منقول ہے۔

قولنج اور یبس طبیعت ارسطون کلکلانج روغن رشادر روغن بیدانجیر فیروز نوش شہریاران اور تمری اور جب قولنج کا درد پیدا ہو فلونیا استفی سفرجلی جو مسہل ہے جوارش ہندی جوارش قیصر اور اسی قولنج کے درد مین جو چیز کہ طبیعت کو نرم کرتی ہے ایارج فیقرا معجون ہندی شربت آلو بخارا بمقدار قلیل اور جیسے حب شبطرج اور قرص کا نسخہ اور معجون لعس اور مسہلات غلیظہ جو مادہ غلیظہ کو نکال دین جیسے حب اصطمخیقون حکیم کندی کا دوسرا نسخہ جو خلط سودا کے واسطے لکھا گیا ہے حب شبطرج ایارج جالینوس حب فربیون جو دور کے مادہ کو جذب کرتی ہے اور پٹھے کی کچی کھال سے مادہ کو کھینچ لاتی ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

ایارج فیلغریوس جوارش قیصر شہریاران حب ابن الحارث حبس اسہال کے واسطے تریاق مثرودیطوس سفرجلی ممسک مرہم کندی شراب انگور خام صفراوی مزاج کے واسطے سفوف کا نسخہ نمک کا نسخہ صفراوی مزاج کے واسطے ایک قمیحہ یعنے ایک کف دست نسخہ فنجنوش کا سفوف ارسطاطالیس شراب میہ شراب سیب پودینہ کا شربت امرود کا شربت بہی کا مربی قرص گلنار۔ قرص طباشیر قرص بزور قرص ویاسقراماطون عشرہ۔

خون اور پیپ کے دست آنے کو قرص ویاسقراماطون قرص گلنار۔

قروح امعا اور خراش امعا کو مثرودیطوس تریاق غزرہ معجون ہرمس قرص کا ہمارا نسخہ قرص کا دوسرا نسخہ اثاناسیا دواے قباد ملک قرص گلنار قرص ویاسقراماطون قرص بزور۔

مغص یعنے مڑورہ کو قرص بزور بہت سخت مڑوڑہ کو فائدہ کرتا ہی سقلیاثا فیروزنوش روغن ناردین سفوف

پیچش کو سقلیاثا معجون حورسوس قرص بزور قرص گلنار سفوف

ہیضہ کو تریاق جوارش ابی سلمہ جوارش حبۃ الخضرا۔

درد مقعد کو روغن کلکلانج۔

بواسیر کو جوارش مسک معجون ہندی حب کا نسخہ حب ابی ہبیرہ اور وہ دوا جسکا عطیۃ اللہ نام ہے سفوف سقلیاثا روغن سندی۔

درد گردہ اور درد مثانہ تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ ہمارا نسخہ تریاق کا ایارج کا ہمارا نسخہ معجون کا کنج جوارش انجدان گردہ اور مثانہ کی برودت کے واسطے۔

گردہ اور مثانہ کی نفع کرنے والی دوا کل دوائیں جو اُنکو قوت دیتی ہیں قرص کا کنج رینڈی کا تیل وہ گولی جو گردہ کی برودت کے واسطے مفید ہیں قرص امیری اور جوارش اور اُن دونوں کے درد کے واسطے معجون حورسوس دواے کرکم معجون کا کنج بادام کا مربی روغن میعہ ان دونوں کو گرم کرتا ہے۔

گردہ اور مثانہ کی پاک کرنے والی دوا بنادریطوس مثرودیطوس انقرودیا ایارج کا ہمارا نسخہ جوارش عنبر دونوں کی برودت کو بھی فائدہ کرتی ہے قرص کا کنج۔

استرخاء مثانہ ایارج جالینوس اطریفل جسمین خبث الحدید داخل ہے اور دوسری اقسام کے اطریفل۔

درد مثانہ وہ گولی جو خون اور پیپ کے پیشاب کے واسطے لکھی گئی ہے معجون کا کنج قرص کا کنج۔

سلس البول و **تقطیر البول** معجون فلاسفہ شلیثا جیسا لوگ کہتے ہیں ایارج جالینوس سنگ مثانہ تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ امروسیا دواء المسک دواء الکبریت جو گولی کا نسخہ بیمارستان ہے۔

پیشاب میں اگر ریگ آتی ہو اُسکو قرص رسطوماخس نکال دیتا ہی۔

برودت رحم روغن میعہ روغن ناردین کبیر روغن ناردین روغن کلکلانج دحمرثا۔

ریاح رحم کا سکنجبین۔

درد رحم شلیثا جیسا لوگ کہتے ہیں انقرودیا دحمرثا باذجہرہ فلونیا جو حاملہ عورتون کے درد رحم کے واسطے خصوصیت رکھتا ہی فیروزنوش ایارج ارکاغانیس حب کا نسخہ ضماد فیلغریوس دواء الکرکم فرزجہ کا نسخہ

اختناق رحم کلکلانج سرکہ عنصل اور سکنجبین عنصلی۔

صلابت رحم حب کا نسخہ دواء کرکم روغن زعفران۔

فساد حیض کی اصلاح بنادریطوس کلکلانج اقراص بزور معجون خبث الحدید سے ہوتی ہے۔

حاملہ عورتین اور جنین کی حفاظت کی دوا سفوف کا نسخہ تریاق حفظ جنین کا مثرودیطوس شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین قنطارغان فیروزنوش اقراص کا نسخہ۔

وجع مفاصل اور نقرس اور عرق النسا سوطیرا شلیثا جیسا کہا گیا ہی معجون فلاسفہ معجون ہرمس انقرودیا معجون بزور ایارج ارکاغانیس بنادریطوس جوارش مسحقونیا ضماد کا نسخہ جوارش ہندی جوارش قیصر خصوصاً نقرس کے واسطے روغن میعہ مفاصل کو گرم کر دیتا ہے اور فضول کو مفاصل سے دفع کرتا ہی حقنہ کا نسخہ۔

عرق النسا کے واسطے جوارش کا نسخہ جو امراض بلغمی کے واسطے

لکھا گیا ہے دوا وقباد ملک یا ایارج فیقرا روغن اُشادر روغن قنفلا روغن کلکلانج خصوصاً عرق النسا کے واسطے معجون کلکلانج خصوصاً ریاح مفاصل کے واسطے ایارج طمنوا خصوصاً ارتعاش مفاصل یعنے جوڑون مین تھرتھری پڑنے کے واسطے حب شیطرج کا نمک۔

درد پشت جو کمر کے پاس ہو ایارج ارکاغانیس حب النجاح جمالگوٹہ کی گولی روغن راشادر روغن کلکلانج روغن فربیون حب شیطرج حب آخر کلکلانج جوارش ہندی معجون خبث الحدید اخردٹے کا مربی تمام پیٹھ کا درد حقنہ کا نسخہ۔

درد حقوین یعنے دونون کولون کا درد حب **شیطرج** کا جمار انسخہ روغن افربیون معجون مرس۔

دوسرا جملہ قرابادین کا ان مرکب دواؤن کے بیان مین جن کا تجربہ ہر مرض مین جداگانہ ہوا ہے۔ اس جملہ مین ہم اُن مرکب دواؤن کا ذکر کرینگے جنکو خصوصیت ایک ایک مرض سے ہے اور اس بیان سے پہلے اُن نسخون کو بھی یاد دلائینگے جنکا بیان پہلے جملہ مین ہو چکا ہے تاکہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو تمام معالجات پر احاطہ ہو جائے یا بہت زائد مقدار معالجات کی اُسکو معلوم ہو اور یہ ہماری یاددہی اس طور پر ہے کہ مثلاً ناظر کتاب ہذا کا اگر ترکھجلی کے علاج کرنے کا ارادہ ہو پس اُسکو چاہیے کہ دوسری کتاب قانون کی جسمین ادویہ مفردہ کا بیان ہے دیکھے کہ ایک ہی ساعت مین تمام ادویہ جزئیہ یعنے ترکھجلی کی دوائین جداول مین کتاب دوم کے پائیگا پھر جب اُس کتاب کے دیکھنے کے بعد امراض جزئیہ کتاب سوم اور چہارم کا مطالعہ کریگا اور اسمین باب جرب یعنے ترکھجلی کا تلاش کریگا وہان پر بھی جو معالجات اس مرض کے مرقوم ہوے ہین اُسکے نزدیک حاضر ہو جاوینگے پھر جب دونون کتابون کے مطالعہ سے فارغ ہو کر پانچوین کتاب قرابادین کو دیکھیگا اسوقت ہم معالجات مرکبہ کو اسی مرض کے محصور کر دینگے اس سبب سے ناظر کتاب ہذا کو ایک راہ معالجات جزئیہ کے محصور کرنے کی ایسی مل گئی جسمین تمام معالجات یا اکثر کا احصار ہوگا۔ اس جملہ کو ہمنے چند مقالات پر منقسم کیا ہے۔

پہلا مقالہ۔ سر کے حالات کے بیان مین اور جو کچھ سر مین ہے دماغ اون کا بیان۔

صداع یعنے درد سر کے واسطے ایک مخدر دوا ہے حکیم الطوس کی **اقراص اُسکے** شیرقا فاوانون جو ایک نوع ہے سولہ مثقال یعنے چھ تولہ تخم خشخاش جسکو افیون کہتے ہین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ انیسون چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ بزرالبنج چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سقمونیا چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سب دواؤن کو کوٹ کر سرکہ مین گوندھ کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین جب حاجت ہو سرکہ مین بھگو کر پیشانی پر لگائین جسکی حد ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک ہے اور اگر بیمار کو ہمراہ درد سر کے تپ بھی ہو عوض سرکہ کے پانی مین گھول کر طلا کرنا چاہیے۔

قرص کا نسخہ جسکو حکیم انطونس استعمال کرتا تھا حب الغار چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سقمونیا افیون مرکی عصارہ آب انگور خام ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ تخم کرفس زعفران اور تمام ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ سب کو بقدر کفایت سرکہ مین گوندھ کر قرص بنالین اور پیشانی پہ لگائین۔

سعوط جسکو ناس کہتے ہین سر کا تنقیہ کرتا ہے اور جو شخص زمانہ دراز سے آشوب چشم مین گرفتار ہو اُسکو اور جس شخص کو مرگی آتی ہو فائدہ کرتا ہے اور بہت سی رطوبت سر سے گراتا ہے **اقراص اُسکے** کلونجی دو مثقال یعنے نو ماشہ نوشادر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ عصارہ قثاء الحمار ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سب کو نرم نرم پیس کر اُسکے بعد مین گوندھین جسکو صفوادیون کہتے ہین یا روغن سوسن یا روغن حنا مین اتنا گوندھین کہ اُس پگھلے ہوے موم کے قوام مین ہو جائے جسکو روغن مین پگھلاتے ہین پھر اُسکو ایک برتن مین رکھ چھوڑین استعمال اس کا اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ دونون نتھنون کے اندر اُسکو لگا دیتے ہین اور یہ رسے کھینچتے ہین کہ ہوا کو دماغ کی طرف کھینچے۔

سعوط کا دوسرا نسخہ بدون اذیت کے دماغ کو پاک کرتا ہے اور کسی قسم کا درد اعضاے سر مین ہو اور درد سر کو فوراً ٹھہرا دیتا ہے یعنے سکون پیدا کرتا ہے **اقراص اُسکے** بخور مریم آٹھ مثقال یعنے تین تولہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

بیخ سوسن دو شقال یعنے نو ماشہ تودۂ سرخ ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سبکو ملا کر استعمال کرین۔

سعوط کا اور نسخہ بخور مریم تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ عصارہ برگ لبلاب ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ سوا پانچ ماشہ قا فا ذ نون چھٹا حصہ شقال کا یعنے چھ رتی عصارہ قثاء الحمار چھٹا حصہ شقال کا یعنے چھ رتی سب دواؤن کو ملا کر کسی شیشہ کے برتن مین باحتیاط اٹھا رکھین اور جب احتیاج ہو تھوڑی سی دوا لیکر عورت کے دودھ مین گھول کر ناس دلائین۔

سعوط فالج اور لقوہ اور استرخاء اعضا اور عقر بحری اور تمام درد کے اقسام جو سرد تر ہون اور جو سدہ برودت اور رطوبت سے عضل اور عصب مین پڑجائین انکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** بیخ حنظل کا نچوڑا ہوا پانی اور چقندر کا نچوڑا ہوا پانی اور بیخ کرفس رطبہ کا نچوڑا ہوا پانی ہر ایک بوزن ایک ملعقہ یعنے آٹھ ماشہ کلونجی اور اسپند ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ پہلے کلونجی اور اسپند کو خوب پیس کر انھین نچوڑے ہوئے پانیون مین اچھی طرح سے ملائین پھر اُن دونون کو اسی نچوڑے ہوئے پانی سے ملا کر یکجا کرین بعد اُسکے اُٹھا رکھین جب احتیاج ہو اُس عورت کے دودھ مین جسکی گود مین لڑکی ہو گھول کر مریض کو ناس دین یہ ناس سدون کی تفتیح کرتا ہے اور دماغ کو گرم کرتا ہے اور سر مین جسقدر فضول جمع ہون اُن کا اخراج کرکے دماغ کو پاک کردیتا ہے۔

سعوط کا دوسرا نسخہ جو درد اعضاے سر مین زمانہ دراز سے ہون اون کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** موسیائی جوزبوا عنبر کافور اور مشک ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ لیکر جدا جدا پیسین پھر اون سب کو روغن زنبق اور تھوڑے روغن بلسان مین ملا کر اس مین سے بوزن چھ حبہ یعنے چھ سرخ لیکر بقدر مناسب عرق مین گھول کر سعوط کرائین۔

صفت ایارج تنقیہ دماغ کرتا ہے اور مجرب ہے کہ سر کو پاک کردیتا ہے اور جو فضول سر مین ہون اور جو بیماریان خراب سر کی ہین اُن سب کو دور کرتا ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل جسکو بیج اور چھلکے سے پاک کرلیا ہو دس شقال یعنے پونے چار تولہ کتیرا فلفل سپید فلفل سیاہ

چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مرکی اور صبر اور اشق اور حاشا ہر واحد ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سقمونیا سے بریان چھ شقال یعنے سوا دو تولہ عصارہ افسنتین دو شقال یعنے نو ماشہ پہلے دواؤن کو کوٹ چھان کر سفوف بنائین بعد اُسکے پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین مقدار شربت اسکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ۔

ایارج جونطوس کی طرف منسوب ہے درد سر اور غشاوہ یعنے جو آنکھ مین جھلی پڑتی ہے اور درد معدہ اور طحال اور جگر کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** کندر صاف شدہ اور غاریقون ہر ایک سولہ شقال یعنے چھ تولہ شحم حنظل جسکو چھلکا اور دانہ سے صاف کرلیا ہو دو شقال یعنے نو ماشہ اسطوخودوس اور فلفل سپید اور فلفل سیاہ ہر ایک سولہ شقال یعنے چھ تولہ مرکی تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زعفران چھ شقال یعنے سوا دو تولہ پوست خربق سیاہ اور صبر اور سقمونیا اور اسقیل بریان اور سنبل سلیخہ ہر ایک سولہ شقال یعنے چھ تولہ سندروس افربیون ہر ایک آٹھ شقال یعنے تین تولہ خشک دواؤن کو پیسین اور گوند کے اقسام کو بھگو کر سب دواؤن کو ملا دین مقدار شربت چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کی ہے۔

صفت ایارج جو منسوب دیوس حکیم کی طرف ہے شحم حنظل جسکو پوست اور دانہ سے صاف کرلیا ہو اور کندر ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زراوند مدحرج تخم کرفس جبلی فلفل سپید ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سکبینج جاؤشیر ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سنبل الطیب لسان العصافیر دار چینی سلیخہ زعفران زنجبیل جعدہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ خشک دواؤنکو کوٹ کر اور گھولکر ملا دین اور گولیان بناکر استعمال کرین۔

حب سلیم سر کا تنقیہ کرتی ہے تربد اور صبر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شحم حنظل سقمونیا ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افسنتین اور نمک ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مقدار شربت قوی اسکی دو درہم یعنے سات ماشہ ہے اور ضعیف ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

حب نافع سوداوی دردسر کو فائدہ کرتی ہے افتیمون اور غاریقون ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بسفائج تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ایارج سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی نمک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ ہلیلہ سیاہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ حجر لاجورد دو درہم یعنے سات ماشہ مقدار شربت ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ کی ہے۔

حب نافع دردسر کے واسطے جو بلغم اور سودا سے ہو ہلیلہ کابلی بہیرہ اور آملہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اسطوخودوس دو درہم یعنے سات ماشہ ایارج فیقرا آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ شحم حنظل چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افسنتین دو درہم یعنے سات ماشہ غاریقون آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تربد افتیمون ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ خربق سیاہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مقدار شربت ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ کی ہے۔

جبنیماد الاصول ہنڈی کے تیل کے ساتھ بلغمی دردسر اور گھومنی اور مرگی کے واسطے دیا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** پوست بیخ کرفس پوست بیخ بادیانہ ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ اذخر تودریج کوہی سنبل الطیب زراوند مدحرج ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ شاہترہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ہلیلہ زرد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ افتیمون چار درہم یعنے ایک تولہ چار ماشہ مصطگی ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ دو رتی جعدہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب کو چار رطل یعنے سوا دو سیر پانی مین جوش دین تا کہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ باقی رہ جاے اسمین ایارج فیقرا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بھگو دین اور ہر روز تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ یہ جوشاندہ اور ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ہنڈی کا تیل ملا کر پیا کرین۔

مطبوخ جامع اخلاط کو باسہال دفع کرتا ہے ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آلو بخارا انیس دانہ املی پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ شاہترہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی افسنتین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تین رطل یعنے تخمیناً آدھی چھٹانک سوا سیر پانی مین جوش دین تا اینکہ ڈیڑھ رطل رہ جاے اسمین سے دو ثلث رطل یعنے بائیس تولہ لیکر اسمین ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تربد اور چار دانق یعنے دو ماشہ صبر اور غاریقون دو دانق یعنے ایک ماشہ ملا کر خوب ملین اور چھانکر پی جائین اور جو شخص ضعیف ہو اُسکو چاہیے کہ پسی ہوئی دوائین نہ ڈالے مگر دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ املتاس کے بیج نکال کر ملدین اور پی جائین۔

شقیقہ جسکو آدھا سیسی کہتے ہین یہ قرص ہے جو اس درد کو نفع کرتا ہے اور پورا عمل کرتا ہے جسوقت دو تین مرتبہ کنپٹی پر ایک پیشانی سے دوسری پیشانی تک ملا کیا جاے **اخلاط اُسکے** زعفران پندرہ مثقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ وفلفلہ یعنے سبز عطری دس مثقال یعنے پونے چار تولہ مرکی اور سویا اور افیون عصارہ انگور خام خشک شدہ قلقطار یعنے زرد پھٹکری ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ صمغ عربی پندرہ مثقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سب کو پیس کر اسپر شراب قابض بقدر کفایت ڈالین اور اتنا پیسین جیسے شیاف پیسا جاتا ہے اور اُسکے قرص بنا ڈالین جب حاجت ہو سرکہ پانی مین ملا کر اسمین قرص گھول کر پیشانی پر لگائین۔

دواے شقیقہ کہنہ فلفل سپید دو مثقال یعنے نو ماشہ خلط زعفران یعنے قرص زعفران دو مثقال یعنے نو ماشہ فرفیون نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ کبوتر کی بیٹ نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ جبر البورانین یعنے ایک قسم خاص کی مار نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ سب دواؤنکو پیس کر ملائین اور سرکہ مین گھول کر کنپٹی کا عضلہ اور آدھی کنپٹی پر جس طرف درد ہو طلا کرین۔

دوسرا مقالہ آنکھ کی بیماریون کی دوا کا بیان آشوب چشم اور دیگر مواد کا آنکھ کی طرف کھنچ کر آنا۔

شیاف جسکو ایک کحال نے باشندگان ثاقلوس سے بنایا ہے نسخہ اسکا یہ ہے ماشیا تالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ زردت چوبیس مثقال یعنے نو تولہ سا ذج بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

عصارہ بیبر وج آٹھ شقال یعنے تین تولہ گوند انیس شقال یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ کتیرا بارہ شقال یعنے چار تولہ چھ ماشہ پانی مین گھول کر استعمال کرین۔

نسخہ شیاف جسکا نام جالب النوم رکھا ہے یعنے نیند پیدا کرتا ہے آنکھ کے درد شدید اور ہر ایک ورم کو فایدہ کرتا ہے اور اگر مواد قوی کی بطرف آنکھ کے کشش ہو اسکو روکتا ہے ماشاچہ مین شقال یعنے نو تولہ انزروت آٹھ شقال یعنے تین تولہ زعفران اور مرکی افیون سرخ پھٹکری جلی ہوئی ہر ایک آٹھ شقال یعنے تین تولہ گوند بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ دواؤن کو آب باران سے گوندھ کر رکھ چھوڑین اور استعمال کے وقت انڈے کی سپیدی ملا کر استعمال کرین۔

صفت دواے ارسطاطلس آنکھ کی تر کھجلی اور پرانے آشوب چشم کو فایدہ کرتی ہے اور جس کان سے پیپ بہتی ہو اور جن قروح کا مندمل ہونا دشوار ہو انکو اور جو آکلہ منہ مین پیدا ہوتا ہے اسکو فایدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** جلا ہوا تانبا دو شقال یعنے نو ماشہ مرکی ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ پھٹکری سرخ جلی ہوئی ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سیاہ ثلث شقال یعنے ڈیڑھ ماشہ زعفران نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ شراب نو اوقیہ یعنے پچیس تولہ چھ رتی دوشاب انگور ساڑھے چار اوقیہ یعنے ساڑھے بارہ تولہ تین رتی خشک دواؤن کو شراب مین پیسکر جب خشک ہو جائین دوشاب انگور ملا کر پھر پیسین اور کسی برتن مین اٹھا رکھین اور کسی برتن مین رکھکر نرم آنچ سے جوش دین بعد جوش دینے کے کسی تانبے کے برتن مین اٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

طلا کا نسخہ جسکو حکیم نیبوکانس نے تیار کیا ہے مادہ کثیر اور درد شدید کو فایدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ دو شقال یعنے نو ماشہ بزر البنج آٹھ شقال یعنے تین تولہ کندر چھ شقال یعنے سوا دو تولہ مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ جو کے ستو اٹھارہ درہم یعنے پانچ تولہ تین ماشہ بھنی ہوئی ایک انڈے کی زردی عصارہ بیبروج چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران دو شقال یعنے نو ماشہ افیون چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ شراب قابض بقدر کفایت ملا کر قرص تیار کرین اُسکے بعد استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ جسکو کحلی کہتے ہین تانبا جلا ہوا اور دھلا ہوا بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ زعفران چھ شقال یعنے سوا دو تولہ فلفل سپید چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی افیون ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ گوند بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ شراب مین گوندھ کر استعمال کرین۔

شیاف کا اور نسخہ حمام مین نہانے سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے مواد کثیرہ جو آنکھون مین بہہ کر آتے ہین اون کو خصوصاً جب تک کہ آنکھ مین تری بدشواری آتی ہو اور ورم کی رنگت سپیدی مائل ہو اس طرح پر کہ آشوب چشم کے آثار مین سے نشانی دہی ورم ہو جس مین سپیدی چشم سیاہی شدید پڑ گئی ہو اس شیاف کا استعمال اسوقت مناسب ہے جس وقت بیمار کو حمام مین داخل ہونے کا حکم دیا جاے اسی کے بعد اس شیاف کو لگانا چاہیئے **اخلاط اُسکے** وہ پتھر جسکا نام مخسوقیا ہے آٹھ شقال یعنی تین تولہ کندر سات شقال یعنے دو تولہ چھ ماشہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا اور افیون اور گوند ہر ایک آٹھ شقال یعنے تین تولہ مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ شراب مین بقدر کفایت گوندھ کر اٹھا رکھین اور استعمال کے وقت انڈے کی سپیدی مین پتلا پتلا گھول کر آنکھ مین ٹپکائین اور کئی مرتبہ اسیطرح ٹپکاتے رہین۔

دوسرا نسخہ کہ یہ بھی قبل حمام کے استعمال کیا جاتا ہے اس نسخہ کو ریاس نامی کحال نے مرکب کیا ہے آنکھ کے درد شدید کو نفع کرتا ہے آنکھ کے درد ہر دو نہ مین بہت سی تسکین دیتا ہے اور پرانے آشوب چشم کو فایدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** صبر آٹھ شقال یعنے تین تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا اور افیون اور گوند ہر ایک سولہ شقال یعنے چھ تولہ زعفران آٹھ شقال یعنے تین تولہ اقلیمیا چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کندر تیس شقال یعنے چودہ ماشہ ان دواؤن کو اس شراب مین گوندھین جسکا نام قندیسون ہے وا انڈے کی سپیدی ملا کر خوب باریک پیسین اسطرح پر استعمال کرین کہ بعد سونے کے اور مناسب ہے کہ سلائی مین لگا کر اس دوا کو آنکھ مین تین تین یا چار چار گھنٹے کے بعد لگایا کرین اور اتنے زمانہ تک آنکھ کو تعب اور حرکت سے بچائین اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعد استعمال اس دوا کے مریض کو حمام جانے کی اجازت دین۔

شیاف منجح جو ہر روزہ آنکھ کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے اور اسکا نام عجیب بھی ہے یعنے ورم کی تحلیل کرتا ہے اور اسکو فوراً شگافتہ کر دیتا ہے **اخلاط اُسکے** سنگ سرمہ اقاقیا ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ اقلیمیا چھ شقال یعنے سوا دو تولہ جلا ہوا تانبا اور دھویا ہوا چودہ شقال یعنے سوا پانچ تولہ سپیدہ قلعی آٹھ شقال یعنے تین تولہ سنبل اور رسوت ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ جند بیدستر صبر اور افیون سبز ٹھیکری جلی ہوئی ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ گوند چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ اس پانی سے ان دواؤن کو گوندھین جسمین گلاب کا پھول جوش دیا ہوا اور انڈے کی سپیدی مین ملاکر استعمال کرین مگر کسی قدر گاڑھا قوام رہے۔

شیاف جسکو جالینوس نے مرکب کیا ہی اُسکو موہعہ سانج بھی کہتے ہین بہت شدید درد کو فائدہ کرتا ہے اور آنکھونکی بیماری کو بروقت انحطاط کے اسکا استعمال فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا بھونی ہوئی سولہ شقال یعنے چھ تولہ اقاقیا چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا چودہ شقال یعنے سوا پانچ تولہ افیون اور رسوت ساذج ہندی سنبل الطیب زعفران صبر جند بیدستر ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ مر کی سپیدہ قلعی سنگ سرمہ دُھلا ہوا ہر ایک آٹھ شقال یعنے تین تولہ گوند چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ سب دواؤن کو پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین اور انڈے کی سپیدی مین ملاکر استعمال کرین اس دوا کا استعمال ابتداء مرض مین بھی ہوتا ہے۔

شیاف جسکا نام تغنس ہے اس شیاف کو ایک شاہزادی کی عورت نے بنایا تھا سخت اقسام کے درد جو آنکھ مین ہون اُنکو فائدہ کرتا ہی اقلیمیا سولہ شقال یعنے چھ تولہ سپیدہ دُھلا ہوا چالیس درہم یعنے پندرہ تولہ نشاستہ کتیرا اقاقیا افیون ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ گوند بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ آب باران مین گوندھ کر رکھ چھوڑین جب وہ وقت آئے اس شیاف کے لگانیکی حاجت ہو چار انڈ دن کی سپیدی اسمین ملاکر استعمال کرین مگر انڈے تازہ ہون۔

شیاف جو بہ لقب صقی مشہور ہے اقلیمیا سوختہ بجھی ہوئی اور طین شاموس سپیدہ قلعی ہر ایک بین شقال تانبے کا چھیلن دُھلا ہوا اقاقیا کشار کندر ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ کتیرا پانچ شقال یعنے اکتیس ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی پندرہ شقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین اور انڈے کی سپیدی ملاکر استعمال کرین۔

شیاف جسکا نام کوکب ہے ایسا ستارہ ہے جسکی قوت کبھی مغلوب نہین ہوتی سخت اقسام کے درد اور شور اور موسرج جو ایک فردنی آنکھ مین پھنسی کے سر کے برابر سیاہ رنگ کی جسمین سُرخی اور کبودی طبقۂ عنبیہ کی ہو نکلتی ہے اسکو اور قروح چرک آلودہ قروح جن مین تاکل ہو اور پُرانی بیماریون کو آنکھ کے فائدہ کرتا ہے اور جلا دیتا ہے نشانات کو بھی دور کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا سوختہ اور دُھلی ہوئی سپیدہ قلعی دُھلا ہوا ہر ایک سولہ شقال یعنے چھ تولہ سنگ سرمہ اور نشاستہ ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ اکھاون بھیڑون کی جسمین تانبے کو معدنی چرک وغیرہ سے خالص کر لیتے ہین اور جلا ہوا سپیدہ دھلا ہوا اور طین شاموش ہر واحد آٹھ شقال یعنے تین تولہ مر کی دو شقال یعنے نو ماشہ افیون دو شقال یعنے نو ماشہ کتیرا آٹھ شقال یعنے تین تولہ آب باران سے گوندھ کر تیار کرین۔

شیاف باسفرالطس یہ شیاف بہت بکار آمد ہے اقلیمیا اور زعفران ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ افیون اور تانبے کا چھیلن ہر ایک چھ شقال یعنے سوا دو تولہ شابورقان کا چھیلن صاف کیا ہوا اور آبا یعنے بنگ جلا ہوا اور دُھلا ہوا ہر ایک پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ مر کی تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سنبل الطیب دو شقال یعنے نو ماشہ اقاقیا دو شقال یعنے نو ماشہ عصارۂ گل سُرخ اور صمغ عربی ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ آب باران سے گوندھا جاتا ہے۔

شیاف جسکا لقب دبردی ہے حکیم تقلس نے اسکو بنایا ہے درد شدید کو اور لطیف مواد جو بکثرت آنکھ کی طرف کھنچتے ہون ان کو اور شوراور

سور سرخ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون سدس شقال یعنے چھ رتی سنبل الطیب سدس شقال یعنے چھ رتی صمغ عربی تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ آب باران مین گوندھ کر اسکا استعمال انڈے کی سپیدی ملا کر کیا جاتا ہے۔

شیاف وردی کا اور **نسخہ** جسکا لقب حسن کیا گیا ہے یعنی امراض مذکورہ بالا کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ چوبیس شقال یعنے نو تولہ زعفران بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ نشاستہ چھ شقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کتیرا آٹھ شقال یعنے تین تولہ عصارہ برگ سرو مین گوندھ کر تیار کیا جاتا ہے۔

شیاف وردی جسکو حکیم طادانطینوس نے بنایا ہے گل سرخ تازہ بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ خاکستر اوس بھٹی کی جسمین تانبے کی تخلیص کی جاتی ہے اور سنبل ورد زعفران اور افیون اور گوند ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ آب باران مین گوندھ کر تیار کرین

شیاف وردی کا اور **نسخہ** جسکو حکیم دیاغوراس نے بنایا ہے اور اُسکو شیاف اکبر بھی کہتے ہین درد شدید اور ان مقامات کو جسمین دانہ ہون اور اُن گہرے زخم چرک آلودہ کو جو طبقہ قرنیہ مین ہون اور سور سرخ کو اور اُس مادہ کو جو زمانہ دراز سے آنکھ مین کھنچ رہا ہو اور اُس آشوب چشم کہنہ کو جسکا دور ہونا دشوار ہو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ بہتر شقال یعنے ستائیس تولہ اقلیمیا سوختہ اور دھلی ہوئی چوبیس شقال یعنے نو تولہ زعفران چھ شقال یعنے سوا دو تولہ افیون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سنگ سرمہ تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ اور بعض لوگ اسمین چھ شقال یعنے سوا دو تولہ تانبے کا چھیلن دو شقال یعنے نو ماشہ سنبل الطیب دو شقال یعنے نو ماشہ مر کی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور بعض آدمی چھ شقال مر کی یعنے سوا دو تولہ زنگار دو شقال یعنے نو ماشہ اور ایک قوم تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زنگار اور چوبیس شقال صمغ عربی ملاتے ہین یہ دوائین آب باران سے گندھ کر شیاف تیار ہوتا ہے اور دودھ کے ذریعہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔

شیاف منجح یاسمین ملا کر بنایا جاتا ہے آنکھ مین جوشش مواد کی ہو اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقاقیا عصارہ یاسمین ہر ایک اڑتالیس شقال یعنی اٹھارہ تولہ راکھ اُن بھٹیون کی جسمین تانبا معدنی چرک سے صاف کیا جاتا ہے اور زعفران ہر ایک چوبیس شقال یعنے نو تولہ افیون چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور ایک نسخہ مین چھ شقال یعنے سوا دو تولہ مر کی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ بھنگ چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ تانبا جلا ہوا اور دُھلا ہوا چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ شراب مین گوندھ کر تیار کرین۔

شیاف جسکو لفاحی کہتے ہین اُس شخص کے لائق ہے جسکی آنکھ کسی دوا کی برداشت نکر سکتی ہو بعضی اور گہرے زخم جو آنکھ مین ہون اور آنکھ مین تھوڑے دن سے چرک آتا ہو طبقہ قرنیہ سے اُسکو اور سور سرخ یعنے پروار کو اور جو مادہ بکثرت آنکھ مین آیا ہو اُسکو اور جو بیماریان تھوڑے دنون سے پیدا ہوئی ہون اُنکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیائے سوختہ جسکو دودھ مین بجھایا ہووے سولہ شقال یعنے چھ تولہ سپیدۂ قلعی دُھلا ہوا آٹھ شقال یعنے تین تولہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کتیرا دو شقال یعنے نو ماشہ آب خرفہ یعنے کماۃ مین گوندھ کر سپیدی بیضہ کے ہمراہ استعمال کرین۔

شیاف جسکا نام مشتق اُس حکیم کے نام سے ہے جس نے اسکو مرکب کیا ہے اور اُسکو سوریاس حکیم کہتے ہین یہ شیاف بہت بکار آمد ہے آنکھون کے پُرانے درد کو اور بڑے کوے سے آنکھ کے منجملہ دونون گوشہ چشم کے جو گوشت جاتا رہا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور یہی مرض آنکھ کا وہ ہے جسکا نام دمعہ ہے اور جو خراج یعنے پھوڑا کہ اسی کوے مین نکلتا ہے اور وہی ناسور ہو جاتا ہے اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا بجھی ہوئی اور شادنج سوختہ اور شستہ ہر ایک اٹھائیس شقال یعنے ساڑھے دس تولہ راکھ اُس بھٹی کی جسمین تانبا صاف کیا جاتا ہے چوبیس شقال یعنے نو تولہ مر کی اڑتالیس شقال یعنے اٹھارہ تولہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون آٹھ شقال یعنے تین تولہ فلفل سپید تین دانہ صمغ عربی چھ شقال یعنے سوا دو تولہ شراب مین گوندھا جاتا ہے اور سپیدی بیضہ ملا کر ان

HAKEEM SHOUKAT ALI

مقامات پر لگایا جاتا ہے جن مین یہ امراض تھوڑے دنون سے پیدا ہوے
ہون اور قوام اسکا رقیق بنانا چاہئیے بعض آدمی بارہ شقال یعنے
ساڑھے چار تولہ زعفران بھی اسمین ڈالتے ہین -

شیاف ہوائی اسکا نام شیاف ہندی بھی ہے اسکی خاصیت یہ ہے
کہ ہر قسم کے آشوب چشم کو روکتا اور رمد چشم اور خشک کھجلی کو جو آنکھ مین
ہو اور جو چیز آنکھ مین پڑ گئی ہو اسکو اور جو نشان آنکھ مین پڑ گئے ہون
انکو فائدہ کرتا ہے اور جس آنکھ مین بطور سرمہ کے لگایا جاے اسکی
ایسی حفاظت کرتا ہے کہ بروقت لگانے کے اور بعد لگانے کے پھر کبھی اس
آنکھ مین کدورت نہین آتی **اخلاط اُسکے** سپیدۂ قلعی اڑتالیس شقال یعنے
اٹھارہ تولہ اقلیمیاے قبرسی چوبیس شقال یعنے نو تولہ ہندوستان کی بنی
ہوئی روشنی پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ ارمانیون
اور وہ دوا جسکو فوریقون کہتے ہین جسکا ترجمہ عربی زبان مین خرنی
سے کیا جاتا ہے اور عصارہ انگور خام خشک شدہ اور افیون ہر ایک
پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید چھ شقال
روغن بلسان آٹھ شقال یعنے تین تولہ اور ایک نسخہ مین چھ شقال
یعنے سوا دو تولہ گوند سولہ شقال یعنے چھ تولہ دارچینی دو شقال یعنے
نو ماشہ کوٹ کر آب فطر مین گوندھ کر استعمال کرین -

یہ دوا ورم شدید کو فائدہ کرتی ہے اور آنکھ کے اُس ورم کو جو
غلبہ حرارت سے ہیجان مین آتا ہے افیون کثیرا فیلزہرہ سپیدہ ہر ایک
چھ درہم یعنے پونے دو تولہ صمغ عربی بلحہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ
سب کو کوٹ کر پیسکر درست کرین اسکے بعد تازہ تلسی لیکر ایک حل یعنے
پونے چونتیس تولہ آب باران مین جوش دین تا اینکہ تہائی پانی
باقی رہجاے بعد اُسکے پانی کو چھان لین اسی پانی مین پسی ہوئی دوائین
گوندھ کر شیاف برابر دانہ نخود کے بنائین اور سایہ مین خشک کرین جب
آنکھ مین اسکا لگانا منظور ہو سرد پانی یا عورت کا دودھ یا سپیدی بیضہ
مین گھسکر لگائین یا میتھی کو سیب کے ٹکڑے یا تانبے کے برتن مین پانی ڈالکر
جوش دین اور اُسی پانی مین گھسکر آنکھ مین لگائین صبح کے وقت گیارہ
یا سات سلائی پھیرنی چاہیے اور اسی قدر رات کو اسکے لگانے سے
جو تری اور رطوبت آنکھ مین کھنچکر آتی ہے دور ہو جاتی ہے اور آنکھ
کو قوت دیتی ہے ورم کو دور کرتی ہے -

یہ دوا سخت آشوب چشم کو فائدہ کرتی ہے اور ورم مین سکون پیدا
کرتی ہے اور جو تری آنکھ مین آتی ہے اسکو دور کرتی ہے اور حرارت چشم
مین سکون پیدا کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شیاف امیثا اڑتالیس درہم یعنے
اٹھارہ تولہ زعفران چوبیس شقال یعنے سات تولہ افیون بارہ درہم یعنے
ساڑھے تین تولہ فیلزہرہ اور قرص عصارہ رنگ سپید جو خشک کیا گیا ہو
ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تازہ گلاب سپید پھول کی پنکھڑیان
جنکی جڑین کاٹ ڈالی ہون چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ
گوند اڑتالیس درہم یعنے چودہ تولہ سب دواؤن کو کوٹ پیسکر آب باران
اور آب اکلیل الملک مین گوندھ کر تیار کرین اگر اکلیل الملک تازہ
ملجاے پتیون سے پانی نچوڑین اور اگر خشک ہو اسکو جوش دیکر پانی کو
صاف کرلین اور دواؤن کو پیسکر اسی پانی مین گوندھین اور چھوٹی
چھوٹی گولیان برابر دانہ نخود کے بنا دین اور خشک کرین جب آنکھ
مین لگانا منظور ہو تانبے کے پتر یا سیپی مین سرد پانی یا عورت کے
دودھ یا انڈے کی سپیدی مین گھسکر صبح و شام لگا دین -

دوا جسکا نام اکثیرین احمر ہے ان قروح کو فائدہ کرتی ہے جو آنکھ مین ہون
اور حرارت شدید چشم کو مفید ہے اور جو رطوبت اور تری کثرت
فضول سے آنکھ مین کھنچ کر آتی ہو اسکو دور کر دیتی ہے اور پردۂ چشم کو
قوی کرتی ہے **اخلاط اُسکے** افیون اور شادنج صفر یعنے زرد
اور کانسی جلایا ہوا اور گیہون کا ماوا ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ
چار ماشہ گوند اڑتالیس درہم یعنے چودہ تولہ سپیدہ چونسٹھ درہم یعنے
اٹھارہ تولہ آٹھ ماشہ اقلیمیا اٹھائیس درہم یعنے آٹھ تولہ دو ماشہ
پہلے شادنج اور کانسی جلی ہوئی کو پانی مین جداگانہ اچھی طرح پیسین
بعد اُسکے سب دواؤن کو ملاکر پیسین جب مثل سرمہ کے باریک پس جاے
اُسکو آنکھ مین بطور سنگ سرمہ کے لگائین -

صفت ایک مرہم کی جو آنکھ پر رکھا جاتا ہے شدت کو اُس
حرارت کی فائدہ کرتی ہے جسکا آنکھ مین ہیجان ہوتا ہے اور جو
رطوبت آنکھ مین کھنچ کر آتی ہے اُسکو قطع کرتا ہے اور آنکھ کو
قوت دیتا ہے درد مین سکون پیدا کرتا ہے برگ خشک شدہ اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

پوست انار شیرین ترد تازہ اور مسور ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشے کر ایک رطل پانی یعنے چونتیس تولہ اس پر ڈالین اور اچھی طرح جوش دین اور صاف کرکے خوب کوٹین اور تھوڑا سا پانی اور روغن گل ملا کر آنکھ پر لگائین۔

یہ دوا آنکھ کے ہر قسم کے درد کو فائدہ کرتی ہے بشرطیکہ وہ درد حرارت سے ہو زعفران اور لبان اور صبر اور مرکی افیون انزروت جسکو سندی مین لاے کہتے ہین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ لیکر کوٹین اور پیسین اور ابتداء زمانہ مین درد کے سرکہ یا آب کاسنی تازہ یا آب کوفیرا جو دواے شور ہے یا بھنگ کا پانی یا آب کشنیز تازہ مین ملا کر لگائین اور جب زمانہ درد کا زیادہ گذر جاے پھر اُس دوا کو آنکھ اور پیشانی اور جبین یعنے جہان تک طول اور عرض کل پیشانی کا ہو طلا نامی شراب ملا کر کسی قدر گرم کرکے اُن مقامات پر لگائین یا جو کے ستو چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جنگلی کسم دو درہم یعنے سات ماشہ افیون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو پیسکر روغن گل مین گھیپ کر جس آنکھ مین آشوب یا ورم گرم ہو اُس پر رکھین۔

سرمہ جسکا نام اسطاطیقون ہے آنکھ کے میلے بدرنگ ہونے اور اسکی سرخی کو فائدہ کرتا ہے جسوقت آنکھ مین ٹپکایا جاے اور جسوقت ابتداء اقسام نزول مین آنکھ مین لگایا جاے اور جسوقت کحل وردی مین ملایا جاے **اخلاط اُسکے** قلیمیا اور جلا ہوا تانبا اور صبر ہر واحد ایک جز سنبل اور مرکی ہر واحد پانچ جز زعفران اور افیون ہر واحد نصف جز اقاقیا صاف چار جز رسوت پانچ جز گوند چار جز پہلے اقلیمیا اور تانبے اور صبر اور اقاقیا کو آب شیرین مین چار مہینے پیسین بعد اُسکے رسوت اور زعفران اور افیون کو دوسرے کھرل مین پانچ دن پیسین اُسکے بعد جو دوائین پہلے چار مہینے پس چکی ہین انمین اسکو ملائین اور گوند کو پانی مین اتنا بھگوئین کہ گھل جاے اور بعد گھلنے کے دواؤن کو سرد ڈالین اور پیسکر خوب ملا دین پھر اسکے بعد قرص یا گولیان بنالین اور پھر بطور سرمہ کے لگائین انشاءاللہ فائدہ کریگا۔

سرمہ جملہ اقسام درد چشم کو جو نزلہ سے پیدا ہون مفید ہے **اخلاط اُسکے** برگ علیق جسکو توت سہ گل کہتے ہین لیکر نچوڑین اور صاف کرین اور کھرل مین اُسکو پیسین یہان تک کہ گاڑھا ہو جاے گاڑھے ہونے کے بعد پھر تھوڑا سا پیسین بعد اُسکے ہموزن اُسکے گوند لیکر پانی مین اتنی دیر بھگوئین کہ گھل جاے اور مثل شہد کے ہو جاے پھر اُسکو علیق کے پانی مین ملا دین اور چند روز پڑا رہنے دین تا اینکہ خشک ہو جاے اور گولیان بندھ سکین بعد اُسکے گولی بنا کر سایہ مین خشک کرین اور بطور سرمہ کے لگائین۔

آنکھ کے قروح اور آنکھ کے دانہ اور پھنسیان اور آنکھ میں جو ریم پڑجاے **جاننا چاہیئے** کہ شیاف کوکب جو اوپر مذکور ہو چکا ہے ان امراض کو بہت مفید ہے اسی طرح وہ شیاف جسکو شیاف منبج کی سرخی سے لکھا ہے اور شیاف تفاحی نہایت درجہ کی دوا ہے۔

شیاف جو منسوب طرف ماہور کے ہے پُرانی بیماریون کو اور وہ پیپ جو آنکھ مین ہوتی ہے اسکو مفید ہے **اخلاط اُسکے** توتیا بتیس شقال یعنے بارہ تولہ اور تانبا جلا ہوا بائیس شقال یعنے سوا آٹھ تولہ زعفران سولہ شقال یعنے چھ تولہ مرکی سولہ شقال یعنے چھ تولہ شادنہ دس شقال یعنے پونے چار تولہ فلفل سپید چالیس عدد صمغ عربی چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ شراب مین گوندھ کر تیار کرین اور دوسرے نسخے مین ہے کہ دس شقال یعنے پونے چار تولہ افیون اُس مین بڑھا دین۔

فروق قرنیہ یعنے طبقہ قرنیہ کے شگاف شیاف وردی تمام سود سرج کو مفید ہے۔

ذرور جو طبقہ قرنیہ کے گڑھون کو بھر دیتا ہے بڑی سیپی جلی ہوئی اور شادنہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ کوٹ چھان کر آنکھ پر چھڑکین۔

غرب جس شیاف کو حکیم سودباف نے مرکب کیا ہے غرب یعنے ناسور گوشہ چشم کو مفید ہے اور اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

سپیدی چشم اور قروح کے نشانات سپیدی چشم کو دواے قبطی مصری اور شیاف ہندی فائدہ کرتی ہے اور چھپکلی کی بیٹ سے سرمہ لگانا بھی مفید ہے۔

شیاف زرد شیاف اصفر جو مشہور بنام خلاف مکذ ہے چھپکلی جو آنکھ مین

HAKEEM SHOUKAT ALI

تر جاسے اور تاریکی چشم اور پرانی بیماریوں کو فائدہ کرتا ہے اور نشانات کو اور صلابت کے اقسام آنکھ مین ہون انکو بھی فائدہ کرتا ہے اقلیمیا چوبیس مثقال یعنی نو تولہ خصارہ انگور خام جو خشک ہو گیا ہو بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ نوسادر بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ افیون آٹھ مثقال یعنے تین تولہ صمغ عربی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ سپیدہ قلعی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ زعفران سولہ مثقال یعنے چھ تولہ فلفل سپید چوبیس مثقال یعنے نو تولہ آب باران مین گوندھ کر تیار کرین۔

کحل عجیب اسکا تجربہ کرکے بڑی تعریف کی ہے کہ سپیدی چشم اور دھلکہ کے مرض مین بہت فائدہ کرتا ہے یہ نسخہ مسیح نامی طبیب کا ہے اور آنکھ کی جھلی کو دور کر دیتا ہے جس قسم کی گندگی پلکون مین آگئی ہو اُسکو زائل کرتا ہے بصارت کو تیز کرتا ہے **اخلاط اُسکے** توتیاے سندی ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ سنگ سرمہ صفہانی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دار قشیشا ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ جلا ہوا تامبا دو درہم اور دو ثلث درہم کا یعنے آٹھ ماشہ اور ایک رتی آبگینہ سے جو رطوبت ٹپکتی ہے بروقت اسکے بنانے کے جب سجی وغیرہ سے بنایا جاتا ہے نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ زجاج فرعونی نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ اقلیمیا ذہبی و اقلیمیا ی فضی ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شادنج ایکدرہم لبد اور مروارید کو چک اور تامب کا چھیلن ہر ایک دو دانق شیح ارمنی سوختہ دو درہم اور دو ثلث درہم کا یعنے آٹھ ماشہ اور ایک رتی سب دوائین آب باران سے پیسکر جب خوب پس جائین ایک دانق کافور اور ایک قیراط مشک اُن پر بڑھاوین اور ملاکر پھر پیسین اور سایہ مین خشک کرین اور بروقت استعمال کے سیپی مین پانی ملاکر گھسکر بطور سرمہ کے لگائین۔

دوسرا نسخہ سپیدی چشم کو مفید ہے اور مجرب ہے اور عجیب دوا ہے۔ برادہ ابر یعنے سوزن بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ پارہ ساڑھے تین ماشہ دونون کو ملاکر پیسین اورنے کے نلے مین بھر کر اُسکے منھ کو آٹا گوندھ کر بند کر دین اور سارے نل کو بھی آٹا گوندھ کر لگائین کہ اسکا جرم چھپ جاے پھر اسپر مٹی جسمین بال مقرض کرکے ملائے ہون اور گوندھا ہو بکاوین اور پھر اسپر سلوک کو ڈالین اور پھر اُسپر تھوپی مٹی کی اور چڑھائین اب اسکی گل حکمت سے فراغت ہوئی بعد خشک ہو جانے کے اسکو کوئلہ کی آنچ پر لگائین اسقدر کہ مثل پتھر کے سخت ہو جاے اور مثل اینٹ کے سرخ سرخ پک جاے اب اسکو آگ سے نکال کر سرد ہونے کے بعد دوا کو الگ نکال لین اور اقلیمیاے سپید کو پیسکر اسی دواے سوختہ مین ملادین بوزن تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کے اور پھر دوسرے نلے مین اُسکو بھر دین اور اسی طرح کپرٹی اور گل حکمت اور آنچ کرین جس طرح ابھی مذکور ہو چکا ہے جب پھر متحجر اور سخت ہو جاے دوا کو نکال کر کتان یعنے السی کی پتیان جنکو گندہ بہار کے بارش سے پہلے توڑلیا ہو اور آسمانی پانی کی ایک بوند بھی اُنپر نہ پڑی ہو اُن خشک پتیون کو بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور مروارید ناسفتہ نصف درہم یعنے سوا دو ماشہ اُن دونون دواؤن کو نرم پیس کر ہمراہ سب ادویہ کے پھر اچھی طرح سے پیسین کہ مثل غبار کے باریک ہو جاے جب اس سرمہ سے علاج کرنا منظور ہو بیخ سوسن کے عصارہ یعنے اُسکا پانی نچوڑ کر تین دن مریض کی آنکھ مین بطور سرمہ کے اسی عصارہ کو پہلے لگائین اور پے در پے اسکا استعمال تین روز کرکے پھر اس سرمہ کو چوتھے روز لگائین اور پھر یہ طریقہ جاری رکھین کہ ایک دن عصارہ بیخ سوسن آنکھ مین لگایا جاے اور ایک روز یہ سرمہ۔

ذرور واسطے سپیدی چشم کے یہ سوکھی دوا آنکھ مین چھڑکی جاتی ہے زنگار اور راشق اور سرطان بحری یعنے دریائی کیکڑا جلا ہوا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شحم حنظل یعنی اندرائن کے پھل کا گودا یعنے سات ماشہ تلخہ گاؤ اور بورہ ارمنی ہر ایک سات ماشہ ملح اندرانی یعنے سیاہ نمک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سپید مرچ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سمندر پھین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ انڈے کے چھلکے جو بچہ نکلنے کے بعد رہجاتے ہین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ برادہ مسن یعنے اُس مرکب پتھر کا برادہ جس سے باڑھ رکھی جاتی ہے اور جسکو باڑھیے سان کہتے ہین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ضب یعنے سوسمار کی مینگنی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مروارید ناسفتہ جو چھوٹے قسم کے ہین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

سبل کی دوا آنکھ میں ایک پردہ جھلی خشک یا تر پڑتی ہے اور کھجلاتی ہے اس کو سبل کہتے ہیں۔

سرمہ جو سبل کے واسطے تجربہ کیا گیا ہے اور اسکی بہت سی تعریف کی گئی ہے **اخلاط اُسکے** مرغی کے انڈوں کے چھلکے اسی وقت فوراً لیے جائیں جسوقت ان سے بچہ برآمد ہوا ہو اُن کو دس دن پرانے سرکہ میں جوش دیں اور بعد اسکے انکو صاف کیکے کانچ کے شیشے خواہ مٹی کے برتن میں جو پکا ہوا ہو رکھیں یعنے کچا برتن نہو اُس برتن کو کسی ایسے کھلی ہوئی جگہ میں رکھیں جو دھوئیں اور چرک سے کالے اور سیاہ ہو گئی ہو اور دھوپ کا بھی گذر اسمیں بخوبی ہوتا ہو کہ رطوبت سرکہ کی سوکھ جائے بعد خشک ہونے کے اسکو پیسیں اور بطور سرمہ کے آنکھ میں لگائیں۔

دمعہ کی دوا اسی بیماری کو ڈھلکا کہتے ہیں وہ شیاف منجح جس کو حکیم سورباس نے مرکب کیا ہے اور اسکا نسخہ اوپر مذکور ہو چکا دمعہ کو مفید ہے اور شیاف حکیم انطوساموں جسکو اب ہم لکھتے ہیں وہ بھی اور جس شیاف کو حکیم مسیح نے سپیدی چشم کے واسطے بنایا ہے جس میں توتیا یعنے جست داخل ہے وہ بھی مفید ہے۔

پلکوں کا موٹا ہونا اور اُن کا سخت اور درشت ہو جانا اس مرض کو وہ سرمہ مفید ہے جسکا نام بوساندروس مشہور ہے اور ہم اُسکو جرب یعنے تر کھجلی کے باب میں لکھیں گے اور جو دوا حکیم ارسطواطس کی ایجاد سے لکھی گئی وہ بھی اور شیاف توتیا سے حکیم مسیح والا جو سپیدی چشم میں مذکور ہوا وہ بھی مفید ہے۔

شیاف قبطی مصری یہ شیاف صلابات یعنے آنکھوں کی ہر ایک چیز کی سختی اور سپیدی کو مفید ہے اور جو پردہ خواہ جھلی سخت آنکھ میں پڑ گئی ہو اُسکو فوراً دور کر دیتا ہے **اخلاط اُسکے** زنگار اور راشق ہر ایک چھ شقال یعنے دو تولہ تین ماشہ مجحق مقر یعنے نمک کھرا ہوا ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ شحم حنظل یعنے اندرائن کا گودا تین شقال اور دو ثلث ایک شقال کی جو برابر ایک تولہ ساڑھے چار ماشہ کی ہے تلچہ دو شقال جو برابر نو ماشہ کے ہے بورہ سیاہ ڈیڑھ شقال یعنی پونے سات ماشہ فلفل سپید چالیس دانہ شہد تسم شدہ ایک قوانوش جو برابر چار تولہ دو ماشہ ایک رتی کے ہے کہ یہ سب ادویہ برابر سات وقیہ کے یعنی انیس تولہ

آٹھ ماشہ دو رتی کے ہے پھر سب اجزا ملا کر کسی برتن میں اُٹھا رکھیں

شیاف کہ جسکا نام ارسطوشاموں رکھا ہے یہ شیاف مفید ہے پرانے مادہ کی کھینچ کرنے کو آنکھ میں اور پلکوں کی گرانی اور بوجھل ہونے کو اور سبز پلکوں کی خشونت اور درشتی کو اور دونوں گوشہ کے کھجلانے اور آنکھ کی سپیدی اور اسکا تاکل یعنے کسی مادہ کی سڑ جانے کو آنکھ میں فائدہ کرتا ہے اور جو رطوبت بہت سی آنکھ میں آجائے اُسکو اور جھلی کے اسفنجی ہو جانے کو مفید ہے اور نشا ہائے چشم اور صلابت ہائے چشم کو دور کر دیتا ہے **اخلاط اُسکے** شد یعنے سنگ سرمہ چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ تانبا جلا ہوا اور سپیدہ قلعی ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ زعفران اور مرکی اور قشار کندر اور زنگار اور سبز مسور ہر واحد ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سپید نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ صمغ عربی دو شقال یعنے نو ماشہ کوٹ چھان کر شراب میں ملا کر استعمال کریں اس طرح پر کہ اُسکو میٹھے پانی میں گھولیں۔

شیاف زرد جسکا نام بجرنطس ہے اور یہ شیاف منجح یعنے کار آمد ہے جو کہ آنکھ کی تر کھجلی اور دونوں کوئے کے سڑ جانے کو اور زیادہ کھجلی جو آنکھ میں ہو اور پلکوں کے بھاری ہونے کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا اسی شقال یعنے بیس تولہ سپید کاشغری چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ آب باران میں گوندھ کر گولیاں بنائیں اور سایہ میں خشک کریں۔

آنکھ کی تر و خشک کھجلی شیاف ہندی خشک کھجلی کو فائدہ کرتا ہے اور ایک سرمہ بی خطا ہے جسکو افریطن نامی کحال نے بنایا ہے جو سوکھی کھجلی اور پلکوں کے موٹے ہو جانے کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیائے قبرسی چوبیس شقال یعنے نو تولہ شادنہ چھ شقال یعنے ڈھائی تولہ اور ایک نسخہ میں سولہ شقال جسکے چھ تولہ ہوتے سب کو اتنا کوٹیں کہ مثل ستو کے ہو جائے اور شہد میں گوندھ کر بحفاظت رکھ چھوڑیں اور تھوڑی شراب اُسپر ڈالیں بعد اسکے خشک کپڑے میں چھانیں اور مثل غبار کے باریک پیسیں اور پھر آنکھ میں بطور سرمہ کے لگائیں۔

کحل فافیطون حکیم کا جو آنکھ کی کھجلی اور رطوبت اور دونوں کوئے کے سڑ جانے کو اور تر کھجلی جو پلکوں میں بشدت ہو اسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

شہد مین ڈال کر مٹی کے کوزے مین رکھکر شیشہ اسکا بند کردے اور
بیچ مین اسکے ایک سوراخ کرے تاکہ دھوان نکلنے کی راہ بن جاے بعد
اسکے اس برتن کو بیچ مین کوئلون کے آگ مین رکھے کہ سوراخ اوپر رہے
جب قلیمیا جلنے لگے دھوان اس مین سے اٹھے دھوئین کی رنگت
دیکھنا چاہیئے جب تک سیاہ دھوان رہے دوا جلنے دے جب دھوان
سپید نکلنے لگے جاننا چاہیئے کہ دوا خوب جل گئی اب برتن کو آگ پر سے
اتارلین اور قلیمیا کو برتن سے نکالین بعد اسپر اتنی شراب ڈالین
کہ سرد ہو جاے پھر اسکو کھرل مین رکھکر پیسین اور خشک کرکے
بحفاظت رکھ چھوڑین جب آنکھ مین لگانا منظور ہو سلائی مین لگاکر
آنکھ مین پھیرین جو سرمہ کہ ہمین بیہ بنائی قلیمیا پڑتی ہے اسکا نسخہ
یہ ہے قلیمیا سے مذکور آٹھ مثقال یعنے تین تولہ تانبا جلا ہوا آٹھ مثقال
یعنے تین تولہ سنگ سرمہ آٹھ مثقال یعنے تین تولہ سب پیس کر بحفاظت رکھ
چھوڑین اور صبح اور شام سلائی اسکی پلکون پر پھیرا کرین -

شیاف قولونیوس آنکھ کے جلنے کو اور پلکون کے گرجانے کو
اور آنکھ کی بیماریون کو فائدہ دیتا ہے **اخلاط اسکے** شادنج جلایا ہوا
اور دھویا ہوا بتیس مثقال یعنے بارہ تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا
سولہ مثقال یعنے چھ تولہ وہ پتھر جسکا نام تحجسفوس ہے جلایا ہوا اور
دھویا ہوا بتیس مثقال یعنے بارہ تولہ زنگار جلا ہوا سولہ مثقال یعنے
چھ تولہ افیون تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ اور ایک نسخہ مین
افیون چھ مثقال یعنے سوا تین تولہ قلیمیا چار مثقال یعنے ایک تولہ
دو ماشہ نشاستہ یعنے پھٹکری بریان چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ
گوند سولہ مثقال یعنے چھ تولہ کوٹ چھان کر آب باران
سے تیار کرین -

پانی کا اترنا اور شعیرہ آنکھ مین پیدا ہونا اس دوا کو حکیم فاسیوس
نے آب نزول چشم کے واسطے مرتب کیا ہے **اخلاط اسکے** تخم گاو زر تانبے
کے برتن مین دس روز تک رکھ چھوڑین بعد اسکے بارہ مثقال یعنے
ساڑھے چار تولہ زعفران اور روغن بلسان اور جاوشیر ہر ایک دو
مثقال یعنے نو ماشہ فلفل بارہ دانہ شہد خالص دو چند وزن تخم گاو زر
کے لیکر سب کو ملائین اور تانبے کے برتن مین رکھکر اسکو پکائین پھر اسکو تانبے کی

ظرف یا سرمہ دانی مین بحفاظت اٹھا رکھین -

دوسری دوا جسکو حکیم لوسیوس نے مرکب کیا ہے سمندر کف کو لاکر
اسکو جلائین کسی اینٹ پر رکھکر اور جلی ہوئی راکھ اسکی پیسین اور پھر
اسکو سرپستان حیوان کے خون سے تر کرین درشاخ یعنے سینگ کی سرمہ دانی
مین اسکو اٹھا رکھین جب بال پلکون وغیرہ سے اوکھاڑین تب اس
دوا کو جسی اوکھڑے ہوئے بال کے مقام پر لگائین -

طلا جسکو فیلوکسانس نے بنایا ہے جو مادہ کہ بکثرت ہو اور آنکھ کے درد
شدید کو نافع ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ تازہ اور سنبل الطیب ہر ایک آٹھ مثقال
یعنے تین تولہ جو کے ستو اٹھارہ مثقال یعنے پونے سات تولہ اصفر بیضہ واحدہ
عصارہ یبروج بوزن چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران ایک مثقال
یعنے نو ماشہ افیون چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کوٹ چھان کر شراب قابض
مین گوندھین اور اتنی شراب ڈالین جو کافی ہو اور پھر اسکے قرص
تیار کرین اور استعمال کرین -

شیاف جو بلقب ہندی مشہور ہے ابتداء نزول الماء کو فائدہ کرتا ہے
اور جو جھلی کہ تر اور تازہ آنکھ مین پڑجاتی ہے اور قروح چشم کو مفید ہے
اخلاط اسکے قلیمیا سوختہ اور دھوئی ہوئی سولہ اوقیہ یعنے پینتالیس تولہ
مداد یعنے روشنائی ہندوستان کی بنی ہوئی سولہ تولہ ساڑھے
دس ماشہ سپیدہ قلعی چار اوقیہ یعنے گیارہ تولہ سات ماشہ روغن بلسان
دو اوقیہ یعنے پانچ ماشہ جاوشیر سکبینج ہر واحد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ
ساڑھے پانچ ماشہ صمغ عربی بارہ اوقیہ یعنے تینتیس تولہ نو ماشہ
ان سب دواؤن کو عصارہ رازیانہ خواہ عصارہ مین اس
گیاہ کے جسکو ایرفلیوس کہتے ہین گوندھ کر تیار کرین -

سرمہ جو تاریکی چشم کو مفید ہے اور ابتداء نزول الماء کو بھی فائدہ کرتا ہے
ریچھ کا پتہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جاوشیر اور فلفل ہر واحد
تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن زیتون کہنہ اور روغن بلسان اور
عصارہ رازیانہ تازہ کا ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ قلیمیا ایک درہم
یعنے ساڑھے تین ماشہ دوا کو کوٹ کر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ
چھ رتی شہد مین گوندھین اور خوب طرح سے ملا کر شیشہ کے برتن مین
خوب صاف کرکے رکھین اور اسی ظرف کو دھوپ مین رکھین سات روز تک

HAKEEM SHOUKAT ALI

بعد ازان سلائی کے کنارے سے دوا لگا کر آنکھ مین پھیرین اور صبح وشام اسی طرح لگایا کرین۔

دوا جو آنکھ کی جھلی کو مفید ہے اور اس بیمار کو مفید ہے جسکو دور سے نظر آتا ہو اور نزدیک سے نظر نہ آتا ہو اور پانی نزول کا جو آنکھ مین فراہم ہو گیا ہو اسکو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سیاہ کوے کا پتہ اور کرگس کا پتہ اور سوسمار کا پتہ اور بکری کا پتہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اور شہد صاف شفاف تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن بلسان قریب ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سب کو پیس کر ملا دین اور اسی کو صبح اور شام آنکھ مین لگایا کرین۔

بطلان بصر شیاف اصغر جو آنکھ کے اس ضعف کو مفید ہے جو بافراط ہو اور شیاف توتیا جسکو حکیم مسیح نے بیاض یعنے سپیدی چشم کے واسطے ذکر کیا ہے وہ بھی نافع ہے۔

شیاف جسکا استعمال حکیم تودوس کرتا تھا۔ اقاقیا گل سرخ خشک شدہ اکلیل الملک ہر ایک اڑتالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ اور کھان بھجیبو نکی جسمین تانبا معدنی خاک وغیرہ سے صاف کیا جاتا ہے چوبیس مثقال یعنے نو تولہ تفاح جسکو شیا نیرک بھی کہتے ہین بارہ مثقال یعنے ساڑھے چھ تولہ بزر البنج جسکو خراسانی اجوائن کہتے ہین اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ افیون چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ صمغ عربی چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ شراب نو اوقیہ یعنے پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی آب باران نو اوقیہ یعنے پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی پانی کو شراب مین ملا کر اسپر گل سرخ اکلیل الملک اور اجوائن اور تفاح اور قشور بیروج سب ڈال کر کسی برتن مین چھوڑ دین کہ تین روز تک بھیگا کرے خواہ پانچ روز تک بعد ازان اسکو خوب سا نچوڑین اور نچوڑا ہوا عصارہ سیکر ادویہ باقیماندہ کو اس سے ملائین پھر اسکا شیاف تیار کرین اور اس شیاف کو استعمال مین لائین۔

دواے باسلیقون ملک کی یہ دوا آنکھ کی جلا کرتی ہے اور حالِ صحت مین اسکا استعمال ہو سکتا ہے ہر روز ایک مرتبہ یا دو دن مین ایک بار اگر آنکھ مین اسکا سرمہ لگایا جاے بصارت مین جلا پیدا کرتی ہے اور صحیح آنکھ کو اپنی حالت صحت پر حفاظت کرتی ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا اور سمندر کف ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سپیدہ اور نمک درانی ہر ایک تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے نوشادر دار فلفل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ لونگ اور راسن جسکو سبھی گھانس کہتے ہین ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرچ سیاہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کافور نصف درہم جسکے پونے دو ماشہ ہوے سبکو کوٹ پیسکر سرمہ تیار کرین اور آنکھ مین لگائین۔

باسلیقون کا دوسرا نسخہ یہ بھی وہی فائدہ رکھتا ہے جو پہلے نسخہ کا مذکور ہوا اقلیمیا سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی قثاء الحمار جس کو جنگلی کریلہ کہتے ہین اور دار فلفل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ نوشادر دو درہم یعنے سات ماشہ صفر یعنے زرد تانبا معدنی جلایا ہوا اور مرچ سیاہ اور سپیدہ اور نمک درانی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سمندر کف چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی اور لونگ دو درہم یعنے چھوٹی الائچی اور راسن اور سنبل الطیب ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ پیس کر آنکھ مین بطور سرمہ کے لگائین۔

دوا جو بصر کی تقویت کرتی ہے اور اُسکے صحت کو محفوظ رکھتی ہے اور جو زیادہ آنکھ سے آنسو بہتے ہین اُنکو بند کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سنگ سرمہ لیکر گیارہ شب آب باران مین یا اُس پانی مین جو بڑے گہرے کنوین کے سوراخون سے ٹپکتا ہے بھگوئین بعد اُسکے اُسمین سے بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ لین اور مارقشیشا یعنے سونامکھی آٹھ درم یعنے ڈھائی تولہ توتیا اور اقلیمیا ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ چھوٹے موتی بے بدھے ہوے دو درہم یعنے سات ماشہ مشک دو دانگ یعنے ڈیڑھ ماشہ کافور ایک دانگ یعنے چھ رتی ساذج جسکو تیزپات کہتے ہین اور زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ پانی مین ہر ایک کو جدا جدا کوٹین بعد اسکے سنگ سرمہ اور سونا مکھی اور توتیا اور موتی کو ایک جا کرکے ہر روز پانی ملا کر چند مرتبہ پیسین کہ پیستے پیستے پانی خشک ہو جاے بعد اُسکے تیزپات اور زعفران کو لیکر ان دواؤن مین ملا کر کھرل مین خوب پیسین اُسکے بعد مشک اور کافور ملا کر خوب پیسین بعد اس کے شیشہ کے برتن مین اُٹھا رکھین اور صبح وشام حالت صحت مین آنکھ مین لگائین کہ اسکے لگانے سے چشم ضعیف کی تقویت ہوتی ہے اور صلابت کی

حفاظت کرتی ہے۔

برود مصاص یہ دوا بخوبی جلا کرتی ہے اور آنکھ کی تقویت کرتی ہے تیز پات دُھلا ہوا اور تانبا جلا ہوا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ صبر سقوطری جو ایلوہ کی عمدہ قسم ہے اور بورہ ارمنی ہر واحد ایک درہم زنگار مرچ سفید دار فلفل جسکو پیپل کہتے ہیں تخم حنظل زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر استعمال کریں۔

تیسرا مقالہ کان کی بیماریوں کی دوا جیسے کان کا درد یا خون اور پیپ کا نکلنا اور کان کا بھاری ہونا جو دوا حکیم ارسطاطیس کی امراض چشم کی دواؤں میں مذکور ہو چکی ہے اس کان کو فائدہ کرتی ہے جس سے پیپ بہتی ہو۔

دوائے نافع تمام دردہائے گوش کو اور تمام قروح اور زخموں کو جو کان سے پیدا ہوں **اخلاط اُسکے** مرکی ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کندر تین شقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا نطرون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ عصارۂ خشخاش یعنے خشخاش کے پھل اور پتی کا نچوڑا ہوا پانی دو شقال یعنے نو ماشہ بارزد یعنے بیرزہ دو شقال یعنے نو ماشہ بادام مقشر بیس دانہ سب کو پیسکر سرکہ میں گوندھیں اور قرص تیار کریں جسوقت احتیاج ہو مثلاً اگر کان میں درد ہو روغن گل میں اُسکو گھولکر ٹپکائیں اور اگر گرانی کان میں ہو سرکہ میں گھولکر ٹپکائیں۔

صفت دوائے جالینس حکیم کی مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کندر تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ایک نسخہ میں زعفران تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ نطرون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ عصارۂ خشخاش تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بادام تلخ تیس دانہ بارزد یعنے بیرزہ دو شقال جسکے نو ماشہ ہوے سرکہ بقدر کفایت یعنے اسقدر کہ ان ادویہ کو ملانے سے قوام شہد کا پیدا ہو۔

دوا کان کی جو منجملہ مجوزہ حکیم جالینس ہے ورم اور اُن دردہائے گوش کو فائدہ کرتی ہے جو شدید ہوں اور ہروقت رہتے ہوں **اخلاط اُسکے** قنہ جسکو بیرزہ کہتے ہیں ایک شقال یعنی ساڑھے چار ماشہ دارچینی بوزن دو شقال یعنے نو ماشہ مرکی آٹھ شقال یعنے تین تولہ زعفران آٹھ شقال یعنی تین تولہ نطرون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کندر چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ سرکہ اس میں اسقدر کہ شہد کے قوام کے برابر تمام دوا کا درست ہو جاے۔

دوسری دوا کان کے ورم اور سُدہ اور قیح کو مفید ہے اور کانوں کے دردہائے کہنہ کو دور کرتی ہے **اخلاط اُسکے** مغز اندرونی باقلاے مصری کا جو مزہ میں تلخ ہوتا ہے اور پھٹکری اور فلفل سپید اور نطرون اور زعفران اور افیون اور پوست انار اور مرکی اور کندر اور سنبل الطیب ہر واحد دو شقال جسکے نو ماشہ ہوے جندبیدستر ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سرکہ اور شہد بقدر یکہ دوا اسمیں گندھ جاے۔ اور بعض آدمی اسمیں شہد چھ شقال یعنے سوا دو تولہ ملاتے ہیں۔

دوسری دوا جو حکیم بروطالیس کے ادویہ سے ہے زعفران اور مرکی سنبل الطیب جسکو بالچھڑ کہتے ہیں ہر واحد نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ تانبا جلا ہوا ثلث اور نصف شقال جسکا پونے چار ماشہ افیون نصف شقال یعنی سوا دو ماشہ جندبیدستر ثلث شقال یعنے ڈیڑھ ماشہ افیون نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ پھٹکری ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ شب مدور یعنے ایک شقال جسکے ساڑھے چار ماشہ ہوے اگر کان میں صدید اور پیپ پڑگئی ہو بس اسی دوا سے علاج اسکا کریں مطبوخ مثلث یعنے ایک جوشاندہ مخصوص کے ہمراہ اور اگر کان میں کیڑے پڑگئے ہوں تو اس دوا میں خربق سیاہ ملاکر استعمال کریں اور وزن خربق کا دو شقال یعنے نو ماشہ ہونا چاہیئے۔

دوا اس کان کی جسمیں سے قیح یعنے ریم بہتی ہو شگوفہ انار اور پوست انار اور زرد اور غراد اور تلقطار جسکو سبز پھٹکری کہتے ہیں اور زاج قبرسی یعنے سرخ پھٹکری اور مازو اور توبال نحاس جو تانبے کا ایک مصنوعی رخان ہے ہر واحد ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مرکی اور کندر اور قلقند یعنے زرد پھٹکری بریان اور سپید پھٹکری ہر واحد نصف شقال سرکہ میں پیسکر قرص بنائیں اور استعمال کریں۔

دوا حکیم الطیفاطرس کی نہایت شدید اور سخت درد جو کان میں ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے۔ زعفران دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

سات ماشہ اور چار رتی اور بعض لوگ مین ایک اوقیہ مرکی ڈالتے ہین جسکا وزن دو تولہ نو ماشہ چھ رتی کے ہے نوشادر ایک اوقیہ پھٹکری اور اشق ہر واحد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ اور سات رتی اور روغن سوسن کا خواہ روغن زیتون بستانی کا دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار رتی ایسی شراب مین اسکو پیسین جو ملا کر بنائی گئی ہو خواہ شراب شیرین مین جو کسی اور میٹھی چیز سے تیار ہوئی ہو اور مقدار شراب کی اسیقدر ہے کہ قوام شہد کا سا گاڑھا ہو جائے بعد ازان استعمال کرین۔

گرانی گوش کی دوا اور ردوی اور طنین یعنے کان کی آواز اور بھنبھناہٹ کی **اخلاط اسکے** سپید کنکی ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ جند بید ستر نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ نطرون چہارم شقال یعنے نو رتی سب کو ملا کر سرکہ ملا کر استعمال کرین اور لازم ہے کہ اس دوا کا استعمال کرنے والا احتیاط کرتا رہے اسلیے کہ اگر اس کو با احتیاط استعمال کرے گا یہ دوا ایسی منجح ہے کہ اسی سے برآمد کار بخوبی ہوتا ہے۔

دوسری دوا جسکا نام جلبرونی ہے کہ امراض گوش کو مفید ہے سپید کنکی اور مرکی اور کندر اور زعفران اور جند بید ستر افیون ہر ایک چار شقال یعنے ساڑھے چار تولہ قلقند یعنے سبز پھٹکری چھ شقال یعنے سوا دو تولہ فلفل سیاہ ایک شقال یعنے نو ماشہ مرکی اور افیون اور کندر اور جند بید ستر کو سرکہ مین بھگوتین ایسے سرکہ مین جسمین انار کے چھلکے پہلے جوش پا کر بھرا ہو گئے ہون بعد ازان اس پر خربق اور زعفران اور فلفل اور قلقند کو پیس کے ڈالین اور سب کو اچھی طرح سے پیسین اور نرمی پیسنے مین ملحوظ رہے جب پس کر سب اجزا ایک ذات ہو جائین ان پر شراب معسل یعنے جس شراب مین شہد کی شرکت ہو ڈالین اسقدر کہ قوام اسکا مثل شہد رقیق کے غلیظ ہو جائے۔ جب اسکے لگانے کی حاجت ہو نیمگرم کر کے کان مین ٹپکائین۔ یہ دوا عجیب ہے۔

صفت دوائے خبث الحدید کی یہ دوا قوی الاثر ہے خبث الحدید یعنے لوہے کا چرک ملا کر اسکو باریک کر ڈالین اور پھر اسکو سرکہ سے دھوئین کسی لگن وغیرہ مین رکھکر اور دھونے کے بعد اسکو خشک کرین پھر اسپر دوبارہ سہ بارہ سرکہ ڈالین اور یہی عمل دھونے کا جاری رکھین تا اینکہ

سات مرتبہ دھوئین اور سکھلائین بعد اسکے پرانے سرکہ مین اسکو اسقدر جوش دین کہ قوام مین شہد کے آجائے اور اٹھا رکھین اور بر وقت حاجت اسکو کان مین ٹپکائین۔

ناک کے قروح کی ادویہ صفت سوسوس کی یہ دوا ایسی ہے کہ ہر ایک زیادتی گوشت وغیرہ کو جو بدن مین پیدا ہو کاٹ ڈالتی ہے **اخلاط اسکے** گلابی پھٹکری جلائی ہوئی سبز پھٹکری جلائی ہوئی اور زرد پھٹکری بھی جلائی ہوئی اور نہایت سرخ پھٹکری جلائی ہوئی اور توبال نحاس جو تانبے کا ایک مصنوعی دخان ہے سب کو ہموزن لیکر پیس ڈالین اور اسی دوا کو خشک ہی استعمال کرین۔ واجب ہے کہ پہلے فرزونی کو بخوبی مالش کرین اور دوا ناک کو لگانے سے ایک دن پہلے اس فرزونی و مالش کر کے پھر دوسرے دن صبح کو اس دوا کا استعمال ایسے وقت کرین کہ مریض اپنے طعام اور غذائے معمولی سے فارغ ہو چکا ہو۔ اگر ناک کے ناسور کا علاج اس دوا سے کرنا منظور ہو اس دوا کے لگانے سے پہلے ناک مین تفرکو خواہ زفت تازہ کو طلا کرین خواہ اور کوئی چکنی شے جیسے مرکی سے جو چکنائی نکلتی ہے۔

چوتھا مقالہ دانتون کے ادویہ کا بیان دانتون کے درد مین یہ دوا سکون پیدا کرتی ہے خواہ درد بارے شدیدہ دندان کی اصلاح کرتی ہے خواہ دانتون کے سڑ جانے اور گر جانے کی دوا اور کھانسی کو بھی یہ دوا مفید ہے **اخلاط اسکے** افیون دو شقال یعنے نو ماشہ مرکی نو ماشہ فلفل سپید ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ بارزد یعنے بیروزہ ساڑھے چار ماشہ سب کو دوشاب انگور مین اسی مقدار پر ملائین کہ جو اسکے گلانے کو کافی ہو پھر اسکے قرص تیار کر کے رکھ چھوڑین اور دانتون پر اسکو طلا کرین اور جو مقام دانتون مین کرم خوردہ خواہ سڑ گیا ہو اس مقام پر اسکو رکھین۔

دوا جسکا ذکر اندروماخس طبیب نے کیا ہے کہ جملہ درد بارے دندان کو اور جملہ امراض کو جو دانتون مین پیدا ہون مفید ہے اور ضرس جو ایک خاص قسم کا درد دانتون کا ہے اسے بھی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** فلفل اور عاقر قرحا اور دودھ تیوع کا جو ایک زہریلا دودھ ہے اور بیروزہ ہر واحد ایک جزو سب کو پیس کر سیہ سائرت گوندھ کر موضع ماؤف پر رکھین

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ دوا مفید ہے ضربان یعنے دانتوں کی ٹیس کو تخم حنظل ایک جزء صبر
یعنے ایلوا ایک جزء کو کسی پتھر کی ہانڈی مین یا لوہے کے کرچھے مین سرکہ
ورشراب اور روغن زیتون ڈال کر جوش دین جب خوب جوش
آجاے بعد اُسکے آگ پر سے اوتار لین اور پھر اُس کان مین ٹپکائین
حدھر کی داڑھ مین ٹیس ہو رہی ہو اور قطرہ قطرہ اسی کو ٹپکایا کرین۔

ضرس کی دوا جس ٹیس مین ضربان یعنے ٹپک زیادہ ہو اور کوئی
دوا اُس مین کارگر ہوتی ہو چاہیے کہ روغن زیتون بقدر ایک اوقیہ یعنے
دو تولہ نو ماشہ چھ رتی لے کر اور دو نا مرو اکے پانی مین خواہ سوکھا دونا
مرزنجوش اور حرمل یعنے اسپند ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ
سب کو کوٹ کر روغن زیتون مین ڈالین اور جوش دین بعد اسکے دو سلے
یعنے دوال دوز کو لا کر دونون کو اسی مقام پر جہان گڑھا خواہ سوراخ
پڑ گیا ہو رکھین اور بیمار کا منھ کھولین اور جس داڑھ کو داغنا منظور ہے
اُسکو نظر سے دیکھین اگر اُسمین کوئی شے از قسم چھیچھڑے وغیرہ کے ہو
اُسکو پاک کرین پھر ایک انبوبہ یعنے نل لوہے کا رکھین خواہ پیتل یا
چاندی کا نل ہو اور ایک دوال دوز کو اُسی زیت مرکب مین سرا ڈبو کر
اسی نل مین داخل کرین اور اب اسکو اُسی ٹیس والے دانت پر لگائین
جب یہ آلہ سرد اور ٹھنڈا ہو جاے دوسرا دوال دوز لیکر پھر وہی عمل
کرین جو اوپر لکھا گیا اسی طرح سے چھ مرتبہ عمل کرین کہ درد مین سکون
پیدا ہوگا اور بیماری ضرس کی جاتی رہے گی۔

دوا جو دانتوں کو خوشرنگ کرتی ہو منجن کہ دانتوں مین ملا
جاتا ہو اسکی صفت حکیم دیمقراطیس نے کی ہو اپنی کتاب مین **اخلاط اُسکے**
شاخ گوزن سوختہ جسکو چار مرتبہ جلایا ہو سولہ اوقیہ یعنے پیناالبسق دو رنگ
دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ اور چار رتی اشق یعنے کاغذ سوکھی ہوئی
اگر اسمین تلخی ہو تو اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ
مصطگی شامی رطل کے جو برابر گیارہ تولہ تین ماشہ کے ہوا اور قسط شامی رطل
کی یعنے سوا گیارہ تولہ خواہ تھوڑا زیادہ اذخر یعنے گندہ بیل سپید اُسیقدر
فلفل سپید ایک اوقیہ یعنے دو تولہ اور نو ماشہ چھ رتی تیز پات دو اوقیہ یعنے
پانچ تولہ سات ماشہ اور چھ رتی سبکو کوٹ کر چھان ڈالین اور منجن کو دانتوں پر ملین۔

دوا جسکا نام سورنجان ہو سوڑھے کے ورم اور ادسی کے استرخاء

یعنے ڈھیلے ہونے کو مفید ہے اور دانتوں کو چرک سے پاک کرتی ہے
پوست انار دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ اور چھ رتی اور دروق یعنے
ہلدی اور گلنار اور سماق ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی
پھٹکری اور مازو ہر ایک پانچ تولہ نو ماشہ چھ رتی سب کو اچھی طرح کوٹ کر
پیسین اور پھر ایک اونگلی بھر کر مقام درد پر دانت کے ملین بعد اسکے
کتان کپڑے کا ایک ٹکڑا لیکر اُسپر رکھین۔

سنون یعنے منجن کا نسخہ یہ منجن دانتوں کو صاف کرتا ہے اور سوڑھے
مضبوط کرتا ہے اور نکہت کو دانتوں کی پاکیزہ کرتا ہے نمک درانی کو لیکر
خوب کوٹین اور شہد ملا کر کسی کاغذ پر اسکو لگائین اور اسی کاغذ کو کوئیلے
کی آگ پر رکھین جب مثل کوئلے کے سرخ ہو جاے پھر اسکو آگ پر سے
اُتار لین اور قطران خواہ نصوح پاکیزہ خوشبو کی ایک دوا یا مسوس مین
بجھائین اور اتنی دیر ٹھہر جائین کہ سرد ہو جاے پھر اسکو کوٹ کر
باریک کرین اب اسکے دو وا ایک جزء سمندر کف اور اُسکے ہمراہ دارچینی
ایک جزء اور مرکی ایک جزء واحد خاکستر شیح ارمنی کی ایک جزء اور شگوفہ اذخر
سے تھوڑا حصہ ایک جزء اکا اور قتات عود یعنے باریک لکڑیاں عود کی نصف
جزء اور شکر تین جزء اور کافور دس جزء سب کو کوٹین اور ملا کر منجن
تیار کرین اور پھر صبح کو اسی کی دانتوں پر مالش کرین۔

یہ دوا دانتوں کو قوی کرتی ہے اور اضراس یعنے اگلے دانت کو بھی
اگر اسمین کسی طرح جنبش ہو بوجہ ضعف کے خواہ دانت کی ٹیس **کو اخلاط**
اُسکے موم اور شہد ہر ایک دو جزء دھوپ مین موم کو پگھلا کر بذریعہ
گرم پانی کے اسمین زفت کو ملائین جو ایک جزء ہو اور مثل مرہم کے اسکا
قوام ہو جاے اور مریض کو دیکھلا کے اسکو جاے اور جب یہ دوا سوکھ جاے
اسمین تھوڑا سا روغن زیتون ملائین مصطگی تنہا بھی اس مرض مین
بدرجہ غایت اثر کرتی ہے اگر چبائی جاے۔

دوسری دوا جو دانتوں کو اور سوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے
شاخ گوزن سوختہ دس درہم جو برابر دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے
برگ مورد سوختہ پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہو اور گلسرخ
زیرہ برآوردہ اور بالچھڑ ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے
جوز السرو پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ فقاح الکمن کی جڑ دس درہم یعنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دو تولہ اور گیارہ ماشہ پر سیاوشان سوختہ ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ گلسرخ شگوفہ برآوردہ ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو کوٹ کر ریشمی کپڑے مین چھانین اور استعمال کرین۔

پانچوان مقالہ منھ اور حلق اور جوف اعلی یعنے حلق کے نیچے جو خالی جگہ ہے انکی بیماریونکی دواؤن کے بیان مین۔

ذبح اور خوانیق جالینوس کا قول ہے کہ ایک قوم اطبا نے کہا ہی کہ بچہ ٔ چرک کا جو تر و تازہ ہو خواہ نمک ملا کر اسکو بطور کباب کے بریان کیا ہو اُسکے استعمال سے خناق کے اقسام مین فوراً سکون پیدا ہوتا ہی اور چھوٹے بچون کے اور مشایخ کے خناق کے واسطے اسمین بیخ سوسن کو ملا دیتے ہین۔

لہات اور لوزتین کے امراض یعنے جو بیماریان کوّے اور دونون فرزدنی جو حلق کے دونون طرف ہین اُنکی بیماریونکی دوا۔ ایک سوکھی دوا کوّے کے استرخا اور ڈھیلی ہونے کو کہ اسمین ورم بھی آگیا ہو ملنے سے فائدہ کرتی ہے مرچ سپید ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مرکی ایک شقال جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے پھٹکری دو شقال یعنے نو ماشہ مازوے سبز دو شقال جو نو ماشہ ہوا سب کو پیس کر استعمال کرین۔

رطوبت سینہ کی یہ دوا مفید ہے رطوبت کو سینہ کی اخلاط اُسکے بیروزہ اور میعہ سائلہ ہر ایک دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے سوسن کی جڑ سوکھی ہوئی دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ افیون چہارم اوقیہ جو برابر ساڑھے آٹھ ماشہ کے ہے جو چیز انمین سے پینے کے لایق ہے اسکو پیسین اور میعہ اور بیروزہ کے ذریعہ سے سب کو ملائین اور تھوڑا سا شہد بھی شریک کرین جسکا کف دور کر دیا ہو اور مقدار مناسب اسمین سے بطور لعوق کے چاٹین۔

کھانسی کی ادویہ ایک دواے حلقومی جسکو جالینوس نے لکھا ہے کہ اسی دواے خود جالینوس کھانسی کا علاج کرتا تھا **اخلاط اُسکے** کندر ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ اور دوسرے نسخہ مین چار شقال جو ڈیڑھ تولہ ہوا مرکی ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ اور دوسرے نسخہ مین اسکا وزن بھی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہے زعفران ایک شقال اور دوسرے نسخہ مین اسکا وزن بھی چار شقال ہے عنصل دو شقال جو برابر نو ماشہ کے ہے شراب شیرین تین قسط یعنے ایک سو پانچ تولہ جو تخمیناً ایک چھٹانک سوا سیر کے ہوئی پہلے عنصل کو شراب مین جوش دین اس قدر کہ شراب گاڑھی ہو جاے پھر عنصل کو نکال کر پھینک دین اور سب ادویہ باقی ماندہ کو شراب مذکور مین ڈالین اور استعمال کرین۔

دواے حلقومی جو حکیم بلادریطوس کی طرف منسوب ہے جالینوس نے بیان کیا ہے کہ وہ حکیم اسی دواسے علاج کیا کرتا تھا اُس بیمار کا جسکے پھیپھڑے مین قرحہ پڑ گیا ہو۔ یہ دوا بہت نافع ہے سنبل قیلیطی چار شقال جو برابر ڈیڑھ تولہ کے ہوا حماما آٹھ شقال یعنے تین تولہ سازج ہندی جسکو تیزپات کہتے ہین چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ سنبل ہندی تین شقال جو برابر ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کے عنصل دو شقال جسکے پونے تولہ ہوے سلیخہ جسکو تج کہتے ہین آٹھ شقال یعنے تین تولہ دارچینی دس شقال یعنے پونے چار تولہ کندر تین شقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ قسط چار شقال جو برابر ڈیڑھ تولہ کے ہوا تیزپات چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ رب السوس تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ عصارۂ بیبروج پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ مصطگی تین شقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا زعفران چھ شقال یعنے سوا دو تولہ یہ سب دوائین ملا کر یکجا کرین بعد اسکے مرکی کو لیکر ماء العسل یعنے شہد کے پانی مین جوش دین خواہ شراب شیرین مین اسکو پکائین اور شیرہ یعنے گاڑھا قوام اسکا لیکر اسمین بیس دانہ حب صنوبر کبار جسکو چلغوزہ کہتے ہین پیسکر چھڑکین اور ادویہ مذکورۂ سابق سے بقدر ایک بندقہ کے جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے ملا کر چند روز تناول کرین پھر بعد اسی دوا کو دو دن خواہ تین روز تنہا استعمال کرین مراد یہ ہے کہ حب صنوبر کو نہ داخل کرین۔ پھر اسکے بعد وہ ایارج جو ایلوے کے شربت سے تیار کیا جاے اُسکو بوزن ایک ملعقہ کے جو برابر نو ماشہ کے ہے تناول کرین ایک دن پانی کے ہمراہ۔ اور جسکے قصبہ ریہ مین کوئی مرض ہو اسکا علاج اسی دواسے ہمراہ شیر مادہ خر کے کرین اور وہ علاج اس طور پر کہ بیمار کو حکم دین کہ اتنی دواسے

HAKEEM SHOUKAT ALI

غرغرہ کرین بعد ازان چند روز اسکو چھوڑ دین کہ دوا کچھ نہ کرے اور پھر
اسی کا علاج اسی دوا سے بشرکت ان ادویہ کے جو درد مین سکون پیدا
کرتی مین کرنا چاہیے۔ پھر اگر سیلان مادہ کا قوت ہوتا ہے تو اسی دوا مین افیون
اور جند بید ستر ملا کر استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ جو ادویہ جالینوس سے ہے جو امراض قصبہ ریہ اور قروح ریہ
یعنے پھیپھڑے کے قرحون کو اور نفث الدم یعنے خون تھوکنے اور پیپ تھوکنے
اور اس مادہ کو جو سینہ کی طرف کھنچ کر آیا ہو اور اس مادہ کو جسکا نفث
یعنے تھوک کر نکالنا دشوار ہو فایدہ کرتی ہے اور یہ دوا بہت قوی ہے۔
صمغ البطم چار شقال جو ڈیڑھ تولہ ہوا زعفران ڈیڑھ تولہ کندر ڈیڑھ تولہ
مرکی ڈیڑھ تولہ دارچینی ڈیڑھ تولہ حماما تین شقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ
ہوا حب صنوبر کبار چار شقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوے ملٹی چھلی ہوئی پوست
جدا کرکے ڈیڑھ تولہ سنبل شامی جو ایک قسم کا بالچھڑ ہے ڈھائی شقال یعنے گیارہ
ماشہ تخم سیاہ ایک شقال جو برابر نو ماشہ کے ہوا کتیرا تین شقال یعنے ایک تولہ
ڈیڑھ ماشہ شامی چھوہارے کا مغز تین شقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا طین
شاموس کی وہ قسم جسکو کوکب کہتے ہین یہ ایک قسم کی مٹی ہے چار شقال یعنے
ڈیڑھ تولہ میویزہ صاف اور پاکیزہ دو ثلث شقال کا یعنے تین ماشہ قسط
چار شقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوے اور بعضے ایک نسخہ مین ایک شقال بھی
اسکا وزن پایا ہے شہد عمدہ قسم چار قوطولے یعنے ستر تولہ اور پانچ
ماشہ اور صمغ البطم کو جوش دین دوسرے برتن مین جب قریب گاڑھے
ہونے کے پہونچے اسمین میویزہ ملا کر پھر جوش دین ابھی مرتبہ اسقدر
غلیظ کرین کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے ٹپکایا جاے پھیلنے نپاے اب اسکو
سرد کرین اور سرد ہونے کے بعد باقی ادویہ کو پیس کر چھڑکین
اور استعمال کرین۔

یہ گولی زبان کے نیچے رکھی جاتی ہے خشونت قصبۂ ریہ کو اور
انقطاع آواز کو اور تمامی امراض کو جو قصبۂ ریہ مین ہوتے ہین مفید ہے
کتیرا اور گوند ہر واحد تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مرکی اور کندر
ہر ایک ڈیڑھ شقال یعنے پونے سات ماشہ زعفران ایک شقال یعنی ساڑھے
چار ماشہ ملٹی کا عصارہ نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ تخم یعنے ایک قسم کی
مچھلی تین قیراط شراب شیرین بقدر کفایت مین گولی بنالین اس
گولی کو جو برابر باقلات یعنے پونے دو ماشہ ہو زبان کے نیچے رکھین اور
بیمار کو اجازت دین کہ جتنی جتنی گھلتی جاے اسکو نگل جایا کرے۔

ریوڑی کھانسی کے مریض کے واسطے۔ تخم کتان بریان اور
گٹھی ہوے اور مویز کلان خستہ برآوردہ ہر واحد پینتیس تولہ حب صنوبر
کبار مقشر بریان اور بندق مقشر یعنے ریٹھہ چھیلا ہوا ہر واحد پینتیس تولہ
فلفل سپید دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے
زعفران ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھتی شہد قسم عمدہ چار رطل
یعنے تخمیناً اکیس اکتیس تولہ سب کو کوٹ چھان کر درست کرین اور اسی
اور شہد کو اتنا پکائین کہ غلیظ ہو جاے پھر اسمین سفوف ادویہ مذکورہ
ڈال کر ریوڑیان تیار کرین اور بقدر کفایت مریض کو کھلائین۔

دوا کاہن نامی طبیب کی جو کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اسکو
دو دوائے نفیس کہنا چاہیے۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ وہ حکیم اسی دوا سے
کھانسی کا علاج کرتا تھا اخلاط اسکے افیون دس شقال جسکے پونے چار
تولہ ہوے تخم کاہو بیس شقال یعنے ساڑھے سات تولہ جند بید ستر اٹھارہ
شقال یعنے چھ تولہ اور نو ماشہ سداب بستانی جو خشک ہو گئی ہو چودہ
شقال یعنے سوا پانچ تولہ تخم کتان سولہ شقال یعنے چھ تولہ جاوشیر
کی جڑین چھتیس شقال جسکے ساڑھے تیرہ تولہ ہوے مرکی چودہ
شقال یعنے سوا پانچ تولہ زعفران سات شقال یعنے دو تولہ ساڑھے
سات ماشہ ان سب کو شہد سے ملا کر تیار کرین اور بقدر باقلا کے جو
برابر پونے دو ماشہ کے ہے کھلائین۔ اور جسکو کھانسی کے ہمراہ تپ
بھی ہو اسے پانی کے ہمراہ دوا کھلائین۔ اور اگر تپ نہو اسکو
شراب کے ساتھ دیجاے اور وقت استعمال کا رات کو
تجویز کرین۔

کھانسی کی گولیان مرکی اور میعہ اور افیون ہر واحد چار شقال
یعنے ڈیڑھ تولہ روغن بلسان اور زعفران ہر ایک دو شقال یعنے
نو ماشہ ہوے سب کو پیس کر بطور معجون کے ملا کر گولیان تیار کرین
اور پھر استعمال کیا جاے۔

ہر قسم کی کھانسی کو مفید ہے اور جو مادہ اندرونی پھوڑون سے بہ کر
آتا ہو اُسے بھی فائدہ کرتی ہے اُسکی صفت ابو لوقیوس حکیم نے کی ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

اخلاط اسکے سکبینج اور جنطیانا جسکو پھان بید کہتے ہیں مرکی اور جاؤشیر فلفل سپید ہر واحد ایک مثقال یعنی نو ماشہ حب الغار صاف کیا ہوا چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ کتیرا ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ پانی سے گوندھ کر اسکے قرص تیار کرین اور وزن ہر ٹکیہ کا ساڑھے چار ماشہ رہے اور آب باران کے ہمراہ کھلانا چاہیئے۔

دوسری جو اقسام کو کھانسی کے نفع کرتی ہے اور آواز کے انقطاع یعنی بند ہو جانے کو بھی مفید ہے اور نسخہ اسکا یہ ہے کہ خشخاش کی بونڈیان چھلکے سمیت ڈیڑھ سو عدد اور کرفس کوہی پسی ہوئی تین رطل جو برابر ایک سو ایک تولہ کے ہوے اور سبق صاف اور پاکیزہ اور ریوند چینی اور گل سرخ سوکھا ہوا اور بیخ سوسن اور گلنار ہر ایک تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے اور دارچینی بوزن دو درہم یعنی سات ماشہ اور بالچھڑ ڈیڑھ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوے ان سب دواؤن کو ریزہ ریزہ کرین اور آب باران مین جو بوزن ایک سو چھتر تولہ ہو بھگوئین اور بھگا رہنے دین تین دن بعد اسکے نرم نرم آنچ پر اسکو پکائین تا اینکہ تہائی پانی رہجاے پھر نچوڑ کر صاف کرین اور پھوک کو پھینک دین پھر گوندا اور کتیرا ہر ایک بوزن ایک رطل یعنی چونتیس تولہ اور زعفران اور مصطگی ہر واحد ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ ملا کر سب کو پیسین جب خوب خشک پیس چکین اسکے بعد پھر اسی پانی کو جو ابھی تیار ہوا ہے پسی ہوئی ادویہ مین ڈالتے جائین اور دوا کو پیستے رہین اور پھر پانی ڈالین اور پھر پیسین تا اینکہ سارا پانی جذب ہو جاے اور اسکے بعد پانچ رطل میفختج یعنی آدھ پاؤ اور دس سیر پختہ میفختج ڈال کر نرم نرم آنچ سے اس قدر پکائین کہ بستہ ہو جاے اور شیشہ کے برتن مین اٹھا رکھین اور ہر قسم کی کھانسی کا اس سے علاج کرین۔

لعوق صنوبر کا یہ ایسا لعوق ہے کہ جسکو شدید کھانسی آتی ہو انھین فائدہ کرتا ہے یہانتک کہ اگر کھانسی مین بجاے بلغم کے پیپ اور دوسری طرح کے فضلے برآمد ہوتے ہون جب بھی یہ لعوق مفید ہوتا ہے۔ تخم کتان بریان اور بادام شیرین چھلا ہوا اور حب صنوبر اور گوندا اور کتیرا ہر ایک چار اوقیہ جسکے سوا گیارہ تولہ ہوے تمر میرون جو چھوہارے کی ایک قسم ہے دس عدد دواؤن کو مع چھوہارے کے کوٹین اور کوٹنے کے بعد اسپر شہد اور مسکہ بقدر کفایت ڈالین پھر اسکو ایسا پیسین کہ مثل شہد کے نرم اور گاڑھا ہو جاے مقدار شربت اسکی بقدر ایک غفصہ کے ہے بطور پابندی کے صبح و شام تناول کرین۔

یہ لعوق علک الانباط ملا کر بنتا ہے خشونت حلق اور انقطاع آواز اور خون تھوکنے خواہ بلغم اور پیپ تھوکنے سے فائدہ کرتا ہے اور یہ راستے مجاری حلق کے تفتیح کرتا ہے **اخلاط اسکے** تخم کتان بریان اور مویز کلان خستہ بر آوردہ ہر واحد ایک رطل جو برابر پونے چونتیس تولہ کے ہے حب صنوبر اور بادام شیرین مقشر ہر واحد چھ اوقیہ جسکے سولہ تولہ اور ساڑھے دس ماشہ ہوے ایرسا یعنی بیخ سوسن بریان اور علک الانباط اور ریشہ ہاے سوسن یعنی ملٹھی کے ریشے اور گوند ہر واحد چار اوقیہ یعنی سوا گیارہ تولہ اور میتھی جوش دی ہوئی اور کتیرا ہر واحد چار اوقیہ جسکے سوا گیارہ تولہ ہوے اور فلفل سپید اور جرجیر یعنی بالون پسی ہوئی اور چینی پسی ہوئی اور زرد اوند اور نشاستہ گندم اور اجوائن اور حرف یعنی سرسون اور ہر واحد ایک اوقیہ یعنی دو تولہ چھ رتی مرکی اور زعفران اور لبان ہر واحد نصف اوقیہ یعنی ایک تولہ سوا پانچ ماشہ ان سب کو کوٹ کر اور اچھی طرح سے پیسکر شہد اور رطلا مین جو ایک قسم کی شراب ہے گوندھ کر تیار کرین اور صبح کو اسے چاٹنا چاہیئے برابر ایک غفصہ کے اور شام کو اسی قدر اور جب سونے لگے اپنی زبان کے نیچے اسکو رکھ لیا کرین۔

یہ دوا کھانسی اور شدت سے جو خشکی سینہ مین ہو اسکو فائدہ کرتی ہے بادام شیرین اور بادام تلخ اور مرکی اور تخم کتان بریان اور حب صنوبر ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ انیسون اور کتیرا اور گوند ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ ملٹھی خواہ اسکی جڑ دن کا نچوڑا ہوا پانی ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ شکر اور قند ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ کوٹ کر اور پیس کر آب رازیانہ تر مین ملائین اور پھر گولیان بنائین اور زبان کے نیچے بروقت سونے کے ایک خواہ دو گولیان رکھین۔

لعوق کھانسی کے واسطے اگر وہ کھانسی کیموس بارد مزاج سے بالزوجت پیدا ہوئی ہو **اخلاط اسکے** دارچینی تخم رازیانہ ہر ایک پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ میعہ سائلہ دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ماشہ پستہ اور بادام مقشر ہر واحد دس درہم جسکے دو تولہ گیارہ ماشہ ہوے کندر اور گوند اور علک البطم ہر واحد پانچ درہم جسکے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہوے کشمش یعنے چھوٹا انگور بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ غاریقون پانچ درہم یعنے ایک تولہ اور ساڑھے پانچ ماشہ میوہ کو شہد مین بھگوئین اور کندر اور گوند کو سکنجبین مین اور باقی ادویہ کو اچھی طرح کوٹ کر میوہ کے شیرہ مین لت کرین مقدار شربت اسکی ایک درہم کی ہے۔

نفث الدم یعنے خون تھوکنے کی بیماری کے واسطے ایک قرص ہے جسکو ایک طبیب باشندگان ناموس نے جمع کیا ہے یہ قرص بیماران نفث الدم کو فائدہ کرتا ہے اور ان لوگون کو جنکے پھیپھڑے مین قرحہ پڑگیا ہو اور جنکے سینہ مین پیپ اور مدہ فراہم ہوگیا ہو اور ان بیمارون کو جنکے سینہ وغیرہ مین ورم کھنچ کر رک گیا ہو **اخلاط اسکے** بزر البنج سپید اور پوست بیخ ببروج ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کندر ترا اور میوہ جسکو سلارس کہتے ہین اور افیون اور انفحہ جسکو چستہ خواہ پنیر مایہ کہتے ہین مگر یہ انفحہ گا ڈگو ہی کا ہو جسکو بارہ سنگھا بھی کہتے ہین ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ مصطگی بیس مثقال جسکے ساڑھے سات تولہ ہوے کہربا اور بیخ سوسن اور زعفران ہر ایک تیس مثقال جسکے سو گیارہ تولہ ہوے اسبغول بینتالیس مثقال یعنے سوا سترہ تولہ آب شیرین تین قسط جسکے ایک سو پانچ تولہ ہوے سب کو ملاکر قرص تیار کرین اور استعمال کرین۔

قرص کا دوسرا نسخہ جسکا نام قرص فلفلی رکھا گیا ہے اور بیماران نفث الدم کو اور جنکو خلفہ کا مرض ہو کہ جو کچھ کھایا اور فورا پاخانہ کی طرف سے گر گیا انکو اور جنکی آنتون مین قروح پڑگئے ہون انکو اور جس شخص کے معدہ کی طرف کوئی مادہ کھنچ کر آتا ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** انار کے عرق کا گاڑھا کیا ہوا شیرہ اور شوکہ مصری جسکو ہندی مین کیکر کہتے ہین اور انار صحرائی اور عصارہ لحیۃ التیس اور عصارہ اقاقیا ہر واحد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ رسوت اور ریوند اور افیون ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی دو مثقال یعنے جسکے نو ماشہ ہوے بزرقی اسکو کوٹین اور گوندھنے کے بعد ایسے پانی مین ملائین جس مین حب الآس کو جوش دیا ہو خواہ آب سرد سے ملاکر استعمال کرین۔

معجون جو حکیم ارسطوماخس کی طرف منسوب ہے یہ ایک دوا عجیب ہے بیماران سرفہ کو اور جنکے پھیپھڑے مین قرحہ ہو اسکو اور جنکے سینہ مین مدہ فراہم ہو اور جو سوختگی یا شگاف عضل مین حادث ہو اسکو اور معدہ سے طعام کے نکل آنے کو یعنے طعام معدہ مین ٹھہر نہ سکے اسکو اور سیفہ اور خلفہ اور آنتون کے قروح کو اور مثانہ کے امراض اور اختناق رحم کو اور ان پتون کو جو باری سے آتی ہون اگر قبل نوبت کے اسکو گھنٹہ بھر پہلے کھلائین اور مزاج کی رداءت اور زبون حالی کسی قسم کی ہو اور لاغری بدن کو اور یہ دوا تیانہ کے ضرر سے اور ہوام یعنے حشرات الارض کے کاٹنے اور ڈسنے سے فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** دارچینی اور قسط اور بیروزہ اور جند بید ستر اور افیون اور سیاہ مرچ اور دار فلفل جسکو پیپل کہتے ہین اور میوہ جسکو سلارس کہتے ہین ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی شہد ایک سو قسط یعنے پینتیس تولہ دواؤن کو کوٹ چھانکے الگ رکھین اور بیروزہ کو شہد مین گھلائین آگ پر چڑھاکر کے اسکو چھانین بعد ازان سفوف ادویہ اسپر ڈالین اور اچھی طرح ملاکر کانچ خواہ چاندی کے برتن مین اٹھا رکھین اور بقدر ایک باقلاء کے جو برابر پونے دو ماشہ کے ہے اسکی خوراک ہے ماء العسل کے ہمراہ اور ماء العسل مین تین قطرہ روغن کنجد سیاہ ٹپکائین۔

شراب کا نسخہ جو حکیم حارنیفلانس کی طرف منسوب ہے سانس کی دشواری سے آنے کو فائدہ کرتی ہے اور یہ دوا سنج یعنے بکار آمد ہے مویز کلان دانہ برآوردہ ایک سو نافن جو برابر پونے نو تولے کے ہے اور یہ مویز اس نسخہ کا ایک جزو واحد ہوا اور میٹھی دھوئی ہوئی ہموزن مویز اور آب باران ایک قسط یعنے پینتیس تولہ سب کو جوش دین اسقدر کہ تہائی ہوجاے اور پانی اسکا صاف کرکے چھان لین اور بحفاظت رکھ چھوڑین اور خنداب پے در پے اسکو پیا کرین مگر بعد از آنکہ اسکو بس لیا کرین۔

دوا جو نفث الدم کو مفید ہے اور پیپ کے تھوکنے کو بھی فائدہ کرتی ہے اور جو فضول کہ سینہ سے کھنچکر آئے ہون سنگ سپید کی بیج اور پوست ببروج اور رطلانام شراب سے جو قسم عمدہ ہو اور لبان سپید اور نفنی اور افیون اور حب صنوبر اور حب الاس ہر واحد بوزن دس درہم یعنے

یعنے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دو تولہ گیارہ ماشہ مصطگی اور کہربا اور اسپغول جسکو سفیوس کہتے ہین ہر احد تیس درہم جسکے پونے نو تولہ ہوے پہلے اسپغول کو ایک رات گرم پانی مین بھگوئین بعد اُسکے اسکا لعاب نچوڑ لین اور باقی سب ادویہ کو پیسین اور خوب پیسنے کے بعد ایک دوا کو دوسری دوا سے ملائین اور ایک ذات ہو جانے کے بعد قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن نصف درہم کا ہونا چاہیے یعنے پونے دو ماشہ کا اور بروقت خواب کے ایک قرص تناول کیا جاے آب سرد کے ہمراہ -

یہ دوا نفث الدم کو مفید ہے افیون ایک درہم دارچینی ایک درہم یعنے ساڑھے تین تین ماشہ جند بیدستر ایک درہم فلفل اور دار فلفل اور مرکی سب کا وزن ایک درہم کا ہے زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ کہربا نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ گلنار اور صمغ عربی اور انیسون ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو پیس کر عصارہ بارتنگ مین جو بڑی قسم کی ہوتی ہے قرص تیار کرین ہر ایک قرص پونے دو ماشہ کا ہونا چاہیے اور سایہ مین خشک کرین اور نیم گرم پانی کے ہمراہ قرص کو استعمال کرین -

قرص کا دوسرا نسخہ کہربا اور بسد یعنے مونگا ہر ایک تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے اقاقیا اور عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گلنار سات ماشہ تخم خرفہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تخم خشخاش سپید اور سیاہ اور گل سرخ اور طباشیر ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ شاخ گوزن سوختہ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ ریوند ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ گھونگھا جلا ہوا دو درہم اور طین یعنے مٹی چار درہم جسکے ایک تولہ دو ماشہ ہوے مقدار ایک مثقال کے قرص بنا کر استعمال کرین -

دوسرا قرص نفث الدم کا قشور کندر اور کندر ہر واحد پانچ درہم یعنے اذخر یعنے گندھیس کی بر سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ریوند اور مصطگی ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زیرہ بریان اور دار شیشعان اور فودنج کوہی پانچ درہم مرکی اور زعفران ہر واحد سات درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی قنفذ بیس یعنے پشکری اور بالچھڑ اور جند بیدستر اور عصارہ لحیۃ التیس اور اقاقیا ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب کو کوٹ کر مطبوخ مازو مین بوزن ایک مثقال کے قرص تیار کرین -

خون کا بستہ ہونا سینے مین اسکے واسطے یہ دوا مفید ہے اخلاط **اُسکے** بیتھی کا آٹا سات ماشہ ریوند ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرکی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ انیسون اور گل سرخ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مٹی کی رگین اور مرچ سیاہ اور سنگ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ کوٹ پیسکر ٹھنڈا پانی ملا کر قرص بنائین وزن ہر قرص کا ساڑھے تین ماشہ ہے اور سایہ مین خشک کرین اور بیخ رازیانہ اور بیخ کرفس کو پانی مین جوش دیکر بوزن ایک سکرجہ جو برابر ایک تولہ سوا چار ماشہ کے ہے اس پانی کو لیکر قرص اسمین بھگو کر پیسین اور پی جائین یہ دوا بہت اچھی ہے کہ خون بستہ کو پگھلا دیتی ہے اور اسکو سینہ سے باہر نکال دیتی ہے اور جس جگہ خون جم گیا ہو اس جگہ کو صاف کر دیتی ہے -

سل اور قروح ریہ یعنے پھیپھڑے مین جو قرحہ پڑ جاے اسکی دوا یہ ہے سینے کے اور پھیپھڑے کے قروح کو فائدہ کرتی ہے اور ان زخمونکو گوشت پیدا کرکے درست کر دیتی ہے اور زخمون کو اچھا کر دیتی ہے اخلاط **اُسکے** گلنار اور گل سرخ سوکھا ہوا ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دم الاخوین اور نشاستہ گندم اور لبان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گوند ببول اور کتیرا اور مصطگی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اقاقیا اور زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مرکی اور کہربا ہر ایک ساڑھے تین ماشہ نارکیو پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو کوٹ کر بہی کے رب اور حب الآس مین گوندھ کر قرص بنائین ہر ایک قرص ساڑھے چار ماشہ کا ہو اور سایہ مین خشک کرین اور استعمال کرین -

قلب اور ادویہ قلبیہ کا بیان جو معجون کہ اسمین حرمل یعنے اسپند پڑتی ہے اُسکا نسخہ یہ ہے حرمل اور کلونجی اور کافور اور جند بیدستر اور بزر البنج یعنے اجوائن اور زراوند اور سعد جسکو ناگرموتھا کہتے ہین اور فاشرا جسکو ہزار چشان کہتے ہین اور فاشرستین اور عاقرقرحا اور فلفل اور جعترا اور حنظل اور سنبل یعنے بالچھڑ اور تخم کرفس اور تخم سداب اور کرویا اور افیون زعفران اور جوزبوا اور زنج اور قسط ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ شہد بقدر حاجت مقدار شربت اسکی قوی آدمیون کے

HAKEEM SHOUKAT ALI

واسطے ساڑھے تین ماشہ اور کمزور آدمیون کے واسطے پونے دو ماشہ۔

دوسری دوا مفید ہے واسطے خفقان اور ڈرنے اور مرگی کے بالچھڑ دارچینی زرنباد جسکو نرکچور کہتے ہین اور درونج ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سوے کے بیج ڈیڑھ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوے دوائون کو کوٹ کر ملا دین اور ڈیڑھ درہم یہ سفوف یعنے دو تولہ نو ماشہ چھہ رتی شراب کے ہمراہ استعمال کرین کبھی اسمین گاؤزبان اور سکنبیج اور جاؤشیر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اور شکر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ بھی پڑتی ہے اور ہر مہینے مین تین دن پے درپے استعمال کیجاتی ہے۔

چھٹا مقالہ جوف اسفل کی بیماریونکی دوا یعنے سینہ سے نیچے پیٹ کے جو بیماریان ہین اُنکی دوا ضعف معدہ کو یہ روغن فائدہ کرتا ہے اور استرخاء معدہ کو بھی مفید ہے **اخلاط** اُسکے مصطگی اور ایلوہ اور عصارہ افسنتین اور افیون اور روغن ناردین یا روغن بہی بقدر کفایت سب کو ملا کر کسی اون کے نرم پارچہ مین لگا کر معدہ کو اس سے تدہین کرین اور جب منظور ہو کہ اس دوا مین کسی قدر حرارت اور بڑھ جاے تو لاذن ایک جزو اور میعہ دو جزو اضافہ کرین اور اگر منظور ہو کہ اسکو قابض اور مقوی معدہ کر دین تو پھر اسمین عصارہ انگور خام یا عصارہ بہی و فاقسطیداس کو بڑھائین۔

یہ دوا ضعف معدہ اور بدہضمی کو نفع کرتی ہے۔ ہلیلہ کابلی کو بہی کے پانی مین جوش دین اور چار درہم ہلیلہ یعنے بہیڑہ کو اور آملہ اور زیرہ کو سرکہ مین بھگو کر اور سعد کوفی اور مصطگی ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ اور انیسون اور تخم کرفس سرکہ مین بھگوے ہوے کو کہ ہر ایک کا وزن ایک درہم ہو اور عود اور مشک ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ اور پودینہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فطراسالیون ڈیڑھ درہم یعنے سوا ماشہ گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دانہ انار آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سماق چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرفہ جسکو کچ کہتے ہین اور قشور کندر اور سنبل الطیب ہر واحد ایک درہم۔

لخلخہ مقوی معدہ ایلوے کا زلال اور گلاب اور سیب کا نچوڑا ہوا پانی اور بہی کا پانی اور بید سادہ کا پانی ہر واحد ایک حصہ صندل سپید اور صندل سرخ اور گلسرخ اور زعفران اور کافور اور لاذن اور گلنار اور رامک اور عود اور مشک ہر واحد نصف حصہ سب کو ملا کر لخلخہ تیار کرین۔

ضماد ورم صلب معدہ کا افسنتین اور سنبل الطیب اور اذخر ہر واحد آٹھ درہم یعنے سوا دو تولہ ایلوا اور میعہ یعنے سلارس ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ اور عود البلسان اور بیج اُسکے اور مرکی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مصطگی دو درہم یعنے سات ماشہ روغن ناردین بقدر حاجت۔

ممعودین کی دوا یعنے جو لوگ کہ ضعف معدہ خواہ اور قسم کے فساد معدہ مین مبتلا ہون اُنکی دوا مین سے ایارج ہے جو حکیم فیثاغورس یا حکیم الفیاقس کی طرف منسوب ہے کہ یہ ایارج ممعودین کو نفع کرتا ہے **اخلاط** اُسکے ایلوہ چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مصطگی دو مثقال یعنے نو ماشہ اسارون نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ اور سات رتی گلسرخ خشکیدہ اور شگوفہ اذخر اور فو جسکو بجیٹھ کہتے ہین اور درونج ہر واحد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی اس ایارج کا سفوف سونگھا ہوا استعمال کرین۔

یہ قرص ہے جسکو قرص امارونس کہتے ہین معدہ کے اولٹ پلٹ کو جو ایلاؤس کے قریب پہونچے اور ہر ایک قسم کا نفخ جو معدہ مین ہو اور ہر طرح کا التہاب جو معدہ کا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور جو شخص کھانا کھانیکے بعد مسلسل غذا کو قے کر دے اُسکی اصلاح کرتا ہے اور امراض باطنی کو مفید ہے **اخلاط** اُسکے تخم کرفس چھہ مثقال یعنے سوا تولہ انیسون چھہ مثقال جسکے سوا دو تولہ ہوے افسنتین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور بعض نسخون مین مصطگی بھی ڈیڑھ تولہ لکھی ہے فلفل نو ماشہ مرکی نو ماشہ دارچینی سوا دو تولہ افیون دو مثقال یعنے جسکے نو ماشہ ہوے پانی مین گوندھ کر جند بیدستر نو ماشہ قرص بنائین اور استعمال کرین مقدار شربت میانہ اسکی ساڑھے چار ماشہ کی ہے بیماران معدہ کے واسطے پانی ملی ہوئی شراب کے ہمراہ۔

ایارج جو حکیم ہامیسون کی طرف منسوب ہے معدہ کے تقلب یعنے اُلٹ پلٹ کو فائدہ کرتا ہے اور اُس شخص کو مفید ہے جو اپنے معدہ مین التہاب یعنے سوزش پاتا ہو اور ہر قسم کے نفخ کو دور کر دیتا ہے اور جس شخص کو استمراء یعنے ہضم کامل دیر مین ہوتا ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے رحم کی بیماریونکو بھی مفید ہے پیشاب کا ادرار کرتا ہے اور یہ عجیب دوا ہے ان لوگون کے واسطے جو امراض جگر مین گرفتار ہون اور جس شخص کے معدہ مین درد ہوتا ہو اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

خون حیض کو نیچے اُتارتا ہے **اخلاط اُسکے** ایلوہ سو مثقال جسکے ساڑھے سینتیس تولہ ہوتے مصطگی ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی زعفران بھی اسیقدر سنبل الطیب دار چینی حب بلسان اسارون ہر واحد ایک اوقیہ کوٹ چھان کر خشک سفوف انکار کھین اور اس طرح پر استعمال کرین کہ جس شخص کو ہضم کامل دیر مین ہوتا ہو اُسکو ساڑھے چار ماشہ آب سرد کے ہمراہ اور جسکو کڑوی تے مرہ صفرہ کی ہوتی ہو اُسکو سوا دو ماشہ اور جسکے معدہ پر کوئی مادہ ریزش ہوتا ہو اُسکو سوا دو ماشہ اور جس شخص کے بعض اعضاے اندرونی مین ورم ہو اُسکو نفع کرتا ہے اگر ماء العسل کے ہمراہ پلایا جاے اور جس شخص کو ادرار بول کی حاجت ہو یا خون حیض کے نیچے اُتارنے کی حاجت ہو اُسکو رازیانہ کے ہمراہ پینا چاہیئے اس طرح پر کہ رازیانہ کو کوٹ کے جوش دین اور صاف کر لین۔

ضماد جو حکیم بولوامیس کی طرف منسوب ہے تمام امراض باطنی کو فائدہ کرتا ہے سعد کوفی جسکو ناگرموتھا کہتے ہین قردمانا وقاقلہ کندر ہر واحد اکمین جو برابر سوا باوَن تولہ کے ہے صمغ البطم ڈیڑھ من روغن حنا بقدر کفایت اور کبھی اس مین مقل یہودی ایک من بڑھائی جاتی ہے۔

دوا جسکو بیدابوسا کہتے ہین فساد مزاج اور معدہ مین پانی کی رطوبت جمع ہونے اور شکم کے نرم ہونے کو حبس سے پتلا پاخانہ ہو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ایرسا یعنے سوسن کی جڑ جو بیس درہم یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل پانچ تولہ دس ماشہ زنجبیل اور انجدان ہر واحد سوا تین تولہ انیسون اور مصطگی اور تخم رازیانہ ہر ایک چار درہم جسکے ایک تولہ دو ماشہ ہوے اجوائن اور تخم کرفس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ دواؤن کو کوٹ کر شہد ملا کر تیار کرین اور چنے کے برابر پانی کے ہمراہ تناول کرین۔

جوارش کرویا درد معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور جو سدہ معدہ مین ہو یا جگر مین اُسکو مفید ہے اور کمی ہضم غذا کو فائدہ کرتی ہے کرویا یعنے شاہ زیرہ اور اجوائن اور تخم کرفس زنجبیل سویر ختہ برآوردہ اور سیسالیوس اور تخم گندر ہر واحد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بادام تلخ صاف کیا ہوا دونون چھلکے سے چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ کر شہد سے ملا کر تیار کرین مقدار شربت ایک بندقہ ہے جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

جوارش خولنجان شدت برودت جگر کو مفید ہے اور طعام کو ہضم کر دیتی ہے اور ریاح کو مٹا دیتی ہے اور معدہ کو خوشبو کرتی ہے۔ خولنجان اور قرفہ یعنے تج کی عمدہ قسم اور فلفل سپید ہر واحد دو درہم الائچی خرد اور دارچینی اور نار مشک ہر واحد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دار فلفل چھ درہم یعنے اکیس ماشہ زنجبیل آٹھ درہم یعنے سوا دو تولہ تخم کرفس اور انیسون اور کرویا اور طالیسفر ہر واحد ایک درہم قند سپید اور شکر سہ چند وزن ادویہ سب کو اچھی طرح کوٹ کر ملا دین اور مقدار شربت اسکی سات ماشہ کی ہے۔

شہوت یعنے اشتہا کے ادویہ - یہ دوا مٹی کھانے کی خواہش کو قطع کر دیتی ہے **اخلاط اُسکے** ایارج چھ درہم جسکے اکیس ماشہ ہوے ہلیلہ سیاہ اور بہیڑہ اور آملہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جوز گندم پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور تین درہم کی مقدار شربت ہے ایسے جوشاندہ کے ہمراہ جسمین مصطگی اور انیسون اور پودینہ کو جوش دیا ہو اور خبث الحدید کو جو مطبوخ ہو یعنے جوش دیا ہوا ہو اور خام نہو۔

قے اور متلی کی دوا یہ شراب بلغمی قے کو قطع کر دیتی ہے **اخلاط اُسکے** زیرہ کرمانی چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ مصطگی تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے انار دانہ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ پودینہ اور نعناع جو ایک قسم پودینہ کی ہے پانچ پانچ گٹھیان سب کو چار رطل پانی مین جو تخمینا سوا پاؤ کم دو سیر ہوا جوش دین تا کہ چہارم باقی رہ جاے پھر صاف کر کے اُسپر ایک درہم مشک ڈالین اور صبح و شام اسمین سے تناول کرین۔

ہچکی کی دوا یہ دوا ہچکی کے واسطے عجیب الاثر ہے اور قوی بھی ہے **اخلاط اُسکے** نبیذ طیب ریحانی آٹھ رطل جسکے ڈیڑھ پاؤ تین سیر پختہ ہوے شہد کف گرفتہ دو رطل یعنے آدھ پاؤ کم سیر ان دونون کو اس قدر جوش دین کہ چھٹا حصہ جلجاے بعد ازان آگ پر سے اُتار لین اور اسمین قسط اور مصطگی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہوے افسنتین سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اذخر اور سنبل الطیب اور ایلوہ دو درہم تیزپات اور گل سرخ اور غاریقون اور زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اور اسارون اور عود ہندی اور تج ہر واحد چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ پسکر چھڑکین مقدار شربت اسکی ایک ملعقہ یعنے نو ماشہ کی ہے۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

کبد یعنے جگر کی بیماریونکی دوا اور ورام جگر کے واسطے یہ مرہم ہے۔ مورد اسفرم نفع کرتاہے اس ورم کو جو وثی یعنے ہڈی کے ہلجانے اور اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو فائدہ کرتاہے یا اور قسم کے ورم کو **اخلاط اُسکے**
مورد اسفرم چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ عود ہندی اور زعفران حب الغار چراپتہ مرکی اور کیۃ جسکو پلچوش کہتے ہین ہرایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ موم چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ سب دواؤنکو کوٹ پیس کر جمع کرے اور موم کو بقدر مناسب پگھلا کر روغن سوسن اور روغن رازقی تین درہم ملاکر مرہم تیار کرین۔

صلابت جگر یہ معجون جو بھیڑئے کے جگر سے بنائی جاتی ہے درد پہلے جگر اور تلی اور معدہ کے درد کو اور ان اعضا کے ریاح اور ذو سنطاریا جو دستون کی ایک بیماری ہے اسکو اور پرانی کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگون کو خونی قے ہوتی ہے اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے**
زعفران مرکی افیون جند بید ستر بزر البنج جسکو اجواین کہتے ہین اور قسط اور قردمانا خشخاش اور سنبل الطیب اور غافث اور بھیڑئے کا جگر اور بکری کا داہنا سینگ جلا ہوا سب دوائین ہموزن لیکر جو قابل کوٹنے کے ہوں اُسے کوٹین اور پگھلانی والی چیزون کو پگھلائین شراب ملا کر اور شہد کف گرفتہ ڈال کر معجون درست کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین برابر ایک چنے کے مقدار شربت ہے ہمراہ ان پینے والی چیزون کے جو مناسب ہون۔

سوء **مزاج** یعنے جگر کی خرابی مزاج کے واسطے روغن ماذریون کا **اخلاط اُسکے** ماذریون دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ لیکر ایک رطل پانی مین جو برابر پونے چونتیس تولہ کے ہوگا ایک شبانہ روز بھگوئین پھر اسکو کسی دیگچی مین رکھکر ورلنگ ماشہ ریوند سوا پانچ ماشہ شگوفہ اذخر ساڑھے تین ماشہ زعفران سوا پانچ ماشہ نرم آنچ سے جوش دین جب آدھا پانی رہجائے آگ پر سے اتار لین پھر اسکو چھانکر دیگچی مین رکھین اور اسپر چار رطل روغن بادام شیرین جو تخمیناً ایک سو اکتیس تولہ ہوا ڈال کر جوش دین کہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہے اور دوائین کٹی ہوئی اور چھنی ہوئی اس روغن مین ملائین وہ دوائین یہ ہین۔ ہلیلہ زرد اور بہیڑہ اور آملہ ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تر ہندی تین درہم جسکے پونے نو تولہ

ہوے آلو بخارا تیس عدد عناب تیس دانہ املتاس کا مغز ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مویز کلان نصف رطل سب دواؤن کو سوا املتاس کے یکجا کرکے ایک دیگ مین چھوڑ دین اور اُسپر دس رطل پانی ڈالکر اسقدر جوش دین کہ تہائی پانی باقی رہجائے اس پانی کو املتاس پر چھوڑین صاف کرکے پھر املتاس کو اس پانی مین ملین اور صاف کرکے اسپر الکمی قند سپید جو برابر سوا بادن تولہ کے ہے ڈالین اور جوش دین کہ اسکا قوام گاڑھا مثل شہد کے ہوجائے پھر اُسپر روغن بادام نصف رطل ڈالکر اسقدر جوش دین کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے اور پھر ادویہ ساتیدہ کو ملاکر جوش دین کہ بستہ ہوجائے اور آگ پر سے اُتار کر کانچ کے برتن مین رکھ چھوڑین مقدار شربت اسکی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کی ہے۔

سفوف ابتدائے استسقائے مائی کے واسطے اسکا استعمال شیر یا دوشتر خواہ ماء الجبن کے ساتھ کیا جاتاہے **اخلاط اُسکے** عصارہ غافث ڈیڑھ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوے لک یعنے لاکھ دو درہم جسکے سات ماشہ ہوے ریوند ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ شگوفہ اذخر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ زعفران ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ تخم کشوث ایک درہم تخم خیارہ تخم خرفہ ہر واحد ایک درہم سقمونیا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی ہے۔

طحال یعنے تلی کی بیماریون کے واسطے تریاقی دوائین اور خاص ادویہ جو مرض طحال کے واسطے مشہور ہین۔ ازانجملہ ایک دوا سہبت بکار آمد ہے جو بنام دبقی مشہور ہے **اخلاط اُسکے** دبق یلوہ یعنے بلوط کا لسدار اور چپکتا ہوا شیرہ دو رطل جو برابر ساڑھے سرسٹھ تولہ کے ہے اور چونا ایک رطل یعنے تخمیناً چونتیس تولہ دبق کو مٹی کے برتن مین رکھکر کوئلے کی چنگاریون پر رکھین کہ پگھل جائے اور گیلا ہوجائے چونا پسا ہوا اسپر چھڑکین اور خوب ملائین اور گرما گرم بھیڑئے کی کھال پر اسکو طلا کرین اور رکھ چھوڑین۔ جب اسکا استعمال کرنا منظور ہو مریض کو حمام مین داخل کرین اسی جگہ اسکا پھایا مریض کے شکم پر لگادین اور پھر اس پھاہے کو نہ چھیڑئین تا اینکہ خود چھوٹ کر گر پڑے اور جس قدر پیٹ کی سوجن گھٹتی جائے اور ورم استسقا گھٹتا جائے اس پھاہے کو اسیقدر کترتے رہین اور مقراض سے کاٹ کاٹ کر تنگ کردیا کرین۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

دوائے دیگر جسکا اثر بیماران طحال پر اُسی روز ظاہر ہو جاتا ہے جس دن استعمال کی جاے اور مناسب ہے کہ اس دوا کے استعمال سے پہلے تین روز اس مریض کی تدبیر مناسب کرلیجاے یعنے دوا اور غذا جو اسکے حال کے مناسب ہو تین روز پہلے کرکے پھر اس دوا کا استعمال کرین **اخلاط اُسکے** مرکی تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ اور سوا پانچ ماشہ دقاق کندر کا برادہ جو جھڑتا ہے آٹھ تولہ اور سوا پانچ ماشہ فرول اسکندرانی جو رائی کی ایک قسم عمدہ ہے اور قردمانا ہر واحد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سرکہ عنصل بقدر کفایت رائی اور قردمانا کو کوٹین اور چھانین اور دقاق کندر اور مرکی کو پیسین اور سوکھی دوا جو پہلے سے چھنی ہوئی رکھی ہے اسکو اُسپر چھڑکین اور خوب ملانے کے بعد بذریعہ سرکہ کے مثل مرہم کے بنالین اور زمانہ اس دوا کا پھاہا وغیرہ دو گھنٹہ کے زمانہ سے لیکر نو گھنٹہ تک رکھنے کا ہے جسقدر برداشت اور تحمل یا جسقدر کمی اور زیادتی ورم کی ہو۔ بعد رکھنے دوا کے زمانہ مذکورہ تک پھر مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیئے اور یہ ضماد اُسکے طحال پر لگا ہوا ہو جب حمام مین ٹھہرنے سے اُسکے جوڑ بند ڈھیلے ہونے لگین اور پسینا بھی آجاے۔ اب اسکو آبزن مین بٹھانا چاہیئے اور آبزن کرانے سے پہلے اُسکو سمجھا دیجاے کہ دیر تک آبزن مین ٹھہرنا ہوگا اور جسقدر پانی طحال مین بھر گیا ہے سب نکل جاے۔ غشی کے روکنے کی تدبیر یہ ہے کہ مریض کی ناک مین سرکہ اور جنگلی پودینہ لیجائین کہ اسکو سونگھے اور جن پٹیون سے ضماد کی بندش کی ہے اُنکو کھول ڈالین اور تھوڑی مقدار پٹیون کی کھولنی چاہیئے۔ جسوقت حمام سے اسکو باہر لائین شوربا مچھلی اُسکو ہر دن روٹی کے کھلائین۔ اور پانی وغیرہ اُسے بروز اول اور پھر تیسرے دن پلانا چاہیئے اور اس تدبیر سے پہلے اسکو اجازت دینی چاہیئے کہ ریاضت اور محنت کسی قسم کی جو مریض سے ہو سکتی ہو اور اعضاے اسفل کی ریاضت باے تخصیص سے بھی ہو جیسا کہ فن اول کلیات مین بیان ہو چکا ہے بقدر طاقت کرے کہ سانس اسکی متواتر ہونے لگے اور دم پھول جاے۔

دوسری دوا جو سب سے قوی ہے کہ رطوبت کو بقوت چوس لیتی ہے یہ دوا منجح یعنے کار آمد ہے کہ بعض ادر بیماران طحال کو اور جن لوگون کو پُرانی بیماریان ہون فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** راتینج جوش دیا ہوا چار رطل یعنے ایک سو پینتیس تولہ موم دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ دقاق کندر اور بھنگری زفت پھر اسی قدر بورہ سرخ بھی ایک رطل ریوند تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے قثاء الحمار یعنے جنگلی کریلے کی جڑ بھی اسی قدر ایلوہ چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ عاقرقرحا بھی اسیقدر توت کا دودھ تین اوقیہ سرکہ ایک قسط جسکے پینتیس تولہ ہوتے ہیں شراب نطا کی نصف قسط یعنے ساڑھے سترہ تولہ اور بجاے سرکہ کے روغن زیتون بوزن تین قوطولے جو برابر اٹھاون تولہ اور چھ رتی کے ہے داخل کرتے ہین اور سب سامان اور طریقہ سابق کا اور استعمال کرانے کا بر طبق دواے سابق کے ہے۔

دوسری دوا جو پورا فعل کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سرطان نہری کو لیکر اُسکے پاؤن اور سرتانہ یعنے دونون قرون بشکل سینگ کو ٹکڑے ٹکڑے کرے پھر اُسکو خشک کرے اور پیسے اور اسمین سے ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ چھٹا حصہ مثقال کا یعنے چھ رتی افیون پانی مین گھولے یہ پانی بھی اسی نہر کا ہو جسمین سے گینگٹا لیا ہے اور ان سب اجزا کو مریض کو کھلائین اور بعض اوقات بجاے افیون کے روغن بلسان کو ملانا چاہیئے ہموزن افیون کے اور مناسب مرض کے بھی ہونا چاہیئے۔

صلابت طحال یعنے تلی کی سختی خواہ ورم سوداوی طحال کی دوا یہ مرہم اس صلابت کو مفید ہے جو تلی مین ہوتی ہے **اخلاط اُسکے** قردمانا اور رائی اور عاقرقرحا اور میعقی جوش دی ہوئی ہر واحد ایک جزو کو خوب باریک کوٹین اور پھر سرکہ ملا کر پیسین اور پھر اُسپر روغن زیتون کو ڈال کر طحال پر طلا کرین۔ دوا کا لگانے والا پہلے حمام مین نہانے کے بعد اُسکے یہ مرہم اُسکی تلی پر رکھا جاے۔

حقنہ اندرونی شکم کے قروح کو فائدہ کرتا ہے اور مراد ان قروح سے وہ زخم آنتون وغیرہ کے ہین جسکے پڑجانے سے مریض کو خون کے دست آتے ہین اور روم کے آدمی اس مرض کا نام ذوسنطاریا رکھتے ہین۔ **اخلاط اُسکے** گوسفند کے گردے کی چربی تازہ لیکر کشک جو کے ہمراہ اسکو جوش دین اور پکائین پھر کشک جو کا پانی مع چربی کی چکنائی کے بوزن

HAKEEM SHOUKAT ALI

اور سکرجہ یعنے نوے تولہ اور پونے آٹھ ماشہ کا دو چند جسکے لیکولیسی تولہ اور ساڑھے تین ماشہ ہوے اور چاول کی بیج اور روغن گل ہر واحد ایک سکرجہ یعنے نوے تولہ پونے آٹھ ماشہ اور اقاقیا پسی بوزن نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ اور گوند پسا ہوا اور سپیدہ پسا ہوا ہر واحد ایک درہم زردی بیضہ بریان مین سب کو ملا کر مثل مرہم کے تیار کرین اور اسی کا حقنہ دیا جاے۔ تا اینکہ ایک سکرجہ جو برابر نوے تولہ پونے آٹھ ماشہ کے ہے پانی عصی الراعی یعنے لال ساگ کا ہین اور نصف سکرجہ یعنے پینتالیس تولہ اور تین ماشہ سات رتی روغن گل کو ملکر حقنہ کرین۔ اور غذا اُس مریض کی شوربا حماض روغن بادام اور انار دانہ ملا کر اور جسقدر ممکن ہو شوربا سے مذکورہ خوشبو کرین اور فواکہ مین سے بھی اُسکو کھلانی چاہیے۔

استطلاق بطن جسکو پیٹ چھوٹنا کہتے ہین یہ سفوف مفید ہے خلفہ کے مرض کو جسمین غذا بغیر سے دستون کی راہ گر جاتی ہے جسکو خلفہ کا مرض کہنا ہوجاے **اخلاط اُسکے** گلنار اور بلوط سرکہ مین بھگویا ہوا اور بریان کیا ہوا اور سماق اور حب الآس اور قرظ یعنے سینگری ببول کی اور طرثیث مین کل نا واحد دو درہم یعنے سات ماشہ زیرہ اور رازیانج جسکو یعنے سرکہ مین بھگویا ہوا اور بریان کیا ہوا اور شگوفہ انار شیرین اور ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور رامک اور سک اور مصطگی اور بلجھڑ ہر واحد ایک درہم تخم حماض یعنے چوکا کے بیج اور گوند اور طین ارمنی اور عصارہ لحیۃ التیس اور منقے کے بیج بیان کیے ہوے اور خرنوب اور حصت بلوط ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ۔

جوارش اُس خلفہ کو دور کرتی ہے جو برودت سے عارض ہوا ہو اور ریاح سے پیدا ہوا ہو۔ تخم کرفس اور جراتیہ اور سعد کوفی یعنے ناگر موتھا اور اجوائن اور عود بلسان اور لادن اور جاوتری ہر واحد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الائچی کلان اور سک ہر واحد چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ گلسرخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ حشنہ جسکو بچی کہتے ہین اور انیسون ہر واحد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قرفہ سوا پانچ ماشہ اظفار الطیب جسکو نکھ کہتے ہین سوا بارہ ماشہ زعفران سات درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی کافور ساڑھے دس ماشہ بیخ اذخر ایکتولہ دو ماشہ قرنفل دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل سپید سات ماشہ صندل سپید چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ دو تو ساڑھے دس ماشہ دار چینی اور سونٹھ بھی اسیقدر حب الآس سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ان سب کو سیب کے رب مین ملا کر جوارش تیار کرین۔

شراب فاکہہ اسہال کو روکتی ہے اور صفرا کو ہٹا دیتی ہے **اخلاط اُسکے** حماض اترج یعنے چوکا اور زرشک اور ریباس ہر واحد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ (زعفر ور) اور انار دانہ اور سماق ہر واحد تین رطل جسکے ایک سو ایکتولہ تین ماشہ ہوے بہی میخوش اور سیب اور انار اور امرود ہر واحد چار رطل جسکے ایک سو پینتیس تولہ ہوے پانی برابر اسکے دو روز انکو بھگونا چاہیے پھر جوش اسقدر دین کہ خامی جاتی رہے اور چھان لین اور دوبارہ جوش دین اور شکر اُسپر ڈالین۔

سحج اور قروح امعا یعنے خراش پڑجانے اور آنتون مین زخم پڑجانے کی دوا۔ ایک دوا ہے جسکو علق کہتے ہین قروح امعا کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** اقاقیا پچیس مثقال جسکے نو تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوے پوست انار پچھتر مثقال جسکے اٹھائیس تولہ اور چھ ماشہ ہوے مازو پچیس مثقال افیون پچیس مثقال بزر البنج پچیس مثقال یعنے نو تولہ سات ماشہ ہوے باجرا کٹا ہوا ایک سو ساٹھ مثقال جسکے ساٹھ تولہ ہوے سماق شامی ستر مثقال یعنے پچیس تولہ پانچ ماشہ عصارہ سماق شامی ڈھائی مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ کندر پچیس مثقال جسکے نو تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوے سب کو پیسکر یکجا کرین اور شراب سیاہ مین ملا کر تیار کرین پوری مقدار شربت اسکی ساڑھے چار ماشہ کی ہے۔

دوا یہ دوا حکیم ابوقیوس طرسوسی کی طرف منسوب ہے اور یہ مفید ہے ہر ایک مادہ کو جو اندرونی اعضاے زیرین پر ریزش کرتا ہوا اور ہر قسم کا نفخ اور پھولا پن جو اندرونی اعضا مین ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** انیسون اور تخم کرفس ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ تخم رازیانہ اور تخم گاجر صحرائی اور تخم دطرولیون جسکو سیسالیوس کہتے ہین ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون اور بزر البنج یعنے اجوائن ہر ایک پونے سات ماشہ کوٹ چھان کر پانی مین گوندھ کر تیار کرین اور استعمال کرین۔

اس حقنہ کو جالینوس استعمال کیا کرتا تھا اور یہ حقنہ میلوس حکیم کا ہے اور

HAKEEM SHOUKAT ALI

بہت سے نسخوں کے مطابق ہی **اخلاط اُسکے** عصارۂ انگور خام سوکھا ہوا چھ مثقال یعنے دو تولہ تین ماشہ پھٹکری بھی اسیقدر انگ آب انار سیدہ اور تانبے کے چھلکے اور چھیلن جلائی ہوئی ہر ایک چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ سرخ ہرتال تین مثقال یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ ہرتال زرد آٹھ مثقال یعنے تین تولہ کاغذ سوختہ پندرہ مثقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کوٹ کر شراب حبشی کی اس مین گوندھ کر قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن تین خواہ چار مثقال کا ہو یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک - اور اس قرص کو شراب آب آمیختہ مین کہ مجموعہ شراب اور پانی کا وزن دو قواتوس ہو جو برابر آٹھ تولہ اور ساڑھے دس ماشہ کے ہوا گھولکر حقنہ کرین اور بعض اوقات فقط آب باران مین گھولکر یہ حقنہ کیا جاتا ہے -

اقراص انخاو یہ خوشبو دواؤن سے یہ قرص بنایا جاتا ہو خلفہ کو قائم کرتا ہو اور قرحہ امعا یعنے آنتون کے قرحہ کو اور اسکا نام اقراص سوورطیسوس ہے یہ اور یہ نسخہ ہے جو بہت بکار آمد ہو اور اسہال مین جسوقت استعمال کی جائے بند کردیتی ہے **اخلاط اُسکے** زعفران اور سنبل ہندی اور انیسون ہر واحد چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی دو مثقال یعنے نو ماشہ صبر ہندی یعنے ہندوستان کا بنا ہوا ایلوا اور عصارہ لحیۃ التیس اور رسوت اور عصارۂ اقاقیا اور افیون اور کتیرا اور فلفل سپید ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ شراب مین گوندھ کر قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ کا ہے -

سفوف جو خراش بلغمی کو مفید ہے کہ بلغم شور سے پیدا ہوا ہو حرف یعنے حالم بریان کیے ہوے دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تلسی کے بیج سات درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی مصطگی پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم کنوچا اور گل ارمنی ہر واحد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ کوندر بریان سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تخم گندنا اور نشاستہ بریان ہر واحد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مقدار شربت اسکی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کی ہے -

حقنہ جو سبب ایسے کے خراش پیدا ہوئی ہو لازم ہے کہ روغن گل اور دم الاخوین کا حقنہ کرین **حقنہ** بند از رحم کے واسطے اور صفراوی خراش اور دفع مادہ کو مفید ہے

اخلاط اُسکے سور چھلکے نکالی ہوئی دس درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی بہی دانہ اور بیج نکالے ہوے اور امرود چندہ درہم مانند پانچ درہم سب کو پانچ رطل پانی جو برابر آدھ پاؤ دو سیر کے ہوا اور چار اوقیہ آب انار یعنے سوا گیارہ تولہ میخوش انار کا پانی اور انگور خام کا پانی ملا کر جوش دین کہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ باقی رہجاے اور اسمین سے ایک تہائی لے کر گل ارمنی ساڑھے چار ماشہ اسمین ملائین اور گوند بھی اسیقدر اور کاغذ سوختہ اور اقاقیا اور سپیدہ ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ داخل کرین -

صفت دوائے قولنج کی جو عجیب ہے کہ جالینوس اسکا استعمال کیا کرتا تھا اس بیمار کے علاج مین جسکو ایلاوس کا خلل ہوتا تھا یعنے اسکے قے کی راہ سے فضلہ براز نکلتا تھا - اس دوا کو بقدر ایک باقلا کے جو کہ برابر پونے دو ماشہ کے ہی اسکو دینا چاہیئے جبکہ درد شدید ہو ہمراہ تین خواہ چار قواتوس پانی کے جو برابر چودہ تولہ سات ماشہ اور سات رتی کے خواہ برابر اٹھارہ تولہ اور سوا پانچ ماشہ کے ہے اور پانی کا ہونا چاہیئے **اخلاط اُسکے** بزرالبنج جسکو اجواین کہتے ہین اور فلفل سپید ہر واحد چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ افیون بیس مثقال جسکے ساڑھے سات تولہ ہوے زعفران دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سنبل الطیب جسکو بالچھڑ کہتے ہین افربیون عاقرقرحا ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ کوٹ چھانکر شہد جوش کیے ہوے مین معجون بنائین -

صفت دوائے قولنج کی تابر قول جالینوس کے جو کتاب بقراطیس مین جالینوس نے لکھا ہو اور اسکا نام اسوماس ہے اور یہ دوا اسعدہ کی بیماری کے واسطے بھی نافع ہو اور جن لوگون کو آشوب چشم ہو اور درد انکی آنکھ مین زیادہ ہوتا ہو اور رحم کے اقسام درد کو بھی مفید ہے جب ماء العسل مین سداب کو جوش دیکر اسکے ہمراہ یہ دوا کھلائین **اخلاط اُسکے** زعفران سوا چھ ماشہ سنبل الطیب نو ماشہ قسط اور فلفل سپید دار فلفل اور زیرہ ہر واحد نو ماشہ روغن بلسان چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ دارچینی اور پوست بیخ ترنج اور ایک نسخہ مین عصارۂ بیخ ترنج بھی دیکھا گیا ہو اور جند بیدستر ہر واحد نو ماشہ تخم دوقو ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ سکبینج ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تج ڈیڑھ تولہ کوٹ چھانکر شہد سے معجون درست کرین -

HAKEEM SHOUKAT ALI

استرخاے مقعد اور خروج مقعد کا۔ اسکی ایک دوا جالینوس سے منقول ہے کہ مقعد کے باہر نکل آنے کو فائدہ کرتی ہے۔ **اخلاط اُسکے** یعنی اُس گھانس کا جسکو رلقی کہتے ہیں اور مازو اور سپیدہ قلعی اور اقاقیا عصارہ لحیۃ التیس کے چھلکے صنوبر اور کندر اور مرکی ہر واحد ڈیڑھ تولہ جسکو پیسکر سوکھی دوا ہے ہذا کو مقعد پر چھڑکیں اور پہلے اُسے مقعد کو شراب قابض سے دھو ڈالیں۔

گردہ کی پتھری میرا قول تو یہ ہے کہ جو چیز مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردے ضرور ہے کہ وہ دوا گردہ کی پتھری کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کردیگی اور برعکس اسکے یہ بات ضروری نہیں ہے کہ جو دوا گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردے مثانہ کی پتھری کو ٹکڑے کردے گی۔

معجون اُسکو فائدہ کرتی ہے جو پتھری کی بیماری میں گرفتار ہو اور یہ فائدہ اسلیے ہے کہ پتھری کو یہ معجون ریزہ ریزہ کردیتی ہے اور آئندہ پتھری کی پیدایش کو روکتی ہے۔ **اخلاط اُسکے** تخم نو ماشہ تخم کرفس ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مرکی چار شقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوے فلفل سپید دو شقال یعنے نو ماشہ کندر تین شقال جسکے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوے حجر شامی کی قسم زرینہ ایک شقال یعنی ساڑھے چار ماشہ تخم گزر اور افیون ہر واحد دو شقال جسکے نو ماشہ ہوے سیو تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بیخ سوسن سوسن اورلقی ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تخم خشخاش سپید دو شقال یعنے نو ماشہ سنبل اسیقدر بادام چھلے ہوے اسارون ہر واحد تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تخم سوسن اور سعد جسکو ناگرموتھا کہتے ہیں ہر واحد دو شقال یعنے نو ماشہ شہد خالص بقدر کفایت اسمین سے ہر روز کھلائی جاے۔

دوسری دوا جو مجرب ہے جالینوس کہتا ہے میں ایک قوم کو جانتا ہوں جنکے گردے میں مرض تھا اور اسی دوا سے اسکا علاج کیا گیا پس اُنکی بیماری جاتی رہی مناسب ہے کہ اس دوا کا استعمال سبت دنون تک کیا جاے۔ اور یہ دوا اسکو بھی اچھا کردیتی ہے جسکو پتھری کا مرض ہو اور جسکو قولنج کی بیماری ہو اور مثانہ کے امراض کو دور کردیتی ہے اسکے بنانے کی صورت یہ ہے بندق مقشر اور بادام مقشر اور تخم خیار بستانی مقشر تخم کردیا صاف کیا ہوا ہر واحد تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تخم شوکران اور زعفران تخم خیارین ون ہر ایک چھ شقال جسکے سوا دو تولہ ہوے تخم تنگ سپید تخم کرفس ہر واحد بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ شہد سے گوندھ کر قرص تیار کریں اور نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ استعمال کریں نیمگرم ماء العسل کے ہمراہ جو صاف کیا ہو۔ مقدار تین قوانو جو برابر تیرہ تولہ پانچ ماشہ سات رتی کے ہے اور دوسرے نسخہ میں دیکھا ہے کہ اسمین حرمل چھ شقال بھی پڑتی ہے اور استعمال کرتے ہیں۔

مثانہ کی پتھری جو کچھ کہ اس مرض کے ادویہ لوگوں نے بیان کئے ہیں اور جسکی شہادت معتبر ہمکو پہونچی ہے از انجملہ یہ بھی ہے کہ خرگوش کو اگر نرم آنچ سے جلائیں جیسے کہ آنچ کا اندازہ ناظر کتاب ہذا اور مقالات کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے اور جلنے کے بعد اسکا جلا ہوا جسد بحفاظت رکھ چھوڑیں اور چند روز اسی کو نیمگرم پانی کے ہمراہ تناول کریں پتھری کو توڑ دیگا اور ریزہ ریزہ کردیگا۔

صفت دوائی کی جو بچھوؤں کی شرکت سے بنائی جاتی ہے یہ دوا اُس پتھری کو ریزہ ریزہ کرکے گرا دیتی ہے جو دونوں گردوں میں سے کسی گردہ کی پتھری ہو۔ اور جو شخص اس دوا کا استعمال کرے آئندہ اپنے بدن میں پتھری کے پیدا ہونے سے سلامت رہتا ہے۔ یہ دوا اس فعل کو بنظر خاصیت خاص کے کرتی ہے مزاج دوا ہذا کا یہ فعل نہیں ہے مراد یہ ہے کہ قاعدہ طبی سے جو مزاج اس دوا کا ہے اُسکی رو سے پتھری کا اخراج یہ دوا نہیں کرتی ہے بلکہ ایک خاصیت خدا نے اسمین ایسی دی ہے کہ اسی حبث سے یہ اثر کرتی ہے) زندہ بچھو دس عدد پکڑ کے ایک کورے برتن میں اُنکو ڈالیں جو پاک صاف ہو اور اسپر گل حکمت کردیں پھر ایک مٹی کا برتن تلاش کریں جیسے ماہی توا ہوتا ہے اور اسکے نیچے چوب انگور جلائیں کہ وہ توا سرخ ہو جاے۔ پھر اس گل حکمت کے برتن کو اسی توے کے اندر رکھیں اور تمام رات رہنے دیں بعد ازان صبح کو نکالیں اور جس قدر اسمین راکھ بچھوؤں کی ملے اُسکو بعد سرد ہو جانے راکھ کے لیں اور کسی برتن میں راکھ کو اُٹھا رکھیں اور ہر وقت علاج کے استعمال کریں دونوں گردوں کے درد میں پورے دو قیراط یعنے آٹھ جو برابر ہمراہ اُس شراب کے جسکا نام خندریقون ہے کہ اسکے پینے سے پتھری کے ٹکڑے ہو جاینگے اور پیشاب کے ہمراہ نوک دار کیلوں کی شکل پر خارج ہو جاے گی اور یہ فائدہ اسوجہ سے ہوتا ہے کہ بچھوا اپنی طبیعت میں ضد مخالف اُس پتھری کے ہے جو گردہ میں پیدا ہوتی ہے جیسے کہ سانپ کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

گوشت جملہ ہوام اور حشرات زہردار کی ضد ہے۔

قرص اُس پتھری کو ریزہ ریزہ کرتا ہے جو مثانہ اور دونوں گردوں میں پیدا ہوتی ہے۔ تخم گاجر صحرائی اور تخم قثا وریقی اور انیسون اور مرکی تخم کرفس کوہی اور تخم کرفس بستانی او وج اور دارچینی اور سنبل ہر واحد ایک جزو سب کو کوٹ چھانکر پانی میں گوندھ کر قرص تیار کریں ہر ایک قرص کا وزن ساڑھے تین ماشہ کا ہوگا خواہ ساڑھے چار ماشہ کا۔ خواہ چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور دس گولیاں سنار شہد آب گرم کے ہمراہ تناول کریں

معجون جو پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے سنبل ہندی تین درخمی یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ زنجبیل چار درخمی یعنے ڈیڑھ تولہ دار فلفل ڈیڑھ تولہ تج بارہ قیراط دارچینی ڈیڑھ تولہ جعدہ ڈیڑھ تولہ اسارون ساڑھے تین ماشہ دو تو ساڑھے تین ماشہ زعفران نو ماشہ جند بیدستر ڈیڑھ تولہ شگوفہ اذخر ڈیڑھ تولہ سعو سدیون قسط سات ماشہ فلفل سپید سات ماشہ فطراسالیون سات ماشہ حب لبان ڈیڑھ تولہ وج ترکی نو ماشہ شہد ملاکر معجون درست کریں اور استعمال کریں۔

تقطیر البول یعنے قطرہ قطرہ پیشاب کا ہونا۔ یہ قرص قطرہ قطرہ پیشاب کے ہونے کو اور ذوب کو فایدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** جند بیدستر سات ماشہ دو نامروا اور سداب جسکو تنلی کہتے ہیں اور بزر البنج یعنے اجوائن اور انیسون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ انار دانہ پندرہ عدد سب کو کوٹ کر قرص تیار کریں مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ کی ہے اسکو کھا کر کھیرے کے بیج چھلے ہوے اور انڈے کی سپیدی رقیق تناول کریں۔

ضعف انتشار اور شہوت یعنے ہندی میں ضعف آنے کی دوا۔ اس بیماری کو یہ دوا فائدہ کرتی ہے تخم پیاز دو درہم یعنے سات ماشہ تخم جرجیر چار درہم یعنے چودہ ماشہ تخم شہدانج اور بوزیدان اور رتیع اسارون اور اسقنقل بریان ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ شقاقل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کنجد مقشر پانچ درہم جسکے ایکتولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہوے تخم اشنان اور انار کیو سفید ہر ایک چار درہم جسکے ایکتولہ دو ماشہ ہوے قند چھ درہم جسکے پونے دو تولہ سب کو کوٹ کر ملائیں اور سات ماشہ اس سفوف کو ہمراہ طلا جو ایک شراب خاص ہے پانی میں ملاکر پلائیں۔

یہ دوا بھی اسی بیماری کو فائدہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جڑیں خارسوج کی جسکو بلیون کہتے ہیں اور گاے کا دودھ اور گاے کا گھی بھی تین رطل جو برابر ایک سو ایک تولہ کے ہوا تخم جرجیر اور تخم گندر اور تخم شلجم ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا سات ماشہ ہوے سب دواؤں کو سو کھی سو کھی کوٹیں اور پھر دودھ اور گھی کو ملائیں مقدار شربت پانچ استار یا دس استار کی ہے جو برابر چھبیس تولہ کے ہے یا باون تولہ کے بعد اُسکے کہ دودھ کو جلاویں اور گھی فقط باقی رہے اور صاف کرکے اسکو تناول کریں۔

صفت دوسری دوا کی جسکا نام جوارش ہندی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے اور شہوت جماع کو برانگیختہ کرتی ہے زنجبیل دار فلفل دار فلفل دارچینی اور قرفہ جو تج کی عمدہ قسم ہے اور تیزپات اور بالچھڑ اور صینی بھی اور شیطرج ہندی جسکو چیت لکڑی کہتے ہیں اور جوز بوا صندل سرخ بڑی الائچی جاوتری ناگیسر تالیسپتر اور لونگ اور ناگر موتھا اور جوز ہندی اور طباشیر ہر واحد تین اوقیہ جسکے آٹھ تولہ سوا سات ماشہ ہوے مشک اور کافور ہر ایک دس مثقال جسکے تین تولہ نو ماشہ ہوے قند سپید ہموزن سب دواؤں کے دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ ملاکر معجون تیار کریں مقدار شربت اسکی سات ماشہ ہے۔

صفت دوسری دوا کی جو باہ کو زیادہ کرتی ہے اور بادشاہوں کے واسطے پکائی جاتی ہے ماہی سقنقور کی دم ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ اور تین ماشہ پانچ رتی تخم شلجم تخم گندر تخم لفت تخم پیاز سفید شیرین تخم اونٹنگن تخم جرجیر ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی فلفل سیاہ فلفل سپید دار فلفل ہر واحد پانچ درہم یعنے ایکتولہ ساڑھے پانچ ماشہ بصل الفار جو پیاز دشتی کی ایک قسم ہے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ صنوبر مقشر ڈھائی اوقیہ جسکے سات تولہ تین رتی ہوے عاقرقرحا چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ ہوے لسان العصافیر چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مغز تخم خشک خربزہ جو دیوار و میں چھوٹے لگا تا ہے چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ خصیہ مرغ خانگی ایک اوقیہ جسکے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی ہوے ان سب دواؤں کو کوٹ کر گاے کے مسکہ اور شہد میں خوب ملائیں اس طرح پر کہ جتنی شہد اور مسکہ میں دوائیں مل سکیں اسمیں سے ایک تہائی مسکہ اور دو تہائی شہد ہو وہ کسی برتن میں اُٹھا رکھیں مقدار شربت پونے

HAKEEM SHOUKAT ALI

دو ماشہ کی ہے بعد غذا کے اور اس دوا کو کسی شربت شیرین کے ہمراہ کھانی چاہیئے۔

صفت روغن کی یہ روغن پیڑو پر ملا جاتا ہے اور اس مقام پر جو مقابل دونون گردون کے ہے پس شہوت کو جگا دیتا ہے اور اسمین زیادتی کرتا ہے **اخلاط اسکے** فربیون اور بیروزہ ہر ایک دو درم یعنے سات ماشہ جادتری ساڑھے تین ماشہ دار فلفل سوا پانچ ماشہ عاقرقرحا ڈھائی درم جسکے پونے نو ماشہ ہوے **تخم جرجیر** جند بید ستر ہر ایک پونے دو ماشہ روغن نرگس دو اوقیہ جسکے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی ہوے اور موم پونے دو ماشہ خشک دواؤن کو پیس کر موم کو تیل مین پگھلائین اور پسی ہوئی دوائین اسمین چھوڑ کر خوب ملائین اور مالش کرین۔

برد رحم یعنے رحم مین سردی کا پہونچنا۔ یہ فرزجہ یعنے رکھنے کی دوا اُس رحم کو فائدہ کرتی ہے جسمین سردی پہونچ گئی ہو **اخلاط اسکے** مرہم دیا خلیون ایک اوقیہ اور مرہم باسلیقون اور ہرن کی چربی اور بادام کے درخت کا گوند اور مرغ کی چربی اور بط کی چربی اور بارہ سنگھے کی نلی کا مغز اور بھیڑ کی کا مسکہ اور گھنے انار اور روغن ناردین ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی مرکی صاف کی ہوئی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی زعفران سات ماشہ چربیون کو روغن مین پگھلا کر سب دواؤن کو یکجا کرین اور خوب ملا کر بقدر مناسب کسی کپڑے مین لگا کر بتی بنا کر استعمال کرین۔

صلابت رحم یعنے رحم کا سخت ہو جانا یہ فرزجہ جو بعوبت رحم کے واسطے لکھا گیا ورم صلب رحم کو بھی فایدہ کرتا ہے۔

ساتوان مقالہ دردہاے مفاصل اور نقرس اور عرق النساء کی دوائین۔ یہ ضماد وجع مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتا ہے جو غاریقون اور شوکران سے بنایا جاتا ہے اور یہ دوا دواے منجح اور بکار آمد ہے **خلاط اسکے** تخم شوکران ایک قسط یعنے پینتیس تولہ غاریقون ایک قسط یعنے پینتیس تولہ اور مینھی ایک قسط یعنے پینتیس تولہ بورہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی موم ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ انبج جوش دیا ہوا ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اشق ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ روغن بریت کہنہ ایک رطل بارہ سنگھے کی نلی کا گودا چار اوقیہ جسکے گیارہ تولہ

تین ماشہ ہوے بیخ سوسن اور لیقی چار اوقیہ جسکے گیارہ تولہ نو ماشہ ہوے خشک دواؤن کو کوٹ کر چھلنی مین چھانین اور پگھلنے والی دواؤن کو پگھلائین اتنی دیر تک ہوا مین رہنے دین کہ سرد ہو جائین پھر اسپر سوکھی دوائین ڈال کر خوب ملائین اور اٹھا رکھین وہ ہر وقت استعمال کرین۔

یہ دوا بھی اس مرض کو فائدہ کرتی ہے سورنجان شیرین بارہ درم یعنے ساڑھے تین تولہ جبق سفری تین درم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے۔ سیاہ مرچ اور زیرہ ہر ایک ایکتولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ کر پیسین اور ایک خوراک ساڑھے تین ماشہ کی ہے پانی اور شہد کے ساتھ۔

مرہم اس ضعف کو فائدہ کرتا ہے جو دونون پاؤن مین ہوتا ہے **اخلاط اسکے** اسارون اور ایلوہ اور شیاف ماميثا اور شیطرج اور کشنیز اور انزروت اور مرکی ہر ایک تین درم یعنے ساڑھے دس ماشہ جند بیدستر چار درم یعنے ایکتولہ دو ماشہ کوٹ کر پیسین اور ریحان کی شراب جو خوشبو ہو اسمین ملا کر پاؤن پر لگائین۔

صفت گولی کی جو فاشرا ڈال کر بنائی جاتی ہے اور یہ دوا بنام ہزار چشان مشہور ہے نقرس کو اور دونون کولون کے درد کو اور مفاصل کے درد کو فائدہ کرتی ہے۔ اس دوا کو جسکا نام فاشرا ہے ایک درم لین اور سورنجان بیس درم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زیرہ کرمانی ساڑھے تین ماشہ دارچینی اور صعتر فارسی اور زراوند مدحرج زنجبیل اور برگ کبر اور خاکستر بچہ ہاے سپرک ہر واحد ایک درم سب دواؤن کو کوٹ کر پیسین اور شراب مین ملا کر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور سایہ مین خشک کرین ایک خوراک اسکی پونے دو ماشہ کی ہے اس جوشاندہ کے ساتھ جسمین سوے کو جوش دیا ہو یا نصف درم گولیان ہمراہ شہد کے پانی کے جو گرم ہو اور اُس مین سوے کو جوش دیا ہو پانی سے تین تولہ اور روغن زیتون ڈیڑھ تولہ ملا کر تناول کرین۔

دوسری گولی کا نسخہ جو ضدی ملا کر بنائی جاتی ہے اور جب نقرس پر اسکا تجربہ کیا گیا تو اُسکی بڑی تعریف کی گئی۔ ہلیلہ سیاہ دختہ برآوردہ دو تولہ گیارہ ماشہ بہیڑہ اور آملہ چیت لکڑی زنجبیل دار فلفل نمک ہندی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ ایلوہ تیس درم یعنے پونے نو تولہ سعتر فارسی بیخ کبر اور تو گل اور ضدی ہر ایک سات ماشہ سورنجان ہموزن سب دواؤن کے ان سب دواؤن کو

HAKEEM SHOUKAT ALI

کوٹ کر چھانین اور گوگل شراب مین بھگو کر اچھی طرح ملائین پھر سب دوائین ڈال کر چھوٹی چھوٹی گولیان تیار کرین مقدار شربت سات ماشہ کی ہے۔

عرق النسا یہ دوا اس بیماری کو اتنا فائدہ کرتی ہے کہ درد مین سکون بخوبی پیدا کرتی ہے **اخلاط اُسکے** زرنفت دو جز گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو ایک جز دونون کو پیسکر خوب ملائین اور مقام درد پر اسکو چھوڑئین مگر پہلے بیمار کو حمام مین داخل کرین تاکہ پسینہ اُسکے بدن مین نکل آے اور دوا چھڑکنے سے بدن مین چپٹ جاے پھر اس دوا پر ایک کاغذ کا ٹکڑا چپکا دین یہ دوا اُسوقت تک لگی رہے کہ خود بخود چھوٹ کر گر پڑے

نقرس دواے شوکران جو باب وجع مفاصل مین مذکور ہو چکی اس سے بڑھکے نقرس کے واسطے کوئی دوا نہین ہے۔

آٹھوان مقالہ بالخورہ کی دوا یہ لطوخ یعنے لیپ کرنے کی دوا ہے اور فربیون اور ثافسیا اور دہن الغار ہر ایک نو ماشہ گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو اور کلکی سیاہ ملے یا سپید ہر ایک ساڑھے چار ماشہ ان دواؤن کو یکجا کرکے کوٹے اور چھانے پھر اسمین نو درہم یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ موم کو دہن الغار یا زیتون کہنہ یا رینڈی کے تیل مین پگھلا کر سب دوائین ملائے اور بالخورہ کے مقام پر لگائے۔ علاوہ یہ ہے کہ یہ دوا قوی ہے اُس بالخورہ کو بھی دور کر دیتی ہے جو مدت کا ہو اور علاج اُسکا دشوار ہو۔ جالینوس کہتا ہے کہ مین اس دوا مین بعض اوقات بالم ساڑھے چار ماشہ اور سمندر کف ساڑھے چار ماشہ ملا لیتا تھا۔

خضاب سیاہ کرنیوالا بالون کا جالینوس نے کہا ہے کہ اگر کتے کا پیشاب لیکر پانچ دن یا چھ دن اُسکو سڑائین پھر اس سے بالون کو دھوئین سیاہ کر دے گا اور سیاہ بالون کو سفید نہونے دیگا۔

پیمانہ اور وزن کا بیان کناش ساہر سے اُس نے کہا ہے کہ قسط کا وزن روغن زیتون سے اٹھارہ اوقیہ ہے جو برابر پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ کے اور شراب سے اسّی رطل جسکے دو ہزار سات سو تولہ ہوے اور شہد سے ایک سو اسّی رطل جو برابر چھ ہزار پچھتر تولہ کے ہوے۔

خنوش کا وزن زیت سے نو رطل جو برابر تین سو پونے چار تولہ کے ہوے اور شراب سے دس رطل جو برابر تین سو ساڑھے سینتیس تولہ کے ہوے اور شہد سے ساڑھے تیئس رطل جو برابر سات سو ترانوے تولہ ڈیڑھ

ماشہ کے ہے۔

قوسوی روغن زیتون سے نو اوقیہ جو برابر پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی کے ہے اور شراب سے دس اوقیہ جو برابر اٹھائیس تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے اور شہد سے ساڑھے تیرہ اوقیہ جو برابر سینتیس تولہ گیارہ ماشہ پانچ رتی کے ہے۔

سطرون کبیر زیت سے تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے اور شراب سے تین اوقیہ اور آٹھ عزائی جو برابر نو تولہ دو رتی کے ہے اور شہد سے ساڑھے چار اوقیہ جو برابر بارہ تولہ سات ماشہ سات رتی کے ہے بموجب کے۔

اکسونافن زیت سے سولہ درخمی جو برابر چھ تولہ کے ہے اور شراب سے دو اوقیہ اور چہارم درخمی جو برابر چھ تولہ پانچ رتی کے ہے اور شہد سے تین اوقیہ اور چہارم اور آٹھوان حصہ اوقیہ کا برابر نو تولہ پانچ ماشہ سات رتی کے ہے۔

قواطوس زیت سے بارہ درخمی جو برابر ساڑھے چار تولہ کے ہے اور شراب سے ایک اوقیہ اور نصف درخمی اور ثلث درخمی جو برابر تین تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے اور شہد سے سوا دو اوقیہ جو برابر چھ تولہ تین ماشہ ساڑھے سات رتی کے ہے۔

سطرون صغیر زیت سے چھ درخمی جو برابر سوا دو تولہ کے ہے اور شراب سے بیس عزائی جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے اور شہد سے نو درخمی جو برابر تین تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہوے۔

بیان وزن اور پیمانہ کا مطابق کناش یوحنا بن سرافیون کے اس حکیم نے کہا ہے کہ اس مجموعہ مین تفصیل اوزان اور پیمانہ کے بیان کرنے سے استغنا ہے اسلیے کہ مین نے ایک پیمانہ اور وزن کو جو میری کتاب مین ہین اُسی حساب سے ذکر کیا جو زبان عربی کی کتابو نمین مشہور ہے اور ارباب لغت اُنکو پہچانتے ہین۔ لیکن ایک قوم نے اُن لوگونمین جو میرے نقل اوزان اور پیمانون پر مطلع ہوے مجھسے درخواست کی کہ اُنکو اس کتاب مین بھی نقل کر دون تاکہ اس نقل کا ذکر سواے اس میری کتاب کے اور کتابون مین بھی ہو

قسط کا وزن اُن لوگون کے نزدیک جو زبان یونانی بولتے تھے مشہور ہے

اکثر پیمانہ یا لفظ ایسی کہ اسمین سب کا اتفاق نہین ہے ایسے کہ ایک آدمی اُس کا جسطرح استعمال کرتا ہے دوسرا اُسکے خلاف کرتا ہے قسط اہل روم کے نزدیک ایک رطل اور پانچ سدس رطل کا ہے پس برابر بیس اوقیہ کے ہوگا جو برابر چھتیس تولہ تین ماشہ کے ہے اور قسط انطالیقی ڈیڑھ رطل کا ہے۔

اور رطل بارہ اوقیہ کا ہوتا ہے جو برابر تینتیس تولہ نو ماشہ کے ہے۔

اور من رومی بیس اوقیہ جو برابر چھپن تولہ تین ماشہ کے ہوگا اور من انطالیقی اور مصری سو اوقیہ کا ہوتا ہے جو برابر بیالیس تولہ سوا دو ماشہ کے ہے اور من کے چالیس استار ہوتے ہین اس حساب سے ایک استار کا وزن بحساب رومی نصف اوقیہ کا ہوا جو ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کے برابر ہوا اور انطالیقی اور مصری استار کا وزن اکتیس ماشہ پانچ رتی ہے۔

اور رطل بیس استار کا ہے اور استار چھ درہم اور دو دانگ جسکے چار مثقال ہوتے یعنے ڈیڑھ تولہ۔

اور درخمی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی

اور درق انطالیقی آٹھ جو بین کی اور ایک جو بین چھ قسطار رومی کی ہے جو برابر تین سو ساڑھے سینتیس تولہ کے ہے۔

قوطولی سات اوقیہ کی جسکے انیس تولہ سوا آٹھ ماشہ ہوے۔

مسطرون کبیر تین اوقیہ کی جو برابر دس تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے۔

مسطرون صغیر چھ درخمی جسکے سوا دو تولہ ہوے۔

اکسوبافن اٹھارہ درخمی جو برابر پونے سات تولہ کے ہے۔

قرالوس ڈیڑھ اوقیہ کا ہے جسکے دو ماشہ پانچ رتی ہوے۔

عرنا درمیان چار درہم کے دو دانگ تک اور اس سے کم ہے۔

ونقوس ایک اوقیہ اور ہر ایک انمین سے سات مثقال ہے وزن ایک اوقیہ۔

نایبہ شہد کا ڈھائی رطل اور روغن کا ڈیڑھ من۔

زورق مشہور تین رطل کا ہے۔ قسط شہد کا ڈھائی رطل ہے۔

ہمین پانچ استار اور بیس درہم اور چار اوبولوا سہ ہو تا عزی درنصف دانگ کا۔

باقلاسنہ مصریہ چار سامونات۔

اوبولو وا ڈیڑھ دانگ کا۔

کماوخس اسکندرانی تین اُبولوا کا۔

ایک بندقہ ایک درخمی کا۔

جوزا ایک جوزا چودہ سامونات کا۔

صدفہ صغیر سات سامونات کا اور صدفہ کبیر چودہ سامونکا۔

باقلہ یونانیہ دو سامونہ اور دو داو تولین کا۔

سکرجہ سوا چھ استار کا۔

ملعقہ شہد کا چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کے ہو اور ملعقہ اور دواؤن کا ایک مثقال اور ایک درہم کا جو آٹھ ماشہ ہوا

سیطل ولبہ دو استار کی۔

درخمی چھ ابولات کی اور ہر ایک اوبولوا تین قیراط کا اور ہر قیراط چار جو کا ثلث ابولو نو قیراط کا۔

قوانطوس ڈیڑھ اوقیہ کا۔

قوالوسین تین اوقیہ کا۔

آٹھ اوبولوا چوبیس قیراط کا۔

تمام ہوئی کتاب قرابادین کتاب ہمارے قانون سے اور حمد ہے خدا کو اول اور آخر اور ظاہر اور باطن مین اور درود خدا کا اسکے مقرب فرشتون پر اور تمام انبیاء اور مرسلین خصوصاً ہمارے سید اور آقا محمدؐ جو نبی ہین ان پر اور انکی سب آل پر نازل ہو مترجم کہتا ہے کہ اوزان مندرجہ بالا کا حساب جہانتک ممکن تھا درست کردیا اور جو نا ممکن تھا یعنی اصل کتاب مین تحویل ایک وزن کی دوسرے وزن سے نا قص تھی ہم نے اسکی تحویل نہین کی اور بجنسہ وہی الفاظ لکھدیے جو اصل قانون مین تھے اور چونکہ ان اوزان کا استعمال اب ہمارے ملک مین متروک ہے لہذا کچھ ہمکو انکی زیادہ تحقیق اپنی کاربراری کے واسطے بھی ضروری نہ تھی تمام کتاب کے ترجمہ مین جہان اور ہزارون طرح کی خرابیان مترجم کی نادانی اور کم فہمی سے ہوئی ہین انکو ناظرین معاف کرکے اصلاح کرین گے اسیطرح معاملہ اوزان کا بھی ہے جو بوجہ پابندی اصل کتاب کے کسی طرح انکی درستی پر مجھے قدرت نہ تھی اور اگر کوئی اور ابنائے جنس کو اسکی اصلاح پر قدرت ہوگی یہ خرابی ترجمہ سے ضرور دور ہوجاے گی اسیطرح دیگر اغلاط اور سہو کی درستی کی امید توی تو م سے مجھے ہے فقط

خاتمہ ازطرفِ مُترجم

خدا کا شکر ہزار زبان سے کرتا ہون اور اُسکے اتمام نعمت پر نازان ہون کہ اُس نے مجھ ایسے نادان اور
کم رتبہ کو اپنے انعام اور اکرام سے اس مرتبہ کو پہونچایا کہ مین نے اعلےٰ درجہ کی کتاب علم طب کو جس کا
نام قانون ہے ایسے زمانہ مین ترجمہ کیا جس زمانہ مین ہمارے علوم کی کساد بازاری کا کچھ
بیان ہی نہین ہوسکتا ہے اور یہ اُسی کا احسان اور فضل ہے کہ عالی دماغ ہنرور
قدردان علم و فیض رسان ارباب علم و کمال رتبہ دان بے ہمتا اعنی
منشی نول کشور مالک مطبع اودھ اخبار نے مجھے اس کتاب کے
ترجمہ پر ایسا مجبور کیا کہ آخر ترجمہ پورا ہو ہی گیا۔ ورنہ مین اور
یہ ترجمہ۔ اور ہزار ہزار شکر خدا کا کہ قبل از آنکہ تمام
مجلدات ترجمہ کرکے چھپ کر شائع ہون فقط جلد اوّل
اور چہارم کے ترجمہ سے مین نے سیکڑون طلبہ
کو اور اطبّا کو مستفید ہوتے دیکھ لیا ہے
اور میری مراد پوری ہو گئی۔ زیادہ تر
مجھ کو خداوند عالم کی شکر گزاری کا یہ
موقع حاصل ہے کہ بفضلہ تعالےٰ
کامل الصناعۃ ابو العباس مجوسی کا
ترجمہ بھی بخیر و خوبی ختم ہوا اور
اسی مطبع مین چھپ گیا
والحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ محمد
و اہلبیتہ
الطاہرین

HAKEEM SHOUKAT ALI

قطعۂ تاریخ طبع سابق کتاب ہذا از نتیجۂ فکر رسا آسمان ہمائے مورخ کامل سخنور عدیم المثال منشی بھگوان سہائے صاحب المخاطب بالقاب عاقل ایجنٹ مطبع بکڈپو کلکتہ

از فضل خدا اکنون شد طبع عجب موزون	از بہر خرد یاران این ترجمہ بہتر	در بزم سخن سنجان ای عاقل خوش الحان	از فرط ادب برخوان - این ترجمہ بہتر

سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً

کیا سریع الفہم تازی سے ہوا اُردو مین یہ	ثانی نقون کے واسطے لفظی برابر ترجمہ	سال ہجری کی جست کرتم ہو عاقل جستجو	صفحۂ دل پر لکھو - ہے کیا ہی بہتر ترجمہ

تاریخ طبع سابق از نتیجۂ طبع والای مولانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی افسر صیغۂ تصحیح مطبع ہذا

سنہ ۱۳۱۹ھ

شافی مطلق کے فیض عام سے ہی آجکل	خاص لوگون کی زبان پر تذکرہ قانون کا	لائق و فائق مترجم نے عرقریزی کے ساتھ	خوب اُردو مین کیا ہے تکملہ قانون کا
ساتھ اسکے ہر سالکان جادۂ طب کے لیے	ہو گا آسانی سے طے ہر مرحلہ قانون کا	عام فہمون کو بھی آسانی بہت کچھ ہوگئی	اُردو خوانون مین بھی ہے شورہ قانون کا
جو کہ استعداد مین کم ہین خدا کے فضل سے	رات دن رکھین گے وہ بھی شغل قانون کا	اصطلاحین جسقدر تھین کی سمجھتے جو نہ تھے	شوق سے سمجھین وہ اب ہر مسئلہ قانون کا
کیا مترجم نے مسلسل ترجمہ فرمادیا	حشر تک قائم رہے گا سلسلہ قانون کا	بے سر افکار حامد نے لکھا مصرع طبع	چھپ گیا اُردو مین بالکل ترجمہ قانون کا

خاتمۃ الطبع

ہزاران حمد اور سپاس کارساز عالم و درود نامحدود حضرت بہترین نسل آدم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ یہ کتاب یعنی ترجمۂ قانون جلد پنجم مطبع نامی گرامی مشہور عالم ہزاروں علم کی اشاعت مین بے نظیر بلکہ اگر سچ پوچھئے قومی ترقی علوم وہنر کے واسطے ملک کی رفاہ کا متکفل نفیر و قطمیر اور مروج سبانی علیہ شیدہ فنون علیہ جسکو مطبع منشی نولکشور کہتے ہین اور جسمین ایسے ایسے ترجمے بے بہا چھپتے رہتے ہین اسی مطبع مین حسب ایماء مالک مطبع باہتمام بلیغ محمد علی صاحب کنتوری خلف الصدق عالیجناب مستطاب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری مترجم کتاب ہذا اس کتاب کی کل مجلدات بعنایات ایزدی ترجمہ بھی ہو چکے اور چھپ کر تمام ہوے - اس ترجمہ کی سلاست بیانی کا آج ہندوستان مین وہ اثر ہوا جس کا اندازہ شہرت ہموزن اسی خیر سگالی قوم کے ہے جس سے نیت بخیر مالک مطبع کی متصف ہے - صدہا برس کا زمانہ قانون کی تصنیف کا گذرا آج تک اسکا ترجمہ بلفظہٖ کسی زبان مین کیا گیا ہو چنانچہ ابھی تک کوئی ترجمہ مشتہر نہین ہوا - چہ جائکہ زبان اُردو مین - اور ایسی مشکل اور مغلق کتاب کا ترجمہ جیسے درسی اکابر اطبا اور اعاظم علما زمانہ کے نامور رہے ہین یہ خدا کی عنایت سے یہ ترجمہ جو مساعی جمیلہ سے جناب مترجم کے پورا ہوا اور اُس مین ضمیمہ خیر طلبی ملک کی جناب مالک کی ایک بڑی مددگار چیز ہے بلکہ سچ پوچھو تو یہی سبب اشاعت اس ترجمہ کا ہے - آج سیکڑون طلبہ علوم بلکہ اکثر اطبا فارسی دان اور بعض کم استعداد عربی خوان سے اس ترجمہ کی حُسن عبارت سے بہرہ اندوز لیاقت علمی ہورہے ہین - علی الخصوص اسکے فیض سے بہرہ اندوزی کی قوت اسی کو مل رہی ہے جو کبھی کبھی ایک نظر سرسری بھی اس پر ڈالتا ہے - مین زیادہ توصیف اسکی نہین کرتا ہون - بلکہ بجائے توصیف کے ایک تازہ خوشخبری یہ دیتا ہون کہ اشارات ترجمہ کامل الصناعۃ کا بھی اسی مترجم علام نے پورا کیا اور کامل طور پر اسی مطبع مین چھپا اور موجود ہے - المختصر یہ جلد پنجم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس رحمۃ اللہ کی اس سے پہلے چند بار مطبع نامی گرامی **منشی نولکشور** واقع **لکھنؤ** مین طبع ہوئی اور اب حسب اصرار شائقین باتمکین **مطبع منشی نولکشور** واقع **لکھنؤ** مین بسرپرستی ارسطو فطرت جالینوس طینت مزیل امراض افلاس دافع عوارض فلاکت دلیر بازو بلند اقبال ستودہ خصال عالی جناب منشی بشن نراین صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ بتصحیح تمام و تنقیح مالاکلام بصد حسن وخوبی بہزاران خوش اسلوبی باہتمام سیٹھ کسری داس سپرنٹنڈنٹ کارخانہ ماہ مئی ۱۹۲۶ء **بار دوم** چھپی

HAKEEM SHOUKAT ALI

قطعۂ تاریخ طبع سابق کتاب ہذا از نتیجۂ فکر رسا آسمان پیما مورخ کامل سخنور عدیم المثال منشی بھگوندیال صاحب المتخلص بعاقل ایجنٹ مطبع بکڈپو کلکتہ

از فضل خدا اکنون شد طبع عجب موزون	از بہر خرد واران این ترجمہ بہتر	در بزم سخن سنجان ای عاقل خوش الحان	از فرط ادب برخوان - این ترجمہ بہتر

سنہ ۱۳۱۶ھ

ایضاً

ای سریع الفہم تازی سے ہوا اردو مین یہ	شائقون کے واسطے لفظی برابر ترجمہ	سال ہجری کی جو کرتے ہو عاقل جستجو	صفحۂ دل پر لکھو - ہے کیا ہی بہتر ترجمہ

تاریخ طبع سابق از نتیجہ طبع والای مولانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی افسر صیغۂ تصحیح مطبع ہذا

سنہ ۱۳۱۹ھ

شائق مطلق کے فیض عام سے ہو آجکل	خاص لوگون کی زبان پر تذکرہ قانون کا	لائق و فائق مترجم نے عرق ریزی کے ساتھ	خوب اردو مین کیا ہے تکملہ قانون کا
صاف سب پر سالکان جادۂ طب کے لیے	ہو گا آسانی سے طے ہر مرحلہ قانون کا	عام فہمون کو بھی آسانی سب کچھ ہو گئی	اردو خوانون مین بھی اب ہے شہرہ قانون کا
جو کہ استعداد مین کم ہین خدا کے فضل سے	رات دن رکھین گے وہ بھی شغل قانون کا	اصطلاحین جو بتازی کی سمجھتے جو نہ تھے	شوق سے چھپین وہ اب ہر مسئلہ قانون کا
کیا مترجم نے سلیس ترجمہ فرما دیا	حشر تک قائم رہے گا سلسلہ قانون کا	بے سر افکار حامد نے لکھا مصراع طبع	چھپ گیا اردو مین بالکل ترجمہ قانون کا

خاتمۃ الطبع

ہزاران حمد اور سپاس کارساز عالم و درود نا محدود حضرت بہترین نسل آدم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ یہ کتاب یعنی ترجمۂ قانون جلد پنجم مطبع نامی گرامی مشہور عالم سزاوار علم کی اشاعت مین بے نظیر بلکہ اگر سچ پوچھئے قومی ترقی علم و ہنر کے واسطے ملک کی رفاہ کا متکفل نفرد قطعیہ اور مروج مبانی علیہ مشید فنون علیہ جسکو **مطبع منشی نولکشور** کہتے ہین اور جسمین ایسے ایسے تراجم بے بہا چھپتے رہتے ہین اسی مطبع مین حسب ایماے مالک مطبع باہتمام منیجر **محمد علی صاحب** کنتوری خلف اصغر عالیجناب مستطاب مولوی حکیم **سید غلام حسنین صاحب** کنتوری مترجم کتاب ہذا اس کتاب کی کل مجلدات بعنایات ایزدی ترجمہ بھی ہو چکے اور چھپ کر تمام ہوے - اس ترجمہ کی سلاست بیانی کا آج ہندوستان مین وہ اثر ہوا جس کا اندازہ شہرت ہو رہا اسی خیر سگالی قوم کے ہے جس سے نیت بخیر مالک مطبع کی متصف ہے - صد ہا برس کا زمانہ قانون کی تصنیف کا گذرا آج تک اسکا ترجمہ لفظ بلفظ کسی زبان مین کیا گیا ہو چنانچہ ابھی تک کوئی ترجمہ مشتہر نہین ہوا - چہ جائکہ زبان اردو مین - اور ایسی مشکل اور مغلق کتاب کا ترجمہ جسکے درس اکابر اطبا اور اعاظم علماء زمانہ کے نامور رہے ہین حلال کی عنایت سے یہ ترجمہ جو ساعی جمیلہ سے جناب مترجم کے پورا ہوا اور اس مین ضمیمہ خیر طلبی ملک کی جناب مالک کی ایک بڑی مددگار چیز ہے بلکہ سچ پوچھو تو یہی سبب اشاعت اس ترجمہ کا ہے - آج سیکڑون طلبہ علوم بلکہ اکثر اطبا سے فارسی دان اور بعض کم استعداد عربی خوان سے اس ترجمہ کی حسن عبارت سے بہرہ اندوز لیاقت علمی ہو رہے ہین - علی الخصوص اسکے فیض سے بہرہ اندوزی کی قوت اسی کو مل رہی ہے جو کبھی کبھی ایک نظر سرسری بھی اس پر ڈالتا ہے - مین زیادہ توصیف اسکی نہین کرتا ہون - بلکہ بجاے توصیف کے ایک تازہ خوشخبری یہ دیتا ہون کہ اشارات ترجمہ کامل الصناعۃ کا بھی اسی مترجم علام نے پورا کیا اور کامل طور پر اسی مطبع مین چھپا اور موجود ہے - المختصر یہ جلد پنجم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس رحمہ اللہ کی اس سے پہلے چند بار مطبع نامی گرامی **منشی نول کشور** واقع **لکھنؤ** مین طبع ہوئی اور اب حسب اصرار شائقین باتمکین **مطبع منشی نول کشور** واقع لکھنؤ مین بسر پرستی ارسطو فطرت جالینوس طینت مزیل امراض افلاس دافع عوارض فلاکت دلیر بازو بلند اقبال ستودہ خصال عالی جناب مقلے القاب خوشخو **منشی بشن نراین صاحب** بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ بتصحیح تمام و تنقیح مالاکلام بعد حسن وخوبی ہزاران خوش اسلوبی باہتمام سیٹھ کیسری داس سپرنٹنڈنٹ بماہ مئی ۱۹۲۳ء **بار دوم** چھپی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کتب خانہ
طیب

ملنے کا پتہ: ندیم بک ہاؤس: میاں چیمبر نمبر۔ ۳، ٹمپل روڈ۔ لاہور فون ۶۳۶۲۶۰۹
۸ - ۴ مرکز۔ اسلام آباد ---- فون ۲۱۶۳۱۸

قیمت ۴ جلدیں (۱ سے مکمل) ۱۲۵/- روپے

ISBN 969-479-000-X

HAKEEM SHOUKAT ALI